تحقیق وتخریج شدہ جدید ایڈیشن

وما ینطق عن الهوی ان هو الا وحی یوحی

جلد اوّل

جامع ترمذی

مترجم اردو

تألیف: للإمام الحافظ محمد بن عیسی الترمذی

ابواب الطهارة — ابواب الولاء والهبة حدیث 01 — 2132

ترجمہ علامہ مولانا بدیع الزمان برادر علامہ وحید الزمان

از تحقیق وتخریج الشیخ ناصر الدین البانی رحمہ اللہ

تسہیل وتہذیب حافظ محمد انور زاہد حفظہ اللہ

ناشر
نعمانی کتب خانہ
NOMANI KUTAB KHANA

ڈسٹری بیوٹرز
دار الفرقان للنشر والتوزیع

تحقیق وتخریج شدہ جدید ایڈیشن

وَمَا يَنطِقُ عَنِ الْهَوَىٰ إِنْ هُوَ إِلَّا وَحْيٌ يُوحَىٰ

جامع ترمذی

مترجم اردو

جلد اوّل

تألیف للإمام الحافظ محمد بن عیسی الترمذی

ابواب الطھارۃ — ابواب الولاء والھبۃ

احادیث 01 — 2132

ترجمہ علامہ مولانا بدیع الزمانؒ برادر علامہ وحید الزمانؒ

از تحقیق وتخریج الشیخ ناصر الدین البانی رحمہ اللہ

تسہیل وتہذیب حافظ محمد انور زاہد حفظہ اللہ

نعمانی کتب خانہ
NOMANI KUTAB KHANA
حق سٹریٹ اُردو بازار لاہور
042-37321865

بسم اللہ الرحمن الرحیم

شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان
نہایت رحم والا ہے

ابو امیمہ اویس
ABU UMAIMAH OWAIS

NOMANI

نام کتاب

جامع ترمذی
مترجم اردو

تالیف: للامام الحافظ محمد بن عیسیٰ الترمذی

ترجمہ	علامہ مولانا بدیع الزمان برادر علامہ وحید الزمان
تحقیق و تخریج	الشیخ ناصر الدین البانی رحمہ اللہ
تسہیل و تہذیب	حافظ محمد انور زاہد حفظہ اللہ
تاریخ اشاعت	مئی ۲۰۱۲ء
مطبوعہ	قرطاس پرنٹرز لاہور
ناشر	نعمانی کتب خانہ حق سٹریٹ اردو بازار لاہور

NOMANI KUTAB KHANA

Haq Street Urdu Bazar, Lahore-Pakistan Tel: 042-37321865

E-Mail: nomania2000@hotmail.com

جامع مترجم اُردو
ترمذی
جلد اول

فہرست مضامین جلد اول

جامع ترمذی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

(المعجم ۳) ابواب الوتر عن رسول الله ﷺ (التحفة . . .) وتر کے بیان میں

(المعجم ٤) ابواب الجمعة عن رسول الله ﷺ (التحفة . . .) جمعہ کے بیان میں

(المعجم ٤) ابواب الجمعة عن رسول الله ﷺ (التحفة . . .) جمعہ کے بیان میں

(المعجم ...) ابواب العيدين عن رسول الله ﷺ (التحفة ...) عیدین کے بیان میں

ابواب السفر عن رسول الله ﷺ (. . . .) سفر کے بیان میں

(المعجم ۵) ابواب الزکاۃ عن رسول اللہ ﷺ (التحفۃ ۳) زکوٰۃ کے بیان میں

(المعجم ٦) ابواب الصوم عن رسول الله ﷺ (التحفة ٤) روزوں کے بیان میں

(المعجم ۷) ابواب الحج عن رسول الله ﷺ (التحفة ۵) حج کے بیان میں

ابواب الجنائز عن رسول اللہ ﷺ (التحفة ٦) جنازہ کے بیان میں

(المعجم ۹) ابواب النكاح عن رسول الله ﷺ (التحفة ۷) نکاح کے بیان میں

(المعجم ۱۰) ابواب الرضاع عن رسول اللہ ﷺ (التحفۃ ۸) دودھ پلانے کے بیان میں

(المعجم ۱۱) ابواب الطلاق واللعان عن رسول الله ﷺ (التحفة ۹) طلاق اور لعان کے بیان میں

(المعجم ۱۴) ابواب الاحکام عن رسول اللہ ﷺ (التحفۃ ۱۱) حکومت و قضاء کے بیان میں

(المعجم ۱۴) ابواب الديات عن رسول الله ﷺ (التحفة ۱۲) دیتوں کے بیان میں

(المعجم ۱۵) ابواب الحدود عن رسول الله ﷺ (التحفة ۱۳) حد اور سزاؤں کے بیان میں

(المعجم ١٦) ابواب الصيد عن رسول الله ﷺ (التحفة ١٤) شکار کے مسائل کے بیان میں

(المعجم ۱۷) ابواب الاضاحی عن رسول اللہ ﷺ (التحفة ۱۵) قربانی کے مسائل کے بیان میں

(المعجم ۱۸) ابواب النذور والأيمان عن رسول الله ﷺ (التحفة ۱٦) قسموں اور نذروں کے بیان میں

(المعجم ۱۹) ابواب السیر عن رسول اللہ ﷺ (التحفۃ ۱۷) سیر کے بیان میں

(المعجم ۲۰) ابواب فضائل الجهاد عن رسول الله ﷺ (التحفة ۱۸) جہاد کے فضائل کے بیان میں

(المعجم ۲۱) ابواب الجهاد عن رسول اللہ ﷺ (التحفة . . .) جہاد کے بیان میں

(المعجم ۲۲) ابواب اللباس عن رسول اللہ ﷺ (التحفۃ ۱۹) لباس کے بیان میں

(المعجم ٢٣) ابواب الأطعمة عن رسول الله ﷺ (التحفة ٢٠) کھانوں کے بیان میں

(المعجم ۲٤) ابواب الأشربة عن رسول اللہ ﷺ (التحفة ۲۱) مشروبات کے بیان میں

(المعجم ۲۵) ابواب البر والصلة عن رسول اللہ ﷺ (التحفة ۲۲) والدین اور صلہ رحمی کے بیان میں

(المعجم ٢٦) ابواب الطب عن رسول الله ﷺ (التحفة ٢٣) دوا وعلاج کے بیان میں

(المعجم ۲۷) ابواب الفرائض عن رسول اللہ ﷺ (التحفة ٢٤) فرائض۔ ترکہ کے بیان میں

(المعجم ۲۸) ابواب الوصايا عن رسول الله ﷺ (التحفة ۲۵) وصیتوں کے مسائل کے بیان میں

(المعجم ۲۹) ابواب الولاء والهبة عن رسول الله ﷺ (التحفة ۲۶) ولاء اور ھبہ کے بیان میں

عرضِ ناشر

الحمدللہ والصلوٰۃ والسلام علی رسول اللّٰہ.

۱۹۵۴ء میں نعمانی کتب خانہ لاہور کے بانی مولانا بشیر احمد نعمانی رحمہ اللہ نے اپنی اشاعتی خدمات کے سفر کا آغاز کیا۔ الحمدللہ اس عظیم اور بلند کام کی اساس صرف تجارتی یا نفع اندوز نظریات پر استوار نہیں ہوئی بلکہ اس کا بنیادی مقصد اور منتہائے نظر' حتی المقدور خدمت دین اور قرآن وحدیث کی ترویج واشاعت مقرر کیا گیا۔

اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ کا لاکھ لاکھ شکر ہے کہ اس نے ہمیں اس مقدس اور بابرکت کام کو اپنی پوری توانائیوں سے سرانجام دینے کے مواقع اور وسائل سے نوازا اور اب تک ہمیں اپنی توفیق سے نواز رہا ہے۔ ہماری دُعا ہے کہ تادمِ آخریں وہ ہم سے اپنی رضا وخوشنودی کے کام لیتا رہے۔

ہمارا مطمح نظر ابتداء ہی سے قرآن وحدیث کی عمدہ انداز میں ترویج واشاعت تھا۔ اس دور میں کتب احادیث کے اُردو زبان میں تراجم وتشریحات کم تھے۔ اس لئے آج سے قریباً بیس سال قبل علامہ وحید الزمان رحمۃ اللہ علیہ کے قلم سے کیے گئے احادیث رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی بنیادی اہم ترین کتب (❶ صحیح بخاری شریف۔ ❷ صحیح مسلم شریف۔ ❸ سنن ابوداؤد شریف۔ ❹ سنن ابن ماجہ شریف۔ ❺ سنن نسائی شریف۔ ❻ جامع ترمذی شریف (ترجمہ از علامہ بدیع الزماں برادر علامہ وحید الزماں)۔ ❼ اور مؤطا امام مالک) کے بہترین تراجم وحواشی' کتابت وطباعت کے نہایت اعلیٰ معیار کے ساتھ یکے بعد دیگرے پاکستان میں پہلی بار عوام کی خدمت میں پیش کیے گئے۔ اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے ہمارے اخلاص کو قبول فرماتے ہوئے اس کے بیش بہا ثمرات عطا فرمائے۔ اور ہماری اس جہد مسلسل کے بہترین نتائج سامنے آئے۔ فللّٰہ الحمد والمنّۃ علی ذٰلک۔

ہماری خوش قسمتی ہے کہ ہمیں ایسے عہد میں دین اسلام کی خدمت کا موقع میسر آیا ہے جس میں احادیث رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی بہت سی کتب کی تحقیق وتشریح اور فہم حدیث کے نئے اسلوب سے روشناس ہونے کے بہترین ذرائع میسر ہیں۔ چنانچہ اب دورِ حاضر کی ضروریات اور تقاضوں کے پیش نظر جدید اسباب وذرائع کو استعمال کرتے ہوئے نعمانی کتب خانہ نے بھی اپنی روایات کے عین

مطابق اپنی مطبوعات کو جدّت اور نفاست کے زیور سے آراستہ کرنا ضروری سمجھتے ہوئے دین اسلام کے دوسرے بڑے مأخد احادیث شریفہ کی ان عظیم الشان کتابوں کو از سرِ نو ہر قسم کی ظاہری اور معنوی خوبیوں سے مزین کر کے اپنے قارئین کی خدمت میں پیش کرنے کا عزمِ مصمّم کر لیا۔

اس جدید اشاعتی سلسلہ کی پہلی کتاب ''مؤطا امام مالک'' نہایت اعلیٰ کمپوزنگ، جدید نمبرنگ، شاندار تصحیح و تحقیق اور مکمل تخریج وحوالہ جات کے ساتھ شائع ہو چکی ہے۔ اس سلسلہ کی دوسری کتاب ''صحیح بخاری شریف'' ترجمہ از: مولانا محمد داؤد راز اور ترجمہ علامہ وحید الزمان کے ساتھ صحاح ستہ کے اوراق سے تحقیقی حوالہ جات کے ساتھ پیش کی جا چکی ہیں، جن کو اللہ تعالیٰ نے اپنی خاص قبولیت سے نوازتے ہوئے عوام میں پذیرائی بخشی اور لوگوں میں حدیث کا علم حاصل کرنے کا جذبہ پیدا ہوا۔

اب اس عظیم الشان سلسلہ کی چھٹی کتاب جامع ترمذی شریف، نہایت ہی محنت اور جانفشانی سے علامہ بدیع الزمان رحمۃ اللہ علیہ کے ترجمہ وتشریح کے ساتھ پیش خدمت ہے، علامہ فواد عبدالباقی کی نمبرنگ اور عظیم محقق ومحدث العصر جناب علامہ ناصر الدین البانی رحمہ اللہ کا حکم (صحت وضعف حدیث) بھی اس میں شامل کر دیا گیا ہے۔ اور عنقریب اپنے فضائل ومحاسن میں منفرد مقام رکھنے والی اس اہم کتاب کی مشہور ومعروف شرح ''تحفۃ الاحوذی شرح جامع الترمذی'' کا مکمل ترجمہ وتشریح بھی نعمانی کتب خانہ کے مخصوص طباعتی معیار کے ساتھ منظر عام پر آ رہی ہے۔ ان شاء اللہ۔

جامع ترمذی شریف کے اس ایڈیشن میں تصحیح وتحقیق و پروف ریڈنگ کے سلسلہ میں ہمیں جناب حافظ محمد عمران، حافظ محمد انور زاہد اور حافظ ابوبکر صدیق اور کمپوزنگ کے سلسلہ میں جاوید اقبال صاحب کا تعاون میسر رہا۔ کہ جن کی شب وروز کاوشوں سے ہمیں اس کتاب کو تمام ظاہری ومعنوی خوبیوں کے ساتھ پیش کرنے کی سعادت حاصل ہو رہی ہے۔

تاہم تمام تر کوششوں کے باوجود بشری تقاضوں کے پیش نظر غلطی کا امکان موجود رہتا ہے۔ اس لیے قارئین کرام سے عاجزانہ درخواست ہے کہ اگر کسی قسم کی کوئی کوتاہی یا لغزش پائیں تو اس سے ضرور مطلع فرمائیں، تاکہ آئندہ اشاعت میں اس کا ازالہ کیا جا سکے۔

آپ کی دُعاؤں اور قیمتی مشوروں کا طالب

خادم کتاب وسنت

محمد ضیاء الحق نعمانی

0334-4229127

امام ترمذی

نام:

محمد۔

کنیت:

ابو عیسیٰ۔

نسب نامہ:

ابو عیسیٰ محمد بن عیسیٰ بن سورۃ بن موسیٰ بن ضحاک۔

نسبت:

سُلَمی: یہ بنو سلیم قبیلے جو کہ عیلان سے تھا اس کی طرف نسبت ہے۔(ابن عساکر)

ضریر: آخری عمر میں بینائی جاتی رہی۔(سیر اعلام النبلاء)

بوغی: یہ نسبت وفات کی وجہ سے ہوئی، بوغ نامی بستی ترمذ سے چھ فرسخ (اٹھارہ میل) پر واقع ہے۔(تہذیب الکمال)

ترمذی: یہ ترمذ شہر کی طرف نسبت ہے یہ لفظ کئی انداز سے پڑھا گیا ہے۔

''تِرْمَذ'': ت فتحہ (زبر)، کسرہ (زیر)، ضمہ (پیش) تینوں کے ساتھ۔

''تُرْمُذ'': ت اور میم کے ضمہ (پیش) کے ساتھ۔

علامہ انور شاہ کشمیری فرماتے ہیں: ''والذی کنا نعرفه قدیمًا، تِرْمِذْ'' پرانا انداز ترمِذ ہے۔(عرف الشذی)

پیدائش:

ترمذ قدیم ومشہور ترکستان کا شہر ہے جو کہ دریائے صیحوں کے ساحل پر واقع ہے۔اسی مقام پر ۲۰۹ھ میں یہ آفتاب سونا بکھیرتا طلوع ہوا۔

تعلیم' اساتذہ:

ابتدائے علم میں امام ترمذی اپنے شہر کے ہی طفل مکتب رہے۔

عالم شباب میں یہ آفتاب رفتہ رفتہ خراسان' عراق اور حجاز کے دامن میں ہولیا۔

اسحاق بن راہویہ' امام بخاری (شاہ عبدالعزیز فرماتے ہیں ترمذی شاگرد رشید بخاری است، بستان المحدثین)۔

امام مسلم' قتیبہ بن سعید' اسماعیل بن موسیٰ' ابومصعب زہری' ابوداؤد' زیاد بن یحییٰ' محمد بن مثنیٰ' علی بن حجر اور دیگر ارباب علم کی علم وفنون کی بہتی گنگا سے اس آفتاب نے مرضی کے گھونٹ پیے حتیٰ کہ تفسیر' حدیث' سیر' تاریخ' آداب' عقائد' فتن' احکام' اشراط اور مناقب چشموں عیون کی کثرتِ سیرابی سے ہونٹ خشک نہ رہے۔ان کے علاوہ کئی ایسے شیوخ بھی تھے جو امام ترمذی اور امام مسلم دونوں کے اساتذہ تھے۔(علامہ عراقی)

شاگرد:

ایک صبح بھی ظاہر ہوئی جس میں یہ آفتاب مکمل تمازت سے چمکا اور عرب کے خط استوا پر نمودار ہوا۔کئی عربی شمعیں اس کامل چاند پر قربان تک ہوگئیں۔کئی ممالک کے پروانے اس کی علمی شعاعوں سے اقتباس کرتے کرتے نہ تھکے۔ان سے تو بخارا کے درخشند سراج امام بخاری نے بھی استفادہ کیا اور ان کو ان الفاظ سے داد دی:

"ما انتفعتُ بك اكثر مما انتفعتَ بي". (تهذيب التهذيب)

''جو میں نے آپ سے فائدہ اٹھایا وہ کئی گنا زیادہ ہے اس سے جو آپ نے مجھ سے اٹھایا''۔

"ان البخاری سمع منه و كفى بذالك فخرًا له".

''اس ماہ جبیں کے لیے اتنا فخر ہی کافی ہے کہ اس سے امام بخاری نے بھی سنا ہے''۔

ہر افق سے ابوحامد احمد بن عبداللہ مروزی' ہیثم بن کلیب شامی' محمد بن محبوب مروزی' احمد بن یوسف نسفی' ابوحارث اسعد بن حمدویہ' داؤد بن نضر' عبد بن محمد' محمود بن نمیر' محمد بن محمود' محمد بن مندر ھروی اور دیگر ہزاروں ستارے اس ضوفیاں کے گرد منڈلانے لگے اور علمی فیضان کا خیر حاصل کرنے کے لیے اپنے کشکولوں کو پھیلائے بیٹھے نظر آئے۔شاعر نے کہا:

هُم انجمٌ و انت هلالها.ہ

''وہ بھی ستارے اور آپ ان کا چاند ٹھہرے''۔

الغرض خلق کثیر نے ان سے علم حاصل کیا۔

بلند مرتبت شخصیت اور حافظہ:

جس بارِ گراں کو ارض وسما اور آسماں بوس پہاڑوں نے نہ اٹھایا' اس بوجھ کو اس سادہ سے انسان نے اٹھایا۔ قرآن کریم اور اس کی تفسیر' حدیث کے حاملین کو اللہ تعالیٰ نے اپنی خاص رحمت سے ہمکنار فرمایا۔ اس مہم کے لیے ایسے دیو قامت دماغ کھوپڑیوں میں فٹ کیے کہ ہر عظیم وحقیر انگشت بدنداں ہوتے ہوئے نظر آیا۔ ایسے مہم فرو انسانوں نے پانچ لاکھ رجال کو ریسرچ کی بھٹی سے ایسے نکالا جیسے آٹے سے بال نکالا جاتا ہے۔

امام ترمذی بھی ان کی فہرست میں شامل ہیں جن کے حافظے بلا کے تھے۔ آپ صحت وسقم (ضعف) کے حوالہ سے علم حدیث وجرح وتعدیل میں مہارتِ حسنہ رکھتے تھے۔ جانچ پڑتال کا ملکہ بدرجہ اتم موجود تھا۔

ابو سعد ادریسی فرماتے ہیں:

كَانَ أَبُوْعِيْسٰى يُضْرَبُ بِهِ الْمَثَلُ فِي الْحِفْظِ . (سیر اعلام النبلاء)

''ابوعیسیٰ (ترمذی) حافظے کے میدان میں بطورِ مثال پیش کیے جاتے تھے''۔

عمر بن عتاک فرماتے ہیں:

''امام بخاری رحمہ اللہ نے وفات کے بعد امام ترمذی جیسا خراسان میں اور کوئی نہ چھوڑا جو علم' حفظ' خشوع وخضوع میں آگے ہو''۔ (سیر اعلام النبلاء)

کسی کو اگر امتحان لینے کی نوبت آئی تو آخر کہہ اٹھا:

مَا رَأَيْتُ مِثْلَكَ . (عرف الشذی)

''میں آپ جیسا نہ دیکھ پایا''۔

انور شاہ کشمیری:

''آپ مشہور امام' ثقہ حافظ' قابل یقین اور متفق علیہ آدمی تھے''۔ (عرف الشذی)

ابویعلی:

''آپ حافظ' ثقہ اور متفق علیہ امام ہیں''۔

مذہب:

جیسے دوسرے اکثر ائمہ مجتہد مطلق' سنت کے پیروکار اور کسی کے مقلد نہ تھے' اسی طرح امام ترمذی بھی تھے' انور شاہ کشمیری فرماتے ہیں:

مُجْتَهِدٌ غَيْرُ مُقَلِّدٍ لِأَحَدٍ مِنَ الرِّجَالِ. (عرف الشذی)

''امام ترمذی رحمہ اللہ مجتہد تھے' کسی ایک کی بھی تقلید نہیں کرتے تھے''۔

علامہ ابن تیمیہ رحمہ اللہ

اِنَّهٗ إِمَامٌ فِي الْفِقْهِ مِنْ أَهْلِ الْإِجْتِهَادِ.

''وہ تو مجتہدین میں سے فقہ کے ایک امام تھے''۔

انور شاہ کشمیری ائمہ کبار کے بارے فرماتے ہیں:

فَهُمْ عَلٰى مَذْهَبِ أَهْلِ الْحَدِيْثِ.

''وہ تو سبھی اہل حدیث مذہب پر تھے''۔

مزید فرمایا:

كُلُّهُمْ كَانُوْا مُتَّبِعِيْنَ لِلسُّنَّةِ عَامِلِيْنَ بِهَا مُجْتَهِدِيْنَ غَيْرَ مُقَلِّدِيْنَ لِأَحَدٍ. (عرف الشذی ص ۲۱)

''سبھی سنت کے پیروکار اور اس پر عمل کرنے والے تھے وہ غیر مقلد مجتہد تھے''۔

تقویٰ:

امام صاحب بہت ہی خشوع وخضوع کے حامل انسان تھے۔ خوفِ الٰہی سے اشک نہ تھمتے تھے۔ کثرتِ بکاء سے ہیروں جیسی آنکھیں بے نور ہو گئی تھیں۔

بَكٰى حَتّٰى عَمِيَ وَ بَقِيَ ضَرِيْرًا سِنِيْنَ. (سیر اعلام النبلاء)

''اتنا روئے کہ بصارت زائل ہو گئی اور کئی سال بینائی سے محروم رہے''۔

تصانیف:

اس مردِ جلیل کے لیل ونہار کی ہر گھڑی معروف رہی یا تو لب حرکت کرتے رہے جس سے خلقت کی آبیاری ہوتی رہی یا پھر قلم مافی الضمیر کے مواد کو اگلتا رہا حتیٰ کہ جامع ترمذی، شمائل ترمذی، کتاب العلل الکبیر والصغیر، کتاب الزہد، التاریخ، اسماء الصحابہ، الاسماء والکنیٰ، کتاب فی الآثار، کتاب فی التفسیر ''امید دیگر کتب'' کے تحریری قرطاس بوئے گل لالہ بکھیرنے لگے۔

اشکوں کے دریا:

یہ آفتاب و ماہتاب ستر سال علوم وفنون کی مانگوں پر چمکتا رہا، پرکشش تمازتیں دکھانے کے بعد الوداعی سلام کرتا ہوا اس دارِ فانی سے اوجھل ہوگیا۔ ۲۷۹ھ میں کئی چہرے اس مردِ مومن پر آبدیدہ نظر آئے، کئی اساتذہ نے عقیدت کے نذرانے پیش کیے اور کئی تلامذہ نے غم اور جدائی کے مارے دِلوں کو ٹوٹتے تھاما۔

''موتُ العالِم موتُ العالَم''.

''یہ ایک عالم کی موت تھی گویا کہ مکمل جہاں تاریکی کی اوڑھ میں چلا گیا''۔

جَزَی الرَّحْمٰنُ عَنَّا خَیْرًا بَعْدَ خَیْرٍ
أَبَا عِیْسٰی عَلَی الْفِعْلِ الْکَرِیْمِ

زندگانی تھی تری ماہتاب سے تابندہ تر
خوب تر تھا صبح کے تارے سے بھی تیرا سفر

آسماں تری لحد پر شبنم افشانی کرے
سبزۂ نورستہ اس گھر کی نگہبانی کرے

(آمین)

از
ابو صیغم غلام نبی شارق

جامع ترمذی' مقام اور شان

تیسری صدی ہجری کا دور تاریخ کے زریں ابواب میں سے ایک اہم ترین باب ہے۔ اس دور میں امراء بنو عباسیہ کے نام کے سکے اور خطبے چلتے تھے۔ خیر القرون لوگ ختم ہو چکے تھے۔ تدوین حدیث کا باقاعدہ آغاز عمر بن عبدالعزیز' عمر ثانی نے کیا۔ امام زہری' امام مالک اور امام احمد جیسے اکابرین نے پہلے سے ہی راستے ہموار کر دیئے تھے۔ موطا امام مالک نے اعلیٰ مقام حاصل کر لیا اور مسند احمد کو تدوین حدیث کے میدان میں پہلی طویل ترین کتاب ہونے کا شرف حاصل ہو گیا۔

اسلام ابھی منوں حساب اخوت کی شرینی بانٹ رہا تھا۔ فتوحات کی ایک طویل زنجیر عرب سے لے کر سندھ تک' اور دوسری طرف افریقہ کے جنگلی درختوں کے ساتھ عقبہ کے ہاتھوں باندھ دی گئی تھی۔ ادھر علم فقہ' علم حدیث' تدوینِ حدیث اور دیگر علوم کے ایسے دریا ہر شہر سے نکلے کہ وہ عرب میں یکجا ہو کر عمیق سمندر بن گئے پھر ان میں ایسی حصولِ علم کی کشتی تیرنے لگی جو سمندر کی دلکش علمی لہروں کے تھپیڑوں سے لطف اندوز ہو رہی تھی۔

انہی گزرتے ایام میں جامع ترمذی نے ایک شاندار حدیث کا مواد پیش کیا' جس نے آٹھ قسم کے مضامین سے بخاری کی کتاب ''جامع'' جیسا لقب وصول کیا۔

ابن خیر شبیلی نے اس کو یہ نام دیا: ''اَلْجَامِعُ الْمُخْتَصَرُ مِنَ السُّنَنِ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ وَ مَعْرِفَةُ الصَّحِيْحِ وَالْمَعْلُوْلِ وَ مَا عَلَيْهِ الْعَمَلُ''. (فہرست)

شاعر نے یوں تعریف کی:

كِتَابُ التِّرْمِذِيِّ رِيَاضُ عِلْمٍ جَلَتْ أَزْهَارُهَا زُهْرَ النُّجُوْمِ

''جامع ترمذی علم کا ایسا باغیچہ ہے جس کی کلیاں روشن ستاروں کی طرح کھلیں''۔

علامہ ذہبی امام ترمذی سے نقل فرماتے ہیں کہ امام موصوف نے کہا: ''اس کتاب کو جب میں نے تصنیف کیا تو علماء حجاز' عراق اور خراسان سبھی کے سامنے اس کو رکھا۔ سب کے سب خوش ہو گئے۔

وَ مَنْ كَانَ فِيْ بَيْتِهِ هٰذَا الْكِتَاب فَكَأَنَّمَا فِيْ بَيْتِهِ نَبِيٌّ يَتَكَلَّمُ.

''جس کے گھر میں یہ (جامع ترمذی) کتاب ہو گویا کہ اس کے گھر نبی ہے جو ہم کلام ہوتا ہے''۔ (تذکرۃ الحفاظ)

علامہ ابن الأثیر فرماتے ہیں:

''جامع ترمذی اچھی کتاب ہے' فائدہ بہت زیادہ ہے اور حسن ترتیب میں پائیدار اور تکرار بہت کم پایا جاتا ہے''۔ (جامع الاصول)

خصوصیات:

علامہ شاہ عبدالعزیز فرماتے ہیں کہ: امام ترمذی کی تصانیف علم حدیث میں بہت زیادہ ہیں' ان سب میں عمدہ جامع ترمذی ہے' بلکہ یہ تمام تر کتب حدیث سے کئی ایک اعتبار سے نفیس ہے۔

(۱) اس کی ترتیب میں حسن اور تکرار کا فقدان پایا جاتا ہے۔

(۲) مذاہب فقہاء کو مع اہل مذہب کے دلائل کے بیان کیا گیا ہے۔

(۳) انواع حدیث' صحیح' حسن' ضعیف' غریب اور معلّل کا بیان بھی ملتا ہے۔

(۴) راویوں کے نام' القاب اور کنیتیں بھی ذکر کی گئی ہیں اور ساتھ ساتھ علم رجال کے متعلق مزید فوائد بیان کیے گئے ہیں۔

ثلاثیات ترمذی:

ثلاثی حدیث میں راوی سے نبی کریم ﷺ تک تین وسائط ہوتے ہیں۔

صحیح بخاری میں بائیس (۲۲) ثلاثیات ہیں۔

صحیح مسلم میں کوئی ثلاثی روایت نہیں اسی طرح ابوداؤد اور نسائی میں بھی نہیں۔

ابن ماجہ میں جبارہ بن مغلس کے طریق سے بہت زیادہ ثلاثیات ہیں۔ (حطہ)

دارمی کی ثلاثیات پندرہ ہیں۔ (کشف الظنون)

مسند احمد میں تین سو سے زائد ہیں۔ (عرف الشذی)

جامع ترمذی میں ایک ثلاثی روایت ہے وہ ہے:

حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ مُوسَى الْفَزَارِيُّ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ شَاكِرٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ:

((يَأْتِي عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ الصَّابِرُ فِيهِمْ عَلَى دِينِهِ كَالْقَابِضِ عَلَى الْجَمْرِ)).

اس میں اسماعیل' عمر یہ دو واسطے اور سیدنا انس رضی اللہ عنہ یہ تیسرا واسطہ ہے۔

ایسا زمانہ لوگوں پر آئے گا کہ ان میں دین پر ڈٹ جانے والا ایسے ہوگا جیسے انگارے کو پکڑنے والا۔

(جامع ترمذی کتاب الفتن حدیث:۲۲۶۰)

پیش لفظ

جامع ترمذی

(جدید ایڈیشن کی امتیازی خصوصیات)

بریصغر پاک وہند کے اہل علم جانتے ہیں کہ علامہ بدیع الزماںؒ کو اردو زبان میں جامع ترمذی کا مترجم اول ہونے کا اعزاز حاصل ہے۔آپؒ کے برادر علامہ وحید الزماںؒ کو بھی سنن اربعہ کی دیگر کتب سنن ابوداود،سنن نسائی اور سنن ابن ماجہ کے ساتھ ساتھ صحیحین (صحیح بخاری اور صحیح مسلم) کو اردو زبان میں پیش کرنے کا اولین اعزاز حاصل ہے۔یہ تراجم سالہا سال سے قدامت زبان کے باوجود علامہ برادران کی علمی ثقاہت اور مرتبے کی بناء پر آج بھی عوام الناس میں مقبول ومشہور ہیں۔

1. جامع ترمذی کے زیر نظر ایڈیشن میں ترجمہ کو عمدہ اور آسان زبان میں کرنے کے لیے خصوصی طور پر ابواب کے تراجم اور دیگر کچھ مقاماتِ پر اردو کے قدیم اور متروک الفاظ کو کافی حد تک درست کر دیا گیا ہے
2. ترجمہ کی جدید شائع شدہ عربی متن کے ساتھ مراجعت کرائی گئی تو محسوس کیا گیا کہ سابقہ ایڈیشنوں میں کئی جگہ مکمل ترجمہ نہیں بعض جگہ تو متن کے الفاظ مکمل نہ تھے یا سرے سے موجود ہی نہ تھے جسکی وجہ سے احادیث کی نمبرنگ میں بھی فرق پایا گیا چنانچہ احادیث کی نمبرنگ کو جدید ترقیم سے ہم آہنگ کر دیا گیا ہے۔
3. محدثانہ اصولوں کی روشنی میں احادیث کے صحت وضعف کے احکام درج کر دیے گئے ہیں۔

تحقیق و تخریج کے مراجع:

زیر نظر ایڈیشن صحیح وضعیف سنن ترمذی کے عربی زبان میں شائع شدہ سب سے معتبر نسخوں کی تخریج کے ساتھ ساتھ عظیم محقق علامہ ناصر الدین البانیؒ (متوفی ۱۹۹۹ء) اور عصر حاضر کے بعض دیگر محققین کی تازہ ترین تحقیقات سے منقول ہے۔تاہم اہل علم جانتے ہیں کہ تحقیقی عمل ہر دم جاری وساری ہونے کی وجہ سے شائع شدہ نئے ایڈیشنوں میں بہتری کے امکانات موجود ہوتے ہیں۔اس سلسلہ میں انشاء اللہ عنقریب جامع ترمذی کا اگلا ایڈیشن ۳ جلدوں میں مزید اضافی خوبیوں سے آراستہ کرکے نعمانی کتب خانہ کے پلیٹ فارم سے پیش کیا جائے گا۔

ضروری وضاحت:

موجودہ ایڈیشن کی طباعت ابھی جاری تھی کہ محققین کے نئے شائع شدہ نسخہ میں مراجعت ثانیہ میں کچھ احادیث کے صحت وضعف کے حوالے سے تغیر وتبدل سامنے آ گیا۔قارئین ان تبدیلیوں کو نوٹ فرمالیں۔مراجعت ثانیہ کے بعد صحیح احادیث مندرجہ ذیل ہیں۔

(۱۰۰۵،۱۰۸٤،۱۲۲۸،۱٦۱٦،۳۲۷۹،۳٦۸۹)

مراجعت ثانیہ کے بعد ضعیف روایات درج ذیل ہیں۔ (۲۰٤،۱۰۰۵،۱٤۹٦،۱٦۹۰،۲۵۳۲،۲۸۱۰،۳٤۵۲،۳٦٤٤،)

خادم کتاب وسنت

محمد ضیاء الحق نعمانی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

ابواب الطهارة

عن رسول الله ﷺ

(المعجم ۱) پاکیزگی کے بیان میں (التحفة ۱)

۱۔ باب مَا جآءَ: لَا تُقبَل صَلوٰةٌ بِغَيرِ طُهُورٍ

اس بیان میں کہ بغیر طہارت کے کوئی نماز قبول نہیں کی جاتی

(۱) عَنِ ابنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((لَا تُقبَلُ صَلوٰةٌ بِغَيرِ طُهُورٍ، وَلَا صَدَقَةٌ مِن غُلُولٍ)). قَالَ هَنَّادٌ فِي حَدِيثِهِ ((إِلَّا بِطُهُورٍ)). (صحیح) (صحیح ابی داؤد)) الارواء (۱۳۰) ابن ماجه تحقیق الالبانی (۲۷۲)

ترجمہ: روایت ہے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے کہ فرمایا نبی ﷺ نے: قبول نہیں ہوتی کوئی نماز بغیر طہارت کے اور نہ کوئی صدقہ چوری کے مال سے۔ اور کہا ہناد نے اپنی روایت میں بغیر طہور کی جگہ الا بطھور.

فائدہ: کہا ابوعیسیٰ (امام ترمذی) نے یہ حدیث صحیح تر ہے اس باب میں اور احسن ہے اور اس باب میں ابوالملیح سے بھی روایت ہے کہ وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے اور ابوہریرہ رضی اللہ عنہ اور انس رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے اور ابوالملیح بن اسامہ کا نام عامر ہے اور بعض ان کو زید بن اسامہ بن عمیر ہذلی کہتے ہیں۔

۲۔ باب مَا جَآءَ فِيْ فَضْلِ الطُّهُوْرِ

وضو کی فضیلت کا بیان

(۲) عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : ((اِذَا تَوَضَّاَ الْعَبْدُ الْمُسْلِمُ، اَوِالْمُؤْمِنُ، فَغَسَلَ وَجْهَهُ خَرَجَتْ مِنْ وَجْهِهٖ كُلُّ خَطِيْئَةٍ نَظَرَ اِلَيْهَا بِعَيْنَيْهِ مَعَ الْمَاءِ اَوْمَعَ آخِرِ قَطْرِ الْمَآءِ. اَوْ نَحْوِ هٰذَا. وَاِذَا غَسَلَ يَدَيْهِ خَرَجَتْ مِنْ يَدَيْهِ كُلُّ خَطِيْئَةٍ بَطَشَتْهَا يَدَاهُ مَعَ الْمَاءِ، اَوْ مَعَ آخِرِ قَطْرِ الْمَاءِ حَتّٰى يَخْرُجَ نَقِيًّا مِنَ الذُّنُوْبِ)). (صحيح . التعليق الرغيب : ۱/ ۹۵)

ترجمہ: روایت ہے کہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہا انہوں نے فرمایا رسول اللہ ﷺ نے: جب وضو کرتا ہے بندہ مسلمان یا فرمایا: بندہ مومن اور دھوتا ہے اپنا منہ نکل جاتی ہیں سب خطائیں اس کے منہ سے کہ دیکھتا تھا ان کی طرف اپنی دونوں آنکھوں سے پانی کے ساتھ یا فرمایا ساتھ آخر قطرے پانی سے یا فرمایا مانند اس کے اور جب دھوتا ہے دونوں ہاتھ نکل جاتی ہیں سب خطائیں اس کے ہاتھ سے کہ پکڑا تھا ان کو اپنے دونوں ہاتھوں سے پانی کے ساتھ یا فرمایا ساتھ آخر قطرے پانی کے یہاں تک کہ نکلتا ہے پاک صاف ہو کر گناہوں سے۔

فائدہ: کہا ابو عیسیٰ (امام ترمذی) نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور مروی ہے مالک سے وہ روایت کرتے ہیں سہیل سے وہ اپنے باپ سے وہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے اور ابو صالح سے جو راوی حدیث ہیں والد ہیں سہیل کے اور وہ ابو صالح سمان[۱] ہیں اور نام ان کا ذکوان ہے اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے نام میں اختلاف ہے۔ بعض کہتے ہیں عبد شمس ہے اور بعض نے کہا عبداللہ بن عمرو ہے اور ایسا ہی کہا محمد بن اسماعیل بخاری نے اور یہی صحیح ہے اور اس باب میں روایت ہے عثمان اور ثوبان اور صنابحی اور عمرو بن عبسہ اور سلیمان اور عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہم سے اور صنابحی وہ ہیں کہ روایت کرتے ہیں ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ سے اور ان کو سماع نہیں رسول اللہ ﷺ سے اور نام ان کا عبدالرحمٰن بن عسیلہ ہے اور کنیت ان کی ابو عبداللہ ہے اور سفر کیا تھا انہوں نے رسول اللہ ﷺ کی طرف کہ اتنے میں آپ ﷺ کی وفات ہوگئی اور وہ راستے ہی میں تھے اور روایت کی ہیں انہوں نے حضرت سے بہت سی حدیثیں یعنی بواسطہ صحابہ رضی اللہ عنہم کے اور صنابح جو بیٹے اعسر احمسی کے ہیں وہ صحابی ہیں رسول اللہ ﷺ کے ان کو بھی صنابحی کہتے ہیں۔ اور ان کی ایک حدیث ہے کہ کہا انہوں نے سنا میں نے رسول اللہ ﷺ سے کہ فرماتے تھے کہ میں تمہاری کثرت پر فخر کرنے والا ہوں اور امتوں پر قیامت کے دن سو نہ لڑو تم آپس میں میرے بعد یعنی آپس کی لڑائی سے امت کم ہو جائے گی تو اس فخر میں نقصان ہوگا۔[۲]

---

۱ گھی بیچنے والے۔

۲ حدیث مذکور کی اسناد میں ابو صالح کا نام آ گیا تھا۔ اس لیے مولف رحمہ اللہ نے ان کی ولدیت وغیرہ بیان فرمائی اور وہ نام اسناد کے ساتھ مترجم نے اوپر سے اختصاراً حذف کر دیا ہے۔ اکثر جگہ ایسا ہی ہوا ہے۔

٣۔ باب : مَا جَآءَ اَنَّ مِفْتَاحُ الصَّلٰوةِ الطُّهُوْرُ

اس بیان میں کہ طہارت نماز کی کنجی ہے

(٣) عَنْ عَلِيٍّ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ : ((مِفْتَاحُ الصَّلٰوةِ الطُّهُوْرُ، وَتَحْرِيْمُهَا التَّكْبِيْرُ، وَتَحْلِيْلُهَا التَّسْلِيْمُ)).

(حسن صحيح) المشكاة (٣١٢) الارواء (٣٠١) صحيح ابی داؤد (٥٥)

ترجمہ: روایت ہے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے: نماز کی کنجی طہارت ہے اور تحریم اس کی تکبیر (اللہ اکبر) کہنا ہے اور تحلیل (کھولنا) اس کا سلام ہے۔ یعنی تکبیر تحریمہ کہنے سے نماز شروع ہو جاتی ہے اور منافیات نماز حرام، سلام پھیرنے سے وہ سب حلال ہو جاتی ہیں۔

فائدہ : کہا ابوعیسیٰ (امام ترمذی) نے۔ یہ حدیث صحیح تر ہے اس باب میں اور احسن۔ اور عبداللہ بن محمد بن عقیل بہت سچے ہیں اور کلام کیا ہے بعض علمائے محدثین نے ان کے حافظہ میں اور سنا میں نے محمد بن اسماعیل بخاری سے فرماتے تھے کہ احمد بن حنبل اور اسحاق بن ابراہیم اور حمیدی حجت پکڑتے تھے عبداللہ بن محمد بن عقیل کی روایت سے۔ کہا محمد نے وہ مقارب الحدیث ہیں۔ اور اس باب میں جابر اور ابوسعید رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے۔

(٤) عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : ((مِفْتَاحُ الْجَنَّةِ الصَّلَاةُ، وَمِفْتَاحُ الصَّلَاةِ الْوُضُوْءُ)). (ضعيف . والشطر الثانی صحيح بماقبله . المشكاة : ٢٩٤)

ترجمہ: روایت ہے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے: ”جنت کی کنجی نماز ہے اور نماز کی کنجی وضو ہے“۔

نوٹ: البانی کہتے ہیں اس کا دوسرا جملہ کہ نماز کی کنجی طہارت (وضو) ہے صحیح ہے جبکہ پہلا جملہ کہ نماز جنت کی کنجی ہے ضعیف ہے۔ اس میں سلیمان بن قرم (سلیمان بن معاذ) اور ابو یحیٰ القتات دونوں ضعیف راوی ہیں، دیکھیں میزان الاعتدال (٢/١٢٩، ٢٢٠) الکامل لابن عدی ٣/١١٠٥، ١١٠٨) المجروحین لابن حبان ١/٣٢٩۔ والضعفاء للعقیلی (٢/١٣٧) بعض محققین کہتے ہیں یہ حدیث ضعیف ہے جبکہ گزشتہ حدیث نمبر ٣ صحیح ہے۔

❀ ❀ ❀ ❀

٤۔ باب : مَا يَقُوْلُ اِذَا دَخَلَ الْخَلَاءَ

بیت الخلاء میں جاتے وقت کی دعا

(٥) عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ اِذَا دَخَلَ الْخَلَاءَ قَالَ: ”اَللّٰهُمَّ اِنِّي اَعُوْذُبِكَ)). قَالَ شُعْبَةُ: وَقَدْ قَالَ مَرَّةً اُخْرٰى((اَعُوْذُبِاللّٰهِ مِنَ الْخُبْثِ وَالْخَبِيْثِ اَوِالْخُبْثِ وَالْخَبَائِثِ)). (صحيح) الارواء (٥١) صحيح ابی داؤد (٣) الروض النيفه (٧٦)

ترجمہ: روایت ہے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے کہ کہا نبی ﷺ جب داخل ہوتے پائخانہ میں فرماتے: یا اللہ میں تیری پناہ میں آتا ہوں کہا' شعبہ نے اور کہا دوسری بار عبدالعزیز نے پناہ مانگتا ہوں میں ساتھ اللہ کے' ناپاکی سے اور ناپاک سے یا کہا ناپاک جنوں سے اور ناپاک عورتوں سے جنوں کی[1]۔

فائدہ: مترجم کہتا ہے کہ شعبہ نے کہا عبدالعزیز نے کبھی اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ روایت کیا اور کبھی أَعُوْذُبِاللهِ اور یہ بھی شک راوی کو ہے کہ مِنَ الْخُبُثِ وَالْخَبَائِثِ کہا یا مِنَ الْخُبْثِ وَالْخَبَائِثِ کہا، اس باب میں علی اور زید بن ارقم اور جابر اور ابن مسعود رضی اللہ عنہم سے بھی روایت ہے کہا ابوعیسیٰ (امام ترمذی) نے حدیث انس رضی اللہ عنہ کی صحیح تر ہے اس باب میں اور احسن اور زید بن ارقم کی اسناد میں اضطراب ہے کہ روایت کی ہشام دستوائی اور سعید بن ابی عروبہ نے قتادہ سے اور کہا سعید نے کہ روایت ہے قاسم بن عوف شیبانی سے وہ روایت کرتے ہیں زید بن ارقم سے اور کہا ہشام نے روایت ہے قتادہ سے وہ روایت کرتے ہیں زید بن ارقم سے اور روایت کی یہ حدیث شعبہ اور معمر نے قتادہ سے بروایت نضر بن انس اور کہا شعبہ نے روایت ہے زید بن ارقم سے اور کہا معمر نے روایت ہے نضر بن انس سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے، مترجم کہتا ہے یعنی شعبہ نے بعد قتادہ کے زید بن ارقم کا نام لیا اور معمر نے نضر بن انس کا کہا ابوعیسیٰ (امام ترمذی) نے پوچھا میں نے محمد بن اسماعیل بخاری سے حال اس اضطراب کا سو فرمایا انہوں نے کہ احتمال ہے کہ قتادہ نے روایت کی ہو دونوں سے یعنی قاسم اور نضر بن انس سے۔

(٦) عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ ((اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ كَانَ اِذَا دَخَلَ الْخَلَاءَ قَالَ: اَللّٰھُمَّ، اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ مِنَ الْخُبُثِ وَالْخَبَائِثِ)). (صحیح)

ترجمہ: روایت ہے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے کہ نبی ﷺ جب بیت الخلاء جانے لگتے کہتے اللھم سے آخر تک یعنی یا اللہ پناہ مانگتا ہوں میں تیری ساتھ ناپاکی کے اور برے کاموں سے۔

فائدہ: کہا ابوعیسیٰ (امام ترمذی) نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

❀ ❀ ❀ ❀

۵۔ باب: مَا يَقُوْلُ اِذَا خَرَجَ مِنَ الْخَلَاءِ

بیت الخلاء سے نکلنے کے بعد کی دعا

(٧) عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ: كَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا خَرَجَ مِنَ الْخَلَآءِ قَالَ: ((غُفْرَانَكَ)).

(صحیح) الارواء (٥٢) صحیح ابی داؤد (٢٢) المشكاة (٣٥٩)

---

[1] خبث بضم یا جمع ہے خبیث کی مراد اس سے مردان جن اور خبائث جمع خبیثہ عورتیں جنوں کی اور خبث بسکون باضد ہے طیب کی اور مراد اس سے فسق و فجور ہے اور خبائث افعال مذمومہ اور خصائل ذمیمہ ہیں۔ مجمع البحار

ترجمہ: روایت ہے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہا انہوں نے کہ رسول اللہ ﷺ جب نکلتے بیت الخلاء سے فرماتے غُفْرَانَكَ یعنی اللہ بخشش مانگتا ہوں میں تیری۔

فائدہ: کہا ابوعیسیٰ (امام ترمذی) نے یہ حدیث غریب ہے حسن ہے نہیں پہچانتے ہم اس کو مگر روایت سے اسرائیل کے وہ روایت کرتے ہیں یوسف بن ابو بردہ سے اور ابو بردہ بیٹے ہیں ابوموسیٰ کے نام ان کا عامر بن عبداللہ بن قیس اشعری ہے اور اس باب میں سوائے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی حدیث کے اور کوئی حدیث معلوم نہیں ہوتی۔

❀ ❀ ❀ ❀

٦۔ باب: فِي النَّهْيِ عَنِ اسْتِقْبَالِ الْقِبْلَةِ بِغَائِطٍ اَوْ بَوْلٍ

پاخانے یا پیشاب کے وقت قبلہ کی جانب منہ کرنے کی ممانعت میں

(٨) عَنْ اَبِيْ اَيُّوْبَ الْاَنْصَارِيِّ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((اِذَا أَتَيْتُمُ الْغَائِطَ فَلَا تَسْتَقْبِلُوا الْقِبْلَةَ بِغَائِطٍ وَلَا بَوْلٍ وَلَا تَسْتَدْبِرُوْهَا وَلٰكِنْ شَرِّقُوْا اَوْغَرِّبُوْا)) فَقَالَ اَبُوْاَيُّوْبَ: فَقَدِمْنَاالشَّأْمَ فَوَجَدْنَا مَرَاحِيْضَ قَدْ بُنِيَتْ مُسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةِ۔ فَنَنْحَرِفُ عَنْهَا وَنَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ. (صحیح)

صحیح ابی داؤد (٧) الارواء (٢٩٣) الروض (٩٠٣)

ترجمہ: روایت ہے ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ سے کہا فرمایا رسول اللہ ﷺ نے: جب جاؤ تم پائخانہ میں تو منہ نہ کرو قبلہ کی طرف نہ پاخانے کے وقت اور نہ پیشاب کے وقت اور نہ پیٹھ کرو اس طرف لیکن مشرق کی طرف منہ کرو یا مغرب کی طرف[1] کہا ابو ایوب نے سو گئے ہم شام میں تو دیکھا ہم نے پائخانے کو بنے ہوئے تھے قبلہ کی طرف تو منہ پھیر لیتے ہم اس سے یعنی اس میں نہ جاتے اور مغفرت مانگتے ہم اللہ سے یعنی ان کے بنانے سے۔

فائدہ: اور اس باب میں روایت ہے عبداللہ بن حارث اور معقل بن ابو ہیثم سے کہ جن کو معقل بن ابو معقل کہتے ہیں اور روایت ہے ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ اور سہل بن حنیف سے کہا ابوعیسیٰ (امام ترمذی) نے حدیث ابوایوب کی اس باب میں احسن او رصحیح تر ہے اور ابوایوب کا نام خالد بن زید ہے اور زہری کا نام محمد ہے اور وہ بیٹے ہیں مسلم بن عبیداللہ بن شہاب زہری کے اور کنیت ان کی ابوبکر ہے کہا ابو ولید مکی نے کہ کہا ابوعبداللہ شافعی نے یہ جو فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کہ منہ نہ کرو قبلہ کی طرف پائخانہ یا پیشاب میں اور نہ پیٹھ کرو اس طرف سو مراد اس سے جنگل ہے مگر بنے ہوئے پاخانوں میں منہ کرنا قبلہ کی طرف جائز ہے اور ایسا ہی کہا اسحاق نے اور احمد بن حنبل رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ اجازت ہے رسول اللہ ﷺ کی پیٹھ کرنے میں پاخانہ ہو یا پیشاب مگر منہ کرنا کسی طرح جائز نہیں جنگل میں نہ مکان میں۔

---

[1] یہ حکم مدینہ طیبہ کا ہے کہ وہاں مشرق یا مغرب کی طرف منہ کرنے سے قبلہ ایک بازو رہتا ہے۔

۷۔ باب : مَا جَآءَ مِنَ الرُّخْصَةِ فِيْ ذٰلِكَ

قبلہ کی طرف منہ اور پشت کرنے کے جواز میں

(۹) عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ : نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ نَسْتَقْبِلَ الْقِبْلَةَ بِبَوْلٍ، فَرَاَيْتُهُ قَبْلَ اَنْ يُقْبَضَ بِعَامٍ يَسْتَقْبِلُهَا. (صحيح) صحيح ابی داؤد (۱۰) البانی اور بعض محققین نے صحیح کہا ہے۔

ترجمہ: روایت ہے جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے فرمایا کہ منع کیا رسول اللہ ﷺ نے منہ کرنے کو قبلے کی طرف پیشاب کے وقت پھر دیکھا میں نے آپ ﷺ کی وفات سے ایک برس پیشتر منہ کرتے ہوئے ان کو۔

فائدہ : اس باب میں ابوقتادہ اور عائشہ اور عمار سے بھی روایت ہے کہا ابوعیسیٰ (امام ترمذی) نے حدیث جابر کی اس باب میں حسن ہے غریب ہے اور روایت کی ہے یہ حدیث ابن لہیعہ نے ابوزبیر سے وہ روایت کرتے ہیں جابر سے وہ ابوقتادہ سے کہ دیکھا انہوں نے نبی ﷺ کو پیشاب کرتے ہوئے قبلہ کی طرف اور خبر دی ہم کو اس روایت سے قتیبہ نے کہا خبر دی ہم کو ابن لہیعہ[1] نے اور حدیث جابر کی رسول اللہ ﷺ سے اصح ہے ابن لہیعہ کی حدیث سے اور ابن لہیعہ ضعیف ہیں اہل حدیث کے نزدیک۔ ضعیف کہا ہے ان کو یحییٰ بن سعید قطان[2] وغیرہ نے اور روایت کی ہم سے ہناد نے نقل کی انہوں نے عبدہ سے انہوں نے عبداللہ بن عمر سے انہوں نے محمد بن یحییٰ بن حبان سے انہوں نے اپنے عم واسع بن حبان سے انہوں نے ابن عمر سے کہا ابن عمر نے ایک بار چڑھا میں حفصہ رضی اللہ عنہا کے گھر پر سو دیکھا میں نے رسول اللہ ﷺ کو پاخانہ کرتے ہوئے منہ کیے ہوئے شام کو اور پیٹھ کیے ہوئے کعبہ کی طرف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

❀ ❀ ❀ ❀

(۱۰) عَنْ أَبِي قَتَادَةَ : اَنَّهُ رَأَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَبُوْلُ مُسْتَقْبِلَ الْقِبْلَةِ، أَخْبَرَنَا بِذٰلِكَ قُتَيْبَةُ، قَالَ أَخْبَرَنَا ابْنُ لَهِيْعَةَ. (ضعيف الاسناد) صحيح ابی داؤد (۹) قال بعض الناس ابن لھیعہ ضعیف بعد اختلاط و مدلس۔ و ابوالزبیر مدلس۔

ترجمہ: روایت ہے ابوقتادہ رضی اللہ عنہ سے کہ انہوں نے دیکھا، رسول اللہ ﷺ کو پیشاب کرتے ہوئے قبلہ کی طرف۔ خبر دی ہمیں اس روایت کی قتیبہ ابن لہیعہ نے۔ (اس کو البانی اور بعض محققین نے ضعیف کہا ہے۔)

❀ ❀ ❀ ❀

(۱۱) عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ: رَقِيْتُ يَوْمًا عَلٰى بَيْتِ حَفْصَةَ ، فَرَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى حَاجَتِهِ مُسْتَقْبِلَ الشَّامِ مُسْتَدْبِرَ الْكَعْبَةِ. (صحيح) البانی اور بعض محققین نے صحیح کہا ہے۔

---

[1] لہیعہ میں لام مفتوح اور ہائے مکسور پھر یائے ساکن پھر عین مفتوح ہے۔

[2] قطان کے معنی روئی دھنکنے والے۔ اللہ اللہ حدیث کی کیا فضیلت ہے کہ اس سے ایسے لوگوں نے یہ بلند درجے پائے۔

ترجمہ : روایت ہے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے کہتے ہیں کہ میں ایک دن حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا کے گھر (کی چھت) پر چڑھا تو میں نے دیکھا رسول اللہ ﷺ کو منہ کئے ہوئے شام کی طرف اور پیٹھ کئے ہوئے کعبہ کی طرف۔

❁❁❁❁

۸۔ باب : مَا جَاءَ فِي النَّهْيِ عَنِ الْبَوْلِ قَائِمًا

کھڑے ہو کر پیشاب کرنے کی ممانعت میں

(۱۲) عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ : مَنْ حَدَّثَكُمْ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا كَانَ يَبُولُ قَائِمًا فَلاَ تُصَدِّقُوهُ، مَا كَانَ يَبُولُ إِلَّا قَاعِدًا. (صحيح) سلسلة الاحاديث الصحيحة (۲۰۱)

ترجمہ: روایت ہے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا انہوں نے کہ جو کہے تم سے کہ رسول اللہ ﷺ کھڑے ہو کر پیشاب کرتے تھے سچا نہ جانو اس کو، نہ تھے پیشاب کرتے مگر بیٹھ کر۔

فائدہ : اور اس باب میں روایت ہے عمر اور بریدہ سے کہا ابو عیسیٰ (امام ترمذی) نے یہ حدیث عائشہ رضی اللہ عنہا کی اس باب میں احسن ہے اور اصح اور حدیث عمر کی مروی ہے عبدالکریم بن ابی المخارق سے وہ روایت کرتے ہیں نافع سے وہ ابن عمر سے وہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے کہا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے دیکھا مجھ کو رسول اللہ ﷺ نے کھڑے ہوئے پیشاب کرتے فرمایا آپ ﷺ نے اے عمر رضی اللہ عنہ نہ پیشاب کرو کھڑے ہو کر پھر نہ پیشاب کیا میں نے کبھی کھڑے ہو کر بعد اس کے۔ (اس کو البانی اور بعض محققین نے ضعیف کہا ہے۔ اس میں عبدالکریم راوی ضعیف ہے دیکھیں تقریب (۴۱۵۶) و (ضعیف۔ ابن ماجہ: ۳۰۸۔ سلسلة الاحاديث الضعيفة ۹۳۴)

اور مرفوع کیا اس حدیث کو عبدالکریم ابن ابی المخارق نے اور وہ ضعیف ہیں اہل حدیث کے نزدیک ضعیف کہا ان کو ایوب سختیانی نے اور کلام کیا ان میں اور روایت کیا عبداللہ نے نافع سے انہوں نے ابن عمر سے کہ فرمایا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے نہیں پیشاب کیا میں نے کبھی کھڑے ہو کر جب سے مسلمان ہوا اور یہ حدیث بہت صحیح ہے عبدالکریم کی حدیث بریدہ سے اس باب میں غیر محفوظ ہے، یعنی اس میں کچھ سہو کا احتمال ہے اور مراد نہی سے اس باب میں نہی تنزیہی ہے نہ تحریمی اور مروی ہے عبداللہ بن مسعود سے کہ ظلم ہے پیشاب کرنا کھڑے ہو کر[1]۔

۹۔ بَابُ : مَا جَاءَ مِنَ الرُّخْصَةِ فِي ذٰلِكَ

کھڑے ہو کر پیشاب کرنے کی رخصت میں

(۱۳) عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ حُذَيْفَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ : أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتَى سُبَاطَةَ قَوْمٍ

[1] یعنی کراہت سے خالی نہیں۔

فَبَالَ عَلَيْهَا قَائِمًا ، فَأَتَيْتُهُ بِوُضُوءٍ فَذَهَبْتُ لِأَتَأَخَّرَ عَنْهُ فَدَعَانِي حَتَّىٰ كُنْتُ عِنْدَ عَقِبَيْهِ. [فَتَوَضَّأَ وَمَسَحَ عَلَىٰ خُفَّيْهِ. (صحيح) الارواء (٥٧) صحيح ابى داؤد (١٨) الروض (٢٨١) الصحيحة (٢٠١)

ترجمہ: روایت ہے ابو وائل رضی اللہ عنہ سے وہ روایت کرتے ہیں حذیفہ رضی اللہ عنہ سے کہ تحقیق رسول اللہ ﷺ آئے ایک قوم کے کوڑے پر سو پیشاب کیا اس پر کھڑے ہو کر پھر لایا میں آپ کے لیے پانی وضو کا اور پیچھے ہٹنے لگا میں پس بلایا مجھ کو نبی کریم ﷺ نے یہاں تک کہ پہنچا میں ان کے پیچھے یعنی نزدیک ان کے پھر وضو کیا آپ نے اور مسح کیا موزوں پر۔

فائدہ: کہا ابو عیسیٰ (امام ترمذی) نے اور ایسا ہی روایت کیا منصور نے اور عبیدہ ضبی نے ابو وائل سے انہوں نے حذیفہ سے مثل اعمش کے اور روایت کی حماد بن ابی سلیمان اور ابو عاصم بن بہدلہ نے ابو وائل سے وہ روایت کرتے ہیں مغیرہ بن شعبہ سے وہ نبی ﷺ سے اور حدیث ابو وائل کی حذیفہ سے بہت صحیح ہے اور رخصت دی اہل علم کی ایک جماعت نے کھڑے ہو کر پیشاب کرنے کی۔

❀❀❀❀

١٠ ـ بَابُ : مَا جَآءَ فِي الاسْتِتَارِ عِنْدَ الْحَاجَةِ

قضائے حاجت کے وقت پردہ[1] کرنے کے بیان میں

(١٤) عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَرَادَ الْحَاجَةَ لَمْ يَرْفَعْ ثَوْبَهُ حَتَّىٰ يَدْنُوَ[2] مِنَ الْأَرْضِ. (صحيح . سلسله احاديث الصحيحة : ١٠٧١) صحيح أبى داود (١١)

ترجمہ: روایت ہے انس رضی اللہ عنہ سے فرمایا انہوں نے رسول اللہ ﷺ جب ارادہ کرتے قضائے حاجت کا تو کپڑے نہ اٹھاتے جب کہ نزدیک نہ ہو جاتے زمین سے۔ (اس کو البانی نے صحیح جبکہ بعض محققین نے اعمش مدلس کے عنعنہ کی وجہ سے ضعیف کہا ہے۔)

فائدہ: کہا ابو عیسیٰ (امام ترمذی) نے ایسا ہی روایت کیا محمد بن ربیعہ نے اعمش سے انہوں نے انس رضی اللہ عنہ سے اس حدیث کو اور روایت کیا وکیع اور حماد نے اعمش سے، کہا اعمش نے کہا ابن عمر رضی اللہ عنہما نے تھے رسول اللہ ﷺ جب ارادہ کرتے قضائے حاجت کا نہ اٹھاتے اپنا کپڑا جب تک کہ نہ نزدیک ہو جاتے زمین کے اور یہ دونوں حدیثیں مرسل ہیں اور کہتے ہیں اعمش کو انس رضی اللہ عنہ بن مالک[1] سے سماع نہیں اور نہ کسی اور صحابی سے رسول اللہ ﷺ کے اور دیکھا ہے انہوں نے انس رضی اللہ عنہ بن مالک کو نماز پڑھتے اور حکایت کی ان کی نماز کی، اور نام اعمش کا سلیمان بن مہران ہے اور کنیت ان کی ابو محمد کاہلی ہے اور وہ مولیٰ[2] ہیں بنی کاہل کے، کہا اعمش نے باپ میرے چھوٹے ہوتے ہی لائے گئے تھے ملک اسلام میں پھر وارث کیا ان کو مسروق نے۔

---

[1] یعنی نظر خلق سے۔

[2] مصدر اس کا دنو ہے۔

١١ ۔ بَابُ : مَا جَآءَ فِيْ كَرَاهِيَةِ الْإِسْتِنْجَاءِ بِالْيَمِيْنِ

داہنے ہاتھ سے استنجاء کرنے کی کراہت کے بیان میں

(١٥) عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ أَبِيْ قَتَادَةَ عَنْ أَبِيهِ: اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى اَنْ يَّمَسَّ الرَّجُلُ ذَكَرَهُ بِيَمِيْنِه . (صحيح) صحيح أبي داود (٢٣)

ترجمہ: روایت ہے عبداللہ بن ابی قتادہ سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے کہ منع کیا رسول اللہ ﷺ نے اس سے کہ چھوئے مرد ذکر اپنا سیدھے ہاتھ سے۔

فائدہ: اور اس باب میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا اور سلیمان رضی اللہ عنہ اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ اور سہل بن حنیف رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے اور نام ابو قتادہ کا حارث بن ربعی ہے اور اسی پر عمل ہے اہل علم کا کہ مکروہ جانتے ہیں استنجاء کرنا سیدھے ہاتھ سے[1]

١٢ ۔ بَابُ : اَلْإِسْتِنْجَاءِ بِالْحِجَارَةِ

پتھروں سے استنجاء کرنے کے بیان میں

(١٦) عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ يَزِيْدَ قَالَ : قِيْلَ لِسَلْمَانَ : قَدْ عَلَّمَكُمْ نَبِيُّكُمْ ﷺ كُلَّ شَيْءٍ، حَتَّى الْخِرَآءَةَ ؟ فَقَالَ سَلْمَانُ اَجَلْ نَهَانَا اَنْ نَّسْتَقْبِلَ الْقِبْلَةَ بِغَائِطٍ اَوْبَوْلٍ اَوْ نَسْتَنْجِيَ بِالْيَمِيْنِ اَوْ اَنْ يَّسْتَنْجِيَ اَحَدُنَا بِأَقَلَّ مِنْ ثَلَاثَةِ اَحْجَارٍ، اَوْ اَنْ نَسْتَنْجِيَ بِرَجِيْعٍ اَوْ بِعَظْمٍ. (صحيح) صحيح ابى داؤد (٥)

ترجمہ: روایت ہے عبدالرحمٰن بن یزید سے کہ کہا گیا سلمان فارسی سے تحقیق[2] سکھائی تم کو نبی تمہارے نے ہر چیز یہاں تک کہ طریقہ پاخانہ یا پیشاب کا کہا سلمان نے ہاں منع کیا ہم کو اس سے کہ قبلے کی طرف منہ کریں ہم پاخانے یا پیشاب کے وقت یا استنجاء کریں ہم اپنے داہنے ہاتھ سے یا استنجا کرے کوئی ہم میں سے تین ڈھیلوں سے کم یا استنجا کریں ہم گوبر یا لید یا ہڈی سے۔

فائدہ: اور اس باب میں روایت ہے عائشہ رضی اللہ عنہا اور خزیمہ بن ثابت اور جابر اور خلاد بن سائب سے کہ وہ اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہا ابو عیسیٰ (امام ترمذی) نے حدیث سلمان کی حسن ہے صحیح ہے اور یہی کہتے ہیں اکثر علمائے صحابہ اور جو بعد ان کے تھے تجویز کرتے ہیں کہ استنجا پتھروں سے کافی ہے اگر چہ پانی ساتھ استعمال نہ کرے جب کہ جاتا رہے اثر پاخانہ اور پیشاب کا اور یہی کہتے ہیں ثوری اور ابن مبارک اور شافعی اور احمد اور اسحاق۔

---

[1] کہ اس میں چھونا پڑتا ہے ذکر کو۔

[2] یہود نے ان سے بطور طعن کہا اور انہوں نے جواب دیا کہ ہاں ہمارے نبی نے ہم کو ایسے ہی تعلیم دی ہے۔

۱۳۔ بَابُ : مَا جَآءَ فِي الْإِسْتِنْجَاءِ بِالْحَجَرَيْنِ

دو پتھروں سے استنجاء کرنے کے بیان میں

(۱۷) عَنْ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ : خَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِحَاجَتِهِ ، فَقَالَ: ((اِلْتَمِسْ لِي ثَلَاثَةَ أَحْجَارٍ)) قَالَ : فَأَتَيْتُهُ بِحَجَرَيْنِ وَرَوْثَةٍ ، فَأَخَذَ الْحَجَرَيْنِ وَأَلْقَى الرَّوْثَةَ ، وَقَالَ : ((إِنَّهَا رِكْسٌ)). (صحيح)

ترجمہ: روایت ہے عبداللہ سے کہا کہ نکلے رسول اللہ ﷺ قضائے حاجت کو سو فرمایا آپ نے ڈھونڈو میرے لیے تین ڈھیلے کہا عبداللہ نے لایا میں دو پتھر اور ایک ٹکڑا گوبر کا، سو لے لیے آپ ﷺ نے پتھر اور پھینک دیا گوبر کو اور فرمایا یہ ناپاک ہے۔

فائدہ: کہا ابوعیسیٰ (امام ترمذی رحمہ اللہ) نے اور ایسا ہی روایت کیا قیس بن ربیع نے اس حدیث کو ابواسحاق سے انہوں نے ابوعبیدہ سے انہوں نے عبداللہ سے مانند حدیث اسرائیل کے اور روایت کیا معمر اور عمار بن زریق نے ابواسحاق سے انہوں نے عبداللہ سے، اور روایت کیا زہیر نے ابی اسحاق سے انہوں نے عبدالرحمٰن بن اسود سے انہوں نے اپنے باپ اسود بن یزید سے انہوں نے عبداللہ سے اور روایت کیا زکریا بن ابوزائدہ نے ابی اسحاق سے انہوں نے عبدالرحمٰن بن یزید سے انہوں نے عبداللہ سے اور اس روایت میں اضطراب ہے، کہا ابوعیسیٰ نے پوچھا میں نے عبداللہ بن عبدالرحمٰن سے کہ کون سی روایت ان میں ابواسحاق سے زیادہ صحیح ہے تو کچھ جواب نہ دیا انہوں نے اور پوچھا میں نے محمد بخاری سے تو انہوں نے بھی کچھ جواب نہ دیا مگر تجویز کی انہوں نے حدیث زہیر کی جو مروی ہے ابواسحاق سے وہ روایت کرتے ہیں عبدالرحمٰن بن اسود سے وہ عبداللہ سے زیادہ صحیح ہے اور لکھا اسی کو اپنی کتاب جامع میں یعنی بخاری میں اور صحیح تر ہے میرے نزدیک حدیث اسرائیل قیس کی جو مروی ہے ابواسحاق سے وہ روایت کرتے ہیں ابوعبیدہ سے اور وہ عبداللہ سے اس لیے کہ اسرائیل بہت اثبت ہیں اور زیادہ یاد رکھنے والے ہیں ابواسحاق کی حدیث کو بہ نسبت اور لوگوں کے اور متابعت[1] کی ہے ان کی روایت کی قیس بن ربیع نے بھی اور سنا میں نے ابوموسیٰ محمد بن مثنیٰ سے کہتے تھے میں نے سنا عبدالرحمٰن بن مہدی سے کہتے تھے جو فوت ہوگئی ہیں مجھ سے حدیثیں سفیان کی کہ مروی ہیں ابواسحاق سے تو اسی سبب سے کہ تکیہ کیا میں نے اسرائیل پر کہ وہ بیان کرتے تھے ان کو پورا پورا کہا ابوعیسیٰ نے اور زہیر کی روایتیں ابواسحاق سے کچھ ایسی قوی نہیں اس لیے کہ سماع زہیر کا ان سے اخیر وقت میں ہے۔ سنا میں نے احمد بن حسن سے کہتے تھے سنا میں نے احمد بن حنبل سے کہتے تھے جب سنے تو حدیث زائدہ اور زہیر کی تو نہ پرواہ رکھ اس کی کہ نہ سنے تو غیر سے مگر حدیث ابو اسحاق[2] کی اور نام ان کا عمرو بن عبداللہ سبیعی ہمدانی ہے اور ابو عبیدہ بن عبداللہ بن

---

[1] ایک راوی دوسرے کی مثل بیان کرے اس کو اصطلاح محدثین میں متابعت کہتے ہیں۔

[2] یعنی ابواسحاق کی حدیث اگر زہیر بیان کریں تو اس کو اور بھی کسی سے دریافت کر لے۔

مسعود نے نہیں سنا اپنے باپ سے اور نہیں معلوم نام ان کا، روایت کی ہم سے محمد بن بشار نے انہوں نے محمد بن جعفر سے انہوں نے شعبہ سے انہوں نے عمرو بن مرہ سے کہا عمرو نے پوچھا میں نے ابوعبیدہ بن عبداللہ سے کچھ یاد رکھتے ہو تم عبداللہ کی باتیں؟ کہا انہوں نے نہیں۔

❀❀❀❀

١٤۔ بَابُ : مَا جَآءَ فِي كَرَاهِيَةِ مَا يُسْتَنْجَى بِهِ

ان چیزوں کے بیان میں جن سے استنجا کرنا مکروہ ہے

(١٨) عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : ((لَا تَسْتَنْجُوا بِالرَّوْثِ وَلَا بِالْعِظَامِ فَإِنَّهُ زَادُ اِخْوَانِكُمْ مِنَ الْجِنِّ)). (صحيح. الارواء : ٤٦. المشكاة (٣٥٠) الضعيفة تحت الحديث : ١٠٣٨)

ترجمہ: روایت ہے عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے: استنجاء نہ کرو گوبر اور ہڈی سے کہ وہ خوراک ہے تمہارے جن بھائیوں کی۔

فائدہ : اور اس باب میں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ اور سلمان رضی اللہ عنہ اور جابر رضی اللہ عنہ اور ابن عمر رضی اللہ عنہما سے بھی روایت ہے، کہا ابو عیسیٰ (امام ترمذی رحمہ اللہ) نے مروی ہے یہ حدیث اسماعیل بن ابراہیم وغیرہ سے اور وہ روایت کرتے ہیں داؤد بن ابی ہند سے وہ شعبی سے وہ علقمہ سے وہ عبداللہ سے کہ تھے عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ لیلۃ الجن میں آخر حدیث تک کہ طویل ہے سو کہا شعبی نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے: استنجاء نہ کرو گوبر سے اور نہ ہڈیوں سے کہ وہ خوراک ہے تمہارے جن بھائیوں کی۔ اور روایت اسماعیل کی زیادہ صحیح ہے حفص بن غیاث کی روایت سے اور اسی پر عمل ہے اہل علم کا۔

❀❀❀❀

١٥۔ بَابُ : مَا جَآءَ فِي الْاِسْتِنْجَاءِ بِالْمَآءِ

پانی سے استنجا کرنے کے بیان میں

(١٩) عَنْ مُعَاذَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ : مُرْنَ اَزْوَاجَكُنَّ اَنْ يَسْتَطِيْبُوْا بِالْمَاءِ، فَإِنِّيْ اَسْتَحْيِيْهِمْ، فَإِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَفْعَلُهُ. (صحيح الارواء : ٤٢)

ترجمہ: روایت ہے سیدہ معاذہ سے کہ فرمایا حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے حکم کرو تم اپنے شوہروں کو کہ استنجا کیا کریں پانی سے کہ میں شرماتی ہوں ان سے اس لیے کہ تحقیق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایسا ہی کرتے تھے۔

فائدہ : اور اس باب میں جریر بن عبداللہ بجلی اور انس اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہم سے بھی روایت ہے کہا ابو عیسیٰ (امام ترمذی رحمہ اللہ) نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے اہل علم کا اختیار کرتے ہیں استنجا کو پانی سے اگرچہ استنجا کرنا پتھروں سے بھی کافی ہے ان کے نزدیک اور منتخب اور افضل جانتے ہیں پانی سے استنجا کرنا یہی کہتے ہیں سفیان ثوری اور ابن مبارک اور شافعی اور احمد و اسحاق۔

❀❀❀❀

۱۶۔ بَابُ : مَا جَاءَ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ إِذَا اَرَادَ الْحَاجَةَ اَبْعَدَ فِي الْمَذْهَبِ

اس بیان میں کہ رسول اللہ ﷺ جب قضائے حاجت کا ارادہ کرتے تو دور جاتے

(۲۰) عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ قَالَ: كُنْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَفَرٍ، فَاَتَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَاجَتَهُ فَاَبْعَدَ فِي الْمَذْهَبِ. (صحيح) الصحيحة (۱۱۵۹) صحيح ابى داؤد (۲،۱)

ترجمہ: روایت ہے مغیرہ بن شعبہ سے کہا تھا میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ سفر میں سو گئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم قضائے حاجت کو اور بہت دور[1] گئے۔

فائدہ : اور اس باب میں عبدالرحمٰن بن ابو قراد اور ابی قتادہ اور جابر اور یحییٰ بن عبید سے بھی روایت ہے کہ وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے اور ابو موسیٰ اور ابن عباس اور بلال بن حارث سے بھی روایت ہے کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور روایت ہے نبی ﷺ سے کہ وہ جگہ ڈھونڈتے تھے پیشاب کے لیے جیسے مسافر جگہ ڈھونڈتا ہے اترنے کو اور نام ابوسلمہ کا عبداللہ بن عبدالرحمٰن بن عوف زہری ہے۔

❀❀❀❀

۱۷۔ بَابُ : مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ الْبَوْلِ فِي الْمُغْتَسَلِ

اس بیان میں کہ غسل خانے میں پیشاب کرنا مکروہ ہے

(۲۱) عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مُغَفَّلٍ: اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى اَنْ يَبُوْلَ الرَّجُلُ فِي مُسْتَحَمِّهِ. وَقَالَ: ((إِنَّ عَامَّةَ الْوَسْوَاسِ مِنْهُ)). (صحيح : الّا شطر الثانى منه) المشكاة (۳۵۳) ضعيف ابى داؤد (٦) صحيح ابى داؤد (۲۱) "تمام المنة" بعض محققین کہتے ہیں اس میں حسن بصری مدلس ہے اور سماع کی صراحت نہیں۔

ترجمہ: روایت ہے عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا پیشاب کرنے سے غسل خانہ میں اور کہا کہ اکثر وسواس اسی سے ہوتا ہے۔ (نوٹ! غسل خانہ میں پیشاب کرنا منع ہے یہ جملہ حدیث صحیح سے ثابت ہے۔)

فائدہ : اور اس باب میں ایک اور صحابی سے بھی روایت ہے کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث غریب ہے، اس کو مرفوعاً نہیں جانتے ہم

[1] یعنی اتنی دور گئے کہ نظر سے غائب ہو گئے اور موجب حیا یہی ہے۔

مگر اشعث بن عبداللہ کی روایت سے اور کہتے ہیں ان کو اشعث اعمیٰ، اور مکروہ کہا ہے بعض علماء نے پیشاب کرنا غسل خانہ میں اور کہا اکثر وسواس اسی سے ہوتا ہے اور رخصت دی ہے بعض اہل علم نے ان میں ابن سیرین شامل ہیں' اور کہا ان سے لوگوں نے اسی سے وسواس ہوتا ہے، جواب دیا انہوں نے رب ہمارا اللہ ہی ہے اور اس کا کوئی شریک نہیں یعنی اس کے سوا کوئی وسواس پیدا نہیں کرسکتا اور کہا ابن مبارک نے جائز ہے پیشاب کرنا غسل خانہ میں جب بہا دے اس پر پانی کہا ابوعیسیٰ نے بیان کی ہم سے یہ حدیث احمد بن عبدہ آملی نے اس نے حبان سے اس نے عبداللہ بن مبارک سے۔

❁❁❁❁

۱۸۔ بَابُ : مَا جَاءَ فِي السِّوَاكِ

مسواک کے بیان میں

(۲۲) **عَنْ** اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ : ((لَوْلَا اَنْ اَشُقَّ عَلٰی اُمَّتِیْ ، لَاَمَرْتُهُمْ بِالسِّوَاكِ عِنْدَ كُلِّ صَلٰوةٍ)). (صحیح) الارواء (۷۰) صحیح ابی داؤد (۳٦)

ترجمہ: روایت ہے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہا فرمایا رسول اللہ ﷺ نے: اگر نہ خیال ہوتا مجھے مشقت کا اپنی امت پر تو ضرور حکم کرتا میں ان کو مسواک کرنے کا ہر نماز کے وقت۔ (اس کو البانی اور بعض محققین دونوں نے صحیح کہا ہے)

فائدہ: کہا ابوعیسیٰ نے یہ حدیث روایت کی محمد بن اسحاق نے محمد بن ابراہیم سے انہوں نے ابوسلمہ سے انہوں نے زید بن خالد سے انہوں نے نبی ﷺ سے اور حدیث ابوسلمہ کی ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے اور زید بن خالد کی نبی ﷺ سے دونوں صحیح ہیں میرے نزدیک اس لیے کہ مروی ہے بہت سندوں سے بواسطہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے نبی ﷺ سے لیکن محمد نے کہا ہے کہ حدیث ابوسلمہ کی زید بن خالد سے صحیح تر ہے، اور اس باب میں ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اور علی رضی اللہ عنہ اور عائشہ رضی اللہ عنہا اور ابن عباس رضی اللہ عنہما اور حذیفہ رضی اللہ عنہ اور زید بن خالد رضی اللہ عنہ اور انس رضی اللہ عنہ اور عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما اور ام حبیبہ رضی اللہ عنہا اور ابن عمر رضی اللہ عنہما اور ابوامامہ رضی اللہ عنہ اور ابوایوب رضی اللہ عنہ اور تمام بن عباس رضی اللہ عنہما اور عبداللہ بن حنظلہ رضی اللہ عنہ اور ام سلمہ رضی اللہ عنہا اور واثلہ رضی اللہ عنہ اور ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے۔

❁❁❁❁

(۲۳) **عَنْ** اَبِیْ سَلَمَةَ عَنْ زَیْدِ بْنِ خَالِدِ الْجُهَنِیِّ قَالَ : سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ : ((لَوْلَا اَنْ اَشُقَّ عَلٰی اُمَّتِیْ لَاَمَرْتُهُمْ بِالسِّوَاكِ عِنْدَ كُلِّ صَلٰوةٍ، وَلَاَ خَّرْتُ صَلٰوةَ الْعِشَآءِ اِلٰی ثُلُثِ اللَّیْلِ))، قَالَ : فَكَانَ زَیْدُ بْنُ خَالِدٍ یَشْهَدُ الصَّلَوَاتِ فِی الْمَسْجِدِ وَسِوَاكُهٗ عَلٰی اُذُنِهٖ مَوْضِعَ الْقَلَمِ مِنْ اُذُنِ الْكَاتِبِ، لَا یَقُوْمُ اِلَی الصَّلٰوةِ اِلَّا اسْتَنَّ ثُمَّ رَدَّهٗ اِلٰی مَوْضِعِهٖ.

(صحیح) صحیح ابی داؤد (۳۷) البانی نے صحیح جبکہ بعض محققین نے محمد بن اسحاق کی تدلیس کی وجہ سے ضعیف کہا ہے۔

ترجمہ: روایت ہے ابوسلمہ سے وہ روایت کرتے ہیں زید بن خالد جہنی سے کہا سنا میں نے رسول اللہ ﷺ سے کہ فرماتے تھے کہ اگر خیال نہ ہوتا مشقت ڈالنے کا اپنی امت پر تو ضرور حکم کرتا میں ان کو مسواک کا نزدیک ہر نماز کے اور حکم کرتا تاخیر عشاء کا تہائی رات تک۔ کہا ابوسلمہ نے زید آتے تھے نماز کے لیے مسجد میں اور مسواک ہوتی ان کے کان کے اوپر جیسے قلم ہوتا ہے کاتب کے کان پر جب کھڑے ہوتے نماز کو مسواک کرتے پھر رکھ لیتے اسی جگہ میں۔

فائدہ: کہا ابوعیسیٰ (امام ترمذی رحمہ اللہ) نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

❀❀❀❀

۱۹۔ بَابُ: مَا جَاءَ إِذَا اسْتَيْقَظَ اَحَدُكُمْ مِنْ مَنَامِهِ فَلَا يَغْمِسْ يَدَهُ فِي الْإِنَاءِ حَتّٰى يَغْسِلَهَا

اس بیان میں کہ جب آدمی اپنی نیند سے بیدار ہو تو اپنا ہاتھ برتن میں نہ ڈالے جب تک اسے دھو نہ لے

(۲۴) عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((إِذَا اسْتَيْقَظَ اَحَدُكُمْ مِنَ اللَّيْلِ، فَلَا يُدْخِلْ يَدَهُ فِي الْإِنَاءِ، حَتّٰى يُفْرِغَ عَلَيْهَا مَرَّتَيْنِ اَوْثَلَاثًا فَإِنَّهُ لَا يَدْرِيْ اَيْنَ[1] بَاتَتْ يَدُهُ)). (صحيح)

ترجمہ: روایت ہے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے: جب جاگے کوئی تم میں رات[2] کو تو نہ ڈال دے اپنا ہاتھ برتن میں جب تک نہ ڈالے اس پر پانی دوبار یا تین بار اس لیے کہ نہیں جانتا رات کو کہاں رہا ہاتھ اس کا۔

فائدہ: کہا ابوعیسیٰ (امام ترمذی رحمہ اللہ) نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے، کہا امام شافعی رحمہ اللہ نے پسند کرتا ہوں میں کہ اس سونے والا دوپہر ہو یا کوئی وقت نہ ڈالے اپنا ہاتھ وضو کے پانی میں جب تک نہ دھو لے اسے پھر اگر ڈال دیا اس نے دھونے سے پہلے تو مکروہ ہے مگر نہیں نجس ہوگا وہ پانی جب تک کہ نہ ہو اس کے ہاتھ پر نجاست اور کہا احمد بن حنبل نے جب جاگے کوئی رات کو اور ڈال دے ہاتھ پانی میں دھونے سے پہلے تو وہ پانی بہا دینا چاہیے اور اس باب میں روایت ہے ابن عمر رضی اللہ عنہما اور جابر رضی اللہ عنہ اور عائشہ رضی اللہ عنہا سے، تو بہتر ہے میرے نزدیک کہ بہا دے پانی اور کہا اسحاق نے جب جاگے کوئی رات کو یا دن کو تو نہ ڈالے ہاتھ اپنا پانی میں۔

❀❀❀❀

۲۰۔ بَابُ: مَا جَآءَ فِي التَّسْمِيَةِ عِنْدَ الْوُضُوْءِ

وضو کے شروع میں بسم اللہ کہنا

(۲۵) عَنْ رِبَاحِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِيْ سُفْيَانَ بْنِ حُوَيْطِبٍ عَنْ جَدَّتِهِ عَنْ اَبِيْهَا قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ

---

[1] مصدر اس کا ہے بیتوتہ یعنی شب کو رہنا۔

[2] یہ قید اتفاقی ہے کہ دن کے جاگنے کا بھی یہی حکم ہے اس لیے کہ غفلت کی حالت میں خواب میں برابر ہے رات ہو یا دن۔

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ : ((لَا وُضُوْءَ لِمَنْ لَمْ يَذْكُرِ اسْمَ اللّٰهِ عَلَيْهِ)). (حسن) الارواء (۸۱) المشكاة (۴۰۴) صحيح الترغيب (۸۷/۱) صحيح ابی داؤد (۹۰) (البانی اور بعض محققین نے صحیح کہا ہے)

ترجمہ: روایت ہے رباح بن عبدالرحمٰن بن ابی سفیان بن حویطب سے وہ روایت کرتے ہیں اپنی دادی سے وہ اپنے باپ سے کہتے ہیں سنا میں نے رسول اللہ ﷺ سے کہ فرماتے تھے: اس کا وضو ہی نہیں ہوتا جو نام نہ لے اللہ کا وضو کے شروع میں۔

فائدہ : اور اس باب میں عائشہ رضی اللہ عنہا اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ اور ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ اور سہل بن سعد رضی اللہ عنہما اور انس رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے کہا ابو عیسیٰ نے کہا احمد نے اس باب میں میں کوئی حدیث ایسی نہیں پاتا کہ جس کی اسناد عمدہ ہوں اور کہا اسحاق نے اگر چھوڑ دیا بسم اللہ کو قصداً تو پھر وضو کرے اور اگر بھولے سے چھوڑا یا اس حدیث کی تاویل کرتا ہے تو مضائقہ نہیں۔ کہا محمد بن اسماعیل نے سب سے اچھی اس باب میں حدیث رباح بن عبدالرحمٰن کی ہے۔ کہا ابو عیسیٰ نے اور رباح بن عبدالرحمٰن جو روایت کرتے ہیں اپنے دادے سے وہ اپنے باپ سے تو باپ ان کے سعید بن زید بن عمرو بن نفیل ہیں اور ابو ثفال مری کا نام ثمامہ بن حصین اور رباح بن عبدالرحمٰن وہ ابوبکر بیٹے حویطب کے ہیں بعضے راویوں نے روایت کیا اس حدیث کو سو کہا روایت ہے ابوبکر حویطب سے پس منسوب کیا ان کو ان کے دادا کی طرف۔

❀❀❀❀

(۲۶) عَنْ رَبَاحِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِيْ سُفْيَانَ بْنِ حُوَيْطِبٍ ، عَنْ جَدَّتِهٖ بِنْتِ سَعِيْدِ بْنِ زَيْدٍ ، عَنْ اَبِيْهَا ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ .مِثْلَهٗ . (صحيح) (البانی اور بعض محققین نے صحیح کہا ہے)

ترجمہ: روایت ہے رباح بن عبدالرحمٰن بن ابی سفیان بن حویطب سے انہوں نے اپنے دادے سے وہ اپنے باپ سے انہوں نے نبی ﷺ سے اسی طرح۔

❀❀❀❀

۲۱۔ بَابُ : مَا جَاءَ فِي الْمَضْمَضَةِ وَالْاِسْتِنْشَاقِ

کلی کرنے اور ناک میں پانی ڈالنے کے بیان میں

(۲۷) عَنْ سَلَمَةَ بْنِ قَيْسٍ ، قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : ((اِذَا تَوَضَّأْتَ فَانْتَثِرْ ، وَاِذَا اسْتَجْمَرْتَ فَأَوْتِرْ)). (صحيح) سلسلة الاحاديث الصحيحة (۱۳۰۵)

ترجمہ: روایت ہے سلمہ بن قیس سے کہا فرمایا رسول اللہ ﷺ نے: جب وضو کرے تو ناک صاف کر اور جب پتھر لے (استنجاء کے لیے) تو طاق لے[1] اس باب میں روایت ہے عثمان اور لقیط اور ابن عباس اور مقدام بن معدیکرب اور وائل بن حجر

[1] یعنی تین یا پانچ یا سات۔

اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے۔

فائدہ: کہا ابوعیسیٰ (امام ترمذی رحمہ اللہ) نے اور کہا ایک جماعت نے اس شخص کے بارے میں کہ چھوڑ دیوے مضمضہ اور استنشاق تو کہا بعضوں نے اگر چھوڑ دے وضو میں اور پڑھ لے نماز تو پھر دہراوے نماز کو اور تجویز کیا یہ حکم وضو اور غسل جنابت میں برابر اور یہی کہتے ہیں ابن ابی لیلیٰ اور عبداللہ بن مبارک اور احمد اور اسحاق اور کہا احمد نے استنشاق[1] زیادہ موکد ہے کلی سے۔ کہا ابوعیسیٰ (امام ترمذی رحمہ اللہ) نے اور کہا ایک جماعت نے اہل علم سے کہ اعادہ کرے جنابت میں اور نہ اعادہ کرے وضو میں اور یہی قول ہے سفیان ثوری اور بعض اہل کوفہ کا اور کہا ایک گروہ نے نہ وضو میں اعادہ کرے نہ غسل جنابت میں بلکہ وہ دونوں[2] سنت ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی، سو واجب نہیں اعادہ جو چھوڑ دے اس کو وضو میں یا غسل میں اور یہی قول ہے مالک رحمۃ اللہ علیہ اور شافعی رحمۃ اللہ علیہ کا۔

❀❀❀❀

۲۲۔ بَابُ : الْمَضْمَضَةِ وَالاِسْتِنْشَاقِ مِنْ كَفٍّ وَاحِدٍ

کلی اور ناک میں ایک ہی چلو سے پانی ڈالنا درست ہے

(۲۸) عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ زَيْدٍ قَالَ : رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَضْمَضَ وَاسْتَنْشَقَ مِنْ كَفٍّ وَّاحِدٍ، فَعَلَ ذٰلِكَ ثَلَاثًا. (صحیح)

ترجمہ: روایت ہے عبداللہ بن زید سے کہا انہوں نے دیکھا میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ کلی کی اور ناک میں پانی ڈالا آپ نے ایک ہی چلو سے ایسا ہی تین بار کیا۔ یعنی ایک چلو لے کر آدھا منہ میں اور آدھا ناک میں ڈالا۔

فائدہ: اور اس باب میں عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے بھی روایت ہے کہا ابوعیسیٰ نے حدیث عبداللہ بن زید کی حسن ہے غریب ہے، اور روایت کی ہے مالک اور ابن عیینہ اور اکثر لوگوں نے یہ حدیث عمرو بن یحیٰی سے اور نہیں ذکر کیا اس بات کو کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کلی کی اور ناک میں پانی ڈالا ایک ہی چلو سے اور اس کو ذکر کیا فقط خالد نے اور خالد ثقہ حافظ ہیں۔ اہل حدیث کے نزدیک اور کہا بعض علماء نے مضمضہ اور استنشاق میں ایک چلو کافی ہے اور کہا بعضوں نے ہمارے نزدیک مستحب ہے کہ الگ الگ پانی لے دونوں کے لیے اور کہا شافعی نے اگر دونوں ایک چلو سے کرے جائز ہے اور اگر الگ الگ کرے تو بہتر ہے ہمارے نزدیک۔

۲۳۔ بَابُ : مَا جَآءَ فِي تَخْلِيلِ اللِّحْيَةِ

داڑھی کا خلال کرنے کے بیان میں

(۲۹) عَنْ حَسَّانَ بْنِ بِلَالٍ قَالَ : رَأَيْتُ عَمَّارَ بْنَ يَاسِرٍ تَوَضَّأَ فَخَلَّلَ لِحْيَتَهُ فَقِيلَ لَهُ. أَوْقَالَ فَقُلْتُ لَهُ:

---

[1] ناک میں پانی دینا۔ [2] یعنی مضمضہ واستنشاق۔

اَتُخَلِّلُ لِحْيَتَكَ ؟ قَالَ: وَمَا يَمْنَعُنِي؟ وَلَقَدْ رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُخَلِّلُ لِحْيَتَهُ. (صحيح) الروض (٤٧٥) (بعض محققین نے اس کو عبدالکریم راوی کی وجہ سے ضعیف کہا ہے۔)

ترجمہ: روایت ہے حسان بن بلال سے کہا کہ میں نے دیکھا عمار بن یاسر کو وضو کیا اور خلال کیا داڑھی میں پس کہا گیا ان سے یا کہا حسان نے کہ میں نے کہا ان سے کیا خلال کرتے ہو اپنی داڑھی کا؟ کہا عمار نے کون روکتا ہے مجھ کو خلال سے اور دیکھا میں نے رسول اللہ ﷺ کو خلال کرتے اپنی داڑھی کا۔

فائدہ: روایت کی ہم سے ابن عمرو نے ان سے سفیان نے ان سے سعید بن ابی عروبہ نے ان سے قتادہ نے ان سے حسان بن بلال نے ان سے عمار نے وہ روایت کرتے ہیں نبی ﷺ سے مانند اوپر کی روایت کے اور اس باب میں عائشہ ام سلمہ اور انس اور ابن ابی اوفی اور ابوایوب ؓ سے یہی روایت ہے کہا ابی عیسیٰ نے سنا میں نے اسحاق بن منصور سے کہتے تھے سنا میں نے احمد بن حنبل سے کہا احمد نے کہا ابن عیینہ نے نہیں سنی عبدالکریم نے حدیث خلال کی حسان بن بلال سے، روایت کی ہم سے یحیٰی بن موسیٰ نے ان سے عبدالرحمٰن نے ان سے اسرائیل نے ان سے عامر بن شقیق نے ان سے ابو وائل نے ان سے عثمان بن عفان نے کہ نبی ﷺ خلال کرتے تھے اپنی داڑھی میں، کہا ابوعیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے، اور محمد بن اسماعیل بخاری نے کہا سب سے زیادہ صحیح اس باب میں حدیث عامر بن شقیق کی ہے، ابووائل سے جو مروی ہے عثمان ؓ سے اور قائل ہیں اس کے اکثر اہل علم صحابہ سے اور جو بعد ان کے تھے تجویز کرتے ہیں داڑھی کے خلال کو اور یہی کہتے ہیں شافعی ؒ اور کہا احمد ؒ نے اگر بھول سے چھوٹ جائے تو وضو جائز ہے اور کہا اسحاق نے اگر چھوڑ دے بھول سے یا تاویل کی راہ سے تو کافی ہے اس کو اور جو چھوڑ دے قصداً تو پھر وضو کرے۔

(٣٠) عَنْ سَعِيْدِ بْنِ أَبِي عَرُوْبَةَ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ حَسَّانِ بْنِ بِلَالٍ ؓ ، عَنْ عَمَّارٍ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : مِثْلَهُ. (بعض محققین کہتے ہیں اس میں قتادہ اور سعید بن ابی عروبہ دونوں مدلس ہیں اور سماع کی صراحت نہیں)

ترجمہ: روایت ہے سعید بن ابی عروبہ سے وہ روایت کرتے ہیں قتادہ سے وہ حسان بن بلال سے انہوں نے عمار ؓ سے انہوں نے نبی ﷺ سے اسی طرح بیان کیا۔

❀❀❀❀

(٣١) عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يُخَلِّلُ لِحْيَتَهُ. (صحيح) صحيح ابى داؤد (٩٨) تخريج احاديث الملمثارة (٣٢٥)

ترجمہ: روایت ہے حضرت عثمان بن عفان ؓ سے کہ نبی ﷺ خلال کرتے تھے اپنی داڑھی میں۔

❀❀❀❀

۲۴۔ بَابُ : مَا جَاءَ فِيْ مَسْحِ الرَّأْسِ اَنَّهُ يَبْدَأُ بِمُقَدَّمِ الرَّأْسِ اِلٰى مُؤَخَّرِهٖ

سر کے مسح کے بیان میں کہ آگے سے شروع کرے اور پیچھے تک لے جائے

(۳۲) عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ زَيْدٍ : اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ مَسَحَ رَأْسَهُ بِيَدَيْهِ، فَاَقْبَلَ بِهِمَا وَاَدْبَرَ: بَدَاَ بِمُقَدَّمِ رَأْسِهٖ، ثُمَّ ذَهَبَ بِهِمَا اِلٰى قَفَاهُ، ثُمَّ رَدَّهُمَا حَتّٰى رَجَعَ اِلَى الْمَكَانِ الَّذِيْ بَدَاَ مِنْهُ، ثُمَّ غَسَلَ رِجْلَيْهِ. (صحيح) صحيح ابى داؤد (۱۰۹) تعليق على صحيح ابن خزيمة (۱۷۳)

ترجمہ: روایت ہے عبداللہ بن زید سے کہ رسول اللہ ﷺ نے مسح کیا اپنے سر کا ہاتھ سے سو آگے سے لے گئے پیچھے تک اور پیچھے سے لائے آگے کو یعنی شروع کیا سر کے اگلے حصے سے پھر پیچھے لے گئے اپنی گدی تک پھر پلٹایا ہاتھوں کو یہاں تک کہ لوٹا لائے جہاں سے شروع کیا تھا پھر دونوں پیر دھوئے۔

فائدہ: اور اس باب میں معاویہ اور مقدام بن معدیکرب اور عائشہ رضی اللہ عنہا سے بھی روایت ہے۔ کہا ابوعیسیٰ نے حدیث عبداللہ بن زید کی بہت صحیح ہے اور اس باب میں اور بہت اچھی اور یہی کہتے ہیں شافعی اور احمد اور اسحاق۔

❀ ❀ ❀ ❀

۲۵۔ بَابُ : مَا جَاءَ اَنَّهُ يَبْدَأُ بِمُؤَخَّرِ الرَّأْسِ

سر کا مسح پیچھے سے شروع کرنے کے بیان میں

(۳۳) عَنِ الرُّبَيِّعِ بِنْتِ مُعَوِّذِ بْنِ عَفْرَآءَ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ مَسَحَ بِرَأْسِهٖ مَرَّتَيْنِ : بَدَأَ بِمُؤَخَّرِ رَأْسِهٖ ثُمَّ بِمُقَدَّمِهٖ وَبِاُذُنَيْهِ كِلْتَيْهِمَا: ظُهُوْرِهِمَا وَ بُطُوْنِهِمَا. (اسناده حسن عندالالبانى) (بعض محققین کہتے ہیں اس کی سند ابن عقیل کی وجہ سے ضعیف ہے)

ترجمہ: روایت ہے ربیع بنتِ معوذ بن عفراء سے کہ نبی ﷺ نے مسح کیا اپنے سر کا دو مرتبہ شروع کیا پیچھے سے سر کی پہلی بار پھر آگے سے اور مسح کیا دونوں کانوں کا باہر اور اندر ان کے۔

فائدہ: کہا ابوعیسیٰ (امام ترمذیؒ) نے یہ حدیث حسن ہے اور حدیث عبداللہ بن زید کی اس حدیث سے زیادہ صحیح ہے اور بہت عمدہ اور اختیار کیا ہے بعض اہل کوفہ نے اس حدیث کو انہیں میں سے ہیں وکیع بن جراح۔

۲۶۔ بَابُ : مَا جَاءَ اَنَّ مَسْحَ الرَّأْسِ مَرَّةً

سر کا مسح ایک بار کرنے کے بیان میں

(۳٤) عَنِ الرُّبَيِّعِ بِنْتِ مُعَوِّذِ بْنِ عَفْرَاءَ: اَنَّهَا رَأَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَوَضَّأُ قَالَتْ: مَسَحَ رَأْسَهُ

وَمَسَحَ مَا اَقْبَلَ مِنْهُ وَمَا اَدْبَرَ' وَصُدْغَيْهِ وَاُذُنَيْهِ مَرَّةً وَاحِدَةً. (حسن الاسناد عند الالبانی) المشكاة (٤١٤)

(بعض محققین کہتے ہیں اس میں محمد بن عقیل راوی کو جمہور نے ضعیف کہا ہے اور جنہوں نے اس کے برعکس کہا ہے انہوں نے غلطی کی ہے۔ نیز اس کی سند میں ابن عجلان راوی مدلس ہے اور سماع کی صراحت نہیں۔)

ترجمہ: روایت ہے ربیع بنت معوذ بن عفراء سے کہ انہوں نے دیکھا وضو کرتے ہوئے نبی ﷺ کو کہا مسح کیا آپ ﷺ نے سر کا آگے بھی اور پیچھے بھی اور دونوں کنپٹی کا اور کانوں کا ایک بار۔

فائدہ: اور اس باب میں علی اور طلحہ بن مصرف بن عمرو کے دادا سے بھی روایت ہے کہا ابوعیسیٰ (امام ترمذیؒ) نے حدیث ربیع کی حسن ہے صحیح ہے بہت سندوں سے کہ مسح کیا آپ ﷺ نے سر کا ایک بار اور اسی پر عمل تھا اکثر صحابیوں کا اور جو بعد ان کے تھے اور یہی کہتے ہیں جعفر بن محمد اور سفیان ثوری اور ابن مبارک اور شافعی اور احمد اور اسحاق کہ ایک بار کرے مسح سر کا، روایت کیا ہم سے محمد بن منصور نے کہا سنا میں نے سفیان بن عیینہ سے کہتے تھے کہ پوچھا میں نے جعفر بن محمد سے کہا سر کا مسح کافی ہوتا ہے ایک بار تو کہا انہوں نے بے شک کافی ہوتا ہے قسم ہے اللہ کی۔

❁ ❁ ❁ ❁

۲۷۔ بَابُ : مَا جَاءَ: اَنَّهٗ يَاْخُذُ لِرَأْسِهٖ مَاءً جَدِيْدًا

اس بیان میں کہ سر کے مسح کے لیے تازہ پانی لے

(۳۵) عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ زَيْدٍ: أَنَّهٗ رَأَى النَّبِيَّ ﷺ تَوَضَّأَ' وَأَنَّهٗ مَسَحَ رَاْسَهٗ بِمَآءٍ غَيْرِ فَضْلِ يَدَيْهِ. (صحيح)

ترجمہ: روایت ہے عبداللہ بن زید سے کہ دیکھا انہوں نے آنحضرت ﷺ کو کہ وضو کیا آپ ﷺ نے اور مسح کیا آپ ﷺ نے سر کا سوائے اس پانی کے جو بچا تھا دونوں ہاتھوں سے۔ (یعنی مسح کے لیے الگ پانی لیا)

فائدہ: کہا ابوعیسیٰ (امام ترمذیؒ) نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور روایت کیا ابولہیعہ نے اس کو حبان بن واسع سے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے عبداللہ بن زید سے تحقیق نبی ﷺ نے وضو کیا اور مسح کیا سر کا اس پانی سے جو بچا ہاتھوں سے اور روایت عمرو بن حارث کی صحیح تر ہے حبان سے اس لیے یہی مروی ہے بہت سندوں سے عبداللہ بن زید وغیرہ سے کہ لیا نبی ﷺ نے پانی تازہ، اسی پر عمل ہے اکثر اہلِ علم کا کہ مسح کرے تازہ پانی سے۔

❁ ❁ ❁ ❁

۲۸۔ بَابُ : مَسْحِ الْاُذُنَيْنِ ظَاهِرِهِمَا وَبَاطِنِهِمَا

کانوں کے باہر اور اندر مسح کرنے کے بیان میں

(۳۶) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ : اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ مَسَحَ بِرَأْسِهٖ وَأُذُنَيْهِ : ظَاهِرِهِمَا وَبَاطِنِهِمَا.

(حسن ، صحيح) الارواء الغليل (۹۰)

ترجمہ: روایت ہے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہا مسح کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سر کا اور کانوں کے اوپر کا اور اندر کا۔

فائدہ: اور اس باب میں ربیع سے بھی روایت ہے کہا ابو عیسیٰ (امام ترمذی رحمہ اللہ) نے حدیث ابن عباس رضی اللہ عنہما کی حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے اکثر اہل علم کا کہ مسح کرے دونوں کانوں کے اوپر اور اندر۔

❀❀❀❀

۲۹۔ بَابُ : مَا جَاءَ أَنَّ الْاُذُنَيْنِ مِنَ الرَّأْسِ

اس بیان میں کہ دونوں کان سر میں داخل ہیں[1]

(۳۷) عَنْ اَبِیْ اُمَامَةَ قَالَ: تَوَضَّأَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَغَسَلَ وَجْهَهٗ ثَلٰثًا، وَيَدَيْهِ ثَلٰثًا، وَمَسَحَ بِرَاْسِهٖ، وَقَالَ: ((اَلْاُذُنَانِ مِنَ الرَّاْسِ)). (صحيح)

ترجمہ: روایت ہے ابو امامہ سے کہا وضو کیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے سو دھویا منہ اپنا تین بار اور ہاتھ تین بار اور مسح کیا اپنے سر کا اور فرمایا کان داخل ہیں سر میں۔

فائدہ: کہا ابو عیسیٰ (امام ترمذیؒ) نے کہا قتیبہ نے کہا حماد نے نہیں جانتا میں یہ قول نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا ہے یا ابو امامہ کا، یعنی کان سر میں داخل ہیں اور اس باب میں انسؓ سے بھی روایت ہے کہا ابو عیسیٰ نے اس حدیث کی اسناد کچھ ایسی مضبوط نہیں اور اسی پر عمل ہے اکثر اہلِ علم کا اصحاب اور تابعین سے کہ کان داخل ہیں سر میں اور یہی قول ہے سفیان ثوری اور ابن مبارک اور احمد اور اسحاق کا، کہا بعض اہل علم نے جو سامنے ہے کانوں سے منہ میں داخل ہے اور جو پیچھے ہے وہ سر میں، اور کہا اسحاق نے بہتر ہے کہ مسح کرے آگے کا منہ کے ساتھ اور پیچھے کا سر کے ساتھ۔

❀❀❀❀

۳۰۔ بَابُ : مَا جَاءَ فِیْ تَخْلِيْلِ الْاَصَابِعِ

انگلیوں کا خلال کرنے کے بیان میں

(۳۸) عَنْ عَاصِمِ بْنِ لَقِيْطِ بْنِ صَبِرَةَ، عَنْ اَبِيْهِ قَالَ : قَالَ النَّبِیُّ ﷺ : ((اِذَا تَوَضَّأْتَ فَخَلِّلِ الْاَصَابِعَ)). (صحيح)

ترجمہ: روایت ہے عاصم بن لقیط بن صبرہ سے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے کہا فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جب وضو کرے تو خلال کر انگلیوں کا۔

---

[1] یعنی اس کے مسح کو تازہ پانی لینا کچھ ضروری نہیں۔

فائدہ : اور اس باب میں ابن عباس اور مستورد اور ابوتراب سے بھی روایت ہے کہا ابوعیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے اہل علم کا کہ خلال کیا پیروں کی انگلیوں کا وضو میں اور یہی کہتے ہیں احمد اور اسحاق اور کہا اسحاق نے خلال کرے ہاتھوں اور پاؤں کی انگلیوں کا اور ابوہاشم کا نام اسماعیل بن کثیر ہے۔

(۳۹) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : ((اِذَا تَوَضَّأْتَ، فَخَلِّلْ [بَيْنَ] أَصَابِعَ يَدَيْكَ وَرِجْلَيْكَ)). (حسن صحيح) سلسلة الاحاديث الصحيحة (۱۳۰۶) المشكاة (۴۰۶)

ترجمہ: روایت ہے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے جب وضو کرے تو خلال کر ہاتھ اور پیر کی انگلیوں کا۔

فائدہ : کہا ابوعیسیٰ (امام ترمذیؒ) نے یہ حدیث حسن ہے غریب ہے۔

(۴۰) عَنِ الْمُسْتَوْرِدِ بْنِ شَدَّادٍ الْفِهْرِيِّ قَالَ : رَأَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ اِذَا تَوَضَّأَ دَلَكَ أَصَابِعَ رِجْلَيْهِ بِخِنْصَرِهِ.

(صحيح) ابن ماجه (۴۴۶)

ترجمہ: روایت ہے مستورد بن شداد فہری سے کہا دیکھا میں نے نبی ﷺ کو جب وضو کرتے ملتے اپنے پیر کی انگلیاں ہاتھ کے چھنگلیا سے۔

فائدہ : کہا ابوعیسیٰ (امام ترمذیؒ رحمہ اللہ) نے یہ حدیث غریب ہے نہیں پہچانتے ہم اس کو مگر ابن لہیعہ کی روایت سے۔

❀ ❀ ❀ ❀

۳۱۔ بَابُ : مَا جَآءَ ((وَيْلٌ لِّلْاَعْقَابِ مِنَ النَّارِ))

اس بیان میں کہ خرابی ہے ایڑیوں والوں کے لئے دوزخ سے یعنی وضو میں احتیاط کرنی چاہیے کہ سوکھی نہ رہیں

(۴۱) عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : ((وَيْلٌ لِّلْاَعْقَابِ مِنَ النَّارِ)). (صحيح)

ترجمہ: روایت ہے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے خرابی ہے واسطے ایڑیوں کے دوزخ سے۔

فائدہ : اور اس باب میں عبداللہ بن عمرو اور عائشہ اور جابر بن عبداللہ بن حارث اور معیقیب اور خالد بن ولید اور شرحبیل بن حسنہ اور عمرو بن عاص اور یزید بن ابی سفیان سے بھی روایت ہے کہا ابوعیسیٰ (امام ترمذیؒ) نے حدیث ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی حسن ہے صحیح ہے۔ اور مروی ہے نبی ﷺ سے کہ فرمایا انہوں نے خرابی ہے ایڑیوں کی اور تلووں کی دوزخ سے اور مطلب اس حدیث کا یہ ہے کہ مسح جائز نہیں پیروں پر جب تک نہ ہو موزہ یا جراب۔

❀ ❀ ❀ ❀

۳۲۔ بَابُ : مَا جَآءَ فِي الْوُضُوْءِ مَرَّةً مَرَّةً

ایک ایک بار اعضائے وضو دھونے کے بیان میں

(٤٢) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ : اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَوَضَّأَ مَرَّةً مَرَّةً. (صحيح) ابن ماجه (٤١١)

ترجمہ: روایت ہے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہ وضو کیا رسول ﷺ نے ایک ایک بار۔

فائدہ: اور اس باب میں روایت ہے عمر اور جابر اور بریدہ اور ابورافع اور ابن الفا کہہ سے کہا ابوعیسیٰ (امام ترمذیؒ) نے حدیث ابن عباس رضی اللہ عنہما کی بہت اچھی ہے اس باب میں اور بہت صحیح ہے اور روایت کیا رشد بن سعد وغیرہ نے اس حدیث کو ضحاک بن شرحبیل سے انہوں نے زید بن اسلم سے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے عمر بن خطاب سے کہ وضو کیا نبی ﷺ نے ایک ایک بار اور یہ روایت کچھ خوب نہیں، اور صحیح وہی ہے جو روایت کیا ابن عجلان اور ہشام بن سعد اور سفیان ثوری اور عبدالعزیز بن محمد نے زید بن اسلم سے انہوں نے عطاء بن یسار سے انہوں نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے انہوں نے نبی ﷺ سے۔

۳۳۔ بَابُ : مَاجَآءَ فِي الْوُضُوْءِ مَرَّتَيْنِ مَرَّتَيْنِ

دو دو بار اعضائے وضو دھونے کے بیان میں

(٤٣) عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ : اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَوَضَّأَ مَرَّتَيْنِ مَرَّتَيْنِ.

(حسن صحيح) صحيح ابی داؤد (١٢٥)

ترجمہ: روایت ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے دو دو بار دھویا اعضاء کو وضو میں۔

فائدہ: کہا ابوعیسیٰ (امام ترمذیؒ) نے یہ حدیث حسن ہے غریب ہے نہیں پہچانتے ہم اس کو مگر روایت سے ابن ثوبان کی کہ وہ روایت کرتے ہیں عبداللہ بن فضل سے اور اسناد حسن ہے صحیح ہے اور اس باب میں جابر رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے اور مروی ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ نبی ﷺ نے وضو کیا تین تین بار۔

❀ ❀ ❀ ❀

۳۴۔ بَابُ : مَا جَآءَ فِي الْوُضُوْءِ ثَلَاثًا ثَلَاثًا

تین تین بار اعضائے وضو دھونے کے بیان میں

(٤٤) عَنْ عَلِيٍّ : اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَوَضَّأَ ثَلٰثًا ثَلٰثًا. (صحيح) صحيح ابی داؤد (١٠٠)

ترجمہ: روایت ہے علی رضی اللہ عنہ سے کہ نبی ﷺ نے وضو کیا تین تین بار۔

فائدہ : اور اس باب میں عثمان اور ربیع اور ابن عمر اور عائشہ رضی اللہ عنہا اور ابو امامہ اور ابو رافع اور عبداللہ بن عمرو اور معاویہ اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ اور جابر اور عبداللہ بن زید اور ابوذر سے بھی روایت ہے، کہا ابو عیسیٰ (امام ترمذیؒ) نے حدیث علی کی بہت اچھی ہے اور اصح ہے اس باب میں اور اسی پر عمل ہے تمام علماء کا کہ وضوء کافی ہے ایک ایک بار اور دو بار بہتر ہے اور تین تین بار بہت افضل ہے اور اس سے بڑھ کر نہیں اور کہا ابن مبارک نے مجھے خوف ہے کہ گناہ میں پڑے گا وہ جو تین بار سے زیادہ دھوئے اور کہا احمد اور اسحاق نے تین سے زیادہ وہی دھوئے گا جو مبتلا ہے یعنی وسواس میں۔

❀❀❀❀

۳۵۔ بَابُ : مَاجَآءَ فِي الْوُضُوْءِ مَرَّةً وَمَرَّتَيْنِ وَثَلَاثًا

ایک بار اور دو بار اور تین بار اعضائے وضو دھونے کے بیان میں

(٤٥) عَنْ ثَابِتِ بْنِ اَبِيْ صَفِيَّةَ قَالَ : قُلْتُ لِاَبِيْ جَعْفَرٍ : حَدَّثَكَ[1] جَابِرٌ: اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَوَضَّأَ مَرَّةً مَرَّةً، وَمَرَّتَيْنِ مَرَّتَيْنِ ، وَثَلٰثًا ثَلٰثًا ؟ قَالَ : نَعَمْ. (ضعيف) ابن ماجه (٤١٠) المشكاة ٤٢٢۔

اس میں ثابت بن أبی صفیہ الثمالی راوی ضعیف ہے۔تقریب (۸۱۸) اور شریک قاضی مدلس ہے۔ بعض محققین کے نزدیک اس کی سند سخت ضعیف ہے۔

ترجمہ: روایت ہے ثابت بن ابوصفیہ سے کہا انہوں نے پوچھا میں نے ابوجعفر سے کہ کیا حدیث بیان کی تم سے جابر رضی اللہ عنہ نے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے وضو کیا ایک بار اور دو دو بار اور تین تین بار؟ کہا جابر نے: ہاں!۔

فائدہ : کہا ابو عیسیٰ (امام ترمذیؒ) نے اور روایت کی وکیع نے یہ حدیث ثابت بن ابوصفیہ سے کہا پوچھا میں نے ابوجعفر سے کیا تم سے بیان کیا جابر رضی اللہ عنہ نے کہ وضو کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک ایک بار کہا ہاں بیان کیا ہم سے اس کو ہناد اور قتیبہ نے دونوں نے کہا بیان کیا ہم سے وکیع نے انہوں نے ثابت سے اور یہ زیادہ صحیح ہے شریک کی روایت سے اس لیے کہ مروی ہے بہت سی سندوں سے ثابت ہے مثل وکیع کی روایت کے اور شریک سے بہت غلطیاں ہوتی ہیں اور ثابت ابن ابوصفیہ وہ ابوحمزہ ثمالی ہیں۔

❀❀❀❀

(٤٦) عَنْ ثَابِتِ بْنِ أَبِيْ صَفِيَّةَ قَالَ: قُلْتُ لِأَبِيْ جَعْفَرٍ : حَدَّثَكَ جَابِرٌ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ تَوَضَّأَ مَرَّةً مَرَّةً ؟ قَالَ: نَعَمْ ، وَحَدَّثَنَا بِذٰلِكَ هَنَّادٌ وَقُتَيْبَةُ ، قَالَا : حَدَّثَنَا وَكِيْعٌ ، عَنْ ثَابِتِ بْنِ أَبِيْ صَفِيَّةَ. (اسناده صحيح عند الالبانی) صحيح ابی داؤد (١٠٩) بعض محققین کہتے ہیں اس میں بھی ثابت بن ابی صفیہ رافضی ہے۔تقریب (۸۱۸)

ترجمہ: روایت ہے ثابت بن ابوصفیہ سے کہا: پوچھا میں نے ابوجعفر سے کیا تم سے بیان کیا ہے جابر رضی اللہ عنہ نے کہ وضو کیا

[1] أيْ أَحَدَّثَكَ.

رسول اللہ ﷺ نے ایک ایک مرتبہ؟ کہا کہ ہاں اور بیان کیا ہم سے اس کو ہناد اور قتیبہ نے، دونوں نے کہا بیان کیا ہم سے وکیع نے، انہوں نے ثابت بن ابوصفیہ سے۔

❀❀❀❀

٣٦۔ بَابُ : فِيمَنْ يَتَوَضَّأُ بَعْضَ وُضُوئِهِ مَرَّتَيْنِ وَبَعْضَهُ ثَلٰثًا

اس بیان میں کہ وضو میں بعض اعضاء دو بار دھوئے جائیں اور بعض تین بار

(٤٧) عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ زَيْدٍ: اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَوَضَّأَ: فَغَسَلَ وَجْهَهُ ثَلٰثًا ، وَغَسَلَ يَدَيْهِ مَرَّتَيْنِ مَرَّتَيْنِ ، وَمَسَحَ بِرَأْسِهِ ، وَغَسَلَ رِجْلَيْهِ. (صحيح الاسناد : وقوله في الرجلين : "مرتين" شاذٌ)

ترجمہ: روایت ہے عبداللہ بن زید سے کہ نبی ﷺ نے وضو کیا، سو دھویا اپنا منہ تین بار اور دھوئے دونوں ہاتھ دو بار اور مسح کیا سر کا اور دھوئے دونوں پیر۔

فائدہ : کہا ابوعیسیٰ (امام ترمذیؒ) نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور کئی حدیثوں میں مذکور ہے کہ نبی ﷺ نے دھوئے بعض اعضاء وضو کے ایک بار اور بعض تین بار اور اجازت دی ہے بعض اہلِ علم نے اس کی کہ اس میں کچھ مضائقہ نہیں کہ دھوئے آدمی بعض اعضاء تین بار اور بعض دو بار اور بعض ایک بار۔

❀❀❀❀

٣٧۔ بَابُ : فِي وُضُوءِ النَّبِيِّ ﷺ كَيْفَ كَانَ ؟

نبی ﷺ کے وضو کے بیان میں کہ وہ کیسا تھا؟

(٤٨) عَنْ اَبِيْ حَيَّةَ قَالَ: رَأَيْتُ عَلِيًّا تَوَضَّأَ فَغَسَلَ كَفَّيْهِ حَتّٰى اَنْقَاهُمَا، ثُمَّ مَضْمَضَ ثَلَاثًا ، وَاسْتَنْشَقَ ثَلَاثًا ، وَغَسَلَ وَجْهَهُ ثَلَاثًا، وَذِرَاعَيْهِ ثَلَاثًا، وَمَسَحَ بِرَأْسِهِ مَرَّةً ، ثُمَّ غَسَلَ قَدَمَيْهِ اِلَى الْكَعْبَيْنِ، ثُمَّ قَامَ فَاَخَذَ فَضْلَ طَهُوْرِهٖ فَشَرِبَهٗ وَهُوَ قَائِمٌ، ثُمَّ قَالَ: اَحْبَبْتُ اَنْ اُرِيَكُمْ كَيْفَ كَانَ طَهُوْرُ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ.

(صحيح) صحيح أبي داود (١٠١، ١٠٥)

ترجمہ: روایت ہے ابوحیہ سے کہا دیکھا میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو کہ وضو کیا انہوں نے سو دھوئے دونوں ہاتھ انہوں نے خوب صاف کر کے پھر تین کلیاں کیں اور تین بار ناک میں پانی دیا اور تین بار منہ دھویا اور دونوں ہاتھ کہنیوں تک دھوئے تین بار اور مسح کیا سر کا ایک بار پھر دھوئے دونوں پیر ٹخنوں تک پھر کھڑے ہوئے اور لیا بچا ہوا پانی وضو کا پھر پیا کھڑے ہو کر پھر فرمایا چاہا میں نے کہ دکھا دوں تم کو وضو رسول اللہ ﷺ کا کہ کیسا تھا۔

فائدہ: اور اس باب میں عثمان اور عبداللہ بن زید اور ابن عباس اور عبداللہ بن عمر اور عائشہ رضی اللہ عنہا اور ربیع اور عبداللہ بن انیس سے بھی روایت ہے۔ روایت کی ہم سے قتیبہ اور ہناد نے ان دونوں نے ابوالاحوص سے انہوں نے ابواسحاق سے انہوں نے عبد خیر سے ذکر کیا حضرت علی رضی اللہ عنہ کا مثل روایت ابوحیہ کے لیکن عبد خیر نے کہا جب فارغ ہوئے وضو سے لیا تھوڑا پانی بچا ہوا وضو کا چلو میں اور پی لیا کہا ابوعیسیٰ (امام ترمذیؒ) نے حدیث علی رضی اللہ عنہ کی روایت کی ہے، ابواسحاق ہمدانی نے ابوحیہ اور عبد خیر اور حارث سے ان سب نے علی رضی اللہ عنہ سے اور روایت کی زائدہ بن قدامہ اور کئی لوگوں نے خالد بن علقمہ سے انہوں نے عبد خیر سے انہوں نے علی رضی اللہ عنہ سے حدیث وضو کی بہت بڑی اور یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور روایت کیا شعبہ نے اس حدیث کو خالد بن علقمہ سے سو خطا کی ان کے اور ان کے باپ کے نام میں سو کہا مالک بن عرفطہ نے اور روایت کی گئی ہے ابوعوانہ سے انہوں نے خالد بن علقمہ سے انہوں نے عبد خیر سے، انہوں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے اور روایت کی گئی ابوعوانہ سے، وہ روایت کرتے ہیں مالک بن عرفطہ سے مثل روایت شعبہ کی اور صحیح خالد بن علقمہ ہے۔

❀ ❀ ❀ ❀

(۴۹) عَنْ عَبْدِ خَيْرٍ ذَكَرَ عَنْ عَلِيٍّ مِثْلَ حَدِيْثِ أَبِي حَيَّةَ ، اِلَّا أَنَّ عَبْدَ خَيْرٍ قَالَ : كَانَ إِذَا فَرَغَ مِنْ طُهُوْرِهِ ، اَخَذَ مِنْ فَضْلِ طُهُوْرِهِ بِكَفِّهِ فَشَرِبَهُ. (صحيح)

ترجمہ: روایت ہے عبد خیر سے انہوں نے ذکر کیا علی رضی اللہ عنہ سے مثل حدیث ابوحیہ کی مگر عبد خیر نے کہا کہ جب فارغ ہو گئے وضو سے لیا تھوڑا پانی بچا ہوا وضو کا چلو میں اور پی لیا۔

❀ ❀ ❀ ❀

۳۸۔ بَابُ : مَا جَاءَ فِي النَّضحِ بَعْدَ الْوُضُوْءِ

اس بیان میں کہ وضو کے بعد میانی پر پانی چھڑکنا چاہیے

(۵۰) عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ ، اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ : ((جَآءَنِيْ جِبْرِيْلُ فَقَالَ : يَا مُحَمَّدُ ، إِذَا تَوَضَّأْتَ فَانْتَضِحْ)).

(ضعيف) ابن ماجه ٤٦٣۔ الضعيفة (١٣١٢) الصحيحة ٥١٩، ٥٢٠۔ المشكاة ٣٦٧۔ اس میں حسن بن علی الہاشمی منکر الحدیث ہے۔

ترجمہ: روایت ہے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا نبی ﷺ نے آئے میرے پاس جبرئیل علیہ السلام اور کہا یا محمد ﷺ جب وضو کرو تم تو پانی چھڑک لو۔

فائدہ: کہا ابوعیسیٰ (امام ترمذیؒ) نے یہ حدیث غریب ہے اور سنا میں نے محمد سے کہتے تھے حسن بن علی ہاشمی منکر الحدیث ہیں اور

اس باب میں ابوالحکم بن سفیان اور ابن عباس رضی اللہ عنہما اور زید بن حارثہ اور ابی سعید رضی اللہ عنہما سے روایت ہے اور کہا بعض نے سفیان بن الحکم یا حکم بن سفیان اور اضطراب کیا ہے اس حدیث میں۔

❀❀❀❀

٣٩۔ بَابُ : مَاجَآءَ فِيْ إِسْبَاغِ الْوُضُوْءِ

وضو پورا کرنے کے بیان میں

(٥١) عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : ((أَلَا اَدُلُّكُمْ عَلٰى مَا يَمْحُو اللّٰهُ بِهِ الْخَطَايَا وَيَرْفَعُ بِهِ الدَّرَجَاتِ ؟)) قَالُوْا : بَلٰى يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ، قَالَ: ((إِسْبَاغُ الْوُضُوْءِ عَلَى الْمَكَارِهِ ، وَكَثْرَةُ الْخُطٰى إِلَى الْمَسَاجِدِ، وَانْتِظَارُ الصَّلٰوةِ بَعْدَ الصَّلٰوةِ، فَذٰلِكُمُ الرِّبَاطُ)).

(صحيح) ابن ماجه (٤٢٨) صحيح الترغيب ١٨٧، ٣٠٨)

ترجمہ: روایت ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کیا نہ خبر دوں میں تم کو اس کی جس سے مٹاتا ہے اللہ تعالیٰ گناہوں کو اور بلند کرتا ہے درجوں کو، عرض کیا کیوں نہیں یا رسول اللہ ﷺ فرمایا: پورا کرنا وضو کا تکلیفوں میں اور بار بار جانا مسجدوں کی طرف اور انتظار کرنا ایک نماز کا بعد دوسری کے سو یہی چوکی پہرہ ہے جہاد کا۔

فائدہ : روایت کی ہم سے قتیبہ نے کہا روایت کی ہم سے عبدالعزیز بن محمد نے ان سے علاء نے مانند اس حدیث کے اور کہا قتیبہ نے اپنی روایت میں لفظ فذلِکُم الرباط تین بار اور اس باب میں علی اور عبداللہ بن عمرو اور ابن عباس اور عبیدہ رضی اللہ عنہم سے بھی روایت ہے اور ان کو عبیدہ بن عمر کہتے ہیں اور عائشہ رضی اللہ عنہا اور عبدالرحمٰن بن عائش اور انس سے بھی روایت ہے کہا ابوعیسیٰ (امام ترمذیؒ) نے حدیث ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی حسن ہے صحیح ہے اور علاء بن عبدالرحمٰن بیٹے یعقوب جہنی کے ہیں اور ثقہ ہیں اہل حدیث کے نزدیک۔

❀❀❀❀

(٥٢) عَنِ الْعَلَاءِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ : نَحْوَهُ، وَقَالَ قُتَيْبَةُ فِيْ حَدِيْثِهِ : ((فَذٰلِكُمُ الرِّبَاطُ ، فَذٰلِكُمُ الرِّبَاطُ ، فَذٰلِكُمُ الرِّبَاطُ)) ثَلَاثًا. (صحيح)

ترجمہ: حضرت علاء سے روایت ہے اسی طرح، اور کہا قتیبہ نے اس حدیث میں لفظ: ''سو یہی چوکی پہرہ ہے جہاد کا' سو یہی چوکی پہرہ ہے جہاد کا' سو یہی چوکی پہرہ ہے جہاد کا'' تین مرتبہ۔

٤٠۔ بَابُ : مَا جَاءَ فِي التَّمَنْدُلِ بَعْدَ الْوُضُوْءِ

رومال سے بدن پونچھنے کے بیان میں بعد وضو کے

(٥٣) عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ : ((كَانَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ خِرْقَةٌ يُنَشِّفُ بِهَا بَعْدَ الْوُضُوْءِ)). (ضعيف الاسناد) اس

میں ابو معاذ سلیمان بن ارقم راوی ضعیف ہے۔(دیکھیں تقریب (۲۵۳۲)

ترجمہ: روایت ہے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ تھا رسول اللہ ﷺ کا ایک کپڑا کہ پونچھتے تھے اس سے بدن اپنا بعد وضو کے۔

فائدہ: اور اس باب میں معاذ بن جبل سے بھی روایت ہے۔

(۵۴) عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ : ((رَأَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ إِذَا تَوَضَّأَ مَسَحَ وَجْهَهُ بِطَرَفِ ثَوْبِهِ)). (ضعيف الاسناد)

اس میں رشدین بن سعد اور عبدالرحمٰن بن زید بن انعم افریقی دونوں ضعیف راوی ہیں۔ رشدین کو جمہور نے ضعیف کہا ہے۔ تقریب (۱۹۴۲)

ترجمہ: روایت ہے معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے کہا کہ دیکھا میں نے رسول اللہ ﷺ کو جب وضو کرتے تو پونچھتے منہ اپنا کپڑے کے کنارے سے۔

فائدہ: کہا ابو عیسیٰ (امام ترمذیؒ) نے یہ حدیث غریب ہے اور اسناد اس کی ضعیف ہے اور رشدین بن سعد اور عبدالرحمٰن بن زیاد بن انعم الفریقی دونوں ضعیف ہیں حدیث میں، کہا ابو عیسیٰ (امام ترمذیؒ) نے حدیث عائشہؓ کی بھی کچھ ایسی قوی نہیں اس باب میں رسول اللہ ﷺ سے کچھ صحیح نہیں ہوا، اور ابو معاذ کو لوگ سلیمان بن ارقم کہتے ہیں وہ ضعیف ہیں اہل حدیث کے نزدیک اور اجازت دی ہے بعض علماء صحابہ نے اور جو بعد ان کے تھے رومال رکھنے میں وضو کے یعنی پونچھنے میں رومال سے اور جس نے مکروہ رکھا پونچھنا تو اس لیے کہ کہا جاتا ہے کہ وضو تولا جاتا ہے اور مروی ہے یہ بات سعید بن مسیب اور زہری سے روایت کی ہے محمد بن حمید نے کہا روایت کی ہم سے جریر نے انہوں نے علی بن مجاہد سے اور وہ میرے نزدیک ثقہ ہیں انہوں نے ثعلبہ سے انہوں نے زہری سے کہا زہری نے مکروہ کہتا ہوں میں رومال سے پونچھنے کو وضو کے بعد اس لیے کہ وضو تولا جاتا ہے۔

٤١ ـ بَابُ : [فِيْ] مَا يُقَالُ بَعْدَ الْوُضُوءِ

وضو کے بعد پڑھی جانے والی دعاؤں کے بیان میں

(۵۵) عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : ((مَنْ تَوَضَّأَ فَأَحْسَنَ الْوُضُوْءَ ثُمَّ قَالَ: اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهُ ، وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُوْلُهُ ، اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنِيْ مِنَ التَّوَّابِيْنَ ، وَاجْعَلْنِيْ مِنَ الْمُتَطَهِّرِيْنَ: فُتِحَتْ لَهُ ثَمَانِيَةُ اَبْوَابِ الْجَنَّةِ يَدْخُلُ مِنْ اَيِّهَا شَآءَ)). (صحيح) ابن ماجه (٤٧٠) الارواء (٩٦) صحيح الترغيب (٢١٩) (بعض محققین کہتے ہیں اس میں ابو ادریس راوی کا عمر سے سماع ثابت نہیں۔ دُعا اللهم اجعلني ...... کے علاوہ بقیہ حدیث صحیح ہے۔ دیکھیں صحیح مسلم حدیث (۲۳۴)

ترجمہ: روایت ہے عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے فرمایا رسول اللہ ﷺ نے جو وضو کرے اور اچھی طرح وضو کرے پھر کہے اشهد سے مُتَطَهِّرِيْن تک تو کھولے جاتے ہیں اس کے لیے آٹھوں دروازے جنت کے جس میں سے چاہے جائے اور اس دعا کے معنی یہ ہیں گواہی دیتا ہوں کہ نہیں کوئی معبود بجز اللہ کے اکیلا ہے وہ، کوئی شریک نہیں اس کا اور گواہی دیتا ہوں کہ

محمد ﷺ بندے اس کے اور رسول اس کے ہیں، یا اللہ کر مجھ کو توبہ کرنے والوں میں اور کر مجھ کو طہارت کرنے والوں میں۔

فائدہ : اور اس باب میں عقبہ بن عامر اور انس سے بھی روایت ہے کہا ابوعیسیٰ (امام ترمذیؒ) نے کہ اختلاف کیا گیا حدیث میں عمر کے جو زید بن حباب سے مروی ہے روایت کیا عبداللہ بن صالح وغیرہ نے معاویہ بن صالح سے انہوں نے ربیعہ بن یزید سے انہوں نے ابوادریس سے انہوں نے عقبہ بن عامر سے انہوں نے عمرو سے اور مروی ہے ابوعثمان سے روایت کی انہوں نے جبیر بن نفیر سے انہوں نے عمرؓ سے اور اس حدیث کی اسناد میں اضطراب ہے، اور اس باب میں نبی ﷺ سے بہت صحیح روایتیں مروی نہیں کہا محمد نے ابو ادریس کو سماع نہیں عمرؓ سے بالکل' مترجم کہتا ہے یعنی کسی روایت میں ابوادریس کے بعد عقبہ بن عامر راوی ہیں اور کسی روایت میں ابی ادریس اور ابوعثمان کے بعد جبیر بن نفیر راوی ہیں کہ وہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں، اور کسی روایت میں ابوادریس اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے درمیان میں کوئی راوی نہیں ہے، ترمذی کے قول میں کہ اس باب میں حضرت سے بہت روایتیں صحیح نہیں ہیں اشارہ ہے اس امر کی طرف کہ بعض روایات اس باب میں صحیح ہیں اور وہ روایت صحیح مسلم کی ہے اس میں یہ لفظ نہیں اللهم اجعلنى من التوابين واجعلنى من المتطهرين ، چنانچہ حافظ ابن حجر عسقلانی نے تلخیص میں اس کی تصریح کی ہے اور قاضی شوکانی نے نیل الاوطار میں اس کو بیان کیا ہے اور باقی تحقیق اس کی مسک الختام شرح بلوغ المرام میں موجود ہے۔ من شَاءَ فليرجع إليه.

۴۲۔ بَابُ : فِي الْوُضُوءِ بِالْمُدِّ

ایک مد پانی سے وضو کرنے کے بیان میں

(٥٦) عَنْ سَفِينَةَ : اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَتَوَضَّأُ بِالْمُدِّ ، وَيَغْتَسِلُ بِالصَّاعِ.
(صحيح) ابن ماجه (٢٦٧)

ترجمہ: روایت ہے سفینہ سے کہ نبی ﷺ وضو کرتے تھے ایک مد سے اور غسل کرتے تھے ایک صاع سے۔

فائدہ : اور اس باب میں عائشہ رضی اللہ عنہا اور جابر رضی اللہ عنہ اور انس رضی اللہ عنہ بن مالک رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے کہا ابوعیسیٰ نے حدیث سفینہ کی حسن ہے صحیح ہے اور ابوریحانہ کا نام عبداللہ بن مطر ہے اور ایسا ہی کہا بعض اہل علم نے کہ وضو کرے ایک مد سے اور غسل ایک صاع سے اور شافعی اور احمد اور اسحاق نے کہا کہ مراد حدیث کی یہ نہیں کہ اس سے کم وبیش جائز نہیں مراد یہ ہے کہ اس قدر کفایت کرتا ہے۔

٤٣۔ بَابُ : مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ الْاِسْرَافِ فِي الْوُضُوءِ بِالْمَاءِ

اس بیان میں کہ وضو میں اسراف مکروہ ہے

(٥٧) عَنْ أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : ((اِنَّ لِلْوُضُوْءِ شَيْطَانًا يُقَالُ لَهُ : الْوَلَهَانُ، فَاتَّقُوْا وَسْوَاسَ الْمَاءِ)). (ضعيف الاسناد) ابن ماجه (٤٢١) المشكاة (٤١٩) اس میں خارجہ بن مصعب راوی متروک ہے۔ تقریب (۱۶۱۲) ابن حجر کہتے ہیں اس کو جمہور نے ضعیف کہا ہے۔ طبقات المدلین (۵/۱۳۶)

ترجمہ: روایت ہے ابی بن کعب سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے وضو کے لیے ایک شیطان ہے کہتے ہیں اس کو ولہان سو بچو تم پانی کے زیادہ خرچ کرنے سے بسبب وسواس کے۔

فائدہ: اور اس باب میں عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما اور عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے کہا ابو عیسیٰ (امام ترمذیؒ) نے حدیث ابی بن کعب کی غریب ہے اور اسناد اس کی قوی نہیں اہل حدیث کے نزدیک اس لیے کہ ہم کسی کو نہیں جانتے کہ اس نے مسند کیا ہو اس کے سوائے خارجہ کے اور مروی ہے یہ حدیث کئی سندوں سے حسن بصری سے قول انہی کا اور نہیں صحیح اس باب میں کچھ رسول اللہ ﷺ سے اور خارجہ ہمارے لوگوں کے نزدیک کچھ قوی نہیں اور ضعیف کہا اس کو ابن مبارک نے۔

۴۴۔ بَابُ : مَا جَاءَ فِي الْوُضُوْءِ لِكُلِّ صَلٰوةٍ

ہر نماز کے لیے وضو کرنے کے بیان میں

(٥٨) عَنْ اَنَسٍ : اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَتَوَضَّأُ لِكُلِّ صَلٰوةٍ طَاهِرًا اَوْ غَيْرَ طَاهِرٍ ، قَالَ : قُلْتُ لِاَنَسٍ : فَكَيْفَ كُنْتُمْ تَصْنَعُوْنَ اَنْتُمْ ؟ قَالَ : كُنَّا نَتَوَضَّأُ وُضُوْءً وَاحِدًا. (ضعيف : تحت الحديث ١٦٣) اس میں محمد بن حمید رازی بن حیان ضعیف ہے۔ (اس کو جمہور نے ضعیف کہا ہے۔)

ترجمہ: روایت ہے انس رضی اللہ عنہ سے کہ نبی ﷺ وضو کیا کرتے تھے ہر نماز کے لیے باوضو ہوں یا بے وضو کہا حمید نے تو پوچھا میں نے انس رضی اللہ عنہ سے اور تم کیا کرتے تھے؟ کہا انس رضی اللہ عنہ نے ہم ایک ہی وضو کیا کرتے تھے یعنی ایک وضو سے کئی نمازیں پڑھ لیا کرتے تھے۔

فائدہ: کہا ابو عیسیٰ (امام ترمذیؒ) نے حدیث انس رضی اللہ عنہ کی حسن ہے غریب ہے اور مشہور اہل حدیث کے نزدیک حدیث عمرو بن حارث کی حضرت انس رضی اللہ عنہ سے ہے، اور بعض اہل علم وضو ہر نماز کے لیے مستحب جانتے تھے نہ واجب۔

❀❀❀❀

(٥٩) عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ اَنَّهُ قَالَ : ((مَنْ تَوَضَّأَ عَلٰى طُهْرٍ ، كَتَبَ اللّٰهُ لَهُ بِهِ عَشْرَ حَسَنَاتٍ)).

(ضعيف) ابن ماجه (٥١٢) المشكاة (٢٩٣ "تمام المنة" ضعيف الجامع الصغير (٥٥٣٦) اس میں عبدالرحمٰن بن زیاد افریقی ضعیف ہے۔ تقریب (٣٨٦٢) عراقی اور ہیثمی کہتے ہیں اس کو جمہور نے ضعیف کہا ہے۔ اور ابی غطیف راوی مجہول ہے۔

ترجمہ: روایت ہے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے کہ نبی ﷺ نے فرمایا کہ جس نے وضو پر وضو کیا اللہ تعالیٰ اس کے لئے دس نیکیاں لکھ دیتے ہیں۔

(٦٠) عَنْ عَمْرِو بْنِ الْعَامِرِ الْاَنْصَارِيِّ قَالَ : سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُوْلُ : كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَوَضَّأُ عِنْدَ كُلِّ صَلٰوةٍ ، قُلْتُ : فَأَنْتُمْ مَا كُنْتُمْ تَصْنَعُوْنَ ؟ قَالَ : كُنَّا نُصَلِّي الصَّلَوَاتِ كُلَّهَا

بِوُضُوْءٍ وَاحِدٍ مَا لَمْ نُحْدِثْ. (صحيح) ابن ماجه (٥٠٩) البانی اور بعض محققین نے اس کو صحیح کہا ہے۔

ترجمہ: روایت ہے عمرو بن عامر انصاری سے کہا سنا میں نے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے کہتے تھے کہ نبی ﷺ وضو کیا کرتے تھے ہر نماز کے لیے سو کہا میں نے اور تم کیا کرتے تھے؟ فرمایا ہم کئی نمازیں پڑھ لیتے تھے ایک وضو سے جب تک ہم کو حدث نہ ہوتا۔

فائدہ: کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور مروی ہے ایک حدیث میں ابن عمر رضی اللہ عنہما سے کہ نبی ﷺ نے فرمایا جس نے وضو کیا وضو پر لکھتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے لیے دس نیکیاں، روایت کیا اس حدیث کو افریقی نے ابو غطیف سے انہوں نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے انہوں نے نبی ﷺ سے روایت کیا ہم سے اس کو حسین بن حریث مروزی نے ان سے محمد بن یزید واسطی نے ان سے افریقی نے اور یہ اسناد ضعیف ہے کہا علی نے کہا یحییٰ بن سعید قطان نے ذکر کیا گیا ہشام بن عروہ سے اس حدیث کا تو کہا یہ اسناد مشرقی ہے مترجم کہتا ہے یعنی اس کو مدینہ کے لوگوں نے نہیں بیان کیا۔ مشرقی لوگ یعنی اہل کوفہ نے بیان کیا ہے اور ان کا اعتبار نہیں، جیسا اہل مدینہ کا اعتبار ہے۔

❀❀❀❀

٤٥۔ بَابُ : مَا جَآءَ أَنَّهُ يُصَلِّي الصَّلَوَاتِ بِوُضُوْءٍ وَاحِدٍ

اس بیان میں کہ آنحضرت ﷺ ایک وضو سے کئی نمازیں بھی پڑھتے تھے

(٦١) عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بُرَيْدَةَ ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ : كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَوَضَّأُ لِكُلِّ صَلٰوةٍ ، فَلَمَّا كَانَ عَامُ الْفَتْحِ صَلَّى الصَّلَوَاتِ كُلَّهَا بِوُضُوْءٍ وَاحِدٍ وَمَسَحَ عَلٰى خُفَّيْهِ ، فَقَالَ عُمَرُ : إِنَّكَ فَعَلْتَ شَيْئًا لَمْ تَكُنْ فَعَلْتَهُ ؟ قَالَ: ((عَمْدًا فَعَلْتُهُ)). (صحيح) ابن ماجه (٥١٠) البانی اور بعض محققین نے صحیح کہا ہے۔

ترجمہ: روایت ہے سلمان بن بریدہ سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے کہا نبی ﷺ وضو کرتے تھے ہر نماز کے لیے پھر جب ہوا سال فتح مکہ کا کئی نمازیں پڑھیں آپ ﷺ نے ایک وضو سے اور مسح کیا آپ ﷺ نے موزوں پر پھر کہا عمر رضی اللہ عنہ نے آپ ﷺ نے وہ کام کیا کہ کبھی نہیں کرتے تھے فرمایا حضرت ﷺ نے قصداً کیا میں نے۔

فائدہ: کہا ابو عیسیٰ (امام ترمذیؒ) نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور روایت کیا اس کو علی بن قادم نے انہوں نے سفیان ثوری سے اور زیادہ کیا اس میں یہ کہ وضو کیا آپ ﷺ نے ایک ایک مرتبہ، اور روایت کی یہ حدیث سفیان ثوری نے بھی محارب بن دثار سے انہوں نے سلیمان بن بریدہ سے کہ نبی ﷺ وضو کرتے تھے ہر نماز کے لیے اور روایت کیا اس کو وکیع نے سفیان سے انہوں نے محارب سے انہوں نے سلیمان بن بریدہ سے انہوں نے اپنے باپ سے اور روایت کیا عبدالرحمٰن بن مہدی وغیرہ نے سفیان سے انہوں نے محارب بن دثار سے انہوں نے سلیمان بن بریدہ سے انہوں نے نبی ﷺ سے مرسلاً اور یہ زیادہ صحیح ہے وکیع کی حدیث سے اور اسی پر عمل ہے اہل علم کا کہ کئی نمازیں پڑھیں ایک وضو سے جب تک حدث نہ ہو اور بعض وضو کرتے تھے ہر نماز کے لیے

مستحب جان کر بہ نیت فضیلت کے اور مروی ہے افریقی سے روایت کرتے ہیں ابوغطیف سے اور وہ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے انہوں نے نبی ﷺ سے، کہا جس نے وضو کیا وضو پر لکھتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے لیے دس نیکیاں اور یہ اسناد ضعیف ہے۔ یعنی افریقی اس میں ضعیف ہے، اور اس باب میں جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے پڑھی ظہر اور عصر ایک وضو سے۔

❁ ❁ ❁ ❁

٤٦۔ بَابُ : مَا جَاءَ فِي وُضُوْءِ الرَّجُلِ وَالْمَرْأَةِ مِنْ إِنَآءٍ وَاحِدٍ

مرد اور عورت کے ایک برتن سے وضو کرنے کے بیان میں

(٦٢) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ : حَدَّثَتْنِيْ مَيْمُوْنَةُ قَالَتْ : كُنْتُ اَغْتَسِلُ اَنَا وَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ اِنَآءٍ وَاحِدٍ مِنَ الْجَنَابَةِ. (صحیح)

ترجمہ: روایت ہے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہا بیان کیا مجھ سے امّ المومنین میمونہ رضی اللہ عنہا نے کہ نہاتی تھی میں اور رسول اللہ ﷺ ایک برتن سے جنابت میں۔

فائدہ: کہا ابوعیسیٰ (امام ترمذیؒ) نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور یہی قول ہے تمام فقہاء کا کہ کچھ مضائقہ نہیں اگر مرد اور عورت ایک برتن سے نہائیں۔ اور اس باب میں علی رضی اللہ عنہ اور عائشہ رضی اللہ عنہا اور انس رضی اللہ عنہ اور ام ہانی رضی اللہ عنہا اور ام حبیبہ رضی اللہ عنہا اور ام عمر رضی اللہ عنہا اور ابن عمر رضی اللہ عنہما اور ابوالشعثاء کہ نام ان کا جابر بن زید ہے' ان سب سے روایت ہے۔

❁ ❁ ❁ ❁

٤٧۔ بَابُ : مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ فَضْلِ طُهُوْرِ الْمَرْأَةِ

بچے ہوئے پانی کی کراہت کے بیان میں عورت کی طہارت سے

(٦٣) عَنْ رَجُلٍ مِنْ بَنِيْ غِفَارٍ قَالَ : نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَنْ فَضْلِ طُهُوْرِ الْمَرْأَةِ.

(صحیح) ابن ماجه (٣٧٣) المشكاة (٥٧١) الارواء (١١) الروض (٧٩٨) صحيح ابى داؤد (٧٥)

ترجمہ: روایت ہے ایک مرد سے قبیلہ بنی غفار سے کہ منع کیا رسول اللہ ﷺ نے بچے ہوئے پانی عورت کی طہارت سے۔

فائدہ: اور اس باب میں روایت ہے عبداللہ بن سرجس سے کہا ابوعیسیٰ (امام ترمذیؒ) نے اور مکروہ کہا بعض فقہاء نے وضو کرنا بچے ہوئے پانی سے عورت کے اور یہی قول ہے احمد اور اسحاق کا جو پانی عورت کی طہارت سے بچا ہو اس سے وضو مکروہ ہے اور اس کے جوٹھے میں کچھ مضائقہ نہیں۔

(٦٤) عَنِ الْحَكَمِ بْنِ عَمْرٍو الْغِفَارِيِّ : اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى اَنْ يَتَوَضَّأَ الرَّجُلُ بِفَضْلِ

طُهُوْرِ الْمَرْأَةِ أَوْ قَالَ : بِسُؤْرِهَا. (صحيح)

ترجمہ: روایت ہے حکم بن عمرو غفاری سے کہ نبی ﷺ نے منع کیا اس سے کہ وضو کرے مرد اس پانی سے کہ بچا ہو عورت کی طہارت سے یا فرمایا اس کے جوٹھے سے۔

فائدہ : کہا ابو عیسیٰ (امام ترمذیؒ) نے یہ حدیث حسن ہے اور ابو حاجب کا نام سوادہ بن عاصم ہے، اور کہا محمد بن بشار نے اپنی حدیث میں منع کیا رسول اللہ ﷺ نے اس سے کہ وضو کرے مرد بچے ہوئے پانی سے طہارت عورت کے اور نہیں شک کیا اس میں محمد بن بشار نے جیسے شک کیا تھا محمود بن غیلان نے اوپر کی روایت میں۔

❀ ❀ ❀ ❀

۴۸۔ بَابُ : مَا جَاءَ فِي الرُّخْصَةِ فِي ذٰلِكَ

اس کے جائز ہونے کے بیان میں

(٦٥) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ : اغْتَسَلَ بَعْضُ أَزْوَاجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي جَفْنَةٍ ، فَأَرَادَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَتَوَضَّأَ مِنْهُ ، فَقَالَتْ : يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ، إِنِّي كُنْتُ جُنُبًا ، فَقَالَ : ((إِنَّ الْمَآءَ لَا يُجْنِبُ)). (صحيح) ابن ماجه (٣٧٠) الارواء (٢٧) المشكاة (٤٥٧) بعض محققین کہتے ہیں یہاں سماک کی عکرمہ سے روایت ضعیف ہے۔

ترجمہ: روایت ہے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہ نہائی کوئی بیوی رسول اللہ ﷺ کی ایک بڑے برتن سے سو ارادہ کیا رسول اللہ ﷺ نے اس سے وضو کا تو کہا انہوں نے یا رسول اللہ ﷺ میں جنبی تھی، فرمایا آپ ﷺ نے پانی تو جنبی نہیں ہوتا یعنی نجس نہیں ہوتا۔

فائدہ : کہا ابو عیسیٰ (امام ترمذیؒ) نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور یہی قول ہے سفیان ثوری اور مالک اور شافعی رحمۃ اللہ علیہ کا۔

❀ ❀ ❀ ❀

۴۹۔ بَابُ : مَا جَآءَ : أَنَّ الْمَآءَ لَا يُنَجِّسُهُ شَيْءٌ

اس بیان میں کہ پانی کو نجس نہیں کرتی کوئی چیز

(٦٦) عَنْ أَبِي سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ قَالَ : قِيْلَ : يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، أَنَتَوَضَّأُ مِنْ بِئْرِ بُضَاعَةَ ، وَهِيَ بِئْرٌ يُلْقَى فِيْهَا الْحِيَضُ ، وَلُحُوْمُ الْكِلَابِ وَالنَّتْنُ ؟ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : ((إِنَّ الْمَاءَ طَهُوْرٌ لَا يُنَجِّسُهُ شَيْءٌ)).

(صحيح) (المشكاة ٤٧٨) صحيح ابي داؤد (٥٩) اس کو امام احمد، ابن معین اور ابن حزم نے صحیح کہا ہے تلخيص الحبير (٢)

ترجمہ: روایت ہے ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے کہا پوچھا گیا یا رسول اللہ ﷺ کیا وضو کریں ہم کنوئیں سے بضاعہ کے اور وہ ایسا کنواں تھا کہ پڑتے تھے اس میں لتے حیض کے اور گوشت کتے کے اور چیزیں بدبودار؟ سو فرمایا رسول اللہ ﷺ نے پانی تو پاک ہے نہیں نجس کرتی اس کو کوئی چیز۔

فائدہ: کہا ابو عیسیٰ (امام ترمذیؒ) نے یہ حدیث حسن ہے اور بہت اچھی طرح روایت کیا ہے ابو اسامہ نے اس حدیث کو نہیں روایت کیا کسی نے ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے جیسا اچھا روایت کیا ابو اسامہ نے اور روایت کی گئی ہے ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے یہ حدیث کئی سندوں سے اور اس باب میں ابن عباس رضی اللہ عنہما اور عائشہ رضی اللہ عنہا سے بھی روایت ہے۔

❁❁❁❁

۵۰۔ بَابٌ : مِنْهُ آخَرُ

دوسرا اسی بیان میں

(٦٧) عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ وَهُوَيُسْأَلُ عَنِ الْمَآءِ يَكُوْنُ فِي الْفَلَاةِ مِنَ الْاَرْضِ وَمَا يَنُوْبُهُ مِنَ السِّبَاعِ وَالدَّوَابِّ ؟ قَالَ: ((إِذَا كَانَ الْمَآءُ قُلَّتَيْنِ لَمْ يَحْمِلِ الْخَبَثَ)). (صحيح

المشكاة(٤٧٧) الارواء (٣٢) التعليق على التنكيل (٢/٥)

ترجمہ: روایت ہے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے کہا سنا میں نے رسول اللہ ﷺ سے اور ان سے پوچھتے تھے حکم اس پانی کا جو ہوتا ہے جنگلوں میں آتے ہیں اس پر درندے اور چار پائے تو فرمایا جب ہووے پانی دو مٹکے تو نہیں نجس ہوتا۔

فائدہ: . کہا محمد بن اسحاق نے یہ قلہ کہتے ہیں مٹکے کو اور قلہ وہ بھی ہے جس میں پانی بھرے جاتے ہیں۔ کہا ابو عیسیٰ نے یہی قول ہے۔ شافعی رحمہ اللہ اور احمد اور اسحاق کا کہ جب ہو پانی دو مٹکے تو نجس نہیں کرتی اس کو کوئی چیز جب تک کہ نہ بدل جائے بو اور مزہ اس کا اور کہا کہ دو قلہ ہوتے ہیں پانچ مشکوں کے برابر۔

❁❁❁❁

۵۱۔ بَابٌ : كَرَاهِيَةِ الْبَوْلِ فِي الْمَآءِ الرَّاكِدِ

اس بیان میں کہ رکے ہوئے پانی میں پیشاب کرنا مکروہ ہے

(٦٨) عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ : ((لَا يَبُوْلَنَّ اَحَدُكُمْ فِي الْمَآءِ الدَّائِمِ ثُمَّ يَتَوَضَّأُ مِنْهُ)).

(صحيح) ابن ماجه (٣٤٤)

ترجمہ: روایت ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا نبی ﷺ نے نہ پیشاب کرے کوئی تم میں سے ٹھہرے ہوئے پانی میں پھر وضو کرے اسی سے۔

فائدہ : کہا ابوعیسیٰ (امام ترمذیؒ) نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور اس باب میں جابر رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے۔

۵۲۔ بَابُ : مَا جَاءَ فِي مَاءِ الْبَحْرِ أَنَّهُ طَهُوْرٌ

دریا کے پانی کے بیان میں کہ وہ پاک ہے

(۶۹) عَنْ صَفْوَانَ بْنِ سُلَيْمٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ سَلَمَةَ ۔ مِنْ اٰلِ بْنِ الْاَزْرَقِ ۔ اَنَّ الْمُغِيْرَةَ بْنَ اَبِيْ بُرْدَةَ ۔ وَهُوَ مِنْ بَنِيْ عَبْدِالدَّارِ اَخْبَرَهُ اَنَّهُ سَمِعَ اَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَقُوْلُ : سَأَلَ رَجُلٌ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ : يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّا نَرْكَبُ الْبَحْرَ وَنَحْمِلُ مَعَنَا الْقَلِيْلَ مِنَ الْمَآءِ: فَاِنْ تَوَضَّاْنَا بِهٖ عَطِشْنَا ، أَفَنَتَوَضَّأُ مِنْ (مَاءِ] لْبَحْرِ؟ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((هُوَ الطَّهُوْرُ مَآؤُهٗ وَالْحِلُّ مَيْتَتُهٗ)).

(صحيح) ((الارواء)) صحيح ابى داؤد (۷۱) المشكاة (۴۷۹) الصحيحة (۴۸۰)

ترجمہ: روایت ہے صفوان بن سلیم سے وہ روایت کرتے ہیں سعید بن سلمہ سے جو اولاد میں ہیں ابن ازرق کے، تحقیق مغیرہ بن ابو بردہ نے، کہ اولاد سے عبدالدار کی ہیں، خبر دی ان کو کہ سنا انہوں نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے فرماتے تھے پوچھا ایک مرد نے رسول اللہ ﷺ سے کہا یا رسول ﷺ ہم سوار ہوتے ہیں دریائے شور میں اور اٹھاتے ہیں اپنے ساتھ تھوڑا سا پانی سو اگر وضو کریں اس سے تو پیاسے رہیں کیا وضو کریں ہم دریا سے؟ تو فرمایا رسول اللہ ﷺ نے: وہی تو ہے کہ اس کا پانی پاک ہے اور مردہ حلال۔

فائدہ : اور اس باب میں روایت ہے جابر اور فراسی سے کہا ابوعیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور یہی قول ہے اکثر فقہا کا اصحاب نبی ﷺ سے انہیں میں ہیں ابو بکر رضی اللہ عنہ اور عمر رضی اللہ عنہ اور ابن عباس رضی اللہ عنہما کہ نہیں جانتے کچھ مضائقہ دریا کے پانی میں اور مکروہ کہا ہے بعض صحابہ رضی اللہ عنہم نے وضو کرنا دریا کے پانی سے جیسے ابن عمر اور عبداللہ بن عمرو اور کہا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے وہ تو آگ ہے یعنی ضرر پہنچانے والا ہے پیدا کرنے والا برص کا۔

❀❀❀❀

۵۳۔ بَابُ : مَا جَاءَ فِي التَّشْدِيْدِ فِي الْبَوْلِ

پیشاب سے بہت احتیاط کرنے کے بیان میں

(۷۰) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ : اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ مَرَّ عَلٰى قَبْرَيْنِ ، فَقَالَ: ((اِنَّهُمَا يُعَذَّبَانِ وَمَا يُعَذَّبَانِ فِيْ كَبِيْرٍ: اَمَّا هٰذَا فَكَانَ لَا يَسْتَتِرُ مِنْ بَوْلِهٖ وَاَمَّا هٰذَا فَكَانَ يَمْشِيْ بِالنَّمِيْمَةِ)).

(صحيح) الارواء (۱۸۷، ۲۸۳) صحيح ابى داؤد(۱۵)

ترجمہ: روایت ہے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم گزرے دو قبروں پر سو فرمایا ان دونوں پر عذاب ہوتا ہے اور نہیں عذاب ہوتا کسی بڑے گناہ سے مگر یہ سو نہیں پردہ کرتا تھا پیشاب کے وقت اور دوسرا پھرتا تھا ساتھ چغل خوری کے۔

فائدہ: اور اس باب میں زید بن ثابت اور ابوبکرہ اور ابوہریرہ رضی اللہ عنہ اور ابوموسیٰ اور عبدالرحمٰن بن حسنہ بھی روایت ہے کہا ابوعیسیٰ (امام ترمذیؒ) نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور روایت کیا منصور نے اس کو مجاہد سے انہوں نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے اور انہوں نے ذکر کیا اس میں طاؤس کا اور روایت اعمش کی زیادہ صحیح ہے اور سنا میں نے ابوبکر محمد ابان سے فرماتے تھے سنا میں نے وکیع سے کہتے تھے اعمش خوب یاد رکھنے والے ہیں ابراہیم کی اسناد منصور سے۔

❀ ❀ ❀ ❀

۵۴۔ بَابُ : مَا جَآءَ فِي نَضْحِ بَوْلِ الْغُلَامِ قَبْلَ اَنْ يَطْعَمَ

اس بیان میں کہ لڑکا جب تک کھانا نہ کھائے اس کے پیشاب پر پانی چھڑکنا کافی ہے

(۷۱) عَنْ أُمِّ قَيْسٍ بِنْتِ مِحْصَنٍ ، قَالَتْ : دَخَلْتُ بِابْنٍ لِيْ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ لَمْ يَأْكُلِ الطَّعَامَ ، فَبَالَ عَلَيْهِ ، فَدَعَا بِمَآءٍ فَرَشَّهُ عَلَيْهِ. (صحيح) صحيح ابی داؤد (۳۹۸) الارواء (۱۶۹)

ترجمہ: روایت ہے ام قیس سے جو بیٹی ہے محصن کی کہا گئی میں اپنے لڑکے کو لے کر نبی ﷺ کے پاس اور وہ کھانا نہیں کھاتا تھا یعنی دودھ پیتا تھا پھر پیشاب کر دیا اس نے آپ ﷺ پر پھر منگوایا آپ ﷺ نے پانی اور چھڑک دیا اس پر یعنی بہا دیا۔

فائدہ: اور اس باب میں علی رضی اللہ عنہ اور عائشہ رضی اللہ عنہا اور زینب اور لبابہ بنت حارث سے کہ وہ ماں ہے فضل بن عباس بن عبدالمطلب کی اور ابوالسمع اور عبداللہ بن عمرو اور ابولیلیٰ اور ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بھی روایت ہے کہا ابوعیسیٰ (امام ترمذیؒ) نے اور یہی قول ہے اکثر لوگوں کا اصحاب اور تابعین سے اور جو ان کے بعد تھے مثل احمد اور اسحاق کے کہتے ہیں پانی بہا دے لڑکے کے پیشاب پر اور خوب دھویا جائے لڑکی کا پیشاب جب تک دونوں کھانا نہ کھاتے ہوں اور جب کھانے لگیں تو دونوں کا پیشاب دھویا جائے۔

❀ ❀ ❀ ❀

۵۵۔ بَابُ : مَا جَآءَ فِي بَوْلِ مَا يُؤْكَلُ لَحْمُهُ

جس جانور کا گوشت کھایا جاتا ہے اس کے پیشاب کے بیان میں

(۷۲) عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ : اَنَّ نَاسًا مِنْ عُرَيْنَةَ قَدِمُوا الْمَدِيْنَةَ فَاجْتَوَوْهَا ، فَبَعَثَهُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فِيْ اِبِلِ الصَّدَقَةِ ، وَقَالَ : ((اشْرَبُوْا مِنْ اَلْبَانِهَا وَاَبْوَالِهَا)) فَقَتَلُوْا رَاعِيَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَاسْتَاقُوا الْاِبِلَ ، وَارْتَدُّوْا عَنِ الْاِسْلَامِ ، فَاُتِيَ بِهِمُ النَّبِيُّ ﷺ ، فَقَطَعَ اَيْدِيَهُمْ وَاَرْجُلَهُمْ مِنْ خِلَافٍ ، وَسَمَرَ اَعْيُنَهُمْ وَ

أَلْقَاهُمْ بِالْحَرَّةِ، قَالَ أَنَسٌ: فَكُنْتُ أَرَى أَحَدَهُمْ يَكُدُّ الْأَرْضَ بِفِيهِ ، حَتّٰى مَاتُوا. وَرُبَّمَا قَالَ حَمَّادٌ: يَكْدُمُ الْأَرْضَ بِفِيهِ، حَتّٰى مَاتُوا. (صحيح الارواء : ١٧٧، الروض النضير : ٤٣)

ترجمہ: روایت ہے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے کہ چند لوگ آئے قبیلہ عرینہ سے مدینہ میں سو پانی لگا ان کو مدینہ کا سو بھیج دیا ان کو رسول اللہ ﷺ نے زکوٰۃ کے اونٹوں میں اور فرمایا پیو ان کا دودھ اور پیشاب، سو مار ڈالا انہوں نے رسول اللہ ﷺ کے چرواہے کو اور ہانک لے گئے اونٹوں کو اور مرتد ہو گئے اسلام سے پس پکڑے آئے وہ حضرت ﷺ کے پاس پھر کاٹ ڈالے آپ ﷺ نے ہاتھ ان کے اور پیر ان کے خلاف سے یعنی داہنا ہاتھ اور بایاں پاؤں یا بایاں ہاتھ اور داہنا پیر اور سلائیاں پھیر دیں ان کی آنکھوں میں اور ڈال دیا ان کو جلتی زمین میں کہا انس رضی اللہ عنہ نے میں دیکھا نے ایک ایک کو کھودتے ہوئے زمین اپنے منہ سے یہاں تک کہ مر گئے اور کبھی کہا حماد نے اس روایت میں یکدم الارض بجائے یکد الارض کے اور معنی دونوں کے ایک ہیں۔

فائدہ: کہا ابوعیسیٰ (امام ترمذیؒ) نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور مروی ہے کئی سندوں سے انس رضی اللہ عنہ سے اور یہی قول ہے اکثر اہل علم کا کہتے ہیں کچھ نجاست نہیں حلال جانور کے پیشاب میں۔

❀❀❀❀

(٧٣) عَنْ أَنَسٍ رضي الله عنه بْنِ مَالِكٍ رضي الله عنه قَالَ: إِنَّمَا سَمَلَ النَّبِيُّ ﷺ أَعْيُنَهُمْ لِأَنَّهُمْ سَمَلُوا أَعْيُنَ الرُّعَاةِ. (صحيح)

ترجمہ: روایت ہے انس رضی اللہ عنہ بن مالک رضی اللہ عنہ سے کہا انہوں نے کہ نبی ﷺ نے سلائیاں ان کی آنکھوں میں پھیریں کہ انہوں نے بھی چرواہے کی آنکھوں میں سلائیاں پھیریں تھیں۔

فائدہ: کہا ابوعیسیٰ (امام ترمذیؒ) نے یہ حدیث غریب ہے نہیں جانتے ہم کسی کو سوا اس شیخ کے یعنی یحییٰ بن غیلان کے کہ روایت کی ہو اس نے یزید بن زریع سے اور یہ فعل حضرت ﷺ کا والجروح قصاص کے موافق تھا اور مروی ہے محمد بن سیرین سے کہا انہوں نے یہ فعل آپ ﷺ کا حدود اترنے سے قبل تھا۔

٥٦۔ بَابُ : مَا جَآءَ فِي الْوُضُوءِ مِنَ الرِّيحِ

وضو کرنے کے بیان میں ریح نکلنے سے

(٧٤) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ : ((لَا وُضُوءَ إِلَّا مِنْ صَوْتٍ أَوْ رِيحٍ)).

(صحيح) الارواء (١/١٤٥) المشكاة (٣١٠) صحيح ابي داؤد (١٦٩)

ترجمہ: روایت ہے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے وضو نہیں فرض جب تک آواز نہ ہو یا ریح نہ نکلے۔

فائدہ : کہا ابوعیسیٰ (امام ترمذیؒ) نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

❀❀❀❀

(۷۵) **عَنْ أَبِیْ هُرَیْرَةَ : اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ : ((إِذَا كَانَ اَحَدُكُمْ فِي الْمَسْجِدِ فَوَجَدَ رِيْحًا بَيْنَ اَلْيَتَيْهِ، فَلَا يَخْرُجْ حَتّٰى يَسْمَعَ صَوْتًا اَوْ يَجِدَ رِيْحًا)).** (اسناده صحيح) صحيح ابى داؤد (١٦٩)

ترجمہ: روایت ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے فرمایا رسول اللہ ﷺ نے جب ہو تم میں سے کوئی مسجد میں اور پائے کچھ ہوا کا شبہ اپنے سرین میں تو نہ نکلے جب تک نہ سنے آواز یا پائے بو جب تک یقین نہ ہو تو شبہ سے وضو نہیں جاتا۔

❀❀❀❀

(۷۶) **عَنْ أَبِیْ هُرَیْرَةَ ، عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ : ((إِنَّ اللّٰهَ لَا يَقْبَلُ صَلٰوةَ اَحَدِكُمْ إِذَا اَحْدَثَ حَتّٰى يَتَوَضَّأَ)).**

(اسناده صحيح) صحيح ابى داؤد (٥٤)

ترجمہ: روایت ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے انہوں نے نبی ﷺ سے آپ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ قبول نہیں کرتا کسی کی نماز کو جب حدث کرے یہاں تک کہ وضو کرے۔

فائدہ : کہا ابوعیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور اس باب میں عبداللہ بن زید اور علی بن طلق اور عائشہ رضی اللہ عنہا اور ابن عباس رضی اللہ عنہما اور ابوسعید رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے کہا ابوعیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے اور صحیح ہے اور یہی قول ہے علماء کا کہ وضو واجب نہیں ہوتا ہے شبہ حدث سے جب تک آواز نہ ہو یا بو اور کہا ابن مبارک نے جب شک کرے حدث میں تو واجب نہیں اس پر وضو جب تک یقین نہ ہوا ایسا کہ قسم کھا سکے اس پر اور کہا ہے کہ جب نکلے عورت کے قبل سے ریح واجب ہوتا ہے اس پر وضو اور یہی قول ہے شافعی اور اسحاق کا۔

❀❀❀❀

۵۷۔ بَابُ : مَا جَاءَ فِي الْوُضُوْءِ مِنَ النَّوْمِ

نیند سے وضو کے فرض ہونے کے بیان میں

(۷۷) **عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ : أَنَّهُ رَأَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَامَ وَهُوَ سَاجِدٌ، حَتّٰى غَطَّ اَوْنَفَخَ، ثُمَّ قَامَ يُصَلِّيْ فَقُلْتُ : يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ! إِنَّكَ قَدْ نِمْتَ؟ قَالَ : ((إِنَّ الْوُضُوْءَ لَا يَجِبُ إِلَّا عَلٰى مَنْ نَامَ مُضْطَجِعًا، فَإِنَّهُ إِذَا اَضْطَجَعَ اسْتَرْخَتْ مَفَاصِلُهُ)).** (اسناده ضعيف) (المشكاة المصابيح : ٣١٨) ضعيف ابى داود (٢٠٢) اس میں ابوخالد الدالانی راوی ضعیف ہے۔ اور مدلس ہے۔ کتاب المدلسین (۳/۱۱۳)

ترجمہ: روایت ہے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہ دیکھا انہوں نے نبی ﷺ کو سوتے ہوئے سجدے میں یہاں تک کہ خراٹے لینے لگے راوی کوشک ہے غط کہا یا نفخ، پھر کھڑے ہو کر نماز پڑھنے لگے سو کہا میں نے یا رسول اللہ ﷺ آپ سو گئے تھے فرمایا آپ ﷺ نے وضو واجب ہوتا ہے اسی پر جو سوئے لیٹا ہوا اس لیے کہ لیٹ کر سونے میں ڈھیلے ہو جاتے جوڑ اس کے۔

فائدہ: کہا ابو عیسیٰ نے اور ابو خالد کا نام یزید بن عبدالرحمٰن ہے اور اس باب میں عائشہ رضی اللہ عنہا اور ابن مسعود اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔

❀ ❀ ❀ ❀

(۷۸) عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: كَانَ أَصْحَابُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنَامُوْنَ ثُمَّ يَقُوْمُوْنَ فَيُصَلُّوْنَ وَلَا يَتَوَضَّؤُوْنَ. (اسناده صحيح) الارواء: ١١٤. المشكاة: ٣١٧ صحيح ابى داؤد (١٩٤)

ترجمہ: روایت ہے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے کہا تھے رسول اللہ ﷺ کے صحابہ سو جاتے بیٹھے بیٹھے پھر اٹھ کر نماز پڑھنے لگتے اور وضو نہ کرتے۔

فائدہ: کہا ابو عیسیٰ (امام ترمذی) نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے، سنا میں نے صالح بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے کہتے تھے پوچھا میں نے ابن مبارک سے جو سو جائے بیٹھے بیٹھے تکیہ لگائے ہوئے تو کہا انہوں نے اس کا وضو نہیں جاتا۔ کہا اور روایت کی حدیث ابن عباس رضی اللہ عنہما کی سعید بن ابی عروبہ نے قتادہ سے انہوں نے ابن عباس سے قول انہیں کا اور نہیں ذکر کیا ابو العالیہ کا اور نہ مرفوع کیا اس کو اور اختلاف ہے علماء کا وضو جانے میں نیند سے سو کہا اکثر نے وضو واجب نہیں ہوتا اگر سوئے بیٹھے ہوئے یا کھڑے ہوئے، جب تک لیٹ کر نہ سوئے اور یہی قول ہے ثوری اور ابن مبارک اور احمد کا اور کہا بعض نے جب غالب ہو اس کی عقل پر نیند واجب ہے اس پر وضو اور یہی کہا اسحاق نے اور کہا شافعی رحمہ اللہ نے جب سوئے پھر دیکھے خواب یا ہٹ جائے اپنی جگہ سے نیند کے غلبہ سے تو اس پر وضو واجب ہے۔

❀ ❀ ❀ ❀

۵۸۔ بَابُ: مَا جَاءَ فِي الْوُضُوْءِ مِمَّا غَيَّرَتِ النَّارُ

آگ میں پکی ہوئی چیز سے وضو کے واجب ہونے کے بیان میں

(۷۹) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((أَلْوُضُوْءُ مِمَّا مَسَّتِ النَّارُ، وَلَوْ مِنْ ثَوْرِ أَقِطٍ)) قَالَ: فَقَالَ لَهُ ابْنُ عَبَّاسٍ: أَنَتَوَضَّأُ مِنَ الدُّهْنِ؟ أَنَتَوَضَّأُ مِنَ الْحَمِيْمِ؟ فَقَالَ أَبُوْ هُرَيْرَةَ: يَا ابْنَ أَخِيْ، إِذَا سَمِعْتَ حَدِيْثًا عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَا تَضْرِبْ لَهُ مَثَلًا.

(اسناده حسن) ابن ماجه (٤٨٥) صحيح أبي داود (١٨٨)

ترجمہ: روایت ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہا فرمایا رسول اللہ ﷺ نے وضوٹوٹ جاتا ہے اس چیز کے کھانے سے جو آگ میں پکی ہو اور اگرچہ ایک ٹکڑا اقط کا ہو، سو کہا ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کیا وضو کریں ہم گھی کھانے اور گرم پانی کے پینے کے بعد سو کہا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے اے بھتیجے میرے جب سنے تو حدیث رسول ﷺ کی تو باتیں نہ بنا۔

فائدہ: اور اس باب میں ام حبیبہ اور ام سلمہ اور زید بن ثابت اور ابوطلحہ اور ابوایوب اور ابوموسیٰ رضی اللہ عنہم سے بھی روایت ہے کہا ابوعیسیٰ (امام ترمذی) نے اور تجویز کیا بعض علماء نے وضو کرنا اس چیز سے جو پکی ہو آگ میں یعنی اس کے استعمال سے وضوٹوٹ جاتا ہے اور اکثر علماء اور صحابہ اور تابعین اور جو بعد ان کے تھے اسی پر ہیں کہ وضو نہیں ٹوٹتا پکی ہوئی چیز سے آگ کے۔

❀❀❀❀

۵۹۔ بَابُ : مَا جَاءَ فِي تَرْكِ الْوُضُوْءِ مِمَّا غَيَّرَتِ النَّارُ

آگ میں پکی ہوئی چیز سے وضو نہ ٹوٹنے کے بیان میں

(۸۰) عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَأَنَا مَعَهُ فَدَخَلَ عَلَى امْرَأَةٍ مِنَ الْأَنْصَارِ ، فَذَبَحَتْ لَهُ شَاةً فَأَكَلَ وَأَتَتْهُ بِقِنَاعٍ مِنْ رُطَبٍ فَأَكَلَ مِنْهُ ، ثُمَّ تَوَضَّأَ لِلظُّهْرِ وَصَلّٰى ، ثُمَّ انْصَرَفَ ، فَأَتَتْهُ بِعُلَالَةٍ مِنْ عُلَالَةِ الشَّاةِ ، فَأَكَلَ ، ثُمَّ صَلَّى الْعَصْرَ وَلَمْ يَتَوَضَّأْ.

(حسن صحيح) صحيح ابي داؤد (۱۸۵)

ترجمہ: روایت ہے جابر رضی اللہ عنہ سے کہا نکلے رسول اللہ ﷺ اور میں ان کے ساتھ تھا سو آئے ایک عورت انصار کی کے پاس، پس ذبح کی اس نے ایک بکری آپ ﷺ کے لیے سو کھایا آپ نے اور لائی ایک طباق تر کھجوروں کا' سو کھایا آپ نے پھر وضو کیا ظہر کا اور نماز پڑھی پھر پھرے سو لائی وہ کچھ بچا ہوا گوشت اسی بکری کا سو کھایا آپ ﷺ نے پھر پڑھی نماز عصر کی اور وضو نہیں کیا۔

فائدہ: اور اس باب میں ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے اور صحیح نہیں حدیث ابوبکر رضی اللہ عنہ کی بسبب اسناد کے، روایت کیا ہے اس کو حسام بن مصک سے انہوں نے ابن سیرین سے انہوں نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے انہوں نے ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے انہوں نے نبی ﷺ سے اور صحیح یہی ہے کہ یہ روایت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے وہ روایت کرتے ہیں نبی ﷺ سے ایسا ہی روایت کیا حافظانِ حدیث نے اور مروی ہے کئی سندوں سے ابن سیرین سے وہ روایت کرتے ہیں ابن عباس رضی اللہ عنہما سے وہ نبی ﷺ سے' اور روایت کیا اس کو عطاء بن یسار اور عکرمہ اور محمد بن عمرو بن عطاء اور علی بن عبداللہ بن عباس اور اکثر لوگوں نے نبی ﷺ سے بواسطہ ابن عباس رضی اللہ عنہما کے اور نہیں ذکر کیا اس میں ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کا اور قط بالکسر و بکسر تین فارسی پنو خشک کیا ہوا دہی ہے کہ ترکی میں اسے کشف اور قرت کہتے ہیں اور اسے نان خورش کرتے ہیں۔ اور پنیر اس کے سوا ہے اور عربی میں اسے جبن کہتے ہیں۔

یہی صحیح ہے اور اس باب میں ابوہریرہ رضی اللہ عنہ اور ابن مسعود اور ابورافع اور ام الحکم اور عمرو بن امیہ اور ام عامر اور سوید بن النعمان اور ام سلمہ سے بھی روایت ہے کہا ابوعیسیٰ نے اور اسی پر عمل ہے علماء صحابہ اور تابعین کا اور جوان کے بعد تھے مثل سفیان اور ابن مبارک اور شافعی اور احمد اور اسحاق کے، کہتے ہیں وضو نہیں جاتا آگ کی پکی ہوئی چیز سے اور یہی اخیر فعل ہے رسول اللہ ﷺ کا اور یہ حدیث ناسخ ہے پہلی حدیث کی، جس میں وضو ٹوٹنے کا ذکر ہے آگ کی پکی ہوئی چیز سے۔

❀❀❀❀

٦٠۔ بَابُ : مَا جَاءَ فِي الْوُضُوْءِ مِنْ لُحُوْمِ الْإِبِلِ

اس بیان میں کہ اونٹ کا گوشت کھانے سے وضو جاتا رہتا ہے

(٨١) عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَنِ الْوُضُوْءِ مِنْ لُحُوْمِ الْإِبِلِ؟ فَقَالَ :((تَوَضَّئُوْا مِنْهَا))، وَسُئِلَ عَنِ الْوُضُوْءِ مِنْ لُحُوْمِ الْغَنَمِ ؟ فَقَالَ : ((لَا تَتَوَضَّئُوْا مِنْهَا)).

(اسناده صحيح) ابن ماجه (٤٩٤) الارواء (١٥٢/١) صحيح ابى داؤد (١٧٧)

ترجمہ: روایت ہے ابن عازب رضی اللہ عنہ سے کہا پوچھا گیا رسول اللہ ﷺ سے حال اونٹ کے گوشت کا سو فرمایا آپ ﷺ نے وضو کرو اس سے اور پوچھا گیا وضو کرنے کو بکری کے گوشت سے سو فرمایا نہ وضو کرو اس سے۔

فائدہ: اور اس باب میں روایت ہے جابر بن سمرہ اور اسید بن حضیر سے کہا ابوعیسیٰ نے روایت کی حجاج بن ارطاۃ نے یہ حدیث عبداللہ بن عبداللہ سے انہوں نے عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ سے انہوں نے اسید بن حضیر سے اور صحیح حدیث عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ کی ہے ہے براء بن عازب سے اور یہی قول ہے احمد اور اسحاق کا، اور روایت کی عبیدہ ضبی نے عبداللہ بن عبداللہ رازی سے انہوں نے عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ سے انہوں نے ذی الغرۃ سے، اور روایت کی حماد بن سلمہ نے یہ حدیث حجاج بن ارطاۃ سے سو خطا کی اس میں اور کہا عن عبداللہ بن عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ عن ابیہ عن اسید بن حضیر اور صحیح یہ ہے کہ روایت کی عبداللہ بن عبداللہ رازی نے عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ سے انہوں نے براء بن عازب سے کہا اسحاق نے سب سے زیادہ صحیح اس باب میں دو حدیثیں ہیں رسول اللہ ﷺ سے ایک حدیث براء کی دوسری جابر بن سمرہ کی۔

❀❀❀❀

٦١۔ بَابُ : الْوُضُوْءِ مِنْ مَسِّ الذَّكَرِ

اس بیان میں کہ وضو ٹوٹ جاتا ہے ذکر کے چھونے سے

(٨٢) عَنْ هِشَامِ ابْنِ عُرْوَةَ قَالَ : اَخْبَرَنِيْ اَبِيْ ، عَنْ بُسْرَةَ بِنْتِ صَفْوَانَ ؛ ((اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : مَنْ مَسَّ ذَكَرَهُ فَلَا يُصَلِّ حَتّٰى يَتَوَضَّأَ)). (صحيح) ابن ماجه (٤٧٩) المشكاة (٣١٩) الارواء

(۱۱٦) صحیح ابی داؤد (۱۷٤) الروض (۱۷٤)

ترجمہ: روایت ہے ہشام بن عروہ سے کہا خبر دی مجھ کو میرے باپ نے بسرہ بنت صفوان سے کہ فرمایا نبی ﷺ نے جو چھوئے اپنے ذکر کو تو نہ نماز پڑھے جب تک وضو نہ کر لے۔

فائدہ: اور اس باب میں ام حبیبہ اور ابوایوب اور ابوہریرہ اور اروی انیس کی بیٹی اور عائشہ اور جابر اور زید بن خالد اور عبداللہ بن عمر سے روایت ہے کہا ابوعیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے ایسا ہی روایت کیا ہے کئی لوگوں نے مانند اس کے ہشام بن عروہ سے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے بسرہ سے اور روایت کیا ابواسامہ اور کئی لوگوں نے اس حدیث کو ہشام بن عروہ سے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے مروان سے انہوں نے بسرہ سے انہوں نے نبی ﷺ سے۔ روایت کی ہم سے یہ حدیث اسحاق بن منصور نے انہوں نے ابواسامہ سے، اور روایت کی یہ حدیث ابوالزناد نے عروہ سے انہوں نے بسرہ سے انہوں نے نبی ﷺ سے، روایت کی ہم سے علی بن حجر نے انہوں نے عبدالرحمٰن بن ابی الزناد سے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے عروہ سے انہوں نے بسرہ سے انہوں نے نبی ﷺ سے مانند اوپر کی حدیث کے اور یہی قول ہے کئی اصحاب اور تابعین کا اور یہی کہتے ہیں اوزاعی اور شافعی اور احمد اور اسحاق رحمہم اللہ اور کہا محمد بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے بہت صحیح اس باب میں حدیث بسرہ کی ہے اور کہا ابوزرعہ نے حدیث ام حبیبہ کی بہت صحیح ہے اور وہ روایت کی ہے علاء بن حارث نے مکحول سے انہوں نے عنبسہ بن ابی سفیان سے انہوں نے ام حبیبہ سے اور کہا محمد نے مکحول کو سماع نہیں عنبسہ بن ابی سفیان سے اور روایت کی ہے مکحول نے ایک مرد سے اس نے عنبسہ سے سوا اس حدیث کے اور گویا کہ محمد نے صحیح نہ سمجھا اس روایت کو۔

(۸۳) عَنْ بُسْرَةَ ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ : نَحْوَهُ . حَدَّثَنَا بِذٰلِكَ إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُوْرٍ: حَدَّثَنَا أَبُوْ أُسَامَةَ بِهٰذَا.

(صحیح) انظر ما قبله

ترجمہ: روایت ہے بسرہ سے انہوں نے نبی ﷺ سے روایت کیا اوپر کی حدیث کی طرح، ہمیں حدیث بیان کی اسی طرح اسحاق بن منصور نے انہوں نے ابواسامہ سے اسی طرح۔

(۸٤) عَنْ بُسْرَةَ ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ:حَدَّثَنَا بِذٰلِكَ عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ قَالَ : حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّحْمٰنِ بْنُ أَبِي الزِّنَادِ عَنْ أَبِيْهِ ، عَنْ عُرْوَةَ ، عَنْ بُسْرَةَ ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ نَحْوَهُ. (صحيح) [انظر الذى قبله]

ترجمہ: روایت ہے بسرہ سے وہ روایت کرتے ہیں نبی ﷺ سے ہم سے حدیث بیان کی اسی طرح علی بن حجر نے، کہتے ہیں ہم سے حدیث بیان کی عبدالرحمٰن بن ابی الزناد نے انہوں نے اپنے باپ عروہ سے انہوں نے بسرہ سے انہوں نے نبی ﷺ سے مانند اوپر کی حدیث کے۔

❁ ❁ ❁ ❁

٦٢۔ بَابُ : مَا جَاءَ فِي تَرْكِ الْوُضُوءِ مِنْ مَسِّ الذَّكَرِ

ذکر کے چھونے سے وضو نہ ٹوٹنے کے بیان میں

(٨٥) عَنْ قَيْسِ بْنِ طَلْقِ بْنِ عَلِيِّ الْحَنَفِيِّ عَنْ اَبِيهِ ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ : ((وَهَلْ هُوَ إِلَّا مُضْغَةٌ مِنْهُ ؟ أَوْبَضْعَةٌ مِنْهُ ؟)). (صحيح) المشكاة (٣٢٠) صحيح ابي داؤد (١٧٥) ابن ماجه (٤٨٣)

ترجمہ: روایت ہے قیس بن طلق بن علی حنفی سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے وہ نبی ﷺ سے کہ فرمایا آپ ﷺ نے وہ تو ایک ٹکڑا ہے اس کے بدن کا اور راوی کو شک ہے کہ مضغہ فرمایا یا بضعہ اور معنی دونوں کے ایک ہیں، یعنی ذکر کے چھونے سے وضو نہیں ٹوٹتا وہ تو بدن کا ٹکڑا ہے۔

فائدہ: اور اس باب میں ابوامامہ سے بھی روایت ہے کہا ابوعیسیٰ نے روایت ہے کئی صحابیوں سے اور بعض تابعین سے کہ وضو نہیں ہے ذکر کے چھونے سے اور یہی قول ہے اہل کوفہ کا اور ابن مبارک کا اور یہ حدیث بہت اچھی ہے اس باب میں روایت کیا اس کو ایوب بن عقبہ اور محمد بن جابر نے قیس بن طلق سے انہوں نے اپنے باپ سے اور کلام کیا ہے بعض محدثوں نے محمد بن جابر اور ایوب بن عقبہ میں اور حدیث ملازم بن عمر کی عبداللہ بن بدر سے بہت صحیح اور اچھی ہے۔

❁❁❁❁

٦٣۔ بَابُ : مَا جَاءَ فِي تَرْكِ الْوُضُوءِ مِنَ الْقُبْلَةِ

بوسے سے وضو نہ ٹوٹنے کے بیان میں

(٨٦) عَنْ عُرْوَةَ ، عَنْ عَائِشَةَ ؛ : اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَبَّلَ بَعْضَ نِسَائِهِ ، ثُمَّ خَرَجَ اِلَى الصَّلٰوةِ وَلَمْ يَتَوَضَّأْ . قَالَ : قُلْتُ : مَنْ هِيَ إِلَّا اَنْتَ : فَضَحِكَتْ . (صحيح) المشكاة (٣٢٣) صحيح أبي داود (١٧١)

ترجمہ: روایت ہے عروہ سے وہ روایت کرتے ہیں عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ بوسہ لیا رسول اللہ ﷺ نے کسی بیوی کا پھر نکلے نماز کو اور وضو نہ کیا، کہا عروہ نے میں نے کہا عائشہ رضی اللہ عنہا سے کون وہ تھیں، مگر تم، تو ہنسیں۔ بعض محققین کہتے ہیں ضعیف ہے۔ اعمش مدلس کے عنعنہ کی وجہ سے اور حبیب راوی کا عروہ سے سماع ثابت نہیں۔

فائدہ: کہا ابوعیسیٰ (امام ترمذی) نے کہ مروی ہے اس کے مانند بہت صحابہ اور تابعین سے اور یہی کہتے ہیں سفیان ثوری اور اہل کوفہ کہ وضو نہیں ٹوٹتا بوسہ لینے سے اور کہا مالک بن انس اور اوزاعی اور شافعی اور احمد اور اسحاق نے کہ بوسہ لینے سے وضو ٹوٹتا ہے او ریہی قول ہے کئی صحابیوں اور تابعین کا اور عمل نہیں کیا ہم لوگوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی حدیث پر اس لیے کہ صحیح نہیں ہوئی بسبب

ضعف اسناد کے اور سنا میں نے ابوبکر عطا بصری سے ذکر کرتے تھے کہ کہا علی بن مدینی نے کہ ضعیف کہا یحییٰ بن قطان نے اس حدیث کو اور کہا ولا شیء کے مشابہ ہے یعنی ضعیف ہے اور سنا میں نے محمد بن اسماعیل سے کہ ضعیف کہتے تھے اس حدیث کو اور کہا حبیب بن ابی ثابت کو سماع نہیں عروہ سے اور مروی ہے ابراہیم تیمی سے وہ روایت کرتے ہیں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ نبی ﷺ نے بوسہ لیا ان کا اور وضو نہ کیا اور یہ بھی صحیح نہیں ہے اور نہیں جانتے ہم ابراہیم تیمی کو کہ سنا ہو انہوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے اور بروایت صحیح ثابت نہیں اس باب میں کچھ رسول اللہ ﷺ سے۔

٦٤۔ بَابُ : الْوُضُوْءِ مِنَ الْقَيْءِ وَالرُّعَافِ

قے اور نکسیر سے وضو ٹوٹنے کے بیان میں

(٨٧) **عَنْ** أَبِي الدَّرْدَآءِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَاءَ فَأَفْطَرَ فَتَوَضَّأَ ، فَلَقِيْتُ ثَوْبَانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فِيْ مَسْجِدِ دِمَشْقَ، فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لَهُ ، فَقَالَ : صَدَقَ. اَنَا صَبَبْتُ لَهُ وَضُوْءَهُ.

(صحيح) (الارواء ١١١)

ترجمہ: روایت ہے ابوالدرداء رضی اللہ عنہ سے کہ رسول اللہ ﷺ نے قے کی اور وضو کیا پھر ملاقات[1] کی میں نے ثوبان سے مسجد دمشق میں سو ذکر کیا میں نے ان سے سو فرمایا انہوں نے سچ کہا ابوالدرداء نے میں نے ڈالا رسول اللہ ﷺ پر پانی۔

فائدہ : کہا ابوعیسیٰ (امام ترمذی) نے اور مروی ہے اکثر صحابہ اور تابعین سے وضو کرنا قے اور نکسیر سے اور یہی قول ہے سفیان ثوری اور ابن مبارک اور احمد اور اسحاق کا۔ اور کہا بعضوں نے قے اور رعاف سے وضو نہیں ٹوٹتا اور یہی قول ہے مالک رحمۃ اللہ علیہ اور شافعی رحمۃ اللہ علیہ کا اور بہت اچھا کہا حسین بن معلم نے اس حدیث کو اور حدیث حسین کی بہت صحیح ہے اس باب میں اور روایت کی معمر نے یہ حدیث یحییٰ بن کثیر سے سو خطا کی ہے اس میں اور کہا عن یعیش بن الولید عن خالد بن معدان عن ابی الدرداء اور ذکر نہیں کیا اوزاعی کا اور کہا روایت ہے خالد بن معدان سے اور حالانکہ وہ معدان بن ابی طلحہ ہیں۔

٦٥۔ بَابُ : الْوُضُوْءِ بِالنَّبِيْذِ

نبیذ سے وضو کرنے کے بیان میں

(٨٨) **عَنْ** عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ: سَأَلَنِي النَّبِيُّ ﷺ ((مَا فِيْ إِدَاوَتِكَ ؟)) فَقُلْتُ : نَبِيْذٌ . فَقَالَ: ((تَمْرَةٌ طَيِّبَةٌ ، وَمَآءٌ طَهُوْرٌ))، قَالَ : فَتَوَضَّأَ مِنْهُ. (اسنادہ ضعيف) المشكاة (٤٨٠)

ضعيف أبي داود (١٠) اس میں ابوزید اہل الحدیث کے نزدیک مجہول راوی ہے۔المجروحین لابن حبان (٣/١٥٨)

[1] یہ قول ہے معدان کا جو ابودرداء رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں۔

ترجمہ: روایت ہے عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے کہا پوچھا مجھ سے رسول اللہ ﷺ نے: کیا ہے تمہاری چھاگل میں؟ سو عرض کیا میں نے نبیذ ہے فرمایا آپ ﷺ نے: کھجور بھی پاک ہے اور پانی بھی پاک ہے کہا راوی نے پھر وضو کیا اس سے حضرت نے۔

فائدہ: کہا ابوعیسیٰ امام ترمذی نے یہ حدیث مروی ہے ابوزید سے وہ روایت کرتے ہیں عبداللہ سے وہ نبی ﷺ سے اور ابوزید مرد مجہول ہے اہل حدیث کے نزدیک ہم ان کی کوئی روایت نہیں جانتے سوا اس روایت کے اور جائز کہا بعض علماء نے وضو کرنا نبیذ سے جیسے سفیان وغیرہ اور کہا بعض علماء نے وضو نہ کرے نبیذ سے اور یہی قول ہے شافعی رحمۃ اللہ علیہ اور احمد اور اسحاق کا اور کہا اسحاق نے اور کوئی نہ پائے تو نبیذ سے وضو کر کے تیمّم بھی کر لے یہ بہتر ہے' میرے نزدیک کہا ابوعیسیٰ امام ترمذی نے اور جو لوگ کہتے ہیں کہ نبیذ سے وضو جائز نہیں ان کا قول قرآن سے بہت مطابق ہے اس لیے کہ فرمایا ہے قرآن میں: فَلَمْ تَجِدُوْا مَآءً فَتَيَمَّمُوْا صَعِيْدًا طَيِّبًا یعنی جب تم کو پانی نہ ملے تو تیمّم کرو اور نبیذ تو پانی نہیں ہے پس جب نبیذ ہو تو تیمّم جائز ہے اور وضو اس سے جائز نہیں۔

❀ ❀ ❀ ❀

٦٦۔ بَابُ : فِي الْمَضْمَضَةِ مِنَ اللَّبَنِ

دودھ پی کر کلی کرنے کے بیان میں

(٨٩) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ : اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ شَرِبَ لَبَنًا فَدَعَا بِمَاءٍ فَمَضْمَضَ ، وَقَالَ: ((اِنَّ لَهُ دَسَمًا)).

(اسناده صحيح) ابن ماجه (٤٩٨) سلسلة الاحاديث الصحيحة (١٩٠' ١٣٦١)

ترجمہ: روایت ہے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہ نبی ﷺ نے دودھ پیا پھر منگوایا پانی اور کلی کی اور فرمایا اس میں چکنائی ہوتی ہے۔

فائدہ: اور اس باب میں روایت ہے سہل بن سعد اور ام سلمہ سے کہا ابوعیسیٰ (امام ترمذی) نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور بعض علماء نے کہا ہے کہ دودھ پی کر کلی کرنا ضروری ہے اور ہمارے نزدیک یہ مستحب ہے اور بعض کے نزدیک مستحب نہیں۔

٦٧۔ بَابُ : فِي كَرَاهِيَةِ رَدِّ السَّلَامِ غَيْرَ مُتَوَضِّىءٍ

اس بیان میں کہ بغیر وضو سلام کا جواب دینا مکروہ ہے

(٩٠) عَنِ ابْنِ عُمَرَ: أَنَّ رَجُلًا سَلَّمَ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ وَهُوَ يَبُوْلُ فَلَمْ يَرُدَّ عَلَيْهِ.

(حسن صحيح. الارواء : ٥٤) صحيح أبي داود (١٢'١٣)

ترجمہ: روایت ہے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے کہ ایک شخص نے سلام کیا رسول اللہ ﷺ کو اور آپ ﷺ پیشاب کرتے تھے سو جواب نہ دیا آپ ﷺ نے۔

فائدہ: کہا ابوعیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور ہمارے نزدیک سلام کرنا جب ہی مکروہ ہے جب آدمی پیشاب کرتا ہو یا پاخانہ کرتا ہو۔ اور بعض عالموں نے یہی معنی کہے ہیں اس حدیث کے اور یہ بہت اچھی حدیث ہے اس باب میں مہاجر بن قنفذ اور

عبداللہ بن حنظلہ اور علقمہ بن الشقواء اور جابر اور براء سے بھی روایت ہے۔

۶۸۔ بَابُ : مَا جَآءَ فِيْ سُؤْرِ الْكَلْبِ

کتے کے جوٹھے کے بیان میں

(۹۱) عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ : ((يُغْسَلُ الْإِنَاءُ إِذَا وَلَغَ الْكَلْبُ سَبْعَ مَرَّاتٍ أُوْلَاهُنَّ أَوْأُخْرَاهُنَّ بِالتُّرَابِ ، وَإِذَا وَلَغَتْ فِيْهِ الْهِرَّةُ غُسِلَ مَرَّةً)). (اسناده صحيح) صحيح ابى داؤد (٦٤، ٦٦)

ترجمہ: روایت ہے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا نبی ﷺ نے: دھویا جائے برتن جب منہ ڈال دے اس میں کتا سات مرتبہ اول یا آخر مرتبہ مٹی سے مل کر اور جب بلی منہ ڈال دے تو ایک بار۔ بعض محققین کہتے ہیں حدیث کا آخری جملہ ابوہریرہؓ کا ہے بقیہ حدیث مرفوعاً صحیح ہے۔

فائدہ: کہا ابوعیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور یہی کہتے ہیں شافعی اور احمد اور اسحاق اور مروی ہے کئی سندوں سے یہ حدیث ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے نبی ﷺ سے مانند اوپر کی حدیث کے اور اس میں ذکر نہیں بلی کے منہ ڈالنے کا اور اس باب میں روایت ہے عبداللہ بن مغفل سے۔

۶۹۔ بَابُ : مَا جَآءَ فِيْ سُؤْرِ الْهِرَّةِ

بلی کے جوٹھے کے بیان میں

(۹۲) عَنْ كَبْشَةَ ابْنَةِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ وَكَانَتْ عِنْدَ ابْنِ أَبِيْ قَتَادَةَ أَنَّ أَبَا قَتَادَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ دَخَلَ عَلَيْهَا ، قَالَتْ : فَسَكَبْتُ لَهُ وَضُوْءًا قَالَتْ : فَجَآءَتْ هِرَّةٌ تَشْرَبُ ، فَأَصْغٰى لَهَا الْإِنَآءَ حَتّٰى شَرِبَتْ ، قَالَتْ كَبْشَةُ : فَرَآنِيْ أَنْظُرُ إِلَيْهِ فَقَالَ أَتَعْجَبِيْنَ يَاابْنَةَ أَخِيْ؟ فَقُلْتُ : نَعَمْ فَقَالَ إِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : ((إِنَّهَا لَيْسَتْ بِنَجَسٍ إِنَّمَا هِيَ مِنَ الطَّوَّافِيْنَ عَلَيْكُمْ أَوِ الطَّوَّافَاتِ)).

(اسناده صحيح) الارواء (١٧٣) مشكاة المصابيح (٤٨٢) صحيح ابى داؤد (٦٨)

ترجمہ: روایت ہے کبشہ کعب بن مالک کی بیٹی سے اور وہ تھیں نکاح میں ابن ابی قتادہ کے سوا با قتادہ ان کے پاس آئے، پھر کہا کبشہ نے بھرا میں نے ان کے لیے پانی وضو کا پس آئی ایک بلی اور پینے لگی، پس جھکا دیا اس کے آگے برتن کہ خوب پی لیا۔ کہا کبشہ نے دیکھا مجھے ابوقتادہ نے اپنی طرف دیکھتے ہوئے تو کہا کیا تعجب کرتی ہے تو اے بیٹی میرے بھائی کی کہا میں نے ہاں تو کہا فرمایا رسول اللہ ﷺ نے: بلی تو نجس نہیں ہے وہ تمہارے گرد پھرنے والی ہے طوافین فرمایا یا طوافات، راوی کو شک ہے مطلب دونوں کا ایک ہے۔

فائدہ: اور اس باب میں عائشہ رضی اللہ عنہا اور ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے کہا ابوعیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے اور صحیح ہے اور یہی

قول اکثر علماء کا ہے صحابہ اور تابعین سے اور جو بعد ان کے تھے مثل شافعی اور احمد اور اسحاق کے کہتے ہیں کہ کچھ مضائقہ نہیں بلی کے جوٹھے میں اور یہ بہت اچھی حدیث ہے اس باب میں اور بہت اچھا روایت کیا مالک رحمۃ اللہ علیہ نے اس حدیث کو کہ مروی ہے اسحاق بن عبداللہ بن ابی طلحہ سے اور مالک سے اچھا کسی نے اس حدیث کو روایت نہیں کیا۔

❀❀❀❀

٧٠۔ بَابُ : الْمَسحِ عَلَى الْخُفَّيْنِ

موزوں پر مسح کرنے کے بیان میں

(٩٣) عَنْ هَمَّامِ بْنِ الْحَارِثِ قَالَ : بَالَ جَرِيْرُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ ثُمَّ تَوَضَّأَ وَمَسَحَ عَلَى خُفَّيْهِ. فَقِيْلَ لَهُ : أَتَفْعَلُ هٰذَا ؟ قَالَ : وَمَا يَمْنَعُنِي ، وَقَدْ رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَفْعَلُهُ. قَالَ إبراهيم: وَكَانَ يُعْجِبُهُمْ حَدِيْثُ جَرِيْرٍ لِاَنَّ اِسْلَامَهُ كَانَ بَعْدَ نُزُوْلِ الْمَائِدَةِ)).

(صحيح) الارواء (٩٩) صحيح ابى داؤد (١٤٣)

ترجمہ: روایت ہے ہمام ابن حارث سے کہا پیشاب کیا جریر بن عبداللہ نے پھر وضو کیا اور مسح کیا اپنے موزوں پر سو کہا کیا کرتے ہو تم یہ جواب دیا انہوں نے کیا مانع ہے مجھے اس کام سے اور میں نے دیکھا رسول اللہ ﷺ کو ایسا کرتے ہوئے۔ کہا راوی نے اور بہت اچھی معلوم ہوتی تھی صحابہ وغیرہ کو روایت جریر کی اس لیے کہ اسلام ان کا بعد نزول سورۂ مائدہ کے تھا۔

فائدہ: اور اس باب میں عمر رضی اللہ عنہ اور علی رضی اللہ عنہ اور حذیفہ اور مغیرہ اور بلال اور ابوایوب اور سلمان اور بریدہ اور عمر بن امیہ اور انس اور سہل بن سعد اور یعلیٰ بن مرہ اور عبادہ بن صامت اور اسامہ بن شریک اور ابوامامہ اور جابر اور اسامہ بن زید سے بھی روایت ہے کہا ابوعیسیٰ (امام ترمذی) نے حدیث جریر کی حسن ہے صحیح ہے اور مروی ہے شہر بن حوشب سے کہ انہوں نے دیکھا جریر بن عبداللہ کو کہ وضو کیا انہوں نے اور مسح کیا اپنے موزوں پر، سو کہا شہر بن حوشب نے ان سے کچھ اس باب میں، سو جواب دیا انہوں نے کہ میں نے دیکھا رسول اللہ ﷺ کو وضو کرتے اور مسح کرتے سو کہا کیا سورہ مائدہ کے قبل یا بعد تو کہا انہوں نے میں اسلام لایا سورۂ مائدہ کے بعد؟ روایت کی ہم سے یہ بات قتیبہ نے ان سے خالد بن زیاد ترمذی نے ان سے مقاتل بن حیان نے ان سے شہر بن حوشب نے ان سے جریر نے اور روایت کیا بقیہ نے ابراہیم بن ادہم سے انہوں نے مقاتل بن حیان سے انہوں نے شہر بن حوشب سے انہوں نے جریر سے اور یہ حدیث مفسر ہے قرآن کی، اس لیے کہ بعض لوگوں نے جو انکار کیا ہے موزوں کے مسح کا تو یہی کہا اور تاویل کی ہے کہ مسح کرنا رسول اللہ ﷺ کا موزوں پر سورۂ مائدہ سے پیشتر تھا اور ذکر کیا جریر نے اپنی روایت میں کہا انہوں نے دیکھا رسول اللہ ﷺ کو مسح کرتے ہوئے بعد نزول مائدہ کے۔ مترجم کہتا ہے کہ آیت فرضیت وضو سورۂ مائدہ میں اتری ہے تو بعضوں نے سمجھا کہ شاید حضرت ﷺ نے قبل نزول مائدہ کے مسح کیا ہوگا تو حدیث جریر سے ان کا مفہوم اور مذہب باطل ہو گیا کہ اس سے تو ثابت ہوتا۔ ہے مسح حضرت

کے موزوں کا بعد نزول بھی تھا تو اب یہ حدیث گویا آیت وضو کی مفسر ہے۔

❀❀❀❀

(٩٤) عَنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ قَالَ: رَأَيْتُ جَرِيرَ بْنَ عَبْدِاللّٰهِ تَوَضَّأَ وَمَسَحَ عَلٰى خُفَّيْهِ، فَقُلْتُ لَهُ فِي ذٰلِكَ؟ فَقَالَ: رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ تَوَضَّأَ وَمَسَحَ عَلٰى خُفَّيْهِ، فَقُلْتُ لَهُ: أَقَبْلَ الْمَائِدَةِ أَمْ بَعْدَ الْمَائِدَةِ؟ فَقَالَ: مَا أَسْلَمْتُ إِلَّا بَعْدَ الْمَائِدَةِ. (صحيح) الارواء (١/ ١٣٧)

ترجمہ: روایت ہے شہر بن حوشب سے کہ انہوں نے کہا: میں نے دیکھا جریر بن عبداللہ کو کہ وضو کیا انہوں نے اور مسح کیا اپنے دونوں موزوں پر' کہا شہر بن حوشب نے تو جواب دیا انہوں نے دیکھا میں نے رسول اللہ ﷺ کو وضو کرتے اور موزوں پر مسح کرتے ہوئے۔ تو میں نے عرض کی: ''کیا سورۃ المائدہ سے قبل یا بعد؟'' تو کہا انہوں نے: ''میں اسلام لایا سورۂ مائدہ کے بعد''۔

❀❀❀❀

٧١۔ بَابُ الْمَسْحِ عَلَى الْخُفَّيْنِ لِلْمُسَافِرِ وَالْمُقِيمِ

مسافر اور مقیم کا موزوں پر مسح کرنا

(٩٥) عَنْ خُزَيْمَةَ بْنِ ثَابِتٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَنَّهُ سُئِلَ عَنِ الْمَسْحِ عَلَى الْخُفَّيْنِ؟ فَقَالَ: ((لِلْمُسَافِرِ ثَلَاثٌ، وَلِلْمُقِيمِ يَوْمٌ)). (اسناده صحيح) ابن ماجه (٥٥٣) صحيح ابى داود (١٤٥) وصححه ابن حبان (١٨١)

ترجمہ: روایت ہے خزیمہ بن ثابت سے وہ روایت کرتے ہیں نبی ﷺ سے کہ پوچھی گئی آپ ﷺ سے مدت مسح موزے کی، سو فرمایا آپ ﷺ نے: مسافر کو تین دن اور مقیم کو ایک دن۔

فائدہ: اور عبداللہ جدلی کا نام عبد بن عبد ہے کہا ابوعیسیٰ (امام ترمذی) نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور اس باب میں علی اور ابوبکرہ اور ابوہریرہ اور صفوان بن عسال اور عوف بن مالک اور ابن عمر اور جریر رضی اللہ عنہم سے بھی روایت ہے۔

❀❀❀❀

(٩٦) عَنْ صَفْوَانَ بْنِ عَسَّالٍ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْمُرُنَا إِذَا كُنَّا سَفْرًا أَنْ لَا نَنْزِعَ خِفَافَنَا ثَلٰثَةَ أَيَّامٍ وَلَيَالِيَهُنَّ إِلَّا مِنْ جَنَابَةٍ، وَلٰكِنْ مِنْ غَائِطٍ وَبَوْلٍ وَنَوْمٍ)).

(اسناده حسن) الارواء (١٠٤) ابن ماجه (٤٧٨)

ترجمہ: روایت ہے صفوان بن عسال سے کہ رسول اللہ ﷺ ہم کو حکم کرتے تھے جب ہوتے ہم سفر میں کہ نہ اتاریں موزے اپنے تین دن اور تین رات تک مگر جنابت کے سبب سے اور نہ اتاریں ہم پیشاب یا پائخانہ یا نیند کے سبب۔

فائدہ: کہا ابوعیسیٰ (امام ترمذی) نے یہ حدیث حسن ہے اور صحیح ہے اور روایت کی حکم بن عتیبہ اور حماد نے ابراہیم نخعی سے انہوں

نے ابوعبداللہ جدلی سے انہوں نے خزیمہ بنت ثابت سے اور صحیح نہیں ہے کہا علی بن مدینی نے کہا یحییٰ نے کہا شعبہ نے نہیں سنا ابراہیم نخعی نے ابوعبداللہ جدلی سے حدیث مسح کی اور کہا زائدہ نے منصور سے ہم حجرہ میں تھے ابراہیم تیمی کے اور ہمارے ساتھ ابراہیم نخعی بھی تھے، سو روایت کی ہم سے ابراہیم تیمی نے انہوں نے عمرو بن میمون سے انہوں نے ابوعبداللہ جدلی سے انہوں نے خزیمہ بنت ثابت سے انہوں نے نبی ﷺ سے مسح خفین کے باب میں کہا محمد نے سب سے اچھی اس باب میں حدیث صفوان بن عسال کی ہے کہا ابوعیسیٰ امام ترمذی نے اور یہی قول ہے صحابہ اور تابعین کا اور جو بعد ان کے تھے فقہاء سے جیسے سفیان ثوری اور ابن مبارک اور شافعی اور احمد اور اسحاق کہتے ہیں مسح کرتا رہے مقیم ایک دن اور ایک رات اور مسافر تین دن اور تین رات تک اور مروی ہے بعض علماء سے کہ انہوں نے کچھ میعاد مقرر نہیں کی مسح موزوں کی اور یہی قول ہے مالک کا اور مقرر کرنا وقت کا صحیح ہے۔

❀❀❀❀

۷۲۔ بَابُ : فِي الْمَسْحِ عَلَى الْخُفَّيْنِ اَعْلَاهُ وَاَسْفَلِهٖ

موزوں کے نیچے اور اوپر مسح کرنے کے بیان میں

(۹۷) عَنِ الْمُغِيْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَسَحَ أَعْلَى الْخُفِّ وَاَسْفَلَهُ.

(اسناده ضعيف) مشكاة المصابيح (۵۲۱) ضعيف أبي داود (۲۲) اس کی سند انقطاع کی وجہ سے ضعیف ہے۔

ترجمہ: روایت ہے مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ سے کہ نبی ﷺ نے مسح کیا اوپر موزے کے اور نیچے بھی۔ (اس میں رجاء کا کاتب المغیرہ سے سماع ثابت نہیں۔

فائدہ: کہا ابوعیسیٰ (امام ترمذی) نے اور یہی قول ہے کتنے لوگوں کا صحابہ رضی اللہ عنہم اور تابعین سے اور یہی کہتے ہیں مالک رحمۃ اللہ علیہ اور شافعی رحمۃ اللہ علیہ اور اسحاق اور یہ حدیث معلول ہے، نہیں روایت کیا اس کو کسی نے ثور بن یزید سے سوا ولید کے اور وہ بیٹے مسلم کے ہیں اور پوچھا میں نے ابوزرعہ اور محمد سے حال اس حدیث کا سو کہا دونوں نے یہ صحیح نہیں اس لیے کہ ابن مبارک نے روایت کیا اس کو ثور سے انہوں نے رجاء سے کہا انہوں نے پہنچی مجھے یہ حدیث کاتب مغیرہ سے مرسلاً نبی ﷺ سے اور نہیں ذکر کیا اس میں مغیرہ کا۔

❀❀❀❀

۷۳۔ بَابُ : فِي الْمَسْحِ عَلَى الْخُفَّيْنِ ظَاهِرِهِمَا

موزوں کے اوپر مسح کرنے کے بیان میں

(۹۸) عَنِ الْمُغِيْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمْسَحُ عَلَى الْخُفَّيْنِ: عَلَى ظَاهِرِهِمَا. (حسن صحيح، مشكاة المصابيح ۵۲۲) صحيح ابي داؤد (۱۵۱، ۱۵۲)

ترجمہ: روایت ہے مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ سے کہا دیکھا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو مسح کرتے ہوئے موزوں کے اوپر۔

فائدہ: کہا ابوعیسیٰ (امام ترمذی) نے حدیث مغیرہ کی حسن ہے اور مروی ہے عبدالرحمٰن بن ابی الزنا' سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے وہ عروہ سے اور ہم نہیں جانتے کسی کو ذکر کی ہو عروہ کی روایت مغیرہ رضی اللہ عنہ سے موزوں پر مسح کرنے کے باب میں سوا عبدالرحمٰن کے اور یہی قول ہے کئی اہل علم کا اور سفیان ثوری اور احمد کا کہا محمد نے کہ تھے مالک اشارہ کرتے عبدالرحمٰن بن ابی الزناد کی طرف یعنی ان کو ضعیف کہتے ہیں۔

❀❀❀❀

۷۴۔ بَابُ : فِي الْمَسْحِ عَلَى الْجَوْرَبَيْنِ وَالنَّعْلَيْنِ

جوربین اور نعلین پر مسح کرنے کے بیان میں

(۹۹) عَنِ الْمُغِيْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ ، قَالَ : تَوَضَّأَ النَّبِيُّ ﷺ وَمَسَحَ عَلَى الْجَوْرَبَيْنِ وَالنَّعْلَيْنِ. (صحیح عندالالبانی)

المشكاة (۵۲۳) الارواء (۱۰۱) صحيح أبي داود (۱۴۷) ابن ماجه (۵۵۹)

ترجمہ: روایت ہے مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ سے کہ وضو کیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اور مسح کیا جوربین اور نعلین پر۔ علامہ زئی کہتے ہیں اس کی سند سفیان ثوری مدلس کے عنعنہ کی وجہ سے ضعیف ہے۔

فائدہ: کہا ابوعیسیٰ (امام ترمذی) نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور یہی قول ہے بہت لوگوں کا اہل علم سے اور اسی کے قائل ہیں سفیان ثوری اور ابن مبارک اور شافعی اور احمد اور اسحاق کہ مسح کرے جوربین پر اور اگر چہ نعلین نہ ہوں، جب جوربین ایسے سخت ہوں کہ بے باندھے ٹھہرے رہیں اور اس باب میں ابوموسیٰ سے بھی روایت ہے۔ (نوٹ۔ جرابوں پر مسح اجماع صحابہ سے ثابت ہے۔

❀❀❀❀

۷۵۔ بَابُ: مَا جَآءَ فِي الْمَسْحِ عَلَى الْعِمَامَةِ

عمامہ پر مسح کرنے کے بیان میں

(۱۰۰) عَنِ ابْنِ الْمُغِيْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ ، عَنْ أَبِيْهِ قَالَ : تَوَضَّأَ النَّبِيُّ ﷺ وَمَسَحَ عَلَى الْخُفَّيْنِ وَالْعِمَامَةِ.

(صحیح) صحیح ابی داؤد (۱۳۷۔۱۳۸)

ترجمہ: روایت ہے ابن مغیرہ سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے کہا وضو کیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اور مسح کیا موزوں اور عمامے پر۔

فائدہ: کہا بکر نے سنا میں نے ابن مغیرہ سے اور ذکر کیا محمد بن بشار نے اس حدیث میں دوسری جگہ مسح کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پیشانی اور عمامے پر اور مروی ہے یہ حدیث کئی سندوں سے مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ سے اور ذکر کیا بعض نے مسح ناصیہ اور عمامہ کا اور نہیں ذکر کیا بعض نے ناصیہ کا، سنا میں نے احمد بن حسن سے کہتے تھے سنا میں نے احمد بن حنبل سے کہتے تھے نہیں دیکھا میں نے مثل یحییٰ بن سعید

قطان کے اپنی آنکھوں سے اور اس باب میں عمرو بن امیہ اور سلمان اور ثوبان اور ابوامامہ سے بھی روایت ہے، کہا ابوعیسیٰ (امام ترمذی) نے حدیث مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ کی حسن ہے صحیح ہے اور یہی قول ہے کتنے لوگوں کا صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین سے جیسے ابوبکر رضی اللہ عنہ اور عمر رضی اللہ عنہ اور انس رضی اللہ عنہ ہیں اور یہی کہتے ہیں اوزاعی اور اسحاق اور احمد کہ مسح کرے عمامہ پر اور کہا سنا میں نے جارود بن معاذ سے کہتے تھے سنا میں نے وکیع بن جراح سے کہتے تھے مسح عمامے کا کافی ہے اس حدیث کی رو سے، روایت کی ہم سے قتیبہ بن سعید نے ان سے بشر بن مفضل نے۔ ان سے عبدالرحمٰن بن اسحاق نے ان سے ابوعبیدہ بن محمد بن عمار بن یاسر نے کہا پوچھا میں نے جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے حکم موزے کا تو فرمایا: وہ تو سنت ہے اے بھتیجے میرے' اور پوچھا میں نے مسح عمامہ کا تو فرمایا: چھوے بالوں کو یعنی کچھ سر کے بالوں پر مسح کر لے باقی عمامہ پر اور کہا بعض علمائے صحابہ اور تابعین نے کہ مسح نہ کرے عمامہ پر مگر یہ کہ مسح کرے سر کا بھی اس کے ساتھ اور یہی قول ہے سفیان ثوری کا اور مالک بن انس رحمہ اللہ اور ابن مبارک رحمہ اللہ اور شافعی رحمہ اللہ کا۔

❀❀❀❀

(۱۰۱) عَنْ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ، عَنْ بِلَالٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ مَسَحَ عَلَى الْخُفَّيْنِ وَالْخِمَارِ.
(صحيح) الروض (۸۷۲، ۱۰۰۵)

ترجمہ: روایت ہے حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ سے کہ مسح کیا رسول اللہ ﷺ نے موزوں اور عمامہ پر۔

(۱۰۲) عَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَمَّارِ بْنِ يَاسِرٍ قَالَ: سَأَلْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِاللّٰهِ، عَنِ الْمَسْحِ عَلَى الْخُفَّيْنِ؟ فَقَالَ: السُّنَّةُ يَا ابْنَ أَخِي. قَالَ: وَسَأَلْتُهُ عَنِ الْمَسْحِ عَلَى الْعِمَامَةِ؟ فَقَالَ أَمِسَّ الشَّعْرَ الْمَاءَ (صحيح الاسناد)

ترجمہ: ابوعبیدہ بن محمد بن عمار بن یاسر نے کہا: پوچھا میں نے جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے حکم موزوں پر مسح کرنے کا تو فرمایا: ''وہ تو سنت ہے اے میرے بھتیجے'' اور پوچھا میں نے مسح کرنا عمامہ کا تو فرمایا: ''چھوے بالوں کو''۔

❀❀❀❀

۷۶۔ بَابُ: مَا جَآءَ فِي الْغُسْلِ مِنَ الْجَنَابَةِ.

غسل جنابت کے بیان میں

(۱۰۳) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، عَنْ خَالَتِهِ مَيْمُونَةَ، قَالَتْ: وَضَعْتُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غُسْلًا فَاغْتَسَلَ مِنَ الْجَنَابَةِ فَأَكْفَأَ الْإِنَاءَ بِشِمَالِهِ عَلَى يَمِينِهِ فَغَسَلَ كَفَّيْهِ، ثُمَّ أَدْخَلَ يَدَهُ فِي الْإِنَاءِ فَأَفَاضَ عَلَى فَرْجِهِ، ثُمَّ دَلَكَ بِيَدِهِ الْحَائِطَ، أَوِ الْأَرْضَ، ثُمَّ مَضْمَضَ وَاسْتَنْشَقَ، وَغَسَلَ وَجْهَهُ وَذِرَاعَيْهِ، ثُمَّ أَفَاضَ عَلَى رَأْسِهِ ثَلَاثًا، ثُمَّ أَفَاضَ عَلَى سَائِرِ جَسَدِهِ ثُمَّ تَنَحَّى فَغَسَلَ رِجْلَيْهِ. (صحيح)

ترجمہ: روایت ہے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے وہ روایت کرتے ہیں اپنی خالہ میمونہ رضی اللہ عنہا سے کہا رکھا میں نے رسول اللہ ﷺ کے لیے پانی غسل کا سو نہائے آپ ﷺ جنابت سے سو جھکایا آپ ﷺ نے بائیں ہاتھ سے برتن داہنے ہاتھ پر پھر دھوئے دونوں ہاتھ پھر ہاتھ ڈالا برتن میں اور پانی بہایا اپنے ستر پر پھر ملا اپنا ہاتھ دیوار یا زمین سے پھر کلی کی اور ناک میں پانی ڈالا اور منہ اور کلائیاں دھوئیں اور بہایا سر پر پانی تین بار پھر بہایا سارے بدن پر، پھر جدا ہو کر اس جگہ سے پیر دھوئے۔

فائدہ: کہا ابو عیسیٰ (امام ترمذی) نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور اس باب میں ام سلمہ اور جابر اور ابو سعید اور جبیر بن مطعم اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔

❀❀❀❀

(١٠٤) عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَت : كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِذَا أَرَادَ أَنْ يَّغْتَسِلَ مِنَ الْجَنَابَةِ بَدَأَ بِغَسْلِ يَدَيْهِ قَبْلَ اَنْ يُدْخِلَهُمَا الْإِنَاءَ، ثُمَّ غَسَلَ فَرْجَهُ، وَيَتَوَضَّأُ وُضُوْءَهُ لِلصَّلٰوةِ ، ثُمَّ يُشَرِّبُ شَعْرَهُ الْمَاءَ ، ثُمَّ يَحْثِيْ عَلٰى رَأْسِهِ ثَلَاثَ حَثَيَاتٍ. (صحيح ، الارواء ١٣٢)

ترجمہ: روایت ہے عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ تھے رسول اللہ ﷺ جب ارادہ کرتے اس کا کہ غسل کریں جنابت سے شروع کرتے اپنے دونوں ہاتھوں سے قبل اس کے کہ ڈالیں برتن میں پھر دھوتے ستر اپنا اور وضو کرتے مثل وضو اپنے کے نماز کے لیے، پھر پلاتے بالوں کو پانی پھر ڈالتے اپنے سر پر تین چلو۔

فائدہ : کہا ابو عیسیٰ (امام ترمذی) نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور اسی کو اختیار کیا ہے علماء نے غسل جنابت میں کہ وضو کرے پہلے نماز کا سا پھر پانی بہاوے اپنے سر پر تین بار پھر سارے بدن پر، پھر پیر دھوئے اور اسی پر عمل ہے اہل علم کا اور کہتے ہیں کہ اگر غوطہ مارے جنبی پانی میں اور وضو نہ کرے تو بھی کافی ہوتا ہے اور یہی قول ہے شافعی رحمہ اللہ اور احمد رحمہ اللہ اور اسحاق رحمہ اللہ کا۔

❀❀❀❀

٧٧۔ بَابُ : هَلْ تَنْقُضُ الْمَرْأَةُ شَعْرَهَا عِنْدَ الْغُسْلِ؟

کیا عورت نہاتے ہوئے چوٹی کھولے گی؟

(١٠٥) عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ ، قَالَتْ : قُلْتُ : يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ اِنِّيْ امْرَأَةٌ اَشُدُّ ضَفْرَ رَأْسِيْ ، اَفَاَنْقُضُهُ لِغُسْلِ الْجَنَابَةِ ؟ قَالَ: ((لَا اِنَّمَا يَكْفِيْكِ اَنْ تَحْثِيْ عَلٰى رَأْسِكَ ثَلٰثَ حَثَيَاتٍ مِنْ مَاءٍ ، ثُمَّ تُفِيْضِيْ عَلٰى سَائِرِ جَسَدِكِ الْمَآءَ فَتَطْهُرِيْنَ. اَوْقَالَ: فَاِذَا اَنْتِ قَدْ تَطَهَّرْتِ)).

(صحيح) الارواء (١٣٦) صحيح أبي داؤد (٢٤٥) الصحيحة (١٨٩)

ترجمہ: روایت ہے ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے کہا عرض کیا میں نے یارسول اللہ ﷺ میں ایسی عورت ہوں کہ مضبوط باندھتی ہوں چوٹی اپنے سر کی کیا کھولا کروں اسے غسل جنابت کے لیے؟ فرمایا آپ ﷺ نے: نہیں کافی ہے تجھے تین چلو ڈالنا سر پر پانی کے پھر بہادے تو سارے بدن پر پانی پس پاک ہوگئی تو، یا فرمایا فَإِذَا أَنْتِ قَدْ تَطَهَّرْتِ راوی کو شک ہے مطلب دونوں کا ایک ہے۔

فائدہ: کہا ابوعیسیٰ (امام ترمذی) نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے اہل علم کا کہ عورت جب نہائے جنابت سے تو نہ کھولے اپنی چوٹی' کافی ہے اس کو سر پر پانی بہانا۔

❀❀❀❀

۷۸۔ بَابُ : مَا جَآءَ اَنَّ تَحْتَ كُلِّ شَعْرَةٍ جَنَابَةً

اس بیان میں کہ ہر بال کے نیچے جنابت ہے

(۱۰۶) عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ : ((تَحْتَ كُلِّ شَعْرَةٍ جَنَابَةٌ فَاغْسِلُوا الشَّعْرَ وَانْقُوا الْبَشَرَةَ)). (ضعیف المشكاة (٤٤٣) ضعيف ابی داؤد (٣٧) الروض النضير (٧٠٤) اس میں حارث بن وجیہ راوی ضعیف ہے۔ تقریب (1056)

ترجمہ: روایت ہے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا رسول ﷺ نے: ہر بال کے نیچے جنابت ہے سو دھوؤ بالوں کو اور صاف کرو بدن کو۔

فائدہ: اور اس باب میں علی رضی اللہ عنہ اور انس رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے کہا ابوعیسیٰ (امام ترمذی) نے حدیث حارث بن وجیہ کی غریب ہے نہیں پہچانتے ہم ان کو مگر ان کی روایت سے اور وہ کچھ ایسے قوی شیخ نہیں ہیں اور روایت کیا ہے ان سے کئی ایک اماموں نے اور انہوں نے ہی یہ حدیث روایت کی ہے مالک بن دینار سے اور کہتے ہیں ان کو حارث بن وجیہ اور کبھی ابن وجیہ فقط

❀❀❀❀

۷۹۔ بَابُ : الْوُضُوْءِ بَعْدَ الْغُسْلِ

غسل کے بعد وضو کے بیان میں

(۱۰۷) عَنْ عَائِشَةَ : اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ كَانَ لَا يَتَوَضَّأُ بَعْدَ الْغُسْلِ. (صحیح عند الالبانی) المشكاة (٤٤٥) صحيح أبي داود (٢٤٤) بعض محققین کہتے ہیں ضعیف ہے کیونکہ ابواسحاق مدلس ہے اور سماع کی صراحت نہیں۔

ترجمہ: روایت ہے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ نبی ﷺ وضو نہیں کرتے تھے غسل کے بعد اور یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

فائدہ: کہا ابوعیسیٰ (امام ترمذی) نے یہ قول ہے بہت لوگوں کا صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین اور تابعین سے کہ وضو نہ کرے بعد غسل کے۔

❀❀❀❀

۸۰۔ بَابُ : مَا جَآءَ: إِذَا الْتَقَى الْخِتَانَانِ وَجَبَ الْغُسْلُ

اس بیان میں کہ جب عورت اور مرد کے ختنے کے مقام مل جائیں تو غسل واجب ہوتا ہے اور وہ ملتے ہیں جب حشفہ قبل عورت میں داخل ہو

(۱۰۸) عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ : إِذَا جَاوَزَ الْخِتَانُ الْخِتَانَ ، وَجَبَ الْغُسْلُ ، فَعَلْتُهُ أَنَا وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاغْتَسَلْنَا.

(صحيح) ابن ماجه (٦٠٨) الصحيحة (١٢٦١) الارواء (٨٠) المشكاة (٤٤٢)

ترجمہ: روایت ہے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ جب بڑھ جائے ختنے کا مقام ختنے کے مقام سے تو واجب ہو چکا غسل' کیا میں نے اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے پھر نہائے ہم دونوں۔

فائدہ: اور اس باب میں روایت ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ اور عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما اور رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ سے۔

❀❀❀❀

(۱۰۹) عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَتْ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : ((إِذَا جَاوَزَ الْخِتَانُ الْخِتَانَ وَجَبَ الْغُسْلُ)). (صحيح ، الارواء ١/ ١٢١)

ترجمہ: روایت ہے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب بڑھ جائے ختنہ کی جگہ ختنہ سے تو واجب ہو چکا غسل۔

فائدہ: کہا ابو عیسیٰ (امام ترمذی) نے حدیث عائشہ رضی اللہ عنہا کی حسن ہے صحیح ہے اور مروی ہے یہ حدیث حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کئی سندوں سے کہ جب بڑھ جائے اور مل جائے مرد کی ختنہ کی جگہ عورت کے ختنہ کی جگہ سے تو واجب ہو جاتا ہے غسل اور یہی قول ہے اکثر علمائے صحابہ رضی اللہ عنہم کا جیسے ابو بکر رضی اللہ عنہ اور عمر رضی اللہ عنہ اور عثمان رضی اللہ عنہ اور علی رضی اللہ عنہ اور عائشہ رضی اللہ عنہا اور یہی قول ہے فقہاء کا تابعین رحمہم اللہ سے اور جو بعد ان کے تھے مثل سفیان ثوری رحمہ اللہ اور شافعی رحمہ اللہ اور احمد رحمہ اللہ اور اسحاق رحمہ اللہ کے کہ جب مل جائے ختنہ کا مقام ختنے کے مقام سے تو واجب ہوتا ہے غسل۔

❀❀❀❀

۸۱۔ بَابُ : مَا جَآءَ أَنَّ الْمَآءَ مِنَ الْمَآءِ

اس بیان میں کہ منی نکلنے سے غسل فرض ہوتا ہے

(۱۱۰) عَنْ أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: إِنَّمَا كَانَ الْمَاءُ مِنَ الْمَاءِ رُخْصَةً فِيْ أَوَّلِ الْإِسْلَامِ، ثُمَّ نُهِيَ عَنْهَا.

(صحيح) صحيح أبي داود (٢٠٧، ٢٠٨)

ترجمہ: روایت ہے ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے کہ انہوں نے فرمایا غسل جب ہی فرض ہوتا ہے کہ منی نکلے یہ ابتدائے اسلام میں تھا منسوخ ہوا۔

فائدہ: روایت کی ہم سے احمد بن منیع نے انہوں نے ابن مبارک سے انہوں نے معمر سے انہوں نے زہری سے اسی اسناد سے اسی حدیث کی مانند، کہا ابوعیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے اور یہ حکم کہ نہانا جب ہی فرض ہوتا ہے کہ جب منی نکلے اور اگر کوئی اپنی بیوی سے صحبت کرے اور منی نہ نکلے تو غسل فرض نہیں ہوتا۔ یہ ابتدائے اسلام میں تھا پھر منسوخ ہوا اور ایسا ہی مروی ہے کہ کئی ایک صحابیوں سے جیسے ابی بن کعب اور رافع بن خدیج اور اسی پر عمل ہے اکثر علماء کا کہ جب آدمی جماع کرے اپنی عورت سے فرج میں واجب ہو چکا ان پر غسل اگرچہ انزال نہ ہو روایت کی ہم سے علی بن حجر نے انہوں نے شریک سے انہوں نے ابوالجحاف سے انہوں نے عکرمہ سے انہوں ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہ کہا ابن عباس رضی اللہ عنہما نے نہانا منی نکلنے سے فرض ہوتا ہے، یہ حکم احتلام کا ہے کہا ابوعیسیٰ نے سنا میں نے جارود سے کہتے تھے سنا میں نے وکیع سے کہتے تھے نہیں ملی ہم کو یہ حدیث مگر شریک کے پاس سے اور اس باب میں روایت ہے عثمان بن عفان اور علی بن ابی طالب اور زبیر اور طلحہ اور ابوایوب اور ابوسعید سے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے الماء من الماء یعنی غسل کرنا منی نکلنے سے فرض ہوتا ہے اور ابوالجحاف کا نام داؤد بن ابی عوف ہے اور مروی ہے سفیان ثوری سے کہا انہوں نے خبر دی ہم کو ابوالجحاف نے اور تھے وہ مرد پسندیدہ۔

(۱۱۱) عن الزُّهرِيِّ : بِهٰذَا الإِسْنَادِ : مِثْلَهُ.

ترجمہ: روایت ہے زہری سے اسی اسناد سے اسی حدیث کی مانند۔

❀❀❀❀

(۱۱۲) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ : إِنَّمَا الْمَاءُ مِنَ الْمَاءِ فِي الْإِحْتَلَامِ. (صحیح عند الالبانی. دون قوله "فی الاحتلام" وهو ضعیف الاسناد موقوف) بعض محققین کہتے اس کی سند شریک قاضی مدلس کے عنعنہ کی وجہ سے ضعیف ہے۔

ترجمہ: روایت ہے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہتے ہیں کہ بے شک پانی پانی سے ہے احتلام کے بارے میں۔

❀❀❀❀

۸۲۔ بَابُ : مَا جَاءَ فِيمَنْ يَسْتَيْقِظُ وَيَرَى بَلَلًا ، وَلَا يَذْكُرُ احْتِلَامًا

اس بیان میں کہ جو نیند سے اٹھ کر اپنے کپڑوں میں تری دیکھے اور احتلام کا خیال نہ ہو

(۱۱۳) عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ : سُئِلَ النَّبِيُّ ﷺ عَنِ الرَّجُلِ يَجِدُ الْبَلَلَ وَلَا يَذْكُرُ احْتِلَامًا ؟ قَالَ : ((يَغْتَسِلُ)) ، وَعَنِ الرَّجُلِ يَرٰى اَنَّهُ قَدِ احْتَلَمَ وَلَمْ يَجِدْ بَلَلًا ؟ قَالَ: ((لَا غُسْلَ عَلَيْهِ))،

قَالَتْ اُمُّ سَلَمَةَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ هَلْ عَلَى الْمَرْأَةِ تَرٰى ذٰلِكَ غُسْلٌ ؟ قَالَ: ((نَعَمْ ، اِنَّ النِّسَآءَ شَقَآئِقُ الرِّجَالِ)). (صحيح عند الالبانی) صحيح ابی داؤد (٢٣٤) بعض محققین کہتے ہیں ضعیف ہے خود ترمذی نے کہا ہے کہ عبداللہ راوی کو یحییٰ نے ضعیف کہا ہے۔

ترجمہ: روایت ہے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ پوچھا گیا رسول اللہ ﷺ سے کہ جو شخص پائے تری یعنی سونے کے بعد اور یاد نہ رکھتا ہو خواب فرمایا آپ نے وہ نہائے اور پوچھا جو شخص گمان رکھتا ہے کہ مجھ کو نہانے کی حاجت ہوئی ہے اور پھر نہ پائے اپنے کپڑوں میں تری یعنی نشان منی کا فرمایا اس کو نہانا کچھ ضرور نہیں اور کہا ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے یارسول اللہ! اگر عورت ایسا دیکھے کیا وہ بھی نہائے آپ نے فرمایا ہاں عورتیں تو مانند مردوں کے ہیں یعنی شرع میں سب برابر ہیں۔

فائدہ: کہا ابوعیسیٰ (امام ترمذی) نے اور روایت کی ہے یہ حدیث عبداللہ بن عمر نے عبید اللہ بن عمر سے یعنی حدیث حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی کہ جب پائے آدمی تری اور یاد نہ رکھتا ہو احتلام، اور عبداللہ کو ضعیف کہا ہے یحییٰ سعید بن قطان نے ان کے حافظہ کے سبب سے اور یہ قول ہے کتنے ایک علماء کا صحابہ اور تابعین سے کہ جب جاگے اور دیکھے تری تو غسل کرے اور یہی کہتے ہیں سفیان ثوری اور احمدؒ اور کہا بعض علماء نے تابعین سے کہ غسل جب واجب ہوتا ہے کہ جب تری منی کی ہو اور یہی قول ہے شافعی اور اسحاق کا کہ جب دیکھے خواب اور نہ دیکھے تری تو غسل نہیں ضرور اس کو تمام علماء کے نزدیک' مترجم کہتا ہے یعنی اگر بالکل تری نہ دیکھے اور خواب ہی دیکھا ہو تو کسی کے نزدیک غسل واجب نہیں ہوتا اور یہ متفق علیہ مسئلہ ہے اور جب تری دیکھے تو بعض نے کہا ضرور نہانا چاہیے خواہ وہ تری منی کی ہو یا نہ ہو، اور بعض نے کہا جب یقین ہو کہ تری منی کی نہیں تو نہانا ضروری نہیں۔

٨٣۔ بَابُ : مَا جَآءَ فِي الْمَنِيِّ وَالْمَذِيِّ

منی اور مذی کے بیان میں

(١١٤) عَنْ عَلِيٍّ قَالَ: سَأَلْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْمَذْيِ فَقَالَ: ((مِنَ الْمَذْيِ الْوُضُوْءُ ، وَمِنَ الْمَنِيِّ الْغُسْلُ)). (صحيح عند الالبانی) ابن ماجه (٥٠٤) صحيح ابی داؤد (٢٠٠) الارواء (٤٧ و ١٢٥) .

ترجمہ: روایت ہے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے کہ پوچھا میں نے رسول اللہ ﷺ سے مذی کا حال تو آپ ﷺ نے فرمایا مذی سے وضو واجب ہو جاتا ہے اور منی سے غسل۔ (بعض محققین نے اس کی سند کو ضعیف کہا ہے۔)

فائدہ: اور اس باب میں مقداد بن اسود اور ابی بن کعب سے بھی روایت ہے کہا ابوعیسیٰ (امام ترمذی) نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور وضو مروی ہے بواسطہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے رسول اللہ ﷺ سے کئی سندوں سے کہ مذی سے وضو اور منی سے غسل واجب ہوتا ہے اور یہی قول ہے تمام اہل علم کا اصحاب نبی ﷺ اور تابعین سے اور یہی کہتے ہیں شافعی رحمہ اللہ اور احمد رحمہ اللہ اور اسحاق رحمہ اللہ۔

❀❀❀❀

۸۴۔ بَابُ : فِي الْمَذِيِّ يُصِيبُ الثَّوْبَ

مذی کے بیان میں جب کپڑے پر لگ جائے

(۱۱۵) عَنْ سَعِيدِ بْنِ عُبَيْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ۔ هُوَ ابْنُ السَّبَّاقِ۔ عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ سَهْلِ بْنِ حُنَيْفٍ قَالَ : كُنْتُ أَلْقَى مِنَ الْمَذْيِ شِدَّةً وَعَنَاءً، فَكُنْتُ أُكْثِرُ مِنْهُ الْغُسْلَ فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لِرَسُولِ اللّٰهِ ﷺ وَسَأَلْتُهُ عَنْهُ ؟ فَقَالَ: ((إِنَّمَا يُجْزِئُكَ مِنْ ذٰلِكَ الْوُضُوءُ)) قُلْتُ يَارَسُولَ اللّٰهِ كَيْفَ بِمَا يُصِيبُ ثَوْبِي مِنْهُ؟ قَالَ: ((يَكْفِيكَ أَنْ تَأْخُذَ كَفًّا مِنْ مَاءٍ فَتَنْضَحَ بِهِ ثَوْبَكَ حَيْثُ تَرٰى أَنَّهُ أَصَابَ مِنْهُ)).

(صحيح) صحيح ابى داؤد (۲۰٤)

ترجمہ: روایت ہے سعید بن ابو عبید رضی اللہ عنہ سے کہ وہ بیٹے سباق کے ہیں وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے وہ سہل بن حنیف سے کہا کہ پہنچتی تھی مجھ کو سختی اور تکلیف مذی سے کہ میں نہاتا تھا اس سے بار بار سو ذکر کیا میں نے رسول اللہ ﷺ سے اور پوچھا سو فرمایا آپ ﷺ نے کافی ہے تجھ کو وضو کرنا یعنی مذی سے وضو ٹوٹتا ہے غسل واجب نہیں ہوتا، عرض کیا میں نے یا رسول اللہ ﷺ کیا کروں اگر لگ جائے کپڑے میں کہا کافی ہے تجھ کو ایک چلو پانی لے کر اس پر چھڑک دے جہاں لگی دیکھے۔

فائدہ: کہا ابو عیسیٰ (امام ترمذی) نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور نہیں جانتے ہم کسی کو روایت کیا ہو ایسا مضمون مذی میں سوائے محمد بن اسحاق کے اور اختلاف ہے علماء کا مذی میں جب لگے کپڑے پر، بعض کہتے ہیں غسل[1] ضروری ہے اور یہی قول ہے شافعی رحمہ اللہ اور اسحاق رحمہ اللہ اور بعض کے نزدیک کافی ہے پانی کا چھڑکنا اور کہا احمد نے امید ہے مجھ کو کافی ہو پانی چھڑکنا۔

۸۵۔ بَابُ : مَا جَاءَ فِي الْمَنِيِّ يُصِيبُ الثَّوْبَ

منی کے بیان میں جب کپڑے پر لگ جائے

(۱۱٦) عَنْ هَمَّامِ بْنِ الْحَارِثِ رحمہ اللہ قَالَ: ضَافَ عَائِشَةَ ضَيْفٌ، فَأَمَرَتْ لَهُ بِمِلْحَفَةٍ صَفْرَاءَ فَنَامَ فِيهَا ، فَاحْتَلَمَ ، فَاسْتَحْيَى أَنْ يُرْسِلَ بِهَا ، وَبِهَا أَثَرُ الْاِحْتِلَامِ ، فَغَمَسَهَا فِي الْمَاءِ ، ثُمَّ أَرْسَلَ بِهَا ، فَقَالَتْ عَائِشَةُ : لِمَ أَفْسَدَ عَلَيْنَا ثَوْبَنَا ؟ إِنَّمَا كَانَ يَكْفِيهِ أَنْ يَفْرُكَهُ بِأَصَابِعِهِ ، وَرُبَّمَا فَرَكْتُهُ مِنْ ثَوْبِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ بِأَصَابِعِي. (صحيح) ابن ماجه (٥٣٨)

ترجمہ: روایت ہے ہمام بن حارث سے کہ کہا ایک مہمان آیا حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس سو حکم کیا آپ ﷺ نے اس کو زرد چادر دینے کا پھر سویا وہ اور احتلام ہوا اس کو سو شرمایا کہ بھیجے چادر کو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس اور اس میں منی بھری ہوئی ہو سو ڈبو دیا چادر کو پانی میں پھر بھیج دیا تو فرمایا حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کیوں خراب کر دی ہماری چادر کافی تھا اس کو کھرچنا انگلیوں

سے اور میں نے اکثر کھرچی ہے منی رسول اللہ ﷺ کے کپڑے سے اپنی انگلیوں سے۔

فائدہ: کہا ابوعیسیٰ (امام ترمذی) نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور یہی قول ہے کتنے فقہاء کا جیسے سفیان اور احمد اور اسحاق کہتے ہیں منی جب لگے کپڑے میں تو کافی ہے کھرچ ڈالنا، دھونا ضروری نہیں اور ایسا ہی روایت کیا ہے منصور نے ابراہیم سے انہوں نے ہمام بن حارث سے انہوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مثل روایت اعمش کی جو ابھی مذکور ہوئی اور مروی ہے ابومعشر سے یہ حدیث روایت کرتے ہیں وہ ابراہیم سے وہ اسود سے وہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے اور حدیث اعمش کی بہت صحیح ہے۔

٨٦۔ باب غسل المنی من الثوب

کپڑے سے منی دھونے کے بیان میں

(١١٧) عَنْ عَائِشَةَ: اَنَّهَا غَسَلَتْ مَنِيًّا مِنْ ثَوْبِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ. (صحیح عند الالبانی) ابن ماجه (٥٣٦) الارواء (١٨٠) صحیح ابی داؤد (٣٩٧) بعض محققین کہتے ہیں اس کی سنداً ابواسحاق مدلس کی وجہ سے ضعیف ہے۔

ترجمہ: روایت ہے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ انہوں نے دھوئی منی کپڑے سے رسول اللہ ﷺ کی۔

فائدہ: کہا ابوعیسیٰ (امام ترمذی) نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور حدیث حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی منی دھونے کی جامہ رسول اللہ ﷺ سے کچھ مخالف نہیں اس حدیث کے جس میں کھرچنا ہے اگرچہ کھرچنا بھی کافی ہے اور اچھا لگتا ہے مرد کو کہ نہ دکھائی دے اثر منی کا اپنے کپڑے پر اور ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا منی بمنزلہ تھوک[1] کے ہے پھینک دے اس کو اور دور کر دے اگرچہ لکڑی سے ہو سکے۔

❀ ❀ ❀ ❀

٨٧۔ بَابُ: مَا جَاءَ فِي الْجُنُبِ يَنَامُ قَبْلَ اَنْ يَّغْتَسِلَ

جنب کے بیان میں کہ بے نہائے سو رہے

(١١٨) عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَنَامُ وَهُوَ جُنُبٌ وَلَا يَمَسُّ مَآءً.

(صحیح) آداب الزفاف (٣٩) مختصر الشمائل (٢٢٣) صحیح ابی داؤد (٢٢٣)

ترجمہ: روایت ہے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ رسول اللہ ﷺ سو جایا کرتے تھے جنابت میں اور پانی کو ہاتھ نہ لگاتے تھے۔

فائدہ: روایت کی ہم سے ہناد نے انہوں نے وکیع سے انہوں نے سفیان سے انہوں نے ابواسحاق رحمہ اللہ سے مانند اوپر کی روایت کے کہا ابوعیسیٰ (امام ترمذی) نے یہی قول ہے ابن مسیّب وغیرہ کا اور مروی ہے اکثر لوگوں سے وہ روایت کرتے ہیں اسود رضی اللہ عنہ سے بواسطہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے، نبی ﷺ وضو کر لیا کرتے تھے سونے سے پہلے اور یہ زیادہ صحیح ہے ابواسحاق کی حدیث سے جو

[1] دھونا ١٢ منہ۔

مروی ہے اسود سے اور روایت کی ابو اسحاق سے یہ حدیث شعبہ نے اور ثوری اور کتنے لوگوں نے اور گمان کیا ہے اس میں غلطی ہوئی ہے ابو اسحاق سے۔

• (۱۱۹) عَنْ عَائِشَةَ ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ : أَنَّهُ كَانَ يَتَوَضَّأُ قَبْلَ أَنْ يَنَامَ. (بعض محققین کہتے ہیں یہ سند ابواسحاق مدلس کی وجہ سے ضعیف ہے۔)

ترجمہ: روایت ہے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے وہ نبی ﷺ سے بیان کرتی ہیں کہ آپ ﷺ وضو کر لیا کرتے تھے سونے سے پہلے۔

۸۸۔ بَابُ : فِي الْوُضُوءِ لِلْجُنُبِ إِذَا اَرَادَ اَنْ يَنَامَ

اس بیان میں کہ جنبی جب سونے لگے تو وضو کر لے

(۱۲۰) عَنْ عُمَرَ رضی اللہ عنہ اَنَّهُ سَأَلَ النَّبِيَّ ﷺ: اَيَنَامُ اَحَدُنَا وَهُوَ جُنُبٌ ؟ قَالَ: ((نَعَمْ ، اِذَا تَوَضَّأَ)).

(اسناده صحيح) آداب الزفاف (۳۷) صحيح ابى داؤد (۲۱۷)

ترجمہ: روایت ہے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے پوچھا انہوں نے نبی ﷺ سے کیا سورہے کوئی ہم میں سے جنابت میں آپ ﷺ نے فرمایا ہاں مگر جب وضو کرے۔

فائدہ: اور اس باب میں عمار اور عائشہ اور جابر اور ابوسعید اور ام سلمہ رضی اللہ عنہم سے روایت ہے کہا ابو عیسیٰ (امام ترمذی) نے حدیث عمر رضی اللہ عنہ کی اس باب میں بہت اچھی اور صحیح ہے اور یہی قول ہے کتنے صحابیوں اور تابعین اور سفیان ثوری اور شافعی اور احمد اور اسحاق کا کہتے ہیں جب ارادہ کرے جنب سونے کا تو وضو کر لے۔

۸۹۔ بَابُ : مَاجَاءَ فِي مُصَافَحَةِ الْجُنُبِ

جنبی سے مصافحہ کرنے کے بیان میں

(۱۲۱) عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ لَقِيَهُ وَهُوَ جُنُبٌ قَالَ: فَانْبَجَسْتُ، أَيْ فَأَنْخَنَسْتُ فَاغْتَسَلْتُ ، ثُمَّ جِئْتُ ، فَقَالَ: ((أَيْنَ كُنْتَ؟. اَوْ: اَيْنَ ذَهَبْتَ؟)) قُلْتُ : اِنِّي كُنْتُ جُنُبًا. قَالَ: ((اِنَّ الْمُؤْمِنَ لَا يَنْجُسُ)). (اسناده صحيح) الارواء (٤٧٤) صحيح ابى داؤد (٢٢٥)

ترجمہ: روایت ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ ملاقات کی ان سے رسول اللہ ﷺ نے اور وہ جنب تھے کہا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے میں آنکھ بچا کر نکل گیا آپ ﷺ کے پاس سے اور نہایا پھر آیا سو فرمایا آپ ﷺ نے کہاں چل دیئے تھے؟ تم یا کہاں تھے عرض کیا میں نے جنب تھا فرمایا آپ ﷺ نے مؤمن کبھی ناپاک نہیں ہوتا۔

فائدہ: اور اس باب میں روایت ہے حذیفہ سے کہا ابو عیسیٰ (امام ترمذی) نے حدیث ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی حسن ہے صحیح ہے اور رخصت دی ہے بعض نے اہل علم سے مصافحہ کرنے کی جنب سے اور کہا کچھ مضائقہ نہیں جنب اور حائض کے پسینے میں۔

ل مخاط بقول قاموس رینٹ کو کہتے ہیں اور بقول صاحب نہایہ تھوک کو۔

۹۰۔ بَابُ : مَا جَاءَ فِي الْمَرْأَةِ تَرٰى فِي الْمَنَامِ مِثْلَ مَا يَرَى الرَّجُلُ

اس عورت کے بیان میں جوخواب میں ایسی چیز دیکھے جومرد دیکھتا ہے، یعنی صحبت کرنا

(۱۲۲) عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ : جَاءَتْ أُمُّ سُلَيْمٍ ابْنَةُ مِلْحَانَ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَتْ : يَا رَسُولَ اللّٰهِ! إِنَّ اللّٰهَ لَا يَسْتَحْيِي مِنَ الْحَقِّ فَهَلْ عَلَى الْمَرْأَةِ. تَعْنِي غُسْلاً. إِذَا هِيَ رَأَتْ فِي الْمَنَامِ مِثْلَ مَا يَرَى الرَّجُلُ؟ قَالَ : ((نَعَمْ إِذَا هِيَ رَأَتِ الْمَاءَ فَلْتَغْتَسِلْ)). قَالَتْ أُمُّ سَلَمَةَ: قُلْتُ لَهَا: فَضَحْتِ النِّسَآءَ يَا أُمَّ سُلَيْمٍ.

(صحيح) الروض (۱۲۰۱) صحيح ابی داؤد (۲۳۶)

ترجمہ: روایت ہے ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے کہ آئیں ام سلیم بیٹی ملحان کی نبی ﷺ کے پاس اور کہا یارسول اللہ ﷺ اللہ تو شرماتا نہیں حق سے سو کیا عورت پر بھی غسل ہے جب دیکھے خواب میں جیسا دیکھتا ہے مرد، تو فرمایا ہاں اس پر بھی غسل ہے، جب دیکھے وہ منی کو نہائے کہا ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے کہا میں نے تو نے فضیحت کیا عورتوں کو اے ام سلیم!۔

فائدہ: کہا ابوعیسیٰ (امام ترمذی) نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور یہی قول ہے تمام فقہاء کا کہ عورت جب دیکھے خواب میں جو دیکھتا ہے مرد اور انزال بھی ہو تو بے شک اس پر نہانا فرض ہے اور یہی قول ہے سفیان ثوری رحمہ اللہ اور شافعی رحمہ اللہ کا اور اس باب میں روایت ہے ام سلیم اور خولہ اور عائشہ اور انس رضی اللہ عنہم سے۔

۹۱۔ بَابُ : مَا جَاءَ فِي الرَّجُلِ يَسْتَدْفِيءُ بِالْمَرْأَةِ بَعْدَ الْغُسْلِ

اس بیان میں کہ مرد نہانے کے بعد گرمی لینے کے لیے اپنا بدن عورت کے بدن سے لگائے

(۱۲۳) عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ: رُبَّمَا اغْتَسَلَ النَّبِيُّ ﷺ مِنَ الْجَنَابَةِ ثُمَّ جَاءَ فَاسْتَدْفَأَ بِي فَضَمَمْتُهُ إِلَيَّ وَلَمْ أَغْتَسِلْ. (ضعيف) المشكاة (۴۵۹) ضعيف ابی داؤد (۴۴) سلسله احاديث الضعيفة (۵۶۵۷) اس کی سند میں حریث ابن ابی مطر راوی ضعیف ہے۔ تقریب التہذیب (۱۱۸۲)

ترجمہ: روایت ہے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا کہ اکثر نہاتے رسول اللہ ﷺ جنابت سے پھر آتے اور گرمی لیتے میرے بدن سے سو میں چمٹا لیتی ان کو اپنے ساتھ اور میں نہائی نہیں ہوتی تھی۔

فائدہ: کہا ابوعیسیٰ (امام ترمذی) نے اس حدیث کی اسناد میں کچھ مضائقہ نہیں ہے اور یہی قول ہے کتنے لوگوں کا صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین اور تابعین سے کہ مرد جب نہا چکے تو گرمی لے اپنی بیوی کے بدن سے اور سور ہے اس کے ساتھ نہانے سے پیشتر اور یہی قول ہے سفیان ثوری کا اور شافعی اور احمد اور اسحاق کا۔

❁ ❁ ❁ ❁

۹۲۔ بَابُ : مَا جَاءَ فِي التَّيَمُّمِ لِلْجُنُبِ إِذَا لَمْ يَجِدِ الْمَآءَ

پانی نہ ملنے کی صورت میں جنبی کے تیمّم کرنے کے بیان میں

(۱۲۴) عَنْ اَبِيْ ذَرٍّ: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ : ((اِنَّ الصَّعِيْدَ الطَّيِّبَ طَهُوْرُ الْمُسْلِمِ، وَاِنْ لَّمْ يَجِدِ الْمَآءَ عَشْرَ سِنِيْنَ، فَاِذَا وَجَدَ الْمَآءَ فَلْيُمِسَّهُ بَشَرَتَهُ، فَاِنَّ ذٰلِكَ خَيْرٌ)). وَقَالَ مَحْمُوْدٌ فِيْ حَدِيْثِهِ: ((اِنَّ الصَّعِيْدَ وَضُوْءُ الْمُسْلِمِ)). (صحيح. المشكاة : ۵۳۰. الارواء : ۱۵۳) صحيح ابی داؤد (۳۵۷)

ترجمہ: روایت ہے ابوذر رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے: مٹی پاک طہور[1] ہے مسلمان کی اگر پانی نہ پائے دس برس تک پھر جب ملے پانی تو لگاوے اپنے بدن پر یہ بہتر ہے اس کو۔ اور کہا محمود نے اپنی روایت میں اِنَّ الصَّعِيْدَ الطَّيِّبَ وُضُوْءُ الْمُسْلِمِ اور مطلب دونوں کا ایک ہے۔

فائدہ: اور اس باب میں روایت ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ اور عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما اور عمران بن حصین رضی اللہ عنہما سے کہا ابو عیسیٰ (امام ترمذی) نے ایسے ہی روایت کیا کتنے راویوں نے خالد خداء سے انہوں نے ابوقلابہ سے انہوں نے عمرو بن بجدان سے انہوں نے ابی ذر رضی اللہ عنہ سے اور روایت کی ہے یہ حدیث ایوب نے ابوقلابہ سے انہوں نے ایک مرد سے جو بنی عامر سے ہیں انہوں نے ابوذر رضی اللہ عنہ سے اور نام نہیں لیا اس میں اس مرد کا اور یہ حدیث حسن ہے اور یہی قول ہے تمام فقہاء کا کہ جنب اور حائض جب تک نہ پائیں پانی تیمّم کرتے رہیں اور نماز پڑھتے رہیں اور مروی ہے ابن مسعود سے کہ وہ تیمّم جائز نہیں جانتے جنب کے لیے اگرچہ نہ پائیں پانی اور مروی ہے کہ انہوں نے چھوڑ دیا اپنے قول کو اور کہنے لگے جب پانی نہ پائے تو تیمّم کرے جنب اور حائض بھی اور یہی کہتے ہیں سفیان ثوری اور مالک اور شافعی اور احمد اور اسحاق۔

❀❀❀❀

۹۳۔ بَابُ : فِي الْمُسْتَحَاضَةِ

مستحاضہ کے بیان میں

(۱۲۵) عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ : جَاءَتْ فَاطِمَةُ ابْنَةُ اَبِيْ حُبَيْشٍ اِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَتْ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! اِنِّي امْرَاَةٌ اُسْتَحَاضُ فَلَا اَطْهُرُ، اَفَاَدَعُ الصَّلٰوةَ؟ قَالَ: ((لَا اِنَّمَا ذٰلِكِ عِرْقٌ، وَلَيْسَتْ بِالْحَيْضَةِ، فَاِذَا اَقْبَلَتِ الْحَيْضَةُ فَدَعِي الصَّلٰوةَ، وَاِذَا اَدْبَرَتْ فَاغْسِلِيْ عَنْكِ الدَّمَ وَصَلِّيْ)). قَالَ اَبُوْ مُعَاوِيَةَ رضی اللہ عنہ فِيْ حَدِيْثِهِ: وَقَالَ: ((تَوَضَّئِيْ لِكُلِّ صَلٰوةٍ حَتّٰى يَجِيْءَ ذٰلِكَ الْوَقْتُ)).

(صحيح) الارواء (۱۸۹) صحيح ابی داؤد (۲۸۰)

---

[1] پاک کرنے والی۔

ترجمہ: روایت ہے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ آئیں فاطمہ بیٹی ابوحبیش کی نبی ﷺ کے پاس اور کہا یارسول اللہ ﷺ میں ایسی عورت ہوں کہ جب استحاضہ آتا ہے تو پاک نہیں ہوتی یعنی خون موقوف نہیں ہوتا کیا چھوڑ دوں نماز؟ فرمایا آپ ﷺ نے: نہیں وہ تو ایک رگ ہے اور کچھ حیض نہیں جب آئیں حیض کے دن تو نماز چھوڑ دے اور جب جاتے رہیں حیض کے دن تو غسل کر اور نماز پڑھ۔ اور کہا ابومعاویہ نے اپنی روایت میں وقال سے آخر تک اور مطلب اس کا یہ ہے کہ فرمایا حضرت ﷺ نے: جب جا چکیں حیض کے دن تو وضو کر ہر نماز کے لیے یہاں تک کہ پھر آئے وہی وقت یعنی دن حیض کے جب تک نہ آئیں ہر نماز کے لیے وضو تازہ کرلیا کر۔

فائدہ: اور اس باب میں ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، کہا ابوعیسیٰ (امام ترمذی) نے حدیث عائشہ رضی اللہ عنہا کی حسن ہے صحیح ہے۔ اور یہی قول ہے کتنے علماء صحابہ اور تابعین اور سفیان ثوری اور مالک اور ابن مبارک اور شافعی کا کہ مستحاضہ کے جب ایام حیض گزر جائیں تو غسل کرے اور وضو کرلیا کرے۔

۹۴۔ بَابُ : مَا جَآءَ اَنَّ الْمُسْتَحَاضَةَ تَتَوَضَّأُ لِكُلِّ صَلٰوةٍ

اس بیان میں کہ مستحاضہ ہر نماز کے لئے وضو کیا کرے

(۱۲۶) عَنْ عَدِيِّ بْنِ ثَابِتٍ عَنْ اَبِيهِ عَنْ جَدِّهٖ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ اَنَّهٗ قَالَ فِي الْمُسْتَحَاضَةِ : ((تَدَعُ الصَّلٰوةَ اَيَّامَ اَقْرَائِهَا الَّتِيْ كَانَتْ تَحِيْضُ فِيْهَا، ثُمَّ تَغْتَسِلُ وَتَتَوَضَّأُ عِنْدَ كُلِّ صَلٰوةٍ وَتَصُوْمُ وَتُصَلِّيْ)).

(صحيح عند الالبانی) ابن ماجه (٦٢٥) صحيح ابی داؤد (٣١١) الارواء (٢٠٧)

ترجمہ: روایت ہے عدی بن ثابت سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے وہ عدی کے دادا سے کہ فرمایا نبی ﷺ نے مستحاضہ کے حق میں کہ چھوڑ دے نماز جن دنوں میں اسے حیض آتا تھا پھر غسل کرے یعنی بعد گزرنے ایام حیض کے اور وضو کرتی رہے ہر نماز کے لیے اور روزہ رکھے اور نماز پڑھے۔

(۱۲۷) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ : أَخْبَرَنَا شَرِيكٌ، نَحْوَهُ بِمَعْنَاهُ. بعض محققین کہتے ہیں اس میں ابوالیقظان ضعیف اور مدلس ہے۔

ترجمہ: روایت کی ہم سے علی بن حجر نے انہوں نے شریک سے مانند اوپر کی حدیث کے معنی میں۔

فائدہ: کہا ابوعیسیٰ (امام ترمذی) نے یہ حدیث فقط شریک نے بیان کی ہے ابوالیقظان سے اور پوچھا میں نے محمد سے حال اس حدیث کا تو کہا میں نے عدی بن ثابت روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے وہ دادا سے یعنی عدی کے دادا سے تو کیا نام ہے ان کے دادا کا تو نہ پہچانا محمد نے نام ان کا اور ذکر کیا میں نے قول یحییٰ بن معین کا ان سے کہ نام ان کے دادا کا دینار ہے تو اعتبار نہ کیا اس کا بخاری نے، اور احمد اور اسحاق نے کہا اگر مستحاضہ ہر نماز کے لیے غسل کیا کرے تو بہت اچھا ہے اور احتیاط کی بات

ہے اور اگر وضو کر لیوے ہر نماز کے لیے تو بھی کافی ہے۔ اور اگر ایک غسل سے دونمازیں پڑھ لے تو بھی کافی ہے یعنی ایک غسل میں ظہر اور عصر اور ایک میں مغرب اور عشاء اور ایک میں صبح۔

❀❀❀❀

۹۵۔ بَابُ : مَا جَاءَ فِي الْمُسْتَحَاضَةِ: اَنَّهَا تَجْمَعُ بَيْنَ الصَّلٰوتَيْنِ بِغُسْلٍ وَاحِدٍ

اس بیان میں کہ مستحاضہ دونمازیں ایک غسل کر کے پڑھ لیا کرے

(۱۲۸) عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ طَلْحَةَ عَنْ عَمِّهِ عِمْرَانَ ابْنِ طَلْحَةَ عَنْ أُمِّهِ حَمْنَةَ ابْنَةِ جَحْشٍ قَالَتْ : كُنْتُ أُسْتَحَاضُ حَيْضَةً كَبِيْرَةً شَدِيْدَةً، فَاَتَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ اَسْتَفْتِيهِ وَاُخْبِرُهُ، فَوَجَدْتُهُ فِي بَيْتِ أُخْتِي زَيْنَبَ بِنْتِ جَحْشٍ فَقُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! اِنِّي اُسْتَحَاضُ حَيْضَةً كَبِيْرَةً شَدِيْدَةً فَمَا تَأْمُرُنِيْ فِيْهَا، قَدْ مَنَعَتْنِي الصِّيَامَ وَالصَّلٰوةَ ؟ قَالَ: ((اَنْعَتُ لَكِ الْكُرْسُفَ فَإِنَّهُ يُذْهِبُ الدَّمَ)) قَالَتْ: هُوَ اَكْثَرُ مِنْ ذٰلِكَ ؟ قَالَ: ((فَتَلَجَّمِيْ)) قَالَتْ : هُوَ اَكْثَرُ مِنْ ذٰلِكَ ؟ قَالَ: ((فَاتَّخِذِيْ ثَوْبًا)) قَالَتْ : هُوَ اَكْثَرُ مِنْ ذٰلِكَ اِنَّمَا أَثُجُّ ثَجًّا ؟ فَقَالَ: ((النَّبِيُّ ﷺ سَآمُرُكِ بِاَمْرَيْنِ اَيَّهُمَا صَنَعْتِ اَجْزَأَ عَنْكِ فَاِنْ قَوِيْتِ عَلَيْهِمَا فَاَنْتِ اَعْلَمُ)). فَقَالَ: ((اِنَّمَا هِيَ رَكْضَةٌ مِنَ الشَّيْطَانِ فَتَحَيَّضِيْ سِتَّةَ اَيَّامٍ اَوْ سَبْعَةَ اَيَّامٍ فِيْ عِلْمِ اللّٰهِ، ثُمَّ اغْتَسِلِيْ ، فَاِذَا رَاَيْتِ اَنَّكِ قَدْ طَهُرْتِ وَاسْتَنْقَاْتِ فَصَلِّيْ أَرْبَعًا وَّعِشْرِيْنَ لَيْلَةً، اَوْثَلَاثًا وَعِشْرِيْنَ لَيْلَةً وَاَيَّامَهَا وَصُوْمِيْ وَصَلِّيْ، فَاِنَّ ذٰلِكَ يُجْزِئُكِ وَكَذٰلِكِ فَافْعَلِيْ كَمَا تَحِيْضُ النِّسَاءُ وَكَمَا يَطْهُرْنَ لِمِيْقَاتِ حَيْضِهِنَّ وَطُهْرِهِنَّ فَاِنْ قَوِيْتِ عَلٰى اَنْ تُؤَخِّرِي الظُّهْرَ وَتُعَجِّلِي الْعَصْرَ ثُمَّ تَغْتَسِلِيْنَ حِيْنَ تَطْهُرِيْنَ وَتُصَلِّيْنَ الظُّهْرَ وَالْعَصْرَ جَمِيْعًا، ثُمَّ تُؤَخِّرِيْنَ الْمَغْرِبَ، وَتُعَجِّلِيْنَ الْعِشَاءَ، ثُمَّ تَغْتَسِلِيْنَ، وَتَجْمَعِيْنَ بَيْنَ الصَّلٰوتَيْنِ فَافْعَلِيْ، وَتَغْتَسِلِيْنَ مَعَ الصُّبْحِ وَتُصَلِّيْنَ، وَكَذٰلِكَ فَافْعَلِيْ، وَصُوْمِيْ اِنْ قَوِيْتِ عَلٰى ذٰلِكَ)) فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: وَهُوَ اَعْجَبُ الْاَمْرَيْنِ اِلَيَّ)). (حسن عند الالبانی) صحیح ابی داؤد (۲۹۲) الارواء (۱۸۸) الروض (۷۶۰) بعض محققین کہتے ہیں اس کی سند محمد بن عقیل کی وجہ سے ضعیف ہے۔

ترجمہ: روایت ہے ابراہیم بن محمد بن طلحہ سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے چچا عمران بن طلحہ سے وہ اپنی ماں حمنہ جحش کی بیٹی سے کہا حمنہ نے میں مستحاضہ ہوتی تھی اور خون استحاضہ آتا تھا بہت شدت اور زور سے سو آئی میں رسول اللہ ﷺ کے پاس فتویٰ پوچھنے اور خبر دینے کو سو پایا میں نے ان کو اپنی بہن زینب بنت جحش کے گھر میں سو عرض کی میں نے یا رسول

اللہ ﷺ استحاضہ آتا ہے مجھ کو زور اور شدت سے سو کیا حکم ہے مجھ کو اور باز رہی ہوں میں روزہ اور نماز سے فرمایا آپ ﷺ نے: بیان کرتا ہوں میں تجھ سے روئی رکھنے کو کہ اس سے بند ہو جاتا ہے خون، عرض کیا انہوں نے وہ بہت ہے آپ ﷺ نے فرمایا: لنگوٹ باندھ، عرض کیا انہوں نے وہ بہت زیادہ ہے فرمایا آپ ﷺ نے: رکھ ایک کپڑا لنگوٹ کے اندر عرض کی وہ اس سے بھی زیادہ ہے میں تو خون بہاتی ہوں زور سے سو فرمایا رسول اللہ ﷺ نے میں: بیان کرتا ہوں تجھ کو حکم جس پر چلے تو کافی ہو تجھ کو پس اگر قابو پائے تو دونوں پر تو خوب جانتی ہے تو پھر فرمایا آپ ﷺ نے یہ ایک لات مارنا ہے شیطان کا یعنی شیطان کی لات سے استحاضہ جاری ہوتا ہے سو حیض کے دن مقرر کر تو چھ دن یا سات دن جو اللہ کو معلوم ہو یعنی قبل استحاضہ کے جو مدت حیض تیری مقرر ہو ان دنوں کو حیض قرار دے پھر جب گزر جاویں وہ دن تو نہا پھر جب دیکھے تو کہ پاک ہو چکی اور صاف ہو چکی تو نماز پڑھتی رہ چوبیس رات دن تک یعنی اگر چھ دن حیض ہوں یا نماز پڑھتی رہ تیئیس رات دن تک یعنی اگر سات دن حیض کے ہوں اور روزے بھی رکھ اور نماز بھی پڑھ تو یہ کافی ہے تجھ کو اور ایسا ہی کرتی رہ جیسے حائضہ ہوتی ہیں عورتیں اور پاک ہوتی ہیں مدت حیض اور طہر پر اور یہ ایک امر ہوا۔ اور اگر تجھ سے ہو سکے کہ تاخیر کرے تو ظہر کی اور جلدی کرے عصر میں پھر نہا وے جب پاک ہو تو حیض سے اور نماز پڑھے ظہر اور عصر کی پھر دیر کرے مغرب میں اور جلدی کرے عشاء میں اور نہا کر اکٹھا پڑھ لے دونوں نمازیں اور ایک غسل کرے تو صبح کو اور ایسا ہی کرتی رہ اور روزے رکھتی رہ پھر فرمایا رسول اللہ ﷺ نے دونوں باتوں میں یہ بہت پسند ہے مجھ کو۔

فائدہ: کہا ابو عیسیٰ (امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ) نے یہ حدیث حسن ہے اور صحیح ہے اور روایت کیا اس کو عبید اللہ بن عمرو رقی اور ابن جریج اور شریک نے عبد اللہ بن محمد عقیل سے انہوں نے اپنے چچا عمران سے انہوں نے اپنی ماں حمنہ رضی اللہ عنہا سے مگر ابن جریج کہتے ہیں عمر بن طلحہ اور صحیح عمران بن طلحہ ہے اور پوچھا میں نے بخاری سے حال اس حدیث کا سو فرمایا حسن ہے اور ایسا ہی کہا احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ نے کہ وہ حسن ہے صحیح ہے اور کہا احمد اور اسحاق نے مستحاضہ اگر پہچانے اپنے حیض کا شروع ہونا اور تمام ہونا اور وہ اس طرح کہ خون حیض سیاہ ہوتا ہے اور بعد اس کے زرد تو حکم اس کا فاطمہ بنت ابی حبیش کی حدیث کے موافق ہے جو اوپر مذکور ہوئی اور اگر مستحاضہ کے ایام حیض مقرر اور معلوم ہوں تو وہ نماز چھوڑ دے ان دنوں میں پھر غسل کرے اور وضو کرتی رہے ہر نماز پر اور نماز پڑھے اور جب استحاضہ ہمیشہ آنے لگے اور پہلے سے اس کے دن بھی مقرر نہ ہوں اور حیض کے شروع خون کی سیاہی سے اور تمام ہونا زردی سے بھی نہ پہچان سکے تو اس کا حکم حمنہ بنت جحش کی حدیث کے موافق ہے اور کہا شافعی رحمۃ اللہ علیہ نے مستحاضہ کو جب ہمیشہ خون آنے لگے تو قبل اس کے کہ حیض نہ آیا ہو تو نماز چھوڑ دے پندرہ دن تک، اگر پاک ہو گئی پندرہ دن میں یا اس سے پہلے تو وہی اس کے ایام حیض ہیں اور اگر خون آتا رہا پندرہ دن سے زیادہ تو قضاء کرے چودہ دن کی نماز اور چھوڑ دے ایک دن اور ایک رات کی نماز کہ کم سے کم مدت حیض ایک رات دن ہے اور اکثر دس رات دن، اور یہی قول ہے سفیان ثوری اور اہل کوفہ کا

اور اسی پر فتویٰ ہے ابن مبارک کا اور مروی ہے ان سے اس کے خلاف بھی اور بعضوں نے کہا اقل مدت ایک دن اور رات ہے اور اکثر پندرہ دن اور رات ہے اور یہی قول ہے عطاء بن ابی رباح رحمہ اللہ کا اور اوزاعی رحمہ اللہ اور مالک رحمہ اللہ اور شافعی رحمہ اللہ اور احمد رحمہ اللہ اور اسحاق رحمہ اللہ اور ابوعبیدہ کا۔

❀❀❀❀

۹۶۔ بَابُ : مَا جَآءَ فِي الْمُسْتَحَاضَةِ: أَنَّهَا تَغْتَسِلُ عِنْدَ كُلِّ صَلٰوةٍ

اس بیان میں کہ مستحاضہ ہر نماز کے وقت نہاتی رہے

(۱۲۹) عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا قَالَتْ: اسْتَفْتَتْ أُمُّ حَبِيبَةَ ابْنَةُ جَحْشٍ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ، فَقَالَتْ: إِنِّي أُسْتَحَاضُ فَلَا أَطْهُرُ، أَفَأَدَعُ الصَّلٰوةَ ؟ فَقَالَ: ((لَا إِنَّمَا ذٰلِكَ عِرْقٌ فَاغْتَسِلِي ثُمَّ صَلِّي)). فَكَانَتْ تَغْتَسِلُ لِكُلِّ صَلٰوةٍ. (صحيح) صحيح ابى داؤد (۲۸۲، ۲۸۳۔ ۲۹۳)

ترجمہ: روایت ہے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ پوچھا ام حبیبہ بنت جحش نے رسول اللہ ﷺ سے کہ مجھ کو حیض آتا ہے اور پاک نہیں ہوتی میں کیا چھوڑ دیا کروں میں نماز، آپ ﷺ نے فرمایا: نہیں یہ تو ایک رگ ہے تم نہاؤ اور نماز پڑھو۔ تو وہ نہایا کرتی تھیں ہر نماز کے لیے۔

فائدہ: کہا قتیبہ نے لیث نے کہا ابن شہاب نے یہ نہیں ذکر کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے حکم کیا غسل کرنے کا ام حبیبہ کو ہر نماز کے وقت مگر یہ کام انہوں اپنے نے اجتہاد سے کیا کہا، ابوعیسیٰ (امام ترمذی) نے اور روایت کی گئی ہے یہ حدیث زہری سے وہ روایت کرتے ہیں عمرہ سے وہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہا حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ ام حبیبہ نے پوچھا آخر حدیث تک اور کہا ہے بعض علماء نے مستحاضہ غسل کر لیا کرے ہر نماز کے وقت اور روایت کی اوزاعی نے زہری سے انہوں نے عمرہ اور عروہ سے انہوں نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے۔

❀❀❀❀

۹۷۔ بَابُ : مَا جَآءَ فِي الْحَائِضِ: أَنَّهَا لَا تَقْضِي الصَّلٰوةَ

اس بیان میں کہ حائضہ نماز کی قضا نہ پڑھے

(۱۳۰) عَنْ مُعَاذَةَ: أَنَّ امْرَأَةً سَأَلَتْ عَائِشَةَ، قَالَتْ أَتَقْضِي إِحْدَانَا صَلٰوتَهَا أَيَّامَ مَحِيضِهَا ؟ فَقَالَتْ: أَحَرُورِيَّةٌ أَنْتِ؟ قَدْ كَانَتْ إِحْدَانَا تَحِيضُ فَلَا تُؤْمَرُ بِقَضَاءٍ.

(صحيح) ابن ماجه (۶۳۱) صحيح ابى داؤد (۲۵۴) الارواء (۲۰۰)

تشریح: روایت ہے معاذہ سے کہ ایک عورت نے پوچھا عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ کیا قضا پڑھے حیض کے دنوں کی نماز تو فرمایا حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کیا تو حروریہ ہے، ہم میں سے ایک کو حیض آتا تھا اور حکم نہ ہوتا تھا قضا کا۔

فائدہ: کہا ابوعیسیٰ (امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ) نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور مروی ہے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے کئی سندوں سے کہ حائضہ نہ قضا کرے نماز کی اور یہی قول ہے تمام فقہاء کا اس میں اختلاف نہیں کسی کا کہ حائضہ قضا نہ کرے نماز ایام حیض کی اور قضا کرے روزہ کی۔

❀❀❀❀

۹۸۔ بَابُ : مَا جَآءَ فِي الْجُنُبِ وَالْحَائِضِ: أَنَّهُمَا لَا يَقْرَآنِ الْقُرْآنَ

اس بیان میں کہ جنبی اور حائضہ قرآن نہ پڑھیں

(۱۳۱) عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ : ((لَا تَقْرَإِ الْحَائِضُ وَلَا الْجُنُبُ شَيْئًا مِنَ الْقُرْآنِ)). (منکر)

المشكاة (٤٦١) (الارواء ١٩٢) اسماعیل بن عیاش کی روایت اہل حجاز اور اہل عراق سے ضعیف ہوتی ہے۔ اور موسیٰ بن عقبہ مدنی اور حجازی ہے۔

تشریح: روایت ہے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے: نہ پڑھے حائض اور جنب قرآن میں سے کچھ۔

فائدہ: اور اس باب میں روایت ہے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے کہا ابوعیسیٰ (امام ترمذی) نے ابن عمر رضی اللہ عنہما کی حدیث کو نہیں پہچانتے ہم مگر اسماعیل بن عیاش کی روایت سے کہ وہ روایت کرتے ہیں موسیٰ بن عقبہ سے وہ نافع سے وہ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے وہ نبی ﷺ سے کہ فرمایا آپ ﷺ نے: نہ پڑھے قرآن حائض اور جنب۔ اور یہی قول ہے اکثر اہل علم کا صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین اور تابعین سے اور جو بعد ان کے تھے مثل سفیان ثوری اور ابن مبارک اور شافعی اور احمد اور اسحاق کے کہ کہتے ہیں نہ پڑھیں حائض اور جنب قرآن سے مگر ٹکڑا ایک آیت کا یا حرف وغیرہ اور رخصت دی ہے جنب اور حائض کو سُبْحَانَ اللّٰهِ اور لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ پڑھنے کی، کہا ترمذی نے اور سنا میں نے محمد بن اسماعیل کو کہ اسماعیل بن عیاش روایت کرتے ہیں اہل حجاز وعراق سے احادیث منکر گویا کہ انہوں نے ضعیف جانا اسماعیل کی ایسی روایت کو کہ اہل عراق وغیرہ سے اکیلے انہوں نے ہی روایت کی ہو، اور کہا اسماعیل بن عیاش کے وہی حدیث معتبر ہے جو اہل شام سے روایت کریں اور کہا احمد بن حنبل نے اسماعیل بن عیاش اچھے ہیں بقیہ[1] سے اور بقیہ بہت حدیثیں منکر ثقہ لوگوں سے روایت کرتے ہیں۔ کہا ابوعیسیٰ (امام ترمذی) نے روایت کی ہم سے یہ بات احمد بن حسن نے کہا سنا میں نے احمد بن حنبل سے وہ کہتے تھے یہی بات۔

❀❀❀❀

۹۹۔ بَابُ : مَا جَآءَ فِي مُبَاشَرَةِ الْحَائِضِ

حائضہ کے ساتھ بوس وکنار کے بیان میں

(۱۳۲) عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ : كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِذَا حِضْتُ يَأْمُرُنِيْ اَنْ اَتَّزِرَ ثُمَّ يُبَاشِرُنِيْ.

(صحیح) صحیح ابی داؤد (۲۶۰)

ترجمہ: روایت ہے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ جب میں حائضہ ہوتی تو حکم کرتے مجھ کو رسول اللہ ﷺ تہ بند باندھنے کا پھر بوس وکنار کرتے میرے ساتھ۔

فائدہ: اور اس باب میں روایت ہے ام سلمہ اور میمونہ سے۔ کہا ابوعیسیٰ (امام ترمذی) نے حدیث عائشہ رضی اللہ عنہا کی حسن ہے صحیح ہے اور یہی قول ہے کتنے لوگوں کا صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین اور تابعین سے اور یہی کہا شافعی اور احمد اور اسحاق نے۔

۱۰۰۔ بَابُ : مَا جَآءَ فِي مُؤَاكَلَةِ الْجُنُبِ وَالْحَائِضِ وَسُؤْرِهِمَا

جنبی اور حائضہ کے ساتھ کھانے اور ان کے جوٹھے کے بیان میں

(۱۳۳) عَنْ حَرَامِ بْنِ مُعَاوِيَةَ عَنْ عَمِّهٖ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ سَعْدٍ رضی اللہ عنہ قَالَ : سَاَلْتُ النَّبِيَّ ﷺ عَنْ مُؤَاكَلَةِ الْحَائِضِ ؟ فَقَالَ : ((وَاكِلْهَا)). (صحیح) ابن ماجه (۶۵۱) صحیح ابی داؤد (۲۰۵)

ترجمہ: روایت ہے حرام بن معاویہ سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے چچا عبداللہ بن سعد رضی اللہ عنہ سے کہ پوچھا میں نے رسول اللہ ﷺ سے کھانا کھانے کو حائض کے ساتھ فرمایا آپ ﷺ نے: کھانا کھایا کرو اس کے ساتھ۔

فائدہ: اور اس باب میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا اور انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ کہا ابوعیسیٰ (امام ترمذی) نے حدیث عبداللہ بن سعد کی حسن ہے غریب ہے اور یہی قول ہے تمام علماء کا کہ حائض کے ساتھ کھانا کھانے میں کچھ مضائقہ نہیں اور اختلاف کیا ہے اس کے وضو کے بچے ہوئے پانی میں سو بعض نے مکروہ کہا ہے اور بعضوں نے رخصت دی ہے۔

۱۰۱۔ بَابُ : مَا جَآءَ فِي الْحَائِضِ تَتَنَاوَلُ الشَّيْءَ مِنَ الْمَسْجِدِ

اس بیان میں کہ حائضہ کوئی چیز مسجد میں سے لے لے

(۱۳۴) عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ قَالَ : قَالَتْ عَائِشَةُ: قَالَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((نَاوِلِيْنِي الْخُمْرَةَ مِنَ الْمَسْجِدِ)). قَالَتْ: قُلْتُ: اِنِّيْ حَائِضٌ. قَالَ: ((اِنَّ حَيْضَتَكِ لَيْسَتْ فِيْ يَدِكِ)).

(صحیح) ابن ماجه (۶۳۲) الارواء (۱۹۴) صحیح ابی داؤد (۲۵۳)

---

[1] نام ہے راوی کا۔

ترجمہ: روایت ہے قاسم بن محمد سے کہا انہوں نے کہا عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا مجھ سے رسول اللہ ﷺ نے: لے لے بوریا مسجد سے۔کہا عائشہ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا میں نے کہ حائضہ ہوں، فرمایا: حیض تیرا نہیں کچھ تیرے ہاتھ میں۔

فائدہ: اور اس باب میں ابن عمر اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہما سے بھی روایت ہے۔کہا ابو عیسیٰ (امام ترمذی) نے حدیث عائشہ رضی اللہ عنہا کی حسن ہے صحیح ہے اور یہی قول ہے تمام اہل علم کا نہیں جانتے ہم اس میں اختلاف کہ کچھ مضائقہ نہیں اگر لے لے حائضہ کچھ مسجد میں سے باہر رہ کر۔

❀❀❀❀

۱۰۲۔ بَابُ : مَا جَآءَ فِي كَرَاهِيَةِ إِتْيَانِ الْحَائِضِ

حائضہ سے صحبت حرام ہونے کے بیان میں

(۱۳۵) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ : ((مَنْ أَتَى حَائِضًا أَوِ امْرَأَةً فِي دُبُرِهَا أَوْ كَاهِنًا: فَقَدْ كَفَرَ بِمَا أُنْزِلَ عَلَى مُحَمَّدٍ)). (صحيح) آداب الزفاف (۳۱) الارواء (۲۰۰۶) المشكاة (۵۵۱) ابن ماجه (۶۳۹)

ترجمہ: روایت ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے: جو صحبت کرے حائضہ سے یا کسی عورت سے اس کے پیچھے سے یا آئے کاہن کے پاس یعنی غیب کی خبر پوچھے تو بے شک منکر ہوا اس کا جو اترا محمد ﷺ پر یعنی قرآن کا۔

فائدہ: کہا ابو عیسیٰ (امام ترمذی) نے اس حدیث کو ہم نہیں پہچانتے مگر روایت سے حکیم بن اثرم کی وہ روایت کرتے ہیں ابو تمیمہ ہجیمی سے وہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے اور یہ فرمانا حضرت ﷺ کا علماء کے نزدیک بطور سختی اور ڈرانے کے ہے اور روایت ہے حضرت ﷺ سے کہ جو شخص صحبت کرے حائض سے تو ایک دینار صدقہ دے، پھر اگر جماع کرنا حائض سے کفر ہوتا تو حضرت ﷺ یہ کفارہ کیوں فرماتے اور ضعیف کہا محمد نے اس حدیث کو از روئے اسناد کے اور ابو تمیمہ ہجیمی کا نام طریف بن مجاہد ہے۔

❀❀❀❀

۱۰۳۔ بَابُ : مَاجَآءَ فِي الْكَفَّارَةِ فِي ذٰلِكَ

اس کے کفارہ کے بیان میں

(۱۳۶) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما عَنِ النَّبِيِّ ﷺ : فِي الرَّجُلِ يَقَعُ عَلَى امْرَأَتِهِ وَهِيَ حَائِضٌ، قَالَ: ((يَتَصَدَّقُ بِنِصْفِ دِينَارٍ)). (صحيح بلفظ "دينار أو نصف دينار". صحيح ابي داؤد : ۲۵۶. ابن ماجه : ۶۴۰. ضعيف بهذا اللفظ : ضعيف ابي داؤد : ۴۲) المشكاة (۵۵۳) الارواء (۱۹۷) آداب الزفاف (۴۴، ۴۵) بعض محققین کہتے ہیں اس میں خصیف راوی کو جمہور نے ضعیف کہا ہے۔

ترجمہ: روایت ہے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے جو آدمی جماع کرلے اپنی عورت سے حیض کے دنوں میں ﷺ تو فرمایا: صدقہ دیوے آدھا دینار۔

(۱۳۷) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : ((إِذَا كَانَ دَمًا أَحْمَرَ فَدِينَارٌ، وَإِذَا كَانَ دَمًا أَصْفَرَ فَنِصْفُ دِينَارٍ)). (ضعيف ، والصحيح عنه بهذا التفصيل موقوف صحيح ابى داؤد : ۲۵۸) بعض محققین کہتے ہیں اس میں عبدالکریم راوی ضعیف ہے۔تقریب (۴۱۵۶)

ترجمہ: روایت ہے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے: جب ہو خون اس عورت حائض کا جس سے جماع کر بیٹھا ہے سرخ رنگ تو صدقہ دیوے ایک دینار اور جب زرد ہو تو آدھا دینار۔

فائدہ: کہا ابوعیسیٰ (امام ترمذی) نے حدیث ابن عباس رضی اللہ عنہما کی کفارہ کے باب میں مروی ہے، موقوف ہے یعنی انہی کا کلام اور مرفوع بھی، یعنی حضرت کا کلام اور یہی قول ہے بعض علماء کا اور یہی کہتے ہیں احمد اور اسحاق اور ابن مبارک نے کہا اللہ سے مغفرت مانگے اور کفارہ نہیں ہے اس پر اور مروی ہے بعض تابعین سے مثل قول ابن مبارک کے انہی میں ہیں سعید بن جبیر اور ابراہیم۔

❀❀❀❀

۱۰۴۔ بَابُ : مَا جَاءَ فِي غَسْلِ دَمِ الْحَيْضِ مِنَ الثَّوْبِ

کپڑے سے حیض کا خون دھونے کے بیان میں۔

(۱۳۸) عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ أَبِي بَكْرِ الصِّدِّيقِ: أَنَّ امْرَأَةً سَأَلَتِ النَّبِيَّ ﷺ عَنِ الثَّوْبِ يُصِيبُهُ الدَّمُ مِنَ الْحَيْضَةِ؟ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((حُتِّيهِ، ثُمَّ اقْرُصِيهِ بِالْمَاءِ، ثُمَّ رُشِّيهِ، وَصَلِّي فِيهِ)). (صحيح) ابن ماجه (۶۲۹) صحيح ابى داؤد (۳۸۵، ۳۸۶) الارواء (۱۶۵) تعليق على صحيح ابن خزيمة (۲۷۶) سلسله احاديث الصحيحة (۲۹۹)

ترجمہ: روایت ہے اسماء ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی بیٹی سے کہ ایک عورت نے پوچھا نبی ﷺ سے حکم اس کپڑے کا جس میں خون حیض لگ جاوے سو فرمایا حضرت نے: کھرچ اس کو پھر مل پانی ڈال کر انگلیوں سے، پھر پانی بہا دے اس پر پھر نماز پڑھ اس کپڑے سے۔

فائدہ: اس باب میں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ اور ام قیس بن محصن سے بھی روایت ہے۔ کہا ابوعیسیٰ (امام ترمذی) نے حدیث اسماء رضی اللہ عنہا کی خون حیض کے باب میں حسن ہے صحیح ہے اور اختلاف ہے علماء کا کہ جس نے نماز پڑھ لی اس کپڑے سے سو کہا بعض علماء نے اگر مقدار درہم سے کم ہے دھونے کی ضرورت نہیں اور اگر مقدار درہم ہے اور نماز پڑھے بغیر دھوئے تو اعادہ کرے اور بعض نے کہا جب قدر درہم سے زیادہ ہو تو اعادہ ضرور ہے یعنی قدر درہم میں اعادہ واجب نہیں اور یہی قول ہے سفیان ثوری اور ابن مبارک کا اور بعض علماء تابعین وغیرہم نے کہا دوبارہ نماز پڑھنا واجب نہیں اگرچہ مقدار درہم سے زیادہ بھی ہو اور یہی قول ہے احمد اور اسحاق کا اور کہا شافعی نے واجب ہے دھونا اس کا اگرچہ درہم سے کم ہو اور تشدد کیا اس باب میں۔

۱۰۵۔ بَابُ : مَا جَآءَ فِي كَمْ تَمْكُثُ النُّفَسَاءُ

اس بیان میں کہ نفاس والی عورتیں کب تک ٹھہری رہیں

(۱۳۹) عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ : كَانَتِ النُّفَسَاءُ تَجْلِسُ عَلَى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ أَرْبَعِيْنَ يَوْمًا، فَكُنَّا نَطْلِيْ وُجُوْهَنَا بِالْوَرْسِ مِنَ الْكَلَفِ)). (حسن صحيح) ابن ماجه (٦٤٨) الارواء (٢٠١) صحيح ابی داؤد (٢٠١)

ترجمہ: روایت ہے ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے کہا نفاس والی عورتیں بیٹھی رہتی تھیں رسول اللہ ﷺ کے زمانے میں چالیس روز تک اور ہم ملتے تھے اپنے منہ پر بٹنا جھائیوں کے سبب سے۔

فائدہ: کہا ابوعیسیٰ (امام ترمذی) نے اس حدیث کو ہم نہیں پہچانتے مگر روایت سے ابو سہل کے کہ وہ روایت کرتے ہیں مستہ الازدیہ سے وہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے اور ابوسہل کا نام کثیر بن زیاد ہے کہا محمد بن اسماعیل نے علی بن عبدالاعلیٰ ثقہ ہیں اور ابوسہل بھی ثقہ ہیں اور نہیں پہچانا محمد نے اس حدیث کو مگر ابوسہل کی روایت سے اور اجماع ہے علماء اور تابعین کا اور جو بعد ان کے تھے کہ نفساء نماز چھوڑ دے چالیس دن تک مگر یہ کہ خون بند ہو جائے اس سے پیشتر تو غسل کرے اور نماز پڑھے اور اگر خون جاری رہے چالیس دن کے بعد تو اکثر اہل علم کہتے ہیں کہ نماز نہ چھوڑے اور یہی قول ہے اکثر فقہاء کا اور سفیان ثوری اور ابن مبارک اور شافعی اور احمد اور اسحاق کا اور کہا حسن بصری نے پچاس دن تک نماز نہ پڑھے اگر خون بند نہ ہو اور مروی ہے عطاء بن ابی رباح سے اور شعبی سے کہ ساٹھ دن تک اگر خون بند نہ ہو۔

❀❀❀❀

۱۰۶۔ بَابُ : مَا جَآءَ فِي الرَّجُلِ يَطُوْفُ عَلٰى نِسَائِهِ بِغُسْلٍ وَاحِدٍ

اس بیان میں کہ مرد کئی بیبیوں سے صحبت کر کے اخیر میں غسل کرے

(۱۴۰) عَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ يَطُوْفُ عَلٰى نِسَائِهِ فِيْ غُسْلٍ وَاحِدٍ.

(صحيح النضير) الروض (٨٥) صحيح ابی داؤد (٢١١، ٢١٣) ابن ماجه (٥٨٨)

ترجمہ: روایت ہے انس رضی اللہ عنہ سے کہ رسول اللہ ﷺ صحبت کرتے تھے اپنی سب عورتوں سے اور اخیر میں ایک غسل کرتے۔

فائدہ: اور اس باب میں ابورافع سے بھی روایت ہے۔ کہا ابوعیسیٰ (امام ترمذی) نے حدیث انس رضی اللہ عنہ کی صحیح ہے اور یہی قول ہے کتنے علماء کا انہی میں ہیں حسن بصری رحمہ اللہ کہتے ہیں کچھ مضائقہ نہیں اگر دوبارہ صحبت کرے قبل وضو کرنے کے اور مروی ہے یہ حدیث محمد بن یوسف سے بھی اور وہ روایت کرتے ہیں سفیان سے وہ ابوعروہ سے وہ ابوالخطاب سے وہ انس سے اور ابوعروہ کا نام معمر بن راشد ہے اور ابوالخطاب کا نام قتادہ بن دعامہ ہے۔

۱۰۷۔ بَابُ : مَا جَآءَ إِذَا أَرَادَ أَنْ يَّعُوْدَ تَوَضَّأَ

اس بیان میں کہ جب دوبارہ صحبت کرنے کا ارادہ کرے تو وضو کر لے

(۱٤۱) عَنْ أَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ : ((إِذَا أَتٰی اَحَدُکُمْ أَهْلَهُ ثُمَّ أَرَادَ اَنْ يَّعُوْدَ فَلْيَتَوَضَّأْ بَيْنَهُمَا وُضُوْءًا)). (صحیح) آداب الزفاف (۳۲) صحیح ابی داؤد (۲۱٦)

ترجمہ: روایت ہے ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے: جب کوئی صحبت کرے اپنی بیوی سے اور پھر ارادہ کرے دوبارہ صحبت کا تو وضو کرے ان دونوں کے بیچ میں۔

فائدہ: اور اس باب میں روایت ہے عمر رضی اللہ عنہ سے۔ کہا ابوعیسیٰ (امام ترمذی) نے حدیث ابوسعید رضی اللہ عنہ کی حسن ہے صحیح ہے اور یہی قول ہے عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ اور بہت علماء کا کہتے ہیں جب ارادہ کرے کوئی شخص دوبارہ صحبت کرنے کا تو وضو کر لے اس سے پہلے۔ ابوالمتوکل کا نام علی بن داود ہے اور ابوسعید خدری کا نام سعد بن مالک بن سنان ہے۔

❀❀❀❀

۱۰۸۔ باب : مَا جَآءَ إِذَا أُقِيْمَتِ الصَّلٰوةُ وَوَجَدَ اَحَدُکُمُ الْخَلَاءَ فَلْيَبْدَأْ بِالْخَلَاءِ

اس بیان میں کہ جب نماز کی اقامت ہو اور پائخانہ کی حاجت ہو تو پہلے پائخانہ جائے

(۱٤۲) عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ ابْنِ الْاَرْقَمِ، قَالَ : أُقِيْمَتِ الصَّلَاةُ فَأَخَذَ بِيَدِ رَجُلٍ فَقَدَّمَهُ وَكَانَ إِمَامَ قَوْمِهِ وَقَالَ : سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: إِذَا أُقِيْمَتِ الصَّلٰوةُ وَوَجَدَ أَحَدُکُمُ الْخَلَاءَ فَلْيَبْدَأْ بِالْخَلَاءِ)). (صحیح) ابن ماجه (٦١٦) صحیح ابی داؤد (۸۰)

ترجمہ: روایت ہے ہشام بن عروہ سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے وہ عبداللہ بن ارقم سے کہا عروہ نے تکبیر ہوئی نماز کی سو پکڑ لیا عبداللہ بن ارقم نے ہاتھ ایک مرد کا اور آگے بڑھا دیا اس کو اور عبداللہ امام تھے قوم کے اور کہا عبداللہ نے سنا میں نے رسول اللہ ﷺ سے فرماتے تھے جب تکبیر ہو نماز کی اور کسی کو حاجت ہو پائخانے کی تو پہلے پائخانے جائے۔

فائدہ: اور اس باب میں عائشہ رضی اللہ عنہا اور ابوہریرہ رضی اللہ عنہ اور ثوبان رضی اللہ عنہ اور ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے۔ کہا ابوعیسیٰ (امام ترمذی) نے حدیث عبداللہ بن ارقم کی حسن ہے صحیح ہے ایسا ہی روایت کیا مالک بن انس اور یحییٰ بن سعید قطان اور کئی حافظان حدیث نے ہشام بن عروہ سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے وہ عبداللہ بن ارقم سے اور روایت کیا وہیب وغیرہ نے ہشام بن عروہ سے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے ایک مرد سے انہوں نے عبداللہ بن ارقم سے اور یہی قول ہے کتنے صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین اور تابعین کا اور یہی کہتے ہیں احمد اور اسحاق کہ کھڑا نہ ہو نماز میں جب حاجت ہو پاخانے، پیشاب کی اور کہتے ہیں احمد اور اسحاق اگر شروع کر چکا

نماز اور پھر معلوم ہوئی حاجت تو نماز نہ توڑے جب تک کہ حاجت شدید نہ ہو اور کہا بعض اہل علم نے کچھ مضائقہ نہیں نماز پڑھنے میں پیشاب اور پاخانے کی حاجت ہوتی ہو جب تک تقاضائے شدید نہ ہو۔

❀❀❀❀

۱۰۹۔ بَابُ : مَا جَآءَ فِي الْوُضُوْءِ مِنَ الْمَوْطِيءِ

گرد راہ دھونے کے بیان میں

(١٤٣) عَنْ أُمِّ وَلَدٍ لِعَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ قَالَتْ: قُلْتُ لِأُمِّ سَلَمَةَ: إِنِّي امْرَأَةٌ أُطِيْلُ ذَيْلِي وَ أَمْشِيْ فِي الْمَكَانِ الْقَذِرِ؟ فَقَالَتْ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((يُطَهِّرُهُ مَا بَعْدَهُ)).

(صحيح) المشكاة (٥٠٤) صحيح ابى داؤد (٤٠٧)

ترجمہ: روایت ہے عبدالرحمٰن بن عوف کی ام ولد سے کہا انہوں نے کہا میں نے ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے میں ایسی عورت ہوں کہ لٹکاتی ہوں دامن اور چلتی ہوں ناپاک راہوں میں سو فرمایا ام سلمہ نے کہ ارشاد کیا رسول اللہ ﷺ نے: پاک کر دیتا ہے اس کو اس کے بعد کا رستہ۔

فائدہ: روایت کیا عبداللہ بن مبارک نے اس حدیث کو مالک بن انس سے انہوں نے محمد بن عمارہ سے انہوں نے محمد بن ابراہیم سے انہوں نے ہود بن عبدالرحمٰن بن عوف کی ام ولد سے' انہوں نے ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے اور وہ ایک وہم ہے حقیقت میں روایت ابراہیم بن عبدالرحمٰن بن عوف کی ام ولد سے ہے کہ وہ روایت کرتی ہیں ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے اور یہی صحیح ہے اور اس باب میں روایت ہے عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے کہ ہم نماز پڑھتے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ اور نہ دھوتے تھے راہ کی گرد کو، کہا ابوعیسیٰ (امام ترمذی) نے اور یہی قول ہے کتنے عالموں کا کہ جب آدمی چلے ناپاک جگہ میں تو نہیں واجب اس پر پیر دھونا مگر نجاست گیلی ہو تو دھو ڈالے۔

❀❀❀❀

۱۱۰۔ بَابُ : مَا جَآءَ فِي التَّيَمُّمِ

تیمّم کے بیان میں

(١٤٤) عَنْ عَمَّارِ بْنِ يَاسِرٍ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ أَمَرَهُ بِالتَّيَمُّمِ لِلْوَجْهِ وَالْكَفَّيْنِ. (صحيح) ابى داؤد (٣٢٧)

ترجمہ: روایت ہے عمار بن یاسر سے کہ نبی ﷺ نے حکم کیا ان کو تیمّم کا منہ اور ہتھیلیوں پر۔

فائدہ: اور اس باب میں عائشہ رضی اللہ عنہا اور ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بھی روایت ہے۔ کہا ابوعیسیٰ (امام ترمذی) نے حدیث عمار کی حسن ہے صحیح ہے اور مروی ہے ان سے کئی سندوں سے اور یہی قول ہے کتنے علماء وصحابہ کا مثل علی اور عمار اور ابن عباس رضی اللہ عنہم کے اور کتنے

لوگوں کا تابعین سے جیسے شعبی اور عطاء اور مکحول کہتے ہیں کہ تیمّم ایک ہی دفعہ ہاتھ مارنا ہے منہ اور ہتھیلیوں کے لیے اور یہی قول ہے احمد اور اسحاق کا اور کہا بعض اہل علم نے انہی میں ہیں ابن عمر اور جابر اور ابراہیم اور حسن کے تیمّم میں دو بار ہاتھ مارنا ہے ایک بار منہ کے لیے اور دوسری بار دونوں ہاتھوں کے لیے کہنیوں تک اور یہی قول ہے سفیان ثوری اور مالک اور ابن مبارک اور شافعی کا اور مروی ہے یہی بات عمار سے تیمّم میں کہ کہا انہوں نے تیمّم منہ اور ہتھیلیوں پر ہے کئی سندوں سے اور مروی ہے عمار سے کہ کہا انہوں نے تیمّم کیا ہم نے نبی ﷺ کے ساتھ شانوں اور بغلوں تک اور ضعیف کہا ہے بعض علماء نے حدیث عمار کو نبی ﷺ سے جس میں منہ اور ہتھیلیوں کا ذکر ہے تیمّم کے باب میں اس واسطے کہ روایت کی انہی نے حدیث شانوں اور بغلوں کی کہا اسحاق بن ابراہیم نے حدیث عمار کی تیمّم کے باب میں جس میں منہ اور ہتھیلیوں کا ذکر ہے صحیح ہے اور حدیث عمار کی جس میں مذکور ہے کہ تیمّم کیا ہم نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ شانوں اور بغلوں تک کچھ مخالف نہیں منہ اور ہتھیلیوں والی حدیث کے اس لیے کہ انہوں نے یہ نہیں کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے ہم کو حکم کیا بغلوں اور شانوں تک تیمّم کرنے کا بلکہ یہ ان کا فعل تھا پھر جب پوچھا رسول اللہ ﷺ سے تو آپ ﷺ نے حکم کیا منہ اور ہتھیلیوں کا اور دلیل اس بات کی یہ ہے کہ فتویٰ دیا عمار نے نبی ﷺ کے بعد منہ اور ہتھیلیوں پر تیمّم کرنے کا تو اس سے یہ بھی معلوم ہوا کہ پہلے انہوں نے شانوں تک تیمّم کیا ہوگا بعد اس کے جب حضرت ﷺ نے ان کو حکم فرمایا تو ہتھیلیوں تک کرنے لگے اور اپنے فعل کو چھوڑ دیا۔ روایت کی ہم سے یحییٰ بن موسیٰ نے اس نے سعید بن سلیمان سے اس نے ہشیم سے اس نے محمد بن خالد قرشی سے اس نے داؤد بن حصین سے اس نے عکرمہ سے اس نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہ سوال کیا گیا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے تیمّم کا تو فرمایا انہوں نے اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں فرمایا ہے وضو کے ذکر میں (فَاغْسِلُوْا وُجُوْهَكُمْ وَاَيْدِيَكُمْ اِلَى الْمَرَافِقِ) یعنی دھوؤ تم اپنے منہ اور ہاتھ کہنیوں تک اور فرمایا اللہ تعالیٰ نے تیمّم کے باب میں (فَامْسَحُوْا بِوُجُوْهِكُمْ وَاَيْدِيَكُمْ مِّنْهُ) یعنی مسح کرو اس (مٹی) سے منہ پر اور ہاتھوں پر اور یہاں مسح کی حد مذکور نہیں جیسے وضو میں کہنیاں مذکور ہیں اور فرمایا اللہ تعالیٰ نے چور کے باب میں (وَالسَّارِقُ وَالسَّارِقَةُ فَاقْطَعُوْا اَيْدِيَهُمَا) یعنی چور مرد ہو یا عورت ہاتھ کاٹو اس کے اور ثابت ہوا سنت سے یعنی حدیث سے ہاتھ کا ٹاگٹوں تک تو معلوم ہوا کہ ید کا اطلاق گٹوں تک بھی آتا ہے تو تیمّم بھی منہ اور گٹوں تک ہاتھ پر کرنا چاہیے کہا ابوعیسیٰ (امام ترمذی) نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے۔

❀❀❀❀

(١٤٥) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ: ((أَنَّهُ سُئِلَ عَنِ التَّيَمُّمِ ؟ فَقَالَ : إِنَّ اللّٰهَ قَالَ فِيْ كِتَابِهِ حِيْنَ ذَكَرَ الْوُضُوْءَ : ﴿ فَاغْسِلُوْا وُجُوْهَكُمْ وَاَيْدِيَكُمْ اِلَى الْمَرَافِقِ ﴾ [المائدة : ٦] ، وَقَالَ فِي التَّيَمُّمِ : ﴿ فَامْسَحُوْا

بِوُجُوهِكُمْ وَأَيْدِيكُمْ مِّنْهُ﴾ [المائدة : ٦] ، وَقَالَ : ﴿ وَالسَّارِقُ وَالسَّارِقَةُ فَاقْطَعُوْا أَيْدِيَهُمَا ﴾ [المائدة : ٣٨] ، فَكَانَتِ السُّنَّةُ فِي الْقَطْعِ الْكَفَّيْنِ ، إِنَّمَا هُوَ الْوَجْهُ وَالْكَفَّان ، يَعْنِي التَّيَمُّم.

بعض محققین کہتے ہیں داود بن حصین کی عکرمہ سے روایت ضعیف ہوتی ہے۔ نیز اس میں ہشیم مدلس ہے۔ (ضعيف الاسناد عند الالبانی)

ترجمہ: ابن عباس رضی اللہ عنہما سے سوال کیا گیا' تیمّم کے بارے میں تو فرمایا انہوں نے اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں فرمایا وضو کے ذکر میں: ﴿فَاغْسِلُوْا وُجُوهَكُمْ وَأَيْدِيَكُمْ إِلَى الْمَرَافِقِ﴾ یعنی ''دھوؤ تم اپنے منہ اور ہاتھ کہنیوں تک'' اور فرمایا اللہ تعالیٰ نے تیمّم کے باب میں: ﴿فَامْسَحُوْا بِوُجُوهِكُمْ وَأَيْدِيكُمْ مِّنْهُ﴾ یعنی ''مسح کرو اس (مٹی) سے منہ پر اور ہاتھوں پر'' اور فرمایا اللہ نے: ﴿ وَالسَّارِقُ وَالسَّارِقَةُ فَاقْطَعُوْا أَيْدِيَهُمَا ﴾ یعنی ''چور مرد ہو یا عورت ہاتھ کاٹو ان دونوں کے'' اور ثابت ہوا سنت سے یعنی حدیث سے ہاتھ کاٹنا کلائیوں تک' معلوم ہوا کہ ید کا اطلاق کلائیوں تک بھی آتا ہے تو تیمّم بھی منہ اور کلائیوں تک ہے۔

❀ ❀ ❀ ❀

۱۱۱۔ بَابُ : مَا جَآءَ فِي الرَّجُلِ يَقْرَأُ الْقُرْآن عَلٰى كُلِّ حَالٍ مَا لَمْ يَكُنْ جُنُبًا

مترجم کہتا ہے اصل کتاب میں اس باب کا ترجمہ مذکور نہیں مگر قرینہ حدیث سے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ یہ باب مُحدِث کے قرآن پڑھنے کے باب میں ہوگا۔ واللہ اعلم

(١٤٦) عَنْ عَلِيٍّ قَالَ : كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يُقْرِئُنَا الْقُرْآنَ عَلٰى كُلِّ حَالٍ مَالَمْ يَكُنْ جُنُبًا. (ضعيف الالبانی ، الارواء : ١٩٢ ، ٤٨٥) المشكاة (٤٦٠) ضعيف ابی داؤد (٣١) "تمام المنة" اس میں عبداللہ بن سلمہ کوفی متغیر حافظہ کی وجہ سے ضعیف ہے۔

ترجمہ: روایت ہے علی رضی اللہ عنہ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہم کو قرآن پڑھاتے رہتے ہر حال میں سوائے جنابت کے۔

فائدہ: کہا ابو عیسیٰ (امام ترمذی رحمہ اللہ) نے حدیث علی رضی اللہ عنہ کی حسن ہے صحیح ہے اور یہی قول ہے کتنے صحابیوں رضوان اللہ علیہم اجمعین اور تابعین رحمۃ اللہ علیہم کا کہتے ہیں بے وضو آدمی قرآن پڑھے مگر مصحف نہ چھوئے بے طہارت کے اور یہی قول ہے سفیان ثوری اور احمد اور شافعیؒ اور اسحاق رحمہ اللہ کا۔

❀ ❀ ❀ ❀

۱۱۲۔ بَابُ : مَا جَآءَ فِي الْبَوْلِ يُصِيبُ الْاَرْضَ

اس زمین کے بیان میں جس پر پیشاب ہو

(١٤٧) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: دَخَلَ أَعْرَابِيٌّ الْمَسْجِدَ وَالنَّبِيُّ ﷺ جَالِسٌ فَصَلّٰى فَلَمَّا فَرَغَ قَالَ : اَللّٰهُمَّ

ارْحَمْنِيْ وَمُحَمَّدًا وَلَا تَرْحَمْ مَعَنَا أَحَدًا، فَالْتَفَتَ إِلَيْهِ النَّبِيُّ ﷺ فَقَالَ: فَقَدْ تَحَجَّرْتَ وَاسِعًا))، فَلَمْ يَلْبَثْ أَنْ بَالَ فِي الْمَسْجِدِ، فَأَسْرَعَ إِلَيْهِ النَّاسُ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((أَهْرِيْقُوْا عَلَيْهِ سَجْلًا مِنْ مَاءٍ، أَوْ دَلْوًا مِنْ مَاءٍ))، ثُمَّ قَالَ: ((إِنَّمَا بُعِثْتُمْ مُيَسِّرِيْنَ وَلَمْ تُبْعَثُوْا مُعَسِّرِيْنَ)).

(صحيح) الارواء (١٧١) صحيح ابی داؤد (٤٠٤، ٨٨٥) "الثمر المستطاب" ابن ماجه (٥٢٩)

ترجمہ: روایت ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہا کہ ایک اعرابی آیا مسجد میں اور نبی ﷺ بیٹھے ہوئے تھے پھر جب نماز پڑھ چکا تو کہا یا اللہ رحم کر مجھ پر اور محمد ﷺ پر اور نہ رحم کر ہمارے ساتھ کسی پر پس پھر کر دیکھا اس کی طرف رسول اللہ ﷺ نے اور فرمایا: تو نے تو تنگ کر دیا بڑی چوڑی چیز کو یعنی رحمت کو۔ سو تھوڑی دیر بھی نہ ٹھہرا کہ پیشاب کر دیا اس نے مسجد میں اور دوڑے اس کی طرف لوگ سو فرمایا نبی ﷺ نے: بہا دو اس پر ایک ڈول پانی کا۔ اور راوی کو شک ہے کہ سجلاً فرمایا یا دلواً اور معنی دونوں کے ایک ہیں پھر فرمایا آپ ﷺ نے صحابیوں سے: بھیجے گئے ہو تم آسانی کے لیے، نہ سختی کے واسطے۔

فائدہ: کہا ابو عیسیٰ (امام ترمذی) نے کہ کہا سفیان نے کہ حدیث بیان کی ہے مجھ سے یحییٰ بن سعید نے بھی انس بن مالک سے اوپر کی حدیث کی مانند اور اس باب میں عبداللہ بن مسعود اور ابن عباس اور واثلہ بن اسقع سے بھی روایت ہے۔ کہا ابو عیسیٰ (امام ترمذی) نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے بعض اہل علم کا اور یہی قول ہے احمد اور اسحاق کا اور روایت کی یہ حدیث یونس نے زہری سے انہوں نے عبیداللہ بن عبداللہ سے انہوں نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے۔

❀ ❀ ❀ ❀

(١٤٨) عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، نَحْوَ هٰذَا. (صحيح) متفق عليه

ترجمہ: روایت ہے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے اوپر کی حدیث کی طرح۔

---

۱ چنانچہ مطبوعہ مصر میں ترجمہ باب یہی ہے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

ابواب الصلاۃ

عن رسول اللہ ﷺ

(التحفۃ ۲) نماز کے بیان میں (المعجم ۲)

۱۔ بَابُ: مَا جَآءَ فِیْ مَوَاقِیْتِ الصَّلٰوةِ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ

بیان میں نماز کے وقتوں کے جو روایت کیے گئے ہیں نبی ﷺ سے

(۱۴۹) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ قَالَ: ((أَمَّنِیْ جِبْرَئِیْلُ عِنْدَ الْبَیْتِ مَرَّتَیْنِ فَصَلَّی الظُّھْرَ فِی الْاُوْلٰی مِنْھُمَا حِیْنَ کَانَ الْفَیْئُ مِثْلَ الشِّرَاكِ، ثُمَّ صَلَّی الْعَصْرَ حِیْنَ کَانَ کُلُّ شَیْءٍ مِثْلَ ظِلِّهٖ، ثُمَّ صَلَّی الْمَغْرِبَ حِیْنَ وَجَبَتِ الشَّمْسُ وَأَفْطَرَ الصَّائِمُ، ثُمَّ صَلَّی الْعِشَاءَ حِیْنَ غَابَ الشَّفَقُ، ثُمَّ صَلَّی الْفَجْرَ حِیْنَ بَرَقَ الْفَجْرُ وَحَرُمَ الطَّعَامُ عَلَی الصَّائِمِ وَصَلَّی الْمَرَّةَ الثَّانِیَةَ الظُّھْرَ حِیْنَ کَانَ ظِلُّ کُلِّ شَیْءٍ مِثْلَهٗ لِوَقْتِ الْعَصْرِ بِالْاَمْسِ ثُمَّ صَلَّی الْعَصْرَ حِیْنَ کَانَ ظِلُّ کُلِّ شَیْءٍ مِثْلَیْهِ، ثُمَّ صَلَّی الْمَغْرِبَ لِوَقْتِهِ الْاَوَّلِ ثُمَّ صَلَّی الْعِشَاءَ الْاٰخِرَةَ حِیْنَ ذَھَبَ ثُلُثُ اللَّیْلِ ثُمَّ صَلَّی الصُّبْحَ حِیْنَ أَسْفَرَتِ الْاَرْضُ ثُمَّ الْتَفَتَ اِلَیَّ جِبْرِیْلُ فَقَالَ: یَا مُحَمَّدُ! ھٰذَا وَقْتُ الْاَنْبِیَاءِ مِنْ قَبْلِكَ وَالْوَقْتُ

فِيمَا بَيْنَ هٰذَيْنِ الْوَقْتَيْنِ ﴾﴾. (حسن صحيح ، المشكاة : ٥٨٣. الارواء ٢٤٩) صحيح ابى داؤد (٤١٦) مستدرك حاكم (١٩٣/١) حاکم نے صحیح کہا اور ذہبی نے حاکم کی موافقت کی ہے۔نووی نے بھی اس کو صحیح کہا ہے۔ المجموع (٢٣/٣)

ترجمہ: روایت ہے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہ فرمایا نبی ﷺ نے: امامت کی میری جبرئیل علیہ السلام نے کعبہ کے نزدیک دو بار، سو پڑھی نماز ظہر کی پہلی بار جب تھا سایہ ہر چیز کا مثل جوتی کے تسمہ کے، پھر پڑھی عصر جب تھا سایہ ہر چیز کا مانند اس کے، پھر پڑھی مغرب جب ڈوبا آفتاب اور افطار کیا روزہ دار نے ، پھر پڑھی عشاء جب غائب ہوگئی شفق، پھر فجر پڑھی جب ظاہر ہوئی صبح صادق اور حرام ہوا کھانا روزہ دار پر اور دوسری بار ظہر پڑھی جب ہوا سایہ ہر چیز کا اس کے برابر جس وقت عصر پڑھی تھی کل کے روز پھر عصر پڑھی جب ہر چیز کا سایہ دونا ہوا پھر مغرب پڑھی پہلے دن کے وقت پھر عشاء پڑھی جب گزر گئی تہائی رات پھر صبح پڑھی جب روشن ہوگئی زمین، پھر پھرے میری طرف جبریل علیہ السلام اور کہا اے محمد ﷺ یہی وقت ہے انبیاؤں کا جو تم سے پہلے تھے اور ان دونوں کے بیچ میں وقت ہے۔

فائدہ: اس باب میں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ اور ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ اور ابو مسعود رضی اللہ عنہ اور ابو سعید رضی اللہ عنہ اور جابر رضی اللہ عنہ اور عمرو بن حزم رضی اللہ عنہما اور براء اور انس رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے۔

❀ ❀ ❀ ❀

(١٥٠) عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ﴿﴿أَمَّنِي جِبْرِيْلُ ﴾﴾. فَذَكَرَ نَحْوَ حَدِيْثِ ابْنِ عَبَّاسٍ بِمَعْنَاهُ وَلَمْ يَذْكُرْ فِيهِ : ﴿﴿لِوَقْتِ الْعَصْرِ بِالْأَمْسِ ﴾﴾. (صحيح الارواء : ٢٥٠) صحيح ابى داؤد (٤١٨)

ترجمہ: یعنی روایت ہے جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے امامت کی میری جبریل علیہ السلام نے پھر ذکر کی حدیث مانند حدیث ابن عباس رضی اللہ عنہما کے اور نہیں ذکر کیا اس نے وقت عصر کا دوسرے دن۔

فائدہ: اور حدیث جابر کی وقتوں کے باب میں مروی ہے عطاء بن ابی رباح اور عمرو بن دینار اور ابو الزبیر سے وہ روایت کرتے ہیں جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے وہ نبی ﷺ سے مثل حدیث وہب بن کیسان کے جو مروی ہے جابر سے وہ روایت کرتے ہیں نبی ﷺ سے کہا ابو عیسیٰ (امام ترمذیؒ) نے حدیث ابن عباس رضی اللہ عنہما کی حسن ہے اور کہا محمد نے سب سے زیادہ صحیح وقتوں کے باب میں حدیث جابر رضی اللہ عنہما کی ہے نبی ﷺ سے۔

٢۔ بَابُ مِنْهُ

اسی بیان میں

(١٥١) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : ﴿﴿إِنَّ لِلصَّلٰوةِ أَوَّلًا وَآخِرًا، وَإِنَّ أَوَّلَ وَقْتِ صَلٰوةِ الظُّهْرِ حِيْنَ تَزُوْلُ الشَّمْسُ، وَآخِرَ وَقْتِهَا حِيْنَ يَدْخُلُ وَقْتُ [صَلَاةِ] الْعَصْرِ، وَإِنَّ أَوَّلَ وَقْتِ الْعَصْرِ

حِيْنَ يَدْخُلُ وَقْتُهَا وَ إِنَّ اٰخِرَ وَقْتِهَا حِيْنَ تَصْفَرُّ الشَّمْسُ وَإِنَّ أَوَّلَ وَقْتُ الْمَغْرِبِ حِيْنَ تَغْرُبُ الشَّمْسُ وَإِنَّ آخِرَ وَقْتِهَا حِيْنَ يَغِيْبُ الشَّفَقُ' وَإِنَّ أَوَّلَ وَقْتِ الْعِشَاءِ الْاٰخِرَةِ حِيْنَ يَغِيْبُ الْأُفُقُ وَإِنَّ اٰخِرَ وَقْتِهَا حِيْنَ يَنْتَصِفُ اللَّيْلُ وَإِنَّ أَوَّلَ وَقْتِ الْفَجْرِ حِيْنَ يَطْلُعُ الْفَجْرُ وَ إِنَّ آخِرَ وَقْتِهَا حِيْنَ تَطْلُعُ الشَّمْسُ)). (صحيح . الصحيحة ١٦٩٦)

ترجمہ: روایت ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہا فرمایا رسول اللہ ﷺ نے ہر نماز کے وقت کا ایک اول ہے اور ایک آخر اور اول ظہر کے وقت کا جب ہے کہ ڈھلے آفتاب اور آخر اس کا جب ہے کہ آ جائے عصر کا وقت اور وقت عصر کا شروع جب ہی ہے کہ اس کا وقت آئے اور آخر وقت اس کا جب آفتاب زرد ہو اور شروع وقت مغرب کا جب ڈوبے آفتاب اور آخر وقت اس کا جب ڈوبے شفق اور اول وقت عشاء کا جب ڈوبے شفق اور آخر وقت اس کا جب آدھی رات ہو اور شروع فجر کے وقت کا جب کہ طلوع صبح صادق اور آخر وقت اس کا جب سورج نکلے۔

فائدہ: اور اس باب میں عبداللہ بن عمر سے بھی روایت ہے کہا ابو عیسیٰ نے سنا میں نے محمد سے کہ فرماتے تھے حدیث اعمش کی مجاہد سے بہت صحیح ہے وقتوں کے باب میں محمد بن فضیل کی حدیث سے جو مروی ہے اعمش سے اور اس میں ایک خطا ہوئی ہے محمد بن فضیل سے روایت کی ہم سے ہناد نے ان سے ابو اسامہ نے ان سے ابو اسحاق فزاری نے ان سے اعمش نے ان سے مجاہد نے کہا جاتا ہے کہ نماز کے وقت کا ایک اول ہے اور ایک آخر اور ذکر کیا مثل حدیث محمد بن فضیل کے جو مروی ہے اعمش سے ہم معنی اس کے۔

(١٥٢) عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيْهِ قَالَ: أَتَى النَّبِيَّ ﷺ رَجُلٌ فَسَأَلَهُ عَنْ مَوَاقِيْتِ الصَّلٰوةِ فَقَالَ: ((أَقِمْ مَعَنَا)) إِنْ شَاءَ اللّٰهُ)) فَأَمَرَ بِلَالًا فَأَقَامَ حِيْنَ طَلَعَ الْفَجْرُ ثُمَّ أَمَرَهُ فَأَقَامَ حِيْنَ زَالَتِ الشَّمْسُ فَصَلَّى الظُّهْرَ ثُمَّ أَمَرَهُ فَأَقَامَ فَصَلَّى الْعَصْرَ وَالشَّمْسُ بَيْضَاءُ مُرْتَفِعَةٌ' ثُمَّ أَمَرَهُ بِالْمَغْرِبِ حِيْنَ وَقَعَ حَاجِبُ الشَّمْسِ' ثُمَّ أَمَرَهُ بِالْعِشَاءِ فَأَقَامَ حِيْنَ غَابَ الشَّفَقُ ثُمَّ أَمَرَهُ مِنَ الْغَدِ فَنَوَّرَ بِالْفَجْرِ' ثُمَّ أَمَرَهُ بِالظُّهْرِ فَأَبْرَدَ وَ أَنْعَمَ أَنْ يُبْرِدَ' ثُمَّ أَمَرَهُ بِالْعَصْرِ فَأَقَامَ وَالشَّمْسُ اٰخِرَ وَقْتِهَا فَوْقَ مَا كَانَتْ' ثُمَّ أَمَرَهُ فَأَخَّرَ الْمَغْرِبَ إِلَى قُبَيْلِ أَنْ يَغِيْبَ الشَّفَقُ ثُمَّ أَمَرَهُ بِالْعِشَاءِ فَأَقَامَ حِيْنَ ذَهَبَ ثُلُثُ اللَّيْلِ' ثُمَّ قَالَ: ((أَيْنَ السَّائِلُ عَنْ مَوَاقِيْتِ الصَّلٰوةِ ؟)) فَقَالَ الرَّجُلُ: أَنَا فَقَالَ: ((مَوَاقِيْتُ الصَّلٰوةِ كَمَا بَيْنَ هٰذَيْنِ)).

(صحيح) ابن ماجه (٦٦٧) صحيح ابى داؤد (٤٢٣)

ترجمہ: روایت ہے سلمان بن بریدہ سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے کہا ان کے باپ نے کہ ایک شخص آیا نبی ﷺ کے پاس پھر پوچھا اس نے آپ ﷺ سے وقت نمازوں کا، سو فرمایا آپ ﷺ نے رہو ہمارے ساتھ اگر اللہ چاہے، پھر حکم کیا بلال رضی اللہ عنہ کو سو تکبیر کہی جب پو پھٹے یعنی صبح کی پھر حکم کیا سو تکبیر کہی جب سورج ڈھلا سو پڑھی ظہر پھر حکم کیا سو تکبیر کہہ کر پڑھی عصر اور سورج چمکتا تھا بلندی پر' پھر حکم دیا مغرب کا جب ڈوبا کنارہ آفتاب کا پھر عشاء کا حکم کیا سو

تکبیر کہی جب ڈوبا شفق پھر حکم کیا دوسرے دن سو خوب روشنی میں پڑھی صبح پھر حکم کیا ظہر کا سو بہت ٹھنڈے وقت پڑھی او رخوب ٹھنڈا کیا پھر حکم کیا عصر کا سو تکبیر کہی اور آخر وقت آفتاب کا زیادہ ہو گیا تھا پہلے دن سے یعنی دوسرے روز عصر میں تاخیر ہوئی پھر حکم کیا مغرب میں دیر کرنے کا یہاں تک کہ تھوڑی دیر رہی شفق ڈوبنے میں پھر حکم کیا عشاء کا سو تکبیر کہی جب تہائی رات گزری پھر آپ ﷺ نے فرمایا کہاں ہے وہ پوچھنے والا نماز کے وقتوں کا سو کہا اس نے میں حاضر ہوں۔ فرمایا آپؐ نے وقت نمازوں کے ان دونوں کے درمیان میں ہیں۔

فائدہ: مترجم کہتا ہے یعنی رسول اللہ ﷺ نے اول روز میں سب نمازیں اول وقت پڑھیں اور دوسرے روز آخر وقت مستحب پر اور فرمایا کہ وقت ان دونوں کے بیچ میں ہے کہا ابو عیسیٰ امام ترمذیؒ نے یہ حدیث حسن ہے غریب ہے صحیح ہے اور روایت کیا اس کو شعبہ نے علقمہ بن مرثد سے بھی۔

۳۔ بَابُ : مَا جَآءَ فِي التَّغْلِيسِ بِالْفَجْرِ

اندھیرے میں صبح کی نماز پڑھنے کے بیان میں

(۱۵۳) عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: إِنْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَيُصَلِّي الصُّبْحَ فَيَنْصَرِفُ النِّسَآءُ قَالَ الْاَنْصَارِيُّ: فَتَمُرُّ النِّسَآءُ مُتَلَفِّفَاتٍ بِمُرُوْطِهِنَّ مَا يُعْرَفْنَ مِنَ الْغَلَسِ، وَقَالَ قُتَيْبَةُ: مُتَلَفِّعَاتٍ.

(صحیح) الارواء ۲۵۷) صحیح ابی داؤد (۴۴۹) جلباب المرأة (ص ۶۵)

ترجمہ: روایت ہے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا انہوں نے کہ رسول اللہ ﷺ جب نماز پڑھ چکتے صبح کی تو پھرتی عورتیں اپنی چادروں میں لپٹی ہوئی کہ نہ پہچانی پڑتی تھیں اندھیرے میں اور کہا ہے انصاری نے فتمر النسا متلففات اور کہا قتیبہ نے متلفعات یعنی لپٹی ہوئی اور مطلب دونوں کا ایک ہے۔

فائدہ: اور اس باب میں ابن عمر او انس اور قیلہ بنت مخرمہ رضی اللہ عنہم سے بھی روایت ہے کہا ابو عیسیٰ (امام ترمذیؒ) نے حدیث عائشہ رضی اللہ عنہا کی حسن ہے صحیح ہے اور اسی کو اختیار کیا ہے علماء نے صحابیوں میں سے رسول اللہ ﷺ کے جیسے ابو بکر اور عمر رضی اللہ عنہما نے اور جو بعد ان کے تھے تابعین سے اور اسی کے قائل ہیں شافعی اور احمد اور اسحاق کہ مستحب کہتے ہیں اندھیرے میں نماز پڑھنا صبح کو۔

❀❀❀❀

۴۔ بَابُ : مَا جَآءَ فِي الْاَسْفَارِ بِالْفَجْرِ

روشنی میں صبح کی نماز پڑھنے کے بیان میں

(۱۵۴) عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيْجٍ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: ((أَسْفِرُوْا بِالْفَجْرِ، فَإِنَّهُ أَعْظَمُ لِلْأَجْرِ)).

(اسنادہ صحیح) صحیح ابن ماجہ (۶۷۲) "الثمر المستطاب"

ترجمہ: روایت ہے رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ سے کہا انہوں نے سنا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے تھے روشنی میں پڑھو نماز صبح کی کہ اس میں بہت بڑا ثواب ہے۔

فائدہ: اور اس باب میں ابو برزہ اور جابر اور بلال سے بھی روایت ہے اور روایت کیا شعبہ نے اور ثوری نے اس حدیث کو محمد بن اسحاق سے اور روایت کیا محمد بن عجلان نے یہی عاصم بن عمرو بن قتادہ سے کہا ابو عیسیٰ نے حدیث رافع بن خدیج کی حسن ہے صحیح ہے اور تجویز کیا ہے اکثر عالموں نے اصحاب سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اور تابعین سے روشنی میں پڑھنا نماز صبح کی اور یہی کہتے ہیں سفیان ثوری اور کہا شافعی اور احمد اور اسحاق رحمہ اللہ نے معنی اسفار کے یہ ہیں کہ یقین ہو جائے صبح صادق کا اور شک نہ رہے اس میں اور معنی اسفار کے یہ نہیں ہیں کہ اخیر وقت پڑھے نماز۔

❁❁❁❁

٥۔ بَابُ : مَا جَآءَ فِي التَّعْجِيْلِ بِالظُّهْرِ

ظہر میں جلدی کرنے کے بیان میں

(١٥٥) عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ : مَا رَأَيْتُ اَحَدًا كَانَ اَشَدَّ تَعْجِيْلًا لِلظُّهْرِ مِنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَلَا مِنْ اَبِيْ بَكْرٍ وَّلَا مِنْ عُمَرَ. (ضعیف الاسناد) اس میں حکیم بن جبیر مضطرب الحدیث ہے۔ اس کو احمد، یحییٰ اور نسائی نے ضعیف کہا ہے۔

ترجمہ: روایت ہے ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ فرمایا انہوں نے کہ نہیں دیکھا میں نے کسی شخص کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے زیادہ جلدی کرنے والا ظہر کی نماز شروع کرنے میں اور نہ ابو بکر و عمر رضی اللہ عنہما سے۔

فائدہ: اور اس باب میں جابر بن عبداللہ اور خباب اور ابو برزہ اور ابن مسعود اور زید بن ثابت اور انس اور جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہم سے بھی روایت ہے کہا ابو عیسیٰ نے حدیث عائشہ رضی اللہ عنہا کی حسن ہے اور اسی کو اختیار کیا ہے اہل علم نے صحابیوں سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اور جو بعد ان کے تھے کہا علی نے، کہا یحییٰ بن سعید نے کہ کلام کیا ہے شعبہ نے حکیم بن جبیر میں بسبب روایت اس حدیث کے جو بیان کی ہے انہوں نے ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ لفظ اس کے یہ ہیں من سال الناس وله مايغنيه الحديث یعنی جو مانگے آدمیوں سے اور اس کے پاس اتنا ہو کہ کفایت کرتا ہو اس کو، آخر حدیث تک کہا یحییٰ نے اور روایت کی ہے ان سے سفیان اور زائدہ نے اور نہ دیکھا یحییٰ نے ان کی روایت میں کچھ مضائقہ، کہا محمد نے روایت کیا گیا ہے حکیم بن جبیر سے وہ روایت کرتے ہیں سعید بن جبیر سے وہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے جلدی شروع کرنا ظہر کا۔ روایت کی ہم سے حسن بن علی حلوانی نے کہا خبر دی ہم کو عبدالرزاق نے ان کو خبر دی معمر نے ان کو زہری نے کہا خبر دی ہم کو انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ظہر کی نماز پڑھی جب ڈھلا آفتاب، یہ حدیث صحیح ہے۔

(١٥٦) عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ : اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ صَلَّى الظُّهْرَ حِيْنَ زَالَتِ الشَّمْسُ. (صحیح)

ترجمہ: روایت ہے انس بن مالکؓ سے کہ رسول اللہ ﷺ نے نماز پڑھی ظہر کی جب سورج ڈھل گیا۔

❁❁❁❁

٦۔ بَابُ : مَا جَآءَ فِيُ تَأْخِيرِ الظُّهْرِ فِيُ شِدَّةِ الْحَرِّ

سخت گرمی میں ظہر کی نماز دیر سے پڑھنے کے بیان میں

(١٥٧) عَنُ اَبِيُ هُرَيُرَةَ رضی اللہ عنہ، قَالَ : قَالَ رَسُوُلَ اللّٰهِ ﷺ : ((إِذَا اشْتَدَّ الْحَرُّ فَأَبْرِدُوا عَنِ الصَّلٰوةِ، فَإِنَّ شِدَّةَ الْحَرِّ مِنُ فَيُحِ جَهَنَّمَ)). (صحيح) الروض (١٠٤٩)

ترجمہ: روایت ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے جب گرمی زیادہ ہو تو ٹھنڈی کر دو اس کو نماز سے کہ جلن گرمی کی جہنم کے جوش سے ہے۔

فائدہ: اور اس باب میں ابوسعید اور ابوذر اور ابن عمر اور مغیرہ اور قاسم بن صفوان سے بھی روایت ہے کہ وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے اور ابوموسیٰ اور ابن عباس اور انس رضی اللہ عنہم سے بھی روایت ہے اور مروی ہے عمر رضی اللہ عنہ سے کہ وہ روایت کرتے ہیں نبی ﷺ سے اس باب میں اور وہ صحیح نہیں، مترجم کہتا ہے یعنی روایت حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی مرفوع نہیں ہے کہ آنحضرت ﷺ کا قول ہے بلکہ موقوف ہے اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا قول ہے کہا ابوعیسیٰ نے حدیث ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی حسن ہے صحیح ہے اور اختیار کی ہے ایک قوم نے اہلِ علم سے تاخیر ظہر کی نماز کی گرمی کے دنوں میں اور یہی قول ابن مبارک اور احمد اور اسحاق کا ہے اور کہا شافعی رحمۃ اللہ علیہ نے دیر کرنا نماز ظہر میں جب ہے کہ لوگ دور سے آتے ہوں اور جو نماز پڑھتا ہی اکیلا ہو یا نماز پڑھتا ہے اپنی قوم کے ساتھ اور وہ قوم قریب ہے تو مستحب ہے اس کو کہ تاخیر نہ کرے گرمی کے دنوں میں بھی، کہا ابوعیسیٰ (امام ترمذی) نے اور مذہب ان لوگوں کا جو گئے ہیں تاخیر ظہر کے طرف شدت گرمی میں تابعداری کے لیے بہتر ہے اور یہ فرمانا شافعی رحمۃ اللہ علیہ کا کہ رخصت اس شخص کو ہے جو دور سے آتا ہو مسجد میں اس لیے ہے کہ مشقت نہ ہو آدمیوں پر حدیث ابوذر کی خلاف ہے کہا ابوذر نے تھے ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ سفر میں سو اذان دی ظہر کی بلال رضی اللہ عنہ نے فرمایا نبی ﷺ نے اے بلال! ٹھنڈا ہونے دے اور ٹھنڈا ہونے دو پس اگر مطلب وہی ہوتا جو مذہب ہے شافعی کا تو رسول اللہ ﷺ ایسا کیوں فرماتے کہ سفر میں تو سب لوگ جمع تھے اور کہیں دور سے نہ آتے تھے، مترجم کہتا ہے یعنی امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ جو فرماتے ہیں کہ دور سے آنے والوں کو تاخیر ظہر کی رخصت ہے تو ابوذر کی حدیث کے مخالف ہے اس لیے کہ ابوذر نے تو روایت کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے تاخیر کا حکم دیا سفر میں بھی حالانکہ وہاں کوئی دور سے آنے والا نہ تھا سب ایک ہی جگہ جمع تھے۔

❁❁❁❁

(١٥٨) عَنُ اَبِيُ ذَرٍّ: اَنَّ رَسُوُلَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ فِيُ سَفَرٍ وَ مَعَهُ بِلَالٌ فَاَرَادَ اَنُ يُّقِيُمَ فَقَالَ: ((اَبْرِدُ)) ثُمَّ اَرَادَ

اَنْ يُقِيمَ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((اَبْرِدْ فِي الظُّهْرِ)) قَالَ حَتّٰى رَاَيْنَا فَيْءَ التُّلُوْلِ، ثُمَّ اَقَامَ فَصَلّٰى، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((اِنَّ شِدَّةَ الْحَرِّ مِنْ فَيْحِ جَهَنَّمَ فَاَبْرِدُ عَنِ الصَّلٰوةِ)).

(صحيح) صحيح ابى داؤد (٤٢٩)

ترجمہ: روایت ہے ابوذر رضی اللہ عنہ سے کہ تھے رسول اللہ ﷺ سفر میں اور بلال رضی اللہ عنہ بھی ان کے ساتھ سو ارادہ کیا بلال رضی اللہ عنہ نے تکبیر ظہر کا تو فرمایا آپ ﷺ نے ٹھنڈا ہونے دو پھر ارادہ کیا تکبیر کا یعنی تھوڑی دیر کے بعد پھر فرمایا رسول اللہ ﷺ نے ٹھنڈا ہونے دو ظہر کی نماز کے لیے۔ کہا راوی نے یہاں تک کہ دیکھا ہم نے سایہ ٹیلوں کا پھر تکبیر کہی اور نماز پڑھی سو فرمایا رسول اللہ ﷺ نے شدت گرمی کی جہنم کے جوش سے ہے سو ٹھنڈے وقت پر پڑھو نماز ظہر کی۔

فائدہ: کہا ابوعیسیٰ (امام ترمذیؒ) نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

❀❀❀❀

٧۔ بَابُ مَا جَآءَ فِي تَعْجِيلِ الْعَصْرِ

عصر میں جلدی کرنے کے بیان میں

(١٥٩) عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّهَا قَالَتْ: صَلّٰى رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ الْعَصْرَ وَالشَّمْسُ فِي حُجْرَتِهَا، لَمْ يَظْهَرِ الْفَيْءُ مِنْ حُجْرَتِهَا. (صحيح) صحيح أبى داود (٤٣٥)

ترجمہ: روایت ہے ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ فرمایا انہوں نے نماز پڑھی رسول اللہ ﷺ نے عصر کی اور آفتاب ان کے آنگن میں تھا نہیں چڑھا تھا سایہ ان کے آنگن کے اوپر۔

فائدہ: اور اس باب میں انس اور ابواروی اور جابر اور رافع بن خدیج رضی اللہ عنہم سے بھی روایت ہے اور مروی ہے رافع سے بھی تاخیر نبی ﷺ کی عصر میں اور وہ صحیح نہیں، کہا ابوعیسیٰ (امام ترمذیؒ) نے حدیث عائشہ رضی اللہ عنہا کی حسن ہے صحیح ہے اور اسی کو اختیار کیا ہے بعض اہل علم نے اصحاب نبی ﷺ سے انہیں میں ہیں عمر رضی اللہ عنہ اور عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ اور عائشہ رضی اللہ عنہا اور انس رضی اللہ عنہ اور اکثر لوگ تابعین کے کہ اختیار کیا انہوں نے جلدی پڑھنا نماز عصر کا اور مکروہ رکھا اس کی تاخیر کو اور یہی کہتے ہیں عبداللہ بن مبارک اور شافعی اور احمد اور اسحاق رحمہم اللہ۔

❀❀❀❀

(١٦٠) عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ: اَنَّهُ دَخَلَ عَلٰى اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ فِي دَارِهِ بِالْبَصْرَةِ حِيْنَ انْصَرَفَ مِنَ الظُّهْرِ، وَدَارُهُ بِجَنْبِ الْمَسْجِدِ، فَقَالَ: قُوْمُوْا فَصَلُّوا الْعَصْرَ، قَالَ: فَقُمْنَا فَصَلَّيْنَا، فَلَمَّا انْصَرَفْنَا

قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: ((تِلْكَ صَلٰوةُ الْمُنَافِقِ يَجْلِسُ يَرْقُبُ الشَّمْسَ حَتّٰى إِذَا كَانَتْ بَيْنَ قَرْنَيِ الشَّيْطَانِ قَامَ فَنَقَرَ أَرْبَعًا لَا يَذْكُرُ اللّٰهَ فِيْهَا إِلَّا قَلِيْلًا)). (صحيح) صحيح ابی داؤد (٤٢٠)

ترجمہ: روایت ہے علاء بن عبدالرحمٰن سے کہ وہ گئے انس بن مالک رضی اللہ عنہ کے گھر بصرہ میں جب پڑھ چکے نماز ظہر کی اور گھر ان کا مسجد کے بازو پر تھا سو فرمایا انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے کھڑے ہو اور عصر پڑھو کہا راوی نے کھڑے ہوئے ہم اور نماز پڑھی ہم نے جب پڑھ چکے تو فرمایا انس رضی اللہ عنہ نے سنا میں نے رسول اللہ ﷺ سے فرماتے تھے یہ تو نماز منافق کی ہے کہ بیٹھا دیکھتا رہے کہ سورج کو جب ہو جائے شیطان کے دو سینگوں میں کے بیچ تو اٹھے اور چار چونچیں مارے نہ یاد کرے اللہ کو اس میں مگر تھوڑا۔

فائدہ: کہا ابو عیسیٰ امام ترمذی نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

❀❀❀❀

٨۔ بَابُ: مَا جَآءَ فِيْ تَاخِيْرِ صَلٰوةِ الْعَصْرِ

نماز عصر کی تاخیر میں

(١٦١) عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ أَشَدَّ تَعْجِيْلًا لِلظُّهْرِ مِنْكُمْ، وَأَنْتُمْ أَشَدُّ تَعْجِيْلًا لِلْعَصْرِ مِنْهُ. (صحيح المشكاة ٦١٩. التحقيق الثانی) شیخ احمد شاکر نے بھی اس کو صحیح کہا ہے۔

ترجمہ: روایت ہے ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے کہ فرمایا انہوں نے رسول اللہ ﷺ تم سے جلدی کرتے تھے ظہر میں اور تم ان سے زیادہ جلدی کرتے ہو عصر میں۔

فائدہ: کہا ابو عیسیٰ رحمہ اللہ (امام ترمذیؒ) نے اور مروی ہے یہ حدیث ابن جریج سے وہ روایت کرتے ہیں ابن ابی ملیکہ سے وہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے مانند اس کے۔

(١٦٢) عَنْ إِسْمَاعِيْلَ بْنِ إِبْرَاهِيْمَ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ.

ترجمہ: روایت ہے اسماعیل بن ابراہیم سے وہ روایت کرتے ہیں ابن جریج سے۔

(١٦٣) عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ: نَحْوَهٗ.

ترجمہ: روایت ہے ابن جریج سے اس سند کے ساتھ اسی طرح۔

❀❀❀❀

۹۔ بَابُ : مَا جَآءَ فِیْ وَقْتِ الْمَغْرِبِ

مغرب کے وقت کے بیان میں

(١٦٤) عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْاَکْوَعِ قَالَ: کَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ یُصَلِّی الْمَغْرِبَ اِذَا غَرَبَتِ الشَّمْسُ وَتَوَارَتْ بِالْحِجَابِ. (صحیح)

ترجمہ: روایت ہے سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ سے کہا مغرب پڑھتے تھے رسول اللہ ﷺ جب ڈوبتا تھا آفتاب اور چھپ جاتا تھا پردہ میں۔

فائدہ: اور اس باب میں جابر اور زید بن الخالد اور انس اور رافع بن خدیج اور ابوایوب اور ام حبیبہ اور عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہم سے روایت ہے اور حدیث عباس کی موقوفاً بھی ان سے مروی ہے اور صحیح ہے کہا ابوعیسیٰ (امام ترمذیؒ) نے حدیث سلمہ بن اکوع کی حسن ہے صحیح ہے۔ اور یہی قول ہے اکثر اہلِ علم کا اصحاب سے اور جو بعد ان کے تھے تابعین سے کہ اختیار کیا ہے انہوں نے تعجیل کو نماز مغرب میں اور مکروہ کہا ہے اس کی تاخیر کو یہاں تک کہ کہا بعض اہل علم نے نماز مغرب کا تو ایک ہی وقت ہے یعنی تاخیر سے وقت جاتا رہتا ہے اور سند پکڑی ہے انہوں نے وہ حدیث رسول اللہ ﷺ کی جس میں مذکور ہے امامت جبریل علیہ السلام کی اور یہی قول ہے ابن مبارک کا اور شافعی کا۔

۱۰۔ بَابُ : مَا جَآءَ فِیْ وَقْتِ صَلَاةِ الْعِشَاءِ الْاٰخِرَةِ

عشاء کے وقت کے بیان میں

(١٦٥) عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِیْرٍ قَالَ: اَنَا اَعْلَمُ النَّاسِ بِوَقْتِ هٰذِهِ الصَّلٰوةِ: کَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ یُصَلِّیْهَا لِسُقُوْطِ الْقَمَرِ لِثَالِثَةٍ. (صحیح، المشکاة : ٦١٣) صحیح ابی داؤد (٤٤٥)

ترجمہ: روایت ہے نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ سے کہا میں سب سے اچھا جانتا ہوں وقت عشاء کا، رسول اللہ ﷺ پڑھتے تھے عشاء اتنی رات گئے کہ غروب ہو جاتا ہے چاند تیسری شب کا جس وقت میں۔

فائدہ: روایت کی ہم سے ابوبکر محمد بن ابان نے اس نے عبدالرحمٰن بن مہدی سے اس نے ابوعوانہ سے اسی اسناد کے ساتھ مانند اس کے کہا ابوعیسیٰ نے روایت کیا اس حدیث کو ہشیم نے ابوبشیر سے انہوں نے حبیب بن سالم سے انہوں نے نعمان بن بشیر سے اور نہیں ذکر کیا اس روایت کو ہشیم نے نام بشیر بن ثابت کا اور حدیث ابوعوانہ کی زیادہ صحیح ہے ہمارے نزدیک اس لیے کہ یزید بن ہارون نے بھی روایت کیا ہے شعبہ سے بروایت ابوبشیر مثل روایت ابوعوانہ کے۔

❁ ❁ ❁ ❁

(١٦٦) عَنْ أَبِي عَوَانَةَ ، بِهٰذَا الإِسْنَادِ نَحْوَهُ.

ترجمہ: روایت ہے ابی عوانہ سے اسی سند کے ساتھ اسی طرح۔

۱۱۔ بَابُ : مَا جَآءَ فِي تَأْخِيرِ الْعِشَآءِ الْآخِرَةِ

عشاء میں تاخیر کے بیان میں

(١٦٧) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ : ((لَوْلَا أَنْ أَشُقَّ عَلَى أُمَّتِي لَأَمَرْتُهُمْ أَنْ يُؤَخِّرُوا الْعِشَآءَ إِلَى ثُلُثِ اللَّيْلِ أَوْ نِصْفِهِ. (صحيح) المشكاة (٦١١) للالباني۔ والحاكم (١/١٤٦) ((الثمر المستطاب))

ترجمہ: روایت ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے فرمایا رسول اللہ ﷺ نے اگر نہ ہوتا مجھے یہ خیال کہ گراں گزرے گا میری امت پر، تو حکم کرتا میں تاخیر کرنے کا عشاء میں تہائی یا آدھی رات تک۔

فائدہ: اور اس باب میں جابر بن سمرہ اور جابر بن عبداللہ اور ابو برزہ اور ابن عباس اور ابو سعید خدری اور زید بن خالد اور ابن عمر رضی اللہ عنہما سے بھی روایت ہے' کہا ابو عیسیٰ نے حدیث ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی حسن ہے صحیح ہے اور اسی کو اختیار کیا ہے اکثر اہلِ علم نے اصحاب سے نبی ﷺ کے اور تابعین سے تجویز کیا ہے تاخیر کو نماز عشاء میں اور یہی کہتے ہیں احمد اور اسحاق۔

❀❀❀❀

۱۲۔ بَابُ : مَا جَآءَ فِي كَرَاهِيَةِ النَّوْمِ قَبْلَ الْعِشَآءِ وَالسَّمَرِ بَعْدَهَا

اس بیان میں کہ نماز عشاء سے پہلے سونا اور اس کے بعد باتیں کرنا مکروہ ہے

(١٦٨) عَنْ أَبِي بَرْزَةَ قَالَ : كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَكْرَهُ النَّوْمَ قَبْلَ الْعِشَاءِ وَالْحَدِيثَ بَعْدَهَا.

(صحيح) الروض النضير (٩١٥) ((الثمر المستطاب))

ترجمہ: روایت ہے ابو برزہ رضی اللہ عنہ سے کہا کہ برا جانتے تھے رسول اللہ ﷺ عشاء کے قبل سونا اور باتیں کرنا بعد اس کے۔

فائدہ: اور اس باب میں عائشہ رضی اللہ عنہا اور عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ اور انس رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے کہا ابو عیسیٰ نے حدیث ابو برزہ کی حسن ہے صحیح ہے اور مکروہ جانا ہے اکثر اہل علم نے سونا عشاء سے پہلے اور جائز رکھا بعض نے اور کہا عبداللہ بن مبارک نے کراہت بہت حدیثوں سے ثابت ہے اور رخصت دی بعض نے سونے کی قبل عشاء کے رمضان میں۔

۱۳۔ بَابُ : مَا جَآءَ فِي الرُّخْصَةِ فِي السَّمَرِ بَعْدَ الْعِشَاءِ

عشاء کے بعد باتیں کرنے کی رخصت کے بیان میں

(١٦٩) عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يَسْمُرُ مَعَ أَبِي بَكْرٍ فِي الْأَمْرِ مِنْ أَمْرِ الْمُسْلِمِينَ

وأنا مَعَهُمَا. (اسناده صحيحعند الالبانی) سلسلة الاحاديث الصحيحة (٢٧٨١)

ترجمہ: روایت ہے عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے کہا کہ رسول اللہ ﷺ باتیں کرتے تھے ابوبکر رضی اللہ عنہ کے ساتھ کسی کام میں کاموں سے مسلمانوں کے اور میں بھی ان کے ساتھ تھا۔ بعض محققین کہتے ہیں اس میں ابراہیم اور اعمش دونوں مدلس ہیں اور سماع کی صراحت نہیں۔اس لیے ضعیف ہے۔

فائدہ: اوراس باب میں عبداللہ بن عمرو اور اوس بن حذیفہ اور عمران بن حصین سے بھی روایت ہے کہا ابوعیسیٰ نے حدیث عمر رضی اللہ عنہ کی حسن ہے اور روایت ہے اس حدیث کو حسن بن عبیداللہ نے ابراہیم سے انہوں نے علقمہ سے انہوں نے ایک مرد جعفی سے یعنی وہ شخص قبیلہ بنی جعف سے تھا کہ نام اس کا قیس ہے یا ابن قیس انہوں نے عمر رضی اللہ عنہ سے انہوں نے نبی ﷺ سے ایک قصہ دراز میں اور اختلاف کیا ہے اہل علم نے اصحاب وتابعین سے اور جو بعد ان کے تھے باتیں کرنے میں عشاء کے بعد، سو بعض نے مکروہ کہا ہے اور رخصت دی ہے بعض نے علم کی باتوں میں یا ضروری حاجتوں میں اور اکثر احادیث میں رخصت ہے اور مروی ہے نبی ﷺ سے کہ فرمایا آپ ﷺ نے باتیں نہ کرنا چاہیے مگر جو منتظر[1] ہو نماز کا یا مسافر ہو۔

❀❀❀❀

۱۴۔ بَابُ : مَا جَآءَ فِي الْوَقْتِ الْاَوَّلِ مِنَ الْفَضْلِ

اول وقت کی فضیلت میں

(١٧٠) عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ غَنَّامٍ عَنْ عَمَّتِهِ اُمِّ فَرْوَةَ وَكَانَتْ مِمَّنْ بَايَعَ النَّبِيَّ ﷺ قَالَتْ : سُئِلَ النَّبِيُّ ﷺ اَيُّ الْاَعْمَالِ اَفْضَلُ؟ قَالَ : ((الصَّلٰوةُ لِاَوَّلِ وَقْتِهَا)). (صحیح ، المشكاة ٦٠٧) صحيح ابی داؤد (٤٥٢)

اس میں عبداللہ بن عمری راوی اگرچہ ضعیف ہے۔مگر یہ حدیث اپنے شواہد کے ساتھ صحیح ہے۔

ترجمہ: روایت ہے قاسم بن غنام سے وہ روایت کرتے ہیں اپنی پھوپھی ام فروہ سے اور انہوں نے بیعت کی تھی نبی ﷺ سے کہا ام فروہ رضی اللہ عنہا نے پوچھے گئے نبی ﷺ کون سا عمل افضل ہے؟ کہا نماز اول وقت پڑھنا۔

(١٧١) عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ لَهُ: ((يَا عَلِيُّ ثَلَاثٌ لَا تُؤَخِّرْهَا: الصَّلٰوةُ إِذَا آنَتْ، وَالْجَنَازَةُ إِذَا حَضَرَتْ، وَالْاَيِّمُ إِذَا وَجَدْتَّ لَهَا كُفُوًا)). ضعيف (المشكاة : ٦٠٥) اس کی سند سعید بن عبداللہ الجہنی کی وجہ سے ضعیف ہے۔اس کو ابن حبان اور عجلی نے ثقہ ابوحاتم اور ذہبی نے مجہول اور حافظ نے تقریب میں مقبول کہا ہے۔

ترجمہ: روایت ہے علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا نبی ﷺ نے اے علی! تین چیزوں میں تاخیر جائز نہیں نماز میں جب وقت آ جائے اور جنازہ میں جب حاضر ہو اور بیوہ عورت کے نکاح میں جب اس کی ذات والا ملے۔

[1] یعنی جس نے ابھی عشاء نہ پڑھی ہو۔

فائدہ : کہا ابوعیسیٰ نے حدیث ام فروہ رضی اللہ عنہا کی نہیں مروی ہے مگر روایت ہے عبداللہ بن عمر عمری کے اور وہ کچھ ایسی قوی نہیں اہل حدیث کے نزدیک اور اضطراب کیا انہوں نے اس حدیث میں۔

❀❀❀❀

(۱۷۲) عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : ((اَلْوَقْتُ الْأَوَّلُ مِنَ الصَّلٰوةِ رِضْوَانُ اللّٰهِ، وَالْوَقْتُ الْآخِرُ عَفْوُ اللّٰهِ)). (موضوع، الارواء ۲۵۹. المشكاة ٦٠٦) (اس میں یعقوب بن ولید کے بارے میں امام احمد کہتے ہیں کذابوں میں سے ایک کذاب ہے۔) تقریب (۷۸۳۵)

ترجمہ: روایت ہے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے کہا فرمایا رسول اللہ ﷺ نے اول وقت نماز پڑھنے میں خوشی ہے اللہ کی اور آخر وقت بخشش ہے اللہ کی۔

فائدہ : اور اس باب میں علی رضی اللہ عنہ اور ابن عمر رضی اللہ عنہما اور ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے۔

(۱۷۳) عَنِ ابْنِ عَمْرٍو والشَّيْبَانِيِّ : اَنَّ رَجُلًا قَالَ لِابْنِ مَسْعُوْدٍ : اَيُّ الْعَمَلِ اَفْضَلُ ؟ قَالَ سَأَلْتُ عَنْهُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ: ((الصَّلٰوةُ عَلٰى مَوَاقِيْتِهَا)) قُلْتُ : وَمَاذَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ؟ قَالَ ((وَ بِرُّ الْوَالِدَيْنِ)) قُلْتُ: وَمَاذَا [يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ] ؟ قَالَ: ((الْجِهَادُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ)). (اسناده صحيح)

ترجمہ: روایت ہے ابوعمرو شیبانی سے کہ ایک مرد نے کہا ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے کون سا عمل افضل ہے؟ کہا انہوں نے پوچھا میں نے اس کو رسول اللہ ﷺ سے سو فرمایا آپ ﷺ نے نماز پڑھنا مستحب وقتوں میں پھر کہا میں نے اور کیا رسول اللہ ﷺ؟ کہا خدمت کرنا والدین کی کہا میں نے اور کیا؟ فرمایا جہاد کرنا اللہ کی راہ میں۔

فائدہ: کہا ابوعیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور روایت کیا مسعودی اور شعبہ اور شیبانی اور اکثر لوگوں نے ولید ابن عیزار سے اس حدیث کو۔

❀❀❀❀

(۱۷٤) عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ : مَا صَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ صَلٰوةً لِوَقْتِهَا الْآخِرِ مَرَّتَيْنِ حَتّٰى قَبَضَهُ اللّٰهُ.

(حسن . المشكاة : ٦٠٨) حاکم نے اس کو متصل بیان کیا ہے (۱/۱۹۰) اور شرط شیخین پر اس کو صحیح کہا ہے ذہبی نے حاکم کے ساتھ اتفاق کیا ہے۔

ترجمہ: روایت ہے ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا انہوں نے کہ کبھی نہ پڑھی رسول اللہ ﷺ نے کوئی نماز آخر وقت میں مگر دو بار یہاں تک کہ وفات پائی۔

فائدہ: کہا ابوعیسیٰ نے یہ حدیث غریب ہے اور اسناد اس کی متصل نہیں اور کہا شافعی رحمہ اللہ نے اول وقت افضل ہے نماز کا اور ان چیزوں میں سے کہ دلالت کرتی ہیں اس کی فضیلت پر عادت کرنا ہے رسول اللہ ﷺ کا اور ابوبکر رضی اللہ عنہ اور عمر رحمہ اللہ کا اول وقت

نماز پڑھنے پر اور نہیں اختیار کرتے تھے وہ لوگ مگر افضل چیز کو اور کبھی نہ چھوڑتے تھے اور ہمیشہ نماز پڑھتے تھے اول وقت میں بیان کی ہم سے یہ حدیث ابوالولید مکی نے اس نے شافعی رحمۃ اللہ علیہ سے۔

❀❀❀❀

۱۵۔ بَابُ : مَا جَآءَ فِي السَّهْوِ عَنْ وَقْتِ صَلٰوةِ الْعَصْرِ

نماز عصر کو بھول جانے کے بیان میں

(۱۷۵) عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ : ((اَلَّذِيْ تَفُوْتُهُ صَلٰوةُ الْعَصْرِ فَكَأَنَّمَا وُتِرَ اَهْلَهُ وَمَا لُهُ)).

(اسناده صحيح)

ترجمہ: روایت ہے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے کہ فرمایا نبی ﷺ نے جس کی قضا ہو جائے نماز عصر کی تو گویا لٹ گیا گھر اس کا اور مال اس کا۔

فائدہ: اس باب میں بریدہ اور نوف بن معاویہ سے بھی روایت ہے کہا ابوعیسیٰ امام ترمذی نے حدیث ابن عمر رضی اللہ عنہما کی حسن ہے صحیح ہے اور روایت کیا اس کو زہری نے بھی سالم سے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے نبی ﷺ سے۔

❀❀❀❀

۱۶۔ بَابُ : مَا جَآءَ فِي تَعْجِيْلِ الصَّلٰوةِ إِذَا أَخَّرَهَا الْإِمَامُ

جب امام تاخیر کرے تو جلد نماز پڑھ لینے کے بیان میں

(۱۷۶) عَنْ أَبِيْ ذَرٍّ قَالَ : قَالَ النَّبِيُّ ﷺ : ((يَا اَبَا ذَرٍّ اُمَرَآءُ يَكُوْنُوْنَ بَعْدِيْ يُمِيْتُوْنَ الصَّلٰوةَ، فَصَلِّ الصَّلٰوةَ لِوَقْتِهَا فَإِنْ صُلِّيَتْ لِوَقْتِهَا كَانَتْ لَكَ نَافِلَةً، وَإِلَّا كُنْتَ قَدْ اَحْرَزْتَ صَلٰوتَكَ)).

(اسناده صحيح) تعليق على صحيح ابن خزيمه (١٦٣٧) صحيح أبي داود (٤٥٩)

ترجمہ: روایت ہے ابوذر رضی اللہ عنہ سے فرمایا نبی ﷺ نے ایسے امیر ہوں گے بعد میرے کہ مار ڈالیں گے نماز کو یعنی اخیر وقت میں پڑھیں گے تو پڑھ لے تو اپنی نماز وقت مستحب پر پس اگر پڑھ لی تو نے اپنے وقت پر تو امام کے ساتھ کی نماز ہو جائے گی نفل اگر دوبارہ پڑھی تو نے امام کے ساتھ اور نہیں تو حفاظت کر چکا تو اپنی نماز کی۔

فائدہ: اور اس باب میں عبداللہ بن مسعود اور عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہما سے بھی روایت ہے کہا ابوعیسیٰ نے حدیث ابوذر کی حسن ہے اور یہی قول ہے اکثر اہل علم کا کہ مستحب جانتے ہیں کہ نماز پڑھ لے آدمی وقت مستحب پر جب تاخیر کرے امام پھر نماز پڑھ لے امام کے ساتھ اور پہلے فرض ہو جائے گی اکثر اہل علم کے نزدیک ابوعمران جونی نام ان کا عبدالملک بن حبیب ہے۔

۱۷۔ بَابُ : مَا جَآءَ فِي النَّوْمِ عَنِ الصَّلٰوةِ

نماز چھوڑ کر سو جانے کے بیان میں

(۱۷۷) عَنْ أَبِيْ قَتَادَةَ قَالَ: ذَكَرُوْا لِلنَّبِيِّ ﷺ نَوْمَهُمْ عَنِ الصَّلٰوةِ ؟ فَقَالَ: ((إِنَّهُ لَيْسَ فِي النَّوْمِ تَفْرِيْطٌ، إِنَّمَا التَّفْرِيْطُ فِي الْيَقْظَةِ، فَإِذَا نَسِيَ اَحَدُكُمْ صَلٰوةً اَوْ نَامَ عَنْهَا فَلْيُصَلِّهَا إِذَا ذَكَرَهَا)).

(صحيح) الارواء (۱/۲۹٤) تعليق على صحيح ابن خزيمة (۱۹۹۱) صحيح أبي داود (٤٦٤) ((الثمر المستطاب))

ترجمہ: روایت ہے ابو قتادہ رضی اللہ عنہ سے کہ شکایت کی صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین نے نبی ﷺ سے اپنے سو جانے کی نماز سے سو فرمایا آپ ﷺ نے سونے والے پر قصور نہیں ہے قصور تو جاگنے میں ہے سو جب بھول جائے کوئی تم میں سے اپنی نماز کو یا سو جائے اس سے تو پڑھ لے اس کو جب یاد کرے۔

فائدہ: اور اس باب میں ابن مسعود رضی اللہ عنہ اور ابو مریم اور عمران بن حصین اور جبیر بن مطعم اور ابو جحیفہ اور عمرو بن امیہ ضمری اور ذی مخبرؓ سے بھی روایت کیا ہے کہ وہ بھتیجے ہیں نجاشی کے، کہا ابو عیسیٰ نے اور حدیث ابو قتادہ کی حسن ہے صحیح ہے اور اختلاف کیا ہے اہل علم نے کہ جو سو جائے یا بھول جائے اور جاگے یا یاد کرے ایسے وقت میں کہ نماز اس وقت مکروہ ہے مثلاً نزدیک طلوع ہونے آفتاب کے یا نزدیک غروب کے تو کہا بعض نے پڑھ لے جب جاگے یا یاد کرے۔ اگرچہ ہو وقت مکروہ اور یہی قول ہے احمد اور اسحاق اور شافعی اور مالک رحمہ اللہ کا اور بعض نے کہا نہ پڑھے جب تک آفتاب بلند نہ ہو یا ڈوب نہ جائے۔

❀❀❀❀

۱۸۔ بَابُ : مَا جَآءَ فِي الرَّجُلِ يَنْسَى الصَّلٰوةَ

اس کے بیان میں جو نماز بھول جائے

(۱۷۸) عَنْ اَنَسٍ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : ((مَنْ نَّسِيَ صَلٰوةً فَلْيُصَلِّهَا إِذَا ذَكَرَهَا)).

(صحيح) الارواء ۲٦۳) صحيح أبي داود (٤٦٨)

ترجمہ: روایت ہے انس رضی اللہ عنہ سے کہا فرمایا رسول اللہ ﷺ نے جو بھول جائے نماز کو تو پڑھ لے جب یاد کرے۔

فائدہ: اور اس باب میں سمرہ اور قتادہ سے بھی روایت ہے کہا ابو عیسیٰ امام ترمذیؒ نے حدیث انس رضی اللہ عنہ کی حسن ہے صحیح ہے اور روایت ہے علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے کہ انہوں نے کہا جو بھول جائے نماز کو تو پڑھ لے جب یاد کرے وقت ہو یا نہ ہو اور یہی قول ہے احمد اور اسحاق کا اور مروی ہے ابو بکرہ سے کہ وہ سو گئے عصر کے وقت پھر جاگے آفتاب ڈوبتے وقت سو نہ نماز پڑھی یہاں تک کہ ڈوب چکا آفتاب اور یہی مذہب ہے بعض اہل کوفہ کا لیکن اصحاب ہمارے نے اختیار کیا ہے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے قول کو کہ پڑھ لے وقت ہو یا نہ ہو یعنی وقت مکروہ میں بھی پڑھ لے۔

١٩۔ بَابُ : مَا جَآءَ فِي الرَّجُلِ تَفُوتُهُ الصَّلَوَاتُ بِأَيَّتِهِنَّ يَبْدَأُ

اس بیان میں کہ جس کی بہت نمازیں فوت ہوگئی ہوں تو کس نماز سے شروع کرے

(١٧٩) عَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ : قَالَ عَبْدُاللّٰهِ: إِنَّ الْمُشْرِكِيْنَ شَغَلُوْا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ عَنْ أَرْبَعِ صَلَوَاتٍ يَوْمَ الْخَنْدَقِ حَتّٰى ذَهَبَ مِنَ اللَّيْلِ مَا شَآءَ اللّٰهُ، فَأَمَرَ بِلَالًا فَأَذَّنَ، ثُمَّ أَقَامَ فَصَلَّى الظُّهْرَ، ثُمَّ أَقَامَ فَصَلَّى الْعَصْرَ، ثُمَّ أَقَامَ فَصَلَّى الْمَغْرِبَ ثُمَّ أَقَامَ فَصَلَّى الْعِشَآءَ. (حسن ، الارواء : ١/ ٢٠٧) شیخ البانی نے سنن نسائی حدیث (٦٢٢) پر ضعیف کا حکم لگایا ہے ارواء الغلیل (١٩٧) بعض محققین کہتے ہیں اس میں ابوالزبیر مدلس ہے اور ابوعبیدہ اپنے باپ سے سماع ثابت نہیں اس لیے اس کی سنت ضعیف ہے۔

ترجمہ: روایت ہے ابوعبیدہ بن عبداللہ بن مسعود سے کہا، کہا عبداللہ نے مشرکین نے روک دیا رسول اللہ ﷺ کو چار نمازوں سے خندق کے دن یہاں تک کہ گزر گئی رات جتنی چاہی اللہ نے سو حکم کیا آپ ﷺ نے بلال رضی اللہ عنہ کو تو اذان دی پھر تکبیر کہی اور پھر پڑھی ظہر پھر تکبیر کہی پھر پڑھی عصر پھر تکبیر کہی اور پڑھی مغرب پھر تکبیر کہی اور پڑھی عشاء۔

فائدہ: اور اس باب میں ابوسعید اور جابر رضی اللہ عنہما سے بھی روایت ہے فرمایا ابوعیسیٰ (امام ترمذی) نے عبداللہ کی حدیث کی اسناد میں کچھ مضائقہ نہیں مگر ابوعبیدہ نے نہیں سنا کچھ عبداللہ سے اور یہی مختار ہے بعض اہل علم کا قضا نمازوں کا کہ تکبیر کہتا جائے ہر نماز کے لیے جب قضا پڑھے اور اگر نہ کہے تو کافی ہے یہی قول ہے شافعی رحمہ اللہ کا۔

❁ ❁ ❁ ❁

(١٨٠) عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ: أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ قَالَ يَوْمَ الْخَنْدَقِ وَجَعَلَ يَسُبُّ كُفَّارَ قُرَيْشٍ قَالَ : يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا كِدْتُّ أُصَلِّي الْعَصْرَ حَتّٰى تَغْرُبَ الشَّمْسُ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((وَاللّٰهُ إِنْ صَلَّيْتُهَا)) قَالَ: فَنَزَلْنَا بُطْحَانَ، فَتَوَضَّأَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَتَوَضَّأْنَا، فَصَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ الْعَصْرَ بَعْدَ مَا غَرَبَتِ الشَّمْسُ ثُمَّ صَلّٰى بَعْدَهَا الْمَغْرِبَ. (صحيح)

ترجمہ: روایت ہے جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے کہ فرمایا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے خندق کے دن گالیاں دیتے ہوئے قریش کو یا رسول اللہ نہ پڑھ سکا میں عصر یہاں تک کہ ڈوب گیا آفتاب سو فرمایا رسول اللہ ﷺ نے قسم ہے اللہ کی میں نے بھی نہیں پڑھی کہا راوی نے پھر اترے ہم بطحان میں کہ وہ ایک میدان ہے مدینہ میں پھر وضو کیا رسول اللہ ﷺ نے اور ہم نے بھی وضو کیا پھر پڑھی رسول اللہ ﷺ نے عصر بعد ڈوبنے آفتاب کے پھر پڑھی بعد اس کے مغرب۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

۲۰۔ باب : مَا جآءَ فِي الصَّلٰوةِ الْوُسطىٰ اَنَّهَا الْعَصْرُ

نماز وسطیٰ کے بیان میں کہ وہ عصر ہے

(۱۸۱) عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((صَلٰوةُ الْوُسْطٰى: صَلٰوةُ الْعَصْرِ)). (صحيح. المشكاة : ٦٣٤)

ترجمہ: روایت ہے عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز وسطیٰ عصر کی نماز ہے۔

فائدہ: کہا ابوعیسیٰ نے یہ حدیث صحیح ہے اور اس باب میں علی رضی اللہ عنہ اور عائشہ رضی اللہ عنہا اور حفصہ رضی اللہ عنہا اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ اور ابو ہاشم بن عتبہ سے بھی روایت ہے کہا ابوعیسیٰ نے کہا محمد نے کہا علی بن عبد اللہ نے یہ حدیث حسن کی سمرہ سے حدیث حسن ہے اور سنا انہوں نے سمرہ سے کہا ابوعیسیٰ نے حدیث سمرہ کی صلوۃ وسطیٰ کے باب میں حسن ہے اور یہی قول ہے اکثر علماء کا صحابیوں وغیرہ سے اور کہا زید بن ثابت اور عائشہ رضی اللہ عنہما نے نماز وسطیٰ ظہر کی نماز ہے اور کہا ابن عباس رضی اللہ عنہما اور ابن عمر رضی اللہ عنہما نے نماز وسطیٰ صبح کی نماز ہے۔ روایت کیا ہم سے ابوموسیٰ محمد بن مثنیٰ نے اس نے قریش بن انس سے اس نے حبیب بن شہید سے کہا حبیب نے کہا مجھ سے محمد بن سیرین نے پوچھو حسن سے کہ کس نے سنی حدیث عقیقہ کی تو پوچھا میں نے کہا حسن نے سنی میں نے سمرہ بن جندب سے، کہا ابوعیسیٰ نے خبر دی مجھ کو محمد بن اسماعیل بخاری نے انہوں نے روایت کی علی بن عبداللہ سے انہوں نے قریش بن انس سے یہ بات کہا محمد نے کہا علی نے اور سماع حسن کا سمرہ سے صحیح ہے اور حجت پکڑی ساتھ اس حدیث کے۔ مترجم کہتا ہے ان سب اقوال سے غرض مصنف کی ثابت کرنا ہے سماع حسن کا سمرہ بن جندب سے۔

❀❀❀❀

(۱۸۲) عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ اَنَّهٗ قَالَ: ((صَلٰوةُ الْوُسْطٰى صَلٰوةُ الْعَصْرِ)). (صحيح)

ترجمہ: روایت ہے سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ نماز وسطیٰ عصر کی نماز ہے۔

❀❀❀❀

۲۱۔ بَابُ : مَا جآءَ فِي كَرَاهِيَةِ الصَّلٰوةِ بَعْدَ الْعَصْرِ وَبَعْدَ الْفَجْرِ

اس بیان میں کہ عصر کے بعد غروب آفتاب تک اور فجر کے بعد طلوع آفتاب تک نماز پڑھنا مکروہ ہے

(۱۸۳) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ : سَمِعْتُ غَيْرَ وَاحِدٍ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ: مِنْهُمْ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ، وَكَانَ

مِنْ اَحَبِّهِمْ اِلَيَّ: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ نَهٰى عَنِ الصَّلٰوةِ بَعْدَ الْفَجْرِ حَتّٰى تَطْلُعَ الشَّمْسُ، وَعَنِ الصَّلٰوةِ بَعْدَ الْعَصْرِ حَتّٰى تَغْرُبَ الشَّمْسُ. (صحیح) الروض (۱۱۷۸) صحیح ابی داؤد (۱۱۵۷)

ترجمہ: روایت ہے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہا سنا میں نے کئی اصحابیوں سے رسول اللہ ﷺ کے انہیں میں سے عمر بن خطاب بھی ہیں اور وہ بڑے دوست میرے ہیں ان سب نے کہا منع کیا رسول اللہ ﷺ نے نماز سے بعد فجر کے جب تک آفتاب نہ نکلے اور نماز سے بعد عصر جب تک آفتاب نہ ڈوبے۔

فائدہ: اور اس باب میں علی اور ابن مسعود اور ابوسعید اور عقبہ بن عامر اور ابوہریرہ رضی اللہ عنہ اور ابن عمر اور سمرہ بن جندب اور سلمہ بن اکوع او زید بن ثابت اور عبداللہ بن عمر اور معاذ بن عفراء اور صنابحی سے بھی روایت ہے اور صنابحی نے نہیں سنا رسول اللہ ﷺ سے اور عائشہ رضی اللہ عنہا اور کعب بن مرہ اور ابوامامہ اور عمرو بن عبسہ اور یعلیٰ بن امیہ اور معاویہ سے بھی روایت ہے کہا ابو عیسیٰ نے حدیث ابن عباس رضی اللہ عنہما کی عمر سے حسن ہے صحیح ہے اور یہی قول ہے اکثر فقہاء کا صحابیوں سے اور جو بعد ان کے تھے مکروہ کہا ہے نماز کو بعد نماز صبح کے آفتاب نکلنے تک اور عصر کے بعد آفتاب ڈوبنے تک مگر قضا نماز میں کچھ مضائقہ نہیں اگر پڑھے بعد عصر اور صبح کے اور کہا علی بن مدینی نے کہا یحییٰ بن سعید نے کہا شعبہ نے قتادہ نے ابوالعالیہ سے کچھ نہیں سنا مگر تین حدیثیں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی کہ نبی ﷺ نے منع فرمایا نماز سے بعد عصر کے آفتاب ڈوبنے تک اور بعد صبح کے آفتاب نکلنے تک اور حدیث ابن عباس رضی اللہ عنہما کی کہ فرمایا نبی ﷺ نے کسی کو لائق نہیں کہ کہے میں بہتر ہوں یونس بن متیٰ سے اور حدیث علی کی کہ قاضی تین قسم کے ہیں۔

❀❀❀❀

۲۲۔ باب: مَا جَآءَ فِي الصَّلٰوةِ بَعْدَ الْعَصْرِ

عصر کے بعد نماز پڑھنے کے بیان میں

(۱۸۴) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: اِنَّمَا صَلَّى النَّبِيُّ ﷺ الرَّكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْعَصْرِ لِاَنَّهٗ اَتَاهُ مَالٌ فَشَغَلَهٗ عَنِ الرَّكْعَتَيْنِ بَعْدَ الظُّهْرِ، فَصَلَّاهُمَا بَعْدَ الْعَصْرِ، ثُمَّ لَمْ يَعُدْ لَهُمَا. (ضعیف الاسناد: وقوله: "ثم لم یعدلهما"۔ منکر)

ترجمہ: روایت ہے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہا پڑھیں رسول اللہ ﷺ نے دو رکعتیں بعد عصر کے اس لیے کہ آ گیا ان کے پاس کچھ مال تو فرصت نہ ملی بعد ظہر کے دو رکعتیں پڑھنے کی سو قضا پڑھی اس کی بعد عصر کے اور پھر دوبارہ نہ کیا ایسا۔

فائدہ: اور اس باب میں عائشہ اور ام سلمہ اور میمونہ اور ابوموسیٰ رضی اللہ عنہم سے بھی روایت ہے کہا ابوعیسیٰ (امام ترمذی رحمہ اللہ) نے حدیث ابن عباس رضی اللہ عنہما کی حسن ہے اور روایت کیا کئی لوگوں نے کہ پڑھیں رسول اللہ ﷺ نے بعد عصر کے دو رکعتیں اور یہ خلاف اس روایت کے ہے کہ منع کیا آپ ﷺ نے نماز سے عصر کے بعد جب تک آفتاب نہ ڈوبے اور حدیث ابن عباس رضی اللہ عنہما کی بہت صحیح

ہے کہ انہوں نے لم یعد لَهُمَا یعنی پھر دوبارہ نہ پڑھیں، اور مروی ہے زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے بھی مثل روایت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے اور عائشہ رضی اللہ عنہا سے بھی اس باب میں کئی روایتیں ہیں، ایک میں ہے کہ کبھی داخل نہ ہوئے رسول اللہ ﷺ ان کے پاس عصر کے بعد مگر پڑھیں دو رکعتیں اور مروی ہے ان سے بواسطہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے کہ نبی ﷺ نے منع کیا نماز سے عصر کے بعد جب تک آفتاب نہ ڈوبے اور صبح کے بعد جب تک نہ نکلے اور اسی پر جماع ہے اکثر علماء کا کہ مکروہ ہے نماز عصر کے بعد غروب آفتاب تک اور صبح کے بعد طلوع تک مگر جو مستثنیٰ ہے اس سے مثل مکہ کی نماز کے غروب آفتاب تک عصر کے بعد اور طلوع آفتاب تک صبح کے بعد جو نماز پڑھی جاتی ہے بعد طواف کے کہ مروی ہے نبی ﷺ سے اجازت اس کی اور قائل ہیں اس کے علماء وصحابہ اور جو بعد ان کے تھے اور یہی کہتے ہیں شافعی اور احمد اور اسحاق اور مکروہ کہا ہے ایک قوم نے علماء صحابہ سے اور جو بعد ان کے تھے۔ مکہ کی نماز کو بھی عصر اور صبح کے بعد اور یہی کہتے ہیں سفیان ثوری اور مالک بن انس اور بعض اہل کوفہ۔

❀❀❀❀

٢٣۔ بَابُ: مَا جَآءَ فِي الصَّلٰوةِ قَبْلَ الْمَغْرِبِ

مغرب سے پہلے نماز پڑھنے کے بیان میں

(١٨٥) عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مُغَفَّلٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((بَيْنَ كُلِّ أَذَانَيْنِ صَلٰوةٌ لِمَنْ شَآءَ)).

(صحیح) ابن ماجه (١١٦٢) صحیح ابی داؤد (١١٦٣)

ترجمہ: روایت ہے عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا نبی ﷺ نے ہر اذان اور تکبیر کے بیچ میں ایک نماز ہے جو چاہے پڑھے۔

فائدہ: اور اس باب میں عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما سے بھی روایت ہے کہا ابوعیسیٰ نے حدیث عبداللہ بن مغفل کی حسن ہے صحیح ہے اور اختلاف کیا ہے اصحاب رسول ﷺ نے مغرب کی قبل کی نماز میں سو نہیں تجویز کیا بعض لوگوں نے اس روایت کو اور روایت بھی ہے اکثر صحابیوں سے رسول اللہ ﷺ کے کہ وہ پڑھتے تھے نماز مغرب سے پہلے دو رکعت اذان اور تکبیر کے درمیان میں اور کہا احمد اور اسحاق نے اگر پڑھے تو بہتر ہے اور یہ ان نزدیک مستحب ہے۔

٢٤۔ بَابُ: مَا جَآءَ فِيمَنْ اَدْرَكَ رَكْعَةً مِّنَ الْعَصْرِ قَبْلَ اَنْ تَغْرُبَ الشَّمْسُ

اس کے بیان میں جو آفتاب ڈوبنے سے پہلے عصر کی ایک رکعت پائے

(١٨٦) عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((مَنْ اَدْرَكَ مِنَ الصُّبْحِ رَكْعَةً قَبْلَ اَنْ تَطْلُعَ الشَّمْسُ فَقَدْ اَدْرَكَ الصُّبْحَ وَمَنْ أَدْرَكَ مِنَ الْعَصْرِ رَكْعَةً قَبْلَ اَنْ تَغْرُبَ الشَّمْسُ فَقَدْ اَدْرَكَ الْعَصْرَ)).

(صحیح) الارواء ٢٥٣) صحیح أبی داود (٤٣٩) ((الثمر المستطاب))

ترجمہ: روایت ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہا فرمایا رسول اللہ ﷺ نے جس نے پڑھ لی ایک رکعت صبح کی آفتاب نکلنے سے پہلے سو

پالی اس نے نماز صبح کی اور جس نے پڑھ لی عصر کی ایک رکعت آفتاب ڈوبنے سے پہلے سوادا ہو گئی نماز عصر کی۔

فائدہ: اور اس باب میں عائشہ رضی اللہ عنہا سے بھی روایت ہے کہا ابو عیسیٰ (امام ترمذی) نے حدیث ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی حسن ہے صحیح ہے اور یہی ہے مذہب ہم لوگوں کا یعنی شافعی کا اور احمد اور اسحاق رحمہم اللہ کا اور معنی اس حدیث کے یہ ہیں کہ مراد اس سے صاحب عذر ہے مثلاً جو سو گیا ہو یا بھول گیا ہو نماز کو اور جاگے یا یاد کرے آفتاب نکلنے کے بعد یا ڈوبتے تو پڑھ لے اسی وقت۔

۲۵۔ بَابُ : مَا جَآءَ فِي الْجَمْعِ بَيْنَ الصَّلٰوتَيْنِ

دو نمازیں ایک وقت پڑھنے کے بیان میں

(۱۸۷) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: جَمَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ، وَبَيْنَ الْمَغْرِبِ وَالْعِشَآءِ بِالْمَدِيْنَةِ، مِنْ غَيْرِ خَوْفٍ وَّلَا مَطَرٍ. قَالَ : فَقِيْلَ لِابْنِ عَبَّاسٍ : مَا أَرَادَ بِذٰلِكَ ؟ قَالَ أَرَادَ اَنْ لَّا يُحْرِجَ اُمَّتَهُ. (صحيح) الارواء (۵۷۹/ ۱) صحيح ابى داؤد (۱۰۹۶)

ترجمہ: روایت ہے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہا انہوں نے ملا کر پڑھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ظہر اور عصر اور مغرب اور عشاء مدینہ میں بے خوف کے اور مینہ کے سو کہا گیا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کیوں ایسا کیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے؟ فرمایا چاہا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تکلیف نہ ہو امت پر۔

فائدہ: اور اس باب میں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے، کہا ابو عیسیٰ (امام ترمذی) نے حدیث ابن عباس رضی اللہ عنہما کی مروی ہے کئی سندوں سے، روایت کیا اس کو جابر بن زید نے اور سعید بن جبیر نے اور عبداللہ بن شقیق عقیلی نے اور مروی ہے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کے خلاف بھی۔

❀ ❀ ❀ ❀

(۱۸۸) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ : ((مَنْ جَمَعَ بَيْنَ الصَّلٰوتَيْنِ مِنْ غَيْرِ عُذْرٍ فَقَدْ اَتٰى بَابًا مِّنْ اَبْوَابِ الْكَبَائِرِ)). (ضعيف جدًا . التعليق الرغيب : ۱/ ۱۹۸. الضعيفة : ۴۵۸۱) اس میں حنش راوی احمد اور دیگر محدثین کے نزدیک ضعیف و متروک راوی ہے۔ تقریب (۱۳۴۲)

ترجمہ: روایت ہے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جس ملا کر پڑھیں دو نمازیں ایک وقت میں بے عذر سو داخل ہوا دروازہ میں دروازوں سے کبائر کے۔

فائدہ: کہا ابو عیسیٰ (امام ترمذی) نے اور حنش یہ وہی ابو علی رحبی ہیں اور وہ بیٹے قیس کے ہیں اور وہ ضعیف ہیں اہل حدیث کے نزدیک ضعیف کہا ان کو احمد وغیرہ نے اور اسی حدیث پر عمل ہے اہل علم کا کہ ملا کر نہ پڑھے دو نمازیں ایک وقت مگر سفر میں یا عرفات میں اور جائز رکھا بعض اہل علم نے تابعین سے ملا کر پڑھنا دو نمازیں بیمار کے لیے اور یہی کہتے ہیں احمد اور اسحاق اور کہا

بعض اہل علم نے ملا کر پڑھے دو نمازیں بارش کے وقت اور یہی کہتے ہیں شافعی رحمۃ اللہ علیہ اور احمد رحمۃ اللہ علیہ اور اسحاق رحمۃ اللہ علیہ اور نہیں جائز رکھا شافعی رحمۃ اللہ علیہ نے بیمار کو ملا کر نماز پڑھنا دو نمازیں۔

❀❀❀❀

٢٦۔ بَابُ : مَا جَآءَ فِيْ بَدْءِ الْاَذَانِ

اذان شروع ہونے کے بیان میں

(١٨٩) عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ زَيْدٍ، عَنْ اَبِيْهِ قَالَ: لَمَّا اَصْبَحْنَا اَتَيْنَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فَاَخْبَرْتُهُ بِالرُّؤْيَا، فَقَالَ: ((اِنَّ هٰذِهِ الرُّؤْيَا حَقٌّ، فَقُمْ مَعَ بِلَالٍ فَاِنَّهُ اَنْدٰى وَاَمَدُّ صَوْتًا مِّنْكَ، فَاَلْقِ عَلَيْهِ مَا قِيْلَ لَكَ وَلْيُنَادِ بِذٰلِكَ)) قَالَ: فَلَمَّا سَمِعَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ نِدَاءَ بِلَالٍ بِالصَّلٰوةِ خَرَجَ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ، وَهُوَ يَجُرُّ اِزَارَهُ، وَهُوَ يَقُوْلُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَالَّذِيْ بَعَثَكَ بِالْحَقِّ، لَقَدْ رَاَيْتُ مِثْلَ الَّذِيْ قَالَ: قَالَ : فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((فَلِلّٰهِ الْحَمْدُ، فَذٰلِكَ، اَثْبَتُ)).

(حسن) الارواء (٢٤٦) المشكاة (٦٥٠) ((الثمر المستطاب))

ترجمہ: روایت ہے محمد بن عبداللہ بن زید سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے کہا صبح کو آئے ہم رسول اللہ ﷺ کے پاس پھر خبر دی ان کو اس خواب کی سو فرمایا آپ ﷺ نے یہ خواب تو سچ ہے تم ساتھ کھڑے ہو بلال رضی اللہ عنہ کے کہ وہ بڑے بلند آواز کے ہیں تم سے سو سکھاؤ ان کو جو کہا گیا تم سے اور پکار کر بولیں وہ کہا راوی نے جب سنی عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے آواز بلال رضی اللہ عنہ کی نماز کے لیے نکل آئے رسول اللہ ﷺ کے پاس اپنی چادر کھینچتے ہوئے اور کہتے تھے یارسول اللہ ﷺ قسم ہے اس کی جس نے بھیجا تم کو سچا دین دے کر میں نے بھی ایسا خواب دیکھا ہے سو فرمایا رسول اللہ ﷺ نے سب تعریف ہے اللہ کو یہی بات پکی ہے۔

فائدہ: اور اس باب میں ابن عمر رضی اللہ عنہما سے بھی روایت ہے کہا ابو عیسیٰ نے حدیث عبداللہ بن زید کی حسن ہے صحیح ہے اور مروی ہے یہ حدیث ابراہیم بن سعد سے وہ روایت کرتے ہیں محمد بن اسحاق سے اور وہ پوری ہے اس روایت سے اور بڑی اور بیان کیا قصہ اذان کا دو دو بار اور تکبیر کا ایک ایک بار بولنے کا اور عبداللہ بن زید بیٹے ہیں عبدربہ کے اور کہا جاتا ہے ان کو بیٹے عبدرب کے اور نہیں پہچانتے ہم کوئی روایت صحیح ان کی رسول اللہ ﷺ سے مگر یہ ایک حدیث اذان کی اور عبداللہ بن زید بن عاصم مازنی ان کی بہت حدیثیں ہیں نبی ﷺ سے اور چچا ہیں عباد بن تمیم کے۔

❀❀❀❀

(١٩٠) عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: كَانَ الْمُسْلِمُوْنَ حِيْنَ قَدِمُوا الْمَدِيْنَةَ يَجْتَمِعُوْنَ فَيَتَحَيَّنُوْنَ الصَّلٰوتَ، وَلَيْسَ

يُنَادِيْ بِهَا اَحَدٌ فَتَكَلَّمُوْا يَوْمًا فِيْ ذٰلِكَ، فَقَالَ بَعْضُهُمْ: اِتَّخِذُوْا نَاقُوْسًا مِثْلَ نَاقُوْسِ النَّصَارٰى، وَقَالَ بَعْضُهُمْ : اِتَّخِذُوْا قَرْنًا مِثْلَ قَرْنِ الْيَهُوْدِ، قَالَ : فَقَالَ عُمَرُ: أَوَلَا تَبْعَثُوْنَ رَجُلًا يُنَادِيْ بِالصَّلٰوةِ ؟ قَالَ : فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ:((يَا بِلَالُ قُمْ فَنَادِ بِالصَّلٰوةِ)). (صحیح) متفق علیه

ترجمہ: روایت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے کہ مسلمان جب آئے مدینہ میں تو جمع ہوتے تھے اور اندازہ کرتے تھے نماز کے وقتوں کا اور کوئی پکارتا نہ تھا نماز کے لیے سو تجویز کی ایک دن اس باب میں تو کہا بعض نے بناؤ ایک ناقوس مثل ناقوس نصاریٰ کے اور کہا بعض نے بناؤ ایک قرن یہود کے مانند سو فرمایا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کیوں نہیں بھیجتے تم کسی آدمی کو کہ پکارے نماز کے لیے، سو فرمایا رسول اللہ ﷺ نے اے بلال رضی اللہ عنہ کھڑے ہو اور پکار نماز کے لیے۔

فائدہ: کہا ابو عیسیٰ (امام ترمذیؒ) نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے، غریب ہے ابن عمر رضی اللہ عنہما کی روایت سے۔

❀❀❀❀

۲۷۔ بَابُ : مَا جَآءَ فِي التَّرْجِيْعِ فِي الْأَذَانِ

اذان میں ترجیع کے بیان میں اور ترجیع کہتے ہیں شہادتین کے دو بار کہنے کو ایک بار بلند آواز سے اور دوسری بار آہستہ سے

(۱۹۱) عَنْ اَبِيْ مَحْذُوْرَةَ: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ اَقْعَدَهُ وَأَلْقٰى عَلَيْهِ الْأَذَانَ حَرْفًا حَرْفًا. قَالَ إِبْرَاهِيْمُ : مِثْلَ أَذَانِنَا. قَالَ بِشْرٌ : فَقُلْتُ لَهُ : اَعِدْ عَلَيَّ فَوَصَفَ الْاَذَانَ بِالتَّرْجِيْعِ. (صحیح) ابن ماجه (۷۰۸) تعلیق علی صحیح ابن خزیمة (۳۷۹) صحیح ابی داؤد (۵۱۸) ((الثمر المستطاب)) فقه السیرة (۲۰۲)

ترجمہ: روایت ہے ابو محذورہ رضی اللہ عنہ سے کہ بٹھلایا ان کو رسول اللہ ﷺ نے اور سکھلائی ان کو اذان ایک ایک حرف، کہا ابراہیم نے جیسے ہم اذان دیتے ہیں کہا بشر نے کہا میں نے ابراہیم سے دوبارہ سکھاؤ تو بیان کی انہوں نے اذان ترجیع کے ساتھ۔

فائدہ : کہا ابو عیسیٰ (امام ترمذیؒ) نے حدیث ابو محذورہ کی اذان میں صحیح ہے اور مروی ہے ان سے کئی سندوں سے اور اسی پر عمل ہے مکہ میں اور یہی قول ہے شافعی رحمہ اللہ کا۔

❀❀❀❀

(۱۹۲) عَنْ اَبِيْ مَحْذُوْرَةِ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَّمَهُ الْأَذَانَ تِسْعَ عَشَرَةَ كَلِمَةً، وَالْإِقَامَةَ سَبْعَ عَشَرَةَ كَلِمَةً. (حسن و صحیح) ابن ماجه (۷۰۹) المشكاة (٦٤٤) صحیح ابی داؤد (۵۱۷)

ترجمہ: روایت ہے ابو محذورہ رضی اللہ عنہ سے کہ سکھائی ان کو نبی ﷺ نے اذان میں انیس کلمے اور تکبیر میں سترہ کلمے۔

فائدہ: کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور ابو محذورہ کا نام سمرہ بن مغیرہ ہے اور یہی مذہب ہے بعض اہل علم کا اذان میں اور مروی ہے کہ ایک ایک بار بولتے تھے تکبیر۔

۲۸۔ بَابُ : مَا جَآءَ فِي إِفْرَادِ الْإِقَامَةِ

تکبیر ایک ایک بار کہنے کے بیان میں

(۱۹۳) عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ : أُمِرَ بِلَالٌ أَنْ يَّشْفَعَ الْأَذَانَ وَيُوْتِرَ الْإِقَامَةَ.

(صحيح) الروض (۲۹) الصحيحة ۳/۲۱۷۔ صحيح ابی داؤد (۵۲۵) (الثمر المستطاب)

ترجمہ: روایت ہے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے کہا کہ حکم ہوا بلال رضی اللہ عنہ کو کہ دو بار کہے اذان کو اور ایک ایک بار کہے تکبیر کو۔

فائدہ: اور اس باب میں ابن عمر رضی اللہ عنہما سے بھی روایت ہے کہا ابو عیسیٰ (امام ترمذیؒ) نے حدیث حسن کی حسن ہے صحیح ہے اور یہی قول ہے بعض صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین ' اور تابعین کا اور یہی کہتے ہیں مالک رحمۃ اللہ علیہ اور شافعی رحمۃ اللہ علیہ اور احمد رحمۃ اللہ علیہ اور اسحاق رحمۃ اللہ علیہ۔

❀❀❀❀

۲۹۔ بَابُ: مَا جَآءَ أَنَّ الْإِقَامَةَ مَثْنٰى مَثْنٰى

اس بیان میں کہ اقامت دو دو بار کہنی چاہیے

(۱۹۴) عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ زَيْدٍ قَالَ : كَانَ أَذَانُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَفْعًا شَفْعًا: فِي الْأَذَانِ وَالْإِقَامَةِ. (ضعيف الاسناد) اس میں ابن ابی لیلیٰ کا ابن زید سے سماع ثابت نہیں۔

ترجمہ: روایت کرتے ہیں عبداللہ بن زید کہ حکم تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا کہ دو دو بار کہی جائے اذان بھی اور اقامت بھی۔

فائدہ: کہا ابو عیسیٰ (امام ترمذی) نے حدیث عبداللہ بن زید کی مروی ہے وکیع سے وہ روایت کرتے ہیں اعمش سے وہ عمرو بن مرہ سے وہ عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ سے کہ عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہما نے دیکھا اذان کو خواب میں اور کہا شعبہ نے روایت ہے عمرو بن مرہ سے وہ روایت کرتے ہیں عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ سے کہا بیان کیا ہم سے اصحاب رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ عبداللہ بن زید نے خواب میں دیکھا اذان کو اور یہ حدیث زیادہ صحیح ہے ابن ابی لیلیٰ کی حدیث سے اور عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ کو عبداللہ بن زید سے سماع نہیں کہا بعض علماء نے اذان اور تکبیر دونوں دو دو بار ہیں اور یہی قول ہے سفیان ثوری کا اور ابن مبارک اور اہل کوفہ کا۔

۳۰۔ بَابُ : مَا جَآءَ فِي التَّرَسُّلِ فِي الْأَذَانِ

اس بیان میں کہ اذان کے کلمات ٹھہر ٹھہر کر کہے

(۱۹۵) عَنْ جَابِرٍ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ لِبِلَالٍ : ((يَا بِلَالُ إِذَا أَذَّنْتَ فَتَرَسَّلْ فِي أَذَانِكَ، وَإِذَا أَقَمْتَ

فَاحْدُرْ، وَاجْعَلْ بَيْنَ اَذَانِكَ وَ إِقَامَتِكَ قَدْرُ مَا يَفْرُغُ الْآكِلُ مِنْ أَكْلِهِ وَالشَّارِبُ مِنْ شُرْبِهِ وَالْمُعْتَصِرُ اِذَا دَخَلَ لِقَضَاءِ حَاجَتِهِ، وَلَا تَقُوْمُوْا حَتّٰى تَرَوْنِىْ)). (ضعيف جدًا. الارواء : ٢٢٨. لكن قوله "ولا تقوموا" صحيح) اس کی سند مجہول ہے۔اس میں عبدالمنعم متروک ہے۔تقریب (۴۲۳۴) اور اس کا شیخ یحییٰ بن مسلم ضعیف ہے۔تقریب (۷۶۴۵)

ترجمہ: روایت کرتے ہیں جابر رضی اللہ عنہ کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بلال کو اے بلال رضی اللہ عنہ جب تم اذان دو تو ٹھہر ٹھہر کر کہو کلمے اذان کے اور جب تکبیر کہو تو جلدی جلدی کہو اور اذان اور تکبیر میں اتنا ٹھہرو کہ فارغ ہو جائے کھانے والا کھانے سے اور پینے والا پینے سے اور پاخانہ کرنے والا جب داخل ہو قضائے حاجت سے اور نہ کھڑے ہو جب تک مجھے نہ دیکھو۔

فائدہ: روایت کی ہم سے عبد بن حمید نے ان سے یونس بن موسیٰ سے ان سے عبدالمنعم نے مانند روایت مذکور کے کہا ابو عیسیٰ (امام ترمذیؒ) نے نہیں پہچانتے ہم جابر کی حدیث کو مگر اسی سند سے یعنی روایت ہے عبدالمنعم کی اور یہ اسناد مجہول ہے۔

(۱۹۶) عَنْ عَبْدِالْمُنْعِمِ : نَحْوَهٗ. (انظر ما قبله) اسنادہ ضعیف جداً۔اس میں عبدالمنعم متروک ہے۔تقریب (۴۲۳۴) اور اس کا شیخ یحییٰ بن مسلم البکاء ضعیف ہے۔تقریب (۷۶۴۵)

ترجمہ: روایت ہے عبدالمنعم سے اسی طرح۔

❀❀❀❀

۳۱۔ بَابُ : مَا جَآءَ فِيْ إِدْخَالِ الْاِصْبَعِ فِي الْأُذُنِ عِنْدَ الْأَذَانِ

اس بیان میں کہ اذان کے وقت کان میں انگلی ڈالنی چاہیے

(۱۹۷) عَنْ عَوْنِ ابْنِ اَبِيْ جُحَيْفَةَ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ : رَاَيْتُ بِلَالًا يُؤَذِّنُ وَيَدُوْرُ، وَيُتْبِعُ فَاهُ هٰهُنَا وَهٰهُنَا، وَإِصْبَعَاهُ فِيْ اُذُنَيْهِ، وَرَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فِيْ قُبَّةٍ لَهٗ حَمْرَاءَ۔ اُرَاهُ قَالَ : مِنْ اَدَمٍ۔ فَخَرَجَ بِلَالٌ بَيْنَ يَدَيْهِ بِالْعَنَزَةِ فَرَكَزَهَا بِالْبَطْحَاءِ، فَصَلّٰى اِلَيْهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَمُرُّ بَيْنَ يَدَيْهِ الْكَلْبُ وَالْحِمَارُ وَعَلَيْهِ حُلَّةٌ حَمْرَآءُ، كَاَنِّيْ اَنْظُرُ اِلٰى بَرِيْقِ سَاقَيْهِ، قَالَ سُفْيَانُ : نُرَاهُ حِبَرَةً.

(صحيح) الارواء (٢٣٠) الروض النضير (٣٣٣) تعليق على صحيح ابن خزيمة (٣٨٨) (الثمر المستطاب)

ترجمہ: روایت ہے عون بن ابوجحیفہ سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے کہا دیکھا میں نے بلال رضی اللہ عنہ کو اذان دیتے تھے اور پھیرتے تھے منہ اپنا ادھر اور ادھر اور دو انگلیاں ان کی دونوں کانوں میں تھیں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سرخ خیمہ میں تھے کہ گمان کرتا ہوں میں کہ کہا راوی نے وہ خیمہ چمڑے کا تھا سو نکلے بلال رضی اللہ عنہ آگے نیزہ لے کر اور گاڑ دیا اس کو میدان میں پھر نماز پڑھی اس طرف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اور چلتے پھرتے تھے آگے اس نیزے کے کتے اور گدھے اور آپ کے جسم مبارک پر حلہ سرخ تھا گویا میں دیکھ رہا ہوں چمک ان کی پنڈلیوں کی، کہا سفیان نے میں گمان کرتا ہو کہ ہو گا وہ چادر یمنی کا۔

فائدہ: کہا ابو عیسیٰ (امام ترمذی) نے حدیث ابوجحیفہ رضی اللہ عنہ کی حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے علماء کا، مستحب کہتے ہیں انگلیاں

رکھنا کانوں میں اور اذان میں، اور کہا بعض علماء نے تکبیر میں بھی انگلیاں رکھیں کانوں میں اور اوزاعی کا یہی قول ہے اور ابو جحیفہ کا نام وہب سوائی ہے۔

❀❀❀❀

۳۲۔ بَابُ : مَا جَآءَ فِي التَّثْوِيبِ فِي الْفَجْرِ

فجر کی اذان میں تثویب کا بیان

(۱۹۸) عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِيْ لَيْلٰى عَنْ بِلَالٍ قَالَ : قَالَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : ((لَا تُثَوِّبَنَّ فِيْ شَيْءٍ مِنَ الصَّلٰوةِ اِلَّا فِيْ صَلٰوةِ الْفَجْرِ)). (ضعيف) الارواء (۲۳۵) المشكاة (٦٤٦) اس میں ابو اسرائیل راوی قوی نہیں نیز اس کا حکم بن عیینہ سے سننا ثابت نہیں۔ ترمذی کہتے ہیں ابو اسرائیل نے یہ حدیث حسن بن عمارہ سے سنی ہے' مگر محدثین کے نزدیک یہ حسن بن عمارہ بھی ضعیف ہے۔ البتہ نفس مضمون کے اعتبار سے حدیث صحیح ہے۔

ترجمہ: روایت ہے عبدالرحمٰن بن ابو لیلیٰ سے وہ روایت کرتے ہیں بلال رضی اللہ عنہ سے کہا فرمایا رسول اللہ ﷺ نے نہ تثویب کرو کسی نماز میں مگر صبح کی نماز میں۔

فائدہ: اور اس باب میں ابو محذورہ سے بھی روایت ہے۔ کہا ابو عیسیٰ (امام ترمذیؒ) نے بلال رضی اللہ عنہ کی حدیث کو نہیں پہچانتے ہم مگر روایت سے ابو اسرائیل ملائی کی اور ابو اسرائیل نے نہیں سنی یہ حدیث حکم بن عتیبہ سے اور کہتے ہیں روایت کیا ہے انہوں نے اس حدیث کو حسن بن عمارہ سے وہ روایت کرتے ہیں حکم بن عتیبہ سے اور نام ابو اسرائیل کا اسماعیل بن ابو اسحاق ہے اور وہ کچھ ایسا قوی نہیں ہے اہل حدیث کے نزدیک اور اختلاف کیا ہے علماء نے تفسیر میں تثویب کے سو کہا بعض نے وہ الصلوٰۃ خیر من النوم ہے صبح کی اذان میں اور یہی قول ہے ابن مبارک اور احمد کا اور کہا اسحاق نے تثویب کے معنی اور ہیں کہ نیا نکالا ہے اسے نبی ﷺ کے بعد لوگوں نے اور وہ یہ ہے کہ جب اذان دے مؤذن اور دیر لگائیں لوگ آنے میں تو کہے اذان اور تکبیر کے بیچ میں قد قامت الصلوۃ - حی الصلوٰۃ حی علی الفلاح اور یہی ہے کہ کہا اسحاق نے تثویب مکروہ ہے اور نکالا ہے اس کو بعد نبی ﷺ کے اور ابن مبارک اور احمد نے کہا کہ تثویب وہی الصلوٰۃ خیر من النوم ہے صبح کی اذان میں اور یہی قول صحیح ہے اور اسی کو تثویب بھی کہتے ہیں اور اسی کو اختیار کیا ہے علماء نے اور مروی ہے عبداللہ بن عمرو سے بھی کہ کہتے تھے نماز فجر میں الصلوٰۃ خیر من النوم اور مروی ہے مجاہد سے کہا گیا میں عبداللہ بن عمرو کے ساتھ ایک مسجد میں اور اذان ہو چکی تھی اس میں اور ہم نماز پڑھنا چاہتے تھے اس میں سو تثویب کی مؤذن نے سو نکلے عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ مسجد سے اور کہا مجھ سے نکلو اس بدعتی کے پاس سے اور مکروہ کہا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے اس تثویب کو جو نکالی ہے لوگوں نے بعد رسول اللہ ﷺ کے یعنی غیر صبح میں۔

❀❀❀❀

۳۳۔ بَابُ : مَا جَآءَ اَنَّ مَنْ اَذَّنَ فَهُوَ يُقِيمُ

اس بیان میں کہ جو اذان کہے وہی تکبیر بولے

(۱۹۹) عَنْ زِيَادِ بْنِ الْحَارِثِ الصُّدَائِيِّ قَالَ: اَمَرَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَنْ اُؤَذِّنَ فِيْ صَلٰوةِ الْفَجْرِ، فَأَذَّنْتُ، فَأَرَادَ بِلَالٌ اَنْ يُقِيمَ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اِنَّ اَخَاصُدَآءٍ قَدْ أَذَّنَ، وَمَنْ أَذَّنَ فَهُوَ يُقِيمُ)).

(ضعيف) ابن ماجه (۷۱۷) الارواء (۲۳۷) المشكاة (٦٤٨) سلسلة الاحاديث الضعيفة (۳۵) ضعيف ابى داؤد (۸۲) سند میں عبدالرحمٰن بن زیاد بن انعم افریقی راوی ضعیف ہے۔ تقریب (۳۸۶۲)

ترجمہ: روایت ہے زیاد بن الحارث صدائی سے کہا فرمایا مجھ سے رسول اللہ ﷺ نے کہ اذان دوں میں صبح کی نماز کی پھر اذان دی میں نے سو ارادہ کیا بلال رضی اللہ عنہ نے تکبیر کا سو فرمایا رسول اللہ ﷺ نے تحقیق کہ صدائی نے اذان دی ہے اور جو اذان دے وہی تکبیر کہے۔

فائدہ: اور اس باب میں ابن عمر رضی اللہ عنہما سے بھی روایت ہے کہ ابوعیسیٰ (امام ترمذیؒ) نے حدیث زیاد کی نہیں پہچانتے ہم مگر روایت سے افریقی کے اور افریقی ضعیف ہیں اہل حدیث کے نزدیک، ضعیف کہا اس کو یحییٰ بن سعید قطان وغیرہ نے کہا احمد نے حدیث افریقی کی میں تو نہیں لکھتا، کہا اور دیکھا میں نے محمد بن اسماعیل کو کہ ان کو قوی کرتے ہیں اور کہتے تھے وہ مقارب الحدیث ہے اور اسی پر عمل ہے اکثر اہل علم کا جو اذان دے وہی تکبیر کہے۔

❀❀❀❀

۳۴۔ بَابُ : مَا جَآءَ فِيْ كَرَاهِيَةِ الْأَذَانِ بِغَيْرِ وُضُوْءٍ

اس بیان میں کہ بے وضو اذان دینا مکروہ ہے

(۲۰۰) عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ : عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ : ((لَا يُؤَذِّنُ اِلَّا مُتَوَضِّئٌ)).

(ضعیف ۔ الارواء : ۲۲۲) اس میں معاویہ بن یحییٰ الصدفی راوی ضعیف ہے۔ تاریخ الصغیر (۳۵۰) والکبیر (۷/۳۳٦) المیزان (٤/۱۳۸) والتهذيب (۱۰/۲۱۹) والتقريب (٦۷۷۲) نسائى (٥٦١) کہتے ہیں ضعیف الحدیث ہے۔

ترجمہ: روایت ہے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے نہ اذان دے مگر جس کا وضو ہو۔

فائدہ : روایت کی ہم سے یحییٰ بن موسیٰ نے اس نے عبداللہ بن وہب سے اس نے یونس سے اس نے ابن شہاب سے کہا کہ کہا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے نہ اذان دے مگر جس کا وضو ہو، کہا ابوعیسیٰ (امام ترمذی) نے اور یہ حدیث صحیح تر ہے پہلی حدیث سے اور نہیں مرفوع کیا ابن وہب نے حدیث ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کو اور یہی صحیح تر ہے روایت سے ولید بن مسلم کی اور زہری کو سماع نہیں ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے اور اختلاف کیا اہل علم نے بے وضو اذان دینے میں سو مکروہ کہا بعض نے اور یہی قول ہے شافعی رحمۃ اللہ علیہ کا اور اسحاق رحمۃ اللہ علیہ کا اور جائز کہا سفیان اور ابن مبارک اور احمد نے۔

(۲۰۱) عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ : قَالَ اَبُوْ هُرَيْرَةَ: لَا يُنَادِي بِالصَّلَاةِ إِلَّا مُتَوَضِّئٌ.
(ضعيف) زہری کا ابو ہریرہ سے سماع ثابت نہیں۔

ترجمہ: روایت ہے ابن شہاب سے کہا کہ فرمایا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے ”نہ اذان دے نماز کے لئے مگر جس کا وضو ہو“۔

❁❁❁❁

۳۵۔ بَابُ : مَا جَآءَ أَنَّ الْإِمَامَ أَحَقُّ بِالْإِقَامَةِ

اس بیان میں کہ تکبیر امام کے اختیار میں ہے یعنی جب وہ حاضر ہو تب کہی جائے

(۲۰۲) عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ يَقُولُ : كَانَ مُؤَذِّنُ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ يُمْهِلُ فَلَا يُقِيْمُ، حَتّٰى إِذَا رَأَى رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَدْ خَرَجَ أَقَامَ الصَّلٰوةَ حِيْنَ يَرَاهُ. (حسن) صحيح ابى داؤد (٥٤٨)

ترجمہ: روایت ہے جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے کہا کہ مؤذن رسول اللہ ﷺ کا دیر کرتا اور تکبیر نہ کہتا جب دیکھتا رسول اللہ ﷺ کو کہ نکلے تکبیر کہتا نماز کی جب آپ ﷺ کو دیکھ لیتا۔

فائدہ: کہا ابو عیسیٰ نے حدیث جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ کی حسن ہے اور حدیث سماک کی نہیں پہچانتے ہم مگر اسی روایت سے اور ایسا ہی کہا بعض اہل علم نے کہ مؤذن کو اختیار ہے اذان کا اور امام کو اختیار ہے تکبیر کا۔

❁❁❁❁

۳۶۔ بَابُ : مَا جَآءَ فِي الْأَذَانِ بِاللَّيْلِ

رات کو اذان دینے کے بیان میں

(۲۰۳) عَنْ سَالِمٍ عَنْ اَبِيْهِ: اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ، ((إِنَّ بِلَالًا يُؤَذِّنُ بِلَيْلٍ، فَكُلُوْا وَاشْرَبُوْا حَتّٰى تَسْمَعُوْا تَأْذِيْنَ ابْنِ أُمِّ مَكْتُوْمٍ. (صحيح . الارواء : ٢١٩)

ترجمہ: روایت ہے سالم سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے بلال تو رات سے اذان دیتے ہیں سو تم کھاتے پیتے رہو جب تک کہ سنو اذان ام مکتوم کی۔

فائدہ: کہا ابو عیسیٰ نے اور اس باب میں ابن مسعود رضی اللہ عنہ اور عائشہ رضی اللہ عنہا اور انیسہ رضی اللہ عنہا اور انس رضی اللہ عنہ اور ابو سمرہ رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے کہا ابو عیسیٰ نے حدیث ابن عمر رضی اللہ عنہما کی حسن ہے صحیح ہے اور اختلاف کیا اہل علم نے رات سے اذان دینے میں سو کہا بعض نے اگر رات سے دے دے تو کافی ہے اور دوبارہ دینا ضروری نہیں اور یہی قول ہے مالک اور ابن مبارک اور شافعی اور احمد اور اسحاق کا اور کہا بعض نے جب اذان دے رات سے تو دوبارہ کہے اور یہی قول ہے سفیان ثوری کا اور روایت کیا حماد بن سلمہ نے

ایوب سے انہوں نے نافع سے انہوں نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے کہ بلال رضی اللہ عنہ نے اذان دی رات سے تو حکم کیا ان کو نبی ﷺ نے کہ پکار دیں کہ بندہ سو گیا کہا ابو عیسیٰ (امام ترمذی) نے یہ حدیث غیر محفوظ ہے اور صحیح وہی ہے جو روایت کیا عبیداللہ بن عمر وغیرہ نے نافع سے انہوں نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے کہ فرمایا نبی ﷺ نے کہ بلال تو اذان دیتے ہیں رات سے سو کھاتے پیتے رہو جب تک اذان دیں ابن ام مکتوم اور روایت کیا عبدالعزیز بن ابو رواد نے نافع سے کہ اذان دی حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے مؤذن نے رات سے تو حکم کیا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے دوبارہ اذان دینے کا اور یہ صحیح نہیں اس لیے کہ نافع کو عمر سے ملاقات اور سماع نہیں اور نافع کی روایت ان سے منقطع ہے اور شاید حماد بن سلمہ نے ارادہ کیا اسی حدیث کا اور صحیح روایت عبیداللہ بن عمر کی ہے اور اکثر راویوں نے ذکر کیا نافع سے بواسطہ ابن عمر کے اور زہری نے بواسطہ سالم کے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے کہ نبی ﷺ نے فرمایا کہ بلال رضی اللہ عنہ اذان دیتے ہیں رات سے آخر حدیث تک کہا ابو عیسیٰ (امام ترمذیؒ) نے اور اگر ہوئے حدیث حماد کی صحیح تو اس حدیث کے کچھ معنی ہی نہ ہوں گے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کہ بلال اذان دیتے ہیں رات سے گویا آنحضرت ﷺ اس حدیث میں حکم دیتے ہیں زمانہ آئندہ کے لیے کہ فرمایا بلال رضی اللہ عنہ اذان دیتے ہیں رات سے اور اگر حکم دیتے دوبارہ اذان کہنے کا جب اذان دی تھی انہوں نے رات سے تو یہ کیوں فرماتے کہ بلال اذان دیا کرتے ہیں رات سے' کہا علی بن مدینی نے حدیث حماد بن سلمہ کی ایوب سے بواسطہ نافع کے ابن عمر سے جو مروی ہے رسول اللہ ﷺ سے غیر محفوظ ہے اور خطا کی اس میں حماد بن سلمہ نے۔

۳۷۔ بَابُ : مَا جَآءَ فِيْ كَرَاهِيَةِ الْخُرُوْجِ مِنَ الْمَسْجِدِ بَعْدَ الْاَذَانِ

اس بیان میں کہ اذان کے بعد مسجد سے نکلنا مکروہ ہے

(۲۰۴) عَنْ اَبِی الشَّعْثَآءِ قَالَ: خَرَجَ رَجُلٌ مِّنَ الْمَسْجِدِ بَعْدَ مَا اُذِّنَ فِيْهِ بِا لْعَصْرِ، فَقَالَ اَبُوْهُرَيْرَةَ : اَمَّا هٰذَا فَقَدْ عَصٰى اَبَا الْقَاسِمِ ﷺ.

(حسن صحيح) ابن ماجه (۷۲۳) الارواء (۲۴۵) الروض (۱۰۶۴) صحيح ابي داؤد (۵۴۷)

ترجمہ: روایت ہے ابو الشعثاء سے کہا نکلا ایک مرد مسجد سے عصر کی اذان کے بعد سو کہا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے اس شخص نے تو بے شک نافرمانی کی ابو القاسم ﷺ کی۔

فائدہ: کہا ابو عیسیٰ (امام ترمذیؒ) نے اور اس باب میں عثمان سے بھی روایت ہے اور حدیث ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے اہل علم کا اور صحابہ کا اور جو بعد ان کے تھے کہ نہ نکلے کوئی مسجد سے بعد اذان کے بغیر عذر کے یعنی وضو نہ ہو یا کوئی امر ضروری ہو اور روایت ہے ابراہیم نخعی سے کہا انہوں نے کہ نکلنا جائز ہے جب تک تکبیر شروع نہ ہو کہا ابو عیسیٰ نے نکلنا ہمارے نزدیک اسی کو ہے جسے عذر ہو اور نام ابو الشعثاء کا سلیم بن اسود ہے اور وہ باپ ہیں اشعث ابن ابی الشعثاء کے اور روایت کی ہے اشعث نے یہ حدیث اپنے باپ سے۔

۳۸۔ بَابُ: مَا جَآءَ فِي الْأَذَانِ فِي السَّفَرِ

سفر میں اذان کے بیان میں

(۲۰۵) عَنْ مَالِكِ بْنِ الْحُوَيْرِثِ قَالَ: قَدِمْتُ عَلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ أَنَا وَابْنُ عَمٍّ لِيْ، فَقَالَ لَنَا: ((إِذَا سَافَرْتُمَا فَأَذِّنَا وَأَقِيْمَا وَلْيَؤُمَّكُمَا أَكْبَرُكُمَا)).

(صحیح) ابن ماجه (۹۷۹) صحیح ابی داؤد (۶۰۴) الارواء (۲۱۳) ((الثمر المستطاب))

ترجمہ: روایت ہے مالک بن حویرث سے کہا آیا میں رسول اللہ ﷺ کے پاس اپنے چچیرے بھائی کے ساتھ سو فرمایا مجھ سے جب سفر کرو تم دونوں تو اذان کہو اور تکبیر کہو اور امامت کرے تم میں سے بڑا۔

فائدہ: کہا ابو عیسیٰ (امام ترمذیؒ) نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے اکثر اہل علم کا کہ مختار ہے اذان سفر میں اور کہا بعض نے کافی ہے تکبیر بھی اذان کو اس کے لیے ہے جو جمع کرے آدمیوں کو اور قول اول زیادہ صحیح ہے یعنی بہر حال سفر میں اذان دینی چاہیے اور یہی قول ہے احمد اور اسحاق کا۔

❀❀❀❀

۳۹۔ بَابُ: مَا جَآءَ فِي فَضْلِ الْأَذَانِ

اذان دینے کی فضیلت کے بیان میں

(۲۰۶) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: ((مَنْ أَذَّنَ سَبْعَ سِنِيْنَ مُحْتَسِبًا كُتِبَتْ لَهُ بَرَآءَةٌ مِّنَ النَّارِ)).

(ضعیف) المشکاۃ (٦٦٤) ابن ماجه (٧٢٧) سلسلة الاحادیث الضعیفة (٨٥٠) اس میں جابر بن یزید الجعفی راوی ضعیف ہے مدلس ہے۔ متھم بالکذب ہے۔ متروک ہے۔ دیکھیں تاریخ الصغیر (٤٩) والکبیر (٢/ ٢١٠، ٢١١) المیزان (١/ ٣٧٩) التهذیب (٢/ ٤٦) والتقریب (٨٧٨) تلخیص الحبیر (١/ ٢٠٨) ابن ماجہ میں یہ دوسرے طریقے سے مروی ہے وہ بھی ضعیف ہے۔

ترجمہ: روایت ہے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہ فرمایا نبی ﷺ نے جو اذان دے سات برس ثواب کی نیت سے یعنی دنیا میں اجرت نہ لے لکھی جائے گی اس کے لیے نجات دوزخ سے۔

فائدہ: کہا ابو عیسیٰ (امام ترمذیؒ) نے اور اس باب میں روایت ہے ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے اور ثوبان رضی اللہ عنہ اور معاویہ رضی اللہ عنہ اور انس رضی اللہ عنہ اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ اور ابو سعید رضی اللہ عنہ سے اور حدیث ابن عباس رضی اللہ عنہما کی غریب ہے اور ابو تمیلہ کا نام یحییٰ بن واضح ہے اور ابو حمزہ سکری کا نام محمد بن میمون ہے اور جابر بن یزید جعفی کو ضعیف کہا ہے چھوڑ دی ان سے روایت لینا، یحییٰ بن سعید اور عبدالرحمٰن بن مہدی نے، کہا ابو عیسیٰ (امام ترمذیؒ) نے سنا میں نے جارود سے کہتے تھے سنا میں نے وکیع سے کہ کہتے تھے اگر نہ ہوتے جابر جعفی تو بغیر حدیث کے رہ جاتے اہل کوفہ اور اگر نہ ہوتے حماد تو بغیر فقہ کے رہ جاتے اہل کوفہ۔

۴۰۔ بَابُ : مَا جَآءَ اَنَّ الْاِمَامَ ضَامِنٌ وَالْمُؤَذِّنُ مُؤْتَمِنٌ

اس بیان میں کہ امام مقتدیوں کی نماز کا ضامن اور متکفل ہے کہ اٹھاتا ہے قرأت وغیرہ کو اور مؤذن امانت دار ہے کہ محافظت کرتا ہے اوقات صلوٰۃ اور صیام کی

(۲۰۷) عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : ((اَلْاِمَامُ ضَامِنٌ وَالْمُؤَذِّنُ مُؤْتَمِنٌ، اَللّٰهُمَّ اَرْشِدِ الْاَئِمَّةَ وَاغْفِرْ لِلْمُؤَذِّنِیْنَ)). (صحیح. المشکاة : ٦٦٣. الارواء : ٢١٧) صحیح ابی داؤد (٥٣٠)

ترجمہ: روایت ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہا رسول اللہ ﷺ نے امام ضامن ہے اور مؤذن امانت رکھنے والا ہے یا اللہ ہدایت پر رکھ اماموں کو اور بخش دے مؤذنوں کو۔

فائدہ: کہا ابو عیسیٰ امام ترمذیؒ نے اور اس باب میں روایت ہے عائشہ رضی اللہ عنہا اور سہل بن سعد اور عقبہ بن عامر سے اور حدیث ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت کی ہے سفیان ثوری اور حفص بن غیاث اور کئی لوگوں نے اعمش سے انہوں نے صالح سے انہوں نے بواسطہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے نبی ﷺ سے اور روایت کیا اسباط بن محمد نے اعمش سے کہ کہا حدیث پہنچی مجھے ابو صالح سے ان کو ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے ان کو نبی ﷺ سے اور روایت کیا نافع بن سلیمان نے محمد بن ابو صالح سے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے انہوں نے نبی ﷺ سے اور اس حدیث کو کہا ابو عیسیٰ (امام ترمذیؒ) نے اور سنا میں نے ابو زرعہ سے کہ فرماتے تھے حدیث ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے زیادہ صحیح ہے حدیث ابو صالح کی جو مروی ہے عائشہ رضی اللہ عنہا سے، کہا ابو عیسیٰ (امام ترمذیؒ) نے سنا میں نے محمد سے حدیث ابو صالح کی عائشہ رضی اللہ عنہا سے زیادہ صحیح ہے اور مذکور ہے علی بن مدینی سے کہ ان کے نزدیک ثابت نہیں ابو صالح کی ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے اور نہ حدیث ابو صالح کی عائشہ رضی اللہ عنہا سے اس باب میں۔

۴۱۔ بَابُ : مَا یَقُوْلُ الرَّجُلُ اِذَا اَذَّنَ الْمُؤَذِّنُ ؟

اس بیان میں کہ جب مؤذن اذان دے تو آدمی کیا کہے؟

(۲۰۸) عَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : ((اِذَا سَمِعْتُمُ النِّدَآءَ فَقُوْلُوْا مِثْلَ مَا یَقُوْلُ الْمُؤَذِّنُ)).
(صحیح) ابن ماجه (٧٢٠) صحیح ابی داؤد (٥٣٥)

ترجمہ: روایت ہے ابو سعید رضی اللہ عنہ سے کہا فرمایا رسول اللہ ﷺ نے جب سنو تم اذان تو کہو مانند اس کے جیسا کہتا ہے مؤذن۔

فائدہ: اور اس باب میں روایت ہے ابو رافع رضی اللہ عنہ اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے اور ام حبیبہ رضی اللہ عنہا اور عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما اور عبیداللہ بن ربیعہ رضی اللہ عنہ اور عائشہ رضی اللہ عنہا اور معاذ بن انس رضی اللہ عنہ اور معاویہ رضی اللہ عنہ سے کہا، ابو عیسیٰ (امام ترمذیؒ) نے حدیث ابو سعید کی حسن ہے

صحیح ہے اور ایسا ہی روایت کیا معمر نے اور کئی لوگوں نے مثل حدیث مالک کے اور روایت کی عبدالرحمٰن بن اسحاق نے یہ حدیث زہری سے انہوں نے سعید بن المسیب سے انہوں نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے انہوں نے نبی ﷺ سے اور روایت مالک کی زیادہ صحیح ہے۔

❀❀❀❀

۴۲۔ بَابُ : مَا جَآءَ فِي كَرَاهِيَةِ اَنْ يَّأْخُذَ الْمُؤَذِّنُ عَلَى الْأَذَانِ أَجْرًا

اس بیان میں کہ مؤذن کا اذان پر اجرت لینا ناپسندیدہ ہے

(۲۰۹) عَنْ عُثْمَانَ بْنِ اَبِي الْعَاصِ قَالَ: اِنَّ اٰخِرَ مَا عَهِدَ اِلَيَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَنْ اتَّخِذَ مُؤَذِّنًا لَا يَاْخُذُ عَلٰى أَذَانِهِ أَجْرًا. (اسنادہ صحیح) الارواء (۵/۳۱۶) صحیح ابی داؤد (۵۴۱)

ترجمہ: روایت ہے عثمان بن ابوالعاص رضی اللہ عنہ سے کہا، انہوں نے اخیر وصیت رسول اللہ ﷺ کی مجھ کو یہی تھی کہ مقرر کروں ایک مؤذن کو جو مزدوری نہ لیتا ہو اپنی اذان پر۔

فائدہ: کہا ابو عیسیٰ نے حدیث عثمان کی حسن ہے اور اسی پر عمل ہے اہل علم کا کہ برا جانتے ہیں مزدوری لینا اذان پر اور مستحب ہے مؤذن کو کہ ثواب آخرت کے لیے اذان دے۔

❀❀❀❀

۴۳۔ بَابُ : مَا يَقُوْلُ اِذَا أَذَّنَ الْمُؤَذِّنُ مِنَ الدُّعَآءِ

ان دعاؤں کا بیان جو اس وقت پڑھی جاتی ہیں جب موذن اذان دے

(۲۱۰) عَنْ سَعْدِ بْنِ اَبِيْ وَقَّاصٍ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ : ((مَنْ قَالَ حِيْنَ يَسْمَعُ الْمُؤَذِّنُ: وَاَنَا اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَ رَسُوْلُهٗ رَضِيْتُ بِاللّٰهِ رَبًّا وَّبِالْاِسْلَامِ دِيْنًا وَّ بِمُحَمَّدٍ رَسُوْلًا: غَفَرَ اللّٰهُ لَهٗ ذُنُوْبَهٗ)). (صحیح) صحیح ابی داؤد (۵۳۷) ((الثمر المستطاب))

ترجمہ: روایت ہے سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے وہ روایت کرتے ہیں رسول اللہ ﷺ سے کہ فرمایا آپ ﷺ نے جو کہے جب سنے اذان کو مؤذن سے وانا اشھد سے آخر تک یعنی میں بھی گواہی دیتا ہوں کہ کوئی معبود نہیں بجز اللہ تعالیٰ کے اکیلا ہے وہ کوئی شریک نہیں اس کا اور محمد ﷺ بندے اس کے ہیں بھیجے ہوئے اس کے راضی ہوا میں اللہ کی ربوبیت سے اور اسلام کے دین ہونے سے اور محمد ﷺ کی رسالت سے تو بخش دیتا اللہ تعالیٰ گناہ اس کے۔

فائدہ: کہا ابو عیسیٰ (امام ترمذی) نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے نہیں پہچانتے ہم اسے مگر روایت سے لیث بن سعد کی حکیم بن عبداللہ بن قیس سے۔

۴۴۔ بَابُ مِنْهُ آخَرُ

اسی بیان میں

(۲۱۱) عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : ((مَنْ قَالَ حِیْنَ یَسْمَعُ النِّدَآءَ: اَللّٰھُمَّ رَبَّ ھٰذِهِ الدَّعْوَةِ التَّآمَّةِ وَالصَّلٰوةِ الْقَآئِمَةِ اٰتِ مُحَمَّدَ الْوَسِیْلَةَ وَالْفَضِیْلَةَ وَابْعَثْهُ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا الَّذِیْ وَعَدْتَّهٗ اِلَّا حَلَّتْ لَهُ الشَّفَاعَةُ یَوْمَ الْقِیَامَةِ)). (صحیح) الارواء (۲٤۳) الروض (۲٤۲) تخریج الکلم الطیب (۷۲) صحیح ابی داؤد (٥٤۰) الظلال الجنة (۸۲٦) ((الثمر المستطاب)) تخریج فقه السیرة (٤۸)

ترجمہ: روایت ہے جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے کہا فرمایا رسول اللہ ﷺ نے جو کہے جب سنے اذان اللھم سے وعدته تک تو واجب ہو جاتی ہے اس کے لیے شفاعت قیامت کے دن اور معنی اس دعا کے یہ ہیں یا اللہ پروردگار اس پوری پکار کے اور مضبوط نماز کے دے محمد ﷺ کو وسیلہ اور بزرگی اور اٹھا کھڑا کر اس کو مقام محمود میں جس کا وعدہ کیا تو نے ان سے۔

فائدہ : کہا ابوعیسیٰ (امام ترمذیؒ) نے حدیث جابر کی حسن ہے غریب ہے روایت سے محمد بن منکدر کے نہیں جانتے ہم کہ روایت کیا ہو کسی نے اس کو منکدر سے مگر شعیب بن ابوحمزہ نے۔

۴۵۔ بَابُ : مَا جَآءَ فِیْ أَنَّ الدُّعَآءَ لَا یُرَدُّ بَیْنَ الْاَذَانِ وَالْاِقَامَةِ

اس بیان میں کہ اذان اور تکبیر کے درمیان دعا کبھی نہیں پھیری جاتی

(۲۱۲) عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ : ((اَلدُّعَآءُ لَا یُرَدُّ بَیْنَ الْاَذَانِ وَالْاِقَامَةِ)). (اسناده صحیح .مشکاة المصابیح : ٦۷۱. الارواء : ۲٤٤) صحیح أبی داود (٥۳٤)

ترجمہ: روایت ہے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے کہا فرمایا رسول اللہ ﷺ نے دعا کبھی نہیں پھیری جاتی اذان اور تکبیر کے درمیان یعنی ضرور قبول ہو جاتی ہیں۔

فائدہ : کہا ابوعیسیٰ (امام ترمذیؒ) نے حدیث انس رضی اللہ عنہ کی حسن ہے اور روایت کیا اس کو ابواسحاق ہمدانی نے یزید بن ابی مریم سے وہ روایت کرتے ہیں انس رضی اللہ عنہ سے وہ نبی ﷺ سے مثل روایت مذکور کے۔

❀❀❀❀

۴۶۔ بَابُ : مَا جَآءَ: کَمْ فَرَضَ اللّٰهُ عَلٰی عِبَادِهٖ مِنَ الصَّلَوٰتِ ؟

اس بیان میں کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں پر کتنی نمازیں فرض کی ہیں؟

(۲۱۳) عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: فُرِضَتْ عَلَی النَّبِیِّ ﷺ لَیْلَةَ اُسْرِیَ بِهِ الصَّلَوَاتُ خَمْسِیْنَ، ثُمَّ نُقِصَتْ

حَتّٰی جُعِلَتْ خَمْسًا، ثُمَّ نُودِیَ: یَامُحَمَّدُ! اِنَّهٗ لَا یُبَدَّلُ الْقَوْلُ لَدَیَّ وَاِنَّ لَكَ بِهٰذَا الْخَمْسِ خَمْسِیْنَ. (صحیح) متفق علیه

ترجمہ: روایت ہے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے کہا فرض ہوئیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر شب معراج میں پچاس نمازیں پھر گھٹتی گئیں یہاں تک کہ پانچ رہ گئیں پھر آواز دی گئی کہ اے محمد نہیں بدلتی میرے نزدیک بات اور تم کو ان پانچ کا ثواب پچاس کے برابر ہے۔

فائدہ: اور اس باب میں عبادہ بن صامت اور طلحہ بن عبیداللہ اور ابوقتادہ اور ابوذر اور مالک بن صعصعہ اور ابوسعید خدری سے بھی روایت ہے کہا ابوعیسیٰ (امام ترمذی رحمہ اللہ) نے حدیث انس رضی اللہ عنہ کی حسن ہے صحیح ہے غریب ہے۔

❀❀❀❀

۴۷۔ بَابُ : فِیْ فَضْلِ الصَّلَوَاتِ الْخَمْسِ

نماز پنجگانہ کی فضیلت میں

(۲۱۴) عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ : ((اَلصَّلَوَاتُ الْخَمْسُ وَالْجُمُعَةُ اِلَی الْجُمُعَةِ كَفَّارَاتٌ لِمَا بَیْنَهُنَّ، مَالَمْ تُغْشَ الْكَبَائِرُ)). (اسناده صحیح . التعلیق الرغیب : ۱/ ۱۳۷)

ترجمہ: روایت ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پانچ نمازیں اور ایک جمعہ سے دوسرا جمعہ کفارہ ہیں بیچ کے گناہوں کا جب تک نہ مرتکب ہو کبیرہ گناہوں کا یعنی ایک نماز سے دوسری نماز کفارہ ہے صغیرہ گناہوں کا اور جمعہ بھی جمعہ تک۔

فائدہ: اور اس باب میں روایت ہے جابر رضی اللہ عنہ اور انس رضی اللہ عنہ اور حنظلہ اسیدی رضی اللہ عنہ سے کہا ابوعیسیٰ (امام ترمذی رحمہ اللہ) نے حدیث ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی حسن ہے صحیح ہے۔

❀❀❀❀

۴۸۔ بَابُ : مَا جَآءَ فِیْ فَضْلِ الْجَمَاعَةِ

جماعت کی فضیلت میں

(۲۱۵) عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : ((صَلٰوةُ الْجَمَاعَةِ تَفْضُلُ عَلٰی صَلٰوةِ الرَّجُلِ وَحْدَهٗ بِسَبْعٍ وَعِشْرِیْنَ دَرَجَةً)). (اسناده صحیح) الروض النضیر (۹۹، ۱۰۹۸)

ترجمہ: روایت ہے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز جماعت کی فضیلت رکھتی ہے اکیلے مرد کی نماز سے ستائیس درجے۔

فائدہ: اور اس باب میں عبداللہ بن مسعود اور ابی بن کعب اور معاذ بن جبل اور ابوسعید اور ابو ہریرہ اور انس بن مالک رضی اللہ عنہم سے روایت

ہے کہا ابوعیسیٰ (امام ترمذیؒ) نے حدیث ابن عمر رضی اللہ عنہما کی حسن ہے صحیح ہے اور ایسا ہی روایت کیا نافع نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے کہ فرمایا آپ ﷺ نے فضیلت رکھتی ہے نماز جماعت کی مرد کے اکیلی نماز پر ستائیس درجے اور اکثر راویوں نے روایت کیا ہے نبی ﷺ سے تو یہی کہا ہے کہ پچیس درجے مگر ابن عمر رضی اللہ عنہما نے کہ انہوں نے روایت کیا ستائیس درجے۔

❀❀❀❀

(٢١٦) عَنْ أَبِیْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ا قَالَ: ((اِنَّ صَلٰوةَ الرَّجُلِ فِي الْجَمَاعَةِ تَزِيْدُ عَلٰی صَلٰوتِهٖ وَحْدَهٗ بِخَمْسَةٍ وَّعِشْرِيْنَ جُزْءًا)). (صحیح) ابن ماجه (٧٨٦) الروض (٥٩٩، ١٠٩٩) صحیح ابی داؤد (٥٦٨)

ترجمہ: روایت ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے نماز مرد کی جماعت سے زیادہ ہوتی ہے یعنی فضیلت میں اُوپر اکیلے نماز اس کے پچیس درجے۔

فائدہ: کہا ابوعیسیٰ (امام ترمذیؒ) نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

❀❀❀❀

۴۹۔ بَابُ: مَا جَآءَ فِيْمَنْ سَمِعَ النِّدَآءَ فَلَا يُجِيْبُ

اس کے بیان میں جو اذان سنے اور جماعت میں حاضر نہ ہو

(٢١٧) عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ: ((لَقَدْ هَمَمْتُ اَنْ آمُرَ فِتْيَتِيْ اَنْ يَّجْمَعُوْا حُزَمَ الْحَطَبِ، ثُمَّ آمُرَ بِالصَّلٰوةِ فَتُقَامَ، ثُمَّ اُحَرِّقَ عَلٰی اَقْوَامٍ لَّا يَشْهَدُوْنَ الصَّلٰوةَ)).

(اسناده صحیح) الروض النضیر (١١٢٤) صحیح ابی داؤد (٤٨٦)

ترجمہ: روایت ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کہ قصد کیا میں نے کہ حکم کروں اپنے جوانوں کو کہ جمع کریں بوجھے لکڑیوں کے پھر حکم کروں میں نماز کی تکبیر کہی جائے پھر جلا دوں گھر ان کے جو حاضر نہیں ہوئے نماز میں۔

فائدہ: اور اس باب میں ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے اور ابوالدرداء رضی اللہ عنہ سے اور ابن عباس رضی اللہ عنہما اور معاذ بن انس رضی اللہ عنہ اور جابر رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے کہا ابوعیسیٰ (امام ترمذی) نے حدیث ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی حسن ہے صحیح ہے اور مروی ہے کئی صحابیوں سے کہ جو اذان سنے اور جماعت میں نہ آئے اس کی نماز ہی درست نہیں اور کہا بعض نے یہ بر سبیل تغلیظ اور ڈرانے کے ہے اور کسی کو رخصت نہیں ترکِ جماعت کی مگر جب عذر ہو کہا مجاہد نے سوال کیا گیا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہ جو شخص دن کو روزے رکھتا ہے اور رات بھر نماز پڑھتا ہے اور جماعت میں حاضر نہیں ہوتا وہ کیسا ہے؟ تو جواب دیا کہ وہ دوزخی ہے۔ روایت کی ہم سے یہ بات ابن عباس رضی اللہ عنہما کی ہناد نے ان سے محاربی نے ان سے لیث نے ان سے مجاہد نے اور معنی حدیث کے یہ ہیں کہ نہ حاضر ہو جماعت اور جمعہ میں براہ انکار اور تکبر یا جماعت کو حقیر سمجھ کر اور سستی کر کے، اس کے لیے یہ وعید ہے۔

❀❀❀❀

(۲۱۸) قَالَ مُجَاهِدٌ: وَسُئِلَ ابْنُ عَبَّاسٍ، عَنْ رَجُلٍ يَصُوْمُ النَّهَارَ وَيَقُوْمُ اللَّيْلَ، لَا يَشْهَدُ جُمُعَةً وَلَا جَمَاعَةً؟ قَالَ: هُوَ فِي النَّارِ. (ضعیف الاسناد) اس میں عبدالرحمٰن بن محمد مدلس ہے اور لیث بن ابی سلیم بھی ضعیف اور مدلس ہے۔

ترجمہ: کہا مجاہد نے سوال کیا گیا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے جو شخص دن کو روزہ رکھتا ہے اور رات بھر قیام کرتا ہے جمعہ اور جماعت کو حاضر نہیں ہوتا وہ کیسا ہے؟ تو جواب دیا وہ جہنمی ہے۔

۵۰۔ بَابُ: مَا جَآءَ فِي الرَّجُلِ يُصَلِّيْ وَحْدَهٗ ثُمَّ يُدْرِكُ الْجَمَاعَةَ

اس شخص کے بیان میں جو اکیلا نماز پڑھ چکا ہو اور پھر جماعت پائے

(۲۱۹) حَدَّثَنَا جَابِرُ بْنُ يَزِيْدَ بْنِ الْاَسْوَدِ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ: شَهِدْتُّ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ حَجَّتَهٗ، فَصَلَّيْتُ مَعَهٗ صَلٰوةَ الصُّبْحِ فِيْ مَسْجِدِ الْخَيْفِ، قَالَ: فَلَمَّا قَضٰى صَلٰوتَهُ انْحَرَفَ، فَاِذَا هُوَ بِرَجُلَيْنِ فِيْ اُخْرَى الْقَوْمِ لَمْ يُصَلِّيَا مَعَهٗ، فَقَالَ: ((عَلَيَّ بِهِمَا))، تُرْعَدُ فَرَائِصُهُمَا، فَقَالَ: ((مَا مَنَعَكُمَا اَنْ تُصَلِّيَا مَعَنَا؟)) فَقَالَا: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّا كُنَّا قَدْ صَلَّيْنَا فِيْ رِحَالِنَا قَالَ: ((فَلَا تَفْعَلَا اِذَا صَلَّيْتُمَا فِيْ رِحَالِكُمَا ثُمَّ اَتَيْتُمَا مَسْجِدَ جَمَاعَةٍ فَصَلِّيَا مَعَهُمْ فَإِنَّهَا لَكُمَا نَافِلَةٌ)). (صحيح. المشكاة: ۱۱۵۲) صحيح ابی داؤد (۵۹۰)

ترجمہ: روایت ہے جابر بن یزید بن اسود سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے کہ حاضر ہوا میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ حج میں سو پڑھی میں نے آپ ﷺ کے ساتھ صبح کی نماز مسجد خیف میں پھر جب ہو گئی نماز پھرے ہماری طرف آنحضرت ﷺ سو وہیں دیکھا دو آدمیوں کو قوم کے پیچھے کہ نماز نہ پڑھی تھی انہوں نے آپ ﷺ کے ساتھ سو فرمایا آپ ﷺ نے ان کو میرے پاس لاؤ سو لائے انہیں آپ ﷺ کے پاس اور پھڑکتی تھیں ان کی گردن کی رگیں خوف سے سو فرمایا آپ ﷺ نے کس نے روکا تم کو ہمارے ساتھ نماز پڑھنے سے؟ سو عرض کیا انہوں نے یا رسول اللہ ﷺ ہم نماز پڑھ چکے تھے اپنی منزلوں میں آپ ﷺ نے فرمایا ایسا مت کرو جب پڑھ بھی چکے ہو تم اپنی منزلوں میں اور پھر آؤ مسجد میں سو پڑھ لیا کرو جماعت کے ساتھ وہ نفل ہو جائے گی تمہارے لیے۔

فائدہ: اور اس باب میں روایت ہے محجن[1] اور یزید بن عامر سے کہا ابو عیسیٰ (امام ترمذیؒ) نے حدیث یزید بن اسود کی حسن ہے صحیح ہے اور یہی قول ہے کتنے لوگوں کا علماء میں اور سفیان ثوری اور شافعی اور احمد اور اسحاق سب کہتے ہیں کہ جب آدمی نماز پڑھ چکا ہوا کیلا اور پھر پائے جماعت دوبارہ پڑھ لے اور کہتے ہیں مغرب کی نماز اگر پڑھ چکا ہے اور پھر ملا جماعت سے تو ملا لے اس میں ایک رکعت کہ جفت ہو جائے اور جو نماز اس نے اکیلے پڑھی وہی فرض ہے ان کے نزدیک۔

---

[1] محجن بکسر میم اور بعد اس کے جیم منبر کے وزن پر نام ہے راوی کا۔

۵۱۔ بَابُ : مَا جَآءَ فِي الْجَمَاعَةِ فِيْ مَسْجِدٍ قَدْ صلّى فِيهِ مَرَّةً

اس مسجد میں دوسری جماعت کے بیان میں جس میں ایک جماعت ہوچکی ہو

(۲۲۰) عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ : جَآءَ رَجُلٌ وَقَدْ صَلّى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ : ((أَيُّكُمْ يَتَّجِرُ عَلٰى هٰذَا؟)) فَقَامَ رَجُلٌ وَصَلّٰى مَعَهُ. (صحيح . المشكاة : ١١٤٦. الارواء : ٥٣٥. الروض النضير ٩٧٩)

ترجمہ: روایت ہے ابوسعید رضی اللہ عنہ سے کہا کہ آیا ایک شخص اور نماز پڑھ چکے تھے رسول اللہ ﷺ فرمایا کون تجارت کرتا ہے اس شخص کے ساتھ؟ یعنی اس کے ساتھ شریک ہو جائے تو جماعت کا ثواب دونوں پائیں' سو کھڑا ہوا ایک مرد اور نماز پڑھ لی اس کے ساتھ۔

فائدہ: اور اس باب میں ابوامامہ اور ابوموسیٰ اور حکم بن عمیر سے بھی روایت ہے کہا ابوعیسیٰ (امام ترمذی) نے حدیث ابوسعید کی حسن ہے اور یہی قول ہے کتنے لوگوں کا اصحاب سے اور جو بعد ان کے تھے تابعین سے کہتے ہیں کچھ مضا ئقہ نہیں دوبارہ جماعت کرنے میں اس مسجد میں جس میں ایک جماعت ہو چکی ہو اور یہی قول ہے احمد اور اسحاق کا اور بعض علماء کہتے ہیں جب ایک جماعت ہو چکی تو پھر جدا جدا پڑھ لیں اور یہی قول ہے سفیان اور ابن مبارک اور مالک اور شافعی کا کہ مختار ہے ان کے نزدیک کہ پھر جماعت نہ کریں اور الگ الگ پڑھیں۔

۵۲۔ بَابُ : مَا جَآءَ فِيْ فَضْلِ الْعِشَآءِ وَالْفَجْرِ فِيْ جَمَاعَةٍ

عشاء اور فجر جماعت کے ساتھ پڑھنے کی فضیلت کے بیان میں

(۲۲۱) عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : ((مَنْ شَهِدَ الْعِشَاءَ فِيْ جَمَاعَةٍ كَانَ لَهُ قِيَامُ نِصْفِ لَيْلَةٍ، وَمَنْ صَلَّى الْعِشَاءَ وَالْفَجْرَ فِيْ جَمَاعَةٍ كَانَ لَهُ كَقِيَامِ لَيْلَةٍ)).

(اسناده صحيح) صحيح ابى داؤد (٥٦٤))

ترجمہ: روایت ہے عثمان بن عفان سے کہا فرمایا رسول اللہ ﷺ نے جو حاضر ہوا عشاء کی جماعت میں اس کو ثواب ہے آدھی رات جاگنے کا اور جس نے نماز پڑھی عشاء اور فجر کی جماعت میں اس کو ثواب ہے مانند ساری رات جاگنے کے فائدہ: اور اس باب میں ابن عمر رضی اللہ عنہما اور ابوہریرہ رضی اللہ عنہ اور انس رضی اللہ عنہ اور عمارہ بن ابی رویبہ رضی اللہ عنہ اور جندب رضی اللہ عنہ اور ابو بن کعب رضی اللہ عنہ اور ابی موسیٰ رضی اللہ عنہ اور بریدہ رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے۔

❀ ❀ ❀ ❀

(۲۲۲) عَنْ جُنْدُبِ بْنِ سُفْيَانَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : ((مَنْ صَلَّى الصُّبْحَ فَهُوَ فِي ذِمَّةِ اللّٰهِ، فَلَا تُخْفِرُوا اللّٰهَ فِي ذِمَّتِهِ)). (اسناده صحيح . التعليق الرغيب : ١/ ١٤١ و ١٦٣)

ترجمہ: روایت ہے جندب بن سفیان رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جس نے پڑھی صبح کی نماز پس وہ اللہ کی پناہ میں ہے[1] تو نہ توڑو پناہ اللہ کی۔

فائدہ: کہا ابوعیسیٰ (امام ترمذیؒ) نے حدیث عثمان کی حسن ہے صحیح ہے روایت کیا ہے اس حدیث کو عبدالرحمٰن بن ابی عمرہ سے وہ روایت کرتے ہیں عثمان سے موقوفاً یعنی انہیں کا قول ہے اور مروی ہے کئی سندوں سے بواسطہ عثمان مرفوعاً بھی۔

❁❁❁❁

(۲۲۳) عَنْ بُرَيْدَةَ الْأَسْلَمِيِّ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ : ((بَشِّرِ الْمَشَّائِيْنَ فِي الظُّلَمِ إِلَى الْمَسَاجِدِ بِالنُّوْرِ التَّامِّ يَوْمَ الْقِيَامَةِ)). (صحيح) ابن ماجه ٧٧٩، ٧٨٠، ٧٨١۔ المشكاة (٧٢١، ٧٢٢) التعليق الرغيب (١/ ١٣٠)

ترجمہ: روایت ہے بریدہ اسلمی رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بشارت دو چلنے والوں کو اندھیروں میں مسجدوں کی طرف پورے نور کی قیامت کے دن میں۔

فائدہ: یہ حدیث غریب ہے۔

۵۳۔ بَابُ: مَا جَآءَ فِي فَضْلِ الصَّفِّ الْأَوَّلِ

پہلی صف کی فضیلت کے بیان میں

(۲۲٤) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : ((خَيْرُ صُفُوْفِ الرِّجَالِ أَوَّلُهَا، وَشَرُّهَا آخِرُهَا، وَخَيْرُ صُفُوْفِ النِّسَآءِ آخِرُهَا، وَ شَرُّهَا أَوَّلُهَا)). (صحيح) صحيح الترغيب (٤٨٨) صحيح ابى داؤد (٦٨١)

ترجمہ: روایت ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سب سے بہتر مردوں کی صفوں میں پہلی صف ہے اور سب سے بدتر آخری صف ہے اور سب سے بہتر عورتوں کے لیے صفوں میں اخیر صف ہے اور سب سے بدتر پہلی صف ہے۔

فائدہ: اور اس باب میں جابر اور ابن عباس اور ابوسعید اور ابو اور عائشہ اور عرباض بن ساریہ اور انس رضی اللہ عنہم سے بھی روایت ہے کہا ابو عیسیٰ (امام ترمذیؒ) نے حدیث ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی حسن ہے صحیح ہے اور مروی ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ وہ مغفرت مانگتے تھے صف اول کے لیے تین بار اور دوسری صف کے لیے ایک بار اور فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اگر آدمی جانتے جو ثواب ہے اذان میں اور صف اول میں پھر نہ پاسکتے اس کو بغیر اس کے کہ قرعہ ڈالیں، تو بے شک قرعہ ڈالتے۔ روایت کی ہم سے یہ حدیث اسحاق بن موسیٰ الانصاری نے ان سے معن نے ان سے مالک نے اور روایت کی ہم سے قتیبہ نے انہوں نے بھی روایت کی مالک سے انہوں نے سمی سے انہوں نے ابو

[1] یعنی ایذاء نہ دو اس کو۔

صالح سے انہوں نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے انہوں نے نبی ﷺ سے مثل اوپر کی حدیث کے۔

❀❀❀❀

(۲۲۵) وَقَالَ النَّبِيِّ ﷺ : ((لَوْ أَنَّ النَّاسَ يَعْلَمُونَ مَا فِي النِّدَاءِ وَالصَّفِ الْأَوَّلِ ثُمَّ لَمْ يَجِدُوا إِلَّا أَنْ يَّسْتَهِمُوا عَلَيْهِ لَا سْتَهِمُوا عَلَيْهِ)). (صحيح) ابن ماجه (۹۹۸) صحيح الترغيب (۴۸۷)

ترجمہ: نبی ﷺ نے فرمایا کہ اگر لوگ جان لیں جو ثواب ہے اذان میں اور صف اوّل میں پھر نہ پا سکتے اس کو بغیر اس کے کہ قرعہ ڈالیں تو بے شک قرعہ ڈالتے۔

❀❀❀❀

(۲۲۶) عن مالك : نحوه.

ترجمہ: روایت ہے مالک سے اسی طرح۔

۵۴۔ بَابُ: مَا جَآءَ فِي إِقَامَةِ الصُّفُوفِ

صفوں کو سیدھا کرنے کے بیان میں

(۲۲۷) عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ قَالَ : كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يُسَوِّي صُفُوفَنَا، فَخَرَجَ يَوْمًا فَرَأَى رَجُلًا خَارِجًا صَدْرُهُ عَنِ الْقَوْمِ، فَقَالَ : ((لَتُسَوُّنَّ صُفُوفَكُمْ أَوْ لَيُخَالِفَنَّ اللّٰهُ بَيْنَ وُجُوهِكُمْ)).

(صحيح) التعليق الرغيب (۱/۱۷۶) صحيح ابى داؤد (۶۶۹)

ترجمہ: روایت ہے نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ سے فرماتے تھے رسول اللہ ﷺ برابر کرتے ہماری صفوں کو سو نکلے ایک دن تو دیکھا ایک مرد کو آگے بڑھا ہوا ہے سینہ اس کا قوم سے سو فرمایا آپ ﷺ نے برابر کرو تم صفوں اپنی کو اور نہیں تو پھوٹ ڈال دے گا اللہ تمہارے دلوں میں۔

فائدہ: اور اس باب میں جابر بن سمرہ اور براء اور جابر بن عبداللہ اور انس اور ابو ہریرہ اور عائشہ رضی اللہ عنہما سے بھی رایت ہے کہا ابو عیسیٰ (امام ترمذیؒ) نے حدیث نعمان بن بشیر کی حسن ہے صحیح ہے اور مروی ہے نبی ﷺ سے کہ فرمایا آپ ﷺ نے نماز کے پورا کرنے میں داخل ہے سیدھا کرنا صفوں کا اور مروی ہے عمر رضی اللہ عنہ سے کہ وہ مقرر کرتے تھے ایک آدمی صفوں کے سیدھا کرنے کے لیے اور تکبیر اولیٰ نہ کہتے جب تک خبر نہ ہوتی کہ صفیں سیدھی ہو گئیں اور روایت ہے علی اور عثمان سے کہ وہ دونوں بھی یہی کام کرتے اور کہتے برابر ہو جاؤ اور حضرت علی فرماتے آگے بڑھ اے فلانے پیچھے ہٹ اے فلانے۔

❀❀❀❀

۵۵۔ بَابُ: مَا جَآءَ لِيَلِيَنِي مِنْكُمْ أُولُوا الْأَحْلَامِ وَالنُّهٰى

نبی اکرم ﷺ کے اس فرمان کے بیان میں کہ تم میں سے عقل منداور ہوشیار مجھ سے قریب رہا کریں

(۲۲۸) عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ : ((لِيَلِيَنِي مِنْكُمْ أُولُوا الْأَحْلَامِ وَالنُّهٰى، ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ وَلَا تَخْتَلِفُوا فَتَخْتَلِفَ قُلُوبُكُمْ وَ إِيَّاكُمْ وَ هَيْشَاتِ الْأَسْوَاقِ)). (صحیح ابی داؤد (۶۷۹))

ترجمہ: روایت ہے عبداللہ رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا نبی ﷺ نے قریب رہا کریں مجھ سے عقل منداور ہوشیار تم میں سے پھر جوان کے قریب ہوں سمجھ میں اور نہ آگے پیچھے ہو کہ پھوٹ پڑ جائے گی تمہارے دلوں میں اور بچو تم بک بک سے بازاروں کی۔

فائدہ : مترجم کہتا ہے یعنی عقل مند لوگ صف اول میں رہا کریں کہ حضرت کے حالات کو یاد رکھیں اور وقت ضرورت کے نماز میں خلیفہ ہو سکیں اور آگے پیچھے نہ ہو یعنی صفوں کو برابر رکھو نہیں تو بدن کا اختلاف دلوں کو مختلف کر دیتا ہے، اور بازاروں کی بک بک یہ کہ زائد باتیں مسجد میں نہ کرو اور اس باب میں ابی بن کعب اور ابو مسعود اور ابو سعید اور براء اور انس رضی اللہ عنہم سے بھی روایت ہے کہا ابوعیسیٰ نے حدیث ابن مسعود رضی اللہ عنہ کی حسن ہے غریب ہے او ر مروی ہے نبی ﷺ سے کہ دوست رکھتے تھے آپ ﷺ قریب رہنا مہاجرین اور انصار کا تا کہ مسائل یاد رکھیں آپ ﷺ سے، خالد حذاء وہ خالد بن مہران ہیں کنیت ان کی ابو المنازل ہے، سنا میں نے بخاری سے فرماتے تھے کہ خالد حذاء نے کبھی نہیں بنائی کوئی جوتی مگر وہ بیٹھا کرتے تھے ایک جوتی بنانے والے کے پاس سو منسوب ہو گئے ان کی طرف اور حذاء کہتے ہیں جوتی بنانے والے کو اور ابو معشر کا نام زیاد ابن کلیب ہے۔

۵۶۔ بَابُ: مَا جَآءَ فِي كَرَاهِيَةِ الصَّفِّ بَيْنَ السَّوَارِيِّ

اس بیان میں کہ ستونوں کے درمیان صف باندھنا مکروہ ہے

(۲۲۹) عَنْ عَبْدِ الْحَمِيدِ بْنِ مَحْمُودٍ قَالَ: صَلَّيْنَا خَلْفَ أَمِيرٍ مِنَ الْأُمَرَآءِ، فَاضْطَرَّنَا النَّاسُ فَصَلَّيْنَا بَيْنَ السَّارِيَتَيْنِ، فَلَمَّا صَلَّيْنَا قَالَ أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ : كُنَّا نَتَّقِي هٰذَا عَلٰى عَهْدِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ. (صحیح

التعليق على صحيح ابن خزيمة (۱۰۶۷) صحيح أبي داود (۶۷۷) الصحيحة (۳۳۵) ((الثمر المستطاب)) تمام المنة (ج۲)

ترجمہ: روایت ہے عبدالحمید بن محمود سے کہ نماز پڑھی ہم نے پیچھے ایک حاکم کے حاکموں سے سو مجبور کیا ہم کو لوگوں نے تو نماز پڑھی ہم نے دو ستونوں کے بیچ میں پھر جب پڑھ چکے فرمایا انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے ہم پرہیز کیا کرتے تھے دروں میں نماز پڑھنے سے رسول اللہ ﷺ کے وقت میں۔

فائدہ: اور اس باب میں روایت ہے قرہ بن ایاس مزنی سے کہا ابوعیسیٰ (امام ترمذیؒ) نے حدیث انس رضی اللہ عنہ کی صحیح ہے اور مکروہ رکھا ہے ایک قوم علماء نے صف باندھنا دروں میں اور یہی کہتے ہیں احمد اور اسحاق اور جائز رکھا ہے ایک قوم علماء نے۔

٥٧۔ بَابُ: مَا جَآءَ فِي الصَّلٰوةِ خَلْفَ الصَّفِّ وَحْدَهُ

صف کے پیچھے اکیلے نماز پڑھنے کے بیان میں

(٢٣٠) عَنْ هِلَالِ بْنِ يَسَافٍ قَالَ: أَخَذَ زِيَادُ بْنُ أَبِي الْجَعْدِ بِيَدَيَّ وَ نَحْنُ بِالرَّقَّةِ فَقَامَ بِي عَلَى الشَّيْخِ يُقَالُ لَهُ وَابِصَةُ بْنُ مَعْبَدٍ مِنْ بَنِي أَسَدٍ فَقَالَ زِيَادٌ: حَدَّثَنِي هٰذَا الشَّيْخُ أَنَّ رَجُلًا صَلَّى خَلْفَ الصَّفِّ وَحْدَهُ. وَالشَّيْخُ يَسْمَعُ. فَأَمَرَهُ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ اَنْ يُعِيدَ الصَّلٰوةَ.

(صحيح) الارواء (٥٤١) المشكاة (١١٠٥)

ترجمہ: روایت ہے ہلال بن یساف سے کہا پکڑا زیاد بن ابوالجعد نے ہاتھ میرا اور میں رقہ میں تھا کہ نام ایک مقام کا ہے لے گئے مجھ کو ایک شیخ کے پاس کہ کہتے تھے ان کو وابصہ بن معبد اور تھے قبیلہ بنی اسد سے پس کہا زیاد نے روایت کی مجھ سے اس شیخ نے کہ ایک شخص نے نماز پڑھی صف کے پیچھے اکیلے اور شیخ سنتے تھے، سو حکم کیا رسول اللہ ﷺ نے کہ پھر پڑھے نماز۔

فائدہ: اور اس باب میں علی بن شیبان اور ابن عباس سے بھی روایت ہے کہا ابوعیسیٰ (امام ترمذیؒ) نے حدیث وابصہ کی حسن ہے اور مکروہ کہا ایک قوم نے علماء سے اکیلے نماز پڑھنا پیچھے صف کے اور بولے دوبارہ پڑھے جس نے پڑھی ہو صف کے پیچھے نماز اور یہی قول ہے احمد اور اسحاق کا اور کہا ایک قوم نے اہل علم سے کافی ہے کہ اس کو اگر پڑھ لی اس نے اکیلے صف کے پیچھے نماز اور یہی قول ہے سفیان ثوری اور ابن مبارک اور شافعی کا اور مذہب ہے ایک قوم کا اہل کوفہ سے اوپر حدیث وابصہ بن معبد کے کہ کہتے ہیں جس نے اکیلے نماز پڑھی صف کے پیچھے تو اعادہ کرے، انہیں میں ہے حماد بن ابی سلیمان اور ابن ابی لیلیٰ اور وکیع اور روایت کی ہے حدیث حصین کی ہلال بن یساف سے کئی لوگوں نے مثل روایت ابوالاحوص کے زیاد بن ابوالجعد سے کہ مروی ہے وابصہ سے اور حدیث حصین سے ثابت ہوتا ہے کہ ہلال نے پایا ہے وابصہ کو پس اختلاف کیا ہے اہل حدیث نے سو بعض نے کہا حدیث عمرو بن مرہ کی ہلال بن یساف سے جو مروی ہے عمرو بن راشد سے وہ روایت کرتے ہیں وابصہ سے صحیح تر ہے اور کہا بعض نے حدیث حصین کی ہلال بن یساف سے وہ روایت کرتے ہیں زیاد بن ابوالجعد سے وہ وابصہ بن معبد سے صحیح تر ہے کہا ابوعیسیٰ (امام ترمذیؒ) نے اور یہ نزدیک میرے زیادہ صحیح ہے روایت ہے عمرو بن مرہ کی اس واسطے کہ مروی ہے بہت حدیثیں ہلال بن یساف سے وہ زیاد بن ابوالجعد سے وہ وابصہ بن معبد سے، روایت کی ہم سے محمد بن بشار نے اس سے محمد بن جعفر نے ان سے شعبہ نے ان سے عمرو بن مرہ نے ان سے زیاد بن الجعد نے ان سے وابصہ کہا وابصہ نے بیان کیا ہم سے محمد بن بشار نے ان سے محمد بن جعفر نے ان سے شعبہ نے ان سے عمرو بن مرہ نے ان سے ہلال بن یساف نے ان سے عمرو بن راشد نے ان سے وابصہ نے کہ ایک شخص نے نماز پڑھی صف کے پیچھے اکیلے سو حکم کیا آنحضرت ﷺ نے اس کو دوبارہ پڑھنے کا، کہا ابوعیسیٰ (امام ترمذیؒ)

نے سنا میں نے جارود سے کہتے تھے سنا میں نے وکیع سے کہتے تھے جب کوئی نماز پڑھے صف کے پیچھے اکیلا تو پھر دوبارہ نماز پڑھے۔

❀❀❀❀

(۲۳۱) عَنْ وَابِصَةَ بْنِ مَعْبَدٍ: أَنَّ رَجُلًا صَلّٰی خَلْفَ الصَّفِّ وَحْدَهُ فَأَمَرَهُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُعِيْدَ الصَّلَاةَ. (صحیح)

ترجمہ: روایت ہے وابصہ بن معبدؓ سے کہ ایک شخص نے نماز پڑھی صف کے پیچھے اکیلے تو حکم دیا نبی ﷺ نے دوبارہ پڑھنے کا۔

❀❀❀❀

۵۸۔ بَابُ: مَا جَآءَ فِي الرَّجُلِ يُصَلِّيْ وَمَعَهُ رَجُلٌ

اس کے بیان میں جو نماز پڑھے اور ایک آدمی اس کے ساتھ ہو

(۲۳۲) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: صَلَّيْتُ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ ذَاتَ لَيْلَةٍ فَقُمْتُ عَنْ يَّسَارِهٖ، فَاَخَذَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بِرَأْسِيْ مِنْ وَرَائِيْ فَجَعَلَنِيْ عَنْ يَمِيْنِهٖ. (صحیح) الارواء (۵۴۰)

ترجمہ: روایت ہے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہ فرمایا انہوں نے نماز پڑھی میں نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ایک رات سو کھڑا ہوا میں ان کی بائیں طرف سو پکڑا رسول اللہ ﷺ نے سر میرا اور کھینچ لیا مجھ کو داہنی طرف۔

فائدہ: اور اس باب میں انس رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے کہا ابو عیسیٰ (امام ترمذی رحمہ اللہ) نے حدیث ابن عباس رضی اللہ عنہما کی حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے اہل علم کا صحابہ سے اور جو ان کے بعد تھے کہتے ہیں جب مقتدی اکیلا ہو تو داہنی طرف امام کے کھڑا ہو۔

❀❀❀❀

۵۹۔ بَابُ: مَا جَآءَ فِي الرَّجُلِ يُصَلِّيْ مَعَ الرَّجُلَيْنِ

اس شخص کے بیان میں جو دو شخصوں کی امامت کرے

(۲۳۳) عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدَبٍ قَالَ: اَمَرَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِذَا كُنَّا ثَلٰثَةً اَنْ يَّتَقَدَّمَنَا اَحَدُنَا. (ضعیف الاسناد)

اس میں اسماعیل بن مسلم راوی ضعیف ہے۔ المیزان (۱/۲۴۸) تہذیب (۱/۳۳۱) تقریب (۴۸۶)

ترجمہ: روایت ہے سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ سے کہا حکم کیا ہم کو رسول اللہ ﷺ نے جب ہوئیں ہم تین شخص تو آگے بڑھ جائے ایک ہم میں سے۔

فائدہ: اور اس باب میں ابن مسعود اور جابر سے بھی روایت ہے کہا ابو عیسیٰ (امام ترمذیؒ) نے اور حدیث سمرہ کی غریب ہے

اور اسی پر عمل ہے علماء کا کہ جب ہوں تین آدمی تو دو پیچھے کھڑے ہوں امام کے، روایت ہے ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے کہ انہوں نے امامت کی علقمہ اور اسود کی سو کھڑا کیا ایک کو داہنے اور دوسرے کو بائیں اور روایت کیا اس بات کو نبی ﷺ سے اور کلام کیا بعض لوگوں نے اسماعیل بن مسلم میں کہ ان کا حافظہ اچھا نہیں۔

❀❀❀❀

٦٠۔ بَابُ: مَا جَآءَ فِي الرَّجُلِ يُصَلِّيْ وَمَعَهُ رِجَالٌ وَ نِسَآءٌ

اس کے بیان میں جو بہت سے مردوں اور عورتوں کی امامت کرے

(٢٣٤) عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ: اَنَّ جَدَّتَهُ مُلَيْكَةَ دَعَتْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِطَعَامٍ صَنَعَتْهُ، فَاَكَلَ مِنْهُ ثُمَّ قَالَ: ((قُوْمُوْا فَلْنُصَلِّ بِكُمْ)) قَالَ اَنَسٌ: فَقُمْتُ اِلٰى حَصِيْرٍ لَنَا قَدِاسْوَدَّ مِنْ طُوْلِ مَا لُبِسَ، فَنَضَحْتُهُ بِالْمَآءِ، فَقَامَ عَلَيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَ صَفَفْتُ عَلَيْهِ اَنَا وَالْيَتِيْمُ وَرَآئَهُ، وَالْعُجُوْزُ مِنْ وَّرَآئِنَا، فَصَلّٰى بِنَا رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ انْصَرَفَ. (صحيح)

ترجمہ: روایت ہے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے کہ ان کی دادی ملیکہ نے دعوت کی رسول اللہ ﷺ کی ایک کھانے کی کہ پکایا تھا، سو کھایا آپ ﷺ نے پھر فرمایا کھڑے ہو نماز پڑھیں ہم تمہارے ساتھ کہا انس رضی اللہ عنہ نے لے کر کھڑا ہوا میں ایک بوریا اپنا کہ کالا ہو گیا تھا بہت رہنے سے دھویا میں نے اس کو پانی سے، کھڑے ہوئے اس پر رسول اللہ ﷺ اور صف باندھی اس پر میں نے اور یتیم نے آپ کے پیچھے اور بڑی بی نے ہمارے پیچھے تو نماز پڑھی دو رکعت پھر پھرے۔

فائدہ: کہا ابو عیسیٰ (امام ترمذیؒ) نے حدیث انس کی صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے اہل علم کا، کہتے ہیں جب ہو امام کے ساتھ ایک مرد ایک عورت کھڑا ہوئے مرد امام کی داہنی طرف اور عورت دونوں کے پیچھے اور حجت پکڑی ہے بعض لوگوں نے اس حدیث سے کہ جب ہوئے اکیلا صف کے پیچھے تو نماز اس کی جائز ہے اور کہتے ہیں کہ وہ لڑکا جو انس رضی اللہ عنہ کے ساتھ تھا اس کی نماز کچھ حساب میں نہیں تو انس رضی اللہ عنہ گویا اکیلے تھے رسول اللہ ﷺ کے پیچھے اور یہ بات نہیں اس لیے کہ نبی ﷺ نے جب کھڑا کیا یتیم کو انس رضی اللہ عنہ کے ساتھ تو معتبر سمجھا یتیم کی نماز کو اور اگر معتبر نہ جانتے تو انس رضی اللہ عنہ کو اپنے داہنی طرف کھڑا کرتے اور اس حدیث سے یہ بھی ثابت ہوا ہے کہ یہ نماز جو رسول اللہ ﷺ نے انس رضی اللہ عنہ کے گھر مین پڑھی نفل تھے کہ برکت کے لیے پڑھی آپ ﷺ نے، مترجم کہتا ہے اس حدیث سے ثابت ہوا کہ جماعت نفل میں بھی جائز ہے اور خصوصیت رمضان کی بھی نہیں کہ یہ واقعہ غیر رمضان کا ہے اور چلپی نے شرح وقایہ کے حاشیہ میں بھی ایسا ہی لکھا ہے۔

❀❀❀❀

۶۱۔ بَابُ : مَا جَاءَ مَنْ أَحَقُّ بِالْإِمَامَةِ

اس بیان میں کہ امامت کا مستحق کون شخص ہے اور امامت کس کی بہتر ہے

(۲۳۵) عَنْ اَوْسِ بْنِ ضَمْعَجٍ قَالَ: سَمِعْتُ اَبَا مَسْعُوْدٍ الْاَنْصَارِیَّ یَقُوْلُ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : ((یَؤُمُّ الْقَوْمَ اَقْرَؤُهُمْ لِکِتَابِ اللّٰهِ، فَاِنْ کَانُوْا فِی الْقِرَاءَةِ سَوَاءً، فَاَعْلَمُهُمْ بِالسُّنَّةِ، فَاِنْ کَانُوْا فِی السُّنَّةِ سَوَاءً فَاَقْدَمُهُمْ هِجْرَةً، فَاِنْ کَانُوْا فِی الْهِجْرَةِ سَوَاءً فَاَکْبَرُهُمْ سِنًّا، وَلَا یُؤَمُّ الرَّجُلُ فِیْ سُلْطَانِهٖ وَلَا یُجْلَسُ عَلٰی تَکْرِمَتِهٖ فِیْ بَیْتِهٖ اِلَّا بِاِذْنِهٖ)). (اسنادہ صحیح) الارواء (۴۹۴) صحیح ابی داؤد (۵۹۴)

ترجمہ: روایت ہے اوس بن ضمعج سے کہا سنا میں نے ابو مسعود انصاری رضی اللہ عنہ سے کہتے تھے فرمایا رسول اللہ ﷺ نے امامت کرے قوم کی جو سب سے زیادہ پڑھتا ہو کتاب اللہ یعنی قرآن مجید اور اگر قراءت میں برابر ہوں تو جو سب سے زیادہ جانتا ہو سنت یعنی حدیث پھر اگر سنت میں برابر ہوں تو جس نے پہلے ہجرت کی ہو پھر اگر ہجرت میں برابر ہوں تو جس کا سن بڑا ہو اور مقتدی نہ بنایا جائے مرد اپنی حکومت کی جگہ یعنی جو شخص کہیں حکومت رکھتا ہو یا اپنے گھر میں ہو تو دوسرا شخص اس کی امامت نہ کرے اور نہ بیٹھے کوئی کسی کی مسند اور عزت کی جگہ میں اس کے گھر میں مگر اس کے حکم سے۔

فائدہ: اور محمود نے اپنی روایت میں کہا ہے کہ ابن نمیر نے اکبرھم کے عوض اقدمھم سنا کہا اور مطلب دونوں کا ایک ہے اور اس باب میں ابو سعید اور انس بن مالک اور مالک بن حویرث اور عمرو بن سلمہ سے بھی روایت ہے کہا ابو عیسیٰ (امام ترمذیؒ) نے حدیث ابو سعید کی حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے علماء کا کہتے ہیں مستحق امامت کا وہی ہے جو قرآن خوب جانتا ہو اور حدیث سے خوب واقف ہو اور کہتے ہیں صاحب خانہ مستحق ہے امامت کا اور کہا بعضوں نے جب اجازت دے صاحب خانہ امامت کرے اور فرمایا احمد بن حنبل نے کہ یہ جو فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کے مقتدی نہ بنایا جائے کوئی آدمی اپنے گھر میں اور نہ بیٹھے کوئی شخص اس کی مسند پر مگر اس کی اجازت سے تو یقین رکھتا ہوں میں کہ جب اجازت دی اس نے تو جائز ہوگئی دونوں باتیں یعنی امامت اور بیٹھنا کسی میں مضائقہ نہیں۔

❀❀❀❀

۶۲۔ بَابُ : مَا جَآءَ إِذَا أَمَّ أَحَدُكُمُ النَّاسَ فَلْيُخَفِّفْ

اس بیان میں کہ جب کوئی تم میں سے امامت کرے تو قراءت میں تخفیف کرے

(۲۳۶) عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ: اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ قَالَ :((اِذَا اَمَّ اَحَدُکُمُ النَّاسَ فَلْیُخَفِّفْ، فَاِنَّ فِیْهِمُ الصَّغِیْرَ وَالْکَبِیْرَ وَالضَّعِیْفَ وَالْمَرِیْضَ، فَاِذَا صَلّٰی وَحْدَهٗ فَلْیُصَلِّ کَیْفَ شَآءَ)). (اسنادہ صحیح)

ترجمہ: روایت ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے جب امامت کرے کوئی تم میں سے آدمیوں کی تو تخفیف کرے قرأت میں کہ اس میں چھوٹا بھی ہے اور بوڑھا بھی ہے اور ضعیف اور بیمار بھی جب پڑھے اکیلا تو جیسے چاہے پڑھے۔

فائدہ : اور اس باب میں عدی بن حاتم اور انس اور جابر بن سمرہ اور مالک بن عبداللہ اور ابوواقد اور عثمان بن ابوالعاص اور ابو مسعود اور جابر بن عبداللہ اور ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بھی روایت ہے کہا ابوعیسیٰ (امام ترمذیؒ) نے حدیث ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی حسن ہے صحیح ہے اور یہی قول ہے اکثر اہل علم کا اختیار کرتے ہیں کہ دراز نہ کرے امام نماز کو خوفِ مشقت سے بنظر ضعیف اور بوڑھے اور مریض کے اور ابوالزناد کا نام عبداللہ بن ذکوان ہے اور اعرج عبدالرحمٰن بن ہرمز مدینی ہیں کنیت ان کی ابوداؤد ہے۔

❀❀❀❀

(۲۳۷) عَنْ أَنسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ : كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مِنْ أَخفِ النَّاسِ صَلَاةً فِيْ تَمَامٍ.

(اسناده صحيح) سلسله احاديث الصحيحة (٢٠٥٦)

ترجمہ: روایت ہے انس رضی اللہ عنہ سے کہا رسول اللہ ﷺ سب لوگوں سے زیادہ ہلکی نماز پڑھنے والے تھے اور بہت پوری یعنی حالتِ امامت میں آنحضرت ﷺ قراءت تھوڑی کرتے مگر رکوع وسجدہ بخوبی تمام ہوتا۔

فائدہ : یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

٦٣ـ بَابُ : مَا جَآءَ فِيْ تَحْرِيْمِ الصَّلٰوةِ وَ تَحْلِيْلِهَا

بیان میں تحریم نماز کی تحریم اور تحلیل کے بیان میں

(۲۳۸) عَنْ أَبِيْ سَعِيْدٍ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : ((مِفْتَاحُ الصَّلٰوةِ الطُّهُوْرُ، وَتَحْرِيْمُهَا التَّكْبِيْرُ، وَتَحْلِيْلُهَا التَّسْلِيْمُ، وَلَا صَلٰوةَ لِمَنْ لَمْ يَقْرَأْ بِالْحَمْدِ وَ سُوْرَةٍ فِيْ فَرِيْضَةٍ اَوْ غَيْرِهَا)).

(صحيح) المشكاة (٣١٢، ٣١٣) صحيح ابى داؤد (٥٥) بعض محققین کہتے ہیں اس میں ابوسفیان السعدی ضعیف ہے۔تقریب (۳۰۱۳)

ترجمہ: روایت ہے ابوسعید رضی اللہ عنہ سے کہا فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کنجی نماز کی طہارت ہے اور تحریم اس کی تکبیر اور تحلیل اس کی سلام پھیرنا ہے اور اس کی تو نماز ہی نہیں جو نہ پڑھے الحمد اور ایک سورۃ فرض نماز ہو یا سوا اس کے۔

فائدہ : اور اس باب میں علی رضی اللہ عنہ اور عائشہ رضی اللہ عنہا سے بھی روایت ہے اور حدیث علی بن ابی طالب کی بہت عمدہ ہے اسناد کی رو سے اور زیادہ صحیح ہے ابوسعید کی حدیث سے اور لکھ چکے ہم اس حدیث کو کتاب الوضو میں اور اسی پر عمل ہے صحابہ کا اور جو ان کے بعد تھے اور یہی قول ہے سفیان ثوری اور ابن مبارک اور شافعی اور احمد اور اسحاق کا تحریم نماز کی تکبیر ہے اور آدمی داخل نہیں ہوتا نماز میں مگر تکبیر سے کہا ابوعیسیٰ (امام ترمذیؒ) نے سنا میں نے ابوبکر محمد بن ابان سے فرماتے تھے سنا میں نے عبدالرحمٰن بن مہدی سے فرماتے تھے اگر شروع کرے آدمی نوے ناموں سے اللہ کے نماز کو اور تکبیر نہ کہے تو جائز نہ ہوگی۔ اور اگر حدث کرے سلام

سے پہلے تو حکم کرتا ہوں میں کہ وضو کرے پھر پھرے اپنے مکان کی طرف اور سلام پھیرے اور نماز اس کی اپنے حال پر ہے یعنی اس میں کچھ خلل نہیں آیا اور نام ابونضرہ کا منذر بن مالک بن قطعہ ہے، مترجم کہتا ہے تکبیر اولیٰ کو نماز کی تحریم فرمایا یعنی اس سے کھانا پینا اور سب مفسدات نماز حرام ہو جاتے ہیں اور تحریم کے معنی ہیں حرام کرنا کسی چیز کا، سلام کو تحلیل فرمایا کہ اس سے وہ سب کام حلال ہو جاتے ہیں اور تحلیل کے معنی حلال کرنا ہے۔

❀❀❀❀

۶۴۔ بَابُ : فِيْ نَشْرِ الْاَصَابِعِ عِنْدَ التَّكْبِيْرِ

تکبیر اولیٰ کے وقت انگلیاں کھلی رکھنے کے بیان میں

(۲۳۹) عَنْ أَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ : كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ إِذَا كَبَّرَ لِلصَّلٰوةِ نَشَرَ أَصَابِعَهُ. (اسنادہ ضعیف : صفة الصلاة. التعليق على ابن خزيمة : ٤٥٨) اس کی سند یحییٰ بن یمان کی وجہ سے ضعیف ہے۔تقریب (۷۶۷۹)

ترجمہ: روایت ہے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہا رسول اللہ ﷺ جب تکبیر اولیٰ کہتے نماز کی خوب کھلے رکھتے انگلیاں اپنی۔

فائدہ : کہا ابوعیسیٰ (امام ترمذی رحمہ اللہ) نے حدیث ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت کی ہے کتنے لوگوں نے ابن ابی ذئب سے انہوں نے سعید بن سمعان سے انہوں نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ رسول اللہ ﷺ جب نماز پڑھنے لگتے بلند کرتے دونوں ہاتھ خوب کھینچ کر اور یہ روایت زیادہ صحیح ہے یحییٰ بن یمان کی روایت کے اور خطا کی ابن یمان نے اس روایت میں۔

❀❀❀❀

(۲۴۰) عَنْ سَعِيْدِ بْنِ سِمْعَانَ قَالَ : سَمِعْتُ اَبَا هُرَيْرَةَ يَقُوْلُ : ((كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِذَا قَامَ اِلَى الصَّلٰوةِ رَفَعَ يَدَيْهِ مَدًّا)). (صحيح. صفة الصلاة : ٦٧. التعليق على ابن خزيمة : ٤٥٩) صحيح ابى داؤد (٧٣٥)

ترجمہ: روایت ہے سعید بن سمعان سے کہا سنا میں نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ رسول اللہ ﷺ جب کھڑے ہوتے نماز کو اٹھاتے دونوں ہاتھ خوب کھول کر۔

فائدہ : کہا ابوعیسیٰ (امام ترمذیؒ) نے کہا عبداللہ نے اور یہ زیادہ صحیح ہے یحییٰ بن یمان کی حدیث سے اور یحییٰ بن یمان کی حدیث میں خطا ہے۔

❀❀❀❀

۶۵۔ بَابُ : فِيْ فَضْلِ التَّكْبِيْرِ الْأُوْلٰى

تکبیر اولیٰ کی فضیلت میں

(۲۴۱) عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : ((مَنْ صَلّٰى لِلّٰهِ أَرْبَعِيْنَ يَوْمًا فِيْ جَمَاعَةٍ يُدْرِكُ

التَّكْبِيْرَةَ الْأُوْلٰى كُتِبَتْ لَهُ بَرَاءَتَانِ: بَرَاءَةٌ مِّنَ النَّارِ وَبَرَاءَةٌ مِّنَ النِّفَاقِ))۔ (حسن عند الالبانی التعليق الرغيب : ١/ ١٥١. الصحيحة ٢٦٥٢) بعض محققین کہتے ہیں اس کی سند حبیب مدلس کے عنعنہ کی وجہ سے ضعیف ہے۔

ترجمہ: روایت ہے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے جس نے نماز پڑھی چالیس دن جماعت سے خالص اللہ تعالیٰ کے لیے کہ پاتا رہا تکبیر اولیٰ لکھی جائیں اس کے لیے دو نجاتیں ایک نجات دوزخ سے دوسری نفاق سے۔

فائدہ: کہا ابو عیسیٰ (امام ترمذیؒ) نے مروی ہے یہ حدیث انس رضی اللہ عنہ سے موقوفاً بھی اور ہم نہیں جانتے کہ کسی نے اسے مرفوع کیا ہو مگر جو کہ روایت کیا سلم بن قتیبہ نے طعمہ بن عمرو سے اور مروی ہے یہ حبیب بن ابی حبیب بجلی سے وہ روایت کرتے ہیں انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے انہیں کا قول روایت کیا ہم سے ہناد نے وکیع سے انہوں نے خالد طہمان سے انہوں حبیب بن ابی حبیب بجلی سے انہوں نے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے قول انس بن مالک رضی اللہ عنہ کا اور نہیں مرفوع کیا اس کو اور روایت کیا اسماعیل بن عیاش نے اس حدیث کو عمارہ بن غزیہ سے انہوں نے انس بن مالک سے انہوں نے عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے انہوں نے نبی ﷺ سے مثل اس کی اور یہ حدیث غیر محفوظ ہے اور مرسل ہے یعنی بیچ میں ایک راوی چھوٹ گیا ہے کہ عمارہ بن غزیہ نے نہیں پایا انس بن مالک رضی اللہ عنہ کو۔

❀❀❀❀

٦٦۔ بَابُ : مَا يَقُوْلُ عِنْدَ افْتِتَاحِ الصَّلٰوةِ

نماز شروع کرتے وقت پڑھی جانے والی دعاؤں کے بیان میں

(٢٤٢) عَنْ اَبِیْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِذَا قَامَ اِلَى الصَّلٰوةِ بِاللَّيْلِ كَبَّرَ ثُمَّ يَقُوْلُ: ((سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَ بِحَمْدِكَ وَ تَبَارَكَ اسْمُكَ، وَتَعَالٰى جَدُّكَ وَلاَ اِلٰهَ غَيْرُكَ))، ثُمَّ يَقُوْلُ: ((اَللّٰهُ اَكْبَرُ كَبِيْرًا)) ثُمَّ يَقُوْلُ: ((اَعُوْذُ بِاللّٰهِ السَّمِيْعِ الْعَلِيْمِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ، مِنْ هَمْزِهٖ وَنَفْخِهٖ وَ نَفْثِهٖ))۔ (صحيح) الارواء (٢/٥١) المشكاة (٨١٦) صحيح ابی داؤد (٧٤٨)

ترجمہ: روایت ہے ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے کہ رسول اللہ ﷺ جب کھڑے ہوتے نماز کو تکبیر کہتے پھر کہتے سُبْحَانَكَ سے غَيْرُكَ تک اور معنی اس کے یہ ہیں پاک ہے تو اللہ سب تعریف تجھی کو ہے اور بڑی برکت کا نام ہے تیرا اور بلند ہے بزرگی تیری اور کوئی معبود نہیں سوا تیرے پھر کہتے اللہ اکبر کبیراً یعنی اللہ بہت بڑا ہے نہایت بڑائی والا، پھر کہتے پناہ مانگتا ہوں میں اللہ سننے والے جاننے والے کے ساتھ شیطان راندہ ہوئے سے اس کے وسواس اور تکبر اور سحر سے۔

فائدہ: اور اس باب میں علی اور عبداللہ بن مسعود اور عائشہ اور جابر اور جبیر بن مطعم اور ابن عمر رضی اللہ عنہم سے بھی روایت ہے کہا ابو عیسیٰ (امام ترمذیؒ) نے حدیث ابو سعید کی زیادہ مشہور ہے اس باب میں اور تمسک کیا ہے ایک قوم نے اہل علم سے اس

حدیث سے اور بہت لوگ کہتے ہیں کہ مروی ہے رسول اللہ ﷺ سے کہ یہ دعا پڑھے۔ سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ وَتَبَارَكَ اسْمُكَ وَتَعَالٰى جَدُّكَ وَلَا اِلٰهَ غَيْرُكَ اور معنی ان کلمات کے بھی اوپر گزر رے اور ایسا ہی مروی ہے عمر بن خطاب اور عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما سے اور اسی پر عمل ہے اکثر اہل علم کا تابعین وغیرہ سے اور کلام کیا ہے اسناد میں حدیث ابوسعید کے اور یحییٰ بن سعید کلام کرتے تھے علی بن علی میں اور احمد کہتے تھے یہ حدیث صحیح نہیں۔

(۲۴۳) عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ اِذَا افْتَتَحَ الصَّلٰوةَ قَالَ: ((سُبْحٰنَكَ اللّٰهُمَّ وَ بِحَمْدِكَ وَتَبَارَكَ اسْمُكَ، وَتَعَالٰى جَدُّكَ وَلَا اِلٰهَ غَيْرُكَ)). (صحيح) الارواء (٨) صحيح ابي داؤد (٧٥٠)

ترجمہ: روایت ہے ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا انہوں نے نبی ﷺ جب شروع کرتے نماز تو پڑھتے سبحانک سے آخر تک یعنی پاک ہے تو اے اللہ اور سب تعریف تجھ کو ہے اور بڑی برکت کا نام ہے تیرا اور بلند ہے بزرگی تیری اور کوئی معبود نہیں سوائے تیرے۔

فائدہ: کہا ابوعیسیٰ (امام ترمذیؒ) نے اس حدیث کو ہم نہیں جانتے مگر اسی سند سے اور کلام کیا گیا ہے حارثہ کے حافظہ میں اور ابوالرجال کا نام محمد بن عبدالرحمٰن ہے۔

❀❀❀❀

٦٧۔ بَابُ: مَا جَآءَ فِيْ تَرْكِ الْجَهْرِ بِـ ﴿بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ﴾

﴿ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ﴾ بلند آواز سے نہ پڑھنے کے بیان میں

(۲۴۴) عَنِ ابْنِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مُغَفَّلٍ قَالَ: سَمِعَنِيْ اَبِيْ وَ اَنَا فِي الصَّلٰوةِ اَقُوْلُ [بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ] فَقَالَ لِيْ: اَيْ بُنَيَّ، مُحْدَثٌ، اِيَّاكَ وَالْحَدَثَ، قَالَ: وَلَمْ اَرَ اَحَدًا مِّنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ كَانَ اَبْغَضَ اِلَيْهِ الْحَدَثُ فِي الْاِسْلَامِ يَعْنِيْ: مِنْهُ وَقَالَ: قَدْ صَلَّيْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَعَ اَبِيْ بَكْرٍ وَ مَعَ عُمَرَ وَ مَعَ عُثْمَانَ فَلَمْ اَسْمَعْ اَحَدًا مِّنْهُمْ يَقُوْلُهَا، فَلَا تَقُلْهَا، اِذَا اَنْتَ صَلَّيْتَ فَقُلْ: ﴿ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ ﴾ [الفاتحة : ١])). (ضعيف) التعليق على ابن ماجه اس میں ابن عبداللہ بن مغفل کی ابن حبان کے علاوہ کسی نے توثیق نہیں کی۔

ترجمہ: روایت ہے عبداللہ بن مغفل کے بیٹے سے کہا سنا میرے باپ نے مجھ کو نماز میں بسم اللہ الرحمٰن الرحیم زور سے پڑھتے سو فرمایا اے بیٹے یہ تو نئی بات نکلی ہے اور بہت بچ تو نئی بات سے اور کہا ابن عبداللہ نے میں نے کسی کو نہیں دیکھا دشمن نئی بات نکالنے کا اسلام میں ان سے زیادہ اصحاب رسول ﷺ میں اور کہا ان کے باپ نے میں نے نماز پڑھی رسول

اللہ ﷺ کے ساتھ اور ابوبکر اور عمر اور عثمان رضی اللہ عنہم کے ساتھ سو نہیں سنا میں نے ان میں سے کسی کو کہ پڑھتے ہوں بسم اللہ آواز سے سو تو بھی نہ پڑھ بلکہ جب نماز پڑھے تو شروع کر قرأت کو الحمد للہ رب العالمین سے۔

فائدہ: کہا ابوعیسیٰ (امام ترمذی رحمہ اللہ) نے حدیث عبداللہ بن مغفل کی حسن ہے اور اسی پر عمل ہے اکثر علماء کا انہیں میں ہیں ابوبکر اور عمر اور عثمان اور علی رضوان اللہ علیہم اجمعین وغیرہ اور جو بعد ان کے تھے تابعین سے اور یہی کہتے ہیں سفیان ثوری اور ابن مبارک اور احمد اور اسحاق کہ تجویز نہیں کرتے زور سے پڑھنا بسم اللہ کا اور کہتے ہیں چپکے سے پڑھ لے اپنے دل میں۔

❀❀❀❀

۶۸۔ بَابُ: مَنْ رَأَى الْجَهْرَ بِـ ﴿ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ﴾

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ بلند آواز سے پڑھنے کے بیان میں

(۲۴۵) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَفْتَتِحُ صَلٰوتَهُ بِـ ﴿ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ﴾)).

(ضعيف الاسناد عند الالبانى) اس میں ابوخالد راوی مجہول ہے۔ اور یہ روایت محفوظ نہیں۔ میزان (۱/۲۳۶) دار قطنی (۱/۳۰۴)

ترجمہ: روایت ہے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہا تھے نبی ﷺ شروع کرتے نماز کو یعنی قرأت کو بسم اللہ الرحمٰن الرحیم سے۔

فائدہ: کہا ابوعیسیٰ (امام ترمذیؒ) نے نہیں اسناد اس کی خوب قوی اور قائل ہوئے ہیں اس کے کئی علماء صحابہ سے ان میں ہیں ابوہریرہ رضی اللہ عنہ اور ابن عمر رضی اللہ عنہما اور ابن عباس رضی اللہ عنہما اور ابن زبیر رضی اللہ عنہما اور جو بعد ان کے تھے تابعین سے تجویز کرتے ہیں پکار کر بسم اللہ پڑھنے کو اور یہی کہتے ہیں شافعی اور اسماعیل بن حماد اور وہ سلیمان کے بیٹے ہیں اور ابوخالد والبی کا نام ہرمز ہے اور وہ کوفی ہیں۔

۶۹۔ بَابُ: فِيْ اِفْتِتَاحِ الْقِرَاءَةِ: بِـ ﴿ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ ﴾ [الفاتحة: ۱]

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ سے قراءت شروع کرنے میں

(۲۴۶) عَنْ اَنَسٍ قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَاَبُوْبَكْرٍ وَعُمَرَ وَ عُثْمَانَ يَفْتَتِحُوْنَ الْقِرَاءَةَ بِـ ﴿ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ ﴾)). (صحيح) صحيح ابى داؤد (۷۵۱)

ترجمہ: روایت ہے انس رضی اللہ عنہ سے کہا نبی ﷺ اور ابوبکر رضی اللہ عنہ اور عمر رضی اللہ عنہ اور عثمان رضی اللہ عنہ سب شروع کرتے قرأت ﴿ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ ﴾ سے۔

فائدہ: کہا ابوعیسیٰ (امام ترمذیؒ) نے یہ حدیث حسن ہے، صحیح ہے اور اسی پر تھا عمل علماء صحابہ اور تابعین کا جو ان کے بعد تھے سب شروع کرتے تھے قرأت الحمد للہ ربّ العالمین سے کہا شافعی نے مطلب اس حدیث کا کہ نبی کریم ﷺ ابوبکر اور عمر اور عثمان شروع کرتے تھے قراءت الحمد للہ ربّ العالمین سے اس طرح پر ہے کہ قرأت سورۃ فاتحہ اور سورتوں سے پہلے ہوتی ہے نہ یہ کہ وہ لوگ زور

سے نہ پڑھتے ہوں بسم اللہ اور شافعی ہمیشہ شروع کرتے تھے بسم اللہ الرحمٰن الرحیم سے اور تجویز کیا انہوں نے کہ پکار کر پڑھے بسم اللہ جب پکار کر کرے قرأت۔

۷۰۔ بَابُ : مَا جَآءَ أَنَّهُ لَا صَلٰوةَ إِلَّا بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ

اس بیان میں کہ بغیر فاتحۃ الکتاب کے نماز نہیں ہوتی

(۲۴۷) عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ : ((لَا صَلٰوةَ لِمَنْ لَمْ يَقْرَأْ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ)). (صحيح الارواء (۳۰۲) الروض (۳۶٤) صحيح ابى داؤد (۷۸۰) ((صفة الصلاة)

ترجمہ: روایت ہے عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے اس کی نماز ہی نہیں جو نہ پڑھے سورۃ فاتحہ۔

فائدہ : اور اس باب میں روایت ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ اور عائشہ رضی اللہ عنہا اور انس رضی اللہ عنہ اور ابو قتادہ رضی اللہ عنہ اور عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے کہا ابو عیسیٰ (امام ترمذیؒ) نے حدیث عبادہ کی حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے اکثر علمائے صحابہ کا جیسے عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ اور جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما اور عمران بن حصین رضی اللہ عنہ وغیرہ ہیں کہتے ہیں کہ نہیں درست ہوتی نماز بغیر فاتحۃ الکتاب کے اور یہی قول ہے ابن مبارک اور شافعی اور احمد اور اسحاق کا۔

۷۱۔ بُابٌ : مَا جَآءَ فِي التَّأْمِيْنِ

آمین کے بیان میں

(۲۴۸) عَنْ وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ قَالَ: [سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ قَرَأَ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ] ، وَقَالَ: ((آمِيْنَ))' وَمَدَّ بِهَا صَوْتَهُ . (صحيح) المشكاة (۸٤٥) الصحيحة (٤٦٥) صحيح ابى داؤد (۸٦٣)

ترجمہ: روایت ہے وائل بن حجر رضی اللہ عنہ سے کہا سنا میں نے نبی ﷺ سے کہ پڑھا انہوں نے غیر المغضوب علیھم ولا الضالین پھر کہی آمین خوب لمبی کرکے آواز اپنی۔

فائدہ : اور اس باب میں علی اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے کہا ابو عیسیٰ (امام ترمذیؒ) نے حدیث وائل بن حجر کی حسن ہے اور یہی قول ہے کتنے لوگوں کا علماء، صحابہ اور تابعین لیں اور جو ان کے بعد تھے تجویز کرتے ہیں کہ بلند کرے آدمی اپنی آواز کو آمین کے ساتھ اور چپکے سے نہ کہے اسے اور یہی قول ہے شافعی اور احمد اور اسحاق کا اور روایت کیا شعبہ نے اس حدیث کو سلمہ بن کہیل سے انہوں نے حجر ابی العنبس سے انہوں نے علقمہ سے انہوں نے اپنے باپ وائل سے کہ نبی ﷺ نے پڑھا غیر المغضوب علیھم ولا الضالین پھر کہا آمین اور چپکے سے کہا آمین کو، کہا ابو عیسیٰ (امام ترمذیؒ) نے سنا میں نے محمد سے کہتے تھے حدیث سفیان کی زیادہ صحیح ہے حدیث شعبہ سے اس باب میں اور خطا کی شعبہ نے کئی مقام میں اس حدیث کے، ایک تو کہا حجر

ابی العنبس اور وہ حجر بن العنبس ہے اور کنیت ان کی ابا السکن ہے اور زیادہ کیا اس میں عن علقمہ بن وائل اور نہیں ہے اس میں عن علقمہ، اور وہ تو حجر بن العنبس عن وائل بن حجر ہے اور کہا وَ خَفَضَ بِهَا صَوْتَهُ اور وہاں مَدَّبِهَا صَوْتَهُ ہے کہا ابو عیسیٰ (امام ترمذیؒ) نے اور پوچھا میں نے ابا زرعہ سے حال اس حدیث کا سو کہا حدیث سفیان کی زیادہ صحیح ہے اور روایت کیا علاء بن صالح اسدی نے سلمہ بن کہیل سے مانند روایت سفیان کی کہا ابو عیسیٰ (امام ترمذیؒ) نے حدیث بیان کی ہم سے ابوبکر محمد بن ابان نے انہوں نے عبداللہ بن نمیر سے انہوں نے علاء بن صالح اسدی سے انہوں نے سلمہ بن کہیل سے انہوں نے حجر بن عنبس سے انہوں نے وائل بن حجر سے انہوں نے نبی ﷺ سے جیسی حدیث سفیان کی ہے سلمہ بن کہیل سے۔

❀❀❀❀

(۲۴۹) عَنْ وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ. نَحْوَ حَدِيْثِ سُفْيَانَ ، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ. (صحيح) انظر الذى قبله

ترجمہ: روایت ہے وائل بن حجر رضی اللہ عنہ سے انہوں نے نبی ﷺ سے جیسی حدیث سفیان کی سلمہ بن کہیل سے۔

۷۲۔ بَابُ : مَا جَآءَ فِي فَضْلِ التَّأْمِيْنَ

آمین کی فضیلت کے بیان میں

(۲۵۰) عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((إِذَا أَمَّنَ الْإِمَامُ فَأَمِّنُوْا، فَإِنَّهُ مَنْ وَّافَقَ تَأْمِيْنُهُ تَأْمِيْنَ الْمَلَائِكَةِ غُفِرَلَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ)).

(اسناده صحيح) التعليق الرغيب (۱/۱۷۷) الارواء (۳۴٤) صحيح ابى داؤد (۸٦٦) (صفة الصلاة)

ترجمہ: روایت ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا نبی ﷺ نے جب امام آمین کہے تو تم بھی آمین کہو کہ جس کی آمین برابر ہو جائے ملائکہ کی آمین سے بخشے جائیں گے اگلے گناہ اس کے۔

فائدہ: کہا ابو عیسیٰ (امام ترمذیؒ) نے حدیث ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی حسن ہے صحیح ہے۔

❀❀❀❀

۷۳۔ بَابُ : مَا جَآءَ فِي السَّكْتَتَيْنِ

دو سکتوں یعنی دوبار چپ رہنے کے بیان میں

(۲۵۱) عَنْ سَعِيْدٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ سَمُرَةَ قَالَ: سَكْتَتَانِ حَفِظْتُهُمَا عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ، فَأَنْكَرَ ذٰلِكَ عِمْرَانُ بْنُ حُصَيْنٍ وَقَالَ: حَفِظْنَا سَكْتَةً، فَكَتَبْنَا إِلَى أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ بِالْمَدِيْنَةِ، فَكَتَبَ أُبَيٌّ

اَنْ: حَفِظَ سَمُرَةَ. قَالَ سَعِيْدٌ : فَقُلْنَا لِقَتَادَةَ: مَا هَاتَانِ السَّكْتَتَانِ ؟ قَالَ : اِذَا دَخَلَ فِيْ صَلٰوتِهٖ وَاِذَا فَرَغَ مِنَ الْقِرَاءَةِ، ثُمَّ قَالَ بَعْدَ ذٰلِكَ : وَاِذَا قَرَأَ ﴿ وَلَا الضَّآلِّيْنَ ﴾ [الفاتحة : ٧] قَالَ وَكَانَ يُعْجِبُهُ اِذَا فَرَغَ مِنَ الْقِرَاءَةِ اَنْ يَّسْكُتَ حَتّٰى يَتَرَادَّ اِلَيْهِ نَفْسُهٗ. (ضعيف) الارواء (٥٠٥) المشكاة (٨٠٨) ضعيف أبي داود (١٣٣) اس کی سند قتادہ مدلس کے عنعنہ کی وجہ سے ضعیف ہے۔

ترجمہ: روایت ہے سعید سے وہ روایت کرتے ہیں قتادہ سے وہ حسن سے وہ سمرہ سے کہا سمرہ نے دو سکتے یاد کیے ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ سے تو اعتراض کیا اس پر عمران بن حصین نے اور کہا ہم نے تو یاد کیا ہے ایک ہی سکتہ سو لکھا ہم نے ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کو مدینہ میں سو جواب لکھا ابی رضی اللہ عنہ نے کہ یاد رکھا ہے سمرہ نے کہا سعید نے کہا ہم نے قتادہ سے کب ہوتے تھے وہ سکتے ؟ کہا جب داخل ہوتے نماز میں یعنی تکبیر اولیٰ کے بعد اور جب فارغ ہوتے قرأت سے پھر کہا بعد اس کے اور جب کہتے ولا الضالین یعنی جب بھی ایک سکتہ ہوتا کہا راوی نے اور پسند آتا تھا ان کو جب فارغ ہوتے قرأت سے چپ رہنا یہاں تک ٹھہر جائے سانس۔

فائدہ: اور اس باب میں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے کہا ابو عیسیٰ (امام ترمذیؒ) نے حدیث سمرہ کی حسن ہے اور یہی قول ہے کئی لوگوں کا اہل علم سے کہ مستحب جانتے ہیں امام کے لیے سکتہ کرنا بعد شروع کرنے نماز کے اور بعد فراغ قرأت کے اور یہی قول ہے احمد اور اسحاق اور ہمارے اصحاب کا۔

❀❀❀❀

٧٤۔ بَابُ : مَا جَآءَ فِيْ وَضعِ الْيَمِيْنِ عَلَى الشِّمَالِ فِي الصَّلٰوةِ

نماز میں سیدھا ہاتھ بائیں ہاتھ پر رکھنے کے بیان میں

(٢٥٢) عَنْ قَبِيْصَةَ بْنِ هُلْبٍ عَنْ أَبِيْهِ قَالَ : كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَؤُمُّنَا فَيَأْخُذُ شِمَالَهٗ بِيَمِيْنِهٖ.

(اسناده حسن صحيح) المشكاة (٨٠٩)

ترجمہ: روایت ہے قبیصہ بن ہلب سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے کہا رسول اللہ ﷺ امامت کرتے تھے ہماری سو پکڑتے تھے اپنا بایاں ہاتھ داہنے ہاتھ سے۔

فائدہ: اور اس باب میں روایت ہے وائل بن حجر سے اور غطیف بن حارث اور ابن عباس اور ابن مسعود اور سہل بن سہل سے کہا ابو عیسیٰ (امام ترمذیؒ) نے حدیث ہلب کی حسن ہے اور اسی پر عمل ہے اہل علم کا صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین اور تابعین سے اور جو بعد ان کے تھے کہتے تھے کہ رکھے ہاتھ دایاں اپنا بائیں پر نماز میں اور کہا بعض نے کہ رکھے ان دونوں کو ناف کے اوپر اور کہا بعض نے رکھے ناف کے نیچے اور یہ سب جائز ہے ان کے نزدیک اور ہلب کا نام یزید بن قنافہ طائی ہے۔

❀❀❀❀

۷۵۔ بَابُ : مَاجَآءَ فِي التَّكْبِيرِ عِنْدَ الرُّكُوعِ وَالسُّجُود

رکوع اور سجدے کے وقت اللہ اکبر کہنے کے بیان میں

(۲۵۳) عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يُكَبِّرُ فِي كُلِّ خَفْضٍ وَرَفْعٍ وَقِيَامٍ وَقُعُوْدٍ، وَ اَبُوْبَكْرٍ وَعُمَرُ. (صحيح . الارواء : ۳۳۰)

ترجمہ: روایت ہے عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے فرمایا رسول اللہ ﷺ تکبیر کہتے تھے ہر جھکنے کے وقت یعنی رکوع یا سجدے میں جاتے وقت یا اٹھنے کے وقت اور کھڑے ہوتے اور بیٹھتے اور ابوبکر رضی اللہ عنہ اور عمر رضی اللہ عنہ بھی ایسا ہی کرتے تھے۔

فائدہ : اور اس باب میں روایت ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ اور انس رضی اللہ عنہ اور ابن عمر رضی اللہ عنہما اور ابو مالک اشعری رضی اللہ عنہ اور ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ اور عمران بن حصین رضی اللہ عنہ اور وائل بن حجر رضی اللہ عنہ اور ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہا ابوعیسیٰ (امام ترمذیؒ) نے حدیث عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے اصحاب رسول ﷺ کا جیسے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ اور حضرت علی رضی اللہ عنہ وغیرہ ہیں اور جو بعد ان کے تھے تابعین سے اور عامہ فقہاء اور علماء سے۔

۷۶۔ باب: منه آخر

(۲۵٤) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ﷺ: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ يُكَبِّرُ وَهُوَ يَهْوِي. (صحيح . الارواء : ۳۳۱)

ترجمہ: روایت ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ تھے رسول اللہ ﷺ تکبیر کہتے جھکتے وقت یعنی رکوع وسجدے کی طرف۔

فائدہ : کہا ابوعیسیٰ (امام ترمذیؒ) نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور یہی قول ہے علماء صحابہ اور تابعین کا اور جو بعد ان کے تھے، کہتے ہیں تکبیر کہے آدمی جھکتے وقت رکوع اور سجدے میں۔

❀❀❀❀

۷۷۔ بَابُ : رَفْعِ الْيَدَيْنِ عِنْدَ الرُّكُوعِ

رکوع میں جاتے اور رکوع سے اٹھتے وقت دونوں ہاتھ اٹھانے کے بیان میں

(۲۵۵) عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ: رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا افْتَتَحَ الصَّلٰوةَ يَرْفَعُ يَدَيْهِ حَتّٰى يُحَاذِيَ مَنْكِبَيْهِ، وَاِذَا رَكَعَ، وَاِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ. وَزَادَ ابْنُ اَبِي عُمَرَ فِي حَدِيثِهِ: وَكَانَ لَا يَرْفَعُ بَيْنَ السَّجْدَتَيْنِ. (صحيح) الروض (۵۳٤) صحيح ابي داؤد (۷۱۲، ۷۱۳) (صفة الصلاة)

ترجمہ: روایت ہے سالم سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے کہا دیکھا میں نے رسول اللہ ﷺ کو جب شروع کرتے نماز اٹھاتے دونوں ہاتھوں کو یہاں تک کہ برابر ہو جاتے دونوں شانوں کے اور جب رکوع کرتے اور جب رکوع سے

سر اٹھاتے اور زیادہ کیا ابن عمر رضی اللہ عنہما نے اپنی روایت میں کہ نہیں اٹھاتے تھے درمیان دونوں سجدوں کے۔

فائدہ : کہا ابوعیسیٰ (امام ترمذیؒ) نے روایت کی ہم سے فضل بن صباح بغدادی نے ان سے سفیان بن عیینہ نے ان سے زہری نے اسی اسناد سے مانند حدیث ابن عمر رضی اللہ عنہما کے اور اس باب میں عمر اور علی اور وائل بن حجر اور مالک بن حویرث اور انس اور ابوہریرہ اور ابوحمید اور ابواسید اور سہل بن سعد اور محمد بن مسلمہ اور ابوقتادہ اور ابوموسیٰ اور جابر بن عمیر لیثی رضی اللہ عنہم سے بھی روایت ہے کہا ابوعیسیٰ (امام ترمذیؒ) نے حدیث ابن عمر کی حسن ہے صحیح ہے اور کہتے ہیں بعض علماء صحابہ جیسے ابن عمر رضی اللہ عنہما اور جابر بن عبداللہ اور ابوہریرہ رضی اللہ عنہ اور انس رضی اللہ عنہ اور ابن عباس رضی اللہ عنہما اور عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما وغیرہ اور تابعین سے حسن بصری اور عطاء اور طاؤس اور مجاہد اور نافع اور سالم بن عبداللہ اور سعید بن جبیر رحمہ اللہ وغیرہم اور یہی کہتے ہیں عبداللہ بن مبارک اور شافعی اور احمد اور اسحاق اور کہا عبداللہ بن مبارک نے ثابت ہوئی حدیث اس شخص کی جو رفع یدین کرتا ہے اور ذکر کیا حدیث زہری کو سالم سے انہوں نے اپنے باپ سے اور نہیں ثابت ہوئی حدیث ابن مسعود رضی اللہ عنہ کی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم ہاتھ نہیں اٹھاتے تھے مگر پہلی بار یعنی تکبیر اولیٰ کے وقت، روایت کی ہم سے یہ بات احمد بن عبدہ آملی نے ان سے وہب بن زمعہ نے ان سے سفیان بن عبدالملک نے ان سے عبداللہ بن مبارک نے۔

(٢٥٦) عَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ، وَجَابِرٍ، وَعُمَيْرٍ اللَّيْثِيِّ.

ترجمہ: روایت ہے ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے اور جابر اور عمیر لیثی سے بھی۔

(٢٥٧) عَنْ عَلْقَمَةَ قَالَ : قَالَ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ مَسْعُوْدٍ: أَلَا أُصَلِّيْ بِكُمْ صَلٰوةَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَصَلّٰى، فَلَمْ يَرْفَعْ يَدَيْهِ إِلَّا فِيْ أَوَّلِ مَرَّةٍ. (صحيح . صفة الصلاة . المشكاة : ٨٠٩) بعض محققین کہتے ہیں اس کی سند ضعیف ہے۔ اس میں سفیان ثوری مشہور مدلس ہے اور سماع کی صراحت نہیں۔

ترجمہ: روایت ہے علقمہ سے کہا علقمہ نے کہا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے کیا نہ پڑھوں میں تمہارے واسطے نماز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پھر پڑھی اور نہ اٹھائے اپنے دونوں ہاتھ مگر پہلی بار میں یعنی تکبیر اولیٰ کے وقت۔

فائدہ : اور اس باب میں روایت ہے براء بن عازب سے کہا ابوعیسیٰ (امام ترمذیؒ) نے حدیث ابن مسعود رضی اللہ عنہ کی حسن ہے اور یہی کہتے ہیں اہل علم صحابہ اور تابعین سے اور یہی قول ہے سفیان اور اہل کوفہ کا۔

❀❀❀❀

٧٨۔ بَابُ : مَا جَآءَ فِيْ وَضْعِ الْيَدَيْنِ عَلَى الرُّكْبَتَيْنِ فِي الرُّكُوْعِ

رکوع میں دونوں ہاتھ گھٹنوں پر رکھنے کے بیان میں

(٢٥٨) عَنْ أَبِيْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ السُّلَمِيِّ قَالَ : قَالَ لَنَا عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رضی اللہ عنہ: إِنَّ الرُّكَبَ سُنَّتْ لَكُمْ فَخُذُوْا بِالرُّكَبِ. (صحيح الاسناد)

ترجمہ: روایت ہے ابوعبدالرحمٰن سلمی رضی اللہ عنہ سے کہا انہوں نے کہا ہم کو عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے کہ زانو پکڑنا سنت ہے تمہارے لیے پس پکڑو زانو یعنی رکوع میں۔

فائدہ: اور اس باب میں روایت ہے سعد اور انس اور ابوحمید اور ابواسید اور سہل بن سعد اور محمد بن مسلمہ اور ابومسعود رضی اللہ عنہم سے کہا ابوعیسیٰ نے حدیث عمر کی حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے علمائے صحابہ وتابعین کا اور جو بعد ان کے تھے۔ نہیں اس میں اختلاف مگر جو مروی ہے ابن مسعود سے اور بعض ان کے اصحاب سے کہ وہ تطبیق کرتے تھے اور وہ منسوخ ہے، اہل علم کے نزدیک کہا سعد بن ابی وقاص نے ہم ایسا کرتے تھے پھر منع ہوا ہم کو اور حکم ہوا کہ ہاتھ رکھیں زانوؤں پر، روایت کی ہم سے قتیبہ نے انہوں نے ابوعوانہ سے انہوں نے ابویعفور سے انہوں نے مصعب بن سعد سے انہوں نے اپنے باپ سعد سے اس بات کو، مترجم کہتا ہے تطبیق کہتے ہیں دونوں ہاتھ جوڑ کر زانوؤں کے اندر دبا لینے کو اور یہ اول اسلام میں تھی اس کے بعد منسوخ ہوئی، اب رکوع میں حکم ہے ہاتھ گھٹنوں پر رکھے۔

❀ ❀ ❀ ❀

(۲۵۹) قَالَ سَعْدُ بْنُ اَبِيْ وَقَّاصٍ : كُنَّا نَفْعَلُ ذٰلِكَ ، فَنُهِيْنَا عَنْهُ ، وَأُمِرْنَا أَنْ نَضَعَ الْأَكُفَّ عَلَى الرُّكَبِ.

(صحیح) صحیح ابی داؤد (۸۱۳)

ترجمہ: سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ہم ایسا کرتے تھے پھر ہمیں روک دیا اور حکم ہوا کہ ہاتھ رکھیں زانوؤں پر۔

❀ ❀ ❀ ❀

۷۹۔ بَابُ : مَا جَآءَ أَنَّهُ يُجَافِيْ يَدَيْهِ عَنْ جَنْبَيْهِ فِي الرُّكُوْعِ

رکوع میں دونوں ہاتھ پسلیوں سے دور رکھنے کے بیان میں

(۲۶۰) حَدَّثَنَا عَبَّاسِ بْنِ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ : اِجْتَمَعَ اَبُوْ حُمَيْدٍ وَاَبُوْ اُسَيْدٍ وَ سَهْلُ بْنِ سَعْدٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ مَسْلَمَةَ ، فَذَكَرُوْا صَلٰوةَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ ، فَقَالَ اَبُوْ حُمَيْدٍ : اَنَا اَعْلَمُكُمْ بِصَلٰوةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ : اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ رَكَعَ فَوَضَعَ يَدَيْهِ عَلٰى رُكْبَتَيْهِ كَاَنَّهُ قَابِضٌ عَلَيْهِمَا ، وَوَتَّرَ يَدَيْهِ فَنَحَّاهُمَا ، عَنْ جَنْبَيْهِ. (صحيح . مشكاة المصابيح : ۸۰۱ . صفة الصلاة : ۱۱۰) صحيح أبي داود (۷۲۳)

ترجمہ: روایت ہے عباس بن سہل سے کہا جمع ہوئے ابوحمید اور ابواسید اور سہل بن سعد اور محمد بن مسلمہ سو ذکر کیا رسول اللہ ﷺ کی نماز کا پس کہا ابوحمید نے میں تم سب سے زیادہ جانتا ہوں نماز کو رسول اللہ ﷺ کی، تحقیق رسول اللہ ﷺ نے رکوع کیا سو رکھا دونوں ہاتھوں کو زانوؤں پر گویا وہ پکڑے ہوئے تھے ان کو اور کمان کی زہ بنایا دونوں

ہاتھوں کو اپنے اور دور رکھا دونوں پسلیوں سے۔

فائدہ : اور اس باب میں انس رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے کہا ابو عیسیٰ نے حدیث انس رضی اللہ عنہ کی حسن ہے صحیح ہے اور اسی کو اختیار کیا ہے اہل علم نے کہ دور رکھے آدمی دونوں ہاتھوں کو پسلیوں سے رکوع اور سجود میں۔

❀❀❀❀

۸۰۔ بَابُ : مَا جَآءَ فِي التَّسْبِيحِ فِي الرُّكُوعِ وَالسُّجُودِ

رکوع وسجود میں تسبیح کے بیان میں

(۲۶۱) عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ : ((اِذَا رَكَعَ اَحَدُكُمْ فَقَالَ فِيْ رُكُوْعِهٖ : سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيْمِ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ فَقَدْ تَمَّ رُكُوْعُهٗ، وَذٰلِكَ اَدْنَاهُ. وَاِذَا سَجَدَ فَقَالَ فِيْ سُجُوْدِهٖ : سُبْحَانَ رَبِّيَ الْاَعْلٰى ثَلٰثَ مَرَّاتٍ فَقَدْ تَمَّ سُجُوْدُهٗ وَذٰلِكَ اَدْنَاهُ)). (ضعيف) المشكاة (۸۸۰) ضعيف ابي داؤد (۱۵۵)

اس کی سند متصل نہیں عون بن عبداللہ کی ابن مسعود سے ملاقات ثابت نہیں۔ اس میں اسحاق بن یزید مجہول ہے۔ تقریب (۳۹۳)

ترجمہ: روایت ہے ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے کہ نبی ﷺ نے فرمایا جب رکوع کرے کوئی تم میں سے تو کہے رکوع میں سبحان اللہ ربی العظیم تین بار سو تمام ہو گیا رکوع اس کا اور یہ ادنیٰ درجہ ہے اور جب سجدہ کرے اور کہا سجدے میں سبحان ربی الاعلیٰ تین مرتبہ تو تمام ہو گیا سجدہ اس کا اور یہ ادنیٰ درجہ ہے۔

فائدہ : اور اس باب میں حذیفہ اور عقبہ بن عامر سے بھی روایت ہے کہا ابن مسعود کی حدیث کی اسناد متصل نہیں اس لیے کہ عون بن عبداللہ بن عتبہ نے ملاقات نہیں کی ابن مسعود سے اور اسی پر عمل ہے اہل علم کا دوست رکھتے ہیں کہ کم نہ کرے کوئی آدمی رکوع اور سجدے میں تین تسبیح سے اور مروی ہے ابن مبارک سے کہ مستحب ہے امام کو پانچ تسبیحیں کہنا کہ پائیں مقتدی لوگ تین تسبیحیں اور ایسا ہی کہا اسحاق بن ابراہیم نے۔

❀❀❀❀

(۲۶۲) عَنْ حُذَيْفَةَ: اَنَّهٗ صَلّٰى مَعَ النَّبِيِّ ﷺ، فَكَانَ يَقُوْلُ فِيْ رُكُوْعِهٖ: ((سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيْمِ))، وَفِيْ سُجُوْدِهٖ: ((سُبْحَانَ رَبِّيَ الْاَعْلٰى))، وَمَا اَتٰى عَلٰى آيَةِ رَحْمَةٍ اِلَّا وَقَفَ وَسَاَلَ، وَمَا اَتٰى عَلٰى آيَةِ عَذَابٍ اِلَّا وَقَفَ وَتَعَوَّذَ. (صحيح . المشكاة : ۸۸۱) ((صفه الصلاة)) الارواء (۳۳۳) صحيح ابي داؤد (۸۲۸)

ترجمہ: روایت ہے حذیفہ سے کہ انہوں نے نماز پڑھی رسول اللہ ﷺ کے ساتھ سو کہتے تھے وہ اپنے رکوع میں سبحان ربی العظیم اور سجدے میں سبحان ربی الاعلیٰ اور جب آتے آیت رحمت پر تو ٹھہرتے اور سوال کرتے اور جب آتے آیت عذاب پر تو ٹھہرتے اور پناہ مانگتے۔

فائدہ : کہا ابوعیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور ایسی ہی روایت کی ہم سے محمد بن بشار نے ان سے عبدالرحمٰن بن مہدی نے ان سے شعبہ نے۔

❀❀❀❀

(٢٦٣) وَقَدْ رُوِیَ عَنْ حُذَیْفَةَ هٰذَا الْحَدِیْثُ مِنْ غَیْرِ هٰذَا الْوَجْهِ: اَنَّهُ صَلّٰی بِاللَّیْلِ مَعَ النَّبِیِّ ﷺ. (صحیح)

ترجمہ: اور روایت ہوئی حذیفہ رضی اللہ عنہ سے یہ حدیث اس سند کے علاوہ سے' وہ فرماتے ہیں کہ انہوں نے رات کو نماز نبی ﷺ کے ساتھ پڑھی۔

٨١۔ بَابُ : مَا جَآءَ فِی النَّهْیِ عَنِ الْقِرَاءَةِ فِی الرُّکُوْعِ وَالسُّجُوْد

رکوع اور سجدے میں قرآن کی قراءت کے منع ہونے کے بیان میں

(٢٦٤) عَنْ عَلِیِّ بْنِ اَبِیْ طَالِبٍ اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ نَهٰی عَنْ لُبْسِ الْقَسِّیِّ وَالْمُعَصْفَرِ، وَ عَنْ تَخَتُّمِ الذَّهَبِ، وَعَنْ قِرَاءَةِ الْقُرْاٰنِ فِی الرُّکُوْعِ. (صحیح) غایة المرام (٧٩) الروض النضیر (٧١٠) الصحیحة (٢٣٩٥)

ترجمہ: روایت ہے علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے کہ نبی ﷺ نے منع فرمایا ریشمی کپڑا پہننے اور کسم کے رنگے ہوئے اور سونے کی انگوٹھی پہننے سے اور رکوع میں قرآن پڑھنے سے۔

فائدہ : اور اس باب میں ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بھی روایت ہے کہا ابوعیسیٰ (امام ترمذیؒ) نے حدیث علی کی حسن ہے اور یہی قول ہے علماء صحابہ کا اور جو ان کے بعد تھے مکروہ کہا ہے قرآن پڑھنا رکوع اور سجدے میں۔

❀❀❀❀

٨٢۔ بَابُ : مَا جَآءَ فِیْمَنْ لَا یُقِیْمُ صُلْبَهٗ فِی الرُّکُوْعِ وَالسُّجُوْد

اس شخص کے بیان میں جو رکوع اور سجدے میں پیٹھ سیدھی نہ کرے یعنی بخوبی نہ ٹھہرے

(٢٦٥) عَنْ اَبِیْ مَسْعُوْدٍ الْاَنْصَارِیِّ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : ((لَا تُجْزِیءُ صَلٰوةٌ لَا یُقِیْمُ فِیْهَا الرَّجُلُ یَعْنِیْ صُلْبَهٗ فِی الرُّکُوْعِ وَ السُّجُوْدِ)). (اسناده صحیح) مشکاة المصابیح (٨٧٨) الروض (١٣٦) صحیح ابی داؤد (٨٠١) ((صفة الصلاة)) ((التعلیق الرغیب)

ترجمہ: روایت ہے ابو مسعود انصاری رضی اللہ عنہ سے کہا فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کچھ کام نہیں آتی نماز اس کی جو سیدھا نہ کرے اس میں یعنی پیٹھ کو سجدے اور رکوع میں۔

فائدہ : اس باب میں علی بن شیبان اور انس اور ابو ہریرہ اور رفاعہ زرقی سے بھی روایت ہے کہا ابو عیسیٰ نے حدیث ابو مسعود کی حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے علمائے صحابہ کا اور جو ان کے بعد تھے، ضرور جانتے ہیں کہ سیدھا کرے آدمی پشت کو رکوع و سجود میں اور کہا شافعی اور احمد اور اسحاق نے جو سیدھا نہ کرے پیٹھ کو رکوع اور سجدے میں تو نماز اس کی فاسد ہے اس حدیث کی رو سے کہ فرمایا آپ ﷺ نے نہیں درست ہے نماز اس کی جو سیدھا نہ کرے پیٹھ کو رکوع اور سجدے میں اور ابو معمر کا نام عبداللہ بن سنجرہ ہے اور ابو مسعود انصاری بدری کا نام عقبہ بن عمرو ہے۔

❀❀❀❀

٨٣۔ بَابُ : مَا يَقُوْلُ الرَّجُلُ إِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوْعِ

جب رکوع سے سر اٹھائے تو کیا پڑھے؟

(٢٦٦) عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِيْ طَالِبٍ قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوْعِ قَالَ : ((سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ مِلْءَ السَّمٰوَاتِ وَالْأَرْضِ وَمِلْءَ مَا بَيْنَهُمَا وَمِلْءَ مَا شِئْتَ مِنْ شَيْءٍ بَعْدُ)). (اسنادہ صحیح)

ترجمہ: روایت ہے علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے فرمایا رسول اللہ ﷺ جب سر اٹھاتے رکوع سے تو سمع اللہ سے بعدتک پڑھتے اور معنی اس کے یہ ہیں سنی اللہ نے اس کی بات جس نے تعریف کی اس کی اے رب ہمارے تجھی کو تعریف ہے آسمان زمین بھر کی اور جو ان دونوں کے بیچ میں ہے اور جتنی چاہے تو بعد اس کے۔

فائدہ : اور اس باب میں ابن عمر رضی اللہ عنہما اور ابن عباس رضی اللہ عنہما اور ابن ابی اوفی رضی اللہ عنہما اور جحیفہ رضی اللہ عنہ اور ابو سعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہا ابو عیسیٰ نے علی رضی اللہ عنہ کی حدیث حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے بعض علماء کا اور یہی کہتے ہیں شافعی کہ اسی دعا کو پڑھے فرض اور نفل میں اور کہا بعض اہل کوفہ نے یہ نفل میں پڑھے فرض میں نہیں۔

❀❀❀❀

٨٤۔ بَابُ: مِنْهُ اٰخَرُ

دوسرا اسی بیان میں

(٢٦٧) عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ: أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ :((إِذَا قَالَ الْإِمَامُ : سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ، فَقُوْلُوْا: رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ، فَإِنَّهُ مَنْ وَافَقَ قَوْلُهُ قَوْلَ الْمَلَائِكَةِ، غُفِرَلَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ)). (اسنادہ صحیح)

ترجمہ: روایت ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے فرمایا رسول اللہ ﷺ نے جب امام سمع اللہ لمن حمدہ کہے تو کہو ربنا و لك الحمد سو جس کا

کہنا برابر ہو گیا فرشتوں کے کہنے سے بخشے جائیں گے اس کے اگلے گناہ۔

فائدہ : کہا ابو عیسیٰ (امام ترمذیؒ) نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے بعض اہل علم کا صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین سے اور جو بعد ان کے تھے کہ کہے سمع الله لمن حمده اور کہے جو پیچھے اس کے ہے ربنا ولك الحمد اور یہی کہتے ہیں احمد کہا ابن سیرین وغیرہ نے کہے جو امام کے پیچھے ہے۔ سمع الله لمن حمده ربنا ولك الحمد جیسا کہتا ہے امام یہی قول ہے شافعی اور اسحاق کا۔

۸۵۔ بَابُ : مَا جَآءَ فِيْ وَضْعِ الرُّكْبَتَيْنِ قَبْلَ الْيَدَيْنِ فِي السُّجُوْدِ

سجدے میں ہاتھوں سے پہلے زانو رکھنے کے بیان میں

(٢٦٨) عَنْ وَائِلِ ابْنِ حُجْرٍ قَالَ: رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ إِذَا سَجَدَ يَضَعُ رُكْبَتَيْهِ قَبْلَ يَدَيْهِ، وَإِذَا نَهَضَ رَفَعَ يَدَيْهِ قَبْلَ رُكْبَتَيْهِ. (ضعيف) الارواء (٣٧٥) المشكاة (٨٩٨) تعليق على صحيح ابن خزيمة (٦٢٦، ٦٢٩) ضعيف ابی داؤد (١٥١) ((تمام المنة)) ((التعليقات الجياد)) اس میں شریک راوی متفرد ہے اور یہ حافظے کے اعتبار سے قوی نہیں۔ نیز یہ مدلس ہے اور سماع کی صراحت نہیں۔

ترجمہ: روایت ہے وائل بن حجر رضی اللہ عنہ سے کہا دیکھا میں نے رسول اللہ ﷺ کو جب سجدہ کرتے تو رکھتے دونوں زانو اپنے ہاتھوں سے پہلے یعنی زمین پر اور جب اٹھتے تو اٹھاتے ہاتھ زانو سے پہلے۔

فائدہ : اور زیادہ کیا حسن بن علی نے اپنی روایت میں کہا یزید بن ہارون نے اور نہیں روایت کی شریک نے عاصم بن کلیب سے مگر یہی حدیث کہا یہ حدیث حسن ہے غریب ہے نہیں جانتے ہم کسی کو کہ روایت کی یہ حدیث اس نے سوا شریک کے اور اسی پر عمل ہے بعض اہل علم کا کہ رکھے آدمی زانو اپنے پہلے ہاتھ رکھنے سے اور جب اٹھے تو اٹھائے ہاتھ اپنے پیشتر زانوؤں سے اور روایت کیا ہمام نے عاصم سے اس حدیث کو مرسلاً اور نہیں ذکر کیا اس میں وائل بن حجر کا۔

۸٦۔ بَابُ : آخِرُ مِنْهُ

دوسرا اسی بیان میں

(٢٦٩) عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ : أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ : ((يَعْمِدُ أَحَدُكُمْ فَيَبْرُكُ فِيْ صَلٰوتِهٖ بَرْكَ الْجَمَلِ ؟)).

(اسنادہ صحيح . المشكاة : ٨٩٩ . الارواء : ٢/ ٧٨ . صفة الصلاة) صحيح ابی داؤد (٧٨٩)

ترجمہ: روایت ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا نبی ﷺ نے کیا قصد کرتا ہے ایک تم میں سے سو بیٹھ جاتا ہے اپنی نماز میں جیسے بیٹھتا ہے اونٹ؟ یعنی ہاتھ زمین سے پہلے رکھ دینا سجدے کے وقت میں اس کو بہت مشابہت دی اونٹ کے بیٹھنے سے کہ وہ بھی پہلے آگے کے پیروں کو بیٹھنے کے لیے جھکاتا ہے۔

فائدہ : کہا ابوعیسیٰ نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی حدیث غریب ہے اور نہیں پہچانتے ہم اس کو روایت سے ابوالزناد کی مگر اسی سند سے اور مروی ہے یہ حدیث عبداللہ بن سعید مقبری سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے وہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے وہ نبی ﷺ سے اور عبداللہ بن سعید مقبری کو ضعیف کہا ہے یحییٰ بن سعید قطان وغیرہ نے۔

❁❁❁❁

۸۷۔ بَابُ : مَا جَآءَ فِي السُّجُوْدِ عَلَى الْجَبْهَةِ وَالْأَنْفِ

پیشانی اور ناک پر سجدہ کرنے کے بیان میں

(۲۷۰) عَنْ أَبِي حُمَيْدِ السَّاعِدِيِّ : أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ إِذَا سَجَدَ أَمْكَنَ أَنْفَهُ وَجَبْهَتَهُ الْأَرْضَ، وَ نَحَّا يَدَيْهِ عَنْ جَنْبَيْهِ، وَوَضَعَ كَفَّيْهِ حَذْوَ مَنْكِبَيْهِ. (صحيح . المشكاة : ۸۰۱ . صفة الصلاة : ۱۲۳) صحيح ابي داؤد (۷۲۳)

ترجمہ: روایت ہے ابوحمید ساعدی سے کہ نبی ﷺ جب سجدہ کرتے خوب جماتے اپنی ناک اور پیشانی کو زمین میں اور دور رکھتے ہاتھوں کو پسلیوں سے اور رکھتے ہتھیلیاں زمین پر دونوں شانوں کے مقابل۔

فائدہ : اور اس باب میں ابن عباس رضی اللہ عنہما اور وائل بن حجر رضی اللہ عنہ اور ابوسعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہا ابوعیسیٰ (امام ترمذیؒ) نے حدیث ابوحمید کی حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے علماء کا کہ سجدہ کرے آدمی پیشانی اور ناک پر سو اگر سجدہ کیا فقط پیشانی پر اور ناک نہ لگائے تو کہا ایک قوم نے علماء سے کافی ہے اس کو اور کہا اور لوگوں نے کہ کافی نہیں ہوتا جب تک سجدہ نہ کرے پیشانی اور ناک دونوں پر۔

۸۸۔ بَابُ : مَا جَآءَ أَيْنَ يَضَعُ الرَّجُلُ وَجْهَهُ إِذَا سَجَدَ ؟

اس بیان میں کہ جب آدمی سجدہ کرے تو منہ کہاں رکھے؟

(۲۷۱) عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ قَالَ : قُلْتُ لِلْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ : أَيْنَ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَضَعُ وَجْهَهُ إِذَا سَجَدَ؟ فَقَالَ : بَيْنَ كَفَّيْهِ. (صحيح)

ترجمہ: روایت ہے ابواسحاق سے کہا پوچھا میں نے براء بن عازب سے کہاں رکھتے تھے رسول اللہ ﷺ اپنا منہ جب سجدہ کرتے تو جواب دیا انہوں نے کہ دونوں ہتھیلیوں کے بیچ میں۔

فائدہ : اور اس باب میں روایت ہے وائل بن حجر اور ابوحمید سے اور روایت براء کی حسن ہے غریب ہے اور اسی کو اختیار کیا ہے علماء نے کہ ہاتھ کانوں کے پاس رہیں۔

۸۹۔ بَابُ : مَا جَآءَ فِي السُّجُوْدِ عَلٰی سَبْعَةِ اَعْضَآءٍ

اس بیان میں کہ سجدہ سات عضو پر ہوتا ہے

(۲۷۲) عَنِ الْعَبَّاسِ بْنِ عَبْدِالْمُطَّلِبِ اَنَّهٗ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ : ((اِذَا سَجَدَ الْعَبْدُ سَجَدَ مَعَهٗ سَبْعَةُ آرَابٍ : وَجْهُهٗ وَ كَفَّاهُ وَرُكْبَتَاهُ وَقَدَمَاهُ)). (صحيح) ((صفة الصلاة)) صحيح ابی داؤد (۸۳۰)

ترجمہ: روایت ہے عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ سے کہ سنا انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے تھے جب سجدہ کرتا ہے بندہ، سجدہ کرتے ہیں اس کے ساتھ سات جوڑ یعنی سات عضو منہ اس کا اور دونوں ہتھیلیاں اور دونوں گھٹنے اور دونوں قدم اس کے۔

فائدہ : اور اس باب میں ابن عباس رضی اللہ عنہما اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ اور جابر رضی اللہ عنہ اور ابوسعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہا ابوعیسیٰ (امام ترمذیؒ) نے حدیث عباس رضی اللہ عنہ کی حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے ان کا۔

(۲۷۳) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ : أُمِرَ النَّبِيُّ ﷺ اَنْ يَسْجُدَ عَلٰی سَبْعَةِ أَعْضَاءٍ وَلَا يَكُفَّ شَعْرَهٗ وَلَا ثِيَابَهٗ. (صحيح) الارواء (۳۱۰) الروض (۳۹۸) صحيح ابی داؤد (۸۲۹)

ترجمہ: روایت ہے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہا حکم ہوا رسول اللہ ﷺ کو سجدہ کرنے کا سات عضو پر اور حکم ہوا کہ بال اور کپڑے نہ اٹھائیں یعنی سجدے کے وقت۔

فائدہ : کہا ابوعیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

❀❀❀❀

۹۰ ۔ بَابُ : مَا جَآءَ فِي التَّجَافِيْ فِي السُّجُوْدِ

سجدے میں اعضاء الگ الگ رکھنے کے بیان میں

(۲۷۴) عَنْ عُبَيْدِاللّٰهِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ أَقْرَمَ الْخُزَاعِيِّ عَنْ أَبِيْهِ قَالَ : كُنْتُ مَعَ أَبِيْ بِالْقَاعِ مِنْ نَمِرَةَ فَمَرَّتْ رَكَبَةٌ فَإِذَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ قَائِمٌ يُصَلِّيْ قَالَ : فَكُنْتُ أَنْظُرُ اِلٰی عُفْرَتَيْ إِبْطَيْهِ إِذَا سَجَدَ [أَيْ]: بَيَاضَهٗ. (صحيح) ((التعليق على ابن ماجه))

ترجمہ: روایت ہے عبیداللہ بن عبداللہ بن اقرم الخزاعی سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے کہا میں تھا اپنے باپ کے ساتھ قاع میں کہ چٹیّر زمین کو بولتے ہیں بمقام نمرہ میں پس گزرے کچھ سوار یکا یک رسول اللہ ﷺ کھڑے نماز پڑھتے تھے اور میں نظر کرتا تھا ان کی بغلوں کی سفیدی کو جب سجدہ کرتے تھے اور دیکھتا تھا چمک اس کی۔

فائدہ : اور اس باب میں ابن عباس رضی اللہ عنہما اور ابن بحینہ رضی اللہ عنہ اور جابر رضی اللہ عنہ اور احمر بن جزء رضی اللہ عنہ اور میمونہ رضی اللہ عنہا اور ابوحمید رضی اللہ عنہ

اور ابو اسید رضی اللہ عنہ اور ابو مسعود رضی اللہ عنہ اور سہل بن سعد رضی اللہ عنہ اور محمد بن مسلمہ رضی اللہ عنہ اور براء بن عازب رضی اللہ عنہ اور عدی بن عمیر رضی اللہ عنہ اور عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، کہا ابو عیسیٰ نے عبداللہ بن اقرم کی حسن ہے نہیں پہچانتے ہم اس کو مگر داؤد بن قیس کی روایت سے اور نہیں جانتے عبداللہ بن اقرم سے کوئی روایت نبی ﷺ سے سوائے اس حدیث کے اور اسی پر عمل ہے اہل علم کا اور احمر بن جزء ایک مرد ہیں صحابہ سے کہ ان کی ایک ہی حدیث ہے عبداللہ بن ارقم زہری کاتب حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ اور عبداللہ بن اقرم خزاعی کی نہیں معلوم ہوتی مگر یہی روایت نبی ﷺ سے۔

❀❀❀❀

٩١۔ بَابُ : مَا جَآءَ فِي الْاِعْتِدَالِ فِي السُّجُوْدِ

سجدے میں اعتدال کے بیان میں

(٢٧٥) عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: ((اِذَا سَجَدَ اَحَدُكُمْ فَلْيَعْتَدِلْ، وَلَا يَفْتَرِشْ ذِرَاعَيْهِ افْتِرَاشَ الْكَلْبِ)). (صحيح) الارواء (٢/ ٩١) ((صفة الصلاة)) صحيح ابى داؤد (٨٣٤)

ترجمہ: روایت ہے جابر رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا نبی ﷺ نے جب سجدہ کرے تم میں سے کوئی تو اعتدال کرے اور نہ بچھائے اپنی باہیں کتے کی طرح۔

فائدہ : اور اس باب میں عبدالرحمٰن بن شبل اور براء اور انس اور ابو حمید اور عائشہ رضی اللہ عنھم سے بھی روایت ہے، کہا ابو عیسیٰ نے حدیث جابر کی حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے علماء کا اختیار کرتے ہیں اعتدال سجدے میں اور مکروہ کہتے ہیں بدن بچھا دینے کو کتے یا درندے کی مانند۔

❀❀❀❀

(٢٧٦) عَنْ قَتَادَةَ قَالَ: سَمِعْتُ أَنَسًا يَقُوْلُ : اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((اعْتَدِلُوْا فِي السُّجُوْدِ، وَلَا يَبْسُطَنَّ أَحَدُكُمْ ذِرَاعَيْهِ فِي الصَّلَاةِ بَسْطَ الْكَلْبِ)).

(صحيح) (الارواء (٣٧٢) ((صفة الصلاة)) صحيح ابى داؤد (٨٣٤)

ترجمہ: روایت ہے قتادہ سے کہا سنا میں نے انس رضی اللہ عنہ کو کہ کہتے تھے فرمایا رسول اللہ ﷺ نے اعتدال کرو سجدے میں اور نہ بچھائے کوئی تم میں سے اپنی باہیں نماز میں کتے کی طرح۔

فائدہ : کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

٩٢۔ بَابُ : مَا جَآءَ فِي وَضْعِ الْيَدَيْنِ وَنَصْبِ الْقَدَمَيْنِ فِي السُّجُوْدِ

سجدے میں دونوں ہاتھ زمین پر رکھنے اور قدم کھڑے رکھنے کے بیان میں

(٢٧٧) عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ اَبِيْهِ : أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ أَمَرَ بِوَضْعِ الْيَدَيْنِ وَ نَصْبِ الْقَدَمَيْنِ.

(حسن . صفة الصلاة : ١٢٦)

ترجمہ: روایت ہے عامر بن سعد سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے کہ نبی ﷺ نے حکم کیا سجدے میں دونوں ہاتھ زمین پر رکھنے کا اور دونوں پیر کھڑے رکھنے کا۔

فائدہ : کہا عبداللہ نے کہا معلیٰ نے روایت کی ہم سے حماد بن مسعدہ نے ان سے محمد بن عجلان نے ان سے محمد بن ابراہیم نے ان سے عامر بن سعد نے کہ نبی ﷺ نے حکم کیا دونوں ہاتھ زمین پر رکھنے کا مانند اوپر کی حدیث کے اور نہیں ذکر کیا اس میں عامر بن سعد کے باپ کا کہا ابوعیسیٰ نے اور روایت کی یحییٰ بن سعید قطان اور کئی لوگوں نے محمد بن عجلان سے انہوں نے محمد بن ابراہیم سے انہوں نے عامر بن سعد سے کہ نبی ﷺ نے حکم کیا دونوں ہاتھ زمین پر رکھنے کا اور یہ روایت مرسل ہے اور یہ زیادہ صحیح ہے وہیب کی حدیث سے اور ان پر اجماع ہے اہل علم کا اور مختار ہے سب کے نزدیک۔

(٢٧٨) عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدٍ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ أَمَرَ بِوَضْعِ الْيَدَيْنِ. (صحيح) (حسن بما قبله)

ترجمہ: روایت ہے عامر بن سعد رضی اللہ عنہ سے کہ نبی ﷺ نے حکم دیا دونوں ہاتھ زمین پر رکھنے کا۔

❀ ❀ ❀ ❀

٩٣۔ بَابُ : مَا جَآءَ فِي إِقَامَةِ الصُّلْبِ إِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ السُّجُوْدِ و الركوع

اس بیان میں کہ جب سجدے اور رکوع سے سر اٹھائے تو پیٹھ سیدھی کرے

(٢٧٩) عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ: كَانَتْ صَلٰوةُ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ اِذَا رَكَعَ وَ إِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوْعِ ، وَ إِذَا سَجَدَ ، وَإِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ السُّجُوْدِ قَرِيْبًا مِنَ السَّوَاءِ. (صحيح) صحيح أبي داود (٧٩٨)

ترجمہ: روایت ہے براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے کہ کہا تھی رسول اللہ ﷺ کی نماز ایسی کہ جب رکوع کرتے اور جب اٹھاتے سر کو رکوع سے اور جب سجدہ کرتے اور جب اٹھاتے سر سجدے سے تو ان سب میں دیر برابر ہوتی یعنی رکوع اور سجدہ اور قومہ اور جلسے سب میں حضرت ﷺ برابر ٹھہرتے۔

فائدہ : اور اس باب میں روایت ہے انس رضی اللہ عنہ سے اور روایت کی ہم سے محمد بن بشار نے انہوں نے محمد بن جعفر سے انہوں نے شعبہ سے انہوں نے حکم سے مانند اوپر کی روایت کے کہا ابوعیسیٰ (امام ترمذیؒ) نے حدیث براء کی حسن ہے صحیح ہے۔

(۲۸۰) عَنِ الْحَكَمِ نَحْوِهِ.

ترجمہ: حکم سے روایت ہے اسی طرح۔

❁❁❁❁

٩٤۔ بَابُ : مَا جَآءَ فِي كَرَاهِيَةِ أَنْ يُبَادِرَ الْإِمَامُ فِي الرُّكُوعِ وَالسُّجُودِ

اس بیان میں کہ امام سے پہلے رکوع وسجود کرنا ناپسندیدہ ہے

(۲۸۱) عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ يَزِيْدَ قَالَ: حَدَّثَنَا الْبَرَاءُ وَهُوَ غَيْرُ كَذُوبٍ قَالَ: كُنَّا إِذَا صَلَّيْنَا خَلْفَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَرَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ لَمْ يَحْنِ رَجُلٌ مِّنَّا ظَهْرَهُ حَتّٰى يَسْجُدَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَنَسْجُدُ.

(صحیح) صحیح ابی داؤد (٦٣١، ٦٣٣)

ترجمہ: روایت ہے عبداللہ بن یزید سے کہا روایت کی ہم سے براء نے اور وہ کچھ جھوٹے نہیں کہا براء نے جب نماز پڑھتے ہم رسول اللہ ﷺ کے پیچھے اور اٹھاتے آپ ﷺ اپنا سر رکوع سے تو نہ جھکا تا کوئی ہم میں سے اپنی پیٹھ جب تک سجدے میں نہ جا چکتے رسول اللہ ﷺ پھر سجدہ کرتے ہم۔

فائدہ : اور اس باب میں روایت ہے انس اور معاویہ اور ابن مسعدہ صاحب جیوش اور ابو ہریرہ سے کہا ابو عیسیٰ نے حدیث براء کی حسن ہے صحیح ہے اور یہی کہتے ہیں اہل علم کہ مقتدی امام کی تابعداری کرے ہر کام میں اور نہ رکوع کرے مگر جب امام رکوع میں جا چکے اور نہ اٹھائے سر مگر جب امام اٹھا چکے اور ہم کو معلوم نہیں کہ اس میں کسی کا اختلاف ہو۔

❁❁❁❁

٩٥۔ بَابُ : مَا جَآءَ فِي كَرَاهِيَةِ الْإِقْعَاءِ بَيْنَ السَّجْدَتَيْنِ

دونوں سجدوں کے درمیان اقعاء کی کراہت کے بیان میں

(۲۸۲) عَنْ عَلِيٍّ قَالَ : قَالَ لِي رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : ((يَا عَلِيُّ، أُحِبُّ لَكَ مَا أُحِبُّ لِنَفْسِي، وَأَكْرَهُ لَكَ مَا أَكْرَهُ لِنَفْسِي، لَا تُقْعِ بَيْنَ السَّجْدَتَيْنِ)). (ضعیف) صحیح ابی داؤد تحت الحدیث (٨٣٨) الضعيفة (٤٧٨٧) المشكاة (١٠٣) اس میں حارث اعور راوی ضعیف ہے۔ المیزان (١/٤٣٥) التهذيب (٢ و ١٤٥) التقريب (١٠٢٩)

ترجمہ: روایت ہے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے کہا انہوں نے فرمایا مجھ سے رسول اللہ ﷺ نے اے علی! میں دوست رکھتا ہوں تمہارے لیے جو دوست رکھتا ہوں اپنے لیے اور برا جانتا ہوں تمہارے لیے جو برا جانتا ہوں اپنے لیے اقعاء نہ کر دونوں سجدوں کے بیچ میں۔

فائدہ : کہا ابوعیسیٰ (امام ترمذیؒ) نے یہ حدیث ایسی ہے کہ نہیں پہچانتے ہم اس کو کہ روایت کی ہو علی رضی اللہ عنہ سے مگر ابو اسحاق نے انہوں نے حارث سے انہوں نے علی رضی اللہ عنہ سے اور ضعیف کہا ہے بعض اہل علم نے حارث اعور کو اور اسی پر عمل ہے اکثر اہل علم کا کہ مکروہ کہتے ہیں اقعاء کو اور اس باب میں روایت ہے انس رضی اللہ عنہ اور عائشہ رضی اللہ عنہا اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مترجم کہتا ہے اقعاء اسے کہتے ہیں کہ دونوں سیرین زمین پر رکھے اور دونوں پیر کھڑے کرے اور ہاتھ زمین پر رکھے۔

٩٦۔ بَابُ : فِي الرُّخْصَةِ فِي الْإِقْعَاءِ

اقعاء کی رخصت کے بیان میں

(٢٨٣) حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ : أَخْبَرَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ أَنَّهُ سَمِعَ طَاوُسًا يَقُولُ: **قُلْنَا لِابْنِ عَبَّاسٍ فِي الْإِقْعَاءِ عَلَى الْقَدَمَيْنِ ؟ قَالَ: هِيَ السُّنَّةُ فَقُلْنَا: إِنَّا لَنَرَاهُ جَفَاءً بِالرَّجُلِ ؟ قَالَ: بَلْ هِيَ سُنَّةُ نَبِيِّكُمْ[ﷺ].**
(صحيح) صحيح ابى داؤد (٧٩١)

ترجمہ: روایت ہے ابن جریج سے کہا خبر دی مجھ کو ابو الزبیر نے کہ سنا انہوں نے طاؤس سے کہتے تھے کہ ہم نے ابن عباس سے کہا کیا فرماتے ہیں آپ اقعاء کرنے میں دونوں قدموں پر؟ کہا یہ سنت ہے کہا ہم نے ہم اسے ظلم جانتے ہیں ساتھ آدمی کے فرمایا ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بلکہ وہ سنت ہے تمہارے نبی ﷺ کی۔

فائدہ : کہا ابوعیسیٰ (امام ترمذیؒ) نے یہ حدیث حسن ہے اور گئے ہیں بعض علماء اصحاب نبی ﷺ سے اس حدیث کی طرف کہ نہیں جانتے ہیں اقعاء میں کچھ مضائقہ اور یہی قول ہے بعض علماء اور فقہائے اہل مکہ کا اور اکثر اہل علم مکروہ جانتے ہیں اقعاء کو درمیان دونوں سجدوں کے مترجم کہتا ہے یہاں اقعاء سے مراد پیر کے دونوں پنجوں کو کھڑے رکھ کر اس پر بیٹھنا ہے جلسے میں۔

٩٧۔ بَابُ : مَا يَقُولُ بَيْنَ السَّجْدَتَيْنِ

دونوں سجدوں کے درمیان کی دعا

(٢٨٤) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَقُولُ بَيْنَ السَّجْدَتَيْنِ: ((**اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِي وَارْحَمْنِي وَاجْبُرْنِي وَاهْدِنِي وَارْزُقْنِي**)). (صحيح) ((صفة الصلاة)) صحيح ابى داؤد (٧٩٦) بعض محققین کہتے ہیں حبیب مدلس کے عنعنہ کی وجہ سے ضعیف ہے۔

ترجمہ: روایت ہے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہ نبی ﷺ کہتے تھے دونوں سجدوں کے بیچ اللھم سے اخیر تک اور معنی اس کے یہ ہیں یا اللہ! بخش مجھ کو اور رحم کر مجھ پر اور پورا کر میرے نقصان کو اور ہدایت کر مجھ کو اور رزق دے مجھ کو۔

فائدہ : روایت کی ہم سے حسن بن علی خلال سے ان سے یزید بن ہارون نے ان سے زید بن حباب نے ان سے کامل ابو العلاء

نے اوپر کی حدیث کی مانند کہا ابوعیسیٰ (امام ترمذیؒ) نے یہ حدیث غریب ہے اور ایسے ہی مروی ہے علی سے اور یہی کہتے ہیں شافعی اور احمد اور اسحاق اور یہ جائز ہے فرض اور نفل میں اور روایت کی بعض نے یہ حدیث کامل ابوالعلاء سے مرسلاً۔

❀❀❀❀

(۲۸۵) حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْخَلَّالُ الْحُلْوَانِيُّ ، حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ عَنْ زَيْدِ بْنِ حُبَابٍ ، عَنْ كَامِلٍ أَبِي الْعَلَاءِ : نَحْوَهُ. (بعض محققین کہتے ہیں اس میں حبیب بن ابی ثابت مدلس ہے اور سماع کی صراحت نہیں۔ اس وجہ سے ضعیف ہے۔

ترجمہ: ہم سے بیان کیا حسن بن علی خلال حلوانی نے، ہم سے بیان کیا یزید بن ہارون نے انہوں نے زید بن حباب سے انہوں نے کامل ابوالعلاء سے اوپر کی حدیث کی طرح۔

۹۸۔ بَابُ : مَا جَآءَ فِي الْاِعْتِمَادِ فِي السُّجُوْدِ

سجدہ میں سہارا لینے کے بیان میں

(۲۸۶) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ : اشْتَكَى أَصْحَابُ النَّبِيِّ ﷺ [إِلَى النَّبِيِّ] ﷺ مَشَقَّةَ السُّجُوْدِ عَلَيْهِمْ إِذَا تَفَرَّجُوْا فَقَالَ : ((اسْتَعِيْنُوْا بِالرُّكَبِ)). (ضعيف) ضعيف ابی داؤد (١٦٠) محمد بن عجلان مدلس ہے اور سماع کی صراحت نہیں۔

ترجمہ: روایت ہے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہا بیان کی صحابہ نے رسول اللہ ﷺ سے تکلیف سجدہ کی جب جدا رکھے اعضاء یعنی کہنیاں گھٹنوں سے تو فرمایا رسول اللہ ﷺ نے مدد لو گھٹنوں سے یعنی کہنیاں گھٹنوں پر رکھ لو کہ تکلیف کم ہو۔

فائدہ : کہا ابوعیسیٰ (امام ترمذیؒ) نے یہ حدیث غریب ہے اس کو ہم نہیں جانتے کہ روایت کی ہو ابوصالح سے انہوں نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے انہوں نے نبی ﷺ سے مگر اسی سند سے کہ لیث نے روایت کی ابوالعجلان سے اور روایت کی ہے یہ حدیث سفیان بن عیینہ نے اور کئی لوگوں نے سمی سے انہوں نے نعمان سے جو بیٹے ہیں ابوعیاش کے انہوں نے نبی ﷺ سے مانند اس کے اور روایت ان کی زیادہ صحیح ہے لیث کی روایت سے۔

❀❀❀❀

۹۹۔ بَابُ : مَا جَاءَ كَيْفَ النُّهُوْضُ مِنَ السُّجُوْدِ؟

اس بیان میں کہ سجدہ سے کیسے اٹھنا چاہیے؟

(۲۸۷) عَنْ مَالِكِ بْنِ الْحُوَيْرِثِ اللَّيْثِيِّ : اَنَّهُ رَاٰى رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يُصَلِّيْ ، فَكَانَ إِذَا كَانَ فِيْ وِتْرٍ مِّنْ صَلٰوتِهٖ لَمْ يَنْهَضْ حَتّٰى يَسْتَوِيَ جَالِسًا. (صحيح . الارواء : ٢/ ٨٢ ـ ٨٣ . صفة الصلاة : ١٣٦)

ترجمہ: روایت ہے مالک بن حویرث رضی اللہ عنہ سے کہ انہوں نے دیکھا رسول اللہ ﷺ کو نماز پڑھتے تو جب ہوتے طاق رکعت میں یعنی پہلی یا تیسری میں تو نہ اٹھتے جب تک سیدھے بیٹھ نہ لیتے یہ جلسہ استراحت ہے۔

فائدہ : کہا ابوعیسیٰ نے حدیث مالک بن حویرث کی حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے علماء کا اور یہی کہتے ہیں اصحاب ہمارے۔

۱۰۰۔ بَابٌ : مِنْهُ اَيْضًا

دوسرا اسی بیان میں

(۲۸۸) **عَنْ** أَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: **كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَنْهَضُ فِي الصَّلٰوةِ عَلٰى صُدُوْرِ قَدَمَيْهِ.**

(ضعيف. الارواء : ۳٦۲) اس میں خالد بن ایاس متروک الحدیث ہے دیکھیں۔ الميزان (۱/٦۲۷) التهذيب (۳/۸۰) التقريب (۱٦۱۷) كتاب الضعفاء (۱۰۱)

ترجمہ: روایت ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ نبی ﷺ اٹھتے تھے نماز میں دونوں قدموں کے سروں پر یعنی پیروں کی انگلیوں پر زور دے کر اٹھ کھڑے ہوتے اور بعد سجدہ کے بیٹھتے نہ تھے۔

فائدہ : کہا ابوعیسیٰ (امام ترمذیؒ) نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی حدیث پر عمل ہے اہل علم کا اختیار کرتے ہیں آدمی اٹھ کھڑا ہو انگلیوں پر زور دے کر یعنی بغیر بیٹھنے کے، اور خالد بن عباس ضعیف ہیں اہل حدیث کے نزدیک اور ان کو خالد بن الیاس بھی کہتے ہیں، اور صالح مولی التومہ وہ صالح بیٹے ابوصالح کے ہیں اور ابوصالح کا نام نبہان[1] مدنی ہے۔

❀❀❀❀

۱۰۱۔ بَابٌ : مَا جَآءَ فِي التَّشَهُّدِ

تشہد کے بیان میں

(۲۸۹) **عَنْ** عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: **عَلَّمَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا قَعَدْنَا فِي الرَّكْعَتَيْنِ اَنْ نَقُوْلَ : اَلتَّحِيَّاتُ لِلّٰهِ وَالصَّلَوَاتُ وَالطَّيِّبَاتُ السَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ اَلسَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِيْنَ، اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ، وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ.** (صحيح . الارواء : ۳۳٦) الروض (٦۲۱، ٦۲۲) صحيح ابى داؤد (۸۸۹) ((صفة الصلاة))

ترجمہ: روایت ہے عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے کہا سکھلایا ہم کو رسول اللہ ﷺ نے جب بیٹھیں ہم دو رکعت کے بعد کہ کہیں التحیات سے آخر دعا تک اور معنی اس کے یہ ہیں کہ سب عبادتیں زبان کی اللہ کے واسطے اور عبادتیں بدن کی اور مال کی بھی، سلام تجھ پر اے نبی ﷺ اور رحمت اللہ کی اور برکتیں اس کی اور سلام ہے ہم پر اور تمام اللہ کے نیک بندوں پر گواہی دیتا ہوں

[1] پہلے ن پھر ب ہے۔

میں کہ کوئی معبود نہیں سوائے اللہ کے اور گواہی دیتا ہوں میں کہ محمد ﷺ بندے اس کے اور رسول اس کے ہیں۔

فائدہ : اور اس باب میں روایت ہے ابن عمر رضی اللہ عنہما اور جابر رضی اللہ عنہ اور ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ اور عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہا ابوعیسیٰ نے حدیث ابن مسعود کی مروی ہے ان سے کئی سندوں سے اور یہ سب حدیثوں سے زیادہ صحیح ہے جو مروی ہے ہیں نبی ﷺ سے تشہد کے باب میں اور اسی پر عمل ہے اکثر علماء کا صحابہ کا اور جو بعد ان کے تھے تابعین سے اور یہی قول ہے سفیان ثوری اور ابن مبارک اور احمد اور اسحاق کا۔ نصیف راوی کہتے ہیں میں نے خواب میں نبی کو دیکھا اور کہا اے اللہ کے رسول لوگوں نے تشہد کے الفاظ میں اختلاف ہے تو میں کیا کروں تو آپ نے فرمایا تو عبداللہ بن مسعود کے بیان کردہ تشہد کو لازم پکڑ لے۔ (اس میں نصیف راوی ضعیف ہے۔)

❀❀❀❀

۱۰۲۔ بَابٌ مِنْهُ اَيْضًا

دوسرا اسی بیان میں

(۲۹۰) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يُعَلِّمُنَا التَّشَهُّدَ كَمَا يُعَلِّمُنَا الْقُرْآنَ، فَكَانَ يَقُوْلُ: ((اَلتَّحِيَّاتُ الْمُبَارَكَاتُ الصَّلَوَاتُ الطَّيِّبَاتُ لِلّٰهِ، سَلَامٌ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ، سَلَامٌ عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِيْنَ، أَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ، وَأَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ)).

(صحيح) ((صفة الصلاة)) صحيح ابى داؤد (۸۹۵) ابن ماجہ حدیث (۹۰۰)

ترجمہ: روایت ہے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہ رسول اللہ ﷺ ہم کو سکھاتے تھے تشہد جیسا سکھاتے تھے ہم کو قرآن اور فرماتے تھے یہ دعا آخر تک اور معنی اس کے یہ ہیں سب عبادتیں زبان کی برکت والیاں سب عبادتیں بدن کی پاکیزہ اللہ کے لیے ہیں، سلام ہے تم پر اے نبی ﷺ اور رحمت اللہ کی اور برکتیں اس کی، سلام ہے ہم پر اور سب نیک بندوں پر اللہ کے گواہی دیتا ہوں میں کہ کوئی معبود نہیں اللہ کے سوا اور گواہی دیتا ہوں کہ محمد ﷺ اللہ کے رسول ہیں۔

فائدہ : کہا ابوعیسیٰ (امام ترمذیؒ) نے حدیث ابن عباس رضی اللہ عنہما کی حسن ہے صحیح ہے غریب ہے اور روایت کیا عبدالرحمٰن بن حمید رواسی نے اس حدیث کو ابوالزبیر سے مانند لیث کے اور روایت کی ایمن بن نابل مکی نے یہ حدیث ابوالزبیر سے انہوں نے جابر سے اور وہ غیر محفوظ ہے اور شافعی گئے ہیں ابن عباس رضی اللہ عنہما کی حدیث کی طرف۔

❀❀❀❀

۱۰۳۔ بَابُ: مَا جَآءَ: أَنَّهُ يُخْفِي التَّشَهُّدَ

چپکے سے تشہد پڑھنے کے بیان میں

(۲۹۱) عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ: مِنَ السُّنَّةِ اَنْ يُخْفِيَ التَّشَهُّدَ. (صحيح. صحيح ابى داؤد (۹۰۶) صفة الصلاة : ۱۴۲)

ترجمہ: روایت ہے عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے کہا سنت ہے چپکے سے تشہد پڑھنا۔

فائدہ: کہا ابوعیسیٰ نے حدیث ابن مسعود رضی اللہ عنہ کی حسن ہے غریب ہے اور اسی پر عمل ہے علماء کا۔

❀❀❀❀

۱۰۴ ـ بَابُ : مَا جَاءَ كَيْفَ الْجُلُوسُ فِي التَّشَهُّدِ؟

اس بیان میں کہ تشہد میں کیسے بیٹھا جائے؟

(۲۹۲) عَنْ وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ قَالَ: قَدِمْتُ الْمَدِينَةَ قُلْتُ : لَأَنْظُرَنَّ إِلَى صَلٰوةِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَلَمَّا جَلَسَ يَعْنِي لِلتَّشَهُّدِ أَفْتَرَشَ رِجْلَهُ الْيُسْرٰى وَوَضَعَ يَدَهُ الْيُسْرٰى . يَعْنِي عَلٰى فَخِذِهِ الْيُسْرٰى وَنَصَبَ رِجْلَهُ الْيُمْنٰى. (اسناده صحيح)

ترجمہ: روایت ہے وائل بن حجر رضی اللہ عنہ سے کہا آیا میں مدینے میں کہ دیکھوں نماز رسول اللہ ﷺ کی پھر جب بیٹھے آپ ﷺ یعنی تشہد میں بچھایا بایاں پیر اور رکھا بایاں ہاتھ یعنی بائیں ران پر اور کھڑا رکھا داہنا پیر۔

فائدہ: کہا ابوعیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے اکثر علماء کا اور یہی قول ہے سفیان ثوری اور ابن مبارک اور اہل کوفہ کا۔

❀❀❀❀

۱۰۵ ـ بَابُ : مِنْهُ اَيْضًا

دوسرا اسی بیان میں

(۲۹۳) عَنْ عَبَّاسِ بْنِ سَهْلِ السَّاعِدِيِّ قَالَ: اجْتَمَعَ أَبُوْ حُمَيْدٍ وَ أَبُوْ أُسَيْدٍ وَسَهْلُ بْنُ سَعْدٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ مَسْلَمَةَ، فَذَكَرُوْا صَلَاةَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ أَبُوْ حُمَيْدٍ : أَنَا أَعْلَمُكُمْ بِصَلٰوةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ، إِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ جَلَسَ يَعْنِيْ لِلتَّشَهُّدِ فَافْتَرَشَ رِجْلَهُ الْيُسْرٰى، وَأَقْبَلَ بِصَدْرِ الْيُمْنٰى عَلٰى قِبْلَتِهِ، وَوَضَعَ كَفَّهُ الْيُمْنٰى عَلٰى رُكْبَتِهِ الْيُمْنٰى، وَكَفَّهُ الْيُسْرٰى عَلٰى رُكْبَتِهِ الْيُسْرٰى، وَأَشَارَ بِأُصْبَعِهِ يَعْنِي السَّبَّابَةَ. (اسناده صحيح) صحيح ابى داؤد (۷۲۳)

ترجمہ: روایت ہے عباس بن سہل ساعدی سے کہا جمع ہوئے ابوحمید اور ابواسید اور سہل بن سعد اور محمد بن مسلمہ اور ذکر کیا رسول اللہ ﷺ کی نماز کا، سو ابوحمید بولے میں خوب جانتا ہوں نماز رسول اللہ ﷺ کی جب بیٹھتے یعنی تشہد میں بچھاتے بایاں پیر اور رکھتے سیدھے پیر کی انگلیاں قبلے کی طرف اور سیدھی ہتھیلی سیدھے زانو پر اور بائیں ہتھیلی بائیں زانو پر اور اشارہ

کرتے اپنی سبابہ یعنی کلمے کی انگلی سے۔

فائدہ : کہا ابوعیسی نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور یہی قول ہے بعض علماء کا اور یہی قول ہے شافعی رحمۃ اللہ علیہ اور احمد رحمۃ اللہ علیہ اور اسحاق کا کہتے ہیں بیٹھے اخیر تشہد میں سیرین پر اور سند لائے ابوحمید کی حدیث کو اور کہتے ہیں بیٹھے پہلے تشہد میں بائیں پیر پر اور کھڑا رکھے داہنا۔

❁❁❁❁

۱۰۶۔ بَابُ : مَا جَآءَ فِي الْإِشَارَةِ [فِي التشهد]

تشہد میں اشارہ کرنے کے بیان میں

(۲۹۴) عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما : اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ إِذَا جَلَسَ فِي الصَّلٰوةِ وَضَعَ يَدَهُ الْيُمْنٰى عَلٰى رُكْبَتِهٖ وَرَفَعَ أُصْبُعَهُ الَّتِيْ تَلِي الْإِبْهَامَ الْيُمْنٰى يَدْعُوْ بِهَا' وَيَدَهُ الْيُسْرٰى عَلٰى رُكْبَتِهٖ بَاسِطَهَا عَلَيْهِ.

(اسناده صحيح) الارواء (٣٦٦) (صفة الصلاة) الروض (٨٢) صحيح ابى داؤد (٩٠٧)

ترجمہ: روایت ہے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے کہ نبی ﷺ جب بیٹھتے نماز میں رکھتے سیدھا ہاتھ سیدھے زانو پر اور اٹھاتے وہ انگلی جو انگوٹھے کے پاس ہے، دعا کرتے اس سے اور بایاں ہاتھ بائیں زانو پر کھولے ہوئے انگلیاں اس کی زانو پر۔

فائدہ : اور اس باب میں عبداللہ بن زبیر اور نمیر خزاعی اور ابوہریرہ اور ابوحمید اور وائل بن حجر رضی اللہ عنہم سے روایت ہے کہا ابوعیسیٰ (امام ترمذیؒ) نے حدیث ابن عمر کی حسن ہے غریب ہے نہیں جانتے ہم کہ مروی ہو عبیداللہ بن عمر سے مگر اسی سند سے اور اس پر عمل ہے بعض اہل علم کا صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین اور تابعین سے کہ اختیار کرتے ہیں اشارہ کرنا تشہد میں اور یہی قول ہے ہمارے اصحاب کا۔

❁❁❁❁

۱۰۷۔ بَابُ : مَا جَآءَ فِي التَّسْلِيْمِ فِي الصَّلٰوةِ

نماز میں سلام پھیرنے کے بیان میں

(۲۹۵) عَنْ عَبْدِاللّٰهِ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ : اَنَّهُ كَانَ يُسَلِّمُ عَنْ يَمِيْنِهٖ وَعَنْ يَسَارِهٖ: ((اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ)). (صحيح) الارواء (٣٢٦) ((صفة الصلاة)) صحيح ابى داؤد (٩١٤)

ترجمہ: روایت ہے عبداللہ رضی اللہ عنہ سے کہ نبی ﷺ کہتے تھے سیدھے طرف اور بائیں طرف السلام علیکم ورحمۃ اللہ۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ یعنی سلام ہو تم پر اور رحمت اللہ کی۔

فائدہ : اور اس باب میں روایت ہے سعد بن ابی وقاص سے اور ابن عمر اور جابر بن سمرہ اور براء اور عمار اور وائل بن حجر اور عدی بن

عمیرہ اور جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہم سے، کہا ابوعیسیٰ (امام ترمذیؒ) نے حدیث ابن مسعود کی حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے اکثر اہل علم کا صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین سے اور جو بعد ان کے تھے اور یہی قول ہے سفیان ثوری اور ابن مبارک اور احمد اور اسحاق کا۔

❀❀❀❀

۱۰۸۔ بَابٌ : مِنْهُ اَيْضًا

دوسرا اسی بیان میں

(۲۹۶) عَنْ عَائِشَةَ : أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ يُسَلِّمُ فِي الصَّلٰوةِ تَسْلِيْمَةً وَاحِدَةً تِلْقَاءَ وَجْهِهٖ ثُمَّ يَمِيْلُ اِلَى الشِّقِّ الْاَيْمَنِ شَيْئًا. (صحيح) (صفة الصلاة) احكام الجنائز (١٢٨) بعض محققین نے اس کو زہیر بن محمد کی وجہ سے ضعیف کہا ہے۔

ترجمہ: روایت ہے ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ رسول اللہ ﷺ ایک سلام پھیرتے نماز میں منہ کے سامنے پھر پھیرتے داہنی طرف تھوڑا سا۔

فائدہ : اور اس باب میں سہل بن سعد سے بھی روایت ہے کہا ابوعیسیٰ نے عائشہ رضی اللہ عنہا کی حدیث کو ہم مرفوع نہیں جانتے مگر اسی سند سے کہا محمد بن اسماعیل بخاری رحمہ اللہ نے اہل شام زہیر بن محمد سے مناکیر حدیثیں روایت کرتے ہیں اور روایت اہل عراق کی ان سے اشبہ ہے کہا محمد نے اور کہا احمد بن حنبل نے شاید کہ زہیر بن محمد جو شام کو گئے وہ یہ نہیں ہے جن سے اہل عراق روایت کرتے ہیں شاید کہ وہ دوسرے شخص ہیں کہ ان کا نام بدل دیا ہے اور قائل ہوئے اس کے بعض اہل علم یعنی ایک سلام پھیرنے کے اور زیادہ صحیح روایت آنحضرت ﷺ سے دو سلام پھیرنے کی ہے اور اسی پر ہیں اکثر علمائے صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین اور تابعین اور جو بعد ان کے تھے اور بعض لوگوں نے صحابہ رضی اللہ عنہم اور تابعین وغیرہ سے ایک سلام کہا ہے فرض میں اور شافعی نے کہا چاہے ایک سلام پھیر لے چاہے دو۔

۱۰۹۔ بَابٌ : مَا جَآءَ اَنَّ حَذْفَ السَّلَامِ سُنَّةٌ

اس بیان میں کہ حذف سلام سنت ہے

(۲۹۷) عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : حَذْفُ السَّلَامِ سُنَّةٌ. قَالَ عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ : وَقَالَ ابْنُ الْمُبَارَكِ : يعني ان لَا تَمُدُّهُ مَدًّا. (ضعيف) ضعيف أبي داود (١٧٩) اس کی سند قرہ بن عبدالرحمٰن کے خراب حافظے کی وجہ سے ضعیف ہے۔

ترجمہ: روایت ہے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ حذف سلام سنت ہے کہا علی بن حجر نے اور کہا ابن مبارک نے یعنی مد نہ کرو اس میں۔

فائدہ : کہا ابوعیسیٰ (امام ترمذیؒ) نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور اسی کو مستحب جانتے ہیں علماء اور مروی ہے ابراہیم نخعی سے کہ انہوں نے کہا کہ تکبیر جزم ہے یعنی دونوں کے اخیر میں مد نہ کھینچے بلکہ وقف کرے اور ہقل کاتب تھے اوزاعی کے۔

١١٠ ۔ بَابُ : مَا جَآءَ مَا يَقُولُ إِذَا سَلَّمَ

اس بیان میں کہ سلام کے بعد کیا کہے

(٢٩٨) عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ إِذَا سَلَّمَ لَا يَقْعُدُ إِلَّا مِقْدَارَ مَا يَقُوْلُ: ((اَللّٰهُمَّ أَنْتَ السَّلَامُ، وَ مِنْكَ السَّلَامُ، تَبَارَكْتَ ذَالْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ)). (صحیح) الروض (٧٩٢) صحیح ابی داؤد (١٣٥٤)

ترجمہ: روایت ہے امّ المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ رسول اللہ ﷺ جب سلام پھیرتے تو نہ بیٹھتے مگر اتنا کہتے اللھم سے آخر تک اور معنی اس کے یہ ہیں یا اللہ تو ہی ہے سلام اور تجھی سے ہے سلامتی بڑی برکت والا ہے تو بزرگی اور عزت والا۔

فائدہ: روایت کی ہم سے ہناد نے انہوں نے مروان سے جو بیٹے معاویہ کے ہیں اور ابو معاویہ سے انہوں نے عاصم الاحول سے اسی اسناد سے مانند اوپر کی حدیث کے مگر اس میں کہا تَبَارَكْتَ يَا ذَاالْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ (ف) اور اس باب میں روایت ہے ثوبان اور ابن عمر اور ابن عباس اور ابوسعید اور ابوہریرہ اور مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہم سے کہا ابوعیسیٰ (امام ترمذیؒ) نے حدیث عائشہ رضی اللہ عنہا کی حسن ہے صحیح ہے اور مروی ہے رسول اللہ ﷺ سے کہ وہ بعد سلام کے فرماتے تھے لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ يُحْيِيْ وَيُمِيْتُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ۔ اَللّٰهُمَّ لَا مَانِعَ لِمَا أَعْطَيْتَ وَلَا مُعْطِيَ لِمَا مَنَعْتَ وَلَا يَنْفَعُ ذَاالْجَدِّمِنْكَ الْجَدّ۔ معنی اس کے یہ ہیں کہ نہیں کوئی معبود سوائے اللہ کے اکیلا ہے وہ کوئی شریک نہیں اس کا ملک اسی کا ہے تعریف اسی کی ہے۔ جلاتا ہے اور مارتا ہے اور وہ سب چیز پر قادر ہے۔ یا اللہ کوئی روکنے والا نہیں جو تو دے اور کوئی دینے والا نہیں جو تو نہ دے اور کوشش کچھ کام نہیں آتی کوشش کرنے والے کی تیرے آگے اور یہ بھی پڑھتے سُبْحَانَ رَبِّكَ رَبِّ الْعِزَّةِ عَمَّا يَصِفُوْنَ وَسَلَامٌ عَلَى الْمُرْسَلِيْنَ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ. اور معنی اس کے یہ ہیں پاک ہے تیرا رب عزت والا اس شرک سے جو وہ بتاتے ہیں اور سلام ہے پیغمبروں پر اور سب تعریف ہے اللہ کی جو پروردگار ہے عالموں کا۔

❀❀❀❀

(٢٩٩) حَدَّثَنَا هَنَّادُ بْنُ السَّرِيِّ، حَدَّثَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِيَةَ الْفَزَارِيُّ، وَأَبُوْ مُعَاوِيَةَ، عَنْ عَاصِمٍ الْأَحْوَلِ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ: نَحْوَهٗ، وَقَالَ: ((تَبَارَكْتَ يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ)). (صحیح) انظر ماقبلہ

ترجمہ: بیان کیا کی ہم سے ہناد نے انہوں نے مروان سے جو بیٹے ہیں معاویہ فزاری کے اور ابو معاویہ سے انہوں نے عاصم الاحول سے اسی اسناد سے مانند اوپر کی حدیث کے اور کہا: تَبَارَكْتَ يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ.

❀❀❀❀

(٣٠٠) حَدَّثَنِيْ ثَوْبَانُ مَوْلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ إِذَا أَرَادَ أَنْ يَنْصَرِفَ مِنْ صَلٰوتِهٖ اسْتَغْفَرَ اللّٰهَ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ قَالَ: ((أَنْتَ السَّلَامُ وَ مِنْكَ السَّلَامُ تَبَارَكْتَ يَا ذَالْجَلَالِ

وَالْإِكْرَامِ)). (صحيح) الروض (٧٩٢) صحيح ابی داؤد (١٣٥٥)

ترجمہ: روایت ہے ثوبان رضی اللہ عنہ سے جو مولیٰ ہیں رسول اللہ ﷺ کے کہ رسول اللہ ﷺ جب ارادہ کرتے نماز سے پھرنے کا مغفرت مانگتے تین بار پھر کہتے اَنْتَ السَّلَامُ سے آخر تک اور معنی اس کے اسی باب میں گزرے۔

فائدہ: کہا ابو عیسیٰ (امام ترمذیؒ) نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور ابو عمار کا نام شداد بن عبداللہ ہے۔

١١١ ۔ بَابُ : مَا جَآءَ فِي الْإِنْصِرَافِ عَنْ يَمِيْنِهٖ وَعَنْ شِمَالِهٖ

نماز کے بعد دائیں اور بائیں جانب سے پھرنے کے بیان میں

(٣٠١) **عَنْ قَبِيْصَةَ بْنِ هُلْبٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَؤُمُّنَا فَيَنْصَرِفُ عَلٰى جَانِبَيْهِ جَمِيْعًا عَلٰى يَمِيْنِهٖ وَعَلٰى شِمَالِهٖ.** (حسن صحيح) صحيح ابی داؤد (٩٥٦)

ترجمہ: روایت ہے قبیصہ بن ہلب سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے کہ رسول اللہ ﷺ ہماری امامت کرتے تو پھر کر بیٹھتے دونوں طرف کبھی دائیں طرف اور کبھی بائیں طرف۔

فائدہ: اور اس باب میں عبداللہ بن مسعود اور انس اور عبداللہ بن عمرو اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہم سے روایت ہے کہا ابو عیسیٰ (امام ترمذیؒ) نے حدیث ہلب کی حسن ہے اور اسی پر عمل ہے اہل علم کا جس طرف چاہے پھر کر بیٹھے بائیں طرف یا داہنی طرف اور دونوں امر صحیح ہوئے ہیں رسول اللہ ﷺ سے اور مروی ہے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے کہ اگر انہیں کچھ حاجت ہوتی داہنی طرف تو پھر بیٹھتے اور اگر حاجت ہوتی بائیں طرف تو بائیں طرف۔

❀❀❀❀

١١٢ ۔ بَابُ : مَا جَآءَ فِيْ وَصْفِ الصَّلٰوةِ

پوری نماز کی ترکیب کے بیان میں

(٣٠٢) **عَنْ رِفَاعَةَ بْنِ رَافِعٍ: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ بَيْنَمَا هُوَ جَالِسٌ فِي الْمَسْجِدِ يَوْمًا– قَالَ رِفَاعَةُ: وَ نَحْنُ مَعَهٗ– اِذْ جَاءَهٗ رَجُلٌ كَالْبَدَوِيِّ فَصَلّٰى، فَاَخَفَّ صَلٰوتَهٗ ثُمَّ انْصَرَفَ فَسَلَّمَ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ : ((وَ عَلَيْكَ فَارْجِعْ فَصَلِّ فَاِنَّكَ لَمْ تُصَلِّ)) فَرَجَعَ فَصَلّٰى، ثُمَّ جَاءَ فَسَلَّمَ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ : ((وَ عَلَيْكَ فَارْجِعْ فَصَلِّ فَاِنَّكَ لَمْ تُصَلِّ))، مَرَّتَيْنِ اَوْ ثَلَاثًا كُلَّ ذٰلِكَ يَاْتِي النَّبِيَّ ﷺ فَيُسَلِّمُ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ فَيَقُوْلُ النَّبِيُّ ﷺ :((وَ عَلَيْكَ فَارْجِعْ فَصَلِّ فَاِنَّكَ لَمْ تُصَلِّ)) فَخَافَ النَّاسُ وَ كَبُرَ عَلَيْهِمْ اَنْ يَكُوْنَ مَنْ اَخَفَّ صَلٰوتَهٗ لَمْ يُصَلِّ، فَقَالَ الرَّجُلُ فِيْ اٰخِرِ ذٰلِكَ فَاَرِنِيْ وَ عَلِّمْنِيْ، فَاِنَّمَا اَنَا بَشَرٌ اُصِيْبُ وَ اُخْطِئُ فَقَالَ : ((اَجَلْ اِذَا قُمْتَ اِلَى الصَّلٰوةِ فَتَوَضَّأْ كَمَا**

اَمَرَكَ اللّٰهُ بِهٖ، ثُمَّ تَشَهَّدْ فَاَقِمْ اَيْضًا فَاِنْ كَانَ مَعَكَ قُرْآنٌ فَاقْرَأْ وَ اِلَّا فَاحْمَدِ اللّٰهَ، وَ كَبِّرْهُ وَ هَلِّلْهُ ثُمَّ ارْكَعْ فَاطْمَئِنَّ رَاكِعًا ثُمَّ اعْتَدِلْ قَائِمًا، ثُمَّ اسْجُدْ فَاعْتَدِلْ سَاجِدًا، ثُمَّ اجْلِسْ فَاطْمَئِنَّ جَالِسًا ثُمَّ قُمْ، فَاِذَا فَعَلْتَ ذٰلِكَ فَقَدْ تَمَّتْ صَلٰوتُكَ وَ اِنِ انْتَقَصْتَ مِنْهُ شَيْئًا انْتَقَصْتَ مِنْ صَلٰوتِكَ)).
قَالَ: وَ كَانَ هٰذَا أَهْوَنَ عَلَيْهِمْ مِنَ الْاُوْلٰى : اَنَّهٗ مَنِ انْتَقَصَ مِنْ ذٰلِكَ شَيْئًا انْتَقَصَ مِنْ صَلٰوتِهٖ وَ لَمْ تَذْهَبْ كُلُّهَا. (صحيح . المشكاة : ٨٠٤. صفة الصلاة . الارواء : ١/ ٣٢١، ٣٢٢) صحيح ابی داؤد (٨٠٣، ٨٠٧)

ترجمہ: روایت ہے رفاعہ بن رافع رضی اللہ عنہ سے کہ رسول اللہ ﷺ بیٹھے ہوئے تھے مسجد میں ایک دن۔ کہا رفاعہ نے اور ہم بھی ان کے پاس تھے اتنے میں آیا ایک مرد دیہاتی سا سو نماز پڑھی بہت ہلکی نماز پھر پھرا اور سلام کیا نبی ﷺ پر سو فرمایا نبی ﷺ نے اور تجھ پر بھی یعنی تجھ پر بھی سلام ہے پھر جا اور نماز پڑھ تو نے نماز نہیں پڑھی سو پھرا وہ مرد اور پھر نماز پڑھی پھر آیا اور سلام کیا پھر جواب دیا آپ ﷺ نے ویسا ہی اور فرمایا جا نماز پڑھ تو نے نماز نہیں پڑھی دو بار ایسا ہوا یا تین بار کہ ہر بار وہ آتا تھا اور سلام کرتا تھا نبی ﷺ پر اور آپ ﷺ جواب دے کر فرماتے تھے پھر اور نماز پڑھ تو نے نماز نہیں پڑھی سو گھبرا گئے لوگ اور بہت مشکل معلوم ہوئی ان کو یہ بات کہ جس نے ہلکی پڑھی نماز اس نے پڑھی ہی نہیں سو عرض کیا اس مرد نے آخر میں بتایئے اور سکھایئے مجھ کو میں آدمی ہوں بات سمجھتا بھی ہوں اور چوک بھی جاتا ہوں سو فرمایا آپ ﷺ نے اچھا جب کھڑا ہو تو نماز کو تو وضو کر جیسا بتلایا اللہ نے پھر شہادتین پڑھ یعنی اذان دے پھر تکبیر کہہ سو اگر تجھے کچھ قرآن یاد ہو تو پڑھ اور نہیں تو اللہ کی تعریف کر اور بزرگی بیان کر اور لا اله الا الله کہہ پھر رکوع کر اور خوب ٹھہر رکوع میں پھر خوب سیدھا کھڑا ہو جا پھر سجدہ کر اور خوب برابر سجدہ کر پھر بیٹھ اور خوب ٹھہر بیٹھنے میں پھر کھڑا ہو جا تو جب ایسا کر چکا تو پوری ہوگئی تیری نماز اور اگر کچھ گھٹایا اس میں سے تو اتنا ہی گھٹایا تو نے اپنی نماز میں سے اور اس بات سے بڑی آسانی ہوئی ان پر یعنی صحابہ پر بہ نسبت پہلی بات کے کہ جس نے کچھ گھٹایا نماز میں سے تو اتنا ہی نقصان ہوا جتنا گھٹایا یہ نہیں کہ ساری نماز جاتی رہی یعنی پہلی بات سے صحابہ بہت گھبرائے دوسری بات سے تسکین ہوگئی۔

فائدہ : اور اس باب میں ابو ہریرہ اور عمار بن یاسر سے بھی روایت ہے کہا ابو عیسیٰ (امام ترمذیؒ) نے حدیث رفاعہ کی حسن ہے اور مروی ہے یہ کئی سندوں سے انہیں سے۔

(٣٠٣) عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ دَخَلَ الْمَسْجِدَ فَدَخَلَ رَجُلٌ فَصَلّٰى، ثُمَّ جَاءَ فَسَلَّمَ عَلَى النَّبِیِّ ﷺ، فَرَدَّ عَلَيْهِ السَّلَامَ، فَقَالَ: ((اِرْجِعْ فَصَلِّ فَاِنَّكَ لَمْ تُصَلِّ))، فَرَجَعَ الرَّجُلُ فَصَلّٰى كَمَا كَانَ صَلّٰى، ثُمَّ جَاءَ اِلَى النَّبِیِّ ﷺ فَسَلَّمَ عَلَيْهِ، فَرَدَّ عَلَيْهِ فَقَالَ لَهٗ: ((اِرْجِعْ فَصَلِّ فَاِنَّكَ لَمْ تُصَلِّ))، حَتّٰى فَعَلَ ذٰلِكَ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ، فَقَالَ لَهُ الرَّجُلُ: وَالَّذِیْ بَعَثَكَ بِالْحَقِّ مَا اُحْسِنُ غَيْرَ هٰذَا،

فَعَلِّمْنِیْ، فَقَالَ: ((اِذَا قُمْتَ اِلَی الصَّلٰوةِ فَکَبِّرْ، ثُمَّ اقْرَأْ بِمَا تَیَسَّرَ مَعَكَ مِنَ الْقُرْآنِ، ثُمَّ ارْکَعْ حَتّٰی تَطْمَئِنَّ رَاکِعًا، ثُمَّ ارْفَعْ حَتّٰی تَعْتَدِلَ قَائِمًا، ثُمَّ اسْجُدْ حَتّٰی تَطْمَئِنَّ سَاجِدًا، ثُمَّ ارْفَعْ حَتّٰی تَطْمَئِنَّ جَالِسًا، وَافْعَلْ ذٰلِكَ فِیْ صَلٰوتِكَ کُلِّهَا))۔ (صحیح) (صفة الصلاة) الارواء (۲۸۹) صحیح ابی داؤد (۸۰۲)

ترجمہ: روایت ہے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ رسول اللہ ﷺ مسجد میں آئے اور ایک مرد بھی آیا سو اس نے نماز پڑھی پھر آیا اور سلام کیا نبی ﷺ کو سو جواب دیا آپ ﷺ نے اس کو سلام کا اور فرمایا جا پھر نماز پڑھ تو نے نماز نہیں پڑھی پھر گیا وہ مرد اور پڑھی نماز جیسے پہلے پڑھی تھی پھر آیا اور سلام کیا نبی ﷺ کو سو آپ ﷺ نے جواب دیا اور فرمایا جا نماز پڑھ تو نے نماز نہیں پڑھی ایسا ہی تین بار کیا سو عرض کیا اس مرد نے قسم ہے اس کی جس نے بھیجا آپ ﷺ کو حق کے ساتھ اس سے اچھی نہیں پڑھ سکتا میں سو مجھے سکھلا دیئے تو فرمایا آپ ﷺ نے جب کھڑا ہو تو نماز کو تکبیر کہہ پھر پڑھ قرآن جو ہو سکے پھر رکوع کر اور ٹھہر رکوع میں پھر اٹھ کھڑا ہو، یہاں تک کہ سیدھا کھڑا ہو جائے پھر سجدہ کر کہ خوب ٹھہرے سجدے میں پھر اٹھ یہاں تک کہ خوب بیٹھے اطمینان سے اور ایسا ہی کر اپنی ساری نماز میں یعنی یہ ایک رکعت کی ترکیب ہوئی اب سب رکعتیں اسی طرح ادا کر۔

فائدہ: کہا ابوعیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور روایت کی یہ حدیث ابن نمیر نے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے انہوں نے سعید مقبری سے انہوں نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے اور نہیں ذکر کیا اس میں سعید مقبری کے باپ کا کہ وہ روایت کرتے ہیں ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے اور روایت یحییٰ بن سعید کی عبیداللہ بن عمر سے زیادہ صحیح ہے اور سعید مقبری کو سماع ہے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے اور روایت کی انہوں نے اپنے باپ سے اور ان کے باپ نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے اور نام سعید مقبری کا کیسان ہے اور کنیت ان کی ابوسعید ہے۔

❀ ❀ ❀ ❀

(۳۰۴) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ عَطَاءٍ، عَنْ أَبِیْ حُمَیْدِ السَّاعِدِیِّ قَالَ: سَمِعْتُهٗ وَ هُوَ فِیْ عَشَرَةٍ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِیِّ ﷺ اَحَدُهُمْ اَبُوْقَتَادَةَ بْنِ رِبْعِیٍّ یَقُوْلُ: اَنَا اَعْلَمُکُمْ بِصَلٰوةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ، قَالُوْا: مَا کُنْتَ أَقْدَمَنَا لَهٗ صُحْبَةً وَلَا اَکْثَرَ ((لَهٗ اِتْیَانًا ؟ قَالَ: بَلٰی قَالُوْا: فَاعْرِضْ، فَقَالَ: کَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِذَا قَامَ اِلَی الصَّلٰوةِ اعْتَدَلَ قَائِمًا وَ رَفَعَ یَدَیْهِ حَتّٰی یُحَاذِیَ بِهِمَا مَنْکِبَیْهِ، فَاِذَا أَرَادَ اَنْ یَرْکَعَ رَفَعَ یَدَیْهِ حَتّٰی یُحَاذِیَ بِهِمَا مَنْکِبَیْهِ، ثُمَّ قَالَ: ((اَللّٰهُ اَکْبَرُ)) وَرَکَعَ ثُمَّ اعْتَدَلَ، فَلَمْ یُصَوِّبْ رَاْسَهٗ وَ لَمْ یُقْنِعْ، وَوَضَعَ یَدَیْهِ عَلٰی رُکْبَتَیْهِ، ثُمَّ قَالَ: ((سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ))، وَ رَفَعَ یَدَیْهِ وَ اعْتَدَلَ، حَتّٰی یَرْجِعَ کُلُّ عَظْمٍ فِیْ مَوْضِعِهٖ مُعْتَدِلًا، ثُمَّ هَوٰی اِلَی الْاَرْضِ سَاجِدًا، ثُمَّ قَالَ: ((اَللّٰهُ اَکْبَرُ)) ثُمَّ جَافٰی عَضُدَیْهِ عَنْ اِبْطَیْهِ وَ فَتَخَ اَصَابِعَ رِجْلَیْهِ ثُمَّ ثَنٰی رِجْلَهُ الْیُسْرٰی وَ قَعَدَ عَلَیْهَا، ثُمَّ اعْتَدَلَ حَتّٰی یَرْجِعَ کُلُّ عَظْمٍ فِیْ مَوْضِعِهٖ مُعْتَدِلًا ثُمَّ هَوٰی سَاجِدًا ثُمَّ قَالَ: ((اَللّٰهُ اَکْبَرُ)) ثُمَّ ثَنٰی رِجْلَهٗ وَ قَعَدَ وَ اعْتَدَلَ حَتّٰی یَرْجِعَ کُلُّ عَظْمٍ فِیْ مَوْضِعِهٖ، ثُمَّ نَهَضَ، ثُمَّ صَنَعَ فِی الرَّکْعَةِ الثَّانِیَةِ مِثْلَ ذٰلِكَ، حَتّٰی

إِذَا قَامَ مِنَ السَّجْدَتَيْنِ كَبَّرَ وَ رَفَعَ يَدَيْهِ حَتّٰى يُحَاذِيَ بِهِمَا مَنْكِبَيْهِ، كَمَا صَنَعَ حِيْنَ افْتَتَحَ الصَّلٰوةَ، ثُمَّ صَنَعَ كَذٰلِكَ حَتّٰى كَانَتِ الرَّكْعَةُ الَّتِيْ تَنْقَضِيْ فِيْهَا صَلٰوتُهٗ أَخَّرَ رِجْلَهُ الْيُسْرٰى وَ قَعَدَ عَلٰى شِقِّهٖ مُتَوَرِّكًا، ثُمَّ سَلَّمَ. (صحيح) الارواء (٣٠٥) صحيح ابی داؤد (٧٢٠، ٧٢١) الروض (٩٨٨)

ترجمہ: روایت ہے محمد بن عمرو بن عطاء سے وہ روایت کرتے ہیں ابوحمید ساعدی سے کہا محمد بن عمرو نے سنا میں نے ابوحمید کو اور وہ دس صحابیوں میں بیٹھے تھے کہ ان میں ابوقتادہ ربعی بھی تھے کہتے تھے ابوحمید میں تم سب سے بہتر جانتا ہوں نماز رسول اللہ ﷺ کی وہ بولے تم کچھ ہم سے پہلے نہیں آئے تھے آپ ﷺ کی صحبت میں اور نہ ہم سے زیادہ آمدورفت رکھتے تھے بولے ابوحمید یہ تو سچ ہے سو کہا سب صحابہ نے بیان کرو' تو کہا ابوحمید نے رسول اللہ ﷺ کھڑے ہوتے نماز کو تو سیدھے کھڑے ہو جاتے اور دونوں ہاتھ اٹھاتے شانوں کے برابر پھر جب ارادہ کرتے رکوع کا دونوں ہاتھ اٹھاتے شانوں تک پھر کہتے اللہ اکبر اور رکوع میں چلے جاتے پھر خوب برابر رہتے اور نہ جھکاتے سر اپنا اور نہ بلند کرتے یعنی سر اور پیٹھ برابر رکھتے دونوں پنجے زانوؤں پر رکھتے پھر کہتے سمع الله لمن حمده یعنی سنا اللہ نے اس کی بات کو جس نے اس کی تعریف کی اور بلند کرتے دونوں ہاتھ یعنی جیسا رکوع میں جاتے وقت کیا تھا پھر سیدھے کھڑے ہو جاتے کہ ہر ہڈی اپنی جگہ پر آ جاتی پھر جھکتے زمین کی طرف سجدہ کو پھر کہتے اللہ اکبر اور جدا رکھتے اپنی باہیں بغلوں سے اور کھلے رکھتے انگلیاں اپنے پیروں کی پھر بایاں پیر موڑ کر اس پر بیٹھ جاتے پھر برابر بیٹھ جاتے کہ ہو جاتی ہر ہڈی اپنی جگہ میں پھر جھکتے سجدے کو اور کہتے اللہ اکبر پھر موڑتے پیر اور سیدھے بیٹھتے کہ ہر ہڈی اپنی جگہ میں پہنچ جاتی پھر اٹھتے اور ایسا ہی دوسری رکعت میں بھی کرتے یہاں تک کہ دو رکعتوں کے بعد اٹھتے تو اللہ اکبر کہتے اور دونوں ہاتھ اٹھاتے شانوں تک یعنی تیسری رکعت کو جب اٹھتے جب بھی رفع یدین کرتے جیسا کیا تھا نماز شروع کے وقت پھر ایسا ہی کرتے رہتے یہاں تک کہ جب وہ رکعت ہوتی کہ جس میں پوری ہوتی نماز ان کی یعنی آخری رکعت میں پیچھے کر دیتے بایاں پیر داہنی طرف نکال دیتے اور بیٹھ جاتے سرین پر اور سلام پھیر دیتے۔

فائدہ: کہا ابوعیسیٰ (امام ترمذیؒ) نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور اذا قام من السجدتین سے مراد یہ ہے کہ جب کھڑے ہوتے دو رکعت پڑھ کر تو رفع یدین کرتے، روایت کی ہم سے محمد بن بشار اور حسن بن علی حلوانی اور کئی لوگوں نے ابوعاصم سے انہوں نے عبدالحمید بن جعفر سے انہوں نے محمد بن عمرو بن عطاء سے کہا محمد نے سنا میں نے ابوحمید ساعدی سے کہ بیٹھے تھے دس صحابیوں میں رسول اللہ ﷺ کے اس میں ابوقتادہ ربعی بھی تھے سو ذکر کیا یحییٰ بن سعید کی حدیث کی مانند معنی میں اور زیادہ کیا ابوعاصم نے اس روایت میں بواسطہ عبدالحمید بن جعفر کے کہ کہا سب صحابیوں نے ابوحمید کو سچ کہا تم نے اسی طرح نماز پڑھی رسول اللہ ﷺ نے۔

❀❀❀❀

(٣٠٥) عَنْ عَبْدِ الْحَمِيْدِ بْنِ جَعْفَرٍ هٰذَا الْحَرْفَ: قَالُوْا: صَدَقْتَ ؛ هٰكَذَا صَلَّى النَّبِيُّ ﷺ.

(صحيح: انظر ما قبله)

ترجمہ: روایت ہے عبدالحمید بن جعفر سے یہ الفاظ "کہا انہوں نے کہ تو نے سچ کہا اسی طرح نماز پڑھی نبی ﷺ نے"۔

١١٣ - بَابُ : مَا جَآءَ فِي الْقِرَاءَةِ فِي صَلَاةِ الصُّبْحِ

صبح کی نماز کی قراءت کے بیان میں

(٣٠٦) عَنْ زِيَادِ بْنِ عِلَاقَةَ عَنْ عَمِّهِ قُطْبَةَ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقْرَأُ فِي الْفَجْرِ: ﴿ وَالنَّخْلَ بَاسِقٰتٍ ﴾ [ق:١٠] فِي الرَّكْعَةِ الْأُوْلٰى. (صحيح) الارواء (٢/٦٣) الروض النفير (٨٣٩)

ترجمہ: روایت ہے زیاد بن علاقہ سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے چچا قطبہ بن مالک سے کہا قطبہ نے سنا میں نے رسول اللہ ﷺ کو پڑھتے تھے صبح کی نماز میں والنخل باسقات یعنی سورۂ قاف پہلی رکعت میں۔

فائدہ: اور اس باب میں عمرو بن حریث اور جابر بن سمرہ اور عبداللہ بن سائب اور ابو برزہ اور ام سلمہ رضی اللہ عنھم سے بھی روایت ہے کہ ابوعیسیٰ (امام ترمذیؒ) نے حدیث قطبہ بن مالک کی حسن ہے صحیح ہے اور مروی ہے رسول اللہ ﷺ سے کہ پڑھی آپ ﷺ نے صبح کی نماز میں سورۂ واقعہ اور مروی ہے کہ پڑھتے تھے صبح کی نماز میں ساٹھ آیتوں سے سو آیتوں تک اور مروی ہے اذا الشمس کورت بھی پڑھی اور مروی ہے عمر رضی اللہ عنہ نے لکھا ابوموسیٰ کو کہ صبح میں طوال مفصل پڑھو، کہا ابوعیسیٰ (امام ترمذی) نے اسی پر عمل ہے اہل علم کا اور یہی کہتے ہیں سفیان ثوری اور ابن مبارک اور شافعی، مترجم کہتا ہے سورۂ حجرات سے آخر تک مفصل ہے۔ اور حجرات سے بروج تک طوال اور بروج سے لم یکن تک اوساط اور وہاں سے اخیر تک قصار مفصل ہے۔

❀ ❀ ❀ ❀

١١٤ - بَابُ : مَا جَاءَ فِي الْقِرَائَةِ فِي الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ

ظہر اور عصر کی قراءت کے بیان میں

(٣٠٧) عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ يَقْرَأُ فِي الظُّهْرِ بِالْعَصْرِ وَالسَّمَآءِ ذَاتِ الْبُرُوْجِ، وَالسَّمَآءِ وَالطَّارِقِ وَ شِبْهِهِمَا. (حسن صحيح، صفة الصلاة : ٩٤) صحيح ابی داؤد (٧٦٧)

ترجمہ: روایت ہے جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے کہ رسول اللہ ﷺ پڑھتے تھے ظہر اور عصر میں والسماء ذات البروج اور والسماء والطارق اور مانند اس کے۔

فائدہ: اور اس باب میں خباب اور ابوسعید اور ابوقتادہ اور زید بن ثابت اور براء رضی اللہ عنھم سے بھی روایت ہے کہا ابوعیسیٰ (امام ترمذیؒ) نے حدیث جابر بن سمرہ کی حسن ہے صحیح ہے اور مروی ہے نبی ﷺ سے کہ پڑھی آپ ﷺ نے ظہر میں الم تنزیل سجدہ اور مروی ہے ظہر میں پہلی رکعت میں تیس آیتوں کے برابر پڑھتے اور دوسری رکعت میں پندرہ آیتوں کے برابر اور مروی

ہے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے انہوں نے لکھا ابوموسیٰ کو کہ پڑھو ظہر میں اوساط مفصل اور مروی ہے بعض اہل علم سے قرأت نماز عصر کی برابر ہے نماز مغرب کی قرأت کے اور پڑھے عصر میں قصار مفصل، اور روایت ہے ابراہیم نخعی سے کہ وہ نماز مغرب اور عصر میں قرأت برابر پڑھتے اور کہا ابراہیم نے ظہر کی قرأت عصر کی قرأت سے چوگنی ہے۔

❀❀❀❀

۱۱۵۔ بَابُ : مَا جَآءَ فِي الْقِرَاءَةِ فِي الْمَغْرِبِ

مغرب کی قراءت کے بیان میں

(۳۰۸) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ : عَنْ أُمِّهِ أُمِّ الْفَضْلِ قَالَتْ: خَرَجَ إِلَيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَهُوَ عَاصِبٌ رَأْسَهُ فِي مَرَضِهِ فَصَلَّى الْمَغْرِبَ فَقَرَأَ بِالْمُرْسَلَاتِ، فَمَا صَلَّاهَا بَعْدُ حَتّٰى لَقِيَ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ.

(اسناده صحيح) (صفة الصلاة) صحيح ابي داؤد (۷۷۱)

ترجمہ: روایت ہے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے وہ روایت کرتے ہیں ام فضل اپنی ماں سے کہا ماں ان کی نے نکلے ہماری طرف رسول اللہ ﷺ اور وہ سر پر پٹی باندھے ہوئے تھے بیماری میں سو پڑھی مغرب کی نماز اور پڑھی والمرسلات پھر نہ پڑھا اس کو یہاں تک کہ ملاقات کی پروردگار تعالیٰ شانہ سے۔

فائدہ : اور اس باب میں جبیر بن مطعم اور ابن عمر اور ابوایوب اور زید بن ثابت سے بھی روایت ہے کہا حدیث ام فضل کی حسن ہے صحیح ہے اور مروی ہے نبی ﷺ سے کہ پڑھی آپ ﷺ نے سورۂ اعراف مغرب کی دونوں رکعتوں میں اور سورۂ طور بھی آپ سے مغرب میں مروی ہے اور مروی ہے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے کہ انہوں نے لکھا ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ کو کہ پڑھو مغرب میں قصار مفصل اور مروی ہے ابوبکر سے کہ انہوں نے پڑھی مغرب میں قصار مفصل کہا ابوعیسیٰ (امام ترمذیؒ) نے اسی پر عمل ہے اہل علم کا اور یہی کہتے ہیں ابن مبارک اور احمد اور اسحاق اور کہا شافعی نے اور مذکور ہے امام مالک سے کہ وہ مکروہ کہتے ہیں لمبی سورتیں پڑھنا مغرب میں جیسے والطّور والمرسلات ہے کہا شافعی نے میں اسے مکروہ نہیں جانتا ہوں بلکہ ان کا پڑھنا مغرب میں مستحب کہتا ہوں۔

❀❀❀❀

۱۱۶۔ بَابُ : مَا جَآءَ فِي الْقِرَاءَةِ فِي صَلٰوةِ الْعِشَآءِ

عشاء کی قراءت کے بیان میں

(۳۰۹) عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ بُرَيْدَةَ، عَنْ أَبِيْهِ قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَقْرَأُ فِي الْعِشَآءِ الْآخِرَةِ بِالشَّمْسِ وَضُحٰهَا وَنَحْوِهَا مِنَ السُّوَرِ. (اسناده صحيح . صفة الصلاة : ۹۷)

ترجمہ: روایت ہے عبداللہ بن بریدہ سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے کہ رسول اللہ ﷺ عشاء کی نماز میں والشمس وضحٰہا اور مانند ان کی سورتیں پڑھتے تھے۔

فائدہ: اور اس باب میں براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے کہا ابوعیسیٰ نے حدیث بریدہ کی حسن ہے اور مروی ہے نبی ﷺ سے کہ عشاء میں آپ ﷺ نے سورہ والتین پڑھی اور مروی ہے کہ عثمان رضی اللہ عنہ نے عشاء میں اوساط مفصل پڑھی تھی مثل سورۂ منافقین وغیرہ کے اور مروی ہے صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین اور تابعین سے اس سے کم بھی پڑھنا اور زیادہ بھی گویا ان کے نزدیک اس میں اختیار ہے پڑھنے والے کا اور سب سے اچھی اس باب میں یہ روایت ہے کہ پڑھتے تھے رسول اللہ ﷺ والشمس وضحٰھا والتین والزیتون نماز عشاء میں۔

(۳۱۰) **عَنِ الْبَرَآءِ بْنِ عَازِبٍ: اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ قَرَأَ فِی الْعِشَآءِ الْآخِرَةِ بِالتِّیْنِ وَالزَّیْتُوْنِ.** (صحیح) ((صفة الصلاة))

ترجمہ: روایت ہے براء بن عازب سے کہ نبی ﷺ نے عشاء میں والتین والزیتون پڑھی۔

فائدہ: اور یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

❀❀❀❀

۱۱۷۔ بَابُ: مَا جَآءَ فِی الْقِرَاءَةِ خَلْفَ الْاِمَامِ

امام کے پیچھے قرآن پڑھنے کے بیان میں

(۳۱۱) **عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ: صَلّٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ الصُّبْحَ، فَثَقُلَتْ عَلَیْهِ الْقِرَاءَةُ، فَلَمَّا انْصَرَفَ قَالَ: ((اِنِّیْ أَرَاكُمْ تَقْرَءُوْنَ وَرَاءَ اِمَامِكُمْ؟)) قَالَ: قُلْنَا: یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِیْ وَاللّٰهِ! قَالَ: ((لَا تَفْعَلُوْا اِلَّا بِاُمِّ الْقُرْآنِ، فَاِنَّهٗ لَا صَلٰوةَ لِمَنْ لَّمْ یَقْرَأْ بِهَا)).** (ضعیف عند الالبانی) ضعیف ابی داؤد (۱۴۶)
بعض محققین نے اس کو صحیح قرار دیا ہے۔

ترجمہ: روایت ہے عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے کہا پڑھی رسول اللہ ﷺ نے صبح کی نماز تو مشکل ہوا ان کو قرآن پڑھنا پھر جب پڑھ چکے تو فرمایا شائد تم قرأت کرتے ہو امام کے پیچھے، کہا راوی نے ہاں یارسول اللہ ﷺ قسم ہے اللہ کی فرمایا آپ ﷺ نے ایسا نہ کرو مگر پڑھو سورۂ فاتحہ جو نہ پڑھے اس کی تو نماز ہی نہ ہوئی۔

فائدہ: اور اس باب میں ابوہریرہ رضی اللہ عنہ اور عائشہ رضی اللہ عنہا اور انس رضی اللہ عنہ اور ابوقتادہ رضی اللہ عنہ اور عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے کہ کہا ابوعیسیٰ (امام ترمذیؒ) نے حدیث عبادہ کی حسن ہے اور روایت کی یہ حدیث زہری نے محمود بن ربیع سے انہوں نے عبادہ بن صامت سے انہوں نے نبی ﷺ سے کہ فرمایا آپ ﷺ نے اس کی تو نماز ہی نہیں جو نہ پڑھے سورۂ فاتحہ اور یہ روایت بہت صحیح

ہے اور اسی پر عمل ہے امام کے پیچھے قرآن پڑھنے کے باب میں اکثر علمائے صحابہ ﷡ اور تابعین کا یہی قول ہے مالک بن انس اور ابن مبارک اور شافعی اور احمد اور اسحاق کا کہ کہتے ہیں پڑھ لے امام کے پیچھے۔

❁❁❁❁

۱۱۸ـ بَابُ : مَا جَآءَ فِيْ تَرْكِ الْقِرَاءَةِ خَلْفَ الْإِمَامِ إِذَا جَهَرَ الْإِمَامُ بِالْقِرَاءَةِ

اس بیان میں کہ جب امام بلند آواز سے قراءت کرے تو مقتدی قراءت نہ کرے

(۳۱۲) عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ اِنْصَرَفَ مِنْ صَلٰوةٍ جَهَرَ فِيْهَا بِالْقِرَاءَةِ، فَقَالَ: ((هَلْ قَرَأَ مَعِيَ اَحَدٌ مِّنْكُمْ آنِفًا؟)) فَقَالَ رَجُلٌ: نَعَمْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، قَالَ: ((اِنِّيْ اَقُوْلُ مَالِيْ اُنَازَعُ الْقُرْآنَ ؟)) قَالَ: فَانْتَهَى النَّاسُ عَنِ الْقِرَاءَةِ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فِيْمَا يَجْهَرُ فِيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مِنَ الصَّلٰوةِ بِالْقِرَاءَةِ، حِيْنَ سَمِعُوْا ذٰلِكَ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ)).

(صحيح، صفة الصلاة : ۷۹) صحيح ابى داؤد (۷۸۱)

ترجمہ: روایت ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ رسول اللہ ﷺ پھر کر بیٹھے ایسی نماز کے بعد کہ جس میں قرأت زور سے پڑھی جاتی تھی اور فرمایا کیا کسی نے تم میں سے میرے ساتھ قرأت کی ابھی تو عرض کیا ایک مرد نے ہاں یارسول اللہ فرمایا آپ ﷺ نے میں بھی کہتا تھا کیا ہوا مجھ کو چھنا جاتا ہے مجھ سے قرآن، کہا راوی نے پھر باز آ گئے لوگ قرأت سے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ان نمازوں میں جن نمازوں میں رسول اللہ ﷺ زور سے پڑھتے تھے جب یہ بات سنی رسول اللہ ﷺ سے۔

فائدہ: اور اس باب میں ابن مسعود اور عمران بن حصین اور جابر بن عبداللہ سے بھی روایت ہے کہا ابو عیسیٰ (امام ترمذیؒ) نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور ابن اکیمہ لیثی کا نام عمارہ ہے اور عمرو بن اکیمہ کہتے ہیں اور روایت کیا بعض اصحاب زہری نے اس حدیث کو اور روایت کیا اس میں قَالَ قَالَ الزُّهْرِيُّ فَانْتَهَى النَّاسُ عَنِ الْقِرَاءَةِ حِيْنَ سَمِعُوْا ذٰلِكَ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. یعنی کہا زہری نے پھر باز رہے لوگ قرأت سے جب سنی رسول اللہ ﷺ سے یہ بات اور اس حدیث سے کچھ اعتراض نہیں ہوسکتا اس پر جو کہتا ہے کہ قرات درست ہے امام کے پیچھے اس لیے کہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ جو اس حدیث کے راوی ہیں وہی روایت کرتے ہیں نبی ﷺ سے کہ جو پڑھے کوئی سی نماز اور نہ پڑھے اس میں سورۂ فاتحہ تو وہ نماز ناقص ہے کامل نہیں سو کہا اس نے جو حدیث لیتا تھا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے میں کبھی ہوتا ہوں امام کے پیچھے تو کہا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے امام کے پیچھے دل میں پڑھ لے سورۂ فاتحہ، اور روایت کی ابو عثمان نہدی نے وہ روایت کرتے ہیں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ حکم دیا مجھ کو رسول اللہ ﷺ نے کہ خوب پکاروں میں کہ نماز نہیں ہوتی بغیر سورۂ فاتحہ کے اور اصحاب حدیث نے اختیار کیا ہے کہ نہ پڑھے امام کے ساتھ جب امام

زور سے پڑھتا ہو مگر پیچھے لگا رہے سکتوں کے، یعنی امام جب ایک کلمہ پڑھ کے سکتہ کرے جب تک مقتدی بھی وہ کلمہ پڑھ لے اور اختلاف ہے علماء کا امام کے پیچھے پڑھنے میں سود یکھا ہے اور تجویز کیا ہے اکثر علمائے صحابہ رضی اللہ عنہم اجمعین اور تابعین نے جو ان کے بعد تھے امام کے پیچھے پڑھنے کو اور یہی قول ہے مالک اور ابن مبارک اور شافعی کا اور احمد اور اسحاق رحمۃ اللہ علیہم کا اور مروی ہے عبداللہ بن مبارک سے کہ کہا انہوں نے میں پڑھتا ہوں امام کے پیچھے اور آدمی بھی پڑھتے ہیں مگر ایک گروہ اہل کوفہ سے اور جانتا ہوں میں کہ جو نہ پڑھے اس کی بھی نماز جائز ہو جاتی ہے اور تشدد کیا ہے بعض لوگوں نے فاتحہ کے نہ پڑھنے پر اور کہا ہے کہ کبھی نماز جائز ہی نہیں ہوتی جو فاتحہ نہ پڑھے امام کے پیچھے ہو یا اکیلا ہو اور ان کا مذہب حدیث عبادہ بن صامت کے موافق ہے کہ جو مروی ہے نبی ﷺ سے اور وہ اس باب کے آگے کے باب میں گزری اور عبادہ بن صامت ہمیشہ پڑھتے رہے سورۂ فاتحہ بعد نبی ﷺ کے امام کے پیچھے بھی اور عمل کیا قول نبی ﷺ پر کہ نماز ہوتی ہی نہیں بغیر سورۂ فاتحہ کے اور یہی قول ہے شافعی اور اسحاق کا اور جو ان کے سوا ہیں اور احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ جو آپ نے فرمایا لَا صَلٰوةَ لِمَنْ لَمْ يَقْرَأْ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ اس سے مراد یہ ہے کہ جب اکیلا پڑھتا ہو اور حجت لائے جابر بن عبداللہ کی حدیث کو کہ کہا جس نے نہ پڑھی اس میں فاتحہ تو اس کی نماز ہی نہیں ہوئی مگر جب ہو امام کے پیچھے کہا احمد بن حنبل نے جابر صحابی ہیں رسول اللہ ﷺ کے اور یہ تاویل کرتے ہیں آپ ﷺ کی اس حدیث کو لَا صَلٰوةَ لِمَنْ لَّمْ يَقْرَأْ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ یعنی جو فاتحہ نہ پڑھے اس کی نماز نہیں ہوتی اور کہتے ہیں جابر مراد اس سے وہ ہے جو اکیلا نماز پڑھتا ہو اور اختیار کیا احمد بن حنبل نے باوجود اس کے بھی فاتحہ پیچھے امام کے پڑھنے کو اور روایت کی ہم سے اسحاق بن منصور انصاری نے انہوں نے معن سے انہوں نے مالک سے انہوں نے ابونعیم وہب بن کیسان سے کہ سنا انہوں نے جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما کو کہ کہتے تھے کہ جس نے پڑھی ایک رکعت کہ نہ پڑھے اس میں سورہ فاتحہ تو اس نے نماز ہی نہیں پڑھی مگر یہ کہ ہو پیچھے امام کے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

❀ ❀ ❀ ❀

(۳۱۳) عَنْ أَبِي نُعَيْمٍ وَهْبِ بْنِ كَيْسَانَ: أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِاللّٰهِ يَقُوْلُ: مَنْ صَلّٰى رَكْعَةً لَمْ يَقْرَأْ فِيْهَا بِأُمِّ الْقُرْآنِ فَلَمْ يُصَلِّ إِلَّا أَنْ يَكُوْنَ وَرَاءَ الْإِمَامِ. (صحيح موقوف، الارواء: ۲/ ۲۷۳)

ترجمہ: روایت ہے ابونعیم وہب بن کیسان سے کہ سنا انہوں نے جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما کو کہ کہتے تھے کہ جس نے پڑھی ایک رکعت کہ نہ پڑھے اس میں سورہ فاتحہ تو اس نے نماز ہی نہیں پڑھی مگر یہ کہ ہو امام کے پیچھے۔

❀ ❀ ❀ ❀

۱۱۹۔ بَابُ : مَا جَآءَ مَا يَقُولُ عِنْدَ دُخُولِهِ الْمَسْجِدِ

مسجد میں داخل ہوتے وقت کی دعا کے بیان میں

(۳۱۴) عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ الْحَسَنِ عَنْ أُمِّهٖ فَاطِمَةَ بِنْتِ الْحُسَيْنِ عَنْ جَدَّتِهَا فَاطِمَةَ الْكُبْرٰى قَالَتْ: كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ إِذَا دَخَلَ الْمَسْجِدَ صَلّٰى عَلٰى مُحَمَّدٍ وَسَلَّمَ، وَقَالَ: ((رَبِّ اغْفِرْلِي ذُنُوبِي وَافْتَحْ لِي أَبْوَابَ رَحْمَتِكَ))، وَ إِذَا خَرَجَ صَلّٰى عَلٰى مُحَمَّدٍ وَسَلَّمَ، وَقَالَ: ((رَبِّ اغْفِرْلِي ذُنُوبِي وَافْتَحْ لِي أَبْوَابَ فَضْلِكَ)).

(صحيح : دون جملة المغفرة . تخريج فضل الصلاة على النبي ﷺ : ۷۲ - ۷۳. تخريج الكلم الطيب ۱۶۳. تمام المنة : ۲۹۰) یہ منقطع ہے۔ فاطمہ بنت حسین نے فاطمہ کبریٰ کو نہیں پایا۔ نیز اس میں لیث راوی ضعیف ہے۔

ترجمہ: روایت ہے عبداللہ بن حسن سے وہ روایت کرتے ہیں اپنی ماں سے جو فاطمہ بنت حسین ہیں وہ روایت کرتے ہیں اپنی دادی سے جو فاطمہ کبریٰ ہیں کہا فاطمہ کبریٰ رضی اللہ عنہا نے رسول اللہ ﷺ جب مسجد میں جاتے تو درود بھیجتے اوپر محمد ﷺ کے اور سلام یعنی اپنے اوپر اور کہتے یا رب بخش گناہ میرے اور کھول دے میرے لیے دروازے رحمت کے اور جب باہر نکلتے تو رحمت مانگتے اپنے لیے اور سلامتی اور کہتے اے رب بخش گناہ میرے اور کھول دے میرے لیے دروازے اپنے فضل کے۔

فائدہ: کہا علی بن حجر رحمہ اللہ نے کہا اسماعیل بن ابراہیم نے پھر ملاقات کی میں نے عبداللہ بن حسن سے مکہ میں اور پوچھا میں نے اس حدیث کو تو کہا جب داخل ہوتے آپ ﷺ مسجد میں کہتے رب افتح لی ابواب رحمتك اور جب نکلتے کہتے رب افتح لی ابواب فضلك اور اس باب میں ابوحمید اور ابواسید اور ابوہریرہ سے بھی روایت ہے کہا ابوعیسیٰ رحمہ اللہ نے حدیث فاطمہ کی حسن ہے اور اسناد میں اس کی متصل نہیں اور فاطمہ بنت حسین نے نہیں پایا فاطمہ کبریٰ رضی اللہ عنہا کو کہ وہ تو بعد آپ ﷺ کے تھوڑے مہینے زندہ رہیں۔

(۳۱۵) وَقَالَ عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ : قَالَ إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ : فَلَقِيتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنِ الْحَسَنِ بِمَكَّةَ ، فَسَأَلْتُهُ عَنْ هٰذَا الْحَدِيثِ فَحَدَّثَنِي بِهٖ قَالَ: كَانَ إِذَا دَخَلَ قَالَ : ((رَبِّ افْتَحْ لِي أَبْوَابَ رَحْمَتِكَ)) ، وَ إِذَا خَرَجَ قَالَ: ((رَبِّ افْتَحْ لِي أَبْوَابَ فَضْلِكَ)). (صحيح عند الالبانى) بعض محققین کہتے ہیں انقطاع کی وجہ سے ضعیف ہے۔ دیکھیں حدیث سابقہ

ترجمہ: کہا علی بن حجر رحمہ اللہ نے کہا اسماعیل بن ابراہیم نے پھر ملاقات کی میں نے عبداللہ بن حسن سے مکہ میں اور پوچھا میں نے اس حدیث کو تو کہا جب داخل ہوتے آپ ﷺ مسجد میں کہتے رَبِّ افْتَحْ لِي بَابَ رَحْمَتِكَ اور جب نکلتے تو فرماتے رَبِّ افْتَحْ لِي أَبْوَابَ فَضْلِكَ۔

۱۲۰۔ بَابُ : مَا جَآءَ إِذَا دَخَلَ أَحَدُكُمُ الْمَسْجِدَ فَلْيَرْكَعْ رَكْعَتَيْنِ

اس بیان میں کہ جب کوئی مسجد میں جائے تو دو رکعت نماز پڑھے

(۳۱۶) عَنْ أَبِي قَتَادَةَ ﷺ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ : ((إِذَا جَاءَ أَحَدُكُمُ الْمَسْجِدَ فَلْيَرْكَعْ رَكْعَتَيْنِ قَبْلَ أَنْ يَجْلِسَ)). (صحيح) الارواء (٤٦٧) الروض (١٠٠٨) صحيح ابي داؤد (٤٨٦)

ترجمہ: روایت ہے ابوقتادہ رضی اللہ عنہ سے کہا فرمایا رسول اللہ ﷺ نے جب آئے کوئی آدمی تم میں سے مسجد میں تو دو رکعت پڑھے بیٹھنے سے پہلے۔

فائدہ: اس باب میں جابر اور ابوامامہ اور ابوہریرہ اور ابوذر اور کعب بن مالک رضی اللہ عنھم سے بھی روایت ہے کہا ابوعیسیٰ رحمہ اللہ نے حدیث ابوقتادہ رضی اللہ عنہ کی حسن ہے صحیح ہے اور روایت کی یہ حدیث محمد بن عجلان اور کئی لوگوں نے عامر بن عبداللہ بن زبیر سے مالک بن انس کی روایت کی مانند اور روایت کی سہیل ابن صالح نے یہ حدیث عامر بن عبداللہ بن زبیر سے انہوں نے عمرو بن سلیم سے انہوں نے جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے انہوں نے نبی ﷺ سے اور یہ حدیث محفوظ ہے اور صحیح ابوقتادہ کی حدیث ہے اور اسی پر عمل ہے ہمارے اصحاب کا، مستحب کہتے ہیں کہ جب داخل ہو مسجد میں تو نہ بیٹھے جب تک پڑھ نہ لے دو رکعت مگر یہ کہ اسے عذر ہو۔ کہا علی بن مدینی نے حدیث سہیل بن ابوصالح رحمہ اللہ کی خطا ہے، خبر دی ہم کو اس بات کی اسحاق بن ابراہیم رحمہ اللہ نے ان کو علی بن مدینی نے۔

۱۲۱۔ بَابُ : مَا جَآءَ: أَنَّ الْأَرْضَ كُلَّهَا مَسْجِدٌ إِلَّا الْمَقْبُرَةَ وَالْحَمَّامَ

اس بیان میں کہ زمین ساری مسجد ہے سوائے قبرستان اور حمام کے

(۳۱۷) عَنْ أَبِي سَعِيدِ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : ((الْأَرْضُ كُلُّهَا مَسْجِدٌ إِلَّا الْمَقْبَرَةَ وَالْحَمَّامَ)).

(صحيح) الارواء (١/ ٣٢٠) الاحكام (٢١١) صحيح أبي داود (٥٠٧) (الثمر المستطاب) المشكاة (٧٣٧)

ترجمہ: روایت ہے ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے کہا فرمایا رسول اللہ ﷺ نے زمین ساری مسجد ہے مگر قبرستان اور حمام۔

فائدہ: اور اس باب میں علی اور عبداللہ بن عمرو اور ابوہریرہ اور جابر اور ابن عباس اور حذیفہ اور انس اور ابوامامہ اور ابوذر رضی اللہ عنھم سے روایت ہے کہا سب نے فرمایا نبی ﷺ نے کی گئی میرے لیے زمین ساری مسجد اور پاک کرنے والی یعنی ہر جگہ نماز درست ہے اور تیمم ہو سکتا ہے اگر نجاست نہ ہو کہا ابوعیسیٰ نے حدیث ابوسعید کی مروی ہے عبدالعزیز بن محمد سے دو طرح پر بعض نے ذکر کیا ابوسعید کا اور بعض نے ان کا ذکر نہیں کیا اور اس حدیث میں اضطراب ہے، روایت کی سفیان ثوری نے عمرو بن یحییٰ سے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے نبی ﷺ سے مرسلاً اور روایت کیا حماد بن سلمہ نے عمرو بن یحییٰ سے انہوں نے اپنے باپ

سے انہوں نے ابوسعید سے انہوں نے نبی ﷺ سے اور روایت کی محمد بن اسحاق نے عمرو بن یحییٰ سے انہوں نے اپنے باپ سے اور کہا اکثر روایتیں یحییٰ کی نبی ﷺ سے بواسطہ ابی سعید کے ہیں اور نہیں مذکور ہے اس روایت میں نام ابوسعید کا اور روایت ثوری کی عمرو بن یحییٰ سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے وہ نبی ﷺ سے ثابت تر ہے اور صحیح تر ہے۔

۱۲۲۔ بَابُ : مَا جَآءَ فِيْ فَضْلِ بُنْيَانِ الْمَسْجِدِ

مسجد بنانے کی فضیلت کے بیان میں

(۳۱۸) عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ قَالَ : سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: ((مَنْ بَنٰى لِلّٰهِ مَسْجِدًا بَنَى اللّٰهُ لَهٗ مِثْلَهٗ فِي الْجَنَّةِ)). (صحيح) ابن ماجه (٧٣٦) الروض (٨٨٣)

ترجمہ: روایت ہے عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ سے کہا سنا میں نے رسول اللہ ﷺ سے فرماتے تھے جس نے بنائی اللہ تعالیٰ کے لیے ایک مسجد بنا چکا اللہ اس کے لیے برابر اس کے مکان جنت میں۔

فائدہ : اور اس باب میں روایت ہے ابوبکر رضی اللہ عنہ اور عمر رضی اللہ عنہ اور علی رضی اللہ عنہ اور عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ اور انس رضی اللہ عنہ اور ابن عباس رضی اللہ عنہما اور عائشہ رضی اللہ عنہا اور ام حبیبہ رضی اللہ عنہا اور ابوذر رضی اللہ عنہ اور عمرو بن عبسہ رضی اللہ عنہ اور واثلہ بن الاسقع رضی اللہ عنہ اور ابوہریرہ رضی اللہ عنہ اور جابر بن عبداللہ، کہا ابوعیسیٰ نے حدیث عثمان کی حسن ہے صحیح ہے اور مروی ہے نبی ﷺ سے کہ فرمایا آپ ﷺ نے جس نے بنائی اللہ کے واسطے کوئی مسجد چھوٹی ہو یا بڑی بنائے گا اللہ تعالیٰ اس کے لیے ایک گھر جنت میں روایت کی ہم سے یہ حدیث قتیبہ بن سعید نے اس سے نوح ابن قیس نے ان سے عبدالرحمٰن قیس کے مولیٰ نے ان سے زیادہ نمیری نے ان سے انس رضی اللہ عنہ نے ان سے نبی ﷺ نے اور محمود بن لبید نے پایا ہے نبی ﷺ کو اور محمود بن ربیع نے دیکھا ہے نبی ﷺ کو دراں حالیکہ وہ دونوں چھوٹے تھے اور دونوں مدنی ہیں۔

❀❀❀❀

(۳۱۹) وَقَدْ رُوِيَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهٗ قَالَ : ((مَنْ بَنٰى لِلّٰهِ مَسْجِدًا صَغِيْرًا كَانَ أَوْ كَبِيْرًا بَنَى اللّٰهُ لَهٗ بَيْتًا فِي الْجَنَّةِ)). (ضعيف التعليق الرغيب : ١/ ١١٧) اس میں زیاد نمیری کو جمہور نے ضعیف کہا ہے اور عبدالرحمٰن مولیٰ قیس مجہول ہے۔ تقریب (۲۰۸۷، ۴۰۵۳)

ترجمہ: اور روایت کی گئی نبی ﷺ سے کہ فرمایا آپ نے جس نے مسجد بنائی اللہ کے لئے چھوٹی یا بڑی اللہ تعالیٰ اس کا گھر جنت میں بنائے گا۔

❀❀❀❀

١٢٣ ـ بَابُ : مَا جَآءَ فِي كَرَاهِيَةِ أَنْ يَتَّخِذَ عَلَى الْقَبْرِ مَسْجِدًا

قبر کے پاس مسجد بنانے کی کراہت کے بیان میں

(٣٢٠) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما قَالَ: لَعَنَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَائِرَاتِ الْقُبُوْرِ وَالْمُتَّخِذِيْنَ عَلَيْهَا الْمَسَاجِدَ وَالسُّرُجَ. (ضعیف) سلسلة الاحادیث الضعیفة (٢٢٥) الارواء (٧٦٢) البانی کہتے ہیں اس مکمل سیاق کے ساتھ یہ حدیث ضعیف ہے۔ اس میں ابو صالح راوی تمام ناقدین کے نزدیک ضعیف ہے سوائے عجلی کے اس کو کسی نے ثقہ نہیں کہا۔ البتہ شریعت اسلامیہ کے عمومی دلائل سے قبروں پر چراغ کی ممانعت ہے۔

ترجمہ: روایت ہے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہا لعنت کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قبروں کی زیارت کرنے والی عورتوں کو اور اس پر چراغ جلانے والوں کو اور اس پر مسجد بنانے والوں کو۔

فائدہ: اور اس باب میں روایت ہے عائشہ رضی اللہ عنہا اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہا ابو عیسیٰ (امام ترمذیؒ) نے حدیث ابن عباس رضی اللہ عنہما کی حسن ہے۔

❀❀❀❀

١٢٤ ـ بَابُ : مَا جَآءَ فِي النَّوْمِ فِي الْمَسْجِدِ

مسجد میں سونے کے بیان میں

(٣٢١) عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما قَالَ: كُنَّا نَنَامُ عَلَى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فِي الْمَسْجِدِ وَنَحْنُ شَبَابٌ. (صحیح)

ترجمہ: روایت ہے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے کہا کہ ہم سوتے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں مسجد کے اندر اور ہم جوان تھے۔

فائدہ: کہا ابو عیسیٰ نے حدیث ابن عمر رضی اللہ عنہما کی حسن ہے صحیح ہے اور رخصت دی ہے ایک قوم علماء نے سونے کی مسجد میں کہا ابن عباس رضی اللہ عنہما نے نہ بنائیں مسجد کو سونے اور قیلولے کی جگہ اور ایک قوم کا مذہب یہی ہے۔

❀❀❀❀

١٢٥ ـ بَابُ : مَا جَآءَ فِي كَرَاهِيَةِ الْبَيْعِ وَالشِّرَآءِ وَإِنْشَادِ الضَّالَّةِ وَالشِّعْرِ فِي الْمَسْجِدِ

اس بیان میں کہ مسجد میں خرید و فروخت اور کھوئی چیز کا ڈھونڈنا اور شعر پڑھنا مکروہ ہے

(٣٢٢) عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ جَدِّهِ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ: أَنَّهُ نَهٰى عَنْ تَنَاشُدِ الْأَشْعَارِ فِي

الْمَسْجِدِ وَعَنِ الْبَيْعِ والشِّراءِ فِيهِ وَأَنْ يَتَحَلَّقَ النَّاسُ فِيهِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ قَبْلَ الصَّلٰوةِ. (حسن) الارواء (٣٦٣/٧) ((احاديث البيوع)) صحيح ابى داؤد (٩٩١)

ترجمہ: روایت ہے عمرو بن شعیب رضی اللہ عنہ سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے وہ اپنے دادا سے وہ رسول اللہ ﷺ سے کہ منع کیا آپ ﷺ نے شعر پڑھنے سے اور خرید و فروخت کرنے سے اور حلقہ باندھ کر بیٹھنے سے جمعہ کے دن نماز جمعہ سے پہلے۔

فائدہ: اور اس باب میں روایت ہے بریدہ رضی اللہ عنہ اور جابر رضی اللہ عنہ اور انس رضی اللہ عنہ سے کہا ابوعیسیٰ (امام ترمذیؒ) نے حدیث عبداللہ بن عمرو بن عاص کی حسن ہے اور عمرو بن شعیب وہ بیٹے ہیں محمد بن عبداللہ بن عمرو بن عاص کے اور کہا محمد بن اسماعیل نے دیکھا میں نے احمد اور اسحاق وغیرہ کو سند پکڑتے تھے حدیث عمرو بن شعیب سے کہا میں نے اور سنا ہے شعیب بن محمد نے عبداللہ بن عمر سے کہا ابوعیسیٰ نے اور جس نے کلام کیا ہے عمرو بن شعیب کی حدیث میں تو اس لیے ضعیف کہا ان کو کہ وہ روایت کرتے تھے اپنے دادا سے کتاب سے گویا انہوں نے سنا نہ تھا ان حدیثوں کو اپنے دادا سے کہا علی بن عبداللہ نے اور ذکر کیا یحییٰ بن سعید سے کہ کہا یحییٰ نے حدیث عمرو بن شعیب کی ہمارے نزدیک ضعیف ہے اور مکروہ رکھا ایک قوم نے علماء سے خرید و فروخت مسجد میں اور یہی کہتے ہیں احمد اور اسحاق اور مروی ہے بعض علماء تابعین سے اجازت بیع و شرا کی مسجد میں او رمروی ہے نبی ﷺ سے کئی حدیثوں میں اجازت شعر پڑھنے کی مسجد میں مترجم کہتا ہے کہ مراد اس سے اشعار دینیہ ہیں نہ ابیات عشقیہ کہ جس میں خال و خد کی تعریف ہو۔

❀❀❀❀

١٢٦ ـ بَابُ: مَا جَآءَ فِي الْمَسْجِدِ الَّذِىْ أُسِّسَ عَلَى التَّقْوٰى

اس مسجد کے بیان میں جو تقویٰ پر بنائی گئی

(٣٢٣) عَنْ أَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ قَالَ: أَمْتَرٰى رَجُلٌ مِّنْ بَنِيْ خُدْرَةَ وَرَجُلٌ مِّنْ بَنِيْ عَمْرِو بْنِ عَوْفٍ فِي الْمَسْجِدِ الَّذِيْ أُسِّسَ عَلَى التَّقْوٰى فَقَالَ الْخُدْرِيُّ: هُوَ مَسْجِدُ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَقَالَ الْآخَرُ: هُوَ مَسْجِدُ قُبَاءٍ، فَأَتَيَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ ذٰلِكَ، فَقَالَ: ((هُوَ هٰذَا يَعْنِيْ مَسْجِدَهُ— وَفِيْ ذٰلِكَ خَيْرٌ كَثِيْرٌ)). (صحيح)

ترجمہ: روایت ہے ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے کہ تکرار کی ایک مرد نے بنی خدرہ سے دوسرے مرد سے جو بنی عمرو بن عوف کا تھا اس میں کہ وہ مسجد کون سی ہے جو بنی ہے تقویٰ پر سو کہا خدری نے وہ مسجد رسول اللہ ﷺ کی ہے اور کہا دوسرے نے وہ مسجد قبا ہے پس دونوں آئے آنحضرت ﷺ کے پاس سو فرمایا آپ ﷺ نے وہ یہی مسجد ہے یعنی مسجد آپ ﷺ کی اور اس میں بڑی خیر ہے۔

فائدہ : کہا ابوعیسیٰ (امام ترمذیؒ) نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے روایت کی ہم سے ابوبکر نے ان سے علی بن عبداللہ نے کہا عبداللہ نے پوچھا میں نے یحییٰ بن سعید سے حال محمد بن ابی یحییٰ اسلمی کا سو کہا ان میں کچھ مضائقہ نہیں اور ان کے بھائی انیس بن ابی یحییٰ ان سے اثبت ہیں۔

١٢٧ ۔ بَابُ : مَا جَآءَ فِي الصَّلٰوةِ فِيْ مَسْجِدِ قُبَآءٍ

مسجد قبا میں نماز پڑھنے کے بیان میں

(٣٢٤) حَدَّثَنَا أَبُو الْاَبْرَدِ مَوْلٰى بَنِيْ خَطْمَةَ: أَنَّهٗ سَمِعَ أُسَيْدَ بْنَ ظُهَيْرٍ الْاَنْصَارِيَّ- وَكَانَ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ- يُحَدِّثُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((الصَّلٰوةُ فِيْ مَسْجِدِ قُبَاءٍ كَعُمْرَةٍ)).

(صحيح) التعليق الرغيب (٢/١٣٨، ١٣٩)

ترجمہ: روایت ہے ابو الابرد سے جو مولیٰ ہیں بنی خطمہ کے سنا انہوں نے اسید بن ظہیر انصاری رضی اللہ عنہ کو اور وہ صحابی رسول اللہ ﷺ کے کہتے تھے اسید کہ فرمایا نبی ﷺ نے نماز پڑھنا مسجد قبا میں ایسا ثواب رکھتا ہے جیسا عمرہ بجالانا۔

فائدہ : اور اس باب میں سہیل بن حنیف سے بھی روایت ہے کہا ابوعیسیٰ (امام ترمذیؒ) نے حدیث اسید کی حسن ہے غریب ہے اور نہیں جانتے ہم کہ اسید بن ظہیر سے کچھ صحیح ہوا ہو سوائے اس حدیث کے اور نہیں جانتے ہم اس حدیث کو مگر روایت سے ابواسامہ کے کہ وہ روایت کرتے ہیں عبدالحمید بن جعفر سے اور ابوالابرد کا نام زیاد مدینی ہے۔

❀ ❀ ❀ ❀

١٢٨ ۔ بَابُ : مَا جَآءَ فِيْ أَيِّ الْمَسَاجِدِ أَفْضَلُ

اس بیان میں کہ کون سی مسجد افضل ہے

(٣٢٥) عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ : ((صَلٰوةٌ فِيْ مَسْجِدِيْ هٰذَا خَيْرٌ مِّنْ اَلْفِ صَلٰوةٍ فِيْمَا سِوَاهُ اِلَّا الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ)). (صحيح) الارواء (٩٧١)

ترجمہ: روایت ہے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے ایک نماز میری مسجد میں بہتر ہے ہزار نماز سے اور مسجدوں میں سوا مسجد حرام کے یعنی بیت اللہ کے۔

فائدہ: کہا ابوعیسیٰ (امام ترمذیؒ) نے اور نہیں ذکر کیا قتیبہ نے اپنی حدیث میں عبیداللہ کا اور ذکر کیا کہ روایت ہے زید بن رباح سے وہ روایت کرتے ہیں ابوعبداللہ الاغر سے کہا ابوعیسیٰ (امام ترمذیؒ) نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور ابوعبداللہ الاغر کا نام سلمان ہے اور مروی ہے یہ حدیث بواسطہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے نبی ﷺ سے کئی سندوں سے اور اس باب میں علی اور میمونہ اور ابوسعید اور جبیر بن مطعم اور عبداللہ بن زبیر اور ابن عمر اور ابوذر رضی اللہ عنھم سے بھی روایت ہے۔

(۳۲۶) عَنْ أَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ ﷺ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((لَا تُشَدُّ الرِّحَالُ اِلَّا اِلٰی ثَلٰثَةِ مَسَاجِدَ: مَسْجِدِ الْحَرَامِ، وَ مَسْجِدِیْ هٰذَا، وَالْمَسْجِدُ الْاَقْصٰی)).

(صحیح) الارواء (۷۷۳، ۹۷۰) الروض (۷۱۳) احکام الجنائز (۲۲٤، ۲۲۵)

ترجمہ: روایت ہے ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے کہا فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کہ کجاوے اور زین باندھے نہ جائیں یعنی سفر نہ کیا جائے مگر تین مسجدوں کے واسطے ایک مسجدِ حرام اور ایک میری مسجد اور ایک مسجد بیت المقدس۔

فائدہ: کہا ابو عیسیٰ (امام ترمذیؒ) نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

❀❀❀❀

۱۲۹۔ بَابُ: مَا جَآءَ فِی الْمَشْیِ إِلَی الْمَسْجِدِ

مسجد کی طرف جانے کے بیان میں

(۳۲۷) عَنْ أَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اِذَا أُقِیْمَتِ الصَّلٰوةُ فَلَا تَأْتُوْهَا وَاَنْتُمْ تَسْعَوْنَ، وَلٰكِنِ ائْتُوْهَا وَاَنْتُمْ تَمْشُوْنَ، وَعَلَیْكُمُ السَّكِیْنَةُ، فَمَا اَدْرَكْتُمْ فَصَلُّوْا، وَمَا فَاتَكُمْ فَاَتِمُّوْا)).

(صحیح) ((الثمر المستطاب)) صحیح ابی داؤد (۵۸۰)

ترجمہ: روایت ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہا فرمایا رسول اللہ ﷺ نے جب تکبیر ہو جائے نماز کی تو نہ آؤ دوڑتے ہوئے بلکہ آؤ چلتے ہوئے اور تم پر تسکین ہو سو جو ملے پڑھ لو اور جو فوت ہو جائے پوری کر لو۔

فائدہ: اور اس باب میں روایت ہے ابو قتادہ اور ابی بن کعب اور ابو سعید اور زید بن ثابت اور جابر اور انس رضی اللہ عنہم سے۔ کہا ابو عیسیٰ نے اختلاف ہے علماء کا مسجد کی طرف جانے میں بعض کہتے ہیں دوڑے جب خوف ہو تکبیر اولیٰ کے جانے کا یہاں تک کہ بعض سے مذکور ہے کہ وہ دوڑتے جاتے ہیں نماز کو اور بعض نے اختیار کیا کہ مکروہ ہے دوڑنا اور چاہیے کہ آہستہ جائے آرام اور وقار سے اور یہی قول ہے احمد اور اسحاق کا اور کہتے ہیں کہ عمل ہے حدیث ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ پر اور اسحاق نے کہا اگر ڈرے تکبیر اولیٰ کے فوت ہونے سے تو مضائقہ نہیں دوڑنے میں، روایت کی ہم سے حسن بن علی خلال نے انہوں نے عبد الرزاق سے انہوں نے معمر سے انہوں نے زہری سے انہوں نے سعید بن مسیّب سے انہوں نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے انہوں نے نبی ﷺ سے مثل حدیث ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے جو روایت کرتے ہیں ابو سلمہ سے یعنی ہم معنی اس کے اور ایسا ہی کہا عبد الرزاق نے سعید بن مسیّب سے انہوں نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے اور یہ قول زیادہ صحیح ہے یزید بن زریع کی حدیث سے روایت کی ہم سے ابن ابی عمر نے انہوں نے سفیان سے انہوں نے زہری سے انہوں نے سعید بن مسیّب سے انہوں نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے انہوں نے نبی ﷺ سے مانند اوپر کی حدیث کے۔

(٣٢٨) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ نَحو حَدِيثُ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ بِمَعْنَاهُ.

ترجمہ: روایت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے انہوں نے نبی ﷺ سے مثل حدیث ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے جو روایت کرتے ہیں ابو سلمہ سے ہم معنی اس کے۔

❀❀❀❀

(٣٢٩) عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ: نَحْوَهُ.

ترجمہ: روایت ہے زہری سے انہوں نے روایت کی سعید بن میتب سے انہوں نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے انہوں نے نبی ﷺ سے مانند اوپر کی حدیث کے۔

١٣٠ ۔ بَابُ: مَا جَاءَ فِي الْقُعُودِ فِي الْمَسْجِدِ وَإِنْتِظَارُ الصَّلٰوةِ مِنَ الْفَضْلِ

مسجد میں بیٹھنے اور نماز کا انتظار کرنے کی فضیلت میں

(٣٣٠) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((لَا يَزَالُ أَحَدُكُمْ فِي صَلٰوةٍ مَادَامَ يَنْتَظِرُهَا' وَلَا تَزَالُ الْمَلَائِكَةُ تُصَلِّي عَلٰى أَحَدِكُمْ مَا دَامَ فِي الْمَسْجِدِ: اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلَهُ' اَللّٰهُمَّ ارْحَمْهُ' مَا لَمْ يُحْدِثْ)). فَقَالَ رَجُلٌ مِّنْ حَضْرَ مَوْتَ: وَمَا الْحَدَثُ يَا اَبَا هُرَيْرَةَ؟ قَالَ فُسَاءٌ أَوْ ضُرَاطٌ. (صحيح)

ترجمہ: روایت ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہا فرمایا رسول اللہ ﷺ نے ہمیشہ ایک تم میں سے نماز میں ہے جب تک انتظار کرتا ہے اس کا اور ہمیشہ فرشتے رحمت مانگتے ہیں اس کے لیے جب تک بیٹھا رہے مسجد میں اور کہتے ہیں یا اللہ! بخش اس کو یا اللہ! رحم کر اس پر جب تک وہ حدث نہ کرے پھر کہا ایک مرد حضر موتی نے حدث کیا ہے اے ابو ہریرہ؟ کہا پھسکی ہے یا زور سے پادنا۔

فائدہ: اور اس باب میں روایت ہے حضرت علی رضی اللہ عنہ اور ابو سعید رضی اللہ عنہ اور انس رضی اللہ عنہ اور عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ اور سہیل بن سعد رضی اللہ عنہ سے کہا ابو عیسیٰ نے حدیث ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی حسن ہے صحیح ہے۔

❀❀❀❀

١٣١ ۔ بَابُ: مَا جَاءَ فِي الصَّلٰوةِ عَلَى الْخُمْرَةِ

چھوٹے بوریئے پر نماز پڑھنے کے بیان میں

(٣٣١) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يُصَلِّي عَلَى الْخُمْرَةِ. (حسن صحيح)

ترجمہ: روایت ہے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہ رسول اللہ ﷺ نماز پڑھتے تھے بوریئے پر۔

فائدہ : اور اس باب میں ام حبیبہ رضی اللہ عنہا اور ابن عمر رضی اللہ عنہما اور ام سلمہ رضی اللہ عنہا اور عائشہ رضی اللہ عنہا اور میمونہ رضی اللہ عنہا اور ام کلثوم بنت ابی سلمہ بن عبدالاسد رضی اللہ عنہا سے روایت ہے اور بنت ابی سلمہ کا حضرت سے سماع نہیں، کہا ابوعیسیٰ نے حدیث ابن عباس رضی اللہ عنہما کی حسن ہے صحیح ہے اور یہی قول ہے بعض اہل علم کا اور کہا احمد اور اسحاق نے ثابت ہوا رسول اللہ ﷺ سے نماز پڑھنا بوریئے پر، کہا ابوعیسیٰ نے خمرہ چھوٹے بوریئے کو کہتے ہیں۔

❀❀❀❀

۱۳۲ ۔ بَابُ : مَا جَآءَ فِي الصَّلٰوةِ عَلَى الْحَصِيْرِ

بڑے بوریئے پر نماز پڑھنے کے بیان میں

(۳۳۲) عَنْ أَبِيْ سَعِيْدٍ ﷺ ؛ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ صَلّٰى عَلٰى حَصِيْرٍ. (صحيح) ((الثمر المستطاب)) الروض (٦٨)

ترجمہ: روایت ہے ابوسعید سے کہ رسول اللہ ﷺ نے نماز پڑھی بوریئے پر۔

فائدہ : اور اس باب میں روایت ہے انس رضی اللہ عنہ اور مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ سے کہا ابوعیسیٰ نے حدیث ابوسعید کی حسن ہے اور اسی پر عمل ہے اکثر اہل علم کا مگر بعض علماء نے اختیار کیا ہے زمین پر نماز پڑھنا مستحب جان کر۔

❀❀❀❀

۱۳۳ ۔ بَابُ : مَا جَآءَ فِي صَلٰوةِ عَلَى الْبُسُطِ

بچھونوں پر نماز پڑھنے کے بیان میں

(۳۳۳) عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ يَقُوْلُ : كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يُخَالِطُنَا حَتّٰى إِنْ كَانَ يَقُوْلُ لِأَخٍ لِيْ صَغِيْرٍ : ((يَا أَبَا عُمَيْرٍ! مَا فَعَلَ النُّغَيْرُ؟)) قَالَ : وَ نُضِحَ بِسَاطٌ لَنَا فَصَلّٰى عَلَيْهِ. (صحيح) مختصر الشمائل المحمديه (٢٠١)

ترجمہ: روایت ہے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ خوش طبعی کرتے ہم سے یہاں تک کہ فرماتے میرے بھائی سے اے ابا عمیر کیا کیا نغیر نے کہا اور دھویا گیا بچھونا ہمارا پھر نماز پڑھی اس پر۔

فائدہ : اور اس باب میں روایت ہے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہا ابوعیسیٰ (امام ترمذیؒ) نے حدیث انس رضی اللہ عنہ کی حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے اکثر صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین کا اور جو بعد ان کے تھے کہتے ہیں کچھ مضائقہ نہیں نماز پڑھنے میں بچھونے اور قالین پر اور یہی قول ہے احمد اور اسحاق کا اور نام ابوالتیاح کا یزید بن حمید ہے۔

❀❀❀❀

۱۳۴۔ بَابُ : مَا جَآءَ فِي الصَّلٰوةِ فِي الْحِيطَانِ

باغوں میں نماز پڑھنے کے بیان میں

(۳۳٤) عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَسْتَحِبُّ الصَّلٰوةَ فِي الْحِيطَانِ. قَالَ اَبُوْدَاوُدَ : يَعْنِي الْبَسَاتِيْنَ. (اسناده ضعيف ، الضعيفة : ٤٢٧٠) اس میں حسن بن ابی جعفر راوی متروک الحدیث، منکر الحدیث، ضعیف ہے۔دیکھیں۔ الميزان (٤٨٢/١) والتهذيب (٢٦٠/٢) والتقريب (١٢٢٢)

ترجمہ: روایت ہے معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے کہ رسول اللہ ﷺ دوست رکھتے نماز پڑھنے کو حیطان میں، کہا ابوداؤد نے یعنی باغوں میں۔

فائدہ : کہا ابوعیسیٰ رحمۃ اللہ علیہ نے حدیث معاذ کی غریب ہے نہیں جانتے ہم اس کو مگر روایت سے حسن بن ابی جعفر رحمۃ اللہ علیہ کے اور حسن بن ابی جعفر رحمۃ اللہ علیہ کو ضعیف کہا ہے یحییٰ بن سعید قطان وغیرہ نے اور ابوالزبیر کا نام محمد بن مسلم بن تدرس ہے اور ابوالطفیل کا نام عامر بن واثلہ ہے۔

❀ ❀ ❀ ❀

۱۳۵ ۔ بَابُ : مَا جَآءَ فِي سُتْرَةِ الْمُصَلِّيْ

نمازی کے سترے کے بیان میں

(۳۳۵) عَنْ مُوْسَى بْنِ طَلْحَةَ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : ((إِذَا وَضَعَ أَحَدُكُمْ بَيْنَ يَدَيْهِ مِثْلَ مُؤْخِرَةِ الرَّحْلِ فَلْيُصَلِّ وَلَا يُبَالِيْ مَنْ مَرَّمِنْ وَرَآءِ ذٰلِكَ)). (اسناده حسن صحيح) صحيح ابى داؤد (٦٨٦)

ترجمہ: روایت ہے موسیٰ بن طلحہ رضی اللہ عنہ سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے کہا فرمایا رسول اللہ ﷺ نے جب رکھ لے ایک تم میں سے اپنے آگے کوئی چیز کجاوے کے پیچھے کی لکڑی کے برابر تو نماز پڑھتا رہے اور پرواہ نہیں جو گزر جائے اس کے آگے سے۔

فائدہ : اور اس باب میں روایت ہے ابو ہریرہ اور سہل بن ابی حثمہ سے اور ابن عمر اور سبرہ بن معبد اور ابوجحیفہ اور عائشہ رضی اللہ عنہم سے کہا ابوعیسیٰ (امام ترمذیؒ) نے حدیث طلحہ کی حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے اہل علم کا کہ کہتے ہیں کہ سترہ امام کا کفایت کرتا ہے مقتدیوں کو بھی۔

❀ ❀ ❀ ❀

١٣٦ ـ بَابُ : مَا جَآءَ فِي كَرَاهِيَةِ الْمُرُوْرِ بَيْنَ يَدَيِ الْمُصَلِّيْ

نمازی کے سامنے سے گزرنے کی کراہت میں

(٣٣٦) عَنْ بُسْرِ بْنِ سَعِيْدٍ: اَنَّ زَيْدَ بْنَ خَالِدِ الْجُهَنِيَّ أَرْسَلَهُ اِلٰى اَبِيْ جُهَيْمٍ يَسْأَلُهُ مَاذَا سَمِعَ مِنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فِي الْمَارِّبَيْنَ يَدَيِ الْمُصَلِّيْ ؟ فَقَالَ أَبُوْ جُهَيْمٍ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : ((**لَوْ يَعْلَمُ الْمَارُّبَيْنَ يَدَيِ الْمُصَلِّيْ مَاذَا عَلَيْهِ، لَكَانَ اَنْ يَّقِفَ اَرْبَعِيْنَ، خَيْرٌ لَهُ مِنْ اَنْ يَّمُرَّ بَيْنَ يَدَيْهِ**)) قَالَ : اَبُو النَّضْرِ: لَا اَدْرِيْ قَالَ اَرْبَعِيْنَ يَوْمًا اَوْ شَهْرًا أَوْ سَنَةً ؟. (صحيح) صحيح الترغيب (٥٦٠) صحيح ابى داؤد (٦٩٨)

ترجمہ: روایت ہے بسر بن سعید سے کہ زید بن خالد جہنی نے پوچھ بھیجا ابوجہیم سے کہ کیا سنا ہے رسول اللہ ﷺ سے اس کے حق میں جو چلا جائے نماز کے آگے سے سو کہا ابوجہیم نے فرمایا رسول اللہ ﷺ نے اگر جانے چلا جانے والا نمازی کے آگے سے کہ کیا ہے اس پر یعنی گناہ یا عذاب تو کھڑا رہنا اس کو چالیس سال تک بہتر ہو جانے سے کہا ابوالنضر نے نہیں جانتا میں کہ چالیس دن کہے یا چالیس مہینے یا چالیس برس۔

فائدہ : اور اس باب میں ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ اور ابوہریرہ رضی اللہ عنہ اور ابن عمر رضی اللہ عنہما اور عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے کہا ابوعیسیٰ نے حدیث ابوجہیم کی حسن ہے صحیح ہے اور مروی ہے رسول اللہ ﷺ سے کہ فرمایا اگر کھڑا رہے سو برس تک تو بہتر ہے آگے چلے جانے سے اپنے بھائی سے کہ وہ نماز پڑھتا ہو اور اسی پر عمل ہے علماء کا کہ مکروہ کہتے ہیں نمازی کے آگے سے چلے جانے کو اور یہ نہیں کہتے کہ اس کی نماز جاتی رہتی ہے۔

❀❀❀❀

١٣٧ ـ بَابُ : مَا جَآءَ لَا يَقْطَعُ الصَّلٰوةَ شَيْءٌ

اس بیان میں کہ کسی چیز کے آگے سے جانے سے نماز نہیں ٹوٹتی

(٣٣٧) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: كُنْتُ رَدِيْفَ الْفَضْلِ عَلٰى أَتَانٍ فَجِئْنَا وَالنَّبِيُّ ﷺ يُصَلِّيْ بِأَصْحَابِهِ بِمِنًى، قَالَ: فَنَزَلْنَا عَنْهَا، فَوَصَلْنَا الصَّفَّ، فَمَرَّتْ بَيْنَ أَيْدِيْهِمْ فَلَمْ تَقْطَعْ صَلٰوتَهُمْ. (صحيح) صحيح ابى داؤد (٧٠٩)

ترجمہ: روایت ہے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہ میں ایک گدھے پر فضل کے پیچھے بیٹھا تھا پھر آئے ہم اور نبی ﷺ نماز پڑھتے تھے اپنے اصحاب کے سامنے منیٰ میں سو اترے ہم اور مل گئے صف میں، سو پھرنے لگی گدھی ان کے آگے اور نہ توڑی اس نے نماز ان کی۔

فائدہ : اور اس باب میں عائشہ اور فضل بن عباس اور ابن عمر رضی اللہ عنہم سے بھی روایت ہے کہا ابوعیسیٰ نے حدیث ابن عباس رضی اللہ عنہما کی حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے اکثر اہل علم کا صحابہ سے اور جو بعد ان کے تابعین تھے کہتے ہیں نماز کو کوئی چیز نہیں توڑتی اور یہی کہتے ہیں سفیان اور شافعی بھی۔

❀❀❀❀

۱۳۸ ۔ بَابُ : مَا جَآءَ أَنَّهُ لَا يَقْطَعُ الصَّلٰوةَ إِلَّا الْكَلْبُ وَالْحِمَارُ وَالْمَرْأَةُ

اس بیان میں کہ نماز نہیں ٹوٹتی مگر کتے اور گدھے اور عورت کے آگے سے جانے سے

(۳۳۸) عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا ذَرٍّ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : ((اِذَا صَلَّى الرَّجُلُ وَلَيْسَ بَيْنَ يَدَيْهِ كَآخِرَةِ الرَّحْلِ اَوْ كَوَاسِطَةِ الرَّحْلِ، قَطَعَ صَلٰوتَهُ الْكَلْبُ الْاَسْوَدُ، وَالْمَرْأَةُ، وَالْحِمَارُ)) فَقُلْتُ لِاَبِيْ ذَرٍّ : فَمَا بَالُ الْاَسْوَدِ مِنَ الْاَحْمَرِ مِنَ الْاَبْيَضِ ؟ فَقَالَ : يَا اَخِيْ سَاَلْتَنِيْ كَمَا سَاَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ : ((اَلْكَلْبُ الْاَسْوَدُ شَيْطَانٌ)).

(اسنادہ صحیح) الروض النضیر (۹۵۶) صحیح ابی داؤد (۶۹۹) ((تمام المنة))

ترجمہ: روایت ہے عبداللہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے کہا سنا میں نے ابوذر رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے جب نماز پڑھے آدمی اور نہ ہو اس کے آگے کجاوے کے پیچھے کی لکڑی کے برابر کوئی چیز یا فرمایا کواسطتہ الرحل تو توڑ دیتا ہے اس کی نماز کالا کتا اور عورت اور گدھا کہا عبداللہ نے پوچھا میں نے ابوذر رضی اللہ عنہ سے کالے اور سفید کی کیا قید ہے سو کہا ابوذر رضی اللہ عنہ نے پوچھا تم نے مجھ سے جو پوچھا تھا میں نے رسول اللہ ﷺ سے سو فرمایا آپ ﷺ نے کالا کتا شیطان ہے۔

فائدہ : اور اس باب میں ابوسعید رضی اللہ عنہ اور حکم غفاری اور ابوہریرہ رضی اللہ عنہ اور انس رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے کہا ابوعیسیٰ نے حدیث ابوذر کی حسن ہے اور صحیح ہے اور یہی مذہب ہے بعض اہل علم کا کہ نماز ٹوٹ جاتی ہے گدھے اور عورت اور کالے کتے سے کہا احمد نے اس میں شک نہیں کہ کالا کتا توڑ دیتا ہے نماز کو۔ اور گدھے اور عورتوں میں مجھے کچھ کلام نہیں کہا اسحاق نے نہیں ٹوٹتی نماز مگر کالے کتے سے۔

۱۳۹ ۔ باب: ماجاء فی الصلاة فی الثوب الواحد

ایک کپڑے میں نماز پڑھنے کے بیان میں

(۳۳۹) عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ عُمَرَ بْنِ أَبِيْ سَلَمَةَ : أَنَّهُ رَأَى رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يُصَلِّيْ فِيْ بَيْتِ أُمِّ سَلَمَةَ مُشْتَمِلًا فِيْ ثَوْبٍ وَّاحِدٍ. (صحیح) صحیح ابی داؤد (۶۳۹)

ترجمہ: روایت ہے ہشام بن عروہ سے وہ اپنے باپ سے انہوں نے عمر بن ابی سلمہ سے کہ دیکھا انہوں نے نبی ﷺ کو ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے گھر میں نماز پڑھتے ہوئے ایک کپڑے میں لپٹے ہوئے۔

١٤٠۔ بَابُ: مَا جَآءَ فِي ابْتِدَاءِ الْقِبْلَةِ

قبلے کی ابتداء کے بیان میں

(٣٤٠) عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ: لَمَّا قَدِمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ الْمَدِيْنَةَ صَلّٰى نَحْوَ بَيْتِ الْمُقَدَّسِ سِتَّةَ اَوْ سَبْعَةَ عَشَرَ شَهْرًا. وَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يُحِبُّ اَنْ يُّوَجَّهَ اِلَى الْكَعْبَةِ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالٰى: قَدْ نَرٰى تَقَلُّبَ وَجْهِكَ فِي السَّمَآءِ فَلَنُوَلِّيَنَّكَ قِبْلَةً تَرْضٰهَا فَوَلِّ وَجْهَكَ شَطْرَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ[البقرة: ١٤٤] . فَوَجَّهَ نَحْوَ الْكَعْبَةِ، وَكَانَ يُحِبُّ ذٰلِكَ فَصَلّٰى، رَجُلٌ مَعَهُ الْعَصْرَ، ثُمَّ مَرَّ عَلٰى قَوْمٍ مِّنَ الْاَنْصَارِ وَهُمْ رُكُوْعٌ فِيْ صَلٰوةِ الْعَصْرِ نَحْوَ بَيْتِ الْمُقَدَّسِ فَقَالَ هُوَ يَشْهَدُ اَنَّهُ صَلّٰى مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَاِنَّهُ قَدْ وَجَّهَ اِلَى الْكَعْبَةِ قَالَ: فَانْحَرَفُوْا وَهُمْ رُكُوْعٌ. (صحيح . صفة الصلاة : ٥٦ . الارواء : ٢٩٠)

ترجمہ: روایت ہے براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے کہا جب آئے رسول اللہ ﷺ مدینے میں نماز پڑھی بیت المقدس کی طرف سولہ یا سترہ مہینے اور دوست رکھتے تھے منہ کرنا کعبہ کی طرف سو اترا اللہ تعالیٰ کی طرف سے یہ حکم دیکھتے ہیں ہم تیرا منہ پھیرنا آسمان کی طرف سو پھیر دیں گے ہم تجھ کو اس قبلے کی طرف جسے تو چاہتا ہے سو پھیرا اپنا منہ مسجد حرام کی طرف اور یہی چاہتے تھے آپ ﷺ سو نماز پڑھی ایک شخص نے آپ کے ساتھ عصر کی پھر گزرا انصار کی ایک قوم پر کہ رکوع میں تھے عصر کی نماز کے وقت بیت المقدس کی طرف سو کہا اس نے وہ شخص نے گواہی دیتا ہے کہ اس نے نماز پڑھی رسول اللہ ﷺ کے ساتھ اور آپ ﷺ نے منہ کیا کعبہ کی طرف کہا راوی نے تبھی پھرے وہ رکوع ہی میں۔

فائدہ: اور اس باب میں ابن عمر اور ابن عباس اور عمارہ بن اوس اور عمرو بن عوف مزنی اور انس رضی اللہ عنھم سے بھی روایت ہے کہا ابو عیسیٰ نے حدیث براء کی حسن ہے صحیح ہے اور مروی ہے سفیان ثوری سے وہ روایت کرتے ہیں اسحاق سے روایت کی ہم سے ہناد نے انہوں نے وکیع سے انہوں نے سفیان سے انہوں نے عبداللہ بن دینار سے انہوں نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے کہا تھے لوگ رکوع میں نماز صبح میں کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث صحیح ہے۔

❀❀❀❀

(٣٤١) عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ: كَانُوْا رُكُوْعًا فِيْ صَلَاةِ الصُّبْحِ.

(صحيح، صفة الصلاة : ٥٧، الارواء : ٢٩٠)

ترجمہ: ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت فرماتے ہیں کہ لوگ صبح کی نماز میں رکوع میں تھے۔

١٤١ ـ بَابُ : مَا جَآءَ أَنَّ مَابَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ قِبْلَةٌ

اس بیان میں کہ مشرق اور مغرب کے درمیان قبلہ ہے اور یہ ان ملکوں میں ہے جو واقع ہیں قبلے کے اتر یا دکن کی جانب

(٣٤٢) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ : ((مَا بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ قِبْلَةٌ)).

(صحيح) المشكاة (٧١٥) الارواء (٢٩٢)

ترجمہ: روایت ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہا فرمایا رسول اللہ ﷺ نے مشرق اور مغرب کے بیچ میں سب قبلہ ہے۔

فائدہ: روایت کی ہم سے یحییٰ بن موسیٰ نے انہوں نے محمد بن ابو معشر سے مثل اوپر کی روایت کے کہا ابو عیسیٰ نے حدیث ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی مروی ہے ان سے کئی سندوں سے اور کلام کیا ہے بعض علماء نے ابو معشر میں ان کے حافظہ کی طرف اور نام ان کا نجیح ہے اور وہ مولیٰ ہیں بنی ہاشم کے کہا محمد نے نہیں روایت کرتا میں ان سے کچھ اور روایت کرتے ہیں ان سے اور لوگ کہا محمد نے اور روایت عبداللہ بن جعفر مخرمی کی عثمان بن محمد اخنسی سے جو روایت کرتے ہیں سعید مقبری سے وہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے قوی تر ہے اور زیادہ صحیح ہے ابو معشر کی حدیث سے روایت کی ہم سے حسن بن بکر المروزی نے انہوں نے معلیٰ بن منصور سے انہوں نے عبداللہ بن جعفر المخرمی سے انہوں نے عثمان بن محمد اخنسی سے انہوں نے سعید مقبری سے انہوں نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے انہوں نے نبی ﷺ سے فرمایا آپ ﷺ نے مشرق اور مغرب کے بیچ میں قبلہ ہے اور کہا گیا ہے عبداللہ بن جعفر المخرمی اس لیے کہ وہ اولاد میں ہیں مسور بن مخرمہ کے کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور مروی ہے کئی صحابیوں سے کہ مابین مشرق اور مغرب کے قبلہ ہے انہیں میں ہیں حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ اور علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ اور ابن عباس رضی اللہ عنہما اور کہا ابن عمر رضی اللہ عنہما نے جب تو کرے مغرب کو داہنے طرف اور مشرق کو بائیں طرف تو اس کے بیچ میں سب قبلہ ہے جب قبلہ کی طرف منہ کرنا چاہے اور کہا ابن مبارک نے کہ مابین مشرق اور مغرب کے قبلہ ہونا اہل مشرق کے لیے ہے اور اختیار کیا عبداللہ بن مبارک نے بائیں طرف جھکنا اہل مرد کے لیے کہ وہ ایک شہر ہے۔

❀ ❀ ❀ ❀

(٣٤٣) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُوسٰى : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي مَعْشَرٍ. مِثْلَهُ .

قَالَ أَبُو عِيسٰى : حَدِيثُ أَبِي هُرَيْرَةَ قَدْ رُوِيَ عَنْهُ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ.

وَقَدْ تَكَلَّمَ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ فِي أَبِي مَعْشَرٍ مِنْ قِبَلِ حِفْظِهِ ، وَ اسْمُهُ : نَجِيحٌ مَوْلٰى بَنِي هَاشِمٍ، قَالَ مُحَمَّدٌ : لَا أَرْوِي عَنْهُ شَيْئًا ، وَ قَدْ رَوَى عَنْهُ النَّاسُ.

ترجمہ: روایت کی ہم سے یحییٰ بن موسیٰ نے انہوں نے محمد بن ابو معشر سے مثل اوپر کی حدیث کے۔

کہا ابوعیسیٰ نے حدیث ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی مروی ہے ان سے کئی سندوں سے۔
اور کلام کیا بعض اہل علم نے ابومعشر میں ان کے حافظہ کی طرف اور نام ان کا نجیح ہے۔ اور وہ مولا ہیں بنی ہاشم کے۔ کہا محمد نے نہیں روایت کرتا میں ان سے کچھ اور روایت کرتے ہیں ان سے اور لوگ۔

❁❁❁❁

(٣٤٤) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ : ((مَا بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ قِبْلَةٌ)). (صحيح)

ترجمہ: روایت ہے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ نبی ﷺ نے فرمایا کہ جو مشرق اور مغرب کے درمیان ہے وہ قبلہ ہے۔

١٤٢ ـ بَابُ : مَا جَاءَ فِي الرَّجُلِ يُصَلِّي لِغَيْرِ الْقِبْلَةِ فِي الْغَيْمِ

اس بیان میں کہ جو اندھیرے میں قبلہ کی طرف منہ کیے بغیر نماز پڑھ لے

(٣٤٥) عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَامِرِ بْنِ رَبِيْعَةَ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ: كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فِيْ سَفَرٍ فِيْ لَيْلَةٍ مُظْلِمَةٍ فَلَمْ نَدْرِ اَيْنَ الْقِبْلَةُ فَصَلّٰى كُلُّ رَجُلٍ مِّنَّا عَلٰى حِيَالِهٖ فَلَمَّا أَصْبَحْنَا ذَكَرْنَا ذٰلِكَ لِنَبِيِّ ﷺ فَنَزَلَ: [فَأَيْنَمَا تُوَلُّوْا فَثَمَّ وَجْهُ اللّٰهِ]. (صحيح) الارواء (٢٩١) ((صفة الصلاة)) بعض محققین کہتے ہیں اس کی سند عاصم بن عبیداللہ کی وجہ سے ضعیف ہے۔

ترجمہ: روایت ہے عبداللہ بن عامر بن ربیعہ سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے کہا ان کے باپ نے ہم تھے نبی ﷺ کے ساتھ سفر میں ایک اندھیری رات میں اور نہیں جانتے تھے ہم کدھر ہے قبلہ تو پڑھی ہر ایک نے نماز اپنے منہ کے سامنے پھر جب صبح ہوئی تو ذکر کیا ہم نے اس کا نبی ﷺ سے تو اتری یہ آیت جدھر منہ کرو تم ادھر منہ ہے اللہ کا۔

فائدہ : کہا ابوعیسیٰ نے اس حدیث کی اسناد کچھ خوب نہیں اور نہیں جانتے ہم اس حدیث کو مگر روایت سے اشعث السمان کی اور اشعث بن سعید ابوربیع السمان ضعیف ہیں حدیث میں اور یہی مذہب ہے اکثر اہل علم کا کہ جب پڑھی کسی نے نماز غیر قبلہ کی طرف اندھیرے میں اور بعد میں معلوم ہوا کہ منہ قبلہ کی طرف نہ تھا تو نماز اس کی جائز ہے اور یہی کہتے ہیں سفیان ثوری اور ابن مبارک اور احمد اور اسحاق۔

❁❁❁❁

١٤٣ ـ بَابُ : مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ مَا يُصَلِّي إِلَيْهِ وَ فِيْهِ

اس کے بیان میں کہ جس کی طرف یا جس میں نماز پڑھنا مکروہ ہے

(٣٤٦) عَنِ ابْنِ عُمَرَ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ نَهٰى اَنْ يُّصَلّٰى فِيْ سَبْعَةِ مَوَاطِنَ : فِي الْمَزْبَلَةِ، وَالْمَجْزَرَةِ، وَالْمَقْبَرَةِ، وَقَارِعَةِ الطَّرِيْقِ، وَفِي الْحَمَّامِ، وَمَعَاطِنِ الْإِبِلِ، وَفَوْقَ ظَهْرِ بَيْتِ اللّٰهِ. (اسناده ضعيف) الارواء (٢٨٧) اس

میں زید بن جبیرہ راوی متروک، منکر الحدیث ہے۔ المیزان (۲/۹۹) والتھذیب (۳/۴۰۰) والتقریب (۲۱۲۲)

ترجمہ: روایت ہے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے کہ نبی ﷺ نے منع کیا نماز پڑھنے سے سات مقاموں سے پیخانے میں اور جہاں اونٹ ذبح ہوتے ہیں اور قبرستان میں اور راستے کے بیچ میں اور غسل خانے میں اور اونٹ باندھنے کی جگہ میں اور چھت پر بیت اللہ کی۔

فائدہ: روایت کی ہم سے علی بن حجر نے انہوں نے سوید بن عبدالعزیز سے انہوں نے زید بن جبیرہ سے انہوں نے داؤد بن حصین سے انہوں نے نافع سے انہوں نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے انہوں نے نبی ﷺ سے اوپر کی حدیث کے ہم معنی اور مانند اس کے اور اس باب میں ابو مرثد اور جابر اور انس سے روایت ہے کہا ابو عیسیٰ نے حدیث ابن عمر رضی اللہ عنہما کی از روئے اسناد کے قوی نہیں اور کلام کیا گیا زید بن جبیرہ میں ان کے حافظہ کے سبب سے اور روایت کیا ہے اس حدیث کو لیث بن سعد نے عبداللہ بن عمر العمری سے انہوں نے نافع سے انہوں نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے انہوں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے انہوں نے نبی ﷺ سے مثل اوپر کی حدیث کے یہ حدیث ابن عمر رضی اللہ عنہما کی نبی ﷺ سے اشبہ اور صحیح ہے لیث بن سعید کی حدیث سے اور عبداللہ بن عمر العمری کو ضعیف کہا ہے بعض اہل حدیث نے از روئے حافظہ کے ان میں سے ہیں یحییٰ بن سعید قطان۔

❀❀❀❀

(۳۴۷) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ: حَدَّثَنَا سُوَيْدُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ، عَنْ زَيْدِ بْنِ جُبَيْرَةَ، عَنْ دَاوُدَ بْنِ حُصَيْنٍ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ بِمَعْنَاهُ وَنَحْوِهِ.

(ضعيف : انظر ما قبله) اس کی سند زید بن جبیرہ کی وجہ سے ضعیف ہے۔

ترجمہ: روایت کی ہم سے علی بن حجر نے انہوں نے سوید بن عبدالعزیز سے انہوں نے زید بن جبیرہ سے انہوں نے داؤد بن حصین سے انہوں نے نافع سے انہوں نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے انہوں نے نبی ﷺ سے اوپر کی حدیث کے ہم معنی۔

۱۴۴۔ بَابُ: مَا جَآءَ فِي الصَّلٰوةِ فِي مَرَابِضِ الْغَنَمِ وَأَعْطَانِ الْإِبِلِ

بکریوں اور اونٹوں کے رہنے کی جگہ میں نماز پڑھنے کے بیان میں

(۳۴۸) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((صَلُّوْا فِي مَرَابِضِ الْغَنَمِ وَلَا تُصَلُّوْا فِي أَعْطَانِ الْإِبِلِ)). (صحيح) ((تمام المنة)) ((الثمر المستطاب)) المشكاة (۷۳۹)

ترجمہ: روایت ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے نماز پڑھو بکریوں کے بیٹھنے کی جگہ میں اور نہ پڑھو اونٹوں کے بیٹھنے کی جگہ میں۔

فائدہ: روایت کی ہم سے ابو کریب نے انہوں نے یحییٰ بن آدم سے انہوں نے ابو بکر بن عیاش سے انہوں نے ابو حصین سے انہوں نے ابو صالح سے انہوں نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے انہوں نے نبی ﷺ سے مثل اوپر کی حدیث کے اور مانند اس کے اور اس

باب میں روایت ہے جابر بن سمرہ اور براء اور سبرہ بن معبد جہنی اور عبداللہ بن مغفل اور ابن عمر اور انس سے کہا ابوعیسیٰ نے اور حدیث ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے ہم لوگوں کا اور یہی کہتے ہیں احمد اور اسحاق اور حدیث ابوحصین کی ابو صالح سے کہ وہ روایت کرتے ہیں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے وہ نبی ﷺ سے غریب ہے اور روایت کیا اس کو اسرائیل نے ابوحصین سے انہوں نے ابوصالح سے انہوں نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے موقوفاً اور مرفوع نہیں کیا اس کو اور نام ابن حصین کا عثان بن عاصم اسدی ہے روایت کیا ہم سے محمد بن بشار نے انہوں نے یحییٰ بن سعید سے انہوں نے شعبہ سے انہوں نے ابی التیاح ضبعی سے انہوں نے انس رضی اللہ عنہ سے کہ تحقیق نبی ﷺ نماز پڑھتے تھے بکریوں کے بیٹھنے کی جگہ میں، کہا ابوعیسیٰ نے یہ حدیث صحیح ہے اور ابوالتیاح کا نام یزید بن حمید ہے۔

❀❀❀❀

(۳۴۹) حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ : حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ ، عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ عِيَاشٍ ،عَنْ أَبِي حُصَيْنٍ ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِهِ أَوْ بِنَحْوِهِ.

ترجمہ: روایت کی ہم سے ابوکریب نے انہوں نے یحییٰ بن آدم سے انہوں نے ابوبکر بن عیاش سے انہوں نے ابوحصین سے انہوں نے ابوصالح سے انہوں نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے انہوں نے نبی ﷺ سے مثل اوپر کی حدیث کے۔

❀❀❀❀

(۳۵۰) عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يُصَلِّي فِي مَرَابِضِ الْغَنَمِ. (صحيح)

ترجمہ: روایت ہے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے کہ نبی ﷺ نماز پڑھتے تھے بکریوں کے بیٹھنے کی جگہ میں۔

❀❀❀❀

۱۴۵ ـ بَابُ : مَا جَاءَ فِي الصَّلٰوةِ عَلَى الدَّابَّةِ حَيْثُ مَا تَوَجَّهَتْ بِهِ

چوپایہ پر نماز پڑھنے کے بیان میں' خواہ وہ جدھر بھی رخ کرتا رہے

(۳۵۱) عَنْ جَابِرٍ ﷺ قَالَ: بَعَثَنِي النَّبِيُّ ﷺ فِي حَاجَةٍ فَجِئْتُهُ وَهُوَ يُصَلِّي عَلَى رَاحِلَتِهِ نَحْوَ الْمَشْرِقِ، وَالسُّجُودُ أَخْفَضُ مِنَ الرُّكُوعِ. (صحيح) صحيح ابی داؤد (۱۱۱۲)

ترجمہ: روایت ہے جابر رضی اللہ عنہ سے کہا بھیجا مجھ کو رسول اللہ ﷺ نے اپنے کام کو تو لوٹ کر آیا میں اور آپ ﷺ نماز پڑھ رہے تھے اپنی سواری پر مشرق کی طرف اور سجدہ میں زیادہ جھکنا تھا رکوع سے۔

فائدہ : اس باب میں روایت ہے انس اور ابی عمر اور ابی سعید اور عامر بن ابی ربیعہ رضی اللہ عنہم سے کہا ابوعیسیٰ نے حدیث

جابر کی حسن ہے صحیح ہے اور مروی ہے کئی سندوں سے جابر سے اور اسی پر عمل ہے سب اہل علم کا نہیں جانتے ہم اس میں اختلاف ان کے درمیان میں کچھ مضائقہ نہیں اگر آدمی نماز پڑھے نفل، جانور پر اور وہ پھرتا رہے قبلے یا غیر قبلے کی طرف۔

١٤٦ ـ بَابُ : مَا جَاءَ فِي الصَّلٰوةِ إِلَى الرَّاحِلَةِ

سواری کی طرف نماز پڑھنے کے بیان میں

(٣٥٢) عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ صَلّٰى اِلٰى بَعِيْرِهٖ اَوْ رَاحِلَتِهٖ وَكَانَ يُصَلِّيْ عَلٰى رَاحِلَتِهٖ حَيْثُمَا تَوَجَّهَتْ بِهٖ. (صحيح . صفة الصلاة : ٥٥) صحيح أبي داود (٦٩١، ١١٠٩)

ترجمہ: روایت ہے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے کہ نبی ﷺ نے نماز پڑھی اپنے اونٹ کی طرف یا کہا راحلته اور معنی اس کے اپنی سواری کی طرف اور نماز پڑھتے تھے اپنی سواری کے اوپر بھی جدھر منہ پھیرتی وہ آپ کو لے کر۔

فائدہ: کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور یہی قول ہے بعض اہل علم کا کہ کچھ مضائقہ نہیں اونٹ کی طرف نماز پڑھنے میں اس کو سترہ بنا کر۔

❀❀❀❀

١٤٧ ـ بَابُ : مَا جَاءَ إِذَا حَضَرَ الْعَشَاءُ وَ أُقِيْمَتِ الصَّلٰوةُ فَابْدَأُوْا بِالْعَشَآءِ

اس بیان میں کہ جب کھانا حاضر ہو اور نماز کھڑی کر دی جائے تو پہلے کھانا کھالو

(٣٥٣) عَنْ أَنَسٍ يَبْلُغُ بِهِ النَّبِيَّ ﷺ : قَالَ إِذَا حَضَرَ الْعَشَآءُ وَأُقِيْمَتِ الصَّلٰوةُ فَابْدَأُوْا بِالْعَشَآءِ)). (صحيح) الروض (٤٨٢)

ترجمہ: روایت ہے انس رضی اللہ عنہ سے وہ پہنچاتے ہیں اس حدیث کو نبی ﷺ تک کہ فرمایا نبی ﷺ نے جب آ گے آ جائے کھانا اور تکبیر ہو نماز کی تو پہلے کھانا کھالو۔

فائدہ: اور اس باب میں عائشہ اور ابن عمر اور سلمہ بن اکوع اور ام سلمہ رضی اللہ عنھم سے بھی روایت ہے کہا ابو عیسیٰ نے حدیث انس رضی اللہ عنہ کی حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے بعض اہل علم کا اصحاب نبی ﷺ سے جیسے ابو بکر رضی اللہ عنہ اور عمر رضی اللہ عنہ اور ابن عمر رضی اللہ عنہما ہیں۔ اور یہی کہتے ہیں احمد اور اسحاق بھی دونوں کہتے ہیں کہ پہلے کھانا کھالے اگرچہ فوت ہو جائے جماعت، سنا میں نے جارود سے کہتے تھے سنا میں نے وکیع سے کہتے تھے معنی اس حدیث کے یہ ہیں کہ جب ڈرتا ہو اس کے سڑنے سے تو پہلے کھالے اور جس طرف گئے ہیں بعض صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین وغیرہ اسی کی پیروی خوب ہے اور مقصود ان کا یہی ہے کہ نماز میں قلب مصلی کا کسی طرف مشغول نہ ہو اور مروی ہے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہتے تھے ہم کھڑے نہ ہوتے تھے نماز کو جب تک دل ہمارا لگا ہوتا تھا کسی چیز میں اور مروی ہے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے کہ فرمایا نبی ﷺ نے جب آ گے آئے کھانا اور تکبیر ہو نماز کی تو پہلے کھانا کھالو۔ کہا راوی نے کہ کھانا

کھایا ابن عمر رضی اللہ عنہما نے شام کا اور وہ سنتے تھے آواز امام کی قرآن پڑھنے کی روایت کی۔ ہم سے یہ حدیث ہناد نے انہوں نے عبدہ سے انہوں نے عبیداللہ سے انہوں نے نافع سے انہوں نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے۔

❀❀❀❀

(٣٥٤) وَرُوِیَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ : ((إِذَا وُضِعَ الْعَشَآءُ وَ أُقِیمَتِ الصَّلاَةُ ، فَابْدَأُوْا بِالْعَشَآءِ)). (صحیح) قَالَ : وَتَعَشّٰی ابْنُ عُمَرَ وَهُوَ یَسْمَعُ قِرَاءَ ةَ الْإِمَامِ. قَالَ: حَدَّثَنَا بِذٰلِكَ هَنَّادٌ: حَدَّثَنَا عَبْدَةُ عَنْ عُبَیْدِاللّٰهِ ، عَنْ نَّافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ.

ترجمہ: روایت ہے ابن عمرؓ سے کہ فرمایا نبی ﷺ نے جب آگے آئے کھانا اور تکبیر ہو نماز کی تو پہلے کھانا کھالو اور کہا راوی نے کہ کھانا کھایا ابن عمرؓ نے شام کا اور وہ سنتے تھے آواز امام کی قرآن پڑھنے کی۔ روایت کی ہم سے یہ حدیث ہناد نے انہوں نے عبدہ سے انہوں نے عبیداللہ سے انہوں نے نافع سے انہوں نے ابن عمرؓ سے۔

١٤٨۔ بَابُ : مَا جَآءَ فِی الصَّلٰوةِ عِنْدَ النُّعَاسِ

اونگھتے وقت نماز پڑھنے کے بیان میں

(٣٥٥) عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : ((إِذَا نَعَسَ اَحَدُکُمْ وَهُوَ یُصَلِّیْ فَلْیَرْقُدْ حَتّٰی یَذْهَبَ عَنْهُ النَّوْمُ، فَإِنَّ أَحَدَکُمْ إِذَا صَلّٰی وَهُوَ یَنْعَسُ لَعَلَّهُ یَذْهَبُ لِیَسْتَغْفِرَ فَیَسُبَّ نَفْسَهُ)).

(صحیح) صحیح الترغیب (٦٣٧) صحیح ابی داؤد (١١٨٣)

ترجمہ: روایت ہے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے جب اونگھنے لگے کوئی تم میں سے اور وہ نماز پڑھتا ہو تو سو رہے یہاں تک کہ جاتی رہے نیند اس لیے کہ ایک تم میں سے نماز پڑھنے لگے، درانحالیکہ وہ اونگھتا ہے پس گمان ہے کہ وہ قصد کرے استغفار کا اور گالیاں دینے لگے اپنی جان کو۔

فائدہ : اور اس باب میں روایت ہے انس اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہما سے کہا ابو عیسیٰ نے حدیث عائشہ رضی اللہ عنہا کی حسن ہے صحیح ہے۔

١٤٩۔ بَابُ : مَا جَآءَ مَنْ زَارَ قَوْمًا فَلَا یُصَلِّ بِهِمْ

اس بیان میں کہ جو کسی قوم کی ملاقات کے لیے جائے تو ان کی امامت نہ کرے

(٣٥٦) عَنْ بُدَیْلِ بْنِ مَیْسَرَةَ الْعُقَیْلِیِّ، عَنْ أَبِیْ عَطِیَّةَ رَجُلٍ مِّنْهُمْ قَالَ: کَانَ مَالِكُ بْنُ الْحُوَیْرِثِ یَأْتِیْنَا فِیْ مُصَلَّنَا یَتَحَدَّثُ فَحَضَرَتِ الصَّلٰوةُ یَوْمًا فَقُلْنَا لَهُ : تَقَدَّمْ فَقَالَ : لِیَتَقَدَّمْ بَعْضُکُمْ، حَتّٰی أُحَدِّثَکُمْ لِمَ لَا أَتَقَدَّمُ، سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ یَقُوْلُ: ((مَنْ زَارَ قَوْمًا فَلَا یَؤُمُّهُمْ وَلْیَؤُمَّهُمْ رَجُلٌ مِّنْهُمْ)).

(صحیح ، دون قصّه مالك)

ترجمہ: روایت ہے بدیل بن میسرہ عقیلی سے وہ روایت کرتے ہیں ابو عطیہ عقیلی سے کہا انہوں نے کہ تھے مالک بن حویرث آتے ہماری نماز کی جگہ میں حدیث بولنے کو پس آ گیا وقت نماز کا ایک دن سو کہا ہم نے ان کو امامت کرو کہا چاہیے امامت کرے کوئی تم میں سے تاکہ بیان کروں میں کیوں نہیں امامت کرتا، سنا میں نے رسول اللہ ﷺ سے فرماتے تھے جو ملاقات جو جائے کسی قوم کی تو امامت نہ کرے ان کی بلکہ امامت کرے اس قوم کا کوئی آدمی۔

فائدہ: کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے اکثر اہل علم کا صحابہ وغیرہم سے کہتے ہیں صاحب خانہ مستحق ہے امامت کا بہ نسبت ملاقاتیوں کے اور کہا بعض علماء نے جب اجازت دے صاحب خانہ تو مضائقہ نہیں امامت میں اور کہا اسحاق نے میرا عمل مالک بن حویرث کی حدیث پر ہے اور تشدد کیا کہ ہرگز امامت نہ کرے صاحب خانہ کی کوئی دوسرا اگرچہ اجازت بھی دے اور ایسا ہی حکم ہے مسجد کا کہ نہ امامت کرے مسجد میں کسی قوم کی جب ان سے ملنے جائے بلکہ مسجد والوں میں سے کوئی امامت کرے۔

۱۵۰۔ بَابُ : مَا جَآءَ فِيُ كَرَاهِيَةِ أَنْ يَّخُصَّ الْإِمَامُ نَفْسَهُ بِالدُّعَاءِ

اس بیان میں کہ امام کا صرف اپنے ہی لیے دعا کرنا مکروہ ہے

(۳۵۷) عَنْ ثَوْبَانَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ : ((لَا يَحِلُّ لِامْرِئٍ أَنْ يَّنْظُرَ فِيْ جَوْفِ بَيْتِ امْرِئٍ حَتّٰى يَسْتَأْذِنَ، فَإِنْ نَظَرَ فَقَدْ دَخَلَ، وَلَا يَؤُمُّ قَوْمًا فَيَخُصَّ نَفْسَهُ بِدَعْوَةٍ دُوْنَهُمْ، فَإِنْ فَعَلَ فَقَدْ خَانَهُمْ وَلَا يَقُوْمَ إِلَى الصَّلٰوةِ وَهُوَ حَقِنٌ)). (ضعيف) الاجملة ((ولا يقوم الى الصلاة وهو حقن)) فصحيحة) ضعيف أبي داود (۱۱، ۱۲) اس کا صرف آخری جملہ صحیح ہے۔

ترجمہ: روایت ہے ثوبان رضی اللہ عنہ سے وہ روایت کرتے ہیں نبی ﷺ سے کہ فرمایا آپ ﷺ نے حلال نہیں کسی کو کہ جھانکے کسی گھر میں جب تک اذن نہ لے لے پس اگر نظر کی اس نے تو داخل ہو چکا یعنی داخل ہونا بے اذن حرام ہے اور نہ امامت کرے کوئی کسی قوم کی پھر خاص کرے اپنے ہی لیے دعا کو انہیں چھوڑ کر جس نے ایسا کیا اس نے خیانت کی ان لوگوں کی اور نہ کھڑا ہو نماز میں پاخانے پیشاب کو روک کر۔

فائدہ: اور اس باب میں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ اور ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے۔ کہا ابو عیسیٰ رحمہ اللہ نے حدیث ثوبان رضی اللہ عنہ کی حسن ہے اور مروی ہے یہ حدیث معاویہ بن صالح سے وہ روایت کرتے ہیں سفر بن یسیر سے وہ یزید بن شریح سے وہ ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے وہ نبی ﷺ سے اور روایت کی گئی ہے یہ حدیث یزید بن شریح سے وہ روایت کرتے ہیں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے وہ نبی ﷺ سے اور حدیث یزید بن شریح کی جو مروی ہے ثوبان کے واسطہ سے ابوحی مؤذن سے اس کی اسناد بہت اچھی ہے اور بہت مشہور۔

۱۵۱۔ بَابُ : مَا جَآءَ مَنْ أَمَّ قَوْمًا وَهُمْ لَهُ كَارِهُونَ

اس امام کے بیان میں جس سے مقتدی بیزار ہوں

(۳۵۸) عَنِ الْحَسَنِ قَالَ : سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ ﷺ يَقُولُ : لَعَنَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثَةً: رَجُلٌ أَمَّ قَوْمًا وَّهُمْ لَهُ كَارِهُونَ، وَ امْرَأَةٌ بَاتَتْ وَزَوْجُهَا عَلَيْهَا سَاخِطٌ، وَرَجُلٌ سَمِعَ: حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ، ثُمَّ لَمْ يُجِبْ.

(ضعيف الاسناد جدًا) اس میں محمد بن قاسم راوی ضعیف ہے۔ تقریب التهذیب (۶۲۵۰) تهذیب (۹/۴۰۸)

ترجمہ: روایت ہے حسن سے کہا سنا میں نے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے کہا لعنت کی رسول اللہ ﷺ نے تین شخصوں پر ایک اس مرد پر کہ امامت کرے کسی قوم کی اور وہ اس سے بیزار ہوں دوسری اس عورت پر کہ رات کاٹے اور خاوند اس کا اس پر غصہ ہو۔ تیسرے اس مرد پر جو سنے حی علی الفلاح اور جماعت میں حاضر نہ ہو۔

فائدہ : اور اس باب میں ابن عباس اور طلحہ اور عبداللہ بن عمر اور ابوامامہ رضی اللہ عنھم سے بھی روایت ہے کہا ابوعیسیٰ نے حدیث انس رضی اللہ عنہ کی صحیح نہیں اس واسطے کہ مروی ہے یہ حسن سے نبی ﷺ سے مرسلاً کہا ابوعیسیٰ نے محمد بن قاسم میں کلام کیا ہے احمد بن حنبل نے اور ضعیف کہا ان کو اور نہیں ہیں وہ حافظ اور مکروہ کہا ایک قوم نے علماء سے کہ امامت کرے کوئی آدمی اور مقتدی اس سے بیزار ہوں سو اگر امام ظالم نہیں تو گناہ اس پر ہے جو بیزار ہو اور کہا احمد اور اسحاق نے اس باب میں کہ جب برا مانے ایک یا دو یا تین تو مضائقہ نہیں امامت میں جب تک بیزار نہ ہو اکثر قوم روایت کی ہم سے ہناد نے انہوں نے جریر سے انہوں نے منصور سے انہوں نے ہلال بن یساف سے انہوں نے زیاد بن ابوالجعد سے انہوں نے عمرو بن حارث بن المصطلق سے کہا عمرو نے کہا جاتا تھا کہ سب سے زیادہ عذاب دو شخصوں پر ہے ایک وہ عورت کہ نافرمانی کرے اپنے خاوند کی دوسرا امام کہ لوگ اس سے بیزار ہوں کہا جریر نے کہا منصور نے سو پوچھا ہم نے امام کا حال تو کہا گیا ہمارے لیے کہ مراد اس سے ظالم امام ہے اور جو قائم کرے سنت کو تو گناہ اسی پر ہے جو اس سے بیزار ہو۔

❀❀❀❀

(۳۵۹) عَنْ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ بْنِ الْمُصْطَلِقِ قَالَ : كَانَ يُقَالُ أَشَدُّ النَّاسِ عَذَابًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ اثْنَانِ : امْرَأَةٌ عَصَتْ زَوْجَهَا ، وَإِمَامُ قَوْمٍ وَّهُمْ لَهُ كَارِهُونَ. (صحيح الاسناد)

ترجمہ: عمرو بن الحارث بن المصطلق سے روایت ہے کہ کہتے ہیں کہ کہا جاتا تھا کہ سب سے زیادہ عذاب دو شخصوں پر ہے ایک وہ عورت جو اپنے خاوند کی نافرمانی کرے اور دوسرا وہ امام جس سے لوگ بیزار ہوں۔

❀❀❀❀

(۳۶۰) حَدَّثَنَا أَبُو غَالِبٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا أُمَامَةَ يَقُوْلُ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : ((ثَلٰثَةٌ لَا تُجَاوِزُ صَلٰوتُهُمْ آذَانَهُمْ : الْعَبْدُ الْآبِقُ حَتّٰى يَرْجِعَ، وَامْرَأَةٌ بَاتَتْ وَزَوْجُهَا عَلَيْهَا سَاخِطٌ، وَإِمَامُ قَوْمٍ وَهُمْ لَهُ كَارِهُوْنَ)). (حسن) المشكاة (۱۱۲۲)

ترجمہ: ہم سے ابو غالب نے بیان کیا کہا سنا میں نے ابوامامہ سے کہتے تھے فرمایا رسول اللہ ﷺ نے تین شخصوں کی نماز ان کے کانوں کے اوپر نہیں جاتی یعنی مقبول نہیں ہوتی ایک غلام بھاگا ہوا جب تک نہ لوٹے اور دوسری عورت کہ رات کاٹے اور خاوند اس کا اس پر غصے ہو تیسرے امام کہ مقتدی اس سے بیزار ہوں۔

❀❀❀❀

۱۵۲۔ بَابُ : مَا جَآءَ إِذَا صَلَّى الْإِمَامُ قَاعِدًا فَصَلُّوْا قُعُوْدًا

اس بیان میں کہ جب امام بیٹھ کر نماز پڑھے تو مقتدی بھی بیٹھ کر نماز پڑھیں

(۳۶۱) عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّهُ قَالَ: خَرَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَنْ فَرَسٍ فَجُحِشَ فَصَلّٰى بِنَا قَاعِدًا فَصَلَّيْنَا مَعَهُ قُعُوْدًا، ثُمَّ انْصَرَفَ فَقَالَ: ((إِنَّمَا الْإِمَامُ)) أَوْ قَالَ: ((إِنَّمَا جُعِلَ الْإِمَامُ لِيُؤْتَمَّ بِهِ، وَ إِذَا كَبَّرَ فَكَبِّرُوْا، وَإِذَا رَكَعَ فَارْكَعُوْا، وَ إِذَا رَفَعَ فَارْفَعُوْا، وَ إِذَا قَالَ: سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ فَقُوْلُوْا: رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ وَ إِذَا سَجَدَ فَاسْجُدُوْا، إِذَا صَلّٰى قَاعِدًا فَصَلُّوْا قُعُوْدًا أَجْمَعُوْنَ)).

(صحيح) الارواء (۳۹۴) صحيح ابى داؤد (۶۱۴)

ترجمہ: روایت ہے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے کہا گرے رسول اللہ ﷺ ایک گھوڑے پر سے پس چوٹ آئی سو نماز پڑھائی ہم کو بیٹھ کر سو پڑھی ہم نے بھی ساتھ ان کے بیٹھ کر پھر جب فراغت ہوئی تو فرمایا امام اسی لیے ہے یا فرمایا انما جعل الامام یعنی امام اسی لیے مقرر کیا گیا ہے کہ پیروی کریں اس کی سو جب اللہ اکبر کہے تو تم بھی اللہ اکبر کہو اور جب رکوع کرے تم بھی رکوع کرو اور جب اٹھے تم بھی اٹھو اور جب کہے سمع اللہ لمن حمدہ تم کہو ربنا ولک الحمد اور جب سجدہ کرے تم بھی سجدہ کرو۔ اور جب بیٹھ کر نماز پڑھے تو تم بھی سب بیٹھ کر نماز پڑھو۔

فائدہ: اس باب میں روایت ہے عائشہ رضی اللہ عنہا اور ابوہریرہ رضی اللہ عنہ اور جابر رضی اللہ عنہ اور ابن عمر رضی اللہ عنہما اور معاویہ رضی اللہ عنہ سے کہا ابوعیسیٰ نے حدیث انس رضی اللہ عنہ کی نبی ﷺ گرے گھوڑے سے اور چوٹ آئی، حسن ہے صحیح ہے اور یہی مذہب ہے بعض اصحاب النبی ﷺ کا، انہیں میں ہیں جابر بن عبداللہ اور اسید بن حضیر اور ابوہریرہ وغیرہم رضوان اللہ علیہم اجمعین اور اسی حدیث کے قائل ہیں احمد اور اسحاق کہا بعض علماء نے جب نماز پڑھے امام بیٹھ کر نہ پڑھیں اس کے پیچھے لوگ مگر کھڑے ہو کر اور اگر بیٹھ کر پڑھیں گے تو درست نہ ہو گی اور یہی قول ہے سفیان ثوری اور مالک بن انس اور ابن مبارک اور شافعی کا۔

١٥٣ ـ بَابُ مِنْهُ اَيْضًا

اسی بیان میں

(٣٦٢) عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: صَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَلْفَ أَبِي بَكْرٍ فِي مَرَضِهِ الَّذِي مَاتَ فِيْهِ قَاعِدًا. (صحيح) التعليق على ابن خزيمة (١٦١٦) فقه السيرة (٤٩٩) الارواء (٥٤٨)

ترجمہ: روایت سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا کہ نماز پڑھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پیچھے ابوبکر رضی اللہ عنہ کے بیٹھ کر اس مرض میں کہ وفات ہوئی اس میں۔

فائدہ : کہا ابوعیسیٰ نے حدیث عائشہ رضی اللہ عنہا کی حسن ہے صحیح ہے غریب ہے اور مروی ہے عائشہ رضی اللہ عنہا سے بھی کہ فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جب پڑھے امام بیٹھ کر تو تم بھی پڑھو بیٹھ کر اور مروی ہے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نکلے اپنی مرض میں اور ابوبکر امامت کرتے تھے آدمیوں کی پس نماز پڑھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ابوبکر کے پہلو میں اور آدمی اقتداء کرتے تھے ابوبکر رضی اللہ عنہ کی اور ابوبکر رضی اللہ عنہ اقتداء کرتے تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی اور مروی ہے انہیں سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھی پیچھے ابوبکر رضی اللہ عنہ کے بیٹھ کر اور مروی ہے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھی ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پیچھے بیٹھ کر، روایت کی ہم سے یہ حدیث عبداللہ بن ابوزیاد نے ان سے شبانہ بن سور نے ان سے محمد بن طلحہ نے ان سے حمید نے ان سے ثابت نے ان سے انس رضی اللہ عنہ نے کہ نماز پڑھی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی مرض میں ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پیچھے بیٹھ کر ایک کپڑے میں لپٹے ہوئے کہا ابوعیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور ایسا ہی روایت کیا ہے اس کو یحییٰ بن ایوب نے حمید سے انہوں نے انس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا اس کو کئی لوگوں نے حمید سے انہوں نے انس رضی اللہ عنہ سے اور نہیں ذکر کیا اس میں ثابت کا اور جس نے ذکر کیا سند میں ثابت کا وہ زیادہ صحیح ہے۔

(٣٦٣) عَنْ اَنَسٍ رضي الله عنه، قَالَ: صَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي مَرَضِهِ خَلْفَ أَبِي بَكْرٍ قَاعِدًا فِي ثَوْبٍ مُتَوَشِّحًا بِهِ. (صحيح . التعليقات الحسان : ٣/ ٢٨٣ / ٢١٢٢)

ترجمہ: انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، کہتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھی اپنی مرض میں ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پیچھے بیٹھ کر ایک کپڑے میں لپٹے ہوئے۔

❀❀❀❀

١٥٤ ـ بَابُ : مَا جَآءَ فِي الْإِمَامِ يَنْهَضُ فِي الرَّكْعَتَيْنِ نَاسِيًا

امام کے دو رکعت کے بعد سہواً کھڑے ہو جانے کے بیان میں

(٣٦٤) عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ: صَلّٰى بِنَا الْمُغِيْرَةُ بْنُ شُعْبَةَ فَنَهَضَ فِي الرَّكْعَتَيْنِ فَسَبَّحَ بِهِ الْقَوْمُ وَ سَبَّحَ بِهِمْ،

فَلَمَّا قَضٰی صَلٰوتَهٗ سَلَّمَ ثُمَّ سَجَدَ سَجْدَتَیِ السَّهْوِ وَهُوَ جَالِسٌ ثُمَّ حَدَّثَهُمْ : اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فَعَلَ بِهِمْ مِثْلَ الَّذِیْ فَعَلَ.

(صحیح) الارواء (۲/۱۰۹ ـ ۱۱۰) المشکاة (۱۰۲۰) الصحیحة (۳۲۱) صحیح ابی داؤد (۹۴۹، ۹۵۰)

ترجمہ: روایت ہے شعبی سے کہا امامت کی ہماری مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ نے سو اُٹھ کھڑے ہوئے دو رکعت کے بعد یعنی قبل تشہد کے سو تسبیح کہی لوگوں نے ان سے اور انہوں نے تسبیح کہی ان سے پھر جب پوری کر چکے نماز سلام پھیرا اور دو سجدے کیے سہو کے بیٹھے ہوئے پھر بیان کیا ان سے کہ رسول اللہ ﷺ نے بھی ایسا ہی کیا تھا جیسا انہوں نے کیا۔

فائدہ : اور اس باب میں روایت ہے، عقبہ بن عامر اور سعد اور عبداللہ بن بحینہ سے کہا ابو عیسیٰ نے حدیث مغیرہ بن شعبہ کی مروی ہے کئی سندوں سے مغیرہ بن شعبہ سے اور کلام کیا بعض علماء نے ابن ابی لیلیٰ میں ان کے حافظہ کی طرف سے کہا احمد نے حجت کے قابل نہیں حدیث ابن ابی لیلیٰ کی اور کہا محمد بن اسماعیل نے ابن ابی لیلیٰ تو صدوق یعنی سچے ہیں اور میں روایت نہیں کرتا ہوں ان سے اس لیے کہ ان کی صحیح حدیث سقیم سے پہچان نہیں پڑتی اور جو ایسا ہو اس سے میں روایت نہیں لیتا اور مروی ہے یہ حدیث کئی سندوں سے مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ سے اور روایت کی سفیان نے جابر سے انہوں نے مغیرہ بن شبل سے انہوں نے قیس بن ابی حازم سے انہوں نے مغیر بن شعبہ سے اور جابر جعفی کو ضعیف کہا ہے بعض اہل علم نے اور چھوڑ دیا اس سے روایت لینا یحییٰ بن سعید نے اور عبدالرحمٰن بن مہدی نے اور اسی پر عمل ہے اہل علم کا کہ جب بھول سے اٹھ کھڑا ہوا کوئی دو رکعت میں تو اپنی نماز پوری کر لے اور بعد نماز دو سجدہ سہو کرے سو بعض نے کہا کہ بعد سلام کے کرے اور بعض نے کہا قبل سلام کے اور جس نے کہا قبل سلام کے اس کی حدیث زیادہ صحیح ہے کہ روایت کی ہے زہری نے اور یحییٰ بن سعید انصاری نے اعرج سے انہوں نے عبداللہ بن بحینہ سے کہا روایت کی ہم سے عبداللہ بن عبدالرحمٰن نے انہوں نے یزید بن ہارون سے انہوں نے مسعودی سے انہوں نے زیاد بن علاقہ سے کہا امامت کی ہماری مغیرہ بن شعبہ نے پھر جب پڑھ چکے دو رکعت کھڑے ہو گئے اور نہ بیٹھے سو سبحان اللہ کہا مقتدیوں نے سو اشارہ کیا ان کی طرف کہ کھڑے ہو جاؤ پھر جب فارغ ہوئے نماز سے سلام پھیرا اور دو سجدے کیے سہو کے اور کہا اسی طرح کیا رسول اللہ ﷺ نے کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور مروی ہے یہ حدیث کئی سندوں سے مغیرہ بن شعبہ سے وہ روایت کرتے ہیں نبی ﷺ سے۔

❀❀❀❀

(۳۶۵) عَنْ زِیَادِ بْنِ عَلَاقَةَ قَالَ: صَلّٰی بِنَا الْمُغِیْرَةُ بْنُ شُعْبَةَ ، فَلَمَّا صَلّٰی رَكْعَتَیْنِ قَامَ وَلَمْ یَجْلِسْ ، فَسَبَّحَ بِهٖ مَنْ خَلْفَهٗ ، فَأَشَارَ إِلَیْهِمْ أَنْ قُوْمُوْا ، فَلَمَّا فَرَغَ مِنْ صَلَاتِهٖ سَلَّمَ وَسَجَدَ سَجْدَتَیِ السَّهْوِ وَسَلَّمَ ، وَقَالَ: هٰكَذَا صَنَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ. (صحیح . انظر الذی قبله)

ترجمہ: زیاد بن علاقہ سے روایت ہے کہ نماز پڑھائی ہمیں مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ نے جب دو رکعت پڑھ لیں تو کھڑے ہو گئے اور نہ بیٹھے تو مقتدیوں نے سبحان اللہ کہا' پس انہوں نے ان کی طرف اشارہ کیا کہ کھڑے ہو جاؤ پھر جب نماز سے فارغ ہوئے سلام پھیرا اور دو سجدے سہو کے کئے اور کہنے لگے کہ اسی طرح کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے۔

❀❀❀❀

١٥٥ـ بَابُ : مَا جَآءَ فِي مِقْدَارِ الْقُعُودِ فِي الرَّكْعَتَيْنِ الْأُوْلَيَيْنِ

قعدۂ اولیٰ دو رکعتوں کے بعد بیٹھنے کی مقدار کے بیان میں

(٣٦٦) عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ إِذَا جَلَسَ فِي الرَّكْعَتَيْنِ الْاُوْلَيَيْنِ كَاَنَّهُ عَلَى الرَّضْفِ. قَالَ شُعْبَةُ : ثُمَّ حَرَّكَ سَعْدٌ شَفَتَيْهِ بِشَيْءٍ' فَاَقُوْلُ : حَتّٰى يَقُوْمَ ؟ فَيَقُوْلُ : حَتّٰى يَقُوْمَ)).

(ضعيف . المشكاة : ٩١٥) ضعيف أبي داود (١٧٧) اس میں انقطاع ہے ابوعبیدہ کی عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے ملاقات ثابت نہیں۔

ترجمہ: روایت ہے عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب بیٹھتے تھے دو رکعتوں کے بعد تو گویا وہ بیٹھے ہوں گرم پتھروں پر یعنی بہت جلد اٹھتے' کہا شعبہ نے پھر ہلائے سعد نے اپنے ہونٹ کچھ کہہ کر یعنی حضرت کچھ پڑھتے تھے کہا شعبہ نے میں کہتا جب تک کہ اٹھتے تو سعد کہتے جب کہ اٹھتے۔

فائدہ : کہا ابوعیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے لیکن ابوعبیدہ کو سماع نہیں اپنے باپ سے اور عمل اسی پر ہے اہل علم کا اختیار کرتے ہیں کہ آدمی دیر تک نہ بیٹھے قعدہ اولیٰ میں اور قعدہ اولیٰ میں تشہد سے زیادہ سے کچھ نہ پڑھے اور کہتے ہیں اگر زیادہ کیا اس نے تشہد سے کچھ بھی تو اس پر سجدہ سہو ہے ایسا ہی مروی ہے شعبی وغیرہ سے۔

❀❀❀❀

١٥٦ـ بَابُ : مَا جَآءَ فِي الْإِشَارَةِ فِي الصَّلٰوةِ

نماز میں اشارہ کرنے کے بیان میں

(٣٦٧) عَنْ صُهَيْبٍ قَالَ: مَرَرْتُ بِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَهُوَ يُصَلِّيْ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ' فَرَدَّ إِلَيَّ إِشَارَةً. وَقَالَ : لَا اَعْلَمُ إِلَّا اَنَّهُ قَالَ: إِشَارَةً بِإِصْبَعِهِ. (صحيح) صحيح أبي داود (٨٥٨)

ترجمہ: روایت ہے صہیب رضی اللہ عنہ سے کہا گزرا میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سے اور وہ نماز پڑھتے تھے سو سلام کیا میں نے ان کو اور جواب دیا مجھ کو اشارے سے کہا راوی نے نہیں جانتا میں مگر شاید صہیب رضی اللہ عنہ نے یہ بھی کہا کہ جواب دیا انگلی سے اشارہ کر کے۔

فائدہ : اور اس باب میں روایت ہے بلال رضی اللہ عنہ اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے۔

(٣٦٨) عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ : قُلْتُ لِبَلَالٍ : كَيْفَ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَرُدُّ عَلَيْهِمْ حِيْنَ كَانُوْا يُسَلِّمُوْنَ عَلَيْهِ وَهُوَ فِي الصَّلٰوةِ ؟ قَالَ : كَانَ يُشِيْرُ بِيَدِهٖ. (صحيح) ابن ماجه (١٠١٧) صحيح ابی داؤد (٨٦٠)

ترجمہ: روایت ہے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے کہ پوچھا میں نے بلال رضی اللہ عنہ سے کیونکر جواب دیتے تھے رسول اللہ ﷺ جب سلام کرتے تھے اصحاب ان کو اور وہ نماز میں ہوتے تھے کہا بلال رضی اللہ عنہ نے اشارہ کرتے تھے اپنے ہاتھ سے۔

فائدہ: کہا ابوعیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور حدیث صہیب کی حسن ہے نہیں پہچانتے ہم اسے مگر روایت سے لیث کی کہ وہ روایت کرتے ہیں بکیر سے اور روایت کی زید بن اسلم نے انہوں نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے کہ کہا میں نے بلال رضی اللہ عنہ سے کیونکر جواب دیتے تھے رسول اللہ ﷺ جب سلام کرتے تھے ان پر مسجد بنی عمرو بن عوف میں کہا بلال رضی اللہ عنہ نے اشارہ کرتے تھے ہاتھ سے۔ اور دونوں حدیثیں میرے نزدیک صحیح ہیں اس لیے کہ قصہ حدیث صہیب کا اور ہے اور قصہ حدیث بلال رضی اللہ عنہ کا اور، اور اگر ابن عمر رضی اللہ عنہما نے ان دونوں سے روایت کیا تو احتمال ہے کہ دونوں سے سنا ہو۔

❀❀❀❀

١٥٧۔ بَابُ : مَا جَآءَ أَنَّ التَّسْبِيْحَ لِلرِّجَالِ وَ التَّصْفِيْقَ لِلنِّسَآءِ

اس بیان میں کہ جب امام بھولے تو مردوں کے لیے سبحان اللہ کہنا ہے اور عورتوں کے لیے تصفیق اور تصفیق سیدھے ہاتھ کی پشت بائیں ہتھیلی پر مارنا ہے

(٣٦٩) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : ((اَلتَّسْبِيْحُ لِلرِّجَالِ وَالتَّصْفِيْقُ لِلنِّسَآءِ)).
(صحيح) ابن ماجه (١٠٣٤) صحيح ابی داؤد (٨٦٧)

ترجمہ: روایت ہے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے تسبیح مردوں کو ہے اور تصفیق عورتوں کو۔

فائدہ: اور اس باب میں علی اور حضرت سہیل بن سعد اور جابر اور ابوسعید اور ابن عمر رضوان اللہ علیہم اجمعین سے بھی روایت ہے اور کہا حضرت علی رضی اللہ عنہ نے کہ جب میں اذن مانگتا آپ سے اندر آنے کا اور آپ ﷺ نے نماز پڑھتے ہوتے تو سبحان اللہ کہتے' کہا ابوعیسیٰ نے حدیث حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے اہل علم کا اور یہی کہتے ہیں احمد اور اسحاق۔

❀❀❀❀

١٥٨۔ بَابُ : مَاجَآءَ فِي كَرَاهِيَةِ التَّثَاؤُبِ فِي الصَّلٰوةِ

اس بیان میں کہ نماز میں جمائی لینا مکروہ ہے

(٣٧٠) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ : أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ : ((اَلتَّثَاؤُبُ فِي الصَّلٰوةِ مِنَ الشَّيْطَانِ' فَإِذَا تَثَاءَ بَ أَحَدُكُمْ

فَلْيَكْظِمْ مَا اسْتَطَاعَ)). (صحيح . الضعيفة : تحت رقم : ٢٤٢٠)

ترجمہ: روایت ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے جمائی آنا نماز میں شیطان کی طرف سے ہے سو جب کسی کو جمائی آئے تو روکے منہ بند کرے جہاں تک ہو سکے۔

فائدہ: اور اس باب میں ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ اور جد عدی بن ثابت سے بھی روایت ہے کہ کہا ابو عیسیٰ نے حدیث ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی حسن ہے صحیح ہے اور مکروہ کہا ہے علماء نے جمائی لینا نماز میں ابراہیم نے کہا میں تو جمائی کو پھیر دیتا ہوں کھنگار سے۔

❀❀❀❀

١٥٩ـ بَابُ : مَا جَآءَ أَنَّ صَلٰوةَ الْقَاعِدِ عَلَى النِّصْفِ مِنْ صَلٰوةِ الْقَائِمِ

اس بیان میں کہ بیٹھ کر نماز پڑھنے میں کھڑے ہو کر نماز پڑھنے سے آدھا ثواب ہے

(٣٧١) عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ: سَأَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ صَلٰوةِ الرَّجُلِ وَهُوَ قَاعِدٌ فَقَالَ: ((مَنْ صَلّٰى قَائِمًا فَهُوَ اَفْضَلُ، وَمَنْ صَلّٰى قَاعِدًا فَلَهٗ نِصْفُ اَجْرِ الْقَائِمِ، وَمَنْ صَلّٰى نَائِمًا فَلَهٗ نِصْفُ اَجْرِ الْقَاعِدِ)). (صحيح) الارواء (٤٥٥) الروض (٥٨٠) صحيح ابى داؤد (٨٧٧) ((صفة الصلاة))

ترجمہ: روایت ہے عمران بن حصین سے کہا پوچھا میں نے رسول اللہ ﷺ سے مرد کی نماز کا حال تو فرمایا آپ ﷺ نے جو کھڑے ہو کر پڑھے تو افضل ہے اور جو بیٹھ کر پڑھے تو اس کو کھڑے ہو کر پڑھنے والے سے آدھا ثواب ہے اور جو لیٹ کر پڑھے تو اس کو بیٹھنے والے سے آدھا ثواب ہے۔

فائدہ: اور اس باب میں عبداللہ بن عمرو اور انس اور سائب سے بھی روایت ہے کہا ابو عیسیٰ نے حدیث عمران بن حصین کی حسن ہے صحیح ہے اور مروی ہے یہ حدیث ابراہیم بن طہمان سے اسی اسناد سے مگر وہ یہ کہتے ہیں کہ روایت ہے عمران بن حصین سے کہا انہوں نے پوچھا میں نے رسول اللہ ﷺ سے مریض کی نماز کو سو فرمایا کھڑے ہو کر پھر اگر نہ ہو سکے تو بیٹھ کر پھر اگر نہ ہو سکے تو لیٹ کر، روایت کی ہم سے ہناد نے انہوں نے وکیع سے انہوں نے ابراہیم بن طہمان سے انہوں نے حسین معلم سے اسی اسناد سے کہا ابو موسیٰ نے نہیں جانتے ہم کسی کو کہ روایت کی ہو اس نے حسین معلم سے ابراہیم بن طہمان کی روایت کی مانند اور روایت کیا ہے ابو اسامہ اور کئی لوگوں نے حسین معلم سے مثل روایت عیسیٰ بن یونس کے اور مراد اس حدیث سے بعض علماء کے نزدیک نفل نماز ہے۔ روایت کی ہم سے محمد بن بشار نے انہوں نے ابو عدی سے انہوں نے اشعث بن عبدالملک سے انہوں نے حسن سے کہا حسن نے کہ آدمی نماز نفل چاہے کھڑے ہو کر پڑھے چاہے بیٹھ کر چاہے لیٹ کر اور اختلاف ہے علماء کا اس بیمار کی نماز میں جو بیٹھ کر نہ پڑھ سکے سو کہا بعض نے پڑھے داہنے کروٹ پر اور بعض نے کہا چت لیٹ کر اور پیر قبلہ کی طرف پھیلا کر نماز پڑھے اور کہا سفیان ثوری نے اس حدیث کے معنی یہ ہیں کہ جو بیٹھ کر پڑھے اس کو آدھا اجر ہے یہ ہے تندرست کے لیے اور جس کو کچھ

عذر نہ ہو، اور جسے کچھ عذر ہو اور وہ بیٹھ کر پڑھے تو اس کو پورا ثواب ہے مثل کھڑے ہو کر پڑھنے والے کے اور بعض حدیث میں یہ مضمون آیا ہے مثل قول سفیان ثوری کے۔

❀❀❀❀

(۳۷۲) عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ ، قَالَ: سَأَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ عَنْ صَلَاةِ الْمَرِيْضِ ؟ فَقَالَ: ((صَلِّ قَائِمًا ، فَإِنْ لَّمْ تَسْتَطِعْ فَقَاعِدًا ، فَإِنْ لَّمْ تَسْتَطِعْ فَعَلٰى جَنْبٍ)). (اسناده صحيح . الارواء : ۲۹۹)

ترجمہ: عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے مریض کی نماز کے بارے میں سوال کیا تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ نماز پڑھے کھڑے ہو کر پھر اگر نہ ہو سکے تو بیٹھ کر پھر اگر نہ ہو سکے تو لیٹ کر۔

۱۶۰۔ بَابٌ : فِيمَنْ يَتَطَوَّعُ جَالِسًا

اس کے بیان میں جو نفل نماز بیٹھ کر پڑھے

(۳۷۳) عَنْ حَفْصَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهَا قَالَتْ: مَا رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ صَلَّى فِيْ سُبْحَتِهِ قَاعِدًا حَتّٰى كَانَ قَبْلَ وَفَاتِهِ ﷺ بِعَامٍ، فَإِنَّهُ كَانَ يُصَلِّيْ فِيْ سُبْحَتِهِ قَاعِدًا وَيَقْرَأُ بِالسُّوْرَةِ وَيُرَتِّلُهَا حَتّٰى تَكُوْنَ أَطْوَلَ مِنْ أَطْوَلَ مِنْهَا. (صحيح . صفة الصلاة : ۶۰)

ترجمہ: روایت ہے ام المومنین حفصہ رضی اللہ عنہا سے کہا انہوں نے میں نے نہیں دیکھا رسول اللہ ﷺ کو کبھی نفل پڑھتے بیٹھ کر یہاں تک کہ جب رہ گیا آپ ﷺ کی وفات میں ایک سال پڑھنے لگے آپ ﷺ نفل بیٹھ کر اور پڑھتے تھے کوئی سورت تو اس قدر ترتیل کرتے یعنی ٹھہر ٹھہر کر مزا لے لے کر پڑھتے کہ وہ لمبی سے لمبی ہو جاتی۔

فائدہ: اس باب میں ام سلمہ اور انس بن مالک رضی اللہ عنہما سے بھی روایت ہے کہا ابو عیسیٰ نے حدیث حفصہ رضی اللہ عنہا کی حسن ہے صحیح ہے اور مروی ہے نبی ﷺ سے کہ وہ رات کو بیٹھے بیٹھے نماز پڑھتے تھے پھر جب باقی رہتی قرأت تیس یا چالیس آیتوں کے موافق تو کھڑے ہو جاتے پھر رکوع کرتے پھر دوسری رکعت میں بھی ایسا ہی کرتے اور مروی ہے آپ ﷺ سے کہ نماز پڑھتے بیٹھ کر پھر جب قرأت کرتے کھڑے کھڑے رکوع وسجدہ بھی کرتے کھڑے کھڑے اور جب قراءت کرتے بیٹھے بیٹھے تو رکوع وسجدہ بھی کرتے بیٹھے بیٹھے کہا احمد اور اسحاق نے عمل دونوں حدیثوں پر ہے گویا ان کے نزدیک دونوں حدیثیں معمول بہا اور صحیح ہیں۔

❀❀❀❀

(۳۷۴) عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّيْ جَالِسًا فَيَقْرَأُ وَهُوَ جَالِسٌ، فَإِذَا بَقِيَ مِنْ

قِرَاءَ تِهٖ قَدْرُ مَا يَكُوْنُ ثَلَاثِيْنَ أَوْ أَرْبَعِيْنَ اٰيَةً قَامَ فَقَرَأَ وَهُوَ قَائِمٌ، ثُمَّ رَكَعَ وَسَجَدَ، ثُمَّ صَنَعَ فِي الرَّكْعَةِ الثَّانِيَةِ مِثْلَ ذٰلِكَ. (صحيح) مختصر الشمائل المحمديه (٢٣٥) (صفة الصلاة) صحيح ابى داؤد (٨٨٠)

ترجمہ: روایت ہے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ نبی ﷺ جب بیٹھ کر نماز پڑھتے تو قرأت بھی بیٹھ کر پڑھتے، پھر جب باقی رہتیں تیس یا چالیس آیتیں تو کھڑے ہو کر پڑھتے پھر رکوع اور سجدہ کرتے پھر دوسری رکعت میں بھی ایسا ہی کرتے۔

فائدہ: کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

❀❀❀❀

(٣٧٥) عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ شَقِيْقٍ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَ: سَأَلْتُهَا، عَنْ صَلٰوةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ، عَنْ تَطَوُّعِهٖ قَالَتْ: كَانَ يُصَلِّيْ لَيْلًا طَوِيْلًا قَائِمًا، وَلَيْلًا طَوِيْلًا قَاعِدًا فَإِذَا قَرَأَ وَهُوَ قَائِمٌ رَكَعَ وَسَجَدَ وَهُوَ قَائِمٌ، وَإِذَا قَرَأَ وَهُوَ جَالِسٌ رَكَعَ وَسَجَدَ وَهُوَ جَالِسٌ.

(صحيح) مختصر الشمائل المحمديه (٢٣٦) صحيح أبى داود (٨٨٠) (صفة الصلاة)

ترجمہ: روایت ہے عبداللہ بن شقیق سے کہ پوچھا میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے نفل نماز کو رسول اللہ ﷺ کی تو فرمایا حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے نماز پڑھتے تھے آنحضرت ﷺ بڑی رات تک کھڑے کھڑے اور بڑی رات تک بیٹھے بیٹھے پھر جب قرأت کرتے کھڑے ہو کر تو رکوع اور سجدہ بھی کرتے اسی حالت میں اور جب قرأت کرتے بیٹھ کر تو رکوع اور سجدہ کرتے بیٹھ کر۔

فائدہ: کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

❀❀❀❀

١٦١۔ بَابُ: مَا جَآءَ أَنَّ النَّبِيَّ قَالَ: إِنِّيْ لَأَسْمَعُ بُكَآءَ الصَّبِيِّ فِي الصَّلٰوةِ فَأُخَفِّفُ

اس بیان میں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: بے شک جب میں بچے کے رونے کی آواز سنتا ہوں تو نماز ہلکی کرتا ہوں

(٣٧٦) عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ: أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((وَاللّٰهِ! إِنِّيْ لَأَسْمَعُ بُكَآءِ الصَّبِيِّ وَأَنَا فِي الصَّلٰوةِ فَأُخَفِّفُ مَخَافَةَ أَنْ تُفْتَتَنَ أُمُّهٗ)). (صحيح) (صفة الصلاة)

ترجمہ: روایت ہے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے قسم ہے اللہ کی میں جب سنتا ہوں رونا لڑکے کا نماز میں تو ہلکی کرتا ہوں نماز اس خیال سے کہ گھبرا نہ جائے اس کی ماں۔

فائدہ : اس باب میں ابوقتادہ اور ابوسعید اور ابوہریرہ رضی اللہ عنہم اجمعین سے بھی روایت ہے کہا ابوعیسیٰ نے حدیث انس رضی اللہ عنہ کی حسن ہے صحیح ہے۔

❀❀❀❀

۱۶۲ ۔ بَابُ : مَا جَآءَ لَا تُقْبَلُ صَلٰوةُ الْمَرْأَةِ الْحَائِضِ إِلَّا بِخِمَارٍ

اس بیان میں کہ جوان عورت کی نماز بغیر چادر کے قبول نہیں ہوتی

(۳۷۷) عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : ((لَا تُقْبَلُ صَلٰوةُ الْحَائِضِ إِلَّا بِخِمَارٍ)). (صحیح

المشکاۃ (۷۶۲) الارواء ۱۹۶) صحیح ابی داؤد (۶۴۸) الروض (۱۰۲۱) (الثمر المستطاب)

ترجمہ: روایت ہے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے قبول نہیں ہوتی نماز جوان عورت کی مگر اوڑھنی اوڑھ کر۔

فائدہ : اس باب میں روایت ہے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے بھی کہا ابوعیسیٰ نے حدیث عائشہ رضی اللہ عنہا کی حسن ہے اور اسی پر عمل ہے اہل علم کا کہ عورت بالغہ کی نماز بغیر ڈھانپے بالوں کے درست نہیں اور یہی قول ہے شافعی رحمہ اللہ کا کہ نماز عورت کی درست نہیں اگر ذرا بھی بدن اس کا کھلا ہو اور کہا شافعی نے کہ کہا گیا ہے اگر پشت پا کھلی ہو عورت کی تو نماز درست ہے۔

❀❀❀❀

۱۶۳ ۔ بَابُ : مَا جَآءَ فِيْ كَرَاهِيَةِ السَّدْلِ فِي الصَّلٰوةِ

اس بیان میں کہ نماز میں سدل مکروہ ہے

(۳۷۸) عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ : نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَنِ السَّدْلِ فِي الصَّلٰوةِ. (حسن . عند الالبانی المشکاۃ : ۷۶٤ . التعلیق علی ابن خزیمۃ : ۹۱۸) صحیح أبی داؤد (۶۵۰) بعض محققین کہتے ہیں اس میں عسل راوی ضعیف ہے۔تقریب (۴۵۷۸)

ترجمہ: روایت ہے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہا منع کیا رسول اللہ ﷺ نے سدل سے نماز میں۔

فائدہ : اس باب میں ابوجحیفہ رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے کہا ابوعیسیٰ نے حدیث ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کو نہیں پہچانتے ہم روایت سے عطا کے کہ وہ روایت کرتے ہیں ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً مگر اسناد سے عسل بن سفیان کے اور اختلاف ہے اہل علم کا سدل میں نماز کے اندر سو کہا بعض نے مکروہ ہے اور کہا یہ فعل یہود کا ہے اور کہا بعض نے مکروہ ہے سدل نماز میں جب ایک ہی کپڑا ہو لیکن جب سدل کیا کرتے پر تو مضائقہ نہیں اور یہی قول ہے احمد کا اور مکروہ کہا ابن مبارک نے سدل کو نماز میں۔ مترجم کہتا ہے سدل کے دو معنی ہیں ایک یہ کہ کرتا یا جبہ کندھے پر ڈال لینا اور باہیں اس کی نہ پہننا اور ایسا لپیٹ لینا کہ دونوں ہاتھ رک جائیں اور اسی طرح رکوع وسجدہ کرنا اور یہ عادت یہود کی تھی اور دوسرے یہ کہ چادر سر پر ڈال کر دونوں کنارے اس کے داہنے بائیں لٹکا دینا اور ان کو کندھوں پر نہ ڈالنا یہ بھی مکروہ ہے اور اسی کو بعض نے کہا ہے کہ کرتے پر کرے تو مضائقہ نہیں۔

١٦٤ ـ بَابُ : مَا جَآءَ فِي كَرَاهِيَةِ مَسْحِ الْحَصٰى فِي الصَّلٰوةِ

اس بیان میں کہ نماز میں کنکریاں ہٹانا مکروہ ہے

(٣٧٩) عَنْ أَبِي ذَرٍّ ﷺ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((إِذَا قَامَ أَحَدُكُمْ إِلَى الصَّلٰوةِ فَلَا يَمْسَحِ الْحَصٰى فَإِنَّ الرَّحْمَةَ تُوَاجِهُهُ)). (ضعيف) الارواء (٣٧٧) المشكاة (١٠٠١) التعليق الرغيب (١/١٩٢) نقد التاج (٩٠) تعليق على صحيح ابن خزيمة (٩١٣، ٩١٤) ضعيف أبي داود (١٧٥) اس میں ابی الاحوص اللیثی راوی مجہول ہے۔

ترجمہ: روایت ہے ابوذر رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا نبی ﷺ نے جب کھڑا ہو کوئی تم میں سے نماز کو تو نہ چھوئے کنکریاں نماز میں اس لیے کہ رحمت اس کے سامنے ہے۔

❀❀❀❀

(٣٨٠) عَنْ مُعَيْقِيبٍ ﷺ قَالَ: سَأَلْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ عَنْ مَسْحِ الْحَصٰى فِي الصَّلٰوةِ فَقَالَ: ((إِنْ كُنْتَ لَا بُدَّ فَاعِلًا فَمَرَّةً وَاحِدَةً)). (صحيح) صحيح الترغيب (٥٥٧) صحيح ابى داؤد (٨٧٢)

ترجمہ: روایت ہے معیقیب رضی اللہ عنہ سے کہا پوچھا میں نے رسول اللہ ﷺ سے کنکریاں ہٹانے کو تو فرمایا اگر ضرورت ہو تجھ کو تو ایک بار ہٹالو۔

فائدہ : کہا ابوعیسیٰ رحمۃ اللہ علیہ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور اس باب میں علی بن ابی طالب اور حذیفہ اور جابر بن عبداللہ اور معیقیب رضی اللہ عنہم سے روایت ہے کہا ابوعیسیٰ نے حدیث ابوذر رضی اللہ عنہ کی حسن ہے اور مروی ہے نبی ﷺ سے کہ مکروہ کہا آپ ﷺ نے کنکریاں ہٹانے کو نماز میں اور کہا اگر ضرورت ہو تو ایک بار ہٹالے گویا ایک مرتبہ کی اجازت دی آپ ﷺ نے اور اسی پر عمل ہے علماء کا۔

❀❀❀❀

١٦٥ ـ بَابُ : مَا جَآءَ فِي كَرَاهِيَةِ النَّفْخِ فِي الصَّلٰوةِ

اس بیان میں کہ نماز میں پھونکنا مکروہ ہے

(٣٨١) عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ: رَأَى النَّبِيُّ ﷺ غُلَامًا لَنَا يُقَالُ لَهُ أَفْلَحُ إِذَا سَجَدَ نَفَخَ فَقَالَ: ((يَا أَفْلَحُ تَرِّبْ وَجْهَكَ)). (ضعيف . التعليق الرغيب : ١/ ١٩٣ . المشكاة : ١٠٠٢ . الضعيفة : ٥٤٨٥) البيهقى فى الكبرى (٢/٢٥٢) اس میں میمون ابوحمزہ راوی ضعیف ہے۔ بعض محققین نے اس کو بھی حسن کہا ہے۔

ترجمہ: روایت ہے ام سلمہ رضی اللہ عنھا سے کہ دیکھا رسول اللہ ﷺ نے ایک لڑکے کو کہ ہم اس کو افلح کہتے تھے جب سجدہ کرتا تو زمین کو پھونکتا سو فرمایا آپ ﷺ نے خاک آلودہ ہونے دے اپنے چہرے کو۔

فائدہ : کہا احمد بن منیع نے مکروہ کہا ہے عباد نے پھونکنا نماز میں اور کہا پھونکنے سے نماز نہیں جاتی کہا احمد بن منیع نے اور یہی ہمارا بھی مختار ہے کہا ابوعیسیٰ نے روایت کی ہے بعض لوگوں نے یہ حدیث ابوحمزہ سے اور کہا کہ وہ لڑکا مولیٰ تھا ہمارا رباح اس کا نام تھا۔ روایت کی ہم سے احمد بن عبدہ ضبی نے انہوں نے حماد بن زید سے انہوں نے میمون ابوحمزہ سے اسی اسناد سے مانند اوپر کی روایت کے اور اس میں کہا ایک لڑکا ہمارا جس کو رباح کہتے تھے کہا ابوعیسیٰ نے اسناد حدیث ام سلمہ کی کچھ ایسی قوی نہیں اور میمون ابوحمزہ کو ضعیف کہا ہے بعض علماء نے اور اختلاف ہے علماء کا نماز میں پھونکنے میں سو بعض نے کہا اگر پھونکا کسی نے نماز میں تو پھر پڑھے نماز اور یہی قول ہے سفیان ثوری اور اہل کوفہ کا اور کہا بعض نے مکروہ ہے پھونکنا نماز میں اگر پھونکا کسی نے تو ٹوٹی نہیں نماز اس کی اور یہی قول ہے احمد اور اسحاق کا۔

(٣٨٢) عَنْ مَيْمُوْنٍ أَبِي حَمْزَةَ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ. وَ قَالَ: غُلَامٌ لَنَا يُقَالُ لَهُ : رَبَاحٌ. (انظر ما قبله) بعض محققین کہتے ہیں میمون راوی حسن الحدیث ہے۔

ترجمہ: میمون ابوحمزہ سے روایت ہے اسی اسناد کے ساتھ اوپر کی روایت کی طرح اور اس میں کہا وہ لڑکا ہمارا جس کو رباح کہتے تھے۔

❀❀❀❀

١٦٦ ـ بَابُ : مَا جَآءَ فِي النَّهْيِ عَنِ الْإِخْتِصَارِ فِي الصَّلٰوةِ

اس بیان میں کہ نماز میں کوکھ پر ہاتھ رکھنا منع ہے

(٣٨٣) عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ : اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ نَهٰى أَنْ يُّصَلِّيَ الرَّجُلُ مُخْتَصِرًا.

(صحيح . صفة الصلاة : ٧٩ . الروض النضير : ١١٥٢ . الارواء : ٣٧٤)

ترجمہ: روایت ہے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ منع فرمایا رسول اللہ ﷺ نے اس سے کہ نماز پڑھے آدمی کوکھ پر ہاتھ رکھ کر۔

فائدہ : اس باب میں روایت ہے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے بھی کہا ابوعیسیٰ نے حدیث ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی حسن ہے صحیح ہے اور مکروہ کہا ہے ایک قوم نے علماء سے اختصار کرنا نماز میں اور اختصار یہ کہ آدمی اپنے ہاتھ کوکھ پر رکھے اور مکروہ کہا ہے بعض نے چلنا بھی کوکھ پر ہاتھ رکھ کے اور مروی ہے کہ شیطان جب چلتا ہے تو کوکھ پر ہاتھ رکھ کر چلتا ہے۔

١٦٧ ـ بَابُ : مَا جَآءَ فِي كَرَاهِيَةِ كَفِّ الشَّعْرِ فِي الصَّلٰوةِ

اس بیان میں کہ بال باندھ کر نماز پڑھنا مکروہ ہے

(٣٨٤) عَنْ سَعِيْدِ بْنِ أَبِيْ سَعِيْدٍ الْمُقْبُرِيِّ : عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِيْ رَافِعٍ : أَنَّهُ مَرَّ بِالْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ وَهُوَ يُصَلِّيْ وَقَدْ عَقَصَ ضَفْرَتَهُ فِيْ قَفَاهُ فَحَلَّهَا، فَالْتَفَتَ إِلَيْهِ الْحَسَنُ مُغْضَبًا، فَقَالَ : أَقْبِلْ عَلٰى صَلٰوتِكَ وَلَا

تَغْضَبْ، فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ: ((ذٰلِكَ كِفْلُ الشَّيْطَانِ)).

(حسن) صحيح ابی داؤد (٦٥٣) الصحيحة (٢٣٨٦)

ترجمہ: روایت ہے سعید بن ابوسعید المقبری سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے وہ ابورافع سے کہ وہ گزرے حسن بن علی پر اور وہ نماز پڑھتے تھے اور باندھا انہوں نے جوڑا اپنا گدی پر سو کھول دیا اس کو ابورافع نے تو دیکھا حضرت حسن رضی اللہ عنہ نے ان کی طرف غصے سے سو کہا انہوں نے اپنی نماز پڑھتے رہو اور غصہ نہ کرو کہ میں نے سنا ہے رسول اللہ ﷺ سے فرماتے تھے کہ وہ حصہ ہے شیطان کا۔

فائدہ: اور اس باب میں روایت ہے ام سلمہ اور عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہم سے کہا ابوعیسیٰ نے حدیث ابورافع کی حسن ہے اور اسی پر عمل ہے علماء کا کہ مکروہ کہتے ہیں بالوں کو باندھ کر نماز پڑھنا اور عمران بن موسیٰ وہ قریشی مکی ہیں اور وہ بھائی ہیں ایوب بن موسیٰ کے۔

❀❀❀❀

١٦٨ ـ بَابُ : مَا جَآءَ فِي التَّخَشُّعِ فِي الصَّلٰوةِ

نماز میں عاجزی کرنے کے بیان میں

(٣٨٥) عَنِ الْفَضْلِ بْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ : ((أَلصَّلٰوةُ مَثْنٰى مَثْنٰى تَشَهُّدٌ فِي كُلِّ رَكْعَتَيْنِ، وَتَخَشُّعٌ وَتَضَرُّعٌ وَتَمَسْكُنٌ وَ تَذَرُّعٌ وَتُقْنِعُ يَدَيْكَ-يَقُولُ : تَرْفَعُهُمَا-إِلٰى رَبِّكَ مُسْتَقْبِلًا بِبُطُونِهِمَا وَجْهَكَ، وَتَقُولُ : يَارَبِّ! يَا رَبِّ! وَمَنْ لَّمْ يَفْعَلْ ذٰلِكَ فَهُوَ كَذَا وَ كَذَا)).

(ضعيف) نقد التاج (١٢٣) التعليق الرغيب (١/١٨٦) تعليق على صحيح ابن خزيمة (١٢١٢، ١٢١٣) ضعيف ابی داؤد (٢٣٨) اس میں عبداللہ بن نافع بن العمیاء راوی مجہول ہے۔ تقریب (٣٦٥٨)

ترجمہ: روایت ہے فضل بن عباس رضی اللہ عنہما سے کہا انہوں نے کہا فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کہ نماز دو دو رکعت ہے اور التحیات ہے ہر دوگانہ کے بعد اور ڈرنا ہے اور عاجزی کرنا اور مسکینی یعنی درگاہ الٰہی میں اور اٹھائے تو اپنے دونوں ہاتھ کہتا ہے راوی کہ بلند کرے تو دونوں ہاتھوں کو پروردگار کے سامنے کہ ہتھیلیاں ہوں تیرے منہ کی طرف اور کہے یارب یارب اور جو ایسا نہ کرے وہ ایسا ایسا ہے یعنی ناقص ہے۔

فائدہ: کہا ابوعیسیٰ نے اور ابن مبارک کے سوا اور لوگوں نے اس حدیث میں یہ کہا ہے من لم يفعل ذالك فهو خداج یعنی جو ایسا نہ کرے وہ برا ہے کہا ابوعیسیٰ نے سنا میں نے محمد بن اسماعیل سے کہتے تھے وہ روایت کیا شعبہ نے اس حدیث کو عبدربہ بن سعید سے اور خطا کی کئی مقام میں ایک تو کہا روایت ہے انس بن انیس سے اور وہ عمران بن ابوانس ہیں۔ دوسرے کہا روایت

ہے عبداللہ بن حارث سے اور وہ حقیقت میں عبداللہ بن نافع بن العمیا ہیں کہ وہ روایت کرتے ہیں ربیعہ بن حارث سے، تیسرے کہا شعبہ روایت کرتے ہیں عبداللہ بن حارث سے وہ مطلب سے وہ نبی ﷺ سے اور حقیقت میں روایت ہے ربیعہ بن حارث بن عبدالمطلب سے وہ روایت کرتے ہیں فضل بن عباس رضی اللہ عنہ سے وہ نبی ﷺ سے کہا محمد بخاری نے کہ حدیث لیث بن سعد کی بہت صحیح ہے شعبہ کی حدیث سے۔

١٦٩ ـ بَابُ : مَا جَآءَ فِي كَرَاهِيَةِ التَّشْبِيكِ بَيْنَ الْأَصَابِعِ فِي الصَّلٰوةِ

اس بیان میں کہ نماز میں پنجہ میں پنجہ ڈالنا مکروہ ہے

(٣٨٦) عَنْ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ: أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((إِذَا تَوَضَّأَ أَحَدُكُمْ فَأَحْسَنَ وُضُوْءَهُ ثُمَّ خَرَجَ عَامِدًا إِلَى الْمَسْجِدِ فَلَا يُشَبِّكَنَّ بَيْنَ أَصَابِعِهِ فَإِنَّهُ فِيْ صَلٰوةٍ)).

(صحيح) الارواء (٣٧٩) التعليق الرغيب (١/١٢٣ـ١٢٤) المشكاة (٩٩٤)

ترجمہ: روایت ہے کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے جب وضو کیا کسی نے اچھی طرح سے پھر نکلا مسجد کی طرف تو تشبیک نہ کرے اپنی انگلیوں میں اس لیے کہ وہ تو نماز میں ہے۔

فائدہ: کہا ابوعیسیٰ نے کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ کی حدیث کو روایت کیا ہے کئی لوگوں نے ابن عجلان سے لیث کی روایت کی مانند اور روایت کی شریک نے محمد بن عجلان سے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے انہوں نے نبی ﷺ سے مانند اس حدیث کے اور شریک کی حدیث غیر محفوظ ہے۔

❀❀❀❀

١٧٠ ـ بَابُ : مَا جَآءَ فِي طُوْلِ الْقِيَامِ فِي الصَّلٰوةِ

نماز میں لمبا قیام کرنے کے بیان میں

(٣٨٧) عَنْ جَابِرٍ ﷺ قَالَ: قِيْلَ لِلنَّبِيِّ ﷺ أَيُّ الصَّلٰوةِ أَفْضَلُ؟ قَالَ: ((طُوْلُ الْقُنُوْتِ)).

(صحيح) الارواء (٤٥٨) صحيح ابى داؤد (١١٩٦)

ترجمہ: روایت ہے جابر رضی اللہ عنہ سے کہا پوچھا گیا نبی ﷺ سے کون سی نماز افضل ہے؟ فرمایا: جس میں قیام دراز ہو۔

فائدہ: اس باب میں عبداللہ حبشی اور انس بن مالک سے بھی روایت ہے کہا ابوعیسیٰ نے حدیث جابر کی حسن ہے صحیح ہے اور مروی ہے کئی سندوں سے جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے۔

❀❀❀❀

۱۷۱ ۔ بَابُ : مَا جَآءَ فِيْ كَثْرَةِ الرُّكُوعِ وَالسُّجُوْدِ

رکوع اور سجدے زیادہ کرنے کے بیان میں

(۳۸۸) عَنِ الْاَوْزَاعِيِّ قَالَ : حَدَّثَنِي الْوَلِيْدُ بْنُ هِشَامِ الْمُعَيْطِيُّ قَالَ : حَدَّثَنِي مَعْدَانُ بْنُ طَلْحَةَ الْيَعْمَرِيُّ قَالَ لَقِيْتُ ثَوْبَانَ مَوْلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَقُلْتُ لَهُ : دُلَّنِيْ عَلٰى عَمَلٍ يَنْفَعُنِي اللّٰهُ بِهِ وَيُدْخِلُنِي اللّٰهُ الْجَنَّةَ ؟ فَسَكَتَ عَنِّيْ مَلِيًّا ثُمَّ الْتَفَتَ إِلَيَّ فَقَالَ : عَلَيْكَ بِالسُّجُوْدِ، فَإِنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ : ((مَا مِنْ عَبْدٍ يَسْجُدُ لِلّٰهِ سَجْدَةً إِلَّا رَفَعَهُ اللّٰهُ بِهَا دَرَجَةً وَّحَطَّ عَنْهُ بِهَا خَطِيْئَةً)). (صحیح) الارواء (۴۵۷)

ترجمہ: روایت ہے اوزاعی سے کہا روایت کی مجھ سے ولید بن ہشام معیطی نے کہا روایت کی مجھ سے معدان بن طلحہ یعمری نے کہا ملاقات کی میں نے ثوبان سے جو مولیٰ تھے رسول اللہ ﷺ کے پوچھا میں نے ان سے خبر دو مجھے ایسے کام کی کہ نفع دے اللہ مجھ کو اس سے اور داخل کرے جنت میں پس چپ رہے وہ دیر تک پھر التفات کیا میری طرف اور کہا تو اختیار کر سجدے کو یعنی سجدے بہت کیا کر یا نماز بہت پڑھا کر اس لیے کہ سنا ہے میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے تھے جو بندہ ایک سجدہ کرے اللہ کے واسطے بلند کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کا ایک درجہ اور گھٹاتا ہے ایک گناہ۔

فائدہ: اس باب میں روایت ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ اور ابو فاطمہ سے کہا ابو عیسیٰ نے حدیث ثوبان کی اور ابو الدرداء کی کثرت رکوع اور سجود کے باب میں حسن ہے صحیح ہے اور اختلاف ہے علماء کا اس میں کہ بعض کہتے ہیں طول قیام نماز میں افضل ہے بہت رکوع اور سجدے کرنے سے اور بعض نے کہا کثرت رکوع اور سجود کی افضل ہے قیام کے دراز کرنے سے اور کہا احمد بن حنبل نے مروی ہے نبی ﷺ سے اس باب میں دو حدیثیں اور نہ ترجیح دی اس میں کسی کو اور کہا اسحاق نے دن کو کثرت رکوع اور سجود کی بہت بہتر ہے کہ قرآن تو اپنے وظیفے کے موافق خواہ مخواہ پڑھے گا اور رکوع اور سجدے کا نفع الگ ملے گا کہا ابو عیسیٰ نے کہ اسحاق اس لیے قائل ہوئے اس بات کے کہ ایسا ہی مروی ہے نماز میں رسول اللہ ﷺ سے کہ طول قیام مروی ہے رات میں اور دن میں مروی نہیں کہ آپ ﷺ نے قیام دراز کیا ہو۔

❀❀❀❀

(۳۸۹) قَالَ مَعْدَانُ بْنُ طَلْحَةَ : فَلَقِيْتُ أَبَا الدَّرْدَاءِ، فَسَأَلْتُهُ عَمَّا سَأَلْتُ عَنْهُ ثَوْبَانَ فَقَالَ : عَلَيْكَ بِالسُّجُوْدِ، فَإِنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ : ((مَا مِنْ عَبْدٍ يَسْجُدُ لِلّٰهِ سَجْدَةً إِلَّا رَفَعَهُ اللّٰهُ بِهَا دَرَجَةً، وَحَطَّ عَنْهُ بِهَا خَطِيْئَةً)). (صحیح)

ترجمہ: معدان بن طلحہ نے کہا کہ پھر میں ملا ابو الدرداء سے تو میں نے ان سے وہ پوچھا جو میں نے ثوبان سے پوچھا تھا' پس انہوں

نے کہا تم پر سجدہ کرنا ضروری ہے۔ پس بے شک میں نے سنا رسول اللہ ﷺ سے آپ ﷺ نے فرمایا: نہیں کوئی بندہ جو ایک سجدہ کرے اللہ تعالیٰ کے لئے مگر اللہ تعالیٰ اس کا ایک درجہ بلند کر دیتا ہے اور ایک گناہ مٹا دیتا ہے۔

۱۷۲ ۔ بَابُ : مَا جَآءَ فِيْ قَتْلِ الْأَسْوَدَيْنِ فِي الصَّلٰوةِ

اس بیان میں کہ نماز میں سانپ اور بچھو کو مارنا درست ہے

(۳۹۰) عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ : أَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بِقَتْلِ الْأَسْوَدَيْنِ فِي الصَّلٰوةِ، الْحَيَّةِ وَالْعَقْرَبِ. (صحیح)

مشكاة المصابيح (١٠٠٤) صحيح ابى داؤد (٨٥٤) الحاكم (٢٥٦/١)

ترجمہ: روایت ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہا حکم فرمایا رسول اللہ ﷺ نے دو کالی چیزوں کے مارنے کا نماز میں ایک سانپ دوسرے بچھو کا۔

فائدہ: اس باب میں روایت ہے ابن عباس اور ابو رافع سے کہا ابو عیسیٰ نے حدیث ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے بعض اہل علم کا صحابہ وغیرہم سے اور یہی کہتے ہیں احمد اور اسحاق اور مکروہ کہا ہے بعض علماء نے سانپ اور بچھو کا مارنا نماز میں کہا ابراہیم نے نماز تو عین مشغولی ہے اور پہلا قول زیادہ صحیح ہے۔

❀❀❀❀

۱۷۳ ۔ باب: ماجاء فی سجدتی السھو قبل السلام

سلام سے پہلے سجدہ سہو کرنے کے بیان میں

(۳۹۱) عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ بُحَيْنَةَ الْأَسْدِيِّ حَلِيْفِ بَنِيْ عَبْدِالْمُطَّلِبِ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَامَ فِيْ صَلٰوةِ الظُّهْرِ وَ عَلَيْهِ جُلُوْسٌ فَلَمَّا أَتَمَّ صَلٰوتَهُ سَجَدَ سَجْدَتَيْنِ يُكَبِّرُ فِيْ كُلِّ سَجْدَةٍ وَهُوَ جَالِسٌ قَبْلَ أَنْ يُّسَلِّمَ، وَسَجَدَهُمَا النَّاسُ مَعَهُ مَكَانَ مَا نَسِيَ مِنَ الْجُلُوْسِ. (صحیح) الارواء (٣٣٨) صحيح ابى داؤد (٩٤٦)

ترجمہ: روایت ہے عبداللہ بن بحینہ اسدی سے جو ہم۔قسم ہیں بنی عبدالمطلب کے کہ نبی ﷺ کھڑے ہو گئے نماز ظہر میں اور ان کو بیٹھنا تھا یعنی قعدہ اولیٰ میں پھر جب پوری کر چکے نماز دو سجدے کیے بیٹھے ہوئے تکبیر کہتے ہر سجدے میں قبل سلام کے لوگوں نے بھی سجدے کیے آپ ﷺ کے ساتھ بدلے میں قعدہ اولیٰ کے جو بھول گئے تھے۔

فائدہ : اور اس باب میں روایت ہے عبدالرحمٰن بن عوف سے بھی، روایت کی ہم سے محمد بن بشار نے ان سے عبدالاعلیٰ اور ابوداؤد نے کہا دونوں نے خبر دی ہم کو ہشام نے ان کو یحییٰ بن کثیر نے وہ روایت کرتے ہیں محمد بن ابراہیم سے کہ

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ اور سائب قاری دونوں سجدے کرتے تھے سہو کے قبل سلام کے، کہا ابوعیسیٰ نے حدیث ابن بحینہ کی حسن ہے اور اسی پر عمل ہے بعض علماء کا اور یہی قول ہے شافعی کا کہ سجدہ کرے بہر صورت قبل سلام کے اور کہتے ہیں یہ ناسخ ہے اور حدیثوں کی اور مذکور ہے کہ اخیر فعل نبی ﷺ کا یہی تھا اور کہا احمد اور اسحاق نے جب کھڑا ہو جائے آدمی دو رکعت کے بعد تو سجدہ سہو کا کرے قبل سلام کے ابن بحینہ کی حدیث کے موافق اور عبداللہ بن بحینہ وہ بیٹے مالک کے ہیں اور بحینہ ان کی ماں ہیں۔ ایسا ہی خبر دی مجھ کو اسحاق بن منصور نے علی بن مدینی سے اور کہتے ہیں ان کو عبداللہ بن مالک بن بحینہ کہا ابوعیسیٰ نے اختلاف ہے علماء کا سجدہ سہو قبل سلام کے کرے یا بعد، تو بعض کے نزدیک بعد سلام کے ہے اور یہی قول ہے سفیان ثوری اور اہل کوفہ کا اور بعض نے کہا قبل سلام کے اور یہی قول ہے اکثر فقہائے مدینہ کا مثل یحییٰ بن سعید اور ربیعہ وغیرہما اور یہی قول ہے شافعی کا اور کہا بعض نے جب بھولے سے کچھ زیادتی ہو جائے نماز میں تو سجد سہو بعد سلام کے کرے اور جب نقصان ہو تو قبل سلام کے اور یہی قول ہے مالک بن انس کا اور کہا احمد نے جس صورت میں جس طرح پر سجدہ سہو رسول اللہ ﷺ سے مروی ہے اس صورت میں اس طرح سجدہ کرنا چاہیے' یعنی جہاں قبل سلام مروی ہے وہاں قبل کرنا چاہیے اور جہاں بعد سلام مروی ہے وہاں سلام کے بعد اور کہتے ہیں جب کھڑا ہو جائے دو رکعتوں کے بعد تو سجدہ کرے قبل سلام کے ابن بحینہ کی حدیث کے موافق اور اگر پڑھی ظہر میں پانچ رکعت تو سجدہ کرے سلام کے بعد اور اگر سلام پھیر دیا ہو دو رکعتوں میں ظہر اور عصر کی تو سجدہ کرے بعد سلام کے اسی طرح جس جس صورت میں جو جو فعل رسول اللہ ﷺ کا مروی ہے اسی طرح عمل کرے اور جس میں کوئی فعل رسول اللہ ﷺ سے مروی نہیں تو اس میں سجدہ کرے قبل سلام کے اور اسحاق بھی احمد کے موافق کہتے ہیں مگر فرق اتنا ہے کہ وہ کہتے ہیں جس صورت میں کوئی فعل مذکور نہیں رسول اللہ ﷺ سے تو اس میں اگر زیادتی ہو نماز میں تو سجدہ کرے بعد سلام کے اور اگر نقصان ہو تو قبل سلام کے۔

❀❀❀❀

١٧٤ ـ بَابُ: مَا جَآءَ فِيْ سَجْدَتَيِ السَّهْوِ بَعْدَ السَّلَامِ وَالْكَلَامِ

سلام اور کلام کے بعد سجدہ سہو کرنے کے بیان میں

(٣٩٢) عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ صَلَّى الظُّهْرَ خَمْسًا فَقِيْلَ لَهٗ: أَزِيْدَ فِي الصَّلٰوةِ أَمْ نَسِيْتَ؟ فَسَجَدَ سَجْدَتَيْنِ بَعْدَ مَا سَلَّمَ. (اسناده صحيح) الروض (٦١٧) صحيح ابى داؤد (٩٣٤)

ترجمہ: روایت ہے عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے کہ نبی ﷺ نے ظہر پڑھی پانچ رکعتیں سو عرض کیا گیا کیا بڑھائی گئی نماز یا آپ بھول گئے پس دو سجدے کیے آپ ﷺ نے بعد سلام کے۔

فائدہ : کہا ابوعیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

(۳۹۳) عَنْ عَبْدِاللّٰهِ : أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ سَجَدَ سَجْدَتَيِ السَّهْوِ بَعْدَ الْكَلَامِ. (صحيح)

ترجمہ: روایت ہے عبداللہ سے کہ نبی ﷺ نے سہو کے دوسجدے کیے بعد کلام کے۔

فائدہ : اس باب میں روایت ہے معاویہ اور عبداللہ بن جعفر اور ابوہریرہ سے۔

❀❀❀❀

(۳۹٤) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ سَجَدَهُمَا بَعْدَ السَّلَامِ. (صحيح) الارواء (۲/۱۳۰) الروض (۱۰۹۷) صحيح ابى داؤد (۹۲۳)

ترجمہ: روایت ہے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے نبی ﷺ نے سجدے کیے سہو کے سلام کے بعد۔

فائدہ : کہا ابوعیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور روایت کیا ہے اس کو ایوب نے اور کئی لوگوں نے ابن سیرین سے اور حدیث ابن مسعود کی حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے بعض علماء کا کہ جب کوئی شخص پڑھ لے ظہر کی نماز پانچ رکعت تو نماز اس کی جائز ہے اور دوسجدے کر لے سہو کے اگرچہ بیٹھا نہ ہو قعدہ اخیرہ میں اور یہی قول ہے شافعی اور احمد اور اسحاق کا اور بعض لوگوں نے کہا جب ظہر میں پانچ رکعت پڑھے اور قعدہ اخیر میں بقدر تشہد نہ بیٹھا تو نماز اس کی درست نہیں، اور یہی قول ہے سفیان ثوری اور بعض کوفیوں کا۔

❀❀❀❀

۱۷۵۔ بَابُ مَا جَآءَ فِي التَّشَهُّدِ فِي سَجْدَتَيِ السَّهْوِ

سجدہ سہو میں تشہد پڑھنے کے بیان میں

(۳۹۵) عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ: اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلّٰى بِهِمْ فَسَهٰى فَسَجَدَ سَجْدَتَيْنِ ثُمَّ تَشَهَّدَ ثُمَّ سَلَّمَ. (شاذ بذكر التشهد . الارواء : ٤٠٣ . المشكاة : ١٠١٩) ضعيف أبى داود (١٩٣) پھر تشہد پڑھا کے الفاظ شاذ ہیں۔ان الفاظ کے بیان کرنے میں اشعث راوی کی کسی نے موافقت نہیں کی۔بعض محققین کہتے ہیں یہ حدیث صحیح ہے۔

ترجمہ: روایت ہے عمران بن حصین سے کہ نبی ﷺ نے نماز پڑھائی اور سہو کیا اور دوسجدے کیے اور پھر تشہد پڑھا پھر سلام پھیرا۔

فائدہ : کہا ابوعیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اور روایت کی ابن سیرین نے ابوالمہلب سے وہ چچا ہیں ابوقلابہ کے سوا اس حدیث کے اور روایت کی یہ حدیث محمد نے خالد حذاء سے انہوں نے ابوقلابہ سے انہوں نے ابوالمہلب سے اور ابوالمہلب کا نام عبدالرحمٰن بن عمرو ہے اور معاویہ بن عمرو یہی کہتے ہیں اور روایت کی عبدالوہاب ثقفی اور ہشیم اور کئی لوگوں نے یہ حدیث خالد حذاء سے انہوں نے ابوقلابہ سے بہت لمبی حدیث اور وہ حدیث عمران بن حصین کی ہے کہ نبی ﷺ نے سلام پھیر دیا تیسری

رکعت میں عصر کے پھر کھڑا ہوا ایک آدمی کہ اس کو خرباق کہتے تھے اور ذوالیدین بھی انہی کو کہتے ہیں الخ۔ (اور یہ روایت پوری آگے آتی ہے) اور اختلاف ہے علماء کا سجدہ سہو کے تشہد میں سو کہا بعض نے تشہد پڑھے اس میں اور سلام پھیرے اور کہا بعض نے نہ سجدہ سہو میں تشہد ہے نہ سلام اور جب سجدہ کرے قبل سلام کے تو تشہد نہ پڑھے اور یہی کہتے ہیں احمد اور اسحاق کہ جب سجدہ کرے قبل سلام کے تو تشہد نہ پڑھے۔

۱۷٦۔ بَابُ : مَا جَاءَ فِيمَنْ يَشُكُّ فِي الزِّيَادَةِ وَالنُّقْصَانِ

اس کے بیان میں جسے نماز میں کمی بیشی کا شبہ ہو

(۳۹٦) عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ عِيَاضِ بْنِ هِلَالٍ قَالَ : قُلْتُ لِأَبِي سَعِيدٍ : أَحَدُنَا يُصَلِّي فَلَا يَدْرِي كَيْفَ صَلَّى فَقَالَ : قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ : ((إِذَا صَلَّى أَحَدُكُمْ فَلَمْ يَدْرِ كَيْفَ صَلَّى فَلْيَسْجُدْ سَجْدَتَيْنِ وَهُوَ جَالِسٌ)). (صحيح) سلسلة احاديث الصحيحة (١٣٦٢) صحيح ابى داؤد (٩٣٩)

ترجمہ: روایت ہے یحییٰ بن ابی کثیر سے وہ روایت کرتے ہیں عیاض بن ہلال سے کہا عیاض نے کہا میں نے ابوسعید سے کہ ہم میں کوئی نماز پڑھتا ہے اور نہیں جانتا کہ کتنی پڑھی تو کہا ابوسعید نے فرمایا رسول اللہ ﷺ نے جب پڑھے کوئی تم میں سے نماز اور نہ جانے کتنی پڑھی تو دو سجدے کرے بیٹھ کر۔

فائدہ : اور اس باب میں روایت ہے عثمان اور ابن مسعود اور عائشہ اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہم سے کہا ابو عیسیٰ نے حدیث ابوسعید کی حسن ہے اور مروی ہے یہ حدیث ابوسعید سے کئی سندوں سے اور مروی ہے نبی ﷺ سے کہ فرمایا آپ ﷺ نے کہ جب شبہ پڑے کسی کو ایک رکعت میں اور دو میں تو ٹھہرائے اس کو ایک رکعت اور جب شبہ پڑے دو اور تین میں تو ٹھہرائے اس کو دو اور سجدے کرے قبل سلام پھیرنے کے یعنی سہو کے اور اسی پر عمل ہے ہمارے اصحاب کا اور کہا بعض علماء نے جب شک کرے نماز میں تو پھر دوبارہ پڑھے۔

(۳۹۷) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ : ((إِنَّ الشَّيْطَانَ يَأْتِي أَحَدَكُمْ فِي صَلٰوتِهِ فَيَلْبِسُ عَلَيْهِ حَتّٰى لَا يَدْرِيَ كَمْ صَلّٰى، فَإِذَا وَجَدَ ذٰلِكَ أَحَدُكُمْ فَلْيَسْجُدْ سَجْدَتَيْنِ وَهُوَ جَالِسٌ)). (اسناده صحيح) صحيح ابى داؤد (٩٤٣، ٩٤٥)

ترجمہ: روایت ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہا فرمایا رسول اللہ ﷺ نے بے شک شیطان آتا ہے تم میں سے ایک کے پاس نماز میں اور شبہ ڈالتا ہے اس پر یہاں تک کہ وہ جانتا نہیں کہ کتنی پڑھی سو جب پائے تم میں سے تو چاہیے دو سجدے کرے بیٹھے ہوئے۔

فائدہ : کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

❀❀❀❀

(۳۹۸) عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ قَالَ : سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُوْلُ : ((إِذَا سَهٰى أَحَدُكُمْ فِيْ صَلٰوتِهٖ فَلَمْ يَدْرِ وَاحِدَةً صَلّٰى أَوْ ثِنْتَيْنِ فَلْيَبْنِ عَلٰى وَاحِدَةٍ، فَإِنْ لَّمْ يَدْرِ ثِنْتَيْنِ صَلّٰى أَوْ ثَلَاثًا فَلْيَبْنِ عَلٰى ثِنْتَيْنِ، فَإِنْ لَّمْ يَدْرِ ثَلَاثًا صَلّٰى أَوْ أَرْبَعًا فَلْيَبْنِ عَلٰى ثَلَاثٍ وَلْيَسْجُدْ سَجْدَتَيْنِ قَبْلَ أَنْ يُّسَلِّمَ)).

(صحيح) سلسلة الاحاديث الصحيحة (١٣٥٦)

ترجمہ: روایت ہے عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ سے کہا سنا میں نے نبی ﷺ سے فرماتے تھے جب بھول جائے کوئی شخص نماز میں اور نہ جانے کہ دو پڑھیں یا ایک یعنی رکعتیں، تو ایک قرار دے اور اگر نہ جانے کہ دو پڑھیں یا تین تو دو قرار دے اور اگر نہ جانے کہ تین پڑھیں یا چار تو تین قرار دے اور جو باقی ہو سو پڑھ کر آخر میں دو سجدے کرے قبل سلام کے۔

فائدہ: کہا ابوعیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور مروی ہے یہ حدیث عبدالرحمٰن بن عوف سے سوا اس سند کے بھی روایت کیا اس کو زہری نے عبیداللہ بن عبداللہ بن عتبہ سے انہوں نے عباس رضی اللہ عنہ سے انہوں نے عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ سے انہوں نے نبی ﷺ سے۔

❀❀❀❀

۱۷۷۔ بَابُ : مَا جَآءَ فِي الرَّجُلِ يُسَلِّمُ فِي الرَّكْعَتَيْنِ مِنَ الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ

اس کے بیان میں جو ظہر اور عصر میں دو رکعت کے بعد سلام پھیر دے

(۳۹۹) عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ : أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ انْصَرَفَ مِنَ اثْنَتَيْنِ فَقَالَ لَهٗ ذُوالْيَدَيْنِ: أَقُصِرَتِ الصَّلٰوةُ أَمْ نَسِيْتَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ؟ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((أَصَدَقَ ذُوالْيَدَيْنِ؟)) فَقَالَ النَّاسُ: نَعَمْ، فَقَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَلَّى اثْنَتَيْنِ أُخْرَيَيْنِ ثُمَّ سَلَّمَ ثُمَّ كَبَّرَ فَسَجَدَ مِثْلَ سُجُوْدِهٖ أَوْ أَطْوَلَ ثُمَّ كَبَّرَ فَرَفَعَ ثُمَّ سَجَدَ مِثْلَ سُجُوْدِهٖ أَوْ أَطْوَلَ. (صحيح) الارواء (٢/١٣٠) الروض (١٠٩٧) صحيح ابى داؤد (٩٢٣)

ترجمہ: روایت ہے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ نبی ﷺ پھر بیٹھے دو رکعت پڑھ کر سو کہا ان سے ذوالیدین نے کیا کم کی گئی نماز یعنی بحکم الٰہی یا آپ بھول گئے یارسول اللہ؟ سو پوچھا نبی ﷺ نے کیا سچ کہا ذوالیدین نے؟ سو عرض کیا لوگوں نے ہاں یعنی نماز کم ہوئی سو کھڑے ہوگئے رسول اللہ ﷺ اور پڑھیں دو رکعتیں پچھلی اور پھر سلام پھیرا تکبیر کہی اور پھر سجدہ کیا مانند پہلے سجدوں کے یا اس سے لمبا پھر تکبیر کہی اور سر اٹھایا پھر سجدہ کیا پہلے سجدوں کے برابر یا اس سے لمبا۔

فائدہ: اس باب میں عمران بن حصین اور ابن عمر اور ذوالیدین سے روایت ہے کہا ابوعیسیٰ نے حدیث ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی حسن ہے صحیح ہے اور اختلاف ہے علماء کا اس حدیث میں بعض کوفی کہتے ہیں کہ جب کلام کرے نماز میں بھول کر یا انجان ہو کر کسی طرح ہو نماز دوبارہ پڑھے اور تاویل کرتے ہیں کہ یہ واقعہ قبل اس کے تھا کہ نماز میں کلام حرام ہو اور شافعی نے اس حدیث کو صحیح جانا اور

اس کے قائل ہوئے اور کہا یہ زیادہ صحیح ہے اس سے کہ مروی ہے نبی ﷺ سے روزہ دار کے حق میں قضا نہ کرے اگر بھولے سے کھالے اور وہ تو رزق ہے اللہ کا کہ رزق دیا اس کو کہا شافعی نے کہ فرق کیا ہے فقہاء نے قصداً کھانے میں اور بھول جانے میں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی حدیث کی رو سے روزہ دار کے حق میں اور کہا احمد نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی حدیث میں اگر کلام کیا امام نے نماز میں اور اس کو گمان تھا کہ میں نماز پوری کر چکا ہوں اور بعد اس کے معلوم ہوا کہ کچھ باقی ہے تو پوری کرے اور نماز اس کی فاسد نہیں اور جس نے کلام کیا مقتدیوں سے اور اس کو معلوم ہے کہ نماز کچھ باقی ہے تو وہ پھر سے پڑھے اور دلیل ان کی یہ ہے کہ فرائض گھٹتے بڑھتے رہتے تھے۔ رسول اللہ ﷺ کے وقت میں تو کلام کیا ذوالیدین نے اس خیال سے کہ نماز کامل ہوگئی اور آج کے دن یہ بات کسی کے لیے جائز نہیں ہوسکتی جیسے ذوالیدین کو ہوگئی آج کل فرض کم وبیش نہیں ہوتے، احمد کا قول کچھ اسی کے مشابہ ہے اور اسحاق اس باب میں موافق ہیں احمد کے۔

❀ ❀ ❀ ❀

۱۷۸ ـ بَابُ: مَا جَآءَ فِي الصَّلٰوةِ فِي النِّعَالِ

جوتیاں پہن کر نماز پڑھنے کے بیان میں

(۴۰۰) عَنْ سَعِيدِ بْنِ يَزِيدَ أَبِي مُسْلَمَةَ قَالَ : قُلْتُ لِأَنَسِ بْنِ مَالِكٍ: أَكَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يُصَلِّي فِي نَعْلَيْهِ ؟ قَالَ: نَعَمْ). (صحيح . صفة الصلاة)

ترجمہ: روایت ہے سعید بن یزید سے کہ کنیت ان کی ابوسلمہ ہے کہا انہوں نے پوچھا میں نے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے کیا نماز پڑھتے تھے رسول اللہ ﷺ جوتیاں پہن کر؟ تو کہا انس رضی اللہ عنہ نے ہاں۔

فائدہ : اور اس باب میں روایت ہے عبداللہ بن مسعود اور عبداللہ بن ابی حبیبہ اور عبداللہ بن عمرو اور عمرو بن حریث اور شداد بن اوس اور اوس ثقفی اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ اور عطا سے کہ ایک مرد ہیں بنی شیبہ سے کہا ابو عیسیٰ (امام ترمذیؒ) نے حدیث انس رضی اللہ عنہ کی حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے اہل علم کا۔

۱۷۹ ـ بَابُ : مَا جَآءَ فِي الْقُنُوتِ فِي صَلٰوةِ الْفَجْرِ

فجر کی نماز میں قنوت پڑھنے کے بیان میں

(۴۰۱) عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ : أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَقْنُتُ فِي صَلٰوةِ الصُّبْحِ وَالْمَغْرِبِ. (صحيح)

ترجمہ: روایت ہے براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے کہ نبی ﷺ قنوت پڑھتے تھے صبح میں اور مغرب میں۔

فائدہ : اس باب میں روایت ہے علی اور انس اور ابو ہریرہ اور ابن عباس اور خفاف بن ایماء رحضۃ الغفاری رضی اللہ عنہم اجمعین سے کہا ابو عیسیٰ نے حدیث براء کی حسن ہے صحیح ہے اور اختلاف ہے علماء کا نماز فجر کی قنوت میں سو بعض نے صحابہ وغیرہم سے تجویز کیا ہے قنوت پڑھنا فجر کی نماز میں اور یہی قول ہے شافعی کا اور کہا احمد اور اسحاق نے قنوت نہ پڑھے مگر جب مسلمانوں پر کوئی مصیبت اترے پھر جب مصیبت آئے تو امام کو لازم ہے کہ لشکر اسلام کے لیے دعا کرے۔

❁❁❁❁

١٨٠ ـ بَابُ : مَا جَآءَ فِيْ تَرْكِ الْقُنُوْتِ

قنوت چھوڑنے کے بیان میں

(٤٠٢) حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ ، حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ ، عَنْ أَبِيْ مَالِكٍ الْأَشْجَعِيِّ ، قَالَ : قُلْتُ لِأَبِيْ: يَا أَبَتِ ، إِنَّكَ قَدْ صَلَّيْتَ خَلْفَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَأَبِيْ بَكْرٍ ، وَ عُمَرَ ، وَ عُثْمَانَ ، وَ عَلِيِّ بْنِ أَبِيْ طَالِبٍ هٰهُنَا بِالْكُوْفَةِ نَحْوًا مِّنْ خَمْسِ سِنِيْنَ ، أَكَانُوْا يَقْنُتُوْنَ ؟ قَالَ : أَيْ بُنَيَّ مُحْدَثٌ.

(صحيح) الارواء (٤٣٥) المشكاة (١٢٩٢)

ترجمہ: ہم سے بیان کیا احمد بن منیع نے کہا ہم سے بیان کیا یزید بن ہارون نے انہوں نے مالک اشجعی سے انہوں نے کہا اپنے باپ سے اے میرے باپ تم نے تو نماز پڑھی ہے رسول اللہ ﷺ اور ابو بکر اور عمر اور عثمان اور علی رضی اللہ عنہم اجمعین کے پیچھے اور حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ تو یہیں کوفے میں قریب پانچ برس کے کیا یہ لوگ قنوت پڑھتے تھے کہا ان کے باپ نے اے میرے بیٹے یہ نئی بات نکلی ہوئی ہے۔

فائدہ : روایت کی ہم سے صالح بن عبداللہ نے انہوں نے ابو عوانہ سے انہوں نے ابو مالک اشجعی سے اسی اسناد سے مانند اسی روایت کے کہا ابو عیسیٰ (امام ترمذیؒ) نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے اکثر اہل علم کا اور کہا سفیان ثوری نے اگر قنوت پڑھا فجر میں تو بھی اچھا ہے اور نہ پڑھا تو بھی اچھا ہے اور اختیار کیا ہے نہ پڑھنا اور ابن مبارک بھی نہیں تجویز کرتے قنوت فجر میں کہا ابو عیسیٰ (امام ترمذیؒ) نے ابو مالک اشجعی کا نام سعد بن طارق بن اشیم ہے۔

(٤٠٣) عَنْ صَالِحِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا أَبُوْ عَوَانَةَ ، عَنْ أَبِيْ مَالِكٍ الْأَشْجَعِيِّ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ : نَحْوَهُ بِمَعْنَاهُ .

ترجمہ: روایت ہے صالح بن عبداللہ سے کہا ہم سے ابو عوانہ نے بیان کیا انہوں نے ابو مالک اشجعی سے اسی اسناد سے اسی روایت کی مانند۔

❁❁❁❁

۱۸۱۔ بَابُ : مَا جَآءَ فِي الرَّجُلِ يَعْطِسُ فِي الصَّلَاةِ

اس شخص کے بیان میں جو نماز میں چھینکے

(٤٠٤) عَنْ رِفَاعَةَ بْنِ رَافِعٍ ، قَالَ: صَلَّيْتُ خَلْفَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَعَطَسْتُ ، فَقُلْتُ: الْحَمْدُ لِلّٰهِ حَمْدًا كَثِيرًا طَيِّبًا مُبَارَكًا فِيهِ مُبَارَكًا عَلَيْهِ ، كَمَا يُحِبُّ رَبُّنَا وَ يَرْضٰى' فَلَمَّا صَلّٰى رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ انْصَرَفَ ، فَقَالَ: ((مَنِ الْمُتَكَلِّمُ فِي الصَّلَاةِ؟)) فَلَمْ يَتَكَلَّمْ أَحَدٌ ، ثُمَّ قَالَهَا الثَّانِيَةَ: ((مَنِ الْمُتَكَلِّمُ فِي الصَّلَاةِ؟)) فَلَمْ يَتَكَلَّمْ اَحَدٌ ثُمَّ قَالَهَا الثَّالِثَةَ: ((مَنِ الْمُتَكَلِّمُ فِي الصَّلٰوةِ؟)) فَقَالَ رِفَاعَةُ بْنُ رَافِعِ بْنِ عَفْرَآءَ: أَنَا يَا رَسُولَ اللّٰهِ ، قَالَ: ((كَيْفَ قُلْتَ؟)) قَالَ: قُلْتُ : اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ حَمْدًا كَثِيرًا طَيِّبًا مُبَارَكًا فِيهِ مُبَارَكًا عَلَيْهِ ، كَمَا يُحِبُّ رَبُّنَا وَيَرْضٰى ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهٖ ، لَقَدِ ابْتَدَرَهَا بِضْعَةٌ وَثَلَاثُونَ مَلَكًا ، أَيُّهُمْ يَصْعَدُ بِهَا)). (حسن . المشكاة : ٩٩٢) صحيح أبي داود (٧٤٧)

ترجمہ: روایت ہے رفاعہ بن رافع رضی اللہ عنہ سے کہا انہوں نے نماز پڑھی میں نے رسول اللہ ﷺ کے پیچھے تو چھینک آئی مجھ کو سو کہا میں نے الحمدللہ...... یرضیٰ تک اور معنی اس کے یہ ہیں سب تعریف اللہ کے لیے ہے بہت پاکیزہ تعریف کہ برکت ہے اس کے اندر اور اوپر جیسے دوست رکھتا ہے ہمارا رب اور پسند کرتا ہے پھر جب نماز پڑھ چکے رسول اللہ ﷺ پھر کر بیٹھے اور پوچھا کون بات کرنے والا تھا نماز میں کوئی نہ بولا پھر فرمایا دوبارہ کہ کون بات کرنے والا تھا نماز میں پھر بھی کوئی نہ بولا پھر فرمایا سہ بار کون بات کرنے والا تھا نماز میں تو کہا رفاعہ بن رافع بن عفراء نے میں تھا یا رسول اللہ' فرمایا آپ ﷺ نے کیونکر کہا تھا تم نے؟ میں نے کہا الحمدللہ سے آخر تک سو فرمایا نبی ﷺ نے قسم ہے اس کی کہ میری جان جس کے ہاتھ میں ہے کود پڑے اس پر تیس اوپر کئی فرشتے کہ کون چڑھ جاتا ہے اس کلمہ کو لے کر یعنی آسمان کی طرف۔

فائدہ : اس باب میں روایت ہے انس اور وائل بن حجر سے اور عامر بن ربیعہ رضی اللہ عنھم سے کہا ابوعیسیٰ (امام ترمذیؒ) نے حدیث رفاعہ کی حسن ہے اور بعض علماء کے نزدیک یہ واقعہ نماز نفل میں تھا اس لیے کہ کتنے تابعین کہتے ہیں کہ جب چھینکے آدمی نفل نماز میں تو حمد کرے اللہ تعالیٰ کی اپنے دل میں اس سے زیادہ اجازت نہ دی۔

❀❀❀❀

۱۸۲۔ بَابُ : مَا جَآءَ فِي نَسْخِ الْكَلَامِ فِي الصَّلَاةِ

نماز میں کلام کے منسوخ ہونے کے بیان میں

(٤٠٥) عَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ ، قَالَ: كُنَّا نَتَكَلَّمُ خَلْفَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الصَّلَاةِ' يُكَلِّمُ

الرَّجُلُ مِنَّا صَاحِبَهُ إِلَى جَنْبِهِ حَتَّى نَزَلَتْ : ﴿ وَقُومُوا لِلَّهِ قَنِتِينَ ﴾ [البقرة : ۲۳۸]، فَأُمِرْنَا بِالسُّكُوتِ ، وَنُهِينَا عَنِ الْكَلَامِ. (صحيح . الارواء : ۳۹۳) صحيح أبي داود (۸۷۵)"

ترجمہ: روایت ہے زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے کہا انہوں نے باتیں کرتے تھے ہم رسول اللہ ﷺ کے پیچھے نماز میں بولتا تھا آدمی اپنے ساتھی سے جو بازو پر ہوتا تھا یہاں تک کہ اتری یہ آیت وقوموا اللہ قانتین سو حکم ہوا ہم کو چپ رہنے کا اور منع ہوا بات کرنا۔

فائدہ : اس باب میں روایت ہے ابن مسعود اور معاویہ ابن الحکم سے کہا ابو عیسیٰ (امام ترمذیؒ) نے حدیث زید بن ارقم کی حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے اکثر اہل علم کا کہ جب آدمی کلام کرے نماز میں عمداً یا سہواً تو دوبارہ پڑھے نماز اور یہی قول ہے ثوری اور ابن مبارک کا اور بعض نے کہا اگر کلام کرے قصداً تو دوبارہ پڑھے اور اگر کلام کرے بھولے سے یہ مسئلہ نہ جانتا ہو کافی ہے اس کو وہی نماز اور یہی قول ہے شافعی کا۔

❀❀❀❀

۱۸۳ ۔ بَابُ : مَا جَاءَ فِي الصَّلَاةِ عِنْدَ التَّوْبَةِ

توبہ کی نماز کے بیان میں

(۴۰۶) عَنْ أَسْمَاءَ بْنِ الْحَكَمِ الْفَزَارِيِّ، قَالَ : سَمِعْتُ عَلِيًّا يَقُولُ : إِنِّي كُنْتُ إِذَا سَمِعْتُ مِنْ رَّسُولِ اللّٰهِ ﷺ حَدِيثًا نَفَعَنِي اللّٰهُ مِنْهُ بِمَا شَاءَ أَنْ يَنْفَعَنِي بِهِ ، وَ إِذَا حَدَّثَنِي رَجُلٌ مِّنْ أَصْحَابِهِ اسْتَحْلَفْتُهُ، فَإِذَا حَلَفَ لِي صَدَّقْتُهُ وَ إِنَّهُ حَدَّثَنِي أَبُوبَكْرٍ، وَصَدَقَ أَبُوبَكْرٍ. قَالَ : سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ: ((مَا مِنْ رَجُلٍ يُذْنِبُ ذَنْبًا ثُمَّ يَقُومُ فَيَتَطَهَّرُ ، ثُمَّ يُصَلِّي ، ثُمَّ يَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ ، إِلَّا غَفَرَ اللّٰهُ لَهُ)) ثُمَّ قَرَأَ هٰذِهِ الْآيَةَ : ﴿ وَالَّذِينَ إِذَا فَعَلُوا فَاحِشَةً أَوْ ظَلَمُوا أَنْفُسَهُمْ ذَكَرُوا اللّٰهَ فَاسْتَغْفَرُوا لِذُنُوبِهِمْ وَمَنْ يَغْفِرُ الذُّنُوبَ إِلَّا اللّٰهُ وَ لَمْ يُصِرُّوا عَلَى مَا فَعَلُوا وَهُمْ يَعْلَمُونَ ﴾ [آل عمران : ۱۳۵])).

(حسن) المشكاة (۱۳۲۴) تخريج المختارة (۷) التعليق الرغيب (۱/۲۴۱) صحيح ابي داؤد (۱۳۶۱)

ترجمہ: روایت ہے اسماء بن الحکم فزاری سے کہا سنا میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے کہ فرماتے تھے میں جب سنتا تھا رسول اللہ ﷺ سے کوئی حدیث تو نفع دیتی تھی اللہ کے حکم سے مجھ کو جتنا وہ چاہتا تھا اور جب سنتا تھا میں کوئی حدیث کسی مرد صحابی سے تو قسم لیتا تھا میں اس سے پھر جب قسم کھاتا تھا وہ سچا جانتا تھا میں اس کو اور بیان کیا مجھ سے ابوبکر رضی اللہ عنہ نے اور سچ کہا ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کہ سنا میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے تھے کوئی آدمی نہیں کہ کچھ گناہ کرے پھر کھڑا ہو اور طہارت کرے پھر نماز پڑھے پھر مغفرت مانگے اللہ تعالیٰ سے مگر بخش دیتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے گناہ کو پھر پڑھی آپ ﷺ نے اپنے قول کی تائید کے لیے یہ آیت والذین ......الآیۃ۔ یعنی متقی وہ لوگ ہیں کہ جب ہو جاتی ہے ان سے کچھ بے

حیائی یا ظلم کرتے ہیں اپنی جان پر تو یاد کرتے ہیں اللہ کو...... آخر آیت تک۔

فائدہ : اس باب میں روایت ہے ابن مسعود اور ابو الدرداء اور انس اور ابو امامہ اور معاذ اور واثلہ اور ابو الیسر سے اور نام ابو الیسر کا کعب بن عمرو ہے کہا ابو عیسیٰ (امام ترمذیؒ) نے حدیث علی رضی اللہ عنہ کی حسن ہے نہیں جانتے ہم اسے مگر سند عثمان بن مغیرہ کے اور روایت کی ان سے شعبہ اور کئی لوگوں نے سو مرفوع کیا انہوں نے مثل ابو عوانہ کی حدیث کے اور روایت کی سفیان ثوری اور مسعر نے یہ حدیث موقوفاً اور مرفوع نہ کیا اس کو نبی ﷺ کی طرف اور مروی ہے مسعر سے مرفوعاً بھی۔

❀❀❀❀

١٨٤ ـ بَابُ : مَا جَآءَ مَتٰى يُؤْمَرُ الصَّبِيُّ بِالصَّلَاةِ

اس بیان میں کہ بچے کو نماز کا حکم کب دیا جائے

(٤٠٧) عَنْ سَبْرَةَ الْجُهَنِيِّ ، قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : ((عَلِّمُوا الصَّبِيَّ الصَّلَاةَ ابْنَ سَبْعِ سِنِيْنَ ، وَاضْرِبُوْهُ عَلَيْهَا ابْنَ عَشَرَةٍ)). (اسناده حسن ، صحيح . مشكاة المصابيح : ٥٧٢ ، ٥٧٣. الارواء : ٢٤٧ . التعليق على ابن خزيمة : ١٠٠٢) صحيح ابى داؤد (٢٤٧)

ترجمہ: روایت ہے سبرہ جہنی سے کہا فرمایا رسول اللہ ﷺ نے نماز سکھلاؤ لڑکوں کو جب سات برس کے ہوں اور مارو ان کو نماز کے لیے جب دس برس کے ہوں۔

فائدہ : اس باب میں روایت ہے عبداللہ بن عمرو سے بھی کہا ابو عیسیٰ (امام ترمذیؒ) نے حدیث سبرہ بن معبد جہنی کی حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے بعض علماء کا اور اسی کے قائل ہیں احمد اور اسحاق اور کہتے ہیں جو نماز چھوڑ دے لڑکا بعد دس برس کے اس کی قضا پڑھے کہا ابو عیسیٰ (امام ترمذیؒ) نے سبرہ بیٹے ہیں معبد جہنی کے اور ان کو ابن عوسجہ بھی کہتے ہیں۔

❀❀❀❀

١٨٥ ـ بَابُ: مَا جَآءَ فِي الرَّجُلِ يُحْدِثُ بَعْدَ التَّشَهُّدِ

اس شخص کے بیان میں جسے تشہد کے بعد حدث ہو جائے (وضو ٹوٹ جائے)

(٤٠٨) عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو ، قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : ((إِذَا أَحْدَثَ –يَعْنِي الرَّجُلَ– وَقَدْ جَلَسَ فِي آخِرِ صَلَاتِهِ قَبْلَ أَنْ يُسَلِّمَ : فَقَدْ جَازَتْ صَلَاتُهُ)). (ضعيف) اس میں عبدالرحمٰن بن زید بن انعم راوی ضعیف ہے۔ ضعيف ابى داؤد (٢٦) (١٨١) تقریب (٣٨٦٢) عراقی کہتے ہیں جمہور نے اس کو ضعیف کہا ہے۔ تخریج الاحیاء (٢/١٩٩)

ترجمہ: روایت ہے عبداللہ بن عمرو سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے جب حدث کیا کسی نے قبل سلام کے اور بیٹھ چکا اپنی نماز کے

آخر میں یعنی قعدہ اخیرہ میں تو جائز ہوگئی نماز اس کی۔

فائدہ : کہا ابو عیسیٰ (امام ترمذیؒ) نے یہ حدیث از روئے اسناد کے قوی نہیں اور اضطراب ہے اس کی اسناد میں اور بعض لوگ قائل ہیں اس کے کہ جب بیٹھ چکا مقدار تشہد کی یعنی آخر نماز میں اور حدث کیا قبل سلام کے تو نماز اس کی پوری ہوگئی اور بعض نے کہا جب حدث کرے قبل تشہد کے یا قبل سلام کے تو اعادہ کرے نماز کا اور یہی قول ہے شافعی کا اور کہا احمد نے جب تشہد نہ پڑھے اور سلام پھیر دے تو نماز اس کی جائز ہے کہ فرمایا حضرت نے و تحليلها التسليم یعنی تمام ہونا نماز کا سلام ہے اور تشہد کچھ ایسا فرض نہیں کہ اس کے ترک سے نماز درست نہ ہو۔ اس لیے کہ رسول اللہ ﷺ دو رکعت کے بعد کھڑے ہوگئے اور تشہد نہ پڑھا اور کہا اسحاق بن ابراہیم نے جب کہ تشہد پڑھ لیا اگر سلام نہ پھیرے تو بھی نماز جائز ہے اور سند پکڑی اس حدیث سے کہ سکھایا ہے رسول اللہ ﷺ نے تشہد ابن مسعود کو اور اس کے اخیر میں فرمایا فاذا فرغت من هذا فقد قضيت ما عليك یعنی جب فارغ ہو چکا تو تشہد سے تو ادا کر دیا جو تجھ پر لازم تھا کہا ابو عیسیٰ نے عبدالرحمٰن بن زیاد وہ افریقی ہیں بعض اہل حدیث نے ان کو ضعیف کہا ہے انہی میں سے ہیں یحییٰ بن سعید قطان اور احمد بن حنبل۔

❀❀❀❀

١٨٦ ۔ بَابُ : مَا جَآءَ إِذَا كَانَ الْمَطَرُ فَالصَّلَاةُ فِي الرِّحَالِ

اس بیان میں کہ جب بارش ہو رہی ہو تو گھروں میں نماز پڑھنا درست ہے

(٤٠٩) عَنْ جَابِرٍ قَالَ: كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فِي سَفَرٍ ، فَأَصَابَنَا مَطَرٌ ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((مَنْ شَآءَ فَلْيُصَلِّ فِي رَحْلِهِ)). (صحيح . الارواء : ٢/ ٣٤٠ ، ٣٤١) صحيح ابی داؤد (٩٧٦)

ترجمہ: روایت ہے جابر رضی اللہ عنہ سے کہا تھے ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ سفر میں اور برسا مینہ سو فرمایا نبی ﷺ نے جو چاہے نماز پڑھ لے اپنے فرودگاہ میں۔

فائدہ : اس باب میں روایت ہے ابن عمر اور سمرہ اور ابوالملیح سے کہ وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے اور روایت ہے عبدالرحمٰن بن سمرہ سے بھی کہا ابو عیسیٰ (امام ترمذیؒ) نے حدیث جابر کی حسن ہے صحیح ہے اور رخصت دی ہے اہل علم نے جمعہ اور جماعت میں حاضر نہ ہونے کی جب کیچڑ پانی ہو اور یہی کہتے ہیں احمد اور اسحاق کہا سنا میں نے ابوزرعہ سے کہتے تھے روایت کی عفان بن مسلم نے عمرو بن علی سے ایک حدیث اور کہا ابا زرعہ سے نہیں دیکھا میں نے بصرہ میں کوئی حافظ تین شخصوں سے بڑھ کر علی بن مدینی اور ابن الشاذکونی اور عمرو بن علی، اور ابوالملیح کا نام عامر ہے اور وہ ابن اسامہ ہیں اور کہتے ہیں انہیں زید بن اسامہ بن عمیر ہذلی۔

❀❀❀❀

١٨٧ ـ بَابُ : مَا جَآءَ فِي التَّسْبِيحِ فِي أَدْبَارِ الصَّلَاةِ

نماز کے بعد تسبیح کرنے کے بیان میں

(٤١٠) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ : جَآءَ الْفُقَرَآءُ إِلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوْا: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! إِنَّ الْأَغْنِيَآءَ يُصَلُّوْنَ كَمَا نُصَلِّيْ ، وَ يَصُوْمُوْنَ كَمَا نَصُوْمُ ، وَلَهُمْ أَمْوَالٌ يُعْتِقُوْنَ وَ يَتَصَدَّقُوْنَ ؟ قَالَ: ((فَإِذَا صَلَّيْتُمْ فَقُوْلُوْا: سُبْحَانَ اللّٰهِ ثَلَاثًا وَّثَلَاثِيْنَ مَرَّةً ، وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ ثَلَاثًا وَّثَلَاثِيْنَ مَرَّةً ، وَاللّٰهُ أَكْبَرُ أَرْبَعًا وَّثَلَاثِيْنَ مَرَّةً ، وَلَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ عَشَرَ مَرَّاتٍ فَإِنَّكُمْ تُدْرِكُوْنَ بِهٖ مَنْ سَبَقَكُمْ وَلَا يَسْبِقُكُمْ مَنْ بَعْدَكُمْ)). (ضعيف الاسناد . التعليق الرغيب : ٢/ ٢٦٠) النسآئی حدیث (١٣٥٣) اس میں لا اله الا الله کو دس مرتبہ پڑھنے کے الفاظ صحیح طور پر ثابت نہیں ان میں نکارت ہے۔ بعض محققین کہتے ہیں اس میں خصیف راوی ضعیف ہے۔

ترجمہ: روایت ہے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہا حاضر ہوئے فقراء رسول اللہ ﷺ کے پاس اور عرض کیا یا رسول اللہ! اسیر لوگ نماز پڑھتے ہیں جیسے ہم نماز پڑھتے ہیں اور روزہ رکھتے ہیں جیسے ہم روزہ رکھتے ہیں اور سوا اس کے ان کے پاس مال ہے کہ اس سے غلام آزاد کرتے ہیں اور صدقہ دیتے ہیں تو فرمایا آپ ﷺ نے جب تم نماز پڑھ چکا کرو تو کہو سبحان اللہ تینتیس بار اور الحمد للہ تینتیس بار اور اللہ اکبر چونتیس بار اور لا الہ الا اللہ دس بار سو تم پالو گے اس کی برکت سے درجے ان کے جو تم سے آگے بڑھ گئے ہوں گے اور نہ آگے بڑھ سکے گا کوئی تم میں سے جو پیچھے تمہارے ہے۔

فائدہ: اس باب میں روایت ہے کعب بن عجرہ اور انس اور عبداللہ بن عمرو اور زید بن ثابت اور ابوالدرداء اور ابن عمر اور ابو ذر رضی اللہ عنہم سے کہا ابوعیسیٰ (امام ترمذیؒ) نے حدیث ابن عباس کی حسن ہے غریب ہے اور مروی ہے نبی ﷺ سے کہ فرمایا آپ ﷺ نے دو خصلتیں ہیں کہ نہیں بجالاتا کوئی مرد مسلمان مگر داخل ہوتا ہے جنت میں، اول یہ کہ تسبیح کرے یعنی سبحان اللہ کہے ہر نماز کے بعد تینتیس بار اور الحمد للہ کہے تینتیس بار اور اللہ اکبر کہے چونتیس بار دوسرے یہ کہ سبحان اللہ کہے سوتے وقت دس بار الحمد للہ دس بار اور اللہ اکبر دس بار۔

❀ ❀ ❀ ❀

١٨٨ ـ بَابُ : مَا جَآءَ فِي الصَّلَاةِ عَلَى الدَّآبَّةِ فِي الطِّيْنِ وَالْمَطَرِ

کیچڑ اور بارش میں سواری پر نماز پڑھنے کے بیان میں

(٤١١) عَنْ عَمْرِو بْنِ عُثْمَانَ بْنِ يَعْلَى بْنِ مُرَّةَ ، عَنْ أَبِيْهِ ، عَنْ جَدِّهٖ أَنَّهُمْ كَانُوْا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فِيْ سَفَرٍ ،

فَانْتَهَوْا إِلٰى مَضِيْقٍ ، فَحَضَرَتِ الصَّلَاةُ ، فَمُطِرُوْا' السَّمَآءُ مِنْ فَوْقِهِمْ وَالْبِلَّةُ مِنْ أَسْفَلَ مِنْهُمْ ، فَأَذَّنَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَهُوَ عَلٰى رَاحِلَتِهِ ، وَأَقَامَ أَوْ أَقَامَ ، فَتَقَدَّمَ عَلٰى رَاحِلَتِهِ فَصَلّٰى بِهِمْ ، يُوْمِيءُ إِيْمَآءً' يَجْعَلُ السُّجُوْدَ أَخْفَضَ مِنَ الرُّكُوْعِ. (ضعیف الاسناد) اس میں عمر بن عثمان بن یعلیٰ مجہول راوی ہے۔ تقریب (۲/۱۵)

ترجمہ: روایت ہے عمرو بن عثمان سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے وہ اپنے دادا سے کہ وہ تھے نبی ﷺ کے ساتھ سفر میں سو پہنچے ایک تنگ جگہ میں اور وقت آیا نماز کا اوراوپر سے مینہ برسا اور نیچے کیچڑ ہوئی پس اذان دی رسول اللہ ﷺ نے اپنی سواری پر اور تکبیر کہی پھر آگے بڑھے اپنی سواری سے اور امامت کی ان کی اشارہ کرتے تھے اور جھکتے تھے سجدہ میں رکوع سے زیادہ۔

فائدہ: کہا ابوعیسیٰ (امام ترمذیؒ) نے یہ حدیث غریب ہے فقط عمرو بن رماح بلخی نے اس کو روایت کیا ہے اور کسی کی روایت سے معلوم نہیں ہوتی اور روایت کی ہے ان سے کئی عالموں نے اور ایسا ہی مروی ہے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے کہ انہوں نے نماز پڑھی کیچڑ پانی میں سواری پر اور اسی پر عمل ہے علماء کا اور یہی کہتے ہیں احمد اور اسحاق۔

۱۸۹۔ بَابُ : مَا جَآءَ فِي الْاِجْتِهَادِ فِي الصَّلَاةِ

نماز میں بہت کوشش اور محنت کرنے کے بیان میں

(۴۱۲) عَنِ الْمُغِيْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ ، قَالَ : صَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ حَتّٰى انْتَفَخَتْ قَدَمَاهُ ، فَقِيْلَ لَهُ : أَتَتَكَلَّفُ هٰذَا وَقَدْ غُفِرَ لَكَ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِكَ وَ مَا تَأَخَّرَ ؟ قَالَ : ((أَفَلَا أَكُوْنُ عَبْدًا شَكُوْرًا)).

(صحیح) الروض (۶۲۴) المختصر (۲۲۱)

ترجمہ: روایت ہے مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ سے کہ نماز پڑھی رسول اللہ ﷺ نے یہاں تک کہ قدم مبارک آپ ﷺ کے پھول گئے سو عرض کیا گیا کہ آپ ﷺ یہ تکلیف اٹھاتے ہیں حالانکہ بخش دیئے گئے آپ کے اگلے اور پچھلے گناہ سو فرمایا آپ ﷺ نے کیا نہ ہوں میں بندہ شکر گزار۔

فائدہ: اور اس باب میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ اور عائشہ رضی اللہ عنہا سے بھی روایت ہے کہا ابوعیسیٰ (امام ترمذیؒ) نے یہ حدیث مغیرہ بن شعبہ کی حسن ہے صحیح ہے۔

❀❀❀❀

۱۹۰ ۔ بَابُ : مَاجَآءَ أَنَّ أَوَّلَ مَا يُحَاسَبُ بِهِ الْعَبْدُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ الصَّلَاةُ

اس بیان میں کہ قیامت کے دن بندہ سے سب سے پہلے نماز کا حساب لیا جائے گا

(٤١٣) عَنْ حُرَيْثِ بْنِ قَبِيْصَةَ ، قَالَ : قَدِمْتُ الْمَدِيْنَةَ فَقُلْتُ : اَللّٰهُمَّ يَسِّرْ لِيْ جَلِيْسًا صَالِحًا ، قَالَ : فَجَلَسْتُ إِلٰى أَبِيْ هُرَيْرَةَ ، فَقُلْتُ : إِنِّيْ سَأَلْتُ اللّٰهَ أَنْ يَرْزُقَنِيْ جَلِيْسًا صَالِحًا ، فَحَدِّثْنِيْ بِحَدِيْثٍ سَمِعْتَهُ مِنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ لَعَلَّ اللّٰهَ أَنْ يَنْفَعَنِيْ بِهٖ ، فَقَالَ : سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ : ((إِنَّ أَوَّلَ مَا يُحَاسَبُ بِهِ الْعَبْدُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مِنْ عَمَلِهٖ صَلَاتُهٗ ، فَإِنْ صَلُحَتْ فَقَدْ أَفْلَحَ وَأَنْجَحَ ، وَإِنْ فَسَدَتْ ، فَقَدْ خَابَ وَخَسِرَ ، فَإِنِ انْتَقَصَ مِنْ فَرِيْضَتِهٖ شَيْءٌ ، قَالَ الرَّبُّ عَزَّوَجَلَّ : اُنْظُرُوْا! هَلْ لِعَبْدِيْ مِنْ تَطَوُّعٍ ؟ فَيُكَمِلُ بِهَا مَا انْتَقَصَ مِنَ الْفَرِيْضَةِ ، ثُمَّ يَكُوْنُ سَائِرُ عَمَلِهٖ عَلٰى ذٰلِكَ)). (صحيح) نقد التاج (١٢٨) التعليق الرغيب (١/١٥٨) صحيح ابى داؤد (٨١٠) المشكاة (١٣٣٠) بعض محققین کہتے ہیں اس میں قتادہ اور حسن بصری دونوں مدلس ہیں اور سماع کی صراحت نہیں ہے۔

ترجمہ: روایت ہے حریث بن قبیصہ سے کہا آیا میں مدینے میں تو دعا کی میں نے یا اللہ نصیب ہو مجھ کو ہم نشین نیک کہا پھر بیٹھا میں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے پاس اور کہا دعا کی تھی میں نے نصیب ہو مجھ کو نیک ہم نشین سو بیان کرو مجھ سے کوئی حدیث کہ سنی ہو تم نے رسول اللہ ﷺ سے شاید اللہ تعالیٰ فائدہ دے مجھ کو اس سے سو کہا انہوں نے سنا میں نے رسول اللہ ﷺ سے فرماتے تھے پہلے جس کا حساب ہوگا بندے سے قیامت کے دن اس کے عملوں سے نماز ہے پس اگر درست ہوئی تو نجات پائی اور مراد کو پہنچا اور اگر خراب ہوئی خراب ہوا نقصان پایا پس اگر گھٹے کچھ فرض تو فرمائے گا پروردگار تعالیٰ نظر کرو کچھ نفل ہیں میرے بندے کے تو پورے ہوں گے اس سے نقصان فرضوں کے، پھر تمام عملوں کا یہی طریقہ ہوگا۔ یعنی نفلوں سے فرض پورے کیے جائیں گے۔

فائدہ: اس باب میں روایت ہے تمیم داری سے کہا ابو عیسیٰ (امام ترمذیؒ) نے حدیث ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی حسن ہے غریب ہے اس سند سے اور مروی ہے دوسری سند سے بھی ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے اور روایت کیا ہے بعض اصحاب حسن نے حسن سے انہوں نے قبیصہ بن حریث سے سوائے اس سند کے اور مشہور قبیصہ بن حریث ہیں اور مروی ہے انس بن حکیم سے وہ روایت کرتے ہیں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے وہ نبی ﷺ سے مانند اس کے۔

۱۹۱۔ بَابُ : مَا جَآءَ فِيمَنْ صَلّٰى فِي يَوْمٍ وَلَيْلَةٍ ثِنْتٰى عَشَرَةَ رَكْعَةً مِنَ السُّنَّةِ وَمَا لَهُ فِيهِ مِنَ الْفَضْلِ

اس کی فضیلت کے بیان میں جو رات دن میں بارہ رکعت سنت پڑھے

(۴۱۴) عَنْ عَائِشَةَ ، قَالَتْ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : ((مَنْ ثَابَرَ عَلٰى ثِنْتَيْ عَشَرَةَ رَكْعَةً مِّنَ السُّنَّةِ ، بَنَى اللّٰهُ لَهُ بَيْتًا فِي الْجَنَّةِ: أَرْبَعَ رَكَعَاتٍ قَبْلَ الظُّهْرِ، وَرَكْعَتَيْنِ بَعْدَهَا ، وَ رَكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْمَغْرِبِ ؛ وَ رَكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْعِشَآءِ ، وَ رَكْعَتَيْنِ قَبْلَ الْفَجْرِ)). (صحيح) التعليق الرغيب (۱/۲۰۱) صحيح الترغيب (۵۷۹)

ترجمہ: روایت ہے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے جو ہمیشہ پڑھے بارہ رکعت سنت بنائے اللہ تعالیٰ اس کے لیے ایک مکان جنت میں' چار رکعت قبل ظہر کے اور دو رکعت بعد اس کے اور دو رکعت بعد مغرب کے اور دو رکعت بعد عشاء کے اور دو رکعت قبل فجر کے۔

فائدہ : اس باب میں روایت ہے ام حبیبہ اور ابو ہریرہ اور ابو موسیٰ اور ابن عمر رضی اللہ عنھم سے کہا ابو عیسیٰ (امام ترمذیؒ) نے حدیث عائشہ رضی اللہ عنہا کی غریب ہے اس سند سے اور بعض علماء نے کلام کیا ہے حافظے میں مغیرہ بن زیاد کے۔

❀❀❀❀

(۴۱۵) عَنْ أُمِّ حَبِيبَةَ ، قَالَتْ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : ((مَنْ صَلّٰى فِي يَوْمٍ وَّ لَيْلَةٍ ثِنْتَيْ عَشَرَةَ رَكْعَةً بُنِيَ لَهُ بَيْتٌ فِي الْجَنَّةِ : أَرْبَعًا قَبْلَ الظُّهْرِ ، وَرَكْعَتَيْنِ بَعْدَهَا ، وَ رَكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْمَغْرِبِ ، وَ رَكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْعِشَآءِ ، وَ رَكْعَتَيْنِ قَبْلَ الْفَجْرِ صَلَاةَ الْغَدَاةِ)).

(صحيح) التعليق الرغيب (۱/۲۰۱) الصحيحة (۲۳۴۷) صحيح ابى داؤد (۱۱۳۶)

ترجمہ: روایت ہے ام حبیبہ رضی اللہ عنھا سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے جس نے پڑھی رات دن میں بارہ رکعت بنایا گیا اس کے لیے ایک گھر جنت میں، چار قبل ظہر کے اور دو بعد اس کے اور دو رکعت بعد مغرب کے اور دو بعد عشاء کے اور دو قبل فجر کے جو نماز ہے اول روز کی۔

فائدہ : کہا ابو عیسیٰ نے حدیث عنبسہ کی ام حبیبہ سے اس باب میں حسن ہے صحیح ہے اور مروی ہے ان سے کئی سندوں سے۔

❀❀❀❀

۱۹۲ ۔ بَابُ : مَا جَآءَ فِي رَكْعَتِي الْفَجْرِ مِنَ الْفَضْلِ

فجر کی سنتوں کی فضیلت کے بیان میں

(٤١٦) عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا ، قَالَتْ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : ((رَكْعَتَا الْفَجْرِ خَيْرٌ مِّنَ الدُّنْيَا وَ مَا فِيْهَا)). (اسناده صحيح . الارواء : ٤٣٧)

ترجمہ: روایت ہے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہا فرمایا رسول اللہ ﷺ نے دو رکعت سنت صبح کی بہتر ہیں دنیا سے اور جو اس میں ہے۔

فائدہ : اس باب میں علی اور ابن عمر اور ابن عباس رضی اللہ عنھم سے بھی روایت ہے کہا ابوعیسیٰ (امام ترمذیؒ) نے حدیث عائشہ رضی اللہ عنہا کی حسن ہے صحیح ہے روایت کی احمد بن حنبل نے صالح بن عبداللہ ترمذی سے یہی ایک حدیث۔

❀ ❀ ❀ ❀

۱۹۳ ۔ بَابُ : مَا جَآءَ فِي تَخْفِيْفِ رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ وما كان النبيا يقرأ فيهما

فجر کی دو سنتوں کو ہلکا کرنے اور ان میں نبی ﷺ جو پڑھتے تھے اس کے بیان میں

(٤١٧) عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، قَالَ : رَمَقْتُ النَّبِيَّ ﷺ شَهْرًا ، فَكَانَ يَقْرَأُ فِي الرَّكْعَتَيْنِ قَبْلَ الْفَجْرِ بِـ ﴿ قُلْ يٰاَيُّهَا الْكٰفِرُوْنَ ﴾ [الكافرون : ١] ، وَ ﴿ قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ ﴾ [الاخلاص : ١])) . (صحيح المشكاة (١/ ٢٦٨) الصحيحة (٣٣٢٨) بعض محققین کہتے اس کی سند ابواسحاق مدلس کے عنعنہ کی وجہ سے ضعیف ہے۔

ترجمہ: روایت ہے ابن عمر رضی اللہ عنہ سے کہا دیکھتا رہا میں نبی ﷺ کو مہینے بھر تک پڑھتے تھے دو رکعت سنت میں فجر کی قُلْ يٰاَيُّهَا الْكٰفِرُوْنَ اور قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ۔

فائدہ : اس باب میں ابن مسعود اور انس اور ابو ہریرہ اور ابن عباس اور حفصہ اور عائشہ رضوان اللہ علیہم اجمعین سے بھی روایت ہے کہا ابوعیسیٰ (امام ترمذیؒ) نے حدیث ابن عمر رضی اللہ عنہ کی حسن ہے اور نہیں جانتے ہم روایت سے ثوری کی کہ وہ روایت کرتے ہیں ابواسحاق سے مگر سند سے ابواحمد کی اور مشہور لوگوں کے نزدیک حدیث اسرائیل کی ہے ابواسحاق سے اور یہی حدیث مروی ہے اسرائیل سے بواسطہ ابواحمد کے بھی اور ابواحمد زبیری ثقہ ہیں حافظ ہیں، کہا سنا میں نے جدار سے کہتے تھے کسی کا حافظہ میں نے ایسا نہیں دیکھا جیسا ابواحمد زبیری کا تھا اور نام ان کا محمد بن عبداللہ بن زبیری اسدی کوفی ہے۔

❀ ❀ ❀ ❀

۱۹۴۔ بَابُ : مَا جَاءَ فِي الْكَلَامِ بَعْدَ رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ

فجر کی سنتوں کے بعد باتیں کرنے کے بیان میں

(٤١٨) عَنْ عَائِشَةَ ، قَالَتْ : ((كَانَ النَّبِيُّ ﷺ إِذَا صَلَّى رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ ، فَإِنْ كَانَتْ لَهُ إِلَيَّ حَاجَةٌ كَلَّمَنِي ، وَإِلَّا خَرَجَ إِلَى الصَّلَاةِ. (صحيح) صحيح أبي داود (١١٤٧، ١١٤٨)

ترجمہ: روایت ہے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ نبی ﷺ جب سنتیں پڑھ چکتے فجر کی تو اگر مجھ سے کوئی کام ہوتا آپ ﷺ کو تو باتیں کرتے اور نہیں تو تشریف لے جاتے نماز کو۔

فائدہ: کہا ابو عیسیٰ (امام ترمذیؒ) نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور مکروہ کہا بعض علماء صحابہ وغیرہم نے کلام بعد طلوع فجر کے جب تک نماز نہ پڑھ لے مگر جو ذکر الٰہی یا ضروری بات ہو اور یہی قول ہے احمد اور اسحاق کا۔

۱۹۵۔ بَابُ : مَا جَاءَ لَا صَلَاةَ بَعْدَ طُلُوعِ الْفَجْرِ إِلَّا رَكْعَتَيْنِ

اس بیان میں کہ طلوع فجر کے بعد دو سنتوں کے علاوہ کوئی نماز نہیں ہے

(٤١٩) عَنِ ابْنِ عُمَرَ: أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ : ((لَا صَلَاةَ بَعْدَ الْفَجْرِ إِلَّا سَجْدَتَيْنِ)). (صحيح . الارواء : ٤٧٨) صحيح ابى داؤد (١١٥٩) بعض محققین کہتے ہیں اس میں محمد بن الحصین راوی مجہول ہے۔تقریب (۵۸۲۳)

ترجمہ: روایت ہے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کوئی نماز نہیں بعد طلوع فجر کے سوائے دو رکعت سنتوں کے۔

فائدہ: اور اس باب میں عبداللہ بن عمرو اور حفصہ رضی اللہ عنہم سے روایت ہے کہا ابو عیسیٰ (امام ترمذیؒ) نے حدیث ابن عمر رضی اللہ عنہما کی غریب ہے نہیں جانتے ہم اس کو مگر قدامہ بن موسیٰ کی روایت سے اور روایت کی ہے ان سے کئی لوگوں نے اور اس پر اجماع ہے علماء کا کہ مکروہ ہے نماز پڑھنا بعد طلوع فجر کے سوائے دو رکعت سنت کے اور معنی اس حدیث کے یہی ہیں کہ نماز نہ پڑھنا چاہیے اور بعد طلوع فجر کے مگر دو رکعت فجر کی۔

۱۹۶۔ بَابُ : مَا جَاءَ فِي الْاِضْطِجَاعِ بَعْدَ رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ

فجر کی دو سنتوں کے بعد لیٹنے کے بیان میں

(٤٢٠) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ﷺ ، قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : ((إِذَا صَلَّى أَحَدُكُمْ رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ ، فَلْيَضْطَجِعْ عَلَى يَمِيْنِهِ)). (صحيح ، المشكاة : ١٢٠٦) صحيح ابى داؤد (١١٤٦) بعض محققین کہتے ہیں اس کی سند اعمش مدلس کے عنعنہ کی وجہ سے ضعیف ہے۔

ترجمہ: روایت ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہا فرمایا رسول اللہ ﷺ نے جب پڑھ چکے ایک تم میں کا سنت فجر کی تو لیٹ جائے سیدھے

کروٹ پر۔

فائدہ : اس باب میں روایت ہے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہا ابوعیسیٰ (امام ترمذیؒ) نے یہ حدیث ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی حسن ہے صحیح ہے غریب ہے اس سند سے مروی ہے عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ نبی ﷺ جب پڑھ چکتے سنت فجر کی اپنے گھر میں لیٹ جاتے سیدھے کروٹ پر اور کہا بعض علماء نے کہ ایسا کرتا رہے مستحب جان کر۔

❀❀❀❀

۱۹۷۔ بَابُ : مَا جَآءَ إِذَا أُقِيمَتِ الصَّلَاةُ فَلَا صَلَاةَ إِلَّا الْمَكْتُوبَةَ

اس بیان میں کہ جب نماز کھڑی کر دی جائے تو فرض نماز کے علاوہ کوئی نماز نہیں ہوتی

(٤٢١) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ : ((إِذَا أُقِيمَتِ الصَّلَاةُ ، فَلَا صَلَاةَ إِلَّا الْمَكْتُوبَةَ)).

(اسناده صحيح) الارواء (٤٩٧) الروض (١٠٥١) صحيح أبي داود (١١٥٠)

ترجمہ: روایت ہے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہا فرمایا رسول اللہ ﷺ نے جب تکبیر ہو جائے نماز فرض کی تو اور نماز نہ پڑھے سوائے اسی فرض کے۔

فائدہ : اس باب میں ابن بحینہ اور عبداللہ بن عمرو اور عبداللہ بن سرجس اور ابن عباس اور انس رضوان اللہ علیہم اجمعین سے روایت ہے کہا ابوعیسیٰ (امام ترمذیؒ) نے حدیث ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی حسن ہے اور ایسا ہی روایت کیا ایوب اور ورقاء بن عمر اور زیاد بن سعد اور اسماعیل بن مسلم اور محمد بن حجادہ نے عمرو بن دینار سے انہوں نے عطاء بن یسار سے انہوں نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے انہوں نے نبی ﷺ سے اور روایت کیا حماد بن زید نے اور سفیان بن عیینہ نے عمرو بن دینار سے اور مرفوع نہیں کیا اس کو اور حدیث مرفوع زیادہ صحیح ہے ہمارے نزدیک اور مروی ہے یہ حدیث بواسطہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے نبی ﷺ سے کئی سندوں سے روایت کیا اس کو عیاش بن عباس قتبانی مصری نے ابوسلمہ سے انہوں نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے انہوں نے نبی ﷺ سے اور اسی پر عمل ہے علماء صحابہ وغیرہم کا کہ جب تکبیر ہو جائے نماز کی تو سوائے فرض کے اور کچھ نہ پڑھے اور یہی قول ہے سفیان ثوری اور ابن مبارک اور شافعی اور احمد اور اسحاق رحمۃ اللہ علیہم کا۔

❀❀❀❀

۱۹۸۔ بَابُ : مَاجَآءَ فِيمَنْ تَفُوتُهُ الرَّكْعَتَانِ قَبْلَ الْفَجْرِ يُصَلِّيهِمَا بَعْدَ صَلَاةِ الْفَجْرِ

اس بیان میں کہ جس کی فجر کی دو سنتیں رہ جائیں تو وہ انہیں فجر کے بعد پڑھ لے

(٤٢٢) عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ جَدِّهِ قَيْسٍ ، قَالَ : خَرَجَ رَسُولُ اللهِ ﷺ ، فَأُقِيمَتِ الصَّلَاةُ فَصَلَّيْتُ

مَعَهُ الصُّبْحَ، ثُمَّ انْصَرَفَ النَّبِيُّ ﷺ فَوَجَدَنِي أُصَلِّي ، فَقَالَ: ((مَهْلًا يَا قَيْسُ أَصَلَاتَانِ مَعًا؟)) قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ! إِنِّي لَمْ أَكُنْ رَكَعْتُ رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ ، قَالَ: ((فَلَا إِذَنْ)).

(صحیح) صحیح ابی داؤد (۱۱۵۱)

ترجمہ: روایت ہے محمد بن ابراہیم سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے دادا سے کہا نکلے رسول اللہ ﷺ اور تکبیر ہوئی نماز کی اور پڑھی میں نے صبح کی نماز ان کے ساتھ پھر پھرے آنحضرت ﷺ اور پایا مجھ کو نماز پڑھتے سو فرمایا ٹھہر جا اے قیس کیا دو نمازیں ایک ساتھ پڑھتا ہے عرض کیا میں نے یارسول اللہ ﷺ نہیں پڑھی تھیں میں نے دو سنتیں فجر کی فرمایا آپ ﷺ نے اس صورت میں کچھ مضائقہ نہیں۔

فائدہ: کہا ابوعیسیٰ (امام ترمذیؒ) نے محمد بن ابراہیم کی حدیث نہیں جانتے ہم مثل اس کی مگر روایت سے سعد بن سعید کے اور کہا سفیان بن عیینہ نے کہ سنا ہے عطاء بن ابورباح نے سعد بن سعید سے اس حدیث کو اور مروی ہے یہ حدیث مرسلاً اور کہا ایک قوم نے اہل مکہ سے موافق اس حدیث کے کہ کچھ مضائقہ نہیں اگر پڑھ لے دو سنتیں بعد فرض کے قبل طلوع آفتاب کے کہا ابوعیسیٰ نے اور سعد بن سعید وہ بھائی ہیں یحییٰ بن سعید انصاری کے اور قیس دادا ہیں یحییٰ بن سعید کے اور کہتے ہیں ان کو قیس بن عمرو اور قیس بن فہد بھی اور اسناد اس حدیث کی متصل نہیں کہ محمد بن ابراہیم تیمی کو سماع نہیں قیس سے اور روایت کی بعض نے یہ حدیث سعد بن سعید سے انہوں نے محمد بن ابراہیم سے کہ نبی ﷺ نکلے اور دیکھا قیس کو یعنی نماز پڑھتے آخر حدیث تک۔

❀❀❀❀

۱۹۹ ۔ بَابُ : مَا جَآءَ فِي إِعَادَتِهِمَا بَعْدَ طُلُوعِ الشَّمْسِ

اس بیان میں کہ اگر فجر کی سنتیں رہ جائیں تو طلوع آفتاب کے بعد پڑھ لے

(۴۲۳) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ : ((مَنْ لَّمْ يُصَلِّ رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ ، فَلْيُصَلِّهِمَا بَعْدَ مَا تَطْلُعُ الشَّمْسُ)). (صحیح . الصحیحة : ۲۳۶۱) بعض محققین کہتے ہیں قتادہ مدلس کے عنعنہ کی وجہ سے ضعیف ہے۔

ترجمہ: روایت ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہا فرمایا رسول اللہ ﷺ نے جس نے نہ پڑھی ہوں سنتیں فجر کی تو پڑھ لے بعد طلوع آفتاب کے۔

فائدہ: کہا ابوعیسیٰ (امام ترمذیؒ) نے حدیث کو نہیں پہچانتے ہم مگر اسی سند سے اور مروی ہے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے یہی فعل ان کا اور اسی پر عمل ہے بعض علماء کا اور یہی کہتے ہیں سفیان ثوری اور شافعی اور احمد اور اسحاق اور ابن مبارک کہا ابوعیسیٰ نے اور نہیں جانتے ہم کہ کسی نے روایت کی ہو یہ حدیث ہمام سے اس اسناد سے مانند اس حدیث کے مگر عمرو بن عاصم کلابی نے اور مشہور حدیث قتادہ کی ہے نضر بن انس سے وہ روایت کرتے ہیں بشیر بن نہیک سے وہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے وہ نبی ﷺ سے کہ فرمایا

آپ ﷺ نے جس نے پالی ایک رکعت صبح کی قبل نکلنے آفتاب کے تو پالی اس نے نماز صبح کی۔

٢٠٠۔ بَابُ : مَا جَآءَ فِي الْأَرْبَعِ قَبْلَ الظُّهْرِ

ظہر سے پہلے چار رکعتوں کے بیان میں

(٤٢٤) عَنْ عَلِيٍّ ، قَالَ : كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يُصَلِّي قَبْلَ الظُّهْرِ أَرْبَعًا وَبَعْدَهَا رَكْعَتَيْنِ. (اسناده صحيح)

ترجمہ: روایت ہے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے کہا پڑھتے تھے رسول اللہ ﷺ ظہر کے قبل چار رکعت اور بعد دو رکعتیں۔

فائدہ : اس باب میں حضرت عائشہ اور ام حبیبہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہا ابوعیسیٰ (امام ترمذیؒ) نے حدیث علی رضی اللہ عنہ کی حسن ہے روایت کی ہم سے ابوبکر عطار نے کہا انہوں نے کہا علی بن عبداللہ نے وہ روایت کرتے ہیں یحییٰ بن سعید سے وہ سفیان سے کہا سفیان نے ہم پہچانتے عاصم بن زمرہ کی حدیث کی فضیلت حارث کی حدیث پر اور اسی پر عمل ہے اکثر اہل علم کا صحابہ سے اور جو بعد ان کے تھے اختیار کرتے ہیں کہ پڑھے قبل ظہر کے چار رکعت اور یہی قول ہے سفیان ثوری اور اسحاق کا اور کہا بعض علماء نے کہ نماز نفل رات اور دن میں دو دو رکعت ہے کہتے ہیں جدا جدا پڑھے ایک ایک دوگانہ یہی قول ہے شافعی اور احمد کا۔

❀❀❀❀

٢٠١۔ بَابُ : مَا جَآءَ فِي الرَّكْعَتَيْنِ بَعْدَ الظُّهْرِ

ظہر کے بعد دو رکعتوں کے بیان میں

(٤٢٥) عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ : صَلَّيْتُ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ رَكْعَتَيْنِ قَبْلَ الظُّهْرِ، وَ رَكْعَتَيْنِ بَعْدَهَا.

(اسناده صحيح) صحيح ابى داؤد (١١٣٨)

ترجمہ: روایت ہے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے کہا پڑھی میں نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ دو رکعت سنت قبل ظہر کے اور دو رکعت بعد ظہر کے۔

فائدہ : اس باب میں علی رضی اللہ عنہ اور عائشہ رضی اللہ عنہا سے بھی روایت ہے کہا ابوعیسیٰ نے حدیث ابن عمر رضی اللہ عنہما کی حسن ہے صحیح ہے۔

٢٠٢۔ بَابُ : مِنْهُ آخَرُ

دوسرا باب اسی بیان میں

(٤٢٦) عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ إِذَا لَمْ يُصَلِّ أَرْبَعًا قَبْلَ الظُّهْرِ ، صَلَّاهُنَّ بَعْدَهَا.

(ضعيف عند الالباني. سلسله احاديث الضعيفة : ٤٢٠٨) ((تمام المنة))

ترجمہ: روایت ہے ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ نبی ﷺ جب نہ پڑھتے چار رکعت قبل ظہر کے تو پڑھ لیتے ان کو بعد ظہر کے۔

فائدہ : کہا ابوعیسیٰ (امام ترمذیؒ) نے یہ حدیث حسن ہے غریب ہے نہیں جانتے ہم اس کو مگر روایت سے ابن مبارک کی اسی

سند سے اور روایت کیا اس کو قیس بن ربیع نے شعبہ سے مانند اس کے اور نہیں جانتے ہم اس کو روایت کی ہو یہ حدیث شعبہ سے سوائے قیس بن ربیع کے اور مروی ہے عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ سے نبی ﷺ سے مانند اس کے۔

❀❀❀❀

(٤٢٧) عَنْ أُمِّ حَبِيبَةَ ، قَالَتْ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : ((مَنْ صَلّٰى قَبْلَ الظُّهْرِ أَرْبَعًا ، وَ بَعْدَهَا أَرْبَعًا ، حَرَّمَهُ اللّٰهُ عَلَى النَّارِ)).(صحيح) المشكاة (١١٦٧) صحيح ابي داؤد (١١٥٢) التعليق الرغيب (١/٢٠٢)

ترجمہ: روایت ہے ام حبیبہ رضی اللہ عنہا سے کہا فرمایا رسول اللہ ﷺ نے جس نے پڑھی قبل ظہر کے چار رکعت اور بعد اس کے چار رکعت حرام کرے گا اس کو اللہ تعالیٰ دوزخ پر۔

فائدہ : کہا ابو عیسیٰ (امام ترمذیؒ) نے یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اور مروی اور سند سے بھی۔

❀❀❀❀

(٤٢٨) عَنْ عَنْبَسَةَ بْنِ أَبِي سُفْيَانَ ، قَالَ : سَمِعْتُ أُخْتِي أُمَّ حَبِيبَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ ﷺ تَقُوْلُ : سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ : ((مَنْ حَافَظَ عَلٰى أَرْبَعِ رَكَعَاتٍ قَبْلَ الظُّهْرِ وَأَرْبَعٍ بَعْدَهَا ، حَرَّمَهُ اللّٰهُ عَلَى النَّارِ)). (اسناده صحيح)

ترجمہ: روایت ہے عنبسہ بن ابوسفیان سے کہا سنا میں نے اپنی بہن ام حبیبہؓ سے جو بیوی ہیں رسول اللہ ﷺ کی فرماتی تھیں سنا میں نے رسول اللہ ﷺ سے فرماتے تھے جو حفاظت کرے گا چار رکعت پر قبل ظہر کے اور چار پر بعد ظہر کے حرام کر دے گا اللہ تعالیٰ اس کو آگ پر دوزخ کی۔

فائدہ : کہا ابو عیسیٰ (امام ترمذیؒ) نے یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اس سند سے اور قاسم جو بیٹے ہیں عبدالرحمٰن کے ان کی کنیت ابوعبدالرحمٰن ہے اور وہ مولیٰ ہیں عبدالرحمٰن بن خالد بن یزید بن معاویہ کے اور وہ ثقہ ہیں شامی ہیں صاحب ہیں ابوامامہ کے۔

❀❀❀❀

٢٠٣۔ بَابُ : مَا جَآءَ فِي الْأَرْبَعِ قَبْلَ الْعَصْرِ

عصر سے پہلے چار سنتوں کے بیان میں

(٤٢٩) عَنْ عَلِيٍّ ، قَالَ : كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يُصَلِّي قَبْلَ الْعَصْرِ أَرْبَعَ رَكَعَاتٍ ، يَفْصِلُ بَيْنَهُنَّ بِالتَّسْلِيمِ عَلَى

الْمَلَائِكَةِ الْمُقَرَّبِيْنَ وَمَنْ تَبِعَهُمْ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ وَالْمُؤْمِنِيْنَ. (حسن) المشكاة (١١٧١) الروض (٦٩١١) التعليق على ابن خزيمة (١٢١١) تخريج المختارة (٤٨٩، ٤٩٠) مختصر شمائل (٢٤٣) الصحيحة (٢٣٧)

ترجمہ: روایت ہے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے کہ رسول اللہ ﷺ پڑھتے تھے عصر سے پہلے چار رکعت فرق کر دیتے تھے یعنی دو دو گانوں میں سلام سے مقرب فرشتوں پر اور جو تابع داران کے تھے مسلمانوں اور مؤمنوں سے۔ (یعنی دو دو رکعتیں پڑھتے)

فائدہ: اور اس باب میں روایت ہے ابن عمر اور عبداللہ بن عمر سے کہا ابو عیسیٰ (امام ترمذیؒ) نے حدیث علی کی حسن ہے اور اختیار کیا ہے اسحاق بن ابراہیم نے کہ فصل نہ کرے چار رکعت سنت میں عصر میں یعنی ایک سلام سے پڑھے اور سند پکڑی اس حدیث سے اور کہا کہ معنی اس حدیث کے یہ ہیں کہ تشہد پڑھتے تھے دو رکعت کے بعد اور کہتے ہیں شافعی اور احمد صلوٰۃ اللیل والنھار مثنیٰ مثنیٰ یعنی نماز رات دن کی دو دو رکعت ہے اور کہتے ہیں کہ فصل کرے ان میں یعنی دو سلام میں پڑھے۔

❀❀❀❀

(٤٣٠) عَنِ ابْنِ عُمَرَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، قَالَ: ((رَحِمَ اللّٰهُ امْرَءًا صَلّٰى قَبْلَ الْعَصْرِ أَرْبَعًا)).

(حسن. المشكاة: ١١٧٠. التعليق الرغيب: ١/ ٢٠٤. التعليق على ابن خزيمة: ١١٩٣) صحيح أبي داود (١١٥٤)

ترجمہ: روایت ہے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے رحمت کرے اللہ تعالیٰ اس آدمی پر جو پڑھے عصر کے قبل چار رکعت۔

فائدہ: کہا ابو عیسیٰ (امام ترمذیؒ) نے یہ حدیث حسن ہے۔

٢٠٤۔ بَابُ: مَا جَآءَ فِي الرَّكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْمَغْرِبِ وَالْقِرَاءَةِ فِيهِمَا

مغرب کے بعد دو رکعتوں اور ان کی قراءت کے بیان میں

(٤٣١) عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ، أَنَّهُ قَالَ: مَا أُحْصِيْ مَا سَمِعْتُ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ يَقْرَأُ فِي الرَّكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْمَغْرِبِ وَ فِي الرَّكْعَتَيْنِ قَبْلَ صَلَاةِ الْفَجْرِ بِـ ﴿قُلْ يٰٓأَيُّهَا الْكٰفِرُوْنَ﴾ وَ ﴿قُلْ هُوَ اللّٰهُ أَحَدٌ﴾.

(حسن صحيح) المشكاة (٨٥١) الصحيحة (٣٣٢٨) بعض محققین کہتے ہیں اس میں عبدالملک بن معدان ضعیف ہے۔ تقریب (۴۲۲۷)

ترجمہ: روایت ہے عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے کہ کہا انہوں نے میں شمار نہیں کر سکتا کتنی بار سنا ہے میں نے رسول اللہ ﷺ کو قل یاایها الکفرون اور قل هو الله احد پڑھتے ہوئے دو سنتوں میں بعد مغرب کے اور قبل صبح کے۔

فائدہ: اور اس باب میں ابن عمر رضی اللہ عنہما سے بھی روایت ہے کہا ابو عیسیٰ (امام ترمذیؒ) نے حدیث ابن مسعود کی غریب ہے نہیں جانتے ہم کہ کسی نے روایت کی ہو ان سے مگر عبدالملک بن معدان نے کہ وہ روایت کرتے ہیں عاصم سے۔

❀❀❀❀

۲۰۵۔ بَابُ: مَا جَآءَ أَنَّهُ يُصَلِّيهِمَا فِي الْبَيْتِ

مغرب کی دو سنتیں گھر میں پڑھنے کے بیان میں

(۴۳۲) عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ: صَلَّيْتُ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ رَكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْمَغْرِبِ فِي بَيْتِهِ.
(صحيح) صحيح أبي داود (۱۱۵۸)

ترجمہ: روایت ہے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے کہا انہوں نے نماز پڑھی میں نے دو رکعت بعد مغرب کے نبی ﷺ کے ساتھ آپ کے گھر میں۔

فائدہ: اس باب میں رافع بن خدیج اور کعب بن عجرہ سے بھی روایت ہے کہا ابوعیسیٰ (امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ) نے حدیث ابن عمر کی حسن ہے صحیح ہے۔

❀❀❀❀

(۴۳۳) عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ: حَفِظْتُ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ عَشَرَ رَكَعَاتٍ كَانَ يُصَلِّيهَا بِاللَّيْلِ وَالنَّهَارِ: رَكْعَتَيْنِ قَبْلَ الظُّهْرِ، وَرَكْعَتَيْنِ بَعْدَهَا، وَ رَكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْمَغْرِبِ، وَ رَكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْعِشَآءِ الآخِرَةِ. قَالَ: وَ حَدَّثَتْنِي حَفْصَةُ أَنَّهُ كَانَ يُصَلِّي قَبْلَ الْفَجْرِ رَكْعَتَيْنِ. (صحيح. الارواء: ۴۴۰)

ترجمہ: روایت ہے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے کہا انہوں نے یاد کی ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ سے دس رکعتیں کہ پڑھتے تھے آپ ﷺ رات دن میں دو قبل ظہر کے اور دو بعد اس کے اور دو بعد مغرب کے اور دو بعد عشاء کے، کہا ابن عمر رضی اللہ عنہما نے اور روایت کی مجھ سے حفصہ رضی اللہ عنہا نے کہ پڑھتے تھے آپ ﷺ دو رکعت قبل فجر کے۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے روایت کی ہم سے حسن بن علی نے ان سے عبدالرزاق نے ان سے معمر نے ان سے زہری نے ان سے سالم نے ان سے ابن عمر رضی اللہ عنہما نے انہوں نے نبی ﷺ سے مثل اوپر کی حدیث کے کہا ابوعیسیٰ (امام ترمذیؒ) نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

❀❀❀❀

(۴۳۴) حَدَّثَنَا الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ، حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّزَّاقِ، حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَالِمٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ مِثْلَهُ.

ترجمہ: ہم سے حسن بن علی نے بیان کیا ہم سے عبدالرزاق نے بیان کیا ہم سے معمر نے انہوں نے بیان کیا زہری سے انہوں نے سالم سے انہوں نے ابن عمر رضی اللہ عنہما انہوں نے نبی ﷺ سے مانند اوپر کی حدیث کے۔

❀❀❀❀

۲۰۶۔ بَابُ : مَا جَآءَ فِیْ فَضْلِ التَّطَوُّعِ وَسِتِّ رَكَعَاتٍ بَعْدَ الْمَغْرِبِ

مغرب کے بعد چھ رکعت نفل کے ثواب کے بیان میں

(٤٣٥) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : ((مَنْ صَلّٰى بَعْدَ الْمَغْرِبِ سِتَّ رَكَعَاتٍ ، لَمْ يَتَكَلَّمْ فِيْمَا بَيْنَهُنَّ بِسُوْءٍ ، عُدِلْنَ لَهُ بِعِبَادَةِ ثِنْتَيْ عَشْرَةَ سَنَةً)). (ضعيف جدًا) الروض النضير (٧١٩) التعليق الرغيب (١/٢٠٤) سلسلة الاحاديث الضعيفه(٤٦٩) اس میں عمر بن عبداللہ بن ابی خثعم راوی ضعیف ہے۔تقریب (٤٩٤٤)

ترجمہ: روایت ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہا فرمایا رسول اللہ ﷺ نے جو پڑھے بعد مغرب کے چھ رکعت و بری بات نہ کرے ان کے بیچ میں برابر ہوگا اس کا ثواب بارہ برس کی عبادت کے۔

فائدہ : کہا ابو عیسیٰ (امام ترمذیؒ) نے اور مروی ہے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ فرمایا نبی ﷺ نے جو پڑھے مغرب کے بعد بیس رکعتیں بنائے گا اللہ تعالیٰ اس کے لیے ایک گھر جنت میں کہا ابو عیسیٰ (امام ترمذیؒ) نے حدیث ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی غریب ہے نہیں جانتے ہم اسے مگر روایت سے زید بن خباب کے کہ وہ روایت کرتے ہیں عمر بن ابو خثعم سے کہا اور سنا میں نے محمد بن اسماعیل سے کہتے تھے عمرو بن عبداللہ بن ابی خثعم منکر حدیثیں روایت کرنے والے تھے اور بہت ضعیف کہا ان کو۔

❀❀❀❀

۲۰۷۔ بَابُ : مَا جَآءَ فِی الرَّكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْعِشَآءِ

عشاء کے بعد دو رکعت سنت کے بیان میں

(٤٣٦) عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ شَقِيْقٍ ، قَالَ : سَأَلْتُ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا عَنْ صَلَاةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ ؟ فَقَالَتْ : كَانَ يُصَلِّيْ قَبْلَ الظُّهْرِ رَكْعَتَيْنِ ، وَ بَعْدَهَا رَكْعَتَيْنِ ، وَ بَعْدَ الْمَغْرِبِ ثِنْتَيْنِ ، وَ بَعْدَ الْعِشَآءِ رَكْعَتَيْنِ ، وَ قَبْلَ الْفَجْرِ ثِنْتَيْنِ. (صحيح)

ترجمہ: روایت ہے عبداللہ بن شقیق سے کہا پوچھا میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے حال رسول اللہ ﷺ کی نماز کا سو فرمایا انہوں نے پڑھتے تھے قبل ظہر کے دو رکعت اور بعد اس کے دو اور بعد مغرب کے دو اور بعد عشاء کے دو اور قبل فجر کے دو۔

فائدہ : اس باب میں علی اور ابن عمر رضی اللہ عنہم سے بھی روایت ہے کہا ابو عیسیٰ (امام ترمذیؒ) نے حدیث عبداللہ بن شقیق کی عائشہ رضی اللہ عنہا سے حسن ہے صحیح ہے۔

❀❀❀❀

۲۰۸۔ بَابُ : مَا جَاءَ أَنَّ صَلَاةَ اللَّيْلِ مَثْنٰى مَثْنٰى

اس بیان میں کہ رات کی نماز دو دو رکعت ہے

(۴۳۷) عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ قَالَ : ((صَلَاةُ اللَّيْلِ مَثْنٰى مَثْنٰى ، فَإِذَا خِفْتَ الصُّبْحَ فَأَوْتِرْ بِوَاحِدَةٍ ، وَاجْعَلْ اٰخِرَ صَلَاتِكَ وِتْرًا)). (صحیح) الروض (۵۱۹، ۵۲۰) صحیح ابی داؤد (۱۱۹۷)

ترجمہ: روایت ہے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے نماز رات کی دو دو رکعت پڑھنا چاہیے پھر جب خوف ہو تجھے صبح کا تو اس کو ایک رکعت وتر پڑھ اور کر آخر نماز اپنی وتر۔

فائدہ : اس باب میں عمرو بن عنبسہ سے بھی روایت ہے کہا ابوعیسیٰ نے حدیث ابن عمر کی حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے اہل علم کا کہ نماز رات کی دو رکعت پڑھنا چاہیے اور یہی قول ہے سفیان ثوری اور ابن مبارک اور شافعی اور احمد اور اسحاق کا۔

۲۰۹۔ بَابُ : مَا جَاءَ فِي فَضْلِ صَلَاةِ اللَّيْلِ

رات کی نماز کی فضیلت کے بیان میں

(۴۳۸) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((أَفْضَلُ الصِّيَامِ بَعْدَ شَهْرِ رَمَضَانَ شَهْرُ اللّٰهِ الْمُحَرَّمُ، وَأَفْضَلُ الصَّلَاةِ بَعْدَ الْفَرِيْضَةِ صَلٰوةُ اللَّيْلِ)). (صحیح) الارواء (۹۵۱) صحیح أبی داود (۲۰۹۹)

ترجمہ: روایت ہے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے سب سے افضل روزے بعد رمضان کے روزے محرم کے ہیں جو مہینہ ہے اللہ تعالیٰ کا اور سب سے افضل نماز بعد فرض کے نماز رات کی ہے۔

فائدہ : اس باب میں جابر رضی اللہ عنہ اور بلال رضی اللہ عنہ اور ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے کہا ابوعیسیٰ (امام ترمذیؒ) نے حدیث ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی حسن ہے اور ابو بشیر کا نام جعفر بن ایاس ہے اور کنیت ایاس کی ابو وحشیہ ہے۔

❀ ❀ ❀ ❀

۲۱۰۔ بَابُ : مَا جَاءَ فِي وَصْفِ صَلٰوةِ النَّبِيِّ ا بِاللَّيْلِ

رسول اللہ ﷺ کی رات کی نماز کی کیفیت کے بیان میں

(۴۳۹) عَنْ أَبِي سَلَمَةَ أَنَّهُ اَخْبَرَهُ؛ اَنَّهُ سَأَلَ عَائِشَةَ كَيْفَ كَانَتْ صَلٰوةُ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فِي رَمَضَانَ ؟ فَقَالَتْ: مَا كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَزِيْدُ فِي رَمَضَانَ وَلَا فِي غَيْرِهٖ عَلٰى إِحْدٰى عَشْرَةَ رَكْعَةً : يُصَلِّي اَرْبَعًا فَلَا تَسْئَلْ عَنْ حُسْنِهِنَّ وَطُوْلِهِنَّ ثُمَّ يُصَلِّيْ اَرْبَعًا فَلَا تَسْاَلْ عَنْ حُسْنِهِنَّ وَطُوْلِهِنَّ ثُمَّ يُصَلِّيْ

ثَلَاثًا. فَقَالَتْ عَائِشَةُ : فَقُلْتُ : يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتَنَامُ قَبْلَ أَنْ تُوْتِرَ ؟ فَقَالَ: ((يَا عَائِشَةُ إِنَّ عَيْنَيَّ تَنَامَانِ وَلَا يَنَامُ قَلْبِيْ)). (صحیح) ((صلاۃ التراویح)) صحیح ابی داؤد (۱۲۱۲)

ترجمہ: روایت ہے ابوسلمہ سے کہ انہوں نے خبر دی سعید بن ابوسعید مقبری کو کہ پوچھا انہوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ کیسی تھی نماز رسول اللہ ﷺ کی رمضان میں؟ سو فرمایا حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے نہیں تھے رسول اللہ ﷺ کہ پڑھتے ہوں رمضان یا غیر رمضان میں گیارہ رکعت سے زیادہ، پڑھتے تھے چار رکعت ایسی کہ نہ پوچھ تو اس کا حسن اور طول کو پھر پڑھتے تھے چار رکعت کہ نہ پوچھ ان کے حسن اور طول سے پھر پڑھتے تھے تین رکعت یعنی وتر کی سو کہا حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا میں نے یا رسول اللہ! آپ سو جاتے ہیں قبل وتر کے سو فرمایا آپ ﷺ نے اے عائشہ! میری آنکھیں سوتی ہیں اور دل جاگتا ہے۔

فائدہ : کہا ابوعیسیٰ (امام ترمذیؒ) نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

(۴۴۰) عَنْ عَائِشَةَ : أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ يُصَلِّيْ مِنَ اللَّيْلِ إِحْدٰى عَشْرَةَ رَكْعَةً ، يُوْتِرُ مِنْهَا بِوَاحِدَةٍ ، فَإِذَا فَرَغَ مِنْهَا اضْطَجَعَ عَلٰى شِقِّهِ الْأَيْمَنِ. (صحیح . الا الاضطجاع ، فانه شاذ) صحیح ابی داؤد (۱۲۰۶) وتروں کے بعد لیٹنا یہ الفاظ شاذ ہیں۔ فجر کی سنتوں کے بعد لیٹنا یہ الفاظ محفوظ ہیں۔ بعض محققین کہتے ہیں اس کی سند ابن شہاب زہری مدلس کے عنعنہ کی وجہ سے ضعیف ہے۔

ترجمہ: روایت ہے عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ رسول اللہ ﷺ پڑھتے تھے گیارہ رکعت رات کو وتر کرتے ایک رکعت کے ساتھ پھر جب فارغ ہو جاتے اس سے لیٹ رہتے سیدھے کروٹ پر۔

فائدہ : روایت کی ہم سے قتیبہ نے انہوں نے مالک سے انہوں نے ابن شہاب سے مانند پہلی حدیث کے کہا ابوعیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

(۴۴۱) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ ، عَنْ مَالِكٍ ، ابْنِ شِهَابٍ : نَحْوَهُ.

ترجمہ: ہم سے قتیبہ نے بیان کیا انہوں نے مالک سے انہوں نے ابن شہاب سے مانند اوپر کی حدیث کے۔

❀❀❀❀

۲۱۱۔ بَابٌ : مِنْهُ

اسی بیان میں

(۴۴۲) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ : كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يُصَلِّيْ مِنَ اللَّيْلِ ثَلَاثَ عَشْرَةَ رَكْعَةً.

(صحیح) صحیح ابی داؤد (۱۲۰۵)

ترجمہ: روایت ہے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہ پڑھتے تھے رسول اللہ ﷺ رات کو تیرہ رکعتیں۔

فائدہ : کہا ابوعیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

۲۱۲۔ بَابُ : مِنْهُ

اسی بیان میں

(۴۴۳) عَنْ عَائِشَةَ ، قَالَتْ : كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يُصَلِّي مِنَ اللَّيْلِ تِسْعَ رَكَعَاتٍ. (صحيح) صحيح ابي داؤد (۱۲۱۳)

ترجمہ: روایت ہے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ نبی ﷺ پڑھتے تھے نو رکعت رات کو۔

فائدہ : اس باب میں ابوہریرہ اور زید بن خالد اور فضل بن عباس رضی اللہ عنھم سے بھی روایت ہے کہا ابوعیسیٰ (امام ترمذیؒ) نے حدیث عائشہ رضی اللہ عنہا کی حسن ہے غریب ہے اس سند سے اور روایت کی سفیان ثوری نے اعمش سے اوپر کی حدیث کے مانند روایت کی ہم سے یہ بات محمود بن غیلان نے ان سے یحییٰ بن آدم نے ان سے سفیان نے ان سے اعمش نے کہا ابوعیسیٰ نے اکثر روایتوں میں رسول اللہ ﷺ سے تیرہ رکعت مروی ہیں مع وتر کے اور کم سے کم جو مروی ہے وہ نو رکعت ہیں۔

(۴۴۴) وَرَوَاهُ سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ عَنِ الْأَعْمَشِ نَحْوَ هٰذَا حَدَّثَنَا بِذٰلِكَ مَحْمُودُ بْنُ غَيْلَانَ : حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ عَنْ سُفْيَانَ ، عَنِ الْأَعْمَشِ .

ترجمہ: روایت کیا اس کو سفیان ثوری نے اعمش سے مانند اوپر کی حدیث کے اسی طرح، ہم سے بیان کیا محمود بن غیلان نے، ہم سے بیان کیا یحییٰ بن آدم نے ان سے سفیان نے اور ان سے اعمش نے۔

(۴۴۵) عَنْ عَائِشَةَ ، قَالَتْ : كَانَ النَّبِيُّ ﷺ إِذَا لَمْ يُصَلِّ مِنَ اللَّيْلِ ، مَنَعَهُ مِنْ ذٰلِكَ النَّوْمُ أَوْ غَلَبَتْهُ عَيْنَاهُ صَلّٰى مِنَ النَّهَارِ ثِنْتَيْ عَشَرَةَ رَكْعَةً. (صحيح)

ترجمہ: روایت ہے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ جب رسول اللہ ﷺ رات کو نماز نہ پڑھ سکتے تھے اور روکتا ان کو اس سے خواب یا لگ جاتی آپ ﷺ کی آنکھ تو دن کو پڑھتے بارہ رکعتیں۔

فائدہ : کہا ابوعیسیٰ (امام ترمذیؒ) نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے روایت کی ہم سے عباس نے جو بیٹے ہیں عبدالعظیم عنبری کے کہا بیان کیا ہم سے عتاب بن مثنیٰ نے وہ روایت کرتے ہیں بہز بن حکیم سے کہ زرارہ بن اوفیٰ قاضی تھے بصرہ کے اور امامت کرتے تھے قبیلہ بنی قشیر کی سو ایک دن نماز صبح میں پڑھی یہ آیت فَإِذَا نُقِرَ فِي النَّاقُوْرِ فَذٰلِكَ يَوْمَئِذٍ يَّوْمٌ عَسِيْرٌ یعنی جب پھونکا جائے صور تو وہ دن سخت ہے پس گر پڑے بے ہوش ہو کر اور وفات پائی سو کہا بہز بن حکیم نے میں بھی تھا ان کے اٹھانے والوں میں ان کے گھر تک کہا ابوعیسیٰ نے سعد بن ہشام بیٹے ہیں عامر انصاری کے اور ہشام بن عامر صحابیوں سے ہیں رسول اللہ ﷺ کے۔

(بعض محققین کہتے ہیں ضعیف ہے۔ اس میں عتاب بن المثنیٰ راوی مستور ہے۔)

۲۱۳۔ بَابُ : مَا جَاءَ فِيْ نُزُوْلِ الرَّبِّ تَبَارَكَ وَتَعَالىٰ إِلَى السَّمَآءِ الدُّنْيَا كُلَّ لَيْلَةٍ

پروردگار تعالیٰ کے ہر رات آسمان دنیا پر نزول فرمانے کے بیان میں

(٤٤٦) عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ ، أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : ((يَنْزِلُ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَ تَعَالىٰ إِلَى السَّمَآءِ الدُّنْيَا كُلَّ لَيْلَةٍ حِيْنَ يَمْضِيْ ثُلُثُ اللَّيْلِ الْأَوَّلُ ، فَيَقُوْلُ : أَنَا الْمَلِكُ ، مَنْ ذَا الَّذِيْ يَدْعُوْنِيْ فَأَسْتَجِيْبُ لَهُ؟ مَنْ ذَا الَّذِيْ يَسْأَلُنِيْ فَأُعْطِيَهُ؟ مَنْ ذَا الَّذِيْ يَسْتَغْفِرُنِيْ فَأَغْفِرَ لَهُ؟. فَلَا يَزَالُ كَذٰلِكَ ، حَتّٰى يُضِيْءَ الْفَجْرُ)). (صحیح) الارواء (٤٥٠) صحیح ابی داؤد (١١٨٨) الظلال (٤٩٢۔ ٥٠٣)

ترجمہ: روایت ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے اترتا ہے اللہ برتر اور بڑی عظمت اور شان والا آسمان دنیا کی طرف ہر رات میں جب گزر جاتی ہے تہائی رات پہلی اور فرماتا ہے میں ہوں بادشاہ کون ہے ایسا کہ پکارے مجھ کو کہ میں جواب دوں اور قبول کروں اس کے پکارنے کو کون ہے کہ سوال کرے مجھ سے کہ میں دوں اس کو جو مانگے' کون ہے کہ جو مغفرت مانگے مجھ سے کہ بخشش دوں گناہ اس کے پھر اسی طرح ارشاد فرماتا رہتا ہے یہاں تک کہ روشن ہو جاتی ہے فجر۔

فائدہ: اور اس باب میں علی بن ابی طالب اور ابو سعید اور رفاعۃ جہنی اور جبیر بن مطعم اور ابن مسعود اور ابو الدرداء اور عثمان بن ابو العاص رضی اللہ عنھم سے روایت ہے کہا ابو عیسیٰ (امام ترمذیؒ) نے حدیث ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی حسن ہے صحیح ہے اور مروی ہے بہت سندوں سے بواسطہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے رسول اللہ ﷺ سے کہ فرمایا آپ ﷺ نے اترتا ہے اللہ تبارک وتعالیٰ بڑی عظمت اور شان والا جب باقی رہتی ہے تہائی رات آخر کی اور یہ صحیح تر ہے سب روایتوں سے یعنی جس میں آخر شب مذکور ہے۔

❀❀❀❀

۲۱٤۔ بَابُ : مَا جَآءَ فِيْ الْقِرَاءَةِ بِاللَّيْلِ

رات کو قرآن پڑھنے کے بیان میں

(٤٤٧) عَنْ أَبِيْ قَتَادَةَ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِأَبِيْ بَكْرٍ : مَرَرْتُ بِكَ وَأَنْتَ تَقْرَأُ وَأَنْتَ تَخْفِضُ مِنْ صَوْتِكَ)) فَقَالَ : إِنِّيْ أَسْمَعْتُ مَنْ نَاجَيْتُ، قَالَ: ((ارْفَعْ قَلِيْلًا)). وَ قَالَ لِعُمَرَ: ((مَرَرْتُ بِكَ وَأَنْتَ تَقْرَأُ، وَأَنْتَ تَرْفَعُ صَوْتَكَ))' فَقَالَ : إِنِّيْ أُوْقِظُ الْوَسْنَانَ ، وَأَطْرُدُ الشَّيْطَانَ، قَالَ: ((اخْفِضْ قَلِيْلًا)). (صحیح . المشکاۃ : ١٢٠٤) صحیح أبی داود (١٢٠٠)

ترجمہ: روایت ہے ابو قتادہ سے کہ نبی ﷺ نے فرمایا ابو بکر رضی اللہ عنہ سے میں گزرا تم پر سے یعنی رات کو تو تم پڑھتے تھے بہت چپکے

سے سوعرض کیا ابوبکر رضی اللہ عنہ نے میں سناتا تھا اس کو جس سے مناجات کرتا تھا یعنی اللہ کو، فرمایا آپ ﷺ نے بلند کرو تھوڑی آواز، اور فرمایا حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے میں گزرا تم پر سے یعنی رات کو تو تم پڑھتے تھے بہت بلند آواز سے سوعرض کیا انہوں نے میں جگاتا ہوں سوتوں کو اور بھگاتا ہوں شیطان کو آپ ﷺ نے فرمایا ذرا چپکے سے پڑھو۔

فائدہ : اس باب میں عائشہ رضی اللہ عنہا اور ام ہانی رضی اللہ عنہا اور انس رضی اللہ عنہ اور سلمہ رضی اللہ عنہا اور ابن عباس رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے۔

(۴۴۸) عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ : قَامَ النَّبِيُّ ﷺ بِآيَةٍ مِّنَ الْقُرْآنِ لَيْلَةً. (صحيح الاسناد)

ترجمہ: روایت ہے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ ساری رات پڑھتے رہے نماز میں نبی ﷺ ایک آیت قرآن کی۔

فائدہ : کہا ابوعیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اس سند سے۔

(۴۴۹) عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ أَبِي قَيْسٍ ، قَالَ: سَأَلْتُ عَائِشَةَ كَيْفَ كَانَ قِرَاءَةُ النَّبِيِّ ﷺ بِاللَّيْلِ؟ أَكَانَ يُسِرُّ بِالْقِرَاءَةِ أَمْ يَجْهَرُ ؟ فَقَالَتْ : كُلُّ ذٰلِكَ قَدْ كَانَ يَفْعَلُ ، رُبَّمَا أَسَرَّ بِالْقِرَاءَةِ وَ رُبَّمَا جَهَرَ، فَقُلْتُ : اَلْحَمْدُلِلّٰهِ الَّذِي جَعَلَ فِي الْأَمْرِ سَعَةً. (صحيح) صحيح ابى داؤد (۱۲۹۱)

ترجمہ: روایت ہے عبداللہ بن ابوقیس سے کہا پوچھا میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے کیسی تھی قرأت رسول اللہ ﷺ کی تو فرمایا ہر طرح سے قرأت کرتے تھے کبھی چپکے سے پڑھتے تھے اور کبھی زور سے، کہا میں نے سب تعریف ہے اس اللہ کو جس نے دین کے کام میں وسعت رکھی۔

فائدہ : کہا ابوعیسیٰ نے یہ حدیث صحیح ہے غریب ہے کہا ابوعیسیٰ نے حدیث ابوقتادہ کی غریب ہے اور اسناد کیا ہے اس کا یحییٰ بن اسحاق نے حماد بن سلمہ سے اور اکثر راویوں نے روایت کیا ہے اس کو ثابت سے انہوں نے عبداللہ بن رباح سے مرسلاً۔

❀❀❀❀

۲۱۵۔ بَابُ : مَا جَاءَ فِي فَضْلِ صَلَاةِ التَّطَوُّعِ فِي الْبَيْتِ

نفل نماز گھر میں پڑھنے کی فضیلت کے بیان میں

(۴۵۰) عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ : ((أَفْضَلُ صَلَاتِكُمْ فِي بُيُوتِكُمْ إِلَّا الْمَكْتُوبَةَ)).
(صحيح) صحيح ابى داؤد (۱۳۰۱)

ترجمہ: روایت ہے زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے سب سے افضل تمہاری نماز وہی ہے جو گھر میں پڑھی جائے مگر فرض یعنی اس کا جماعت سے اور مسجد ہی میں پڑھنا افضل ہے۔

فائدہ : اس باب میں عمر بن خطاب اور جابر بن عبداللہ اور ابوسعید اور ابوہریرہ اور ابن عمر اور عائشہ اور عبداللہ بن سعد اور زید بن خالد جہنی رضی اللہ عنھم سے بھی روایت ہے کہا ابوعیسیٰ (امام ترمذیؒ) نے حدیث زید بن ثابت کی حسن ہے اور اختلاف کیے

ہیں روایت میں اس حدیث کے سو روایت کیا اس کو موسیٰ بن عقبہ اور ابراہیم بن ابوالنظر نے مرفوعاً اور موقوف کیا اس کو بعض نے اور روایت کیا اس کو مالک نے ابوالنظر سے مرفوعاً اور موقوف کیا اس کو بعض نے اور روایت کیا اس کو مالک نے ابوالنظر سے اور مرفوع نہیں کیا اور حدیث مرفوع زیادہ صحیح ہے۔

❀ ❀ ❀ ❀

(٤٥١) عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ : ((صَلُّوْا فِيْ بُيُوْتِكُمْ وَلَا تَتَّخِذُوْهَا قُبُوْرًا))۔[1]

(صحیح) صحیح ابی داؤد (٩٥٨، ٣١٠٢)

ترجمہ: روایت ہے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا نبی ﷺ نے نماز پڑھو اپنے گھروں میں اور نہ بناؤ ان کو قبریں یعنی قبرستان کی طرح گھروں کو (نماز سے خالی نہ رکھو)۔

فائدہ : کہا ابوعیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

❀ ❀ ❀

---

[1] یعنی ان کو نماز اور دعا اور تلاوت سے خالی نہ رکھو کہ قبروں کی طرح ہو جائیں تو نفل کے ادا کا گھروں میں حکم فرمایا اور قبروں کے پاس بجا آوری عبادت سے منع فرمایا اور ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ زمین ساری مسجد ہے سوا مقبرہ اور حمام کے اس کو امام احمد اور سنن والوں نے روایت کیا ہے اور ابوحاتم اور ابن حبان نے اس کو صحیح کہا ہے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہے کہ آنحضرت ﷺ نے اپنی اس مرض میں فرمایا جس سے نہ اٹھے کہ لعنت کرے اللہ یہود اور نصاریٰ کو کہ انہوں نے اپنے انبیاء کی قبروں کو مسجد بنایا اور اگر یہ بات آپ ﷺ ارشاد فرماتے تو آپ ﷺ کی قبر شریف بھی کھلی رہتی مگر اس کا ڈر ہوا کہ کہیں مسجد نہ ہو جائے روایت کیا اس کو بخاری اور مسلم نے اور اکثر لوگ قبر کے پاس کی نماز و دعا میں ایسی برکت کی توقع کرتے ہیں جو مسجدوں میں نہیں کرتے تو اسی خرابی کے واسطے رسول اللہ ﷺ نے اس کی سرے سے جڑ ہی کاٹ دی ہے کہ قبرستان میں نماز پڑھنے کو مطلق منع فرما دیا گو نمازی کا قصداً اپنی نماز میں اس جگہ کی برکت حاصل کرنے کا نہ ہو جیسے کہ نماز پڑھنی آفتاب کے نکلنے اور ڈوبنے کے وقت منع فرمائی اس لیے کہ یہ ایسے اوقات ہیں کہ مشرکین آفتاب کے واسطے نماز کا قصد کیا کرتے ہیں اسی نظر سے اس وقت نماز سے منع فرمایا گو نمازی کا قصد وہ نہ ہو جو مشرکوں کا ہوتا ہے مگر یہ واسطہ دور کرنے کو منع فرمایا اور اگر نماز سے قصداً اس جگہ کی برکت لینے کا ہو تو یہ صریح دھوکا دینا ہے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ کو اور مخالفت ہے اس کے دین کی اور ایجاد کرنا ایسے دین کا جس کی اجازت اس نے نہیں دی غرض کہ آنحضرت ﷺ کے دین متین سے یہ بات یقیناً جانی گئی کہ قبروں کے پاس نماز پڑھنے کی ممانعت ہے اور یہ کہ آپ ﷺ نے اس شخص پر لعنت کی ہے جو قبروں کو مسجدیں کرے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

ابواب الوتر

عن رسول اللہ ﷺ

(المعجم ۳) وتر کے بیان میں (التحفة . . .)

۱۔ بَابُ: مَا جَآءَ فِي فَضْلِ الْوِتْرِ

وتر کی فضیلت کے بیان میں

(۴۵۲) عَنْ خَارِجَةَ بْنِ حُذَافَةَ أَنَّهُ قَالَ: خَرَجَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: ((إِنَّ اللّٰهَ أَمَدَّكُمْ بِصَلَاةٍ هِيَ خَيْرٌ لَّكُمْ مِّنْ حُمْرِ النَّعَمِ ؛ الْوِتْرُ جَعَلَهُ اللّٰهُ لَكُمْ فِيمَا بَيْنَ صَلَاةِ الْعِشَآءِ إِلَى أَنْ يَطْلُعَ الْفَجْرُ)). (صحيح . دون قوله : " هى خيرلكم من حمر النعم ") الارواء (۴۲۳) الصحيحة (۱۰۸، ۱۱۴۱) ضعيف ابی داؤد (۴۵۵) اس میں عبداللہ بن راشد الزوفی راوی مجہول ہے۔ التقريب (۳۳۱۴) تهذيب الكمال ۳۲۰۴ (۴۸۳/۱۴) تهذيب التهذيب (۲۰۵/۵) بعض محققین کہتے ہیں ابن حبان نے کہا اس کی سند منقطع ہے اور متن باطل ہے۔ کتاب الثقات (۴۵/۵)۔

ترجمہ: روایت ہے خارجہ بن حذافہ رضی اللہ عنہ سے کہا نکلے رسول اللہ ﷺ اور فرمایا اللہ تعالیٰ نے تمہاری مدد کی ہے ایک نماز سے کہ بہتر ہے تمہارے لیے سرخ اونٹوں سے وہ وتر ہے مقرر کیا ہے اس کو اللہ تعالیٰ نے تمہارے لیے نماز عشاء کے بعد سے طلوع فجر تک یعنی یہ اس کا وقت ہے۔

فائدہ: اس باب میں روایت ہے ابو ہریرہ سے اور عبداللہ بن عمر اور بریدہ اور ابو بصرہ صحابی رضی اللہ عنہم سے نبی ﷺ کے کہا

ابوعیسیٰ نے حدیث خارجہ بن حذافہ کی غریب ہے نہیں جانتے ہم اس کو مگر روایت سے یزید بن ابی حبیب کے اور وہم کیا ہے بعض محدثین نے اس حدیث میں اور کہا عبداللہ بن راشد زرقی اور وہ وہم ہے۔

❀❀❀❀

٢۔ بَابُ : مَا جَآءَ أَنَّ الْوِتْرَ لَيْسَ بِحَتْمٍ

اس بیان میں کہ وتر فرض نہیں

(٤٥٣) عَنْ عَلِيٍّ قَالَ : الْوِتْرُ لَيْسَ بِحَتْمٍ كَصَلَاتِكُمُ الْمَكْتُوبَةِ ، وَلٰكِنْ سَنَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((إِنَّ اللّٰهَ وِتْرٌ يُحِبُّ الْوِتْرَ، فَأَوْتِرُوْا يٰأَهْلَ الْقُرْاٰنِ)). (صحيح) تعليق على ابن خزيمة (١٠٦٧) صحيح ابى داؤد (١٢٧٤) تخريج المختارة (٤٧٩، ٤٨٦) صحيح الترغيب (٥٩٠، ٥٩٣) بعض محققین کہتے ہیں اس کی سند ابواسحاق السبیعی مدلس کے عنعنہ کی وجہ سے ضعیف ہے۔

ترجمہ: روایت ہے علی رضی اللہ عنہ سے کہ کہا انہوں نے وتر کچھ فرض نہیں جیسے نماز پنجگانہ فرض ہے لیکن سنت ٹھہرایا اس کو رسول اللہ ﷺ نے، فرمایا اللہ تعالیٰ وتر ہے یعنی طاق ہے دوست رکھتا ہے وتر کو سو پڑھا کرو وتر اے قرآن والو!

فائدہ: اس باب میں ابن عمر اور ابن مسعود اور ابن عباس رضی اللہ عنھم سے روایت ہے کہا ابوعیسیٰ نے حدیث علی رضی اللہ عنہ کی حسن ہے اور روایت کی سفیان ثوری وغیرہ نے ابو اسحاق سے انہوں عاصم بن ضمرہ سے انہوں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے فرمایا حضرت علی رضی اللہ عنہ نے وتر ایسا ضروری نہیں جیسا نماز فرض ہو لیکن سنت ہے، کہ مقرر کیا اس کو رسول اللہ ﷺ نے روایت کی ہم سے بندار نے انہوں نے عبدالرحمٰن بن مہدی سے انہوں نے سفیان سے یہ حدیث اور یہ صحیح ہے ابوبکر بن عیاش کی حدیث سے اور روایت کی منصور بن معتمر نے ابواسحاق سے مانند روایت ابوبکر بن عیاش کے۔

❀❀❀❀

(٤٥٤) عَنْ عَلِيٍّ قَالَ : الْوِتْرُ لَيْسَ بِحَتْمٍ كَهَيْئَةِ الصَّلَاةِ الْمَكْتُوبَةِ ، وَلٰكِنْ سُنَّةٌ سَنَّهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. (صحيح . صحيح الترغيب : ٥٩٠)

ترجمہ: روایت ہے علی رضی اللہ عنہ سے کہتے ہیں کہ وتر ایسا ضروری نہیں جیسے فرض نماز ہو لیکن سنت ہے، رسول اللہ ﷺ نے اس کو مقرر کیا ہے۔

٣۔ بَابُ : مَا جَآءَ فِيْ كَرَاهِيَةِ النَّوْمِ قَبْلَ الْوِتْرِ

اس بیان میں کہ وتر سے پہلے سونا مکروہ ہے

(٤٥٥) عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ، قَالَ : أَمَرَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ أَنْ أُوْتِرَ قَبْلَ أَنْ أَنَامَ. (صحيح) صحيح ابى داؤد (١١٨٧)

ترجمہ: روایت ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ حکم کیا مجھ کو رسول اللہ ﷺ نے کہ وتر پڑھ لیا کروں میں سونے سے پہلے۔

فائدہ : کہا عیسیٰ بن ابی عزہ نے کہ تھے شعبی وتر پڑھ لیا کرتے تھے اول شب میں پھر سوتے تھے اور اس باب میں ابو ذر رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی حسن ہے غریب ہے اس سند سے اور ابو ثور ازدی کا نام حبیب بن ابو ملیکہ ہے اور اختیار کیا ایک قوم نے علمائے صحابہ سے اور جو بعد ان کے تھے یہ کہ نہ سوئے آدمی جب تک وتر نہ پڑھ لے اور مروی ہے نبی ﷺ سے کہ فرمایا آپ ﷺ نے جو ڈرے تم میں سے کہ نہ اٹھ سکے گا آخر شب میں تو وتر پڑھ لے اول شب میں اور جو طمع کرے رات کے اٹھنے کا تو وتر پڑھے آخر شب میں اس لیے کہ اخیر رات میں جو قرآن پڑھا جاتا ہے اس میں فرشتے حاضر ہوتے ہیں اور یہی افضل ہے (ابن ماجه (١١٨٧) الروض (١٠٢٥) الصحيحة (٢٦١٠)روایت کی ہم سے یہ حدیث ہناد نے کہا روایت کی ہم سے ابو معاویہ نے انہوں نے اعمش سے انہوں نے ابو سفیان سے انہوں نے جابر رضی اللہ عنہ سے انہوں نے نبی ﷺ سے۔

۴۔ بَابُ : مَا جَآءَ فِي الْوِتْرِ مِنْ أَوَّلِ اللَّيْلِ وَ آخِرِهِ

اس بیان میں کہ وتر رات کے شروع اور آخر دونوں میں پڑھنا درست ہے

(٤٥٦) عَنْ مَسْرُوْقٍ : أَنَّهُ سَأَلَ عَائِشَةُ عَنْ وِتْرِ النَّبِيِّ ﷺ؟ فَقَالَتْ : مِنْ كُلِّ اللَّيْلِ قَدْ أَوْتَرَ أَوَّلِهِ وَأَوْسَطِهِ وَآخِرِهِ فَانْتَهٰى، وِتْرُهُ حِيْنَ مَاتَ فِيْ وَجْهِ السَّحَرِ . (صحيح) الروض (١٠٢٥) صحيح ابى داؤد (١٢٨٩)

ترجمہ: روایت ہے مسروق سے انہوں نے پوچھا سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے حال نبی ﷺ کے وتر کا سو فرمایا سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے ساری رات میں جب چاہتے وتر پڑھ لیتے اول شب بھی اور اوسط شب اور آخر شب میں بھی یہاں تک کہ مقرر ہو گیا آپ کے وتر کا وقت جب وفات ہوئی چھٹے حصے میں آخر شب کے۔

فائدہ : کہا ابو عیسیٰ نے ابو حصین کا نام عثمان بن عاصم اسدی ہے اور اس باب میں علی رضی اللہ عنہ اور جابر رضی اللہ عنہ اور ابو مسعود انصاری رضی اللہ عنہ اور ابو قتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہا ابو عیسیٰ نے حدیث عائشہ رضی اللہ عنہا کی حسن ہے صحیح ہے اور اسی کو اختیار کیا ہے بعض اہل علم نے وتر پڑھنا آخر شب میں۔

❀❀❀❀

۵۔ بَابُ : مَا جَآءَ فِي الْوِتْرِ بِسَبْعٍ

وتر کی سات رکعتوں کے بیان میں

(٤٥٧) عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ ، قَالَتْ : كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُوْتِرُ بِثَلَاثَ عَشْرَةَ رَكْعَةً ، فَلَمَّا كَبِرَ

وَضَعُفَ أَوْتَرَ بِسَبْعٍ. (صحیح الاسناد)

ترجمہ: روایت ہے ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے کہا نبی ﷺ وتر پڑھتے تھے تیرہ رکعت پھر جب بوڑھے ہوئے اور ضعف آیا تو پڑھنے لگے وتر سات رکعت۔

فائدہ : اس باب میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے بھی روایت ہے کہا ابوعیسیٰ نے حدیث ام سلمہ رضی اللہ عنہا کی حسن ہے اور مروی ہے نبی ﷺ سے وتر کی تیرہ اور گیارہ اور نو اور سات اور پانچ اور تین اور ایک رکعت بھی کہا اسحاق بن ابراہیم نے معنی اس حدیث کے کہ پڑھتے تھے رسول اللہ ﷺ تیرہ رکعت وتر کی یہ ہیں کہ پڑھتے تھے شب کو تیرہ رکعتیں وتر سمیت سو منسوب کی گئی نماز شب یعنی تہجد وتر کی طرف اور وتر کو راوی نے وتر کہا ہے۔ اور روایت کی اس باب میں ایک حدیث بھی ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے اور سند لائے اس کو جو مروی ہے رسول اللہ ﷺ سے کہ فرمایا آپ ﷺ نے اوتروا یا أهل القران یعنی تہجد پڑھو اے اہل قرآن تو معلوم ہوا اس سے کہ تہجد کو بھی وتر کہتے ہیں اس لیے کہ آپ ﷺ نے اہل قرآن کو حکم فرمایا تہجد کا۔

❀❀❀❀

ضروری نوٹ: البانی کی ترمذی میں حدیث (۴۵۸) نہیں ہے جبکہ (۴۶۰) دو مرتبہ ہے۔ اور یہی صحیح ہے۔ اگر (۴۵۸) لگائیں تو تخریج اور تحقیق غلط ہو جاتی ہے۔ کیونکہ موجودہ حدیث (۴۵۹) مسلم وغیرہ میں نہیں ہے۔

٦۔ بَابُ : مَا جَآءَ فِي الْوِتْرِ بِخَمْسٍ

وتر کی پانچ رکعتوں کے بیان میں

(٤٥٩) عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ : كَانَتْ صَلَاةُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ اللَّيْلِ ثَلَاثَ عَشْرَةَ رَكْعَةً ، يُوْتِرُ مِنْ ذٰلِكَ بِخَمْسٍ لَا يَجْلِسُ فِي شَيْءٍ مِنْهُنَّ إِلَّا فِي آخِرِهِنَّ ، فَإِذَا أَذَّنَ الْمُؤَذِّنُ ، قَامَ فَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ خَفِيْفَتَيْنِ. (صحیح) صحیح ابی داؤد (۱۲۰۹۔۱۲۱۰) ((صلاة التراويح))

ترجمہ: روایت ہے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہا انہوں نے تھی نماز رسول اللہ ﷺ کی تیرہ رکعت رات میں وتر پڑھتے اس میں سے پانچ رکعت کہ نہ بیٹھتے اس میں مگر اخیر میں پھر جب اذان دیتا مؤذن کھڑے ہو کر دو رکعت پڑھتے بہت ہلکی یعنی قرأت اس میں کم ہوتی۔

فائدہ : اس باب میں ابوایوب سے بھی روایت ہے کہا ابوعیسیٰ نے حدیث عائشہ رضی اللہ عنہا کی حسن ہے صحیح ہے اور کہا ہے بعض اہل علم نے صحابہ وغیرہم سے کہ وتر پانچ ہی رکعت ہے اور کہتے ہیں نہ بیٹھے اس میں مگر اخیر میں۔

❀❀❀❀

٧۔ بَابُ : مَا جَآءَ فِي الْوِتْرِ بِثَلَاثٍ

وتر کی تین رکعتوں کے بیان میں

(٤٦٠) عَنْ عَلِيٍّ ، قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُوْتِرُ بِثَلَاثٍ ، يَقْرَأُ فِيْهِنَّ بِتِسْعِ سُوَرٍ مِّنَ الْمُفَصَّلِ ، يَقْرَأُ فِي كُلِّ رَكْعَةٍ بِثَلَاثِ سُوَرٍ آخِرُ هُنَّ : ﴿ قُلْ هُوَ اللّٰهُ أَحَدٌ ﴾

(ضعيف جدًا . المشكاة : ١٢٨١) اس میں حارث اعور راوی سخت ضعیف اور متہم ہے۔ العقيلى (٢٠٨/١) الميزان (٤٣٥/١) تهذيب (١٤٥/٢) تقريب (١٠٣٢) تهذيب الكمال (١٠٢٥ـ ٢٤٤/٥) كتاب الضعفاء (٦٠)

ترجمہ: روایت ہے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے فرمایا انہوں نے رسول اللہ ﷺ پڑھتے تھے وتر کی تین رکعت اور پڑھتے تھے اس میں نو سورتیں مفصل سے پڑھتے ہر رکعت میں تین سورتیں کہ اخیر ان کی قل هو الله احد ہوتی۔

فائدہ: اس باب میں عمران بن حصین اور عائشہ اور ابن عباس اور ابوایوب اور عبدالرحمٰن بن ابزیٰ سے کہ وہ روایت کرتے ہیں ابی بن کعب سے اور مروی ہے عبدالرحمٰن بن ابزیٰ سے نبی ﷺ سے بھی نہیں ذکر کیا بعض نے ابی بن کعب کا اور بعض نے کہا عبدالرحمٰن بن ابزیٰ روایت کرتے ہیں ابی سے کہا ابوعیسیٰ نے گئی ہے ایک قوم علماء صحابہ وغیرہم سے اس طرف کہ وتر پڑھے آدمی تین رکعت کہا سفیان نے تیرا جی چاہے وتر پڑھ پانچ رکعت چاہے تین رکعت چاہے ایک رکعت اور کہا سفیان نے میرے نزدیک بہتر ہے تین رکعت اور یہی قول ہے ابن مبارک کا اور اہل کوفہ کا روایت کی ہم سے سعید بن یعقوب طالقانی نے انہوں نے حماد بن زید سے انہوں نے ہشام سے انہوں نے محمد بن سیرین سے کہا محمد بن سیرین نے وتر پڑھتے ہیں پانچ رکعت بھی اور تین رکعت اور ایک رکعت بھی اور جانتے ہیں ان سب کو بہتر۔

❀❀❀❀

(٤٦٠) عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيْرِيْنَ ، قَالَ : كَانُوْا يُوْتِرُوْنَ بِخَمْسٍ وَ بِثَلَاثٍ وَ بِرَكْعَةٍ وَ يَرَوْنَ كُلَّ ذٰلِكَ حَسَنًا .

(ضعيف جداً) المشكاة (١٢٨١) بعض محققین کہتے ہیں اس میں ہشام بن حسان مدلس ہے اور سماع کی صراحت نہیں۔

ترجمہ: روایت ہے محمد بن سیرین سے کہتے ہیں کہ وہ وتر پڑھتے پانچ رکعت اور تین رکعت اور ایک رکعت اور ان سب کو اچھا جانتے ہیں۔

❀❀❀❀

٨۔ بَابُ : مَا جَآءَ فِي الْوِتْرِ بِرَكْعَةٍ

وتر کی ایک رکعت کے بیان میں

(٤٦١) عَنْ أَنَسِ بْنِ سِيْرِيْنَ ، قَالَ : سَأَلْتُ ابْنَ عُمَرَ رضی اللہ عنہ ، فَقُلْتُ : أُطِيْلُ فِي رَكْعَتَي الْفَجْرِ ؟ فَقَالَ : كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي مِنَ اللَّيْلِ مَثْنٰى مَثْنٰى ، وَ يُوْتِرُ بِرَكْعَةٍ ، وَ كَانَ يُصَلِّي الرَّكْعَتَيْنِ

وَالْأَذَانُ فِي أُذُنِهِ [يَعْنِي : يُخَفِّفُ]. (اسناده صحیح) ابن ماجه (١١٤٤ـ ١٣١٨)

ترجمہ: روایت ہے انس بن سیرین سے کہا پوچھا میں نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے کیا دراز کروں میں قرأت کو فجر کی سنتوں میں سو فرمایا انہوں نے تھے نبی ﷺ پڑھتے رات کو دو دو رکعت اور وتر پڑھتے ایک رکعت اور دو رکعت پڑھتے اس وقت کہ آذان کی آواز ان کے کان میں آتی یعنی قرأت نہایت کم ہوتی۔

فائدہ: اس باب میں عائشہ رضی اللہ عنہا اور جابر رضی اللہ عنہ اور فضل بن عباس رضی اللہ عنہما اور ابوایوب رضی اللہ عنہ اور ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بھی روایت کرتے ہیں کہا ابوعیسیٰ نے حدیث ابن عباس رضی اللہ عنہما کی حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے بعض اہل علم کا صحابہ اور تابعین سے کہ کہتے ہیں کہ جدا کردے آدمی تیسری رکعت کو پہلی دو رکعتوں سے اور وتر پڑھے ایک رکعت کے ساتھ اور یہی قول ہے مالک اور شافعی اور احمد اور اسحاق رحمۃ اللہ علیہم کا۔

❀❀❀❀

٩ـ بَابُ : مَا جَآءَ فِيمَا يَقْرَأُ بِهِ فِي الْوِتْرِ

وتر کی قراءت کے بیان میں

(٤٦٢) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ: كَانَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ فِي الْوِتْرِ بِـ ﴿ سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلٰى ﴾ وَ ﴿ قُلْ يٰاَيُّهَا الْكٰفِرُوْنَ ﴾ وَ ﴿ قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ ﴾ فِي رَكْعَةٍ رَكْعَةٍ.

(اسناده صحیح) الروض النضير (٤٤٢) ((صفة الصلاة)) التراويح (١١٣) ابن ماجه (١١٧٢)

ترجمہ: روایت ہے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہ کہا انہوں نے نبی ﷺ پڑھتے تھے وتر میں سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلٰى اور قُلْ يٰاَيُّهَا الْكٰفِرُوْنَ اور قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ ایک ایک سورت ایک ایک رکعت میں۔

فائدہ: اس باب میں علی اور عائشہ اور عبدالرحمٰن بن ابزیٰ رضی اللہ عنہم سے روایت ہے وہ روایت کرتے ہیں ابی بن کعب سے وہ نبی ﷺ سے کہا ابوعیسیٰ (امام ترمذیؒ) نے مروی ہے نبی ﷺ سے کہ وہ پڑھتے تھے وتر کی تیسری رکعت میں معوذتین اور قل ھو اللہ احد اور اختیار کیا ہے اکثر علمائے صحابہ نے اور جو بعد ان کے تھے پڑھنا سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلٰى کا پہلی رکعت میں اور قُلْ يٰاَيُّهَا الْكَافِرُوْنَ دوسری میں اور قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ تیسری میں۔

(٤٦٣) عَنْ عَبْدِالْعَزِيزِ بْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: سَأَلْتُ عَائِشَةَ بِأَيِّ شَيْءٍ كَانَ يُوْتِرُ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ؟ قَالَتْ: كَانَ يَقْرَأُ فِي الْأُولٰى ﴿ بِسَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلٰى ﴾ وَفِي الثَّانِيَةِ ﴿ بِقُلْ يٰاَيُّهَا الْكٰفِرُوْنَ ﴾ وَفِي الثَّالِثَةِ ﴿ بِقُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ ﴾ وَالْمُعَوِّذَتَيْنِ. (صحيح) المشكاة (١٢٦٩) صحيح ابی داؤد (١٢٨٠)

بعض محققین کہتے ہیں اس کی سند خصیف راوی کی وجہ سے ضعیف ہے۔

ترجمہ: روایت ہے عبدالعزیز بن جریج سے کہا پوچھا میں نے ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے کیا پڑھتے تھے رسول اللہ ﷺ وتر میں فرمایا انہوں نے پڑھتے تھے پہلی رکعت میں سبح اسم ربك الاعلیٰ اور دوسری میں قل یاایھا الکافرون اور تیسری میں قل ھو اللہ احد اور معوذتین یعنی قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس.

فائدہ : کہا ابوعیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اور عبدالعزیز یہ بیٹے ہیں ابن جریج کے اور دوست ہیں عطاء کے اور ابن جریج کا نام عبدالملک بن عبدالعزیز بن جریج ہے اور مروی ہے یہ حدیث یحییٰ بن سعید انصاری سے وہ روایت کرتے ہیں عمرہ سے وہ ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے وہ نبی ﷺ سے۔

❀❀❀❀

۱۰۔ بَابُ : مَا جَآءَ فِي الْقُنُوتِ فِي الْوِتْرِ

وتر میں قنوت پڑھنے کے بیان میں

(٤٦٤) عَنْ أَبِي الْحَوْرَآءِ السَّعْدِيِّ، قَالَ : قَالَ الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا : **عَلَّمَنِي رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ كَلِمَاتٍ أَقُوْلُهُنَّ فِي الْوِتْرِ: ((اَللّٰهُمَّ اهْدِنِي فِيمَنْ هَدَيْتَ ، وَ عَافِنِي فِيمَنْ عَافَيْتَ، وَ تَوَلَّنِي فِيمَنْ تَوَلَّيْتَ ، وَ بَارِكْ لِي فِيمَا أَعْطَيْتَ ، وَ قِنِي شَرَّمَا قَضَيْتَ، فَإِنَّكَ تَقْضِي وَلَا يُقْضَى عَلَيْكَ ، وَإِنَّهُ لَا يَذِلُّ مَنْ وَّالَيْتَ، تَبَارَكْتَ رَبَّنَا وَ تَعَالَيْتَ)).**

(صحیح . الارواء : ٤٢٩. المشکاۃ : ١٢٧٣ . التعلیق علی صحیح ابن خزیمۃ : ١٠٩٥) صحیح ابی داؤد (١٢٨١)

ترجمہ: روایت ہے ابوالحوراء سے کہا انہوں نے کہا حسن بن علی نے سکھائے مجھ کو رسول اللہ ﷺ نے کچھ کلمات کہ کہا کروں میں ان کو وتر میں اللھم سے آخر تک اور معنی اس کے یہ ہیں کہ یا اللہ ہدایت کر مجھ کو ان میں جن کو ہدایت کی تو نے اور عافیت دے مجھے ان میں جن کو عافیت دی تو نے اور ضامن ہو جا میرا ان میں جن کی ضمانت کی تو نے اور برکت دے مجھ کو اس میں جو دیا ہے تو نے مجھ کو اور بچا اس کے شر سے جو تقدیر میں لکھا ہے تو نے اس لیے کہ تو حکم کرتا ہے اور تجھ پر کوئی حکم نہیں کر سکتا اور نہیں ذلیل ہوتا جس کا تو متکفل ہو بڑی برکت والا ہے تو رب ہمارا اور بلندی والا۔

فائدہ : اس باب میں حضرت علی رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے کہا ابوعیسیٰ (امام ترمذیؒ) نے یہ حدیث حسن ہے نہیں پہچانتے ہم اس کو اس سند سے مگر روایت سے ابو الحوراء کی اور نام ان کا ربیعہ بن شیبان ہے اور نہیں جانتے ہم کوئی روایت رسول اللہ ﷺ سے قنوت کے باب میں اس سے اچھی اور اختلاف ہے علماء کا قنوت وتر میں سو عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے تو کہا ہے قنوت وتر میں پڑھے تمامی سال اور اختیار کیا قنوت کو قبل رکوع کے اور یہی قول ہے بعض اہل علم کا اور یہی کہتے ہیں سفیان ثوری اور ابن مبارک اور اسحاق اور اہل کوفہ اور مروی ہے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے کہ وہ نہ پڑھتے تھے قنوت مگر نصف آخر میں رمضان کے بعد رکوع

کے اور بعض اہل علم بھی اسی طرف گئے ہیں اور یہی قول ہے شافعی اور احمد کا۔

۱۱۔ بَابُ : مَا جَآءَ فِي الرَّجُلِ يَنَامُ عَنِ الْوِتْرِ أَوْ يَنْسَى

اس شخص کے بیان میں جو وتر پڑھے بغیر سو جائے یا وتر پڑھنا بھول جائے

(٤٦٥) عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ ، قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : ((مَنْ نَامَ عَنِ الْوِتْرِ أَوْ نَسِيَهُ ، فَلْيُصَلِّ إِذَا ذَكَرَ ، وَإِذَا اسْتَيْقَظَ)). (صحيح) تخريج مشكاة المصابيح ١٢٦٨ و ١٢٧٩) الارواء (٢/١٥٣)

ترجمہ: روایت ہے ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے کہا کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے جو سو جائے اور وتر نہ پڑھے ہوں یا بھول جائے تو پڑھ لے جب یاد آئے یا نیند سے بیدار ہو۔

(٤٦٦) حَدَّثَنَا عبد اللّٰه بْنُ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ أَبِيهِ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ : ((مَنْ نَامَ عَنْ وِتْرِهِ فَلْيُصَلِّ إِذَا أَصْبَحَ)). (صحيح ، الارواء : ٤٢٢)

ترجمہ: ہم سے بیان کیا عبداللہ بن زید بن اسلم نے انہوں نے اپنے باپ سے کہ فرمایا نبی ﷺ نے جو سو جائے بغیر وتر پڑھے اور وقت جاتا رہے تو پڑھ لے جب صبح کو اٹھے۔

فائدہ : اور یہ زیادہ صحیح ہے پہلی حدیث سے سنا ہے میں نے ابوداؤد سنجری سے یعنی سلیمان بن اشعث سے کہتے تھے پوچھا میں نے احمد بن حنبل سے حال عبدالرحمٰن بن زید کا جو بیٹے ہیں اسلم کے سو کہا احمد نے بھائی ان کے عبداللہ میں کچھ مضائقہ نہیں اور سنا میں نے محمد کو ذکر کرتے تھے علی بن عبداللہ کا کہ وہ ضعیف کہتے تھے عبدالرحمٰن بن زید اسلم کو اور کہا عبداللہ بن زید بن اسلم ثقہ ہیں اور بعض لوگ گئے ہیں اہل کوفہ سے اس حدیث کی طرف اور کہتے ہیں وتر پڑھ لے آدمی جب یاد کرے اگرچہ بعد طلوع آفتاب کے ہو اور یہی قول ہے سفیان ثوری کا۔

۱۲۔ بَابُ : مَا جَآءَ فِي مُبَادِرَةِ الصُّبْحِ بِالْوِتْرِ

صبح سے پہلے وتر پڑھنے کے بیان میں

(٤٦٧) عَنِ ابْنِ عُمَرَ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ : ((بَادِرُوا الصُّبْحَ بِالْوِتْرِ)).

(صحيح . الارواء : ٢/ ١٥٤) صحيح أبي داود (١٢٩٠)

ترجمہ: روایت ہے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے صبح سے پہلے پڑھ لیا کرو وتر۔

(٤٦٨) عَنْ أَبِي سَعِيدِ الْخُدْرِيِّ ﷺ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ : ((أَوْتِرُوا قَبْلَ أَنْ تُصْبِحُوا)).

(صحیح) الارواء (٤٢٢)

ترجمہ: سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ کہا انہوں نے فرمایا رسول اللہ ﷺ نے تم صبح ہونے سے پہلے وتر پڑھو۔

(٤٦٩) عَنِ ابْنِ عُمَرَ، عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ : ((إِذَا طَلَعَ الْفَجْرُ ، فَقَدْ ذَهَبَ كُلُّ صَلَاةِ اللَّيْلِ وَالْوِتْرُ ، فَأَوْتِرُوا قَبْلَ طُلُوعِ الْفَجْرِ)). (صحیح . الارواء : ٢/ ١٥٤) صحیح ابی داؤد (١٢٩٠)

ترجمہ: روایت ہے ابن عمر رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے جب طلوع ہو چکی فجر تو جاتا رہا سب رات کی نمازوں کا وقت اور وتر کا بھی سو وتر پڑھ لیا کرو طلوع فجر سے پہلے۔

فائدہ: کہا ابوعیسیٰ نے اور سلیمان بن موسیٰ اکیلے ہیں اس لفظ کے بیان کرنے میں نبی ﷺ سے کہ فرمایا آپ ﷺ نے لا وتر بعد صلوٰۃ الصبح یعنی وتر نہیں ہیں نماز صبح کے بعد اور یہی قول ہے کتنے لوگوں کا اہل علم سے اور یہی کہتے ہیں شافعی اور احمد اور اسحاق کہ وتر پڑھنا ضروری نہیں صبح کی نماز کے بعد۔

❀❀❀❀

١٣۔ بَابُ : مَا جَآءَ لَا وِتْرَانِ فِي لَيْلَةٍ

اس بیان میں کہ ایک رات میں دو وتر نہیں ہیں

(٤٧٠) عَنْ قَيْسِ بْنِ طَلْقِ بْنِ عَلِيٍّ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ : سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ : ((لَا وِتْرَانِ فِي لَيْلَةٍ)). (صحیح) صحیح ابی داؤد (١٢٩٣)

ترجمہ: روایت ہے قیس بن طلق بن علی سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے کہا ان کے باپ نے سنا میں نے رسول اللہ ﷺ سے کہ فرماتے تھے دو وتر نہیں ہیں ایک رات میں۔

فائدہ: کہا ابوعیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اور اختلاف ہے علماء کا کہ جو شخص پڑھ چکا ہو وتر اول شب میں اور پھر اٹھے آخر شب میں تو کہا بعض علماء نے اور جو ان کے بعد تھے کہ توڑ ڈالے اور ایک رکعت اس میں ملا دے پھر پڑھتا رہے جو چاہے پھر وتر پڑھ لے آخر میں نماز کے اس لیے کہ ایک رات میں دو وتر نہیں ہوتے اور اسی طرف گئے ہیں اسحاق اور کہا بعض علماء صحابہ وغیرہ نے جو وتر پڑھ چکا ہو اول شب میں پھر سو گیا اور اٹھا آخر شب میں تو نماز پڑھے جتنی چاہے اور چھوڑ دے وتر کو اپنے حال پر یعنی دوبارہ وتر کی اور ایک رکعت ملانے کی حاجت نہیں اور یہی قول ہے سفیان ثوری اور مالک بن انس اور احمد اور ابن مبارک کا اور یہی صحیح ہے کہ مروی ہے رسول اللہ ﷺ سے کئی حدیثوں میں کہ آپ ﷺ نے نماز پڑھی ہے بعد وتر کے بھی تو پھر اعادہ وتر کیا ضروری ہے۔

(٤٧١) عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يُصَلِّي بَعْدَ الْوِتْرِ رَكْعَتَيْنِ. (صحيح) المشكاة (١٢٨٤)

ترجمہ: روایت ہے ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے کہ نبی ﷺ پڑھا کرتے تھے بعد وتر کے دو رکعت۔

فائدہ: اور مروی ہے اس کی مانند ابو امامہ اور عائشہ رضی اللہ عنہا اور کتنے لوگوں سے نبی ﷺ کا پڑھنا۔

❁ ❁ ❁ ❁

۱۴۔ بَابُ: مَا جَآءَ فِي الْوِتْرِ عَلَى الرَّاحِلَةِ

سواری پر وتر پڑھنے کے بیان میں

(٤٧٢) عَنْ سَعِيدِ بْنِ يَسَارٍ، قَالَ: كُنْتُ أَمْشِي مَعَ ابْنِ عُمَرَ فِي سَفَرٍ، فَتَخَلَّفْتُ عَنْهُ، فَقَالَ: أَيْنَ كُنْتَ؟ فَقُلْتُ: أَوْتَرْتُ، فَقَالَ: أَلَيْسَ لَكَ فِي رَسُولِ اللّٰهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ؟ رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يُوتِرُ عَلٰى رَاحِلَتِهِ. (اسناده صحيح)

ترجمہ: روایت ہے سعید بن یسار سے کہا تھا میں سفر میں عبداللہ بن عمر کے ساتھ جو پیچھے رہ گیا میں ان سے پوچھا کہاں تھا تو تو کہا میں نے وتر پڑھتا تھا تو کہا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے کیا نہیں ہے تجھ کو رسول اللہ ﷺ میں ریس اچھی میں نے دیکھا ہے آپ ﷺ کو وتر پڑھتے ہوئے اپنی سواری پر۔

فائدہ: اس باب میں ابن عباس رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے کہا ابو عیسیٰ نے حدیث ابن عمر کی حسن ہے صحیح ہے اور گئے ہیں بعض اہل علم اصحاب نبی ﷺ سے اور سوا ان کے اس طرف اور کہتے ہیں کہ وتر پڑھ لے سواری پر اور یہی کہتے ہیں شافعی اور احمد اور اسحاق اور بعض کہتے ہیں وتر نہ پڑھے سواری پر اور جب وتر کا ارادہ ہو تو سواری سے اترے اور زمین پر پڑھے اور یہی قول ہے بعض اہل علم کا۔

❁ ❁ ❁ ❁

۱۵۔ بَابُ: مَا جَآءَ فِي صَلَاةِ الضُّحٰى

چاشت کی نماز کے بیان میں

(٤٧٣) عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَنْ صَلَّى الضُّحٰى ثِنْتَيْ عَشْرَةَ رَكْعَةً، بَنَى اللّٰهُ لَهُ قَصْرًا فِي الْجَنَّةِ مِنْ ذَهَبٍ)). (ضعيف) الروض النضير (١١١) التعليق الرغيب ١/٢٣٥) تخريج المشكاة (١٣١٦) (التحقيق الثانی) اس میں موسیٰ بن فلاں بن انس راوی مجہول ہے۔ تقریب (۷۰۲۴)

ترجمہ: روایت ہے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے کہا فرمایا رسول اللہ ﷺ نے جو پڑھے دن چڑھے بارہ رکعت بنادے گا اللہ تعالیٰ اس کے لیے ایک محل جنت میں سونے سے۔

فائدہ: اس باب میں ام ہانی اور ابو ہریرہ اور نعیم بن ہمار اور ابو ذر اور عائشہ اور ابو امامہ اور عتبہ بن عبد اسلمی اور ابن ابی اوفی اور ابو سعید اور زید بن ارقم اور ابن عباس رضی اللہ عنہم اجمعین سے بھی روایت ہے کہا ابو عیسیٰ نے حدیث انس رضی اللہ عنہ کی غریب ہے نہیں پہچانتے ہم اسے مگر اسی روایت سے۔

❀❀❀❀

(٤٧٤) عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي لَيْلٰى، قَالَ: مَا أَخْبَرَنِي أَحَدٌ أَنَّهُ رَأَى رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يُصَلِّي الضُّحٰى إِلَّا أُمُّ هَانِيءٍ، فَإِنَّهَا حَدَّثَتْ: أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ دَخَلَ بَيْتَهَا يَوْمَ فَتْحِ مَكَّةَ، فَاغْتَسَلَ، فَسَبَّحَ ثَمَانِ رَكَعَاتٍ، مَا رَأَيْتُهُ صَلّٰى صَلَاةً قَطُّ أَخَفَّ مِنْهَا، غَيْرَ أَنَّهُ كَانَ يُتِمُّ الرُّكُوعَ وَالسُّجُودَ. (صحيح

الارواء (٤٦٤) مختصر الشمائل (٢٤٦) صحيح ابى داؤد (١١٦٨)

ترجمہ: روایت ہے عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ سے کہا کسی نے خبر نہیں دی مجھ کو کہ اس نے دیکھا ہو رسول اللہ ﷺ کو نماز چاشت پڑھتے ہوئے مگر ام ہانی رضی اللہ عنہا نے کہ بیان کیا انہوں نے کہ رسول اللہ ﷺ آئے ان کے گھر میں فتح مکہ کے دن اور غسل کیا اور پڑھیں آٹھ رکعتیں میں نے نہیں دیکھا کبھی پڑھی ہو نماز اس سے ہلکی فقط اتنا تھا کہ پورا کرتے تھے آپ ﷺ رکوع اور سجدہ یعنی ہلکا پن فقط قرأت کی کمی سے تھا نہ یہ کہ رکوع وسجدہ برابر نہ ہو۔

فائدہ: کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور گویا احمد نے یقین کیا ہے اس باب میں کہ سب سے زیادہ صحیح حدیث ام ہانی کی ہے اور اختلاف کیا ہے نعیم میں سو بعض نے کہا نعیم بن خمار ہیں اور بعض نے کہا ابن ہمار اور ابن ہبار بھی کہا جاتا ہے اور ابن ہمام بھی اور صحیح ابن ہمار ہے اور ابو نعیم کو وہم ہو گیا اس میں سو کہا ابن خمار اور خطا کی اس میں پھر چھوڑ دیا یہ کہنا اور کہا نعیم عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم خبر دی ہم کو اس بات کی عبد بن حمید نے انہوں نے ابو نعیم سے۔

(٤٧٥) عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ أَوْ ذَرٍّ عَنْ رَّسُولِ اللّٰهِ ﷺ: عَنِ اللّٰهِ تَبَارَكَ وَ تَعَالٰى أَنَّهُ قَالَ: ((ابْنَ اٰدَمَ ارْكَعْ لِي أَرْبَعَ رَكَعَاتٍ مِنْ أَوَّلِ النَّهَارِ أَكْفِكَ اٰخِرَهُ)). (صحيح . التعليق الرغيب : ١/ ٢٣٦)

ترجمہ: روایت ہے ابو ذر رضی اللہ عنہ سے وہ روایت کرتے ہیں رسول اللہ ﷺ سے وہ اللہ تعالیٰ سے کہ ارشاد کیا پروردگار تعالیٰ نے اے بیٹے آدم کے! پڑھ میرے لیے چار رکعت دن کے شروع میں کفایت کروں گا تیرے کاموں کو۔

فائدہ: کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث غریب ہے اور روایت کی یہ حدیث وکیع اور نضر بن شمیل اور کتنے لوگوں نے حدیث کے اماموں نے نہاس بن قہم سے اور نہیں پہچانتے ہم نہاس کو مگر اسی روایت سے۔

(٤٧٦) عَنْ نَهَّاسِ بْنِ قَهْمٍ ، عَنْ شَدَّادٍ أَبِي عَمَّارٍ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ : ((مَنْ حَافَظَ عَلٰى شُفْعَةِ الضُّحٰى ، غُفِرَتْ لَهُ ذُنُوبُهُ ، وَإِنْ كَانَتْ مِثْلَ زَبَدِ الْبَحْرِ)). (ضعيف . المشكاة : ١٣١٨) التعليق الرغيب (٢٣٥/١) اس میں نہاس بن قہم راوی ضعیف ہے۔ ميزان الاعتدال (٢٧٤/٤) تقريب (٧٢٢٣) تهذيب ٤٧٨/١٠)

ترجمہ: روایت ہے نہاس بن قہم سے وہ روایت کرتے ہیں شداد بن ابوعمار سے وہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہا فرمایا رسول اللہ ﷺ نے جو ہمیشہ پڑھا کرے دو رکعت ضحیٰ کی بخشے جائیں گے گناہ اس کے اگرچہ ہوں دریا کی جھاگ کے برابر۔

❀❀❀❀

(٤٧٧) عَنْ أَبِي سَعِيدِ الْخُدْرِيِّ ، قَالَ : كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يُصَلِّي الضُّحٰى حَتّٰى نَقُولَ: لَا يَدَعُ، وَ يَدَعُهَا حَتّٰى نَقُولَ: لَا يُصَلِّي. (ضعيف . الارواء : ٤٦٠) اس میں عطیہ العوفی راوی ضعیف ہے۔ تقريب (٤٦٣١) تهذيب التهذيب (٢٢٤/٧)

ترجمہ: روایت ہے ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے کہ کہا انہوں نے کہ نبی ﷺ نماز پڑھتے تھے ضحیٰ کی یہاں تک کہ ہم کہتے اب کبھی نہ چھوڑیں گے اور چھوڑ دیتے یہاں تک کہ ہم کہتے اب کبھی نہ پڑھیں گے۔

فائدہ: کہا ابوعیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے غریب ہے۔

❀❀❀❀

١٦۔ بَابُ : مَا جَآءَ فِي الصَّلَاةِ عِنْدَ الزَّوَالِ

زوال کے وقت نماز پڑھنے کے بیان میں

(٤٧٨) عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ السَّائِبِ: أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ يُصَلِّي أَرْبَعًا بَعْدَ أَنْ تَزُولَ الشَّمْسُ قَبْلَ الظُّهْرِ، فَقَالَ: ((إِنَّهَا سَاعَةٌ تُفْتَحُ فِيهَا أَبْوَابُ السَّمَآءِ ، وَأُحِبُّ أَنْ يَصْعَدَ لِي فِيهَا عَمَلٌ صَالِحٌ)).

(صحيح) المشكاة المصابيح حديث (١١٦٨) صحيح الترغيب (٥٨٤) صحيح ابى داؤد (١١٥٣) تعليق على صحيح ابن خزيمة (١٢١٤) مختصر الشمائل (٢٤٩)

ترجمہ: روایت ہے عبداللہ بن سائب رضی اللہ عنہ سے کہ رسول اللہ ﷺ پڑھتے تھے چار رکعت آفتاب ڈھلنے کے بعد اور ظہر کے پہلے اور فرماتے یہ ایسی گھڑی ہے کہ کھلتے ہیں اس وقت دروازے آسمان کے سو چاہتا ہوں میں کہ چڑھیں میرے لیے نیک عمل۔

فائدہ: اس باب میں علی اور ابوایوب سے بھی روایت ہے کہا ابوعیسیٰ نے حدیث عبداللہ بن سائب کی حسن ہے غریب ہے اور

مروی ہے نبی ﷺ سے کہ وہ پڑھتے تھے چار رکعت بعد زوال کے سلام نہ پھیرتے تھے اس میں مگر اخیر میں۔

١٧۔ بَابُ : مَا جَآءَ فِي صَلَاةِ الْحَاجَةِ

نمازِ حاجت کے بیان میں

(٤٧٩) عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ أَبِيْ أَوْفٰى ، قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : ((مَنْ كَانَتْ لَهُ إِلَى اللّٰهِ حَاجَةٌ، أَوْ إِلٰى اَحَدٍ مِّنْ بَنِي آدَمَ ، فَلْيَتَوَضَّأْ وَلْيُحْسِنِ الْوُضُوْءَ ، ثُمَّ لْيُصَلِّ رَكْعَتَيْنِ ، ثُمَّ لْيُثْنِ عَلَى اللّٰهِ ، وَلْيُصَلِّ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ ثُمَّ لِيَقُلْ : لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ الْحَلِيْمُ الْكَرِيْمُ ، سُبْحَانَ اللّٰهِ رَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ ، اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ' أَسْأَلُكَ مُوْجِبَاتِ رَحْمَتِكَ وَعَزَائِمَ مَغْفِرَتِكَ ، وَالْغَنِيْمَةَ مِنْ كُلِّ بِرٍّ ، وَالسَّلَامَةَ مِنْ كُلِّ إِثْمٍ ، لَا تَدَعْ لِيْ ذَنْبًا إِلَّا غَفَرْتَهُ ، وَلَا هَمًّا إِلَّا فَرَّجْتَهُ ، وَلَا حَاجَةً هِيَ لَكَ رِضًا إِلَّا قَضَيْتَهَا يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ)). (ضعيف جدًا) تخريج مشكاة المصابيح حديث (١٣٢٧) التعليق الرغيب (١/٢٤٢۔ ٢٤٣) ابن ماجه حديث (١٣٨٤) مستدرك الحاكم (١/٣٢٠) اس ميں قائد بن عبدالرحمن راوی ضعیف ھے۔ تقريب (٥٣٩٠) تهذيب (٨/٢٥٥)

ترجمہ: روایت ہے عبداللہ بن ابی اوفی رضی اللہ عنہ سے کہا فرمایا رسول اللہ ﷺ نے جس کو حاجت ہو طرف اللہ کی یا کام ہو کسی بنی آدم سے تو چاہیئے کہ وضو کرے اچھی طرح پھر دو رکعت نماز پڑھے پھر تعریف کرے اللہ تعالیٰ کی اور درود پڑھے نبی ﷺ پر پھر کہے لا الہ الا اللہ سے آخر تک اور معنی اس کے یہ ہیں کوئی معبود نہیں سوائے اللہ تعالیٰ کے بردبار ہے بزرگی والا پاک ہے اللہ پروردگار بڑے عرش کا سب تعریف ہے اللہ کو جو پالنے والا ہے سارے جہانوں کا مانگتا ہوں میں سبب تیری رحمتوں کے اور جس سے ضرور ہو تیری بخشش اور لوٹ ہر نیکی سے اور سلامتی ہر گناہ سے نہ چھوڑ میرے لیے کوئی گناہ مگر بخش دے اور نہ چھوڑ کوئی فکر مگر کھول دے اس کو یعنی دور کر دے اس کو اور نہ چھوڑ کوئی حاجت جو پسند ہو تجھ کو مگر پورا کر دے اے بڑے رحم کرنے والے سب رحم کرنے والوں سے۔

فائدہ : کہا ابوعیسیٰ نے یہ حدیث غریب ہے اور اس کی اسناد میں گفتگو ہے یعنی ضعیف ہے، فائد بن عبدالرحمٰن ضعیف ہیں حدیث میں اور فائدہ ابوالورقاء ہیں۔

١٨۔ بَابُ : مَا جَآءَ فِي صَلَاةِ الْاِسْتِخَارَةِ

نمازِ استخارہ کے بیان میں

(٤٨٠) عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ ، قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يُعَلِّمُنَا الْاِسْتِخَارَةَ فِي الْأُمُوْرِ كُلِّهَا ، كَمَا

يُعَلِّمُنَا السُّوْرَةَ مِنَ الْقُرْآنِ ، يَقُوْلُ: ((إِذَا هَمَّ أَحَدُكُمْ بِالْأَمْرِ فَلْيَرْكَعْ رَكْعَتَيْنِ مِنْ غَيْرِ الْفَرِيْضَةِ ، ثُمَّ لِيَقُلْ : اللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْتَخِيْرُكَ بِعِلْمِكَ ، وَأَسْتَقْدِرُكَ بِقُدْرَتِكَ ، وَأَسْأَلُكَ مِنْ فَضْلِكَ الْعَظِيْمِ ؛ فَإِنَّكَ تَقْدِرُ وَلَا أَقْدِرُ ، وَتَعْلَمُ وَلَا أَعْلَمُ ، وَأَنْتَ عَلَّامُ الْغُيُوْبِ ، اَللّٰهُمَّ إِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ أَنَّ هٰذَا الْأَمْرَ خَيْرٌ لِّي فِي دِيْنِي وَمَعِيْشَتِي وَعَاقِبَةِ أَمْرِي ، أَوْ قَالَ : فِي عَاجِلِ أَمْرِي وَآجِلِهِ فَيَسِّرْهُ لِي ، ثُمَّ بَارِكْ لِي فِيْهِ ، وَإِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ أَنَّ هٰذَا الْأَمْرَ شَرٌّ لِّي فِي دِيْنِي وَ مَعِيْشَتِي وَعَاقِبَةِ أَمْرِي ، أَوْ قَالَ : فِي عَاجِلِ أَمْرِي وَآجِلِهِ۔ فَاصْرِفْهُ عَنِّي وَاصْرِفْنِي عَنْهُ ، وَاقْدُرْ لِي الْخَيْرَ حَيْثُ كَانَ ثُمَّ اَرْضِنِي بِهِ. قَالَ: وَ يُسَمِّي، حَاجَتَهُ)). (صحيح) الروض (٦٢٥) صحيح الترغيب (٦٨٢) صحيح ابی داؤد (١٣٧٦، ١٣٧٩)

ترجمہ: روایت ہے جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے کہا رسول اللہ ﷺ استخارہ سکھاتے ہم کو ہر کام میں جیسے سکھاتے تھے سورت قرآن کی فرماتے تھے جب قصد کرے کوئی تم میں سے کسی کام کو تو چاہیے پڑھے دو رکعت سوائے فرض کے پھر کہے اللھم سے ارضنی بہ تک اور معنی اس کے یہ ہیں یا اللہ میں خیر طلب کرتا ہوں تجھ سے تیرے علم کے ساتھ اور طلب کرتا ہوں تیری قدرت کے ساتھ اور مانگتا ہوں تجھ سے تیرے بڑے فضل سے کہ تو قدرت رکھتا ہے اور میں قدرت نہیں رکھتا اور تو خوب جانتا ہے اور میں کچھ نہیں جانتا اور تو جاننے والا ہے غیبوں کا یا اللہ اگر تو جانتا ہے کہ یہ کام بہتر ہے میرے دین اور دنیا میں اور انجام کار میں یا فرمایا عاجل امری و آجلہ اور معنی اس کے بھی یہی ہیں پس آسان کر مجھ پر یہ کام پھر برکت دے مجھ کو اس میں اور اگر تو جانتا ہے کہ یہ کام برا ہے میرے دین میں اور دنیا میں یا انجام کار میں یا فرمایا فی عاجل امری و آجلہ اور معنی اس کے بھی وہی ہیں تو دور کر دے اس کو مجھ سے اور دور کر دے مجھ کو اس سے اور قدرت دے مجھ کو خیر پر جہاں ہو پھر راضی کر مجھ کو اس کے ساتھ اور کہا نام لے اپنی حاجت کا یعنی ہذا الامر کی جگہ پر جیسے نکاح، سفر وغیرہ جو کام ہو۔

فائدہ: اس باب میں عبداللہ بن مسعود اور ابوایوب سے بھی روایت ہے کہا ابوعیسیٰ نے حدیث جابر کی حسن ہے صحیح ہے غریب ہے نہیں پہچانتے ہم اس کو مگر روایت سے عبدالرحمٰن بن ابوالملول کے اور وہ ایک شیخ مدنی اور ثقہ ہیں روایت کی ان سے سفیان نے بھی ایک حدیث اور عبدالرحمٰن سے روایت کی ہے بہت اماموں نے حدیث کے۔

١٩۔ بَابُ : مَا جَآءَ فِي صَلَاةِ التَّسْبِيْحِ

صلوٰۃ التسبیح کے بیان میں

(٤٨١) عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ: أَنَّ أُمَّ سُلَيْمٍ غَدَتْ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ، فَقَالَتْ: عَلِّمْنِي كَلِمَاتٍ أَقُوْلُهُنَّ فِي

صَلَاتِي ، فَقَالَ: ((كَبِّرِي اللّٰهَ عَشْرًا، وَ سَبِّحِي اللّٰهَ عَشْرًا ، واحْمَدِيهِ عَشْرًا ، ثُمَّ سَلِي مَا شِئْتِ، يَقُولُ: نَعَمْ نَعَمْ)). (حسن الاسناد)

ترجمہ: روایت ہے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے کہا ام سلیم رضی اللہ عنہا حاضر ہوئیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس صبح کو اور عرض کیا سکھلا دیجئے مجھ کو ایسے کلمات کہ کہوں میں ان کو نماز میں سو فرمایا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ اکبر کہہ دس بار اور سبحان اللہ کہہ دس بار اور الحمد للہ کہہ دس بار پھر مانگ جو مانگنا ہو کہ فرماتا ہے اللہ تعالیٰ ہاں ہاں قبول کرتا ہے تیری دعا کو۔

فائدہ: اس باب میں ابن عباس اور عبداللہ بن عمرو اور فضل بن عباس اور ابورافع رضی اللہ عنہم سے بھی روایت ہے کہا ابوعیسیٰ نے حدیث انس رضی اللہ عنہ کی غریب ہے اور حسن ہے اور مروی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کئی روایتیں صلوٰۃ التسبیح کے باب میں لیکن کچھ زیادہ صحیح نہیں، اور روایت کیا ہے ابن مبارک اور کئی عالموں نے صلوٰۃ التسبیح کو اور ذکر کیا فضیلت کو اس کی روایت کی ہم سے احمد بن عبدہ آملی نے کہا بیان کیا ہم سے ابووہب نے کہا پوچھا میں نے عبداللہ بن مبارک سے اس نماز کو کہ تسبیح کی جاتی ہے اس میں تو کہا انہوں نے تکبیر اولیٰ کہے پھر پڑھے سبحانك اللهم سے غيرك تک پھر کہے پندرہ بار سبحان الله والحمد لله ولا اله الا الله والله اكبر پھر اعوذ بالله اور بسم الله پڑھ کر فاتحہ اور کوئی سورت پھر پڑھے دس بار سبحان اللہ سے آخر تک پھر رکوع کرے اور پڑھے وہی کلمہ دس بار پھر سر اٹھائے اور کہے دس بار پھر سجدہ کرے اور کہے دس بار پھر سر اٹھائے اور کہے دس بار پھر سجدہ کرے دوسرا اور کہے دس بار پھر پڑھے اسی طرح چار رکعت سو یہ پچھتر تسبیحیں ہیں ہر رکعت میں، شروع میں پڑھی جائیں پندرہ بار پھر قرأت کرے پھر تسبیح پڑھے دس بار، سو اگر پڑھے یہ نماز ہر رات کو تو بہتر ہے میرے نزدیک کہ سلام پھیر دے دو دو رکعت پر اور اگر ان کو پڑھے تو اختیار ہے کہ دو سلام میں پڑھے یا ایک سلام میں کہا ابووہب نے خبر دی مجھ کو عبدالعزیز ابن ابو زرقہ نے کہ کہا عبداللہ نے رکوع میں پہلے سبحان ربى العظيم اور سجدہ میں پہلے سبحان ربى الاعلىٰ تین تین بار کہہ لے بعد اس کے یہ تسبیحات پڑھے کہا احمد بن عبدہ نے بیان کیا مجھ سے وہب بن زمعہ نے خبر دی مجھ کو عبدالعزیز نے اور وہ بیٹے ابو زرقہ کے ہیں، کہا انہوں نے پوچھا میں نے عبداللہ بن مبارک سے اگر سہو کرے کوئی اس نماز میں کیا تسبیحیں پڑھے سجدہ سہو میں بھی دس دس بار کہا نہیں وہ تو فقط تین سو ہیں۔ (صحيح . التعليق الرغيب : ١/ ٢٣٩)

❀❀❀❀

(٤٨٢) عَنْ أَبِي رَافِعٍ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلْعَبَّاسِ : ((يَا عَمِّ أَلَا أَصِلُكَ، أَلَا أَحْبُوكَ ، أَلَا أَنْفَعُكَ؟)) قَالَ : بَلٰى يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ: ((يَا عَمِّ ، صَلِّ أَرْبَعَ رَكَعَاتٍ تَقْرَأُ فِي كُلِّ رَكْعَةٍ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ وَ سُوْرَةٍ ، فَإِذَا انْقَضَتِ الْقِرَاءَةُ ، فَقُلْ : اللّٰهُ أَكْبَرُ ، وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ ، وَ سُبْحَانَ اللّٰهِ ، وَلَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ خَمْسَ عَشْرَةَ مَرَّةً قَبْلَ أَنْ تَرْكَعَ ، ثُمَّ ارْكَعْ فَقُلْهَا عَشْرًا، ثُمَّ ارْفَعْ

رَأْسَكَ فَقُلْهَا عَشْرًا ، ثُمَّ اسْجُدْ فَقُلْهَا عَشْرًا ، ثُمَّ أَرْفَعْ رَأْسَكَ فَقُلْهَا عَشْرًا، ثُمَّ اسْجُدِ الثَّانِيَةَ فَقُلْهَا عَشْرًا ، ثُمَّ ارْفَعْ رَأْسَكَ فَقُلْهَا عَشْرًا قَبْلَ أَنْ تَقُوْمَ، فَذٰلِكَ خَمْسٌ وَ سَبْعُوْنَ فِيْ كُلِّ رَكْعَةٍ ، وَهِيَ ثَلَاثُ مِائَةٍ فِيْ أَرْبَعِ رَكْعَاتٍ فَلَوْ كَانَتْ ذُنُوْبُكَ مِثْلَ رَمْلٍ عَالِجٍ ، لَغَفَرَهَا اللّٰهُ لَكَ)). قَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! وَمَنْ يَسْتَطِيْعُ أَنْ يَقُوْلَهَا فِيْ كُلِّ يَوْمٍ؟ قَالَ: ((فَإِنْ لَمْ تَسْتَطِعْ أَنْ تَقُوْلَهَا فِيْ كُلِّ يَوْمٍ فَقُلْهَا فِيْ جُمُعَةٍ، فَإِنْ لَّمْ تَسْتَطِعْ أَنْ تَقُوْلَهَا فِيْ جُمُعَةٍ فَقُلْهَا فِيْ شَهْرٍ))، فَلَمْ يَزَلْ يَقُوْلُ لَهٗ حَتّٰى قَالَ: ((فَقُلْهَا فِيْ سَنَةٍ)). (صحيح) تخريج مشكاة المصابيح (١٣٢٨-١٣٢٩) صحيح الترغيب (٦٧٨)

ترجمہ: روایت ہے ابورافع رضی اللہ عنہ سے کہا فرمایا رسول اللہ ﷺ نے حضرت عباس رضی اللہ عنہ سے اے چچا میرے کیا نہ کروں سلوک میں تمہارے ساتھ کیا نہ دوں میں تم کو کیا نفع نہ پہنچاؤں میں، تم کو کہا حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے کیوں نہیں یا رسول اللہ ﷺ فرمایا آپ ﷺ نے اے چچا میرے پڑھو چار رکعت اور پڑھو ہر رکعت میں فاتحہ اور کوئی سورت پھر جب پوری ہو جائے قرأت تو کہو اللہ اکبر والحمد للہ وسبحان اللہ پندرہ بار قبل رکوع کے پھر رکوع کر اور کہہ دو وہی کلمہ دس بار پھر اٹھا سر اپنا پھر کہہ دس بار پھر سجدہ کر اور کہہ دس بار پھر سر اٹھا اپنا اور کہہ دس بار پھر سجدہ کر دوسرا اور کہہ دس بار پھر اٹھا سر اپنا اور کہہ دس بار قبل کھڑے ہونے کے یعنی جلسۂ استراحت میں سو یہ پچھتر بار ہوئی ہر رکعت میں اور تین سو ہوئے چار رکعت میں اگر ہوں گے گناہ تیرے مثل ریگ درہم برہم کے تو بھی بخشے گا اس کو اللہ تعالیٰ کہا حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے یا رسول اللہ ﷺ کون کہہ سکتا ہے اس کو ہر روز فرمایا اگر نہیں کہہ سکتے تم ہر روز تو کہو ہر جمعہ میں اور اگر نہیں ہو سکتا کہ کہو تم ہر جمعہ میں تو کہو ہر مہینے میں پھر یوں ہی فرماتے رہے رسول اللہ ﷺ یہاں تک کہ فرمایا ہر سال میں ایک بار۔

فائدہ: کہا ابوعیسیٰ نے یہ حدیث غریب ہے ابورافع کی روایت سے۔

❀❀❀❀

٢٠۔ بَابُ : مَا جَآءَ فِيْ صِفَةِ الصَّلَاةِ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ

نبی ﷺ پر درود بھیجنے کے طریقے کے بیان میں

(٤٨٣) عَنْ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ ، قَالَ: قُلْنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، هٰذَا السَّلَامُ عَلَيْكَ قَدْ عَلِمْنَا ، فَكَيْفَ الصَّلَاةُ عَلَيْكَ ؟ قَالَ: ((قُوْلُوْا : اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰى آلِ مُحَمَّدٍ ، كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى إِبْرَاهِيْمَ إِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ ، وَ بَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰى آلِ مُحَمَّدٍ ، كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى إِبْرَاهِيْمَ ، إِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ)). (صحيح) الارواء (٣٠٢) الروض (٨٤١، ٨٤٣) صحيح أبي داود (٨٩٦) ((الصفة الصلاة))

ترجمہ: روایت ہے کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ سے کہا انہوں نے عرض کیا ہم نے یا رسول اللہ ﷺ سلام بھیجنا آپ پر تو ہم جان چکے

اب درود کیونکر بھیجنا ہے آپ پر فرمایا آپ ﷺ نے کہو تم اللھم سے دوسری حمید مجید تک اور معنی اس کے یہ ہیں یا اللہ رحمت بھیج محمد پر اور آل محمد پر جیسے رحمت بھیجی تو نے ابراہیم پر تو بڑا تعریف والا اور بزرگی والا ہے اور برکت بھیج او پر محمد کے اور آل محمد ﷺ کے جیسی برکت بھیجی تو نے ابراہیم پر تو بڑا خوبیوں والا اور بزرگی والا ہے کہا محمود نے کہا ابواسامہ نے اور زیادہ بتایا مجھ کو زائدہ نے ایک لفظ اعمش سے وہ روایت کرتے ہیں حکم سے وہ عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ سے کہا عبدالرحمٰن نے اور کہتے تھے ہم درود میں وعلینا معھم یعنی رحمت اور برکت بھیج ہمارے او پر بھی ان سب کے ساتھ۔

فائدہ : اس باب میں علی اور ابوحمید اور ابومسعود اور طلحہ اور ابوسعید اور بریدہ اور زید بن خارجہ اور ابوہریرہ رضی اللہ عنہم اجمعین سے روایت ہے اور زید بن خارجہ کو ابن حارثہ بھی کہتے ہیں کہا ابوعیسیٰ (امام ترمذیؒ) نے حدیث کعب بن عجرہ کی حسن ہے صحیح ہے اور عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ کی کنیت ابوعیسیٰ ہے اور ابولیلیٰ کا نام یسار ہے۔

❀❀❀❀

۲۱۔ بَابُ : مَا جَآءَ فِي فَضْلِ الصَّلَاةِ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ

نبی ﷺ پر درود بھیجنے کی فضیلت کے بیان میں

(٤٨٤) عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رضی اللہ عنہ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ : ((أَوْلَى النَّاسِ بِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ أَكْثَرُهُمْ عَلَيَّ صَلَاةً)). (ضعيف . التعليق الرغيب : ٢/ ٢٨٠) المشكاة (٩٢٣) اس میں عبداللہ بن کیسان راوی مجہول ہے۔ میزان (٢/٤٧٤) بعض محققین کہتے ہیں اس کی سند حسن ہے۔ عبداللہ بن کیسان کو بغوی اور ابن حبان نے ثقہ کہا ہے۔

ترجمہ: روایت ہے عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما سے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا سب سے زیادہ دوست آدمیوں سے میرے نزدیک قیامت کے دن وہ ہے جس نے بہت بھیجا درود مجھ پر۔

فائدہ : کہا ابوعیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور مروی ہے نبی ﷺ سے کہ فرمایا آپ ﷺ نے کہ جس نے پڑھا ایک بار درود مجھ پر، بھیجتا ہے اللہ تعالیٰ اس پر دس بار درود اور لکھی جاتی ہیں اس کے لئے دس نیکیاں۔

(٤٨٥) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : ((مَنْ صَلّٰى عَلَيَّ صَلَاةً ، صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ بِهَا عَشْرًا)). (اسناده صحيح) صحيح ابى داؤد (١٣٦٩)

ترجمہ: روایت ہے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہا فرمایا رسول اللہ ﷺ نے جو درود بھیجتا ہے مجھ پر ایک بار رحمت بھیجتا ہے اللہ تعالیٰ اس پر دس بار۔

فائدہ : اس باب میں عبدالرحمٰن بن عوف اور عامر بن ربیعہ اور عمار اور ابوطلحہ اور انس اور ابی بن کعب رضی اللہ عنھم سے بھی

روایت ہے کہا ابوعیسیٰ نے حدیث ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی حسن ہے صحیح ہے اور مروی ہے ثوری سے اور کئی عالموں سے کہ صلوٰۃ اللہ تعالیٰ کی رحمت ہے اور صلوٰۃ ملائکہ کی استغفار۔

❀❀❀❀

(٤٨٦) عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ، قَالَ: إِنَّ الدُّعَاءَ مَوْقُوفٌ بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ، لَا يَصْعَدُ مِنْهُ شَيْءٌ حَتّٰى تُصَلِّيَ عَلٰى نَبِيِّكَ ﷺ)). (حسن . الصحيحة : ٢٠٥٣) بعض محققین کہتے ہیں اس کی سند میں ابوقرۃ الاسدی مجہول ہے۔تقریب (۸۳۱۵)

ترجمہ: روایت ہے عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے کہا دعا لٹکی ہوئی ہے آسمان اور زمین کے بیچ میں ذرا نہیں چڑھتی جب تک درود نہ بھیجے تو اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر۔

فائدہ : کہا ابوعیسیٰ نے علاء بن عبدالرحمٰن وہ بیٹے ہیں یعقوب کے وہ مولیٰ ہیں حرقہ کے اور علاء تابعین سے ہیں کہ سماع رکھتے ہیں انس بن مالک وغیرہ سے اور عبدالرحمٰن بن یعقوب والد ہیں علاء کے وہ تابعین سے ہیں کہ سماع رکھتے ہیں ابوہریرہ اور ابوسعید خدری سے اور یعقوب کبار تابعین سے ہیں کہ ملاقات کی ہے انہوں نے عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے اور روایت بھی کی ان سے۔

❀❀❀❀

(٢٨٧) حَدَّثَنَا عَبَّاسُ بْنُ عَبْدِالْعَظِيمِ الْعَنْبَرِيُّ ، حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ ، عَنْ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ ، عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ يَعْقُوبَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ جَدِّهِ قَالَ : قَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ : لَا يَبِعْ فِي سُوقِنَا إِلَّا مَنْ قَدْ تَفَقَّهَ فِي الدِّيْنِ . (حسن الاسناد)

ترجمہ: بیان کیا ہم سے عباس بن عبدالعظیم عنبری نے انہوں نے مالک بن انس سے انہوں نے علاء بن عبدالرحمٰن بن یعقوب سے انہوں نے اپنے باپ عبدالرحمٰن سے انہوں نے علاء کے دادا یعقوب سے کہا یعقوب نے فرمایا حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے نہ خرید و فروخت کرے کوئی ہمارے بازار میں جب تک خوب سمجھ نہ پیدا کرے دین میں یعنی مسائل معاملات سے خوب آگاہ نہ ہو۔

فائدہ : یہ حدیث غریب ہے مترجم کہتا ہے اس حدیث کو کچھ اس باب سے تعلق نہیں فقط یہ حدیث ہمارے شیخ ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے اسی واسطے لکھی کہ اس سے یعقوب کی سماعت حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے اور ملاقات ان کی ثابت ہو جیسا اوپر مذکور ہوا تھا۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

ابواب الجمعة

عن رسول الله ﷺ

(المعجم ٤) جمعہ کے بیان میں (التحفة . . .)

١۔ بَابُ : مَا جَاءَ فِي فَضْلِ يَوْمِ الْجُمُعَةِ

باب: جمعے کے دن کی فضیلت کے بیان میں

(٤٨٨) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ : ((خَيْرُ يَوْمٍ طَلَعَتْ فِيهِ الشَّمْسُ يَوْمُ الْجُمُعَةِ ، فِيهِ خُلِقَ آدَمُ ، وَ فِيهِ: أُدْخِلَ الْجَنَّةَ ، وَ فِيهِ أُخْرِجَ مِنْهَا ، وَلَا تَقُومُ السَّاعَةُ إِلَّا فِي يَوْمِ الْجُمُعَةِ)).

(صحيح . الاحاديث الصحيحة : ١٥٠٢ . التعليق على صحيح ابن خزيمة : ٣/ ١١٦) صحيح ابی داؤد (٩٦١)

ترجمہ: روایت ہے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا نبی ﷺ نے سب دنوں سے بہتر کہ جس میں آفتاب نکلتا ہے دن جمعہ کا ہے اسی میں پیدا ہوئے آدم علیہ السلام اسی میں داخل ہوئے جنت میں اسی دن نکلے جنت سے اور قائم نہ ہوگی قیامت مگر جمعہ کے دن۔

فائدہ : اس باب میں ابولبابہ اور سلیمان اور ابوذر اور سعید بن عبادہ اور اوس بن اوس رضوان اللہ علیہم اجمعین سے بھی روایت ہے کہا ابوعیسیٰ (امام ترمذیؒ) نے حدیث ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی حسن ہے صحیح ہے۔

٢۔ بَابُ : مَا جَآءَ فِي السَّاعَةِ الَّتِيْ تُرْجٰى فِيْ يَوْمِ الْجُمُعَةِ

باب: جمعے کے دن کی اس گھڑی کے بیان میں جس میں دعا کے قبول ہونے کی امید ہے

(٤٨٩) عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ ﷺ ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ قَالَ : ((اِلْتَمِسُوا السَّاعَةَ الَّتِيْ تُرْجٰى فِيْ يَوْمِ الْجُمُعَةِ بَعْدَ الْعَصْرِ إِلٰى غَيْبُوْبَةِ الشَّمْسِ)). (حسن . المشكاة : ١٣٦٠ . التعليق الرغيب : ١/ ٦٥١)

ترجمہ: روایت ہے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا نبی ﷺ نے ڈھونڈو وہ گھڑی جس کی امید ہے جمعہ کے دن میں بعد عصر کے آفتاب ڈوبنے تک۔

فائدہ : کہا ابوعیسیٰ (امام ترمذیؒ) نے یہ حدیث غریب ہے اس سند سے اور مروی ہے انس رضی اللہ عنہ سے نبی ﷺ سے سوائے اس سند کے اور محمد بن ابوحمید ضعیف ہیں ضعیف کہا ہے ان کو بعض اہل علم نے ان کی کمی حافظہ کے سبب سے اور ان کو حماد بن ابوحمید بھی کہا جاتا ہے اور کہتے ہیں وہی ابوابراہیم انصاری ہیں جو منکر الحدیث ہیں اور تجویز کیا ہے بعض علمائے صحابہ وغیرہم نے کہ وہ گھڑی جس کی امید ہے جمعہ کے دن میں بعد عصر کے ہے غروب آفتاب تک اور یہی کہتے ہیں احمد اور اسحاق اور کہا احمد بن حنبل نے اکثر حدیثوں میں یہی ہے کہ وہ گھڑی جس میں امید ہے دعا قبول ہونے کی وہ بعد نماز عصر کے ہے اور امید ہے بعد زوال آفتاب کے بھی۔

(٤٩٠) حَدَّثَنَا زِيَادُ بْنُ أَيُّوْبَ الْبَغْدَادِيُّ، حَدَّثَنَا أَبُوْ عَامِرٍ الْعَقَدِيُّ، حَدَّثَنَا كَثِيْرُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ عَوْفٍ الْمُزَنِيُّ، عَنْ أَبِيْهِ ، عَنْ جَدِّهِ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : ((إِنَّ فِي الْجُمُعَةِ سَاعَةً لَا يَسْأَلُ اللّٰهَ الْعَبْدُ فِيْهَا شَيْئًا إِلَّا آتَاهُ اللّٰهُ إِيَّاهُ)) ، قَالُوْا : يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ أَيَّةُ سَاعَةٍ هِيَ ؟ قَالَ: ((حِيْنَ تُقَامُ الصَّلَاةُ إِلَى انْصِرَافٍ مِنْهَا)). (ضعيف جدًا) التعليق الرغيب (١/ ٢٥٠ـ ٢٥١) ضعيف الترغيب (٤٤٣) صحيح الترغيب (١/ ٢٩٧) اس میں کثیر بن عبداللہ کو حافظ ابن حجر ابن معین شافعی، ابوداؤد، دارقطنی، ابن حبان نے ضعیف قرار دیا ہے۔

ترجمہ: بیان کیا ہم سے زیاد بن ایوب بغدادی نے انہوں نے ابوعامر عقدی سے انہوں نے کثیر بن عبداللہ بن عمرو بن عوف مزنی سے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے اپنے دادا سے انہوں نے نبی ﷺ سے کہ فرمایا آپ ﷺ نے بے شک جمعہ میں ایک ساعت ہے کہ نہیں مانگتا ہے اللہ تعالیٰ سے کوئی بندہ کوئی چیز مگر دیتا ہے اس کو اللہ تعالیٰ وہ چیز' پوچھا صحابہ نے یارسول اللہ ﷺ وہ کون سی گھڑی ہے؟ فرمایا جس وقت سے تکبیر ہوتی ہے نماز کی یعنی نماز جمعہ وغیرہ کی اس وقت سے لوگوں کے پھرنے تک۔

فائدہ : اس باب میں ابوموسیٰ اور ابوذر اور سلمان اور عبداللہ بن سلام اور ابولبابہ اور سعد بن عبادہ سے بھی روایت ہے کہا ابوعیسیٰ (امام ترمذیؒ) نے حدیث عمرو بن عوف کی حسن ہے غریب ہے۔

(٤٩١) عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ ، قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : ((خَيْرُ يَوْمٍ طَلَعَتْ فِيْهِ الشَّمْسُ يَوْمُ الْجُمُعَةِ ، فِيْهِ خُلِقَ آدَمُ ، وَفِيْهِ أُدْخِلَ الْجَنَّةَ ، وَ فِيْهِ أُهْبِطَ مِنْهَا ، وَ فِيْهِ سَاعَةٌ لَا يُوَافِقُهَا عَبْدٌ مُسْلِمٌ يُصَلِّيْ

فَيَسْأَلُ اللّٰهُ فِيهَا شَيْئًا إِلَّا أَعْطَاهُ إِيَّاهُ))، قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ : فَلَقِيتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ سَلَامٍ ، فَذَكَرْتُ لَهُ هٰذَا الْحَدِيثَ ، فَقَالَ : أَنَا أَعْلَمُ بِتِلْكَ السَّاعَةِ ، فَقُلْتُ : أَخْبِرْنِي بِهَا ، وَلَا تَضْنَنْ بِهَا عَلَيَّ ، قَالَ : هِيَ بَعْدَ الْعَصْرِ إِلَى أَنْ تَغْرُبَ الشَّمْسُ ، قُلْتُ : كَيْفَ تَكُونُ بَعْدَ الْعَصْرِ ، وَقَدْ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ : ((لَا يُوَافِقُهَا عَبْدٌ مُسْلِمٌ وَهُوَ يُصَلِّي)) ، وَ تِلْكَ السَّاعَةُ لَا يُصَلِّي فِيهَا؟ فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَلَامٍ : أَلَيْسَ قَدْ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ : ((مَنْ جَلَسَ مَجْلِسًا يَنْتَظِرُ الصَّلَاةَ فَهُوَ فِي صَلَاةٍ؟)) قُلْتُ : بَلٰى ، قَالَ : فَهُوَ ذَاكَ)) . (صحيح) التعليق الرغيب (۱/۲۵۱) المشكاة (۱۳۵۹)

ترجمہ: روایت ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہا فرمایا رسول اللہ ﷺ نے بہتر سب دنوں میں کہ نکلتا ہے اس میں آفتاب جمعہ کا دن ہے کہ اس میں پیدا ہوئے آدم علیہ السلام اور اس میں گئے جنت میں اور اسی دن اتارے گئے جنت سے اور اس دن میں ایک گھڑی ہے کہ نہیں پاتا اس کو کوئی بندہ مسلمان کہ نماز پڑھتا ہو پھر مانگے اللہ تعالیٰ سے کوئی چیز مگر دیتا ہے اس کو اللہ تعالیٰ کہا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے پھر ملا میں عبداللہ بن سلام سے اور بیان کی یہ حدیث سو کہا انہوں نے میں خوب جانتا ہوں اس گھڑی کو سو کہا میں نے خبر دو مجھ کو اور بخیلی نہ کرو فرمایا انہوں نے وہ بعد عصر کے ہے غروب آفتاب تک کہا میں نے کیونکر ہو سکتی ہے بعد عصر کے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ نہیں پاتا کوئی بندہ مسلم حالت نماز میں اور بعد عصر کے تو کوئی نماز نہیں پڑھتا، کہا عبداللہ بن سلام نے کیا رسول اللہ ﷺ نے یہ نہیں فرمایا کہ جو بیٹھے کہیں انتظار میں نماز کے تو گویا نماز ہی میں ہے کہا میں ۔ نے ہاں یہ تو فرمایا ہے کہا عبداللہ نے یہی مراد ہے آپ کی یعنی بعد عصر کے جو منتظر بیٹھا رہے مغرب کا وہ بھی نماز میں ہے اور وہ گھڑی بھی اسی وقت میں ہے اور اس حدیث میں ایک قصہ دراز ہے۔

فائدہ : کہا ابو عیسیٰ (امام ترمذیؒ) نے یہ حدیث صحیح ہے کہا معنی اخبرني بها ولا تضنن بها عليّ کے یہ ہیں کہ بخیلی نہ کرو اور ضنین بخیل کو کہتے ہیں اور ضنین جس سے بدظن ہوں اور لوگ تہمت کریں۔

❀❀❀

۳۔ بَابُ : مَا جَآءَ فِي الْاِغْتِسَالِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ

باب: جمعہ کے دن غسل کرنے کے بیان میں

(۴۹۲) عَنْ سَالِمٍ ، عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ : ((مَنْ أَتَى الْجُمُعَةَ ، فَلْيَغْتَسِلْ)).

(صحيح) الروض (۴۹۲، ۴۹۳، ۵۶۰) التعليق على ابن خزيمة (۱۷۴۹، ۱۷۵۱)

ترجمہ: روایت کی سالم نے اپنے باپ سے کہ سنا انہوں نے نبی ﷺ سے کو کہ فرماتے تھے کہ جو آئے جمعہ کی نماز کو تو چاہیے کہ نہا لے۔

فائدہ : اس باب میں ابو سعید اور عمر اور جابر اور براء اور عائشہ اور ابو الدرداء رضی اللہ عنہم سے روایت ہے کہا ابو عیسیٰ (امام ترمذیؒ) نے حدیث ابن عمر رضی اللہ عنہما کی حسن ہے صحیح ہے اور مروی ہے زہری سے وہ روایت کرتے ہیں عبداللہ بن عمرؓ سے وہ اپنے

باپ سے وہ نبی ﷺ سے یہی حدیث اور روایت کی ہم سے یہ حدیث قتیبہ نے انہوں نے لیث بن سعد سے انہوں نے ابن شہاب سے انہوں نے عبداللہ بن عبداللہ بن عمر سے انہوں نے نبی ﷺ سے مثل اوپر کی حدیث کے اور کہا محمد نے حدیث زہری کی سالم سے کہ وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے اور حدیث عبداللہ بن عبداللہ کی اپنے باپ سے دونوں صحیح ہیں اور کہا بعض اصحاب زہری نے روایت کی مجھ سے آل نے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے انہوں ابن عمر رضی اللہ عنہما سے کہ عمر رضی اللہ عنہ خطبہ پڑھتے تھے روز جمعہ میں کہ اتنے میں داخل ہوئے ایک صحابی رسول اللہ ﷺ کے تو پوچھا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کون سی گھڑی ہے یہ یعنی اتنی دیر کیوں لگائی تو کہا انہوں نے کچھ دیر نہ کی میں نے مگر اتنی کہ سنی میں نے اذان اور وضو کیا اور حاضر ہوا فرمایا سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے کفایت نہ کی تم نے وقت کی تاخیر پر اور اول وقت کے فوت ہونے پر یہاں تک کہ وضو کیا بجائے غسل کے اور معلوم ہے تم کو کہ آپ ﷺ نے حکم فرمایا ہے غسل کا روایت کی ہم سے محمد بن ابان نے انہوں نے عبدالرزاق سے انہوں نے معمر سے انہوں نے زہری سے ح اور روایت کی ہم سے عبداللہ بن عبدالرحمٰن نے بھی انہوں نے عبداللہ بن صالح سے انہوں نے لیث سے انہوں نے یونس سے انہوں نے زہری سے یہی حدیث اور روایت کی مالک نے یہ حدیث زہری سے انہوں نے سالم سے کہا عمر رضی اللہ عنہ خطبہ پڑھتے تھے جمعہ کے دن آخر حدیث تک کہا ابوعیسیٰ نے پوچھا میں نے محمد سے حال ان روایتوں کا تو کہا صحیح حدیث زہری کی ہے سالم سے کہ وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے اور کہا محمد نے مروی ہوئی یہ حدیث مالک سے بھی کہ وہ روایت کرتے ہیں زہری سے وہ سالم سے وہ اپنے باپ سے یہی حدیث۔

(٤٩٣) عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ : هٰذَا الْحَدِيثُ أَيْضًا. حَدَّثَنَا بِذٰلِكَ قُتَيْبَةُ: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ مِثْلَهُ.

ترجمہ: روایت ہے عبداللہ بن عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے وہ روایت کرتے ہیں نبی ﷺ سے یہی حدیث اور بیان کی ہم سے یہ حدیث قتیبہ نے ہم سے لیث بن سعد نے انہوں نے ابن شہاب سے انہوں نے عبداللہ بن عبداللہ بن عمر سے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے نبی ﷺ سے مثل اوپر کی حدیث کے۔

(٤٩٤) وَرَوَاهُ يُونُسُ وَ مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَالِمٍ، عَنْ أَبِيهِ **بَيْنَمَا عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ يَخْطُبُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ إِذْ دَخَلَ رَجُلٌ مِّنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ : أَيَّةُ سَاعَةٍ هٰذَا؟ فَقَالَ : مَا هُوَ إِلَّا أَنْ سَمِعْتُ النِّدَاءَ، وَمَا زِدْتُّ عَلٰى أَنْ تَوَضَّأْتُ، قَالَ: وَالْوُضُوْءَ أَيْضًا! وَقَدْ عَلِمْتُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَ بِالْغُسْلِ.** (صحيح)

ترجمہ: اور روایت کیا یونس اور معمر نے زہری سے انہوں نے سالم سے انہوں نے اپنے باپ سے کہ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ جمعہ کے دن خطبہ دے رہے تھے کہ اتنے میں ایک صحابی رسول داخل ہوئے تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے پوچھا یہ کونسی گھڑی ہے؟ (یعنی اتنی دیر کیوں لگائی) تو انہوں نے کہا میں نے دیر نہ کی مگر میں نے اذان سنی اور وضو کیا اور حاضر ہوا' حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا آپ نے صرف وضو پر کفایت کیا اور یقیناً آپ جانتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے غسل کرنے کا حکم دیا ہے؟۔

(٤٩٥) عَنْ سَالِمٍ، قَالَ: بَيْنَمَا عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ يَخْطُبُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ، فَذَكَرَ هٰذَا الْحَدِيْثَ.

ترجمہ: روایت ہے سالم سے کہا کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ جمعہ کے دن خطبہ دے رہے تھے پس ذکر کیا اس حدیث کو۔

❀❀❀❀

۴۔ بَابُ: مَا جَآءَ فِي فَضْلِ الْغُسْلِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ

باب: جمعے کے دن غسل کرنے کی فضیلت کے بیان میں

(٤٩٦) عَنْ أَوْسِ بْنِ أَوْسٍ قَالَ: قَالَ لِي رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَنِ اغْتَسَلَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَ غَسَّلَ وَ بَكَّرَ وَابْتَكَرَ وَدَنَا وَاسْتَمَعَ وَأَنْصَتَ كَانَ لَهُ بِكُلِّ خُطْوَةٍ يَخْطُوْهَا أَجْرُ سَنَةٍ، صِيَامِهَا وَ قِيَامِهَا)) قَالَ مَحْمُوْدٌ فِي هٰذَا الْحَدِيْثِ قَالَ وَكِيْعٌ اغْتَسَلَ هُوَ وَ غَسَّلَ امْرَأَتَهُ قَالَ: وَ يُرْوٰى عَنِ ابْنِ الْمُبَارَكِ أَنَّهُ قَالَ فِي هٰذَا الْحَدِيْثِ: مَنْ غَسَّلَ رَأْسَهُ وَاغْتَسَلَ.

(صحيح) المشكاة (١٣٨٨) صحيح ابى داؤد (٣٧٢) التعليق الرغيب (١/٢٤٧)

ترجمہ: روایت ہے اوس بن اوس سے کہا فرمایا مجھ سے رسول اللہ ﷺ نے جس نے غسل کیا جمعہ کے دن اور غسل کروایا اور سویرے چلا مسجد کو اور پایا ابتدائی خطبہ اور نزدیک ہوا امام سے اور سنا خطبہ کو اور چپ رہا ہوگا اس کو ہر قدم پر کہ رکھے اس نے راہ میں ثواب ایک برس کی عبادت کا کہ دن کو روزہ رکھا ہو اس میں اور رات بھر نماز پڑھی ہو کہا محمود نے اس حدیث کے معنی میں وکیع نے کہا اغتسل یعنی خود نہایا اور غسّل یعنی اپنی بیوی کو نہلایا اور مروی ہے کہ ابن مبارک سے کہ کہا انہوں نے معنی اس حدیث کے یہ ہیں واغتسل یعنی آپ نہایا اور غسّل یعنی سر دھویا۔

فائدہ: اس باب میں روایت ہے ابوبکر اور عمران بن حصین اور ابوذر اور سلمان اور ابوسعید اور ابن عمر اور ابوایوب سے کہا ابوعیسیٰ (امام ترمذیؒ) نے حدیث اوس بن اوس کی حسن ہے اور ابوالاشعث صنعانی کا نام شراحیل بن آدہ ہے۔

❀❀❀❀

۵۔ بَابُ: مَا جَاءَ فِي الْوُضُوْءِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ

باب: جمعے کے دن وضو کرنے کے بیان میں

(٤٩٧) عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَنْ تَوَضَّأَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَبِهَا وَ نِعْمَتْ، وَ مَنِ اغْتَسَلَ فَالْغُسْلُ أَفْضَلُ)). (صحيح) المشكاة (٥٤٠) صحيح ابى داؤد (٣٨٠) التعليق على ابن خزيمة (١٧٥٧)

ترجمہ: روایت ہے سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ سے کہا فرمایا رسول اللہ ﷺ نے جس نے وضو کیا جمعے کے دن تو خیر اور خیر کیا اور جس نے

غسل کیا تو غسل افضل ہے۔

فائدہ: اس باب میں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ اور انس رضی اللہ عنہ اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہا ابوعیسیٰ (امام ترمذیؒ) نے حدیث سمرہ کی حسن ہے اور روایت کی بعض اصحاب قتادہ نے یہ حدیث قتادہ سے انہوں نے حسن سے انہوں نے سمرہ سے اور روایت کیا بعضوں نے قتادہ سے انہوں نے حسن سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مرسلاً اور اسی پر عمل ہے علمائے صحابہ کا اور جو ان کے بعد تھے افضل جانتے ہیں غسل کو اگر چہ وضو بھی ان کے نزدیک کفایت کرتا ہے جمعہ کے دن اور کہا شافعی نے جو روایتیں آئی ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ان سے فضیلتِ غسلِ ثابت ہوتی ہے نہ واجب ہونا غسل کا اور ایسا ہی ثابت ہوتا ہے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے قول سے بھی کہ عثمان رضی اللہ عنہ سے فرمایا وضو بھی کفایت کرتا ہے اور تم کو معلوم ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم کیا ہے غسل کا جمعہ کے دن میں اور اگر یہ دونوں جانتے ہوتے کہ فرمانا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا بطریق وجوب کے ہے تو نہ چھوڑتے حضرت عمر بن خطاب حضرت عثمان رضی اللہ عنہما کو بے نہلائے اور نہ چھپی رہتی اس کے واجب ہونے کی حقیقت حضرت عثمان رضی اللہ عنہ پر باوصف ان کے علم کے، لیکن صاف دلالت ہے اس حدیث میں کہ غسل جمعہ کا افضل ہے واجب نہیں۔

(٤٩٨) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ : ((مَنْ تَوَضَّأَ فَأَحْسَنَ الْوُضُوْءَ ثُمَّ أَتَى الْجُمُعَةَ فَدَنَا وَاسْتَمَعَ وَأَنْصَتَ غُفِرَ لَهُ مَا بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْجُمُعَةِ وَزِيَادَةُ ثَلٰثَةِ اَيَّامٍ، وَمَنْ مَسَّ الْحَصٰى فَقَدْ لَغَا)).

(صحيح) صحيح أبي داود (٩٦٤)

ترجمہ: روایت ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جس نے وضو کیا اور اچھی طرح وضو کیا پھر آیا جمعہ کی نماز کے واسطے اور نزدیک ہوا امام سے اور خوب سنا خطبہ اور چپ رہا خطبہ ہوتے وقت بخشے جائیں گے اس کے گناہ اس جمعہ سے دوسرے جمعہ تک اور تین دن اور زیادہ جو کھیلتا ہٹاتا رہا کنکریوں کو تو اس نے بے فائدہ کام کیا۔

فائدہ: کہا ابوعیسیٰ (امام ترمذیؒ) نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

❁ ❁ ❁ ❁

٦۔ بَابُ : مَا جَآءَ فِي التَّبْكِيرِ إِلَى الْجُمُعَةِ

باب: جمعہ کی نماز کے لیے جلدی جانے کے بیان میں

(٤٩٩) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ : ((مَنِ اغْتَسَلَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ غُسْلَ الْجَنَابَةِ ثُمَّ رَاحَ فَكَأَنَّمَا قَرَّبَ بَدَنَةً ء وَمَنْ رَاحَ فِي السَّاعَةِ الثَّانِيَةِ فَكَأَنَّمَا قَرَّبَ بَقَرَةً، وَ مَنْ رَاحَ فِي السَّاعَةِ الثَّالِثَةِ فَكَأَنَّمَا قَرَّبَ كَبْشًا أَقْرَنَ وَمَنْ رَاحَ فِي السَّاعَةِ الرَّابِعَةِ فَكَأَنَّمَا قَرَّبَ دَجَاجَةً، وَ مَنْ رَاحَ فِي السَّاعَةِ الْخَامِسَةِ فَكَأَنَّمَا قَرَّبَ بَيْضَةً فَإِذَا خَرَجَ الْإِمَامُ حَضَرَتِ الْمَلَائِكَةُ يَسْتَمِعُوْنَ الذِّكْرَ)).

(صحيح) التعليق الرغيب (١/٢٥٥) صحيح الترغيب (٧١٣) صحيح ابى داؤد (٣٧٧)

ترجمہ: روایت ہے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جو غسل کرے جمعہ کے دن جیسا نہاتے ہیں جنابت سے یعنی بخوبی احتیاط سے نہائے اور اول گھڑی مسجد کو جائے گویا قربانی کی اونٹ کی یعنی ایسا ثواب پائے اور جو جائے دوسری گھڑی میں تو گویا قربانی کی ایک گائے کی اور جو جائے تیسری گھڑی میں گویا قربانی کی ایک سینگ دار مینڈھے کی اور جو آیا چوتھی گھڑی میں تو گویا ذبح کی ایک مرغی اور جو آیا پانچویں گھڑی میں تو گویا اللہ کی راہ میں دیا ایک بیضہ پھر جب نکلے امام خطبہ پڑھنے کو تو آ جاتے ہیں فرشتے خطبہ سننے کو یعنی پھر فرشتے اس آنے والے کا نام نہیں لکھتے اور خود خطبہ سننے میں مشغول رہتے ہیں۔

فائدہ: اس باب میں عبداللہ بن عمر اور سمرہ سے بھی روایت ہے کہا ابوعیسیٰ (امام ترمذیؒ) نے حدیث ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی حسن ہے صحیح ہے۔

❀ ❀ ❀ ❀

٧۔ بَابُ : مَا جَآءَ فِي تَرْكِ الْجُمُعَةِ مِنْ غَيْرِ عُذْرٍ

باب: بغیر عذر کے جمعہ ترک کرنے کے بیان میں

(٥٠٠) عَنْ عُبَيْدَةَ بْنِ سُفْيَانَ عَنْ أَبِي الْجَعْدِ يَعْنِي الضَّمْرِيَّ، وَكَانَتْ لَهُ صُحْبَةٌ فِيمَا زَعَمَ مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ : ((مَنْ تَرَكَ الْجُمُعَةَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ تَهَاوُنًا بِهَا طَبَعَ اللّٰهُ عَلٰى قَلْبِهِ)).

(حسن صحيح) المشكاة (١٣٧١) التعليق الرغيب (٢٥٩) التعليق على ابن خزيمة (١٨٥٧، ١٨٥٨) صحيح أبي داود (٩٦٥)

ترجمہ: روایت ہے عبیدہ بن سفیان سے وہ روایت کرتے ہیں ابوالجعد سے کہ مراد لیتے ہیں ان سے ضمری کو اور محمد بن عمر کے قول میں ان کو صحبت بھی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا ابوالجعد نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جس نے چھوڑ دیا جمعہ کی نماز کو تین بار سستی سے یا اس کو حقیر جان کر تو مہر کر دیتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے دل پر۔

فائدہ: اور اس باب میں ابن عمر اور ابن عباس اور سمرہ رضی اللہ عنہم سے روایت ہے کہا ابوعیسیٰ (امام ترمذیؒ) نے حدیث ابوالجعد کی حسن ہے اور کہا پوچھا میں نے محمد بخاری رحمہ اللہ سے نام ابوالجعد ضمری کا سو نہ پہچانا اور نہ بتایا انہوں نے نام ان کا اور کہا میں نہیں جانتا ان کی کوئی روایت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سوا اس حدیث کے، کہا ابوعیسیٰ (امام ترمذیؒ) نے اور نہیں جانتے ہم اس حدیث کو مگر روایت سے محمد بن عمرو کے۔

❀ ❀ ❀ ❀

٨۔ بَابُ : مَا جَآءَ مِنْ كَمْ يُؤْتٰى إِلَى الْجُمُعَةِ؟

باب: اس بیان میں کہ کتنی دور سے جمعہ میں حاضر ہو؟

(٥٠١) عَنْ ثُوَيْرٍ، عَنْ رَجُلٍ مِّنْ أَهْلِ قُبَآءٍ، عَنْ أَبِيهِ وَكَانَ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ : أَمَرَ النَّبِيُّ ﷺ أَنْ

نَّشْهَدَ الْجُمُعَةَ مِنْ قُبَآءٍ. (ضعيف الاسناد) سند میں رجل من اهل قباء مجہول راوی ہے۔ نیز ثویر راوی ضعیف ہے۔ تقریب (۸۶۲)

ترجمہ: روایت ثویر سے وہ روایت کرتے ہیں ایک مرد سے اہل قباء کی وہ اپنے باپ سے کہ تھے صحابی نبی ﷺ کے کہا ان کے باپ نے حکم دیا ہم کو رسول اللہ ﷺ نے کہ حاضر ہوا کریں ہم جمعے کے واسطے قباء سے۔

فائدہ: کہا ابوعیسیٰ نے اس حدیث کو ہم نہیں جانتے مگر اسی سند سے اور نہیں ثابت ہوا اس باب میں رسول اللہ ﷺ سے کچھ اور مروی ہے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے جمعہ میں حاضر ہونا اس کو ضروری ہے جو رات کو پہنچ جائے اپنے گھر میں یعنی بعد نماز جمعہ کے اپنے مکان تک لوٹ سکے اور اس حدیث کی اسناد ضعیف ہیں کہ مروی ہیں معارک بن عباد سے وہ روایت کرتے ہیں عبداللہ بن سعید مقبری سے اور ضعیف کہا یحییٰ بن سعید قطان نے عبداللہ بن سعید مقبری کو حدیث میں اور اختلاف ہے علماء کا کہ کس پر واجب ہوتا ہے جمعہ سو بعضوں نے کہا جو رات کو پہنچ سکے اپنے مکان کو اس پر واجب ہے حاضر ہونا اور بعض نے کہا جمعہ واجب نہیں ہوتا مگر اس پر جو سنے اذان کو اور یہی قول ہے شافعی اور احمد اور اسحاق کا سنا میں نے احمد بن حسن سے کہ فرماتے تھے تھا میں احمد بن حنبل کے پاس سو ذکر آیا کہ کس پر واجب ہوتا ہے جمعہ، سو احمد بن حنبل نے اس باب میں کوئی روایت نہیں کی نبی ﷺ سے کہا احمد بن حسن نے کہا میں نے احمد بن حنبل سے اس باب میں روایت ہے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے نبی ﷺ سے کہا احمد بن حنبل نے کیا نبی ﷺ سے روایت ہے کہا میں نے ہاں۔

(۵۰۲) حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ نُصَيْرٍ ثَنَا مُعَارِكُ بْنُ عَبَّادٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَعِيدٍ الْمُقْبَرِيِّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((اَلْجُمُعَةُ عَلٰى مَنْ آوَاهُ اللَّيْلُ إِلٰى أَهْلِهِ)). قَالَ: فَغَضِبَ عَلَيَّ أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ وَ قَالَ لِي: أَسْتَغْفِرُ رَبَّكَ وَاسْتَغْفِرْ رَبَّكَ. إِنَّمَا فَعَلَ بِهِ أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ هٰذَا الْأَنَّهُ لَمْ يَعُدَّ هٰذَا الْحَدِيثَ شَيْئًا وَ ضَعَّفَهُ لِحَالِ إِسْنَادِهِ. (ضعيف جدًا . المشكاة : ۱۳۷۶) اس میں عبداللہ بن سعید مقبری راوی کذاب ہے۔ معارک بن عباد اور حجاج بن نصیر دونوں ضعیف راوی ہیں۔

ترجمہ: بیان کیا ہم سے حجاج بن نصیر نے کہا روایت کی ہم سے معارک بن عباد نے عبداللہ بن سعید مقبری سے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے انہوں نے نبی ﷺ سے کہ فرمایا آپ ﷺ نے جمعہ واجب ہوتا ہے اس پر جو رات کو پہنچ سکے اپنے گھر تک۔ کہا احمد بن حسن نے جب سنا احمد بن حنبل نے غصہ ہو گئے مجھ پر اور کہا مغفرت مانگ تو اپنے رب سے اور وہ اس لیے غصہ ہوئے کہ انہوں نے اس حدیث کو حدیث نہ سمجھا بلکہ ضعیف جانا اس کو بسبب اسناد کے۔

❀❀❀❀

۹۔ بَابُ: مَا جَآءَ فِي وَقْتِ الْجُمُعَةِ

باب: وقتِ جمعہ کے بیان میں

(۵۰۳) عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يُصَلِّي الْجُمُعَةَ حِيْنَ تَمِيلُ الشَّمْسُ.

(صحيح) ((الاجوبة النافعة)) صحيح ابى داؤد (۹۹۵)

ترجمہ: روایت ہے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پڑھتے تھے نماز جمعہ کی جب ڈھلتا تھا آفتاب۔

فائدہ: روایت کی ہم سے یحییٰ بن موسیٰ نے انہوں نے ابوداؤد طیالسی سے انہوں نے فلیح بن سلیمان سے انہوں نے عثمان بن عبدالرحمٰن تیمی سے انہوں نے انس رضی اللہ عنہ سے مانند اوپر کی روایت کے اور اس باب میں سلمہ بن اکوع اور جابر اور زبیر بن عوام سے روایت ہے۔ کہا ابوعیسیٰ (امام ترمذیؒ) نے حدیث انس کی حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر اجماع ہے اکثر اہل علم کا کہ وقت جمعے کا جب ہے کہ آفتاب ڈھل جائے مانند ظہر کے اور یہی قول ہے شافعی اور احمد اور اسحاق کا اور تجویز کیا بعض نے اگر نماز جمعہ قبل زوال کے پڑھے تو جائز ہے اور کہا احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ نے جس نے پڑھی قبل زوال کے اس پر اعادہ ضروری نہیں۔

(٥٠٤) عَنْ أَنَسٍ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ : نَحْوَهُ.

ترجمہ: روایت ہے انس رضی اللہ عنہ سے وہ روایت کرتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مانند اوپر کی روایت کے۔

❀ ❀ ❀ ❀

١٠۔ بَابُ: مَا جَآءَ فِي الْخُطْبَةِ عَلَى الْمِنْبَرِ

باب: منبر پر خطبہ دینے کے بیان میں

(٥٠٥) عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَخْطُبُ إِلَى جِذْعٍ، فَلَمَّا اتَّخَذَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ الْمِنْبَرَ حَنَّ الْجِذْعُ حَتّٰى أَتَاهُ فَالْتَزَمَهُ فَسَكَنَ. (صحيح . الصحيحة : ٢١٧٤)

ترجمہ: روایت ہے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم خطبہ پڑھتے تھے ایک کھجور کے ڈنڈا کے پاس پھر جب بنایا منبر، رونے لگا وہ ڈنڈا کھجور کا یہاں تک کہ آئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس کے پاس اور لپٹ گئے اس سے پس چپ رہا۔

فائدہ: اس باب میں روایت ہے انس اور جابر اور سہل بن سعد اور ابی بن کعب اور ابن عباس اور ام سلمہ رضی اللہ عنہم سے کہا ابوعیسیٰ (امام ترمذی) نے حدیث ابن عمر رضی اللہ عنہما کی حسن ہے صحیح ہے اور غریب ہے اور معاذ بن علاء وہ بصری ہیں بھائی ہیں ابن عمرو بن علاء کے۔

❀ ❀ ❀ ❀

١١۔ بَابُ: مَا جَآءَ فِي الْجُلُوسِ بَيْنَ الْخُطْبَتَيْنِ

باب: دونوں خطبوں کے درمیان بیٹھنے کے بیان میں

(٥٠٦) عَنِ ابْنِ عُمَرَ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَخْطُبُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ ثُمَّ يَجْلِسُ ثُمَّ يَقُوْمُ فَيَخْطُبُ، قَالَ: مِثْلَ مَا يَفْعَلُوْنَ الْيَوْمَ. (صحيح . الارواء : ٦٠٤) صحيح ابى داؤد (١٠٠٦)

ترجمہ: روایت ہے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم پڑھتے تھے جمعہ کے دن پھر بیٹھ جاتے تھے یعنی ایک خطبے کے بعد پھر کھڑے

ر ا، کہا راوی نے جیسا آج کے دن لوگ کرتے ہیں۔ ہوتے اور خطبہ

فائدہ : اس باب میں بر بن عبداللہ اور جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہم سے روایت ہے کہا ابوعیسیٰ (امام ترمذیؒ) نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور یہی ب کہ فرق کر دے دونوں خطبوں میں ایک جلسہ کے ساتھ۔

❀❀❀❀

۔ بَابُ : مَا جَآءَ فِيْ قَصْرِ الْخُطْبَةِ

باب: خطبہ چھوٹا دینے کے بیان میں

(۵۰۷) عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ: كُنْتُ أُصَلِّيْ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَانَتْ صَلَاتُهُ قَصْدًا وَ خُطْبَتُهُ قَصْدًا۔ يح) الارواء (۳/۷۱) صحيح ابی داؤد (۱۰۰۹)

ترجمہ: روایت ہے جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے، کہا انہوں نے تھا میں نماز پڑھتا رسول اللہ ﷺ کے ساتھ سو ہوتی تھی نماز آپ ﷺ کی متوسط اور خطبہ آپ ﷺ کا متوسط یعنی نہ بہت دراز اور نہ بہت کم۔

فائدہ : اس باب میں عمار بن یاسر اور ابن ابی اوفی سے بھی روایت ہے کہا ابوعیسیٰ نے حدیث جابر بن سمرہ کی حسن ہے صحیح ہے۔

❀❀❀❀

۱۳۔ بَابُ : مَا جَآءَ فِي الْقِرَاءَةِ عَلَى الْمِنْبَرِ

باب: منبر پر قرآن پڑھنے کے بیان میں

(۵۰۸) عَنْ صَفْوَانَ بْنِ يَعْلَى بْنِ أُمَيَّةَ عَنْ أَبِيْهِ قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقْرَأُ عَلَى الْمِنْبَرِ ﴿ وَ نَادَوْا يَا مَالِكُ ﴾ الاية. (صحيح. الارواء : ۳/ ۷۵)

ترجمہ: روایت ہے صفوان بن یعلیٰ بن امیہ سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے کہا سنا میں نے نبی ﷺ کو منبر پر یہ آیت پڑھتے ہوئے ونادوا یامالك۔

فائدہ : اس باب میں حضرت ابوہریرہ اور جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہما سے بھی روایت ہے کہا ابوعیسیٰ (امام ترمذیؒ) نے حدیث یعلیٰ بن امیہ کی حسن ہے غریب ہے صحیح ہے اور یہ حدیث ہے ابن عیینہ کی اور اختیار کیا ہے ایک قوم نے علماء سے کہ امام پڑھے خطبے میں کچھ آیتیں قرآن کی، کہا امام شافعی نے جب خطبہ پڑھے امام اور نہ پڑھے خطبہ میں کچھ تو دوبارہ پڑھے خطبہ کو، مترجم کہتا ہے کہ پوری آیت جو حدیث میں مذکور ہوئی ہے یہ ہے ونادوا یامالك ليقض علينا ربك قال انكم ما كثون یعنی اور پکارا اہل دوزخ نے اے مالک حکم کر دے ہمارے اوپر رب تیرا کہا مالک نے تم ہمیشہ رہنے والے ہو اور یہ حال اہل دوزخ کا ہے کہ ہزار برس تک مالک کو کہ نام ہے خازن دوزخ کا پکاریں گے اور فریاد کریں گے اور مالک ان کو ہزار برس کے بعد جواب دے گا اور یہ کہے گا کہ تم ہمیشہ

رہنے والے ہو کبھی دوزخ سے تم کو نکلنا اور عذاب سے نجات نہیں۔

❀❀❀❀

۱۴۔ بَابُ : مَا جَاءَ فِي اِسْتِقْبَالِ الْإِمَامِ إِذَا خَطَبَ

امام کی طرف منہ کر لینے کے بیان میں جب وہ خطبہ دے

(۵۰۹) عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ إِذَا اسْتَوٰى عَلَى الْمِنْبَرِ اسْتَقْبَلْنَاهُ بِوُجُوْهِنَا.

(صحيح عند الالباني. سلسله احاديث الصحيحة : ۲۰۸۰) بعض محققین نے اس کو محمد بن الفضل کی وجہ سے ضعیف کہا ہے۔

ترجمہ: روایت ہے عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ جب چڑھتے منبر پر یعنی خطبہ پڑھنے کو تو ہم سامنے کر لیتے آپ ﷺ کے، اپنے منہ۔

فائدہ : اس باب میں ابن عمر رضی اللہ عنہما سے بھی روایت ہے اور منصور کی حدیث ہم نہیں پہچانتے مگر روایت سے محمد بن فضل بن عطیہ کے اور محمد بن فضل بن عطیہ ضعیف ہیں ذاہب الحدیث ہیں ہمارے اصحاب کے نزدیک یعنی حدیثوں کو یاد نہیں رکھتے بھلا دیتے ہیں ایسے شخص کو ذاہب الحدیث کہتے ہیں اور اسی پر عمل ہے اہل علم کا صحابہ وغیرہم سے کہ مستحب جانتے ہیں امام کی طرف منہ کر لینے کو جب خطبہ پڑھے اور یہی قول ہے سفیان ثوری اور شافعی اور احمد اور اسحاق کا، کہا ابوعیسیٰ (امام ترمذیؒ) نے اور صحیح روایت اس باب میں رسول اللہ ﷺ سے کوئی ثابت نہیں ہے۔

❀❀❀❀

۱۵۔ بَابُ : مَا جَاءَ فِي الرَّكْعَتَيْنِ إِذَا جَآءَ الرَّجُلُ وَالْإِمَامُ يَخْطُبُ

اس بیان میں کہ جب آدمی مسجد میں آئے اور امام خطبہ دے رہا ہو تو بھی دو رکعت پڑھ لے

(۵۱۰) عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ: بَيْنَمَا النَّبِيُّ ﷺ يَخْطُبُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ إِذْ جَآءَ رَجُلٌ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((أَصَلَّيْتَ؟)) قَالَ: لَا، قَالَ: ((فَقُمْ فَارْكَعْ)) . (صحيح) صحيح ابی داؤد (۱۰۲۱)

ترجمہ: روایت ہے جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ خطبہ پڑھ رہے تھے جمعہ کے دن کہ آیا ایک آدمی سو فرمایا نبی ﷺ نے کیا نماز پڑھی تو نے تحیۃ المسجد یا سنت جمعہ؟ عرض کیا اس نے: نہیں، فرمایا آپ ﷺ نے کھڑا ہو اور پڑھ لے۔

فائدہ : کہا ابوعیسیٰ (امام ترمذیؒ) نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

(۵۱۱) عَنْ عِيَاضِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِيْ سَرْحٍ أَنَّ أَبَا سَعِيْدٍ الْخُدْرِيَّ دَخَلَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَمَرْوَانُ يَخْطُبُ فَقَامَ يُصَلِّيْ، فَجَآءَ الْحَرَسُ لِيُجْلِسُوْهُ فَأَبٰى حَتّٰى صَلّٰى، فَلَمَّا انْصَرَفَ أَتَيْنَاهُ فَقُلْنَا: رَحِمَكَ اللّٰهُ إِنْ كَادُوْا لَيَقَعُوْا بِكَ فَقَالَ: مَا كُنْتُ لِأَتْرُكَهُمَا بَعْدَ شَيْءٍ رَأَيْتُهُ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ ثُمَّ ذَكَرَ أَنَّ

رَجُلًا جَآءَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فِيْ هَيْئَةٍ بَذَّةٍ وَالنَّبِيُّ ﷺ يَخْطُبُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَأَمَرَهُ فَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ وَالنَّبِيُّ ﷺ يَخْطُبُ. (حسن صحيح) صحيح ابی داؤد (۱۰۲۱)

ترجمہ: روایت ہے عیاض بن عبداللہ بن ابو سرح سے کہ ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ آئے جمعہ میں اور مروان خطبہ پڑھتا تھا سو کھڑے ہو کر نماز پڑھنے لگے، پس آئے چوکیدار کہ بٹھا دیں ان کو پس نہ مانا انہوں نے یہاں تک کہ پڑھ چکے پھر جب فارغ ہوئے نماز جمعہ سے آئے ہم ان کے پاس اور کہا ہم نے: اللہ تعالیٰ رحم کرے تم پر یہ تو گرے پڑتے تھے تمہارے اوپر سو فرمایا انہوں نے کبھی نہ چھوڑوں گا اس چیز کو جس کو دیکھا میں نے رسول اللہ ﷺ سے پھر ذکر کیا کہ ایک مرد آیا جمعے کے دن میلی کچیلی صورت میں اور نبی ﷺ خطبہ پڑھتے تھے جمعہ کا پھر حکم کیا آپ ﷺ نے سو پڑھی اس نے دو رکعتیں اور نبی ﷺ خطبہ پڑھتے تھے۔

فائدہ: کہا ابن ابی عمر نے ابن عیینہ پڑھ لیتے تھے دو رکعت جب آتے تھے اور امام خطبہ پڑھتا ہوتا تھا اور حکم بھی کرتے تھے اس کا اور تھے ابو عبدالرحمٰن مقری جائز سمجھتے تھے اسے کہا ابو عیسیٰ نے اور سنا میں نے ابن ابی عمر سے کہتے تھے کہا ابن عیینہ نے محمد بن عجلان ثقہ ہیں مامون ہیں حدیث میں اور اس باب میں جابر اور ابو ہریرہ اور سہل بن سعد رضی اللہ عنہم سے بھی روایت ہے کہا ابو عیسیٰ نے حدیث ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ کی حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے بعض اہل علم کا اور یہی کہتے ہیں شافعی اور احمد اور اسحاق اور کہا بعضوں نے جب آئے مسجد میں اور خطبہ پڑھتا ہو تو بیٹھ جائے اور نماز نہ پڑھے۔ اور یہی قول ہے سفیان ثوری اور اہل کوفہ کا اور قول اول صحیح ہے۔ روایت کی ہم سے قتیبہ نے انہوں نے علاء بن خالد قرشی سے کہا دیکھا میں نے حسن بصری کو کہ آئے مسجد میں جمعہ کے دن اور امام خطبہ پڑھتا تھا سو پڑھی دو رکعتیں پھر بیٹھ گئے بنظر تابعداری حدیث کے اور انہی نے روایت جابر سے نبی ﷺ سے یہ حدیث۔

❀❀❀❀

۱۶۔ بَابُ: مَا جَآءَ فِيْ كَرَاهِيَةِ الْكَلَامِ وَالْإِمَامُ يَخْطُبُ

اُس بیان میں کہ جب امام خطبہ دے رہا ہو تو کلام کرنا مکروہ ہے

(۵۱۲) عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((مَنْ قَالَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَالْإِمَامُ يَخْطُبُ: أَنْصِتْ فَقَدْ لَغَا)). (صحيح) الارواء (۶۱۹) صحيح الترغيب (۷۱۸) صحيح ابی داؤد (۱۰۱۸)

ترجمہ: روایت ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے جو کہے جمعہ کے دن اور امام پڑھتا ہو چپ رہ تو اس نے بھی لغو بات کی یعنی کسی کو چپکا بھی کرے تو اشارہ سے۔

فائدہ: اس باب میں ابن ابی اوفیٰ اور جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہم سے بھی روایت ہے کہا ابو عیسیٰ (امام ترمذیؒ) نے حدیث ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے اہل علم کا کہ بہت مکروہ ہے آدمی کو کلام کرنا خطبے کے وقت اور کہتے ہیں جب

دوسرا شخص کلام کرے تو اس کو اشارے سے چپ کرائے اور اختلاف کیا ہے سلام اور چھینک کے جواب دینے میں۔ سو بعض علماء نے دونوں کی رخصت دی ہے خطبے کے وقت میں اور یہی قول ہے احمد اور اسحاق کا اور مکروہ کہا ہے بعض علماء تابعین سے وغیرہم نے ان دونوں کو اور یہی قول ہے شافعی رحمۃ اللہ علیہ کا۔

❁❁❁❁

۱۷۔ بَابُ : مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ التَّخَطِّي يَوْمَ الْجُمُعَةِ

اس بیان میں کہ جمعہ کے دن لوگوں کو پھلانگ کر آگے جانا مکروہ ہے

(٥١٣) عَنْ سَهْلِ بْنِ مُعَاذِ بْنِ أَنَسٍ الْجُهَنِيِّ عَنْ أَبِيهِ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ : ((مَنْ تَخَطَّى رِقَابَ النَّاسِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ اتَّخَذَ جِسْرًا إِلَى جَهَنَّمَ)). (ضعيف) التعليق الرغيب (١/٢٥٦) نقد التاج (٢١٩) المشكاة (١٣٩٢) اس میں رشدین بن سعد اور زبان بن فائد دونوں ضعیف ہیں۔

ترجمہ: روایت ہے سہل بن معاذ بن انس جہنی سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے کہا فرمایا رسول اللہ ﷺ نے جو پھاندے گردنیں لوگوں کی جمعے کے دن، بنایا جائے گا پل جہنم کا یعنی اس پر سے چڑھ کر لوگ جہنم کو عبور کریں گے۔

فائدہ : اس باب میں جابر سے بھی روایت ہے کہا ابو عیسیٰ (امام ترمذیؒ) نے حدیث سہل بن معاذ بن انس جہنی کی غریب ہے نہیں جانتے ہم اس کو مگر روایت سے رشدین بن سعد کے اور اسی پر عمل ہے اہل علم کا کہ مکروہ جانتے ہیں گردنیں پھاند کر جانے کو جمعے کے دن اور بہت برا کہا ہے اس کو لوگوں نے اور کلام کیا ہے بعض اہل علم نے رشدین بن سعد میں اور ضعیف کہا ہے ان کو بسبب کمی حافظہ کے۔

❁❁❁❁

۱۸۔ بَابُ : مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ الْاِحْتِبَاءِ وَالْاِمَامُ يَخْطُبُ

امام کے خطبے کے درمیان احتباء کی کراہت کے بیان میں

(٥١٤) عَنْ سَهْلِ بْنِ مُعَاذٍ عَنْ أَبِيهِ: أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنِ الْحَبْوَةِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَالْاِمَامُ يَخْطُبُ. (حسن . المشكاة : ١٢٩٣) صحيح أبي داود (١٠١٧)

ترجمہ: روایت ہے سہل بن معاذ رضی اللہ عنہ سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے کہ نبی ﷺ نے منع فرمایا ہے حبوہ سے جمعے کے دن جب امام خطبہ پڑھتا ہو۔

فائدہ : کہا ابو عیسیٰ (امام ترمذیؒ) نے یہ حدیث حسن ہے اور ابو مرحوم کا نام عبدالرحیم بن میمون ہے اور مکروہ کہا ہے علماء نے حبوہ کو

جمعہ کے دن میں جب امام خطبہ پڑھتا ہو اور رخصت دی ہے بعضوں نے ان میں سے ہیں عبداللہ بن عمر وغیرہ اور یہی کہتے ہیں احمد اور اسحاق کہ خطبے کے وقت اگر کسی نے احتباء کیا تو مضائقہ نہیں۔ مترجم کہتا ہے حبوہ اسے کہتے ہیں کہ آدمی اکڑوں بیٹھ کر دو زانو کھڑے کر کر ہاتھوں سے اوپر حلقہ کرے یا کسی کپڑے کو پیچھے ڈال کر زانو اور کمر ملا کر حلقہ کرے اور اس میں اکثر نیند آ جاتی ہے اس لیے مکروہ ہے اسی کو احتباء بھی کہتے ہیں۔

❁❁❁❁

۱۹۔ بَابُ : مَا جَآءَ فِيْ كَرَاهِيَةِ رَفْعِ الْأَيْدِيْ عَلَى الْمِنْبَرِ

اس بیان میں کہ منبر پر دعا کے لیے ہاتھ اٹھانا مکروہ ہے

(٥١٥) **حَدَّثَنَا** أَحْمَدُ بْنُ مَنِيْعٍ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ حَدَّثَنَا حُصَيْنٌ قَالَ: سَمِعْتُ عُمَارَةَ بْنِ رُوَيْبَةَ وَ بِشْرُ بْنُ مَرْوَانَ يَخْطُبُ، فَرَفَعَ يَدَيْهِ فِي الدُّعَآءِ فَقَالَ عُمَارَةُ: قَبَّحَ اللّٰهُ هَاتَيْنِ الْيُدَيَّتَيْنِ الْقُصَيِّرَتَيْنِ **لَقَدْ رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ وَمَا يَزِيْدُ عَلٰى أَنْ يَقُوْلَ هٰكَذَا وَ اَشَارَ هُشَيْمٌ بِالسَّبَّابَةِ.** (صحيح) صحيح ابی داؤد (١٠١٢)

ترجمہ: بیان کیا ہم سے احمد بن منیع نے کہا انہوں نے بیان کیا ہم سے ہشیم نے انہوں نے حصین سے کہا سنا میں نے عمارہ بن رویبہ کو اس وقت میں کہ بشر بن مروان خطبہ پڑھتا تھا اور اٹھائے تھا اپنے ہاتھوں کو دعا میں تو کہا عمارہ نے خراب کرے اللہ تعالیٰ دونوں ہاتھوں نکموں چھوٹوں کو بے شک دیکھا ہے میں نے رسول اللہ ﷺ کو نہیں زیادہ کرتے تھے اتنے پر اور اشارہ کیا ہشیم نے کلمے کی انگلی سے۔

فائدہ: کہا ابو عیسیٰ (امام ترمذیؒ) نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

❁❁❁❁

۲۰۔ بَابُ : مَا جَآءَ فِيْ أَذَانِ الْجُمُعَةِ

جمعہ کی اذان کے بیان میں

(٥١٦) **عَنِ** السَّائِبِ بْنِ يَزِيْدَ قَالَ: كَانَ الْأَذَانُ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ و أَبِيْ بَكْرٍ وَ عُمَرَ إِذَا خَرَجَ الْإِمَامُ أُقِيْمَتِ الصَّلٰوةُ، فَلَمَّا كَانَ عُثْمَانُ زَادَ النِّدَآءَ الثَّالِثَ عَلَى الزَّوْرَآءِ [1]

(صحيح) ((لاجوبة النافعة)) (ص ٩) صحيح ابی داؤد (٩٩٨، ٩٩٩)

ترجمہ: روایت ہے سائب بن یزید سے کہا اذان تھی رسول اللہ ﷺ اور ابو بکر رضی اللہ عنہ اور عمر رضی اللہ عنہ کے وقت میں جب نکلتا امام اور تکبیر ہوتی نماز کی پھر جب ہوا زمانہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی خلافت کا تو زیادہ ہوئی تیسری اذان منارہ پر یعنی مع تکبیر۔

فائدہ: کہا ابو عیسیٰ (امام ترمذیؒ) نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

---

[1] زوراء ایک جگہ کا نام ہے مدینہ کے بازار میں۔

۲۱۔ بَابُ : مَا جَآءَ فِی الْکَلَامِ بَعْدَ نُزُوْلِ الْاِمَامِ مِنَ الْمِنْبَرِ

امام کے منبر سے اترنے کے بعد بات کرنے کے بیان میں

(۵۱۷) عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: اَنَّ النَّبِیُّ ﷺ یُکَلَّمُ بِالْحَاجَةِ إِذَا نَزَلَ مِنَ الْمِنْبَرِ. (شاذ) ضعیف ابی داؤد (۲۰۹) اس میں جریر بن حازم منفرد ہے۔امام بخاری اور دیگر محدثین نے اس حدیث کو ضعیف کہا ہے۔

ترجمہ: روایت ہے سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے کہ باتیں کرتے تھے نبی ﷺ ضرورت کی جب اترتے منبر پر سے۔

فائدہ : کہا ابوعیسیٰ (امام ترمذیؒ) نے اس حدیث کو نہیں جانتے ہم مگر جریر بن حازم کی روایت سے سنا میں نے محمد سے کہتے تھے وہم کیا جریر بن حازم نے اس حدیث میں اور صحیح وہ ہے جو مروی ہے ثابت سے وہ روایت کرتے ہیں انس رضی اللہ عنہ سے کہا تکبیر کہی گئی نماز کی پھر پکڑ لیا ایک مرد نے ہاتھ رسول اللہ ﷺ کا پھر باتیں کرتے رہے آپ ﷺ اس سے یہاں تک کہ بعضے لوگ اونگھنے لگے کہا محمد نے حدیث تو یہ ہے اور جریر بن حازم وہم کر جاتے ہیں کتنی چیزوں میں اور وہ سچے ہیں کہا محمد نے اور وہم کیا جریر نے ثابت کی حدیث میں اور کہا روایت ہے انس رضی اللہ عنہ سے وہ روایت کرتے ہیں نبی ﷺ سے کہ فرمایا آپ ﷺ نے جب تکبیر ہو نماز کی تو کھڑے نہ ہو جب تک مجھے نہ دیکھ لو یعنی نکلتے ہوئے۔ کہا محمد نے مروی ہے حماد بن زید سے کہا تھے ہم ثابت بنانی کے پاس سو روایت کی حجاج صواف نے یحییٰ بن ابی کثیر سے انہوں نے عبداللہ بن ابی قتادہ سے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے نبی ﷺ سے کہ فرمایا آپ ﷺ نے جب تکبیر ہو نماز کی تو کھڑے نہ ہو جب تک مجھے نہ دیکھ لو سو وہم کیا جریر نے اور گمان کیا کہ یہ حدیث بیان کی ثابت نے انس رضی اللہ عنہ سے انہوں نے نبی ﷺ سے۔

(۵۱۸) عَنْ أَنَسٍ قَالَ: لَقَدْ رَأَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ بَعْدَ مَا تُقَامُ الصَّلٰوةُ یُکَلِّمُهُ الرَّجُلُ یَقُوْمُ بَیْنَهٗ وَ بَیْنَ الْقِبْلَةِ، فَمَا زَالَ یُکَلِّمُهٗ، وَلَقَدْ رَأَیْتُ بَعْضَهُمْ یَنْعَسُ مِنْ طُوْلِ قِیَامِ النَّبِیِّ ﷺ.

(صحیح) صحیح ابی داؤد (۱۹۷)

ترجمہ: روایت ہے انس رضی اللہ عنہ سے کہا دیکھا میں نے رسول اللہ ﷺ کو بعد تکبیر نماز کے باتیں کرتے ہوئے ایک آدمی سے کہ کھڑا تھا آنحضرت ﷺ اور قبلے کے بیچ میں پھر باتیں کرتا رہا وہ آپ ﷺ سے یہاں تک کہ دیکھا میں نے بعضوں کہ اونگھتے ہوئے بہت دیر تک کھڑے رہنے سے رسول اللہ ﷺ کے۔

❀❀❀❀

۲۲۔ بَابُ : مَا جَآءَ فِی الْقِرَاءَةِ فِی صَلٰوةِ الْجُمُعَةِ

نماز جمعہ کی قراءت کے بیان میں

(۵۱۹) عَنْ عُبَیْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِیْ رَافِعٍ مَوْلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: اسْتَخْلَفَ مَرْوَانُ أَبَا هُرَیْرَةَ عَلَى الْمَدِیْنَةِ

وَخَرَجَ إِلَى مَكَّةَ فَصَلَّى بِنَا أَبُوْ هُرَيْرَةَ ﷺ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَقَرَأَ سُوْرَةَ الْجُمُعَةِ وَ فِي السَّجْدَةِ الثَّانِيَةِ ﴿ إِذَا جَاءَكَ الْمُنَافِقُوْنَ ﴾ قَالَ عُبَيْدُ اللّٰهِ: فَأَدْرَكْتُ اَبَا هُرَيْرَةَ فَقُلْتُ لَهُ: تَقْرَأُ بِسُوْرَتَيْنِ كَانَ عَلِيٌّ يَقْرَأُهُمَا بِالْكُوْفَةِ:: فَقَالَ اَبُوْ هُرَيْرَةَ: إِنِّي سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقْرَأُ بِهِمَا .

(صحيح) الارواء (٢/٦٤) صحيح ابى داؤد (١٠٢٩)

ترجمہ: روایت ہے عبیداللہ بن ابورافع سے جو مولیٰ ہیں رسول اللہ ﷺ کے کہا انہوں نے خلیفہ کیا مروان نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کو مدینے میں اور آپ گیا مکے کو سو نماز پڑھائی ہم کو ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے جمعہ کی سو پڑھی سورہ جمعہ اور دوسری رکعت میں اذا جاء ك المنافقون کہا عبیداللہ نے پھر ملا میں ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے اور کہا میں نے: پڑھی تم نے دو سورتیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ پڑھتے تھے کوفہ میں سو فرمایا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے میں نے سنا ہے رسول اللہ ﷺ کو یہ دونوں سورتیں پڑھتے ہوئے۔

فائدہ: اس باب میں روایت ہے ابن عباس اور نعمان بن بشیر اور ابوعنبسہ خولانی سے۔ کہا ابوعیسیٰ (امام ترمذیؒ) نے حدیث حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی حسن ہے صحیح ہے اور مروی ہے رسول اللہ ﷺ سے کہ آپ ﷺ پڑھتے تھے جمعہ میں سبح اسم ربك الاعلیٰ اور هل اتك حديث الغاشيه۔

❀❀❀❀

۲۳۔ بَابُ : مَا جَاءَ فِيْمَا يَقْرَأُ بِهِ فِيْ صَلٰوةِ الصُّبْحِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ

اس بیان میں کہ جمعہ کے دن صبح کی نماز میں کیا پڑھنا چاہیے

(٥٢٠) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَقْرَأُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فِيْ صَلٰوةِ الْفَجْرِ ﴿ الٓمّٓ تَنْزِيْلُ ﴾ السَّجْدَةَ وَ ﴿ هَلْ اَتٰى عَلَى الْإِنْسَانِ ﴾)).

(صحيح) الارواء (٣/٩٥) الروض (٦٢٦) صحيح أبى داود (٩٥٨) ((صفة الصلاة))

ترجمہ: روایت ہے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہا رسول اللہ ﷺ پڑھتے تھے جمعے کے دن نماز صبح میں تنزيل السجده اور هل اتى عل الانسان۔

فائدہ: اور اس باب میں سعد اور ابن مسعود اور ابوہریرہ رضی اللہ عنھم سے بھی روایت ہے کہا (امام ترمذیؒ) ابوعیسیٰ نے حدیث ابن عباس رضی اللہ عنہما کی حسن ہے صحیح ہے اور روایت کیا ہے اس کو سفیان ثوری اور کتنے لوگوں نے مخول سے۔

❀❀❀❀

۲۴۔ بَابُ : مَا جَاءَ فِي الصَّلٰوةِ قَبْلَ الْجُمُعَةِ وَ بَعْدَهَا

جمعے سے پہلے اور اس کے بعد کی نماز کے بیان میں

(٥٢١) عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيْهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ : كَانَ يُصَلِّيْ بَعْدَ الْجُمُعَةِ رَكْعَتَيْنِ.

(صحيح) الارواء (٦٢٤) صحيح ابى داؤد (١٠٣٧)

ترجمہ: روایت ہے سالم سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے کہ نبی ﷺ پڑھتے تھے جمعے کے دن دو رکعتیں۔

فائدہ: اس باب میں روایت ہے سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے کہا ابوعیسیٰ نے حدیث ابن عمر کی حسن ہے صحیح ہے اور مروی ہے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے بواسطہ نافع کے بھی اور اسی پر عمل ہے بعض اہل علم کا اور یہی قول ہے شافعی اور احمد کا۔

(٥٢٢) عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ: أَنَّهُ كَانَ إِذَا صَلَّى الْجُمُعَةَ انْصَرَفَ فَصَلّٰى سَجْدَتَيْنِ فِيْ بَيْتِهِ ثُمَّ قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَصْنَعُ ذٰلِكَ)). (صحيح) الارواء (٣/ ٩١) صحيح ابی داؤد (١٠٣٢۔ ١٠٣٣)

ترجمہ: روایت ہے نافع سے وہ روایت کرتے ہیں ابن عمر رضی اللہ عنہما سے کہ تھے ابن عمر رضی اللہ عنہما جب پڑھ چکتے جمعہ اور پھرتے تو دو رکعت پڑھتے اپنے گھر میں پھر کہتے کہ اسی طرح کرتے تھے رسول اللہ ﷺ۔

فائدہ: کہا ابوعیسیٰ (امام ترمذیؒ) نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

❁❁❁❁

(٥٢٣) عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَنْ كَانَ مِنْكُمْ مُصَلِّيًا بَعْدَ الْجُمُعَةِ فَلْيُصَلِّ أَرْبَعًا)).

(صحيح) الارواء (٦٢٥) ((الاجوبة النافعة)) (٣٦) صحيح ابی داؤد (١٠٣٦)

ترجمہ: روایت ہے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے جو چاہے تم میں سے نماز پڑھنا بعد جمعے کے تو پڑھے چار رکعت۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے روایت کی ہم سے حسن بن علی نے کہا خبر دی ہم کو علی بن مدینی نے انہوں نے سفیان ابن عیینہ سے کہا جانتے تھے ہم سہیل بن ابوصالح کو ثابت تر حدیث میں کہا ابوعیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے اور اسی پر عمل ہے بعض علماء کا اور مروی ہے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے کہ وہ پڑھتے تھے چار رکعت قبل جمعے کے اور چار بعد جمعے کے اور مروی ہے علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے کہ انہوں نے حکم کیا بعد جمعے کے دو رکعت کا پھر اس کے بعد چار رکعت کا' اور سفیان ثوری اور ابن مبارک ابن مسعود کے قول کی طرف گئے ہیں کہا اسحاق نے اگر پڑھے مسجد میں جمعے کے دن تو پڑھے چار رکعت اور اگر پڑھے گھر میں تو پڑھے دو رکعت اور دلیل لائے ہیں کہ نبی ﷺ پڑھتے تھے بعد جمعے کے دو رکعتیں گھر میں اور فرمایا ہے رسول اللہ ﷺ نے جو پڑھنے والا ہو تم میں سے بعد جمعے کے تو پڑھے چار رکعت کہا ابوعیسیٰ (امام ترمذیؒ) نے اور ابن عمر رضی اللہ عنہما ہی نے روایت کی ہے نبی ﷺ سے کہ آپ ﷺ پڑھتے تھے بعد جمعے کے دو رکعتیں گھر میں اور پھر انہی نے بعد نبی ﷺ کے پڑھیں مسجد میں بعد جمعے کے دو رکعت اور دو رکعت کے بعد چار رکعت۔ روایت کی ہم سے یہ بات ابن عمر رضی اللہ عنہما نے ان سے سفیان نے ان ابن جریج نے ان سے عطاء نے کہا دیکھا میں نے ابن عمر رضی اللہ عنہما کو پڑھتے ہوئے بعد جمعے کے دو رکعتیں اور اس کے بعد چار رکعت۔ روایت کی ہم سے سعید بن عبدالرحمٰن مخزومی نے سفیان بن عیینہ سے انہوں نے عمرو بن دینار سے کہا عمرو نے میں نے نہ دیکھا کسی کو اچھا بیان کرنے والا حدیث کا زہری سے اور نہ دیکھا کسی کو روپے

پیسے ذلیل ہوں اس کے سامنے جیسا دیکھا زہری کو بے شک اس کے سامنے روپیہ ایسا ذلیل تھا جیسے اونٹ کی مینگنی کہا ابوعیسیٰ نے سنا میں نے ابن ابی عمر کو کہتے تھے سنا میں نے سفیان بن عیینہ کو کہتے تھے عمرو بن دینار بڑے تھے زہری سے۔

❀❀❀❀

۲۵۔ بَابُ : مَا جَاءَ فِيمَن يُّدْرِكُ مِنَ الْجُمُعَةِ رَكْعَةً

اس کے بیان میں جو جمعہ کی ایک رکعت پائے

(٥٢٤) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ : ((مَنْ أَدْرَكَ مِنَ الصَّلٰوةِ رَكْعَةً فَقَدْ أَدْرَكَ الصَّلٰوةَ)) .

(صحيح) الارواء (٣/٨٧) الروض (٥٥٥) صحيح ابى داؤد (١٠٢٦) ((الثمر المستطاب))

ترجمہ: روایت ہے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا نبی ﷺ نے جس نے پائی ایک رکعت نماز سے اس نے پائی وہ نماز۔

فائدہ: کہا ابوعیسیٰ (امام ترمذیؒ) نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے اکثر علمائے صحابہ وغیرہم کا کہتے ہیں جس نے پائی ایک رکعت جمعہ کی پڑھے دوسری اور جو ملے امام سے قعدہ میں چار رکعت ظہر کی پڑھ لے اور یہی کہتے ہیں سفیان ثوری اور ابن مبارک اور شافعی اور احمد اور اسحاق۔

❀❀❀❀

۲۶۔ بَابُ : مَا جَاءَ فِي الْقَائِلَةِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ

جمعہ کے دن قیلولہ کرنے کے بیان میں

(٥٢٥) عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ : مَا كُنَّا نَتَغَدّٰى فِي عَهْدِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ وَلَا نَقِيلُ إِلَّا بَعْدَ الْجُمُعَةِ .

(صحيح) صحيح ابى داؤد (٩٩٧)

ترجمہ: روایت ہے سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے کہا نہ ہم صبح کا کھانا کھاتے تھے زمانہ میں رسول اللہ ﷺ کے اور نہ قیلولہ کرتے تھے مگر بعد جمعہ کے۔

فائدہ: اس باب میں انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے کہا ابوعیسیٰ (امام ترمذیؒ) نے حدیث سہل بن سعد کی حسن ہے صحیح ہے۔

۲۷۔ بَابُ : فِي مَنْ يَنْعَسُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ أَنَّهُ يَتَحَوَّلُ مِنْ مَّجْلِسِهٖ

اس بیان میں کہ جو جمعہ میں اونگھے وہ اپنی جگہ سے ہٹ بیٹھے

(٥٢٦) عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : ((إِذَا نَعِسَ أَحَدُكُمْ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَلْيَتَحَوَّلْ عَنْ

مَجْلِسِهٖ ذٰلِكَ)) . (صحيح . التعليق على ابن خزيمة : ١٨١٩) صحيح أبي داود (١٠٢٥)

ترجمہ: روایت ہے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے جب اونگھنے لگے کوئی تم میں سے جمعہ کے دن تو ہٹ بیٹھے اپنی جگہ سے۔

فائدہ: کہا ابوعیسیٰ (امام ترمذیؒ) نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

❀❀❀❀

۲۸۔ بَابُ : مَا جَآءَ فِي السَّفَرِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ

جمعہ کے دن سفر کرنے کے بیان میں

(٥٢٧) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: بَعَثَ النَّبِيُّ ﷺ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ رَوَاحَةَ فِيْ سَرِيَّةٍ فَوَافَقَ ذٰلِكَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ، فَغَدَا أَصْحَابُهُ فَقَالَ: أَتَخَلَّفُ فَأُصَلِّيْ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ ثُمَّ أَلْحَقُهُمْ، فَلَمَّا صَلّٰى مَعَ النَّبِيِّ ﷺ رَآهُ فَقَالَ لَهُ: ((مَا مَنَعَكَ أَنْ تَغْدُوَ مَعَ أَصْحَابِكَ؟)) فَقَالَ: أَرَدْتُ أَنْ أُصَلِّيَ مَعَكَ ثُمَّ أَلْحَقُهُمْ، فَقَالَ: ((لَوْ أَنْفَقْتَ مَا فِي الْأَرْضِ جَمِيْعًا مَا أَدْرَكْتَ فَضْلَ غَدْوَتِهِمْ)) . (ضعيف الاسناد) حکم نے مقسم سے صرف پانچ روایات سنی ہیں اور یہ ان میں سے نہیں۔ بعض محققین کہتے ہیں اس میں حجاج بن ارطاۃ ضعیف و مدلس ہے۔

ترجمہ: روایت ہے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہا بھیجا نبی ﷺ نے عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ کو ایک لشکر کے ساتھ اور اتفاق سے وہ جمعے کا دن تھا پس صبح کو روانہ ہو گئے رفیق عبداللہ کے اور کہا عبداللہ نے پیچھے رہتا ہوں میں اور نماز پڑھتا ہوں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ پھر مل جاتا ہوں رفیقوں سے پھر جب پڑھ چکے نماز رسول اللہ ﷺ کے ساتھ دیکھا آپ ﷺ نے ان کو اور فرمایا کس نے باز رکھا تجھ کو صبح سے جانے کے رفیقوں کے ساتھ عرض کیا انہوں نے چاہا میں نے کہ نماز پڑھ لوں آپ ﷺ کے ساتھ پھر مل جاؤں گا ان سے سو فرمایا آپ ﷺ نے اگر خرچ کرے تو ساری چیزیں زمین کی نہ پائے گا ان کے سویرے چلنے کے ثواب کو۔

فائدہ: کہا ابوعیسیٰ نے اس حدیث کو نہیں پہچانتے ہم مگر اسی سند سے کہا علی بن مدینی نے کہا یحییٰ بن سعید نے کہا شعبہ نے نہیں سنی حکم نے مقسم سے مگر پانچ حدیثیں اور گنا ان کو شعبہ نے اور نہیں ہے یہ حدیث ان پانچوں سے اور ہے یہ حدیث ایسی کہ نہیں سنی حکم نے مقسم سے اور اختلاف کیا ہے علماء نے جمعے کے دن سفر کرنے میں سو بعض نے کہا کچھ مضائقہ نہیں ہے روانگی میں جمعے کے دن جب تک وقت نہ آیا ہو نماز کا اور کہا بعض نے کہ جب صبح ہو جائے جمعے کی تو بے نماز پڑھے نہ نکلے۔

❀❀❀❀

۲۹۔ بَابُ: مَاجَاءَ فِي السِّوَاكِ وَالطِّيبِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ

جمعے کے دن مسواک کرنے اور خوشبو لگانے کے بیان میں

(٥٢٨) عَنِ الْبَرَآءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : ((حَقًّا عَلَى الْمُسْلِمِيْنَ أَنْ يَّغْتَسِلُوْا يَوْمَ الْجُمُعَةِ

وَلْيَمَسَّ أَحَدُهُمْ مِنْ طِيبِ أَهْلِهِ فَإِنْ لَمْ يَجِدْ فَالْمَاءُ لَهُ طِيبٌ)) . (ضعيف . المشكاة : ١٤٠٠ ضعيف الجامع الصغير (٢٧٣٧) اس میں یزید بن ابی زیاد قرشی کوفی ضعیف ہے۔

ترجمہ: روایت ہے براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے کہا فرمایا رسول اللہ ﷺ نے لازم ہے مسلمانوں کو کہ نہائیں جمعے کے دن اور لگائے ہر ایک تم میں سے خوشبو اپنے گھر کی پھر اگر نہ پائے تو پانی اس کے لیے خوشبو ہے۔

فائدہ : اس باب میں ابوسعید اور ایک شیخ انصاری سے روایت ہے کہا روایت کی ہم سے احمد بن منیع نے ان سے ہشیم نے ان سے یزید بن ابوزیاد نے مانند اوپر کی حدیث کے معنی میں کہا ابوعیسیٰ نے حدیث براء کی حسن ہے اور روایت ہشیم کی اچھی ہے اسماعیل بن ابراہیم تیمی کی روایت سے اور اسماعیل بن ابراہیم تیمی ضعیف ہیں حدیث میں۔

❀❀❀❀

(٥٢٩) عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي زِيَادٍ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ : نَحْوَهُ مَعْنَاهُ. (اسناده ضعيف انظر ما قبله)

ترجمہ: یزید بن ابی زیاد سے روایت ہے اسی اسناد کے ساتھ مانند اوپر کی حدیث کے۔

❀❀❀

بسم اللہ الرحمن الرحیم

شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

ابواب العیدین

عن رسول اللہ ﷺ

۵. (المعجم ...) عیدین کے بیان میں (التحفة . . .)

۱ـ بَابُ : مَا جَاءَ فِي الْمَشْيِ يَوْمَ الْعِيدَيْنِ

عیدین کے لیے پیدل چلنے کے بیان میں

(۵۳۰) عَنْ عَلِيٍّ قَالَ: مِنَ السُّنَّةِ أَنْ تَخْرُجَ إِلَى الْعِيدِ مَاشِيًا وَأَنْ تَأْكُلَ شَيْئًا قَبْلَ أَنْ تَخْرُجَ. (حسن عند الالبانی) الارواء (۶۳۶) بعض محققین کہتے ہیں اس کی سند ضعیف ہے۔اس میں حارث اعور ضعیف اور ابو اسحاق اور شریک قاضی دونوں مدلس ہیں اور سماع کی صراحت نہیں۔

ترجمہ: روایت ہے علی رضی اللہ عنہ سے انہوں نے فرمایا سنت ہے پیدل نکلنا عید کو اور کچھ کھا لینا قبل نکلنے کے یعنی عید فطر میں۔

فائدہ: کہا ابو عیسیٰ (امام ترمذیؒ) نے یہ حدیث حسن ہے اور اسی پر عمل ہے اکثر علماء کا کہتے ہیں کہ مستحب ہے پیدل نکلنا عید کو اور سوار نہ ہو بغیر عذر کے۔

۲ـ بَابُ : مَا جَاءَ فِي صَلوٰةِ الْعِيدَيْنِ قَبْلَ الْخُطْبَةِ

اس بیان میں کہ عیدین کی نماز خطبے سے پہلے پڑھنی چاہیے

(۵۳۱) عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ وَأَبُوبَكْرٍ وَعُمَرُ يُصَلُّونَ فِي الْعِيدَيْنِ قَبْلَ الْخُطْبَةِ ثُمَّ

يَخْطُبُونَ. (صحيح) الارواء (٦٤٥)

ترجمہ: روایت ہے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے کہا تھے رسول اللہ ﷺ اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ نماز پڑھتے عیدوں کی قبل خطبے کے پھر خطبہ پڑھتے۔

فائدہ: اس باب میں جابر اور ابن عباس رضی اللہ عنھم سے روایت ہے کہا ابو عیسیٰ نے حدیث ابن عمر رضی اللہ عنہما کی حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے علماء کا اصحاب نبی ﷺ وغیرہم سے کہ نماز عیدوں کی قبل خطبے کے پڑھنا چاہیے اور کہتے ہیں پہلے جس نے خطبہ پڑھا نماز سے پیشتر وہ مروان بن حکم ہے۔

❀❀❀❀

٣۔ بَابُ : مَا جَاءَ أَنَّ صَلٰوةَ الْعِيدَيْنِ بِغَيْرِ أَذَانٍ وَلَا إِقَامَةٍ

اس بیان میں کہ نماز عیدین اذان اور تکبیر کے بغیر ہے

(٥٣٢) عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ: صَلَّيْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعِيدَيْنِ غَيْرَ مَرَّةٍ وَلَا مَرَّتَيْنِ بِغَيْرِ أَذَانٍ وَلَا إِقَامَةٍ. (حسن صحيح) صحيح ابی داؤد (١٠٤٢)

ترجمہ: روایت ہے جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے کہا پڑھی میں نے نبی ﷺ کے ساتھ نمازیں عیدوں کی نہ ایک مرتبہ نہ دو مرتبہ یعنی بہت بار بغیر اذان اور اقامت کے۔

فائدہ: اس باب میں جابر بن عبداللہ اور ابن عباس رضی اللہ عنھم سے بھی روایت ہے کہا ابوعیسیٰ (امام ترمذیؒ) نے حدیث جابر بن سمرہ کی حسن ہے صحیح ہے اور اس پر عمل ہے علماء صحابہ وغیرہم کا اذان نہ دی جائے نماز عیدین کے لیے اور نہ کسی نفل نماز کے واسطے۔

❀❀❀❀

٤۔ بَابُ : مَا جَاءَ فِي الْقِرَآءَةِ فِي الْعِيدَيْنِ

عیدین کی نماز کی قراءت کے بیان میں

(٥٣٣) عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَقْرَأُ فِي الْعِيدَيْنِ وَفِي الْجُمُعَةِ ﴿ بِسَبِّحِ اسْمِ رَبِّكَ الْأَعْلَى ﴾ وَ ﴿ هَلْ أَتٰكَ حَدِيثُ الْغَاشِيَةِ ﴾ وَرُبَّمَا اجْتَمَعَا فِي يَوْمٍ وَاحِدٍ فَيَقْرَأُ بِهِمَا)).

(صحيح) الروض (٨٨٩) صحيح ابی داؤد (١٠٢٨)

ترجمہ: روایت ہے نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ سے کہا نبی ﷺ پڑھتے تھے عیدوں اور جمعے میں سبح اسم ربك الأعلىٰ اور هل أتاك حديث الغاشية اور کبھی ایک ہی دن ہوتے جمعہ اور عید تو پڑھتے آپ ﷺ یہی سورتیں دونوں میں۔

فائدہ: اس باب میں ابوواقد اور سمرہ بن جندب اور ابن عباس رضی اللہ عنھم سے روایت ہے کہا ابوعیسیٰ نے حدیث نعمان بن بشیر

کی حسن ہے صحیح ہے اور ایسا ہی روایت کیا سفیان ثوری اور مسعر نے ابراہیم بن محمد بن منتشر سے مثل حدیث ابوعوانہ کی اور اختلاف کیا ہے ابن عیینہ کے شاگردوں نے کہ کسی نے روایت کی ابن عیینہ سے انہوں نے ابراہیم بن محمد بن منتشر سے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے حبیب ابن سالم سے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے نعمان بن بشیر سے اور حبیب بن سالم کی کوئی روایت اپنے باپ سے معلوم نہیں ہوتی اور حبیب ابن سالم مولیٰ ہیں نعمان بن بشیر کے اور روایت کی ہیں انہوں نے نعمان سے بہت حدیثیں اور مروی ہے ابن عیینہ سے وہ روایت کرتے ہیں ابراہیم بن محمد بن منتشر سے مانند روایت ان لوگوں کے اور مروی ہے نبی ﷺ سے کہ وہ پڑھتے تھے نماز عیدین میں سورہ قاف اور إقتربت الساعة اور یہی کہتے ہیں شافعی۔

(٥٣٤) عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ: أَنَّ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ سَأَلَ أَبَا وَاقِدٍ اللَّيْثِيَّ مَا كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَقْرَأُ بِهِ فِي الْفِطْرِ وَالْاَضْحٰى قَالَ: كَانَ يَقْرَأُ بِـ ﴿ قٓ وَالْقُرْاٰنِ الْمَجِيْدِ ﴾، وَ ﴿ اقْتَرَبَتِ السَّاعَةُ وَانْشَقَّ الْقَمَرُ ﴾. (صحيح) الارواء (٦٦٤) الصحيحة (١٠٤٧)

ترجمہ: روایت ہے عبیداللہ بن عبداللہ بن عتبہ سے کہ عمر بن خطاب نے پوچھا ابوواقد لیثی سے کیا پڑھتے تھے رسول اللہ ﷺ عید فطر اور عید الاضحیٰ میں؟ تو کہا ابوواقد نے پڑھتے تھے ق والقرآن المجيد اور إقتربت الساعة وانشق القمر۔

فائدہ: کہا ابوعیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے روایت کی ہم سے ہناد نے ان سے ابن عیینہ نے ان سے ضمرہ بن سعید نے اسی اسناد سے مانند اوپر کی حدیث کے کہا ابوعیسیٰ نے ابوواقد لیثی کا نام حارث بن عوف ہے۔

(٥٣٥) عَنْ ضَمْرَةَ بْنِ سَعِيْدٍ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ.

ترجمہ: ضمرہ بن سعید نے اسی اسناد کے ساتھ روایت کیا مانند اوپر کی حدیث کے۔

❀❀❀❀

٥۔ بَابُ: مَا جَاءَ فِي التَّكْبِيْرِ فِي الْعِيْدَيْنِ

عیدین کی تکبیرات کے بیان میں

(٥٣٦) عَنْ كَثِيْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ جَدِّهِ: اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَبَّرَ فِي الْعِيْدَيْنِ فِي الْاُوْلٰى سَبْعًا قَبْلَ الْقِرَاءَةِ وَ فِي الْآخِرَةِ خَمْسًا قَبْلَ الْقِرَاءَةِ. (صحيح) المشكاة (١٤٤١) التعليق على ابن خزيمة (١٤٣٨، ١٤٣٩)

ترجمہ: روایت ہے کثیر بن عبداللہ سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے وہ کثیر کے دادا سے کہ نبی ﷺ نے تکبیریں کہیں عیدوں کی نماز میں پہلی رکعت میں سات قرأت سے پہلے اور دوسری رکعت میں پانچ قرأت سے پہلے۔

فائدہ: اس باب میں عائشہ اور ابن عمر اور عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہم سے روایت ہے کہا ابوعیسیٰ نے حدیث کثیر کے دادا کی حسن ہے اور اس باب میں سب روایتوں سے اچھی ہے اور نام کثیر کے دادا کا عمرو بن عوف مزنی ہے اور اسی پر عمل ہے بعض اہل علم کا اصحاب

نبی ﷺ وغیرہم سے اور ایسا ہی مروی ہے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ انہوں نے امامت کی مدینے میں اسی طرح اور یہی قول ہے اہلِ مدینہ کا اور یہی کہتے ہیں مالک بن انس اور شافعی اور احمد اور اسحاق۔ اور مروی ہے ابن مسعود سے کہ انہوں نے عیدین میں نو تکبیریں کہیں پہلی رکعت میں پانچ قبل قرأت کے اور دوسری میں چار بعد قرأت کے مع تکبیر رکوع کے اور مروی ہے کئی صحابیوں سے رسول اللہ ﷺ کے ایسا ہی اور یہی قول ہے اہل کوفہ کا اور یہی کہتے ہیں سفیان ثوری۔

❀❀❀❀

٦۔ بَابُ : مَا جَاءَ لَا صَلٰوةَ قَبْلَ الْعِيْدَيْنِ وَلَا بَعْدَهَا

اس بیان میں کہ عیدین سے پہلے اور ان کے بعد کوئی نماز نہیں ہے

(٥٣٧) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ : أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ يَوْمَ الْفِطْرِ فَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ لَمْ يُصَلِّ قَبْلَهَا وَلَا بَعْدَهَا . (صحيح) الارواء (٦٣١) صحيح أبي داود (١٠٥١)

ترجمہ: روایت ہے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہ نبی ﷺ نکلے عید فطر میں اور پڑھیں دو رکعتیں یعنی عید کی اور پہلے اس کے اور بعد اس کے کوئی نماز نہ پڑھی۔

فائدہ : اس باب میں عبداللہ بن عمرو اور ابوسعید سے بھی روایت ہے کہا ابو عیسیٰ نے حدیث ابن عباس رضی اللہ عنہما کی حسن ہے صحیح ہے، اور اسی پر عمل ہے بعض نے علماء صحابہ وغیرہم کا اور یہی کہتے ہیں شافعی اور احمد اور اسحاق اور کہا ہے ایک گروہ نے صحابہ وغیرہم سے نماز پڑھنے کو بعد صلوٰۃ العیدین کے اور قبل اس کے اور قول اوّل زیادہ صحیح ہے۔

(٥٣٨) عَنِ ابْنِ عُمَرَ: أَنَّهُ خَرَجَ يَوْمَ عِيدٍ فَلَمْ يُصَلِّ قَبْلَهَا وَلَا بَعْدَهَا، وَ ذَكَرَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَعَلَهُ. (حسن صحيح . الارواء : ٣/ ٩٩)

ترجمہ: روایت ہے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے کہ وہ نکلے عید میں اور نماز نہ پڑھی عید کے قبل اور نہ بعد اور ذکر کیا کہ نبی ﷺ نے بھی ایسا ہی کیا تھا۔

فائدہ : کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

❀❀❀❀

٧۔ بَابُ : مَا جَاءَ فِي خُرُوْجِ النِّسَآءِ فِي الْعِيْدَيْنِ

عورتوں کے عیدین میں نکلنے کے بیان میں

(٥٣٩) عَنْ أُمِّ عَطِيَّةَ : أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ يُخْرِجُ الْأَبْكَارَ وَالْعَوَاتِقَ وَذَوَاتِ الْخُدُوْرِ وَالْحُيَّضَ فِي الْعِيْدَيْنِ، فَأَمَّا الْحُيَّضُ فَيَعْتَزِلْنَ الْمُصَلّٰى وَ يَشْهَدْنَ دَعْوَةَ الْمُسْلِمِيْنَ، قَالَتْ إِحْدٰهُنَّ: يَا رَسُوْلَ

اللهِ! إِنْ لَّمْ يَكُنْ لَهَا جِلْبَابٌ؟. قَالَ: ((فَلْتُعِرْهَا أُخْتُهَا مِنْ جِلْبَابِهَا)).

(صحيح) الصحيحة (١٤٠٧) صحيح ابى داؤد (١٠٤١ـ ١٠٤٣)

ترجمہ: روایت ہے ام عطیہ رضی اللہ عنہا سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم روانہ کرتے تھے کنواری لڑکیوں کو اور جوانوں کو اور پردہ نشینوں کو اور حیض والیوں کو عیدین کی نماز میں مگر حیض والی عورتیں کنارے رہتی تھیں نماز سے اور حاضر رہتی تھیں دعا میں مسلمانوں کے۔ عرض کیا ایک نے ان میں سے یارسول اللہ! اگر نہ ہو کسی کے پاس چادر؟ فرمایا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے: مانگ کر دے اس کو بہن اس کی اپنی چادر۔

فائدہ: روایت کی ہم سے احمد بن منیع نے انہوں نے ہشیم سے انہوں نے ہشام بن حسان سے انہوں نے حضرت حفصہ بنت سیرین سے انہوں نے ام عطیہ سے مانند اس کے اور اس باب میں روایت ہے ابن عباس اور جابر رضی اللہ عنھم سے کہا ابوعیسیٰ (امام ترمذیؒ) نے حدیث امّ عطیہ کی حسن ہے صحیح ہے اور گئے ہیں بعض علماء اس حدیث کی طرف اور رخصت دی ہے عورتوں کو عیدین میں نکلنے کی اور مکروہ کہا ہے اس کو بعض نے اور مروی ہے ابن مبارک سے کہ کہا انہوں نے مکروہ جانتا ہوں میں آج کے دن نکلنا عورتوں کا عیدین میں پھر اگر نہ مانے عورت تو اذن دے خاوند اس کا میلے کپڑوں میں نکلنے کا اور زینت نہ کرے اور اگر زینت کرے تو شوہر کو جائز ہے کہ منع کرے اس کو نکلنے سے اور مروی ہے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ فرمایا انہوں نے اگر دیکھتے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان چیزوں کو جو نئی نکالی ہیں عورتوں نے تو منع کرتے ان کو مسجد میں آنے سے جیسے منع کی گئیں تھیں عورتیں بنی اسرائیل کی اور مروی ہے سفیان ثوری سے کہ انہوں نے بھی برا کہا آج کے دن عورتوں کے نکلنے کو عید میں۔

(٥٤٠) عَنْ هِشَامِ بْنِ حَسَّانَ، عَنْ حَفْصَةَ بِنْتِ سِيرِيْنَ، عَنْ أُمِّ عَطِيَّةَ بِنَحْوِهِ.

ترجمہ: روایت کی ہے ہشام بن حسان نے حفصہ بنت سیرین سے انہوں نے ام عطیہ رضی اللہ عنہا سے مانند اس کے۔

❁❁❁❁

٨۔ بَابُ : مَا جَآءَ فِي خُرُوجِ النَّبِيِّ ا إِلَى الْعِيْدَيْنِ فِي طَرِيْقٍ وَرُجُوعِهِ مِنْ طَرِيْقٍ آخَر

اس بیان میں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم عیدین میں ایک راستے سے جاتے اور دوسرے سے واپس آتے

(٥٤١) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ إِذَا خَرَجَ يَوْمَ الْعِيْدِ فِي طَرِيْقٍ رَجَعَ فِي غَيْرِهِ.

(صحيح) المشكاة (١٤٤٧) الارواء (٣/١٠٥)

ترجمہ: روایت ہے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب نکلتے عید کو تو جاتے ایک راستہ سے اور لوٹتے دوسرے سے۔

فائدہ: اس باب میں عبداللہ بن عمر اور ابورافع رضی اللہ عنھم سے بھی روایت ہے کہا ابوعیسیٰ (امام ترمذیؒ) نے حدیث ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی حسن ہے غریب ہے اور روایت کی ابوتمیلہ اور یونس بن محمد نے یہ حدیث فلیح بن سلیمان سے انہوں نے سعید بن حارث سے

انہوں نے جابر بن عبداللہ سے اور مستحب کہا ہے بعض علماء نے امام کو کہ جب نکلے ایک راہ سے تو لوٹے دوسرے راہ سے بنظر اس حدیث کے اور یہی قول ہے شافعی کا اور حدیث جابر کی گویا زیادہ صحیح ہے۔

❁❁❁❁

۹۔ بَابُ : مَا جَاءَ فِي الْأَكْلِ يَوْمَ الْفِطْرِ قَبْلَ الْخُرُوجِ

اس بیان میں کہ عید الفطر کے دن نکلنے سے پہلے کچھ کھالینا چاہیے

(۵۴۲) عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ : انَ النَّبِيُّ ﷺ لا يَخْرُجُ يَوْمَ الْفِطْرِ حَتّٰى يَطْعَمَ، وَلَا يَطْعَمُ يَوْمَ الْأَضْحٰى حَتّٰى يُصَلِّيَ . (صحيح) تخريج مشكاة المصابيح حديث (۱٤٤٠)

ترجمہ: روایت ہے عبداللہ بن بریدہ سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے کہا رسول اللہ ﷺ نہ نکلتے تھے عید فطر میں جب تک کچھ کھا نہ لیتے تھے اور نہ کھاتے تھے عید اضحیٰ میں جب تک نماز نہ پڑھ لیتے۔

فائدہ : اس باب میں علی اور انس رضی اللہ عنہما سے بھی روایت ہے کہا ابوعیسیٰ (امام ترمذیؒ) نے حدیث بریدہ بن حصیب اسلمی کی غریب ہے اور کہا محمد نے نہیں پہچانتا میں ثواب بن عتبہ کی کوئی حدیث سوا اس کے اور مستحب کہا ہے ایک قوم نے علماء سے کہ نہ نکلے عید فطر میں بغیر کچھ کھائے اور مستحب کہا ہے کہ افطار کرے کھجور پر اور عید الاضحیٰ میں کچھ نہ کھائے جب تک نہ پڑھے نماز۔

❁❁❁❁

(۵۴۳) عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُفْطِرُ عَلٰى تَمَرَاتٍ يَوْمَ الْفِطْرِ قَبْلَ أَنْ يَخْرُجَ إِلَى الْمُصَلّٰى . (صحيح) المشكاة (۱٤٤٠)

ترجمہ: روایت ہے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے کہ نبی ﷺ افطار کرتے تھے دن فطر کے کئی کھجوروں سے قبل عید گاہ جانے کے۔

فائدہ : کہا ابوعیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

ابواب السفر

عن رسول اللہ ﷺ

سفر کے بیان میں (....)

۱۔ بَابُ : مَا جَاءَ فِي التَّقْصِيرِ فِي السَّفَرِ

باب: سفر میں نماز قصر کرنے کے بیان میں

(٥٤٤) عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: سَافَرْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ أَبِي بَكْرٍ وَ عُمَرَ وَ عُثْمَانَ فَكَانُوْا يُصَلُّوْنَ الظُّهْرَ وَالْعَصْرَ رَكْعَتَيْنِ رَكْعَتَيْنِ لَا يُصَلُّوْنَ قَبْلَهَا وَلَا بَعْدَهَا. وَ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ: لَوْ كُنْتُ مُصَلِّيًا قَبْلَهَا أَوْ بَعْدَهَا لَأَتْمَمْتُهَا. (اسناده صحيح) الروض (٥١٨) صحيح ابی داؤد (١١٠٨) الارواء (٥٦٣)

ترجمہ: روایت ہے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے کہا سفر کیا میں نے نبی ﷺ اور ابو بکر رضی اللہ عنہ اور عمر رضی اللہ عنہ اور عثمان رضی اللہ عنہ کے ساتھ سو یہ سب ظہر اور عصر کی دو دو رکعت پڑھتے تھے اور کچھ نہیں پڑھتے تھے قبل اس کے اور نہ بعد اس کے یعنی نوافل اور سنن وغیرہ اور کہا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے اگر مجھے پڑھنا ہوتی کچھ نماز قبل فرض کے اور بعد اس کے تو فرض ہی کو تمام کرتا۔

فائدہ: اس باب میں عمر اور علی اور ابن عباس اور انس اور عمران بن حصین اور عائشہ رضی اللہ عنہم سے روایت ہے کہا ابو عیسیٰ نے حدیث ابن عمر رضی اللہ عنہما کی حسن ہے غریب ہے نہیں جانتے ہم کسی کی روایت سے سوا روایت یحییٰ بن سلیم کے مانند اس مضمون کے اور کہا

محمد بن اسماعیل نے اور مروی ہے یہ حدیث عبید اللہ بن عمر سے وہ روایت کرتے ہیں ایک مرد سے جو اولاد ہیں سراقہ کی وہ روایت کرتے ہیں ابن عمر رضی اللہ عنہما سے کہا ابوعیسیٰ نے اور مروی ہے عطیہ عوفی سے وہ روایت کرتے ہیں ابن عمر رضی اللہ عنہما سے کہ نبی ﷺ نفل پڑھتے تھے سفر میں نماز سے قبل اور بعد اور صحیح طرح پر ثابت ہوا ہے کہ نبی ﷺ قصر کرتے تھے نماز میں سفر کے اندر اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اور عمر رضی اللہ عنہ اور عثمان رضی اللہ عنہ بھی اپنے شروع خلافت میں اور عمل اسی پر ہے اکثر علمائے صحابہ وغیرہم کا اور مروی ہے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ وہ تمام اور پوری نماز پڑھتی تھیں سفر میں اور عمل اسی پر ہے جو مروی ہوا نبی ﷺ سے اور وہی قول ہے شافعی اور احمد اور اسحاق کا مگر شافعی کہتے ہیں قصر کی رخصت ہے اور اگر پوری پڑھے تو بھی کافی ہے۔

❀❀❀❀

(٥٤٥) عَنْ أَبِي نَضْرَةَ قَالَ : سُئِلَ عِمْرَانُ بْنُ حُصَيْنٍ عَنْ صَلوٰةِ الْمُسَافِرِ فَقَالَ: حَجَجْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ، وَحَجَجْتُ مَعَ أَبِي بَكْرٍ فَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ، وَ مَعَ عُمَرَ فَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ، وَ مَعَ عُثْمَانَ سِتَّ سِنِيْنَ مِنْ خِلَافَتِهِ أَوْ ثَمَانِيَ سِنِيْنَ فَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ. (صحيح بما قبله) بعض محققین کہتے ہیں اس میں علی بن زید بن جدعان ضعیف ہے تقریب (۴۷۳۴)

ترجمہ: روایت ہے ابونضرہ سے کہ سوال کیا گیا عمران بن حصین سے مسافر کی نماز کا تو کہا انہوں نے حج کیا میں نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تو پڑھی آپ ﷺ نے دو رکعتیں یعنی چار کی دو پڑھیں اور حج کیا میں نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے ساتھ تو پڑھیں دو رکعتیں اور حج کیا میں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے ساتھ تو پڑھیں دو رکعتیں اور عثمان رضی اللہ عنہ کے ساتھ چھ برس تک ان کی خلافت میں یا آٹھ برس تک تو پڑھیں دو رکعتیں۔

فائدہ : کہا ابوعیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

❀❀❀❀

(٥٤٦) عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: صَلَّيْنَا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ الظُّهْرَ بِالْمَدِيْنَةِ أَرْبَعًا، وَ بِذِي الْحُلَيْفَةِ الْعَصْرَ رَكْعَتَيْنِ. (صحيح) صحيح ابي داؤد (١٠٨٥)

ترجمہ: روایت ہے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے کہا انہوں نے پڑھی میں نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ چار رکعت ظہر کی مدینہ میں اور عصر کی دو رکعت ذوالحلیفہ میں۔

فائدہ : کہا ابوعیسیٰ نے یہ حدیث صحیح ہے۔

(٥٤٧) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ خَرَجَ مِنَ الْمَدِيْنَةِ إِلٰى مَكَّةَ لَا يَخَافُ إِلَّا اللّٰهَ رَبَّ الْعَالَمِيْنَ فَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ . (صحيح . الارواء : ٣/ ٦)

ترجمہ: روایت ہے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہا انہوں نے نبی ﷺ نکلے مدینہ سے مکہ کی طرف یعنی حجۃ الوداع میں کسی سے ڈرتے نہ تھے مگر پروردگار سے عالموں کے سو پڑھیں دو رکعتیں۔

فائدہ: کہا ابوعیسیٰ نے یہ حدیث صحیح ہے۔

۲۔ بَابُ: مَا جَآءَ فِي كَمْ تُقْصَرُ الصَّلٰوةُ؟

اس بیان میں کہ کتنی مدت تک نماز قصر کی جائے؟

(٥٤٨) عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: خَرَجْنَا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ مِنَ الْمَدِينَةِ إِلٰى مَكَّةَ فَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ' قَالَ: قُلْتُ لِأَنَسٍ: كَمْ أَقَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بِمَكَّةَ؟ قَالَ: عَشْرًا. (صحیح) الارواء (٣/٥) صحیح ابی داؤد (١١١٦)

ترجمہ: روایت ہے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے کہا نکلے ہم ساتھ رسول اللہ ﷺ کے مدینے سے مکے تو تو پڑھیں دو رکعتیں۔ کہا راوی نے پوچھا میں نے انس رضی اللہ عنہ سے کتنے دن ٹھہرے رسول اللہ ﷺ مکے میں؟ کہا دس دن۔

فائدہ: اس باب میں ابن عباس رضی اللہ عنہما اور جابر رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے کہا ابوعیسیٰ نے حدیث انس رضی اللہ عنہ کی حسن ہے صحیح ہے اور مروی ہے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہ نبی ﷺ ٹھہرے رہے بعض سفروں میں انیس دن تک پڑھتے رہے دو رکعتیں کہا ابن عباس رضی اللہ عنہما نے سو ہم جب ٹھہرتے ہیں انیس دن تک یا اس کے اندر پڑھتے ہیں دو رکعتیں اور اگر اس سے زیادہ رہیں تو پوری کرتے ہیں نماز کو اور مروی ہے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے کہ انہوں نے کہا جو اقامت کرے دس دن تو پوری نماز پڑھے اور مروی ہے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے کہ جو ٹھہرے پندرہ دن وہ پوری کرے نماز اور مروی ہے ان سے بارہ دن بھی اور مروی ہے سعید بن مسیب رحمہ اللہ سے کہ انہوں نے کہا جب چار دن ٹھہرے تو چار پڑھے، اور روایت کیا اس بات کو اس سے قتادہ اور عطاء خراسانی نے اور روایت کیا ان سے داؤد بن ابی ہند نے اس کے خلاف اور اختلاف کیا علماء نے بعد اس کے اس امر میں تو سفیان ثوری اور اہل کوفہ نے وقت مقرر کیا پندرہ دن کا اور کہا جب نیت کر چکے پندرہ دن کی اقامت کی تو پوری نماز پڑھے اور کہا اوزاعی نے جب نیت کرے بارہ دن کی اقامت کی تو پوری پڑھے۔ اور کہا شافعی اور مالک اور احمد نے جب نیت کرے چار دن کی تو پوری پڑھے اور کہا اسحاق نے اس باب میں سب سے زیادہ قوی حدیث ابن عباس رضی اللہ عنہما کی ہے کہ ایک تو انہوں نے روایت کی نبی ﷺ سے اور دوسرے عمل کیا اس پر بعد نبی ﷺ کے کہ جب اقامت کرے انیس دن تو پوری نماز پڑھے اور اس پر اجماع ہے تمام علماء کا کہ پوری پڑھنا جب ہے کہ نیت اقامت کی ہو اور اگر نیت اقامت کی نہ ہو تو پوری نہ پڑھے اگرچہ برسوں گزر جائیں۔

❀❀❀❀

(٥٤٩) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: سَافَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَفَرًا فَصَلّٰى تِسْعَةَ عَشَرَ يَوْمًا

رَكْعَتَيْنِ رَكْعَتَيْنِ، قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: فَنَحْنُ نُصَلِّيْ فِيْمَا بَيْنَنَا وَ بَيْنَ تِسْعَ عَشَرَ رَكْعَتَيْنِ، فَإِذَا أَقَمْنَا أَكْثَرَ مِنْ ذٰلِكَ صَلَّيْنَا أَرْبَعًا. (صحيح) الارواء (٥٧٥) صحيح ابی داؤد (١١١٤)

ترجمہ: روایت ہے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہا سفر کیا نبی ﷺ نے تو پڑھی انیس دن تک دو دو رکعت۔ کہا ابن عباس رضی اللہ عنہما نے ہم بھی پڑھتے ہیں انیس دن تک دو رکعت پھر جب اس سے زیادہ ٹھہریں گے تو چار پڑھیں گے۔

فائدہ: کہا ابوعیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے غریب ہے صحیح ہے۔

٣۔ بَابُ: مَا جَآءَ فِي التَّطَوُّعِ فِي السَّفَرِ

سفر میں نفل پڑھنے کے بیان میں

(٥٥٠) عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ: صَحِبْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ ثَمَانِيَةَ عَشَرَ سَفَرًا فَمَا رَأَيْتُهُ تَرَكَ الرَّكْعَتَيْنِ إِذَا زَاغَتِ الشَّمْسُ قَبْلَ الظُّهْرِ. (ضعیف عند الالبانی) المشکاۃ (١٣٥٢) ابوبسرہ الغفاری کے متعلق ذہبی کہتے ہیں غیر معروف ہے۔ بعض محققین نے اس کو حسن قرار دیا ہے حاکم اور ذہبی نے اس کو صحیح کہا ہے۔

ترجمہ: روایت ہے براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے کہا ساتھ رہا میں رسول اللہ ﷺ کے اٹھارہ سفروں میں سو کبھی نہ دیکھا میں نے کہ چھوڑی ہوں آپ ﷺ نے دو رکعتیں جب ڈھلتا ہے آفتاب قبل ظہر کے۔

فائدہ: اس باب میں ابن عمر رضی اللہ عنہما سے بھی روایت ہے کہا ابوعیسیٰ نے حدیث براء کی غریب ہے اور کہا پوچھا میں نے اس حدیث کو محمد بخاری رحمہ اللہ سے سو نہ جانا اس کو مگر روایت سے لیث بن سعد کے اور نہ جانا نام ابوبصرہ غفاری کا اور گمان کیا ان کو اچھا اور مروی ہے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے کہ نبی ﷺ نفل نہ پڑھتے تھے سفر میں قبل فرض کے بھی اور بعد فرض کے بھی اور مروی ہے نبی ﷺ سے کہ نفل پڑھتے تھے سفر میں سو مختلف ہوئے علماء بعد نبی ﷺ کے سو کہا بعض اصحاب نے نبی ﷺ سے کہ نفل پڑھے آدمی سفر میں اور یہی کہتے ہیں احمد اور اسحاق اور بعض نے کہا نفل نہ پڑھے نہ بعد فرض کے اور نہ قبل اس کے اور جس نے نہیں پڑھے اس نے قبول کیا رخصت کو اور عمل کیا اس پر اور جس نے پڑھے اس کو بڑی فضیلت ہے اور یہی قول ہے اکثر علماء کا کہ مختار اور موجب فضیلت ہے ان کے نزدیک پڑھنا نفلوں کا۔

(٥٥١) عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: صَلَّيْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الظُّهْرَ فِي السَّفَرِ رَكْعَتَيْنِ وَبَعْدَهَا رَكْعَتَيْنِ. (ضعيف الاسناد) اس کے متن میں نکارت ہے اور یہ صحیح حدیث کے خلاف ہے۔ دیکھیں حدیث (٥۴۴) اس میں عطیہ عوفی ضعیف ہے۔

ترجمہ: روایت ہے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے کہ پڑھی میں نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ فرض ظہر کے سفر میں دو رکعت اور بعد اس کے دو رکعت یعنی سنت۔

(٥٥٢) عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى عَنْ عَطِيَّةَ وَ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: صَلَّيْتُ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فِي الْحَضَرِ وَالسَّفَرِ، فَصَلَّيْتُ مَعَهُ فِي الْحَضَرِ الظُّهْرَ أَرْبَعًا وَبَعْدَهَا رَكْعَتَيْنِ، وَصَلَّيْتُ مَعَهُ فِي السَّفَرِ الظُّهْرَ رَكْعَتَيْنِ وَبَعْدَهَا رَكْعَتَيْنِ وَالْعَصْرَ رَكْعَتَيْنِ وَلَمْ يُصَلِّ بَعْدَهَا شَيْئًا وَالْمَغْرِبَ فِي الْحَضَرِ وَالسَّفَرِ سَوَاءً ثَلَاثَ رَكَعَاتٍ لَا يَنْقُصُ فِي حَضَرٍ وَلَا سَفَرٍ وَهِيَ وِتْرُ النَّهَارِ وَبَعْدَهَا رَكْعَتَيْنِ.

اس کے متن میں نکارت ہے۔عطیہ بن سعد العوفی راوی ضعیف ہے۔(ضعيف الاسناد . منكر المتن ـ انظر ما قبله ـ)

ترجمہ: روایت ہے ابن ابی لیلیٰ سے وہ روایت کرتے ہیں عطیہ اور نافع سے وہ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے کہا کہ نماز پڑھی میں نے آنحضرت ﷺ کے ساتھ حضر میں اور سفر میں تو پڑھی حضر میں ظہر کی چار رکعتیں اور بعد اس کے دو رکعتیں اور پڑھیں سفر میں ظہر کی دو رکعتیں اور بعد اس کے دو رکعتیں اور عصر کی دو رکعتیں اور بعد اس کے کچھ نہ پڑھی نماز اور مغرب حضر میں اور سفر میں برابر تین رکعت ہے کچھ کم نہیں ہوتی نہ سفر میں نہ حضر میں اور یہ وتر ہیں دن کے اور بعد اس کے پڑھیں دو رکعتیں۔

فائدہ: کہا ابوعیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے سنا میں نے محمد بخاری رحمۃ اللہ علیہ کو کہتے تھے نہیں روایت کی ابن ابی لیلیٰ نے کوئی حدیث پسندیدہ تر اس حدیث سے۔ (بعض محققین کہتے ہیں محمد ابن ابی لیلیٰ راوی ضعیف ہے۔)

❀❀❀❀

٤۔ بَابُ: مَا جَآءَ فِي الْجَمْعِ بَيْنَ الصَّلٰوتَيْنِ

دو نمازیں جمع کرنے کے بیان میں

(٥٥٣) عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ فِي غَزْوَةِ تَبُوكَ إِذَا ارْتَحَلَ قَبْلَ زَيْغِ الشَّمْسِ أَخَّرَ الظُّهْرَ إِلَى أَنْ يَجْمَعَهَا إِلَى الْعَصْرِ فَيُصَلِّيهِمَا جَمِيعًا وَإِذَا ارْتَحَلَ بَعْدَ زَيْغِ الشَّمْسِ عَجَّلَ الْعَصْرَ إِلَى الظُّهْرِ وَ صَلَّى الظُّهْرَ وَالْعَصْرَ جَمِيعًا ثُمَّ سَارَ وَكَانَ إِذَا ارْتَحَلَ قَبْلَ الْمَغْرِبِ أَخَّرَ الْمَغْرِبَ حَتَّى يُصَلِّيَهَا مَعَ الْعِشَاءِ وَإِذَا ارْتَحَلَ بَعْدَ الْمَغْرِبِ عَجَّلَ الْعِشَاءَ فَصَلَّاهَا مَعَ الْمَغْرِبِ.

(صحيح . الارواء: ٥٧٨) صحيح ابى داؤد (١١٠٦) ((التعليقات الجياد))

ترجمہ: روایت ہے معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے کہ تھے نبی ﷺ غزوہ تبوک میں جب کوچ کرتے قبل ڈھلنے کے تو تاخیر کرتے ظہر میں یہاں تک کہ ملا کر پڑھتے عصر کے ساتھ اور جب کوچ کرتے آفتاب ڈھلنے کے بعد تو جلدی کرتے عصر میں ظہر کی طرف اور ملا کر پڑھتے ظہر اور عصر دونوں پھر چلتے اور جب کوچ کرتے مغرب کے قبل تو تاخیر کرتے مغرب میں یہاں تک کہ پڑھتے عشاء کے ساتھ اور جب کوچ کرتے بعد مغرب کے تو جلدی کرتے عشاء میں اور پڑھتے مغرب کے ساتھ۔

فائدہ: اس باب میں علی رضی اللہ عنہ اور ابن عمر رضی اللہ عنہما اور انس رضی اللہ عنہ اور عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما اور عائشہ رضی اللہ عنہا اور ابن عباس رضی اللہ عنہما اور اسامہ بن

زید رضی اللہ عنہما اور جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہا ابوعیسیٰ نے اور مروی ہے یہ حدیث علی بن مدینی سے وہ روایت کرتے ہیں احمد بن حنبل سے وہ قتیبہ سے اور حدیث معاذ کی حسن ہے غریب ہے فقط قتیبہ نے بیان کی ہے نہیں جانتے ہم کسی کو کہ روایت کی ہو لیث سے سوا ان کے اور حدیث لیث کی یزید بن ابی حبیب سے وہ روایت کرتے ہیں ابی الطفیل سے وہ معاذ سے حدیث غریب ہے اور معروف اہل علم کے نزدیک حدیث معاذ کی ہے کہ مروی ہے ابو الزبیر سے وہ روایت کرتے ہیں ابی الطفیل سے وہ معاذ سے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جمع کیا غزوۂ تبوک میں ظہر اور عصر کو اور مغرب اور عشاء کو۔ روایت کیا اس کو قرہ بن خالد اور سفیان ثوری اور مالک اور کئی لوگوں نے ابوزبیر مکی سے اور اسی حدیث کے قائل ہیں شافعی اور احمد اور اسحاق کہتے ہیں کچھ مضائقہ نہیں دو نمازوں کو ایک نماز کے وقت جمع کرنے میں سفر میں۔

❀ ❀ ❀ ❀

(٥٥٤) حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ بْنِ سُلَيْمَانَ: حَدَّثَنَا زَكَرِيَّا اللُّؤْلُؤِيُّ: حَدَّثَنَا أَبُوبَكْرِ الْأَعْيَنُ: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْمَدِينِيِّ: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بِهٰذَا الْحَدِيثَ، يَعْنِي: حَدِيثَ مُعَاذٍ.

ترجمہ: بیان کیا ہم سے عبدالصمد بن سلیمان نے کہتے ہیں ہمیں حدیث بیان کی ذکریا لؤلؤی نے انہوں نے ابوبکر الاعین سے انہوں نے علی بن مدینی سے انہوں نے احمد بن حنبل سے انہوں نے قتیبہ سے اس حدیث کو یعنی حدیث معاذ کو۔

❀ ❀ ❀ ❀

(٥٥٥) عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ: أَنَّهُ أَسْتُغِيثَ عَلٰى بَعْضِ أَهْلِهِ فَجَدَّبِهِ السَّيْرُ وَأَخَّرَ الْمَغْرِبَ حَتّٰى غَابَ الشَّفَقُ ثُمَّ نَزَلَ فَجَمَعَ بَيْنَهُمَا ثُمَّ أَخْبَرَهُمْ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَفْعَلُ ذٰلِكَ إِذَا جَدَّ بِهِ السَّيْرُ. (صحیح) صحیح ابی داؤد (١٠٩٠)

ترجمہ: روایت ہے نافع سے کہ خبر دی گئی ابن عمر رضی اللہ عنہما کو بعض اہل کے سکرات کی سو منظور ہوا ان کو جلدی چلنا اور تاخیر کی مغرب میں یہاں تک کہ ڈوب گئی شفق پھر اترے اور اکٹھا پڑھا مغرب اور عشاء کو پھر خبر دی ان کو یعنی رفیقوں کو کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایسا ہی کرتے تھے جب منظور ہوتا تھا ان کو جلدی چلنا۔

فائدہ: کہا ابوعیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

❀ ❀ ❀ ❀

٥۔ بَابُ: مَا جَآءَ فِيْ صَلَاةِ الْإِسْتِسْقَاءِ

نماز استسقاء کے بیان میں

(٥٥٦) عَنْ عَبَّادِ بْنِ تَمِيمٍ، عَنْ عَمِّهِ: أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ خَرَجَ بِالنَّاسِ يَسْتَسْقِي فَصَلّٰى بِهِمْ رَكْعَتَيْنِ

جَهَرَ بِالْقِرَاءَةِ فِيهِمَا وَ حَوَّلَ رِدَاءَهُ وَ رَفَعَ يَدَيْهِ وَاسْتَسْقَى وَاسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ.

(صحيح) الارواء (٦٦٥، ٦٦٩) صحيح ابى داؤد (١٠٥٣) الروض (٣٨٢) التعليق (١٤٠٦)

ترجمہ: روایت ہے عباد بن تمیم سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے چچا سے کہ رسول اللہ ﷺ نکلے آدمیوں کے ساتھ پانی مانگنے تو پڑھیں ان کے ساتھ دو رکعتیں اور پکار کر پڑھی اس میں قرأت اور پھر کر اوڑھا اپنی چادر کو اور بلند کیا دونوں ہاتھوں کو اور پانی مانگا اور منہ کیا قبلے کی طرف۔

فائدہ: اس باب میں روایت ہے ابن عباس رضی اللہ عنہما اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ اور انس رضی اللہ عنہ اور ابواللحم سے کہا ابوعیسیٰ نے حدیث عبداللہ بن زید کی حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے علماء کا اور یہی کہتے ہیں شافعی اور احمد اور اسحاق اور نام عباد بن تمیم کے چچا کا عبداللہ بن زید بن عاصم مازانی ہے۔

❀ ❀ ❀ ❀

(٥٥٧) عَنْ أَبِي اللَّحْمِ: أَنَّهُ رَأَى رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَ أَحْجَارِ الزَّيْتِ يَسْتَسْقِي وَهُوَ مُقْنِعٌ بِكَفَّيْهِ يَدْعُوْ. (صحيح) صحيح ابى داؤد (١٠٦٣)

ترجمہ: روایت ہے ابولحم سے کہ دیکھا انہوں نے نبی ﷺ کو احجارِ زیت کے نزدیک کہ پانی مانگتے تھے اور وہ اٹھائے ہوئے تھے دونوں ہاتھ اپنے دعا کرتے تھے۔

فائدہ: کہا ابوعیسیٰ نے ایسا ہی کہا ہے قتیبہ نے اس حدیث میں ابولحم کی روایت سے اور نہیں جانتے ہم ابولحم کی کوئی روایت نبی ﷺ سے مگر یہی ایک حدیث اور عمیر جو مولیٰ ابولحم کے ہیں انہوں نے کئی حدیثیں روایت کی ہیں رسول اللہ ﷺ سے اور ان کو صحبت بھی ہے آنحضرت ﷺ کی۔

❀ ❀ ❀ ❀

(٥٥٨) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ: حَدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ عَنْ هِشَامِ ابْنِ إِسْحَاقَ وَهُوَ ابْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ كِنَانَةَ عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: أَرْسَلَنِي الْوَلِيدُ بْنُ عُقْبَةَ، وَهُوَ أَمِيرُ الْمَدِينَةِ إِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ أَسْأَلُهُ عَنِ اسْتِسْقَاءِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ، فَأَتَيْتُهُ فَقَالَ: إِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ خَرَجَ مُتَبَذِّلًا مُتَوَاضِعًا مُتَضَرِّعًا حَتّٰى أَتَى الْمُصَلّٰى فَلَمْ يَخْطُبْ خُطْبَتَكُمْ هٰذِهِ، وَلٰكِنْ لَمْ يَزَلْ فِي الدُّعَاءِ وَالتَّضَرُّعِ وَالتَّكْبِيرِ، وَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ كَمَا كَانَ يُصَلِّي فِي الْعِيدِ. (حسن) الارواء (٦٦٥ و ٦٦٩) المشكاة (١٥٠٥) التعليق على ابن خزيمة (١٤٠٥) صحيح ابى داؤد (١٠٥٨)

ترجمہ: بیان کیا ہم سے قتیبہ نے کہا بیان کیا ہم سے حاتم بن اسماعیل نے وہ روایت کرتے ہیں ہشام بن اسحاق سے وہ عبداللہ بن کنانہ سے وہ اپنے باپ سے کہا بھیجا مجھ کو ولید بن عقبہ نے کہ امیر تھے مدینہ کے ابن عباس رضی اللہ عنہما کے پاس کہ پوچھوں میں کیفیت رسول اللہ ﷺ کے استسقاء کی ان سے پھر آیا میں ان کے پاس اور فرمایا انہوں نے نکلے رسول اللہ ﷺ بے زینت

کے عاجزی سے اور گڑگڑاتے ہوئے یہاں تک کہ آئے نماز کی جگہ میں سونہیں خطبہ پڑھا تمہارے خطبوں میں سے ولیکن دعا اور عاجزی ہی کرتے رہے اور تکبیر بولتے اور پڑھی دو رکعت جیسے پڑھتے عید میں۔

فائدہ : کہا ابوعیسیٰ (امام ترمذیؒ) نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے روایت کی ہم سے محمود بن غیلان نے کہا روایت کی ہم سے وکیع نے انہوں نے سفیان سے انہوں نے ہشام بن اسحاق بن عبداللہ بن کنانہ سے انہوں نے اپنے باپ سے سو ذکر کی حدیث مانند حدیث مذکور کے اور زیادہ کیا اس میں لفظ متخشعاً کا یعنی ڈرتے ہوئے۔ کہا ابوعیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور یہی قول ہے شافعی کا کہتے ہیں پڑھے نماز استسقاء کی عید کی نماز کے مانند اور تکبیر کہے پہلی رکعت میں سات بار اور دوسری میں پانچ بار اور سند پکڑا ابن عباس رضی اللہ عنہما کی حدیث کو کہا ابوعیسیٰ نے اور مروی ہے مالک بن انس سے کہ کہا انہوں نے تکبیر نہ کہی صلوٰۃ استسقاء میں جیسے تکبیر کہتے ہیں عید میں۔

❀❀❀❀

(۵۵۹) **عَنْ** هِشَامِ بْنِ إِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ كِنَانَةَ ، عَنْ أَبِيهِ فَذَكَرَهُ نَحْوَهُ ، وَزَادَ فِيهِ : **مُتَخَشِّعًا**.

ترجمہ: روایت ہے ہشام بن اسحاق بن عبداللہ بن کنانہ سے وہ روایت کرتے ہے اپنے باپ سے، پس انہوں نے اس کو اسی طرح ذکر کیا اور اس میں زیادہ کیا ہے اس لفظ کو مُتَخَشِّعًا یعنی ڈرتے ہوئے۔

❀❀❀❀

٦۔ بَابُ : مَا جَاءَ فِي صَلٰوةِ الْكُسُوفِ

سورج گرہن کی نماز کے بیان میں

(۵٦۰) **عَنِ** ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ صَلَّى فِي كُسُوفٍ فَقَرَأَ ثُمَّ رَكَعَ ثُمَّ قَرَأَ ثُمَّ رَكَعَ، ثُمَّ قَرَأَ ثُمَّ رَكَعَ، [ثَلَاثَ مَرَّاتٍ] ثُمَّ سَجَدَ سَجْدَتَيْنِ وَالْأُخْرٰى مِثْلُهَا .

(صحیح) (جز صلاة الكسوف) صحيح ابی داؤ ٩ (١٠٧٣)

ترجمہ: روایت ہے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہ نماز پڑھی نبی ﷺ نے کسوف کی سو قرأت کی پھر رکوع کیا، پھر قرأت کی پھر رکوع کیا، پھر قرأت کی پھر رکوع کیا پھر دو سجدے کیے اور اسی طرح دوسری رکعت پڑھی۔

فائدہ : اس باب میں علی اور عائشہ اور عبداللہ بن عمر اور نعمان بن بشیر اور مغیرہ بن شعبہ اور ابومسعود اور ابوبکرہ اور سمرہ اور ابن مسعود اور اسماء بنت ابوبکر اور ابن عمر اور قبیصۃ الہلالی اور جابر بن عبداللہ اور ابوموسیٰ اور عبدالرحمٰن بن سمرہ اور ابی بن کعب رضی اللہ عنہم سے روایت ہے۔ کہا ابوعیسیٰ نے حدیث ابن عباس رضی اللہ عنہما کی حسن ہے صحیح ہے اور مروی ہے نبی ﷺ سے بروایت

ابن عباس رضی اللہ عنہما کے نماز کسوف میں چار رکوع اور دو رکعتوں میں اور یہی کہتے ہیں شافعی اور احمد اور اسحاق اور اختلاف کیا ہے اہل علم نے قرأت میں نماز کسوف کے سو بعض نے کہا کہ چپکے سے پڑھے قراءت دن کو اور کہا بعض نے جہر کرے جیسا جہر کرتے ہیں عیدین میں یا جمعہ میں اور یہی کہتے ہیں مالک اور احمد اور اسحاق کہ جہر کرے اس میں اور کہا شافعی نے جہر نہ کرے اور صحیح ہوئی ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے دونوں حدیثیں ایک یہ کہ کیے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے چار رکوع اور چار سجدے دوسرے یہ کہ کئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے چھ رکوع اور چار سجدے اور یہ جائز ہے علماء کے نزدیک کہ بقدر کسوف کے پڑھے اگر کسوف دیر تک رہا تو کرے چھ رکوع اور چار سجدہ یا کرے چار رکوع اور چار سجدہ اور طول کرے قرأت میں یہ بھی جائز ہے' اور ہمارے لوگوں کے نزدیک چاند گہن اور سورج گہن دونوں میں نماز جماعت سے پڑھے۔

❀❀❀❀

(٥٦١) عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا قَالَتْ: خَسَفَتِ الشَّمْسُ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَصَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بِالنَّاسِ فَأَطَالَ الْقِرَاءَةَ، ثُمَّ رَكَعَ فَأَطَالَ الرُّكُوْعَ، ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ فَأَطَالَ الْقِرَاءَةَ، وَهِيَ دُوْنَ الْأُوْلٰى، ثُمَّ رَكَعَ فَأَطَالَ الرُّكُوْعَ، وَهِيَ دُوْنَ الْأَوَّلِ، ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ فَسَجَدَ ثُمَّ فَعَلَ ذٰلِكَ فِي الرَّكْعَةِ الثَّانِيَةِ. (صحیح) ((جز صلاۃ الکسوف)) صحیح ابی داؤد (١٠٧١)

ترجمہ: روایت ہے عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہا انہوں نے کہ خسوف ہوا آفتاب کا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں سو پڑھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کے ساتھ اور لمبا کیا رکوع کو پھر اٹھایا سر اپنا پھر دراز کیا قرأت کو اور یہ قرأت کم تھی پہلی قرأت سے پھر رکوع کیا اور دراز کیا رکوع کو اور وہ پہلے رکوع سے کم تھا۔ پھر اٹھایا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سر اپنا اور سجدہ کیا پھر کیا دوسری رکعت میں بھی ایسا ہی۔

فائدہ: کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور اسی کے قائل ہیں شافعی اور احمد اور اسحاق کہتے ہیں چار رکوع اور چار سجدہ یعنی دو رکعت میں چار رکوع کرے اور دو رکعت کے چار ہی سجدہ ہوتے ہیں کہتے ہیں شافعی کہ پڑھے پہلی بار سورۂ فاتحہ اور سورۂ بقرہ کے برابر قرأت کرے چپکے چپکے اگر دن کو پڑھتا ہے یعنی سورج گہن میں پھر رکوع کرے بہت دراز قرأت کے برابر پھر اللہ اکبر کہہ کر سر اٹھائے اور سیدھا کھڑا ہو اور پھر فاتحہ پڑھ کر آلِ عمران کے برابر قرأت کرے پھر رکوع کرے اسی قرأت کے برابر پھر اٹھائے سر اور کہے سمع اللہ لمن حمدہ پھر دو سجدے کرے اچھی طرح اور ٹھہرے ایک سجدے میں جتنا ٹھہرا تھا رکوع میں پھر کھڑا ہو کر سورۂ فاتحہ پڑھے اور سورۂ نساء کے برابر قرأت کرے پھر اسی قدر رکوع میں ٹھہرے پھر اللہ اکبر کہہ کر سر اٹھائے اور سیدھا کھڑا ہو کر پھر قرأت کرے سورۂ مائدہ کے برابر یعنی بعد فاتحہ کے پھر رکوع کرے اسی قدر پھر سمع اللہ لمن حمدہ کہہ کر سر اٹھائے اور سجدہ کرے پھر التحیات پڑھ کر سلام پھیر لے۔

❀❀❀❀

٧۔ بَابُ : كَيف الْقِرَاءَ ة فِي الْكُسُوفِ؟

نماز کسوف میں قراءت کیسے کی جائے؟

(٥٦٢) عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ قَالَ: صَلّٰى بِنَا النَّبِيُّ ﷺ فِيْ كُسُوْفٍ لَا نَسْمَعُ لَهُ صَوْتًا. (ضعيف) المشكاة (١٤٩٠) تعليق على صحيح ابن خزيمة (١٣٩٧) ضعيف أبي داود (٢١٦) ((جزء الكسوف)) ((تمام المنة))

اس میں ثعلبہ بن عباد راوی مجہول ہے۔ اس کو بعض محققین نے حسن اور ابن خزیمہ، ابن حبان، حاکم اور ذہبی نے صحیح کہا ہے۔

ترجمہ: روایت ہے سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ سے کہ نماز پڑھی رسول اللہ ﷺ نے ہمارے ساتھ کسوف کی اور ہم نہیں سنتے تھے ان کی کچھ آواز۔

فائدہ: اس باب میں عائشہ رضی اللہ عنہا سے بھی روایت ہے کہا ابو عیسیٰ نے حدیث سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ کی حسن ہے صحیح ہے غریب ہے اور بعض لوگوں نے اہل علم سے اسی کو اختیار کیا ہے یعنی قرأت سری کو اور یہی قول ہے شافعی کا۔

❀❀❀❀

(٥٦٣) عَنْ عَائِشَةَ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ صَلّٰى صَلٰوةَ الْكُسُوفِ وَجَهَرَ بِالْقِرَاءَ ةِ فِيهَا.

(اسناده صحيح) صحيح ابى داؤد (١٠٧٤)

ترجمہ: روایت ہے امّ المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ نبی ﷺ نے پڑھی نماز کسوف کی اور جہر کیا قرأت میں۔

فائدہ: کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور روایت کیا ابو اسحاق فزاری نے سفیان بن حسین سے اسی کی مانند اور اسی حدیث کے قائل ہیں مالک اور احمد اور اسحاق۔

❀❀❀❀

٨۔ بَابُ : مَا جَآءَ فِيْ صَلٰوةِ الْخَوفِ

خوف کے وقت نماز پڑھنے کے بیان میں

(٥٦٤) عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ صَلّٰى صَلٰوةَ الْخَوْفِ بِإِحْدَى الطَّائِفَتَيْنِ رَكْعَةً وَالطَّائِفَةُ الْأُخْرٰى مَوَاجِهَةُ الْعَدُوِّ ثُمَّ انْصَرَفُوْا فَقَامُوْا فِيْ مَقَامِ أُولٰئِكَ وَجَاءَ أُولٰئِكَ فَصَلّٰى بِهِمْ رَكْعَةً أُخْرٰى، ثُمَّ سَلَّمَ عَلَيْهِمْ فَقَامُوْا هٰؤُلَاءِ فَقَضَوْا رَكْعَتَهُمْ، وَقَامَ هٰؤُلَاءِ فَقَضَوْا رَكْعَتَهُمْ.

(اسناده صحيح . الارواء : ٣/ ٥٠) صحيح ابى داؤد (١١٣٢) ((التعليقات الجياد))

ترجمہ: روایت ہے سالم سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے کہ نبی ﷺ نے پڑھی نماز خوف کی ایک رکعت ایک گروہ کے ساتھ اور دوسرا گروہ سامنے رہا دشمن کے پھر گیا یہ گروہ یعنی جس نے ایک رکعت پڑھی تھی اور کھڑا ہوا ان کی جگہ یعنی دشمن کے

مقابلہ میں اور آیا وہ گروہ اور پڑھی آپ ﷺ نے ان کے ساتھ ایک رکعت پھر سلام پھیر دیا آپ ﷺ نے ان پر اور کھڑے ہوئے یہ لوگ اور پڑھ لی اپنی ایک رکعت اور کھڑا ہوا وہ دوسرا گروہ اور پڑھ لی انہوں نے بھی ایک رکعت یعنی ایک رکعت ہر گروہ کی آپ ﷺ کے ساتھ ہوئی اور ایک جدا۔

فائدہ : اس باب میں جابر اور حذیفہ اور زید بن ثابت اور ابن عباس اور ابو ہریرہ اور ابن مسعود اور ابو بکرہ اور سہل بن ابی حثمہ اور ابو عیاش زرقی رضی اللہ عنہم سے بھی روایت ہے اور نام ابو عیاش کا زید بن صامت ہے کہا ابو عیسیٰ نے اور گئے ہیں مالک بن انس صلوٰۃ خوف میں سہل بن ابی حثمہ کی حدیث کی طرف اور یہی قول ہے شافعی کا اور کہا احمد نے مروی ہے نبی ﷺ سے صلوٰۃ خوف کئی طرح پر اور نہیں جانتا میں اس باب میں صحیح مگر ایک حدیث اور کہا وہ حدیث سہیل بن ابی حثمہ کی ہے اور ایسا ہی کہا اسحاق بن ابراہیم نے کہ نماز خوف میں بہت روایتیں ثابت ہیں رسول اللہ ﷺ سے اور تجویز کیا انہوں نے کہ جو مروی ہے رسول اللہ ﷺ سے سب طرح جائز ہے اور یہ خوف کے موافق ہے یعنی جیسا موقعہ ہو ویسا بجا لائے اور کہا اسحاق نے ہم فضیلت نہیں دیتے سہل بن ابی حثمہ کی حدیث کو اور حدیثوں پر اور حدیث ابن عمر رضی اللہ عنہما کی حسن ہے صحیح ہے اور روایت کیا ہے موسیٰ بن عقبہ نے نافع سے انہوں نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے انہوں نے نبی ﷺ سے مانند اوپر کی حدیث کے۔

❀❀❀❀

(٥٦٥) عَنْ سَهْلِ بْنِ أَبِي حَثْمَةَ أَنَّهُ قَالَ فِي صَلٰوةِ الْخَوْفِ، قَالَ: **يَقُوْمُ الْإِمَامُ مُسْتَقْبِلَ الْقِبْلَةِ وَتَقُوْمُ طَآئِفَةٌ مِّنْهُمْ مَعَهُ، وَطَآئِفَةٌ مِّنْ قِبَلِ الْعَدُوِّ وُجُوْهُهُمْ إِلَى الْعَدُوِّ، فَيَرْكَعُ بِهِمْ رَكْعَةً، وَ يَرْكَعُوْنَ لِأَنْفُسِهِمْ رَكْعَةً، وَيَسْجُدُوْنَ لِأَنْفُسِهِمْ سَجْدَتَيْنِ فِي مَكَانِهِمْ، ثُمَّ يَذْهَبُوْنَ إِلٰى مَقَامِ أُولٰئِكَ وَيَجِيْءُ أُولٰئِكَ فَيَرْكَعُ بِهِمْ رَكْعَةً وَيَسْجُدُ بِهِمْ سَجْدَتَيْنِ فَهِيَ لَهُ ثِنْتَانِ وَلَهُمْ وَاحِدَةٌ ثُمَّ يَرْكَعُوْنَ رَكْعَةً وَيَسْجُدُوْنَ سَجْدَتَيْنِ.** (صحيح) التعليق على ابن خزيمة (١٣٥٦، ١٣٥٧، ١٣٦٠) صحيح أبي داود (١١٢٦)

ترجمہ: روایت ہے سہل بن ابی حثمہ سے کہ کہا کھڑا ہو امام سامنے قبلے کے نمازِ خوف میں اور ایک جماعت کھڑی ہو اس کے ساتھ اور دوسری جماعت دشمن کی طرف رہے کہ منہ ان کے دشمن کی طرف ہوں اور پڑھے امام ایک رکعت جماعت کے ساتھ اور دوسری رکعت وہ جماعت اپنی آپ پڑھ لے اور دو سجدے بھی کر لیں اسی جگہ میں پھر جائیں اس جماعت کی جگہ میں اور آئیں وہ لوگ اور پڑھے امام ان کے ساتھ ایک رکعت اور دو سجدے کرے تو امام کی یہ دوسری رکعت ہے اور اس جماعت کی پہلی رکعت پھر پڑھ لیں یہ ایک رکعت اور دو سجدے کر لیں۔

فائدہ : کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور نہیں مرفوع کیا اس کو یحییٰ بن سعید انصاری نے قاسم بن محمد کی روایت سے

اور ایسا ہی روایت کیا اس کو یحییٰ بن سعید انصاری کے اصحاب نے موقوفاً اور مرفوع کیا اس کو شعبہ نے عبدالرحمٰن بن قاسم بن محمد کی روایت سے اور روایت کی مالک بن انس نے یزید بن رومان سے انہوں نے صالح بن خوات سے انہوں نے ایک شخص سے کہ نماز خوف پڑھ چکا تھا رسول اللہ ﷺ کے ساتھ پس ذکر کی اوپر کی حدیث کے مانند کہا ابوعیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور یہی کہتے ہیں مالک اور شافعی اور احمد اور اسحاق اور مروی ہے کئی لوگوں سے کہ نبی ﷺ نے پڑھی ایک ایک رکعت ایک ایک گروہ کے ساتھ تو ہوئیں نبی ﷺ کی دو رکعتیں اور ان کی ایک ایک رکعت۔

❀❀❀❀

(٥٦٦) عَنْ سَهْلِ بْنِ أَبِي حَثْمَةَ ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ : بِمِثْلِ حَدِيْثِ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ الْأَنْصَارِيِّ ، وَ قَالَ لِي يَحْيٰى : اكْتُبْهُ إِلَى جَنْبِهِ ، وَ لَسْتُ أَحْفَظُ الْحَدِيْثَ ؛ وَلٰكِنَّهُ مِثْلُ حَدِيْثِ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ الْأَنْصَارِيِّ.

ترجمہ: روایت ہے سہل بن ابی حثمہ سے انہوں نے نبی ﷺ سے یحییٰ بن سعید انصاری کی حدیث کی مانند۔ اور کہا مجھے یحییٰ بن سعید نے اس حدیث کو لکھ دو اس کے بازو میں اور میں اس حدیث کو بخوبی یاد نہیں رکھتا ہوں لیکن وہ مثل یحییٰ بن سعید انصاری کے ہے۔

❀❀❀❀

(٥٦٧) عَنْ صَالِحِ بْنِ خَوَّاتٍ عَمَّنْ صَلَّى مَعَ النَّبِيِّ ﷺ صَلَاةَ الْخَوْفِ فَذَكَرَهُ نَحْوَهُ.

ترجمہ: روایت ہے صالح بن خوات سے انہوں نے ایک شخص سے کہ نماز خوف پڑھ چکا تھا نبی ﷺ کے ساتھ پس ذکر کیا اوپر کی حدیث کی مانند۔

٩۔ بَابُ : مَا جَآءَ فِيْ سُجُوْدِ الْقُرْاٰنِ

قرآن کے سجدوں کے بیان میں

(٥٦٨) عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ قَالَ : سَجَدْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِحْدٰى عَشْرَةَ سَجْدَةً مِنْهَا الَّتِيْ فِي النَّجْمِ.

(ضعیف) ضعیف ابی داؤد (٢٣٨، ٢٣٩) اس میں عمر دمشقی کو حافظ ابن حجر نے مجہول قرار دیا ہے۔ تقریب (٢/٥٤)

ترجمہ: روایت ہے ابودرداء رضی اللہ عنہ سے کہا گیارہ سجدے کیے میں نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ کہ سورۂ نجم کا سجدہ بھی اس میں تھا۔

فائدہ : اس باب میں ابن عباس اور ابوہریرہ اور ابن مسعود اور زید بن ثابت اور عمرو بن العاص رضی اللہ عنہم سے بھی روایت ہے۔ کہا ابوعیسیٰ نے حدیث ابوالدرداء کی غریب ہے نہیں جانتے ہم اس کو مگر روایت سے سعید بن ابو ہلال کی کہ وہ روایت کرتے ہیں عمرو دمشقی سے روایت کی ہم سے عبداللہ بن عبدالرحمٰن نے ان سے عبداللہ بن صالح نے ان سے لیث بن سعد نے ان سے خالد بن

یزید نے ان سے سعید بن ابوہلال نے ان سے عمر نے ان سے ابن حیان دمشقی نے کہا سنا میں نے ایک خبر دینے والے سے کہ خبر دی اس نے مجھ کو ام درداء رضی اللہ عنہا سے کہ کہا ابو درداء رضی اللہ عنہ نے: گیارہ سجدے کیے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اسی میں تھا وہ جو سورۂ نجم میں ہے اور یہ حدیث زیادہ صحیح ہے سفیان بن وکیع کی روایت سے جو مروی ہے عبداللہ بن وہب سے۔

❀❀❀❀

(٥٦٩) عَنْ عُمَرَ، وَهُوَ ابْنُ حَيَّانَ الدِّمَشْقِيُّ قَالَ : سَمِعْتُ مُخْبِرًا يُخْبِرُنِي، عَنْ أُمِّ الدَّرْدَاءِ، عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ نَحْوَهُ بِلَفْظِهِ. (ضعيف) [المصدر نفسه] اس میں عمر الدمشقی راوی مجہول ہے۔

ترجمہ: روایت ہے عمر سے اور وہ ابن حیان الدمشقی ہیں کہتے ہیں میں نے سنا ایک خبر دینے والے سے کہ خبر دی اس نے مجھے ام درداء رضی اللہ عنہا انہوں نے ابوالدرداء رضی اللہ عنہ سے وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں انہیں الفاظ کے ساتھ۔

١٠ ـ بَابُ : مَا جَاءَ فِي خُرُوجِ النِّسَآءِ إِلَى الْمَسَاجِدِ

عورتوں کے مسجدوں میں جانے کے بیان میں

(٥٧٠) عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ: كُنَّا عِنْدَ ابْنِ عُمَرَ فَقَالَ : قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ : ((ائْذَنُوا لِلنِّسَاءِ بِاللَّيْلِ إِلَى الْمَسَاجِدِ)) فَقَالَ ابْنُهُ : وَاللّٰهِ لَا نَأْذَنُ لَهُنَّ يَتَّخِذْنَهُ دَغَلًا، فَقَالَ : فَعَلَ اللّٰهُ بِكَ وَ فَعَلَ، أَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ وَتَقُولُ: لَا نَأْذَنُ لَهُنَّ؟. (صحيح) صحيح أبي داود (٥٧٧)

ترجمہ: روایت ہے مجاہد سے کہا ہم تھے ابن عمر رضی اللہ عنہما کے پاس کہ کہا انہوں نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اجازت دو عورتوں کو رات کے وقت مسجدوں میں جانے کی سو کہا عبداللہ بن عمر کے بیٹے نے قسم ہے اللہ کی ہم اجازت نہ دیں گے ان کو حیلہ بنائیں گی وہ فساد کا یعنی مسجدوں میں جانے کو فساد کا بہانہ ٹھہرائیں گی تو کہا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے ایسا کرے اللہ تجھ کو اور ویسا یعنی بددعا کہتا ہوں میں کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اور تو کہتا ہے میں اجازت نہ دوں گا۔

فائدہ: اس باب میں ابوہریرہ اور زید بن خالد اور زینب رضی اللہ عنہم سے روایت ہے جو بیوی ہے عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی کہا ابوعیسیٰ نے حدیث ابن عمر رضی اللہ عنہما کی حسن ہے صحیح ہے۔

❀❀❀❀

١١ ـ بَابُ : مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ الْبُزَاقِ فِي الْمَسْجِدِ

مسجد میں تھوکنے کی کراہت کے بیان میں

(٥٧١) عَنْ طَارِقِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ الْمُحَارِبِيِّ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ : ((إِذَا كُنْتَ فِي الصَّلٰوةِ فَلَا تَبْزُقْ

عَنْ یَمِیْنِكَ، وَلٰكِنْ خَلْفَكَ أَوْ تِلْقَاءَ شِمَالِكَ، أَوْ تَحْتَ قَدَمِكَ الْيُسْرٰى)).

(صحيح) الروض (٣٦٢) صحيح ابى داؤد (٤٩٧) الصحيحة (١٢٢٣)

ترجمہ: روایت ہے طارق بن عبداللہ سے کہا فرمایا رسول اللہ ﷺ نے جب ہو تو نماز میں تو نہ تھوک اپنی سیدھی طرف مگر پیچھے یا بائیں طرف یا نیچے بائیں طرف پیر کے۔

فائدہ : اس باب میں ابوسعید اور ابن عمر اور انس اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہم سے روایت ہے کہا ابوعیسیٰ نے حدیث طارق کی حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے علماء کا سنا میں نے جارود سے کہتے تھے سنا میں نے وکیع سے کہتے تھے جھوٹ نہیں بولا ربعی بن خراش نے اسلام میں کبھی اور کہا عبدالرحمٰن بن مہدی نے سب سے زیادہ ثابت کوفے میں منصور بن معتمر تھے۔

❀❀❀❀

(٥٧٢) عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((اَلْبُزَاقُ فِي الْمَسْجِدِ خَطِيْئَةٌ وَكَفَّارَتُهَا دَفْنُهَا)). (صحيح . الروض النضير : ٤٨) صحيح ابى داؤد (٤٩٤)

ترجمہ: روایت ہے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے کہا فرمایا رسول اللہ ﷺ نے تھوکنا مسجد میں گناہ ہے اور کفارہ اس کا دفن کرنا ہے یعنی تھوک کو دبا دینا۔

فائدہ : کہا ابوعیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

❀❀❀❀

١٢ ۔ بَابُ : مَا جَاءَ فِي السَّجْدَةِ فِي ﴿ إِذَا السَّمَآءُ انْشَقَّتْ ﴾ وَ ﴿ اِقْرَأْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِيْ خَلَقَ ﴾

سورہ انشقاق اور سورۂ علق میں سجدہ کرنے کے بیان میں

(٥٧٣) عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ: سَجَدْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فِيْ ﴿ اِقْرَأْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِيْ خَلَقَ ﴾ وَ ﴿ إِذَا السَّمَآءُ انْشَقَّتْ ﴾ . (صحيح) ابن ماجه (١٠٥٨) صحيح ابى داؤد (١١٦٩)

ترجمہ: روایت ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہا سجدہ کیا ہم نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ سورۂ اِقْرَأْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِيْ خَلَقَ اور اذا لسماء انشقت میں۔

فائدہ : روایت کی ہم سے قتیبہ نے انہوں نے سفیان سے انہوں نے یحییٰ بن سعید سے انہوں نے ابوبکر محمد بن عمرو بن حزم سے انہوں نے عمر بن عبدالعزیز سے انہوں نے ابوبکر بن عبدالرحمٰن بن حارث بن ہشام سے انہوں نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے انہوں نے

نبی ﷺ سے اوپر کی حدیث کے مانند اور اس حدیث میں چار تابعین ہیں کہ روایت کرتے ہیں ایک دوسرے سے کہا ابوعیسیٰ نے حدیث حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے اکثر اہل علم کا کہتے ہیں کہ سجدہ ہے اذالسماء انشقت اور اقرأ باسم ربك الذى خلق میں۔

❀❀❀❀

(٥٧٤) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ مِثْلَهُ. صحيح ابى داؤد (١١٦٩)

ترجمہ: روایت ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے وہ روایت کرتے ہیں نبی ﷺ سے اوپر کی حدیث کے مانند۔

١٣ ـ بَابُ: مَا جَاءَ فِي السَّجْدَةِ فِي النَّجْمِ

سورۃ النجم میں سجدہ کرنے کے بیان میں

(٥٧٥) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: سَجَدَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ فِيهَا. يَعْنِي النَّجْمَ. وَالْمُسْلِمُونَ وَالْمُشْرِكُونَ وَالْجِنُّ وَالْإِنْسُ. (صحيح) ((نصب المجانيق لنسف قصة الغرانيق)) (ص ١٨ و ٢٥ و ٣١)

ترجمہ: روایت ہے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہ سجدہ کیا رسول اللہ ﷺ نے اس میں یعنی سورۃ النجم میں اور سجدہ کیا مسلمانوں اور مشرکوں اور جنوں اور آدمیوں نے۔

فائدہ: اس باب میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ اور ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہا ابوعیسیٰ نے حدیث ابن عباس رضی اللہ عنہما کی حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے بعض اہل علم کا کہ سجدہ کرنا چاہیے سورۃ النجم میں اور کہا بعض علمائے صحابہ وغیرہم نے کہ مفصل میں کوئی سجدہ ہی نہیں اور یہی قول ہے مالک بن انس کا اور قول اوّل صحیح ہے اور اسی کے قائل ہیں سفیان ثوری اور ابن مبارک اور شافعی اور احمد اور اسحاق۔

❀❀❀❀

١٤ ـ بَابُ: مَا جَاءَ مَنْ لَمْ يَسْجُدْ فِيهِ

اس کے بیان میں جو سورۃ النجم میں سجدہ نہ کرے

(٥٧٦) عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ ﷺ قَالَ: قَرَأْتُ عَلَى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ النَّجْمَ فَلَمْ يَسْجُدْ فِيهَا.
(صحيح) صحيح ابى داؤد (١٢٦٤)

ترجمہ: روایت ہے زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے کہا پڑھی میں نے رسول اللہ ﷺ کے آگے سورۂ والنجم سو سجدہ نہیں کیا آپ ﷺ نے اس میں۔

فائدہ : کہا ابوعیسیٰ نے حدیث زید بن ثابت کی حسن ہے صحیح ہے اور تاویل کی بعض نے اہل علم سے اس حدیث میں کہ سجدہ نہ کیا اس واسطے رسول اللہ ﷺ نے کہ جب زید بن ثابت نے پڑھی سورۂ والنجم تو انہوں نے بھی سجدہ نہ کیا اس لیے کہ جب قاری سجدہ نہ کرے تو سامع پر بھی واجب نہیں اور بعض نے کہا سجدہ واجب ہے اس پر جو سنے اور کبھی رخصت نہیں دی ہے اس کے ترک کی اور کہا کہ جب سنا آدمی نے اور اس کو وضو نہیں تو جب وضو کرے تب سجدہ کرے اور یہی قول ہے سفیان اور اہل کوفہ کا اور یہی کہتے ہیں اسحاق اور کہا بعض نے سجدہ اس کے لیے ہے کہ جو ثواب کا ارادہ کرے یعنی ترک سجدہ کا بھی جائز ہے اور سجدہ کرنا مستحب ہے اور سند پکڑی ہے انہوں نے اس حدیث کو کہ زید بن ثابت نے کہا پڑھی میں نے نبی ﷺ کے آگے سورۂ والنجم اور سجدہ نہ کیا پس کہتے ہیں وہ لوگ کہ اگر سجدہ واجب ہوتا تو آنحضرت ﷺ نہ چھوڑتے زید کو بے سجدہ کروائے اور سند لائے ہیں اس حدیث کو بھی کہ پڑھی حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے سجدہ کی آیت پھر اترے منبر سے اور سجدہ کیا پھر پڑھی دوسرے جمعے میں وہی آیت سو مستعد ہوئے لوگ سجدہ کو فرمایا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے یہ سجدہ فرض نہیں ہم پر مگر ہم جب چاہیں تو کر لیں تو سجدہ نہ کیا اور بعض اسی طرف گئے ہیں یعنی یہ واجب نہیں اور یہی قول ہے شافعی اور احمد کا۔

❀ ❀ ❀ ❀

۱۵ ۔ بَابُ : مَا جَآءَ فِي السَّجْدَةِ فِي صٓ

سورۂ صٓ میں سجدہ کرنے کے بیان میں

(۵۷۷) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَسْجُدُ فِيْ صٓ. قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: وَلَيْسَتْ فِيْ عَزَائِمِ السُّجُوْدِ. (صحيح) صحيح ابي داؤد (۱۲۷۰)

ترجمہ: روایت ہے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہا انہوں نے دیکھا میں نے رسول اللہ ﷺ کو سجدہ کرتے ہوئے سورۂ ص پڑھ کر کہا ابن عباس رضی اللہ عنہما نے اور یہ کچھ واجب سجدوں میں نہیں ہے۔

فائدہ : کہا ابوعیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور اختلاف ہے علمائے صحابہ وغیرہم کا اس میں سو کہا بعض نے سجدہ کرے اور یہی قول ہے سفیان اور ابن مبارک اور شافعی اور احمد اور اسحاق کا اور کہا بعض نے وہ توبہ ہے نبی کی یعنی داؤد علیہ السلام کی اور نہیں واجب وہاں سجدہ۔

۱۶ ۔ بَابُ : مَا جَاءَ فِي السَّجْدَةِ فِي الْحَجِّ

سورۂ حج میں سجدہ کرنے کے بیان میں

(۵۷۸) عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ: قُلْتُ : يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! فُضِّلَتْ سُوْرَةُ الْحَجِّ بِأَنَّ فِيْهَا سَجْدَتَيْنِ؟ قَالَ:

((نَعَمْ وَمَنْ لَمْ يَسْجُدْهُمَا فَلَا يَقْرَأْهُمَا)). (صحيح . المشكاة : ١٠٣٠) صحيح ابي داؤد (١٢٦٥)

ترجمہ: روایت ہے عقبہ بن عامر سے کہا انہوں نے عرض کیا میں نے رسول اللہ ﷺ سے فضیلت دی گئی سورۂ حج کو اور سورتوں پر اس لیے کہ اس میں دو سجدے ہیں فرمایا آپ ﷺ نے ہاں اور جس کو سجدہ نہ کرنا ہو وہ اس کو نہ پڑھے۔

فائدہ: کہا ابوعیسیٰ نے اس حدیث کی اسناد قوی نہیں اور اختلاف ہے علماء کا اس میں اور مروی ہے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ اور ان کے بیٹے سے کہ کہا فضیلت دی گئی ہے سورۂ حج اس لیے کہ اس میں دو سجدے ہیں اور یہی کہتے ہیں ابن مبارک اور شافعی اور احمد اور اسحاق اور بعض نے اس میں ایک ہی سجدہ کہا ہے اور یہی قول ہے سفیان ثوری اور مالک اور اہل کوفہ کا۔

١٧۔ بَابُ : مَا جَاءَ مَا يَقُوْلُ فِيْ سُجُوْدِ الْقُرْاٰنِ

ان دعاؤں کے بیان میں جو قرآنی سجدوں میں پڑھی جائیں

(٥٧٩) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: جَآءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ إِنِّيْ رَأَيْتُنِي اللَّيْلَةَ وَأَنَا نَائِمٌ كَأَنِّيْ أُصَلِّيْ خَلْفَ شَجَرَةٍ فَسَجَدْتُ فَسَجَدَتِ الشَّجَرَةُ لِسُجُوْدِيْ، فَسَمِعْتُهَا وَهِيَ تَقُوْلُ: أَللّٰهُمَّ اكْتُبْ لِيْ بِهَا عِنْدَكَ أَجْرًا، وَضَعْ عَنِّيْ بِهَا وِزْرًا، وَاجْعَلْهَا لِيْ عِنْدَكَ ذُخْرًا، وَتَقَبَّلْهَا مِنِّيْ كَمَا تَقَبَّلْتَهَا مِنْ عَبْدِكَ دَاوُدَ. قَالَ الْحَسَنُ : قَالَ لِي ابْنُ جُرَيْجٍ : قَالَ لِيْ جَدُّكَ : قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ : فَقَرَأَ النَّبِيُّ ﷺ سَجْدَةً ثُمَّ سَجَدَ. قَالَ : فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ : فَسَمِعْتُهُ وَهُوَ يَقُوْلُ مِثْلَ مَا أَخْبَرَهُ الرَّجُلُ، عَنْ قَوْلِ الشَّجَرَةِ. (حسن) المشكاة (١٠٣٦) الصحيحة (٢٧١٠)

ترجمہ: روایت ہے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہ آیا ایک شخص نبی ﷺ کے پاس سو کہا اس نے یا رسول اللہ ﷺ میں نے اپنے تئیں خواب میں دیکھا اور میں سوتا تھا گویا کہ میں نماز پڑھ رہا ہوں ایک درخت کے پیچھے سو میں نے سجدہ کیا اور درخت نے بھی میرے سجدے کے ساتھ ہی سجدہ کیا اور سنا میں نے اس سے اللهم سے عبدك داؤد تک اور معنی اس دعا کے یہ ہیں یا اللہ لکھ میرے لیے اس سجدے کا ثواب اور گھٹا دے اس کے سبب سے میرے گناہ اور رکھ اس سجدے کو میرے لیے ذخیرہ اور قبول کر مجھ سے جیسا قبول کیا تو نے اپنے غلام داؤد سے کہا حسن نے کہا ابن جریج نے کہ کہا مجھ سے تمہارے دادا نے کہ کہا ابن عباس رضی اللہ عنہما نے پڑھی نبی ﷺ نے آیت سجدے کی پھر سجدہ کیا اور سنا میں نے کہ کہتے تھے اس کی مثل جو خبر دی تھی اس شخص نے درخت کی دعا کی یعنی وہ ہی دعا پڑھتے تھے جو اوپر مذکور ہوئی۔

فائدہ: اس باب میں ابوسعید سے بھی روایت ہے کہا ابوعیسیٰ نے یہ حدیث غریب ہے ابن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت سے اور ان کی روایت سے ہم نہیں جانتے مگر اسی سند سے۔

(۵۸۰) عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ فِي سُجُودِ الْقُرْاٰنِ بِاللَّيْلِ: ((سَجَدَ وَجْهِي لِلَّذِي خَلَقَهُ وَشَقَّ سَمْعَهُ وَبَصَرَهُ بِحَوْلِهِ وَقُوَّتِهِ)). (صحیح عند الالبانی) صحیح ابی داؤد (۱۲۷۳) قال بعض الناس اسناده ضعیف۔

ترجمہ: روایت ہے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ رسول اللہ ﷺ کہتے قرآن کے سجدے میں رات کو یہ دعا سجد وجھی سے آخر تک اور معنی اس کے یہ ہیں کہ سجدہ کیا میرے منہ نے اس کو جس نے پیدا کیا میرے منہ کو اور چیرا کان اس کا اور آنکھ اس کی سجدہ کیا اس کی قوت اور توفیق سے۔ بعض محققین کہتے ہیں اس دعا کو سجدہ تلاوت کے ساتھ خاص کرنا صحیح نہیں یہ دعا مطلقاً ہر سجدہ میں پڑھی جا سکتی ہے۔ دیکھیں صحیح مسلم حدیث (۷۷۱) ابوداؤد حدیث رقم (۷۶۰)

فائدہ: کہا ابوعیسیٰ (امام ترمذی رحمہ اللہ) نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

❀❀❀❀

۱۸۔ بَابُ: مَا ذُكِرَ فِي مَنْ فَاتَهُ حِزْبُهُ مِنَ اللَّيْلِ فَقَضَاهُ بِالنَّهَارِ

اس بیان میں کہ جس کا رات کا وظیفہ رہ جائے تو وہ اسے دن میں پڑھ لے

(۵۸۱) عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ عَبْدِالْقَارِيِّ قَالَ: سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((مَنْ نَامَ عَنْ حِزْبِهِ أَوْ عَنْ شَيْءٍ مِنْهُ فَقَرَأَهُ مَا بَيْنَ صَلٰوةِ الْفَجْرِ وَصَلٰوةِ الظُّهْرِ كُتِبَ لَهُ كَأَنَّمَا قَرَأَهُ مِنَ اللَّيْلِ)). (صحیح) الروض (۷۳۵) التعلیق الرغیب (۱/۲۳۴) صحیح ابی داؤد (۱۱۸۶)

ترجمہ: روایت ہے عبدالرحمٰن بن عبدالقاری سے کہا انہوں نے سنا میں نے عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے کہتے تھے فرمایا رسول اللہ ﷺ نے جو سو گیا اور وظیفہ نہ پڑھا رات کا یا کچھ اس میں سے باقی رہ گیا پھر پڑھ لیا اس کو صبح اور ظہر کے بیچ میں تو لکھا جائے گا اس کے لیے گویا رات ہی کو پڑھا۔

فائدہ: کہا ابوعیسیٰ (امام ترمذیؒ) نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور ابوصفوان کا نام عبداللہ بن سعید مکی ہے اور روایت کی ان سے حمید نے اور بڑے لوگوں نے۔

۱۹۔ بَابُ: مَاجَآءَ مِنَ التَّشْدِيدِ فِي الَّذِي يَرْفَعُ رَأْسَهُ قَبْلَ الْإِمَامِ

جو رکوع یا سجدے میں امام سے پہلے سر اٹھائے اس کے متعلق وعید کے بیان میں

(۵۸۲) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ مُحَمَّدٌ ﷺ: ((أَمَا يَخْشَى الَّذِي يَرْفَعُ رَأْسَهُ قَبْلَ الْإِمَامِ أَنْ يُحَوِّلَ اللّٰهُ رَأْسَهُ رَأْسَ حِمَارٍ)). قَالَ قُتَيْبَةُ: قَالَ حَمَّادٌ: قَالَ لِي مُحَمَّدُ بْنُ زِيَادٍ: إِنَّمَا قَالَ: ((أَمَا يَخْشٰى)).

(صحیح) الارواء (۵۱۰) الروض (۱۰۷۵) صحیح ابی داؤد (۶۳۴)

ترجمہ: روایت ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہا فرمایا محمد ﷺ نے کیا ڈرتا نہیں وہ شخص جو اٹھا لیتا ہے سر اپنا امام کے پہلے یعنی رکوع میں یا سجدے میں اس بات سے کہ کر دے اللہ تعالیٰ اس کے سر کو گدھے کا سر۔ کہا قتیبہ نے کہا حماد نے کہا مجھ سے محمد بن زیاد نے کہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے نے کہا لفظ امایخشی۔

فائدہ: کہا ابو عیسیٰ (امام ترمذیؒ) نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور محمد بن زیاد بصری ہیں ثقہ ہیں اور کنیت ان کی ابو الحارث ہے۔

❀❀❀❀

۲۰۔ بَابُ : مَا جَآءَ فِي الَّذِيْ يُصَلِّي الْفَرِيْضَةَ ثُمَّ يَؤُمُّ النَّاسَ بَعْدَ ذٰلِكَ

اس کے بیان میں جو فرض نماز پڑھے پھر اس کے بعد لوگوں کی امامت کرے

(۵۸۳) عَنْ جَابِرِ عَبْدِاللّٰهِ: أَنَّ مُعَاذَ بْنَ جَبَلٍ كَانَ يُصَلِّيْ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ اَلْمَغْرِبَ ثُمَّ يَرْجِعُ إِلٰى قَوْمِهٖ فَيَؤُمُّهُمْ. (صحيح) صحيح أبي داود (٧٥٦)

ترجمہ: روایت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے کہ معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ مغرب کی نماز پڑھا کرتے تھے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ پھر جاتے اور امامت کرتے اپنی قوم کی۔

فائدہ: کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے ہم لوگوں کا یعنی شافعی اور احمد اور اسحاق کا کہتے ہیں جب امامت کرے آدمی کسی قوم کی اور فرض پڑھ چکا ہو وہ اس سے پہلے تو جو اس کے پیچھے پڑھے اس کی نماز جائز ہے اور سند لائے ہیں اسی حدیث کو جابر رضی اللہ عنہ کی جس میں قصہ مذکور ہوا معاذ رضی اللہ عنہ کا اور وہ حدیث صحیح ہے اور مروی ہے کئی سندوں سے انہیں جابر رضی اللہ عنہ سے اور مروی ہے ابو الدرداء سے کہ پوچھا ان سے کسی نے کہ ایک شخص آیا مسجد میں اور لوگ عصر پڑھتے تھے اور اس نے جانا ظہر ہے اور مل گیا وہ جماعت میں تو کہا ابو الدرداء نے نماز اس کی جائز ہے۔ مترجم کہتا ہے یہ قول یہاں اس واسطے لائے ہیں کہ جب اس صورت میں جو ابو الدرداء سے مذکور ہوئی نماز جائز ہے حالانکہ اس میں امام اور مقتدی کی نماز میں اختلاف ہے کہ مقتدی ظہر پڑھتا ہے اور امام عصر تو پہلی صورت میں بدرجہ اولیٰ جائز ہوگی کہ اس میں مقتدی اور امام کی نماز ایک تو ہے اگرچہ امام ایک بار پڑھ چکا ہے تو کیا ہوا انتہیٰ اور کہا ہے ایک قوم نے اہل کوفہ سے جب اقتداء کرے قوم ایسے امام کی جو عصر پڑھتا ہو اور قوم گمان کرے ظہر پڑھتا ہے تو نماز ان کی جائز نہیں اس لیے کہ اختلاف ہے امام اور مقتدی کی نماز میں۔

❀❀❀❀

۲۱۔ بَابُ : مَا ذُكِرَ فِي الرُّخْصَةِ فِي السُّجُوْدِ عَلَى الثَّوْبِ فِي الْحَرِّ وَالْبَرْدِ

اس بیان میں کہ گرمی اور سردی کی وجہ سے کپڑے پر سجدہ کرنا جائز ہے

(۵۸۴) عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: كُنَّا إِذَا صَلَّيْنَا خَلْفَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالظَّهَائِرِ سَجَدْنَا عَلٰى

ثِيَابِنَا اتِّقَاءَ الْحَرِّ. (صحيح) الارواء (٣١١) صحيح ابی داؤد (٦٦٦)

ترجمہ: روایت ہے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے کہا انہوں نے جب ہم نماز پڑھتے تھے نبی ﷺ کے پیچھے دوپہر کے وقت یعنی ظہر کی تو سجدہ کرتے تھے اپنے کپڑوں پر گرمی سے بچنے کو۔

فائدہ: کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور اس باب میں جابر بن عبداللہ اور ابن عباس رضی اللہ عنھم سے بھی روایت ہے اور روایت کی یہ حدیث وکیع نے بھی خالد بن عبدالرحمن سے۔

٢٢۔ بَابُ: مَا ذُكِرَ مِمَّا يُسْتَحَبُّ مِنَ الْجُلُوسِ فِي الْمَسْجِدِ بَعْدَ صَلٰوةِ الصُّبْحِ حَتّٰى تَطْلُعَ الشَّمْسُ

اس بیان میں کہ صبح کی نماز کے بعد مسجد میں طلوع آفتاب تک بیٹھنا مستحب ہے

(٥٨٥) عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا صَلَّى الْفَجْرَ قَعَدَ فِيْ مُصَلَّاهُ حَتّٰى تَطْلُعَ الشَّمْسُ. (صحيح) صحيح ابی داؤد (١١٧١)

ترجمہ: روایت ہے جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے کہ تھے نبی ﷺ جب نماز پڑھ چکتے صبح کی تو بیٹھے رہتے اپنی نماز کی جگہ میں طلوع آفتاب تک۔

فائدہ: کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

❀❀❀❀

(٥٨٦) عَنْ أَنَسٍ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَنْ صَلَّى الْفَجْرَ فِيْ جَمَاعَةٍ ثُمَّ قَعَدَ يَذْكُرُ اللّٰهَ حَتّٰى تَطْلُعَ الشَّمْسُ ثُمَّ صَلّٰى رَكْعَتَيْنِ كَانَتْ لَهُ كَأَجْرِ حَجَّةٍ وَ عُمْرَةٍ)) قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((تَامَّةٍ تَامَّةٍ تَامَّةٍ)). (حسن عند الالبانی. التعليق الرغيب: ١/ ١٦٤، ١٦٥. المشكاة: ٩٧١)

ترجمہ: روایت ہے انس رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے جو نماز پڑھے صبح کی جماعت سے پھر بیٹھا ذکر کرتا رہے اللہ تعالیٰ کا یہاں تک کہ نکلے آفتاب پھر پڑھے دو رکعت ہوگا اس کو ثواب مانند ایک حج اور ایک عمرے کے کہا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا رسول اللہ ﷺ نے پورا، پورا، پورا یعنی ثواب۔ (بعض محققین کہتے ہیں اس میں ابوظلال راوی ضعیف ہے۔ تقریب (۷۳۴۹))

فائدہ: کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اور پوچھا میں نے محمد بن اسماعیل بخاری سے حال ابوظلال کا تو کہا وہ مقارب الحدیث ہیں یعنی ان کی حدیثیں صحت کے قریب ہیں کہا محمد نے اور نام ان کا ہلال ہے۔

❀❀❀❀

٢٣۔ بَابُ : مَا ذُكِرَ فِي الْاِلْتِفَاتِ فِي الصَّلٰوةِ

نماز میں اِدھر اُدھر دیکھنے کے بیان میں

(٥٨٧) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ : أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ يَلْحَظُ فِي الصَّلٰوةِ يَمِيْنًا وشِمَالًا و يَلْوِيُ عُنُقَهُ خَلْفَ ظَهْرِهِ. (صحيح . المشكاة : ٩٩٨) وصححه ابن حبان واو رده الهيثمي في موارد الظمان (٥٣١)

ترجمہ: روایت ہے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہ رسول اللہ ﷺ گوشۂ چشم سے دیکھتے تھے نماز میں داہنے اور بائیں اور نہیں پھیرتے تھے گردن اپنی پیٹھ کے پیچھے۔

فائدہ : کہا ابوعیسیٰ نے یہ حدیث غریب ہے اور خلاف کیا ہے وکیع نے فضل بن موسیٰ کا اس روایت میں روایت کی ہم سے محمود بن غیلان نے کہا روایت کی ہم سے وکیع نے ان سے عبداللہ بن سعید بن ابوہند نے ان سے بعض اصحاب عکرمہ نے کہ نبی ﷺ گوشہ چشم سے دیکھتے تھے نماز میں پھر ذکر کی حدیث اوپر کی حدیث کی مانند اور اس باب میں انس رضی اللہ عنہ اور عائشہ رضی اللہ عنہا سے بھی روایت ہے۔

❀❀❀❀

(٥٨٨) عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ سَعِيْدِ بْنِ أَبِيْ هِنْدٍ ، عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِ عِكْرَمَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَلْحَظُ فِي الصَّلَاةِ. (صحيح) [انظر ما قبله]

ترجمہ: روایت ہے عبداللہ بن سعید بن ابوہند سے ان سے بعض اصحاب عکرمہ نے کہ نبی ﷺ نماز میں گوشہ چشم سے دیکھتے تھے نماز میں۔

(٥٨٩) عَنْ أَنَسٍ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : ((يَا بُنَيَّ إِيَّاكَ وَ الْاِلْتِفَاتَ فِي الصَّلٰوةِ فَإِنَّ الْاِلْتِفَاتَ فِي الصَّلٰوةِ هَلَكَةٌ فَإِنْ كَانَ لَابُدَّ فَفِي التَّطَوُّعِ لَا فِي الْفَرِيْضَةِ)). (ضعيف. التعليق الرغيب : ١/١٩١ . المشكاة : ٩٩٧) اس میں علی بن زید بن جدعان راوی ضعیف ہے۔ نیز سند میں انقطاع ہے۔

ترجمہ: روایت ہے انس رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے اے میرے بیٹے بچ تو گوشۂ چشم سے دیکھنے سے نماز میں اس واسطے کہ گوشہ چشم سے دیکھنا نماز میں ہلاکت ہے پھر اگر ضرور ہو تو نفل میں نہ فرض میں۔

فائدہ : کہا ابوعیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے۔

(٥٩٠) عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: سَأَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ عَنِ الْاِلْتِفَاتِ فِي الصَّلٰوةِ؟ قَالَ: ((هُوَ اخْتِلَاسٌ يَخْتَلِسُهُ الشَّيْطٰنُ مِنْ صَلٰوةِ الرَّجُلِ)). (صحيح . الارواء : ٣٧٠)

ترجمہ: روایت ہے امّ المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہا انہوں نے پوچھا میں نے رسول اللہ ﷺ سے ادھر ادھر دیکھنے کو نماز میں فرمایا

آپ ﷺ نے: یہ تو ایک اچک لینا ہے کہ اچک لیتا ہے شیطان آدمی کی نماز سے۔

فائدہ : کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے غریب ہے۔

❀❀❀❀

٢٤۔ بَابُ : مَا ذُكِرَ فِي الرَّجُلِ يُدْرِكُ الْإِمَامَ وَهُوَ سَاجِدٌ كَيْفَ يَصْنَعُ

اس بیان میں کہ جو شخص امام کو سجدے میں دیکھے تو کیا کرے؟

(٥٩١) عَنْ عَلِيٍّ، وَ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ، عَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى، عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَا: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((إِذَا أَتَى أَحَدُكُمُ الصَّلٰوةَ وَالْإِمَامُ عَلٰى حَالٍ فَلْيَصْنَعْ كَمَا يَصْنَعُ الْإِمَامُ)). (صحيح عند الالبانى. الصحيحة : ١١٨٨) صحيح ابى داؤد (٥٢٢) بعض محققین کہتے ہیں اس میں حجاج بن ارطاۃ ضعیف اور مدلس ہے۔

ترجمہ: روایت ہے علی اور عمرو بن مرہ سے وہ روایت کرتے ہیں ابن ابی لیلیٰ سے وہ معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے کہا علی اور معاذ رضی اللہ عنہما نے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے جب آئے کوئی تم سے نماز کو اور امام ہوئے کسی حال میں تو کرے جو کرتا ہے امام یعنی امام جس رکن میں ہو اسی میں شامل ہو جائے۔

فائدہ : کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے غریب ہے نہیں جانتے ہم کسی کو کہ مرفوع کیا ہو اس کو مگر اسی روایت سے اور اسی پر عمل ہے علماء کا کہ جب آئے آدمی اور امام سجدے میں ہو تو سجدہ کرے اور نہیں ملی اس کو یہ رکعت اگر فوت ہو گیا رکوع امام کے ساتھ اور اختیار کیا عبداللہ بن مبارک نے کہ سجدہ کرے امام کے ساتھ اور مروی ہے بعض سے کہا انھوں نے امید ہے کہ بخش دیا جائے آدمی اس سے پہلے کہ سر اٹھائے اس سجدے سے۔

❀❀❀❀

٢٥۔ بَابُ : كَرَاهِيَةِ أَنْ يَنْتَظِرَ النَّاسُ الْإِمَامَ وَهُمْ قِيَامٌ عِنْدَ افْتِتَاحِ الصَّلٰوةِ

اس بیان میں کہ نماز شروع ہونے کے وقت لوگوں کا کھڑے ہو کر امام کا انتظار کرنا مکروہ ہے

(٥٩٢) عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ أَبِي قَتَادَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ : ((إِذَا أُقِيمَتِ الصَّلٰوةُ فَلَا تَقُومُوا حَتّٰى تَرَوْنِي خَرَجْتُ)). (صحيح . الروض النضير : ١٨٣) صحيح أبى داود (٥٥٠)

ترجمہ: روایت ہے عبداللہ بن ابو قتادہ رضی اللہ عنہ سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے کہا فرمایا رسول اللہ ﷺ نے جب تکبیر ہو نماز کی تو کھڑے نہ ہو تم لوگ جب تک کہ دیکھ لو مجھ کو کہ میں نکلا۔

فائدہ : اس باب میں انس رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے اور روایت انس کی غیر محفوظ ہے کہا ابو عیسیٰ نے حدیث ابو قتادہ کی

حسن ہے صحیح ہے اور مکروہ کہا ہے ایک قوم نے علمائے صحابہ وغیرہم سے کھڑے کھڑے انتظار کرنا آدمیوں کا امام کے لیے اور کہا ہے بعض نے جب تکبیر ہوئے امام مسجد میں اور تکبیر ہوئے نماز کی تو کھڑے ہوں تو لوگ جب کہے مؤذن قد قامت الصلوٰۃ اور یہی قول ہے ابن مبارک کا۔

٢٦۔ بَابُ : مَا ذُكِرَ فِي الثَّنَاءِ عَلَى اللّٰهِ وَالصَّلٰوةُ عَلَى النَّبِيِّ قَبْلَ الدُّعَآءِ

اس بیان میں کہ دعا سے پہلے اللہ کی تعریف کرنی اور نبی ﷺ پر درود بھیجانا چاہیے

(٥٩٣) عَنْ عَبْدِاللّٰهِ ﷺ قَالَ: كُنْتُ أُصَلِّيْ وَالنَّبِيُّ ﷺ وَ أَبُوْبَكْرٍ وَ عُمَرُ مَعَهُ، فَلَمَّا جَلَسْتُ بَدَأْتُ بِالثَّنَاءِ عَلَى اللّٰهِ ثُمَّ الصَّلٰوةِ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ ثُمَّ دَعَوْتُ لِنَفْسِيْ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((سَلْ تُعْطَهُ، سَلْ تُعْطَهُ)). (حسن صحيح . صفة الصلاة ، تخريج المختارة : ٢٥٥ . المشكاة : ٩٣١) طبرانی الكبير (٩/٦١) رقم (٨٤١٤) والبيهقي في الكبرٰى (٢/١٥٣)

ترجمہ: روایت ہے عبداللہ سے کہا انہوں نے میں نماز پڑھتا تھا اور نبی ﷺ کے ساتھ تھے ابوبکر رضی اللہ عنہ اور عمر رضی اللہ عنہ پھر جب بیٹھا میں یعنی قعدہ اخیرہ میں پہلے تعریف کی اللہ کی پھر درود بھیجا نبی ﷺ پر پھر دعا کی میں نے اپنے لیے سو فرمایا نبی ﷺ نے: سوال کر دیا جائے گا، سوال کر دیا جائے گا، یعنی قبول ہوگی تیری دعا۔

فائدہ: اس باب میں فضالہ بن عبید سے بھی روایت ہے کہا ابوعیسیٰ نے حدیث عبداللہ کی حسن ہے صحیح ہے اور مروی ہے احمد بن حنبل سے وہ روایت کرتے ہیں یحییٰ بن آدم سے یہی حدیث اختصار کے ساتھ۔

٢٧۔ بَابُ : مَا ذُكِرَ فِي تَطْيِيْبِ الْمَسَاجِدِ

مسجدوں میں خوشبو کرنے کے بیان میں

(٥٩٤) عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: أَمَرَ النَّبِيُّ ﷺ بِبِنَاءِ الْمَسَاجِدِ فِي الدُّوْرِ وَأَنْ تُنَظَّفَ وَ تُطَيَّبَ.
(صحيح) المشكاة (٧١٧) صحيح ابی داؤد (٤٧٩)

ترجمہ: روایت ہے امّ المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہا انہوں نے حکم دیا نبی ﷺ نے مسجدیں بنانے کا محلوں میں اور یہ کہ صاف کی جائیں اور خوشبو دی جائیں۔

فائدہ: روایت کی ہم سے ہناد نے انہوں نے کہا روایت کی ہم سے عبدہ اور وکیع نے انہوں نے ہشام بن عروہ سے انہوں نے اپنے باپ سے کہ نبی ﷺ نے حکم دیا پھر ذکر کی حدیث مانند اوپر کی حدیث کے اور یہ زیادہ صحیح ہے پہلی۔ حدیث سے روایت کی ہم سے ابن عمر نے انہوں نے سفیان بن عیینہ سے انہوں نے ہشام بن عروہ سے انہوں نے اپنے باپ سے کہ حکم کیا رسول اللہ ﷺ نے

پھر ذکر کیا اوپر کی حدیث کی مانند اور کہا سفیان نے حکم کیا مسجدیں بنانے کا دوروں میں یعنی قبیلوں میں اور وہ جمع ہے دار کی۔

(۵۹۵) عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ ، عَنْ أَبِيهِ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ أَمَرَ. فَذَكَرَ نَحْوَهُ .

ترجمہ: روایت ہے ہشام بن عروہ سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے کہ نبی ﷺ نے حکم دیا' پھر ذکر کیا اوپر کی حدیث کی مانند۔

(۵۹۶) عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ ، عَنْ أَبِيهِ؛ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ أَمَرَ.

ترجمہ: روایت ہے ہشام بن عروہ سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے کہ نبی ﷺ نے حکم دیا۔

❀❀❀❀

۲۸۔ بَابُ : مَا جَآءَ أَنَّ صَلٰوةَ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ مَثْنٰى مَثْنٰى

اس بیان میں کہ نفل نماز رات اور دن کی دو دو رکعت ہے

(۵۹۷) عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ : ((صَلٰوةُ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ مَثْنٰى مَثْنٰى)).

(صحيح) الروض (۵۲۲) صحيح ابى داؤد (۱۱۷۲)

ترجمہ: روایت ہے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے وہ روایت کرتے ہیں نبی ﷺ سے کہ فرمایا آپ ﷺ نے نماز رات کی اور دن کی دو دو رکعت ہے۔

فائدہ : کہا ابوعیسیٰ نے اختلاف کیا ہے اصحاب شعبہ نے اس حدیث میں تو بعض نے مرفوع کیا اس کو یعنی یہ کہا کہ قول ہے رسول اللہ ﷺ کا اور بعض نے موقوف کیا یعنی قول ابن عمر کا روایت کیا اور مروی ہے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے وہ روایت کرتے ہیں نافع سے وہ ابن عمر سے وہ نبی ﷺ سے اسی کی مانند اور وہی صحیح ہے جو مروی ہے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے کہ فرمایا نبی ﷺ نے نماز رات کی دو دو رکعت ہے اور روایت کیا اکثر ثقہ لوگوں نے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے نبی ﷺ سے اور نہیں ذکر کیا اس نے دن کی نماز کا اور مروی ہے عبیداللہ سے وہ روایت کرتے ہیں نافع سے کہ ابن عمر پڑھتے تھے رات کو دو دو رکعت اور دن کو چار اور اختلاف ہے علماء کا اس میں سو بعض کے نزدیک رات اور دن میں دو دو پڑھنا چاہیے اور یہی قول ہے شافعی اور احمد کا اور کہا بعض نے رات کو دو دو رکعت ہے نماز نفل میں اور چار چار رکعت دن میں مثل پہلی سنت ظہر وغیرہ کے یہی قول ہے سفیان ثوری اور ابن مبارک اور اسحاق کا۔

۲۹۔ بَابُ : كَيْفَ كَانَ يَتَطَوَّعُ النَّبِيَّا بِالنَّهَارِ

اس بیان میں کہ نبی ﷺ دن میں نفل کیسے پڑھتے تھے

(۵۹۸) عَنْ عَاصِمِ بْنِ ضَمْرَةَ قَالَ: سَأَلْنَا عَلِيًّا عَنْ صَلٰوةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ مِنَ النَّهَارِ' فَقَالَ: إِنَّكُمْ لَا

تُطِيْقُوْنَ ذٰلِكَ، فَقُلْنَا : مَنْ أَطَاقَ ذٰلِكَ مِنَّا فَقَالَ : كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ إِذَا كَانَتِ الشَّمْسُ مِنْ هٰهُنَا كَهَيْئَتِهَا مِنْ هٰهُنَا عِنْدَ الْعَصْرِ صَلّٰى رَكْعَتَيْنِ، وَإِذَا كَانَتِ الشَّمْسُ مِنْ هٰهُنَا كَهَيْئَتِهَا مِنْ هٰهُنَا عِنْدَ الظُّهْرِ صَلّٰى أَرْبَعًا، وَ يُصَلِّيْ قَبْلَ الظُّهْرِ أَرْبَعًا وَ بَعْدَهَا رَكْعَتَيْنِ، وَ قَبْلَ الْعَصْرِ أَرْبَعًا يَفْصِلُ بَيْنَ كُلِّ رَكْعَتَيْنِ بِالتَّسْلِيْمِ عَلَى الْمَلَائِكَةِ الْمُقَرَّبِيْنَ وَالنَّبِيِّيْنَ وَالْمُرْسَلِيْنَ وَ مَنْ تَبِعَهُمْ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُسْلِمِيْنَ. (حسن) المشكاة (١١٧١) الروض (٦٩١) التعليق على ابن خزيمة (١٢١١ و ١٢٣٢) تخريج المختارة (٤٨٩ـ ٤٩٠) الصحيحة (٢٣٧) مختصر الشمائل (٢٤٣)

ترجمہ: روایت ہے عاصم بن ضمرہ سے کہا پوچھا میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے نماز کو رسول اللہ ﷺ کی دن میں تو فرمایا آپ ﷺ نے تم طاقت نہیں رکھ سکتے اس کی کہا میں نے بھلا اگر کوئی طاقت رکھے ہم میں سے تو فرمایا تھے رسول اللہ ﷺ نے جب ہوتا سورج اس طرف یعنی مشرق میں جیسا ہوتا ہے اس طرف یعنی مغرب میں عصر کے وقت پڑھتے دو رکعت یعنی اشراق کی اور جب ہوتا سورج اس جگہ یعنی مشرق کی طرف جیسا ہوتا ہے اس جگہ یعنی مغرب کی طرف ظہر کے وقت تو پڑھتے چار رکعت یعنی جس وقت آخر روز میں عصر ہوتی ہے اسی وقت اول روز میں اشراق پڑھتے اور جیسا آخر روز میں ظہر ہوتی ہے ویسی اول روز میں چاشت پڑھتے اور پڑھتے قبل ظہر کے چار رکعت اور بعد اس کے دو رکعت اور قبل عصر کے چار رکعت جدا کر دیتے ہر دو رکعت کو ساتھ سلام کے ملائکہ مقربین پر اور انبیاء اور مرسلین پر اور جو تابعدار تھے ان کے مؤمنین اور مسلمین سے۔

فائدہ: روایت کی ہم سے محمد بن مثنیٰ نے کہا روایت کی ہم سے محمد بن جعفر نے کہا روایت کی ہم سے شعبہ نے انہوں نے ابو اسحاق سے انہوں نے عاصم بن ضمرہ سے انہوں نے علی رضی اللہ عنہ سے انہوں نے نبی ﷺ سے مثل اوپر کی حدیث کے کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے اور کہا اسحاق بن ابراہیم نے یہ سب روایتوں سے اچھی ہے جو آئی ہے دن کے نفلوں میں رسول اللہ ﷺ کی اور مروی ہے عبداللہ بن مبارک سے کہ وہ ضعیف کہتے ہیں اس روایت کو اور ضعف اس کا میرے نزدیک اسی سبب سے ہوگا کہ ایسی مروی نہیں ہے رسول اللہ ﷺ سے مگر اسی سند سے واللہ اعلم یعنی روایت عاصم بن ضمرہ کی علی سے اور عاصم بن ضمرہ ثقہ ہیں بعض اہل حدیث کے نزدیک کہا علی بن مدینی نے کہا یحییٰ بن سعید قطان نے کہا سفیان نے ہم افضل جانتے ہیں عاصم بن ضمرہ کی روایت کو حارث کی روایت سے۔

(٥٩٩) عَنْ أَبِيْ إِسْحَاقَ ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ ضَمْرَةَ ، عَنْ عَلِيٍّ ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ نَحْوَهُ.

ترجمہ: روایت ہے ابو اسحاق سے انہوں نے عاصم بن ضمرہ سے انہوں نے علی رضی اللہ عنہ سے انہوں نے نبی ﷺ سے اوپر کی حدیث کی طرح۔

٣٠ـ بَابُ : فِيْ كَرَاهِيَةِ الصَّلٰوةِ فِيْ لُحُفِ النِّسَاءِ

اس بیان میں کہ عورتوں کی چادروں میں نماز پڑھنا مکروہ ہے

(٦٠٠) عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ : كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَا يُصَلِّيْ فِيْ لُحُفِ نِسَائِهِ.

(صحیح) صحیح أبی داود (۳۹۱)

ترجمہ: روایت ہے امّ المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ رسول اللہ ﷺ نماز نہیں پڑھتے تھے اپنی بیبیوں کی چادروں میں۔

فائدہ: کہا ابوعیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور مروی ہے آنحضرت ﷺ سے اس کی اجازت۔

❀❀❀❀

۳۱۔ بَابُ : مَا یَجُوْزُ مِنَ الْمَشْيِ وَالْعَمَلِ فِیْ صَلٰوةِ التَّطَوُّعِ

نفل نماز میں جائز چلنے اور کام کرنے کے بیان میں

(۶۰۱) عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: جِئْتُ وَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ یُصَلِّیْ فِی الْبَیْتِ وَالْبَابُ عَلَیْهِ مُغْلَقٌ، فَمَشٰی حَتّٰی فَتَحَ لِیْ ثُمَّ رَجَعَ إِلٰی مَکَانِهٖ، وَوَصَفَتِ الْبَابَ فِي الْقِبْلَةِ. (حسن . المشکاة : ۱۰۰۵ . الارواء : ۳۸٦) صحیح ابی داؤد (۸۵۵) بعض محققین کے نزدیک اس کی سند زہرہ مدلس کے عنعنہ کی وجہ سے ضعیف ہے۔

ترجمہ: روایت ہے امّ المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ آئی میں اور رسول اللہ ﷺ نماز پڑھتے تھے گھر میں اور دروازہ بند تھا اندر سے سو چلے رسول اللہ ﷺ یہاں تک کہ کھول دیا آپ ﷺ نے دروازہ میرے لیے پھر چلے گئے اپنی جگہ میں جہاں نماز پڑھتے تھے اور بیان کیا امّ المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ دروازہ قبلے کی طرف تھا۔

فائدہ: کہا ابوعیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے غریب ہے۔

❀❀❀❀

۳۲۔ بَابُ : مَا ذُکِرَ فِیْ قِرَاءَةِ سُوْرَتَیْنِ فِیْ رَکْعَةٍ

ایک رکعت میں دو سورتیں پڑھنے کے بیان میں

(۶۰۲) عَنِ الْاَعْمَشِ قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا وَائِلٍ قَالَ: سَأَلَ رَجُلٌ عَبْدَاللّٰهِ عَنْ هٰذَا الْحَرْفِ: [غَیْرِ اٰسِنٍ] اَوْ یَاسِنٍ قَالَ : کُلَّ الْقُرْآنِ قَرَأْتَ غَیْرَ هٰذَا الْحَرْفِ ؟ قَالَ : نَعَمْ، قَالَ : إِنَّ قَوْمًا یَقْرَئُوْنَهٗ یَنْثُرُوْنَهٗ نَثْرَ الدَّقَلِ، لَا یُجَاوِزُ تَرَاقِیَهُمْ، إِنِّیْ لَأَعْرِفُ السُّوَرَ النَّظَائِرَ الَّتِیْ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ یَقْرِنُ بَیْنَهُنَّ، قَالَ : فَأَمَرْنَا عَلْقَمَةَ فَسَأَلَهٗ فَقَالَ: عِشْرُوْنَ سُوْرَةً مِّنَ الْمُفَصَّلِ کَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقْرِنُ بَیْنَ کُلِّ سُوْرَتَیْنِ فِیْ کُلِّ رَکْعَةٍ. (اسنادہ صحیح . صفة الصلاة) صحیح ابی داؤد (۱۲٦۲)

ترجمہ: روایت ہے اعمش سے کہا سنا میں نے ابووائل سے کہتے تھے پوچھا ایک شخص نے عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے یہ لفظ غیر

اسِنٍ ہے یا غیر یاسن ہے تو کہا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے کیا سارا قرآن پڑھ چکا تو اس کے سوا کہا اس نے ہاں کہا عبداللہ بن مسعود نے ایک قوم پڑھتی ہے قرآن کو جھاڑتی ہے جیسا کوئی جھاڑتا ہے خراب کھجور کو نہیں آگے بڑھتا ان کے گلے سے میں جانتا ہوں دو دو سورتوں مشابہ کو کہ تھے رسول اللہ ﷺ ملا کر پڑھتے ان کو۔ کہا راوی نے حکم کیا ہم نے علقمہ کو کہ پوچھے عبداللہ سے تو کہا عبداللہ نے وہ بیس سورتیں ہیں مفصل سے یعنی آخر قرآن سے کہ نبی ﷺ ملا کر پڑھتے تھے دو سورتیں ایک ایک رکعت میں۔

فائدہ: کہا ابوعیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

❀❀❀❀

٣٣۔ بَابُ: مَا ذُكِرَ فِي فَضْلِ الْمَشْيِ إِلَى الْمَسْجِدِ وَمَا يُكْتَبُ لَهُ مِنَ الْأَجْرِ فِي خُطَاهُ

مسجد کی طرف چل کر جانے کی فضیلت اور اس کے قدموں کا ثواب لکھے جانے کے بیان میں

(٦٠٣) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((إِذَا تَوَضَّأَ الرَّجُلُ فَأَحْسَنَ الْوُضُوْءَ ثُمَّ خَرَجَ إِلَى الصَّلٰوةِ لَا يُخْرِجُهُ أَوْ قَالَ لَا يَنْهَزُهُ إِلَّا إِيَّاهَا لَمْ يَخْطُ خُطْوَةً إِلَّا رَفَعَهُ اللّٰهُ بِهَا دَرَجَةً أَوْ حَطَّ عَنْهُ بِهَا خَطِيْئَةً)). (صحيح) صحيح أبي داود (٥٦٨)

ترجمہ: روایت ہے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا نبی ﷺ نے جب وضو کرے تو آدمی اچھی طرح وضو کرے پھر نکلے نماز کو نہ نکالے ہو اس کو یا فرمایا نہ اٹھائے ہو اس کو مگر نماز تو نہ رکھے گا کوئی قدم مگر بلند کرے گا اللہ تعالیٰ اس کا ایک درجہ اور گھٹائے گا ایک گناہ۔

فائدہ: کہا ابوعیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

❀❀❀❀

٣٤۔ بَابُ: مَا ذُكِرَ فِي الصَّلٰوةِ بَعْدَ الْمَغْرِبِ أَنَّهُ فِي الْبَيْتِ أَفْضَلُ

اس بیان میں کہ مغرب کے بعد گھر میں نماز پڑھنا افضل ہے

(٦٠٤) عَنْ سَعْدِ بْنِ إِسْحَاقَ بْنِ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ: صَلَّى النَّبِيُّ ﷺ فِي مَسْجِدِ بَنِي عَبْدِ الْأَشْهَلِ الْمَغْرِبَ فَقَامَ نَاسٌ يَتَنَفَّلُوْنَ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((عَلَيْكُمْ بِهٰذِهِ الصَّلٰوةِ فِي الْبُيُوْتِ)).

(حسن) التعليق على ابن خزيمة (١٢٠٠، ١٢٠١) صحيح أبي داود (١١٧٦)

ترجمہ: روایت ہے سعد بن اسحاق بن کعب بن عجرہ سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے وہ اپنے دادا سے کہا نماز پڑھی رسول اللہ ﷺ نے مسجد میں قبیلہ بنی عبداشہل کے مغرب کی سو کھڑے ہوئے کچھ لوگ نفل پڑھنے کو سو فرمایا رسول اللہ ﷺ نے لازم جانو اس نماز کو گھر میں پڑھنے کو۔

فائدہ: کہا ابوعیسیٰ نے یہ حدیث غریب ہے نہیں جانتے ہم اس کو مگر اسی روایت سے اور صحیح وہ ہے جو مروی ہے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے کہا پڑھتے تھے رسول اللہ ﷺ دو رکعت بعد مغرب کے اپنے گھر میں اور مروی ہے حذیفہ رضی اللہ عنہ سے کہ نبی ﷺ نے پڑھی مغرب پھر نماز پڑھتے رہے عشاء تک سو اس حدیث سے ثابت ہوا کہ نبی ﷺ نے پڑھیں دو رکعت بعد مغرب کے بھی مسجد میں۔

٣٥۔ بَاب : فِي الْاِغْتِسَالِ عِنْدَ مَا يُسْلِمُ الرَّجُلُ

جب آدمی مسلمان ہو تو اس کے غسل کرنے کے بیان میں

(٦٠٥) عَنْ قَيْسِ بْنِ عَاصِمٍ أَنَّهُ أَسْلَمَ فَأَمَرَهُ النَّبِيُّ ﷺ أَنْ يَغْتَسِلَ بِمَآءٍ وَ سِدْرٍ.

(اسناده صحيح . تخريج مشكاة المصابيح: ٥٤٣) صحيح أبي داود (٣٨١)

ترجمہ: روایت ہے قیس بن عاصم سے کہ وہ جب اسلام لائے تو حکم کیا ان کو نبی ﷺ نے نہانے کا پانی اور بیری کے پتوں سے۔

فائدہ: اس باب میں سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے کہا ابوعیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے نہیں جانتے ہم اس کو مگر اسی سند سے اور اسی پر عمل ہے علماء کا مستحب کہتے ہیں کہ جب آدمی اسلام لائے تو نہائے اور کپڑے دھوئے اپنے۔

٣٦۔ بَابُ : مَا ذُكِرَ مِنَ التَّسْمِيَةِ عِنْدَ دُخُولِ الْخَلَاءِ

اس بیان میں کہ بیت الخلاء جاتے وقت بسم اللہ کہنا چاہیے

(٦٠٦) عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ : ((سَتْرُ مَا بَيْنَ أَعْيُنِ الْجِنِّ وَ عَوْرَاتِ بَنِيْ آدَمَ إِذَا دَخَلَ أَحَدُهُمُ الْخَلَاءَ أَنْ يَقُوْلَ: بِسْمِ اللّٰهِ)). (صحيح) المشكاة (٣٥٨) الارواء (٥٠) بعض محققین کہتے ہیں ابواسحاق مدلس کے عنعنہ کی وجہ سے ضعیف ہے۔

ترجمہ: روایت ہے علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا پردہ آنکھوں پر جنوں کے بنی آدم کی شرمگاہوں سے یہ ہے کہ بسم اللہ کہے جب داخل ہو بیت الخلاء میں۔

فائدہ: کہا ابوعیسیٰ نے یہ حدیث غریب ہے نہیں جانتے ہم اسے مگر اسی روایت سے اور اسناد اس کی کچھ ایسی نہیں یعنی خوب قوی نہیں۔ اور مروی ہے انس رضی اللہ عنہ سے نبی ﷺ سے بھی کچھ اس باب میں۔

٣٧۔ بَابُ : مَا ذُكِرَ مِنْ سِيمَاءِ هٰذِهِ الْأُمَّةِ مِنْ آثَارِ السُّجُوْدِ وَالطُّهُوْرِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ

اس امت کی قیامت کے دن کی نشانی کے بیان میں جو سجدہ اور وضو کے آثار کی وجہ سے ہوگی

(٦٠٧) عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ بُسْرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((أُمَّتِيْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ غُرٌّ مِّنَ السُّجُوْدِ مُحَجَّلُوْنَ مِنَ الْوُضُوْءِ)).

(صحيح . الصحيحة : ٢٨٣٦) الارواء (٩٣) تعليق على ابن خزيمة (١٧٨) مختصر الشمائل (٦٩)

ترجمہ: روایت ہے عبداللہ بن بسر رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا نبی ﷺ نے میری امت کے قیامت کے دن ہوں گے چمکتے منہ سجدہ سے اور چمکتے ہاتھ وضو سے۔

فائدہ : کہا ابوعیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے اس سند سے عبدالرحمٰن بن بسر سے۔

❀❀❀❀

٣٨۔ بَابُ : مَا يُسْتَحَبُّ مِنَ التَّيَمُّنِ فِي الطُّهُوْرِ

اس بیان میں کہ دائیں طرف سے وضو شروع کرنا مستحب ہے

(٦٠٨) عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: إِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ يُحِبُّ التَّيَمُّنَ فِيْ طُهُوْرِهِ إِذَا تَطَهَّرَ، وَ فِيْ تَرَجُّلِهِ إِذَا تَرَجَّلَ، وَ فِيْ انْتِعَالِهِ إِذَاانْتَعَلَ. (صحيح)

ترجمہ: روایت ہے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہا انہوں نے رسول اللہ ﷺ دوست رکھتے تھے داہنی طرف سے شروع کرنے کو طہارت میں جب طہارت کرتے، اور کنگھی کرنے میں جب کنگھی کرتے، اور جوتی پہننے میں جب پہنتے اسے۔

فائدہ : ابوالشعثاء کا نام سلیم بن اسود محاربی ہے، کہا ابوعیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

❀❀❀❀

٣٩۔ بَابُ : ذِكْرِ قَدْرِ مَا يُجْزِئُ مِنَ الْمَاءِ فِي الْوُضُوْءِ

اس بیان میں کہ وضو کے لیے کتنا پانی کافی ہوتا ہے

(٦٠٩) عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ : ((يُجْزِئُ فِي الْوُضُوْءِ رَطْلَانِ مِنْ مَاءٍ)).

(صحيح) الصحيحة (١٩٩١) و (٢٤٤٧) بعض محققین کہتے ہیں اس کی سند شریک مدلس کے عنعنہ کی وجہ سے ضعیف ہے۔

ترجمہ: روایت ہے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کافی ہے وضو میں دو رطل پانی۔

فائدہ: کہا ابوعیسیٰ نے یہ حدیث غریب ہے نہیں جانتے ہم اس کو ان لفظوں سے مگر روایت سے شریک کے اور روایت کیا اس کو شعبہ نے عبدالرحمٰن بن عبداللہ بن جبر سے وہ روایت کرتے ہیں انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے کہ نبی ﷺ کرتے تھے ایک مکوک یعنی مد سے اور غسل کرتے تھے پانچ مد سے۔

٤٠۔ بَابُ : مَا ذُكِرَ فِيْ نَضْحِ بَوْلِ الْغُلَامِ الرَّضِيْعِ

اس بیان میں کہ دودھ پیتے بچے کے پیشاب پر پانی ڈالنا کافی ہے

(٦١٠) عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِيْ طَالِبٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ فِيْ بَوْلِ الْغُلَامِ الرَّضِيْعِ: ((يُنْضَحُ بَوْلُ الْغُلَامِ وَ يُغْسَلُ بَوْلُ الْجَارِيَةِ)). قَالَ قَتَادَةُ : وَ هٰذَا مَا لَمْ يَطْعَمَا، فَإِذَا طَعِمَا غُسِلَا جَمِيْعًا.

(صحیح عند الالبانی) الارواء (١٦٦) صحيح ابی داؤد (٤٠٢) تخريج المختارة (٤٧١۔ ٤٧٣)

ترجمہ: روایت ہے علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے فرمایا نبی ﷺ نے دودھ پیتے لڑکے کے پیشاب میں کہ چھڑکا جائے پانی لڑکے کے پیشاب میں اور دھویا جائے پیشاب لڑکی کا۔ کہا قتادہ نے اور یہ حکم جب تک ہے کہ کھانا نہ کھاتے ہوں پھر جب کھانا کھانے لگیں تو دھویا جائے پیشاب دونوں کا۔ (بعض محققین کہتے ہیں قتادہ مدلس کے عنعنہ کی وجہ سے ضعیف ہے۔)

فائدہ: کہا ابوعیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے، مرفوع بیان کیا اس کو ہشام دستوائی نے قتادہ رضی اللہ عنہ کی روایت سے اور موقوف روایت کیا سعید ابن ابی عروبہ نے قتادہ رضی اللہ عنہ سے اور مرفوع نہ کیا۔

٤١۔ بَابُ : مَا ذُكِرَ فِيْ مَسْحِ النَّبِيِّ ا بَعْدَ نُزُوْلِ الْمَائِدَةِ

سورۂ مائدہ نازل ہونے کے بعد نبی ﷺ کے مسح کرنے کے بیان میں

(٦١١) عَنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ، قَالَ: رَأَيْتُ جَرِيْرَ بْنَ عَبْدِاللّٰهِ تَوَضَّأَ وَ مَسَحَ عَلٰى خُفَّيْهِ، قَالَ : فَقُلْتُ لَهُ فِيْ ذٰلِكَ ؟ فَقَالَ : رَأَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ تَوَضَّأَ فَمَسَحَ عَلٰى خُفَّيْهِ، فَقُلْتُ لَهُ : أَقَبْلَ الْمَائِدَةِ أَمْ بَعْدَ الْمَائِدَةِ ؟ قَالَ : مَا أَسْلَمْتُ إِلَّا بَعْدَ الْمَائِدَةِ. (صحيح . الارواء : ١/ ١٣٧)

ترجمہ: روایت ہے شہر بن حوشب سے کہ انہوں نے کہا: میں نے دیکھا جریر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کو کہ وضو کیا انہوں نے اور مسح کیا انہوں نے اپنے دونوں موزوں پر، شہر بن حوشب نے کہا میں نے ان سے کہا یہ کیا ہے؟ تو انہوں جواب دیا دیکھا میں نے رسول اللہ ﷺ کو وضو کرتے اور موزوں پر مسح کرتے ہوئے تو میں نے عرض کی کیا المائدہ سے پہلے یا بعد میں؟ تو انہوں نے کہا: میں اسلام لایا مائدہ کے بعد۔

❀❀❀❀

(٦١٢) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حُمَيْدِ الرَّازِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا نُعَيْمُ بْنُ مَيْسَرَةَ النَّحْوِيُّ، عَنْ خَالِدِ بْنِ زِيَادٍ: نَحْوَهُ.

ترجمہ: بیان کیا ہم سے محمد بن حمید الرازی نے کہتے ہیں ہمیں حدیث بیان کی نعیم بن میسرہ نحوی نے انہوں نے خالد بن زیاد سے اسی طرح۔

❀❀❀❀

٤٢۔ بَابُ: مَا ذُكِرَ فِي الرُّخْصَةِ لِلْجُنُبِ فِي الْأَكْلِ وَالنَّوْمِ إِذَا تَوَضَّأَ

اس بیان میں کہ جنبی جب وضو کرلے تو اس کے لیے کھانا اور سونا جائز ہے

(٦١٣) عَنْ عَمَّارٍ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ رَخَّصَ لِلْجُنُبِ إِذَا أَرَادَ أَنْ يَأْكُلَ أَوْ يَشْرَبَ أَوْ يَنَامَ أَنْ يَتَوَضَّأَ وُضُوءَهُ لِلصَّلٰوةِ. (اسناده ضعيف) ضعيف ابی داؤد (٢٨) امام ابوداؤد کہتے ہیں اس میں یحییٰ بن یعمر اور عمار بن یاسر کے درمیان ایک راوی کا واسطہ ہے۔اس کی سند میں انقطاع ہے۔

ترجمہ: روایت ہے عمار رضی اللہ عنہ سے کہ نبی ﷺ نے رخصت دی جنب کو کھانے اور پینے اور سونے کی جب چاہے اگر وضو کرے وضو نماز کا سا۔

فائدہ: کہا ابوعیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

❀❀❀❀

٤٣۔ بَابُ: مَا ذُكِرَ فِي فَضْلِ الصَّلٰوةِ

نماز کی فضیلت کے بیان میں

(٦١٤) عَنْ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ قَالَ: قَالَ لِي رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((أُعِيذُكَ بِاللّٰهِ يَا كَعْبُ بْنَ عُجْرَةَ مِنْ أُمَرَاءَ يَكُوْنُوْنَ مِنْ بَعْدِيْ، فَمَنْ غَشِيَ أَبْوَابَهُمْ فَصَدَّقَهُمْ فِيْ كَذِبِهِمْ وَأَعَانَهُمْ عَلٰى ظُلْمِهِمْ فَلَيْسَ مِنِّيْ وَ لَسْتُ مِنْهُ، وَلَا يَرِدُ عَلَيَّ الْحَوْضَ، وَ مَنْ غَشِيَ أَبْوَابَهُمْ أَوْ لَمْ يَغْشَ وَلَمْ يُصَدِّقْهُمْ فِيْ كَذِبِهِمْ وَ لَمْ يُعِنْهُمْ عَلٰى ظُلْمِهِمْ فَهُوَ مِنِّيْ وَ أَنَا مِنْهُ وَ سَيَرِدُ عَلَيَّ الْحَوْضَ، يَا كَعْبُ بْنُ عُجْرَةَ! الصَّلٰوةُ بُرْهَانٌ، وَالصَّوْمُ جُنَّةٌ حَصِيْنَةٌ، وَالصَّدَقَةُ تُطْفِيءُ الْخَطِيْئَةَ كَمَا يُطْفِيءُ الْمَاءُ النَّارَ، يَا كَعْبُ بْنَ عُجْرَةَ! إِنَّهُ لَا يَرْبُوْ لَحْمٌ نَبَتَ مِنْ سُحْتٍ إِلَّا كَانَتِ النَّارُ أَوْلٰى بِهِ)).

(اسناده صحيح . التعليق الرغيب : ٣/ ١٥، ١٥٠)

ترجمہ: روایت ہے کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ سے کہا فرمایا مجھ سے رسول اللہ ﷺ نے پناہ دیتا ہوں میں تجھ کو اللہ تعالیٰ کی اے کعب بن عجرہ ان امیروں سے کہ ہوں گے بعد میرے سو جو گیا ان کے دروازے پر اور سچا کہا ان کے جھوٹ کو اور مدد کی ان کے ظلم کی

سو وہ میرا نہیں اور میں اس کا نہیں اور کبھی نہ آ سکے گا میرے حوض پر اور جو آیا ان کے دروازے پر یا نہ آیا اور سچا نہ کیا ان کے جھوٹ کو اور مدد نہ کی ان کے ظلم میں پس وہ میرا ہے اور میں اس کا اور قریب ہے کہ آئے گا میرے حوض پر اے کعب بن عجرہ نماز دلیل ہے یعنی امام کی اور روزہ سپر مضبوط ہے اور صدقہ بجھاتا ہے گناہوں کو جیسا بجھاتا ہے پانی آگ کو اے کعب بن عجرہ نہیں بڑھتا ہے کوئی گوشت کہ پیدا ہو حرام سے مگر آگ اس کے حق میں لائق تر ہے۔

فائدہ : کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے غریب ہے نہیں جانتے ہم اس کو مگر اسی سند سے اور پوچھا میں نے محمد سے اس حدیث کو تو نہ جانا انہوں نے مگر روایت سے عبید اللہ بن موسیٰ کے اور بہت غریب کہا انہوں نے اس کو اور کہا محمد نے روایت کی یہ حدیث ہم سے ابن نمیر نے انہوں نے عبید اللہ بن موسیٰ سے انہوں نے غالب سے۔

❁❁❁❁

(٦١٥) **عَنْ** عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ مُوْسٰى، عَنْ غَالِبٍ بِهٰذَا.

ترجمہ: روایت ہے عبید اللہ بن موسیٰ سے انہوں نے غالب سے اسی طرح بیان کیا۔

٤٤۔ بَابٌ مِّنْهُ

دوسرا باب اسی بیان میں

(٦١٦) **عَنْ** أَبِيْ أُمَامَةَ يَقُوْلُ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَخْطُبُ فِيْ حَجَّةِ الْوَدَاعِ فَقَالَ: ((اتَّقُوا اللّٰهَ رَبَّكُمْ، وَصَلُّوْا خَمْسَكُمْ، وَصُوْمُوْا شَهْرَكُمْ، وَأَدُّوْا زَكٰوةَ أَمْوَالِكُمْ وَأَطِيْعُوْا ذَا أَمْرِكُمْ، تَدْخُلُوْا جَنَّةَ رَبِّكُمْ)) قَالَ: قُلْتُ لِأَبِيْ أُمَامَةَ: مُنْذُ كَمْ سَمِعْتَ هٰذَا الْحَدِيْثَ؟ قَالَ: سَمِعْتُهُ وَأَنَا ابْنُ ثَلٰثِيْنَ سَنَةً.

(صحيح . الصحيحة : ٨٦٧) ابی داؤد (١٩٥٥)

ترجمہ: روایت ہے ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے کہتے تھے سنا میں نے رسول اللہ ﷺ سے جب خطبہ پڑھتے تھے حجۃ الوداع کا فرماتے تھے ڈرو تم اللہ سے جو پروردگار ہے تمہارا اور پڑھو نماز پنجگانہ اور روزے رکھو اپنے مہینے کے اور ادا کرو زکوٰۃ اپنے مالوں کی اور اطاعت کرو اپنے صاحب حکومت کی یعنی جو شرع کے موافق حکم کرے داخل ہو جاؤ جنت میں اپنے پروردگار کے۔ کہا راوی نے کہا میں نے ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے کب سے سنی ہے تم نے یہ حدیث؟ کہا انہوں نے سنی میں نے اور تھا میں تیس برس کا۔

فائدہ : کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

ابواب الزکاۃ

عن رسول اللہ ﷺ

(المعجم ۵)　　زکوٰۃ کے بیان میں　　(التحفۃ ۳)

۱۔ بَابُ: مَا جَآءَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فِيْ مَنْعِ الزَّكٰوةِ مِنَ التَّشْدِيْدِ

زکوٰۃ نہ دینے پر رسول اللہ ﷺ سے منقول وعید کے بیان میں

(٦١٧) عَنْ أَبِيْ ذَرٍّ قَالَ: جِئْتُ إِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَهُوَ جَالِسٌ فِيْ ظِلِّ الْكَعْبَةِ قَالَ: فَرَاٰنِيْ مُقْبِلاً فَقَالَ: ((هُمُ الْأَخْسَرُوْنَ وَرَبِّ الْكَعْبَةِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ)) قَالَ: فَقُلْتُ: مَالِيْ لَعَلَّهُ أُنْزِلَ فِيَّ شَيْءٌ؟ قَالَ: قُلْتُ: مَنْ هُمْ فِدَاكَ أَبِيْ وَأُمِّيْ؟ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((هُمُ الْأَكْثَرُوْنَ إِلَّا مَنْ قَالَ هٰكَذَا وَ هٰكَذَا وَ هٰكَذَا، فَحَثٰى بَيْنَ يَدَيْهِ وَ عَنْ يَمِيْنِهِ وَعَنْ شِمَالِهِ، ثُمَّ قَالَ: ((وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ لَا يَمُوْتُ رَجُلٌ فَيَدَعُ إِبِلًا أَوْ بَقَرًا لَمْ يُؤَدِّ زَكٰوتَهَا إِلَّا جَآءَتْهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ أَعْظَمَ مَا كَانَتْ وَأَسْمَنَهٗ تَطَؤُهٗ بِأَخْفَافِهَا وَتَنْطَحُهٗ بِقُرُوْنِهَا كُلَّمَا نَفِدَتْ أُخْرٰهَا عَادَتْ عَلَيْهِ أُوْلٰهَا حَتّٰى يُقْضٰى بَيْنَ النَّاسِ)).

(صحیح) (التعلیق الرغیب: ١/٢٦٧)

ترجمہ: روایت ہے ابوذر رضی اللہ عنہ سے کہا آیا میں رسول اللہ ﷺ کے پاس اور وہ بیٹھے تھے کعبہ کے سایہ میں کہا انہوں نے پھر دیکھا آپ ﷺ نے مجھ کو سامنے آئے سو فرمایا آپ ﷺ نے وہ ٹوٹا پانے والے ہیں قسم ہے رب کعبہ کی قیامت کے دن کہا راوی

آپ ﷺ نے مجھ کو سامنے آئے سو فرمایا آپ ﷺ نے وہ ٹوٹا پانے والے ہیں قسم ہے رب کعبہ کی قیامت کے دن کہا راوی نے کہا میں نے کیا ہے مجھ کو شاید کچھ اترا ہے میرے حق میں کہا راوی نے کہا میں نے کون لوگ ہیں وہ میرے ماں باپ آپ پر فدا ہوں؟ آپ ﷺ نے فرمایا وہ بہت مال والے ہیں مگر جس نے دیا اِدھر اُدھر اور دونوں ہاتھ سے لپ بھر کر اشارہ کیا آپ ﷺ نے سامنے اور داہنے طرف اور بائیں طرف پھر فرمایا قسم ہے اس اللہ کی کہ میری جان جس کے ہاتھ میں ہے نہیں مرتا ہے کوئی آدمی کہ چھوڑ جاتا ہے اونٹ یا گائے کہ ادا نہ کی ہو زکوٰۃ اس کی مگر وہ جانور آئے گا قیامت کے دن بڑے سے بڑا اور موٹے سے موٹا ہو کر روندتا ہوگا اس کو اپنے کھروں سے اور مارتا ہوگا اپنے سینگوں سے جب گزر جائے اس پر سے پچھلا جانور لوٹے گا پہلا جانور اور پر اس کے یہی عذاب ہوتا رہے گا جب تک فیصلہ نہ ہو لوگوں میں۔

فائدہ : اس باب میں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے اس کی مانند اور روایت ہے علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے کہا انہوں نے لعنت کیا گیا ہے مانع زکوٰۃ کا، اور روایت ہے قبیصہ بن ہلب سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے اور روایت ہے جابر بن عبداللہ اور عبداللہ بن مسعود سے' کہا ابوعیسیٰ نے حدیث ابوذر کی حسن ہے صحیح ہے اور نام ابوذر کا جندب بن سکن ہے اور ابن جنادہ بھی کہتے ہیں، روایت کی ہم سے عبداللہ بن منیر نے انہوں نے عبدالرحمٰن بن موسیٰ سے وہ سفیان ثوری سے وہ حکم بن ویلم سے وہ ضحاک بن مزاحم سے کہا انہوں نے اکثرون جو حدیث میں آیا ہے اس سے دس ہزار والے مراد ہیں یعنی درہم یا دنا نیز۔ (سند میں انقطاع ہے یہ امام ضحاک پر موقوف ہے۔)

❀ ❀ ❀ ❀

۲۔ بَابُ : مَا جَآءَ إِذَا أَدَّيْتَ الزَّكٰوةَ فَقَدْ قَضَيْتَ مَا عَلَيْكَ

اس بیان میں کہ جب تو نے زکوٰۃ دے دی تو جو تجھ پر ضروری تھا وہ ادا کر دیا

(٦١٨) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: ((إِذَا أَدَّيْتَ زَكٰوةَ مَالِكَ فَقَدْ قَضَيْتَ مَا عَلَيْكَ)). (ضعیف عند الالبانی) التعليق صحيح ابن خزيمة (٢٤٧١) الضعيفة (٢٢١٨) ((احاديث البيوع)) اس کی سند دراج ابی السمح کی وجہ سے ضعیف ہے۔ بعض محققین نے اس کو صحیح قرار دیا ہے۔

ترجمہ: روایت ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: جب دے چکا تو زکوٰۃ اپنے مال کی تو ادا کر چکا جو تجھ پر لازم تھا۔

فائدہ : کہا ابوعیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اور مروی ہے نبی ﷺ سے کئی سندوں سے کہ آپ ﷺ نے ذکر کیا زکوٰۃ کا تو کہا ایک شخص نے کچھ اور فرض ہے میرے اوپر تو فرمایا آپ ﷺ نے نہیں مگر جو خوشی سے دے تو ابن حجیرہ وہ عبدالرحمٰن بیٹے حجیرہ بصری کے ہیں۔

(٦١٩) عَنْ أَنَسٍ قَالَ: كُنَّا نَتَمَنَّى أَنْ يَأْتِيَ الْأَعْرَابِيُّ الْعَاقِلُ فَيَسْأَلَ النَّبِيَّ ﷺ وَ نَحْنُ عِنْدَهُ، فَبَيْنَا نَحْنُ

كَذٰلِكَ، إِذْ أَتَاهُ أَعْرَابِيٌّ فَجَثَى بَيْنَ يَدَيِ النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ : يَا مُحَمَّدُ ! إِنَّ رَسُولَكَ أَتَانَا فَزَعَمَ لَنَا إِنَّكَ تَزْعُمُ أَنَّ اللّٰهَ أَرْسَلَكَ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ : ((نَعَمْ)) قَالَ: فَبِالَّذِي رَفَعَ السَّمَاءَ، وَ بَسَطَ الْأَرْضَ، وَ نَصَبَ الْجِبَالَ آللّٰهُ أَرْسَلَكَ ؟ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ : ((نَعَمْ))، قَالَ: فَإِنَّ رَسُولَكَ زَعَمَ لَنَا أَنَّكَ تَزْعُمُ أَنَّ عَلَيْنَا خَمْسَ صَلَوَاتٍ فِي الْيَوْمِ وَاللَّيْلَةِ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ : ((نَعَمْ)) قَالَ، فَبِالَّذِي أَرْسَلَكَ آللّٰهُ أَمَرَكَ بِهٰذَا ؟ قَالَ : ((نَعَمْ))، قَالَ : فَإِنَّ رَسُولَكَ زَعَمَ لَنَا أَنَّكَ تَزْعُمُ أَنَّ عَلَيْنَا صَوْمَ شَهْرٍ فِي السَّنَةِ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ : ((صَدَقَ))، قَالَ : فَبِالَّذِي أَرْسَلَكَ، آللّٰهُ أَمَرَكَ بِهٰذَا ؟ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ : ((نَعَمْ))، قَالَ : فَإِنَّ رَسُولَكَ زَعَمَ لَنَا أَنَّكَ تَزْعُمُ أَنَّ عَلَيْنَا فِي أَمْوَالِنَا الزَّكَاةَ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ : ((صَدَقَ))، قَالَ : فَبِالَّذِي أَرْسَلَكَ آللّٰهُ أَمَرَكَ بِهٰذَا؟ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((نَعَمْ))، قَالَ: إِنَّ رَسُولَكَ زَعَمَ لَنَا أَنَّكَ تَزْعُمُ أَنَّ عَلَيْنَا الْحَجَّ إِلَى بَيْتِ اللّٰهِ مَنِ اسْتَطَاعَ إِلَيْهِ سَبِيلًا، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ : ((نَعَمْ))، قَالَ : فَبِالَّذِي أَرْسَلَكَ آللّٰهُ أَمَرَكَ بِهٰذَا ؟ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ : ((نَعَمْ)) فَقَالَ : وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ لَا أَدَعُ مِنْهُنَّ شَيْئًا، وَلَا أُجَاوِزُهُنَّ، ثُمَّ وَثَبَ. فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ : ((إِنْ صَدَقَ الْأَعْرَابِيُّ، دَخَلَ الْجَنَّةَ)).

(صحيح) (تخريج ايمان ابن ابی شيبة : ٤/٥)

ترجمہ: روایت ہے انس رضی اللہ عنہ سے کہا ہم آرزو کرتے تھے کہ آ جائے کوئی اعرابی عاقل اور پوچھے نبی ﷺ سے اور ہم بھی آپ کے پاس ہوں پس ہم اسی خیال میں تھے کہ آیا ایک اعرابی اور دوزانو بیٹھا آگے نبی ﷺ کے اور کہا یا محمد ﷺ آپ کے قاصد نے کہا ہم سے کہ آپ کہتے ہیں اللہ نے بھیجا ہے تم کو سو فرمایا نبی ﷺ نے ہاں کہا اعرابی نے قسم ہے اس اللہ کی جس نے بلند کیا آسمان اور بچھائی زمین اور گاڑے پہاڑ کیا اللہ نے بھیجا ہے تم کو سو فرمایا نبی ﷺ نے ہاں کہا اعرابی نے تمہارے قاصد نے کہا ہم سے کہ ہمارے اوپر پانچ نمازیں فرض ہیں رات دن میں فرمایا نبی ﷺ نے ہاں کہا اعرابی نے قسم ہے اس کی جس نے بھیجا ہے آپ ﷺ کو کیا اللہ نے حکم کیا آپ کو اس کا فرمایا آپ ﷺ نے ہاں۔ اعرابی نے کہا اور تمہارے قاصد نے کہا ہم سے کہ آپ فرماتے ہیں کہ ہم پر فرض ہیں روزے ایک مہینے کے ہر سال میں فرمایا نبی ﷺ نے سچ کہا اس نے کہا اعرابی نے قسم ہے اس کی جس نے بھیجا آپ ﷺ کو کیا اللہ تعالیٰ نے حکم کیا اس کا آپ کو؟ فرمایا نبی ﷺ نے ہاں کہا اعرابی نے آپ کے قاصد نے کہا ہم سے کہ آپ ﷺ فرماتے ہیں کہ ہم پر ہمارے مالوں کی زکوٰۃ فرض ہے فرمایا نبی ﷺ نے سچ کہا اس نے کہا اعرابی نے قسم ہے اس کی جس نے بھیجا ہے آپ ﷺ کو کیا اللہ نے حکم کیا اس کا؟ فرمایا نبی ﷺ نے ہاں کہا اعرابی نے تمہارے رسول نے کہا ہم سے کہ آپ فرماتے ہیں حج فرض ہے بیت اللہ کا جس کو طاقت ہو راہ کی ہم میں سے فرمایا نبی ﷺ نے ہاں کہا اعربی نے قسم ہے اس کی جس نے بھیجا ہے آپ کو کیا اللہ نے حکم کیا اس کا آپ کو؟ فرمایا آپ ﷺ نے: ہاں پھر کہا اعرابی نے قسم ہے اس کی جس نے بھیجا آپ کو حق کے ساتھ نہ چھوڑوں گا میں

اس سے کچھ اور نہ زیادہ کروں گا پھر چل دیا سو فرمایا نبی ﷺ نے اگر سچ کہا اعرابی نے تو داخل ہوا جنت میں۔

فائدہ : کہا ابوعیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے اس سند سے اور مروی ہے سعد سے اس سند کے ساتھ انس رضی اللہ عنہ کے واسطے سے نبی ﷺ سے سنا میں نے محمد بن اسماعیل بخاری رحمۃ اللہ علیہ سے فرماتے تھے کہا بعض محدثوں نے اس حدیث سے یہ بات ثابت ہوئی کہ شاگرد کا پڑھنا اور استاد کا سننا مثل سماع کے جائز ہے اور حجت لائے ہیں کہ اس حدیث میں اعرابی نے سامنے پڑھا رسول اللہ ﷺ کے اور آپ ﷺ نے اقرار کیا۔ مترجم کہتا ہے یہاں ہمارے شیخ ترمذی رحمۃ اللہ علیہ کی غرض یہ ہے کہ حدیث کا پڑھنا دو طرح ہوتا ہے، ایک یہ کہ استاد پڑھتا جائے اور شاگرد چپ سنتے جائیں اور سلف میں اکثر یہی طریقہ جاری تھا چنانچہ مولانا بالفضل اولنا افضل المحدثین بخاری رحمہ اللہ کا اکثر یہی طرز تھا کہ صحیح بخاری ان کی مبارک زبان سے قریب لاکھ آدمیوں کے سن چکے ہیں، اور دوسرا طرز یہ تھا کہ شاگرد اپنی معلومات یا لکھی ہوئی حدیثیں استاد کو سنا دے اور استاد کہے کہ برابر ہے تیرا پڑھنا یا لکھنا یہ دوسرا طریقہ بھی اوپر کی حدیث سے ثابت ہوا کہ اعرابی اس میں بمنزلہ شاگرد ہے اور آنحضرت ﷺ استاد ہیں اور حدیث میں جو لفظ نعم جا بجا وارد ہے یہ برابر کہنا ہے۔

❀ ❀ ❀ ❀

۳۔ بَابُ : مَاجَآءَ فِیْ زَکٰوۃِ الذَّھَبِ وَالْوَرِقِ

سونے اور چاندی میں زکوٰۃ کے بیان میں

(٦٢٠) عَنْ عَلِیٍّ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ : ((قَدْ عَفَوْتُ عَنْ صَدَقَةِ الْخَيْلِ وَالرَّقِيْقِ فَهَاتُوْا صَدَقَةَ الرِّقَةِ مِنْ كُلِّ أَرْبَعِيْنَ دِرْهَمًا دِرْهَمًا، وَلَيْسَ لِيْ فِيْ تِسْعِيْنَ وَمِائَةٍ شَيْءٌ فَإِذَا بَلَغَتْ مِائَتَيْنِ فَفِيْهَا خَمْسَةُ دَرَاهِمَ)).

(صحیح) صحیح ابی داؤد (١٤٠٤) (١٤٠٦) بعض محققین کہتے ہیں اس کی سند ابواسحاق مدلس کے عنعنہ کی وجہ سے ضعیف ہے۔

ترجمہ: روایت حضرت علی رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کہ معاف کی میں نے زکوٰۃ گھوڑوں اور غلاموں کی سو لاؤ زکوٰۃ چاندی کی ہر چالیس درہم سے ایک درہم اور نہیں زکوٰۃ لینا مجھ کو ایک سو نوے درہم میں کچھ بھی پھر جب ہو جائیں دو سو تو اس میں پانچ درہم ہیں۔

فائدہ : اس باب میں روایت ہے ابوبکر صدیق اور عمر بن حزم سے بھی کہا ابوعیسیٰ نے روایت کی ہم سے یہ حدیث اعمش اور ابوعوانہ وغیرہما نے ابواسحاق سے وہ روایت کرتے ہیں عاصم بن ضمرہ سے وہ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے اور روایت کی سفیان ثوری اور ابن عیینہ اور کئی لوگوں نے ابواسحاق سے وہ روایت کرتے ہیں حارث سے وہ علی رضی اللہ عنہ سے کہا ابوعیسیٰ نے پوچھا میں نے محمد بن اسماعیل سے حال اس حدیث کا تو فرمایا انہوں نے دونوں میرے نزدیک صحیح ہیں اور جو مروی ہے ابواسحاق سے احتمال ہے کہ ابواسحاق دونوں سے روایت کرتے ہوں یعنی حارث اور عاصم سے۔

بَابُ : مَا جَآءَ فِیُ زَکٰوۃِ الْاِبِلِ وَالْغَنَمِ

اونٹ اور بکریوں کی زکوٰۃ کے بیان میں

(٦٢١) عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ كَتَبَ كِتَابَ الصَّدَقَةِ فَلَمْ يُخرِجهُ إِلٰى عُمَّالِهٖ حَتّٰى قُبِضَ فَقَرَنَهُ بِسَيفِهٖ، فَلَمَّا قُبِضَ عَمِلَ بِهٖ أَبُوبَكرٍ حَتّٰى قُبِضَ، وَ عُمَرُ حَتّٰى قُبِضَ، وَكَانَ فِيهِ : ((فِيْ خَمْسٍ مِنَ الْاِبِلِ شَاةٌ، وَ فِي عَشرٍ شَاتَانِ، وَفِيْ خَمْسَ عَشْرَةَ ثَلٰثُ شِيَاهٍ، وَفِيْ عِشْرِيْنَ أَرْبَعُ شِيَاهٍ، وَفِيْ خَمْسٍ وَّ عِشْرِيْنَ بِنْتُ مَخَاضٍ إِلٰى خَمْسٍ وَّثَلٰثِيْنَ، فَإِذَا زَادَتْ فَفِيْهَا بِنْتُ لَبُوْنٍ إِلٰى خَمْسٍ وَّ أَرْبَعِيْنَ، فَإِذَا زَادَتْ فَفِيْهَا حِقَّةٌ إِلٰى سِتِّيْنَ، فَإِذَازَادَتْ فَفِيْهَا جَذَعَةٌ إِلٰى خَمْسٍ وَّ سَبْعِيْنَ، فَإِذَا زَادَتْ فَفِيْهَا ابْنَتَا لَبُوْنٍ إِلٰى تِسْعِيْنَ، فَإِذَا زَادَتْ فَفِيْهَا حِقَّتَانِ إِلٰى عِشْرِيْنَ وَمِائَةٍ، فَإِذَا زَادَتْ إِلٰى عِشْرِيْنَ وَمِائَةٍ فَفِيْ كُلِّ خَمْسِيْنَ حِقَّةٌ، وَ فِيْ كُلِّ أَرْبَعِيْنَ ابْنَةُ لَبُوْنٍ، وَفِي الشَّآءِ فِيْ كُلِّ أَرْبَعِيْنَ شَاةً شَاةٌ، إِلٰى عِشْرِيْنَ وَمِائَةٍ، فَإِذَا زَادَتْ فَشَاتَانِ إِلٰى مِائَتَيْنِ، فَإِذَا زَادَتْ فَثَلٰثُ شِيَاهٍ إِلٰى ثَلٰثِ مِائَةِ شَاةٍ، فَإِذَا زَادَتْ عَلٰى ثَلٰثِ مِائَةِ شَاةٍ، فَفِيْ كُلِّ مِائَةِ شَاةٍ شَاةٌ ثُمَّ لَيْسَ فِيْهَا شَيْءٌ حَتّٰى تَبْلُغَ أَرْبَعَ مِائَةٍ وَلَا يُجْمَعُ بَيْنَ مُتَفَرِّقٍ وَلَا يُفَرَّقُ بَيْنَ مُجْتَمِعٍ مَخَافَةَ الصَّدَقَةِ. وَمَا كَانَ مِنْ خَلِيْطَيْنِ فَإِنَّهُمَا يَتَرَاجَعَانِ بَيْنَهُمَا بِالسَّوِيَّةِ، وَلَا يُؤْخَذُ فِي الصَّدَقَةِ هَرِمَةٌ وَلَا ذَاتُ عَيْبٍ)).

(صحيح) الارواء (٣/٢٦٦-٢٦٧) صحيح ابى داؤد (١٤٠٠، ١٤٠٢)

وَقَالَ الزُّهْرِيُّ : إِذَا جَآءَ الْمُصَدِّقُ قَسَّمَ الشَّآءَ أَثْلَاثًا: ثُلُثٌ خِيَارٌ، وَّثُلُثٌ أَوْسَاطٌ، وَثُلُثٌ شِرَارٌ وَأَخَذَ الْمُصَدِّقُ مِنَ الْوَسَطِ. وَلَمْ يَذْكُرِ الزُّهْرِيُّ الْبَقَرَ.

ترجمہ: روایت ہے سالم بن عبداللہ سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے کہ رسول اللہ ﷺ نے لکھی کتاب زکوٰۃ کی اور روانہ نہ کیا تھا اسے اپنے عاملوں کے پاس کہ وفات پائی آپ ﷺ نے اور بعد لکھنے کے رکھ دیا تھا اسے تلوار کے پاس پھر جب وفات پائی آپ ﷺ نے عمل کیا اس پر ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے یہاں تک کہ وفات پائی انہوں نے پھر عمل کیا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے یہاں تک کہ وفات پائی انہوں نے بھی اور اس میں تھا کہ پانچ اونٹ میں ایک بکری دینا چاہیے اور دس میں دو بکریاں اور پندرہ میں تین بکریاں اور بیس اونٹوں میں چار بکریاں اور پچیس اونٹوں میں ایک سال کی اونٹنی پینتیس اونٹوں تک پھر اگر زیادہ ہوں پینتیس سے سو اس میں دو برس کی اونٹنی پینتالیس اونٹ تک پھر اگر زیادہ ہوں تو اس میں ایک حقہ ہے یعنی تین سال کی اونٹنی ساٹھ اونٹوں تک پھر اگر زیادہ ہوں تو اس میں چار سال کی اونٹنی پچھتر اونٹوں

تک پھر اگر زیادہ ہوں تو اس میں دو سال کی دو اونٹنیاں نوے اونٹ تک پھر اگر زیادہ ہوں تو اس میں تین تین سال کی دو اونٹنیاں ایک سو بیس اونٹ تک پھر اگر زیادہ ہوں اس سے تو ہر پچاس اونٹ میں ایک اونٹنی تین سال کی اور ہر چالیس میں دو سال کی اور بکریوں میں چالیس بکری میں سے ایک بکری ایک سو بیس بکری تک پھر جب زیادہ ہوں یعنی ایک سو بیس سے تو دو بکریاں دو سو بکریوں تک پھر اگر زیادہ ہوں تو تین بکریاں تین سو بکریوں تک پھر اگر زیادہ ہوں تین سو سے تو ہر سینکڑے میں ایک بکری پھر اس میں کچھ واجب نہیں ہوتا جب تک پورا سینکڑہ نہ ہو اور جمع نہ کی جائیں متفرق یعنی دو یا تین شخصوں کی بکریاں یا اونٹ اور جدا جدا نہ کی جائیں ملی ہوئی بکریاں یا اونٹ زکوٰۃ کے خوف سے اور جو ہوئیں دو شریکوں کی یعنی بکریاں یا اونٹ تو وہ آپس میں سمجھ لیں برابر اور زکوٰۃ میں نہ کی جائے بڈھی اور عیب دار۔ اور کہا زہری نے جب آئے زکوٰۃ لینے والا تو تین قسم کرے بکریاں ایک میں عمدہ عمدہ اور ایک میں متوسط یعنی بیچ کی اور ایک میں ناقص اور زکوٰۃ تحصیل کرنے والا بیچ کے مال سے لے۔ اور زہری نے گائے بیل کا ذکر نہیں کیا۔

فائدہ : اس باب میں ابوبکر صدیق اور ابوذر اور انس اور بہز بن حکیم رضی اللہ عنہم سے روایت ہے کہ وہ اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں اور وہ اپنے دادا سے کہا ابوعیسیٰ نے حدیث ابن عمر رضی اللہ عنہما کی حسن ہے اور اسی پر عمل ہے تمام فقہاء کا اور روایت کی یہ حدیث یونس بن یزید نے اور کئی لوگوں نے زہری سے انہوں نے سالم سے اور مرفوع نہیں کیا اس کو اور مرفوع کیا اس کو سفیان بن حسین نے۔ مترجم کہتا ہے جمع نہ کی جائیں متفرق مثلاً ایک شخص کے دو اونٹ اور ایک کے تین اونٹ ہیں دونوں کو جمع کر کے پانچ اونٹ میں ایک بکری لے لے یہ زکوٰۃ تحصیلنے والے کو جائز نہیں اور جدا نہ کی جائیں ملی ہوئی یعنی ایک شخص کی مثلاً اسی (۸۰) بکریاں ہیں تو اس میں ایک بکری ہوتی ہے اس لیے کہ چالیس سے ایک سو بیس تک ایک بکری واجب ہے تو زکوٰۃ تحصیلنے والے کو یہ جائز نہیں کہ اس کے دو حصے کر کے دو بکریاں لے لے۔

❁❁❁❁

۵۔ بَابُ : مَا جَآءَ فِيْ زَكٰوةِ الْبَقَرِ

گائے، بیل کی زکوٰۃ کے بیان میں

(۶۲۲) عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ : ((فِيْ ثَلٰثِيْنَ مِنَ الْبَقَرِ تَبِيْعٌ أَوْ تَبِيْعَةٌ وَفِيْ كُلِّ أَرْبَعِيْنَ مُسِنَّةٌ)). (صحیح عند الالبانی) الارواء (۲۷۱/۳) بعض محققین کہتے ہیں اس میں خصیف راوی ضعیف ہے اور سند میں انقطاع ہے۔

ترجمہ: روایت ہے عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا نبی ﷺ نے تیس گایوں میں سے ایک سال کی ایک گائے ہے یا بیل اور ہر چالیس میں دو برس کی ایک گائے۔

فائدہ : اس باب میں معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے کہا ابوعیسیٰ نے ایسا ہی روایت کیا عبدالسلام بن حرب نے خصیف سے اور عبدالسلام ثقہ ہیں اور حافظ ہیں اور روایت کی شریک نے یہ حدیث خصیف سے انہوں نے ابوعبیدہ سے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے عبداللہ سے اور ابوعبداللہ بن عبداللہ نے کوئی حدیث نہیں سنی اپنے باپ سے۔

❀❀❀❀

(٦٢٣) عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ : بَعَثَنِي النَّبِيُّ ﷺ إِلَى الْيَمَنِ فَأَمَرَنِيْ أَنْ اٰخُذَ مِنْ كُلِّ ثَلٰثِيْنَ بَقَرَةً تَبِيْعًا أَوْ تَبِيْعَةً، وَ مِنْ كُلِّ اَرْبَعِيْنَ مُسِنَّةً، وَّ مِنْ كُلِّ حَالِمٍ دِيْنَارًا أَوْ عِدْلَهٗ مُعَافِرَ. (صحيح عند الالبانى) الارواء (٧٩٥) صحيح ابى داؤد (١٤٠٨) بعض محققین کہتے ہیں اس میں اعمش مدلس ہے اور سماع کی صراحت نہیں۔

ترجمہ: روایت ہے معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے کہا بھیجا مجھ کو نبی ﷺ نے یمن کو اور حکم دیا کہ لوں میں ہر تیس گایوں سے ایک گائے ایک سال کی یا ایک بیل اور ہر چالیس میں سے ایک گائے دو برس کی اور ہر جوان سے ایک دینار یا برابر اس کے کپڑے۔

فائدہ : کہا ابوعیسیٰ (امام ترمذیؒ) نے یہ حدیث حسن ہے اور روایت کی یہ حدیث بعض نے سفیان سے انہوں نے اعمش سے انہوں نے ابووائل سے سے انہوں نے مسروق سے کہ نبی ﷺ نے بھیجا معاذ رضی اللہ عنہ کو یمن کی طرف اور حکم کیا کہ لے آخر حدیث تک۔ اور یہ زیادہ صحیح ہے۔روایت کی ہم سے محمد بن بشار نے انہوں نے محمد بن جعفر سے انہوں نے شعبہ سے انہوں نے عمرو بن مرہ سے کہا پوچھا میں نے ابوعبیدہ سے تم کچھ یاد رکھتے ہو عبداللہ کی روایتوں سے تو کہا انہوں نے نہیں یعنی ابوعبیدہ کو عبداللہ سے سماع نہیں۔

(٦٢٤) عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ، قَالَ : سَأَلْتُ أَبَا عُبَيْدَةَ هَلْ تَذْكُرُ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ شَيْئًا ؟ قَالَ : لَا.

ترجمہ: عمرو بن مرہ سے روایت ہے کہتے ہیں میں نے پوچھا ابوعبیدہ سے کہ تم کچھ یاد رکھتے ہو عبداللہ کی روایتوں سے تو کہا انہوں نے نہیں۔

❀❀❀❀

٦۔ بَابُ : مَا جَآءَ فِيْ كَرَاهِيَةِ أَخْذِ خِيَارِ الْمَالِ فِي الصَّدَقَةِ

اس بیان میں کہ زکوٰۃ میں عمدہ مال لینا مکروہ ہے

(٦٢٥) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ : أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ بَعَثَ مُعَاذًا إِلَى الْيَمَنِ فَقَالَ لَهٗ : إِنَّكَ تَأْتِيْ قَوْمًا أَهْلَ كِتَابٍ فَادْعُهُمْ إِلٰى شَهَادَةِ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَ أَنِّيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ، فَإِنْ هُمْ أَطَاعُوْا لِذٰلِكَ فَأَعْلِمْهُمْ أَنَّ اللّٰهَ افْتَرَضَ عَلَيْهِمْ خَمْسَ صَلَوَاتٍ فِي الْيَوْمِ وَاللَّيْلَةِ، فَإِنْ هُمْ أَطَاعُوْا لِذٰلِكَ فَأَعْلِمْهُمْ: وأَنَّ اللّٰهَ

اِفْتَرَضَ عَلَيْهِمْ صَدَقَةَ أَمْوَالِهِمْ تُؤْخَذُ مِنْ أَغْنِيَآئِهِمْ وَتُرَدُّ عَلَى فُقَرَائِهِمْ، فَإِنْ هُمْ أَطَاعُوا لِذٰلِكَ فَإِيَّاكَ وَكَرَائِمَ أَمْوَالِهِمْ، وَاتَّقِ دَعْوَةَ الْمَظْلُومِ فَإِنَّهَا لَيْسَ بَيْنَهَا وَ بَيْنَ اللّٰهِ حِجَابٌ)).

(صحيح) الارواء (۷۸۲) صحيح ابی داؤد (۱٤۱۲)

ترجمہ: روایت ہے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہ رسول اللہ ﷺ نے بھیجا معاذ رضی اللہ عنہ کو یمن کی طرف اور فرمایا تو گزرے گا ایک قوم پر اہل کتاب سے پس بلا ان کو اس پر کہ گواہی دیں کوئی معبود نہیں سوائے اللہ کے اور میں رسول ہوں اللہ کا پس اگر قبول کریں اس کو تو خبر دے ان کو فرض کیا ہے تعالیٰ اللہ نے پانچ نمازوں کو دن رات میں پھر اگر قبول کرلیں وہ اس کو تو خبر دے ان کو کہ اللہ تعالیٰ نے فرض کی ہے ان پر زکوٰۃ ان کے مالوں کی کہ لی جائے ان کے امیروں سے، اور دی جائے ان کے فقیروں کو، پھر اگر وہ قبول کریں اس کو تو پرہیز کران عمدہ مالوں سے یعنی میں زکوٰۃ عمدہ عمدہ مال چھانٹ کر نہ لے اور بچ بددعا سے مظلوم کی اس لیے کہ اس میں اور اللہ میں کچھ پردہ نہیں ہے یعنی جلد قبول ہوتی ہے۔

فائدہ: اس باب میں صنابحی سے بھی روایت ہے کہا ابوعیسیٰ نے حدیث ابن عباس رضی اللہ عنہما کی حسن ہے صحیح ہے ابومعبد مولیٰ ہیں ابن عباس رضی اللہ عنہما کے اور نام ان کا نافذ ہے۔

❀❀❀❀
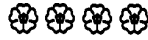
۷۔ بَابُ : مَا جَآءَ فِي صَدَقَةِ الزَّرْعِ وَالثَّمْرِ وَالْحُبُوْبِ

کھیتی، پھلوں اور غلے کی زکوٰۃ کے بیان میں

(٦٢٦) عَنْ أَبِي سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ: إِنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ : ((لَيْسَ فِيْمَا دُوْنَ خَمْسَةِ ذُوْدٍ صَدَقَةٌ وَ لَيْسَ فِيْمَا دُوْنَ خَمْسِ أَوَاقٍ صَدَقَةٌ وَلَيْسَ فِيْمَا دُوْنَ خَمْسَةِ أَوْسُقٍ صَدَقَةٌ)).

(صحيح) الروض (۹۹۲) الارواء (۸۰۰) صحيح ابی داؤد (۱۳۹۰)

ترجمہ: روایت ہے ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے کہا فرمایا رسول اللہ ﷺ نے نہیں ہے پانچ اونٹوں سے کم میں زکوٰۃ اور نہیں ہے پانچ اوقیہ سے کم میں زکوٰۃ اور نہیں ہے پانچ گنے یا ٹوکرے سے کم میں زکوٰۃ یعنی غلے یا تمر میں۔

فائدہ: اس باب میں ابوہریرہ اور ابن عمر اور جابر اور عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہم سے روایت ہے روایت کی ہم سے محمد بن بشار نے انہوں نے عبدالرحمٰن بن مہدی سے انہوں نے سفیان اور شعبہ اور مالک بن انس سے انہوں نے عمرو بن یحییٰ سے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے انہوں نے نبی ﷺ سے مثل اوپر کی حدیث کے جو روایت کی عبدالعزیز نے عمرو بن یحییٰ سے کہا ابوعیسیٰ نے حدیث ابوسعید کی حسن ہے صحیح ہے اور مروی ہے کئی سندوں سے ابوسعید سے اور اسی پر عمل ہے اہل علم کا کہ پانچ گنے یعنی وسق سے کم میں زکوٰۃ نہیں اور وسق ساٹھ صاع کا ہوتا ہے اور پانچ وسق سے تین سو صاع ہوتے ہیں اور صاع نبی ﷺ کا پانچ

رطل اور تیسرا حصہ ایک رطل کا ہے اور صاع اہل کوفہ کا آٹھ رطل کا ہے اور نہیں ہے پانچ اوقیہ چاندی میں زکوٰۃ اور ایک اوقیہ چالیس درہم کا ہوتا ہے اور پانچ اوقیوں کے دوسو درہم[1] ہوتے ہیں اور نہیں ہے پانچ اونٹوں سے کم میں زکوٰۃ پھر جب ہوں پچیس درہم تو اس میں ایک سال کی اونٹنی اور اگر پچیس اونٹ سے کم ہوں تو ہر پانچ میں ایک بکری۔

❀❀❀❀

(٦٢٧) عَنْ أَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ نَحْوَ حَدِيْثِ عَبْدِالْعَزِيْزِ، عَنْ عَمْرِو بْنِ يَحْيٰى.

ترجمہ: ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ نبی ﷺ سے مثل اوپر کی حدیث کے جو روایت کی عبدالعزیز نے عمرو بن یحییٰ سے۔

٨۔ بَابُ : مَا جَآءَ لَيْسَ فِي الْخَيْلِ وَالرَّقِيْقِ صَدَقَةٌ

اس بیان میں کہ گھوڑے اور غلام میں زکوٰۃ نہیں ہے

(٦٢٨) عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : ((لَيْسَ عَلَى الْمُسْلِمِ فِيْ فَرَسِهٖ وَلَا فِيْ عَبْدِهٖ صَدَقَةٌ)). (صحيح) (الضعيفة : ٤٠١٤) الروض (٤٣٤)

ترجمہ: روایت ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہا فرمایا رسول اللہ ﷺ نے نہیں ہے مسلمان پر اس کے گھوڑے اور غلام میں زکوٰۃ۔

فائدہ : اس باب میں عبداللہ بن عمرو اور علی رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہا ابوعیسیٰ نے حدیث ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے علماء کا کہ پلے ہوئے گھوڑوں پر یعنی جن کو دانہ گھاس باندھ کر کھلاتے ہیں اس میں زکوٰۃ نہیں اور جو غلام خدمت کے لیے ہوں ان میں بھی زکوٰۃ نہیں اور اگر تجارت کے لیے ہوں تو دونوں کی قیمتوں سے زکوٰۃ لی جائے جب کہ ایک سال گزر چکے۔

❀❀❀❀

٩۔ بَابُ : مَا جَآءَ فِيْ زَكٰوةِ الْعَسَلِ

شہد کی زکوٰۃ کے بیان میں

(٦٢٩) عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : ((فِي الْعَسَلِ فِيْ كُلِّ عَشَرَةِ أَزُقٍّ زِقٌّ)). (صحيح) الارواء (٨٠١) صحيح ابى داؤد (١٤٢٤)

ترجمہ: روایت ہے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے شہد میں ہر دس مشکوں میں ایک مشک ہے۔

فائدہ : اس باب میں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ اور ابوسیارہ المتعی و عبداللہ بن عمرو سے بھی روایت ہے کہا ابوعیسیٰ نے ابن عمر رضی اللہ عنہما کی حدیث کی اسناد میں گفتگو ہے یعنی ضعف ہے اور نہیں صحیح ہے نبی ﷺ سے اس باب میں بہت کچھ اور اسی پر عمل ہے نزدیک اکثر علماء

[1] اور دوسو درہم تولے کے حساب سے ساڑھے باون تولے ہوتے ہیں اور پانچ وسق تخمیناً پانچ من پختہ ہوئے اور من چالیس سیر کا۔

کے یہی کہتے ہیں احمد اور اسحاق اور کہا بعض علماء نے شہد میں کچھ زکوٰۃ نہیں۔

(٦٣٠) عَنْ نَّافِعٍ، قَالَ : سَأَلَنِي عُمَرُ بْنُ عَبْدِالْعَزِيزِ، عَنْ صَدَقَةِ الْعَسَلِ، قَالَ : قُلْتُ : مَا عِنْدَنَا عَسَلٌ نَتَصَدَّقُ مِنْهُ، وَلٰكِنْ أَخْبَرَنَا الْمُغِيرَةُ بْنُ حَكِيمٍ ؛ أَنَّهُ قَالَ : لَيْسَ فِي الْعَسَلِ صَدَقَةٌ، فَقَالَ عُمَرُ: عَدْلٌ مَرْضِيٌّ فَكَتَبَ إِلَى النَّاسِ أَنْ تُوضَعَ يَعْنِي عَنْهُمْ . (صحيح الاسناد)

ترجمہ: نافع سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ مجھ سے عمر بن عبدالعزیز نے شہد کی زکاۃ کے بارے میں دریافت کیا تو میں نے کہا کہ ہمارے پاس تو شہد ہی نہیں ہے جس کی ہم زکاۃ ادا کرتے' لیکن مغیرہ بن حکیم نے ہمیں بتایا ہے کہ شہد میں زکاۃ نہیں ہے' چنانچہ عمر رحمۃ اللہ نے فرمایا: یہ تو پسندیدہ عدل ہے' پھر انہوں نے لوگوں کی طرف لکھ دیا کہ شہد کی زکاۃ ختم کر دی جائے' یعنی لوگوں سے نہ لی جائے۔

❀❀❀❀

١٠۔ بَابُ : مَا جَاءَ لَا زَكٰوةَ عَلَى الْمَالِ الْمُسْتَفَادِ حَتّٰى يَحُولَ عَلَيْهِ الْحَوْلُ

اس بیان میں کہ مال مستفاد پر جب تک ایک سال نہ گزرے اس میں زکوٰۃ نہیں ہے

(٦٣١) عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ : ((مَنِ اسْتَفَادَ مَالًا فَلَا زَكٰوةَ عَلَيْهِ حَتّٰى يَحُولَ عَلَيْهِ الْحَوْلُ)).

(صحيح عند الالبانی) الارواء (٧٨٧) صحيح أبي داود (١٤٠٣) بعض محققین کہتے ہیں سخت ضعیف ہے اس میں عبدالرحمٰن بن زید بن اسلم ضعیف ہے۔ تقریب (٣٨٦٥)

ترجمہ: روایت ہے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے کہا فرمایا رسول اللہ ﷺ نے جس نے مال مستفاد پایا تو اس پر زکوٰۃ نہیں جب تک سال نہ گزرے۔

فائدہ : اس باب میں سری بنت نبہان سے بھی روایت ہے روایت کی ہم سے محمد بن بشار نے انہوں نے عبدالوہاب ثقفی سے انہوں نے ایوب سے انہوں نے نافع سے انہوں نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے کہا ابن عمر رضی اللہ عنہما نے جس نے پایا مالِ مستفاد اس پر زکوٰۃ نہیں جب تک سال نہ گزرے اس کے مالک کے نزدیک اور یہ زیادہ صحیح ہے عبدالرحمٰن بن زید بن اسلم کی حدیث سے کہا ابوعیسیٰ نے اور روایت کیا اس کو ایوب اور عبیداللہ اور کئی لوگوں نے نافع سے انہوں نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے موقوفاً یعنی انہی کا قول اور عبدالرحمٰن بن زید بن اسلم ضعیف ہیں حدیث میں ضعیف کہا ان کو احمد بن حنبل اور علی بن مدینی وغیر ہما نے اہل حدیث سے اور وہ کثیر الغلط ہیں اور مروی ہے کئی صحابیوں سے رسول اللہ ﷺ کے کہ مال مستفاد میں زکوٰۃ نہیں ہے جب تک سال نہ گزرے اور یہی کہتے ہیں مالک بن انس اور شافعی اور احمد بن حنبل اور اسحاق اور کہا بعض علماء نے اگر اس کے پاس پہلے سے ایسا مال ہے کہ واجب ہوتی ہے اس پر زکوٰۃ تو اس مال میں بھی زکوٰۃ ہے یعنی مستفاد میں اور اگر اس کے پاس سوائے مال مستفاد کے کوئی ایسا نہیں کہ جس میں واجب ہو زکوٰۃ تو مستفاد میں زکوٰۃ واجب نہیں جب تک سال نہ گزرے سو اس نے پایا اگر مال مستفاد قبل گزرنے سال کے تو اس کو چاہیے کہ مال مستفاد کی بھی زکوٰۃ دے جب زکوٰۃ دے پہلے مال کی جس کی زکوٰۃ ہمیشہ دیتا تھا اور یہی

قول ہے سفیان ثوری اور اہل کوفہ کا مترجم کہتا ہے مال مستفاد اس مال کو کہتے ہیں جو سال کے اندر خود بخود ہاتھ آئے جیسے ہبہ یا میراث کے طور سے اور اپنے مال سابق سے کمایا ہوا نہ ہو تو بعض کہتے ہیں کہ جس دن وہ مال ہاتھ لگا ہے اس دن سے جب پورا سال ہو تو اس کی زکوٰۃ واجب ہوتی ہے اور یہی مذہب ہے شافعی کا اور امام اعظم کہتے ہیں کہ پہلے مال کے ساتھ اس کی بھی زکوٰۃ دے کچھ سال کا گزرنا اس پر شرط نہیں۔

(٦٣٢) عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ : مَنِ اسْتَفَادَ مَالًا، فَلَا زَكَاةَ فِيهِ حَتّٰى يَحُولَ عَلَيْهِ الْحَوْلُ عِنْدَ رَبِّهِ.
(صحيح الاسناد، موقوف، وهو في حكم المرفوع)

ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: جس نے مال مستفا' پایا تو اس پر زکاۃ نہیں جب تک اس پر اس کے مالک کے پاس ایک سال نہ گزرے۔

ترجمہ: ابن عمر رضی اللہ عنہما نے کہا جس نے پایا مال مستفاد اس پر زکوٰۃ نہیں جب تک ایک سال نہ گزرے اس کے مالک کے نزدیک۔

❀ ❀ ❀ ❀

١١۔ بَابُ : مَا جَآءَ لَيْسَ عَلَى الْمُسْلِمِينَ جِزْيَةٌ

اس بیان میں کہ مسلمانوں پر جزیہ نہیں

(٦٣٣) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((لَا تُصْلُحُ قِبْلَتَانِ فِي أَرْضٍ وَّاحِدَةٍ، وَلَيْسَ عَلَى الْمُسْلِمِينَ جِزْيَةٌ)). (ضعيف) (الارواء : ١٢٤٤ - الضعيفة : ٤٣٧٩) اس میں قابوس بن ابی ظبیان راوی کمزور ہے۔

ترجمہ: روایت ہے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہا فرمایا رسول اللہ ﷺ نے نہیں لائق ہے دو قبیلے والوں کا رہنا ایک زمین میں یعنی اہل کتاب اور مسلمانوں کا دونوں کا رہنا جزیرہ عرب میں لائق نہیں ہے اور نہیں مسلمانوں پر جزیہ۔

فائدہ : روایت کی ہم سے ابو کریب نے انہوں نے جریر سے انہوں نے قابوس سے اسی اسناد سے مانند اوپر کی حدیث کے اور اس باب میں سعید بن زید اور حرب بن عبیداللہ ثقفی کے دادا سے بھی روایت ہے کہا ابو عیسیٰ نے حدیث ابن عباس رضی اللہ عنہما کی مروی ہے قابوس بن ابی ظبیان سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے وہ نبی ﷺ سے مرسلاً اور اسی پر عمل ہے تمام علماء کا کہ نصرانی جب اسلام لائے تو معاف کر دیا جائے جزیہ اس کی ذات کا اور قول نبی ﷺ کا کہ مسلمانوں پر جزیہ نہیں۔

اس سے جزیہ عشری مراد ہے جو کافروں سے تحصیلاً لیا جاتا ہے اور ہر ہر گردن پر جدا جدا لازم ہوتا ہے اور دوسری حدیث میں اس کی تفسیر آئی ہے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کہ عشور یہود و نصاریٰ پر ہے اور مسلمانوں پر عشور نہیں۔

(٦٣٤) عَنْ قَابُوسَ بْنِ أَبِي ظِبْيَانَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ مُرْسَلًا. وَالْعَمَلُ عَلَى هٰذَا عِنْدَ عَامَّةِ أَهْلِ الْعِلْمِ، أَنَّ النَّصْرَانِيَّ إِذَا أَسْلَمَ، وُضِعَتْ عَنْهُ جِزْيَةُ رَقَبَتِهِ. وَقَوْلُ النَّبِيِّ ﷺ : ((لَيْسَ عَلَى الْمُسْلِمِينَ جِزْيَةُ عُشُورٍ))، إِنَّمَا يَعْنِي بِهِ جِزْيَةَ الرَّقَبَةِ. وَفِي الْحَدِيثِ مَا يُفَسِّرُ هٰذَا حَيْثُ قَالَ : ((إِنَّمَا الْعُشُورُ عَلَى

الْيَهُوْدِ وَالنَّصَارٰى، وَلَيْسَ عَلَى الْمُسْلِمِيْنَ عُشُوْرٌ)). (ضعيف) (الجامع الصغير : ۲۰۵۰، مشكاة المصابيح : ٤٠٣٩) اس میں قابوس بن ابی ظبیان راوی ضعیف ہے۔

ترجمہ: قابوس بن ابن ظبیان سے روایت ہے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے وہ نبی ﷺ سے مرسلاً اور اسی پر عمل ہے تمام علماء کا کہ نصرانی جب اسلام قبول کرے تو معاف کر دیا جائے جزیہ اس کی ذات کا اور قول نبی ﷺ کا کہ مسلمانوں پر جزیہ نہیں اس جزیہ سے عشری مراد ہے جو کافروں سے تحصیلاً لیا جاتا ہے اور ہر ہر گردن پر جدا جدا لازم ہوتا ہے اور دوسری حدیث میں اس کی تفسیر آئی ہے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کہ عشور یہود و نصاریٰ پر ہے اور مسلمانوں پر عشور نہیں۔

❀❀❀❀

۱۲۔ بَابُ : مَا جَآءَ فِيْ زَكٰوةِ الْحُلِي

زیور کی زکوٰۃ کے بیان میں

(٦٣٥) عَنْ زَيْنَبَ امْرَأَةِ عَبْدِاللّٰهِ قَالَتْ : خَطَبَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ : ((يَا مَعْشَرَ النِّسَآءِ تَصَدَّقْنَ وَلَوْ مِنْ حُلِيِّكُنَّ فَإِنَّكُنَّ أَكْثَرُ اَهْلِ جَهَنَّمَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ)). (صحيح بما بعده)

ترجمہ: روایت ہے زینب سے جو بیوی ہیں عبداللہ کی کہا انہوں نے خطبہ پڑھا ہم پر رسول اللہ ﷺ نے اور فرمایا اے گروہ عورتوں کے صدقہ دو اگرچہ ہو تمہارے زیوروں میں سے اس لیے کہ تم میں سے اکثر اہل جہنم ہیں قیامت کے دن۔

فائدہ : روایت کی ہم سے محمود بن غیلان نے انہوں نے ابوداؤد سے انہوں نے شعبہ سے انہوں نے اعمش سے کہا اعمش نے سنا میں نے ابووائل سے کہ روایت کرتے تھے عمرو بن حارث سے جو بھتیجے ہیں زینب کے اور زینب بیوی ہیں عبداللہ کی وہ روایت کرتے ہیں زینب سے وہ نبی ﷺ سے اوپر کی حدیث کی مانند اور ابومعاویہ کی حدیث سے زیادہ صحیح ہے اور ابومعاویہ نے وہم کیا ہے اپنی حدیث میں سو کہا عمرو بن الحارث عَنِ ابْنِ أَخِي زينب اور صحیح یوں ہے عمرو بن الحارث بن اخی زینب یعنی حارث کے بعد عن کا لفظ غلط ہے اور یہ حدیث مروی ہے عمرو بن شعیب سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے وہ اپنے دادا سے وہ نبی ﷺ سے کہ تجویز کی آپ ﷺ نے زیور میں زکوٰۃ دینا اور اس کی اسناد میں کچھ گفتگو ہے اور اختلاف ہے علماء کا اس میں سو کہا بعض علمائے صحابہ اور تابعین نے کہ زیور میں زکوٰۃ ہے جو سونے اور چاندی کا ہو اور یہی کہتے ہیں سفیان ثوری اور عبداللہ بن مبارک اور کہا بعض صحابہ نے جیسے ابن عمر و اور عائشہ اور جابر بن عبداللہ اور انس بن مالک رضی اللہ عنہم اجمعین ہیں کہ زیور میں زکوٰۃ نہیں اور ایسا ہی مروی ہے بعض فقہاء تابعین سے اور یہی کہتے ہیں مالک بن انس اور شافعی اور احمد اور اسحاق۔

(٦٣٦) عَنِ الْأَعْمَشِ قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا وَائِلٍ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ ابْنِ أَخِي زَيْنَبَ امْرَأَةِ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنْ زَيْنَبَ امْرَأَةِ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ نَحْوَهُ.

ترجمہ: روایت ہے اعمش سے کہا انہوں نے سنا میں نے ابووائل سے کہ روایت کرتے تھے عمرو بن حارث سے جو بھتیجے ہیں زینب کے اور زینب بیوی ہیں عبداللہ کی وہ روایت کرتے ہیں زینب سے وہ نبی ﷺ سے اوپر کی حدیث کی مانند۔

(٦٣٧) عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ، أَنَّ امْرَأَتَيْنِ أَتَتَا رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ وَ فِي أَيْدِيهِمَا سِوَارَانِ مِنْ ذَهَبٍ، فَقَالَ لَهُمَا : ((**أَتُؤَدِّيَانِ زَكٰوتَهُ ؟**)) قَالَتَا : لَا، قَالَ : فَقَالَ لَهُمَا رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ : ((**أَتُحِبَّانِ أَنْ يُسَوِّرَ كُمَا اللّٰهُ بِسِوَارَيْنِ مِنْ نَارٍ ؟**)) قَالَتَا : لَا، قَالَ : ((**فَأَدِّيَا زَكٰوتَهُ**)).

(حسن، بغير هذااللفظ) (الارواء : ٣/٢٩٦، المشكاة : ١٨٠٩) صحيح أبي داد (١٣٩٦)

ترجمہ: روایت ہے عمرو بن شعیب سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے وہ اپنے دادا سے کہ دو عورتیں آئیں رسول اللہ ﷺ کے پاس اور ان کے ہاتھوں میں کنگن تھے سونے کے سو فرمایا آپ ﷺ نے کیا ادا کرتی ہو تم زکوٰۃ اس کی تو کہا انہوں نے نہیں سو فرمایا رسول اللہ ﷺ نے ان سے کیا چاہتی ہو تم کہ اللہ پہنائے تم کو دو کنگن دوزخ کی آگ کے کہا انہوں نے نہیں فرمایا آپ ﷺ نے تو ادا کرتی رہو زکوٰۃ اس کی۔

فائدہ : کہا ابوعیسیٰ نے اس حدیث کو روایت کیا مثنیٰ بن صباح نے عمرو بن شعیب سے اسی کی مانند اور مثنیٰ بن صباح اور ابن لہیعہ دونوں ضعیف ہیں اس حدیث میں اور اس باب میں کوئی روایت صحیح رسول اللہ ﷺ سے ثابت نہیں۔

❀❀❀❀
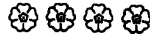
١٣۔ بَابُ : مَا جَآءَ فِي زَكٰوةِ الْخَضْرَوَاتِ

سبزیوں کی زکوٰۃ کے بیان میں

(٦٣٨) عَنْ مُعَاذٍ أَنَّهُ كَتَبَ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ يَسْأَلُهُ عَنِ الْخَضْرَوَاتِ وَهِيَ الْبُقُولُ، فَقَالَ((**لَيْسَ فِيهَا شَيْءٌ**)).

ترجمہ: روایت ہے معاذ رضی اللہ عنہ سے کہ انہوں نے لکھا رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں پوچھا حال خضروات کا یعنی ساگ پات کی زکوٰۃ کا سو فرمایا آپ ﷺ نے اس میں کچھ زکوٰۃ نہیں۔ (صحيح عند الالبانى) (الارواء : ٣/٢٧٩) بعض محققین کہتے ہیں اس میں حسن بن عمارۃ ضعیف ہے جیسا کہ ترمذی نے کہا ہے۔ بلکہ وہ متروک ہے۔ تقریب (١٢٦٤)

فائدہ : کہا ابوعیسیٰ نے اسناد اس حدیث کی صحیح نہیں اور اس باب میں رسول اللہ ﷺ سے کچھ ثابت نہیں اور یہ روایت مروی ہے موسیٰ بن طلحہ سے نبی ﷺ سے مرسلاً اور اسی پر عمل ہے علماء کا کہ ساگ پات میں کچھ صدقہ نہیں کہا ابوعیسیٰ نے حسن بیٹے ہیں عمارہ کے اور وہ ضعیف ہیں اہل حدیث کے نزدیک ضعیف کہا ان کو شعبہ وغیرہ نے اور چھوڑ دیا ان سے روایت لینا عبداللہ بن مبارک نے۔

❀❀❀❀

۱۴۔ بَابُ : مَا جَآءَ فِي الصَّدَقَةِ فِيمَا يُسْقٰى بِالْأَنْهَارِ وَ غَيْرِهِ

اس کھیتی کی زکوٰۃ کے بیان میں جس میں نہر وغیرہ سے پانی دیا جائے

(٦٣٩) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ : ((فِيمَا سَقَتِ السَّمَآءِ وَالْعُيُونُ الْعُشْرُ، وَفِيمَا سُقِيَ بِالنَّضْحِ نِصْفُ الْعُشْرِ)). (صحيح بما بعده) الروض (٥٢٧)

ترجمہ: روایت ہے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہا فرمایا رسول اللہ ﷺ نے جس کو پانی دے آسمان یعنی مینہ کے پانی سے پیداوار ہو یا پانی دیں نہریں اس میں دسواں حصہ زکوٰۃ اور جس میں پانی دیا جائے کھینچ کر یعنی اونٹ سے یا بیل سے تو اس میں بیسواں حصہ زکوٰۃ کا۔

فائدہ : اس باب میں انس بن مالک اور ابن عمر اور جابر رضی اللہ عنہم سے روایت ہے کہا ابوعیسیٰ نے اور مروی ہے یہ حدیث بکیر بن عبداللہ اشج اور سلیمان بن یسار اور بسر بن سعد سے وہ سب روایت کرتے ہیں نبی ﷺ سے مرسلاً اور یہ حدیث صحیح تر ہے اور صحیح ہوئی ہے حدیث ابن عمر رضی اللہ عنہما کی نبی ﷺ سے اس باب میں اور اسی پر عمل ہے تمام فقہاء کا۔

❀ ❀ ❀ ❀

(٦٤٠) عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ : أَنَّهُ سَنَّ فِيمَا سَقَتِ السَّمَآءُ وَالْعُيُونُ أَوْ كَانَ عَثَرِيًّا الْعُشْرُ، وَفِيمَا سُقِيَ بِالنَّضْحِ نِصْفُ الْعُشْرِ)).

(صحيح) الروض (٥٢٧) صحيح ابي داؤد (١٤٢١) الارواء (٧٩٩)

ترجمہ: روایت ہے سالم سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے وہ رسول اللہ ﷺ سے کہ مقرر کر دیا رسول اللہ ﷺ نے اس میں کہ پانی دے اسے آسمان یا نہریں یا وہ زمین عثری دسواں حصہ اور جس میں پانی دیا جائے کھینچ کر یا ڈول وغیرہ سے اس میں آدھا عشر یعنی بیسواں حصہ۔

فائدہ : کہا ابوعیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے مترجم کہتا ہے زمین عثری وہ ہے جس میں عاثور سے پانی دیا جائے اور عاثور چھوٹی نہر ہے کہ جس سے بقول اور کھجور وغیرہ سینچی جاتی ہے یا عثری وہ کھجور وغیرہ جس میں پانی دینے کی ضرورت نہ ہو۔

۱۵۔ بَابُ : مَا جَآءَ فِي زَكٰوةِ مَالِ الْيَتِيمِ

یتیم کے مال کی زکوٰۃ کے بیان میں

(٦٤١) عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ : أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ خَطَبَ النَّاسَ فَقَالَ : ((أَلَا مَنْ وَلِيَ يَتِيمًا لَهُ

مَالٌ فَلْيَتَّجِرْ فِيهِ وَلَا يَتْرُكْهُ حَتَّى تَأْكُلَهُ الصَّدَقَةُ)). (ضعیف) (الارواء : ٧٨٨) اس میں مثنی بن صباح راوی ضعیف ہے۔

ترجمہ: روایت ہے عمرو بن شعیب سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے وہ عمرو کے دادا سے کہ نبی ﷺ نے خطبہ پڑھا آدمیوں پر سو فرمایا آگاہ ہو جو متولی ہو کسی یتیم کا کہ اس کا مال بھی ہو تو تجارت کرتا رہے یتیم کے مال میں اور یوں ہی چھوڑ نہ دے کہ کھالے اس کو زکوٰۃ یعنی زکوٰۃ دیتے دیتے کچھ باقی نہ رہے۔

فائدہ: کہا ابوعیسیٰ نے اسی سند سے مروی ہے اور اس کی اسناد میں گفتگو ہے اس لیے کہ مثنیٰ بن صباح ضعیف ہیں حدیث میں اور روایت کی بعض نے یہ حدیث عمرو بن شعیب سے کہ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے خطبہ پڑھا پھر ذکر کی یہ حدیث اور اس میں اختلاف ہے سو بعض نے کہا مال یتیم میں زکوٰۃ ہے انہیں میں ہیں عمر اور علی عائشہ اور ابن عمر رضی اللہ عنہم اور یہی کہتے ہیں مالک اور احمد اور اسحاق اور کہا ایک گروہ علماء نے مال یتیم میں زکوٰۃ نہیں۔ اور یہی کہتے ہیں سفیان ثوری اور ابن مبارک اور عمر بن شعیب وہ بیٹے ہیں محمد بن عبداللہ بن عمرو بن عاص کے اور شعیب نے حدیثیں سنیں ہیں اپنے دادا سے جو عبداللہ بن عمرو ہیں اور کلام کیا ہے یحییٰ بن سعید نے عمرو بن شعیب کی حدیث میں اور کہا وہ ہمارے نزدیک واہی یعنی ضعیف ہیں اور جس نے ان کی روایت کو ضعیف کہا ہے تو اس لیے ضعیف کہا ہے کہ عمرو بن شعیب روایت کرتے ہیں اپنے دادا کی کتاب دیکھ کر یعنی عبداللہ بن عمرو کی کتاب اور اکثر لوگ حجت لیتے ہیں ان کی حدیث سے اور ثابت کرتے ہیں اس کو جیسے احمد اور اسحاق وغیرہما۔

❀❀❀❀

١٦۔ بَابُ : مَا جَاءَ أَنَّ الْعَجْمَاءَ جُرْحُهَا جُبَارٌ وَفِي الرِّكَازِ الْخُمُسُ

اس بیان میں کہ جانور کے مارنے کا بدلہ نہیں اور کافروں کے دفن شدہ خزانہ میں پانچواں حصہ ہے

(٦٤٢) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ : ((الْعَجْمَاءُ جُرْحُهَا جُبَارٌ، وَالْمَعْدِنُ جُبَارٌ، وَالْبِئْرُ جُبَارٌ وَفِي الرِّكَازِ الْخُمُسُ)). (اسنادہ صحیح) الروض النضیر (١١٠٦، ١١١٤) الارواء (٨١٢)

ترجمہ: روایت ہے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے جانور کے مارنے کا بدلہ نہیں اور کنواں کھودنے میں کوئی مرجائے تو اس کا بدلہ نہیں اور کافروں کے گڑے خزانوں میں پانچواں حصہ ہے۔

فائدہ: اس باب میں انس بن مالک اور عبداللہ بن عمرو اور عبادہ بن صامت اور عمرو بن عوف مزنی اور جابر رضی اللہ عنہم سے بھی روایت ہے کہا ابوعیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

❀❀❀❀

١٧۔ بَابُ : مَا جَآءَ فِي الْخَرْصِ

غلہ وغیرہ کا اندازہ کرنے کے بیان میں

(٦٤٣) عَنْ خُبَيْبِ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ قَالَ : سَمِعْتُ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنِ مَسْعُوْدِ بْنِ نِيَارٍ يَقُوْلُ : جَآءَ سَهْلُ بْنُ أَبِيْ حَثْمَةَ إِلَى مَجْلِسِنَا فَحَدَّثَ أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ كَانَ يَقُوْلُ : ((**إِذَا خَرَصْتُمْ فَخُذُوْا وَدَعُو الثُّلُثَ فَإِنْ لَّمْ تَدَعُوا الثُّلُثَ فَدَعُو الرُّبُعَ**)). (ضعیف عند الالبانی) (سلسله احادیث الضعیفة : ٢٠٥٦) ضعیف ابی داؤد (٢٨١) اس میں عبدالرحمٰن بن مسعود مجہول الحال ہے۔ بعض محققین نے اس کی سند کو حسن قرار دیا ہے۔

ترجمہ: روایت ہے خبیب بن عبدالرحمٰن سے کہا سنا میں نے عبدالرحمٰن بن مسعود کو کہتے تھے آئے سہل بن ابی حثمہ ہماری مجلس میں سو بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ فرماتے تھے کہ جب کاٹو تم پھلوں اور میووں کو تو لو یعنی عشر وغیرہ کا جو حق زکوٰۃ ہے اور چھوڑ دو ثلث حصہ یعنی ثلث حصہ کی عشر وغیرہ نہ لو پھر اگر ثلث نہ چھوڑ و تو چوتھائی چھوڑ و یعنی کہ مسافر محتاج آنے جانے والا کھالے۔

فائدہ : اس باب میں عائشہ اور عتاب بن اسید اور ابن عباس رضی اللہ عنہم سے بھی روایت ہے کہا ابوعیسیٰ نے اور عمل اکثر علماء کا سہل بن ابی حثمہ کی حدیث پر ہے یعنی جو مذکور ہوئی اور یہی کہتے ہیں احمد اور اسحاق اور خرص اسے کہتے ہیں کہ جب پھل قریب تیاری کے ہوتا ہے جیسے کھجور یا انگور جس کی زکوٰۃ لینا ہو تب بادشاہ ایک شخص کو بھیجتا ہے کہ وہ درخت کو دیکھ کر اندازہ کر دیتا ہے کہ اس میں اتنے انگور ہوں گے یا اتنی رطب اور اس کا عشر مقرر کر کے ان کے مالکوں پر باندھ دیتا ہے کہ اتنا بر وقت پھل ٹوٹنے کے دینا اس کو خرص کہتے ہیں اور اس شخص کو خارص، پھر بعد خرص کے ان مالکوں کو اختیار دیتا ہے کہ جو چاہیں کریں پھر جب وقت اس کے ٹوٹنے کا آتا ہے تو ان سے وہی عشر لے لیتا ہے۔ یہی تفسیر ہے خرص کی یعنی بعض علماء کے نزدیک اور یہی کہتے ہیں مالک اور شافعی اور احمد اور اسحاق رحمۃ اللہ علیہم۔

❀❀❀❀

(٦٤٤) عَنْ عَتَّابِ بْنِ أُسَيْدٍ : أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَبْعَثُ عَلَى النَّاسِ مَنْ يَّخْرُصُ عَلَيْهِمْ كُرُوْمَهُمْ وَثِمَارَهُمْ وَ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ فِيْ زَكٰوةِ الْكُرُوْمِ : ((**إِنَّهَا تُخْرَصُ كَمَا يُخْرَصُ النَّخْلُ ثُمَّ تُؤَدّٰى زَكٰوتُهُ زَبِيْبًا كَمَا تُؤَدّٰى زَكٰوةُ النَّخْلِ تَمْرًا**)). (ضعیف) سعید بن مسیب نے اسید بن عتاب سے کچھ نہیں سنا۔

ترجمہ: روایت ہے عتاب بن اسید سے کہ نبی ﷺ بھیجتے تھے کسی کو کہ اندازہ کر آئے اور کوت آئے لوگوں کے انگوروں کو اور پھلوں کو اور اسی اسناد سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا انگوروں کی زکوٰۃ کے بیان میں کہ وہ بھی کوتا جائے جیسے کوتا جاتا ہے کھجور، پھر زکوٰۃ میں دیا جائے انگور خشک جیسا زکوٰۃ میں تر کھجور کی جگہ دی جاتی ہے سوکھی کھجور۔

فائدہ : کہا ابوعیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اور روایت کی یہ حدیث ابن جریج نے ابن شہاب سے انہوں نے عروہ سے

انہوں نے امّ المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے اور پوچھا میں نے حال اس حدیث کا محمد بن اسماعیل بخاری رحمہ اللہ سے تو کہا انہوں نے حدیث ابن جریج کی غیر محفوظ ہے اور حدیث سعید بن مسیب کی جو مروی ہے عتاب بن اسید سے زیادہ صحیح ہے۔

❁❁❁❁

۱۸۔ بَابُ : مَا جَآءَ فِي الْعَامِلِ عَلَى الصَّدَقَةِ بِالْحَقِّ

حق کے ساتھ زکوٰۃ لینے والے کے بیان میں

(٦٤٥) عَنْ رَافِعِ بْنِ خُدَيْجٍ قَالَ : سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ : ((الْعَامِلُ عَلَى الصَّدَقَةِ بِالْحَقِّ كَالْغَازِيْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ حَتّٰى يَرْجِعَ إِلٰى بَيْتِهِ)). (حسن صحيح) التعليق الرغيب (١/٢٧٥) ((احاديث البيوع)) المشكاة (١٧٨٥) التحقيق الثاني۔ التعليق على ابن خزيمة (٢٣٣٤) صحيح ابى داؤد (٢٦٠٤)

ترجمہ: روایت ہے رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ سے کہا سنا میں نے رسول اللہ ﷺ سے فرماتے تھے زکوٰۃ تحصیلنے والا انصاف سے یعنی جو زیادتی نہ کرے اور زکوٰۃ میں عمدہ مال چھانٹ کر نہ لے تو وہ ایسا ہے جیسے لڑنے والا اللہ تعالیٰ کی راہ میں جب تک نہ لوٹے اپنے گھر۔

فائدہ : کہا ابو عیسیٰ نے حدیث رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ کی حسن ہے اور یزید بن عیاض ضعیف ہیں اہل حدیث کے نزدیک اور حدیث محمد بن اسحاق کی زیادہ صحیح ہے۔

۱۹۔ بَابُ : فِي الْمُعْتَدِيْ فِي الصَّدَقَةِ

زکوٰۃ لینے میں زیادتی کرنے والے کے بیان میں

(٦٤٦) عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : ((الْمُعْتَدِيْ فِي الصَّدَقَةِ كَمَانِعِهَا)). (حسن عند الالبانى) التعليق الرغيب (١/٢٧٨) صحيح ابى داؤد (١٤١٣) المشكاة (١٨٠١) بعض محققین نے اس کو ضعیف قرار دیا ہے۔

ترجمہ: روایت ہے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے زیادتی کرنے والا زکوٰۃ وصول کرنے میں ایسا ہے جیسا زکوٰۃ نہ دینے والا۔

فائدہ : اس باب میں ابن عمر اور ام سلمہ اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہم سے روایت ہے۔ کہا ابو عیسیٰ نے حدیث انس رضی اللہ عنہ کی غریب ہے اس سند سے اور کلام کیا ہے احمد بن حنبل نے سعد بن سنان سے اور ایسی ہی روایت ہے لیث بن سعد سے وہ روایت کرتے ہیں یزید بن ابی حبیب سے وہ سعد بن سنان سے وہ انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے۔ کہا ابو عیسیٰ نے اور سنا میں نے محمد بن اسماعیل سے کہتے

تھے صحیح سنان بن سعد ہے اور آپ ﷺ نے جو فرمایا کہ زیادتی کرنے والا زکوٰۃ لینے میں ایسا ہے جیسے زکوٰۃ نہ دینے والا تو مطلب اس کا یہ ہے کہ گناہ میں دونوں برابر ہیں۔

❀❀❀❀

۲۰۔ بَابُ : مَا جَآءَ فِي رَضَا الْمُصَدِّقِ

زکوٰۃ لینے والے کو راضی کرنے کے بیان میں

(٦٤٧) عَنْ جَرِيرٍ قَالَ : قَالَ النَّبِيُّ ﷺ : ((إِذَا أَتَاكُمُ الْمُصَدِّقُ فَلَا يُفَارِقَنَّكُمْ إِلَّا عَنْ رِضاً)).

(صحيح) صحيح ابي داؤد (١٤١٤)

ترجمہ: روایت ہے جریر سے کہا فرمایا رسول اللہ ﷺ نے جب آئے تمہارے پاس زکوٰۃ وصول کرنے والا تو اس کو جدا نہ کروا اپنے سے جب تک وہ تم سے خوش دل نہ ہو۔

فائدہ : روایت کی ہم سے ابوعمار نے انہوں نے سفیان سے انہوں نے شعبی سے انہوں نے داؤد سے انہوں نے جریر سے انہوں نے نبی ﷺ سے مانند اوپر کی حدیث کے کہا ابوعیسیٰ نے حدیث داؤد کی شعبی سے زیادہ صحیح ہے مجالد کی حدیث سے اور ضعیف کہا ہے مجالد کو بعض اہل علم نے اور وہ غلطیاں بہت کرتے ہیں۔

❀❀❀❀

(٦٤٨) عَنْ دَاوُدَ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنْ جَرِيرٍ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِنَحْوِهِ.

ترجمہ: داؤد سے روایت ہے انہوں نے شعبی سے انہوں نے جریر سے انہوں نے نبی ﷺ سے مانند اوپر کی حدیث کے۔

❀❀❀❀

۲۱۔ بَابُ : مَا جَآءَ أَنَّ الصَّدَقَةَ تُؤْخَذُ مِنَ الْأَغْنِيَآءِ فَتُرَدُّ فِي الْفُقَرَآءِ

اس بیان میں کہ زکوٰۃ امیروں سے لی جائے اور فقیروں کو دی جائے

(٦٤٩) عَنْ عَوْنِ بْنِ أَبِي جُحَيْفَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ : قَدِمَ عَلَيْنَا مُصَدِّقُ النَّبِيِّ ﷺ فَأَخَذَ الصَّدَقَةَ مِنْ أَغْنِيَآئِنَا فَجَعَلَهَا فِي فُقَرَآئِنَا وَ كُنْتُ غُلَامًا يَتِيمًا فَأَعْطَانِي مِنْهَا قَلُوصًا. (ضعيف الاسناد) اس میں اشعث بن سوار راوی ضعیف ہے۔ تقریب (۵۲۴)

ترجمہ: روایت ہے عون بن ابوجحیفہ سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے کہا ان کے باپ نے کہ آیا ہمارے پاس زکوٰۃ وصول کرنے والا رسول اللہ ﷺ کا تو وصول کیا زکوٰۃ کو ہمارے امیروں سے اور دیا ہمارے فقیروں کو اور میں ایک یتیم لڑکا تھا سو مجھ کو بھی ایک اونٹنی دی اس میں سے۔

فائدہ : اس باب میں ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بھی روایت ہے کہا ابوعیسیٰ نے حدیث ابن ابوجحیفہ کی حسن ہے غریب ہے۔

❁❁❁❁

۲۲۔ بَابُ : مَا جَاءَ مَنْ تَحِلُّ لَهُ الزَّكٰوةُ

اس بیان میں کہ کس کے لیے زکوۃ لینا جائز ہے

(٦٥٠) عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : ((مَنْ سَأَلَ النَّاسَ وَلَهُ مَا يُغْنِيهِ جَاءَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَمَسْأَلَتُه فِيْ وَجْهِهِ خُمُوْشٌ أَوْ خُدُوْشٌ أَوْ كُدُوْحٌ)) قِيْلَ : يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! وَمَا يُغْنِيهِ ؟ قَالَ : ((خَمْسُوْنَ دِرْهَمًا أَوْ قِيْمَتُهَا مِنَ الذَّهَبِ)). (صحيح عند الالبانی) (المشكاة : ١٨٤٧) صحيح ابی داؤد (١٤٣٨) بعض محققین کہتے ہیں اس میں حکیم بن جبیر ضعیف ہے۔

ترجمہ: روایت ہے عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے کہا فرمایا رسول اللہ ﷺ نے جو سوال کرے آدمیوں سے اور اس کے پاس اتنا مال ہو کہ کفایت کرتا ہو تو قیامت کے دن آئے گا اور اس کے سوال کے سبب سے اس کا منہ چھلا ہوگا۔ راوی کو شک ہے کہ آپ نے خموش فرمایا یا خدوش یا کدوح اور معنی تینوں کے قریب قریب ہیں پھر عرض کیا گیا یا رسول اللہ ﷺ! کتنا مال کفایت کرتا ہے یعنی اس کے ہوتے ہوئے سوال جائز نہیں تو فرمایا پچاس درہم یا اتنی قیمت کا سونا۔

فائدہ : اس باب میں عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے بھی روایت ہے کہا ابوعیسیٰ نے حدیث ابن مسعود رضی اللہ عنہ کی حسن ہے اور کلام کیا ہے شعبہ نے حکیم بن جبیر میں اس حدیث کے سبب سے روایت کی ہم سے محمود غیلان نے کہا روایت کی ہم سے یحییٰ بن آدم نے انہوں نے سفیان سے انہوں نے حکیم بن جبیر سے یہی حدیث۔

❁❁❁❁

(٦٥١) عَنْ حَكِيْمِ بْنِ جُبَيْرٍ، بِهٰذَا الْحَدِيْثِ، فَقَالَ لَهُ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ عُثْمَانَ صَاحِبُ شُعْبَةَ : لَوْ غَيْرُ حَكِيْمٍ حَدَّثَ بِهٰذَا الْحَدِيْثَ، فَقَالَ لَهُ سُفْيَانُ : وَ مَا لِحَكِيْمٍ لَا يُحَدِّثُ عَنْهُ شُعْبَةُ ؟ قَالَ : نَعَمْ، قَالَ سُفْيَانُ: سَمِعْتُ زُبَيْدًا يُحَدِّثُ بِهٰذَا عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ يَزِيْدَ. وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ بَعْضِ أَصْحَابِنَا. وَبِهٖ يَقُوْلُ الثَّوْرِيُّ، وَ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ، وَأَحْمَدُ، وَ إِسْحَاقُ، قَالُوْا: إِذَا كَانَ عِنْدَ الرَّجُلِ خَمْسُوْنَ دِرْهَمًا، لَمْ تَحِلَّ لَهُ الصَّدَقَةُ. وَلَمْ يَذْهَبْ بَعْضُ ﷺ هْلِ الْعِلْمِ إِلٰى حَدِيْثِ حَكِيْمِ ابْنِ جُبَيْرٍ، وَ وَسَّعُوْا فِي هٰذَا وَقَالُوْا: إِذَا كَانَ عِنْدَ خَمْسُوْنَ دِرْهَمًا أَوْ أَكْثَرُ وَهُوَ مُحْتَاجٌ فَلَهُ أَنْ يَأْخُذَ مِنَ الزَّكَاةِ. وَ هُوَ قَوْلُ الشَّافِعِيِّ وَغَيْرِهٖ مِنْ أَهْلِ الْفِقْهِ وَالْعِلْمِ. اس کو بھی بعض محققین نے ضعیف کہا ہے دیکھیں حدیث سابقہ۔

ترجمہ: روایت ہے حکیم بن جبیر سے یہی حدیث۔ سو کہا سفیان سے عبداللہ بن عثمان نے جو ہم نشین ہیں شعبہ کے کاش کہ حکیم کے سوا کسی اور نے یہ حدیث روایت کی ہوتی سو کہا سفیان نے کیا ہے حکیم کو نہیں روایت کرتے اس سے شعبہ، کہا عبداللہ نے ہاں کہا سفیان نے سنا میں نے اس بات کو زبید سے کہ وہ روایت کرتے ہیں محمد بن عبدالرحمٰن بن یزید سے اور اسی پر عمل ہے بعض کا ہم لوگوں سے (یعنی شافعیوں سے) اور یہی کہتے ہیں ثوری اور عبداللہ بن مبارک اور احمد اور اسحاق کہتے ہیں جب آدمی کے پاس پچاس درہم ہوں تو اس کے لئے زکوٰۃ لینا جائز نہیں لیکن بعض علماء حکیم بن جبیر کی حدیث کو حجت تسلیم نہیں کرتے ان کا کہنا ہے کہ اگر کسی کے پاس پچاس یا اس سے زیادہ درہم بھی ہوں تو بھی اس کے لئے زکوٰۃ لینا جائز ہے بشرطیکہ وہ محتاج ہو۔ یہ یہی قول ہے شافعی اور دوسرے علماء فقہاء کا۔

٢٣۔ بَابُ : مَا جَآءَ مَنْ لَّا تَحِلُّ لَهُ الصَّدَقَةُ

اس بیان میں کہ کس کے لیے زکوٰۃ لینا جائز نہیں

(٦٥٢) عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ : ((لَا تَحِلُّ الصَّدَقَةُ لِغَنِيٍّ وَّلَا لِذِي مِرَّةٍ سَوِيٍّ)).

(صحیح) (المشكاة : ١٨٣٠، الارواء : ٨٧٧)

ترجمہ: روایت ہے عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا نبی ﷺ نے زکوٰۃ لینا حلال نہیں امیر کو اور نہ قوی تندرست کو۔

فائدہ: اس باب میں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ اور حبشی بن جنادہ اور قبیصہ بن مخارق سے بھی روایت ہے کہا ابو عیسیٰ نے حدیث عبداللہ بن عمرو کی حسن ہے اور روایت کی شعبہ نے یہ حدیث سعد بن ابراہیم سے اسی اسناد سے مرفوع نہیں اور مروی ہے اس حدیث کے سوا بھی نبی ﷺ سے کہ صدقہ لینا حلال نہیں امیر کو اور نہ قوی تندرست کو اور جب آدمی قوی ہو مگر محتاج ہو اور اس کے پاس کچھ نہ ہو اور کوئی اس کو زکوٰۃ دے دے اس کی زکوٰۃ ادا ہو گئی اور مطلب اس حدیث کا بعض اہل علم کے نزدیک یہی ہے کہ اس کو سوال جائز نہیں۔

(٦٥٣) عَنْ حُبْشِيِّ بْنِ جُنَادَةَ السَّلُوْلِيِّ قَالَ : سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ وَهُوَ وَاقِفٌ بِعَرَفَةَ أَتَاهُ أَعْرَابِيٌّ فَأَخَذَ بِطَرَفِ رِدَائِهِ فَسَأَلَهُ إِيَّاهُ فَأَعْطَاهُ وَ ذَهَبَ فَعِنْدَ ذٰلِكَ حَرُمَتِ الْمَسْأَلَةُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : ((إِنَّ الْمَسْأَلَةَ لَا تَحِلُّ لِغَنِيٍّ وَّلَا لِذِيْ مِرَّةٍ سَوِيٍّ إِلَّا لِذِيْ فَقْرٍ مُدْقِعٍ أَوْ غُرْمٍ مُفْظِعٍ، وَمَنْ سَأَلَ النَّاسَ لِيُثْرِيَ بِهِ مَالَهُ كَانَ خُمُوْشًا فِيْ وَجْهِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَرَضْفًا يَأْكُلُهُ مِنْ جَهَنَّمَ، فَمَنْ شَآءَ فَلْيُقِلَّ وَمَنْ شَآءَ فَلْيُكْثِرْ)). (ضعيف) (الارواء : ٣/٣٨٤) اس میں مجالد بن سعید راوی ضعیف ہے۔

ترجمہ: روایت ہے حبشی بن جنادہ سلولی سے کہا سنا میں نے رسول اللہ ﷺ سے حجۃ الوداع میں کہ آپ ﷺ کھڑے تھے عرفات میں اور آیا ایک اعرابی اور پکڑ لیا آپ ﷺ کی چادر کا کونہ پھر سوال کیا آپ ﷺ سے پھر دیا آپ ﷺ نے اور چلا

گیا وہ اور اسی وقت سوال حرام ہوا کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے بے شک سوال جائز نہیں امیر کو اور نہ قوی تندرست کو مگر فقیر خاکسار کو یا سخت حاجت والے کو اور جو سوال کرے آدمیوں سے اس لیے کہ بڑھائے اپنا مال ہوگا منہ اس کا چھلا ہوا قیامت کے دن اور وہ گوشت ہے بھنا ہوا جہنم سے کہ کھاتا ہے اس کو پھر چاہے کم لے اور چاہے زیادہ لے۔

فائدہ : روایت کی ہم سے محمود بن غیلان نے انہوں نے یحییٰ بن آدم سے انہوں نے عبدالرحیم بن سلیمان سے مانند اوپر کی روایت کے۔ کہا ابوعیسیٰ نے یہ حدیث غریب ہے اس سند سے۔

(٦٥٤) عَنْ عَبْدِالرَّحِيْمِ بْنِ سُلَيْمَانَ نَحْوَهٗ. [اسنادہ ضعیف] اس میں مجاہد راوی ضعیف ہے۔ ہیثمی کہتے ہیں اس کو جمہور نے ضعیف کہا ہے۔ مجمع الزوائد (۳/۴۱۶)

ترجمہ: عبدالرحیم بن سلیمان سے اوپر والی روایت کی مانند۔

❀❀❀❀

۲۴۔ بَابُ : مَا جَاءَ مَنْ تَحِلُّ لَهُ الصَّدَقَةُ مِنَ الْغَارِمِيْنَ وَ غَيْرِهِمْ

قرض داروں وغیرہ میں سے جس کے لیے زکوٰۃ لینا جائز ہے اس کے بیان میں

(٦٥٥) عَنْ أَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ قَالَ: أُصِيْبَ رَجُلٌ فِيْ عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فِيْ ثِمَارٍ إِبْتَاعَهَا فَكَثُرَ دَيْنُهٗ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : ((تَصَدَّقُوْا عَلَيْهِ)) فَتَصَدَّقَ النَّاسُ عَلَيْهِ فَلَمْ يَبْلُغْ ذٰلِكَ وَفَاءَ دَيْنِهٖ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لِغُرَمَآئِهٖ : ((خُذُوْا مَا وَجَدْتُّمْ، وَلَيْسَ لَكُمْ إِلَّا ذٰلِكَ)). (صحيح) الارواء (١٤٣٧)

ترجمہ: روایت ہے ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے کہا نقصان آیا ایک شخص کو رسول اللہ ﷺ کے زمانے میں پھلوں میں جو خریدے تھے اور بہت قرض دار ہو گیا وہ۔ سو فرمایا رسول اللہ ﷺ نے صدقہ دو اس کو پھر صدقہ دیا لوگوں نے سو نہ پورا ہوا اس کا قرض فرمایا رسول اللہ ﷺ نے اس کے قرض خواہوں سے لے لو جو پاؤ تم اور تمہارا حق نہیں اس کے سوا۔

فائدہ : اس باب میں عائشہ اور جویریہ اور انس رضی اللہ عنہم سے بھی روایت ہے کہا ابوعیسیٰ نے حدیث ابوسعید کی حسن ہے صحیح ہے۔

❀❀❀❀

۲۵۔ بَابُ : مَا جَاءَ فِيْ كَرَاهِيَةِ الصَّدَقَةِ لِلنَّبِيِّ ﷺ وَأَهْلِ بَيْتِهٖ وَ مَوَالِيْهِ

اس بیان میں کہ نبی ﷺ، آپ ﷺ کے اہل بیت اور آپ کے غلاموں کا زکاۃ لینا درست نہیں

(٦٥٦) عَنْ بَهْزِ بْنِ حَكِيْمٍ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ قَالَ : كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ إِذَا أُتِيَ بِشَيْءٍ سَأَلَ : ((أَصَدَقَةٌ

هِيَ أَمْ هَدِيَّةٌ؟)) فَإِنْ قَالُوا : صَدَقَةٌ لَمْ يَأْكُلْ وَإِنْ قَالُوا: هَدِيَّةٌ أَكَلَ . (حسن صحيح)

ترجمہ: روایت ہے بہز بن حکیم سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے وہ بہز کے دادا سے کہا ان کے دادا نے کہ رسول اللہ ﷺ کے پاس جب آتی کوئی چیز پوچھتے آپ ﷺ کہ یہ صدقہ ہے یا ہدیہ ہے؟ پھر اگر کہتے کہ صدقہ ہے تو آپ ﷺ نہ کھاتے اور اگر کہتے ہدیہ ہے تو کھاتے۔

فائدہ: اس باب میں ابوہریرہ اور سلمان اور انس اور حسن بن علی اور ابوعُمیرہ معرف بن واصل رضی اللہ عنہ کے دادا سے روایت ہے اور ان کا نام رشید بن مالک ہے اور میمون اور مہران اور ابن عباس اور عبداللہ بن عمرو اور ابورافع اور عبدالرحمٰن بن علقمہ سے بھی روایت ہے اور مروی ہے یہ حدیث عبدالرحمٰن بن علقمہ سے وہ روایت کرتے ہیں عبدالرحمٰن بن ابوعقیل سے وہ نبی ﷺ سے اور بہز بن حکیم کے دادا کا نام معاویہ بن حیدہ قشیری ہے کہا ابوعیسیٰ نے بہز بن حکیم کی حدیث حسن ہے غریب ہے۔

❀❀❀❀

(٦٥٧) عَنْ أَبِي رَافِعٍ : أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ بَعَثَ رَجُلًا مِنْ بَنِي مَخْزُومٍ عَلَى الصَّدَقَةِ، فَقَالَ لِأَبِي رَافِعٍ: أَصْحَبْنِي كَيْمَا تُصِيبَ مِنْهَا فَقَالَ: لَا حَتَّى آتِيَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فَأَسْأَلَهُ فَانْطَلَقَ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَسَأَلَهُ فَقَالَ: ((إِنَّ الصَّدَقَةَ لَا تَحِلُّ لَنَا وَإِنَّ مَوَالِيَ الْقَوْمِ مِنْ أَنْفُسِهِمْ)).

(صحيح) (المشكاة : ٨٢٩ـ الارواء: ٣٦٥/٣، ٨٨٠ـ الصحيحة : ١٦١٢)

ترجمہ: روایت ہے ابورافع رضی اللہ عنہ سے کہ رسول اللہ ﷺ نے بھیجا ایک مرد کو بنی مخزوم سے زکوٰۃ تحصیلنے کے لیے تو اس نے کہا ابورافع سے تم ساتھ چلو میرے کہ حصہ دوں میں تم کو بھی اس میں سے سو کہا ابورافع نے نہیں جب تک نہ جاؤں میں رسول اللہ ﷺ کے پاس اور پوچھ لوں ان سے اور گئے آنحضرت ﷺ کے پاس اور پوچھا اور فرمایا آپ ﷺ نے صدقہ نہیں حلال ہے ہم کو اور مولیٰ یعنی غلام قوم کے انہیں میں داخل ہیں۔

فائدہ: کہا ابوعیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور ابورافع جو غلام آزاد ہیں رسول اللہ ﷺ کے ان کا نام اسلم ہے اور ابن رافع عبیداللہ بن ابورافع ہیں وہ کاتب ہیں علی بن ابوطالب کے۔

❀❀❀❀

٢٦ـ بَابُ : مَا جَاءَ فِي الصَّدَقَةِ عَلَى ذِي الْقَرَابَةِ

قرابت داروں کو زکوٰۃ دینے کے بیان میں

(٦٥٨) عَنْ سَلْمَانَ بْنِ عَامِرٍ يَبْلُغُ بِهِ النَّبِيَّ ﷺ: قَالَ ((إِذَا أَفْطَرَ أَحَدُكُمْ فَلْيُفْطِرْ عَلَى تَمْرٍ فَإِنَّهُ بَرَكَةٌ، فَإِنْ لَّمْ يَجِدْ تَمْرًا فَالْمَاءُ فَإِنَّهُ طَهُورٌ)) وَ قَالَ: ((الصَّدَقَةُ عَلَى الْمِسْكِينِ صَدَقَةٌ، وَهِيَ عَلَى ذِي

الرَّحِمِ ثِنْتَانِ صَدَقَةٌ وَصِلَةٌ)). (ضعيف والصحيح من فعله ﷺ) الارواء (٩٢٢) ضعيف ابی داؤد (٤٠٥) صحيح ابی داؤد (٢٠٤٠) اس میں رباب غیر معروف اور مجہول راویہ ہے۔ نیز اس کے شواہد بھی ہیں۔صحيح ابن خزيمة (٢٠٦٧)

ترجمہ: روایت ہے سلمان بن عامر سے سلمان پہنچاتے ہیں اس حدیث کو رسول اللہ ﷺ تک کہ فرمایا آپ ﷺ نے جب کوئی روزہ کھولے تو کھولے کھجور پر اس لیے کہ اس میں برکت ہے پھر اگر کھجور نہ پائے تو پانی پر کہ وہ پاک کرنے والا ہے اور فرمایا آپ ﷺ نے صدقہ مسکین کو دینا فقط صدقہ ہے یعنی ایک ہی ثواب ہے اور صدقہ ناطے والوں کو دینا دو ثواب رکھتا ہے ایک صدقے کا اور ایک صلہ رحم کا۔

فائدہ: اس باب میں جابر اور ابو ہریرہ اور زینب رضی اللہ عنہم سے روایت ہے اور وہ بیوی ہیں عبداللہ بن مسعود کی کہا ابوعیسیٰ نے حدیث سلمان بن عامر کی حسن ہے اور رباب ماں ہیں رائح کی اور بیٹی ہیں صلیع کی اور ایسا ہی روایت کیا سفیان ثوری نے عاصم سے انہوں نے حفصہ بنت سیرین سے انہوں نے رباب سے انہوں نے اپنے چچا سلمان بن عامر سے انہوں نے نبی ﷺ سے حدیث مذکور کی مانند اور روایت کی شعبہ نے عاصم سے انہوں نے حفصہ بنت سیرین سے انہوں نے سلمان بن عامر سے اور ذکر نہ کیا اس میں رباب کا اور حدیث سفیان اور ابن عیینہ کی زیادہ صحیح ہے اور ایسا ہی روایت کیا ابن عون اور ہشام بن حسان نے حفصہ بنت سیرین سے انہوں نے رباب سے انہوں نے سلمان بن عامر سے۔

❀❀❀❀

٢٧۔ بَابُ : مَا جَآءَ أَنَّ فِي الْمَالِ حَقًّا سِوَى الزَّكٰوةِ

اس بیان میں کہ زکوٰۃ کے علاوہ بھی کچھ مال دینا چاہیے

(٦٥٩) عَنْ فَاطِمَةَ ابْنَةِ قَيْسٍ قَالَتْ : سَأَلْتُ أَوْ سُئِلَ النَّبِيُّ ﷺ عَنِ الزَّكٰوةِ فَقَالَ : ((إِنَّ فِي الْمَالِ لَحَقًّا سِوَى الزَّكٰوةِ)) ثُمَّ تَلَا هٰذِهِ الْآيَةِ الَّتِي فِي الْبَقَرَةِ: ﴿ لَيْسَ الْبِرَّ أَنْ تُوَلُّوْا وُجُوْهَكُمْ ﴾ الآية[البقرة : ١٧٧].

(ضعيف) المشكاة (١٩١٤) (التحقيق الثاني) سلسلة الاحاديث الضعيفة (٤٣٨٣) اس میں ابو میمون حمزہ اعور راوی ضعیف ہے۔

ترجمہ: روایت ہے فاطمہ بنت قیس سے کہا میں نے پوچھا یا کسی اور نے نبی ﷺ سے زکوٰۃ کو سو فرمایا آپ ﷺ نے مال میں اور بھی حق ہیں سوائے زکوٰۃ کے یعنی زکوٰۃ سے کچھ زیادہ بھی دینا چاہیے۔ پھر پڑھی آپ ﷺ نے یہ آیت سورہ بقرہ کی لَيْسَ الْبِرَّ سے آخر تک۔

❀❀❀❀

(٦٦٠) عَنْ عَامِرٍ عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ قَيْسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((إِنَّ فِي الْمَالِ حَقًّا سِوَى الزَّكٰوةِ)). (ضعيف

ایضًا) اس میں ابوحمزہ میمون الاعور ضعیف ہے۔ احمد کہتے ہیں متروک ہے۔ دار قطنی کہتے ہیں ضعیف ہے۔ بخاری کہتے ہیں قوی نہیں۔ نسائی کہتے ہیں ثقہ نہیں۔

ترجمہ: روایت ہے عامر سے وہ روایت کرتے ہیں فاطمہ بنت قیس سے کہ فرمایا نبی ﷺ نے مال میں اور بھی حق ہے سوائے زکوٰۃ کے۔

فائدہ: کہا ابوعیسیٰ نے اسناد اس حدیث کی کچھ ایسی اچھی نہیں اور ابوحمزہ میمون اعور ضعیف ہیں اور روایت کی بیان اور اسماعیل بن سالم نے شعبی سے اس حدیث کو انہی کا قول کہا اور یہ زیادہ صحیح ہے۔

❀❀❀❀

۲۸۔ بَابُ : مَا جَآءَ فِيْ فَضْلِ الصَّدَقَةِ

زکوٰۃ کی فضیلت کے بیان میں

(٦٦١) عَنْ سَعِيْدِ بْنِ يَسَارٍ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُوْلُ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : ((مَا تَصَدَّقَ أَحَدٌ بِصَدَقَةٍ مِنْ طَيِّبٍ وَلَا يَقْبَلُ اللّٰهُ اِلَّا الطَّيِّبَ إِلَّا أَخَذَهَا الرَّحْمٰنُ بِيَمِيْنِهِ وَإِنْ كَانَتْ تَمْرَةً تَرْبُوْا فِيْ كَفِّ الرَّحْمٰنُ حَتّٰى تَكُوْنَ أَعْظَمَ مِنَ الْجَبَلِ، كَمَا يُرَبِّيْ أَحَدُكُمْ فَلُوَّهُ أَوْ فَصِيْلَهُ)).

(صحيح) (ظلال الجنة : ٦٢٣ ـ التعليق الرغيب الارواء : ٨٨٦)

ترجمہ: روایت ہے سعید بن یسار سے کہ انہوں نے سنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہتے تھے فرمایا رسول اللہ ﷺ نے نہیں صدقہ دیا کسی نے کسی طرح کا صدقہ حلال مال سے اور نہیں قبول کرتا اللہ تعالیٰ مگر حلال کو مگر لیتا ہے رحمٰن اس صدقے کو اپنے سیدھے ہاتھ میں اگرچہ ایک کھجور بھی ہو پھر بڑھتا ہے وہ ہتھیلی میں رحمٰن کے یہاں تک کہ ہو جاتا ہے پہاڑ سے بھی بڑا، جیسا کوئی پرورش کرتا ہے اپنے گھوڑے کے بچے یا گائے کے بچھڑے کی۔

فائدہ: اس باب میں عائشہ اور عدی بن حاتم اور انس اور عبداللہ بن ابی اوفیٰ اور حارثہ بن وہب اور عبدالرحمٰن بن عوف اور بریدہ رضوان اللہ علیہم اجمعین سے بھی روایت ہے کہا ابوعیسیٰ نے حدیث ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی حسن ہے صحیح ہے۔

❀❀❀❀

(٦٦٢) عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : ((إِنَّ اللّٰهَ يَقْبَلُ الصَّدَقَةَ وَيَأْخُذُهَا بِيَمِيْنِهِ فَيُرَبِّيْهَا لِأَحَدِكُمْ كَمَا يُرَبِّيْ أَحَدُكُمْ مُهْرَهُ، حَتّٰى اِنَّ اللُّقْمَةَ لَتَصِيْرُ مِثْلَ أُحُدٍ))، وَتَصْدِيْقُ ذٰلِكَ فِيْ كِتَابِ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ وَ[هُوَ يَقْبَلُ التَّوْبَةَ عَنْ عِبَادِهِ وَيَأْخُذُ الصَّدَقَاتِ]، يَمْحَقُ اللّٰهُ الرِّبٰو وَ يُرْبِي الصَّدَقَاتِ]. (منكر بزيادة و تصديق ذلك) اس میں عباد بن منصور ضعیف ہے۔ گزشتہ حدیث صحیح ہے۔

ترجمہ: روایت ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہتے ہیں فرمایا رسول اللہ ﷺ نے بے شک اللہ تعالیٰ قبول کرتا ہے صدقہ اور لیتا ہے اس کو اپنے داہنے ہاتھ میں پھر بڑھاتا ہے اور پالتا ہے اس کو اس صدقہ دینے والے کے لیے جیسا پالتا ہے کوئی تم میں سے اپنے گھوڑے کے بچے کو یہاں تک کہ ایک لقمہ بڑھ کر ہو جاتا ہے کوہ احد کے برابر اور اس کی تصدیق اللہ تعالیٰ کی کتاب میں ہے کہ فرماتا ہے اللہ تعالیٰ وَهُوَ الَّذِي يَقْبَلُ التَّوْبَةَ...... اور معنی اس کے یہ ہیں بے شک اللہ تعالیٰ ہی قبول کرتا ہے توبہ اپنے غلاموں سے اور لیتا ہے صدقات کو۔ اور مٹاتا ہے اللہ تعالیٰ سود کو اور بڑھاتا ہے صدقات کو۔

فائدہ: کہا ابو عیسیٰ (امام ترمذیؒ) نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور مروی ہے بواسطہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے نبی ﷺ سے اس کی مانند اور کہا ہے کتنے علماء نے اس حدیث میں اور جو مشابہ ہیں اس کی روایتوں سے کہ مذکور ہیں اس میں ایسی صفتیں جیسے اترنا پروردگار تعالیٰ شانہ کا ہر رات میں آسمانِ دنیا کی طرف کہ ہم ثابت کرتے ہیں ان روایتوں کو اور ایمان لاتے ہیں ان پر اور وہم نہیں دوڑاتے اس میں اور نہیں کہتے ہم کہ کیفیت اس کی ایسی ہے اور مروی ہے انس بن مالک اور سفیان بن عیینہ اور عبداللہ بن مبارک سے کہ انہوں نے کہا کہ ایسی حدیثوں کو جاری کرو بلا کیفیت یعنی اس پر ایمان رکھو اور کیفیت میں اس کے گفتگو نہ کرو اور یہی قول ہے علمائے اہلِ سنت والجماعت کا پر جہمیہ انکار کرتے ہیں ان روایتوں کا اور کہتے ہیں کہ یہ تشبیہ ہے اللہ تعالیٰ نے ذکر کیا اپنی کتاب میں اکثر مقام ید اور سمع اور بصر کا اور تاویل کی جہمیہ نے ان آیتوں کی اور تفسیر کرتے ہیں اس کی علماء کے خلاف اور کہتے ہیں اللہ تعالیٰ نے نہیں پیدا کیا حضرت آدم علیہ السلام کو اپنے ہاتھ سے اور کہتے ہیں جہمیہ مراد ہاتھ سے قوت ہے اور اسحاق بن ابراہیم نے کہا کہ قائل ہونا اس کا کہ اللہ تعالیٰ کے ہاتھ ہیں اس میں کچھ تشبیہ لازم نہیں آتی تشبیہ جب لازم آئے کہ یہ کہے کہ ید کید او مثل ید یعنی اللہ تعالیٰ کا ہاتھ اس ہاتھ کی مثل ہے یا اس ہاتھ کا سا ہے یا اس کی سماعت اس سماعت کی مانند ہے یا اس سماعت کی سی ہے پھر جب کہا کہ اللہ تعالیٰ کی سماعت مثل اس سماعت کے ہے یا ایسی ہے یا ایسی ہے تو البتہ تشبیہ ہوئی اور جب کہے کہ اللہ تعالیٰ کے ہاتھ ہیں اور سمع اور بصر اور یہ نہ کہے کہ کیسے ہیں اور کیا کیفیت ہے ان کی اور یہ بھی نہ کہے اللہ کی سمع مثل اس سمع کے ہے یا اس کی سی ہے تو یہ تشبیہ نہ ہوگی اور وہ پرودگار خود فرماتا ہے اپنی کتاب مقدس میں یعنی نہیں ہے مانند اس کے کوئی چیز اور وہ سنتا بھی ہے دیکھتا بھی ہے۔ مترجم کہتا ہے اس تقریر کا مآل یہی ہے کہ اللہ تعالیٰ کے سمع و بصر اور ید و وجہ اور اترنا اس کا آسمان اول کی طرف اس پر ایمان لانا اور یقین کرنا اور کیفیت اس کی پروردگار تعالیٰ کے سپرد کرنا اور کیفیت میں بالکل سکوت کرنا یہی مذہب ٹھہرا اہل سنت و جماعت کا اور اس میں کچھ تشبیہ لازم نہیں آتی اس لیے کہ جب کہا اللہ تعالیٰ کی سمع اور بصر بے مثل و بے مانند ہیں اور اس کے مشابہ کوئی چیز نہیں تو اس میں تشبیہ کیوں لازم آئے گی تو اس اعتقاد میں انکار بھی ان صفات الٰہی کا نہیں ہوتا اور تشبیہ بھی لازم نہیں آتی اور یہ مذہب متوسط ٹھہرا افراط و تفریط سے دور اور اس خوف سے کہ تشبیہ لازم آتی ہے ان صفات کا انکار کرنا مذہب جہمیہ کا ہے اسی طرح استواء علی العرش کو بھی سمجھنا چاہیے کہ وہ بھی ایک صفت باری تعالیٰ کی ہے اور آیات متواترات سے ثابت ہے اس پر بھی ایمان رکھنا اور کیفیت اس کی پروردگار تعالیٰ کو سونپنا اور اس خوف سے کہ تشبیہ لازم آتی ہے اس صفت کا

انکار نہ کرنا مذہب اہل سنت و جماعت ہے اور بخوف تشبیہ اس کا انکار کرنا جہمیہ کا مذہب ہے اللّٰھمّ اھدنا الصّراطَ المستقیم۔

(٦٦٣) عَنْ أَنَسٍ قَالَ: سُئِلَ النَّبِيُّ ﷺ: أَيُّ الصَّوْمِ أَفْضَلُ بَعْدَ رَمَضَانَ ؟ فَقَالَ: ((شَعْبَانُ لِتَعْظِيمِ رَمَضَانَ))، قَالَ: فَأَيُّ الصَّدَقَةِ أَفْضَلُ ؟ قَالَ: ((صَدَقَةٌ فِي رَمَضَانَ)). (اسناده ضعیف) (الارواء : ٨٨٩) اس میں صدقة بن موسیٰ راوی ضعیف ہے۔

ترجمہ: روایت ہے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے کہا پوچھا گیا نبی ﷺ سے کون سا روزہ افضل ہے بعد رمضان کے؟ فرمایا: روزے شعبان کے رمضان کی تعظیم کے لیے پھر پوچھا کون سا صدقہ افضل ہے؟ فرمایا صدقہ دینا رمضان میں۔

فائدہ: کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اس سند سے۔

(٦٦٤) عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((إِنَّ الصَّدَقَةَ لَتُطْفِيءُ غَضَبَ الرَّبِّ وَتَدْفَعُ عَنْ مِيتَةِ السُّوْءِ)). (صحیح عند الالبانی) (الشطر الاوّل منه ـ الارواء : ٨٨٥، الصحيحة : ١٩٠٨) بعض محققین کے ہیں اس میں عبداللہ بن عیسیٰ الخزاز ضعیف ہے۔تقریب (۳۵۲۴)

ترجمہ: روایت ہے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے کہا فرمایا رسول اللہ ﷺ نے: بے شک صدقہ بجھا دیتا ہے پروردگار کے غضب کو اور دور کر دیتا ہے بُری حالت میں مرنے کو۔

فائدہ: کہا ابو عیسیٰ (امام ترمذیؒ) نے یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اس سند سے۔

❀❀❀❀

٢٩۔ بَابُ : مَا جَآءَ فِي حَقِّ السَّائِلِ

سائل کے حق کے بیان میں

(٦٦٥) عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ بُجَيْدٍ، عَنْ جَدَّتِهِ أُمِّ بُجَيْدٍ وَكَانَتْ مِمَّنْ بَايَعَ النَّبِيَّ ﷺ أَنَّهَا قَالَتْ لِرَسُولِ اللّٰهِ ﷺ : إِنَّ الْمِسْكِينَ لَيَقُومُ عَلَى بَابِي فَمَا أَجِدُ لَهُ شَيْئًا أُعْطِيهِ إِيَّاهُ، فَقَالَ لَهَا رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((إِنْ لَّمْ تَجِدِي شَيْئًا تُعْطِيْنَهُ إِيَّاهُ إِلَّا ظِلْفًا مُحْرَقًا فَادْفَعِيهِ إِلَيْهِ فِي يَدِهِ)).

(اسناده صحیح) (التعليق الرغيب : ٢/ ٢٩، صحیح ابی داؤد : ١٤٦٧)

ترجمہ: روایت ہے عبدالرحمٰن بن بجید سے وہ روایت کرتے ہیں اپنی دادی سے جو ماں ہیں بجید کی اور وہ ان میں سے تھیں جنہوں نے بیعت کی رسول اللہ ﷺ سے کہا انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے کہ فقیر آن کھڑا ہوتا ہے میرے دروازے پر اور میں کچھ نہیں پاتی کہ اس کو دوں، سو فرمایا ان سے رسول اللہ ﷺ نے اگر کچھ نہ پاؤ تم اس کے دینے کو مگر ایک کھر جلا ہوا، سو وہی رکھ دو اس کے ہاتھ میں۔

فائدہ : اس باب میں علی اور حسین بن علی اور ابوہریرہ اور ابوامامہ رضی اللہ عنہم اجمعین سے بھی روایت ہے۔ کہا ابوعیسیٰ (امام ترمذیؒ) نے حدیث ام بجید کی حسن ہے صحیح ہے۔

❀❀❀❀

۳۰۔ بَابُ : مَا جَآءَ فِي إِعْطَآءِ الْمُؤَلَّفَةِ قُلُوبُهُمْ

جن کا دل رجھانا ہوانھیں دینے کے بیان میں

(٦٦٦) عَنْ صَفْوَانَ بْنِ أُمَيَّةَ قَالَ: أَعْطَانِي رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يَوْمَ حُنَيْنٍ وَإِنَّهُ لَأُبْغَضُ الْخَلْقِ إِلَيَّ، فَمَا زَالَ يُعْطِينِي حَتّٰى إِنَّهُ لَأَحَبُّ الْخَلْقِ إِلَيَّ. (صَحِيح)

ترجمہ: روایت ہے صفوان بن امیہ سے کہا دیا مجھ کو رسول اللہ ﷺ نے حنین کے دن یعنی مال زکوٰۃ میں سے کچھ اور وہ ساری خلق سے برے تھے میرے نزدیک پھر ہمیشہ مجھے دیتے رہے یہاں تک کہ ہو گئے وہ ساری خلق سے زیادہ محبوب میرے پاس۔

فائدہ : کہا ابوعیسیٰ نے روایت کی ہم سے حسن بن علی رضی اللہ عنہما نے اسی طرح یا مشابہ اس کے اور اس باب میں ابوسعید سے بھی روایت ہے کہا ابوعیسیٰ نے حدیث صفوان کی روایت کی ہے معمر وغیرہ نے زہری سے انہوں نے سعید بن میتب سے کہ صفوان بن امیہ نے کہا کہ دیا مجھ کو رسول اللہ ﷺ نے اور گویا کہ یہ حدیث زیادہ صحیح اور اشبہ ہے اور وہ مروی ہے سعید بن میتب سے کہ صفوان بن امیہ نے ایسا کہا۔ الحدیث۔ اور اختلاف ہے ان لوگوں کے دینے میں جن کا دل رجھنے کی توقع ہو۔ سو کہا اکثر اہل علم نے کچھ ضرور نہیں ان کا دینا اور کہا یہ قوم تھی خاص رسول اللہ ﷺ کے زمانے میں کہ آپ تالیف قلوب کرتے تھے ان کے مسلمان ہونے کے لیے یہاں تک کہ وہ مسلمان ہو گئے اور اب جائز نہیں اس طور پر دینا کسی کو زکوٰۃ کا مال کہ اس کے مسلمان ہونے کی توقع ہو اور یہی قول ہے سفیان ثوری اور اہل کوفہ وغیرہم کا۔ اور یہی کہتے ہیں احمد اور اسحاق اور کہا بعض نے کہ اب بھی اگر کچھ لوگ ایسے ہوں اور امام ان کی تالیف قلوب مسلمان ہونے کے لیے مناسب دیکھے تو دینا جائز ہے اور یہی قول ہے شافعی کا۔

❀❀❀❀

۳۱۔ بَابُ : مَا جَآءَ فِي الْمُتَصَدِّقِ يَرِثُ صَدَقَتَهُ

اس کے بیان میں جسے زکوٰۃ میں دیا گیا مال وراثت میں ملے

(٦٦٧) عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ: كُنْتُ جَالِسًا عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ إِذْ أَتَتْهُ امْرَأَةٌ فَقَالَتْ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنِّي كُنْتُ تَصَدَّقْتُ عَلٰى أُمِّي بِجَارِيَةٍ وَإِنَّهَا مَاتَتْ، قَالَ: ((وَجَبَ أَجْرُكِ، وَرَدَّهَا عَلَيْكِ

الْمِيْرَاثُ))، قَالَتْ : يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ كَانَ عَلَيْهَا صَوْمُ شَهْرٍ أَفَأَصُوْمُ عَنْهَا ؟ قَالَ: ((صُوْمِيْ عَنْهَا)) قَالَتْ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ إِنَّهَا لَمْ تَحُجَّ قَطُّ أَفَأَحُجُّ عَنْهَا ؟ قَالَ: ((نَعَمْ، حُجِّيْ عَنْهَا)).

(صحيح) الروض (١٦٥) صحيح ابى داؤد (٢٠٦١)

ترجمہ: روایت ہے عبداللہ بن بریدہ سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے کہا ان کے باپ نے کہ میں بیٹھا تھا رسول اللہ ﷺ کے پاس کہ آئی ایک عورت اور کہا اس نے یارسول اللہ ﷺ میں نے زکوٰۃ میں دی تھی ایک لونڈی اپنی ماں کو اور ماں مرگئی فرمایا آپ ﷺ نے ثابت ہو چکا تیرا ثواب اور پھیر دیا میراث نے اس کو تیری طرف یعنی اب تو اس کی مالک ہے پھر کہا اس عورت نے یارسول اللہ ﷺ میری ماں پر روزے تھے ایک مہینے کے کیا میں رکھوں اس کی طرف سے؟ فرمایا آپ ﷺ نے: روزے رکھ اس کی طرف سے پھر عرض کیا اس نے یارسول اللہ ﷺ اس نے کبھی حج نہیں کیا تھا کیا میں حج کروں اس کی طرف سے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ہاں تو حج کر اس کی طرف سے۔

فائدہ: کہا ابوعیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے نہیں پہچانی جاتی بریدہ کی روایت سے مگر اسی سند سے اور عبداللہ بن عطاء ثقہ ہیں اہل حدیث کے نزدیک اور اسی پر عمل ہے اکثر اہل علم کا کہ آدمی جب کوئی چیز خیرات دے اور پھر میراث میں آئے تو حلال ہے اس کو اور کہا بعض نے صدقہ ایسی شے ہے کہ خاص کر دیا ہے اس کو اللہ تعالیٰ کے واسطے پھر جب وارث ہوا اس کا تو واجب ہے کہ دوبارہ خرچ کرے اسے راہ خدا میں اور روایت کی سفیان ثوری اور زہیر بن معاویہ نے یہ حدیث عبداللہ بن عطاء سے۔

❀❀❀❀

۳۲۔ بَابُ : مَا جَآءَ فِيْ كَرَاهِيَةِ الْعَوْدِ فِي الصَّدَقَةِ

صدقہ دے کر واپس لینے کی کراہت کے بیان میں

(٦٦٨) عَنْ عُمَرَ: أَنَّهُ حَمَلَ عَلٰى فَرَسٍ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ثُمَّ رَآهَا تُبَاعُ فَأَرَادَ أَنْ يَشْتَرِيَهَا فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ : ((لَا تَعُدْ فِيْ صَدَقَتِكَ)). (صحيح) الارواء (٨٤٩) صحيح ابى داؤد (١٤١٩)

ترجمہ: روایت ہے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے کہ انہوں نے کسی کو دیا تھا ایک گھوڑا اللہ کی راہ میں یعنی جہاد میں پھر دیکھا اس کو بکتا ہوا پس اس کو خریدنا چاہا سو فرمایا نبی ﷺ نے نہ پھیر اپنے صدقے کی چیز کو۔

فائدہ: کہا ابوعیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے اکثر اہل علم کا۔

❀❀❀❀

۳۳۔ بَابُ : مَا جَآءَ فِي الصَّدَقَةِ عَنِ الْمَيِّتِ

فوت شدہ کی طرف سے صدقہ دینے کے بیان میں

(٦٦٩) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَجُلًا قَالَ : يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ إِنَّ أُمِّي تُوُفِّيَتْ، أَفَيَنْفَعُهَا إِنْ تَصَدَّقْتُ عَنْهَا ؟ قَالَ : ((نَعَمْ))، قَالَ : فَإِنَّ لِي مَخْرَفًا فَأُشْهِدُكَ أَنِّي قَدْ تَصَدَّقْتُ بِهِ عَنْهَا . (صحيح) صحيح ابى داؤد (٢٥٦٦)

ترجمہ: روایت ہے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہ ایک مرد نے کہا یارسول اللہ! میری ماں مرگئی ہے کیا فائدہ دے گا اگر اس کو میں صدقہ دوں اس کی طرف سے؟ تو فرمایا آپ ﷺ نے ہاں سو عرض کیا اس نے میرا ایک باغ ہے سو میں گواہ کرتا ہوں آپ ﷺ کو کہ میں نے صدقہ دیا اس کی طرف سے۔

فائدہ: کہا ابوعیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے اور یہی کہتے ہیں اہل علم کہ کوئی چیز میت کو نہیں پہنچتی مگر صدقہ اور دعا اور روایت کی ہے بعض نے یہ حدیث عمرو بن دینار سے انہوں نے عکرمہ سے انہوں نے نبی ﷺ سے مرسلاً اور معنی مخرف کے باغ ہے۔

❀❀❀❀

۳۴۔ بَابُ : مَا جَآءَ فِي نَفَقَةِ الْمَرْأَةِ مِنْ بَيْتِ زَوْجِهَا

بیوی کے اپنے خاوند کے گھر سے خرچ کرنے کے بیان میں

(٦٧٠) عَنْ أَبِي أُمَامَةَ الْبَاهِلِيِّ، قَالَ : سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فِي خُطْبَتِهِ عَامَ حَجَّةِ الْوَدَاعِ يَقُوْلُ : ((لَا تُنْفِقُ امْرَأَةٌ شَيْئًا مِنْ بَيْتِ زَوْجِهَا إِلَّا بِإِذْنِ زَوْجِهَا))، قِيْلَ : يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! وَلَا الطَّعَامُ ؟ قَالَ : ((ذَاكَ أَفْضَلُ أَمْوَالِنَا)). (حسن) التعليق الرغيب (٢/٤٥)

ترجمہ: روایت ہے ابوامامہ باہلی سے کہا سنا میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے تھے اپنے خطبوں میں حجۃ الوداع کے سال کہ نہ خرچ کرے کوئی عورت کسی چیز کو بغیر اجازت اپنے شوہر کے عرض کیا یارسول اللہ ﷺ اور کھانا بھی کسی کو نہ دے آپ ﷺ نے فرمایا وہ تو ہمارے سب مالوں سے بہتر ہے۔

فائدہ: اس باب میں سعد بن وقاص اور اسماء بنت ابوبکر اور ابوہریرہ اور عبداللہ بن عمرو اور امّ المومنین عائشہ رضی اللہ عنہم سے بھی روایت ہے کہا ابوعیسیٰ نے حدیث ابوامامہ کی حسن ہے۔

❀❀❀❀

(٦٧١) عَنْ عَائِشَةَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ قَالَ : ((إِذَا تَصَدَّقَتِ الْمَرْأَةُ مِنْ بَيْتِ زَوْجِهَا، كَانَ لَهَا بِهِ أَجْرٌ،

وَلِلزَّوْجِ مِثْلُ ذٰلِكَ، وَ لِلْخَازِنِ مِثْلُ ذٰلِكَ، وَلَا يَنْقُصُ كُلُّ وَاحِدٍ مِّنْهُمْ مِنْ أَجْرِ صَاحِبِهِ شَيْئًا لَهُ بِمَا كَسَبَ وَلَهَا بِمَا أَنْفَقَتْ)). (صحيح) الارواء (١٤٥٧) الصحيحة (٧٣٠)

ترجمہ: روایت ہے امّ المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے جب خیرات کرے عورت اپنے شوہر کے گھر سے تو ہوتا ہے اس کو بھی اجر اور اس کے خاوند کو بھی اس کے برابر اور خزانچی کو بھی اسی کے برابر اور ایک کے اجر ملنے سے دوسرے کا اجر کچھ گھٹتا نہیں شوہر کو کمائی کا اجر ہے اور عورت کو خرچ کرنے کا اجر۔

فائدہ: کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے۔

(٦٧٢) عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : ((إِذَا أَعْطَتِ الْمَرْأَةُ مِنْ بَيْتِ زَوْجِهَا بِطِيْبِ نَفْسٍ غَيْرَ مُفْسِدَةٍ، فَإِنَّ لَهَا مِثْلُ أَجْرِهِ، لَهَا مَا نَوَتْ حَسَنًا، وَلِلْخَازِنِ مِثْلُ ذٰلِكَ)). (صحيح بما قبله)

ترجمہ: روایت ہے امّ المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے جب خیرات دیتی ہے کوئی عورت اپنے شوہر کے گھر سے دل کی خوشی سے نہ فساد کی نیت سے تو ثواب ہے مرد کے ثواب کے برابر اس کو اپنی نیک نیتی کا ثواب ہے اور خازن کو مانند اس کے۔

فائدہ: کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور یہ زیادہ صحیح ہے عمرو بن مرہ کی حدیث سے کہ مروی ہے ابووائل سے اور عمرو بن مرہ نہیں ذکر کرتے اپنی روایت میں مسروق کا۔

❀❀❀❀

٣٥۔ بَابُ : مَا جَآءَ فِيْ صَدَقَةِ الْفِطْرِ

صدقۂ فطر کے بیان میں

(٦٧٣) عَنْ أَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ قَالَ: كُنَّا نُخْرِجُ زَكَاةَ الْفِطْرِ ـ إِذْ كَانَ فِيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ـ صَاعًا مِّنْ طَعَامٍ، أَوْ صَاعًا مِّنْ شَعِيْرٍ، أَوْ صَاعًا مِّنْ تَمْرٍ، أَوْ صَاعًا مِّنْ زَبِيْبٍ، أَوْ صَاعًا مِّنْ أَقِطٍ، فَلَمْ نَزَلْ نُخْرِجُهُ حَتّٰى قَدِمَ مُعَاوِيَةُ الْمَدِيْنَةَ، فَتَكَلَّمَ، فَكَانَ فِيْمَا كَلَّمَ بِهِ النَّاسَ : إِنِّيْ لَأَرٰى مُدَّيْنِ مِنْ سَمْرَآءِ الشَّامِ، تَعْدِلُ صَاعًا مِّنْ تَمْرٍ. قَالَ : فَأَخَذَ النَّاسُ بِذٰلِكَ . قَالَ أَبُوْ سَعِيْدٍ : فَلَا أَزَالُ أُخْرِجُهُ كَمَا كُنْتُ أُخْرِجُهُ. (صحيح) الارواء (٣/٣٣٧) صحيح ابى داؤد (١٤٣٣)

ترجمہ: روایت ہے ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے کہا ہم صدقہ دیا کرتے تھے جب ہم میں تھے رسول اللہ ﷺ ایک صاع غلے سے یا ایک صاع جو سے یا ایک صاع کھجور سے یا ایک صاع خشک انگور سے یا ایک صاع اقط[1] سے پھر ہم ایسے ہی صدقہ فطر دیتے

[1] اور اقط کی تفصیل باب الوضوء مما غیرات النار میں مذکور ہو چکی۔

تھے یہاں تک کہ معاویہ آئے مدینے میں اور وعظ بیان کیا پس تھا اس میں جو بیان کیا تھا آدمیوں سے کہ کہا انہوں نے میں گمان کرتا ہوں کہ دو مد گیہوں شام کے برابر ہیں قیمت میں ایک صاع تمر کے۔ کہا راوی نے پھر لوگوں نے اسی کو اختیار کیا یعنی دو مد گیہوں دینے لگے۔ کہا ابوسعید نے میں ہمیشہ وہ ہی دیتا ہوں جو پہلے دیتا تھا۔

فائدہ : کہا ابوعیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے بعض اہل علم کا تجویز کرتے ہیں ہر چیز سے ایک صاع اور یہی قول ہے شافعی اور احمد اور اسحاق کا اور کہا بعض علمائے صحابہ وغیرہم نے کہ ہر چیز سے ایک صاع دینا چاہیے مگر گیہوں سے کہ اس میں نصف صاع کافی ہے اور یہی قول ہے سفیان ثوری اور ابن مبارک اور اہل کوفہ کا کہ آدھا صاع دینا چاہیے گیہوں سے۔

(٦٧٤) عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ بَعَثَ مُنَادِيًا فِي فِجَاجِ مَكَّةَ: أَلَا إِنَّ صَدَقَةَ الْفِطْرِ وَاجِبَةٌ عَلَى كُلِّ مُسْلِمٍ، ذَكَرٍ أَوْ أُنْثَى، حُرٍّ أَوْ عَبْدٍ، صَغِيرٍ، أَوْ كَبِيرٍ، مُدَّانِ مِنْ قَمْحٍ أَوْ سِوَاهُ صَاعٌ مِنْ طَعَامٍ. (ضعيف الاسناد) المشكاة (١٨١٩) ابن جریج کا عمرو بن شعیب سے سماع ثابت نہیں۔

ترجمہ: روایت ہے عمرو بن شعیب سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے وہ اپنے دادا سے کہ نبی ﷺ نے بھیجا ایک منادی کو مکے کے راہوں میں کہ پکار دے آگاہ ہو صدقہ فطر واجب ہے ہر مسلمان پر مرد ہو یا عورت آزاد ہو یا غلام چھوٹا ہو یا بڑا دو مد گیہوں سے یا سوائے اس کے ایک صاع ہر قسم کے غلہ سے۔

فائدہ : کہا ابوعیسیٰ نے یہ حدیث غریب ہے حسن ہے۔

❀❀❀❀

(٦٧٥) عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ : فَرَضَ رَسُولُ اللهِ ﷺ صَدَقَةَ الْفِطْرِ عَلَى الذَّكَرِ وَالْأُنْثَى، وَالْحُرِّ وَالْمَمْلُوكِ، صَاعًا مِّنْ تَمْرٍ، أَوْ صَاعًا مِّنْ شَعِيرٍ، قَالَ : فَعَدَلَ النَّاسُ إِلَى نِصْفِ صَاعٍ مِّنْ بُرٍّ.

(صحيح) ((التعليق على صحيح ابن خزيمة)) صحيح ابى داؤد (١٤٣٢)

ترجمہ: روایت ہے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے کہا مقرر کیا رسول اللہ ﷺ نے صدقہ فطر مرد عورت اور آزاد اور غلام پر ایک صاع جو سے۔ کہا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے پھر کر دیا لوگوں نے اسے آدھا صاع گیہوں کا۔

فائدہ : کہا ابوعیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور اس باب میں ابوسعید اور ابن عباس اور حارث بن عبدالرحمٰن بن ابی ذباب کے دادا اور ثعلبہ بن ابی صغیر اور عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنھم سے بھی روایت ہے۔

(٦٧٦) عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ عُمَرَ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ فَرَضَ زَكَاةَ الْفِطْرِ مِنْ رَمَضَانَ صَاعًا مِّنْ تَمْرٍ، أَوْ صَاعًا مِّنْ

شَعِيْرٍ، عَلٰى كُلِّ حُرٍّ أَوْ عَبْدٍ، ذَكَرٍ أَوْ أُنْثٰى مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ .

(اسناده صحيح) الارواء (٨٣٢) صحيح ابی داؤد (١٤٢٨ ـ ١٤٣٢)

ترجمہ: روایت ہے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے کہ رسول اللہ ﷺ نے مقرر کیا صدقہ فطر کو رمضان کے ایک صاع کھجور سے یا ایک صاع جو سے ہر آزاد پر یا غلام پر مرد ہو یا عورت مسلمانوں سے۔

فائدہ : کہا ابوعیسیٰ نے ابن عمر رضی اللہ عنہما کی حدیث حسن ہے صحیح ہے۔ روایت کیا اس کو مالک نے نافع سے انہوں نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے انہوں نے نبی ﷺ سے ایوب کی مانند اور زیادہ کیا اس میں لفظ من المسلمین کا اور روایت کیا اس کو کئی لوگوں نے نافع سے اور نہیں ذکر کیا اس میں من المسلمین کا اور اختلاف ہے علماء کا اس میں سو کہا بعض نے جب ہوں آدمی کے غلام کافر تو نہ ادا کرے ان کی طرف سے صدقہ فطر اور یہی قول ہے مالک اور شافعی اور احمد کا اور کہا بعض نے صدقہ فطر دے غلاموں کی طرف سے اگرچہ مسلمان نہ ہوں اور یہی قول ہے ثوری اور ابن مبارک اور اسحاق کا۔

❀❀❀❀

٣٦۔ بَابُ : مَا جَآءَ فِيْ تَقْدِيْمِهَا قَبْلَ الصَّلَاةِ

صدقۂ فطر نماز عید سے پہلے دینے کے بیان میں

(٦٧٧) عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ يَأْمُرُ بِإِخْرَاجِ الزَّكَاةِ قَبْلَ الْغُدُوِّ لِلصَّلَاةِ يَوْمَ الْفِطْرِ.

(حسن صحيح) الارواء (٨٣٢) صحيح ابی داؤد (١٤٢٨)

ترجمہ: روایت ہے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے کہ رسول اللہ ﷺ حکم کرتے تھے صدقہ فطر دینے کا نماز کو چلنے سے پہلے عید فطر کے دن۔

فائدہ : کہا ابوعیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے غریب ہے صحیح ہے اور اسی کو مستحب کہا ہے علماء نے کہ دے صدقہ فطر نماز کو جانے سے پیشتر۔

❀❀❀❀

٣٧۔ بَابُ : مَا جَآءَ فِيْ تَعْجِيْلِ الزَّكَاةِ

وقت سے پہلے زکوٰۃ ادا کرنے کے بیان میں

(٦٧٨) عَنْ عَلِيٍّ أَنَّ الْعَبَّاسَ سَأَلَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فِيْ تَعْجِيْلِ صَدَقَتِهِ قَبْلَ أَنْ تَحِلَّ، فَرَخَّصَ لَهُ فِيْ ذٰلِكَ .

(حسن عند الالبانی) تخريج المختارة (٣٨٦ ـ ٣٨٧) صحيح ابی داؤد (١٤٣٦) بعض محققین کہتے ہیں اس کی سند الحکم بن عتیبہ کے عنعنہ کی وجہ سے ضعیف ہے۔

ترجمہ: روایت ہے علی رضی اللہ عنہ سے کہ پوچھا سیدنا عباس رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ سے زکوٰۃ دے دینے کو قبل وقت آنے کے پس اجازت دی آپ ﷺ نے اس بات کی۔

(٦٧٩) عَنْ عَلِيٍّ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ لِعُمَرَ : ((إِنَّا قَدْ أَخَذْنَا زَكَاةَ الْعَبَّاسِ عَامَ الْأَوَّلِ لِلْعَامِ)). (حسن عند الالبانی ایضًا)

ترجمہ: روایت ہے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا نبی ﷺ نے عمر رضی اللہ عنہ سے کہ ہم لے چکے ہیں زکوٰۃ عباس رضی اللہ عنہ سے اس سال کی سال گزشتہ میں۔ (بعض محققین نے اس کو حجر العدوی کی وجہ سے ضعیف کہا ہے۔

فائدہ: اس باب میں ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بھی روایت ہے نہیں پہچانتے ہم حدیث تعجیل زکوٰۃ کی روایت سے اسرائیل کے کہ مروی ہو حجاج سے مگر اسی سند سے اور حدیث اسماعیل بن زکریا کی حجاج سے میرے نزدیک صحیح ہے اسرائیل کی حدیث سے جو مروی ہے حجاج بن دینار سے اور مروی ہے یہ حدیث حکم بن عتیبہ سے وہ روایت کرتے ہیں نبی ﷺ سے مرسلاً اور اختلاف ہے علماء کا زکوٰۃ پیشگی دینے میں قبل وقت کے سوا ایک گروہ نے علماء کے کہا ہے کہ پیشگی نہ دے۔ یہی کہتے ہیں سفیان ثوری کہا انہوں نے میں دوست رکھتا ہوں کہ پیشگی نہ دے اور کہا اکثر علماء نے اگر پیشگی دے قبل وقت کے تو جائز ہے یہی کہا شافعی اور احمد اور اسحاق نے۔

❀ ❀ ❀ ❀
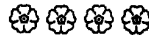
٣٨۔ بَابُ : مَا جَآءَ فِي النَّهْيِ عَنِ الْمَسْأَلَةِ

سوال کرنے کی ممانعت کے بیان میں

(٦٨٠) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: ((لَأَنْ يَّغْدُوَ أَحَدُكُمْ فَيَحْتَطِبَ عَلٰى ظَهْرِهٖ فَيَتَصَدَّقَ مِنْهُ وَيَسْتَغْنِيَ بِهٖ عَنِ النَّاسِ خَيْرٌ لَّهٗ مِنْ أَنْ يَّسْأَلَ رَجُلًا أَعْطَاهُ أَوْ مَنَعَهٗ ذٰلِكَ فَإِنَّ الْيَدَ الْعُلْيَا خَيْرٌ مِّنَ الْيَدِ السُّفْلٰى، وَابْدَأْ بِمَنْ تَعُوْلُ)). (صحیح) (الارواء : ٨٤٤)

ترجمہ: روایت ہے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہا سنا میں نے رسول اللہ ﷺ سے فرماتے تھے اگر سویرے جائے کوئی اور لکڑیوں کا گٹھا لے آئے اپنی پیٹھ پر یعنی جنگل سے اور صدقہ دے اس کی قیمت سے اور بے پرواہ رہے لوگوں سے یعنی اسی میں کھائے پیئے کسی سے سوال نہ کرے تو بہتر ہے اس کو کہ سوال کرے کسی سے اور وہ شخص دے اسے یا نہ دے اس لیے کہ اونچا ہاتھ یعنی دینے والے کا بہتر ہے نیچے ہاتھ سے یعنی مانگنے والے کے اور پہلے خرچ کران پر جن کو تو روٹی کپڑا دیتا ہے۔

فائدہ: اس باب میں حکیم بن حزام اور ابوسعید خدری اور زبیر بن عوام اور عطیہ سعدی اور عبداللہ بن مسعود اور مسعود بن عمرو اور ابن عباس اور ثوبان اور زیاد بن حارث صدائی اور انس اور حبشی بن جنادہ اور قبیصہ بن مخارق اور سمرہ اور ابن عمر رضی اللہ عنہم سے بھی روایت

ہے۔ کہا ابوعیسیٰ نے حدیث ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی حسن ہے صحیح ہے غریب ہے غریب کہی جاتی ہے روایت سے بیان کے کہ وہ روایت کرتے ہیں قیس سے۔

(٦٨١) عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ، قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : ((إِنَّ الْمَسْأَلَةَ، كَدٌّ يَكُدُّ بِهَا الرَّجُلُ وَجْهَهُ، إِلَّا أَنْ يَسْأَلَ الرَّجُلُ سُلْطَانًا، أَوْ فِيْ أَمْرٍ لَا بُدَّ مِنْهُ)). (صحيح) (التعليق الرغيب : ٢/٢)

ترجمہ: روایت ہے سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ سے کہا فرمایا رسول اللہ ﷺ نے تحقیق سوال کرنا ایک خرابی ہے کہ خراب کرتا ہے اس سے آدمی اپنی آبرو کو یا ایک زخم ہے کہ زخمی کرتا ہے اس سے آدمی اپنے منہ کو مگر یہ کہ سوال کرے آدمی کسی حاکم سے یا کسی امر ضروری میں۔

فائدہ: کہا ابوعیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

ابواب الصوم

عن رسول اللہ ﷺ

(المعجم ٦) روزوں کے بیان میں (التحفة ٤)

١۔ بَابُ : مَا جَآءَ فِي فَضْلِ شَهْرِ رَمَضَانَ

ماہ رمضان کی فضیلت کے بیان میں

(٦٨٢) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ : ((إِذَا كَانَ أَوَّلُ لَيْلَةٍ مِّنْ شَهْرِ رَمَضَانَ صُفِّدَتِ الشَّيَاطِيْنُ، وَمَرَدَةُ الْجِنِّ، وَ غُلِّقَتْ أَبْوَابُ النِّيْرَانِ ، فَلَمْ يُفْتَحْ مِنْهَا بَابٌ، وَفُتِّحَتْ أَبْوَابُ الْجَنَّةِ، فَلَمْ يُغْلَقْ مِنْهَا بَابٌ، وَ يُنَادِي مُنَادٍ : يَا بَاغِيَ الْخَيْرِ أَقْبِلْ، وَيَا بَاغِيَ الشَّرِّ أَقْصِرْ، وَلِلّٰهِ عُتَقَاءُ مِنَ النَّارِ، وَ ذٰلِكَ كُلَّ لَيْلَةٍ)). (صحيح) التعليق الرغيب (٢/ ٦٨)

ترجمہ: روایت ہے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہا فرمایا رسول اللہ ﷺ نے جب ہوتی ہے پہلی رات رمضان کے مہینے کی جکڑے جاتے ہیں شیاطین اور سرکش جن یعنی زنجیروں میں اور بند کیے جاتے ہیں دروازے دوزخ کے اور کھلا نہیں رہتا' ان میں سے کوئی دروازہ اور کھولے جاتے ہیں دروازے جنت کے سو بند نہیں رہتا کوئی دروازہ اور پکارتا ہے پکارنے والا اے خیر کے طالب! آگے بڑھ اور اے شر کے طالب! ٹھہر جا' اور اللہ کے آزاد کیے ہوئے بندے ہیں یعنی جو آزاد ہوتے ہیں آگ سے اور یہ معاملہ ہر رات میں ہے۔

فائدہ : اس باب میں عبدالرحمٰن بن عوف اور ابن مسعود اور سلمان سے بھی روایت ہے۔

(٦٨٣) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : ((مَنْ صَامَ رَمَضَانَ وَقَامَ إِيْمَانًا وَاحْتِسَابًا غُفِرَلَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ، وَمَنْ قَامَ لَيْلَةَ الْقَدْرِ إِيْمَانًا وَاحْتِسَابًا، غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ)).

(اسناده صحيح) الارواء (٩٠٦) صحيح ابى داؤد (١٢٤٢)

ترجمہ: روایت ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہا فرمایا رسول اللہ ﷺ نے: جس نے روزے رکھے رمضان کے اور راتوں کو نماز پڑھی ایمان کے ساتھ اور ثواب کے لیے بخشے جائیں گے اس کے اگلے گناہ اور جس نے نماز پڑھی شب قدر میں ایمان کے ساتھ اور ثواب کے لیے بخشے جائیں گے اس کے اگلے گناہ۔

فائدہ : یہ حدیث صحیح ہے کہا ابو عیسیٰ نے حدیث ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی جو روایت کی ابوبکر بن عیاش نے وہ حدیث غریب ہے نہیں پہچانتے ہم مگر روایت سے ابوبکر بن عیاش کے کہ وہ روایت کرتے ہیں اعمش سے وہ ابو صالح سے وہ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مگر اسناد سے ابی بکر کے اور پوچھا میں نے محمد بن اسماعیل سے اس حدیث کو سو فرمایا خبر دی ہم کو حسن بن ربیع نے ان کو ابو الاحوص نے انہوں نے روایت کی اعمش سے انہوں نے مجاہد سے قول انہی مجاہد کا کہا مجاہد نے جب ہوتی ہے پہلی رات رمضان کی پھر ذکر کی ساری حدیث کہا محمد نے یہ زیادہ صحیح ہے میرے نزدیک ابوبکر بن عیاش کی روایت سے۔

❀❀❀❀

٢۔ بَابُ : مَا جَآءَ لَا تَقَدَّمُوا الشَّهْرَ بِصَوْمٍ

اس بیان میں کہ رمضان کے استقبال کی نیت سے روزے نہ رکھے

(٦٨٤) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ : قَالَ النَّبِيُّ ﷺ : ((لَا تَقَدَّمُوا الشَّهْرَ بِيَوْمٍ، وَلَا بِيَوْمَيْنِ، إِلَّا أَنْ يُوَافِقَ ذٰلِكَ صَوْمًا كَانَ يَصُوْمُهُ أَحَدُكُمْ. صُوْمُوْا لِرُؤْيَتِهِ وَأَفْطِرُوْا لِرُؤْيَتِهِ، فَإِنْ غُمَّ عَلَيْكُمْ فَعُدُّوْا ثَلَاثِيْنَ ثُمَّ أَفْطِرُوْا)). (صحيح) الروض النضير (٦٤٣) سلسله احاديث الصحيحة (٢٣٩٨) صحيح ابى داؤد (٢٠٢٣)

ترجمہ: روایت ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہا فرمایا رسول اللہ ﷺ نے نہ کھولا روزہ ایک دن یا دو دن پیشتر رمضان سے بہ نیت استقبال مگر یہ کہ موافق ہو جائیں وہ دن یعنی آخر شعبان کے کسی روزے کے کہ ہمیشہ رکھتا تھا وہ یعنی مثلاً پنجشنبہ اور جمعہ کو روزہ رکھتا تھا اور آخر شعبان میں وہی دن واقع ہو تو کچھ مضائقہ نہیں اور روزہ رکھو چاند رمضان کا دیکھ کر اور افطار کرو شوال کا چاند دیکھ کر سو اگر بدلی ہو جائے تو پورے تیس گن لو پھر روزہ موقوف کرو۔

فائدہ : اس باب میں بعض اصحاب نبی ﷺ سے بھی روایت ہے۔ خبر دی ہم کو منصور بن معتمر نے ان کو ربیع بن خراش نے بعض اصحاب نبی ﷺ سے انہوں نے آنحضرت ﷺ سے مثل حدیث مذکور کے کہا ابو عیسیٰ نے حدیث ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی حسن ہے صحیح ہے

اور اسی پر عمل ہے اہل علم کا مکروہ کہتے ہیں ایک دو دن رمضان سے پہلے رمضان کی تعظیم اور اقبال کی نیت سے روزے رکھنے کو اور اگر کوئی دن ایسا آ جائے کہ اس میں ہمیشہ روزہ رکھتا ہو تو مضائقہ نہیں ان کے نزدیک۔

❀❀❀❀

(٦٨٥) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : ((لَا تَقَدَّمُوا شَهْرَ رَمَضَانَ بِصِيَامٍ قَبْلَهُ، بِيَوْمٍ أَوْ يَوْمَيْنِ، إِلَّا أَنْ يَكُونَ رَجُلٌ كَانَ يَصُومُ صَوْمًا فَلْيَصُمْهُ)).

(صحيح) الروض النضير (٦٤٣) الصحيحة (٢٣٩٨) صحيح ابی داؤد (٢٠٢٣)

ترجمہ: روایت ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہا فرمایا رسول اللہ ﷺ نے نہ استقبال کرو رمضان کا ایک یا دو دن پہلے روزے رکھ کر مگر یہ کہ ہوئے کوئی شخص روزہ رکھتا ایک دن مقرر میں اور وہ دن ہو آخر شعبان میں تو روزہ رکھ لے۔

فائدہ : کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

❀❀❀❀

٣۔ بَابُ : مَا جَآءَ فِي كَرَاهِيَةِ صَوْمِ يَوْمِ الشَّكِّ

اس بیان میں کہ شک کے دن روزہ رکھنا مکروہ ہے

(٦٨٦) عَنْ صِلَةَ بْنِ زُفَرَ، قَالَ : كُنَّا عِنْدَ عَمَّارِ بْنِ يَاسِرٍ، فَأُتِيَ بِشَاةٍ مَصْلِيَّةٍ، فَقَالَ : كُلُوا، فَتَنَحَّى بَعْضُ الْقَوْمِ، فَقَالَ : إِنِّي صَائِمٌ، فَقَالَ عَمَّارٌ : مَنْ صَامَ الْيَوْمَ الَّذِي يُشَكُّ فِيهِ فَقَدْ عَصَى أَبَا الْقَاسِمِ ﷺ .

(صحيح) التعليق على ابن خزيمة (١٩١٤) الارواء (٩٦١) صحيح ابی داؤد (٢٠٢٢) بعض محققین نے اس کو ابو اسحاق مدلس کے عنعنہ کی وجہ سے ضعیف کہا ہے۔

ترجمہ: روایت ہے صلہ بن زفر سے کہا ہم تھے عمار بن یاسر کے پاس تو لائے گئے ایک بکری بھنی ہوئی، تو کہا عمار نے کھاؤ، سو کنارے ہو گئے بعض لوگ اور کہا کہ ہم روزہ دار ہیں تو کہا عمار نے جس نے روزہ رکھا شک کے دن میں یعنی انتیسویں تاریخ شعبان کی اگر چاند بسبب بدلی کے نہ دکھائی دیا تو بعد اس کے یوم الشک ہے تو جس نے روزہ رکھا اس دن بے شک نافرمانی کی اس نے ابو القاسم ﷺ کی اور ابو القاسم آپ ﷺ کی کنیت ہے۔

فائدہ : اس باب میں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ اور انس رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے کہا ابو عیسیٰ نے حدیث عمار کی حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے اکثر اہل علم کا صحابہ سے اور جو ان کے بعد تابعین تھے اور یہی کہتے ہیں سفیان ثوری اور مالک بن انس اور عبداللہ بن مبارک اور شافعی اور احمد اور اسحق کہ مکروہ ہے روزہ رکھنا شک کے دن میں اور بعض نے کہا اگر رکھا بھی کسی نے اور یہ بھی معلوم ہوا کہ وہ دن رمضان کا تھا تو پھر قضا کرے اور وہ روزہ کفایت نہیں کرتا۔

۴۔ بَابُ : مَا جَآءَ فِيْ إِحْصَاءِ هِلَالِ شَعْبَانَ لِرَمَضَانَ

اس بیان میں کہ رمضان کے لیے شعبان کے چاند کا خیال رکھنا چاہیے

(٦٨٧) عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ ، قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : ((أَحْصُوْا هِلَالَ شَعْبَانَ لِرَمَضَانَ)).

(حسن) (الصحيحة : ٥٦٥) بعض محققین نے اس کو ابو معاویہ مدلس کے عنعنہ کی وجہ سے ضعیف کہا ہے۔

ترجمہ: روایت ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے فرمایا رسول اللہ ﷺ نے خیال رکھو اور گنتے رہو غرہ شعبان کو رمضان کے واسطے۔

فائدہ : کہا ابو عیسیٰ نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی حدیث کو ہم نہیں پہچانتے مگر اسی سند سے ابو معاویہ کے اور صحیح وہی ہے جو مروی ہے محمد بن عمرو سے وہ روایت کرتے ہیں ابو سلمہ سے وہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے وہ نبی ﷺ سے کہ فرمایا آگے رمضان کے ایک یا دو دن روزے نہ رکھو اور ایسا ہی مروی ہے یحییٰ بن ابی کثیر سے وہ روایت کرتے ہیں ابو سلمہ سے وہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے محمد بن عمرو لیثی کی حدیث کی مانند۔

❀❀❀❀

۵۔ بَابُ : مَا جَآءَ أَنَّ الصَّوْمَ لِرُؤْيَةِ الْهِلَالِ وَالْإِفْطَارَ لَهُ

اس بیان میں کہ چاند دیکھ کر روزہ رکھے اور چاند دیکھ کر افطار کرے

(٦٨٨) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : ((لَا تَصُوْمُوْا قَبْلَ رَمَضَانَ، صُوْمُوْا لِرُؤْيَتِهٖ ، وَأَفْطِرُوْا لِرُؤْيَتِهٖ، فَإِنْ حَالَتْ دُوْنَهٗ غَيَايَةٌ، فَأَكْمِلُوْا ثَلَاثِيْنَ يَوْمًا)). (صحيح) صحيح ابى داؤد : (٢٠١٦)

ترجمہ: روایت ہے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہا فرمایا رسول اللہ ﷺ نے روزہ نہ رکھو رمضان سے پہلے بلکہ روزہ رکھو چاند دیکھ کر پھر اگر حائل ہو جائے چاند پر بدلی تو پورے کرو تیس دن یعنی شعبان کے یا رمضان کے۔

فائدہ : اس باب میں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ اور ابن عمر رضی اللہ عنہما اور ابو بکرہ رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے کہا ابو عیسیٰ نے حدیث ابن عباس رضی اللہ عنہما کی حسن ہے صحیح ہے اور مروی ہے ان سے کئی سندوں سے۔

❀❀❀❀

٦۔ بَابُ : مَا جَآءَ أَنَّ الشَّهْرَ يَكُوْنُ تِسْعًا وَّ عِشْرِيْنَ

اس بیان میں کہ مہینہ کبھی انتیس کا بھی ہوتا ہے

(٦٨٩) عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ ، قَالَ : مَا صُمْتُ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ تِسْعًا وَّ عِشْرِيْنَ أَكْثَرُ مِمَّا صُمْنَا ثَلَاثِيْنَ.

(اسناده صحيح) الروض (٦٣٦) صحيح ابى داؤد (٢٠١١)

ترجمہ: روایت ہے ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے کہا انہوں نے نہیں روزے رکھے میں نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ انتیس اکثر تیس رکھے

یعنی انتیس کا اتفاق کم ہوا۔

فائدہ : اس باب میں عمر اور ابوہریرہ اور عائشہ اور سعد بن ابی وقاص اور ابن عباس اور ابن عمر اور انس اور جابر اور ام سلمہ اور ابوبکرہ رضی اللہ عنہم اجمعین سے بھی روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا کہ مہینہ کبھی انتیس کا بھی ہوتا ہے۔

❀❀❀❀
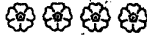
(۶۹۰) عَنْ أَنَسٍ، أَنَّهُ قَالَ : آلٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مِنْ نِسَائِهٖ شَهْرًا ، فَأَقَامَ فِيْ مَشْرُبَةٍ تِسْعًا عِشْرِيْنَ يَوْمًا، قَالُوْا : يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، إِنَّكَ آلَيْتَ شَهْرًا؟ فَقَالَ : ((اَلشَّهْرُ تِسْعٌ وَّ عِشْرُوْنَ)). (صحيح)

ترجمہ: روایت ہے سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے کہ رسول اللہ ﷺ نے قسم کھائی اپنی بیبیوں سے نہ ملنے کی ایک مہینے تک سو بیٹھ رہے ایک جھروکے میں انتیس دن تک اور بعد انتیس دن کے نکلے تو عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ! آپ نے تو قسم کھائی ہے ایک مہینے کی تو فرمایا آپ ﷺ نے مہینہ انتیس دن کا بھی ہوتا ہے۔

فائدہ : کہا ابوعیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

❀❀❀❀

۷۔ بَابُ : مَا جَآءَ فِي الصَّوْمِ بِالشَّهَادَةِ

چاند کی گواہی پر روزہ رکھنے کے بیان میں

(۶۹۱) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ : جَآءَ أَعْرَابِيٌّ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ : إِنِّيْ رَأَيْتُ الْهِلَالَ، فَقَالَ : ((أَتَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ؟ أَتَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ ؟)). قَالَ نَعَمْ ، قَالَ : ((يَا بِلَالُ أَذِّنْ فِي النَّاسِ أَنْ يَصُوْمُوْا غَدًا)). (ضعيف) الارواء (۹۰۷) ضعيف ابی داؤد (۴۰۲۔۴۰۳) سماک بن حرب کی عکرمہ سے روایت ضعیف و مضطرب ہوتی ہے۔

ترجمہ: روایت ہے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہا آیا ایک اعرابی رسول اللہ ﷺ کے پاس اور عرض کیا کہ میں نے چاند دیکھا سو فرمایا آپ ﷺ نے کیا تو گواہی دیتا ہے اس کی کہ کوئی معبود نہیں سوائے خدا کے اور کیا گواہی دیتا ہے کہ محمد ﷺ پیغام لانے والے ہیں اللہ کے؟ کہا اس اعرابی نے: ہاں، فرمایا آپ ﷺ نے: اے بلال! پکار دو آدمیوں میں کہ کل روزہ رکھیں۔

فائدہ : روایت کی ہم سے ابوکریب نے ان سے حسین جعفی نے وہ روایت کرتے ہیں زائدہ سے وہ سماک بن حرب سے مثل حدیث مذکور کے کہا ابوعیسیٰ نے ابن عباس رضی اللہ عنہما کی حدیث میں اختلاف ہے روایت کی سفیان ثوری وغیرہ نے سماک بن حرب سے انہوں نے عکرمہ سے انہوں نے نبی ﷺ سے مرسلاً اور اسی حدیث پر عمل ہے اکثر اہل علم کا کہ کافی اور قبول ہے گواہی ایک مرد کی

روزے کے واسطے اور یہی کہتے ہیں ابن مبارک اور شافعی اور احمد اور اسحق نے کہا روزہ نہ رکھنا چاہیے مگر دو شخصوں کی گواہی سے اور اختلاف علماء کا اس میں نہیں ہے کہ قبول نہ کی جائے عید میں مگر گواہی دو مردوں کی۔

❀❀❀❀

۸۔ بَابُ : مَاجَآءَ شَهْرًا عِيدٍ لَا يَنْقُصَانِ

اس بیان میں کہ عید کے دونوں مہینے کم نہیں ہوتے

(٦٩٢) عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي بَكْرَةَ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((شَهْرَا عِيدٍ لَا يَنْقُصَانِ: رَمَضَانُ وَذُو الْحِجَّةِ)). (صحيح) صحيح ابی داؤد (٢٠١٢)

ترجمہ: روایت ہے عبدالرحمٰن بن ابوبکرہ رضی اللہ عنہ سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے دونوں مہینے عید کے کبھی نہیں گھٹتے رمضان اور ذی الحجہ۔

فائدہ: کہا ابوعیسیٰ نے حدیث ابوبکرہ رضی اللہ عنہ کی حسن ہے اور مروی ہے یہ حدیث عبدالرحمٰن بن ابوبکرہ سے وہ روایت کرتے ہیں نبی ﷺ سے مرسلاً کہا احمد نے مطلب اس حدیث کا یہ ہے کہ دونوں مہینے عید کے نہیں گھٹتے یعنی ایک سال میں رمضان اور ذی الحجہ دونوں انتیس انتیس کے نہیں ہوتے بلکہ اگر ایک انتیس کا ہوتا ہے تو دوسرا تیس کا اور اسحاق نے کہا کہ دونوں مہینے نہیں گھٹتے یعنی اگر انتیس کے بھی ہوتے ہیں تو بھی پورے ہیں بغیر نقصان کے یعنی ثواب میں کچھ کم نہیں اور اس قول کی رو سے ہوسکتا ہے کہ دونوں مہینے ایک سال میں انتیس کے ہوں۔

❀❀❀❀

۹۔ بَابُ : مَا جَآءَ لِكُلِّ أَهْلِ بَلَدٍ رُؤْيَتُهُمْ

اس بیان میں کہ ہر شہر والوں کے لیے انہی کے چاند دیکھنے کا اعتبار ہے

(٦٩٣) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي حَرْمَلَةَ: أَخْبَرَنِي كُرَيْبٌ؛ أَنَّ أُمَّ الْفَضْلِ بِنْتَ الْحَارِثِ بَعَثَتْهُ إِلَى مُعَاوِيَةَ بِالشَّامِ، قَالَ: فَقَدِمْتُ الشَّامَ فَقَضَيْتُ حَاجَتَهَا وَاسْتُهِلَّ عَلَيَّ هِلَالُ رَمَضَانَ وَ أَنَا بِالشَّامِ فَرَأَيْنَا الْهِلَالَ لَيْلَةَ الْجُمُعَةِ، ثُمَّ قَدِمْتُ الْمَدِينَةَ فِي آخِرِ الشَّهْرِ، فَسَأَلَنِي ابْنُ عَبَّاسٍ، ثُمَّ ذَكَرَ الْهِلَالَ، فَقَالَ: مَتٰى رَأَيْتُمُ الْهِلَالَ؟ فَقُلْتُ: رَأَيْنَاهُ لَيْلَةَ الْجُمُعَةِ، فَقَالَ: أَأَنْتَ رَأَيْتَهُ لَيْلَةَ الْجُمُعَةِ؟ فَقُلْتُ: رَآهُ النَّاسُ، فَصَامُوا وَصَامَ مُعَاوِيَةُ، فَقَالَ: لٰكِنْ رَأَيْنَاهُ لَيْلَةَ السَّبْتِ، فَلَا نَزَالُ نَصُومُ حَتّٰى نُكْمِلَ ثَلَاثِينَ يَوْمًا أَوْ نَرَاهُ، فَقُلْتُ: أَلَا تَكْتَفِي بِرُؤْيَةِ مُعَاوِيَةَ وَ صِيَامِهِ

؟ قَالَ : لَا، هٰكَذَا أَمَرَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. (صحیح) صحیح ابی داؤد (۱۰۲۱)

ترجمہ: روایت کی ہم سے علی بن حجر نے ان سے اسماعیل بن جعفر نے ان سے محمد بن ابوحرملہ نے کہا محمد نے کہا خبر دی ہم کو کریب نے کہ ام فضل نے جو بیٹی ہے حارث کی انہوں بھیجا کریب کو معاویہ کی طرف شام میں کہا کریب نے پھر پہنچا میں شام کو اور پورا کر دیا میں نے کام ان کا یعنی جس کے لیے بھیجا تھا اور آ گیا میرے اوپر چاند رمضان کا اور میں شام میں تھا سو دیکھا ہم نے چاند جمعے کی شب کو پھر آیا میں مدینے میں آخر رمضان میں اور پوچھا مجھ سے ابن عباس رضی اللہ عنہما نے حال وہاں کا پھر ذکر کیا چاند کا اور کہا کب دیکھا تم نے چاند کو کہا میں نے دیکھا جمعے کی شب کو تو فرمایا ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کیا صرف تم ہی نے دیکھا تھا جمعے کی شب کو تو میں نے کہا سب لوگوں نے دیکھا اور روزے رکھے اور معاویہ رضی اللہ عنہ نے بھی روزہ رکھا تو کہا ابن عباس رضی اللہ عنہما نے ہم نے تو چاند دیکھا ہفتے کی شب کو پھر ہم روزہ رکھے جائیں گے جب تک پورے ہوں تیس روزے یا چاند دکھائی دے سو کہا میں نے کیا تم کفایت نہیں کرتے معاویہ رضی اللہ عنہ کے دیکھنے کو اور ان کے روزہ رکھنے کو کہا ابن عباس رضی اللہ عنہما نے نہیں ایسا ہی حکم کیا ہم کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کا دیکھنا ہم کو کفایت نہیں کرتا۔

فائدہ : کہا ابوعیسیٰ نے حدیث ابن عباس رضی اللہ عنہما کی حسن ہے صحیح ہے غریب ہے اور اسی پر عمل ہے علماء کا کہ ہر شہر والوں کا چاند دیکھنا انہی کے حق میں معتبر ہے۔

❀❀❀❀

۱۰۔ بَابُ : مَا جَآءَ مَا يُسْتَحَبُّ عَلَيْهِ الْإِفْطَارُ

اس بیان میں کہ کس چیز سے روزہ کھولنا مستحب ہے

(۶۹۴) **عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ** قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : ((**مَنْ وَجَدَ تَمْرًا ، فَلْيُفْطِرْ عَلَيْهِ، وَمَنْ لَا فَلْيُفْطِرْ عَلٰى مَاءٍ ؛ فَإِنَّ الْمَاءَ طَهُوْرٌ**)). (ضعیف) الارواء (۹۲۲) ضعیف ابی داؤد (۴۰۵) صحیح ابی داؤد (۲۰۴۰) الرباب غیر معروف و مجہول راویہ ہے۔ الارواء (۴/۵۰)

ترجمہ: روایت ہے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو کھجور پائے تو اسی سے روزہ کھولے اور نہیں تو پانی سے کہ پانی پاک کرنے والا ہے۔

فائدہ : اس باب میں سلمان بن عامر سے بھی روایت ہے کہا ابوعیسیٰ نے انس رضی اللہ عنہ کی حدیث کو ہم نہیں جانتے کہ کسی نے روایت کی ہو شعبہ سے اس طرح سوا سعید بن عامر کی کے اور یہ حدیث غیر محفوظ ہے اور نہیں جانتے ہم اس کو مگر عبدالعزیز بن صہیب کی روایت سے وہ روایت کرتے ہیں انس رضی اللہ عنہ سے اور روایت کی یہ حدیث اصحاب شعبہ نے شعبہ سے انہوں نے عاصم احول سے انہوں نے حفصہ بنت سیرین سے انہوں نے رباب سے انہوں نے سلمان بن عامر سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اور یہ روایت زیادہ

صحیح ہے سعید بن عامر کی روایت سے اور ایسا ہی روایت کیا شعبہ نے انہوں نے عاصم سے انہوں نے حفصہ بنت سیرین سے انہوں نے رباب سے انہوں نے سلمان بن عامر سے اور ابن عون کہتے ہیں روایت کی ہم سے رائح بنت صلیع نے سلمان بن عامر سے اور رباب ام رائح کا نام ہے۔

❀❀❀❀

(٦٩٥) عَنْ سَلْمَانَ بْنِ عَامِرٍ الضَّبِّيِّ ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ : ((إِذَا أَفْطَرَ أَحَدُكُمْ ، فَلْيُفْطِرْ عَلٰى تَمْرٍ فَإِنْ لَمْ يَجِدْ فَلْيُفْطِرْ عَلٰى مَاءٍ فَإِنَّهُ طَهُوْرٌ)). (ضعيف ایضا) اس میں الرباب غیر معروف راویہ ہے۔

ترجمہ: روایت ہے سلمان بن عامر ضبی سے کہ فرمایا نبی ﷺ نے جب روزہ کھولے کوئی تو کھولے کھجور سے اگر نہ پائے تو پانی سے کہ وہ بھی پاک کرنے والا ہے۔

فائدہ : کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

❀❀❀❀

(٦٩٦) عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ ، قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يُفْطِرُ قَبْلَ أَنْ يُصَلِّيَ عَلٰى رُطَبَاتٍ، فَإِنْ لَمْ تَكُنْ رُطَبَاتٌ فَتُمَيْرَاتٌ، فَإِنْ لَّمْ تَكُنْ تُمَيْرَاتٌ، حَسَا حَسَوَاتٍ مِنْ مَّاءٍ.

(صحيح) (الارواء . ٩٢٢) صحيح ابی داؤد (٢٠٤٠)

ترجمہ: روایت ہے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے کہا رسول اللہ ﷺ افطار کرتے تھے نماز کے پہلے کئی تر کھجوروں پر، پھر اگر نہ ہوتی تر کھجوریں تو خشک کھجوریں پھر اگر نہ ہوتیں وہ بھی تو پیتے کئی چلو پانی کے۔

فائدہ : کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے غریب ہے۔

❀❀❀❀

١١۔ بَابُ : مَا جَآءَ أَنَّ الْفِطْرَ يَوْمَ تُفْطِرُوْنَ وَالْأَضْحٰى يَوْمَ تُضَحُّوْنَ

اس بیان میں کہ عید فطر اس دن ہے جب سب روزہ نہ رکھیں اور اضحیٰ اس دن جب سب قربانی کریں

(٦٩٧) عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ ؛ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ : ((اَلصَّوْمُ يَوْمَ تَصُوْمُوْنَ ، وَالْفِطْرُ يَوْمَ تُفْطِرُوْنَ ، وَالْأَضْحٰى يَوْمَ تُضَحُّوْنَ)). (صحيح) الارواء (٩٠٥) الصحيحة (٢٢٤)

ترجمہ: روایت ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا نبی ﷺ نے روزہ رمضان کا اسی دن ہے کہ جس دن تم سب روزہ رکھو اور عید فطر اسی دن ہے جس دن تم سب عید کرو اور عید اضحیٰ اسی دن ہے کہ جس دن تم سب عید الاضحیٰ کرو۔

فائدہ : کہا ابوعیسیٰ نے یہ حدیث غریب ہے اور تفسیر اس کی بعض علماء کے نزدیک یوں ہے کہ روزوں میں اور عیدوں میں جماعت شرط ہے اور سب لوگوں کا اہتمام اس میں ضروری ہے۔

❀❀❀❀

۱۲۔ بَابُ : مَا جَآءَ إِذَا أَقْبَلَ اللَّيْلُ وَأَدْبَرَ النَّهَارُ فَقَدْ أَفْطَرَ الصَّائِمُ

اس بیان میں کہ جب رات سامنے آئے اور دن گزرے تو روزہ دار افطاری کرے

(۶۹۸) عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ : ((إِذَا أَقْبَلَ اللَّيْلُ ، وَأَدْبَرَ النَّهَارُ ، وَ غَابَتِ الشَّمْسُ . فَقَدْ أَفْطَرْتَ)). (صحيح) (الارواء : ٩١٦) صحيح ابی داؤد (٢٠٣٦)

ترجمہ: روایت ہے عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے کہا فرمایا نبی ﷺ نے جب سامنے آئے سیاہی رات کی مشرق سے اور پیٹھ موڑے دن اور غروب ہو جائے آفتاب تو تجھ کو روزہ کھولنا چاہیے۔

فائدہ : اس باب میں ابن ابی اوفیٰ اور ابوسعید سے بھی روایت ہے کہا ابوعیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

۱۳۔ بَابُ : مَا جَآءَ فِي تَعْجِيلِ الْإِفْطَارِ

جلد روزہ کھولنے کے بیان میں

(۶۹۹) عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ : ((لَا يَزَالُ النَّاسُ بِخَيْرٍ مَا عَجَّلُوا الْفِطْرَ)). (صحيح) الارواء (٩١٧)

ترجمہ: روایت ہے سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے کہا فرمایا رسول اللہ ﷺ نے ہمیشہ لوگ خیر سے رہیں گے جب تک جلدی روزہ کھولا کریں گے۔

فائدہ : اس باب میں ابوہریرہ اور ابن عباس اور عائشہ اور انس بن مالک رضی اللہ عنہم سے بھی روایت ہے۔ کہا ابوعیسیٰ نے یہ حدیث ابن سعد کی حسن ہے صحیح ہے اور اسی کو اختیار کیا ہے علمائے صحابہ وغیرہم نے کہ مستحب کہتے ہیں جلد روزہ کھولنے کو اور یہی کہتے ہیں شافعی اور احمد اور اسحاق۔

❀❀❀❀

(۷۰۰) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : ((قَالَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ : أَحَبُّ عِبَادِي إِلَيَّ ، أَعْجَلُهُمْ فِطْرًا)). (ضعيف) (المشكاة : ١٩٨٩، التعليق الرغيب : ٢/٩٥، التعليقات الجياد) ابن خزيمه (٢٠٦٢) موارد الظمآن (٨٨٦)

ترجمہ: روایت ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کہ ارشاد فرمایا اللہ عزوجل نے: میرے سب بندوں میں پیارا میرا وہی بندہ ہے جو بہت جلد روزہ کھولتا ہے۔

فائدہ: روایت کی ہم سے عبداللہ بن عبدالرحمٰن نے ان سے ابوعاصم اور ابوالمغیرہ نے انہوں نے اوزاعی سے مانند حدیث مذکور کے۔ کہا ابوعیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے غریب ہے۔

❀❀❀❀

(۷۰۱) حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ عَبْدِالرَّحْمٰنِ: أَخْبَرَنَا أَبُوْ عَاصِمٍ ، وَأَبُو الْمُغِيْرَةِ ، عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ ، بِهٰذَا الْإِسْنَادِ: نَحْوَهُ.

(ضعیف) [انظر ما قبلہ]

ترجمہ: بیان کیا ہم سے عبداللہ بن عبدالرحمٰن نے کہا خبر دی ہمیں ابوعاصم اور ابوالمغیرہ نے انہوں نے اوزاعی سے مانند حدیث مذکور کے۔

(۷۰۲) عَنْ أَبِيْ عَطِيَّةَ ، قَالَ : دَخَلْتُ أَنَا وَ مَسْرُوْقٌ عَلٰى عَائِشَةَ ، فَقُلْنَا : يَا أُمَّ الْمُؤْمِنِيْنَ ، رَجُلَانِ مِنْ أَصْحَابِ مُحَمَّدٍ ﷺ أَحَدُهُمَا يُعَجِّلُ الْإِفْطَارَ وَ يُعَجِّلُ الصَّلَاةَ ، وَالْآخَرُ يُؤَخِّرُ الْإِفْطَارَ وَيُؤَخِّرُ الصَّلَاةَ. قَالَتْ : أَيُّهُمَا يُعَجِّلُ الْإِفْطَارَ وَ يُعَجِّلُ الصَّلَاةَ ؟ قُلْنَا : عَبْدُاللّٰهِ بْنُ مَسْعُوْدٍ ، قَالَتْ : هٰكَذَا صَنَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ . وَالْآخَرُ : أَبُوْ مُوْسٰى. (صحیح) صحیح ابی داؤد (۲۰۳۹)

ترجمہ: روایت ہے ابوعطیہ سے کہا آیا میں اور مسروق امّ المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس سو کہا ہم نے اے مؤمنوں کی ماں دو مرد ہیں محمد ﷺ کے یاروں سے ایک تو جلدی روزہ کھولتا ہے اور نماز بھی اول وقت پڑھتا ہے اور دوسرا تاخیر کرتا ہے افطار اور نماز میں۔ پوچھا امّ المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا نے کون روزہ جلدی کھولتا ہے اور اول وقت نماز پڑھتا ہے؟ کہا ہم نے عبداللہ بن مسعود فرمایا امّ المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا نے رسول اللہ ﷺ بھی ایسا ہی کرتے تھے۔ اور دوسرا جو تاخیر کرتے ہیں وہ ابوموسیٰ ہیں۔

فائدہ: کہا ابوعیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور ابوعطیہ کا نام مالک بن ابوعامر ہمدانی ہے اور مالک بن عامر ہمدانی بھی کہتے ہیں اور یہی صحیح ہے۔

❀❀❀❀

۱۴۔ بَابُ : مَا جَآءَ فِيْ تَأْخِيرِ السَّحُوْرِ

سحری میں تاخیر کرنے کے بیان میں

(۷۰۳) عَنْ زَيْدِ ابْنِ ثَابِتٍ ، قَالَ : تَسَحَّرْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ ثُمَّ قُمْنَا إِلَى الصَّلَاةِ ، قَالَ : قُلْتُ : كَمْ كَانَ قَدْرُ ذَاكَ؟ قَالَ : قَدْرَ خَمْسِيْنَ آيَةً. (صحیح)

ترجمہ: روایت ہے زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے کہا سحری کھائی ہم نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ پھر کھڑے ہو گئے صبح کی نماز پر پوچھا راوی نے کتنی دیر گزری کھانے اور نماز کے بیچ میں کہا پچاس آیتوں کے برابر۔

فائدہ: روایت کی ہم سے ہناد نے ان سے وکیع نے انہوں نے ہشام سے مانند حدیث مذکور کے مگر اس میں کہا راوی نے قدر قرءاة خمسین آیة یعنی قراءت کا لفظ زیادہ ہے اور مطلب وہی ہے اس باب میں حذیفہ سے بھی روایت ہے کہا ابوعیسیٰ نے یہ حدیث ابن ثابت کی حسن ہے صحیح ہے اور شافعی اور احمد اور اسحاق بھی یہی کہتے ہیں کہ تاخیر کرنا سحری میں مستحب ہے۔

❀❀❀❀

(٧٠٤) عَنْ هِشَامٍ بِنَحْوِهِ، إِلَّا أَنَّهُ قَالَ: قَدْرُ قِرَاءَةِ خَمْسِينَ آيَةً. قَالَ: وَفِي الْبَابِ: عَنْ حُذَيْفَةَ.

ترجمہ: روایت ہے ہشام سے مانند حدیث مذکور کے مگر اس میں کہا راوی نے قد قراءة خمسین آیة (یعنی قراءة کا لفظ زیادہ ہے)۔ اس باب میں حذیفہ سے بھی روایت ہے۔

❀❀❀❀

١٥۔ بَابُ: مَا جَاءَ فِي بَيَانِ الْفَجْرِ

صبح صادق کی تحقیق کے بیان میں

(٧٠٥) عَنْ قَيْسِ بْنِ طَلْقِ بْنِ عَلِيٍّ حَدَّثَنِي أَبِي طَلْقُ بْنُ عَلِيٍّ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((كُلُوا وَ اشْرَبُوا، وَلَا يَهِيدَنَّكُمُ السَّاطِعُ الْمُصْعِدُ، وَ كُلُوا وَ اشْرَبُوا، حَتّٰى يَعْتَرِضَ لَكُمُ الْأَحْمَرُ)).
(صحيح) صحيح ابى داؤد (٢٠٣٣)

ترجمہ: روایت ہے قیس بن طلق بن علی سے کہا انہوں نے روایت کی مجھ سے میرے باپ نے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کھاتے پیتے رہو شب رمضان میں اور نہ اٹھائے تم کو کھانے پر سے چمکتی اور چڑھتی ہوئی صبح یعنی جو مثل نیزے کے سیدھی سفیدی زمین مشرق سے اوپر چڑھتی ہے وہ صبح کاذب ہے اس کو دیکھ کر کھانا نہ چھوڑو اور کھاتے پیتے رہو یہاں تک کہ سامنے آئے تمہارے چوڑی روشنی صبح کی جس میں سرخی ہوتی ہے۔

فائدہ: اس باب میں عدی بن حاتم اور ابوذر اور سمرہ سے بھی روایت ہے کہا ابوعیسیٰ نے طلق بن علی کی حدیث اس سند سے غریب ہے اور حسن ہے اور اسی پر عمل ہے علماء کا کہ حرام نہیں روزہ دار پر کھانا پینا جب تک ظاہر نہ ہو چوڑی روشنی صبح کی یعنی جو کناروں میں مشرق کے پھیلتی ہوئی ہے اور سرخی مائل اور یہی کہتے ہیں تمام علماء (اکثر)

(٧٠٦) عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((لَا يَمْنَعَنَّكُمْ مِنْ سُحُورِكُمْ أَذَانُ بِلَالٍ، وَلَا الْفَجْرُ الْمُسْتَطِيلُ؛ وَلٰكِنِ الْفَجْرُ الْمُسْتَطِيرُ فِي الْأُفُقِ)). (صحيح) صحيح ابى داؤد (٢٠٣١)

ترجمہ: روایت ہے سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ سے کہا فرمایا رسول اللہ ﷺ نے سحری کھانے سے نہ روکے تم کو بلال رضی اللہ عنہ کی اذان اور نہ لمبی فجر یعنی صبح کاذب ولیکن باز رکھے تم کو کھانے سے کناروں میں پھیلتی ہوئی فجر۔

فائدہ: کہا ابوعیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے۔

❀❀❀❀

۱۶۔ بَابُ : مَا جَآءَ فِي التَّشْدِيدِ فِي الْغِيبَةِ لِلصَّائِمِ

جو روزہ دار غیبت کرے اس کی برائی کے بیان میں

(۷۰۷) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ : أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ : ((مَنْ لَمْ يَدَعْ قَوْلَ الزُّورِ وَالْعَمَلَ بِهِ ، فَلَيْسَ لِلّٰهِ حَاجَةٌ بِأَنْ يَدَعَ طَعَامَهُ وَشَرَابَهُ)). (صحيح) التعليق الرغيب (۲/۹۷) صحيح ابي داؤد (۲۰۴۵)

ترجمہ: روایت ہے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: جو روزے میں ہو اور جھوٹی واہی تباہی باتیں اور اس پر عمل نہ چھوڑے تو اللہ تعالیٰ کو کچھ پرواہ نہیں اس کے کھانا پینا چھوڑنے کی۔

فائدہ: اس باب میں انس رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے کہا ابوعیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

❀❀❀❀

۱۷۔ بَابُ : مَا جَاءَ فِي فَضْلِ السُّحُورِ

سحری کھانے کی فضیلت کے بیان میں

(۷۰۸) عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ : ((تَسَحَّرُوا ؛ فَإِنَّ فِي السَّحُورِ بَرَكَةً)).
(صحيح) التعليق الرغيب (۲/۹۳) الروض (۴۹ و ۱۰۸۹)

ترجمہ: روایت ہے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے کہ نبی ﷺ نے فرمایا سحری کھاؤ اس لیے کہ سحری کھانے میں برکت ہے۔

فائدہ: اس باب میں حضرت ابوہریرہ اور عبداللہ بن مسعود اور جابر بن عبداللہ اور ابن عباس اور عمرو بن عاص اور عرباض بن ساریہ اور عتبہ بن عبداللہ اور ابوالدرداء رضی اللہ عنہم سے روایت ہے۔ کہا ابوعیسیٰ نے انس رضی اللہ عنہ کی حدیث حسن ہے صحیح ہے اور مروی ہے نبی ﷺ سے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: ہمارے اور اہل کتاب کے روزوں میں فقط سحر کھانے کا فرق ہے روایت کی ہم سے یہ حدیث قتیبہ نے ان سے لیث نے ان سے موسیٰ بن علی نے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے ابوقیس سے جو عمرو بن عاص کے مولیٰ ہیں انہوں عمرو بن عاص سے انہوں نے نبی ﷺ سے اور یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور مصر کے لوگ کہتے ہیں کہ موسیٰ بن علی راوی کا نام ہے اور عراق والے کہتے ہیں موسیٰ بن علی اور موسیٰ بیٹے ہیں علی بن رباح لخمی کے۔

(۷۰۹) عَنْ أَبِي قَيْسٍ ، مَوْلَى عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِذٰلِكَ. قَالَ: وَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ . (صحيح) (حجاب المرأة المسلمة ص ۸۸) صحيح ابى داؤد (۲۰۲۹)

ترجمہ: روایت ہے ابوقیس سے جو عمرو بن عاص کے مولیٰ ہیں انہوں نے عمرو بن عاص سے انہوں نے نبی ﷺ سے اس طرح اور یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۸۔ بَابُ : مَا جَآءَ فِيْ كَرَاهِيَةِ الصَّوْمِ فِي السَّفَرِ

اس بیان میں کہ سفر میں روزہ رکھنا ناپسندیدہ ہے

(۷۱۰) عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ: أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ خَرَجَ إِلٰى مَكَّةَ عَامَ الْفَتْحِ، فَصَامَ حَتّٰى بَلَغَ كُرَاعَ الْغَمِيْمِ ، وَصَامَ النَّاسُ مَعَهُ ، فَقِيْلَ لَهُ : إِنَّ النَّاسَ قَدْ شَقَّ عَلَيْهِمُ الصِّيَامُ ، وَ إِنَّ النَّاسَ يَنْظُرُوْنَ فِيْمَا فَعَلْتَ ، فَدَعَا بِقَدَحٍ مِّنْ مَّآءٍ بَعْدَ الْعَصْرِ فَشَرِبَ ، وَالنَّاسُ يَنْظُرُوْنَ إِلَيْهِ ، فَأَفْطَرَ بَعْضُهُمْ وَصَامَ بَعْضُهُمْ ، فَبَلَغَهُ أَنَّ نَاسًا صَامُوْا ، فَقَالَ : ((أُوْلٰئِكَ الْعُصَاةُ)). (صحيح) (الارواء : ۴/۵۷)

ترجمہ: روایت ہے جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے کہ رسول اللہ ﷺ چلے مکہ کو جس سال مکہ فتح ہوا پھر آپ ﷺ نے روزہ رکھا یہاں تک کہ پہنچے کراع غمیم میں کہ ایک مقام ہے مکے اور مدینے کے بیچ میں اور روزے رکھے لوگوں نے بھی آپ ﷺ کے ساتھ سو عرض کیا گیا آپ ﷺ سے روزہ گراں ہے لوگوں پر اور سب دیکھتے ہیں آپ ﷺ کے کام کو یعنی آپ ﷺ اگر افطار کریں تو اور لوگ افطار کریں سو آپ ﷺ نے منگایا ایک پیالہ پانی کا عصر کے بعد اور پی لیا اور لوگ دیکھتے تھے آپ ﷺ کی طرف سو بعض نے روزہ کھول ڈالا اور بعض نے رکھا اور خبر پہنچی آنحضرت ﷺ کو کہ بعض لوگ روزے سے ہیں تو فرمایا آپ ﷺ نے وہ نافرمان ہیں۔

فائدہ: اس باب میں کعب بن عاصم اور ابن عباس اور ابوہریرہ رضی اللہ عنہم سے بھی روایت ہے کہا ابوعیسیٰ نے حدیث جابر رضی اللہ عنہ کی حسن ہے اور مروی ہے نبی ﷺ سے کہ فرمایا آپ ﷺ نے لَيْسَ مِنَ الْبِرِّ الصِّيامُ فِي السَّفر یعنی روزہ رکھنا سفر میں کچھ خوب نہیں اور اختلاف ہے علماء کا سفر میں روزہ رکھنے میں سو بعض صحابہ وغیرہم نے کہا سفر میں روزہ نہ رکھنا افضل ہے یہاں تک کہ بعض نے کہا کہ اگر رکھے تو پھر دوبارہ رکھنا چاہیے اور احمد اور اسحاق نے اختیار کیا روزہ نہ رکھنا سفر میں اور بعض علمائے صحابہ وغیرہم نے کہا اگر قوت ہو تو روزہ رکھے اور یہ بہت خوب اور افضل ہے اور اگر افطار کرے تو بھی خوب ہے اور سفیان ثوری اور مالک بن انس اور عبداللہ بن مبارک کا بھی یہی قول ہے اور شافعی نے کہا یہ جو فرمایا آپ نے کہ روزہ رکھنا سفر میں خوب نہیں یا جب خبر پہنچی آپ ﷺ کو سفر میں لوگوں کے روزہ رکھنے کی تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ وہ لوگ نافرمان ہیں جیسا اوپر مذکور ہوا تو یہ برائی اس کے حق میں ہے جس کا دل

اللہ کی رخصت اور اجازت کو قبول نہ کرے اور وہ شخص جو روزہ رکھنے کو بھی مباح سمجھے اور قوت رکھتا ہو روزے کی تو روزہ رکھنا اس کا مجھے بہت پسند ہے۔

۱۹۔ بَابُ : مَا جَآءَ فِي الرُّخْصَةِ فِي الصَّوْمِ فِي السَّفَرِ

اس بیان میں کہ سفر میں روزہ رکھنا بھی جائز ہے

(۷۱۱) عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ حَمْزَةَ بْنِ عَمْرٍو الْأَسْلَمِيَّ سَأَلَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ عَنِ الصَّوْمِ فِي السَّفَرِ وَكَانَ يَسْرُدُ الصَّوْمَ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : ((إِنْ شِئْتَ فَصُمْ وَإِنْ شِئْتَ فَأَفْطِرْ)). (صحيح) الارواء (۹۲۷) الروض النفير (۷٦۲) الصحيحة (۱۹٤) صحيح ابی داؤد (۲۰۷۹)

ترجمہ: روایت ہے امّ المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ حمزہ بن عمرو اسلمی نے پوچھا رسول اللہ ﷺ سے روزہ رکھنے کو سفر میں اور حمزہ پے در پے روزے رکھا کرتے تھے سو فرمایا رسول اللہ ﷺ نے چاہو تم روزے رکھو اور چاہو افطار کرو۔

فائدہ : اس باب میں انس بن مالک اور ابوسعید اور عبداللہ بن مسعود اور عبداللہ بن عمر اور ابوالدرداء اور حمزہ بن عمرو اسلمی سے بھی روایت ہے کہا ابوعیسیٰ نے امّ المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا کی حدیث کہ حمزہ بن عمرو اسلمی نے پوچھا رسول اللہ ﷺ سے حسن ہے صحیح ہے۔

(۷۱۲) عَنْ أَبِي سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ ، قَالَ : كُنَّا نُسَافِرُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فِي شَهْرِ رَمَضَانَ، فَمَا يَعِيبُ عَلَى الصَّائِمِ صَوْمَهُ ، وَلَا عَلَى الْمُفْطِرِ فِطْرَهُ. (صحيح)

ترجمہ: روایت ہے ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے کہ سفر کرتے ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ رمضان کے مہینے میں سو برا نہ کہتا تھا کوئی روزہ رکھنے والے کے روزے کو اور افطار کرنے والے کے افطار کو۔

❀❀❀❀

(۷۱۳) عَنْ أَبِي سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ قَالَ : كُنَّا نُسَافِرُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَمِنَّا الصَّائِمُ ، وَ مِنَّا الْمُفْطِرُ ، فَلَا يَجِدُ الْمُفْطِرُ عَلَى الصَّائِمِ ، وَلَا الصَّائِمُ عَلَى الْمُفْطِرِ، وَكَانُوا يَرَوْنَ أَنَّهُ مَنْ وَّجَدَ قُوَّةً فَصَامَ فَحَسَنٌ ، وَ مَنْ وَجَدَ ضُعْفًا فَأَفْطَرَ فَحَسَنٌ. (صحيح ايضًا)

ترجمہ: روایت ہے ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے کہا کہ ہم سفر کرتے تھے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ سو ہم میں روزہ دار بھی تھے اور بے روزہ بھی سو غصہ نہ ہوتا بے روزہ روزہ دار پر اور نہ روزہ دار بے روزہ پر اور سب جانتے تھے کہ جس کو طاقت ہو وہ رکھے تو خوب ہے اور جس کو ضعف ہو اور روزہ نہ رکھے وہ بھی خوب ہے۔

فائدہ : کہا ابوعیسیٰ نے یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۲۰۔ بَابُ : مَا جَآءَ فِي الرُّخْصَةِ لِلْمُحَارِبِ فِي الْإِفْطَارِ

لڑنے والے کے لیے روزہ نہ رکھنے کی اجازت

(۷۱٤) عَنْ مَعْمَرِ بْنِ أَبِي حُيَيَّةَ ، عَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ اَنَّهُ سَأَلَهُ عَنِ الصَّوْمِ فِي السَّفَرِ ؟ فَحَدَّثَ ؛ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ قَالَ : غَزَوْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فِي رَمَضَانَ غَزْوَتَيْنِ : يَوْمَ بَدْرٍ وَالْفَتْحِ ، فَأَفْطَرْنَا فِيهِمَا.

(ضعیف الاسناد) اس میں ابن لھیعہ راوی ضعیف ہے۔

ترجمہ: روایت ہے معمر بن ابی حیبہ سے کہ انہوں نے پوچھا ابن مسیّب سے روزہ رکھنے کو سفر میں سو بیان کیا کہ فرمایا عمر رضی اللہ عنہ بن خطاب رضی اللہ عنہ نے کہ جہاد کیا ہم نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ رمضان میں دوبارا ایک جنگ بدر میں دوسرے فتح مکہ میں پھر روزہ نہیں رکھا ہم نے ان دونوں لڑائیوں میں۔

فائدہ : اس باب میں ابوسعید سے بھی روایت ہے کہا ابوعیسیٰ رحمہ اللہ نے عمر رضی اللہ عنہ کی حدیث کو ہم نہیں پہچانتے مگر اسی سند سے اور مروی ہے ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے کہ حکم دیا رسول اللہ ﷺ نے افطار کا ایک لڑائی میں کہ لڑ رہے تھے اور مروی ہے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے بھی کہ انہوں نے بھی رخصت دی افطار کی دشمن کے مقابلے کے وقت اور بعض علماء بھی یہی کہتے ہیں۔

❀❀❀❀

۲۱۔ بَابُ : مَا جَآءَ فِي الرُّخْصَةِ فِي الْإِفْطَارِ لِلْحُبْلٰى وَالْمُرْضِعِ

حاملہ اور دودھ پلانے والی کے لیے روزہ نہ رکھنے کی اجازت

(۷۱۵) عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَجُلٍ مِنْ بَنِي عَبْدِاللّٰهِ بْنِ كَعْبٍ قَالَ: أَغَارَتْ عَلَيْنَا خَيْلُ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَأَتَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فَوَجَدْتُهُ يَتَغَدّٰى ، فَقَالَ: ((اُدْنُ فَكُلْ)) ، فَقُلْتُ : إِنِّي صَائِمٌ ، فَقَالَ: ((اُدْنُ أُحَدِّثْكَ عَنِ الصَّوْمِ أَوِ الصِّيَامِ: إِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى وَضَعَ عَنِ الْمُسَافِرِ شَطْرَ الصَّلَاةِ ، وَ عَنِ الْحَامِلِ أَوِ الْمُرْضِعِ الصَّوْمَ أَوِ الصِّيَامَ)) وَاللّٰهِ ! لَقَدْ قَالَهُمَا النَّبِيُّ ﷺ كِلَيْهِمَا أَوْ إِحْدَاهُمَا فَيَالَهْفَ نَفْسِي ! اَنْ لَّا أَكُوْنَ طَعِمْتُ مِنْ طَعَامِ النَّبِيِّ ﷺ. (حسن صحيح) المشكاة (۲۰۲۵) صحیح ابی داؤد (۲۰۸۳)

ترجمہ: روایت ہے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے جو ایک صحابی ہیں بنی عبداللہ بن کعب کے قبیلہ سے اور یہ وہ انس رضی اللہ عنہ نہیں ہے جو خادم ہیں رسول اللہ ﷺ کے اور معروف و مشہور ہیں کہا انہوں نے ہماری قوم کو لوٹا رسول اللہ ﷺ کے سواروں نے پھر حاضر ہوا میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں سو پایا میں نے ان کو صبح کھانا کھاتے ہوئے سو فرمایا آپ ﷺ نے نزدیک آ ؤ اور کھاؤ۔ سو عرض کیا میں نے میں روزے سے ہوں فرمایا آپ ﷺ نے قریب آ ؤ میں روزے کا حال بیان کروں۔ راوی

کو شبہ ہے کہ آپ ﷺ نے صوم فرمایا یا صیام معنی دونوں کے ایک ہیں فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے معاف کر دیا آدھی نماز کو مسافر سے اور حاملہ اور دودھ پلانے والی عورت سے روزے کو یہاں بھی راوی کو شک ہے کہ صوم فرمایا یا صیام فرمایا اور قسم ہے اللہ تعالیٰ کی کہ رسول اللہ ﷺ نے دونوں کا ذکر کیا یعنی حاملہ اور مرضعہ کا یا ایک کا افسوس ہے میری جان پر میں نے کیوں نہ کھایا کھانا رسول اللہ ﷺ کا۔

فائدہ : اس باب میں ابوامیہ سے بھی روایت ہے کہا ابوعیسیٰ نے حدیث انس بن مالک کعبی کی حسن ہے اور نہیں جانتے ہم کوئی روایت ان انس کعبی کے سوا اس ایک حدیث کے اور اس پر عمل ہے بعض علماء کا اور بعض نے کہا حاملہ اور دودھ پلانے والی افطار کریں اور پھر قضا کریں اور ہر ہر روزے کے بدلے صدقہ فطر کے برابر کھانا بھی کسی فقیر کو کھلائیں اور سفیان ثوری اور مالک اور شافعی اور احمد بھی کہتے ہیں اور بعض کہتے ہیں کہ افطار کریں اور کھانا کھلاویں پھر قضا ان پر واجب نہیں اور اگر چاہیں تو قضا رکھ لیں پھر کھانا کھلانا ضروری نہیں اور اسحاق بھی یہی کہتے ہیں۔

❀ ❀ ❀ ❀

۲۲۔ بَابُ : مَا جَآءَ فِي الصَّوْمِ عَنِ الْمَيِّتِ

فوت شدہ کی طرف سے روزہ رکھنے کے بیان میں

(٧١٦) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ : جَآءَتِ امْرَاَةٌ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَتْ : إِنَّ أُخْتِي مَاتَتْ ، وَ عَلَيْهَا صَوْمُ شَهْرَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ ، قَالَ : ((أَرَأَيْتِ لَوْ كَانَ عَلٰى أُخْتِكَ دَيْنٌ أَكُنْتِ تَقْضِيْنَهُ ؟)) قَالَتْ : نَعَمْ ، قَالَ : ((فَحَقُّ اللّٰهِ أَحَقُّ)). (صحيح) الاحكام (٢٦٩۔١٧٠) ((تمام المنة))

ترجمہ: روایت ہے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہا انہوں نے ایک عورت حاضر ہوئی رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں اور عرض کیا کہ میری بہن مر گئی ہے اور اس پر دو مہینے کے پے در پے روزے ہیں یعنی کفارہ کے فرمایا آپ ﷺ نے بھلا دیکھ تو اگر تیری بہن پر قرض ہوتا تو تو ادا کرتی؟ عرض کیا اس نے ہاں فرمایا آپ ﷺ نے: اللہ تعالیٰ کا حق پہلے ادا کرنا چاہیے۔

فائدہ : اس باب میں بریدہ اور ابن عمر اور عائشہ رضی اللہ عنھم سے روایت ہے کہا ابوعیسیٰ نے ابن عباس رضی اللہ عنہما کی حدیث حسن ہے صحیح ہے روایت کی ہم سے ابوکریب نے ان سے ابوخالد احمر نے انہوں نے روایت کی اعمش سے اسی اسناد سے حدیث مذکور کی مانند اور کہا محمد نے اور لوگوں نے بھی ابواعمش سے مثل روایت ابوخالد کی روایت کے کہا ابوعیسیٰ نے اور روایت کی ابومعاویہ اور کئی لوگوں نے یہ حدیث اعمش سے انہوں نے مسلم بطین سے انہوں نے سعید بن جبیر سے انہوں نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے انہوں نے نبی ﷺ سے اور نہیں ذکر کیا اس میں سلمہ بن کہیل اور نہ عطاء اور نہ مجاہد سے روایت ہونے کا۔

❀ ❀ ❀ ❀

(٧١٧) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ وَلَمْ يَذْكُرُوا فِيهِ : سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ ، وَلَا عَنْ عَطَاءٍ ، وَلَا عَنْ مُجَاهِدٍ.

ترجمہ: روایت ہے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے وہ روایت کرتے ہیں نبی ﷺ سے اور نہیں ذکر کیا اس میں سلمہ بن کہیل اور نہ عطاء اور نہ مجاہد سے روایت ہونے کا۔

❀❀❀❀

٢٣۔ بَابُ : مَا جَاءَ فِي الْكَفَّارَةِ

روزوں کے کفارہ کے بیان میں

(٧١٨) عَنِ ابْنِ عُمَرَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ : ((مَنْ مَاتَ وَعَلَيْهِ صِيَامُ شَهْرٍ ، فَلْيُطْعِمْ عَنْهُ مَكَانَ كُلِّ يَوْمٍ مِسْكِينًا)). (ضعيف) تخريج مشكاة المصابيح (٢٠٣٤) (التحقيق الثانى) ضعيف الجامع الصغير (٥٨٥٣)

اس میں اشعث بن سوار راوی ضعیف ہے۔

ترجمہ: روایت ہے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے: کہ فرمایا آپ ﷺ نے جو مر جائے اور اس پر روزے ہوں رمضان کے مہینے کے تو کھلائے ہر روزے کے عوض میں ایک مسکین کو یعنی اس کا وارث کھلائے۔

فائدہ: کہا ابوعیسیٰ نے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کی حدیث کو ہم مرفوع نہیں جانتے مگر اسی سند سے اور صحیح ابن عمر رضی اللہ عنہما سے اس کا موقوف ہونا یعنی انہی کا قول ہے نہ آنحضرت ﷺ کا اور اختلاف ہے علماء کا اس میں تو بعض نے کہا میت کی طرف سے روزے رکھے اور احمد اور اسحاق بھی یہی کہتے ہیں اگر اس میت پر نذر کے روزے ہیں تو اس کی طرف سے روزہ رکھیں اور اگر رمضان کے ہیں تو کھانا کھلائیں اور مالک اور شافعی اور سفیان نے کہا کوئی کسی کی طرف سے روزہ نہ رکھے اور اشعث سوار کے بیٹے ہیں اور محمد بیٹے ہیں عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ کے۔

٢٤۔ بَابُ : مَا جَاءَ فِي الصَّائِمِ يَذْرَعُهُ الْقَيْءُ

اس روزہ دار کے بیان میں جسے قے آ جائے

(٧١٩) عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ : ((ثَلَاثٌ لَا يُفْطِرْنَ الصَّائِمَ: الْحِجَامَةُ وَالْقَيْءُ وَالْاِحْتِلَامُ)). (ضعيف) (تخريج حقيقة الصيام : ٢١، ٢٢) ضعيف ابى داؤد (٤٠٩) اس میں عبدالرحمٰن بن زید بن اسلم راوی ضعیف ہے۔ ضعيف الجامع الصغير (٢٥٦٧)

ترجمہ: روایت ہے ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے کہا فرمایا رسول اللہ ﷺ نے تین چیزوں سے روزہ نہیں جاتا روزہ دار کا ایک حجامت دوسرے قے تیسرے احتلام۔

فائدہ : کہا ابوعیسیٰ نے ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کی حدیث غیر محفوظ ہے اور روایت کی ہے عبداللہ بن زید بن اسلم اور عبدالعزیز بن محمد اور کئی لوگوں نے یہ حدیث زید بن اسلم سے مرسلاً اور ذکر نہ کیا اس میں ابوسعید کا اور عبدالرحمٰن بن زید بن اسلم ضعیف ہیں حدیث میں سنا میں نے ابوداؤد سجزی سے کہتے تھے پوچھا میں نے احمد بن حنبل سے عبدالرحمٰن بن اسلم کو تو کہا انہوں نے ان کے بھائی عبداللہ بن زید میں کچھ مضائقہ نہیں یعنی وہ ان سے غنیمت ہیں اور سنا میں نے محمد بخاری رحمہ اللہ سے ذکر کرتے تھے علی بن عبداللہ سے کہ کہا علی نے عبداللہ بن زید بن اسلم ثقہ ہیں اور عبدالرحمٰن بن زید بن اسلم ضعیف ہیں کہا محمد نے میں عبدالرحمٰن سے کچھ روایت نہیں کرتا۔

۲۵۔ بَابُ : مَا جَآءَ فِي مَنْ اِسْتَقَاءَ عَمَدًا

اس کے بیان میں جو روزہ میں جان بوجھ کر قے کرے

(۷۲۰) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ؛ أَنَّ النبي صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : ((مَنْ ذَرَعَهُ الْقَيْءُ ، فَلَيْسَ عَلَيْهِ قَضَآءٌ ، وَ مَنِ اسْتَقَآءَ عَمَدًا ، فَلْيَقْضِ)). (صحيح) تخريج حقيقه الصيام (١٤) الارواء (٩٢٣) التعليق على ابن خزيمة (١٩٦٠، ١٩٦١) صحيح ابى داؤد (٢٠٥٩) بعض محققین نے اس کو ہشام بن حسان مولس کے عنعنہ کی وجہ سے ضعیف کہا ہے۔

ترجمہ: روایت ہے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جس کو خود بخود قے آ جائے روزے میں تو اس کے اوپر قضا واجب نہیں اور جس نے قصداً قے کی تو وہ روزے کی قضا کرے۔

فائدہ : اس باب میں ابوالدرداء اور ثوبان اور فضالہ بن عبید سے روایت ہے کہا ابوعیسیٰ نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی حدیث حسن ہے غریب ہے نہیں جانتے ہم اسے کہ مروی ہو ہشام سے انہوں نے روایت کی ہو ابن سیرین سے انہوں نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مگر عیسیٰ بن یونس کی روایت کرنے سے اور محمد نے کہا میں اس روایت کو محفوظ نہیں جانتا کہا ابوعیسیٰ نے اور مروی ہے یہ حدیث کئی سندوں سے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے وہ روایت کرتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اور اسناد اس کی صحیح نہیں اور مروی ہے ابوالدرداء اور ثوبان اور فضالہ بن عبید سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے قے کی اور روزہ کھول ڈالا اور معنی اس کے یہ ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا روزہ نفل تھا سو قے کے سبب سے ضعف لاحق ہوا اور افطار کیا نہ یہ کہ قے آنے سے ٹوٹ گیا ایسا ہی ہے بعض روایتوں میں اسی تفسیر سے اور علماء کے نزدیک سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی حدیث پر عمل ہے کہ روزہ دار کو جب خود بخود قے آ جائے تو اس پر قضا نہیں اور جو قصداً کرے تو قضا ہے یہی کہتے ہیں شافعی اور سفیان ثوری اور احمد اور اسحاق۔

❀❀❀❀

۲۶۔ بَابُ : مَا جَآءَ فِي الصَّائِمِ يَأْكُلُ أَوْ يَشْرَبُ نَاسِيًا

اس روزہ دار کے بیان میں جو بھولے سے کچھ کھا پی لے

(۷۲۱) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : ((مَنْ أَكَلَ أَوْ شَرِبَ نَاسِيًا ، فَلَا يُفْطِرُ ؛ فَإِنَّمَا هُوَ رِزْقٌ رَزَقَهُ اللّٰهُ)). (صحيح) الارواء (۹۳۸)

ترجمہ: روایت ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہا فرمایا رسول اللہ ﷺ نے جو کھا لے یا پی لے بھولے سے روزے میں تو نہ توڑے اس لیے کہ جو کھایا پیا وہ رزق تھا اللہ کا دیا۔

فائدہ : روایت کی ہم سے ابوسعید نے ان سے ابواسامہ نے انہوں نے عوف سے انہوں نے سیرین اور خلاص سے ان دونوں نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے انہوں نے نبی ﷺ سے مثل اس حدیث کی یا مانند اس کے اس باب میں ابوسعید اور ام اسحاق غنویہ سے بھی روایت ہے کہا ابوعیسیٰ نے سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی حدیث حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے اکثر اہل علم کا اور یہی کہتے ہیں سفیان ثوری اور شافعی اور احمد اور اسحاق' اور مالک بن انس نے کہا جب رمضان کے روزے میں کچھ بھولے سے کھا لے تو قضا کرے اور صحیح وہی ہے جو پہلے مذکور ہوا۔

❀❀❀❀

(۷۲۲) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ : مِثْلَهُ أَوْ نَحْوَهُ. (صحيح)

ترجمہ: روایت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے وہ روایت کرتے ہیں نبی ﷺ سے مثل اس حدیث کی یا مانند اس کے۔

❀❀❀❀

۲۷۔ بَابُ : مَا جَآءَ فِي الْإِفْطَارِ مُتَعَمِّدًا

اس کے بیان میں جو جان بوجھ کر رمضان کا روزہ توڑ ڈالے

(۷۲۳) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : ((مَنْ أَفْطَرَ يَوْمًا مِنْ رَمَضَانَ ، مِنْ غَيْرِ رُخْصَةٍ وَلَا مَرَضٍ ، لَمْ يَقْضِ عَنْهُ صَوْمُ الدَّهْرِ كُلِّهِ ، وَ إِنْ صَامَهُ)). (ضعيف) التعليق الرغيب (۲/۷٤) التعليق على صحيح ابن خزيمة (۱۹۸۷' ۱۹۸۸) ضعيف ابى داؤد (٤۱۳) ((تمام المنة)) الرد على بليق (۳٦) المشكاة (۲۰۱۳) نقد الكتانى (۳/۳٥) اس میں ابوالمطوس راوی مجہول اور غیر معروف ہے۔

ترجمہ: روایت ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہا فرمایا رسول اللہ ﷺ نے جو روزہ توڑ ڈالے یا نہ رکھے ایک دن بھی رمضان سے بغیر عذر

اور سوا بیماری کے تو اس کے برابر کبھی ثواب نہ ہوگا اگرچہ ساری عمر روزہ رکھے۔

فائدہ: کہا ابوعیسیٰ نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی حدیث کو ہم نہیں جانتے مگر اسی سند سے اور سنا میں نے محمد بخاری رحمہ اللہ سے کہتے تھے ابوالمطوس کا نام یزید بن المطوس ہے اور ان کی کوئی روایت ہم نہیں جانتے سوا اس حدیث کے۔

٢٨۔ بَابُ: مَا جَآءَ فِيْ كَفَّارَةِ الْفِطْرِ فِيْ رَمَضَانَ

رمضان کا روزہ توڑنے کے کفارے کے بیان میں

(٧٢٤) **عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ**، قَالَ: أَتَاهُ رَجُلٌ، فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، هَلَكْتُ! قَالَ: ((**وَمَا أَهْلَكَكَ ؟**)) قَالَ: وَقَعْتُ عَلٰى اِمْرَأَتِي فِي رَمَضَانَ، قَالَ: ((**هَلْ تَسْتَطِيْعُ أَنْ تُعْتِقَ رَقَبَةً ؟**)) قَالَ: لَا، قَالَ: ((**فَهَلْ تَسْتَطِيْعُ أَنْ تَصُوْمَ شَهْرَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ ؟**)) قَالَ: لَا، قَالَ: ((**فَهَلْ تَسْتَطِيْعُ أَنْ تُطْعِمَ سِتِّيْنَ مِسْكِيْنًا ؟**)) قَالَ: لَا، قَالَ: ((**اِجْلِسْ**))، فَجَلَسَ بِعَرَقٍ فِيْهِ تَمْرٌ، وَالْعَرَقُ الْمِكْتَلُ الضَّخْمُ، قَالَ: ((**فَتَصَدَّقْ بِهٖ**))' فَقَالَ: مَا بَيْنَ لَابَتَيْهَا أَحَدٌ أَفْقَرَ مِنَّا، قَالَ: فَضَحِكَ النَّبِيُّ ﷺ حَتّٰى بَدَتْ أَنْيَابُهٗ، قَالَ: ((**فَخُذْهُ فَأَطْعِمْهُ أَهْلَكَ**)). (صحيح) الارواء (٩٣٩) صحيح ابی داؤد (٢٠٦٨۔ ٢٠٧٣)

ترجمہ: روایت ہے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہا آیا ایک مرد اور عرض کیا اس نے یارسول اللہ ﷺ میں ہلاک ہوگیا آپ ﷺ نے فرمایا کس نے ہلاک کیا تجھ کو عرض کیا اس نے صحبت کر بیٹھا میں اپنی عورت سے رمضان میں آپ ﷺ نے فرمایا کیا تو ایک غلام آزاد کر سکتا ہے؟ اس نے کہا نہیں' فرمایا کیا دو مہینے کے روزے پے در پے رکھ سکتا ہے؟ کہا نہیں فرمایا ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلا سکتا ہے؟ کہا نہیں آپ ﷺ نے فرمایا بیٹھ پھر بیٹھا وہ اور آیا نبی ﷺ کے پاس ایک بڑا ٹوکرہ کھجوروں کا کہ اس کو عربی میں عرق کہتے ہیں سو فرمایا آپ ﷺ نے صدقہ دے اس کو تو اس نے عرض کیا کہ مدینے کے دونوں کالے پہاڑوں کے درمیان مجھ سے زیادہ کوئی فقیر نہیں کہا راوی نے پھر ہنس پڑے رسول اللہ ﷺ ایسا کہ کھل گئی کچلیاں مبارک آپ ﷺ کی اور فرمایا آپ ﷺ نے لے جا ان کھجوروں کو اور کھلا اپنے گھر والوں کو۔

فائدہ: اس باب میں ابن عمر اور عائشہ اور عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہم سے بھی روایت ہے کہا ابوعیسیٰ نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی حدیث حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے علماء کا اس شخص کے حق میں جو روزہ توڑ ڈالے جماع سے اور جو روزہ توڑے کھانے اور پینے سے تو اس میں علماء کا اختلاف ہے، بعض نے کہا اس پر قضا بھی ہے اور کفارہ بھی اور ان کے نزدیک کھانا پینا اور جماع کا ایک ہی حکم ہے اور یہی قول ہے اسحاق اور سفیان ثوری اور ابن مبارک کا اور بعض نے کہا اس پر قضا ہے، کفارہ نہیں اس واسطے کہ کفارہ رسول اللہ ﷺ سے فقط جماع میں مروی ہے اور کھانے پینے میں کفارہ آنحضرت ﷺ سے مروی نہیں ہے اور کہتے ہیں کہ

کھانا پینا اور جماع میں کچھ مشابہت نہیں اور ان دونوں کا ایک حکم نہیں ہوسکتا اور یہی قول ہے شافعی اور احمد کا اور کہا شافعی نے یہ جو فرمایا رسول اللہ ﷺ نے اس مرد سے جس نے روزہ توڑ ڈالا تھا ان کھجوروں کو لے جا اور کھلا اپنے گھر والوں کو اس میں کئی احتمال ہیں ایک یہ کہ کفارہ اسی پر واجب ہوتا ہے جو مقدرت رکھتا ہو اور وہ آدمی ایسا تھا کہ قدرت کفارہ کی نہ رکھتا تھا پھر جب وہ ٹوکرا آپ ﷺ نے اس کو دیا اور اس نے عرض کیا کہ کوئی مجھ سے زیادہ محتاج نہیں تو حضرت ﷺ نے یہی فرمایا کہ لے جا اور اپنے گھر والوں کو کھلا اس لیے کہ کفارہ جب ہی واجب ہوتا ہے کہ حاجت ضروری سے زیادہ مقدرت رکھتا ہو اور یہی مختار ہے شافعی کا کہ جو مفلس ہو کفارہ اس پر بمنزلہ دین کے واجب ہے جب قدرت ہو ادا کرے۔

❀❀❀❀

۲۹۔ بَابُ : مَا جَآءَ فِي السِّوَاكِ لِلصَّائِمِ

روزے میں مسواک کرنے کے بیان میں

(۷۲۵) عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَامِرِ بْنِ رَبِيعَةَ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ : رَأَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ مَا لَا أُحْصِي ، يَتَسَوَّكُ وَهُوَ صَائِمٌ. (ضعيف) (الارواء : ٦٨) تخريج المشكاة (٢٠٠٩) اس میں عاصم بن عبیداللہ العمری راوی ضعیف ہے۔امام بخاری کہتے ہیں یہ منکر الحدیث ہے۔کتاب الضعفاء للبخاری (٢٨٩) الميزان (٢/٣٥٣) تهذيب (٥/٤٦) والتقريب (٣٠٦٥)

ترجمہ: روایت ہے عبداللہ بن عامر بن ربیعہ سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے کہا ان کے باپ نے بے گنت دیکھا میں نے رسول اللہ ﷺ کو روزے میں مسواک کرتے ہوئے۔

فائدہ : اس باب میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے بھی روایت ہے کہا ابوعیسیٰ نے عامر بن ربیعہ کی حدیث حسن ہے اور اسی پر عمل ہے علماء کا کہ مسواک کرنے میں کچھ مضائقہ نہیں جب روزہ ہو لیکن بعض علماء نے روزہ دار کو ہر لکڑی کی مسواک کرنا مکروہ کہا ہے کہ اس میں لکڑی کا مزہ چھوٹتا ہے اور دوپہر کے بعد بھی مکروہ کہا ہے اور شافعی کے نزدیک کچھ مضائقہ نہیں نہ اول روز میں نہ آخر روز میں اور احمد اور اسحاق کے نزدیک آخر روز میں مکروہ ہے۔

۳۰۔ بَابُ : مَا جَآءَ فِي الْكُحْلِ لِلصَّائِمِ

روزے میں سرمہ لگانے کے بیان میں

(۷۲۶) عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ ، قَالَ : جَآءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وسلم قَالَ : اشْتَكَتْ عَيْنِي ، أَفَأَكْتَحِلُ وَأَنَا صَائِمٌ ؟ قَالَ : ((نَعَمْ)). (ضعيف الاسناد) المشكاة (٢٠١٠) اس میں ابوعاتکہ راوی ضعیف ہے۔

ترجمہ: روایت ہے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے کہا ایک آیا مرد رسول اللہ ﷺ کے پاس اور عرض کیا کہ میری آنکھیں دکھتی ہیں کیا سرمہ لگاؤں میں روزے میں؟ آپ ﷺ نے فرمایا ہاں۔

فائدہ: اس باب میں ابورافع سے بھی روایت ہے کہا ابوعیسیٰ نے انس رضی اللہ عنہ کی حدیث کی اسناد کچھ نہیں اور اس باب میں رسول ﷺ سے کوئی روایت صحیح نہیں اور ابوعاتکہ ضعیف ہیں اور اختلاف ہے علماء کا کہ روزے میں سرمہ لگانے میں سو بعض نے مکروہ کہا ہے اور یہی قول ہے سفیان ثوری اور ابن مبارک اور احمد اور اسحاق کا اور جائز کہا بعض نے اور یہی قول ہے شافعی کا۔

۳۱۔ بَابُ : مَا جَآءَ فِي الْقُبْلَةِ لِلصَّائِمِ

روزے میں بوسہ لینے کے بیان میں

(۷۲۷) عَنْ عَائِشَةَ : أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يُقَبِّلُ فِي شَهْرِ الصَّوْمِ.

(صحيح) الارواء (۴/۸۲) صحيح ابی داؤد (۲۰۶۲) الصحيحة (۲۱۹۔ ۲۲۱)

ترجمہ: روایت ہے امّ المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ نبی ﷺ بوسہ لیتے تھے رمضان کے مہینے میں۔

فائدہ: اس باب میں عمر بن خطاب اور حفصہ اور ابوسعید اور امِ سلمہ اور ابن عباس اور انس اور ابوہریرہ رضی اللہ عنہم سے روایت ہے کہا ابوعیسیٰ نے حدیث حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی حسن ہے صحیح ہے اور اختلاف ہے علمائے صحابہ وغیرہم کا بوسہ لینے میں روزے کی حالت میں تو رخصت دی ہے بعض صحابہ نے بوڑھے کو بوسہ لینے کی اور جوان کو نہیں اس خیال سے کہ کہیں بے قرار ہو کر صحبت نہ کر بیٹھے اور مباشرت یعنی ساتھ لیٹنا اور بوس و کنار تو ان کے نزدیک بہت بڑا ہے اور بعض علماء نے کہا کہ بوسہ لینے سے ثواب روزے کا گھٹ جاتا ہے اور روزہ جاتا نہیں اور ان کے نزدیک اگر مرد کو اپنے نفس پر اطمینان ہے کہ بے قرار ہو کر صحبت نہ کر بیٹھے گا تو بوسہ لینا جائز ہے اور جب اطمینان نہ ہو تو نہ لینا چاہیے تاکہ بخوبی حفاظت ہو روزے کی اور یہی قول ہے سفیان ثوری اور شافعی کا۔

۳۲۔ بَابُ : مَا جَآءَ فِي مُبَاشَرَةِ الصَّائِمِ

روزے میں بوس و کنار کرنے کے بیان میں

(۷۲۸) عَنْ عَائِشَةَ ، قَالَتْ : كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يُبَاشِرُنِي وَهُوَ صَائِمٌ ، وَ كَانَ أَمْلَكَكُمْ لِإِرْبِهِ. (صحيح الارواء (۴/۸۲) الصحيحة (۲۲۰) صحيح ابی داؤد (۲۰۶۱)

ترجمہ: روایت ہے امّ المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہا انہوں نے رسول اللہ ﷺ میرے ساتھ بوس و کنار کرتے تھے اور تم سب سے زیادہ اپنی شہوت کو قابو میں رکھنے والے تھے۔

(۷۲۹) عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ : كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يُقَبِّلُ وَ يُبَاشِرُ وَهُوَ صَائِمٌ ، وَ كَانَ أَمْلَكَكُمْ لِإِرْبِهِ.

(صحیح)

ترجمہ: روایت ہے امّ المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ رسول اللہ ﷺ بوسہ لیتے تھے اور بیبیوں کے ساتھ لیٹتے تھے روزوں میں اور تم سے بہت قابو میں رکھنے والے تھے اپنی شہوت کو۔

فائدہ : کہا ابوعیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور ابومیسرہ کا نام عمرو بن شرجیل ہے اور معنی لِاَرْبِہٖ کے یہ ہیں کہ بہت روکنے والے تھے اپنے نفس کو۔

❀❀❀❀

۳۳۔ بَابُ : مَا جَآءَ لَا صِيَامَ لِمَنْ لَّمْ يَعْزِمْ مِنَ اللَّيْلِ

اس بیان میں کہ اس کا روزہ نہیں جو رات سے نیت نہ کرے

(۷۳۰) عَنْ حَفْصَةَ ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ : ((مَنْ لَّمْ يُجْمِعِ الصِّيَامَ قَبْلَ الْفَجْرِ ، فَلَا صِيَامَ لَهُ)).

(صحيح) الارواء (۹۱٤) صحيح أبي داود (۲۱۱۸) بعض محققین کہتے ہیں اس کی سند ابن شہاب زہری مدلس کے عنعنہ کی وجہ سے ضعیف ہے۔

ترجمہ: روایت ہے سیدہ حفصہ رضی اللہ عنہا سے کہ فرمایا نبی ﷺ نے جو نیت نہ کرے روزے کی صبح صادق سے پہلے تو اس کا روزہ ہی نہیں۔

فائدہ : کہا ابوعیسیٰ نے حفصہ کی حدیث کو ہم مرفوع نہیں جانتے مگر اسی سند سے اور مروی ہے بواسطہ نافع کے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے انہیں کا قول اور وہ زیادہ صحیح ہے اور یہ جو فرمایا کہ جو نیت نہ کرے روزے کی رات سے اس کا روزہ ہی نہیں تو بعض کے نزدیک مراد اس سے رمضان کے یا قضائے رمضان کے یا نذر معین کے روزے ہیں کہ اس میں اگر رات سے نیت نہ کرے تو روزہ درست ہی نہیں ہوتا اور نفل روزے میں تو بعد صبح کے بھی نیت کرنا جائز ہے اور یہی قول ہے شافعی اور احمد اور اسحاق کا۔

❀❀❀❀

۳۴۔ بَابُ : مَا جَآءَ فِيْ إِفْطَارِ الصَّائِمِ الْمُتَطَوِّعِ

نفلی روزہ توڑ ڈالنے کے بیان میں

(۷۳۱) عَنْ أُمِّ هَانِيءٍ ، قَالَتْ : كُنْتُ قَاعِدَةً عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ فَأُتِيَ بِشَرَابٍ فَشَرِبَ مِنْهُ ، ثُمَّ نَاوَلَنِي فَشَرِبْتُ مِنْهُ ، فَقُلْتُ : إِنِّي أَذْنَبْتُ فَاسْتَغْفِرْ لِي ، فَقَالَ : ((وَ مَا ذَاكِ ؟)) قَالَتْ : كُنْتُ صَائِمَةً فَأَفْطَرْتُ ، فَقَالَ : ((أَمِنْ قَضَآءٍ كُنْتِ تَقْضِيْنَهُ ؟)) قَالَتْ : لَا ، قَالَ : ((فَلَا يَضُرُّكِ)). (صحيح) (تخريج المشكاة : ۲۰۷۹) صحيح أبي داود (۲۰۲۱) بعض محققین کہتے ہیں اس میں ہارون بن ام ہانی مجہول ہے۔ تقریب (۷۲۵۱)

ترجمہ: روایت ہے سیدہ ام ہانی رضی اللہ عنہا سے کہا میں بیٹھی تھی رسول اللہ ﷺ کے پاس اور لائے کوئی چیز پینے کی پس آپ ﷺ نے پی پھر دی مجھ کو اور پی لی میں نے سو عرض کیا میں نے کہ میں نے گناہ کیا پس مغفرت مانگیے میرے لیے سو فرمایا آپ ﷺ نے کیا گناہ کیا تم نے تو کہا میں نے میں روزے سے تھی اور روزہ توڑ ڈالا میں نے، پوچھا آپ ﷺ نے کیا روزہ قضا کا تھا؟ کہا میں نے کہا نہیں فرمایا آپ ﷺ نے تو کچھ مضائقہ نہیں۔

فائدہ : اس باب میں ابوسعید اور عائشہ رضی اللہ عنہا سے بھی روایت ہے اور ام ہانی کی حدیث میں گفتگو ہے اور اسی پر عمل ہے بعض علمائے صحابہ وغیرہم کا کہ کہتے ہیں نفل روزہ رکھنے والا اگر توڑ ڈالے تو اس پر قضا واجب نہیں مگر اپنی خوشی سے رکھے اور یہی قول ہے سفیان ثوری اور احمد اور اسحاق کا۔

❀❀❀❀

(۷۳۲) **حَدَّثَنَا** مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ: حَدَّثَنَا أَبُوْ دَاوُدَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، قَالَ: كُنْتُ أَسْمَعُ سِمَاكَ بْنَ حَرْبٍ، يَقُوْلُ: أَحَدُ بَنِي أُمِّ هَانِيءٍ، حَدَّثَنِي فَلَقِيْتُ أَنَا أَفْضَلَهُمْ، وَكَانَ اِسْمُهُ: جَعْدَةُ وَ كَانَتْ أُمُّ هَانِيءٍ جَدَّتَهُ، فَحَدَّثَنِي عَنْ جَدَّتِهِ، أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ دَخَلَ عَلَيْهَا، فَدَعَى بِشَرَابٍ فَشَرِبَ، ثُمَّ نَاوَلَهَا فَشَرِبَتْ، فَقَالَتْ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! أَمَا إِنِّي كُنْتُ صَائِمَةً، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((**اَلصَّائِمُ الْمُتَطَوِّعُ أَمِيْنُ نَفْسِهِ، إِنْ شَآءَ صَامَ وَ إِنْ شَآءَ أَفْطَرَ**)). قَالَ شُعْبَةُ: قُلْتُ لَهُ: أَأَنْتَ سَمِعْتَ هٰذَا مِنْ أُمِّ هَانِيءٍ؟ قَالَ: لَا، أَخْبَرَنِي أَبُوْ صَالِحٍ وَ أَهْلُنَا عَنْ أُمِّ هَانِيءٍ. (صحيح) (المصدر نفسه) بعض محققین نے ہیں اس میں ابوصالح باذام راوی ضعیف ہے۔

ترجمہ: روایت کی ہم سے محمود بن غیلان نے ان سے ابوداؤد نے ان سے شعبہ نے کہا شعبہ نے سنا میں نے سماک بن حرب سے کہتے تھے روایت کی تھی مجھ سے ام ہانی کی اولاد میں سے ایک شخص نے پھر ملا میں اس سے جو سب سے بہتر تھا ان کی اولاد میں اور نام ان کا جعدہ تھا اور ام ہانی ان کی دادی تھی۔ سو روایت کی انہوں نے اپنی دادی سے کہ رسول اللہ ﷺ ان کے پاس آئے اور کچھ پینے کو مانگا پھر پیا آپ ﷺ نے اور دیا ان کو سو پی لیا ام ہانی رضی اللہ عنہا نے اور کہا یا رسول اللہ! میں روزے سے تھی سو فرمایا رسول اللہ ﷺ نے نفل روزہ رکھنے والا امانتدار ہے اپنی ذات کا چاہے روزہ رکھے چاہے افطار کر لے یعنی جیسا موقع دیکھے کہا شعبہ نے کہا میں نے سماک بن حرب سے کیا تم نے سنا ہے ام ہانی سے کہا انہوں نے نہیں بلکہ خبر دی مجھ کو ابوصالح نے ہمارے گھر والوں نے ام ہانی سے۔

فائدہ : اور روایت کی حماد بن سلمہ نے یہ حدیث سماک سے سو کہا انہوں نے روایت ہے ہارون سے جو نواسے ہیں ام ہانی کے انہوں نے روایت کی ام ہانی سے اور روایت شعبہ کی اچھی ہے اس سے اور ایسے ہی روایت کی ہم سے محمود بن غیلان نے ابوداؤد سے

اور کہا امین نفسہ اور کہا امین نفسہ جیسا اوپر مذکور ہوا اور محمود کے سوا اور لوگوں نے روایت کی ابوداؤد سے کہا اس میں اُمیر نفسہ یا امین نفسہ یعنی راوی کو شک ہے کہ آپ ﷺ نے کیا فرمایا اور ایسا ہی مروی ہے کئی سندوں سے شعبہ سے کہ آپ ﷺ نے امیر نفسہ فرمایا امین نفسہ فرمایا راوی کو شک ہے۔

❁❁❁❁

۳۵۔ باب: صیام التطوع بغیر تبییت

بغیر تبییت کے کچھ کھائے پیئے بغیر نفلی روزہ رکھنا

(۷۳۳) عَنْ عَائِشَةَ أُمِّ الْمُؤْمِنِيْنَ قَالَتْ : دَخَلَ عَلَيَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَوْمًا ، فَقَالَ : ((هَلْ عِنْدَكُمْ شَيْءٌ ؟)) قَالَتْ : قُلْتُ : لَا ، قَالَ : ((فَإِنِّي صَائِمٌ)). (حسن صحيح) (الارواء : ۹۶۵) صحيح ابی داؤد (۲۱۱۹)

ترجمہ: روایت ہے امّ المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے جو ماں ہیں سب مسلمانوں کی کہا انہوں نے آئے میرے پاس رسول اللہ ﷺ ایک دن اور فرمایا کچھ کھانا ہے تمہارے پاس کہا امّ المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا میں نے نہیں فرمایا آپ ﷺ نے میں روزے سے ہوں۔

❁❁❁❁

(۷۳۴) عَنْ عَائِشَةَ أُمِّ الْمُؤْمِنِيْنَ ، قَالَتْ : إِنْ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَأْتِيْنِي فَيَقُوْلُ : ((أَعِنْدَكِ غَدَآءٌ ؟)) ، فَأَقُوْلُ : لَا ، فَيَقُوْلُ : ((إِنِّي صَائِمٌ)) ، قَالَتْ : فَأَتَانِي يَوْمًا ، فَقُلْتُ : يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ، إِنَّهُ قَدْ أُهْدِيَتْ لَنَا هَدِيَّةٌ ، قَالَ : ((وَمَا هِيَ ؟)) قَالَتْ : قُلْتُ : حَيْسٌ ، قَالَ : ((أَمَا إِنِّي قَدْ أَصْبَحْتُ صَائِمًا)). قَالَتْ : ثُمَّ أَكَلَ.
(حسن صحيح)

ترجمہ: روایت ہے عائشہ رضی اللہ عنہا سے جو ماں ہیں مسلمانوں کی فرمایا انہوں نے نبی ﷺ جب آتے میرے پاس دن کو اور فرماتے کہ تمہارے پاس کچھ کھانا ہے اور کہتی میں کہ نہیں تو آپ ﷺ فرماتے کہ میں روزے سے ہوں کہا عائشہ رضی اللہ عنہا نے سو ایک دن آئے آپ ﷺ میرے پاس اور پوچھا اسی طرح سو عرض کیا میں نے یارسول اللہ آیا ہے ہمارے پاس ہدیہ کھانے کا سو فرمایا آپ ﷺ نے کیا چیز ہے عرض کیا میں نے حیس ہے فرمایا آپ ﷺ نے صبح سے تو میں نے نیت کی تھی روزے کی۔ کہا امّ المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا نے پھر کھایا آپ ﷺ نے اس کو۔

فائدہ: کہا ابوعیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے مترجم کہتا ہے کہ حیس عرب میں ایک کھانا ہوتا ہے کہ کھجور اور اقط اور گھی سے ملا کر پکاتے ہیں۔

❁❁❁❁

۳۶۔ بَابُ : مَا جَآءَ فِيُ إِيُجَابِ الْقَضَآءِ عَلَيْهِ

اس بیان میں کہ نفلی روزہ توڑ ڈالنے کی قضا واجب ہے

(۷۳۵) عَنْ عَائِشَةَ ، قَالَتْ : كُنْتُ أَنَا وَ حَفْصَةُ صَائِمَتَيْنِ ، فَعُرِضَ لَنَا طَعَامٌ اِشْتَهَيْنَاهُ ، فَأَكَلْنَا مِنْهُ فَجَآءَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَبَدَرَتْنِيْ اِلَيْهِ حَفْصَةُ وَكَانَتِ ابْنَةَ أَبِيْهَا ، فَقَالَتْ : يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ، إِنَّا كُنَّا صَائِمَتَيْنِ فَعُرِضَ لَنَا طَعَامٌ اِشْتَهَيْنَاهُ فَأَكَلْنَا مِنْهُ قَالَ : ((اقْضِيَا يَوْمًا آخَرَ مَكَانَهُ)). (ضعيف).(ضعيف ابى داؤد : ۴۲۳)

ترجمہ: روایت ہے امّ المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہا انہوں نے میں اور حفصہ دونوں روزے سے تھیں اور آیا ہمارے یہاں کچھ کھانا کہ جی چاہا ہمارا اور کھالیا ہم نے اس میں سے پھر آئے رسول اللہ ﷺ اور مجھ سے پہلے کہہ بیٹھیں حفصہ رضی اللہ عنہا کہ وہ تو اپنے باپ کی بیٹی تھیں یعنی جیسے ان کے باپ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ ہوشیار اور تیز تھے ویسے ہی یہ بھی ہوشیار تھیں کہ مجھ سے پہلے آپ ﷺ سے پوچھنے لگیں اور کہا یارسول اللہ ﷺ ہم دونوں روزے سے تھیں اور سامنے آ گیا ہمارے کھانا کہ جی چاہنے لگا اس کو پس کھالیا ہم نے اس میں سے سو فرمایا آپ ﷺ نے روزہ رکھو اس کے عوض میں ایک دن۔

فائدہ : کہا ابوعیسیٰ نے روایت کی صالح بن ابی الاخضر اور محمد بن ابی حفصہ نے یہ حدیث زہری سے انہوں نے عروہ سے انہوں نے امّ المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے اسی کے مثل اور روایت کی مالک بن انس اور معمر اور عبیداللہ بن عمر اور زیاد بن سعد اور کئی حافظان حدیث نے زہری سے انہوں نے امّ المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے مرسلاً اور ذکر نہ کیا اس میں عروہ کا اور یہ زیادہ صحیح ہے اس لیے کہ مروی ہے ابن جریج سے کہا پوچھا میں نے زہری سے کیا روایت کی تم سے عروہ نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہا انہوں نے نہیں سنا میں نے عروہ سے اس باب میں کچھ لیکن سنی ہے میں نے سلیمان بن عبدالملک کے عہد خلافت میں کئی لوگوں سے جو روایت کرتے ہیں ایسوں سے جنہوں نے پوچھی تھی یہ بات حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی ہم سے یہ حدیث علی بن عیسیٰ بن یزید نے جو بغدادی ہیں ان سے روح بن عبادہ نے ان سے ابن جریج نے اور گئی ہے ایک قوم علماء صحابہ وغیرہم سے اس حدیث کی طرف اور کہتے ہیں روزہ نفل جو توڑ ڈالے اس پر قضا ہے اور یہی قول ہے مالک بن انس کا۔

۳۷۔ بَابُ : مَا جَآءَ فِيُ وِصَالِ شَعْبَانَ بِرَمَضَانَ

شعبان کے روزے رمضان کے ساتھ ملا کر رکھنے کے بیان میں

(۷۳۶) عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ ، قَالَتْ : مَا رَأَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَصُوْمُ شَهْرَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ ، إِلَّا شَعْبَانَ وَ رَمَضَانَ.

(اسنادہ صحیح) التعلیق الرغیب (۲/ ۸۰) صحیح ابی داؤد (۲۰۲۴)

ترجمہ: روایت ہے امّ المؤمنین ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے کہا انہوں نے نہیں دیکھا میں نے رسول اللہ ﷺ کو کہ پے در پے دو مہینے کے روزے رکھتے ہوں مگر شعبان اور رمضان میں یعنی شعبان میں بہت روزے رکھتے تھے۔

فائدہ: اس باب میں امّ المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے بھی روایت ہے کہا ابوعیسیٰ نے ام سلمہ رضی اللہ عنہا کی حدیث حسن ہے اور مروی ہے یہ حدیث ابوسلمہ سے بھی وہ روایت کرتے ہیں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ کہا انہوں نے نہ دیکھا میں نے رسول اللہ ﷺ کو کسی مہینے میں شعبان سے زیادہ روزے رکھتے۔ ہمیشہ روزے رکھتے شعبان مگر تھوڑے دن بلکہ پورے مہینے روایت کی ہم سے ہناد نے انہوں نے نقل کی عبدہ سے انہوں نے محمد بن عمرو سے انہوں نے ابوسلمہ سے انہوں نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے انہوں نے نبی ﷺ سے وہی حدیث اور روایت کی سالم ابوالنصر نے اور کئی لوگوں نے یہ حدیث ابوسلمہ سے انہوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے محمد بن عمرو کی وہی روایت اور مروی ہے ابن مبارک سے اس حدیث کی تفسیر میں کہ یہ قاعدہ عرب کا ہے کہ جب کوئی اکثر دنوں میں مہینے کے روزے رکھتا ہے تو بولتے ہیں سارے مہینے کے روزے رکھے اور کہتے ہیں کہ فلاں شخص نے ساری رات نماز پڑھی حالانکہ اس نے کھانا بھی کھایا اور کام بھی کیے ہوں مگر اکثر شب پر ساری شب کا اطلاق کرتے ہیں ابن مبارک کہتے ہیں یہ دونوں حدیثیں ایک ہی ہیں مطلب اس کا یہی ہے کہ شعبان کے اکثر دنوں میں روزے رکھتے تھے نہ یہ کہ کامل مہینہ روزے رکھیں۔

❀❀❀❀

(۷۳۷) عَنْ عَائِشَةَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِذٰلِكَ. (حسن صحيح)

ترجمہ: امّ المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے وہ روایت کرتیں نبی ﷺ سے وہی حدیث۔

❀❀❀❀

۳۸۔ بَابُ: مَا جَآءَ فِيْ كَرَاهِيَةِ الصَّوْمِ فِي النِّصْفِ الثَّانِي مِنْ شَعْبَانَ لِحَالِ رَمَضَانَ

اس بیان میں کہ رمضان کی تعظیم کے لیے شعبان کے دوسرے نصف روزے رکھنا مکروہ ہے

(۷۳۸) عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((إِذَا بَقِيَ نِصْفٌ مِّنْ شَعْبَانَ، فَلَا تَصُوْمُوْا)).

(صحيح) المشكاة (١٩٧٤) الروض (٦٤٣) صحيح ابى داؤد (٢٠٢٥)

ترجمہ: روایت ہے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہا فرمایا رسول اللہ ﷺ نے جب باقی رہ جائے آدھا مہینہ شعبان کا تو روزہ نہ رکھو۔

فائدہ: کہا ابوعیسیٰ نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی حدیث حسن ہے صحیح ہے اس کو ہم نہیں پہچانتے مگر اسی سند سے اور اسی لفظ سے اور معنی اس حدیث کے بعض علماء کے نزدیک یہ ہیں کہ آدمی روزہ نہ رکھتا ہو پھر جب باقی رہے آدھا مہینہ تو روزے رکھنا شروع کرے رمضان کی تعظیم کی نیت سے اور مروی ہے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے بھی قول رسول اللہ ﷺ کا جو مشابہ ہے ان کے قول کے اور وہ جو فرمایا ہے رسول

اللہ ﷺ نے یعنی نہ استقبال کرے کوئی رمضان کا آگے سے روزہ رکھ کر مگر یہ کہ اتفاق ہوا اس روزے کا کہ ہمیشہ رکھتا تھا کوئی تم میں سے اس سے بھی معلوم ہوا کہ روزہ مکروہ وہی ہے جو استقبال کی نیت سے رکھا جائے۔

۳۹۔ بَابُ : مَا جَآءَ فِيْ لَيْلَةِ النِّصْفِ مِنْ شَعْبَانَ

شعبان کی پندرھویں رات کے بیان میں

(۷۳۹) عَنْ عَائِشَةَ ، قَالَتْ : فَقَدْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ لَيْلَةً ، فَخَرَجْتُ فَإِذَا هُوَ بِالْبَقِيْعِ ، فَقَالَ : ((أَكُنْتِ تَخَافِيْنَ أَنْ يَحِيْفَ اللّٰهُ عَلَيْكِ وَ رَسُوْلُهُ ؟)) قُلْتُ : يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ، ظَنَنْتُ أَنَّكَ أَتَيْتَ بَعْضَ نِسَآئِكَ ، فَقَالَ : ((إِنَّ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ يَنْزِلُ لَيْلَةَ النِّصْفِ مِنْ شَعْبَانَ إِلَى السَّمَاءِ الدُّنْيَا فَيَغْفِرُ لِأَكْثَرَ مِنْ عَدَدِ شَعْرِ غَنَمِ كَلْبٍ)). (ضعيف) تخريج المشكاة (١٢٩٩) امام بخاری کہتے ہیں یہ حدیث ضعیف ہے۔ یحییٰ بن ابی کثیر کا عروہ سے سماع ثابت نہیں۔ اور حجاج بن ارطاۃ کا یحییٰ بن کثیر سے سماع ثابت نہیں۔

ترجمہ: روایت ہے ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ ایک شب گم پایا میں نے رسول اللہ ﷺ کو پھر نکلی میں یعنی آپ ﷺ کی تلاش میں سو وہ بقیع میں تھے سو فرمایا آپ ﷺ نے تو ڈرتی تھی کہ ظلم کرے اللہ اور رسول ﷺ اس کا تجھ پر کہا میں نے یا رسول اللہ ﷺ میں نے جانا کہ آپ گئے ہیں کسی بیوی کے پاس سو فرمایا آپ ﷺ نے اللہ تبارک وتعالیٰ اترتا ہے پندرھویں شب میں شعبان کی دنیا کے آسمان کی طرف سو بخشتا ہے اپنے بندوں کو قبیلہ بنی کلب کے بکریوں کے بالوں کے عدد سے زیادہ۔

فائدہ: اس باب میں ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے کہا ابوعیسیٰ نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی حدیث کو ہم نہیں جانتے مگر اسی سند سے حجاج کی روایت سے اور سنا میں نے محمد بخاری رحمہ اللہ سے ضعیف کہتے تھے اس حدیث کو اور کہتے تھے یحییٰ بن کثیر کو سماع نہیں عروہ سے اور کہا محمد بخاری رحمہ اللہ نے حجاج کو بھی سماع نہیں ہے یحییٰ بن کثیر سے۔

❀❀❀❀

۴۰۔ بَابُ : مَا جَآءَ فِيْ صَوْمِ الْمُحَرَّمِ

محرم کے روزے رکھنے کے بیان میں

(٧٤٠) عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ ، قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : ((أَفْضَلُ الصِّيَامِ بَعْدَ شَهْرِ رَمَضَانَ ، شَهْرُ اللّٰهِ الْمُحَرَّمُ)). (صحيح) الارواء (٩٥١) صحيح ابی داؤد (٢٠٩٩)

ترجمہ: روایت ہے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہا فرمایا رسول اللہ ﷺ نے سب روزوں سے افضل رمضان کے روزوں کے بعد محرم کے

مہینے کے روزے ہیں جو اللہ کا مہینہ ہے۔

فائدہ: کہا ابو عیسیٰ نے حدیث ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی حسن ہے۔

❀❀❀❀

(۷٤۱) عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ سَعْدٍ ، عَنْ عَلِيٍّ ، قَالَ : سَأَلَهُ رَجُلٌ ، فَقَالَ : أَيُّ شَهْرٍ تَأْمُرُنِي أَنْ أَصُومَ بَعْدَ شَهْرِ رَمَضَانَ؟ قَالَ لَهُ : ما سَمِعْتُ أَحدًا يَسْأَلُ عَنْ هٰذَا إِلَّا رَجُلًا سَمِعْتُهُ يَسْأَلُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَأَنَا قَاعِدٌ عِنْدَهُ ، فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ، أَيُّ شَهْرٍ تَأْمُرُنِي أَنْ أَصُومَ بَعْدَ شَهْرِ رَمَضَانَ ؟ قَالَ : **((إِنْ كُنْتَ صَائِمًا بَعْدَ شَهْرِ رَمَضَانَ ، فَصُمِ الْمُحَرَّمَ ؛ فَإِنَّهُ شَهْرُ اللّٰهِ ، فِيهِ يَوْمٌ تَابَ اللّٰهُ فِيهِ عَلٰى قَوْمٍ ، وَ يَتُوْبُ فِيهِ عَلٰى قَوْمٍ آخَرِيْنَ))**. (ضعيف) (التعليق الرغيب : ۷۷/۲) عبدالرحمٰن بن اسحاق الکوفی ضعیف ہے۔

ترجمہ: روایت ہے نعمان بن سعد سے وہ روایت کرتے ہیں علی رضی اللہ عنہ سے کہا راوی نے پوچھا حضرت علی رضی اللہ عنہ سے ایک مرد نے اور کہا بعد رمضان کے کس مہینے کے روزوں کا حکم ہے تو فرمایا حضرت علی رضی اللہ عنہ نے میں نے نہیں دیکھا کسی کو یہ پوچھتے ہوئے مگر ایک مرد کو کہ پوچھتا تھا رسول اللہ ﷺ سے اور میں ان کے پاس بیٹھا تھا سو کہا اس نے یا رسول اللہ کس مہینے کے روزے کا حکم کرتے ہیں مجھے آپ ﷺ بعد رمضان کے یعنی بعد رمضان کے کس مہینے کے روزے افضل ہیں؟ فرمایا آپ ﷺ نے: اگر تجھ کو بعد رمضان کے روزہ رکھنا ہے تو روزہ رکھ محرم میں اس لیے کہ وہ مہینہ اللہ کا ہے اس میں ایک دن ہے کہ اللہ نے رحمت کی ایک قوم پر یعنی بنی اسرائیل پر کہ اسی مہینے میں نجات دی انہیں فرعون سے اور رجوع ہوئے گا دوسری قوم پر شاید یہ اشارہ ہو شہادت حسین پر۔

فائدہ: کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے غریب ہے۔

❀❀❀❀

۴۱۔ بَابُ : مَا جَآءَ فِيْ صَوْمِ يَوْمِ الْجُمُعَةِ

جمعہ کے دن روزہ رکھنے کے بیان میں

(۷٤۲) عَنْ عَبْدِاللّٰهِ ، قَالَ : كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَصُوْمُ مِنْ غُرَّةِ كُلِّ شَهْرٍ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ ، وَ قَلَّ مَا كَانَ يُفْطِرُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ. (حسن) (تخريج المشكاة : ۲۰۵۸، التعليق على ابن خزيمة : ۲۱٤۹)

ترجمہ: روایت ہے عبداللہ رضی اللہ عنہ سے کہا رسول اللہ ﷺ روزہ رکھتے تھے ہر مہینے کی پہلی تین تاریخوں میں اور ایسا کم ہوتا تھا کہ جمعے کے دن آپ ﷺ روزے سے نہ ہوں۔

فائدہ : اس باب میں ابن عمر اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنھم سے بھی روایت ہے کہا ابو عیسیٰ نے عبداللہ کی حدیث حسن ہے غریب ہے اور مستحب کہا ہے ایک گروہ نے علماء سے جمعے کے دن روزہ رکھنا اور مکروہ ہے فقط جمعے کے دن روزہ رکھنا کہ نہ اس کے ایک دن پیشتر اور نہ ایک دن بعد روزہ رکھے۔ کہا ابو عیسیٰ نے اور روایت کی یہ حدیث شعبہ نے عاصم سے جو مرفوع نہیں کی۔

❀❀❀❀

۴۲۔ بَابُ : مَا جَآءَ فِیْ کَرَاهِيَةِ صَوْمِ يَوْمِ الْجُمُعَةِ وَحْدَهُ

اس بیان میں کہ صرف جمعہ کے دن روزہ رکھنا مکروہ ہے

(٧٤٣) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : ((لَا يَصُوْمُ أَحَدُكُمْ يَوْمَ الْجُمُعَةِ ، إِلَّا أَنْ يَّصُوْمَ قَبْلَهُ ، أَوْ يَصُوْمَ بَعْدَهُ)). (صحيح) الارواء (٩٥٩، ٩٨١) الصحيحة (٩٨١، ١٠١٢) صحيح ابى داؤد (٢٠٩١)

ترجمہ: روایت ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہا فرمایا نبی ﷺ نے کوئی روزہ نہ رکھے فقط جمعہ کے دن بلکہ ملا لے ایک دن پہلے یا ایک دن پیچھے۔

فائدہ : اس باب میں علی اور جابر اور جنادہ ازدی اور جویریہ اور انس اور عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہم سے بھی روایت ہے کہا ابو عیسیٰ نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی حدیث حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے علماء کہ مکروہ کہتے ہیں فقط جمعے کے دن روزہ رکھنے کو جب تک کہ ایک دن پہلا یا پچھلا اس کے ساتھ نہ ملائے اور یہی کہتے ہیں احمد اور اسحاق۔

❀❀❀❀

۴۳۔ بَابُ : مَا جَآءَ فِیْ صَوْمِ يَوْمِ السَّبْتِ

ہفتے کے دن روزہ رکھنے کے بیان میں

(٧٤٤) عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُسْرٍ ، عَنْ أُخْتِهِ: أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ : ((لَا تَصُوْمُوْا يَوْمَ السَّبْتِ إِلَّا فِيْمَا افْتَرَضَ عَلَيْكُمْ ، فَإِنْ لَّمْ يَجِدْ أَحَدُكُمْ إِلَّا لِحَآءَ عِنَبَةٍ ، أَوْ عُوْدَ شَجَرَةٍ ، فَلْيَمْضَغْهُ)). (صحيح)

الارواء (٩٦٠) التعليق الرغيب (٢/٨٧) التعليق على ابن خزيمة (٢١٦٤) صحيح أبى داود (٢٠٩٢) ((تمام المنة))

ترجمہ: روایت ہے عبداللہ بن بسر سے وہ روایت کرتے ہیں اپنی بہن سے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا روزہ نہ رکھو فقط ہفتے کے دن مگر جو فرض ہو تم پر پھر اگر نہ پائے کوئی شخص کچھ کھانے کو مگر چھال انگور کی یا لکڑی کسی درخت کی تو اسی کو چبا لے۔ یعنی ادنیٰ چیز بھی ہو تو کھا لے اور روزہ نہ رکھے۔

فائدہ : کہا ابوعیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے اور مراد کراہت سے یہ ہے کہ خاص مقرر کر لے ہفتے کے دن روزہ رکھنے کو اور وجہ کراہت کی یہ ہے کہ یہود تعظیم کرتے ہیں ہفتے کے دن کی۔

❀❀❀❀

۴۴۔ بَابُ: مَا جَآءَ فِي صَوْمِ يَوْمِ الْإِثْنَيْنِ وَالْخَمِيْسِ

پیر اور جمعرات کے دن روزہ رکھنے کے بیان میں

(۷٤٥) عَنْ عَائِشَةَ ، قَالَتْ : كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَتَحَرّٰى صَوْمَ الْإِثْنَيْنِ وَالْخَمِيْسِ.

(صحيح) الارواء (٤/١٠٥ـ١٠٦) التعليق على ابن خزيمة (٢١١٦) مختصر الشمائل (٢٥٨)

ترجمہ: روایت ہے امّ المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہا رسول اللہ ﷺ خاص کر روزہ رکھتے تھے دوشنبے اور پنج شنبے کو۔

فائدہ : اس باب میں حفصہ اور ابوقتادہ اور اسامہ بن زید سے بھی روایت ہے کہا ابوعیسیٰ نے امّ المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا کی حدیث حسن ہے اور اسی سند سے غریب ہے۔

❀❀❀❀

(۷٤٦) عَنْ عَائِشَةَ ، قَالَتْ : كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَصُوْمُ مِنَ الشَّهْرِ السَّبْتَ ، وَالْأَحَدَ ، وَالْإِثْنَيْنِ ، وَ مِنَ الشَّهْرِ الْآخَرِ: الثَّلَاثَاءَ ، وَالْأَرْبَعَاءَ ، وَالْخَمِيْسَ. (ضعيف) (تخريج المشكاة : ٢٠٥٩، التحقيق الثانى)

بعض محققین کہتے ہیں اس میں سفیان ثوری مدلس اور خیثمہ بن عبدالرحمان سے سماع ثابت نہیں۔

ترجمہ: روایت ہے امّ المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہا رسول اللہ ﷺ ایک مہینے میں روزے رکھتے ہفتے اور ایک شنبے اور دوشنبے کو اور دوسرے مہینہ میں سہ شنبہ اور چہار شنبہ اور پنج شنبہ کو۔

فائدہ : کہا ابوعیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے اور روایت کی عبدالرحمٰن بن مہدی نے یہ حدیث سفیان سے اور مرفوع نہیں کی۔

❀❀❀❀

(۷٤۷) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ: أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((تُعْرَضُ الْأَعْمَالُ يَوْمَ الْإِثْنَيْنِ وَالْخَمِيْسِ ؛ فَأُحِبُّ أَنْ يُعْرَضَ عَمَلِي ، وَ أَنَا صَائِمٌ)).

(صحيح) (تخريج المشكاة (٢٠٥٦) التحقيق الثانى. التعليق الرغيب : ٢/٨٤، الارواء : ٩٤٩)

ترجمہ: روایت ہے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کہ پیش ہوتے ہیں اعمال بندوں کے درگاہ الٰہی میں دوشنبے اور پنج شنبے کے دن سو دوست رکھتا ہوں میں کہ جب میرے عمل پیش ہوں تو میں روزے سے ہوں۔

فائدہ : کہا ابوعیسیٰ نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی حدیث اس باب میں حسن ہے غریب ہے۔

۴۵۔ بَابُ : مَا جَآءَ فِي صَوْمِ الْأَرْبَعَآءِ وَالْخَمِيسِ

بدھ اور جمعرات کے دن روزہ رکھنے کے بیان میں

(۷۴۸) عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ مُسْلِمٍ الْقُرَشِيِّ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ : سَأَلْتُ أَوْ سُئِلَ النَّبِيُّ ﷺ عَنْ صِيَامِ الدَّهْرِ، فَقَالَ : ((إِنَّ لِأَهْلِكَ عَلَيْكَ حَقًّا))، ثُمَّ قَالَ: ((صُمْ رَمَضَانَ وَالَّذِي يَلِيهِ ، وَكُلَّ أَرْبِعَآءَ وَ خَمِيسٍ ، فَإِذَا أَنْتَ قَدْ صُمْتَ الدَّهْرَ وَأَفْطَرْتَ)). (ضعيف) (ضعيف أبي داود : ٤٢٠) اس میں عبداللہ بن مسلم القرشی راوی مجہول ہے۔

ترجمہ: روایت ہے عبیداللہ بن مسلم قرشی سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے کہا ان کے باپ نے میں نے پوچھا یا کسی اور نے نبی ﷺ سے صوم دہر یعنی تمام سال روزے رکھنے کو سو فرمایا آپ ﷺ نے تیرے گھر کے لوگوں کا بھی حق ہے تجھ پر یعنی ہمیشہ روزے رکھنے سے بسبب ضعف کے ان کا حق ادا نہ ہو سکے گا پھر فرمایا روزہ رکھ رمضان کا اور جو اس کے نزدیک ہے یعنی ستہ شوال یا شعبان اور روزہ رکھ ہر چارشنبہ اور پنجشنبہ کو تو گویا تو نے روزہ رکھا تمام سال اور افطار بھی کیا یعنی ثواب پورے سال کے روزوں کا ملا اور افطار بھی ہوا۔

فائدہ : اس باب میں عائشہ رضی اللہ عنہا سے بھی روایت ہے کہا ابوعیسیٰ نے مسلم قرشی کی حدیث غریب ہے اور روایت کی بعض نے ہارون بن سلیمان سے انہوں نے مسلم بن عبیداللہ سے انہوں نے اپنے باپ سے۔

❀❀❀❀

۴۶۔ بَابُ : مَا جَآءَ فِي فَضْلِ صَوْمِ يَوْمِ عَرَفَةَ

عرفہ کے دن روزہ رکھنے کی فضیلت کے بیان میں

(۷۴۹) عَنْ أَبِي قَتَادَةَ ؛ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ : ((صِيَامُ يَوْمِ عَرَفَةَ ، إِنِّي أَحْتَسِبُ عَلَى اللّٰهِ أَنْ يُكَفِّرَ السَّنَةَ الَّتِي قَبْلَهُ وَالسَّنَةَ الَّتِي بَعْدَهُ)).

(صحيح) الارواء (٩٥٢) الروض (١٠١٥) التعليق الرغيب (٧٦/٢) صحيح ابي داؤد (٢٠٩٦)

ترجمہ: روایت ہے ابوقتادہ رضی اللہ عنہ سے کہ نبی ﷺ نے فرمایا کہ جو عرفے کے دن روزہ رکھے تو مجھے امید ہے اللہ تعالیٰ سے کہ بخش دے گناہ اس کے ایک سال پہلے کے اور ایک سال بعد کے۔

فائدہ : اس باب میں ابوسعید سے روایت ہے کہا ابوعیسیٰ نے ابوقتادہ کی حدیث حسن ہے۔ اور مستحب کہا ہے علماء نے عرفے کا

روزہ مگر جب عرفات میں ہو تو مستحب نہیں اور عرفہ نویں تاریخ ذی الحجہ کو کہتے ہیں۔

❀❀❀❀

۴۷۔ بَابُ: مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ صَوْمِ يَوْمِ عَرَفَةَ بِعَرَفَةَ

اس بیان میں کہ عرفات میں عرفے کے دن روزہ رکھنا مکروہ ہے

(۷۵۰) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ أَفْطَرَ بِعَرَفَةَ، وَأَرْسَلَتْ إِلَيْهِ أُمُّ الْفَضْلِ بِلَبَنٍ، فَشَرِبَ.
(صحيح) (صحيح ابى داؤد: ۲۱۰۹، التعليق على ابن خزيمة: ۲۱۰۲)

ترجمہ: روایت ہے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہ نبی ﷺ نے روزہ نہیں رکھا عرفات میں کہ عرفے کا دن تھا اور بھیجا ان کے پاس سیدہ ام فضل رضی اللہ عنہا نے دودھ تو پی لیا۔

فائدہ: اس باب میں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ اور ابن عمر رضی اللہ عنہما اور ام فضل رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہا ابو عیسیٰ نے ابن عباس رضی اللہ عنہما کی حدیث حسن ہے صحیح ہے اور مروی ہے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے کہا انہوں نے حج کیا میں نے نبی ﷺ کے ساتھ روزہ نہ رکھا آپ ﷺ نے یعنی عرفے کے دن اور حج کیا میں نے ابو بکر رضی اللہ عنہ کے ساتھ تو انہوں نے بھی روزہ نہ رکھا اور عمر رضی اللہ عنہ کے ساتھ تو انہوں نے بھی روزہ نہ رکھا اور اسی پر عمل ہے اکثر علماء کا کہ مستحب کہتے ہیں روزہ نہ رکھنے کو عرفات میں تاکہ طاقت رہے دعا کی اور بعض علماء نے روزہ رکھا بھی ہے عرفات میں۔

❀❀❀❀

(۷۵۱) عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: سُئِلَ ابْنُ عُمَرَ، عَنْ صَوْمِ يَوْمِ عَرَفَةَ بِعَرَفَةِ؟ فَقَالَ: حَجَجْتُ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فَلَمْ يَصُمْهُ، وَ مَعَ أَبِي بَكْرٍ فَلَمْ يَصُمْهُ، وَ مَعَ عُمَرَ فَلَمْ يَصُمْهُ، وَ مَعَ عُثْمَانَ فَلَمْ يَصُمْهُ، وَ أَنَا لَا أَصُومُهُ، وَلَا آمُرُ بِهِ، وَلَا أَنْهَى عَنْهُ. (صحيح الاسناد)

ترجمہ: روایت ہے ابن ابی نجیح سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے کہا پوچھا ابن عمر رضی اللہ عنہما نے عرفے کے دن روزہ رکھنے کو عرفات میں فرمایا انہوں نے حج کیا میں نے نبی ﷺ کے ساتھ سو روزہ نہ رکھا آپ ﷺ نے یعنی عرفے کے دن اور حج کیا میں نے ابو بکر رضی اللہ عنہ کے ساتھ سو روزہ نہ رکھا انہوں نے اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے ساتھ سو روزہ نہ رکھا انہوں نے اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے ساتھ سو روزہ نہ رکھا انہوں نے اور نہ میں روزہ رکھتا ہوں اور نہ حکم کرتا ہوں روزے کا نہ منع کرتا ہوں اس سے۔

فائدہ: کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے اور ابو نجیح کا نام یسار ہے اور سنا ہے انہوں نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے اس حدیث کو اور مروی ہے یہ حدیث ابن ابی نجیح سے بھی کہ وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے وہ ایک مرد سے اور وہ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے۔

۴۸۔ بَابُ : مَا جَآءَ فِي الْحَثِّ عَلٰى صَوْمِ يَوْمِ عَاشُوْرَآءَ

عاشورہ کے دن روزہ رکھنے کی ترغیب دلانے کے بیان میں

(۷۵۲) عَنْ أَبِي قَتَادَةَ ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ : ((صِيَامُ يَوْمِ عَاشُوْرَآءَ ، إِنِّي أَحْتَسِبُ عَلَى اللّٰهِ أَنْ يُكَفِّرَ السَّنَةَ الَّتِي قَبْلَهُ)). (صحيح) الارواء (۱۰۹/۴) صحيح أبي داود (۲۰۹۶)

ترجمہ: روایت ہے ابوقتادہ رضی اللہ عنہ سے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: روزہ رکھنا عاشورہ کے دن ایسا گمان رکھتا ہوں میں اللہ تعالیٰ سے کہ کفارہ کردے اگلے سال کے گناہوں کا۔

فائدہ : اس باب میں علی اور محمد بن صیفی اور سلمہ بن اکوع اور ہند بن اسماء اور ابن عباس اور ربیع بنت معوذ بن عفراء اور عبدالرحمٰن بن سلمہ خزاعی رضی اللہ عنہم سے روایت ہے اور عبداللہ بن سلمہ اپنے چچا سے روایت کرتے ہیں اور عبداللہ بن زبیر سے بھی روایت ہے اور مذکور ہے نبی ﷺ سے آپ ﷺ نے رغبت دلائی روزے پر عاشورے کی کہا۔ ابوعیسیٰ نے ہم نہیں جانتے کسی روایت میں کہ فرمایا ہو رسول اللہ ﷺ نے کہ روزہ عاشورہ کا کفارہ ہے ایک سال کے گناہوں کا مگر روایت میں ابوقتادہ رضی اللہ عنہ کے اور اسی روایت کے قائل ہیں احمد اور اسحاق۔

❀❀❀❀

۴۹۔ بَابُ: مَا جَآءَ فِي الرُّخْصَةِ فِي تَرْكِ صَوْمِ يَوْمِ عَاشُوْرَآءَ

اس بیان میں کہ عاشورے کے دن روزہ نہ رکھنا بھی جائز ہے

(۷۵۳) عَنْ عَائِشَةَ ، قَالَتْ : كَانَ عَاشُوْرَآءُ يَوْمًا تَصُوْمُهُ قُرَيْشٌ فِي الْجَاهِلِيَّةِ، وَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَصُوْمُهُ ، فَلَمَّا قَدِمَ الْمَدِيْنَةَ ، صَامَهُ وَأَمَرَ النَّاسَ بِصِيَامِهِ ، فَلَمَّا افْتُرِضَ رَمَضَانُ كَانَ رَمَضَانُ هُوَ الْفَرِيْضَةَ ، وَ تُرِكَ عَاشُوْرَآءُ ، فَمَنْ شَآءَ صَامَهُ ، وَمَنْ شَآءَ تَرَكَهُ. (صحيح) صحيح ابى داؤد (۲۱۱۰)

ترجمہ: روایت ہے امّ المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا عاشورے کے دن روزہ رکھتے تھے قریش رسول اللہ ﷺ سے پہلے اور آنحضرت ﷺ بھی روزہ رکھتے تھے پھر جب آئے مدینہ میں تو بھی روزہ رکھا اور حکم کیا لوگوں کو اس روزے کا پھر جب رمضان کے روزے فرض ہوئے تو یہی فرض رہے اور عاشورہ کی فرضیت جاتی رہی سو جو چاہے روزہ رکھے اور جو چاہے نہ رکھے۔

فائدہ : اس باب میں ابن مسعود اور قیس بن سعد اور جابر بن سمرہ اور ابن عمر اور معاویہ رضی اللہ عنہم سے بھی روایت ہے کہا ابوعیسیٰ نے اسی حدیث حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا پر عمل ہے علماء کا اور یہی حدیث صحیح ہے کہتے ہیں کہ روزہ عاشورے کا واجب نہیں جس کا جی چاہے رکھے اس لیے کہ فضیلت اس کی مذکور ہو چکی۔

٥٠۔ بَابُ : مَا جَآءَ فِيْ عَاشُوْرَآءِ أَيُّ يَوْمٍ هُوَ ؟

اس بیان میں کہ عاشورہ کا دن کونسا ہے؟

(٧٥٤) عَنِ الْحَكَمِ بْنِ الْأَعْرَجِ ، قَالَ : انْتَهَيْتُ إِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ ، وَهُوَ مُتَوَسِّدٌ رِدَآءَهُ فِيْ زَمْزَمَ ، فَقُلْتُ : أَخْبِرْنِيْ عَنْ يَوْمِ عَاشُوْرَآءَ ، أَيُّ يَوْمٍ هُوَ أَصُوْمُهُ ؟ قَالَ : إِذَا رَأَيْتَ هِلَالَ الْمُحَرَّمِ فَاعْدُدْ ، ثُمَّ أَصْبِحْ مِنْ يَوْمِ التَّاسِعِ صَائِمًا، قَالَ : فَقُلْتُ : أَهٰكَذَا كَانَ يَصُوْمُهُ مُحَمَّدٌ ﷺ ؟ قَالَ : نَعَمْ.

(صحيح) صحيح أبي داود (٢١١٤)

ترجمہ: روایت ہے حکم بن اعرج سے کہا گئے ہم ابن عباس کے پاس اور وہ تکیہ لگائے تھے اپنی چادر سے زمزم کے پاس کہا میں نے خبر دو مجھ کو عاشورے کے دن کی کہ روزہ رکھوں میں اس دن سو فرمایا انہوں نے جب تو چاند دیکھے محرم کا تو تاریخیں گن تارہ پھر نویں تاریخ کی صبح سے روزہ رکھ۔ کہا میں نے ایسے ہی روزہ رکھتے تھے رسول اللہ ﷺ فرمایا؟ انہوں نے ہاں۔

❀❀❀❀

(٧٥٥) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ : أَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بِصَوْمِ عَاشُوْرَآءَ يَوْمَ الْعَاشِرِ.

(صحيح عند الالبانی) صحيح ابی داؤد (٢١١٣) بعض محققین کہتے ہیں اس میں حسن بصری مدلس ہے اور سماع کی صراحت نہیں۔

ترجمہ: روایت ہے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہا حکم کیا رسول اللہ ﷺ نے عاشورے کے دن دسویں تاریخ روزہ رکھنے کا یعنی عاشورہ دسویں تاریخ ہے۔

فائدہ : کہا ابو عیسیٰ نے ابن عباس رضی اللہ عنہما کی حدیث حسن ہے صحیح ہے اور اختلاف ہے علماء کا عاشورے کے دن میں۔ بعض نے کہا نویں تاریخ ہے اور بعض نے کہا دسویں اور مروی ہے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہ انہوں نے کہا روزہ رکھو نویں اور دسویں کو اور مخالفت کرو یہود کی اور اسی حدیث کے قائل ہیں شافعی اور احمد اور اسحاق۔

❀❀❀❀

٥١۔ بَابُ : مَا جَآءَ فِيْ صِيَامِ الْعَشْرِ

ذوالحجہ کے پہلے عشرے میں روزہ رکھنے کے بیان میں

(٧٥٦) عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ : مَا رَأَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ صَائِمًا فِي الْعَشْرِ قَطُّ. (صحيح) صحيح ابی داؤد (٢١٠٨)

ترجمہ: روایت ہے امّ المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہا انہوں نے نہ دیکھا میں نے نبی ﷺ کو روزہ رکھتے ہوئے پہلے دہے میں ذی الحجہ کے کبھی۔

فائدہ : کہا ابوعیسیٰ نے ایسا ہی روایت کیا ہے کئی لوگوں نے اعمش سے انہوں نے ابراہیم سے انہوں نے اسود سے انہوں نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے اور روایت کی ثوری وغیرہ نے یہ حدیث منصور سے انہوں نے ابراہیم سے کہ نبی ﷺ کو کسی نے نہ دیکھا روزہ رکھتے ہوئے ذی الحجہ کے پہلے دھے میں اور روایت کی ابو الاحوص نے منصور سے انہوں نے ابراہیم سے انہوں نے امّ المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے اور نہیں ذکر کیا اس میں اسود کا اور اختلاف کیا ہے منصور کی روایت میں اور روایت اعمش کی زیادہ صحیح ہے اور متصل الاسناد کہا یعنی ابوعیسیٰ نے سنا میں نے ابا بکر محمد بن ابان سے کہتے تھے سنا میں نے وکیع سے کہتے تھے اعمش منصور سے زیادہ یاد رکھنے والے ہیں ابراہیم کی روایت کو۔

❀❀❀❀

۵۲۔ بَابُ : مَا جَآءَ فِي الْعَمَلِ فِي أَيَّامِ الْعَشْرِ

عشرۂ ذوالحجہ میں نیک اعمال کرنے کے بیان میں

(۷۵۷) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : ((مَا مِنْ أَيَّامٍ الْعَمَلُ الصَّالِحُ فِيهِنَّ أَحَبُّ إِلَى اللّٰهِ مِنْ هٰذِهِ الْأَيَّامِ الْعَشْرِ)) ، فَقَالُوْا : يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! وَلَا الْجِهَادُ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ ؟ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : ((وَلَا الْجِهَادُ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ، إِلَّا رَجُلٌ خَرَجَ بِنَفْسِهِ وَ مَالِهِ ، فَلَمْ يَرْجِعْ مِنْ ذٰلِكَ بِشَيْءٍ)).

(صحیح) الارواء (۹۵۳) الروض (۴۵۵ ' ۴۵۶) صحیح ابی داؤد (۲۱۰۷)

ترجمہ: روایت ہے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہا فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کسی دنوں میں نیک عمل اللہ کو ایسے پیارے نہیں جیسے ذی الحجہ کے عشرہ اول میں پیارے ہیں۔ سو عرض کیا یا رسول اللہ! اور جہاد بھی اللہ کی راہ میں یعنی اگر جہاد بھی ان دنوں میں کرے تو ایسا پیارا نہ ہوگا جیسے عشرہ ذی الحجہ کے عمل پیارے ہیں تو فرمایا رسول اللہ ﷺ نے جہاد بھی نہیں مگر ایسا جہاد کہ نکلے آدمی اپنی جان و مال سے اور کچھ لے کر نہ پھرے یعنی سب اللہ کی راہ میں خرچ کر دے۔

فائدہ : اس باب میں ابن عمر اور ابی ہریرہ اور عبداللہ بن عمر اور جابر رضی اللہ عنہم سے روایت ہے کہا ابوعیسیٰ نے حدیث ابن عباس رضی اللہ عنہما کی حسن ہے غریب ہے صحیح ہے۔

❀❀❀❀

(۷۵۸) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ : ((مَا مِنْ أَيَّامٍ أَحَبُّ إِلَى اللّٰهِ أَنْ يُتَعَبَّدَ لَهُ فِيهَا مِنْ عَشْرِ ذِي الْحِجَّةِ ، يَعْدِلُ صِيَامُ كُلِّ يَوْمٍ مِنْهَا بِصِيَامِ سَنَةٍ ، وَ قِيَامُ كُلِّ لَيْلَةٍ مِنْهَا بِقِيَامِ لَيْلَةِ الْقَدْرِ)). (ضعیف المشکاۃ (۱۴۷۱) التعلیق الرغیب (۲/۱۲۵) الضعیفة (۵۱۴۲) اس میں نھاس راوی ضعیف ہے۔ تقریب (۷۱۹۷)

ترجمہ: روایت ہے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ کوئی دن دنوں میں سے پیارا نہیں ہے اللہ تعالیٰ کی طرف کہ عبادت کی جائے اس کی اس میں عشرہ ذی الحجہ سے زیادہ برابر ہوتا ہے روزہ ہر دن کا اس کے دنوں سے ساتھ ایک سال کے اور قیام ہر رات کا برابر قیام لیلۃ القدر کے۔

فائدہ: کہا ابوعیسیٰ نے یہ حدیث غریب ہے نہیں جانتے ہم اس کو مگر روایت سے ابن مسعود واصل کے کہ وہ روایت کرتے ہیں نہاس سے اور پوچھا میں نے محمد سے اس حدیث سے تو نہ پہچانا اس کو اس طرح مگر اسی سند سے اور کہا مروی ہے یہ قتادہ رضی اللہ عنہ سے وہ روایت کرتے ہیں سعید بن مسیّب سے وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مرسلاً کچھ اس میں کا مضمون۔

۵۳۔ بَابُ : مَا جَآءَ فِي صِيَامِ سِتَّةِ أَيَّامٍ مِنْ شَوَّالٍ

شوال کے چھ روزے رکھنے کے بیان میں

(۷۵۹) عَنْ أَبِي أَيُّوبَ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ : ((مَنْ صَامَ رَمَضَانَ ثُمَّ أَتْبَعَهُ سِتًّا مِّنْ شَوَّالٍ ؛ فَذٰلِكَ صِيَامُ الدَّهْرِ)). (حسن صحیح) الارواء (۹۵۰) الروض (۹۱۱) صحیح ابی داؤد (۲۱۰۲)

ترجمہ: روایت ہے ابوایوب رضی اللہ عنہ سے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جس نے روزے رکھے رمضان کے پھر بعد اس کے چھ روزے شوال کے تو یہ پورے سال کے روزے ہیں یعنی باعتبار ثواب کے۔

فائدہ: اس باب میں جابر رضی اللہ عنہ اور ابوہریرہ رضی اللہ عنہ اور ثوبان رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے۔ کہا ابوعیسیٰ نے حدیث ابوایوب کی حسن ہے صحیح ہے اور مستحب کہا ہے ایک گروہ نے ان چھ روزوں کو شوال کے اس حدیث کے سبب سے اور ابن مبارک نے کہا وہ حسن ہے جیسے ہر مہینے میں تین روزے اور ابن مبارک نے کہا مروی ہے بعض روایتوں میں کہ ان روزوں کو رمضان کے ساتھ ملا کر رکھے یعنی عید کے بعد پے در پے رکھ لے۔ اور اختیار کیا ہے ابن مبارک نے کہ چھ روزے مہینے کے سرے پر ہوں اور یہ بھی مروی ہے ان سے کہ اگر اس مہینے میں متفرق رکھ لے تو بھی جائز ہے۔ کہا ابوعیسیٰ نے اور روایت کی یہ حدیث عبدالعزیز بن محمد نے انہوں نے صفوان بن سلیم سے اور سعد بن سعید سے انہوں نے عمر بن ثابت سے انہوں نے ابوایوب رضی اللہ عنہ سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اور روایت کی شعبہ نے ورقاء بن عمر سے انہوں نے سعد بن سعید سے یہی حدیث اور سعد بن سعید وہ بھائی ہیں یحییٰ بن سعید انصاری کے اور بعض اہل حدیث نے سعد بن سعید میں گفتگو کی ہے ان کے قلت حافظہ کے سبب سے۔

۵۴۔ بَابُ : مَا جَآءَ فِي صَوْمِ ثَلٰثَةِ أَيَّامٍ مِّنْ كُلِّ شَهْرٍ

ہر مہینے تین روزے رکھنے کے بیان میں

(۷۶۰) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالَ : عَهِدَ إِلَيَّ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ثَلَاثَةً : أَنْ لَا أَنَامَ إِلَّا عَلٰى وِتْرٍ ، وَصَوْمَ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ

مِنْ كُلِّ شَهْرٍ، وَ أَنْ أُصَلِّيَ الضُّحٰى. (صحيح) (الارواء : ٩٤٦) صحيح ابی داؤد (١٢٨٦)

ترجمہ: روایت ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہا انہوں نے اقرار لیا مجھ سے رسول اللہ ﷺ نے تین باتوں کا ایک یہ کہ نہ سوؤں میں بغیر وتر کے دوسرے روزہ رکھوں ہر مہینے میں تین دن تیسرے یہ کہ نماز پڑھا کروں چاشت کی۔

❀❀❀❀

(٧٦١) عَنْ مُوسَى بْنِ طَلْحَةَ، قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا ذَرٍّ يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((يَا أَبَا ذَرٍّ! إِذَا صُمْتَ مِنَ الشَّهْرِ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ، فَصُمْ ثَلَاثَ عَشْرَةَ وَأَرْبَعَ عَشْرَةَ وَ خَمْسَ عَشْرَةَ)).

(حسن صحيح) (الارواء : ٩٤٧، المشكاة : ٢٠٥٧، التحقيق الثانى)

ترجمہ: روایت ہے موسیٰ بن طلحہ سے کہا انہوں نے سنا میں نے ابوذر رضی اللہ عنہ سے کہتے تھے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے ابوذر! جب روزے رکھے تو مہینے میں تین دن تو روزہ رکھ تیرھویں چودھویں اور پندرھویں تاریخ میں۔

فائدہ: اس باب میں ابوقتادہ اور عبداللہ بن عمرو اور قرہ بن ایاس مزنی اور عبداللہ بن مسعود اور ابوعقرب اور ابن عباس اور عائشہ اور قتادہ بن ملحان اور عثمان بن ابی العاص اور جریر رضوان اللہ علیہم اجمعین سے روایت ہے۔ کہا ابوعیسیٰ نے حدیث ابوذر کی حسن ہے۔ اور بعض روایتوں میں وارد ہوا ہے کہ جس نے تین روزے رکھے ہر مہینے میں تو اس نے سال بھر کے روزے رکھے۔

❀❀❀❀

(٧٦٢) عَنْ أَبِي ذَرٍّ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((مَنْ صَامَ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ؛ فَذٰلِكَ صِيَامُ الدَّهْرِ)) فَأَنْزَلَ اللهُ عَزَّوَجَلَّ تَصْدِيقَ ذٰلِكَ فِي كِتَابِهِ: ﴿مَنْ جَآءَ بِالْحَسَنَةِ فَلَهُ عَشْرُ أَمْثَالِهَا﴾ .[الانعام : ١٦٠]، اَلْيَوْمُ بِعَشَرَةِ أَيَّامٍ. (صحيح عند الالبانی) الارواء (٩٤٧) قال بعض الناس اسناده ضعیف۔

ترجمہ: روایت ہے ابوذر رضی اللہ عنہ سے کہا فرمایا رسول اللہ ﷺ نے جو روزے رکھے ہر مہینے میں تین دن تو یہی سال بھر کے روزے ہیں، سو اتاری اللہ تعالیٰ نے اس کی تصدیق اپنی مبارک کتاب میں: [مَنْ جَاءَ بِالْحَسَنَةِ فَلَهُ عَشْرُ أَمْثَالِهَا]: یعنی جو ایک نیکی کرے تو دس نیکیوں کا ثواب پائے تو ہر دن برابر ہے دس دن کے یعنی تین دن برابر ہوئے ایک مہینے کے۔

فائدہ: کہا ابوعیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے کہا ابوعیسیٰ نے اور روایت کی یہ حدیث شعبہ نے ابوشمر اور ابوالتیاح سے ان دونوں نے عثمان سے اور کہا روایت ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے۔

(٧٦٣) عَنْ يَزِيدَ الرِّشْكِ، قَالَ: سَمِعْتُ مُعَاذَةَ قَالَتْ: قُلْتُ لِعَائِشَةَ: أَكَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يَصُومُ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ؟ قَالَتْ: نَعَمْ، قُلْتُ: مِنْ أَيِّهِ كَانَ يَصُومُ؟ قَالَتْ: كَانَ لَا يُبَالِي مِنْ أَيِّهِ صَامَ. (صحيح)

ترجمہ: روایت ہے شریزید رشک سے کہا سنا میں نے معاذہ سے کہا معاذہ نے پوچھا میں نے امّ المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے کیا رسول

اللہ ﷺ تین روزے رکھا کرتے تھے ہر مہینے میں فرمایا انہوں نے ہاں کہا میں نے کون سی تاریخوں میں فرمایا انہوں نے کچھ پرواہ نہ رکھتے تھے یعنی جب چاہتے رکھ لیتے۔

فائدہ: کہا ابوعیسیٰ نے یہ حدیث حسن اور صحیح ہے اور یزید رشک [1] وہ یزید ضبعی ہیں اور وہ یزید قاسم اور قسام ہیں اور رشک قسام کو کہتے ہیں بصری زبان میں۔

۵۵۔ بَابُ : مَا جَاءَ فِي فَضْلِ الصَّوْمِ

روزے کی فضیلت کے بیان میں

(٧٦٤) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ : ((إِنَّ رَبَّكُمْ يَقُولُ : كُلُّ حَسَنَةٍ بِعَشْرِ أَمْثَالِهَا إِلٰى سَبْعِمِائَةِ ضِعْفٍ، وَالصَّوْمُ لِي وَأَنَا أَجْزِي بِهِ، الصَّوْمُ جُنَّةٌ مِنَ النَّارِ ، وَلَخُلُوفُ فَمِ الصَّائِمِ أَطْيَبُ عِنْدَ اللّٰهِ مِنْ رِيحِ الْمِسْكِ ، وَ إِنْ جَهِلَ عَلٰى أَحَدِكُمْ جَاهِلٌ وَهُوَ صَائِمٌ ، فَلْيَقُلْ : إِنِّي صَائِمٌ)). (صحيح) (التعليق الرغيب : ٢/٥٧، ٥٨۔ صحيح ابى داؤد : ٢٠٤٦)

ترجمہ: روایت ہے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہا فرمایا رسول اللہ ﷺ نے بے شک تمہارا رب فرماتا ہے کہ ہر نیکی دس گنے ہے یعنی ثواب میں سات سو درجوں تک اور روزہ میرے ہی واسطے ہے اور میں خود اس کا بدلہ دوں گا اور روزہ سپر ہے دوزخ سے یعنی دوزخ کی آگ سے بچنے کو اور خوشبو روزہ دار کے منہ کی مشک سے زیادہ اچھی ہے اللہ تعالیٰ کے نزدیک اور اگر کوئی تم میں سے جہالت سے جھگڑا نکالے اور یہ روزے سے ہو تو کہہ دے میں روزے سے ہوں۔

فائدہ: اس باب میں معاذ بن جبل اور سہل بن سعد اور کعب بن عجرہ اور سلامہ بن قیصر اور بشیر بن خصاصیہ سے روایت ہے اور نام ان کا بشیر زحم ہے بیٹے ہیں معبد کے اور خصاصیہ ان کی ماں ہے کہا ابوعیسیٰ نے حدیث ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی حسن ہے غریب ہے اس سند سے۔

❀❀❀❀

(٧٦٥) عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ : ((إِنَّ فِي الْجَنَّةِ بَابٌ يُدْعَى الرَّيَّانُ يُدْعٰى لَهُ الصَّائِمُونَ ، فَمَنْ كَانَ مِنَ الصَّائِمِينَ ، دَخَلَهُ ، وَ مَنْ دَخَلَهُ ، لَمْ يَظْمَأْ أَبَدًا)). (صحيح) صحيح الترغيب (٩٦٩)

ترجمہ: روایت ہے سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا نبی ﷺ نے جنت کا ایک دروازہ ہے اس کو ریان کہتے ہیں بلائے جائیں

---

[1] یزید کا لقب رشک ہے ابوحاتم رازی نے کہا کہ وہ بڑے غیور اور صاحب رشک تھے اس لیے ان کا لقب یہی ہو گیا اور قسام اور رشک کے معنی ایک ہی ہیں یعنی تقسیم کرنے والا اور کہتے ہیں قسمت اراضی میں ان کو بڑا دخل تھا اس لیے انہیں قسام کہتے تھے اور بعض نے کہا کہ رشک وہ ہے جس کی داڑھی بہت بڑی ہو چنانچہ ریش مبارک ان کی بڑی تھی کہ ایک دفعہ ایک گھر میں گھس گیا اور تین دن رہا اور ان کو خبر نہ ہوئی۔ واللہ اعلم۔

گے اس میں سے روزہ دار سو جو روزہ دار ہوگا وہ اس سے داخل ہوگا جنت میں اور جو اس دروازہ کے اندر گیا پھر کبھی پیاسا نہ ہوگا۔

فائدہ : کہا ابوعیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے۔

❁❁❁❁

(٧٦٦) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : ((لِلصَّائِمِ فَرْحَتَانِ : فَرْحَةٌ حِيْنَ يُفْطِرُ ، وَ فَرْحَةٌ حِيْنَ يَلْقٰى رَبَّهُ)). (صحيح) صحيح الترغيب (٩٦٨)

ترجمہ: روایت ہے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہا فرمایا رسول اللہ ﷺ نے: روزہ دار کو دو خوشیاں ہیں ایک جب افطار کرتا ہے دوسرے جب اپنے پروردگار سے ملے گا۔

فائدہ : کہا ابوعیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

٥٦۔ بَابُ : مَا جَآءَ فِيْ صَوْمِ الدَّهْرِ

ہمیشہ روزہ رکھنے کے بیان میں

(٧٦٧) عَنْ أَبِيْ قَتَادَةَ ، قَالَ : قِيْلَ : يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ، كَيْفَ بِمَنْ صَامَ الدَّهْرَ ؟ قَالَ : ((لَا صَامَ وَلَا أَفْطَرَ)) ، أَوْ ((لَمْ يَصُمْ وَلَمْ يُفْطِرْ)). (صحيح) (الارواء : ٩٠٢)

ترجمہ: روایت ہے ابوقتادہ رضی اللہ عنہ سے کہا پوچھا کسی نے یارسول اللہ ﷺ کیسا ہے اگر کوئی ہمیشہ روزہ رکھے؟ تو فرمایا آپ ﷺ نے: نہ روزہ رکھا اس نے اور نہ افطار کیا یعنی روزہ کا ثواب نہ پایا اور افطار کا مزہ نہ اٹھایا راوی کو شک ہے کہ لَا صَامَ وَلَا أَفْطَرَ فرمایا یا لَمْ يَصُمْ وَلَمْ يُفْطِرْ معنی دونوں کے ایک ہیں۔

فائدہ : اس باب میں عبداللہ بن عمر اور عبداللہ بن الشخیر اور عمران بن حصین اور ابوموسیٰ رضی اللہ عنھم سے روایت ہے کہا ابوعیسیٰ نے حدیث ابوقتادہ رضی اللہ عنہ کی حسن ہے اور مکروہ ہے ایک قوم اہل علم سے ہمیشہ روزہ رکھنے کو اور کہا صوم دہر وہی ہے کہ یوم فطر اور یوم اضحیٰ اور ایام تشریق میں بھی روزے رکھے اور اگر ان دنوں میں افطار کرے اور روزہ نہ رکھے تو مکروہ نہیں۔ اور اس کو صوم دہر نہ کہیں گے ایسا ہی مروی ہے مالک بن انس سے اور یہی قول ہے شافعی کا اور احمد کا اور اسحاق بھی یہی کچھ کہتے ہیں سوا ان پانچ دنوں کے جو مذکور ہوئے افطار کرنا واجب نہیں کہ ان میں رسول اللہ ﷺ نے روزہ رکھنے کو منع فرمایا ہے۔

❁❁❁❁

۵۷۔ بَابُ : مَا جَآءَ فِي سَرْدِ الصَّوْمِ

پے درپے روزہ رکھنے کے بیان میں

(۷۶۸) عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ شَقِيْقٍ ، قَالَ : سَأَلْتُ عَائِشَةَ عَنْ صِيَامِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَتْ : كَانَ يَصُوْمُ حَتّٰى نَقُوْلَ قَدْ صَامَ ، وَ يُفْطِرُ حَتّٰى نَقُوْلَ قَدْ أَفْطَرَ، قَالَتْ : وَمَا صَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ شَهْرًا كَامِلًا إِلَّا رَمَضَانَ.

(صحيح) التعليق الرغيب (۲/۸۰) صحيح ابی داؤد (۲۱۰۳)

ترجمہ: روایت ہے عبداللہ بن شقیق سے کہا پوچھا میں نے امّ المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے رسول اللہ ﷺ کے روزے کو سو فرمایا انہوں نے آپ ﷺ روزے رکھتے تھے یہاں تک کہ ہم کہتے خوب روزے رکھے رسول اللہ ﷺ نے پھر روزہ موقوف کرتے یہاں تک کہ ہم کہتے ہیں بہت دنوں سے روزے نہ رکھے رسول اللہ ﷺ نے اور کبھی آپ ﷺ نے کسی پورے مہینے کے روزے نہ رکھے مگر رمضان کے۔

فائدہ : اس باب میں انس رضی اللہ عنہ اور ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بھی روایت ہے کہا ابوعیسیٰ نے حدیث امّ المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا کی حسن ہے صحیح ہے۔

❀❀❀❀

(۷۶۹) عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ: أَنَّهُ سُئِلَ عَنْ صَوْمِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ : كَانَ يَصُوْمُ مِنَ الشَّهْرِ حَتّٰى يُرٰى أَنَّهُ لَا يُرِيْدُ أَنْ يُفْطِرَ مِنْهُ، وَ يُفْطِرُ حَتّٰى يُرٰى أَنَّهُ لَا يُرِيْدُ أَنْ يَصُوْمَ مِنْهُ شَيْئًا، فَكُنْتُ لَا تَشَآءُ أَنْ تَرَاهُ مِنَ اللَّيْلِ مُصَلِّيًا إِلَّا رَأَيْتَهُ مُصَلِّيًا ، وَلَا نَائِمًا إِلَّا رَأَيْتَهُ نَائِمًا. (صحيح)

ترجمہ: روایت ہے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے کہ پوچھا ان سے کسی نے روزے کو رسول اللہ ﷺ کے تو کہا انہوں نے روزے رکھتے تھے آپ ﷺ مہینے میں ایسے کہ معلوم ہوتا تھا کہ اب کبھی افطار نہ کریں گے اور افطار کرتے تھے کہ معلوم ہوتا تھا کہ آپ ﷺ کبھی روزہ نہ رکھیں گے اس مہینے میں اور تو جب چاہتا ان کو کہ دیکھے رات کو نماز پڑھتے تو دیکھ لیتا نماز پڑھتے اور جب چاہتا کہ دیکھے ان کو سوتے ہوئے تو دیکھ لیتا سوتے ہوئے یعنی ہر مہینے میں روزہ بھی رکھتے افطار بھی کرتے ہر رات میں نماز بھی پڑھتے اور آرام بھی کرتے۔

فائدہ : کہا ابوعیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

(۷۷۰) عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو ، قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : ((أَفْضَلُ الصَّوْمِ صَوْمُ أَخِي دَاوٗدَ ، كَانَ يَصُوْمُ يَوْمًا وَ يُفْطِرُ يَوْمًا، وَلَا يَفِرُّ إِذَا لَاقٰى)). (صحيح) متفق عليه

ترجمہ: روایت ہے عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے کہا فرمایا رسول اللہ ﷺ نے سب سے افضل روزے میرے بھائی داؤد علیہ السلام کے ہیں کہ روزہ رکھتے ایک دن اور افطار کرتے ایک دن اور کبھی منہ نہ موڑتے جب دشمن سے مقابل ہوتے۔

فائدہ: کہا ابوعیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور ابو العباس شاعر اعمٰی ہیں اور نام ان کا سائب بن فروخ ہے اور کہا بعض علماء نے کہ افضل روزہ یہی ہے کہ ایک دن روزہ رہے اور ایک دن افطار کرے اور کہتے ہیں یہ سب روزوں سے مشکل بھی ہے۔

❀❀❀❀

۵۸۔ بَابُ : مَا جَآءَ فِي كَرَاهِيَةِ الصَّوْمِ يَوْمَ الْفِطْرِ وَ يَوْمَ النَّحْرِ

عید الفطر اور عید الاضحیٰ کے دن روزہ رکھنے کی کراہت کے بیان میں

(۷۷۱) عَنْ أَبِي عُبَيْدٍ مَوْلَى عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ ، قَالَ : شَهِدْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ فِي يَوْمِ النَّحْرِ ، بَدَأَ بِالصَّلَاةِ قَبْلَ الْخُطْبَةِ ، ثُمَّ قَالَ : سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَنْهٰى عَنْ صَوْمِ هٰذَيْنِ الْيَوْمَيْنِ ، أَمَّا يَوْمُ الْفِطْرِ فَفِطْرُكُمْ مِنْ صَوْمِكُمْ وَ عِيْدٌ لِلْمُسْلِمِيْنَ ، وَأَمَّا يَوْمُ الْأَضْحٰى ، فَكُلُوْا مِنْ لَحْمِ نُسُكِكُمْ.

(صحیح) الارواء (۴/۱۲۷، ۱۲۸) صحیح ابی داؤد (۲۰۸۷)

ترجمہ: روایت ہے ابی عبید سے جو مولیٰ ہیں عبدالرحمٰن بن عوف کے کہا حاضر ہوا میں عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے پاس عید الاضحیٰ کے دن تو شروع کی نماز خطبے سے پہلے پھر فرمانے لگے یعنی بعد نماز کے سنا ہے میں نے رسول اللہ ﷺ سے منع کرتے تھے اس دو دن کے روزوں کو روز فطر کو اس لیے منع کرتے تھے کہ وہ تو روزہ کھولنے کا دن ہے اور عید مسلمانوں کی اور عید اضحیٰ میں اس لیے کہ اس دن تم کھاؤ گوشت اپنی قربانیوں کا۔

فائدہ: کہا ابوعیسیٰ نے یہ حدیث صحیح ہے اور ابوعبید جو مولیٰ ہیں عبدالرحمٰن بن عوف کے ان کا نام سعد ہے اور ان کو مولیٰ عبدالرحمٰن بن ازہر بھی کہتے ہیں اور عبدالرحمٰن بن ازہر وہ عبدالرحمٰن بن عوف کے چچا کے بیٹے ہیں۔

❀❀❀❀

(۷۷۲) عَنْ أَبِي سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ ، قَالَ : نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَنْ صِيَامَيْنِ : صِيَامِ يَوْمِ الْأَضْحٰى ، وَ يَوْمِ الْفِطْرِ.

(صحیح) الارواء (۹۶۲) الروض (۶۴۳) صحیح ابی داؤد (۲۰۸۸)

ترجمہ: روایت ہے ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے کہا انہوں نے منع فرمایا رسول اللہ ﷺ نے دو دن روزہ رکھنے سے: ایک عید الاضحیٰ اور دوسرے عید فطر کے دن۔

فائدہ: اس باب میں عمر رضی اللہ عنہ اور عائشہ رضی اللہ عنہا اور علی رضی اللہ عنہ اور ابوہریرہ رضی اللہ عنہ اور عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ اور انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ کہا ابوعیسیٰ نے حدیث ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کی حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے نزدیک علماء کے۔ کہا ابوعیسیٰ نے اور عمرو بن یحییٰ وہ بیٹے

ہیں عمارہ بن ابی الحسن مازنی مدینی کے اور وہ ثقہ ہیں ان سے روایت کی سفیان ثوری اور شعبہ اور مالک بن انس نے۔

❀❀❀❀

٥٩۔ بَابُ : مَا جَآءَ فِيْ كَرَاهِيَةِ صَوْمِ أَيَّامِ التَّشْرِيْقِ

اس بیان میں کہ ایام تشریق میں روزہ رکھنا حرام ہے

(٧٧٣) عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ ، قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : ((يَوْمُ عَرَفَةَ وَ يَوْمُ النَّحْرِ ، وَأَيَّامُ التَّشْرِيْقِ عِيْدُنَا ، أَهْلَ الْإِسْلَامِ ، وَهِيَ أَيَّامُ أَكْلٍ وَ شُرْبٍ)). (صحیح) (الارواء : ٤/ ١٣٠) صحیح ابی داؤد (٢٠٩٠)

ترجمہ: روایت ہے عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے کہا فرمایا رسول اللہ ﷺ نے عرفے کے دن اور عید قربان کا دن اور تشریق کے دن یعنی شہر ذی الحجہ کی گیارھویں بارھویں تیرھویں تاریخ عید ہے ہم اہل اسلام کی اور دن ہیں کھانے پینے کے۔

فائدہ: اس باب میں علی اور سعد اور ابو ہریرہ اور جابر اور نبیشہ اور بشیر بن سحیم اور عبداللہ بن حذافہ اور انس اور حمزہ بن عمرو اسلمی اور کعب بن مالک اور عائشہ اور عمرو بن عاص اور عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہم سے روایت ہے۔ کہا ابوعیسیٰ نے عقبہ بن عامر کی حدیث حسن صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے علماء کا کہ مکروہ کہتے ہیں ایام تشریق کے روزوں کو اور ایک قوم نے صحابہ سے اور سوا اس کے رخصت دی ہے متمتع کے لیے کہ جب قربانی نہ پائے اور ذی الحجہ کے عشرہ اول میں بھی روزے نہ رکھے ہوں روزے رکھ لے ایام تشریق میں اور یہی کہتے ہیں مالک بن انس اور شافعی اور احمد اور اسحاق۔ کہا ابوعیسیٰ نے اس روایت میں جو موسیٰ مذکور ہیں ان کو اہل عراق موسیٰ بن علی بن رباح کہتے ہیں اور اہل مصر موسیٰ بن عُلی کہتے ہیں اور کہا یعنی مؤلف رحمہ اللہ نے سنا میں نے قتیبہ سے کہتے تھے سنا میں نے لیث بن سعد سے کہتے تھے کہ موسیٰ بن عُلی نے کہا میں کبھی معاف نہ کروں گا اس کو جو تصغیر سے کہے میرے باپ کے نام کو یعنی موسیٰ بن علی بضم عین وفتح لام کہے۔

❀❀❀❀

٦٠۔ بَابُ : مَا جَآءَ فِيْ كَرَاهِيَةِ الْحِجَامَةِ لِلصَّائِمِ

اس بیان میں کہ روزہ دار کے لیے پچھنے لگانا مکروہ ہے

(٧٧٤) عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيْجٍ ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ : ((أَفْطَرَ الْحَاجِمُ وَالْمَحْجُوْمُ)). (صحیح) تخریج حقیقة الصیام (٧٣۔٧٥) الارواء (٤/ ٦٥)

ترجمہ: روایت ہے رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا نبی ﷺ نے روزہ کھل گیا پچھنے لگانے والے کا اور جس نے پچھنے لگوائے۔

فائدہ: اس باب میں سعد اور علی اور شداد بن اوس اور ثوبان اور اسامہ بن زید سے اور عائشہ اور معقل بن یسار کہ جن کو معقل بن سنان نے بھی کہتے ہیں اور ابو ہریرہ اور ابن عباس اور ابو موسیٰ اور بلال رضی اللہ عنہم سے روایت ہے کہا ابو عیسیٰ نے رافع بن خدیج کی حدیث حسن ہے صحیح ہے اور مذکور ہے کہ احمد بن حنبل نے کہا زیادہ صحیح اس باب میں رافع بن خدیج کی حدیث ہے اور مذکور ہے علی بن عبداللہ سے کہ انہوں نے کہا کہ سب سے زیادہ صحیح اس باب میں ثوبان اور شداد بن اوس کی حدیث ہے اس لیے کہ یحییٰ بن کثیر نے روایت کی ہیں دونوں حدیثیں ابو قلابہ سے ایک حدیث ثوبان کی اور دوسری شداد بن اوس کی اور مکروہ کہا ہے ایک قوم نے علمائے صحابہ وغیرہم سے پچھنے لگانے روزہ دار کو یہاں تک کہ بعض صحابیوں نے ایام صیام میں رات کو پچھنے لگائے ہیں انہی میں ہیں ابو موسیٰ اشعری اور ابن عمر رضی اللہ عنہم اور یہی کہتے ہیں ابن مبارک کہا ابو عیسیٰ نے سنا میں نے اسحاق بن منصور سے کہتے تھے کہا عبدالرحمٰن بن مہدی نے جس نے پچھنے لگائے روزے میں اس پر قضا واجب ہے کہا اسحٰق بن منصور نے ایسا ہی کہا احمد بن حنبل اور اسحاق بن ابراہیم نے۔ کہا ابو عیسیٰ نے خبر دی مجھ کو حسن بن محمد زعفرانی نے کہا شافعی نے مروی ہے نبی ﷺ سے کہ آپ ﷺ نے پچھنے لگائے روزے میں اور مروی ہے نبی ﷺ سے یہ بھی کہ آپ ﷺ نے فرمایا أَفْطَرَ الْحَاجِمُ وَالْمَحْجُومُ یعنی روزہ کھول ڈالا پچھنے والے نے اور جس نے لگوائے انتھی۔ سو میں نہیں جانتا ان دونوں حدیثوں میں سے کون ثابت ہے اگر پرہیز کرے آدمی پچھنے لگانے سے روزے میں تو بہت بہتر ہے میرے نزدیک اور اگر کسی نے پچھنے لگائے تو اس کا روزہ بھی نہیں جاتا۔ کہا ابو عیسیٰ نے یہی قول تھا شافعی کا بغداد میں مگر مصر میں رجوع کیا انہوں نے پچھنوں کے جواز کی طرف کہا اس میں کچھ مضائقہ نہیں اور سند لائے اس کو کہ نبی ﷺ نے پچھنے لگائے حجۃ الوداع میں روزے کی حالت میں اور حالت احرام میں۔

٦١۔ بَابُ : مَا جَآءَ مِنَ الرُّخْصَةِ فِي ذٰلِكَ

روزے دار کے لیے پچھنے لگانے کی اجازت کے بیان میں

(٧٧٥) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ : اِحْتَجَمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَهُوَ مُحْرِمٌ صَائِمٌ. (صحيح، بلفظ "و احتجم وهو صائم") تخريج حقيقة الصيام (٦٧-٦٨) الارواء (٩٣٢) ضعيف أبي داود (٤٠٨) صحيح ابي داؤد (٢٠٥٤)

ترجمہ: روایت ہے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہ پچھنے لگائے رسول اللہ ﷺ نے اور وہ روزے سے تھے۔

فائدہ : کہا ابو عیسیٰ رحمہ اللہ نے یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اسی سند سے۔

❀❀❀❀

(٧٧٦) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ اِحْتَجَمَ فِيْمَا بَيْنَ مَكَّةَ وَالْمَدِيْنَةِ وَهُوَ مُحْرِمٌ صَائِمٌ. (صحيح عند الالبانى)

بعض محققین کہتے ہیں اس کی سند یزید بن ابی زیاد کی وجہ سے ضعیف ہے البتہ "مکہ مدینہ کے درمیان" کے الفاظ کے علاوہ بقیہ

حدیث شواہد کے ساتھ صحیح ہے۔

ترجمہ: روایت ہے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہ پچھنے لگائے نبی ﷺ نے مکے اور مدینے کے بیچ میں اور وہ احرام باندھے ہوئے روزے سے تھے۔

فائدہ: اس باب میں ابوسعید اور جابر اور انس رضی اللہ عنہم سے روایت کہا ابوعیسیٰ نے ابن عباس رضی اللہ عنہما کی حدیث حسن ہے صحیح ہے اور گئے ہیں بعض علمائے صحابہ وغیرہم اس حدیث کی طرف کہ پچھنے لگانے میں روزہ دار کے کچھ مضائقہ نہیں اور یہی قول ہے سفیان ثوری اور مالک بن انس اور شافعی کا۔

❀❀❀❀

(٧٧٧) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ : أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ اِحْتَجَمَ وَهُوَ صَائِمٌ. (منكر بهذا اللفظ)

ترجمہ: ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے روزے کی حالت میں پچھنے لگائے۔

٦٢ـ بَابُ : مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ الْوِصَالِ لِلصَّائِمِ

روزہ دار کے لیے وصال کی کراہت کے بیان میں

(٧٧٨) عَنْ أَنَسٍ ، قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : ((لَا تُوَاصِلُوْا)) قَالُوْا : فَإِنَّكَ تُوَاصِلُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، قَالَ : ((إِنِّي لَسْتُ كَأَحَدِكُمْ ، إِنَّ رَبِّي يُطْعِمُنِي وَ يَسْقِيْنِي)). (صحيح)

ترجمہ: روایت ہے انس رضی اللہ عنہ سے کہا فرمایا رسول اللہ ﷺ نے روزہ پر روزہ اس طرح نہ رکھو کہ بیچ میں کچھ نہ کھاؤ عرض کیا انہوں نے آپ تو ایسا ہی کرتے ہیں یارسول اللہ! فرمایا آپ ﷺ نے: میں تمہاری مانند نہیں میرا رب تو مجھے کھلاتا ہے اور پلاتا ہے۔

فائدہ: اس باب میں علی اور ابوہریرہ اور عائشہ اور ابن عمر اور جابر اور ابوسعید اور بشیر بن خصاصیہ رضی اللہ عنہم سے روایت ہے۔ کہا ابوعیسیٰ نے حدیث انس رضی اللہ عنہ کی حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے بعض علماء کا کہتے ہیں کہ مکروہ ہے وصال روزے میں اور مروی ہے عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما سے کہ وہ وصال کرتے تھے اور بیچ میں افطار نہیں کرتے تھے۔

٦٣ـ بَابُ : مَا جَاءَ فِي الْجُنُبِ يُدْرِكُهُ الْفَجْرُ وَهُوَ يُرِيْدُ الصَّوْمَ

اس بیان میں کہ جنبی کو صبح ہو جائے اور وہ روزہ کی نیت سے ہو

(٧٧٩) عَنْ عَائِشَةَ ، وَأُمِّ سَلَمَةَ ، زَوْجَا النَّبِيِّ ﷺ ؛ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يُدْرِكُهُ الْفَجْرُ ، وَهُوَ جُنُبٌ مِّنْ أَهْلِهِ ، ثُمَّ يَغْتَسِلُ فَيَصُوْمُ . (صحيح) الارواء (٧٩٣، ٧٩٤)

ترجمہ: روایت ہے امّ المؤمنین عائشہ اور ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے جو بیبیاں ہیں نبی ﷺ کی کہ نبی ﷺ کو صبح ہو جایا کرتی تھی اور آپ ﷺ کو حاجت غسل کی ہوتی تھی اپنی بیبیوں کے صحبت کرنے سے پھر نہاتے تھے اور روزہ رکھتے تھے۔

فائدہ: کہا ابوعیسیٰ نے حدیث عائشہ رضی اللہ عنہا اور ام سلمہ رضی اللہ عنہا کی حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے اکثر علمائے صحابہ وغیرہم کا اور یہی قول ہے سفیان اور شافعی اور احمد اور اسحاق کا اور بعض لوگ تابعین سے کہتے ہیں اگر حالت جنابت میں صبح ہو جائے تو روزہ قضا کرے اور پہلا قول صحیح ہے۔

۶۴۔ بَابُ: مَا جَآءَ فِي إِجَابَةِ الصَّائِمِ الدَّعْوَةَ

روزہ دار کے دعوت قبول کرنے کے بیان میں

(۷۸۰) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ : ((إِذَا دُعِيَ أَحَدُكُمْ إِلَى طَعَامٍ فَلْيُجِبْ ، فَإِنْ كَانَ صَائِمًا فَلْيُصَلِّ)) يَعْنِي الدُّعَآءَ. (صحيح) الصحيحة (٣٤٧) ابن ماجه (١٧٥١)

ترجمہ: روایت ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ نبی ﷺ نے فرمایا جب بلایا جائے کوئی کھانے کے لیے تو قبول کرے پھر اگر روزہ سے ہو تو دعا کرے آپ ﷺ نے فلیصل کہا معنی اس کے دعا کرے۔

(۷۸۱) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ : ((إِذَا دُعِيَ أَحَدُكُمْ وَهُوَ صَائِمٌ ، فَلْيَقُلْ : إِنِّي صَائِمٌ)).
(صحيح) [المصدر نفسه]

ترجمہ: [روا]یت ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا نبی ﷺ نے جب دعوت ہو کسی کی اور وہ روزے سے ہو تو بول دے کہ میں روزے سے ہوں۔

فائدہ: کہا ابوعیسیٰ نے دونوں حدیثیں اس باب میں جو ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہیں حسن ہیں صحیح ہیں۔

۶۵۔ بَابُ : مَا جَآءَ فِي كَرَاهِيَةِ صَوْمِ الْمَرْأَةِ إِلَّا بِإِذْنِ زَوْجِهَا

اس بیان میں کہ عورت کا شوہر کی اجازت کے بغیر نفلی روزہ رکھنا مکروہ ہے

(۷۸۲) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ : ((لَا تَصُومُ الْمَرْأَةُ وَ زَوْجُهَا شَاهِدٌ يَوْمًا مِّنْ غَيْرِ شَهْرِ رَمَضَانَ إِلَّا بِإِذْنِهِ)). (صحيح)

ترجمہ: روایت ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے نہ روزہ رکھے کوئی عورت کہ خاوند اس کا حاضر ہو یعنی گھر میں ہو کسی دن میں سوائے رمضان کے مگر خاوند کی اجازت سے یعنی سوائے رمضان کے اور روزوں میں اجازت شوہر کی ضروری ہے۔

فائدہ : اس باب میں ابن عباس اور ابو سعید رضی اللہ عنہم سے روایت ہے کہا ابو عیسیٰ نے حدیث ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی حسن ہے صحیح ہے اور مروی ہے یہ حدیث ابو الزناد سے وہ روایت کرتے ہیں موسیٰ بن ابی عثمان سے وہ اپنے باپ سے وہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے وہ نبی ﷺ سے۔

٦٦۔ بَابُ : مَا جَآءَ فِيْ تَأْخِيرِ قَضَآءِ رَمَضَانَ

اس بیان میں کہ رمضان کی قضا میں تاخیر کرنا درست ہے

(٧٨٣) عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا ، قَالَتْ : مَا كُنْتُ أَقْضِي مَا يَكُونُ عَلَيَّ مِنْ رَمَضَانَ إِلَّا فِي شَعْبَانَ ، حَتّٰى تُوُفِّيَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ. (صحيح) (الارواء : ٩٤٤، الروض النضير : ٧٦٣) صحيح أبي داود (٢٠٧٦)

ترجمہ: روایت ہے ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا انہوں نے میں ہمیشہ قضا کیا کرتی تھی روزے رمضان کے جو مجھ پر ہوتے تھے شعبان میں یہاں تک کہ وفات پائی رسول اللہ ﷺ نے یعنی آپ ﷺ کی خدمت سے قضا رمضان کی مہلت نہ ملتی مگر شعبان میں کہ آپ بھی اس میں بہت روزے رکھتے تھے تو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بھی اپنی قضاء رمضان ادا کر لیتی تھیں۔

فائدہ : کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور روایت کی یہ حدیث یحییٰ بن سعید انصار نے ابو سلمہ سے انہوں نے ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے اسی حدیث کی مانند۔

❀❀❀❀

٦٧۔ بَابُ : مَا جَآءَ فِيْ فَضْلِ الصَّائِمِ إِذَا أُكِلَ عِنْدَهُ

روزے دار کے ثواب کے بیان میں جب لوگ اس کے سامنے کھانا کھائیں

(٧٨٤) عَنْ لَيْلَى ، عَنْ مَوْلَاتِهَا، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ : ((الصَّائِمُ إِذَا أَكَلَ عِنْدَهُ الْمَفَاطِيرُ ، صَلَّتْ عَلَيْهِ الْمَلَائِكَةُ)). (ضعيف) التعليق الرغيب (٢/٩٦) التعليق على ابن خزيمة (٢١٣٤) سلسلة الاحاديث الضعيفة (١٣٣٢) اس کی سند لیلیٰ مولاۃ حبیب بن زید کی وجہ سے ضعیف ہے۔

ترجمہ: روایت ہے لیلیٰ سے وہ روایت کرتیں ہیں اپنی مولاہ سے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو روزے سے ہو اور اس کے پاس افطار کی چیزیں یعنی کھانا وغیرہ کھایا جائے تو مغفرت مانگتے ہیں اس کے لیے فرشتے۔

فائدہ : کہا ابو عیسیٰ نے روایت کی شعبہ نے یہ حدیث حبیب بن زید سے وہ روایت کرتے ہیں اپنی دادی سے جو ام عمارہ ہیں نبی ﷺ سے اسی کی مانند۔

(٧٨٥) عَنْ أُمِّ عُمَارَةَ ابْنَةِ كَعْبِ الْأَنْصَارِيَّةِ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ دَخَلَ عَلَيْهَا ، فَقَدَّمَتْ إِلَيْهِ طَعَامًا ، فَقَالَ :

((كُلِي)) ، فَقَالَتْ : إِنِّي صَائِمَةٌ ، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ : ((إِنَّ الصَّائِمَ تُصَلِّي عَلَيْهِ الْمَلَائِكَةُ إِذَا أُكِلَ عِنْدَهُ حَتّٰى يَفْرُغُوا)). وَ رُبَمَا قَالَ : ((حَتّٰى يَشْبَعُوا)). (ضعيف) التعليق الرغيب (٢/٩٦) التعليق على ابن خزيمة (٢١٣٤) الضعيفة (١٣٣٢) اس میں لیلٰی مولاۃ حبیب بن زید مجہول راویہ ہے۔

ترجمہ: روایت ہے ام عمارہ سے جو بیٹی ہیں کعب انصاریہ کے کہ نبی ﷺ ان کے گھر میں داخل ہوئے اور وہ کھانا لائیں آپ ﷺ کے آگے سو فرمایا آپ ﷺ نے کھاؤ عرض کیا انہوں نے کہ میں روزے سے ہوں۔ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے صائم کے لیے مغفرت مانگتے ہیں فرشتے جب لوگ کھائیں اس کے پاس یہاں تک کہ فراغت ہوں اور کبھی کہا راوی نے یہاں تک کہ سیر ہو جائیں۔

فائدہ : کہا ابو عیسیٰ (امام ترمذیؒ) نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور یہ حدیث زیادہ صحیح ہے شریک کی روایت سے روایت کی ہم سے محمد بن بشار نے ان سے محمد بن جعفر نے ان سے شعبہ نے انہوں نے حبیب بن زید سے انہوں نے اپنی مولاہ سے جن کو لیلٰی کہتے تھے وہ روایت کرتی ہیں ام عمارہ سے جو بیٹی ہیں کعب کی انہوں نے نبی ﷺ سے اسی حدیث کی مانند مگر ذکر نہ کیا اس میں لفظ حتىٰ يفرغوا أو يشبعوا کہا ابو عیسیٰ نے ام عمارہ دادی ہیں حبیب بن زید انصاری کی۔

(٧٨٦) عَنْ أُمِّ عُمَارَةَ بِنْتِ كَعْبٍ ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ : نَحْوَهُ ، وَ لَمْ يَذْكُرْ فِيهِ حَتّٰى ((يَفْرُغُوا أَوْ يَشْبَعُوا)). (ضعيف) اس میں لیلٰی مولاۃ حبیب بن زید مجہول راویہ ہے۔

ترجمہ: روایت ہے اُمّ عمارہ سے جو کعب کی بیٹی ہیں، وہ روایت کرتی ہیں نبی ﷺ سے اسی حدیث کی مانند مگر ذکر نہ کیا اس میں لفظ "يَفْرُغُوا أَوْ يَشْبَعُوا"۔

❁❁❁❁

٦٨۔ بَابُ : مَا جَآءَ فِي قَضَآءِ الْحَائِضِ الصِّيَامَ دُونَ الصَّلَاةِ

اس بیان میں کہ حائضہ روزے کی قضا کرے گی نماز کی نہیں

(٧٨٧) عَنْ عَائِشَةَ ، قَالَتْ : كُنَّا نَحِيضُ عَلٰى عَهْدِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ ثُمَّ نَطْهُرُ ، فَيَأْمُرُنَا بِقَضَآءِ الصِّيَامِ ، وَلَا يَأْمُرُنَا بِقَضَآءِ الصَّلَاةِ. (صحيح)

ترجمہ: روایت ہے امّ المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ کہا انہوں نے ہم حائضہ ہوتی تھیں رسول اللہ ﷺ کے وقت میں پھر پاک ہوتی تھیں تو آپ ﷺ حکم کرتے تھے ہم کو روزے کی قضا کا حکم نہ کرتے نماز کی قضا کا۔

فائدہ : کہا ابو عیسیٰ (امام ترمذیؒ) نے یہ حدیث حسن ہے اور مروی ہے معاویہ سے بھی کہ وہ روایت کرتے ہیں امّ المؤمنین عائشہ

رضی اللہ عنہا سے اور اسی پر عمل ہے علماء کا نہیں پاتے ہم اس میں ان کا اختلاف کہ حائضہ قضا کرے روزے کی نہ نماز کی۔ کہا ابوعیسیٰ نے اور عبیدہ بیٹے معتب ضبی کوفے کے ہیں اور کنیت ان کی ابوعبدالکریم ہے۔

❀❀❀❀

۶۹۔ بَابُ : مَا جَآءَ فِي كَرَاهِيَةِ مُبَالَغَةِ الْإِسْتِنْشَاقِ لِلصَّائِمِ

اس بیان میں کہ روزے دار کے لیے ناک میں پانی ڈالنے میں مبالغہ کرنا مکروہ ہے

(۷۸۸) عَنْ عَاصِمِ بْنِ لَقِيطِ بْنِ صَبْرَةَ ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ ، قُلْتُ : يَا رَسُولَ اللّٰهِ! أَخْبِرْنِي عَنِ الْوُضُوءِ ؟ قَالَ : ((أَسْبِغِ الْوُضُوءَ ، وَ خَلِّلْ بَيْنَ الْأَصَابِعِ ، وَبَالِغْ فِي الْإِسْتِنْشَاقِ ، إِلَّا أَنْ تَكُونَ صَائِمًا)). (صحيح)

ترجمہ: روایت ہے عاصم بن لقیط بن صبرہ سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے کہا ان کے باپ نے عرض کیا میں نے یارسول اللہ! خبر دو مجھ کو وضو کی فرمایا آپ ﷺ نے پورا وضو کرو یعنی فرائض سنن اچھی طرح ادا کرو اور خلال کرو انگلیوں میں ہاتھ پیروں کے اور مبالغہ کرناک میں پانی دینے سے مگر جب تو روزے سے ہو۔

فائدہ: کہا ابوعیسیٰ (امام ترمذیؒ) نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور مکروہ کہا ہے علماء نے ناک میں دوا ڈالنے کو روزہ دار کو اور کہا ہے کہ اس سے روزہ کھل جاتا ہے اور یہ حدیث اس قول کی تقویت کرتی ہے۔

❀❀❀❀

۷۰۔ بَابُ : مَا جَآءَ فِيمَنْ نَزَلَ بِقَوْمٍ فَلَا يَصُومُ إِلَّا بِإِذْنِهِمْ

اس بیان میں کہ جو شخص کسی قوم کا مہمان ہو تو ان کی اجازت کے بغیر (نفلی) روزہ نہ رکھے

(۷۸۹) عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ : قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ : ((مَنْ نَزَلَ عَلٰى قَوْمٍ ، فَلَا يَصُومَنَّ تَطَوُّعًا إِلَّا بِإِذْنِهِمْ)). (ضعيف جدًا) اس میں ایوب بن واقد الکوفی متروک ہے۔ بخاری کہتے ہیں منکر الحدیث احمد کہتے ہیں ضعیف ہے۔

ترجمہ: روایت ہے امّ المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہا انہوں نے فرمایا رسول اللہ ﷺ نے جو مہمان ہوئے کسی قوم کے ہاں تو ہرگز روزہ نہ رکھے نفل کا بغیر ان کی اجازت کے۔

فائدہ: کہا ابوعیسیٰ نے یہ حدیث منکر ہے نہیں جانتے ہم اس کو کسی ثقہ کی روایت سے اور مروی ہے ہشام بن عروہ سے اور روایت کی ہے موسیٰ بن داؤد نے ابوبکر مدینی سے وہ روایت کرتے ہیں ہشام بن عروہ سے وہ اپنے باپ سے وہ امّ المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے وہ نبی ﷺ سے کچھ اس کی مانند اور یہ بھی روایت ضعیف ہے کہ ابوبکر مدینی ضعیف ہیں اہل حدیث کے نزدیک اور ابوبکر مدینی وہ جو روایت کرتے ہیں جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے ان کا نام فضل بن مبشر ہے وہ ان سے زیادہ ثقہ اور ان سے پہلے ہیں۔

۷۱۔ بَابُ: مَا جَآءَ فِي الْاِعْتِكَافِ

اعتکاف کے بیان میں

(۷۹۰) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَعُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَعْتَكِفُ الْعَشْرَ الْأَوَاخِرَ مِنْ رَمَضَانَ ، حَتّٰى قَبَضَهُ اللّٰهُ. (صحيح) (الارواء: ۹۶۶) صحيح ابى داؤد (۱۲۲۵)

ترجمہ: روایت ہے ابوھریرہ اور عروہ رضی اللہ عنہما سے وہ روایت کرتے ہیں ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ نبی ﷺ اعتکاف کرتے تھے رمضان کے اخیر عشرے میں یہاں تک کہ قبض کر لیا ان کو اللہ تعالیٰ نے۔

فائدہ: اس باب میں ابی بن کعب اور ابولیلیٰ اور ابوسعید اور انس اور ابن عمر رضوان اللہ علیہم اجمعین سے روایت ہے۔ کہا ابوعیسیٰ نے حدیث ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی اور عائشہ رضی اللہ عنہا کی حسن ہے صحیح ہے۔

❁ ❁ ❁ ❁

(۷۹۱) عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ إِذَا أَرَادَ أَنْ يَعْتَكِفَ ، صَلَّى الْفَجْرَ ثُمَّ دَخَلَ فِي مُعْتَكَفِهِ. (صحيح) التعليق على ابن خزيمة (۲۲۲٤) صحيح ابى داؤد (۲۱۲۷، ۲۱۲۷)

ترجمہ: روایت ہے ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہا انہوں نے رسول اللہ ﷺ جب ارادہ کرتے تھے اعتکاف کا نماز پڑھ کر صبح کی داخل ہو جاتے تھے اپنے اعتکاف گاہ میں۔

فائدہ: کہا ابوعیسیٰ نے اور مروی ہے یہ حدیث یحییٰ بن سعید سے وہ روایت کرتے ہیں عمرہ سے وہ نبی ﷺ سے مرسلاً اور روایت کی مالک نے اور کئی لوگوں نے یحییٰ بن سعید سے مرسلاً اور روایت کی اوزاعی اور سفیان ثوری نے یحییٰ بن سعید سے انہوں نے عمرہ سے انہوں نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے اور اسی پر عمل ہے بعض علماء کا کہتے ہیں جب ارادہ کرے آدمی اعتکاف کا تو صبح کی نماز پڑھ کر داخل ہو اعتکاف گاہ میں اور یہی قول ہے احمد بن حنبل اور اسحاق بن ابراہیم کا اور بعض نے کہا کہ قبل غروب آفتاب کے داخل ہو اور آفتاب ڈوبے اس کو حالت اعتکاف میں اس دن کی شب کا کہ جس دن نیت اعتکاف کی کی ہے مثلاً جمعہ کے دن سے اعتکاف منظور ہے تو جمعرات کو بعد عصر کے معتکف میں داخل ہو جائے اور یہی قول ہے سفیان ثوری اور مالک بن انس کا۔

❁ ❁ ❁ ❁

۷۲۔ بَابُ: مَا جَآءَ فِي لَيْلَةِ الْقَدْرِ

شب قدر کے بیان میں

(۷۹۲) عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ : كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يُجَاوِرُ فِي الْعَشْرِ الْأَوَاخِرِ مِنْ رَمَضَانَ ، وَ يَقُوْلُ :

((تَحَرَّوْا لَيْلَةَ الْقَدْرِ فِي الْعَشْرِ الْأَوَاخِرِ مِنْ رَمَضَانَ)). (صحيح)

ترجمہ: روایت ہے ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا انہوں نے رسول اللہ ﷺ اعتکاف کرتے تھے رمضان کے عشرہ اخیر میں اور فرماتے ڈھونڈو شب قدر کو رمضان کے عشرہ اخیر میں۔

فائدہ: اس باب میں عمر اور ابی بن کعب اور جابر بن سمرہ اور جابر بن عبداللہ اور ابن عمر اور فلتان بن عاصم اور انس اور ابوسعید اور عبداللہ بن انیس اور ابوبکرہ اور ابن عباس اور بلال اور عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہم سے روایت ہے۔ کہا ابوعیسیٰ نے حدیث عائشہ رضی اللہ عنہا کی حسن ہے صحیح ہے اور کہنا ان کا یُجَاوِرُ یعنی اعتکاف کرتے تھے اور اکثر روایتوں میں یہی آیا ہے کہ آپ نے فرمایا شب قدر کو رمضان کے اخیر عشرے میں ڈھونڈو ہر رات طاق میں اور مروی ہے ان سے کہ فرمایا آپ ﷺ نے شب قدر کے باب میں کہ وہ اکیس رات اور تیئسویں اور پچیسویں اور ستائیسویں اور آخر شب میں رمضان کے ہے۔ کہا شافعی نے اللہ بہتر جاننے والا ہے مگر میرے نزدیک یہ بات ہے کہ نبی ﷺ سے جو جیسا پوچھتا تھا آپ ﷺ ویسا ہی جواب دیتے تھے جس نے کہا ہم اس رات میں ڈھونڈتے ہیں تو آپ ﷺ نے فرمایا اچھا اس رات میں ڈھونڈو اور جس نے کہا اس رات میں تو آپ ﷺ نے فرمایا اسی رات میں ڈھونڈو۔ کہا امام شافعی نے اور قوی سب سے میرے نزدیک رات اکیسویں شب کی ہے۔ کہا ابوعیسیٰ نے کہ مروی ہے ابی بن کعب سے کہ وہ قسم کھاتے تھے کہ وہ ستائیسویں شب ہے اور کہتے تھے کہ بتادی ہم کو رسول اللہ ﷺ نے نشانی اس کی سو گن رکھا ہم نے اور یاد رکھا اس کو اور مروی ہے ابوقلابہ سے کہ لیلۃ القدر بدلتی رہتی ہے اخیر دہے میں رمضان کے خبر دی ہم کو اس بات کی عبد بن حمید نے انہوں نے روایت کی عبدالرزاق سے انہوں نے معمر سے انہوں نے ابوایوب سے انہوں نے ابوقلابہ سے وہ ہی قول ابوقلابہ کا ہے۔

❁ ❁ ❁ ❁

(۷۹۳) عَنْ زِرٍّ قَالَ : قُلْتُ لِأُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ : أَنَّى عَلِمْتَ أَبَا الْمُنْذِرِ أَنَّهَا لَيْلَةُ سَبْعٍ وَّ عِشْرِيْنَ ؟ قَالَ : بَلَى ؛ أَخْبَرَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : **أَنَّهَا لَيْلَةٌ ، صَبِيْحَتُهَا تَطْلُعُ الشَّمْسُ لَيْسَ لَهَا شُعَاعٌ** فَعَدَدْنَا وَ حَفِظْنَا ، وَاللّٰهِ ! لَقَدْ عَلِمَ ابْنُ مَسْعُوْدٍ ؛ أَنَّهَا فِي رَمَضَانَ وَأَنَّهَا لَيْلَةُ سَبْعٍ وَّ عِشْرِيْنَ ، وَلٰكِنْ كَرِهَ أَنْ يُخْبِرَكُمْ ، فَتَتَّكِلُوْا.
(صحيح) صحيح ابي داؤد (۱۲۴۷)

ترجمہ: روایت ہے زر سے کہا انہوں نے پوچھا میں نے ابی بن کعب سے کیونکر جانا تم نے ابوالمنذر کو شب قدر ستائیسویں شب ہے تو کہا انہوں نے بے شک خبر دی ہم کو رسول اللہ ﷺ نے کہ وہ شب ایسی ہے کہ اس کی صبح کو جب آفتاب نکلتا ہے تو اس میں شعاع اور چمک نہیں ہوتی سو ہم نے گنا اور یاد رکھا یعنی ہم نے ستائیسویں شب کی صبح کو آفتاب ویسا ہی دیکھا تو جان لیا کہ شب قدر اسی شب میں ہے اور قسم ہے اللہ کی ابن مسعود رضی اللہ عنہ جانتے تھے کہ وہ رمضان کی ستائیسویں شب ہے مگر خوب نہ جانا انہوں نے تم کو بتلانا کہ تم تکیہ کرلو گے یعنی اسی شب فقط جاگو گے اور راتوں میں عبادت کم کرو گے۔ کہا ابوعیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

(٧٩٤) حَدَّثَنَا عُيَيْنَةَ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ ، قَالَ : حَدَّثَنِيْ أَبِيْ ، قَالَ : ذُكِرَتْ لَيْلَةُ الْقَدْرِ عِنْدَ أَبِيْ بَكْرَةَ ، فَقَالَ : مَا أَنَا بِمُلْتَمِسُهَا لِشَيْءٍ سَمِعْتُهُ مِنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ إِلَّا فِي الْعَشْرِ الْأَوَاخِرِ ، فَإِنِّيْ سَمِعْتُهُ يَقُوْلُ : ((الْتَمِسُوْهَا فِيْ تِسْعٍ يَبْقَيْنَ ، أَوْ فِيْ سَبْعٍ يَبْقَيْنَ ، أَوْ فِيْ خَمْسٍ يَبْقَيْنَ ، أَوْ فِيْ ثَلَاثٍ أَوْ اٰخِرِ لَيْلَةٍ)).
قَالَ وَ كَانَ اَبُوْبَكْرَةَ يُصَلِّيْ فِي الْعِشْرِيْنَ مِنْ رَمَضَانَ كَصَلٰوتِهٖ فِيْ سَآئِرِ السَّنَةِ فَإِذَا دَخَلَ الْعَشْرُ اجْتَهَدَ.
(صحیح) (المشکاۃ : ٢٠٩٢، التحقیق الثانی)

ترجمہ: بیان کیا ہم سے ابن عیینہ بن عبدالرحمٰن نے کہا بیان کیا مجھ سے میرے باپ نے کہ بیان آیا شب قدر کا ابوبکرہ کے پاس تو کہا انہوں نے میں کچھ اس کی تلاش میں نہیں جب سے سنی ہے ایک چیز میں نے رسول اللہ ﷺ سے مگر اخیر عشرے میں یعنی رمضان کے کہ میں نے سنا ہے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے تھے ڈھونڈو اسے جب نو راتیں باقی رہ جائیں یعنی اکیسویں شب میں یا جب سات راتیں باقی رہ جائیں یعنی تیئسویں شب میں یا جب پانچ باقی رہ جائیں یعنی پچیسویں شب میں یا جب تین رہ جائیں یعنی ستائیسویں یا اخیر رات یعنی انتیسویں۔ کہا راوی نے اور ابوبکرہ نماز پڑھتے تھے بیس دن رمضان کے جیسے تمام سال پڑھتے تھے یعنی کچھ بڑھاتے نہ تھے پھر جب آخر دہا آتا تو خوب کوشش کرتے عبادت میں۔

فائدہ: کہا ابوعیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

❀❀❀❀

٧٣۔ بَابٌ : مِّنْهُ

دوسرا باب اسی بیان میں

(٧٩٥) عَنْ عَلِيٍّ : أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يُوْقِظُ أَهْلَهُ فِي الْعَشْرِ الْأَوَاخِرِ مِنْ رَمَضَانَ. (صحیح) ابن ماجه (١٧٦٨)
صحیح ابی داؤد (١٢٤٦)

ترجمہ: روایت ہے سیدنا علی رضی اللہ عنہ سے کہ نبی ﷺ جگاتے تھے اپنے گھر والوں کو اخیر دہے میں رمضان کے۔

فائدہ: کہا ابوعیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہیں۔

❀❀❀❀

(٧٩٦) عَنْ عَائِشَةَ ، قَالَتْ : كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَجْتَهِدُ فِي الْعَشْرِ الْأَوَاخِرِ مَالَا يَجْتَهِدُ فِيْ غَيْرِهَا.
(صحیح) سلسلة الاحادیث الصحیحة (٢١٢٣)

ترجمہ: روایت ہے امّ المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہا رسول اللہ ﷺ جیسی کوشش کرتے تھے عبادت میں عشرہ اخیر میں یعنی رمضان کے ایسی کہ نہ کوشش کرتے تھے ان دنوں میں اس کے سوا۔

فائدہ : کہا ابوعیسیٰ نے یہ حدیث غریب ہے حسن ہے صحیح ہے۔

٧٤۔ بَابُ: مَا جَآءَ فِي الصَّوم فِي الشِّتَآءِ

سردیوں میں روزے رکھنے کے بیان میں

(٧٩٧) عَنْ عَامِرِ بْنِ مَسْعُوْدٍ ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ : ((الْغَنِيْمَةُ الْبَارِدَةُ : الصَّوْمُ فِي الشِّتَآءِ)). (صحيح)

(الصحيحة : ١٩٢٢، الروض : ٦٩) بعض محققین کہتے ہیں اس میں سفیان ثوری اور ابواسحاق دونوں مدلس ہیں اور سماع کی صراحت نہیں۔

ترجمہ: روایت ہے عامر بن مسعود سے وہ روایت کرتے ہیں نبی ﷺ سے کہ فرمایا آپ ﷺ نے مفت کی لوٹ جو ٹھنڈی ہاتھ آئے جاڑے کا روزہ ہے۔

فائدہ : کہا ابوعیسیٰ نے یہ حدیث مرسل ہے عامر بن مسعود نے نہیں پایا نبی ﷺ کو اور وہ والد ہیں ابراہیم بن قرشی کے جن سے روایت کی شعبہ اور ثوری نے۔

٧٥۔ بَابُ : مَا جَآءَ ﴿ وَعَلَى الَّذِيْنَ يُطِيْقُوْنَهُ ﴾

ان لوگوں کے بیان میں جو روزے کی طاقت رکھتے ہیں

(٧٩٨) عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْأَكْوَعِ ، قَالَ : لَمَّا نَزَلَتْ : ﴿ وَ عَلَى الَّذِيْنَ يُطِيْقُوْنَهُ فِدْيَةٌ طَعَامُ مِسْكِيْنٍ ﴾ [البقرة : ١٨٤] ، كَانَ مَنْ أَرَادَ مِنَّا أَنْ يُفْطِرَ وَيَفْتَدِيَ ، حَتّٰى نَزَلَتِ الْآيَةُ الَّتِي بَعْدَهَا ؛ فَنَسَخَتْهَا .

(اسناده صحيح) (الارواء : ٤/٢٢)

ترجمہ: روایت ہے سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ سے کہا انہوں نے جب اتری یہ آیت وَعَلَى الَّذِيْنَ يُطِيْقُوْنَهُ یعنی جس کو طاقت نہ ہو روزے کی تو وہ کھانا کھلا دے ایک مسکین کو پس جو ارادہ کرتا ہم میں سے افطار کا فدیہ دے دیتا یعنی ایک مسکین کو دو وقت پیٹ بھر کر کھانا کھلا دیتا ہر روزے کے عوض میں یہاں تک کہ اس کے بعد کی آیت اتری اور یہ منسوخ ہوگئی۔

فائدہ : کہا ابوعیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اور صحیح ہے اور یزید بیٹے ہیں ابوعبید کے اور مولیٰ ہیں سلمہ بن اکوع کے۔

❀❀❀❀

٧٦۔ بَابُ : مَا جَاءَ فِيْمَنْ أَكَلَ ثُمَّ خَرَجَ يُرِيْدُ سَفَرًا

اس کے بیان میں جو رمضان میں کھانا کھا کر سفر کے لیے نکلے

(٧٩٩) عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ كَعْبٍ، أَنَّهُ قَالَ: أَتَيْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ فِي رَمَضَانَ وَهُوَ يُرِيْدُ سَفَرًا ، وَقَدْ رُحِلَتْ لَهُ

رَاحِلَتُهُ، وَ لَبِسَ ثِيَابَ السَّفَرِ ، فَدَعَا بِطَعَامٍ فَأَكَلَ ، فَقُلْتُ لَهُ : سُنَّةٌ ؟ فَقَالَ : سُنَّةٌ ، ثُمَّ رَكِبَ.

(صحيح) تصحيح حديث افطار الصائم قبل سفرة بعد الفجر ص ١٣ ـ ٢٨

ترجمہ: روایت ہے محمد بن کعب سے کہ کہا انہوں نے آیا میں انس بن مالک رضی اللہ عنہ کے پاس اور وہ ارادہ رکھتے تھے سفر کا اور سواری ان کی کسی گئی تھی اور پہن چکے تھے کپڑے سفر کے سو منگایا انہوں نے کھانا اور کھایا تو کہا میں نے کیا یہ سنت ہے یعنی نکلنے کے قبل افطار کرنا؟ کہا انس رضی اللہ عنہ نے ہاں سنت ہے پھر سوار ہو گئے۔

فائدہ: روایت کی ہم سے محمد بن اسماعیل نے انہوں نے سعید بن ابی مریم سے انہوں نے محمد بن جعفر سے کہا روایت کی مجھ سے زید بن اسلم نے کہا روایت کی مجھ سے محمد بن منکدر نے انہوں نے محمد بن کعب سے کہا آیا میں انس بن مالک رضی اللہ عنہ کے پاس رمضان میں اور ذکر کی حدیث مانند حدیث مذکور کے۔ کہا ابوعیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے اور محمد بن جعفر پوتے ہیں ابوکثیر مدینی کے اور ثقہ ہیں اور بھائی ہیں اسماعیل بن جعفر کے اور عبداللہ بن جعفر پوتے ہیں ابن نجیح کے جو والد ہیں علی بن مدینی کے اور یحییٰ بن معین ان کو ضعیف کہتے ہیں اور گئے ہیں بعض علماء اس حدیث کی طرف اور کہا ہے کہ مسافر کو جائز ہے افطار کرنا قبل اس کے کہ روانہ ہو گھر سے مگر نماز کا قصر جائز نہیں جب تک گاؤں یا شہر کی دیواروں سے باہر نہ نکلے اور یہی قول ہے اسحاق بن ابراہیم کا۔

❀❀❀❀

(٨٠٠) عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ كَعْبٍ ، قَالَ : أَتَيْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ فِي رَمَضَانَ. فَذَكَرَ نَحْوَهُ.

ترجمہ: محمد بن کعب سے کہا آیا میں انس بن مالک رضی اللہ عنہ کے پاس رمضان میں اور ذکر کی حدیث مانند حدیث مذکور کے۔

٧٧۔ بَابُ : مَا جَاءَ فِي تُحْفَةِ الصَّائِمِ

روزے دار کے تحفہ کے بیان میں

(٨٠١) عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : ((تُحْفَةُ الصَّائِمِ : الدُّهْنُ وَالْمِجْمَرُ)).

(موضوع) (الضعيفة : ١٦٦٠) اس کی سند میں سعد بن طریف راوی متروک اور عمیر ضعیف ہے۔

ترجمہ: روایت ہے امام حسن بن علی رضی اللہ عنہما سے کہا فرمایا رسول اللہ ﷺ نے روزہ دار کو تحفہ دے تو تیل دے یا خوشبو یعنی عود وغیرہ۔

فائدہ: کہا ابوعیسیٰ (امام ترمذیؒ) نے یہ حدیث غریب ہے اسناد اس کی کچھ ایسی نہیں اور نہیں جانتے ہم اس کو مگر سعد بن ظریف کی روایت سے اور سعد ضعیف ہیں اور ان کو عمیر بن مامون بھی کہتے ہیں۔

٧٨۔ بَابُ : مَا جَاءَ فِي الْفِطْرِ وَالْأَضْحٰى مَتٰى يَكُوْنُ

اس بیان میں کہ عید الفطر اور عید الاضحیٰ کب ہوتی ہے

(٨٠٢) عَنْ عَائِشَةَ ، قَالَتْ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : ((الْفِطْرُ يَوْمَ يُفْطِرُ النَّاسُ ، وَالْأَضْحٰى يَوْمَ يُضَحِّي

النَّاسُ)). (صحيح) ابن ماجه (١٦٦٠) الارواء (٩٠٥) الصحيحة (٢٢٤)

ترجمہ: روایت ہے امّ المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے عید فطر اسی دن ہے جس دن روزے رمضان کے قائم کریں سب لوگ اور عید الاضحیٰ اس دن ہے کے جس دن سب لوگ قربانی وغیرہ کریں۔

فائدہ: کہا ابو عیسیٰ نے پوچھا میں نے محمد سے کہ محمد بن المنکدر کو سماع ہے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے یا نہیں تو کہا انہوں نے سماع ہے اس لیے کہ وہ کہتے ہیں اپنی روایت میں سنا میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے۔ کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے غریب ہے صحیح ہے اس سند سے۔

٧٩۔ بَابُ : مَا جَآءَ فِي الْاِعْتِكَافِ إِذَا خَرَجَ مِنْهُ

اعتکاف کے دن گزر جانے کے بیان میں

(٨٠٣) عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ : كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَعْتَكِفُ فِي الْعَشْرِ الْأَوَاخِرِ مِنْ رَمَضَانَ ، فَلَمْ يَعْتَكِفْ عَامًا ، فَلَمَّا كَانَ فِي الْعَامِ الْمُقْبِلِ ، اعْتَكَفَ عِشْرِيْنَ . (صحيح) صحيح ابى داؤد (٢١٢٦)

ترجمہ: روایت ہے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے کہ نبی ﷺ اعتکاف کیا کرتے تھے اخیر عشرے میں رمضان کے سو ایک سال اتفاق اعتکاف کا نہ ہوا سو دوسرے سال میں بیس دن کا اعتکاف کیا۔

فائدہ: کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے غریب ہے صحیح ہے انس رضی اللہ عنہ کی روایت سے اور اختلاف ہے علماء کا اس میں کہ جب کوئی اعتکاف توڑ دے قبل پورا کرنے کے جس کی نیت اس نے کی تھی سو کہا بعض نے واجب ہے اس پر قضا جتنے دن باقی رہے اس کی نیت سے اور حجت لائے ہیں اس حدیث کو کہ رسول اللہ ﷺ نکلے اپنے اعتکاف سے رمضان میں تو پھر اعتکاف کیا عشرہ شوال میں اور یہی قول ہے مالک کا اور بعض نے کہا اگر اعتکاف نذر نہ ہو یا اپنے اوپر واجب کر لیا ہو ایسا بھی نہ ہو اور فقط نفل کی نیت سے اعتکاف میں تھا اور پھر نکل آیا تو اس پر کچھ قضا واجب نہیں مگر اپنی خوشی سے چاہے تو مضائقہ نہیں اور یہی قول ہے شافعی کا، شافعی کہتے ہیں جو عمل کرنا تجھ پر واجب نہیں کہ بجا لائے اور تو نے اس کو شروع کیا اور پھر پورا نہ کیا تو واجب نہیں تجھ پر قضا اس کی مگر حج اور عمرہ۔ اور اس باب میں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے۔

❀ ❀ ❀ ❀

٨٠۔ بَابُ : الْمُعْتَكِفُ يَخْرُجُ لِحَاجَتِهِ أَمْ لَا ؟

اس بیان میں کہ معتکف اپنی ضرورت کے لیے نکل سکتا ہے یا نہیں؟

(٨٠٤) عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا قَالَتْ : كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ إِذَا اعْتَكَفَ ، أَدْنٰى إِلَيَّ رَأْسَهُ فَأُرَجِّلُهُ ، وَ كَانَ لَا

يَدْخُلُ الْبَيْتَ إِلَّا لِحَاجَةِ الْإِنْسَانِ. (صحيح) الروض ـ(٨٠٦) صحيح ابى داؤد (٢٥٢)

ترجمہ: روایت ہے امّ المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا کہ رسول اللہ ﷺ جب اعتکاف میں ہوتے جھکا دیتے میری طرف اپنا سر مبارک تو میں کنگھی کر دیتی اور گھر میں نہ آتے مگر حاجت انسانی یعنی پیشاب پاخانے وغیرہ کو۔

فائدہ: کہا ابوعیسیٰ (امام ترمذیؒ) نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور ایسا ہی روایت کیا کئی لوگوں نے مالک بن انس سے انہوں نے ابن شہاب سے انہوں نے عروہ سے انہوں نے عمرہ سے انہوں نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے اور صحیح یہ ہے کہ عروہ اور عمرہ دونوں روایت کرتے ہیں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے ایسی ہی روایت کی لیث بن سعد نے ابن شہاب سے انہوں نے عروہ سے انہوں نے عمرہ سے ان دونوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی ہم سے یہ حدیث قتیبہ نے انہوں نے لیث سے اور اسی پر عمل ہے علماء کا کہ جب اعتکاف کرے آدمی تو نہ نکلے اعتکاف کی جگہ سے مگر حاجت بشری کو اور اجماع ہے اس پر کہ نکلے قضائے حاجت کو یعنی پیشاب اور پاخانے کو مگر اختلاف ہے علماء کا عیادت مریض اور جمعہ اور جنازہ کے لیے نکلنے میں تو بعض علمائے نے کہا صحابہ وغیرہم سے کہ عیادت کرے مریض کی اور جنازہ کے ساتھ جائے اور جمعے میں حاضر ہو اگر اعتکاف کی نیت کے وقت ان باتوں کی شرط کر لی ہو اور یہی قول ہے سفیان ثوری اور ابن مبارک کا اور بعض نے کہا کہ اس سے کچھ جائز نہیں معتکف کو اور کہا ہے کہ جب اعتکاف کرے ایسے شہر میں جہاں جمعہ ہوتا ہے تو جامع مسجد میں یا جہاں جمعہ ہوتا ہے وہیں اعتکاف کرے اس لیے کہ مکروہ ہے اس کو جمعہ کے لیے جانا اور جمعہ کا ترک بھی نہ کرنا چاہیے۔ اس لیے ایسی جگہ اعتکاف کرے کہ ضرورت نکلنے کے سوا حاجت بشری کی نہ ہو اس لیے کہ ان علماء کے نزدیک سوا حاجت بشری کے نکلنا اعتکاف توڑ دیتا ہے اور یہی قول ہے مالک اور شافعی کا اور کہا احمد نے عیادت مریض کی نہ کرے اور جنازہ کے ساتھ نہ جائے امّ المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا کی حدیث کی رو سے جو ابھی گزری اور کہا اسحاق نے اگر شرط کر لی ہو یعنی نیت کے وقت تو جائز ہے عیادت مریض اور جنازے کے ساتھ جانا۔

❀ ❀ ❀ ❀

(٨٠٥) عَنِ اللَّيْثِ، وَالْعَمَلُ عَلَى هٰذَا عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ، إِذَا اعْتَكَفَ الرَّجُلُ، أَلَّا يَخْرُجَ مِنِ اعْتِكَافِهِ إِلَّا لِحَاجَةِ الْإِنْسَانِ، وَأَجْمَعُوا عَلَى هٰذَا؛ أَنَّهُ يَخْرُجُ لِقَضَاءِ حَاجَتِهِ لِلْغَائِطِ وَالْبَوْلِ. (صحيح) [انظر ما قبله]

ترجمہ: سیدنا لیث سے روایت ہے، اور اسی پر عمل ہے اہل علم کا کہ جب اعتکاف کرے آدمی تو نہ نکلے اعتکاف کی جگہ سے مگر حاجت بشری کو اور اجماع ہے اس پر کہ نکلے قضائے حاجت کو یعنی پیشاب اور پاخانہ کو۔

٨١۔ بَابُ: مَا جَاءَ فِي قِيَامِ شَهْرِ رَمَضَانَ

ماہِ رمضان میں قیام کرنے کے بیان میں

(٨٠٦) عَنْ أَبِي ذَرٍّ، قَالَ: صُمْنَا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَلَمْ يُصَلِّ بِنَا، حَتَّى بَقِيَ سَبْعٌ مِنَ الشَّهْرِ، فَقَامَ بِنَا

حَتّٰى ذَهَبَ ثُلُثُ اللَّيْلِ ، ثُمَّ لَمْ يَقُمْ بِنَا فِي السَّادِسَةِ ، وَقَامَ بِنَا فِي الْخَامِسَةِ حَتّٰى ذَهَبَ شَطْرُ اللَّيْلِ ، فَقُلْنَا لَهُ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ! لَوْ نَفَّلْتَنَا بَقِيَّةَ لَيْلَتِنَا هٰذِهٖ ؟ فَقَالَ : **((إِنَّهُ مَنْ قَامَ مَعَ الْإِمَامِ حَتّٰى يَنْصَرِفَ كُتِبَ لَهُ قِيَامُ لَيْلَةٍ))**. ثُمَّ لَمْ يُصَلِّ بِنَا حَتّٰى بَقِيَ ثَلَاثٌ مِّنَ الشَّهْرِ ، وَ صَلّٰى بِنَا فِي الثَّالِثَةِ ، وَ دَعَا أَهْلَهُ وَ نِسَآءَهُ ، فَقَامَ بِنَا حَتّٰى تَخَوَّفْنَا الْفَلَاحَ، قُلْتُ لَهُ : وَمَا الْفَلَاحُ؟ قَالَ: السُّحُوْرُ.

(صحيح) الارواء (٤٤٧) المشكاة (١٢٩٨) صلاة التراويح (١٦-١٧) صحيح ابى داؤد (١٢٤٥)

ترجمہ: روایت ہے ابوذر رضی اللہ عنہ سے کہ روزہ رکھا ہم نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ سو نماز شب نہ پڑھی ہمارے ساتھ یعنی سوائے عشاء کے یہاں تک کہ باقی رہیں سات تاریخیں مہینے میں یعنی تیسویں شب کو لے کر کھڑے ہوئے ہم کو یعنی نماز تراویح پر یہاں تک کہ تہائی رات گزر گئی پھر نہ پڑھی جب چھ راتیں باقی رہیں یعنی چوبیسویں شب کو پھر کھڑے ہوئے ہم کو لے کر نماز میں پچیسویں شب کو یہاں تک کہ آدھی رات گزر گئی اور عرض کیا ہم نے یارسول اللہ ﷺ آرزو ہے کہ آپ اور نفل پڑھتے ہمارے ساتھ باقی رات میں؟ سو فرمایا آپ ﷺ نے جو نماز پڑھ چکا امام کے ساتھ یہاں تک کہ فارغ ہو تو لکھا جاتا ہے اس کے لیے ساری رات نماز پڑھنے کا ثواب پھر نماز نہ پڑھی یہاں تک کہ باقی رہیں تین راتیں مہینے سے پھر نماز پڑھی ستائیسوں کو ہمارے ساتھ اور بلایا اپنے گھر والوں اور عورتوں کو اور کھڑے رہے ہم کو لے کر نماز میں یہاں تک کہ خوف ہوا ہم کو فلاح فوت ہونے کا اور کہا راوی نے پوچھا میں نے ابوذر رضی اللہ عنہ سے فلاح کیا ہے؟ انہوں نے کہا سحر کا کھانا یعنی خوف ہوا کہ سحر کا وقت نہ جاتا رہے۔

فائدہ: کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور اختلاف ہے علماء کا قیام رمضان میں سو بعض نے کہا چالیس رکعتیں پڑھے وتر سمیت اور یہی قول ہے اہل مدینہ کا اور اسی پر عمل ہے مدینے والوں کا اور اکثر اہل علم اس پر ہیں جو مروی ہے علی اور عمر وغیرہما صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین سے کہ بیس رکعتیں پڑھے اور یہی قول ہے سفیان ثوری اور ابن مبارک اور شافعی کا اور کہا شافعی نے ایسا ہی پایا ہم نے اپنے شہر مکے میں کہ پڑھتے ہیں بیس رکعت۔ اور کہا احمد نے مروی ہے اس میں کئی قسم کی روایتیں اور کچھ حکم نہ کیا اس میں اور کہا اسحاق نے ہم اختیار کرتے ہیں اکتالیس رکعتیں جیسا مروی ہے ابی بن کعب سے اور اختیار کیا احمد اور اسحاق اور ابن مبارک نے پڑھنا جماعت سے رمضان کے مہینے میں اور اختیار کیا شافعی نے کہ آدمی اگر قاری ہو تو اکیلا پڑھے۔

❀ ❀ ❀ ❀

۸۲۔ بَابُ : مَا جَآءَ فِي فَضْلِ مَنْ فَطَّرَ صَائِمًا

اس کی فضیلت کے بیان میں جو کسی کا روزہ کھلوائے

(۸۰۷) عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ الْجُهَنِيِّ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ : **((مَنْ فَطَّرَ صَائِمًا ، كَانَ لَهُ مِثْلُ أَجْرِهٖ غَيْرَ**

أَنَّهُ لاَ يَنْقُصُ مِنْ أَجْرِ الصَّائِمِ شَيْئًا)). (صحيح) الروض (٣٢٢) التعليق الرغيب (٢/٩٥)

ترجمہ: روایت ہے زید بن خالد جہنی رضی اللہ عنہ سے کہا فرمایا رسول اللہ ﷺ نے جو کھلائے کسی کا روزہ ہوگا اس کو ثواب روزہ دار کے برابر بغیر اس کے گھٹے ثواب، اس روزہ رکھنے والے کا۔ کچھ یعنی دونوں کو ثواب ملے گا۔

فائدہ: کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

۸۳۔ بَابُ: التَّرْغِيبِ فِيْ قِيَامِ شَهْرِ رَمَضَانَ، وَمَا جَآءَ فِيهِ مِنَ الْفَضْلِ

ماہِ رمضان میں قیام کی ترغیب اور اس کی فضیلت کے بیان میں

(٨٠٨) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يُرَغِّبُ فِي قِيَامِ رَمَضَانَ مِنْ غَيْرِ أَنْ يَأْمُرَهُمْ بِعَزِيمَةٍ، وَ يَقُوْلُ: ((مَنْ قَامَ رَمَضَانَ إِيْمَانًا وَاحْتِسَابًا، غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ)). فَتُوُفِّيَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَالْأَمْرُ عَلٰى ذٰلِكَ، ثُمَّ كَانَ الْأَمْرُ كَذٰلِكَ فِيْ خِلَافَةِ أَبِي بَكْرٍ، وَ صَدْرًا مِّنْ خِلَافَةِ عُمَرَ بن الْخَطَّابِ عَلٰى ذٰلِكَ. (صحيح) صحيح ابى داؤد (١٢٤١)

ترجمہ: روایت ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہا رسول اللہ ﷺ رغبت دلاتے تھے رمضان میں رات کو نماز پڑھنے کی بغیر اس کے کہ حکم کریں اس کا فرض واجب ٹھہرا کر اور فرماتے تھے جو رات کو نماز پڑھے رمضان میں ایمان کی درستی کو اور ثواب ملنے کے لیے بخشے جائیں گے اس کے اگلے گناہ۔ پھر وفات پائی رسول اللہ ﷺ نے اور طریقہ ایسا تھا یعنی جو چاہتا تھا جتنی دیر تک پڑھ لیتا پھر ایسا ہی رہا سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی خلافت میں اور سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کی خلافت کے شروع میں۔

فائدہ: اس باب میں امّ المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور مروی ہے زہری سے بھی وہ روایت کرتے ہیں عروہ سے وہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے وہ نبی ﷺ سے۔

آخِرُ أَبْوَابِ الصَّوْمِ. یہ آخر ہے روزے کے بابوں کا۔ وَأَوَّلُ أَبْوَابِ الْحَجِّ. اور یہ اول ہے حج کے بابوں کا۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

ابواب الحج

عن رسول اللہ ﷺ

(المعجم ۷) حج کے بیان میں (التحفۃ ۵)

۱۔ بَابُ: مَا جَآءَ فِي حُرْمَةِ مَكَّةَ

مکے کے حرم ہونے کے بیان میں

(۸۰۹) عَنْ أَبِي شُرَيْحٍ الْعَدَوِيِّ أَنَّهُ قَالَ لِعَمْرِو بْنِ سَعِيدٍ وَهُوَ يَبْعَثُ الْبُعُوثَ إِلَى مَكَّةَ : اِئْذَنْ لِي ، أَيُّهَا الْأَمِيرُ! أُحَدِّثْكَ قَوْلًا قَامَ بِهِ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ الْغَدَ مِنْ يَوْمِ الْفَتْحِ ، سَمِعَتْهُ أُذُنَايَ وَ وَعَاهُ قَلْبِي وَأَبْصَرَتْهُ عَيْنَايَ حِينَ تَكَلَّمَ بِهِ أَنَّهُ حَمِدَ اللّٰهَ ، وَأَثْنَى عَلَيْهِ ، ثُمَّ قَالَ : ((إِنَّ مَكَّةَ حَرَّمَهَا اللّٰهُ تَعَالَى وَ لَمْ يُحَرِّمْهَا النَّاسُ ، وَلَا يَحِلُّ لِامْرِيءٍ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ ، وَالْيَوْمِ الْآخِرِ ، أَنْ يَسْفِكَ فِيهَا دَمًا ، أَوْ يَعْضِدَ بِهَا شَجَرَةً ، فَإِنْ أَحَدٌ تَرَخَّصَ بِقِتَالِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فِيهَا ، فَقُولُوا لَهُ: إِنَّ اللّٰهَ أَذِنَ لِرَسُولِهِ ﷺ وَلَمْ يَأْذَنْ لَكَ، وَ إِنَّمَا أَذِنَ لِي فِيهِ سَاعَةً مِنَ النَّهَارِ ، وَ قَدْ عَادَتْ حُرْمَتُهَا الْيَوْمَ ، كَحُرْمَتِهَا بِالْأَمْسِ ، وَلْيُبَلِّغِ الشَّاهِدُ الْغَائِبَ)).

فَقِيلَ لِأَبِي شُرَيْحٍ : مَا قَالَ لَكَ عَمْرُو بْنُ سَعِيدٍ؟ قَالَ : أَنَا أَعْلَمُ مِنْكَ بِذٰلِكَ يَا أَبَا شُرَيْحٍ! إِنَّ الْحَرَمَ لَا يُعِيذُ عَاصِيًا وَلَا فَارًّا بِدَمٍ ، وَلَا فَارًّا بِخَرْبَةٍ.

(صحيح) المشكاة (۲۵۲٤) التعليق الرغيب (۲/۱۰۷،۱۰۸) الصحيحة (۱۲۰۰)

ترجمہ: روایت ہے ابوشریح عدوی سے کہ کہا انہوں عمرو بن سعید کو جب وہ بھیجتا تھا لشکر مکے کو یعنی عبدالرحمٰن بن زبیر کے قتال کو اجازت دے مجھ کو اے امیر کہ بیان کروں میں تجھ سے ایک حدیث کہ کھڑے کھڑے فرمائی رسول اللہ ﷺ نے فتح مکہ کی صبح کو کہ سنا میرے کانوں نے اور یاد رکھا اس کو میرے دل نے اور دیکھا ان کو میری آنکھوں نے جب فرمائی آپ ﷺ نے وہ حدیث پہلے حمد کی آپ ﷺ نے اللہ تعالیٰ کی اور تعریف کی اس کی پھر فرمایا کہ مکے کو حرمت کی جگہ اللہ تعالیٰ نے ٹھہرایا ہے آدمیوں نے نہیں سو جائز نہیں کسی آدمی کو کہ ایمان رکھتا ہو اللہ تعالیٰ پر اور پچھلے دن پر کہ مکے میں خون بہائے یعنی قتل ناحق کرے یا وہاں کا درخت کاٹے اور اگر خون کرنے کو کوئی درست جانے اس دلیل سے کہ رسول اللہ ﷺ بھی تو لڑے ہیں مکے میں تو اس سے کہو بے شک اللہ نے اپنے رسول ﷺ کو حکم دیا تھا لڑائی کا اور تجھ کو حکم نہیں دیا اور مجھ کو دن کی فقط ایک گھڑی بھر اجازت ہوئی۔ پھر اس کی حرمت لوٹ آئی جیسی کل تھی۔ اور چاہیے کہ حاضر لوگ غائبوں کو یہ حکم سنائیں۔ سو پوچھا ابوشریح سے لوگوں نے کیا جواب دیا تم کو عمرو بن سعید نے کہا؟ جواب دیا کہ میں تم سے بہتر جانتا ہوں اس حدیث کو اے ابوشریح حرم مکہ نافرمان کو پناہ نہیں دیتا یعنی باغی کو اور نہ اس کو جو خون کر کے بھاگا ہو یا چوری[1] کر کے۔

فائدہ: کہا ابوعیسیٰ (امام ترمذیؒ) نے اور مروی ہے لفظ بخزیہ یعنی بجائے بخربۃ کے اور معنی اس کے ذلت کے ہیں۔ اور اس باب میں ابوہریرہ رضی اللہ عنہ اور ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بھی روایت ہے۔ کہا ابوعیسیٰ نے حدیث ابوشریح کی حسن ہے صحیح ہے اور ابوشریح خزاعی کا نام خویلد بن عمرو عدوی کعبی ہے اور خربۃ کے معنی جنایت یعنی قصور ہے۔ علماء کہتے ہیں کہ جس نے قصور کیا یعنی چوری کی یا شراب پیا یا خون بہایا پھر آیا حرم میں تو اس کو حد ماریں گے۔ مترجم کہتا ہے عمرو بن سعید یزید کی طرف سے مدینہ منورہ میں حاکم تھا ۶۱ھ اکسٹھ ہجری میں یزید نے اس کو لکھا کہ عبداللہ بن زبیر جو صحابی رسول ﷺ تھے ان پر لشکر بھیجے اس لیے کہ انہوں نے اس کی بیعت سے کنارہ کر کے مکہ معظمہ میں سکونت اختیار کی تھی اور عمرو بن سعید نے جوان کو خونی اور چور قرار دیا تھا یہ اس کی زیادتی ہے ایسے پاک نزاد لوگوں سے ایسی جنایات کہاں ہوتے ہیں۔ بلکہ استحقاق خلافت میں وہ یزید سے بہتر تھے اور بیعت خلافت ان کی یزید سے پیشتر ہو چکی تھی آخر ظلماً اس کو شہید کیا انا للہ وانا الیہ راجعون۔

۲۔ بَابُ : مَا جَآءَ فِيْ ثَوَابِ الْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ

حج وعمرہ کے ثواب کے بیان میں

(۸۱۰) عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ ، قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : ((تَابِعُوْا بَيْنَ الْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ ، فَإِنَّهُمَا يَنْفِيَانِ الْفَقْرَ وَالذُّنُوْبَ ، كَمَا يَنْفِي الْكِيْرُ خَبَثَ الْحَدِيْدِ وَالذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ ، وَ لَيْسَ لِلْحَجَّةِ الْمَبْرُوْرَةِ ثَوَابٌ إِلَّا الْجَنَّةُ)). (حسن صحيح)

ترجمہ: روایت ہے عبداللہ سے کہا انہوں نے فرمایا رسول اللہ ﷺ نے پے در پے بجالاؤ حج اور عمرہ اس لیے کہ وہ دونوں مٹاتے

[1] یہ ظالم نے جھوٹ کہا اور عبداللہ بن زبیر پر تہمت باندھی ۱۲۔

ہیں فقر اور گناہوں کو جیسے مٹاتی ہے بھٹی لوہے اور سونے اور چاندی کے میل کو اور حج مقبول کا بدلہ کچھ نہیں سوا جنت کے۔

فائدہ : اس باب میں روایت ہے عمر اور عامر بن ربیعہ اور ابو ہریرہ اور عبداللہ بن حبشی اور ام سلمہ اور جابر رضی اللہ عنہم سے۔ کہا ابو عیسیٰ (امام ترمذیؒ) نے حدیث ابن مسعود کی حسن ہے صحیح ہے غریب ہے عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی روایت سے۔

(٨١١) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ : ((مَنْ حَجَّ فَلَمْ يَرْفُثْ وَلَمْ يَفْسُقْ، غُفِرَلَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ)). (صحيح) (حجة النبي ﷺ ص : ٥)

ترجمہ: روایت ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہا فرمایا رسول اللہ ﷺ نے جس نے حج کیا اور نہ شہوت کی باتیں کیں عورتوں سے اور نہ فسق کیا تو بخشے جائیں گے اس کے اگلے گناہ سب یعنی گزرے ہوئے۔

فائدہ : کہا ابو عیسیٰ (امام ترمذیؒ) نے یہ حدیث سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی حسن ہے صحیح ہے اور ابو عاصم کوفی وہ اشجعی ہیں ان کا نام سلمان ہے۔ اور وہ مولیٰ ہیں عزہ اشجعیہ کے۔

٣۔ بَابُ : مَا جَاءَ مِنَ التَّغْلِيظِ فِي تَرْكِ الْحَجِّ

حج چھوڑ دینے کی مذمت کے بیان میں

(٨١٢) عَنْ عَلِيٍّ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ : ((مَنْ مَلَكَ زَادًا وَ رَاحِلَةً تُبَلِّغُهُ إِلَى بَيْتِ اللّٰهِ وَ لَمْ يَحُجَّ ، فَلَا عَلَيْهِ أَنْ يَمُوتَ يَهُودِيًّا أَوْ نَصْرَانِيًّا وَ ذٰلِكَ أَنَّ اللّٰهَ يَقُولُ فِي كِتَابِهِ: ﴿ وَلِلّٰهِ عَلَى النَّاسِ حِجُّ الْبَيْتِ مَنِ اسْتَطَاعَ إِلَيْهِ سَبِيلًا ﴾ [آل عمران : ٩٧].

(ضعيف) (المشكاة: ٢٢١، التعليق الرغيب: ٢/١٣٤) ھلال بن عبداللہ مجہول اور حارث راوی ضعیف ہے۔

ترجمہ: روایت ہے سیدنا علی رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے جو مالک ہو توشہ اور سواری کا کہ پہنچا دے اس کو بیت اللہ تک اور پھر حج نہ کیا تو کچھ فرق نہیں اس پر کہ مرے یہودی ہو یا نصرانی اس لیے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اپنی کتاب میں کہ اللہ جل جلالہ کے واسطے ان لوگوں پر حج فرض ہے بیت اللہ کا جو طاقت رکھتے ہوں سامان راہ کی۔

فائدہ : کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث غریب ہے نہیں جانتے ہم اس کو مگر اسی سند سے اور اس کی اسناد میں گفتگو ہے اور ہلال بن عبداللہ مجہول ہیں یعنی ان کا حال اور ثقاہت معلوم نہیں اور حارث ضعیف ہیں حدیث میں۔

❀❀❀❀

٤۔ بَابُ : مَا جَاءَ فِي إِيجَابِ الْحَجِّ بِالزَّادِ وَالرَّاحِلَةِ

اس بیان میں کہ جب زادراہ اور سواری ہو تو حج فرض ہے

مترجم: فقہاء کے نزدیک شرائط فرضیت حج آٹھ ہیں: اسلام، آزاد ہونا، عقل، بلوغ، صحت، قدرت، زاد و راحلہ، امن راہ، عورت

کے لیے محرم ہونا اور فرائض اس کے احرام اور وقوف مزدلفہ اور طواف الزیارۃ ہے، جس کو طواف الافاضہ اور طواف الرکن بھی کہتے ہیں اور واجبات اس کے وقوف مزدلفہ اور سعی صفا و مروہ اور رمی جمار اور طواف الوداع ہے کہ جس کو طواف الصدور بھی کہتے ہیں اور یہ آفاقی کے لیے ہے یعنی جو مکی نہ ہو اور حلق یا بال کتروانے اور جس چیز کے ترک سے جانور ذبح کرنا واجب ہو اور سوا ان کے سب سنتیں ہیں۔

(۸۱۳) عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، قَالَ : جَآءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ : يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! مَا يُوْجِبُ الْحَجَّ ؟ قَالَ : ((الزَّادُ وَالرَّاحِلَةُ)). (ضعيف جدًا) الارواء (۹۸۸) اس میں ابراہیم الخوزی متروک ہے۔تقریب (۲۷۲)

ترجمہ: روایت ہے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے کہا انہوں نے آیا ایک مرد رسول اللہ ﷺ کے پاس اور عرض کیا کس چیز سے حج فرض ہوتا ہے؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا توشے اور سواری کے مقدور ہونے سے۔

فائدہ: کہا ابوعیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے اور اسی پر عمل ہے علماء کا کہ آدمی جب مالک ہو زاد و راحلے کا تو فرض ہے اس پر حج اور ابراہیم بن یزید وہ خوزی مکی ہیں اور بعض نے ان میں گفتگو کی ہے یعنی ضعیف کہا ہے ان کے حافظے کی طرف سے۔

❀❀❀❀

۵۔ بَابُ : مَا جَآءَ كَمْ فُرِضَ الْحَجُّ ؟

اس بیان میں کہ کتنے حج فرض ہیں؟

(۸۱۴) عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِيْ طَالِبٍ ، قَالَ : لَمَّا نَزَلَتْ : ﴿ وَ لِلّٰهِ عَلَى النَّاسِ حِجُّ الْبَيْتِ مَنِ اسْتَطَاعَ إِلَيْهِ سَبِيْلًا ﴾ [آل عمران : ۹۷]، قَالُوْا: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! أَفِي كُلِّ عَامٍ ؟ فَسَكَتَ ، فَقَالُوْا : يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ، فِيْ كُلِّ عَامٍ ؟ قَالَ : ((لَا ، وَلَوْ قُلْتُ : نَعَمْ، لَوَجَبَتْ)). فَأَنْزَلَ اللّٰهُ ﴿ يَا أَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَسْئَلُوْا عَنْ أَشْيَآءَ إِنْ تُبْدَلَكُمْ تَسُؤْكُمْ ﴾ [المائدہ : ۱۰۱] (ضعيف) الارواء (۴/۱۵۰) ابی البختری کی سیدنا علی سے ملاقات ثابت نہیں۔اس لیے منقطع ہے۔مسلم کی حدیث (۱۳۳۷) اس سے کفایت کرتی ہے۔

ترجمہ: روایت ہے علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے کہ جب اتری یہ آیت و للّٰہ...... الخ۔یعنی آدمیوں میں جس کو راہ کی طاقت ہو اس پر حج فرض ہے تو پوچھا[1] لوگوں نے کیا ہر سال میں حج کرنا چاہیے یا رسول اللہ ﷺ تو آپ چپ ہو رہے پھر کہا کیا ہر سال میں یا رسول اللہ؟ تو فرمایا آپ ﷺ نے نہیں اور اگر میں ہاں کہہ دیتا تو ہر سال فرض ہو جاتا۔سو اتاری اللہ تعالیٰ نے شاق گزریں تم پر۔ یہ آیت یَاأَيُّهَا الَّذِيْنَ ......الخ۔یعنی اے ایمان والو! نہ پوچھو بہت سی چیزوں کو کہ اگر ظاہر ہوں تم پر تو بری لگیں تم کو یعنی

[1] پوچھنے والے اقرع بن حابس صحابی تھے۔

فائدہ : اس باب میں ابن عباس اور ابوہریرہ رضی اللہ عنھم سے روایت ہے۔ کہا ابوعیسیٰ نے حدیث علی رضی اللہ عنہ کی حسن ہے غریب ہے اس سند سے اور ابوالبختری کا نام سعید بن ابوعمران ہے اور وہ سعید بن فیروز ہیں۔

٦۔ بَابُ : مَا جَاءَ كَمْ حَجَّ النَّبِيُّ ﷺ

اس بیان میں کہ نبی اکرم ﷺ نے کتنے حج کیے

(٨١٥) عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ ؛ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ حَجَّ ثَلَاثَ حِجَجٍ : حَجَّتَيْنِ قَبْلَ أَنْ يُّهَاجِرَ ، وَ حَجَّةً بَعْدَ مَا هَاجَرَ ، وَ مَعَهَا عُمْرَةٌ ، فَسَاقَ ثَلَاثًا وَ سِتِّيْنَ بَدَنَةً ، وَ جَاءَ عَلِيٌّ مِنَ الْيَمَنِ بِبَقِيَّتِهَا، فِيْهَا جَمَلٌ لِأَبِي جَهْلٍ ، فِي أَنْفِهِ بُرَةٌ مِنْ فِضَّةٍ ، فَنَحَرَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَأَمَرَ [رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مِنْ كُلِّ بَدَنَةٍ بِبَضْعَةٍ ، فَطُبِخَتْ وَ شَرِبَ مِنْ مَرَقِهَا . (صحيح) حجة النبي (صلى الله عليه وسلم) (٦٧-٨٣) بعض محققین نے اس کو سفیان ثوری مدلس کے عنعنہ کی وجہ سے ضعیف کہا ہے۔

ترجمہ: روایت ہے جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے کہ نبی ﷺ نے تین حج کیے دو قبل از ہجرت اور ایک بعد ہجرت کے کہ اس کے ساتھ عمرہ بھی تھا اور ساتھ لائے ترسیٹھ اونٹ قربانی کے اور باقی اونٹ اس میں کے حضرت علی رضی اللہ عنہ یمن سے لائے یعنی سب پورے سو ہو گئے اس میں ابوجہل کا اونٹ بھی تھا کہ اس کے ناک میں حلقہ تھا چاندی کا۔ سو ذبح کیا ان کو پھر حکم کیا رسول اللہ ﷺ نے کہ ہر ایک اونٹ میں سے ایک ٹکڑا گوشت کا لیا اور سب کو پکایا پھر آپ ﷺ نے اس کا شوربہ پی لیا۔

فائدہ : کہا ابوعیسیٰ (امام ترمذیؒ) نے یہ حدیث غریب ہے سفیان کی روایت سے نہیں جانتے ہم اس کو مگر زید بن حباب کی روایت سے اور دیکھا میں نے عبداللہ بن عبدالرحمٰن کو روایت کی انہوں نے یہ حدیث اپنی کتاب میں عبداللہ بن ابی زیاد سے اور پوچھا میں نے محمد بن اسماعیل بخاری سے اس حدیث کو تو انہوں نے نہ پہچانا اس کو ثوری کی روایت سے کہ وہ روایت کرتے ہوں جعفر سے وہ اپنے باپ سے وہ جابر رضی اللہ عنہ سے وہ نبی ﷺ سے۔ اور دیکھا میں نے ان کو کہ وہ اس حدیث کو محفوظ نہ جانتے تھے اور کہا مروی ہے یہ حدیث ثوری سے وہ روایت کرتے ہیں ابواسحاق سے وہ مجاہد سے مرسلاً۔

(٨١٥م) حَدَّثَنَا قَتَادَةُ ، قَالَ : قُلْتُ لِأَنَسِ بْنِ مَالِكٍ : كَمْ حَجَّ النَّبِيُّ ﷺ ؟ قَالَ: حَجَّةً وَاحِدَةً. وَاعْتَمَرَ أَرْبَعَ عُمَرٍ: عُمْرَةٌ فِي ذِي الْقَعْدَةِ ، وَ عُمْرَةُ الْحُدَيْبِيَّةِ ، وَ عُمْرَةٌ مَعَ حَجَّتِهِ ، وَعُمْرَةُ الْجِعْرَانَةِ ، إِذَا قَسَمَ غَنِيْمَةَ حُنَيْنٍ.
(اسناده صحيح)

ترجمہ: بیان کیا ہم سے قتادہ رضی اللہ عنہ نے انہوں نے کہا پوچھا میں نے انس بن مالک سو سے کتنے حج کیے نبی ﷺ نے؟ یعنی بعد فرض ہونے کے۔ تو کہا انہوں نے ایک حج اور چار عمرے ایک عمرہ ذیقعد میں اور ایک صلح حدیبیہ کے سال میں اور ایک عمرہ حج کے ساتھ اور ایک عمرہ جعرانہ جب تقسیم کی غنیمت حنین کی۔

فائدہ: کہا ابوعیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور حبان بن ہلال کی کنیت ابوحبیب بصری ہے اور وہ بڑے بزرگ اور ثقہ ہیں۔ ثقہ کہا ہے ان کو یحییٰ بن سعید قطان نے۔

❀❀❀❀

٧۔ بَابُ : مَا جَآءَ كَمِ اعْتَمَرَ النَّبِيُّ ﷺ

اس بیان میں کہ نبی ﷺ نے کتنے عمرے کیے

(٨١٦) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ: أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ اعْتَمَرَ أَرْبَعَ عُمَرٍ : عُمْرَةَ الْحُدَيْبِيَةِ ، وَ عُمْرَةَ الثَّانِيَةِ مِنْ قَابِلٍ: عُمْرَةَ الْقِصَاصِ فِي ذِي الْقَعْدَةِ ، وَ عُمْرَةَ الثَّالِثَةِ مِنَ الْجِعِرَّانَةِ، وَالرَّابِعَةِ الَّتِي مَعَ حَجَّتِهِ.

(صحيح) صحيح أبي داود (١٧٣٩)

ترجمہ: روایت ہے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہ آنحضرت ﷺ نے چار عمرے کیے ایک عمرہ حدیبیہ[1] دوسرا عمرہ آئندہ سال اور اسی عمرہ کی قضا ذیقعدہ میں اور تیسرا عمرہ جعرانہ اور چوتھا حج کے ساتھ۔

فائدہ: اس باب میں انس اور عبداللہ بن عمرو اور ابن عمر رضی اللہ عنہم سے بھی روایت ہے۔ کہا ابوعیسیٰ نے حدیث ابن عباس رضی اللہ عنہما کی غریب ہے اور ابن عیینہ نے روایت کی یہ حدیث عمرو بن دینار سے انہوں نے عکرمہ سے کہ نبی ﷺ نے چار عمرے کیے اور نہیں ذکر کیا اس میں ابن عباس رضی اللہ عنہما کا روایت کی ہم سے یہ حدیث سعید بن عبدالرحمٰن نے جو مخزومی ہیں انہوں نے سفیان بن عیینہ سے انہوں نے عمرو بن دینار سے انہوں نے عکرمہ سے انہوں نے نبی ﷺ سے پھر ذکر کی یہ حدیث پہلی حدیث کی مانند۔

❀❀❀❀

٨۔ بَابُ : مَا جَآءَ مِنْ أَيِّ مَوْضِعِ أَحْرَمَ النَّبِيُّ ﷺ

اس بیان میں کہ رسول اللہ ﷺ نے کس جگہ سے احرام باندھا

(٨١٧) عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ ، قَالَ : لَمَّا أَرَادَ النَّبِيُّ ﷺ الْحَجَّ ، أَذَّنَ فِي النَّاسِ فَاجْتَمَعُوا ، فَلَمَّا أَتَى الْبَيْدَاءَ ، أَحْرَمَ. (صحيح) (حجة النبي ﷺ : ٤٥/٢)

ترجمہ: روایت ہے جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے کہا انہوں نے جب ارادہ کیا نبی ﷺ نے حج کا آگاہ کر دیا لوگوں کو سو جمع ہو گئے پھر جب پہنچے آپ ﷺ بیداء میں ایک مقام ہے مکے مدینے کے بیچ میں احرام باندھا آپ ﷺ نے۔

---

[1] عمرہ حدیبیہ کی حقیقت یہ ہے کہ چھٹے سال آنحضرت ﷺ چودہ سو آدمی کے ساتھ بقصد عمرہ حدیبیہ تک آئے تھے کفار مکہ مانع ہوئے اور بعد صلح کے مراجعت ہوئی اتفاق سے عمرہ نہ ہوا مگر بوجہ ثواب ملنے کے اس کو بھی عمرہ کہتے ہیں پھر آئندہ سال دوسرا عمرہ قضا ہوا۔

فائدہ : اس باب میں ابن عمر اور مسور بن مخرمہ سے روایت ہے۔ کہا ابوعیسیٰ (امام ترمذیؒ) نے جابر رضی اللہ عنہ کی حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

(۸۱۸) عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ: اَلْبَيْدَاءُ الَّتِي تَكْذِبُونَ فِيهَا عَلَى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ، وَاللّٰهِ! مَا أَهَلَّ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ إِلَّا مِنْ عِنْدِ الْمَسْجِدِ، مِنْ عِنْدِ الشَّجَرَةِ. (صحيح)

ترجمہ: روایت ہے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے کہا کہ یہ بیداء ہے جہاں تم جھوٹ باندھتے ہو رسول اللہ ﷺ پر، قسم ہے اللہ کی لبیک نہیں پکاری رسول اللہ ﷺ نے مگر مسجد ذی الحلیفہ کے پاس درخت کے نزدیک سے۔

فائدہ : کہا ابوعیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

❀❀❀❀

۹۔ بَابُ: مَا جَاءَ مَتٰى أَحْرَمَ النَّبِيُّ ﷺ؟

اس بیان میں کہ نبی ﷺ نے کب احرام باندھا؟

(۸۱۹) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ أَهَلَّ فِي دُبُرِ الصَّلَاةِ. (ضعيف) (ضعيف أبي داود : ۳۱۲) اس میں خصیف راوی ضعیف ہے۔

ترجمہ: روایت ہے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہ نبی ﷺ نے لبیک پکاری نماز کے بعد۔

فائدہ : کہا ابوعیسیٰ نے یہ حدیث غریب ہے نہیں جانتے ہم کسی کو کہ روایت کی ہو عبدالسلام بن حرب کے سوا، اور اسی کو مستحب کہا ہے علماء نے کہ احرام باندھے آدمی یعنی لبیک پکارے نماز کے بعد۔

۱۰۔ بَابُ: مَا جَاءَ فِي إِفْرَادِ الْحَجِّ

حج افراد کے بیان میں

(۸۲۰) عَنْ عَائِشَةَ: أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ أَفْرَدَ الْحَجَّ.
(شاذ) حجة النبي صلى الله عليه وسلم (۵۲) صحيح أبي داود (۱۵۵۸۔۱۵۶۵)

ترجمہ: روایت ہے امّ المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ رسول اللہ ﷺ نے افراد کیا حج میں یعنی فقط حج کا احرام باندھا۔

فائدہ : مترجم کہتا ہے حاجی تین قسم کے ہیں ایک مفرد کہ نرے حج کا احرام باندھے دوسرا قارن کہ حج اور عمرے دونوں کا احرام باندھے تیسرا متمتع کہ اول عمرے کا احرام باندھے میقات سے حج کے مہینوں میں اور افعال عمرے کے بجالائے پھر اگر ہدی ساتھ لایا ہو تو احرام باندھے رہے نہیں تو احرام کھول ڈالے اور مکے میں رہے جب حج کے دن آئیں تو احرام حرم سے باندھے اور حج کرے

اس باب میں جابر اور ابن عمر رضی اللہ عنہم سے روایت ہے۔ کہا ابوعیسیٰ نے حدیث امّ المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا کی حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے بعض علماء کا اور مروی ہے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے کہ نبی ﷺ نے افراد کیا حج میں اور ابوبکر رضی اللہ عنہ اور عمر رضی اللہ عنہ اور عثمان سو نے بھی افراد کیا۔ روایت کی ہم سے قتیبہ نے انہوں نے عبداللہ بن نافع صائغ سے انہوں نے عبیداللہ بن عمر سے انہوں نے نافع سے انہوں نے ابن عمر سے یہی حدیث کہا ابوعیسیٰ نے کہا ثوری نے اگر افراد کرے حج میں تو بہتر ہے اور اگر قران کرے تو بھی بہتر ہے اور تمتع کرے تو بھی بہتر ہے اور شافعی نے بھی ایسا ہی کہا ہے اور کہا ہے کہ سب سے بہتر ہمارے نزدیک افراد ہے پھر تمتع پھر قران۔

❀❀❀❀

۱۱۔ بَابُ : مَا جَآءَ فِي الْجَمْعِ بَيْنَ الْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ

ایک ہی احرام میں حج اور عمرہ کرنے کے بیان میں

(۸۲۱) عَنْ أَنَسٍ، قَالَ : سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ : ((لَبَّيْكَ بِعُمْرَةٍ وَحَجَّةٍ)).

(صحيح) صحيح ابی داؤد (۱۵۷۵۔ ۱۵۷۶)

ترجمہ: روایت ہے سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے کہا سنا میں نے نبی ﷺ کو کہ آپ ﷺ نے لبیک پکاری حج اور عمرے دونوں کے ساتھ۔

فائدہ: اس باب میں عمر اور عمران بن حصین سے روایت ہے۔ کہا ابوعیسیٰ نے حدیث انس رضی اللہ عنہ کی حسن ہے صحیح ہے اور گئے ہیں بعض علماء اس کی طرف اور اختیار کیا ہے اہل کوفہ وغیرہم نے یعنی قران افضل ہے اور یہ صورت جو حدیث میں مذکور ہوئی قران کی ہے۔

❀❀❀❀

۱۲۔ بَابُ : مَا جَآءَ فِي التَّمَتُّعِ

تمتع کے بیان میں

(۸۲۲) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ : تَمَتَّعَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ وَأَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ وَعُثْمَانَ وَأَوَّلُ مَنْ نَهٰى عَنْهُ مُعَاوِيَةُ ﷺ. (ضعيف الاسناد) اس میں لیث بن ابی سلیم راوی ضعیف ہے۔

ترجمہ: روایت ہے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہ کہا تمتع کیا رسول اللہ ﷺ نے اور ابوبکر اور عمر عثمان رضوان اللہ علیہم اجمعین نے اور پہلے جس نے منع کیا تمتع سے وہ معاویہ سو ہیں۔

(۸۲۳) عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ نَوْفَلٍ: أَنَّهُ سَمِعَ سَعْدَ بْنَ أَبِيْ وَقَّاصٍ وَالضَّحَّاكَ بْنَ قَيْسٍ وَ هُمَا يَذْكُرَانِ التَّمَتُّعَ بِالْعُمْرَةِ إِلَى الْحَجِّ فَقَالَ الضَّحَّاكُ بْنُ قَيْسٍ : لَا يَصْنَعُ ذٰلِكَ إِلَّا مَنْ جَهِلَ أَمْرَ اللّٰهِ تَعَالٰى فَقَالَ: سَعْدٌ : بِئْسَ مَا قُلْتَ يَا ابْنَ أَخِيْ، فَقَالَ الضَّحَّاكُ : فَإِنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ قَدْ نَهٰى عَنْ ذٰلِكَ، فَقَالَ سَعْدٌ : قَدْ صَنَعَهَا رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ وَ صَنَعْنَاهَا مَعَهُ. (ضعيف الاسناد)

ترجمہ: روایت ہے محمد بن عبداللہ سے کہ انہوں نے سنا سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ اور ضحاک بن قیس کو کہ وہ دونوں ذکر کرتے تھے عمرہ ملانے کا حج کے ساتھ کو جس کو تمتع کہتے ہیں۔ سو کہا ضحاک بن قیس نے یہ تو وہی کرے گا جو اللہ کا حکم نہ جانے۔ سو سعد نے کہا برا کہا تم نے اے بھتیجے میرے ضحاک نے کہا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے منع کیا تمتع سے تو سعد نے کہا البتہ تمتع کیا ہے رسول اللہ ﷺ نے اور ہم نے بھی آپ ﷺ کے ساتھ۔

فائدہ: یہ حدیث صحیح ہے۔

❀❀❀❀

(٨٢٤) عَنِ ابْنِ شِهَابٍ : أَنَّ سَالِمَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَهُ : أَنَّهُ سَمِعَ رَجُلًا مِنْ أَهْلِ الشَّامِ وَهُوَ يَسْأَلُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ، عَنِ التَّمَتُّعِ بِالْعُمْرَةِ إِلَى الْحَجِّ، فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ: هِيَ حَلَالٌ. فَقَالَ الشَّامِيُّ: إِنَّ أَبَاكَ قَدْ نَهَى عَنْهَا، فَقَالَ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ عُمَرَ : أَرَأَيْتَ إِنْ كَانَ أَبِي نَهَىٰ عَنْهَا ، وَ صَنَعَهَا رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ، أَأَمْرَ أَبِي يُتَّبَعُ ، أَمْ أَمْرَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ ؟ فَقَالَ الرَّجُلُ : بَلْ أَمْرَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ. فَقَالَ : لَقَدْ صَنَعَهَا رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ. هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ . (صحيح الاسناد)

ترجمہ: روایت ہے ابن شہاب سے کہ سالم بن عبداللہ نے بیان کیا ان سے کہ سنا سالم نے ایک شامی کو کہ پوچھتا تھا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے: وہ جائز ہے۔ پھر کہا شامی نے: تمہارے باپ تو منع کرتے تھے تمتع سے۔ سو فرمایا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے: بھلا دیکھ تو سہی اگر میرے باپ منع کریں اور رسول اللہ ﷺ وہی کام کریں تو میرے باپ کی تابعداری کی جائے گی یا رسول اللہ ﷺ کے کام کی؟ تو کہا شامی نے: بلکہ تابعداری کی جائے گی رسول اللہ ﷺ کے کام کی۔ تو کہا عبداللہ نے: البتہ تمتع کیا ہے رسول اللہ ﷺ نے۔

فائدہ: اس باب میں علی اور عثمان اور جابر اور سعد اور اسماء بنت ابی بکر اور ابن عمر رضی اللہ عنھم سے روایت ہے۔ کہا ابو عیسیٰ نے حدیث ابن عباس رضی اللہ عنہما کی حسن ہے اور اختیار کیا ایک قوم نے علمائے صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین وغیر ہم سے تمتع کو ساتھ عمرے کے اور تمتع یہی ہے کہ آدمی حج کے مہینوں میں عمرے کا احرام باندھ کر حرم میں داخل ہو پھر بعد عمرے کے احرام کھول ڈالے اور مکے میں رہے پھر حج کرے اور اس شخص کو متمتع کہتے ہیں اور اس کو ذبح کرنا قربانی کا جو میسر ہو واجب ہے اور جو قربانی نہ پائے تو تین روزے رکھ لے حج میں اور سات دن جب اپنے گھر لوٹے۔ اور مستحب ہے متمتع کو کہ اگر روزے رکھے تین حج میں تو روزے رکھ لے ذی الحجہ کے عشرہ اول میں اور آخر اس کا عرفے کا دن ہو پھر اگر نہ رکھے عشرے میں تو بعض علماء صحابہ کے نزدیک ایام تشریق میں رکھ لے انہی بعض میں ہے ابن عمر رضی اللہ عنہما اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا اور یہی کہتے ہیں مالک اور شافعی اور احمد اور اسحاق اور کہا بعض نے روزہ نہ رکھے ایام تشریق میں اور یہی قول ہے اہل کوفہ کا۔ کہا ابو عیسیٰ نے اور اہل حدیث اختیار کرتے ہیں تمتع کو یعنی عمرہ حج میں ملانے کو اور یہی قول ہے شافعی اور احمد اور اسحاق کا۔

❀❀❀❀

۱۳۔ بَابُ مَا جَآءَ فِي التَّلْبِيَةِ

لبیک کہنے کے بیان میں

(۸۲۵) عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: كَانَ تَلْبِيَةُ النَّبِيِّ ﷺ: ((لَبَّيْكَ اللّٰهُمَّ لَبَّيْكَ ، لَبَّيْكَ لَا شَرِيْكَ لَكَ لَبَّيْكَ، إِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَةَ لَكَ وَالْمُلْكَ ، لَا شَرِيْكَ لَكَ)).

(اسنادہ صحیح) الروض النضیر (۵٤۰) صحیح ابی داؤد (۱۵۹)

ترجمہ: روایت ہے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے کہا تھا لبیک پکارنا نبی ﷺ کا اس طرح لَبَّيْكَ اللّٰهُمَّ لَبَّيْكَ...... اخیر تک۔ اور معنی اس کے یہ ہیں حاضر ہوں میں تیری خدمت میں اے اللہ حاضر ہوں میں تیری خدمت میں اے اللہ تیرا کوئی شریک نہیں حاضر ہوں میں تیری خدمت میں البتہ سب تعریف اور نعمت تیری ہی ہے اور سلطنت میں بھی کوئی شریک نہیں تیرا۔

روایت کی ہم سے قتیبہ نے انہوں نے لیث سے انہوں نے نافع سے انہوں نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے کہ انہوں نے لبیک پکاری تو اس طرح کہنے لگے جیسا اوپر مذکور ہوا اور کہا راوی نے ایسا ہی ہے لبیک پکارنا رسول اللہ ﷺ کا، اور زیادہ کرتے تھے عبداللہ بن عمر اپنی طرف سے رسول اللہ ﷺ کے لبیک کے یہ الفاظ بھی لَبَّيْكَ لَبَّيْكَ وَسَعْدَيْكَ وَالْخَيْرُ فِي يَدَيْكَ لَبَّيْكَ وَالرُّغْبٰى إِلَيْكَ وَالْعَمَلُ یعنی حاضر ہوں میں تیری خدمت میں حاضر ہوں میں تیری خدمت میں اور راضی ہوں میں تیری تابعداری میں اور خیر پیچ تیرے دونوں ہاتھوں کے ہے اور رغبت تیری ہی طرف ہے اور عمل تیرے ہی لیے ہے۔

فائدہ : یہ حدیث صحیح ہے۔ کہا ابوعیسیٰ نے اس باب میں ابن مسعود اور امّ المؤمنین عائشہ اور ابن عباس اور ابی ہریرہ رضی اللہ عنہم سے روایت ہے۔ کہا ابوعیسیٰ نے حدیث ابن عمر رضی اللہ عنہما کی حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے علمائے صحابہ رضی اللہ عنہم وغیرہم کا اور یہی قول ہے سفیان ثوری اور شافعی اور احمد اور اسحاق کا۔ اور کہا شافعی نے اگر کچھ اللہ کی تعظیم کے کلمات زیادہ کرے لبیک میں تو ان شاء اللہ کچھ مضائقہ نہیں اور بہتر میرے نزدیک تو یہی ہے کہ اختصار کرے رسول اللہ ﷺ کی لبیک پر یعنی جو اوپر مذکور ہوا مراد یہ ہے کہ اس سے کچھ بڑھائے نہیں کہا شافعی نے اور یہ جو ہم نے کہا کہ اللہ تعالیٰ کی تعظیم کے کلمات بڑھانا کچھ مضائقہ نہیں تو یہ اس دلیل سے کہ مروی ہے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے کہ وہ یاد کر چکے تھے رسول اللہ ﷺ کی لبیک کو اور پھر بڑھایا اس میں اپنی طرف سے لَبَّيْكَ وَالرُّغْبٰى إِلَيْكَ وَالْعَمَلُ جیسا اوپر مذکور ہوا۔

(۸۲٦) عَنِ ابْنِ عُمَرَ: أَنَّهُ أَهَلَّ، فَانْطَلَقَ يُهِلُّ، فَيَقُوْلُ: لَبَّيْكَ اللّٰهُمَّ لَبَّيْكَ، لَا شَرِيْكَ لَكَ لَبَّيْكَ، إِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَةَ لَكَ وَالْمُلْكَ ، لَا شَرِيْكَ لَكَ. (اسنادہ صحیح)

ترجمہ: روایت ہے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے کہ انہوں نے لبیک پکاری تو اس طرح کہنے لگے: لَبَّيْكَ اللّٰهُمَّ لَبَّيْكَ...... آخر تک۔ یعنی: حاضر ہوں میں تیری خدمت میں اے اللہ حاضر ہوں میں تیری خدمت میں' تیرا کوئی شریک نہیں حاضر ہوں میں تیری خدمت میں بے شک سب تعریف اور نعمت تیری ہی ہے اور سلطنت میں بھی کوئی شریک نہیں تیرا۔

۱۴۔ بَابُ : مَا جَآءَ فِیُ فَضُلِ التَّلُبِيَةِ وَالنَّحُرِ

لبیک کہنے اور قربانی کرنے کی فضیلت کے بیان میں

(۸۲۷) عَنُ أَبِي بَكُرِ الصِّدِّيُقِ : أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ سُئِلَ : أَيُّ الْحَجِّ أَفُضَلُ ؟ قَالَ : ((الْعَجُّ وَالثَّجُّ)).

(صحيح) الصحيحة (۱۵۰۰) تخريج الاحاديث المختارة (٦١) بعض محققین کہتے ہیں اس میں محمد بن المنکدر کا عبدالرحمٰن سے سماع ثابت نہیں۔

ترجمہ: روایت ہے ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے پوچھا گیا رسول اللہ ﷺ سے کون سا حج افضل ہے؟ تو فرمایا جس میں لبیک پکارنا بہت ہو اور خون بہانا یعنی قربانی کرنا۔

(۸۲۸) عَنُ سَهُلِ بُنِ سَعُدٍ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ : ((مَا مِنُ مُسُلِمٍ يُلَبِّيُ إِلَّا لَبَّى مَنُ عَنُ يَمِيُنِهِ ، وَشِمَالِهِ ، مِنُ حَجَرٍ ، أَوُ شَجَرٍ ، أَوُ مَدَرٍ ، حَتّٰى تَنُقَطِعَ الْأَرُضُ مِنُ هَاهُنَا وَ هَاهُنَا)).

(اسناده صحيح) (مشكاة المصابيح : ۲۵۵۰) التعليق الرغيب (۲/۱۱۸) [الحج الكبير]

ترجمہ: روایت ہے سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے کہا فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کوئی مسلمان ایسا نہیں ہے کہ لبیک پکارے مگر لبیک پکارتے ہیں اس کے داہنے ہاتھ پتھر اور درخت اور کنکریاں یہاں تک کہ تمام ہو جاتی ہے زمین اس کی طرف اور اس طرف یعنی مغرب سے مشرق تک جہاں تک زمین ہے وہاں تک سب لبیک پکارتے ہیں۔

فائدہ : روایت کی ہم سے حسن بن زعفرانی اور عبدالرحمٰن بن اسود ابوعمرو بصری نے دونوں نے کہا روایت کی ہم سے عبیدہ بن حمید نے عمارہ بن غزیہ سے انہوں نے ابوحازم سے انہوں نے سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے انہوں نے نبی ﷺ سے اسماعیل بن عیاش کی حدیث کی مانند۔ اور اس باب میں ابن عمر رضی اللہ عنہما اور جابر رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے۔ کہا ابوعیسیٰ نے ابوبکر رضی اللہ عنہ کی حدیث غریب ہے نہیں پہچانتے ہم اس کو مگر ابن ابی فدیک کی روایت سے کہ وہ روایت کرتے ہیں ضحاک بن عثمان سے اور محمد بن منکدر کو سماع نہیں عبدالرحمٰن بن یربوع سے۔ اور روایت کی ہے محمد بن منکدر نے سعید بن یربوع سے انہوں نے اپنے باپ سے اور حدیثیں سوا اس حدیث کے۔ اور روایت کی ابونعیم طحان ضرار بن صرد نے یہ حدیث ابن ابی فدیک سے انہوں نے ضحاک بن عثمان سے انہوں نے محمد بن منکدر سے انہوں نے سعید بن عبدالرحمٰن بن یربوع سے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے انہوں نے نبی ﷺ سے اور خطا کی اس میں ضرار نے کہا ابوعیسیٰ نے سنا میں نے احمد بن حسن سے کہتے تھے کہا احمد بن حنبل نے جس نے کہا اس حدیث میں کہ روایت ہے محمد بن منکدر سے انہوں نے روایت کی ابن عبدالرحمٰن بن یربوع سے انہوں نے اپنے باپ سے تو خطا کی اس نے۔ اور ترمذی فرماتے ہیں سنا میں نے محمد سے جب ذکر کی میں نے حدیث ضرار بن صرد کی کہ وہ روایت کرتے ہیں ابن ابی فدیک سے تو کہا محمد نے وہ خطا ہے پس کہا میں نے اوروں نے بھی روایت کی ابن ابی فدیک سے ضرار کی روایت کی مانند۔ سو کہا محمد نے کچھ نہیں وہ اور روایت کی ہے اور لوگوں نے ابن ابی فدیک سے اور نہیں ذکر کیا اس میں سعید بن عبدالرحمٰن کا اور دیکھا میں نے محمد کو ضعیف کہتے تھے ضرار بن صرد کو۔ اور عج کہتے ہیں زور سے تلبیہ یعنی لبیک پکارنے کو۔ اور ثج کہتے اونٹ ذبح کرنے کو۔

۱۵۔ بَابُ : مَا جَآءَ فِي رَفْعِ الصَّوْتِ بِالتَّلْبِيَةِ

بلند آواز سے لبیک کہنے کے بیان میں

(۸۲۹) عَنْ خَلَّادِ بْنِ السَّائِبِ بْنِ خَلَّادٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ : ((أَتَانِي جِبْرِيلُ ، فَأَمَرَنِي أَنْ آمُرَ أَصْحَابِي أَنْ يَرْفَعُوا أَصْوَاتَهُمْ بِالْإِهْلَالِ، أَوِ التَّلْبِيَةِ)).

(صحیح) المشکاۃ (۲۵٤۹) صحیح ابی داؤد (۱۵۹۲) [الحج الکبیر]

ترجمہ: روایت ہے خلاد بن سائب بن خلاد سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے کہا فرمایا رسول اللہ ﷺ نے: آئے میرے پاس جبرئیل اور حکم کیا مجھ کو کہ حکم کروں میں اپنے صحابیوں کو کہ بلند کریں اپنی آوازیں لبیک پکارنے کے ساتھ۔ راوی کو شک ہے کہ اہلال فرمایا یا تلبیہ معنی دونوں کے ایک ہیں۔

فائدہ: کہا ابوعیسیٰ (امام ترمذیؒ) نے حدیث خلاد کی جو روایت کرتے ہیں وہ اپنے باپ سے حسن ہے صحیح ہے اور بعض نے روایت کی یہ حدیث خلاد بن سائب سے وہ روایت کرتے ہیں زید بن خالد سے وہ نبی ﷺ سے۔ اور یہ روایت صحیح نہیں اور صحیح وہی ہے کہ خلاد بن سائب روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے وہ خلاد بیٹے سائب کے اور وہ بیٹے خلاد کے اور وہ بیٹے سوید انصاری کے ہیں۔ اس باب میں زید بن خالد اور ابوہریرہ اور ابن عباس رضی اللہ عنہم سے بھی روایت ہے۔

۱۶۔ بَابُ: مَا جَآءَ فِي الْاِغْتِسَالِ عِنْدَ الْاِحْرَامِ

احرام باندھتے وقت غسل کرنے کے بیان میں

(۸۳۰) عَنْ خَارِجَةَ بْنِ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، أَنَّهُ رَأَى النَّبِيَّ ﷺ تَجَرَّدَ لِإِهْلَالِهِ وَاغْتَسَلَ.

(صحیح) (التعلیقات الجیاد، المشکاۃ، التحقیق الثانی، الحج الکبیر : ۲۵٤۷)

ترجمہ: روایت ہے خارجہ بن زید بن ثابت سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے کہ دیکھا انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو کہ کپڑے اتارے آپ ﷺ نے اپنے احرام باندھنے کو یعنی سلے ہوئے اور نہائے۔

فائدہ: کہا ابوعیسیٰ (امام ترمذیؒ) نے یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اور مستحب کہا ہے بعض علماء نے نہانا احرام باندھنے کے وقت اور یہی قول ہے شافعی کا۔

❀❀❀❀

۱۷۔ بَابُ : مَا جَآءَ فِي مَوَاقِيتِ الْإِحْرَامِ لِأَهْلِ الْآفَاقِ

آفاقی کے لیے احرام باندھنے کی جگہ کے بیان میں

(۸۳۱) عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَجُلًا قَالَ : مِنْ أَيْنَ نُهِلُّ يَا رَسُولَ اللّٰهِ ؟ قَالَ : ((يُهِلُّ أَهْلُ الْمَدِينَةِ مِنْ ذِي

الْحُلَيْفَةِ، وَأَهْلُ الشَّامِ مِنَ الْجُحْفَةِ، وَأَهْلُ نَجْدٍ مِنْ قَرْنٍ))قَالَ: (وأَهْلُ الْيَمَنِ مِنْ يَلَمْلَمَ)).

(صحيح) الارواء (١٩٧/٤) صحيح ابى داؤد (١٥٢٦) (الحج الكبير)

ترجمہ: روایت ہے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے کہ پوچھا ایک مرد نے کہاں سے احرام باندھیں ہم یا رسول اللہ ﷺ تو آپ ﷺ نے فرمایا: احرام باندھیں مدینے والے ذی الحلیفہ سے کہ چھ کوس ہے مدینے سے اور دس منزل ہے مکے سے اور شام والے جحفہ سے کہ ذی الحلیفہ کے برابر مکے مدینے کے بیچ میں شام کی جانب میں اور نجد کے لوگ قرن سے کہ قریب طائف کے ہے اور اس کو قرن منازل بھی کہتے ہیں اور وہ ایک پہاڑ ہے گول چکنا اور یمن کے لوگ احرام باندھیں یلملم سے کہ ایک پہاڑ ہے مکے سے دو منزل۔

فائدہ: اس باب میں ابن عباس اور جابر بن عبداللہ اور عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہم سے روایت ہے۔ کہا ابو عیسیٰ نے حدیث ابن عمر کی حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے علماء کا۔

❀❀❀❀

(٨٣٢) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ وَقَّتَ لِأَهْلِ الْمَشْرِقِ الْعَقِيقَ. (منكر)

(الارواء: ١٠٠٢، ضعيف ابى داؤد: ٣٠٦، والصحيح "ذات عرق") اس میں یزید بن ابی زیادہ راوی ضعیف ہے۔

ترجمہ: روایت ہے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہ نبی ﷺ نے مقرر فرمایا مشرق کے لوگوں کے لیے عقیق کو۔

فائدہ: کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے۔

❀❀❀❀

١٨۔ بَابُ: مَا جَآءَ فِيمَا لَا يَجُوزُ لِلْمُحْرِمِ لُبْسُهُ

اس کے بیان میں جو احرام والے کے لیے پہننا درست نہیں ہے

(٨٣٣) عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّهُ قَالَ: قَامَ رَجُلٌ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ! مَاذَا تَأْمُرُنَا أَنْ نَلْبَسَ مِنَ الثِّيَابِ فِي الْحَرَمِ؟ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((لَا تَلْبَسُوا الْقَمِيصَ، وَلَا السَّرَاوِيلَاتِ، وَلَا الْبَرَانِسَ، وَلَا الْعَمَائِمَ، وَلَا الْخِفَافَ، إِلَّا أَنْ يَكُونَ أَحَدٌ لَيْسَتْ لَهُ نَعْلَانِ، فَلْيَلْبَسِ الْخُفَّيْنِ، وَلْيَقْطَعْهُمَا مَا أَسْفَلَ مِنَ الْكَعْبَيْنِ، وَلَا تَلْبَسُوا شَيْئًا مِّنَ الثِّيَابِ، مَسَّهُ الزَّعْفَرَانُ وَلَا الْوَرْسُ، وَلَا تَتَنَقَّبِ الْمَرْأَةُ الْحَرَامُ، وَلَا تَلْبَس الْقُفَّازَيْنِ)). (صحيح) (الارواء) صحيح ابى داؤد (١٨٢٣-١٨٢٤) (الحج الكبير)

ترجمہ: روایت ہے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے کہ کھڑا ہوا ایک مرد اور کہا اس نے یا رسول اللہ ﷺ! کون سے کپڑوں کے پہننے کا حکم کرتے ہیں آپ ہم کو حالت احرام میں؟ تو فرمایا رسول اللہ ﷺ نے: جب تو احرام باندھے تو کرتا اور پائجامہ اور باران

کوٹ نہ پہن اور عمامہ نہ باندھ اور موزے نہ پہن مگر جس کے پاس جوتے نہ ہوں تو پہنے موزے اور کاٹ دیں کعبین کے نیچے تک اور جس کپڑے میں زعفران یا ورس ہو، یعنی ان میں رنگا ہو وہ بھی نہ پہنے اور منہ نہ ڈھانپے یعنی گھونگٹ نہ لٹکائے عورت جو احرام باندھے اور دستانے ہاتھوں میں نہ پہنے۔

فائدہ : کہا ابوعیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے علماء کا۔

❁❁❁❁

۱۹۔ بَابُ : مَا جَآءَ فِي لُبْسِ السَّرَاوِيلِ ، وَالْخُفَّيْنِ ، لِلْمُحْرِمِ إِذَا لَمْ يَجِدِ الْإِزَارَ وَالنَّعْلَيْنِ

جب تہ بند اور جوتے نہ ہوں تو محرم کے پاجامہ اور موزے پہننے کے بیان میں

(۸۳۴) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ : سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ : ((اَلْمُحْرِمُ إِذَا لَمْ يَجِدِ الْإِزَارَ فَلْيَلْبَسِ السَّرَاوِيلَ، وَإِذَا لَمْ يَجِدِ النَّعْلَيْنِ ، فَلْيَلْبَسِ الْخُفَّيْنِ)). (صحیح) الارواء (۱۰۱۳) صحیح ابی داؤد (۱۶۰۵)

ترجمہ: روایت ہے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہا انہوں نے سنا میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے تھے جب کہ محرم تہ بند نہ پائے تو پائجامہ پہنے اور جب جوتیاں نہ ہوں تو موزے پہن لے۔

فائدہ : روایت کی ہم سے قتیبہ نے انہوں نے حماد سے جو بیٹے ہیں زید کے انہوں نے عمرو سے اسی حدیث کی مانند اس باب میں ابن عمر اور جابر سے روایت ہے۔ کہا ابوعیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے بعض علماء کا کہ محرم کو جب تہ بند نہ ملے تو پائجامہ پہن لے اور جب جوتی نہ ملے تو موزہ۔ اور یہی قول ہے احمد کا اور بعض کا عمل ابن عمر کی روایت پر ہے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے اگر نہ پائے جوتے تو پہن لے موزہ اور کاٹ ڈالے ٹخنوں سے نیچے اور یہی قول ہے سفیان ثوری اور شافعی کا۔

❁❁❁❁

۲۰۔ بَابُ : مَا جَآءَ فِي الَّذِي يُحْرِمُ ، وَ عَلَيْهِ قَمِيصٌ أَوْ جُبَّةٌ

اس کے بیان میں جو قمیص یا جبّہ پہنے احرام باندھے

(۸۳۵) عَنْ عَطَاءٍ ، عَنْ يَعْلَى بْنِ أُمَيَّةَ ، قَالَ : رَأَى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ أَعْرَابِيًّا قَدْ أَحْرَمَ وَ عَلَيْهِ جُبَّةٌ ، فَأَمَرَهُ أَنْ يَنْزِعَهَا. (صحیح) صحیح ابی داؤد (۱۵۹۶۔ ۱۵۹۹)

ترجمہ: روایت ہے عطاء سے وہ روایت کرتے ہیں یعلیٰ بن امیہ سے کہا دیکھا رسول اللہ ﷺ نے ایک اعرابی کو احرام باندھے ہوئے اور اس کے بدن پر جبہ تھا تو فرمایا اتار ڈال اس کو۔

فائدہ: روایت کی ہم سے ابن ابی عمر نے انہوں نے سفیان سے انہوں نے عمرو بن دینار سے انہوں نے عطاء سے انہوں نے صفوان بن یعلیٰ سے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے نبی ﷺ سے اسی کے ہم معنی حدیث۔ کہا ابو عیسیٰ نے اور یہی زیادہ صحیح ہے اور اس حدیث میں ایک قصہ مذکور ہے۔ اور ایسی ہی روایت کی قتادہ اور حجاج بن ارطاہ نے اور کتنے لوگوں نے عطاء سے انہوں نے یعلیٰ بن امیہ سے اور صحیح وہی ہے جو روایت کی عمرو بن دینار نے اور ابن جریج نے عطاء سے انہوں نے صفوان سے انہوں نے اپنے باپ یعلیٰ سے انہوں نے نبی ﷺ سے۔

(۸۳۶) عَنْ عَطَاءٍ ، عَنْ صَفْوَانَ بْنِ يَعْلَى ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ : نَحْوَهُ بِمَعْنَاهُ. قَالَ أَبُو عِيسَى وَ هٰذَا أَصَحُّ ، وَ فِي الْحَدِيثِ قِصَّةٌ .

ترجمہ: روایت ہے عطاء سے انہوں نے صفوان بن یعلیٰ سے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے نبی ﷺ سے اسی کے ہم معنی حدیث بیان کی۔ کہا ابو عیسیٰ نے اور یہی زیادہ صحیح ہے۔ اور اس حدیث میں ایک قصہ مذکور ہے۔

۲۱۔ بَابُ : مَا جَاءَ مَا يَقْتُلُ الْمُحْرِمُ مِنَ الدَّوَآبِّ

ان جانوروں کے بیان میں جنھیں مارنا محرم کے لیے جائز ہے

(۸۳۷) عَنْ عَائِشَةَ ، قَالَتْ : قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ : ((خَمْسٌ فَوَاسِقُ يُقْتَلْنَ فِي الْحَرَمِ : الْفَأْرَةُ ، وَالْعَقْرَبُ ، وَالْغُرَابُ ، وَالْحُدَيَّا ، وَالْكَلْبُ الْعَقُورُ)). (صحيح) الارواء (۲۲۲/۴) [الحج الكبير]

ترجمہ: روایت ہے امّ المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے پانچ فاسق مارے جاتے ہیں احرام میں ایک چوہا، دوسرا بچھو، تیسرا کوا، چوتھے چیل، پانچویں کٹکھنا کتا۔

فائدہ: اس باب میں ابن مسعود اور ابن عمر اور ابی ہریرہ اور ابی سعید اور ابن عباس رضی اللہ عنہم سے بھی روایت ہے۔ کہا ابو عیسیٰ نے حدیث عائشہ رضی اللہ عنہا کی حسن ہے صحیح ہے۔

(۸۳۸) عَنْ أَبِي سَعِيدٍ ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ : ((يَقْتُلُ الْمُحْرِمُ السَّبُعَ الْعَادِيَّ، وَالْكَلْبَ الْعَقُورَ، وَالْفَأْرَةَ، وَالْعَقْرَبَ، وَالْحِدَأَةَ ، وَالْغُرَابَ)). (ضعيف) الارواء (۲۲۶/۴) ضعيف ابى داؤد (۳۱۹) [الحج الكبير] اس میں یزید بن ابی زیاد راوی ضعیف ہے۔

ترجمہ: روایت ہے ابو سعید سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے محرم کو درست ہے کہ ہر درندے کاٹنے والے کو مارنا اور کٹکھنے کتے کو اور چوہے اور بچھو اور چیل اور کوے کو۔

فائدہ: کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے اور صحیح ہے اسی پر عمل ہے علماء کا کہ کہتے ہیں کہ محرم کو درست ہے کاٹنے والے درندے کو اور کتے کو مارے اور یہی قول ہے سفیان ثوری اور شافعی کا۔ اور کہا شافعی نے جو درندہ کہ حملہ کرتا ہے آدمیوں پر یا جانوروں پر تو محرم کو اس کا مارنا جائز ہے۔

٢٢۔ بَابُ : مَا جَآءَ فِي الْحِجَامَةِ لِلْمُحْرِمِ

محرم کے پچھنے لگانے کے بیان میں

(٨٣٩) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ احْتَجَمَ وَهُوَ مُحْرِمٌ .

(اسناده صحيح) تخريج حقيقة الصيام (٦٧-٦٨) الارواء (٩٣٢) صحيح ابی داؤد (٢٠٥٤)

ترجمہ: روایت ہے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہ رسول اللہ ﷺ نے پچھنے لگائے احرام میں۔

فائدہ: اس باب میں انس اور عبداللہ بن بحینہ اور جابر رضی اللہ عنہم سے روایت ہے کہا۔ ابوعیسیٰ نے حدیث ابن عباس رضی اللہ عنہما کی حسن ہے صحیح ہے۔ اور رخصت دی ہے تھوڑے علماء نے پچھنے لگانے کی محرم کو اور کہتے ہیں کہ بال نہ مونڈے۔ اور مالک نے کہا کہ پچھنے نہ لگائے مگر ضرورت کے وقت۔ اور کہا سفیان ثوری اور شافعی نے کچھ مضائقہ نہیں پچھنے لگانے میں مگر بال نہ اکھاڑے۔

❀❀❀❀

٢٣۔ بَابُ : مَا جَآءَ فِي كَرَاهِيَةِ تَزْوِيجِ الْمُحْرِمِ

اس بیان میں کہ احرام کی حالت میں نکاح کرنا مکروہ ہے

(٨٤٠) عَنْ نُبَيْهِ بْنِ وَهْبٍ، قَالَ : أَرَادَ ابْنُ مَعْمَرٍ أَنْ يُنْكِحَ ابْنَهُ، فَبَعَثَنِي إِلَى أَبَانَ بْنِ عُثْمَانَ ، وَهُوَ أَمِيرُ الْمَوْسِمِ بِمَكَّةَ ، فَأَتَيْتُهُ ، فَقُلْتُ : إِنَّ أَخَاكَ يُرِيدُ أَنْ يُنْكِحَ ابْنَهُ، فَأَحَبَّ أَنْ يُشْهِدَكَ ذٰلِكَ، قَالَ : لَا أُرَاهُ إِلَّا أَعْرَابِيًّا جَافِيًا، إِنَّ الْمُحْرِمَ لَا يَنْكِحُ، وَلَا يُنْكِحُ ، أَوْ كَمَا قَالَ' ثُمَّ حَدَّثَ عَنْ عُثْمَانَ مِثْلَهُ يَرْفَعُهُ.

(اسناده صحيح) الارواء (١٠٣٧) الروض النضير (٤٦٧) صحيح ابی داؤد (١٦١٤-١٦١٥)

ترجمہ: روایت ہے نبیہ ابن وہب سے کہا ارادہ کیا ابن معمر نے کہ نکاح کریں اپنے بیٹے کا۔ سو بھیجا مجھ کو ابان بن عثمان کے پاس کہ امیر یعنی سردار تھے حاجیوں کے۔ سو گیا میں ان کے پاس اور کہا میں نے ان سے کہ بھائی تمہارے نکاح کرنا چاہتے ہیں اپنے بیٹے کا اور چاہتے ہیں کہ گواہ کریں تم کو اس بات پر۔ تو فرمایا انہوں نے میں اس کو ایک گنوار بے عقل جانتا ہوں اس لیے کہ البتہ محرم نہ خود نکاح کرے اور نہ کسی دوسرے کا نکاح کرائے یعنی وکالتہً یا ولایۃً یا ایسا ہی کچھ کہا۔ پھر حدیث بیان کی عثمان سے اسی کے مثل اور مرفوع کیا اس کو۔

فائدہ: اس باب میں ابورافع اور میمونہ سے روایت ہے۔ کہا ابوعیسیٰ نے حدیث عثمان رضی اللہ عنہ کی حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے بعض صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین کا انہیں میں ہیں عمر بن خطاب اور علی بن ابی طالب اور ابن عمر رضی اللہ عنہم اور یہی قول ہے بعض فقہائے تابعین کا۔ اور یہی کہتے ہیں مالک اور شافعی اور احمد اور اسحاق جائز نہیں کہتے ہیں نکاح کرنا محرم کو اور کہتے ہیں اگر کرے تو نکاح اس کا باطل ہے۔

(٨٤١) عَنْ أَبِي رَافِعٍ ، قَالَ : تَزَوَّجَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ مَيْمُونَةَ وَهُوَ حَلَالٌ ، وَ بَنٰى بِهَا وَهُوَ حَلَالٌ، وَكُنْتُ أَنَا الرَّسُولَ فِيمَا بَيْنَهُمَا. (ضعيف) الارواء (١٨٤٩)

ترجمہ: روایت ہے ابورافع سے کہا نکاح کیا رسول اللہ ﷺ نے بی بی میمونہ رضی اللہ عنہا سے اور وہ بے احرام کے تھے اور صحبت کی اور وہ بے احرام کے تھے اور میں پیغام لانے والا تھا ان دونوں کے بیچ میں۔

فائدہ: کہا ابوعیسیٰ (امام ترمذیؒ) نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے نہیں جانتے ہم کسی کو کہ روایت کی ہو ان سے مرفوعاً سوائے حماد بن زید کے کہ وہ روایت کرتے ہیں مطر وراق سے وہ ربیعہ سے۔ اور روایت کی مالک بن انس نے ربیعہ سے انہوں نے سلمان بن یسار سے کہ نبی ﷺ نے نکاح کیا میمونہ سے اور ان کو احرام نہ تھا۔ اور روایت کیا اس کو مالک نے مرسلاً اور سلیمان بن بلال رضی اللہ عنہ نے بھی ربیعہ سے مرسلاً۔ کہا ابوعیسیٰ نے مروی ہے یزید بن عاصم سے کہ کہا میمونہ نے نکاح کیا مجھ سے رسول اللہ ﷺ نے اور ان کو احرام نہ تھا۔ اور روایت کی بعض نے یزید بن عاصم سے کہ نبی ﷺ نے نکاح کیا میمونہ سے اور ان کو احرام نہ تھا۔ کہا ابوعیسیٰ نے یزید بن عاصم میمونہ کے بھانجے ہیں۔

۲۴۔ بَابُ: مَا جَآءَ فِي الرُّخْصَةِ فِي ذٰلِكَ

محرم کے لیے نکاح جائز ہونے کے بیان میں

(۸۴۲) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ : أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ تَزَوَّجَ مَيْمُونَةَ ، وَهُوَ مُحْرِمٌ. (شاذ)

ترجمہ: روایت ہے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہ نکاح کیا رسول اللہ ﷺ نے میمونہ رضی اللہ عنہا سے احرام میں اور مراد اس سے عقد نکاح ہے۔

فائدہ: اس باب میں امّ المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے بھی روایت ہے۔ کہا ابوعیسیٰ نے حدیث ابن عباس رضی اللہ عنہما کی حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے بعض علماء کا یہی کہتے ہیں سفیان ثوری اور اہل کوفہ۔

❀ ❀ ❀ ❀

(۸۴۳) عَنْ أَيُّوبَ ، عَنْ عِكْرِمَةَ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ : أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ تَزَوَّجَ مَيْمُونَةَ ، وَهُوَ مُحْرِمٌ. (شاذ)

ترجمہ: روایت کی ایوب نے عکرمہ سے فرمایا ابن عباس رضی اللہ عنہما نے نکاح کیا رسول اللہ ﷺ نے امّ المؤمنین میمونہ رضی اللہ عنہا سے احرام میں اور مراد اس سے عقد نکاح ہے۔

فائدہ: روایت کی ہم سے قتیبہ نے ان سے داؤد بن عبدالرحمٰن عطاء نے انہوں نے عمرو بن دینار سے کہا عمرو نے سنا میں نے ابا الشعثاء سے روایت کرتے ہیں ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہ نبی ﷺ نے نکاح کیا میمونہ سے اور وہ محرم تھے۔ کہا ابوعیسیٰ نے یہ حدیث صحیح ہے۔ اور ابوالشعثاء کا نام جابر بن زید ہے اور اختلاف ہے میمونہ کے نکاح میں اس لیے کہ نبی ﷺ نے نکاح کیا ان سے مکے کے راہ میں۔ سو بعض نے کہا نکاح کیا ان سے قبل احرام کے اور مشہور ہوا نکاح ان کا بعد احرام کے اور پھر صحبت کی ان سے اور احرام کھول چکے تھے سرف میں کہ ایک مقام ہے مکے سے دس میل اور وفات پائی میمونہ رضی اللہ عنہا نے سرف میں جہاں صحبت ہوئی تھی رسول اللہ ﷺ سے اور مدفن بھی ان کا وہیں ہے۔

(٨٤٤) عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ ، قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا الشَّعْثَاءِ يُحَدِّثُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ : أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ تَزَوَّجَ مَيْمُونَةَ ، وَهُوَ مُحْرِمٌ. (شاذ)

ترجمہ: عمرو بن دینار سے روایت ہے کہا سنا میں نے ابا الشعثاء سے وہ روایت کرتے ہیں ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہ نبی ﷺ نے نکاح کیا میمونہ رضی اللہ عنہا سے اور وہ محرم تھے۔

❀❀❀❀

(٨٤٥) عَنْ مَيْمُونَةَ ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ تَزَوَّجَهَا ، وَهُوَ حَلَالٌ ، وَ بَنٰى بِهَا حَلَالًا ، وَ مَاتَتْ بِسَرِفَ ، وَ دَفَنَّاهَا فِي الظُّلَّةِ الَّتِي بَنٰى بِهَا فِيهَا.

(صحيح) الروض (٤٦٧) صحيح ابى داؤد (١٦١٦) الارواء (٤/٢٢٧-٢٢٨)

ترجمہ: روایت ہے امّ المؤمنین میمونہ رضی اللہ عنہا سے کہ رسول اللہ ﷺ نے ان سے نکاح کیا جب احرام نہ تھا۔ اور صحبت بھی کی جب محرم نہ تھے اور کہا راوی نے وفات پائی امّ المؤمنین میمونہ رضی اللہ عنہا نے سرف میں اور دفن کیا ہم نے ان کو اسی لان میں کہ جہاں صحبت کی تھی ان سے آپ ﷺ نے۔

فائدہ : کہا ابوعیسیٰ نے یہ حدیث غریب ہے اور روایت کی کئی لوگوں نے یہ حدیث یزید بن عاصم سے مرسلاً کہ نبی ﷺ نے نکاح کیا میمونہ رضی اللہ عنہا سے جب وہ احرام میں نہ تھے۔

❀❀❀❀

٢٥۔ بَابُ : مَا جَآءَ فِي أَكْلِ الصَّيْدِ لِلْمُحْرِمِ

محرم کے شکار کا گوشت کھانے کے بیان میں

(٨٤٦) عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ : ((صَيْدُ الْبَرِّ لَكُمْ حَلَالٌ ، وَ أَنْتُمْ حُرُمٌ ، مَا لَمْ تَصِيدُوْهُ ، أَوْ يُصَدْ لَكُمْ)). (ضعيف) (المشكاة : ٢٧٠٠، التحقيق الثاني) منقطع ہے۔ مطلب کا جابر سے سماع ثابت نہیں۔

ترجمہ: روایت ہے جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے وہ روایت کرتے ہیں نبی ﷺ سے' آپ نے فرمایا جنگل کے شکار کا گوشت تم کو حلال ہے حالت احرام میں جب تک تم نے خود شکار نہ کیا ہو یا تمہارے حکم سے شکار نہ کیا گیا ہو۔ یعنی اگر تم خود شکار کرو یا تمہارے حکم سے ہو تو اس کا کھانا حلال نہیں۔

فائدہ : اس باب میں ابوقتادہ اور طلحہ سے روایت۔ کہا ابوعیسیٰ نے حدیث جابر کی مفسر ہے اور ہم نہیں جانتے کہ مطلب کو سماع ہو جابر سے اور اسی پر عمل ہے بعض علماء کا کہتے ہیں کچھ مضائقہ نہیں شکار کے گوشت کھانے میں اگر خود شکار نہ کیا ہو یا اس کے کھانے کے لیے شکار نہ کیا گیا ہو۔ کہا شافعی نے اس باب میں یہ حدیث سب سے بہتر ہے اور موافق قیاس کے اور اسی پر عمل ہے اور یہی قول ہے احمد اور اسحاق کا۔

(٨٤٧) عَنْ أَبِي قَتَادَةَ: أَنَّهُ كَانَ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ حَتَّى إِذَا كَانَ بِبَعْضِ طَرِيقِ مَكَّةَ ، تَخَلَّفَ مَعَ أَصْحَابٍ لَهُ مُحْرِمِينَ ، وَهُوَ غَيْرُ مُحْرِمٍ ، فَرَأَى حِمَارًا وَحْشِيًّا ، فَاسْتَوَى عَلَى فَرَسِهِ ، فَسَأَلَ أَصْحَابَهُ أَنْ يُنَاوِلُوهُ سَوْطَهُ ، فَأَبَوْا ، فَسَأَلَهُمْ رُمْحَهُ فَأَبَوْا عَلَيْهِ ، فَأَخَذَهُ فَشَدَّ عَلَى الْحِمَارِ ، فَقَتَلَهُ ، فَأَكَلَ مِنْهُ بَعْضُ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ وَأَبَى بَعْضُهُمْ ، فَأَدْرَكُوا النَّبِيَّ ﷺ فَسَأَلُوهُ عَنْ ذٰلِكَ ؟ فَقَالَ : ((**إِنَّمَا هِيَ طُعْمَةٌ أَطْعَمَكُمُوهَا اللّٰهُ**)). (صحيح) (الارواء : ١٠٢٨، صحيح ابى داؤد : ١٦٢٣)

ترجمہ: روایت ہے ابوقتادہ رضی اللہ عنہ سے کہ وہ نبی ﷺ کے ساتھ تھے کہیں راہ میں مکے کے پیچھے رہ گئے اپنے کچھ یاروں کے ساتھ اور وہ یار احرام باندھے ہوئے تھے اور ان کا احرام نہ تھا' سو دیکھا قتادہ نے ایک وحشی گدھا سو چڑھے اپنے گھوڑے پر اور سوال کیا اپنے لوگوں سے کہ کوڑا دیں' سو انکار کیا ان لوگوں نے پھر نیزہ مانگا ان سے تو بھی انکار کیا انہوں نے تو آپ ہی لے لیا انہوں نے یعنی کوڑا اور نیزہ بھی پھر دوڑے اس گدھے پر اور اس کو مارا' اور کھایا اس میں سے بعض صحابیوں نے یعنی محرموں نے اور بعض نے انکار کیا۔ پھر ملے رسول اللہ ﷺ سے اور آپ ﷺ سے یہ مسئلہ پوچھا تو آپ ﷺ نے فرمایا: وہ ایک کھانا تھا کہ اللہ نے تم کو کھلا دیا یعنی وہ تم کو حلال تھا اگرچہ تم احرام میں ہو۔

فائدہ: روایت کی ہم سے قتیبہ نے انہوں نے مالک سے انہوں نے زید بن اسلم سے انہوں نے عطاء بن یسار سے انہوں نے ابوقتادہ سے حمار وحشی کے باب میں ابوالنضر کی حدیث کی مانند' مگر اس روایت میں یہ بھی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا هَلْ مَعَكُمْ مِنْ لَحْمِهِ شَيْءٌ؟ یعنی تمہارے پاس کچھ گوشت ہے اس کا؟ یعنی اگر ہوتا تو آپ بھی کھاتے۔ کہا ابوعیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

❀❀❀❀

(٨٤٨) عَنْ أَبِي قَتَادَةَ ، فِي حِمَارِ الْوَحْشِ ، مِثْلَ حَدِيثِ أَبِي النَّضْرِ ، غَيْرَ أَنَّ فِي حَدِيثِ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ: أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ : ((**هَلْ مَعَكُمْ مِنْ لَحْمِهِ شَيْءٌ**)). (صحيح) [انظر الذى قبله]

ترجمہ: روایت ہے ابوقتادہ سے حمار وحشی کے باب میں ابوالنضر کی حدیث کی مانند' مگر اس روایت میں یہ بھی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تمہارے پاس کچھ گوشت ہے اس کا۔

٢٦۔ بَابُ : مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ لَحْمِ الصَّيْدِ لِلْمُحْرِمِ

اس بیان میں کہ محرم کے لیے شکار کا گوشت کھانا مکروہ ہے

(٨٤٩) عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ ، أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ أَخْبَرَهُ: أَنَّ الصَّعْبَ بْنَ جَثَّامَةَ أَخْبَرَهُ ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ مَرَّبِهِ بِالْأَبْوَاءِ أَوْ بِوَدَّانَ فَأَهْدٰى لَهُ حِمَارًا وَحْشِيًّا ، فَرَدَّهُ عَلَيْهِ ، فَلَمَّا رَأَى رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ مَا فِي وَجْهِهِ مِنَ الْكَرَاهِيَةِ ، فَقَالَ : ((**إِنَّهُ لَيْسَ بِنَا رَدٌّ عَلَيْكَ ، وَلٰكِنَّا حُرُمٌ**)). (صحيح)

ترجمہ: روایت ہے عبید اللہ بن عبداللہ سے کہ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے خبر دی ان کو کہ صعب بن جثامہ نے خبر دی ان کو کہ رسول اللہ ﷺ صعب کو لے گئے اپنے ساتھ ابواء میں یا ودان میں کہ وہ دونوں مقام ہیں مکے اور مدینے کے بیچ میں' سو ہدیہ لائے صعب ایک حمار وحشی آپ ﷺ کے پاس' سو آپ نے اس کو پھیر دیا، پھر جب دیکھا ملال ان کے چہرے میں تو کہا یہ ہم نے اس لیے پھیر دیا کہ ہم احرام باندھے ہوئے ہیں یعنی مجبوری ہے۔

فائدہ : کہا ابوعیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور ایک قوم کا مذہب علماء وغیرہم سے اسی حدیث پر ہے کہ مکروہ ہے شکار کا گوشت کھانا محرم کو۔ اور کہا شافعی نے ہمارے نزدیک اس حدیث میں گدھے کا پھیر دینا اس لیے تھا کہ گمان ہوا آپ ﷺ کو کہ صعب نے انہی کے لیے شکار کیا ہے اور چھوڑ دینا آپ ﷺ کا تنزیہی ہے اور روایت کی بعض اصحاب زہری نے یہ حدیث زہری سے اور کہا اس میں یہ أُهْدِيَ لَهُ لَحْمُ حِمَارٍ وَحْشٍ یعنی ہدیہ لائے آپ ﷺ کے سامنے وحشی گدھے کا گوشت۔ اور یہ روایت غیر محفوظ ہے اس باب میں علی اور زید بن ارقم سے بھی روایت ہے۔

❁❁❁❁

۲۷۔ بَابُ : مَا جَآءَ فِي صَيْدِ الْبَحْرِ لِلْمُحْرِمِ

اس بیان میں کہ محرم کے لیے دریا کا شکار حلال ہے

(۸۵۰) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالَ : خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فِي حَجٍّ ، أَوْ عُمْرَةٍ ، فَاسْتَقْبَلَنَا رَجْلٌ مِنْ جَرَادٍ ، فَجَعَلْنَا نَضْرِبُهُ بِأَسْيَاطِنَا وَ عِصِيِّنَا ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ : ((كُلُوهُ فَإِنَّهُ مِنْ صَيْدِ الْبَحْرِ)).

(ضعيف) الارواء (۱۰۳۱) اس کی سند ابی المہزم کی وجہ سے ضعیف ہے۔ جمہور نے اس کو ضعیف کہا ہے۔

ترجمہ: روایت ہے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ نکلے ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ حج کو یا عمرے کو تو ہمارے سامنے آ گئی ایک ٹکڑی مکڑی یعنی ملخ کی سو ہم مارنے لگے اپنے کوڑوں اور لاٹھیوں سے اور فرمایا نبی ﷺ نے کھاؤ اسے یہ تو دریا کا شکار ہے۔

فائدہ : کہا ابوعیسیٰ نے یہ حدیث غریب ہے اور نہیں جانتے ہم اس کو مگر روایت سے ابی المہزم کے کہ وہ روایت کرتے ہیں ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے اور ابوالمہزم کا نام یزید بن سفیان ہے اور کلام کیا ہے ان میں شعبہ نے اور رخصت دی ہے ایک قوم نے علماء سے محرم کو مکڑی کھانے کا اور اس کے شکار کرنے کی اور بعض نے کہا اس پر صدقہ واجب ہے اگر شکار کرے یا کھائے مکڑی کو۔

❁❁❁❁

۲۸۔ بَابُ : مَا جَآءَ فِي الضَّبُعِ يُصِيبُهَا الْمُحْرِمُ

محرم کے لیے گوہ یعنی گھوڑ پھوڑ کے بیان میں

(۸۵۱) عَنِ ابْنِ أَبِي عَمَّارٍ ، قَالَ : قُلْتُ لِجَابِرٍ : الضَّبُعُ أَصَيْدٌ هِيَ ؟ قَالَ : نَعَمْ ، قَالَ : قُلْتُ : آكُلُهَا ؟ قَالَ :

نَعَمْ ، قَالَ : قُلْتُ : أَقَالَهُ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ؟ قَالَ نَعَمْ.

(صحيح) التعليق على صحيح ابن خزيمة (٢٢٤٨) الارواء (١٠٥٠)

ترجمہ: روایت ہے ابن ابی عمار رضی اللہ عنہ سے کہا پوچھا میں نے جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے کہا ضبع یعنی گوہ شکار میں داخل ہے؟ کہا انہوں نے: ہاں پھر پوچھا میں نے کیا کھاؤں میں اس کو یعنی جب احرام نہ ہو تو کہا انہوں نے ہاں پھر پوچھا میں نے کیا فرمایا یہ رسول اللہ ﷺ نے؟ جابر رضی اللہ عنہ نے کہا: ہاں۔

فائدہ: کہا ابوعیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور کہا علی نے اور کہا یحییٰ بن سعید نے روایت کی جریر بن حازم نے یہ حدیث تو کہا اس میں روایت ہے جابر رضی اللہ عنہ سے وہ روایت کرتے ہیں عمرو سے اور ابن جریج کی حدیث زیادہ صحیح ہے اور یہی قول ہے احمد اور اسحاق کا اور اسی حدیث پر عمل ہے علماء کا کہ محرم اگر کھائے یا شکار کرے گوہ تو اس پر جزاء ہے۔

❁❁❁❁

٢٩۔ بَابُ: مَا جَآءَ فِي الْاِغْتِسَالِ لِدُخُولِ مَكَّةَ

مکے میں داخل ہونے کے لیے غسل کرنے کے بیان میں

(٨٥٢) عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: اغْتَسَلَ النَّبِيُّ ﷺ لِدُخُولِ مَكَّةَ بِفَخٍّ . (ضعيف الاسناد جدًا : لكن رواه الشيخان دون ذكر "فخ") اس میں عبدالرحمٰن بن زید بن اسلم راوی ضعیف ہے۔

ترجمہ: روایت ہے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے کہا غسل کیا نبی ﷺ نے مکے میں جانے کے لئے فخ میں کہ ایک موضع ہے قریب مکے کے۔

فائدہ: کہا ابوعیسیٰ نے یہ حدیث غیر محفوظ ہے اور صحیح وہی ہے جو مروی ہے نافع سے کہ ابن عمر رضی اللہ عنہما نہایا کرتے تھے مکے میں جانے کے لیے اور یہی قول ہے شافعی کا کہ مستحب ہے غسل کرنا مکے میں جانے کے لیے اور عبدالرحمٰن بن زید بن اسلم ضعیف ہیں حدیث میں ضعیف کہا ان کو احمد بن حنبل نے اور علی بن مدینی وغیرہما نے نہیں جانتے ہم اس حدیث کو مرفوع مگر انہی کی روایت سے۔

❁❁❁❁

٣٠۔ بَابُ : مَا جَآءَ فِي دُخُولِ النَّبِيِّ ﷺ مَكَّةَ مِنْ أَعْلَاهَا ، وَ خُرُوجِهِ مِنْ أَسْفَلِهَا

اس بیان میں کہ نبی ﷺ مکے کی بلندی کی طرف سے آئے اور نچلی جانب سے باہر گئے

(٨٥٣) عَنْ عَائِشَةَ ، قَالَتْ : لَمَّا جَآءَ النَّبِيُّ ﷺ إِلَى مَكَّةَ ، دَخَلَهَا مِنْ أَعْلَاهَا ، وَ خَرَجَ مِنْ أَسْفَلِهَا.

(صحيح) صحيح ابى داؤد (١٦٣٣)

ترجمہ: روایت ہے ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ جب پہنچے نبی ﷺ مکے تو اندر گئے مکے کے اونچی جانب سے اور باہر نکلے نیچے کی جانب سے۔

فائدہ : اس باب میں ابن عمر رضی اللہ عنہما سے بھی روایت ہے۔ کہا ابو عیسیٰ نے حدیث عائشہ رضی اللہ عنہا کی حسن ہے صحیح ہے۔

❀❀❀❀

۳۱۔ بَابُ : مَا جَآءَ فِيْ دُخُوْلِ النَّبِيِّ ﷺ مَكَّةَ نَهَارًا

اس بیان میں کہ نبی ﷺ مکے میں دن کے وقت داخل ہوئے

(٨٥٤) عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ دَخَلَ مَكَّةَ نَهَارًا. (صحيح) صحيح ابی داؤد (١٦٢٩)

ترجمہ: روایت ہے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے کہ نبی ﷺ دن کو مکے میں داخل ہوئے۔

فائدہ : کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

❀❀❀❀

۳۲۔ بَابُ : مَا جَآءَ فِيْ كَرَاهِيَةِ رَفْعِ الْيَدِ عِنْدَ رُؤْيَةِ الْبَيْتِ

اس بیان میں کہ بیت اللہ کو دیکھتے وقت ہاتھ اٹھانا مکروہ ہے

(٨٥٥) عَنِ الْمُهَاجِرِ الْمَكِّيِّ، قَالَ : سُئِلَ جَابِرُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ، أَيَرْفَعُ الرَّجُلُ يَدَيْهِ، إِذَا رَأَى الْبَيْتَ ؟ فَقَالَ : حَجَجْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَكُنَّا نَفْعَلُهُ. (ضعيف عند الالبانی) (ضعيف ابی داؤد : ٣٢٦، المشكاة : ٢٥٧٤، التحقيق الثانی) مہاجر المکی مجہول راوی ہے۔ هداة الرواة (٢٥٠٧) بعض محققین نے اس کو حسن قرار دیا ہے۔

ترجمہ: روایت ہے مہاجر مکی سے کہ پوچھا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے کیا ہاتھ اٹھائے آدمی جب دیکھے بیت اللہ کو؟ تو فرمایا انہوں نے: ہم نے حج کیا رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تو کیا ہم کہیں ہاتھ اٹھاتے تھے یعنی نہیں اٹھاتے تھے۔

فائدہ : کہا ابو عیسیٰ نے ہاتھ اٹھانا بیت اللہ کے دیکھنے کے وقت یعنی کراہت اس کی نہیں پہچانتے مگر شعبہ کی روایت سے کہ وہ روایت کرتے ہیں ابو قزعہ سے اور نام ابو قزعہ کا سوید بن حجر ہے۔

۳۳۔ بَابُ : مَا جَآءَ كَيْفَ الطَّوَافُ ؟

طواف کی کیفیت کے بیان میں

(٨٥٦) عَنْ جَابِرٍ، قَالَ : لَمَّا قَدِمَ النَّبِيُّ ﷺ مَكَّةَ، دَخَلَ الْمَسْجِدَ، فَاسْتَلَمَ الْحَجَرَ، ثُمَّ مَضَى عَلَى يَمِيْنِهِ،

فَرَمَلَ ثَلَاثًا، وَ مَشٰى أَرْبَعًا، ثُمَّ أَتَى الْمَقَامَ، فَقَالَ: [وَاتَّخِذُوا مِنْ مَّقَامِ إِبْرَاهِيمَ مُصَلًّى][البقرة: ۱۲۵]، فَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ، وَالْمَقَامُ بَيْنَهُ وَ بَيْنَ الْبَيْتِ، ثُمَّ أَتَى الْحَجَرَ بَعْدَ الرَّكْعَتَيْنِ فَاسْتَلَمَهُ، ثُمَّ خَرَجَ إِلَى الصَّفَا۔ أَظُنُّهُ۔ قَالَ: ﴿ إِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَآئِرِ اللّٰهِ ﴾ [البقرة: ۱۵۸].

(صحیح) الارواء (۱۱۲۰) صحیح ابی داؤد (۱۶۶۳)

ترجمہ: روایت ہے جابر رضی اللہ عنہ سے کہا جب آئے نبی ﷺ مکے میں داخل ہوئے مسجد حرام میں اور ہاتھ لگایا حجر اسود کو یا بوسہ دیا پھر چلے اس کی داہنی طرف یعنی طواف شروع کیا سو کود کود کر چلے شانے اچھالتے ہوئے تین بار یعنی کعبے کے گرد اور اپنی میٹھی چال پر چلے چار بار پھر آئے مقام ابراہیم کے پاس اور فرمایا وَاتَّخِذُوا إلی آخرہ۔ یعنی مقرر کرو مقام ابراہیم کو نماز کی جگہ پھر پڑھیں دو رکعتیں اور مقام ابراہیم آپ کے اور کعبے کے بیچ میں تھا پھر آئے حجر اسود کے پاس بعد دو رکعتوں کے اور چوما اس کو پھر نکلے صفا کی طرف۔ کہا راوی نے گمان کرتا ہوں کہ پڑھی آپ ﷺ نے یہ آیت إِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَائِرِ اللّٰهِ یعنی صفا اور مروہ اللہ کی نشانیوں میں سے ہے۔

فائدہ: اس باب میں ابن عمر رضی اللہ عنہما سے بھی روایت ہے۔ کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث جابر رضی اللہ عنہ کی حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے علماء کا۔

❀❀❀❀

۳۴۔ بَابُ: مَا جَآءَ فِي الرَّمَلِ مِنَ الْحَجَرِ إِلَى الْحَجَرِ

حجر اسود سے رمل شروع کرنے اور اسی پر ختم کرنے کے بیان میں

(۸۵۷) عَنْ جَابِرٍ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ رَمَلَ مِنَ الْحَجَرِ ثَلَاثًا، وَ مَشٰى أَرْبَعًا. (صحیح) [المصدر نفسه]

ترجمہ: روایت ہے جابر رضی اللہ عنہ سے کہ نبی ﷺ کود کر شانے اچھال کر چلے حجر اسود سے حجر اسود تک یعنی طواف کے تین بار، اور میٹھی چال چلے چار بار۔

فائدہ: اس باب میں ابن عمر رضی اللہ عنہما سے بھی روایت ہے۔ کہا ابو عیسیٰ نے حدیث جابر رضی اللہ عنہ کی حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے علماء کا۔ کہا شافعی نے اگر ترک کرے رمل کو تو برا کیا اور اس پر واجب نہیں اور جب تین شوط یعنی تین پھیرے میں رمل نہ کیا تو پھر اس کے بعد نہ کرے۔ اور بعض نے کہا اہل مکہ پر رمل واجب نہیں اور نہ اس پر کہ جس نے مکے سے احرام باندھا ہو۔

❀❀❀❀

۳۵۔ بَابُ: مَا جَآءَ فِي اسْتِلَامِ الْحَجَرِ وَالرُّكْنِ الْيَمَانِيِّ دُوْنَ مَا سِوَاهُمَا

اس بیان میں کہ حجر اسود اور رکن یمانی کے علاوہ کسی کو بوسہ نہ دے

(۸۵۸) عَنْ أَبِي الطُّفَيْلِ، قَالَ: كُنْتُ مَعَ ابْنِ عَبَّاسٍ، وَمُعَاوِيَةُ لَا يَمُرُّ بِرُكْنٍ إِلَّا اسْتَلَمَهُ، فَقَالَ لَهُ ابْنُ عَبَّاسٍ:

إِنَّ النَّبِيَّ ﷺ لَمْ يَكُنْ يَسْتَلِمُ إِلَّا الْحَجَرَ الْأَسْوَدَ، وَالرُّكْنَ الْيَمَانِيَّ ، فَقَالَ مُعَاوِيَةُ : لَيْسَ شَيْءٌ مِنَ الْبَيْتِ مَهْجُوْرًا. (اسناده صحيح) (الحج الكبير)

ترجمہ: روایت ہے ابوالطفیل سے کہا انہوں نے ہم تھے ابن عباس رضی اللہ عنہما کے ساتھ حج میں اور معاویہ طواف میں نہیں گزرتے تھے کسی رکن پر مگر اس کو چوم لیتے تھے، تو کہا ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہ نبی ﷺ تو فقط حجر اسود اور رکن یمانی ہی کو بوسہ دیتے تھے۔ تو معاویہ نے کہا: بیت اللہ میں سے کوئی چیز چھوڑ نا نہ چاہیے۔

فائدہ: اس باب میں عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ کہا ابوعیسیٰ نے حدیث ابن عباس رضی اللہ عنہما کی حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے اکثر اہل علم کا کہ بوسہ نہ دے مگر حجر اسود اور رکن یمانی کو۔

❀❀❀❀

٣٦۔ بَابُ : مَا جَاءَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ طَافَ مُضْطَبِعًا

اس بیان میں کہ رسول اللہ ﷺ نے اضطباع کی حالت میں طواف کیا

(٨٥٩) عَنِ ابْنِ يَعْلَى ، عَنْ أَبِيهِ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ طَافَ بِالْبَيْتِ مُضْطَبِعًا وَ عَلَيْهِ بُرْدٌ. (حسن عند الالبانی) ((الحج الكبير)) صحيح ابی داؤد (١٦٤٥) بعض محققین کہتے ہیں اس میں ابن جریج اور سفیان ثوری دونوں مدلس ہیں اور سماع کی صراحت نہیں۔

ترجمہ: روایت ہے ابن ابی یعلیٰ سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے کہ رسول اللہ ﷺ نے طواف کیا حالت اضطباع میں اور آپ ﷺ کے بدن مبارک پر ایک چادر تھی۔

فائدہ: مترجم کہتا ہے اضطباع یہ ہے کہ چادر کو داہنی بغل کے نیچے کر کے دونوں کنارے اس کے سینے اور پیٹھ کی طرف سے بائیں کندھے پر ڈال دے اور یہ بانک پنے کے واسطے آپ ﷺ نے کیا کہ کفار پر رعب ظاہر ہو کہ اس میں کمال جرأت اور جلادت پر دلالت ہوتی ہے۔ کہا ابوعیسیٰ نے یہ حدیث ثوری کی جو مروی ہے ابن جریج سے نہیں جانتے ہم اس کو مگر انہی کی روایت سے اور یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور عبدالحمید بیٹے ہیں جبیر بن شیبہ کے اور یعلیٰ بیٹے ہیں امیہ کے۔

❀❀❀❀

٣٧۔ بَابُ : مَا جَاءَ فِي تَقْبِيلِ الْحَجَرِ

حجر اسود کو بوسہ دینے کے بیان میں

(٨٦٠) عَنْ عَابِسِ بْنِ رَبِيعَةَ، قَالَ : رَأَيْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ يُقَبِّلُ الْحَجَرَ، وَ يَقُولُ : إِنِّي أُقَبِّلُكَ وَأَعْلَمُ أَنَّكَ حَجَرٌ، وَلَوْلَا أَنِّي رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يُقَبِّلُكَ ، لَمْ أُقَبِّلْكَ.

(اسنادہ صحیح) الروض النضیر (۷۲۳) صحیح ابی داؤد (۱۶۳۶)

ترجمہ: روایت ہے عابس بن ربیعہ سے کہا دیکھا میں نے عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو بوسہ لیتے ہوئے حجر اسود کا اور فرماتے تھے کہ میں تجھ کو بوسہ لیتا ہوں اور جانتا ہوں کہ تو ایک پتھر ہے یعنی کچھ نفع اور نقصان کا اختیار نہیں رکھتا اور اگر میں نہ دیکھتا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو بوسہ لیتے تھے تجھ کو تو کبھی میں بوسہ نہ لیتا۔

فائدہ : کہا ابوعیسیٰ نے یہ حدیث حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے علماء کا کہ مستحب ہے حجر اسود کا بوسہ لینا پھر اگر ممکن نہ ہو اس تک پہنچنا تو ہاتھ سے چھو کر ہاتھ کو چوم لے اور اگر ہاتھ بھی نہ پہنچ سکے تو اس کے سامنے ہو کر تکبیر کہے اور یہی قول ہے شافعی کا۔

❀❀❀❀

(۸۶۱) عَنِ الزُّبَيْرِ بْنِ عَرَبِيٍّ: أَنَّ رَجُلًا سَأَلَ ابْنَ عُمَرَ عَنِ اسْتِلَامِ الْحَجَرِ فَقَالَ : رَأَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَسْتَلِمُهُ وَ يُقَبِّلُهُ ، فَقَالَ الرَّجُلُ : أَرَأَيْتَ إِنْ غُلِبْتُ عَلَيْهِ ؟ أَرَأَيْتَ إِنْ زُوحِمْتُ ؟ فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ اجْعَلْ أَرَأَيْتَ بِالْيَمَنِ ، رَأَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَسْتَلِمُهُ وَ يُقَبِّلُهُ. (صحيح) ((الحج الكبير))

ترجمہ: روایت ہے زبیر بن عربی سے کہ ایک شخص نے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے حجر اسود کو چھونے کے متعلق سوال کیا' تو انہوں نے کہا' تو انہوں نے کہا: میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو حجر اسود کو چھوتے ہوئے اور بوسہ دیتے ہوئے دیکھا ہے۔ اس پر اس شخص نے کہا اگر ہجوم ہو جائے اور میں عاجز ہو جاؤں تو کیا کروں؟ ابن عمر رضی اللہ عنہما نے کہا اس اگر و گر کو یمن میں باکر رکھو میں نے تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا استلام اور بوسہ دیتے تھے حجر اسود کو۔

❀❀❀❀

۳۸۔ بَابُ : مَا جَآءَ أَنَّهُ يَبْدَأُ بِالصَّفَا قَبْلَ الْمَرْوَةِ

اس بیان میں کہ سعی مروہ کی بجائے صفا سے شروع کرنی چاہیے

جاننا چاہیے کہ سعی یعنی پھرنا درمیان صفا اور مروہ کے سات بار واجب ہے حنفیہ کے نزدیک اور رکن ہے امام شافعی کے نزدیک اور بطن مسیل یعنی بیچوں بیچ نالی کا وہ ایک جگہ ہے صفا اور مروہ کے درمیان میں اس میں نشان بنے ہیں پہچاننے کے لیے اس میں بالاتفاق جلدی چلنا سنت ہے سعی کے وقت۔

(۸۶۲) عَنْ جَابِرٍ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ حِينَ قَدِمَ مَكَّةَ، فَطَافَ بِالْبَيْتِ سَبْعًا وَ أَتَى الْمَقَامَ، فَقَرَأَ : ﴿ وَاتَّخِذُوا مِنْ مَّقَامِ إِبْرَاهِيمَ مُصَلًّى ﴾ [البقرة : ۱۲۵] ، فَصَلَّى خَلْفَ الْمَقَامِ : ثُمَّ أَتَى الْحَجَرَ فَاسْتَلَمَهُ، ثُمَّ قَالَ: ((نَبْدَأُ بِمَا بَدَأَ اللّٰهُ بِهِ)) ، فَبَدَأَ بِالصَّفَا وَقَرَأَ ﴿ إِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَآئِرِ اللّٰهِ ﴾ [البقرة : ۱۵۸].

(صحيح)

ترجمہ: روایت ہے جابر رضی اللہ عنہ سے کہ جب نبی ﷺ مکے میں آئے تو طواف کیا بیت اللہ کا سات بار اور ہر بار کو ایک شوط کہتے ہیں اور آئے مقام ابراہیم میں اور پڑھی یہ آیت وَاتَّخِذُوا سے مصلیٰ تک یعنی مقرر کرو مقام ابراہیم کو نماز کی جگہ۔ پھر نماز پڑھی پیچھے مقام کے یعنی مقام ابراہیم کے جو قبلے کے بیچ میں تھا پھر حجر اسود کے پاس آئے اور اس کو بوسہ دیا اور فرمایا ہم بھی شروع کرتے ہیں اس چیز سے جہاں سے شروع کیا اللہ نے تو سعی کو شروع کیا صفا سے اور پڑھی یہ آیت إِنَّ الصَّفَا سے آخر تک یعنی صفا اور مروہ دونوں نشانیاں ہیں اللہ کی نشانیوں سے۔

فائدہ: کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے علماء کا کہ سعی شروع کرے صفا سے نہ مروہ سے اور اگر مروہ سے شروع کرے تو جائز نہیں اور پھر صفا سے شروع کرنا چاہیے اور اختلاف ہے علماء کا اس کے حق میں جو طواف کرے بیت اللہ کا اور سعی نہ کرے صفا اور مروہ کی یہاں تک کہ لوٹے تو بعض نے کہا کہ اگر مکے کے قریب ہے اور یاد آیا کہ سعی نہیں کی ہے تو لوٹ آئے اور سعی کرے اور اگر اس کو یاد نہ آیا یہاں تک کہ اپنے وطن پہنچ گیا تو کافی ہے اس کو فقط ایک قربانی کر دینا۔ اور یہی قول ہے سفیان ثوری کا۔ اور کہا بعض نے اگر سعی نہ کی اور اپنے وطن چلا گیا تو اس کا حج درست نہ ہوا۔ اور یہی قول ہے امام شافعی کا کہ سعی ایسی واجب ہے کہ بغیر اس کے حج درست نہیں۔

❀ ❀ ❀ ❀

۳۹۔ بَابُ : مَا جَآءَ فِي السَّعْيِ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ

صفا اور مروہ کے درمیان سعی کرنے کے بیان میں

(۸۶۳) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ : إِنَّمَا سَعَى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بِالْبَيْتِ وَ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ، لِيُرِيَ الْمُشْرِكِيْنَ قُوَّتَهُ. (صحیح)

ترجمہ: روایت ہے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہ سعی کی رسول اللہ ﷺ نے بیت اللہ کی یعنی طواف کیا اور سعی کی صفا اور مروہ کی اس لیے کہ دکھلائیں مشرکوں کو اپنا زور اور غلبہ۔

فائدہ: اس باب میں عائشہ رضی اللہ عنہا اور ابن عمر رضی اللہ عنہما اور جابر رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے۔ کہا ابو عیسیٰ نے حدیث ابن عباس رضی اللہ عنہما کی حسن ہے صحیح ہے اور اسی کو مستحب کہا ہے علماء نے کہ سعی کرے یعنی دوڑ کر چلے صفا اور مروہ میں پھر اگر دوڑ کر نہ چلا اور اپنی میٹھی چال چلا تو بھی جائز ہے۔

❀ ❀ ❀ ❀

(۸٦٤) عَنْ كَثِيْرِ بْنِ جُمْهَانَ ، قَالَ : رَأَيْتُ ابْنَ عُمَرَ يَمْشِيْ فِي السَّعْيِ ، فَقُلْتُ لَهُ : أَتَمْشِيْ فِي السَّعْيِ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ ؟ قَالَ : لَئِنْ سَعَيْتُ فَقَدْ رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَسْعٰى عَلَيْهِ، وَ لَئِنْ مَشَيْتُ فَقَدْ رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَمْشِيْ. وَأَنَا شَيْخٌ كَبِيْرٌ. (صحیح) التعليق على صحيح ابن خزيمة (۲۲۷۰۔۲۲۷۲) صحيح ابی داؤد (۱٦٦۲)

ترجمہ: روایت ہے کثیر بن جمہان سے کہا دیکھا میں نے ابن عمر رضی اللہ عنہما کو میٹھی چال چلتے صفا اور مروہ کے بیچ میں تو کہا میں نے ان

سے تم رساں رساں چلتے ہو یہاں پر تو جواب دیا انہوں نے اگر میں دوڑ کر چلوں تو بھی ہوسکتا ہے کہ دیکھا میں نے رسول اللہ ﷺ کو دوڑتے ہوئے اور اگر رساں رساں چلوں تو بھی جائز ہے کہ دیکھا میں نے رسول اللہ ﷺ کو رساں رساں چلتے اور میں بہت بڈھا ہوں۔

فائدہ : کہا ابوعیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور روایت کی سعید بن جبیر نے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے ایسی ہی۔

❀❀❀❀

۴۰۔ بَابُ : مَا جَآءَ فِي الطَّوَافِ رَاكِبًا

سوار ہو کر طواف کرنے کے بیان میں

(۸۶۵) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ : طَافَ النَّبِيُّ ﷺ عَلَى رَاحِلَتِهِ ، فَإِذَا انْتَهَى إِلَى الرُّكْنِ ، أَشَارَ إِلَيْهِ.

(صحیح) صحیح ابی داؤد (۱٦٤٠)

ترجمہ: روایت ہے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہ طواف کیا رسول اللہ ﷺ نے اپنی اونٹنی پر سوار ہو کر جب آتے حجر اسود پر تو اشارہ کرتے طرف اس کی۔

فائدہ : اس باب میں جابر اور ابوالطفیل اور ام سلمہ رضی اللہ عنھم سے روایت ہے۔ کہا ابوعیسیٰ نے حدیث ابن عباس رضی اللہ عنہما کی حسن ہے صحیح ہے اور بعض علماء نے مکروہ کہا ہے طواف بیت اللہ کا اور سعی صفا مروہ کی سوار ہو کر مگر کچھ عذر سے اور یہی قول ہے شافعی کا۔

❀❀❀❀

۴۱۔ بَابُ : مَا جَآءَ فِي فَضْلِ الطَّوَافِ

طواف کی فضیلت کے بیان میں

(۸٦٦) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ : ((مَنْ طَافَ بِالْبَيْتِ خَمْسِيْنَ مَرَّةً ، خَرَجَ مِنْ ذُنُوْبِهِ، كَيَوْمَ وَلَدَتْهُ أُمُّهُ)).

(ضعیف) (الضعیفة : ٥١٠٢) اس میں شریک بن عبداللہ النخعی الکوفی کمزور حافظے کی وجہ سے ضعیف ہے۔

ترجمہ: روایت ہے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے جس نے طواف کیا بیت اللہ کا پچاس بار صاف ہو کے نکلا اپنے گناہوں سے مانند اس دن کے کہ جنا اسے اس کی ماں نے۔

فائدہ : اس باب میں انس رضی اللہ عنہ اور ابن عمر رضی اللہ عنہما سے بھی روایت ہے۔ کہا ابوعیسیٰ نے ابن عباس رضی اللہ عنہما کی حدیث غریب ہے پوچھا میں نے محمد سے تو کہا انہوں نے مروی ہے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے انہی کا قول روایت کی ہم سے ابن ابی عمر نے انہوں نے سفیان سے انہوں نے ایوب سے کہا ایوب نے محدثین عبداللہ بن سعید بن جبیر کو اپنے باپ سے اچھا جانتے تھے اور ان کے ایک بھائی بھی ہیں

ان کو عبدالملک بن سعید بن جبیر کہتے ہیں اور ان سے بھی روایت ہے۔

(٨٦٧) عَنْ أَيُّوبَ السَّخْتِيَانِيِّ ، قَالَ : كَانُوا يَعُدُّونَ عَبْدَاللّٰهِ بْنِ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ أَفْضَلَ مِنْ أَبِيهِ، أَخٌ يُقَالُ لَهُ : عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ ، وَقَدْرَوَى عَنْهُ أَيْضًا. (صحيح) الارواء (٤٨١) الروض (٤٧٢) بعض محققین کہتے ہیں اس کی سند سفیان بن عیینہ مدلس کے عنعنہ کی وجہ سے ضعیف ہے۔

ترجمہ: روایت ہے ایوب سختیانی سے کہا محدثین عبداللہ بن سعید بن جبیر کو اپنے باپ سے اچھا جانتے تھے اور ان کے ایک بھائی بھی ہیں ان کو عبدالملک بن سعید بن جبیر کہتے ہیں اور ان سے روایت بھی ہے۔

۴۲۔ بَابُ : مَا جَآءَ فِي الصَّلَاةِ بَعْدَ الْعَصْرِ ، وَ بَعْدَ الصُّبْحِ ،لِمَنْ يَطُوفُ

طواف کرنے والے کے لیے صبح اور عصر کے بعد دو رکعتیں پڑھنے کے بیان میں

(٨٦٨) عَنْ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ : ((يَا بَنِي عَبْدِ مَنَافٍ ، لَا تَمْنَعُوا أَحَدً طَافَ بِهٰذَا الْبَيْتِ وَ صَلّٰى أَيَّةَ سَاعَةٍ شَآءَ مِنْ لَيْلٍ أَوْ نَهَارٍ)). (اسناده صحيح)

ترجمہ: روایت ہے جبیر بن معطم سے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: مت منع کرو اے اولاد عبد مناف کی کسی شخص کو جو طواف کرے اس گھر کا اور نماز پڑھے جس گھڑی میں چاہے رات ہو یا دن یعنی اوقات مکروہہ میں بھی منع نہ کرو۔

فائدہ : اس باب میں ابن عباس رضی اللہ عنہما اور ابوذر رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے۔ کہا ابو عیسیٰ نے حدیث جبیر بن معطم کی حسن ہے صحیح ہے اور روایت کی ہے یہ حدیث عبداللہ بن ابی نجیح نے عبداللہ بن باباہ سے بھی اور اختلاف ہے علماء کا نماز میں بعد عصر اور صبح کے مکے میں۔ سو بعض نے کہا کچھ مضائقہ نہیں طواف اور نماز میں بعد عصر اور صبح کے اور یہی قول ہے شافعی اور احمد اور اسحاق کا اور حجت لائے ہیں اسی حدیث کو نبی ﷺ کے اور بعض نے کہا اگر طواف کرے عصر کے بعد تو نماز نہ پڑھے جب تک آفتاب نہ ڈوب لے اور ایسا ہی اگر طواف بعد صبح کے کیا ہے تو جب تک آفتاب طلوع نہ ہو نماز نہ پڑھے اور سند لائے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی حدیث کو کہ انہوں نے طواف کیا صبح کے بعد اور دو رکعتیں طواف کی نہ پڑھیں اور نکلے مکے سے یہاں تک کہ ذی طویٰ میں اترے اور بعد طلوع میں اترے تو بعد طلوع آفتاب کے پڑھیں اور یہی قول ہے سفیان ثوری کا اور مالک بن انس کا۔

۴۳۔ بَابُ: مَا جَآءَ مَا يُقْرَأُ فِي رَكْعَتَي الطَّوَافِ؟

اس بیان میں کہ طواف کی دو رکعتوں میں کیا پڑھنا چاہیے؟

(٨٦٩) عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَرَأَ فِي رَكْعَتَيِ الطَّوَافِ ، بِسُورَتَيِ الْإِخْلَاصِ : ﴿قُلْ يٰۤاَيُّهَا الْكٰفِرُوْنَ﴾ [الكافرون : ١]، و ﴿قُلْ هُوَ اللّٰهُ أَحَدٌ﴾ [الإخلاص : ١].

(اسناده صحيح) (حجة النبي صلى الله عليه وسلم) الارواء (١١٢٠) صحيح ابي داؤد (١٦٦٣)

ترجمہ: روایت ہے جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے کہ رسول اللہ ﷺ نے طواف کی دو رکعتوں میں دو سورتیں اخلاص کی پڑھیں ایک رکعت میں قُلْ يَاأَيُّهَا الْكَفِرُوْنَ اور دوسری میں قُلْ هُوَ اللّٰهُ أَحَدٌ.

فائدہ: روایت کی ہم سے ہناد نے ان سے وکیع نے انہوں نے سفیان سے انہوں نے جعفر بن محمد سے انہوں نے اپنے باپ سے کہ وہ مستحب کہتے انہی دونوں سورتوں کے پڑھنے کو طواف کی دو رکعتوں میں۔ کہا ابوعیسیٰ نے اور یہ زیادہ صحیح ہے عبدالعزیز بن عمران کی حدیث سے اور حدیث جعفر بن محمد کی اپنے باپ سے زیادہ صحیح ہے اس حدیث سے جو یہی روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے وہ جابر رضی اللہ عنہ سے وہ نبی ﷺ سے اور عبدالعزیز بن عمران ضعیف ہیں حدیث میں۔

(٨٧٠) **عَنْ** جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ أَبِيهِ، أَنَّهُ كَانَ يَسْتَحِبُّ أَنْ يَقْرَأَ فِي رَكْعَتَيِ الطَّوَافِ بِـ ﴿ **قُلْ يَاأَيُّهَا الْكَفِرُوْنَ** ﴾، وَ ﴿ **قُلْ هُوَ اللّٰهُ أَحَدٌ** ﴾. (صحيح الاسناد مقطوعًا)

ترجمہ: روایت ہے جعفر بن محمد سے انہوں نے اپنے باپ سے کہ وہ مستحب کہتے انہیں دونوں سورتوں کے پڑھنے کو طواف کی دو رکعتوں میں: سورۂ کافرون اور سورۃ اخلاص۔

❀❀❀❀

۴۴۔ بَابُ: مَا جَآءَ فِي كَرَاهِيَةِ الطَّوَافِ عُرْيَانًا

اس بیان میں کہ ننگے طواف کرنا حرام ہے

(٨٧١) **عَنْ** زَيْدِ بْنِ أُثَيْعٍ قَالَ: سَأَلْتُ عَلِيًّا بِأَيِّ شَيْءٍ بُعِثْتَ؟ قَالَ: بِأَرْبَعٍ: لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ إِلَّا نَفْسٌ مُسْلِمَةٌ، وَلَا يَطُوفُ بِالْبَيْتِ عُرْيَانٌ، وَلَا يَجْتَمِعُ الْمُسْلِمُونَ وَالْمُشْرِكُونَ بَعْدَ عَامِهِمْ هٰذَا، وَ مَنْ كَانَ بَيْنَهُ وَ بَيْنَ النَّبِيِّ ﷺ عَهْدٌ فَعَهْدُهُ إِلَى مُدَّتِهِ، وَمَنْ لَا مُدَّةَ لَهُ فَأَرْبَعَةُ أَشْهُرٍ. (صحيح) (الارواء: ١١٠١)

ترجمہ: روایت ہے زید بن اثیع سے کہ پوچھا میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے کیا حکم دے کر تم بھیجے گئے تھے نبی ﷺ کے پاس تو کہا بھیجا گیا تھا میں چار حکم لے کر ایک تو یہ کہ جنت میں کوئی داخل نہ ہوگا مگر مسلمان شخص اور دوسرے یہ کہ طواف نہ کرے کوئی بندہ بیت اللہ کا ننگے ہو کر اور تیسرے یہ کہ حج میں مسلمانوں کے ساتھ مشرک جمع نہ ہوئیں اس سال کے بعد اور یہ کہ نبی ﷺ اور جس کے بیچ میں صلح ہے ایک مدت مقرر تک تو اس کی صلح اسی مدت تک رہے گی اور جس کی صلح میں کچھ مدت مقرر نہیں اس کو چار مہینے تک مہلت ہے۔

فائدہ: اس باب میں ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے۔ کہا ابوعیسیٰ نے حدیث علی رضی اللہ عنہ کی حسن ہے روایت کی ہم سے ابن ابی عمر

اور نصر بن علی نے دونوں نے کہا روایت کی ہم سے سفیان نے انہوں نے ابواسحاق سے اسی حدیث کی مانند اور دونوں نے کہا زید بن اثیع سے روایت ہے اور یہ زیادہ صحیح ہے یعنی اثیع یائے مضموم کے ساتھ کہ اس کے ثائی مثلثہ اور بعد اس کے یائے ساکن ہے صحیح زیادہ ہے واثیع سے کہ جس کے سرے پر ہمزہ ہے۔ کہا ابوعیسیٰ نے اور شعبہ نے وہم کیا اور کہا اس روایت میں زید بن اثیل۔

(۸۷۲) حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ، وَنَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ، قَالَا: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ نَحْوَهُ، وَقَالَا: زَيْدُ بْنُ يُثَيْعٍ، وَهٰذَا أَصَحُّ. (صحيح) [انظر ما قبله]

ترجمہ: ہم سے ابن ابی عمر اور نصر بن علی نے بیان کیا دونوں نے کہا روایت کی ہم سے سفیان نے انہوں نے ابواسحاق سے اسی حدیث کی مانند اور دونوں نے کہا زید بن یثیع سے روایت ہے اور یہ زیادہ صحیح ہے۔

❀❀❀❀

۴۵۔ بَابُ: مَا جَآءَ فِي دُخُولِ الْكَعْبَةِ

کعبہ کے اندر داخل ہونے کے بیان میں

(۸۷۳) عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ خَرَجَ النَّبِيُّ ﷺ مِنْ عِنْدِي، وَهُوَ قَرِيرُ الْعَيْنِ، طَيِّبُ النَّفْسِ، فَرَجَعَ إِلَيَّ وَهُوَ حَزِينٌ، فَقُلْتُ لَهُ: فَقَالَ: ((إِنِّي دَخَلْتُ الْكَعْبَةَ، وَوَدِدْتُ أَنِّي لَمْ أَكُنْ فَعَلْتُ، إِنِّي أَخَافُ أَنْ أَكُونَ أَتْعَبْتُ أُمَّتِي مِنْ بَعْدِي)).

(ضعيف) سلسلة الاحاديث الضعيفه (٣٣٤٦) ضعيف أبي داود (٣٤٧) اس میں اسماعیل بن عبدالملک ضعیف راوی ہے۔

ترجمہ: روایت ہے امّ المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ نکلے نبی ﷺ میرے پاس سے اور ان کی آنکھیں ٹھنڈی تھیں مزاج خوش تھا پھر جب لوٹ کر آئے تو وہ غمگین تھے سو پوچھا میں نے سبب غم کا تو فرمایا آپ ﷺ نے میں اندر گیا کعبے کے اور دوست رکھتا ہوں میں کہ نہ گیا ہوتا میں اور مجھے خوف ہے کہ تکلیف میں ڈالا میں نے اپنی امت کو بعد اپنے۔ یعنی آپ جب اندر تشریف لے گئے تو ساری امت کو ادائے سنت کے لیے جانا ضرور ہوا اور نبی شفیق کو اتنی بھی تکلیف امت کی گوارا نہیں۔ کہا ابوعیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

❀❀❀❀

۴۶۔ بَابُ: مَا جَآءَ فِي الصَّلَاةِ فِي الْكَعْبَةِ

کعبے کے اندر نماز پڑھنے کے بیان میں

(٨٧٤) عَنْ بِلَالٍ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ فِيْ جَوْفِ الْكَعْبَةِ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ : لَمْ يُصَلِّ وَلٰكِنَّهُ كَبَّرَ. (صحيح)

ترجمہ: روایت ہے حضرت بلال رضی اللہ عنہ سے کہ نبی ﷺ نے نماز پڑھی کعبہ کے اندر تو کہا ابن عباس رضی اللہ عنہما نے آپ ﷺ نے نماز نہیں پڑھی ولیکن تکبیر کہی یعنی اللہ اکبر کہا۔

فائدہ : اس باب میں اسامہ بن زید اور فضل بن عباس اور عثمان بن طلحہ اور شیبہ بن عثمان سے بھی روایت ہے۔ کہا ابوعیسیٰ نے حدیث بلال رضی اللہ عنہ کی حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے اکثر اہل علم کا کہ کچھ مضائقہ نہیں جانتے کعبے کے اندر نماز پڑھنا اور مالک بن انس نے کہا کچھ مضائقہ نہیں نفل نماز پڑھنے میں کعبے کے اندر اور مکروہ ہے فرض پڑھنا کعبے کے اندر اور شافعی نے کہا فرض ونفل کسی میں کچھ مضائقہ نہیں اس لیے کہ طہارت اور قبلہ کی فرضیت میں نفل اور فرض دونوں برابر ہیں۔

❀❀❀❀

٤٧۔ بَابُ : مَا جَآءَ فِيْ كَسْرِ الْكَعْبَةِ

کعبہ کو توڑ کر بنانے کے بیان میں

(٨٧٥) عَنِ الْأَسْوَدِ بْنِ يَزِيْدَ: أَنَّ ابْنَ الزُّبَيْرِ قَالَ لَهُ : حَدِّثْنِيْ بِمَا كَانَتْ تَفْضِيْ إِلَيْكَ أُمُّ الْمُؤْمِنِيْنَ۔ يَعْنِيْ عَائِشَةَ۔ فَقَالَ : حَدَّثَتْنِيْ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ لَهَا : ((**لَوْ لَا أَنْ قَوْمَكِ حَدِيْثُ عَهْدٍ بِالْجَاهِلِيَّةِ ، لَهَدَمْتُ الْكَعْبَةَ، وَ جَعَلْتُ لَهَا بَابَيْنِ**)) قَالَ : فَلَمَّا مَلَكَ ابْنُ الزُّبَيْرِ هَدَمَهَا ، وَجَعَلَ لَهَا بَابَيْنِ.

(صحيح)

ترجمہ: روایت ہے اسود بن یزید سے کہا ابن زبیر نے کہا ان سے کہ بیان کرو مجھ سے جو کہتی تھیں تم کو امّ المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا تو کہا اسود نے بیان کیا مجھ سے امّ المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ان سے اگر تیری قوم کے لوگ ابھی جاہلیت چھوڑ کر نئے مسلمان نہ ہوتے تو میں کعبے کو توڑتا اور پھر بناتا اس میں دو دروازے پھر جب اختیار ہوا ابن زبیر کا یعنی حاکم ہوئے مکے کے تو کھود کر کعبے شریف کو پھر بنایا اور اس میں دو دروازے کر دیے۔

فائدہ : کہا ابوعیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

❀❀❀❀

٤٨۔ بَابُ: مَا جَآءَ فِي الصَّلَاةِ فِي الْحِجْرِ

حطیم میں نماز پڑھنے کے بیان میں

جاننا چاہیے حجر بکسر حا حطی کچھ جگہ گھیرے ہوئے ہے کعبے کی سمت مغرب کی طرف اور وہ بیت اللہ میں داخل ہے

چھ ہاتھ یا سات ہاتھ اور اسی کو حطیم بھی کہتے ہیں۔

(٨٧٦) عَنْ عَائِشَةَ ، قَالَتْ : كُنْتُ أُحِبُّ أَنْ أَدْخُلَ الْبَيْتَ فَأُصَلِّيَ فِيهِ فَأَخَذَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ بِيَدِي ، فَأَدْخَلَنِي الْحِجْرَ ، وَقَالَ : ((صَلِّي فِي الْحِجْرِ إِنْ اَرَدْتِ دُخُولَ الْبَيْتِ ، فَإِنَّمَا هُوَ قِطْعَةٌ مِنَ الْبَيْتِ ، وَ لٰكِنَّ قَوْمَكِ اسْتَقْصَرُوْهُ حِيْنَ بَنَوُا الْكَعْبَةَ ، فَأَخْرَجُوْهُ مِنَ الْبَيْتِ)).

(حسن صحيح) (سلسله احاديث الصحيحة : ٤٣، صحيح ابى داؤد : ١٧٦٩)

ترجمہ: روایت ہے امّ المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ فرمایا انہوں نے میں چاہتی تھی کہ بیت اللہ کے اندر جاؤں اور اس میں نماز پڑھوں سو پکڑ لیا رسول اللہ ﷺ نے میرا ہاتھ اور داخل کیا مجھ کو حجر میں اور فرمایا نماز پڑھ تو حجر میں اگر جانا چاہے تو بیت اللہ کے اندر اس لیے کہ وہ ٹکڑا ہے بیت اللہ کا ولیکن تمہاری قوم نے چھوٹا کر دیا ہے کعبے کو بناتے وقت اور باہر رہنے دیا اس کو یعنی حجر کو بیت اللہ سے یعنی خرچ کم ہونے کے سبب سے۔

فائدہ: کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور علقمہ بن ابی علقمہ وہ بیٹے ہیں بلال کے۔

❀❀❀❀

٤٩۔ بَابُ : مَا جَآءَ فِيْ فَضْلِ الْحَجَرِ الْأَسْوَدِ وَالرُّكْنِ وَالْمَقَامِ

حجر اسود، رکن یمانی اور مقامِ ابراہیم کی فضیلت کے بیان میں

(٨٧٧) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : ((نَزَلَ الْحَجَرُ الْأَسْوَدُ مِنَ الْجَنَّةِ ، وَهُوَ أَشَدُّ بَيَاضًا مِّنَ اللَّبَنِ ، فَسَوَّدَتْهُ خَطَايَا بَنِيْ آدَمَ)).

(اسناده صحيح) (المشكاة : ٢٥٧٧، التعليق الرغيب : ٢/١٢٣، الحج الكبير)

ترجمہ: روایت ہے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہا فرمایا رسول اللہ ﷺ نے جب اترا تھا حجر اسود جنت سے تو وہ دودھ سے زیادہ سفید تھا پھر کالا کر دیا اس کو بنی آدم کے گناہوں نے۔

فائدہ: اس باب میں عبداللہ بن عمر اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنھم سے بھی روایت ہے۔ کہا ابو عیسیٰ نے حدیث ابن عباس رضی اللہ عنہما کی حسن ہے صحیح ہے۔

❀❀❀❀

(٨٧٨) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ ، حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ زُرَيْعٍ ، عَنْ رَجَاءٍ أَبِيْ يَحْيٰى ، قَالَ : سَمِعْتُ مُسَافِعًا الْحَاجِبَ يَقُوْلُ : سَمِعْتُ عَبْدَاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو يَقُوْلُ : سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ : ((إِنَّ الرُّكْنَ وَالْمَقَامَ يَاقُوْتَتَانِ مِنْ يَاقُوْتِ الْجَنَّةِ ، طَمَسَ اللّٰهُ نُوْرَهُمَا ، وَلَوْ لَمْ يَطْمِسْ نُوْرَهُمَا ، لَأَضَاءَ تَا مَا بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ)). (صحيح عند الالبانى) (المشكاة : ٢٥٧٩) بعض محققین کہتے ہیں اس میں رجاء بن صبیح ضعیف ہے۔ تقریب (١٩٢٦)

ترجمہ: بیان کیا ہم سے قتیبہ نے انہوں نے یزید بن زریع سے انہوں نے رجاء سے جن کی کنیت ابویحییٰ ہے سنا میں نے مسافع حاجب سے کہتے تھے سنا میں نے عبداللہ بن عمرو سے کہتے تھے سنا میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے تھے رکن اور مقام ابراہیم دونوں یاقوت ہیں جنت کے یاقوتوں سے کہ مٹا دیا اللہ تعالیٰ نے ان کا نور اور اگر نہ مٹاتا نور ان کا تو روشن کر دیتے مشرق سے مغرب تک۔

فائدہ: کہا ابوعیسیٰ نے یہ حدیث مروی ہے عبداللہ بن عمرو سے موقوفاً انہی کا قول اور اس باب میں ایک روایت انس رضی اللہ عنہ سے بھی ہے۔ اور وہ غریب ہے۔

❀❀❀❀

۵۰۔ بَابُ : مَا جَآءَ فِي الْخُرُوْجِ إِلٰى مِنًى وَالْمُقَامِ بِهَا

منیٰ کی طرف جانے اور وہاں ٹھہرنے کے بیان میں

(۸۷۹) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: صَلّٰى بِنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بِمِنًى، اَلظُّهْرَ، وَالْعَصْرَ، وَالْمَغْرِبَ، وَالْعِشَاءَ، وَالْفَجْرَ، ثُمَّ غَدَا إِلٰى عَرَفَاتٍ. (صحيح) (حجة النبي ﷺ : ٦٩/٥٥) صحيح ابي داؤد (١٦٦٩)

ترجمہ: روایت ہے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہا کہ امامت کی ہماری رسول اللہ ﷺ نے منیٰ میں ظہر اور عصر اور مغرب اور عشاء اور فجر کی نماز کی پھر سویرے چلے عرفات کو۔

فائدہ: کہا ابوعیسیٰ نے اور اسماعیل بن مسلم میں کلام ہے۔

(۸۸۰) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ : أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ صَلّٰى بِمِنًى ، اَلظُّهْرَ ، وَالْفَجْرَ ، ثُمَّ غَدَا إِلٰى عَرَفَاتٍ. (صحيح) [انظر ما قبله]

ترجمہ: روایت ہے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہ نبی ﷺ نے پڑھی نماز ظہر کی اور فجر کی منیٰ میں پھر عرفات کو چلے۔

فائدہ: اس باب میں عبداللہ بن زبیر اور انس رضی اللہ عنہم سے بھی روایت ہے۔ کہا ابوعیسیٰ نے حدیث مقسم کی ابن عباس رضی اللہ عنہما سے ایسی ہے علی ابن مدینی نے کہا کہ یحییٰ نے کہا شعبہ نے کہا نہیں سنی حکم نے مقسم سے مگر پانچ حدیثیں اور گنا ان کو شعبہ نے اور یہ حدیث ان پانچ میں نہیں ہے۔

❀❀❀❀

۵۱۔ بَابُ : مَا جَآءَ أَنَّ مِنًى مُنَاخُ مَنْ سَبَقَ

اس بیان میں کہ منیٰ اسی کے ٹھہرنے کی جگہ ہے جو پہلے آئے

(۸۸۱) عَنْ عَائِشَةَ ، قَالَتْ : قُلْنَا : يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! أَلَا نَبْنِي لَكَ بِنَاءً يُظِلُّكَ بِمِنًى ؟ قَالَ : ((لَا ، مِنًى مُنَاخُ

مَنْ سَبَقَ))۔ (ضعيف) ضعيف ابى داؤد (٣٤٥) یوسف کی والدہ ام مسیکہ غیر معروف راویہ ہے۔

ترجمہ: روایت ہے ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہا انہوں نے عرض کیا ہم لوگوں نے یارسول اللہ ﷺ! کیا بنادیں ہم ایک مکان آپ ﷺ کے اترنے کے لیے منیٰ میں تو فرمایا آپ ﷺ نے کچھ ضرور نہیں منیٰ اسی کا مکان ہے جو پہلے آئے۔

فائدہ: کہا ابوعیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے۔

❀❀❀❀

۵۲۔ بَابُ : مَا جَآءَ فِي تَقْصِيرِ الصَّلَاةِ بِمِنًى

منیٰ میں قصر نماز پڑھنے کے بیان میں

(۸۸۲) عَنْ حَارِثَةَ بْنِ وَهْبٍ قَالَ صَلَّيْتُ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ بِمِنًى ، آمَنَ مَا كَانَ النَّاسُ وَأَكْثَرَهُ رَكْعَتَيْنِ .
(صحيح) صحيح أبى داؤد (١٧١٤)

ترجمہ: روایت ہے حارثہ بن وہب سے کہا پڑھی میں نے نبی ﷺ کے ساتھ نماز منیٰ میں بمعیت بہت لوگوں کے بے خوف وخطر دورکعتیں یعنی چار رکعت کی دورکعتیں جیسے سفر میں پڑھتے تھے۔

فائدہ: اس باب میں ابن مسعود اور ابن عمر اور انس رضی اللہ عنہم سے بھی روایت ہے۔ کہا ابوعیسیٰ نے حدیث حارثہ بن وہب کی حسن ہے صحیح ہے اور روایت کی ابن مسعود نے کہ پڑھیں انہوں نے آپ کے ساتھ دورکعتیں اور ابوبکر اور عمر رضی اللہ عنہما کے ساتھ دورکعتیں اور شروع خلافت میں حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے ساتھ دورکعتیں اور اختلاف ہے علماء کا منیٰ میں قصر کرنے میں مکے والوں کے لیے سو بعض نے کہا کہ مکے والوں کے لیے منیٰ میں قصر نہ کرنا چاہیے مگر جو مسافر ہو یعنی مکی نہ ہو اور یہی قول ہے ابن جریج اور سفیان ثوری اور یحییٰ بن سعید قطان اور شافعی اور احمد اور اسحاق کا اور بعض نے کہا کچھ مضائقہ نہیں اگر مکے والے قصر کریں منیٰ میں اور یہی قول ہے اوزاعی اور سفیان بن عیینہ اور عبدالرحمٰن بن مہدی کا۔

❀❀❀❀

۵۳۔ بَابُ : مَا جَآءَ فِي الْوُقُوفِ بِعَرَفَاتٍ وَالدُّعَآءِ فِيهَا

عرفات میں ٹھہرنے اور دعا کرنے کے بیان میں

(۸۸۳) عَنْ يَزِيدَ بْنِ شَيْبَانَ ، قَالَ : أَتَانَا ابْنُ مِرْبَعٍ الْأَنْصَارِيُّ ، وَنَحْنُ وُقُوفٌ بِالْمَوْقِفِ ـ مَكَانًا يُبَاعِدُهُ عَمْرٌو ـ فَقَالَ : إِنِّي رَسُولُ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ إِلَيْكُمْ يَقُولُ : كُونُوا عَلَى مَشَاعِرِكُمْ ؛ فَإِنَّكُمْ عَلَى إِرْثٍ مِنْ إِرْثِ إِبْرَاهِيمَ.
(صحيح) المشكاة (٢٥٩٥) التعليق الرغيب (٢/١٢٧) صحيح ابى داؤد (١٦٧٥) [الحجّ الكبير]

ترجمہ: روایت ہے یزید بن شیبان سے کہا آئے ہمارے پاس بیٹے۔ مربع انصاری کے اور ہم کھڑے تھے کھڑے ہونے کی جگہ

میں یعنی عرفات میں ایسی جگہ میں کہ دور رکھتے تھے اس کو عمرو یعنی امام کی جگہ سے بہت دور تھے تو کہا ابن مربع نے میں پیغام لانے والا ہوں رسول اللہ ﷺ کا تمہارے پاس کہ فرماتے تھے آپ کھڑے رہو تم اپنی اپنی جگہ میں کہ تم پانے والے ہو ورثہ ابراہیم علیہ السلام کا۔

فائدہ : اس باب میں علی اور عائشہ اور جبیر بن مطعم اور شرید بن سوید ثقفی رضی اللہ عنہم سے بھی روایت ہے۔ کہا ابوعیسیٰ نے حدیث ابن مربع کی حسن ہے صحیح ہے نہیں پہچانتے ہم اس کو مگر روایت سے ابن عیینہ کے کہ وہ روایت کرتے ہیں عمرو بن دینار سے اور ابن مربع کا نام یزید ہے اور ان کی بھی ایک حدیث ہم پہچانتے ہیں۔

(۸۸۴) **عَنْ عَائِشَةَ** قَالَتْ : كَانَتْ قُرَيْشٌ ، وَمَنْ كَانَ عَلَى دِيْنِهَا ، وَهُمُ الْحُمْسُ ، يَقِفُوْنَ بِالْمُزْدَلِفَةِ ، يَقُوْلُوْنَ : نَحْنُ قَطِيْنُ اللّٰهِ ، وَكَانَ مَنْ سِوَاهُمْ يَقِفُوْنَ بِعَرَفَةَ فَأَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالٰى : ﴿ **ثُمَّ أَفِيْضُوْا مِنْ حَيْثُ أَفَاضَ النَّاسُ** ﴾ [البقرة : ۱۹۹]. (صحيح) صحيح ابی داؤد (۱٦٦٨)

ترجمہ: روایت ہے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا انہوں نے قریش اور جو لوگ تابع تھے ان کے دین کے کہ ان کو حمس کہتے ہیں یعنی شجاع اور مضبوط سب کھڑے ہوتے تھے مزدلفہ میں کہ حرم میں ہے اور عرفات کو نہ جاتے اور کہتے کہ ہم خادم اور رہنے والے بیت اللہ کے ہیں یعنی براہ تکبر اور فخر عرفات کو نہ جاتے مزدلفے سے پھر آتے اور سوا ان کے جو لوگ کھڑے ہوتے تھے عرفات میں تو اتاری اللہ عزوجل نے یہ آیت ثُمَّ أَفِيْضُوْا سے آخر تک۔ یعنی پھر و تم اے قریش جہاں پھرتے ہیں سب لوگ یعنی تم بھی عرفات تک جاؤ اور لوگوں کے ساتھ لوٹو۔

فائدہ : کہا ابوعیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور معنی اس کے یہ ہیں کہ مکہ کے لوگ باہر نہ جاتے حرم سے اور عرفات حرم سے باہر ہے اور قیام کرتے مزدلفے میں اور کہتے ہم اللہ کے گھر والے ہیں یعنی رہنے والے اللہ کے نزدیک اور جو لوگ ان کے سوا تھے وہ وقوف کرتے عرفات میں پھر اتاری اللہ عزوجل نے یہ آیت ثُمَّ أَفِيْضُوْا سے آخر تک اور حمس حرم والوں کو کہتے ہیں۔

❀❀❀❀

۵۴۔ بَابُ : مَا جَآءَ أَنَّ عَرَفَةَ كُلَّهَا مَوْقِفٌ

اس بیان میں کہ سارا عرفہ ٹھہرنے کی جگہ ہے

(۸۸۵) **عَنْ عَلِيِّ** بْنِ أَبِيْ طَالِبٍ ؓ قَالَ : وَقَفَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بِعَرَفَةَ ، فَقَالَ : ((**هٰذِهِ عَرَفَةُ وَهُوَ الْمَوْقِفُ ، وَ عَرَفَةُ كُلُّهَا مَوْقِفٌ**)) ، ثُمَّ أَفَاضَ حِيْنَ غَرَبَتِ الشَّمْسُ ، وَأَرْدَفَ أُسَامَةَ بْنَ زَيْدٍ ، وَ جَعَلَ يُشِيْرُ بِيَدِهٖ عَلٰى هَيْئَتِهٖ ، وَالنَّاسُ يَضْرِبُوْنَ يَمِيْنًا وَّ شِمَالًا ، يَلْتَفِتُ إِلَيْهِمْ وَيَقُوْلُ: ((**يَا أَيُّهَا النَّاسُ،**

عَلَيْكُمُ السَّكِينَةُ)) ثُمَّ أَتٰي جَمْعًا فَصَلّٰى بِهِمُ الصَّلَاتَيْنِ جَمِيعًا ، فَلَمَّا أَصْبَحَ أَتٰى قُزَحَ ، فَوَقَفَ عَلَيْهِ وَقَالَ : ((هٰذَا قُزَحُ وَهُوَ الْمَوْقِفُ ، وَ جَمْعٌ كُلُّهَا مَوْقِفٌ)) ، ثُمَّ أَفَاضَ حَتّٰى انْتَهٰى إِلٰى وَادِي مُحَسِّرٍ ، فَقَرَعَ نَاقَتَهُ فَخَبَّتْ حَتّٰى جَاوَزَ الْوَادِيَ ، فَوَقَفَ وَأَرْدَفَ الْفَضْلَ ، ثُمَّ أَتَى الْجَمْرَةَ ، فَرَمَاهَا ، ثُمَّ أَتَى الْمَنْحَرَ ، فَقَالَ : ((هٰذَا الْمَنْحَرُ ، وَمِنًى كُلُّهَا مَنْحَرٌ)) . وَاسْتَفْتَتْهُ جَارِيَةٌ شَابَّةٌ مِنْ خَثْعَمٍ ، فَقَالَتْ : إِنَّ أَبِي شَيْخٌ كَبِيرٌ ، قَدْ أَدْرَكَتْهُ فَرِيضَةُ اللّٰهِ فِي الْحَجِّ ، أَفَيُجْزِىءُ أَنْ أَحُجَّ عَنْهُ ؟ قَالَ : ((حُجِّي عَنْ أَبِيكِ)). قَالَ وَلَوٰى عُنُقَ الْفَضْلِ ، فَقَالَ الْعَبَّاسُ : يَا رَسُولَ اللّٰهِ ، لِمَ لَوَيْتَ عُنُقَ ابْنِ عَمِّكَ ؟ قَالَ : ((رَأَيْتُ شَابًّا وَ شَابَّةً ، فَلَمْ آمَنِ الشَّيْطَانَ عَلَيْهِمَا)). فَأَتَاهُ رَجُلٌ ، فَقَالَ : يَا رَسُولَ اللّٰهِ ، إِنِّي أَفَضْتُ قَبْلَ أَنْ أَحْلِقَ ، قَالَ : ((احْلِقْ وَلَا حَرَجَ. أَوْ قَصِّرْ وَلَا حَرَجَ.)). قَالَ : وَجَاءَ آخَرُ فَقَالَ : يَا رَسُولَ اللّٰهِ ، إِنِّي أَفَضْتُ قَبْلَ أَنْ أَرْمِيَ ، قَالَ : ((ارْمِ ، وَلَا حَرَجَ)) . قَالَ : ثُمَّ أَتَى الْبَيْتَ ، فَطَافَ بِهِ ، ثُمَّ أَتٰى زَمْزَمَ ، فَقَالَ : ((يَا بَنِي عَبْدِ الْمُطَّلِبِ ، لَوْلَا أَنْ يَغْلِبَكُمُ النَّاسُ لَنَزَعْتُ)). (حسن عند الالبانی) ("حجاب المرأة" الحج الكبير : ٢٨) جلباب المرأة (٢٧) بعض محققین نے اس کو سفیان ثوری مدلس کے عنعنہ کی وجہ سے ضعیف کہا ہے۔

ترجمہ: روایت ہے علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے کہا کھڑے ہوئے رسول اللہ ﷺ عرفات میں اور فرمایا یہ عرفات ہے اور یہ کھڑے رہنے کی جگہ ہے اور عرفہ سب کی سب کھڑے رہنے کی جگہ ہے پھر لوٹے جب آفتاب ڈوبا اور اپنے پیچھے بٹھا لیا اسامہ بن زید کو یعنی اونٹنی مبارک پر اور اشارہ کرنے لگے ہاتھ سے اور وہ اپنے حال پر تھے اور آدمی اونٹوں کو مارتے چلے آتے تھے داہنے اور بائیں اور آپ ﷺ پھر پھر کر دیکھتے تھے ان کی طرف اور فرماتے تھے اے آدمیو! آہستہ آہستہ چلو پھر پہنچے جمع میں جس کو مزدلفہ کہتے ہیں تو پڑھیں وہاں پر دو نمازیں ملا کو یعنی مغرب اور عشاء پھر جب صبح ہوئی تو تشریف لائے قزح میں اور قزح ایک مقام ہے جہاں امام کھڑا ہوتا ہے مزدلفے میں اور کھڑے رہے وہاں اور فرمایا یہ قزح ہے اور کھڑے رہنے کی جگہ ہے اور مزدلفہ سب کا سب کھڑے رہنے کی جگہ ہے پھر ٹھہرے یہاں تک کہ پہنچے وادی محسر کو کہ وہ ایک نالہ ہے منیٰ اور مزدلفہ کے بیچ میں جہاں اصحاب الفیل ہلاک ہوئے پھر مارا اپنی اونٹنی کو کوڑا سو دوڑی یہاں تک کہ نکل گئے اس نالے سے پھر ٹھہرے اور پیچھے بٹھایا آپ ﷺ نے فضل بن عباس رضی اللہ عنہما کو یعنی اسامہ کے بدلے پھر آئے جمرے پر اور پتھر مارے اس کو پھر آئے منحر میں یعنی قربانی کی جگہ میں اور فرمایا آپ ﷺ نے یہ منحر ہے اور منیٰ سب کا سب ذبح کرنے کی جگہ ہے پھر مسئلہ پوچھا آپ سے ایک جوان لڑکی نے جو قبیلہ بنی خثعم سے تھی سو کہا میرا باپ بہت بوڑھا ہے اور پایا اللہ کے فریضہ حج نے اس کو یعنی اس پر حج فرض ہوا کیا کفایت کرتا ہے کہ میں اس کی طرف سے حج کروں۔ فرمایا آپ ﷺ نے حج کر اپنے باپ کی طرف سے۔ کہا راوی نے اور پھیر دی آپ ﷺ نے گردن فضل بن عباس کی یعنی لڑکی کی طرف سے سو عرض کیا عباس رضی اللہ عنہ

نے یارسول اللہ ﷺ کیوں پھیر دی آپ نے گردن اپنے چچا کے بیٹے کی فرمایا دیکھا میں نے جوان لڑکا اور جوان لڑکی سو نہ مامون ہوا میں شیطان سے ان پر پھر ایک مرد آیا اور عرض کیا یارسول اللہ ﷺ میں نے طواف افاضہ کر لیا سر منڈوانے سے پہلے فرمایا آپ ﷺ نے اب منڈالو کچھ حرج نہیں۔ یا بال کترو الو کچھ حرج نہیں کہا راوی نے پھر آیا دوسرا اور پوچھا یارسول اللہ ﷺ میں نے ذبح کیا قبل کنکریاں پھینکنے کے فرمایا آپ ﷺ نے اب کنکریاں مارلو کچھ حرج نہیں کہا راوی نے پھر آئے بیت اللہ میں اور طواف کیا یعنی طواف افاضہ اور افاضہ کہتے ہیں لوٹنے کو پھر آئے زمزم پر اور فرمایا اے عبدالمطلب کی اولاد! اگر مجھے خیال نہ ہوتا کہ لوگ تم کو بھرنے نہ دیں گے تو میں بھی زمزم کے ڈول نکالتا یعنی اگر میں نکالوں گا تو تب لوگ سنت سمجھ کر بھرنے لگیں گے اور پھر تم کو نہ بھرنے دیں گے۔

فائدہ : اور اس باب میں جابر سے بھی روایت ہے۔ کہا ابو عیسیٰ نے حدیث علی کی حسن ہے صحیح ہے نہیں پہچانتے ہم اس کو مگر حضرت علی کی روایت سے اور اسی سند سے یعنی عبدالرحمٰن بن حارث بن عیاش کی روایت سے اور کئی لوگوں نے روایت کی ہے اس کی مثل ثوری سے اور اسی پر عمل ہے علم والوں کا کہ کہتے ہیں ظہر عصر ملا کر پڑھے، عرفات میں ظہر کے وقت اور بعض علم والوں نے کہا اگر آدمی نماز پڑھے اپنے اترنے کی جگہ میں اور حاضر نہ ہوا امام کے ساتھ جماعت میں تو بھی چاہیے دو نمازیں ملا کر پڑھ لے جیسے امام پڑھتا ہے اور زید بن علی پوتے ہیں حسین بن علی بن ابی طالب کے۔

❀ ❀ ❀ ❀

۵۵۔ بَابُ : مَا جَآءَ فِي الْإِفَاضَةِ مِنْ عَرَفَاتٍ

عرفات سے لوٹنے کے بیان میں

(۸۸۶) عَنْ جَابِرٍ ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ أَوْضَعَ فِي وَادِي مُحَسِّرٍ. وَزَادَ فِيهِ بِشْرٌ: وَأَفَاضَ مِنْ جَمْعٍ وَعَلَيْهِ السَّكِينَةُ ، وَ أَمَرَهُمْ بِالسَّكِينَةِ . وَزَادَ فِيهِ أَبُونُعَيْمٍ : وَأَمَرَهُمْ أَنْ يَرْمُوا بِمِثْلِ حَصَا الْخَذْفِ، وَقَالَ: ((لَعَلِّي لَا أَرَاكُمْ بَعْدَ عَامِي هٰذَا)). (صحيح) صحيح أبي داود (١٦٩٩-١٧١٩)

ترجمہ: روایت ہے جابر رضی اللہ عنہ سے کہ نبی ﷺ جلدی چلے وادی محسر میں (اور اس کی تحقیق اوپر کی حدیث میں گزری) اور زیادہ کیا اس روایت میں بشر نے کہ لوٹے آنحضرت ﷺ مزدلفے سے تسکین کے ساتھ اور حکم کیا لوگوں کو آہستہ چلنے کا اور زیادہ کیا ابو نعیم نے کہ حکم کیا آپ نے ایسی کنکریاں مارنے کا جو دو انگلوں میں پکڑی جائیں یعنی کھجور کی گٹھلی کے برابر اور فرمایا آپ نے شاید نہ دیکھوں میں تم کو اس سال کے بعد یعنی یہ اشارہ ہے اپنی ذات کی طرف اور اسی سبب سے اس حج کو حجۃ الوداع کہتے ہیں۔

فائدہ : اس باب میں اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما سے بھی روایت ہے۔ کہا ابو عیسیٰ نے حدیث جابر کی حسن ہے صحیح ہے۔

۵۶۔ بَابُ : مَا جَآءَ فِي الْجَمْعِ بَيْنَ الْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ بِالْمُزْدَلِفَةِ

مزدلفہ میں مغرب اور عشاء ملا کر پڑھنے کے بیان میں

(۸۸۷) عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مَالِكٍ: أَنَّ ابْنَ عُمَرَ صَلَّى بِجَمْعٍ ، فَجَمَعَ بَيْنَ الصَّلاَتَيْنِ بِإِقَامَةٍ ، وَ قَالَ : رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فَعَلَ مِثْلَ هٰذَا فِيْ هٰذَا الْمَكَانِ. (صحيح) صحيح ابی داؤد (۱۶۸۲۔۱۶۹۰) بعض محققین نے اس کو سفیان ثوری مدلس کے عنعنہ کی وجہ سے ضعیف ہے۔

ترجمہ: روایت ہے عبداللہ بن مالک سے کہ البتہ ابن عمر نے نماز پڑھی مزدلفے میں اور ملا کر پڑھیں دو نمازیں ایک ہی تکبیر سے اور فرمایا دیکھا میں نے رسول اللہ ﷺ کو ایسا ہی کرتے ہوئے اس مکان میں۔

فائدہ: روایت کی ہم سے محمد بن بشار نے ان سے یحییٰ بن سعید نے انہوں نے اسماعیل بن خالد سے انہوں نے ابواسحاق سے انہوں نے سعید بن جبیر سے انہوں نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے انہوں نے نبی ﷺ سے مثل حدیث مذکور کے کہا محمد بن بشار نے کہا یحییٰ نے کہ اچھی حدیث سفیان کی ہے اسی باب میں علی اور ابوایوب اور عبداللہ بن مسعود اور جابر اور اسامہ بن زید رضی اللہ عنھم سے بھی روایت ہے۔ کہا ابوعیسیٰ نے حدیث ابن عمر کی جو سفیان نے روایت کی ہے زیادہ صحیح ہے اسماعیل بن ابی خالد کی حدیث سے اور سفیان کی حدیث حسن ہے صحیح ہے۔ کہا یعنی مؤلف رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کی ہے اسرائیل نے یہ حدیث ابواسحاق سے انہوں نے عبداللہ سے اور خالد سے کہ دونوں بیٹے ہیں مالک کے انہوں نے ابن عمر سے اور اسی پر عمل ہے علماء کا کہ نماز مغرب نہ پڑھے جب تک مزدلفہ میں نہ پہنچے پھر جب مزدلفہ میں پہنچے تو دونوں نمازیں ایک تکبیر سے پڑھے اور ان کے بیچ میں کوئی نفل بھی نہ پڑھے اور اسی کو اختیار کیا ہے بعض علماء نے اور یہی مذہب ہے ان کا اور یہی قول ہے سفیان ثوری کا اور کہا اگر چاہے تو مغرب پڑھ کر کپڑے اتارے کھانا کھائے پھر تکبیر کہہ کر عشاء پڑھ لے اور بعض علماء نے کہا ملا کر پڑھے مزدلفہ میں مغرب اور عشاء دو تکبیروں اور ایک اذان سے، پہلے اذان دے لے مغرب کے لیے پھر تکبیر کہہ کے مغرب پڑھے پھر تکبیر کہہ کر عشا پڑھ لے اور یہی قول ہے شافعی کا۔

(۸۸۸) عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ : بِمِثْلِهٖ. (صحيح) [انظر ما قبله]

ترجمہ: روایت ہے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے وہ روایت کرتے ہیں نبی ﷺ سے مذکورہ حدیث کی مثل۔

۵۷۔ بَابُ : مَا جَآءَ فِيمَنْ أَدْرَكَ الْإِمَامَ بِجَمْعٍ فَقَدْ أَدْرَكَ الْحَجَّ

اس بیان میں کہ جس نے امام کو مزدلفے میں پالیا اور وہ اس سے پہلے عرفات میں بھی ٹھہرا تو اس نے حج کو پالیا

(۸۸۹) عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ يَعْمَرَ: أَنَّ نَاسًا مِّنْ أَهْلِ نَجْدٍ ، أَتَوْ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ وَهُوَ بِعَرَفَةَ ، فَسَأَلُوْهُ ، فَأَمَرَ مُنَادِيًا ، فَنَادٰى : **اَلْحَجُّ عَرَفَةُ ، مَنْ جَاءَ لَيْلَةَ جَمْعٍ قَبْلَ طُلُوْعِ الْفَجْرِ ، فَقَدْ أَدْرَكَ الْحَجَّ ، أَيَّامُ مِنًى ثَلَاثَةٌ ، فَمَنْ تَعَجَّلَ فِيْ يَوْمَيْنِ، فَلَا إِثْمَ عَلَيْهِ، وَ مَنْ تَأَخَّرَ، فَلَا إِثْمَ عَلَيْهِ.** قَالَ مُحَمَّدٌ : وَ زَادَ يَحْيٰى : وَأَرْدَفَ رَجُلًا فَنَادٰى . (صحيح) الارواء (١٠٦٤) المشكاة (٢٧١٤) صحيح ابى داؤد (١٧٠٣)

ترجمہ: روایت ہے عبدالرحمٰن بن یعمر سے کہ کچھ لوگ نجد سے آئے رسول اللہ ﷺ کے پاس اور آپ ﷺ عرفات میں تھے سو سوال کیا آپ ﷺ سے یعنی حج کے وقت کا اور فوت ہونے کا تو حکم کیا آپ ﷺ نے ایک پکارنے والے کو پکار دے حج عرفات میں کھڑے ہونے کا نام ہے یعنی جو نویں تاریخ ذی الحجہ کے زوال کے بعد سے دسویں تاریخ کے طلوع فجر تک عرفات میں کھڑا ہو جائے اس نے حج پالیا اور دن منیٰ میں ٹھہرنے کے تین ہیں سو جو جلدی چلا گیا دو دن میں تو اس پر بھی کچھ گناہ نہیں اور جو دیر کر کے گیا تیسرے دن اس پر بھی کچھ گناہ نہیں، کہا محمد نے اور زیادہ کیا یحییٰ نے اس روایت میں کہ آپ ﷺ نے ایک آدمی کو اپنی سواری پر پیچھے بٹھالیا تھا وہ یہی پکارتا تھا۔

فائدہ : روایت کی ہم سے ابن عمر رضی اللہ عنہ نے انہوں نے سفیان بن عیینہ سے انہوں نے سفیان ثوری سے انہوں نے ابوبکر بن عطاء سے انہوں نے عبدالرحمٰن بن یعمر سے انہوں نے نبی ﷺ سے اسی روایت کی مثل اور ہم معنی۔ کہا یعنی مؤلف نے کہا ابن ابی عمر نے کہا سفیان بن عیینہ نے کہ یہ سب حدیثوں سے عمدہ ہے جو سفیان ثوری نے روایت کیں۔ کہا ابوعیسیٰ نے عبدالرحمٰن بن یعمر کی حدیث پر عمل ہے علمائے صحابہ وغیرہم کا، جو نہ کھڑا ہوا عرفات میں قبل طلوع فجر کے یعنی دسویں تاریخ کی فجر تک تو اس کا حج فوت ہو گیا اور پھر کچھ کام نہیں آتا اگر بعد طلوع فجر کے وقوف عرفات ہو بلکہ اس کو ضروری ہے کہ عمرہ کر کے احرام کو کھول ڈالے اور سال آئندہ اس پر قضا ضرور ہے۔ اور یہی قول ہے ثوری اور شافعی اور احمد اور اسحاق کا۔ اور روایت کی ہے شعبہ نے بھی بکیر بن عطاء سے حدیث ثوری کی، کہا سنا میں نے جارود سے کہتے تھے سنا میں نے وکیع سے کہتے تھے بعد روایت اس حدیث کے یہ حدیث ام المناسک ہے یعنی جڑ ہے سب افعال حج کی۔

(۸۹۰) عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ يَعْمَرَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ : نَحْوَهٗ بِمَعْنَاهُ. (صحيح) [انظر ما قبله]

ترجمہ: روایت ہے عبدالرحمٰن بن یعمر سے وہ روایت کرتے ہیں نبی ﷺ سے اسی کی مثل اور ہم معنی۔

(۸۹۱) عَنْ عُرْوَةَ بْنِ مُضَرِّسِ بْنِ أَوْسِ بْنِ حَارِثَةَ بْنِ لَامِ الطَّائِيِّ ، قَالَ : أَتَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ بِالْمُزْدَلِفَةِ ، حِيْنَ خَرَجَ إِلَى الصَّلَاةِ ، فَقُلْتُ : يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ، إِنِّيْ جِئْتُ مِنْ جَبَلَيْ طَيِّءٍ ، أَكْلَلْتُ رَاحِلَتِيْ ، وَأَتْعَبْتُ نَفْسِيْ ، وَاللّٰهِ ! مَا تَرَكْتُ مِنْ حَبْلٍ إِلَّا وَقَفْتُ عَلَيْهِ ، فَهَلْ لِّيْ مِنْ حَجٍّ ؟ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : ((**مَنْ شَهِدَ صَلَاتَنَا هٰذِهٖ، وَ وَقَفَ مَعَنَا حَتّٰى يَدْفَعَ ، وَ قَدْ وَقَفَ بِعَرَفَةَ قَبْلَ ذٰلِكَ لَيْلًا أَوْ نَهَارًا ، فَقَدْ تَمَّ**

حَجَّهُ ، وَقَضٰى تَفَثَهُ)). (صحيح)

ترجمہ: روایت ہے عروہ بن مضرس بن اوس بن حارثہ بن لام الطائی سے کہا آیا میں رسول اللہ ﷺ کے پاس مزدلفہ میں جب نکلے آپ ﷺ نماز کو تو عرض کیا میں نے یارسول اللہ ﷺ! میں آیا ہوں پہاڑوں سے طے کے جو ایک قبیلہ ہے اور میں نے خوب تھکایا اپنی اونٹنی کو یعنی دوڑانے سے اور تکلیف میں ڈالا اپنی جان کو یعنی جلدی آنے میں اور کوئی پہاڑ یا ٹیلہ ریت کا نہ چھوڑا میں نے قسم ہے اللہ کی مگر کھڑا رہا میں وہاں یعنی عرفات کے خیال سے تو میرا حج ہوا یا نہیں تو فرمایا رسول اللہ ﷺ نے جو آ ملے ہماری اس نماز میں مزدلفہ میں اور وقوف کرے ہمارے ساتھ اور عرفات میں کھڑا ہو چکا اس سے پہلے رات کو یا دن کو سو پورا ہو چکا حج اس کا اور اتار ڈالے وہ اپنا میل کچیل یعنی احرام کھولے۔

فائدہ: کہا ابوعیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

٥٨۔ بَابُ: مَا جَآءَ فِي تَقْدِيمِ الضَّعَفَةِ مِنْ جَمْعٍ بِلَيْلٍ

کمزور لوگوں کو مزدلفہ سے رات ہی کو پہلے روانہ کر دینے کے بیان میں

(٨٩٢) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ : بَعَثَنِي رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ فِي ثَقَلٍ مِنْ جَمْعٍ بِلَيْلٍ. (صحيح) الارواء (٤/ ٢٧٣)

ترجمہ: روایت ہے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہ بھیجا مجھ کو رسول اللہ ﷺ نے اسباب کے ساتھ مزدلفہ سے رات ہی کو۔

فائدہ: اس باب میں عائشہ رضی اللہ عنہا اور ام حبیبہ رضی اللہ عنہا اور اسماء رضی اللہ عنہا اور فضل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ کہا ابوعیسیٰ نے حدیث ابن عباس رضی اللہ عنہما کی کہ بھیجا مجھ کو رسول اللہ ﷺ نے اسباب اور بار برداری کے ساتھ مزدلفہ سے رات کو صحیح ہے مروی ہے ان سے کئی سندوں سے اور روایت کی شعبہ نے یہ حدیث مشاش سے انہوں نے عطاء سے انہوں نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے انہوں نے فضل بن عباس سے کہ نبی ﷺ نے اپنے گھر کے ضعیفوں کو مزدلفے سے روانہ کر دیا رات ہی کو اور اس حدیث میں خطا کی ہے کہ خطا کی ہے مشاش نے اور زیادہ کیا اس میں عَنِ الْفَضْلِ بْنِ عَبَّاس اور روایت کی ابن جریج وغیرہ نے یہ حدیث عطاء سے انہوں نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے اور ذکر نہیں کیا اس میں فضل بن عباس کا۔

❀❀❀❀

(٨٩٣) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ : أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَدَّمَ ضَعَفَةَ أَهْلِهِ، وَقَالَ: ((لَا تَرْمُوا الْجَمْرَةَ، حَتّٰى تَطْلُعَ الشَّمْسُ)).

(صحيح) الارواء (٤/ ٢٧٦) المشكاة (٢٦١٣) صحيح ابى داؤد (١٦٩٦ ـ ١٦٩٧)

ترجمہ: روایت ہے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہ نبی ﷺ نے آگے روانہ کیا اپنے گھر کے ضعیفوں یعنی لڑکے بالوں کو یعنی مزدلفہ سے منیٰ کو اور فرمایا کنکریاں نہ مارنا جب تک آفتاب نہ نکلے۔

فائدہ : کہا ابوعیسیٰ (امام ترمذیؒ) نے حدیث ابن عباس رضی اللہ عنہما کی حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے علماء کا کہ کچھ مضائقہ نہیں اگر پہلے سے روانہ کر دے لڑکے بالوں کو مزدلفہ سے منیٰ کو شب میں اور یہی کہتے ہیں اکثر علماء اس حدیث کی رو سے کہ وہ لوگ جا کر کنکریاں نہ ماریں جب تک آفتاب نہ نکلے اور رخصت دی بعض علماء نے کہ کنکریاں ماریں رات سے اور عمل نبی ﷺ کی حدیث پر ہے اور یہی قول ہے ثوری اور شافعی کا۔

❁❁❁❁

۵۹۔ بَابُ : [مَا جَاءَ فِي رَمْيِ يَوْمِ النَّحْرِ ضُحًى]

دس ذوالحجہ کو چاشت کے وقت کنکریاں مارنے کے بیان میں

(۸۹۴) عَنْ جَابِرٍ، قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَرْمِي يَوْمَ النَّحْرِ ضُحًى ، وَأَمَّا بَعْدُ ذٰلِكَ ، فَبَعْدَ زَوَالِ الشَّمْسِ.
(صحيح) الارواء (٤/ ٢٨١) صحيح ابي داؤد (١٧٢٠) ((حجة النبي صلى الله عليه وسلم))

ترجمہ: روایت ہے جابر رضی اللہ عنہ سے کہا انہوں نے نبی ﷺ کنکریاں پھینکتے تھے نحر کے روز یعنی دسویں تاریخ ذی الحجہ کو چاشت کے وقت یعنی دن چڑھے اور بعد اس کے اور دنوں میں زوال آفتاب کے بعد۔

فائدہ : کہا ابوعیسیٰ (امام ترمذیؒ) نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے اکثر علماء کا کہ کنکریاں نہ مارے بعد یوم نحر کے مگر بعد زوال کے۔

❁❁❁❁

۶۰۔ بَابُ : مَا جَاءَ أَنَّ الْإِفَاضَةَ مِنْ جَمْعٍ ، قَبْلَ طُلُوعِ الشَّمْسِ

اس بیان میں کہ مزدلفے سے سورج طلوع ہونے سے پہلے نکلنا چاہیے

(۸۹۵) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ : أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ أَفَاضَ قَبْلَ طُلُوعِ الشَّمْسِ. (صحيح)

ترجمہ: روایت ہے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہ نبی ﷺ لوٹے یعنی مزدلفے سے آفتاب نکلنے سے پہلے۔

فائدہ : اس باب میں عمر سے بھی روایت ہے کہا ابوعیسیٰ نے حدیث ابن عباس رضی اللہ عنہما کی حسن ہے صحیح ہے اور اہل جاہلیت یعنی رسول اللہ ﷺ سے قبل کے لوگ انتظار کرتے تھے طلوع آفتاب کا جب آفتاب نکلتا تو لوٹتے۔

❁❁❁❁

(۸۹۶) عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، قَالَ : سَمِعْتُ عَمْرَو بْنَ مَيْمُونٍ يُحَدِّثُ يَقُولُ : كُنَّا وُقُوفًا بِجَمْعٍ ، فَقَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ : إِنَّ الْمُشْرِكِينَ كَانُوا لَا يُفِيضُونَ حَتّٰى تَطْلُعَ الشَّمْسُ، وَكَانُوا يَقُولُونَ : أَشْرِقْ ثَبِيرُ، وَإِنَّ

رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ خَالَفَهُمْ. فَأَفَاضَ عُمَرُ قَبْلَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ.

(صحيح) جلباب المرأة (١٨٠) صحيح ابی داؤد (١٦٩٤)

ترجمہ: روایت ہے ابواسحاق سے کہا سنا میں نے عمرو بن میمون سے کہتے تھے ہم کھڑے تھے مزدلفہ میں سو کہا عمر بن خطاب نے کہ مشرکین نہیں لوٹتے تھے جب تک آفتاب نہ نکلے اور کہتے تھے چمک جا اے ثبیر اور ثبیر ایک پہاڑ ہے کہ جب دھوپ اس پر چمکتی تب روانہ ہوتے تھے البتہ رسول اللہ ﷺ نے ان کے خلاف کیا پھر لوٹے حضرت عمر رضی اللہ عنہ آفتاب نکلنے سے پہلے۔

فائدہ: کہا ابوعیسیٰ (امام ترمذیؒ) نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

❀❀❀❀

٦١۔ بَابُ: مَا جَآءَ أَنَّ الْجِمَارَ الَّتِيْ يُرْمٰى بِهَا مِثْلُ حَصَى الْخَذْفِ

چھوٹی کنکریاں مارنے کے بیان میں

(٨٩٧) عَنْ جَابِرٍ، قَالَ: رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَرْمِي الْجِمَارَ بِمِثْلِ حَصَى الْخَذْفِ. (صحيح)

ترجمہ: روایت ہے جابر رضی اللہ عنہ سے کہا انہوں نے کہ دیکھا میں نے رسول اللہ ﷺ کو کنکریاں مارتے تھے جمروں کو مثل خذف کے اور خذف انگلیوں میں کنکریاں رکھ کر مارنے کو کہتے ہیں، مراد اس سے چھوٹی کنکری ہے۔

فائدہ: اس باب میں سلیمان بن عمرو بن احوص سے بھی روایت ہے کہ وہ اپنی ماں ام جندب ازدیہ سے روایت کرتی ہیں اور ابن عباس اور فضل بن عباس اور عبدالرحمٰن بن عثمان تیمی اور عبدالرحمٰن بن معاذ سے بھی روایت ہے۔ کہا ابوعیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور اسی کو اختیار کیا ہے علماء نے کہ چھوٹی چھوٹی کنکریاں مثل خذف کے مارے۔

❀❀❀❀

٦٢۔ بَابُ: مَا جَآءَ فِي الرَّمْيِ بَعْدَ زَوَالِ الشَّمْسِ

سورج کے زوال کے بعد کنکریاں مارنے کے بیان میں

(٨٩٨) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَرْمِي الْجِمَارَ إِذَا زَالَتِ الشَّمْسُ.

(صحيح بحديث جابر رضی اللہ عنہ: ٩٠١)

ترجمہ: روایت ہے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہا تھے رسول اللہ ﷺ کنکریاں مارتے جمروں کو بعد زوال شمس کے۔

فائدہ: کہا ابوعیسیٰ (امام ترمذیؒ) نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

❀❀❀❀

٦٣۔ بَابُ : مَا جَآءَ فِيْ رَمْيِ الْجِمَارِ رَاكِبًا وَ مَاشِيًا

پیدل یا سوار ہو کر کنکریاں مارنے کے بیان میں

(٨٩٩) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ : أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ رَمَى الْجَمْرَةَ يَوْمَ النَّحْرِ رَاكِبًا. (صحيح) صحيح أبي داود (١٧١٩)

ترجمہ: روایت ہے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہ نبی ﷺ نے کنکریاں ماریں جمرے پر نحر کے دن سوار ہو کر۔

فائدہ : اس باب میں جابر اور قدامہ بن عبداللہ اور ام سلیمان بن عمرو بن احوص سے بھی روایت ہے۔ کہا ابوعیسیٰ (امام ترمذیؒ) نے حدیث ابن عباس رضی اللہ عنہما کی حسن ہے اور اسی پر عمل ہے بعض علماء کا اور اختیار کیا بعض نے کہ پیدل چلے جمار کی طرف اور تاویل اس حدیث کی ہمارے نزدیک یہ ہے کہ کبھی کسی دنوں میں آپ نے سوار ہو کر رمی کی ہوگی تا کہ لوگ آپ کو دیکھ کر سیکھ لیں اور دونوں حدیثوں پر عمل ہے علماء کا یعنی جو حدیث مذکور ہوئی اور جو اب آتی ہے۔

(٩٠٠) عَنِ ابْنِ عُمَرَ : أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ إِذَا رَمَى الْجِمَارَ، مَشٰى إِلَيْهَا ذَاهِبًا وَ رَاجِعًا.

(صحيح) (الصحيحة : ٢٠٧٢، صحيح ابى داؤد : ١٧١٨)

ترجمہ: روایت ہے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے کہ نبی ﷺ جب کنکریاں مارتے جمروں کو تو پیدل جاتے تھے اور پیدل ہی آتے۔

فائدہ : کہا ابوعیسیٰ (امام ترمذیؒ) نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور روایت کی بعض نے عبیداللہ سے اور مرفوع نہیں کی یہ حدیث اور اسی پر عمل ہے اکثر علماء کا اور بعض نے کہا سوار ہو کر جائے نحر کے روز اور پیدل جائے بعد اس کے، کہا ابوعیسیٰ نے اور شاید جس نے ایسا کہا ہے منظور ہے اسے فرمانبرداری رسول اللہ ﷺ کے فعل کی اس لیے کہ مروی ہے آپ سے کہ سوار ہو کر نحر کے روز رمی کی اور اس دن فقط جمرۂ عقبہ کی رمی ہوتی ہے۔

❀❀❀❀

٦٤۔ بَابُ : مَا جَآءَ كَيْفَ تُرْمَى الْجِمَارُ

اس بیان میں کہ کنکریاں کیسے ماری جائیں؟

(٩٠١) عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ يَزِيْدَ ، قَالَ : لَمَّا أَتٰى عَبْدُاللّٰهِ جَمْرَةَ الْعَقَبَةِ ، اسْتَبْطَنَ الْوَادِيَ ، وَاسْتَقْبَلَ الْكَعْبَةَ ، وَ جَعَلَ يَرْمِي الْجَمْرَةَ عَلٰى حَاجِبِهِ الْأَيْمَنِ ، ثُمَّ رَمٰى بِسَبْعِ حَصَيَاتٍ ، يُكَبِّرُ مَعَ كُلِّ حَصَاةٍ ، ثُمَّ قَالَ : وَاللّٰهِ الَّذِيْ لَا إِلٰهَ إِلَّا هُوَ مِنْ هٰهُنَا رَمَى الَّذِيْ أُنْزِلَتْ عَلَيْهِ سُوْرَةُ الْبَقَرَةِ.

(صحيح) التعليق على صحيح ابن خزيمة (٢٨٨٠) صحيح أبى داؤد (١٧٣٣)

ترجمہ: روایت ہے عبدالرحمٰن بن یزید سے کہ جب آئے عبداللہ جمرہ عقبہ کے پاس بیچ میں کھڑے ہوئے میدان کے اور منہ کیا کعبے کی طرف اور کنکریاں مارنے لگے داہنے ابرو کے مقابل پھر ماریں سات کنکریاں اللہ اکبر کہتے تھے ہر کنکری پر پھر فرمایا قسم ہے اس خداوند تعالیٰ کی کہ اس کے سوا کوئی معبود نہیں اسی جگہ سے کنکریاں ماری تھیں انہوں نے جن پر سورہ بقرہ اتری تھی یعنی اللہ کے پیغمبر ﷺ نے اور تخصیص سورۂ بقرہ کی شاید اس واسطے فرمائی کہ اس میں احکام حج بہت مذکور ہیں۔

فائدہ: روایت کی ہم سے ہناد نے انہوں نے وکیع سے انہوں نے مسعودی سے اسی اسناد سے مانند اس کے اس باب میں فضل بن عباس اور ابن عباس اور ابن عمر اور جابر رضی اللہ عنھم سے بھی روایت ہے' کہا ابوعیسیٰ نے حدیث ابن مسعود کی حسن ہے صحیح ہے۔ اور اسی پر عمل ہے علماء کا اور اختیار کیا انہوں نے کنکریاں مارے آدمی میدان کے بیچ میں کھڑا ہو کر سات کنکریاں اور تکبیر کہے ہر کنکری کے ساتھ اور اجازت دی ہے بعض علماء نے کہ اگر ممکن نہ ہو میدان کے بیچ میں کھڑا ہونا تو جہاں سے ہو سکے مارلے اگرچہ میدان کا بیچ نہ ہو۔

(۹۰۲) عَنْ عَائِشَةَ ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ : ((إِنَّمَا جُعِلَ رَمْيُ الْجِمَارِ وَالسَّعْيُ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ ، لِإِقَامَةِ ذِكْرِ اللّٰهِ)). (ضعيف) (المشكاة : ٢٦٢٤، ضعيف أبي داود : ٣٢٨) صحيح ابن خزيمة رقم الحديث (٢٨٨٢) المستدرك (١/٤٥٩) بعض محققین کے نزدیک اس کی سند صحیح ہے۔ جبکہ البانی نے اس کو ضعیف قرار دیا ہے۔

ترجمہ: روایت ہے ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ نبی ﷺ نے فرمایا کہ کنکریاں مارنا جمروں پر اور دوڑنا صفا اور مروہ کے بیچ میں اللہ کی یاد کرنے کے لیے مقرر ہوا ہے یعنی تاکہ ہاجرہ اور اسماعیل علیھما السلام کا ہجرت کرنا اور اللہ کی راہ میں جان فدا کرنا یاد آئے۔

فائدہ: کہا ابوعیسیٰ (امام ترمذیؒ) نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہیں۔

❀❀❀❀

٦٥۔ بَابُ : مَا جَآءَ فِيْ كَرَاهِيَةِ طَرْدِ النَّاسِ عِنْدَ رَمْيِ الْجِمَارِ

کنکریاں مارتے وقت لوگوں کو دھکے دینے کی کراہت کے بیان میں

(۹۰۳) عَنْ قُدَامَةَ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ ، قَالَ : رَأَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَرْمِي الْجِمَارَ عَلٰى نَاقَةٍ ، لَيْسَ ضَرْبٌ وَلَا طَرْدٌ ، وَلَا إِلَيْكَ إِلَيْكَ . (صحيح) المشكاة (٢٦٢٣)

ترجمہ: روایت ہے قدامہ بن عبداللہ سے کہا دیکھا میں نے نبی ﷺ کو کنکریاں مارتے تھے اپنی اونٹنی پر سے نہ مارنا تھا نہ ہانکنا دھکیلنا تھا لوگوں کو اور نہ ہٹو بچو تھا۔

فائدہ : اس باب میں عبداللہ بن حنظلہ سے بھی روایت ہے۔کہا ابوعیسیٰ نے یہ حدیث قدامہ بن عبداللہ کی حسن ہے صحیح ہے اور وہ اسی روایت سے معلوم ہوتی ہے اور سند حسن ہے صحیح اور ایمن بن نابل ثقہ ہیں محدثین کے نزدیک۔

٦٦۔ بَابُ : مَا جَآءَ فِي الْإِشْتِرَاكِ فِي الْبَدَنَةِ وَالْبَقَرَةِ

اونٹ اور گائے میں شراکت کے بیان میں

(٩٠٤) عَنْ جَابِرٍ قَالَ : نَحَرْنَا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ عَامَ الْحُدَيْبِيَةِ ، الْبَقَرَةَ عَنْ سَبْعَةٍ ، وَالْبَدَنَةَ عَنْ سَبْعَةٍ.

(اسناده صحيح) تخريج مشكاة المصابيح (١٤٦٩) صحيح ابی داود (٢٤٩٨۔ ٢٥٠٠)

ترجمہ: روایت ہے جابر رضی اللہ عنہ سے کہا ذبح کی ہم نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ حدیبیہ کے سال سات آدمیوں میں ایک گائے اور سات آدمیوں میں ایک اونٹ یعنی ایک گائے میں سات آدمی شریک ہو گئے۔

فائدہ : اس باب میں ابن عمر اور ابو ہریرہ اور عائشہ اور ابن عباس رضی اللہ عنہم سے روایت ہے۔کہا ابوعیسیٰ (امام ترمذی رحمہ اللہ) نے حدیث حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے علمائے صحابہ وغیرہم کا کہ قربانی میں ایک اونٹ یا ایک گائے سات آدمیوں کو کفایت کرتی ہے اور یہی قول ہے سفیان ثوری اور شافعی اور احمد کا اور مروی ہے ابن عباس سے وہ روایت کرتے ہیں نبی ﷺ سے کہ قربانی میں ایک گائے کافی ہے سات آدمیوں کو اور اونٹ کافی ہے دس آدمیوں کو اور یہی قول ہے اسحاق کا اور دلیل ان کی یہی حدیث ہے اور ابن عباس رضی اللہ عنہما کی حدیث ہم اسی ایک سند سے پہچانتے ہیں یعنی جو سند آگے مذکور ہوتی ہے۔

(٩٠٥) حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ حُرَيْثٍ ، وَغَيْرُ وَاحِدٍ ، قَالُوا : حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ مُوسٰى عَنْ حُسَيْنِ بْنِ وَاقِدٍ ، عَنْ عِلْبَاءَ بْنِ أَحْمَرَ ، عَنْ عِكْرِمَةَ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ : كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فِي سَفَرٍ ، فَحَضَرَ الْأَضْحٰى ، فَاشْتَرَكْنَا فِي الْبَقَرَةِ سَبْعَةً ، وَفِي الْجَزُوْرِ عَشَرَةً. (صحيح) المشكاة (١٤٦٩) الروض النضير (٦١٣)

ترجمہ: روایت کی ہم سے حسین بن حریث اور کئی لوگوں نے کہا سب نے روایت کی ہم سے فضل بن موسیٰ نے انہوں نے حسین بن واقد سے انہوں نے علباء بن احمر سے انہوں نے عکرمہ سے انہوں نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہا تھے ہم نبی ﷺ کے ساتھ سو آ گئی عید اضحیٰ اور شریک ہو گئے ہم ایک گائے میں سات آدمی اور ایک اونٹ میں دس آدمی۔

فائدہ : کہا ابوعیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے غریب ہے یہی جو مروی ہے حسین بن واقد سے۔

٦٧۔ بَابُ :مَا جَآءَ فِي إِشْعَارِ الْبُدْنِ

قربانی کے اونٹ کے اشعار کے بیان میں

مترجم کہتا ہے اشعار اسے کہتے ہیں کہ اونٹ کے کوہان کو داہنے کنارے سے زخمی کر دیں اور آپ ﷺ نے بھی اپنی

قربانی کے اونٹوں کو اشعار کیا ہے اور عرب میں اس واسطے قربانی کے اونٹوں میں اشعار کیا کرتے تھے تا کہ کوئی قزاق وغیرہ اس کو نہ لوٹے اور اگر وہ راہ بھول جائیں تو پہنچا دیں۔

(۹۰۶) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ : أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَلَّدَ نَعْلَيْنِ وَ أَشْعَرَ الْهَدْيَ فِي الشَّقِّ الْأَيْمَنِ بِذِي الْحُلَيْفَةِ ، وَ أَمَاطَ عَنْهُ الدَّمَ. (صحيح) الحج الاكبر (۱/۸) صحيح ابی داؤد (۱۵۳۸)

ترجمہ: روایت ہے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہ نبی ﷺ نے قربانی کی اونٹنیوں کے گلوں میں ہار ڈالا دو جوتیوں کا اور زخمی کر دیا اونٹنیوں کی کوہان کو داہنی طرف سے ذی الحلیفہ میں اور پونچھ دیا خون اس کا۔

فائدہ : اس باب میں مسور بن مخرمہ سے بھی روایت ہے۔ کہا ابوعیسیٰ نے ابن عباس کی حدیث حسن ہے صحیح ہے اور نام ابوحسان اعرج کا مسلم ہے اور اسی حدیث پر عمل ہے علماء کا صحابہ وغیرہم سے کہ اشعار کرنا چاہیے اور یہی قول ہے سفیان ثوری اور شافعی اور احمد اور اسحاق کا کہا سنا میں نے یوسف بن عیسیٰ سے کہتے تھے سنا میں نے وکیع سے کہ روایت کی انہوں نے یہی حدیث' پھر فرمایا کبھی نہ دیکھو اپنی عقل پر چلنے والوں کی بات اس لیے کہ اشعار سنت ہے اور کہنا ان کا بدعت ہے کہا سنا میں نے ابوسائب سے کہتے تھے ہم بیٹھے تھے وکیع کے پاس کہا وکیع نے ایک آدمی سے جو چلتا تھا رائے پر کہ اشعار کیا رسول اللہ ﷺ نے اور ابوحنیفہ کہتے ہیں کہ وہ مثلہ ہے یعنی ہاتھ پیر کاٹنے میں داخل ہے اور مثلہ منع ہے تو کہا اس مرد نے کہ مروی ہے ابراہیم نخعی سے کہ کہا انہوں نے اشعار مثلہ میں داخل ہے۔ کہا راوی نے سو دیکھا وکیع کو کہ بہت غصے میں آ گئے اور لال پیلے ہو گئے اور کہا میں کہتا ہوں تجھ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے اور تو کہتا ہے کہا ابراہیم نخعی نے تو اس لائق ہے کہ قید کیا جائے اور پھر نہ چھوٹے جب تک باز نہ آئے اپنے قول سے۔ مترجم کہتا ہے کہ یہ تو وکیع تھے کہ غصے ہو کر فقط قید کے بیان پر کفایت کیا اگر حضرت عمر رضی اللہ عنہ ہوتے تو اس بات پر اس کو قتل کرتے اور حقیقت میں معصوم کے قول کے آگے غیر معصوم کی سند لانی سفاہت کی نشانی ہے اور نبی معصوم ہے اور سوا ان کے غیر معصوم حقیقت میں جو لوگ امام کے قول کو مخالف حدیث کے پا کر پھر اس کو قبول کرتے ہیں اور حدیث سے اکڑتے ہیں اور مذہب کی سند پکڑتے ہیں انہی کے حق میں یہ آیت اتری ہے وَمَن يُشَاقِقِ الرَّسُوْلَ مِنْ بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُ الْهُدٰى وَيَتَّبِعْ غَيْرَ سَبِيْلِ الْمُؤْمِنِيْنَ نُوَلِّهٖ مَا تَوَلّٰى وَنُصْلِهٖ جَهَنَّمَ وَسَآءَتْ مَصِيْرًا اور امام اس بات سے کیوں راضی ہوں گے وہ تو باعلیٰ صوت پکار گئے کہ ہمارا قول اگر حدیث کے خلاف ہو تو چھوڑ دو اور خود آنحضرت ﷺ نے بھی فرمایا اَلْمُجْتَهِدُ يُخْطِئُ وَيُصِيْبُ کہ مجتہد سے کبھی خطا ہوتی ہے کبھی صواب واللہ اعلم بالصواب واليه المرجع والمآب۔

❀❀❀❀

۶۸۔ بَابُ: اشْتِرَاءِ الْهَدْىِ

ہدی خریدنے کے بیان میں

(۹۰۷) عَنِ ابْنِ عُمَرَ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ اِشْتَرٰى هَدْيَهٗ مِنْ قُدَيْدٍ. (ضعيف الاسناد) (والمحفوظ موقوف على ابن عمر رضى الله عنه) اس میں ابن الیمان بکثرت غلطیاں کرتا ہے۔اور اس کا حافظہ متغیر ہے۔

ترجمہ: روایت ہے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے کہ نبی ﷺ نے خریدی ہدی اپنی قدید سے کہ وہ ایک موضع ہے مکے اور مدینے کے بیچ میں۔

مترجم کہتا ہے کہ ہدی ساتھ زبر ہاء کے اور سکون دال کے ان چار پایوں کو کہتے ہیں جو ثواب کے لیے حرم میں ذبح کیے جائیں خواہ بکری ہو یا دنبہ یا بیل یا گائے بھینس اونٹ ہو اور عمر وغیرہ جو قربانی میں شرط ہے سو اس میں بھی ضرور ہے۔اور ہدی کی دو قسم ہے واجب اور تطوع یعنی نفل ہدی، واجب کی کئی قسمیں ہیں ہدی قران، ہدی تمتع اور ہدی جنایات اور ہدی نذر اور ہدی احصار۔اور ہدی اس لیے کہتے ہیں کہ وہ ہدیہ بندے کا اللہ تعالیٰ کی درگاہ میں۔کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث غریب ہے نہیں جانتے ہم اس کو مگر ثوری کی روایت سے یحییٰ بن یمان کی سند سے مروی ہے نافع سے کہ ابن عمر نے خریدی ہدی اپنی قدید سے۔کہا ابو عیسیٰ نے یہ زیادہ صحیح ہے۔

❀❀❀❀

۶۹۔ بَابُ : مَا جَآءَ فِيْ تَقْلِيْدِ الْهَدْيِ لِلْمُقِيْمِ

مقیم کے ہدی کے گلے میں ہار ڈالنے کے بیان میں

(۹۰۸) عَنْ عَائِشَةَ؛ أَنَّهَا قَالَتْ : فَتَلْتُ قَلَائِدَ هَدْيِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ، ثُمَّ لَمْ يُحْرِمْ، وَلَمْ يَتْرُكْ شَيْئًا مِنَ الثِّيَابِ. (صحيح)

ترجمہ: روایت ہے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا انہوں نے کہ میں نے بٹے رسول اللہ ﷺ کی قربانیوں کے گلے کے ہار پھر نہ احرام باندھا آپ ﷺ نے یا نہ حرام کیا آپ ﷺ نے اپنے اوپر کسی چیز کو اور نہ چھوڑا کسی کپڑے کو۔

فائدہ : کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے بعض علماء کا کہ کہتے ہیں جب آدمی نے قربانی کے گلے میں ہار ڈالا اور اس کا ارادہ حج کا ہے تو اس پر کوئی کپڑا یا خوشبو یا کوئی چیز ہو حرام نہیں جب تک احرام نہ باندھے اور بعض علماء نے کہا جب ہار ڈالے آدمی قربانی کے گلے میں تو واجب ہو گئی اس پر جو چیز واجب ہوتی ہے محرم پر۔

❀❀❀❀

۷۰۔ بَابُ : مَا جَآءَ فِيْ تَقْلِيْدِ الْغَنَمِ

بکریوں کے گلے میں ہار ڈالنے کے بیان میں

(۹۰۹) عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ : كُنْتُ أَفْتِلُ قَلَائِدَ هَدْيِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ كُلَّهَا غَنَمًا، ثُمَّ لَا يُحْرِمُ.

(صحيح) (صحيح ابى داؤد : ۱۵۴۰)

ترجمہ: روایت ہے ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہا میں بٹا کرتی تھی ہار رسول اللہ ﷺ کی قربانی کی بکریوں کے پھر آپ ﷺ محرم

نہیں ہوتے تھے۔

فائدہ : کہا ابوعیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے بعض علماء کا اصحاب نبی ﷺ وغیرہم سے کہ بکریوں کے ہار ڈالنا چاہیے۔

۷۱۔ بَابُ : مَا جَآءَ إِذَا عَطِبَ الْهَدْیُ مَا يُصْنَعُ بِهِ

اس بیان میں کہ ہدی کا جانور اگر مرنے لگے تو اس کا کیا کیا جائے

(۹۱۰) عَنْ نَاجِيَةَ الْخُزَاعِيِّ قَالَ : قُلْتُ : يَا رَسُولَ اللّٰهِ ، كَيْفَ أَصْنَعُ بِمَا عَطِبَ مِنَ الْهَدْيِ ؟ قَالَ : ((انْحَرْهَا ، ثُمَّ اغْمِسْ نَعْلَهَا فِي دَمِهَا ، ثُمَّ خَلِّ بَيْنَ النَّاسِ وَ بَيْنَهَا ، فَيَأْكُلُوْهَا)).

(صحيح) صحيح ابی داؤد (۱۵٤٦)

ترجمہ: روایت ہے ناجیہ خزاعی سے کہا پوچھا میں نے یارسول اللہ ﷺ کیا کروں میں اس قربانی کے جانور کو جو مرنے لگے؟ فرمایا آپ ﷺ نے ذبح کر دے اس کو اور ڈبو دے اس کی جوتی یعنی جو گلے میں تھی اس کے خون میں پھر چھوڑ دے کہ لوگ کھالیں اس کو۔

فائدہ : اس باب میں ذویب ابوقبیصہ خزاعی سے بھی روایت ہے۔ کہا ابوعیسیٰ نے یہ حدیث ناجیہ کی حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے علماء کا کہتے ہیں جب ہدی تطوع یعنی نفل کی قربانی کا جانور مرنے لگے تو مالک اس کا اور رفیق اس کے کوئی نہ کھائیں اس میں سے اور چھوڑ دے اور آدمیوں کے لیے کہ کھالیویں اور یہی کفایت ہے اس کو اور یہی قول ہے شافعی اور احمد اور اسحاق کا کہتے ہیں اگر کھالے اس میں سے کچھ تو تاوان دے جتنا کھایا ہو اور کہا بعض علماء نے جس نے کھائی نفل کی ہدی تو ضامن ہوا یعنی اتنی قیمت کا۔

❀❀❀❀

۷۲۔ بَابُ: مَا جَآءَ فِي رُكُوبِ الْبَدَنَةِ

قربانی کے اونٹ پر سوار ہونے کے بیان میں

(۹۱۱) عَنْ أَنَسِ بنِ مَالِكٍ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ رَأَى رَجُلًا يَسُوقُ بَدَنَةً، فَقَالَ لَهُ : ((ارْكَبْهَا)) ، فَقَالَ : يَا رَسُولَ اللّٰهِ ، إِنَّهَا بَدَنَةٌ، فَقَالَ لَهُ فِي الثَّالِثَةِ ، أَوْ فِي الرَّابِعَةِ : ((ارْكَبْهَا وَيْحَكَ)) أَوْ ((وَيْلَكَ)).

(صحيح)

ترجمہ: روایت ہے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے کہ نبی ﷺ نے دیکھا ایک مرد کو قربانی کا اونٹ ہانک رہا ہے فرمایا آپ ﷺ نے سوار ہولے اس پر کہا اس نے یارسول اللہ ﷺ یہ قربانی کا اونٹ ہے، فرمایا آپ ﷺ نے تیسری بار یا چوتھی بار یعنی راوی کو شک

ہے کہ تین بار سوار ہونے کو فرمایا یا چار بار اور اخیر میں فرمایا سوار ہو جا خرابی ہے تیری۔ راوی کو شک ہے کہ ویحك فرمایا یا ویلك۔

فائدہ: اس باب میں علی رضی اللہ عنہ اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ اور جابر رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے۔ کہا ابوعیسیٰ نے حدیث انس رضی اللہ عنہ کی صحیح ہے حسن ہے اور رخصت دی ایک قوم نے علمائے صحابہ وغیرہم سے قربانی کے اونٹ پر سوار ہونے کی اگر ضرورت ہو اس پر چڑھنے کی اور یہی قول ہے شافعی اور احمد اور اسحاق کا اور بعض نے کہا نہ چڑھے جب تک ایسا ہی بے قرار نہ ہو۔

❀❀❀❀

۷۳۔ بَابُ : مَا جَآءَ بِأَيِّ جَانِبِ الرَّأْسِ يَبْدَأُ فِي الْحَلْقِ

اس بیان میں کہ کس طرف سے سر کے بال منڈانا شروع کرے

(۹۱۲) عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ ، قَالَ : لَمَّا رَمَى رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ الْجَمْرَةَ، نَحَرَ نُسُكَهُ ، ثُمَّ نَاوَلَ الْحَالِقَ شِقَّهُ الْأَيْمَنَ، فَحَلَقَهُ، فَأَعْطَاهُ أَبَا طَلْحَةَ ، ثُمَّ نَاوَلَهُ شِقَّهُ الْأَيْسَرَ فَحَلَقَهُ ، فَقَالَ : ((اقْسِمْهُ بَيْنَ النَّاسِ)).

(صحیح) (الارواء) صحیح ابی داؤد (۱۰۸۵۔۱۷۰۳)

ترجمہ: روایت ہے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے کہا انہوں نے جب کنکریاں مار چکے رسول اللہ ﷺ جمرے کو اور ذبح کیا قربانی کو پھر دی حجام کو داہنی جانب سر کی۔ سو مونڈی اس نے سو دیے آپ نے وہ بال اباطلحہ کو پھر کی حجام کی طرف بائیں جانب سر کی سو مونڈی اس نے سو فرمایا آپ ﷺ نے تقسیم کر دوان بالوں کو سب آدمیوں میں۔

مترجم کہتا ہے یہاں سے کوئی موپرست موپرستی کی دلیل نہ نکالے کہ آپ نے تو وہ بال عنایت کیے یہ نہیں فرمایا کہ اس کو سجدہ کر دیا طواف کر دیا ہاتھ باندھ کر اس کے روبرو کھڑے رہو یا رکوع بجالاؤ کس لیے کہ یہ باتیں تو آپ کے حیات دنیا میں بھی خود آپ کے ساتھ درست نہ تھیں کوئی آپ ﷺ کا سجدہ یا رکوع یا قیام بجانہ لاتا تھا اب موئے مبارک کیونکر جائز ہوں گے جب کوئی شی کل کو جائز نہ ہو تو وہ جزو کو کیونکر جائز ہو سکتی ہے اور یہ بھی سمجھنا چاہیے کہ موئے مبارک کو تبرک سمجھ کر رکھنا یہ خاصا آپ ﷺ ہی کی ذات مبارک کا تھا کسی دوسرے میں یہ فضیلت نہیں کہ اس کے بال تبرک سمجھے جاویں اور بھید اس میں یہ ہے کہ آنحضرت ﷺ نے اس دار فانی سے انتقال فرمانے کے بعد بھی زندہ ہیں اور اپنی قبر شریف میں نماز پڑھتے ہیں گویا موئے مبارک میں بھی ایک نوع کی حیات ہے اگرچہ جسم مبارک سے جدا ہوئے اور یہ بات دوسرے کسی شخص کو ہرگز حاصل نہیں ہو سکتی اس لیے کہ فقہ کا کلیہ ہے مَاقُطِعَ عَنِ الْحَيِّ فَهُوَ مَيِّتٌ یعنی جو چیز جدا ہو یا کاٹی جائے زندہ سے وہ مردہ ہے واللّٰہ اعلم بالصواب والیه المرجع والمآب۔ روایت کی ابن عمر رحمہ اللہ نے انہوں نے سفیان بن عیینہ سے انہوں نے ہشام سے اسی حدیث کی مانند، یہ حدیث حسن ہے۔

❀❀❀❀

۷۴۔ بَابُ : مَا جَآءَ فِي الْحَلْقِ وَالتَّقْصِيرِ

سر کے بال منڈانے اور کتروانے کے بیان میں

(٩١٣) عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ: حَلَقَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَ حَلَقَ طَائِفَةٌ مِنْ أَصْحَابِهِ، وَقَصَّرَ بَعْضُهُمْ، قَالَ ابْنُ عُمَرَ: إِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((رَحِمَ اللّٰهُ الْمُحَلِّقِيْنَ)) مَرَّةً أَوْ مَرَّتَيْنِ، ثُمَّ قَالَ: ((وَالْمُقَصِّرِيْنَ)).

(صحيح) الارواء (٤/٢٨٥) صحيح ابى داؤد (١٧٢٨)

ترجمہ: روایت ہے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے کہا انہوں نے سر منڈایا رسول اللہ ﷺ نے اور منڈایا ایک گروہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے اور بال کتروائے بعض نے کہا ابن عمر رضی اللہ عنہما نے کہ رسول اللہ ﷺ نے دعا کی کہ اللہ تعالیٰ رحم کرے سر منڈانے والوں پر ایک بار اور فرمایا دو بار پھر فرمایا بال کتروانے والوں پر بھی۔

فائدہ: اس باب میں ابن عباس اور ام حصین کے بیٹے اور مارب اور ابوسعید اور ابومریم اور حبشی بن جنادہ اور ابوہریرہ رضی اللہ عنہم سے روایت ہے۔ کہا ابوعیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے علماء کا کہ مختار یہی ہے کہ سر منڈاوے مرد اور اگر بال کتروائے تو بھی جائز ہے اور یہی قول ہے سفیان ثوری اور احمد اور اسحاق کا۔

❀❀❀❀

٧٥۔ بَابُ: مَا جَاءَ فِيْ كَرَاهِيَةِ الْحَلْقِ لِلنِّسَاءِ

اس بیان میں کہ سر منڈانا عورت کے لیے حرام ہے

(٩١٤) عَنْ عَلِيٍّ، قَالَ: نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ أَنْ تَحْلِقَ الْمَرْأَةُ رَأْسَهَا.

(ضعيف) (المشكاة: ٢٦٥٣، التحقيق الثانى، الضعيفة: ٦٧٨) اس میں اضطراب ہے۔ دیکھیں کشف الاستار (٢/٣٢) رقم (١١٣٧) الكامل فى ضعفاء الرجال لابن عدى (٦/٢٣٧١) بعض محققین نے اس کو حسن قرار دیا ہے۔

ترجمہ: روایت ہے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے کہا انہوں نے منع فرمایا رسول اللہ ﷺ نے عورت کو سر منڈانے سے۔

فائدہ: روایت کی ہم سے محمد بن بشار نے انہوں نے ابوداؤد سے انہوں نے ہمام سے انہوں نے خلاس سے مانند اسی روایت کے اور نہیں ذکر کیا حضرت علی رضی اللہ عنہ کا۔ کہا ابوعیسیٰ نے حدیث علی رضی اللہ عنہ کی اس میں اضطراب ہے۔ روایت کی یہ حدیث حماد بن سلمہ نے قتادہ سے انہوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ نبی ﷺ نے منع کیا عورت کو سر منڈانے سے اور اسی پر عمل ہے علماء کا کہ واجب نہیں عورت پر سر منڈانا بلکہ اس کو بال کتروانا واجب ہے۔

(٩١٥) عَنْ خِلَاسٍ: نَحْوَهُ، وَلَمْ يَذْكُرْ فِيْهِ: عَنْ عَلِيٍّ. [انظر ما قبله]

ترجمہ: روایت ہے خلاس سے اسی کی مانند اور نہیں ذکر کیا اس میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کا۔

❀❀❀❀

٧٦۔ بَابُ : مَا جَآءَ فِي مَنْ حَلَقَ قَبْلَ أَنْ يَذْبَحَ ، أَوْ نَحَرَ قَبْلَ أَنْ يَرْمِيَ

اس کے بیان میں جو جانور ذبح کرنے سے پہلے سر منڈا لے یا کنکریاں مارنے سے پہلے جانور ذبح کر لے

(٩١٦) عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو : أَنَّ رَجُلًا سَأَلَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ : حَلَقْتُ قَبْلَ أَنْ أَذْبَحَ، فَقَالَ: ((اذْبَحْ وَلَا حَرَجَ)) ، وَسَأَلَهُ آخَرُ ، فَقَالَ : نَحَرْتُ قَبْلَ أَنْ أَرْمِيَ، قَالَ : ((ارْمِ وَلَا حَرَجَ)).

(اسنادہ صحیح) صحیح ابی داؤد (١٧٥٨)

ترجمہ: روایت ہے عبداللہ بن عمرو سے کہ ایک مرد نے پوچھا رسول اللہ ﷺ سے کہ میں نے سر منڈایا قبل قربانی ذبح کرنے کے تو آپ ﷺ نے فرمایا اب ذبح کر لو کچھ مضائقہ نہیں اور دوسرے نے پوچھا کہ میں نے ذبح کیا قبل کنکریاں مارنے کے فرمایا آپ ﷺ نے اب کنکریاں مار لو کچھ مضائقہ نہیں۔

فائدہ : اس باب میں علی رضی اللہ عنہ اور جابر رضی اللہ عنہ اور ابن عباس رضی اللہ عنہما اور اسامہ بن شریک رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے۔ کہا ابو عیسیٰ نے حدیث عبداللہ بن عمرو کی حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے اکثر علماء کا اور یہی قول ہے احمد اور اسحاق کا اور کہا بعض علماء نے جب کسی نسک کو یعنی رمی یا ذبح وغیرہ میں کسی کو کسی پر مقدم کر دے تو اس پر قربانی واجب ہے۔ مترجم کہتا ہے نحر کے دن چار چیزیں اس ترتیب سے کرنا چاہیے پہلے منیٰ میں پہنچ کر جمرہ عقبہ کو سات کنکریاں مارے پھر جانور کہ بیان اس کا اوپر گزرا ذبح کرے پھر سر منڈاوے یا بال کتر واوے پھر مکہ میں جا کر طواف خانہ کعبہ کرے اور یہ ترتیب بعض کے نزدیک سنت ہے، امام شافعی اور امام احمد بھی انہیں میں ہیں یعنی اگر ان میں کچھ آگے پیچھے ہو جائے تو دم لازم نہیں ہوتا چنانچہ ظاہر حدیث کا یہی مطلب ہے اور بعض کے نزدیک یہ ترتیب واجب ہے کہ وہ کہتے ہیں مراد حرج نہ ہونے سے یہ ہے کہ گناہ نہیں ہوتا، بھول چوک معاف ہو جاتی ہے کہ واجب نہیں کہ قربانی واجب نہ ہو۔ چنانچہ امام اعظم رحمہ اللہ اور امام مالک رحمہ اللہ کا یہی مذہب ہے اگر ترتیب میں کچھ فرق ہو تو دم یعنی قربانی لازم آتی ہے اور چاہیے کہ ایک بکری یا مانند اس کے ذبح کرے اور طیبی نے ابن عباس سے یہی مضمون روایت کیا۔ کذا فی شرح مشکوٰۃ باختلاف لفظی.

❀❀❀❀

٧٧۔ بَابُ : مَا جَآءَ فِي الطِّيْبِ عِنْدَ الْإِحْلَالِ قَبْلَ الزِّيَارَةِ

اس بیان میں کہ احرام کھولنے کے بعد طواف زیارت سے پہلے خوشبو لگانا جائز ہے

(۹۱۷) عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: طَيَّبْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَبْلَ أَنْ يُحْرِمَ ، وَيَوْمَ النَّحْرِ قَبْلَ أَنْ يَّطُوفَ بِالْبَيْتِ بِطِيْبٍ فِيْهِ مِسْكٌ . (اسناده صحيح) الارواء (۱۰٤۷) الروض النضير (۷٦۸) صحيح ابى داؤد (۱۵۳۲)

ترجمہ: روایت ہے امّ المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ فرمایا انہوں نے خوشبو لگائی میں نے رسول اللہ ﷺ کے قبل احرام باندھنے کے اور نحر کے دن یعنی ذی الحجہ کی دسویں تاریخ قبل طواف افاضہ کے ایسی خوشبو کہ اس میں مشک بھی تھا۔

فائدہ: اس باب میں ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بھی روایت ہے۔ کہا ابوعیسیٰ نے حدیث عائشہ رضی اللہ عنہا کی حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے اکثر علماء کا صحابہ وغیرہم سے کہ محرم جب رمی کر چکے جمرہ عقبہ کی نحر کے دن اور ذبح کر چکا قربانی اور سر منڈایا یا بال کتروائے تو حلال ہو گئیں اس کو سب چیزیں مگر عورت سے صحبت کرنا اور خوشبو اور یہی مذہب ہے بعض علماء صحابہ وغیرہم کا اور یہی قول ہے اہل کوفہ کا۔

❀ ❀ ❀ ❀

۷۸۔ بَابُ : مَا جَآءَ مَتٰى يُقْطَعُ التَّلْبِيَةُ فِي الْحَجِّ

اس بیان میں کہ حج میں لبیک پکارنا کب ختم کیا جائے

(۹۱۸) عَنِ الْفَضْلِ بْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: أَرْدَفَنِي رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ مِنْ جَمْعٍ إِلٰى مِنًى، فَلَمْ يَزَلْ يُلَبِّي، حَتّٰى رَمٰى جَمْرَةَ الْعَقَبَةِ . (صحيح) الارواء (۱۰۹۸) الروض (۸۳٤)

ترجمہ: روایت ہے فضل بن عباس رضی اللہ عنہما سے کہا پیچھے بٹھالیا مجھ کو سواری پر رسول اللہ ﷺ نے مزدلفہ سے منیٰ تک پھر برابر آپ ﷺ لبیک پکارتے رہے یہاں تک کہ کنکریاں ماریں جمرہ عقبہ کو۔

فائدہ: اس باب میں علی اور ابن مسعود اور ابن عباس رضی اللہ عنہم سے بھی روایت ہے۔ کہا ابوعیسیٰ نے حدیث فضل کی حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے علماء کا صحابہ وغیرہم کا کہ حاجی لبیک نہ چھوڑے جب تک رمی جمرہ نہ کرے اور یہی قول ہے شافعی اور احمد اور اسحاق کا۔

❀ ❀ ❀ ❀

۷۹۔ بَابُ : مَا جَآءَ مَتٰى يُقْطَعُ التَّلْبِيَةُ فِي الْعُمْرَةِ

اس بیان میں کہ عمرہ میں تلبیہ پکارنا کب بند کرے

(۹۱۹) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ۔ يَرْفَعُ الْحَدِيثَ ۔ : أَنَّهُ كَانَ يُمْسِكُ عَنِ التَّلْبِيَةِ فِي الْعُمْرَةِ ، إِذَا اسْتَلَمَ الْحَجَرَ .

(ضعيف) (الارواء : ۱۰۹۹، ضعيف ابى داؤد : ۳۱٦، والصحيح موقوف على ابن عباس) اس میں ابن ابی لیلیٰ

راوی ضعیف ہے اور اس نے مرفوع بیان کرنے میں غلطی کی ہے۔

ترجمہ: روایت ہے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہا راوی نے وہ مرفوع کرتے تھے اس حدیث کو یعنی کہتے تھے کہ موقوف کرتے تھے آنحضرت ﷺ لبیک پکارنے کو عمرہ میں جب بوسہ دیتے حجر اسود کو۔

فائدہ: اس باب میں عبداللہ بن عمرو سے بھی روایت ہے۔ کہا ابو عیسیٰ نے ابن عباس رضی اللہ عنہما کی حدیث حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے اکثر علماء کا کہ معتمر لبیک پکارنا موقوف نہ کرے جب تک حجر اسود کو بوسہ نہ دے اور بعض نے کہا جب مکے کے مکانوں کے متصل پہنچ جائے تو لبیک موقوف کر دے اور عمل ہے حدیث پر رسول اللہ ﷺ کے اور یہی قول ہے سفیان اور شافعی اور احمد اور اسحاق کا۔

❀❀❀❀

٨٠۔ بَابُ : مَا جَآءَ فِيْ طَوَافِ الزِّيَارَةِ بِاللَّيْلِ

رات کو طواف زیارت کرنے کے بیان میں

(٩٢٠) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَعَائِشَةَ : أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ أَخَّرَ طَوَافَ الزِّيَارَةِ إِلَى اللَّيْلِ. (شاذ) الارواء (٤/٣٦٤ - ٣٦٥) ضعیف ابی داؤد (٣٤٢) اس میں ابی الزبیر راوی مدلس ہے۔ اور سماع کی صراحت نہیں۔

ترجمہ: روایت ہے ابن عباس رضی اللہ عنہما اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ نبی ﷺ نے تاخیر کی طواف زیارت میں رات تک۔

فائدہ: کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے اور رخصت دی بعض علماء نے تاخیر کرنے میں طواف زیارت میں رات تک اور مستحب کہا ہے بعض لوگوں نے کہ طواف زیارت کر لے نحر کے دن یعنی رات نہ ہونے دے اور بعض نے رخصت دی ہے تاخیر کی اگرچہ آخر ایام منیٰ تک تاخیر کرے۔

❀❀❀❀

٨١۔ بَابُ : مَا جَآءَ فِي نُزُوْلِ الْأَبْطَحِ

ابطح میں اترنے کے بیان میں

(٩٢١) عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ : كَانَ النَّبِيُّ ﷺ وَأَبُوْ بَكْرٍ، وَعُمَرُ، وَعُثْمَانُ يَنْزِلُوْنَ الْأَبْطَحَ. (صحيح)

ترجمہ: روایت ہے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے کہ کہا نبی ﷺ اور ابو بکر اور عمر اور عثمان رضی اللہ عنہم سب اترتے تھے ابطح میں اور ابطح ایک مقام ہے مکہ اور منیٰ کے درمیان میں۔ (محصب بھی اسی کو کہتے ہیں)

فائدہ : اس باب میں عائشہ رضی اللہ عنہا اور ابن عباس رضی اللہ عنہما اور ابورافع سے روایت ہے۔ کہا ابوعیسیٰ نے حدیث ابن عمر رضی اللہ عنہما کی حسن ہے صحیح ہے غریب ہے ہم نہیں جانتے اس کو مگر عبدالرزاق کی روایت سے کہ وہ روایت کرتے ہیں عبیداللہ بن عمر سے اور مستحب کہا ہے بعض علماء نے اترنا ابطح میں مگر واجب نہیں جو چاہے اترے۔ کہا شافعی نے اترنا ابطح کا کچھ مناسک حج میں داخل نہیں ہے وہ ایک منزل ہے کہ رسول اللہ ﷺ وہاں اترے۔

(۹۲۲) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ : لَيْسَ التَّحْصِيبُ بِشَيْءٍ؛ إِنَّمَا هُوَ مَنْزِلٌ نَزَلَهُ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ. (صحيح)

ترجمہ: روایت ہے کہ ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا ابطح میں اترنا کچھ واجب نہیں وہ تو ایک منزل ہے کہ رسول اللہ ﷺ وہاں اترے تھے۔

فائدہ : کہا ابوعیسیٰ نے تحصیب کے معنی محصب میں اترنا ہے اور محصب ابطح کو کہتے ہیں۔ کہا ابوعیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

❀❀❀❀

۸۲۔ باب: [من نزل الأبطح]

اس بیان میں کہ جو ابطح میں اترے

(۹۲۳) عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ : إِنَّمَا نَزَلَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ الْأَبْطَحَ؛ لِأَنَّهُ كَانَ أَسْمَحَ لِخُرُوجِهِ.

(صحيح) صحيح ابى داؤد (۱۷۵۲)

ترجمہ: روایت ہے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ اترے رسول اللہ ﷺ ابطح میں کہ وہاں سے روانہ ہونا مدینے کو آسان تھا۔

فائدہ : کہا ابوعیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے روایت کی ہم سے ابن ابی عمر نے انہوں نے سفیان سے انہوں نے ہشام سے جو بیٹے ہیں عروہ کے حدیث مذکور کے مانند۔

۸۳۔ بَابُ : مَا جَآءَ فِي حَجِّ الصَّبِيِّ

بچے کے حج کے بیان میں

(۹۲۴) عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ، قَالَ: رَفَعَتِ امْرَأَةٌ صَبِيًّا لَهَا إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَتْ : يَا رَسُولَ اللّٰهِ، أَلِهٰذَا حَجٌّ؟ قَالَ : **((نَعَمْ، وَلَكِ أَجْرٌ))**. (صحيح) حجة النبى صلى الله عليه وسلم (۹۴) الارواء (۹۸۵) صحيح ابى داؤد (۱۵۲۵)

ترجمہ: روایت ہے جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے کہا انہوں نے اٹھایا ایک عورت نے اپنے لڑکے کو رسول اللہ ﷺ کے سامنے اور پوچھا یا رسول اللہ ﷺ کیا اس کا بھی حج صحیح ہوگا آپ ﷺ نے فرمایا ہاں اور ثواب تجھ کو ملے گا۔

فائدہ : اس باب میں ابن عمر سے روایت ہے اور حدیث جابر رضی اللہ عنہ کی غریب ہے روایت کی ہم سے قتیبہ نے انہوں نے قزعہ بن

سوید باہلی سے انہوں نے محمد بن منکدر سے انہوں نے جابر سے انہوں نے نبی ﷺ سے اسی کی مانند اور مروی ہے محمد بن منکدر سے نبی ﷺ سے مرسلاً بھی۔

❀❀❀❀

(۹۲۵) عَنِ السَّائِبِ بْنِ يَزِيْدَ، قَالَ: حَجَّ بِي أَبِي مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ، وَأَنَا ابْنُ سَبْعِ سِنِيْنَ.

(اسناده صحيح) ((الحج الكبير))

ترجمہ: روایت ہے سائب بن یزید سے کہا انہوں نے مجھ کو لے کر حج کیا میرے باپ نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ اور میں سات برس کا لڑکا تھا۔

فائدہ: کہا ابوعیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور اجماع ہے علماء کا لڑکا اگر صغرسنی میں حج کر چکا ہو تو اس کا حج فرض ادا نہیں ہوتا جب تک جوانی میں حج نہ کرے اور ایسا ہی غلام کا حال ہے اگر اس نے حج کیا حالت غلامی میں تو کفایت نہیں کرتا جب تک کہ دوسرا حج نہ کرے حالت آزادی میں اور یہی قول ہے سفیان ثوری اور شافعی اور احمد اور اسحاق کا۔

(۹۲۶) عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ: نَحْوَهُ. [يَعْنِي: حَدِيْثَ مُحَمَّدِ بْنِ طَرِيْفٍ]. [انظر ما قبله]

ترجمہ: روایت ہے جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے وہ روایت کرتے ہیں نبی ﷺ سے اسی طرح۔ یعنی محمد بن طریف کی روایت کی طرح۔

❀❀❀❀

۸۴۔ [بَاب: التلبية عَنِ النساء والرمی عَنِ الصبيان]

عورتوں کی طرف سے تلبیہ پکارنے اور بچوں کی طرف سے رمی کرنے کے بیان میں

(۹۲۷) عَنْ جَابِرٍ، قَالَ: إِذَا حَجَجْنَا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فَكُنَّا نُلَبِّيْ عَنِ النِّسَاءِ وَنَرْمِيْ عَنِ الصِّبْيَانِ.

(اسناده ضعيف) حجة النبي صلى الله عليه ص (۵۰) اس میں اشعث بن سوار راوی ضعیف ہے۔

ترجمہ: روایت ہے جابر رضی اللہ عنہ سے کہتے ہیں جب ہم نے حج کیا نبی ﷺ کے ساتھ لبیک کہتے تھے ہم عورتوں کی طرف سے اور کنکر پھینک دیتے تھے لڑکوں کی طرف سے۔

فائدہ: کہا ابوعیسیٰ نے یہ حدیث غریب ہے نہیں پہچانتے ہم اس کو مگر اسی سند سے اور اجماع ہے علماء کا کہ عورت کی طرف سے کوئی دوسرا لبیک نہ پکارے مگر مکروہ ہے اس کو آواز بلند کرنا لبیک میں۔

❀❀❀❀

۸۵۔ بَابُ: مَا جَآءَ فِي الْحَجِّ عَنِ الشَّيْخِ الْكَبِيْرِ وَالْمَيِّتِ

میت اور بہت بوڑھے کی طرف سے حج کرنے کے بیان میں

(۹۲۸) عَنِ الْفَضْلِ بْنِ عَبَّاسٍ: أَنَّ امْرَأَةً مِنْ خَثْعَمٍ، قَالَتْ : يَا رَسُولَ اللّٰهِ ، إِنَّ أَبِي أَدْرَكَتْهُ فَرِيضَةُ اللّٰهِ فِي الْحَجِّ ، وَهُوَ شَيْخٌ كَبِيرٌ ، لَا يَسْتَطِيعُ أَنْ يَسْتَوِيَ عَلٰى ظَهْرِ الْبَعِيرِ ، قَالَ : ((**حُجِّي عَنْهُ**)). (صحيح الارواء (۹۹۲) جلباب المرأة المسلمة (ص ٦١ـ٦٢) صحيح ابى داؤد (۱۵۸۷)

ترجمہ: روایت ہے فضل بن عباس رضی اللہ عنہما سے کہ ایک عورت نے قبیلہ خثعم سے کہا یارسول اللہ ﷺ البتہ میرے باپ کو پالیا ہے اللہ کے فرض حج نے اور وہ بہت بوڑھا ہے کہ اونٹ پر بیٹھ نہیں سکتا۔ تو فرمایا آپ ﷺ نے تو حج کر اس کی طرف سے۔

فائدہ: اس باب میں علی اور بریدہ اور حصین بن عوف اور ابورزین عقیلی اور سودہ اور ابن عباس سے روایت ہے۔ کہا ابوعیسیٰ نے حدیث فضل بن عباس کی حسن ہے صحیح ہے اور مروی ہے ابن عباس سے بھی اور مروی ہے سنان بن عبداللہ جہنی سے وہ روایت کرتے ہیں اپنی پھوپھی سے وہ نبی ﷺ سے اور مروی ہے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے وہ روایت کرتے ہیں نبی ﷺ سے سو پوچھی میں نے حقیقت ان روایتوں کی محمد بخاری رحمہ اللہ سے، تو فرمایا انہوں نے سب روایتوں میں صحیح تر وہ ہے جو مروی ہے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے وہ روایت کرتے ہیں فضل بن عباس سے وہ نبی ﷺ سے اور کہا محمد نے شاید یہ حدیث ابن عباس نے فضل بن عباس سے سنی ہو اور وہ نبی ﷺ سے روایت کرتے ہوں اور سوا فضل کے اور کسی سے بھی سنی ہو پھر مرسل بیان کیا اس کو ابن عباس نے اور نہ ذکر کیا اس کا جس سے سنی تھی۔ کہا ابوعیسیٰ نے اور صحیح ہوئی ہیں اس باب میں نبی ﷺ سے کئی روایتیں، اور اسی پر عمل ہے علمائے صحابہ وغیرہم کا اور یہی کہتے ہیں سفیان ثوری اور ابن مبارک اور شافعی اور احمد اور اسحاق کہ آدمی جب حج کرے میت کی طرف سے اور امام مالک نے کہا اگر وصیت کر گیا ہے میت تو البتہ حج کرے اس کی طرف سے اور اجازت دی ہے بعض علماء نے کہ حج کرے زندہ کی طرف سے جب کہ ایسا ضعیف ہے کہ قدرت حج نہیں رکھتا اور یہی قول ہے ابن مبارک اور شافعی کا۔

❀❀❀❀

۸٦ـ باب منه [ما جاء في الحج عن الميت]

میت کی طرف سے حج کرنے کے بیان میں

(۹۲۹) عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ بُرَيْدَةَ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ : جَآءَ تِ امْرَأَةٌ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَتْ : إِنَّ أُمِّي مَاتَتْ ، وَلَمْ تَحُجَّ ، أَفَأَحُجُّ عَنْهَا ؟ قَالَ : ((**نَعَمْ، حُجِّي عَنْهَا**)). (صحيح) صحيح ابى داؤد (۲۰٦۱)

ترجمہ: روایت ہے عبداللہ بن بریدہ سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے کہ آئی ایک عورت نبی ﷺ کے پاس اور کہا میری

ماں مرگئی ہے اور حج نہیں کیا کیا میں حج کروں اس کی طرف سے؟ فرمایا ہاں حج کر اس کی طرف سے۔

فائدہ : کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

❁❁❁❁

۸۷۔ بَابٌ مِّنْهُ

دوسرا اسی بیان میں

(۹۳۰) عَنْ أَبِي رَزِينٍ الْعُقَيْلِيِّ ؛ أَنَّهُ أَتَى النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ : يَا رَسُولَ اللّٰهِ ، إِنَّ أَبِي شَيْخٌ كَبِيرٌ ، لَا يَسْتَطِيعُ الْحَجَّ ، وَلَا الْعُمْرَةَ، وَلَا الظَّعْنَ، قَالَ : ((**حُجَّ عَنْ أَبِيكَ وَاعْتَمِرْ**)). (صحيح) المشكاة (٢٥٢٨)

التحقيق الثانى صحيح ابى داؤد (١٥٨٨)

ترجمہ: روایت ہے ابو رزین عقیلی سے کہ وہ آئے نبی ﷺ کے پاس اور کہا یا رسول اللہ ﷺ میرا باپ بہت بوڑھا ہے طاقت نہیں رکھتا حج کی اور نہ عمرہ کی اور نہ سواری کی تو فرمایا آپ ﷺ نے تو حج کر اپنے باپ کی طرف سے اور عمرہ بجا لا۔

فائدہ : کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور عمرہ مذکور ہوا اسی حدیث میں کہ آدمی عمرہ کرے غیر کے واسطے اور ابو رزین عقیلی کا نام لقیط بن عامر ہے۔

❁❁❁❁

۸۸۔ بَابُ : مَا جَآءَ فِي الْعُمْرَةِ أَوَاجِبَةٌ هِيَ أَمْ لَا ؟

اس بیان میں کہ عمرہ واجب ہے یا نہیں؟

(۹۳۱) عَنْ جَابِرٍ ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ سُئِلَ عَنِ الْعُمْرَةِ، أَوَاجِبَةٌ هِيَ ؟ قَالَ : ((**لَا ، وَأَنْ تَعْتَمِرُوا ، هُوَ أَفْضَلُ**)).

(ضعيف الاسناد) اس میں حجاج بن ارطاۃ راوی ضعیف ہے۔

ترجمہ: روایت ہے جابر رضی اللہ عنہ سے کہ سوال کیا گیا رسول اللہ ﷺ سے کہ کیا عمرہ واجب ہے؟ فرمایا نہیں اور اگر عمرہ کرو تو بہتر ہے۔

فائدہ : کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور یہی قول ہے بعض علماء کا کہ عمرہ واجب نہیں' اور کہتے ہیں کہ حج دو ہیں ایک بڑا کہ نحر کے دن ہوتا ہے' اور دوسرا جسے عمرہ کہتے ہیں وہ چھوٹا حج ہے اور شافعی کہتے ہیں کہ وجوب عمرہ سنت سے ثابت ہے ہم کسی کو نہیں جانتے کہ رخصت دی ہو اس نے عمرہ کے ترک کرنے والے کو اور کوئی روایت ثابت نہیں کہ وہ نفل ہے اور ایک روایت میں ہے کہ عمرہ نفل ہے مگر وہ روایت ضعیف ہے قابل حجت نہیں اور ہم کو پہنچا ہے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہ وہ اس کو واجب کہتے ہیں۔

❁❁❁❁

۸۹۔ بَابٌ مِّنْهُ

دوسرا اسی بیان میں

(۹۳۲) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ : ((دَخَلَتِ الْعُمْرَةُ فِي الْحَجِّ إِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ)).
(صحیح) صحیح ابی داؤد (۱۵۷۱)

ترجمہ: روایت ہے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: داخل ہو گیا عمرہ حج میں قیامت کے دن تک۔

فائدہ : اس باب میں سراقہ بن مالک بن جعشم اور جابر بن عبداللہ سے بھی روایت ہے۔ کہا ابوعیسیٰ نے حدیث ابن عباس کی حسن ہے اور مطلب اس حدیث کا یہ ہے کہ عمرہ حج کے مہینوں میں جائز ہے اور ایسا ہی کہا شافعی اور احمد اور اسحاق نے اور مراد یہ ہے کہ اہل جاہلیت حج کے مہینوں میں عمرہ نہ کرتے تھے پھر جب اسلام آیا تو رخصت دی رسول اللہ ﷺ نے حج کے مہینوں میں عمرے کی اور فرمایا داخل ہو گیا عمرہ حج میں قیامت کے دن تک یعنی حج کے مہینوں میں عمرہ کرنے میں کچھ مضائقہ نہیں اور مہینے حج کے شوال اور ذوالقعدہ اور دس دن ذی الحجہ کے ہیں کہ لائق نہیں لبیک پکارنی حج کے ساتھ مگر انہی مہینوں میں اور مہینے حرام کے رجب اور ذی القعدہ اور ذی الحجہ اور محرم ہیں اسی طرح روایت کی اہل علم نے صحابہ وغیرہم سے۔

❀❀❀❀

۹۰۔ بَابُ : مَا جَآءَ فِي ذِكْرِ فَضْلِ الْعُمْرَةِ

عمرے کی فضیلت کے بیان میں

(۹۳۳) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : ((اَلْعُمْرَةُ إِلَى الْعُمْرَةِ، تُكَفِّرُ مَا بَيْنَهُمَا، وَالْحَجُّ الْمَبْرُوْرُ لَيْسَ لَهُ جَزَاءٌ إِلَّا الْجَنَّةُ)). (صحیح) الصحیحۃ (۳/۱۹۷ و ۱۹۹)

ترجمہ: روایت ہے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہا فرمایا رسول اللہ ﷺ نے ایک عمرے سے دوسرے عمرے تک کفارہ ہے گناہوں کا اور حج مقبول کا کچھ بدلہ نہیں سوا جنت کے۔

فائدہ : کہا ابوعیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

❀❀❀❀

۹۱۔ بَابُ : مَا جَآءَ فِي الْعُمْرَةِ مِنَ التَّنْعِيمِ

تنعیم سے عمرہ کے لیے جانے کے بیان میں

(۹۳۴) عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ أَمَرَ عَبْدَالرَّحْمٰنِ بْنَ أَبِي بَكْرٍ أَنْ يُعْمِرَ عَائِشَةَ مِنَ التَّنْعِيمِ.
(صحیح) الارواء (۱۰۹۰) صحیح ابی داؤد (۱۷۴۱)

ترجمہ: روایت ہے عبدالرحمٰن بن ابوبکر رضی اللہ عنہما سے کہ نبی ﷺ نے حکم دیا عبدالرحمٰن کو کہ عمرہ کا احرام بندھوا لائیں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو تنعیم سے۔

فائدہ: کہا ابوعیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

۹۲۔ بَابُ : مَا جَآءَ فِي الْعُمْرَةِ مِنَ الْجِعْرَانَةِ

جعرانہ سے عمرہ کے لیے جانے کے بیان میں

(۹۳۵) عَنْ مُحَرِّشٍ الْكَعْبِيِّ: أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ خَرَجَ مِنَ الْجِعْرَانَةِ لَيْلًا مُعْتَمِرًا ، فَدَخَلَ مَكَّةَ لَيْلًا فَقَضٰى عُمْرَتَهُ، ثُمَّ خَرَجَ مِنْ لَيْلَتِهِ ، فَأَصْبَحَ بِالْجِعْرَانَةِ كَبَائِتٍ ، فَلَمَّا زَالَتِ الشَّمْسُ مِنَ الْغَدِ ، خَرَجَ مِنْ بَطْنِ سَرِفَ ، حَتّٰى جَاءَ مَعَ الطَّرِيقِ ، طَرِيقِ جَمْعٍ بِبَطْنِ سَرِفَ ؛ فَمِنْ أَجْلِ ذٰلِكَ خَفِيَتْ عُمْرَتُهُ عَلَى النَّاسِ.

(صحيح) صحيح ابی داؤد (۱۷٤۲)

ترجمہ: روایت ہے محرش کعبی سے کہ رسول اللہ ﷺ نکلے جعرانہ سے رات کو عمرے کا احرام باندھے ہوئے اور داخل ہوئے مکہ میں رات کو سو پورا کیا اپنا عمرہ پھر رات ہی کو نکل گئے مکہ سے اور صبح کی جعرانہ میں جیسے کوئی رات کا رہنے والا ہو یعنی دیکھنے والوں کو ایسا معلوم ہو کہ آپ رات کو یہیں رہے پھر جب آفتاب ڈھل گیا دوسرے دن تو نکلے سرف کے میدان میں یہاں تک کہ آئے اس راہ میں جہاں دو راستے جمع ہوئے ہیں بطن سرف میں اسی سبب سے پوشیدہ رہا ان کا عمرہ لوگوں پر۔

فائدہ: کہا ابوعیسیٰ نے یہ حدیث غریب ہے ہم محرش کعبی کی کوئی روایت نبی ﷺ سے نہیں پاتے سوا اس حدیث کے۔

❀❀❀❀

۹۳۔ بَابُ : مَا جَآءَ فِي عُمْرَةِ رَجَبٍ

رجب میں عمرہ کرنے کے بیان میں

(۹۳٦) عَنْ عُرْوَةَ قَالَ: سُئِلَ ابْنُ عُمَرَ: فِي أَيِّ شَهْرٍ اعْتَمَرَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ؟ فَقَالَ: فِي رَجَبٍ، فَقَالَتْ عَائِشَةُ: مَا اعْتَمَرَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ إِلَّا وَهُوَ مَعَهُ ـ تَعْنِي ابْنَ عُمَرَ ـ وَمَا اعْتَمَرَ فِي شَهْرِ رَجَبٍ قَطُّ.

(صحيح) صحيح أبی داود (۱۷۳۸)

ترجمہ: روایت ہے عروہ سے کہا پوچھا ابن عمر رضی اللہ عنہما سے کس مہینے میں عمرہ کیا رسول اللہ ﷺ نے تو کہا انہوں نے عمرہ کیا آپ ﷺ نے رجب میں تو فرمایا حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کوئی عمرہ نہیں کیا رسول اللہ ﷺ نے مگر ابن عمر رضی اللہ عنہما ان کے ساتھ تھے اور کبھی

عمرہ نہ کیا آپ نے رجب میں۔

فائدہ : کہا ابوعیسیٰ نے یہ حدیث غریب ہے سنا میں نے محمد بخاری رحمۃ اللہ علیہ سے کہتے تھے حبیب بن ابی ثابت نے نہیں سنا عروہ بن زبیر سے روایت کی ہم سے احمد بن منیع نے انہوں نے حسن بن موسیٰ سے انہوں نے شیبان سے انہوں نے منصور سے انہوں نے مجاہد سے انہوں نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے چار عمرے کیے ایک ان میں سے رجب میں تھا۔ کہا ابوعیسیٰ نے یہ حدیث غریب ہے حسن ہے صحیح ہے۔

(۹۳۷) عَنِ ابْنِ عُمَرَ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ اعْتَمَرَ أَرْبَعًا، إِحْدَاهُنَّ فِي رَجَبٍ. (صحيح)

ترجمہ: ابن عمر سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے چار عمرے کیے ایک ان میں سے رجب میں تھا۔

❁❁❁❁

۹۴۔ بَابُ: مَا جَآءَ فِيْ عُمْرَةِ ذِي الْقَعْدَةِ

ذوالقعدہ میں عمرہ کرنے کے بیان میں

(۹۳۸) عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ اعْتَمَرَ فِي ذِي الْعَقْدَةِ. (صحيح)

ترجمہ: روایت ہے براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے عمرہ کیا ذی قعدہ کے مہینے میں۔

فائدہ : کہا ابوعیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور اس باب میں ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بھی روایت ہے۔

❁❁❁❁

۹۵۔ بَابُ: مَا جَآءَ فِيْ عُمْرَةِ رَمَضَانَ

رمضان میں عمرہ کرنے کے بیان میں

(۹۳۹) عَنْ أُمِّ مَعْقِلٍ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((عُمْرَةٌ فِيْ رَمَضَانَ تَعْدِلُ حَجَّةً)).

(صحيح) الارواء (۸۶۹ و ۱۵۸۷) صحیح ابی داؤد (۱۷۳۵-۱۷۳۶)

ترجمہ: روایت ہے ام معقل رضی اللہ عنہا سے کہ فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک عمرہ رمضان میں برابر ہے ایک حج کے۔

فائدہ : اس باب میں ابن عباس اور جابر اور ابوہریرہ سے اور انس سے اور وہب ابن خنبش رضی اللہ عنہم سے روایت ہے۔ کہا ابوعیسیٰ نے ان کو ہرم بن خنبش بھی کہتے ہیں کہا بیان (نام ہے راوی کا) اور جابر نے روایت کی ہے شعبی سے وہ روایت کرتے ہیں وہب بن خنبش سے اور کہا داؤد نے روایت ہے اودی سے وہ روایت کرتے ہیں شعبی سے وہ ہرم بن خنبش سے اور وہب بن خنبش

زیادہ صحیح ہے اور حدیث ام معقل کی حسن ہے غریب ہے اس سند سے اور کہا احمد اور اسحاق نے ثابت ہوا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ عمرہ رمضان میں برابر ہوتا ہے حج کے یعنی ثواب میں کہا اسحاق نے معنی اس حدیث کے ایسے ہیں جیسے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جو قل ھو اللہ احد پڑھے ایک بار اس نے ثلث قرآن پڑھا یعنی ثواب میں دونوں برابر ہیں۔

❀❀❀❀

۹۶۔ بَابُ : مَا جَآءَ فِي الَّذِيْ يُهِلُّ بِالْحَجِّ فَيُكْسَرُ أَوْ يَعْرِجُ

اس کے بیان میں جو حج کے لیے تلبیہ پکارے پھر زخمی یا لنگڑا ہو جائے

(۹۴۰) عَنْ عِكْرِمَةَ ، قَالَ : حَدَّثَنِي الْحَجَّاجُ بْنُ عَمْرٍو، قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : ((مَنْ كُسِرَ أَوْ عَرِجَ ، فَقَدْ حَلَّ ، وَ عَلَيْهِ حَجَّةٌ أُخْرٰى)). فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لِأَبِيْ هُرَيْرَةَ، وَابْنِ عَبَّاسٍ ، فَقَالَا : صَدَقَ.

(صحيح) المشكاة (۲۷۱۳) التحقيق الثاني۔ صحيح ابى داؤد (۱۶۷۲۔ ۱۶۲۸)

ترجمہ: روایت ہے عکرمہ سے کہا روایت کی مجھ سے حجاج بن عمرو نے کہا فرمایا رسول اللہ ﷺ نے جس کا کوئی عضو ٹوٹ گیا یا لنگڑا ہو گیا اور وہ احرام حج کا باندھ چکا تھا تو اس کا احرام کھل گیا تو اس پر دوسرے سال حج واجب ہے سو ذکر کی میں نے یہ حدیث ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ اور ابن عباس رضی اللہ عنہما سے تو کہا ان دونوں نے کہ سچ ہے۔

فائدہ: روایت کی ہم سے اسحاق بن منصور نے انہوں نے محمد بن عبداللہ انصاری سے انہوں نے حجاج سے مثل اس کے کہا اور سنا میں نے رسول اللہ ﷺ سے کہ فرماتے تھے۔ کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور ایسے ہی روایت کی کئی لوگوں نے حجاج صواف سے اسی حدیث کی مانند اور روایت کی معمر اور معاویہ نے جو بیٹے ہیں سلام کے یحییٰ بن ابی کثیر سے انہوں نے عکرمہ سے انہوں نے عبداللہ بن رافع سے انہوں نے حجاج بن عمرو سے انہوں نے نبی ﷺ سے یہی حدیث اور حجاج صواف نے نہیں ذکر کیا اپنی روایت میں عبداللہ بن رافع کا اور حجاج ثقہ ہیں حافظ ہیں اہل حدیث کے نزدیک اور سنا میں نے محمد سے کہتے تھے روایت معمر اور معاویہ بن سلام کی زیادہ صحیح ہے۔ روایت کی ہم سے عبد بن حمید نے انہوں نے عبدالرزاق سے انہوں نے معمر سے انہوں نے یحییٰ بن ابی کثیر سے انہوں نے عکرمہ سے انہوں نے عبداللہ بن رافع سے انہوں نے حجاج بن عمرو سے انہوں نے نبی ﷺ سے اسی حدیث کی مانند۔

❀❀❀❀

۹۷۔ بَابُ : مَا جَآءَ فِي الْإِشْتِرَاطِ فِي الْحَجِّ

حج میں شرط لگانے کے بیان میں

(۹۴۱) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ : أَنَّ ضُبَاعَةَ بِنْتَ الزُّبَيْرِ، أَتَتِ النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَتْ : يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! إِنِّيْ أُرِيْدُ الْحَجَّ ،

أَفَأَشْتَرِطُ ؟ قَالَ : ((نَعَمْ))، قَالَتْ : كَيْفَ أَقُولُ؟ قَالَ : ((قُولِي : لَبَّيْكَ اللّٰهُمَّ لَبَّيْكَ مَحِلِّي مِنَ الْأَرْضِ حَيْثُ تَحْبِسُنِي))۔ (صحیح) الارواء (۴/۱۸۷) صحیح ابی داؤد (۱۵۵۷)

ترجمہ: روایت ہے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہ ضباعہ زبیر کی بیٹی آئیں نبی ﷺ کے پاس اور عرض کیا یارسول اللہ میں ارادہ رکھتی ہوں حج کا کیا شرط لگاؤں اپنی نیت میں یعنی کسی عذر سے شائد رکنا ہو تو اس کی شرط اول ہی سے لگاؤں تو فرمایا آپ نے ہاں شرط لگاؤ کہا انہوں نے کیونکر کہوں میں' فرمایا آپ نے کہہ تو لبیک سے تحسنی تک یعنی حاضر ہوں میں اے اللہ حاضر ہوں جگہ میرے احرام کھولنے کی وہی ہے زمین سے جہاں سے تو مجھے روک دے۔

فائدہ: اس باب میں جابر رضی اللہ عنہ اور عائشہ رضی اللہ عنہا اور اسماء رضی اللہ عنہا سے بھی روایت ہے۔ کہا ابوعیسیٰ نے حدیث ابن عباس رضی اللہ عنہما کی حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے بعض علماء کا کہ جائز رکھتے ہیں شرط لگانا حج میں اور کہتے ہیں اگر شرط لگائے اور پھر بیمار ہو جائے یا معذور ہو تو جائز ہے اس کو احرام کھول ڈالنا اور یہی قول ہے شافعی اور احمد اور اسحاق کا، اور بعض لوگ شرط لگانا حج میں جائز نہیں کہتے اور کہتے ہیں اگر شرط بھی لگائے تو بھی اس کو احرام کھولنا نہیں پہنچتا اور ان کے نزدیک شرط لگانا نہ لگانا دونوں برابر ہیں۔

❀❀❀❀

۹۸۔ بَابٌ : مِّنْهُ

دوسرا اسی بیان میں

(۹۴۲) عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ: أَنَّهُ كَانَ يُنْكِرُ الْإِشْتِرَاطَ فِي الْحَجِّ، وَ يَقُولُ: أَلَيْسَ حَسْبُكُمْ سُنَّةَ نَبِيِّكُمْ [ﷺ]. (صحیح)

ترجمہ: روایت ہے سالم سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے کہ وہ انکار کرتے تھے شرط لگانے سے حج میں اور فرماتے تھے کافی نہیں تم کو سنت اپنے نبی ﷺ کی۔

یعنی آپ ﷺ نے شرط نہیں لگائی اور حدیبیہ میں جب روکے گئے احرام کھول ڈالا پھر سال آئندہ قضا کیا عمرہ کو۔

فائدہ: کہا ابوعیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

❀❀❀❀

۹۹۔ بَابٌ : مَا جَآءَ فِي الْمَرْأَةِ تَحِيضُ بَعْدَ الْإِفَاضَةِ

اس عورت کے بیان میں جسے طواف افاضہ کے بعد حیض آجائے

(۹۴۳) عَنْ عَائِشَةَ؛ أَنَّهَا قَالَتْ : ذُكِرَ لِرَسُولِ اللّٰهِ ﷺ أَنَّ صَفِيَّةَ بِنْتَ حُيَيٍّ ، حَاضَتْ فِي أَيَّامِ مِنًى ، فَقَالَ :

((أَحَابِسَتُنَا هِيَ ؟)) قَالُوا : إِنَّهَا قَدْ أَفَاضَتْ ، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ : ((فَلَا ، إِذًا)).

(صحيح) الارواء (١٠٦٩) صحيح ابی داؤد (١٧٤٨)

ترجمہ: روایت ہے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہا ذکر کیا گیا رسول اللہ ﷺ سے کہ صفیہ بیٹی حیی کی حائضہ ہوگئی ہیں ایام منیٰ میں سو فرمایا آپ ﷺ نے کیا ہم کو روکنے والی ہے سو عرض کیا لوگوں نے کہ وہ طواف افاضہ کر چکی ہیں تب فرمایا آپ ﷺ نے اب رکنے کی ضرورت نہیں۔

فائدہ : اس باب میں ابن عمر اور ابن عباس رضی اللہ عنھم سے بھی روایت ہے۔ کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث عائشہ رضی اللہ عنہا کی حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے علماء کا کہ عورت جب طواف افاضہ کر چکی ہو اور پھر حائضہ ہو جائے تو اس پر واجب نہیں کہ طواف وداع کے لیے ٹھہرے اور طہر کا انتظار کرے اور یہی قول ہے ثوری اور شافعی اور احمد اور اسحاق کا۔

❀❀❀❀

(٩٤٤) عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا ، قَالَ : مَنْ حَجَّ الْبَيْتَ ، فَلْيَكُنْ آخِرَ عَهْدِهِ بِالْبَيْتِ ، إِلَّا الْحُيَّضَ ، وَ رَخَّصَ لَهُنَّ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ . (صحيح) (الارواء : ٤/٢٨٩)

ترجمہ: روایت ہے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے کہ جو حج کرے بیت اللہ کا تو آخر میں بیت اللہ سے ہو کر جائے یعنی طواف وداع کرے مگر حائضہ عورت کو رخصت دی ہے رسول اللہ ﷺ نے۔

فائدہ : کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث ابن عمر رضی اللہ عنہ کی حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے علماء کا۔

١٠٠۔ بَابُ : مَا جَآءَ مَا تَقْضِي الْحَائِضُ مِنَ الْمَنَاسِكِ

اس بیان میں کہ حائضہ کون کون سے مناسک حج ادا کرے

(٩٤٥) عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: حِضْتُ فَأَمَرَنِي رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ أَنْ أَقْضِيَ الْمَنَاسِكَ كُلَّهَا ، إِلَّا الطَّوَافَ بِالْبَيْتِ.

(صحيح) الارواء (١٩١) ((الحج الكبير))

ترجمہ: روایت ہے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہا میں حائضہ ہوئی جب میں مکہ کو پہنچی تو حکم کیا رسول اللہ ﷺ نے کہ ادا کروں میں تمام مناسک حج سوائے طواف خانہ کعبہ کے۔

فائدہ : کہا ابو عیسیٰ نے اسی پر عمل ہے علماء کا کہ حائضہ ادا کرے تمام مناسک کو سوا طواف خانہ کعبہ کے اور مروی ہے یہ حدیث حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے اور سند سے بھی۔

❀❀❀❀

(٩٤٥م) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ - رَفَعَ الْحَدِيثَ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ - ((أَنَّ النُّفَسَآءَ، وَالْحَائِضَ، تَغْتَسِلُ، وَتُحْرِمُ وَتَقْضِي الْمَنَاسِكَ كُلَّهَا ، غَيْرَ أَنْ لَا تَطُوفَ بِالْبَيْتِ ، حَتّٰى تَطْهُرَ)).

(صحيح عند الالبانی) صحيح ابی داؤد (١٥٣١۔١٨١٨) بعض محققین کہتے ہیں اس میں خصیف راوی ضعیف ہے۔

ترجمہ: روایت ہے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے وہ مرفوع بیان کرتے ہیں اس حدیث کو نبی ﷺ تک کہ فرمایا آپ ﷺ نے نفاس اور حیض والی عورت غسل کرے اور احرام باندھے اور ادا کرے تمام مناسک حج کے یعنی وقوف عرفات اور رمی جمار وغیرہ سوا اس کے کہ طواف نہ کرے خانہ کعبہ کا جب تک پاک نہ ہو۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اس سند سے۔

١٠١۔ بَابُ: مَا جَآءَ مَنْ حَجَّ أَوِ اعْتَمَرَ فَلْيَكُنْ آخِرُ عَهْدِهِ بِالْبَيْتِ

اس بیان میں کہ حاجی یا معتمر کو چاہیے کہ آخر میں خانہ کعبہ سے ہو کر واپس لوٹے

(٩٤٦) عَنِ الْحَارِثِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ أَوْسٍ ، قَالَ : سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُوْلُ : ((مَنْ حَجَّ هٰذَا الْبَيْتَ أَوِ اعْتَمَرَ فَلْيَكُنْ آخِرُ عَهْدِهِ بِالْبَيْتِ)). فَقَالَ لَهُ عُمَرُ : خَرَرْتَ مِنْ يَدَيْكَ ، سَمِعْتَ هٰذَا مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَلَمْ تُخْبِرْنَا بِهِ ؟ (منكر بهذا اللفظ - صحيح دون قوله "أو اعتمر") صحيح ابی داؤد (١٧٤٩) سلسلة الاحاديث الضعيفة (٤٥٨٥) اس میں حجاج بن ارطاۃ راوی ضعیف ہے۔ (ابوداؤد کی حدیث (٢٠٠٤) اس سے کفایت کرتی ہے۔)

ترجمہ: روایت ہے حارث بن عبداللہ سے کہ سنا میں نے نبی ﷺ سے کہ فرماتے تھے جو حج کرے اس گھر کا یا عمرہ کرے تو اخیر میں اس گھر سے ہو کر جائے یعنی آخر میں طواف وداع کر لے تو فرمایا ان سے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے زمین پر گرا تو اپنے ہاتھوں سے یعنی تو نے برا کیا، سنی تو نے یہ حدیث رسول اللہ ﷺ سے اور خبر نہ کی تو نے ہم کو اس کی۔

فائدہ: اس باب میں ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بھی روایت ہے۔ کہا ابوعیسیٰ نے حدیث حارث کی غریب ہے اور ایسی ہی روایت کی کئی لوگوں نے حجاج بن ارطاہ سے اسی کے مثل اور خلاف حجاج کے بھی بیان کیا بعض نے اسی سند سے۔

❀❀❀❀

١٠٢۔ بَابُ: مَا جَآءَ أَنَّ الْقَارِنَ يَطُوْفُ طَوَافًا وَاحِدًا

اس بیان میں کہ حج قران کرنے والا ایک طواف کرے

(٩٤٧) عَنْ جَابِرٍ: أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَرَنَ الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ ، فَطَافَ لَهُمَا طَوَافًا وَاحِدًا. (صحيح)

ترجمہ: روایت ہے جابر رضی اللہ عنہ سے کہ رسول اللہ ﷺ نے ملایا حج و عمرہ کو یعنی قران کیا۔ پس ایک ہی طواف کیا دونوں کے لیے۔

فائدہ: اس باب میں ابن عمر رضی اللہ عنہما اور ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بھی روایت ہے۔ کہا ابوعیسیٰ نے حدیث جابر رضی اللہ عنہ کی حسن ہے اور اسی پر عمل ہے بعض علمائے صحابہ وغیرہم کا کہتے ہیں قارن ایک ہی طواف کرے اور یہی قول ہے شافعی اور احمد اور اسحاق کا اور کہا بعض

علمائے صحابہ وغیرہم نے دو طواف کرے اور دوبارہ سعی کرے قارن اور یہی قول ہے ثوری اور اہل کوفہ کا۔

(٩٤٨) عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَنْ أَحْرَمَ بِالْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ، أَجْزَأَهُ طَوَافٌ وَاحِدٌ، وَ سَعْيٌ وَاحِدٌ عَنْهُمَا حَتّٰى يَحِلَّ مِنْهُمَا جَمِيعًا)).

(اسناده صحيح) الروض النضير(٣٣) التعليق على روضه النديه (١/٢٦٢) ((التعليقات الجياد))

ترجمہ: روایت ہے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے کہ فرمایا آنحضرت ﷺ نے جو احرام باندھے حج اور عمرہ دونوں کا یعنی قِران کرے کافی ہے اس کو ایک طواف اور ایک سعی دونوں سے یہاں تک کہ حلال ہو ان دونوں سے یعنی طواف و سعی کے۔

فائدہ: کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے فقط دراآوردی نے اس کو روایت کیا ان لفظوں سے اور روایت کیا اس کو کئی لوگوں نے عبیداللہ بن عمر سے اور مرفوع نہیں اس کو اور یہ زیادہ صحیح ہے۔

❀ ❀ ❀ ❀

١٠٣ـ بَابُ: مَا جَآءَ أَنَّ مَكْثَ الْمُهَاجِرِ بِمَكَّةَ بَعْدَ الصَّدْرِ ثَلَاثًا

اس بیان میں کہ مہاجر مناسکِ حج ادا کرنے کے بعد مکے میں تین دن ٹھہرے

(٩٤٩) عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ الْحَضْرَمِيِّ ـ يَعْنِي مَرْفُوعًا ـ قَالَ: يَمْكُثُ الْمُهَاجِرُ بَعْدَ قَضَاءِ نُسُكِهِ بِمَكَّةَ ثَلَاثًا.
(صحيح)

ترجمہ: روایت ہے علاء بن حضرمی سے یعنی وہ مرفوعاً روایت کرتے ہیں کہ ٹھہرے مہاجر بعد ادا کرنے نسک حج کے مکے میں تین دن۔

فائدہ: کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور مروی ہے اور طرح سے اس سند سے مرفوعاً۔

١٠٤ـ بَابُ: مَا جَآءَ مَا يَقُولُ عِنْدَ الْقُفُولِ مِنَ الْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ

اس دعا کے بیان میں جو حج و عمرہ سے لوٹتے وقت پڑھی جاتی ہے

(٩٥٠) عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ إِذَا قَفَلَ مِنْ غَزْوَةٍ، أَوْ حَجٍّ، أَوْ عُمْرَةٍ، فَعَلَا فَدْفَدًا مِّنَ الْأَرْضِ، أَوْ شَرَفًا، كَبَّرَ ثَلَاثًا، ثُمَّ قَالَ: ((لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ، وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، لَهُ الْمُلْكُ، وَلَهُ الْحَمْدُ، وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ، آيِبُونَ، تَائِبُونَ، عَابِدُونَ، سَائِحُونَ، لِرَبِّنَا حَامِدُونَ، صَدَقَ اللّٰهُ وَعْدَهُ، وَ نَصَرَ عَبْدَهُ، وَ هَزَمَ الْأَحْزَابَ وَحْدَهُ)). (صحيح) صحيح أبي داود (٢٤٧٥)

ترجمہ: روایت ہے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے کہ نبی ﷺ جب پھرتے جہاد سے یا حج اور عمرہ سے پھر چڑھتے کسی بلند زمین پر یا کسی اور اونچی چیز پر تو کہتے اللہ اکبر تین بار، پھر کہتے لا الٰہ الا اللہ سے آخر تک اور معنی اس کے یہ ہیں کہ کوئی معبود نہیں سوا اللہ کے اکیلا ہے وہ

کوئی اس کا شریک نہیں اسی کو ہے سلطنت اور تعریف اور وہ ہر چیز کر سکتا ہے ہم لوٹنے والے ہیں رجوع کرنے والے عبادت کرنے والے، سیر کرنے والے اپنے ہی رب کی تعریف کرنے والا پورا کیا اللہ نے وعدہ اپنا اور مدد کی اپنے غلام کی اور شکست دے دی لشکروں کو اکیلے۔

فائدہ : اس باب میں براء انس اور جابر رضی اللہ عنھم سے بھی روایت ہے۔ کہا ابو عیسیٰ نے حدیث ابن عمر رضی اللہ عنہ کی حسن ہے صحیح ہے۔

❀❀❀❀

۱۰۵۔ بَابُ : مَا جَآءَ فِي الْمُحْرِمِ يَمُوتُ فِيْ إِحْرَامِهِ

محرم کے بیان میں جو احرام میں مر جائے

(۹۵۱) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ : كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فِي سَفَرٍ ، فَرَأَى رَجُلًا سَقَطَ مِنْ بَعِيرِهِ، فَوُقِصَ ، فَمَاتَ وَهُوَ مُحْرِمٌ ، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ : ((**اِغْسِلُوْهُ بِمَآءٍ وَ سِدْرٍ، وَ كَفِّنُوْهُ فِيْ ثَوْبَيْهِ، وَلَا تُخَمِّرُوْا رَأْسَهُ؛ فَإِنَّهُ يُبْعَثُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ يُهِلُّ أَوْ يُلَبِّي**)). (صحیح) الارواء (۱۰۱٦) احکام الجنائز (۱۲-۱۳) الروض النفیر (۳۹۱)

ترجمہ: روایت ہے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھے سفر میں سو دیکھا ایک مرد کو کہ گر پڑا اپنے اونٹ پر سے سو ٹوٹ گئی اس کی گردن اور مر گیا اور وہ محرم تھا سو فرمایا رسول اللہ ﷺ نے نہلاؤ اس کو پانی اور بیر کے پتوں سے اور کفن دو اسی کے دونوں کپڑوں میں یعنی جو احرام میں پہنے تھا اور نہ چھپاؤ اس کا سر اس لیے کہ وہ تو قیامت کے دن اٹھایا جائے گا لبیک پکارتا ہوا راوی کو شک ہے کہ آپ ﷺ نے يُهِلُّ فرمایا یا يُلَبِّي معنی دنوں کے ایک ہیں۔

فائدہ : کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور یہی قول ہے سفیان ثوری اور شافعی اور احمد اور اسحاق کا اور بعض علماء نے کہا کہ جب محرم مر گیا تو اس کا احرام ٹوٹ گیا اور اس کے ساتھ ویسا ہی کرنا چاہیے جیسا غیر محرم کے ساتھ کرتے ہیں۔

❀❀❀❀

۱۰۶۔ بَابُ : مَا جَآءَ أَنَّ الْمُحْرِمَ يَشْتَكِيْ عَيْنَهُ فَيَضْمِدُهَا بِالصَّبِرِ

اس بیان میں کہ اگر محرم کی آنکھ دکھے تو ایلوے کا لیپ کرے

(۹۵۲) عَنْ نُبَيْهِ بْنِ وَهْبٍ : أَنَّ عُمَرَ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ مَعْمَرٍ ، اشْتَكَى عَيْنَيْهِ وَهُوَ مُحْرِمٌ ، فَسَأَلَ أَبَانَ بْنَ عُثْمَانَ ، فَقَالَ : اضْمِدْهُمَا بِالصَّبِرِ ؛ فَإِنِّي سَمِعْتُ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ يَذْكُرُهُ ، عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ : ((**اضْمِدْهُمَا بِالصَّبِرِ**)). (صحیح) صحیح ابی داؤد (۱٦۱۲)

ترجمہ: روایت ہے نبیہ بن وہب سے کہ عمر بن عبید اللہ بن معمر کی آنکھیں دکھتی تھیں اور وہ احرام باندھے ہوئے تھے سو پوچھا انہوں نے ابان بن عثمان سے تو فرمایا انہوں نے لیپ کردو اس پر ایلوے کا کہ میں نے سنا ہے عثمان بن عفان سے وہ ذکر کرتے تھے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے لیپ کردو دکھتی آنکھوں پر ایلوے کا۔

فائدہ: کہا ابوعیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے علماء کا کہ کچھ مضائقہ نہیں اگر محرم کچھ دوا لگائے مگر اس میں خوشبو نہ ہو۔

❀ ❀ ❀ ❀

۱۰۷۔ بَابُ : مَا جَآءَ فِي الْمُحْرِمِ يَحْلِقُ رَأْسَهُ فِي إِحْرَامِهِ مَا عَلَيْهِ

اس بیان میں کہ محرم احرام میں سر منڈائے تو اس پر کیا چیز واجب ہے

(۹۵۳) عَنْ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ مَرَّ بِهِ وَهُوَ بِالْحُدَيْبِيَةِ، قَبْلَ أَنْ يَدْخُلَ مَكَّةَ ، وَهُوَ مُحْرِمٌ ، وَهُوَ يُوقِدُ تَحْتَ قِدْرٍ ، وَالْقَمْلُ يَتَهَافَتُ عَلَى وَجْهِهِ ، فَقَالَ : ((**أَتُؤْذِيكَ هَوَامُّكَ هٰذِهِ ؟**)) فَقَالَ نَعَمْ ، فَقَالَ : ((**احْلِقْ ، وَأَطْعِمْ فَرَقًا بَيْنَ سِتَّةِ مَسَاكِينَ**))- وَالْفَرَقُ : ثَلَاثَةُ آصُعٍ- ((**أَوْ صُمْ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ ، أَوِ انْسُكْ نَسِيكَةً**))، قَالَ ابْنُ أَبِي نَجِيحٍ : ((**أَوِ اذْبَحْ شَاةً**)). (صحيح) الارواء (۴/۲۳۱)

ترجمہ: روایت ہے کعب بن عجرہ سے کہ نبی ﷺ ان پر سے گزرے حدیبیہ میں مکے میں داخل ہونے سے پہلے اور کعب احرام باندھے ہوئے تھے اور آگ سلگاتے تھے ہنڈیا کے نیچے اور جوئیں ان کے منہ پر چلی آتیں تھیں سو فرمایا آپ نے کیا اذیت دیتی ہیں تجھ کو یہ جوئیں تیری؟ عرض کیا ہاں سو فرمایا آپ نے سر منڈا ڈال اور کھانا کھلا ایک فرق میں چھ مسکینوں کو اور فرق تین صاع کا ہوتا ہے یا روزہ رکھ تین دن یا ایک قربانی کر۔ کہا ابن ابی نجیح نے اپنی روایت میں اُنْسُكْ نَسِيكَةً کے عوض میں اِذْبَحْ شَاةً یعنی ذبح کر ایک بکری۔

فائدہ: کہا ابوعیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے علماء کا صحابہ وغیرہم سے کہ محرم جب بال مونڈے یا کپڑے پہنے جو اس کو جائز نہیں احرام میں پہننا یا خوشبو لگائے تو اس پر کفارہ واجب ہے جیسا اوپر مروی ہو چکا ہے نبی ﷺ سے۔

❀ ❀ ❀ ❀

۱۰۸۔ بَابُ : مَا جَآءَ فِي الرُّخْصَةِ لِلرُّعَاةِ أَنْ يَّرْمُوا يَوْمًا ، وَيَدْعُوا يَوْمًا

اس بیان میں کہ چرواہوں کو رخصت ہے کہ ایک دن کنکریاں ماریں اور ایک دن چھوڑ دیں

(۹۵۴) عَنْ أَبِي الْبَدَّاحِ بْنِ عَدِيٍّ ، عَنْ أَبِيهِ ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ رَخَّصَ لِلرُّعَاءِ أَنْ يَرْمُوا يَوْمًا ، وَيَدْعُوا يَوْمًا.

(صحیح) الارواء (۱۰۸۰) صحیح ابی داؤد (۱۷۲۴۔۱۷۲۵)

ترجمہ: روایت ہے ابوالبداح سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ عدی سے کہ نبی ﷺ نے رخصت دی چرواہوں کو کہ کنکریاں ماریں ایک دن اور چھوڑ دیں ایک دن۔

فائدہ : کہا ابوعیسیٰ نے ایسا ہی روایت کیا ہے ابن عیینہ نے اور روایت کیا مالک بن انس نے عبداللہ بن ابی بکر سے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے ابوالبداح بن عاصم بن عدی سے انہوں نے اپنے باپ سے اور روایت مالک کی زیادہ صحیح ہے اور رخصت دی ہے بعض علماء نے چرواہوں کو کہ رمی کریں ایک دن اور چھوڑ دیں ایک دن اور یہی قول ہے شافعی رحمۃ اللہ علیہ کا۔

(۹۵۵) عَنْ أَبِي الْبَدَّاحِ بْنِ عَاصِمِ بْنِ عَدِيٍّ عَنْ أَبِيهِ قَالَ: رَخَّصَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لِرُعَاةِ الْإِبِلِ فِي الْبَيْتُوتَةِ، أَنْ يَرْمُوْا يَوْمَ النَّحْرِ، ثُمَّ يَجْمَعُوْا رَمْيَ يَوْمَيْنِ بَعْدَ يَوْمِ النَّحْرِ، فَيَرْمُوْنَهُ فِي أَحَدِهِمَا- قَالَ مَالِكٌ: ظَنَنْتُ أَنَّهُ قَالَ فِي الْأَوَّلِ مِنْهُمَا- ثُمَّ يَرْمُوْنَ يَوْمَ النَّفْرِ. (صحیح) الارواء (۱۰۸۰)

ترجمہ: روایت ہے ابوالبداح بن عاصم بن عدی سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے کہا رخصت دی رسول اللہ ﷺ نے اونٹوں کے چرانے والوں کو رات کو نہ رہنے کی یعنی منیٰ میں اس طرح کہ رمی کرلیں نحر کے دن پھر اکٹھا کرلیں دو دن کی رمی یوم نحر کے بعد پس رمی کرلیں ایک دن میں اور ان دونوں کی- کہا مالک نے گمان کیا میں نے کہ کہا راوی نے کہ پہلے دن رمی کرے پھر رمی کرے دن کو کوچ کے۔

فائدہ : یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور زیادہ صحیح ہے ابن عیینہ کی حدیث سے جو مروی ہے عبداللہ بن ابوبکر سے- مترجم کہتا ہے کہ اجازت دی آنحضرت ﷺ نے کہ رات کو نہ رہیں منیٰ میں چرانے والے منیٰ میں تشریق کی راتوں میں اور اجازت دی کہ کنکریاں ماریں عید کے دن جمرہ عقبہ پر فقط پھر اس کے بعد دو دن کی رمی ایک دن میں کرلیں یعنی گیارھویں بارھویں کی رمی گیارھویں کو کرلیں اور امام مالک کا گمان یہی ہے کہ راوی نے ایسا ہی کہا یا گیارھویں بارھویں کی رمی بارھویں کو کرلیں باقی رہی چھوٹی رمی وہ بھی چاہیں تو یوم النفر میں کرلیں یا چھوڑ دیں کہ اس کا چھوڑنا بھی جائز ہے۔

❀❀❀❀

۱۰۹۔ باب (إهلال الرجل كإهلال النبي ﷺ)

نبی اکرم ﷺ کی طرف تلبیہ پکارنا

(۹۵۶) عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ: أَنَّ عَلِيًّا قَدِمَ عَلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ مِنَ الْيَمَنِ، فَقَالَ: ((بِمَا أَهْلَلْتَ ؟)) قَالَ: أَهْلَلْتُ بِمَا أَهَلَّ بِهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((لَوْلَا أَنَّ مَعِي هَدْيًا، لَأَحْلَلْتُ)).

(صحيح) (الارواء) الحج الكبير (١٠٠٦)

ترجمہ: روایت ہے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے کہ علی رضی اللہ عنہ آئے رسول اللہ ﷺ کے پاس یعنی حجۃ الوداع میں تو فرمایا آپ ﷺ نے تم نے کیونکر لبیک پکاری یعنی قران یا افراد یا تمتع کی کہا حضرت علی رضی اللہ عنہ نے لبیک پکاری میں نے ویسے ہی جیسی لبیک رسول اللہ ﷺ کی۔ فرمایا آپ ﷺ نے اگر میرے ساتھ ہدی نہ ہوتی تو میں احرام کھول ڈالتا۔

فائدہ: کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اس سند سے۔

١١٠۔ باب [ماجاء فی یوم الحج الأكبر]

حج اکبر کے دن کے بیان میں

(٩٥٧) عَنْ عَلِيٍّ، قَالَ : سَأَلْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ عَنْ يَوْمِ الْحَجِّ الْأَكْبَرِ ؟ فَقَالَ : ((يَوْمُ النَّحْرِ)).

(صحيح) (الارواء، صحيح ابی داؤد : ١٧٠٠، ١٧٠١)

ترجمہ: روایت ہے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے کہا پوچھا میں نے رسول اللہ ﷺ کو دن حج اکبر کا کون سا ہے آپ ﷺ نے فرمایا دن نحر کا۔

فائدہ: مترجم کہتا ہے یہاں سے بے وقوفی ان عوام کالانعام کی ظاہر ہوگئی جو کہتے ہیں کہ حج اکبر وہ ہے جس کا عرفہ بروز جمعہ واقع ہو۔

❀❀❀❀

(٩٥٨) عَنْ عَلِيٍّ قَالَ : يَوْمُ الْحَجِّ الْأَكْبَرِ يَوْمُ النَّحْرِ. وَلَمْ يَرْفَعْهُ. (صحيح) [انظر ما قبله]

ترجمہ: روایت ہے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا انہوں نے حج اکبر کا دن روز نحر ہے اور راوی نے اس کو مرفوع نہیں کیا۔

فائدہ: یہ حدیث زیادہ صحیح ہے پہلی حدیث سے اور روایت ابن عیینہ کی جو موقوف ہے وہ زیادہ صحیح ہے محمد بن اسحاق کی روایت سے جو مرفوع ہے۔ کہا ابو عیسیٰ نے ایسا ہی روایت کیا کئی حافظانِ حدیث نے ابو اسحاق سے انہوں نے حارث سے انہوں نے علی رضی اللہ عنہ سے موقوفاً۔

❀❀❀❀

١١١۔ باب [ماجاء فی استلام الركنين]

حجر اسود اور رکن یمانی کو چھونے کے بیان میں

(٩٥٩) عَنِ ابْنِ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ، عَنْ أَبِيهِ: أَنَّ ابْنَ عُمَرَ كَانَ يُزَاحِمُ عَلَى الرُّكْنَيْنِ [زِحَامًا ، مَا رَأَيْتُ أَحَدًا مِّنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ يَفْعَلُهُ] فَقُلْتُ : يَا أَبَا عَبْدِالرَّحْمٰنِ ، إِنَّكَ تُزَاحِمُ عَلَى الرُّكْنَيْنِ زِحَامًا مَا رَأَيْتُ أَحَدًا مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ يُزَاحِمُ عَلَيْهِ فَقَالَ : إِنْ أَفْعَلْ ؛ فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ : ((إِنَّ

مَسْحُهُمَا ، كَفَّارَةُ الْخَطَايَا))، وَسَمِعْتُهُ يَقُولُ: ((مَنْ طَافَ بِهٰذَا الْبَيْتِ أُسْبُوعًا فَأَحْصَاهُ ، كَانَ كَعِتْقِ رَقَبَةٍ)). وَ سَمِعْتُهُ يَقُولُ: ((لَا يَضَعُ قَدَمًا وَلَا يَرْفَعُ أُخْرٰى إِلَّا حَطَّ اللّٰهُ عَنْهُ خَطِيئَةً، وَكَتَبَ لَهُ بِهَا حَسَنَةً)). (اسناده صحيح) (مشكاة المصابيح: ٢٥٨٠، التعليق الرغيب : ٢/ ١٢٠)

ترجمہ: روایت ہے ابن عبید بن عمیر سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے کہ ابن عمر ٹھہرتے تھے دو رکنوں پر یعنی حجر اسود اور رکن یمانی پر سو کہا میں نے ان سے اے ابا عبدالرحمٰن تم ٹھہرتے ہو دو رکنوں پر ایسا ٹھہرنا کہ میں نے نہیں دیکھا کسی صحابی کو نبی ﷺ کے کہ ایسا ٹھہرتا ہو دو رکنوں پر سو فرمایا انہوں نے کیوں نہ کروں میں ایسا کہ میں نے سنا ہے رسول اللہ ﷺ سے کہ فرماتے تھے کہ چھونا ان دونوں کا کفارہ ہے گناہوں کا اور سنا میں نے آپ ﷺ کو فرماتے تھے جس نے طواف کیا اس گھر کا سات مرتبہ اور۔ گنا اس کو برابر ہے ایک غلام آزاد کرنے کے اور سنا میں نے کہ فرماتے تھے نہیں رکھتا ہے آدمی کوئی قدم یعنی طواف میں اور نہ اٹھاتا ہے دوسرا قدم مگر مٹاتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے سبب سے ایک گناہ اور لکھتا ہے ایک نیکی۔

فائدہ: کہا ابوعیسیٰ نے اور روایت کی حماد بن زید نے عطاء بن سائب سے انہوں نے عبید بن عمیر سے انہوں نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے اسی کی مانند اور نہیں ذکر کیا اس میں کہ روایت ہے ابن عبید کے باپ سے اور یہ حدیث حسن ہے۔

❀❀❀❀

۱۱۲۔ بَابُ[ماجاء في الكلام في الطواف]

طواف کے دوران میں کلام کرنے کے بیان میں

(٩٦٠) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ : ((الطَّوَافُ حَوْلَ الْبَيْتِ مِثْلُ الصَّلَاةِ ، إِلَّا أَنَّكُمْ تَتَكَلَّمُونَ فِيهِ ، فَمَنْ تَكَلَّمَ فِيهِ ، فَلَا يَتَكَلَّمُ إِلَّا بِخَيْرٍ)). (صحيح) (الارواء : ١٢١، المشكاة : ٢٥٧٦، التعليق الرغيب : ٢/ ١٢١، التعليق على ابن خزيمة : ٢٧٣٩)

ترجمہ: روایت ہے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہ نبی ﷺ نے فرمایا کہ طواف خانہ کعبہ کے گرد مثل نماز کے ہے مگر یہ کہ اس میں کلام کرتے ہو تم سو جو کوئی کلام کرے تو نہ بولے مگر اچھی بات۔

فائدہ: کہا ابوعیسیٰ نے اور مروی ہے ابن طاؤس وغیرہ سے روایت کرتے ہیں طاؤس سے وہ ابن عباس سے موقوفاً یعنی انہی کا قول ہے، اور ہم مرفوع نہیں جانتے اس کو مگر عطاء بن سائب کی روایت سے اور اسی پر عمل ہے اکثر علماء کا کہ کہتے ہیں مستحب ہے کہ کلام نہ کرے آدمی طواف میں مگر بضرورت یا ذکر اللہ ہو یا علم کی بات۔

❀❀❀❀

۱۱۳۔ باب [ماجاء فی الحجر الأسود]

حجر اسود کے بیان میں

(۹٦۱) عَنِ ابنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ فِي الحَجَرِ : ((وَاللّٰهِ ! لَيَبْعَثَنَّهُ اللّٰهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ لَهُ عَيْنَانِ يُبْصِرُ بِهِمَا ، وَ لِسَانٌ يَنْطِقُ بِهِ يَشْهَدُ عَلٰى مَنِ اسْتَلَمَهُ بِحَقٍّ)).

(صحیح) (المشكاة : ۲۵۷۸، التعليق الرغيب : ۲/۱۲۲، التعليق على ابن خزيمة : ۲۷۳۵)

ترجمہ: روایت ہے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہا فرمایا رسول اللہ ﷺ نے حجر اسود کی فضیلت میں قسم ہے اللہ تعالیٰ اس کو اٹھائے گا قیامت کے دن اور اس کی دو آنکھیں ہوں گی کہ دیکھے گا ان سے اور ایک زبان ہوگی کہ بولے گا اس سے گواہی دے گا اس کے ایمان کی جس نے بوسہ دیا ہے اس کو اللہ کے واسطے۔

فائدہ : کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے۔

❀ ❀ ❀ ❀

۱۱٤ ۔ [باب: ادِّهان المُحرِمِ بِالزَّيت]

احرام کی حالت میں زیتون کا تیل لگانے کے بیان میں

(۹٦۲) عَنِ ابنِ عُمَرَ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَدَّهِنُ بِالزَّيْتِ ، وَهُوَ مُحْرِمٌ غَيْرِ الْمُقَتَّتِ. (ضعيف الاسناد) اس میں فرقد سنجی راوی ضعیف ہے۔دار قطنی اور بخاری وغیرہ نے اس کو ضعیف قرار دیا ہے۔ بلکہ جمہور نے اس ضعیف کہا ہے۔

ترجمہ: روایت ہے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے کہ نبی ﷺ تیل لگاتے تھے احرام میں اور وہ غیر مقتت تھا۔

فائدہ : کہا ابو عیسیٰ نے مقتت خوشبودار کو کہتے ہیں تو غیر مقتت بے خوشبو کا تیل ہوا اور یہ حدیث غریب ہے نہیں پہچانتے ہم اس کو مگر فرقد سنجی کی روایت سے کہ وہ روایت کرتے ہیں سعید بن جبیر سے اور کلام کیا ہے یحییٰ بن سعید نے فرقد سنجی میں اور روایت کی ہے ان سے لوگوں نے۔

❀ ❀ ❀ ❀

۱۱۵۔ بَابُ [ماجاء فی حمل ماء زمزم]

زم زم کا پانی ساتھ لے جانے کے بیان میں

(۹٦۳) عَنْ عَائِشَةَ رضی الله عنها أَنَّهَا كَانَتْ تَحْمِلُ مِنْ مَّاءِ زَمْزَمَ وَ تُخْبِرُ: أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ يَحْمِلُهُ.

(اسنادہ صحیح) (سلسلة احادیث الصحیحة : ۸۸۳)

ترجمہ: روایت ہے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ وہ اٹھاتی تھیں آب زمزم کو یعنی اپنے ساتھ لے جاتی تھیں تبرکاً اور خبر دیتی تھیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بھی اٹھاتے تھے۔

فائدہ : کہا ابوعیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے غریب ہے نہیں جانتے ہم اس کو مگر اسی سند سے۔

❀❀❀❀

۱۱۶۔ بابٌ [أين يصلي اظهر يوم التروية]

آٹھ ذوالحجہ کو ظہر کی نماز کہاں پڑھی جائے گی؟

(٩٦٤) عَنْ عَبْدِالْعَزِيزِ بْنِ رُفَيْعٍ ، قَالَ : قُلْتُ لِأَنَسِ بْنِ مَالِكٍ: حَدِّثْنِي بِشَيْءٍ عَقَلْتَهُ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ أَيْنَ صَلَّى الظُّهْرَ يَوْمَ التَّرْوِيَةِ ؟ قَالَ : بِمِنًى ، قَالَ : فَأَيْنَ صَلَّى الْعَصْرَ يَوْمَ النَّفْرِ؟ قَالَ: بِالْأَبْطَحِ ، ثُمَّ قَالَ : افْعَلْ كَمَا يَفْعَلُ أُمَرَاؤُكَ. (صحيح) صحيح أبي داود (١٦٧٠)

ترجمہ: روایت ہے عبدالعزیز بن رفیع سے کہا انہوں نے کہا میں نے انس رضی اللہ عنہ سے بیان کرو مجھ سے جو یاد کیا ہو تم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کو کہ ظہر کہاں پڑھی آپ نے آٹھویں تاریخ ذی الحجہ کے کہا انس رضی اللہ عنہ نے منیٰ میں، پھر کہا میں نے عصر کہا پڑھی آپ نے جس دن کوچ کیا مکے سے کہا انس رضی اللہ عنہ نے ابطح میں اور تحقیق اس کی اوپر گزری۔ پھر کہا انس رضی اللہ عنہ نے تم وہاں نماز پڑھو جہاں پڑھیں تمہارے امیر الحاج یعنی یہ دونوں نمازیں دونوں مقاموں میں پڑھنا کچھ مناسک حج میں داخل نہیں۔

فائدہ : کہا ابوعیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب معلوم ہوتی ہے اسحاق ارزق کی روایت سے کہ وہ روایت کرتے ہیں ثوری سے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

ابواب الجنائز

عن رسول اللہ ﷺ

جنازہ کے بیان میں (التحفة ٦)

١۔ بَابُ : مَا جَآءَ فِيْ ثَوَابِ الْمَرَضِ

بیماری کے ثواب کے بیان میں

(٩٦٥) عَنْ عَائِشَةَ ؛ قَالَتْ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : ((لَا يُصِيْبُ الْمُؤْمِنَ شَوْكَةٌ فَمَا فَوْقَهَا إِلَّا رَفَعَهُ اللّٰهُ بِهَا دَرَجَةً وَحَطَّ عَنْهُ بِهَا خَطِيْئَةً)). (صحيح) (الروض النضير : ٨١٩)

ترجمہ: روایت ہے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہا انھوں نے فرمایا رسول اللہ ﷺ نے نہیں پہنچتی ہے مؤمن کو کوئی تکلیف ایک کانٹا ہو یا اس سے بڑھ کر مگر بلند کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کا ایک درجہ اور گھٹاتا ہے اس سے ایک گناہ۔

فائدہ : اس باب میں سعد بن ابی وقاص اور ابو عبیدہ بن جراح اور ابو ہریرہ اور ابو امامہ اور ابو سعید اور انس اور عبداللہ بن عمر اور اسد بن کرز اور جابر اور عبدالرحمٰن بن ازہر اور ابی موسیٰ رضی اللہ عنہم اجمعین سے روایت ہے۔ کہا ابو عیسیٰ نے حدیث عائشہ رضی اللہ عنہا کی حسن ہے صحیح ہے۔

❀ ❀ ❀ ❀

(٩٦٦) عَنْ أَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : ((مَا مِنْ شَيْءٍ يُصِيْبُ الْمُؤْمِنَ مِنْ نَصَبٍ وَلَا

حَزَنٍ وَلَا وَصَبٍ حَتَّى الهَمِّ يَهُمُّهُ إِلَّا يُكَفِّرُ اللّٰهُ بِهِ عَنْهُ سَيِّئَاتِهِ)).

(حسن صحيح) (الصحيحة : ٢٥٠٣)

ترجمہ: روایت ہے ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کچھ نہیں پہنچتا مؤمن کو درد یا غم یا دکھ یہاں تک کہ فکر بھی کہ اس کو پریشان کرے مگر اتار دیتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے سبب سے گناہ اس کے۔

فائدہ: کہا ابوعیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اس باب میں کہا اور سنا میں نے جارود سے کہتے تھے سنا میں نے وکیع سے کہتے تھے میں نے نہیں سنا کسی روایت میں کہ فکر سے گناہ اترتے ہوں مگر اسی روایت میں اور روایت کی ہے بعض نے یہ حدیث عطاء بن یسار سے انہوں نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے۔

❀❀❀❀

٢۔ بَابُ : مَا جَآءَ فِي عِيَادَةِ الْمَرِيضِ

بیمار پرسی کے بیان میں

(٩٦٧) عَنْ ثَوْبَانَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ : ((إِنَّ الْمُسْلِمَ إِذَا عَادَ أَخَاهُ الْمُسْلِمَ لَمْ يَزَلْ فِي خُرْفَةِ الْجَنَّةِ)). (صحيح)

ترجمہ: روایت ہے ثوبان رضی اللہ عنہ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مسلمان جب تک عیادت کرتا ہے اپنے بھائی مسلمان کی برابر چنتا رہتا ہے کھجوریں جنت کی۔

فائدہ: اس باب میں علی اور ابوموسیٰ اور براء اور ابوہریرہ اور انس اور جابر رضی اللہ عنہم سے روایت ہے۔ کہا ابوعیسیٰ نے حدیث ثوبان کی حسن ہے اور روایت کی ابوغفار اور عاصم احول نے یہ حدیث ابوقلابہ سے انہوں نے ابوالاشعث سے انہوں نے ابواسماء سے انہوں نے ثوبان سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی کی مانند اور سنا میں نے محمد سے کہ کہتے تھے جس نے روایت کی یہ حدیث ابوالاشعث سے وہ روایت کرتے ہیں ابواسماء سے۔ روایت کی ہم سے محمد بن وزیر واسطی نے انہوں نے یزید بن ہارون سے انہوں نے عاصم احول سے انہوں نے ابوقلابہ سے انہوں نے ابوالاشعث سے انہوں نے ابواسماء سے انہوں نے ثوبان سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی حدیث کی مانند اور زیادہ کیا یہ لفظ قِيْلَ مَا خُرْفَةُ الْجَنَّةِ قَالَ جناهَا یعنی پوچھا صحابیوں نے کیا ہے خرفہ جنت کا فرمایا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کا میوہ چننا ہے۔ روایت کی ہم سے احمد بن عبدہ ضبی نے انہوں نے حماد بن زید سے انہوں نے ایوب سے انہوں نے ابوقلابہ سے انہوں نے ابواسماء سے انہوں نے ثوبان سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے خالد کی حدیث کی مانند اور نہیں ذکر کیا اس میں ابوالاشعث کا اور روایت کی بعض نے یہ حدیث حماد بن زید سے اور مرفوع نہ کی۔

❀❀❀❀

(٩٦٨) عَنْ أَبِي قِلَابَةَ ، عَنْ أَبِي الْأَشْعَثِ ، عَنْ أَبِي أَسْمَاءَ ، عَنْ ثَوْبَانَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ : نَحْوَهُ ، وَ زَادَ فِيهِ:

قِيلَ : مَا خُرْفَةُ الْجَنَّةِ ؟ قَالَ : ((جَنَاهَا)). (صحيح)

ترجمہ: روایت ہے ابو قلابہ سے وہ ابو اشعث سے وہ ابو اسماء سے وہ ثوبان سے وہ نبی ﷺ سے اسی طرح اور اس میں زیادہ ہیں یہ الفاظ کہ آپ سے پوچھا گیا: کیا ہے خرفہ جنت کا؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا اس کا میوہ چننا ہے۔

❀ ❀ ❀ ❀

(٩٦٩) **عَنْ ثُوَيْرٍ** عَنْ أَبِيهِ قَالَ أَخَذَ عَلِيٌّ بِيَدِي فَقَالَ : انْطَلِقْ بِنَا إِلَى الْحَسَنِ نَعُودُهُ ، فَوَجَدْنَا عِنْدَهُ أَبَا مُوسَى فَقَالَ عَلِيٌّ : أَعَائِدًا جِئْتَ يَا أَبَا مُوسَى أَمْ زَائِرًا ؟ فَقَالَ : لَا بَلْ عَائِدًا فَقَالَ عَلِيٌّ : سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ : **((مَا مِنْ مُسْلِمٍ يَعُودُ مُسْلِمًا غُدْوَةً إِلَّا صَلَّى عَلَيْهِ سَبْعُونَ أَلْفَ مَلَكٍ حَتَّى يُمْسِيَ، وَ إِنْ عَادَهُ عَشِيَّةً إِلَّا صَلَّى عَلَيْهِ سَبْعُونَ أَلْفَ مَلَكٍ حَتَّى يُصْبِحَ وَكَانَ لَهُ خَرِيفٌ فِي الْجَنَّةِ))**.

(صحيح : الاقوله "زائرًا" والصواب "شامتا" الصحيحة : ١٣٦٧، الروض : ١١٥٥) بعض محققین کہتے ہیں اس میں ثویر راوی ضعیف ہے۔

ترجمہ: روایت ہے ثویر سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے کہا پکڑا علی رضی اللہ عنہ نے میرا ہاتھ اور کہا چلو ہمارے ساتھ حسین کی عیادت کریں سو پایا ہم نے ان کے پاس ابوموسیٰ کو اور کہا علی رضی اللہ عنہ نے کیا تم عیادت کو آئے ہو اے ابوموسیٰ یا زیارت کو کہا انہوں نے میں عیادت کو آیا ہوں تو کہا علی رضی اللہ عنہ نے سنا میں نے رسول اللہ ﷺ سے فرماتے تھے کوئی مسلمان ایسا نہیں کہ عیادت کرے کسی مسلمان کی دن کے شروع میں مگر مغفرت مانگتے رہتے ہیں اس کے لیے ستر ہزار فرشتے شام تک اور اگر عیادت کرے اول شب میں تو مغفرت مانگتے رہتے ہیں اس کے لیے ستر ہزار فرشتے صبح تک اور ہوگا اس کے لیے ایک باغ جنت میں۔

فائدہ: کہا ابوعیسیٰ نے یہ حدیث غریب ہے حسن ہے اور مروی ہے علی رضی اللہ عنہ سے یہ حدیث کئی سندوں سے اور بعض نے اس کو موقوف روایت کیا ہے اور مرفوع نہیں کیا اور نام ابو فاختہ کا سعید بن علاقہ ہے۔

❀ ❀ ❀ ❀

٣۔ بَابٌ : مَا جَاءَ فِي النَّهْيِ عَنِ التَّمَنِّي لِلْمَوْتِ

اس بیان میں کہ موت کی آرزو کرنا منع ہے

(٩٧٠) **عَنْ حَارِثَةَ بْنِ مُضَرِّبٍ** قَالَ: دَخَلْتُ عَلَى خَبَّابٍ وَ قَدِ اكْتَوَى فِي بَطْنِهِ فَقَالَ: مَا أَعْلَمُ أَحَدًا مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ لَقِيَ مِنَ الْبَلَاءِ مَا لَقِيتُ، لَقَدْ كُنْتُ مَا أَجِدُ دِرْهَمًا عَلَى عَهْدِ النَّبِيِّ ﷺ وَفِي نَاحِيَةٍ مِنْ بَيْتِي أَرْبَعُونَ أَلْفًا، وَلَوْلَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ نَهَانَا- أَوْنَهَى- أَنْ نَتَمَنَّى الْمَوْتَ لَتَمَنَّيْتُ. (صحيح)

ترجمہ: روایت ہے حارثہ بن مضرب سے کہا، گیا میں خباب کے پاس اور انہوں نے داغ دیئے تھے اپنے پیٹ میں یعنی کسی بیماری کے سبب سے سو فرمایا خباب نے میں کسی کو نہیں جانتا نبی ﷺ کے صحابیوں میں سے کہ اس پر آئی ہوں بلائیں جیسی مجھ پر آئیں اور میں تھا زمانے میں رسول اللہ ﷺ کے نہیں پاتا تھا ایک درہم اور اب میرے گھر کے کونے میں چالیس ہزار درہم ہیں اور اگر منع نہ کیا ہوتا ہم کو رسول اللہ ﷺ نے موت کی آرزو کرنے سے تو البتہ میں آرزو کرتا۔ یعنی روپے پیسے کے بہت ہونے کے ڈر سے آرزو موت کی کرتا اور یہ ان کا کمال زہد تھا۔

فائدہ: اس باب میں ابوہریرہ رضی اللہ عنہ اور انس رضی اللہ عنہ اور جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ کہا ابوعیسیٰ نے یہ حدیث خباب کی حسن ہے صحیح ہے اور مروی ہے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے کہ نبی ﷺ نے فرمایا کہ نہ آرزو کرے کوئی تم میں سے موت کی کسی نقصان کے سبب سے جو اس پر آیا ہو بلکہ چاہیے ایسا کہے اَللّٰهُمَّ أَحْيِنِيْ مَا كَانَتِ الْحَيٰوةُ خَيْرًا لِّيْ وَتَوَفَّنِيْ إِذَا كَانَتِ الْوَفَاةُ خَيْرًا لِّيْ۔ (صحیح) (الاحکام الجنائز: ۵۹) یعنی یا اللہ جیتا رکھ مجھ کو جب تک جینا میرا بہتر ہو اور وفات دے مجھ کو جب میری وفات بہتر ہو۔ روایت کی ہم سے علی بن حجر نے انہوں نے اسماعیل بن ابراہیم سے انہوں نے عبدالعزیز بن صہیب سے انہوں نے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے انہوں نے نبی ﷺ سے یہی حدیث، کہا ابوعیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

❀ ❀ ❀ ❀

(۹۷۱) عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِذٰلِكَ . قَالَ أَبُوْ عِيْسٰى : هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ. (صحيح)

ترجمہ: روایت ہے انس بن مالک سے وہ نبی ﷺ سے یہی حدیث بیان کرتے ہیں۔ کہا ابوعیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

❀ ❀ ❀ ❀

۴۔ بَابُ : مَا جَآءَ فِي التَّعَوُّذِ لِلْمَرِيْضِ

مریض کے لیے تعوذ کے بیان میں

(۹۷۲) عَنْ أَبِيْ سَعِيْدٍ : أَنَّ جِبْرِيْلَ أَتَى النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ : ((يَا مُحَمَّدُ اشْتَكَيْتَ؟)) قَالَ : ((نَعَمْ)). قَالَ : ((بِسْمِ اللّٰهِ أَرْقِيْكَ مِنْ كُلِّ شَيْءٍ يُؤْذِيْكَ، مِنْ شَرِّ كُلِّ نَفْسٍ وَعَيْنٍ حَاسِدٍ بِسْمِ اللّٰهِ أَرْقِيْكَ وَاللّٰهُ يَشْفِيْكَ)). (صحيح) الصحيحة (۲۰۶۰)

ترجمہ: روایت ہے ابوسعید سے کہ جبرئیل علیہ السلام آئے نبی ﷺ کے پاس اور کہا یا محمد کیا تم بیمار ہو گئے؟ تو فرمایا آپ ﷺ نے ہاں تو پڑھی جبرئیل علیہ السلام نے یہ دعا بسم اللہ سے آخر تک اور معنی اس کے یہ ہیں: اللہ کے نام سے

جھاڑتا ہوں میں تجھ سے وہ چیز جو تجھے تکلیف دے اور جھاڑتا ہوں فساد ہر ناپاک ذات کا اور حاسد کی نظر یعنی ٹوک کا اللہ کے نام سے جھاڑتا ہوں میں تجھ کو اور اللہ شفا دے تجھ کو۔

❁ ❁ ❁ ❁

(٩٧٣) عَنْ عَبْدِالْعَزِيْزِ بْنِ صُهَيْبٍ قَالَ: دَخَلْتُ أَنَا وَ ثَابِتٌ الْبَنَانِيُّ عَلٰى أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ فَقَالَ ثَابِتٌ: يَا أَبَا حَمْزَةَ اشْتَكَيْتُ، فَقَالَ أَنَسٌ: أَفَلَا أَرْقِيْكَ بِرُقْيَةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ؟ قَالَ: بَلٰى. قَالَ: ((اَللّٰهُمَّ رَبَّ النَّاسِ، مُذْهِبَ الْبَاْسِ أَشْفِ أَنْتَ الشَّافِي لَا شَافِيَ إِلَّا أَنْتَ، شِفَاءً لَا يُغَادِرُ سَقَمًا)).

(صحيح) الارواء (١٦٥٢) صحيح ابي داؤد (٢٠٤٨)

ترجمہ: روایت ہے عبدالعزیز بن صہیب سے کہا داخل ہوا میں اور ثابت بنانی انس بن مالک رضی اللہ عنہ کے پاس تو کہا ثابت نے اے اباحمزہ میں بیمار ہوا سو کہا انس رضی اللہ عنہ نے کیا نہ پھونکوں میں تم پر دعا رسول اللہ ﷺ کی کہا انہوں نے ضرور پھونکیے تو پڑھا انس رضی اللہ عنہ نے اللھم ...... اخیر تک۔ اور معنی اس کے یہ ہیں کہ اے اللہ آدمیوں کے پالنے والے بیماریوں کے دور کرنے والے شفا دے تو ہی شفا دینے والا ہے کوئی شفا دینے والا نہیں مگر تو ایسی شفا دے کہ باقی نہ چھوڑے کوئی بیماری۔

فائدہ: اس باب میں انس رضی اللہ عنہ اور عائشہ رضی اللہ عنہا سے بھی روایت ہے۔ کہا ابوعیسیٰ نے ابوسعید کی حدیث حسن ہے صحیح ہے اور پوچھی میں نے ابوزرعہ سے یہ حدیث اور کہا میں نے ان سے روایت عبدالعزیز کی جو مروی ہے ابی نضرہ سے وہ روایت کرتے ہیں ابی سعید سے زیادہ صحیح ہے یا حدیث عبدالعزیز کی جو انس سے مروی ہے تو کہا ابوزرعہ نے دونوں صحیح ہیں کہ خبر دی ہم کو عبدالصمد بن عبدالوارث نے انہوں نے روایت کی اپنے باپ سے انہوں نے عبدالعزیز بن صہیب سے انہوں نے ابونضرہ سے انہوں نے ابوسعید سے اور عبدالعزیز بن صہیب سے انہوں نے انس رضی اللہ عنہ سے۔

❁ ❁ ❁ ❁

٥۔ بَابُ: مَا جَآءَ فِي الْحَثِّ عَلَى الْوَصِيَّةِ

وصیت کی ترغیب کے بیان میں

(٩٧٤) عَنِ ابْنِ عُمَرَ: أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((مَا حَقُّ امْرِىءٍ مُسْلِمٍ يَبِيْتُ لَيْلَتَيْنِ وَلَهُ شَيْءٌ يُوْصِي فِيْهِ إِلَّا وَ وَصِيَّتُهُ مَكْتُوْبَةٌ عِنْدَهُ)). (صحيح)

ترجمہ: روایت ہے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ ضرور ہے ہر مسلمان کو کہ نہ گزریں اس پر دو راتیں اور اس کو کسی چیز کی وصیت کرنا ہے یعنی قرض یا امانت وغیرہ کی مگر وصیت اس کی لکھی رہے اس کے پاس۔

فائدہ: اس باب میں ابن ابی اوفی سے بھی روایت ہے۔ کہا ابوعیسیٰ نے حدیث ابن عمر رضی اللہ عنہما کی حسن ہے صحیح ہے۔

٦۔ بَابُ : مَا جَآءَ فِي الْوَصِيَّةِ بِالثُّلُثِ وَالرُّبُعِ

تہائی یا چوتھائی مال میں وصیت کرنے کے بیان میں

(٩٧٥) عَنْ سَعْدِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ : عَادَنِي رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَ اَنَا مَرِيْضٌ فَقَالَ : ((اَوْصَيْتَ ؟)) قُلْتُ : نَعَمْ، قَالَ : ((بِكَمْ؟)) قُلْتُ : بِمَالِي كُلِّهِ فِي سَبِيْلِ اللّٰهِ، قَالَ : ((فَمَا تَرَكْتَ لِوَلَدِكَ ؟)) قُلْتُ : هُمْ أَغْنِيَاءُ بِخَيْرٍ، قَالَ : ((أَوْصِ بِالْعُشْرِ)) قَالَ فَمَازِلْتُ أُنَاقِصُهُ حَتّٰى قَالَ : ((أَوْصِ بِالثُّلُثِ، وَالثُّلُثُ كَبِيْرٌ)). قَالَ أَبُوْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ وَنَحْنُ نَسْتَحِبُّ أَنْ يَنْقُصَ مِنَ الثُّلُثِ لِقَوْلِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ : وَالثُّلُثُ كَبِيْرٌ))

(صحيح) (الارواء : ٨٩٩) صحيح ابى داؤد (٢٥٥٠) ق محوه دون قوله : ((اوص بالعشر)) فهو ضعيف۔

ترجمہ: روایت ہے سعد بن مالک رضی اللہ عنہ سے کہا بیمار پرسی کو آئے میرے پاس رسول اللہ ﷺ اور میں بیمار تھا سو فرمایا آپ ﷺ نے کیا تم نے وصیت کی میں نے کہا ہاں پوچھا آپ ﷺ نے کتنے مال کی وصیت کی کہا میں نے سب مال کی کہ خرچ کیا جائے اللہ کی راہ میں یعنی جہاد میں پوچھا آپ ﷺ نے کیا چھوڑا تم نے اپنی اولاد کے لیے میں نے کہا وہ امیر ہیں مال والے۔تو فرمایا وصیت کرو مال کے دسویں حصہ کی یعنی نو حصے اولاد کے لیے چھوڑ دو کہا انہوں نے میں آپ کے فرمانے کو تھوڑا سمجھتا رہا یعنی کہتا رہا اللہ کی راہ میں اور مال بھی دینا چاہیے اتنے میں کیا ہوگا' یہاں تک کہ آپ ﷺ نے فرمایا وصیت کرو تہائی مال کی یعنی دو حصے اپنی اولاد کے لیے چھوڑ جاؤ اور تہائی بہت ہے۔ابو عبدالرحمٰن نے کہا ہم مستحب جانتے ہیں کہ تہائی مال میں سے بھی کم میں وصیت کرے اس لیے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تہائی بہت ہے یعنی ثلث سے کچھ کم ہی وصیت میں دینا چاہیے۔

فائدہ : اس باب میں ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بھی روایت ہے۔کہا ابو عیسیٰ نے حدیث سعد کی حسن ہے صحیح ہے اور مروی ہے کئی سندوں سے اور مروی ہے ان سے کئی سندوں سے لفظ کبیر کا اور روایت میں کثیر بھی آیا ہے اور اسی پر عمل ہے علماء کا کہتے ہیں وصیت نہ کرے آدمی ثلث سے زیادہ مال میں بلکہ مستحب ہے کہ ثلث بھی پورا نہ کرے' کہا سفیان ثوری نے کہ مستحب کہتے ہیں وصیت میں پانچواں حصہ کو یا چوتھے حصہ کو تہائی سے اور جس نے تہائی حصے کی وصیت کی اس نے کچھ نہ چھوڑا اور اس کو جائز نہیں ثلث سے زیادہ۔

❀❀❀❀

٧۔ بَابُ : مَا جَآءَ فِي تَلْقِيْنِ الْمَرِيْضِ عِنْدَ الْمَوْتِ وَالدُّعَاءِ لَهُ

جو حالت نزع میں ہو اسے تلقین کرے اور اس کے لیے دعا کرنے کے بیان میں

(٩٧٦) عَنْ أَبِي سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ : ((لَقِّنُوْا مَوْتَاكُمْ : لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ)).

(صحيح) الارواء (٦٨٦) الروض (١١٢٥) الاحكام (١٠)

ترجمہ: روایت ہے ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے کہ نبی ﷺ نے فرمایا سکھاؤ اپنے لوگوں کو جو نزع میں ہوں لا الہ الا اللہ یعنی کوئی معبود نہیں سوائے اللہ تعالیٰ کے۔

فائدہ: اس باب میں ابوہریرہ رضی اللہ عنہ اور ام سلمہ رضی اللہ عنہا اور عائشہ رضی اللہ عنہا اور جابر رضی اللہ عنہ اور سعدی المریہ سے روایت ہے اور سعدی المریہ بیوی ہیں طلحہ بن عبیداللہ کی۔ کہا ابوعیسیٰ نے حدیث ابوسعید کی غریب ہے حسن ہے صحیح ہے۔

❀❀❀❀

(٩٧٧) عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ : قَالَ لَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : ((إِذَا حَضَرْتُمُ الْمَرِيْضَ أَوِالْمَيِّتَ فَقُوْلُوْا خَيْرًا ؛ فَإِنَّ الْمَلَائِكَةَ يُؤَمِّنُوْنَ عَلٰى مَا تَقُوْلُوْنَ)). قَالَتْ : فَلَمَّا مَاتَ أَبُوْ سَلَمَةَ أَتَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ فَقُلْتُ : يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! إِنَّ أَبَا سَلَمَةَ مَاتَ، قَالَ : ((فَقُوْلِيْ : اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِيْ وَلَهُ وَأَعْقِبْنِيْ مِنْهُ عُقْبٰى حَسَنَةً)). قَالَتْ : فَقُلْتُ : فَأَعْقَبَنِيَ اللّٰهُ مِنْهُ مَنْ هُوَ خَيْرٌ مِنْهُ : رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ .

(صحیح) الروض (١١٩١) الاحكام (١٢)

ترجمہ: روایت ہے ام المؤمنین ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے کہا انہوں نے فرمایا ہم سے رسول اللہ ﷺ نے جب آؤ تم مریض یا مردے کے پاس تو اچھی دعا کرو اس لیے کہ فرشتے اس وقت آمین کہتے ہیں تمہاری دعا پر۔ کہا ام سلمہ نے پھر جب وفات پائی ابوسلمہ رضی اللہ عنہ نے یعنی ان کے شوہر نے تو آئی میں رسول اللہ ﷺ کے پاس اور عرض کیا میں نے کہ یا رسول اللہ ﷺ ابا سلمہ نے انتقال فرمایا، تو فرمایا آپ ﷺ نے یہ دعا پڑھ اَللّٰهُمَّ سے حسنةً تک۔ اور معنی اس کے یہ ہیں یا اللہ بخش دے مجھ کو اور اس کو یعنی شوہر کو اور اس کے بدلے میں مجھے اس سے بہتر عنایت کر۔ کہا ام سلمہ نے پھر جب میں نے یہ دعا پڑھی تو اللہ تعالیٰ نے مجھے اس سے بہتر شوہر دیا یعنی رسول اللہ ﷺ سا شوہر ملا، کیا اللہ تعالیٰ نے دعا قبول کی۔

فائدہ: کہا ابوعیسیٰ نے شقیق وہ بیٹے ہیں سلمہ کے ابووائل ان کی کنیت ہے قبیلہ بنی اسد سے ہیں۔ کہا ابوعیسیٰ نے حدیث ام سلمہ کی حسن ہے صحیح ہے اور یہی مستحب ہے کہ حالتِ نزع میں لا الہ الا اللہ سکھا دیں اور بعض نے کہا جب ایک مرتبہ اس نے یہ کلمہ پڑھا تو پھر بار بار اس کے سامنے نہ پڑھیں جب تک کہ وہ کلام نہ کرے کہ شاید کہیں تنگ ہو کر انکار نہ کر بیٹھے، اور مروی ہے ابن مبارک سے کہ جب ان کی وفات پہنچی تو ایک شخص ان کو تلقین کرنے لگا تو کہا اس سے ابن مبارک نے جب میں نے ایک بار یہ کلمہ پڑھا تو بعد اس کے کچھ نہ کیا تو میں اسی کلمہ پر ہوں یعنی غرض یہ ہے کہ جب بیمار ایک بار کلمہ پڑھ لے پھر اس کو تلقین ضروری نہیں ہاں اگر کچھ دنیا کی بات چیت کرے تو پھر تلقین ضرور ہے غرضیکہ کلمہ آخر کلام ہو میت کا اور عبداللہ بن مبارک کا کہنا ایسا ہے جیسے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا مَنْ كَانَ آخِرُ كَلَامِهِ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ دَخَلَ الْجَنَّةَ یعنی جس کا آخر کلام لا الہ الا اللہ ہوا وہ داخل ہوا جنت میں۔

❀❀❀❀

۸۔ بَابُ : مَا جَآءَ فِي التَّشْدِيْدِ عِنْدَ الْمَوْتِ

سکرات موت کے بیان میں

(۹۷۸) عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا قَالَتْ : رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ وَهُوَ بِالْمَوْتِ وَعِنْدَهُ قَدَحٌ فِيْهِ مَاءٌ وَهُوَ يُدْخِلُ يَدَهُ فِي الْقَدَحِ ثُمَّ يَمْسَحُ وَجْهَهُ بِالْمَاءِ ثُمَّ يَقُوْلُ : ((اَللّٰهُمَّ أَعِنِّيْ عَلٰى غَمَرَاتِ الْمَوْتِ وَسَكَرَاتِ الْمَوْتِ)).

(ضعيف) المشكاة (۱۵٦٤) مختصر الشمائل المحمديه (۳۲٤) تخريج فقه اسيرة (٤۹۹) دفاع عن الحديث النبوى (٥٦۔٥٧) اس میں موسیٰ بن سرجس راوی ضعیف ہے۔

ترجمہ: روایت ہے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہا انہوں نے دیکھا میں نے رسول اللہ ﷺ کو قریب وفات کے کہ ان کے پاس ایک پیالہ تھا پانی کا اور آپ ﷺ ہاتھ ڈالتے تھے اس پیالہ میں اور ملتے تھے اپنے منہ پر پانی پھر فرماتے تھے اللھم سے آخر تک یعنی یا اللہ مدد کر میری سختیوں پر موت کی اور تکلیفوں پر موت کی۔

فائدہ : کہا ابوعیسیٰ نے یہ حدیث غریب ہے۔

❀❀❀❀

(۹۷۹) عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ : مَا أَغْبِطُ أَحَدًا بِهَوْنِ مَوْتٍ بَعْدَ الَّذِيْ رَأَيْتُ مِنْ شِدَّةِ مَوْتِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ .

(صحيح) (مختصر الشمائل المحمديه : ۳۲٥)

ترجمہ: روایت ہے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ انہوں نے فرمایا میں کسی کی آسانی سے جان نکلنے کو دیکھ کر آرزو نہیں کرتی جیسی دیکھی میں نے رسول اللہ ﷺ کی موت کی شدت۔

فائدہ : کہا یعنی ابوعیسیٰ نے پوچھی میں نے ابازرعہ سے یہ حدیث کہ عبدالرحمٰن بن علاء کون ہیں؟ کہا انہوں نے وہ بیٹے ہیں علاء بن لجلاج کے اور میں نہیں جانتا اس حدیث کو مگر اسی سند سے۔

❀❀❀❀

(۹۸۰) عَنْ عَلْقَمَةَ قَالَ : سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ يَقُوْلُ : سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ : ((إِنَّ نَفْسَ الْمُؤْمِنِ تَخْرُجُ رَشْحًا ، وَلَا أُحِبُّ مَوْتًا كَمَوْتِ الْحِمَارِ)). قِيْلَ : وَمَا مَوْتُ الْحِمَارِ ؟ قَالَ : ((مَوْتُ الْفَجْأَةِ)). (ضعيف جدًا) (العلل المتناهية : ۱٤۸۸) بعض محققین کہتے ہیں اس میں حساب بن مصک ضعیف ہے۔ تقریب (۱۱۹۳)

ترجمہ: علقمہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے سنا وہ کہہ رہے تھے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بے شک مومن کی جان پسینہ بہنے کے ساتھ نکلتی ہے اور میں گدھے جیسی موت کو پسند نہیں کرتا۔ پوچھا گیا کہ گدھے کی موت کیا ہے؟ فرمایا: اچانک موت۔

۹۔ باب [فِي فَضْلِ حسنات طَرفَيِ اللّيل والنَّهَار]

(۹۸۱) عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ ، قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : ((مَا مِنْ حَافِظَيْنِ رَفَعَا إِلَى اللّٰهِ مَا حَفِظَا مِنْ لَيْلٍ أَوْ نَهَارٍ ، فَيَجِدُ اللّٰهِ فِي أَوَّلِ الصَّحِيفَةِ وَفِي آخِرِ الصَّحِيفَةِ خَيْرًا ، إِلَّا قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: أُشْهِدُكُمْ أَنِّي قَدْ غَفَرْتُ لِعَبْدِي مَا بَيْنَ طَرَفَيِ الصَّحِيفَةِ)). (ضعيف جدًا) (الضعيفة : ۲۲۳۹) اس میں تمام بن نجیح ضعیف ہے۔

ترجمہ: انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اعمال لکھنے والے دونوں فرشتے (انسان کے) رات یا دن کے جو بھی عمل اللہ تعالیٰ کے پاس لے کر جاتے ہیں اور اللہ تعالیٰ اس کے صحیفے کے شروع اور آخر میں بھلائی ہی پاتا ہے تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: میں تمہیں گواہ بناتا ہوں کہ میں نے اپنے بدنے کے لئے جو کچھ اس صحیفے کے بیچ ہے وہ معاف کر دیا ہے۔

❀❀❀❀

۱۰۔ باب [ماجاء أن المومن يموت بصرق الجبين]

اس بیان میں کہ مومن پیشانی کے پسینے کے ساتھ مرتا ہے

(۹۸۲) عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ : ((الْمُؤْمِنُ يَمُوْتُ بِعَرَقِ الْجَبِيْنِ)).
(اسناده صحيح) الاحكام (ص ۳۵) مشكاة المصابيح (۱۶۱۰)

ترجمہ: روایت ہے عبداللہ بن بریدہ سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے کہ نبی ﷺ نے فرمایا مؤمن مرتا ہے پیشانی کے پسینے کے ساتھ۔ یعنی جب مرتا ہے تو شدتِ سکرات سے پسینہ آ جاتا ہے اور یہ کنایہ ہے فقط شدت سے خواہ پسینہ آئے یا نہ آئے۔

فائدہ: اس باب میں ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے۔ کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے اور بعض اہل حدیث نے کہا ہم نہیں جانتے کہ قتادہ نے عبداللہ بن بریدہ سے کچھ سنا ہو۔

۱۱۔ باب [الرجاء بالله والخوف بالزنب عند الموت]

موت کے وقت اللہ سے رحمت کی امید رکھنا اور گناہوں سے ڈرنا

(۹۸۳) عَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ دَخَلَ عَلَى شَابٍّ وَهُوَ فِي الْمَوْتِ فَقَالَ : ((كَيْفَ تَجِدُكَ ؟)) قَالَ : وَاللّٰهِ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ إِنِّيْ أَرْجُو اللّٰهَ وَ إِنِّيْ أَخَافُ ذُنُوبِيْ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : ((لَا يَجْتَمِعَانِ فِيْ قَلْبِ عَبْدٍ فِيْ مِثْلِ هٰذَا الْمَوطِنِ إِلَّا أَعْطَاهُ اللّٰهُ مَا يَرْجُوْ، وَآمَنَهُ مِمَّا يَخَافُ)).
(اسناده حسن) احكام الجنائز (ص ۲۳) مشكاة المصابيح (۱۶۱۲) سلسلة احاديث الصحيحة (۱۰۵۱)

ترجمہ: روایت ہے انس رضی اللہ عنہ سے کہ نبی ﷺ داخل ہوئے ایک جوان کے پاس اور وہ سکرات موت میں تھا، تو فرمایا آپ نے کیا حال ہے تیرا اس نے کہا قسم ہے اللہ کی یا رسول اللہ ﷺ میں امید رکھتا ہوں اللہ سے یعنی رحمت اور مغفرت کی اور ڈرتا ہوں اپنے گناہوں سے سو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا نہیں جمع ہوتیں کسی بندے کے دل میں یہ دونوں چیزیں یعنی امید اور خوف ایسے وقت میں یعنی وقت موت میں مگر اللہ دیتا ہے اس کو جس کی امید رکھتا ہے یعنی رحمت اور مغفرت اور بچاتا ہے اس سے جس سے ڈرتا ہے۔ یعنی عذاب سے۔

فائدہ : کہا ابوعیسیٰ (امام ترمذیؒ) نے یہ حدیث غریب ہے اور روایت کی بعض نے یہ حدیث ثابت سے انہوں نے نبی ﷺ سے مرسلاً یعنی انس رضی اللہ عنہ کا ذکر نہیں کیا۔

❀ ❀ ❀ ❀

۱۲۔ باب: ماجاء في كراهية النعي

اس بیان میں کہ کسی کی موت کی خبر پکارنا مکروہ ہے

(٩٨٤) عَنْ عَبْدِاللّٰهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: إِيَّاكُمْ وَالنَّعْيَ فَإِنَّ النَّعْيَ مِنْ عَمَلِ الْجَاهِلِيَّةِ)). قَالَ عَبْدُاللّٰهِ : وَالنَّعْيُ أَذَانٌ بِالْمَيِّتِ. (ضعيف) (تخريج اصلاح المساجد : ١٠٨) اس میں ابی حمزہ راوی قوی نہیں۔

ترجمہ: روایت ہے عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے کہ نبی ﷺ سے فرمایا بچو تم نعی سے اس لیے کہ نعی کفر کے کاموں میں سے ہے۔ کہا عبد اللہ نے نعی پکارنا ہے میت کی موت کا یعنی فلاں شخص مر گیا اس کو آواز بلند پکارنا۔

فائدہ : اس باب میں حذیفہ رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے۔ روایت کی ہم سے سعید بن عبد الرحمٰن مخزومی نے انہوں نے عبد اللہ ابن ولید عدنی سے انہوں نے سفیان ثوری سے انہوں نے ابو حمزہ سے انہوں نے ابراہیم سے انہوں نے علقمہ سے انہوں نے عبد اللہ سے اسی حدیث کی مانند اور مرفوع نہیں کیا اس کو اور نہیں ذکر کیا اس میں یہ لفظ والنعی اذان بالمیت اور یہ زیادہ صحیح ہے عنبسہ کی حدیث سے جو مروی ہے ابو حمزہ سے اور ابو حمزہ کنیت ہے میمون اعور کی اور وہ اہل حدیث کے نزدیک کچھ قوی نہیں ہے۔ کہا ابو عیسیٰ نے حدیث عبد اللہ کی غریب ہے اور مکروہ کہا ہے بعض علماء نے نعی کو اور نعی ان کے نزدیک یہی ہے کہ پکارے آدمیوں میں کہ فلانا مر گیا تا کہ لوگ اس کے جنازے پر حاضر ہوں اور کہا بعض علماء نے کہ کچھ مضائقہ نہیں اگر آدمی خبر کر دے اپنے قرابت والوں اور بھائیوں کو اور مروی ہے ابراہیم سے کہ انہوں نے کہا کچھ مضائقہ نہیں اگر آدمی خبر کرے اپنے قرابت والوں کو۔

❀ ❀ ❀ ❀
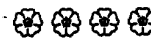
(٩٨٥) عَنْ عَبْدِاللّٰهِ ، نَحْوَهُ ، وَ لَمْ يَرْفَعْهُ ، وَ لَمْ يَذْكُرْ فِيهِ : وَالنَّعْيُ أَذَانٌ بِالْمَيِّتِ. (ضعيف) اس میں بھی ابی حمزہ میمون بن اعور راوی قوی نہیں۔

ترجمہ: عبداللہ سے اسی طرح کی حدیث مروی ہے اور نہیں مرفوع کیا اس کو اور نہیں ذکر کیا ان الفاظ کا: والنعي أذان بالميت۔

(۹۸۶) عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ: إِذَا مِتُّ فَلَا تُؤْذِنُوا بِي أَحَدًا، إِنِّي أَخَافُ أَنْ يَكُونَ نَعْيًا، فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَنْهٰى عَنِ النَّعْيِ. (حسن عندالالبانی) الاحکام (۳۱) بعض محققین کہتے ہیں اس میں بلال بن یحیٰی کا حذیفہ سے سماع محل نظر ہے۔

ترجمہ: روایت ہے حذیفہ رضی اللہ عنہ سے کہا انہوں نے جب مروں میں تو نہ خبر کرنا کسی کو اس لیے کہ میں ڈرتا ہوں کہ یہ بھی نعی میں داخل ہو اور میں نے سنا ہے رسول اللہ ﷺ سے کہ منع فرماتے تھے نعی سے نعی کہتے ہیں کسی کی موت کے پکارنے کو کہ اس میں بے صبری وغیرہ پائی جاتی ہے۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے۔

۱۳۔ بَابُ: مَا جَاءَ أَنَّ الصَّبْرَ فِي الصَّدْمَةِ الْأُولٰى

اس بیان میں کہ صبر وہی ہے جو صدمے کے شروع میں ہو

(۹۸۷) عَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((الصَّبْرُ عِنْدَ الصَّدْمَةِ الْأُولٰى)). (صحيح) (أحكام الجنائز، ص ۲۲)

ترجمہ: روایت ہے انس رضی اللہ عنہ سے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا صبر وہی ہے جو مصیبت کے شروع میں ہو یعنی ثواب اسی میں ملتا ہے۔ آخر تو سب کو صبر آ جاتا ہے۔

فائدہ: کہا ابوعیسیٰ نے یہ حدیث غریب ہے اس سند سے۔

(۹۸۸) عَنْ ثَابِتٍ الْبُنَانِيِّ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((اَلصَّبْرُ عِنْدَ الصَّدْمَةِ الْأُولٰى)).
(اسناده صحيح)

ترجمہ: ثابت بنانی نے انس رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا صبر وہی ہے جو مصیبت کے شروع میں ہو یعنی ثواب اسی میں ملتا ہے۔

فائدہ: کہا ابوعیسیٰ (امام ترمذیؒ) نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

۱۴۔ بَابُ: مَا جَاءَ فِي تَقْبِيلِ الْمَيِّتِ

میت کو بوسہ دینے کے بیان میں

(۹۸۹) عَنْ عَائِشَةَ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَبَّلَ عُثْمَانَ بْنَ مَظْعُونٍ وَهُوَ مَيِّتٌ وَهُوَ يَبْكِي، أَوْ قَالَ: عَيْنَاهُ تَذْرِفَانِ.

(صحيح عند الالباني) المشكاة (۱۶۲۳) الارواء (۶۹۳) الاحكام (۲۰) مختصر الشمائل (۲۸۰) بعض محققین کہتے ہیں اس کی سند عاصم بن عبیداللہ کی وجہ سے ضعیف ہے۔

ترجمہ: روایت ہے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ نبی ﷺ نے بوسہ لیا عثمان بن مظعون کا اور وہ وفات پا چکے تھے اور آپ روتے تھے، یا کہا راوی نے کہ آنکھیں آپ کی آنسو بہاتی تھیں۔

فائدہ: اس باب میں ابن عباس رضی اللہ عنہما اور جابر رضی اللہ عنہ اور عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے ان سب نے کہا کہ ابوبکر رضی اللہ عنہ نے بوسہ لیا نبی ﷺ کا جب آپ وفات پا چکے تھے۔ کہا ابو عیسیٰ نے حدیث عائشہ رضی اللہ عنہا کی حسن ہے صحیح ہے۔

❀❀❀❀

۱۵۔ بَابُ : مَا جَآءَ فِي غُسْلِ الْمَيِّتِ

میت کو غسل دینے کے بیان میں

(۹۹۰) عَنْ أُمِّ عَطِيَّةَ قَالَتْ : تُوُفِّيَتْ إِحْدٰى بَنَاتِ النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ : ((اغْسِلْنَهَا وِتْرًا ثَلٰثًا أَوْ خَمْسًا أَوْ أَكْثَرَ مِنْ ذٰلِكَ إِنْ رَأَيْتُنَّ، وَاغْسِلْنَهَا بِمَاءٍ وَ سِدْرٍ وَاجْعَلْنَ فِي الْآخِرَةِ كَافُوْرًا أَوْ شَيْئًا مِّنْ كَافُوْرٍ، فَإِذَا فَرَغْتُنَّ فَآذِنَّنِي)). فَلَمَّا فَرَغْنَا آذَنَّاهُ، فَأَلْقٰى إِلَيْنَا حِقْوَهُ فَقَالَ: ((أَشْعِرْنَهَا بِهِ)). قَالَ هُشَيْمٌ: وَفِي حَدِيْثِ غَيْرِ هٰؤُلَاءِ وَلَا أَدْرِي لَعَلَّ هِشَامًا مِنْهُمْ- قَالَتْ: وَضَفَرْنَا شَعْرَهَا ثَلٰثَةَ قُرُوْنٍ. قَالَ هُشَيْمٌ : أَظُنُّهُ قَالَ فَأَلْقَيْنَهُ خَلْفَهَا. قَالَ هُشَيْمٌ : فَحَدَّثَنَا خَالِدٌ مِنْ بَيْنِ الْقَوْمِ عَنْ حَفْصَةَ وَمُحَمَّدٍ، عَنْ أُمِّ عَطِيَّةَ قَالَتْ : وَ قَالَ لَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : ((وَابْدَأْنَ بِمَيَامِنِهَا وَمَوَاضِعِ الْوُضُوْءِ)).

(صحیح) الارواء (۱۱۹)

ترجمہ: روایت ہے ام عطیہ رضی اللہ عنہا سے کہا انہوں نے وفات پائی نبی ﷺ کی ایک صاحبزادی نے یعنی زینب رضی اللہ عنہا نے سو فرمایا آپ ﷺ نے غسل دو ان کو طاق مرتبہ تین یا پانچ بار یا اس سے زیادہ اگر مناسب دیکھو اور غسل دو ان کو پانی اور بیر کے پتوں سے اور ڈالو اخیر کے پانی میں کافور یا کچھ تھوڑا سا کافور۔ راوی کو شک ہے کہ کافور فرمایا یا شَيْئًا مِن كَافُوْرٍ فرمایا مطلب دونوں کا ایک ہے پھر جب فارغ ہو جاؤ تم یعنی غسل سے تو مجھ کو خبر دو۔ کہا ام عطیہ رضی اللہ عنہا نے جب نہلا چکے ہم خبر دی ہم نے ان کو سو ڈال دیا انہوں نے ہماری طرف اپنے تہبند کو اور فرمایا اس کے بدن سے لگا دو اس کو۔ کہا ہشیم نے اور روایت میں اور لوگوں کی اور شاید مجھے معلوم نہیں ہشام بھی انہی میں ہوں، یہ بھی ہے کہ کہا ام عطیہ رضی اللہ عنہا نے اور گوندھ دیا ہم نے ان کے بالوں کو تین چوٹیاں کر کے۔ کہا ہشیم نے گمان کرتا ہوں میں کہ یہ بھی کہا راوی نے کہ ڈال دیا ہم نے ان کے بالوں کو ان کے پیچھے۔ کہا ہشیم نے پھر روایت کی ہم سے خالد نے لوگوں کے سامنے حفصہ اور محمد نے ام عطیہ رضی اللہ عنہا سے کہا اُمّ عطیہ نے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہم سے: پہلے ان کے داہنے عضو اور وضو کے اعضا دھوو۔

فائدہ : اس باب میں ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے بھی روایت ہے کہا ابو عیسیٰ نے ام عطیہ رضی اللہ عنہا کی حدیث حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے علماء کا اور مروی ہے ابراہیم نخعی سے کہ انہوں نے کہا غسل میت ایسا ہے جیسا غسلِ جنابت اور مالک بن انس رحمۃ اللہ علیہ نے کہا غسل میت کی ہمارے نزدیک کچھ گنتی نہیں اور کوئی کیفیت معین نہیں ولیکن میت کو پاک کر دیویں۔ کہا شافعی نے البتہ قول مالک کا مجمل ہے کہ میت نہلایا جائے اور صاف کیا جائے پھر جب پاک صاف ہو جائے میت نرے پانی سے یا کسی اور چیز کے پانی سے یعنی جس میں بیری کے پتے وغیرہ پڑے ہوں تو کافی ہے اس کو ولیکن میرے نزدیک مستحب ہے کہ تین بار یا اس سے زیادہ نہلائیں اور تین بار سے کم نہ کریں اس لیے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کہ نہلاؤ اسے تین بار یا پانچ بار اور اگر پاک صاف کر دیں میت کو تو تین بار سے کم میں کافی ہے اور نہیں گمان کیا شافعی نے کہ فرمایا نبی ﷺ کا کہ تین بار نہلاؤ یا پانچ بار مراد اس سے پاک کرنا ہے نہ عدد مقرر کرنا اور ایسا ہی کہا ہے فقہاء نے اور وہ خوب جانتے ہیں معانی حدیث کے اور کہا احمد اور اسحاق نے کہ نہلایا جائے میت پانی اور بیری کے پتے سے اور اخیر میں کافور ہو۔

❁❁❁❁

۱۶۔ بَابُ : مَا جَآءَ فِي الْمِسْكِ لِلْمَيِّتِ

میت کو مشک لگانے کے بیان میں

(۹۹۱) عَنْ أَبِي سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ ، قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : ((أَطْيَبُ الطِّيْبِ ، الْمِسْكُ)). (صحيح)

ترجمہ: روایت ہے ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے انہوں نے کہا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: سب خوشبوؤں سے بہتر مشک کی خوشبو ہے۔

فائدہ : روایت کی ہم سے محمود بن غیلان نے انہوں نے ابوداؤد اور شبابہ سے دونوں نے روایت کی شعبہ سے انہوں نے خلید بن جعفر سے اسی حدیث کی مانند۔ کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے علماء کا اور یہی قول ہے احمد اور اسحاق کا اور مکروہ کہا ہے بعض علماء نے میت کے مشک لگانا اور روایت کی یہ حدیث مستمر بن ریان نے بھی انہوں نے ابونضرہ سے انہوں نے ابوسعید سے انہوں نے نبی ﷺ سے۔ کہا علی نے کہا یحییٰ بن سعید نے مستمر بن ریان ثقہ ہیں اور خلید بن جعفر ثقہ ہیں۔

❁❁❁❁

(۹۹۲) عَنْ اَبِي سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ سُئِلَ عَنِ الْمِسْكِ فَقَالَ : ((هُوَ أَطْيَبُ طِيْبِكُمْ)). (صحيح)

ترجمہ: ابی سعید خدریؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ سے سوال کیا گیا مشک کے بارے میں تو آپ ﷺ نے فرمایا یہ خوشبو تمہاری سب خوشبوؤں سے بہتر ہے۔

١٧۔ بَابُ : مَا جَآءَ فِي الْغُسْلِ مِنْ غُسْلِ الْمَيِّتِ

میت کو غسل دینے والے کے غسل کرنے کے بیان میں

(٩٩٣) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ : ((مِنْ غُسْلِهِ الْغُسْلُ، وَمِنْ حَمْلِهِ الْوُضُوْءُ))- يَعْنِي : الْمَيِّتَ-.
(صحيح) المشكاة (٥٤١) ألاحكام (٥٣)

ترجمہ: روایت ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ نبی ﷺ نے فرمایا نہانا چاہیے اس کو جو غسل دے اور وضو کرنا چاہیے جو اٹھائے اس کو یعنی میت کو۔

فائدہ : اس باب میں علی رضی اللہ عنہ اور عائشہ رضی اللہ عنہا سے بھی روایت ہے۔ کہا ابو عیسیٰ نے حدیث ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی حسن ہے اور مروی ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے موقوفاً انہی کا قول اور اختلاف ہے عالموں کا اس میں جو میت کو نہلائے تو کہا بعض علمائے صحابہ وغیرہم نے جو نہلائے میت کو اس کو بھی نہانا چاہیے اور بعض نے کہا وضو کرنا چاہیے اور مالک بن انس نے کہا مستحب ہے نہانا غسل میت کے بعد مگر واجب نہیں اور یہی کہا شافعی نے اور احمد نے کہا جس نے میت کو نہلایا امید ہے کہ اس پر غسل واجب نہ ہو لیکن وضو میں کم روایتیں آئی ہیں اور کہا اسحٰق نے وضو ضرور ہے اور مروی ہے عبداللہ بن مبارک سے کہ انہوں نے کہا نہ غسل کرے نہ وضو کرے میت کے نہلانے کے بعد۔

❀❀❀❀

١٨۔ بَابُ : مَا يُسْتَحَبُّ مِنَ الْأَكْفَانِ

اس بیان میں کہ کفن کس طرح کا دینا مستحب ہے

(٩٩٤) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : ((اَلْبَسُوْا مِنْ ثِيَابِكُمُ الْبَيَاضَ فَإِنَّهَا مِنْ خَيْرِ ثِيَابِكُمْ وَكَفِّنُوْا فِيْهَا مَوْتَاكُمْ)). (صحيح) الاحكام (٦٢) المشكاة (١٦٣٨) الروض (٤٠٧) مختصر الشمائل (٥٤)

ترجمہ: روایت ہے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہ کہا فرمایا رسول اللہ ﷺ نے پہنو اپنے کپڑوں میں سے جو سفید رنگ ہوں اس لیے کہ وہ سب کپڑوں سے بہتر ہیں اور کفن دو اسی میں سے اپنے مردوں کو۔

فائدہ : اس باب میں سمرہ اور ابن مبارک اور عائشہ رضی اللہ عنھم سے روایت ہے۔ کہا ابو عیسیٰ نے حدیث ابن عباس رضی اللہ عنہما کی حسن ہے صحیح ہے اور یہی مستحب کہا ہے علماء نے اور کہا ابن مبارک نے میرے نزدیک مستحب ہے ان کپڑوں کا کفن دینا جس میں وہ نماز پڑھتا تھا۔ اور کہا احمد اور اسحاق نے میرے نزدیک سب سے بہتر وہ کپڑے ہیں جو سفید رنگ کے ہوں اور مستحب ہے اچھا کفن دینا۔

١٩۔ باب [أمر المؤمن بإحسان كفن أخيه]

مومن کو اپنے بھائی کو اچھی طرح کفن دینے کے حکم کے بیان میں

(٩٩٥) عَنْ أَبِي قَتَادَةَ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : ((إِذَا وَلِيَ أَحَدُكُمْ أَخَاهُ فَلْيُحْسِنْ كَفَنَهُ)).

(صحيح) (سلسله احاديث الصحيحة : ١٤٢٥، أحكام الجنائز : ٥٨)

ترجمہ: روایت ہے ابوقتادہ رضی اللہ عنہ سے کہا فرمایا رسول اللہ ﷺ نے جب ولی ہو کوئی تم میں سے اپنے بھائی میت کا تو اچھی طرح کفن دے اس کو۔

فائدہ : اس باب میں جابر رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے۔ کہا ابوعیسیٰ (امام ترمذیؒ) نے یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اور کہا ابن مبارک نے کہا سلام بن مطیع نے آپ کے اس قول میں وَلْيُحَسِّنْ أَحَدُكُمْ كَفَنَ أَخِيهِ یعنی مراد اس سے صفائی اور سفیدی کپڑے کی ہے یہ نہیں کہ کپڑا قیمتی ہو۔

❁ ❁ ❁ ❁

٢٠۔ بَابُ : مَا جَاءَ فِي كَمْ كُفِّنَ النَّبِيُّ ﷺ

اس بیان میں کہ نبی اکرم ﷺ کو کتنے کپڑوں میں کفن دیا گیا

(٩٩٦) عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: كُفِّنَ النَّبِيُّ ﷺ فِي ثَلَاثَةِ أَثْوَابٍ بِيضٍ يَمَانِيَّةٍ لَيْسَ فِيهَا قَمِيصٌ وَلَا عِمَامَةٌ. قَالَ: فَذَكَرُوا لِعَائِشَةَ قَوْلَهُمْ : فِي ثَوْبَيْنِ وَ بُرْدِ حِبَرَةٍ فَقَالَتْ : قَدْ أُوتِيَ بِالْبُرْدِ وَلٰكِنَّهُمْ رَدُّوهُ وَلَمْ يُكَفِّنُوهُ فِيهِ.

(اسناده صحيح) الاحكام (٦٣) الارواء (٧٢٢)

ترجمہ: روایت ہے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہا انہوں نے کفن دیا گیا نبی ﷺ کو تین کپڑوں میں کہ سفید تھے یمن کے نہ اس میں کرتا تھا نہ عمامہ۔ کہا راوی نے پھر ذکر کیا عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ لوگ کہتے ہیں کہ کفن آپ کا دو کپڑے تھے اور ایک چادر کہ جس میں خط کھچے ہوئے تھے تو فرمایا حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے چادر لائے تھے لیکن پھیر دی اور کفن نہ دیا آپ ﷺ کو اس میں۔

فائدہ : کہا ابوعیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

(٩٩٧) عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ: أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ كَفَّنَ حَمْزَةَ بْنَ عَبْدِالْمُطَّلِبِ فِي نَمِرَةٍ فِي ثَوْبٍ وَاحِدٍ.

(حسن عند الالبانی) (احكام الجنائز : ٥٩، ٦٠) بعض محققین کہتے ہیں اس کی سند ابن عقیل کی وجہ سے ضعیف ہے۔

ترجمہ: روایت ہے جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے کہ رسول اللہ ﷺ نے کفن دیا حمزہ عبدالمطلب کے بیٹے کو ان کی چادر میں ایک کپڑے میں۔

فائدہ : اس باب میں علی اور ابن عباس سے اور عبداللہ بن مغفل اور ابن عمر سے روایت ہے۔ کہا ابوعیسیٰ (امام ترمذیؒ) نے حدیث عائشہ رضی اللہ عنہا کی حسن ہے صحیح ہے اور کفن میں نبی ﷺ کی روایتیں مختلف ہیں اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت سب سے زیادہ صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے اکثر علماء صحابہ وغیرہم کا اور سفیان ثوری نے کہا مرد کو چاہیے تین کپڑوں میں کفن دے ایک قمیص اور دو لفافے اور چاہے تین لفافوں میں کفن دے اور کافی ہے ایک کپڑا بھی اگر دو نہ ملیں اور دو بھی اگر تین نہ ملیں اور تین جبھی ہیں اگر میسر ہوں اور یہی قول ہے شافعی اور احمد اور اسحاق کا اور کہتے ہیں کفن دے عورت کو پانچ کپڑوں میں۔

❁ ❁ ❁ ❁

۲۱۔ بَابُ : مَا جَآءَ فِي الطَّعَامِ يُصْنَعُ لِأَهْلِ الْمَيِّتِ

اہل میت کے گھر والوں کے لیے کھانا کے بیان میں

(۹۹۸) **عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ جَعْفَرٍ** قَالَ: لَمَّا جَاءَ نَعْيُ جَعْفَرٍ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ : ((**اِصْنَعُوْا لِأَهْلِ جَعْفَرٍ طَعَامًا فَإِنَّهُ قَدْ جَاءَ هُمْ مَا يَشْغَلُهُمْ**)). (حسن) (المشكاة : ۱۷۳۹) الاحكام (۱۶۷)

ترجمہ: روایت ہے عبداللہ بن جعفر رضی اللہ عنہما سے کہ جب آئی خبر جعفر کی شہادت کی تو فرمایا نبی ﷺ نے پکاؤ جعفر کے گھر والوں کے لیے کھانا اس لیے کہ ان پر ایسی چیز آئی ہے کہ جس میں وہ مشغول ہیں یعنی رنج وملال۔

فائدہ : کہا ابوعیسیٰ (امام ترمذیؒ رحمہ اللہ) نے یہ حدیث حسن ہے اور کہا بعض علماء نے مستحب ہے اہل میت کے پاس ایسی چیز بھیجنا کہ ان کی مصیبت کٹ جائے یہی قول ہے شافعی کا اور جعفر بن خالد پوتے ہیں سارہ کے اور وہ ثقہ ہیں روایت کی ان سے ابن جریج نے۔ مترجم کہتا ہے جو ہمارے شہروں میں رواج ہے اہل میت کے ہاں کسی شہر میں کھچڑی اور چٹنی اور کہیں بازار کی روٹی اور کباب مولی اور پنیر وغیرہ بھیجتے ہیں اور اس کا حاضری نام رکھتے ہیں اس میں تعیین طعام بدعت ہے اگر کھانا مقرر نہ کریں جو میسر ہو سو بھیج دیں تو سنت ہے۔

❁ ❁ ❁ ❁

۲۲۔ بَابُ : مَا جَآءَ فِي النَّهْيِ عَنْ ضَرْبِ الْخُدُوْدِ وَ شَقِّ الْجُيُوْبِ عِنْدَ الْمُصِيْبَةِ

اس بیان میں کہ مصیبت کے وقت منہ پیٹنا اور گریبان پھاڑنا منع ہے

(۹۹۹) **عَنْ عَبْدِاللّٰهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ** قَالَ : ((**لَيْسَ مِنَّا مَنْ شَقَّ الْجُيُوْبَ وَضَرَبَ الْخُدُوْدَ وَدَعَا بِدَعْوَةِ الْجَاهِلِيَّةِ**)). (صحيح) الارواء (۷۷۰) الاحكام (ص ۲۹)

ترجمہ: روایت ہے عبداللہ رضی اللہ عنہ سے کہ نبی ﷺ نے فرمایا ہماری امت میں نہیں وہ شخص کہ پھاڑے گریبان اور پیٹے گال اور پکارے کافروں کی طرح پکارنا یعنی ناشکری کی باتیں کرے مصیبت کے وقت۔

فائدہ: کہا ابوعیسیٰ (امام ترمذیؒ) نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

❀❀❀❀

۲۳۔ بَابُ : مَا جَآءَ فِي كَرَاهِيَةِ النَّوحِ

اس بیان میں کہ نوحہ کرنا حرام ہے

(۱۰۰۰) عَنْ عَلِيِّ بْنِ رَبِيعَةَ الْأَسَدِيِّ قَالَ : مَاتَ رَجُلٌ مِّنَ الْأَنْصَارِ- يُقَالُ لَهُ قَرَظَةُ بْنُ كَعْبٍ- فَنِيحَ عَلَيْهِ فَجَاءَ الْمُغِيرَةُ بْنُ شُعْبَةَ فَصَعِدَ الْمِنْبَرَ فَحَمِدَ اللّٰهَ وَ أَثْنَى عَلَيْهِ وَ قَالَ: مَا بَالُ النَّوحِ فِي الْإِسْلَامِ ؟ أَمَا إِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ: ((مَنْ نِيحَ عَلَيْهِ عُذِّبَ بِمَا نِيحَ عَلَيْهِ)). (صحيح) (الاحكام : ۲۸، ۲۹)

ترجمہ: روایت ہے علی بن ربیعہ اسدی سے کہا مر گیا ایک شخص انصار سے کہ انصار اس کو قرظہ بن کعب کہتے تھے سو لوگ نوحہ کرنے لگے اس پر سو آئے مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ اور چڑھ گئے منبر پر اور حمد کی اللہ کی اور تعریف کی اس کی اور کہا کیا کام ہے نوحے کا اسلام میں آگاہ ہو بے شک میں نے سنا ہے رسول اللہ ﷺ سے فرماتے جس پر نوحہ ہو اس پر عذاب ہے، رہتا ہے جب تک نوحہ ہوتا ہے۔

فائدہ: اس باب میں عمر اور علی اور ابوموسیٰ اور قیس بن عاصم اور ابوہریرہ اور جنادہ بن مالک اور انس اور ام عطیہ اور سمرہ اور ابو مالک اشعری رضی اللہ عنہم سے روایت ہے کہا ابوعیسیٰ نے حدیث مغیرہ بن شعبہ کی حسن ہے غریب ہے صحیح ہے۔

❀❀❀❀

(۱۰۰۱) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ : ((أَرْبَعٌ فِي أُمَّتِي مِنْ أَمْرِ الْجَاهِلِيَّةِ لَنْ يَدَعَهُنَّ النَّاسُ : النِّيَاحَةُ وَالطَّعْنُ فِي الْأَحْسَابِ وَالْعَدْوٰى- أَجْرَبَ بَعِيرٌ فَأَجْرَبَ مِائَةَ بَعِيرٍ- مَنْ أَجْرَبَ الْبَعِيرَ الْأَوَّلَ ؟ وَالْأَنْوَاءُ : مُطِرْنَا بِنَوْءِ كَذَا وَ كَذَا)). (حسن) (الصحيحة : ۷۳۵)

ترجمہ: روایت ہے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہا فرمایا رسول اللہ ﷺ نے چار چیزیں میری امت میں کفار کی رسموں میں سے ہیں نہ چھوڑیں گے اس کو عوام آدمی: ایک تو رونا پیٹنا چلانا ہے موت کے وقت، اور دوسرے طعن کرنا حسب اور نسب میں، اور تیسرے عدویٰ یعنی یہ اعتقاد رکھنا کہ ایک کی بیماری دوسرے کو لگ جاتی ہے اور یہ بولنا کہ کھجلی ہوئی ایک اونٹ کو سو لگ

گئی سواونٹوں کو کہ بھلا پہلے اونٹ کوکس کی لگی تھی۔ یہ آپ نے فرمایا کہ اگر کھجلی کھجلی والے اونٹ کے ملنے سے ہوتی ہے تو پہلے جس کو کھجلی ہوئی وہ کس سے ملا، چوتھے اورعقیدہ رکھنا پچھتروں کا کہ کہتے رہیں گے ہم پر مینہ برسا فلانے پچھتر سے یعنی فلانا ستارا فلانی جگہ آیا جب مینہ برسا۔

فائدہ : کہا ابوعیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے۔

❀❀❀❀

۲۴۔ بَابُ : مَا جَآءَ فِي كَرَاهِيَةِ الْبُكَاءِ عَلَى الْمَيِّتِ

میت پر بلند آواز سے رونے کی ممانعت کے بیان میں

(۱۰۰۲) عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ : قَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ : قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ : ((اَلْمَيِّتُ يُعَذَّبُ بِبُكَاءِ أَهْلِهِ عَلَيْهِ)). (صحيح) الأحكام (٢٨)

ترجمہ: روایت ہے سالم بن عبداللہ سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے کہ کہا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے میت پر عذاب ہوتا ہے اس کے گھر والوں کے اور ساتھیوں کے رونے سے۔

فائدہ : اس باب میں ابن عمر اور عمران بن حصین سے بھی روایت ہے۔ کہا ابوعیسیٰ نے حدیث عمر کی حسن ہے صحیح ہے اور حرام کہا ہے ایک قوم نے علماء سے رونا میت پر اور کہا ہے کہ جب اس کے گھر والے روتے ہیں تو ان کے رونے سے میت پر عذاب ہوتا ہے اور اسی حدیث پر ان کا مذہب ہے۔ اور ابن مبارک نے کہا مجھے امید ہے کہ اگر اس نے منع کیا ہو اور رو کتا رہا ہو رونے سے اپنی حیات میں تو شاید اس پر کچھ عذاب نہ ہو۔

❀❀❀❀

(۱۰۰۳) عَنْ مُوسَى بْنِ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ أَخْبَرَهُ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ : ((مَا مِنْ مَيِّتٍ يَمُوتُ فَيَقُومُ بَاكِيهِمْ فَيَقُولُ : وَاجَبَلَاهُ وَاسَيِّدَاهُ أَوْ نَحْوَ ذٰلِكَ إِلَّا وُكِّلَ بِهِ مَلَكَانِ يَلْهَزَانِهِ أَهٰكَذَا كُنْتَ؟)). (صحيح) التعليق الرغيب (٤/١٧٦) المشكاة (١٧٤٦)

ترجمہ: روایت ہے موسیٰ بن ابی موسیٰ اشعری سے کہ خبر دی انہوں نے اپنے باپ سے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کوئی میت نہیں کہ مرے اور کھڑا ہو رونے والا اور کہے ہائے میرے پہاڑ ہائے میرے سردار یا مانند اس کے جیسے ہاتھی کا پاٹھا یا میرا لمبا سکھ مرگیا اور ایسی کفریات واہیات بکے مگر یہ کہ دو فرشتے گھونسے مارتے ہیں اس کے سینے میں اور کہتے ہیں کیا تو ایسا ہی تھا۔

فائدہ : کہا ابوعیسیٰ (امام ترمذیؒ) نے یہ حدیث حسن ہے، غریب ہے۔

۲۵۔ بَابُ : مَا جَاءَ فِي الرُّخْصَةِ فِي الْبُكَاءِ علی الْمَيِّتِ

اس بیان میں کہ میت پر بغیر چیخنے چلائے رونا جائز ہے

(۱۰۰۴) عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: ((الْمَيِّتُ يُعَذَّبُ بِبُكَاءِ أَهْلِهِ عَلَيْهِ)). فَقَالَتْ عَائِشَةُ : يَرْحَمُهُ اللّٰهُ لَمْ يَكْذِبْ وَلٰكِنَّهُ وَهِمَ، إِنَّمَا قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ لِرَجُلٍ مَاتَ يَهُودِيًّا: ((إِنَّ الْمَيِّتَ لَيُعَذَّبُ وَ إِنَّ أَهْلَهُ لَيَبْكُونَ عَلَيْهِ)). (صحیح) (احکام الجنائز : ۲۸)

ترجمہ: روایت ہے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنھما سے کہ نبی ﷺ نے فرمایا کہ میت پر عذاب ہوتا ہے اس کے گھر والوں کے رونے سے، کہا راوی نے سو فرمایا حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے رحمت کرے اللہ عبداللہ پر انہوں نے جھوٹ نہیں بنائی یہ بات ولیکن وہم ہو گیا ان کو، یہ بات تو رسول اللہ ﷺ نے ایک یہودی کے لیے فرمائی تھی کہ وہ مر گیا تھا پھر آپ ﷺ نے فرمایا کہ میت پر تو عذاب ہو رہا ہے اور گھر والے اس کے رو رہے ہیں۔

فائدہ : اس باب میں ابن عباس اور قرظہ بن کعب اور ابو ہریرہ اور ابن مسعود اور اسامہ بن زید رضی اللہ عنھم سے بھی روایت ہے۔ کہا ابو عیسیٰ نے حدیث عائشہ رضی اللہ عنہا کی حسن ہے صحیح ہے اور مروی ہے کئی سندوں سے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے اور بعض علماء کا یہی مذہب ہے کہ اللہ تعالیٰ قرآن میں بھی یہی فرماتا ہے: وَلَا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِّزْرَ أُخْرَى یعنی کوئی کسی کے گناہوں کا بوجھ نہیں اٹھاتا یعنی زندہ کے رونے سے مردے پر عذاب کیوں ہونے لگا اس کا کیا قصور ہے اور یہی مذہب ہے شافعی رحمہ اللہ کا۔

❀❀❀❀

(۱۰۰۵) عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ : أَخَذَ النَّبِيُّ ﷺ بِيَدِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ، فَانْطَلَقَ بِهِ إِلَى ابْنِهِ إِبْرَاهِيمَ فَوَجَدَهُ يَجُودُ بِنَفْسِهِ فَأَخَذَهُ النَّبِيُّ ﷺ فَوَضَعَهُ فِي حِجْرِهِ فَبَكَى، فَقَالَ لَهُ عَبْدُالرَّحْمٰنِ: أَتَبْكِي، أَوَ لَمْ تَكُنْ نَهَيْتَ عَنِ الْبُكَاءِ ؟ قَالَ: ((لَا، وَلٰكِنْ نَهَيْتُ عَنْ صَوْتَيْنِ أَحْمَقَيْنِ فَاجِرَيْنِ: صَوْتٍ عِنْدَ مُصِيبَةٍ خَمْشِ وُجُوهٍ وَشَقِّ جُيُوبٍ وَرَنَّةِ شَيْطَانٍ)) . وَ فِي الْحَدِيثِ كَلَامٌ أَكْثَرُ مِنْ هٰذَا. (حسن)

ترجمہ: روایت ہے جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنھما سے کہ پکڑ لیا نبی ﷺ نے عبدالرحمٰن بن عوف کا ہاتھ سو لے گئے ان کو اپنے صاحبزادے ابراہیم کے پاس سو پایا ان کو کہ وہ اپنی جان دے رہے ہیں یعنی نزع روح میں ہیں سو لے لیا ان کو نبی ﷺ نے اور رکھ لیا اپنی گود میں اور رونے لگے۔ سو عبدالرحمٰن نے عرض کیا کہ آپ روتے ہیں اور آپ ہی منع کرتے تھے رونے سے فرمایا آپ ﷺ نے نہیں میں رونے سے منع نہیں کرتا تھا ولیکن دو احمق فاجر کی آوازوں سے منع کرتا تھا

ایک آواز رونے کی کسی مصیبت کے وقت اور نوچنا پیٹنا منہ کا اور پھاڑنا چیرنا گریبان کا دوسرے نوحہ کرنا چیخنا شیطان کا سا اور اس حدیث میں اور باتیں بھی ہیں۔

فائدہ : کہا ابوعیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے۔

❀❀❀❀

(۱۰۰۶) عَنْ عَمْرَةَ أَنَّهَا أَخْبَرَتْهُ أَنَّهَا سَمِعَتْ عَائِشَةَ وَذُكِرَهَا: أَنَّ ابْنَ عُمَرَ يَقُوْلُ: إِنَّ الْمَيِّتَ لَيُعَذَّبُ بِبُكَاءِ الْحَيِّ، فَقَالَتْ عَائِشَةُ: غَفَرَ اللّٰهُ لِأَبِيْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ أَمَا إِنَّهُ لَمْ يَكْذِبْ وَلٰكِنَّهُ نَسِيَ أَوْ أَخْطَأَ، إِنَّمَا مَرَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَلٰى يَهُوْدِيَّةٍ يُبْكٰى عَلَيْهَا فَقَالَ: ((**إِنَّهُمْ لَيَبْكُوْنَ عَلَيْهَا وَإِنَّهَا لَتُعَذَّبُ فِيْ قَبْرِهَا**)).

(صحیح) (الاحکام: ۲۸)

ترجمہ: روایت ہے عمرہ سے کہ انہوں نے خبر دی کہ سنا میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ ان کے آگے ذکر کیا کسی نے کہ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میت پر عذاب ہوتا ہے زندہ کے رونے سے تو فرمایا عائشہ رضی اللہ عنہا نے اللہ بخشے ابی عبدالرحمٰن کو اور یہ کنیت ہے عبداللہ کی بے شک انہوں نے کچھ جھوٹ اپنی طرف سے نہیں بنایا ولیکن وہ بھول گئے یا چوک گئے حقیقت اس کی یہ ہے کہ رسول اللہ ﷺ گزرے ایک یہودیہ پر کہ اس پر رونا ہو رہا تھا تو فرمایا آپ ﷺ نے یہ لوگ تو رو رہے ہیں اور اس پر عذاب قبر ہو رہا ہے یعنی یہ فرمانا آپ کا اسی کے لیے تھا نہ یہ کہ جو زندہ رووے اس کی میت پر عذاب ہو ہاں اگر میت وصیت کر گیا ہے کہ میرے اوپر خوب رونا اور رونے والیاں بلانا اور چیخنا چلانا تو اس پر بالاتفاق عذاب ہوگا۔ کہا ابوعیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

❀❀❀❀

۲۶۔ بَابُ: مَا جَآءَ فِي الْمَشْيِ اَمَامَ الْجَنَازَةِ

جنازے کے آگے چلنے کے بیان میں

(۱۰۰۷) عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيْهِ قَالَ: رَأَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ وَأَبَابَكْرٍ وَعُمَرَ يَمْشُوْنَ أَمَامَ الْجَنَازَةِ.

(صحیح) المشکاۃ (۱۶۶۸) الارواء (۷۳۹)

ترجمہ: روایت ہے سالم سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے کہا ان کے باپ نے دیکھا میں نے رسول اللہ ﷺ اور ابوبکر اور عمر رضی اللہ عنہما کو آگے چلتے تھے جنازے کے۔

فائدہ : روایت کی ہم سے حسن بن علی خلال نے انہوں نے عمرو بن عاصم سے انہوں نے ہمام سے انہوں نے منصور سے اور بکر کوفی اور زیاد سے اور سفیان سے یہ سب روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے سنا زہری سے انہوں نے سالم بن عبداللہ سے

انہوں نے اپنے باپ سے کہا دیکھا میں نے نبی ﷺ اور ابوبکر اور عمر رضی اللہ عنہما کو آگے چلتے تھے جنازے کے۔ روایت کی ہم سے عبد بن حمید نے انہوں نے عبدالرزاق سے انہوں نے معمر سے انہوں نے زہری سے کہا کہ رسول اللہ ﷺ او رابوبکر اور عمر رضی اللہ عنہما چلتے تھے جنازے کے آگے کہا۔ زہری نے اور خبر دی ہم کو سالم نے کہ ان کے باپ چلتے تھے آگے جنازہ کے۔ اس باب میں انس رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے۔ کہا ابوعیسیٰ نے ابن عمر رضی اللہ عنہما کی حدیث کی مانند روایت کی ابن جریج اور زیاد بن سعد اور کئی لوگوں نے زہری سے انہوں نے سالم سے انہوں نے اپنے باپ سے حدیث ابن عیینہ کی مانند اور روایت کی معمر اور یونس بن یزید اور مالک وغیرہ حفاظ نے زہری سے کہ نبی ﷺ چلتے تھے آگے جنازے کے اور سب اہل حدیث کہتے ہیں کہ حدیث مرسل اس میں زیادہ صحیح ہے۔ کہا ابوعیسیٰ (امام ترمذیؒ) نے سنا میں نے یحییٰ بن موسیٰ سے کہتے تھے سنا میں نے عبدالرزاق سے کہتے تھے کہا ابن مبارک نے حدیث زہری کی جو مرسل ہے اس میں زیادہ صحیح ہے ابن عیینہ کی حدیث سے، کہا ابن مبارک نے کہ گمان ہے مجھ کو کہ ابن جریج نے لے لی ہو یہ روایت ابن عیینہ سے۔ کہا ابوعیسیٰ نے اور روایت کی ہمام بن یحییٰ نے یہ حدیث زیاد سے جو بیٹے ہیں سعد کے اور منصور اور ابوبکر اور سفیان نے زہری سے انہوں نے سالم سے انہوں نے اپنے باپ سے اور وہ سفیان بن عیینہ ہیں کہ روایت کی ان سے ہمام نے جنازے کے آگے چلنے میں سو بعض نے علمائے صحابہ وغیرہم سے کہا آگے چلنا افضل ہے اور یہی قول ہے شافعی اور احمد کا۔

(١٠٠٨) عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: رَأَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ وَأَبَا بَكْرٍ، وَعُمَرَ، يَمْشُونَ أَمَامَ الْجَنَازَةِ. (صحيح)

ترجمہ: روایت ہے سالم بن عبداللہ سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے کہا ان کے باپ نے دیکھا میں نے رسول اللہ ﷺ اور ابوبکر اور عمر رضی اللہ عنہما کو آگے چلتے تھے جنازے کے۔

(١٠٠٩) عَنِ الزُّهْرِيِّ ، قَالَ : كَانَ النَّبِيُّ ﷺ وَأَبُوبَكْرٍ ، وَ عُمَرُ ، يَمْشُونَ أَمَامَ الْجَنَازَةِ.

(صحيح) المشكاة (١٦٦٨) الارواء (٧٣٩)

ترجمہ: زہری سے روایت ہے کہتے ہیں کہ نبی ﷺ اور ابوبکر اور عمر رضی اللہ عنہما وہ چلتے تھے جنازے کے آگے۔

(١٠١٠) عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَمْشِيْ أَمَامَ الْجَنَازَةِ وَ أَبُوْبَكْرٍ وَ عُمَرُ وَ عُثْمَانُ.

(صحيح) الاحكام (٧٤) الارواء (١٩١/٣)

ترجمہ: روایت ہے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے کہا انہوں نے رسول اللہ ﷺ چلتے تھے آگے جنازے کے اور ابوبکر رضی اللہ عنہ اور عمر رضی اللہ عنہ اور عثمان رضی اللہ عنہ بھی۔

فائدہ : پوچھی میں نے یعنی مؤلف نے یہ حدیث محمد سے سو کہا انہوں نے اس حدیث میں خطا کی ہے محمد بن بکر نے اور مروی ہے یہ حدیث یونس سے انہوں نے روایت کی زہری سے کہ نبی ﷺ اور ابوبکر رضی اللہ عنہ اور عمر رضی اللہ عنہ سب چلتے تھے جنازے کے آگے۔ کہا زہری نے اور خبر دی مجھ کو سالم نے کہ باپ ان کے بھی آگے چلتے تھے جنازے کے کہا محمد نے اور یہ صحیح ہے۔

❀❀❀❀

۲۷۔ بَابُ : مَا جَآءَ فِي الْمَشْيِ خَلْفَ الْجَنَازَةِ

جنازے کے پیچھے چلنے کے بیان میں

(۱۰۱۱) **عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ** قَالَ سَأَلْنَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ عَنِ الْمَشْيِ خَلْفَ الْجَنَازَةِ ؟ قَالَ : **((مَادُوْنَ الْخَبَبِ، فَإِنْ كَانَ خَيْرًا عَجَّلْتُمُوْهُ، وَإِنْ كَانَ شَرًّا فَلَا يُبَعَّدُ إِلَّا أَهْلُ النَّارِ، الْجَنَازَةُ مَتْبُوْعَةٌ وَلَا تَتْبَعُ، لَيْسَ مِنْهَا مَنْ تَقَدَّمَهَا))**. (اسناده ضعيف) مشكاة المصابيح (١٦٦٩) اس میں یحییٰ بن عبداللہ لین الحدیث اور ابی ماجدہ راوی مجہول ہے۔ تقریب (۷۵۸۱)(۸۳۳۴)

ترجمہ: روایت ہے عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے کہا انہوں نے پوچھا ہم نے رسول اللہ ﷺ سے جنازے کے پیچھے چلنے کو تو فرمایا آپ ﷺ نے دوڑنے سے ذرا کم چلنا چاہیے سو اگر نیک ہے جلدی پہنچاؤ گے تم اس کو یعنی قبر میں اور اگر وہ بد ہے تو نہیں دور کیا جاتا مگر آتش دوزخ والا اور جنازہ کے پیچھے چلنا چاہیے نہ اس کو پیچھے چھوڑنا چاہیے اور نہیں ہے اس کے ساتھ والوں میں جو اس سے آگے چلے۔

فائدہ : کہا ابوعیسیٰ نے اس حدیث کو نہیں پہچانتے ہم ابن مسعود کی روایت سے مگر اسی اسناد سے اور سنا میں نے محمد بن اسماعیل سے کہ ضعیف کہتے ہیں ابو ماجد کی اس حدیث کو اور کہا محمد نے اور کہا حمیدی نے کہا ابن عیینہ نے پوچھا یحییٰ سے ابو ماجد کون ہے کہا انہوں نے ایک اڑتی چڑیا ہے کہ ہم سے روایت کی اس نے یعنی ایک مرد ہے مجہول الحال اس کا حال معلوم نہیں اور یہی مذہب ہے بعض علمائے صحابہ وغیرہم کا کہ کہتے ہیں کہ جنازہ کے پیچھے چلنا افضل ہے۔ اور یہی کہتے ہیں ثوری اور اسحاق اور ابو ماجد کا حال معلوم نہیں اور ان کی دو حدیثیں ہیں ابن مسعود سے اور یحییٰ امام بنی تیم اللہ کے ثقہ ہیں کنیت ان کی ابوالحارث ہے اور ان کو یحییٰ الجابر بھی کہتے ہیں اور یحییٰ المجبر بھی اور وہ کوفی ہیں روایت کی ان سے شعبہ نے اور سفیان ثوری اور ابوالاحوص اور سفیان بن عیینہ نے۔

❀❀❀❀

۲۸۔ بَابُ : مَا جَآءَ فِيْ كَرَاهِيَةِ الرُّكُوبِ خَلْفَ الْجَنَازَةِ

اس بیان میں کہ جنازے کے پیچھے سوار ہو کر چلنا مکروہ ہے

(۱۰۱۲) عَنْ ثَوْبَانَ قَالَ: خَرَجْنَا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فِي جَنَازَةٍ فَرَأَى نَاسًا رُكْبَانًا فَقَالَ: ((أَلَا تَسْتَحْيُوْنَ؟ إِنَّ مَلَائِكَةَ اللّٰهِ عَلٰى أَقْدَامِهِمْ وَأَنْتُمْ عَلٰى ظُهُوْرِ الدَّوَابِّ)).

(ضعيف) أحكام الجنائز ص (۷۵) المشكاة (۱۶۷۲) اس میں ابی بکر ابن مریم راوی ضعیف ہے۔

ترجمہ: روایت ہے ثوبان رضی اللہ عنہ سے کہا انہوں نے ہم نکلے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ جنازہ میں سو دیکھا آپ ﷺ نے کچھ لوگوں کو سوار تو فرمایا تم کو شرم نہیں آتی کہ فرشتے اللہ کے پیروں پر چلتے ہیں اور تم جانوروں کی پیٹھ پر سوار ہو۔

فائدہ: اس باب میں مغیرہ بن شعبہ اور جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہما سے بھی روایت ہے۔ کہا ابو عیسیٰ نے حدیث ثوبان کی مروی ہے ان سے موقوفاً بھی۔

❀❀❀❀

۲۹۔ بَابُ : مَا جَآءَ فِي الرُّخْصَةِ فِيْ ذٰلِكَ

اس بیان میں کہ جنازے کے پیچھے سواری پر چلنا بھی جائز ہے

(۱۰۱۳) عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ قَالَ: سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ سَمُرَةَ يَقُوْلُ: كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فِيْ جَنَازَةِ ابْنِ الدَّحْدَاحِ، وَهُوَ عَلٰى فَرَسٍ لَهُ يَسْعٰى وَ نَحْنُ حَوْلَهُ وَهُوَ يَتَوَقَّصُ بِهِ. (صحيح) (الاحكام : ۷۵)

ترجمہ: روایت ہے سماک بن حرب سے کہا انہوں نے سنا میں نے جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے کہتے تھے ہم نبی ﷺ کے ساتھ تھے ہمراہ جنازہ ابن دحداح کے اور آپ ایک گھوڑے پر سوار تھے وہ کودتا تھا اور ہم آپ کے گرد تھے اور آپ ﷺ اس کو چھوٹے چھوٹے قدموں سے لیے جاتے تھے۔

(۱۰۱۴) عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ اتَّبَعَ جَنَازَةَ ابْنِ الدَّحْدَاحِ مَاشِيًا وَ رَجَعَ عَلٰى فَرَسٍ.

(صحيح) [انظر ما قبله]

ترجمہ: روایت ہے جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے کہ نبی ﷺ پیدل گئے ابن دحداح کے جنازے کے ساتھ اور پھرے گھوڑے پر سوار ہو کر۔

فائدہ: کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

❀❀❀❀

٣٠۔ بَابُ: مَا جَاءَ فِي الْإِسْرَاعِ بِالْجَنَازَةِ

جنازہ جلدی لے جانے کے بیان میں

(١٠١٥) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ يَبْلُغُ بِهِ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: ((أَسْرِعُوا بِالْجَنَازَةِ فَإِنْ تَكُ خَيْرًا تُقَدِّمُوهَا إِلَيْهِ، وَإِنْ تَكُ شَرًّا تَضَعُوهُ عَنْ رِقَابِكُمْ)). (صحيح) الاحكام (٧١)

ترجمہ: روایت ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے وہ پہنچاتے ہیں اس حدیث کو نبی ﷺ تک کہ آپ ﷺ نے فرمایا جلدی لے چلو جنازے کو یعنی معمولی چال سے ذرا بڑھ کر چلو اس لیے کہ وہ جنازہ اگر نیک شخص کا ہے تو جلدی پہنچاؤ اس کو نیکی کی طرف اگر برے شخص کا ہے تو اتارو اس کو اپنی گردنوں سے۔

فائدہ: اس باب میں ابو بکرہ سے بھی روایت ہے۔ کہا ابو عیسیٰ نے حدیث ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی حسن ہے صحیح ہے۔

٣١۔ بَابُ: مَا جَاءَ فِي قَتْلَى أُحُدٍ وَ ذِكْرِ حَمْزَةَ

شہدائے احد اور حمزہ رضی اللہ عنہ کے ذکر میں

(١٠١٦) عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: أَتَى رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ عَلَى حَمْزَةَ يَوْمَ أُحُدٍ فَوَقَفَ عَلَيْهِ فَرَآهُ قَدْ مُثِّلَ بِهِ، فَقَالَ: ((لَوْ لَا أَنْ تَجِدَ صَفِيَّةُ فِي نَفْسِهَا لَتَرَكْتُهُ حَتَّى تَأْكُلَهُ الْعَافِيَةُ حَتَّى يُحْشَرَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مِنْ بُطُونِهَا)). قَالَ: ثُمَّ دَعَا بِنَمِرَةٍ فَكَفَّنَهُ فِيهَا فَكَانَتْ إِذَا مُدَّتْ عَلَى رَأْسِهِ بَدَتْ رِجْلَاهُ، وَإِذَا مُدَّتْ عَلَى رِجْلَيْهِ بَدَا رَأْسُهُ. قَالَ: فَكَثُرَ الْقَتْلَى وَ قَلَّتِ الثِّيَابُ. قَالَ: فَكُفِّنَ الرَّجُلُ وَالرَّجُلَانِ وَالثَّلَاثَةُ فِي الثَّوْبِ الْوَاحِدِ ثُمَّ يُدْفَنُونَ فِي قَبْرٍ وَاحِدٍ. قَالَ فَجَعَلَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يَسْأَلُ عَنْهُمْ: ((أَيُّهُمْ أَكْثَرُ قُرْآنًا)). فَيُقَدِّمُهُ إِلَى الْقِبْلَةِ. فَقَالَ فَدَفَنَهُمْ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ وَلَمْ يُصَلِّ عَلَيْهِمْ. (صحيح) (الاحكام: ٥٩، ٦٠) بعض محققین کے نزدیک اس کی سند زہری مدلس کے عنعنہ کی وجہ سے ضعیف ہے۔

ترجمہ: روایت ہے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے کہا رسول اللہ ﷺ نے سیدنا حمزہ رضی اللہ عنہ کے پاس جنگ احد کے دن یعنی ان کی شہادت کے بعد اور کھڑے ہوئے ان کے پاس سو دیکھا انہیں کہ ان کے ہاتھ پیر کاٹے گئے ہیں تو آپ ﷺ نے فرمایا اگر نہ خفا ہوتیں صفیہ یعنی حمزہ کی بہن اپنے دل میں تو ان کو چھوڑ دیتا کہ کھا جاتے ان کو جانور پھر قیامت کے دن اٹھائے جاتے جانوروں کے پیٹوں سے۔ کہا راوی نے پھر منگائی آپ ﷺ نے ایک چادر اور کفن دیا اس کو سو وہ چادر ایسی تھی کہ جب کھینچتے تھے سر پر کھل جاتے ان کے دونوں پیر اور جب کھینچتے پیروں پر سے تو کھل جاتا ان کا سر۔ کہا راوی نے پھر

شہید زیادہ ہوئے اور کپڑا کم۔ کہا راوی نے پھر کفن دیا ایک کپڑے میں ایک ایک مرد کو اور دو دو اور تین تین کو پھر دفن کیا ایک قبر میں سو پوچھنے لگے رسول اللہ ﷺ ان شہیدوں میں کون قرآن زیادہ پڑھا تھا سو جو قرآن زیادہ پڑھا تھا اس کو آگے رکھتے قبلے کی طرف یعنی قبر میں۔ کہا راوی نے پھر دفن کر دیا ان سب کو رسول اللہ ﷺ نے اور ان کی نماز جنازہ نہ پڑھی۔

فائدہ : کہا ابو عیسیٰ نے حدیث انس رضی اللہ عنہ کی حسن ہے غریب ہے نہیں جانتے ہم اس کو کہ انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہو مگر اسی سند سے۔

❀❀❀❀

۳۲۔ بَابُ آخَرُ

دوسرا باب

(۱۰۱۷) عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ : كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَعُوْدُ الْمَرِيْضَ وَ يَشْهَدُ الْجَنَازَةَ، وَيَرْكَبُ الْحِمَارَ، وَ يُجِيْبُ دَعْوَةَ الْعَبْدِ، وَ كَانَ يَوْمَ بَنِي قُرَيْظَةَ عَلٰى حِمَارٍ مَخْطُوْمٍ بِحَبْلٍ مِنْ لِيْفٍ عَلَيْهِ إِكَافُ لِيْفٍ.

(اسناده ضعيف) مختصر الشمائل المحمديه (٢٨٦) اس میں مسلم اعور ضعیف راوی ہے۔ تقریب (۶۶۴۱)

ترجمہ: روایت ہے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے کہا رسول اللہ ﷺ عیادت کرتے تھے مریض کی اور حاضر ہوتے تھے جنازے میں اور سوار ہوتے تھے گدھے پر اور قبول کرتے تھے غلام کی دعوت اور بنی قریظہ کہ ایک قبیلہ ہے یہود کا اس کی لڑائی کے دن آپ ﷺ سوار تھے گدھے پر کہ اس کی لگام کھجور کے چھال کی رسی سے بنی تھی اور اس پر زین بھی اس چھال کا تھا۔

فائدہ : کہا ابو عیسیٰ نے اس حدیث کو نہیں پہچانتے ہم مگر مسلم کی روایت سے کہ وہ روایت کرتے ہیں انس رضی اللہ عنہ سے اور مسلم اعور ضعیف ہیں اور یہ مسلم بیٹے ہیں کیسان ملائی کے۔

❀❀❀❀

۳۳۔ باب أَيْنَ تُدْفَنُ الْأَنْبِيَاءُ؟

انبیاء علیھم السلام کہاں دفنائے جاتے ہیں؟

(۱۰۱۸) عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ : لَمَّا قُبِضَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اخْتَلَفُوْا فِيْ دَفْنِهٖ، فَقَالَ أَبُوْبَكْرٍ : سَمِعْتُ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ شَيْئًا مَا نَسِيْتُهُ قَالَ : ((مَا قَبَضَ اللّٰهُ نَبِيًّا إِلَّا فِي الْمَوْضِعِ الَّذِيْ يُحِبُّ أَنْ يُدْفَنَ فِيْهِ))، فَدَفَنُوْهُ فِيْ مَوْضِعِ فِرَاشِهٖ. (اسناده صحيح) (الاحكام : ١٣٧، ١٣٨. مختصر الشمائل : ٣٢٦)

ترجمہ: روایت ہے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہا جب وفات ہوئی رسول اللہ ﷺ کی جھگڑے لوگ ان کے دفن میں سو کہا ابو بکر رضی اللہ عنہ نے میں نے سنی ہے رسول اللہ ﷺ سے ایک بات کہ کبھی نہ بھولا میں اس کو فرمایا آپ نے نہیں قبض کرتا اللہ

تعالیٰ روح کسی نبی کی مگر اسی جگہ کہ جہاں دفن ہونا وہ چاہتا ہے پھر دفن کر دیا رسول اللہ ﷺ کو آپ ﷺ کے بستر مبارک کی جگہ میں۔

فائدہ : کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث غریب ہے اور عبدالرحمٰن بن ابی بکر ملیکی ضعیف ہیں حافظے کی طرف سے اور مروی ہے یہ حدیث کئی سندوں سے، روایت کی ابن عباس نے ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ سے انہوں نے نبی ﷺ سے۔

۳۴۔ بَابُ آخَرُ

باب دوسرا

(۱۰۱۹) عَنِ ابْنِ عُمَرَ: أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ : ((اذْكُرُوْا مَحَاسِنَ مَوْتَاكُمْ وَكُفُّوْا عَنْ مَسَاوِيْهِمْ)).

(ضعیف) (المشكاة : ١٦٧٨، الروض النضير : ٤٨٢) اس میں عمران بن انس مکی منکر الحدیث ہے۔ میزان (٣/٢٣٤)

ترجمہ: روایت ہے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کہ ذکر کرو اپنے مردوں کی بھلائیاں اور باز رہو ان کی برائیوں سے۔

فائدہ : کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث غریب ہے کہا سنا میں نے محمد بخاری رحمۃ اللہ علیہ سے کہتے تھے عمران بن انس مکی منکر الحدیث ہیں اور روایت کی بعض نے عطاء سے انہوں نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے اور عمران بن ابی انس مصری ثابت زیادہ اور مقدم ہیں عمران بن انس مکی سے۔

❀❀❀❀

۳۵۔ بَابُ : مَا جَآءَ فِي الْجُلُوْسِ قَبْلَ أَنْ تُوْضَعَ

جنازہ رکھے جانے سے پہلے بیٹھنے کے بیان میں

(۱۰۲۰) عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ إِذَا اتَّبَعَ الْجَنَازَةَ لَمْ يَقْعُدْ حَتّٰى تُوْضَعَ فِي اللَّحْدِ فَعَرَضَ لَهُ حَبْرٌ فَقَالَ : هٰكَذَا نَصْنَعُ يَا مُحَمَّدُ قَالَ : فَجَلَسَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ. وَقَالَ : ((خَالِفُوْهُمْ)). (حسن عند الالبانی) المشكاة (١٦٨١) الارواء (٣/١٩٣) بعض محققین کہتے ہیں اس میں بشر بن رافع ضعیف ہے اور عبداللہ بن سلیمان بھی ضعیف ہے۔ تقریب (٣٣٦٩)

ترجمہ: روایت ہے عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے کہا کہ رسول اللہ ﷺ جب ساتھ جاتے کسی جنازے کے تو نہ بیٹھتے جب تک جنازہ قبر میں نہ رکھا جاتا سو سامنے آ گیا ایک عالم یہود کا اور کہا اس نے ہم بھی ایسا ہی کرتے ہیں اے محمد ﷺ، سو بیٹھ گئے رسول اللہ ﷺ اور فرمایا ان کی مخالفت کرو یعنی یہود کی۔

فائدہ : کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث غریب ہے اور بشر بن رافع کچھ قوی نہیں حدیث میں۔

٣٦ـ بَابُ : فَضْلُ الْمُصِيبَةِ إِذَا احْتَسَبَ

مصیبت کے ثواب میں جب مصیبت والا صبر کرے اور ثواب چاہے

(١٠٢١) عَنْ أَبِي سِنَانٍ قَالَ : دَفَنْتُ ابْنِي سِنَانًا وَأَبُو طَلْحَةَ الْخَوْلَانِيُّ جَالِسٌ عَلَى شَفِيرِ الْقَبْرِ فَلَمَّا أَرَدْتُ الْخُرُوجَ أَخَذَ بِيَدِي فَقَالَ : أَلَا أُبَشِّرُكَ يَا أَبَا سِنَانٍ ؟ قُلْتُ : بَلَى قَالَ : حَدَّثَنِي الضَّحَّاكُ ابْنُ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ عَرْزَبٍ عَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ : ((إِذَا مَاتَ وَلَدُ الْعَبْدِ قَالَ اللّٰهُ لِمَلَائِكَتِهِ : قَبَضْتُمْ وَلَدَ عَبْدِي ؟ فَيَقُولُونَ نَعَمْ، فَيَقُولُ : قَبَضْتُمْ ثَمَرَةَ فُؤَادِهِ ؟ فَيَقُولُونَ : نَعَمْ، فَيَقُولُ : مَاذَا قَالَ عَبْدِي ؟ فَيَقُولُونَ : حَمِدَكَ وَاسْتَرْجَعَ، فَيَقُولُ اللّٰهُ : ابْنُوا لِعَبْدِي بَيْتًا فِي الْجَنَّةِ، وَسَمُّوهُ بَيْتَ الْحَمْدِ)). (حسن عند الالبانی) (الصحيحة : ١٤٠٨) بعض محققین کہتے ہیں اس میں عیسیٰ بن سنان ضعیف ہے۔

ترجمہ: روایت ہے ابوسنان سے کہا دفن کیا میں نے اپنے بیٹے سنان کو اور ابوطلحہ خولانی بیٹھے تھے قبر کے کنارے پر پھر جب چاہا میں نے قبر سے نکلنا پکڑ لیا انہوں نے میرا ہاتھ اور فرمایا کیا بشارت نہ دوں تجھ کو اے ابا سنان کہا میں نے کیوں نہیں کہا انہوں نے روایت کی مجھ سے ضحاک بن عبدالرحمٰن عرزب نے انہوں نے ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب مرتا ہے کسی بندے کا لڑکا فرماتا ہے اللہ تعالیٰ اپنے فرشتوں سے لے لیا تم نے میرے بندے کے لڑکے کو سو وہ کہتے ہیں ہاں، پھر فرماتا ہے پروردگار تعالیٰ شانہ لے لیا تم نے پھل اس کے دل کا سو کہتے ہیں فرشتے ہاں پھر فرماتا ہے کیا کہا میرے بندے نے سو فرشتے کہتے ہیں تیری تعریف کی اور انا للہ وانا الیہ راجعون پڑھا سو فرماتا ہے اللہ جل شانہ بناؤ میرے بندے کے لیے ایک گھر جنت میں اور اس کا نام رکھو بیت الحمد یعنی تعریف کا گھر۔

فائدہ : کہا ابوعیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

❁❁❁❁

٣٧ـ بَابُ : مَا جَاءَ فِي التَّكْبِيرِ عَلَى الْجَنَازَةِ

نماز جنازہ میں تکبیر کہنے کے بیان میں

(١٠٢٢) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ صَلَّى عَلَى النَّجَاشِيِّ فَكَبَّرَ أَرْبَعًا. (صحيح) الاحكام (٨٩ـ٩٠) الارواء (٧٢٩)

ترجمہ: روایت ہے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ نبی ﷺ نے نجاشی بادشاہ حبش کی نماز جنازہ پڑھی اور اس میں اللہ اکبر کہا چار بار۔

فائدہ : اس باب میں ابن عباس اور ابن ابی اوفی اور جابر اور انس اور یزید بن ثابت رضی اللہ عنہم سے بھی روایت ہے۔ کہا ابوعیسیٰ نے اور یزید بن ثابت زید بن ثابت کے بھائی ہیں اور وہ بڑے ہیں ثابت سے حاضر ہوئے جنگ بدر میں اور زید نہیں

حاضر ہوئے بدر میں کہا ابوعیسیٰ نے یہ حدیث ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے اکثر علماء صحابہ وغیرہم کا کہ نماز جنازہ میں چار تکبیریں کہے اور یہی قول ہے سفیان ثوری اور مالک بن انس اور ابن مبارک اور شافعی اور احمد اور اسحاق کا۔

❀ ❀ ❀ ❀

(۱۰۲۳) عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِيْ لَيْلٰى قَالَ: كَانَ زَيْدُ بْنُ أَرْقَمَ يُكَبِّرُ عَلٰى جَنَائِزِنَا أَرْبَعًا وَإِنَّهُ كَبَّرَ عَلٰى جَنَازَةٍ خَمْسًا فَسَأَلْنَاهُ عَنْ ذٰلِكَ؟ فَقَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يُكَبِّرُهَا. (صحيح) الاحكام (۱۱۲)

ترجمہ: روایت ہے عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ سے کہا زید بن ارقم تکبیر کہا کرتے تھے ہمارے جنازوں کی نماز میں چار بار اور ایک بار تکبیر کہی انہوں نے ایک جنازے پر پانچ بار سو پوچھی ہم نے اس کی وجہ تو کہا انہوں نے رسول اللہ ﷺ بھی ایسا ہی کہتے تھے۔

فائدہ: کہا ابوعیسیٰ نے حدیث زید بن ارقم کی حسن ہے صحیح ہے اور بعض علمائے صحابہ وغیرہم کا یہی مذہب ہے کہ نماز جنازہ میں پانچ تکبیریں کہے اور کہا احمد اور اسحاق نے جب پانچ تکبیریں کہے امام جنازے پر تو مقتدی بھی امام کی تابعداری کرے۔

❀ ❀ ❀ ❀

۳۸۔ بَابُ: مَا يَقُوْلُ فِي الصَّلٰوةِ عَلَى الْمَيِّتِ

نماز جنازہ کی دعاؤں کے بیان میں

(۱۰۲۴) عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِيْ كَثِيْرٍ حَدَّثَنِيْ أَبُوْ إِبْرَاهِيْمَ الْأَشْهَلِيُّ عَنْ أَبِيْهِ قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ إِذَا صَلّٰى عَلَى الْجَنَازَةِ قَالَ: ((**اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِحَيِّنَا وَ مَيِّتِنَا وَشَاهِدِنَا وَغَائِبِنَا وَصَغِيْرِنَا وَكَبِيْرِنَا، وَذَكَرِنَا، وَأُنْثَانَا**)). قَالَ يَحْيٰى: وَ حَدَّثَنِيْ أَبُوْ سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِالرَّحْمٰنِ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ مِثْلَ ذٰلِكَ وَ زَادَ فِيْهِ: ((**اَللّٰهُمَّ مَنْ أَحْيَيْتَهُ مِنَّا فَأَحْيِهِ عَلَى الْإِسْلَامِ وَ مَنْ تَوَفَّيْتَهُ مِنَّا فَتَوَفَّهُ عَلَى الْإِيْمَانِ**)).

(صحيح) الاحكام (۱۲٤) المشكاة (۱٦۷٥)

ترجمہ: روایت ہے یحییٰ بن ابی کثیر سے کہا روایت کی مجھ سے ابوابراہیم اشہلی نے انہوں نے اپنے باپ سے کہا رسول اللہ ﷺ جب نماز جنازہ پڑھتے تو یہ دعا پڑھتے تھے اللھم سے اُنْثَانَا تک اور معنی اس کے یہ ہیں یا اللہ بخش ہمارے زندے اور مردے اور حاضر اور غائب اور چھوٹے اور بڑے اور مرد اور عورت کو' کہا یحییٰ نے اور روایت کی مجھ سے ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن نے انہوں نے نبی ﷺ سے اسی مثل اور زیادہ کیا اس میں یعنی بعد أنثانا کے ان لفظوں کو اللھم من أحییته سے اخیر تک اور معنی اس کے یہ ہیں یا اللہ جس کو تو زندہ رکھے ہم میں سے تو زندہ رکھ اسلام کے کاموں میں یعنی نیک عملوں پر اور جس کو مارے تو ہم میں سے اس کو ایمان یعنی توحید پر۔

فائدہ : اس باب میں عبدالرحمٰن بن عوف اور عائشہ اور ابوقتادہ اور جابر اور عوف بن ابی مالک رضی اللہ عنھم سے روایت ہے۔ کہا ابوعیسیٰ نے حدیث ابوابراہیم کے باپ کی صحیح ہے اور روایت کی ہشام دستوائی اور علی بن مبارک نے یہ حدیث یحییٰ بن ابی کثیر سے انہوں نے ابی سلمہ بن عبدالرحمٰن سے انہوں نے نبی ﷺ سے مرسلاً اور روایت کی عکرمہ بن عمار نے یحییٰ بن کثیر سے انہوں نے ابوسلمہ سے انہوں نے عبدالرحمٰن سے انہوں نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے انہوں نے نبی ﷺ سے اور حدیث عکرمہ بن عمار کی غیر محفوظ ہے اور عکرمہ اکثر وہم کرتے ہیں یحییٰ کی حدیث میں اور مروی ہے یحییٰ بن ابی کثیر سے یعنی یہی حدیث وہ روایت کرتے ہیں عبداللہ بن ابی قتادہ سے وہ اپنے باپ سے وہ نبی ﷺ سے کہا ابوعیسیٰ نے سنا میں نے محمد کو کہتے تھے ان سب روایتوں میں صحیح زیادہ یحییٰ بن ابی کثیر کی روایت ہے جو مروی ہے ابوابراہیم اشہلی سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے اور پوچھا میں نے نام ابوابراہیم اشہلی کا تو نہ جانا محمد نے۔

(۱۰۲۵) **عَنْ** عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ : سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يُصَلِّيْ عَلٰى مَيِّتٍ فَفَهِمْتُ مِنْ صَلَاتِهٖ عَلَيْهِ: ((اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلَهٗ وَارْحَمْهُ وَاغْسِلْهُ بِالْبَرَدِ كَمَا يُغْسَلُ الثَّوْبُ)). (صحيح) الارواء (۱/۴۲) الاحكام (۱۲۳)

ترجمہ: روایت ہے عوف بن مالک رضی اللہ عنہ سے کہا سنا میں نے رسول اللہ ﷺ سے اور وہ نماز پڑھتے تھے جنازے کی سو یاد کر لیا میں نے ان کی نماز میں سے ان کلمات کو اللھم سے اخیر تک اور معنی اس کے یہ ہیں یا اللہ بخش دے اس کو اور رحم کر اس پر اور دھو دے اس کے گناہوں کو رحمت کے اولوں سے جیسا کپڑا دھویا جاتا ہے۔

فائدہ : کہا ابوعیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور محمد بن اسماعیل نے کہا سب روایتوں سے زیادہ صحیح اس باب میں یہی حدیث ہے۔

❁❁❁❁

۳۹۔ بَابُ : مَا جَآءَ فِي الْقِرَاءَةِ عَلَى الْجَنَازَةِ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ

نماز جنازہ میں سورۂ فاتحہ پڑھنے کے بیان میں

(۱۰۲۶) **عَنِ** ابْنِ عَبَّاسٍ : أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَرَأَ عَلَى الْجَنَازَةِ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ. (صحيح عند الالبانی) المشكاة (۱۶۷۳) ((صفة الصلاة)) الارواء (۷۳۱) الاحكام (۱۱۹) بعض محققین کہتے ہیں اس میں ابراہیم بن عثمان متروک الحدیث ہے۔تقریب (۲۱۵) البتہ اس کے بعد والی روایت (۱۰۲۷) بالکل صحیح ہے۔

ترجمہ: روایت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہ نبی ﷺ نے سورہ فاتحہ پڑھی نماز میں جنازے کی۔

فائدہ : اس باب میں ام شریک بھی روایت کرتی ہیں۔ کہا ابوعیسیٰ نے ابن عباس رضی اللہ عنہما کی حدیث کی اسناد کچھ قوی نہیں اور ابراہیم بن عثمان کی کنیت ابوشیبہ واسطی ہے اور وہ منکر الحدیث ہیں اور صحیح ابن عباس رضی اللہ عنہما سے یہی ہے کہ انہوں نے کہا سنت ہے نماز جنازہ میں سورہ فاتحہ پڑھنا۔

(١٠٢٧) عَنْ طَلْحَةَ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَوْفٍ أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ صَلّٰى عَلٰى جَنَازَةٍ فَقَرَأَ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ فَقُلْتُ لَهُ فَقَالَ : إِنَّهُ مِنَ السُّنَّةِ أَوْ مِنْ تَمَامِ السُّنَّةِ. (صحيح) [انظر ما قبله]

ترجمہ: روایت ہے طلحہ بن عبداللہ بن عوف سے کہ ابن عباس رضی اللہ عنہما نے جنازے کی نماز پڑھی اور اس میں سورہ فاتحہ پڑھی سو میں نے ان سے پوچھا تو انہوں نے کہا یہ تو سنت ہے راوی کو شک ہے کہ مِنَ السُّنَّةِ کہا یا تَمَامِ السُّنَّةِ مطلب دونوں کا ایک ہے۔

فائدہ : کہا ابوعیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے بعض علمائے صحابہ وغیرہم کا اختیار کرتے ہیں سورہ فاتحہ پڑھنا تکبیر اولیٰ کے اور یہی قول ہے شافعی اور احمد اور اسحاق کا اور کہا بعض نے نہ پڑھے سورہ فاتحہ جنازہ میں نماز جنازہ تو اللہ تعالیٰ کی تعریف اور رسول اللہ ﷺ پر درود بھیجنا اور دعا کرنا میت کے لیے ہے اور یہی قول ہے ثوری وغیرہ کا اہل کوفہ سے۔

❀❀❀❀

۴۰۔ بَابُ : كَيْفَ الصَّلٰوةُ عَلَى الْمَيِّتِ وَالشَّفَاعَةُ لَهٗ

نماز جنازہ کی کیفیت اور میت کے لیے شفاعت کرنے کے بیان میں

(١٠٢٨) عَنْ مَرْثَدِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ الْيَزَنِيِّ قَالَ: كَانَ مَالِكُ بْنُ هُبَيْرَةَ إِذَا صَلّٰى عَلٰى جَنَازَةٍ فَتَقَالَّ النَّاسَ عَلَيْهَا جَزَّأَهُمْ ثَلٰثَةَ اَجْزَاءٍ ثُمَّ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : ((مَنْ صَلّٰى عَلَيْهِ ثَلٰثَةُ صُفُوْفٍ فَقَدْ أَوْجَبَ)).

(عند الالباني حسن) (احكام الجنائز : ١٢٨) بعض محققین کے نزدیک اس کی سند ابی اسحاق مدلس کے عنعنہ کی وجہ سے ضعیف ہے۔

ترجمہ: روایت ہے مرثد بن عبداللہ یزنی سے کہا مالک بن ہبیرہ جب نماز جنازہ پڑھتے اور لوگ تھوڑے ہوتے تو ان کی تین صفیں کردیتے پھر کہتے فرمایا رسول اللہ ﷺ نے جس میت پر تین صفوں نے نماز پڑھی جنت اس کے لیے واجب ہوگئی۔

فائدہ : اس باب میں عائشہ رضی اللہ عنہا اور ام حبیبہ رضی اللہ عنہا اور ابوہریرہ رضی اللہ عنہ اور میمونہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے جو بیوی ہیں رسول اللہ کی کہا ابوعیسیٰ نے حدیث مالک بن ہبیرہ کی حسن ہے ایسی ہی روایت کی کئی لوگوں نے محمد بن اسحاق سے اور روایت کی ابراہیم بن سعد نے محمد بن اسحاق سے یہی حدیث اور داخل کردیا انہوں نے مرثد اور مالک بن ہبیرہ کے بیچ میں ایک شخص کو اور روایت ان کی یعنی جو اس سے پہلے مذکور ہوئی زیادہ صحیح ہے ہمارے نزدیک۔

❀❀❀❀

(١٠٢٩) عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ : ((لَا يَمُوْتُ أَحَدٌ مِّنَ الْمُسْلِمِيْنَ فَيُصَلِّيْ عَلَيْهِ أُمَّةٌ مِّنَ الْمُسْلِمِيْنَ يَبْلُغُوْا أَنْ يَكُوْنُوْا مِائَةً فَيَشْفَعُوْا لَهٗ إِلَّا شُفِّعُوْا فِيْهِ)). وَقَالَ عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ فِيْ حَدِيْثِهٖ : ((مِائَةٌ فَمَا فَوْقَهَا)). (صحيح) (الاحكام : ٩٨)

ترجمہ: روایت ہے امّ المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ نبی ﷺ نے فرمایا مسلمانوں سے کوئی ایسا نہیں کہ مرے اور اس پر نماز جنازہ پڑھے ایک گروہ مسلمانوں کا کہ سو (۱۰۰) کو پہنچا ہو پھر شفاعت کریں اس کے لیے مگر شفاعت قبول کی جاتی ہے ان مسلمانوں کی اس میت کے لیے اور علی بن حجر نے اپنی روایت میں کہا مِائَۃٌ فَمَا فَوْقَھَا یعنی نماز جنازہ پڑھنے والے سو ہوں یا اس سے زیادہ۔

فائدہ: کہا ابوعیسیٰ نے حدیث عائشہ رضی اللہ عنہا کی حسن ہے صحیح ہے، اور موقوف روایت کیا اس کو بعض نے اور مرفوع نہ کیا۔

۴۱۔ بَابُ : مَا جَآءَ فِيْ كَرَاهِيَةِ الصَّلٰوةِ عَلَى الْجَنَازَةِ عِنْدَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ وَ عِنْدَ غُرُوْبِهَا

اس بیان میں کہ طلوع اور غروب آفتاب کے وقت نماز جنازہ پڑھنا مکروہ ہے

(۱۰۳۰) عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ الْجُهَنِيِّ قَالَ: ثَلٰثُ سَاعَاتٍ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَنْهَانَا أَنْ نُصَلِّيَ فِيْهِنَّ أَوْ نَقْبُرَ فِيْهِنَّ مَوْتَانَا : حِيْنَ تَطْلُعُ الشَّمْسُ بَازِغَةً حَتّٰى تَرْتَفِعَ، وَ حِيْنَ يَقُوْمُ قَائِمُ الظَّهِيْرَةِ، حَتّٰى تَمِيْلَ، وَ حِيْنَ تَضَيَّفُ الشَّمْسُ لِلْغُرُوْبِ حَتّٰى تَغْرُبَ. (صحیح) الارواء (۴۸۰) الاحکام (۱۳۰)

ترجمہ: روایت ہے عقبہ بن عامر جہنی سے کہا انہوں نے تین گھڑیوں میں منع کرتے تھے ہم کو رسول اللہ ﷺ نماز پڑھنے سے اور موتی کو دفن کرنے سے ایک تو جب آفتاب نکلے چمکتا ہوا جب تک بلند نہ ہو جائے دوسرے جب کہ قائم ہوتی دوپہر جب تک کہ زوال نہ ہو تیسرے جب آفتاب جھکے ڈوبنے کو جب تک غروب نہ ہو۔

فائدہ: کہا ابوعیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے بعض علماء کا صحابہ وغیرہم سے مکروہ کہتے ہیں نماز جنازہ کو ان گھڑیوں میں اور کہا ابن مبارک نے یہ جو آپ کی حدیث میں وارد ہوا أن نقبر فيهنّ مَوْتَانَا مراد اس سے نماز جنازہ ہے کہ نماز کے بغیر میت دفن نہیں ہوتا اور مکروہ کہا ابن مبارک نے نماز جنازہ وقت طلوع آفتاب کے اور غروب کے اور ٹھیک دوپہر کو جب تک آفتاب ڈھل نہ جائے اور یہی قول ہے احمد اور اسحاق کا اور شافعی نے کہا ان اوقات مکروہ میں جو مذکور ہوئے نماز جنازہ پڑھنا کچھ مکروہ نہیں۔

❀ ❀ ❀ ❀

۴۲۔ بَابُ : مَا جَآءَ فِي الصَّلٰوةِ عَلَى الْأَطْفَالِ

بچوں کی نماز جنازہ پڑھنے کے بیان میں

(۱۰۳۱) عَنِ الْمُغِيْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: ((أَلرَّاكِبُ خَلْفَ الْجَنَازَةِ، وَالْمَاشِيْ حَيْثُ شَاءَ مِنْهَا، وَالطِّفْلُ يُصَلّٰى عَلَيْهِ)). (صحیح) الاحکام (۸۳۔۸۰)

ترجمہ: روایت ہے مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ سے کہ نبی ﷺ نے فرمایا جو سوار ہو وہ جنازہ کے پیچھے چلے اور پیدل جدھر چاہے اور لڑکے پر بھی نماز جنازہ پڑھی جائے۔

فائدہ: کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور روایت کی اسرائیل اور کئی لوگوں نے سعید بن عبید اللہ سے اور اسی پر عمل ہے بعض علماء کا صحابہ وغیرہم سے کہتے ہیں نماز جنازہ پڑھی جائے لڑکے پر اگر چہ وہ بعد پیدا ہونے کے رویا بھی نہ ہو فقط اس کی صورت بن گئی ہو۔ اور یہی قول ہے احمد اور اسحاق کا۔

۴۳۔ بَابُ : مَا جَآءَ فِي تَرْكِ الصَّلٰوةِ عَلَى الطِّفْلِ حَتّٰى يَسْتَهِلَّ

اس بیان میں کہ بچہ جب تک پیدا ہونے کے بعد رویا نہ ہو اس کی نماز نہ پڑھیں

(۱۰۳۲) عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ : ((اَلطِّفْلُ لَا يُصَلّٰى عَلَيْهِ وَلَا يَرِثُ وَلَا يُوْرَثُ حَتّٰى يَسْتَهِلَّ)).

(صحيح عند الالبانى) الصحيحة (۱۵۳) الارواء (۱۷۰۴) الاحكام (۸۳) بعض محققین کہتے ہیں اس کی سند ابو الزبیر مدلس کے عنعنہ کی وجہ سے ضعیف ہے۔

ترجمہ: روایت ہے جابر رضی اللہ عنہ سے وہ روایت کرتے ہیں نبی ﷺ سے کہ آپ ﷺ نے فرمایا لڑکے کی نماز جنازہ نہ پڑھیں اور لڑکا کسی کا وارث ہوتا ہے اور نہ اس کا کوئی وارث ہوتا ہے جب تک وہ پیدا ہونے کے بعد روئے چلائے نہیں۔

فائدہ: کہا ابو عیسیٰ نے اس حدیث میں اضطراب ہے سو بعض نے تو روایت کی ہے ابو الزبیر سے انہوں نے جابر رضی اللہ عنہ سے انہوں نے نبی ﷺ سے مرفوعاً اور روایت کی اشعث بن سوار اور کئی لوگوں نے ابو الزبیر سے انہوں نے جابر رضی اللہ عنہ سے موقوفاً یعنی انہیں کا قول اور یہ زیادہ صحیح ہے حدیث مرفوع سے اور بعض علماء کا یہی مذہب ہے کہ لڑکے کی نماز جنازہ نہ پڑھی جائے جب تک وہ روئے نہیں اور یہی قول ہے ثوری اور شافعی کا۔

❀❀❀❀

۴۴۔ بَابُ : مَا جَآءَ فِي الصَّلٰوةِ عَلَى الْمَيِّتِ فِي الْمَسْجِدِ

نماز جنازہ مسجد میں پڑھنے کے بیان میں

(۱۰۳۳) عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ : صَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَلٰى سُهَيْلِ ابْنِ الْبَيْضَاءِ فِي الْمَسْجِدِ. (صحيح) الاحكام (۱۰۶)

ترجمہ: روایت ہے امّ المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہا رسول اللہ ﷺ نے نماز جنازہ پڑھی سہیل بن بیضاء پر مسجد میں۔

فائدہ: کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے اور اسی پر عمل ہے بعض علماء کا۔ کہا شافعی نے کہا امام مالک نے نہ نماز جنازہ پڑھے مسجد میں اور شافعی نے کہا پڑھے اور حجت پکڑا اس حدیث کو۔

۴۵۔ بَابُ : مَا جَآءَ أَيْنَ يَقُومُ الْإِمَامُ مِنَ الرَّجُلِ وَالْمَرْأَةِ ؟

اس بیان میں کہ مرد اور عورت کی نماز جنازہ میں امام کہاں کھڑا ہو

(۱۰۳۴) عَنْ أَبِي غَالِبٍ قَالَ : صَلَّيْتُ مَعَ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَلَى جَنَازَةِ رَجُلٍ فَقَامَ حِيَالَ رَأْسِهِ ثُمَّ جَاءُ وْا بِجَنَازَةِ امْرَأَةٍ مِّنْ قُرَيْشٍ، فَقَالُوا: يَا أَبَا حَمْزَةَ صَلِّ عَلَيْهَا. فَقَامَ حِيَالَ وَسَطِ السَّرِيرِ، فَقَالَ لَهُ الْعَلَاءُ بْنُ زِيَادٍ: هٰكَذَا رَأَيْتَ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَامَ عَلَى الْجَنَازَةِ مَقَامَكَ مِنْهَا وَ مِنَ الرَّجُلِ مَقَامَكَ مِنْهُ؟ قَالَ: نَعَمْ، فَلَمَّا فَرَغَ قَالَ: اِحْفَظُوا. (صحيح) الاحكام (۱۰۹) المشكاة (۱۶۷۹)

ترجمہ: روایت ہے ابو غالب سے کہا انہوں نے نماز پڑھی میں نے انس بن مالک رضی اللہ عنہ کے ساتھ جنازے کی ایک مرد کے سو کھڑے ہوئے انس بن مالک رضی اللہ عنہ اس جنازہ کے سر کے برابر پھر ایک عورت کا جنازہ لائے اور وہ قریش میں سے تھی اور کہا لوگوں نے ابوحمزہ اس کی بھی نماز جنازہ پڑھو سو کھڑے ہوئے انس رضی اللہ عنہ اس جنازے کے بیچ میں یعنی عورت کی میت کے کمر کے مقابل سو کہا علاء بن زیاد نے ایسا ہی دیکھا تم نے رسول اللہ ﷺ کو کھڑے ہوئے عورت کے جنازہ پر جہاں تم کھڑے ہوئے اور مرد کے جنازہ پر بھی جہاں تم کھڑے ہوئے تو انس رضی اللہ عنہ نے کہا ہاں پھر جب نماز سے فارغ ہوئے تو انہوں نے کہا اس بات کو یاد رکھو۔

فائدہ : اس باب میں سمرہ سے بھی روایت ہے۔ کہا ابوعیسیٰ نے حدیث انس رضی اللہ عنہ کی حسن ہے اور روایت کی ہے کئی لوگوں نے ہمام سے اسی کی مثل اور روایت کی وکیع نے یہ حدیث ہمام سے تو اس میں وہم کیا سو کہا روایت ہے غالب سے وہ روایت کرتے ہیں انس سے اور صحیح یہی ہے کہ روایت ابو غالب سے ہے اور روایت کی ہے یہی حدیث عبدالوارث بن سعد اور کئی لوگوں نے ابو غالب سے روایت ہمام کی مثل اور اختلاف ہے ابو غالب کے نام میں سو بعض نے کہا نافع ہے اور رافع بھی کہتے ہیں اور اسی حدیث کے موافق مذہب ہے بعض علماء کا اور یہی قول ہے احمد اور اسحاق کا۔

❀ ❀ ❀ ❀

(۱۰۳۵) عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ صَلَّى عَلَى امْرَأَةٍ فَقَامَ وَسَطَهَا. (صحيح) الاحكام (۱۱۰)

ترجمہ: روایت ہے سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ سے کہ نبی ﷺ نے ایک عورت کے جنازہ کی نماز پڑھی تو کھڑے ہوئے جنازہ کے بیچ میں یعنی کمر کے مقابل۔

فائدہ : کہا ابوعیسیٰ (امام ترمذیؒ) نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور روایت کی شعبہ نے بھی حسین معلم سے۔

❀ ❀ ❀ ❀

۴۶۔ بَابُ : مَا جَآءَ فِي تَرْكِ الصَّلٰوةِ عَلَى الشَّهِيدِ

شہید کی نماز جنازہ نہ پڑھنے کے بیان میں

(۱۰۳۶) عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ جَابِرَ بْنَ عَبْدِاللّٰهِ أَخْبَرَهُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَجْمَعُ بَيْنَ الرَّجُلَيْنِ مِنْ قَتْلَى أُحُدٍ فِي الثَّوْبِ الْوَاحِدِ ثُمَّ يَقُوْلُ : ((أَيُّهُمَا أَكْثَرُ حِفْظًا لِلْقُرْاٰنِ؟)) فَإِذَا أُشِيْرَ لَهُ إِلَى أَحَدِهِمَا قَدَّمَهُ فِي اللَّحْدِ، وَقَالَ : ((أَنَا شَهِيْدٌ عَلَى هٰؤُلَاءِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ)) وَأَمَرَ بِدَفْنِهِمْ فِي دِمَائِهِمْ، وَلَمْ يُصَلِّ عَلَيْهِمْ، وَ لَمْ يُغَسَّلُوْا. (صحیح) الاحکام (۴۵۔۱۴۶) الارواء (۷۰۷)

ترجمہ: روایت ہے عبدالرحمٰن بن کعب سے کہ جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما نے خبر دی ان کو کہ نبی ﷺ اکٹھا کر دیتے تھے دو دو آدمیوں کو جو شہید ہوتے تھے احد میں ایک ایک کپڑے میں یعنی کفن کے پھر فرماتے تھے کون ان میں سے زیادہ قرآن یاد رکھتا تھا پھر جب اشارہ سے بتاتے کہ اس کو قرآن زیادہ یاد تھا تو اس کو آپ ﷺ قبر میں آگے رکھتے یعنی قبلے کی طرف اور فرماتے کہ میں گواہ ہوں ان کا قیامت کے دن یعنی ان کے ایمان اور وفاداری کا اور حکم کیا آپ ﷺ نے ان کے خون سمیت دفن کر دینے کا اور نماز بھی نہیں پڑھی ان پر اور نہ غسل دیا۔

فائدہ : اس باب میں انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے۔ کہا ابوعیسیٰ نے حدیث جابر کی حسن ہے صحیح ہے اور مروی ہے یہ حدیث زہری سے وہ روایت کرتے ہیں انس رضی اللہ عنہ سے وہ نبی ﷺ سے اور روایت کی زہری نے عبداللہ بن ثعلبہ بن ابی صغیر سے انہوں نے نبی ﷺ سے اور کسی نے روایت کی جابر سے اور اختلاف ہے علماء کا شہید کے نماز جنازہ میں، سو بعض نے کہا اس کی نماز نہ پڑھے اور یہی قول ہے اہل مدینہ کا اور یہی کہتے ہیں امام شافعی اور احمد اور کہا بعض نے کہ نماز پڑھی جائے شہیدوں پر اور دلیل لائے ہیں اس حدیث کو کہ حمزہ رضی اللہ عنہ پر نماز جنازہ پڑھی رسول اللہ ﷺ نے اور یہی قول ہے سفیان ثوری اور اہل کوفہ کا اور یہی کہتے ہیں اسحاق۔

❀❀❀❀

۴۷۔ بَابُ : مَا جَآءَ فِي الصَّلٰوةِ عَلَى الْقَبْرِ

قبر پر نماز جنازہ پڑھنے کے بیان میں

(۱۰۳۷) حَدَّثَنَا الشَّعْبِيُّ قَالَ أَخْبَرَنِيْ مَنْ رَأَى النَّبِيَّ ﷺ وَرَأَى قَبْرًا مُنْتَبِذًا فَصَفَّ أَصْحَابَهُ فَصَلّٰى عَلَيْهِ فَقِيْلَ لَهُ : مَنْ أَخْبَرَكَ ؟ فَقَالَ : ابْنُ عَبَّاسٍ. (صحیح) الاحکام (۸۷) الارواء (۷۳۶)

ترجمہ: بیان کیا ہم سے شعبی نے کہا خبر دی مجھ کو اس نے جس نے دیکھا نبی ﷺ کو کہ آپ ﷺ نے دیکھا ایک قبر کو دور تو

صف باندھی آپ ﷺ کے اصحاب نے اور نماز پڑھی آپ نے اس قبر پر جنازہ کی سو کہا گیا شعبی سے کس نے خبر دی تم کو؟ کہا ابن عباس رضی اللہ عنہما نے۔

فائدہ : اس باب میں انس اور بریدہ اور یزید بن ثابت اور ابو ہریرہ اور عامر بن ربیعہ اور ابو قتادہ اور سہل بن حنیف رضی اللہ عنہم سے روایت ہے۔ کہا ابو عیسیٰ نے ابن عباس رضی اللہ عنہما کی حدیث حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے اکثر اہل علم کا صحابہ وغیرہم سے اور یہی قول ہے شافعی اور احمد کا اور اسحاق کا۔ اور کہا بعض علماء نے قبر پر نماز نہ پڑھے اور یہی قول ہے مالک بن انس کا۔ اور کہا ابن مبارک نے جو میت بے نماز پڑھے دفن ہوگئی ہو اس کی قبر پر نماز پڑھ لیویں اور جائز کہا ابن مبارک نے نماز پڑھنا قبر پر اور کہا احمد اور اسحاق نے ایک مہینے کے اندر تک نماز جنازہ قبر پر جائز ہے اور ان دونوں نے کہا کہ اکثر ہم نے سنا ہے ابن مسیب سے کہ نبی ﷺ نے نماز جنازہ پڑھی ام سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ کی قبر پر ایک مہینے کے بعد۔

(۱۰۳۸) عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ ؛ أَنَّ أُمَّ سَعْدٍ ، مَاتَتْ ، وَالنَّبِيُّ ﷺ غَائِبٌ ، فَلَمَّا قَدِمَ صَلَّى عَلَيْهَا ، وَقَدْ مَضَى لِذٰلِكَ شَهْرٌ. (ضعيف) (الارواء : ۳/۱۸۳، ۱۸٦) مرسل ہونے کی وجہ سے ضعیف ہے۔

ترجمہ: روایت ہے سعید بن مسیب سے کہ ام سعد رضی اللہ عنہ وفات پا چکی تھیں اور رسول اللہ ﷺ کہیں تشریف لے گئے تھے پھر جب آئے تو ان پر نماز پڑھی ان کے مرنے کو مہینہ بھر ہو چکا تھا۔

❀❀❀❀

۴۸۔ بَابُ : مَا جَآءَ فِيْ صَلَاةِ النَّبِيِّ ﷺ عَلَى النَّجَاشِيِّ

نبی اکرم ﷺ کے نجاشی کی نماز جنازہ پڑھنے کے بیان میں

(۱۰۳۹) عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ ، قَالَ : قَالَ لَنَا رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ : ((إِنَّ أَخَاكُمُ النَّجَاشِيَّ قَدْ مَاتَ ، فَقُومُوا فَصَلُّوا عَلَيْهِ)). قَالَ : فَقُمْنَا فَصَفَفْنَا كَمَا يُصَفُّ عَلَى الْمَيِّتِ، وَصَلَّيْنَا عَلَيْهِ كَمَا يُصَلّٰى عَلَى الْمَيِّتِ. (صحيح) الاحكام (۹۰) الارواء (۳/۱۷٦)

ترجمہ: روایت ہے عمران بن حصین سے کہا انہوں نے فرمایا ہم سے رسول اللہ ﷺ نے تمہارا بھائی نجاشی مر گیا' سو کھڑے ہو گئے ہم اور صف باندھی ہم نے جیسے صف باندھتے ہیں میت کے پاس اور نماز پڑھی ہم نے ان کی جیسے نماز پڑھتے ہیں جنازے کی۔

فائدہ : اس باب میں ابو ہریرہ اور جابر بن عبداللہ اور ابو سعید اور حذیفہ بن اسید اور جریر بن عبداللہ رضوان اللہ علیہم اجمعین سے روایت ہے کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے، غریب ہے اس سند سے اور روایت کی یہ حدیث ابو قلابہ نے اپنے چچا ابی المہلب سے انہوں نے عمران بن حصین سے اور ابی المہلب کا نام عبدالرحمٰن بن عمرو ہے اور ان کو معاویہ بن عمرو بھی کہتے ہیں۔

۴۹۔ بَابُ : مَا جَآءَ فِيْ فَضْلِ الصَّلَاةِ عَلَى الْجَنَازَةِ

نماز جنازہ کی فضیلت کے بیان میں

(۱۰۴۰) عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ ، قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : ((مَنْ صَلّٰى عَلٰى جَنَازَةٍ ، فَلَهُ قِيْرَاطٌ ، وَ مَنْ تَبِعَهَا حَتّٰى يُقْضٰى دَفْنُهَا ، فَلَهُ قِيْرَاطَانِ ، أَحَدُهُمَا أَوْ أَصْغَرُهُمَا : مِثْلُ أُحُدٍ)). فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لِابْنِ عُمَرَ، فَأَرْسَلَ إِلٰى عَائِشَةَ فَسَأَلَهَا عَنْ ذٰلِكَ فَقَالَتْ : صَدَقَ أَبُوْهُرَيْرَةَ فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ : لَقَدْ فَرَّطْنَا فِيْ قَرَارِيْطَ كَثِيْرَةٍ. (صحیح) الاحکام (٦٧) الروض (١١٤٨)

ترجمہ: روایت ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہا فرمایا رسول اللہ ﷺ نے جو نماز جنازہ پڑھے اس کے لیے ایک قیراط ثواب ہے اور قیراط تول میں جو کا ہوتا ہے اور جو جنازہ کے پیچھے چلے یہاں تک کہ اس کے دفن سے فراغت ہو جائے تو اس کے لیے دو قیراط بھر ثواب ہے ایک ان قیراط کا مثل کوہ احد کے ہے یا چھوٹا ان میں راوی کو شک ہے کہ اَحَدُهُمَا فرمایا یا اَصْغَرُهُمَا پھر راوی کہتا ہے کہ ذکر کی میں نے یہ حدیث ابن عمر رضی اللہ عنہما سے تو انہوں نے پچھوا بھیجا حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے تو فرمایا حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سچ کہتے ہیں تو کہا ابن عمر رضی اللہ عنہما نے ہم نے تو بہت سے قیراطوں کا نقصان کیا۔

فائدہ : اس باب میں براء اور عبداللہ بن مغفل اور عبداللہ بن مسعود اور ابی سعید اور ابی بن کعب اور ابن عمر اور عثمان رضی اللہ عنہم سے روایت ہے۔ کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی حسن ہے صحیح ہے اور مروی ہے ان سے کئی سندوں سے۔

❀❀❀❀

۵۰۔ بَابُ آخَرُ

دوسرا باب

(۱۰۴۱) عَنْ أَبِي الْمُهَزِّمِ قَالَ : صَحِبْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ عَشْرَ سِنِيْنَ ، سَمِعْتُهُ يَقُوْلُ : سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ : ((مَنْ تَبِعَ جَنَازَةً ، وَ حَمَلَهَا ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ، فَقَدْ قَضٰى مَا عَلَيْهِ مِنْ حَقِّهَا)). (ضعیف) (المشكاة : ١٦٧٠) اس میں ابوالمہزم یزید بن سفیان ضعیف راوی ہے۔

ترجمہ: روایت ہے ابوالمہزم سے کہتے تھے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ میں رہا دس برس تک تو سنا میں نے ان سے کہ فرماتے تھے سنا میں نے رسول اللہ ﷺ سے فرماتے تھے کہ جو پیچھے چلا جنازے کے اور اٹھائے اس کو تین بار یعنی تین بار کندھا دے

تو پورا کر چکا اس کا حق جو اس پر تھا۔

فائدہ : کہا ابوعیسیٰ نے یہ حدیث غریب ہے اور روایت کی بعض نے اسی اسناد سے اور مرفوع نہ کی اور ابوالمہزم کا نام یزید بن سفیان ہے اور ضعیف کہا ہے ان کو شعبہ نے۔

❀❀❀❀

۵۱۔ بَابُ : مَا جَآءَ فِي الْقِيَامِ لِلْجَنَازَةِ

جنازہ دیکھ کر اٹھ کھڑے ہونے کے بیان میں

(۱۰۴۲) عَنْ عَامِرِ بْنِ رَبِيْعَةَ ، عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ : ((إِذَا رَأَيْتُمُ الْجَنَازَةَ ، فَقُوْمُوْا لَهَا حَتّٰى تُخَلِّفَكُمْ أَوْ تُوْضَعَ)). (صحيح)

ترجمہ: روایت ہے عامر بن ربیعہ سے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب تم دیکھو جنازہ تو کھڑے ہو جاؤ یہاں تک کہ پیچھے چھوڑ جائے وہ تم کو یا اتارا جائے کندھوں سے۔

فائدہ : اس باب میں ابوسعید اور جابر بن سہیل بن حنیف اور قیس بن سعد اور ابوہریرہ رضی اللہ عنہم سے روایت ہے۔ کہا ابوعیسیٰ نے حدیث عامر بن ربیعہ کی حسن ہے صحیح ہے۔

(۱۰۴۳) عَنْ أَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : ((إِذَا رَأَيْتُمُ الْجَنَازَةَ ، فَقُوْمُوْا لَهَا ، فَمَنْ تَبِعَهَا ، فَلَا يَقْعُدَنَّ حَتّٰى تُوْضَعَ)). (صحيح)

ترجمہ: روایت ہے ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے کہا فرمایا رسول اللہ ﷺ نے جب جنازہ دیکھو تم تو کھڑے ہو جاؤ اور نہ بیٹھے جو جنازے کے ساتھ ہو جب تک جنازہ نہ اتارا جائے کندھوں سے۔

فائدہ : کہا ابوعیسیٰ نے حدیث ابوسعید کی اس باب میں حسن ہے صحیح ہے اور یہی قول ہے احمد اور اسحاق کا کہ جو شخص ساتھ ہو جنازے کے وہ نہ بیٹھے جب تک نہ اتارا جائے لوگوں کی گردنوں سے اور مروی ہے بعض علماء صحابہ وغیرہم سے کہ وہ آگے چلے جاتے تھے جنازے کے اور بیٹھے رہتے تھے جب تک جنازہ ان کے پاس پہنچے اور یہی قول ہے شافعی کا۔

❀❀❀❀

۵۲۔ بَابُ : فِي الرُّخْصَةِ فِيْ تَرْكِ الْقِيَامِ لَهَا

جنازہ دیکھ کر کھڑے نہ ہونے کے بیان میں

(۱۰۴۴) عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِيْ طَالِبٍ ؛ أَنَّهُ ذُكِرَ الْقِيَامُ فِي الْجَنَائِزِ ، حَتّٰى تُوْضَعَ ، فَقَالَ عَلِيٌّ : قَامَ رَسُوْلُ

اللہِ ﷺ ثُمَّ قَعَدَ. (صحیح) الاحکام (۷۷) الارواء (۷٤۱)

ترجمہ: روایت ہے سیدنا علی رضی اللہ عنہ سے کہ انہوں نے یا کسی اور نے ذکر کیا جنازہ دیکھ کر کھڑے رہنے کا جب تک جنازہ زمین پر نہ رکھا جائے تو فرمایا سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے پہلے کھڑے ہوتے تھے رسول اللہ ﷺ پھر بیٹھنے لگے۔

فائدہ: اس باب میں حسن بن علی رضی اللہ عنہما اور ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے۔ کہا ابوعیسیٰ نے حدیث علی کی حسن ہے صحیح ہے اور اس باب میں چار روایتیں ہیں تابعین سے کہ بعض ان کے بعض سے روایت کرتے ہیں اور اسی پر عمل ہے بعض علماء کا کہا شافعی نے یہ بہت صحیح ہے اس باب میں اور یہ حدیث ناسخ ہے حدیث اول کی کہ جس کے لفظ یہ ہیں: اِذَا رَاَیْتُمُ الْجَنَازَۃَ فَقُوْمُوْا یعنی آپ نے فرمایا جب تم جنازہ دیکھو تو کھڑے ہو جاؤ۔ اور احمد نے کہا چاہے کھڑے ہو چاہے نہ ہو اور سند لائے اس حدیث کو کہ مروی ہے نبی ﷺ سے کہ آپ ﷺ کھڑے ہوتے تھے پھر بیٹھنے لگے اور ایسا ہی کہا اسحاق بن ابراہیم نے اور حضرت علی رضی اللہ عنہ کا قول جو اوپر مروی ہوا کہ رسول اللہ ﷺ پہلے کھڑے ہوتے تھے پھر بیٹھنے لگے اس کا یہی مطلب ہے کہ اوّل اوّل آنحضرت ﷺ جنازہ دیکھ کر کھڑے ہو جایا کرتے تھے مگر پھر کھڑا ہونا چھوڑ دیا اور جب جنازہ دیکھتے تو کھڑے نہ ہوتے

❀❀❀❀

۵۳۔ بَابُ: مَا جَآءَ فِیْ قَوْلِ النَّبِیِّ ﷺ ((اَللَّحْدُلَنَا وَالشَّقُّ لِغَیْرِنَا))

اس بیان میں کہ نبی ﷺ نے فرمایا کہ لحد ہمارے لیے ہے اور شق دوسروں کے لیے

(۱۰٤۵) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: قَالَ النَّبِیُّ ﷺ: ((اَللَّحْدُلَنَا وَالشَّقُّ لِغَیْرِنَا)). (صحیح عند الالبانی) الاحکام (۱٤۵) المشکاۃ (۱۷۰۱) بعض محققین کہتے ہیں اس میں عبدالاعلیٰ بن عامر کو جمہور نے ضعیف کہا ہے۔

ترجمہ: روایت ہے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہ فرمایا نبی ﷺ نے لحد ہمارے لیے ہے اور شق ہمارے سوا اوروں کے لیے ہے۔ یعنی ظاہر یہ ہے کہ لحد انبیاء علیہم السلام کے لیے اور شق اوروں کے واسطے ہے۔

فائدہ: اس باب میں جریر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ اور عائشہ رضی اللہ عنہا اور ابن عمر رضی اللہ عنہما اور جابر رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے۔ کہا ابوعیسیٰ نے حدیث ابن عباس رضی اللہ عنہما کی غریب ہے اس سند سے۔

❀❀❀❀

۵٤۔ بَابُ: مَا جَآءَ مَا یَقُوْلُ إِذَا أُدْخِلَ الْمَیِّتُ الْقَبْرَ

اس دعا کے بیان میں جو میت کو قبر میں اتارتے وقت پڑھی جاتی ہے

(۱۰٤٦) عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِیَّ ﷺ اِذَا أُدْخِلَ الْمَیِّتُ الْقَبْرَ قَالَ:۔ وقال أَبُو خَالِدٍ [مَرَّۃً] إِذَا وُضِعَ الْمَیِّتُ

فِیْ لَحْدِہٖ قَالَ مَرَّۃً: ((بِسْمِ اللّٰہِ وَ بِاللّٰہِ وَ عَلٰی مِلَّۃِ رَسُوْلِ اللّٰہِ)) وَقَالَ مَرَّۃً: ((بِسْمِ اللّٰہِ وَ بِاللّٰہِ وَ عَلٰی سُنَّۃِ رَسُوْلِ اللّٰہِ ﷺ)). (صحیح) الاحکام (۱۵۲) المشکاۃ (۱۷۰۷) الارواء (۷۴۷)

ترجمہ: روایت ہے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے کہ نبی ﷺ جب رکھتے تھے میت کو قبر میں یہ دعا پڑھتے تھے اور ابو خالد راوی نے کہا جب میت رکھی جاتی لحد میں تو یہ دعا پڑھتے بِسْمِ اللّٰہِ وَبِاللّٰہِ وَعَلٰی مِلَّۃِ رَسُوْلِ اللّٰہِ یعنی قبر میں رکھتا ہوں میں اس میت کو اللہ کے نام سے اور اللہ کی مغفرت اور مدد کے ساتھ رسول اللہ ﷺ کی ملت یعنی طریقہ پر اور دوسری بار ابو خالد نے یہ دعا روایت کی بِسْمِ اللّٰہِ وَبِاللّٰہِ وَعَلٰی سُنَّۃِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم اور مطلب دونوں دعاؤں کا ایک ہے۔

فائدہ: کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اس سند سے اور مروی ہے یہ اور سندوں سے بھی ابن عمر رضی اللہ عنہما سے کہ وہ روایت کرتے ہیں نبی ﷺ سے۔ روایت کی یہ ابو الصدیق ناجی نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے انہوں نے نبی ﷺ سے اور مروی ہے بواسطہ ابو بکر الصدیق کے ابن عمر سے موقوفاً بھی۔

❀❀❀❀

۵۵۔ بَابُ: مَا جَآءَ فِی الثَّوْبِ الْوَاحِدِ یُلْقٰی تَحْتَ الْمَیِّتِ فِی الْقَبْرِ

قبر میں میت کے نیچے کپڑا اچھانے کے بیان میں

(۱۰۴۷) عَنْ مُحَمَّدٍ قَالَ: اَلَّذِیْ أَلْحَدَ قَبْرَ رَسُوْلِ اللّٰہِ ﷺ اَبُوْ طَلْحَۃَ. وَالَّذِیْ أَلْقَی الْقَطِیْفَۃَ تَحْتَہٗ شُقْرَانُ مَوْلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ ﷺ. قَالَ جَعْفَرٌ وَأَخْبَرَنِیْ عُبَیْدُ اللّٰہِ بْنُ أَبِیْ رَافِعٍ قَالَ: سَمِعْتُ شُقْرَانَ یَقُوْلُ: اَنَا وَاللّٰہِ طَرَحْتُ الْقَطِیْفَۃَ تَحْتَ رَسُوْلِ اللّٰہِ ﷺ فِی الْقَبْرِ. (صحیح)

ترجمہ: روایت ہے محمد سے کہا جس نے لحد کھودی رسول اللہ ﷺ کے لیے وہ ابو طلحہ تھے اور جس نے بچھا دی چادر مبارک آپ ﷺ کی قبر میں آپ کے نیچے وہ شقران تھے غلام آزاد رسول اللہ ﷺ کے کہا جعفر نے اور خبر دی مجھ کو ابن ابی رافع نے کہا سنا میں نے شقران سے کہتے تھے قسم ہے اللہ کی میں نے ہی بچھا دی چادر مبارک نیچے رسول اللہ ﷺ کی قبر میں۔ (اور یہ شاید اس لیے بچھا دی ہو کہ آپ ﷺ کے بعد کوئی دوسرا نہ بچھائے کہ آپ ﷺ کا بستر خاص تھا)۔

فائدہ: اس باب میں ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بھی روایت ہے کہا ابو عیسیٰ نے حدیث شقران کی حسن ہے غریب ہے اور روایت کی علی بن مدینی نے عثمان بن فرقد سے یہ حدیث۔

❀❀❀❀

(۱۰۴۸) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: جُعِلَ فِیْ قَبْرِ النَّبِیِّ ﷺ قَطِیْفَۃٌ حَمْرَاءُ. (صحیح)

ترجمہ: روایت ہے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہا بچھادی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر میں چادر سرخ۔

فائدہ: کہا ابوعیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور مروی ہے شعبہ سے وہ روایت کرتے ہیں ابوحمزہ قصاب سے جن کا نام عمران بن عطا ہے اور مروی ہے ابوحمزہ ضبعی سے کہ نام ان کا نصر بن عمران ہے اور دونوں ابن عباس رضی اللہ عنہما کے یاروں میں سے ہیں اور مروی ہے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہ مکروہ ہے میت کے نیچے قبر میں کچھ بچھانا اور یہی مذہب ہے بعض علماء کا اور دوسرے مقام میں محمد بن بشار کہتے ہیں کہ روایت کی ہم سے محمد بن جعفر اور یحییٰ نے شعبہ سے انہوں نے ابوحمزہ سے انہوں نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے اور یہ زیادہ صحیح ہے۔

❀❀❀❀

٥٦۔ بَابُ : مَا جَآءَ فِيْ تَسْوِيَةِ الْقَبْرِ

قبروں کو زمین کے برابر کر دینے کے بیان میں

(١٠٤٩) عَنْ أَبِيْ وَائِلٍ أَنَّ عَلِيًّا قَالَ لِأَبِي الْهَيَّاجِ الْأَسَدِيِّ : أَبْعَثُكَ عَلٰى مَا بَعَثَنِيْ بِهِ النَّبِيُّ ﷺ : أَنْ لَا تَدَعَ قَبْرًا مُشْرِفًا إِلَّا سَوَّيْتَهُ، وَلَا تِمْثَالًا إِلَّا طَمَسْتَهُ.

(صحيح) (الاحكام: ٢٠٧، الارواء: ٧٥٩، تحذير المساجد: ١٣٠)

ترجمہ: روایت ہے ابووائل سے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ابی الہیاج اسدی سے فرمایا کہ میں تم کو بھیجتا ہوں اس کام کے لیے جس کے واسطے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ کو بھیجا تھا کہ نہ چھوڑے تو کوئی قبر بلند مگر اس کو برابر کر دے یعنی زمین کے اور نہ چھوڑے کسی تصویر کو بے مٹائے۔

فائدہ: اس باب میں جابر رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے۔ کہا ابوعیسیٰ نے حدیث علی کی حسن ہے اور اسی پر عمل ہے بعض علماء کا کہ حرام کہتے ہیں قبر کے بلند کرنے کو زمین سے شافعی نے کہا میں حرام کہتا ہوں قبر کے بلند کرنے کو مگر زمین سے ایسی رہے کہ پہچانی جائے تا کہ اس پر کوئی چلے اور بیٹھے نہیں۔

❀❀❀❀

٥٧۔ بَابُ : مَا جَآءَ فِيْ كَرَاهِيَةِ الْوَطْءِ عَلَى الْقُبُوْرِ وَالْجُلُوْسِ عَلَيْهَا [وَالصَّلَاةِ إِلَيْهَا]

اس بیان میں کہ قبروں پر چلنا، بیٹھنا اور ان کی طرف رخ کر کے نماز پڑھنا منع ہے

(١٠٥٠) عَنْ أَبِيْ مَرْثَدٍ الْغَنَوِيِّ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ : ((لَا تَجْلِسُوْا عَلَى الْقُبُوْرِ وَلَا تُصَلُّوْا إِلَيْهَا)).

(صحيح) (الاحكام: ٢٠٩، ٢١٠، تحذير المساجد: ٣٣)

ترجمہ: روایت ہے ابو مرثد غنوی رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا نبی ﷺ نے قبروں پر نہ بیٹھو اور ان کی طرف نماز نہ پڑھو۔

فائدہ: اس باب میں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ اور عمرو بن حزم اور بشیر بن خصاصیہ سے بھی روایت ہے۔ روایت کی ہم سے محمد بن بشار نے انہوں نے عبدالرحمٰن بن مہدی سے انہوں نے عبداللہ بن مبارک سے اسی اسناد کی مانند حدیث مذکور کے روایت کی ہم سے علی بن حجر اور ابو عمار نے ان دونوں نے ولید بن مسلم سے انہوں نے عبدالرحمٰن بن یزید بن جابر سے انہوں نے بسر بن عبیداللہ سے انہوں نے واثلہ بن اسقع سے انہوں نے ابو مرثد سے انہوں نے نبی ﷺ سے اسی کی مانند اور اس میں ابوادریس کا نام نہیں اور یہی صحیح ہے کہا ابو عیسیٰ نے کہا محمد نے ابن مبارک کی حدیث میں خطا کی ہے ابن مبارک نے اور زیادہ کیا اس میں ابوادریس خولانی کا نام اور حقیقت میں روایت بسر بن عبداللہ سے ہے وہ روایت کرتے ہیں واثلہ بن اسقع سے ایسی ہی روایت کی کئی لوگوں نے عبدالرحمٰن بن جابر سے کہ ابوادریس خولانی کا نام اس میں نہیں اور بسر بن عبیداللہ نے سنا ہے واثلہ بن اسقع سے۔

(۱۰۵۱) عَنْ أَبِي مَرْثَدٍ الْغَنَوِيِّ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ نَحْوَهُ، وَ لَيْسَ فِيهِ : عَنْ أَبِي إِدْرِيسَ: وَهٰذَا الصَّحِيحُ. (صحيح) [انظر ما قبله]

ترجمہ: ابی مرثد غنوی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں اسی طرح اور نہیں ہے اس میں ابوادریس کا نام اور یہی صحیح ہے۔

❀ ❀ ❀ ❀

۵۸۔ بَابُ : مَا جَآءَ فِي كَرَاهِيَةِ تَجْصِيصِ الْقُبُورِ وَالْكِتَابَةِ عَلَيْهَا

اس بیان میں کہ قبروں کو پختہ کرنا اور ان کے اردگرد یا اوپر نام وغیرہ لکھنا حرام ہے

(۱۰۵۲) عَنْ جَابِرٍ قَالَ : نَهٰى رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ أَنْ تُجَصَّصَ الْقُبُورُ وَأَنْ يُكْتَبَ عَلَيْهَا وَأَنْ يُبْنٰى عَلَيْهَا وَأَنْ تُوطَأَ. (صحيح) (أحكام الجنائز: ۲۰٤، تحذير الساجد: ٤٠، الارواء: ۷۵۷)

ترجمہ: روایت ہے جابر رضی اللہ عنہ سے کہ منع فرمایا رسول اللہ ﷺ نے قبروں کے پختہ بنانے سے اور اس کے اوپر یا اس کے پاس لکھنے سے اور اس کے اوپر مکان یا گنبد بنانے سے اور اس پر چلنے سے۔

فائدہ: کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور مروی ہے کئی سندوں سے جابر رضی اللہ عنہ سے اور بعض علماء نے کہ انہیں میں حسن بصری بھی ہیں قبر کے لیپنے کو جائز کہا ہے اور شافعی نے کہا اگر لیپیں تو کچھ مضائقہ نہیں۔

❀ ❀ ❀ ❀

۵۹۔ بَابُ : مَا يَقُولُ الرَّجُلُ إِذَا دَخَلَ الْمَقَابِرَ

قبرستان میں داخل ہونے کی دعا کے بیان میں

(۱۰۵۳) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ : مَرَّ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ بِقُبُورِ الْمَدِينَةِ فَأَقْبَلَ عَلَيْهِمْ بِوَجْهِهِ فَقَالَ : ((اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ يَا أَهْلَ الْقُبُورِ يَغْفِرُ اللّٰهُ لَنَا وَ لَكُمْ، أَنْتُمْ سَلَفُنَا وَ نَحْنُ بِالْأَثَرِ)). (ضعيف) (المشكاة : ۱۷٦٥) اس میں قابوس بن ابی ظبیان راوی ضعیف ہے۔

ترجمہ: روایت ہے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہا انہوں نے گزرے رسول اللہ ﷺ مدینہ کی قبروں پر سو ان کے سامنے کیا اپنا منہ اور کہا السَّلَامُ...... آخر تک اور معنی اس کے یہ ہیں سلام ہے تم پر اے قبر والو اللہ تعالیٰ بخشے ہم کو اور تم کو تم ہمارے پیش خیمہ ہو ہم تمہارے پیچھے ہیں۔

فائدہ : اس باب میں بریدہ رضی اللہ عنہ اور عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے۔ اور حدیث ابن عباس رضی اللہ عنہما کی غریب ہے اور ابوکدینہ کا نام یحییٰ بن مہلب ہے اور ابوظبیان کا نام حصین بن جندب ہے۔

❀❀❀❀

٦٠۔ بَابُ : مَا جَآءَ فِي الرُّخْصَةِ فِي زِيَارَةِ الْقُبُورِ

قبروں کی زیارت کی اجازت کے بیان میں

(۱۰۵٤) عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بُرَيْدَةَ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ : ((قَدْ كُنْتُ نَهَيْتُكُمْ عَنْ زِيَارَةِ الْقُبُورِ، فَقَدْ أُذِنَ لِمُحَمَّدٍ فِي زِيَارَةِ قَبْرِ أُمِّهِ، فَزُورُوهَا، فَإِنَّهَا تُذَكِّرُ الْآخِرَةَ)).

(صحيح) (الاحكام : ۱۷۸، ۱۸۸)

ترجمہ: روایت ہے سلیمان بن بریدہ سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے کہا انہوں نے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے میں تم کو منع کر چکا تھا قبروں کی زیارت سے تو اب اجازت ہوئی محمد ﷺ کو اس کی ماں کی قبر کی زیارت کی سو تم بھی قبروں کی زیارت کرو کہ وہ آخرت کو یاد دلاتی ہے۔

فائدہ : مترجم: یہاں کئی باتیں سمجھنا اور بخوبی یاد رکھنا چاہیے اول یہ کہ ابتدائے اسلام میں زیارت قبور حرام تھی اور وجہ اس کی یہ تھی کہ لوگ شرک میں گرفتار تھے یہود ونصاریٰ تو قبروں کو مسجدیں بنا بنا کر نمازیں پڑھتے تھے سجدہ کرتے تھے دعائیں مانگتے تھے ناک رگڑتے تھے اوندھے پڑے رہتے تھے جھاڑیں دیتے تھے اعتکاف بیٹھتے تھے ان کی شان میں آپ ﷺ نے فرمایا لَعَنَ اللّٰهُ

اَلْیَھُوْدَ وَالنَّصَارٰی اتَّخَذُوْا قُبُوْرَاَنْبِیَائِھِمْ مَسَاجِدَ یعنی لعنت اور پھٹکار کرے اور اپنی رحمت سے مہجور کرے اللہ تعالیٰ یہود اور نصاریٰ کو کہ جنہوں نے سچے معبود کو چھوڑ کر انبیاؤں کی قبروں کو مسجود بنایا اور مسجدیں قرار دیا تو جب کتاب والوں کا یہ حال تھا تو اور امی لوگ مشرکین مکہ وغیرہ کا کیا حال پوچھتے ہو تو اس وقت میں حضرت محمد ﷺ نے نئے نئے مسلمانوں کو بالکل قبرستان میں جانا حرام کر دیا تھا کہ اپنی عادت معہود کے موافق بعض لوگ زیارت کے بہانے کھلے خزانے گور پرستی نہ کرنے لگیں یہ وجہ حرمت ہوئی تو جس زمانے میں یہ حالت ہویدا ہو اور ایسی قوم ظاہر اور پیدا ہو کہ عوام گور پرستی کرنے لگیں تو اس وقت میں خواص پر بھی زیارتِ قبر حرام ہو جاتی ہے چنانچہ اب ویسا ہی زمانہ ہے کہ ہر ہر قبر پر ہزاروں ساجد جمع ہیں کہ مساجد میں بھی اتنے نہیں تو حکم حرمت کا اس علت کے ساتھ ہے جیسے شراب کی حرمت بعلت نشہ ہے پھر جس میں نشہ پایا جائے گا وہ حرام ہے اگرچہ نام اس کا شربت روح افزا یا لذت دلڑبا رکھیں۔ اسی طرح گور پرستی حرام ہے اگرچہ نام اس کا زیارت قبور رکھیں۔ دوسری بات یہ کہ علت حلال ہونے کی زیارت قبور کی خود آپ ﷺ نے اسی حدیث میں ارشاد فرمادی کہ زیارت قبور آخرت کو یاد دلاتی ہے تو ٹوٹی قبریں شکستہ بے مرمت ویرانہ میں جو واقع ہیں وہ البتہ آخرت کو یاد دلاتی ہیں حسرت وندامت کا سبب ہوتی ہیں' اور جن قبروں پر عمدہ عمدہ غلاف ہزاروں روپے کے پڑے ہیں لاکھوں روپے کے جواہرات جڑے ہیں گنبد فیروزی بنا ہے لباس زردوزی پڑا ہے جب ایسا سامان شاہانہ ہے وہاں دنیا سے کسی کو بیزاری ہو تو عجب دیوانہ ہے اس کے دیکھنے سے تو اور ہوس بڑھتی ہے حرص دنیا دو چند ہوتی ہے تو وہاں علت حلت مفقود ہے بلکہ سامان حرمت سب موجود ہے کہ کوئی سجدہ کر رہا ہے کوئی لڑکا مانگتا ہے کوئی کہتا ہے پیر جی میرے بیٹے کو جلد بلاؤ کوئی کہتی ہے میرے خصم کو بیل بناؤ۔ کوئی صبح کو بے غسلی ٹانگ پھسلی چلی آتی ہے ہاتھ میں ملیدہ ہے سر پر صندل کہ حضرت کے پاس جاؤں تو دروازۂ رزق کھلے لاحول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم۔ ایسی زیارت کو آنحضرت ﷺ ملاحظہ فرماتے تو کفر کا حکم دیتے حلال وحرام کدھر کا اللھم اھدنا الصراط المستقیم صراط الذین انعمت علیھم غیر المغضوب علیھم ولا الضالین آمین' انتہیٰ۔ اس باب میں ابوسعید اور ابن مسعود اور ابوہریرہ اور ام سلمہ رضی اللہ عنھم سے روایت ہے۔ کہا ابوعیسیٰ نے حدیث بریدہ کی حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے علماء کا کہ زیارت قبور میں کچھ مضائقہ نہیں یعنی اگر وجہ مضائقہ نہ پائی جائے۔ اور یہی قول ہے ابن مبارک اور شافعی اور احمد اور اسحاق کا۔

❀❀❀❀

٦١۔ بَابُ: مَا جَآءَ فِیْ زِیَارَۃِ الْقُبُوْرِ لِلنِّسَآءِ

عورت کے لیے قبروں کی زیارت کے بیان میں

(١٠٥٥) عَنْ عَبْدِاللّٰہِ بْنِ أَبِیْ مَلِیْکَۃَ قَالَ: تُوُفِّیَ عَبْدُالرَّحْمٰنِ بْنُ أَبِیْ بَکْرٍ بِالْحُبْشِیِّ قَالَ: فَحُمِلَ اِلٰی مَکَّۃَ

فَدُفِنَ فِيهَا' فَلَمَّا قَدِمَتْ عَائِشَةُ أَتَتْ قَبْرَ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِيْ بَكْرٍ فَقَالَتْ:

وَكُنَّا كَنَدْمَانَيْ جَذِيمَةَ حِقْبَةً
مِنَ الدَّهْرِ حَتّٰى قِيلَ: لَنْ يَتَصَدَّعَا
فَلَمَّا تَفَرَّقْنَا كَأَنِّي وَمَا لِكًا
لِطُولِ اجْتِمَاعٍ' لَمْ نَبِتْ لَيْلَةً مَعًا

ثُمَّ قَالَتْ: وَاللّٰهِ! لَوْ حَضَرْتُكَ مَا دُفِنْتَ إِلَّا حَيْثُ مُتَّ' وَلَوْ شَهِدْتُكَ مَازُرْتُكَ. (ضعيف) (المشكاة : ١٧١٨)

اس میں ابن جریج راوی مدلس ہے اور سماع کی صراحت نہیں۔

ترجمہ: روایت ہے عبداللہ بن ابی ملیکہ سے کہا انہوں نے جب وفات پائی عبدالرحمٰن نے جو بیٹے ہیں ابوبکر رضی اللہ عنہ کے' بھائی ہیں امّ المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا کے موضع حبشی میں کہ مکے کے قریب ہے۔ کہا راوی نے پھر اٹھا لائے ان کو مکے میں اور دفن کیا اسی میں پھر جب آئیں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا تو گئیں عبدالرحمٰن کی قبر پر اور پڑھیں یہ دو بیتیں۔ اور معنی اس کے یہ ہیں کہ ہم دونوں ایسے تھے جیسے دو ہم نشین بادشاہ جزیمہ کے کہ ایک ساتھ رہے برسوں زمانے میں یہاں تک کہ لوگ کہتے تھے کہ کبھی جدا نہ ہوں گے پھر جب ہم جدا جدا ہو گئے تو گویا کہ میں اور مالک، باوصف مدتوں ساتھ رہنے کے ایسا معلوم ہوا کہ گویا ایک رات بھی ساتھ نہیں رہے۔ پھر فرمایا حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے قسم ہے اللہ تعالیٰ کی اگر میں ہوتی تو تم کو وہیں دفن کرواتی جہاں تم مرے تھے اور اگر وقت موت میں تمہیں دیکھ لیتی تو اب کبھی قبر پر نہ آتی۔

❀ ❀ ❀ ❀

٦٢۔ بَابُ : مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ زِيَارَةِ الْقُبُوْرِ لِلنِّسَاءِ

عورت کے لیے قبروں کی زیارت حرام ہونے کے بیان میں

(١٠٥٦) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ: أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ لَعَنَ زَوَّارَاتِ الْقُبُوْرِ.

(حسن) الاحكام (١٨٥) الارواء برقم (٧٦٢)

ترجمہ: روایت ہے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ رسول اللہ ﷺ نے لعنت کی عورتوں کو جو قبروں کی زیارت کو جائیں۔

فائدہ: اس باب میں ابن عباس اور حسان بن ثابت رضی اللہ عنہم سے بھی روایت ہے۔ کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے۔ صحیح ہے اور بعض علماء نے کہا ہے کہ یہ حکم قبل رخصت دینے کے تھا جب آپ ﷺ نے رخصت دی تو عورتوں کو بھی رخصت ہو گئی مردوں کے ساتھ۔ اور بعض نے کہا نہیں بلکہ عورتوں کو زیارت قبور مطلق حرام ہے کہ ان کو صبر کم ہوتا ہے اور رونا پیٹنا چیخنا چلانا بہت۔

❀ ❀ ❀ ❀

٦٣۔ بَابُ : مَا جَآءَ فِي الدَّفْنِ بِاللَّيْلِ

رات کو دفن کرنے کے بیان میں

(١٠٥٧) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ دَخَلَ قَبْرًا لَيْلًا فَأُسْرِجَ لَهُ سِرَاجٌ، فَأَخَذَهُ مِنْ قِبَلِ الْقِبْلَةِ وَقَالَ : ((رَحِمَكَ اللّٰهُ إِنْ كُنْتَ لَأَوَّاهًا تَلَّاءً لِلْقُرْاٰنِ)) وَ كَبَّرَ عَلَيْهِ أَرْبَعًا. (ضعيف) (المشكاة : ١٧٠٦، لكن موضع الشاهد منه حسن ((احكام الجنائز)) : ١٤٢) اس میں یحییٰ بن یمان سئی الحفظ اورحجاج بن ارطاۃ مدلس ہےاورسماع کی صراحت نہیں۔نصب الرایہ (٢/ ٣٠٠) نیز منہال بن خلیفہ کو ابن معین نے ضعیف قرار دیا ہے۔

ترجمہ: روایت ہے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہ نبی ﷺ اترے ایک قبر میں رات کو اور چراغ جلایا گیا آپ کے لیے سو لیا اس میت کو قبلے کی طرف اور کہا رحمت کرے اللہ تجھ پر تو بہت نرم دل رونے والا تھا اور بہت قرآن کی تلاوت کرنے والا اور چار تکبیریں کہہ کر نماز جنازہ پڑھی۔

فائدہ : اس باب میں جابر اور یزید بن ثابت سے روایت ہے وہ بڑے بھائی ہیں زید بن ثابت کے کہا ابوعیسیٰ نے حدیث ابن عباس رضی اللہ عنہما کی حسن ہے اور یہی مذہب ہے بعض علماء کا اور کہا کہ میت کو قبلہ کی طرف سے قبر میں رکھیں اور بعض نے کہا کہ سرہانے کی طرف سے رکھ کر قبر میں کھینچ لیں اور رخصت دی بعض علماء نے رات کو دفن کرنے کی۔

❁ ❁ ❁ ❁

٦٤۔ بَابُ : مَا جَآءَ فِي الثَّنَاءِ الْحَسَنِ عَلَى الْمَيِّتِ

میت کو اچھے الفاظ میں یاد کرنے کے بیان میں

(١٠٥٨) عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ : مُرَّ عَلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ بِجَنَازَةٍ فَأَثْنَوْا عَلَيْهَا خَيْرًا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : ((وَجَبَتْ)) ثُمَّ قَالَ : ((أَنْتُمْ شُهَدَآءُ اللّٰهِ فِي الْأَرْضِ)). (صحيح) الاحكام (٤٤۔٤٥)

ترجمہ: روایت ہے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے کہا گزرا رسول اللہ ﷺ کے پاس سے ایک جنازہ سو صحابہ نے اس کی بھلائی بیان کی سو فرمایا رسول اللہ ﷺ نے اس کے لیے جنت واجب ہوگئی یعنی میت کے لیے پھر فرمایا صحابیوں سے تم گواہ ہو اللہ کی زمین میں یعنی جسے تم سب مل کر اچھا کہو وہ اچھا ہے اللہ کے نزدیک جسے برا کہو وہ برا ہے۔

فائدہ : اس باب میں عمر اور کعب بن عجرہ اور ابوہریرہ رضی اللہ عنھم سے بھی روایت ہے۔کہا ابوعیسیٰ نے حدیث انس رضی اللہ عنہ کی حسن ہے صحیح ہے۔

❁ ❁ ❁ ❁

(۱۰۵۹) عَنْ أَبِي الْأَسْوَدِ الدِّيلِيِّ قَالَ : قَدِمْتُ الْمَدِينَةَ فَجَلَسْتُ إِلَى عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ، فَمَرُّوا بِجَنَازَةٍ فَأَثْنَوْا عَلَيْهَا خَيْرًا. فَقَالَ عُمَرُ : وَجَبَتْ. فَقُلْتُ لِعُمَرَ : وَ مَا وَجَبَتْ ؟ قَالَ : أَقُولُ كَمَا قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ قَالَ : ((مَا مِنْ مُّسْلِمٍ يَشْهَدُ لَهُ ثَلٰثَةٌ إِلَّا وَجَبَتْ لَهُ الْجَنَّةُ)) ، قَالَ : قُلْنَا : وَاثْنَانِ ؟ قَالَ : ((وَاثْنَانِ)) قَالَ وَ لَمْ نَسْأَلْ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ عَنِ الْوَاحِدِ. (صحيح) (الاحكام : ٤٥)

ترجمہ: روایت ہے ابواسود دیلی سے کہا انہوں نے آیا میں مدینے میں سو میں بیٹھا تھا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے پاس سو گزرے لوگ ایک جنازہ لے کر سو لوگوں نے اس میت کی تعریف کی سو فرمایا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے واجب ہوگئی سو کہا میں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے کیا چیز واجب ہوگئی کہا انہوں نے: میں بھی وہی کہتا ہوں جو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تھا کہ کوئی مسلمان ایسا نہیں کہ اس کے لیے نیک گواہی دیں تین آدمی مگر واجب ہو جاتی ہے اس کے لیے جنت پھر کہا ہم نے یا رسول اللہ ﷺ اگر دو آدمی گواہی دیں تو آپ ﷺ نے فرمایا دو بھی خیر اور ایک آدمی کی گواہی ہم نے نہیں پوچھی رسول اللہ ﷺ سے۔

فائدہ : کہا ابوعیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔ اور ابوالاسود دیلی کا نام ظالم بن عمرو بن سفیان ہے۔

❁ ❁ ❁ ❁

۶۵۔ بَابٌ : مَا جَآءَ فِي ثَوَابِ مَنْ قَدَّمَ وَلَدًا

اس کے ثواب کے بیان میں جس کا بیٹا فوت ہو جائے

(۱۰۶۰) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ : ((لَا يَمُوتُ لِأَحَدٍ مِّنَ الْمُسْلِمِينَ ثَلٰثَةٌ مِّنَ الْوَلَدِ فَتَمَسَّهُ النَّارُ، إِلَّا تَحِلَّةَ الْقَسَمِ)). (صحيح) الظلال الجنة (٨٦٢)

ترجمہ: روایت ہے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کوئی مسلمان نہیں کہ جس کے تین لڑکے مر گئے ہوں اور پھر اس کو دوزخ کی آگ لگے مگر اتنی کہ جس میں قسم اتر جائے۔

فائدہ : اس باب میں عمر اور معاذ اور کعب بن مالک اور عتبہ بن عبد اور ام سلیم اور جابر اور انس اور ابوذر اور ابن مسعود اور ابوثعلبہ اشجعی اور ابن عباس اور عقبہ بن عامر اور ابوسعید اور قرہ بن ایاس مزنی اور ابوثعلبہ رضی اللہ عنہم سے روایت ہے اور ابوثعلبہ کی رسول اللہ ﷺ سے ایک ہی حدیث مروی ہے اور وہ ابوثعلبہ خشنی نہیں ہے یعنی اور شخص ہے۔ کہا ابوعیسیٰ نے حدیث ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی حسن ہے صحیح ہے۔

(۱۰۶۱) عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : ((مَنْ قَدَّمَ ثَلٰثَةً لَمْ يَبْلُغُوا الْحِنْثَ كَانُوْا لَهُ حِصْنًا حَصِيْنًا مِنَ النَّارِ)). قَالَ أَبُوْ ذَرٍّ: قَدَّمْتُ اثْنَيْنِ.قَالَ: (واثنَيْنِ)). فَقَالَ أُبَيُّ بْنُ كَعْبٍ سَيِّدُ الْقُرَّاءِ: قَدَّمْتُ وَاحِدًا؟قَالَ: ((وَوَاحِدًا، وَلٰكِنْ إِنَّمَا ذٰلِكَ عِنْدَ الصَّدْمَةِ الْأُوْلٰى)). (اسنادہ ضعيف) مشكاة المصابيح (۱۷۵۵) التعليق الرغيب (۶۳/۳) اس میں ابوعبیدہ کا اپنے والد سے سماع ثابت نہیں۔ نیز ابو محمد مدنی محمد بن خطاب مجہول ہے۔ تقریب (۸۳۴۵)

ترجمہ: روایت ہے عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے کہا فرمایا رسول اللہ ﷺ نے جس کے آگے مرگئے تین لڑکے یا تین لڑکیاں ایسے کہ جوانی کو نہ پہنچے تھے تو ہوں گے وہ اس کے لیے ایک مضبوط قلعہ دوزخ سے بچانے کو سو ابوذر نے کہا میں دو لڑکے آگے بھیج چکا ہوں۔ آپ ﷺ نے فرمایا دو بھی کافی ہیں قلعہ ہونے کو پھر کہا ابی بن کعب نے جو سردار ہیں سب قاریوں کے میں نے بھی ایک لڑکا آگے بھیجا ہے آپ ﷺ نے فرمایا ایک بھی قلعہ ہوسکتا ہے مگر یہ قلعہ جب ہوں گے کہ پہلے مرنے کے ساتھ ہی صبر کرے اور نہ چیخے چلائے نہ کپڑے پھاڑے۔

فائدہ : کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث غریب ہے اور ابوعبیدہ نے نہیں سنا اپنے باپ سے کچھ بھی۔

❀❀❀❀

(۱۰۶۲) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ : ((مَنْ كَانَ لَهُ فَرَطَانِ مِنْ أُمَّتِيْ أَدْخَلَهُ اللّٰهُ بِهِمَا الْجَنَّةَ)). فَقَالَتْ لَهُ عَائِشَةُ: فَمَنْ كَانَ لَهُ فَرَطٌ مِّنْ أُمَّتِكَ ؟ قَالَ : ((وَمَنْ كَانَ لَهُ فَرَطٌ يَامُوَفَّقَةُ)) قَالَتْ : فَمَنْ لَّمْ يَكُنْ لَّهُ فَرَطٌ مِنْ أُمَّتِكَ؟ قَالَ: ((فَأَنَا فَرَطُ أُمَّتِيْ لَمْ يُصَابُوْا بِمِثْلِيْ)). (ضعيف عند الالبانی) (التعليق الرغيب : ۹۳/۳، المشكاة : ۱۷۳۵) اس میں عبد ربه بن بارق حنفی کو امام نسائی نے ضعیف کہا ہے۔ حافظ تقریب میں کہتے ہیں سچا ہے مگر غلطیاں کرتا ہے۔ مزید دیکھیں ((ضعيف الجامع الصغير)) بعض محققین نے اس کی سند کو حسن قرار دیا ہے۔

ترجمہ: روایت ہے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہ سنا انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو کہ فرماتے تھے جس کے دو لڑکے آگے مرے ہوں اور اس کے میر منزل ہوں میری امت سے داخل کرے گا اللہ تعالیٰ اس کو بسبب ان کے بہشت میں۔ سو عرض کیا حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے اور جس کا ایک میر منزل ہو آپ ﷺ کی امت سے یعنی ایک لڑکا مرا ہو تو فرمایا آپ ﷺ نے ایک بھی کافی ہے اے نیک توفیق دی گئی عورت۔ پھر عرض کیا انہوں نے جس کا کوئی میر منزل نہ ہو آپ ﷺ کی امت سے تو فرمایا آپ ﷺ نے میں میر منزل ہوں اپنی امت کا کسی کی جدائی کی تکلیف ان کو ایسی نہیں جیسی میری جدائی کی۔

فائدہ : کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے غریب ہے نہیں جانتے ہم اس کو مگر عبد ربہ بن بارق کی روایت سے اور روایت کی

ان سے کئی اماموں نے حدیث کے روایت کی ہم سے احمد بن سعید مرابطی نے انہوں نے حبان بن ہلال سے انہوں نے عبدربہ بن بارق سے۔ سوذکر کی حدیث اسی کی مانند اور سماک بن ولید حنفی کی کنیت ابوزمیل حنفی ہے۔

❀❀❀❀

٦٦۔ بَابُ : مَا جَآءَ فِي الشُّهَدَآءِ مَنْ هُمْ

اس بیان میں کہ شہید کون لوگ ہیں؟

(١٠٦٣) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ : ((الشُّهَدَآءُ خَمْسٌ: الْمَطْعُوْنُ وَالْمَبْطُوْنُ وَالْغَرِقُ وَصَاحِبُ الْهَدْمِ وَالشَّهِيْدُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ)). (صحيح) (الاحكام : ٣٨)

ترجمہ: روایت ہے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: شہید پانچ ہیں یعنی ایک طاعون یعنی وبا سے مرے' دوسرا جو پیٹ چل کر دستوں سے مرے' تیسرا جوڈوب کر مرے' چوتھا جو دب کر یا دیوار یا مکان کے نیچے مرے' پانچواں جو اللہ کی راہ میں جہاد میں مرے۔

فائدہ : اس باب میں انس اور صفوان بن امیہ اور جابر بن عتیک اور خالد بن عرفطہ اور سلمان بن صرد اور ابوموسیٰ اور عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے۔ کہا ابوعیسیٰ نے حدیث ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی حسن ہے صحیح ہے۔

❀❀❀❀

(١٠٦٤) عَنْ أَبِي إِسْحٰقَ السَّبِيْعِيِّ قَالَ : قَالَ سُلَيْمَانُ بْنُ صُرَدٍ لِخَالِدِ بْنِ عُرْفُطَةَ۔ اَوْخَالِدٌ لِسُلَيْمَانَ: أَمَا سَمِعْتَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ : ((مَنْ قَتَلَهُ بَطْنُهُ لَمْ يُعَذَّبْ فِيْ قَبْرِهِ))؟ فَقَالَ أَحَدُهُمَا لِصَاحِبِهِ: نَعَمْ. (صحيح) (الاحكام : ٣٨)

ترجمہ: روایت ہے ابواسحاق سبیعی سے کہا انہوں نے کہا سلیمان بن صرد نے خالد بن عرفطہ سے یا خالد نے کہا سلیمان سے کیا سنا نہیں تم نے رسول اللہ ﷺ سے فرماتے تھے جس کو مارا پیٹ نے یعنی ہیضہ یا بدہضمی یا کسی عارضہ سے پیٹ کے مرگیا تو اس پر عذاب نہ ہوگا قبر میں؟ سو کہا کسی نے ان دونوں میں سے یعنی سلیمان نے یا خالد نے: ہاں بے شک سنا ہے میں نے آپ سے۔

فائدہ : کہا ابوعیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اس باب میں اور مروی ہے اس سند سے بھی۔

❀❀❀❀

٦٧۔ بَابُ : مَا جَآءَ فِي كَرَاهِيَةِ الْفِرَارِ مِنَ الطَّاعُوْنِ

اس بیان میں کہ طاعون سے بھاگنا منع ہے

(١٠٦٥) عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ ذَكَرَ الطَّاعُوْنَ فَقَالَ : ((بَقِيَّةُ رِجْزٍ أَوْ عَذَابٍ أُرْسِلَ إِلٰى طَآئِفَةٍ مِّنْ بَنِيْ إِسْرَآئِيْلَ، فَإِذَا وَقَعَ بِأَرْضٍ وَأَنْتُمْ بِهَا فَلَا تَخْرُجُوْا مِنْهَا، وَإِذَا وَقَعَ بِأَرْضٍ وَلَسْتُمْ بِهَا فَلَا تَهْبِطُوْا عَلَيْهَا)). (صحيح)

ترجمہ: روایت ہے اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما سے کہ نبی ﷺ نے ذکر کیا طاعون کا اور فرمایا وہ ایک ٹکڑا بچا ہوا ہے اس عذاب سے جو بھیجا گیا تھا بنی اسرائیل کے ایک گروہ پر سو جب کسی زمین میں طاعون ہوئے اور تم بھی اس میں ہو تو اس میں سے نہ نکلو اور جب کسی زمین میں ہو اور تم اس میں نہ ہو تو اس زمین میں داخل نہ ہو۔ اور راوی کو شک ہے کہ آپ ﷺ نے رجز فرمایا یا عذاب معنی دونوں کے ایک ہیں۔

فائدہ: اس حدیث میں سعد اور خزیمہ بن ثابت اور عبدالرحمٰن بن عوف اور جابر اور عائشہ رضی اللہ عنہما سے بھی روایت ہے۔ کہا ابوعیسیٰ نے حدیث اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما کی حسن ہے صحیح ہے۔

❀❀❀❀

٦٨۔ بَابُ : مَا جَآءَ فِيْ مَنْ أَحَبَّ لِقَآءَ اللّٰهِ أَحَبَّ اللّٰهُ لِقَآءَهُ

اس بیان میں کہ جو اللہ سے ملاقات کو پسند کرے تو اللہ بھی اس سے ملاقات کو پسند کرتا ہے

(١٠٦٦) عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ : ((مَنْ أَحَبَّ لِقَآءَ اللّٰهِ أَحَبَّ اللّٰهُ لِقَآءَهُ وَمَنْ كَرِهَ لِقَآءَ اللّٰهِ كَرِهَ اللّٰهُ لِقَآءَهُ)). (صحيح)

ترجمہ: روایت ہے عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے کہ نبی ﷺ نے فرمایا جو اللہ کو ملنا چاہے اللہ بھی اس کو ملنا چاہتا ہے اور جو اللہ کا ملنا برا جانے اللہ بھی اس کے ملنے کو برا جانے۔

فائدہ: اس باب میں ابوموسیٰ اور ابوہریرہ اور عائشہ رضی اللہ عنہم سے بھی روایت ہے۔ کہا ابوعیسیٰ نے حدیث عبادہ بن صامت کی حسن ہے صحیح ہے۔

❀❀❀❀

(۱۰۶۷) عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا ذَكَرَتْ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((مَنْ أَحَبَّ لِقَآءَ اللّٰهِ أَحَبَّ اللّٰهُ لِقَاءَهُ، وَ مَنْ كَرِهَ لِقَآءَ اللّٰهِ كَرِهَ اللّٰهُ لِقَآءَهُ)). قَالَتْ: فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ! كُلُّنَا يَكْرَهُ الْمَوْتَ. قَالَ: ((لَيْسَ كَذٰلِكَ، وَ لٰكِنَّ الْمُؤْمِنَ إِذَا بُشِّرَ بِرَحْمَةِ اللّٰهِ وَ رِضْوَانِهِ وَجَنَّتِهِ، أَحَبَّ لِقَآءَ اللّٰهِ، وَأَحَبَّ اللّٰهُ لِقَآءَهُ، وَإِنَّ الْكَافِرَ إِذَا بُشِّرَ بِعَذَابِ اللّٰهِ وَ سَخَطِهِ كَرِهَ لِقَآءَ اللّٰهِ وَكَرِهَ اللّٰهُ لِقَآءَهُ)). (اسناده صحيح)

ترجمہ: روایت ہے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے انہوں نے ذکر کیا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو اللہ سے ملنا چاہے اللہ بھی اسے ملنا چاہے اور جو اللہ کے ملنے سے ناخوش ہو اللہ بھی اس کے ملنے سے ناخوش ہو کہا عائشہ رضی اللہ عنہا نے میں نے پوچھا یا رسول اللہ ﷺ ہم سب برا جانتے ہیں موت کو یعنی کسی کا دل موت کا راغب نہیں آپ ﷺ نے فرمایا اس کا یہ مطلب نہیں بلکہ مطلب یہ ہے کہ جب مؤمن کو بشارت ہوتی ہے اللہ کی رحمت اور خوشی اور جنت کی چاہتا ہے اللہ کا ملنا اور اللہ بھی مشتاق ہوتا ہے اس کے ملنے کا اور کافر کو جب بشارت ہوتی ہے اللہ کے عذاب اور غصہ کی تو برا جانتا ہے اللہ کے ملنے کو اور اللہ بھی دوست نہیں رکھتا اس کے ملنے کو۔

فائدہ: کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

❀❀❀❀

۶۹۔ بَابُ: مَا جَآءَ فِيمَنْ يَّقْتُلُ نَفْسَهُ لَمْ يُصَلَّ عَلَيْهِ

اس بیان میں کہ جو خودکشی کرے اس کی نماز جنازہ نہیں پڑھنی چاہیے

(۱۰۶۸) عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ: أَنَّ رَجُلًا قَتَلَ نَفْسَهُ، فَلَمْ يُصَلِّ عَلَيْهِ النَّبِيُّ ﷺ. (اسناده صحيح) الاحكام (۸۴)

ترجمہ: روایت ہے جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے کہ ایک شخص نے مار ڈالا تھا اپنے آپ کو تو اس پر نماز نہ پڑھی نبی ﷺ نے۔

فائدہ: کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے اور اختلاف ہے علماء کا اس میں سو بعض نے کہا نماز پڑھی جائے ہر شخص پر کہ جس نے نماز پڑھی ہو قبلے کی طرف اگرچہ اس نے اپنے آپ کو بھی مارا ہو اور یہی قول ہے سفیان ثوری اور اسحاق کا اور احمد نے کہا نماز نہ پڑھے اس کی جس نے اپنے آپ کو مار ڈالا ہو مگر امام کے سوا اور لوگ پڑھ لیں۔

❀❀❀❀

٧٠۔ بَابُ : مَا جَآءَ فِيْ الصلاة على الْمَدْيُوْنِ

مقروض دار کی نماز جنازہ کے بیان میں

(١٠٦٩) عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مَوْهَبٍ قَالَ : سَمِعْتُ عَبْدَاللّٰهِ بْنِ أَبِيْ قَتَادَةَ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِيْهِ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ أُتِيَ بِرَجُلٍ لِيُصَلِّي عَلَيْهِ. فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ : ((صَلُّوْا عَلٰى صَاحِبِكُمْ، فَإِنَّ عَلَيْهِ دَيْنًا)). قَالَ أَبُوْ قَتَادَةَ: هُوَ عَلَيَّ . فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : ((بِالْوَفَآءِ))؟[قَالَ: بِالْوَفَآءِ]. فَصَلّٰى عَلَيْهِ.

(صحيح) أحكام الجنائز (٨٥)

ترجمہ: روایت ہے عثمان بن عبداللہ بن موہب سے کہ سنا میں نے عبداللہ بن ابوقتادہ سے کہ بیان کرتے تھے اپنے باپ سے کہ نبی ﷺ کے پاس ایک مرد کا جنازہ لائے کہ نماز پڑھیں اس پر سو نبی ﷺ نے اپنے صحابیوں سے فرمایا تم نماز پڑھ لو اپنے ساتھی پر اس لیے کہ وہ قرض دار ہے یعنی میں نہیں پڑھوں گا۔ کہا ابوقتادہ نے وہ قرض میرے اوپر ہے میں ادا کروں گا سو فرمایا رسول اللہ ﷺ نے پورا قرض لیا ہے تم نے اپنے ذمہ پر عرض کیا کہ پورا پھر نماز پڑھی آپ ﷺ نے اس پر۔

فائدہ : اس باب میں جابر رضی اللہ عنہ اور سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ اور اسماء بنت یزید رضی اللہ عنہا سے روایت ہے۔ کہا ابوعیسیٰ نے حدیث ابوقتادہ کی حسن ہے صحیح ہے۔

(١٠٧٠) عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ يُؤْتٰى بِالرَّجُلِ الْمُتَوَفّٰى، عَلَيْهِ الدَّيْنُ، فَيَقُوْلُ : ((هَلْ تَرَكَ لِدَيْنِهِ مِنْ قَضَآءٍ ؟)) فَإِنْ حُدِّثَ أَنَّهُ تَرَكَ وَفَآءً صَلّٰى عَلَيْهِ. وَ إِلَّا قَالَ لِلْمُسْلِمِيْنَ : ((صَلُّوْا عَلٰى صَاحِبِكُمْ)). فَلَمَّا فَتَحَ اللّٰهُ عَلَيْهِ الْفُتُوْحَ قَامَ فَقَالَ : ((أَنَا أَوْلٰى بِالْمُؤْمِنِيْنَ مِنْ أَنْفُسِهِمْ فَمَنْ تُوُفِّيَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَ تَرَكَ دَيْنًا، فَعَلَيَّ قَضَآءُهُ، وَمَنْ تَرَكَ مَالًا فَهُوَ لِوَرَثَتِهِ)).

(صحيح) احكام الجنائز (٨٦) الارواء (١٤٣٣)

ترجمہ: روایت ہے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ رسول اللہ ﷺ کے پاس جب کسی ایسے مرد کا جنازہ لاتے کہ اس پر قرض ہوتو آپ ﷺ فرماتے تھے کیا چھوڑ گیا ہے یہ اپنے قرض کے برابر کچھ مال متاع پھر اگر لوگ بولتے کہ ہاں یہ چھوڑ گیا ہے اتنا مال کہ قرض ادا ہو جائے گا تو اس پر نماز پڑھتے اور نہیں تو فرماتے مسلمانوں کو کہ تم نماز پڑھ لو اپنے بھائی پر پھر جب اللہ تعالیٰ نے بہت فتوحات عنایت کیں اور مال غنیمت کا آیا تو کھڑے ہوئے آپ یعنی منبر پر اور فرمایا کہ میں بہتر ہوں مؤمنوں کے حق میں ان کی ذات سے بھی زیادہ سو جو مؤمن مر جائے اور قرض چھوڑ جائے میرے ذمے پر ہے اس کا ادا

کرنا اور جو چھوڑ جائے مال ومتاع تو اس کے وارث لے لیں۔

فائدہ : کہا ابوعیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور روایت کی یہ حدیث یحییٰ بن بکیر اور کئی لوگوں نے لیث بن سعد سے۔

❁❁❁❁

۷۱۔ بَابُ : مَا جَآءَ فِي عَذَابِ الْقَبْرِ

قبر کے عذاب کے بیان میں

(۱۰۷۱) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ : ((إِذَا قُبِرَ الْمَيِّتُ. أَوْ قَالَ: أَحَدُكُمْ. أَتَاهُ مَلَكَانِ أَسْوَدَانِ أَزْرَقَانِ، يُقَالُ لِأَحَدِهِمَا : الْمُنْكَرُ، وَالْآخَرُ: النَّكِيْرُ. فَيَقُوْلَانِ : مَا كُنْتَ تَقُوْلُ فِيْ هٰذَا الرَّجُلِ ؟ فَيَقُوْلُ مَا كَانَ يَقُوْلُ : هُوَ عَبْدُاللّٰهِ وَ رَسُوْلُهُ. أَشْهَدُ اَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُوْلُهُ. فَيَقُوْلَانِ: قَدْ كَانَ نَعْلَمُ أَنَّكَ تَقُوْلُ هٰذَا، ثُمَّ يُفْسَحُ لَهُ فِيْ قَبْرِهِ سَبْعُوْنَ ذِرَاعًا فِيْ سَبْعِيْنَ، ثُمَّ يُنَوَّرُلَهُ فِيْهِ، ثُمَّ يُقَالُ لَهُ: نَمْ، فَيَقُوْلُ: أَرْجِعُ إِلٰى أَهْلِيْ فَأُخْبِرُهُمْ ؟ فَيَقُوْلَانِ: نَمْ كَنَوْمَةِ الْعُرُوْسِ الَّذِيْ لَا يُوْقِظُهُ إِلَّا أَحَبُّ أَهْلِهِ إِلَيْهِ، حَتّٰى يَبْعَثَهُ اللّٰهُ مِنْ مَضْجَعِهِ ذٰلِكَ. وَإِنْ كَانَ مُنَافِقًا قَالَ : سَمِعْتُ النَّاسَ يَقُوْلُوْنَ فَقُلْتُ مِثْلَهُ، لَا أَدْرِيْ. فَيَقُوْلَانِ : قَدْ كُنَّا نَعْلَمُ أَنَّكَ تَقُوْلُ ذٰلِكَ، فَيُقَالُ لِلْأَرْضِ : الْتَئِمِيْ عَلَيْهِ، فَتَلْتَئِمُ عَلَيْهِ، فَتَخْتَلِفُ فِيْهَا أَضْلَاعُهُ، فَلَا يَزَالُ فِيْهَا مُعَذَّبًا حَتّٰى يَبْعَثَهُ اللّٰهُ مِنْ مَضْجَعِهِ ذٰلِكَ)). (حسن) (المشكاة : ۱۳۰، الصحيحة : ۱۳۹۱)

ترجمہ: روایت ہے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہا فرمایا رسول اللہ ﷺ نے جب قبر میں رکھا جاتا ہے میت یا فرمایا ایک تم میں کا آتے ہیں اس کے پاس دو فرشتے سیاہ رنگ نیلی آنکھوں والے کہتے ہیں ایک کو ان میں سے منکر اور دوسرے کو نکیر سو دونوں اس میت سے کہتے ہیں کیا کہتا تھا تو اس شخص کے باب میں یعنی اللہ کے پیغمبر ﷺ کو پھر کہتا ہے وہ جو کہتا تھا کہ وہ بندے ہیں اللہ کے (اور رسول اس کے ہیں' گواہی دیتا ہوں میں کہ کوئی معبود نہیں سوا اللہ کے اور البتہ محمد ﷺ بندے اس کے) اور رسول اس کے ہیں سو وہ فرشتے کہتے ہیں ہم پہلے ہی جانتے تھے کہ تو ایسا ہی کہے گا پھر کشادہ کی جاتی ہے اس قبر ستر گز طول میں اور ستر گز چوڑائی میں پھر نور بھر دیا جاتا ہے اس میں اور کہا جاتا ہے سو تا رہ سو وہ بندہ کہتا ہے اپنے گھر والوں کے پاس جاؤں اور ان کو بھی خبر دوں یعنی ایسے عملوں کی جو میں نے کیے تھے تا کہ وہ بھی اس نعمت کو پاویں۔ سو وہ فرشتے کہتے ہیں سو تا رہ جیسے دلہن سوتی ہے کہ کوئی نہیں جگاتا ہے اس کو مگر جو سب گھر والوں سے پیارا ہو یعنی خاوند اس کا یہاں

تک کہ اٹھائے تجھے اللہ تیری اس خواب گاہ سے۔ یہ حال مؤمن کا ہے اور اگر وہ میت منافق ہوتا ہے تو فرشتوں سے کہتا ہے سنتا تھا میں آدمیوں سے جو وہ کہتے تھے وہی میں بھی کہتا تھا اور مجھے کچھ معلوم نہیں وہ فرشتے کہتے ہیں ہم کو معلوم تھا تو ایسا ہی کہے گا پھر حکم ہوتا ہے زمین کو کہ دبوچ لے اس کو اور وہ دبوچ لیتی ہے اس کو سو ادھر کی پسلیاں ادھر ہو جاتی ہیں اور ہمیشہ اسی عذاب میں رہتا ہے جب تک اٹھائے اس کو اللہ اس کے پڑے رہنے کی جگہ سے۔

فائدہ : اس باب میں علی اور زید بن ثابت اور ابن عباس اور براء بن عازب اور ابوایوب اور انس اور جابر اور عائشہ اور ابوسعید رضی اللہ عنہم اجمعین سے روایت ہے کہ یہ سب روایت کرتے ہیں نبی ﷺ سے قبر کے عذاب کو۔ کہا ابوعیسیٰ نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی حدیث حسن ہے غریب ہے۔

❀❀❀❀

(۱۰۷۲) عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : ((إِذَا مَاتَ الْمَيِّتُ عُرِضَ عَلَيْهِ مَقْعَدُهُ [بِالْغَدَاةِ والعَشِيِّ] فَإِنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ، فَمِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ وَإِنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ النَّارِ، فَمِنْ أَهْلِ النَّارِ، ثُمَّ يُقَالُ : هٰذَا مَقْعَدُكَ حَتّٰى يَبْعَثَكَ اللّٰهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ)). (صحيح)

ترجمہ: روایت ہے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے کہا فرمایا رسول اللہ ﷺ نے جب مرتا ہے کوئی میت دکھائی جاتی ہے اس کو رہنے کی جگہ اگر وہ جنت والوں میں سے ہے تو جنت کی جگہ دیکھ لیتا ہے اور اگر دوزخ والوں میں سے ہے تو دوزخ کی جگہ دیکھ لیتا ہے پھر اس سے کہتے ہیں یہ تیری جگہ ہے جب اٹھائے گا تجھ کو اللہ قیامت کے دن۔

فائدہ : کہا ابوعیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

❀❀❀❀

۷۲۔ بَابُ : مَا جَآءَ فِيْ أَجْرِ مَنْ عَزّٰى مُصَابًا

مصیبت زدہ کو تسلی دینے کے بیان میں

(۱۰۷۳) عَنْ عَبْدِاللّٰهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ : ((مَنْ عَزّٰى مُصَابًا فَلَهُ مِثْلُ أَجْرِهِ)). (ضعيف) الارواء (۷۶۵) المشكاة ۱۷۳۷) احكام الجنائز (۱۶۳) اس میں علی بن عاصم راوی ضعیف ہے۔ الميزان (۳/۱۳۶)

ترجمہ: روایت ہے عبداللہ رضی اللہ عنہ سے کہ نبی ﷺ نے فرمایا جو تسلی اور تسکین اور دلاسا دے کسی مصیبت زدہ کو یا جس کا کوئی مر گیا ہو تو اس کو بھی ویسا ہی ثواب ہے جیسا اس مصیبت زدہ کو۔

فائدہ : کہا ابوعیسیٰ نے یہ حدیث غریب ہے نہیں پہچانتے ہم اس کو مرفوع مگر علی بن عاصم کی روایت سے اور روایت کی بعض نے محمد بن سوقہ سے اسی اسناد سے اسی حدیث کی مثل موقوفاً اور مرفوع نہ کیا اس کو اور کہتے ہیں بہت جوطعن ہوا لوگوں کا علی بن عاصم پر تو اسی حدیث کے سبب لوگ غصے ہوئے ان پر۔

٧٣۔ بَابُ : مَا جَآءَ فِيمَنْ مَاتَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ

اس شخص کی فضیلت کے بیان میں جو جمعہ کے دن مرے

(١٠٧٤) عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو، قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : ((مَا مِنْ مُسْلِمٍ يَمُوْتُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ أَوْ لَيْلَةَ الْجُمُعَةِ إِلَّا وَقَاهُ اللّٰهُ فِتْنَةَ الْقَبْرِ)). (حسن عند الالبانی) (المشكاة : ١٣٦٧، الاحكام : ٣٥) بعض محققین کہتے ہیں اس کی سند میں انقطاع ہے اس وجہ سے ضعیف ہے۔

ترجمہ: روایت ہے عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے کہا فرمایا رسول اللہ ﷺ نے جو مسلمان مرے جمعے کے دن یا جمعے کی رات کو تو بچاتا ہے اللہ تعالیٰ اس کو قبر کے عذاب سے اور جانچ اور امتحان سے۔

فائدہ : کہا ابوعیسیٰ نے یہ حدیث غریب ہے اور اسناد اس کی متصل نہیں ربیعہ بن سیف کے ساتھ مگر مروی ہے ابی عبدالرحمٰن حبلی سے وہ روایت کرتے ہیں عبداللہ بن عمرو سے اور ہم نہیں جانتے کہ ربیعہ بن سیف نے کچھ سنا ہو عبداللہ بن عمرو سے۔

٧٤۔ بَابُ : مَا جَآءَ فِي تَعْجِيلِ الْجَنَازَةِ

جنازے میں جلدی کرنے کے بیان میں

(١٠٧٥) عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ لَهُ : ((يَا عَلِيُّ! ثَلَاثٌ لَا تُؤَخِّرْهَا: الصَّلٰوةُ إِذَا آنَتْ، وَالْجَنَازَةُ إِذَا حَضَرَتْ، وَالْأَيِّمُ إِذَا وَجَدْتَّ لَهَا كُفُوًا)). (ضعیف عند الالبانی) (المشكاة : ١٤٨٦) اس میں سعید بن عبداللہ کو ابن حبان اور عجلی نے ثقہ ابوحاتم اور ذہبی نے مجہول جبکہ حافظ نے تقریب میں مقبول کہا ہے۔

ترجمہ: روایت ہے علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ان سے اے علی! تین چیزوں میں تاخیر نہ کرنا ایک تو نماز میں جب وقت آ جائے دوسر جنازہ میں جب حاضر ہو جائے یعنی موت اور تیسرا بیوہ عورت کے نکاح میں جب کوئی اس کی ذات پات والا ملے تجھ کو۔

فائدہ : کہا ابوعیسیٰ نے یہ حدیث غریب ہے اور اس کی اسناد میں متصل نہیں جانتا۔

❀❀❀❀

۷۵۔ بَابُ : آخر فِیُ فَضُلِ التَّعُزِیَةِ

تعزیت کی فضیلت میں

(۱۰۷۶) عَنُ أَبِی بَرُزَةَ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ : ((مَنُ عَزّٰی ثَكُلٰی، كُسِیَ بُرُدًا فِی الُجَنَّةِ)). (ضعیف

(المشکاۃ : ۱۸۳۸) اس میں منیۃ بنت عبید بن ابی برزۃ راویہ غیر معروف ہے۔ جیسا کہ ابن حجر نے تقریب التہذیب میں کہا ہے۔

ترجمہ: روایت ہے ابو برزہ رضی اللہ عنہ سے کہا فرمایا رسول اللہ ﷺ نے جو ماتم پرسی کرے اس عورت کی جس کا لڑکا مرگیا ہو اوڑھائی جائے گی اس کو چادر جنت کی۔

فائدہ: کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث غریب ہے اور اس کی اسناد کچھ قوی نہیں۔

❁❁❁❁

۷۶۔ بَابُ : مَا جَآءَ فِیُ رَفُعِ الُیَدَیُنِ عَلَی الُجَنَازَةِ

جنازہ میں دونوں ہاتھ اٹھانے کے بیان میں

(۱۰۷۷) عَنُ أَبِی هُرَیُرَةَ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ كَبَّرَ عَلٰی جَنَازَةٍ، فَرَفَعَ یَدَیُهِ فِی أَوَّلِ تَكُبِیُرَةٍ، وَوَضَعَ الُیُمُنٰی عَلَی الُیُسُرٰی. (اسنادہ حسن عند الالبانی) (الاحکام : ۱۱۵، ۱۱۶) بعض محققین کہتے ہیں اس میں یحییٰ بن یعلیٰ اور یزید بن سنان دونوں ضعیف ہیں تقریب (۷۶۷۷، ۷۷۲۷)

ترجمہ: روایت ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ رسول اللہ ﷺ نے اللہ اکبر کہا ایک جنازے پر اور اٹھایا دونوں ہاتھوں کو پہلی بار اور پھر رکھ لیا داہنا ہاتھ بائیں ہاتھ پر۔

فائدہ: کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث غریب ہے نہیں پہچانتے ہم اس کو مگر اسی سند سے اور اختلاف ہے علماء کا اس میں، کہتے ہیں اکثر علمائے صحابہ وغیرہم کہ آدمی ہر تکبیر کے وقت نماز جنازہ میں ہاتھ اٹھائے اور یہی قول ہے ابن مبارک اور شافعی اور احمد اور اسحاق کا اور بعض علماء نے کہا ہے کہ ہاتھ نہ اٹھائے مگر پہلی اللہ اکبر کہنے میں۔ اور یہی قول ہے ثوری اور اہل کوفہ کا اور مذکور ہے ابن مبارک سے کہا انہوں نے نماز جنازہ میں داہنے ہاتھ سے بایاں ہاتھ نہ پکڑے یعنی ہاتھ باندھنے کی کچھ ضرورت نہیں اور بعض نے کہا ہاتھ باندھے جیسا اور نماز میں باندھتے ہیں۔ کہا ابو عیسیٰ نے ہاتھ باندھنا میرے نزدیک اچھا ہے۔

❁❁❁❁

٧٧۔ بَابُ : مَا جَآءَ أَنَّ نَفْسَ الْمُؤْمِنِ مُعَلَّقَةٌ بِدَيْنِهِ حَتّٰى يُقْضٰى عَلَيْهِ

اس بیان میں کہ مؤمن کی جان اس کے قرض کی وجہ سے لٹکی رہتی ہے جب تک کوئی اس کی طرف سے ادا نہ کرے

(١٠٧٨) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ : ((نَفْسُ الْمُؤْمِنِ مُعَلَّقَةٌ بِدَيْنِهِ حَتّٰى يُقْضٰى عَنْهُ)).

(صحيح) المشكاة (٢٩١٥) احكام الجنائز (١٥) ((البيوع))

ترجمہ: روایت ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کہ دل و جان مؤمن کا لگا رہتا ہے اپنے قرض میں کہ جو اس پر ہے جب تک کوئی اس کی طرف سے ادا نہ کرے۔

فائدہ : روایت کی ہم سے محمد بن بشار نے انہوں نے عبدالرحمٰن بن مہدی سے انہوں نے ابراہیم سے جو بیٹے سعد کے ہیں انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے عمرو بن ابی سلمہ سے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: نَفْسُ الْمُؤْمِنِ مُعَلَّقَةٌ بِدَيْنِهِ حَتّٰى يُقْضٰى عَنْهُ. کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے اور زیادہ صحیح ہے پہلی حدیث سے۔

❀ ❀ ❀ ❀

(١٠٧٩) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((نَفْسُ الْمُؤْمِنِ مُعَلَّقَةٌ بِدَيْنِهِ ، حَتّٰى يُقْضٰى عَنْهُ)).

(صحيح) [صحيح بما قبله]

ترجمہ: سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ فرمایا نبی ﷺ نے؟ کہ مؤمن کا دِل لٹکا رہتا ہے اس کے قرض کی وجہ سے جب تک کوئی اس کی طرف سے ادا نہ کرے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

ابواب النکاح

عن رسول اللہ ﷺ

(المعجم ۹)　　نکاح کے بیان میں　　(التحفۃ ۷)

۱۔ [باب مَا جَاءَ فِي فضل التَّزْوِيجِ وَ الْحَثِّ عَلَيْهِ]

شادی کرنے کی فضیلت اور اس کی ترغیب کے بیان میں

(۱۰۸۰) عَنْ أَبِي أَيُّوبَ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ : ((أَرْبَعٌ مِنْ سُنَنِ الْمُرْسَلِينَ: الْحَيَاءُ وَالتَّعَطُّرُ وَالسِّوَاكُ وَالنِّكَاحُ)). (ضعیف) (المشكاة : ۳۸۲، الارواء : ۷۵، الرد الكتانی، ص ۱۲) ضعیف الجامع الصغیر (۷٦۰) اس میں ابی الشمال راوی معروف نہیں مجہول ہے۔

ترجمہ: روایت ہے ابوایوب رضی اللہ عنہ سے کہا فرمایا رسول اللہ ﷺ نے: چار چیزیں سب پیغمبروں کی سنت ہیں شرم اور عطر لگانا اور مسواک کرنا اور نکاح کرنا۔

فائدہ : اس باب میں عثمان اور ثوبان اور ابن مسعود اور عائشہ اور عبداللہ بن عمر اور جابر اور عکاف رضی اللہ عنہم سے روایت ہے۔ حدیث ابی ایوب کی حسن ہے غریب ہے روایت کی ہم سے محمود بن خداش نے انہوں نے عباد بن عوام سے انہوں نے حجاج سے انہوں نے ابوالشمال سے انہوں نے ابوایوب سے انہوں نے نبی ﷺ سے حفص کی حدیث کی مانند۔ اور روایت کی یہی حدیث ہشیم اور محمد بن یزید واسطی اور ابومعاویہ اور کئی لوگوں نے حجاج سے انہوں نے مکحول سے انہوں نے ابوایوب سے اور ذکر نہ کیا

اس میں ابوالشمال کا اور حدیث حفص بن غیاث اور عباد بن عوام کی زیادہ صحیح ہے۔

(۱۰۸۱) عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ : خَرَجْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَ نَحْنُ شَبَابٌ لَا نَقْدِرُ عَلٰى شَيْءٍ فَقَالَ : ((**يَا مَعْشَرَ الشَّبَابِ عَلَيْكُمْ بِالْبَآءَةِ، فَإِنَّهُ أَغَضُّ لِلْبَصَرِ، وَأَحْسَنُ لِلْفَرْجِ، فَمَنْ لَّمْ يَسْتَطِعْ مِنْكُمُ الْبَآءَةَ فَعَلَيْهِ بِالصَّوْمِ، فَإِنَّ الصَّوْمَ لَهُ وِجَآءٌ**)).

(صحيح) الارواء (۱۷۸۱) الروض (۶۲۳) صحيح ابی داؤد (۱۷۸۵)

ترجمہ: روایت ہے عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے کہا انہوں نے ہم نکلے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ اور ہم جوان جوان تھے قدرت اور مقدور نکاح کا نہ رکھتے تھے سو آپ نے فرمایا: اے گروہ جوانوں کے! تم ضرور نکاح کرو اس لیے کہ وہ آنکھوں کو نیچا رکھتا ہے یعنی جھانک تاک سے بچاتا ہے اور بہت حفاظت کرتا ہے فرج کی یعنی زنا سے بچاتا ہے۔ سو جو شخص تم میں سے طاقت نہ رکھتا ہو نکاح کی تو وہ روزے رکھنا اختیار کرے کہ روزہ اس کے حق میں گویا خصی کرنا ہے۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے روایت کی ہم سے حسن بن علی خلال نے انہوں نے عبداللہ بن نمیر سے انہوں نے اعمش سے انہوں نے عمارہ سے مانند اسی کے۔ اور روایت کی ہے کئی شخصوں نے اعمش سے اسی حدیث کی مثل۔ اور روایت کی ابومعاویہ اور محاربی نے اعمش سے انہوں نے ابراہیم سے انہوں نے علقمہ سے انہوں نے عبداللہ سے انہوں نے نبی ﷺ سے اسی کی مانند۔

❀ ❀ ❀ ❀

۲۔ بَابُ : مَا جَآءَ فِي النَّهْيِ عَنِ التَّبَتُّلِ

نکاح نہ کرنے کی ممانعت کے بیان میں

(۱۰۸۲) عَنْ سَمُرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ نَهٰى عَنِ التَّبَتُّلِ. [قَالَ أَبُو عِيسٰى]: وَزَادَ زَيْدُ بْنُ أَخْزَمَ فِي حَدِيْثِهِ وَقَرَأَقَتَادَةُ: [وَلَقَدْ أَرْسَلْنَا رُسُلًا مِّنْ قَبْلِكَ وَجَعَلْنَا لَهُمْ أَزْوَاجًا وَّذُرِّيَّةً] [الرعد: ۳۸].

(صحيح) [صحيح بما قبله]

ترجمہ: روایت سمرہ رضی اللہ عنہ سے کہ نبی ﷺ نے منع فرمایا عورتوں سے ترکِ صحبت اور ترکِ علاقہ کرنے کو۔ کہا ابوعیسیٰ نے اور زیادہ کیا زید بن اخزم نے اپنی روایت میں یہ بھی کہ پڑھی قتادہ نے یہ آیت وَلَقَدْ أَرْسَلْنَا رُسُلًا مِّنْ قَبْلِكَ وَجَعَلْنَا لَهُمْ أَزْوَاجًا وَّذُرِّيَّةً یعنی اللہ جل جلالہ وجل شانہ ارشاد فرماتا ہے کہ ہم نے بھیجے بہت رسول تجھ سے پہلے اور کیں ان کے لیے بیویاں اور اولاد۔

فائدہ: اس باب میں سعد اور مالک بن مالک سے اور عائشہ اور ابن عباس رضی اللہ عنہم سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث سمرہ کی حسن ہے غریب ہے اور روایت کی اشعث بن عبدالملک نے یہ حدیث حسن سے انہوں نے سعد بن ہشام سے انہوں نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے انہوں نے نبی ﷺ سے اسی کی مانند اور کہتے ہیں کہ دونوں حدیثیں صحیح ہیں۔

(۱۰۸۳) عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ قَالَ: رَدَّ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ عَلَى عُثْمَانَ بْنِ مَظْعُونٍ التَّبَتُّلَ، وَلَوْ أَذِنَ لَهُ لَاخْتَصَيْنَا. (صحیح)

ترجمہ: روایت ہے سعد بن ابی وقاص سے کہا انہوں نے قبول نہ کیا رسول اللہ ﷺ نے عورتوں سے جدا اور بے تعلق رہنے کو جو عثمان بن مظعون چاہتے تھے اور اگر رسول اللہ ﷺ ان کو اجازت دیتے عورتوں سے ہمیشہ جدا رہنے کو تو ہم تو خصی ہو جاتے۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

❀ ❀ ❀ ❀

۳۔ بَابُ: مَا جَآءَ فِيمَنْ تَرْضَوْنَ دِيْنَهُ فَزَوِّجُوهُ

اس بیان میں کہ تم جس کی دین داری پسند کرو اس سے نکاح کرو

(۱۰۸۴) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((إِذَا خَطَبَ إِلَيْكُمْ مَّنْ تَرْضَوْنَ دِيْنَهُ وَخُلُقَهُ، فَزَوِّجُوْهُ، إِلَّا تَفْعَلُوْا تَكُنْ فِتْنَةٌ فِي الْأَرْضِ وَ فَسَادٌ عَرِيْضٌ)). (حسن صحیح عند الالبانی) (الارواء: ۱۸۶۸، الصحیحة: ۱۰۲۲، المشكاة: ۳۰۷۹) بعض محققین کہتے ہیں اس میں ابن عجلان مدلس ہے اور عبدالحمید بن سلیمان ضعیف ہے۔ تقریب (۳۷۶۴)

ترجمہ: روایت ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہا فرمایا رسول اللہ ﷺ نے جب پیغام بھیجے تمہارے پاس ایسا شخص کہ جس کی دین داری تم پسند کرتے ہو اور خلق بھی اس کے تو نکاح کر دو اس کو اگر ایسا نہ کرو گے تو بڑا فتنہ زمین میں ہوگا اور بہت بڑا فساد پڑے گا یعنی دین داری کم ہو جائے گی اور بے دینی پھیلے گی۔

فائدہ: اس باب میں ابو حاتم مزنی اور عائشہ رضی اللہ عنہا سے بھی روایت ہے۔ اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی حدیث عبدالحمید بن سلیمان کے خلاف بھی مروی ہوئی ہے سو لیث بن سعد نے روایت کی ابن عجلان سے انہوں نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے انہوں نے نبی ﷺ سے مرسلاً۔ کہا محمد نے حدیث لیث کی اشبہ ہے، عبدالحمید کی حدیث کو محفوظ نہ گنا۔

(۱۰۸۵) عَنْ أَبِي حَاتِمٍ الْمُزَنِيِّ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((إِذَا جَآءَكُمْ مَنْ تَرْضَوْنَ دِيْنَهُ وَ خُلُقَهُ فَأَنْكِحُوْهُ، إِلَّا تَفْعَلُوْا تَكُنْ فِتْنَةٌ فِي الْأَرْضِ وَ فَسَادٌ، إِلَّا تَفْعَلُوْهُ تَكُنْ فِتْنَةٌ فِي الْأَرْضِ وَفَسَادٌ)). قَالُوْا: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَ إِنْ كَانَ فِيْهِ؟ قَالَ: ((إِذَا جَآءَكُمْ مَنْ تَرْضَوْنَ دِيْنَهُ وَ خُلُقَهُ فَأَنْكِحُوْهُ)). ثَلٰثَ مَرَّاتٍ. (حسن عند الالبانی) بعض محققین کہتے ہیں اس میں عبداللہ بن مسلم بن ہرمز ضعیف ہے۔ تقریب (۳۶۱۶)

ترجمہ: روایت ہے ابو حاتم مزنی سے کہا انہوں نے فرمایا رسول اللہ ﷺ نے جب آئے تمہارے پاس ایسا شخص کہ تم پسند کرو اس کے دین کو اور خلق اور عادات کو تو نکاح کر دو اس سے اگر ایسا نہ کرو گے تو بڑا فتنہ ہوگا زمین میں اور بہت فساد، اگر ایسا نہ کرو گے تو بڑا فتنہ ہوگا زمین میں اور فساد۔ لوگوں نے کہا یا رسول اللہ ﷺ اگر اس میں کچھ ہو یعنی مفلسی یا تنگ دستی کہ

بیوی کو اپنی روٹی نہ دے سکے تو فرمایا آپ ﷺ نے جب آئے تمہارے پاس ایسا شخص کہ پسند کرو تم اس کا دین اور عادات تو نکاح کر دو اس سے تین بار یہی فرمایا۔

فائدہ : یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اور ابو حاتم مزنی کو صحبت ہے رسول اللہ ﷺ کی مگر سوا اس حدیث کے کوئی حدیث ہم نہیں جانتے کہ روایت کی ہو انہوں نے۔

❁ ❁ ❁ ❁

٤۔ بَابُ : مَا جَآءَ فِيمَنْ يَنْكِحُ عَلٰى ثَلٰثِ خِصَالٍ

اس بیان میں کہ لوگ تین چیزیں دیکھ کر نکاح کرتے ہیں

(١٠٨٦) عَنْ جَابِرٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ : ((إِنَّ الْمَرْأَةَ تُنْكَحُ عَلٰى دِيْنِهَا وَ مَالِهَا وَ جَمَالِهَا فَعَلَيْكَ بِذَاتِ الدِّيْنِ تَرِبَتْ يَدَاكَ)). (صحيح) الارواء (١٧٨٣) غاية المرام ء٢٢) صحيح ابى داؤد (١٧٨٦)

ترجمہ: روایت ہے جابر رضی اللہ عنہ سے کہ نبی ﷺ نے فرمایا عورت کو نکاح کرتے ہیں دین اور مال اور جمال کے لیے سو دین کے لیے نکاح کر یعنی ایسی عورت کہ دین دار ہو خواہ مال و جمال ہو یا نہ ہو پھر فرمایا خاک آلودہ ہوں تیرے ہاتھ۔

فائدہ : اس باب میں عوف بن مالک اور عائشہ اور عبیداللہ بن عمر اور ابوسعید رضی اللہ عنہم سے روایت ہے۔ حدیث جابر رضی اللہ عنہ کی حسن ہے صحیح ہے۔

❁ ❁ ❁ ❁

٥۔ بَابُ : مَا جَآءَ فِي النَّظَرِ إِلَى الْمَخْطُوْبَةِ

جس عورت کو نکاح کا پیغام دے اسے دیکھ لینے کے بیان میں

(١٠٨٧) عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ أَنَّهُ خَطَبَ امْرَأَةً فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((انْظُرْ إِلَيْهَا فَإِنَّهُ أَحْرٰى أَنْ يُّؤْدَمَ بَيْنَكُمَا)).
(اسناده صحيح) سلسله احاديث الصحيحة (١/١٥١-١٥٢)

ترجمہ: روایت ہے مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ سے کہ انہوں نے پیغام دیا ایک عورت کو نکاح کا سو فرمایا نبی ﷺ نے دیکھ لے اس کو کہ دیکھنے میں امید ہے کہ بہت الفت ہو تم دونوں میں۔

فائدہ : اس باب میں محمد بن مسلمہ اور جابر اور انس اور ابوحمید اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہم سے روایت ہے۔ یہ حدیث حسن ہے اور یہی مذہب ہے بعض علماء کا اسی حدیث کے موافق اور کہتے ہیں کچھ مضائقہ نہیں اگر دیکھ لے آدمی جس عورت کو پیغام دیا ہے نکاح کا مگر اس کا کوئی عضو نہ دیکھے جس کا دیکھنا حرام ہے اور یہی قول ہے احمد اور اسحاق کا اور جو آپ ﷺ نے فرمایا: أُحْرٰى أن يُؤدم بَيْنَكُمَا اس کے معنی یہ ہیں کہ اللہ تعالیٰ تمہارے بیچ میں محبت ہمیشہ رکھے گا۔

٦۔ بَابُ : مَا جَاءَ فِيْ إِعْلَانِ النِّكَاحِ

نکاح کو مشہور کرنے کے بیان میں

(١٠٨٨) عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ حَاطِبٍ الْجُمَحِيِّ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : ((فَصْلُ مَا بَيْنَ الْحَلَالِ وَالْحَرَامِ الدَّفُّ وَالصَّوْتُ)). (حسن) الارواء (١٩٩٤) المشكاة (٣١٥٣) الآداب (٩٦)

ترجمہ: روایت ہے محمد بن حاطب جمحی سے کہا فرمایا رسول اللہ ﷺ نے حلال اور حرام میں فرق فقط دف بجانے اور آوازوں کا ہے یعنی حرام چوری سے ہوتا ہے اور حلال شہرت سے۔

فائدہ : اس باب میں روایت ہے عائشہ اور جابر اور ربیع بنت معوذ بن عفراء رضی اللہ عنھم سے۔ اور حدیث محمد بن حاطب کی حسن ہے اور ابو بلج کا نام یحییٰ بن ابی سلیم ہے اور ان کو ابن سلیم بھی کہتے ہیں۔ اور محمد بن حاطب نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا ہے اپنے لڑکپن میں۔

❀❀❀❀

(١٠٨٩) عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : ((أَعْلِنُوْا هٰذَا النِّكَاحَ وَاجْعَلُوْهُ فِي الْمَسَاجِدِ، وَاضْرِبُوْا عَلَيْهِ بِالدُّفُوْفِ)). (ضعيف: الا الاعلان) الارواء (١٩٩٣) الآداب (٩٧) سلسله احاديث الضعيفة (٩٨٢) نقد الكتاني (ص ٢١) اس میں عیسیٰ بن میمون انصاری ضعیف ہے۔ تقریب (٥٣٣٥)

ترجمہ: روایت ہے امّ المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہا انہوں نے فرمایا رسول اللہ ﷺ نے مشہور کرو اس نکاح کو اور عقد باندھو مسجدوں میں اور دف بجاؤ یعنی بعد نکاح ہو جانے کے۔

فائدہ : یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اس باب میں اور عیسیٰ بن میمون انصاری ضعیف ہیں حدیث میں اور عیسیٰ بن میمون جو ابن ابی نجیح سے تفسیر کرتے ہیں وہ ثقہ ہیں۔

(١٠٩٠) عَنِ الرُّبَيِّعِ بِنْتِ مُعَوِّذٍ قَالَتْ : جَاءَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَدَخَلَ عَلَيَّ غَدَاةَ بُنِيَ بِيْ، فَجَلَسَ عَلٰى فِرَاشِيْ كَمَجْلِسِكَ مِنِّيْ، وَجُوَيْرِيَاتٌ لَنَا يَضْرِبْنَ بِدُفُوْفِهِنَّ وَ يَنْدُبْنَ مَنْ قُتِلَ مِنْ آبَائِيْ يَوْمَ بَدْرٍ إِلٰى أَنْ قَالَتْ إِحْدَاهُنَّ: وَ فِيْنَا نَبِيٌّ يَعْلَمُ مَا فِيْ غَدٍ، فَقَالَ لَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : ((اسْكُتِيْ عَنْ هٰذِهٖ، وَقُوْلِي الَّتِيْ كُنْتِ تَقُوْلِيْنَ قَبْلَهَا)). (صحيح) (الآداب : ٩٤)

ترجمہ: روایت ہے ربیع بنت معوذ بن عفراء رضی اللہ عنہا سے کہا آئے رسول اللہ ﷺ میرے گھر میں صبح کو اس شب کی کہ زفاف کیا گیا میرے ساتھ اور بیٹھ گئے میرے بچھونے پر جہاں تو بیٹھا ہے میرے نزدیک اور ہماری لونڈیاں دف بجاتی تھیں اور مرثیہ گاتی تھیں ان لوگوں کا جو شہید ہوئے تھے ہمارے باپ دادوں میں سے جنگ بدر کے دن یہاں تک کہ ایک ان

میں سے یہ مصرع گانے لگی وفینا...... غدتک۔ یعنی ہمارے درمیان ایک نبی ہے کہ کل کی بات جانتا ہے۔ سو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا خبردار چپ رہ اس بات کو نہ بول اور وہی کہہ جو پہلے کہتی تھی۔

فائدہ : یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

❀ ❀ ❀ ❀

٧۔ بَابُ : مَا جَاءَ فِيمَا يُقَالُ لِلْمُتَزَوِّجِ

اس بیان میں کہ نکاح کرنے والے کو کیا دعا دینی چاہیے

(١٠٩١) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ إِذَا رَفَّأَ الْإِنْسَانَ' إِذَا تَزَوَّجَ قَالَ : ((**بَارَكَ اللّٰهُ لَكَ، وَ بَارَكَ عَلَيْكَ، وَ جَمَعَ بَيْنَكُمَا فِي خَيْرٍ**)). (صحيح) الآداب (٨٩) الكلم الطيب (٢٠٦) صحيح ابى داؤد (١٨٥٠)

ترجمہ: روایت ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ نبی ﷺ جب کسی کو مبارک باد دیتے اور اس نے نکاح کیا ہوتا تو فرماتے بارك اللّٰہ لَكَ..... آخر تک۔ اور معنی اس کے یہ ہیں کہ برکت دے اللہ تجھ کو اور برکت دے تیرے تئیں اور جمع کرے تم دونوں کو خیر وخوبی کے ساتھ۔

فائدہ : اس باب میں عقیل بن ابی طالب سے بھی روایت ہے حدیث حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی حسن ہے صحیح ہے۔

❀ ❀ ❀ ❀

٨۔ بَابُ : مَا جَآءَ فِيمَا يَقُولُ إِذَا دَخَلَ عَلٰى أَهْلِهٖ

جب صحبت کا ارادہ کرے تو کیا دعا پڑھے

(١٠٩٢) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : ((**لَوْ أَنَّ أَحَدَكُمْ إِذَا أَتٰى أَهْلَهُ قَالَ : بِسْمِ اللّٰهِ اَللّٰهُمَّ جَنِّبْنَا الشَّيْطَانَ وَ جَنِّبِ الشَّيْطَانَ مَا رَزَقْتَنَا فَإِنْ قَضَى اللّٰهُ بَيْنَهُمَا وَلَدًا لَمْ يَضُرَّهُ الشَّيْطَانُ**)).

(صحيح) الارواء (٢٠٢١) الآداب (٢٤) صحيح ابى داؤد (١٨٧٧)

ترجمہ: روایت ہے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہا فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کوئی تم میں سے جب ارادہ کرے اپنی بیوی سے صحبت کا اور کہے بسم الله اللهم جَنِّبْنَا الشَّيْطٰنَ وَجَنِّبِ الشَّيْطَانَ مَارَزَقْتَنَا. تو اگر اللہ تعالیٰ نے ان کے درمیان میں کوئی اولاد مقرر کی ہوگی تو اس کو شیطان کچھ ضرر نہیں پہنچا سکے گا۔

فائدہ : یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

❀ ❀ ❀ ❀

۹۔ بَابُ : مَا جَآءَ فِي الْأَوْقَاتِ الَّتِي يَسْتَحِبُّ فِيهَا النِّكَاحُ

ان اوقات کے بیان میں جن میں نکاح کرنا مستحب ہے

(۱۰۹۳) عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: تَزَوَّجَنِي رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ فِي شَوَّالٍ وَبَنٰى بِي فِي شَوَّالٍ. وَكَانَتْ عَائِشَةُ تَسْتَحِبُّ اَنْ يُّبْنٰى بِنِسَآئِهَا فِي شَوَّالٍ. (صحيح)

ترجمہ: روایت ہے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہا انہوں نے نکاح کیا مجھ سے رسول اللہ ﷺ نے شوال میں اور صحبت کی مجھ سے شوال میں۔ اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا دوست رکھتی تھیں کہ زفاف کیا جائے ان کی قرابت کی عورتوں میں سے شوال میں۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے نہیں پہچانتے ہم اس کو مگر ثوری کی روایت سے کہ وہ اسماعیل سے روایت کرتے ہیں۔

❀ ❀ ❀ ❀

۱۰۔ بَابُ : مَا جَآءَ فِي الْوَلِيمَةِ

ولیمہ کے بیان میں

(۱۰۹۴) عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ رَأٰى عَلٰى عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ أَثَرَ صُفْرَةٍ، فَقَالَ : ((مَا هٰذَا؟)) فَقَالَ! إِنِّي تَزَوَّجْتُ امْرَأَةً عَلٰى وَزْنِ نَوَاةٍ مِنْ ذَهَبٍ، فَقَالَ : ((بَارَكَ اللّٰهُ لَكَ، أَوْلِمْ وَلَوْ بِشَاةٍ)). (صحيح) آداب الزفاف (٦٥-٦٨) الارواء (١٩٢٣)

ترجمہ: روایت ہے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے کہ رسول اللہ ﷺ نے دیکھا عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ پر اثر زردی کا تو پوچھا یہ کیا ہے تو کہا انہوں نے میں نے نکاح کیا ہے ایک عورت سے چھوہارے کی ایک گٹھلی سونے کے مہر پر، سو فرمایا آپ ﷺ نے: اللہ تعالیٰ برکت دے تجھ کو ولیمہ کر اگرچہ ایک بکری کا ہو۔

فائدہ: اس باب میں ابن مسعود اور عائشہ اور جابر اور زبیر بن عثمان رضی اللہ عنہم سے روایت ہے۔ حدیث انس رضی اللہ عنہ کی حسن ہے صحیح ہے اور کہا احمد بن حنبل نے ایک گٹھلی بھر سونا تین درہم اور ثلث یعنی ایک درہم کی تہائی کے برابر ہوتا ہے اور اسحاق نے کہا وہ وزن سے پانچ درہم کا۔

(۱۰۹۵) عَنْ أَنَسِ ابْنِ مَالِكٍ : أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ أَوْلَمَ عَلٰى صَفِيَّةَ بِنْتِ حُيَيٍّ بِسَوِيقٍ وَ تَمْرٍ.
(صحيح) الآداب (٦٩-٧٠) مختصر الشمائل (١٥٠)

ترجمہ: روایت ہے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے کہ نبی ﷺ نے ولیمہ کیا صفیہ کا جو بیٹی ہیں حیی کی ستو اور کھجور پر۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے۔ روایت کی ہم سے محمد بن یحییٰ نے انہوں نے حمید سے انہوں نے سفیان سے اسی کے

مانند اور روایت کی کئی لوگوں نے یہ حدیث ابن عیینہ سے انہوں نے زہری سے انہوں نے انس رضی اللہ عنہ سے اور نہیں ذکر کیا اس میں کہ روایت ہے وائل سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے بیٹے نوف سے اور سفیان بن عیینہ تدلیس کرتے تھے اس حدیث میں کہ کبھی ذکر کرتے وائل اور نوف کا اور کبھی نہیں کرتے۔

(١٠٩٦) عَنْ أَنَسٍ. وَلَمْ يَذْكُرُوا فِيهِ : عَنْ وَائِلٍ ، عَنِ ابْنِهِ نَوْفٍ. (صحيح) [انظر ما قبله]

ترجمہ: انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے اور نہیں ذکر کیا اس میں کہ روایت ہے وائل سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے بیٹے نوف سے۔

❀❀❀❀

(١٠٩٧) عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : ((طَعَامُ أَوَّلِ يَوْمٍ حَقٌّ، وَ طَعَامُ يَوْمِ الثَّانِي سُنَّةٌ، وَطَعَامُ يَوْمِ الثَّالِثِ سُمْعَةٌ، وَ مَنْ سَمَّعَ سَمَّعَ اللّٰهُ بِهِ)). (ضعيف) الارواء (١٩٥٠) زیاد بن عبداللہ ضعیف راوی ہے۔

ترجمہ: روایت ہے عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے کہا انہوں نے فرمایا رسول اللہ ﷺ نے طعام روز اول واجب ہے اور طعام روز ثانی سنت ہے اور طعام روز ثالث سمعہ ہے اور جو لوگوں کو سنانے کے لیے کوئی کام کرے اللہ تعالیٰ اس کے کام سنا دے گا یعنی آخرت میں کچھ ثواب نہ ہوگا۔

فائدہ: ابن مسعود رضی اللہ عنہ کی حدیث کو ہم مرفوع نہیں جانتے مگر زیاد بن عبداللہ کی سند سے اور زیاد بن عبداللہ بہت غریب اور منکر روایتیں کرنے والے ہیں، سنا میں نے محمد بن اسماعیل بخاری رحمۃ اللہ علیہ سے ذکر کرتے تھے کہ محمد بن عقبی کہتے تھے کہ کہا وکیع نے زیاد بن عبداللہ باوجود بزرگی کے جھوٹ کہہ دیتے تھے اپنی حدیث میں۔

❀❀❀❀

١١۔ بَابُ : مَا جَآءَ فِي إِجَابَةِ الدَّاعِي

دعوت قبول کرنے کے بیان میں

(١٠٩٨) عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : ((ائْتُوا الدَّعْوَةَ إِذَا دُعِيتُمْ)).

(صحيح) الارواء (١٩٤٨) الآداب (٧٢)

ترجمہ: روایت ہے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے کہا فرمایا رسول اللہ ﷺ نے دعوت میں جاؤ جب بلائے جاؤ۔

فائدہ: اس باب میں علی رضی اللہ عنہ اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ اور براء رضی اللہ عنہ اور انس رضی اللہ عنہ اور ابو ایوب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے حدیث ابن عمر رضی اللہ عنہما کی حسن ہے صحیح ہے۔

❀❀❀❀

۱۲ ـ بَابُ : مَا جَآءَ فِيمَن يَّجِيءُ إِلَى الْوَلِيمَةِ بِغَيْرِ دَعْوَةٍ

اس کے بیان میں جو ولیمہ میں بغیر بلائے آئے

(۱۰۹۹) عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ قَالَ : جَآءَ رَجُلٌ يُقَالُ لَهُ أَبُو شُعَيْبٍ إِلَى غُلَامٍ لَهُ لَحَّامٍ فَقَالَ : اصْنَعْ لِي طَعَامًا يَكْفِي خَمْسَةً. فَإِنِّي رَأَيْتُ فِي وَجْهِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ الْجُوعَ قَالَ : فَصَنَعَ طَعَامًا ثُمَّ أَرْسَلَ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَدَعَاهُ وَ جُلَسَآءَهُ الَّذِينَ مَعَهُ، فَلَمَّا قَامَ النَّبِيُّ ﷺ اتَّبَعَهُمْ رَجُلٌ لَمْ يَكُنْ مَعَهُمْ حِينَ دُعُوا، فَلَمَّا انْتَهٰى رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ إِلَى الْبَابِ قَالَ لِصَاحِبِ الْمَنْزِلِ : ((**إِنَّهُ اتَّبَعَنَا رَجُلٌ لَمْ يَكُنْ مَّعَنَا حِينَ دَعَوْتَنَا، فَإِنْ أَذِنْتَ لَهُ دَخَلَ**)). قَالَ : فَقَدْ أَذِنَّا لَهُ، فَلْيَدْخُلْ. (صحيح)

ترجمہ: روایت ہے ابومسعود رضی اللہ عنہ سے کہا انہوں نے آئے ایک شخص کہ ان کو ابوشعیب کہتے تھے اپنے غلام کے پاس کہ اسے لحام کہتے تھے اور کہا اس سے پکاؤ ہمارے لیے اتنا کھانا کہ کفایت کرے پانچ آدمیوں کو اس لیے کہ میں نے دیکھا رسول اللہ ﷺ کے چہرے میں اثر بھوک کا سو پکایا اس غلام نے کھانا پھر بلا بھیجا رسول اللہ ﷺ کو ہم نشینوں سمیت جو ان کے ساتھ تھے سو جب کھڑے ہوئے رسول اللہ ﷺ جانے کو تو ساتھ ہو لیا ایک مرد وہ دعوت دینے کے وقت نہ تھا پھر جب آپ ﷺ دروازے پر پہنچے صاحبِ خانہ سے کہا کہ ہمارے ساتھ ایک اور آدمی بھی ہے کہ دعوت دینے کے وقت نہ تھا سو اگر تم اجازت دو تو وہ بھی آئے صاحبِ خانہ نے کہا ہم نے اجازت دی وہ بھی آئے۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور اس باب میں ابن عمر رضی اللہ عنہما سے بھی روایت ہے۔

❀❀❀❀

۱۳ ـ بَابُ : مَا جَآءَ فِي تَزْوِيجِ الْأَبْكَارِ

کنواری لڑکیوں سے نکاح کرنے کے بیان میں

(۱۱۰۰) عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ : تَزَوَّجْتُ امْرَأَةً، فَأَتَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ: ((**أَتَزَوَّجْتَ يَا جَابِرُ ؟**)) فَقُلْتُ: نَعَمْ. قَالَ : ((**بِكْرًا أَمْ ثَيِّبًا ؟**)) فَقُلْتُ : لَا، بَلْ ثَيِّبًا. فَقَالَ : ((**هَلَّا جَارِيَةً تُلَاعِبُهَا وَ تُلَاعِبُكَ ؟**)) فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ! إِنَّ عَبْدَاللّٰهِ مَاتَ وَ تَرَكَ سَبْعَ بَنَاتٍ أَوْتِسْعًا فَجِئْتُ بِمَنْ يَقُومُ عَلَيْهِنَّ. فَدَعَالِي. (صحيح) (الارواء : ۱۷۸)

ترجمہ: روایت ہے جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے کہا انہوں نے نکاح کیا میں نے ایک عورت سے اور آیا میں رسول اللہ ﷺ کے

پاس سو پوچھا آپ ﷺ نے کیا نکاح کیا تم نے اے جابر سو کہا میں نے ہاں فرمایا آپ ﷺ نے کنواری عورت سے یا بیوہ سے کہا میں نے بیوہ سے آپ ﷺ نے فرمایا کسی کنواری سے کیوں نہ نکاح کیا کہ وہ تجھ سے کھیلتی اور تو اس سے سو عرض کیا میں نے یا رسول اللہ! تحقیق کہ عبداللہ نے وفات پائی یعنی جابر کے والد نے اور چھوڑ گئے سات لڑکیاں یا نو راوی کو شک ہے تو میں ایسی عورت کو بیاہ لایا کہ جو خدمت کرے ان کی اور پرورش کرے اور لڑکیوں کا پالنا جیسا بیوہ سے ہوتا ویسا باکرہ سے کہاں ہوتا تو آپ نے دعا کی میرے لیے۔

فائدہ : اس باب میں ابی بن کعب اور کعب بن عجرہ سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

❀❀❀❀

۱۴۔ بَابُ : مَا جَآءَ لَا نِكَاحَ إِلَّا بِوَلِيٍّ

اس بیان میں کہ بغیر ولی کے نکاح درست نہیں ہوتا

(۱۱۰۱) **حَدَّثَنَا** عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ: حَدَّثَنَا شَرِيكُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ أَبِي إِسْحٰقَ، ح: وَ ثَنَا قُتَيْبَةُ ثَنَا أَبُوْ عَوَانَةَ عَنْ أَبِي إِسْحٰقَ، ح: وَ ثَنَا بُنْدَارٌ ثَنَا عَبْدُالرَّحْمٰنِ ابْنُ مَهْدِيٍّ عَنْ إِسْرَآئِيلَ عَنْ أَبِي إِسْحٰقَ، ح: وَ ثَنَا عَبْدُاللّٰهِ ابْنُ أَبِي زِيَادٍ: ثَنَا نَا زَيْدُ بْنُ حُبَابٍ عَنْ يُوْنُسَ بْنِ أَبِي إِسْحٰقَ، عَنْ أَبِي إِسحاق عَنْ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِي مُوْسٰى قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : ((لَا نِكَاحَ إِلَّا بِوَلِيٍّ)). (صحيح) الارواء (٦/٢٣٨ و ٢٤٧)

ترجمہ: بیان کیا ہم سے علی بن حجر نے انہوں نے شریک بن عبداللہ سے انہوں نے ابواسحاق سے اور کہا مؤلف نے کہ روایت کی ہم سے قتیبہ نے انہوں نے ابوعوانہ سے انہوں نے ابواسحاق سے۔ پھر کہا مؤلف نے روایت کی ہم سے بُندار نے انہوں نے عبدالرحمٰن بن مہدی سے انہوں نے اسرائیل سے انہوں نے ابواسحاق سے۔ پھر کہا مؤلف نے روایت کی ہم سے عبداللہ بن ابی زیاد نے انہوں نے زید بن حباب سے انہوں نے یونس بن ابواسحاق سے انہوں نے ابوبردہ سے انہوں نے ابوموسیٰ سے کہا فرمایا رسول اللہ ﷺ نے: نکاح درست نہیں ہوتا بغیر ولی کے۔

فائدہ : اس باب میں عائشہ اور ابن عباس اور ابی ہریرہ اور عمران بن حصین اور انس رضی اللہ عنھم سے بھی روایت ہے۔

❀❀❀❀

(۱۱۰۲) **عَنْ عَائِشَةَ**: أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((**أَيُّمَا امْرَأَةٍ نَكَحَتْ بِغَيْرِ إِذْنِ وَلِيِّهَا، فَنِكَاحُهَا بَاطِلٌ، فَنِكَاحُهَا بَاطِلٌ، فَنِكَاحُهَا بَاطِلٌ، فَإِنْ دَخَلَ بِهَا فَلَهَا الْمَهْرُ بِمَا اسْتَحَلَّ مِنْ فَرْجِهَا، فَإِنِ اشْتَجَرُوْا، فَالسُّلْطَانُ وَلِيُّ مَنْ لَّا وَلِيَّ لَهُ**)). (صحيح) (الارواء : ١٨٤٠)

ترجمہ: روایت ہے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے جو عورت نکاح کرے اپنے ولی کی بغیر اجازت کے تو نکاح اس کا باطل ہے' نکاح اس کا باطل ہے' نکاح اس کا باطل ہے' پھر اگر خاوند نے اس سے صحبت کی یا خلوت صحیحہ تو اس پر کامل مہر ہے، عوض میں اس کے جو حلال کیا اس نے اس کی فرج کو یعنی اس کی صحبت کے عوض پھر اگر تنازع ہو اور اختلاف پڑے تو بادشاہ اس کا ولی ہے جس کا کوئی ولی نہ ہو۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے۔ اور روایت کی یحییٰ بن سعید انصاری نے اور یحییٰ بن ایوب اور سفیان ثوری اور کئی لوگوں نے جو حافظ ہیں حدیث کے ابن جریج سے اسی کی مانند اور ابی موسیٰ کی حدیث یعنی جو اس حدیث کے اوپر گزری اس میں اختلاف ہے۔ روایت کیا اس کو اسرائیل اور شریک بن عبداللہ اور ابوعوانہ اور زہیر بن معاویہ اور قیس بن الربیع نے ابواسحاق سے انہوں نے ابوبردہ رضی اللہ عنہ سے انہوں نے ابوموسیٰ سے انہوں نے نبی ﷺ سے۔ اور روایت کی ابوعبیدہ حداد نے یونس بن ابی اسحاق سے انہوں نے ابی بردہ سے انہوں نے ابوموسیٰ سے انہوں نے نبی ﷺ سے اسی کی مانند اور نہیں ذکر کیا اس میں ابواسحاق کا۔ اور مروی ہے یونس بن ابواسحاق سے وہ روایت کرتے ہیں ابوبردہ سے وہ نبی ﷺ سے اور روایت کی شعبہ اور ثوری نے ابواسحاق سے انہوں نے ابوموسیٰ سے انہوں نے نبی ﷺ کہ آپ ﷺ نے فرمایا لَا نِكَاحَ إِلَّا بِوَلِيٍّ یعنی نکاح درست نہیں بغیر ولی کے۔ اور ذکر کیا بعض اصحاب سفیان نے سفیان سے روایت کی انہوں نے ابواسحاق سے انہوں نے ابوبردہ سے انہوں نے ابوموسیٰ سے اور یہ صحیح نہیں یعنی ذکر کرنا ابوبردہ کا اس سند میں اور روایت ان لوگوں کی کہ روایت کرتے ہیں ابواسحاق سے وہ ابوبردہ سے وہ ابوموسیٰ سے وہ نبی ﷺ سے کہ فرمایا آپ ﷺ نے نکاح درست نہیں بغیر ولی کے میرے نزدیک بہت صحیح ہے اس لیے کہ سننا ان لوگوں کا ابواسحاق سے اوقات مختلفہ میں ہے اگرچہ شعبہ اور ثوری بڑے یاد رکھنے والے اور بہت ثابت ہیں حدیث میں ان لوگوں سے زیادہ جو روایت کرتے ہیں ابواسحاق سے اس حدیث کو' تو روایت انہی لوگوں کی میرے نزدیک اشبہ اور اصح ہے یعنی شعبہ اور ثوری کی روایت سے اور لوگوں کی روایت جو ابواسحاق سے روایت کرتے ہیں بہتر ہے اس لیے کہ شعبہ اور ثوری نے سنا اس حدیث کو ابواسحاق سے ایک مجلس میں اور ان لوگوں نے سنا ہے ابواسحاق سے کئی مجلسوں میں اور اس کی دلیل کہ شعبہ اور ثوری نے ایک ہی مجلس میں سنا ہے یہ ہے کہ روایت کی ہم سے محمود بن غیلان نے انہوں نے ابوداؤد سے کہا خبر دی ہم کو شعبہ نے کہا سنا میں نے سفیان ثوری سے پوچھتے تھے ابواسحاق سے کیا سنی ہے تم نے ابوبردہ سے حدیث کہ فرماتے تھے رسول اللہ ﷺ لَا نِكَاحَ إِلَّا بِوَلِيٍّ سو کہا ابواسحاق نے ہاں پس معلوم ہوا اس حدیث سے کہ سننا شعبہ اور ثوری کا اس حدیث کو ایک ہی وقت میں ہے اور اسرائیل بہت ثابت ہیں یعنی خوب روایت کرنے والے ہیں ابواسحاق کی روایتوں سے' سنا میں نے محمد بن مثنیٰ سے انہوں نے کہا سنا میں نے عبدالرحمٰن بن مہدی سے کہتے تھے مجھ سے جو فوت ہو گئیں ثوری کی حدیثیں جو مروی تھیں ابواسحاق سے تو یہی سبب تھا کہ میں نے تکیہ کیا اسرائیل پر کہ وہ ابواسحاق کی روایتوں کو خوب بیان کرتے تھے اور عائشہ رضی اللہ عنہا کی حدیث اس باب میں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: نکاح درست نہیں بغیر ولی کے' حسن ہے اور روایت کی ابن جریج نے سلیمان بن موسیٰ سے انہوں نے زہری سے انہوں نے عروہ سے انہوں نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے انہوں نے نبی ﷺ سے۔ اور روایت کی حجاج بن ارطاہ

سے اور جعفر بن ربیعہ نے زہری سے انہوں نے عروہ سے انہوں نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے۔ اور مروی ہے ہشام سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے وہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے۔ اسی کی مثل اور کلام کیا ہے بعض اہل حدیث نے زہری کی حدیث میں جو مروی ہے عروہ سے وہ روایت کرتے ہیں عائشہ رضی اللہ عنہا سے وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے ابن جریج نے کہا ملاقات کی میں نے زہری سے اور پوچھا میں نے کہ تم نے یہ حدیث روایت کی ہے یعنی سلمان سے بیان کی ہے تو انہوں نے انکار کیا پس اسی سبب سے اس حدیث کو ضعیف کہا ہے اور مذکور ہے یحییٰ بن معین سے کہ انہوں نے کہا کہ یہ انکار کرنا ابن جریج کا کسی نے نہیں بیان کیا سوائے اسماعیل بن ابراہیم کے۔ کہا یحییٰ بن معین نے اور سننا اسماعیل بن ابراہیم کا ابن جریج سے کچھ ایسا قوی نہیں اس لیے کہ صحیح کی انہوں نے اپنی کتاب عبدالمجید بن عبدالعزیز بن ابی رؤاد کی کتابوں سے مقابلہ کر کے جو سنی تھی ابن جریج سے۔ اور ضعیف کہا یحییٰ نے اسماعیل بن ابراہیم کی روایت کو ابن جریج سے اور اسی حدیث پر عمل ہے جو فرمائی ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ نکاح درست نہیں بغیر ولی کے انہیں میں ہیں سعید بن مسیّب اور حسن بصری اور شریح اور ابراہیم نخعی اور عمر بن عبدالعزیز وغیرہم اور یہی کہتے ہیں سفیان ثوری اور اوزاعی اور مالک اور عبداللہ بن مبارک اور شافعی اور احمد اور اسحاق۔

❀ ❀ ❀ ❀

۱۵۔ بَابُ : مَا جَاءَ لَا نِكَاحَ إِلَّا بِبَيِّنَةٍ

اس بیان میں کہ بغیر گواہوں کے نکاح درست نہیں

(۱۱۰۳) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ : أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ : ((**الْبَغَايَا اللَّاتِي يُنْكِحْنَ أَنْفُسَهُنَّ بِغَيْرِ بَيِّنَةٍ**)). قَالَ يُوسُفُ بْنُ حَمَّادٍ : رَفَعَ عَبْدُالْأَعْلَى هٰذَا الْحَدِيثَ فِي التَّفْسِيرِ. وَأَوْقَفَهُ فِي كِتَابِ الطَّلَاقِ، وَ لَمْ يَرْفَعْهُ.

(ضعیف) (الارواء : ۱۸٦۲) اس میں سعید بن ابی عروبہ مدلس اور مختلط راوی ہے۔

ترجمہ: روایت ہے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا زنا کرنے والی وہی عورتیں ہیں جو اپنے نکاح کرتی ہیں بغیر گواہوں کے۔ کہا یوسف بن حماد نے یعنی جو راوی اس حدیث کے ہیں مرفوع کیا عبدالاعلیٰ نے اس حدیث کو تفسیر میں اور موقوف روایت کیا کتاب الطلاق میں اور مرفوع نہ کیا۔

فائدہ : روایت کی ہم سے قتیبہ نے انہوں نے غندر سے انہوں نے سعید سے مانند اسی کے اور مرفوع نہ کیا اس کو اور یہی صحیح ہے۔ یہ حدیث غیر محفوظ ہے ہم نہیں جانتے کسی کو کہ اس نے مرفوع کیا ہو مگر وہی جو روایت کی عبدالاعلیٰ نے سعید سے انہوں نے قتادہ سے مرفوعاً اور مروی ہے عبدالاعلیٰ سے انہوں نے روایت کی سعید سے یہی حدیث موقوفاً اور صحیح وہی ہے جو مروی ہے ابن عباس سے انہی کا قول لَا نِكَاحَ إِلَّا بِبَيِّنَةٍ یعنی نکاح درست نہیں بغیر گواہوں کے۔ اور ایسا ہی روایت کی کئی لوگوں نے سعید بن ابی عروبہ سے اسی کی مانند موقوفاً۔ اس باب میں عمران بن حصین اور انس اور ابی ہریرہ سے بھی روایت ہے اور اسی پر عمل ہے علمائے صحابہ کا اور بعد ان کے تھے تابعین وغیرہم سے کہتے تھے نکاح درست نہیں ہوتا بغیر گواہوں کے ہمارے نزدیک اس میں

اختلاف نہیں سلف کا مگر ایک قوم نے متاخرین علماء سے اس میں اختلاف کیا ہے اور اختلاف ہے علماء کا اس میں کہ جب گواہی دے ایک شخص بعد ایک شخص کے یعنی دونوں کی گواہی وقت واحد میں نہ ہو اور دونوں ایک وقت میں نکاح میں حاضر نہ رہے ہوں تو اکثر علمائے کوفہ وغیرہم نے کہا نکاح جائز نہیں جب تک دونوں ایک ساتھ عقد نکاح میں حاضر نہ ہوں۔ اور بعض اہل مدینہ نے کہا جب حاضر ہوا ایک گواہ دوسرے کے بعد تو نکاح جائز ہے مگر اعلان ضرور ہے یعنی اگر اعلان کیا تو نکاح درست ہو گیا اور یہی قول ہے مالک بن انس کا اور ایسا ہی کہا اسحاق بن ابراہیم نے اہل مدینہ سے اور کہا بعض علماء نے ایک مرد اور دو عورتوں کی گواہی جائز ہے نکاح میں اور یہی قول ہے احمد اور اسحاق کا۔

(١١٠٤) عَنْ سَعِيْدِ بْنِ أَبِيْ عُرُوْبَةَ ، نَحْوَهٗ، وَلَمْ يَرْفَعْهُ. (وهذا اصح) بعض محققین کہتے ہیں اس قتادہ مدلس ہیں اور سماع کی صراحت نہیں۔

ترجمہ: سعید بن ابی عروبہ سے اسی کی مانند موقوف روایت ہے۔

❀ ❀ ❀ ❀

١٦ ـ بَابُ : مَا جَآءَ فِيْ خُطْبَةِ النِّكَاحِ

خطبۂ نکاح کے بیان میں

(١١٠٥) عَنْ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ: عَلَّمَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَلتَّشَهُّدَ فِي الصَّلٰوةِ وَالتَّشَهُّدَ فِي الْحَاجَةِ، قَالَ : التَّشَهُّدَ فِي الصَّلٰوةِ: ((اَلتَّحِيَّاتُ لِلّٰهِ وَالصَّلٰوَاتُ وَالطَّيِّبَاتُ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَ رَحْمَةُ اللّٰهِ وَ بَرَكَاتُهٗ، اَلسَّلَامُ عَلَيْنَا وَ عَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِيْنَ، أَشْهَدُ اَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَ أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَ رَسُوْلُهٗ)). وَالتَّشَهُّدُ فِي الْحَاجَةِ: ((إِنَّ الْحَمْدَلِلّٰهِ نَسْتَعِيْنُهٗ وَ نَسْتَغْفِرُهٗ وَ نَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ شُرُوْرِ أَنْفُسِنَا وَ سَيِّئَاتِ اَعْمَالِنَا مَنْ يَّهْدِ اللّٰهُ فَلَا مُضِلَّ لَهٗ، وَ مَنْ يُّضْلِلْ فَلَا هَادِيَ لَهٗ، وَأَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ، وَأَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَ رَسُوْلُهٗ)). قَالَ: وَ يَقْرَأُ ثَلَاثَ آيَاتٍ. قَالَ عَبْثَرٌ : فَفَسَّرَهٗ لَنَا سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ : ﴿ اِتَّقُوا اللّٰهَ حَقَّ تُقَاتِهٖ وَلَا تَمُوْتُنَّ إِلَّا وَ اَنْتُمْ مُّسْلِمُوْنَ ﴾ [آل عمران : ١٠٢]، وَ﴿ وَاتَّقُوا اللّٰهَ الَّذِيْ تَسَآءَ لُوْنَ بِهٖ وَالْأَرْحَامَ إِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلَيْكُمْ رَقِيْبًا ﴾ [النساء : ١]، ﴿ اِتَّقُوا اللّٰهَ وَقُوْلُوْا قَوْلًا سَدِيْدًا ﴾ [الأحزاب : ٧٠]

(صحيح عند الالبانى) المشكاة (٣١٤٩) خطبه الحاجة (٢٠ـ٢١) الصحيحة (١٤٨٣) الكلم الطيب (٢٠٥) صحيح ابى داؤد (١٨٤٣ـ ١٨٤٤) بعض محققین کہتے ہیں ابوعبیدہ اور ابن مسعود کے درمیان انقطاع ہے اور ابواسحاق مدلس ہے اور سماع کی صراحت نہیں۔

ترجمہ: روایت ہے عبداللہ سے کہا سکھایا ہم کو رسول اللہ ﷺ نے تشہد نماز کا اور تشہد حاجت کا یعنی حاجت نکاح وغیرہ کی اور

کہا انہوں نے تشہد نماز کا یہ ہے التحیات سے ورسولہ تک اور تشہد حاجت کا یعنی نکاح وغیرہ کا یہ ہے الحمد للّٰہ سے ورسولہ تک۔ اور معنی اس کے یہ ہیں کہ سب تعریف اللہ ہی کے لیے ہے مدد مانگتے ہیں اس سے اور مغفرت چاہتے ہیں اور پناہ مانگتے ہیں اللہ کے ساتھ اپنے نفسوں کی شرارتوں سے اور برے عملوں سے جس کو راہ بتا دے اللہ اس کا بہکانے والا کوئی نہیں اور جس کو وہ بہکائے اس کا راہ دکھانے والا کوئی نہیں اور گواہی دیتا ہوں میں کہ کوئی معبود نہیں سوائے اللہ کے اور گواہی دیتا ہوں میں کہ محمد ﷺ بندے اس کے بھیجے ہوئے ہیں اس کے۔ اور تشہد اول کے معنی کتاب الصلوٰۃ میں گزرے کہا راوی نے اور پڑھیں تین آیتیں یعنی اس تشہد نکاح کے بعد کہا عبثر نے تفسیر کی اس کی سفیان ثوری نے کہ وہ آیتیں یہ ہیں اتقوا اللہ سے تیسری آیت کے اخیر تک۔ اور معنی اس کے یہ ہیں کہ فرمایا اللہ تعالیٰ نے ڈرو تم اللہ سے جو حق ہے ڈرنے کا اور نہ مرو مگر مسلمان اور ڈرو اللہ سے کہ جس کا نام لے کر تم سوال کرتے ہو اور اسی کے نام سے ناتے جوڑتے ہو بے شک اللہ تمہارا نگہبان ہے ڈرو اللہ سے اور کہو بات پکی آخر آیت تک اور تیسری آیت کا ٹکڑا سدیداً کے بعد یہ ہے یُصْلِحْ لَكُمْ اَعْمَالَكُمْ وَيَغْفِرْلَكُمْ ذُنُوبَكُمْ وَمَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ فَقَدْ فَازَ فَوْزاً عَظِيْماً۔ یعنی کہو تم بات پکی بنائے اللہ تمہارے کام اور بخش دے تمہارے گناہ اور جو اطاعت کرے اللہ اور رسول ﷺ کی وہ پہنچا بڑی مراد کو۔

فائدہ : اس باب میں عدی بن حاتم سے بھی روایت ہے۔ حدیث عبداللہ کی حسن ہے۔ روایت کی یہ حدیث اعمش نے ابواسحاق سے انہوں نے ابوعبیدہ سے انہوں نے عبداللہ رضی اللہ عنہ سے انہوں نے نبی ﷺ سے۔ اور روایت کی شعبہ نے ابواسحاق سے انہوں نے ابوعبیدہ سے انہوں نے عبداللہ رضی اللہ عنہ سے انہوں نے نبی ﷺ سے۔ اور دونوں حدیثیں صحیح ہیں اس لیے کہ اسرائیل نے جمع کر دیا ان دونوں کو اور یوں کہا کہ روایت ہے ابواسحاق سے انہوں نے روایت کی ابوالاحوص اور ابوعبیدہ سے انہوں نے عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے انہوں نے نبی ﷺ سے اور کہا بعض علماء نے کہ جائز ہے نکاح بغیر خطبہ کے اور یہی قول ہے سفیان ثوری وغیرہ علماء کا۔

❀ ❀ ❀ ❀

(١١٠٦) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : ((كُلُّ خُطْبَةٍ لَيْسَ فِيهَا تَشَهُّدٌ فَهِيَ كَالْيَدِ الْجَذْمَاءِ)). (صحيح) (الاجوبة النافعة : ٤٨، تمام المنة ، التحقيق الثانى)

ترجمہ: روایت ہے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہا فرمایا رسول اللہ ﷺ نے جس خطبے میں تشہد نہ ہو تو وہ ایسا ہے جیسے کوڑھی کا ہاتھ۔

فائدہ : یہ حدیث حسن ہے غریب ہے۔

❀ ❀ ❀ ❀

۱۷ ـ بَابُ : مَا جَآءَ فِي اسْتِئْمَارِ الْبِكْرِ وَالثَّيِّبِ

کنواری اور بیوہ عورت سے اجازت لینے کے بیان میں

(۱۱۰۷) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : ((لَا تُنْكَحُ الثَّيِّبُ حَتّٰى تُسْتَأْمَرَ، وَلَا تُنْكَحُ الْبِكْرُ حَتّٰى تُسْتَأْذَنَ، وَإِذْنُهَا الصُّمُوْتُ)). (صحيح) الارواء (۱۸۲۸) صحيح أبي داود (۱۸۲٤)

ترجمہ: روایت ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہا فرمایا رسول اللہ ﷺ نے نکاح نہ کیا جائے بیوہ عورت کا جب تک اس سے اجازت نہ لی جائے اور باکرہ کا بھی نکاح نہ کیا جائے جب تک اس کا اذن نہ لیا جائے اور اذن دینا باکرہ کا یہی ہے کہ جب اس سے پوچھیں تو وہ چپ رہے۔

فائدہ: اس باب میں عمر اور ابن عباس اور عائشہ اور عرس بن عمیرہ رضی اللہ عنہا سے بھی روایت ہے۔ حدیث ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے علماء کا کہ بیوہ عورت کا بھی نکاح نہ کریں جب تک اس سے حکم نہ لیں اگر چہ اس کا باپ بھی نکاح کرتا ہو اور اگر باپ نے بغیر اس کے حکم کے نکاح کر دیا اور اس نے پسند نہ رکھا تو نکاح درست نہ ہوا تمام علماء کے نزدیک، اور یہ حکم بیوہ کا ہے اور اختلاف ہے علماء کا کنواری لڑکی میں کہ اس کا باپ نکاح کرے تو اکثر علماء کوفہ وغیرہم نے کہا ہے کہ اگر باکرہ کا نکاح کر دیا اس کے باپ نے اور وہ بالغہ ہے بغیر اس کے حکم کے اور وہ راضی نہیں اس نکاح سے تو نکاح درست نہیں اور بعض اہل مدینہ نے کہا کہ نکاح کر دینا باپ کو کنواری لڑکی کا صحیح و جائز ہے اگر چہ لڑکی اس سے راضی نہ ہو اور یہی قول ہے مالک بن انس اور شافعی اور احمد اور اسحاق کا۔

❀ ❀ ❀ ❀

(۱۱۰۸) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ : أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ : ((الْأَيِّمُ أَحَقُّ بِنَفْسِهَا مِنْ وَلِيِّهَا. وَالْبِكْرُ تُسْتَأْذَنُ فِيْ نَفْسِهَا. وَإِذْنُهَا صُمَاتُهَا)). (صحيح) الارواء (۱۸۳۳) الصحيحة (۱۲۱٦) صحيح ابى داؤد (۱۸۲۸ـ۱۸۳۰)

ترجمہ: روایت ہے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ بیوہ خود اپنی ذات کی مختار ہے بہ نسبت اپنے ولی کے یعنی ولی اس کا اس پر جبر نہیں کر سکتا نکاح میں اور کنواری عورت سے نکاح کی اجازت مانگنا چاہیے اور چپ رہنا اس کی یہی اجازت ہے۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور مروی ہے شعبہ اور سفیان ثوری سے یہ حدیث وہ روایت کرتے ہیں مالک بن انس سے اور بعض لوگوں نے اس حدیث کی دلیل سے کہا ہے کہ نکاح بغیر ولی کے جائز ہے اور اس حدیث سے ان کا دعویٰ ثابت نہیں ہوتا اس لیے کہ مروی ہے کئی سندوں سے بواسطہ ابن عباس رضی اللہ عنہما کے نبی ﷺ نے فرمایا: نکاح جائز نہیں بغیر ولی کے۔ اور اسی پر فتویٰ

دیا ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بعد نبی ﷺ کے نکاح جائز نہیں بغیر ولی کے اور یہ جو آپ نے فرمایا کہ بیوہ عورت خود اپنی ذات کی مختار ہے بہ نسبت اپنے ولی کے اس کے معنی اکثر علماء کے نزدیک یہی ہیں کہ ولی بغیر اس کے حکم اور خوشی کے نکاح نہ کرے اور اگر ایسا کیا بھی تو باطل ہے نہ یہ کہ نکاح بغیر ولی کے جائز ہو اور یہی ثابت ہوتا ہے خنساء بنت حذام کی حدیث سے کہ جب نکاح کیا تھا ان کا ان کے باپ نے اور وہ بیوہ تھیں اور ناخوش تھیں اس نکاح سے تو نبی ﷺ نے ان کا نکاح تڑوا دیا۔

❀❀❀❀

۱۸۔ بَابُ : مَا جَآءَ فِيْ إِكْرَاهِ الْيَتِيْمَةِ عَلَى التَّزْوِيْجِ

اس بیان میں کہ یتیم لڑکی پر نکاح کے لیے زبردستی درست نہیں

(۱۱۰۹) عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : ((الْيَتِيْمَةُ تُسْتَأْمَرُ فِيْ نَفْسِهَا، فَإِنْ صَمَتَتْ فَهُوَ إِذْنُهَا، وَإِنْ أَبَتْ فَلَا جَوَازَ عَلَيْهَا)). (حسن صحيح) الارواء (۱۸۳٤) صحيح أبي داود (۱۸۲۵)

ترجمہ: روایت ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے انہوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: یتیم لڑکی سے اس کے نکاح کے لیے حکم لیا جائے پھر اگر وہ چپ رہے تو یہی اس کا حکم ہے اور اگر انکار کیا اس نے تو اس پر زبردستی جائز نہیں۔

فائدہ: اس باب میں ابو موسیٰ اور ابن عمر رضی اللہ عنھم سے بھی روایت ہے۔ کہا ابو عیسیٰ نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی حدیث حسن ہے اور اختلاف کیا ہے علماء نے یتیم لڑکی کے نکاح میں۔ سو بعض علماء نے کہا ہے کہ اگر اس کا نکاح کر دیا بغیر اس کی اجازت کے تو نکاح موقوف ہے جب تک وہ بالغہ نہ ہو اور جب وہ بالغہ ہوئی تو اسے اختیار ہے چاہے نکاح کو قبول رکھے اور چاہے باطل کر دے اور یہی قول ہے بعض تابعین وغیرہم کا اور بعض نے کہا نکاح جائز نہیں یتیمہ کا جب تک بالغ نہ ہو اور خیار نکاح میں جائز نہیں اور یہی قول ہے سفیان ثوری اور شافعی وغیرہما علماء کا اور احمد اور اسحاق نے کہا جب ہوگئی لڑکی یتیمہ نو برس کی اور پھر نکاح کیا اس کا اور راضی ہوگئی وہ تو نکاح جائز ہے اور اس کو اختیار نہیں بعد جوانی کے اور دلیل لائے اس پر حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی حدیث کو کہ نبی ﷺ نے زفاف کیا ان سے جب وہ نو برس کی تھیں اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ جب لڑکی نو برس کی ہوگئی تو وہ پوری عورت یعنی جوان ہے۔

❀❀❀❀

۱۹۔ بَابُ : مَا جَآءَ فِي الْوَلِيَّيْنِ يُزَوِّجَانِ

اس لڑکی کے بیان میں جس کے دو ولیوں نے دو جگہ نکاح کر دیا ہو

(۱۱۱۰) عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدَبٍ: أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((أَيُّمَا امْرَأَةٍ زَوَّجَهَا وَلِيَّانِ فَهِيَ لِلْأَوَّلِ مِنْهُمَا،

وَ مَنْ بَاعَ بَيْعًا مِنْ رَجُلَيْنِ فَهُوَ لِلْأَوَّلِ مِنْهُمَا)). (ضعيف) (الارواء : ۱۸۵۳، احاديث البيوع) اس میں حسن بصری مدلس ہے۔

ترجمہ: روایت ہے سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس عورت کے دو ولیوں نے دو جگہ نکاح کر دیا یعنی دو شخصوں کے ساتھ تو وہ اول شخص کی بیوی ہوگی اور جس نے بیچی کوئی چیز دو شخصوں کے ہاتھ تو وہ چیز اسی کے لیے ہے جس نے پہلے خریدی۔

فائدہ : یہ حدیث حسن ہے اور اسی پر عمل ہے علماء کا نہیں دیکھتے ہم اس میں کسی کا اختلاف کہ جب ایک عورت کے دو ولی ہوں ایک نے اس کا نکاح کر دیا پھر دوسرے کو اس کی خبر نہ تھی اس نے بھی اسی عورت کا نکاح دوسرے مرد سے کر دیا تو وہ پہلے کی بیوی ہو چکی اور یہ دوسرا نکاح باطل ہو گیا اور جب دونوں ولی ایک ہی وقت میں نکاح کر دیں تو دونوں کا نکاح باطل ہے اور یہی قول ہے ثوری' احمد اور اسحاق کا۔

❀❀❀❀

۲۰۔ بَابُ : مَا جَآءَ فِيْ نِكَاحِ الْعَبْدِ بِغَيْرِ إِذْنِ سَيِّدِهٖ

اس بیان میں کہ غلام کا اپنے مالک کی اجازت کے بغیر نکاح کرنا درست نہیں

(۱۱۱۱) عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ : ((أَيُّمَا عَبْدٍ تَزَوَّجَ بِغَيْرِ إِذْنِ سَيِّدِهٖ فَهُوَ عَاهِرٌ)).

(حسن عند الالبانی) الارواء (۱۹۳۳) بعض محققین کہتے ہیں اس میں ابن عقیل ضعیف ہے۔

ترجمہ: روایت ہے جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو غلام بغیر اذن اپنے مالک کے نکاح کرے تو وہ زانی ہے۔

فائدہ : اس باب میں ابن عمر رضی اللہ عنہما سے بھی روایت ہے۔ حدیث جابر رضی اللہ عنہ کی حسن ہے اور روایت کی بعض نے یہ حدیث عبداللہ بن محمد سے جو پوتے ہیں عقیل کے انہوں نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اور یہ روایت صحیح نہیں اور صحیح یہی ہے کہ روایت کی عبداللہ بن محمد بن عقیل نے جابر سے اور اسی پر عمل ہے تمام علمائے صحابہ وغیرہم کا کہ نکاح غلام کا بغیر اذن سید کے درست نہیں اور یہی قول ہے احمد اور اسحاق وغیرہم کا۔

(۱۱۱۲) عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَقِيْلٍ' عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ : ((أَيُّمَا عَبْدٍ تَزَوَّجَ بِغَيْرِ إِذْنِ سَيِّدِهٖ فَهُوَ عَاهِرٌ)). (حسن عند الالبانی) [انظر ما قبله] بعض محققین نے ضعیف کہا ہے دیکھیں روایت سابقہ۔

ترجمہ: روایت ہے عبداللہ بن محمد بن عقیل سے انہوں نے روایت کی جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے کہ انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ آپ نے فرمایا: جو غلام بغیر اذن اپنے مالک کے نکاح کرے تو وہ زانی ہے۔

فائدہ : یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

۲۱۔ بَابُ : مَا جَآءَ فِي مُهُوْرِ النِّسَآءِ

عورتوں کے مہر کے بیان میں

(۱۱۱۳) عَنْ عَاصِمِ بْنِ عُبَيْدَاللهِ قَالَ: سَمِعْتُ عَبْدَاللهِ بْنَ عَامِرِ بْنِ رَبِيْعَةَ عَنْ أَبِيْهِ: أَنَّ امْرَأَةً مِنْ بَنِيْ فَزَارَةَ تَزَوَّجَتْ عَلَى نَعْلَيْنِ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : ((**أَرَضِيْتِ مِنْ نَفْسِكِ وَ مَالِكِ بِنَعْلَيْنِ؟**)) قَالَتْ: نَعَمْ قَالَ: فَأَجَازَهُ. (ضعيف) الارواء (۱۹۲۶) اس میں عاصم بن عبیداللہ ضعیف ہے۔

ترجمہ: روایت ہے عاصم بن عبیداللہ سے کہا سنا میں نے عبداللہ بن عامر بن ربیعہ سے کہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے کہ ایک عورت نے جو قبیلہ بنی فزارہ سے تھی نکاح کیا اپنا اور مہر مقرر کیا دو جوتیاں' سو فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کیا تو راضی ہے اپنے جان و مال سے دو جوتیوں پر؟ اس نے کہا ہاں' تو آپ ﷺ نے اس کے نکاح کو جائز رکھا۔

فائدہ : اس باب میں عمر اور ابو ہریرہ اور سہل بن سعد اور ابو سعید اور انس اور عائشہ اور جابر اور ابو حدرد الاسلمی رضی اللہ عنہم سے روایت ہے۔ حدیث عامر بن ربیعہ کی حسن ہے صحیح ہے اور اختلاف ہے علماء کا مہر میں' سو بعض نے کہا مہر وہی ہے جس پر دونوں راضی ہو جائیں اور یہی قول ہے سفیان ثوری' شافعی اور احمد اور اسحاق کا۔ اور مالک بن انس نے کہا کہ مہر چوتھائی دینار سے کم نہیں ہوتا اور بعض اہل کوفہ نے کہا مہر دس درہم سے کم نہیں ہوتا۔

(۱۱۱۴) عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدِنِ السَّاعِدِيِّ: أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ جَآءَتْهُ امْرَأَةٌ فَقَالَتْ: إِنِّيْ وَهَبْتُ نَفْسِيْ لَكَ، فَقَامَتْ طَوِيْلًا، فَقَالَ رَجُلٌ: يَا رَسُوْلَ اللهِ! زَوِّجْنِيْهَا إِنْ لَّمْ يَكُنْ لَكَ بِهَا حَاجَةٌ فَقَالَ : ((**هَلْ عِنْدَكَ مِنْ شَيْءٍ تُصْدِقُهَا ؟**)) فَقَالَ: مَا عِنْدِيْ إِلَّا إِزَارِيْ هٰذَا. فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ : ((**إِزَارُكَ إِنْ أَعْطَيْتَهَا جَلَسْتَ وَلَا إِزَارَ لَكَ فَالْتَمِسْ شَيْئًا**)) قَالَ : مَا أَجِدُ قَالَ : ((**الْتَمِسْ وَلَوْ خَاتَمًا مِّنْ حَدِيْدٍ**)) قَالَ : فَالْتَمَسَ فَلَمْ يَجِدْ شَيْئًا، فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ : ((**هَلْ مَعَكَ مِنَ الْقُرْاٰنِ شَيْءٌ؟**)) قَالَ : نَعَمْ، سُوْرَةُ كَذَا، وَ سُوْرَةُ كَذَا لِسُوَرٍ سَمَّاهَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: ((**زَوَّجْتُكَهَا بِمَا مَعَكَ مِنَ الْقُرْاٰنِ**)). (صحيح) الارواء (۱۸۲۳ و ۱۹۲۵) صحيح ابى داؤد ((۱۸۳۸)

ترجمہ: روایت ہے سہل بن سعد ساعدی رضی اللہ عنہ سے کہ آئی ایک عورت رسول اللہ ﷺ کے پاس اور کہا اس نے میں نے اپنے تئیں بخش دیا آپ کو سو کھڑی رہی بڑی دیر تک سو عرض کیا ایک شخص نے یا رسول اللہ! مجھ سے نکاح کر دیجیے اس کا اگر آپ ﷺ کو اس کی حاجت نہیں' سو آپ ﷺ نے فرمایا کچھ تیرے پاس ہے مہر دینے کو' سو کہا اس نے میرے پاس تو کچھ نہیں مگر میرا تہ بند' سو فرمایا آپ ﷺ نے اگر تو اپنا تہ بند اسے دے گا تو تو بے تہبند بیٹھا رہے گا' سو فرمایا آپ ﷺ نے ڈھونڈ کوئی چیز کہا اس نے مجھے کچھ نہیں ملتا فرمایا آپ ﷺ نے کچھ تو ڈھونڈ اگرچہ ایک انگوٹھی ہو لوہے کی'

کہا راوی نے پھر ڈھونڈ آیا اور کچھ نہ پایا پھر فرمایا آپ ﷺ نے تجھے کچھ قرآن یاد ہے؟ اس نے کہا ہاں فلانی فلانی سورت کئی سورتوں کے نام لیے' سو فرمایا آپ ﷺ نے میں نے تیرا نکاح کر دیا اسی قرآن کے عوض جو تجھے یاد ہے یعنی وہ قرآن اس عورت کو پڑھا دیجیے۔ یہی اس کا مہر ہے۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور شافعی کا مذہب اسی حدیث کے موافق ہے کہ کہتے ہیں اگر کسی نے نکاح کر لیا اسی پر کہ کچھ قرآن تعلیم کر دے اور کوئی چیز اس کے پاس نہ ہو تو نکاح جائز ہے اور اس کو کچھ سورتیں قرآن کی سکھا دے اور بعض نے کہا نکاح تو جائز ہے مگر مہر مثل دینا واجب ہے اور یہی قول ہے اہلِ کوفہ' احمد اور اسحاق کا۔

(۱۱۱۴م) عَنْ أَبِي الْعَجْفَآءِ قَالَ: قَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ: أَلَا لَا تُغَالُوا صَدُقَةَ النِّسَآءِ' فَإِنَّهَا لَوْ كَانَتْ مَكْرُمَةً فِي الدُّنْيَا أَوْ تَقْوٰى عِنْدَ اللّٰهِ' لَكَانَ أَوْلَاكُمْ بِهَا نَبِيُّ اللّٰهِ ﷺ. مَا عَلِمْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ نَكَحَ شَيْئًا مِنْ نِسَآئِهِ' وَلَا أَنْكَحَ شَيْئًا مِنْ بَنَاتِهِ عَلٰى أَكْثَرَ مِنْ ثِنْتَيْ عَشَرَةَ أُوْقِيَّةً. (صحيح) المشكاة (٣٢٠٤) تخريج المختارة (٢٧٦ـ٢٧٠) صحيح ابى داؤد (١٨٣٤) الارواء (١٩٢٧)

ترجمہ: روایت ہے ابو العجفاء سے کہا فرمایا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے بہت نہ بڑھاؤ مہر عورتوں کا اس لیے کہ اگر مہر بڑھانا کچھ عزت کی چیز ہوتی دنیا میں یا تقویٰ کا موجب ہوتا آخرت میں اللہ تعالیٰ کے نزدیک تو سب سے زیادہ اولیٰ اور بہتر اس کے لیے رسول اللہ ﷺ ہوتے اور میں نہیں جانتا کہ رسول اللہ ﷺ نے نکاح کیا ہو کسی اپنی بی بی سے یا نکاح کیا ہو کسی اپنی صاحبزادی کا اور مہر باندھا ہو بارہ اوقیہ سے زیادہ۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور ابو العجفاء سلمی کا نام ہرم ہے اور اوقیہ علماء کے نزدیک چالیس درہم کا ہوتا ہے اور بارہ اوقیوں کے چار سو اسّی درہم ہوتے ہیں۔

❀❀❀❀

۲۲۔ بَابُ: مَا جَآءَ فِي الرَّجُلِ يُعْتِقُ الْأَمَةَ ثُمَّ يَتَزَوَّجُهَا

اس شخص کے بیان میں جو لونڈی کو آزاد کر کے اس سے نکاح کرے

(۱۱۱۵) عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ: أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ أَعْتَقَ صَفِيَّةَ' وَ جَعَلَ عِتْقَهَا صِدَاقَهَا. (صحيح) الارواء (١٨٢٥) صحيح ابى داؤد (١٧٩٣)

ترجمہ: روایت ہے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے کہ رسول اللہ ﷺ نے آزاد کیا صفیہ کو اور آزاد کرنا ان کا مہر ٹھہرایا۔

فائدہ: اور اس باب میں صفیہ رضی اللہ عنہا سے بھی روایت ہے۔ حدیث انس رضی اللہ عنہ کی حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے بعض علمائے صحابہ وغیرہم کا اور یہی قول ہے شافعی اور احمد اور اسحاق کا اور مکروہ جانا بعض اہلِ علم نے اس کو کہ عتق کو مہر ٹھہرائے بلکہ ضرور ہے کہ مہر اس کا سوائے عتق کے مقرر کرے اور قول اول زیادہ صحیح ہے۔

۲۳۔ بَابُ: مَا جَآءَ فِی الْفَضْلِ فِیْ ذٰلِکَ

اس کی فضیلت کے بیان میں

(۱۱۱۶) عَنْ أَبِیْ بُرْدَةَ بْنِ أَبِیْ مُوْسٰی عَنْ أَبِیْهِ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((ثَلَاثَةٌ یُؤْتَوْنَ أَجْرَهُمْ مَرَّتَیْنِ: عَبْدٌ أَدّٰی حَقَّ اللّٰهِ وَ حَقَّ مَوَالِیْهِ، فَذٰلِکَ یُؤْتٰی اَجْرَهُ مَرَّتَیْنِ: وَ رَجُلٌ کَانَتْ عِنْدَهُ جَارِیَةٌ وَضِیْئَةٌ فَأَدَّبَهَا فَأَحْسَنَ أَدَبَهَا، ثُمَّ أَعْتَقَهَا، ثُمَّ تَزَوَّجَهَا: یَبْتَغِیْ بِذٰلِکَ وَجْهَ اللّٰهِ فَذٰلِکَ یُؤْتٰی أَجْرَهُ مَرَّتَیْنِ، وَرَجُلٌ آمَنَ بِالْکِتَابِ الْأَوَّلِ ثُمَّ جَاءَهُ الْکِتَابُ الْآخَرُ: فَآمَنَ بِهِ فَذٰلِکَ یُؤْتٰی أَجْرَهُ مَرَّتَیْنِ)).

(صحیح) الروض (۱۰۳۳) صحیح ابی داؤد (۱۷۹۲) الارواء (۱۸۲۵)

ترجمہ: روایت ہے ابو بردہ بن ابی موسیٰ سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے کہا انہوں نے فرمایا رسول اللہ ﷺ نے تین شخص ہیں کہ ان کی نیکیوں کا ثواب دگنا ملے گا ایک وہ بندہ کہ جس نے حق ادا کیا اللہ تعالیٰ کا اور اپنے آقاؤں کا تو اس کو بھی ہر نیکی کا ثواب دگنا ملے گا دوسرے وہ شخص جس کے پاس ایک لونڈی ہو خوبصورت اور اس کو دین داری سکھائے اور خوب دین داری سکھائے پھر آزاد کر کے نکاح کر لے اور یہ سب اللہ تعالیٰ کی رضا مندی کے واسطے کرے یعنی دکھانے اور سنانے اور نیک نامی کے خیال سے نہ کرے تو اس کو بھی ہر نیکی کا ثواب دوگنا ملے گا اور ایک وہ مرد جو ایمان لایا پہلی کتاب یعنی تورات و انجیل پر یا ایک پر ان دونوں سے پھر آئی دوسری کتاب یعنی قرآن یا تورات کے بعد انجیل تو اس پر بھی ایمان لایا تو اس کو بھی ہر نیکی کا ثواب دگنا ہے۔

فائدہ: روایت کی ہم سے ابن ابو عمر رحمہ اللہ نے انہوں نے سفیان سے انہوں نے صالح بن صالح سے کہ وہ بیٹے حیی کے ہیں، روایت کی انہوں نے شعبی سے انہوں نے ابو بردہ سے انہوں نے ابو موسیٰ سے انہوں نے نبی ﷺ سے مانند اسی حدیث کے معنی میں، حدیث ابو موسیٰ کی حسن ہے صحیح ہے اور ابو بردہ بن ابی موسیٰ کا نام عامر بن عبداللہ بن قیس ہے اور روایت کی ہے شعبہ اور ثوری نے یہ حدیث صالح بن صالح بن حیی سے۔

۲۴۔ بَابُ: مَا جَآءَ فِیْمَنْ یَتَزَوَّجُ الْمَرْأَةَ ثُمَّ یُطَلِّقُهَا قَبْلَ أَنْ یَّدْخُلَ بِهَا هَلْ یَتَزَوَّجُ ابْنَتَهَا أَمْ لَا؟

اس شخص کے بیان میں جو کسی عورت سے نکاح کر کے اسے صحبت سے پہلے ہی طلاق دے دے تو اس کی بیٹی سے اس کا نکاح جائز ہے یا نہیں؟

(۱۱۱۷) عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَیْبٍ عَنْ أَبِیْهِ عَنْ جَدِّهٖ أَنَّ النَّبِیَّ ﷺ قَالَ: ((أَیُّمَا رَجُلٍ نَکَحَ امْرَأَةً فَدَخَلَ بِهَا،

فَلَا يَحِلُّ لَهُ نِكَاحُ ابْنَتِهَا، وَإِنْ لَّمْ يَكُنْ دَخَلَ بِهَا فَلْيَنْكِحِ ابْنَتَهَا، وَأَيُّمَا رَجُلٍ نَكَحَ امْرَأَةً فَدَخَلَ بِهَا أَوْلَمْ يَدْخُلْ بِهَا فَلَا يَحِلُّ لَهُ نِكَاحُ أُمِّهَا))۔

(ضعیف) (الارواء : ۱۸۷۹) اس میں عبداللہ ابن لھیعہ اور مثنیٰ بن صباح دونوں ضعیف ہیں۔

ترجمہ: روایت ہے عمرو بن شعیب سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے دادا سے کہ نبی ﷺ نے فرمایا جس شخص نے نکاح کیا کسی عورت سے اور صحبت کی اس سے تو اس کو حلال نہیں اس کی بیٹی سے نکاح کرنا اور اگر اس سے صحبت نہیں کی اور طلاق دے دی اس کو تو جائز ہے اس کی لڑکی سے نکاح کرنا اور جس شخص نے نکاح کیا کسی عورت سے اور صحبت کی اس سے یا نہ کی درست نہیں اس کو اس عورت کی ماں سے نکاح کرنا۔

فائدہ : کہا ابوعیسیٰ نے اس حدیث کی اسناد صحیح نہیں اور روایت کی یہ ابن لہیعہ نے اور مثنیٰ بن صباح نے عمرو بن شعیب سے اور مثنیٰ بن صباح اور ابن لہیعہ دونوں ضعیف ہیں حدیث میں اور اسی پر عمل ہے اکثر اہل علم کا کہتے ہیں جب نکاح کیا کسی عورت سے اور طلاق دے دی اس کو قبل صحبت کے حلال ہے اس کی بیٹی سے نکاح کرنا اور جب نکاح کرے کسی عورت کی لڑکی سے اور طلاق دے دی اس کو قبل صحبت کے بھی تو بھی اس کی ماں سے نکاح درست نہیں یعنی بعد صحبت کے بدرجہ اولیٰ درست نہ ہوگا اس آیت کی دلیل سے کہ فرمایا اللہ جل شانہ نے وامھات نسائکم یعنی حرام ہیں تم پر تمہاری بیبیوں کی مائیں اور یہی قول ہے شافعی، احمد اور اسحاق کا۔

❀❀❀❀

۲۵۔ بَابُ : مَا جَآءَ فِيْ مَنْ يُّطَلِّقُ امْرَأَتَهُ ثَلَاثًا فَيَتَزَوَّجُهَا آخَرُ فَيُطَلِّقُهَا قَبْلَ أَنْ يَّدْخُلَ بِهَا

اس بیان میں کہ جو اپنی عورت کو تین طلاقیں دے پھر وہ عورت دوسرے شخص سے نکاح کر لے اور یہ شخص اس کو صحبت سے پہلے ہی طلاق دے دے

(۱۱۱۸) عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ : جَآءَتِ امْرَأَةُ رِفَاعَةَ الْقُرَظِيِّ إِلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَتْ: إِنِّيْ كُنْتُ عِنْدَ رِفَاعَةَ فَطَلَّقَنِيْ فَبَتَّ طَلَاقِيْ، فَتَزَوَّجْتُ عَبْدَالرَّحْمٰنِ بْنَ الزُّبَيْرِ وَ مَا مَعَهُ إِلَّا مِثْلُ هُدْبَةِ الثَّوْبِ فَقَالَ: ((أَتُرِيْدِيْنَ أَنْ تَرْجِعِيْ إِلٰى رِفَاعَةَ ؟ لَا، حَتّٰى تَذُوْقِيْ عُسَيْلَتَهُ ، وَ يَذُوْقَ عُسَيْلَتَكِ))۔

(صحیح) الارواء (۱۸۸۷)

ترجمہ: روایت ہے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہا آئیں رفاعہ کی بی بی رسول اللہ ﷺ کے پاس اور کہا میں نکاح میں تھی رفاعہ کے سو طلاق دیا انہوں نے مجھ کو اور تین طلاق دیئے سو نکاح کر لیا میں نے عبدالرحمٰن بن زبیر سے اور ان کے پاس کچھ نہیں مگر جیسے کونا یا کنارہ ہوتا ہے کپڑے کا یعنی رجولیت کامل نہیں نامرد ہیں فرمایا آپ ﷺ نے کیا تو چاہتی ہے پھر رفاعہ سے نکاح کرنے کو؟ یہ کبھی نہیں ہو سکتا جب تک تو اس کی یعنی عبدالرحمٰن کی لذتِ جماع نہ چکھے اور وہ تیری لذت نہ چکھے۔

فائدہ: اس باب میں ابن عمر اور انس اور رمیصاء یا غمیصا اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنھم سے روایت ہے۔ حدیث عائشہ رضی اللہ عنہا کی حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے تمام علماء کا صحابہ وغیرہم سے کہ جب عورت کو اس کے شوہر نے تین طلاق دیئے اور اس نے دوسرے مرد سے نکاح کر لیا اور اس نے طلاق دے دی قبل جماع کے تو پہلے خاوند کو حلال نہیں جب تک دوسرا شوہر صحبت نہ کر چکا ہو۔

❀ ❀ ❀ ❀

٢٦۔ بَابُ : مَا جَآءَ فِي الْمُحِلِّ وَالْمُحَلَّلِ لَهُ

حلالہ کرنے اور کرانے والے کے بیان میں

(١١١٩) عَنْ جَابِرٍ وَ عَلِيٍّ قَالَا : إِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ لَعَنَ الْمُحِلَّ وَالْمُحَلَّلَ لَهُ. (صحيح عند الالبانی) بعض محققین کہتے ہیں اس میں مجاہد راوی ضعیف ہے۔ البتہ اصل حدیث بکثرت شواہد کی وجہ سے صحیح ہے۔

ترجمہ: روایت ہے جابر اور علی رضی اللہ عنہما سے کہا ان دونوں نے کہ رسول اللہ ﷺ نے لعنت کی محل اور محلل لہ کو۔

فائدہ: مترجم: جس نے اپنی عورت کو تین طلاق دیئے ہوں اور ایک مرد اس سے اس نیت سے نکاح کرے کہ میں بعد صحبت کے اس کو طلاق دے دوں گا تا کہ یہ اپنے شوہر اول کے پاس پھر چلی جائے تو اس مرد کو محل اور محلل بھی کہتے ہیں یعنی حلال کرنے والا عورت کا شوہر اول پر اور شوہر اول کو جس نے طلاق دی تھی محلل لہ کہتے ہیں یعنی حلال کی گئی اس کے لیے عورت مگر یہ بولنا باعتبار ان کی نیت کے ہے اس لیے کہ عورت کے حلال ہونے میں خاوند اول پر اختلاف ہے کہ آگے مولانا ترمذی رحمہ اللہ کے کلام مبارک میں آتا ہے اور یہ حدیث دو طرح مروی ہے ایک میں مُحَلِّلَ وَالْمُحَلَّلَ لَهٗ اور ایک میں مُحِلَّ وَالْمُحِلَّ لَهٗ اور لعنت کا باعث یہ ہے کہ اس میں بے مروتی اور بے حمیتی اور خستِ نفس ہے اور یہ شوہر اول میں ظاہر ہے، باقی شوہر ثانی میں موجب لعن یہ ہے کہ گویا اس نے اپنے جماع میں وجہ معاش اور سبب اجرت لینے کا ٹھہرایا گویا کرایہ کا بکرا ہے کہ جماع کے لیے مقرر کیا گیا ہے۔ اس باب میں ابن مسعود اور ابو ہریرہ اور عقبہ بن عامر اور ابن عباس رضی اللہ عنھم سے بھی روایت ہے۔ کہا ابو عیسیٰ نے حدیث علی اور جابر رضی اللہ عنہما کی معلول ہے اور ایسا ہی روایت کیا اشعث بن عبدالرحمٰن نے انہوں نے خالد سے انہوں نے عامر سے انہوں نے حارث سے انہوں نے علی سے اور انہوں نے عامر سے انہوں نے جابر سے انہوں نے عبداللہ سے انہوں نے

نبی ﷺ سے۔ اور اس حدیث کی اسناد کچھ قائم نہیں اس لیے کہ مجالد بن سعید کو ضعیف کہا ہے بعض علماء نے انہیں میں سے احمد بن حنبل بھی ہیں اور روایت کی عبداللہ بن نمیر نے یہ حدیث مجالد سے انہوں نے عامر سے انہوں نے جابر سے انہوں نے علی سے۔ اور اس روایت میں وہم کیا ہے ابن نمیر نے اور پہلی حدیث زیادہ صحیح ہے۔ اور روایت کی مغیرہ نے اور ابن ابی خالد اور کئی لوگوں نے شعبی سے انہوں نے حارث سے انہوں نے علی رضی اللہ عنہ سے۔ روایت کی ہم سے محمود بن غیلان نے انہوں نے ابواحمد سے انہوں نے سفیان سے انہوں نے ابوقیس سے انہوں نے ہزیل بن شرحبیل سے انہوں نے عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے کہا لعنت کی رسول اللہ ﷺ نے محل اور محل لہ کو یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور ابوالقیس اودی کا نام عبدالرحمٰن بن ثروان ہے۔ اور روایت کی گئی ہے یہ حدیث نبی ﷺ سے کئی سندوں سے اور اسی پر عمل ہے علماء کا صحابہ سے انہیں میں ہیں حضرت عمر بن خطاب اور حضرت عثمان بن عفان اور عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنھم اور سوائے ان کے اور یہی قول ہے فقہائے تابعین کا اور یہی کہتے ہیں سفیان ثوری اور ابن مبارک اور شافعی اور احمد اور اسحاق اور سنا میں نے جارود سے ذکر کرتے تھے کہ وکیع بھی اس کے قائل تھے اور کہتے تھے کہ پھینک دینا چاہیے بات ان لوگوں کی جو اپنی عقل پر چلتے ہیں اس باب میں کہا وکیع نے اور کہا سفیان نے جب نکاح کرے کوئی آدمی کسی عورت سے اسی نیت سے کہ اسے حلال کر دے شوہر اول کے لیے اور پھر اس کا جی چاہے کہ اس عورت کو اپنے ہی پاس رکھے اور جدا نہ کرے تو پھر دوسرا نکاح کرے وہ پہلا نکاح درست نہیں۔

(۱۱۲۰) عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ، قَالَ: لَعَنَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ الْمُحِلَّ وَالْمُحَلَّلَ لَهُ. (صحيح)

ترجمہ: عبداللہ بن مسعود سے روایت ہے کہا کہ لعنت کی رسول اللہ ﷺ نے حلالہ کرنے اور کروانے والے پر۔

❀❀❀❀

۲۷۔ بَابُ: مَا جَآءَ فِيْ تَحْرِيْمِ نِكَاحِ الْمُتْعَةِ

نکاحِ متعہ کے بیان میں

(۱۱۲۱) عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِيْ طَالِبٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ نَهٰى عَنْ مُتْعَةِ النِّسَآءِ وَ عَنْ لُحُوْمِ الْحُمُرِ الْأَهْلِيَّةِ زَمَنَ خَيْبَرَ.

(صحيح)

ترجمہ: روایت ہے علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے کہ نبی ﷺ نے منع فرمایا متعہ کرنے سے عورتوں کے ساتھ اور منع فرمایا شہری گدھوں کا گوشت کھانے سے جس سال خیبر فتح ہوا۔

فائدہ: اس باب میں سبرہ جہنی اور ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ حدیث علی کی حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے علمائے صحابہ وغیرہم کا اور مروی ہے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کسی قدر رخصت متعہ کی اور پھر انہوں نے چھوڑ دیا اپنے قول کو جب خبر کی ان کو نبی ﷺ نے حرام کیا ہے اور امر کیا ہے اکثر علماء نے متعہ کے حرام ہونے کا اور یہی قول ہے ثوری اور ابن مبارک اور شافعی اور

احمد اور اسحاق کا۔ روایت کی ہم سے محمود بن غیلان نے انہوں نے سفیان بن عقبہ سے کہ جو بھائی ہیں قبیصہ بن عقبہ کے انہوں نے سفیان ثوری سے انہوں نے موسیٰ بن عبیدہ سے انہوں نے محمد بن کعب سے انہوں نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہ کہا ابن عباس نے کہ اول اسلام میں جب آدمی کسی بستی میں جاتا اور وہاں کسی سے جان پہچان نہ ہوتی سو کسی عورت سے جتنے دن اسے وہاں رہنا ہوتا اتنی مدت مقرر کر کے نکاح کر لیتا تو وہ عورت اس کی خدمت کرتی اور مال و اسباب کی حفاظت کرتی اور اس کا کھانا پکاتی یہاں تک کہ یہ آیت اتری اِلَّا عَلٰۤی اَزْوَاجِهِمْ اَوْمَامَلَکَتْ اَیْمَانُهُمْ یعنی مؤمن وہی لوگ ہیں کہ حفاظت کرتے ہیں اپنی فرجوں کی اور نہیں کھولتے ستر اپنے مگر اپنی بیویوں پر یا جن کے مالک ہوئے ہیں داہنے ہاتھ ان کے یعنی لونڈیوں پر۔ تو کہا ابن عباس رضی اللہ عنہما نے جو ہو سوا ان دونوں کے وہ حرام ہے۔

(۱۱۲۲) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ : إِنَّمَا كَانَتِ الْمُتْعَةُ فِيْ أَوَّلِ الْإِسْلَامِ ، كَانَ الرَّجُلُ يَقْدَمُ الْبَلْدَةَ لَيْسَ لَهُ بِهَا مَعْرِفَةٌ ، فَيَتَزَوَّجَ الْمَرْأَةَ بِقَدْرِ مَا يَرَى أَنَّهُ يُقِيمُ ، فَتَحْفَظُ لَهُ مَتَاعَهُ ، وَتُصْلِحُ لَهُ شَيْئَهُ ، حَتّٰى إِذَا نَزَلَتِ الْآيَةُ : ﴿ إِلَّا عَلٰى أَزْوَاجِهِمْ أَوْ مَا مَلَكَتْ أَيْمٰنُهُمْ ﴾ [المؤمنون : ٦] قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ : فَكُلُّ فَرْجٍ سِوَاهُمَا، فَهُوَ حَرَامٌ. (منكر) (الارواء : ١٩٠٣، المشكاة : ٣١٥٨، التحقيق الثانی) اس میں موسیٰ بن عبیدہ الربذی راوی ضعیف ہے۔

ترجمہ: ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہا کہ شروع اسلام میں جب آدمی کسی بستی میں جاتا اور وہاں کسی سے اس کی جان پہچان نہ ہوتی تو کسی عورت سے اتنی مدت مقرر کر کے نکاح کر لیتا جتنے دِن اس نے وہاں رہنا ہوتا' وہ عورت اس کی خدمت کرتی اس کے مال و اسباب کی حفاظت کرتی' اس کا کھانا پکاتی' یہاں تک کہ یہ آیت اُتری [اِلَّا عَلٰۤی اَزْوَاجِهِمْ اَوْمَا مَلَکَتْ اَیْمَانُهُمْ] یعنی مؤمن وہی لوگ ہیں کہ حفاظت کرتے ہیں اپنی شرم گاہوں کی مگر اپنی بیویوں اور لونڈیوں پر۔ ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا ان دو کے علاوہ ہر فرج حرام ہے۔

❀ ❀ ❀ ❀

٢٨۔ بَابُ : مَا جَآءَ مِنَ النَّهْيِ عَنْ نِكَاحِ الشِّغَارِ

اس بیان میں کہ نکاحِ شغار حرام ہے

(۱۱۲۳) عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ : ((لَا جَلَبَ وَلَا جَنَبَ وَلَا شِغَارَ فِي الْإِسْلَامِ ، وَمَنِ انْتَهَبَ نُهْبَةً فَلَيْسَ مِنَّا)). (صحيح) (المشكاة : ٢٩٤٧، التحقيق الثانی) صحیح ابی داؤد (١٣٢٤)

ترجمہ: روایت ہے عمران بن حصین سے کہ نبی ﷺ نے فرمایا نہ جلب نہ جنب اور نہ شغار کرنا چاہیے مسلمانوں کو اور جو اچک لے کسی کے مال کو ظلم سے وہ ہماری امت سے نہیں۔

مترجم کہتا ہے جلب زکوٰۃ میں یہ ہے کہ زکوٰۃ تحصیلنے والا اونٹ بکری والے لوگوں سے بہت دور اترے اور حکم کرے کہ

سب اپنے اپنے جانوراس کے پاس لائیں تا کہ اس میں سے زکوٰۃ لے لے اس کو آپ نے منع فرمایا کہ اس میں مال مویشی کو تکلیف ہے بلکہ حکم یہ ہے کہ زکوٰۃ لینے والا خود جا کر جہاں جہاں ان کی چراگاہ اور پانی پلانے کے مقامات ہیں وہیں زکوٰۃ لے لیوے۔ اور جلب گھوڑ دوڑ میں یہ ہے کہ ایک گھوڑے پر آدمی سوار ہو جائے اور دوسرا گھوڑا خالی اپنے ساتھ رکھے جب یہ تھک جائے تو اس کوتل پر سوار ہو کر اپنے ساتھ والے سے مقابلہ کرے یہ بھی منع فرمایا اس لیے کہ اس میں ناانصافی ہے کہ ایک شخص ایک گھوڑے پر رہے اور دوسرا دو گھوڑے بدلے اور پھر اس سے مقابلہ کرے اور جنب کے بھی یہی معنی ہیں مگر بعض نے جنب کے معنی یہ بھی رکھے ہیں کہ زکوٰۃ دینے والے اپنے مواشی اور جانور لے کر نہایت دور چلے جائیں کہ مصدق یعنی زکوٰۃ تحصیلنے والا غریب ان کے ساتھ دوڑتا پھرے اور شغار کے معنی خود مؤلف رحمۃ اللہ علیہ کے قول مبارک میں آتے ہیں۔

فائدہ: اس باب میں انس اور ابو ہریرہ اور ابی ریحانہ اور ابن عمر اور جابر اور معاویہ اور وائل بن حجر رضی اللہ عنھم سے روایت ہے۔

(١١٢٤) عَنِ ابْنِ عُمَرَ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ نَهٰى عَنِ الشِّغَارِ. (صحيح) الارواء (٦/٣٠٦) الروض (١١٦٥)

ترجمہ: روایت ہے عبداللہ بن عمر سے کہ نبی ﷺ نے منع فرمایا شغار سے۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے تمام علماء کا کہ جائز نہیں ہے نکاح شغار اور شغار اسے کہتے ہیں کہ ایک شخص اپنی بہن یا بیٹی دوسرے کو بیاہ دے اس شرط پر کہ وہ بھی اپنی بہن یا بیٹی اس کو بیاہ دے اور مہر درمیان میں کچھ نہ ٹھہرے یعنی گویا یہ عورتوں کی ادلا بدلی یہی مہر ہوئے۔ اور بعض علماء نے کہا کہ نکاح شغار فسخ ہے اور حلال نہیں اگرچہ اس میں مہر بھی مقرر کریں اور یہی قول ہے شافعی اور احمد اور اسحاق کا اور مروی ہے عطاء بن ابی رباح سے کہ انہوں نے کہا نکاح ان کا برقرار رکھا جائے مگر مہر مثل لازم ہوتا ہے اور یہی قول ہے اہل کوفہ کا۔

❀❀❀❀

٢٩۔ بَابُ: مَا جَاءَ لَا تُنْكَحُ الْمَرْأَةُ عَلٰى عَمَّتِهَا وَلَا عَلٰى خَالَتِهَا

اس بیان میں کہ بھانجی، خالہ بھتیجی اور پھوپھی ایک شخص کے نکاح میں جمع نہ ہوں

(١١٢٥) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ نَهٰى عَنْ تَزَوُّجِ الْمَرْأَةِ عَلٰى عَمَّتِهَا أَوْ عَلٰى خَالَتِهَا.

(صحيح) (الارواء: ٢٨٨٢) ضعيف ابي داؤد (٣٥٢)

ترجمہ: روایت ہے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہ نبی ﷺ نے منع فرمایا کہ نکاح کی جائے عورت اپنی پھوپھی پر یا اپنی خالہ پر یعنی جب پھوپھی یا خالہ کسی کے نکاح میں ہوں تو اس کو اپنی بیوی کی بھتیجی یا بھانجی سے نکاح درست نہیں۔

فائدہ: روایت کی ہم سے نصر بن علی نے انہوں نے عبدالاعلیٰ سے انہوں نے ہشام بن حسان سے انہوں نے ابن سیرین سے انہوں نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے انہوں نے نبی ﷺ سے اسی کے مانند۔ اس باب میں علی اور ابن عمر اور ابوسعید اور ابوامامہ

اور جابر اور عائشہ اور ابی موسیٰ اور سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہم سے روایت ہے۔

(۱۱۲۶) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ نَهٰى أَنْ تُنْكَحَ الْمَرْأَةُ عَلٰى عَمَّتِهَا أَوِالْعَمَّةُ عَلٰى بِنْتِ أَخِيهَا أَوِ الْمَرْأَةُ عَلٰى خَالَتِهَا، أَوِالْخَالَةُ عَلٰى بِنْتِ أُخْتِهَا، وَلَا تُنْكَحُ الصُّغْرٰى عَلَى الْكُبْرٰى، وَلَا الْكُبْرٰى عَلَى الصُّغْرٰى. (صحيح)(الارواء : ٦/٢٨٩) صحيح ابى داؤد (١٨٠٢)

ترجمہ: روایت ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ نبی ﷺ نے منع فرمایا کہ نکاح کی جائے عورت اپنی پھوپھی پر یعنی پھوپھی جس کے نکاح میں ہو وہ بھتیجی سے نکاح نہ کرے اور منع کیا کہ نکاح کی جائے پھوپھی اپنی بھتیجی پر یا نکاح کی جائے عورت اپنی خالہ پر یا نکاح کی جائے خالہ اپنی بھانجی پر اور اسی طرح نکاح نہ کیا جائے چھوٹی سے یعنی بھتیجی یا بھانجی سے جب بڑی موجود ہو یعنی خالہ یا پھوپھی نکاح میں ہو اور اسی طرح بڑی سے نکاح نہ کرے جب چھوٹی ہو یہ جملہ آپ ﷺ نے اسی تاکید کے واسطے فرمایا جو مضمون اوپر ارشاد ہوا۔

فائدہ : حدیث ابن عباس رضی اللہ عنہما کی حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے تمام علماء کا ہم نہیں جانتے کہ اس میں کسی قسم کا اختلاف ہو۔ کہتے ہیں کہ جائز نہیں کہ آدمی اپنے نکاح میں جمع کرے بھتیجی اور پھوپھی اور بھانجی اور خالہ کو پھر اگر نکاح کیا کسی عورت سے اور اس کی پھوپھی اپنے پاس یعنی نکاح میں ہے تو یہ نکاح باطل ہو گیا جو اخیر میں کیا تھا یا خالہ اس کے پاس ہے تو بھی یہ نکاح باطل ہوا اور اگر پھوپھی یا خالہ سے نکاح کیا اور اس کی بھتیجی یا بھانجی اپنے پاس ہے تو یہی نکاح جو بعد میں ہوا باطل ہے اور یہی کہتے ہیں تمام علماء۔ کہا ابو عیسیٰ نے ملاقات کی ہے شعبی نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے اور روایت بھی کی ہے ان سے اور پوچھی میں نے محمد سے یہ بات تو انہوں نے بھی کہا صحیح ہے۔ کہا ابو عیسیٰ نے اور روایت کی ہے شعبی نے بواسطہ ایک مرد کے بھی۔

❀❀❀❀

۳۰۔ بَابُ : مَا جَآءَ فِي الشَّرْطِ عِنْدَ عُقْدَةِ النِّكَاحِ

عقدِ نکاح کے وقت شرط کے بیان میں

(۱۱۲۷) عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ الْجُهَنِيِّ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ : ((إِنَّ أَحَقَّ الشُّرُوطِ أَنْ يُوَفّٰى بِهَا، مَا اسْتَحْلَلْتُمْ بِهِ الْفُرُوجَ)). (اسناده صحيح) الارواء (١٨٩٢) صحيح ابى داؤد (١٨٥٦)

ترجمہ: روایت ہے عقبہ بن عامر جہنی رضی اللہ عنہ سے کہا فرمایا رسول اللہ ﷺ نے سب شرطوں سے زیادہ اس شرط کی وفا ضروری ہے کہ جس سے تم نے حلال کیا ہو فرجوں کو۔

فائدہ : روایت کی ہم سے ابو موسیٰ محمد بن مثنیٰ نے انہوں نے یحییٰ بن سعید سے انہوں نے عبدالحمید بن جعفر سے اسی کی مانند۔ یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے بعض علمائے صحابہ وغیرہم کا کہ انہیں میں ہیں عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کہا

انہوں نے جب نکاح کرے آدمی کسی عورت سے اور یہ شرط کرے کہ نہ لے جائے گا اس کو اس کے شہر سے تو اس کو جائز نہیں وہاں سے لے جانا۔ اور یہی قول ہے بعض علماء کا اور یہی کہتے ہیں شافعی اور احمد اور اسحاق اور مروی ہے علی بن ابی طالب سے کہ انہوں نے کہا اللہ کی شرط یعنی حکم مقدم ہے عورت کی شرط پر گویا ان کے نزدیک مرد کو درست ہے کہ لے جائے اپنی بیوی کو جہاں چاہے اگرچہ عورت نے شرط کی ہو اپنے شوہر سے نہ جانے کی اور بعض علماء کا یہی مذہب ہے اور یہی قول ہے سفیان ثوری اور بعض اہل کوفہ کا۔

❀❀❀❀

٣١۔ بَابُ : مَا جَآءَ فِي الرَّجُلِ يُسْلِمُ وَ عِنْدَهُ عَشْرُ نِسْوَةٍ

اس کے بیان میں جو مسلمان ہو جائے اور اس کے پاس چار سے زائد بیویاں ہوں

(١١٢٨) عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ غَيْلَانَ ابْنَ سَلَمَةَ الثَّقَفِيَّ أَسْلَمَ وَ لَهُ عَشْرُ نِسْوَةٍ فِي الْجَاهِلِيَّةِ فَأَسْلَمْنَ مَعَهُ فَأَمَرَهُ النَّبِيُّ ﷺ اَنْ يَتَخَيَّرَ مِنْهُنَّ أَرْبَعًا. (صحيح عند الالبانی) الارواء (١٨٨٣) المشكاة (٣١٧٦) بعض محققین کہتے ہیں اس کی سند زہری مدلس کے عنعنہ کی وجہ سے ضعیف ہے۔

ترجمہ: روایت ہے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے کہ غیلان بن سلمہ ثقفی جب اسلام لائے تو ان کے پاس دس بیبیاں تھیں ایامِ کفر کی وہ سب مسلمان ہوئیں ان کے ساتھ تبھی حکم کیا ان کو نبی ﷺ نے کہ ان میں سے چار چن لو یعنی جو چاہو اور باقی چھوڑ دو۔

فائدہ : ایسا ہی روایت کیا معمر نے زہری سے انہوں نے سالم سے انہوں نے اپنے باپ سے اور سنا میں نے محمد بن اسماعیل سے کہتے تھے یہ حدیث غیر محفوظ ہے اور صحیح وہی ہے جو روایت کی شعیب بن ابی حمزہ وغیرہ نے زہری سے کہا زہری نے روایت پہنچی مجھ کو محمد ابن سوید ثقفی سے کہ غیلان بن سلمہ اسلام لائے اور ان کے پاس دس عورتیں تھیں۔ کہا محمد نے اور حدیث زہری کی صحیح ہے کہ مروی ہے سالم سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے کہ ایک مرد نے بنی ثقیف سے طلاق دیا تھا اپنی عورتوں کو تو فرمایا اس سے عمر رضی اللہ عنہ نے تو رجعت کر ان سے نہیں تو میں پتھر ماروں گا تیری قبر کو جیسا کہ پتھر مارے گئے ابی رغال کی قبر کو۔ اور غیلان کی حدیث پر عمل ہے ہمارے اصحاب کا انہیں میں سے ہیں شافعی اور احمد اور اسحاق۔

❀❀❀❀

٣٢۔ بَابُ : مَا جَآءَ فِي الرَّجُلِ يُسْلِمُ وَ عِنْدَهُ أُخْتَانِ

اس کے بیان میں جو مسلمان ہو جائے اور اس کے نکاح میں دو بہنیں ہوں۔

(١١٢٩) عَنْ أَبِيْ وَهْبٍ الْجَيْشَانِيِّ أَنَّهُ سَمِعَ ابْنَ فَيْرُوْزَ الدَّيْلَمِيَّ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِيْهِ قَالَ أَتَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ

فَقُلْتُ : يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! إِنِّي اَسْلَمْتُ وَ تَحْتِيْ أُخْتَانِ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : ((اخْتَرْ أَيَّتَهُمَا شِئْتَ)).
(حسن) الارواء ٦/٣٣٤-٣٣٥) صحيح ابی داؤد (١٩٤٠)

ترجمہ: روایت ہے ابو وہب جیشانی سے کہ انہوں نے سنا ابن فیروز دیلمی سے کہ وہ روایت کرتے تھے اپنے باپ سے کہا ان کے باپ نے میں نبی ﷺ کے پاس آیا اور عرض کیا یارسول اللہ ﷺ! میں اسلام لایا ہوں اور میرے نکاح میں دو بہنیں ہیں۔ سو فرمایا رسول اللہ ﷺ نے اختیار کر لے تو ایک کو ان میں سے جس کو چاہے۔

فائدہ : یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اور ابو وہب جیشانی کا نام ویلم بن ہوشع ہے۔

❀❀❀❀

(١١٣٠) عَنِ الضَّحَّاكِ بْنِ فَيْرُوْزَ الدَّيْلَمِيِّ، عَنْ أَبِيْهِ، قَالَ : قُلْتُ : يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! أَسْلَمْتُ وَ تَحْتِيْ أُخْتَانِ، قَالَ : ((اخْتَرْ أَيَّتَهُمَا شِئْتَ)). (حسن) [انظر ما قبله]

ترجمہ: ضحاک بن فیروز دیلمی سے روایت ہے وہ اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے کہا میں نے نبی ﷺ سے عرض کیا کہ یارسول اللہ! میں اسلام لایا ہوں اور میرے نکاح میں دو بہنیں ہیں تو آپ ﷺ نے فرمایا تو ان میں سے ایک کو اختیار کر لے جس کو چاہے۔

❀❀❀❀

٣٣۔ بَابُ : مَا جَاءَ فِي الرَّجُلِ يَشْتَرِي الْجَارِيَةَ وَهِيَ حَامِلٌ

اس کے بیان میں جو حاملہ لونڈی خریدے

(١١٣١) عَنْ رُوَيْفِعِ بْنِ ثَابِتٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ : ((مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ فَلَا يَسْقِيْ مَآءَهُ وَلَدَ غَيْرِهِ)). (حسن) (الارواء : ٢١٣٧) صحيح ابی داؤد (١٨٧٤)

ترجمہ: روایت ہے رویفع بن ثابت سے کہ نبی ﷺ نے فرمایا جو ایمان رکھتا ہو اللہ پر اور قیامت کے دن پر تو آب منی نہ پہنچائے غیر کے لڑکے کو یعنی جو عورت کسی اور سے حاملہ ہو اور اس کو اس نے خریدا تو اس سے صحبت نہ کرے۔

فائدہ : یہ حدیث حسن ہے مروی ہے کئی سندوں سے رویفع بن ثابت سے اور اسی پر عمل ہے علماء کا کہ کہتے ہیں جب خریدا کسی آدمی نے کسی لونڈی کو اور وہ حاملہ ہے تو اس سے جماع نہ کرے جب تک وضع حمل نہ ہو۔ اور اس باب میں ابن عباس اور ابی الدرداء اور عرباض بن ساریہ اور ابی سعید رضی اللہ عنھم سے روایت ہے۔

❀❀❀❀

٣٤۔ بَابُ : مَا جَآءَ فِي الرَّجُلِ يَسْبِي الْأَمَةَ وَلَهَا زَوْجٌ' هَلْ يَحِلُّ لَهُ وطؤها

اس کے بیان میں جو جہاد میں کسی عورت کو قید کرے اور اس کا شوہر بھی ہو تو قید کرنے والے کے لیے اس سے صحبت کرنا جائز ہے یا نہیں؟

(١١٣٢) عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ: أَصَبْنَا سَبَايَا يَوْمَ أَوْطَاسٍ وَلَهُنَّ أَزْوَاجٌ فِي قَوْمِهِنَّ' فَذَكَرُوا ذٰلِكَ لِرَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَنَزَلَتْ : ﴿ وَالْمُحْصَنَاتُ مِنَ النِّسَآءِ إِلَّا مَا مَلَكَتْ أَيْمَانُكُمْ ﴾ [النساء : ٢٤].

(صحيح) صحيح ابی داؤد (١٨٧١)

ترجمہ: روایت ہے ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے کہا پکڑیں ہم نے کچھ عورتیں قید میں اوطاس کے دن اور اوطاس ایک میدان ہے دیار ہوازن میں کہ وہاں پر تقسیم کی ہیں نبی ﷺ نے غنیمتیں جنگ حنین کی اور ان عورتوں کے خاوند بھی تھے ان کی قوم میں سو ذکر کیا صحابیوں نے اس کا رسول اللہ ﷺ سے اسی وقت اتری یہ آیت وَالْمُحْصَنٰتُ مِنَ النِّسَآءِ إِلَّا مَامَلَكَتْ أَيْمٰنُكُمْ یعنی حرام ہے تم پر نکاح اور صحبت کرنا خاوند والی عورت سے مگر جن کے مالک ہو جائیں تمہارے ہاتھ۔

فائدہ : یہ حدیث حسن ہے اور ایسا ہی روایت کیا اس کو ثوری نے عثمان بتی سے انہوں نے ابوالخلیل سے انہوں نے ابوسعید سے اور ابی الخلیل کا نام صالح بن ابی مریم ہے۔ اور روایت کی ہمام نے یہ حدیث قتادہ سے انہوں نے صالح ابی خلیل سے انہوں نے ابی علقمہ ہاشمی سے انہوں نے ابوسعید سے انہوں نے نبی ﷺ سے۔ روایت کی ہم سے یہ عبد بن حمید نے انہوں نے حبان بن ہلال سے انہوں نے ہمام سے۔

❀ ❀ ❀ ❀

٣٥۔ بَابُ : مَا جَآءَ فِي كَرَاهِيَةِ مَهْرِ الْبَغِيِّ

زنا کی اجرت حرام ہونے کے بیان میں

(١١٣٣) عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ الْأَنْصَارِيِّ قَالَ : نَهَى رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ عَنْ ثَمَنِ الْكَلْبِ وَمَهْرِ الْبَغِيِّ وَحُلْوَانِ الْكَاهِنِ. (صحيح) الارواء (١٢٩١)

ترجمہ: روایت ہے ابومسعود انصاری رضی اللہ عنہ سے کہا انہوں نے منع کیا رسول اللہ ﷺ نے کتے کی قیمت سے اور زنا کی اجرت سے اور کاہن کی شیرینی سے۔

فائدہ : اس باب میں رافع بن خدیج اور ابوجحیفہ اور ابوہریرہ اور ابن عباس رضی اللہ عنہم سے روایت ہے۔ اور ابی مسعود کی حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

٣٦۔ بَابُ : مَا جَآءَ أَنْ لَّا يَخْطُبَ الرَّجُلُ عَلٰى خِطْبَةِ أَخِيْهِ

اس بیان میں کہ ایک شخص کی نکاح کا پیغام دی ہوئی عورت کو دوسرا شخص پیغام نہ دے

(١١٣٤) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قُتَيْبَةُ يَبْلُغُ: بِهِ [النَّبِيَّ ﷺ] وَ قَالَ أَحْمَدُ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : ((لَا يَبِيعُ الرَّجُلُ عَلٰى بَيْعِ أَخِيْهِ، وَلَا يَخْطُبُ عَلٰى خِطْبَةِ أَخِيْهِ)).

(صحيح) الروض (١١٧٥) الصحيحة (١٠٣٠) صحيح ابی داؤد (١٨١٤)

ترجمہ: روایت ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے قتیبہ نے کہا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ اس حدیث کو پہنچاتے تھے آپ ﷺ تک اور احمد نے کہا فرمایا رسول اللہ ﷺ نے نہ بیچے کوئی آدمی اپنے بھائی کی بیچی ہوئی چیز پر یعنی مثلاً ایک شخص دس روپے کو کوئی چیز بیچ گیا ہے کسی کے ہاتھ تو دوسرا ویسی ہی چیز آٹھ روپے کو اس کے ہاتھ بیچ کر پہلے شخص کی چیز کو پھروا نہ دے اور نہ پیغام دے ایسی عورت کو نکاح کا کہ جس کو پہلے کوئی پیغام دے گیا ہے اور وہ اس سے راضی ہو چکی ہے۔

فائدہ : اس باب میں سمرہ اور ابن عمر رضی اللہ عنہم سے بھی روایت ہے۔ کہا ابو عیسیٰ نے حدیث ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی حسن ہے صحیح ہے کہا مالک بن انس نے پیغام نکاح دینا دوسرے بھائی کے پیغام پر جبھی منع ہے کہ ایک شخص پیغام دے گیا ہو اور وہ عورت اس سے راضی ہو چکی ہو تو بعد اس کے کسی کو جائز نہیں کہ اس کو پیغام دے۔ اور کہا شافعی نے معنی اس حدیث کے یہ ہیں کہ پیغام نہ دے کوئی آدمی اپنے بھائی کے پیغام پر یعنی ہمارے نزدیک یہ مراد ہے کہ جب ایک آدمی پیغام دے چکا کسی عورت کو اور وہ راضی اور راغب ہوگئی اس سے پھر کسی کو نہیں پہنچتا کہ اس کو پیغام دے۔ ہاں البتہ اس کی رضامندی اور رغبت معلوم ہونے سے پہلے دوسرے شخص کا پیغام دینا کچھ مضائقہ نہیں رکھتا اور دلیل اس کی فاطمہ بنتِ قیس کی حدیث ہے کہ آئیں وہ نبی ﷺ کے پاس اور ذکر کیا انہوں نے ابوجہم بن حذیفہ اور معاویہ بن ابی سفیان دونوں نے پیغام نکاح دیا ہے تو فرمایا آپ نے ابوجہم تو ایسا مرد ہے کہ کبھی اپنی لاٹھی عورتوں سے اٹھاتا نہیں یعنی مار پیٹ کرتا ہے مگر معاویہ وہ فقیر ہے اس کے پاس کچھ مال نہیں سو نکاح کر لے اسامہ سے۔ سو معنی اس حدیث کے ہمارے نزدیک یہی ہے کہ جب تک فاطمہ نے خبر نہ دی تھی اپنی رضامندی کی کسی دونوں کے ساتھ اس سے پہلے آپ نے یہ فرمایا، اگر وہ خبر دے چکتیں آپ ﷺ کو اپنی رضامندی سے تو آپ ﷺ کبھی دوسری طرف اشارہ نہ کرتے اور اللہ تعالیٰ خوب جاننے والا ہے اپنے رسول ﷺ کی مراد کو۔

❀❀❀❀

(١١٣٥) حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ ثَنَا اَبُوْدَاوُدَ اَنْبَانَا شُعْبَةُ قَالَ: أَخْبَرَنِيْ اَ بُوْبَكْرِ بْنُ أَبِي الْجَهْمِ قَالَ :

4

دَخَلْتُ أَنَا وَأَبُوْسَلَمَةَ بْنُ عَبْدِالرَّحْمٰنِ عَلٰى فَاطِمَةَ بِنْتِ قَيْسٍ فَحَدَّثَتْنَا أَنَّ زَوْجَهَا طَلَّقَهَا ثَلَاثًا، وَلَمْ يَجْعَلْ لَهَا سُكْنٰى وَلَا نَفَقَةً، قَالَتْ: وَ وَضَعَ لِيْ عَشْرَةَ اَقْفِزَةٍ عِنْدَ ابْنِ عَمٍّ لَهُ: خَمْسَةُ شَعِيْرٍ وَخَمْسَةُ بُرٍّ، قَالَتْ: فَأَتَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لَهُ قَالَتْ: فَقَالَ: ((صَدَقَ)) فَأَمَرَنِيْ أَنْ أَعْتَدَّ فِيْ بَيْتِ أُمِّ شَرِيْكٍ، ثُمَّ قَالَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((**إِنَّ بَيْتَ أُمِّ شَرِيْكٍ بَيْتٌ يَغْشَاهُ الْمُهَاجِرُوْنَ، وَلٰكِنِ اعْتَدِّيْ فِيْ بَيْتِ ابْنِ أُمِّ مَكْتُوْمٍ، فَعَسٰى أَنْ تَلْقِي ثِيَابَكِ فَلَا يَرَاكِ، فَإِذَا انْقَضَتْ عِدَّتُكِ فَجَآءَ أَحَدٌ يَخْطُبُكِ فَآذِنِيْنِيْ**)) فَلَمَّا انْقَضَتْ عِدَّتِيْ، خَطَبَنِيْ أَبُوْجَهْمٍ وَّمُعَاوِيَةُ. قَالَتْ: فَأَتَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لَهُ فَقَالَ: ((**أَمَّا مُعَاوِيَةُ فَرَجُلٌ لَامَالَ لَهُ، وَأَمَّا اَبُوْجَهْمٍ فَرَجُلٌ شَدِيْدٌ، عَلَى النِّسَآءِ**))، قَالَتْ: **فَخَطَبَنِيْ أُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ، فَتَزَوَّجَنِيْ، فَبَارَكَ اللّٰهُ لِيْ فِيْ أُسَامَةَ**.

(صحيح) (الارواء: ٦/٢٠٩) صحيح ابى داؤد (١٩٧٦)

ترجمہ: بیان کیا ہم سے محمود بن غیلان نے انہوں نے ابوداؤد سے کہا خبر دی ہم کو شعبہ نے کہا خبر دی مجھ کو ابوبکر بن ابی الجہم نے کہا ابوبکر نے میں اور ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن دونوں گئے فاطمہ بنت قیس کے پاس سو بیان کیا انہوں نے کہ تین طلاق دیں ان کو ان کے شوہر نے اور ان کے لیے نفقہ اور مکان بھی ایام عدت کے لیے مقرر نہ کیا اور رکھ دیئے میرے لیے دس قفیز غلے کے اپنے ایک چچیرے بھائی کے پاس پانچ قفیز جو کے اور پانچ قفیز گیہوں کے۔ کہا فاطمہ نے پھر آئی میں رسول اللہ ﷺ کے پاس اور ذکر کیا میں نے یہ سب آپ کے آگے سو فرمایا آپ ﷺ نے سچا کام کیا انہوں نے یعنی تیرے شوہر نے جو نفقہ اور مکان مقرر نہ کیا سو موافق شرع کے ہے پھر حکم دیا مجھ کو میں عدت بیٹھوں ام شریک کے گھر میں بعد اس کے فرمایا کہ ام شریک کے گھر میں تو مہاجرین جمع ہوتے ہیں تو عدت بیٹھ ابن ام مکتوم کے گھر سو وہاں اگر تو کچھ اپنے کپڑے اتارے تو تجھ کو کوئی نہ دیکھے گا پھر جب تیری عدت پوری ہو جائے اور تیرے پاس کوئی پیغام نکاح لائے تو میرے پاس آنا یعنی مشورے کو پھر جب میری عدت پوری ہوگئی تو نکاح کا پیغام دیا مجھ کو ابوجہم اور معاویہ نے۔ کہتی ہیں فاطمہ کہ پھر آئی میں آپ ﷺ کے پاس اور آپ سے اس کا ذکر کیا سو فرمایا تو آپ ﷺ نے معاویہ تو مالدار نہیں اور ابوجہم سختی کرنے والے ہیں عورتوں پر۔ کہا فاطمہ نے پھر مجھے پیغام دیا اسامہ نے جو بیٹے ہیں زید کے، سو نکاح کر لیا انہوں نے مجھ سے سو برکت دی مجھے اللہ تعالیٰ نے ان کے نکاح کرنے میں۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور روایت کی ہے سفیان ثوری نے ابی بکر بن ابی جہم سے اسی حدیث کی مانند اور زیادہ کیا اس میں یہ قول فَقَالَ لِي النَّبِيّ صلى الله عليه وسلم أَنْكِحِيْ أُسَامَةَ یعنی فاطمہ نے یہ بھی کہا کہ مجھ سے آپ نے یہ بھی

فرمایا کہ نکاح کرلے تو اسامہ سے۔ روایت کی ہم سے یہ بات محمود بن غیلان نے انہوں نے وکیع سے انہوں نے سفیان سے انہوں نے ابی بکر بن ابی جہم سے یہی بات۔

❀❀❀❀

۳۷۔ بَابُ : مَا جَآءَ فِي الْعَزْلِ

عزل کے بیان میں

(۱۱۳۶) **عَنْ** جَابِرٍ قَالَ : قُلْنَا : يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! إِنَّا كُنَّا نَعْزِلُ فَزَعَمَتِ الْيَهُوْدُ أَنَّهُ الْمَوْءُ وَدَةُ الصُّغْرٰى فَقَالَ : ((كَذَبَتِ الْيَهُوْدُ، إِنَّ اللّٰهَ إِذَا أَرَادَ أَنْ يَّخْلُقَهُ لَمْ يَمْنَعْهُ شَيْءٌ)). (صحیح عند الالبانی) (الآداب : ۵۲، صحیح أبي داود : ۱۸۸٤)

بعض محققین کہتے ہیں اس کی سند یحییٰ بن ابی کثیر مدلس کے عنعنہ کی وجہ سے ضعیف ہے۔

ترجمہ: روایت ہے جابر رضی اللہ عنہ سے کہا انہوں نے عرض کیا ہم نے یا رسول اللہ ﷺ ہم عزل کرتے ہیں۔ اور عزل اسے کہتے ہیں کہ آدمی صحبت کرے عورت سے پھر جب انزال قریب ہو تو ذکر کو باہر نکال کے باہر ہی انزال کرے تاکہ عورت حاملہ نہ ہو۔ اور یہود کہتے ہیں کہ عزل کرنا چھوٹا موءودہ ہے یعنی لڑکی کو زندہ زمین میں گاڑ دینا جیسے کفار کا دستور تھا تو یہود سمجھتے تھے کہ عزل بھی اس میں داخل ہے تو فرمایا آپ ﷺ نے غلط کہا یہود نے بے شک اللہ تعالیٰ جب کسی کو پیدا کیا چاہتا ہے تو کوئی اس کو روک نہیں سکتا۔

فائدہ : اس باب میں عمر اور براء اور ابو ہریرہ اور ابو سعید رضی اللہ عنھم سے بھی روایت ہے۔

(۱۱۳۷) **عَنْ** جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ : كُنَّا نَعْزِلُ وَالْقُرْآنُ يَنْزِلُ. (اسنادہ صحیح) (الآداب (۵۱)

ترجمہ: روایت ہے جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے کہا انہوں نے ہم عزل کرتے رہتے تھے اور وہ قرآن اترتا تھا یعنی اگر عزل میں کچھ برائی ہوتی تو قرآن میں نازل ہو جاتی۔

فائدہ : حدیث جابر رضی اللہ عنہ کی حسن ہے صحیح ہے اور مروی ہے ان سے کئی سندوں سے اور رخصت دی ہے ایک قوم نے علماء صحابہ وغیرہم سے عزل میں مالک بن انس نے کہا حرہ سے اجازت لے عزل کی اور لونڈی سے کچھ ضرور نہیں۔

۳۸۔ بَابُ : مَا جَآءَ فِي كَرَاهِيَةِ الْعَزْلِ

عزل کی کراہت کے بیان میں

(۱۱۳۸) **عَنْ** أَبِيْ سَعِيْدٍ قَالَ : ذُكِرَ الْعَزْلُ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ : ((**لِمَ يَفْعَلُ ذٰلِكَ أَحَدُكُمْ ؟**)) زَادَ

ابْنُ أَبِي عُمَرَ فِي حَدِيثِهِ : وَلَمْ يَقُلْ لَا يَفْعَلُ ذٰلِكَ أَحَدُكُمْ قَالَا فِي حَدِيثِهِمَا: فَإِنَّهَا لَيْسَتْ نَفْسٌ مَخْلُوقَةٌ إِلَّا اللّٰهُ خَالِقُهَا. (صحيح) (الآداب : ٥٤، ٥٥) صحيح ابى داؤد (١٨٨٦)

ترجمہ: روایت ہے ابوسعید رضی اللہ عنہ سے کہا ذکر کیا گیا رسول اللہ ﷺ کے پاس عزل کا تو فرمایا کوئی تم میں سے جو عزل کرتا ہے تو کیوں کرتا ہے۔ زیادہ کیا ابن عمر رضی اللہ عنہما نے اپنی حدیث میں کہ یہ نہیں فرمایا آپ ﷺ نے کہ عزل نہ کرو۔ پھر دونوں راویوں نے کہا فرمایا آپ ﷺ نے کوئی جان اللہ کو پیدا نہ کرنی ہوگی مگر اللہ اس کو پیدا کر ہی دے گا یعنی عزل سے کیا فائدہ اگر اللہ کو اولاد منظور ہوگی ہزار عزل کرو کچھ نہ ہوگا۔

فائدہ : اس باب میں جابر رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے حدیث ابوسعید کی حسن ہے اور صحیح ہے اور مروی ہے ان سے کئی سندوں سے اور مکروہ کہا ہے ایک قوم نے علمائے صحابہ وغیرہم سے عزل کو۔

❀ ❀ ❀ ❀

٣٩۔ بَابُ : مَا جَآءَ فِي الْقِسْمَةِ لِلْبِكْرِ وَالثَّيِّبِ

کنواری اور بیوہ کے لیے رات کی تقسیم کے بیان میں

(١١٣٩) عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ : لَوْ شِئْتُ أَنْ أَقُولَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ وَلٰكِنَّهُ قَالَ: السُّنَّةُ إِذَا تَزَوَّجَ الرَّجُلُ الْبِكْرَ عَلَى امْرَأَتِهِ أَقَامَ عِنْدَهَا سَبْعًا وَإِذَا تَزَوَّجَ الثَّيِّبَ عَلَى امْرَأَتِهِ أَقَامَ عِنْدَهَا ثَلَاثًا.

(صحيح) الارواء (٧/٨٨، ٨٩) الصحيحة (١١٧١)

ترجمہ: روایت ہے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے کہ کہا انہوں نے اگر چاہے تو میں یہ بھی کہوں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ولیکن انس نے یہی کہا کہ سنت یہ ہے کہ جب نکاح کرے آدمی باکرہ عورت کو اپنی بیوی پر تو رہے نئی عورت کے پاس سات روز تک اور جب نکاح کرے اپنی بیوی پر کسی بیوہ عورت سے تو رہے اس کے پاس تین دن یا تین دِن کی باری مقرر کرے۔

فائدہ : اس باب میں ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے بھی روایت ہے۔ حدیث انس رضی اللہ عنہ کی حسن ہے صحیح ہے اور مرفوع روایت کیا اس کو محمد بن اسحاق نے ایوب سے انہوں نے ابوقلابہ سے انہوں نے انس رضی اللہ عنہ سے اور بعض نے اس کو مرفوع نہیں کیا اور اسی پر عمل ہے بعض اہل علم کا کہتے ہیں جب کسی کے پاس کوئی بیوی ہو اور وہ دوسری باکرہ عورت سے نکاح کرے تو سات دن اس باکرہ کے پاس رہے پھر برابر ایک ایک شب سب بیبیوں کے پاس رہنا شروع کرے۔

❀ ❀ ❀ ❀

٤٠۔ بَابُ : مَا جَآءَ فِي التَّسوِيَةِ بَيْنَ الضَّرَائِرِ

سوکنوں کے درمیان برابری کرنے کے بیان میں

(١١٤٠) عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَقْسِمُ بَيْنَ نِسَآئِهِ فَيَعْدِلُ وَيَقُوْلُ: ((اَللّٰهُمَّ هٰذِهِ قِسْمَتِيْ فِيْمَا أَمْلِكُ، فَلَا تَلُمْنِيْ فِيْمَا تَمْلِكُ وَلَا أَمْلِكُ)). (ضعيف عند الالبانی) الارواء (٢٠١٨) التعليق الرغيب (٧٩/٣) ضعيف ابی داؤد (٣٧٠) البانی کہتے ہیں مرسل ہونے کی وجہ سے ضعیف ہے۔ بعض محققین کہتے ہیں اس کی سند صحیح ہے۔

ترجمہ: روایت ہے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ نبی ﷺ ہمیشہ شب باشی میں تقسیم کرتے تھے اپنی عورتوں کے درمیان میں اور عدل کرتے اور پھر کہتے یا اللہ یہ میری تقسیم ہے اس چیز میں جس کا میں اختیار رکھتا ہوں سو تو ملامت مت کر مجھ کو اس میں جس کا میں اختیار نہیں رکھتا بلکہ تو اختیار رکھتا ہے یعنی محبت وغیرہ میں۔

فائدہ: امّ المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا کی حدیث اسی طرح روایت کی گئی لوگوں نے حماد بن سلمہ سے انہوں نے ایوب سے انہوں نے ابوقلابہ سے انہوں نے عبداللہ بن یزید سے انہوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے انہوں نے نبی ﷺ سے کہ آپ تقسیم کرتے تھے اپنی عورتوں میں آخر حدیث تک۔ اور روایت کی ہے حماد بن زید اور کئی لوگوں نے ایوب سے انہوں نے ابوقلابہ سے مرسلاً کہ نبی ﷺ تقسیم کرتے تھے اور یہ حماد بن سلمہ کی حدیث سے زیادہ صحیح ہے اور یہ جو آپ نے فرمایا کہ ملامت مت کر مجھ کو اس میں جس کا تو اختیار رکھتا ہے اور میں اختیار نہیں رکھتا اس سے محبت قلبی اور مودّتِ دلی مراد ہے ایسی ہی تفسیر کی بعض علماء نے۔

(١١٤١) عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((إِذَا كَانَ عِنْدَ الرَّجُلِ امْرَأَتَانِ، فَلَمْ يَعْدِلْ بَيْنَهُمَا، جَآءَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَشِقُّهُ سَاقِطٌ)). (صحيح عند الالبانی) الارواء (٢٠١٧) المشكاة (٣٢٣٦) غاية المرام (٢٢٩) التعليق الرغيب (٧٩/٣) الصحيحة (٢٠٧٧) صحيح ابی داؤد (١٨٥١) بعض محققین کہتے ہیں اس کی سند قتادہ مدلس کے عنعنہ کی وجہ سے ضعیف ہے۔

ترجمہ: روایت ہے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ نبی ﷺ نے فرمایا جب ہوں کسی کے پاس دو عورتیں اور عدل نہ کرے ان میں یعنی شب باشی وغیرہ میں جس میں آدمی اختیار رکھتا ہو وہ قیامت کے دن آئے گا یعنی میدان حشر میں کہ ایک طرف کا آدھا بدن اس کا جھولا مارا ہوا ہوگا۔

فائدہ: مرفوع کیا اس حدیث کو ہمام بن یحییٰ نے روایت کی ہے انہوں نے قتادہ سے اور روایت کی ہشام دستوائی نے قتادہ سے کہ لوگ ایسا کہتے تھے یعنی یہ بات لوگوں میں مشہور تھی معلوم نہیں کہ آپ ﷺ کی فرمائی ہوئی تھی یا کچھ اور۔ اور ہم اس حدیث کو مرفوع نہیں جانتے مگر ہمام کی روایت سے۔

❀ ❀ ❀ ❀

٤١۔ بَابُ : مَا جَآءَ فِي الزَّوْجَيْنِ الْمُشْرِكَيْنِ يُسْلِمُ أَحَدُهُمَا

مشرک میاں بیوی میں سے ایک کے مسلمان ہونے کے بیان میں

(١١٤٢) عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ رَدَّ ابْنَتَهُ زَيْنَبَ عَلَى أَبِي الْعَاصِ بْنِ الرَّبِيعِ، بِمَهْرٍ جَدِيدٍ وَ نِكَاحٍ جَدِيدٍ. (اسناده ضعيف) الارواء (١٩٢٢) اس میں حجاج بن ارطاۃ راوی ضعیف ہے۔

ترجمہ: روایت کی ابوشعیب نے اپنے باپ سے انہوں نے اپنے دادا سے کہ رسول اللہ ﷺ نے پھیر دیا زینب اپنی صاحبزادی صاحبہ کو ابوالعاص بن ربیع پر نیا مہر باندھ کر اور نیا نکاح کر کے۔

فائدہ : یہ حدیث ایسی ہے کہ اس کی اسناد میں گفتگو ہے اور اسی پر عمل ہے علماء کا کہ عورت جب اسلام لائے اپنے شوہر کے قبل اور بعد اس کے پھر شوہر بھی مسلمان ہو اور عورت اس کی عدت میں ہو تو وہی شوہر اپنی عورت کا زیادہ مستحق ہے، اور یہی قول ہے مالک بن انس اور اوزاعی اور شافعی اور احمد اور اسحاق کا۔

(١١٤٣) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ : رَدَّ النَّبِيُّ ﷺ ابْنَتَهُ زَيْنَبَ عَلَىٰ أَبِي الْعَاصِ بْنِ الرَّبِيعِ، بَعْدَ سِتِّ سِنِيْنَ، بِالنِّكَاحِ الْأَوَّلِ، وَ لَمْ يُحْدِثْ نِكَاحًا. (صحيح عند الالبانى) الارواء (١٩٢١) صحيح ابى داؤد (١٩٣٨) بعض محققین نے ضعیف کہا ہے۔

ترجمہ: ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہا کہ نبی ﷺ نے اپنی بیٹی زینب کو چھ سال بعد پہلے نکاح پر ابوالعاص بن ربیع کی زوجیت میں بھیج دیا اور نکاح دوبارہ نہیں پڑھایا۔

(١١٤٤) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَجُلًا جَآءَ مُسْلِمًا عَلَى عَهْدِ النَّبِيِّ ﷺ ثُمَّ جَآءَتِ امْرَأَتُهُ مُسْلِمَةً، فَقَالَ : يَا رَسُولَ اللّٰهِ! إِنَّهَا كَانَتْ أَسْلَمَتْ مَعِيَ، فَرُدَّهَا عَلَيَّ، فَرَدَّهَا عَلَيْهِ. (صحيح عند الالبانى) بعض محققین کہتے ہیں سماک کی عکرمہ سے روایت ضعیف ہوتی ہے۔

ترجمہ: روایت ہے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہ ایک مرد آیا رسول اللہ ﷺ کے پاس مسلمان ہو کر آپ ﷺ کے زمانہ مبارک میں پھر آئی اس کی عورت مسلمان ہو کر پھر کہا اس نے یا رسول اللہ ﷺ وہ میرے ہی ساتھ ایمان لا چکی تھی سو پھیر دیا آپ ﷺ نے اس کو اس کے شوہر پر۔

فائدہ : یہ حدیث صحیح ہے سنا میں نے عبد بن حمید سے کہتے تھے سنا میں نے یزید بن ہارون سے کہ روایت کرتے تھے محمد بن اسحاق سے اس حدیث کو اور حدیث حجاج کی جو مروی ہے بسند عمرو بن شعيب عن ابيه عن جده (ضعيف) (الارواء : ١٩١٨، ضعيف ابى داؤد : ٣٨٧) کہ نبی ﷺ نے پھیر دیا اپنی صاحبزادی کو ابی العاص بن ربیع پر ساتھ نئے مہر کے اور نئے نکاح

کے۔ سو کہا یزید بن ہارون نے کہ حدیث ابن عباس رضی اللہ عنہما کی بہتر ہے از روئے اسناد اور عمل عمرو بن شعیب کی حدیث پر ہے۔

٤٢۔ بَابُ : مَا جَآءَ فِي الرَّجُلِ يَتَزَوَّجُ الْمَرْأَةَ فَيَمُوتُ عَنْهَا قَبْلَ أَنْ يَّفْرُضَ لَهَا

اس شخص کے بیان میں جو کسی عورت سے نکاح کرے اور اس کا مہر مقرر کرنے سے پہلے ہی فوت ہو جائے

(١١٤٥) عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ أَنَّهُ سُئِلَ عَنْ رَجُلٍ تَزَوَّجَ امْرَأَةً وَلَمْ يَفْرُضْ لَهَا صَدَاقًا، وَلَمْ يَدْخُلْ بِهَا حَتّٰى مَاتَ، فَقَالَ ابْنُ مَسْعُوْدٍ : لَهَا مِثْلَ صَدَاقِ نِسَآئِهَا لَا وَكَسَ وَلَا شَطَطَ، وَ عَلَيْهَا الْعِدَّةُ وَلَهَا الْمِيرَاثُ، فَقَامَ مَعْقِلُ بْنُ سِنَانِ الْأَشْجَعِيُّ فَقَالَ: قَضٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فِيْ بِرْوَعَ بِنْتِ وَاشِقٍ، امْرَأَةً مِنَّا، مِثْلَ مَا قَضَيْتَ، فَفَرِحَ بِهَا ابْنُ مَسْعُوْدٍ. (صحيح) الارواء (١٩٣٩) صحيح ابى داؤد (١٨٣٩)

ترجمہ: روایت ہے ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے کہ پوچھا گیا ان سے حکم اس شخص کا کہ نکاح کیا اس نے ایک عورت سے اور مقرر نہ کیا تھا اس کے لیے کچھ مہر اور نہ داخل ہوا تھا وہ اس پر کہ مر گیا سو جواب دیا ابن مسعود نے کہ اس عورت کا مہر ہے اس کے مثل کی عورتوں کے برابر ہے نہ کمی ہے اس میں نہ زیادتی اور اس پر عدت ہے یعنی چار مہینے دس دن اور اس کو اپنے خاوند کے مال میں میراث بھی ہے۔ سو کھڑے ہو گئے معقل بن سنان اشجعی اور کہنے لگے حکم کیا تھا رسول اللہ ﷺ نے بروع بنت واشق کو یہی جو ایک عورت تھی ہم میں کی ایسا ہی جیسا تم نے حکم دیا اس سائل کو۔ سو خوش ہو گئے اس کے سننے سے عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ۔

فائدہ : اس باب میں جراح سے بھی روایت ہے۔ روایت کی ہم سے حسن بن علی خلال نے انہوں نے یزید بن ہارون سے اور عبدالرزاق سے دونوں نے سفیان سے انہوں نے منصور سے اسی کی مانند۔ حدیث ابن مسعود رضی اللہ عنہ کی حسن ہے صحیح ہے اور مروی ہے ان سے کئی سندوں سے اور اسی پر عمل ہے بعض علماء کا صحابہ وغیرہم سے اور یہی کہتے ہیں ثوری اور احمد اور اسحاق اور بعض علماء نے کہا اصحاب نبی ﷺ سے کہ جب کسی عورت سے کسی نے نکاح کیا اور اس سے خلوت کرنے کے اور تقرر مہر کے قبل پر مر گیا تو اس کو میراث ہے مہر نہیں اور اس پر عدت واجب ہے اور یہی قول ہے علی بن ابی طالب کا اور زید بن ثابت اور ابن عباس اور ابن عمر رضی اللہ عنہم کا اور یہی کہتے ہیں شافعی۔ اور شافعی نے کہا اگر ثابت ہو حدیث بروع کی تو بیشک حجت ہے نبی ﷺ کی طرف سے۔ اور مروی ہے امام شافعی سے کہ وہ مصر میں رجوع ہو گئے اس قول سے اور قائل ہوئے بروع بنت واشق کی حدیث کے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

ابواب الرضاع

عن رسول اللہ ﷺ

(المعجم ۱۰) دودھ پلانے کے بیان میں (التحفۃ ۸)

۱۔ بَابُ: مَا جَآءَ يُحَرِّمُ مِنَ الرَّضَاعِ مَا يُحَرِّمُ مِنَ النَّسَبِ

اس بیان میں کہ جو رشتے نسب سے حرام ہوتے ہیں وہ سب رضاعت سے بھی حرام ہوتے ہیں

(۱۱۴۶) عَنْ عَلِيٍّ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((إِنَّ اللّٰهَ حَرَّمَ مِنَ الرَّضَاعِ مَا حَرَّمَ مِنَ النَّسَبِ)).

(صحیح) (الارواء: ۶/۲۸۴)

ترجمہ: روایت ہے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے کہا فرمایا رسول اللہ ﷺ نے البتہ اللہ تعالیٰ نے حرام کیا دودھ سے جو حرام کیا ہے نسب سے۔

فائدہ: اس باب میں عائشہ رضی اللہ عنہا اور ابن عباس رضی اللہ عنہما اور ام حبیبہ رضی اللہ عنہا سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

(۱۱۴۷) عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((إِنَّ اللّٰهَ حَرَّمَ مِنَ الرَّضَاعَةِ مَا حَرَّمَ مِنَ الْوِلَادَةِ)).

(صحیح) الارواء (۶/۲۸۳) صحیح ابی داؤد (۱۷۹۴)

ترجمہ: روایت ہے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہا انہوں نے فرمایا رسول اللہ ﷺ نے البتہ اللہ تعالیٰ نے حرام کیا ہے دودھ پینے سے جو حرام کیا ہے جننے سے یعنی نسب سے۔

فائدہ : یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے علماء صحابہ وغیرہم کا نہیں جانتے ہم کہ کسی کا اس میں اختلاف ہو۔ مترجم کہتا ہے جیسے نسب میں سات ناتے حرام ہوتے ہیں ویسے ہی دودھ سے بھی، اور وہ یہ ہیں مائیں اور بیٹیاں اور بہنیں اور پھوپھیاں اور خالائیں اور بھتیجیاں اور بھانجیاں کہ ان سے نکاح بھی حرام ہے صحبت بھی اور مقدمۂ صحبت یعنی مساس وغیرہ اور ماں میں دادی نانی داخل ہے اور بیٹیوں میں پوتی پڑوتی نواسی اور بہنیں تین طرح میں سگی اور سوتیلی اور اخیافی اور اسی طرح بھتیجی اور بھانجی اگرچہ نیچے درجے کی ہو اور پھوپھیاں سگی ہوں خواہ سوتیلی خواہ اخیافی اور اسی طرح باپ دادا اور ماں اور نانی کی پھوپھیاں سب حرام ہیں اور خالائیں علی ہذا القیاس۔

❀ ❀ ❀ ❀

٢۔ بَابُ : مَا جَآءَ فِي لَبَنِ الْفَحْلِ

اس بیان میں کہ دودھ مرد کی طرف منسوب ہے

(١١٤٨) عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ : جَآءَ عَمِّي مِنَ الرَّضَاعَةِ يَسْتَأْذِنُ عَلَيَّ فَأَبَيْتُ أَنْ آذَنَ لَهُ حَتّٰى أَسْتَأْمِرَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : ((**فَلْيَلِجْ عَلَيْكِ فَإِنَّهُ عَمُّكِ**)). قَالَتْ : إِنَّمَا أَرْضَعَتْنِي الْمَرْأَةُ وَلَمْ يُرْضِعْنِي الرَّجُلُ، قَالَ : ((**فَإِنَّهُ عَمُّكِ فَلْيَلِجْ عَلَيْكِ**)).

(صحيح) الارواء (١٧٩٣) صحيح أبي داود (١٧٩٦)

ترجمہ: روایت ہے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہا انہوں نے آئے میرے پاس چچا میرے دودھ کے اور اجازت چاہی انہوں نے میرے پاس آنے کی سو میں نے انکار کیا کہ میں اذن نہ دوں گی جب تک پوچھ نہ لوں گی رسول اللہ ﷺ سے سو فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کہ وہ داخل ہوئے تیرے پاس وہ تو چچا ہے تیرا سو کہا حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے مجھ کو دودھ پلایا ہے عورت نے اور نہیں دودھ پلایا ہے مرد نے پھر آپ ﷺ نے فرمایا وہ چچا ہے تیرا چاہیے کہ آئے تیرے پاس۔

فائدہ : یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے بعض علماء کا صحابہ وغیرہم سے کہ محرم کہا ہے انہوں نے لبن فحل یعنی مرد

کے دودھ کو اور اصل اس باب میں حدیث ہے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی اور رخصت دی ہے بعض علماء نے مرد کے دودھ کی اور پہلا قول صحیح تر ہے۔

(۱۱۴۹) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّهُ سُئِلَ عَنْ رَجُلٍ لَهُ جَارِيَتَانِ، أَرْضَعَتْ إِحْدٰهُمَا جَارِيَةً وَالْأُخْرٰى غُلَامًا، أَيَحِلُّ لِلْغُلَامِ أَنْ يَّتَزَوَّجَ بِالْجَارِيَةِ ؟ فَقَالَ : لَا، اللِّقَاحُ وَاحِدٌ. (صحيح الاسناد) عندالالبانی بعض محققین کہتے ہیں زہری مدلس ہے اور سماع کی صراحت نہیں۔

ترجمہ: روایت ہے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہ ان سے پوچھا گیا مسئلہ ایک شخص کا کہ اس کے دو لونڈیاں ہیں یعنی دونوں اس کی موطوئہ ہیں اور دودھ پلایا ایک نے ایک لڑکے کو اور دوسری نے ایک لڑکی کو کیا درست ہے لڑکے کو کہ نکاح کرے اس لڑکی سے؟ کہا ابن عباس رضی اللہ عنہما نے نہیں درست ہے اس لیے کہ دونوں کے دودھ ایک ہی شخص کے جماع اور منی سے پیدا ہوئے ہیں۔

فائدہ: اور یہی تفسیر ہے لبن الفحل کی اور یہ روایت اصل ہے اس باب میں اور یہی قول ہے احمد اور اسحاق کا۔

❀❀❀❀

۳۔ بَابُ : مَا جَآءَ لَا تُحَرِّمُ الْمَصَّةُ وَلَا الْمَصَّتَانِ

اس بیان میں کہ ایک دو بار دودھ پینے سے حرمت رضاعت ثابت نہیں ہوتی

(۱۱۵۰) عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : ((لَا تُحَرِّمُ الْمَصَّةُ وَلَا الْمَصَّتَانِ)).
(اسناده صحيح) الارواء (۲۱۴۸) صحيح أبي داود (۳۲۵۹)

ترجمہ: روایت ہے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ نبی ﷺ نے فرمایا نہیں ثابت ہوتی حرمت رضاعت کی ایک بار یا دو بار دودھ چوسنے سے۔

فائدہ: اس باب میں ام فضل اور ابی ہریرہ سے زبیر اور ابن الزبیر رضی اللہ عنھم سے روایت ہے۔ اور ابن الزبیر روایت کرتے ہیں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے وہ نبی ﷺ سے کہ حرمت رضاعت ثابت نہیں ہوتی ایک یا دو بار دودھ چوسنے سے اور روایت کی محمد بن دینار نے ہشام بن عروہ سے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے عبداللہ سے جو بیٹے زبیر کے ہیں انہوں نے زبیر سے انہوں نے نبی ﷺ سے اور زیادہ کیا اس میں محمد بن دینار نے یہ لفظ کہ روایت کی زبیر نے نبی ﷺ سے اور یہ غیر محفوظ ہے اور صحیح اہل حدیث کے نزدیک روایت ابن ابی ملیکہ کی ہے کہ وہ روایت کرتے ہیں عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما سے وہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے وہ نبی ﷺ سے حدیث حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے بعض علماء کا صحابہ وغیرہم سے کہا حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے اتری قرآن میں آیت عشر رضعات معلومات یعنی دس بار دودھ چوسنے سے حرمت رضاعت کی

ثابت ہوتی ہے پھر منسوخ ہوگئی اس میں پانچ باراور رہ گئی پانچ بار یعنی پانچ بار چوسنے سے حرمتِ رضاعت ثابت ہوتی ہے پھر وفات ہوئی رسول اللہ ﷺ کی اور یہی حکم رہا۔ روایت کیا ہم سے یہ قول حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا اسحٰق بن موسیٰ انصاری نے انہوں نے معن سے انہوں نے مالک سے انہوں نے عبداللہ بن ابی بکر سے انہوں نے عمرہ سے انہوں نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بھی یہی فتویٰ دیتی تھیں اور بعض بیبیاں اور بھی اور یہی قول ہے شافعی اور اسحاق کا اور احمد قائل ہیں اس حدیث کے جو مروی ہے نبی ﷺ سے کہ حرمت ثابت نہیں ہوتی ایک بار یا دو بار چوسنے سے اور یہ بھی کہا کہ اگر کوئی حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے قول کی طرف جائے تو وہ مذہب قوی ہے یعنی وہی کہ پانچ بار دودھ چوسنے سے حرمت رضاعت ثابت ہوتی ہے اور خوف کیا انہوں نے اس میں حکم دینے سے اور بعض علماء نے صحابہ وغیرہم سے کہا۔ کہ قلیل وکثیر دونوں سے حرمت رضاعت ثابت ہو جاتی ہے جب کہ وہ پیٹ میں جائے اور یہی قول ہے سفیان ثوری اور مالک بن انس اور اوزاعی اور عبداللہ بن مبارک اور وکیع اور اہل کوفہ کا۔

❀❀❀❀

٤۔ بَابُ : مَا جَآءَ فِيْ شَهَادَةِ الْمَرْأَةِ الْوَاحِدِ فِي الرِّضَاعِ

اس بیان میں کہ رضاعت کے ثبوت میں ایک عورت کی گواہی کافی ہے

(١١٥١) عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ أَبِيْ مَلِيْكَةَ قَالَ : حَدَّثَنِيْ عُبَيْدُ بْنُ أَبِيْ مَرْيَمَ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ الْحَارِثِ قَالَ : وَسَمِعْتُهُ مِنْ عُقْبَةَ وَلٰكِنِّيْ لِحَدِيْثِ عُبَيْدٍ أَحْفَظُ قَالَ : تَزَوَّجْتُ امْرَأَةً فَجَآءَ تْنَا امْرَأَةٌ سَوْدَآءُ فَقَالَتْ: إِنِّيْ قَدْ أَرْضَعْتُكُمَا، فَأَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ : تَزَوَّجْتُ فُلَانَةَ بِنْتَ فُلَانٍ فَجَآءَ تْنَا امْرَأَةٌ سَوْدَآءُ فَقَالَتْ: إِنِّيْ قَدْ أَرْضَعْتُكُمَا وَهِيَ كَاذِبَةٌ قَالَ: فَأَعْرَضَ عَنِّيْ، قَالَ: فَأَتَيْتُهُ مِنْ قِبَلِ وَجْهِهِ. فَقُلْتُ: إِنَّهَا كَاذِبَةٌ قَالَ: ((وَكَيْفَ بِهَا وَقَدْ زَعَمَتْ أَنَّهَا قَدْ أَرْضَعَتْكُمَا، دَعْهَا عَنْكَ)). (صحيح) (الارواء : ٢١٤٦)

ترجمہ: روایت ہے عبداللہ بن ابی ملیکہ سے کہا روایت کی مجھ سے عبید بن ابی مریم نے انہوں نے عتبہ بن حارث سے کہا عبداللہ نے اور سنی میں نے یہ روایت عقبہ سے بھی ولیکن روایت عبید کی مجھے خوب یاد ہے کہا عقبہ نے نکاح کیا میں نے ایک عورت سے سو آئی میرے پاس ایک کالی عورت اور کہا میں نے تم دونوں کو دودھ پلایا ہے سو آیا میں نبی ﷺ کے پاس اور کہا نکاح کیا میں نے فلانی عورت کی بیٹی سے، سو آئی میرے پاس ایک کالی عورت اور کہا میں نے تم دونوں کو دودھ پلایا ہے اور وہ جھوٹی ہے۔ کہا راوی نے سو منہ پھیر لیا مجھ سے آپ ﷺ نے کہا پھر آیا میں ان کے آگے سے سو کہا میں نے وہ جھوٹی ہے فرمایا آپ ﷺ نے کیا ہوا؟ جب کہ اس نے کہا کہ میں نے دودھ پلایا تم دونوں کو چھوڑ دے تو اس عورت کو۔

فائدہ : حدیث عقبہ بن عامر کی حسن ہے صحیح ہے اور روایت کی کئی لوگوں نے حدیث ابن ابی ملیکہ سے انہوں نے عقبہ سے جو بیٹے ہیں حارث کے اور اس میں عبید بن ابی مریم کا ذکر نہیں کیا اور یہ لفظ بھی نہیں ذکر کیا: دعھا عنك اور اسی پر عمل ہے بعض علمائے صحابہ وغیرہم کا کہ کافی کہا ہے ایک عورت کی گواہی کو ثبوتِ رضاعت کے لیے اور ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بھی کہا کہ گواہی ایک عورت کی کافی ہے رضاعت میں مگر اس سے قسم لی جائے اور یہی کہتے ہیں احمد اور اسحاق اور بعض نے کہا ایک عورت کی گواہی رضاعت میں ثابت نہیں جب تک زیادہ نہ ہوں اور یہی قول ہے شافعی کا اور عبداللہ بن ابی ملیکہ وہ عبداللہ بیٹے ہیں عبیداللہ بن ابی ملیکہ کے اور کنیت ان کی ابومحمد ہے اور عبداللہ بن زبیر نے ان کو قاضی مقرر کیا تھا طائف میں اور کہا ابن جریج نے کہ کہا ابن ملیکہ نے پایا ہے میں نے تیس صحابیوں کو رسول اللہ ﷺ کے۔ سنا میں نے جارود سے جو بیٹے ہیں معاذ رضی اللہ عنہ کے کہتے تھے سنا میں نے وکیع سے کہتے تھے جائز نہیں گواہی ایک عورت کی دودھ پلانے میں مگر ایک عورت کی گواہی سے اگر اپنی بیوی کو چھوڑ دے تو عین پرہیزگاری ہے۔

۵۔ بَابُ : مَا جَآءَ مَا ذُكِرَ أَنَّ الرَّضَاعَةَ لَا تُحَرِّمُ إِلَّا فِي الصِّغَرِ دُوْنَ الْحَوْلَيْنِ

اس بیان میں کہ حرمت رضاعتِ دو برس کے اندر اندر دودھ پینے سے ثابت ہوتی ہے

(۱۱۵۲) عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : ((لَا يُحَرِّمُ مِنَ الرِّضَاعَةِ إِلَّا مَا فَتَقَ الْأَمْعَآءَ فِي الثَّدْيِ، وَكَانَ قَبْلَ الْفِطَامِ)). (صحیح) الارواء (۲۱۵۰)

ترجمہ: روایت ہے ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے کہا انہوں نے فرمایا رسول اللہ ﷺ نے حرمت رضاعت ثابت نہیں ہوتی جب تک وہ دو انتڑیوں میں پہنچ کر بجائے غذا قائم نہ ہو اور قبل دودھ چھڑانے کے پیوے یعنی جو مدت شروع میں دودھ چھڑانے کی ہے اس کے اندر۔

فائدہ : یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے اہل علم کا صحابہ وغیرہم سے کہ حرمت رضاعت جب ہی ثابت ہوتی ہے کہ دو برس کے اندر دودھ پیوے اور جو دو برس کامل کے بعد پیوے تو اس کا اعتبار نہیں اور فاطمہ بیٹی ہیں منذر کی وہ بیٹے ہیں زبیر کے اور وہ بیٹے ہیں عوام کے اور وہ بیوی ہے ہشام بن عروہ کی۔

❀❀❀❀

٦۔ بَابُ : مَا يُذْهِبُ مَذَمَّةَ الرِّضَاعِ

دودھ پلانے والی کے حق کے بیان میں

(۱۱۵۳) عَنْ حَجَّاجِ بْنِ حَجَّاجٍ الْأَسْلَمِيِّ عَنْ أَبِيْهِ: أَنَّهُ سَأَلَ النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ : يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! مَا يُذْهِبُ

عَنِّیْ مَذَمَّةَ الرَّضَاعِ ؟ فَقَالَ : ((غُرَّةٌ: عَبْدٌ اَوْ اَمَةٌ)). (ضعیف عند الالبانی) ضعیف ابی داؤد (۳۵۱)

حجاج بن حجاج الاسلمی راوی مجہول الحال ہے۔ هداة الرواة (۳۱۰۹) بعض محققین نے شواہد کی وجہ سے حسن قرار دیا ہے۔

ترجمہ: روایت ہے حجاج بن حجاج اسلمی سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے کہ انہوں نے پوچھا نبی ﷺ سے اور کہا یارسول اللہ ﷺ کیونکرادا ہو مجھ سے یعنی میرے ذمہ سے حق دودھ پینے کا سوفرمایا آپ ﷺ نے ایک بردہ میں غلام ہو یا لونڈی، یعنی ایک بردہ دودھ پلانے والی کودے دیا تو اس کا حق ادا ہو گیا۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے ایسی ہی روایت کی یحیٰی بن سعید قطان نے اور حاتم بن اسماعیل اور کئی لوگوں نے ہشام سے جو عروہ کے بیٹے ہیں انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے حجاج بن حجاج سے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے نبی ﷺ سے۔ اور روایت کی سفیان بن عیینہ نے ہشام سے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے حجاج بن ابی حجاج سے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے نبی ﷺ سے اور حدیث ابن عیینہ کی غیر محفوظ ہے اور صحیح وہی ہے جو روایت کی ان لوگوں نے ہشام بن عروہ سے انہوں نے اپنے باپ سے اور ہشام بن عروہ کی کنیت ابوالمنذر رہے اور انہوں نے ملاقات کی جابر بن عبداللہ سے اور کہا انہوں نے یہ جو آپ سے پوچھا ما یذهب عنی مذمة الرضاع اس کے معنی یہی ہیں کہ کون سی چیز ادا کر دیتی ہے تجھ سے ذمام یعنی دودھ پلانے کے حق کو تو آپ نے فرمایا جب دے دیا تو نے دودھ پلانے والی کو ایک غلام یا لونڈی تو ادا کر دیا تو نے حق اس کا اور مروی ہے ابوالطفیل سے کہا انہوں نے میں بیٹھا ہوا تھا نبی ﷺ کے پاس کہ آئی ایک عورت اور بچھا دی آپ ﷺ نے ان کے لیے اپنی چادر مبارک کہ بیٹھیں اس پر پھر چلی گئیں تو لوگ کہنے لگے انہیں نے دودھ پلایا ہے نبی ﷺ کو۔

❀❀❀❀

۷۔ بَابُ : مَا جَآءَ فِي الْأَمَةِ تُعْتَقُ وَلَهَا زَوْجٌ

اس لونڈی کے بیان میں جسے آزاد کیا جائے اور اس کا شوہر بھی ہو

(۱۱۵۴) عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ : كَانَ زَوْجُ بَرِيْرَةَ عَبْدًا، فَخَيَّرَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاخْتَارَتْ نَفْسَهَا، وَلَوْ كَانَ حُرًّا لَمْ يُخَيِّرْهَا. (اسناده صحيح) (الارواء : ۱۸۷۳) صحيح ابی داؤد (۱۹۳۵)

ترجمہ: روایت ہے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہا انہوں نے بریرہ کا شوہر غلام تھا سو مختار کیا اس کو نبی ﷺ نے سو جدا کر لیا اس نے اپنے نفس کو یعنی خاوند سے اور اگر خاوند ان کا مرد آزاد ہوتا تو آپ بریرہ کو اختیار نہ دیتے۔

فائدہ: روایت کی ہم سے ہناد نے انہوں نے ابومعاویہ سے انہوں نے اعمش سے انہوں نے ابراہیم سے انہوں نے اسود سے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا کہ بریرہ کا خاوند مرد آزاد تھا سو اختیار دیا اس کو رسول اللہ ﷺ نے۔ ف: حدیث

عائشہ رضی اللہ عنہا کی حسن ہے صحیح ہے اور ایسی ہی روایت کی ہشام بن عروہ نے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ کہا عائشہ رضی اللہ عنہا نے بریرہ کا خاوند غلام تھا۔ اور روایت کی عکرمہ نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہ کہا انہوں نے دیکھا میں نے بریرہ کے شوہر کو کہ وہ غلام تھا اور اس کو مغیث کہتے تھے۔ اور ایسا ہی مروی ہے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے اور اسی پر عمل ہے نزدیک بعض علماء کے کہتے ہیں اگر ہو لونڈی نکاح میں آزاد کے اور پھر لونڈی آزاد ہو تو اس کو اختیار نہیں، اختیار جبھی ہے کہ جب وہ غلام کے نکاح میں ہو اور یہی قول ہے شافعی اور احمد اور اسحاق کا اور روایت کی کئی لوگوں نے اعمش سے انہوں نے ابراہیم سے انہوں نے اسود سے انہوں نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ کہا حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے شوہر بریرہ کا حر تھا سو اختیار دیا اس کو رسول اللہ ﷺ نے اور روایت کی ابوعوانہ نے یہ حدیث اعمش سے انہوں نے ابراہیم سے انہوں نے اسود سے انہوں نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے بریرہ کے قصے میں کہا اسود نے اور زوج اس کا حر تھا اور اسی پر عمل ہے بعض علمائے تابعین کا اور جو بعد ان کے تھے اور یہی قول ہے سفیان ثوری اور اہل کوفہ کا۔

(۱۱۵۵) عَنْ عَائِشَةَ ، قَالَتْ : كَانَ زَوْجُ بَرِيرَةَ حُرًّا ، فَخَيَّرَهَا رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ . (شاذ: بلفظ "حرًا" و المحفوظ : "عبدًا") الارواء (٦/٢٧٦) صحيح ابي داؤد (١٩٣٧) بعض محققین نے اس کو ابراہیم نخعی مدلس کے عنعنہ کی وجہ سے ضعیف کہا ہے۔

ترجمہ: روایت ہے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے فرماتی ہیں بریرہ کا آزاد تھا شوہر تو اختیار دیا اس کو رسول اللہ ﷺ نے۔

(۱۱۵٦) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ : أَنَّ زَوْجَ بَرِيرَةَ كَانَ عَبْدًا أَسْوَدَ لِبَنِي الْمُغِيرَةِ، يَوْمَ أُعْتِقَتْ بَرِيرَةُ. وَاللّٰهِ! لَكَأَنِّي بِهِ فِي طُرُقِ الْمَدِينَةِ وَنَوَاحِيهَا، وَإِنَّ دُمُوعَهُ لَتَسِيلُ عَلَى لِحْيَتِهِ، يَتَرَاضَاهَا لِتَخْتَارَهُ، فَلَمْ تَفْعَلْ. (صحيح)

ترجمہ: روایت ہے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہ بریرہ کا خاوند غلام حبشی تھا۔ بنی مغیرہ کا جس دن کہ آزاد ہوئیں بریرہ قسم ہے اللہ کی گویا وہ میرے سامنے ہے کہ مدینے کے راستوں اور کناروں میں پڑا رہتا تھا اور آنسو اس کے بہتے تھے کہ اس کی داڑھی پر منا تا تھا بریرہ کو کہ پسند کرے اس کو سو نہ مانا بریرہ نے۔

فائدہ : یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور سعید بن ابی عروبہ پوتے ہیں مہران کے اور کنیت ان کی ابوالنضر ہے۔ مترجم کہتا ہے کہ بریرہ اول ایک یہود کی لونڈی تھی ان کو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے خریدا اور آزاد کیا اور بریرہ کا خاوند غلام تھا آپ نے آزاد ہونے کے بعد بریرہ کو اختیار دیا کہ چاہے اس کے نکاح میں رہے یا فسخ کرے اسے خیار عتق کہتے ہیں کہ لونڈی کسی کے نکاح میں ہو تو جب آزاد ہوا سے اختیار ہے کہ خاوند کے پاس رہے یا نہ رہے اور اس میں امام ابوحنیفہ کا قول یہ ہے کہ اسے اختیار ہے خواہ خاوند اس کا حر ہو یا غلام اور تین اماموں کے نزدیک اس کو اختیار جب ہی ہے کہ خاوند اس کا غلام ہو اور اگر دونوں ایک ساتھ آزاد ہوں تو کسی کے نزدیک اختیار نہیں اگر خاوند آزاد کیا جائے تو بیوی کو اختیار نہیں خواہ حر ہو خواہ لونڈی۔ کذا فی شرح مشکوۃ مختصراً۔

❀ ❀ ❀ ❀

٨۔ بَابُ : مَا جَآءَ أَنَّ الْوَلَدَ لِلْفِرَاشِ

اس بیان میں کہ اولاد صاحبِ فراش کی ہے

(١١٥٧) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : ((اَلْوَلَدُ لِلْفِرَاشِ وَلِلْعَاهِرِ الْحَجَرُ)). (صحيح)

ترجمہ: روایت ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہا فرمایا رسول اللہ ﷺ نے لڑکا عورت کے ہم بستر کا یعنی شوہر یا مالک اس کے کا اور زانی کو پتھر۔

فائدہ : اس باب میں عمر اور عثمان اور عائشہ اور ابوامامہ اور عمرو بن خارجہ اور عبداللہ بن عمر اور براء بن عازب اور زید بن ارقم رضی اللہ عنھم سے روایت ہے۔ حدیث ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی حسن ہے صحیح ہے اور روایت کی یہ زہری نے سعید بن میسّب اور ابوسلمہ سے انہوں نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے اور اسی پر عمل ہے۔

❀ ❀ ❀ ❀

٩۔ بَابُ : مَا جَآءَ فِي الرَّجُلِ يَرَى الْمَرْأَةَ فَتُعْجِبُهُ

اس بیان میں کہ مرد کسی عورت کو دیکھے اور وہ اسے پسند آئے

(١١٥٨) عَنْ جَابِرٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَى امْرَأَةً، فَدَخَلَ عَلَى زَيْنَبَ فَقَضٰى حَاجَتَهُ وَخَرَجَ، وَقَالَ : ((إِنَّ الْمَرْأَةَ إِذَا أَقْبَلَتْ، أَقْبَلَتْ فِي صُوْرَةِ شَيْطَانٍ فَإِذَا رَاٰى أَحَدُكُمْ امْرَأَةً فَأَعْجَبَتْهُ فَلْيَأْتِ أَهْلَهُ فَإِنَّ مَعَهَا مِثْلَ الَّذِي مَعَهَا)). (صحيح) (الصحيحة : ٢٣٥)

ترجمہ: روایت ہے جابر رضی اللہ عنہ سے کہ نبی ﷺ نے دیکھا ایک عورت کو پھر داخل ہوئے اپنی بی بی زینب رضی اللہ عنھا کے پاس اور پوری کی حاجت اپنی یعنی صحبت کی اور باہر نکل کر فرمایا عورت جب سامنے آتی ہے تو آتی ہے شیطان کی صورت میں پھر جب دیکھے کوئی تم میں کا کسی عورت کو اور اس کو اچھی معلوم ہو تو چاہیے کہ صحبت کرے اپنی بی بی کے سے کہ اس کے بی بی پاس بھی وہی ہے جو اس کے پاس ہے۔ یعنی فرج۔

فائدہ : اس باب میں ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے۔ حدیث جابر رضی اللہ عنہ کی حسن ہے صحیح ہے غریب ہے اور ہشام بن ابی عبداللہ رفیق ہیں دستوائی کے اور بیٹے ہیں سنبر کے۔

❀ ❀ ❀ ❀

١٠ ـ بَابُ : مَا جَآءَ فِي حَقِّ الزَّوْجِ عَلَى الْمَرْأَةِ

بیوی پر شوہر کے حق کے بیان میں

(١١٥٩) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ : ((لَوْ كُنْتُ آمِراً أَحَدًا أَنْ يَّسْجُدَ لِأَحَدٍ، لَأَمَرْتُ الْمَرْأَةَ أَنْ تَسْجُدَ لِزَوْجِهَا)). (حسن صحيح) الارواء (٧/٥٥ـ٥٦) الآداب (١٧٨) الصحيحة (١٢٠٣)

ترجمہ: روایت ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ نبی ﷺ نے فرمایا اگر میں حکم کرتا کسی کو کسی کے سجدہ کرنے کا تو حکم کرتا عورت کو کہ اپنے مرد کو سجدہ کرے۔

فائدہ : اس باب میں معاذ بن جبل اور سراقہ بن مالک بن جعشم اور عائشہ اور ابن عباس اور عبداللہ بن ابی اوفی اور طلق بن علی اور ام سلمہ اور ابن عمر رضی اللہ عنھم سے روایت ہے۔ حدیث ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی حسن ہے صحیح ہے اس سند سے یعنی محمد بن عمرو کی روایت سے کہ وہ روایت کرتے ہیں ابوسلمہ سے وہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے۔

❀ ❀ ❀ ❀

(١١٦٠) عَنْ طَلْقِ بْنِ عَلِيٍّ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : ((إِذَا دَعَا الرَّجُلُ زَوْجَتَهُ لِحَاجَتِهِ فَلْتَأْتِهِ، وَإِنْ كَانَتْ عَلَى التَّنُّوْرِ)). (صحيح) (المشكاة : ٣٢٥٧، سلسله احاديث الصحيحة : ١٢٠٢)

ترجمہ: روایت ہے طلق بن علی سے کہ کہا فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کہ جس وقت بلائے کوئی آدمی اپنی بیوی کو جماع کے واسطے تو فوراً حاضر ہو اور اگرچہ وہ تنور پر ہو یعنی روٹی پکاتی ہو۔

فائدہ : یہ حدیث حسن ہے غریب ہے۔

❀ ❀ ❀ ❀

(١١٦١) عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : ((أَيُّمَا امْرَأَةٍ مَاتَتْ وَزَوْجُهَا عَنْهَا رَاضٍ، دَخَلَتِ الْجَنَّةَ)).

(ضعيف عند الالبانى) التعليق الرغيب (٣/٧٣) سلسله احاديث الضعيفة (١٤٢٦) بعض محققین نے اس کو حسن قرار دیا ہے۔

ترجمہ: روایت ہے ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے کہا انہوں نے فرمایا رسول اللہ ﷺ نے: جو عورت مر جائے اور اس کا خاوند اس سے راضی ہو تو داخل ہوگی وہ جنت میں۔

فائدہ : یہ حدیث حسن ہے غریب ہے۔

❀ ❀ ❀ ❀

۱۱۔ بَابُ : مَا جَآءَ فِيْ حَقِّ الْمَرْأَةِ عَلٰى زَوْجِهَا

شوہر پر بیوی کے حق کے بیان میں

(۱۱۶۲) عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : ((أَكْمَلُ الْمُؤْمِنِيْنَ إِيْمَانًا أَحْسَنُهُمْ خُلُقًا، وَخِيَارُكُمْ خِيَارُكُمْ لِنِسَآئِهِمْ)). (حسن صحيح) الصحيحة (۲۸٤)

ترجمہ: روایت ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہا فرمایا رسول اللہ ﷺ نے سب مؤمنوں میں کامل تر ایمان میں وہ ہیں جن کے اخلاق اچھے ہوں، اور سب میں بہتر وہ ہیں جو اپنی بیبیوں کے حق میں بہتر ہوں۔

فائدہ: اس باب میں عائشہ رضی اللہ عنہا اور ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بھی روایت ہے۔ حدیث ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی حسن ہے صحیح ہے۔

❀❀❀❀

(۱۱۶۳) عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْأَحْوَصِ قَالَ : حَدَّثَنِيْ أَبِيْ أَنَّهُ شَهِدَ حَجَّةَ الْوَدَاعِ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. فَحَمِدَ اللّٰهَ وَأَثْنٰى عَلَيْهِ وَ ذَكَّرَ وَ وَعَظَ، فَذَكَرَ فِي الْحَدِيْثِ قِصَّةً فَقَالَ : ((أَلَا وَاسْتَوْصُوْا بِالنِّسَآءِ خَيْرًا، فَإِنَّمَا هُنَّ عَوَانٍ عِنْدَكُمْ لَيْسَ تَمْلِكُوْنَ مِنْهُنَّ شَيْئًا غَيْرَ ذٰلِكَ، إِلَّا أَنْ يَّأْتِيْنَ بِفَاحِشَةٍ مُّبَيِّنَةٍ، فَإِنْ فَعَلْنَ فَاهْجُرُوْهُنَّ فِي الْمَضَاجِعِ، وَاضْرِبُوْهُنَّ ضَرْبًا غَيْرَ مُبَرِّحٍ فَإِنْ أَطَعْنَكُمْ فَلَا تَبْغُوْا عَلَيْهِنَّ سَبِيْلًا، أَلَا إِنَّ لَكُمْ عَلٰى نِسَآءِكُمْ حَقًّا، وَلِنِسَآءِكُمْ عَلَيْكُمْ حَقًّا، فَأَمَّا حَقُّكُمْ عَلٰى نِسَآءِكُمْ : فَلَا يُوْطِئْنَ فُرُشَكُمْ مَنْ تَكْرَهُوْنَ، وَلَا يَأْذَنَّ فِيْ بُيُوْتِكُمْ لِمَنْ تَكْرَهُوْنَ، أَلَا وَ حَقُّهُنَّ عَلَيْكُمْ أَنْ تُحْسِنُوْا إِلَيْهِنَّ فِيْ كِسْوَتِهِنَّ وَطَعَامِهِنَّ)).

(حسن) الارواء (۱۹۹۷-۲۰۲۰) الآداب (۱۵٦)

ترجمہ: روایت ہے سلیمان بن عمرو بن الاحوص سے کہا انہوں نے روایت کی مجھ سے میرے باپ نے کہ وہ حاضر تھے حجۃ الوداع میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ پس تعریف کی اللہ کی آپ نے اور ثنا کی اس پر اور نصیحت کی اور سمجھایا لوگوں کو سو ذکر کیا راوی نے حدیث میں ایک قصہ اس میں یہ بھی ہے کہ فرمایا آپ ﷺ نے خبردار ہو اچھی طرح خیر خواہی کرو عورتوں کی اس لیے کہ وہ قید ہیں تمہارے نزدیک تم ان پر کچھ اختیار نہیں رکھتے سوائے اس کے یعنی صحبت وغیرہ کے مگر یہ کہ وہ کچھ بے حیائی کریں کھلی ہوئی یعنی شرارت سو اگر ایسا کریں تو دور کر دو ان کا بستر اور ایسا مارو ان کو کہ ہڈی نہ ٹوٹے یعنی بہت مار نہ مارو سو اگر کہنا مانیں تمہارا تو نہ ڈھونڈو ان پر تکلیف دینے کی راہ۔ آگاہ ہو تمہارا حق ہے تمہاری عورتوں پر اور تمہاری عورتوں کا حق ہے تم پر سو تمہارا حق تمہاری عورتوں پر یہ ہے کہ تمہارے بچھونوں پر بات چیت کرنے کو نہ

بٹھائیں ایسوں کہ تم راضی نہیں ان سے اور گھر میں نہ آنے دیں ان کو جن سے تم راضی نہیں آگاہ ہو اور ان کا حق تم پر یہ ہے کہ بخوبی پہنچاؤ ان کو روٹی کپڑا ان کا۔

فائدہ : یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور یہ جو آپ نے فرمایا عَوَانٌ عِنْدَكُمْ یعنی وہ قید ہیں تمہارے ہاتھوں میں۔

❀❀❀❀

۱۲۔ بَابُ : مَا جَآءَ فِيْ كَرَاهِيَةِ اِتْيَانِ النِّسَآءِ فِيْ أَدْبَارِهِنَّ

اس بیان میں کہ عورتوں کے پیچھے سے صحبت کرنا حرام ہے

(۱۱۶۴) عَنْ عَلِيِّ بْنِ طَلْقٍ قَالَ: أَتٰى أَعْرَابِيٌّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. فَقَالَ : يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! اَلرَّجُلُ مِنَّا يَكُوْنُ فِي الْفَلَاةِ، فَتَكُوْنُ مِنْهُ الرُّوَيْحَةُ، وَ يَكُوْنُ فِي الْمَآءِ قِلَّةٌ ؟ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((إِذَا فَسَا أَحَدُكُمْ فَلْيَتَوَضَّأْ، وَلَا تَأْتُوا النِّسَآءَ فِيْ أَعْجَازِهِنَّ، فَإِنَّ اللّٰهَ لَا يَسْتَحْيِيْ مِنَ الْحَقِّ)). (ضعيف عندالالبانی) (المشكاة : ۳۱۴، ۱۰۰۶) اس میں عیسیٰ بن حطان راوی ضعیف ہے۔ بعض محققین نے اس کو حسن قرار دیا ہے۔

ترجمہ: روایت ہے علی بن طلق رضی اللہ عنہ سے کہ آیا ایک اعرابی رسول اللہ ﷺ کے پاس اور کہا یا رسول اللہ ﷺ بعض آدمی ہم میں کا جنگل میں ہوتا ہے اور اس سے ایک پھسکی نکل جاتی ہے اور پانی کی قلت بھی ہوتی ہے' سو فرمایا رسول اللہ ﷺ نے جب پائے تم میں سے کوئی تو وضو کرے اور عورتوں کے پیچھے یعنی دبر میں صحبت نہ کرو کہ اللہ تعالیٰ کچھ سچی بات سے شرماتا نہیں۔

فائدہ : اس باب میں عمر اور خزیمہ بن ثابت اور ابن عباس اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنھم سے بھی روایت ہے۔ حدیث علی بن طلق کی حسن ہے سنا میں نے محمد بن اسماعیل بخاری سے کہتے تھے نہیں جانتا میں علی بن طلق کی نبی ﷺ سے کوئی حدیث سوائے اس کے اور نہیں جانتا میں کہ یہ حدیث طلق بن علی سحیمی کی ہو گویا انہوں نے تجویز کیا کہ طلق بن علی کوئی اور صحابی ہیں آپ ﷺ کے ان کے سوا اور روایت کی ہے وکیع نے بھی یہ حدیث۔

❀❀❀❀

(۱۱۶۵) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : ((لَا يَنْظُرُ اللّٰهُ إِلٰى رَجُلٍ أَتٰى رَجُلًا أَوِ امْرَأَةً فِي الدُّبُرِ)). (اسناده حسن) (المشكاة : ۳۱۹۵)

ترجمہ: روایت ہے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہا انہوں نے فرمایا رسول اللہ ﷺ نے نہیں دیکھے گا اللہ تعالیٰ رحمت کی نگاہ سے اس

مرد کو جو جماع کرے کسی عورت سے یا مرد سے پیچھے سے۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے۔

(۱۱۶۶) عَنْ عَلِیٍّ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : ((إِذَا فَسَا أَحَدُكُمْ فَلْيَتَوَضَّأْ وَلَا تَأْتُوا النِّسَآءَ فِيْ أَعْجَازِهِنَّ)). (ضعیف عند الالبانی) (ضعیف ابی داؤد : ۲۶) شیخ بعض محققین نے اس کو حسن قرار دیا ہے۔

ترجمہ: روایت ہے علی رضی اللہ عنہ سے کہا کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے جب پائے کوئی تم میں سے پھسکی (ہوا خارج ہو) تو وضو کرے اور (خبردار) صحبت نہ کرو عورتوں کے پیچھے سے۔

❀❀❀❀

۱۳۔ بَابُ : مَا جَآءَ فِيْ كَرَاهِيَةِ خُرُوْجِ النِّسَآءِ فِي الزِّيْنَةِ

اس بیان میں کہ عورتوں کا بناؤ سنگھار کر کے نکلنا منع ہے

(۱۱۶۷) عَنْ مَيْمُوْنَةَ ابْنَةِ سَعْدٍ وَ كَانَتْ خَادِمًا لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : ((مَثَلُ الرَّافِلَةِ فِي الزِّيْنَةِ فِيْ غَيْرِ أَهْلِهَا كَمَثَلِ ظُلْمَةِ يَوْمِ الْقِيَامَةِ لَا نُوْرَ لَهَا)).

(ضعیف) (سلسلہ احادیث الضعیفۃ : ۱۸۰۰) اس میں موسیٰ بن عبیدہ ضعیف راوی ہے۔

ترجمہ: روایت ہے میمونہ رضی اللہ عنہا سے جو بیٹی ہیں سعد کی اور وہ خدمت کرنے والی تھی نبی ﷺ کی کہا انہوں نے فرمایا رسول اللہ ﷺ نے مثال اترانے والی کی سنگھار کر کے اپنے شوہر کے سوا اور لوگوں کے لیے ایسی ہے جیسے اندھیرا قیامت کے دن کہ اس میں روشنی بالکل نہیں۔

فائدہ: اس حدیث کو نہیں جانتے ہم مگر موسیٰ بن عبیدہ کی روایت سے اور موسیٰ بن عبیدہ از روئے حافظہ کے ضعیف ہیں اور وہ سچے ہیں۔ اور روایت کی ان سے شعبہ اور ثوری نے اور روایت کی یہی حدیث بعض نے موسیٰ بن عبیدہ سے اور مرفوع نہ کیا اس کو۔

۱۴۔ بَابُ : مَا جَآءَ فِي الْغَيْرَةِ

غیرت کے بیان میں

(۱۱۶۸) عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : ((إِنَّ اللّٰهَ يَغَارُ وَالْمُؤْمِنُ يَغَارُ وَغَيْرَةُ اللّٰهِ أَنْ يَأْتِيَ الْمُؤْمِنُ مَا حَرَّمَ عَلَيْهِ)). (اسنادہ صحیح)

ترجمہ: روایت ہے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہا فرمایا رسول اللہ ﷺ نے بے شک اللہ تعالیٰ بہت غیرت رکھتا ہے اور اللہ کو غیرت آتی ہے کہ مؤمن وہ کام کرے جو حرام ہے اس پر۔

فائدہ: اس باب میں عائشہ اور عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنھم سے بھی روایت ہے۔ حدیث ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی حسن ہے غریب ہے اور مروی ہے یحییٰ بن ابی کثیر سے وہ روایت کرتے ہیں ابوسلمہ سے وہ عروہ سے وہ اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنھا سے وہ نبی ﷺ سے یہی حدیث اور دونوں روایتیں صحیح ہیں اور حجاج صواف کے بیٹے ہیں ابی عثمان کے اور ابی عثمان کا نام میسرہ ہے اور حجاج کی کنیت ابوالصلت ہے ثقہ کہا ہے ان کو یحییٰ بن سعید قطان نے روایت کی ہم سے ابوعیسیٰ نے انہوں نے ابوبکر عطا سے انہوں نے علی بن عبداللہ مدنی سے پوچھا میں نے یحییٰ بن سعید قطان سے حال حجاج صواف کا سو کہا یحییٰ نے وہ بہت دانا اور ہوشیار ہیں۔

❀ ❀ ❀ ❀

۱۵۔ بَابُ : مَا جَآءَ فِي كَرَاهِيَةِ أَنْ تُسَافِرَ الْمَرْأَةُ وَحْدَهَا

اس بیان میں کہ عورت کا اکیلے سفر کرنا درست نہیں

(۱۱۶۹) عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ : ((لَا يَحِلُّ لِامْرَأَةٍ تُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ أَنْ تُسَافِرَ سَفَرًا، يَكُونُ ثَلٰثَةَ أَيَّامٍ فَصَاعِدًا، إِلَّا وَ مَعَهَا أَبُوهَا وَأَخُوهَا أَوْزَوْجُهَا أَوِ ابْنُهَا أَوْ ذُومَحْرَمٍ مِنْهَا)).

(صحیح) الارواء (٥٦٨) صحیح ابی داؤد (١٥١٨)

ترجمہ: روایت ہے ابوسعید رضی اللہ عنہ سے کہا فرمایا رسول اللہ ﷺ نے حلال نہیں کسی عورت کو جو ایمان رکھتی ہو اللہ پر اور پچھلے دن پر کہ کسی ایسے سفر میں جائے جو تین دن کا ہو یا زیادہ مگر جب حلال ہے کہ اس کے ساتھ اس کا باپ ہو یا بھائی یا شوہر یا بیٹا یا کوئی اور محرم۔

فائدہ: اس باب میں ابوہریرہ رضی اللہ عنہ اور ابن عباس رضی اللہ عنہما اور ابن عمر رضی اللہ عنہما سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور مروی ہے نبی ﷺ سے کہ آپ ﷺ نے فرمایا کہ سفر نہ کرے کوئی عورت ایک رات اور دن کا مگر اس کے ساتھ کوئی محرم ہو اور اسی پر عمل ہے علماء کا کہ حرام کہتے ہیں عورت کے سفر کرنے کو مگر محرم کے ساتھ اور اختلاف ہے علماء کا اس عورت میں جو طاقت رکھتی ہو حج کی اور اس کا کوئی محرم نہ ہو تو آیا وہ حج کرے یا نہیں۔ تو کہا بعض علماء نے اس پر حج واجب نہیں اس لیے کہ محرم بھی راستے کی ضروری چیزوں میں داخل ہے اور اللہ عزوجل نے فرمایا ہے کہ حج اسی پر واجب ہے کہ جس کو راہ کی طاقت ہو مَنِ اسْتَطَاعَ إِلَيْهِ سَبِيْلًا کا مضمون یہی ہے۔ یہ علماء کہتے ہیں کہ جب عورت کے ساتھ محرم نہ ہو تو اس کی طاقت نہیں اور یہی قول ہے سفیان ثوری اور اہل کوفہ کا اور کہا بعض علماء نے اگر راہ میں امن ہو تو وہ نکلے حج کے قافلے کے ساتھ اور یہی قول ہے مالک بن انس کا اور شافعی کا۔

❀ ❀ ❀ ❀

(۱۱۷۰) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ : ((لَا تُسَافِرُ الْمَرْأَةُ مَسِيْرَةَ يَوْمٍ وَلَيْلَةٍ إِلَّا وَ مَعَهَا ذُوْ مَحْرَمٍ)).

(اسناده صحيح) الروض النضير (٦٦٨) صحيح ابى داؤد (١٥١٨)

ترجمہ: روایت ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہا فرمایا رسول اللہ ﷺ نے عورت سفر نہ کرے ایک رات اور دن کے راستے تک مگر اس کے ساتھ محرم ہو۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

❀ ❀ ❀ ❀

١٦ ـ بَابُ : مَا جَآءَ فِي كَرَاهِيَةِ الدُّخُوْلِ عَلَى الْمُغِيْبَاتِ

اس بیان میں کہ غیر محرم عورت کے ساتھ خلوت منع ہے

(۱۱۷۱) عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ : ((إِيَّاكُمْ وَالدُّخُوْلَ عَلَى النِّسَآءِ)) فَقَالَ رَجُلٌ مِّنَ الْاَنْصَارِ : يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! أَفَرَاَيْتَ الْحَمْوَ ؟ قَالَ: ((اَلْحَمْوُا : الْمَوْتُ)).

(اسناده صحيح) (غاية المرام : ١٨١)

ترجمہ: روایت ہے عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا پرہیز کرو تم عورتوں کے پاس آنے سے تو کہا ایک شخص نے انصار سے یا رسول اللہ ﷺ کیا تجویز کرتے ہیں آپ حمو میں؟ فرمایا حمو تو موت ہے۔

فائدہ: مترجم کہتا ہے حمو شوہر کے عزیزوں کو بولتے ہیں اور مراد اس جگہ میں شوہر کے باپ اور بیٹوں کے سوا اور عزیز و اقارب اس کے ہیں کہ ان سے پردہ ضرور ہے اور یہ جو آپ نے فرمایا کہ حمو موت ہے یہ تشبیہ ہے یعنی جیسے موت سے پرہیز کرنا چاہیے ویسے ہی عورت کو شوہر کے بھائیوں اور عزیزوں سے پردہ اور پرہیز کرنا ضرور ہے۔ اس باب میں عمر اور جابر اور عمرو بن عاص رضی اللہ عنہم سے روایت ہے۔ حدیث عقبہ بن عامر کی حسن ہے صحیح ہے اور یہ جو آپ نے فرمایا کہ پرہیز کرو تم عورتوں کے پاس آنے سے وہ ایسی بات ہے کہ مروی ہے نبی ﷺ کہ آپ ﷺ نے فرمایا خلوت میں نہیں رہتا کوئی مرد کسی عورت کے ساتھ مگر تیسرا اس میں شیطان ہوتا ہے یعنی جب عورت اور مرد تنہا ایک مکان میں ہوتے ہیں تو ان کے ساتھ شیطان شہوت انگیزی کرنے کو موجود رہتا ہے اور حمو زوج کے بھائیوں کو بولتے ہیں گویا آپ ﷺ نے حرام کہا اس کو کہ زوج کے بھائی عورت کے ساتھ تنہا ایک مکان میں ہوں غرض یہ کہ ان سے پردہ ضرور ہے۔

❀ ❀ ❀ ❀

١٧ ۔ بَابٌ: [التحزير من ذلك لجريان الشيطان مجرى الرم]

شیطان کے خون کی طرح رگوں میں دوڑنے کی وجہ سے غیر محرم عورتوں کے ساتھ خلوت سے خبردار کرنا

(١١٧٢) عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((لَا تَلِجُوا عَلَى الْمُغِيبَاتِ. فَإِنَّ الشَّيْطَانَ يَجْرِيْ مِنْ أَحَدِكُمْ مَجْرَى الدَّمِ)) قُلْنَا: وَمِنْكَ؟ قَالَ: ((وَمِنِّيْ، وَلٰكِنَّ اللّٰهَ أَعَانَنِيْ عَلَيْهِ، فَأَسْلَمُ)).

(اسناده صحيح) (صحيح ابى داؤد : ١٣٣، ١٣٤، تخريج فقه السيرة : ٦٥)

ترجمہ: روایت ہے جابر رضی اللہ عنہ سے کہ نبی ﷺ نے فرمایا کہ نہ داخل ہوان عورتوں کے گھروں میں جن کے شوہر نہیں ہیں گھر میں اس لیے کہ شیطان رواں ہوتا تمہارے ایک ایک کے بدنوں میں جیسا خون رواں ہوتا ہے کہا ہم نے اور آپ ﷺ کے بدن میں بھی فرمایا مجھ میں بھی ولیکن اللہ نے مدد کی میری اس پر کہ وہ اسلام لایا۔

فائدہ: یہ حدیث غریب ہے اس سند سے اور کلام کیا ہے بعض نے مجالد بن سعید میں ان کے ضعف حافظہ کے سبب سے اور سنا میں نے علی بن خشرم سے کہتے تھے کہ کہا سفیان بن عیینہ نے یہ جو آپ نے فرمایا وَلٰكِنَّ اللّٰهَ أَعَانَنِيْ عَلَيْهِ فَأَسْلَمَ یعنی اللہ نے میری مدد کی اس پر کہ میں اس کے شر سے بچا رہتا ہوں کہا سفیان نے اس لیے کہ شیطان تو اسلام نہیں لاتا یعنی غرض یہ ہے کہ جس نے فَأَسْلَمَ بِفَتْحِ میم روایت کیا ہے اس نے تو یہ معنی لیے ہیں کہ وہ شیطان اسلام لایا یعنی تابعدار ہو گیا شرع کا نافرمان نہ رہا مگر سفیان نے فَأَسْلَمُ کا لفظ بضم میم روایت کیا ہے اس کے معنی یہی ہیں کہ شیطان کے شر سے بچا رہتا ہوں۔ اور یہ جو آپ ﷺ نے فرمایا لَا تَلِجُوا عَلَى الْمُغِيبَاتِ تو مغیبہ اس عورت کو کہتے ہیں جس کا خاوند غائب ہو یعنی کہیں سفر کو گیا ہو اور مغیبات اس کی جمع ہے۔

❀ ❀ ❀ ❀

١٨ ۔ بَابٌ: [استشراف الشيطان المرأة إذا خرجت]

شیطان کا عورت کو جب وہ گھر سے نکلے جھانکنا

(١١٧٣) عَنْ عَبْدِاللّٰهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((الْمَرْأَةُ عَوْرَةٌ، فَإِذَا خَرَجَتِ اسْتَشْرَفَهَا الشَّيْطَانُ)).

(صحيح عند الالبانى) (المشكاة : ٣١٠٩، الارواء : ٢٧٣، التعليق على ابن خزيمة : ١٦٨٥) بعض محققین نے اس کو قتادہ مدلس کے عنعنہ کی وجہ سے ضعیف کہا ہے۔

ترجمہ: روایت ہے عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے کہ نبی ﷺ نے فرمایا عورت کو پردہ ضرور ہے پھر جب نکلتی ہے تو تاکتا ہے اس کو شیطان یعنی تاکہ فتنے میں ڈالے اس کے سبب سے لوگوں کو۔

فائدہ : یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے۔

١٩۔ بَابٌ [الوعيد للمرأة على إيذاء المرأة زوجها]

عورت کے لیے اپنے خاوند کو تکلیف دینے پر وعید

(١١٧٤) عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((لَا تُؤْذِي امْرَأَةٌ زَوْجَهَا فِي الدُّنْيَا، إِلَّا قَالَتْ زَوْجَتُهُ مِنَ الْحُورِ الْعِينِ: لَا تُؤْذِيهِ، قَاتَلَكِ اللّٰهُ، فَإِنَّمَا هُوَ عِنْدَكِ دَخِيلٌ، يُوشِكُ أَنْ يُفَارِقَكِ إِلَيْنَا)).

(صحيح)الصحيحة (١٧٣) آداب الزفاف (١٧٨)

ترجمہ: روایت ہے معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے کہ نبی ﷺ نے فرمایا نہیں تکلیف دیتی ہے کوئی عورت اپنے خاوند کو دنیا میں مگر کہتی ہے بیوی اس کی حوروں بڑی آنکھوں والیوں میں سے یعنی جو جنت میں ملنی ہے نہ تکلیف دے تو اس کو تجھ پر اللہ کی مار ہو اس لیے کہ وہ تو تیرے نزدیک غریب مسافر ہے تھوڑے دن میں تجھ کو چھوڑ کر ہمارے پاس چلا آئے گا۔

فائدہ : یہ حدیث غریب ہے نہیں پہچانتے ہم اس کو مگر اسی سند سے۔ اور روایت اسماعیل بن عیاش کی شام کے لوگوں سے اچھی ہے یعنی جو حدیثیں اسماعیل شامیوں سے روایت کرتے ہیں وہ بہتر ہیں اور جو اہل حجاز اور اہل عراق سے روایت کرتے ہیں وہ منکر ہیں۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

ابواب الطلاق واللعان

عن رسول اللہ ﷺ

(المعجم ۱۱) طلاق اور لعان کے بیان میں (التحفة ۹)

۱۔ بَابُ : مَا جَآءَ فِي طَلَاقِ السُّنَّةِ

سنت کے مطابق طلاق دینے کے بیان میں

(۱۱۷۵) عَنْ يُونُسَ بْنِ جُبَيْرٍ، قَالَ سَأَلْتُ ابْنَ عُمَرَ عَنْ رَّجُلٍ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ وَهِيَ حَائِضٌ، فَقَالَ : هَلْ تَعْرِفُ عَبْدَاللّٰهِ بْنَ عُمَرَ ؟ فَإِنَّهُ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ وَهِيَ حَائِضٌ، فَسَأَلَ عُمَرُ النَّبِيَّ ﷺ فَأَمَرَهُ أَنْ يُرَاجِعَهَا. قَالَ : قُلْتُ : فَيَعْتَدُّ بِتِلْكَ التَّطْلِيقَةِ ؟ قَالَ : فَمَهْ، أَرَأَيْتَ إِنْ عَجَزَ وَاسْتَحْمَقَ؟ (إسناده صحيح) الارواء الغليل (۷/۱۲۷)

ترجمہ: روایت ہے یونس بن جبیر سے کہا پوچھا میں نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مسئلہ اس شخص کا کہ طلاق دیا اس نے اپنی بیوی کو حالت حیض میں سو کہا عبداللہ نے تو نہیں جانتا عبداللہ بن عمر کو کہ اس نے طلاق دیا تھا اپنی بیوی کو کہ جب وہ حیض میں تھی سو پوچھا عمر رضی اللہ عنہ نے نبی ﷺ سے، سو حکم دیا رسول اللہ ﷺ نے کہ رجعت کرے اس سے کہا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے پوچھا میں نے آپ ﷺ سے گنے اس طلاق کو بھی ایک طلاق، فرمایا آپ ﷺ نے: چپ رہو بھلا دیکھ تو اگر وہ عاجز ہو یا دیوانہ ہو جائے وہ طلاق کیوں نہ گنا جائے اگر دیوانہ ہو جائے تو اس طلاق سے بھی جدائی ہو جائے گی۔

فائدہ : مترجم کہتا ہے طلاق تین قسم ہے احسن اور حسن کہ جس کو سنی بھی کہتے ہیں اور بدعی، احسن تو یہ ہے کہ ایک طلاق دے اس طہر

میں کہ جس میں جماع نہ کیا ہو اور چھوڑ دے اس کو کہ عدت گزر جائے اور حسن یہ ہے کہ تین طلاقیں دے تین طہروں میں کہ جماع نہ کیا ہو اس میں اگر وہ عورت مدخول بہا یعنی اس سے صحبت کر چکا ہو اور غیر مدخول بہا میں ایک طلاق حسن ہے اگر چہ حیض میں ہو اور صغیرہ یعنی نابالغ لڑکی اور حاملہ جس کو حیض نہ آتا ہو اس کی طلاق سنی یہ ہے کہ ہر مہینے میں ایک طلاق دی جائے اور جائز ہے ان کو طلاق دینی بعد جماع کے بھی۔ بدعی یہ ہے کہ تین طلاقیں یا دو طلاقیں ایک دفعہ یا ایک طہر میں دے کہ رجعت نہ ہو اس کے بیچ میں اگر ہو مدخول بہا یا طلاق دی اس طہر میں کہ جماع کیا ہو اس میں اور اسی طرح طلاق دینی اس کو حیض میں یہ بھی بدعی ہے اور واجب ہے اس سے رجعت کرنا جیسا اس حدیث ابن عمر رضی اللہ عنہما میں مذکور ہے کہ کذا فی شرح مشکوٰۃ اور یہ جو حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے فرمایا کہ چپ رہو یعنی اس بات کے پوچھنے کی کیا حاجت ہے وہ طلاق بھی خواہی نخواہی گنا جائے گا۔

(۱۱۷۶) عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ فِي الْحَيْضِ . فَسَأَلَ عُمَرُ النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ : ((مُرْهُ فَلْيُرَاجِعْهَا، ثُمَّ لِيُطَلِّقْهَا طَاهِرًا أَوْ حَامِلًا)). (صحيح) الارواء (۷/۱۲۷ و ۱۳۰) صحيح ابی داؤد (۱۸۹۴)

ترجمہ: روایت ہے سالم سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے کہ طلاق دیا انہوں نے اپنی بیوی کو حالت حیض میں سو پوچھا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے نبی ﷺ سے تو فرمایا آپ ﷺ نے حکم کر اس کو کہ رجعت کرے اس سے پھر طلاق دے اس کو جب وہ پاک ہو حیض سے یا حاملہ ہو۔

فائدہ: حدیث یونس بن جبیر کی جو اوپر مذکور ہوئی جو مروی ہے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے حسن ہے صحیح ہے اور ایسی ہی حدیث سالم کی ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے یہ حدیث کئی سندوں سے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے وہ روایت کرتے ہیں نبی ﷺ سے اور اسی پر عمل ہے علمائے صحابہ وغیرہم کا کہ طلاق سنت یہی ہے کہ طلاق دے آدمی طہر میں کہ جس میں جماع نہ کیا ہو اور بعض نے کہا ہے کہ جب ایک طلاق دے ایک طہر میں تو وہ بھی سنت ہے اور یہی قول ہے شافعی اور احمد کا اور بعض نے کہا سنت جبھی ہوگا کہ جب ایک طلاق دے اور یہی قول ہے ثوری اور اسحاق کا اور کہتے ہیں کہ حاملہ کو جب چاہے طلاق دے اور یہی قول ہے شافعی اور احمد اور اسحاق کا اور بعض نے کہا حاملہ کو ہر مہینے ایک طلاق دے۔

❀ ❀ ❀ ❀

بَابُ : مَا جَآءَ فِي الرَّجُلِ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ الْبَتَّةَ

آدمی کے اپنی بیوی کو البتہ کہہ کر طلاق دینے کے بیان میں

(۱۱۷۷) عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ يَزِيْدَ بْنِ رُكَانَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ : أَتَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ فَقُلْتُ : يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! إِنِّي طَلَّقْتُ امْرَأَتِي الْبَتَّةَ فَقَالَ : ((مَا أَرَدْتَّ بِهَا؟)) قُلْتُ : وَاحِدَةً قَالَ : ((وَاللّٰهِ؟)) قُلْتُ : وَاللّٰهِ قَالَ : ((فَهُوَ مَا أَرَدْتَّ)). (ضعيف) الارواء (۲۰۶۳) المشكاة (۳۲۸۲) اس میں عبداللہ بن علی بن یزید ضعیف راوی ہے۔ اور علی

بن یزید بن رکانہ مستور ہے۔ بعض محققین کہتے ہیں اس میں زبیر بن سعید لین الحدیث ہے۔ تقریب (۱۹۹۵)

ترجمہ: روایت ہے عبداللہ بن یزید بن رکانہ سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے وہ اپنے دادا سے کہا آیا میں نبی ﷺ کے پاس اور کہا میں نے طلاق دیا اپنی بیوی کو البتہ کہہ کر یعنی یوں کہا طالق البتة یعنی تجھ پر طلاق ہے یا تو مطلقہ ہے البتہ سو فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کیا ارادہ کیا تو نے اس قول سے میں نے کہا ایک طلاق کا فرمایا: قسم ہے اللہ کی؟ کہا میں نے قسم ہے اللہ کی فرمایا آپ ﷺ نے تو وہ وہی ہے جتنا تو نے ارادہ کیا یعنی ایک ہی پڑا۔

فائدہ: اس حدیث کو نہیں جانتے ہم مگر اسی سند سے اور اختلاف ہے علمائے صحابہ وغیرہم کا اس طلاق میں جس میں لفظ البتہ کہے۔ اور مروی ہے عمر بن خطاب سے انہوں نے بھی طلاق البتہ کو ایک ہی قرار دیا اور مروی ہے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے کہ انہوں نے اس کو تین طلاق قرار دیا اور بعض علماء نے کہا یہ نیت پر مرد کے موقوف ہے اگر ایک طلاق کی نیت کی تو ایک ہے اور اگر تین کی نیت کی تو تین ہیں اور اگر نیت کی دو طلاق کی تو بھی ایک ہے۔ اور یہی قول ہے ثوری اور اہل کوفہ کا، اور مالک بن انس نے کہا طلاق البتہ میں اگر وہ عورت ایسی ہے کہ اس سے صحبت ہو چکی ہے تو تین ہیں۔ اور شافعی نے کہا اگر ایک کی نیت کی تو طلاق ایک ہی ہے اور اس کو اختیار ہے رجعت کا اور اگر نیت کی دو کی تو دو ہیں اور اگر نیت کی تین کی تو تین ہیں۔

❀ ❀ ❀ ❀

۳۔ بَابُ : مَا جَآءَ فِيْ : أَمْرُكِ بِيَدِكِ

اپنی عورت سے یہ کہنے کے بیان میں کہ تمہارا معاملہ تمہارے ہاتھ میں ہے

(۱۱۷۸) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ نَصْرِ بْنِ عَلِيٍّ : ثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ : ثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ قَالَ : قُلْتُ : لِأَبِي أَيُّوبَ : هَلْ عَلِمْتَ أَنَّ أَحَدًا قَالَ فِيْ : [أَمْرُكِ بِيَدِكِ] : إِنَّهَا ثَلَاثٌ إِلَّا الْحَسَنَ ؟ قَالَ : لَا إِلَّا الْحَسَنَ. ثُمَّ قَالَ : أَللّٰهُمَّ غَفْرًا إِلَّا مَا حَدَّثَنِيْ قَتَادَةُ عَنْ كَثِيرٍ مَوْلَى بَنِيْ سَمُرَةَ، عَنْ أَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ : ((ثَلَاثٌ)) قَالَ أَيُّوبُ فَلَقِيتُ كَثِيرًا مَوْلَى بَنِيْ سَمُرَةَ فَسَأَلْتُهُ فَلَمْ يَعْرِفْهُ، فَرَجَعْتُ إِلَى قَتَادَةَ فَأَخْبَرْتُهُ فَقَالَ : نَسِيَ. (اسناده ضعيف) ابی داؤد ۳۷۷) لکنه عن الحسن قوله : صحیح] اس کی سند قتادہ راوی کی تدلیس کی وجہ سے ضعیف ہے۔

ترجمہ: روایت کی ہم سے علی بن نصر بن علی نے انہوں نے سلیمان بن حرب سے انہوں نے حماد بن زید سے کہا حماد نے پوچھا اس نے ایوب سے تم کس کو جانتے ہو کہ اس نے کچھ کہا ہو [أمرك بيدك] (کہ تیرا معاملہ تیرے ہاتھ میں ہے) کے باب میں کہ اس سے تین طلاقیں پڑتی ہیں سوائے حسن کے، ایوب نے کہا میں کسی کو نہیں جانتا سوائے حسن کے پھر کہا اے اللہ تیری بخشش ہے، یہ روایت پہنچی مجھ کو قتادہ سے کہ وہ روایت کرتے ہیں کثیر سے جو مولیٰ ہیں بنی سمرہ کے وہ

روایت کرتے ہیں ابوسلمہ سے وہ ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ سے وہ نبی ﷺ سے کہ فرمایا آپ نے تین طلاقیں' نہیں کہا ایوب نے پھر ملا میں کثیر سے جو مولیٰ ہیں ابن سمرہ کے سو پوچھی میں نے یہ حدیث تو نہ پہچانی انہوں نے پھر گیا میں قتادہ کے پاس سو خبر دی ان کو تو کہا قتادہ نے کثیر بھول گئے تھے پہلے انہوں نے یہ روایت مجھ سے بیان کی تھی اب ان کو یاد نہ رہی۔

فائدہ : اس حدیث کو ہم نہیں پہچانتے مگر سلیمان بن حرب کی روایت سے کہ وہ روایت کرتے ہیں حماد بن زید سے اور پوچھی میں نے محمد سے یہ حدیث تو کہا انہوں نے روایت کی ہم سے سلیمان بن حرب نے انہوں نے حماد بن زید سے یہی حدیث اور یہ موقوف ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ پر اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی حدیث کو مرفوع نہ جانا انہوں نے یعنی یہ آپ کا قول نہیں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا قول ہے اور علی بن نصر حافظ ہیں صاحب حدیث ہیں اور اختلاف کیا ہے علماء نے امرک بیدک میں' سو کہا بعض علمائے صحابہ نے کہ انہیں میں عمر بن خطاب اور عبداللہ بن مسعود ہیں کہ اس میں ایک طلاق ہے اور یہی قول ہے کتنے لوگوں کا علمائے تابعین سے اور جو بعد ان کے تھے اور کہا عثمان بن عفان اور زید بن ثابت نے کہ اس میں اختیار عورت کا ہے جو چاہے عورت حکم کرے یعنی جب شوہر نے اس سے کہا کہ تجھے اپنے کام کا اختیار ہے تو عورت اگر اس کے جواب میں کہے کہ میں نے ایک طلاق اپنے لیے پسند کیا تو ایک ہی پڑے گا اور اگر دو کہے تو دو اور تین کہے تو تین، اور کہا ابن عمر رضی اللہ عنہما نے کہ جب خاوند نے کہا اپنی بیوی سے کہ تجھے اختیار ہے اپنے کام کا اور اس نے تین طلاق دے لیے اپنے کو اور انکار کیا زوج نے اور کہا کہ میں نے تجھے ایک طلاق کا اختیار دیا تھا تو قسم لی جائے گی زوج سے اور اسی کا قول معتبر ہو گا قسم کے ساتھ اور اہل کوفہ کا مذہب حضرت عمر اور عبداللہ کے قول کے موافق ہے یعنی اس میں ایک طلاق کا عورت کو اختیار ہے۔ اور مالک بن انس نے کہا کہ عورت جو پسند کرے وہی معتبر ہے اور یہی قول ہے احمد بن حنبل کا مگر اسحاق ابن عمر کے قول کی طرف گئے یعنی جو اوپر مذکور ہوا۔

❀ ❀ ❀ ❀

٤۔ بَابُ : مَا جَآءَ فِي الْخِيَارِ

بیوی کو طلاق کا اختیار دینے کے بیان میں

(١١٧٩) عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ : خَيَّرَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَاخْتَرْنَاهُ. أَفَكَانَ طَلَاقًا ؟ (صحیح) صحیح ابی داؤد (١٩١٣)

ترجمہ: روایت ہے ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہا انہوں نے اختیار دیا ہم کو رسول اللہ ﷺ نے یعنی طلاق کا اور آپ ﷺ کے پاس رہنے کا تو اختیار کیا ہم نے آپ کے پاس رہنے کو تو کیا یہ طلاق تھوڑا ہی ہوا۔ یعنی آپ نے جو اختیار دیا اور ہم نے آپ ﷺ کو پسند کیا اس سے طلاق نہیں پڑا۔

فائدہ : روایت کی ہم سے بندار نے انہوں نے عبدالرحمٰن بن مہدی سے انہوں نے سفیان سے انہوں نے اعمش سے انہوں نے ابی الضحیٰ سے انہوں نے مسروق سے انہوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے اسی کی مثل یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور

اختلاف ہے علماء کا خیار میں سو روایت ہے کہ عمر اور عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ اگر کسی نے اپنی بیوی سے کہا کہ تجھے اختیار ہے اپنے نفس کا تو وہ ایک طلاق بائن اپنے تئیں دے سکتی ہے اور مروی ہے یہ بھی ان سے کہ وہ ایک طلاق رجعی دے سکتی ہے اور زید بن ثابت نے کہا کہ جب کسی نے اپنی بیوی سے کہا کہ مجھے پسند کرتی ہے یا اپنے نفس کو اور اختیار دیا اس' دونوں باتوں کا اور اس نے اختیار کیا اپنے زوج کو تو بھی ایک طلاق پڑا اور اگر اس نے اختیار کیا اپنے نفس کو تو تین طلاق پڑے اور اکثر علماء اور فقہا صحابہ اور جو ان کے بعد تھے، عمر اور عبداللہ کے قول کی طرف گئے ہیں جو ابھی عنقریب مروی ہوا اور یہی قول ہے ثوری اور اہلِ کوفہ کا مگر احمد بن حنبل حضرت علی رضی اللہ عنہ کے قول کی طرف گئے ہیں۔

❀ ❀ ❀ ❀

٥۔ بَابُ : مَا جَآءَ فِي الْمُطَلَّقَةِ ثَلَاثًا لَا سُكْنٰى لَهَا وَلَا نَفَقَةَ

اس بیان میں کہ جس عورت کو تین طلاق دی گئی ہوں اس کا نان ونفقہ اور رہائش شوہر کے ذمہ نہیں

(١١٨٠) عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ : قَالَتْ فَاطِمَةُ بِنْتُ قَيْسٍ : طَلَّقَنِي زَوْجِي ثَلَاثًا عَلٰى عَهْدِ النَّبِيِّ ﷺ. فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ : ((لَا سُكْنٰى لَكِ وَلَا نَفَقَةَ)). قَالَ مُغِيرَةُ: فَذَكَرْتُهُ لِإِبْرَاهِيمَ فَقَالَ : قَالَ عُمَرُ: لَا نَدَعُ كِتَابَ اللّٰهِ وَسُنَّةَ نَبِيِّنَا ﷺ لِقَوْلِ امْرَأَةٍ لَا نَدْرِيْ أَحَفِظَتْ أَمْ نَسِيَتْ وَكَانَ عُمَرُ يَجْعَلُ لَهَا السُّكْنٰى وَالنَّفَقَةَ. (صحيح) الروض النضير (٨٣٦) صحيح ابى داؤد ١٩٧٦۔ ١٩٨٠۔ ١٩٨٢۔

ترجمہ: روایت ہے شعبی سے کہا انہوں نے کہا فاطمہ بنت قیس نے طلاق دیا مجھ کو میرے شوہر نے نبی ﷺ کے زمانے میں، سو فرمایا نبی ﷺ نے نہ تیرے لیے گھر واجب ہے نہ روٹی کپڑا یعنی تیرے شوہر پر۔ کہا مغیرہ نے پھر ذکر کیا میں نے اس کا ابراہیم سے تو کہا انہوں نے کہ فرمایا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے نہیں چھوڑتے ہم اللہ کی کتاب اور اپنے نبی ﷺ کی سنت ایک عورت کے قول سے کہ ہم کو معلوم نہیں کہ اس نے یاد رکھا آپ کے فرمودے کو یا بھول گئی : سو عمر رضی اللہ عنہ تو دلواتے تھے تین طلاق والی کو روٹی اور کپڑا اور مکان رہنے کو یعنی عدت تک۔

فائدہ : مترجم کہتا ہے کتاب اللہ سے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے قول میں یہ آیت مراد ہے: أَسْكِنُوهُنَّ مِنْ حَيْثُ سَكَنْتُمْ مِنْ وُجْدِكُمْ یعنی اللہ تعالیٰ فرماتا ہے مکان دو ان کو جہاں سے تم رہتے ہو اپنے مقدور کے موافق۔

❀ ❀ ❀ ❀

٦۔ بَابُ : مَا جَآءَ لَا طَلَاقَ قَبْلَ النِّكَاحِ

اس بیان میں کہ نکاح سے پہلے طلاق واقع نہیں ہوتی

(١١٨١) عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ : ((**لَا نَذْرَ لِابْنِ آدَمَ فِيمَا لَا يَمْلِكُ، وَلَا عِتْقَ لَهُ فِي مَا لَا يَمْلِكُ، وَلَا طَلَاقَ لَهُ فِي مَا لَا يَمْلِكُ**)).

(حسن صحيح) الارواء (١٧٥١، ٢٠٦٩) الروض لا ٥٧) صحيح أبي داود (١٩٠٠)

ترجمہ: روایت ہے عمرو بن شعیب سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے وہ شعیب کے دادا سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے نذر نہیں ابن آدم کی اس میں جس کا وہ مالک نہیں اور عتق نہیں اس میں کہ جس کا وہ مالک نہیں اور طلاق نہیں اس میں جس کا وہ مالک نہیں۔

فائدہ : اس باب میں علی اور معاذ اور جابر اور ابن عباس اور عائشہ رضی اللہ عنہم سے روایت ہے۔ حدیث عبداللہ بن عمرو کی حسن ہے صحیح ہے اور وہ سب سے اچھی ہے اس باب میں اور یہی قول ہے اکثر علماء کا صحابہ وغیرہم سے۔ اور مروی ہے ایسا ہی علی بن ابی طالب اور ابن عباس اور جابر بن عبداللہ اور سعید بن مسیب اور حسن اور سعید بن جبیر اور علی بن حسین اور شریح اور جابر بن زید سے اور کتنے فقہاء تابعین سے اور یہی کہتے ہیں شافعی۔ اور مروی ہے ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے کہ انہوں نے کہا اگر کسی قبیلہ یا شہر کی طرف نسبت کر کے کہے تو طلاق واقع ہو جاتا ہے مثلاً اگر کہے کہ فلانے قبیلے یا فلانے شہر کی فلانی عورت سے اگر نکاح کروں تو اس پر طلاق ہے تو اس پر طلاق واقع ہوتا ہے یعنی بعد نکاح کے اور مروی ہے ابراہیم نخعی اور شعبی وغیرہما سے کہ انہوں نے کہا جب طلاق کو موقت کرے تو واقع ہوتا ہے اور یہی قول ہے سفیان ثوری اور مالک بن انس کا کہ انہوں نے کہا اگر نام لے کسی عورت کا مقرر کر کے مثلاً کہے ہندہ سے اگر نکاح کروں تو اس پر طلاق ہے یا وقت مقرر کرے یعنی یوں کہے کہ اگر میں نکاح کروں کل یا پرسوں کسی سے تو اس پر طلاق ہے یا یوں کہے کہ اگر نکاح کروں میں فلانے قبیلہ کی عورت سے یا فلانے شہر کی عورت سے تو جب وہ نکاح کرے گا ان عورتوں سے اس پر طلاق پڑ جائے گا اور ابن مبارک نے اس میں تشدد کیا اور یہ بھی کہا کہ اگر کسی نے ایسا کیا تو میں یہ بھی نہیں کہتا کہ وہ عورت اس پر حرام ہو جاتی ہے اور مروی ہے کہ کسی نے عبداللہ بن مبارک سے پوچھا حکم اس شخص کا کہ قسم کھائی اس نے طلاق کے ساتھ یعنی کہا کہ میں جس عورت سے نکاح کروں اس پر طلاق ہے پھر خواہش ہوئی اس کو نکاح کی تو آیا اس کو نکاح کرنا جائز ہے یعنی نکاح جس عورت سے کرے گا اس پر طلاق واقع ہوگا یا نہیں اور جائز ہے اس کو عمل کرنا ان فقہاء کے قول پر جنہوں نے اجازت دی ہے اس نکاح کی تو ابن مبارک نے جواب دیا کہ اگر وہ شخص قبل اس بلا کے ان کے قول کو حق جانتا تھا جنہوں نے رخصت دی ہے اس کو نکاح کی تو جائز ہے اب بھی اس کو عمل کرنا ان کے قول پر جو شخص پہلے سے ان کے قول کو پسند نہ کرتا تھا تو اس کو اس بلا میں مبتلا ہونے کے بعد بھی اس پر عمل کرنا جائز نہیں اور احمد نے کہا اگر اس نے نکاح کر لیا تو میں حکم نہیں کرتا کہ وہ اپنی بیوی کو چھوڑ دے۔ اور اسحاق نے کہا کہ میں رخصت دیتا ہوں عورت منسوبہ سے نکاح کرنے کی بدلیل

حدیث ابن مسعودؓ کے اور عورت منسوبہ کا بیان او پر گزرا اور نہیں کہتا میں کہ حرام ہے اس پر عورت اس کی، اور وسعت دی اسحاق نے غیر منسوبہ عورت میں۔

٧۔ بَابُ : مَا جَآءَ أَنَّ طَلَاقَ الْأَمَةِ تَطْلِيقَتَانِ

اس بیان میں کہ لونڈی کی دو طلاقیں ہی ہیں

(١١٨٢) عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ : ((طَلَاقُ الْأَمَةِ تَطْلِيقَتَانِ، وَعِدَّتُهَا حَيْضَتَانِ)). قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى : وَحَدَّثَنَا وَأَبُوْ عَاصِمٍ وَحَدَّثَنَا مُظَاهِرٌ بِهٰذَا. (اسناده ضعيف) الارواء (٢٠٦٦) ضعيف أبي داؤد (٣٨٧) اس میں مظاہرہ بن اسلم راوی ضعیف ہے۔) تقریب (٦٧٢١)

ترجمہ: روایت ہے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا لونڈی کی دو ہی طلاق ہیں اور عدت اس کی دو ہی حیض ہیں یعنی دو طلاق میں وہ بائنہ ہو جاتی ہے جیسے حرہ تین طلاق میں کہا محمد بن یحیٰی نے اور بیان کی ہم سے یہ حدیث ابو عاصم نے انہوں نے مظاہر سے اسی طرح۔

فائدہ : اس باب میں عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے۔ حدیث عائشہ رضی اللہ عنہا کی غریب ہے مرفوع نہیں جانتے ہم اس کو مگر مظاہر بن اسلم کی روایت سے اور مظاہر کی کوئی حدیث معلوم نہیں ہوتی سوائے اس کے اور اسی پر عمل ہے علمائے صحابہ وغیرہم کا اور یہی قول ہے سفیان ثوری اور شافعی اور احمد اور اسحاق کا۔ مترجم کہتا ہے اس حدیث کی رو سے امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ طلاق اور عدت کا اعتبار عورت سے ہے یعنی اگر عورت حرہ ہے تو تین طلاقیں ہیں اور تین حیض میں اس کی عدت پوری ہوتی ہے اور اگر لونڈی ہے تو دو طلاقیں ہیں بائن ہو جاتی ہے اور عدت اس کی دو حیض میں پوری ہو جاتی ہے۔ اور امام شافعی کہتے ہیں کہ طلاق اور عدت دونوں میں اعتبار شوہر کا ہے۔

❀ ❀ ❀ ❀

٨۔ بَابُ : مَا جَآءَ فِيمَنْ يُحَدِّثُ نَفْسَهُ بِطَلَاقِ امْرَأَتِهِ

دل میں طلاق کا خیال کرنے کے بیان میں

(١١٨٣) عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : ((تَجَاوَزَ اللّٰهُ لِأُمَّتِيْ مَا حَدَّثَتْ بِهِ أَنْفُسُهَا، مَا لَمْ تَكَلَّمْ بِهِ أَوْ تَعْمَلْ بِهِ)). (اسناده صحيح) ارواء الغليل (٢٠٦٢) صحيح ابی داؤد (١٩١٥)

ترجمہ: روایت ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہا انہوں نے فرمایا رسول اللہ ﷺ نے درگزر کیا اللہ تعالیٰ نے میری امت سے جو دلوں میں خیال آئے جب تک منہ سے نہ نکالے اس کو یا عمل نہ کرے اس پر۔

فائدہ : یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے اہل علم کا کہ جب آدمی اپنے دل میں خیال کرے طلاق کا تو کچھ نہیں پڑتا جب تک منہ سے نہ کہے۔

۹۔ بَابُ : مَا جَآءَ فِي الْجِدِّ وَالْهَزْلِ فِي الطَّلَاقِ

اس بیان میں کہ طلاق ہنسی اور مذاق میں بھی واقع ہو جاتی ہے

(۱۱۸۴) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((ثَلَاثٌ جِدُّهُنَّ جِدٌّ، وَ هَزْلُهُنَّ جِدٌّ: النِّكَاحُ، وَالطَّلَاقُ وَالرَّجْعَةُ)). (صحیح) ارواء الغليل (۱۸۲۶) صحیح ابی داؤد (۱۹۰۴) التعليق على التنكيل (۲/ ۵۰) مشكاة المصابيح (۳۲۸۴)

ترجمہ: روایت ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تین چیزیں ایسی ہیں کہ اس میں سچ مچ کہنا اور خوش طبعی سے کہنا دونوں برابر ہیں ایک نکاح، دوسرے طلاق، تیسرے رجعت۔

فائدہ : یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اور اسی پر عمل ہے علمائے صحابہ وغیرہم کا اور عبدالرحمٰن بیٹے ہیں حبیب کے وہ بیٹے ہیں ادرک کے وہ بیٹے ہیں مالک کے اور وہ میرے نزدیک یوسف بن ماہک ہیں۔

❀❀❀❀

۱۰۔ بَابُ : مَا جَآءَ فِي الْخُلَعِ

خلع کے بیان میں

(۱۱۸۵) عَنِ الرُّبَيِّعِ بِنْتِ مُعَوِّذِ بْنِ عَفْرَاءَ: أَنَّهَا اخْتَلَعَتْ عَلٰى عَهْدِ النَّبِيِّ ﷺ فَأَمَرَهَا النَّبِيُّ ﷺ۔ أَوْ أُمِرَتْ۔ أَنْ تَعْتَدَّ بِحَيْضَةٍ. (اسناده صحیح) التعليق على الروضه النديه (۲/ ۶۲) صحیح ابی داؤد (۱۹۳۱)

ترجمہ: روایت ہے ربیع بنت معوذ بن عفراء سے کہ انہوں نے خلع کیا اپنے شوہر سے نبی ﷺ کے زمانے میں، سو حکم کیا ان کو نبی ﷺ نے یا حکم کی گئیں وہ کہ عدت بیٹھے ایک حیض تک۔

فائدہ : اس باب میں ابن عباس رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے۔ کہا ابو عیسیٰ نے حدیث ربیع بنت معوذ کی صحیح یہی ہے کہ ان کو حکم کیا گیا ایک حیض تک بیٹھنے کا۔

(۱۱۸۵م) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ امْرَأَةَ ثَابِتِ بْنِ قَيْسٍ اخْتَلَعَتْ، مِنْ زَوْجِهَا عَلٰى عَهْدِ النَّبِيِّ ﷺ فَأَمَرَهَا النَّبِيُّ ﷺ أَنْ تَعْتَدَّ بِحَيْضَةٍ. [انظر ماقبله]

ترجمہ: روایت ہے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہ ثابت بن قیس کی بی بی نے خلع کیا اپنے شوہر سے نبی ﷺ کے زمانے میں، سو حکم کیا ان کو نبی ﷺ نے کہ عدت بیٹھے ایک حیض تک۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے اور اختلاف ہے علماء کا خلع والی عورت کی عدت میں تو اکثر اہل علم صحابہ وغیرہم کہا ہے کہ عدت خلع والی عورت کی مطلقہ کے برابر ہے اور یہی قول ہے ثوری اور اہل کوفہ کا اور یہی کہتے ہیں احمد اور اسحاق اور کہا بعض علمائے صحابہ وغیرہم نے کہ عدت خلع والی عورت کی ایک حیض ہے۔ اور کہا اسحاق نے اگر کوئی اختیار کرے اس مذہب کو یعنی ایک حیض کی عدت ہونے کو تو یہ مذہب قوی ہے۔

❀ ❀ ❀ ❀

۱۱۔ بَابُ : مَا جَآءَ فِي الْمُخْتَلِعَاتِ

خلع لینی والی عورتوں کے بیان میں

(۱۱۸۶) عَنْ ثَوْبَانَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((الْمُخْتَلِعَاتُ هُنَّ الْمُنَافِقَاتُ)).

(صحيح) (الصحيحة : ٦٣٣، المشكاة: ٣٢٩٠، التحقيق الثانی)

ترجمہ: روایت ہے ثوبان رضی اللہ عنہ سے کہ نبی ﷺ نے فرمایا خلع کرنے والی عورتیں تو منافق ہیں۔

فائدہ: یہ حدیث غریب ہے اس سند سے اور اس کی اسناد کچھ قوی نہیں اور مروی ہے نبی ﷺ سے کہ انہوں نے فرمایا کہ جو عورت خلع کرے اپنے شوہر سے بغیر عذر کے تو خوشبو نہ سونگھے گی جنت کی۔ روایت کی ہم سے یہ حدیث محمد بن بشار نے انہوں نے عبدالوہاب ثقفی سے انہوں نے ایوب سے انہوں نے ابوقلابہ سے انہوں نے اپنی دادی سے انہوں نے ثوبان سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے جو عورت کہ مانگے اپنے زوج سے طلاق بغیر عذر اور ضرورت کے سو حرام ہے اس پر بو جنت کی۔ یہ حدیث حسن ہے اور مروی ہے یہ حدیث ایوب سے وہ روات کرتے ہیں ابوقلابہ سے وہ ابی اسماء سے وہ ثوبان سے اور روایت کیا اس کو بعض نے ایوب سے اسی اسناد سے اور مرفوع نہ کیا۔

(۱۱۸۷) عَنْ ثَوْبَانَ: أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ : ((أَيُّمَا امْرَأَةٍ سَأَلَتْ زَوْجَهَا طَلَاقًا مِنْ غَيْرِ بَأْسٍ، فَحَرَامٌ عَلَيْهَا رَائِحَةُ الْجَنَّةِ)).

(صحيح) ارواء الغليل (٢٠٣٥) مشكاة (٣٢٧٩) صحيح ابی داؤد (١٩٢٨)

ترجمہ: ثوبان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو عورت مانگے اپنے خاوند سے طلاق بغیر عذر اور ضرورت کے تو اس پر جنت کی خوشبو حرام ہے۔

❀ ❀ ❀ ❀

١٢ ـ بَابُ : مَا جَآءَ فِي مُدَارَاةِ النِّسَآءِ

عورتوں کی خاطر داری کے بیان میں

(١١٨٨) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ : ((إِنَّ الْمَرْأَةَ كَالضِّلَعِ إِنْ ذَهَبْتَ تُقِيمُهَا كَسَرْتَهَا، وَإِنْ تَرَكْتَهَا اسْتَمْتَعْتَ بِهَا عَلٰى عِوَجٍ)). (صحيح) (التعليق الرغيب : ٣/٧٢، ٧٣)

ترجمہ: روایت ہے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہا فرمایا رسول اللہ ﷺ نے عورت پسلی کی ہڈی کی سی ہے اگر تو سیدھا کرنے چلے تو اس کو توڑ دے گا اور اگر رہنے دے اس کو ویسے تو فائدہ اٹھائے اس کے ٹیڑھے پن پر یعنی اس کی بدمزاجی پر صبر کرے تو نباہ ہو اور نہیں تو جدائی کی نوبت آئے۔

فائدہ : اس باب میں ابوذر اور سمرہ اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہم سے روایت ہے۔ حدیث ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی حسن ہے صحیح ہے غریب ہے اس سند سے۔

١٣ ـ بَابُ : مَا جَآءَ فِي الرَّجُلِ يَسْأَلُهُ أَبُوهُ أَنْ يُطَلِّقَ زَوْجَتَهُ

اس شخص کے بیان میں جسے اس کا باپ کہے کہ اپنی بیوی کو طلاق دے دو

(١١٨٩) عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ : كَانَتْ تَحْتِي امْرَأَةٌ أُحِبُّهَا وَكَانَ أَبِي يَكْرَهُهَا، فَأَمَرَنِي أَنْ أُطَلِّقَهَا فَأَبَيْتُ فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لِلنَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ : ((يَا عَبْدَاللّٰهِ بْنَ عُمَرَ طَلِّقِ امْرَأَتَكَ)).

(حسن) سلسلة الاحاديث الصحيحة (٩١٣)

ترجمہ: روایت ہے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے کہ انہوں نے کہا تھی میرے پاس ایک بی بی کہ میں اسے چاہتا تھا اور میرے باپ اسے برا جانتے تھے، سو حکم کیا مجھ کو کہ طلاق دوں اسے، سو نہ مانا میں نے پھر ذکر کیا میں نے اس کا نبی ﷺ سے سو فرمایا آپ ﷺ نے اے عبداللہ بیٹے عمر کے طلاق دے اپنی بی بی کو۔

فائدہ : یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور ہم نہیں جانتے اس کو مگر ابن ابی ذئب کی روایت سے۔

١٤ ـ بَابُ : مَا جَآءَ لَا تَسْأَلِ الْمَرْأَةُ طَلَاقَ أُخْتِهَا

اس بیان میں کہ عورت اپنی سوکن کی طلاق کا مطالبہ نہ کرے

(١١٩٠) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ يَبْلُغُ بِهِ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ : ((لَا تَسْأَلِ الْمَرْأَةُ طَلَاقَ أُخْتِهَا، لِتَكْفِئَ مَا فِي إِنَائِهَا)).

(صحيح) ابی داؤد (١٨٩١)

ترجمہ: روایت ہے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ وہ پہچانتے ہیں اس حدیث کو نبی ﷺ تک کہ آپ ﷺ نے فرمایا نہ طلب کرے عورت طلاق اپنے سوت کی تاکہ انڈیل لے جو اس کے برتن میں ہے۔

فائدہ: اس باب میں ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے بھی روایت ہے۔ حدیث ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی حسن ہے صحیح ہے۔

❁❁❁❁

۱۵۔ بَابُ : مَا جَآءَ فِي طَلَاقِ الْمَعْتُوهِ

پاگل کی طلاق کے بیان میں

(۱۱۹۱) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : ((كُلُّ طَلَاقٍ جَائِزٌ، إِلَّا طَلَاقَ الْمَعْتُوهِ الْمَغْلُوبِ عَلَى عَقْلِهِ)). (ضعيف جدًا) (الارواء : ۲۰۴۲) (اس میں عطاء بن عجلان راوی ضعیف ہے)

ترجمہ: روایت ہے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہا فرمایا رسول اللہ ﷺ نے سب طلاق پڑ جاتی ہیں مگر طلاق معتوہ کا یعنی جس کی عقل جاتی رہی ہو۔

فائدہ: اس حدیث کو مرفوع نہیں جانتے ہم مگر عطاء بن عجلان کی روایت سے اور وہ ضعیف ہیں ذاہب الحدیث یعنی حدیثوں کو بھول جایا کرتے تھے اور اسی پر عمل ہے علمائے صحابہ وغیرہم کا کہ طلاق معتوہ یعنی دیوانے کا کہ جس کی عقل نہ رہی ہو، نہیں پڑتا مگر ایسا دیوانہ ہو کبھی کبھی ہوش میں آتا ہو اور وہ طلاق دے ہوش کی حالت میں تو البتہ طلاق پڑتا ہے۔

❁❁❁❁

۱۶۔ بَابُ [نزول قوله: الطلاق مرتان]

ارشاد باری تعالیٰ: ''طلاق دو مرتبہ ہے'' کا سببِ نزول

(۱۱۹۲) عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ : كَانَ النَّاسُ، وَالرَّجُلُ يُطَلِّقُ امْرَأَتَهُ مَا شَاءَ أَنْ يُطَلِّقَهَا، وَهِيَ امْرَأَتُهُ إِذَا ارْتَجَعَهَا وَهِيَ فِي الْعِدَّةِ، وَإِنْ طَلَّقَهَا مِائَةَ مَرَّةٍ أَوْ أَكْثَرَ، حَتَّى قَالَ رَجُلٌ لِامْرَأَتِهِ : وَاللّٰهِ لَا أُطَلِّقُكِ فَتَبِينِينَ مِنِّي، وَلَا آوِيكِ أَبَدًا، قَالَتْ : وَ كَيْفَ ذَاكَ ؟ قَالَ : أُطَلِّقُكِ، فَكُلَّمَا هَمَّتْ عِدَّتُكِ أَنْ تَنْقَضِيَ، رَاجَعْتُكِ، فَذَهَبَتِ الْمَرْأَةُ حَتَّى دَخَلَتْ عَلَى عَائِشَةَ فَأَخْبَرَتْهَا . فَسَكَتَتْ عَائِشَةُ حَتَّى جَاءَ النَّبِيُّ ﷺ فَأَخْبَرَتْهُ . فَسَكَتَ النَّبِيُّ ﷺ. حَتَّى نَزَلَ الْقُرْآنُ : ﴿ **اَلطَّلَاقُ مَرَّتَانِ فَإِمْسَاكٌ بِمَعْرُوفٍ أَوْ تَسْرِيحٌ بِإِحْسَانٍ** ﴾ [البقرة : ۲۲۹] . قَالَتْ عَائِشَةُ : فَاسْتَأْنَفَ النَّاسُ الطَّلَاقَ مُسْتَقْبَلًا، مَنْ كَانَ طَلَّقَ وَمَنْ

لَمْ يَكُنْ طَلَّقَ. (ضعيف عند الالبانى) مؤطا مالك (٢/٥٨٨) طبرى ٤٧٨٣، ٤٧٨٤) الحاكم ٢/٢٧٩، (٢٨٠) الواحدى (١٥٣) بيهقى ٧/٣٣٣) بعض محققین کے نزدیک اس کی سند حسن ہے۔

ترجمہ: روایت ہے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہا انہوں نے لوگ زمانہ جاہلیت میں ایسے تھے کہ شوہر طلاق دیتا تھا اپنی عورت کو جتنی چاہتا تھا اور پھر وہ اسی کے پاس رہتی تھی جب رجعت کر لیتا تھا عدت میں سو اگر طلاق دے چکا ہو اس کو ایک یا زیادہ یہاں تک کہ ایک مرد نے اپنی بیوی سے کہا قسم ہے اللہ کی نہ تو میں ایسا طلاق دوں گا تجھ کو کہ تو جدا ہو جائے مجھ سے اور نہ ملوں گا تجھ سے کبھی اس نے کہا یہ کیونکر ہو گا شوہر نے کہا میں طلاق دوں گا تجھ کو پھر جب تمامی پر ہو گی عدت تیری تو رجعت کروں گا تجھ سے یعنی اسی طرح بعد رجعت کے پھر طلاق دوں گا۔ پھر عدت تمام ہونے کے قریب رجعت کروں گا اسی طرح ہمیشہ کرتا رہوں گا سو گئی وہ عورت یہاں تک کہ داخل ہوئی حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس اور خبر دی ان کو اس بات کی سو چپ رہیں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا یہاں تک کہ آئے نبی ﷺ سو خبر دی آپ کو پس چپ رہے رسول اللہ ﷺ یہاں تک کہ اتری یہ آیت قرآن مجید کی اَلطَّلَاقُ مَرَّتَانِ فَاِمْسَاكٌ بِمَعْرُوْفٍ اَوْ تَسْرِيْحٌ بِاِحْسَانٍ یعنی طلاق دو مرتبہ ہے اور بعد اس کے رکھ لینا عورت کو دستور کے موافق یا رخصت کر دینا ہے اس کو یعنی تیسرا طلاق دے کر یا اس طرح کہ رجعت نہ کرے یہاں تک کہ عدت تمام ہو جائے کہا عائشہ رضی اللہ عنہا نے پھر سرے سے حساب رکھا لوگوں نے طلاق کا آئندہ کے لیے جس نے طلاق دیا تھا اس نے بھی اور جس نے نہیں دیا تھا اس نے بھی۔

فائدہ: روایت کی ہم سے ابو کریب محمد بن علاء نے کہا روایت کی ہم سے عبداللہ بن ادریس نے انہوں نے ہشام بن عروہ سے انہوں نے اپنے باپ سے اسی حدیث کے معنوں کے مانند اور نہیں ذکر کیا اس میں عائشہ رضی اللہ عنہا کا اور یہ زیادہ صحیح ہے یعلی بن شبیب کی روایت سے۔

❀ ❀ ❀ ❀

١٧۔ بَابُ: مَا جَآءَ فِي الْحَامِلِ الْمُتَوَفّٰى عَنْهَا زَوْجُهَا تَضَعُ

اس حاملہ کے بچہ جننے کے بیان میں جس کا خاوند فوت ہو گیا ہو

(١١٩٣) عَنْ أَبِي السَّنَابِلِ بْنِ بَعْكَكٍ قَالَ: وَضَعَتْ سُبَيْعَةُ بَعْدَ وَفَاةِ زَوْجِهَا بِثَلَاثَةٍ وَ عِشْرِيْنَ يَوْمًا، أَوْ خَمْسَةٍ وَ عِشْرِيْنَ يَوْمًا، فَلَمَّا تَعَلَّتْ تَشَوَّفَتْ لِلنِّكَاحِ فَأُنْكِرَ عَلَيْهَا ذٰلِكَ، فَذُكِرَ ذٰلِكَ لِلنَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ: ((إِنْ تَفْعَلْ فَقَدْ حَلَّ اَجَلُهَا)). (اسناده صحيح) صحيح ابى داؤد (١٩٩٦)

ترجمہ: روایت ہے ابی السنابل بن بعکک سے کہا وضع حمل کیا سبیعہ نے اپنے خاوند کے مرنے کے تئیس دن یا پچیس دن بعد پھر جب نفاس سے پاک ہو چکیں تو زینت کی نکاح کے لیے، سو اعتراض کیا ان پر لوگوں نے سو ذکر کیا گیا اس کا

نبی ﷺ سے تو فرمایا آپ ﷺ نے اگر نکاح کرے وہ تو کیا ہوا اس کی عدت تو پوری ہو چکی۔

فائدہ : روایت کی ہم سے احمد بن منیع نے انہوں نے حسن بن موسیٰ سے انہوں نے شیبان سے انہوں نے منصور سے اسی کی مانند۔ اور اس باب میں ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے بھی روایت ہے، حدیث ابي السنابل کی مشہور ہے غریب ہے اس سند سے اور نہیں جانتے ہم اسود کی کوئی روایت ابي السنابل سے اور سنا میں نے محمد بخاری سے کہتے تھے نہیں جانتے ہم کہ ابوالسنابل زندہ رہے ہوں بعد نبی ﷺ کے اور اسی پر عمل ہے اکثر اہل علم کے نزدیک صحابہ وغیرہم سے کہ جس حاملہ کا خاوند مر گیا ہو تو وہ جب وضع حمل کرے تبھی اس کو نکاح کرنا جائز ہے اور اگر چہ عدت اس کی یعنی عدت کے دن پورے نہ ہوئے ہوں اور یہی قول ہے سفیان ثوری اور شافعی اور احمد اور اسحاق کا اور کہا بعض علماء نے صحابہ وغیرہم سے کہ پوری کرے دونوں مدتوں کے اخیر کی مدت یعنی اگر چار مہینے دس دن گزر جائیں اور وضع حمل نہ ہو تو وضع حمل تک نکاح نہ کرے اور عدت ہی سمجھے اور اگر چار مہینے دس دن کے قبل وضع حمل ہو جائے تو چار مہینے دس تک پورے مگر پہلا قول صحیح ہے یعنی زن حاملہ کی عدت وضع حمل سے پوری ہو جاتی ہے۔

❀❀❀❀

(١١٩٤) عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ وَابْنَ عَبَّاسٍ وَأَبَا سَلَمَةَ بْنَ عَبْدِالرَّحْمٰنِ تَذَاكَرُوا الْمُتَوَفّٰى عَنْهَا زَوْجُهَا' الْحَامِلُ تَضَعُ عِنْدَ وَفَاتِ زَوْجِهَا' فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ : تَعْتَدُّ اٰخِرَ الْأَجَلَيْنِ. وَقَالَ أَبُو سَلَمَةَ: بَلْ تَحِلُّ حِيْنَ تَضَعُ وَقَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ : أَنَا مَعَ ابْنِ أَخِي يَعْنِي : أَبَا سَلَمَةَ. فَأَرْسَلُوا إِلٰى أُمِّ سَلَمَةَ' زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَتْ : قَدْ وَضَعَتْ سُبَيْعَةُ الْأَسْلَمِيَّةُ بَعْدَ وَفَاةِ زَوْجِهَا بِيَسِيْرٍ' فَاسْتَفْتَتْ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ. فَأَمَرَهَا أَنْ تَتَزَوَّجَ. (صحيح) (الارواء : ٢١١٣) صحيح ابی داؤد (١١٩٦)

ترجمہ: روایت ہے سلیمان ابن یسار سے کہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ اور ابن عباس رضی اللہ عنہما اور ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ ان سب نے ذکر کیا اس عورت کا جو حاملہ ہو اور اس کا خاوند مر گیا ہو اور وضع حمل کرے سو فرمایا ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہ وہ پوری کرے دونوں مدتوں میں سے اخیر کی مدت کو اور اس کی تفصیل ابھی گزری۔ اور کہا ابوسلمہ نے بلکہ حلال ہو جاتا ہے اس کو نکاح کرنا اسی وقت جب کہ وضع حمل کرے اور کہا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے میں اپنے بھتیجے یعنی ابوسلمہ کے ساتھ ہوں پس کہلا بھیجا ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے پاس جو بی بی ہیں نبی ﷺ کی سو فرمایا انہوں نے وضع حمل کیا سبیعہ اسلمیہ نے اپنے شوہر کے مرنے کے تھوڑے دنوں بعد سو مسئلہ پوچھا رسول اللہ ﷺ سے تو حکم دیا آپ نے انہیں نکاح کرنے کا۔

فائدہ : یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

❀❀❀❀

١٨ـ بَابُ : مَا جَآءَ فِيْ عِدَّةِ الْمُتَوَفّٰى عَنْهَا زَوْجُهَا

جس عورت کا خاوند فوت ہو جائے اس کی عدت کے بیان میں

(١١٩٥) عَنْ حُمَيْدِ بْنِ نَافِعٍ عَنْ زَيْنَبَ بِنْتِ أَبِيْ سَلَمَةَ أَنَّهَا أَخْبَرَتْهُ بِهٰذِهِ الْأَحَادِيْثِ الثَّلَاثَةِ : قَالَتْ زَيْنَبُ : دَخَلْتُ عَلٰى أُمِّ حَبِيْبَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ حِيْنَ تُوُفِّيَ أَبُوْهَا، أَبُوْ سُفْيَانَ ابْنُ حَرْبٍ. فَدَعَتْ بِطِيْبٍ فِيْهِ صُفْرَةُ خَلُوْقٍ أَوْ غَيْرِهِ، فَدَهَنَتْ بِهِ جَارِيَةً، ثُمَّ مَسَّتْ بِعَارِضَيْهَا، ثُمَّ قَالَتْ : وَاللّٰهِ مَا لِيْ بِالطِّيْبِ مِنْ حَاجَةٍ غَيْرَ أَنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ : ((لَا يَحِلُّ لِامْرَأَةٍ تُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ، أَنْ تُحِدَّ عَلٰى مَيِّتٍ فَوْقَ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ، إِلَّا عَلٰى زَوْجٍ، أَرْبَعَةَ أَشْهُرٍ وَعَشْرًا)).

(صحيح) (الارواء : ٢١١٤) صحيح ابی داود (١٩٩٠، ١٩٩١)

ترجمہ: روایت ہے حمید بن نافع سے وہ روایت کرتے ہیں زینب بنت ابی سلمہ سے کہ انہوں نے خبر دی ان کو ان تینوں حدیثوں کی۔ کہا حمید نے کہا زینب نے داخل ہوئی میں ام حبیبہ رضی اللہ عنہا کے پاس جو بی بی ہیں نبی ﷺ کی جب وفات پائی ان کے باپ ابوسفیان بن حرب نے سو منگائی ام حبیبہ نے خوشبو کہ اس میں زردی تھی خلوق کی اور خلوق ایک خوشبوئی ہے عرب کی کہ مرکب ہوتی ہے زعفران وغیرہ سے یا زردی سے کسی اور چیز کی سو لگائی ایک لڑکی کے پھر لگائی اپنے گالوں پر پھر فرمایا ام حبیبہ رضی اللہ عنہا نے: قسم ہے اللہ کی مجھے کچھ خوشبو کی حاجت نہیں مگر اتنا ہے کہ میں نے سنا ہے رسول اللہ ﷺ سے فرماتے تھے حلال نہیں اس عورت کو جو ایمان رکھتی ہو اللہ پر اور پچھلے دن پر یہ کہ سوگ کرے کسی میت پر تین دن سے زیادہ مگر شوہر پر کہ چار مہینے دس دن تک سوگ کرے۔

فائدہ : اس باب میں فریعہ بنت مالک بن سنان سے بھی روایت ہے جو بہن ہے ابوسعید خدری کی اور حفصہ بنت عمر سے رضی اللہ عنہما بھی روایت ہے۔ حدیث زینب کی حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے صحابہ غیرہم کا کہ جس کا شوہر مر جائے وہ خوشبو اور زینت سے پرہیز کرے اور یہی قول ہے ثوری اور مالک اور شافعی اور احمد اور اسحاق کا۔ مترجم کہتا ہے عدت وفات شوہر کی ایام جاہلیت میں اس طرح مروج تھی کہ جب کسی عورت کا خاوند مر جاتا وہ ایک مکان تیرہ و تاریک میں اکیلی رہتی تھی اور خوشبو اور زینت سے پرہیز کرتی تھی۔ جب ایک سال اسی حال سے گزر جاتا تھا وہ اس گھر سے نکلتی تھی اور ایک گدھا یا بکری یا کوئی طائر اس کے پاس لاتے تھے اور وہ اس سے اپنی فرج رگڑتی اور عدت اپنی تمام کرتی تھی پھر اونٹ کی مینگنی اس کو دیتے تھے کہ وہ اسے پھینکتی تھی۔

(١١٩٦) قَالَتْ زَيْنَبُ : فَدَخَلْتُ عَلٰى زَيْنَبَ بِنْتِ جَحْشٍ حِيْنَ تُوُفِّيَ أَخُوْهَا، فَدَعَتْ بِطِيْبٍ فَمَسَّتْ مِنْهُ، ثُمَّ قَالَتْ : وَاللّٰهِ! مَا لِيْ فِي الطِّيْبِ مِنْ حَاجَةٍ، غَيْرَ أَنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ : ((لَا يَحِلُّ لِامْرَأَةٍ تُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ أَنْ تُحِدَّ عَلٰى مَيِّتٍ فَوْقَ ثَلَاثِ لَيَالٍ، إِلَّا عَلٰى زَوْجٍ، أَرْبَعَةَ أَشْهُرٍ وَ

عَشْرً)). (صحیح) [المصدر نفسه]

ترجمہ: کہا زینب نے پھر داخل ہوئی میں زینب بنت جحش کے پاس جب کہ وفات پائی ان کے بھائی نے سو منگائی انہوں نے بھی خوشبو اور لگائی پھر فرمایا قسم ہے اللہ کی مجھے حاجت نہیں خوشبو کی مگر میں نے سنا ہے رسول اللہ ﷺ سے کہ فرماتے تھے حلال نہیں کسی عورت کو جو ایمان رکھتی ہو اللہ پر اور پچھلے دن پر یہ کہ سوگ کرے کسی مردے پر تین راتوں سے زیادہ مگر خاوند پر کہ چار مہینے دس دن تک سوگ کرے۔

(۱۱۹۷) قَالَتْ زَيْنَبُ : وَسَمِعْتُ أُمِّيْ، أُمَّ سَلَمَةَ تَقُوْلُ : جَاءَتِ امْرَأَةٌ إِلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ. فَقَالَتْ : يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! إِنَّ ابْنَتِيْ تُوُفِّيَ عَنْهَا زَوْجُهَا . وَقَدِ اشْتَكَتْ عَيْنَيْهَا، أَفَنَكْحَلُهَا؟ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((لَا))، مَرَّتَيْنِ أَوْ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ، كُلُّ ذٰلِكَ يَقُوْلُ : ((لَا))، ثُمَّ قَالَ : ((إِنَّمَا هِيَ أَرْبَعَةُ أَشْهُرٍ وَعَشْرًا، وَقَدْ كَانَتْ إِحْدَاكُنَّ فِي الْجَاهِلِيَّةِ تَرْمِيْ بِالْبَعْرَةِ عَلٰى رَأْسِ الْحَوْلِ)).

(اسناده صحیح) [المصدر نفسه]

ترجمہ: کہا زینب نے اور سنا میں نے اپنی ماں ام سلمہ ؓ سے کہتی تھیں آئی ایک عورت رسول اللہ ﷺ کے پاس اور کہا اس نے یا رسول اللہ ﷺ میری بیٹی کا خاوند مر گیا ہے اور اس کی آنکھیں دکھتی ہیں سو کیا سرمہ لگاؤں میں اس کے فرمایا رسول اللہ ﷺ نے نہیں دو مرتبہ یا تین مرتبہ۔ وہ آپ سے پوچھتی تھی اور آپ منع کرتے تھے پھر فرمایا اب تو عدت چار مہینے دس دن ہیں اور اس سے پہلے تو ایک عورت تم میں تھی جاہلیت میں کہ پھینکتی تھی اونٹ کی مینگنی سال بھر کے بعد۔

❀❀❀❀

١٩ ـ بَابُ : مَا جَاءَ فِي الْمُظَاهِرِ يُوَاقِعُ قَبْلَ أَنْ يُكَفِّرَ

اس کے بیان میں جس نے اپنی بیوی سے ظہار کیا اور کفارہ ادا کرنے سے پہلے صحبت کر لی

(۱۱۹۸) عَنْ سَلَمَةَ بْنِ صَخْرٍ الْبَيَاضِيِّ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ فِي الْمُظَاهِرِ يُوَاقِعُ قَبْلَ أَنْ يُكَفِّرَ، قَالَ : ((كَفَّارَةٌ وَاحِدَةٌ)).

(صحیح عند الالبانی) [المصدر نفسه] بعض محققین نے اس کو ضعیف کہا ہے۔ البتہ حدیث نمبر (۱۲۰۰) صحیح ہے۔

ترجمہ: روایت ہے سلمہ بن صخر بیاضی سے کہ نبی ﷺ سے پوچھا کہ جو ظہار کرنے والا کہ صحبت کر بیٹھے قبل کفارہ دینے کے تو فرمایا آپ ﷺ نے اس پر ایک ہی کفارہ ہے۔

فائدہ : یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اور اسی پر عمل ہے اکثر علماء کا اور یہی قول ہے سفیان ثوری اور مالک اور شافعی اور احمد اور اسحاق کا اور بعض نے کہا جو صحبت کر بیٹھے قبل کفارہ کے تو اس پر دو کفارے ہیں اور یہی قول ہے عبدالرحمٰن بن مہدی کا۔

(۱۱۹۹) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ : أَنَّ رَجُلًا أَتَى النَّبِيَّ ﷺ، قَدْ ظَاهَرَ مِنِ امْرَأَتِهِ فَوَقَعَ عَلَيْهَا، فَقَالَ : يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! إِنِّيْ قَدْ ظَاهَرْتُ مِنِ امْرَأَتِيْ فَوَقَعْتُ عَلَيْهَا قَبْلَ أَنْ أُكَفِّرَ؟ فَقَالَ : ((مَا حَمَلَكَ عَلٰى ذٰلِكَ، يَرْحَمُكَ

اللّٰهُ ؟)) قَالَ : رَأَيْتُ خَلْخَالَهَا فِيْ ضَوْءِ الْقَمَرِ، قَالَ : ((فَلَا تَقْرَبْهَا حَتّٰى تَفْعَلَ مَا أَمَرَكَ اللّٰهُ بِهٖ)). (صحيح) الارواء (۷/۱۷۹)

ترجمہ: روایت ہے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہ ایک مرد آیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس کہ اس نے ظہار کیا تھا اپنی عورت سے اور پھر صحبت کر بیٹھا اس سے سو کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں نے ظہار کیا اپنی عورت سے پھر صحبت کر بیٹھا میں اس سے قبل کفارہ دینے کے سو فرمایا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کس نے مستعد کیا تجھ کو اس پر رحمت کرے اللہ تجھ پر عرض کیا اس نے دیکھی میں نے پازیب اس کی چاند کی روشنی میں فرمایا اب اس کے نزدیک نہ جا جب تک تو نہ کرے جو حکم دیا تجھ کو اللہ نے یعنی جب تک کفارہ نہ دے لے۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے۔

❀ ❀ ❀ ❀

۲۰۔ بَابُ : مَا جَآءَ فِيْ كَفَّارَةِ الظِّهَارِ

ظہار کے کفارے کے بیان میں

(۱۲۰۰) **حَدَّثَنَا أَبُوْ** سَلَمَةَ وَ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِالرَّحْمٰنِ أَنَّ سَلْمَانَ بْنَ صَخْرٍ الْأَنْصَارِيَّ، أَحَدَ بَنِيْ بَيَاضَةَ، جَعَلَ امْرَأَتَهُ عَلَيْهِ كَظَهْرِ أُمِّهٖ حَتّٰى يَمْضِيَ رَمَضَانُ، فَلَمَّا مَضٰى نِصْفٌ مِنْ رَمَضَانَ وَقَعَ عَلَيْهَا لَيْلًا، فَأَتٰى رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فَذَكَرَ ذٰلِكَ لَهٗ، فَقَالَ لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : ((**أَعْتِقْ رَقَبَةً**)) قَالَ: لَا أَجِدُهَا قَالَ: ((**فَصُمْ شَهْرَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ**))، قَالَ: لَا أَسْتَطِيْعُ قَالَ : ((**أَطْعِمْ سِتِّيْنَ مِسْكِيْنًا**)). قَالَ : لَا أَجِدُ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لِفَرْوَةَ بْنِ عَمْرٍو : ((**أَعْطِهٖ ذٰلِكَ الْعَرَقَ. وَهُوَ مِكْتَلٌ يَأْخُذُ خَمْسَةَ عَشَرَ صَاعًا أَوْ سِتَّةَ عَشَرَ صَاعًا. إِطْعَامَ سِتِّيْنَ مِسْكِيْنًا**)). (صحيح) ارواء الغليل (۲۰۹۱) صحيح ابي داؤد (۱۹۱۷)

ترجمہ: بیان کیا ہم سے ابوسلمہ اور محمد بن عبدالرحمٰن نے کہ کہا سلمان بن صخر انصاری نے جو اولاد میں ہیں بیاضہ کے انہوں نے اپنی عورت سے کہا کہ تو مجھ پر ایسی حرام ہے جیسے ماں کی پیٹھ رمضان گزرنے تک پھر جب گزر گیا آدھا رمضان صحبت کر بیٹھے اس سے ایک رات سو آئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سو ذکر کیا اس کا سو فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے آزاد کر تو ایک غلام کہا مجھے نہیں ملتا۔ فرمایا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے روزے رکھ دو مہینے تک پے در پے کہا مجھ سے نہیں ہو سکتا فرمایا کھانا کھلا ساٹھ مسکینوں کو کہا اس نے میں نہیں پاتا کہ کھلاؤں ان کو سو فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فروہ بن عمرو سے کہ دو اس کو یہ ٹوکرا جسے عرب میں عرق کہتے ہیں اور اس میں پندرہ صاع یا سولہ پیمانے ہیں کہ ساٹھ آدمیوں کا کھانا ہوتا ہے۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے اور سلیمان بن صخر سلمہ بن صخر بیاضی بھی کہتے ہیں اور اسی حدیث پر عمل ہے علماء کا کفارہ ظہار کے باب میں اور اس باب میں خولہ بنت ثعلبہ سے روایت ہے اور وہ بی بی ہیں اوس بن صامت کی۔

❀ ❀ ❀ ❀

۲۱۔ بَابُ : مَا جَآءَ فِي الْإِيلَاءِ

ایلاء کے بیان میں

(۱۲۰۱) عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ : آلٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ نِّسَآئِهٖ، وَحَرَّمَ، فَجَعَلَ الْحَرَامَ حَلَالًا، وَ جَعَلَ فِي الْيَمِيْنِ كَفَّارَةً.

(ضعیف) (الارواء : ۲۵۷۴) اس کی سند مسلمہ بن علقمہ کی وجہ سے ضعیف ہے نیز مرسلا یہ حدیث محفوظ ہے۔

ترجمہ: روایت ہے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ کہا انہوں نے ایلاء کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی بیبیوں سے اور حرام کر لی اپنے اوپر صحبت وغیرہ ان کی پھر حلال کیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے جس کو حرام کر لیا تھا اپنے نفس پر اور قسم کا کفارہ دیا۔

فائدہ : اس باب میں ابی موسیٰ اور انس رضی اللہ عنہما سے بھی روایت ہے حدیث مسلمہ بن عقیل کی جو مروی ہے داؤد سے روایت کیا اس کو علی بن مسہر وغیرہ نے داؤد سے انہوں نے شعبی سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایلاء کیا آخر حدیث تک مرسلاً اور اس میں یہ نہیں ہے کہ مسروق عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں اور یہ زیادہ صحیح ہے حدیث سے مسلمہ کے اور ایلاء اسے کہتے ہیں کہ آدمی قسم کھائے کہ صحبت نہ کرے گا اور ہاتھ نہ لگائے گا اپنی بیوی کو چار مہینے تک یا زیادہ اور اختلاف ہے اہل علم کا جب گزر جائیں چار مہینے، سو بعض علمائے صحابہ وغیرہم نے کہا ہے جب گزر جائیں چار مہینے تو وہ قاضی کے پاس کھڑا کیا جائے کہ رجوع کرے اپنی بیوی سے اور یا طلاق دے اور یہی قول ہے مالک بن انس کا اور شافعی اور احمد اور اسحاق کا اور بعض علمائے صحابہ وغیرہم نے کہا جب چار مہینے گزر جائیں تو ایک طلاق بائن خود بخود پڑ جاتی ہے اور یہی قول ہے ثوری اور اہل کوفہ کا۔ مترجم کہتا ہے، ایلاء لغت میں مطلق قسم ہے اور معنی شرعی اوپر گزرے اور ایلاء کرنے والے کو مولی کہتے ہیں اور مدت ایلاء حرہ کے لیے چار مہینے اور لونڈی کے واسطے دو مہینے ہیں۔ پھر اگر اس کے بیچ میں صحبت کی کفارہ قسم کا ادا کرے اور نہیں تو بعد چار مہینے کے حنفیہ کے نزدیک اس عورت پر ایک طلاق بائن پڑ جاتا ہے اور لفظ ایلاء کے یہ ہیں: قسم ہے اللہ کی میں تجھ سے صحبت نہ کروں گا یا جماع نہ کروں گا تجھ سے مل کر غسل جنابت نہ کروں گا۔ سوان سے سب سے بعد صحبت کے کفارہ ہے قسم کا اور اگر یوں کہا کہ میں اگر تجھ سے صحبت کروں تو مجھ پر ایک حج ہے یا میرا غلام آزاد ہے یا میری لونڈی حرہ ہے اور پھر صحبت کی تو وفائے قسم اس پر لازم ہے یعنی حج کرے اور لونڈی غلام آزاد ہو گیا۔ کذا فی الدر مختار۔

❀ ❀ ❀ ❀

۲۲۔ بَابُ : مَا جَآءَ فِي اللِّعَانِ

لعان کے بیان میں

(۱۲۰۲) عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ : سُئِلْتُ عَنِ الْمُتَلَاعِنَيْنِ فِيْ إِمَارَةِ مُصْعَبِ بْنِ الزُّبَيْرِ، أَيُفَرَّقُ بَيْنَهُمَا ؟ فَمَا دَرَيْتُ مَا أَقُوْلُ، فَقُمْتُ مَكَانِيْ إِلٰى مَنْزِلِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، فَاسْتَأْذَنْتُ عَلَيْهِ فَقِيْلَ لِيْ : إِنَّهٗ قَائِلٌ، فَسَمِعَ

كَلَامِيْ فَقَالَ: ابْنُ جُبَيْرٍ، ادْخُلْ، مَا جَآءَ بِكَ إِلَّا حَاجَةٌ. قَالَ: فَدَخَلْتُ فَإِذَا هُوَ مُفْتَرِشٌ بَرْدَعَةَ رَحْلٍ لَهُ، فَقُلْتُ: يَا أَبَا عَبْدِالرَّحْمٰنِ الْمُتَلَاعِنَانِ، أَيُفَرَّقُ بَيْنَهُمَا؟ فَقَالَ: سُبْحَانَ اللّٰهِ! نَعَمْ إِنَّ أَوَّلَ مَنْ سَأَلَ عَنْ ذٰلِكَ فُلَانُ بْنُ فُلَانٍ، أَتَى النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ! أَرَأَيْتَ لَوْ أَنَّ أَحَدَنَا رَأَى امْرَأَتَهُ عَلٰى فَاحِشَةٍ، كَيْفَ يَصْنَعُ؟ إِنْ تَكَلَّمَ، تَكَلَّمَ بِأَمْرٍ عَظِيمٍ، وَإِنْ سَكَتَ سَكَتَ عَلٰى أَمْرٍ عَظِيمٍ، قَالَ: فَسَكَتَ النَّبِيُّ ﷺ فَلَمْ يُجِبْهُ. فَلَمَّا كَانَ بَعْدَ ذٰلِكَ، أَتَى النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ: إِنَّ الَّذِي سَأَلْتُكَ عَنْهُ قَدِ ابْتُلِيتُ بِهِ، فَأَنْزَلَ اللّٰهُ هٰذِهِ الْآيَاتِ الَّتِي فِي سُورَةِ النُّورِ ﴿ **وَالَّذِينَ يَرْمُونَ أَزْوَاجَهُمْ وَلَمْ يَكُنْ لَّهُمْ شُهَدَآءُ إِلَّا أَنْفُسُهُمْ** ..... ﴾ [النور: ٦، ٧، ٨، ٩] حَتّٰى خَتَمَ الْآيَاتِ، فَدَعَى الرَّجُلَ فَتَلَا الْآيَاتِ عَلَيْهِ، وَ وَعَظَهُ وَ ذَكَّرَهُ وَأَخْبَرَهُ أَنَّ عَذَابَ الدُّنْيَا أَهْوَنُ مِنْ عَذَابِ الْآخِرَةِ، فَقَالَ: لَا، وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ! مَا كَذَبْتُ عَلَيْهَا، ثُمَّ ثَنّٰى بِالْمَرْأَةِ فَوَعَظَهَا وَ ذَكَّرَهَا، وَ أَخْبَرَهَا: أَنَّ عَذَابَ الدُّنْيَا أَهْوَنُ مِنْ عَذَابِ الْآخِرَةِ فَقَالَتْ: لَا، وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ! مَا صَدَقَ، قَالَ: فَبَدَأَ بِالرَّجُلِ فَشَهِدَ أَرْبَعَ شَهَادَاتٍ بِاللّٰهِ إِنَّهُ لَمِنَ الصَّادِقِينَ، وَالْخَامِسَةَ: أَنَّ لَعْنَةَ اللّٰهِ عَلَيْهِ إِنْ كَانَ مِنَ الْكَاذِبِينَ، ثُمَّ ثَنّٰى بِالْمَرْأَةِ فَشَهِدَتْ أَرْبَعَ شَهَادَاتٍ بِاللّٰهِ إِنَّهُ لَمِنَ الْكَاذِبِينَ، وَالْخَامِسَةَ: أَنَّ غَضَبَ اللّٰهِ عَلَيْهَا إِنْ كَانَ مِنَ الصَّادِقِينَ، ثُمَّ فَرَّقَ بَيْنَهُمَا. (صحيح) صحيح ابی دائود (١٩٥٥)

ترجمہ: روایت ہے سعید بن جبیر سے کہا انہوں نے پوچھا مجھ سے کسی نے مسئلہ لعان کرنے والی عورت اور مرد کا جب مصعب بن زبیر کی سلطنت تھی اور پوچھا کیا جدائی کر دی جائے لعان کرنے والے جورو خصم میں، سو مجھے معلوم نہ ہوا کہ کیا کہوں میں، سو میں اپنی جگہ سے اٹھ کر آیا عبداللہ بن عمر کے گھر تک اور اجازت چاہی میں نے اندر آنے کی، سو لوگوں نے کہا وہ تو قیلولہ کرتے ہیں، سو سنی عبداللہ بن عمر نے میری بات اور کہا اے ابن جبیر آ و تم کسی کام ہی کو آئے ہو گے پھر داخل ہوا میں اور وہ لیٹے ہوئے تھے ایک موٹی چادر بچھائی ہوئی پر جو اونٹ پر ڈالی جاتی ہے، سو کہا میں نے اے ابا عبدالرحمٰن کیا لعان والی جورو خصم جدا کر دیئے جائیں؟ انہوں نے کہا سبحان اللہ ہاں جدا کر دیئے جائیں اور پہلے جس نے یہ مسئلہ پوچھا وہ فلاں تھا فلانے شخص کا بیٹا کہ وہ آیا نبی ﷺ کے پاس اور کہا یا رسول اللہ ﷺ بھلا دیکھئے تو اگر کوئی ہم میں سے دیکھے اپنی عورت کو زنا میں تو کیا کرے اگر بولے تو بڑی بات ہے اور چپ رہے تو بڑی مشکل ہے۔ کہا راوی نے پھر چپ ہو رہے رسول اللہ ﷺ اور جواب نہ دیا اس کو پھر جب تھوڑے دن ہو گئے اس کے بعد آیا وہ نبی ﷺ کے پاس اور عرض کیا جو مسئلہ میں نے پوچھا تھا اسی میں مبتلا ہوں۔ سو اتاریں اللہ تعالیٰ یہ آیتیں جو سورۂ نور میں ہیں وَالَّذِينَ يَرْمُونَ سے آخر آیات تک اور پڑھی آپ ﷺ نے یہاں تک کہ ختم کیا سب آیتوں کو، سو بلایا اس آدمی کو اور اس کے سامنے پڑھیں وہ آیتیں اور سمجھایا اس کو اور عذاب آخرت یاد دلایا اس کو اور خبر دی کہ عذاب دنیا کا آسان ہے آخرت

کے عذاب سے' سو کہا اس نے قسم ہے اس کی جس نے آپ ﷺ کو بھیجا حق کے ساتھ میں نے جھوٹ نہیں باندھا اس عورت پر یعنی اپنی بیوی پر پھر دہرائی وہ آیتیں عورت کے سامنے اور اس کو بھی سمجھایا اور عذاب یاد دلایا اور خبر دی کہ عذاب دنیا کا آسان ہے آخرت کے عذاب سے' سو کہا اس عورت نے نہیں قسم ہے اس کی جس نے بھیجا آپ ﷺ کو ساتھ حق کے سچ نہیں ذکر کیا اس نے یعنی اس کے شوہر نے۔ کہا راوی نے پھر شروع کیا رسول اللہ ﷺ نے مرد سے اور گواہی دی اس نے چار مرتبہ اللہ کے ساتھ کہ وہ سچا ہے یعنی اس باب میں کہ اس عورت نے زنا کیا ہے اور پانچویں دفعہ یہ گواہی دی کہ لعنت ہے اللہ کی اوپر اس کے اگر ہوئے وہ جھوٹوں میں پھر دوبارہ شروع کیا عورت سے سو گواہی دی اس نے چار گواہیاں کہ خصم اس کا جھوٹا ہے اور پانچویں بار یہ گواہی دی کہ غضب ہے اللہ کا اس پر یعنی مجھ پر اگر ہوئے وہ سچوں میں پھر جدا کر دیا آپ ﷺ نے دونوں کو۔

فائدہ : اس باب میں سہل بن سعد اور ابن عباس اور حذیفہ اور ابن مسعود سے بھی روایت ہے حدیث ابن عمر کی حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے علماء کا۔

(۱۲۰۳) عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ : لَاعَنَ رَجُلٌ امْرَأَتَهُ وَ فَرَّقَ النَّبِيُّ ﷺ بَيْنَهُمَا وَالْحَقَّ الْوَلَدَ بِالْاُمِّ.

(صحیح) ارواء الغلیل (۲۱۳۱)

ترجمہ: روایت ہے ابن عمر سے کہا انہوں نے لعان کیا ایک شخص نے جورو اپنی سے اور جدائی کر دی نبی ﷺ نے ان دونوں میں اور ملا دیا لڑکے کو ماں کے ساتھ۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے علماء کا۔

فائدہ : مترجم کہتا ہے محمد نے موطا میں کہا ہے کہ اسی حدیث پر عمل کرتے ہیں ہم کہ جب نفی کرے مرد لڑکے کی یعنی یہ کہے کہ یہ لڑکا میرا نہیں اور لعان کرے تو تفریق کر دی جائے ان میں اور دے دیا لڑکا ماں کو اور یہی قول ہے ابوحنیفہ کا اور ہمارے تمام فقہا کا۔

❀❀❀❀

۲۳۔ بَابُ : مَا جَآءَ اَيْنَ تَعْتَدُّ الْمُتَوَفّٰى عَنْهَا زَوْجُهَا

اس بیان میں کہ جس عورت کا شوہر مر جائے وہ عدت کہاں کرے

(۱۲۰۴) عَنْ سَعْدِ بْنِ اِسْحٰقَ بْنِ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ عَنْ عَمَّتِهٖ زَيْنَبَ بِنْتِ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ اَنَّ الْفُرَيْعَةَ بِنْتَ مَالِكِ بْنِ سِنَانٍ وَهِيَ اُخْتُ اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ اَخْبَرَتْهَا اَنَّهَا جَآءَتْ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ تَسْاَلُهٗ اَنْ تَرْجِعَ اِلٰى اَهْلِهَا فِيْ بَنِيْ خُدْرَةَ وَ اَنَّ زَوْجَهَا خَرَجَ فِيْ طَلَبِ اَعْبُدٍ لَهٗ اَبَقُوْا حَتّٰى اِذَا كَانَ بِطَرَفِ الْقُدُوْمِ

لَحِقَهُمْ فَقَتَلُوهُ قَالَتْ: فَسَأَلْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ اَنْ اَرْجِعَ اِلٰى اَهْلِيْ فَاِنَّ زَوْجِيْ لَمْ يَتْرُكْ لِيْ مَسْكَنًا يَمْلِكُهُ وَلَا نَفَقَةً قَالَتْ: فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((**نَعَمْ**)) قَالَتْ: فَانْصَرَفْتُ حَتّٰى اِذَا كُنْتُ فِي الْحُجْرَةِ اَوْ فِي الْمَسْجِدِ نَادَانِيْ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ اَوْ اَمَرَ بِيْ فَنُوْدِيْتُ لَهُ فَقَالَ: ((**كَيْفَ قُلْتِ؟**)) قَالَتْ: فَرَدَدْتُ عَلَيْهِ الْقِصَّةَ الَّتِيْ ذَكَرْتُ لَهُ مِنْ شَاْنِ زَوْجِيْ قَالَ: ((**اُمْكُثِيْ فِيْ بَيْتِكِ حَتّٰى يَبْلُغَ الْكِتَابُ اَجَلَهُ**)). قَالَتْ: فَاعْتَدَدْتُ فِيْهِ اَرْبَعَةَ اَشْهُرٍ وَّعَشْرًا قَالَتْ: فَلَمَّا كَانَ عُثْمَانُ اَرْسَلَ اِلَيَّ فَسَاَلَنِيْ عَنْ ذٰلِكَ فَاَخْبَرْتُهُ فَاتَّبَعَهُ وَقَضٰى بِهٖ.

(اسناده صحيح) غاية المرام (٢٠) الروض النضير (٥١١، ٨٩٠) ((احاديث البيوع))

ترجمہ: روایت ہے سعد بن اسحاق بن کعب بن عجرہ سے وہ روایت کرتے ہیں اپنی پھوپھی سے جس کا نام زینب ہے وہ بیٹی ہیں کعب بن عجرہ کی کہا زینب نے کہ فریعہ بنت مالک بن سنان کہ بہن ہیں ابی سعید خدری کی انہوں نے خبر دی زینب کو کہ وہ آئیں رسول اللہ ﷺ کے پاس پوچھتی تھیں کہ چلے جاویں اپنے اقربا کے پاس جو قبلہ بنی خدرہ میں تھے کہ خاوند ان کے نکلے تھے اپنے غلاموں کو ڈھونڈنے کو پھر جب پہنچے کنارہ قدوم میں کہ وہ ایک مقام ہے مدینے سے چھ میل پر وہ غلام ان کو ملے اور انہیں مار ڈالا یعنی ان کے شوہر کو سو پوچھا انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے کہ میں پھر چلی جاؤں اپنے اقربا میں اس لیے کہ میرے شوہر نے نہیں چھوڑا کوئی مکان کہ ان کا مملوک ہو اور نہ کچھ خرچ چھوڑ گئے کہا فریعہ نے پھر فرمایا مجھ سے رسول اللہ ﷺ نے ہاں چلی جا اپنے اقرباء میں کہا انہوں نے پلٹی میں یہاں تک کہ جب پہنچی میں حجرے میں یا مسجد میں پکارا مجھ کو رسول اللہ ﷺ یا حکم کیا میرے پکارنے کا کہ میں پکاری گئی پھر فرمایا کیا کہا تھا تم نے میں نے دوبارہ عرض کیا ان پر قصہ جو ذکر کیا تھا اپنے خاوند کا فرمایا آپ ﷺ نے تو رہ اپنے گھر میں جب تک پوری ہو مدت یعنی عدت کی کہا فریعہ نے پھر عدت کی میں نے اسی گھر میں چار مہینے دس دن کہا انہوں نے پھر جب خلیفہ ہوئے عثمان تو پیغام بھیجا میری طرف اور پوچھا مجھ سے اسی گھر میں عدت کرنے کا حال سو خبر دی میں نے ان کو اور تابعداری کی انہوں نے اسی کی اور فتویٰ دیا اسی پر یعنی جس عورت کا خاوند مر جائے وہ جس گھر میں ہو اسی میں عدت پوری کرے۔

فائدہ: روایت کی ہم سے محمد بن بشار نے انہوں نے یحییٰ بن سعید سے انہوں نے سعد بن اسحاق بن کعب بن عجرہ سے سوذکر کی حدیث اسی کے ہم معنی یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور اسی حدیث پر عمل ہے اکثر علمائے صحابہ وغیرہم کا کہتے ہیں عدت بیٹھنے والی نہ نکلے اپنے خاوند کے گھر سے جب تک پوری نہ ہو عدت اس کی اور یہی قول ہے سفیان ثوری اور شافعی اور احمد اور اسحاق کا اور کہا بعض علمائے صحابہ وغیرہم نے کہ عورت جہاں چاہے عدت کرے اگرچہ اس کے خاوند کا گھر نہ ہو مگر پہلا قول صحیح ہے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

ابواب البیوع

عن رسول اللہ ﷺ

(المعجم ۱۲) خرید وفروخت کے بیان میں (التحفۃ ۱۰)

۱۔ بَابُ: مَا جَآءَ فِيْ تَرْكِ الشُّبُهَاتِ

شبہات کو چھوڑ دینے کے بیان میں

(۱۲۰۵) عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيْرٍ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: ((اَلْحَلَالُ بَيِّنٌ وَالْحَرَامُ بَيِّنٌ، وَ بَيْنَ، ذٰلِكَ أُمُوْرٌ مُشْتَبِهَاتٌ، لَا يَدْرِيْ كَثِيْرٌ مِّنَ النَّاسِ أَمِنَ الْحَلَالِ هِيَ أَمْ مِنَ الْحَرَامِ، فَمَنْ تَرَكَهَا، اسْتِبْرَاءً لِدِيْنِهِ وَ عِرْضِهِ فَقَدْ سَلِمَ، وَ مَنْ وَاقَعَ شَيْئًا مِّنْهَا، يُوْشِكُ أَنْ يُوَاقِعَ الْحَرَامَ، كَمَا أَنَّهُ مَنْ يَرْعٰى حَوْلَ الْحِمٰى، يُوْشِكُ أَنْ يُّوَاقِعَهُ، أَلَا وَ إِنَّ لِكُلِّ مَلِكٍ حِمًى أَلَا وَ إِنَّ حِمَى اللّٰهِ مَحَارِمُهُ)). (صحيح) غاية المرام (۲۰) الروض النضير (۵۱۱، ۸۹۰) ((احاديث البيوع))

ترجمہ: روایت ہے نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ سے کہا سنا میں نے رسول اللہ ﷺ سے فرماتے تھے حلال کھلا ہوا ہے اور حرام کھلا ہوا ہے یعنی ظاہر ہے اور ان دونوں کے بیچ میں شبہے کی چیزیں ہیں کہ نہیں جانتے ان کو اکثر لوگ کہ وہ حلال ہیں یا حرام ہیں، سو جس نے چھوڑ دیا شبہے کی چیزوں کو اپنے دین کے پاک کرنے اور آبرو بچانے کو تو وہ سلامت رہا، اور جو پڑا شبہے کی چیزوں میں تو

نے چھوڑ دیا شبہے کی چیزوں کو اپنے دین کے پاک کرنے اور آبرو بچانے کو تو وہ سلامت رہا، اور جو پڑا شبہے کی چیزوں میں تو قریب ہے کہ گر پڑے حرام میں جیسا کہ وہ چرواہا جو چراتا ہے سرکاری رمنہ کے گرد تو خوف ہوتا ہے یہ کہ چرنے لگیں اس کی بکریاں رمنے میں، آگاہ ہو کہ ہر بادشاہ کا ایک رمنہ ہے آگاہ ہو کہ ہر رمنہ اللہ کا اس کی حرام کی ہوئی چیزیں ہیں۔

فائدہ : روایت کی ہم سے ہناد نے انہوں نے وکیع سے انہوں نے زکریا بن ابی زائدہ سے انہوں نے شعبی سے انہوں نے نعمان بن بشیر سے انہوں نے نبی ﷺ سے اسی کے معنوں کی مانند۔ یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے روایت کیا اس کو کئی لوگوں نے شعبی سے انہوں نے نعمان بن بشیر سے۔

❀❀❀❀

۲۔ بَابُ : مَا جَآءَ فِيْ أَكْلِ الرِّبَا

سود کھانے کے بیان میں

(۱۲۰۶) عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ : لَعَنَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ آكِلَ الرِّبَا وَمُوكِلَهُ وَشَاهِدَيْهِ وَكَاتِبَهُ.

(صحيح) الارواء الغليل (۵/۱۸۴)

ترجمہ: روایت ہے ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے کہا انہوں نے لعنت کی رسول اللہ ﷺ نے بیاج لینے والے اور دینے والے کو اور گواہوں کو اور لکھنے والے کو یعنی جو تمسک یا کوئی کاغذ سود کے متعلق لکھے۔

فائدہ : اس باب میں عمر رضی اللہ عنہ اور علی رضی اللہ عنہ اور جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ حدیث عبداللہ کی حسن ہے صحیح ہے۔

❀❀❀❀

۳۔ بَابُ : مَا جَآءَ فِي التَّغْلِيظِ فِي الْكِذْبِ وَالزُّوْرِ وَنَحْوِهٖ

جھوٹ اور جھوٹی گواہی کی مذمت کے بیان میں

(۱۲۰۷) عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ فِي الْكَبَائِرِ قَالَ : ((اَلشِّرْكُ بِاللّٰهِ، وَ عُقُوْقُ الْوَالِدَيْنِ، وَقَتْلُ النَّفْسِ، وَقَوْلُ الزُّوْرِ)). (صحيح) غاية المرام (۲۷۷)

ترجمہ: روایت ہے انس رضی اللہ عنہ سے کہ نبی ﷺ نے کبیرہ گناہوں کے باب میں فرمایا کہ وہ شریک کرنا ہے اللہ کے ساتھ یعنی صفات خاصہ کسی مخلوق کے لیے ثابت کرنا اور ناراض کرنا ماں باپ کا اور مار ڈالنا کسی جان کا ناحق اور جھوٹی بات۔

فائدہ : اس باب میں ابوبکرہ اور ایمن بن خریم اور ابن عمر رضی اللہ عنہم سے روایت ہے۔ حدیث انس رضی اللہ عنہ کی حسن ہے صحیح ہے۔

٤۔ بَابُ : مَا جَآءَ فِي التُّجَّارِ وَتَسْمِيَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِيَّاهُمْ

تاجروں اور نبی ﷺ کے خاص ان کا نام لینے کے بیان میں

(۱۲۰۸) عَنْ قَيْسِ بْنِ أَبِي غَرَزَةَ، قَالَ: خَرَجَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ وَنَحْنُ نُسَمَّى السَّمَاسِرَةَ فَقَالَ: ((يَا مَعْشَرَ التُّجَّارِ! إِنَّ الشَّيْطَانَ وَالْإِثْمَ يَحْضُرَانِ الْبَيْعَ، فَشُوبُوا بَيْعَكُمْ بِالصَّدَقَةِ)).

(صحیح) المشكاة المصابيح (۲۷۹۸) الروض النضير (۸٤۰) ((احاديث البيوع))

ترجمہ: روایت ہے قیس بن ابوغرزہ سے کہا نکلے ہمارے سامنے رسول اللہ ﷺ اور ہم کو لوگ سماسرہ کہتے تھے اور سماسرہ جمع ہے سمسار کی اور سمسار دلال کو کہتے ہیں جو بایع اور مشتری کے بیچ میں گفتگو کرتا ہے پھر فرمایا آپ ﷺ نے اے گروہ تاجروں کے! البتہ شیطان اور گناہ دونوں پیش آتے ہیں خرید وفروخت میں یعنی اس میں جھوٹ بولنا اچھی چیز کو برا کہنا اکثر ایسی خلاف باتوں کا اتفاق ہوتا ہے سوتم ملا دیا کرو اپنی خرید وفروخت کو صدقہ کے ساتھ یعنی تا کہ اس کا کفارہ ہو جائے۔

فائدہ: اس باب میں براء بن عازب اور رفاعہ سے روایت ہے۔ حدیث قیس بن ابوغرزہ کی حسن ہے صحیح ہے۔ روایت کی یہ حدیث منصور نے اعمش اور حبیب بن ابی ثابت نے اور کئی لوگوں نے ابووائل سے انہوں نے قیس بن ابی غرزہ سے اور ہم کوئی روایت قیس کی رسول اللہ ﷺ سے نہیں جانتے سوا اس کے روایت کی ہم سے ہناد نے انہوں نے ابومعاویہ سے انہوں نے اعمش سے انہوں نے شقیق بن سلمہ سے انہوں نے قیس بن ابوغرزہ سے انہوں نے نبی ﷺ سے اسی کے ہم معنی۔ یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

❀ ❀ ❀ ❀

(۱۲۰۹) عَنْ أَبِي سَعِيدٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((التَّاجِرُ الصَّدُوقُ الْأَمِينُ، مَعَ النَّبِيِّينَ وَالصِّدِّيقِينَ وَالشُّهَدَآءِ)). (ضعيف) (غاية المرام: ۱٦۷، احاديث البيوع) ضعيف الجامع (۱۰/٤٥) اس میں ابوحمزۃ میمون ضعیف ہے۔

ترجمہ: روایت ہے ابوسعید رضی اللہ عنہ سے کہ نبی ﷺ نے فرمایا تاجر سچا امانتدار نبیوں اور صدیقوں اور شہیدوں کے ساتھ ہے یعنی قیامت کے دن میں۔

فائدہ: روایت کی ہم سے سوید نے انہوں نے ابن مبارک سے انہوں نے سفیان سے انہوں نے ابوحمزہ سے اسی اسناد سے اسی حدیث کی مانند۔ اس حدیث کو نہیں پہچانتے ہم مگر اسی سند سے یعنی ثوری کی روایت سے کہ وہ روایت کرتے ہیں ابوحمزہ سے اور ابوحمزہ کا نام عبداللہ بن جابر علیہ السلام ہے اور وہ شیخ ہیں بصرہ کے رہنے والے۔

❀ ❀ ❀ ❀

(۱۲۱۰) عَنْ إِسْمٰعِيلَ بْنِ عُبَيْدِ بْنِ رِفَاعَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ: أَنَّهُ خَرَجَ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ إِلَى الْمُصَلّٰى، فَرَأَى النَّاسَ يَتَبَايَعُونَ فَقَالَ: ((يَا مَعْشَرَ التُّجَّارِ)) فَاسْتَجَابُوا لِرَسُولِ اللّٰهِ ﷺ وَرَفَعُوا أَعْنَاقَهُمْ وَ أَبْصَارَهُمْ إِلَيْهِ، فَقَالَ: ((إِنَّ التُّجَّارَ يُبْعَثُونَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فُجَّارًا، إِلَّا مَنِ اتَّقَى اللّٰهَ وَ بَرَّ وَصَدَقَ)).

(اسناده ضعيف عند الالبانی) البانی نے ضعیف الجامع (٦/ ١١٠) میں ضعیف کہا ہے۔

ترجمہ: روایت ہے اسماعیل بن عبید بن رفاعہ سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے وہ اسماعیل کے دادا سے کہ وہ نکلے نبی ﷺ کے ساتھ عیدگاہ کو سو دیکھا لوگوں کو کہ خرید وفروخت کرتے ہیں سو فرمایا آپ ﷺ نے اے گروہ تاجروں کے سو سننے لگے وہ رسول اللہ ﷺ کی بات اور بلند کیں اپنی گردنیں اور آنکھیں آپ ﷺ کی طرف تو فرمایا آپ ﷺ نے تاجر لوگ اٹھائے جائیں گے قیامت کے دن گنہگار مگر جو ڈرا اللہ سے یعنی اللہ کے خوف سے مال میں خیانت نہ کی، اور نیکی کی اور خوش معاملگی کی لوگوں سے خرید وفروخت میں اور سچ بولا۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور یوں ہی کہتے ہیں اسماعیل بن عبید اللہ بن رفاعہ بھی۔

❀❀❀❀

۵۔ بَابُ: مَا جَآءَ فِيمَنْ حَلَفَ عَلٰى سِلْعَةٍ كَاذِبًا

اس کے بیان میں جو سودے پر جھوٹی قسم کھائے

(۱۲۱۱) عَنْ أَبِي ذَرٍّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((ثَلٰثَةٌ لَا يَنْظُرُ اللّٰهُ إِلَيْهِمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ، وَلَا يُزَكِّيهِمْ وَلَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ))، قُلْنَا: مَنْ هُمْ يَا رَسُولَ اللّٰهِ؟ فَقَدْ خَابُوا وَ خَسِرُوا، قَالَ: ((الْمَنَّانُ، وَالْمُسْبِلُ إِزَارَهُ، وَالْمُنَفِّقُ سِلْعَتَهُ بِالْحَلِفِ الْكَاذِبِ)).

(اسناده صحيح) الارواء الغليل (٩٠٠) غاية المرام (١٧٠) ((احاديث البيوع))

ترجمہ: روایت ہے ابوذر رضی اللہ عنہ سے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: تین شخص ہیں کہ اللہ تعالیٰ ان کی طرف بچشم رحمت نظر نہیں کرے گا قیامت کے دن اور نہ ان کو پاک کرے گا یعنی گناہوں سے اور ان کو دکھ کی مار ہے کہا ہم نے کون لوگ ہیں وہ یا رسول اللہ ﷺ کہ وہ تو محروم ہو گئے اور نقصان میں پڑ گئے، فرمایا آپ ﷺ نے: ایک تو احسان جتانے والا، دوسرا تکبر کی راہ سے اپنی ازار ٹخنے سے نیچے لٹکانے والا، اور تیسرا اپنی چیز جھوٹی قسم کھا کر بیچنے والا۔

فائدہ: اس باب میں ابن مسعود اور ابو ہریرہ اور ابو امامہ اور امامہ بن ثعلبہ اور عمران بن حصین اور معقل بن یسار رضی اللہ عنہم سے روایت ہے۔ حدیث ابوذر کی حسن ہے صحیح ہے۔

٦۔ بَابُ : مَا جَآءَ فِي التَّبْكِيْرِ بِالتِّجَارَةِ

صبح سویرے تجارت کے لیے جانے کے بیان میں

(١٢١٢) عَنْ صَخْرٍ الْغَامِدِيِّ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : ((**اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لِأُمَّتِيْ فِيْ بُكُوْرِهَا**)). قَالَ : وَكَانَ إِذَا بَعَثَ سَرِيَّةً أَوْ جَيْشًا، بَعَثَهُمْ أَوَّلَ النَّهَارِ، وَكَانَ صَخْرٌ رَجُلًا تَاجِرًا، وَكَانَ إِذَا بَعَثَ تِجَارَةً بَعَثَهُمْ أَوَّلَ النَّهَارِ، فَأَثْرٰى وَكَثُرَ مَالُهُ. (صحيح دون قوله "وكان اذا بعث سرية.... الخ" فانه ضعيف.

الروض النضير : ٤٩٠. صحيح أبي داود : ٢٣٤٠، احاديث البيوع. الضعيفة : ٤١٧٨)

ترجمہ: روایت ہے صخر غامدی سے کہا انہوں نے فرمایا رسول اللہ ﷺ نے یا اللہ برکت دے میری امت کو سویرے سویرے جانے میں۔ کہا راوی نے اور رسول اللہ ﷺ جب بھیجتے کسی چھوٹے لشکر کو یا بڑے لشکر کو تو روانہ کرتے اس کو اول دن میں۔ اور صخر جو راوی اس حدیث کے ہیں وہ مرد تاجر تھے تو جب بھیجتے تھے اپنے گماشتوں کو تو روانہ کرتے ان کو اول دن میں سو امیر ہو گئے اور بہت ہو گیا ان کا مال۔

فائدہ : اس باب میں علی اور بریدہ اور ابن مسعود اور انس اور ابن عمر اور ابن عباس اور جابر رضی اللہ عنہم سے روایت ہے حدیث صخر غامدی کی حسن ہے اور ہم نہیں جانتے صخر غامدی کی کوئی اور حدیث سوا اس کے کہ مروی ہو نبی ﷺ سے اور روایت کی ہے یہ حدیث سفیان ثوری نے شعبہ سے انہوں نے یعلی بن عطاء سے۔

❀❀❀❀

٧۔ بَابُ : مَا جَآءَ فِي الرُّخْصَةِ فِي الشِّرَآءِ إِلٰى أَجَلٍ

کسی چیز کو معینہ مدت تک ادھار خریدنے کے جائز ہونے کے بیان میں

(١٢١٣) عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ : كَانَ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ ثَوْبَانِ قِطْرِيَّانِ غَلِيْظَانِ فَكَانَ إِذَا قَعَدَ فَعَرِقَ ثَقُلَا عَلَيْهِ فَقَدِمَ بَزٌّ مِنَ الشَّامِ لِفُلَانِ الْيَهُوْدِيِّ فَقُلْتُ : لَوْ بَعَثْتَ إِلَيْهِ فَاشْتَرَيْتَ مِنْهُ ثَوْبَيْنِ إِلٰى مَيْسَرَةٍ فَأَرْسَلَ إِلَيْهِ فَقَالَ قَدْ عَلِمْتُ مَا يُرِيْدُ إِنَّمَا يُرِيْدُ أَنْ يَذْهَبَ بِمَالِيْ أَوْ بِدَرَاهِمِيْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : ((**كَذَبَ قَدْ عَلِمَ أَنِّيْ مِنْ أَتْقَاهُمْ لِلّٰهِ وَآدَاهُمْ لِلْأَمَانَةِ**)). (صحيح) (احاديث البيوع)

ترجمہ: روایت ہے امّ المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ رسول اللہ ﷺ کے بدن مبارک پر دو کپڑے تھے قطر کے بنے ہوئے قطر ایک قریہ ہے وہ گاڑھے تھے پھر جب بیٹھتے تھے آپ اور پسینہ آتا تھا تو گراں ہو جاتے وہ آپ ﷺ پر سو آیا کچھ کپڑا

شام کی طرف سے فلانے یہودی کے پاس سوکہا کاش کہ آپ ﷺ کسی کو اس کے پاس بھیجیں اور اس سے دو کپڑے خریدیں اس وعدے پر کہ جب ہم کو میسر ہوگا تو قیمت دے دیں گے سو آپ نے کہلا بھیجا اس کے یہاں، سو اس نے کہا میں سمجھ گیا جو وہ ارادہ رکھتے ہیں وہ یہ چاہتے ہیں کہ دبا رکھیں میرے کپڑے بھی اور روپیہ بھی، سو فرمایا رسول اللہ ﷺ نے جھوٹ بولا وہ خوب جانتا ہے کہ میں ان سب سے زیادہ پرہیزگار ہوں اور ادا کرنے والا ہوں امانت کا۔

فائدہ : اس باب میں ابن عباس اور انس اور اسماء بنت یزید رضی اللہ عنہم سے روایت ہے۔ حدیث حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی حسن ہے صحیح ہے غریب ہے۔ اور روایت کی یہ حدیث شعبہ نے بھی عمارہ بن ابی حفصہ سے سنا میں نے محمد بن فراس بصری سے کہتے تھے سنا میں نے ابوداؤد طیالسی سے پوچھی شعبہ سے کسی نے یہ حدیث سو کہا انہوں نے نہ بیان کروں گا یہ حدیث جب تک کہ تم کھڑے ہو کر حرمی بن عمارہ کے سر میں بوسہ نہ لو۔ کہا راوی نے اور حرمی اس وقت وہاں قوم میں موجود تھے اس سے فقط حرمی کی تعظیم منظور تھی کہ وہ راوی تھے اس حدیث کے۔

(١٢١٤) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ : تُوُفِّيَ النَّبِيُّ ﷺ وَدِرْعُهُ مَرْهُوْنَةٌ بِعِشْرِيْنَ صَاعًا مِنْ طَعَامٍ أَخَذَهُ لِأَهْلِهِ.

(صحيح) ارواء الغليل (٥/٢٣١)

ترجمہ: روایت ہے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہا وفات پائی نبی ﷺ نے اور زرہ آپ ﷺ کی گروی تھی بیس صاع غلے پر کہ قرض لیا تھا آپ ﷺ نے اپنے گھر والوں کے لیے۔

فائدہ : یہ حدیث صحیح ہے۔

❀❀❀❀

(١٢١٥) عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ قَالَ : مَشَيْتُ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ بِخُبْزِ شَعِيْرٍ وَ إِهَالَةٍ سَنِخَةٍ، وَلَقَدْ رُهِنَ لَهُ دِرْعٌ مَعَ يَهُوْدِيٍّ بِعِشْرِيْنَ صَاعًا مِنْ طَعَامٍ أَخَذَهُ لِأَهْلِهِ وَلَقَدْ سَمِعْتُهُ ذَاتَ يَوْمٍ يَقُوْلُ : مَا أَمْسٰى عِنْدَ آلِ مُحَمَّدٍ ﷺ صَاعُ تَمْرٍ وَلَا صَاعُ حَبٍّ، وَ إِنَّ عِنْدَهُ يَوْمَئِذٍ لَتِسْعُ نِسْوَةٍ.

(صحيح) الارواء (٥/٢٣١) مختصر الشمائل المحمديه (٢٨٧)

ترجمہ: روایت ہے قتادہ سے وہ روایت کرتے ہیں انس رضی اللہ عنہ سے کہا لے گیا میں رسول اللہ ﷺ کے پاس روٹی جو کی اور چربی سڑی ہوئی اور البتہ گروی تھی ان کی زرہ ایک یہودی کے پاس بیس صاع غلے پر کہ لیا تھا آپ ﷺ نے گھر والوں کے لیے، اور بے شک میں نے سنا ایک دن انس رضی اللہ عنہ سے فرماتے تھے شام تک نہ رہا آل محمد ﷺ کے پاس ایک صاع کھجور اور نہ ایک صاع کسی غلے کا اور البتہ ان کے نزدیک اس دن نو بیبیاں تھیں۔

فائدہ : یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

٨۔ بَابُ : مَا جَآءَ فِي كِتَابَةِ الشُّرُوطِ

خرید وفروخت کی شرطیں لکھنے کے بیان میں

(١٢١٦) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ: ثَنَا عَبَّادُ بْنُ لَيْثٍ صَاحِبُ الْكَرَابِيسِيِّ الْبَصْرِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُالْمَجِيدِ بْنُ وَهْبٍ قَالَ: قَالَ لِيَ الْعَدَّاءُ بْنُ خَالِدِ بْنِ هَوْذَةَ : أَلَا أُقْرِئُكَ كِتَابًا كَتَبَهُ لِي رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ؟ قَالَ : قُلْتُ : بَلَى، فَأَخْرَجَ لِي كِتَابًا: هٰذَا مَا اشْتَرَى الْعَدَّاءُ بْنُ خَالِدِ بْنِ هَوْذَةَ مِنْ مُحَمَّدٍ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ، اشْتَرَى مِنْهُ عَبْدًا أَوْ أَمَةً، لَادَاءَ وَلَا غَائِلَةَ وَلَا خِبْثَةَ، بَيْعَ الْمُسْلِمِ الْمُسْلِمَ.

(اسناده حسن) (متكاة المصابيح (٢٨٧٢) ((احاديث البيوع))

ترجمہ: روایت کی ہم سے محمد بن بشار نے ان سے عباد بن لیث کپڑے بیچنے والے یعنی بزاز نے انہوں نے روایت کی عبدالمجید بن وہب سے کہا عبدالمجید نے کہا مجھ سے عداء بن خالد بن ہوذہ نے کیا پڑھوں تم پر ایک کتاب کہ لکھ دی تھی مجھ کو رسول اللہ ﷺ نے؟ کہا عبدالمجید نے (میں نے کہا: ہاں، سو نکالی عداء نے ایک کتاب کہ اس میں لکھا تھا ھٰذا مَا اشْتَرَى...... اخیر تک۔ اور معنی اس کے یہ ہیں یہ بیع نامہ ہے اس چیز کا کہ خریدی عداء بن خالد ہوذہ نے محمد رسول اللہ ﷺ سے، خریدا آپ سے غلام یا لونڈی یعنی راوی کو شک ہے کہ غلام کہا یا لونڈی اس شرط پر کہ وہ بیمار بھی نہ ہو اور چوری کی نہ ہو اور حرام کی نہ ہو بیچنا ہے مسلمان کا مسلمان کے ہاتھ یعنی بائع اور مشتری دونوں مسلمان ہیں۔

فائدہ : مترجم کہتا ہے کہ بیمار سے مراد وہ بیماری ہے جس سے لونڈی غلام کی قیمت گھٹ جائے اور مشتری کو اختیار ہو اس کے پھیر دینے کا اور غائلہ سے مراد چوری ہے یعنی وہ غلام یا لونڈی چوری کی نہ ہو کہ جب چوری ظاہر ہوگی تو مالک اس کو لے جائے گا اور خریدنے والے کا روپیہ قیمت ضائع ہوگا۔ اور خبثہ حرام کو بولتے ہیں جیسے طیب حلال کو بولتے ہیں یعنی وہ غلام ایسے لوگوں میں کا نہ ہو جن کا غلام بنانا درست نہیں جیسے ذمی یا مستامن کہ دارالحرب سے پناہ لے کر دارالسلام میں آیا ہو۔ اور صحیح بخاری میں ہے کہ قتادہ نے کہا غائلہ سے مراد زنا ہے یا چوری یا بھاگنا یعنی وہ غلام زانی اور چور اور بھگوڑا نہ ہو یا خود چوری کا نہ ہو۔

فائدہ : یہ حدیث حسن ہے غریب ہے نہیں جانتے ہم اس کو مگر عباد بن لیث کی روایت سے اور روایت کی ان سے یہ حدیث کئی اہل حدیث نے۔

❀❀❀❀

٩۔ بَابُ : مَا جَآءَ فِي الْمِكْيَالِ وَالْمِيزَانِ

ماپنے اور تولنے کے بیان میں

(١٢١٧) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ لِأَصْحَابِ الْكَيْلِ وَالْمِيزَانِ : ((إِنَّكُمْ قَدْ وُلِّيتُمْ أَمْرَيْنِ، هَلَكَتْ فِيهِ الْأُمَمُ السَّالِفَةُ قَبْلَكُمْ)). (ضعيف والصحيح موقوف) (المشكاة: ٢٨٩٠، التحقيق الثانی، (احاديث البيوع) بعض محققین کہتے ہیں سخت ضعیف ہے حسین بن قیس راوی متروک ہے۔

ترجمہ: روایت ہے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے کہا فرمایا رسول اللہ ﷺ نے ماپنے اور تولنے والوں کو کہ تم ایسے کام کے متولی ہوئے ہو کہ ہلاک ہوئی ہیں اس میں اگلی امتیں یعنی ماپنے اور تولنے میں جب کمی بیشی کی تو اگلی امتیں ہلاک ہو گئیں۔

فائدہ : اس حدیث کو مرفوع نہیں جانتے ہم مگر حسین بن قیس کی روایت سے اور حسین بن قیس ضعیف ہیں حدیث میں اور مروی ہے یہی حدیث سند صحیح سے موقوفاً ابن عباس رضی اللہ عنہما سے۔

❀ ❀ ❀ ❀

١٠۔ بَابُ : مَا جَآءَ فِي بَيْعِ مَنْ يَزِيدُ

نیلام اور ہراج کے بیان میں

(١٢١٨) عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ: أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَاعَ حِلْسًا وَقَدَحًا، وَقَالَ : ((مَنْ يَشْتَرِي هٰذَا الْحِلْسَ وَالْقَدَحَ ؟)) فَقَالَ رَجُلٌ أَخَذْتُهُمَا بِدِرْهَمٍ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ : ((مَنْ يَزِيدُ عَلَى دِرْهَمٍ؟ مَنْ يَزِيدُ عَلَى دِرْهَمٍ؟)) فَأَعْطَاهُ رَجُلٌ دِرْهَمَيْنِ، فَبَاعَهُمَا مِنْهُ. (ضعيف عند الالبانی) إرواء الغليل (١٢٨٩) تخريج مشكاة المصابيح (٢٨٧٣) ((أحاديث البيوع)) اس میں عبداللہ حنفی راوی مجہول ہے۔ بعض محققین نے اس کو حسن قرار دیا ہے۔

ترجمہ: روایت ہے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے کہ رسول اللہ ﷺ نے بیچی ایک چادر اور ایک پیالہ اس طرح کہ فرمانے لگے کہ کون خریدتا ہے اس چادر اور پیالے کو؟ سو کہا ایک شخص نے میں نے لیا ان دونوں کو ایک درہم میں سو فرمایا نبی ﷺ نے کون زیادہ دیتا ہے ایک درہم سے، کون زیادہ دیتا ہے ایک درہم سے، سو دیئے ایک آدمی نے دو درہم تو بیچ ڈالا ان دونوں چیزوں کو آپ ﷺ نے اس کے ہاتھ۔

فائدہ : مترجم کہتا ہے حلس اس موٹی چادر کو کہتے ہیں جو اونٹ کی پیٹھ پر کاٹھی کے نیچے ڈال دی جاتی ہے، کہ اس کو عرق گیر کہتے ہیں۔ یہ حدیث حسن ہے ہم نہیں جانتے اس کو مگر اخضر بن عجلان کی روایت سے اور عبداللہ حنفی جنھوں نے اس حدیث کو روایت کیا

انس سے وہ ابوبکر حنفی ہیں اور اسی پر عمل ہے بعض اہل علم کا کہتے ہیں کچھ مضائقہ نہیں بیع من یزید یعنی نیلام کرنے میں غنیمت کے مال یا موتی کے مال کو۔ اور روایت کی یہ حدیث معتمر بن سلیمان اور کئی لوگوں نے اہل حدیث سے اخضر بن عجلان سے۔

❀❀❀❀

۱۱۔ بَابُ : مَا جَآءَ فِي بَيْعِ الْمُدَبَّرِ

مدبّر کو بیچنے کے بیان میں

(۱۲۱۹) عَنْ جَابِرٍ: أَنَّ رَجُلًا مِّنَ الْاَنْصَارِ دَبَّرَ غُلَامًا لَهُ فَمَاتَ وَلَمْ يَتْرُكْ مَالًا غَيْرَهُ فَبَاعَهُ النَّبِيُّ ﷺ فَاشْتَرَاهُ نُعَيْمُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ النَّحَّامِ قَالَ جَابِرٌ : عَبْدًا قِبْطِيًّا مَاتَ عَامَ الْاَوَّلِ فِي إِمَارَةِ ابْنِ الزُّبَيْرِ.

(صحیح) (الارواء : ۱۲۸۸، احادیث البیوع)

ترجمہ: روایت ہے جابر رضی اللہ عنہ سے کہ ایک مرد نے انصار میں سے مدبر کیا تھا اپنے غلام کو یعنی اس سے کہا تھا کہ تو میری موت کے بعد آزاد ہے، سو وہ مالک مر گیا اور کوئی مال نہ چھوڑ گیا سوا اس غلام کے سو بیچا اس کو نبی ﷺ نے اور خریدا اس کو نعیم بن انحام نے۔ جابر رضی اللہ عنہ نے کہا وہ غلام قبطی تھا یعنی فرعون کی قوم کا تھا اور وہ غلام مرا پہلے سال میں ابن زبیر رضی اللہ عنہما کی سلطنت کے۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور مروی ہے کئی سندوں سے جابر رضی اللہ عنہ سے اور اسی پر عمل ہے بعض اہل علم کا صحابہ وغیرہم سے کہ کہتے ہیں کہ کچھ مضائقہ نہیں مدبر کے بیچنے میں اور یہی قول ہے شافعی اور احمد اور اسحاق کا اور منع کیا ہے بعض علمائے صحابہ وغیرہم نے مدبر کے بیچنے کو اور یہی قول ہے سفیان ثوری اور مالک اور اوزاعی کا۔

❀❀❀❀

۱۲۔ بَابُ : مَا جَآءَ فِي كَرَاهِيَةِ تَلَقِّي الْبُيُوْعِ

بیچنے والوں کے استقبال کی کراہت کے بیان میں

(۱۲۲۰) عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ: أَنَّهُ نَهَى عَنْ تَلَقِّي الْبُيُوْعِ.

(صحیح) الارواء (۱۳۱۷) ((احادیث البیوع))

ترجمہ: روایت ہے ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے کہ نبی ﷺ نے منع کیا شہر کے باہر جا کر قافلے جو غلہ وغیرہ بیچنے کو لائے ان سے خریدنے کو جب تلک وہ خود شہر میں لا کر نہ بیچیں۔

فائدہ : اس باب میں علی اور ابن عباس اور ابو ہریرہ اور ابوسعید اور ابن عمر رضی اللہ عنہم اور ایک مرد صحابی سے روایت ہے۔

❀❀❀❀

(۱۲۲۱) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ نَهٰى أَنْ يُتَلَقَّى الْجَلَبُ، فَإِنْ تَلَقَّاهُ إِنْسَانٌ فَابْتَاعَهُ، فَصَاحِبُ السِّلْعَةِ فِيهَا بِالْخِيَارِ، إِذَا وَرَدَ السُّوقَ. (صحيح) الارواء (۱۳۱۷) ((احاديث البيوع))

ترجمہ: روایت ہے ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ نبی ﷺ نے منع فرمایا اس سے کہ کوئی شخص کسی قافلہ سے جو سودا بیچنے کو شہر میں لاتا ہو پہلے سے باہر ملے اور اگر ملا بھی کوئی اور خریدا کچھ تو صاحب مال مختار ہے جب وہ بازار میں شہر کے وارد ہو چاہے اپنی چیز رکھے اور چاہے مشتری سے پھیر لے۔

فائدہ : یہ حدیث حسن ہے غریب ہے ایوب کی روایت سے۔ اور حدیث ابن مسعود رضی اللہ عنہ کی حسن ہے صحیح ہے اور حرام کیا ہے اہل علم نے شہر کے باہر جا کر قافلہ جو بیچنے کی چیزیں لایا ہو اس سے ملنے کو اور اس میں ایک مکر ہے اور یہی قول ہے شافعی وغیرہم سے ہمارے لوگوں کا۔ مترجم کہتا ہے جب کوئی قافلہ غلہ وغیرہ مال تجارت شہر میں بیچنے کو لاتا ہے تو بعض لوگ ایک دو منزل آگے جا کر اس سے مل کر شہر کا بھاؤ غلط بتا کر کچھ سستا خرید لیتے ہیں، پھر وہ شہر میں آ کر پچھتاتا ہے کہ اگر میں یہاں لاتا تو زیادہ نفع کماتا اس کو آپ ﷺ نے منع فرمایا اور فرمایا کہ وہ قافلہ جب بازار میں آوے تو دیکھے کہ ہمارا مال سستا بک گیا تو اس کو اختیار ہے چاہے مشتری سے پھیر لے چاہے چھوڑ دے۔ اور بعض لوگ قافلہ والوں سے شہر کے باہر جا کر پہلے سے خرید لیتے تھے اور وہی چیز پھر شہر لا کر بہت گراں کر کے بیچتے ہیں کہ اگر وہ قافلہ خود آ کر بیچتا تو اس سے ارزاں بیچتا اس سے اس لیے کہ منع فرمایا اس میں شہر والوں کا نقصان ہے اور نفع عام میں خلل ڈالتا ہے اور اسی طرح سے منع فرمایا ہے گاؤں کے لوگ جو شہر میں لا کر کچھ سستا بیچ جاتے ہیں کوئی شخص ان سے یہ نہ کہے کہ تم کیوں جلدی بیچتے ہو میرے پاس چھوڑ جاؤ میں بطور مناسب خوب گراں کرا کے چند روز میں بیچ رکھوں گا کہ اس میں شہریوں کا نقصان ہے جیسا حدیث میں آتا ہے۔

❀❀❀❀

۱۳۔ بَابُ : مَا جَآءَ لَا يَبِيعُ حَاضِرٌ لِّبَادٍ

اس بیان میں کہ کوئی شہری دیہاتی کی چیز فروخت نہ کرے

(۱۲۲۲) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ۔ وَقَالَ قُتَيْبَةُ يَبْلُغُ بِهِ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ : ((لَا يَبِيعُ حَاضِرٌ لِبَادٍ)).

(صحيح) ((احاديث البيوع))

ترجمہ: روایت ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہا فرمایا رسول اللہ ﷺ نے (اور قتیبہ نے اس روایت میں کہا کہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ پہنچاتے تھے اس حدیث کو نبی ﷺ تک کہ فرمایا آپ ﷺ نے): نہ بیچے شہر والا باہر والے مسافر کی کوئی چیز اور وجہ اس کی اوپر ابھی گزری۔

فائدہ: اس باب میں طلحہ اور انس اور جابر اور ابن عباس اور حکیم بن ابی یزید رضی اللہ عنہم سے روایت ہے کہ وہ اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں اور عمرو بن عوف سے بھی روایت ہے جو دادا ہیں کثیر بن عبد اللہ کے اور ایک مرد صحابی سے روایت ہے۔

❀❀❀❀

(۱۲۲۳) عَنْ جَابِرٍ ﷺ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : ((لَا يَبِيْعُ حَاضِرٌ لِبَادٍ، دَعُوا النَّاسَ، يَرْزُقِ اللّٰهُ بَعْضَهُمْ مِنْ بَعْضٍ)). (اسناده صحيح)

ترجمہ: روایت ہے جابر رضی اللہ عنہ سے کہا فرمایا رسول اللہ ﷺ نے نہ بیچ دے کوئی شہر والا مسافر گاؤں والے کی چیز کو بلکہ وہ اپنی چیز آپ بیچ لے، چھوڑ دو آدمیوں کو اللہ تعالیٰ رزق دے بعض کو بعض سے۔

فائدہ: حدیث ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی حسن ہے صحیح ہے اور حدیث جابر رضی اللہ عنہ کی اس باب میں بھی حدیث حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے بعض علمائے صحابہ وغیرہم کا کہ کہتے ہیں حرام ہے یہ کہ بیچے شہر والا باہر والے کی چیز کو اور رخصت دی ہے بعض نے اس کی کہ خرید لے شہر والا باہر والے کی چیز کو۔ اور شافعی نے کہا اچھا نہیں کہ بیچے شہر والا باہر والے کی چیز کو اور اگر بیچا تو بیع جائز ہے۔

❀❀❀❀

۱۴۔ بَابُ: مَا جَآءَ فِي النَّهْيِ، عَنِ الْمُحَاقَلَةِ وَالْمُزَابَنَةِ

محاقلہ اور مزابنہ کے حرام ہونے کے بیان میں

(۱۲۲۴) عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ : نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَنِ الْمُحَاقَلَةِ وَالْمُزَابَنَةِ. (صحيح) (الارواء : ۲۳۵۴)

ترجمہ: روایت ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہا انہوں نے منع کیا رسول اللہ ﷺ نے محاقلہ اور مزابنہ کی بیع سے۔

فائدہ: اس باب میں ابن عمر اور ابن عباس اور زید بن ثابت اور سعد اور جابر اور رافع بن خدیج اور ابو سعید رضی اللہ عنہم سے روایت ہے۔ حدیث ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی حسن ہے صحیح ہے۔ اور محاقلہ اسے کہتے ہیں کہ کوئی شخص کھیت کو گیہوں کے عوض میں بیچے یعنی ایک شخص کہے کہ سومن گیہوں یا کم وبیش مجھ سے لے لو اور اس کھیت کا غلہ میرے ہاتھ بیچ ڈالو یہ بیع جائز نہیں اس لیے کہ وہ نہیں جانتے کہ کھیت میں کتنا غلہ نکلے گا تو اس میں دھوکا ہے۔ اور دھوکے کی بیع درست نہیں اور اسی طرح سے بیع ان کھجوروں کی جو درخت میں لگی ہیں اس کے عوض میں جو زمین پر ہیں جائز نہیں کہ اس میں بھی دھوکا ہوگا۔ اور اس کو مزابنہ کہتے ہیں اور اسی پر عمل ہے اہل علم کا کہ حرام کہتے ہیں مزابنہ اور محاقلہ کو۔

❀❀❀❀

(۱۲۲۵) عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ يَزِيْدَ: أَنَّ زَيْدًا اَبَا عَيَّاشٍ، سَأَلَ سَعْدًا عَنِ الْبَيْضَاءِ بِالسُّلْتِ، فَقَالَ: أَيُّهُمَا أَفْضَلُ؟ قَالَ: الْبَيْضَاءُ، فَنَهٰى عَنْ ذٰلِكَ، وَ قَالَ سَعْدٌ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يُسْأَلُ عَنِ اشْتِرَاءِ التَّمْرِ بِالرُّطَبِ، فَقَالَ لِمَنْ حَوْلَهُ: ((أَيَنْقُصُ الرُّطَبُ إِذَا يَبِسَ؟)) قَالُوْا: نَعَمْ، فَنَهٰى عَنْ ذٰلِكَ. (صحيح ارواء الغليل (۱۳۵۲) ((احاديث البيوع))

ترجمہ: روایت ہے عبداللہ بن یزید سے کہ زید ابوعیاش نے پوچھا سعد سے مسئلہ گیہوں کے خریدنے کا جو کے عوض میں، سو پوچھا انہوں نے کوئی اس میں سے افضل ہے تو کہا زید نے بیضاء یعنی گندم افضل ہے یعنی قیمت میں زیادہ ہے سو منع کیا سعد نے اس بیع سے اور کہا سعد نے سنا میں نے رسول اللہ ﷺ سے کہ ان سے پوچھتا تھا کوئی شخص مسئلہ تمر خریدنے کا رطب کے بدلے سو پوچھا رسول اللہ ﷺ نے اپنے گرد والے لوگوں سے کیا رطب جب سوکھے تو وزن میں کم ہو جاتا ہے؟ انہوں نے کہا ہاں سو منع کیا رسول اللہ ﷺ نے اس بیع سے۔

فائدہ: روایت کی ہم سے ہناد نے انہوں نے مالک سے انہوں نے عبداللہ سے جو بیٹے یزید کے ہیں انہوں نے زید ابوعیاش سے کہا پوچھا ہم نے سعد سے پھر ذکر کی حدیث مانند اسی حدیث کے سو یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے اہل علم کا اور یہی قول ہے شافعی اور ہمارے لوگوں کا۔

❀ ❀ ❀ ❀

۱۵۔ بَابُ: مَا جَآءَ فِيْ كَرَاهِيَةِ بَيْعِ الثَّمْرَةِ حتى يَبْدُوَ صَلَاحُهَا

اس بیان میں کہ پھل پکنے شروع ہونے سے پہلے بیچنا درست نہیں

(۱۲۲۶) عَنِ ابْنِ عُمَرَ: أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ نَهٰى عَنْ بَيْعِ النَّخْلِ حَتّٰى يَزْهُوَ. (صحيح) (احاديث البيوع)

ترجمہ: روایت ہے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے کہ رسول اللہ ﷺ نے منع فرمایا کھجور کے بیچنے سے جب تک کہ خوش رنگ نہ ہو اور وہ قریب پکنے کے ہوتے ہیں۔

فائدہ: اور اس باب میں انس اور عائشہ اور ابوہریرہ اور ابن عباس اور ابوسعید اور زید بن ثابت رضی اللہ عنہم سے بھی روایت ہے۔ حدیث ابن عمر رضی اللہ عنہما کی حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے علمائے صحابہ وغیرہم کا کہ حرام کہتے ہیں پھلوں کے بیچنے کو قبل پکنے اور گدر ہونے کے اور یہی قول ہے شافعی اور احمد اور اسحاق کا۔

❀ ❀ ❀ ❀

(۱۲۲۷) وَبِهٰذَا الْإِسْنَادِ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ نَهٰى عَنْ بَيْعِ السُّنْبُلِ حَتّٰى يَبْيَضَّ وَيَأْمَنَ الْعَاهَةَ، نَهَى الْبَائِعَ وَالْمُشْتَرِيَ. قَالَ: وَفِي الْبَابِ: عَنْ أَنَسٍ، وَعَائِشَةَ، وَأَبِي هُرَيْرَةَ، وَابْنِ عَبَّاسٍ، وَجَابِرٍ، وَأَبِي سَعِيْدٍ، وَزَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ. (صحيح) [المصدر نفسه]

ترجمہ: اور اسی اسناد سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے منع فرمایا بالوں کے بیچنے سے یعنی گیہوں کے ہوں یا جو وغیرہ کی۔ جب تک وہ سفید نہ ہو جائیں اور سفید جب ہوتے ہیں کہ دانہ ان کے اندر پک جاتا ہے، اور منع فرمایا بیچنے سے جب تک کہ آفت سے یعنی اولے پالے سے بچنے کا یقین نہ ہو۔ اور یقین بھی بچنے کا پکنے کے قریب ہوتا ہے منع کیا بائع کو بیچنے سے اور مشتری کو خریدنے سے۔

(۱۲۲۸) عَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ نَهٰى عَنْ بَيْعِ الْعِنَبِ حَتّٰى يَسْوَدَّ، وَعَنْ بَيْعِ الْحَبِّ حَتّٰى يَشْتَدَّ.

(صحیح عند الالبانی) الارواء الغلیل (۵/۲۰۹، ۱۳۶۶) المشکاۃ (۲۸۶۲) ((احادیث البیوع)) بعض محققین کہتے ہیں اس میں حمید الطّویل مدلس ہے اور سماع کی صراحت نہیں۔

ترجمہ: روایت ہے انس رضی اللہ عنہ سے کہ رسول اللہ ﷺ نے منع فرمایا انگور کے بیچنے کو قبل سیاہ ہو جانے کے اور وہ قریب پکنے کے سیاہ ہوتا ہے اور منع فرمایا تمام دانوں اور غلوں کے بیچنے سے جب تک سخت نہ ہو جائیں۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے مرفوع نہیں جانتے ہم اس کو مگر حماد بن سلمہ کی روایت سے۔

۱۶۔ بَابُ: مَا جَاءَ فِي بَيْعِ حَبَلِ الْحَبَلَةِ

اونٹنی کے بچے کا بچہ فروخت کرنے کی ممانعت کے بیان میں

(۱۲۲۹) عَنِ ابْنِ عُمَرَ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ نَهٰى عَنْ بَيْعِ حَبَلِ الْحَبَلَةِ. (صحيح) (احادیث البیوع)

ترجمہ: روایت ہے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے کہ منع فرمایا نبی ﷺ نے حاملہ اونٹنی کے بچے کے حمل پیدا ہونے کی مدت پر کوئی چیز بیچنے سے۔

فائدہ: مترجم کہتا ہے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ ایام جاہلیت میں لوگ بیع کرتے تھے اور قیمت دینے کی مدت یہ ٹھہراتے تھے کہ اونٹنی بچہ جنے اور وہ بچہ پھر دوبارہ بچہ جنے جب قیمت دیں گے۔ اور یہی معنی کہے ہیں امام مالک اور شافعی نے اور جو ان کے تابع ہیں اور ابن عمر جو راوی ہیں اس حدیث کے انہوں نے بھی یہی معنی بیان کیے اور بعض نے کہا یہ بیع کسی اور چیز کی نہیں ہے بلکہ خود اونٹنی جو حاملہ ہوتی تھی تو عرب کہتے تھے یہ اونٹنی جو بچہ جنے گی وہ بچہ جو جنے گا اس کو ہم نے ابھی بیچا یہ بھی منع ہے۔ اس لیے کہ یہ بیع ہے شے معدوم کی اور یہی تفسیر ہے اہل لغت کی اور یہی کہا احمد اور اسحاق نے اور یہ قریب ہے

از روئے لغت کے بھی۔ اس باب میں عبداللہ بن عباس اور ابو سعید خدری رضی اللہ عنہم سے روایت ہے۔ حدیث ابن عمر رضی اللہ عنہما کی حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے اہل علم کا اور حبل الحبلہ سے مراد اونٹنی کے بچے کا بچہ ہے کہ اس کا بیچنا منسوخ ہے اہل علم کے نزدیک کہ وہ بیع غرر ہے یعنی دھوکے کی بیع ہے۔ اور روایت کی یہ حدیث شعبہ نے ایوب سے انہوں نے سعید بن جبیر سے انہوں نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے۔ اور روایت کی عبدالوہاب ثقفی وغیرہ نے ایوب سے انہوں نے سعید بن جبیر سے اور نافع سے انہوں نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے انہوں نے نبی ﷺ سے اور یہ زیادہ صحیح ہے۔

❁❁❁❁

۱۷۔ بَابُ : مَا جَآءَ فِيْ كَرَاهِيَةِ بَيْعِ الْغَرَرِ

دھوکے کی بیع کے حرام ہونے کے بیان میں

(۱۲۳۰) عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ : نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَنْ بَيْعِ الْغَرَرِ وَبَيْعِ الْحَصَاةِ.

(اسنادہ صحیح) ارواء الغلیل (۱۲۹٤) ((احادیث البیوع))

ترجمہ: روایت ہے ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہا منع کیا رسول اللہ ﷺ نے اس بیع سے کہ جس میں دھوکہ ہو یعنی ثمن میں دھوکا ہو یا مبیع میں کہ ان دنوں میں کوئی بھی مبہم وغیر معین ہو اور منع کیا کنکری مارنے کی بیع سے۔

فائدہ: اس باب میں ابن عمر اور ابن عباس اور ابو سعید اور انس رضی اللہ عنہم سے بھی روایت ہے۔ حدیث ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے علماء کا کہ حرام کہتے ہیں بیع غرر کو یعنی جس بیع میں کسی طرح کا دھوکہ ہو۔ اور امام شافعی نے فرمایا بیع غرر میں داخل ہے مچھلی جو دریا کے اندر ہو اس کا بیچنا قبل پکڑنے، اور بھاگے ہوئے غلام کا بیچنا اور پرند جانوروں کا کہ ہوا میں اڑ رہے ہوں ان کا بیچنا اور اسی طرح اور بیوع کہ جس میں بائع قادر نہ ہو مبیع کے سونپنے پر۔ اور کنکری کی بیع کے معنی یہ ہیں کہ بائع مشتری سے بولے کہ جب میں تیری طرف کنکری پھینکوں تو بیع واجب ہوگئی میرے اور تیرے درمیان میں اور یہ مشابہ ہے بیع منابذہ کے اور بیع منابذہ یہ ہے کہ بائع تھان پھینک دے مشتری کے پاس اور بیع واجب ہو جائے اور نبذ اور منابذہ پھینکنے کو کہتے ہیں اور یہ سب بیوع ایام جاہلیت کی تھیں۔ مترجم کہتا ہے کہ یہ حدیث منع کیا رسول اللہ ﷺ نے بیع غرر سے یہ ایک بڑا کلیہ ہے اور اصل اصول فقہ کا اور معجزہ ہے آنحضرت ﷺ کا اور اُوْتِيْتُ جَوَامِعَ الْكَلِمِ میں اشارہ اسی کی طرف ہے اور سینکڑوں مسئلے اس حدیث سے نکلتے ہیں کہ بعض فقہاء نے لکھا ہے کہ ایک ہزار مسئلہ اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے۔ اور تفصیل اس کی فقہ میں مذکور ہے۔

❁❁❁❁

۱۸۔ بَابُ : مَا جَآءَ فِي النَّهْيِ عَنْ بَيْعَتَيْنِ فِي بَيْعَةٍ

اس بیان میں کہ ایک بیع میں دو بیعیں کرنا منع ہے

(۱۲۳۱) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ : نَهَى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَنْ بَيْعَتَيْنِ فِي بَيْعَةٍ.

(اسناده صحيح) (مشكاة المصابيح : ۲۸۶۸، الارواء : ۱۴۹/۵)

ترجمہ: روایت ہے ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہا منع فرمایا رسول اللہ ﷺ نے ایک بیع میں دو بیع کرنے سے اور تفصیل اس کی آگے ہے۔

فائدہ : اس باب میں روایت ہے عبداللہ بن عمر سے ابن مسعود اور ابن عمر رضی اللہ عنہم سے۔ حدیث ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے علماء کا اور تفسیر کی ہے اس کی بعض علماء نے اس طرح کہ کوئی شخص کسی سے کہے کہ یہ کپڑا میں تیرے ہاتھ نقد دس روپے کو اور قرض بیس روپیہ کو بیچتا ہوں اور ایک بات پر توڑ نہ کرے اور اگر ایک بات پر اس نے توڑ کر لیا اور دوسری بات کو چھوڑ دیا تو کچھ مضائقہ نہیں بیع جائز ہے جب کہ ایک ہی بات پر فیصلہ ہو جائے۔ اور شافعی رحمہ اللہ نے فرمایا کہ ایک بیع میں دو بیع کرنے کو جو نبی ﷺ نے منع فرمایا ہے اس کا مطلب یہ ہے کہ کوئی شخص کسی سے کہے کہ میں اپنا گھر تیرے ہاتھ بیچتا ہوں۔ اتنے روپیہ کے عوض میں اس اقرار پر کہ تو اپنا غلام اتنے روپیہ کو میرے ہاتھ فروخت کر دے پھر جب تو نے غلام کا بیچنا قبول کر لیا تو میں نے بھی گھر کا بیچنا اپنے اوپر لازم کر لیا اور یہ بیع اس لیے ناجائز ہے کہ واقع ہوئی ہے بیع بغیر ثمن معلوم کے اور نہیں جانتا بیع اور مشتری کہ کس پر واقع ہوئی اس کی بیع یعنی دونوں کی اس شرط میں ایک منفعت مجہول ہے اس کو غلام میں اور اس کو مکان میں اور یہ جہالت مخل جواز بیع ہوئی اگرچہ ظاہر میں قیمت دونوں کی متعین معلوم ہوتی ہے۔

❀❀❀❀

۱۹۔ بَابُ : مَا جَآءَ فِي كَرَاهِيَةِ بَيْعِ مَا لَيْسَ عِنْدَهُ

اس بیان میں کہ اس چیز کا بیچنا منع ہے جو خود اس کے اپنے پاس نہ ہو

(۱۲۳۲) عَنْ حَكِيْمِ بْنِ حِزَامٍ قَالَ : سَأَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فَقُلْتُ : يَأْتِيْنِي الرَّجُلُ يَسْأَلُنِي مِنَ الْبَيْعِ مَا لَيْسَ عِنْدِي أَبْتَاعُ لَهُ مِنَ السُّوْقِ ثُمَّ أَبِيْعُهُ ؟ قَالَ : ((**لَا تَبِعْ مَا لَيْسَ عِنْدَكَ**)).

(اسناده صحيح) ارواء الغليل (۱۲۹۲) الروض النضير (۲۹۶) ((احاديث البيوع)) المشكاة (۲۸۶۸)

ترجمہ: روایت ہے حکیم بن حزام سے کہا انہوں نے پوچھا میں نے رسول اللہ ﷺ سے اور کہا آتے ہیں میرے پاس بعض مرد اور کہتے ہیں بیچو وہ چیز جو میرے پاس نہیں کیا میں خرید لاؤں ان کے لیے اور پھر بیچوں ان کے ہاتھ؟ آپ نے فرمایا کبھی نہ بیچ وہ چیز جو تیرے پاس نہیں۔

(۱۲۳۳) عَنْ حَكِيمِ بْنِ حِزَامٍ قَالَ : نَهَانِي رَسُولُ اللهِ ﷺ أَنْ أَبِيعَ مَا لَيْسَ عِنْدِي. (صحیح) [انظر ماقبلہ]

ترجمہ: روایت ہے حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ سے کہا انہوں نے منع کیا مجھ کو رسول اللہ ﷺ نے اس سے کہ میں بیچوں وہ چیز جو میرے پاس نہیں۔

فائدہ : یہ حدیث حسن ہے اور اس باب میں عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے۔ روایت کی ہم سے احمد بن منیع نے انہوں نے اسماعیل بن ابراہیم سے انہوں نے ایوب سے انہوں نے عمرو بن شعیب سے کہا روایت کی مجھ سے میرے باپ نے انہوں نے اپنے باپ سے یہاں تک کہ ذکر کیا عبداللہ بن عمرو کا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا لا يَحِلُّ سَلَفٌ وَبَيْعٌ وَّلَا شَرْطَانِ فِيْ بَيْعٍ وَّلَا رِبْحُ مَالَمْ يَضْمَنْ وَلَا بَيْعُ مَالَيْسَ عِنْدَكَ یعنی حلال نہیں سلف اور نہ بیع اور نہ دو شرطیں ایک بیع میں اور حلال نہیں نفع اس کا جس کا یہ ضامن نہیں اور نہ بیچنا اس چیز کا جو تیرے پاس نہیں۔ یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔ کہا اسحاق بن منصور نے کہا میں نے احمد سے کیا معنے ہیں سلف کے اور بیع کے اور اس سے منع کرنے کے تو انہوں نے کہا وہ یہ ہے کہ آدمی کسی کو کوئی چیز قرض دے یعنی کوئی چیز اس کے ہاتھ روپیہ کی دو روپیہ کی بیچ ڈالے اور وہ اس طمع سے لے لیوے کہ مجھ کو روپیہ قرض ملتا ہے اور احتمال ہے کہ معنی ہوں کہ کوئی شخص کسی کو قرض دے کسی چیز کی قیمت میں اور کہے اگر یہ روپیہ تجھ سے ادا نہ ہو سکے گا تو یہ چیز تیری میں لے لوں گا کہ میرے ہاتھ بک گئی۔ اسحاق نے کہا ایسا ہی کہا میں نے احمد سے کہ درست نہیں بیچنا اس چیز کا جس کا آپ ضامن نہیں۔ احمد نے کہا یہ حکم میرے نزدیک اور کسی چیز کا نہیں سوا غلے کے یعنی اس کی بیع جائز نہیں جب تک قبضہ نہ ہو یعنی ضمان سے قبضہ مراد ہے۔ کہا اسحاق نے ایسا ہی کچھ یہ حکم شامل ہے ہر چیز کو جو تولی جاتی ہے یا ماپ کر بیچی جاتی ہے یعنی اس کی بیع قبل قبض کے جائز نہیں۔ اور کہا احمد نے جب کہا کسی نے یہ کپڑا میں نے تیرے ہاتھ بیچا اور میرے ذمہ پر ہے اس کا سلوا دینا اور دھلا دینا یہ ایک بیع میں دو شرطیں ہوئیں یہ بھی جائز نہیں اور اگر کہے میں بیچتا ہوں یہ کپڑا تیرے ہاتھ اور میں خود اس کو سی دوں گا تو کچھ مضائقہ نہیں یہ جائز ہے یا کہے میں یہ کپڑا بیچتا ہوں اور میں خود اس کو دھو دوں گا تو یہ بھی جائز ہے، کچھ مضائقہ نہیں اس لیے کہ یہ ایک شرط ہے ایسا ہی کچھ کہا ہے اسحاق نے یعنی مؤلف رحمہ اللہ کو اسحاق کے ان اقوال میں شک ہے۔ حدیث حکیم بن حزام کی حسن ہے اور مروی ہے کئی سندوں سے اور روایت کی ایوب سختیانی اور ابوالبشر نے یوسف بن ماہک سے انہوں نے حکیم بن حزام سے۔ اور روایت کی یہ حدیث عوف اور ہشام بن حسان نے ابن سیرین سے انہوں نے حکیم بن حزام سے انہوں نے نبی ﷺ سے اور یہ حدیث مرسل ہے۔ روایت کی ہے ابن سیرین نے ایوب سختیانی سے انہوں نے یوسف بن ماہک سے انہوں نے حکیم بن حزام سے ایسی ہی حدیث روایت کی ہم سے حسن بن علی خلال نے اور عبدہ بن عبداللہ اور کئی لوگوں نے' انہوں نے کہا کہ روایت کی ہم سے عبدالصمد بن عبدالوارث نے' یزید بن ابراہیم سے انہوں نے ابن سیرین سے انہوں نے ایوب سے انہوں نے یوسف بن ماہک سے انہوں نے حکیم سے کہا انہوں نے منع کیا مجھ کو رسول اللہ ﷺ نے اس سے کہ بیچوں میں جو چیز میرے پاس نہ ہو۔ اور

روایت کی وکیع نے یہی حدیث یزید بن ابراہیم سے انہوں نے ابن سیرین سے انہوں نے ایوب سے انہوں نے حکیم بن حزام سے اور اس میں یوسف بن ماہک کا ذکر نہیں اور روایت عبدالصمد کی زیادہ صحیح ہے۔ اور روایت کی ہے یحییٰ بن ابی کثیر نے یہی حدیث یعلیٰ بن حکیم سے انہوں نے یوسف بن ماہک سے انہوں نے عبداللہ بن عصمہ سے انہوں نے حکیم بن حزام سے انہوں نے نبی ﷺ سے اور اسی پر عمل ہے اکثر اہل علم کا کہتے ہیں حرام ہے یہ کہ بیچے آدمی وہ چیز کہ اس کے پاس نہیں۔

❀❀❀❀

(١٢٣٤) عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو : أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ : ((لَا يَحِلُّ سَلَفٌ وَ بَيْعٌ، وَلَا شَرْطَانِ فِي بَيْعٍ، وَلَا رِبْحُ مَا لَمْ يُضْمَنْ، وَلَا بَيْعُ مَا لَيْسَ عِنْدَكَ)).

(حسن صحيح) ارواء الغليل (٥/١٣٧) ((البيوع)) الصحيحة (١٢١٢) المشكاة (٢٨٧٠)

ترجمہ: عبداللہ بن عمرو سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: نہیں حلال سلف اور بیع اور نہ دو شرطیں ایک بیع میں اور حلال نہیں نفع اس میں جس کا یہ ضامن نہیں اور نہ بیچنا اس چیز کا جو تیرے پاس نہیں۔

❀❀❀❀

(١٢٣٥) عَنْ حَكِيْمِ بْنِ حِزَامٍ، قَالَ : نَهَانِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ أَنْ أَبِيْعَ مَا لَيْسَ عِنْدِيْ.

(صحيح) (انظر الحديث (١٢٣٢ـ ١٢٣٣)

ترجمہ: حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہتے ہیں منع کیا مجھ کو رسول اللہ ﷺ نے اس سے کہ بیچوں میں وہ چیز جو میرے پاس نہ ہو۔

❀❀❀❀

٢٠ـ بَابُ : مَا جَآءَ فِيْ كَرَاهِيَةِ بَيْعِ الْوَلَاءِ وَهِبَتِهٖ

ولاء کے بیچنے ہبہ کرنے کی کراہت کے بیان میں

ولاء اس حق کو بولتے ہیں جو مالک کو بسبب آزاد کرنے غلام کے ثابت ہوتا ہے اور اس آزاد کرنے والے کو مولیٰ بولتے ہیں جب غلام مر جائے اور اس کا کوئی عصبہ از روئے نسب کے نہ ہو تو اس کا ترکہ اسے آزاد کرنے والے کو پہنچتا ہے اور وہی حالت حیات میں اس کا ولی اور نکاح اور بعد وفات کے جنازے کی نماز کا ولی قرار دیا جاتا ہے۔ انتهى المترجم

(١٢٣٦) عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ نَهٰى عَنْ بَيْعِ الْوَلَاءِ وَ هِبَتِهٖ.

(صحيح) ((احاديث البيوع)) صحيح ابى داؤد (٢٠٩٢)

ترجمہ: روایت ہے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے کہ نبی ﷺ نے منع فرمایا ولاء کے بیچنے اور ہبہ کرنے سے۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے نہیں جانتے ہم اس کو مگر روایت سے عبداللہ بن دینار کے وہ روایت کرتے ہیں ابن عمر رضی اللہ عنہما

سے اور اسی پر عمل ہے اہل علم کا اور روایت کی ہے یحییٰ بن سلیم نے یہ حدیث عبید اللہ بن عمر سے انہوں نے نافع سے انہوں نے ابن عمر علیہ السلام سے انہوں نے نبی ﷺ سے کہ منع فرمایا آپ ﷺ نے ولاء کے بیچنے اور ہبہ کرنے سے اور اس حدیث میں وہم ہے۔ وہم کیا ہے اس میں یحییٰ بن سلیم نے اور روایت کی عبدالوہاب ثقفی نے اور عبداللہ بن نمیر نے اور کئی لوگوں نے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے انہوں نے نبی ﷺ سے اور یہ زیادہ صحیح ہے یحییٰ بن سلیم کی روایت سے۔

❀❀❀❀

۲۱۔ بَابُ : مَا جَآءَ فِي كَرَاهِيَةِ بَيْعِ الْحَيَوَانِ بِالْحَيَوَانِ نَسِيئَةً

جانور کے عوض جانور بطور قرض بیچنے کی کراہت کے بیان میں

(۱۲۳۷) **عَنْ سَمُرَةَ:** أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ نَهَى عَنْ بَيْعِ الْحَيَوَانِ بِالْحَيَوَانِ نَسِيئَةً.

(اسناده صحيح) ((احاديث البيوع)) المشكاة (۲۸۲۲) التحقيق الثاني۔

ترجمہ: روایت ہے سمرہ رضی اللہ عنہ سے کہ نبی ﷺ نے جانور کو جانور کے بدلے بیچنے سے منع فرمایا۔

فائدہ: اس باب میں ابن عباس رضی اللہ عنہما اور جابر رضی اللہ عنہ اور ابن عمر رضی اللہ عنہما سے بھی روایت ہے۔ حدیث سمرہ کی حسن ہے صحیح ہے اور سننا حسن کا بھی سمرہ سے صحیح ہے یعنی ثابت ہے محدثین کے نزدیک ایسا ہی کہا ہے علی بن مدینی نے اور اسی پر عمل ہے اکثر اہل علم کا صحابہ وغیرہم سے جانور کے عوض قرض بیچنے میں اور یہی قول ہے سفیان ثوری اور اہل کوفہ کا اور یہی کہتے ہیں احمد اور رخصت دی ہے بعض اہل علم صحابہ وغیرہم نے جانور کے تئیں جانور کے عوض قرض بیچنے کے اور یہی قول ہے شافعی اور اسحاق کا۔

(۱۲۳۸) **عَنْ جَابِرٍ** رضي الله عنه قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ : ((الْحَيَوَانُ اثْنَانِ بِوَاحِدٍ، لَا يَصْلُحُ نَسِأً وَلَا بَأْسَ بِهِ يَدًا بِيَدٍ)). (صحيح عند الالباني) ((أحاديث البيوع)) سلسلة الأحاديث الصحيحة (۲۳۱۶) بعض محققین کہتے ہیں اس میں حجاج مدلس وضعیف ہے اور ابوالزبیر بھی مدلس ہے، سماع کی صراحت نہیں۔

ترجمہ: روایت ہے جابر رضی اللہ عنہ سے کہا انہوں نے فرمایا رسول اللہ ﷺ نے دو جانوروں کا ایک جانور کے بدلے بیچنا قرض درست نہیں ہاں اگر اسی وقت ہاتھوں ہاتھ لے تو کچھ مضائقہ نہیں۔

❀❀❀❀

۲۲۔ بَابُ : مَا جَآءَ فِي شِرَآءِ الْعَبْدِ بِالْعَبْدَيْنِ

دو غلاموں کے بدلے ایک غلام خریدنے کے بیان میں

(۱۲۳۹) **عَنْ جَابِرٍ قَالَ :** جَآءَ عَبْدٌ فَبَايَعَ النَّبِيَّ ﷺ عَلَى الْهِجْرَةِ، وَلَا يَشْعُرُ النَّبِيُّ ﷺ أَنَّهُ عَبْدٌ، فَجَآءَ سَيِّدُهُ

يُرِيْدُهُ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ : ((بِعْنِيهِ))، فَاشْتَرَاهُ بِعَبْدَيْنِ أَسْوَدَيْنِ، ثُمَّ لَمْ يُبَايِعْ أَحَدًا بَعْدُ، حَتّٰى يَسْأَلَهُ : ((أَعَبْدٌ هُوَ؟))۔ (صحیح) (أحاديث البيوع)

ترجمہ: روایت ہے جابر رضی اللہ عنہ سے کہا انہوں نے آیا ایک غلام اور بیعت کی اس نے نبی ﷺ سے ہجرت کی اور خبر نہ تھی نبی ﷺ کو کہ وہ غلام ہے پھر آیا مالک اس کا چاہتا ہوا کہ اس کو لے جائے سو فرمایا آنحضرت ﷺ نے بیچ اس کو میرے ہاتھ سو خرید لیا اس کو آپ نے دو غلام سیاہ دے کر پھر نہ بیعت کرتے تھے کسی سے جب تک پوچھ نہ لیتے کہ وہ غلام تو نہیں۔

فائدہ: اس باب میں انس رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے حدیث جابر کی حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے علماء کا کہ کچھ مضائقہ نہیں دو غلام دے کر ایک غلام خریدنے میں اگر ہاتھوں ہاتھ لے اور اختلاف ہے قرض لینے میں۔

❀ ❀ ❀ ❀

۲۳۔ بَابُ : مَا جَآءَ أَنَّ الْحِنْطَةَ بِالْحِنْطَةِ مِثْلًا بِمِثْلٍ وَكَرَاهِيَةِ التَّفَاضُلِ

اس بیان میں کہ گندم کے بدلے گندم برابر لینی چاہیے اور کمی بیشی جائز نہیں

(۱۲۴۰) عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ : ((الذَّهَبُ بِالذَّهَبِ مِثْلًا بِمِثْلٍ، وَالْفِضَّةُ بِالْفِضَّةِ مِثْلًا بِمِثْلٍ، وَالتَّمْرُ بِالتَّمْرِ مِثْلًا بِمِثْلٍ، وَالْبُرُّ بِالْبُرِّ مِثْلًا بِمِثْلٍ، وَالْمِلْحُ بِالْمِلْحِ مِثْلًا بِمِثْلٍ، وَالشَّعِيْرُ بِالشَّعِيْرِ مِثْلًا بِمِثْلٍ، فَمَنْ زَادَ أَوِ ازْدَادَ فَقَدْ أَرْبٰى بِيْعُوا الذَّهَبَ بِالْفِضَّةِ كَيْفَ شِئْتُمْ، يَدًا بِيَدٍ، وَبِيْعُوا الْبُرَّ بِالتَّمْرِ كَيْفَ شِئْتُمْ يَدًا بِيَدٍ، وَبِيْعُوا الشَّعِيْرَ بِالتَّمْرِ كَيْفَ شِئْتُمْ يَدًا بِيَدٍ))۔
(صحیح) الروض النضير (۷۲۹) ((أحاديث البيوع))

ترجمہ: روایت ہے عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے کہ نبی ﷺ نے فرمایا بیچو یا خریدو سونا سونے کے عوض میں برابر برابر یعنی وزن، اور چاندی چاندی کے برابر یعنی وزن میں کھجور، اور عوض میں کھجور کے برابر یعنی کیل میں اور اسی طرح گیہوں عوض میں گیہوں کے برابر برابر اور نمک عوض میں نمک کے برابر برابر اور جو عوض میں جو کے برابر برا، بر سو جس نے زیادہ دیا یا زیادہ لیا تو اس نے سود کا معاملہ کیا بیچو سونے کو چاندی کے عوض میں جتنا چاہو یعنی سونے کے عوض میں چاندی اگر لی جائے یا چاندی کے عوض میں سونا تو وزن برابر ہونا کچھ ضرور نہیں مگر شرط یہ ہے کہ ہاتھوں ہاتھ ہو یعنی قرض درست نہیں اور اسی طرح بیچو گیہوں کھجور کے عوض میں جتنی چاہو ہاتھوں ہاتھ یعنی ادھار درست نہیں مگر کیل میں کم وبیش ہو تو کچھ مضائقہ نہیں اور بیچو جو کو کھجور کے عوض میں جتنا چاہو ہاتھوں ہاتھ یعنی ادھار نہ ہو۔

فائدہ: اس باب میں ابو سعید رضی اللہ عنہ اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ اور بلال رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ حدیث عبادہ کی حسن ہے صحیح ہے۔ اور روایت کی ہے بعض نے یہ حدیث خالد سے اسی اسناد سے اور اس میں یہ بھی ہے کہ آپ نے فرمایا بِيْعُوا الْبُرَّ بِالشَّعِيْرِ كَيْفَ شِئْتُمْ

يَـدًا بِيَـدٍ یعنی بیچو گیہوں کو جو کے عوض میں جتنا چاہو ہاتھوں ہاتھ۔ یعنی قرض درست نہیں۔ اور روایت کی بعض نے یہ یعنی بیچو گیہوں کو جو کے عوض میں جتنا چاہو، ہاتھوں ہاتھ۔ یعنی قرض درست نہیں۔ اور روایت کی بعضوں نے یہ حدیث خالد سے انہوں نے ابوقلابہ سے انہوں نے ابوالاشعث سے انہوں نے عبادہ سے انہوں نے نبی ﷺ سے یہی حدیث۔ اور زیادہ کیا اس میں کہا خالد نے کہا ابوقلابہ نے بیچو گیہوں کو جو کے عوض میں جس طرح چاہو۔ سو ذکر کیا آخر حدیث تک اور اسی پر عمل ہے اہل علم کا کہ کہتے ہیں درست نہیں بیچنا گیہوں کا گیہوں کے عوض میں مگر برابر برابر اور جو کا جو کے عوض میں مگر برابر برابر پھر جب مختلف ہوں قسمیں تو مضائقہ نہیں کمی اور زیادتی میں یعنی مثلاً سوا سیر گیہوں دو سیر جو کے عوض میں لے یا تین سیر گیہوں ایک سیر تمر کے عوض لے تو درست ہے مگر ہاتھوں ہاتھ لینا چاہیے ادھار درست نہیں دونوں چیزیں ادھار ہوں یا ایک چیز درست نہیں اور یہی قول ہے اکثر اہل علم کا صحابہ وغیرہم سے اور یہی قول ہے سفیان ثوری اور شافعی اور احمد اور اسحاق کا اور کہا شافعی نے دلیل اس بات کی کہ قرض لینا اس میں درست نہیں یہ قول ہے آپ کا کہ فرمایا آپ ﷺ نے بیچو جو کے عوض میں گیہوں کو جتنا چاہو ہاتھوں ہاتھ یعنی ادھار درست نہیں کہ ایک قوم نے علماء سے کہا ہے کہ گیہوں جو کے عوض میں بیچنا درست نہیں مگر جب برابر ہو یعنی ماپ میں دونوں برابر ہوں گویا کہ ان کے نزدیک گیہوں اور جو ایک ہی جنس ہے اور یہی قول ہے مالک بن انس کا اور پہلا قول صحیح ہے یعنی درست ہونا اس بیع کا۔ مترجم کہتا ہے اس حدیث میں چھ چیزوں کے ربا کا ذکر ہے۔ سونا، چاندی، گیہوں، جو، کھجور اور نمک اور باقی اور چیزوں کو جیسے لوہا چونا اور اقسام دانوں کے ان کے علماء نے اس پر قیاس کیا ہے مگر اختلاف اس میں ہے کہ ربا کی علت کیا ہے۔ امام مالک نے کہا علت ربا کی ان چھ چیزوں میں ثمنیت ہے سونے چاندی میں اور قوت مدخر ہونا باقی چار چیزوں میں سو جس میں قوت مدخر ہوگا یا ثمنیت ہوگی اس میں ربا حرام ہے یعنی کمی بیشی اس کے لینے میں جائز نہیں پس ان کے نزدیک ترکاری اور میوہ اور کھانے کی چیزیں کہ ذخیرہ نہیں ہوتیں ان میں ربا یعنی کم و زیادہ لینا دو کے بدلے ایک لینا درست ہے اور امام شافعی کے نزدیک ربا کی علت ثمنیت ہے۔ سونے چاندی میں اور صرف قوت ہونا باقی چار چیزوں میں اذخار شرط نہیں یعنی یہ ضرور نہیں کہ وہ چیز جمع بھی کی جاتی ہو اور برسوں رکھی جاتی ہو صرف قوت ہونے سے ربا لازم آتا ہے تو ان کے نزدیک ترکاری میوے اور ادویات میں کم و بیش لینا ربا ہے برابر لینا درست ہے اور لوہے اور تانبے اور پیتل اور اثر دہات اور چونا اور ان کی مانند اور چیزوں میں ان کے نزدیک ربا نہیں مثلاً ایک پیمانہ چونے کا دو پیمانے چونے کے بدلے لینا دینا درست ہے اسی طرح سے لوہا تانبا سیر بھر لینا دو سیر دینا دو سیر لینا سیر بھر دینا درست ہے اور امام اعظم کے نزدیک ربا کی علت قدر مع الجنس ہے اور مراد قدر سے کیل اور وزن ہے یعنی ماپنا اور تولنا پھر ربا کی علت سونے چاندی میں وزن ہے۔ سو ربا جاری ہوگا ہر وزنی چیز میں مانند تانبے اور لوہے وغیرہما کے یعنی اس میں کم و بیش لینا ایک جنس کا درست نہیں مثلاً یہ جائز نہیں کہ دو سیر تانبا ایک سیر تانبے کے عوض میں لے یا دیوے اور باقی چار چیزوں میں ربا کی علت کیل ہے پس جاری ہوگا ہر کیلی چیز میں مانند چونے اور اشنان وغیرہما کے یعنی

جو چیز کہ ماپ کر بیچی جاتی ہے اور کیلی اور وزنی ہونا جس کا حدیث میں آیا ہے وہ تو بدل نہیں سکتا مثلاً سونا چاندی شرع میں وزنی ہے۔ سو اس کا حکم وزن کا ہے اگرچہ عرف میں خلاف اس کے جاری ہو اور گیہوں جو کھجور نمک یہ شرع میں کیلی ہیں اگرچہ عرف میں کیلی نہ ہوں سو جب یہ چیزیں لین دین میں ہم جنس ہوں تو اعتبار وزن اور کیل کا ہے مثلاً سونے کو سونے کے ساتھ بیچنے میں وزن برابر چاہیے اور اسی طرح چاندی کو چاندی کے ساتھ وزن برابر چاہیے کمتی بڑھتی وزن میں درست نہیں اور چار باقی چیزوں میں کیل کا اعتبار ہے، اگرچہ عرف میں رواج ان چیزوں میں کیل کا نہ ہو اور جس میں کیلی اور وزنی ہونا حدیث میں نہیں آیا اس میں اعتبار عرف کا ہے۔ اگر عرف میں وہ وزنی ہے تو وزن میں برابر چاہیے اور اگر کیلی ہے تو کیل میں مثلاً چونا عرف میں کیلی ہے جب چونے سے چونا بدلے تو زیادتی کمی کیل میں درست نہیں اور لوہا تانبا کہ عرف میں وزنی ہے جب لوہا لوہے سے یا تانبا تانبے سے بدلیں تو کمی بیشی وزن میں نہ چاہیے نہیں تو ربا ہوگا۔ ایکذا فی شرح مشکوۃ باختلاف لفظی.

❁❁❁❁

۲۴۔ بَابُ : مَا جَآءَ فِي الصَّرْفِ

صرافے کے بیان میں

(۱۲۴۱) عَنْ نَافِعٍ قَالَ : انْطَلَقْتُ أَنَا وَابْنُ عُمَرَ إِلَى أَبِي سَعِيدٍ فَحَدَّثَنَا : أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ : قَالَ سَمِعَتْهُ أُذُنَايَ هَاتَانِ يَقُوْلُ : ((لَا تَبِيْعُوا الذَّهَبَ بِالذَّهَبِ إِلَّا مِثْلًا بِمِثْلٍ، وَالْفِضَّةَ بِالْفِضَّةِ إِلَّا مِثْلًا بِمِثْلٍ، لَا يُشَفُّ بَعْضُهُ عَلَى بَعْضٍ، وَلَا تَبِيْعُوْا مِنْهُ غَائِبًا بِنَاجِزٍ)). (صحیح) (الارواء : ۵/۱۸۹، احادیث البیوع)

ترجمہ: روایت ہے نافع سے کہا انہوں نے گیا میں اور ابن عمر ابوسعید کی طرف سو روایت کی انہوں نے ہم سے کہ رسول اللہ ﷺ نے ایسا فرمایا کہ سنا ہے میرے ان کانوں نے فرماتے تھے نہ بیچو سونے کو سونے کے بدلے مگر برابر یعنی وزن میں اور نہ بیچو چاندی کو بدلے چاندی کے مگر برابر نہ بڑھایا جائے کوئی اس میں کا دوسرے پر اور نہ بیچو اس میں سے کچھ قرض عوض میں نقد کی یعنی لین دین دونوں ایک ہی وقت میں ہو جائے یہ نہ ہو کہ ایک چاندی دے دے دوسرا چاندی دینے کا وعدہ کل پر رکھے یا دونوں طرف سے قرض ہو یعنی قول وقرار ہو جائے لین دین کی کچھ مدت ٹھہرے یہ بھی درست نہیں۔

فائدہ : اس باب میں ابوبکر اور عمر اور عثمان اور ابوہریرہ اور ہشام بن عامر اور براء اور زید بن ارقم اور فضالہ بن عبید اور ابوبکرہ اور ابن عمر اور ابوالدرداء اور بلال رضی اللہ عنہم سے روایت ہے۔ حدیث ابوسعید کی حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے علماء کا صحابہ وغیرہم سے مگر جو مروی ہے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہ وہ کہتے تھے کچھ مضائقہ نہیں اس میں کہ بیچا جائے سونا بدلے سونے کے۔ کمتی بڑھتی اور چاندی بدلے چاندی کے کمتی بڑھتی جب کہ ہاتھوں ہاتھ ہو۔ اور کہا ابن عباس رضی اللہ عنہما نے ربوا تو جب ہے کہ یہ معاملہ

قرض ہو، اور ایسا ہی کچھ مروی ہے ان کے بعض اصحاب سے بھی اور مروی ہے ابن عباس سے کہ وہ پھر بھی گئے اپنی اس بات سے جب سنی انہوں نے حدیث نبی ﷺ کی ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے اور پہلا قول صحیح ہے اور عمل اسی پر ہے اہل علم کے نزدیک اور یہی قول ہے سفیان ثوری اور ابن مبارک اور شافعی اور احمد اور اسحاق کا اور مروی ہے ابن مبارک سے کہ صرافی میں کسی کا اختلاف نہیں یعنی سب کا مذہب وہی ہے جو اوپر مذکور ہوا۔

❁ ❁ ❁ ❁

(۱۲۴۲) عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ : كُنْتُ أَبِيعُ الْإِبِلَ بِالْبَقِيعِ، فَأَبِيعُ بِالدَّنَانِيرِ فَآخُذُ مَكَانَهَا الْوَرِقَ وَأَبِيعُ بِالْوَرِقِ فَآخُذُ مَكَانَهَا الدَّنَانِيرَ، فَأَتَيْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ، فَوَجَدْتُهُ خَارِجًا مِّنْ بَيْتِ حَفْصَةَ، فَسَأَلْتُهُ عَنْ ذٰلِكَ فَقَالَ : ((لَا بَأْسَ بِهِ بِالْقِيمَةِ)). (اسناده ضعيف عند الالبانی) الارواء الغليل (۱۳۲۶) ((احاديث البيوع)) سماک بن حرب سے اس کو مرفوع بیان کرنے میں غلطی ہوئی ہے موقوف صحیح ہے۔

ترجمہ: روایت ہے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے کہا انہوں نے میں اونٹ بیچتا تھا بقیع کے بازار میں سو بیچتا تھا اونٹ کو عوض میں دیناروں یعنی اشرفیوں کے یعنی قیمت اس سے ٹھہراتا تھا اور لیتا تھا دیناروں کے عوض میں چاندی اور کبھی بیچتا تھا اونٹ چاندی کے بدلے اور لیتا تھا میں اس کے عوض میں دینار سو آیا میں رسول اللہ ﷺ کے پاس اور ان کو نکلتے پایا میں نے حفصہ کے گھر سے سو پوچھا میں نے آپ ﷺ سے اس حکم کا، سو فرمایا آپ ﷺ نے کچھ مضائقہ نہیں قیمت ٹھہرانے میں یعنی قیمت دینار سے ٹھہرا کر اس کے بدلے درہم لینا یا درہم ٹھہرا کر دینار لینا اس میں کچھ مضائقہ نہیں۔

فائدہ: اس حدیث کو ہم مرفوع نہیں جانتے مگر سماک بن حرب کی روایت سے کہ وہ روایت کرتے ہیں سعید بن جبیر سے وہ ابن عمر سے اور روایت کی داؤد بن ابی ہند نے یہ حدیث سعید بن جبیر سے انہوں نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے موقوفاً اور اسی پر عمل ہے بعض علماء کا کہ کہتے ہیں کچھ مضائقہ نہیں اگر لے سونا چاندی دے کر اور چاندی سونا دے کر اور یہی قول ہے احمد اور اسحاق کا اور بعض علمائے صحابہ وغیرہم نے اس کو نادرست بھی کہا ہے۔

❁ ❁ ❁ ❁

(۱۲۴۳) عَنْ مَالِكِ بْنِ أَوْسِ بْنِ الْحَدَثَانِ أَنَّهُ قَالَ : اَقْبَلْتُ اَقُولُ : مَنْ يَّصْطَرِفُ الدَّرَاهِمَ ؟ فَقَالَ طَلْحَةُ بْنُ عُبَيْدِ اللهِ ـ وَهُوَ عِنْدَ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ : أَرِنَا ذَهَبَكَ ثُمَّ ائْتِنَا اِذَا جَآءَ خَادِمُنَا نُعْطِكَ وَرِقَكَ، فَقَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ : كَلَّا وَاللهِ لَتُعْطِيَنَّهُ وَرِقَهُ أَوْ لَتَرُدَّنَّ اِلَيْهِ ذَهَبَهُ فَإِنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ : ((**الْوَرِقُ بِالذَّهَبِ رِبًا إِلَّا هَاءَ وَهَاءَ، وَالْبُرُّ بِالْبُرِّ رِبًا إِلَّا هَاءَ وَهَاءَ، وَالشَّعِيرُ بِالشَّعِيرِ رِبًا إِلَّا هَاءَ وَهَاءَ، وَالتَّمْرُ بِالتَّمْرِ رِبًا، إِلَّا هَاءَ وَهَاءَ**)). (صحيح) الارواء (۱۳۴۷) الروض النضير (۷۲۹) ((احاديث البيوع))

ترجمہ: روایت ہے مالک بن اوس بن حدثان سے انہوں نے کہا آیا میں بازار میں اور کہا میں نے کون صراف ہے کہ دراہم دیتا ہے یعنی میں اسے دینار دوں وہ مجھے درہم دے، سو کہا طلحہ بن عبید اللہ نے اور وہ عمر بن خطاب کے پاس تھے دکھاؤ ہم کو اپنا سونا یعنی دینار وغیرہ پھر لوٹ کر ہمارے پاس آؤ جب تک ہمارا نوکر آ جائے تو ہم تم کو چاندی یعنی درہم دیں، سو فرمایا عمر بن خطاب نے کبھی ایسا نہ ہوگا قسم ہے اللہ کی یا تو تم دے دو اس کی چاندی یعنی درہم ابھی یا نہیں تو پھیر دو اس کا سونا اس لیے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے چاندی سونے کے بدلے لینا بیاج ہے مگر ادھر لے ادھر دے یعنی ادھار درست نہیں اور گیہوں گیہوں کے بدلے ربوا ہے' مگر ادھر لے ادھر دے، اور جو بدلے جو کے بیاج ہے مگر ادھر لے ادھر دے' اور کھجور بدلے کھجور کے بیاج ہے مگر جو ادھر دے ادھر لے۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے اہل علم کا اور آپ نے جو فرمایا: ھاء و ھاء اس کے معنی ہاتھوں ہاتھ یعنی ادھار درست نہیں سودا نقد ضرور ہے۔ مترجم: ایک چیز بیچنا اسی کے عوض میں مثلاً چاندی چاندی کے عوض میں تین طرح ہوتا ہے دونوں وزنی ہوں یا دونوں کیلی اور دونوں موجود ہوں یعنی نقد دوسرے یہ کہ دونوں موجود نہ ہوں طرفین سے معاملہ قرض پر ہو۔ تیسرے یہ کہ ایک طرف نقد ہو ایک طرف قرض سو پہلی صورت درست ہے بشرطیکہ دونوں کیل میں برابر ہوں اگر کیلی ہیں اور وزن میں اگر وزنی ہیں اور دو صورتیں اخیر کی جائز نہیں اگرچہ برابر ہوں دونوں جنس۔ کذا فی شرح مشکوٰۃ۔

❀❀❀❀

٢٥۔ بَابُ : مَا جَآءَ فِي ابْتِيَاعِ النَّخْلِ بَعْدَ التَّأْبِيرِ وَالْعَبْدِ وَلَهُ مَالٌ

پیوندکاری کے بعد کھجور کے درخت اور مال دار غلام خریدنے کے بیان میں

(١٢٤٤) عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ: ((مَنِ ابْتَاعَ نَخْلًا بَعْدَ أَنْ تُؤَبَّرَ فَثَمَرَتُهَا لِلَّذِي بَاعَهَا، إِلَّا أَنْ يَشْتَرِطَ الْمُبْتَاعُ، وَمَنِ ابْتَاعَ عَبْدًا وَلَهُ مَالٌ فَمَالُهُ لِلَّذِي بَاعَهُ، إِلَّا أَنْ يَشْتَرِطَ الْمُبْتَاعُ)). (صحيح) ارواء الغليل (١٣١٤)

ترجمہ: روایت ہے سالم سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے کہا ان کے باپ نے سنا میں نے رسول اللہ ﷺ سے کہ فرماتے تھے جس نے خریدے کھجور کے درخت بعد پیوند کرنے کے تو اس کا پھل اسی کا ہے جس نے بیچا مگر یہ کہ خریدنے والا پھل کی بھی شرط کرے درخت کے ساتھ خرید کے وقت اور جس نے خریدا غلام کو اور اس کے پاس مال بھی ہے تو وہ مال اسی کا ہے جس نے غلام بیچا مگر یہ کہ خریدنے والا اس مال کی بھی شرط کرے بیع کے وقت۔

فائدہ: اس باب میں جابر رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے۔ حدیث ابن عمر کی حسن ہے صحیح ہے ایسی ہی مروی ہے کئی سندوں سے

زہری سے وہ روایت کرتے ہیں سالم سے وہ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے وہ نبی ﷺ سے کہ فرمایا آپ ﷺ نے جس نے خریدا کھجور کا درخت بعد پیوند کرنے کے تو اس کا پھل اسی کا ہے جس نے وہ درخت بیچا مگر جب کہ خریدار پھل کی بھی شرط کرے اور جس نے بیچا کوئی غلام تو مال اس غلام کا بائع کا ہے مگر جب خریدنے والا مال کی بھی شرط کرے اور مروی ہے نافع سے وہ روایت کرتے ابن عمر سے وہ نبی ﷺ سے کہ فرمایا آپ ﷺ نے جس نے بیچا کوئی غلام اور اس کے پاس مال ہے تو مال بائع کا ہے مگر جب شرط کرلے مشتری ایسی ہی روایت کی عبیداللہ بن عمر وغیرہ نے نافع سے دونوں حدیثیں اور روایت کی بعض نے یہ حدیث نافع سے انہوں نے نبی ﷺ سے بھی اور روایت کی عکرمہ بن خالد نے ابن عمر سے انہوں نے نبی ﷺ سے سالم کی حدیث کی مانند اور اسی پر عمل ہے بعض اہل علم کا اور یہی قول ہے شافعی کا اور احمد اور اسحاق کا محمد نے کہا حدیث زہری کی سالم سے جو مروی ہے ان کے باپ کے واسطے نبی ﷺ سے وہ زیادہ صحیح ہے۔

❀❀❀❀

٢٦۔ بَابُ : مَا جَآءَ الْبَيِّعَانِ بِالْخِيَارِ مَالَمْ يَتَفَرَّقَا

اس بیان میں کہ بیچنے اور خریدنے والے کو جب تک وہ دونوں جدا نہ ہوں اختیار ہے

(١٢٤٥) عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ : سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ : ((**الْبَيِّعَانِ بِالْخِيَارِ مَالَمْ يَتَفَرَّقَا أَوْ يَخْتَارَا**)).
قَالَ فَكَانَ ابْنُ عُمَرَ إِذَا ابْتَاعَ بَيْعًا وَ هُوَ قَاعِدٌ، قَامَ لِيَجِبَ لَهُ الْبَيْعُ.

(اسناده صحيح) إرواء الغليل (٥/١٥٤) الروض النضير (٥٤١) ((احاديث البيوع))

ترجمہ: روایت ہے عبداللہ بن عمر سے کہا انہوں نے سنا میں نے رسول اللہ کو فرماتے تھے بائع اور مشتری دونوں کو اختیار ہے جب تک جدا نہ ہوں یا اختیار کی شرط کرلیں یعنی اس صورت میں بعد تفریق بھی اختیار رہے گا کہا راوی نے عبداللہ بن عمر جب خریدتے کوئی چیز تو کھڑے ہو جاتے کہ بیع واجب ہو جائے اور خیار باقی نہ رہے۔

❀❀❀❀

(١٢٤٦) عَنْ حَكِيمِ بْنِ حِزَامٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ : ((**الْبَيِّعَانِ بِالْخِيَارِ مَالَمْ يَتَفَرَّقَا، فَإِنْ صَدَقَا وَبَيَّنَا، بُورِكَ لَهُمَا فِي بَيْعِهِمَا وَإِنْ كَذَبَا وَكَتَمَا مُحِقَتْ بَرَكَةُ بَيْعِهِمَا**)).

(اسناده صحيح) (الارواء : ١٢٨١، احاديث البيوع)

ترجمہ: روایت ہے حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ سے کہ انہوں نے کہا فرمایا رسول اللہ ﷺ نے بائع اور مشتری کو اختیار ہے جب تک جدا نہ ہوں پھر اگر دونوں سچ بولے یعنی نرخ میں غلط اظہار نہ کیا اور کھول دیا بائع نے عیب وصواب بیع کا اور مشتری نے حال ثمن وغیرہ کا برکت دی جائے گی ان کی بیع میں اور اگر جھوٹ بولے اور چھپایا مٹائی جائے گی برکت ان کی بیع کی۔

فائدہ : یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اس باب میں ابو برزہ اور عبداللہ بن عمر اور سمرہ اور ابو ہریرہ اور ابن عباس رضی اللہ عنہم سے بھی روایت ہے۔حدیث ابن عمر رضی اللہ عنہما کی حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے بعض علماء صحابہ وغیرہم کا اور سوا ان کے اور لوگوں کا اور یہی قول ہے شافعی اور احمد اور اسحاق کا کہا کہ جدا ہونا بدنوں سے مراد ہے نہ کلام سے اور بعض علماء نے کہا ہے کہ جدائی کلام کی مراد ہے یعنی بیع وشراء کے الفاظ جب تک تمام نہ ہوں جب تک خیار ہے بعد اس کے نہیں اور آپ کی حدیث میں یہی مراد ہے اور پہلا قول صحیح ہے اس لیے کہ ابن عمر رضی اللہ عنہما جو راوی حدیث ہیں وہ خود بھی چاہتے ہیں کہ بیع لازم ہو جائے اور خیار نہ رہے تو چلنے لگتے تاکہ خیار جاتا رہے اور راوی خوب جانتا ہے اپنی روایت کو اور ایسا ہی مروی ہے ابو برزہ اسلمی سے کہ ان کے پاس فیصلہ چاہا دو شخصوں نے بیچ حق گھوڑے کے کہ اس کی بیع کی تھی انہوں نے ایک کشتی میں تو فرمایا ابو برزہ نے تم کو اختیار ہے اس لیے کہ بائع اور مشتری کشتی میں ہوں تو جدا نہیں ہو سکے اور فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کہ بائع اور مشتری کو خیار ہے جب تک جدا نہ ہوں اور ظاہر کہ کشتی میں افتراق بالابدان نہیں ہو سکتا اور افتراق بالکلام ممکن ہے اور بعض علماء کا مذہب یہی ہے کہ افتراق بالکلام مراد ہے یعنی اہل کوفہ وغیرہم کا اور یہی قول ہے ثوری کا اور ایسا ہی مروی ہے مالک بن انس سے اور ابن مبارک سے کہ انہوں نے فرمایا کیسے رد کروں میں اس مذہب کو اور حدیث رسول اللہ ﷺ کی اس باب میں صحیح ہے سو قوی کہا انہوں نے اس مذہب کو یعنی تفرق سے تفرق بالابدان مراد ہے اور یہ جو آپ نے استثنا فرمایا اور ارشاد کیا إِلَّا بَيْعَ الْخِيَارِ مطلب اس کا یہ ہے کہ بائع اور مشتری کو اختیار ہے مگر بیع خیار میں یعنی جب بائع نے مشتری کو اختیار دیا اور مشتری نے بیع کو اختیار کر لیا تو پھر مشتری کو اختیار نہیں کہ اس بیع کو فسخ ورد کر دے اگرچہ جدا بھی نہ ہوئے ہوں ایسی تفسیر کی ہے اس کی شافعی نے اور لوگوں نے اور حدیث عبداللہ بن عمر علیہ السلام کی مقوی ہے تفرق بالابدان کو جو مروی ہے آنحضرت ﷺ سے۔

❀ ❀ ❀ ❀

(۱۲۴۷) عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ، عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ: أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ : ((**الْبَيِّعَانِ بِالْخِيَارِ مَالَمْ يَتَفَرَّقَا، إِلَّا أَنْ تَكُونَ صَفْقَةَ خِيَارٍ، وَلَا يَحِلُّ لَهُ أَنْ يُفَارِقَ صَاحِبَهُ خَشْيَةَ أَنْ يَسْتَقِيلَهُ**)).

(حسن صحيح) (الارواء : ۱۳۱۱)

ترجمہ: روایت ہے عمرو بن شعیب سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے وہ ان کے دادا سے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا بائع اور مشتری دونوں کو اختیار ہے جب تک جدا نہ ہوں مگر یہ کہ ہوئے بیع خیار کی اور حلال نہیں ان دونوں کو کہ جلدی چھوڑ دے اپنے ساتھی کو اس خوف سے کہ وہ بیع کو فسخ کرے۔

فائدہ : یہ حدیث حسن ہے اور معنی اس کے یہی ہیں کہ جدا نہ ہوں اس خوف سے کہ بیع فسخ ہو اور اگر فرقت کلام کی مراد ہوتی تو اس حدیث کے کچھ معنی ہی نہ بنتے کہ اس میں یہ بات کہی نہیں جا سکتی کہ جدا نہ ہونا چاہیے اس خوف سے کہ بیع کا اقالہ[1] نہ ہو۔

[1] اقالہ کہتے ہیں بیع توڑ دینے کو اور لی ہوئی چیز پھیر دینے کو۔

۲۷۔ بَابٌ ماجاء فی خیار المتبایعین

فروخت کرنے اور خریدنے والے کے اختیار کے بیان میں

(۱۲۴۸) عَنْ أَبِی هُرَیْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ : ((لَا یَتَفَرَّقَنَّ عَنْ بَیْعٍ إِلَّا عَنْ تَرَاضٍ)).

(اسنادہ حسن صحیح) (الارواء : ۵/۱۲۵، ۱۲۶)

ترجمہ: روایت ہے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ نبی ﷺ نے فرمایا نہ جدا ہوئیں بائع اور مشتری بعد بیع کے مگر آپس کی خوشی سے۔

فائدہ : مترجم کہتا ہے اس حدیث سے بھی معلوم ہوا کہ اعتبار فرقت بالابدان کا ہے نہ فرقت بالقول کا اس لیے منع کرنا جدا ہونے سے بعد بیع کے اس سے نہیں مراد ہوسکتی مگر جدائی بدنی کہ وہ اختیاری ہے اور بعد بیع کے باقی ہے اور جدائی قولی بعد بیع کے ہوچکی اس سے منع کرنا نہیں ہوسکتا۔ انتہی۔

فائدہ : یہ حدیث غریب ہے۔

(۱۲۴۹) عَنْ جَابِرٍ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ خَیَّرَ أَعْرَابِیًّا بَعْدَ الْبَیْعِ. (اسنادہ حسن عند الالبانی) بعض محققین کہتے ہیں اس کی سند ابوالزبیر مدلس کے عنعنہ کی وجہ سے ضعیف ہے۔

ترجمہ: روایت ہے جابر سے کہ نبی ﷺ نے اختیار دیا ایک اعرابی کو بعد بیع کے۔

فائدہ : یہ حدیث حسن ہے غریب ہے۔

❀❀❀❀

۲۸۔ بَابُ : مَا جَآءَ فِیمَنْ یُخْدَعُ فِی الْبَیْعِ

اس کے بیان میں جو سودے میں دھوکا کھا جائے

(۱۲۵۰) عَنْ أَنَسٍ : أَنَّ رَجُلًا کَانَ فِی عُقْدَتِهِ ضَعْفٌ، وَکَانَ یُبَایِعُ وَ إِنَّ أَهْلَهُ أَتَوُا النَّبِیَّ ﷺ فَقَالُوا : یَا رَسُولَ اللّٰهِ! أُحْجُرْ عَلَیْهِ، فَدَعَاهُ نَبِیُّ اللّٰهِ ﷺ فَنَهَاهُ، فَقَالَ : یَا رَسُولَ اللّٰهِ، إِنِّی لَا أَصْبِرُ عَلَی الْبَیْعِ، فَقَالَ : ((إِذَا بَایَعْتَ فَقُلْ : هَاءَ وَهَاءَ وَلَا خِلَابَةَ)). (اسنادہ صحیح) ((احادیث البیوع))

ترجمہ: روایت ہے انس رضی اللہ عنہ سے کہ ایک مرد کی خرید وفروخت میں ضعف تھا یعنی اکثر خرید وفروخت میں دھوکا کھا جاتا تھا اور ہمیشہ چیزیں خریدتا تھا تو گھر والے اس کے آئے نبی ﷺ کے پاس اور کہا یا رسول اللہ ﷺ اس کو روک دیجیے یعنی منع کر دیجیے بیع سے پس بلایا اس کو رسول اللہ ﷺ نے اور منع کیا بیع سے تو عرض کیا اس نے کہ یا رسول اللہ ﷺ مجھ کو صبر

نہیں آتا بغیر خرید وفروخت کے تو فرمایا آپ ﷺ نے جب تو خریدے یا بیچے تو کہہ دے لین دین ہے اور فریب نہیں معلوم ہوا کو خسارے کے سودے میں خیار نہیں۔

فائدہ : اور اس باب میں ابن عمر رضی اللہ عنہما سے بھی روایت ہے۔ حدیث انس رضی اللہ عنہ کی حسن ہے غریب ہے اور اسی پر عمل ہے بعض اہل علم کا کہ روک دینا اور منع کرنا چاہیے مرد حر کو خرید وفروخت سے جب کہ ضعیف العقل ہو کہ دھوکا کھا جاتا ہو۔ اور یہی قول ہے احمد اور اسحاق کا اور بعض نے کہا حر بائع کو بیع سے روکنا درست نہیں۔ مترجم کہتا ہے یہ شخص جن سے آپ نے فرمایا حبان بن منقذ بن عمرو انصاری ہیں اور دو بیٹے ان کے یحییٰ اور واسع حاضر ہوئے جنگ احد میں اور عمران کی ایک سوتیس برس کی تھی اور کسی قلعہ کی لڑائی میں وہ آپ کے ساتھ تھے سو ان کے سر میں ایک پتھر لگا اور اس سے ان کی زبان اور عقل میں فتور آ گیا مگر بالکل عقل نہیں گئی۔ اور دارقطنی نے کہا ہے کہ وہ نابینا تھے۔ اور یہ جو آپ نے فرمایا خلابتہ سو خاء کو زیر ہے اور لام میں تشدید نہیں اور اس کے بعد الف ہے الف کے بعد بائے مفتوح ہے مگر جب کچھ خرید وفروخت کرتے تھے لا خیابتہ کہتے تھے اور اس میں بعد خاء کے بجائے لام کے یائے مفتوح ہے۔ اور اس کا سبب یہ تھا کہ وہ الثغ تھے اور الثغ عرب میں اس کو کہتے ہیں جو لام کی جگہ یے بولتا ہے اور خلابہ کے معنی خدیعت کے ہیں تقدیر لا خلابتہ کی یہ ہے لَا تَحِلُّ لَكَ خَدِيعَتِي یعنی تجھ کو میرے ساتھ مکر کرنا جائز نہیں کہ میں ناواقف ہوں یا سمجھ نہیں رکھتا یا یہ تقدیر ہے لَا يَلْزِمُنِيُ خَدِيعَتكَ یعنی تیری خدیعت مجھ پر لازم نہیں ہوگی۔ یعنی مجھے اختیار ہے کہ اس بیع میں کسی طرح کا نقصان دیکھوں گا تو پھیر دوں گا گویا اس لفظ سے خیار خیار عیب ثابت کرنا منظور ہے اور اختلاف ہے علماء کا اس حدیث میں تو بعض نے کہا یہ حکم اسی کے لیے خاص تھا اب کوئی ایسا نہیں کر سکتا کہ جو شخص اب دھوکا کھا جائے اور غبن میں پڑ جائے تو اس کو خیار نہیں کہ مبیع کو پھیر دے غبن یعنی نقصان تھوڑا ہو یا بہت اور یہی مذہب ہے شافعی اور ابوحنیفہ کا اور بھی لوگوں کا کہ جب کوئی شخص کسی چیز کو خریدے اور بعد کو معلوم ہو کہ وہ دس روپے کی تھی اور اس نے بیس کو خریدی تو مشتری کو اختیار نہیں کہ پھیر دے اور امام مالک سے بھی صحیح تر روایت تو یہی ہے اور بغدادی مالکی لوگوں نے کہا ہے کہ جو شخص ایسا دھوکہ کھا جائے کہ تین روپیہ کی چیز چار روپیہ کو خرید لے تو اسے اختیار ہے پھیر دینے کا اسی حدیث کی دلیل سے جب کہ مقدار نقصان کا ثلث قیمت کے برابر ہوئے یعنی مثلاً تین روپیہ کی چیز چار کو خریدے اور اگر مقدار نقصان ثلث سے کم ہے تو اختیار نہیں تو صحیح وہی پہلا مذہب ہے یعنی مغبون کو اختیار نہیں اس لیے کہ آپ نے بھی ان صحابی کے لیے کچھ خیار ثابت نہیں کیا یعنی یہ نہیں فرمایا کہ جب تو ایسا کہے گا تو تجھے اختیار ہے کہ چاہے مبیع کو رکھے یا پھیر دے اور اگر اس حدیث سے خیار ثابت بھی ہو تو خاص انہی صحابی کے لیے ہوگا۔ ہر مغبون کو کیونکہ حاصل ہو سکتا ہے کہ اس میں کوئی لفظ ایسا نہیں جو مقتضی عموم ہو یہ سب مضمون نووی نے شرح مسلم میں ذکر کیا ہے۔

❀ ❀ ❀ ❀

۲۹۔ بَابٌ : مَا جَاءَ فِي الْمُصَرَّاةِ

دودھ روکا ہوا جانور خریدنے کے بیان میں

(۱۲۵۱) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ : قَالَ النَّبِيُّ ﷺ : ((مَنِ اشْتَرٰى مُصَرَّاةً فَهُوَ بِالْخِيَارِ إِذَا حَلَبَهَا، إِنْ شَآءَ رَدَّهَا وَ رَدَّ مَعَهَا صَاعًا مِّنْ تَمْرٍ)). (صحیح) ((احادیث البیوع))

ترجمہ: روایت ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ انہوں نے کہا فرمایا نبی ﷺ نے جس نے خریدی ایسی گائے یا بکری کہ جس کا دودھ بیچنے والے نے کئی دن سے نہیں دوہا تھا کہ اس کے تھن خوب بڑے بڑے ہو گئے تھے کہ خریدار جانے کہ بہت دودھ دیتی ہے، سو لینے والے کو اختیار ہے جب دودھ دوہے اس کے پھیر دینے کا اور جب پھیرے تو اسکے ساتھ ایک صاع کھجور بھی دے دے یعنی اس دودھ کے عوض میں جو اس نے دوہا تھا۔

فائدہ: اس باب میں انس رضی اللہ عنہ سے اور ایک مرد صحابی سے روایت ہے۔

❀ ❀ ❀ ❀

(۱۲۵۲) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ : ((مَنِ اشْتَرٰى مُصَرَّاةً فَهُوَ بِالْخِيَارِ ثَلٰثَةَ أَيَّامٍ فَإِنْ رَدَّهَا رَدَّ مَعَهَا صَاعًا مِّنْ طَعَامٍ لَا سَمْرَآءَ)) مَعْنٰى ((لَاسَمْرَآءَ)) لَا بُرَّ. (صحیح) [المصدر نفسه]

ترجمہ: روایت ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے وہ روایت کرتے ہیں نبی ﷺ سے جو خریدے دودھ رکی ہوئی گائے یا بکری اس کو اختیار ہے تین دن تک سو اگر پھیرے تو پھیر دے اس کے ساتھ ایک صاع غلے کا کہ سمرا نہ ہو یعنی گیہوں نہ ہو۔ یعنی کوئی اور غلے سے دے دے گیہوں کچھ ضرور نہیں کہ عرب میں گراں ہے۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور اسی حدیث پر عمل ہے ہم لوگوں کا یعنی اہل حدیث کا انہی میں ہیں شافعی اور احمد اور اسحاق۔ مترجم کہتا ہے اسی مضمون کی حدیث ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے بھی مروی ہے چنانچہ صحیحین میں ہے مگر اس میں مصراۃ کی جگہ مُحَفَّلَةٌ آیا ہے اس کے بھی معنی وہی ہیں اور صاع لکھنؤ کے سیر سے ایک چھٹا نک تین سیر ہوتا ہے۔ اور امام مالک کا بھی یہی مذہب ہے جو اوپر مذکور ہوا کذا فی شرح مشارق۔

❀ ❀ ❀ ❀

۳۰۔ بَابُ : مَا جَآءَ فِي اشْتِرَاطِ ظَهْرِ الدَّآبَّةِ عِنْدَ الْبَيْعِ

جانور بیچتے وقت سواری کی شرط لگانے کے بیان میں

(۱۲۵۳) عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ أَنَّهُ بَاعَ مِنَ النَّبِيِّ ﷺ بَعِيرًا، وَاشْتَرَطَ ظَهْرَهُ إِلٰى أَهْلِهِ. (صحیح)

ترجمہ: روایت ہے جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے کہ انہوں نے راستے میں ایک اونٹ بیچا نبی ﷺ کے ہاتھ اور شرط کر لی کہ وہ سوار ہو گا اس پر اپنے گھر تک۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور مروی ہے کئی سندوں سے جابر رضی اللہ عنہ سے اور اسی پر عمل ہے بعض علماء کے نزدیک صحابہ وغیرہم سے کہ کہتے ہیں کہ ایک شرط جائز ہے بیع میں یعنی دو شرطیں جائز نہیں اور قول یہی ہے احمد اور اسحاق کا اور کہا بعض علماء نے کہ ایک شرط بھی جائز نہیں اور بیع صحیح نہیں ہوتی اگر اس میں شرط ہو۔

❀❀❀❀

٣١۔ بَابُ : مَا جَاءَ فِي الْاِنْتِفَاعِ بِالرَّهْنِ

گروی رکھی ہوئی چیز سے فائدہ اٹھانے کے بیان میں

(١٢٥٤) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ : ((الظَّهْرُ يُرْكَبُ إِذَا كَانَ مَرْهُونًا، وَلَبَنُ الدَّرِّ يُشْرَبُ، إِذَا كَانَ مَرْهُونًا، وَ عَلَى الَّذِيْ يَرْكَبُ وَيَشْرَبُ، نَفَقَتُهُ)). (صحيح) إرواء الغليل (١٤٠٩)

ترجمہ: روایت ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہا فرمایا رسول اللہ ﷺ نے سواری پر چڑھے جب وہ سواری رہن ہو اور دودھ والی گائے بکری کا دودھ پیا جائے وہ رہن ہو اور جس پر سواری کرے یا اس کا دودھ پیوے اس کے ذمہ پر اس کا دانہ گھاس ہے یعنی راہن ہو یا مرتہن۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے نہیں جانتے ہم اس کو مرفوع مگر عامر شعبی کی روایت سے کہ وہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں۔ اور روایت کی ہے کئی لوگوں نے یہ حدیث اعمش سے انہوں نے ابو صالح سے انہوں نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے موقوفاً یعنی انہی کا قول ہے اور اسی پر عمل ہے بعض علماء کا اور یہی قول ہے احمد اور اسحاق کا اور کہا بعض علماء نے کہ جائز نہیں نفع اٹھانا شئ مرہونہ سے بالکل۔

❀❀❀❀

٣٢۔ بَابُ: مَا جَآءَ فِيْ شَرَآءِ الْقَلَادَةِ وَ فِيْهَا ذَهَبٌ وَ خَرَزٌ

ایسا ہار خریدنے کے بیان میں جس میں سونا اور جواہرات ہوں

(١٢٥٥) عَنْ فُضَالَةَ بْنِ عُبَيْدٍ قَالَ : اشْتَرَيْتُ يَوْمَ خَيْبَرَ قِلَادَةً بِاثْنَيْ عَشَرَ دِيْنَارًا، فِيْهَا ذَهَبٌ وَ خَرَزٌ، فَفَصَّلْتُهَا، فَوَجَدْتُ فِيْهَا أَكْثَرَ مِنَ اثْنَيْ عَشَرَ دِيْنَارًا، فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لِلنَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ : ((لَا تُبَاعُ حَتّٰى تُفَصَّلَ)). (صحيح) (أحاديث البيوع)

ترجمہ: روایت ہے فضالہ بن عبید سے کہا انہوں نے خریدا میں نے خیبر کی فتح کے دن ایک ہار بارہ دینار کو کہ اس میں سونا بھی تھا اور کچھ جواہر بھی جڑے تھے سو اس کو توڑ کر جدا جدا کیا میں نے اور پایا اس میں سونا بارہ دینار سے زیادہ سو ذکر کیا میں نے اس کا رسول اللہ ﷺ سے تو فرمایا ایسی جڑ واچیزیں سونے چاندی کی نہ بیچے جائیں بغیر توڑے اور جدا کیے۔

فائدہ: روایت کی قتیبہ نے انہوں نے ابن مبارک سے انہوں نے ابوشجاع سے انہوں نے سعید بن یزید سے اسی اسناد سے اس حدیث کی مانند۔ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے بعض علمائے صحابہ وغیرہم کا کہ کہتے ہیں جائز نہیں کسی تلوار یا کمر بند کا بیچنا کہ جس میں چاندی جڑی ہو روپوں کے عوض میں جب تک جدا نہ کر لی جائے اور الگ الگ کر کے اس کو جدا نہ تولیں اور یہی قول ہے ابن مبارک اور شافعی اور احمد اور اسحاق کا اور بعض علماء نے اس کی اجازت بھی دی ہے صحابہ وغیرہم سے۔

❀❀❀❀

۳۳۔ بَابُ : مَا جَآءَ فِي اشْتِرَاطِ الْوَلَاءِ وَالزَّجْرِ عَنْ ذٰلِكَ

لونڈی یا غلام بیچتے وقت ملکیت کی شرط لگانے پر وعید کے بیان میں

(۱۲۵۶) عَنْ عَائِشَةَ: أَنَّهَا أَرَادَتْ أَنْ تَشْتَرِيَ بَرِيْرَةَ فَاشْتَرَطُوا الْوَلَاءَ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ : ((اشْتَرِيْهَا، فَإِنَّمَا الْوَلَاءُ لِمَنْ أَعْطَى الثَّمَنَ، أَوْ لِمَنْ وَلِيَ النِّعْمَةَ)). (صحیح) الارواء (۱۳۰۸) الروض التضیر (۷۸۹)

ترجمہ: روایت ہے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ انہوں نے ارادہ کیا بریرہ کے خریدنے کا اور بریرہ کے مالکوں نے شرط کی کہ حق ولاء ہمارے واسطے رہے سو فرمایا نبی ﷺ نے خرید لو اس کو اور بے شک ولاء تو اسی کو پہنچے گی جو قیمت دے یعنی خریدنے والے کی ہے بیچنے والے کو نہیں مل سکتی اگرچہ وہ شرط بھی کر لے۔ یا یہ فرمایا کہ جو مالک ہو نعمت کا یعنی ولاء اسی کی ہے جو مالک ہو آزاد کرنے کا۔

فائدہ: اس باب میں ابن عمر رضی اللہ عنہما سے بھی روایت ہے۔ حدیث عائشہ رضی اللہ عنہا کی حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے علماء کا اور کہا یعنی مؤلف نے منصور بن معتمر کی کنیت ابوعتاب ہے روایت کی ہم سے ابوبکر عطاء نے جو بصرے کے ہیں انہوں نے علی بن مدینی سے کہا علی نے: سنا میں نے یحییٰ بن سعید سے کہتے تھے جب تجھے حدیث پہنچے منصور سے تو دونوں ہاتھ تیرے خیر سے بھر گئے پھر نہ ارادہ کر تو کسی غیر کا پھر فرمایا یحییٰ نے میں کسی کو اثبت نہیں پاتا ان لوگوں سے جو روایت کرتے ہیں ابراہیم نخعی اور مجاہد سے منصور سے زیادہ اور خبر دی مجھ کو محمد نے عبداللہ بن ابی الاسود سے کہا انہوں نے کہا عبدالرحمٰن بن مہدی نے منصور کوفہ کے سب راویوں سے زیادہ اثبت ہیں۔

❀❀❀❀

٣٤۔ بَابُ الشراء والبيع الموقوفين

وقف شدہ مال کی خرید وفروخت

(١٢٥٧) عَنْ حَكِيْمِ بْنِ حِزَامٍ: أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ بَعَثَ حَكِيْمَ بْنَ حِزَامٍ يَشْتَرِيْ لَهُ أُضْحِيَّةً بِدِيْنَارٍ، فَاشْتَرٰى أُضْحِيَّةً فَأَرْبَحَ فِيْهَا دِيْنَارًا فَاشْتَرٰى أُخْرٰى مَكَانَهَا فَجَآءَ بِالْأُضْحِيَّةِ وَالدِّيْنَارِ إِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ: ((ضَحِّ بِالشَّاةِ، وَتَصَدَّقْ بِالدِّيْنَارِ)).

(ضعيف) (أحاديث البيوع) اس میں حبیب بن ابی ثابت مدلس ہے اور سماع کی صراحت نہیں

ترجمہ: روایت ہے حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ سے کہ رسول اللہ ﷺ نے انہیں بھیجا کہ ایک قربانی کا جانور خرید لائیں ساتھ ایک دینار کے تو انہوں نے ایک جانور خریدا اور فائدہ اٹھایا اس میں ایک دینار کا یعنی ایک دینار کا ایک جانور خرید کر دو دینار کو بیچا، آپ ﷺ کے پاس ایک جانور اور ایک دینار لے کر حاضر ہوئے سو فرمایا آپ ﷺ نے جانور کو ذبح کر اور دینار کا صدقہ دے دے۔

فائدہ: حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ کی حدیث کو ہم نہیں جانتے مگر اسی سند سے اور میرے نزدیک حکیم بن حزام سے کچھ سنا نہیں حبیب بن ابی ثابت نے۔

(١٢٥٨) عَنْ عُرْوَةَ الْبَارِقِيِّ قَالَ: دَفَعَ إِلَيَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ دِيْنَارًا لِأَشْتَرِيَ لَهُ شَاةً فَاشْتَرَيْتُ لَهُ شَاتَيْنِ، فَبِعْتُ إِحْدَاهُمَا بِدِيْنَارٍ، وَجِئْتُ بِالشَّاةِ وَالدِّيْنَارِ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ، فَذَكَرَ لَهُ مَا كَانَ مِنْ أَمْرِهِ فَقَالَ لَهُ: ((بَارَكَ اللّٰهُ لَكَ فِيْ صَفْقَةِ يَمِيْنِكَ)). فَكَانَ بَعْدَ ذٰلِكَ يَخْرُجُ إِلٰى كُنَاسَةِ الْكُوْفَةِ، فَيَرْبَحُ الرِّبْحَ الْعَظِيْمَ، فَكَانَ مِنْ أَكْثَرِ أَهْلِ الْكُوْفَةِ مَالًا. (صحيح) (أحاديث البيوع) الارواء الغليل (١٢٨٧)

ترجمہ: روایت ہے عروہ بارقی سے کہا انہوں نے دیا مجھے رسول اللہ ﷺ نے ایک دینار کہ خرید لاؤں میں ایک بکری سو خریدیں میں نے اس سے دو بکریاں اور بیچی اس میں سے ایک بکری ایک دینار کو اور لایا نبی ﷺ کے پاس ایک بکری اور ایک دینار اور مذکور ہوا آپ کے آگے حال اس بکری کا جو گزرا تھا، سو فرمایا آپ ﷺ نے برکت دے اللہ تعالیٰ تیرے داہنے ہاتھ کو خرید وفروخت میں۔ پھر بعد اس کے وہ جاتے تھے کناسہ کو کوفے کی طرف کہ ایک موضع ہے کوفے کے قریب اور نفع کماتے تھے وہاں سے بہت سا سو کوفے میں سب لوگوں سے زیادہ مال والے تھے۔

فائدہ: روایت کی ہم سے احمد بن سعید نے انہوں نے حبان سے انہوں نے سعید بن زید سے انہوں نے زبیر بن خریت سے

انہوں نے ابی لبید سے، سوذکر کی حدیث اسی کے مانند اور بعض اہل علم کا مذہب اسی حدیث کے موافق ہے اور اسی کے قائل ہیں احمد اور اسحاق اور بعض نے اس حدیث سے تمسک نہیں کیا انہیں میں ہیں شافعی اور سعید بن زید بھائی ہیں حماد بن زید کے اور ابولبید کا نام لمازہ ہے۔

❀❀❀❀

۳۵۔ بَابُ: مَا جَآءَ فِي الْمُكَاتِبِ إِذَا كَانَ عِنْدَهُ مَا يُؤَدِّي

اس مکاتب کے بیان میں جس کے پاس اتنا مال ہو جو وہ ادا کر سکے

(۱۲۵۹) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((إِذَا أَصَابَ الْمُكَاتِبُ حَدًّا أَوْ مِيرَاثًا وَرِثَ بِحِسَابِ مَا عَتَقَ مِنْهُ)). وَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((يُؤَدِّي الْمُكَاتِبُ بِحِصَّةِ مَا، أَدَّى دِيَةَ حُرٍّ، وَمَا بَقِيَ دِيَةَ عَبْدٍ)).

(صحیح) (الارواء: ۱۷۲۶)

ترجمہ: روایت ہے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہ فرمایا نبی ﷺ نے فرمایا کہ جب مستحق ہو مکاتب دیت کا یا میراث کا وارث ہوگا اس حساب سے کہ جتنا آزاد ہو چکا ہے اور فرمایا نبی ﷺ نے کہ دیت دیا جائے مکاتب دیت آزاد کے موافق اس حصے کی کہ ادا کر چکا ہے یعنی اپنی زر کتاب سے اور دیت غلام کی موافق ہے اس کے کہ باقی ہے اس پر یعنی زر کتابت سے۔

فائدہ: مترجم کہتا ہے کہ دیت دیا جائے مکاتب دیت آزاد کی یعنی مثلاً آدھا بدل کتابت کسی مکاتب نے ادا کیا تھا کہ اس کو کسی نے مار ڈالا تو قاتل ادا کرے آدھی دیت آزاد کی اس غلام کے وارثوں کو اور اس کے مالک کو آدھی قیمت غلام کی مثلاً کتابت کی تھی ہزار درہم پر اور قیمت اس کی سو درہم تھی پس ادا کیے اس نے پانچ سو درہم بعد ازاں وہ مارا گیا تو غلام کے وارثوں کے لیے وہی پانچ سو درہم آدھی دیت آزاد کی ہے اور اس کے مالک کو پچاس درہم دے کہ آدھی قیمت اس کی ہے اور اسی طرح اگر ادا کر چکا تھا آدھا روپیہ کتابت کا پھر اس غلام کا باپ مر گیا اور وہ باپ آزاد تھا اور اس کا کوئی وارث بھی نہ تھا سوا اس مکاتب بیٹے کے تو وارث ہوگا بیٹا مکاتب اس کے آدھے مال کا اور مکاتب اس غلام کو کہتے ہیں کہ جس سے مالک اس کا کہے کہ تو اتنا مال ادا کرے تو آزاد ہے۔ **ف:** اس باب میں سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے بھی روایت ہے۔ حدیث ابن عباس رضی اللہ عنہما کی حسن ہے صحیح ہے اور ایسی ہی روایت کی یحییٰ بن ابی کثیر نے عکرمہ سے انہوں نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے انہوں نے نبی ﷺ سے اور روایت کی خالد حذاء نے عکرمہ سے انہوں نے علی سے انہیں کا قول اور اسی حدیث پر عمل ہے بعض علماء کا صحابہ وغیرہم سے اور کہا اکثر علمائے صحابہ وغیرہم نے مکاتب غلام ہے جب تک اس پر ایک درہم بھی باقی رہے۔ اور یہی قول ہے سفیان ثوری اور شافعی اور احمد اور اسحاق کا۔

(۱۲۶۰) عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ، عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَخْطُبُ يَقُولُ: ((مَنْ

كَاتَبَ عَبْدَهُ عَلٰى مِائَةِ أُوقِيَةٍ، فَأَدَّاهَا إِلَّا عَشْرَةَ أَوَاقٍ. أَوْقَالَ. عَشْرَةَ دَرَاهِمَ عَجَزَ، فَهُوَ رَقِيقٌ)).
(اسناده حسن) ارواء الغليل (١٦٧٤) المشكاة (٣٣٩٩۔ ٣٤٠١)

ترجمہ: روایت ہے عمرو بن شعیب سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے وہ شعیب کے دادا سے کہا انہوں نے سنا میں نے رسول اللہ ﷺ سے کہ خطبہ پڑھتے تھے اور فرماتے تھے جو اپنے غلام سے کہے کہ تو سو اوقیہ ادا کردے تو آزاد ہے اور اس نے ادا کیے سب مگر دس اوقیہ یا فرمایا آپ نے کہ باقی رہے اس پر دس درہم پھر عاجز ہو گیا یعنی نہ دے سکا وہ زر باقی تو پھر وہ غلام ہی ہے۔

فائدہ: یہ حدیث غریب ہے اور اسی پر عمل ہے اکثر علمائے صحابہ کا اور جو سوا ان کے ہیں کہ مکاتب کا حکم غلام ہی کا ہے اور وہ غلام ہے جب تک اس پر کچھ رقم کتابت باقی ہے۔ اور روایت کی حجاج بن ارطا نے عمرو بن شعیب سے اسی کی مانند۔

❀ ❀ ❀ ❀

(١٢٦١) عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ : قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : ((إِذَا كَانَ عِنْدَ مُكَاتَبِ إِحْدَاكُنَّ مَا يُؤَدِّي، فَلْتَحْتَجِبْ مِنْهُ)). (اسناده ضعيف عند الالبانی) ارواء الغليل (١٧٦٩) تخريج مشكاة المصابيح (٣٤٠٠) اس میں نبھان مولاام سلمہ مجہول راوی ہے۔ بعض محققین کے نزدیک اس کی سند حسن ہے۔

ترجمہ: روایت ہے ام المومنین ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے کہا انہوں نے فرمایا رسول اللہ ﷺ نے جب تمہارے مکاتب کے پاس اتنی رقم ہو کہ وہ ادا کردے تو آزاد ہو جائے تو اس سے پردہ کرنا چاہیے۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور معنی اس حدیث کے اہل علم کے نزدیک یہ ہیں کہ چھپنا اس غلام مکاتب سے کہ جس کے پاس رقم کتاب موجود ہو از راہ تورع اور پرہیزگاری کے ہے اور کہا انہوں نے کہ آزاد نہیں ہوتا غلام جب تک ادا نہ کرے رقم کتابت کی اگرچہ اس کے پاس رقم کتابت موجود ہو۔

❀ ❀ ❀ ❀

٣٦۔ بَابُ : مَا جَاءَ إِذَا أَفْلَسَ لِلرَّجُلِ غَرِيمٌ فَيَجِدُ عِنْدَهُ مَتَاعَهُ

اس بیان میں کہ جب کسی کا قرض دار مفلس ہو جائے اور قرض دینے والا اس کے پاس اپنا مال پائے

(١٢٦٢)۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ أَنَّهُ قَالَ : ((أَيُّمَا امْرِئٍ أَفْلَسَ، وَوَجَدَ رَجُلٌ سِلْعَتَهُ عِنْدَهُ بِعَيْنِهَا، فَهُوَ أَوْلٰى بِهَا مِنْ غَيْرِهِ)). (اسناده صحيح) إرواء الغليل (١٤٤٢)

ترجمہ: روایت ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو شخص مفلس ہو گیا اور پائے کوئی اپنی چیز بعینہٖ اس کے پاس تو وہ مالک زیادہ مستحق ہے اس کا بہ نسبت اور لوگوں کے۔

فائدہ : اس باب میں سمرہ اور ابن عمر رضی اللہ عنہم سے بھی روایت ہے۔ حدیث ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے بعض اہل علم کا اور یہی قول ہے شافعی اور احمد اور اسحاق کا اور کہا بعض علماء نے وہ شخص بھی شریک ہے اور سب قرض خواہوں کے ساتھ یعنی اپنی چیز سالم نہیں لے سکتا سب قرض داروں کے برابر اس کا بھی حصہ ہے اور یہی قول ہے اہل کوفہ کا۔

❀❀❀❀

۳۷۔ بَابُ: مَا جَآءَ فِي النَّهْيِ لِلْمُسْلِمِ أَنْ يَّدْفَعَ اِلَى الذِّمِّيِ الْخَمْرَ يَبِيْعُهَا لَهُ

اس بیان میں کہ مسلمانوں کے لیے ذمی کو شراب بیچنے کے لیے دینا منع ہے

(١٢٦٣) عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ : كَانَ عِنْدَنَا خَمرٌ لِيَتِيمٍ۔ فَلَمَّا نَزَلَتِ الْمَآئِدَةُ سَأَلْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ عَنْهُ، وَقُلْتُ : إِنَّهُ لِيَتِيمٍ فَقَالَ : ((اَهْرِيقُوهُ)).

(صحيح) (المشكاة: ٣٦٤٨، التحقيق الثانى) يشهد له الحديث الآتى (١٢٩٣)

ترجمہ: روایت ہے ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے کہا انہوں نے ہمارے پاس شراب تھی ایک یتیم کی پھر جب اتری سورہ مائدہ اور اس میں شراب کی حرمت مذکور ہے تو پوچھا میں نے رسول اللہ ﷺ سے اور کہا میں نے وہ ایک یتیم کی ہے فرمایا آپ ﷺ نے بہا دو اس کو۔

فائدہ : اس باب میں انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے۔ حدیث ابوسعید کی حسن ہے اور مروی ہے کئی سندوں سے نبی ﷺ سے اسی کی مانند اور اسی کے قائل ہیں بعض اہل علم کہ کہتے ہیں حرام ہے کہ شراب کا سرکہ بناویں اور برا سمجھا ہے اس واسطے کہ مسلمان کے گھر میں شراب رہے اور سرکہ بنا کر یعنی سرکہ بنانے کی اگر اجازت دی جائے تو لوگ گھر میں شراب رکھا کریں گے اور رخصت دی ہے بعض نے شراب کی سرکہ میں جو خود بخود سرکہ ہو جائے۔

۳۸۔ باب: أد الأمانة إلى من ائتمنك

جس نے تجھے امانت دی ہے اس کی امانت واپس لوٹا

(١٢٦٤) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ : قَالَ النَّبِيُّ ﷺ : ((اَدِّ الْاَمَانَةَ اِلَى مَنِ ائْتَمَنَكَ، وَلَا تَخُنْ مَنْ خَانَكَ)).

(صحيح) (المشكاة: ٢٩٣٤، الصحيحة : ٤٢٣٠، الروض النضير : ١٦) بعض محققین کہتے ہیں اس میں شریک قاضی مدلس اور قیس بن ربیع ضعیف ہے۔

ترجمہ: روایت ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہا فرمایا نبی ﷺ نے ادا کر اس کی امانت کو جس نے تجھے امین ٹھہرایا اور نہ خیانت کر اس کی جس نے تجھ سے خیانت کی۔

فائدہ : یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اور بعض اہل علم کا مذہب اسی حدیث کے موافق ہے کہ جب کسی پر کسی کا قرض ہو اور

قرض دار چلا گیا تو قرض خواہ کو جائز نہیں کہ اس کا روپیہ دبا رکھے اور جائز کہا ہے اس کو بعض علماء نے تابعین سے اور یہی قول ہے ثوری کا اور کہا ثوری نے اگر اس کے روپیہ کسی پر ہیں اور اس شخص کی اشرفیاں اس کے ہاتھ میں آئیں تو لینا درست نہیں۔ ہاں اگر اس کے روپیہ ہاتھ آئے تو موافق اپنے قرض کے رکھ لینا درست ہے۔

۳۹۔ بَابُ: مَا جَآءَ أَنَّ الْعَارِيَةَ مُؤَدَّاةٌ

اس بیان میں کہ عاریتاً لی ہوئی چیز واپس کرنا ضروری ہے

(۱۲٦۵) عَنْ أَبِی أُمَامَةَ قَالَ : سَمِعْتُ النَّبِیَّ ﷺ یَقُولُ فِیْ خُطْبَتِهٖ عَامَ حَجَّةِ الْوَدَاعِ : ((الْعَارِیَةُ مُؤَدَّاةٌ، وَالزَّعِیْمُ غَارِمٌ، وَالدَّیْنُ مَقْضِیٌّ)). (صحیح) سلسلة الاحادیث الصحیحة (٦١٠، ٦١١) الارواء (١٤١٢)

ترجمہ: روایت ہے ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے کہا انہوں نے سنا میں نے نبی ﷺ فرماتے تھے حجۃ الوداع کے خطبہ میں مانگے کی چیز آخر میں پھیر دینی ہے یعنی اس کے مالک کو اور ضامن کو ڈانڈ دینا ضرور ہے قرض واجب الادا ہے۔

فائدہ: اس باب میں صفوان بن امیہ اور سمرہ اور انس سے روایت ہے۔ حدیث ابو امامہ کی حسن ہے اور مروی ہے نبی ﷺ سے بواسطہ ابو امامہ کے اور سند بھی سوا اس سند کے۔

(۱۲٦٦) عَنْ سَمُرَةَ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ : ((عَلَی الْیَدِ مَا أَخَذَتْ حَتّٰی تُؤَدِّیَ)). قَالَ قَتَادَةُ ثُمَّ نَسِیَ الْحَسَنُ فَقَالَ : هُوَ أَمِیْنُكَ لَا ضَمَانَ عَلَیْهِ، یَعْنِی الْعَارِیَةَ.

(اسنادہ ضعیف) ارواء الغلیل (١٥٦١) یہ حسن بصری اور قتادہ کی تدلیس کی وجہ سے ضعیف ہے

ترجمہ: روایت ہے سمرہ رضی اللہ عنہ سے کہ نبی ﷺ نے فرمایا ہاتھ پر لازم ہے اس کا ادا کرنا جو لیا ہے اس نے یعنی قرض ہو یا عاریت کہا ﷺ قتادہ نے پھر بھول گئے حسن اس روایت کو اور یوں کہنے لگے وہ امین ہے تیرا یعنی جس کو عاریت دی ہے اور نہیں ڈانڈ اس پر یعنی جس کو عاریت دی ہو کوئی چیز اور تلف ہو جائے۔ تو عاریت لینے والا ضامن نہیں ہے۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور بعض علمائے صحابہ وغیرہم کے یہی مذہب ہیں اور کہتے ہیں کہ مانگے کی چیز لینے والا ضامن ہوتا ہے۔ اور یہی قول ہے شافعی اور احمد کا اور کہا بعض علمائے صحابہ وغیرہم نے کہ مانگے کی چیز لینے والا ضامن نہیں اور اگر عاریت ضائع ہو جائے تو اس پر جرمانہ نہیں ہاں اگر خلاف کرے صاحب امانت کا یعنی مالک جس طرح کہہ دے اس طرح نہ رکھے اور ضائع ہو تو اس پر البتہ جرمانہ ہے اور یہی قول ہے اہل کوفہ کا اور یہی کہتے ہیں اسحاق۔

۴۰۔ بَابُ: مَا جَآءَ فِی الْاِحْتِكَارِ

غلے کی ذخیرہ اندوزی کے بیان میں

(۱۲٦۷) عَنْ مَعْمَرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ نَضْلَةَ، قَالَ : سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ یَقُوْلُ : ((لَا یَحْتَكِرُ إِلَّا خَاطِئٌ

)) ، فَقُلْتُ لِسَعِيدٍ : يَا أَبَا مُحَمَّدٍ إِنَّكَ تَحْتَكِرُ، قَالَ : وَ مَعْمَرٌ قَدْ كَانَ يَحْتَكِرُ، وإِنَّمَا رُوِيَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيِّبِ إِنَّهُ كَانَ يَحْتَكِرُ الزَّيْتَ والعِنْطَةَ وَنَحْوَ هٰذَا. (صحيح) ((احاديث البيع))

ترجمہ: روایت ہے معمر بن عبداللہ سے جو بیٹے ہیں نھلہ کے کہا انہوں نے سنا میں نے رسول اللہ ﷺ سے کہ فرماتے تھے غلہ بند کر کے زیادہ گرانی کا انتظار وہی کرتا ہے جو گنہگار ہے۔ تو کہا محمد بن ابراہیم نے جب سنی میں نے یہ حدیث سعید سے تو کہا میں نے ان سے اے ابومحمد تم تو احتکار کرتے ہو، کہا سعید نے معمر بھی احتکار کرتے تھے۔ اور مروی ہے سعید بن میتب سے کہ معمر احتکار کرتے تیل اور چارہ کا یعنی غلے کا احتکار نہیں کرتے تھے کہ ممنوع ہے۔

فائدہ: مترجم کہتا ہے کہ شرح مشارق میں مرقوم ہے کہ ابن ماجہ میں عمر فاروق سے روایت ہے کہ جو گرانی میں غلہ بند کرے گا اللہ اس کو کوڑھی اور محتاج کر ڈالے گا۔ اور عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ جس نے چالیس دن قحط میں غلہ بند کیا وہ اللہ سے جدا ہوا۔ اور اللہ اس سے جدا ہوا۔ قحط میں اناج بند رکھنا اور زیادہ گرانی کا انتظار کرنا چاروں مذہب میں نہایت حرام ہے اس واسطے کہ خلائق کی بدخواہی ہے اور جس نے غلہ اپنے گھر کے خرچ کے واسطے جمع کیا ہو اور سوداگری کی نیت نہ ہو تو درست ہے اناج کی سوداگری منع نہیں جیسا عوام میں مشہور ہے بلکہ قحط میں اور گرانی بند کر رکھنا اور زیادہ گرانی کی راہ دیکھنا منع ہے سوائے اناج اور قوت کے اور شے میں احتکار درست ہے۔ تمام ہوا مضمون مشارق کی شرح کا اور تیل اور چارہ اور جو چیز کہ قوت انسان کی نہیں اس میں احتکار درست ہے۔ اور راوی نے یہ گمان کیا کہ مطلق احتکار ہر چیز میں منع ہے اس لیے اعراض کیا۔

فائدہ: اس باب میں عمر اور علی اور ابوامامہ اور ابن عمر رضی اللہ عنہم سے روایت ہے۔ حدیث معمر کی حسن ہے اور اسی پر عمل ہے علماء کا کہ حرام ہے احتکار غلے میں اور رخصت دی ہے بعض نے غلے میں اور چیزوں میں احتکار کرنے کی۔ اور ابن مبارک نے کہا کچھ مضائقہ نہیں روئی اور چمڑے کے احتکار میں اور جو ایسی چیز ہو۔

٤١۔ بَابُ: مَا جَآءَ فِي بَيْعِ الْمُحَفَّلَاتِ

باب : محفلات[1] بیچنے کے بیان میں

(١٢٦٨) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ ((لَا تَسْتَقْبِلُوا السُّوقَ، وَلَا تُحَفِّلُوا، وَلَا يُنَفِّقْ بَعْضُكُمْ لِبَعْضٍ)). (حسن) (أحاديث البيوع)

ترجمہ: روایت ہے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہ نبی ﷺ نے فرمایا کہ سبقت نہ کرو بازاروں پر یعنی قافلہ وغیرہ جو غلہ بیچنے کو لاتا ہو۔ اس سے بازار میں آنے سے پیشتر کچھ نہ خریدو جیسا کہ اوپر مذکور ہوا۔ اور جانور دودھ والے کا دودھ نہ روکو کہ اس کے سبب

[1] محفلات جمع ہے محفلہ کی اور محفلہ اس گائے بکری کو کہتے ہیں جس کے مالک نے کئی دن سے اس کا دودھ نہ دوہا ہو۔ اور تھن اس کے پھول گئے ہوں کہ خریدار اس کو بہت دودھ دینے والی سمجھ کر جلد لے لے اور اسی کو مصراۃ بھی کہتے ہیں جیسا اوپر مذکور ہے۔

سے خریدار دھوکا کھائے، اور جھوٹے خریدار بن کر کسی کی چیز کو زیادہ داموں کو نہ بکوا دو کہ جس کو لاڑ ہیا پن کہتے ہیں۔

فائدہ: اس باب میں روایت ہے ابن مسعود اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہما سے۔ اور حدیث ابن عباس رضی اللہ عنہما کی حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے علماء کا کہ حرام کہتے ہیں دودھ روکے ہوئے گائے بکری کے بیچنے کو اور اسی کو مصراۃ بھی کہتے ہیں یہ ایک مکر اور فریب ہے۔

❀❀❀❀

٤٢۔ بَابُ: مَا جَآءَ فِي الْيَمِيْنِ الْفَاجِرَةِ يَقْتَطِعُ بِهَا مَالُ الْمُسْلِمِ

جھوٹی قسم کے ذریعے سے کسی مسلمان کا مال غصب کرنے کے بیان میں

(١٢٦٩) عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ، قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : ((**مَنْ حَلَفَ عَلٰى يَمِيْنٍ وَهُوَ فِيْهَا فَاجِرٌ، لِيَقْتَطِعَ بِهَا مَالَ امْرِىءٍ مُسْلِمٍ لَقِيَ اللّٰهَ وَهُوَ عَلَيْهِ غَضْبَانُ**)). فَقَالَ الْأَشْعَثُ : فِيَّ، وَاللّٰهِ لَقَدْ كَانَ ذٰلِكَ، كَانَ بَيْنِيْ وَبَيْنَ رَجُلٍ مِّنَ الْيَهُوْدِ أَرْضٌ فَجَحَدَنِيْ فَقَدَّمْتُهُ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((**أَلَكَ بَيِّنَةٌ؟**)) فَقُلْتُ : لَا، فَقَالَ لِلْيَهُوْدِيِّ : ((**احْلِفْ**)) فَقُلْتُ : يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ إِذَنْ يَحْلِفُ فَيَذْهَبَ بِمَالِيْ فَأَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ : ﴿ **إِنَّ الَّذِيْنَ يَشْتَرُوْنَ بِعَهْدِ اللّٰهِ وَ أَيْمَانِهِمْ ثَمَنًا قَلِيْلًا..** ﴾

[آل عمران : ٧٧]. (صحيح)الروض النضير (٢٤٠، ٢٤٠) ابن ماجه حديث (٢٣٢٣)

ترجمہ: روایت ہے عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے کہا فرمایا رسول اللہ ﷺ نے جس نے قسم کھائی کسی چیز پر اور وہ اس میں جھوٹا ہے اس لیے کہ مارے اس قسم سے مال کسی مسلمان شخص کا جب وہ ملے گا اللہ سے تو اللہ اس پر غصے ہوگا۔ سو کہا اشعث نے یہ حدیث آپ ﷺ نے میرے مقدمہ میں فرمائی تھی قسم ہے اللہ کی میرے اور ایک یہودی کی شرکت میں ایک زمین تھی سو وہ مکر گیا میری زمین کے حصہ سے سو لے گیا میں اسے نبی ﷺ کے پاس اور فرمایا مجھ سے نبی ﷺ نے کیا تیرے پاس گواہ ہیں؟ میں نے عرض کیا نہیں سو فرمایا آپ ﷺ نے یہودی سے قسم کھا، سو عرض کیا میں نے یا رسول اللہ ﷺ اب تو قسم کھالے گا اور داب لے گا میرا مال سو اتاری اللہ تعالیٰ نے یہ آیت إِنَّ الَّذِيْنَ يَشْتَرُوْنَ سے آخر آیت تک۔

فائدہ: مترجم کہتا ہے پوری آیت یوں ہے إِنَّ الَّذِيْنَ يَشْتَرُوْنَ بِعَهْدِ اللّٰهِ وَأَيْمَانِهِمْ ثَمَناً قَلِيْلًا أُولٰئِكَ لَا خَلَاقَ لَهُمْ فِي الْآخِرَةِ وَلَا يُكَلِّمُهُمُ اللّٰهُ وَلَا يَنْظُرُ إِلَيْهِمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَلَهُمْ عَذَابٌ أَلِيْمٌ ۔ یعنی جو لوگ خرید کرتے ہیں اللہ کے قرار پر اور اپنی قسموں پر تھوڑا مول ان کو کچھ حصہ نہیں آخرت میں اور نہ بات کرے گا ان سے اللہ اور نہ نگاہ کرے گا ان کی طرف قیامت کے دن اور نہ سنوارے گا ان کو اور ان کو دکھ کی مار ہے۔ ف: اس باب میں وائل بن حجر اور ابو موسیٰ اور ابو امامہ بن ثعلبہ انصاری اور عمران بن حصین رضی اللہ عنہم سے روایت ہے حدیث ابن مسعود رضی اللہ عنہ کی حسن ہے صحیح ہے۔

❀❀❀❀

٤٣۔ بَابُ: مَا جَآءَ إِذَا اخْتَلَفَ الْبَيِّعَانِ

خرید وفروخت کرنے والوں کے اختلاف کے بیان میں

(۱۲۷۰) عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((إِذَا اخْتَلَفَ الْبَيِّعَانِ، فَالْقَوْلُ: قَوْلُ الْبَائِعِ، وَالْمُبْتَاعُ بِالْخِيَارِ)). (اسناده صحيح) (الارواء: ۱۳۲۲، ۱۳۲٤) (احاديث البيوع)

ترجمہ: روایت ہے ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے جب اختلاف ہو جائے بائع اور مشتری کے بیچ میں تو قول معتبر وہی ہے جو بائع کہے اور خریدار کو اختیار ہے یعنی چاہے لے اور چاہے پھیر دے۔

فائدہ: یہ حدیث مرسل ہے کہ عون بن عبداللہ نے نہیں پایا ابن مسعود رضی اللہ عنہ کو یعنی بیچ میں کوئی راوی چھوٹ گیا ہے اور مروی ہے یہ حدیث قاسم بن عبدالرحمٰن سے وہ روایت کرتے ہیں ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے وہ نبی ﷺ سے اسی حدیث کو اور یہ بھی مرسل ہے کہا ابن منصور نے کہا میں نے احمد بن حنبل سے کیا کرے جب اختلاف ہو جائے بائع اور مشتری میں اور گواہی نہ ہوں کسی کے پاس، کہا احمد نے اعتبار اسی کا ہے جو چیز مالک کہے یعنی بائع کا قول معتبر ہے اگر مشتری اس پر راضی ہو تو چیز لے لے نہیں تو پھیر دے اور اسحاق نے ایسا ہی کچھ کہا ہے کہ قول بائع کا معتبر ہے لیکن اس پر قسم ضرور ہے یعنی جس نے کہا کہ بائع کا قول معتبر ہے تو اسی صورت میں ہے کہ جب وہ قسم کھائے اور اسی طرح مشتری بھی اور مروی ہے ایسا ہی بعض تابعین سے انہیں میں ہیں شریح۔ مترجم کہتا ہے جب بائع اور مشتری میں اختلاف ہو یعنی قیمت میں یا شروط خیار میں یا ادائے قیمت کی مدت میں یا سوا ان کے اور کسی چیز میں تو معتبر قول بیچنے والے کا ہے یعنی قسم کے ساتھ پھر اگر اس نے قسم کھائی تو مشتری کو اختیار ہے کہ چاہے اس کی قسم کے موافق اس کو خرید کرے یا قسم کھائے کہ میں نے اتنے کو نہیں خریدی اس سے کم بولی ہے پس اگر راضی ہوا ایک ان میں سے دوسرے کے کہنے پر تو بہتر نہیں تو قاضی عقد کو فسخ کر دے بیع قائم ہو یا نہ ہو یہ مذہب شافعی کا ہے اور مالک ابوحنیفہ کے نزدیک دونوں قسم نہ کھائیں مبیع کے ہلاک اور ضائع ہونے کے وقت بلکہ جب بیع ضائع ہو گئی ہو تو قول مشتری کا معتبر ہے قسم کے ساتھ اور قول معتبر وہی ہے جو بائع کہے یعنی جب مبیع قائم ہو تو بیچنے والے کو قسم دی جائے جب بیچنے والا قسم کھا لے تو لینے والے کو اختیار ہوگا جیسا کہ اوپر گزرا۔ یا تو دونوں رد کریں بیع کو اور اگر مبیع قائم نہ ہو وقت نزاع کے تو قول مشتری کا معتبر ہے قسم کے ساتھ اور قسم نہ دی جائے بیچنے والے کو یہ مذہب ابوحنیفہ اور مالک کا ہے ایسا ہی لکھا ہے شرح مشکوٰۃ میں مظہر سے۔

❀❀❀❀

٤٤۔ بَابُ: مَا جَآءَ فِيْ بَيْعِ فَضْلِ الْمَآءِ

ضرورت سے زیادہ پانی بیچنے کے بیان میں

(۱۲۷۱) عَنْ إِيَاسِ ابْنِ عَبْدِ الْمُزَنِيِّ قَالَ: نَهَى النَّبِيُّ ﷺ عَنْ بَيْعِ الْمَآءِ. (صحيح) ((احاديث البيوع))

ترجمہ: روایت ہے ایاس بن عبدالمزنی سے کہا منع کیا نبی ﷺ نے پانی کے بیچنے سے۔

فائدہ: اس باب میں جابر رضی اللہ عنہ اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ اور عائشہ رضی اللہ عنہا اور انس رضی اللہ عنہ اور عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما اور بہیسہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ وہ اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں۔ حدیث ایاس کی حسن ہے صحیح ہے اسی پر عمل ہے اکثر اہل علم کا کہ مکروہ کہتے ہیں پانی بیچنے کو اور یہی قول ہے ابن مبارک اور شافعی اور احمد اور اسحاق کا اور رخصت دی ہے بعض علماء نے پانی بیچنے کی انہیں میں ہیں حسن بصری۔

(۱۲۷۲) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ : ((لَا يُمْنَعُ فَضْلُ الْمَآءِ، لِيُمْنَعَ بِهِ الْكَلَاءُ)).

(صحیح) ((احادیث البیوع))

ترجمہ: روایت ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ نبی ﷺ نے: نہ روکا جائے وہ پانی جو حاجت سے زیادہ ہو اس لیے کہ روکی جائے اس کے سبب سے گھانس۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔ مترجم کہتا ہے اس کی صورت یہ ہے کہ کسی کا کنواں ہو ایسی زمین میں کہ اس کے گرد گھانس ہو تو وہ اپنے کنوئیں پر جانور کو پانی پلانے سے نہ روکے کہ جب ان کو پانی نہ پینے دے گا تو وہ اپنے جانوروں کو وہاں چرا نہ سکیں گے تو پانی روکنے سے گھانس کا روکنا لازم آیا ہے اور یہ منع ہے۔

❀❀❀❀

٤٥۔ بَابُ : مَا جَآءَ فِي كَرَاهِيَةِ عَسْبِ الْفَحْلِ

اس بیان میں کہ نر کو مادہ پر چھوڑنے کی اجرت لینا منع ہے

(۱۲۷۳) عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ نَهَى النَّبِيُّ ﷺ عَنْ عَسْبِ الْفَحْلِ. (صحيح) ((أحاديث البيوع))

ترجمہ: روایت ہے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے کہ منع کیا نبی ﷺ نے نر کو مادہ پر چھوڑنے کی اجرت لینے میں۔

فائدہ: اس باب میں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ اور انس رضی اللہ عنہ اور ابو سعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ حدیث ابن عمر رضی اللہ عنہما کی حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے بعض اہل علم کا اور رخصت دی ہے ایک قوم نے کہ اگر کوئی اس شخص کو جو گائے بکری پر نر کو چھوڑتا ہے بطریق انعام کے کچھ دے تو لینا درست ہے۔

❀❀❀❀

(۱۲۷٤) عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ: أَنَّ رَجُلًا مِنْ كِلَابٍ سَأَلَ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ عَنْ عَسْبِ الْفَحْلِ، فَنَهَاهُ فَقَالَ : يَا رَسُولَ اللّٰهِ! إِنَّا نُطْرِقُ الْفَحْلَ فَنُكْرَمُ، فَرَخَّصَ لَهُ فِي الْكَرَامَةِ.

(صحيح) (المشكاة: ٢٨٦٦، التحقيق الثاني) (أحاديث البيوع) إرواء الغليل (١٢٩١)

ترجمہ: روایت ہے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے کہ ایک مرد نے بنی کلاب کے قبیلہ سے پوچھا نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے نر کو مادہ پر چھوڑنے کی مزدوری لینے سے، سو منع کیا ان کو آپ نے سو عرض کیا انہوں نے کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہم نر کو چھوڑتے ہیں مادہ پر تو انعام دیتے ہیں لوگ ہم کو سو اجازت دی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے انعام لینے کی۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے نہیں جانتے ہم اس کو مگر روایت سے ابراہیم بن حمید کے وہ روایت کرتے ہیں ہشام بن عروہ سے۔

❀❀❀❀

٤٦۔ بَابُ: مَا جَآءَ فِی ثَمَنِ الْكَلْبِ

کتے کی قیمت کے بیان میں

(١٢٧٥) عَنْ أَبِی مَسْعُودٍ الْأَنْصَارِیِّ، قَالَ: نَهٰی رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ عَنْ ثَمَنِ الْكَلْبِ وَمَهْرِ الْبَغِیِّ وَحُلْوَانِ الْكَاهِنِ. (صحیح) (احادیث البیوع)

ترجمہ: روایت ہے ابو مسعود انصاری رضی اللہ عنہ سے کہا انہوں نے منع فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کتے کی قیمت اور زنا کی اجرت سے اور کاہن کی مٹھائی سے۔

فائدہ: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

❀❀❀❀

(١٢٧٦) عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِیجٍ: أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((كَسْبُ الْحَجَّامِ خَبِیثٌ، وَمَهْرُ الْبَغِیِّ خَبِیثٌ، وَثَمَنُ الْكَلْبِ خَبِیثٌ)). (صحیح)

ترجمہ: روایت ہے رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مزدوری پچھنے لگانے والے کی ناپاک ہے اور مہر زنا کا یعنی خرچی ناپاک ہے یعنی حرام ہے اور کتے کی قیمت ناپاک ہے۔

فائدہ: اس باب میں عمر رضی اللہ عنہ اور ابن مسعود رضی اللہ عنہ اور جابر رضی اللہ عنہ اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ اور ابن عباس رضی اللہ عنہما اور ابن عمر رضی اللہ عنہما اور عبداللہ بن جعفر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے۔ حدیث رافع کی حسن صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے اکثر اہل علم کے نزدیک کہ حرام کہتے ہیں کتے کی قیمت کو اور یہی قول ہے شافعی اور احمد اور اسحاق کا اور رخصت دی ہے بعض نے شکاری کتے کی قیمت کی۔

❀❀❀❀

٤٧۔ بَابُ : مَا جَآءَ فِي كَسُبِ الْحَجَّامِ

پچھنے لگانے والے کی اجرت کے بیان میں

(١٢٧٧) عَنِ ابْنِ مُحَيِّصَةَ أَخِي بَنِي حَارِثَةَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ اسْتَأْذَنَ النَّبِيَّ ﷺ فِي إِجَارَةِ الْحَجَّامِ فَنَهَاهُ عَنْهَا، فَلَمْ يَزَلْ يَسْأَلُهُ وَيَسْتَأْذِنُهُ حَتَّى قَالَ : ((**اعْلِفْهُ نَاضِحَكَ وَأَطْعِمْهُ رَقِيقَكَ**)).

(صحيح) (أحاديث البيوع) سلسلة الأحاديث الصحيحة (١٤٠٠) تخريج مشكاة المصابيح (٢٧٧٨)

ترجمہ: روایت ہے ابن محیصہ سے جو بھائی ہیں بنی حارثہ کے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے کہ انہوں نے اجازت چاہی نبی ﷺ سے پچھنے لگانے کی مزدوری کے لیے، سو منع کیا آپ ﷺ نے پھر وہ بار بار پوچھتے رہے اور اجازت چاہتے رہے' یہاں تک کہ فرمایا آپ ﷺ نے اس کی مزدوری اپنے اونٹ کے چارے میں خرچ کر یا کھلا دے اپنے غلام کو۔

فائدہ : اس باب میں رافع بن خدیج اور ابی جحیفہ اور جابر اور سائب سے روایت ہے۔ حدیث محیصہ کی حسن ہے اور اسی پر عمل ہے بعض علماء کا اور کہا احمد نے اگر مانگے مجھ سے کوئی پچھنے لگانے والا یعنی مزدوری اپنی تو نہ دوں میں اس کو اور دلیل لاؤں میں ان حدیثوں کو۔

❀ ❀ ❀ ❀

٤٨۔ بَابُ : مَا جَآءَ فِي الرُّخْصَةِ فِي كَسُبِ الْحَجَّامِ

پچھنے لگانے والے کی اجرت کے جائز ہونے کے بیان میں

(١٢٧٨) عَنْ حُمَيْدٍ قَالَ : سُئِلَ أَنَسٌ عَنْ كَسْبِ الْحَجَّامِ؟ فَقَالَ أَنَسٌ : احْتَجَمَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ وَحَجَمَهُ أَبُو طَيْبَةَ، فَأَمَرَ لَهُ بِصَاعَيْنِ مِنْ طَعَامٍ وَ كَلَّمَ أَهْلَهُ فَوَضَعُوا عَنْهُ مِنْ خَرَاجِهِ وَقَالَ : ((**إِنَّ أَفْضَلَ مَا تَدَاوَيْتُمْ بِهِ الْحِجَامَةُ**))، أَوْ : ((**إِنَّ مِنْ أَمْثَلِ دَوَائِكُمُ الْحِجَامَةَ**)).

(صحيح) (مختصر الشمائل : ٣٠٩، احاديث البيوع)

ترجمہ: روایت ہے حمید سے کہا انہوں نے پوچھا انس رضی اللہ عنہ سے مسئلہ پچھنے لگانے والے کی مزدوری کا تو فرمایا انس رضی اللہ عنہ نے پچھنے لگائے رسول اللہ ﷺ نے اور پچھنے لگائے آپ ﷺ کے ابوطیبہ نے پھر حکم کیا رسول اللہ ﷺ نے ان کو دو صاع غلہ دینے کا اور کہا ان کے مالکوں سے سو کم کر دیا انہوں نے ان کے خراج میں سے۔ اور فرمایا آپ نے سب سے بہتر دوا جو تم کرتے ہو پچھنے لگانا ہے یا فرمایا اِنَّ مِنْ اَمْثَلِ دَوَائِكُمُ الْحَجَامَةِ راوی کو شک ہے مطلب دونوں کا ایک ہے۔

فائدہ : اس باب میں علی اور ابن عباس اور ابن عمر رضی اللہ عنہم سے روایت ہے۔ حدیث انس رضی اللہ عنہ کی حسن صحیح ہے اور اجازت دی ہے بعض علمائے صحابہ وغیرہم نے حجامت کی مزدوری کی اور یہی قول ہے شافعی کا۔

❀❀❀❀

٤٩۔ بَابُ : مَا جَآءَ فِيُ كَرَاهِيَةِ ثَمَنِ الْكَلْبِ وَالسِّنَّوْرِ

کتے اور بلی کی قیمت حرام ہونے کے بیان میں

(١٢٧٩) عَنْ جَابِرٍ قَالَ : نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَنْ ثَمَنِ الْكَلْبِ وَالسِّنَّوْرِ.

(اسناده صحيح) سلسلة الأحاديث الصحيحة (٢٩٨١) (أحاديث البيوع)

ترجمہ: روایت ہے جابر رضی اللہ عنہ سے کہا منع فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کتے اور بلی کی قیمت سے۔

فائدہ : اس حدیث کی اسناد میں اضطراب ہے اور مروی ہے یہ حدیث اعمش سے بوساطت بعض اصحاب ان کے کے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے اور اضطراب کیا اعمش کے اوپر اس حدیث کے روایت کرنے میں اور مکروہ کہا ایک قوم نے علماء سے بلی کی قیمت کو اور رخصت دی ہے بعض نے اور یہی قول ہے احمد اور اسحاق کا۔ اور روایت کی ابن فضیل نے اعمش سے انہوں نے ابو حازم سے انہوں نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے انہوں نے نبی ﷺ سے اس سند کے سوا اور سند سے۔

(١٢٨٠) عَنْ جَابِرٍ، قَالَ : نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَنْ أَكْلِ الْهِرِّ وَثَمَنِهِ.

(اسناده ضعيف عند الالبانى) ارواء الغليل (٢٤٨٧) اس کی سند عمر بن زید کی وجہ سے ضعیف ہے۔)

ترجمہ: روایت ہے جابر رضی اللہ عنہ سے کہا منع فرمایا رسول اللہ ﷺ نے بلی کے کھانے سے اور اس کی قیمت سے۔

فائدہ : یہ حدیث غریب ہے اور عمر بن زید کو کچھ بڑا شخص نہیں جانتے ہم روایت کی ان سے عبدالرزاق کے سوا اور لوگوں نے بھی۔

❀❀❀❀

٥٠۔ باب: الرخصة فى ثمن كلب الصيد

شکاری کتے کی قیمت جائز ہونے کے بیان میں

(١٢٨١) عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ : نَهٰى عَنْ ثَمَنِ الْكَلْبِ، إِلَّا كَلْبَ الصَّيْدِ. (حسن عند الالبانى) التعليق على الروضة الندیه (٢/٩٤) بعض محققین کہتے ہیں اس میں ابوالمھز ام ضعیف ہے۔

ترجمہ: روایت ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہا انہوں نے منع کیا آپ نے کتے کی قیمت سے مگر شکاری کتے کی قیمت کو یعنی اس کو منع نہیں کیا۔

فائدہ : یہ حدیث اس سند سے صحیح نہیں اور ابوالمہزم کا نام یزید بن سفیان ہے اور کلام کیا ان میں شعبہ بن حجاج نے اور روایت کی گئی جابر رضی اللہ عنہ سے انہوں نے نبی ﷺ سے اسی کی مانند اور اس کی اسناد بھی صحیح نہیں۔

❀❀❀❀

۵۱۔ بَابُ : مَا جَآءَ فِی کَرَاهِیَةِ بَیْعِ الْمُغَنِّیَاتِ

اس بیان میں کہ گانے والی لونڈیوں کو بیچنا حرام ہے

(۱۲۸۲) عَنْ أَبِیْ أُمَامَةَ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ : ((لَا تَبِیْعُوا الْقَیْنَاتِ وَلَا تَشْتَرُوْهُنَّ وَلَا تُعَلِّمُوْهُنَّ، وَلَا خَیْرَ فِیْ تِجَارَةٍ فِیْهِنَّ، وَثَمَنُهُنَّ، حَرَامٌ فِیْ مِثْلِ هٰذَا أُنْزِلَتْ هٰذِهِ الْآیَةُ ﴿ وَمِنَ النَّاسِ مَنْ یَّشْتَرِیْ لَهْوَ الْحَدِیْثِ لِیُضِلَّ عَنْ سَبِیْلِ اللّٰهِ ﴾ [لقمان : ٦] اِلَی آخِرِ الْاٰیَةِ. (ضعیف) (الصحیحة: ۲۹۲۲)

اس میں علی بن یزید ضعیف ہے۔ تقریب (۴۸۱۷) نیز اس کا شاگرد عبیداللہ بن زحر بھی ضعیف ہے۔

ترجمہ: روایت ہے ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا نہ بیچو تم گانے والی عورتوں کو یعنی لونڈیوں کو اور نہ خریدو ان کو اور نہ گانا سکھاؤ اور کچھ بھلائی نہیں ان کی تجارت میں اور ان کی قیمت حرام ہے۔ اس باب میں اتری یہ آیت ومن الناس من یَّشْتَرِیْ لَهْوَ الْحَدِیْثِ. سے آخر آیت تک۔

فائدہ : اس باب میں عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے۔ ابوامامہ کی حدیث کو اس طرح ہم نہیں جانتے ہیں اس سند سے اور کلام کیا ہے بعض اہل علم نے علی بن یزید میں اور ضعیف کہا ہے ان کو اور وہ شامی ہیں۔ مترجم کہتا ہے اگرچہ اس حدیث کے لفظوں میں کسی طرح کا ضعف ہو مگر یہ مضمون متواتر المعنی ہے صدہا احادیث وآیات حرمت غنا پر دلالت کرتی ہیں خصوصاً عورتوں کے گانے میں تو بڑا فتنہ ہے اور پوری آیت جو اس حدیث میں وارد ہوئی ہے یوں ہے وَمِنَ النَّاسِ مَنْ یَّشْتَرِیْ لَهْوَ الْحَدِیْثِ لِیُضِلَّ عَنْ سَبِیْلِ اللّٰهِ بِغَیْرِ عِلْمٍ وَّیَتَّخِذَهَا هُزُوًا اُولٰئِكَ لَهُمْ عَذَابٌ اَلِیْمٌ. یعنی فرمایا اللہ جل جلالہ نے کہ بعض آدمی ایسا ہے کہ کھیل کود کی بات خرید کرتا ہے تاکہ گمراہ کرے اللہ تعالیٰ کی راہ سے بغیر جانے بوجھے اور ٹھہرا دے اس کو یعنی اللہ کی راہ کو ٹھٹھا مسخرے وہی لوگ ہیں ان کو عذاب ہے ذلیل کر دینے والا یعنی دنیا اور آخرت میں بغوی میں ہے کہ کہا مجاہد نے مراد اس سے خریدنا لونڈیوں کا ہے جو گاتی ہوں اور تاویل اس کی یہ ہے کہ یَشْتَرِیْ لَهْوَ الْحَدِیْثِ یعنی خریدتا ہے کھیل کود والوں کو۔ روایت ہے ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے حلال نہیں لونڈیوں کو گانا سکھانا اور نہ بیچنا ان کا اور قیمت ان کی حرام ہے۔ اور اسی باب میں اتری ہے یہ آیت وَمِنَ النَّاسِ الـــخ یعنی جو آیت ابھی مذکور ہوئی اور کوئی آدمی ایسا نہیں کہ بلند کرے اپنی آواز کو گانے کے ساتھ مگر بھیجتا ہے اس پر اللہ

تعالیٰ دو شیطان ایک اس شانے پر اور ایک اس شانے پر سو وہ برابر اس کو مارتے رہتے ہیں اپنے پیروں سے جب تک چپ نہ ہو رہیں مؤلف کہتا ہے یہاں بے شک واضح ہو گیا ہم کو سبب حال آنے کا ملحدان بے دین کے ساتھ کہ جب وہ اپنی آوازیں ترانہ ہائے مستانہ کے ساتھ بلند کرتے ہیں تو شیاطین اس محفل میں جمع ہو کر سب کو اچھال دیتے ہیں کوئی ناچنے لگتا ہے کوئی کودنے لگتا ہے فی الحقیقت یہ عذاب ذلت کا ہے اس سے بڑھ کر کیا ذلت ہوگی کہ کفار بھی اس پر ہنستے ہیں اور آخرت میں اس سے بڑھ کر رسوائی دیکھیں گے۔ اور یہی حدیث جس میں مذکور ہے شیطانوں کے مسلط ہونے کا۔ گانے والی پر۔ اور درمختار میں بھی لائے ہیں۔ اور استدلال کیا ہے اس سے کہ جس محفل میں آلات غنا ہوں وہاں جانا حرام ہے حالانکہ یہ مقام اس تحریر کا نہ تھا مگر اظہار حق کے لیے لکھا گیا۔

❀❀❀❀

۵۲۔ بَابُ : مَا جَآءَ فِي كَرَاهِيَةِ الْفَرْقِ بَيْنَ الْأَخَوَيْنِ أَوْ بَيْنَ الْوَالِدَةِ وَوَلَدِهَا فِي الْبَيْعِ

اس بیان میں کہ دو بھائیوں کو یا ماں اور اس کے بچوں کو جدا جدا بیچنا منع ہے

(۱۲۸۳) عَنْ أَبِي أَيُّوبَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ : ((مَنْ فَرَّقَ بَيْنَ وَالْوَلِدَةِ وَوَلَدِهَا، فَرَّقَ اللّٰهُ بَيْنَهُ وَبَيْنَ أَحِبَّتِهِ يَوْمَ الْقِيَمَةِ)). (حسن) (المشكاة : ۳۳۶۱)

ترجمہ: روایت ہے ابوایوب رضی اللہ عنہ سے کہا انہوں نے سنا میں نے رسول اللہ ﷺ کو کہ فرماتے تھے جس نے جدا کر دیا ماں کو اس کے لڑکا لڑکی سے جدا کر دے گا اللہ تعالیٰ اس کو اس کے دوستوں سے قیامت کے دن۔ یہ حدیث حسن ہے غریب ہے۔

❀❀❀❀

(۱۲۸۴) عَنْ عَلِيٍّ قَالَ : وَهَبَ لِي رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ غُلَامَيْنِ أَخَوَيْنِ فَبِعْتُ أَحَدَهُمَا، فَقَالَ لِي رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ : ((يَا عَلِيُّ! مَا فَعَلَ غُلَامُكَ؟)) فَأَخْبَرْتُهُ فَقَالَ : ((رُدَّهُ، رُدَّهُ)). (ضعيف) (لكن ثبت مختصرًا بلفظ آخر في صحيح ابي داؤد : ۲٤۱۵) تخريج المشكاة (۳۳٦۲) اس میں انقطاع ہے۔ میمون بن ابی شعیب راوی نے کسی صحابی کو نہیں دیکھا۔

ترجمہ: روایت ہے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے کہا انہوں نے بخشے مجھ کو رسول اللہ ﷺ نے دو غلام کہ بھائی تھے، سو بیچ ڈالا میں نے

ایک کو ان میں سے، سو فرمایا مجھ سے رسول اللہ ﷺ نے: اے علی: کیا ہوا تمہارا غلام؟ سو خبر دی میں نے ان کو، سو فرمایا پھیر لو اس کو پھیر لو اس کو۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اور مکروہ کہا ہے بعض علماء نے صحابہ وغیرہم سے اس طرح غلاموں اور قیدیوں کے بیچنے کو کہ جدا جدا ہو جائیں یعنی قرابت والے قرابت والوں سے اور رخصت دی ہے بعض نے ان لڑکوں کے جدا کرنے میں جو دارالاسلام میں پیدا ہوئے مگر قول اوّل اصح ہے یعنی جدائی کسی طرح درست نہیں۔ اور روایت ہے ابراہیم سے کہ انہوں نے جدا کیا والدہ کو ولد سے تو لوگوں نے اعتراض کیا ان پر کہا انہوں نے میں نے اس کی ماں سے اجازت لی اور وہ جدائی پر راضی ہوگئی تھی۔ مترجم کہتا ہے کچھ بھی ہو مگر آپ نے مطلق جدا کرنے سے منع فرمایا ہے۔ بہرطور جدا کرنا حدیث کی رو سے اچھا نہیں اور تاویلات کا دروازہ تو بہت بڑا ہے۔

❀❀❀❀

۵۳۔ بَابُ: مَا جَآءَ فِيمَنْ يَّشْتَرِي الْعَبْدَ وَيَسْتَغِلُّهُ ثُمَّ يَجِدُ بِهِ عَيْبًا

اس بیان میں کہ کوئی شخص غلام خریدے اور اس کے پیشہ کی مزدوری بھی لے چکا ہو اور پھر اس میں کچھ عیب پائے

(۱۲۸۵) عَنْ عَائِشَةَ: أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَضٰى: أَنَّ الْخَرَاجَ بِالضَّمَانِ. (حسن) ارواء الغليل (۱۳۱۵) (احاديث البيوع)

ترجمہ: روایت ہے امّ المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے تحقیق کہ رسول اللہ ﷺ نے حکم کیا کہ منفعت شئے کا اس کے لیے ہے جو شخص اس شے کا ضامن ہے یعنی غلام کا خریدنے والا اس کا ضامن ہوا تو منفعت بھی اس کی اسے حلال ہوئی۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے اور مروی ہے اور سندوں سے بھی سوائے اس سند کے اور اسی پر عمل ہے اہل علم کا۔ روایت کی ہم سے ابوسلمہ یحییٰ بن خلف نے انہوں نے عمر بن علی سے انہوں نے ہشام بن عروہ سے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے امّ المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ نبی ﷺ نے حکم دیا کہ فائدہ ہر چیز کا اسی کے لیے ہے جو اس کا ضامن ہو۔ ف: یہ حدیث صحیح غریب ہے ہشام بن عروہ کی روایت سے اور غریب سمجھا اس کو محمد بن اسماعیل نے عمر بن علی کی روایت سے۔ اور روایت کی مسلم بن خالد زنجی نے یہ حدیث ہشام بن عروہ سے۔ اور روایت کی یہ جریر نے بھی ہشام سے اور حدیث جریر میں کہا گیا ہے کہ تدلیس ہے اور تدلیس کی اس میں جریر نے نہیں سنی جریر نے یہ حدیث ہشام سے اور کہہ دیا انہوں نے کہ سنی میں نے یہ حدیث ہشام سے اور تدلیس یہی ہے اور تفسیر اس کی کہ فائدہ ہر چیز کا اسی کے لیے ہے جو اس کا ضامن ہو یہ ہے کہ ایک شخص نے ایک غلام خریدا اور اس سے کچھ پیسہ کموایا پھر اس میں کچھ عیب دیکھا اور اس کو پھیر دیا بائع کو تو وہ پیسہ کمایا ہوا اسی مشتری کا ہے اس لیے کہ غلام مر جاتا تو نقصان مشتری کا تھا اسی طرح جتنے مسائل اس صورت کے ہوں گے اس کا یہی حکم ہے کہ نفع اس کو پہنچے گا جو اس کا ضامن ہو۔

(۱۲۸۶) عَنْ عَائِشَةَ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَضٰى أَنَّ الْخَرَاجَ بِالضَّمَانِ. (حسن) [انظر ماقبله]

ترجمہ: سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے حکم دیا کہ فائدہ ہر چیز کا اسی کے لئے ہے جو اس کا ضامن ہو۔

❀❀❀❀

۵۴۔ بَابُ : مَا جَآءَ فِي الرُّخْصَةِ فِيْ أَكْلِ الثَّمْرَةِ لِلْمَارِّ بِهَا

اس بیان میں کہ راہ گزرنے والے کے لیے راستے کے پھل کھانے کی اجازت ہے

(۱۲۸۷) عَنِ ابْنِ عُمَرَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ : ((مَنْ دَخَلَ حَائِطًا فَلْيَأْكُلْ وَلَا يَتَّخِذْ خُبْنَةً)). (صحيح عند الالباني) تخريج مشكاة المصابيح حديث (۲۹۰٤) التحقيق الثاني بعض محققین کہتے ہیں یحییٰ بن سلیم کی عبیداللہ سے روایت ضعیف ہوتی ہے۔

ترجمہ: روایت ہے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے کہ نبی ﷺ نے فرمایا جو جائے کسی باغ کے اندر تو کھائے یعنی اس کے پھلوں کو کھانا اسے جائز ہے مگر جمع نہ کرے اپنے کپڑے کے کونے میں۔

فائدہ : اس باب میں عبداللہ بن عمرو اور عباد بن شرحبیل اور رافع بن عمرو اور عمیر مولیٰ ابی اللحم اور ابوہریرہ رضی اللہ عنہم سے روایت ہے۔ حدیث ابن عمر رضی اللہ عنہما کی غریب ہے نہیں پہچانتے ہم اس کو اس سند سے مگر یحییٰ بن سلیم کی روایت کرنے سے اور رخصت دی ہے بعض علماء نے اس پھل کے کھانے کو اور مکروہ سمجھا ہے بعض نے مگر یہ کہ قیمت دے دیوے۔

(۱۲۸۸) عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ سُئِلَ عَنِ الثَّمَرِ الْمُعَلَّقِ، فَقَالَ : ((مَنْ مَا أَصَابَ مِنْهُ مِنْ ذِيْ حَاجَةٍ، غَيْرَ مُتَّخِذٍ خُبْنَةً، فَلَا شَيْءَ عَلَيْهِ)). (حسن عند الالباني) (الارواء : ۲٤۱۳) بعض محققین نے اس کی سند کو ابوجبیر کی وجہ سے ضعیف کہا ہے۔

ترجمہ: روایت ہے عمرو بن شعیب سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے وہ شعیب کے دادا سے کہ نبی ﷺ سے مسئلہ پوچھا لٹکے ہوئے پھلوں کے کھانے کا یعنی جو درخت میں ہوں۔ یا خشک کرنے کے لیے لٹکائے ہوں تو فرمایا آپ ﷺ نے جو لے اس میں سے صاحب حاجت یعنی بھوکا جمع نہ کرتا ہوا اپنے کپڑے میں یعنی موافق ضرورت کے کھالے تو اس پر الزام نہیں۔

فائدہ : یہ حدیث حسن ہے۔

❀❀❀❀

(۱۲۸۹) عَنْ رَافِعِ بْنِ عَمْرٍو، قَالَ : كُنْتُ أَرْمِيْ نَخْلَ الْأَنْصَارِ فَأَخَذُوْنِيْ فَذَهَبُوْا بِيْ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ : فَقَالَ :

((يَا رَافِعُ لِمَ تَرْمِيْ نَخْلَهُمْ؟)) قَالَ : قُلْتُ : يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! الْجُوْعُ قَالَ : ((لَا تَرْمِ، وَكُلْ مَا وَقَعَ، أَشْبَعَكَ اللّٰهُ وَ أَرْوَاكَ))۔ (ضعيف) ضعيف داؤد (٤٥٣)

ترجمہ: روایت ہے رافع بن عمرو سے کہا میں ڈھیلے مارتا تھا انصار کے کھجوروں کے درختوں پر سو پکڑ لے گئے مجھ کو رسول اللہ ﷺ کے پاس، سوفرمایا آپ ﷺ نے: اے رافع کیوں ڈھیلے مارتا ہے تو ان کی کھجوروں کے درختوں پر؟ کہا رافع نے عرض کیا میں نے یارسول اللہ ﷺ بھوک کے سبب سے فرمایا آپ ﷺ نے ڈھیلے نہ مارو اور جو گرے یعنی خود سے اسے کھالو سیر کرے تجھ کو اللہ اور آسودہ کرے۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے۔

❀❀❀❀

۵۵۔ بَابُ : مَا جَآءَ فِي النَّهْيِ عَنِ الثُّنْيَآءِ

خریدوفروخت میں استثناء کرنے کی ممانعت کے بیان میں

(۱۲۹۰) عَنْ جَابِرٍ: أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ نَهٰى عَنِ الْمُحَاقَلَةِ وَالْمُزَابَنَةِ وَالْمُخَابَرَةِ وَالثُّنْيَا، إِلَّا أَنْ تُعْلَمَ. (صحيح) (احاديث البيوع)

ترجمہ: روایت ہے جابر رضی اللہ عنہ سے کہ رسول اللہ ﷺ نے منع فرمایا محاقلہ اور مزابنہ اور مخابرہ اور ثنیا سے مگر جب کہ اندازہ اور مقدار اس کا معلوم ہو۔ اور تفصیل اس کی آگے آتی ہے۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے اس سند سے کہ یونس بن عبید عطاء سے اور وہ جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں۔ مترجم کہتا ہے محاقلہ حقل سے ہے اور حقل وہ کھیتی ہے کہ نرم نرم درخت اس کے نکلے ہوں اور جڑیں ان کی سخت نہ ہوئی ہوں۔ اور بعض نے کہا حقل وہ زمین ہے کہ جس میں کھیتی ہو اور اس کو قراح بھی کہتے ہیں۔ اور اصطلاح حدیث میں محاقلہ زمین کو کھیتی کے لیے غلہ کے عوض میں کرایہ پر دینا ہے اور اسی کو مخابرہ بھی کہتے ہیں حرث سے اور حرث زراعت کو کہتے ہیں۔ اور بعض نے کہا محاقلہ زراعت کے لیے زمین دینا ہے ایک حصہ معین پر مثلاً یوں کہے کہ یہ زمین تم کو زراعت کے واسطے دی اس شرط پر کہ جو اس میں پیدا ہو اس میں ثلث یا ربع مجھے دینا اور اسی کو مخابرہ بھی کہتے ہیں اور سبب نہی کا اس میں یہ ہے کہ اس صورت میں اجرت معین نہیں۔ معلوم نہیں کہ اس زمین میں کتنا پیدا ہو شاید زیادہ ہو اور دینے والے کو ناگوار گزرے اور کم ہو تو زمین والے کو دشوار ہو اور بعض نے کہا محاقلہ یہ ہے کہ جو غلہ پھلوں اور بالیوں سے جدا نہ ہوا ہو اس کو اسی جنس کے عوض جو بالیوں سے جدا ہے فروخت کرنا اور یہ بھی منع ہے اس لیے کہ اس کا بیچنا مثل بمثل چاہیے اور اس میں ممکن نہیں کہ ایک میں بالی ہے اور دوسرا خالی اور بعض نے کہا

محاقلہ کھیتی کا بیچنا ہے قبل پکنے اور گدر ہونے کے اور یہ بھی منع ہے اس لیے کہ اس کا اعتبار نہیں کہ رہے یا پالا مار جائے اور مزابنہ زبن سے ہے زبن دفع کرنے کو کہتے ہیں اور اسی سے یہ حدیث لَا یُقْبَلُ صَلٰوۃُ الزَّبِیْنِ یعنی قبول نہیں نماز اس کی جو دفع کرنے والا ہو پائخانے اور پیشاب کا اور اسی سے ''نَاقَةٌ زَبُوْنَ'' یعنی وہ اونٹنی کہ دودھ دوہنے والے کو دفع کرے اور اپنے پاس آنے نہ دے اور مزابنت اصطلاح حدیث میں اسے کہتے ہیں کہ انگور کو انگور کے عوض یا کھجور کو کھجور کے بدلے بیچے اور ایک زمین پر ہے اور دوسری درخت پر مثلاً عمر زید سے کہے کہ یہ سو من کھجور جو زمین پر ہے اس کے عوض میں تیرے درخت کی کھجوریں مول لیتا ہوں پس یہ بیع جائز نہیں اس لیے کہ اس میں درخت کے پھل مجہول ہیں اور حالانکہ اس کا بیچنا مثل بمثل چاہیے اور مخابرہ کی اصل خیبر سے ہے کہ خیبر کے پھلوں اور کھیتوں کو رسول اللہ ﷺ نے یہود کو نصف پھلوں کے اقرار پر دیا اور پھر جب اس میں نزاع واقع ہونے لگا تو منع کیا یہ سب مضمون ہے ''بحار الانوار'' کا اور ثنیا بروزن دنیا ایک چیز بیچنا اور اس میں سے تھوڑی غیر معین شئے کو کہنا کہ یہ بیع میں داخل نہیں ہاں اس کا کیل ووزن بخوبی معلوم ہو تو البتہ جائز ہے مثلاً کہے کہ سو من گیہوں تولے ہوئے ہیں میں نے تیرے ہاتھ بیچے مگر اس میں سے پانچواں حصہ نہیں بیچا تو جائز ہے اور اگر کہے اس سو من میں سے تھوڑے میں لے لوں گا وہ بیع میں داخل نہیں یہ درست نہیں۔

❀❀❀❀

٥٦۔ بَابُ: مَا جَآءَ فِي كَرَاهِيَةِ بَيْعِ الطَّعَامِ حَتّٰى يَسْتَوْفِيَهُ

غلے کو اپنی ملکیت میں لینے سے پہلے فروخت کرنا منع ہے

(١٢٩١) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: ((مَنِ ابْتَاعَ طَعَامًا فَلَا يَبِعْهُ حَتّٰى يَسْتَوْفِيَهُ)) قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: وَأَحْسَبُ كُلَّ شَيْءٍ مِثْلَهُ. (صحيح) ارواء الغليل (٥/١٧٦) ((احاديث البيوع))

ترجمہ: روایت ہے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: جو خریدے غلہ تو نہ بیچے اس کو دوسرے کے ہاتھ جب تک قبضہ نہ کر لے اس پر۔ کہا ابن عباس رضی اللہ عنہما نے اور میں سب چیزوں کو ایسا ہی جانتا ہوں یعنی ہر چیز پر قبل قبضے کے نہ بیچی جائے۔

فائدہ: اس باب میں جابر رضی اللہ عنہ اور ابن عمر رضی اللہ عنہما سے بھی روایت ہے۔ حدیث ابن عباس رضی اللہ عنہما کی حسن صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے اکثر اہل علم کا کہتے ہیں جائز نہیں غلہ بیچنا مشتری کو جب تک قبضہ نہ کر لے اس پر۔ اور بعض نے کہا جائز ہے بیچنا اس چیز کا جو کیلی ووزنی نہیں اور کھانے پینے میں خرچ نہیں ہوتا کہ قبل قبضہ کے بیچے۔ اور اس باب میں نہی سخت فقط علماء کے نزدیک غلہ میں ہے اور یہی قول ہے احمد اور اسحاق کا۔

❀❀❀❀

۵۷۔ بَابُ: مَا جَآءَ فِي النَّهْيِ عَنِ الْبَيْعِ عَلٰى بَيْعِ أَخِيهِ

اپنے (مسلمان) بھائی کے سودے پر سودا کرنے کی ممانعت کے بیان میں

(۱۲۹۲) عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((لَا يَبِيعُ بَعْضُكُمْ عَلٰى بَيْعِ بَعْضٍ، وَلَا يَخْطُبُ بَعْضُكُمْ عَلٰى خِطْبَةِ بَعْضٍ)). (صحیح) ((احادیث البیوع)) ارواء الغلیل (۱۲۹۷)

ترجمہ: روایت ہے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے کہ نبی ﷺ نے فرمایا نہ بیع کرے کوئی تم میں سے دوسرے کی بیع پر یعنی جب بیع منعقد ہو چکے تو اب دوسرا شخص اپنی چیز اس سے کم قیمت پر بیچ کر پہلے بائع کی چیز نہ پھروادے اور پیغام نکاح نہ دے کوئی تم میں سے اس عورت کو جسے کوئی پیغام دے گیا ہو اور وہ راضی ہو گئی ہے۔

فائدہ: اس باب میں ابو ہریرہ اور سمرہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے۔ حدیث ابن عمر رضی اللہ عنہما کی حسن ہے صحیح ہے اور مروی ہے نبی ﷺ سے کہ فرمایا آپ ﷺ نے قیمت نہ لگائے کوئی شخص بھائی کی قیمت پر یعنی جب ایک نے کچھ قیمت کہی اور بائع راضی ہے اور قریب ہے کہ بیع منعقد ہو جائے اس پر کوئی دوسرا آ کر قیمت نہ بڑھائے۔ اور بعض نے حدیث باب میں یہی کہا ہے کہ مراد بیع سے قیمت لگانا ہے۔

❀ ❀ ❀ ❀

۵۸۔ بَابُ: مَا جَآءَ فِي بَيْعِ الْخَمْرِ وَالنَّهْيِ عَنْ ذٰلِكَ

شراب بیچنے کی ممانعت کے بیان

(۱۲۹۳) عَنْ أَبِي طَلْحَةَ أَنَّهُ قَالَ: يَا نَبِيَّ اللّٰهِ! إِنِّي اشْتَرَيْتُ خَمْرًا لِأَيْتَامٍ فِي حِجْرِي، قَالَ: ((أَهْرِقِ الْخَمْرَ، وَاكْسِرِ الدِّنَانَ)). (حسن) (المشكاة: ۳۶۵۹، التحقيق الثانی)

ترجمہ: روایت ہے ابوطلحہ رضی اللہ عنہ سے کہا انہوں نے اے اللہ کے نبی! میں نے خریدی تھی شراب ان یتیموں کے لیے جو میری گود میں ہیں یعنی قبل حرمت کے فرمایا آپ ﷺ نے بہادے شرب کو اور توڑ دے مٹھور کو۔ اہل دکن اسے گولی کہتے ہیں اور فارسی میں خُم۔

فائدہ: اس باب میں جابر رضی اللہ عنہ اور عائشہ رضی اللہ عنہا اور ابو سعید رضی اللہ عنہ اور ابن مسعود رضی اللہ عنہ اور ابن عمر رضی اللہ عنہما اور انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ابو طلحہ رضی اللہ عنہ کی حدیث روایت کی ثوری نے سدی سے انہوں نے یحییٰ بن عباد سے انہوں نے انس رضی اللہ عنہ سے کہ تحقیق ابا طلحہ ان کے نزدیک تھے اور یہ زیادہ صحیح ہے لیث کی حدیث سے۔

❀ ❀ ❀ ❀

۵۹۔ باب: النهي أن يتخذ الخمر خلًّا

شراب کا سرکہ بنانے کی ممانعت

(۱۲۹۴) عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ : سُئِلَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ أَيُتَّخَذُ الْخَمْرُ خَلًّا ؟ قَالَ : ((لَا)). (صحيح)

ترجمہ: روایت ہے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے کہا پوچھا رسول اللہ ﷺ سے کیا بنایا جائے شراب کا سرکہ فرمایا آپ ﷺ نے: نہیں۔

فائدہ: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

❀ ❀ ❀ ❀

(۱۲۹۵) عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ : لَعَنَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ فِي الْخَمْرِ عَشَرَةً : عَاصِرَهَا وَمُعْتَصِرَهَا وَشَارِبَهَا وَحَامِلَهَا وَالْمَحْمُولَةَ إِلَيْهِ وَسَاقِيَهَا وَبَايِعَهَا وَآكِلَ ثَمَنِهَا وَالْمُشْتَرِيَ لَهَا وَالْمُشْتَرَاةَ لَهُ.
(حسن صحيح) غاية المرام (٦٠) ((احاديث البيوع))

ترجمہ: روایت ہے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے کہ لعنت کی رسول اللہ ﷺ نے شراب میں دس شخصوں پر: اس کے نکالنے والے پر، اور جو نکلوائے، اور پینے والے پر، اور لے جانے والے پر اور جس کے پاس لے جائیں اس پر، اور پلانے والے پر، اور بیچنے والے پر، اور اس کی قیمت کھانے والے پر، اور اس کے خریدنے والے پر، اور جس کے لیے خریدی جائے اس پر۔

فائدہ: یہ حدیث غریب ہے انس رضی اللہ عنہ کی روایت سے اور مروی ہے اسی کی مانند عباس اور ابن مسعود اور ابن عمر رضی اللہ عنہم سے وہ سب روایت کرتے ہیں نبی ﷺ سے۔ مترجم کہتا ہے آپ نے ابتدائے اسلام میں جب پہلے پہل شراب حرام ہوئی تو اس سے سرکہ بنانے کو بھی بلکہ جن برتنوں میں شراب رکھی جاتی تھی یعنی جو برتن خاص شراب ہی کے لیے بنائے جاتے تھے ان سب سے منع فرمایا تا کہ اس سے نفرت کاملہ مسلمانوں کو حاصل ہو جائے اور یہ بھی خیال تھا کہ اگر سرکہ بنانے کا حکم کریں گے تو لوگ سرکے کے بہانے کھلے خزانے شراب کی خرید وفروخت کرتے رہیں گے اور بعض چھپا چھپا کر شراب پئیں گے پھر جب ان لوگوں کو دیکھا کہ شراب سے مطلق بیزار ہو گئے ہیں تو اس وقت سرکہ بنانے کی اجازت دی تو وہ نہی تنزیہی تھی یا تحریمی بہرحال اجازت کی حدیثیں ناسخ ہو گئیں نہی کی حدیثوں کی اور اجازت کی روایتوں سے یہ بھی روایت ہے کہ آپ نے فرمایا نِعْمُ الادَامُ الْخَلُّ یعنی سب سے عمدہ سالن سرکہ ہے۔ روایت کیا اس کو مسلم نے اور فرمایا خَيْرُ خَلِّكُمْ خَلُّ خَمْرِكُمْ یعنی تمہارے سب سرکوں میں بہتر شراب کا سرکہ ہے۔ روایت کیا اس کو بیہقی نے جابر سے مرفوعاً اور شراب کا سرکہ بنانا امام شافعی اور احمد اور عنبری کے نزدیک درست نہیں اور اگر بنائیں تو پاک نہیں ہوتا۔ اور امام مالک سے بھی صحیح روایت یہی ہے اور ایک روایت میں مالک سے جائز ہے اور یہی مذہب ہے اوزاعی اور لیث اور ابوحنیفہ کا مگر جب کہ خود بخود بے کسی چیز کے ملائے وہ سرکہ ہو جائے تو سب کے نزدیک پاک ہے مگر سحنون مالکی کے نزدیک کہ وہ کہتے ہیں پاک نہیں ہوتا یہی مضمون ہے نووی کا۔

٦٠ ۔ بَابُ : مَا جَآءَ فِي احْتِلَابِ الْمَوَاشِيْ بِغَيْرِ إِذْنِ الْأَرْبَابِ

جانوروں کا ان کے مالکوں کی اجازت کے بغیر دودھ دوہنے کے بیان میں

(١٢٩٦) عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدَبٍ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ : ((إِذَا أَتَى أَحَدُكُمْ عَلَى مَاشِيَةٍ، فَإِنْ كَانَ فِيهَا صَاحِبُهَا فَلْيَسْتَأْذِنْهُ فَإِنْ أَذِنَ لَهُ فَلْيَحْتَلِبْ وَلْيَشْرَبْ وَ إِنْ لَّمْ يَكُنْ فِيهَا أَحَدٌ فَلْيُصَوِّتْ ثَلَاثًا فَإِنْ أَجَابَهُ أَحَدٌ فَلْيَسْتَأْذِنْهُ، فَإِنْ لَّمْ يُجِبْهُ أَحَدٌ فَلْيَحْتَلِبْ وَلْيَشْرَبْ وَلَا يَحْمِلْ)). (اسناده صحيح عندالالبانی) الإرواء (٢٥٢١) المشكاة (١٩٥٣) بعض محققین نے اس کو قتادہ مدلس کے عنعنہ کی وجہ سے ضعیف کہا ہے۔

ترجمہ: روایت ہے سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ سے کہ نبی ﷺ نے فرمایا جب کہ آئے کوئی تم میں کا جانوروں یعنی بکری گایوں میں پس اگر ہوئے اس میں مالک اس کا تو اجازت چاہے اس سے پھر اگر اجازت دے تو دودھ دوہوے اور پیوے اور اگر کوئی نہ ہو اس میں تو تین آوازیں دے پس اگر کوئی جواب دے اس کو تو اس سے اجازت چاہے اور اگر کوئی جواب نہ دے تو شوق سے دوہے اور پیوے مگر ساتھ اٹھا نہ لے جائے ۔ یعنی پیاس اور بھوک سے زیادہ استعمال جائز نہیں۔

فائدہ : اس باب میں ابن عمر اور ابی سعید سے بھی روایت ہے حدیث سمرہ کی حسن ہے غریب ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے بعض علماء کا اور یہی کہتے ہیں احمد اور اسحاق اور علی بن مدینی نے کہا سننا حسن کا سمرہ سے صحیح یعنی ثابت ہے اور کلام کیا ہے بعض اہل حدیث نے حسن کی روایت میں جو سمرہ سے مروی ہو اور کہا ہے کہ روایت کرتے تھے سمرہ کے صحیفہ یعنی کتاب سے مترجم کہتا ہے مسافر راستہ چلنے والے کو اس قدر تصرف جیسے دودھ پی لینا یا راستے کے پھلوں کا کھالینا جائز ہے اور جس اللہ نے باغ بکریاں وغیرہ عنایت فرمائی ہوں اس کو بھی براہ شکرانے ایسے تصرفات سے روکنا خلاف حدیث ہے کہ اللہ تعالیٰ اس نیک نیتی سے اس کو برکت عنایت کرے گا۔

❀❀❀❀

٦١ ۔ بَابُ : مَا جَآءَ فِي بَيْعِ جُلُودِ الْمَيْتَةِ وَالْأَصْنَامِ

مردہ جانوروں کی کھالیں اور بتوں کو بیچنے کے بیان میں

(١٢٩٧) عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللهِ: أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللهِ ﷺ عَامَ الْفَتْحِ وَهُوَ بِمَكَّةَ يَقُولُ : ((إِنَّ اللهَ وَ رَسُولَهُ حَرَّمَ بَيْعَ الْخَمْرِ وَالْمَيْتَةِ وَالْخِنْزِيرِ وَالْأَصْنَامِ)) فَقِيلَ : يَا رَسُولَ اللهِ! أَرَأَيْتَ شُحُومَ الْمَيْتَةِ ؟ فَإِنَّهُ يُطْلَى بِهَا السُّفُنُ وَيُدْهَنُ بِهَا الْجُلُودُ وَيَسْتَصْبِحُ بِهَا النَّاسُ؟ قَالَ: ((لَا، هُوَ حَرَامٌ)) ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ عِنْدَ ذٰلِكَ : ((قَاتَلَ اللهُ الْيَهُودَ، إِنَّ اللهَ حَرَّمَ عَلَيْهِمُ الشُّحُومَ فَأَجْمَلُوهُ ثُمَّ بَاعُوهُ فَأَكَلُوا

ثَمَنَهُ)). (اسنادہ صحیح) ارواء الغلیل (۱۲۹۰) الروض النضیر (۴٤٦) ((احادیث البیوع))

ترجمہ: روایت ہے جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے کہ انہوں نے سنا رسول اللہ ﷺ سے جس سال مکہ فتح ہوا اور آپ ﷺ مکہ ہی میں تھے فرماتے تھے کہ بے شک اللہ اور اس کے رسول نے حرام کیا شراب اور مردار جانور اور سور اور بتوں کے بیچنے کو سو عرض کیا گیا یا رسول اللہ ﷺ بھلا کیا فرماتے ہیں آپ مردار جانوروں کی چربی میں کہ اس سے کشتیوں کو طلا کیا جاتا ہے اور چمڑے چکنے کیے جاتے ہیں اور لوگ اس سے چراغ جلاتے ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا نہیں یہ کچھ درست نہیں وہ چربی حرام ہے۔ پھر فرمایا رسول اللہ ﷺ نے اسی بات میں اللہ کی مار ہو یہود پر کہ جب اللہ تعالیٰ نے حرام کیا ان پر چربیوں کو تو انہوں نے اس کو پگھلایا پھر اس کو بیچا اور اس کی قیمت کھائی۔

فائدہ: اس باب میں عمر اور ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بھی روایت ہے حدیث جابر رضی اللہ عنہ کی حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے اہل علم کے نزدیک۔ مترجم کہتا ہے یہود نے چربی کو پگھلا کر بیچنا شروع کیا اور گویا ایک حیلہ نکالا اس کے حلال ہونے کا کہ اللہ تعالیٰ نے ہم پر شحم کو حرام کیا ہے اور یہ پگھلی ہوئی تو شحم نہیں ہے اس لیے کہ عرب میں پگھلی ہوئی چربی کو ودک بولتے ہیں ایسا حیلہ کرنا گویا اللہ تعالیٰ سے مکر کرنا ہے وَمَكَرُوا وَمَكَرَ اللّٰهُ وَاللّٰهُ خَيْرُ الْمَاكِرِيْنَ۔ سو اس حدیث سے سب حیلوں کی جڑ کٹ گئی جیسے لوگ مکان رہن لے کر چراغی کا حیلہ کر کے اس میں رہتے ہیں ایسے حیلوں کا انجام اللہ اور رسول کی لعنت ہے۔

❀ ❀ ❀ ❀

٦٢۔ بَابُ: مَا جَآءَ فِيْ كَرَاهِيَةِ الرُّجُوْعِ فِي الْهِبَةِ

کوئی چیز ہبہ کر کے واپس لینے کی کراہت کے بیان میں

(۱۲۹۸) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((لَيْسَ لَنَا مِثْلُ السَّوْءِ، الْعَائِدُ فِيْ هِبَتِهِ كَالْكَلْبِ يَعُوْدُ فِيْ قَيْئِهِ)). (اسنادہ صحیح) إرواء الغلیل (۱٦۲۲) الروض النضیر (۲۱۹)

ترجمہ: روایت ہے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہمارے لیے بری کہاوت نہیں ہے یعنی ہم کو ایسا کام نہیں کرنا چاہیے کہ جس میں بری کہاوت ہو، لوٹا لینے والا چیز دے کر ایسا ہے جیسا کتا کھا جائے اپنی قے۔

فائدہ: اس باب میں ابن عمر رضی اللہ عنہما سے بھی روایت ہے کہ وہ نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا: حلال نہیں کسی کو کہ دے کسی کو کچھ اور پھر لے لے اس سے مگر باپ کو درست ہے کہ جو چیز دے وہ اپنے بیٹے کو تو چاہے پھر لے اس سے: روایت کی ہم سے یہ محمد بن بشار نے انہوں نے ابن ابی عدی سے انہوں نے حسین معلم سے انہوں نے عمرو بن شعیب سے کہ سنا انہوں نے طاؤس سے کہ روایت کرتے تھے ابن عمر سے اور ابن عباس رضی اللہ عنہم سے دونوں پہنچاتے تھے اس حدیث کو

نبی ﷺ تک۔ اور یہ حدیث جو ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہوئی حسن صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے بعض اصحاب نبی ﷺ وغیرہم کا کہ کہتے ہیں جس نے کوئی چیز ہبہ کر دی اپنے کسی ذی رحم محرم کو تو اس کو درست نہیں پھر اس سے پھیر لینا اور جس نے کوئی چیز غیر ذی رحم محرم کو دی ہے تو اس کو جائز ہے اس کا پھیر لینا مگر جب ہبہ بالعوض ہو یعنی اس کے بدلے کچھ لے چکا ہو تو اس کا پھیرنا جائز نہیں اور یہی قول ہے ثوری کا۔ اور شافعی کہتے ہیں حلال نہیں کسی کو چیز دے کر پھیر لینا مگر باپ کو۔ اور استدلال کیا انہوں نے اس حدیث سے جو ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہوئی کہ جائز نہیں کسی کو کوئی چیز دے کر پھیر لینا مگر والد کو ولد سے۔

(۱۲۹۹) عَنِ ابْنِ عُمَرَ وَابْنِ عَبَّاسٍ، يَرْفَعَانِ الْحَدِيثَ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ بِهٰذَا الْحَدِيثِ.

(اسناده صحيح) ارواء الغليل (۱۶۲۲)

ترجمہ: سیدنا ابن عمر اور ابن عباس رضی اللہ عنہم سے روایت ہے، وہ دونوں پہنچاتے تھے اس حدیث کو نبی ﷺ تک۔

❁ ❁ ❁ ❁

٦٣۔ بَابُ : مَا جَآءَ فِي الْعَرَايَا وَالرُّخْصَةِ فِي ذٰلِكَ

بیع عرایا اور اس کے جائز ہونے کے بیان میں

(۱۳۰۰) عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ نَهٰى عَنِ الْمُحَاقَلَةِ وَالْمُزَابَنَةِ إِلَّا إِنَّهُ قَدْ اَذِنَ لِاَهْلِ الْعَرَايَا أَنْ يَّبِيعُوْهَا بِمِثْلِ خَرْصِهَا. (اسناده صحيح) الزوض النضير (۳۱۵) ((احاديث البيوع))

ترجمہ: روایت ہے زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے کہ نبی ﷺ نے منع فرمایا محاقلہ اور مزابنہ سے (اور تفصیل ان سب کی مترجم کے کلام میں ساتویں باب میں اس سے پہلے گزری) مگر رخصت دی آپ ﷺ نے اہل عرایا کو کہ وہ بیچ لیں اپنے پھلوں کو اس کے برابر کے عوض میں کوت کر یعنی اندازہ سے۔

فائدہ: اس باب میں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ اور جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کی حدیث کو ایسا ہی روایت کیا ہے محمد بن اسحاق نے۔ اور روایت کی ایوب اور عبداللہ بن عمر اور مالک بن انس نے نافع سے انہوں نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے کہ نبی ﷺ نے منع فرمایا محاقلہ اور مزابنہ سے اور اسی اسناد سے مروی ہے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے وہ روایت کرتے ہیں زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے وہ نبی ﷺ سے کہ آپ نے رخصت دی عرایا میں پانچ وسق سے کم، اور یہ زیادہ صحیح ہے محمد بن اسحاق کی حدیث سے۔

❁ ❁ ❁ ❁

(۱۳۰۱) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ اَرْخَصَ فِي بَيْعِ الْعَرَايَا مَا دُوْنَ خَمْسَةِ اَوْسُقٍ اَوْ كَذَا.

(اسناده صحيح) ((احاديث البيوع))

ترجمہ: روایت ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ رسول اللہ ﷺ نے رخصت دی عرایا کے بیچنے کی پانچ وسق سے کم میں یا ایسا ہی

فرمایا۔ یعنی راوی کو شک ہے کہ یہی لفظ ہیں حدیث کے یا کچھ فرق ہے۔

(۱۳۰۱م) عَنْ مَالِكٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ أَرْخَصَ فِيْ بَيْعِ الْعَرَايَا فِيْ خَمْسِ أَوْسُقٍ، أَوْ فِيْمَا دُوْنَ خَمْسَةِ أَوْسُقٍ. (صحيح) (احاديث البيوع)

ترجمہ: روایت ہے مالک بن انس سے کہ نبی ﷺ نے رخصت دی ہے عرایا کے بیچنے کی پانچ وسق تک یا پانچ وسق سے کم میں۔

❀❀❀❀

(۱۳۰۲) عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ أَرْخَصَ فِيْ بَيْعِ الْعَرَايَا بِخَرْصِهَا. (صحيح) ((احاديث البيوع))

ترجمہ: روایت ہے زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے کہ رسول اللہ ﷺ نے رخصت دی عرایا کے بیچنے میں کوت کر یعنی انداز ے سے۔

فائدہ : یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور حدیث ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی حسن صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے بعض علماء کا انہی میں ہیں شافعی اور احمد اور اسحاق اور کہتے ہیں کہ عرایا مستثنیٰ ہیں اس سے جو منع فرمایا ہے رسول اللہ ﷺ نے محاقلہ اور مزابنہ کی بیع سے اور دلیل لائے ہیں اس پر حدیث حضرت زید بن ثابت اور ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی یعنی جو مذکورہ ہوئیں اور کہتے ہیں یعنی شافعی اور احمد اور اسحاق کہ صاحب عرایا کو جائز ہے کہ بیچ لے اپنے پھلوں کو جو پانچ وسق سے کم ہوں اور وجہ اس کے جائز ہونے کی بعض علماء کے نزدیک یہ ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ان کے لیے آسانی اور راحت چاہی اس لیے کہ اصحاب عرایا نے شکایت کی کہ ہم کو اتنا میسر نہیں کہ ہم تازہ پھل کھجور وغیرہ کو خرید سکیں مگر پرانی کھجوروں سے تو آپ ﷺ نے ان کو اجازت دی۔ پانچ وسق سے کم میں کہ خرید لیا کریں وہ پرانی کھجوروں سے تازہ پھلوں کو اور کھایا کریں تازہ پھل۔

❀❀❀❀

(۱۳۰۳) عَنِ الْوَلِيْدِ بْنِ كَثِيْرٍ: ثَنَا بَشِيْرُ بْنُ يَسَارٍ مَوْلٰى بَنِيْ حَارِثَةَ أَنَّ رَافِعَ بْنَ خَدِيْجٍ وَ سَهْلَ ابْنَ أَبِيْ حَثْمَةَ حَدَّثَاهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ نَهٰى عَنْ بَيْعِ الْمُزَابَنَةِ الثَّمَرَ بِالتَّمْرِ إِلَّا لِأَصْحَابِ الْعَرَايَا، فَإِنَّهُ قَدْ أَذِنَ لَهُمْ وَ عَنْ بَيْعِ الْعِنَبِ بِالزَّبِيْبِ، وَعَنْ كُلِّ ثَمَرٍ بِخَرْصِهَا. (صحيح) (احاديث البيوع)

ترجمہ: روایت ہے ولید بن کثیر سے کہا انہوں نے بیان کیا ہم سے بشیر بن یسار نے جو مولیٰ ہیں بنی حارثہ کے کہ رافع بن خدیج اور سہل بن ابی حثمہ دونوں نے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے منع فرمایا بیع مزابنہ سے یعنی تمروں کے عوض میں جو زمین پر ہیں درختوں کا ثمر بیچنے سے مگر صاحب عرایا کے واسطے تو ان کے لیے اجازت دی آپ نے اور منع فرمایا انگور تر کو انگور خشک کے عوض بیچنے سے اور ہر پھل کو بیچنے سے کوت کر یعنی ایک جنس کے پھلوں کو کوت کر بیچنے سے منع فرمایا کہ اگر کیل اور وزن کر کے بیچے تو درست ہے۔

فائدہ : یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے اس سند سے۔ مترجم کہتا ہے عُرِيَّةٌ بروزن فعيلة عریٰ یعرو سے ہے جس کے معنی ہیں

الگ کرنا اور یہ بمعنی مفعولۃ کے ہے یا فاعلۃ کے یا اورعری یعری سے اور مصدر اس کا عریان ہے بمعنی کپڑے اتارنے اور ننگا ہونے کے گویا یہ بیع نکل گئی ہے دائرہ حرمت سے جیسا آدمی نکل جاتا ہے کپڑوں سے اور جمع اس کی عرایا ہے اور اصطلاح شرع میں بیع عرایا اس کو کہتے ہیں کہ کوئی شخص اپنے باغ میں سے ایک دو درخت کسی محتاج کو دے اور اس سے کہے کہ اس فصل کے میوے جو اس میں لگیں وہ تیرے ہیں پھر اس شخص کا بار بار آنا صاحب باغ کو ناگوار ہو تو اس سے کہے کہ تو اپنے درخت کے میوے تین وسق یا چار وسق کو بیچ ڈال جب یہ میوہ تیار ہوگا تو تجھے اتنے پھل دے دوں گا اور یہ پانچ وسق تک درست ہے اس سے زیادہ میں ایسی بیع درست نہیں اس لیے کہ یہ بیع ایک جنس کی ہے، اسی جنس کے ساتھ مثلاً تمر کی تمر کے ساتھ انگور کی انگور کے ساتھ تو ایسی بیع میں کیل اور وزن دونوں طرف سے برابر ہونا چاہیے حالانکہ اس بیع میں وہ پھل جو صاحب باغ دیتا ہے متعین ہیں وزن کر کے دے یا کیل سے دے اور وہ پھل جو درختوں پر ہیں یعنی اس محتاج کے وہ کوتے ہوئے ہیں انداز ہ کیے ہوئے ہیں نہ ناپے نہ تولے اور یہ بیع مزابنہ ہے، اور مزابنہ درست نہیں مگر انہی درختوں میں جو عاریۃً کسی محتاج کو پھل کھانے کو دیے ہیں، یعنی بیع عرایا میں۔ اور امام مالک سے مروی ہے کہ اس کو عرایا اس لیے کہتے ہیں کہ وہ صاحب باغ درختوں کو مجرد اور ننگا کر دیتا ہے دوسروں کے واسطے یعنی اس کے پھل دوسروں کو دیتا ہے اور وسق ساٹھ صاع کا ہوتا ہے اور صاع میں قریب چار میر غلہ کے سماتا ہے۔

❀❀❀❀

٦٤۔ بَابُ : مَا جَآءَ فِیْ كَرَاهِيَةِ النَّجْشِ

نجش کے حرام ہونے کے بیان میں

مترجم کہتا ہے نجش کے معنی لغت میں جانور وحشی کو ایک جگہ سے دوسری جگہ بھگانا، اور شرعی معنی اس کے مصنف کے کلام میں ہیں اور مروی ہے کہ نجش کرنے والا سود خور ہے۔

(١٣٠٤) عَنْ أَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : وَقَالَ قُتَيْبَةُ يَبْلُغُ بِهِ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ : ((لَا تَنَاجَشُوْا)).

(صحیح) الروض النضیر (١١٧٤، ١١٧٥) ((احادیث البیوع))

ترجمہ: روایت ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہا فرمایا رسول اللہ ﷺ نے، اور قتیبہ نے اپنی روایت میں کہا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ پہنچاتے ہیں نبی ﷺ تک کہ فرمایا آپ ﷺ نے: نجش نہ کرو۔

فائدہ : اس باب میں ابن عمر اور انس رضی اللہ عنہم سے بھی روایت ہے حدیث ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے اہل علم کا کہ نجش حرام ہے اور نجش اسے کہتے ہیں کہ ایسا شخص جو بصارت رکھتا ہو کسی چیز کو خوب اچھا برا پہچاننے کی اور وہ اس چیز کے

بیچنے والے کے پاس آن کر اس سے بھاؤ تاؤ کرنے لگے اور اس چیز کی قیمت اس کی اصل قیمت سے بڑھا کر دینے لگے اور یہ معاملہ مشتری کے سامنے کرے اس ارادہ سے کہ مشتری دھوکا کھا کر اس چیز کو قیمت اصلی سے اور بازار کے بھاؤ سے زیادہ قیمت دے کر خرید لے کہ یہ معاملہ اکثر دلال کیا کرتے ہیں اور اسی طرح پانچ روپیہ کی چیز دس روپیہ میں بکوا دیتے ہیں اور یہ ایک قسم فریب کی ہے۔ شافعی نے کہا اگر کوئی شخص نجش کرے تو وہی گنہگار ہے اور بیع جائز ہے اس لیے کہ بائع نجش کرنے والا نہیں۔

❀❀❀❀

٦٥۔ بَابُ : مَا جَآءَ فِي الرُّجْحَانِ فِي الْوَزْنِ

تولنے میں جھکاؤ کے بیان میں

(١٣٠٥) عَنْ سُوَيْدِ بْنِ قَيْسٍ قَالَ : جَلَبْتُ أَنَا وَمَخْرَفَةُ الْعَبْدِيُّ بَزًّا مِّنْ هَجَرٍ فَجَآءَ نَا النَّبِيُّ ﷺ فَسَاوَمَنَا بِسَرَاوِيلَ۔ وَ عِنْدِي وَزَّانٌ يَزِنُ بِالْأَجْرِ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ لِلْوَزَّانِ : ((زِنْ وَارْجِحْ)).

(اسناده صحيح) ((أحاديث البيوع)) تخريج مشكاة المصابيح (٢٩٢٤) التحقيق الثانی

ترجمہ: روایت ہے سوید بن قیس سے انہوں نے کہا بیچنے کو لایا میں اور مخرفہ عبدی کپڑا ہجر سے (اور وہ کسی مقام کا نام ہے) تو تشریف لائے ہمارے پاس نبی ﷺ اور مول کیا ہم سے ایک پائجامے کا اور میرے پاس تولنے والا تھا کہ مزدوری پر تولتا تھا، سو فرمایا نبی ﷺ نے اس تولنے والے سے تول اور جھکتی ڈنڈی تول۔

فائدہ: اس باب میں جابر اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہما سے بھی روایت ہے، حدیث سوید رضی اللہ عنہ کی حسن صحیح ہے اور علماء نے مستحب کہا ہے ذرہ جھکتی ڈنڈی تولنے کو یعنی دیتے وقت۔ اور روایت کی شعبہ نے یہی حدیث سماک سے انہوں نے ابو صفوان سے اور ذکر کیا اسی حدیث کو۔

❀❀❀❀

٦٦۔ بَابُ : مَا جَآءَ فِي إِنْظَارِ الْمُعْسِرِ وَالرِّفْقِ بِهِ

تنگ دست مقروض کو مہلت دینے اور اس کے ساتھ نرمی کرنے کے بیان میں

(١٣٠٦) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ : ((مَنْ أَنْظَرَ مُعْسِرًا أَوْ وَضَعَ لَهُ، أَظَلَّهُ اللّٰهُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ تَحْتَ ظِلِّ عَرْشِهِ، يَوْمَ لَا ظِلَّ إِلَّا ظِلُّهُ)). (صحيح) (التعليق الرغيب : ٢/٣٧، احاديث البيوع)

ترجمہ: روایت ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے انہوں کہا فرمایا رسول اللہ ﷺ نے جو مہلت دے تنگ دست قرض دار کو یا اس کے قرض میں کچھ چھوڑ دے، جگہ دے گا اللہ تعالیٰ اس کو قیامت کے دن عرش کے سائے نیچے جس دن کہیں سایہ نہ ہوگا سوا اس کے۔

فائدہ: اس باب میں ابو الیسر اور ابو قتادہ اور حذیفہ اور مسعود اور عبادہ رضی اللہ عنہم سے روایت ہے۔ حدیث ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی حسن

صحیح ہے غریب ہے اس سند سے۔

(۱۳۰۷) عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ : ((حُوسِبَ رَجُلٌ مِمَّنْ كَانَ قَبْلَكُمْ، فَلَمْ يُوجَدْ لَهُ مِنَ الْخَيْرِ شَيْءٌ، إِلَّا أَنَّهُ كَانَ رَجُلًا مُوسِرًا فَكَانَ يُخَالِطُ النَّاسَ فَكَانَ يَأْمُرُ غِلْمَانَهُ أَنْ يَتَجَاوَزُوا عَنِ الْمُعْسِرِ، فَقَالَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ نَحْنُ أَحَقُّ بِذٰلِكَ مِنْهُ تَجَاوَزُوا عَنْهُ)).

(اسناده صحيح) ((أحاديث البيوع))

ترجمہ: روایت ہے ابو مسعود رضی اللہ عنہ سے کہا فرمایا رسول اللہ ﷺ نے: حساب کیا گیا ایک شخص کا یعنی عالم برزخ میں ان لوگوں میں سے جو تم سے پہلے تھے سو نہ پائی اس کی کوئی نیکی مگر اتنی کہ وہ آدمی امیر تھا اور لین دین کرتا لوگوں سے تو حکم دیتا اپنے غلاموں کو کہ معاف کرتے رہو تنگ دست قرض دار سے، سو فرمایا اللہ تعالیٰ جل شانہ نے ہم کو پہلے سے معاف کرنا چاہیے معاف کردو اس کو یعنی فرشتوں سے فرمایا کہ اس کو چھوڑ دو۔

فائدہ: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

❀❀❀❀

٦٧ ـ بَابُ : مَا جَآءَ فِي مَطْلِ الْغَنِيِّ ظُلْمٌ

اس بیان میں کہ مالدار کا قرض ادا کرنے میں تاخیر کرنا ظلم ہے

(۱۳۰۸) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ : ((مَطْلُ الْغَنِيِّ ظُلْمٌ، وَإِذَا أُتْبِعَ أَحَدُكُمْ عَلَى مَلِيٍّ فَلْيَتْبَعْ)).

(اسناده صحيح) اروالغليل (١٤١٨) الروض النضير (١١٣٨)

ترجمہ: روایت ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ نبی ﷺ نے فرمایا دیر لگانا غنی کا ادائے قرض میں یعنی ہوتے ہوئے نہ دینا حیلہ اور حوالہ کرنا ظلم ہے، اور جب کوئی کسی غنی پر حوالہ کردیا جائے تو چاہیے اس کے پیچھے لگے۔ یعنی جب کوئی قرض دار کسی قرض خواہ سے کہے میرے اوپر جو روپیہ تمہارا ہے وہ فلانے شخص سے لے لو تو سو قرض خواہ کو اس کا قبول کرلینا چاہیے اور اس کا پیچھا کرنا چاہیے۔

فائدہ: اس باب میں ابن عمر اور شرید رضی اللہ عنہم سے بھی روایت ہے حدیث ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی حسن صحیح ہے اور مطلب اس کا یہی ہے کہ جب کسی کو حوالہ دیا جائے کسی غنی کا تو چاہیے اس کے پیچھے لگ جائے اور بعض لوگوں نے کہا جب کسی قرض دار نے کسی غنی پر حوالہ کردیا اور اس نے قبول بھی کرلیا کہ ہاں میں دوں گا تو وہ قرض دار بری ہوگیا اور پھر اس قرض خواہ کو نہیں پہنچتا کہ اس سے طلب کرے۔ مترجم کہتا ہے مثلاً زید کا قرض عمر پر آتا تھا اور عمر نے کہا جاؤ بکر سے تم لے لو اور بکر غنی بھی ہے اور اس نے قبول بھی کرلیا کہ ہاں میں تجھے دوں گا اب زید کو حق نہیں پہنچتا کہ پھر عمر سے تقاضا کرے اگرچہ بکر سے روپیہ وصول نہ ہوا ہو[1]۔ اور یہی قول ہے شافعی اور احمد اور

---

[1] اس صورت میں جو مذکور ہوئی زید کو محیل کہیں گے یعنی حوالہ کرنے والا اور عمر محال لہ اور بکر محال علیہ۔

اسحاق کا اور بعض علماء نے کہا ہے جب ہلاک ہو جائے اس کا مال محال علیہ کے مفلس ہو جانے کے سبب سے تو اس کو حق پہنچتا ہے کہ پہلے قرض دار سے تقاضا کرے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ وغیرہ کے قول کی دلیل سے کہ انہوں نے فرمایا ہے مال مسلمان کا ہلاکت یعنی ضائع ہونے کے لائق نہیں اور اسحق نے کہا اس قول کا جو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ وغیرہ سے منقول ہے مطلب یہ ہے کہ مسلمان کا مال ضائع نہیں ہوتا یعنی جب حوالہ کردے کوئی شخص کسی کو اور وہ ظاہر میں غنی معلوم ہو یعنی محال علیہ اور پھر بعد دریافت ہو کہ وہ مفلس ہے تو اس قرض خواہ کو پہنچتا ہے کہ اپنے پہلے قرض دار سے تقاضا کر کے اپنا روپیہ اس سے بھرے اور حوالہ کو مفلس شخص کے قبول نہ کرے اس لیے کہ مسلمان کا مال ضائع نہیں ہوتا۔ مترجم کہتا ہے دیر لگانا غنی کا یعنی جس کو مقدور ہو ایک چیز کی قیمت دینے کا اور پھر وہ نہ دے اور یا قرض دار کو مقدور ہے قرض ادا کرنے کا اور وہ تاخیر کرتا ہے۔ یہ ظلم ہے اور لکھا ہے علماء نے کہ یہ فسق ہے رد کی جاتی ہے اس کے سبب سے گواہی اس کی اگرچہ ایک بار ہو۔ اور بعض نے کہا اگر مکرر کرے اور عادت کرے اس کی اور جب کوئی کسی غنی پر حوالہ کرے یعنی ایک شخص پر قرض ہے کسی کا اور وہ مقدور نہیں رکھتا ادا کرنے کا اور وہ کسی غنی کو کہے تو میری طرف سے ادا کر پس چاہیے قرض خواہ کو کہ اس بات کو جھٹ قبول کرلے تاکہ اس کا مال ضائع نہ ہو۔ کذا فی شرح مشکوٰۃ لمولانا قطب الدین۔

(۱۳۰۹) عَنِ ابْنِ عُمَرَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((مَطْلُ الْغَنِيِّ ظُلْمٌ ، وَإِذَا أُحِلْتَ عَلٰى مَلِيءٍ، فَاتْبَعْهُ، وَلَا تَبِعْ بَيْعَتَيْنِ فِيْ بَيْعَةٍ)). (صحیح) (احادیث البیوع)

ترجمہ: روایت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے وہ روایت کرتے ہیں نبی ﷺ سے آپ نے فرمایا: مال دار کا ٹال مٹول کرنا ظلم ہے، اور جب تجھے کسی مالدار کا حوالہ دیا جائے تو اس کے پیچھے لگ جا۔ اور تو ایک بیع میں دو بیع نہ کر۔

❀ ❀ ❀ ❀

٦٨۔ بَابُ : مَا جَآءَ فِي الْمُنَابَذَةِ وَالْمُلَامَسَةِ

بیع منابذہ اور ملامسہ کے بیان میں

(۱۳۱۰) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَنْ بَيْعِ الْمُنَابَذَةِ وَالْمُلَامَسَةِ. (صحیح) (احادیث البیوع)

ترجمہ: روایت ہے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہا منع فرمایا رسول اللہ ﷺ نے بیع منابذہ اور بیع ملامسہ سے۔

فائدہ: اس باب میں ابوسعید اور ابن عمر رضی اللہ عنہم سے بھی روایت ہے۔ حدیث ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی حسن صحیح ہے اور بیع منابذہ یہ ہے کہ ایک شخص دوسرے سے یہ کہے کہ جب میں تیری طرف کوئی چیز پھینکوں تو بیع لازم ہوگئی میرے اور تیرے بیچ میں، اور بیع ملامسہ یہ تھی کہ کوئی کہے کہ جب میں کوئی چیز چھولوں تو بیع واجب ہوگئی اور اگرچہ مبیع کو اس نے دیکھا بھی نہ ہو مثلاً مبیع تھیلے وغیرہ میں ہو اور یہ بیعین جاہلیت کے زمانہ کی تھیں تو آپ نے اس سے منع کر دیا۔ مترجم کہتا ہے منابذہ نبد سے ہے، نبذ پھینکنے کو کہتے

ہیں، ایام جاہلیت میں یہ دستور تھا کہ جب ایک نے ایک چیز کسی کے پاس پھینک دی اور اس نے بھی اپنی چیز اس کے پاس پھینک دی تو یہ بیع ہوگئی اس میں کچھ ایجاب وقبول نہ ہوتا تھا کہ بائع کہے میں نے بیچا اور مشتری کہے میں نے خریدا ایک بچوں کا کھیل تھا آپ نے اس سے منع فرمایا اور ملامسہ لمس سے ہے لمس چھونے کو کہتے ہیں یہ بھی ایام جاہلیت میں تھا کہ جہاں ایک نے دوسرے کی چیز چھودی رات ہو یا دن پھر نہ اس کو دیکھنا نہ بھالنا نہ کھولنا موندنا آنکھ بند کر کے اس کو لے لینا پڑتا تھا یہ بھی ایک لڑکوں کا آنکھ مچولی ٹھہرا اس کو بھی منع فرمایا۔

❀❀❀❀

٦٩۔ بَابُ : مَا جَآءَ فِي السَّلَفِ فِي الطَّعَامِ وَالثَّمْرِ

غلہ اور پھل کی پیشگی قیمت ادا کرنے کے بیان میں

(١٣١١) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ : قَدِمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَلْمَدِيْنَةَ وَهُمْ يُسْلِفُوْنَ فِي الثَّمْرِ فَقَالَ : ((مَنْ أَسْلَفَ فَلْيُسْلِفْ فِيْ كَيْلٍ مَعْلُوْمٍ، وَّ وَزْنٍ مَعْلُوْمٍ إِلٰى أَجَلٍ مَّعْلُوْمٍ)).

(صحيح) إرواء لغليل (١٣٧٦) الروض النضير (٤٥٨) ((احاديث البيوع))

ترجمہ: روایت ہے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہا جب تشریف لائے رسول اللہ ﷺ مدینے میں لوگ وہاں کے پیشگی روپیہ دیتے تھے پھلوں کے خریدنے کو سو فرمایا رسول اللہ ﷺ نے جو پیشگی روپیہ لیوے کسی پھل کے لیے تو چاہیے کہ ان پھلوں کا وزن اور کیل مقرر کر لے اور مدت مقرر کرے کہ اتنے سیر گیہوں مثلاً یا اتنے کیل چار یا پانچ مہینے میں لوں گا۔

فائدہ : اس باب میں ابن ابی اوفی اور عبدالرحمٰن بن ابزی رضی اللہ عنہما سے بھی روایت ہے۔ حدیث ابن عباس رضی اللہ عنہما کی حسن صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے علماء کے نزدیک صحابہ وغیرہم سے کہ جائز کہتے ہیں پیشگی روپیہ دینے کو، غلہ یا کپڑا وغیرہ لینے کو ان چیزوں میں جس کی حد اور صفت معلوم کر سکیں اور اختلاف ہے پیشگی دینے میں جانور خریدنے کو، سو بعض نے جائز کہا ہے، اور یہی قول ہے شافعی اور احمد اور اسحاق کا، اور بعض علمائے صحابہ وغیرہم نے کہا پیشگی حیوان کے لیے درست نہیں، اور یہی قول ہے سفیان ثوری اور اہل کوفہ کا۔

❀❀❀❀

٧٠۔ بَابُ : مَا جَآءَ فِي أَرْضِ الْمُشْتَرَكِ يُرِيْدُ بَعْضُهُمْ بَيْعَ نَصِيْبِهِ

اس بیان میں کہ مشترک زمین میں سے کوئی اپنا حصہ بیچنا چاہے

(١٣١٢) عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ أَنَّ نَبِيَّ اللّٰهِ ﷺ قَالَ : ((مَنْ كَانَ لَهُ شَرِيْكٌ فِيْ حَائِطٍ، فَلَا يَبِيْعُ نَصِيْبَهُ

مِنْ ذٰلِكَ حَتّٰى يَعْرِضَهُ عَلٰى شَرِيكِهِ)). (صحيح) (الإرواء : ٥/٣٧٣، أحاديث البيوع)

ترجمہ: روایت ہے جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے کہ نبی ﷺ نے فرمایا جو کوئی شریک ہو کسی احاطہ میں یا باغ میں سو نہ بیچے اپنا حصہ اس میں سے جب تک اس شریک کو بتا نہ لے۔ یعنی شاید وہ ہی خرید لے تو غیر کے ہاتھ کیوں بیچے۔

فائدہ : اس حدیث کی اسناد متصل نہیں سنا میں نے محمد بخاری رحمۃ اللہ علیہ سے کہ کہتے تھے کہ سلیمان یشکری نے وفات پائی جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما کی حیات میں اور ان سے کچھ سنا نہیں قتادہ نے اور نہ ابوالبشر نے کہا محمد نے ہم نہیں جانتے کہ کسی کو سماع ہو ان میں سے سلیمان یشکری سے ماسوا عمرو بن دینار کے کہ اس نے شاید سنا ہو ان سے جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما کی زندگی میں۔ اور کہا محمد نے قتادہ روایت کرتے ہیں سلیمان یشکری کی کتاب سے اور سلیمان کی ایک کتاب تھی اس میں وہ حدیثیں لکھی تھیں جو مروی تھیں جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے سو کہا علی بن مدینی نے کہا یحییٰ بن سعید نے کہا سلیمان تیمی نے لے گئے صحیفہ جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما کا حسن بصری کے پاس سو لے لیا انہوں نے اس کو یا کہا پس رد نہ کیا اس کو، سو لے گئے لوگ اس کو قتادہ کے پاس، سو روایت کی اس سے پھر لائے وہ صحیفہ میرے پاس سو میں نے نہیں روایت کی اس سے روایت کی ہم سے ابوبکر عطار نے انہوں نے علی بن مدینی سے۔

❀❀❀❀

٧١۔ بَابُ : مَا جَآءَ فِي الْمُخَابَرَةِ وَالْمُعَاوَمَةِ

مخابرہ اور معاومہ کی بیع کے بیان میں

(١٣١٣) عَنْ جَابِرٍ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ نَهٰى عَنِ الْمُحَاقَلَةِ، وَالْمُزَابَنَةِ، وَالْمُخَابَرَةِ، وَالْمُعَاوَمَةِ، وَرَخَّصَ فِي الْعَرَايَا. (صحيح) (أحاديث البيوع)

ترجمہ: روایت ہے جابر رضی اللہ عنہ سے کہ نبی ﷺ نے منع فرمایا محاقلہ اور مزابنہ اور مخابرہ اور معاومہ کی بیع سے اور رخصت دی عرایا میں ایسی بیع کی۔

فائدہ : یہ حدیث حسن صحیح ہے مترجم کہتا ہے کہ محاقلہ اور مزابنہ اور مخابرہ کا ذکر اوپر بہ تفصیل ہو چکا ہے اور معاومہ عام سے ہے عام سال کو کہتے ہیں اور بیع معاومہ یہ ہے کہ ایک سال یا دو سال کا میوہ ایک درخت کا بیچنا قبل پیدا ہونے کے اور اس میں دھوکا ہے کہ شاید میوہ پیدا ہو یا نہ ہو یا زیادہ ہو کہ بائع کو اس قیمت پر جو ٹھہری ہو دینا ناگوار ہو یا کم ہو کہ مشتری کو دشوار ہو اس لیے کہ اس کو منع فرمایا گویا یہ بھی بیع غرر میں داخل ہے۔

❀❀❀❀

٧٢۔ باب ماجاء في التسعير

قیمتیں مقرر کرنے کے بیان میں

(١٣١٤) عَنْ أَنَسٍ قَالَ : غَلَا السِّعْرُ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ، فَقَالُوا : يَا رَسُولَ اللّٰهِ! سَعِّرْلَنَا فَقَالَ : ((إِنَّ اللّٰهَ هُوَ الْمُسَعِّرُ الْقَابِضُ الْبَاسِطُ الرَّزَّاقُ، وَ إِنِّي لَأَرْجُوا أَنْ أَلْقَى رَبِّي وَ لَيْسَ أَحَدٌ مِّنْكُمْ يَطْلُبُنِي بِمَظْلِمَةٍ فِي دَمٍ وَ لَا مَالٍ)). (صحيح) غاية المرام (٣٢٣) الروض النضير (٣٠٥) ((احاديث البيوع))

ترجمہ: روایت ہے سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے کہا انہوں نے کہ مہنگا ہوا ایک دفعہ بھاؤ غلہ وغیرہ کا زمانے میں رسول اللہ ﷺ کے، سو لوگوں نے عرض کیا یارسول اللہ ﷺ بھاؤ مقرر کر دیجیے ہمارے واسطے فرمایا آپ ﷺ نے بھاؤ مقرر کرنے والا وہی اللہ تعالیٰ ہے کہ جو روکنے والا ہے رزق کا مراد اس سے مہنگا ہونا ہے اور وہی کشادہ کرنے والا ہے رزق کا اور رزق دینے والا ہے یعنی اس کے حکم سے کمی بیشی رزق کی اور تنگی کشادگی ہوتی ہے تو بھاؤ مقرر کرنے والا وہی ہے پھر فرمایا آپ نے میں چاہتا ہوں کہ ملوں اپنے رب سے ایسے حال میں کہ نہ ہو مجھ پر مطالبہ اور مظلمہ کسی کا کہ وہ طلب کرتا ہو مجھ سے مظلمہ خون کا اور نہ مال کا۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

❀ ❀ ❀ ❀

٧٣۔ بَابُ : مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ الْغِشِّ فِي الْبُيُوعِ

اس بیان میں کہ بیع میں دغابازی کرنا حرام ہے

(١٣١٥) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ مَرَّ عَلَى صُبْرَةٍ مِّنْ طَعَامٍ، فَأَدْخَلَ يَدَهُ فِيهَا، فَنَالَتْ أَصَابِعُهُ بَلَلًا۔ فَقَالَ : ((يَا صَاحِبَ الطَّعَامِ مَا هٰذَا؟)) قَالَ : أَصَابَتْهُ السَّمَاءُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ! قَالَ : ((أَفَلَا جَعَلْتَهُ فَوْقَ الطَّعَامِ حَتّٰى يَرَاهُ النَّاسُ؟)) ثُمَّ قَالَ : ((مَنْ غَشَّ فَلَيْسَ مِنَّا)).

(اسناده صحيح) إرواء الغليل (١٣١٩) تخريج الايمان لابن سلام (٨٥/ ٧١) ((أحاديث البيوع))

ترجمہ: روایت ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ رسول اللہ ﷺ گزرے ایک غلے کے ڈھیر پر اور اس میں آپ ﷺ نے ہاتھ ڈالا، سو پہنچی آپ ﷺ کی انگلیوں میں تری، سو پوچھا آپ ﷺ نے اے غلہ بیچنے والے یہ تری کیا ہے؟ اس نے کہا مینہ پڑا ہے اس پر یارسول اللہ ﷺ سو فرمایا آپ ﷺ نے اس کو تو نے اوپر کیوں نہ کر دیا یعنی بھیگا ہوا غلہ سب کے اوپر رکھ دیا ہوتا کہ دیکھتے اس کو سب لوگ پھر فرمایا آپ ﷺ نے جو خیانت اور دغابازی کرے وہ ہم میں سے نہیں۔

فائدہ : اس باب میں ابن عمر اور ابو الحمراء اور ابن عباس اور بریدہ اور ابو بردہ بن نیار اور حذیفہ بن یمان رضوان اللہ علیہم اجمعین سے

روایت ہے۔ حدیث ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی حسن صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے علماء کا کہ حرام ہے دغا کرنا یعنی بیچتے وقت مبیع کا عیب چھپانا حرام ہے۔

❀❀❀❀

٧٤۔ بَابُ : مَا جَآءَ فِي اسْتِقْرَاضِ الْبَعِيرِ أَوِ الشَّيْءِ مِنَ الْحَيَوَانِ

اونٹ یا اور کوئی جانور قرض کے طور پر لینے کے بیان میں

(١٣١٦) **عَنْ** أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ : اسْتَقْرَضَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ سِنًّا فَأَعْطَاهُ سِنًّا خَيْرًا مِّنْ سِنِّهِ وَقَالَ : ((**خِيَارُكُمْ أَحَاسِنُكُمْ قَضَاءً**)). (صحيح) (احاديث البيوع)

ترجمہ: روایت ہے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہا قرض لیا رسول اللہ ﷺ نے ایک جوان اونٹ سو ادا کیا ایک اونٹ بہتر اس اونٹ سے اور فرمایا تم سے جو بہتر ہیں وہ قرض خوب اچھی طرح ادا کرتے ہیں۔

فائدہ: اس باب میں ابورافع سے بھی روایت ہے۔ حدیث ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی حسن صحیح ہے۔ اور روایت کی شعبہ اور سفیان نے سلمہ سے اور اسی پر عمل ہے بعض اہل علم کا کہ کچھ مضائقہ نہیں دیکھتے ہیں اونٹ کے قرض لینے میں اور یہی قول ہے شافعی اور احمد اور اسحٰق کا اور مکروہ رکھا ہے اسے بعض لوگوں نے۔

❀❀❀❀

(١٣١٧) **عَنْ** أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَجُلًا تَقَاضٰى رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ فَأَغْلَظَ لَهُ، فَهَمَّ بِهِ أَصْحَابُهُ۔ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ : ((**دَعُوهُ فَإِنَّ لِصَاحِبِ الْحَقِّ مَقَالًا**)). وَقَالَ : ((**اشْتَرُوا لَهُ بَعِيرًا، فَأَعْطُوهُ إِيَّاهُ**)). فَطَلَبُوهُ فَلَمْ يَجِدُوا إِلَّا سِنًّا أَفْضَلَ مِنْ سِنِّهِ۔ فَقَالَ : ((**اشْتَرُوهُ فَأَعْطُوهُ إِيَّاهُ، فَإِنَّ خَيْرَكُمْ أَحْسَنُكُمْ قَضَاءً**)).

(صحيح) (احاديث البيوع)

ترجمہ: روایت ہے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ ایک مرد نے تقاضا کیا رسول اللہ ﷺ سے اور سختی کی آپ ﷺ کے اوپر سو قصد کیا اس کا اصحاب نے یعنی اس کے دفع کر دینے کا تو فرمایا رسول اللہ ﷺ نے چھوڑ دو اس کو جس کا حق کسی پر ہوتا ہے تو وہ ایسی ہی باتیں کرتا ہے اور فرمایا آپ ﷺ نے خرید دو اس کو ایک اونٹ اور دے دو اس کو وہ سو ڈھونڈا اور نہ پایا مگر اس کے اونٹ سے بہتر اونٹ سو فرمایا آپ ﷺ نے خرید دو اس کو وہی اونٹ، اور دے دو اس کو اس لیے کہ تم میں جو لوگ نیک ہیں وہ قرض ادا کرنے میں اچھی چیز دیتے ہیں۔

فائدہ: روایت کی ہم سے محمد بن بشار نے انہوں نے محمد بن جعفر سے انہوں نے شعبہ سے انہوں نے سلمہ بن کہیل سے اسی حدیث کی مانند۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

❀❀❀❀

(۱۳۱۸) عَنْ أَبِيْ رَافِعٍ مَوْلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ : اسْتَسْلَفَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بَكْرًا فَجَاءَتْهُ إِبِلٌ مِنَ الصَّدَقَةِ قَالَ أَبُوْ رَافِعٍ : فَأَمَرَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ أَنْ أَقْضِيَ الرَّجُلَ بَكْرَهُ: فَقُلْتُ : لَا أَجِدُ فِي الْإِبِلِ إِلَّا جَمَلًا خِيَارًا رُبَاعِيًا، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : ((أَعْطِهِ إِيَّاهُ، فَإِنَّ خِيَارَ النَّاسِ أَحْسَنُهُمْ قَضَاءً)).

(اسناده صحيح) إرواء الغليل (۱۳۷۱) ((أحاديث البيوع))

ترجمہ: روایت ہے ابورافع سے جو مولیٰ ہیں رسول اللہ ﷺ کے کہا قرض لیا رسول اللہ ﷺ نے ایک جوان اونٹ، پھر آئے آپ ﷺ کے پاس زکوۃ کے اونٹ۔ کہا ابورافع نے سو حکم کیا مجھ کو رسول اللہ ﷺ نے کہ ادا کروں میں اس آدمی کے اونٹ سو عرض کیا میں نے کہ نہیں پاتا میں مگر جوان اونٹ اس سے عمدہ چار دانت والا سو فرمایا رسول اللہ ﷺ نے دے دو اس کو وہی اونٹ اس لیے کہ جو نیک لوگ ہیں تم میں سے وہ قرض ادا کرنے میں اچھی چیز دیتے ہیں۔

فائدہ : یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

(۱۳۱۹) عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ ﷺ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ : ((إِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ سَمْحَ الْبَيْعِ، سَمْحَ الشِّرَاءِ، سَمْحَ الْقَضَاءِ)). (صحيح) (الصحيحة : ۸۹۰۹) التعليق الرغيب (۱۸/۳) ((احاديث البيوع)) الروض النضير (۲۱۱)

بعض محققین کہتے ہیں اس کی سند یونس بن عبید مدلس کے عنعنہ کی وجہ سے ضعیف ہے۔

ترجمہ: روایت ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا بے شک اللہ تعالیٰ دوست رکھتا ہے نرمی اور خوبی سے بیچنے کو اور نرمی سے خرید کرنے اور نرمی سے قرض ادا کرنے کو۔

فائدہ : اور اس باب میں جابر رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث غریب ہے اور روایت کی بعض نے یہ حدیث یونس سے انہوں نے سعید مقبری سے انہوں نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے۔

(۱۳۲۰) عَنْ جَابِرٍ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : ((غَفَرَ اللّٰهُ لِرَجُلٍ كَانَ قَبْلَكُمْ، كَانَ سَهْلًا إِذَا بَاعَ، سَهْلًا إِذَا اشْتَرٰى، سَهْلًا إِذَا اقْتَضٰى)). (اسناده صحيح) التعليق الرغيب (۱۸/۳) ((احاديث البيوع)) (الروض النضير (۲۱۱)

ترجمہ: روایت ہے جابر رضی اللہ عنہ سے کہا فرمایا رسول اللہ ﷺ نے بخش دیا ایک مرد کہ تم سے پہلے تھا اس لیے کہ وہ آسانی اور نرمی کرتا تھا جب بیچتا تھا اور آسانی اور نرمی کرتا تھا جب خریدتا تھا اور آسانی اور نرمی کرتا تھا جب تقاضا کرتا تھا۔

فائدہ : یہ حدیث غریب ہے صحیح ہے حسن ہے اس سند سے۔

❀ ❀ ❀ ❀

٧٥۔ بَابُ : النَّهْيِ عَنِ الْبَيْعِ فِي الْمَسْجِدِ

اس بیان میں کہ مسجد میں خرید وفروخت کرنا منع ہے

(١٣٢١) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ : ((إِذَا رَأَيْتُمْ مَنْ يَبِيعُ أَوْيَبْتَاعُ فِي الْمَسْجِدِ، فَقُولُوا : لَا أَرْبَحَ اللّٰهُ تِجَارَتَكَ، وَإِذَا رَأَيْتُمْ مَنْ يَنْشُدُ فِيهِ ضَالَّةً فَقُولُوا : لَارَدَّ اللّٰهُ عَلَيْكَ)).

(صحیح) (المشكاة: ٧٣٣، الارواء : ١٤٩٠)

ترجمہ: روایت ہے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب دیکھو تم کسی کو بیچتا ہے یا خریدتا ہے مسجد میں تو کہو اس کو کہ نہ نفع دے اللہ تعالیٰ تیری تجارت میں، اور جب دیکھو تم کسی کو کہ ڈھونڈتا ہے مسجد میں کوئی چیز اور پکارتا ہے تو کہو نہ پھیرے اللہ تعالیٰ تیری طرف تیری چیز کو۔

فائدہ : حدیث ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی حسن ہے غریب ہے اور اسی پر عمل ہے بعض اہل علم کا کہ حرام کہتے ہیں خرید وفروخت کو مسجد میں اور یہی قول ہے احمد اور اسحاق کا اور رخصت دی ہے خرید وفروخت کی مسجد کے اندر بعض اہل علم نے اور ان کے پاس کوئی دلیل نہیں ہے۔

❀❀❀

بسم اللہ الرحمن الرحیم

شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

ابواب الاحکام

عن رسول اللہ ﷺ

(المعجم ۱۳)　حکومت وقضاء کے بیان میں　(التحفۃ ۱۱)

۱ ۔ بَابُ : مَا جَآءَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فِي الْقَاضِيْ

قاضی کے متعلق رسول اللہ ﷺ کے فرمودات کے بیان میں

(۱۳۲۲) عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مَوْهَبٍ أَنَّ عُثْمَانَ قَالَ لِابْنِ عُمَرَ : اذْهَبْ فَاقْضِ بَيْنَ النَّاسِ قَالَ : أَوْ تُعَافِيْنِيْ يَا أَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ! قَالَ : فَمَا تَكْرَهُ مِنْ ذٰلِكَ وَ قَدْ كَانَ أَبُوْكَ يَقْضِيْ ؟ قَالَ : إِنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ يَقُوْلُ : ((مَنْ كَانَ قَاضِيًا فَقَضٰى بِالْعَدْلِ، فَبِالْحَرِيِّ أَنْ يَّنْقَلِبَ مِنْهُ كَفَافًا)) فَمَا أَرْجُوْا بَعْدَ ذٰلِكَ؟ وَفِي الْحَدِيْثِ قِصَّةٌ. (ضعيف) (تخريج المشكاة : ٣٧٤٣، التحقيق الثانی، التعليق الرغيب : ٢/١٣٢، التعليق على الاحاديث المختارة رقم : ٣٤٨، ٣٤٩)

ترجمہ: روایت ہے عبداللہ بن موہب رضی اللہ عنہ سے کہا عثمان رضی اللہ عنہ نے کہا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے جاؤ اور فیصلہ کرو آدمیوں کے بیچ میں یعنی قاضی ہو کر، عبداللہ نے کہا کیا مجھ پر رحم کرتے ہو اور معاف رکھتے ہو مجھے اے امیر المؤمنین یعنی معاف

رکھو قاضی بننے سے، کہا عثمان نے تم اس کو کیوں برا جانتے ہو تمہارے باپ[1] تو قضا کرتے تھے کہا عبداللہ نے میں نے سنا ہے رسول اللہ ﷺ سے کہ فرماتے تھے کہ جو قاضی ہوا اور فیصلے کیے اس نے عدل کے ساتھ یعنی موافق حکم اللہ اور رسول ﷺ کے تو گمان ہے اس کا شاید وہ برابر سرابر[2] چھوٹے، سو کہا کیا امید رکھوں میں بھلائی کی اس کے بعد؟ اور اس حدیث میں ایک قصہ بھی ہے۔

فائدہ: مترجم کہتا ہے پوری روایت رزین کی نافع سے یہ ہے کہ ابن عمر رضی اللہ عنہما نے کہا عثمان رضی اللہ عنہ سے اے امیر المؤمنین میں حکم نہ کروں گا دو شخصوں کے بیچ میں بھی یعنی چہ جائے زیادہ میں حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا تحقیق تمہارے باپ یعنی عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ تو قضا کرتے تھے۔ ابن عمر نے کہا تحقیق میرے باپ کو اگر مشکل ہوتی تھی کسی چیز میں تو رسول اللہ ﷺ سے پوچھ لیتے تھے اور اگر رسول اللہ ﷺ کو مشکل ہوتی تھی کسی چیز میں تو جبرائیل علیہ السلام سے پوچھ لیتے تھے اور میں کسی کو نہیں پاتا کہ اس سے پوچھوں اور سنا ہے میں نے اللہ کے پیغمبر ﷺ سے کہ فرماتے تھے کہ جو پناہ مانگے اللہ کے ساتھ تو بیشک اس نے بڑی ذات کے ساتھ پناہ مانگی اور سنا میں نے آپ سے فرماتے تھے جو پناہ مانگے اللہ کے ساتھ اس کو پناہ دو اور تحقیق میں پناہ مانگتا ہوں اللہ کے ساتھ اس سے کہ مجھے معاف کرو، پس معاف کیا حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے ان کو اور کہا کسی کو اس بات کی خبر نہ دینا یعنی قضا قبول نہ کرنے کی تا کہ اور لوگ بھی شاید قبول نہ کریں۔ اور یہ کارخانہ معطل رہے۔

فائدہ: اس باب میں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے۔ حدیث ابن عمر رضی اللہ عنہما کی غریب ہے اور میرے نزدیک اس کی اسناد متصل نہیں اور عبدالملک جن سے معتمر روایت کرتے ہیں وہ بیٹے جمیلہ کے ہیں۔

(۱۳۲۲م) عَنْ اَبِي بُرَيْدَةَ، عَنْ أَبِيهِ؛ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: ((الْقُضَاةُ ثَلَاثَةٌ: قَاضِيَانِ فِي النَّارِ، وَقَاضٍ فِي الْجَنَّةِ: رَجُلٌ قَضَى بِغَيْرِ الْحَقِّ فَعَلِمَ ذَاكَ فَذَاكَ فِي النَّارِ، وَقَاضٍ لَا يَعْلَمُ، فَأَهْلَكَ حُقُوقَ النَّاسِ فَهُوَ فِي النَّارِ، وَقَاضٍ قَضَى بِالْحَقِّ، فَذٰلِكَ فِي الْجَنَّةِ)). (صحيح عند الالبانى) (الارواء: ۲٦۱٤، المشكاة: ۳۷۳۵) علی زئی کہتے ہیں اس میں اعمش اور شریک قاضی دونوں مدلس ہیں اور سماع کی صراحت نہیں۔

ترجمہ: سیدنا ابن بریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: قاضی تین طرح کے ہوتے ہیں ان میں سے دو دوزخی ہیں اور ایک جنتی۔ جانتے بوجھتے ناحق فیصلہ کرنے والا دوزخی ہے اور وہ قاضی جو بغیر علم کے فیصلہ کرتا ہے، اس نے لوگوں کے حقوق کو برباد کیا پس وہ دوزخ میں ہے۔ اور وہ قاضی جس نے حق کے ساتھ فیصلہ کیا تو وہ جنت میں ہے۔

❀❀❀❀

[1] حضرت عمر رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ کے وقت مبارک میں مدینے میں عہدہ قضا پر مامور تھے۔

[2] یعنی ثواب تو کجا اگر عذاب سے بچا تو غنیمت ہے۔

(١٣٢٣) عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ : ((مَنْ سَأَلَ الْقَضَآءَ وُكِلَ إِلٰى نَفْسِهٖ وَ مَنْ أُجْبِرَ عَلَيْهِ، يُنْزِلُ اللّٰهُ عَلَيْهِ مَلَكًا فَيُسَدِّدُهُ)).

(اسناده ضعيف) سلسلة الأحاديث الضعيفة (١١٥٤) اس میں عبدالاعلیٰ الثعلبی راوی ضعیف ہے

ترجمہ: روایت ہے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے کہا انہوں نے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے جس نے طلب کی قضا سونپ دیا جاتا ہے وہ اس کے نفس کی طرف یعنی اللہ تعالیٰ کی طرف سے مدد نہیں ہوتی اور جو جبراً قاضی بنایا جاتا ہے اترتا ہے اس پر ایک فرشتہ کہ اچھی باتیں سکھاتا ہے اور راہ راست بتاتا ہے اس کو۔

❀❀❀❀

(١٣٢٤) عَنْ خَيْثَمَةَ۔ وَهُوَ الْبَصْرِيُّ عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ : ((مَنِ ابْتَغَى الْقَضَآءَ وَسَأَلَ فِيهِ شُفَعَآءَ، وُكِلَ إِلٰى نَفْسِهٖ، وَمَنْ أُكْرِهَ عَلَيْهِ، أَنْزَلَ اللّٰهُ عَلَيْهِ مَلَكًا يُسَدِّدُهُ)).

(اسناده ضعيف) سلسلة الأحاديث الضعيفة (١١٥٤) اس میں عبدالاعلیٰ الثعلبی راوی ضعیف ہے۔

ترجمہ: روایت ہے خثیمہ سے اور وہ بصرہ کے رہنے والے ہیں وہ روایت کرتے ہیں انس رضی اللہ عنہ سے وہ نبی ﷺ سے کہ آپ نے فرمایا جو ڈھونڈے عہدہ قضا کا اور اٹھاتا پھرے اس میں سفارشیں وہ چھوڑ دیا جاتا ہے اس کے نفس پر یعنی مدد غیبی نہیں ہوتی اور جو جبراً قاضی کیا جائے اتارتا ہے اللہ تعالیٰ اس پر ایک فرشتہ کہ وہ اسے انصاف کے امور سکھاتا ہے اور راہ حق بتاتا ہے۔

فائدہ : یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اور زیادہ صحیح ہے اسرائیل کی حدیث سے جو مروی ہے عبدالاعلیٰ سے۔

❀❀❀❀

(١٣٢٥) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ : ((مَنْ وَلِيَ الْقَضَآءَ أَوْ جُعِلَ قَاضِيًا بَيْنَ النَّاسِ، فَقَدْ ذُبِحَ بِغَيْرِ سِكِّينٍ)). (صحيح) تخريج مشكاة المصابيح (٣٧٣٣) التعليق الرغيب (٣/١٣١) الروض النضير (١١٣٦)

ترجمہ: روایت ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے جو عہدہ دار قضا کا یا مقرر کیا گیا قاضی لوگوں کا (یعنی راوی کو شک ہے یہ فرمایا یا وہ) پس ذبح کیا گیا بغیر چھری کے یعنی مظالم عباد میں داخل ہوا۔

فائدہ : یہ حدیث حسن غریب ہے اس سند سے اور مروی ہے اور سند سے بھی سوا اس سند کے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے وہ روایت کرتے ہیں نبی ﷺ سے۔

❀❀❀❀

۲۔ بَابُ : مَا جَاءَ فِي الْقَاضِيْ يُصِيْبُ وَيُخْطِئُ

اس بیان میں کہ قاضی درست فیصلہ بھی کرتا ہے اور غلط بھی

(۱۳۲۶) عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : ((إِذَا حَكَمَ الْحَاكِمُ فَاجْتَهَدَ فَأَصَابَ فَلَهُ أَجْرَانِ وَإِذَا حَكَمَ فَأَخْطَأَ فَلَهُ أَجْرٌ وَّاحِدٌ)). (اسناده صحيح) ارواء الغليل (۲۵۹۸) الروض النضير (۶۷۲)

ترجمہ: روایت ہے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے جب حاکم حکم کرتا ہے اور کوشش کرتا ہے اصابت حق میں اور ٹھیک پڑتا ہے حکم اس کی رائے کا تو اس کو دو ثواب ہیں یعنی ایک حق دار کے حق پہنچانے کا، دوسرے اجتہاد کا، اور جب حکم کرتا ہے اور چوک جاتا ہے تو اس کو ایک ثواب ہے یعنی فقط اجتہاد کا۔

فائدہ : مجتہد اپنے اجتہاد میں بہرصورت ثواب پاتے ہیں مگر متاخرین کو ان کے اجتہاد پر بھولنا نہ چاہیے بلکہ خود طلب حق میں کوشش کرنی چاہیے تاکہ ان کو بھی ثواب حاصل ہو مگر مجتہدین اولین کے حق میں نیک عقیدہ رکھنا لازم ہے اور زبان طعن کی ان سے باز رکھنی چاہیے۔

مترجم: اجتہاد جہد سے مشتق ہے جہد کے معنی لغت میں کوشش کے ہیں اور اصطلاح شرع میں کوشش کا خرچ کرنا ہے قیاس کے ساتھ کتاب اللہ اور سنت رسول اللہ ﷺ میں اور جو حال قاضی کا یہاں مذکور ہوا وہی حال ہے تمام مجتہدین شریعت کا، مسائل اجتہادیہ ہیں کہ اگر قیاس صائب ہوا تو ان کو دوگنا ثواب ہے اور نہیں تو ایک ثواب مگر جن مسائل میں ان سے خطا ہوئی اور ان کے اتباع اس پر مطلع ہوئے ان کو ضرور ہے کہ اس میں تقلید ان کی نہ کریں بلکہ خود بسعی دل جو امر موافق کتاب و سنت ہو اس کو قبول فرمائیں مگر اس کے ساتھ ہی یہ بھی پر ضروری ہے کہ ان مقتدیان دین و پیشوایان شرع متین سے عقیدہ نیک رکھیں اور کسی طرح ان کی خطا کو مورد طعن نہ ٹھہراویں۔ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ وَعِلْمُهُ اَحْكَمُ.

فائدہ : اس باب میں عمرو بن عاص اور عقبہ بن عامر سے بھی روایت ہے۔ حدیث ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی حسن ہے غریب ہے اس وجہ سے نہیں جانتے ہم اس کو سفیان ثوری کی روایت سے کہ روایت کرتے ہوں یحییٰ بن سعید سے مگر عبدالرزاق کی سند سے کہ وہ معمر سے روایت کرتے ہیں وہ سفیان ثوری سے۔

❀ ❀ ❀ ❀

بَابُ : مَا جَاءَ فِي الْقَاضِيْ كَيْفَ يَقْضِيْ؟

اس بیان میں کہ قاضی کیسے فیصلہ کرے

(۱۳۲۷) عَنْ مُعَاذٍ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ بَعَثَ مُعَاذًا إِلَى الْيَمَنِ فَقَالَ : ((كَيْفَ تَقْضِيْ؟)) فَقَالَ : أَقْضِيْ بِمَا

فِیْ کِتَابِ اللّٰہِ۔ قَالَ : ((فَإِنْ لَّمْ یَکُنْ فِیْ کِتَابِ اللّٰہِ؟)) قَالَ : فَبِسُنَّةِ رَسُوْلِ اللّٰہِ ﷺ۔ قَالَ : ((فَإِنْ لَّمْ یَکُنْ فِیْ سُنَّةِ رَسُوْلِ اللّٰہِ ﷺ؟)) قَالَ أَجْتَهِدُ رَأْیِیْ قَالَ : ((اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ وَفَّقَ رَسُوْلَ رَسُوْلِ اللّٰہِ ﷺ))۔

(ضعیف) (الضعیفة : ۸۸۱) اس میں حارث بن عمرو مجہول راوی ہے اس روایت کو اکثر محدثین نے ضعیف قرار دیا ہے۔

ترجمہ: روایت ہے معاذ رضی اللہ عنہ سے کہ رسول اللہ ﷺ نے بھیجا معاذ کو یمن کی طرف یعنی قاضی بنا کر سو فرمایا کیسے فیصلہ کرے گا تو عرض کیا انہوں نے فیصلہ کروں گا میں اللہ کی کتاب کے موافق فرمایا اگر نہ ہو اللہ کی کتاب میں کہا رسول اللہ ﷺ کی سنت کے موافق فرمایا اگر نہ ہو سنت رسول اللہ ﷺ میں تو کہا اجتہاد کروں گا میں اپنی رائے سے فرمایا سب تعریف ہے اللہ کو کہ توفیق خیر دی اس نے رسول اللہ کے رسول کو۔

فائدہ : روایت کی ہم سے محمد بن بشار نے انہوں نے محمد بن جعفر اور عبدالرحمٰن بن مہدی سے دونوں نے شعبہ سے انہوں نے ابی عون سے انہوں نے حارث سے اس نے کئی مردوں سے اہل حمص کے انہوں نے معاذ رضی اللہ عنہ سے انہوں نے نبی ﷺ سے اسی روایت کی مانند۔

فائدہ : اس حدیث کو نہیں پہچانتے ہم مگر اسی سند سے اور اس حدیث کی اسناد میرے نزدیک متصل نہیں اور ابو عون ثقفی کا نام محمد بن عبید اللہ ہے۔

❀❀❀❀

(۱۳۲۸) عَنْ مُعَاذٍ، عَنِ النَّبِیِّ ﷺ : بِنَحْوِہٖ. (انظر ما قبله)

ترجمہ: روایت ہے معاذ رضی اللہ عنہ سے وہ روایت کرتے ہیں نبی ﷺ سے اسی روایت کی مانند۔

❀❀❀❀

بَابُ : مَا جَآءَ فِی الْإِمَامِ الْعَادِلِ

عدل کرنے والے امام کے بیان میں

(۱۳۲۹) عَنْ أَبِیْ سَعِیْدٍ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ : ((إِنَّ أَحَبَّ النَّاسِ إِلَی اللّٰہِ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ وَ أَدْنَاھُمْ مِنْهُ مَجْلِسًا. إِمَامٌ عَادِلٌ، وَأَبْغَضُ النَّاسِ إِلَی اللّٰہِ وَ أَبْعَدَھُمْ مِنْهُ مَجْلِسًا: إِمَامٌ جَائِرٌ))۔

(ضعیف) (الروض النضیر : ۲/۳۵۶، ۳۵۷، الضعیفة : ۱۱۵۶، المشکاة : ۳۷۰۴، التحقیق الثانی) اس میں عطیه بن سعد العوفی الکوفی راوی ضعیف ہے

ترجمہ: روایت ہے ابو سعید رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے تحقیق سب لوگوں میں زیادہ پیارا اللہ تعالیٰ کے نزدیک

قیامت کے دن اور بہت نزدیک بیٹھنے والا اللہ کے پاس حاکم عادل ہے اور سب لوگوں سے زیادہ دشمن اللہ تعالیٰ کا اور اس سے دور بیٹھنے والا حاکم ظالم ہے۔

فائدہ: اس باب میں ابن ابی اوفیٰ سے بھی روایت ہے حدیث ابوسعید کی حسن ہے غریب ہے نہیں جانتے ہم اس کو مگر اسی سند سے۔

❀ ❀ ❀ ❀

(١٣٣٠) عَنْ أَبِي أَوْفَى، قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((إِنَّ اللّٰهَ مَعَ الْقَاضِيْ مَا لَمْ يَجُرْ. فَإِذَا جَارَ تَخَلّٰى عَنْهُ وَلَزِمَهُ الشَّيْطٰنُ)). (اسناده حسن) تخريج مشكاة المصابيح (٣٧٤١) التعليق الرغيب (١٣٨/٣)

ترجمہ: روایت ہے ابن ابی اوفیٰ رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے اللہ کی تائید اور مدد قاضی کے ساتھ ہے جب تک وہ ظلم نہ کرے مگر جب اس نے ظلم کیا اللہ کی مدد الگ ہوگئی اس سے اور ساتھ ہو گیا اس کے شیطان۔

فائدہ: یہ حدیث غریب ہے نہیں پہچانتے ہم اس کو مگر عمران بن قطان کی روایت سے۔

❀ ❀ ❀ ❀

٥۔ بَابُ : مَا جَآءَ فِي الْقَاضِيْ لَا يَقْضِيْ بَيْنَ الْخَصْمَيْنِ حَتّٰى يَسْمَعَ كَلَامَهُمَا

اس بیان میں کہ قاضی فریقین کے درمیان اس وقت تک فیصلہ نہ کرے جب تک ان کے بیانات نہ سن لے

(١٣٣١) عَنْ عَلِيٍّ قَالَ : قَالَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : ((إِذَا تَقَاضٰى إِلَيْكَ رَجُلَانِ، فَلَا تَقْضِ لِلْأَوَّلِ حَتّٰى تَسْمَعَ كَلَامَ الْآخَرِ، فَسَوْفَ تَدْرِيْ كَيْفَ تَقْضِيْ)) قَالَ عَلِيٌّ : فَمَا زِلْتُ قَاضِيًا بَعْدُ.

(حسن عند الالبانی) (الارواء : ٢٦٠٠) علی زئی کہتے ہیں اس میں شریک مدلس اور حنش راوی ضعیف ہے۔

ترجمہ: روایت ہے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے کہ کہا انہوں نے فرمایا مجھ سے رسول اللہ ﷺ نے جب نالش کریں تمہارے پاس دو شخص تو حکم نہ کر پہلے والے کے لیے کچھ جب تک سن نہ لے اظہار دوسرے کا تو آپ ہی معلوم کرے گا کہ کیا حکم کرنا چاہیے۔ کہا علی رضی اللہ عنہ نے: پھر اس کے بعد میں ہمیشہ فیصلے کرتا رہا لوگوں میں۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے۔

❀ ❀ ❀ ❀

٦۔ بَابُ : مَا جَآءَ فِيْ إِمَامِ الرَّعِيَّةِ

رعیت کے حاکم کے بیان میں

(١٣٣٢) عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ أَنَّهُ قَالَ لِمُعَاوِيَةَ : إِنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ : ((مَا مِنْ إِمَامٍ يُغْلِقُ بَابَهُ دُوْنَ ذَوِي الْحَاجَةِ وَالْخَلَّةِ وَالْمَسْكَنَةِ، إِلَّا أَغْلَقَ اللّٰهُ أَبْوَابَ السَّمَآءِ دُوْنَ خَلَّتِهِ وَحَاجَتِهِ وَمَسْكَنَتِهِ)). فَجَعَلَ مُعَاوِيَةُ رَجُلًا عَلَى حَوَائِجِ النَّاسِ.

(اسناده صحيح) (المشكاة : ٣٧٢٨، التحقيق الثاني، الصحيحة: ٦٢٩) صحيح ابى داؤد (٢٦١٤)

ترجمہ: روایت ہے عمرو بن مرہ سے کہ کہا انہوں نے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ سے کہ میں نے سنا ہے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے تھے جو بادشاہ اپنا دروازہ بند کرلے حاجت مند اور محتاجوں اور مسکینوں پر یعنی ان کو نہ آنے دے کہ وہ اپنی حاجات عرض کریں بند کرلے گا اللہ تعالیٰ دروازے آسمان کے اس کی ضرورت اور حاجت اور مسکنت سے۔ یعنی قیامت میں یا دنیا میں، سو مقرر کیا اسی وقت ایک آدمی سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ نے یہ حدیث سن کر کہ وہ خبر دیتا رہے لوگوں کی حاجتوں کی یا روا کرتا رہے حاجات ان کی۔

فائدہ : اس باب میں ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے۔ حدیث عمرو بن مرہ کی غریب ہے اور مروی ہے یہ حدیث اور سند سے اور عمر بن مرہ جہنی کی کنیت ابومریم ہے۔ روایت کی ہم سے علی بن حجر نے انہوں نے کہا روایت کی ہم سے یحییٰ بن حمزہ نے انہوں نے یزید بن ابومریم رضی اللہ عنہ سے انہوں نے قاسم بن مخیمرہ سے انہوں نے ابی مریم رضی اللہ عنہ سے جو صحابی ہیں رسول اللہ ﷺ کے اسی حدیث کی مانند معنوں میں۔

❀❀❀❀

(١٣٣٣) عَنْ أَبِيْ مَرْيَمَ صَاحِبَ النَّبِيِّ ﷺ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ نَحْوَ هٰذَا الْحَدِيْثَ ، بِمَعْنَاهُ.

ترجمہ: روایت ہے ابومریم رضی اللہ عنہ سے جو صحابی ہیں نبی ﷺ کے وہ روایت کرتے ہیں نبی ﷺ سے اسی حدیث کی مانند معنوں میں۔

❀❀❀❀

٧۔ بَابُ : مَا جَآءَ لَا يَقْضِي الْقَاضِيْ وَهُوَ غَضْبَانُ

اس بیان میں کہ قاضی غصہ کی حالت میں فیصلہ نہ کرے

(١٣٣٤) عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِيْ بَكْرَةَ۔ قَالَ : كَتَبَ أَبِيْ إِلَى عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِيْ بَكْرَةَ وَهُوَ قَاضٍ اَنْ لَّا تَحْكُمَ بَيْنَ اثْنَيْنِ وَأَنْتَ غَضْبَانُ فَإِنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ : ((لَا يَحْكُمُ الْحَاكِمُ بَيْنَ اثْنَيْنِ وَهُوَ غَضْبَانُ)). (اسناده صحيح) إرواء الغليل (٢٦٢٦) الروض النضير (٩٢٨)

ترجمہ: روایت عبدالرحمٰن بن ابی بکرہ سے کہا لکھا میرے باپ نے عبیداللہ بن ابی بکرہ کو اور وہ قاضی تھے فیصلہ نہ کرنا تم دوآدمیوں کے بیچ میں جب تم غصے میں ہو اس لیے کہ میں نے سنا ہے رسول اللہ ﷺ سے فرماتے تھے کہ ہرگز فیصلہ نہ کرے اور نہ حکم دے حاکم دوشخصوں کے بیچ میں یعنی مدعی اور مدعا علیہ میں جب وہ غصہ میں ہو۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور ابوبکر کا نام نفیع ہے۔

❀ ❀ ❀ ❀

٨۔ بَابُ : مَا جَآءَ فِي هَدَايَا الْأُمَرَآءِ

حاکموں کو تحفے دینے کے بیان میں

(١٣٣٥) عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ : بَعَثَنِي رَسُولُ اللهِ ﷺ إِلَى الْيَمَنِ، فَلَمَّا سِرْتُ، أَرْسَلَ فِي أَثَرِي فَرُدِدْتُ فَقَالَ : ((أَتَدْرِي لِمَ بَعَثْتُ إِلَيْكَ ؟ لَا تُصِيبَنَّ شَيْئًا بِغَيْرِ إِذْنِي فَإِنَّهُ غُلُولٌ، وَمَنْ يَغْلُلْ يَأْتِ بِمَاغَلَّ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ لِهٰذَا دَعَوْتُكَ، فَامْضِ لِعَمَلِكَ)). (ضعيف الاسناد) اس میں داؤد بن یزید ضعیف ہے۔تقریب(١٨١٨)

ترجمہ: روایت ہے معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے کہا بھیجا مجھ کو رسول اللہ ﷺ نے یمن کی طرف قاضی اور تحصیل دار بنا کر پھر جب چلا میں تو بھیجا کسی کو میرے پیچھے کہ میں پھیرا کر آپ کی خدمت میں لایا گیا پھر فرمایا آپ ﷺ نے تجھے معلوم ہے کہ کیوں بھیجا میں نے تیرے بلانے کو پھر فرمایا نہ لینا تم کوئی چیز یعنی تحفہ وہدایا سے رعایا وبرایا کے بغیر میرے حکم کے اس لیے کہ وہ خیانت ہے اور جو خیانت کرے گا آئے گا خیانت کی چیز لے کر قیامت کے دن اسی لیے بلایا تھا میں نے تم کو اب جاؤ اپنے کام کو۔

فائدہ: اس باب میں عدی بن عمیرہ اور بریدہ اور مستورد بن شداد اور ابی حمید اور ابن عمر رضی اللہ عنہم سے بھی روایت ہے۔ حدیث معاذ رضی اللہ عنہ کی حسن غریب ہے نہیں پہچانتے ہم اس کو مگر اسی سند سے ابواسامہ کی روایت سے کہ وہ داؤد اودی سے روایت کرتے ہیں۔

❀ ❀ ❀ ❀

٩۔ بَابُ : مَا جَآءَ فِي الرَّاشِيْ وَالْمُرْتَشِيْ فِي الْحُكْمِ

مقدمات میں رشوت دینے اور لینے والے کی مذمت کے بیان میں

(١٣٣٦) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ : قَالَ لَعَنَ رَسُولُ اللهِ ﷺ الرَّاشِيَ وَالْمُرْتَشِيَ فِي الْحُكْمِ. (صحيح) ارواء الغليل (٢٦٢٠) تخريج مشكاة المصابيح (٣٧٦٤) الروض النضير (٥٨٣) التعليق الرغيب (١٤٣/٣)

ترجمہ: روایت ہے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہا لعنت کی رسول اللہ ﷺ نے رشوت دینے والے اور لینے والے کو مقدمات میں۔

فائدہ : اس باب میں عبداللہ بن عمر اور عائشہ رضی اللہ عنہا بن ابی جدیدہ اور ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے بھی روایت ہے۔ حدیث ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی حسن ہے اور مروی ہے یہ حدیث ابوسلمہ سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مگر وہ روایت صحیح نہیں ہے اور سنا میں نے عبداللہ بن عبدالرحمٰن سے کہتے تھے حدیث ابوسلمہ کی جو مروی ہے بواسطہ عبداللہ بن عمرو کے کہا عبداللہ نے لعنت کی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے رشوت دینے والے اور لینے والے کو۔ف: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

❀ ❀ ❀ ❀

(١٣٣٧) عَنْ أَبِيْ سَلَمَةَ، عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو، قَالَ : لَعَنَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ الرَّاشِيَ وَالْمُرْتَشِيَ.
(صحيح) [المصدر نفسه]

ترجمہ: روایت ہے ابوسلمہ سے وہ روایت کرتے ہیں عبداللہ بن عمرو سے کہا انہوں نے لعنت کی اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے رشوت دینے والے اور لینے والے پر۔

❀ ❀ ❀ ❀

١٠ ـ بَابُ : مَا جَآءَ فِيْ قَبُوْلِ الْهَدِيَّةِ وَإِجَابَةِ الدَّعْوَةِ

دعوت اور ہدیہ قبول کرنے کے بیان میں

(١٣٣٨) عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : ((لَوْ أُهْدِيَ إِلَيَّ كُرَاعٌ لَقَبِلْتُ، وَلَوْ دُعِيْتُ عَلَيْهِ لَأَجَبْتُ)). (صحيح) (صحيح الجامع، مختصر الشمائل : ٢٩٠)

ترجمہ: روایت ہے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے کہا انہوں نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اگر ہدیہ دیا جائے مجھے ایک کھر بکری کا تو بے شک قبول کرلوں گا میں اور اگر دعوت دی جائے مجھے اس پر تو حاضر ہوں میں۔

فائدہ : اس باب میں علی اور عائشہ اور مغیرہ بن شعبہ اور سلیمان اور معاویہ بن حیدہ اور عبدالرحمٰن بن علقمہ رضی اللہ عنہم سے بھی روایت ہے۔ حدیث انس رضی اللہ عنہ کی حسن ہے صحیح ہے۔

❀ ❀ ❀ ❀

١١ ـ بَابُ : مَا جَآءَ فِي التَّشْدِيْدِ عَلٰى مَنْ يُقْضٰى لَهٗ بِشَيْءٍ لَيْسَ لَهٗ أَنْ يَّأْخُذَهٗ

اس بیان میں کہ اگر غیر مستحق کے حق میں فیصلہ ہو جائے تب بھی اس کے لیے وہ مال لینا جائز نہیں

(١٣٣٩) عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ، قَالَتْ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : ((إِنَّكُمْ تَخْتَصِمُوْنَ إِلَيَّ، وَإِنَّمَا أَنَا بَشَرٌ، وَلَعَلَّ

بَعْضُكُمْ أَنْ يَكُوْنَ أَلْحَنَ بِحُجَّتِهِ مِنْ بَعْضٍ، فَإِنْ قَضَيْتُ لِأَحَدٍ مِّنْكُمْ بِشَيْءٍ مِّنْ حَقِّ أَخِيْهِ فَإِنَّمَا أَقْطَعُ لَهُ قِطْعَةً مِّنَ النَّارِ فَلَا يَأْخُذْ مِنْهُ شَيْئًا)).

(صحيح) ارواء الغليل (٢٦٢٤) سلسلة الاحاديث الصحيحة (٤٥٦، ١١٦٢)

ترجمہ: روایت ہے ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے تم میرے پاس اپنے مقدمات لاتے ہو یعنی انفصال کے لیے اور میں ایک آدمی ہوں یعنی علم غیب نہیں رکھتا اور شاید کہ بعض تم میں سے تیز زبان ہو اور اپنا دعویٰ بیان کرنے میں دوسرے سے سو اگر میں دلوادوں تم میں سے اس کے بھائی کا حق تو گویا میں دیتا ہوں اس کو ایک ٹکڑا دوزخ کی آگ کا سو نہ لے اس میں سے کچھ۔

فائدہ: اس باب میں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ اور عائشہ رضی اللہ عنہا سے بھی روایت ہے حدیث ام سلمہ رضی اللہ عنہا کی حسن صحیح ہے۔ مترجم قولہ، سو اگر میں دلوادوں الخ۔ یعنی بسبب تیز لسانی اور خوش بیانی کسی کے مجھے معلوم ہو کہ حق اسی کا ہے اور حقیقت میں اس کا حق نہ ہو تو اس کو چاہیے کہ نہ لیوے۔ اور اس حدیث میں تصریح ہے۔ آنحضرت ﷺ علم غیب نہیں جانتے تھے اور قضائے قاضی ظاہراً اور باطناً نافذ نہیں ہوتی۔

❀❀❀❀

١٢۔ بَابُ: مَا جَآءَ فِي أَنَّ الْبَيِّنَةَ عَلَى الْمُدَّعِيْ وَالْيَمِيْنَ عَلَى الْمُدَّعٰى عَلَيْهِ

اس بیان میں کہ مدعی کے لیے گواہ ضروری ہیں اور مدعا علیہ پر قسم

(١٣٤٠) عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ وَائِلٍ عَنْ أَبِيْهِ قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ مِنْ حَضْرَمَوْتَ وَرَجُلٌ مِنْ كِنْدَةَ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ۔ فَقَالَ الْحَضْرَمِيُّ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ إِنَّ هٰذَا غَلَبَنِيْ عَلٰى أَرْضٍ لِّيْ فَقَالَ الْكِنْدِيُّ: هِيَ أَرْضِيْ وَفِيْ يَدِيْ لَيْسَ لَهُ فِيْهَا حَقٌّ۔ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ لِحَضْرَمِيِّ: ((أَلَكَ بَيِّنَةٌ؟)) قَالَ: لَا قَالَ: ((فَلَكَ يَمِيْنُهُ)) قَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ إِنَّ الرَّجُلَ فَاجِرٌ لَا يُبَالِيْ عَلٰى مَا حَلَفَ عَلَيْهِ، وَلَيْسَ يَتَوَرَّعُ مِنْ شَيْءٍ۔ قَالَ: ((لَيْسَ لَكَ مِنْهُ إِلَّا ذٰلِكَ)). قَالَ: فَانْطَلَقَ الرَّجُلُ لِيَحْلِفَ لَهُ۔ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَمَّا أَدْبَرَ ((لَئِنْ حَلَفَ عَلٰى مَالِكَ لِيَأْكُلَهُ ظُلْمًا لَيَلْقَيَنَّ اللّٰهَ وَهُوَ عَنْهُ مُعْرِضٌ)). (صحيح) (الارواء: ٢٦٣٢)

ترجمہ: روایت ہے علقمہ بن وائل سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے کہ آیا ایک مرد حضر موت سے اور ایک مرد کندہ سے نبی ﷺ کے پاس، سو کہا حضرمی نے یا رسول اللہ ﷺ اس نے چھین لی ہے میری زمین، سو کہا کندی نے وہ زمین میری ہے اور میرے قبضہ میں ہے اس کا کچھ حصہ اس میں نہیں، سو فرمایا نبی ﷺ نے حضرمی سے کیا تیرے پاس گواہ

ہیں؟ اس نے کہا نہیں فرمایا آپ ﷺ نے پھر تجھ کو اس سے قسم لینا پہنچتا ہے یعنی مدعی علیہ سے اس نے کہا یارسول اللہ ﷺ وہ مرد فاجر ہے پرواہ نہیں رکھتا کسی چیز کی قسم کھانے میں اور پرہیز گار نہیں فرمایا تجھ کو کچھ نہیں پہنچتا اس سے سوا قسم کے۔ کہا راوی نے پھر چلا وہ شخص کہ قسم کھائے اس کے لیے اور فرمایا رسول اللہ ﷺ نے جب پیٹھ موڑی اس نے اگر قسم کھائی اس نے اس کے مال پر کہ کھالے اس کو ظلم سے تو ملے گا اللہ تعالیٰ سے یعنی قیامت کے دن اور وہ اس سے منہ پھیرنے والا ہوگا۔

فائدہ: اس باب میں عمر اور ابن عباس اور عبداللہ بن عمر اور اشعث بن قیس رضی اللہ عنہم سے بھی روایت ہے۔ حدیث وائل بن حجر رضی اللہ عنہ کی حسن صحیح ہے۔

(۱۳۴۱) عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ فِي خُطْبَتِهِ : ((الْبَيِّنَةُ عَلَى الْمُدَّعِي، وَالْيَمِينُ عَلَى الْمُدَّعٰى عَلَيْهِ)). (صحيح) (الارواء : ٨/٢٦٥، ٢٦٧)

ترجمہ: روایت ہے عمرو بن شعیب سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے وہ اپنے دادا سے کہ نبی ﷺ نے فرمایا اپنے خطبہ میں کہ گواہ لانا مدعی کو ضرور ہے اور قسم کھانا مدعی علیہ کو۔

فائدہ: اس حدیث کی اسناد میں گفتگو ہے اور محمد بن عبیداللہ عرزمی ضعیف ہیں حدیث میں بسبب ضعف حافظہ کے۔ ضعیف کہا ان کو ابن مبارک وغیرہ نے۔

❀❀❀❀

(۱۳۴۲) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَضٰى اَنَّ الْيَمِيْنَ عَلَى الْمُدَّعٰى عَلَيْهِ. (صحيح) (الارواء : ٢٦٤١)

ترجمہ: روایت ہے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہ رسول اللہ ﷺ نے حکم دیا کہ قسم مدعی علیہ پر ہے۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے نزدیک اہل علم کے صحابہ وغیرہم سے گواہ مدعی کو لانا ضرور ہے اور نہیں تو قسم ہے مدعی علیہ پر۔

❀❀❀❀

۱۳۔ بَابُ : مَا جَآءَ فِي الْيَمِيْنِ مَعَ الشَّاهِدِ

اگر اس بیان میں کہ ایک گواہ ہو تو مدعی قسم کھائے گا

(۱۳۴۳) عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ : قَضٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بِالْيَمِيْنِ مَعَ الشَّاهِدِ الْوَاحِدِ قَالَ رَبِيْعَةُ : وَأَخْبَرَنِي ابْنٌ لِسَعْدِ بْنِ عُبَادَةَ قَالَ : وَجَدْنَا فِي كِتَابِ سَعْدٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَضٰى بِالْيَمِيْنِ مَعَ الشَّاهِدِ.

(صحيح) (الارواء : ٨/٣٠٠، ٣٠٥. التنكيل : ٢/١٥٦. الروض النضير : ٩٨٦)

ترجمہ: روایت ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہا فیصلہ کر دیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اور ثابت کر دیا دعویٰ مدعی کا اس کی قسم سے ایک گواہ کے ساتھ اور خبر دی مجھ کو سعد کے ایک بیٹے نے کہ ہم نے سعد کی کتاب میں پایا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فیصلہ کر دیا ایک گواہ اور قسم پر۔

فائدہ: اس باب میں علی اور جابر اور ابن عباس اور سرق رضی اللہ عنہم سے روایت ہے۔ حدیث ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فیصلہ کر دیا ایک گواہ اور قسم پر حسن غریب ہے۔

❀❀❀❀

(١٣٤٤) عَنْ جَابِرٍ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَضٰى بِالْيَمِيْنِ مَعَ الشَّاهِدِ. (اسناده صحيح) (انظر ما قبله)

ترجمہ: روایت ہے جابر رضی اللہ عنہ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فیصلہ کر دیا ایک گواہ اور قسم کے ساتھ۔

❀❀❀❀

(١٣٤٥) عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَضٰى بِالْيَمِيْنِ مَعَ الشَّاهِدِ الْوَاحِدِ قَالَ: وَقَضٰى بِهَا عَلِيٌّ فِيْكُمْ. (اسناده صحيح) [انظر ماقبلة]

ترجمہ: روایت ہے جعفر بن محمد سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فیصلہ کر دیا قسم کے ساتھ ایک گواہ سمیت۔ کہا راوی نے اور فیصلہ کیا اس کے ساتھ علی نے بھی تمہارے درمیان۔

فائدہ: یہ حدیث صحیح تر ہے اور ایسی ہی روایت کی سفیان ثوری نے جعفر بن محمد سے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مرسلاً۔ اور روایت کی عبدالعزیز بن ابی سلمہ اور یحییٰ بن سلیم نے یہی حدیث جعفر بن محمد سے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے علی رضی اللہ عنہ سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اور اسی پر عمل ہے بعض علماء صحابہ وغیرہم کا اگر مدعی کے پاس ایک گواہ ہو تو ایک گواہ کے بدلے اس سے قسم لی جائے یہ جائز ہے حقوق اور اموال میں اور قول ہے مالک بن انس کا اور شافعی اور احمد اور اسحاق کا۔ اور کہا انہوں نے جائز نہیں ایک گواہ پر اور مدعی کی قسم پر فیصلہ کر دینا ہے مگر حقوق اور اموال میں اور بعض لوگوں نے علمائے کوفہ وغیرہم سے کہا یہ جائز نہیں کہ مدعی سے ایک گواہ کے بدلے قسم لے کر اس کا دعویٰ اثبات کیا جائے۔ مترجم طیبی نے کہا ہے کہ یہ اختلاف اموال میں ہے اگر اموال کے سوا دعویٰ کسی اور چیز میں ہو تو بالاتفاق فیصلہ یمین و گواہ واحد پر جائز نہیں اور صورت اس کی یہ ہے کہ زید نے عمر پر سو روپیہ کا دعویٰ کیا اور زید کا گواہ ایک ہی ہے تو حاکم اس سے کہے تو نصاب شہادت پورا نہیں لایا پس ایک گواہ جو کم ہے اگر اس کے بدلے تو قسم کھائے کہ میں نے سو روپیہ مدعی علیہ کو دیے ہیں تو تیرا دعویٰ ثابت ہو جائے پس اگر مدعی قسم کھا لے تو روپیہ عمر سے دلایا جائے۔ اور امام اعظم کے نزدیک ایک گواہ کے بدلے قسم کھا لینا درست نہیں بلکہ ثبوت دعوے کے لیے دو گواہ ضرور ہیں وہ کہتے ہیں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ گواہ لاؤ دو اپنے مردوں سے سو اگر نہ ہوں تو مرد تو ایک مرد اور دو عورتیں اور فرمایا گواہ لاؤ دو مرد عادل اپنے میں سے اور خبر واحد سے نسخ کتاب اللہ جائز نہیں اور احتمال ہے کہ شاید

اس حدیث کی مراد یہ ہو کہ فیصلہ کر دیا ایک گواہ اور قسم پر یعنی مدعی جب نصاب شہادت پوری نہ کر سکا تو ایک گواہ کا عدم وجود آپ نے برابر جان کر مدعی علیہ سے قسم لے کر فیصلہ کر دیا مگر ظاہر حدیث کی رو سے پہلا مذہب صحیح معلوم ہوتا ہے اور ائمہ ثلاثہ بھی اسی طرف ہیں۔ واللہ اعلم۔

❀❀❀❀

١٤۔ بَابُ : مَا جَآءَ فِي الْعَبْدِ يَكُونُ بَيْنَ رَجُلَيْنِ فَيُعْتِقُ أَحَدُهُمَا نَصِيبَهُ

مشترکہ غلام میں سے اپنا حصہ آزاد کرنے کے بیان میں

(١٣٤٦) عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ : ((مَنْ أَعْتَقَ نَصِيبًا، أَوْ قَالَ: شَقِيصًا، أَوْ قَالَ: شِرْكًا لَهُ فِي عَبْدٍ، فَكَانَ لَهُ مِنَ الْمَالِ مَا يَبْلُغُ ثَمَنَهُ بِقِيمَةِ الْعَدْلِ، فَهُوَ عَتِيقٌ وَإِلَّا فَقَدْ عَتَقَ)) مِنْهُ مَا عَتَقَ قَالَ : أَيُّوبُ وَرُبَمَا قَالَ نَافِعٌ فِي هٰذَا الْحَدِيثِ، يَعْنِي : فَقَدْ عَتَقَ مِنْهُ مَا عَتَقَ.

(صحيح) ارواء الغليل (٥/٣٥٨) (١٥٢٢)

ترجمہ: روایت کی ابن عمر رضی اللہ عنہما نے نبی ﷺ سے کہ فرمایا آپ ﷺ نے جس نے آزاد کیا اپنے حصے کو کسی غلام مشترک سے راوی کو شک ہے نصیباً فرمایا یا شقیصا یا شرکاً اور معنی سب کے ایک ہیں اور اس آزاد کرنے والے کے پاس اتنا مال ہے کہ اس غلام کی قیمت کے برابر پہنچتا ہے بازار کے نرخ سے سو وہ غلام آزاد ہو گیا اور نہیں تو اس غلام میں سے جتنا آزاد ہوا تنا ہی آزاد ہے یعنی باقی غلام ہے۔ کہا ایوب نے اور کہا نافع نے اس حدیث میں یعنی وہ آزاد ہوا جتنا وہ آزاد ہوا یعنی نافع نے کبھی یعنی کا لفظ بڑھا دیا۔

فائدہ : مترجم: اس حدیث کے ظاہر سے معلوم ہوتا ہے کہ جب کسی نے ساجھی کے غلام سے اپنا حصہ آزاد کر دیا اگر مالک معتق مال دار ہے تو اور شریکوں کو قیمت اس کی ان کے حصول کے موافق دے کر اسے پورا آزاد کروا دے۔ اور اگر معتق تنگ دست ہے تو اور شریک اس غلام سے اپنے حصے کے موافق روپیہ نہیں کما سکتا بلکہ وہ غلام جتنا آزاد ہوا اتنا ہی آزاد ہے باقی غلام ہے پس اس صورت میں ایک دن اپنے اس شریک کی خدمت کرے، جس نے اپنا حصہ آزاد نہیں کیا اور ایک دن بیٹھا رہے، اگر شراکت بالمناصفہ تھی۔

فائدہ : حدیث ابن عمر رضی اللہ عنہما کی حسن ہے۔ اور روایت کی ہے حدیث سالم نے اپنے باپ سے انہوں نے نبی ﷺ سے۔

❀❀❀❀

(١٣٤٧) عَنْ سَالِمٍ، عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ : ((مَنْ أَعْتَقَ نَصِيبًا لَهُ فِي عَبْدٍ، فَكَانَ لَهُ مِنَ الْمَالِ مَا يَبْلُغُ ثَمَنَهُ، فَهُوَ عَتِيقٌ مِنْ مَالِهِ)). (صحيح) [المصدر نفسه]

ترجمہ: روایت ہے سالم سے وہ روایت کرتے ہیں بواسطہ اپنے باپ کے نبی ﷺ سے فرمایا آپ ﷺ نے جس نے آزاد کیا اپنا حصہ غلام مشترک میں سے اور اس کے پاس اتنا مال ہے کہ پہنچتا ہے غلام کی قیمت کو، سو وہ غلام آزاد ہے یعنی اس کو چاہیے کہ سب شریکوں کو قیمت ادا کر کے پورا غلام آزاد کر دے۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

❁ ❁ ❁ ❁

(۱۳۴۸) عَنْ أَبِی هُرَیْرَةَ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ : ((مَنْ أَعْتَقَ نَصِیبًا أَوْ قَالَ: شَقِیصًا فِی مَمْلُوكٍ، فَخَلَاصُهُ فِی مَالِهِ إِنْ كَانَ لَهُ مَالٌ فَإِنْ لَّمْ یَكُنْ لَهُ مَالٌ، قُوِّمَ قِیمَةَ عَدْلٍ ثُمَّ یُسْتَسْعٰی فِی نَصِیبِ الَّذِی لَمْ یُعْتَقْ، غَیْرَ مَشْقُوقٍ عَلَیْهِ)). (صحیح) الارواء (۵/ ۳۵۸)

ترجمہ: روایت ہے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہا فرمایا رسول اللہ ﷺ نے جس نے آزاد کیا ایک حصہ کسی غلام یا لونڈی کا پس ضرور ہے خلاص اس کا اس کے مال سے اگر وہ مال دار ہے اور اگر نہیں ہے اس کے پاس مال تو قیمت کی جائے غلام کی انصاف سے پھر سعی کرائی جائے اس حصہ کے موافق جو آزاد نہیں ہوا بغیر مشقت کے۔

فائدہ: اس باب میں عبداللہ بن عمرو سے بھی روایت ہے روایت کی ہم سے محمد بن بشار نے انہوں نے کہا روایت کی ہم سے یحییٰ بن سعید نے وہ روایت کرتے ہیں سعید بن ابی عروبہ سے اسی کی مانند اور اس میں یہ ہے کہ آپ نے شقیصا فرمایا۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اور ایسے ہی روایت کی ابان بن یزید نے انہوں نے قتادہ سے سعید بن ابی عروبہ کی روایت کی مانند۔ اور روایت کی شعبہ نے یہ حدیث قتادہ سے اور نہیں ذکر کیا اس میں سعی کرانے کا غلام سے اور اختلاف ہے علماء کا سعایت میں سو تجویز کی ہے بعض علماء نے سعایت اس غلام سے اور یہی قول ہے سفیان ثوری اور اہل کوفہ کا اور یہی کہتے ہیں اسحق۔ اور کہا ہے بعض علماء نے ایک غلام ساجھے کا ہو دو مردوں میں اور آزاد کر دیا ایک نے ان میں سے اپنا حصہ پس اگر وہ مال دار ہے تو ضامن ہوگا اپنے شریک کے حصے کا اور نہیں تو اس غلام سے جتنا آزاد ہوا اس سے سعی کرانا نہیں پہنچتا۔ اور کہتے ہیں ایسا ہی مروی ہے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے وہ روایت کرتے ہیں نبی ﷺ سے۔ اور یہی قول ہے اہل مدینہ کا اور یہی کہتے ہیں مالک بن انس اور شافعی اور احمد۔

❁ ❁ ❁ ❁

۱۵۔ بَابُ : مَا جَآءَ فِی الْعُمْرٰی

ساری عمر کے لیے کوئی چیز دینے کے بیان میں

مترجم: عمریٰ عمر سے مشتق ہے اور اصطلاح شرح میں عمریٰ اسے کہتے ہیں کہ آدمی کسی کو کوئی گھر دے کہ تم اس میں ساری عمر رہو۔

(۱۳۴۹) عَنْ سَمُرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ : ((الْعُمْرٰى جَائِزَةٌ لِأَهْلِهَا، أَوْ مِيْرَاثٌ لِأَهْلِهَا)). (صحيح)

ترجمہ: روایت ہے سمرہ رضی اللہ عنہ سے کہ نبی ﷺ نے فرمایا عمریٰ نافذ ہے اور وہ گھر اسی کا ہے جس کو دیا ہے یا فرمایا کہ میراث ہے اس کے ناطے والوں کو یعنی بعد اس کے مرنے کے پھر وہ گھر مالک اول نہیں لے سکتا بلکہ اس کے وارث لیں گے جس کو دیا ہے۔

فائدہ : اس باب میں زید بن ثابت اور جابر اور ابو ہریرہ اور عائشہ اور ابن زبیر اور معاویہ رضوان اللہ علیہم اجمعین سے بھی روایت ہے۔

❀❀❀❀

(۱۳۵۰) عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ : ((أَيُّمَا رَجُلٍ أُعْمِرَ عُمْرٰى لَهُ وَلِعَقِبِهِ، فَإِنَّهَا لِلَّذِيْ يُعْطَاهَا، لَا تَرْجِعُ إِلَى الَّذِيْ أَعْطَاهَا لِأَنَّهُ أَعْطَى عَطَاءً وَقَعَتْ فِيْهِ الْمَوَارِيْثُ)). (صحيح)

ترجمہ: روایت ہے جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: جس شخص کو کوئی گھر ساری عمر کو دیا گیا اور یہ کہا گیا کہ یہ گھر تیرے رہنے کو ہے اور تیرے وارثوں کے لیے سو وہ گھر اسی کے لیے ہے جس کو دیا گیا نہیں پلٹتا اس کی طرف جس نے دیا تھا اس لیے کہ اس نے ایسا دیا گھر کہ اس میں حق وارثوں کا ہو گیا۔

فائدہ : یہ حدیث حسن صحیح ہے اور ایسے ہی روایت کی معمر نے اور کئی لوگوں نے زہری سے مالک کی روایت کی مثل اور بعض نے زہری سے روایت کی ہے اور نہیں ذکر کیا اس میں لفظ وَلِعَقِبِهِ کا اور اسی پر عمل ہے بعض اہل علم کا کہ جب مالک نے گھر کے کہہ دیا کہ یہ گھر تیرے لیے ہے تیری زندگی تک اور تیرے وارثوں کے لیے تو وہ اسی کے لیے ہوگا جس کو دیا گیا اور نہیں پھرتا دینے والوں کی طرف اور اگر یہ نہ کہا گیا کہ تیرے وارثوں کے لیے تو وہ پھر آتا ہے دینے والوں کی طرف جب وہ شخص مر جائے جس کو دیا تھا۔ اور یہی قول ہے مالک بن انس اور شافعی کا اور مروی ہے کئی سندوں سے نبی ﷺ سے کہ فرمایا آپ ﷺ نے کہ عمریٰ ہو جاتا ہے اسی کا جس کو دیا اور اسی پر عمل ہے بعض علماء کا کہ کہتے ہیں جب کس نے گھر کسی کو دیا اور جس کو دیا ہے تو اس کے وارثوں کو وہ گھر ملے گا جس کو دیا گیا تھا اگر چہ دینے والے نے وارثوں کا ذکر نہ کیا ہو۔ یہی قول ہے سفیان ثوری اور احمد اور اسحاق کا۔ مترجم: عمریٰ اسے کہتے ہیں کہ ایک شخص مکان اپنا کسی کو دے اور کہے کہ یہ مکان میں نے تجھ کو تیری عمر تک دیا ہے اور یہ کہنا تین طرح ہوتا ہے ایک یہ کہ یہ مکان تیرا ہے جب تک کہ تو زندہ رہے اور جب تو مرے تو تیرے وارثوں اور اولاد کا ہے اس میں علماء کا اتفاق ہے کہ وہ مکان واہب کے ملک سے نکل جاتا ہے اور موہوب لہ کے ملک ہو جاتا ہے اور بعد موت موہوب لہ کے وارثوں کو پہنچتا ہے نہ واہب کے وارثوں کو اور اس کے یعنی موہوب لہ کے وارث نہ ہوں تو داخل بیت المال ہوتا ہے دوسرے یہ کہ مطلق کہے کہ یہ مکان تیرا ہے تیری مدت تک جمہور کہتے ہیں کہ حکم اس کا حکم اول ہے اور مذہب حنفیہ کا بھی یہی ہے اور ایک قول شافعی کا بھی اسی کے موافق ہے اور بعض علماء کے نزدیک اس صورت میں وارثوں کو موہوب لہ کے نہیں ملتا بلکہ واہب کی طرف رجوع کرتا ہے تیسرے یہ کہے کہ یہ تیرے لیے ہے تیری عمر تک اور اگر مرے تو میرے ملک ہے اور میرے مالکوں کے۔

صحیح یہ ہے کہ یہ بھی حکم اول رکھتا ہے اور حنفیہ کے نزدیک یہ شرط یعنی رجوع کی فاسد ہے اور یہ ساتھ شرط فاسد کے فاسد نہیں ہوتا اور صحیح تر قول شافعی کا بھی یہی ہے اور امام احمد کے نزدیک اس طرح کا عمریٰ فاسد ہے بسبب شرط فاسد کے اور امام مالک نے کہا کہ عمریٰ سب صورتوں میں مالک کرنا منافع کا ہے یعنی اصل شئے موہب کے ملک سے نکلتی ہی نہیں۔ شرح مشکوٰۃ۔

❁❁❁❁

بَابُ : مَا جَآءَ فِي الرُّقْبٰى

رقبیٰ کے بیان میں

(۱۳۵۱) عَنْ جَابِرٍ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : ((اَلْعُمْرٰى جَآئِزَةٌ لِاَهْلِهَا . وَالرُّقْبٰى جَآئِزَةٌ لِاَهْلِهَا)).
(صحيح) ارواء الغليل (٦/٥٣)

ترجمہ: روایت ہے جابر رضی اللہ عنہ سے کہا فرمایا رسول اللہ ﷺ نے عمریٰ اس کا ہو جاتا ہے جس کو دیا ہے اور رقبیٰ اس کا ہو جاتا ہے جس کو دیا ہے اور تفصیل رقبے کی آگے آتی ہے۔

فائدہ : یہ حدیث حسن ہے۔ اور روایت کی ہے بعض نے ابوالزبیر سے انہوں نے جابر رضی اللہ عنہ سے موقوفاً اور اسی پر عمل ہے بعض اہل علم کا صحابہ وغیرہم سے کہ رقبیٰ جائز ہے مثل عمرے کے اور یہی قول ہے احمد اور اسحاق کا اور فرق کیا ہے بعض علمائے کوفہ وغیرہم نے رقبےٰ میں، سو جائز کہا ہے عمرے کو، اور ناجائز کہا رقبےٰ کو اور تفسیر رقبےٰ کی یہ ہے کہ کوئی شخص کسی سے کہے کہ یہ چیز تیری ہے جب تک تو جیوے پھر اگر تو مرے مجھ سے پہلے تو یہ چیز پھر میری ہو جائے گی۔ اور احمد اور اسحاق نے کہا رقبےٰ مثل عمرے کے ہے اور وہ اس کا ہو جاتا ہے جس کو دیا اور دینے والے کی طرف نہیں لوٹتا۔

❁❁❁❁

۱۷۔ بَابُ : مَا ذُكِرَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فِي الصُّلْحِ بَيْنَ النَّاسِ

لوگوں کے درمیان صلح کرانے کے متعلق رسول اللہ ﷺ سے منقول حدیث کے بیان میں

(۱۳۵۲) حَدَّثَنَا كَثِيْرُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ عَوْفٍ الْمُزَنِيُّ عَنْ أَبِيْهِ، عَنْ جَدِّهٖ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ : ((اَلصُّلْحُ جَآئِزٌ بَيْنَ الْمُسْلِمِيْنَ اِلَّا صُلْحًا حَرَّمَ حَلَالًا اَوْ اَحَلَّ حَرَامًا، وَالْمُسْلِمُوْنَ عَلٰى شُرُوْطِهِمْ، اِلَّا شَرْطًا حَرَّمَ حَلَالًا أَوْ أَحَلَّ حَرَامًا)). (صحيح) ارواء الغليل (١٣٠٣)

ترجمہ: ہم سے کثیر بن عبداللہ بن عمرو بن عوف مزنی نے بیان کیا' انہوں اپنے باپ سے، انہوں نے اپنے دادا سے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ صلح جاری ہے اور درست ہے مسلمانوں کے درمیان مگر وہ صلح جائز نہیں کہ کسی حرام کو حلال کر دے

یعنی اس کے ارتکاب کا موجب ہو یا کسی حلال کو حرام کردے یعنی اس کے اجتناب کے واجب کرنے والی ہو اور مسلمانوں کی شرطوں پر رہنا چاہیے مگر وہ شرط کہ حرام کردے کسی حلال کو یا حلال کردے کسی حرام کو۔

فائدہ : یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

❀❀❀❀

۱۸ ـ بَابُ : مَا جَآءَ فِي الرَّجُلِ يَضَعُ عَلٰى حَآئِطِ جَارِهٖ خَشَبًا

ہمسائے کی دیوار پر لکڑی رکھنے کے بیان میں

(۱۳۵۳) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ : سَمِعْتُهُ يَقُوْلُ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : ((**اِذَا اسْتَاْذَنَ أَحَدُكُمْ جَارُهٗ أَنْ يَغْرِزَ خَشَبَةً فِيْ جِدَارِهٖ، فَلَا يَمْنَعْهُ**)) فَلَمَّا حَدَّثَ اَبُوْهُرَيْرَةَ طَاطَئُوْا رُءُوْسَهُمْ فَقَالَ : مَالِيْ أُرَاكُمْ عَنْهَا مُعْرِضِيْنَ وَاللّٰهِ لَاَرْمِيَنَّ بِهَا بَيْنَ اَكْتَافِكُمْ. (صحيح) ارواء الغليل (١٤٣٠)

ترجمہ: روایت ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے جب اجازت چاہے ایک تم سے ہمسایہ اس کا کہ ایک لکڑی گاڑے اس کی دیوار میں یعنی میخ وغیرہ یا چھت کی کڑی شہتیر تو منع نہ کرے اس کو۔ پھر جب بیان کی کہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے یہ حدیث، جھکائے لوگوں نے سر اپنے یعنی خجالت سے کہا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کیا ہے مجھ کو دیکھتا ہوں میں تم کو اعراض کرنے والے اس سے قسم ہے اللہ تعالیٰ کی میں ماروں گا اس حدیث کو تمہارے شانوں میں۔ یعنی تم سے اس پر عمل کروا کر چھوڑوں گا۔

فائدہ : اس باب میں ابن عباس اور مجمع بن جاریہ سے بھی روایت ہے۔ حدیث ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی حسن صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے بعض علماء کا اور یہی کہتے ہیں امام شافعی اور مروی ہے بعض علماء سے کہ انہیں میں ہیں مالک بن انس کہتے ہیں کہ گھر والے کو درست ہے منع کرنا اس سے کہ گاڑے اس کا ہمسایہ لکڑی اس کی دیوار میں مگر پہلا قول صحیح ہے باعتبار حدیث مذکور کے۔

❀❀❀❀

۱۹ ـ بَابُ : مَا جَاءَ أَنَّ الْيَمِيْنَ عَلٰى مَا يُصَدِّقُهٗ صَاحِبُهٗ

قسم دلانے والے کی تصدیق پر قسم واقع ہونے کے بیان میں

(۱۳۵۴) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : ((**اَلْيَمِيْنُ عَلٰى مَا يُصَدِّقُكَ بِهٖ صَاحِبُكَ**)).

(صحيح)

ترجمہ: روایت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے قسم اسی پر واقع ہوتی ہے جس کی تصدیق کرے تیرا صاحب۔ یعنی قسم لینے والا۔

فائدہ: یہ حدیث حسن غریب ہے نہیں جانتے ہم اس کو مگر روایت سے ہشیم کے کہ وہ روایت کرتے ہیں عبداللہ بن ابی صالح سے اور عبداللہ بھائی ہیں سہل بن ابی صالح کے اور اسی پر عمل ہے بعض اہل علم کا اور یہی کہتے ہیں احمد اور اسحاق، مروی ہے ابراہیم نخعی سے کہ انہوں نے کہا جب قسم لینے والا ظالم ہو تو نیت قسم کھانے والی کی معتبر ہے اور اگر قسم لینے والا مظلوم ہو تو اس کی نیت معتبر ہے۔ مترجم قولہ: قسم اسی پر ہوتی ہے...... الخ۔ یعنی معتبر قسم میں نیت اسی کی ہے کہ تجھ کو قسم دی اور قسم کھانے والے کی نیت معتبر نہیں اور توریہ اور تاویل کا اس کے متعلق اعتبار نہیں اور یہ اس صورت میں ہے کہ قسم دینے والا صاحب حق ہو کہ باطل ہوتا ہو حق اس کا سبب توریہ اور تاویل کے یا قسم دینے والا قاضی اور نائب ہو کہ قسم دیتا ہو مدعی علیہ کو اور اگر ایسا نہ ہو تو مضائقہ نہیں توریہ میں خصوصاً جب ضرورت شرعی ہو جیسے خلیل الرحمٰن سیدنا ابراہیم علیہ السلام کی قسم ہے سارہ کے لیے کہ یہ میری بہن ہیں اس تاویل سے کہ سب مسلمان آپس میں بہن بھائی ہیں۔

❀❀❀❀

٢٠۔ بَابُ: مَا جَآءَ فِي الطَّرِيقِ إِذَا اخْتُلِفَ فِيهِ كَمْ يَجْعَلُ ؟

اس بیان میں کہ جب راستے میں اختلاف ہو جائے تو کتنا مقرر کریں

(١٣٥٥) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ : ((اجْعَلُوا الطَّرِيقَ سَبْعَةَ أَذْرُعٍ)). (صحیح)

ترجمہ: روایت ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہا کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے مقرر کرو راہیں سات گز کی یعنی سات ہاتھ کی۔

❀❀❀❀

(١٣٥٦) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((إِذَا تَشَاجَرْتُمْ فِي الطَّرِيقِ فَاجْعَلُوهُ سَبْعَةَ أَذْرُعٍ)). (صحیح)

ترجمہ: روایت ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے جب اختلاف کرو تم راہوں میں تو مقرر کرو اس کو سات ہاتھ۔

فائدہ: یہ حدیث زیادہ صحیح ہے وکیع کی روایت سے، اور اس باب میں ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بھی روایت ہے۔ حدیث بشیر بن کعب کی ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے حسن ہے صحیح ہے اور روایت کی ہے بعض محدثین نے قتادہ سے انہوں نے بشیر بن نہیک سے انہوں نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے اور وہ حدیث غیر محفوظ ہے۔

❀❀❀❀

٢١۔ بَابُ: مَا جَآءَ فِي تَخْيِيرِ الْغُلَامِ بَيْنَ أَبَوَيْهِ إِذَا افْتَرَقَا

جب والدین جدا ہوں تو بچے کو اختیار دینے کے بیان میں

(١٣٥٧) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ خَيَّرَ غُلَامًا بَيْنَ أَبِيهِ وَ أُمِّهِ. (صحیح) ارواء الغلیل (٢١٩٢) صحیح ابی داؤد (١٩٧٠)

ترجمہ: روایت ہے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ نبی ﷺ نے اختیار دیا ایک لڑکے کو چاہے باپ کے پاس رہے چاہے ماں کے پاس۔

فائدہ: اس باب میں عبداللہ بن عمرو اور عبدالحمید بن جعفر کے دادا سے روایت ہے۔ حدیث ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی حسن صحیح ہے اور ابومیمونہ کا نام سلیم ہے اور اسی پر عمل ہے بعض اہل علم کا صحابہ وغیرہم سے کہتے ہیں اختیار دیا جائے لڑکے کو چاہے ماں کے پاس رہے یا باپ کے پاس جب ماں باپ میں لڑائی ہو اس لڑکے کے واسطے اور یہی قول ہے احمد اور اسحاق کا۔ اور کہتے ہیں کہ جب تک لڑکا چھوٹا ہے تو ماں اس کی زیادہ مستحق ہے پھر جب سات برس کا ہو جائے تو اس کو اختیار دیا جائے کہ جس کے پاس چاہے رہے۔ ماں کے پاس خواہ باپ کے پاس۔ اور بلال بن ابی میمونہ وہ بیٹے ہیں علی بن اسامہ کے اور وہ مدنی ہیں اور روایت کی ان سے یحییٰ بن ابی کثیر نے اور مالک بن انس اور فلیح بن سلیمان نے۔

❀❀❀❀

بَابُ : مَا جَآءَ أَنَّ الْوَالِدَ يَأْخُذُ مِنْ مَالِ وَلَدِهِ

اس بیان میں کہ باپ اپنے بیٹے کے مال سے جو چاہے لے سکتا ہے

(۱۳۵۸) **عَنْ عَائِشَةَ** قَالَتْ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : **((إِنَّ أَطْيَبَ مَا أَكَلْتُمْ مِنْ كَسْبِكُمْ، وَإِنَّ أَوْلَادَكُمْ مِنْ كَسْبِكُمْ))**. (صحيح) احكام الجنائز (۱۷۱) ارواء الغليل (٦/٦٦) تخريج مشكاة المصابيح (۲۷۷۰)

ترجمہ: روایت ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ کہا انہوں نے فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کہ سب سے پاکیزہ مال وہ ہے جو کھاتے ہو تم اپنے ہاتھوں کی مزدوری سے اور اولاد تمہاری بھی تمہاری مزدوری میں داخل ہے۔ یعنی ان کا مال بھی تمہارا ہی ہے۔

فائدہ: اس باب میں جابر اور عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہم سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث حسن ہے، اور روایت کی ہے بعض نے یہ حدیث عمارہ بن عمیر سے انہوں نے اپنی ماں سے انہوں نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے۔ اور اکثروں نے کہا روایت ہے ان کی پھوپھی سے انہوں نے روایت کی عائشہ رضی اللہ عنہا سے اور اسی پر عمل ہے اور بعض علمائے صحابہ وغیرہم کا کہنا ہے کہ باپ کو بیٹے کے مال پر اختیار ہے لیوے جتنا چاہے۔ اور بعض نے کہا نہ لیوے مگر جب حاجت ہو۔

❀❀❀❀

۲۳۔ بَابُ : مَا جَآءَ فِيمَنْ يُكْسَرُ لَهُ الشَّيْءُ، مَا يُحْكَمُ لَهُ مِنْ مَالِ الْكَاسِرِ

اس بیان میں کہ اگر چیز توڑی جائے تو اسے توڑنے والے کے مال سے کیسے بدلہ دلایا جائے

(۱۳۵۹) **عَنْ أَنَسٍ** قَالَ أَهْدَتْ بَعْضُ أَزْوَاجِ النَّبِيِّ ﷺ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ طَعَامًا فِي قَصْعَةٍ، فَضَرَبَتْ عَائِشَةُ الْقَصْعَةَ بِيَدِهَا، فَأَلْقَتْ مَا فِيهَا، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ : **((طَعَامٌ بِطَعَامٍ، وَ إِنَآءٌ بِإِنَآءٍ))**.

(اسناده صحيح) ارواء الغليل (۱۵۲۳) الروض النضير (۹۳)

ترجمہ: روایت ہے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے کہا انہوں نے بھیجا کسی بیوی نے نبی ﷺ کے پاس کچھ کھانا ایک پیالے میں تو مارا ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا نے اپنا ہاتھ پیالے پر، سو گر گیا جو اس میں تھا، سو فرمایا نبی ﷺ نے کھانے کے بدلے کھانا دینا چاہیے اور پیالے کے بدلے پیالہ۔

فائدہ: یہ حدیث صحیح ہے۔

❀❀❀❀

(١٣٦٠) عَنْ أَنَسٍ : أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ اسْتَعَارَ قَصْعَةً فَضَاعَتْ فَضَمِنَهَا لَهُمْ.

(ضعيف الاسناد جدًا) اس میں سوید بن عبدالعزیز ضعیف راوی ہے

ترجمہ: روایت ہے سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے کہ نبی ﷺ نے مستعار منگوایا ایک پیالہ پس وہ ٹوٹ گیا، سو آپ ﷺ ضامن ہوئے اس کے۔ یعنی دیا عوض اس پیالہ کا۔

فائدہ: یہ حدیث غیر محفوظ ہے اور میرے نزدیک یہ ہے کہ سوید نے اس حدیث سے وہی حدیثیں مراد لیں ہیں جو سفیان ثوری نے روایت کی تھیں جو اوپر گزریں اور ثوری کی حدیث زیادہ صحیح ہے۔

❀❀❀❀

٢٤۔ بَابُ : مَا جَآءَ فِي حَدِّ بُلُوغِ الرَّجُلِ وَالْمَرْأَةِ

اس بیان میں کہ مرد اور عورت کب بالغ ہوتے ہیں

(١٣٦١) عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ : عُرِضْتُ عَلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ فِي جَيْشٍ وَأَنَا ابْنُ أَرْبَعَ عَشْرَةَ فَلَمْ يَقْبَلْنِي، فَعُرِضْتُ عَلَيْهِ مِنْ قَابِلٍ فِي جَيْشٍ وَ أَنَا ابْنُ خَمْسَ عَشْرَةَ فَقَبِلَنِي۔ قَالَ نَافِعٌ : وَحَدَّثْتُ بِهٰذَا الْحَدِيثِ عُمَرَ بْنَ عَبْدِالْعَزِيزِ فَقَالَ : هٰذَا حَدُّ مَا بَيْنَ الصَّغِيرِ وَالْكَبِيرِ، ثُمَّ كَتَبَ اَنْ يُفْرَضَ لِمَنْ بَلَغَ الْخَمْسَ عَشْرَةَ. (صحيح)

ترجمہ: روایت ہے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے کہا انہوں نے میں پیش کیا گیا رسول اللہ ﷺ پر ایک لشکر میں اور میں چودہ برس کا تھا سو قبول نہ کیا مجھے آپ ﷺ نے یعنی بسبب نابالغ ہونے کے پھر پیش کیا گیا میں آپ ﷺ پر سال آئندہ ایک لشکر میں اور میں پندرہ برس کا تھا سو قبول کیا مجھ کو۔ کہا نافع نے بیان کی میں نے یہ حدیث عمر بن عبدالعزیز کے آگے تو انہوں نے کہا یہی حد[1] ہے

---

[1] یعنی لوگ مجھے حضرت کے پاس لائے کہ آپ ﷺ جہاد میں لے جائیں۔

بالغ اور نابالغ کی۔ پھر لکھ بھیجا انہوں نے اپنے عاملوں کو کہ غنیمت سے حصہ دو اس کو جو پندرہ برس کا ہو۔

فائدہ: روایت کی ہم سے ابن عمر نے انہوں نے سفیان بن عیینہ سے انہوں نے عبید اللہ بن عمر سے انہوں نے نافع سے انہوں نے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے انہوں نے نبی ﷺ اسی کی مانند۔ اور نہیں ذکر کیا انہوں نے اس کا کہ عمر بن عبدالعزیز نے لکھا اپنے عاملوں کو یہی حد ہے بالغ اور نابالغ کی۔ اور ذکر کیا ابن عیینہ نے اپنی حدیث میں یہ کہ بیان کیا میں نے اس روایت کو عمر بن عبدالعزیز سے تو کہا انہوں نے یہ حد ہے اولاد وغیرہ اور لڑنے والوں کے درمیان میں۔ یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے اہل علم کا اور یہی کہتے ہیں ثوری اور ابن مبارک اور شافعی اور احمد اور اسحاق کہ لڑکا پندرہ برس کا ہو جائے تو اس کا حکم جوانمردوں کا سا ہے اور اگر محتلم ہونے لگا پندرہ برس کے آگے تو اس کا بھی حکم جوانمردوں کا سا ہے۔ اور کہا احمد اور اسحاق نے بلوغ کی تین علامتیں ہیں یا تو احتلام ہوئے یا پندرہ برس کا ہو جائے اور اگر سن ان کا معلوم نہ ہو تو جب اس کے زیر ناف بال نکل آئیں تو وہ بالغ ہے۔

❀❀❀❀

٢٥۔ بَابُ: مَا جَآءَ فِيمَنْ تَزَوَّجَ امْرَأَةَ أَبِيهِ

اس کے بیان میں جو اپنے باپ کی بیوی سے نکاح کرے

(١٣٦٢) عَنِ الْبَرَاءِ قَالَ: مَرَّ بِي خَالِي أَبُو بُرْدَةَ بْنُ نِيَارٍ وَمَعَهُ لِوَاءٌ فَقُلْتُ: أَيْنَ تُرِيدُ؟ فَقَالَ: بَعَثَنِي رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ إِلَى رَجُلٍ تَزَوَّجَ امْرَأَةَ أَبِيهِ أَنْ آتِيَهُ بِرَأْسِهِ. (صحيح) ارواء الغليل (٢٣٥١)

ترجمہ: روایت ہے براء رضی اللہ عنہ سے کہا انہوں نے گزرے مجھ پر میرے ماموں اور ان کے پاس ایک نیزہ تھا سو میں نے پوچھا کہاں کا ارادہ رکھتے ہو تم؟ سو انہوں نے کہا بھیجا ہے مجھ کو رسول اللہ ﷺ نے ایک مرد کی طرف کہ اس نے نکاح کیا ہے اپنے باپ کی بیوی یعنی موطوءَ سے اس لیے کہ اس کا سر لاؤں آپ کے پاس۔

فائدہ: اس باب میں قرہ سے بھی روایت ہے۔ حدیث براء کی حسن ہے غریب ہے۔ اور روایت کی محمد بن اسحاق نے یہ حدیث عدی بن ثابت سے انہوں نے براء سے۔ اور مروی ہے یہ حدیث اشعث سے انہوں نے روایت کی عدی سے انہوں نے یزید بن براء سے انہوں نے اپنے باپ سے۔ اور مروی ہے اشعث سے انہوں نے روایت کی عدی سے انہوں نے یزید بن براء سے انہوں نے اپنے ماموں سے انہوں نے نبی ﷺ سے۔

❀❀❀❀

؎ یعنی جو پندرہ برس کے ہوں لڑنے والے ہیں ان کو غنیمت کا حصہ ملے اور جو اس سے کم ہوں وہ بچے ہیں ان کا حصہ نہیں۔

۲۶۔ بَابُ : مَا جَآءَ فِي الرَّجُلَيْنِ يَكُوْنُ أَحَدُهُمَا أَسْفَلَ مِنَ الْآخَرِ فِي الْمَآءِ

ان دو شخصوں کے بیان میں جن میں سے ایک کا کھیت ان میں پانی سے دور ہو

(۱۳۶۳) عَنْ عُرْوَةَ أَنَّهُ حَدَّثَهُ أَنَّ عَبْدَاللّٰهِ بْنَ الزُّبَيْرِ حَدَّثَهُ أَنَّ رَجُلًا مِنَ الْأَنْصَارِ خَاصَمَ الزُّبَيْرَ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فِي شِرَاجِ الْحَرَّةِ الَّتِي يَسْقُوْنَ بِهَا النَّخْلَ فَقَالَ الْأَنْصَارِيُّ : سَرِّحِ الْمَآءَ يَمُرُّ، فَأَبٰى عَلَيْهِ، فَاخْتَصَمُوْا عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ ـ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لِلزُّبَيْرِ : ((**اسْقِ يَازُبَيْرُ! ثُمَّ أَرْسِلِ الْمَآءَ إِلٰى جَارِكَ**)) فَغَضِبَ الْأَنْصَارِيُّ فَقَالَ : أَنْ كَانَ ابْنُ عَمَّتِكَ ؟ فَتَلَوَّنَ وَجْهُ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ ثُمَّ قَالَ : ((**يَا زُبَيْرُ! اسْقِ ثُمَّ احْبِسِ الْمَآءَ حَتّٰى يَرْجِعَ إِلَى الْجَدْرِ**)). فَقَالَ الزُّبَيْرُ: وَاللّٰهِ! إِنِّي لَأَحْسِبُ نَزَلَتْ هٰذِهِ الْآيَةُ فِي ذٰلِكَ : ﴿ **فَلَا وَرَبِّكَ لَا يُؤْمِنُوْنَ حَتّٰى يُحَكِّمُوْكَ فِيْمَا شَجَرَ بَيْنَهُمْ. ثُمَّ لَا يَجِدُوْا فِيْ أَنْفُسِهِمْ حَرَجًا مِّمَّا قَضَيْتَ وَيُسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا** ﴾ [النساء : ٦٥] الآية. (صحيح)

ترجمہ: روایت ہے عروہ سے انہوں نے حدیث بیان کی ابن شہاب سے کہ عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما نے بیان کیا ان سے کہ ایک مرد انصاری نے جھگڑا کیا زبیر رضی اللہ عنہ سے رسول اللہ ﷺ کے سامنے سنگستان کے پانی کی نالیوں میں کہ جس سے سینچتے تھے کھجور کے درختوں کو، سو انصاری نے کہا چھوڑ دو پانی کو کہ بہتا چلا جائے، سو نہ مانا زبیر نے، سو فریاد لائے رسول اللہ ﷺ کے آگے اور فرمایا رسول اللہ ﷺ نے زبیر سے پانی دے اے زبیر اپنے[1] کھیت میں پھر چھوڑ دے اپنے ہمسایہ کے لیے۔ سو غصہ ہوا انصاری اور کہا یہ حکم آپ نے اس لیے دیا کہ وہ آپ ﷺ کے پھوپھی کے بیٹے ہیں یعنی آپ ﷺ نے ان کی رعایت کی، سو متغیر ہوگیا چہرہ مبارک رسول اللہ ﷺ کا پھر فرمایا اے زبیر پانی دے تو اپنے کھیت میں پھر روک رکھ پانی کو یہاں تک کہ منڈیر تک پھر جائے۔ سو کہا زبیر نے قسم ہے اللہ کی میں یقین کرتا ہوں کہ یہ آیت اس مقدمہ میں اتری ہے فَلَا وَرَبِّكَ سے تَسْلِيْمًا تک۔ اور معنی اس کے یہ ہیں کہ فرمایا اللہ تعالیٰ نے سو قسم ہے تیرے رب کی ان کو ایمان نہ ہوگا جب تک تجھ کو منصف نہ جانیں جو جھگڑا اٹھے آپس میں پھر نہ پائیں اپنے جی میں خفگی تیرے چکوتے سے اور قبول رکھیں مان کر۔

فائدہ : مترجم کہتا ہے عروہ بن زبیر بن عوام سے کبار تابعین سے ہیں اور سات فقیہ جو مدینے میں سے تھے ان میں یہ بھی تھے اور ماں ان کی اسماء بنت ابی بکر تھیں اور باپ ان کے زبیر آپ کی پھوپھی کے بیٹے تھے جن کا نام صفیہ بنت عبدالمطلب تھا اور زبیر قدیم الاسلام ہیں سولہ برس کے تھے کہ ان کے چچا نے ان کو دھویں کا عذاب دیا تا کہ اسلام چھوڑ دیں مگر وہ کب چھوڑتے تھے بلکہ آپ کے ساتھ رہے سب لڑائیوں میں اور عشرہ مبشرہ میں ہیں سو وہ اور انصاری ایک نالے میں سے پانی دیا کرتے تھے اپنے

[1] یہ حکم آپ نے اس لیے دیا کہ زبیر رضی اللہ عنہ کا کھیت بلند تھا انصاری کے کھیت سے اور پانی کی طرف بھی قریب تھا۔

کھیتوں کو اور زبیر کا کھیت پانی کے قریب تھا یہ دونوں آپ کے پاس حاضر ہوئے فیصلہ کے لیے پس حضرت نے فرمایا اے زبیر تو اپنے کھیت میں پانی دے پھر ہمسایہ کے کھیت پر چھوڑ دے کہ اس کی زمین زبیر کی زمین سے نیچی تھی اس انصاری نے کہا کہ آپ ﷺ کی پھوپھی کے بیٹے ہیں اس لیے آپ ﷺ نے یہ حکم دیا حضرت خفا ہوئے اور زبیر سے فرمایا کہ تو اچھی طرح پانی اپنے کھیت میں بھر لے جہاں تک تیرا حق ہے۔ اور بعض نے اس کا اندازہ کیا ہے ٹخنوں تک اور آپ نے ایک امر متوسط ایسا فرمایا کہ دونوں کو آسان تھا پھر جب انصاری نے گستاخی کی تو آپ ﷺ نے زبیر سے فرمایا کہ تو حق اپنا پورا لے لے۔ اور آپ کا یہ حکم بھی انصاف سے معاذ اللہ کچھ دور نہیں کہ آپ ﷺ اپنے غصے پر بہت اختیار رکھنے والے تھے دوسرے کو منع ہے کہ جب غصہ ہو تو کچھ حکم نہ دے کہ اس وقت عقل مغلوب ہوتی ہے اور وہ انصاری یقین ہے کہ مومن ہوگا مگر از راہ غصہ کے ایسی بے ادبی صادر ہوئی اور اس آیت کا شان نزول اگرچہ خاص ہے مگر حکم ساری امت کے تمام قضیوں میں عام ہے کہ جو اختلاف ہو اس میں آپ کے حکم مبارک کو پنچ بنا دیں اور اس پر بدل راضی ہوں نہیں تو ایمان سے ہاتھ اٹھاویں دعویٰ مسلمانی سے باز آجائیں۔ یہ مضمون شرح مشکوٰۃ میں ہے۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے۔ اور روایت کی شعیب بن ابی حمزہ نے زہری سے انہوں نے عروہ بن زبیر سے انہوں نے زبیر رضی اللہ عنہ سے اور نہیں ذکر کیا اس میں کہ عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے۔ اور روایت کی ہے عبداللہ بن نے انہوں نے لیث سے۔ اور یونس نے روایت کی زہری سے انہوں نے عروہ سے انہوں نے عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما سے پہلی حدیث کی مانند۔

❀ ❀ ❀ ❀

۲۷۔ بَابُ : مَا جَآءَ فِيمَنْ يُعْتِقُ مَمَالِيكَهُ عِنْدَ مَوْتِهِ، وَلَيْسَ لَهُ مَالٌ غَيْرُهُمْ

اس کے بیان میں جو اپنے غلام اور لونڈیاں اپنی موت کے وقت آزاد کر دے اور اس کا ان کے سوا کوئی اور مال نہ ہو

(۱۳۶۴) عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ أَنَّ رَجُلًا مِنَ الْأَنْصَارِ أَعْتَقَ سِتَّةَ أَعْبُدٍ لَهُ عِنْدَ مَوْتِهِ وَلَمْ يَكُنْ لَهُ مَالٌ غَيْرُهُمْ۔ فَبَلَغَ ذٰلِكَ النَّبِيَّ ﷺ، فَقَالَ لَهُ قَوْلًا شَدِيدًا قَالَ: ثُمَّ دَعَاهُمْ فَجَزَّأَهُمْ ثُمَّ أَقْرَعَ بَيْنَهُمْ، فَأَعْتَقَ اثْنَيْنِ وَأَرَقَّ أَرْبَعَةً. (اسناده صحيح) ارواء الغليل (١٦٥٤)

ترجمہ: روایت ہے عمران بن حصین سے کہ ایک مرد نے انصار سے آزاد کیا چھ غلاموں کو اپنی موت کے نزدیک اور اس کا کچھ اور مال نہ تھا سوا ان غلاموں کے پھر یہ خبر پہنچی رسول اللہ ﷺ کو سو آپ ﷺ نے ان کو کچھ سخت وسست کہا پھر بلایا ان غلاموں کو اور ان کے تین حصے کیے یعنی دو غلام الگ الگ کر کے پھر قرعہ ڈالا ان میں اور آزاد کیا ان میں سے دو کو یعنی جن کے نام قرعہ نکلا اور غلام رہنے دیا چار کو۔

فائدہ : اس باب میں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے حدیث ابن حصین کی حسن صحیح ہے اور مروی ہے کئی سندوں سے عمران بن حصین سے اور اسی پر عمل ہے بعض علماء کا اور یہی قول ہے مالک بن انس کا اور شافعی اور احمد اور اسحاق کا کہ تجویز کرتے ہیں قرعہ ڈالنا ایسے کاموں میں لیکن بعض علماء کے نزدیک اہل کوفہ وغیرہم سے قرعہ ڈالنا کچھ ضرور نہیں بلکہ کہتے ہیں کہ آزاد ہو جاتا ہے ہر غلام سے تہائی حصہ اور سعی کر لیوے ہر غلام اپنی اپنی قیمت کی دو تہائی میں اور ابوالمہلب کا نام عبدالرحمٰن بن عمرو ہے اور ان کو معاویہ بن عمرو بھی کہتے ہیں۔ مترجم کہتا ہے یعنی جب آدمی بیمار ہو تو وصیت اس کی ثلث مال سے زیادہ میں نہیں ہو سکتی پھر اگر اس نے غلاموں کو آزاد کر دیا اور کوئی مال اس کے سوائے اور نہ تھا تو وہ غلام اس حدیث کی رو سے تین حصے کیے جاویں اور قرعہ ڈالا جائے جس حصے میں قرعہ نکلے وہ آزاد ہے اور یہی مذہب ہے امام مالک وغیرہ کا۔ اور آپ نے اس کو سخت وست اس لیے فرمایا کہ اس نے تلف کیا قصداً حق وارثوں کا۔ اور ابوداؤد کی روایت میں ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: لو شهدته قبل ان يُدفن لم يدفن في مقابر المسلمين یعنی اگر میں موجود ہوتا وقت دفن ہونے کے تو یہ دفن نہ ہوتا مسلمانوں کے قبرستان میں یعنی بسبب حق تلفی ورثہ کے۔ معلوم ہوا کہ مردوں کو کچھ بقدر ضرورت امر نامشروع پر برا کہنا درست ہے تا کہ اور لوگ اس راہ کو اختیار نہ کریں۔

❀❀❀❀

۲۸۔ بَابُ : مَا جَآءَ فِيمَنْ مَلَكَ ذَا رَحِمٍ مَحْرَمٍ

اس کے بیان میں جو اپنے کسی محرم رشتے دار کا مالک بن جائے

(۱۳٦٥) عَنْ سَمُرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ : ((مَنْ مَلَكَ ذَا رَحِمٍ مَحْرَمٍ فَهُوَ حُرٌّ)).

(صحيح) إرواء الغليل (۱۷٤٦)

ترجمہ: روایت ہے سمرہ رضی اللہ عنہ سے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو مالک ہو ذی رحم یعنی ناتے دار کا یعنی خریدنے کے سبب سے یا ارث کی جہت سے تو وہ مملوک آزاد ہے۔

فائدہ : اس حدیث کو مرفوع نہیں جانتے ہم مگر حماد بن سلمہ کی روایت سے۔ اور روایت کی بعض نے یہی حدیث قتادہ سے انہوں نے حسن سے انہوں نے عمر سے اسی حدیث کا مضمون۔ روایت کی ہم سے عقبہ بن مکرم عمی البصری اور کئی لوگوں نے سوائے ان کے کہا سب نے روایت کی ہم سے محمد بن بکر برسانی نے انہوں نے حماد بن سلمہ سے انہوں نے قتادہ اور عاصم احول سے انہوں نے حسن سے انہوں نے سمرہ رضی اللہ عنہ سے انہوں نے نبی ﷺ سے کہ فرمایا جو مالک ہونا طے دار محرم کا وہ مملوک آزاد ہے۔ ف: اور کسی کو نہیں جانتے ہم کہ ذکر کیا ہو اس حدیث میں عاصم احول کی روایت کرنے کا حماد بن سلمہ سے سوائے محمد بن بکر کے اور اسی پر عمل ہے بعض علماء کا اور مروی ہے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے انہوں نے کہا نبی ﷺ نے فرمایا جو مالک ہوا ناطے دار محرم کا وہ حر ہے۔ روایت کیا اس کو ضمرہ بن ربیع نے انہوں نے سفیان ثوری سے انہوں نے عبداللہ بن دینار سے انہوں نے ابن عمر

سے۔ اور نہیں متابعت کرتا کوئی ضمرہ بن ربیع کی اس روایت میں کوئی دوسرا راوی ضمرہ کی روایت کے موافق بیان نہیں کرتا اور اس حدیث میں اہل حدیث کے نزدیک خطا ہے۔ مترجم کہتا ہے صورت اس کی یہ ہے کہ مثلاً باپ نے بیٹے کو مول لیا کسی اس کے مالک سے یا بیٹے نے باپ کو مول لیا یا بھائی نے بھائی کو تو بجرد لینے کے وہ آزاد ہو جاتا ہے اور ذی رحم وہ ہے کہ ولادت کے سبب سے قرابت رکھتا ہو اس لیے کہ ولادت رحم سے ہوتی ہے اور یہ شامل ہے بیٹے اور باپ اور بھائی اور چچا اور بھتیجے کو اور جوان کے سوا ہوں اور محرم وہ ہے کہ اس سے نکاح درست نہ ہوں پس چچا کا بیٹا اور مانند اس کے ایسے ناطے دار کو جن سے نکاح درست ہے وہ اس قید سے نکل گئے۔ اور ثوری نے کہا کہ اختلاف ہے علماء کا اقرباء کے آزاد ہونے میں جب کہ ملک میں آئیں تو اہل ظاہر نے کہا ہے کہ آزاد نہیں ہوتا کوئی ان میں سے بجرد ملک میں آنے کے بلکہ آزاد کرنا ضرور ہے اور دلیل پکڑی ہے انہوں نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کہ نہیں بدلا اتار سکتا کوئی لڑکا اپنے باپ کے احسان کا مگر اس طرح کہ پائے اس کو غلام پس خرید کرے اس کو اور آزاد کردے اس کو یعنی وہ آزاد نہیں ہوتا جب تک بیٹا آزاد نہ کرے۔ اور جمہور علماء کہتے ہیں کہ حاصل ہوتی ہے آزادی اصول میں اگرچہ اوپر کے درجے کے ہوں اور فروع میں اگرچہ نیچے درجے کے ہوں بجرد ملک کے۔ اور اختلاف کیا ہے ان کے سوا میں، سو شافعی اور ان کے علماء نے کہا کہ آزاد نہیں ہوتا سوا ان کے یعنی فروع اور اصول کے سوا ملک کے ساتھ اور مالک نے کہا کہ آزاد ہو جاتے ہیں بھائی بھی۔ اور ایک روایت مالک سے ہے کہ آزاد ہونے میں سب ذوی الارحام محرم ہے، اور تیسری روایت ان سے امام شافعی کے مذہب کے مانند ہے۔ اور ابوحنیفہ نے کہا آزاد ہو جاتے ہیں سب ذوی الارحام۔ کذا فی شرح مشکوٰۃ مع تقدیم وتاخیر لفظی۔

❀ ❀ ❀ ❀

۲۹۔ بَابُ : مَا جَآءَ فِيمَنْ زَرَعَ فِي أَرْضِ قَوْمٍ بِغَيْرِ إِذْنِهِمْ

اس کے بیان میں جو کسی کی زمین میں بغیر اجازت کھیتی باڑی کرے

(١٣٦٦) عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ ؓ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ : ((مَنْ زَرَعَ فِي أَرْضِ قَوْمٍ بِغَيْرِ إِذْنِهِمْ، فَلَيْسَ لَهُ مِنَ الزَّرْعِ شَيْءٌ، وَلَهُ نَفَقَتُهُ)). (صحيح عند الالبانى) ارواء الغليل (١٥١٩) سلسلة الاحاديث الضعيفة (١/١٤١) تحت الحديث (٨٨) علی زئی کہتے ہیں اس میں ابواسحاق مدلس ہے اور عطاء کا رافع سے سماع ثابت نہیں۔

ترجمہ: روایت ہے رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ سے کہ نبی ﷺ نے فرمایا کہ جو بو دیوے کسی قوم کی زمین میں بغیر اجازت کے تو اس کا کچھ نہیں اس کھیتی میں بلکہ وہ سب زمین والے کا ہے اور جو اس میں سے پیدا ہوا اور بونے والا اپنا خرچ یعنی بیج وغیرہ کی قیمت لے لیوے۔

فائدہ: یہ حدیث حسن غریب ہے نہیں جانتے ہم اس کو ابواسحاق کی روایت سے مگر اسی سند سے شریک بن عبداللہ سے اور اسی

پر عمل ہے بعض علماء کے نزدیک اور یہی قول ہے احمد اور اسحاق کا اور پوچھا میں نے محمد بن اسماعیل سے حال اس حدیث کا، سو کہا یہ حدیث حسن ہے اور انہوں نے کہا میں اس کو ابو اسحاق کی روایت سے نہیں جانتا مگر شریک کے روایت کرنے سے۔ کہا محمد نے روایت کی ہم سے معقل بن مالک بصری نے انہوں نے کہا روایت کی ہم سے عقبہ بن اصم نے انہوں نے عطاء سے انہوں نے رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ سے انہوں نے نبی ﷺ سے اسی کے مانند۔ مترجم کہتا ہے اس بونے والے کو کچھ نہ ملے گا مگر قیمت تخم وغیرہ کی اور جو پیداوار ہو وہ سب زمین والے کی ہوگی اور یہی مذہب ہے احمد کا۔ اور اوروں نے کہا کہ کھیتی تخم والے کی ہوگی اور اس کو خرچہ زمین کا دینا ہے بعض علمائے حنفیہ نے اور ابن مالک نے کہا کہ اس پر اجرت زمین کی ہے اور کرایہ اس دن کا جس دن سے کہ اس کے قبضہ میں تھی اس دن تک کہ وہ زمین خالی ہو اور کھیتی سے جو حاصل ہو وہ کھیت والے کا ہے۔ کذا فی شرح مشکوٰۃ۔ فقیر کہتا ہے ان سب اقوال سے حدیث پر عمل کرنا اولیٰ ہے کہ اس میں بے اجازت تصرف کرنے والے کی معقول سزا ہے اور سد باب ہے کسی کے ملک میں اس کے مالک کی اجازت کے بغیر تصرف کرنے کی۔

❀❀❀❀

بَابُ : مَا جَآءَ فِي النَّحْلِ وَالتَّسْوِيَةِ بَيْنَ الْوَلَدِ

ہبہ کرتے وقت سب لڑکوں کو برابر دینے کے بیان میں

(١٣٦٧) عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ أَنَّ أَبَاهُ نَحَلَ ابْنًا لَهُ غُلَامًا فَأَتَى النَّبِيَّ ﷺ يُشْهِدُهُ فَقَالَ : ((أَكُلَّ وَلَدِكَ قَدْ نَحَلْتَهُ، مِثْلَ مَا نَحَلْتَ هٰذَا؟)) قَالَ : لَا قَالَ : ((فَارْدُدْهُ)). (صحيح) ارواء الغليل (١٥٩٨)

ترجمہ: روایت ہے نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہما سے کہ ان کے باپ نے اپنے کسی بیٹے کو ایک غلام دیا سو آئے نبی ﷺ کے پاس کہ گواہ کریں آپ ﷺ کو اس پر سو آپ ﷺ نے فرمایا کیا سب بیٹوں کو تم نے ایسا ہی غلام دیا ہے جیسا اس کو دیا ہے؟ انہوں نے کہا نہیں فرمایا آپ ﷺ نے پھیر لو اس کو۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور مروی ہے کئی سندوں سے نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہما سے اور اسی پر عمل ہے بعض علماء کا کہ دوست رکھتے ہیں برابر رکھنا اولاد کو یہاں تک کہ بعض نے کہا کہ ایسا برابر رکھنا چاہیے کہ بوسوں میں بھی برابر رکھے۔ اور بعض نے کہا ہبہ اور عطیہ میں اولاد ذکور واناث برابر ہیں۔ اور یہی قول ہے سفیان ثوری کا۔ اور بعض نے کہا برابری اولاد میں یہی ہے کہ دوگونا دے لڑکوں کو مثل قسمت میراث کے، اور یہی قول ہے احمد اور اسحاق کا۔

❀❀❀❀

٣١۔ بَابُ : مَا جَآءَ فِي الشُّفْعَةِ

شفعہ کے بیان میں

(١٣٦٨) عَنْ سَمُرَةَ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : ((جَارُ الدَّارِ أَحَقُّ بِالدَّارِ)). (صحيح) (الارواء : ١٥٣٩)

ترجمہ: روایت ہے سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ سے کہا فرمایا رسول اللہ ﷺ نے ہمسایہ گھر کا زیادہ حق دار ہے گھر کا۔

فائدہ : کہا ابوعیسیٰ نے اس باب میں شرید اور ابو رافع اور انس سے روایت ہے۔ف: حدیث سمرہ کی حسن صحیح ہے۔ اور روایت کی عیسیٰ بن یونس نے سعید بن ابی عروبہ سے انہوں نے انس رضی اللہ عنہ سے انہوں نے نبی ﷺ سے مثل اس روایت کے۔ اور روایت ہے سعید بن ابی عروبہ سے انہوں نے روایت کی قتادہ سے انہوں نے حسن سے انہوں نے سمرہ رضی اللہ عنہ سے انہوں نے نبی ﷺ سے اور صحیح علماء کے نزدیک حدیث حسن کی ہے سمرہ سے اور نہیں جانتے ہم قتادہ کی حدیث انس سے مگر عیسیٰ بن یونس کی روایت سے اور حدیث عبداللہ بن عبدالرحمٰن طائفی کی عمرو بن شرید سے کہ وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے وہ نبی ﷺ سے اس باب میں حسن ہے۔ اور روایت کی ابراہیم بن میسرہ نے عمرو بن شرید سے انہوں نے ابو رافع سے انہوں نے نبی ﷺ سے سنا میں نے محمد بن اسماعیل بخاری سے کہتے تھے دونوں حدیثیں میرے نزدیک صحیح ہیں۔ مترجم کہتا ہے شفعہ بضم شین مشتق ہے شفعہ سے کہ لغت میں بمعنی ملانے اور جفت کرنے کے ہے کہ ضد ہے وتر کی اور اسی سے ہے شفاعت رسول مختار ﷺ کی گنہگاروں کے واسطے اس لیے کہ آپ کی شفاعت سے مذنبین فائزین کے ساتھ ملیں گے اور یہاں شفیع ماخوذ بالشفع کو اپنے مالک کے ساتھ ملاتا ہے لہٰذا اس کا نام شفعہ ٹھہرا اور شرع میں شفعہ عبارت ہے مالک ہو جانے سے زمین کے مشتری پر زبردستی کر کے بعوض اس مال کے جو مشتری پر خرید نے میں پڑا ہے اور مشتری کی قید سے ملک بلاعوض سے احتراز ہوا جیسا کہ ہبہ بلاعوض یا میراث یا صدقہ ہے کہ اس میں شفعہ نہیں اور شفعہ ثابت ہے شریک کے لیے تینوں اماموں کے نزدیک اور ہمسایہ کے لیے نہیں اور امام اعظم کے نزدیک اور صحیح روایت میں امام احمد کے نزدیک ہمسایہ کے لیے بھی ثابت ہے اور حدیثیں شفعہ ہمسایہ کے باب میں وارد ہوئی ہیں اور صحت کو پہنچی ہیں۔ كذافي غاية الاوطار وشرح مشكوٰة ملتقطا.

❀ ❀ ❀ ❀

٣٢۔ بَابُ : مَا جَآءَ فِي الشُّفْعَةِ لِلْغَائِبِ

غائب کے لیے شفعہ کے بیان میں

(١٣٦٩) عَنْ جَابِرٍ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : ((اَلْجَارُ اَحَقُّ بِشُفْعَتِهٖ، يُنْتَظَرُ بِهٖ وَ اِنْ كَانَ غَائِبًا اِذَا كَانَ طَرِيْقُهُمَا وَاحِدًا)). (صحيح) ارواء الغليل (١٥٤٠)

ترجمہ: روایت ہے جابر رضی اللہ عنہ سے کہا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہمسایہ مستحق ہے اپنے قریب کے گھر کا کہ جس میں شفعہ پہنچتا ہے انتظار کیا جائے اس کا یعنی بیچتے وقت بسبب شفعہ کے اگر چہ وہ غائب ہو جب کہ ہوئے راستہ ان دونوں کا ایک۔

فائدہ: یہ حدیث حسن غریب ہے ہم نہیں جانتے کسی کو کہ روایت کی ہو یہ حدیث سوائے عبدالملک بن ابی سلیمان کے کہ روایت کی انہوں نے عطاء سے انہوں نے جابر سے۔ اور کلام کیا ہے شعبہ نے عبدالملک بن ابی سلیمان میں اس حدیث کے سبب سے اور عبدالملک ثقہ ہیں مامون ہیں اہل حدیث کے نزدیک نہیں جانتے ہم کسی کو کلام کیا ہو ان میں سے سوائے شعبہ کے اس حدیث کے سبب سے۔ اور روایت کی وکیع نے شعبہ سے انہوں نے عبدالملک سے یہی حدیث اور مروی ہے ابن مبارک سے وہ روایت کرتے ہیں سفیان ثوری سے کہ انہوں نے کہا عبدالملک بن ابی سلیمان ترازو ہیں یعنی علم کے حق و باطل کو خوب پہچانتے ہیں۔ اور اسی حدیث پر عمل ہے علماء کے نزدیک کہ آدمی مستحق ہے اپنے شفعہ کا اگر غائب ہو پھر جب وہ آئے تو شفعہ کا دعویٰ کرے اگر چہ جس میں وہ دعویٰ کرتا ہے اس کی بیع میں مدت دراز گزری ہو۔

❁❁❁❁

٣٣۔ بَابُ : إِذَا حُدَّتِ الْحُدُوْدُ وَ وَقَعَتِ السِّهَامُ فَلَا شُفْعَةَ

اس بیان میں کہ جب حدود مقرر ہو جائیں اور حصے الگ ہو جائیں تو پھر شفعہ نہیں

(١٣٧٠) عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ رضی اللہ عنہ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : ((إِذَا وَقَعَتِ الْحُدُوْدُ وَصُرِفَتِ الطُّرُقُ فَلَا شُفْعَةَ)). (صحيح) ارواء الغليل (١٥٣٢)

ترجمہ: روایت ہے جابر رضی اللہ عنہ بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے کہا انہوں نے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے جب پڑ جائیں حدیں اور پھر جائیں راستے تو پھر شفعہ نہیں۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔ اور روایت کیا ہے اس کو بعض نے مرسلاً ابوسلمہ سے اور اسی پر عمل ہے بعض اہل علم کا صحابہ سے نبی ﷺ کے انہیں میں ہیں عمر بن خطاب اور عثمان بن عفان اور یہی کہتے ہیں بعض فقہاء تابعین کے مثل عمر بن عبدالعزیز کے اور یہی قول ہے اہل مدینہ کا انہیں میں ہیں یحییٰ بن سعید اور ربیعہ بن ابی عبدالرحمٰن اور مالک بن انس۔ اور یہی کہتے ہیں شافعی اور احمد اور اسحاق اور نہیں تجویز کرتے ہیں شفعہ مگر شریک کے لیے اور کہتے ہیں کہ ہمسایہ کو شفعہ نہیں جب تک کہ وہ شریک نہ ہو۔ اور بعض علمائے صحابہ نے کہا کہ شفعہ ہمسایہ کو بھی ہے اور دلیل لائے ہیں وہ اس پر حدیث مرفوع کہ نبی ﷺ نے فرمایا جار الدار اَحَق بالدار یعنی ہمسایہ گھر کا زیادہ مستحق ہے گھر کا اور فرمایا الجار احق بسقبہ یعنی ہمسایہ بہت مستحق ہے بسبب نزدیک ہونے کے اور یہی قول ہے ثوری اور ابن مبارک اور اہل کوفہ کا۔

❁❁❁❁

٣٤۔ باب: مَاجَاءَ أَنَّ الشَّرِيْكَ شَفِيْعٌ

اس بیان میں کہ شریک شفعہ کا حق رکھتا ہے

(١٣٧١) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : ((الشَّرِيْكُ شَفِيْعٌ وَالشُّفْعَةُ فِيْ كُلِّ شَيْءٍ)).

(منكر عند الالباني) (الضعيفة : ١٠٠٩، ١٠١٠) مرسل ہونے کی وجہ سے ضعیف ہے

ترجمہ: روایت ہے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہا کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے شریک کو حق شفعہ پہنچتا ہے اور شفعہ ہر چیز میں ہے۔

فائدہ : اس حدیث کی مثل ہم نہیں جانتے کہ کسی نے روایت کی ہو سوائے ابوحمزہ سکری کے۔ اور روایت کی ہے کئی لوگوں نے یہ حدیث عبدالعزیز بن رفیع سے انہوں نے ابن ابی ملیکہ سے انہوں نے نبی ﷺ سے مرسلاً اور یہ زیادہ صحیح ہے۔ روایت کی ہم سے ہناد نے انہوں نے کہا روایت کی ہم سے ابوبکر بن عیاش نے انہوں نے عبدالعزیز بن رفیع سے انہوں نے ابن ابی ملیکہ سے انہوں نے نبی ﷺ سے اسی کے ہم معنی اور مانند اور نہیں ہے اس میں ذکر ابن عباس رضی اللہ عنہما کا۔ اور ایسا ہی روایت کیا کئی لوگوں نے عبدالعزیز بن رفیع سے مثل اس کے اور اس میں بھی ابن عباس رضی اللہ عنہما کا ذکر نہیں اور یہ ابوحمزہ کی حدیث سے زیادہ صحیح ہے اور ابوحمزہ ثقہ ہیں ممکن ہے کہ ابوحمزہ کے سوا کسی اور سے خطا اس روایت میں ہوئی۔ روایت کی ہم سے ہناد نے انہوں نے کہا روایت کی ہم سے ابوالاحوص نے انہوں نے عبدالعزیز سے جو بیٹے رفیع کے ہیں انہوں نے ابن ابی ملیکہ سے انہوں نے نبی ﷺ سے ابی بکر بن عیاش کی حدیث کی مانند۔ اور اکثر علماء نے کہا شفعہ فقط مکانوں اور زمین میں ہے یعنی غیر منقولات میں اور تجویز نہیں کیا انہوں نے شفعہ ہر چیز میں۔ اور بعض علماء نے کہا ہے شفعہ ہر چیز میں ہے اور پہلا قول صحیح ہے۔

❀❀❀❀

٣٥۔ بَابُ : مَا جَآءَ فِي اللُّقَطَةِ وَضَالَّةِ الْإِبِلِ وَالْغَنَمِ

گری پڑی چیز اور گم شدہ اونٹ اور بکری کے بیان میں

مترجم کہتا ہے لقطہ بضم لام وسکون قاف ہے اور محدثین کے نزدیک بفتح قاف مشہور ہے۔ لغت میں پڑے ہوئے مال کو کہتے ہیں۔ اور اصطلاح میں وہ پڑا مال ہے کہ پائے اس کو کوئی شخص اور معلوم نہ ہو مالک اس کا۔ اور اٹھا لینا لقطہ کا مستحب ہے اگر اعتماد ہو اپنے نفس پر اس کی تعریف کرنے کا یعنی پہنچوانے کا والا ترک اس کا اولیٰ ہے اور واجب ہے اٹھانا اس کا اگر خوف ہو اس کے ضائع ہونے کا سو اگر چھوڑ دے گا اس کو اور وہ ضائع ہوگا تو گنہگار ہوگا۔

(١٣٧٢) عَنْ سُوَيْدِ بْنِ غَفْلَةَ قَالَ : خَرَجْتُ مَعَ زَيْدِ بْنِ صُوْحَانَ وَسَلْمَانَ بْنِ رَبِيْعَةَ فَوَجَدْتُ سَوْطًا، قَالَ ابْنُ نُمَيْرٍ فِيْ حَدِيْثِهِ : فَالْتَقَطْتُ سَوْطًا فَأَخَذْتُهُ قَالَا : دَعْهُ فَقُلْتُ : لَا أَدَعُهُ تَأْكُلُهُ السِّبَاعُ لَآخُذَنَّهُ فَلَا

تَسْتَمْتِعَنَّ بِهٖ، فَقَدِمْتُ عَلٰى أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ فَسَأَلْتُهُ عَنْ ذٰلِكَ وَحَدَّثْتُهُ الْحَدِيْثَ فَقَالَ : أَحْسَنْتَ، وَجَدْتُ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ صُرَّةً فِيْهَا مِائَةُ دِيْنَارٍ، قَالَ : فَأَتَيْتُهٗ بِهَا فَقَالَ لِيْ : ((**عَرِّفْهَا حَوْلًا**)) فَعَرَّفْتُهَا حَوْلًا فَمَا أَجِدُ مَنْ يَعْرِفُهَا، ثُمَّ اَتَيْتُهٗ بِهَا فَقَالَ : ((**عَرِّفْهَا حَوْلًا اٰخَرَ**))، فَعَرَّفْتُهَا حَوْلًا ثُمَّ اَتَيْتُهٗ فَقَالَ : ((**عَرِّفْهَا حَوْلًا اٰخَرَ**))، وَقَالَ : ((**أَحْصِ عِدَّتَهَا وَوِعَاءَهَا وَوِكَائَهَا فَإِنْ جَاءَ طَالِبُهَا فَأَخْبَرَكَ بِعِدَّتِهَا وَوِعَائِهَا وَوِكَائِهَا فَادْفَعْهَا إِلَيْهِ وَإِلَّا فَاسْتَمْتِعْ بِهَا**)).

(اسناده صحیح) ارواء الغلیل (۱۵۶۸) الروض النضیر (۱۱۶۹) صحیح ابی داؤد (۱۴۹۲۔ ۱۴۹۴)

ترجمہ: روایت ہے سوید بن غفلہ سے کہا نکلا میں یعنی سفرحج میں زید بن صوحان اور سلمان بن ربیعہ کے ساتھ سو پایا میں نے ایک کوڑا اور ابن نمیر نے اپنی روایت میں کہا فَالْتَقَطْتُ سَوْطًا یعنی پڑا پایا میں نے ایک کوڑا سو لے لیا میں نے اس کو، اور دونوں رفیقوں نے کہا میرے چھوڑ دو اس کو میں نے کہا میں کبھی نہ چھوڑوں گا کہ درندے کھالیں میں اس کو لے لوں گا اور اپنا کام نکالوں گا اس سے۔ پھر آیا ابی بن کعب کے پاس اور پوچھا میں نے مسئلہ اس کا اور بیان کیا میں نے اس کا سارا قصہ، سوانہوں نے فرمایا خوب کیا تم نے میں نے پائی تھی رسول اللہ ﷺ کے زمانے میں ایک تھیلی کہ اس میں سو دینار سرخ تھے، کہا ابی نے سو لایا اس کو آپ کے پاس سو فرمایا آپ نے پچھواؤ اس کو ایک سال پھر پچھوایا میں نے اس کو ایک سال، سو نہ پایا میں نے کسی کو پہچانتا ہوا اس کو پھر لایا میں اس کو آپ کے پاس پھر فرمایا آپ ﷺ نے پہچان کروا اس کی ایک سال پھر پہچان کروائی میں نے اس کی ایک سال اور پھر لایا میں اس کو آپ ﷺ کے پاس پھر فرمایا آپ ﷺ نے تیسری بار پہچان کروا اس کی ایک سال اور فرمایا بعد ایک سال کے یاد رکھ اس کی گنتی اور اس کی تھیلی کی صورت اور اس کی بندھن کی شکل پھر جب اس کا طالب یعنی مالک آئے اور خبر دے تجھ کو اس کی گنتی کی اور اس کی تھیلی کی صورت کی اور اس کے بندھن کے رنگ و روپ کی تو دے دے اس کو اور نہیں تو تو اپنے خرچ میں لا۔

فائدہ: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

❀❀❀❀

(۱۳۷۳) عَنْ زَيْدِ بْنِ الْخَالِدِ الْجُهَنِيِّ أَنَّ رَجُلًا سَأَلَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ عَنِ اللُّقَطَةِ؟ فَقَالَ : ((**عَرِّفْهَا سَنَةً ثُمَّ اعْرِفْ وِكَائَهَا وَوِعَائَهَا وَعِفَاصَهَا، ثُمَّ اسْتَنْفِقْ بِهَا فَإِنْ جَاءَ رَبُّهَا فَأَدِّهَا إِلَيْهِ**)). فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! فَضَالَّةُ الْغَنَمِ ؟ فَقَالَ : ((**خُذْهَا، فَإِنَّمَا هِيَ لَكَ أَوْ لِأَخِيْكَ أَوْ لِلذِّئْبِ**)). فَقَالَ : يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! فَضَالَّةُ الْإِبِلِ ؟ قَالَ : فَغَضِبَ النَّبِيُّ ﷺ حَتّٰى احْمَرَّتْ وَجْنَتَاهُ، أَوِ احْمَرَّ وَجْهُهٗ فَقَالَ : ((**مَالَكَ وَلَهَا؟ مَعَهَا حِذَاءُهَا وَسِقَاؤُهَا حَتّٰى تَلْقٰى رَبَّهَا**)).

(اسناده صحیح) ارواء الغلیل (۱۵۶۴) صحیح ابی داؤد (۱۱۹۵۔ ۱۱۹۹)

ترجمہ: روایت ہے زید بن خالد جہنی رضی اللہ عنہ سے کہ ایک مرد نے پوچھا رسول اللہ ﷺ سے حکم لقطہ کا، سو فرمایا آپ ﷺ نے پہچان کروا اس کی ایک سال تک پھر پہچان رکھ سربند اس کا اور ظرف اور تھیلی اس کی پھر خرچ کر ڈال اس کو پھر آگر آئے اس کا مالک تو ادا کر دے اس کو۔ سو عرض کیا اس نے یا رسول اللہ ﷺ گم ہوئی بکری کا کیا حکم ہے فرمایا آپ ﷺ نے لے لے اس کو وہ تیری ہے یا تیرے بھائی کی یا بھیڑیئے کی۔ یعنی اس کو اٹھانا ضروری ہے نہیں تو بھڑیا کھا جائے گا۔ پھر پوچھا اس نے یا رسول اللہ ﷺ کیا حکم ہے کھوئے ہوئے اونٹ کا؟ کہا راوی نے سو غضب ناک ہو گئے رسول اللہ ﷺ یہاں تک کہ سرخ ہو گئے دونوں رخسار آپ ﷺ کے یا سرخ ہو گیا چہرہ مبارک آپ ﷺ کا یعنی راوی کو شک ہے کہ ان کے شیخ نے کیا کہا پھر فرمایا آپ ﷺ نے تجھے کیا کام اس سے حالانکہ اس کے ساتھ موزے اس کے اور مشک اس کی جب تک ملاقات کرے اپنے مالک سے۔

فائدہ: اس باب میں ابی بن کعب اور عبداللہ بن عمر اور جارود بن معلیٰ اور عیاض بن حماد اور جریر بن عبداللہ رضی اللہ عنہم سے بھی روایت ہے۔ حدیث زید بن خالد کی حسن ہے صحیح ہے اور مروی ہے ان سے کئی سندوں سے اور حدیث یزید کی جو مولیٰ ہیں منبعث کے اور روایت کرتے ہیں زید بن خالد سے حسن ہے صحیح ہے اور مروی ہے ان سے کئی سندوں سے اور اسی پر عمل ہے بعض علمائے کرام کا صحابہ سے نبی ﷺ کے اور سوا ان کے اوروں کا کہ رخصت دی ہے انہوں نے لقطہ کے خرچ کرنے کی جب پہچان کروائے اس کی ایک سال اور نہ پائے کسی کو کہ اس کو پہچانے۔ اور یہی قول ہے شافعی اور احمد اور اسحاق کا۔ اور بعض علمائے صحابہ وغیرہم نے کہا کہ پہچان کروا دے اس کی ایک سال پھر اگر اس مدت میں اس کا مالک آ گیا تو اس کو دے دے نہیں تو صدقہ کر دے۔ اور یہی قول ہے سفیان ثوری اور عبداللہ بن مبارک کا اور یہی قول ہے اہل کوفہ کا وہ کہتے ہیں کہ جو پڑی چیز اٹھائے اس کو نفع لینا اس سے جائز نہیں جب کہ غنی ہو۔ اور امام شافعی نے کہا اس سے نفع لے اگرچہ غنی ہو اس لیے کہ ابی بن کعب نے پائی تھی ایک تھیلی رسول اللہ ﷺ کے زمانہ میں کہ اس میں سو دینار سرخ تھے، سو حکم فرمایا ان کو نبی ﷺ نے کہ پہچان اس کی تو انہوں نے نہ پایا جو پہچانتا تو نبی ﷺ نے ان کو حکم دیا کو کھائیں اس روپیہ کو سو اگر لقطہ حلال نہ ہوتا مگر اسی کو کہ جس کو صدقہ حلال ہے نہ درست ہوتا حضرت علی رضی اللہ عنہ کو اس لیے کہ علی بن ابی طالب نے ایک دینار پایا رسول اللہ ﷺ کے زمانے میں سو پچھوانے اس کو اور نہ پایا کوئی شخص ایسا کہ پہچانے اور کہے کہ میرا ہے سو حکم کیا نبی ﷺ نے ان کو اس کے کھانے کا اور حضرت علی رضی اللہ عنہ کو زکوٰۃ وصدقہ درست نہیں کہ بنی ہاشم ہیں اور بعض علماء نے رخصت دی ہے کہ جب لقطہ ادنیٰ چیز ہو تو اس سے نفع لینا جائز ہے اور کچھ پہنچانے کی ضرورت نہیں اور بعض نے کہا اگر ایک دینار سے کم ہو تو ایک جمعہ تک پچھوا دے۔ اور یہی قول ہے اسحاق بن ابراہیم کا۔

❀❀❀❀

(۱۳۷۴) عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدِ الْجُهَنِيِّ: أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ سُئِلَ عَنِ اللُّقَطَةِ فَقَالَ : ((عَرِّفْهَا سَنَةً، فَإِنِ اعْتُرِفَتْ، فَأَدِّهَا وَإِلَّا فَاعْرِفْ عِفَاصَهَا وَوِكَائَهَا وَعَدَدَهَا، ثُمَّ كُلْهَا فَإِنْ جَاءَ صَاحِبُهَا فَأَدِّهَا)).

(صحیح) ارواء الغلیل (۱۵۶۸) الروض (۱۱۶۹) صحیح ابی داؤد (۱۴۹۲ ـ ۱۴۹۴)

ترجمہ: روایت ہے زید بن خالد جہنی رضی اللہ عنہ سے کہ رسول اللہ ﷺ سے پوچھا گیا پڑی ہوئی چیز سے تو فرمایا پہچان اس کی ایک سال تک پھر اگر پہچانی گئی وہ تو دے دو اس کو اور نہیں تو پہچان رکھ اس کے ظرف اور سربند اور اس کی گنتی کو پھر کھالے اس کو پھر اگر آئے اس کا مالک تو ادا کر دے اس کو یعنی وہ تجھ پر قرض ہے۔

فائدہ: یہ حدیث حسن صحیح ہے غریب ہے اس سند سے۔ اور احمد بن حنبل نے کہا سب سے زیادہ صحیح روایت اس باب میں یہی ہے اور اسی پر عمل ہے بعض علماء کے نزدیک صحابہ وغیرہم سے کہ رخصت دی ہے انہوں نے کہ جب ایک سال تک خوب پہچان کروائے اور نہ ملے کوئی آدمی کہ اس کو پہچانے تو درست ہے اس سے نفع اٹھانا۔ اور یہی قول ہے شافعی اور احمد اور اسحاق کا۔

❀ ❀ ❀ ❀

۳۶ـ بَابُ : مَا جَاءَ فِي الْوَقْفِ

وقف کے بیان میں

(۱۳۷۵) عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ : أَصَابَ عُمَرُ أَرْضًا بِخَيْبَرَ فَقَالَ : يَا رَسُولَ اللّٰهِ! أَصَبْتُ مَالًا بِخَيْبَرَ، لَمْ أُصِبْ مَالًا قَطُّ أَنْفَسَ عِنْدِي مِنْهُ فَمَا تَأْمُرُنِي ؟ قَالَ : ((إِنْ شِئْتَ حَبَسْتَ أَصْلَهَا وَتَصَدَّقْتَ بِهَا)) فَتَصَدَّقَ بِهَا عُمَرُ: أَنَّهَا لَا يُبَاعُ أَصْلُهَا وَلَا يُوهَبُ وَلَا يُوَرَّثُ تَصَدَّقَ بِهَا فِي الْفُقَرَاءِ وَالْقُرْبٰى وَفِي الرِّقَابِ وَفِي سَبِيلِ اللّٰهِ، وَابْنِ السَّبِيلِ، وَالضَّيْفِ، لَا جُنَاحَ عَلٰى مَنْ وَلِيَهَا أَنْ يَأْكُلَ مِنْهَا بِالْمَعْرُوفِ، أَوْ يُطْعِمَ صَدِيقًا، غَيْرَ مُتَمَوِّلٍ فِيهِ قَالَ : فَذَكَرْتُهُ لِمُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ فَقَالَ : غَيْرُ مُتَأَثِّلٍ مَالًا قَالَ ابْنُ عَوْنٍ : فَحَدَّثَنِي بِهِ رَجُلٌ آخَرُ أَنَّهُ قَرَأَهَا فِي قِطْعَةِ أَدِيمٍ أَحْمَرَ غَيْرُ مُتَأَثِّلٍ مَالًا.

(صحیح) ارواء الغلیل (۱۵۸۲) صحیح ابی داؤد (۲۵۶۲)

ترجمہ: روایت ہے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے کہ ملی حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو کچھ زمین خیبر میں، سو کہا انہوں نے یا رسول اللہ ﷺ مجھ کو ملا ہے ایسا مال خیبر میں کہ نہیں ملا مجھ کو کوئی مال اس سے نفیس زیادہ میرے نزدیک سو کیا حکم کرتے ہیں مجھ کو اس مال کے لیے؟ فرمایا آپ ﷺ نے اگر چاہو تم روک رکھو اس کی اصل کو تم اور صدقہ کر دو اس کو یعنی اس کے منافع کو، سو صدقہ کر دیا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس کے منافع کو اس طرح کہ نہ بیچی جائے اس کی اصل اور نہ ہبہ کی جائے اور نہ ورثہ میں دی جائے اور صدقہ دیا جائے جو اس میں سے نکلے فقیروں کو اور اقرباؤں کو اور گردنیں چھڑانے میں اور اللہ کی راہ میں یعنی جہاد میں

اور مہمانوں یعنی مسافروں کے خرچ میں اور کچھ حرج نہیں جو متولی ہو اس میں زمین کا کہ کھائے اس میں سے موافق دستور کے یا کھلائے کسی دوست کو کہ مال جمع کرنے والا نہ ہو اس میں۔ کہا راوی نے یعنی ابن عون نے پھر ذکر کی میں نے یہ حدیث محمد بن میرین سے تو انہوں نے غیر متمول کی جگہ غیر متأثل مالا کہا یعنی جمع نہ کرنے والا ہو مال کا۔ ابن عوف نے کہا پھر بیان کی مجھ سے یہ حدیث ایک دوسرے مرد نے کہ اس نے پڑھا تھا اس وقف نامے کو کہ لکھا تھا ایک سرخ چمڑے پر اور اس میں بھی یہی لفظ تھا۔ غَيْرَ مُتَأَثِّلٍ مَالًا

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔ کہا اسماعیل نے اور میں نے پڑھا ابن عبید اللہ بن عمر کے پاس اسی وقف نامے کو تو اس میں بھی یہی لفظ تھا غَيْرَ مُتَأَثِّلٍ مَالًا اور اسی پر عمل ہے علمائے صحابہ وغیرہم کا نہیں جانتے ہم اس میں اگلوں کا کچھ اختلاف کہ وقف کرنا زمین وغیرہ کا جائز ہے۔

❀ ❀ ❀ ❀

(۱۳۷۶) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ : ((إِذَا مَاتَ الْإِنْسَانُ انْقَطَعَ عَمَلُهُ إِلَّا مِنْ ثَلَاثٍ : صَدَقَةٍ جَارِيَةٍ، وَعِلْمٍ يُنْتَفَعُ بِهِ، وَوَلَدٍ صَالِحٍ يَدْعُوْ لَهُ)). (صحیح) (احکام الجنائز : ۱۷۶، الارواء : ۱۹۸۰)

ترجمہ: روایت ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب مر جاتا ہے آدمی تو منقطع ہو جاتے ہیں اس کے سب عمل مگر تین ایک تو صدقہ جو جاری رہے اور دوسرے علم کہ اس سے نفع دین کا حاصل ہوتا رہے اور تیسرے نیک لڑکا جو دعا کرتے رہے اپنے باپ کے لیے۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔ مترجم کہتا ہے وقف لغت میں حبس یعنی بند کرنے اور روکنے کو کہتے ہیں اور اسی لیے موقف الحساب اس مقام کو کہتے ہیں جہاں حساب کے لیے لوگ روکے جائیں گے قیامت کے دن اور قرآن کے وقف کو وقف کہتے ہیں کہ قاری وہاں روکا جاتا ہے قرآن سے اور وقف مصدر ہے بمعنی وقوف کے اس لیے کہ اس کی جمع اوقاف آتی ہے۔ اور اصطلاح شرح میں وقف کہتے ہیں کسی مال مکتوم کے روکنے کو تو وقف کرنے والے کے ملک پر اور خیرات کرنا اس کی منفعت کا اگرچہ خیرات فی الجملہ ہو یہ تعریف وقف کی امام اعظم کے نزدیک ہے کہ قول صحیح ان سے یہی ہے کہ ان کے نزدیک وقف جائز ہے لازم نہیں اور وقف کرنے سے وہ چیز واقف کے ملک سے خارج نہیں ہوتی یعنی اس کو اختیار ہے کہ وقف کو باطل کردے یا جاری رکھے جب تک چاہے اور صاحبین کے نزدیک وقف عبارت ہے عین کے روکنے سے اللہ تعالیٰ کی ملک پر اور اس کی منفعت کے صرف کرنے سے جس پر چاہے اگرچہ وہ شخص غنی ہو جس پر خرچ کرتا ہے پھر جب واقف کی ملک سے خارج ہوا تو وقف لازم ہو گیا یعنی واقف کو اختیار اس کے باطل کرنے کا نہیں اور اس کے وارث بھی اس کے ورثہ میں نہ پائیں گے۔ اور اسی قول پر فتویٰ ہے اور حقیقت میں یہ قول اس حدیث کے موافق ہے جو حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے وقف کے باب میں مذکور ہوئی اور محل وقف کا مال متقوم ہے اور رکن اس کا لفظ خاص ہے جیسے کہے یہ زمین میری صدقہ موقوفہ دائمی ہے مساکین پر یا اور کچھ اس کے مانند کہے اور

فضائل اس کے بے شمار ہیں۔ چنانچہ اسی میں ہے کہ وہ حدیث جو بروایت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے مذکور ہوئی اور رسول اللہ ﷺ نے سات باغ مدینہ میں وقف فرمائے اور ابراہیم علیہ السلام کے اوقاف اب تک باقی ہیں۔ اور خلفائے راشدین اور صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے اوقاف مشہور ہیں۔ کذافی ترجمہ درالمختار مع تقدیم وتاخیر وزیادۃ یسیرۃ۔

❀ ❀ ❀ ❀

۳۷۔ بَابُ : مَا جَآءَ فِي الْعَجْمَاءِ جُرْحُهَا جُبَارٌ

اس بیان میں کہ اگر جانور کسی کو زخمی کر دے تو اس کا قصاص نہیں

(۱۳۷۷) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ : ((الْعَجْمَآءُ جُرْحُهَا جُبَارٌ: وَالْبِئْرُ جُبَارٌ، وَالْمَعْدِنُ جُبَارٌ، وَفِي الرِّكَازِ الْخُمُسُ)). (صحيح) الروض النضير (١١٠٦، ١١١٤) ارواء الغليل (٨١٢)

ترجمہ: روایت ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے جانور یعنی گائے بیل وغیرہ کے مارنے کا کچھ بدلہ نہیں اور کنواں کھودنے میں مر جائے یا دب جائے تو کھودوانے والے پر کچھ بدلہ نہیں اور کان کھودوانے والے پر بھی کچھ بدلا نہیں یعنی اگر کوئی کان کھودنے میں چوٹ کھا جائے یا مر جائے تو کھودوانے والے پر الزام نہیں۔ اور دفینہ میں سے اہل جاہلیت کے پانچواں حصہ خیرات دینا ضرور ہے۔

فائدہ : اس باب میں جابر اور عمرو بن عوف مزنی اور عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہم سے بھی روایت ہے۔ حدیث ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی حسن ہے صحیح ہے۔ روایت کی ہم سے قتیبہ نے انہوں نے کہا روایت کی ہم سے لیث نے انہوں نے ابن شہاب سے انہوں نے سعید بن مسیّب سے اور ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن سے انہوں نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے انہوں نے نبی ﷺ سے اسی کے مانند۔ روایت کی ہم سے انصاری انہوں نے کہا روایت کی ہم سے معن نے کہا انہوں نے کہ کہا مالک بن انس نے کہ نبی ﷺ نے جو فرمایا الْعَجْمَاءُ جُرْحُهَا جُبَارٌ اس کے معنی یہ ہیں کہ اگر جانور کسی کو مارے یا زخمی کرے تو وہ ہدر ہے یعنی اس میں کوئی قصاص نہیں دیت واجب نہیں ہوتی ہے اور بعض علماء نے اس کی تفسیر کی ہے کہ عجماء وہ جانور ہے کہ بھاگا ہوا اپنے صاحب کے پاس سے اور اس کے بھاگنے کی حالت میں جو چوٹ چپیٹ لگ جائے اس کے صاحب پر کچھ تاوان نہیں اور المعدن جبار کے معنی یہ ہیں کہ جب کوئی شخص کان کھدوائے اور کوئی آدمی اس پر گر پڑے تو اس کھدوانے والے پر کوئی تاوان نہیں اور ایسا ہی کنواں ہے کہ جب اس کو اب کوئی شخص مسافروں وغیرہ کے واسطے کھدوائے اور کوئی اس میں گر پڑے تو اس پر بھی تاوان نہیں اور یہ جو فرمایا کہ رکاز میں پانچواں حصہ ہے رکاز وہ دفینہ ہے جو ایام جاہلیت کا ہو سو پس جو شخص کہ پائے اس کو پانچواں حصہ سلطان کو ادا کرے یعنی بیت المال میں دے اور جو باقی رہے وہ پانے والے کا ہے۔

❀ ❀ ❀ ❀

۳۸۔ بَابُ: مَا ذُكِرَ فِي إِحْيَاءِ أَرْضِ الْمَوَاتِ

ویران زمین آباد کرنے کے بیان میں

(۱۳۷۸) عَنْ سَعِيدِ بْنِ زَيْدٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ : ((مَنْ أَحْيٰى اَرْضًا مَيِّتَةً فَهِيَ لَهُ، وَلَيْسَ لِعِرْقٍ ظَالِمٍ حَقٌّ)).
(صحیح) (الارواء : ۱۵۲۰)

ترجمہ: روایت ہے سعید بن زید سے وہ روایت کرتے ہیں نبی ﷺ سے آپ نے فرمایا: جس نے آباد کیا کسی خراب زمین کو جو کسی کے ملک نہ ہو تو وہ زمین اسی کی ہے اور ظالم کے درخت بونے سے کچھ ظالم[1] کا حق ثابت نہیں ہوتا۔

فائدہ : یہ حدیث حسن ہے غریب ہے۔

❀ ❀ ❀ ❀

(۱۳۷۹) عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ : ((مَنْ أَحْيٰى اَرْضًا مَيِّتَةً فَهِيَ لَهُ)).
(صحیح) (الارواء : ۱۵۵۰)

ترجمہ: روایت ہے جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے کہ نبی ﷺ نے فرمایا جس نے آباد کیا زمین خراب کو جو کسی کے ملک میں نہ تھی پس وہ زمین اسی کی ہے۔

فائدہ : یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اور روایت کیا اس کو بعض نے ہشام سے جو بیٹے عروہ کے ہیں انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے نبی ﷺ سے مرسلاً اور اسی پر عمل ہے بعض علمائے صحابہ وغیرہم کا اور یہی قول ہے احمد اور اسحاق کا اور یہ سب کہتے ہیں کہ آباد کرنا زمین کا بغیر حکم سلطان کے جائز ہے یعنی سلطان کی اجازت کچھ ضرور نہیں۔ اور بعض نے کہا کہ سلطان کی اجازت کے بغیر جائز نہیں کسی زمین غیر مملوک ویران کا آباد کرنا اور اول قول اصح ہے اور اس باب میں جابر اور عمر بن عوف مزنی سے جو دادا ہیں کثیر کے اور سمرہ سے بھی روایت ہے۔ روایت کی ہم سے ابوموسیٰ محمد بن مثنیٰ نے کہا پوچھا میں نے ابوالولید طیالسی سے مطلب اس حدیث کا لیس لعرق ظالم حق سو فرمایا انہوں نے کہا عرق ظالم سے مراد غاصب ہے کہ زبردستی جو چیز اس کی نہیں ہے وہ لے لیوے۔ ابوموسیٰ نے کہا میں نے کہا اس سے مراد وہ شخص ہے جو غیر کے مملوک زمین میں درخت بوئے تو انہوں نے کہا وہی تو ہے۔ مترجم کہتا ہے موات وہ زمین ہے جس میں نہ زراعت ہو نہ مکان اور نہ کسی کے۔ ملک پر اور آباد کرنا موات کا مکان بنانے سے یا زراعت سے یا درخت باغات لگانے سے یا پن چکی وغیرہ بنانے سے۔ امام اعظم کے نزدیک اس کے آباد کرنے کو اذن لینا امام سے شرط ہے۔ اور امام شافعی اور صاحبین کے نزدیک اذن کچھ ضرور نہیں دونوں کی دلیل یہی حدیث ہے جو گزری امام کہتے ہیں آپ نے فرمایا جو زمین موات کو آباد کرے وہ اس کی ہے یہی اذن ہے۔ صاحبین کہتے ہیں آپ نے کچھ اذن کی قید نہیں لگائی اس لیے اذن کچھ ضروری نہیں۔

❀ ❀ ❀ ❀

[1] ظالم وہی ہے جو غیر کی مملوک زمین میں بغیر اجازت مالک کے کچھ بوئے تو اس کا کچھ حق نہیں ہے بلکہ وہ جو بویا زمین کا مالک لے لے گا۔

۳۹۔ بَابُ : مَا جَاءَ فِي الْقَطَائِعِ

جاگیر دینے کے بیان میں

(۱۳۸۰) عَنْ أَبْيَضَ بْنِ حَمَّالٍ أَنَّهُ وَفَدَ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَاسْتَقْطَعَهُ الْمِلْحَ، فَقَطَعَ لَهُ فَلَمَّا أَنْ وَلّٰى قَالَ رَجُلٌ مِنَ الْمَجْلِسِ : أَتَدْرِي مَا قَطَعْتَ لَهُ ؟ إِنَّمَا قَطَعْتَ لَهُ الْمَاءَ الْعِدَّ قَالَ : فَانْتَزَعَهُ مِنْهُ قَالَ : وَسَأَلَهُ عَنْ مَا يُحْمٰى مِنَ الْأَرَاكِ ؟ قَالَ : ((**مَالَمْ تَنَلْهُ خِفَافُ الْإِبِلِ**)). فَأَقَرَّ بِهِ قُتَيْبَةُ، وَقَالَ : نَعَمْ.

(حسن) التعليق على الروضة الندية (۲/۱۳۷)

ترجمہ: روایت ہے ابیض بن حمال سے کہ انہوں نے پیام بھیجا رسول اللہ ﷺ کی طرف کہ مقطع دیں ان کو نمک کی کان، سو آپ ﷺ نے دیا ان کو پھر جب اس نے پیٹھ پھیری یعنی جو پیغام لایا تھا تو ایک شخص نے عرض کیا کیسی چیز آپ ﷺ نے دے دی مقطع میں بے شک آپ ﷺ نے مقطع میں دیا ایسا پانی جو کبھی موقوف اور بند نہیں ہوتا یعنی اس سے بے حد نمک نکلتا ہے۔ کہا راوی نے پھر پھیر لیا اس کو آنحضرت ﷺ نے اس شخص سے اور سوال کیا رسول ابیض نے آنحضرت ﷺ سے کہ کون سی زمین گھیری جائے پیلوں کے درختوں کی یعنی بطریق رمنہ کے۔ فرمایا آپ ﷺ نے وہ کہ نہ پہونچے اس کو پاؤں اونٹوں کے کہا ترمذی نے جب سنائی میں نے یہ حدیث قتیبہ کو تو انہوں نے اقرار کیا اس کا اور کہا ہاں روایت کی ہے مجھ سے محمد بن یحییٰ نے۔

فائدہ: روایت کی ہم سے محمد بن یحییٰ نے جو بیٹے ہیں ابو عمر کے انہوں نے محمد بن یحییٰ بن قیس آربی سے اسی کی مانند۔ اور اس باب میں وائل اور اسماء بنت ابی بکر سے بھی روایت ہے۔ حدیث ابیض کی حسن ہے غریب ہے اور اسی پر عمل ہے بعض علمائے صحابہ وغیرہم کا کہ ہم جائز جانتے ہیں مقطع یعنی جاگیر کا دینا امام کو یعنی جس کو مناسب جانے جاگیر دے۔ مترجم: اس حدیث سے معلوم ہوا کہ حاکم کو جب ایک حکم میں کچھ نقصان نظر آئے تو اس سے رجوع کرنا درست ہے اور یہ جو فرمایا کہ نہ پہنچے پیر اونٹوں کے یعنی عمارات سے اور چراگاہ سے دور ہو۔

❀ ❀ ❀ ❀

(۱۳۸۱) عَنْ وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ أَقْطَعَهُ أَرْضًا بِحَضْرَ مَوْتَ.

(صحيح) (التعليق على الروضة الندية : ۲/۱۳۷)

ترجمہ: روایت ہے وائل بن حجر رضی اللہ عنہ سے کہ نبی ﷺ نے جاگیر دی ان کو ایک زمین حضر موت میں۔

فائدہ: کہا محمود نے اور روایت کی ہم سے نصر نے انہوں نے شعبہ سے اور زیادہ کیا اس میں ان لفظوں کو وبعث معها معاوية ليقطعها اياه یعنی اور بھیجا آنحضرت ﷺ نے وائل کے ساتھ معاویہ کو تاکہ دے آویں وہ زمین یعنی ماپ دیں۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

٤٠۔ بَابُ : مَا جَآءَ فِي فَضْلِ الْغَرْسِ

درخت لگانے کی فضیلت کے بیان میں

(١٣٨٢) عَنْ اَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ : ((مَا مِنْ مُسْلِمٍ يَغْرِسُ غَرْسًا أَوْ يَزْرَعُ زَرْعًا، فَيَأْكُلُ مِنْهُ اِنْسَانٌ أَوْ طَيْرٌ، اَوْ بَهِيمَةٌ اِلَّا كَانَتْ لَهُ صَدَقَةٌ)). (اسناده صحيح) (سلسلة احاديث الصحيحة : ٧)

ترجمہ: روایت ہے انس رضی اللہ عنہ سے وہ روایت کرتے ہیں نبی ﷺ سے آپ نے فرمایا کوئی مسلمان ایسا نہیں کہ درخت لگائے یا کھیت بوئے اور کھا جائے اس میں سے کوئی آدمی یا پرندہ چرندہ مگر اس بونے والے کو ثواب ہے صدقہ کا۔

فائدہ : اس باب میں ابوایوب اور ام مبشر اور جابر اور زید بن خالد رضی اللہ عنہم سے بھی روایت ہے حدیث انس رضی اللہ عنہ کی حسن ہے صحیح ہے۔

❀ ❀ ❀ ❀

٤١۔ بَابُ : مَا جَآءَ فِي الْمُزَارَعَةِ

کھیتی باڑی کرنے کے بیان میں

(١٣٨٣) عَنِ ابْنِ عُمَرَ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ عَامَلَ أَهْلَ خَيْبَرَ بِشَطْرِ مَا يَخْرُجُ مِنْهَا مِنْ ثَمَرٍ أَوْ زَرْعٍ.

(اسناده صحيح) ارواء الغليل (١٤٧١) الروض النضير (٤٨٧)

ترجمہ: روایت ہے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے کہ نبی ﷺ نے عامل کیا اہل خیبر کو یعنی زمین دی ان کو اس اقرار پر کہ جو اس میں سے پیدا ہوا پھل ہوا یا غلہ اس میں سے آدھا تم لو یعنی حق السعی میں اور آدھا ہم کو دو۔

فائدہ : اس باب میں انس رضی اللہ عنہ اور ابن عباس رضی اللہ عنہما اور زید بن ثابت رضی اللہ عنہما اور جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے بعض علمائے صحابہ وغیرہم کا کہ زمین کو مزارعت پر دینے میں کچھ مضائقہ نہیں جانتے اس اقرار پر کہ آدھا زمین والے کا ہے اور آدھا بونے جوتنے والے کا یا ثلث یا ربع پر دے۔ اور اختیار کیا ہے بعض نے کہ تخم صاحب زمین دے اور یہی قول ہے احمد اور اسحاق کا۔ اور مکروہ کہا بعض علماء نے اس مزارعت کو اور کہا پانی دینے میں کھجور کے ثلث یا ربع پر کچھ مضائقہ نہیں اور یہی قول ہے مالک بن انس اور شافعی کا۔ اور بعض نے کہا جو زمین سے پیدا ہو اس میں سے حصہ ٹھہرا کر زمین دینا درست نہیں جب تک کہ کرایہ زمین کا نقد یعنی روپیہ پیسہ سے نہ ٹھہرا لے یعنی یہ کہے کہ زمین میں نے اتنے روپیہ میں کرایہ پر تجھ کو دی پھر خواہ اس میں کچھ پیدا ہو یا نہ ہو۔

❀ ❀ ❀ ❀

(١٣٨٤) عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيْجٍ، قَالَ : نَهَانَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَنْ أَمْرٍ كَانَ لَنَا نَافِعًا، إِذَا كَانَتْ لِأَحَدِنَا أَرْضٌ أَنْ يُعْطِيَهَا بِبَعْضِ خَرَاجِهَا أَوْ بِدَرَاهِمَ. وَقَالَ : ((**إِذَا كَانَتْ لِأَحَدِكُمْ أَرْضٌ فَلْيَمْنَحْهَا أَخَاهُ أَوْ لِيَزْرَعْهَا**)). (صحيح) (لكن ذكر الدراهم شاذ - الارواء : ٥/٢٩٨، ٣٠٠، غاية المرام : ٣٥٥)

ترجمہ: روایت ہے رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ سے کہ کہا انہوں نے منع کیا ہم کو رسول اللہ ﷺ نے ایسے امر سے کہ ہم کو اس میں نفع تھا وہ یہ ہے کہ جب ہوتی ہم میں سے کسی کی زمین دیتا اس کو بعوض بعض خراج اس کے یا بدلے روپوں کے تو فرمایا آپ ﷺ نے جب ہو تم میں سے کسی کی زمین تو مفت دے اپنے بھائی کو یا خود زراعت کرے یعنی کرایہ وغیرہ پر نہ دے۔

❀ ❀ ❀ ❀

(١٣٨٥) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ : أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ لَمْ يُحَرِّمِ الْمُزَارَعَةَ وَلٰكِنْ أَمَرَ أَنْ يَرْفُقَ بَعْضُهُمْ بِبَعْضٍ. (صحيح)

ترجمہ: روایت ہے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہ انہوں نے کہا رسول اللہ ﷺ نے حرام نہیں کیا زمین کو کرایہ پر دینے سے لیکن حکم کیا کہ نرمی کرے ایک دوسرے پر یعنی کرایہ میں تخفیف کرے یا بالکل نہ لے۔

فائدہ : یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔ اور اس باب میں زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے۔ رافع کی حدیث میں اضطراب ہے کہ مروی ہے رافع بن خدیج سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے چچاؤں سے۔ اور مروی ہے ان سے وہ روایت کرتے ہیں ظہیر بن رافع سے اور وہ بھی ان کے ایک چچاؤں میں سے ہیں۔ اور مروی ہے یہ حدیث ان سے اسانید مختلف سے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

ابواب الدیات

عن رسول اللہ ﷺ

(المعجم ۱۴) دیتوں کے بیان میں (التحفۃ ۱۲)

مترجم کہتا ہے دیت وہ مال ہے کہ دیا جاتا ہے بدلے نفس کے قتل کرنے کے یا کسی عضو کے ضائع کرنے میں اور دیات اس کی جمع ہے اور دیت یا مغلظہ ہوتی ہے یا مخففہ، مغلظہ سو اونٹنیاں ہیں چار طرح کی پچیس بنت مخاض، پچیس بنت لبون، پچیس حقہ، پچیس جذعہ یہ امام ابوحنیفہ اور امام ابو یوسف کے نزدیک ہے۔ اور امام شافعی اور امام احمد کے نزدیک دیت مغلظہ پچیس حقہ، تیس جذعہ، چالیس ثنیہ کہ سب حاملہ ہوں اور دیت مغلظہ قتل شبہ عمد میں دینا پڑتی ہے اور دیت مخففہ یہ ہے کہ اگر سونے کی قسم سے دے تو دس ہزار درہم دے اونٹ دے تو پانچ طرح کے دے بیس ابن مخاض اور بیس بنت مخاض اور بیس بنت لبون اور بیس حقہ اور بیس جذعہ اور یہ لازم آتی ہے قتل خطا میں اور جو قائم مقام خطا کے ہو اور قتل سبب میں کذا فی شرح مشکوٰۃ۔

۱۔ بَابُ : مَا جَآءَ فِي الدِّيَةِ : كَمْ هِيَ مِنَ الْإِبِلِ؟

اس بیان میں کہ دیت میں کتنے اونٹ دیے جائیں

(۱۳۸۶) عَنْ خِشْفِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ : سَمِعْتُ ابْنَ مَسْعُوْدٍ قَالَ : قَضَى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فِي دِيَةِ الْخَطَاءِ عِشْرِيْنَ ابْنَةَ مَخَاضٍ، وَعِشْرِيْنَ بَنِي مَخَاضٍ ذُكُوْرًا، وَ عِشْرِيْنَ بِنْتَ لَبُوْنٍ، وَ عِشْرِيْنَ جَذَعَةً، وَعِشْرِيْنَ حِقَّةً. (ضعیف) سلسلة الأحاديث الضعيفة (۴۰۲۰) اس میں حجاج بن ارطاۃ ضعیف اور مدلس راوی ہے

ترجمہ: روایت ہے خشف بن مالک سے کہا انہوں نے سنا میں نے ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے کہا انہوں نے حکم کیا رسول اللہ ﷺ نے قتل خطا کی دیت میں بیس بنت مخاض اور بیس اونٹ نر بنی مخاض اور بیس بنت لبون اور بیس جذعہ اور بیس حقہ۔

فائدہ: روایت کی ہم سے ابو ہشام رفاعی نے انہوں نے کہا روایت کی ہم سے ابن ابی زائدہ نے اور ابو خالد احمر نے حجاج بن ارطاۃ سے اسی کے مانند اور اس باب میں عبداللہ بن عمرو سے بھی روایت ہے۔ ابن مسعود رضی اللہ عنہ کی حدیث کو ہم مرفوع نہیں جانتے مگر اسی سند سے اور مروی ہے یہ عبداللہ سے موقوفاً بھی اور بعض علماء کا مذہب یہی ہے اور یہی قول ہے احمد اور اسحاق کا اور اجماع ہے تمام علماء کا کہ دیت تحصیل کی جائے تین برس میں ہر سال میں ثلث دیت۔ اور تجویز کیا کہ دیت قتل خطا کی عاقلہ یعنی عصبات قاتل پر ہے سو بعض نے کہا عاقلہ کہتے ہیں جو مرد کے عزیز و قریب ہوں باپ کی طرف سے یعنی رودھیال کے لوگ اور یہی قول ہے مالک اور شافعی کا اور بعض نے کہا دیت مردوں پر ہے عورتوں اور لڑکوں پر نہیں اگرچہ عصبات ہوں اور ہر شخص اٹھائے یعنی متکفل ہو اس میں سے ربع دینار کا اور بعض نے نصف دینار تک کہا ہے سو اگر اس میں دیت پوری ہوگئی تو خیر نہیں تو نظر کی جائے اس قبیلہ اور خاندان سے قریب تر ہوں اور لازم کی جائے ان پر۔

❀❀❀❀

(١٣٨٧) عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: ((مَنْ قَتَلَ مُؤْمِنًا مُتَعَمِّدًا دُفِعَ إِلَى أَوْلِيَاءِ الْمَقْتُولِ، فَإِنْ شَاءُوا قَتَلُوا وَ إِنْ شَاءَ وَأَخَذُوا الدِّيَةَ وَهِيَ ثَلَاثُونَ حِقَّةً وَ ثَلَاثُونَ جَذَعَةً وَأَرْبَعُونَ خَلِفَةً وَمَا صَالَحُوا عَلَيْهِ فَهُوَ لَهُمْ)) وَذٰلِكَ لِتَشْدِيدِ الْعَقْلِ. (حسن) ارواء الغليل (١٢٩٩)

ترجمہ: روایت ہے عمرو بن شعیب سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے وہ ان کے دادا سے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: جس نے قتل کیا کسی کو قصداً تو وہ سپرد کر دیا جائے مقتول کے وارثوں کو چاہیں وہ اس کو قتل کریں اور چاہیں اس سے دیت لیں اور دیت کے تیس حقہ ہیں اور تیس جذعہ اور چالیس اونٹنیاں حاملہ اور جس پر وارث صلح کر لیں وہ ان کو دینا پڑے گا۔ اور یہ دیت سخت ہے۔

فائدہ: حدیث عبداللہ بن عمرو کی یعنی جو مذکور ہوئی حسن ہے غریب ہے۔

❀❀❀❀

٢۔ بَابُ: مَا جَاءَ فِي الدِّيَةِ كَمْ هِيَ مِنَ الدَّرَاهِمِ

اس بیان میں کہ دیت میں کتنے درہم دیے جائیں

(١٣٨٨) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ جَعَلَ الدِّيَةَ اثْنَيْ عَشَرَ أَلْفًا. (ضعيف عند الالبانى) ارواء الغليل (٢٢٤٥) اس میں محمد بن مسلم راوی ضعیف ہے

ترجمہ: روایت ہے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے وہ روایت کرتے ہیں نبی ﷺ سے کہ آپ نے مقرر کی دیت بارہ ہزار درہم۔

فائدہ: روایت کی ہم سے سعید بن عبدالرحمٰن نے جو بنی مخزوم کے قبیلے سے ہیں انہوں نے کہا روایت کی ہم سے سفیان بن عیینہ نے انہوں نے عمرو بن دینار سے انہوں نے عکرمہ سے انہوں نے نبی ﷺ سے اسی کی مانند اور نہیں ذکر کیا اس میں اس کا کہ ابن عباس سے روایت ہے اور ابن عیینہ کی حدیث میں کلام ہے اس سے اور کچھ زیادہ یعنی اس میں کچھ الفاظ ابن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت سے بڑھ کر ہیں اور ہم نہیں جانتے کسی کو کہ ذکر کیا ہو اس نے اس حدیث کو ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مگر محمد بن مسلم نے اور اس حدیث پر عمل ہے بعض علماء کا اور یہی قول ہے احمد اور اسحاق کا اور بعض علماء نے دیت تجویز کی ہے دس ہزار درہم۔ اور یہی قول ہے سفیان ثوری اور اہل کوفہ کا۔ اور شافعی نے کہا میں دیت نہیں جانتا مگر اونٹوں سے اور وہ سو اونٹ ہیں۔

❁ ❁ ❁ ❁

(۱۳۸۹) عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ: نَحْوَهُ۔ وَلَمْ يَذْكُرْ فِيهِ: عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ۔ وَفِي حَدِيثِ ابْنِ عُيَيْنَةَ كَلَامٌ أَكْثَرُ مِنْ هٰذَا. (ضعيف) [المصدر نفسه]

"ترجمہ: روایت ہے عکرمہ سے وہ روایت کرتے ہیں نبی ﷺ سے اسی کی مانند اور ذکر نہیں کیا اس میں اس کا کہ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے۔ اور ابن عیینہ کی حدیث میں کلام ہے اس سے اور کچھ زیادہ۔"

❁ ❁ ❁ ❁

۳۔ بَابُ: مَا جَآءَ فِي الْمُوضِحَةِ

ان زخموں کی دیت کے بیان میں جن میں ہڈی ظاہر ہو جائے

(۱۳۹۰) عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: ((فِي الْمَوَاضِحِ خَمْسٌ خَمْسٌ)).

(حسن صحيح) ارواء الغليل (۲۲۸۵۔ ۲۲۸۸)

ترجمہ: روایت عمرو بن شعیب سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے وہ اپنے دادا سے کہ نبی ﷺ نے فرمایا جو زخم ایسے ہوں کہ اس میں ہڈیاں کھل گئی ہو تو اس میں پانچ پانچ اونٹ دیت ہیں۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے علماء کا۔ اور یہی قول ہے سفیان ثوری اور شافعی اور احمد اور اسحاق کا کہ جو زخم ایسا ہو کہ اس میں ہڈی کھل جائے اس میں پانچ اونٹ دیت ہیں۔

❁ ❁ ❁ ❁

٤۔ بَابُ: مَا جَآءَ فِي دِيَةِ الْأَصَابِعِ

انگلیوں کی دیت کے بیان میں

(١٣٩١) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : ((دِيَةُ أَصَابِعِ الْيَدَيْنِ وَالرِّجْلَيْنِ سَوَآءٌ عَشْرَةٌ مِنَ الْإِبِلِ لِكُلِّ أُصْبَعٍ)). (صحيح) (الارواء : ٢٢٧١)

ترجمہ: روایت ہے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہا انہوں نے فرمایا رسول اللہ ﷺ نے دیت ہاتھ پیر کی انگلیوں کے برابر ہے دس اونٹ دیت میں ہر انگلی کے۔

فائدہ : اس باب میں ابوموسیٰ اور عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہم سے بھی روایت ہے۔ حدیث ابن عباس رضی اللہ عنہما کی حسن ہے صحیح ہے غریب ہے اور اسی پر عمل ہے۔ بعض علماء کا اور یہی کہتے ہیں سفیان ثوری اور شافعی اور احمد اور اسحاق۔

❀ ❀ ❀ ❀

(١٣٩٢) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ : ((هٰذِهِ وَهٰذِهِ سَوَآءٌ)). يَعْنِي الْخِنْصَرَ وَالْإِبْهَامَ.

(صحيح) ارواء الغليل (٧/٣١٧)

ترجمہ: روایت ہے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے وہ روایت کرتے ہیں نبی ﷺ سے، آپ نے فرمایا: یہ اور یہ دیت میں برابر ہے۔ یعنی چھنگلیا اور انگوٹھا دونوں کی دیت یکساں ہے۔

فائدہ : یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے مترجم کہتا ہے جاننا چاہیے کہ تمام انگلیوں میں دونوں ہاتھ کی یا دونوں پیر کی پوری دیت لازم آتی ہے۔ یعنی سو اونٹ اور ہر انگلی میں اس کا دسواں حصہ ہے یعنی دس اونٹ۔ اور چھنگلیاں انگوٹھے کے برابر ہے اگرچہ انگوٹھے میں دو ہی پورے ہیں اور چھنگلیا میں تین اور جب کہ ہر انگلی کے دس اونٹ ہوئے تو ہر پور میں انگلیوں کے دس اونٹ کی تہائی ہے اور انگوٹھے کے ہر پور میں پانچ اونٹ ہیں یعنی نصف دس کا کہ اس میں دو ہی پورے ہیں۔ کذا فی شرح مشکوٰۃ۔

❀ ❀ ❀ ❀

٥۔ بَابُ : مَا جَآءَ فِي الْعَفْوِ

معاف کر دینے کے بیان میں

(١٣٩٣) حَدَّثَنَا أَبُو السَّفَرِ قَالَ : دَقَّ رَجُلٌ مِنْ قُرَيْشٍ سِنَّ رَجُلٍ مِنَ الْأَنْصَارِ فَاسْتَعْدٰى عَلَيْهِ مُعَاوِيَةَ فَقَالَ لِمُعَاوِيَةَ : يَا أَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ! إِنَّ هٰذَا دَقَّ سِنِّيْ۔ فَقَالَ مُعَاوِيَةُ : إِنَّا سَنُرْضِيْكَ وَأَلَحَّ الْآخَرُ عَلٰى مُعَاوِيَةَ فَأَبْرَمَهُ۔ فَقَالَ لَهُ مُعَاوِيَةُ : شَأْنُكَ بِصَاحِبِكَ وَأَبُو الدَّرْدَآءِ جَالِسٌ عِنْدَهُ۔ فَقَالَ أَبُو الدَّرْدَآءِ :

سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ : سَمِعْتُهُ۔ اُذُنَایَ وَ وَعَاهُ قَلْبِیْ۔ یَقُوْلُ : ((مَا مِنْ رَجُلٍ یُصَابُ بِشَیْءٍ فِیْ جَسَدِهٖ فَیَتَصَدَّقُ بِهٖ اِلَّا رَفَعَهُ اللّٰهُ بِهٖ دَرَجَةً وَحَطَّ عَنْهُ بِهٖ خَطِیْئَةً)). فَقَالَ الْاَنْصَارِیُّ : اَنْتَ سَمِعْتَهُ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ ؟ قَالَ : سَمِعَتْهُ اُذُنَایَ وَوَعَاهُ قَلْبِیْ۔ قَالَ : فَاِنِّیْ اَذَرُهَا لَهٗ۔ قَالَ مُعَاوِیَةُ : لَاجَرَمَ لَا اُخَیِّبُكَ فَاَمَرَ لَهٗ بِمَالٍ.

(اسنادہ ضعیف) سلسلۃ الاحادیث الضعیفۃ رقم (۴۴۸۲) اس میں ابوالسفر کا ابودرداء رضی اللہ عنہ سے سماع ثابت نہیں۔

ترجمہ: ہم سے ہے ابوالسفر نے بیان کیا' کہا انہوں نے اکھاڑ ڈالا ایک مرد قریشی نے دانت ایک مرد انصاری کا، پس فریاد کی اس نے معاویہ سے یا امیر المؤمنین! اس نے اکھاڑ ڈالا دانت میرا، سو حضرت معاویہ نے فرمایا ہم تجھ کو راضی کر دیں گے، یعنی تیری داد دیں گے، اور دوسرے شخص نے یعنی قریشی نے منت سماجت کرنا شروع کی کہ تنگ کر دیا حضرت معاویہ کو، سو کہا معاویہ نے تیرا اختیار ہے تیرے صاحب کو یعنی وہ بخش دے چاہے انتقام لے۔ اور ابوالدرداء رضی اللہ عنہ ان کے پاس بیٹھے تھے، سو فرمایا ابوالدرداء نے میں نے سنا ہے رسول اللہ ﷺ سے کہ فرماتے تھے کہ: کوئی مرد ایسا نہیں کہ جس کو زخم لگے بدن میں سو صدقہ دے دے اس کو یعنی معاف کر دے اور انتقام اس کا نہ چاہے مگر بلند کرتا ہے اللہ بسبب اس کے اس کا ایک درجہ اور اتارتا ہے اس سے ایک گناہ۔ سو انصاری نے کہا تم نے سنا ہے رسول اللہ ﷺ سے؟ ابوالدرداء نے کہا ہاں سنا ہے میرے کانوں نے اور یاد رکھا میرے دل نے۔ سو انصاری نے کہا میں معاف کر دیتا ہوں۔ معاویہ رضی اللہ عنہ نے کہا: مضائقہ نہیں مگر میں محروم نہ کروں گا تجھ کو۔ پھر حکم دیا اس کو کچھ مال دینے کا۔

فائدہ: یہ حدیث غریب ہے نہیں جانتے ہم اس کو مگر اسی سند سے۔ اور ابوالسفر کو ہم نہیں جانتے کہ انہوں نے کچھ سنا ہو ابوالدرداء سے، اور ابوالسفر کا نام سعید بن احمد ہے اور ان کو ابن یحمد ثوری کہتے ہیں۔

❀❀❀❀

٦۔ بَابُ : مَا جَآءَ فِیْمَنْ رُضِخَ رَأْسُهُ بِصَخْرَةٍ

اس کے بیان میں جس کا سر پتھر سے کچل دیا گیا ہو

(۱۳۹۴) عَنْ اَنَسٍ قَالَ : خَرَجَتْ جَارِیَةٌ عَلَیْهَا اَوْضَاحٌ فَاَخَذَهَا یَهُوْدِیٌّ فَرَضَخَ رَأْسَهَا وَاَخَذَ مَا عَلَیْهَا مِنَ الْحُلِیِّ قَالَ : فَاُدْرِكَتْ وَبِهَا رَمَقٌ فَاُتِیَ بِهَا النَّبِیُّ ﷺ فَقَالَ : ((مَنْ قَتَلَكِ؟ اَفُلَانٌ؟)) فَقَالَتْ بِرَأْسِهَا : لَا۔ قَالَ : ((فَفُلَانٌ؟)) حَتّٰی سَمَّی الْیَهُوْدِیَّ فَقَالَتْ بِرَأْسِهَا : اَیْ نَعَمْ قَالَ : فَاُخِذَ فَاعْتَرَفَ فَاَمَرَ بِهٖ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَرُضِخَ رَأْسُهُ بَیْنَ حَجَرَیْنِ.

(اسنادہ صحیح) ارواء الغلیل (۱۲۵۲) التعلیق علی التنکیل (۲/۸۸)

ترجمہ: روایت ہے انس رضی اللہ عنہ سے کہا انہوں نے نکلی ایک لڑکی یعنی کہیں جانے کو اور اس کے بدن پر زیور تھے چاندی کے، سو پکڑ لیا اس کو ایک یہودی نے اور کچل دیا اس کا سر یعنی پتھر سے اور لے لیا جو زیور تھا اس کے بدن پر۔ کہا انس رضی اللہ عنہ نے سو لوگ اس تک پہنچ گئے کہ اس میں کچھ جان تھی سو لے آئے اس کو نبی ﷺ کے پاس، اور آپ ﷺ نے پوچھا کس نے مارا تم کو کیا فلاں شخص نے مارا اس نے سر سے اشارہ کیا کہ نہیں پھر فرمایا آپ ﷺ نے فلاں نے مارا اس نے کہا نہیں یہاں تک کہ نام لیا آپ ﷺ نے یہودی کا تو اس نے کہا ہاں اسی نے مارا۔ کہا انس رضی اللہ عنہ نے پھر وہ پکڑا گیا اور اقرار کیا اس نے اس کے مارنے کا، سو حکم کیا اس کو رسول اللہ ﷺ نے اور کچلا گیا اس کا سر دو پتھروں کے بیچ میں رکھ کر۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے نزدیک بعض علماء کے اور یہی قول ہے احمد اور اسحاق کا۔ اور بعض علماء نے کہا قصاص نہیں مگر جب تلوار سے مارے۔ مترجم کہتا ہے قتل کی پانچ قسمیں ہیں ❶ عمد ❷ شبہ عمد ❸ خطا ❹ جاری مجرا ❺ قتل سبب۔ قتل عمد: یہ ہے کہ ایسی چیز سے مارے کہ عضو جدا ہو جائے خواہ وہ ہتھیار کی قسم سے ہو یا تیز چیز مثل پتھر یا لکڑی یا کھپانچ یا شعلہ آگ کا ہو، اور صاحبین کے نزدیک قتل عمد وہ ہے کہ ایسی چیز سے مارے کہ غالباً اس سے قتل کیا جاتا ہو اور اس قتل سے آدمی گنہگار ہوتا ہے اور قصاص لازم آتا ہے فقط مگر یہ کہ معاف کر دیں یا وارث راضی ہو جائیں دیت پر اور اس پر کفارہ نہیں، اور اوپر کی حدیث میں جو قصاص مذکور ہوا تو اس قسم کا تھا امام اعظم کے قول کے مطابق کہ یقین ہے کہ اس نے بڑے پتھر سے سر کچلا ہوگا۔ اور یہ شبہ عمد: یہ ہے کہ قصداً مارے سوا ان چیزوں کے جو ذکر ہوئیں اور چیزوں سے اور اس قتل سے بھی گنہگار ہوتا ہے اور دیت مغلظہ عاقلہ پر لازم آتی ہے جس کا بیان ابتدائے باب میں گزرا نہ قصاص مگر اس میں بھی جان سے مارنے سے کم میں یعنی زخمی کرنے میں قصاص آتا ہے اور قتل خطا کی دو قسمیں ہیں: ایک خطا قصد میں ہوتی ہے۔ جیسے ایک شخص کو تیر مارا شکار سمجھ کر یا حربی کافر گمان کر کے اور حقیقت میں وہ مسلمان تھا۔ اور دوسرے خطا فعل میں ہوتی ہے یعنی وہ یہ کہ تیر مارتا تھا نشانہ پر مگر لگ گیا ایک آدمی کے۔ اور جاری مجری خطا کی: یہ ہے کہ ایک شخص سوتا ہوا کود پڑا کسی پر اور اس کو مار ڈالا ان دونوں میں یعنی قتل خطا اور جاری مجرا خطا میں کفارہ بھی لازم آتا ہے، اور دیت عاقلہ پر اور گناہ بھی ہوتا ہے بسبب ترک اختیار کے۔ اور قتل کے سبب یہ ہے: کہ ایک شخص نے کنواں کھدوایا یا کوئی پتھر رکھا غیر کے، ملک میں بغیر اس کے اذن کے اور اس سے کوئی آدمی ہلاک ہو گیا یعنی کنویں میں گر کر مر گیا، ٹھوکر لگی اس پتھر کی اور مر گیا، سو اس سے دیت آتی ہے عاقلہ پر نہ کفارہ اور چار قسمیں جو کہ قتل کی پہلے مذکور ہوئیں اس سے محروم ہوتا ہے قاتل میراث سے مقتول کے، اور پانچویں قسم سے قتل کے محروم نہیں ہوتا کذا فی شرح مشکوٰۃ۔

❀❀❀❀

۷۔ بَابُ : مَا جَآءَ فِي تَشْدِيدِ قَتْلِ الْمُؤْمِنِ

مومن کے قتل پر سخت وعید کے بیان میں

(۱۳۹۵) عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ : ((لَزَوَالُ الدُّنْيَا أَهْوَنُ عَلَى اللّٰهِ مِنْ قَتْلِ رَجُلٍ مُسْلِمٍ)).

(اسناده صحيح) (غاية المرام : ٤٣٩)

ترجمہ: روایت ہے عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ سے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: بے شک ساری دنیا کا مٹ جانا کمتر ہے اللہ تعالیٰ کے نزدیک ایک مردمومن کے قتل سے۔

فائدہ : روایت کی ہم سے محمد بن بشار نے انہوں نے کہا روایت کی ہم سے محمد بن جعفر نے انہوں نے کہا روایت کی ہم سے محمد بن شعبہ نے انہوں نے یعلی بن عطاء سے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے عبداللہ بن عمرو سے اسی کے مانند۔ اور مرفوع نہیں کیا اس حدیث کو اور یہ زیادہ صحیح ہے ابن عدی کی روایت سے اور اس باب میں سعد اور ابن عباس اور ابوسعید اور ابوہریرہ اور عقبہ بن عامر اور بریدہ رضی اللہ عنہم سے بھی روایت ہے۔ اور حدیث عبداللہ بن عمرو بن عاص کی اسی طرح روایت کی سفیان ثوری نے یعلی بن عطاء سے موقوفاً اور یہ زیادہ صحیح ہے مرفوع روایت سے۔

❀ ❀ ❀ ❀

۸۔ بَابُ: الْحُكْمِ فِي الدِّمَآءِ

خون کے فیصلے کے بیان میں

(۱۳۹۶) عَنْ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : ((إِنَّ أَوَّلَ مَا يُحْكَمُ بَيْنَ الْعِبَادِ فِي الدِّمَاءِ)).

(اسناده صحيح) سلسلة الأحاديث الصحيحة (١٧٤٨)

ترجمہ: روایت ہے عبداللہ رضی اللہ عنہ سے کہا فرمایا رسول اللہ ﷺ نے: پہلے جو فیصلہ کرے گا اللہ تعالیٰ قیامت میں بندوں کے خون کا ہوگا۔

فائدہ : عبداللہ رضی اللہ عنہ کی حدیث حسن ہے صحیح ہے اور ایسے ہی روایت کی کئی لوگوں نے اعمش سے مرفوعاً اور بعض نے اعمش سے روایت کی مگر مرفوع نہیں کیا اس کو۔ روایت کی ہم سے ابوکریب نے انہوں نے کہا روایت کی ہم سے وکیع نے انہوں نے اعمش سے انہوں نے ابووائل سے انہوں نے عبداللہ رضی اللہ عنہ سے کہا فرمایا رسول اللہ ﷺ نے پہلے پہل جو حکم کرے گا اللہ تعالیٰ قیامت میں تو بندوں کے خون کا۔ روایت کی ہم سے ابوکریب نے انہوں نے کہا روایت کی ہم سے وکیع نے انہوں نے اعمش سے انہوں نے ابووائل سے انہوں نے عبداللہ سے کہا فرمایا رسول اللہ ﷺ نے پہلے پہل جو حکم اور فیصلہ کرے گا اللہ تعالیٰ یعنی قیامت میں تو بندوں کے خون کا ہوگا۔

❀ ❀ ❀ ❀

(۱۳۹۷) عَنْ عَبْدِاللّٰهِ ، قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : ((إِنَّ أَوَّلَ مَا يُقْضٰى بَيْنَ الْعِبَادِ فِي الدِّمَآءِ)).
(اسناده صحيح) سلسلة الاحاديث الصحيحة (۱۷٤۸)

ترجمہ: عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہا: رسول اللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: سب سے پہلے جو فیصلہ کیا جائے گا (قیامت میں) بندوں کے درمیان تو وہ خون کا ہوگا۔

(۱۳۹۸) عَنْ يَزِيْدَ الرَّقَاشِيِّ : ثَنَا أَبُو الْحَكَمِ الْبَجَلِيُّ قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا سَعِيْدِ الْخُدْرِيَّ وَأَبَا هُرَيْرَةَ يَذْكُرَانِ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : ((لَوْ أَنَّ أَهْلَ السَّمَآءِ وَأَهْلَ الْأَرْضِ اشْتَرَكُوْا فِيْ دَمِ مُؤْمِنٍ لَأَكَبَّهُمُ اللّٰهُ فِي النَّارِ)). (صحيح عند الالبانی) (الروض النضير : ۹۲۵، التعليق الرغيب : ۳/۲۰۲) بعض محققین کہتے ہیں اس میں یزید الرقاشی ضعیف ہے۔

ترجمہ: روایت ہے یزید رقاشی سے انہوں نے کہا روایت کی ہم سے ابوالحکم بجلی نے کہا سنا میں نے ابوسعید خدری اور ابوہریرہ رضی اللہ عنہم سے دونوں ذکر کرتے تھے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اگر تمام لوگ آسمان و زمین کے شریک ہو جائیں ایک مؤمن کے خون میں تو سب کو اوندھا ڈال دے اللہ تعالیٰ دوزخ میں۔

فائدہ : یہ حدیث غریب ہے۔

❁ ❁ ❁ ❁

۹۔ بَابُ : مَا جَآءَ فِي الرَّجُلِ يَقْتُلُ ابْنَهُ يُقَادُ مِنْهُ أَمْ لَا ؟

اس بیان میں کہ جو اپنے بیٹے کو قتل کر دے تو وہ قصاص میں مارا جائے یا نہیں؟

(۱۳۹۹) عَنْ سُرَاقَةَ بْنِ مَالِكٍ قَالَ : حَضَرْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يُقِيْدُ الْأَبَ مِنِ ابْنِهِ وَلَا يُقِيْدُ الْاِبْنَ مِنْ أَبِيْهِ.
(اسناده ضعيف) (الارواء : ۷/۲۷۲) اس میں مثنی بن صباح راوی ضعیف ہے۔

ترجمہ: روایت ہے سراقہ بن مالک رضی اللہ عنہ سے کہا انہوں نے میں حاضر ہوا رسول اللہ ﷺ کے پاس تو وہ قصاص دلواتے تھے باپ کو بیٹے سے اور نہیں قصاص دلواتے تھے بیٹے کو باپ سے۔

فائدہ : اس حدیث کو نہیں پہچانتے ہم سراقہ کی روایت سے مگر اسی سند سے اور اس کی اسناد صحیح نہیں۔ اور روایت کی ہے اسماعیل بن عیاش نے مثنیٰ بن صباح سے اور مثنیٰ بن صباح ضعیف ہیں حدیث میں۔ اور مروی ہے یہ حدیث ابوخالد احمر سے انہوں نے روایت کی حجاج سے انہوں نے عمرو بن شعیب سے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے اپنے دادا سے انہوں نے عمر رضی اللہ عنہ سے انہوں نے نبی ﷺ سے۔ اور مروی ہے یہ حدیث عمرو بن شعیب سے مرسلاً بھی۔ اور اس روایت میں اضطراب ہے اور اسی پر عمل ہے علماء کا کہ جب مار ڈالے باپ اپنے بیٹے کو تو وہ اُس کے عوض میں قتل نہ کیا جائے اور جو زنا کی تہمت لگائے اپنے بیٹے کو تو باپ پر حد قذف بھی ماری نہ جائے۔

(١٤٠٠) عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ : سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ : ((لَا يُقَادُ الْوَالِدُ بِالْوَلَدِ)).

(صحيح عند الالبانی) إرواء الغليل (٢٢١٤) بعض محققین کہتے ہیں اس میں حجاج بن ارطاۃ مدلس اور ضعیف ہے۔

ترجمہ: روایت ہے عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے کہا انہوں نے سنا میں نے رسول اللہ ﷺ سے کہ فرماتے تھے کہ قصاص میں نہ مارا جائے باپ بیٹے کے۔

❀❀❀❀

(١٤٠١) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ : ((لَا تُقَامُ الْحُدُوْدُ فِي الْمَسَاجِدِ وَلَا يُقْتَلُ الْوَالِدُ بِالْوَلَدِ)).

(حسن عند الالبانی) ارواء الغليل (٧/٢٧١، ٢٣٢٧) بعض محققین کہتے ہیں اس میں اسماعیل بن مسلم ضعیف ہے۔

ترجمہ: روایت ہے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے وہ روایت کرتے ہیں نبی ﷺ سے آپ نے فرمایا: نہ ماری جائیں حدیں مسجدوں میں، اور نہ مارا جائے کوئی باپ بدلے میں بیٹے کے۔

فائدہ : اس حدیث کو ہم مرفوع نہیں جانتے اس اسناد سے مگر اسماعیل بن مسلم کی روایت سے۔ اور اسماعیل بن مسلم مکی میں کلام کیا ہے بعض علماء نے ان میں بسبب قلت حافظہ کے۔

❀❀❀❀

١٠ ۔ بَابُ : مَا جَآءَ لَا يَحِلُّ دَمُ امْرِیءٍ مُّسْلِمٍ اِلَّا بِاِحْدٰی ثَلٰثٍ

تین صورتوں کے علاوہ مسلمان کا خون حلال نہیں

(١٤٠٢) عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : ((لَا يَحِلُّ دَمُ امْرِیءٍ مُسْلِمٍ يَشْهَدُ أَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَ أَنِّیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ اِلَّا بِاِحْدٰی ثَلَاثٍ : الثَّيِّبُ الزَّانِیْ، وَالنَّفْسُ بِالنَّفْسِ، وَالتَّارِكُ لِدِيْنِهِ الْمُفَارِقُ لِلْجَمَاعَةِ)). (اسناده صحيح) ارواء الغليل (٢١٩٦) ظلال الجنة (٦٠)

ترجمہ: روایت ہے عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے کہا فرمایا: رسول اللہ ﷺ نے: حلال نہیں خون کرنا کسی کا جو گواہی دیتا ہو کہ کوئی معبود نہیں سوائے اللہ تعالیٰ کے اور میں پیغامبر ہوں اس کا مگر تین سببوں سے: ایک تو شادی شدہ زنا کرنے والے کا، اسے رجم ضرور ہے، اور دوسرے قاتل کا بعوض مقتول کے تیسرے چھوڑ دینے والا اپنے دین اسلام کو اور جدا ہونے والا جماعت سے اہل اسلام کے۔

فائدہ : اس باب میں عثمان رضی اللہ عنہ اور عائشہ رضی اللہ عنہا اور ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بھی روایت ہے حدیث ابن مسعود کی حسن ہے صحیح ہے۔

❀❀❀❀

١١ ـ بَابُ: مَا جَآءَ فِيمَن يَقْتُلُ نَفْسًا مُعَاهِدًا

ذمی کو قتل کرنے والے کے بیان میں

(١٤٠٣) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ : ((اَلَا مَنْ قَتَلَ نَفْسًا مُعَاهِدًا لَهُ ذِمَّةُ اللّٰهِ وَذِمَّةُ رَسُولِهِ فَقَدْ اَخْفَرَ بِذِمَّةِ اللّٰهِ فَلَا يَرِحْ رَائِحَةَ الْجَنَّةِ، وَاِنَّ رِيحَهَا لَيُوجَدُ مِنْ مَسِيرَةِ سَبْعِينَ خَرِيفًا)).

(صحيح) التعليق الرغيب (٤/ ٤٠) سلسلة الاحاديث الصحيحة (٢٣٥٦)

ترجمہ: روایت ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے وہ روایت کرتے ہیں نبی ﷺ سے آپ نے فرمایا: آ گاہ ہو کہ جس نے مار ڈالا ذمی کو کہ اس کو پناہ تھی اللہ کی اور اس کے رسول ﷺ کی تو اس نے توڑ ڈالا اللہ کی پناہ کو، اور نہ سونگھے گا وہ خوشبو جنت کی کہ آتی ہے میدان قیامت میں ستر برس کی راہ سے۔

فائدہ: اس باب میں ابو بکرہ سے بھی روایت ہے حدیث ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی حسن ہے صحیح ہے اور مروی ہے کئی سندوں سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے وہ روایت کرتے ہیں نبی ﷺ سے۔

❀❀❀❀

(١٤٠٤) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ وَدَى الْعَامِرِيَّيْنِ بِدِيَةِ الْمُسْلِمِينَ وَكَانَ لَهُمَا عَهْدٌ مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ

(ضعيف الاسناد) اس میں ابو سعد قابل حجت نہیں اور ابو بکر بن عیاش ضعیف اور مدلس ہے۔

ترجمہ: روایت ہے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہ نبی ﷺ نے دیت دلوائی کی عامر کے دو شخصوں کی جو مقتول ہوئے تھے مسلمانوں کی دیت کے برابر اور وہ دونوں ذمی تھے یعنی ان سے اقرار تھا صلح کا نبی ﷺ سے۔

فائدہ: یہ حدیث غریب ہے نہیں جانتے ہم اس کو مگر اسی سند سے۔ اور ابو سعد بقال کا نام سعید بن مرزبان ہے۔

❀❀❀❀

١٢ ـ بَابُ : مَا جَآءَ فِي حُكْمِ وَلِيِّ الْقَتِيلِ فِي الْقِصَاصِ وَالْعَفْوِ

اس بیان میں کہ قصاص لینے اور معاف کرنے میں مقتول کے ولی کو اختیار ہے

(١٤٠٥) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ : لَمَّا فَتَحَ اللّٰهُ عَلَى رَسُولِهِ مَكَّةَ قَامَ فِي النَّاسِ فَحَمِدَ اللّٰهَ وَاَثْنَى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ : ((وَمَنْ قُتِلَ لَهُ قَتِيلٌ فَهُوَ بِخَيْرِ النَّظَرِيْنِ : إِمَّا اَنْ يَعْفُوَ وَ اِمَّا اَنْ يَقْتُلَ)).

(صحيح) ارواء الغليل (٤/ ٢٤٩، ٧/ ٢٥٨، ٢١٩٨)

ترجمہ: روایت ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہا انہوں نے جب فتح دی اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول ﷺ کو مکے پر تو کھڑے ہوئے

آنحضرت ﷺ لوگوں میں یعنی خطبہ پڑھنے میں اور تعریف کی اللہ تعالیٰ کی اور ثنا کی اس کی اس پر پھر فرمایا جس کا کوئی شخص مارا گیا ہو تو اس مقتول کے ولی کو دو باتوں کا اختیار ہے: یا عفو کر دے، یا قاتل کو قتل کرے۔ یعنی قصاص میں۔

فائدہ: اس باب میں وائل بن حجر اور انس اور ابوشریح خویلد بن عمرو رضی اللہ عنہم سے بھی روایت ہے۔

❁❁❁❁

(۱۴۰۶) عَنْ أَبِي شُرَيْحٍ الْكَعْبِيِّ: أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((إِنَّ اللّٰهَ حَرَّمَ مَكَّةَ وَلَمْ يُحَرِّمْهَا النَّاسُ. مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلَا يَسْفِكَنَّ فِيهَا دَمًا وَلَا يَعْضِدَنَّ فِيهَا شَجَرًا فَإِنْ تَرَخَّصَ مُتَرَخِّصٌ. فَقَالَ: أُحِلَّتْ لِرَسُولِ اللّٰهِ ﷺ، فَإِنَّ اللّٰهَ أَحَلَّهَا لِي وَلَا يُحِلُّهَا لِلنَّاسِ وَإِنَّمَا أُحِلَّتْ لِي سَاعَةً مِّنْ نَهَارٍ ثُمَّ هِيَ حَرَامٌ إِلَى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ ثُمَّ إِنَّكُمْ مَعْشَرَ خُزَاعَةَ قَتَلْتُمْ هٰذَا الرَّجُلَ مِنْ هُذَيْلٍ وَإِنِّي عَاقِلُهُ فَمَنْ قُتِلَ لَهُ قَتِيلٌ بَعْدَ الْيَوْمِ فَأَهْلُهُ بَيْنَ خِيَرَتَيْنِ: إِمَّا أَنْ يَّقْتُلُوا أَوْ يَأْخُذُوا الْعَقْلَ)).

(صحيح) (الارواء: ۲۲۲۰)

ترجمہ: روایت ہے ابوشریح کعبی سے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بے شک اللہ تعالیٰ نے حرمت اور تعظیم وتکریم کی جگہ ٹھہرایا ہے مکہ کو اور نہیں ٹھہرایا اس کو حرمت کی جگہ لوگوں نے سو جو شخص کہ ایمان رکھتا ہو اللہ تعالیٰ شانہ پر اور پچھلے دن یعنی قیامت پر تو نہ بہائے اس میں خون یعنی کسی کو قتل نہ کرے اور نہ اکھاڑے اس میں کوئی درخت، سو کسی نے اگر اپنے لیے رخصت نکالی یعنی قتل وغیرہ کی اس دلیل سے کہ کہا اس نے رخصت دی تھی رسول اللہ ﷺ کو بھی یعنی پس مجھے بھی ویسی ہی رخصت ہے پھر فرمایا آپ ﷺ نے: بے شک مجھے رخصت دی اللہ تعالیٰ نے اور کسی آدمی کو رخصت نہیں دی اور مجھ کو بھی رخصت دی او رحلال کیا قتل وقمع وہاں ایک گھڑی میں دن کی، پھر مکہ ایسا ہی حرام ہے قیامت کے دن تک، پھر تم نے اے گروہ بنی خزاعہ کے قتل کیا اس میں مرد کو بنی ہذیل سے اور میں اس کی دیت دلواتا ہوں، سو جس کا کوئی مارا جائے آج کے بعد اس کے لوگ اختیار رکھتے ہیں دو امروں کا یا قتل کریں قاتل کو قصاص میں یا دیت لیں۔

فائدہ: حدیث ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی حسن صحیح ہے۔ اور روایت کی ہے شیبان نے بھی یہ حدیث یحییٰ بن ابوکثیر سے اسی کے مثل۔ اور مروی ہے ابوشریح خزاعی سے وہ روایت کرتے ہیں نبی ﷺ سے کہ آپ ﷺ نے فرمایا ((مَنْ قُتِلَ لَهُ قَتِيلٌ فَلَهُ أَنْ يَقْتُلَ أَوْ يَعْفُوَ أَوْ يَأْخُذَ الدِّيَةَ)) یعنی: جس کا کوئی شخص مارا جائے تو اس کو اختیار ہے کہ قاتل کو قتل کرے یا معاف کر دے یا دیت لے۔ اور یہی مذہب ہے بعض علماء کا۔ یعنی کہتے ہیں کہ ولی مقتول کو اختیار ہے چاہے قصاص لے۔ یا دیت لے اور یہی قول ہے احمد اور اسحاق کا۔

❁❁❁❁

(۱۴۰۷) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ : قُتِلَ رَجُلٌ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَدُفِعَ الْقَاتِلُ إِلَى وَلِيِّهِ فَقَالَ الْقَاتِلُ : يَا رَسُولَ اللّٰهِ! وَاللّٰهِ مَا أَرَدْتُ قَتْلَهُ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ : ((**أَمَا إِنَّهُ إِنْ كَانَ صَادِقًا فَقَتَلْتَهُ دَخَلْتَ النَّارَ**))، فَخَلَّى عَنْهُ الرَّجُلُ قَالَ : وَكَانَ مَكْتُوفًا بِنِسْعَةٍ قَالَ : فَخَرَجَ يَجُرُّ نِسْعَتَهُ قَالَ : فَكَانَ يُسَمَّى : ذَا النِّسْعَةِ. (اسناده صحيح)

ترجمہ: روایت ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہا انہوں نے مار ڈالا ایک شخص نے کہ کسی کو رسول اللہ ﷺ کے زمانے میں اور سونپا گیا قاتل مقتول کے ولی کو، سو کہا قاتل نے یا رسول اللہ ﷺ! قسم ہے اللہ کی میں نے قصداً نہیں مارا اس کو، سو فرمایا رسول اللہ ﷺ نے: آگاہ ہو اکہ اگر یہ سچا ہے اور پھر تو نے اس کو قصاص میں مارا تو داخل ہوگا تو دوزخ میں۔ پس چھوڑ دیا اس مرد نے یعنی ولی نے مقتول کے اس قاتل کو اور بندھا ہوا تھا ایک تسمے میں۔ کہا راوی نے پھر نکلا وہ قاتل کھینچتا ہوا اپنے تسمے کو اور نام ہو گیا اس کا ذا النسعۃ یعنی صاحب تسمے کا۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

❀❀❀❀

۱۳۔ بَابُ : مَا جَآءَ فِي النَّهْيِ عَنِ الْمُثْلَةِ

ہاتھ، پیر، ناک اور کان وغیرہ کاٹنے کی ممانعت کے بیان میں

(۱۴۰۸) عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ : كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ إِذَا بَعَثَ أَمِيرًا عَلَى جَيْشٍ أَوْصَاهُ فِي خَاصَّةِ نَفْسِهِ بِتَقْوَى اللّٰهِ وَمَنْ مَعَهُ مِنَ الْمُسْلِمِينَ خَيْرًا فَقَالَ : ((**اغْزُوا بِسْمِ اللّٰهِ وَفِي سَبِيلِ اللّٰهِ قَاتِلُوا مَنْ كَفَرَ بِاللّٰهِ، اغْزُوا وَلَا تَغُلُّوا وَلَا تَغْدِرُوا وَلَا تَمْثُلُوا وَلَا تَقْتُلُوا وَلِيدًا**)) وَفِي الْحَدِيثِ قِصَّةٌ.

(اسناده صحيح) ارواء الغليل ۱۲۴۸ '۲۹۲/۷

ترجمہ: روایت ہے سلیمان بن ابو بریدہ سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے کہا: رسول اللہ ﷺ جب بھیجتے کسی کو سردار کر کے کسی لشکر پر تو وصیت کرتے خاص اس کو اللہ تعالیٰ سے ڈرنے کی اور جو لوگ کہ ساتھ اس کے ہوں ان سے نیکی کرنے کی اور فرماتے: جہاد کرو اللہ کے نام سے اور اللہ کی راہ میں لڑو اس سے جو انکار کرے اللہ کا، جہاد کرو اور غنیمت کے مال سے کچھ نہ چراؤ، اور عہد شکنی نہ کرو، اور کسی کے ہاتھ پیر ناک کان نہ کاٹو، اور کسی لڑکے نابالغ کو نہ مارو۔ اور اس حدیث میں ایک قصہ اور ہے۔

فائدہ: اس باب میں ابن مسعود اور شداد بن اوس اور سمرہ اور مغیرہ اور یعلی بن مرہ اور ابی ایوب رضی اللہ عنہم سے روایت ہے۔ حدیث بریدہ رضی اللہ عنہ کی حسن ہے صحیح ہے۔ اور حرام کہا ہے علماء نے ہاتھ پیر ناک کاٹنے کو۔

❀❀❀❀

(١٤٠٩) عَنْ شَدَّادِ بْنِ أَوْسٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ : ((إِنَّ اللّٰهَ كَتَبَ الْإِحْسَانَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ فَإِذَا قَتَلْتُمْ فَأَحْسِنُوا الْقِتْلَةَ وَإِذَا ذَبَحْتُمْ فَأَحْسِنُوا الذِّبْحَةَ وَلْيُحِدَّ أَحَدُكُمْ شَفْرَتَهُ وَلْيُرِحْ ذَبِيْحَتَهُ)).

(صحيح) إرواء الغليل (٢٢٣١) الروض النضير (٣٥٥) صحيح ابی داؤد (٢٥٠٦)

ترجمہ: روایت ہے شداد بن اوس سے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے فرض کیا ہے احسان کرنا ہر چیز پر پھر جب قتل کرو تو آسانی سے قتل کرو کہ جلد جان نکل جائے، اور جب ذبح کرو تو خوبی سے ذبح کرو اور تیز کرلے ہر کوئی تم میں سے اپنی چھری، یعنی ذبح کرتے وقت، اور راحت دے اپنے ذبیحہ کو۔ یعنی جلد تیز چھری سے ذبح کرے کہ زیادہ تکلیف نہ ہو۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔ اور ابوالاشعث کا نام شراحیل بن آدہ ہے۔

❀ ❀ ❀ ❀

١٤۔ باب: ماجاء في دية الجنين

حمل گرادینے کی دیت کے بیان میں

(١٤١٠) عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ : قَضٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فِي الْجَنِيْنِ بِغُرَّةٍ عَبْدٍ أَوْ أَمَةٍ فَقَالَ الَّذِيْ قَضٰى عَلَيْهِ : أَنُعْطِيْ مَنْ لَا شَرِبَ وَلَا أَكَلَ وَلَا صَاحَ فَاسْتَهَلَّ فَمِثْلُ ذٰلِكَ يُطَلُّ۔ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ : ((إِنَّ هٰذَا لَيَقُوْلُ بِقَوْلِ الشَّاعِرِ بَلٰى فِيْهِ غُرَّةٌ عَبْدٌ أَوْ أَمَةٌ)). (اسناده صحيح) ارواء الغليل (٢٢٠٥)

ترجمہ: روایت ہے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہا انہوں نے حکم کیا رسول اللہ ﷺ نے حمل گرانے والی کو ایک بردہ دینے کا اس عورت کو جس کا حمل گرا ہے، بردہ غلام ہو یا لونڈی، سو کہا اس نے جس پر حکم کیا آپ نے بردہ دینے کا کیا آپ دیت دلواتے ہیں اس کی جس نے پیا نہ کھایا نہ آواز دی نہ پکارا پیدا ہوتے وقت سو ایسے کا خون تو ضائع ہے، یعنی اس کا بدلا کچھ نہ دینا چاہیے، سو فرمایا نبی ﷺ نے: یہ تو باتیں کرتا ہے شاعروں کی، ضرور جنین کی دیت میں ایک بردہ دینا چاہیے غلام ہو یا لونڈی۔

فائدہ: اس باب میں حمید بن مالک بن نابغہ سے روایت ہے۔ حدیث ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے علماء کے نزدیک۔ اور بعض نے کہا غرہ سے مراد غلام یا لونڈی ہے یا مراد پانچ سو درہم ہیں۔ اور بعض نے کہا مراد گھوڑا ہے یا خچر۔

❀ ❀ ❀ ❀

(١٤١١) عَنِ الْمُغِيْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ أَنَّ امْرَأَتَيْنِ كَانَتَا ضَرَّتَيْنِ فَرَمَتْ إِحْدٰهُمَا الْأُخْرٰى بِحَجَرٍ أَوْ عَمُوْدِ فُسْطَاطٍ فَأَلْقَتْ جَنِيْنَهَا فَقَضٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : فِي الْجَنِيْنِ غُرَّةٌ عَبْدٍ أَوْ أَمَةٍ وَجَعَلَهُ عَلٰى عَصَبَةِ الْمَرْأَةِ .

(اسناده صحيح) (الارواء : ٢٢٠٦)

ترجمہ: روایت ہے مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ سے کہ دو عورتیں آپس میں سوتیں تھیں، سو مارا ایک نے دوسری کو ایک پتھر یا ایک میخ خیمہ کی پس گر گیا اس کے پیٹ کا بچہ، سو حکم فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پیٹ کے بچہ کے عوض میں ایک بردہ یعنی ایک غلام یا ایک لونڈی، اور دلوایا وہ عورت کے عصبات سے۔

فائدہ : حسن نے کہا اور روایت کی ہم سے زید بن حباب نے انہوں نے سفیان سے انہوں نے منصور سے یہی حدیث۔ یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

❀ ❀ ❀ ❀

١٥۔ بَابُ : مَا جَآءَ لَا يُقْتَلُ مُسْلِمٌ بِكَافِرٍ

اس بیان میں کہ کوئی مسلمان کسی کافر کے عوض قتل نہ کیا جائے

(١٤١٢) عَنِ الشَّعْبِيِّ ثَنَا اَبُو جُحَيْفَةَ قَالَ : قُلْتُ لِعَلِيٍّ : يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ! هَلْ عِنْدَكُمْ سَوْدَآءُ فِي بَيْضَآءَ لَيْسَ فِي كِتَابِ اللّٰهِ ؟ قَالَ : وَالَّذِي فَلَقَ الْحَبَّةَ وَبَرَأَ النَّسَمَةَ مَاعَلِمْتُهُ اِلَّا فَهْمًا يُعْطِيهِ اللّٰهُ رَجُلًا فِي الْقُرْاٰنِ وَمَا فِي الصَّحِيفَةِ۔ قُلْتُ وَمَا فِي الصَّحِيفَةِ ؟ قَالَ : فِيهَا الْعَقْلُ وَ فِكَاكُ الْأَسِيرِ وَأَنْ لَّا يُقْتَلَ مُؤْمِنٌ بِكَافِرٍ.

(اسناده صحيح) ارواء الغليل (٢٢٠٩) سلسلة الاحاديث الضعية تحت الحديث (٤٦٠)

ترجمہ: روایت ہے شعبی سے کہا انہوں نے روایت کی ہم سے ابو جحیفہ نے کہا میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے اے امیر المؤمنین! کوئی چیز تمہارے پاس سیاہی سے لکھی ہوئی ہے سفید کاغذ وغیرہ پر سوا کتاب اللہ یعنی قرآن کے؟ انہوں نے کہا: قسم ہے اس اللہ کی جس نے چیر نکالا دانے کو اور پیدا کر دیا روحوں کو میں نہیں جانتا کچھ مگر جو سمجھ اللہ تعالیٰ نصیب کرے کسی مرد مسلمان کو قرآن کے سمجھنے کی اور جو اس صحیفے میں ہے۔ میں نے کہا کیا ہے اس صحیفے میں؟ کہا حضرت علی رضی اللہ عنہ نے: اس میں دیت ہے اور قیدیوں یا غلاموں کے آزاد کرنے کا ذکر ہے اور یہ کہ نہ مارا جائے کوئی مسلمان کافر کے بدلے میں۔

فائدہ : اس باب میں عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے بھی روایت ہے۔ حدیث علی رضی اللہ عنہ کی حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے بعض علماء کا۔ اور یہی قول ہے سفیان ثوری اور مالک بن انس اور شافعی اور احمد اور اسحاق کا کہ کہتے ہیں نہ قتل کیا جائے کوئی مسلمان کسی کافر کے بدلے میں۔ اور بعض علماء نے کہا مسلمان قتل کیا جائے قصاص میں ذمی کے اور پہلا قول زیادہ صحیح ہے۔

❀ ❀ ❀ ❀

١٦۔ بَابُ : مَا جَاءَ فِي دِيَةِ الْكُفَّارِ

کافروں کی دیت کے بیان میں

(١٤١٣) عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيهِ عَنْ جَدِّهٖ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ : ((لَا يُقْتَلُ مُسْلِمٌ بِكَافِرٍ))،

وَبِهٰذَا الْإِسْنَادِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ : ((دِيَةُ عَقْلِ الْكَافِرِ نِصْفُ دِيَةِ عَقْلِ الْمُؤْمِنِ)).

(اسناده حسن صحيح) ارواء الغليل (٢٢٠٨)

ترجمہ: روایت ہے عمرو بن شعیب سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے وہ اپنے دادا سے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کہ نہ قتل کیا جائے کوئی مسلمان قصاص میں کسی کافر کے۔ اور اسی سند سے یہ بھی حدیث مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: دیت کافر کی برابر ہے آدھی دیت مسلمان کے۔

فائدہ: اور اختلاف ہے علماء کا یہود اور نصاریٰ کی دیت میں۔ سو بعض علماء کا مذہب اس حدیث کے موافق ہے جو مروی ہوئی ہے نبی ﷺ سے۔ اور کہا عمر بن عبدالعزیز نے دیت یہودی اور نصرانی کی مسلمان کی آدھی دیت کے برابر ہے۔ اور یہی قول ہے احمد بن حنبل کا۔ اور مروی ہے عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے انہوں نے کہا دیت یہودی اور نصرانی کی چار ہزار درہم ہے اور دیت مجوسی کی آٹھ سو درہم ہے اور اسی کے قائل ہیں امام مالک اور امام شافعی اور اسحاق۔ اور کہا بعض علماء نے: دیت یہودی اور نصرانی کی مسلمان کی دیت کے برابر ہے۔ اور یہی قول ہے سفیان ثوری اور اہل کوفہ کا۔

١٧ ـ بَابُ : مَا جَآءَ فِي الرَّجُلِ يَقْتُلُ عَبْدَهُ

اس شخص کے بیان میں جو اپنے غلام کو مار ڈالے

(١٤١٤) عَنْ سَمُرَةَ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ : ((مَنْ قَتَلَ عَبْدَهُ قَتَلْنَاهُ وَمَنْ جَدَعَ عَبْدَهُ جَدَعْنَاهُ)).

(ضعيف عند الالباني) تخريج مشكاة المصابيح (٣٤٧٣) اس میں قتادہ اور حسن بصری دونوں مدلس راوی ہیں بعض محققین نے اس کو حسن قرار دیا ہے۔

ترجمہ: روایت ہے سمرہ رضی اللہ عنہ سے کہا انہوں نے فرمایا رسول اللہ ﷺ نے: جس نے قتل کیا اپنے غلام کو ہم بھی اس کو قتل کریں گے اور جس نے ناک کان کاٹی اپنے غلام کی ہم بھی اس کی ناک کان کاٹیں گے۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے۔ اور بعض علمائے تابعین کا یہی مذہب ہے انہیں میں ہیں ابراہیم نخعی۔ اور بعض نے کہا حر اور عبد میں قصاص نہیں جان کے مارنے میں نہ زخمی کرنے میں۔ اور یہی قول ہے احمد اور اسحاق اور حسن بصری اور عطاء بن ابی رباح کا۔ اور بعض نے کہا جب قتل کرے کوئی اپنے غلام کو تو اس کے عوض میں نہ مارا جائے اور جب کسی غیر کے غلام کو قتل کرے تو اس کے عوض میں مارا جائے۔ اور یہی قول ہے سفیان ثوری کا۔

١٨ ـ بَابُ : مَا جَآءَ فِي الْمَرْأَةِ هَلْ تَرِثُ مِنْ دِيَةِ زَوْجِهَا

اس بیان میں کہ کیا عورت کو اپنے شوہر کی دیت میں سے ورثہ ملے گا؟

(١٤١٥) عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيِّبِ أَنَّ عُمَرَ كَانَ يَقُولُ : الدِّيَةُ عَلَى الْعَاقِلَةِ وَلَا تَرِثُ الْمَرْأَةُ مِنْ دِيَةِ زَوْجِهَا

شَيْئًا۔ حَتّٰى أَخْبَرَهُ الضَّحَّاكُ بْنُ سُفْيَانَ الْكِلَابِيُّ : أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ كَتَبَ إِلَيْهِ أَنْ وَرِّثِ امْرَأَةَ أَشْيَمَ الضِّبَابِيِّ مِنْ دِيَةِ زَوْجِهَا. (صحيح) صحيح ابی داؤد ارواء الغليل (٢٦٤٩ـ (٢٥٩٩ـ ٢٦٠٠) التحقيق الثانی)

ترجمہ: روایت ہے سعید بن مسیّب رحمہ اللہ سے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے تھے دیت عاقلہ پر واجب ہوتی ہے، اور وارث نہیں ہوتی عورت اپنے ورثہ کی دیت سے کسی شے کی۔ یہاں تک کہ خبر دی ان کو ضحاک بن سفیان نے جو قبیلہ بنی کلاب سے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ان کو خط لکھا کہ ورثہ دو اشیم ضبابی کی بیوی کو اس کے شوہر کی دیت سے۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے علماء کا۔

❀❀❀❀

۱۹۔ بَابُ : مَا جَآءَ فِي الْقِصَاصِ

قصاص کے بیان میں

(١٤١٦) عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ: أَنَّ رَجُلًا عَضَّ يَدَ رَجُلٍ فَنَزَعَ يَدَهُ فَوَقَعَتْ ثَنِيَّتَاهُ فَاخْتَصَمُوا إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ فَقَالَ : ((**يَعَضُّ أَحَدُكُمْ أَخَاهُ كَمَا يَعَضُّ الْفَحْلُ لَا دِيَةَ لَكَ**)) ؛ فَأَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالَى: ﴿ وَالْجُرُوْحَ قِصَاصٌ ﴾ [المائدة : ٤٥] (صحيح)

ترجمہ: روایت ہے عمران بن حصین سے کہ ایک مرد نے کاٹ کھایا ہاتھ ایک مرد کا تو کھینچا اس نے اپنا ہاتھ پس گر گئے اگلے دو دانت کاٹنے والے کے، سو جھگڑتے ہوئے وہ نبی ﷺ کے پاس آئے، سو فرمایا آپ ﷺ نے کاٹ کھاتا ہے ایک تم میں سے اپنے بھائی کو جیسا کاٹتا ہے اونٹ، نہیں ہے دیت تیرے لیے یعنی گرے ہوئے دانتوں کی۔ سو اتاری اللہ نے یہ آیت [والجروح قصاص] یعنی زخموں کا بدلہ دینا چاہیے۔

فائدہ: اس باب میں یعلی بن امیہ اور سلمہ بن امیہ سے بھی روایت ہے اور وہ دونوں بھائی ہیں۔ حدیث عمران بن حصین کی حسن ہے صحیح ہے۔

❀❀❀❀

۲۰۔ بَابُ : مَا جَآءَ فِي الْحَبْسِ فِي التُّهْمَةِ

اس بیان میں کہ جس پر قتل وغیرہ کی تہمت ہو اسے قید کرنا چاہیے

(١٤١٧) عَنْ بَهْزِ بْنِ حَكِيْمٍ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ حَبَسَ رَجُلًا فِي تُهْمَةٍ ثُمَّ خَلّٰى عَنْهُ.

(حسن) (المشكاة : ٣٧٨٥)

ترجمہ: روایت ہے بہز بن حکیم سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے وہ ان کے دادا سے کہ قید کیا نبی ﷺ نے ایک شخص کو کسی تہمت کے سبب سے پھر چھوڑ دیا اس کو ثبوت براءت کے بعد۔

فائدہ : اس باب میں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے۔ حدیث بہز کی جو مروی ہے ان کے باپ سے وہ روایت کرتے ہیں ان کے دادا سے حسن ہے۔ اور مروی ہے اسماعیل بن ابراہیم سے وہ روایت کرتے ہیں بہز بن حکیم سے یہی حدیث اور یہ بہت پوری روایت ہے اور اس سے دراز تر ہے۔

❀ ❀ ❀ ❀

٢١۔ بَابُ: مَا جَآءَ فِيمَنْ قُتِلَ دُوْنَ مَالِهِ فَهُوَ شَهِيْدٌ

اس بیان میں کہ جو اپنے مال کی حفاظت کرتے ہوئے مارا جائے وہ شہید ہے

(١٤١٨) **عَنْ** سَعِيْدِ بْنِ زَيْدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ نُفَيْلٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ : ((**مَنْ قُتِلَ دُوْنَ مَالِهِ فَهُوَ شَهِيْدٌ**)).

(اسنادہ صحیح) احکام الجنائز (ص ٤٢ و ٤١) ارواء لغليل (٧٠٨) تخريج مشكاة المصابيح (٣٥٢٩) الروض النضير (٣٢٩، ٥٨٦)

ترجمہ: روایت ہے سعید بن زید بن عمرو بن نفیل سے وہ روایت کرتے ہیں نبی ﷺ سے آپ نے فرمایا: جو مارا جائے اپنے مال کے لیے وہ شہید ہے۔

فائدہ : یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔ روایت کی ہم سے محمد بن بشار نے انہوں نے کہا روایت کی ہم سے ابو عامر عقدی نے انہوں نے کہا روایت کی ہم سے عبدالعزیز بن عبدالمطلب نے انہوں نے عبداللہ بن حسن سے انہوں نے ابراہیم بن محمد بن طلحہ سے انہوں نے عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے انہوں نے نبی ﷺ سے کہ فرمایا آپ ﷺ نے: جو قتل کیا جائے اپنے مال کے لیے وہ شہید ہے۔

فائدہ : اس باب میں علی رضی اللہ عنہ اور سعید بن زید رضی اللہ عنہ اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ اور ابن عمر رضی اللہ عنہما اور ابن عباس رضی اللہ عنہما اور جابر رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے۔ حدیث عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ کی حسن ہے اور مروی ہے ان سے کئی سندوں سے۔ اور رخصت دی ہے بعض علماء نے اس کی کہ آدمی لڑے اپنی جان و مال بچانے کے لیے۔ ابن مبارک نے کہا اپنا مال بچانے کو لڑے اگرچہ دو درہم ہوں۔ یہی مذہب ہے جمہور اہل علم کا۔

❀ ❀ ❀ ❀

(١٤١٩) **عَنْ** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ : ((**مَنْ قُتِلَ دُوْنَ مَالِهِ فَهُوَ شَهِيْدٌ**)).

(اسنادہ صحیح) (الاحکام : ٤١، الارواء : ١٥٢٨)

ترجمہ: عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ روایت کرتے ہیں نبی رضی اللہ عنہ سے آپ نے فرمایا: جو قتل کیا جائے اپنے مال کے لیے وہ شہید ہے۔

❀ ❀ ❀ ❀

(۱۴۲۰) عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ الْحَسَنِ حَدَّثَنِیْ اِبْرَاهِیْمُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ طَلْحَةَ۔ قَالَ سُفْیَانُ وَ اَثْنٰی عَلَیْهِ خَیْرًا۔ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَاللّٰهِ بْنَ عَمْرٍو یقول : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : ((مَنْ اُرِیْدَ مَالُهُ بِغَیْرِ حَقٍّ فَقَاتَلَ فَقُتِلَ فَهُوَ شَهِیْدٌ)). (صحیح) [انظر ماقبله]

ترجمہ: روایت ہے عبداللہ بن حسن سے وہ روایت کرتے ہیں ابراہیم بن محمد بن طلحہ سے (کہا سفیان نے اور تعریف کی ان کی بہت سی عبداللہ نے) کہا ابراہیم نے سنا میں نے عبداللہ بن عمرو سے کہا انہوں نے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے: جس کا مال کوئی ناحق چھیننے کا ارادہ کرے اور وہ لڑے اور مارا جائے تو شہید ہے۔

فائدہ : یہ حدیث صحیح ہے۔ اور روایت کی محمد بن بشار نے انہوں نے کہا روایت کی ہم سے عبدالرحمٰن بن مہدی نے انہوں نے کہا روایت کی ہم سے سفیان نے انہوں نے عبداللہ بن حسن سے انہوں نے ابراہیم بن محمد بن طلحہ سے انہوں نے عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے انہوں نے نبی ﷺ سے مانند اسی روایت کے۔

❀ ❀ ❀ ❀

(۱۴۲۱) عَنْ سَعِیْدِ بْنِ زَیْدٍ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ یَقُوْلُ : ((مَنْ قُتِلَ دُوْنَ مَالِهِ فَهُوَ شَهِیْدٌ، وَمَنْ قُتِلَ دُوْنَ دَمِهِ فَهُوَ شَهِیْدٌ، وَمَنْ قُتِلَ دُوْنَ دِیْنِهِ فَهُوَ شَهِیْدٌ، وَمَنْ قُتِلَ دُوْنَ اَهْلِهِ فَهُوَ شَهِیْدٌ)).

(صحیح) (الاحکام : ۴۲)

ترجمہ: روایت ہے سعید بن زید سے کہا سنا میں نے رسول اللہ ﷺ سے کہ فرماتے تھے جو مارا جائے اپنے مال کے لیے وہ شہید ہے اور جو مارا جائے اپنی جان بچانے کے لیے وہ شہید ہے اور جو مارا جائے اپنے دین کے لیے وہ شہید ہے اور جو مارا جائے اپنے گھر والوں کو بچانے کے لیے وہ شہید ہے۔

فائدہ : یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔ اور ایسا ہی روایت کیا اس کو کئی لوگوں نے ابراہیم بن سعد سے اسی کے مانند۔ اور یعقوب، ابراہیم کے بیٹے ہیں وہ سعد کے بیٹے ہیں وہ عبدالرحمٰن کے بیٹے وہ عوف زہری کے بیٹے۔

❀ ❀ ❀ ❀

۲۲۔ بَابُ : مَا جَآءَ فِی الْقَسَامَةِ

قسامت کے بیان میں

مترجم کہتا ہے: قسامت بـالـفتح لغت میں مصدر ہے قسم کی مانند یعنی قسم کھانا خواہ ایک آدمی قسم کھائے یا زیادہ اور اصطلاح شرع میں قسم ہے اللہ کے نام کی سبب مخصوص اور عدد مخصوص کی جہت سے مخصوص شخص پر بنا بر وجہ مخصوص کے۔ اور تفصیل اس کی یہ ہے کہ جب کوئی مقتول کسی محلّہ یا قریہ میں یا اس کے متصل ایسا پایا جائے کہ قاتل اس کا معلوم نہ ہو تو پچاس آدمیوں سے اس محلّہ کی قسم لی جائے کہ ہر ایک اس میں یوں کہے کہ واللہ میں نے اس کو قتل نہیں کیا اور نہ اس کا قاتل مجھے معلوم ہے۔ اور شرط قسامت یہ ہے کہ وہ قسم کھانے والے مرد عاقل بالغ آزاد ہوں، تو عورت اور مجنون اور صغیر اور غلام پر قسم لازم نہیں آتی، اور یہ بھی شرط ہے کہ میت پر قتل کا اثر موجود ہو اور حکم قسامت کا یہ ہے کہ دیت واجب ہوتی ہے تین برس کے اندر اور مشروع ہونا قسامت کا ثابت ہے احادیث صحیح اور اجماع سے۔ كذافی الطحطاوی مختصراً.

❀ ❀ ❀ ❀

(۱۴۲۲) عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيْجٍ وَسَهْلِ بْنِ أَبِیْ حَثْمَةَ أَنَّهُمَا قَالَا: خَرَجَ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ سَهْلِ بْنِ زَيْدٍ وَمُحَيِّصَةُ بْنُ مَسْعُوْدِ بْنِ زَيْدٍ حَتّٰى إِذَا كَانَ بِخَيْبَرَ تَفَرَّقَا فِیْ بَعْضِ مَا هُنَاكَ ثُمَّ إِنَّ مُحَيِّصَةَ وَجَدَ عَبْدَاللّٰهِ بْنَ سَهْلٍ قَتِيْلًا قَدْ قُتِلَ فَدَفَنَهُ ثُمَّ أَقْبَلَ إِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ هُوَ وَ حُوَيِّصَةُ بْنُ مَسْعُوْدٍ وَ عَبْدُالرَّحْمٰنِ بْنُ سَهْلٍ وَكَانَ أَصْغَرَ الْقَوْمِ ذَهَبَ عَبْدُالرَّحْمٰنِ لِيَتَكَلَّمَ قَبْلَ صَاحِبَيْهِ. قَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((**كَبِّرِ الْكُبْرَ**)) فَصَمَتَ وَتَكَلَّمَ صَاحِبَاهُ، ثُمَّ تَكَلَّمَ مَعَهُمَا فَذَكَرُوا لِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ مَقْتَلَ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ سَهْلٍ فَقَالَ لَهُمْ: ((**أَتَحْلِفُوْنَ خَمْسِيْنَ يَمِيْنًا فَتَسْتَحِقُّوْنَ صَاحِبَكُمْ أَوْ قَاتِلَكُمْ**)) قَالُوْا: كَيْفَ نَحْلِفُ وَلَمْ نَشْهَدْ؟ قَالَ: ((**فَتُبَرِّئُكُمْ يَهُوْدُ بِخَمْسِيْنَ يَمِيْنًا؟**))، قَالُوْا: وَكَيْفَ نَقْبَلُ أَيْمَانَ قَوْمٍ كُفَّارٍ؟ فَلَمَّا رَاٰى ذٰلِكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ أَعْطٰى عَقْلَهُ. (صحیح) ارواء الغليل (۱٦٤٦)

ترجمہ: روایت ہے رافع بن خدیج اور سہل بن ابی حثمہ سے دونوں نے کہا کہ عبداللہ اور محیصہ دونوں نکلے سفر میں پھر جب پہنچے خیبر کو جدا ہو گئے وہ دونوں بعض راہوں میں وہاں کے، پھر محیصہ نے پایا عبداللہ بن سہل کو ایک جگہ مقتول قتل کیا تھا ان کو کسی نے، سو آئے رسول اللہ ﷺ کے پاس وہ بھی اور حویصہ بن مسعود اور عبدالرحمٰن بھی اور عبدالرحمٰن بن سہل سب قوم میں چھوٹے تھے سو ارادہ کیا انہوں نے کلام کرنے کا یعنی اپنا حال اور دعویٰ بیان کرنے کا اپنے دونوں ساتھیوں سے پہلے، سو فرمایا رسول اللہ ﷺ نے: بڑائی رکھو بڑے کی پس وہ چپ ہو رہے اور کلام کیا ان کے دونوں ساتھیوں نے یعنی حویصہ بن مسعود اور محیصہ نے پھر بولے عبدالرحمٰن بھی ان دونوں کے ساتھ، اور ذکر کیا رسول اللہ ﷺ نے قتل ہونا

عبدالرحمٰن بن سعد کا، سو کہا ان سے آپ ﷺ نے: کیا کھاتے ہو تم پچاس قسمیں یعنی اس مضمون کی کہ فلاں نے قتل کیا تا کہ مستحق ہو جاؤ تم صاحب اپنے کے، یا فرمایا: قتل اپنے کے۔ کہا انہوں نے ہم کیونکر قسمیں کھائیں کہ وہاں حاضر نہ تھے فرمایا آپ ﷺ نے پھر بری ہو جائیں گے تم سے یہود پچاس قسمیں کھا کر یعنی تمہاری تہمت سے پاک ہو جائیں گے۔ کہا انہوں نے کیونکر قبول کریں ہم قسمیں قوم کفار کی؟ پھر جب رسول اللہ ﷺ نے دیکھا یہ معاملہ، دے دی دیت اس کی یعنی بیت المال سے (اور ایک روایت میں ہے اپنے پاس سے)۔

فائدہ: روایت کی ہم سے علی بن خلال نے انہوں نے کہا روایت کی ہم سے یزید بن ہارون نے انہوں نے کہا روایت کی ہم سے یحییٰ بن سعید نے انہوں نے بشیر بن یسار سے انہوں نے سہل بن ابوحثمہ اور رافع بن خدیج سے اسی حدیث کی مانند معنوں میں۔ یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے علماء کا قسامت میں۔ اور تجویز کیا ہے بعض فقہائے مدینہ نے قصاص کو قسامت سے اور بعض علمائے کوفہ وغیرہم نے کہا ہے کہ قسامت سے قصاص واجب نہیں ہوتا اور واجب ہوتی ہے دیت۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

ابواب الحدود

عن رسول اللہ ﷺ

(المعجم ١٥) حد اور سزاؤں کے بیان میں (التحفة ١٣)

١ ـ بَابُ : مَا جَآءَ فِيمَنْ لَا يَجِبُ عَلَيْهِ الْحَدُّ

ان کے بیان میں جن پر حد واجب نہیں

(١٤٢٣) عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ : ((رُفِعَ الْقَلَمُ عَنْ ثَلٰثَةٍ : عَنِ النَّائِمِ حَتّٰى يَسْتَيْقِظَ وَعَنِ الصَّبِيِّ حَتّٰى يَشِبَّ، وَعَنِ الْمَعْتُوهِ حَتّٰى يَعْقِلَ)).

(صحيح) إرواء الغليل (٢٩٧) تخريج مشكاة المصابيح (٣٢٨٧ـ ٣٢٨٨)

ترجمہ: روایت ہے سیدنا علی رضی اللہ عنہ سے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اٹھالیا گیا قلم تین شخصوں سے یعنی تین شخصوں پر تکلیف شرعی نہیں: ایک سونے والا یہاں تک کہ جاگے، اور لڑکا یہاں تک کہ بالغ ہو، اور مجنون یہاں تک کہ اس کو عقل آئے۔

فائدہ: اس باب میں امّ المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے بھی روایت ہے۔ حدیث علی رضی اللہ عنہ کی حسن ہے غریب ہے اس سند سے اور مروی ہے ان سے کئی سندوں سے۔ اور بعض لوگوں نے اس میں یہ کلمہ بھی ذکر کیا ہے وَعَنِ الْغُلَامِ حَتّٰى يَحْتَلِمَ یعنی تکلیف شرعی نہیں لڑکے پر جب تک جوان نہ ہو۔ اور ہم نہیں جانتے کہ حسن نے کچھ سنا ہو علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے۔ اور مروی ہے یہ

حدیث عطاء بن سائب سے وہ روایت کرتے ہیں ابوظبیان سے وہ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے وہ نبی ﷺ سے اسی روایت کی مانند اور روایت کیا ہے اس کو اعمش سے انہوں نے ابوظبیان سے انہوں نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے انہوں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے موقوفاً اور مرفوع نہیں کیا اور اسی پر عمل ہے بعض علماء کا۔ اور ابوظبیان کا نام حصین بن جندب ہے۔

❁❁❁❁

۲۔ بَابُ : مَا جَآءَ فِيْ دَرْءِ الْحُدُوْدِ

حدود ساقط کرنے کے بیان میں

(۱۴۲۴) عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : ((ادْرَأُوا الْحُدُوْدَ عَنِ الْمُسْلِمِيْنَ مَا اسْتَطَعْتُمْ فَإِنْ كَانَ لَهُ مَخْرَجٌ فَخَلُّوْا سَبِيْلَهُ فَإِنَّ الْإِمَامَ أَنْ يُخْطِيءَ فِي الْعَفْوِ خَيْرٌ مِنْ أَنْ يُخْطِيءَ فِي الْعُقُوْبَةِ)).

(ضعيف) (المشكاة : ۳۵۷۰، الارواء : ۲۳۵۵) اس میں یزید بن ابی زیاد راوی ضعیف ہے۔ میزان الاعتدال (۴/۴۲۵) کتاب الضعفاء للبخاری (۴۱۵) تقریب (۷۷۱۶)

ترجمہ: روایت ہے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ کہا انہوں نے فرمایا رسول اللہ ﷺ نے: دفع کرو اور ٹالو[1] حدودوں کو مسلمانوں سے جہاں تک تم سے ہو سکے پھر اگر ہو سکے مجرم کی کوئی شکل رہائی کی تو چھوڑ دو اس کو اس لیے کہ امام خطا کار کو اگر بخش دے تو یہ بہتر ہے اس سے کہ خطا کار کو عذاب کرے۔

فائدہ: روایت کی ہم سے ہناد نے انہوں نے کہا ہم سے وکیع نے انہوں نے یزید بن زیاد سے محمد بن ربیعہ کی حدیث کی مانند اور مرفوع نہیں کیا اس کو۔ اور اس باب میں ابوہریرہ رضی اللہ عنہ اور عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے۔ اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی حدیث کو ہم مرفوع نہیں جانتے مگر اسی محمد بن ربیع کی روایت سے کہ وہ یزید بن زیاد دمشقی سے روایت کرتے ہیں اور وہ زہری سے اور وہ عروہ سے وہ ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے وہ نبی ﷺ سے۔ اور روایت کی یہ حدیث وکیع نے یزید بن زیاد سے اسی کے مانند اور مرفوع نہ کیا اس کو۔ اور روایت وکیع کی صحیح تر ہے اور مروی ہے اسی کی مانند کئی صحابیوں سے نبی ﷺ کے کہ انہوں نے بھی اسی کی مانند کہا۔ اور یزید بن زیاد دمشقی ضعیف ہیں حدیث میں اور یزید بن ابی زیاد کوفی ان سے ثابت تر اور مقدم زیادہ ہیں۔

❁❁❁❁

[1] یعنی تعلیم وتلقین کرو کہ شاید تو دیوانہ ہوگیا ہے یا نشہ میں ہے یا زنا سے بوسہ وغیرہ مراد لیتا ہے۔

٣۔ بَابُ : مَا جَآءَ فِي السَّتْرِ عَلَى الْمُسْلِمِ

مسلمان کے عیب چھپانے کے بیان میں

(١٤٢٥) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : ((مَنْ نَفَّسَ عَنْ مُسْلِمٍ كُرْبَةً مِنْ كُرَبِ الدُّنْيَا نَفَّسَ اللّٰهُ عَنْهُ كُرْبَةً مِّنْ كُرَبِ الْآخِرَةِ، وَمَنْ سَتَرَ عَلَى مُسْلِمٍ سَتَرَهُ اللّٰهُ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ وَاللّٰهُ فِي عَوْنِ الْعَبْدِ مَا كَانَ الْعَبْدُ فِي عَوْنِ أَخِيهِ)). (اسناده صحيح) صحيح الترغيب (١/٣١/٦٨) التعليق الرغيب (١/٥٢) تخريج العلم (١١٣/١٧) صحيح ابى داؤد (١٣٠٨)

ترجمہ: روایت ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہا انہوں نے فرمایا رسول اللہ ﷺ نے: جس نے کھول دی کوئی مصیبت دنیا کی کسی مسلمان سے کھول دے گا اللہ تعالیٰ اس سے ایک مصیبت آخرت کی مصیبتوں سے، اور جو عیب چھپائے مسلمان کا، عیب چھپائے گا اللہ تعالیٰ اس کے دنیا اور آخرت میں اور اللہ تعالیٰ بندے کی مدد میں ہے جب تک بندہ اپنے بھائی کی مدد میں ہے۔

فائدہ: اس باب میں عقبہ بن عامر اور ابن عمر رضی اللہ عنہم سے بھی روایت ہے۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی حدیث کو اسی طرح روایت کیا ہے کئی لوگوں نے اعمش سے انہوں نے ابو صالح سے انہوں نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے انہوں نے نبی ﷺ سے ابو عوانہ کی روایت کی مانند۔ اور روایت کی اسباط بن محمد نے اعمش سے کہا اعمش نے روایت پہنچی مجھ کو ابو صالح سے ان کو ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے ان کو نبی ﷺ سے ابو عوانہ کی مانند۔ روایت کی ہم سے یہ حدیث عبید بن اسباط بن محمد نے کہا روایت کی مجھ سے میرے باپ نے اعمش سے یہی حدیث۔

❀❀❀❀

(١٤٢٦) عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ : ((الْمُسْلِمُ أَخُو الْمُسْلِمِ لَا يَظْلِمُهُ وَلَا يُسْلِمُهُ وَمَنْ كَانَ فِي حَاجَةِ أَخِيهِ كَانَ اللّٰهُ فِي حَاجَتِهِ وَمَنْ فَرَّجَ عَنْ مُسْلِمٍ كُرْبَةً فَرَّجَ اللّٰهُ عَنْهُ كُرْبَةً مِنْ كُرَبِ يَوْمِ الْقِيٰمَةِ وَمَنْ سَتَرَ مُسْلِمًا سَتَرَهُ اللّٰهُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ)). (اسناده صحيح) (الصحيحة : ٥٠٤)

ترجمہ: روایت ہے سالم سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مسلمان بھائی ہے مسلمان کا تو چاہیے کہ ظلم نہ کرے اور ہلاکت میں نہ ڈالے اس کو اور جو شخص اپنے بھائی کی حاجت روائی میں مشغول ہے اللہ تعالیٰ اس کی حاجت روائی میں ہے اور جس نے کھول دی کسی مسلمان سے کوئی سختی کھول دے گا اللہ تعالیٰ اس کی ایک سختی قیامت کے دن کی سختیوں میں سے، اور جس نے پردہ ڈھانپا یعنی عیب چھپایا کسی مسلمان کا، اللہ تعالیٰ پردہ ڈھانپ دے گا اس کا قیامت کے دن۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے ابن عمر رضی اللہ عنہما کی روایت سے۔

❀❀❀❀

٤۔ بَابُ : مَا جَآءَ فِي التَّلْقِيْنِ فِي الْحَدِّ

حدوں میں تلقین[1] کرنے کے بیان میں

(١٤٢٧) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ لِمَاعِزِ بْنِ مَالِكٍ : ((**أَحَقٌّ مَا بَلَغَنِي عَنْكَ؟**)) قَالَ : مَا بَلَغَكَ عَنِّيْ؟ قَالَ : ((**بَلَغَنِيْ أَنَّكَ وَقَعْتَ عَلَى جَارِيَةِ آلِ فُلَانٍ**)) قَالَ : نَعَمْ فَشَهِدَ أَرْبَعَ شَهَادَاتٍ فَأَمَرَ بِهِ فَرُجِمَ. (صحيح) (الإرواء : ٧/٣٥٥)

ترجمہ: روایت ہے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ماعز سے جو بیٹے مالک کے تھے: کیا سچ ہے: خبر تمہاری پہنچی ہے مجھ کو؟ پوچھا انہوں نے کیا خبر میری پہنچی ہے آپ کو؟ فرمایا آپ نے مجھ کو خبر پہنچی ہے کہ تم نے زنا کیا فلانے قبیلے کی لونڈی سے انہوں نے کہا ہاں پھر اقرار کیا چار بار، سو حکم دیا آپ نے ان کو اور سنگسار کیے گئے وہ۔

فائدہ: اس باب میں سائب بن یزید سے بھی روایت ہے۔ حدیث ابن عباس رضی اللہ عنہما کی حسن ہے اور روایت کی شعبہ نے یہ حدیث سماک بن حرب سے انہوں نے سعید بن جبیر سے مرسلاً اور نہیں ذکر کیا اس میں ابن عباس رضی اللہ عنہما کا۔

٥۔ بَابُ : مَا جَآءَ فِي دَرْءِ الْحَدِّ عَنِ الْمُعْتَرِفِ إِذَا رَجَعَ

اس بیان میں کہ جب معترف اپنے اقرار سے پھر جائے تو اس سے حد ساقط ہو جاتی ہے

(١٤٢٨) عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ : جَاءَ مَاعِزٌ الْأَسْلَمِيُّ إِلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ : إِنَّهُ قَدْ زَنٰى فَأَعْرَضَ عَنْهُ ثُمَّ جَآءَ مِنَ الشِّقِّ الْآخَرِ فَقَالَ : يَارَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ إِنَّهُ قَدْ زَنٰى فَأَعْرَضَ عَنْهُ ثُمَّ جَآءَ مِنَ الشِّقِّ الْآخَرِ فَقَالَ : يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! إِنَّهُ قَدْ زَنٰى فَأَمَرَ بِهِ فِي الرَّابِعَةِ فَأُخْرِجَ إِلَى الْحَرَّةِ فَرُجِمَ بِالْحِجَارَةِ فَلَمَّا وَجَدَ مَسَّ الْحِجَارَةِ فَرَّ يَشْتَدُّ حَتّٰى مَرَّ بِرَجُلٍ مَعَهُ لَحْيُ جَمَلٍ فَضَرَبَهُ بِهِ وَضَرَبَهُ النَّاسُ حَتّٰى مَاتَ فَذَكَرُوْا ذٰلِكَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ أَنَّهُ فَرَّ حِيْنَ وَجَدَ مَسَّ الْحِجَارَةِ وَمَسَّ الْمَوْتِ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : ((**فَهَلَّا تَرَكْتُمُوْهُ**)).

(حسن صحيح) ارواء الغليل (٨/٣٥٣) تخريج مشكاة المصابيح (٣٥٦٥)

ترجمہ: روایت ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہا انہوں نے آئے ماعز اسلمی رسول اللہ ﷺ کے پاس اور کہا انہوں نے زنا کیا ہے پس منہ پھیر لیا ان کی طرف سے آپ نے پھر آئے وہ دوسری طرف سے اور کہا کہ زنا کیا ہے اس نے پھر منہ پھیر لیا ان کی طرف سے آپ نے پھر آئے وہ دوسری طرف سے اور کہا یا رسول اللہ ﷺ بے شک اس نے زنا کیا ہے پھر حکم کیا

[1] یعنی جو اقرار زنا کرتا ہو اس کو ایسی باتیں سکھاتا کہ حد اس پر واجب نہ ہو۔

آپ ﷺ نے چوتھی بار[1] پھر لے گئے ان کو پتھریلی زمین کی طرف پھر مارے گئے وہ پتھروں سے پھر جب ان کو پتھر لگے تو بھاگے دوڑتے ہوئے یہاں تک کہ پہنچے ایک شخص کے نزدیک کہ اس کے پاس اونٹ کی ڈاڑھ کی ہڈی تھی، سو مارا ان کو اس سے اور مارا لوگوں نے بھی یہاں تک کہ وفات پائی، سو ذکر کیا اس کا رسول اللہ ﷺ سے کہ وہ بھاگے تھے جب چوٹ کھائی انہوں نے پتھر کی اور مزہ چکھا موت کا، سو فرمایا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کیوں نہ چھوڑ دیا[2] تم نے اس کو یعنی جب وہ بھاگا تھا تو اس کو چھوڑ دینا لازم تھا۔

فائدہ : یہ حدیث حسن ہے اور مروی ہے کئی سندوں سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے۔ اور مروی ہوئی یہ حدیث ابوسلمہ رضی اللہ عنہ سے وہ روایت کرتے ہیں جابر رضی اللہ عنہ سے جو بیٹے عبداللہ کے ہیں وہ نبی ﷺ سے اسی کی مانند۔

(۱۴۲۹) عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ: أَنَّ رَجُلًا مِنْ أَسْلَمَ جَآءَ النَّبِيَّ ﷺ فَاعْتَرَفَ بِالزِّنَا فَأَعْرَضَ عَنْهُ ثُمَّ اعْتَرَفَ فَأَعْرَضَ عَنْهُ حَتّٰى شَهِدَ عَلٰى نَفْسِهِ أَرْبَعَ شَهَادَاتٍ۔ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((**أَبِكَ جُنُوْنٌ؟**)) قَالَ: لَا، قَالَ: ((**أُحْصِنْتَ؟**)) قَالَ: نَعَمْ۔ فَأَمَرَ بِهِ فَرُجِمَ فِي الْمُصَلّٰى. فَلَمَّا اَذْلَقَتْهُ الْحِجَارَةُ فَرَّ فَأُدْرِكَ فَرُجِمَ حَتّٰى مَاتَ۔ فَقَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ خَيْرًا، وَلَمْ يُصَلِّ عَلَيْهِ. (صحیح) (الارواء: ۷/۳۵۳)

ترجمہ: روایت ہے جابر بن عبداللہ سے کہ ایک شخص قبیلہ بنی اسلم کا آیا نبی ﷺ کے پاس اور اقرار کیا زنا کا اور منہ پھیر لیا آپ نے اس سے پھر اقرار کیا اس نے پھر منہ پھیر لیا آپ نے اس سے یہاں تک کہ گواہی دی اس نے اپنے اوپر چار بار سو فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کیا تجھ کو جنون[3] ہے؟ اس نے کہا نہیں فرمایا آپ[4] ﷺ نے کیا تو محصن[5] ہو چکا ہے اس نے کہا ہاں سو حکم کیا اس کو پھر پتھر مارے گئے۔ اسے عید گاہ[6] میں پھر جب لگے اس کو پتھر بھاگا وہ[7] پھر پکڑ لیا گیا اور پتھروں سے مارا گیا یہاں تک کہ مر گیا، سو فرمایا اس کے حق میں رسول اللہ ﷺ نے کلمہ خیر اور نماز جنازہ نہیں پڑھی اس پر۔

فائدہ : یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے بعض علماء کا کہ اقرار کرنے والا زنا کا جب اقرار کرے اپنی ذات پر زنا کا

---

[1] اسی سے حنفیہ کہتے ہیں چار بار اقرار چار مجلسوں میں ضرور ہے اور ان کے ہر بار پھر کر آنے سے چار مجلسیں بدل گئیں۔
[2] اس سے معلوم ہوا کہ جو اقرار زنا کا کرے وہ جب بھاگے تو چھوڑ دینا لازم ہے اس لیے کہ بھاگنا اس کے حق میں اپنے اقرار سے رجوع کرنا ہے اور جس پر گواہی سے زنا ثابت ہوا اور وہ بھاگے تو اس کو نہ چھوڑنا چاہیے۔
[2] کہ افشائے گناہ کرتا ہے اور اپنے قتل پر باعث ہوتا ہے توبہ کرنی چاہیے۔ اس میں اشارہ ہے کہ اقرار مجنون کا باطل ہے۔
[3] اس میں اشارہ ہے کہ امام پوچھ لیوے شرطیں رجم کی۔
[4] محصن وہ عاقل بالغ مسلمان ہے کہ وطی کر چکا ہو ساتھ نکاح صحیح کے۔
[5] یا جہاں نماز جنازہ پڑھتے ہوں۔
[6] نووی نے کہا کہ مرد کو کھڑا کر کے حد ماریں اور عورت کو بٹھا کر اور گڑھا کھودنا عورت کے لیے اور اس میں بٹھا کر حد مارنا جائز ہے کہ اس میں ستر زیادہ ہے۔

چار بار تو ماری جائے اس پر حد۔ اور یہی قول ہے احمد اور اسحاق کا۔ اور بعض علماء نے کہا جب ایک بار اقرار کرے تو اس پر حد ماری جائے اور یہی قول ہے مالک بن انس اور شافعی کا اور دلیل ان کی ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ اور زید بن خالد کی حدیث ہے کہ دو مرد جھگڑا لائے رسول اللہ ﷺ کے پاس سو ایک نے کہا یا رسول اللہ ﷺ میرے بیٹے نے زنا کیا اس کی عورت سے، اور یہ حدیث بہت دراز ہے اور فرمایا یعنی اس حدیث کے آخر میں رسول اللہ ﷺ نے: صبح کو جا اے انیس اس عورت کے پاس اگر وہ اقرار کرے تو پتھر مار اس کو۔ اور یہ نہیں فرمایا کہ اگر چار بار اقرار کرے تو پتھر مارنا یعنی اگر چار بار اقرار ضرور ہوتا تو آپ یہی فرماتے۔ مترجم کہتا ہے: جو شخص رجم سے مارا جائے اس پر نماز جنازہ پڑھنے میں اختلاف ہے اور بعض روایتوں میں آنحضرت ﷺ کا نماز پڑھنا بھی میا ہے اور بعض میں نہ پڑھنا بھی مروی ہے اور یہی وجہ اختلاف ہے۔ اور مکروہ جانا امام مالک نے۔ اور امام احمد نے کہا کہ نماز نہ پڑھے اس پر امام اور اہل فضیلت۔ اور امام ابو حنیفہ اور امام شافعی وغیرہما کہتے ہیں کہ نماز پڑھی جائے اس پر اور ان پر جو اہل لا الہ الا اللہ ہیں اہل قبلہ سے اگرچہ فاسق اور محدود ہوں اور ایک روایت میں امام احمد سے بھی اسی طرح آیا ہے۔ کذا فی شرح مشکوٰۃ شریف۔

❁❁❁❁

٦۔ بَابُ: مَا جَآءَ فِي كَرَاهِيَةِ أَنْ يَّشْفَعَ فِي الْحُدُوْدِ

اس بیان میں کہ حدود میں سفارش کرنا مکروہ ہے

(١٤٣٠) عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ قُرَيْشًا أَهَمَّهُمْ شَأْنُ الْمَرْأَةِ الْمَخْزُوْمِيَّةِ الَّتِيْ سَرَقَتْ فَقَالُوْا: مَنْ يُكَلِّمُ فِيْهَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فَقَالُوْا: مَنْ يَجْتَرِئُ عَلَيْهِ إِلَّا أُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ حِبُّ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَكَلَّمَهُ أُسَامَةُ: فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((أَتَشْفَعُ فِيْ حَدٍّ مِنْ حُدُوْدِ اللّٰهِ؟)) ثُمَّ قَامَ فَاخْتَطَبَ فَقَالَ: ((**إِنَّمَا أَهْلَكَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِكُمْ أَنَّهُمْ كَانُوْا إِذَا سَرَقَ فِيْهِمُ الشَّرِيْفُ تَرَكُوْهُ وَإِذَا سَرَقَ فِيْهِمُ الضَّعِيْفُ أَقَامُوْا عَلَيْهِ الْحَدَّ، وَ ايْمُ اللّٰهِ لَوْ أَنَّ فَاطِمَةَ بِنْتَ مُحَمَّدٍ سَرَقَتْ لَقَطَعْتُ يَدَهَا**)). (صحیح) ارواء الغلیل (٢٣٩١)

ترجمہ: روایت ہے امّ المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ قریش کو فکر ہوئی ایک عورت مخزومیہ کی جس نے چوری کی تھی، سو کہنے لگے کون بات کرے رسول اللہ ﷺ سے اس کی سفارش کے لیے؟ سو کہا ان لوگوں نے کوئی جرأت رکھتا ہے اس امر کی مگر اسامہ بیٹے زید کے جو دوست ہیں رسول اللہ ﷺ کے۔ پھر شفاعت کی اسامہ نے آپ سے، سو فرمایا رسول اللہ ﷺ نے: کیا شفاعت کرتا ہے تو حد میں اللہ تعالیٰ کی حدوں سے؟ پھر کھڑے ہوئے آنحضرت ﷺ اور خطبہ پڑھا اور فرمایا کہ بے شک ہلاک ہوئے وہ لوگ جو تم سے پہلے تھے جب چوری کرتا تھا ان میں کوئی شریف اس کو چھوڑ دیتے تھے اور جب چوری کرتا ان میں کوئی غریب قائم کرتے تھے اس پر حد اور قسم ہے اللہ تعالیٰ کی اگر فاطمہ محمد کی بیٹی چوری کرے

تو بے شک کاٹوں میں ہاتھ اس کا۔

فائدہ : اس باب میں مسعود بن عجماء سے روایت ہے اور ان کو ابن اعجم بھی کہتے ہیں اور ابن عمر رضی اللہ عنہما اور جابر رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے۔ حدیث عائشہ رضی اللہ عنہا کی حسن ہے صحیح ہے۔

❁❁❁❁

٧۔ بَابُ : مَا جَآءَ فِيْ تَحْقِيْقِ الرَّجْمِ

رجم کے ثابت ہونے کے بیان میں

(١٤٣١) **عَنْ** عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ : رَجَمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَرَجَمَ أَبُوْبَكْرٍ وَرَجَمْتُ وَلَوْلَا أَنِّيْ أَكْرَهُ أَنْ أَزِيْدَ فِيْ كِتَابِ اللّٰهِ لَكَتَبْتُهُ فِي الْمُصْحَفِ فَإِنِّيْ قَدْ خَشِيْتُ أَنْ يَجِيْءَ أَقْوَامٌ فَلَا يَجِدُوْنَهُ فِيْ كِتَابِ اللّٰهِ فَيَكْفُرُوْنَ بِهٖ. (صحيح) (الارواء : ٨/٥٠٤)

ترجمہ: روایت ہے عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے کہ انہوں نے فرمایا رجم کیا رسول اللہ ﷺ نے اور رجم کیا ابوبکر رضی اللہ عنہ نے اور رجم کیا میں نے یعنی زانی محصن کو، اور اگر میں مکروہ نہ جانتا اللہ تعالیٰ کی کتاب میں کچھ زیادہ کرنے کے تو لکھ دیتا رجم کی آیت میں اس لیے کہ میں ڈرتا ہوں کہ آئیں کچھ قومیں اور نہ پاویں رجم کو کتاب اللہ میں پس منکر ہو جائیں اس سے۔

فائدہ : اس باب میں علی رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے۔ حدیث ابن عمر رضی اللہ عنہما کی حسن ہے صحیح ہے اور مروی ہے کئی سندوں سے عمر رضی اللہ عنہ سے۔

❁❁❁❁

(١٤٣٢) **عَنْ** عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ : إِنَّ اللّٰهَ بَعَثَ مُحَمَّدًا بِالْحَقِّ وَأَنْزَلَ عَلَيْهِ الْكِتَابَ وَكَانَ فِيْمَا أَنْزَلَ عَلَيْهِ آيَةُ الرَّجْمِ فَرَجَمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : وَرَجَمْنَا بَعْدَهُ وَإِنِّيْ خَائِفٌ أَنْ يَطُوْلَ بِالنَّاسِ زَمَانٌ فَيَقُوْلَ قَائِلٌ : لَا نَجِدُ الرَّجْمَ فِيْ كِتَابِ اللّٰهِ فَيَضِلُّوْا بِتَرْكِ فَرِيْضَةٍ أَنْزَلَهَا اللّٰهُ۔ أَلَا وَإِنَّ الرَّجْمَ حَقٌّ عَلٰى مَنْ زَنٰى إِذَا أُحْصِنَ وَقَامَتِ الْبَيِّنَةُ، أَوْ كَانَ حَمْلٌ أَوِ الْاِعْتِرَافُ. (صحيح) ارواء الغليل (٢٣٣٨)

ترجمہ: روایت ہے عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے کہا انہوں نے تحقیق اللہ نے بھیجا محمد ﷺ کو حق کے ساتھ اور اتاری ان پر کتاب اور اس میں جو اتارا ان پر آیت رجم بھی تھی اور رجم کیا ہے رسول اللہ ﷺ نے اور رجم کیا ہے ہم نے ان کے بعد اور میں ڈرتا ہوں کہ جب زمانہ دراز لوگوں پر گزر جائے تو کوئی کہنے والا کہنے لگے کہ ہم تو آیت رجم کی نہیں پاتے کتاب میں اللہ

تعالیٰ کے اور گمراہ ہو جائیں ایسے فرض چھوڑ دینے کے سبب سے کہ اس کو اتارا ہے اللہ تعالیٰ نے، آگاہ ہو کہ بے شک رجم ضرور ہے اس پر جو زنا کرے جب وہ محصن ہو اور جو کھڑا ہو جائیں اس پر گواہ یا ہوئے حمل یعنی اس عورت کو کہ جس کا شوہر نہ ہو یا خود وہ اقرار کر لے۔

فائدہ : یہ حدیث صحیح ہے۔

❀❀❀❀

٨۔ بَابُ : مَا جَآءَ فِي الرَّجْمِ عَلَى الثَّيِّبِ

اس بیان میں کہ رجم صرف شادی شدہ پر ہے

(١٤٣٣) عَنْ عُبَيْدِاللّٰهِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ سَمِعَهُ مِنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ وَشِبْلٍ أَنَّهُمْ كَانُوا عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ فَأَتَاهُ رَجُلَانِ يَخْتَصِمَانِ فَقَامَ إِلَيْهِ أَحَدُهُمَا وَقَالَ : أَنْشُدُكَ اللّٰهَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ! لَمَّا قَضَيْتَ بَيْنَنَا بِكِتَابِ اللّٰهِ فَقَالَ خَصْمُهُ وَكَانَ أَفْقَهَ مِنْهُ : أَجَلْ يَا رَسُولَ اللّٰهِ! اقْضِ بَيْنَنَا بِكِتَابِ اللّٰهِ وَأْذَنْ لِي فَأَتَكَلَّمَ: إِنَّ ابْنِي كَانَ عَسِيفًا عَلَى هٰذَا فَزَنٰى بِامْرَأَتِهِ فَأَخْبَرُونِي أَنَّ عَلَى ابْنِي الرَّجْمَ فَفَدَيْتُ مِنْهُ بِمِائَةِ شَاةٍ وَخَادِمٍ ثُمَّ لَقِيتُ نَاسًا مِنْ أَهْلِ الْعِلْمِ فَزَعَمُوا أَنَّ عَلَى ابْنِي جَلْدَ مِائَةٍ وَتَغْرِيبَ عَامٍ وَإِنَّمَا الرَّجْمُ عَلَى امْرَأَةِ هٰذَا۔ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ : ((**وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَأَقْضِيَنَّ بَيْنَكُمَا بِكِتَابِ اللّٰهِ، الْمِأَةُ شَاةٍ وَالْخَادِمُ رَدٌّ عَلَيْكَ، وَعَلَى ابْنِكَ جَلْدُ مِائَةٍ وَ تَغْرِيبُ عَامٍ وَاغْدُ يَا أُنَيْسُ عَلَى امْرَأَةِ هٰذَا فَإِنِ اعْتَرَفَتْ فَارْجُمْهَا**)) فَغَدٰى عَلَيْهَا فَاعْتَرَفَتْ فَرَجَمَهَا. (صحيح) ارواء الغليل (١٤٦٤)

ترجمہ: روایت ہے عبید اللہ بن عبد اللہ سے کہ سنا انہوں نے ابو ہریرہ اور زید بن خالد اور شبل رضی اللہ عنہم سے کہ وہ سب تھے نبی ﷺ کے پاس کہ آئے دو مرد لڑتے ہوئے اور کھڑا ہوا ایک آپ کے پاس ان میں سے اور عرض کیا کہ قسم دیتا ہوں میں آپ کو یا رسول اللہ ﷺ اس بات پر کہ فیصلہ کرو آپ ہمارے بیچ میں کتاب اللہ کے موافق، اور بول اٹھا مدعی اس کا اور وہ تھا اس سے زیادہ سمجھدار ہاں یا رسول اللہ ﷺ فیصلہ کیجیے ہمارے بیچ میں موافق کتاب اللہ کے اجازت دیجیے مجھ کو کہ میں بیان کروں، بے شک میرا بیٹا مزدوری کرتا تھا اس کے یہاں تو زنا کیا اس کی بیوی کے ساتھ، سو خبر دی مجھ کو لوگوں نے کہ میرے بیٹے پر رجم ہے، سو بدلہ دیا میں نے اس کا سو بکریاں اور ایک غلام پھر ملا میں کئی لوگوں سے جو اہل علم تھے، سو کہا انہوں نے کہ میرے بیٹے پر سو کوڑے ہیں اور ایک سال وطن سے باہر نکال دینا اور رجم تو اس کی بیوی پر ہے سو فرمایا نبی ﷺ نے قسم ہے اس کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے بے شک حکم کروں گا تمہارے درمیان موافق

کتاب اللہ کے: سو بکریاں اور غلام تو اپنا پھیر لے اور تیرے بیٹے پر سو کوڑے ہیں اور ایک سال وطن سے نکال دینا اور صبح کو جا تو اے انیس اس کی بیوی کے پاس اگر وہ اقرار کرے زنا کا تو رجم کر اس کو۔ پھر صبح کو گئے وہ اس عورت کے پاس اور اقرار کیا اس نے زنا کا اور پتھر مارے اس کو۔

روایت کی ہم سے اسحاق بن موسیٰ انصاری نے انہوں نے معن سے انہوں نے مالک سے انہوں نے ابن شہاب سے انہوں نے عبید اللہ بن عبد اللہ سے انہوں نے ابو ہریرہ اور زید بن خالد جہنی سے انہوں نے نبی ﷺ سے اس کے معنوں کی مانند۔ روایت کی ہم سے قتیبہ نے انہوں نے لیث سے انہوں نے ابن شہاب سے اسی اسناد سے مالک کی حدیث کے ہم معنی۔

فائدہ: اس باب میں ابو بکر اور عبادہ بن صامت اور ابی ہریرہ اور ابو سعید اور ابن عباس اور جابر بن سمرہ اور ہزال اور بریدہ اور سلمہ بن محبق اور ابو برزہ اور عمران بن حصین رضی اللہ عنہم سے بھی روایت ہے۔ حدیث ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ اور زید بن خالد کی حسن ہے صحیح ہے۔ اور ایسا ہی روایت کیا مالک بن انس اور معمر اور کئی لوگوں نے زہری سے انہوں نے عبید اللہ بن عبد اللہ سے انہوں ابو ہریرہ سے اور زید بن خالد سے انہوں نے نبی ﷺ سے۔ اور روایت کی ہے اسی اسناد سے نبی ﷺ سے کہ آپ نے فرمایا: ((إِذَا زَنَتِ الْأَمَةُ فَاجْلِدُوْهَا فَإِنْ زَنَتْ فِي الرَّابِعَةِ فَبِيْعُوْهَا وَلَوْ بِضَفِيْرٍ)) ''یعنی جب زنا کرے لونڈی تو کوڑے مارو اس کو پھر اگر زنا کرے چوتھی بار تو بیچ ڈالو اس کو اگرچہ وہ ایک ضفیر کے عوض میں بکے'' اور ضفیر بالوں کی رسی کہ کہتے ہیں۔ اور روایت کی سفیان بن عیینہ نے زہری سے انہوں نے عبید اللہ سے انہوں نے ابو ہریرہ اور زید بن خالد اور شبل رضی اللہ عنہم سے کہ انہوں نے کہا ہم تھے نبی ﷺ کے پاس۔ ایسے ہی روایت کی ابن عیینہ نے دونوں حدیثیں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ اور زید بن خالد اور شبل سے۔ اور ابن عیینہ کی حدیث میں وہم کیا ہے اس میں سفیان بن عیینہ نے شریک کر دیا ایک حدیث کے لفظوں کو دوسری حدیث میں صحیح وہی ہے جو روایت کی زبیدی اور یونس بن یزید اور زہری کے بھتیجے نے زہری سے انہوں نے عبید اللہ سے انہوں نے ابو ہریرہ سے اور زید بن خالد سے انہوں نے نبی ﷺ سے کہ فرمایا آپ ﷺ نے ''جب زنا کیا لونڈی نے'' آخر حدیث تک۔ اور زہری نے جو روایت کی ہے عبید اللہ سے انہوں نے شبل بن خالد سے انہوں نے عبد اللہ بن مالک سے جو بنی اوس کے قبیلے سے ہیں انہوں نے نبی ﷺ سے کہ فرمایا آپ ﷺ: ''جب زنا کرے لونڈی'' آخر حدیث تک۔ اور یہ صحیح ہے اہل حدیث کے نزدیک اور شبل بن خالد نے نہیں پایا نبی ﷺ کو۔ اور روایت کی ہے شبل نے عبد اللہ بن مالک اوسی سے انہوں نے نبی ﷺ سے اور یہ صحیح ہے اور حدیث ابن عیینہ کی غیر محفوظ ہے اور مروی ہے ان سے کہ انہوں نے کہا روایت ہے شبل بن سے اور وہ خطا ہے حقیقت میں ان کا نام شبل بن خالد ہے، اور ان کو شبل بن خلید بھی کہتے ہیں۔

❀ ❀ ❀ ❀

(١٤٣٤) عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((خُذُوْا عَنِّيْ فَقَدْ جَعَلَ اللّٰهُ لَهُنَّ سَبِيْلًا: الثَّيِّبُ بِالثَّيِّبِ جَلْدُ مِائَةٍ ثُمَّ الرَّجْمُ وَالْبِكْرُ بِالْبِكْرِ جَلْدُ مِائَةٍ وَنَفْيُ سَنَةٍ)).

(صحيح) ارواء الغليل (٢٣٤١)

ترجمہ: روایت ہے عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے کہا فرمایا رسول اللہ ﷺ نے: لے لو مجھ سے یہ بات کہ اللہ تعالیٰ نے ان عورتوں کی یہ سبیل کر دی ہے کہ جب زنا کرے ثیب ثیب سے تو سو کوڑے مارنا ہے، پھر پتھروں سے مار ڈالنا اور بکر جو بکر سے زنا کرے تو سو کوڑے اور ایک سال وطن سے نکال دینا۔

فائدہ: یہ حدیث صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے بعض علمائے صحابہ کے نزدیک انہیں میں ہیں علی بن ابی طالب اور ابی بن کعب اور عبداللہ بن مسعود وغیرہم کہ کہتے ہیں ثیب یعنی محصن پہلے کوڑے کھائے بعد رجم کیا جائے۔ اور اسی طرف گئے ہیں بعض علماء۔ اور یہی قول ہے اسحاق کا اور بعض علمائے صحابہ نے کہا انہیں میں ہیں ابوبکر اور عمر وغیرہما کہ محصن زانی پر فقط رجم ہے کوڑے مارنا کچھ ضرور نہیں۔ اور مروی ہے نبی ﷺ سے اسی کے مانند کئی حدیثوں میں ماعز رضی اللہ عنہ کے قصہ وغیرہ میں کہ آپ نے حکم کیا فقط رجم کا اور نہیں حکم کیا کوڑے مارنے کا رجم سے پیشتر اور اسی پر عمل ہے بعض علماء کا اور یہی قول ہے سفیان ثوری اور ابن مبارک اور شافعی اور احمد کا۔

❀❀❀❀

٩۔ باب: منه

دوسرا باب اسی بیان میں

(١٤٣٥) عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ : أَنَّ امْرَأَةً مِنْ جُهَيْنَةَ اعْتَرَفَتْ عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ بِالزِّنٰى وَقَالَتْ : إِنِّي حُبْلٰى. فَدَعَا النَّبِيُّ ﷺ وَلِيَّهَا فَقَالَ : ((أَحْسِنْ إِلَيْهَا فَإِذَا وَضَعَتْ حَمْلَهَا فَأَخْبِرْنِيْ)). فَفَعَلَ فَأَمَرَ بِهَا فَشُدَّتْ عَلَيْهَا ثِيَابُهَا ثُمَّ أَمَرَ بِرَجْمِهَا فَرُجِمَتْ ثُمَّ صَلّٰى عَلَيْهَا فَقَالَ لَهُ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ : يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! رَجَمْتَهَا ثُمَّ تُصَلِّيْ عَلَيْهَا؟! فَقَالَ : ((لَقَدْ تَابَتْ تَوْبَةً لَوْ قُسِمَتْ بَيْنَ سَبْعِيْنَ مِنْ أَهْلِ الْمَدِيْنَةِ لَوَسِعَتْهُمْ، وَهَلْ وَجَدْتَ شَيْئًا أَفْضَلَ مِنْ أَنْ جَادَتْ بِنَفْسِهَا لِلّٰهِ)). (صحيح) ارواء الغليل (٢٣٣٣)

ترجمہ: روایت عمران بن حصین سے کہ ایک عورت نے قبیلہ جہینہ سے اقرار کیا نبی ﷺ کے نزدیک زنا کا اور عرض کیا کہ میں حاملہ ہوں، سو بلایا نبی ﷺ نے اس کے ولی کو اور فرمایا اس کو اچھی طرح رکھ پھر جب یہ جن لے اپنا بچہ تب خبر دینا مجھ کو اس نے ایسا ہی کیا پس حکم دیا آپ نے کہ باندھے گئے اس پر کپڑے اس کے پھر حکم کیا آپ ﷺ نے اس پر پتھر مارنے کا سو پتھروں

سے ماری گئی پھر نماز جنازہ پڑھی آپ نے اس پر، کہا ان سے عمر بن خطاب نے یارسول اللہ ﷺ! پتھروں سے مارا اس کو پھر نماز پڑھتے ہیں آپ اس پر؟ تو فرمایا آپ ﷺ نے ایسی قبول ہوئی اس کی توبہ اگر تقسیم کی جائے ستر شخصوں پر اہل مدینہ کے تو سب کو پہنچ جائے۔ یعنی سب اس کے سبب سے بخش دیئے جائیں اور اس سے بہتر تو کوئی چیز پاتا ہے کہ اس نے اپنی جان دے دی اللہ کی راہ میں۔

فائدہ: یہ حدیث صحیح ہے اور جمہور علماء کا یہی مسلک ہے کہ رجم کے گنہگار پر نماز جنازہ پڑھی جائے۔

❀❀❀❀

١٠۔ بَابُ : مَا جَآءَ فِيْ رَجْمِ أَهْلِ الْكِتٰبِ

اہل کتاب کو رجم کرنے کے بیان میں

(١٤٣٦) عَنِ ابْنِ عُمَرَ : أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ رَجَمَ يَهُوْدِيًّا وَيَهُوْدِيَّةً. (صحيح) ارواء الغليل (١٢٥٣)

ترجمہ: روایت ہے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے کہ رسول اللہ ﷺ نے رجم کیا ایک یہودی مرد اور یہودی عورت کو۔

فائدہ: اس حدیث میں ایک قصہ ہے اور یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔ روایت کی ہم سے ہناد نے انہوں نے شریک سے انہوں نے سماک سے جو بیٹے حرب کے ہیں انہوں نے جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے کہ نبی ﷺ نے رجم کیا ایک یہودی مرد اور ایک یہودی عورت کو۔

فائدہ: اس باب میں عمر اور جابر اور ابن ابی اوفی اور عبداللہ بن حارث بن جزء اور ابن عباس رضی اللہ عنہم سے بھی روایت ہے۔ حدیث جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ کی حسن ہے غریب ہے جابر بن سمرہ کی روایت سے اور اسی پر عمل ہے اکثر علماء کا کہتے ہیں کہ جب مقدمہ اپنا پیش کریں یہود و نصاریٰ مسلمان حاکموں کے پاس تو ان حاکموں کو لازم ہے کہ فیصلہ کر دیں ان کا کتاب و سنت اور حکام مسلمین کے موافق۔ اور یہی قول ہے احمد اور اسحاق کا اور بعض نے کہا ان پر حد نہ ماری جائے زنا میں اور پہلا قول صحیح ہے یعنی حد مارنا چاہیے کتاب و سنت کے موافق۔

❀❀❀❀

(١٤٣٧) عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ رَجَمَ يَهُوْدِيًّا وَيَهُوْدِيَّةً. (صحيح)

ترجمہ: جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے رجم کیا ایک یہودی مرد اور ایک یہودی عورت کو۔

❀❀❀❀

١١۔ بَابُ : مَا جَآءَ فِي النَّفْيِ

زانی کو جلاوطن کرنے کے بیان میں

(١٤٣٨) عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ ضَرَبَ وَ غَرَّبَ وَاَنَّ أَبَا بَكْرٍ ضَرَبَ وَ غَرَّبَ وَأَنَّ عُمَرَ ضَرَبَ وَ غَرَّبَ.

(صحيح) (الارواء : ٢٣٤٤)

ترجمہ: روایت ہے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے کہ نبی ﷺ نے زانی محصن کو سوکوڑے مارے اور جلائے وطن کیا یعنی وطن سے نکال دیا اور ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کوڑے مارے اور جلائے وطن کیا اور عمر رضی اللہ عنہ نے کوڑے مارے اور جلائے وطن کیا۔

فائدہ: اس باب میں ابوہریرہ اور زید بن خالد اور عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہم سے بھی روایت ہے۔ حدیث ابن عمر کی غریب ہے۔ اور روایت کیا اس کو کئی لوگوں نے عبداللہ بن ادریس سے اور مرفوع کیا اس کو۔ اور روایت کی بعض نے عبداللہ بن ادریس سے یہ حدیث انہوں نے عبیداللہ سے انہوں نے نافع سے انہوں نے ابن عمر سے کہ ابوبکر رضی اللہ عنہ نے زانی غیر محصن کو سوکوڑے مارے اور وطن سے نکال دیا، اور عمر رضی اللہ عنہ نے کوڑے مارے اور وطن سے نکال دیا۔ روایت کی ہم سے یہ حدیث ابوسعید اشج نے کہا انہوں نے روایت کی ہم سے عبداللہ بن ادریس نے اور ایسی ہی مروی ہے یہ حدیث ابن ادریس کی روایت کے سوا جو عبیداللہ بن عمر سے روایت کرتے ہیں اسی کی مانند اور ایسی ہی روایت کی محمد بن اسحق نے نافع سے انہوں نے ابن عمر سے کہ ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کوڑے مارے اور وطن سے نکال دیا اور عمر رضی اللہ عنہ نے کوڑے مارے اور وطن سے نکال دیا اور نہیں ذکر کیا اس میں آپ کے کوڑے مارنے کا۔ اور جلاوطن کرنے کا اور صحیح روایت میں آیا ہے جلائے وطن کرنا رسول اللہ ﷺ کا زانی غیر محصن کو۔ روایت کیا ہے اس کو ابوہریرہ اور زید بن خالد اور عبادہ بن صامت وغیرہم نے نبی ﷺ سے اور اسی پر عمل ہے اہل علم کا صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین سے نبی ﷺ کے انہیں میں ہیں ابوبکر اور عمر اور علی اور ابی بن کعب اور عبداللہ بن مسعود اور ابوذر رضی اللہ عنہم وغیرہم اور ایسا ہی مروی ہے کئی لوگوں سے فقہائے تابعین وغیرہ سے۔ اور یہی قول ہے سفیان ثوری اور مالک بن انس اور عبداللہ بن مبارک اور شافعی اور احمد اور اسحاق کا۔

❀❀❀❀

١٢۔ بَابُ : مَا جَآءَ اَنَّ الْحُدُوْدَ كَفَّارَةٌ لِّاَهْلِهَا

اس بیان میں کہ حدود جن پر نافذ ہوں ان کے گناہ ہوں[1] کا کفارہ ہیں

(١٤٣٩) عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ. قَالَ : كُنَّا عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ : ((تُبَايِعُوْنِيْ عَلٰى اَنْ لَّا تُشْرِكُوْا بِاللّٰهِ وَلَا تَسْرِقُوْا وَلَا تَزْنُوْا)) قَرَأَ عَلَيْهِمُ الْآيَةَ : ((فَمَنْ وَفٰى مِنْكُمْ فَاَجْرُهٗ عَلَى اللّٰهِ وَمَنْ اَصَابَ مِنْ

[1] یعنی آخرت میں پھر اس کا مواخذہ نہیں۔

ذٰلِكَ شَيْئًا فَعُوْقِبَ عَلَيْهِ فَهُوَ كَفَّارَةٌ لَهُ، وَمَنْ اَصَابَ مِنْ ذٰلِكَ شَيْئًا فَسَتَرَهُ اللّٰهُ عَلَيْهِ فَهُوَ اِلَى اللّٰهِ اِنْ شَآءَ عَذَّبَهُ وَاِنْ شَآءَ غَفَرَ لَهُ)). (صحیح) (الارواء : ۲۳۳٤)

ترجمہ: روایت ہے عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے کہا انہوں نے تھے ہم نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس تو فرمایا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیعت کرو مجھ سے اس بات پر کہ نہ شریک کرو اللہ کا کسی کو اور نہ چوری کرو اور نہ زنا کرو۔ پھر پڑھی ہم پر آیت فَمَنْ وَفّٰی سے آخرت تک پھر فرمایا جس نے پورا کیا اپنے اس اقرار کو اس کا ثواب اللہ تعالیٰ پر ہے اور جس نے کیا اس میں کوئی گناہ پس بدلا دیا گیا یعنی دنیا میں حد ماری گئی وہ اس کا کفارہ ہے اور جس نے کیا اس میں سے کوئی گناہ اور ڈھانپ دیا اس کو اللہ تعالیٰ نے سو وہ اللہ تعالیٰ کے اختیار میں ہے چاہے عذاب کرے اس کہ چاہے بخش دے۔[1]

فائدہ: اس باب میں علی اور جریر بن عبداللہ اور خزیمہ بن ثابت رضی اللہ عنہم سے بھی روایت ہے۔ حدیث عبادہ بن صامت کی حسن ہے صحیح ہے۔ اور امام شافعی نے فرمایا نہیں سنی میں نے اس باب میں کہ حدود کفارہ ہوجاتی ہیں اپنے لوگوں کے لیے کوئی حدیث اس سے اچھی۔ اور امام شافعی نے فرمایا میں دوست رکھتا ہوں جو شخص کوئی گناہ کرے اور اللہ تعالیٰ اس کو چھپا دے تو چاہیے کہ وہ بھی پردہ پوشی کرے اور توبہ کر لیوے ایسی کہ سوائے اپنے اور اللہ تعالیٰ کے کسی کو معلوم نہ ہو۔ اور ایسا ہی مروی ہے ابوبکر اور عمر سے کہ ان دونوں نے حکم کیا اپنے عیب چھپانے کا۔

۱۳ ـ باب: مَاجَاءَ فِيْ إِقَامَةِ الْحَدِّ عَلَى الْإِمَاءِ

لونڈیوں پر حد قائم کرنے کے بیان میں

(۱٤٤٠) عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اِذَا زَنَتْ اَمَةُ اَحَدِكُمْ فَلْيَجْلِدْهَا ثَلٰثًا بِكِتَابِ اللّٰهِ، فَاِنْ عَادَتْ فَلْيَبِعْهَا وَلَوْ بِحَبْلٍ مِّنْ شَعَرٍ)). (اسنادہ صحیح) ارواء الغلیل (۲۳۲٦)

ترجمہ: روایت ہے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب زنا کرے کسی کی لونڈی تم میں سے تو کوڑے مارے اس کو تین بار اللہ کی کتاب کے موافق، سو اگر پھر زنا کرے یعنی چوتھی بار تو بیچ ڈالو اس کو اگر چہ ایک بالوں کی رسی کے عوض بکے۔

فائدہ: اس باب میں زید بن خالد اور شبل سے روایت ہے کہ وہ عبداللہ بن مالک اوسی سے روایت کرتے ہیں حدیث ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی حسن ہے صحیح ہے۔ اور مروی ہے ان سے کئی سندوں سے اور اسی پر عمل ہے بعض علمائے صحابہ وغیرہم کا کہ حد مارے آدمی اپنے مملوک یعنی غلام لونڈی کو اور بادشاہ کی اس میں کچھ حاجت نہیں۔ اور یہی قول ہے احمد اور اسحاق کا۔ اور بعض نے کہا کہ اس کو بادشاہ کے سپرد کرے اور آپ حد نہ مارے، اور پہلا قول صحیح ہے۔

---

[1] یعنی سوائے شرک کے اس کی کچھ حد بھی شرع میں مقرر نہیں اور وہ بخشا بھی نہیں جاتا۔

(۱۴۴۱) عَنْ أَبِی عَبْدِالرَّحْمٰنِ السُّلَمِیِّ قَالَ : خَطَبَ عَلِیٌّ فَقَالَ : یَا أَیُّهَا النَّاسُ اَقِیْمُوا الْحُدُوْدَ عَلٰی أَرِقَّائِكُمْ مَنْ أَحْصَنَ مِنْهُمْ وَمَنْ لَمْ یُحْصِنْ وَاِنَّ أَمَةً لِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ زَنَتْ فَأَمَرَنِیْ اَنْ أَجْلِدَهَا فَاَتَیْتُهَا فَإِذَا هِیَ حَدِیْثَةُ عَهْدٍ بِنِفَاسٍ، فَخَشِیْتُ إِنْ اَنَا جَلَدْتُّهَا اَنْ أَقْتُلَهَا۔ اَوْ قَالَ تَمُوْتُ۔ فَاَتَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لَهُ. فَقَالَ : ((أَحْسَنْتَ)). (صحیح) (الارواء : ۷/۳۶۰)

ترجمہ: روایت ہے ابوعبدالرحمٰن سلمی سے کہا خطبہ پڑھا علی رضی اللہ عنہ نے اور کہا اے آدمیو! حدیں جاری کرو اپنی لونڈی غلاموں پر جو محصن ہو ان میں یا نہ ہوں، اور ایک لونڈی نے رسول اللہ ﷺ کے زنا کیا تو حکم کیا مجھ کو آنحضرت ﷺ نے کہ کوڑے ماروں میں اس کو سو آیا میں اس کے پاس گیا اور اس کو نیا نفاس آیا تھا یعنی وضع حمل کے بعد، سو ڈرا میں کہ اگر کوڑے ماروں میں اس کو تو قتل کروں میں اس کو یا یہ مر جائے، یعنی راوی کو شک ہے کہ اَقْتُلَهَا کہا یا تَمُوْتُ سو گیا میں رسول اللہ ﷺ اور ذکر کیا اس کا ان سے تو فرمایا آپ ﷺ نے: خوب[1] کیا تو نے یعنی نفاس میں حد نہ ماری۔

فائدہ : یہ حدیث صحیح ہے۔

❀ ❀ ❀ ❀

۱۴۔ بَابُ : مَا جَآءَ فِیْ حَدِّ السَّكْرَانِ

نشہ کرنے والے کی حد کے بیان میں

(۱۴۴۲) عَنْ أَبِی سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ ضَرَبَ الْحَدَّ بِنَعْلَیْنِ اَرْبَعِیْنَ۔ قَالَ مِسْعَرٌ : أَظُنُّهُ فِی الْخَمْرِ۔ (ضعیف الاسناد) اس میں زید العمی راوی کو حافظ ابن حجر نے ضعیف قرار دیا ہے۔ تقریب (۲۱۳۷)

ترجمہ: روایت ہے ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے کہ رسول اللہ ﷺ نے حد ماری جوتیوں سے چالیس جوتیاں، کہا مسعر نے جو راوی اس حدیث کے ہیں گمان کرتا ہوں میں کہ یہ حد شراب کی ہے۔

فائدہ : اس باب میں علی اور عبدالرحمٰن بن اظہر اور ابوہریرہ رضی اللہ عنہ اور سائب بن عباس اور عقبہ بن حارث سے روایت ہے۔ حدیث ابوسعید کی حسن ہے اور ابوالصدیق ناجی کا نام بکر بن عمرو ہے۔

❀ ❀ ❀ ❀

(۱۴۴۳) عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ أَنَّهُ أُتِیَ بِرَجُلٍ قَدْ شَرِبَ الْخَمْرَ، فَضَرَبَهُ بِجَرِیْدَتَیْنِ نَحْوَ الْاَرْبَعِیْنَ وَفَعَلَهُ أَبُوْبَكْرٍ فَلَمَّا كَانَ عُمَرُ اسْتَشَارَ النَّاسَ فَقَالَ عَبْدُالرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ : كَأَخَفِّ الْحُدُوْدِ : ثَمَانِیْنَ، فَأَمَرَ بِهِ عُمَرُ.
(صحیح) (الارواء : ۲۳۷۷) صحیح الجامع (۴۸۵۰)

---

[1] یعنی ایک بار زنا کرے تو کوڑے مارے پھر زنا کرے تو پھر مارے اس طرح چوتھی بار بیچ ڈالے۔

[2] اس سے معلوم ہوا کہ نفساء اور بیمار اور حاملہ کو بعد صحت اور وضع حمل کے حد مارنا چاہیے۔

ترجمہ: روایت ہے انس رضی اللہ عنہ سے کہ نبی ﷺ کے پاس لائے ایک مرد کو کہ اس نے شراب پی تھی تو مارا اس کو دو چھڑیوں سے کھجور کی جس کے پتے توڑ ڈالے تھے چالیس چھڑیوں کے قریب ماریں، اور ایسا ہی کیا ابوبکر رضی اللہ عنہ نے پھر جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے مشورہ کیا لوگوں سے تو کہا عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ نے سب حدوں سے ہلکی حد اسّی (۸۰) کوڑے ہیں، سو اسی کا حکم دیا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے۔

فائدہ: حدیث انس رضی اللہ عنہ کی صحیح ہے حسن ہے اور اسی پر عمل ہے علمائے صحابہ وغیرہم کا کہ حد مست کی اسی (۸۰) کوڑے ہیں۔

❀❀❀❀

۱۵۔ بَابُ : مَا جَآءَ مَنْ شَرِبَ الْخَمَرَ فَاجْلِدُوْهُ وَ مَنْعَادَ فِي الرَّابِعَةِ فَاقْتُلُوْهُ

اس بیان میں کہ جو شراب پیے تو اسے کوڑے مارو اور چوتھی مرتبہ پینے پر اسے قتل کردو

(۱۴۴۴) عَنْ مُعَاوِيَةَ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : ((مَنْ شَرِبَ الْخَمَرَ فَاجْلِدُوْهُ فَإِنْ عَادَ فِي الرَّابِعَةِ فَاقْتُلُوْهُ)). (صحیح) التعليق الرغيب (۴/۱۸۷) سلسلة الاحاديث الصحيحة (۱۳۶۰)

ترجمہ: روایت ہے سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ سے کہا فرمایا رسول اللہ ﷺ نے: جس شراب پی تو اس کو کوڑے مارو پھر اگر پی چوتھی بار تو اس کو قتل کرو۔

فائدہ: اس باب میں ابو ہریرہ اور شرید اور شرحبیل بن اوس اور جریر اور ابی رمد بلوی اور عبداللہ بن عمرو سے بھی روایت ہے معاویہ کی حدیث ایسے ہی روایت کی ثوری نے بھی انہوں نے عاصم سے انہوں نے ابو صالح سے انہوں نے معاویہ سے انہوں نے نبی ﷺ سے اور مروی ہے ابن جریج اور معمر سے۔ وہ روایت کرتے ہیں سہیل بن ابی صالح سے وہ اپنے باپ سے وہ ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ سے وہ نبی ﷺ سے اور سنا میں نے محمد سے۔ کہتے تھے حدیث ابو صالح کی جو مروی ہے بواسطہ معاویہ رضی اللہ عنہ کے نبی ﷺ سے اس باب میں زیادہ صحیح ہے ابوصالح کی حدیث سے جو بواسطہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے نبی ﷺ سے مروی ہے اور یہ حکم ابتدائے اسلام میں تھا پھر منسوخ ہو گیا اس کے بعد ایسا ہی مروی ہے محمد بن اسحاق سے وہ روایت کرتے ہیں ابن منکدر سے وہ روایت کرتے ہیں جابر بن عبداللہ سے وہ نبی ﷺ سے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: جو شراب پئے اس کو کوڑے مارو پھر اگر چوتھی بار پئے تو اس کو قتل کرو۔ کہا جابر رضی اللہ عنہ نے پھر لائے نبی ﷺ کے پاس اس کے بعد ایک آدمی کو جس نے شراب پی تھی چوتھی بار تو اس کو مارا یعنی کوڑوں سے اور قتل نہیں کیا۔ اور ایسے ہی روایت کی زہری نے قبیصہ بن ذائب سے انہوں نے نبی ﷺ سے اسی کے مانند اور مرفوع ہو گیا قتل اور پہلے رخصت تھی اور اسی پر عمل ہے تمام علماء کا نہیں جانتے ہم اختلاف کسی کا نہ اگلوں میں نہ پچھلوں میں اور ان روایتوں میں سے کہ قوی کرتی ہیں اس مذہب کو یعنی قتل نہ کرنے کو۔ یہ بھی روایت ہے کہ مروی ہے نبی ﷺ سے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: ((لَا يَحِلُّ

دَمُ امرِئٍ مُسْلِمٍ يَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَإِنِّي رَسُولُ اللّٰهِ إِلَّا بِإِحْدٰى ثَلٰثٍ اَلنَّفْسُ بِالنَّفْسِ وَالثَّيِّبُ الزَّانِيْ وَالتَّارِكُ لِدِيْنِهِ))۔ ''یعنی حلال نہیں خون کسی مرد مسلمان کا کہ گواہی دیتا ہو کہ کوئی معبود نہیں سوائے اللہ کے اور تحقیق کہ میں رسول اللہ کا ہوں مگر تین باتوں میں: ایک تو جان بدلے جان کے دوسرے محصن زانی تیسرے چھوڑ دینے والا اپنے دین حق کو۔

❀❀❀❀

١٦۔ بَابُ : مَا جَآءَ فِيْ كَمْ تُقْطَعُ يَدُ السَّارِقِ ؟

اس بیان میں کہ کتنی قیمت کی چیز میں چور کے ہاتھ کاٹے جائیں

(١٤٤٥) عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَقْطَعُ فِيْ رُبْعِ دِيْنَارٍ فَصَاعِدًا. (اسنادہ صحیح) (الارواء : ٢٤٠٢)

ترجمہ: روایت ہے امّ المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ نبی ﷺ ہاتھ کاٹتے تھے چوتھائی دینار کے عوض میں یا اس سے زیادہ۔

فائدہ: حدیث عائشہ رضی اللہ عنہا کی حسن ہے اور مروی ہے یہ حدیث کئی سندوں سے عمرہ سے وہ روایت کرتی ہیں عائشہ رضی اللہ عنہا سے مرفوعاً۔ اور روایت کیا اس کو بعض نے عمرہ سے انہوں نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے موقوفاً۔

❀❀❀❀

(١٤٤٦) عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ : قَطَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فِيْ مِجَنٍّ قِيْمَتُهٗ ثَلٰثَةُ دَرَاهِمَ.

(اسنادہ صحیح) ارواء الغلیل (٨/٦٢ و ٢٤١٢)

ترجمہ: روایت ہے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے کہا انہوں نے کہ کاٹا رسول اللہ ﷺ نے ایک ہاتھ ایک شخص کا ایک ڈھال چرانے کے سبب سے کہ اس کی قیمت تین درہم تھی۔

فائدہ: اس باب میں سعد اور عبداللہ بن عمر اور ابن عباس اور ابوہریرہ اور ام ایمن رضی اللہ عنہم سے بھی روایت ہے۔ حدیث ابن عمر رضی اللہ عنہما کی حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے بعض علمائے صحابہ کا انہیں میں ہیں ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ، کہ ہاتھ کاٹا انہوں نے پانچ درہم کے عوض میں۔ اور مروی ہے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ اور ابوسعید سے کہ انہوں نے کہا ہاتھ کاٹے جائیں پانچ درہم کے عوض میں اور اسی پر عمل ہے بعض فقہائے تابعین کا۔ اور یہی قول ہے مالک بن انس اور شافعی اور احمد اور اسحاق کا کہ کہتے ہیں ہاتھ کاٹنا چاہیے چوتھائی دینار میں اور جو اس سے زیادہ ہو اور مروی ہے ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے کہ انہوں نے کہا ہاتھ نہ کاٹنا چاہیے مگر ایک دینار یا دس درہم کے عوض میں اور وہ حدیث مرسل ہے کہ روایت کیا اس کو قاسم بن عبدالرحمٰن نے انہوں نے ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے۔ اور قاسم نے نہیں سنا ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے اور اسی پر عمل ہے بعض علماء کا۔ اور یہی قول ہے سفیان ثوری اور اہل کوفہ کا کہتے ہیں کہ قطع یعنی ہاتھ کاٹنا لازم نہیں ہوتا دس درہم سے کم میں۔

❀❀❀❀

۱۷۔ بَابُ : مَا جَآءَ فِی تَعْلِیقِ یَدِ السَّارِقِ

چور کا ہاتھ کاٹ کر اس کے گلے میں لٹکانے کے بیان میں

(۱۴۴۷) عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ مُحَیْرِیْزٍ قَالَ : سَأَلْتُ فُضَالَةَ بْنَ عُبَیْدٍ عَنْ تَعْلِیقِ الْیَدِ فِی عُنُقِ السَّارِقِ؟ أَمِنَ السُّنَّةِ هُوَ؟ قَالَ : أُتِیَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بِسَارِقٍ فَقُطِعَتْ یَدُهٗ ثُمَّ أَمَرَ بِهَا فَعُلِّقَتْ فِی عُنُقِهٖ.

(اسنادہ ضعیف) (المشکاۃ : ۳۶۰۵، التحقیق الثانی) اس میں حجاج بن ارطاۃ راوی ضعیف ہے۔

ترجمہ: روایت ہے عبدالرحمٰن بن محیریز سے کہ پوچھا میں فضالہ بن عبید سے کہ ہاتھ لٹکانا گلے میں چور کے سنت ہے یا نہیں یعنی بعد کاٹنے کے تو انہوں نے کہا کہ لائے رسول اللہ ﷺ کے پاس ایک چور کو اور کاٹا گیا ہاتھ اس کا پھر حکم کیا اس کو آپ نے کہ لٹکا دیا جائے وہ کٹا ہوا ہاتھ اس کی گردن میں۔

فائدہ : یہ حدیث حسن ہے غریب ہے نہیں پہچانتے ہم اس کو مگر روایت سے عمر بن علی مقدمی کہ وہ روایت کرتے ہیں حجاج بن ارطاہ سے۔اور عبدالرحمٰن بن محیریز بھائی ہیں عبداللہ بن محیریز شامی کے۔

❀ ❀ ❀ ❀

۱۸۔ بَابُ : مَا جَآءَ فِی الْخَائِنِ وَالْمُخْتَلِسِ وَالْمُنْتَهِبِ

خیانت کرنے والے، اچکّے اور ڈاکو کے بیان میں

(۱۴۴۸) عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ : ((لَیْسَ عَلٰی خَآئِنٍ وَّلَا مُنْتَهِبٍ وَّلَا مُخْتَلِسٍ قَطْعٌ)).

(اسنادہ صحیح) ارواء الغلیل (۲۴۰۳)

ترجمہ: روایت ہے جابر رضی اللہ عنہ سے وہ روایت کرتے ہیں نبی ﷺ سے، آپ نے فرمایا: نہیں ہے خیانت کرنے والے پر اور ڈاکو اور اچکے پر ہاتھ کاٹنا۔ یعنی ان کی اور سزائیں ہیں ہاتھ کاٹنا ان کی سزا نہیں۔

فائدہ : یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے بعض علماء کا۔ اور مروی ہے مغیرہ بن مسلم سے وہ روایت کرتے ہیں ابوالزبیر سے وہ جابر رضی اللہ عنہ سے، وہ نبی ﷺ سے۔ ابن جریج کی حدیث کی مانند۔ اور مغیرہ بن مسلم وہ بصری ہیں بھائی ہیں عبدالعزیز قسملی کے، ایسا ہی کہا علی بن مدینی نے۔ مترجم کہتا ہے خیانت یہ ہے کہ جو مال اپنے پاس امانت ہو اس میں سے چرا لیوے اور اس میں قطع لازم نہیں اس لیے کہ وہ مال محروز نہیں اور اختلاس کہتے ہیں ظاہر میں ایک بارگی کوئی چیز لے بھاگنے کو فارسی میں اسے ربودن کہتے ہیں ہندی میں اچک لے جانا اس میں بھی قطع ید نہیں بسبب مال محروز نہ ہونے کے اور نہب اور انتہاب زبردستی لوٹ لینے کو بولتے ہیں اور اس میں چوری کے معنی کہ چھپا کر لے لے، پائے نہیں جاتے اس لیے اس میں بھی ہاتھ کاٹنا نہیں ہے اس واسطے کہ اصل ہاتھ

کاٹنے کے باب میں یہ آیت ﴿السَّارِقُ وَالسَّارِقَةُ فَاقْطَعُوا أَيْدِيَهُمَا﴾ یعنی چوٹا اور چوٹی کے ہاتھ کاٹو اور سرقہ یعنی چوری اسی کو کہتے ہیں کہ مال محروز میں سے چھپ کر لے لے۔

❀❀❀❀

١٩۔ بَابُ: مَا جَآءَ لَا قَطْعَ فِيْ ثَمَرٍ وَلَا كَثَرٍ

اس بیان میں کہ پھلوں اور کھجور کے خوشوں پر ہاتھ نہیں کاٹا جائے گا

(١٤٤٩) عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى بْنِ حَبَّانَ، عَنْ عَمِّهِ وَاسِعِ بْنِ حَبَّانَ، عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيْجٍ قَالَ : سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ : ((لَا قَطْعَ فِيْ ثَمَرٍ وَلَا كَثَرٍ)). (اسناده صحيح) إرواء الغليل (٧٣/٨)

ترجمہ: روایت ہے محمد بن یحییٰ بن حبان سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے چچا واسع بن حبان سے کہ رافع بن خدیج نے کہا سنا میں نے رسول اللہ ﷺ سے فرماتے تھے: ہاتھ کاٹنا نہیں ہے جو پھل درختوں پر ہو اس کے چرانے میں اور اسی طرح کھجور کے گابھوں میں۔ یعنی بسبب نہ ہونے مال محروز کے۔

فائدہ: ایسا ہی روایت کیا ہے بعض نے یحییٰ بن سعید سے انہوں نے محمد بن یحییٰ بن حبان سے انہوں نے اپنے چچا واسع بن حبان سے انہوں نے رافع سے انہوں نے نبی ﷺ سے لیث بن سعد کی روایت کی مانند۔ اور روایت کی مالک بن انس نے اور کئی لوگوں نے یہ حدیث یحییٰ بن سعید سے انہوں نے محمد بن یحییٰ سے جو بیٹے ہیں حبان کے انہوں نے رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ سے انہوں نے نبی ﷺ سے اور نہیں ذکر کیا اس میں واسع بن حبان کا۔

❀❀❀❀

٢٠۔ بَابُ: مَا جَآءَ أَنْ لَّا يُقْطَعَ الْأَيْدِيْ فِي الْغَزْوِ

اس بیان میں کہ جہاد میں کسی چور کا ہاتھ نہ کاٹا جائے

(١٤٥٠) عَنْ بُسْرِ بْنِ أَرْطَاةَ قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُوْلُ : ((لَا يُقْطَعُ الْأَيْدِيْ فِي الْغَزْوِ)).

(اسناده صحيح) (مشكاة المصابيح: ٣٦٠١)

ترجمہ: روایت ہے بسر بن ارطاہ سے کہا انہوں نے سنا میں نے نبی ﷺ سے کہ: فرماتے تھے کہ ہاتھ نہ کاٹے جائیں جہاد میں (یعنی چوروں کے)۔

فائدہ: یہ حدیث غریب ہے اور روایت کی ابن لہیعہ کے سوا اور لوگوں نے اسی اسناد سے اسی کی مانند اور بعض نے بسر بن ابو ارطاہ بھی کہا ہے اور اسی پر عمل ہے بعض علماء کے نزدیک انہی میں ہیں اوزاعی کہ کہتے ہیں قائم نہ کی جائیں حدیں جہاد میں جب دشمن کا

مقابلہ ہو اس لحاظ سے کہ شاید نہ مل جائے وہ شخص جس کو حد ماری جائے دشمنوں کے ساتھ پھر جب نکل آئے۔ امام دارالحرب سے اور داخل ہو دارالاسلام میں تو جس پر حد واجب ہوئی ہو اس پر حد جاری کرے ایسا ہی کہا ہے اوزاعی نے۔

❁ ❁ ❁ ❁

۲۱۔ بَابُ : مَا جَآءَ فِي الرَّجُلِ يَقَعُ عَلٰى جَارِيَةِ امْرَأَتِهِ

اس کے بیان میں جو اپنی بیوی کی لونڈی سے

(۱۴۵۱) عَنْ حَبِيْبِ بْنِ سَالِمٍ قَالَ : رُفِعَ إِلَى النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيْرٍ رَجُلٌ وَقَعَ عَلٰى جَارِيَةِ امْرَأَتِهِ فَقَالَ : لَأَقْضِيَنَّ فِيْهَا بِقَضَاءِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ ، لَئِنْ كَانَتْ أَحَلَّتْهَا لَهُ لَأَجْلِدَنَّهُ مِائَةً، وَإِنْ لَّمْ تَكُنْ أَحَلَّتْهَا لَهُ رَجَمْتُهُ. (ضعیف) اس کی سند میں اضطراب ہے۔

ترجمہ: روایت ہے حبیب بن سالم سے کہا لایا گیا نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ کے پاس ایک مرد کہ زنا کیا تھا اس نے اپنی بی بی کی لونڈی سے پس فرمایا انہوں نے میں فیصلہ کروں گا اس کا رسول اللہ ﷺ کے فیصلہ کے موافق اگر اس عورت نے بخش دی ہو یہ لونڈی اس مرد کو تو کوڑے ماروں گا میں اس کو سو اگر نہ بخش دی ہو وہ عورت اس کو تو پتھر ماروں گا میں اس کو۔

فائدہ: روایت کی ہم سے علی بن حجر نے کہا روایت کی ہم سے ہشیم نے انہوں نے ابوبشر سے انہوں نے حبیب بن سالم سے انہوں نے نعمان بن بشیر سے اسی کی مانند اور اس باب میں سلمہ بن محبق سے بھی روایت ہے اسی کی مانند۔ نعمان رضی اللہ عنہ کی حدیث کی اسناد میں اضطراب ہے سنا میں نے محمد سے کہتے تھے نہیں سنی قتادہ نے حبیب بن سالم سے یہ حدیث البتہ روایت کی ہے انہوں نے خالد بن عرفطہ سے اور ابوبشر نے بھی نہیں سنی حبیب بن سالم سے یہ حدیث البتہ روایت کی انہوں نے خالد بن عرفطہ سے اور اختلاف کیا علماء نے اس مرد کے باب میں جو صحبت کرے اپنی بیوی کی لونڈی سے، سو مروی ہے کئی صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین سے نبی ﷺ کے کہ انہیں میں ہیں علی اور ابن عمر کہ اس شخص پر رجم ہے۔ اور ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے کہا کہ اس پر حد نہیں لیکن تعزیر ہے اور احمد اور اسحاق کا مذہب نعمان بن بشیر کی روایت کے موافق ہے جو نبی ﷺ سے مروی ہے۔

❁ ❁ ❁ ❁

(۱۴۵۲) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ، حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ أَبِي بِشْرٍ، عَنْ حَبِيْبِ بْنِ سَالِمٍ، عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيْرٍ : نَحْوَهُ. [انظر ماقبلة]

ترجمہ: بیان کیا ہم سے علی بن حجر نے کہا بیان کیا ہم سے ہشیم نے انہوں نے ابوبشیر سے انہوں نے حبیب بن سالم سے انہوں نے نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ سے اسی طرح۔

❁ ❁ ❁ ❁

۲۲۔ بَابُ : مَا جَآءَ فِي الْمَرْأَةِ إِذَا اسْتُكْرِهَتْ عَلَى الزِّنَا

اس عورت کے بیان میں جس کے ساتھ زبردستی زنا کیا جائے

(۱۴۵۳) عَنْ عَبْدِالْجَبَّارِ بْنِ وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ : اسْتُكْرِهَتْ امْرَأَةٌ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ، فَدَرَأَ عَنْهَا رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ عَنْهَا الْحَدَّ، وَ أَقَامَهُ عَلَى الَّذِي أَصَابَهَا، وَلَمْ يَذْكُرْ أَنَّهُ جَعَلَ لَهَا مَهْرًا.

(ضعيف) (المشكاة : ۳۵۷۱) ارواء الغليل (۷/۳۴۱) اس میں حجاج بن ارطاۃ ضعیف ہے۔

ترجمہ: روایت ہے عبدالجبار بن وائل بن حجر سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے کہا زبردستی زنا کی گئی ایک عورت رسول اللہ ﷺ کے زمانے میں پس دور کردی رسول اللہ ﷺ نے اس عورت سے حد اور قائم کی اس پر جس نے اس سے زنا کیا تھا۔ اور نہیں ذکر کیا راوی نے کہ مقرر کیا ہو آپ نے اس عورت کے لیے کچھ مہر۔

فائدہ: یہ حدیث غریب ہے اور اس کی اسناد متصل نہیں اور مروی ہے یہ حدیث اور سند سے بھی سنا میں نے محمد سے کہتے تھے عبدالجبار بن وائل بن حجر نے نہیں سنا کچھ اپنے باپ سے اور نہ ملاقات کی ان سے بلکہ کہتے ہیں بعض لوگ کہ وہ پیدا ہوئے اپنے باپ کے مرنے کے کئی مہینے بعد اور اسی پر عمل ہے علماء صحابہ وغیرہم کا کہتے ہیں جس پر زبردستی کی جائے اس پر حد نہیں آتی۔

❁ ❁ ❁ ❁

(۱۴۵۴) عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ وَائِلِ الْكِنْدِيِّ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ امْرَأَةً خَرَجَتْ عَلَى عَهْدِ النَّبِيِّ ﷺ تُرِيدُ الصَّلٰوةَ، فَتَلَقَّهَا رَجُلٌ فَتَجَلَّلَهَا فَقَضٰى حَاجَتَهُ مِنْهَا، فَصَاحَتْ، فَانْطَلَقَ وَمَرَّ بِهَا رَجُلٌ فَقَالَتْ : إِنَّ ذٰلِكَ الرَّجُلَ فَعَلَ بِي كَذَا وَ كَذَا، وَمَرَّتْ بِعِصَابَةٍ مِنَ الْمُهَاجِرِينَ فَقَالَتْ : إِنَّ ذٰلِكَ الرَّجُلَ فَعَلَ بِي كَذَا وَ كَذَا، فَانْطَلَقُوا فَأَخَذُوا الرَّجُلَ الَّذِي ظَنَّتْ أَنَّهُ وَقَعَ عَلَيْهَا، وَأَتَوْهَا فَقَالَتْ : نَعَمْ هُوَ هٰذَا فَأَتَوْا بِهِ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ، فَلَمَّا أَمَرَ بِهِ لِيُرْجَمَ قَامَ صَاحِبُهَا الَّذِي وَقَعَ عَلَيْهَا فَقَالَ : يَا رَسُولَ اللّٰهِ، أَنَا صَاحِبُهَا، فَقَالَ لَهَا : ((اذْهَبِي فَقَدْ غَفَرَ اللّٰهُ لَكِ))، وَ قَالَ لِلرَّجُلِ قَوْلًا حَسَنًا، وَقَالَ لِلرَّجُلِ الَّذِي وَقَعَ عَلَيْهَا : ((ارْجُمُوهُ))، وَقَالَ : ((لَقَدْ تَابَ تَوْبَةً لَوْ تَابَهَا أَهْلُ الْمَدِينَةِ لَقُبِلَ مِنْهُمْ)).

حسن : دون قوله : "ارجموه" والارجح انه لم يرجم. (المشكاة : ۳۵۷۲)

ترجمہ: روایت ہے علقمہ بن وائل کندی سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے کہا ایک عورت نکلی نبی ﷺ کے زمانے میں نماز کا ارادہ رکھتی تھی سو ملا اس سے ایک مرد اور ڈھانپ لیا اس کو اور پوری کی حاجت اپنی اس سے اور وہ چیخی اور وہ شخص چلا گیا اور گزرا گیا اس کے پاس سے ایک مرد سو اس عورت نے کہا اس مرد نے میرے ساتھ ایسا ویسا کیا اور گزری اس پر سے ایک جماعت مہاجرین کی تو کہا اس عورت نے کہ اس مرد نے میرے ساتھ ایسا ایسا کیا یعنی زنا کیا۔ پس دوڑے وہ لوگ اور پکڑ لیا اس مرد کو کہ گمان کیا تھا اس عورت نے کہ زنا کیا اس سے، سو لائے اس کو اس عورت کے پاس اور کہا اس نے یہ وہ یہ وہی ہے

یعنی اس شخص مظنون کو کہ وہ حقیقت میں زانی نہ تھا، سو پکڑ لائے اس کو رسول اللہ ﷺ کے پاس، سو جب حکم فرمایا آپ ﷺ نے رجم کیا جائے، کھڑا ہوا اس عورت کا زنا کرنے والا کہ جس نے زنا کیا تھا اس سے اور کہا یا رسول اللہ ﷺ میں ہوں عورت کا زنا کرنے والا کہ جس نے زنا کیا تھا اس عورت سے، سو فرمایا آپ ﷺ نے اس عورت سے جا تو اللہ تعالیٰ نے بخش دیا تجھ کو یعنی اس لیے کہ تو مجبور تھی اور فرمایا اس مرد سے کہ جس پر گمان کیا تھا کچھ بہتر قول یعنی اس کی تسلی کی اور فرمایا اس مرد کو جس نے زنا کیا تھا اس سے پتھر مارو اس کو۔ اور فرمایا آپ ﷺ نے: بے شک توبہ کی اس نے ایسی کہ اگر ویسی توبہ کریں تمام شہر والے تو قبول کی جائے ان سے۔

فائدہ : یہ حدیث حسن ہے غریب ہے صحیح ہے۔ اور علقمہ بن وائل بن حجر نے سنا ہے اپنے باپ سے اور وہ بڑے بیٹے ہیں عبدالجبار بن وائل سے اور عبدالجبار بن وائل نے نہیں سنا اپنے باپ سے۔

❀ ❀ ❀ ❀

٢٣ـ بَابٌ : مَا جَآءَ فِي مَنْ يَقَعُ عَلَى الْبَهِيمَةِ

اس کے بیان میں جو جانور سے بدکاری کرے

(١٤٥٥) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَنْ وَجَدْتُمُوْهُ وَقَعَ عَلَى بَهِيمَةٍ فَاقْتُلُوْهُ وَاقْتُلُوا الْبَهِيمَةَ)). (حسن صحيح) فَقِيلَ لِابْنِ عَبَّاسٍ : مَا شَأْنُ الْبَهِيمَةِ ؟ فَقَالَ : مَا سَمِعْتُ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فِي ذٰلِكَ شَيْئًا وَلٰكِنْ أَرٰى رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ كَرِهَ أَنْ يُؤْكَلَ مِنْ لَحْمِهَا أَوْ يُنْتَفَعَ بِهَا، وَقَدْ عُمِلَ بِهَا ذٰلِكَ الْعَمَلُ. (حسن) ارواء الغليل (٨/١٤ـ ١٥ و ٢٣٥٢) الارواء (٢٣٤٨) التعليق الرغيب (٣/١٩٩)

ترجمہ: روایت ہے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہ کہا انہوں نے فرمایا رسول اللہ ﷺ نے: جس کو پاؤ تم کہ وطی کی اس نے چار پائے سے تو قتل کرو اس کو اور اس جانور کو۔ اور پوچھا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کیا وجہ ہے چار پائے کے قتل کی یعنی وہ تو بے قصور ہے اور غیر مکلف، سو کہا انہوں نے نہیں سنی میں نے رسول اللہ ﷺ سے اس کی کوئی وجہ لیکن گمان کرتا ہوں میں کہ رسول اللہ ﷺ نے مکروہ رکھا کہ گوشت کھائیں اس سے یا اس سے کچھ فائدہ لیں اور اس کے ساتھ ایسا برا فعل کیا گیا ہو۔

فائدہ : اس حدیث کو ہم نہیں جانتے مگر عمرو بن ابی عمرو کی روایت سے کہ وہ عکرمہ سے روایت کرتے ہیں وہ ابن عباس سے وہ نبی ﷺ سے اور مروی ہے سفیان ثوری سے وہ روایت کرتے ہیں عاصم سے وہ ابورزین سے وہ ابن عباس سے کہ انہوں نے فرمایا: جو وطی کرے چار پائے سے اس پر حد نہیں۔ روایت کی ہم سے یہ حدیث محمد بن بشار نے انہوں نے کہا روایت کی ہم سے عبدالرحمن بن مہدی نے انہوں نے کہا روایت کی ہم سے سفیان ثوری نے اور یہ زیادہ صحیح ہے پہلی حدیث سے اور اسی پر عمل ہے علماء کا اور یہی قول ہے احمد اور اسحاق کا۔

❀ ❀ ❀ ❀

٢٤۔ بَابُ : مَا جَآءَ فِيْ حَدِّ اللُّوطِيِّ

لواطت کرنے والے کی سزا کے بیان میں

(١٤٥٦) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : ((مَنْ وَجَدْتُمُوْهُ يَعْمَلُ عَمَلَ قَوْمِ لُوْطٍ فَاقْتُلُوا الْفَاعِلَ وَالْمَفْعُوْلَ بِهٖ)). (اسناده صحيح) ارواء الغليل (٢٣٥٠) تخريج مشكاة المصابيح (٣٥٧٥)

ترجمہ: روایت ہے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہا انہوں نے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے جس کو پاؤ تم عمل کرتا ہے قوم لوط کا سا یعنی لواطت کرتا ہے تو قتل کرو فاعل اور مفعول کو۔

فائدہ : اس باب میں جابر اور ابوہریرہ سے بھی روایت ہے۔ اور اس حدیث کو ہم اسی طرح جانتے ہیں کہ مروی ہے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے وہ روایت کرتے ہیں نبی ﷺ سے اسی سند سے۔ اور روایت کی محمد بن اسحاق نے یہ حدیث عمرو بن ابی عمرو سے سو اس میں یہ لفظ ہیں کہ فرمایا آپ ﷺ نے: ملعون ہے جو عمل کرے قوم لوط کا۔ اور نہیں ذکر کیا اس میں قتل کا اور ذکر کیا اسی میں کہ ملعون ہے جو جماع کرے چار پائے سے یعنی گائے بکری سے۔ اور مروی ہے یہ حدیث عاصم بن عمرو سے وہ روایت کرتے ہیں سہیل سے جو بیٹے ہیں ابوصالح کے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے وہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے وہ نبی ﷺ سے کہ فرمایا آپ ﷺ نے: اقْتُلُوا الْفَاعِلَ وَالْمَفْعُوْلَ بِهٖ مگر اس روایت میں کچھ گفتگو ہے اور ہم نہیں جانتے کسی کو جو روایت کرتا ہو سہیل بن ابی صالح سے سوائے عاصم بن عمر عمری کے اور عاصم بن عمر و ضعیف ہیں روایت میں ازروئے حافظہ کے اور اختلاف ہے علماء کا لوطی کی سزا میں، سو بعض نے اس پر رجم تجویز کیا ہے محصن ہو یا غیر محصن اور یہی قول ہے امام مالک اور شافعی اور احمد اور اسحاق کا، اور بعض نے کہا علمائے تابعین اور فقہاء میں سے انہیں میں ہیں حسن بصری اور ابراہیم نخعی اور عطاء بن ابی رباح وغیرہم کہ حد لوطی کی ایسی ہے جیسے حد زانی کی۔ اور یہی قول ہے ثوری اور اہل کوفہ کا۔

❀ ❀ ❀ ❀

(١٤٥٧) عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَقِيْلٍ أَنَّهٗ سَمِعَ جَابِرًا يَقُوْلُ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : ((إِنَّ أَخْوَفَ مَا أَخَافُ عَلٰى أُمَّتِيْ : عَمَلَ قَوْمِ لُوْطٍ)). (حسن عند الالبانی) التعليق الرغيب (٣/١٩٧۔ ١٩٨) تخريج (مشكاة المصابيح ٣٥٧٧۔ التحقيق الثاني) بعض محققین کہتے ہیں اس کی سند ابن عقیل کی وجہ سے ضعیف ہے۔

ترجمہ: روایت ہے عبداللہ بن محمد بن عقیل سے کہ انہوں نے سنا جابر رضی اللہ عنہ سے کہ کہتے تھے فرمایا رسول اللہ ﷺ نے: سب سے زیادہ خوف کی چیز جس سے میں ڈرتا ہوں اپنی امت پر عمل ہے لوط علیہ السلام کی قوم کا۔

فائدہ : یہ حدیث حسن ہے غریب ہے۔ اور اس کو ہم اسی ایک سند سے جانتے ہیں یعنی مروی ہے عبداللہ بن محمد بن عقیل بن ابی طالب سے وہ روایت کرتے ہیں جابر رضی اللہ عنہ سے۔

❀ ❀ ❀ ❀

٢٥۔ بَابُ : مَا جَآءَ فِي الْمُرْتَدِّ

مرتد کے بیان میں

(١٤٥٨) عَنْ عِكْرِمَةَ أَنَّ عَلِيًّا حَرَّقَ قَوْمًا ارْتَدُّوا عَنِ الْإِسْلَامِ فَبَلَغَ ذٰلِكَ ابْنَ عَبَّاسٍ فَقَالَ : لَوْ كُنْتُ أَنَا لَقَتَلْتُهُمْ بِقَوْلِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ، رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ : ((مَنْ بَدَّلَ دِيْنَهُ فَاقْتُلُوْهُ)) وَلَمْ أَكُنْ لِأُحَرِّقَهُمْ لِأَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ : ((لَا تُعَذِّبُوْا بِعَذَابِ اللّٰهِ))، فَبَلَغَ ذٰلِكَ عَلِيًّا فَقَالَ : صَدَقَ ابْنُ عَبَّاسٍ.

(صحيح) ارواء الغليل (٢٤٧١) تخريج الايمان لابن سلام (٨٩/٨٦)

ترجمہ: روایت ہے عکرمہ سے کہ علی رضی اللہ عنہ نے جلا دیا ایک قوم کو کہ مرتد ہوگئی تھی اسلام سے، سو یہ خبر پہنچی ابن عباس رضی اللہ عنہما کو تو کہا انہوں نے اگر میں ہوتا تو قتل کرتا ان کو رسول اللہ ﷺ کے قول کے موافق کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے جو بدل ڈالے اپنا دین اسلام تو اس کو قتل کرو، اور میں ان کو ہرگز نہ جلاتا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے: نہ عذاب کرو تم اللہ کے عذاب خاص سے، سو یہ خبر پہنچی حضرت علی رضی اللہ عنہ کو اور کہا انہوں نے سچ کہا ابن عباس رضی اللہ عنہما نے۔

فائدہ : یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے علماء کا مرتد کے باب میں یعنی اس کو قتل کرنا چاہیے۔ اور اختلاف ہے عورت میں جو مرتد ہو جائے اسلام میں سو ایک گروہ نے علماء سے کہا ہے کہ وہ بھی قتل کی جائے۔ اور یہی قول ہے اوزاعی اور احمد اور اسحاق کا اور ایک گروہ نے کہا انہیں میں سے کہ قید کی جائے اور قتل نہ کی جائے۔ اور یہی قول ہے سفیان ثوری وغیرہ کا اور اہل کوفہ کا۔

❀❀❀❀

٢٦۔ بَابُ : مَا جَآءَ فِيْمَنْ شَهَرَ السِّلَاحَ

اس کے بیان میں جو مسلمانوں پر ہتھیار اٹھائے

(١٤٥٩) عَنْ أَبِي مُوْسٰى عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ : ((مَنْ حَمَلَ عَلَيْنَا السِّلَاحَ فَلَيْسَ مِنَّا)).

(صحيح) تخريج الايمان لابن سلام (٨٥/٧١)

ترجمہ: روایت ہے ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ سے وہ روایت ہیں نبی ﷺ سے کہ آپ نے فرمایا: جو ہم پر ہتھیار اٹھائے وہ ہم میں سے نہیں۔

فائدہ : اس باب میں ابن عمر اور ابن الزبیر اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ اور سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہم سے بھی روایت ہے۔ حدیث ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ کی حسن ہے صحیح ہے۔

❀❀❀❀

٢٧۔ بَابُ : مَا جَآءَ فِيْ حَدِّ السَّاحِرِ

جادوگر کی حد کے بیان میں

(١٤٦٠) عَنْ جُنْدُبٍ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((حَدُّ السَّاحِرِ ضَرْبَةٌ بِالسَّيْفِ)). (ضعيف) (الضعيفة : ١٤٤٦، المشكاة : ٣٥٥١، التحقيق الثانى) اس میں اسماعیل بن مسلم المکی ضعیف ہے۔التقريب (١/٧٥)

ترجمہ: روایت ہے جندب رضی اللہ عنہ سے کہا انہوں نے فرمایا رسول اللہ ﷺ نے: حد جادوگر کی مار ڈالنا ہے تلوار سے۔

فائدہ : اس حدیث کو ہم نہیں پہچانتے مرفوع مگر اسی سند سے اور اسماعیل بن مکی ضعیف ہیں حدیث میں از روی حفظ کے اور اسماعیل بن مسلم عبد بصری کو وکیع نے ثقہ کہا ہے۔ اور مروی ہے یہ روایت حسن سے بھی اور صحیح یہ ہے کہ مروی ہے جندب سے موقوفاً اور عمل اس حدیث پر بعض علماء کا ہے صحابہ نبی ﷺ کے اور ان کے سوا اوروں کا اور یہی قول ہے مالک بن انس کا۔ اور شافعی نے کہا جادوگر قتل کیا جائے اگر ایسا جادو کرے کہ اس سے حد کفر کو پہنچے ورنہ ضرر نہیں۔

❀❀❀❀

٢٨۔ بَابُ : مَا جَآءَ فِي الْغَالِّ مَا يُصْنَعُ بِهٖ ؟

اس بیان میں کہ جو غنیمت کا مال چرالے تو اس کے ساتھ کیا کیا جائے؟

(١٤٦١) عَنْ عُمَرَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((مَنْ وَجَدْتُمُوْهُ غَلَّ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَأَحْرِقُوْا مَتَاعَهُ)) ، قَالَ صَالِحٌ: فَدَخَلْتُ عَلٰى مَسْلَمَةَ وَمَعَهُ سَالِمُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ فَوَجَدَ رَجُلًا قَدْ غَلَّ فَحَدَّثَ سَالِمٌ بِهٰذَا الْحَدِيْثِ، فَأَمَرَ بِهٖ فَأُحْرِقَ مَتَاعُهُ، فَوُجِدَ فِيْ مَتَاعِهٖ مُصْحَفٌ، فَقَالَ سَالِمٌ : بِعْ هٰذَا وَتَصَدَّقْ بِثَمَنِهٖ.

(اسناده ضعيف) (المشكاة : ٣٦٣٣، التحقيق الثانى، تحقيق المختارة : ١٩١ ، ١٩٤) ضعيف ابى داو۔ (٤٦٨) اس میں صالح بن محمد بن زائدہ راوی ضعیف ہے۔هداية الرواة (٣٥٦٠) ضعيف الجامع الصغير (٧١٧)

ترجمہ: روایت ہے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ: جس کو پاؤ تم کہ چوری کی اس نے جہاد کے مال میں یعنی غنیمت میں تو جلا دو اس کا اسباب۔ صالح نے کہا جو راوی اس حدیث کے ہیں کہ داخل ہوا میں مسلمہ کے پاس اور ان کے ساتھ سالم بن عبداللہ بھی تھے، سو پایا ایک شخص کو کہ اس نے چوری کی تھی غنیمت کے مال میں، سو بیان کی سالم نے یہی حدیث تو حکم کیا مسلمہ نے تو جلایا گیا اسباب اس کا اور پایا اس کے سامان میں ایک قرآن تو کہا سالم نے اس کو ہدیہ کر ڈالو اور خیرات کر دی اس کی قیمت۔

فائدہ : یہ حدیث غریب ہے نہیں پہچانتے ہم اس کو مگر اسی سند سے اور اسی پر عمل ہے بعض علماء کا۔ اور یہی قول ہے اوزاعی اور احمد

اور اسحاق کا اور پوچھا میں نے محمد سے حال اس حدیث کا کہا انہوں نے روایت کی ہے یہ حدیث صالح نے جو بیٹے ہیں محمد بن زبیر کے اور کنیت ان کی ابو واقد لیثی ہے اور وہ منکر الحدیث ہیں۔ اور کہا محمد نے: اور مروی ہے کئی روایتوں میں رسول اللہ ﷺ سے مال غنیمت کے چرانے والے کا مگر اس میں حکم نہیں اس کے مال واسباب جلا دینے کا، اور کہا یہ حدیث غریب ہے۔

❀❀❀❀

٢٩۔ بَابُ : مَا جَآءَ فِيمَنْ يَقُولُ لِلْآخَرِ يَا مُخَنَّثُ

اس کے بیان میں جو کسی کو ہیجڑا کہہ کر پکارے

(١٤٦٢) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ : ((إِذَا قَالَ الرَّجُلُ لِلرَّجُلِ : يَا يَهُوْدِيُّ فَاضْرِبُوْهُ عِشْرِيْنَ وَ إِذَا قَالَ : يَا مُخَنَّثُ. فَاضْرِبُوْهُ عِشْرِيْنَ، وَمَنْ وَقَعَ عَلٰى ذَاتِ مَحْرَمٍ فَاقْتُلُوْهُ)) . (ضعيف)

(المشكاة: ٣٦٣٢، التحقيق الثانى) اس میں ابراہیم بن اسماعیل راوی ضعیف ہے۔ضعيف الجامع الصغير (٦١٠)

ترجمہ: روایت ہے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہ وہ روایت کرتے ہیں نبی ﷺ سے آپ نے فرمایا: جب کوئی آدمی کسی مسلمان کو کہے اے یہودی، تو مارو اس کو بیس کوڑے اور جب کہے کسی کو اے مخنث تو مارو اس کو بیس کوڑے اور جو صحبت کرے ناتے والی محرم عورت سے یعنی جس سے نکاح حرام ہے تو اس کو قتل کرو۔

فائدہ : اس حدیث کو نہیں پہچانتے ہم مگر اسی سند سے اور ابراہیم بن اسماعیل ضعیف ہیں حدیث میں اور مروی ہے یہ نبی ﷺ سے کئی سندوں سے۔ روایت کیا اس کو براء بن عازب نے قرہ بن ایاس مزنی سے کہ ایک مرد نے نکاح کیا اپنے باپ کی جورو سے تو حکم کیا نبی ﷺ اس کے قتل کا۔ اور اسی حدیث پر عمل ہے ہمارے اصحاب کا یعنی شافعیہ کا کہ کہتے ہیں صحبت کرے ناتے والے محرم سے تو اس کو قتل کرنا چاہیے۔ اور امام احمد نے کہا جس نے نکاح کیا اپنی ماں سے وہ قتل کیا جائے۔ اور اسحاق نے کہا جو صحبت کرے اپنی ناتے والی محرم سے وہ قتل کیا جائے۔

❀❀❀❀

٣٠۔ بَابُ : مَا جَآءَ فِي التَّعْزِيرِ

تعزیر کے بیان میں

(١٤٦٣) عَنْ أَبِي بُرْدَةَ بْنِ نِيَارٍ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ : ((لَا يُجْلَدُ فَوْقَ عَشْرِ جَلَدَاتٍ إِلَّا فِيْ حَدٍّ مِّنْ حُدُوْدِ اللّٰهِ)). (صحيح) ارواء الغليل (٢٠٣٢ و ٢١٨٠)

ترجمہ: روایت ہے ابو بردہ بن نیار سے کہا فرمایا رسول اللہ ﷺ نے: نہ مارے جائیں دس کوڑے سے زیادہ مگر کسی حد میں حدود اللہ سے۔

فائدہ: روایت کی ہے یہ حدیث ابن لہیعہ نے بکیر سے، سو خطا کی اس میں اور کہا روایت ہے عبدالرحمٰن بن جابر بن عبداللہ سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے وہ نبی ﷺ سے۔ اور یہ روایت خطا ہے اور صحیح وہی ہے جو روایت کی لیث بن سعد نے اور اس میں یوں ہے کہ روایت کی عبدالرحمٰن بن جابر نے جو بیٹے ہیں عبداللہ کے ابو بردہ بن نیار سے انہوں نے نبی ﷺ سے۔ اور یہ روایت غریب ہے نہیں پہچانتے ہم اس کو مگر بکیر بن اشج کی روایت سے اور اختلاف ہے علماء کا تعزیر میں اور سب سے بہتر جو مروی ہے تعزیر کے باب میں یہ حدیث ہے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

ابواب الصید

عن رسول اللہ ﷺ

(المعجم ١٦) شکار کے مسائل کے بیان میں (التحفۃ ١٤)

بَابُ : مَا جَآءَ فِي مَا يُؤْكَلُ مِنْ صَيْدِ الْكَلْبِ وَمَا لَا يُؤْكَلُ

اس بیان میں کہ کتے کا کون سا شکار کھایا جائے اور کون سا نہ کھایا جائے

(١٤٦٤) عَنْ عَائِذِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا ثَعْلَبَةَ الْخُشَنِيَّ قَالَ: قُلْتُ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ إِنَّا أَهْلُ صَيْدٍ قَالَ: ((إِذَا أَرْسَلْتَ كَلْبَكَ وَذَكَرْتَ اسْمَ اللّٰهِ عَلَيْهِ فَأَمْسَكَ عَلَيْكَ فَكُلْ)) قُلْتُ: إِنْ قَتَلَ؟ قَالَ: ((وَإِنْ قَتَلَ)): قُلْتُ: إِنَّا أَهْلُ رَمْيٍ قَالَ: ((مَا رَدَّتْ عَلَيْكَ قَوْسُكَ فَكُلْ)) قَالَ: قُلْتُ: إِنَّا أَهْلُ سَفَرٍ نَمُرُّ بِالْيَهُوْدِ وَالنَّصَارٰى وَالْمَجُوْسِ فَلَا نَجِدُ غَيْرَ آنِيَتِهِمْ قَالَ: ((فَإِنْ لَّمْ تَجِدُوْا غَيْرَهَا فَاغْسِلُوْهَا بِالْمَآءِ ثُمَّ كُلُوْا فِيْهَا وَاشْرَبُوْا)). (صحیح) ارواء الغلیل (٣٧) صحیح ابی داؤد (٢٥٤٤ـ ٢٥٤٦)

ترجمہ: روایت ہے عائذ اللہ بن عبداللہ سے کہ انہوں نے سنا ابوثعلبہ خشنی سے کہ کہا انہوں نے کہا میں نے یارسول اللہ! ہم شکار والے لوگ ہیں، سو فرمایا جب تو چھوڑے اپنا کتا اور یاد کرے اس پر نام اللہ کا اور وہ کتا روک رکھے شکار کو تیرے لیے یعنی خود نہ کھانے لگے تو اس کو کھا میں نے کہا اگر چہ وہ کتا مار ڈالے شکار کہا کچھ مضائقہ نہیں اگر مار ڈالے۔ کہا راوی نے کہا ہم تیر

مارنے والے لوگ ہیں فرمایا آپ ﷺ نے جو پھیر لائے تجھ پر کمان وہ کھالے یعنی جو تیرے تیر سے مرے۔ کہا راوی نے کہا میں نے ہم سفر والے لوگ ہیں گزر کرتے ہیں یہود و نصاریٰ پر اور مجوس پر اور نہیں پاتے ان کے برتنوں کے سوا، فرمایا: اگر نہ پاؤ تم ان کے سوا اور برتن تو اس کو دھولو اور پانی سے اور پھر اس میں کھاؤ پیو۔

فائدہ: اس باب میں عدی بن حاتم سے روایت ہے اور یہ حدیث حسن ہے اور عائذ اللہ ابوادریس خولانی ہیں۔

(١٤٦٥) **عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ** قَالَ: قُلْتُ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ! اِنَّا نُرْسِلُ كِلَابًا لَنَا مُعَلَّمَةً قَالَ: ((**كُلْ مَا أَمْسَكْنَ عَلَيْكَ**)) قُلْتُ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ وَاِنْ قَتَلْنَ؟ قَالَ: ((**وَإِنْ قَتَلْنَ، مَا لَمْ يَشْرَكْهَا كَلْبٌ مِنْ غَيْرِهَا**)). قَالَ: قُلْتُ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ! إِنَّا نَرْمِيْ بِالْمِعْرَاضِ قَالَ: ((**مَا خَزَقَ فَكُلْ وَمَا اَصَابَ بِعَرْضِهِ فَلَا تَأْكُلْ**)). (صحيح) ارواء الغليل (٢٥٥١) صحيح ابى دائود (٢٥٣٧۔ ٢٥٤٣)

ترجمہ: روایت ہے عدی بن حاتم سے کہا انہوں نے عرض کیا میں نے رسول اللہ ﷺ سے اور کہا یا رسول اللہ! ہم چھوڑتے ہیں اپنے شکاری کتے سکھائے ہوئے کو فرمایا آپ ﷺ نے کھا تو اس شکار کو کہ جس کو روک رکھا ہے اس نے تیرے لیے، کہا میں نے یا رسول اللہ! اگر وہ کتا اس شکار کو مار ڈالے؟ فرمایا آپ ﷺ نے اگر چہ مار ڈالے یعنی جب بھی کھانا درست ہے جب تک کہ نہ شریک ہو اس شکار کے قتل میں دوسرا کتا بے سکھایا ہوا، کہا انہوں نے عرض کیا میں نے یا رسول اللہ! ہم تیر مارتے ہیں ساتھ معراض کے، فرمایا آپ ﷺ نے: جو تیر کی نوک سے شکار پھٹ جائے وہ کھالے اور جو تیر کی چوڑان لگ کر مرے اسے نہ کھا۔

فائدہ: روایت کی ہم سے محمد بن یحییٰ نے انہوں نے کہا روایت کی ہم سے محمد بن یوسف نے انہوں نے کہا روایت کی ہم سے سفیان ثوری نے انہوں نے منصور سے اسی روایت کی مانند مگر اس میں یہ لفظ: وسئل عن المعراض اور سوال کیا گیا آپ سے معراض کے مارے ہوئے شکار کا۔ اور یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

❀❀❀❀

٢۔ بَابُ: مَا جَآءَ فِيْ صَيْدِ كَلْبِ الْمَجُوْسِيِّ

مجوسی کے کتے سے شکار کرنے کے بیان میں

(١٤٦٦) **عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ** قَالَ: نُهِيْنَا عَنْ صَيْدِ كَلْبِ الْمَجُوْسِيِّ.

(ضعیف) اس میں حجاج بن ارطاۃ ضعیف ومدلس ہے۔ اس کو شیخ البانی، بومیری اور بعض محققین نے ضعیف کہا ہے۔

ترجمہ: روایت ہے جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے کہا انہوں نے منع کیے گئے ہم کلب مجوسی کے شکار سے۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے نہیں پہچانتے ہم اس کو مگر اسی سند سے اور اسی پر عمل ہے اکثر علماء کا کہ رخصت نہیں دیتے ہیں

کلب مجوسی کے شکار میں اور قاسم بن ابی برزہ وہ قاسم بن نافع مکی ہیں۔

۳۔ بَابُ: مَا جَاءَ فِي صَيْدِ الْبُزَاةِ

باز کے شکار کے بیان میں

(۱۴۶۷) عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ قَالَ: سَأَلْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ عَنْ صَيْدِ الْبَازِيْ؟ فَقَالَ: ((مَا أَمْسَكَ عَلَيْكَ فَكُلْ)). (منکر) اس میں مجالد بن سعید راوی ضعیف ہے۔ وضعفہ الجمہور مجمع الزوائد (۹/۴۱۶)

ترجمہ: روایت ہے عدی بن حاتم سے کہا انہوں نے پوچھا میں نے رسول اللہ ﷺ سے باز کے شکار کو؟ تو فرمایا جو روک لے تیرے لیے وہ کھا۔

فائدہ: اس حدیث کو نہیں پہچانتے ہم مگر مجالد کی روایت سے کہ وہ روایت کرتے ہیں شعبی سے اور اسی پر عمل ہے علماء کا کہ نہیں دیکھتے ہم باز کے اور صقور کے شکار میں کچھ مضائقہ۔ اور مجاہد نے کہا بزاۃ وہ پرندہ ہے کہ شکار کرتے ہیں اس سے اور وہ داخل ہے جوارح میں جو اس آیت کریمہ میں مذکور ہے کہ فرمایا اللہ تعالیٰ نے ﴿وَمَا عَلَّمْتُمْ مِنَ الْجَوَارِحِ﴾ تو انہوں نے کہا مراد جوارح سے کتے اور پرندے ہیں کہ جن سے شکار کیا جائے اور رخصت دی ہے علماء نے باز کے شکار کی اور اس میں سے اگر وہ کھا بھی جائے تو درست ہے اور کہا کہ اس کی تعلیم فقط یہی ہے کہ وہ حکم قبول کرے یعنی جب چھوڑیں شکار پر تو جائے۔ اور مکروہ ہے اس کو بعض نے اور کہا اکثر فقہاء نے کہا ہے اس کا شکار کھانا درست ہے اگر چہ وہ اس میں سے کچھ کھا بھی جائے۔

❀❀❀❀

بَابُ: مَاجَاءَ فِي الرَّجُلِ يَرْمِي الصَّيْدَ فَيَغِيبُ عَنْهُ

اس بیان میں کہ آدمی شکار کو تیر مارے پھر شکار غائب ہو جائے

(۱۴۶۸) عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ قَالَ: قُلْتُ يَارَسُولَ اللّٰهِ ﷺ أَرْمِي الصَّيْدَ فَأَجِدُ فِيهِ مِنَ الْغَدِ سَهْمِيْ؟ قَالَ: ((إِذَا عَلِمْتَ أَنَّ سَهْمَكَ قَتَلَهُ وَلَمْ تَرَفِيهِ أَثَرَ سَبُعٍ فَكُلْ)). (صحیح) صحیح ابی داؤد (۲۵۳۹)

ترجمہ: روایت ہے عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ سے کہا انہوں نے عرض کیا میں نے یا رسول اللہ ﷺ! میں تیر مارتا ہوں شکار کو اور پاتا ہوں میں اس میں دوسرے دن اپنا تیر؟ فرمایا آپ ﷺ نے: جب جانے تو کہ تیرے ہی تیر نے مارا ہے اس کو اور نہ دیکھے تو اس میں اثر کسی درندے کا تو اسے کھا لے۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے علماء کا۔ اور روایت کرتے ہیں یہ حدیث شعبہ نے ابو بشر اور عبدالملک بن میسرہ سے انہوں نے سعید بن جبیر سے انہوں نے عدی بن حاتم سے اور دونوں روایتیں صحیح ہیں۔ اور اس باب میں ابو ثعلبہ خشنی سے بھی روایت ہے۔

٥۔ بَابُ : مَا جَآءَ فِیمَنْ یَرْمِی الصَّیْدَ فَیَجِدُہٗ مَیِّتًا فِی الْمَآءِ

اس بیان میں جو شکار کو تیر مارے اور پھر اسے پانی میں مرا ہوا پائے

(١٤٦٩) عَنْ عَدِیِّ بْنِ حَاتِمٍ قَالَ: سَأَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ : عَنِ الصَّیْدِ ؟ فَقَالَ : ((إِذَا رَمَیْتَ بِسَھْمِكَ فَاذْکُرِ اسْمَ اللّٰہِ، فَإِنْ وَجَدْتَّہٗ قَدْ قُتِلَ فَکُلْ إِلَّا أَنْ تَجِدَہٗ قَدْ وَقَعَ فِیْ مَآءٍ فَلَا تَأْکُلْ فَإِنَّكَ لَا تَدْرِیْ: الْمَآءُ قَتَلَہٗ أَوْ سَھْمُكَ؟)). (اسنادہ صحیح) صحیح ابی داؤد (٢٥٤٠)

ترجمہ: روایت ہے عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ سے کہا انہوں نے پوچھا میں نے رسول اللہ ﷺ سے شکار کا مسئلہ تو فرمایا آپ ﷺ نے جب تو مارے شکار کو تو یاد کر اس پر نام اللہ کا سو اگر پائے تو اس کو، مرا ہوا تو کھالے مگر یہ کہ جب پائے تو اسے پانی میں گرا ہوا سو نہ کھا اس کو، کہ تو نہیں جانتا کہ پانی نے اسے قتل کیا یا تیرے تیر نے۔

فائدہ : یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

❁❁❁❁

٦۔ بَابُ : مَا جَآءَ فِی الْکَلْبِ یَأْکُلُ مِنَ الصَّیْدِ

اس شکار کے بیان میں جس میں سے کتا کھالے

(١٤٧٠) عَنْ عَدِیِّ بْنِ حَاتِمٍ قَالَ: سَأَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ عَنْ صَیْدِ الْکَلْبِ الْمُعَلَّمِ ؟ قَالَ : ((إِذَا أَرْسَلْتَ کَلْبَكَ الْمُعَلَّمَ وَذَکَرْتَ اسْمَ اللّٰہِ فَکُلْ مَا أَمْسَكَ عَلَیْكَ فَإِنْ أَکَلَ فَلَا تَأْکُلْ فَإِنَّمَا أَمْسَكَ عَلٰی نَفْسِہٖ)) قُلْتُ : یَارَسُوْلَ اللّٰہِ! أَرَأَیْتَ إِنْ خَالَطَتْ کِلَابَنَا کِلَابٌ أُخْرٰی؟ قَالَ: ((إِنَّمَا ذَکَرْتَ اسْمَ اللّٰہِ عَلٰی کَلْبِكَ وَلَمْ تَذْکُرْ عَلٰی غَیْرِہٖ)) قَالَ : سُفْیَانُ کَرِہَ لَہٗ أَکْلَہٗ.

(اسنادہ صحیح) (الارواء : ٢٥٤٦) صحیح ابی داؤد (٢٥٣٨۔ ٢٥٤٣)

ترجمہ: روایت ہے عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ سے کہا پوچھا میں نے رسول اللہ ﷺ سے سکھائے ہوئے کتے کے شکار کا مسئلہ تو فرمایا آپ ﷺ نے: جب چھوڑے تو اپنا سکھایا ہوا کتا اور یاد کرے اس پر نام اللہ تعالیٰ کا تو کھا جو روک رکھے وہ تیرے لیے، سو اگر اس کتے نے اس شکار سے کچھ لیا تو نہ کھا اس لیے کہ اس نے اپنے واسطے شکار پکڑا، عرض کیا میں نے یارسول اللہ ﷺ بھلا دیکھئے تو اگر مل جائے ہمارے کتوں میں دوسرا کتا، یعنی شکار مارنے میں دوسرا کتا بھی کسی کا ایسا شریک ہو جائے کہ اس پر نام نہ لیا ہو اللہ تعالیٰ کا؟ آپ نے فرمایا: تو نے اللہ تعالیٰ کا نام لیا ہے اپنے کتے کو چھوڑتے وقت اور نہیں ذکر کیا تو نے نام اللہ تعالیٰ کا دوسرے کتے پر۔ یعنی اُس شکار کا کھانا درست نہیں۔ کہا سفیان ثوری نے جو راوی حدیث کے ہیں اس کا کھانا درست نہیں۔

فائدہ : اور اسی پر عمل ہے بعض صحابہ نبی ﷺ وغیرہم کا شکار اور ذبیحہ کے بیان میں کہ جب گر جائے پانی میں تو نہ کھائے اور بعض نے کہا ذبیحہ کا حلقوم جب کٹ جائے اور پانی میں گر پڑے اور مرے تو اس کا کھانا درست ہے۔ اور یہی قول ابن مبارک کا ہے اور اختلاف ہے علماء کا کتے کے شکار میں کہ جب وہ شکار کو کھا جائے سو اکثر اہل علم نے کہا ہے جب کتا شکار میں سے کچھ کھا لے تو اس کا کھانا درست نہیں۔ اور یہی قول ہے سفیان اور عبداللہ بن مبارک کا اور شافعی اور احمد اور اسحاق کا۔ اور رخصت دی ہے بعض علماء نے صحابہ نبی ﷺ سے اور سوا ان کے اور علماء نے اس کے کھانے کی اگرچہ کتا اس میں سے کھا لے۔

❀❀❀❀

۷۔ بَابُ : مَا جَآءَ فِيْ صَيْدِ الْمِعْرَاضِ

معراض سے شکار کے بیان میں

(۱٤۷۱) **عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ** قَالَ: سَأَلْتُ النَّبِيَّ ﷺ عَنْ صَيْدِ الْمِعْرَاضِ؟ فَقَالَ : ((**مَا أَصَبْتَ بِحَدِّهٖ فَكُلْ، مَا أَصَبْتَ بِعَرْضِهٖ فَهُوَ وَقِيْذٌ**)). (اسناده صحيح) صحيح ابى داؤد (۲۰٤۳)

ترجمہ: روایت ہے عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ سے کہا انہوں نے پوچھا میں نے نبی ﷺ سے معراض کے شکار کا مسئلہ تو فرمایا آپ ﷺ نے: جو مارے تو اس کی نوک سے تو کھا اس کو اور جو مارے تو اس کو چوڑان سے تو وہ وقیذ ہے۔

فائدہ : روایت کی ہم سے ابن عمر رضی اللہ عنہما نے کہا انہوں نے روایت کی ہم سے سفیان نے انہوں نے زکریا سے انہوں نے شعبی سے انہوں نے عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ سے انہوں نے نبی ﷺ سے اسی کے مانند۔

فائدہ : یہ حدیث صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے علماء کا مترجم کہتا ہے معراض کے معنی کو بعض نے کہا وہ بھاری لاٹھی ہے کہ اس کے کنارے میں نوک دار لوہا لگا ہوتا ہے اس کو پھینک کر شکار مارتے ہیں تو جو نوک سے مرے اس کو مذبوح اور حلال فرمایا اور جو لاٹھی کے زور سے مرے لوہے کی تیزی سے نہ کٹے تو اس کو وقیذ فرمایا۔ اور یہی معنی معراض کے صحیح ہیں۔ اور ہروی نے کہا وہ ایسا تیر ہے کہ اس میں گانسے بھی نہیں اور پر بھی نہیں اور بعض نے کہا وہ ایک لکڑی ہے کہ دونوں گوشے اس کے پتلے ہوتے ہیں اور بیچ سے موٹی ہوتی ہے جب اس کو پھینکو تو سیدھی جاتی ہے غرض بہر نوع جو شکار کہ اس کی تیزی سے مذبوح ہو جائے اور خون بہہ جائے وہ حلال ہے اور جو چوٹ سے مرے وہ حرام ہے۔

❀❀❀❀

۸۔ بَابُ : مَاجَاءَ فِي الذَّبْحِ بِالْمَرْوَةِ

پتھر سے ذبح کرنے کے بیان میں

(۱٤۷۲) **عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ**: أَنَّ رَجُلًا مِّنْ قَوْمِهٖ صَادَ أَرْنَبًا اَوِاثْنَتَيْنِ فَذَبَحَهُمَا بِمَرْوَةٍ فَتَعَلَّقَهُمَا حَتّٰى لَقِيَ

رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ فَسَأَلَهُ : فَأَمَرَهُ بِأَكْلِهِمَا . (صحيح)

ترجمہ: روایت ہے جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے کہ ایک مرد نے ان کی قوم سے شکار کیا ایک یا دو خرگوشوں کو اور ذبح کیا ان کو پتھر سے اور لٹکا لیا ان دونوں کو یہاں تک کہ ملاقات کی رسول اللہ ﷺ سے اور پوچھا آپ ﷺ سے، سو حکم کیا آپ نے اس کے کھانے کا۔

فائدہ: اس باب میں محمد بن صفوان اور رافع اور عدی بن حاتم سے بھی روایت ہے اور رخصت دی ہے بعض نے اہل علم سے پتھر سے ذبح کرنے کی اور نہیں تجویز کیا خرگوش کھانے میں کچھ مضائقہ۔ اور یہی قول ہے اکثر علماء کا اور مکروہ کہا بعض نے خرگوش کو اور اختلاف ہے اصحاب شعبی کا اس حدیث کی روایت میں۔ سو روایت کی داؤد بن ابی ہند نے شعبی سے انہوں نے محمد بن صفوان سے۔ اور روایت کی عاصم احول نے شعبی سے انہوں نے صفوان بن محمد سے یا محمد بن صفوان سے اور محمد بن صفوان زیادہ صحیح ہے۔ اور روایت کی جابر جعفی نے شعبی سے انہوں نے جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے جیسے روایت قتادہ کی ہے شعبی سے اور احتمال ہے کہ شعبی نے روایت کی ہو ان دونوں سے کہا محمد بن بخاری رحمہ اللہ نے حدیث شعبی کی جو جابر سے مروی ہے وہ غیر محفوظ ہے۔

❀❀❀❀

بَابُ : مَا جَآءَ فِي كَرَاهِيَةِ أَكْلِ الْمَصْبُورَةِ

اس بیان میں کہ بندھے ہوئے جانور کو تیر سے مار کر کھانا مکروہ ہے

(١٤٧٣) عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ: نَهٰى رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ عَنْ أَكْلِ الْمُجَثَّمَةِ، وَهِيَ الَّتِي تُصْبَرُ بِالنَّبْلِ.

(اسناده صحيح) (سلسله احاديث الصحيحة : ٢٣٩١)

ترجمہ: روایت ہے ابودرداء رضی اللہ عنہ سے کہا انہوں نے منع کیا رسول اللہ ﷺ نے مجثمہ کے کھانے سے اور مجثمہ وہ جانور ہے کہ اس کو باندھ کر تیر ماریں یہاں تک کہ مر جائے یعنی اس کو نشانہ بنائیں۔

فائدہ: اس باب میں عرباض بن ساریہ اور انس اور ابن عمر اور ابن عباس اور جابر اور ابی ہریرہ رضوان اللہ علیہم اجمعین سے بھی روایت ہے حدیث ابو درداء رضی اللہ عنہ کی غریب ہے۔

(١٤٧٤) عَنْ وَهْبِ بْنِ أَبِي خَالِدٍ قَالَ: حَدَّثَتْنِي أُمُّ حَبِيبَةَ بِنْتُ الْعِرْبَاضِ۔ وَهوا بْنِ سَارِيَةَ عَنْ أَبِيهَا: أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ ((نَهٰى يَوْمَ خَيْبَرَ عَنْ كُلِّ ذِي نَابٍ مِنَ السِّبَاعِ، وَعَنْ كُلِّ ذِي مِخْلَبٍ مِنَ الطَّيْرِ وَعَنْ لُحُومِ الْحُمُرِ الْأَهْلِيَّةِ، وَعَنِ الْمُجَثَّمَةِ، وَعَنِ الْخَلِيسَةِ وَأَنْ تُوطَأَ الْحَبَالٰى حَتّٰى يَضَعْنَ مَا فِي بُطُونِهِنَّ. قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰ هُوَ الْقُطَعِيُّ سُئِلَ أَبُوعَاصِمٍ عَنِ الْمُجَثَّمَةِ فَقَالَ : أَنْ يُنْصَبَ الطَّيْرُ أَوِ الشَّيْءُ فَيُرْمٰى وَسُئِلَ عَنِ الْخَلِيسَةِ فَقَالَ : الذِّئْبُ أَوِ السَّبُعُ يُدْرِكُهُ الرَّجُلُ فَيَأْخُذُ مِنْهُ فَيَمُوتُ فِي يَدِهِ قَبْلَ أَنْ

يُذَكِّيهَا . (صحيح) [الا الخليسه - الصحيحة : ٤/٢٣٨، ٢٣٩- و (١٦٧٣) (٢٣٥٨) (٢٣٩١)، الارواء : ٢٤٨٨، صحيح ابى داؤد (١٨٨٣ و ٢٥٠٧)] اس میں ام حبیبۃ مجہول راویہ ہے۔

ترجمہ: روایت ہے وہب بن ابی خالد سے کہا روایت کی مجھ سے ام حبیبہ بن عرباض بن ساریہ نے انہوں نے اپنے باپ سے کہ رسول اللہ ﷺ نے منع فرمایا خیبر فتح ہونے کے دن ہر جانور دانت والے درندے سے اور ہر پنجے والے پرندے سے اور پالے ہوئے گدھوں کے گوشت سے۔ اور منع فرمایا مجثمہ کے کھانے سے اور خلیسہ کے کھانے سے۔ اور منع فرمایا اس سے کہ وطی کی جائے حاملہ عورتوں سے جب تک وہ جن نہ لے جوان کے پیٹوں میں ہے۔ کہا محمد بن یحییٰ نے اور وہ قطعی ہیں اور سوال کیا گیا ابو عاصم سے کہ مجثمہ کیا ہے تو کہا وہ جانور پرندہ ہے یا کوئی اور چیز کہ سامنے رکھی جائے اور اس کو تیر یا پتھر ماریں۔ یعنی اس کو نشانہ بنائیں۔ اور پوچھا ان سے کہ خلیسہ[1] کیا ہے تو کہا: خلیسہ وہ جانور ہے کہ جس کو بھیڑیئے یا کسی اور درندے نے پکڑا ہو اور کوئی آدمی اس کو دیکھ کر اس سے چھین لے اور وہ جانور قبل ذبح کے مر جائے۔

(١٤٧٥) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: نَهَى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ أَنْ يُّتَّخَذَ شَيْءٌ فِيهِ الرُّوْحُ غَرَضًا.

(صحيح) غاية المرام (٣٨٢)

ترجمہ: روایت ہے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہا منع فرمایا رسول اللہ ﷺ نے اس سے کہ مقرر کی جائے وہ چیز کہ جس میں جان ہو نشانہ یعنی جاندار چیز کو نشانہ نہ بنایا جائے۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

١٠ ـ بَابُ : مَا جَاءَ فِي ذَكٰوةِ الْجَنِيْنِ

جانور کے پیٹ کے بچے کو ذبح کرنے کے بیان میں

(١٤٧٦) عَنْ أَبِي سَعِيْدٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((ذَكٰوةُ الْجَنِيْنِ ذَكٰوةُ أُمِّهِ)).

(صحيح) الروض النضير (٥١٤، ٥١٥) صحيح ابى داؤد (٢٥١٦) الارواء (٢٥٣٩)

ترجمہ: روایت ہے ابو سعید رضی اللہ عنہ سے کہ نبی ﷺ نے فرمایا حلال کرنا بچہ شکم کا یہی ہے کہ اس کی ماں حلال کی جائے یعنی جب کوئی جانور حلال کیا اور اس کے پیٹ سے بچہ نکلا تو اس کو دوبارہ حلال کرنا کچھ ضروری نہیں۔

فائدہ: اس باب میں جابر اور ابو امامہ اور ابو الدرداء اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہم سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور مروی ہے کئی سندوں سے ابو سعید سے۔ اور اسی پر عمل ہے علمائے صحابہ وغیرہم کا۔ اور یہی قول ہے سفیان اور ابن مبارک اور شافعی اور احمد اور اسحاق کا اور ابو وداک کا نام جبر بن نوف ہے۔

---

[1] خلیسہ یعنی مخلوسہ اختلاس سے اور اختلاس کہتے ہیں چھیننے کو یعنی وہ جانور کہ درندے سے چھینا گیا ہو۔

۱۱۔ بَابُ : مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ كُلِّ ذِي نَابٍ وَ ذِي مِخْلَبٍ

ہر کچلی اور پنجے سے شکار کرنے والے جانور کے حرام ہونے کے بیان میں

(۱۴۷۷) عَنْ أَبِي ثَعْلَبَةَ الْخُشَنِيِّ قَالَ: نَهَى رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ عَنْ كُلِّ ذِي نَابٍ مِنَ السِّبَاعِ ۔

(اسناده صحيح) إرواء الغليل (۲۴۸۵)

ترجمہ: روایت ہے ابی ثعلبہ خشنی سے کہا انہوں نے کہ منع فرمایا رسول اللہ ﷺ نے ہر کچلی والے درندے کے کھانے سے مانند شیر اور بھیڑیئے وغیرہ کے۔

فائدہ : روایت کی ہم سے سعید بن عبدالرحمٰن اور کئی لوگوں نے کہا ان سب نے روایت کی ہم سے سفیان نے انہوں نے زہری سے اسی اسناد سے اسی روایت کی مانند۔ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور ابوادریس خولانی کا نام عائذ بن عبداللہ ہے۔

(۱۴۷۸) عَنْ جَابِرٍ قَالَ: حَرَّمَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يَعْنِي يَوْمَ خَيْبَرَ الْحُمُرَ الْإِنْسِيَّةَ، وَلُحُومَ الْبِغَالِ، وَكُلَّ ذِي نَابٍ مِنَ السِّبَاعِ وَذِي مِخْلَبٍ مِنَ الطَّيْرِ . (اسناده صحيح) (الارواء : ۸/۱۳۸)

ترجمہ: روایت ہے جابر رضی اللہ عنہ سے کہا حرام کیا رسول اللہ ﷺ نے یعنی جس دن خیبر فتح ہوا پلے ہوئے گدھوں کا گوشت اور گوشت خچروں کا اور ہر کچلی والا جانور درندہ اور چنگل سے پکڑنے والا پرندوں میں کا۔

فائدہ : اس باب میں ابوہریرہ اور عرباض بن ساریہ اور ابن عباس رضی اللہ عنہم سے بھی روایت ہے۔ اور حدیث جابر رضی اللہ عنہ کی حسن ہے غریب ہے۔

(۱۴۷۹) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ حَرَّمَ كُلَّ ذِي نَابٍ مِنَ السِّبَاعِ. (حسن صحيح) ارواء الغليل (۸/۱۳۹)

ترجمہ: روایت ہے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ نبی ﷺ نے حرام فرمایا ہر کچلی والا جانور درندوں میں سے مثل شیر اور کتے کے۔

فائدہ : یہ حدیث حسن ہے اور اسی پر عمل ہے اکثر علماء وغیرہم سے اور یہی قول ہے عبداللہ بن مبارک اور شافعی اور احمد اور اسحاق کا۔

❀❀❀❀

۱۲۔ بَابُ : مَا جَآءَ مَا قُطِعَ مِنَ الْحَيِّ فَهُوَ مَيِّتٌ

اس بیان میں کہ زندہ جانور کا جو عضو کاٹا جائے وہ مردار ہے

(۱۴۸۰) عَنْ أَبِي وَاقِدٍ اللَّيْثِيِّ قَالَ: قَدِمَ النَّبِيُّ ﷺ الْمَدِينَةَ وَهُمْ يَجُبُّونَ أَسْنِمَةَ الْإِبِلِ وَيَقْطَعُونَ أَلْيَاتِ الْغَنَمِ، فَقَالَ: ((مَا قُطِعَ مِنَ الْبَهِيمَةِ وَهِيَ حَيَّةٌ فَهُوَ مَيْتَةٌ)). (صحيح) غاية المرام (۴۱) صحيح ابى داود (۲۰۴۶)

ترجمہ: روایت ہے ابو واقد لیثی سے کہا انہوں نے آئے رسول اللہ ﷺ مدینہ میں اور وہاں کے لوگ کاٹ لیتے تھے اونٹوں کی کوہانوں کو اور کاٹ لیتے تھے سرین بکریوں کے یعنی بغیر ذبح ان جانوروں کے، سو فرمایا آپ نے: جو کاٹا جائے جانور سے اور وہ جانور زندہ ہے تو وہ کاٹا ہوا ٹکڑا مردار ہے۔

فائدہ: روایت کی ابراہیم بن یعقوب نے انہوں نے کہا روایت کی ہم سے ابو النضر نے انہوں نے عبدالرحمٰن بن عبداللہ بن دینار سے اسی کے مانند۔ یہ حدیث حسن ہے غریب ہے نہیں جانتے ہم اس کو مگر زید بن اسلم کی روایت سے اور اسی پر عمل ہے علماء کا۔ اور ابو واقد لیثی کا نام حارث بن عوف ہے۔

❀❀❀❀

۱۳۔ بَابُ : مَاجَاءَ فِي الذَّكوٰةِ فِي الْحَلْقِ وَاللَّبَّةِ

اس بیان میں کہ حلق اور لبہ میں ذبح کرنا چاہیے

(۱۴۸۱) عَنْ أَبِي الْعُشَرَآءِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ: قُلْتُ : يَا رَسُولَ اللّٰهِ! أَمَا تَكُونُ الذَّكَاةُ إِلَّا فِي الْحَلْقِ وَاللَّبَّةِ ؟ قَالَ: ((**لَوْ طَعَنْتَ فِي فَخِذِهَا لَاَجْزَأَ عَنْكَ**)) قَالَ: اَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ، قَالَ يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ : هٰذَا فِي الضَّرُوْرَةِ . (ضعیف) ارواء الغلیل (۲۵۳۵) ضعیف ابی داؤد (۴۹۰) ابی العشراءاور اس کا والد دونوں مجہول راوی ہیں

ترجمہ: روایت ہے ابوالعشراء سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے کہا انہوں نے یا رسول اللہ ﷺ! کیا حلال نہیں ہوتا جانور جب تک حلق اور لبہ میں ذبح نہ کرے؟ تو فرمایا آپ ﷺ نے اگر نیزہ مار دے تو اس کے ران میں تو بھی کفایت کرتا ہے تجھ کو۔ کہا احمد بن منیع نے کہا یزید بن ہارون نے یہ حکم ضرورت کے وقت کا ہے۔

فائدہ: اس باب میں رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے۔ اور یہ حدیث غریب ہے نہیں پہچانتے ہم اس کو مگر حماد بن سلمہ کی روایت سے اور نہیں جانتے ہم کوئی روایت ابوالعشراء سے ان کے باپ سے اس حدیث کے سوا اور اختلاف ہے نام میں ابوالعشراء کے سو بعض نے کہا ہے ان کا نام اسامہ بن قہطم ہے اور کہتے ہیں کہ یسار بن برز ہے اور بعض کہتے ہیں ابن بلز اور بعض کہتے ہیں عطارد۔

❀❀❀❀

۱۴۔ بَابُ : مَا جَاءَ فِي قَتْلِ الْوَزَغِ

چھپکلی کو مارنے کے بیان میں

(۱۴۸۲) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((**مَنْ قَتَلَ وَزَغَةً بِالضَّرْبَةِ الْأُوْلٰى كَانَ لَهُ كَذَا وَكَذَا حَسَنَةً، فَإِنْ قَتَلَهَا فِي الضَّرْبَةِ الثَّانِيَةِ كَانَ لَهُ كَذَا وَكَذَا حَسَنَةً، فَإِنْ قَتَلَهَا فِي الضَّرْبَةِ الثَّالِثَةِ**

كَانَ لَهُ كَذَا وَكَذَا حَسَنَةً)). (صحيح)

ترجمہ: روایت ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے: جو قتل کرے چھپکلی کو پہلی چوٹ میں ہوگا اس کو اتنا ثواب پھر اگر مارا اس کو دوسری چوٹ میں تو ہوگا اس کو اتنا اتنا ثواب یعنی پہلے سے کم پھر اگر مارا تیسری چوٹ میں تو ہوگا اس کو ثواب اتنا اتنا یعنی دوسری چوٹ سے بھی کم۔

فائدہ: اس باب میں ابن مسعود اور سعد اور عائشہ اور ام شریک رضی اللہ عنہم سے بھی روایت ہے۔ حدیث ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی حسن ہے صحیح ہے۔

❀❀❀❀

١٥ ـ بَابُ : مَا جَاءَ فِي قَتْلِ الْحَيَّاتِ

سانپوں کو مارنے کے بیان میں

(١٤٨٣) عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : ((اقْتُلُوا الْحَيَّاتِ، وَاقْتُلُوْا ذَا الطُّفْيَتَيْنِ وَالْأَبْتَرَ، فَإِنَّهُمَا يَلْتَمِسَانِ الْبَصَرَ وَيُسْقِطَانِ الْحَبَلَ)). (صحيح)

ترجمہ: روایت ہے سالم بن عبداللہ سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے کہا انہوں نے فرمایا رسول اللہ ﷺ نے: قتل کرو سانپوں کو اور قتل کرو اس سانپ کو کہ جس کی پشت پر دو نقطے سیاہ ہوں اور قتل کرو اس سانپ کو جس کی دم چھوٹی ہوتی ہے، گویا وہ دم کترا ہے اس لیے کہ یہ دونوں اندھا کر دیتے ہیں بینائی کو اور گرا دیتے ہیں حمل کو۔ یعنی ان کے دیکھتے ہی آدمی اندھا ہو جاتا ہے اور حاملہ کا حمل گر جاتا ہے بسبب زہر کے جو ان میں اللہ تعالیٰ نے رکھا ہے۔

فائدہ: اس باب میں ابن مسعود اور عائشہ اور ابو ہریرہ اور سہل بن سعد رضی اللہ عنہم سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور مروی ہے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے وہ روایت کرتے ہیں ابو لبابہ سے کہ نبی ﷺ نے منع کیا بعد اس فرمانے کے پتلے سانپوں کے مارنے سے جو گھروں میں رہتے ہیں اور ان کو عوامر کہتے ہیں یعنی بستیوں میں رہنے والے۔ اور مروی ہے یہ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے وہ روایت کرتے ہیں زید بن خطاب سے بھی۔ اور عبداللہ بن مبارک نے کہا سانپوں میں سے اس سانپ کا مارنا بھی مکروہ ہے کہ وہ پتلا اور سفید رنگ کا ہوتا ہے جیسے چاندی اور چلنے میں سیدھا چلتا ہے مڑتا نہیں۔

❀❀❀❀

(١٤٨٤) عَنْ أَبِي سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : ((إِنَّ لِبُيُوْتِكُمْ عُمَّارًا فَحَرِّجُوْا عَلَيْهِنَّ ثَلَاثًا فَإِنْ بَدَا لَكُمْ بَعْدَ ذَالِكَ مِنْهُنَّ شَيْءٌ فَاقْتُلُوْهُ)). (صحيح) (الضعيفة تحت الحديث : ٣١٦٣)

ترجمہ: روایت ہے ابو سعید خدری سے کہا فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کہ تمہارے گھروں میں گھریلو سانپ ہیں سو ان کو آگاہ کر دو تین بار، سو اگر پھر ان میں سے کوئی نکلے تو اس کو قتل کرو۔

فائدہ : ایسی ہی روایت کی ہم سے عبیداللہ بن عمر نے یہی حدیث صیفی سے انہوں نے ابوسعید سے۔ روایت کی مالک بن انس نے یہ حدیث صیفی سے انہوں نے سائب سے جو مولیٰ ہیں ہشام بن زہرہ کے ابوسعید سے اور اس روایت میں ایک قصہ بھی ہے۔ روایت کی ہم سے یہ حدیث انصاری نے انہوں نے کہا روایت کی ہم سے معن نے انہوں نے کہا روایت کی ہم سے مالک نے اور یہ روایت عبیداللہ بن عمر کی روایت سے زیادہ صحیح ہے اور روایت کی محمد بن عجلان نے صیفی سے مالک کی روایت کی مانند۔

❁❁❁❁

(١٤٨٥) **عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي لَيْلٰى** قَالَ: قَالَ أَبُوْلَيْلٰى قَالَ : رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : ((**إِذَا ظَهَرَتِ الْحَيَّةُ فِي الْمَسْكَنِ فَقُوْلُوْا لَهَا : إِنَّا نَسْئَلُكَ بِعَهْدِ نُوْحٍ وَّ بِعَهْدِ سُلَيْمَانَ بْنِ دَاوٗدَ اَنْ لَّا تُؤْذِيَنَا، فَإِنْ عَادَتْ فَاقْتُلُوْهَا**)). (ضعيف) (سلسلة الاضعيفة : ١٥٠٨) اس میں عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ راوی ضعیف ہے۔

ترجمہ: روایت ہے عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ سے کہا انہوں نے کہ کہا ابولیلیٰ نے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے: جب نکلے سانپ گھر میں تو اس سے کہو ہم تجھ سے چاہتے ہیں اس اقرار کی رو سے جو نوح علیہ السلام سے تھا اور اس اقرار کی رو سے جو سلیمان بن داوٗد علیہما السلام سے تھا کہ تو ہم کو نہ ستا پھر اگر وہ دوبارہ نکلا تو اس کو قتل کرو۔

فائدہ : یہ حدیث حسن ہے غریب ہے نہیں جانتے ہم اسے بروایت ثابت بنانی مگر اسی سند سے ابن ابی لیلیٰ کی روایت سے۔

❁❁❁❁

١٦ ـ بَابُ : مَا جَآءَ فِيْ قَتْلِ الْكِلَابِ

کتوں کو مارنے کے بیان میں

(١٤٨٦) **عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مُغَفَّلٍ** قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : ((**لَوْلَا أَنَّ الْكِلَابَ اُمَّةٌ مِنَ الْاُمَمِ لَاَمَرْتُ بِقَتْلِهَا كُلِّهَا، فَاقْتُلُوْا مِنْهَا كُلَّ اَسْوَدَ بَهِيْمٍ**)). (صحيح عند الالباني) (المشكاة : ٤١٠٢، التحقيق الثاني- غاية المرام : ١٤٨) صحیح ابی داوٗد (٢٥٣٥) بعض محققین نے اس کو حسن بصری مدلس کے عنعنہ کی وجہ سے ضعیف کہا ہے۔

ترجمہ: روایت ہے عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ سے کہا انہوں نے فرمایا رسول اللہ ﷺ نے اگر کتے ایک گروہ نہ ہوتے اللہ کے پیدا کیے ہوئے گروہوں میں سے تو حکم کرتا میں ان کے سب کے مار ڈالنے کا، سو مارو اس میں سے ہر کالے سیاہ رنگ کو۔

فائدہ : اس باب میں جابر اور ابن عمر اور ابورافع اور ابوایوب رضی اللہ عنہم سے بھی روایت ہے حدیث عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ کی حسن ہے صحیح ہے۔ اور بعض روایتوں میں ہے کہ کلب اسود بہیم شیطان ہے اور کلب اسود بہیم وہی کالا کتا ہے کہ جس میں کہیں سفیدی نہ ہو۔ اور بعض علماء نے مکروہ کہا ہے کلب اسود بہیم کے شکار کو۔

بَابُ : مَاجَاءَ فِي مَنْ أَمْسَكَ كَلْبًا مَا يَنْقُصُ مِنْ أَجْرِهِ

اس بیان میں کہ جو کتا پالے اس کے اجر میں کمی ہوتی ہے

(۱٤٨٧) عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ قَالَ : ((مَنِ اقْتَنٰى كَلْبًا أَوِ اتَّخَذَ كَلْبًا لَيْسَ بِضَآرٍ، وَلَا كَلْبَ مَاشِيَةٍ، نَقَصَ مِنْ أَجْرِهِ كُلَّ يَوْمٍ قِيْرَاطَانِ)). (صحيح) صحيح ابى دائود (٢٥٣٤)

ترجمہ: روایت ہے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے کہا فرمایا رسول اللہ ﷺ نے: جس نے پالا کتا یا رکھا، راوی کو شک ہے کہ اقْتَنٰى فرمایا یا اتَّخَذَ، کہ نہیں ہے وہ دوڑنے والا یعنی شکار پر اور نہ جانوروں کی حفاظت کرنے والا، گھٹایا جائے گا اس کی نیکیوں کا ثواب ہر ایک دن میں دو دو قیراط۔

فائدہ: اس باب میں عبداللہ بن مغفل اور ابوہریرہ اور سفیان بن ابی الزبیر رضی اللہ عنہم سے بھی روایت ہے۔ حدیث ابن عمر رضی اللہ عنہما کی حسن ہے صحیح ہے۔ اور مروی ہے رسول اللہ ﷺ سے کہ آپ نے فرمایا: ((أَوْ كَلْبَ زَرْعٍ)) یعنی ''یا کتا کھیت کی حفاظت کرنے والا'' یعنی اس کا پالنا بھی جائز ہے۔

❀❀❀❀

(۱٤٨٨) عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ اَمَرَ بِقَتْلِ الْكِلَابِ اِلَّا كَلْبَ صَيْدٍ اَوْ كَلْبَ مَاشِيَةٍ قَالَ : قِيْلَ لَهُ اَنَّ اَبَاهُرَيْرَةَ كَانَ يَقُوْلُ : ((اَوْ كَلْبَ زَرْعٍ)) فَقَالَ : أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ لَهُ زَرْعٌ . (صحيح) (الارواء : ٢٥٤٩)

ترجمہ: روایت ہے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے کہ رسول اللہ ﷺ نے حکم فرمایا کتوں کے مارنے کا مگر شکار کا کتا اور جانوروں کی حفاظت کا کتا۔ کہا راوی نے کہا گیا ابن عمر رضی اللہ عنہما سے کہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے تھے أَوْ كَلْبَ زَرْعٍ بجائے أَوْ كَلْبَ مَاشِيَةٍ کے یعنی کتا کھیت کا کہ اس کا مارنا بھی ضرور نہیں تو فرمایا ابن عمر رضی اللہ عنہما نے کہ ابا ہریرہ رضی اللہ عنہ کے کھیت تھے۔ یعنی اس لیے انہوں نے کھیت کا کتا روایت کیا۔

❀❀❀❀

(۱٤٨٩) عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ : ((مَنِ اتَّخَذَ كَلْبًا اِلَّا كَلْبَ مَاشِيَةٍ أَوْ صَيْدٍ أَوْ زَرْعٍ انْتَقَصَ مِنْ أَجْرِهِ كُلَّ يَوْمٍ قِيْرَاطٌ)). (صحيح) غاية المرام (١٤٨) صحيح ابى داؤد (٢٥٣٥)

ترجمہ: روایت ہے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو شخص پالے کتا مگر کتا چرائی کا یا کتا شکار کا، یا کھیت کا یعنی اس کے سوا جو کتا پالے، گھٹتے جاتے ہیں اس کے ثواب حسنات ہر دن میں ایک قیراط۔

فائدہ : یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔ اور مروی ہے عطاء بن رباح سے کہ انہوں نے رخصت دی کتا پالنے کی اگرچہ آدمی کے پاس ایک بکری بھی ہو۔ روایت کی ہم سے یہ حدیث اسحاق بن منصور نے انہوں نے کہا روایت کی ہم سے حجاج بن محمد نے انہوں نے ابن جریج سے انہوں نے عطاء سے۔

(۱۴۹۰) عَنْ عَبْدِاللّٰہِ بْنِ مُغَفَّلٍ قَالَ: إِنِّیْ لَمِمَّنْ یَرْفَعُ أَغْصَانَ الشَّجَرَۃِ عَنْ وَجْہِ رَسُوْلِ اللّٰہِ ﷺ وَھُوَ یَخْطُبُ، فَقَالَ: ((لَوْلَا اَنَّ الْکِلَابَ اُمَّۃٌ مِنَ الْاُمَمِ لَاَمَرْتُ بِقَتْلِھَا فَاقْتُلُوْا مِنْھَا کُلَّ اَسْوَدَ بَھِیْمٍ، وَمَا مِنْ أَھْلِ بَیْتٍ یَرْتَبِطُوْنَ کَلْبًا اِلَّا نَقَصَ مِنْ عَمَلِھِمْ کُلَّ یَوْمٍ قِیْرَاطٌ إِلَّا کَلْبَ صَیْدٍ أَوْ حَرْثٍ اَوْ کَلْبَ غَنَمٍ)).
(صحیح عند الالبانی) غایۃ المرام (۱۴۸ ـ ۱۴۸) بعض محققین کہتے ہیں اس میں حسن بصری مدلس ہے اور سماع کی صراحت نہیں۔

ترجمہ: روایت ہے عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ سے کہا انہوں نے میں ان لوگوں میں تھا جو شاخیں اٹھا رہے تھے درخت کی رسول اللہ ﷺ کے منہ سے اور آپ ﷺ خطبہ پڑھ رہے تھے سو فرمایا آپ ﷺ نے: اگر کتے ایک گروہ نہ ہوتے سب گروہوں میں سے یعنی جو اللہ تعالیٰ نے پیدا کیے ہیں تو البتہ میں حکم کرتا ان کے قتل کا، سو قتل کرو اس میں سے ہر کالے سیاہ رنگ کو اور کوئی گھر والے ایسے نہیں کہ باندھیں کتے کو مگر گھٹتے جائیں گے ان کے عملوں میں سے ہر دن میں ایک قیراط مگر کتا شکار کا یا کھیت یا بکریوں کی حفاظت کا یعنی تین کتے پالنا جائز ہے باقی سب حرام ہیں۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے اور مروی ہے یہ حدیث کئی سندوں سے حسن سے وہ روایت کرتے ہیں عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ سے وہ نبی ﷺ سے۔

❀❀❀❀

۱۸ ـ بَابُ: مَا جَاءَ فِی الذَّکٰوۃِ بِالْقَصَبِ وَغَیْرِہٖ
بانس وغیرہ سے ذبح کرنے کے بیان میں

(۱۴۹۱) عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِیْجٍ قَالَ: قُلْتُ: یَارَسُوْلَ اللّٰہِ! إِنَّا نَلْقَی الْعَدُوَّ غَدًا وَلَیْسَتْ مَعَنَا مُدًی فَقَالَ النَّبِیُّ ﷺ: ((مَا اَنْھَرَ الدَّمَ وَذُکِرَ اسْمُ اللّٰہِ عَلَیْہِ فَکُلُوْہُ مَا لَمْ یَکُنْ سِنٌّ أَوْ ظُفُرٌ وَسَاُحَدِّثُکُمْ عَنْ ذٰلِکَ: أَمَّا السِّنُّ فَعَظْمٌ وَأَمَّا الظُّفُرُ فَمُدَی الْحَبَشَۃِ)). (اسنادہ صحیح)

ترجمہ: روایت ہے رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ سے کہا انہوں نے کہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ ہم مقابلہ کریں گے دشمن سے کل کے روز اور نہیں ہے ہمارے پاس چھری یعنی ذبح کرنے کی، سو فرمایا نبی ﷺ نے: جو خون بہادے اور نام لیا جائے اللہ تعالیٰ کا اس پر اسے کھاؤ جب تک کہ وہ دانت اور ناخن نہ ہو یعنی دانت اور ناخن سے ذبح نہ کرو اور میں اب بیان کرتا ہوں تم سے اس کا حال سو دانت وہ تو ہڈی ہے اور ناخن وہ تو چھری ہے حبشیوں کی۔

فائدہ: روایت کی ہم سے محمد بن بشار نے انہوں نے کہا روایت کی ہم سے یحییٰ بن سعید نے انہوں نے سفیان ثوری سے۔ کہا سفیان نے روایت کی مجھ سے میرے باپ نے انہوں نے عبایہ بن رفاعہ سے انہوں نے سنا رافع سے اور اسی پر عمل ہے علماء کے نزدیک نہیں تجویز کرتے ہیں یہ کہ ذبح کیا جائے کوئی ذبیحہ دانت سے اور نہ کسی ہڈی سے۔

❀❀❀❀

١٩ ـ باب: ماجاء في البعير والبقر والغنم إذا نرّ فصار وحشيا يرمي بسهم أم لا

باب: اس بیان میں کہ جب اونٹ گائے اور بکری بھاگ جائیں اور وحشی ہو جائیں تو انہیں تیر مارا جائے یا نہیں؟

(١٤٩٢) عَنْ رَافِعٍ قَالَ: كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فِي سَفَرٍ فَنَدَّ بَعِيرٌ مِنْ إِبِلِ الْقَوْمِ وَلَمْ يَكُنْ مَعَهُمْ خَيْلٌ فَرَمَاهُ رَجُلٌ بِسَهْمٍ فَحَبَسَهُ اللّٰهُ، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((**إِنَّ لِهٰذِهِ الْبَهَائِمِ اَوَابِدُ كَاَوَابِدِ الْوَحْشِ فَمَا فَعَلَ مِنْهَا هٰذَا فَافْعَلُوْا بِهِ هٰكَذَا**)). (صحيح) صحيح ابى داؤد (٢٠١٢)

ترجمہ: روایت ہے رافع سے کہا ہم تھے نبی ﷺ کے ساتھ سفر میں سو بھاگا ایک اونٹ قوم کے اونٹوں میں سے اور ان لوگوں کے پاس گھوڑے بھی نہ تھے کہ اس پر سوار ہو کر پکڑ لیویں سو مارا اس کو ایک مرد نے تیر سو روک دیا اللہ تعالیٰ نے اس اونٹ کو سو فرمایا رسول اللہ ﷺ نے ان چارپایوں میں بعض بھگوڑے ہوتے ہیں مثل وحشی جانوروں کے سو جو ایسا کام کرے ان میں سے یعنی بھاگے اس کے ساتھ ایسا ہی کرو یعنی اسے تیر مار لو یا جس طرح قادر ہو۔

فائدہ: روایت کی ہم سے محمود بن غیلان نے انہوں نے کہا روایت کی ہم سے وکیع نے انہوں نے کہا روایت کی ہم سے سفیان نے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے عبایہ بن رفاعہ سے انہوں نے اپنے دادا سے جو رافع بن خدیج ہیں انہوں نے نبی ﷺ سے اسی کی مانند۔ اور نہیں ذکر کیا اس میں کہ روایت کی عبایہ نے اپنے باپ سے اور یہ صحیح تر ہے اور اسی پر عمل ہے علماء کے نزدیک اور ایسے ہی روایت کی یہ حدیث شعبہ نے انہوں نے سعید بن مسروق سے سفیان کی روایت سے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

ابواب الاضاحی

عن رسول اللہ ﷺ

(المعجم ۱۷) قربانی کے مسائل کے بیان میں (التحفۃ ۱۵)

بَابُ : مَا جَاءَ فِي فَضْلِ الْأُضْحِيَةِ

قربانی کی فضیلت کے بیان میں

(۱۴۹۳) عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ : ((مَا عَمِلَ آدَمِيٌّ مِنْ عَمَلٍ يَوْمَ النَّحْرِ أَحَبُّ إِلَى اللّٰهِ مِنْ إِهْرَاقِ الدَّمِ، إِنَّهُ لَيَأْتِي يَوْمَ الْقِيٰمَةِ بِقُرُوْنِهَا وَأَشْعَارِهَا وَأَظْلَافِهَا وَإِنَّ الدَّمَ لَيَقَعُ مِنَ اللّٰهِ بِمَكَانٍ قَبْلَ أَنْ يَقَعَ مِنَ الْأَرْضِ فَطِيْبُوْا بِهَا نَفْسًا)). (ضعیف) تخریج مشکاۃ المصابیح (۱۴۷۰) التعلیق الرغیب (۲/۱۰۱)

ترجمہ: روایت ہے امّ المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: نہیں کیا آدمی نے کوئی عمل نحر کے دن زیادہ دوست اللہ کے نزدیک خون بہانے سے یعنی قربانی ذبح کرنے سے اور جانور قربانی کا آئے گا قیامت کے دن اپنے سینگوں اور بالوں اور کھروں سمیت، اور خون گرتا ہے اللہ تعالیٰ کے آگے مکان قبولیت میں اس سے پہلے کہ زمین پر گرے، سو خوش دل ہو تم اس بشارت سے۔ (بعض محققین کہتے ہیں اس میں ابوالمثنیٰ سلیمان بن یزید ضعیف ہے۔ تقریب (۸۴۴)

فائدہ : اس باب میں عمران بن حصین اور زید بن ارقم رضی اللہ عنہما سے بھی روایت ہے۔ اور یہ حدیث حسن ہے غریب ہے نہیں جانتے

ہم اس کو ہشام بن عروہ کی روایت سے مگر اسی سند سے اور ابوالمثنٰی کا نام سلیمان بن یزید ہے۔ اور روایت کی ہے ان سے ابن ابی فدیک نے۔ اور مروی ہے نبی ﷺ سے کہ آپ ﷺ نے فرمایا اضحیہ کی فضیلت میں کہ اس کے کرنے والے کو ہر بال میں ایک نیکی ہے۔ اور بعض روایت میں بقرونھا ہے۔ (ضعيف جدًا) (المشكاة : ١٤٧٦)

❁❁❁❁

٤ـ بَابُ : مَاجَاءَ فِي الْأُضْحِيَةِ بِكَبْشَيْنِ

دو مینڈھوں کی قربانی کرنے کے بیان میں

(١٤٩٤) عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ : ضَحّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بِكَبْشَيْنِ أَقْرَنَيْنِ أَمْلَحَيْنِ ذَبَحَهُمَا بِيَدِهٖ وَسَمّٰى وَ كَبَّرَ وَوَضَعَ رِجْلَهُ عَلٰى صِفَاحِهِمَا. (صحيح) ارواء الغليل (١١٣٧ و ٢٥٣٦) صحيح ابى داؤد (٣٤٩١)

ترجمہ: روایت ہے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے کہا انہوں نے کہ قربانی کی رسول اللہ ﷺ نے دو مینڈھوں سینگ والوں ابلق کی، ذبح کیا ان کو اپنے ہاتھ سے اور نام لیا اللہ تعالیٰ کا یعنی بسم اللہ اللہ اکبر، اور پیر رکھا اس کے پہلو یا گلے پر وقت ذبح کے۔

فائدہ : اس باب میں حضرت علی رضی اللہ عنہ اور عائشہ رضی اللہ عنہا اور ابوہریرہ رضی اللہ عنہ اور جابر رضی اللہ عنہ اور ابوایوب رضی اللہ عنہ اور ابوالدرداء رضی اللہ عنہ اور ابورافع رضی اللہ عنہ اور ابن عمر رضی اللہ عنہما اور ابوبکرہ رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے۔ اور یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

❁❁❁❁

٣ـ باب مَاجَاءَ فِي الأضحية مالمنِ الميت

فوت شدہ کی طرف سے قربانی کرنے کے بیان میں

(١٤٩٥) عَنْ عَلِيٍّ أَنَّهُ كَانَ يُضَحِّيْ بِكَبْشَيْنِ : أَحَدُهُمَا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، وَالْآخَرُ عَنْ نَفْسِهٖ، فَقِيْلَ لَهُ ؟ فَقَالَ : أَمَرَنِيْ بِهٖ يَعْنِي النَّبِيَّ ﷺ : فَلَا أَدَعُهُ أَبَدًا.

(ضعيف الاسناد) اس میں شریک راوی ضعیف اور اس کا والد ابی الحسناء مجہول راوی ہے۔

ترجمہ: روایت ہے سیدنا علی رضی اللہ عنہ سے کہ وہ ہمیشہ قربانی کرتے تھے دو مینڈھوں کی، ایک نبی ﷺ کی طرف سے اور ایک اپنی طرف سے سو لوگوں نے ان سے کہا کہ کیوں ایسا کرتے ہیں آپ تو جواب دیا انہوں نے کہ حکم کیا مجھ کو یعنی نبی ﷺ نے اس امر کا، پس نہ چھوڑوں گا میں اسے کبھی۔

فائدہ : یہ حدیث غریب ہے نہیں جانتے ہم اس کو مگر شریک کی روایت سے اور رخصت دی ہے بعض اہل علم نے میت کی طرف

سے قربانی کرنے کی اور نہیں کہا بعض نے قربانی کرنا میت کی طرف سے اور عبداللہ بن مبارک نے کہا میرے نزدیک یہ بہت خوب ہے کہ میت کی طرف سے صدقہ دے اور قربانی نہ کرے اور اگر اس کی طرف سے قربانی کی تو خود اس میں سے نہ کھائے کچھ بھی اور صدقہ دے دے اس کا سب گوشت وغیرہ۔

❀❀❀❀

٤۔ بَابُ : مَا جَاءَ فِي مَا يُسْتَحَبُّ مِنَ الْأَضَاحِيِّ

جن جانوروں کی قربانی مستحب ہے ان کے بیان میں

(١٤٩٦) عَنْ أَبِي سَعِيدِ الْخُدْرِيِّ قَالَ: ضَحَّى رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ بِكَبْشٍ أَقْرَنَ فَحِيلٍ يَأْكُلُ فِي سَوَادٍ، وَيَمْشِي فِي سَوَادٍ، وَيَنْظُرُ فِي سَوَادٍ)).

(اسناده صحيح) تخريج مشكاة المصابيح حديث (١٣٦٦) صحيح ابى داؤد (٢٤٩٢)

ترجمہ: روایت ہے ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے کہا انہوں نے کہ قربانی کی رسول اللہ ﷺ نے ایک مینڈھے نر کی کہ کھاتا تھا وہ سیاہی میں یعنی اس کا منہ سیاہ تھا اور چلتا تھا وہ سیاہی میں یعنی چاروں پیر سیاہ تھے اور دیکھتا تھا وہ سیاہی میں یعنی آنکھوں کے کنارے سیاہ تھے۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے نہیں جانتے ہم اسے مگر حفص بن غیاث کی روایت سے۔

❀❀❀❀

٥۔ بَابُ مَالَا يَجُوزُ مِنَ الْأَضَاحِيِّ

ان جانوروں کے بیان میں جن کی قربانی درست نہیں

(١٤٩٧) عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ رَفَعَهُ قَالَ: ((لَا يُضَحَّى بِالْعَرْجَاءِ بَيِّنٌ ظَلَعُهَا، وَلَا بِالْعَوْرَاءِ بَيِّنٌ عَوَرُهَا، وَلَا بِالْمَرِيضَةِ بَيِّنٌ مَرَضُهَا، وَلَا بِالْعَجْفَاءِ الَّتِي لَا تُنْقِي)). (اسناده صحيح) تخريج مشكاة المصابيح حديث (١٤٦٥)

ترجمہ: روایت ہے براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے مرفوع کرتے ہیں وہ اس روایت کو کہ فرمایا آپ ﷺ نے کہ نہ قربانی کی جائے لنگڑے جانور کی کہ ظاہر ہو لنگڑا پن اس کا اور نہ کانی کی کہ ظاہر ہو کانا پن اس کا اور نہ بیمار کی ظاہر ہو بیماری اس کی اور نہ اس قدر دبلی کی کہ اس کی ہڈیوں میں گودا نہ ہو۔

فائدہ: روایت کی ہم سے ہناد نے انہوں نے ابن ابوزائدہ سے انہوں نے شعبہ سے انہوں نے سلیمان بن عبدالرحمن سے

انہوں نے عبید بن فیروز سے انہوں نے براء سے انہوں نے نبی ﷺ سے اسی کے مانند اور ہم معنی۔ یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے نہیں جانتے ہم اس کو مگر عبید بن فیروز کی روایت سے انہوں نے روایت کی براء سے۔ اور اسی حدیث پر عمل ہے علماء کے نزدیک۔

❁❁❁❁

٦۔ باب: مَايكرهُ مِنَ الأضاحي

جن جانوروں کی قربانی ناپسندیدہ ہے

(١٤٩٨) عَنْ عَلِيٍّ قَالَ: أَمَرَنَا رَسُولُ اللهِ ﷺ: أَنْ نَسْتَشْرِفَ الْعَيْنَ وَالْأُذُنَ وَأَنْ لَّا نُضَحِّيَ بِمُقَابَلَةٍ وَلَا مُدَابَرَةٍ وَلَا شَرْقَاءَ وَلَا خَرْقَاءَ.

(اسناده ضعيف) ارواء الغليل (٤/٣٦٣) تخريج مشكاة المصابيح (١/٤٦٠) اس میں ابی اسحاق راوی مدلس ہے۔

ترجمہ: روایت ہے سیدنا علی رضی اللہ عنہ سے کہ حکم دیا ہم کو رسول اللہ ﷺ نے کہ خوب دیکھ لیں ہم آنکھ کو اور کان کو یعنی تا کہ اس میں کچھ نقص نہ ہو اور حکم دیا اس کا کہ قربانی نہ کریں ہم اس کی جس کا کان پیچھے سے کٹا ہو اور نہ شرقاء اور نہ خرقاء۔

فائدہ: روایت کی ہم سے حسن بن علی نے انہوں نے عبیداللہ بن موسیٰ سے انہوں نے اسرائیل سے انہوں نے ابواسحاق سے انہوں نے شریح بن نعمان سے انہوں نے علی رضی اللہ عنہ سے انہوں نے نبی ﷺ سے اور مثل اسی روایت کے اور زیادہ کیا اس میں یہ لفظ بھی قَالَ: الْمُقَابَلَةُ مَا قُطِعَ طَرَفُ أُذُنِهَا وَالْمُدَابَرَةِ: مَا قُطِعَ مِنْ جَانِبِ الْأُذُنِ. وَالشَّرْقَاءُ: الْمَشْقُوقَةُ: وَالْخَرْقَاءُ الْمَثْقُوبَةُ [انظر ماقبله] یعنی کہا راوی نے کہ مقابلہ وہ جانور ہے کہ جس کا ایک کنارہ کان کا کٹا ہوا ہو، اور مدابرہ وہ ہے کہ کان کی جانب سے کچھ کٹا ہو، اور شرقاء وہ ہے کہ جس کا کان چرا ہو، اور خرقاء وہ ہے کہ جس کا کان چھدا ہو۔ ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔ اور شریح بن نعمان صائدی کوفہ کے رہنے والے ہیں اور شریح بن حارث کندی یعنی قبیلہ بنی کندہ کے کوفہ کے رہنے والے ہیں کہ کنیت ان کی شریح بن امیہ ہے اور شریح بیٹے ہانی کے وہ بھی کوفی ہیں اور ہانی کو صحبت بھی ہے یعنی رسول مطہر شافع محشر ﷺ کی اور تینوں شریح جن کی تفصیل اوپر مذکور ہوئی اصحاب ہیں امیر المومنین علی رضی اللہ عنہ کے۔

❁❁❁❁

٧: بَابُ: مَاجَاءَ فِي الْجَذَعِ مِنَ الضَّأْنِ فِي الْأَضَاحِي

اس بیان میں کہ بھیڑ میں سے جذع کی قربانی درست ہے

(١٤٩٩) عَنْ أَبِي كِبَاشٍ قَالَ: جَلَبْتُ غَنَمًا جُذْعًا إِلَى الْمَدِينَةِ فَكَسَدَتْ عَلَيَّ فَلَقِيتُ أَبَاهُرَيْرَةَ فَسَأَلْتُهُ،

فَقَالَ : سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ : ((نِعْمَ اَوْ نِعْمَتِ الْاُضْحِيَةُ الْجَذَعُ مِنَ الضَّأْنِ)) قَالَ : فَانْتَهَبَهُ النَّاسُ. (ضعيف) (الضعيفة : ٦٤، المشكاة : ١٤٦٨، الارواء : ١١٤٣) اس میں ابی کباش اور کدام راوی دونوں مجھول ہیں

ترجمہ: روایت ہے ابو کباش سے کہا سوداگری کو لایا دنبے میں چھ چھ مہینے کے سو کھوٹے ہوگئے وہ یعنی نہ بکے، سو ملاقات کی میں نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے اور پوچھا میں نے تو کہا انہوں نے سنا میں نے رسول اللہ ﷺ سے کہ فرماتے تھے: کیا خوب ہے قربانی جذع کی بھیڑوں میں سے۔ کہا راوی نے پھر جلدی جلدی خرید لے گئے ان کو لوگ۔ راوی کو شک ہے کہ نِعْم الاضحیۃ فرمایا یا نعمت الاضحیۃ معنی دونوں کے ایک ہی ہیں۔

فائدہ : اس باب میں ابن عباس اور ام بلال بنت ہلال سے بھی روایت ہے کہ وہ اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں اور جابر اور عقبہ بن عامر سے اور ایک مرد صحابی سے بھی روایت ہے اور حدیث ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی غریب ہے مروی ہے یہ حدیث ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے موقوفاً بھی، اور اسی پر عمل ہے علماء کے نزدیک صحابہ وغیرہم سے کہ جذع بھیڑ سے درست ہے قربانی میں۔

❀❀❀❀

(١٥٠٠) عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ أَعْطَاهُ غَنَمًا يَقْسِمُهَا فِيْ أَصْحَابِهِ ضَحَايَا، فَبَقِيَ عَتُوْدٌ أَوْ جَدْيٌ فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ : ((ضَحِّ بِهِ أَنْتَ)).

(صحيح) ارواء الغليل (٤/٣٥٧) صحيح ابى داؤد (٢٤٩٣)

ترجمہ : روایت ہے عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے کہ رسول اللہ ﷺ نے دیں ان کو بکریاں کہ بانٹ دیں اس کو آپ کے صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین میں قربانی کے لیے، سو باقی رہ گئی اس میں سے ایک عتود یا ایک جدی، سو ذکر کیا میں نے رسول اللہ ﷺ سے سو فرمایا آپ ﷺ نے: اس کی تم قربانی کر دو۔

فائدہ : مترجم کہتا ہے عتود اس بکری کو کہتے ہیں کہ قوی ہو جائے اور ایک سال اس پر گزر جائے اور جمع اس کی اعتدہ ہے اور جدی جو بکری کا بچہ ہو نر ہو یا مادہ اور چھ مہینے کا ہو۔

ف: وکیع نے کہا جذع چھ مہینے کا بچہ ہے یا سات مہینے کا۔ یہ حدیث حسن ہے اور صحیح ہے اور مروی ہے اور سند سے بھی اس سند کے سوا عقبہ بن عامر سے کہ انہوں نے کہا تقسیم کی نبی ﷺ نے قربانیاں اور باقی رہ گیا ایک جذعہ، سو میں نے پوچھا نبی ﷺ سے تو فرمایا آپ ﷺ نے: اس کی تم قربانی کرو۔ روایت کی ہم سے یہ محمد بن بشار نے انہوں نے کہا روایت کی ہم سے یزید بن ہارون نے اور ابی داؤد نے دونوں نے کہا روایت کی ہم سے ہشام دستوائی نے انہوں نے یحییٰ بن ابی کثیر سے انہوں نے بعجہ بن عبداللہ سے جو بیٹے ہیں بدر کے انہوں نے عقبہ بن عامر سے انہوں نے نبی ﷺ سے یہی حدیث۔

٨۔ بَابُ : مَا جَاءَ فِي الْإِشْتِرَاكِ فِي الْأُضْحِيَّةِ

قربانی میں شریک ہونے کے بیان میں

(١٥٠١) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: كُنَّا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فِيْ سَفَرٍ فَحَضَرَ الْأَضْحٰى، فَاشْتَرَكْنَا فِي الْبَقَرَةِ سَبْعَةً وَفِي الْبَعِيْرِ عَشَرَةً. (صحيح) الروض النضير (٦١٣) تخريج مشكاة المصابيح (١٦٤٢)

ترجمہ: روایت ہے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہا انہوں نے ہم تھے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ کسی سفر میں اور آ گئی عید قربان تو شریک ہوگئے گائے میں سات آدمی اور اونٹ میں دس آدمی۔

فائدہ: اس باب میں ابو ایوب اور ابو اشد اسلمی سے بھی روایت ہے وہ روایت کرتے ہیں اپنے دادا سے۔ اور حدیث ابن عباس رضی اللہ عنہما کی حسن ہے غریب ہے نہیں پہچانتے ہم اس کو مگر فضل بن موسیٰ کی روایت سے۔

❀❀❀❀

(١٥٠٢) عَنْ جَابِرٍ قَالَ: نَحَرْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ بِالْحُدَيْبِيَةِ الْبَدَنَةَ عَنْ سَبْعَةٍ وَالْبَقَرَةَ عَنْ سَبْعَةٍ.

(اسناده صحيح) تخريج مشكاة المصابيح (٦١٣) صحيح ابى داؤد (٢٤٩٨۔ ٢٥٠٠)

ترجمہ: روایت ہے جابر رضی اللہ عنہ سے کہا انہوں نے ذبح کیا ہم نے قربانی میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ حدیبیہ میں اونٹ سات آدمیوں کی طرف سے اور گائے سات آدمیوں کی طرف سے۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔ اور اسی پر عمل ہے علمائے صحابہ وغیرہم کے نزدیک اور یہی قول ہے سفیان ثوری اور ابن مبارک کا اور شافعی اور احمد اور اسحاق نے کہا اونٹ دس آدمیوں کو بھی کفایت کرتا ہے اور سند پکڑی انہوں نے ابن عباس رضی اللہ عنہما کی حدیث سے۔

❀❀❀❀

٩۔ باب: في الضحية بعضباء القرن والأذن

سینگ ٹوٹے اور کان کٹے جانور کے بیان میں

(١٥٠٣) عَنْ عَلِيٍّ قَالَ: الْبَقَرَةُ عَنْ سَبْعَةٍ، قُلْتُ: فَإِنْ وَلَدَتْ؟ قَالَ: اذْبَحْ وَلَدَهَا مَعَهَا، قُلْتُ: فَالْعَرْجَاءُ. قَالَ: إِذَا بَلَغَتِ الْمَنْسِكَ. قُلْتُ: فَمَكْسُوْرَةُ الْقَرْنِ. فَقَالَ: لَا بَأْسَ أُمِرْنَا أَوْأَمَرَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: أَنْ نَسْتَشْرِفَ الْعَيْنَيْنِ وَالْأُذُنَيْنِ.

(اسناده حسن) الارواء (٣٦٢/٤ و ٣٦٤) التعليق على صحيح ابن خزيمه (٢٩١٥) تخريج الاحاديث المختارة (٣٨٨)

ترجمہ: روایت ہے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا آپ ﷺ نے گائے کافی ہے سات آدمیوں کی طرف سے کہا حجیہ نے کہا میں نے اگر وہ بچہ جنے بعد اس کے قربانی کے لیے اس کو خریدا یا مقرر کیا تو فرمایا ذبح کر اس بچے کو بھی ساتھ اس کے۔ کہا میں نے: اور عرجاء یعنی لنگڑی کہا درست ہے اگر پہنچ سکے قربانی کی جگہ تک کہا میں نے سینگ ٹوٹے ہوئے کہا کچھ مضائقہ نہیں اس میں حکم کیے گئے ہیں ہم یا حکم کیا ہم کو رسول اللہ ﷺ نے کہ خوب دیکھ لیں ہم دونوں آنکھوں کو یعنی کانی اور اندھی نہ ہو اور خوب دیکھ لیں کانوں کو۔

فائدہ : یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور روایت کیا اس کو سفیان ثوری نے سلمہ بن کہیل سے۔

❀❀❀❀

(١٥٠٤) عَنْ عَلِيٍّ قَالَ: نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ أَنْ يُضَحّٰى بِأَعْضَبِ الْقَرْنِ وَالْأُذُنِ. قَالَ قَتَادَةُ : فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لِسَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ فَقَالَ : اَلْعَضَبُ مَا بَلَغَ النِّصْفَ فَمَا فَوْقَ ذٰلِكَ. (ضعيف) ارواء الغليل (١١٤٩)

تخريج مشكاة المصابيح حديث (١٤٦٤) التعليق على صحيح ابن خزيمة (٢٩١٣) تخريج الاحاديث المختارة (٣٨٣) البانی

کہتے ہیں اس کی سند حجری بن کلیب کی جہالت کی وجہ سے ضعیف ہے۔ بعض محققین نے اس کو حسن کہا ہے۔

ترجمہ: روایت ہے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے کہ کہا انہوں نے منع کیا رسول اللہ ﷺ نے اس سے کہ قربانی کرے سینگ ٹوٹے اور کان کٹے کی کہا قتادہ نے ذکر کیا میں نے اس کا سعید بن مسیب سے تو کہا انہوں نے ٹوٹا وہی مانع ہے جو آدھے سینگ تک پہنچا ہو اس سے زیادہ ہو۔

فائدہ : یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

❀❀❀❀

١٠ - بَابُ : مَا جَآءَ أَنَّ الشَّاةَ الْوَاحِدَةَ تُجْزِئُ عَنْ أَهْلِ الْبَيْتِ

اس بیان میں کہ ایک بکری ایک گھر والوں کی طرف سے کافی ہے

(١٥٠٥) عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ يَقُوْلُ : سَأَلْتُ أَبَا أَيُّوْبَ : كَيْفَ كَانَتِ الضَّحَايَا عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ؟ فَقَالَ : كَانَ الرَّجُلُ يُضَحِّيْ بِالشَّاةِ عَنْهُ وَعَنْ أَهْلِ بَيْتِهِ فَيَأْكُلُوْنَ وَيُطْعِمُوْنَ حَتّٰى تَبَاهَى النَّاسُ فَصَارَتْ كَمَا تَرٰى.

(صحيح) ارواء الغليل (١١٤٢)

ترجمہ: روایت ہے عطاء بن یسار سے کہ کہتے تھے پوچھا میں نے ابوایوب سے کیونکر ہوتی تھیں قربانیاں رسول اللہ ﷺ کے زمانے میں؟ تو کہا انہوں نے ایک آدمی قربانی کرتا تھا ایک بکری اپنی طرف سے اور اپنے گھر والوں کی طرف سے، سو

خود بھی کھاتے تھے اور لوگوں کو بھی کھلاتے تھے یہاں تک کہ فخر کرنے لگے سو ہوگئی جیسے تو دیکھتا ہے یعنی بہت جانور قربانی کرنے لگے۔

فائدہ : یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور عمارہ بن عبداللہ وہ مدنی ہیں۔ اور روایت کی ہے ان سے مالک بن انس نے۔ اور اسی پر عمل ہے بعض علماء کا اور یہی قول ہے احمد اور اسحاق کا، اور دلیل ان کی وہی حدیث ہے کہ قربانی کی نبی ﷺ نے ایک بھیڑ کی اور فرمایا یہ اس کی طرف سے ہے جس نے قربانی نہیں کی میری امت میں سے۔ اور بعض علماء نے کہا کہ نہیں کافی ہے ایک بکری مگر ایک آدمی کو۔ اور یہی قول ہے عبداللہ بن مبارک کا اور سوا ان کے اور علماء کا۔

❀❀❀❀

١١ ـ باب: الدليل عَلَى أَنَّ الأُضْحِيَةَ سُنَّة

قربانی کے سنت ہونے کی دلیل

(١٥٠٦) عَنْ جَبَلَةَ بْنِ سُحَيْمٍ: أَنَّ رَجُلًا سَأَلَ ابْنَ عُمَرَ عَنِ الْأُضْحِيَةِ أَوَاجِبَةٌ هِيَ ؟ فَقَالَ : ضَحّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَالْمُسْلِمُوْنَ، فَأَعَادَهَا عَلَيْهِ فَقَالَ : أَتَعْقِلُ؟ ضَحّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَالْمُسْلِمُوْنَ.

(ضعيف) (المشكاة : ١٤٧٥، التحقيق الثاني) اس میں حجاج بن ارطاۃ ضعیف راوی ہے۔

ترجمہ : روایت ہے جبلہ بن سحیم سے کہ ایک مرد نے پوچھا ابن عمر رضی اللہ عنہما سے حال قربانی کا کہ واجب ہے یا نہیں؟ تو کہا انہوں نے: قربانی کی رسول اللہ ﷺ نے اور مسلمانوں نے۔ پھر پوچھا اس نے دوبارہ کیا تو کہا ابن عمر رضی اللہ عنہما نے تو سمجھتا نہیں؟ قربانی کی رسول اللہ ﷺ نے اور قربانی کی مسلمانوں نے۔

فائدہ : یہ حدیث حسن ہے۔ اور اسی پر عمل ہے علماء کا کہ قربانی واجب نہیں لیکن سنت ہے رسول اللہ ﷺ کی سنتوں میں سے مستحب ہے کہ آدمی اسے ادا کرے۔ اور یہی قول ہے سفیان ثوری اور ابن مبارک کا۔

❀❀❀❀

(١٥٠٧) عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: اَقَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بِالْمَدِيْنَةِ عَشْرَ سِنِيْنَ يُضَحِّيْ.

(ضعيف) (انظر ما قبله) اس میں حجاج بن ارطاۃ ضعیف اور مدلس ہے اور سماع کی صراحت نہیں۔

ترجمہ: روایت ہے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے کہا انہوں نے رہے رسول اللہ ﷺ مدینے میں دس برس قربانی کرتے تھے یعنی ہر سال۔

فائدہ : یہ حدیث حسن ہے۔

❀❀❀❀

۱۲ ۔ بَابُ : مَا جَاءَ فِي الذَّبْحِ بَعْدَ الصَّلٰوةِ

اس بیان میں کہ قربانی عید کی نماز کے بعد کرنی چاہیے

(۱۵۰۸) عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ: خَطَبَنَا رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ فِي يَوْمِ نَحْرٍ فَقَالَ : ((**لَا يَذْبَحَنَّ أَحَدُكُمْ حَتّٰى يُصَلِّيَ**)) قَالَ : فَقَامَ خَالِي فَقَالَ : يَارَسُولَ اللّٰهِ! هٰذَا يَوْمُ اللَّحْمِ فِيهِ مَكْرُوهٌ، وَإِنِّي عَجَّلْتُ نُسُكِي لِأُطْعِمَ أَهْلِي وَأَهْلَ دَارِي أَوْ جِيرَانِي. قَالَ : ((**فَأَعِدْ ذِبْحَكَ بِآخَرَ**)) فَقَالَ : يَا رَسُولَ اللّٰهِ! عِنْدِي عَنَاقُ لَبَنٍ هِيَ خَيْرٌ مِنْ شَاتَيْ لَحْمٍ، أَفَأَذْبَحُهَا ؟ قَالَ : ((**نَعَمْ، وَهُوَ خَيْرٌ فَسَيَكْفِيكَ وَلَا تُجْزِئُ جَذَعَةٌ بَعْدَكَ**)) . (صحیح) (الارواء : ۲۴۹۵) (صحیح ابی داؤد (۲۴۹۵ ۔ ۲۴۹۶)

ترجمہ: روایت ہے براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے کہ خطبہ پڑھا ہم پر رسول اللہ ﷺ نے نحر کے دن سو، فرمایا: ہرگز نہ کرے ذبح کوئی تم میں سے جب تک عید کی نماز نہ پڑھ لے۔ کہا براء نے: کھڑے ہوگئے ماموں میرے اور عرض کیا کہ یارسول اللہ ﷺ! یہ ایسا دن ہے کہ گوشت سے اس دن نفرت ہوتی ہے یعنی بسبب کثرت کے تو اسی لیے جلدی ذبح کی میں نے قربانی اپنی کہ کھلادوں اپنے گھر والوں کو اور اپنے محلّہ کے لوگوں کو یا اپنے ہمسائے کے لوگوں کو۔ سو فرمایا آپ ﷺ نے: پھر دوبارہ ذبح کرو دوسری قربانی۔ سو کہا میرے ماموں نے یارسول اللہ ﷺ! میرے پاس ایک ہی بکری ہے ایک سال سے کم کی دودھ دیتی ہوئی کہ بہتر ہے میرے نزدیک گوشت کھانے کی دو بکریوں سے کیا اس کو ذبح کروں؟ آپ ﷺ نے: فرمایا ہاں وہ تمہاری قربانیوں سے بہتر ہے اور نہیں درست ہے جذعہ قربانی میں کسی کو بعد تیرے۔

فائدہ : اس باب میں جابر اور جندب اور عویمر بن اشقر اور ابن عمر اور ابوزید انصاری رضی اللہ عنہم سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے علماء کا کہ قربانی نہ کرے شہر کے اندر جب تک نماز عید کی نہ پڑھ لے امام اس مقام کا۔ اور رخصت دی ہے بعض علماء نے گاؤں والوں کو ذبح کرنے کی جب فجر طلوع ہوجائے۔ اور یہی قول ہے ابن مبارک کا اور اجماع ہے علماء کا کہ جائز نہیں جذعہ یعنی چھ مہینے سے زیادہ بکری کا بچہ قربانی میں اور جائز ہے جذعہ اگر دنبہ کا ہو۔

❀❀❀❀

۱۳ ۔ بَابُ : مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ أَكْلِ الْأُضْحِيَةِ فَوْقَ ثَلٰثَةِ أَيَّامٍ

اس بیان میں کہ تین دن سے زیادہ قربانی کا گوشت کھانا مکروہ ہے

(۱۵۰۹) عَنْ ابنِ عُمَرَ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ : ((**لَا يَأْكُلْ أَحَدُكُمْ مِنْ لَّحْمِ أُضْحِيَتِهِ فَوْقَ ثَلٰثَةِ أَيَّامٍ**)).

(صحیح) (الارواء : ۱۱۵۵)

ترجمہ: روایت ہے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: نہ کھائے کوئی تم میں سے گوشت اپنی قربانی کا تین دن سے زیادہ۔

فائدہ: اس باب میں عائشہ رضی اللہ عنہا اور انس رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے اور حدیث ابن عمر رضی اللہ عنہما کی حسن ہے۔ اور یہ حکم یعنی منع اس کا نبی ﷺ کی طرف سے ابتداء میں تھا بعد اس کے اجازت ہوئی اب جب تک چاہے گوشت رکھے۔

❀❀❀❀

١٤ ـ بَابُ : مَا جَاءَ فِي الرُّخْصَةِ فِي أَكْلِهَا بَعْدَ ثَلٰثٍ

تین دن سے زیادہ قربانی کا گوشت کھانے کی اجازت کے بیان میں

(١٥١٠) عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((كُنْتُ نَهَيْتُكُمْ عَنْ لُحُومِ الْأَضَاحِيِّ فَوْقَ ثَلَاثٍ لِيَتَّسِعَ ذُوا الطَّوْلِ عَلٰى مَنْ لَا طَوْلَ لَهُ، فَكُلُوْا مَا بَدَا لَكُمْ وَأَطْعِمُوْا وَادَّخِرُوْا)).

(صحيح) (الارواء : ٤/٣٦٨، ٣٦٩) صحيح ابی داؤد (٢٥٠٤)

ترجمہ: روایت ہے سلیمان بن بریدہ سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ کہا کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے میں تم کو منع کرتا تھا قربانیوں کے گوشت سے کہ تین دن سے زیادہ گوشت نہ رکھو اس لیے کہ کشادگی کریں طاقت والے لوگ بے طاقت والوں پر، سو اب کھاؤ تم جس طرح چاہو تم اور کھلاؤ اور جمع کرو۔

فائدہ: اس باب میں ابن مسعود اور عائشہ اور نبیشہ اور ابوسعید اور قتادہ بن نعمان اور انس اور ام سلمہ رضی اللہ عنہم اجمعین سے بھی روایت ہے۔ اور حدیث بریدہ کی حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے۔ علمائے صحابہ وغیرہم کا۔

(١٥١١) عَنْ عَابِسِ بْنِ رَبِيعَةَ قَالَ: قُلْتُ لِأُمِّ الْمُؤْمِنِينَ: أَكَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يَنْهٰى عَنْ لُحُومِ الْأَضَاحِيِّ؟ قَالَتْ: لَا وَلٰكِنْ قَلَّ مَنْ كَانَ يُضَحِّي مِنَ النَّاسِ فَأَحَبَّ أَنْ يُطْعِمَ مَنْ لَمْ يَكُنْ يُضَحِّي وَلَقَدْ كُنَّا نَرْفَعُ الْكُرَاعَ فَنَأْكُلُهُ بَعْدَ عَشَرَةِ أَيَّامٍ)). (ضعيف - بهذا السياق : واصله فى صحيح مسلم - الارواء : ٤/٣٧٠)

ترجمہ: روایت ہے عابس بن ربیعہ سے کہا انہوں نے عرض کیا میں نے ام المؤمنین سے کہ کیا رسول اللہ ﷺ منع کرتے تھے قربانیوں کے گوشت کھانے سے؟ تو کہا انہوں نے: نہیں مگر اتنا تھا کہ قربانی کرنے والے لوگ کم تھے تو آپ نے چاہا کہ ان کو بھی کھلا دیں جنہوں نے قربانی نہیں کی اور ہم اٹھا رکھتے تھے ایک وسعت کو، سو کھاتے تھے اس کو دس دن کے بعد۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور ام المؤمنین وہ عائشہ رضی اللہ عنہا ہیں بیوی نبی ﷺ کی۔ اور یہ حدیث ان سے کئی سندوں سے مروی ہے۔

❀❀❀❀

١٥ - بَابُ : مَاجَاءَ فِي الْفَرَعِ وَالْعَتِيرَةِ

فرع اور عتیرہ کے بیان میں

(١٥١٢) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ : ((لَا فَرَعَ وَلَا عَتِيرَةَ)) وَالْفَرَعُ: أَوَّلُ النِّتَاجِ كَانَ يُنْتَجُ لَهُمْ فَيَذْبَحُونَهُ)). (اسناده صحيح) ارواء الغليل (١١٨٠) صحيح ابی داؤد (٢٠٢٠- ٢٠٢١)

ترجمہ: روایت ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہا انہوں نے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے: نہ فرع ہے نہ عتیرہ ہے۔ یعنی اسلام میں۔ اور فرع وہ پہلا بچہ ہے جانور کا کہ پیدا ہوتا تھا کافروں کے یہاں اور وہ اپنے بتوں کے لیے اس کو ذبح کرتے تھے۔

فائدہ : اس باب میں نبیشہ اور مخنف بن سلیم سے روایت ہے۔ اور یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔ اور عتیرہ وہ جانور ہے کہ ذبح کرتے تھے اس کو رجب میں اس مہینے کی تعظیم کے واسطے اس لیے کہ وہ پہلا مہینہ ہے حرام کے مہینوں میں سے۔ اور حرام کے مہینے: رجب ہے اور ذوالقعدہ اور ذی الحجہ اور محرم۔ اور مہینہ حج کے: شوال ہے او ذوالقعدہ اور دس دن ذی الحجہ کے۔ ایسا ہی مروی ہے بعض اصحاب نبی ﷺ سے۔

❀❀❀❀

١٦ - بَابُ : مَا جَآءَ فِي الْعَقِيقَةِ

عقیقہ کے بیان میں

(١٥١٣) عَنْ يُوسُفَ بْنِ مَاهِكٍ أَنَّهُمْ دَخَلُوا عَلَى حَفْصَةَ بِنْتِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ فَسَأَلُوهَا عَنِ الْعَقِيقَةِ فَأَخْبَرَتْهُمْ أَنَّ عَآئِشَةَ أَخْبَرَتْهَا اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ أَمَرَهُمْ عَنِ الْغُلَامِ شَاتَانِ مُكَافِئَتَانِ وَعَنِ الْجَارِيَةِ شَاةٌ.

(اسناده صحيح) ارواء الغليل (١١٦٦)

ترجمہ: روایت ہے یوسف بن ماہک سے کہ وہ آئے حفصہ بنت عبدالرحمٰن کی بیٹی کے پاس اور پوچھا ان سے مسئلہ عقیقہ کا، تو خبر دی انہوں نے کہ خبر دی ان کو امّ المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ رسول اللہ ﷺ نے حکم کیا لڑکے کے عقیقہ میں دو بکریوں کا کہ سن میں برابر ہوں اور لڑکی کے عقیقہ میں ایک بکری کا۔

فائدہ : اس باب میں علی اور ام کرز اور بریدہ اور سمرہ اور ابو ہریرہ اور عبداللہ بن عمرو اور انس اور سلیمان بن عامر اور ابن عباس رضی اللہ عنہم سے بھی روایت ہے حدیث عائشہ رضی اللہ عنہا کی حسن ہے صحیح ہے اور حفصہ یہ بیٹی ہیں عبدالرحمٰن کی اور وہ بیٹے ہیں ابوبکر رضی اللہ عنہ کے۔

❀❀❀❀

(١٥١٤) عَنْ أُمِّ كُرْزٍ أَنَّهَا سَأَلَتْ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ عَنِ الْعَقِيقَةِ فَقَالَ : ((عَنِ الْغُلَامِ شَاتَانِ، وَعَنِ الْجَارِيَةِ وَاحِدَةٌ لَا يَضُرُّكُمْ ذُكْرَانًا كُنَّ أَمْ إِنَاثًا)).

(صحيح) (الارواء : ٤/٣٩١) ارواء الغليل (٤/٣٩٠- ٣٩١) صحيح ابى داؤد (٢٠٢٣- ٢٠٢٦)

ترجمہ : روایت ہے ام کرز رضی اللہ عنہا سے کہ پوچھا انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے حکم عقیقہ کا تو فرمایا آپ ﷺ نے: لڑکے کی طرف سے دو بکریاں ہیں اور لڑکی کی طرف سے ایک بکری کچھ نقصان نہیں ہے تم کو نر ہو یا مادہ۔

فائدہ : یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

❀ ❀ ❀ ❀

(١٥١٥) عَنْ سَلْمَانَ بْنِ عَامِرٍ الضَّبِّيِّ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ : ((مَعَ الْغُلَامِ عَقِيقَةٌ فَاهْرِيقُوا عَنْهُ دَمًا، وَأَمِيطُوا عَنْهُ الْأَذٰى)). (صحيح) ارواء الغليل (١١٧١) صحيح ابى داؤد (٢٠٢٩)

ترجمہ : روایت ہے سلمان بن عامر ضبی سے کہا انہوں نے فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کہ: ہر لڑکے کے ساتھ عقیقہ ہے تو بہاؤ اس کی طرف سے خون یعنی جانور ذبح کرو اور دور کرو اس سے تکلیف کی چیزوں کو یعنی بال مونڈو ناخن کترو۔

فائدہ : روایت کی ہم سے حسن نے انہوں نے کہا روایت کی ہم سے عبدالرزاق نے انہوں نے کہا روایت کی ہم سے ابن عیینہ نے انہوں نے عاصم بن سلیمان احول سے انہوں نے حفصہ بنت سیرین سے انہوں نے رباب سے انہوں نے سلمان بن عامر سے انہوں نے نبی ﷺ سے مثل اس کے۔ یہ حدیث صحیح ہے۔

❀ ❀ ❀ ❀

بَابُ : الْأَذَانِ فِيْ أُذُنِ الْمَوْلُوْدِ

بچہ کے کان میں اذان دینے کے بیان میں

(١٥١٦) عَنْ عُبَيْدِاللّٰهِ بْنِ أَبِيْ رَافِعٍ عَنْ أَبِيْهِ قَالَ: رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ أَذَّنَ فِيْ أُذُنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ- حِيْنَ وَلَدَتْهُ فَاطِمَةُ- بِالصَّلٰوةِ .

(صحيح) (الضعيفة : ١/٤٩٣، الطبعة الجديدة) رقم (٣٢١) اس میں عاصم بن عبیداللہ راوی ضعیف ہے۔

ترجمہ : روایت ہے عبیداللہ بن ابی رافع سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے کہا انہوں نے دیکھا میں نے رسول اللہ ﷺ کو اذان دی آپ ﷺ نے حسن بن علی کے کان میں، جب جنیں ان کو سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا، جیسے اذان ہوتی ہے نماز کی۔

فائدہ : یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔ اور اسی پر عمل ہے۔ اور مروی ہے نبی ﷺ سے عقیقہ کے باب میں کئی سندوں سے کہ

آپ ﷺ نے فرمایا کہ: لڑکے کی طرف سے دو بکریاں کافی ہیں اور لڑکی کی طرف سے ایک بکری۔ اور مروی ہے نبی ﷺ سے یہ بھی کہ آپ ﷺ نے عقیقہ کیا حسن بن علی سے ایک بکری کا اور بعض علماء کا۔ یہی مذہب ہے۔

❀❀❀❀

۱۷ ۔ باب: خير الأضحية الكَبْش

بہترین قربانی مینڈھے کی ہے

(۱۵۱۷) عَنْ أَبِي أُمَامَةَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((خَيْرُ الْأُضْحِيَةِ الْكَبْشُ وَخَيْرُ الْكَفَنِ الْحُلَّةُ)).

(ضعيف) تخريج مشكاة المصابيح (۱٦٤٢) التعليق الرغيب (۲/۱۰۳) اس کی سند عفیر بن معدان کی وجہ سے ضعیف ہے تقریب (۴۶۲۶)

تَرجَمہ: روایت ہے ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے کہا فرمایا رسول اللہ ﷺ نے: بہتر قربانی کے جانوروں میں مینڈھا ہے اور بہتر سب کفنوں میں حلہ ہے یعنی ایک ازار اور ایک چادر قمیص کے سوا۔

فائدہ: یہ حدیث غریب ہے۔ اور عفیر بن معدان ضعیف ہیں حدیث میں۔

❀❀❀❀

۱۸ ۔ باب: الأضحية في كل عام

ہر سال قربانی کرنے کے بیان میں

(۱۵۱۸) عَنْ مِخْنَفِ بْنِ سُلَيْمٍ قَالَ: كُنَّا وُقُوفًا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ بِعَرَفَاتٍ فَسَمِعْتُهُ يَقُولُ: ((يَاأَيُّهَا النَّاسُ، عَلٰى كُلِّ اَهْلِ بَيْتٍ فِي كُلِّ عَامٍ أُضْحِيَةٌ وَعَتِيرَةٌ، هَلْ تَدْرُوْنَ مَا الْعَتِيْرَةُ ؟ هِيَ: الَّتِي تُسَمُّوْنَهَا الرَّجَبِيَّةَ)). (صحيح عند الالباني) تخريج مشكاة المصابيح (۱٤٧٨ ۔ التحقيق الثاني) صحيح أبي داود (۲۲۸۷) بعض محققین کہتے ہیں ضعیف ہے۔ ابورملہ مجہول الحال ہے۔

تَرجَمہ: روایت ہے مخنف بن سلیم سے کہا کھڑے تھے ہم نبی ﷺ کے ساتھ عرفات میں اور سنا میں نے کہ فرماتے تھے: اے آدمیو! ہر گھر والے پر سال میں قربانی ہے اور عتیرہ ہے، تم جانتے ہو عتیرہ کیا ہے؟ عتیرہ وہ ہے جس کا نام تم رجبیہ رکھتے ہو۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے نہیں جانتے ہم اس کو مگر اسی سند سے ابن عوف کی روایت سے۔ مترجم: رجبیہ وہ جانور ہے کہ رجب میں ذبح کرتے تھے کفار بتوں کی تعظیم کے لیے اور اہل اسلام اللہ تعالیٰ کے لیے اور وہ ابتدائے اسلام میں تھا پھر منسوخ ہوا۔

(۱۵۱۹) عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ قَالَ: عَقَّ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ عَنِ الْحَسَنِ بِشَاةٍ وَ قَالَ: ((يَا فَاطِمَةُ احْلِقِي رَأْسَهُ وَتَصَدَّقِي بِزِنَةِ شَعْرِهِ فِضَّةً فَوَزَنَتْهُ)) فَكَانَ وَزْنُهُ دِرْهَمًا أَوْ بَعْضَ دِرْهَمٍ. (حسن عند الالبانی) (الارواء: ۱۱۷۵) بعض محققین کہتے ہیں ضعیف ہے محمد بن اسحاق مدلس ہے اور سند میں انقطاع ہے محمد بن علی نے سیدنا علی رضی اللہ عنہ کو نہیں دیکھا۔

ترجمہ: روایت ہے علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے کہ کہا انہوں نے: عقیقہ کیا رسول اللہ ﷺ نے حسن کا ایک بکری کا اور فرمایا: اے فاطمہ! مونڈ واؤ اس کا سر اور صدقہ دو اس کے بالوں کے برابر چاندی تول کر۔ سو تولا انہوں نے بالوں کو سو اس کا وزن ہوا ایک درہم کے برابر یا کچھ اس سے کم۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اور اسناد اس کی کچھ متصل نہیں کہ ابو جعفر محمد بن علی نے نہیں پایا علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کو۔

❀❀❀❀

(۱۵۲۰) عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي بَكْرَةَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ: خَطَبَ ثُمَّ نَزَلَ فَدَعَا بِكَبْشَيْنِ فَذَبَحَهُمَا. (صحيح)

ترجمہ: روایت ہے عبدالرحمٰن بن ابو بکرہ سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے کہ نبی ﷺ نے خطبہ پڑھا پھر اترے اور منگائے دو مینڈھے پھر ذبح کیا ان کو یعنی عید قربان میں۔

فائدہ: یہ حدیث صحیح ہے۔

❀❀❀❀

۲۰۔ باب: مَايَقُولُ إِذَاذَبَحَ

ذبح کرتے وقت کیا پڑھے

(۱۵۲۱) عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ: شَهِدْتُ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ الْأَضْحٰى بِالْمُصَلّٰى، فَلَمَّا قَضٰى خُطْبَتَهُ نَزَلَ عَنْ مِنْبَرِهِ فَأُتِيَ بِكَبْشٍ فَذَبَحَهُ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ بِيَدِهِ وَقَالَ: ((بِسْمِ اللّٰهِ، وَاللّٰهُ أَكْبَرُ هٰذَا عَنِّي وَعَمَّنْ لَمْ يُضَحِّ مِنْ أُمَّتِي)). (اسناده صحيح) (الارواء: ۱۱۳۸) صحيح ابى داؤد (۲۵۰۱)

ترجمہ: روایت ہے جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے کہا انہوں نے حاضر ہوا میں نبی ﷺ کے ساتھ عید قربان کے دن عید گاہ میں پھر جب پورا کر چکے آپ خطبہ اترے اپنے منبر سے اور لایا گیا ایک دنبہ تو ذبح کیا اس کو رسول اللہ ﷺ نے اپنے ہاتھ سے اور فرمایا: بسم اللہ واللہ اکبر...... سے اخیر تک اور معنی اس کے یہ ہیں کہ: ذبح کرتا ہوں میں اس کو ساتھ نام اللہ کے اور اللہ

بہت بڑائی والا ہے یہ قربانی ہے میری طرف سے اور اس کی طرف سے جس نے قربانی نہیں کی میری امت سے۔

فائدہ : یہ حدیث غریب ہے اس سند سے۔ اور عمل اسی پر ہے علمائے صحابہ رضی اللہ عنہم اجمعین کا نبی ﷺ کے اور سوا ان کے لوگوں کا کہ آدمی جب ذبح کرے تو یہی کہے بسم اللہ اللہ اکبر۔ اور یہی قول ہے ابن مبارک کا۔ اور مطلب بن عبداللہ بن حنطب کو کہتے ہیں کہ سماع نہیں ہے جابر رضی اللہ عنہ سے۔

❀❀❀❀

۲۱۔ باب: من العقيقة

عقیقہ کے متعلق

(۱۵۲۲) عَنْ سَمُرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ : ((اَلْغُلَامُ مُرْتَهَنٌ بِعَقِيقَتِهِ يُذْبَحُ عَنْهُ يَوْمَ السَّابِعِ، وَيُسَمّٰى وَيُحْلَقُ رَأْسُهُ)). (صحيح) إرواء الغليل (۱۱۶۵) تخريج مشكاة المصابيح (۴۱۵۳) صحيح أبي داود (۲۵۲۷)

ترجمہ : روایت ہے سمرہ رضی اللہ عنہ سے کہا کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے: لڑکا رہن ہے اپنے عقیقہ کے ساتھ چاہیے کہ ذبح کیا جائے جانور عقیقہ کا اس کی طرف سے ساتویں دن اور نام رکھا جائے اور سر اس کا مونڈا جائے۔

فائدہ : روایت کی ہم سے حسن بن علی خلال نے کہا روایت کی ہم سے یزید بن ہارون نے کہا روایت کی ہم سے سعید بن ابی عروبہ نے انہوں نے قتادہ سے انہوں نے حسن سے انہوں نے سمرہ سے جو بیٹے ہیں جندب کے انہوں نے نبی ﷺ سے اسی کے مانند۔ یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔ اور اسی پر عمل ہے علماء کا۔ اور کہتے ہیں مستحب ہے کہ ذبح کیا جائے جانور عقیقہ کا لڑکے کی طرف سے ساتویں دن نہ ہو سکے تو چودھویں دن اور اگر اس دن بھی میسر نہ ہو تو اکیسویں دن۔ اور کہتے ہیں کہ درست نہیں جانور عقیقہ میں مگر وہی جانور جو قربانی میں درست ہے یعنی جیسے قربانی کے جانور میں شرطیں ہیں ویسی ہی اس میں بھی ہوں۔

❀❀❀❀

۲۲۔ باب: ترك أخذ الشعر لمن أراد أن يضحي

قربانی کا ارادہ رکھنے والا بال نہ کاٹے

(۱۵۲۳) عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((مَنْ رَاٰى هِلَالَ ذِي الْحِجَّةِ وَاَرَادَ أَنْ يُضَحِّيَ فَلَا يَأْخُذَنَّ مِنْ شَعْرِهٖ وَلَا مِنْ اَظْفَارِهٖ)). (صحيح) ارواء الغليل (۱۱۶۳) صحيح ابي داوٗد (۲۴۸۸)

ترجمہ : روایت ہے سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے وہ روایت کرتی ہیں نبی ﷺ سے آپ نے فرمایا: جس نے دیکھا چاند ذی الحجہ کا اور

ارادہ رکھتا ہے قربانی کرنے کا تو نہ مونڈے اپنے بال اور نہ کاٹے اپنے ناخن۔ یعنی جب تک قربانی نہ کرے۔

فائدہ : یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے کہ سند میں اس حدیث کے عمرو بن مسلم ہے روایت کی ہے ان سے محمد بن عمرو بن علقمہ اور کئی لوگوں نے اور مروی ہے یہ حدیث سعید بن میسّب سے وہ روایت کرتے ہیں ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کے سوا اور سند سے اسی کی مانند۔ اور یہی قول ہے بعض علماء کا اور اسی کے قائل تھے سعید بن میسّب اور اسی حدیث کی طرف گئے ہیں احمد اور اسحاق۔ اور رخصت دی ہے بعض علماء نے بال مونڈنے اور ناخن تراشنے کی۔ اور کہا ہے اس میں کچھ مضائقہ نہیں۔ اور یہی قول ہے امام شافعی کا اور حجت پکڑی ہے انہوں نے امّ المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا کی حدیث سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم بھیجتے تھے قربانی مدینہ سے اور پرہیز نہیں کرتے تھے کسی چیز سے کہ جس سے محرم پرہیز کرتا ہے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

ابواب النذور والأیمان

عن رسول اللہ ﷺ

(المعجم ۱۸) قسموں اور نذروں کے بیان میں (التحفۃ ۱۶)

۱۔ بَابُ: مَا جَآءَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ أَنْ لَا نَذْرَ فِيْ مَعْصِيَةٍ

اس بیان میں کہ گناہ ونافرمانی میں نذر ماننا درست نہیں

(۱۵۲۴) عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((لَا نَذْرَ فِيْ مَعْصِيَةٍ وَكَفَّارَتُهُ كَفَّارَةُ يَمِيْنٍ)).

(صحیح) ارواء الغلیل (۲۵۹۰) تخریج مشکاۃ المصابیح (۲۴۳۰)

ترجمہ: روایت ہے امّ المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہا انہوں نے: فرمایا رسول اللہ ﷺ نے: نذر منعقد نہیں ہوتی گناہ کے امور میں اور کفارہ اس کا کفارہ قسم کا ہے۔

فائدہ: اس باب میں ابن عمر اور جابر اور عمران بن حصین رضی اللہ عنہم سے بھی روایت ہے اور یہ حدیث صحیح نہیں ہے اس لیے کہ زہری نے نہیں سنی یہ حدیث ابوسلمہ سے اور سنا میں نے محمد سے کہتے تھے کہ روایت کی انہوں نے کئی لوگوں سے انہیں میں ہیں موسیٰ بن عقبہ اور ابن ابی عتیق کہ وہ روایت کرتے ہیں زہری سے وہ سلیمان بن ارقم سے وہ یحییٰ بن ابی کثیر سے وہ ابوسلمہ سے وہ امّ المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے وہ نبی ﷺ سے۔ کہا محمد نے حدیث تو یہی ہے یعنی یہ حدیث صحیح تر ہے روایت کی ہم سے ابواسماعیل محمد بن اسماعیل بن یوسف ترمذی نے انہوں نے کہا روایت کی ہم سے ایوب بن سلیمان نے جو بیٹے ہیں بلال کے انہوں نے کہا روایت کی مجھ

سے ابوبکر بن ابی اویس نے انہوں نے سلیمان بن بلال سے انہوں نے موسیٰ بن عقبہ سے اور عبداللہ بن ابی عتیق سے انہوں نے زہری سے انہوں نے سلیمان بن ارقم سے انہوں نے یحییٰ بن ابی کثیر سے انہوں نے ابوسلمہ سے انہوں نے امّ المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ((لَا نَذْرَ فِیْ مَعْصِیَةِ اللّٰهِ وَ كَفَّارَتُهٗ كَفَّارَةُ يَمِيْنٍ)) یعنی "نذر درست نہیں ہے اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کی بات میں اور کفارہ اس کا کفارہ یمین کا ہے"۔ یہ حدیث غریب ہے، اور زیادہ صحیح ہے ابی صفوان کی حدیث سے جو یونس سے مروی ہے اور ابوصفوان مکی ہیں۔ نام ان کا عبداللہ بن سعید ہے۔ اور روایت کی ان سے حمید نے اور کئی لوگوں نے جو حدیث کے بڑے علماء میں سے ہیں۔ اور کہا بعض علماء نے صحابہ رضی اللہ عنہم سے نبی ﷺ کے سوا ان کے اور لوگوں نے کہ نذر درست نہیں اس کام کی جس میں نافرمانی ہو اللہ تعالیٰ کی اور کفارہ اس کا کفارہ یمین کا ہے اور یہی قول ہے۔ احمد اور اسحاق کا اور انہوں نے حجت پکڑی ہے زہری کی حدیث سے جو مروی ہے ابوسلمہ سے وہ روایت کرتے ہیں امّ المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے۔ اور کہا بعض علماء نے صحابہ سے نبی ﷺ کے اور سوا ان کے اور لوگوں نے کہ نذر درست نہیں اس کام میں کہ جس میں نافرمانی ہو اللہ تعالیٰ کی اور کچھ کفارہ بھی نہیں اس کا۔ اور یہی قول ہے مالک اور شافعی رحمہم اللہ کا۔

(۱۵۲۵) عَنْ أَبُوْ إِسْمَاعِيْلَ مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيْلَ بْنِ يُوْسُفَ التِّرْمِذِيُّ: حَدَّثَنَا أَيُّوْبُ بْنُ سُلَيْمَانَ بْنِ بِلَالٍ، حَدَّثَنِيْ أَبُوْبَكْرِ بْنُ أَبِيْ أُوَيْسٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بِلَالٍ، عَنْ مُوْسَى بْنِ عُقْبَةَ وَعَبْدِاللّٰهِ بْنِ أَبِيْ عَتِيْقٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ أَرْقَمٍ عَنْ يَحْيَ بْنِ أَبِيْ كَثِيْرٍ، عَنْ أَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ عَائِشَةَ: عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((لَا نَذْرَ فِيْ مَعْصِيَةِ اللّٰهِ، وَكَفَّارَتُهٗ كَفَّارَةُ يَمِيْنٍ)). (صحيح) [صحيح بماقبله]

ترجمہ: بیان کیا ہم سے ابواسماعیل محمد بن اسماعیل بن یوسف ترمذی نے انہوں نے کہا بیان کیا ہم سے ایوب بن سلیمان بن بلال نے انہوں نے کہا بیان کیا مجھ سے ابوبکر بن ابی اویس نے انہوں نے سلیمان بن بلال سے انہوں نے موسیٰ بن عقبہ سے اور عبداللہ بن ابی عتیق سے انہوں نے زہری سے انہوں نے سلیمان بن ارقم سے انہوں نے یحییٰ بن ابی کثیر سے انہوں نے ابوسلمہ سے انہوں نے امّ المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے انہوں نے نبی ﷺ سے آپ نے فرمایا: نذر درست نہیں اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کی بات میں، اور کفارہ اس کا کفادہ یمین کا ہے۔

❀❀❀❀

۲۷۔ باب من نَذَرَ أَن يُّطِيْعَ اللّٰهَ فَلْيُطِعْهُ

جو نذر مانے کہ اللہ کی اطاعت کرے گا تو وہ اس کی اطاعت کرے

(۱۵۲۶) عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((مَنْ نَذَرَ اَنْ يُطِيْعَ اللّٰهَ فَلْيُطِعْهُ وَمَنْ نَذَرَ اَنْ يَعْصِيَ اللّٰهَ فَلَا يَعْصِهٖ)).
(صحيح) ارواء الغليل (۹۶۷)

ترجمہ: روایت ہے امّ المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے وہ روایت کرتی ہیں نبی ﷺ سے آپ نے فرمایا: جو نذر کرے اللہ تعالیٰ کی

فرمانبرداری کی تو چاہیے کہ فرمانبرداری کرلے اس کی یعنی پورا کرے اپنی نذر کو اور جو نذر کرے اللہ تعالیٰ کی۔ نافرمانی کی تو نافرمانی نہ کرے اس کی یعنی نذر پوری نہ کرے۔

فائدہ : روایت کی ہم سے حسن بن علی بن خلال نے انہوں نے کہا روایت کی ہم سے عبداللہ بن نمیر نے انہوں نے عبیداللہ بن عمر سے انہوں نے طلحہ بن عبدالملک ایلی سے انہوں نے قاسم بن محمد سے انہوں نے امّ المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے انہوں نے نبی ﷺ سے اسی کی مانند۔

فائدہ : یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔ اور روایت کی ہے یہ حدیث یحییٰ بن ابی کثیر نے قاسم بن محمد سے۔ اور یہی قول ہے بعض علمائے صحابہ کا نبی ﷺ سے اور سوا ان کے اور لوگوں کا۔ اور یہی قول ہے مالک اور شافعی کا کہتے ہیں کہ نافرمانی نہ کرے اللہ تعالیٰ کی، اور کہتے ہیں کفارہ یمین کا نہیں اگر اس شخص نے نذر مانی ہے اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کی۔

❀❀❀❀

٣۔ بَابُ : مَاجَاءَ لَا نَذْرَ فِيمَا لَا يَمْلِكُ ابْنُ آدَمَ

اس بیان میں کہ جو چیز آدمی کے اختیار میں نہیں اس کی نذر نہیں ہوتی

(١٥٢٧) عَنْ ثَابِتِ بْنِ الضَّحَّاكِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ : ((**لَيْسَ عَلَى الْعَبْدِ نَذْرٌ فِيمَا لَا يَمْلِكُ**)).

(اسناده صحيح) ارواء الغليل (٢٥٧٥)

ترجمہ : روایت ہے ثابت بن ضحاک سے وہ روایت کرتے ہیں نبی ﷺ سے آپ نے فرمایا بندے پر وہ نذر واجب نہیں ہوتی جو اس کے اختیار میں نہیں۔

فائدہ : اس باب میں عبداللہ بن عمر اور عمران بن حصین رضی اللہ عنہم سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

٤۔ بَابُ : مَا جَاءَ فِي كَفَّارَةِ النَّذْرِ إِذَا لَمْ يُسَمَّ

غیر معین نذر کے کفارہ کے بیان میں

(١٥٢٨) عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ : ((**كَفَّارَةُ النَّذْرِ إِذَا لَمْ يُسَمَّ كَفَّارَةُ يَمِينٍ**)).

(ضعيف) (وهو صحيح دون قوله "لم يسم" م الارواء : ٢٥٨٦) جس کا نام نہ لیا ہو" کے الفاظ کے علاوہ صحیح ہے۔
بعض محققین کہتے ہیں اس میں محمد بن یزید مولی المغیرۃ مجہول ہے۔ تقریب (٦٣٩٨)

ترجمہ : روایت ہے عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے کہا فرمایا رسول اللہ ﷺ نے : کفارہ اس نذر کا کہ جس کا نام نہ لیا ہو : کفارہ قسم کا ہے۔

فائدہ : یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے۔ مترجم کہتا ہے نام نہ لیا یعنی اتنا ہی کہا اگر یہ مراد میری بر آئے تو مجھ پر نذر ہے۔

٥۔ بَابُ : مَاجاءَ فِيمَنْ حَلَفَ عَلٰى يَمِيْنٍ فَرَأَى غَيْرَهَا خَيْرًا مِّنْهَا

اس کے بیان میں جو کسی کام کی قسم کھائے پھر اس کے بجائے دوسرے کام کو بہتر جانے

(١٥٢٩) عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : ((يَاعَبْدَالرَّحْمٰنِ! لَا تَسْأَلِ الْإِمَارَةَ فَإِنَّكَ إِنْ أَتَتْكَ عَنْ مَسْأَلَةٍ وُكِلْتَ إِلَيْهَا، وَ إِنْ أَتَتْكَ مِنْ غَيْرِ مَسْأَلَةٍ أُعِنْتَ عَلَيْهَا، وَإِذَا حَلَفْتَ عَلٰى يَمِيْنٍ فَرَأَيْتَ غَيْرَهَا خَيْرًا مِّنْهَا فَأْتِ الَّذِيْ هُوَ خَيْرٌ وَلْتُكَفِّرْ عَنْ يَمِيْنِكَ)).

(صحيح) (الارواء: ٧/١٦٦ و ٨/٢٢٨/٢٦٠١، صحيح ابي داؤد : ٢٦٠١)

ترجمہ: روایت ہے عبدالرحمٰن بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے کہا فرمایا رسول اللہ ﷺ نے: اے عبدالرحمٰن مت مانگ حکومت کو اس لیے کہ اگر آئے تیرے پاس حکومت تیرے مانگنے سے تو سونپ دیا گیا تو اسی کی طرف، یعنی تائید غیبی نہ ہوگی، اور اگر آئے تیرے پاس بغیر مانگے تو مدد کیا جائے گا تو اس کے اوپر یعنی اللہ کی طرف سے، اور جب قسم کھائے تو کسی کام پر پھر دیکھے تو اس سے بہتر دوسرا کام تو کر اس کام کو یعنی جو بہتر ہے اور کفارہ دے اپنی قسم کا۔

فائدہ : اس باب میں عدی بن حاتم اور ابوالدرداء اور انس اور عائشہ اور عبداللہ بن عمر اور ابوہریرہ اور ام سلمہ اور ابی موسیٰ رضی اللہ عنہم اجمعین سے بھی روایت ہے۔ حدیث عبدالرحمٰن بن سمرہ رضی اللہ عنہ کی حسن ہے صحیح ہے۔

❀❀❀❀

٦۔ بَابُ : مَا جَاءَ فِي الْكَفَّارَةِ قَبْلَ الْحِنْثِ

قسم توڑنے سے پہلے کفارہ دینے کے بیان میں

(١٥٣٠) عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ : ((مَنْ حَلَفَ عَلٰى يَمِيْنٍ فَرَأَى غَيْرَهَا خَيْرًا مِنْهَا فَلْيُكَفِّرْ عَنْ يَمِيْنِهِ وَلْيَفْعَلْ)). (صحيح) (الارواء : ٢٠٨٤، الروض النضير : ١٠٢٩)

ترجمہ: روایت ہے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہا فرمایا رسول اللہ ﷺ نے: جس نے قسم کھائی کسی کام پر پھر دیکھا اس سے بہتر دوسرا کام تو چاہیے کہ کفارہ دے دے اپنی قسم کا پھر کرے وہ کام یعنی جو بہتر نظر آیا۔

فائدہ : اس باب میں ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے بھی روایت ہے۔ حدیث ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی حسن ہے صحیح ہے۔ اور عمل اسی پر ہے اکثر اہل علم کے نزدیک اصحاب نبی ﷺ وغیرہم سے کہتے ہیں کہ کفارہ قبل حنث کے ادا کر دینا بھی کافی ہے۔ اور یہی قول ہے مالک اور شافعی اور احمد اور اسحاق کا اور کہا بعض علماء نے کہ ادائے کفارہ قبل حنث جائز نہیں۔ اور سفیان ثوری نے کہا: اگر کفارہ دے بعد حنث کے تو مستحب ہے میرے نزدیک اگر قبل حنث دے تو بھی جائز ہے۔

۷۔ بَابُ : مَا جَاءَ فِي الْاِسْتِثْنَآءِ فِي الْيَمِيْنِ

قسم میں ان شاء اللہ کہنے کے بیان میں

(۱۵۳۱) عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ : ((مَنْ حَلَفَ عَلٰى يَمِيْنٍ فَقَالَ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ فَلَا حِنْثَ عَلَيْهِ)). (صحيح) ارواء الغليل (۲۵۷۱) تخريج مشكاة المصابيح (۳٤۲٤)

ترجمہ: روایت ہے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو قسم کھائے کسی کام پر اور کہے انشاء اللہ پس اس پر حنث نہیں آ تا یعنی انشاء اللہ کہنے سے قسم منعقد نہیں ہوتی کہ اس کے خلاف معصیت ہو یا کفارہ آئے۔

فائدہ : اس باب میں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے۔ حدیث ابن عمر کی حسن ہے صحیح ہے۔ اور روایت کی یہ حدیث عبیداللہ بن عمرو وغیرہ نے نافع سے انہوں نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے موقوفاً یعنی انہی کا قول ہے۔ اور ایسی ہی روایت کی سالم نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے موقوفاً اور ہم نہیں جانتے کسی کو کہ مرفوع کی ہو یہ روایت سوا ایوب سختیانی کے۔ اور کہا اسماعیل بن ابراہیم نے کہ ایوب کبھی اس روایت کو مرفوع کرتے تھے اور کبھی مرفوع نہ کرتے تھے اور اسی پر عمل ہے نزدیک اہل علم کے اصحاب نبی ﷺ وغیرہم کے کہتے ہیں کہ انشاء اللہ جب ملایا جائے قسم کے ساتھ تو حنث نہیں آتا اس پر۔ اور یہی قول ہے سفیان ثوری اور اوزاعی کا اور مالک بن انس اور عبداللہ بن مبارک اور شافعی اور احمد اور اسحاق کا۔

(۱۵۳۲) عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((مَنْ حَلَفَ عَلٰى يَمِيْنٍ فَقَالَ: إِنْ شَاءَ اللّٰهُ، لَمْ يَحْنَثْ)). (صحيح) ارواء الغليل (۲۵۷۰)

ترجمہ: روایت ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کہ: جس نے قسم کھائی اور کہا انشاء اللہ وہ حانث نہ ہوگا۔

فائدہ : پوچھا میں نے محمد بن اسماعیل سے حال اس حدیث کا تو کہا انہوں نے اس حدیث میں خطا ہے، خطا کی اس میں عبدالرزاق نے مختصر کیا اس کو معمر کی روایت سے کہ وہ روایت کرتے ہیں ابن طاؤس سے وہ اپنے باپ سے وہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے وہ نبی ﷺ سے کہ فرمایا آپ ﷺ نے کہ: سلیمان بن داؤد علیہ السلام نے کہا طواف کروں گا میں آج کی رات ستر بیویوں پر یعنی جماع کروں گا ان سے پھر جنے گی ہر ایک عورت ایک لڑکا، پھر طواف کیا انہوں نے ان پر اور نہ جنی ان سے کوئی عورت مگر ایک کہ وہ جنی نصف لڑکا، پھر فرمایا رسول اللہ ﷺ نے اگر فرماتے سلیمان علیہ السلام انشاء اللہ تو ویسا ہی ہوتا جیسا کہ انہوں نے کہا تھا۔ اسی طرح روایت کی عبدالرزاق نے معمر سے انہوں نے ابن طاؤس سے انہوں نے اپنے باپ سے یہ روایت اپنی طول کے ساتھ اور ذکر کیا اس میں ستر عورتوں کا۔ اور مروی ہے یہ حدیث کئی وجھوں سے نبی ﷺ سے بواسطہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے کہ فرمایا آپ ﷺ نے کہ: کہا سلیمان بن داؤد نے: میں طواف کروں گا آج کی رات سو عورتوں پر۔ آخر حدیث تک۔

٨۔ بَابُ : مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ الْحَلْفِ بِغَيْرِ اللهِ

اس بیان میں کہ غیر اللہ کی قسم کھانا حرام ہے

(١٥٣٣) عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ سَمِعَ النَّبِيُّ ﷺ عُمَرَ وَهُوَ يَقُولُ : وَأَبِيْ وَأَبِيْ فَقَالَ : ((أَلَا إِنَّ اللّٰهَ يَنْهَاكُمْ أَنْ تَحْلِفُوْا بِآبَاءِ كُمْ)) فَقَالَ عُمَرُ : فَوَاللّٰهِ مَا حَلَفْتُ بِهِ بَعْدَ ذٰلِكَ ذَاكِرًا وَلَا آثِرًا .

(صحيح) ارواء الغليل (٢٥٦٠) تخريج المختارة (١٩٥ - ١٩٧)

ترجمہ : روایت ہے سالم سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے کہ سنا نبی ﷺ نے عمر رضی اللہ عنہ کو اور وہ کہتے تھے کہ قسم ہے میرے باپ کی، فرمایا آپ ﷺ نے : بے شک اللہ تعالیٰ منع فرماتا ہے تم کو اس سے کہ قسم کھاؤ تم اپنے باپ دادوں کی۔ کہا عمر رضی اللہ عنہ نے : قسم ہے اللہ کی پھر قسم نہ کھائی میں نے باپ کی بعد اس کے نہ اپنی طرف سے اور نہ کسی اور کی طرف سے۔

فائدہ : اور اس باب میں ثابت بن ضحاک اور ابن عباس اور ابو ہریرہ اور قتیلہ اور عبدالرحمٰن بن سمرہ رضی اللہ عنہم سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے کہا ابو عبیدہ نے مطلب ان کے قول کا وَلَا آثِـرًا کا یہ ہے کہ نہیں نقل کی میں نے قسم باپ کی کسی اپنے غیر سے اس لیے کہ عرب کہتے ہیں آثَرَهُ عَنْ غَيْرِيْ یعنی نقل کرتا ہوں آپ ﷺ اس بات کو اپنے غیر سے۔

(١٥٣٤) عَنِ ابْنِ عُمَرَ : أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ أَدْرَكَ عُمَرَ وَهُوَ فِيْ رَكْبٍ وَهُوَ يَحْلِفُ بِأَبِيْهِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : ((إِنَّ اللّٰهَ يَنْهَاكُمْ أَنْ تَحْلِفُوْا بِآبَائِكُمْ، لِيَحْلِفْ حَالِفٌ بِاللّٰهِ أَوْلِيَسْكُتْ)).

(صحيح) [المصدر نفسه]

ترجمہ : روایت ہے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے کہ رسول اللہ ﷺ نے پایا عمر رضی اللہ عنہ کو اور وہ ایک قافلہ میں تھے اور وہ قسم کھا رہے تھے اپنے باپ کی، سو فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کہ بے شک اللہ تعالیٰ منع فرماتا ہے تم کو اس سے کہ قسم کھاؤ اپنے باپ دادوں کی چاہیے کہ قسم کھائے اللہ تعالیٰ کی یا چپ رہے یعنی سوا اللہ کے اور کسی کی قسم نہ کھائے۔

فائدہ : یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

❀❀❀❀

٩۔ باب: مَاجَاءَ فِي أَنَّ مَنْ حَلَفَ بِغَيْرِ اللهِ فَقَدْ أَشْرَكَ

اس بیان میں کہ جس نے غیر اللہ کی قسم کھائی تو اس نے یقیناً شرک کیا

(١٥٣٥) عَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَيْدَةَ : أَنَّ ابْنَ عُمَرَ سَمِعَ رَجُلًا يَقُوْلُ : لَا وَالْكَعْبَةِ، فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ : لَا يُحْلَفُ بِغَيْرِ اللّٰهِ، فَإِنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ : ((مَنْ حَلَفَ بِغَيْرِ اللّٰهِ فَقَدْ كَفَرَ أَوْ أَشْرَكَ)).

(صحيح) (الارواء : ٢٥٦١، الصحيحة : ٢٠٤٢)

ترجمہ: روایت ہے سعد بن عبیدہ سے کہ ابن عمر رضی اللہ عنہما نے سنا ایک مرد کو قسم کھاتے ہوئے کعبہ کی، تو کہا ابن عمر رضی اللہ عنہما نے: قسم نہ کھانی چاہیے سوا اللہ تعالیٰ کے اس لیے کہ میں نے سنا ہے رسول اللہ ﷺ کو کہ فرماتے تھے: جو کھائے قسم غیر اللہ کی بے شک اس نے کفر کیا یا شرک کیا۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے اور تفسیر اس حدیث کی بعض اہل علم کے نزدیک یہ ہے کہ فرمانا آپ ﷺ کا: فَقَدْ كَفَرَ أَوْ أَشْرَكَ تغليظا ہے۔ اور حجت اس باب میں حدیث ابن عمر رضی اللہ عنہما کی ہے کہ نبی ﷺ نے سنا سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کو قسم کھاتے تھے اپنے باپ کی اور فرمایا کہ: بے شک اللہ تعالیٰ منع فرماتا ہے تم کو باپ دادوں کی قسم کھانے سے۔ یعنی اس روایت میں باپ کی قسم کو شرک نہ فرمایا۔ پس حدیث مذکور میں شرک کا اطلاق تنبیہاً کیا گیا اور اسی طرح حدیث ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی نبی ﷺ سے کہ فرمایا آپ ﷺ نے: جو شخص کہہ بیٹھے اپنی قسم میں کہ قسم ہے لات وعزیٰ کی تو اس کو چاہیے کہ کہے لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ یعنی اس سے ثابت ہوا کہ اطلاق شرک کا غیر اللہ کی قسم پر تنبیہاً ہے۔ اور اسی طرح جو مروی ہے نبی ﷺ سے کہ فرمایا آپ ﷺ نے: ریا شرک ہے۔ اور تفسیر کی بعض اہل علم نے اس آیت مبارکہ کی۔ ﴿فَمَنْ كَانَ يَرْجُوْ لِقَاءَ رَبِّهٖ فَلْيَعْمَلْ عَمَلًا صَالِحًا وَلَا يُشْرِكْ بِعِبَادَةِ رَبِّهٖ أَحَدًا﴾ اور کہا کہ مراد شرک سے ریا ہے۔ یعنی یہ بھی فرمانا تنبیہاً ہے۔

❀❀❀❀

١٠ ـ بَابُ: مَا جَاءَ فِيْمَنْ يَحْلِفُ بِالْمَشْيِ وَلَا يَسْتَطِيْعُ

اس کے بیان میں جو پیدل چلنے کی قسم کھائے لیکن نہ چل سکے

(١٥٣٦) عَنْ أَنَسٍ قَالَ: نَذَرَتِ امْرَأَةٌ أَنْ تَمْشِيَ إِلَى بَيْتِ اللّٰهِ، فَسُئِلَ نَبِيُّ اللّٰهِ ﷺ عَنْ ذٰلِكَ، فَقَالَ: ((إِنَّ اللّٰهَ لَغَنِيٌّ عَنْ مَشْيِهَا، مُرُوْهَا فَلْتَرْكَبْ)). (حسن صحيح)

ترجمہ: روایت ہے انس رضی اللہ عنہ سے کہا انہوں نے کہ نذر کی ایک عورت نے کہ چل کر جائے بیت اللہ تک سو پوچھا رسول اللہ ﷺ سے اس کا حکم فرمایا آپ ﷺ نے: بے شک اللہ تعالیٰ بے پرواہ ہے اس کے چلنے سے، حکم کرو اس کو کہ سوار ہو کر جائے۔

فائدہ: اس باب میں ابو ہریرہ اور عقبہ بن عامر اور ابن عباس رضی اللہ عنہم سے بھی روایت ہے۔ حدیث انس رضی اللہ عنہ کی حسن ہے صحیح ہے غریب ہے۔

(١٥٣٧) عَنْ أَنَسٍ قَالَ: مَرَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ بِشَيْخٍ كَبِيْرٍ يَتَهَادَى بَيْنَ ابْنَيْهِ، فَقَالَ: ((مَا بَالُ هٰذَا؟)) قَالُوْا: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ نَذَرَ أَنْ يَمْشِيَ، قَالَ: ((إِنَّ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ لَغَنِيٌّ عَنْ تَعْذِيْبِ هٰذَا نَفْسَهُ)) قَالَ: فَأَمَرَهُ أَنْ يَرْكَبَ. (صحيح)

ترجمہ: روایت ہے انس رضی اللہ عنہ سے کہا کہ گزرے رسول اللہ ﷺ ایک بڑے بوڑھے پر کہ چلا جاتا تھا اپنے دونوں بیٹوں کے بیچ میں، سو فرمایا آپ ﷺ نے کیا حال ہے اس کا؟ کہا لوگوں نے: نذر کی ہے اس نے اے رسول اللہ ﷺ چلنے کی، فرمایا آپ ﷺ نے: اللہ تعالیٰ بے پرواہ ہے اس کے عذاب کرنے سے اپنے نفس کو۔ کہا راوی نے: پھر حکم کیا اس کو کہ سوار ہو جائے۔

فائدہ: روایت کی ہم سے محمد بن مثنیٰ نے انہوں نے ابی عدی سے انہوں نے حمید سے انہوں نے انس رضی اللہ عنہ سے مثل اس کے کہ رسول اللہ ﷺ نے دیکھا ایک مرد کو۔ آخر حدیث تک۔ یہ حدیث صحیح ہے، اور اسی پر عمل ہے بعض علماء کا، کہتے ہیں کہ: جب نذر کرے عورت کہ پیدل چلے تو چاہیے کہ سوار ہو جائے اور ایک بکری قربانی کرے۔

❀❀❀❀

۱۱۔ بَابُ: فِي كَرَاهِيَةِ النُّذُورِ

نذر ماننے کی کراہت میں

(۱۵۳۸) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((لَا تَنْذِرُوا، فَإِنَّ النَّذْرَ لَا يُغْنِي مِنَ الْقَدَرِ شَيْئًا وَإِنَّمَا يُسْتَخْرَجُ بِهِ مِنَ الْبَخِيلِ)). (اسناده صحيح) ارواء الغليل (۸/۲۰۸)

ترجمہ: روایت ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہا کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کہ نذر مت کرو اس لیے کہ نذر نہیں کام آتی ہے آگے تقدیر کے کچھ یعنی بنظر تبدیل تقدیر نذر کرنا بے سود ہے بلکہ نکالا جاتا ہے بحیلہ نذر بخیل سے کچھ مال۔

فائدہ: اس باب میں ابن عمر رضی اللہ عنہما سے بھی روایت ہے حدیث ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی حسن ہے صحیح ہے۔ اور اسی پر عمل ہے بعض اہل علم کا صحابہ وغیرہم سے کہ مکروہ کہا انہوں نے نذر کو۔ اور فرمایا عبداللہ بن مبارک رحمہ اللہ نے کہ معنی کراہت نذر کے یہ ہیں کہ جب نذر کی آدمی نے ساتھ طاقت الٰہی کے اور وفا کی وہ نذر تو اسے اجر ہے وفا کا مگر نذر کرنا مکروہ تھا اور اگر نذر کی معصیت کی تو اس میں تو وفا درست ہی نہیں۔

❀❀❀❀

۱۲۔ بَابُ: مَا جَاءَ فِي وَفَاءِ النَّذْرِ

نذر کو پورا کرنے کے بیان میں

(۱۵۳۹) عَنْ عُمَرَ قَالَ: يَارَسُولَ اللّٰهِ ﷺ إِنِّي نَذَرْتُ أَنْ أَعْتَكِفَ لَيْلَةً فِي الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ فِي الْجَاهِلِيَّةِ، قَالَ: ((أَوْفِ بِنَذْرِكَ)). (اسناده صحيح)

ترجمہ: روایت ہے عمر رضی اللہ عنہ سے کہا انہوں نے یا رسول اللہ! میں نے نذر مانی تھی کہ اعتکاف کروں گا میں ایک رات مسجد الحرام

میں ایام جاہلیت میں، تو فرمایا آپ ﷺ نے: پوری کروا اپنی نذر۔

فائدہ: اس باب میں عبداللہ بن عمر اور ابن عباس رضی اللہ عنہم سے بھی روایت ہے۔ حدیث عمر رضی اللہ عنہ کی حسن ہے صحیح ہے۔ اور گئے ہیں اس حدیث کی طرف بعض اہل علم کہا ہے انہوں نے کہ جب آدمی مشرف بالاسلام ہو اور اس پر نذر طاعت ہے یعنی ایسے کام کی نذر ہے کہ اس میں اطاعت الٰہی ہو تو ضرور ہے کہ اسے پورا کرے۔ اور کہا ہے بعض اہل علم نے اصحاب نبی ﷺ سے اور سوا ان کے اور علماء نے کہ اعتکاف نہیں ہوتا مگر ساتھ روزے کے۔ اور بعض نے کہا اہل علم سے کہ نہیں واجب معتکف پر روزہ مگر جب وہ اپنے اوپر واجب کرے۔ یعنی اگر نذر میں روزہ کا بھی ذکر کیا ہے تو ضرور ہے ورنہ کچھ ضرور نہیں اور حجت پکڑی انہوں نے حدیث عمر رضی اللہ عنہ سے یعنی جو اوپر مذکور ہوئی کہ انہوں نے نذر کی تھی رات کے اعتکاف کی جاہلیت میں اور حکم کیا ان کو نبی ﷺ نے پورا کرنے کا یعنی حکم روزہ کا نہ دیا آپ ﷺ نے فقط اعتکاف کو فرمایا اور یہی قول ہے احمد اور اسحاق کا۔

❀❀❀❀

١٣ ـ بَابُ : مَا جَاءَ كَيْفَ كَانَ يَمِيْنُ النَّبِيِّ ﷺ

اس بیان میں کہ نبی ﷺ کی قسم کیسی تھی؟

(١٥٤٠) عَنْ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ: كَثِيْرًا مَا كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَحْلِفُ بِهٰذِهِ الْيَمِيْنِ : ((لَا وَمُقَلِّبَ الْقُلُوْبِ)). (صحيح) الظلال الجنة (٢٣٤) سلسلة الاحاديث الصحيحة (٢٠٩٠)

ترجمہ: روایت ہے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے کہا کہ اکثر تھے رسول اللہ ﷺ کہ قسم کھاتے تھے ساتھ اس قسم کے لا و مقلب القلوب، یعنی قسم ہے دلوں کے بدلنے والے کی۔ یعنی اللہ تعالیٰ کی۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

❀❀❀❀

١٤ ـ بَابُ : مَا جَاءَ فِيْ ثَوَابِ مَنْ أَعْتَقَ رَقَبَةً

غلام آزاد کرنے والے کے ثواب کے بیان میں

(١٥٤١) عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ : ((مَنْ أَعْتَقَ رَقَبَةً مُّؤْمِنَةً أَعْتَقَ اللّٰهُ مِنْهُ بِكُلِّ عُضْوٍ مِنْهُ عُضْوًا مِنَ النَّارِ حَتّٰى يُعْتِقَ فَرْجَهُ بِفَرْجِهِ)).

(صحيح) (الارواء : ١٧٤٢، الروض النضير : ٣٥٣)

ترجمہ: روایت ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہا سنا میں نے رسول اللہ ﷺ کو کہ فرماتے تھے: جس نے آزاد کی ایک گردن مومنہ آزاد

کرے گا اللہ تعالیٰ اس کے ایک ایک عضو کو اس کے ایک ایک عضو کے بدلے دوزخ کی آگ سے یہاں تک کہ آزاد کرے گا فرج اس کا عوض میں اس کے فرج کے۔

فائدہ : اس باب میں عائشہ اور عمرو بن عبداللہ اور ابن عباس اور واثلہ بن اسقع اور ابوامامہ اور کعب بن مرہ اور عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہم سے بھی روایت ہے۔ حدیث ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی حسن ہے صحیح ہے غریب ہے اس سند سے اور ابن ہاد کا نام یزید بن عبداللہ بن اسامہ بن ہاد ہے اور وہ مدنی ہیں اور ثقہ ہیں۔ اور روایت کی ان سے مالک بن انس اور بہت سے لوگوں نے اہل علم سے۔

❁❁❁❁

١٥ ـ بَابُ : فِي الرَّجُلِ يَلْطِمُ خَادِمَهٗ

جو شخص اپنے خادم کو طمانچہ مارے اس کا بیان

(١٠٤٢) عَنْ سُوَيْدِ بْنِ مُقَرِّنٍ الْمُزَنِيِّ قَالَ: لَقَدْ رَأَيْتُنَا سَبْعَةَ إِخْوَةٍ مَالَنَا خَادِمٌ إِلَّا وَاحِدَةٌ فَلَطَمَهَا أَحَدُنَا، فَأَمَرَنَا النَّبِيُّ ﷺ : أَنْ نُعْتِقَهَا. (صحيح)

ترجمہ: روایت ہے سوید بن مقرن مزنی سے کہا دیکھا ہم نے اپنے کو کہ ہم سات بھائی تھے اور کوئی خادم ہمارا نہ تھا مگر ایک، پھر طمانچہ مارا ہم سے ایک نے اس کو، سو حکم فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کہ آزاد کر دیں ہم اس کو۔

فائدہ : اس باب میں ابن عمر رضی اللہ عنہما سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور روایت کی یہ حدیث کئی لوگوں نے حصین بن عبدالرحمٰن سے اور ذکر کیا بعض نے اس حدیث میں کہ طمانچہ مارا اس باندی کے منہ پر۔

❁❁❁❁

١٦ ـ باب: مَاجَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ الْحَلْفِ بِغَيْرِ مِلَّةِ الْإِسْلَامِ

دین اسلام کے سوا کسی اور مذہب کی قسم کھانے کی کراہت کا بیان

(١٠٤٣) عَنْ ثَابِتِ بْنِ الضَّحَّاكِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ : ((مَنْ حَلَفَ بِمِلَّةٍ غَيْرِ الْإِسْلَامِ كَاذِبًا فَهُوَ كَمَا قَالَ)). (صحيح) إرواء الغليل (٢٥٧٥)

ترجمہ: روایت ہے ثابت بن ضحاک سے کہا فرمایا رسول اللہ ﷺ نے: جس نے قسم کھائی ساتھ کسی ملت کے سوا اسلام کے جھوٹی مثلاً کہا کہ اگر میں نے یہ کام کیا ہو تو میں نصرانی ہوں پس وہ ویسا ہی ہو گیا جیسا اس نے کہا۔

فائدہ : یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔ اور اختلاف کیا ہے اہل علم نے اس مسئلہ میں کہ جس نے قسم کھائی ساتھ کسی ملت کے سوا اسلام کے مثلاً اس نے کہا اگر میں یہ کام کروں تو یہودی ہوں یا نصرانی تو پھر کیا اس نے یہ کام تو کہا بعض نے کہ اس نے بہت

بڑی خطا کی مگر اس پر کفارہ نہیں۔ اور یہی قول ہے اہل مدینہ کا اور مالک بن انس کا اور اسی طرف گئے ہیں ابوعبیدہ۔ اور کہا بعض نے اصحاب نبی ﷺ سے اور تابعین وغیرہم سے کہ اس پر کفارہ ہے۔ اور یہی قول ہے سفیان اور احمد اور اسحاق کا۔

❀❀❀❀

١٧۔ باب: مَاجَاءَ فِيمَنْ نَذَرُ أَن يَحجَ مَاشِيًا

اس کے بیان میں جس نے پیدل حج کرنے کی نذر مانی

(١٥٤٤) عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ: قُلْتُ يَارَسُولَ اللّٰهِ! إِنَّ أُخْتِيْ نَذَرَتْ أَنْ تَمْشِيَ إِلَى الْبَيْتِ حَافِيَةً غَيْرَ مُخْتَمِرَةٍ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ: ((**إِنَّ اللّٰهَ لَا يَصْنَعُ بِشِقَاءِ أُخْتِكَ شَيْئًا فَلْتَرْكَبْ وَلْتَخْتَمِرْ وَلْتَصُمْ ثَلٰثَةَ أَيَّامٍ**)). (ضعيف) إرواء الغليل (٢٥٩٢) اس میں عبیداللہ بن زحر راوی ضعیف ہے۔

ترجمہ: روایت ہے عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے کہا کہ عرض کیا میں نے یارسول اللہ (ﷺ) میری بہن نے نذر کی ہے کہ جائے بیت اللہ تک ننگے پاؤں بغیر چادر کے تو فرمایا نبی ﷺ نے البتہ اللہ تعالیٰ کچھ نہ کرے گا تیری بہن کی بدبختی کے ساتھ یعنی اللہ کو کیا پرواہ ہے پس چاہیے کہ سوار ہو جائے اور چادر اوڑھے اور تین روزے رکھے یعنی بعوض اس نذر کے۔

فائدہ: اس باب میں ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بھی روایت ہے۔ اور یہ حدیث حسن ہے اور اسی پر عمل ہے نزدیک بعض اہل علم کے اور یہی قول ہے احمد اور اسحاق کا۔

❀❀❀❀

١٨۔ بَابُ: ذِكْرِمَايُلْغِي الْحَلْفَ بِاللَّاتِ وَالْعُزّٰى

غیر اللہ کی قسم اٹھا لینے پر اُسے ختم کر دینے کا بیان

(١٥٤٥) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((**مَنْ حَلَفَ مِنْكُمْ فَقَالَ فِيْ حَلْفِهِ وَاللَّاتِ وَالْعُزّٰى فَلْيَقُلْ: لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَمَنْ قَالَ: تَعَالَ أُقَامِرْكَ فَلْيَتَصَدَّقْ**)). (صحيح) ارواء الغليل (٢٥٦٣)

ترجمہ: روایت ہے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہا فرمایا رسول اللہ ﷺ نے، جو شخص قسم کھائے اور اپنی قسم میں کہے قسم ہے لات و عزیٰ کی پس چاہیے کہ کہے لا الہ الا اللہ، اور جو کہے کسی شخص سے آؤ جوا کھیلیں ہم تجھ سے تو چاہیے کہ صدقہ دے۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔ اور ابوالمغیرہ وہ خولانی حمصے ہیں اور نام ان کا عبدالقدوس ہے اور بیٹے ہیں حجاج کے۔

❀❀❀❀

۱۹ ۔ بَابُ : مَا جَاءَ فِي قَضَآءِ النَّذْرِ عَنِ الْمَيِّتِ

میت کی طرف سے نذر پوری کرنے کا بیان

(۱۵۴٦) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ سَعْدَ بْنَ عُبَادَةَ اسْتَفْتٰى رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فِيْ نَذْرٍ كَانَ عَلٰى أُمِّهٖ تُوُفِّيَتْ قَبْلَ أَنْ تَقْضِيَهٗ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((اقْضِهٖ عَنْهَا)). (صحيح)

ترجمہ: روایت ہے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہ سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ نے پوچھا رسول اللہ ﷺ سے حکم اس نذر کا کہ تھی ان کی ماں پر اور وہ وفات کر گئی تھیں قبل ادا کرنے کے، سو فرمایا نبی ﷺ نے کہ تم ادا کر وان کی طرف سے۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

❀❀❀❀

۲۰ ۔ بَابُ : مَا جَآءَ فِيْ فَضْلِ مَنْ أَعْتَقَ

غلام آزاد کرنے والے کی فضیلت کا بیان

(۱۵٤۷) عَنْ أَبِيْ أُمَامَةَ وَغَيْرِهٖ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ : ((أَيُّمَا امْرِئٍ مُّسْلِمٍ أَعْتَقَ امْرَأً مُسْلِمًا كَانَ فِكَاكُهٗ مِنَ النَّارِ، يُجْزِئُ كُلُّ عُضْوٍ مِنْهُ عُضْوًا مِنْهُ، وَأَيُّمَا امْرِئٍ مُسْلِمٍ عَتَقَ امْرَأَتَيْنِ مُسْلِمَتَيْنِ كَانَتَا فِكَاكَهٗ مِنَ النَّارِ، يُجْزِئُ كُلُّ عُضْوٍ مِنْهُمَا عُضْوًا مِنْهُ وَأَيُّمَا امْرَأَةٍ مُسْلِمَةٍ أَعْتَقَتِ امْرَأَةً مُّسْلِمَةً كَانَتْ فِكَاكَهَا مِنَ النَّارِ، يُجْزِئُ كُلُّ عُضْوٍ مِنْهَا عُضْوًا مِنْهَا)).

(صحيح) الروض النضير (۳۵۳) سلسلة الاحاديث الصحيحة (۲٦۱۱) التعليق الرغيب (٥/٦١)

ترجمہ: روایت ہے ابو امامہ وغیرہ اصحاب نبی ﷺ سے وہ سب روایت کرتے ہیں نبی ﷺ سے کہ فرمایا آپ ﷺ نے: جو شخص آزاد کرے ایک مرد مسلمان کو ہوگا چھوڑا وا اس کا دوزخ سے فدیہ ہو جاوے گا ہر عضو اس غلام کا اس کے عضو کے بدلے میں، اور جو شخص مرد مسلمان آزاد کرے دو عورتیں مسلمان ہوئیں گی وہ دونوں چھوڑائی اس کی دوزخ سے فدیہ ہو جائے گا ہر عضو ان کا بدلے میں اس کے، ہر عضو کے اور جو مسلمان آزاد کرے ایک عورت مسلمان کو ہو جائے گی وہ چھوڑائی اس کی دوزخ سے فدیہ ہو جائے گا ایک ایک عضو اس کا بدلے میں اس کے ایک ایک عضو کے۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے اس سند سے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

ابواب السير

عن رسول الله ﷺ

(المعجم ١٩) سیر کے بیان میں (التحفة ١٧)

١ - بَابُ: مَا جَآءَ فِي الدَّعْوَةِ قَبْلَ الْقِتَالِ

قتال سے پہلے دعوت دینے کے بیان میں

(١٠٤٨) عَنْ أَبِي الْبَخْتَرِيِّ: أَنَّ جَيْشًا مِنَ الْجُيُوشِ الْمُسْلِمِينَ كَانَ أَمِيرُهُمْ سَلْمَانُ الْفَارِسِيُّ حَاصَرُوا قَصْرًا مِنْ قُصُورِ فَارِسَ، فَقَالُوا يَا اَبَا عَبْدَاللّٰهِ اَلَا نَنْهَدُ اِلَيْهِمْ قَالَ : دَعُوْنِي أَدْعُوهُمْ كَمَا سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ: يَدْعُوهُمْ فَاَتَاهُمْ سَلْمَانُ فَقَالَ لَهُمْ: إِنَّمَا أَنَا رَجُلٌ مِّنْكُمْ فَارِسِيٌّ تَرَوْنَ الْعَرَبَ يُطِيعُوْنَنِي فَإِنْ أَسْلَمْتُمْ فَلَكُمْ مِثْلُ الَّذِي لَنَا، وَعَلَيْكُمْ مِثْلُ الَّذِي عَلَيْنَا، وَإِنْ أَبَيْتُمْ إِلَّا دِيْنَكُمْ تَرَكْنَاكُمْ عَلَيْهِ، وَاَعْطُوْنَا الْجِزْيَةَ عَنْ يَدٍ وَ اَنْتُمْ صَاغِرُوْنَ۔ قَالَ : وَرَطَنَ اِلَيْهِمْ بِالْفَارِسِيَّةِ وَاَنْتُمْ غَيْرُ مَحْمُوْدِيْنَ وَإِنْ اَبَيْتُمْ نَابَذْنَاكُمْ عَلٰى سَوَآءٍ قَالُوْا مَا نَحْنُ بِالَّذِي نُعْطِي الْجِزْيَةَ وَ لٰكِنَّا نُقَاتِلُكُمْ. فَقَالُوْا يَا أَبَا عَبْدَاللّٰهِ اَلَا نَنْهَدُ إِلَيْهِمْ ؟ قَالَ: لَا، فَدَعَاهُمْ ثَلٰثَةَ أَيَّامٍ إِلٰى مِثْلِ هٰذَا ثُمَّ قَالَ: انْهَدُوْا اِلَيْهِمْ، قَالَ: فَنَهَدْنَا اِلَيْهِمْ فَفَتَحْنَا ذٰلِكَ الْقَصْرَ (ضعيف. الارواء : ٥/ ٨٧) (ابی البختری نے سلمان فارسی کو نہیں دیکھا' اس لیے منقطع ہے۔

ترجمہ: روایت ہے ابوالبختری سے کہ ایک لشکر نے مسلمانوں کے لشکروں سے کہ امیر اس کے سلمان فارسی رضی اللہ عنہ تھے محاصرہ کیا ایک

قلعہ کا فارس کے قلعوں میں سے، پس کہا لوگوں نے اے ابا عبداللہ اور یہ کنیت ہے سلمان کی کیا نہ دھاوا کریں ہم ان پر، فرمایا انہوں نے چھوڑ دو مجھ کو کہ میں دعوت کروں ان کو جیسا کہ سنا میں نے رسول اللہ ﷺ سے کہ دعوت کرتے تھے ان کی یعنی کافروں کی پس آئے ان کے پاس سلمان اور کہا ان سے تحقیق میں ایک آدمی ہوں تم میں سے رہنے والا فارس کا دیکھتے ہو تم عرب کو کہ اطاعت کرتے ہیں میری پس اگر اسلام لائے تم پس تمہارے لیے مثل ہے اس چیز کے کہ ہمارے لیے ہے یعنی حصہ غنائم اور فئے سے اور تم پر ہے مثل اس کے کہ ہم پر ہے اور اگر انکار کیا تم نے اور نہ قبول کیا تم نے مگر دین اپنا چھوڑ دیں گے ہم تم کو اسی دین پر اور دو ہم کو جزیہ ہاتھ سے اور تم ذلیل ہو۔ کہا راوی نے بیان کیا سلمان رضی اللہ عنہ نے یہ مضمون ان سے فارسی میں اور یہ بھی کہا کہ تم اچھے نہیں یعنی بصورت عدم قبول ایمان کے اور اگر نہ مانو گے تم تو لڑیں گے ہم تم سے تم کو آگاہ کر کے۔ جواب دیا انہوں کہ نہیں ہم ایسے کہ جزیہ دیں ولیکن لڑتے ہیں ہم تم سے۔ پھر کہا مسلمانوں نے اے ابا عبداللہ! کیا نہ دھاوا کریں ہم ان پر؟ کہا انہوں نے نہیں کہا راوی نے پھر بلایا ان کو سلمان نے اسلام کی طرف تین دن مثل اسی کے پھر حکم دیا کہ دھاوا کرو ان پر۔ کہا راوی نے پھر دھاوا کیا ہم نے ان پر اور فتح کیا اس قلعہ کو۔

فائدہ : اور اس باب میں روایت ہے بریدہ اور نعمان بن مقرن اور ابن عمر اور ابن عباس رضی اللہ عنہم سے۔ اور حدیث سلمان کی حسن ہے صحیح ہے نہیں پہچانتے ہم اس کو مگر عطاء بن سائب کی روایت سے۔ اور سنا میں نے محمد بخاری رحمہ اللہ سے کہتے تھے ابوالبختری نے نہیں پایا سلمان رضی اللہ عنہ کو اس لیے کہ نہیں پایا انہوں نے علی کو، اور سلمان انتقال کر چکے تھے قبل علی کے اور گئے ہیں بعض اہل علم صحابہ وغیرہم سے اس حدیث کی طرف، اور تجویز کیا انہوں نے کہ دعوت دی جائے قبل قتال کے۔ اور یہی قول ہے اسحاق بن ابراہیم کا کہا انہوں نے اگر پیشتر سے کر دی جائے ان کو دعوت تو بہتر ہے اور سبب ہے ان کے ڈرنے کا۔ اور کہا بعض علماء نے کہ اس زمانے میں دعوت کی حاجت نہیں۔ اور کہا احمد نے نہیں جانتا میں آج کے دن کسی کو کہ ضرور ہو اس کو دعوت۔ یعنی سب لوگ جان گئے ہیں کہ اہل اسلام اس لیے لڑتے ہیں لہٰذا دعوت ضرور نہیں۔ اور کہا امام شافعی نے کہ لڑائی شروع نہ کی جائے دشمن سے جب تک کہ دعوت نہ کر لیں مگر یہ کہ وہ خود آ پڑیں مسلمانوں پر قبل دعوت کے اس صورت میں اگر دعوت نہ کی تو کچھ مضائقہ نہیں اس لئے کہ پہلے پہنچ چکی ہے ان کو دعوت۔

❀ ❀ ❀ ❀

٢۔ باب النهي عن الإغارة إذا رأى مسجد اوسمع أاذانا

جب مسجد دیکھے اور آذان سنے تو حملہ نہ کرے

(١٥٤٩) عَنْ عِصَامِ الْمُزَنِيِّ۔ وَكَانَتْ لَهُ صُحْبَةٌ۔ قَالَ : كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ إِذَا بَعَثَ جَيْشًا أَوْ سَرِيَّةً يَقُوْلُ لَهُمْ : ((إِذَا رَأَيْتُمْ مَسْجِدًا أَوْ سَمِعْتُمْ مُؤَذِّنًا فَلَا تَقْتُلُوْا أَحَدًا))۔

(إسناده ضعيف) اس میں ابن عصام راوی ضعیف ہے اس کے حالات نہیں ملتے ضعيف أبي داود (٤٥٤)

ترجمہ: روایت ہے عصام مزنی رضی اللہ عنہ سے اور ان کو صحبت تھی رسول اللہ ﷺ کی کہا انہوں نے کہ تھے رسول اللہ ﷺ جب بھیجتے کسی چھوٹے لشکر کو فرماتے ان سے کہ جب دیکھو تم مسجد یا سنو تم آواز مؤذن کی یعنی کسی قریہ میں پس نہ قتل کرو وہاں کسی کو۔

فائدہ : یہ حدیث حسن ہے غریب ہے مروی ہے ابن عیینہ سے۔

❀ ❀ ❀ ❀

٣۔ بَابُ : فِي الْبَيَاتِ وَالْغَارَاتِ

شب خون مارنے اور حملہ کرنے کے بیان میں

(١٥٥٠) **عَنْ** أَنَسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ حِيْنَ خَرَجَ إِلٰى خَيْبَرَ أَتَاهَا لَيْلًا وَكَانَ إِذَا جَآءَ قَوْمًا بِلَيْلٍ لَمْ يُغِرْ عَلَيْهِمْ حَتّٰى يُصْبِحَ فَلَمَّا أَصْبَحَ خَرَجَتْ يَهُوْدُ بِمَسَاحِيْهِمْ وَمَكَاتِلِهِمْ، فَلَمَّا رَاَوْهُ قَالُوْا: مُحَمَّدٌ. وَافَقَ وَاللّٰهِ مُحَمَّدٌ الْخَمِيْسَ. فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((**اَللّٰهُ أَكْبَرُ خَرِبَتْ خَيْبَرُ، إِنَّا إِذَا نَزَلْنَا بِسَاحَةِ قَوْمٍ فَسَآءَ صَبَاحُ الْمُنْذَرِيْنَ**)). (صحيح)

ترجمہ: روایت سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے کہ رسول اللہ ﷺ جس وقت نکلے خیبر کی طرف پہنچے وہاں رات کو اور تھے آپ جب پہنچتے کسی قوم پر رات کو نہ لوٹتے ان کو یہاں تک کہ صبح ہو جاتی پھر جب صبح ہوئی نکلے یہود پھاوڑہ اور ٹوکرہ اپنے لے کر پھر جب دیکھا انہوں نے آپ ﷺ کو کہا برابر آ گئے محمد (ﷺ) قسم ہے اللہ کی برابر آ گئے محمد (ﷺ) ساتھ لشکر لے کر۔ سو کہا رسول اللہ ﷺ نے: اللہ اکبر، یعنی اللہ بڑی بزرگی والا ہے خراب ہوا خیبر تحقیق کہ جب ہم اترے ہیں آنگن میں کسی قوم کے پس بری ہے صباح ڈرائے گیوں کو۔

(١٥٥١) **عَنْ** أَبِيْ طَلْحَةَ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ إِذَا ظَهَرَ عَلٰى قَوْمٍ أَقَامَ بِعَرْصَتِهِمْ ثَلَاثًا.

(صحيح) صحيح ابي داؤد (٢٤١٤)

ترجمہ: روایت ہے ابوطلحہ سے کہ نبی ﷺ تھے جب غالب آتے کسی قوم پر ٹھہرتے ان کے میدان میں تین دن تک۔

فائدہ : یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔ اور حدیث حمید کی جو مروی ہے انس رضی اللہ عنہ سے یعنی جو اس کے اوپر مروی ہوئی حسن ہے۔ صحیح ہے اور تحقیق رخصت دی ایک قوم نے اہل علم سے لوٹ کی رات کو اور شب خون کی۔ اور مکروہ کہا اس کو بعض نے۔ اور کہا احمد اور اسحاق نے کچھ مضائقہ نہیں شب خون میں دشمن پر رات کے وقت اور مراد خمیس سے جو حدیث میں وارد ہوا ہے لشکر ہے یعنی چونکہ لشکر کے پانچ حصے ہوتے ہیں مقدمہ جو آگے چلے اور میمنہ جو داہنی طرف اور میسرہ جو بائیں طرف ہو اور ساقہ جو پیچھے آئے اور قلب جو درمیان میں ہو جہاں سردار رہتا ہے اس لیے عرب بڑے لشکر کو خمیس کہتے تھے۔

❀ ❀ ❀ ❀

٤۔ بَابُ : فِي التَّحْرِيقِ وَالتَّخْرِيبِ

کافروں کے گھر جلانے اور تباہ کرنے کے بیان میں

(١٥٥٢) عَنِ ابْنِ عُمَرَ: أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ حَرَّقَ نَخلَ بَنِي النَّضِيرِ وَقَطَعَ، وَهِيَ الْبُوَيْرَةُ، فَانْزَلَ اللّٰهُ : ﴿ مَا قَطَعْتُمْ مِّنْ لِّينَةٍ اَوْتَرَكْتُمُوْهَا قَائِمَةً عَلٰى اُصُوْلِهَا فَبِاِذْنِ اللّٰهِ وَلِيُخْزِيَ الْفَاسِقِيْنَ ﴾ .

(اسناده صحيح) صحيح ابى داؤد (٢٣٥٤)

ترجمہ: روایت ہے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے کہ رسول اللہ ﷺ نے جلا دیئے کھجور کے درخت بنی نضیر کے اور کٹوا ڈالے، اور یہ معاملہ بویرا میں گزرہ پھر اتاری اللہ تعالیٰ نے یہ آیت ﴿ مَا قَطَعْتُمْ ...... ﴾ یعنی جو کاٹ ڈالا تم نے کوئی درخت کھجور کا یا چھوڑ دیا اس کو قائم اوپر جڑوں ان کی کے پس حکم سے اللہ تعالیٰ کے اور اس لیے کہ ذلیل کرے اللہ فاسقوں کو۔

فائدہ : اس باب میں ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بھی روایت ہے۔ اور یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔ اور گئی ہے ایک قوم اہل علم سے اس طرف اور کہا کچھ مضائقہ نہیں درختوں کے کاٹنے میں اور قلعوں کے خراب کرنے میں یعنی بوقت جہاد۔ اور مکروہ کہا بعض نے اس کو، اور یہی قول ہے اوزاعی کا۔ اور کہا اوزاعی نے اور منع کیا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے پھل والے درخت کے کاٹنے سے اور مکانوں کے ویران کرنے سے۔ اور عمل کیا اس پر مسلمانوں نے بعد ان کے۔ اور کہا شافعی نے کچھ مضائقہ نہیں آگ لگانے میں اور درخت اور پھل کاٹنے میں دشمن کے ملک میں۔ اور احمد نے کہا کہ بعض جگہ اس کی ضرورت ہوتی ہے لیکن بے ضرورت آگ نہ لگائی جائے۔ اور کہا اسحاق نے آگ لگانا سنت ہے جب کافر اس سے ذلیل ہوں۔

❀❀❀❀

٥۔ بَابُ : مَا جَآءَ فِي الْغَنِيمَةِ

غنیمت کے بیان میں

(١٥٥٣) عَنْ أَبِي أُمَامَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ : ((إِنَّ اللّٰهَ فَضَّلَنِي عَنِ الْاَنْبِيَآءِ)) أَوْقَالَ : ((أُمَّتِي عَلَى الْأُمَمِ وَأَحَلَّ لَنَا الْغَنَائِمَ)). (اسناده صحيح . المشكاة : ٤٠٠١ – تحقيق الثاني . الارواء : ١٥٢، ٢٨٥)

ترجمہ: روایت ہے ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے وہ روایت کرتے ہیں نبی ﷺ سے کہ فرمایا آپ ﷺ نے: بے شک اللہ تعالیٰ نے فضیلت دی مجھ کو پیغمبروں پر یا فرمایا میری امت کو اُمتوں پر اور حلال کیں ہمارے لیے غنیمتیں۔

فائدہ : اس باب میں علی اور ابوذر اور عبداللہ بن عمرو اور ابن عباس رضی اللہ عنہم سے بھی روایت ہے حدیث ابوامامہ رضی اللہ عنہ کی حسن ہے صحیح ہے۔ اور سیار کو سیار مولی بنی معاویہ کہتے ہیں روایت لیتے ہیں ان سے سلیمان تیمی اور عبداللہ بن بحیر اور کئی لوگ۔

☆ عَنْ اَبِی هُرَيْرَةَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : ((فُضِّلْتُ عَلَى الْاَنْبِيَآءِ بِسِتٍّ اُعْطِيْتُ جَوَامِعَ الْكَلِمِ وَنُصِرْتُ بِالرُّعْبِ وَاُحِلَّتْ لِیَ الْغَنَآئِمُ وَجُعِلَتْ لِیَ الْاَرْضُ مَسْجِدًا وَطَهُوْرًا وَاُرْسِلْتُ اِلَى الْخَلْقِ كَآفَّةً وَخُتِمَ بِیَ النَّبِيُّوْنَ)). (صحيح - الارواء : ٢٨٥)

ترجمہ: روایت ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ نبی ﷺ نے فرمایا دی گئیں مجھے پیغمبروں پر چھ فضیلتیں: پہلی یہ کہ دیا گیا میں جوامع الکلم، دوسرے یہ کہ مدد کیا گیا میں ساتھ رعب کے یعنی کافروں کے دل میں میرا رعب ڈالا گیا، تیسرے حلال کی گئیں میرے لیے غنیمتیں، چوتھے بنائی گئی میرے لیے ساری زمین مسجد اور پاک کرنے والی یعنی بوقت تیمّم کے، پانچویں بھیجا گیا میں تمام خلق کی طرف، چھٹی ختم کیے گئے میرے ساتھ انبیاء۔

فائدہ : یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے مراد جوامع الکلم سے وہ حدیثیں ہیں کہ جن کے لفظ تھوڑے ہوں اور معانی بہت ہوں۔

❀ ❀ ❀ ❀

٦۔ بَابُ : فِی سَهْمِ الْخَيْلِ

گھوڑے کے حصے کے بیان میں

(١٥٥٤) عَنِ ابْنِ عُمَرَ: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَسَمَ فِی النَّفَلِ لِلْفَرَسِ بِسَهْمَيْنِ وَلِلرَّجُلِ بِسَهْمٍ .

(صحيح) متفق عليه۔ صحيح ابی داود (٢٤٤٣)

ترجمہ: روایت ہے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے کہ رسول اللہ ﷺ نے تقسیم کیا غنیمت کو اور دو حصے دیے گھوڑے کے اور ایک حصہ دیا مرد کو۔

فائدہ : روایت کی ہم سے محمد بن بشار نے انہوں نے عبدالرحمٰن بن مہدی سے انہوں نے سلیم بن اخضر سے مانند اسی کے اس باب میں مجمع بن جاریہ اور ابن عباس اور ابن ابی عمرہ سے روایت ہے کہ وہ اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں۔ حدیث ابن عمر رضی اللہ عنہما کی حسن ہے صحیح ہے۔ اور اسی پر عمل ہے اکثر علمائے صحابہ وغیرہم کا۔ اور یہی کہتے ہیں سفیان ثوری اور اوزاعی اور مالک بن انس اور ابن مبارک اور شافعی اور اسحاق کہ سوار کو تین حصے ملیں دو گھوڑے کے اور ایک سوار کا اور واسطے پیدل کے ایک حصہ۔

❀ ❀ ❀ ❀

٧۔ بَابُ : مَا جَآءَ فِی السَّرَايَا

لشکروں کے بیان میں

(١٥٥٥) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : ((خَيْرُ الصَّحَابَةِ اَرْبَعَةٌ، وَخَيْرُ السَّرَايَا اَرْبَعُ مِائَةٍ، وَخَيْرُ الْجُيُوْشِ اَرْبَعَةُ الَافٍ وَلَا يُغْلَبُ اثْنَا عَشَرَ اَلْفًا مِنْ قِلَّةٍ)). (ضعيف - الصحيحة : ٩٨٦- الطبعة الجديدة) امام ابوداود کہتے ہیں کہ یہ مرسل ہے۔ بعض محققین نے اس کو زہری مدلس کے عنعنہ کی وجہ سے ضعیف کہا ہے۔

ترجمہ: روایت ہے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے: بہترین صحابہ چار ہیں۔ یعنی خلفائے راشدین۔ اور بہترین لشکر جو چار سو ہیں اور بہترین فوج بڑی چار ہزار ہیں اور مغلوب نہ ہوں گے بارہ ہزار بسبب قلت کے۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے۔ نہیں مرفوع کیا اس کو کسی بڑے محدث نے سوا جریر بن حازم کے۔ اور روایت کی یہ حدیث زہری نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مرسلاً۔ اور روایت کی یہ حبان بن عتری نے عقیل سے انہوں نے زہری سے انہوں نے عبیداللہ بن عبداللہ سے انہوں نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے۔ اور روایت کی لیث بن سعد نے عقیل سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مرسلاً۔

❁ ❁ ❁ ❁

٨۔ بَابُ : مَنْ يُعْطَى الْفَيْءُ؟

اس بیان میں کہ مال غنیمت کن کو دیا جاتا ہے؟

(١٥٥٦) عَنْ يَزِيدَ بْنِ هُرْمُزَ أَنَّ نَجْدَةَ الْحَرُورِيَّ كَتَبَ إِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ يَسْأَلُهُ هَلْ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يَغْزُوا بِالنِّسَاءِ؟ وَهَلْ كَانَ يَضْرِبُ لَهُنَّ بِسَهْمٍ؟ فَكَتَبَ إِلَيْهِ ابْنُ عَبَّاسٍ: كَتَبْتَ إِلَيَّ تَسْأَلُنِي هَلْ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يَغْزُ بِالنِّسَاءِ، فَكَانَ يَغْزُو بِهِنَّ فَيُدَاوِينَ الْمَرْضٰى وَيُحْذَيْنَ مِنَ الْغَنِيمَةِ، وَأَمَّا يُسْهِمُ فَلَمْ يَضْرِبْ لَهُنَّ بِسَهْمٍ. (اسناده صحيح) صحيح ابى داؤد (٢٤٣٨)

ترجمہ: روایت ہے یزید بن ہرمز سے کہ نجدہ حروری نے لکھا ابن عباس رضی اللہ عنہما کو اور پوچھا کہ آیا تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جہاد کرتے عورتوں کو ساتھ لے کر اور حصہ لگاتے ان کے لیے بھی؟ سو جواب لکھا ان کی طرف ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہ تم نے جو لکھا طرف میری اور پوچھا مجھ سے کہ آیا تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جہاد کرتے تھے ان کو ساتھ لے کر تو تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کہ جہاد کرتے ان کو ساتھ لے کر پس وہ خدمت اور علاج کرتیں بیماروں کا اور کچھ ملتا تھا ان کو غنیمت سے بطریق انعام کے، لیکن مقرر نہیں کیا ان کے لیے کوئی حصہ۔

فائدہ: اس باب میں انس اور ام عطیہ رضی اللہ عنہما سے بھی روایت ہے اور یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔ اور اسی پر عمل ہے نزدیک اکثر اہل علم کے۔ اور یہی قول ہے سفیان ثوری اور شافعی کا۔ اور بعض نے کہا ہے عورت اور لڑکی کو بھی حصہ دینا چاہیے۔ اور یہی قول ہے اوزاعی کا، کہا اوزاعی نے حصہ لگایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے لڑکوں کا خیبر میں۔ اور حصہ مقرر کیا اماموں نے مسلمانوں کے ہر مولود کے لیے جو پیدا ہوا ارض حرب میں اور کہا اوزاعی نے حصہ لگایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے عورتوں کا خیبر میں، اور تمسک کیا اس کے ساتھ مسلمانوں نے بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے، روایت کیا ہم سے یہ قول اوزاعی کا علی بن خشرم نے انہوں نے عیسیٰ بن یونس سے انہوں نے اوزاعی سے، اور یہ جو انہوں نے کہا: يحذين من الغنيمة، مراد اس سے یہ ہے کہ بطریق انعام عورتوں کو کچھ ملتا تھا۔

❁ ❁ ❁ ❁

٩۔ بَابُ : هَلْ يُسْهَمُ لِلْعَبْدِ؟

کیا غلام کو حصہ دیا جائے گا؟

(١٥٥٧) **عَنْ** عُمَيْرٍ مَوْلَى آبِي اللَّحْمِ قَالَ: شَهِدْتُ خَيْبَرَ مَعَ سَادَتِي فَكَلَّمُوا فِي رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ وَ كَلَّمُوهُ أَنِّي مَمْلُوكٌ قَالَ فَأَمَرَنِي فَقُلِّدْتُ السَّيْفَ فَإِذَا أَنَا أَجُرُّهُ فَأَمَرَ لِي بِشَيْءٍ مِّنْ خُرْثِيِّ الْمَتَاعِ وَ عَرَضْتُ عَلَيْهِ رُقْيَةً كُنْتُ أَرْقِي بِهَا الْمَجَانِيْنَ فَأَمَرَنِي بِطَرْحِ بَعْضِهَا وَ حَبْسِ بَعْضِهَا. (صحيح) صحيح أبي داود (٢٤٤٠)

ترجمہ: روایت ہے عمیر مولیٰ ابی اللحم سے کہا حاضر ہوا میں خیبر میں اپنے آقاؤں کے ساتھ انہوں نے شفاعت کی میری رسول اللہ ﷺ کے پاس اور کہا انہوں نے کہ میں غلام ہوں۔ کہا عمیر نے پھر حکم کیا آپ ﷺ نے لٹکائی گئی میری تلوار اور میں اسے کھینچتا تھا یعنی بسبب دراز ہونے پر تلے کے اور کوتاہی قامت کے، پھر حکم کیا آپ نے میرے لیے کچھ اسباب خانگی کا یعنی مال غنیمت سے اور عرض کیا میں نے آپ ﷺ کے سامنے ایک منتر کہ میں جھاڑتا تھا اس سے دیوانوں کو سو حکم کیا مجھ کو، اس میں سے کچھ چھوڑ دینے کا اور کچھ یاد رکھنے کا۔

فائدہ : اور اس باب میں ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بھی روایت ہے اور یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے نزدیک بعض اہل علم کے کہتے ہیں کہ حصہ نہ لگائیں غلام کا ولیکن کچھ دیں اس کو بطریق انعام کے۔ اور یہی قول ہے ثوری اور شافعی اور احمد اور اسحاق کا۔

❀ ❀ ❀ ❀

١٠ ۔ بَابُ : مَا جَآءَ فِي أَهْلِ الذِّمَّةِ يَغْزُوْنَ مَعَ الْمُسْلِمِيْنَ هَلْ يُسْهَمُ لَهُمْ

ذمی اگر مسلمانوں کے ساتھ جہاد میں شریک ہوں تو کیا ان کو حصہ دیا جائے گا؟

(١٥٥٨) **عَنْ** عَائِشَةَ: أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ : خَرَجَ إِلَى بَدْرٍ حَتّٰى إِذَا كَانَ بِحَرَّةِ الْوَبَرِ لَحِقَهُ رَجُلٌ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ يَذْكُرُ مِنْهُ جُرْءَةً وَ نَجْدَةً فَقَالَ النَّبِيُّ **((تُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَ رَسُوْلِهِ؟))** قَالَ: لَا، قَالَ **((ارْجِعْ فَلَنْ أَسْتَعِيْنَ بِمُشْرِكٍ))** وَفِي الْحَدِيْثِ كَلَامٌ أَكْثَرُ مِنْ هٰذَا.

(صحيح) سلسلة الاحاديث الصحيحة (١١٠١) صحيح ابي داؤد (٢٤٤٢)

ترجمہ: روایت ہے امّ المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ رسول اللہ ﷺ نکلے بدر کی طرف اور جب پہنچے حرۃ الوبر میں کہ نام ہے ایک مقام کا ملا آپ ﷺ سے ایک مرد مشرکوں میں سے کہ مشہور تھی اس کی دلیری اور شجاعت تو فرمایا اس سے نبی ﷺ نے ایمان لاتا ہے تو اللہ اور اس کے رسول پر؟ اس نے کہا نہیں، فرمایا آپ ﷺ نے۔ پھر جا میں مدد نہیں لیتا مشرک سے۔ اور اس حدیث میں اور بھی بیان ہے اس سے زیادہ۔

فائدہ : یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔ اور اسی پر عمل ہے نزدیک بعض اہل علم کے کہ کہتے ہیں کہ حصہ نہ دیا جائے مشرک کو مال غنیمت سے اگر چہ وہ لڑائی میں شریک ہو مسلمانوں کے ساتھ مقابلہ میں دشمن سے اور بعض اہل علم نے کہا حصہ دیا جائے اگر وہ حاضر ہو قتال میں مسلمانوں کے ساتھ۔ اور مروی ہے زہری سے کہ نبی ﷺ نے حصہ دیا ایک قوم کو یہود سے کہ لڑے تھے وہ آپ ﷺ کے ساتھ شریک ہو کر۔ روایت کی ہم سے یہ حدیث قتیبہ نے انہوں نے عبدالوارث بن سعید سے انہوں نے عروہ سے انہوں نے زہری سے۔
نوٹ! زہری کو روایت کو بعض محققین نے ارسال کی وجہ سے ضعیف کہا ہے۔

(۱۵۵۹) عَنْ اَبِیْ مُوْسٰی قَالَ : قَدِمْتُ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فِیْ نَفَرٍ مِّنَ الْاَشْعَرِیِّیْنَ خَیْبَرَ فَاَسْهَمَ لَنَا مَعَ الَّذِیْنَ افْتَتَحُوْهَا. (صحیح) صحیح ابی داؤد (۲٤۳٦)

ترجمہ: روایت ہے ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ سے کہ آیا میں رسول اللہ ﷺ کے پاس ایک جماعت میں اشعریوں کے خیبر میں پس حصہ لگایا ہمارے لیے بھی آپ ﷺ نے ساتھ ان لوگوں کے جنہوں نے فتح کیا تھا اس کو۔

فائدہ : یہ حدیث حسن ہے صحیح غریب ہے اور اسی پر عمل ہے نزدیک اہل علم کے کہا ہے اوزاعی نے جو کہ ملے مسلمانوں سے قبل تقسیم غنیمت کے اس کا بھی حصہ لگایا جائے۔

۱۱۔ بَابُ : مَا جَآءَ فِی الْاِنْتِفَاعِ بِآنِیَةِ الْمُشْرِکِیْنَ

مشرکین کے برتن استعمال کرنے کے بیان میں

(۱۵٦۰) عَنْ أَبِیْ ثَعْلَبَةَ الْخُشَنِیِّ قَالَ : سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَنْ قُدُوْرِ الْمَجُوْسِ. فَقَالَ ((**أَنْقُوْهَا غَسْلاً وَاطْبُخُوْا فِیْهَا**)) وَنَهٰی عَنْ كُلِّ سَبُعٍ وَ ذِیْ نَابٍ . (صحیح) ارواء الغلیل (۳۷) صحیح أبی داود (۲۰٤٤۔ ۲۰٤٦)

ترجمہ: روایت ہے ابوثعلبہ خشنی سے کہا پوچھے گئے رسول اللہ ﷺ مجوس کی ہانڈیوں سے یعنی اسے استعمال کریں یا نہ کریں فرمایا آپ ﷺ نے صاف کر و اس کو دھو کر پھر پکاؤ اس میں۔ اور منع فرمایا ہر درندے ذی ناب[1] کے کھانے سے۔

فائدہ : اور مروی ہے یہ حدیث اور کئی سندوں سے بھی ابوثعلبہ سے۔ روایت کی یہ ابوادریس خولانی نے ابوثعلبہ سے اور ابوقلابہ کو سماع نہیں ابی ثعلبہ سے سوا اس کے کہ روایت کی یہ حدیث بواسطہ ابی السماء کے ابوثعلبہ سے۔

☆ عَنْ اَبِیْ اِدْرِیْسَ الْخَوْلَانِیْ عَائِذُ اللّٰهِ بْنُ عُبَیْدِاللّٰهِ. قَالَ سَمِعْتُ أَبَا ثَعْلَبَةَ الْخُشَنِیَّ یَقُوْلُ : أَتَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فَقُلْتُ : یَارَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّا بِأَرْضِ قَوْمٍ اَهْلِ كِتَابٍ نَاْكُلُ فِیْ آنِیَتِهِمْ قَالَ : ((**اِنْ وَجَدْتُمْ غَیْرَ آنِیَتِهِمْ فَلَا تَاْكُلُوْا فِیْهَا فَاِنْ لَّمْ تَجِدُوْا فَاغْسِلُوْهَا وَكُلُوْا فِیْهَا**)) . (صحیح)

ترجمہ: روایت ہے ابوادریس خولانی سے کہا انہوں نے سنا میں نے ابوثعلبہ خشنی رضی اللہ عنہ سے کہتے تھے آیا میں رسول اللہ ﷺ کے پاس

[1] کچلی والا جو دانتوں سے پھاڑ کر کھائے۔

اور کہا میں نے یارسول اللہ ﷺ ہم لوگ ایسی قوم کی زمین میں ہیں اہل کتاب سے کہ کھاتے ہیں ہم ان کے برتنوں میں، فرمایا آپ ﷺ نے: اگر پاؤ تم ان کے سوا اور برتن تو مت کھاؤ ان کے برتنوں میں اور اگر نہ پاؤ اور برتن تو دھولو اس کو اور کھاؤ اسی میں۔

فائدہ : یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

۱۲۔ بَابُ : فِي النَّفَلِ

نفل کے بیان میں

(۱۵٦۱) عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يُنَفِّلُ فِي الْبَدْأَةِ الرُّبُعَ، وَفِي الْقُفُوْلِ الثُّلُثَ .

(ضعيف الإسناد) لكن له شاهد في ((صحيح ابی داؤد (۲٤٥٥)

ترجمہ: روایت ہے عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے کہ نبی ﷺ نفل دیتے تھے چوتھائی حصہ غنیمت کے مال سے ابتدائے جہاد میں اور تہائی حصہ لوٹنے کے وقت میں۔

فائدہ : اس باب میں ابن عباس اور حبیب بن مسلمہ اور معن بن یزید اور ابن عمر اور سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہم سے روایت ہے اور حدیث عبادہ کی حسن ہے اور مروی ہے یہ حدیث ابی السلام سے وہ روایت کرتے ہیں ایک مرد سے اصحاب نبی ﷺ کے۔

☆ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ : أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ تَنَفَّلَ سَيْفَهُ ذَا الْفَقَارِ يَوْمَ بَدْرٍ وَهُوَ الَّذِي رَأَى فِيْهِ الرُّؤْيَا يَوْمَ أُحُدٍ .

(حسن الإسناد)

ترجمہ: روایت ہے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہ نبی ﷺ نے نفل میں لے لی تلوار اپنی ذوالفقار دن بدر کے اور اسی کا حال دیکھا خواب میں دن احد کے۔

فائدہ : یہ حدیث حسن ہے غریب ہے۔ہم اسی سند سے جانتے ہیں مروی ہونا اس کا ابوالزناد سے اور اختلاف ہے اہل علم کا نفل میں خمس غنیمت سے۔سو کہا مالک بن انس نے نہیں پہنچا ہم کو کہ رسول اللہ ﷺ نے نفل دیا ہو ہر جہاد میں مگر نفل دیا ہے آپ ﷺ نے بعض میں اور یہ مفوض ہے رائے پر امام کے کہ اول وآخر میں جہاد کے جیسا مناسب جانے نفل دے۔کہا ابن منصور نے پوچھا میں نے احمد سے کہ نبی ﷺ نے نفل دیا جب نکلے جہاد کو چوتھائی بعد خمس کے اور جب لوٹے تب دی تہائی بعد خمس کے،تو فرمایا انہوں نے کہ نکالتے تھے غنیمت سے پانچواں حصہ پھر دیتے تھے نفل مابقی سے اور نہیں تجاوز کرتے تھے اس سے یعنی ثلث سے۔اور ابن مسیّب نے کہا نفل خمس میں سے ہے۔اور اسحاق نے بھی ایسا ہی کہا۔مترجم کہتا ہے نفل مال غنیمت ہے اور تنفیل مال غنیمت میں سے کسی کو سہام سے کچھ زیادہ دینا ہے،امام کو جائز ہے اگر مصلحت دیکھے تو کسی کو غنیمت سے زیادہ دے۔اور آنحضرت ﷺ بھی بعض غازیوں کو نفل سے سرفراز فرماتے تھے مگر اس میں ائمہ کا اختلاف ہے کہ تنفیل اصل غنیمت سے دی جائے یا خمس الخمس سے۔خطابی نے کہا

اصل روایات دال ہیں اس پر کہ اصل غنیمت سے ہے۔ انتہیٰ۔ اور اصح شافعیہ کے نزدیک یہ ہے کہ خمس الخمس سے دی جائے۔ اور مالک نے کہا نفل نہیں مگر خمس سے۔ اور اوزاعی اور احمد اور ابوثور نے کہا اصل غنیمت سے دی جائے۔ کذا فی مسك الختام۔ اور عبادہ کی روایت میں جہاں ابتدائے جہاد اور لوٹنا مذکور ہے مراد اس سے یہ ہے کہ جب ایک ٹکڑا لشکر کا ابتدائے جنگ میں دشمنوں پر جا گرتا اور داد شجاعت دیتا ان سے آپ ﷺ ربع غنیمت کا وعدہ فرماتے بطور نفل کے اور تین ربع سب لشکر پر تقسیم فرماتے، اور جب لشکر مقابلہ عدو سے لوٹتا اس وقت میں جو گروہ دوبارہ دشمن پر جا کر مار دھاڑ کرتا اس کو ثلث غنیمت عنایت فرماتے اور مابقی میں انہیں شریک کرتے اس لیے کہ مقابلہ دشمن کا بعد رجوع لشکر کے زیادہ دشوار ہے اور امید مدد کی بھی اپنے لشکر سے نہیں ہے کہ وہ لوٹ چکا ہے۔

❀❀❀❀

۱۳۔ بَابُ : مَا جَآءَ فِيمَنْ قَتَلَ قَتِيلًا فَلَهُ سَلَبُهُ

اس بیان میں کہ جو کسی کافر کو قتل کرے تو اس کا سامان اسی کے لیے ہے

(١٥٦٢) عَنْ أَبِي قَتَادَةَ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : ((مَنْ قَتَلَ قَتِيلًا لَهُ عَلَيْهِ بَيِّنَةٌ فَلَهُ سَلَبُهُ)) وَفِي الْحَدِيثِ قِصَّةٌ . (صحيح - الارواء : ٥/ ٥٢، ٥٣) صحيح ابی داؤد (٢٤٣)

ترجمہ: روایت ہے ابوقتادہ رضی اللہ عنہ سے کہا انہوں نے فرمایا رسول اللہ ﷺ نے: جس نے قتل کیا کسی مقتول یعنی کافر کو اور اس کے لیے اس پر کوئی گواہ بھی ہے پس اس کے لیے ہے سامان اس مقتول کا۔ اور اس حدیث میں ایک قصہ ہے۔

فائدہ : روایت کی ہم سے ابن عمر رضی اللہ عنہما نے انہوں نے سفیان سے انہوں نے یحییٰ بن سعید سے اسی اسناد سے مانند اس کے اور اس باب میں عوف بن مالک اور خالد بن ولید سے اور انس سے اور سمرہ سے بھی روایت ہے اور یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔ اور ابو محمد کا نام نافع ہے اور وہ مولیٰ ہیں ابوقتادہ کے۔ اور اسی پر عمل ہے نزدیک بعض اہل علم کے صحابہ وغیرہم سے۔ اور یہی قول ہے اوزاعی اور شافعی اور احمد کا۔ اور کہا بعض علماء نے کہ امام نکالے سلب میں سے خمس کو یعنی قاتل کو سلب کامل نہ دے۔ اور ثوری نے کہا نفل یہی ہے کہ امام لڑائی میں کہہ دے کہ جو چھین لائے کافروں سے وہ اس کا ہے یا جو مارے کافروں کو اس کے لیے ہے سامان اس کا اور امام کا یہ حکم دینا جائز ہے اور اس میں خمس نہیں۔ اور اسحاق نے کہا سلب قاتل کا ہے مگر جب کہ بہت سی چیز ہو اور امام تجویز کرے کہ اس میں سے خمس لے، جیسا کیا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے۔ مترجم کہتا ہے مراد سلب سے سواری ہے کپڑے ہتھیار اور جو کچھ کافر مقتول کے پاس ہو۔ اور اس میں اختلاف ہے علماء کا کہ سلب کا مستحق کون ہے، امام شافعی وغیرہ کا مذہب ہے کہ مستحق اس کا قاتل ہے خواہ امام کہے یا نہ کہے اور یہ حکم سب لڑائیوں میں ہے۔ اور ابوحنیفہ اور مالک نے کہا مستحق نہیں قاتل سلب کا بمجرد قتل کے بلکہ وہ سب مجاہدوں کا حق ہے بمنزلہ غنیمت کے مگر یہ کہ حاکم جیش حکم دے کہ جو مارے کافر کو وہ اس کا سلب لے لے مگر یہ مذہب ضعیف ہے، سبل میں کہا ہے کہ یہ قول موافق أدلّـہ نہیں ہے اور اختلاف ہے کہ سلب سے خمس لیا جائے شافعی کے اس میں دو قول ہیں صحیح قول ان کے اصحاب کے

نزدیک یہی ہے کہ خمس نہ لیا جائے اور یہی ظاہر احادیث ہے۔ اور یہی قول ہے احمد کا اور ابن منذر وغیرہ کا اور مکحول اور مالک اور اوزاعی نے کہا خمس لیا جائے اور شافعی کا بھی ایک قول ضعیف یہی ہے۔ خلاصہ ما فی النووی ومسک الختام۔

❁❁❁❁

١٤ ۔ بَابُ : مَا جَآءَ فِی کَرَاهِيَةِ بَيْعِ الْمَغَانِمِ حَتّٰى تُقْسَمَ

تقسیم سے پہلے مال غنیمت کی خرید و فروخت کی کراہت

(١٥٦٣) عَنْ أَبِی سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ: نَهٰى رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ عَنْ شِرَاءِ الْمَغَانِمِ حَتّٰى تُقْسَمَ. (صحیح عند الالبانی۔ المشکاۃ: ٤٠١٥، ٤٠١٦ ۔ التحقیق الثانی) الارواء الغلیل (١٢٩٣) ((احادیث البیوع)) بعض محققین کہتے ہیں اس میں محمد بن ابراہیم الباہلی مجہول ہے۔ تقریب (٥٧٠٣)

ترجمہ: روایت ہے ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے کہا منع فرمایا رسول اللہ ﷺ نے غنیمت کی چیزیں خریدنے سے یہاں تک کہ تقسیم ہو۔

فائدہ: اس باب میں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے اور یہ حدیث غریب ہے۔

❁❁❁❁

١٥ ۔ بَابُ : مَا جَآءَ فِی کَرَاهِيَةِ وَطْءِ الْحَبَالٰى مِنَ السَّبَايَا

قید میں آنے والی حاملہ عورتوں سے مباشرت کرنے کی کراہت

(١٥٦٤) عَنْ عِرْبَاضِ بْنِ سَارِيَةَ: أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ نَهٰى أَنْ تُوطَأَ السَّبَايَا حَتّٰى يَضَعْنَ مَا فِی بُطُونِهِنَّ. (صحیح ۔ انظر الحدیث ١٤٧٤)

ترجمہ: روایت ہے عرباض بن ساریہ سے کہ رسول اللہ ﷺ نے منع فرمایا کہ جماع کیا جائے قیدی عورتوں سے یہاں تک کہ جنیں وہ جو ان کے پیٹوں میں ہے۔

فائدہ: اس باب میں رویفع بن ثابت سے بھی روایت ہے اور حدیث عرباض کی غریب ہے اور اسی پر عمل ہے نزدیک اہل علم کے۔ اور اوزاعی نے کہا کہ جب کوئی شخص لونڈی خریدے اور وہ حاملہ ہو تو مروی ہے عمر بن خطاب سے کہ وطی نہ کی جائے حاملہ سے جب تک وہ نہ جنے۔ اور کہا اوزاعی نے کہ آزاد عورتوں کے لیے تو جاری ہے سنت کہ ان کو حکم ہے عدت کا۔ اور کہا ابو عیسیٰ نے روایت کی ہم سے یہ علی بن خشرم نے انہوں نے عیسیٰ بن یونس سے انہوں نے اوزاعی سے۔ مترجم کہتا ہے یہ حکم تو حاملہ کا ہے اور غیر حاملہ اگر قید میں آئے تو استبراء ایک حیض سے ضرور ہے بعد ایک حیض کے جماع کرے۔ چنانچہ سنن میں مرفوعاً مروی ہے کہ حلال نہیں کسی مرد کو جو ایمان رکھتا ہو اللہ پر اور پچھلے دن پر کہ جماع کرے کسی عورت قیدی میں سے جب تک کہ اس کو پاک نہ کر لے یعنی ساتھ ایک

حیض کے۔ روایت کیا اس کو احمد نے۔

۱۶۔ بَابُ : مَا جَآءَ فِي طَعَامِ الْمُشْرِكِينَ
مشرکین کے کھانے کے حکم میں

(۱۵۶۵) عَنْ هَلْبٍ قَالَ: سَأَلْتُ النَّبِيَّ ﷺ عَنْ طَعَامِ النَّصَارٰى فَقَالَ : ((لَا يَتَخَلَّجَنَّ فِي صَدْرِكَ طَعَامٌ ضَارَعْتَ فِيهِ النَّصْرَانِيَّةَ)). (حسن) جلباب المرأة المسلمة (١٨٢)

ترجمہ: روایت ہے ہلب سے کہا پوچھا میں نے نبی ﷺ سے حکم طعام نصاریٰ کا، تو فرمایا آپ ﷺ نے: شک نہ ڈالے تیرے سینے میں وہ کھانا جس میں مشابہت کی تو نے نصرانیت کی۔

فائدہ : یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے کہا محمود نے اور عبیداللہ بن موسیٰ نے روایت کی انہوں نے اسرائیل سے انہوں نے سماک سے انہوں نے قبیصہ سے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے نبی ﷺ سے مثل اس کے۔ اور روایت کی محمود اور وہب نے شعبہ سے انہوں نے سماک سے انہوں نے مری بن قطری سے انہوں نے عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ سے انہوں نے نبی ﷺ سے مثل اس کے۔ اور اسی پر عمل ہے نزدیک اہل علم کے کہ رخصت ہے طعام اہل کتاب کی۔ مترجم کہتا ہے اجماع ہے جواز طعام میں حربیوں کے جب تک اہل اسلام دارالحرب میں ہوں کہ بقدر ضرورت کھالیں اور اس میں اذن امام بھی ضرور نہیں، اور حلال ہیں ذبائح اہل کتاب کے، اور اجماع ہے اس پر۔ نہیں خلاف کیا اس پر ہمارا مگر شیعوں نے اور مذہب ہمارا اور جمہور کا اباحت اس کی ہے خواہ وہ نام لیں اللہ کا یا نہ لیں۔ اور ایک قوم نے کہا حلال نہیں مگر یہ کہ نام لیں اللہ کا، مگر جو ذبح کریں نام پر مسیح کے یا اور پرکنیت ان کے کہ پس وہ حرام ہے۔ اور یہی مذہب ہے ہمارا اور جماہیر علماء کا۔ انتہیٰ مافی النووی۔ فقیر کہتا ہے جب ذبائح اہل کتاب کے حلال ہیں تو عجب ہے ان پر جو مسلمانوں کے ذبائح سے جو بنام اللہ ذبح ہوتے ہیں محترز رہیں، ہاں البتہ جو بنام اولیاء یا بہ نیت نذر ان کی کے ذبح ہوں وہ البتہ حرام ہے۔

❀❀❀❀

۱۷۔ بَابُ : مَا جَآءَ فِي كَرَاهِيَةِ التَّفْرِيقِ بَيْنَ السَّبْيِ
قیدیوں کے درمیان جدائی ڈالنے کی کراہت

(۱۵۶۶) عَنْ أَبِي أَيُّوبَ قَالَ : سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ : ((مَنْ فَرَّقَ بَيْنَ وَالِدَةٍ وَوَلَدِهَا فَرَّقَ اللّٰهُ بَيْنَهُ وَبَيْنَ أَحِبَّتِهِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ)). (حسن ـ المشكاة : ٣٣٦١)

ترجمہ: روایت ہے ابوایوب رضی اللہ عنہ سے کہا انہوں نے سنا میں نے رسول اللہ ﷺ سے کہ فرماتے تھے جو جدائی ڈالے درمیان لڑکے اور اس کی ماں کے جدائی ڈالے گا اللہ تعالیٰ اس کے اور اس کے دوستوں کے درمیان قیامت کے دن۔

فائدہ : اور اس باب میں علی رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث حسن ہے غریب ہے۔ اور اسی پر عمل ہے نزدیک اہل علم کے اصحاب نبی ﷺ سے، اور سوا ان کے مکروہ رکھتے تھے جدائی ڈالنے کو درمیان لڑکے اور اس کی ماں کے قیدیوں میں، اور درمیان لڑکے اور اس کے باپ کے، اور درمیان بھائیوں کے، یعنی تقسیم اور بیع وغیرہ میں۔

۱۸۔ بَابُ : مَا جَآءَ فِیْ قَتْلِ الْأُسَارٰی وَالْفِدَآءِ

قیدیوں کو قتل کرنے اور فدیہ لے کر چھوڑنے کے بیان میں

(۱۵۶۷) **عَنْ** عَلِیٍّ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: إِنَّ جِبْرَائِیْلَ هَبَطَ عَلَیْهِ فَقَالَ لَهُ: خَیِّرْهُمْ۔ یَعْنِیْ أَصْحَابَكَ۔ فِیْ أُسَارٰی بَدْرٍ، الْقَتْلَ أَوِ الْفِدَآءَ عَلٰی أَنْ یُقْتَلَ مِنْهُمْ قَابِلٌ مِثْلُهُمْ)) قَالُوْا: الْفِدَآءَ وَیُقْتَلُ مِنَّا. (صحیح عند الالبانی۔ المشکاة : ۳۹۷۳۔ التحقیق الثانی۔ الارواء : ۵/ ۴۸، ۴۹) بعض محققین کہتے ہیں اس میں ہشام بن حسان اور سفیان ثوری دونوں مدلس ہیں اور سماع کی صراحت نہیں۔

ترجمہ: روایت ہے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بے شک جبرئیل اترے مجھ پر اور کہا اختیار دو تم اپنے اصحاب کو اساریٰ بدر کے قتل اور فدیہ میں، اور اگر اختیار کریں فدیہ کو تو قتل کیے جائیں گے سال آئندہ مثل ان اساریٰ کے۔ کہا انہوں نے اختیار کیا ہم نے فدیہ لے کر چھوڑ دینا کافروں کا اور قتل کیے جائیں ہم میں سے۔

فائدہ : اس باب میں ابن مسعود اور انس اور ابو برزہ اور جبیر بن معطم رضی اللہ عنہم سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث حسن ہے غریب ہے روایت سے ثوری کے، نہیں جانتے ہم مگر ابن ابی زائدہ کی روایت سے ابواسامہ نے ہشام سے انہوں نے ابن سیرین سے انہوں نے عبیدہ سے انہوں نے علی رضی اللہ عنہ سے انہوں نے نبی ﷺ سے مانند اس کے۔ اور روایت کی ابن عون نے ابن سیرین سے انہوں نے عبیدہ سے انہوں نے علی رضی اللہ عنہ سے انہوں نے نبی ﷺ سے مرسلاً۔ اور ابوداؤد حضرمی کا نام عمر بن سعد ہے۔

(۱۵۶۸) **عَنْ** عِمْرَانَ بْنِ حُصَیْنٍ: أَنَّ النَّبِیَّ ﷺ فَدٰی رَجُلَیْنِ مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ بِرَجُلٍ مِنَ الْمُشْرِکِیْنَ. (صحیح)

ترجمہ: روایت ہے عمران بن حصین سے کہ نبی ﷺ نے فدیہ دیا دو مردوں کا مسلمانوں سے ساتھ ایک مرد سے مشرکوں کے۔ یعنی ایک مشرک دے کر دو مسلمان چھڑا لیے۔

فائدہ : یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔ اور عم ابوقلابہ کی کنیت ابوالمہلب ہے، اور نام ان کا عبدالرحمٰن بن عمرو ہے اور ان کو معاویہ بن عمرو بھی کہتے ہیں اور ابوقلابہ کا نام عبداللہ بن زید الجرمی ہے۔ اور عمل اسی روایت پر ہے نزدیک اکثر علمائے صحابہ وغیرہم کے کہ امام کو اختیار ہے کہ قیدیوں میں سے جس کو چاہے مفت چھوڑ دے اور جس کو چاہے قتل کرے اور جس کو چاہے کچھ مال لے کر چھوڑ دے۔ اور بعض علماء نے قتل ہی کو اختیار کیا ہے فدا پر۔ اوزاوزاعی نے کہا کہ خبر پہنچی مجھ کو کہ یہ آیت منسوخ ہے ﴿فَاِمَّا مَنًّا بَعْدُ وَاِمَّا فِدَآءً﴾ اور ناسخ اس کی آیت قتال ہے ﴿فَاقْتُلُوْهُمْ حَیْثُ ثَقِفْتُمُوْهُمْ﴾ روایت کی ہم سے یہ بات اوزاعی کی ہناد نے انہوں نے ابن

مبارک سے۔ انہوں نے اوزاعی سے کہا اسحاق بن منصور نے کہا میں نے احمد سے جب قید ہوں قیدی قتل کیے جائیں، یا فدیہ دیے جائیں فرمایا انہوں نے اگر قدرت پائیں کفار فدیہ دینے پر تو کچھ مضائقہ نہیں یعنی فدیہ لے کر چھوڑ دیا جائے اور اگر قتل کیے جائیں تو اس میں بھی کچھ مضائقہ نہیں۔ کہا اسحاق نے خون بہانا میرے نزدیک اولیٰ ہے، مگر یہ کہ ہو معروف اور طمع کریں اس میں اکثر لوگ۔

❀❀❀❀

١٩ ـ بَابُ : مَا جَآءَ فِي النَّهْيِ عَنْ قَتْلِ النِّسَآءِ وَالصِّبْيَانِ

عورتوں اور بچوں کو قتل کرنے کی ممانعت

(١٥٦٩) عَنِ ابْنِ عُمَرَ : أَنَّ امْرَأَةً وُجِدَتْ فِي بَعْضِ مَغَازِي رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ مَقْتُولَةً فَأَنْكَرَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ذٰلِكَ، وَنَهٰى عَنْ قَتْلِ النِّسَآءِ وَالصِّبْيَان. (إسناده صحيح) إرواء الغليل (١٢١٠) صحيح أبي داود (٢٣٩٤)

ترجمہ: روایت ہے ابن عمر رضی اللہ عنہ سے کہ ایک عورت ملی بعض لڑائیوں میں رسول اللہ ﷺ کو قتل ہوئی پس برا جانا رسول اللہ ﷺ نے اس کے قتل کو، اور منع فرمایا عورتوں اور لڑکوں کے قتل سے۔

فائدہ : اس باب میں بریدہ اور رباح سے بھی روایت ہے۔ اور ان کو رباح بن ربیعہ کہتے ہیں۔ اور روایت ہے اسود بن سریع اور ابن عباس اور صعب بن جثامہ سے۔ یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔ اور اسی پر عمل ہے نزدیک بعض صحابہ وغیرہم کے کہ حرام کہتے ہیں عورتوں اور لڑکوں کے قتل کو اور یہی قول ہے سفیان ثوری اور شافعی کا۔ اور رخصت دی ہے بعض اہل علم نے شب خون کی اور عورتوں اور لڑکوں کو شب خون میں قتل کرنے کی۔ اور یہی قول ہے احمد اور اسحاق کا کہ رخصت دی ہے ان دونوں نے شب خون میں۔

(١٥٧٠) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ : أَخْبَرَنِي الصَّعْبُ بْنُ جَثَّامَةَ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ! إِنَّ خَيْلَنَا أَوْطَئَتْ مِنْ نِسَآءِ الْمُشْرِكِيْنَ وَأَوْلَادِهِمْ قَالَ : ((هُمْ مِنْ اٰبَآئِهِمْ)). (اسناده حسن) صحيح أبي داود (٢٣٩٧)

ترجمہ: روایت ہے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہا انہوں نے خبر دی مجھ کو صعب بن جثامہ نے کہا انہوں نے عرض کیا میں نے یا رسول اللہ ﷺ بے شک گھوڑوں ہمارے نے روند ڈالا بہت سی عورتوں اور لڑکوں کو مشرکوں سے، فرمایا آپ ﷺ نے: وہ اپنے باپ دادوں کی قسم سے ہیں۔

فائدہ : یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔ مترجم کہتا ہے خلاصہ باب یہ ہے کہ قصداً عورت اور بچوں کو نہ مارے اور اگر شب خون یا دھاوے میں بغیر قصد کے قتل ہو جائیں تو مضائقہ نہیں آخر وہ بھی مشرکوں میں سے ہیں۔

❀❀❀❀

٢٠ ـ باب النهي عَنِ الإحراق بالنار

آگ میں جلانے کی ممانعت

(١٥٧١) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ : بَعَثَنَا رَسُولُ اللهِ ﷺ فِي بَعْثٍ فَقَالَ : ((إِنْ وَجَدْتُمْ فُلَانًا وَفُلَانًا لِرَجُلَيْنِ مِنْ قُرَيْشٍ فَأَحْرِقُوهُمَا بِالنَّارِ)) ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ حِينَ أَرَدْنَا الْخُرُوجَ ((إِنِّي كُنْتُ أَمَرْتُكُمْ أَنْ تُحْرِقُوا فُلَانًا وَفُلَانًا بِالنَّارِ، وَإِنَّ النَّارَ لَا يُعَذِّبُ بِهَا إِلَّا اللهُ فَإِنْ وَجَدْتُمُوهُمَا فَاقْتُلُوهُمَا)).

(إسناده صحيح)

ترجمہ: روایت ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہا انہوں نے بھیجا ہم کو رسول اللہ ﷺ نے ایک لشکر میں، سو فرمایا انہوں نے اگر پاؤ تم فلانے فلانے مردوں کو قریش سے تو جلادو ان کو آگ سے، پھر فرمایا رسول اللہ ﷺ نے جب ہم نے ارادہ کیا نکلنے کا: میں نے حکم کیا تھا تم کو کہ جلانا تم نے فلانے فلانے کو آگ میں، اور آگ ایسی ہے کہ نہیں عذاب کرتا ساتھ اس کے مگر اللہ تعالیٰ، پس اگر پاؤ ان دونوں کو تو قتل کرو ان کو۔

فائدہ : اس باب میں ابن عباس اور حمزہ بن عمرو اسلمی رضی اللہ عنہما سے بھی روایت ہے۔ حدیث ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی حسن ہے صحیح ہے۔ اور اسی پر عمل ہے نزدیک اہل علم کے۔ اور ذکر کیا محمد بن اسحاق نے درمیان سلمان بن یسار اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے ایک مرد کا اسی اسناد میں۔ اور روایت کی کئی شخصوں نے مثل روایت لیث کے۔ اور حدیث لیث بن سعد کی اشبہ اور اصح ہے۔

❀❀❀❀

٢١ ـ بَابُ : مَا جَاءَ فِي الْغُلُوْلِ

خیانت کرنے کے بیان میں

(١٥٧٢) عَنْ ثَوْبَانَ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ : ((مَنْ مَاتَ وَهُوَ بَرِيءٌ مِنْ ثَلَاثٍ: الْكِبْرِ وَالْغُلُوْلِ وَالدَّيْنِ، دَخَلَ الْجَنَّةَ)).

(اسناده صحيح) ((احاديث البيوع)) المشكاة (٢٩٢١) التحقيق الثاني۔) سلسلة الأحاديث الصحيحة (٢٧٨٥)

ترجمہ: روایت ہے ثوبان رضی اللہ عنہ سے کہا فرمایا رسول اللہ ﷺ نے: جو مرا اور وہ پاک ہے تکبر اور غلول اور قرض سے داخل ہوا جنت میں۔

فائدہ : اس باب میں روایت ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ اور زید بن خالد جہنی رضی اللہ عنہ سے۔

(١٥٧٣) عَنْ ثَوْبَانَ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ : ((مَنْ فَارَقَ الرُّوحُ الْجَسَدَ وَهُوَ بَرِيءٌ مِنْ ثَلٰثٍ: الْكَنْزِ وَالْغُلُوْلِ وَالدَّيْنِ دَخَلَ الْجَنَّةَ)). هٰكَذَا قَالَ سَعِيدُ الْكَنْزَ وَقَالَ أَبُوعَوَانَةَ فِي حَدِيثِهِ الْكِبْرَ وَلَمْ

يَذْكُرُ فِيهِ عَنْ مَعْدَانَ وَرِوَايَةُ سَعِيدٍ أَصَحُّ. (شاذ بهذه اللفظة ـ الصحيحة : ٢٧٨٥) اس میں کنز کا لفظ صحیح نہیں۔ اس میں قتادہ مدلس ہے اور سماع کی صراحت نہیں۔

ترجمہ: روایت ہے ثوبان رضی اللہ عنہ سے کہا انہوں نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے: جس کی روح جدا ہوئی بدن سے اور وہ پاک ہے تین چیزوں سے کنز اور غلول اور قرض سے داخل ہوا جنت میں۔ ایسا ہی کہا سعید نے لفظ کنز کا۔ اور ابوعوانہ نے اپنی حدیث میں لفظ کبر کا۔ اور نہیں ذکر کیا معدان کا اور روایت سعید کی اصح ہے۔

(١٥٧٤) **عَنْ** عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ : قِيلَ يَارَسُولَ اللّٰهِ! إِنَّ فُلَانًا قَدِ اسْتُشْهِدَ قَالَ : ((**كَلَّا! قَدْ رَأَيْتُهُ فِي النَّارِ بِعَبَاءَةٍ قَدْ غَلَّهَا**)) قَالَ : ((**قُمْ يَا عُمَرُ فَنَادِ إِنَّهُ لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ إِلَّا الْمُؤْمِنُونَ**)) ثَلَاثًا۔

(اسناده صحيح)

ترجمہ: روایت ہے عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے کہا عرض کیا گیا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تحقیق کہ فلاں شخص شہید ہو گیا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہرگز نہیں میں نے دیکھا اس کو آگ میں، یعنی دوزخ کے، بسبب ایک عبا کی کہ چرایا اس کو مال غنیمت سے، پھر فرمایا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کھڑے ہو عمر اور پکار تین بار کہ نہیں داخل ہوں گے جنت میں مگر مؤمن لوگ۔

فائدہ : یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے۔ مترجم کہتا ہے غلول غنیمت کے مال میں سے کچھ چرانا ہے۔ اور کنز وہ مال ہے کہ باوصف کامل ہونے نصاب کے اس کی زکوٰۃ نہ دی جائے۔

٢٢ ـ بَابُ : مَا جَآءَ فِي خُرُوجِ النِّسَآءِ فِي الْحَرْبِ

عورتوں کے جہاد میں جانے کے بیان میں

(١٥٧٥) **عَنْ** أَنَسٍ قَالَ : كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يَغْزُو بِأُمِّ سُلَيْمٍ وَنِسْوَةٍ مَعَهَا مِنَ الْأَنْصَارِ يَسْقِينَ الْمَآءَ، وَيُدَاوِينَ الْجَرْحَى . (اسناده صحيح) صحيح ابی داؤد (٢٢٨٤)

ترجمہ: روایت ہے انس رضی اللہ عنہ سے کہا تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جہاد میں ساتھ رکھتے ام سلیم اور چند عورتوں کو ان کے ہمراہ انصار سے کہ پلاتی تھیں پانی اور علاج کرتی تھیں زخمیوں کا۔

فائدہ : اس باب میں ربیع بنت معوذ سے بھی روایت ہے۔ اور یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

٢٣ ـ بَابُ : مَاجَاءَ فِي قُبُولِ هَدَايَا الْمُشْرِكِينَ

مشرکوں کے ہدیے قبول کرنے کے بیان میں

(١٥٧٦) **عَنْ** عَلِيٍّ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ : أَنَّ كِسْرٰى أَهْدَى لَهُ فَقَبِلَ وَأَنَّ الْمُلُوكَ أَهْدَوْا إِلَيْهِ فَقَبِلَ مِنْهُمْ .

(ضعيف جدًا ـ التعليق على الروضة الندية : ٢/ ١٦٣) اس میں ثویر بن ابی فاختہ ضعیف ہے۔ تاریخ الکبیر (٢/١٨٤)

ترجمہ: روایت ہے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے کہ نبی ﷺ کے پاس ہدیہ بھیجا کسریٰ نے، پس قبول کیا آپ ﷺ نے۔ اور بادشاہ ہدیہ بھیجتے تھے آپ ﷺ کو اور آپ ﷺ قبول کرتے۔

فائدہ: اس باب میں جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ اور یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔ اور ثویر بیٹے ہیں ابی فاختہ کے نام ان کا سعید بن علاقہ ہے، اور کنیت ان کی جہم ہے۔

۲۴۔ بَابٌ: فِي كَرَاهِيَةِ هَدَايَا الْمُشْرِكِيْنَ

مشرکوں کے ہدیے قبول کرنے کی کراہت

(۱۵۷۷) عَنْ عِيَاضِ بْنِ حِمَارٍ: أَنَّهُ أَهْدَى لِلنَّبِيِّ ﷺ هَدِيَّةً أَوْ نَاقَةً، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((أَسْلَمْتَ؟)) فَقَالَ: لَا قَالَ: ((فَإِنِّي نُهِيتُ عَنْ زَبْدِ الْمُشْرِكِيْنَ)). (حسن، صحيح) المصدر نفسه (۲/۱٦٤)

ترجمہ: روایت ہے عیاض بن حمار سے کہ انہوں نے ہدیہ بھیجا نبی ﷺ کو کچھ ہدیہ یا کوئی اونٹ، راوی کو شک ہے، سو فرمایا نبی ﷺ نے: کیا اسلام لایا تو؟ کہا عیاض نے: نہیں، فرمایا آپ ﷺ نے: میں منع کیا گیا ہوں مشرکین کے ہدیوں سے۔ یعنی ان کے قبول سے۔

فائدہ: کہا ابو عیسیٰ نے: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔ اور معنی اِنِّي نُهِيتُ عَنْ زَبْدِ الْمُشْرِكِيْنَ کے یہ ہیں کہ منع کیا گیا ہوں میں مشرکوں کے ہدایا قبول کرنے سے۔ اور مروی ہے نبی ﷺ سے کہ وہ قبول کرتے تھے ہدایا مشرکین کے۔ اور مذکور ہے حدیث میں کراہیت اس کی اور احتمال ہے کہ شاید پہلے قبول کرتے ہوں پھر منع فرمایا اس سے۔ مترجم کہتا ہے عیاض بکسر اول و تخفیف تحتانیہ تمیمی مجاشی صحابی ہیں کہ بعد اس قصہ کے جو مذکور ہوا مشرف باسلام ہوئے، اور بصرہ میں رہے اور سنہ پچاس تک زندہ رہے۔ خطابی نے کہا ہے شاید یہ حدیث منسوخ ہو اس لیے کہ قبول کرنا ہدایائے مشرکین کا بہت احادیث میں وارد ہوا ہے۔ اور شاید ہدیہ عیاض کا اس لیے واپس کیا کہ ان کو رغبت ہو اسلام کی اور نفرت ہو شرک سے۔ اور اکیدر دومہ اور مقوقس کے ہدایا آپ ﷺ نے قبول فرمائے ہیں۔ اور بیہقی نے کہا اخبار قبول ہدایا میں اصح اور اکثر ہیں۔ انتہیٰ ما قال في المرقات مختصراً۔

❀❀❀❀

۲۵۔ بَابٌ: مَا جَآءَ فِي سَجْدَةِ الشُّكْرِ

سجدۂ شکر کے بیان میں

(۱۵۷۸) عَنْ أَبِي بَكْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ أَتَاهُ أَمْرٌ فَسُرَّ بِهِ فَخَرَّ لِلّٰهِ سَاجِدًا.

(حسن) ارواء الغليل (٤٧٤) الروض (٧٢٤) صحيح ابي داؤد (٢٤٧٩)

ترجمہ: روایت ہے ابو بکرہ رضی اللہ عنہ سے کہ نبی ﷺ کو آئی خوشخبری کسی کام کی اور خوش ہوئے آپ ﷺ اس سے پس گر پڑے

آپ ﷺ سجدے میں۔

فائدہ : یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔نہیں پہچانتے ہم اس کو مگر اسی سند سے روایت سے بکار بن عبدالعزیز کی اور اسی پر عمل ہے نزدیک اکثر اہل علم کے کہ تجویز کیا انہوں نے سجدہ شکر کو۔ مترجم کہتا ہے اسی طرف گئے ہیں شافعی اور احمد اور کہتے ہیں کہ سجدہ شکر مشروع ہے بخلاف مالک اور ابوحنیفہ کے، اور اس میں بھی اختلاف ہے کہ طہارت شرط ہے سجدہ شکر میں یا نہیں تو بعضے اشتراط طہارت کے قائل ہیں قیاساً علی الصلوٰۃ، اور بعضے عدم اشتراط کے اس لیے کہ یہ نماز نہیں۔ وہوالاقرب اور سفر السعادت میں ہے کہ عادت آنحضرت ﷺ کی تھی کہ جب نعمت تازہ یا دفع عذاب کی خبر سنتے سجدہ شکر بجالاتے۔ انتہی مافی مسک الختام۔

❀❀❀❀

٢٦۔ بَابُ : مَا جَآءَ فِيْ أَمَانِ الْمَرْأَةِ وَالْعَبْدِ

عورت اور غلام کے امان دینے کے بیان میں

(١٥٧٩) عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ : ((إِنَّ الْمَرْأَةَ لَتَأْخُذُ لِلْقَوْمِ- يَعْنِيْ تُجِيْرُ- عَلَى الْمُسْلِمِيْنَ)). (اسناد حسن۔ المشكاة : ٣٩٧٨ ۔ التحقيق الثانى ۔)

ترجمہ :روایت ہے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے انہوں نے روایت کی نبی ﷺ سے فرمایا آپ ﷺ نے: تحقیق کہ عورت لیتی ہے واسطے قوم کے یعنی پناہ مراد اس سے یہ کہ پناہ دلواتی ہے مسلمانوں سے۔

فائدہ : اس باب میں ام ہانی رضی اللہ عنہا سے بھی روایت ہے۔ اور یہ حدیث حسن ہے غریب ہے۔

☆ **عَنْ أُمِّ هَانِيءٍ أَنَّهَا قَالَتْ : أَجَرْتُ رَجُلَيْنِ مِنْ أَحْمَائِيْ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : ((قَدْ آمَنَّا مَنْ آمَنْتِ))**.(صحيح) سلسلة الاحاديث الصحيحة (٢٠٤٩) صحيح ابى داؤد (٢٤٦٨)

ترجمہ :روایت ہے ام ہانی رضی اللہ عنہا سے کہا انہوں نے پناہ دلوائی میں نے اپنے شوہر کی قرابت والوں میں سے دو شخصوں کو، سو فرمایا رسول اللہ ﷺ نے امن دی ہم نے جس کو امن دی تو نے۔

فائدہ : یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔ اور اسی پر عمل ہے نزدیک اہل علم کے کہ جائز کہا ہے انہوں نے عورت کے امان دینے کو اور یہی قول ہے احمد اور اسحاق کا کہ جائز کہا ہے انہوں نے عورت اور غلام کی امان دینے کو۔ اور مروی ہے عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے کہ انہوں نے جائز رکھا امان کو غلام کے اور ابومرہ مولیٰ ہے عقیل بن ابی طالب کا اور ان کو ام ہانی کے مولیٰ بھی کہتے ہیں اور نام ان کا یزید ہے۔ اور روایت کی انہوں نے علی بن ابی طالب اور عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے انہوں نے نبی ﷺ سے کہ فرمایا آپ ﷺ نے: ذمہ مسلمانوں کا واحد ہے چلتا ہے ساتھ اس کے ادنے ان کا۔ اور مراد اس کی اہل علم کے نزدیک یہ ہے کہ جس نے امن دی مسلمانوں میں سے کسی شخص کو پس وہ جائز ہے اور رعایت اس کی سب کو ضرور ہے۔

۲۷۔ بَابُ : مَا جَآءَ فِي الْغَدْرِ

عہد شکنی کے بیان میں

(۱۵۸۰) عَنْ سُلَيْمِ بْنِ عَامِرٍ يَقُولُ : كَانَ بَيْنَ مُعَاوِيَةَ وَبَيْنَ أَهْلِ الرُّومِ عَهْدٌ، وَكَانَ يَسِيرُ فِي بِلَادِهِمْ، حَتَّى إِذَا انْقَضَى الْعَهْدُ أَغَارَ عَلَيْهِمْ، فَإِذَا رَجُلٌ عَلَى دَابَّةٍ أَوْعَلَى فَرَسٍ وَهُوَ يَقُولُ اللّٰهُ أَكْبَرُ وَفَاءٌ لَا غَدْرٌ وَإِذَا هُوَ عُمَرُو بْنُ عَبَسَةَ فَسَأَلَهُ مُعَاوِيَةُ عَنْ ذٰلِكَ، فَقَالَ : سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ : ((مَنْ كَانَ بَيْنَهُ وَبَيْنَ قَوْمٍ عَهْدٌ فَلَا يَحُلَّنَّ عَهْدًا وَلَا يَشُدَّنَّهُ حَتّٰى يَمْضِيَ أَمَدُهُ أَوْيُنْبِذَ إِلَيْهِمْ عَلٰى سَوَآءٍ)) قَالَ فَرَجَعَ مُعَاوِيَةُ بِالنَّاسِ . (صحيح) صحيح أبي داود (٢٤٦٤)

ترجمہ: روایت ہے سلیم بن عامر سے کہتے تھے وہ کہ درمیان معاویہ رضی اللہ عنہ کے اور اہل روم کے صلح تھی اور یہ چلے ان کے شہروں میں اس ارادہ سے کہ جس وقت تمام ہو مدت صلح کی لوٹیں ان کو پس ناگہاں ایک مرد آیا دابہ یا فرس پر۔ یعنی راوی کو شک ہے کہ دابتہ کہا یا فرس وہ کہتا تھا اللہ اکبر تم کو وفا ضرور ہے نہ عہد شکنی۔ پھر دیکھا تو وہ عمرو بن عبسہ تھے پوچھا ان سے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے سبب اس کا فرمایا سنا میں نے رسول اللہ ﷺ سے کہ فرماتے تھے جس کا اور کسی قوم کے درمیان عہد ہو تو نہ توڑے عہد کو اور نہ شدت کرے اس میں، یعنی کچھ تغیر نہ کرے، یہاں تک کہ گزر جائے مدت اس کی یا پھینک دے وہ عہد ان کی طرف برابر، یعنی ان کو آگاہ کر دے، کہ ہمارے تمہارے درمیان اب صلح نہیں تا کہ علم و صلح میں دونوں برابر ہو جائیں۔ پھر لوٹے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ لوگوں کو لے کر۔

فائدہ : یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔ مترجم: حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ قبل انقضائے مدت صلح کے چلے تھے اس لیے کہ فوراً بوقت اتمام مدت ان کو لوٹیں حضرت عمرو بن عبسہ کو یہ امر بھی ناپسند ہوا۔

❀ ❀ ❀ ❀

۲۸۔ بَابُ: مَا جَآءَ اَنَّ لِكُلِّ غَادِرٍ لِوَاءً يَوْمَ الْقِيٰمَةِ

اس بیان میں کہ ہر عہد شکن کے لیے قیامت کے دن ایک جھنڈا ہو گا

(۱۵۸۱) عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ : ((إِنَّ الْغَادِرَ يُنْصَبُ لَهُ لِوَاءٌ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ)). (صحيح) صحيح أبي داود (٢٤٦١)

ترجمہ: روایت ہے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے کہا سنا میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے تھے ہر عہد شکن کے لیے گاڑا جائے گا ایک نیزہ قیامت کے دن۔

فائدہ : اس باب میں روایت ہے علی عبداللہ بن مسعود اور ابو سعید خدری اور انس رضی اللہ عنہم سے۔ اور یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

۲۹۔ بَابُ: مَا جَآءَ فِي النُّزُوْلِ عَلَى الْحُكْمِ

کسی کے فیصلے پر پورا اترنے کے بیان میں

(۱۵۸۲) عَنْ جَابِرٍ أَنَّهُ قَالَ رُمِيَ يَوْمَ الْأَحْزَابِ سَعْدُ بْنُ مُعَاذٍ فَقَطَعُوْا أَكْحَلَهُ أَوْ أَبْجَلَهُ فَحَسَمَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بِالنَّارِ فَانْتَفَخَتْ يَدُهُ فَتَرَكَهُ، فَنَزَفَهُ الدَّمُ فَحَسَمَهُ أُخْرٰى فَانْتَفَخَتْ يَدُهُ فَلَمَّا رَاٰى ذٰلِكَ قَالَ: اَللّٰهُمَّ، لَا تُخْرِجْ نَفْسِيْ حَتّٰى تُقِرَّ عَيْنِيْ مِنْ بَنِيْ قُرَيْظَةَ فَاسْتَمْسَكَ عِرْقُهُ فَمَا قَطَرَ قَطْرَةً حَتّٰى نَزَلُوْا عَلٰى حُكْمِ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ فَأَرْسَلَ إِلَيْهِ فَحَكَمَ أَنْ يُقْتَلَ رِجَالُهُمْ وَتُسْتَحْيٰى نِسَآؤُهُمْ يَسْتَعِيْنُ بِهِنَّ الْمُسْلِمُوْنَ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((**أَصَبْتَ حُكْمَ اللّٰهِ فِيْهِمْ**)) وَكَانُوْا أَرْبَعَمِائَةٍ، فَلَمَّا فَرَغَ مِنْ قَتْلِهِمُ انْفَتَقَ عِرْقُهُ فَمَاتَ. (صحیح ـ الإرواء: ۵/ ۳۸، ۳۹)

ترجمہ: روایت ہے جابر رضی اللہ عنہ سے کہا کہ تیر لگا جنگ احزاب میں سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کے اور کٹ گئی رگ اکحل ان کی یا ابجل، پس داغ دیا اس کو رسول اللہ ﷺ نے آگ سے، سو سوج گیا ان کا ہاتھ پھر چھوڑ دیا، سو بہنے لگا خون، پھر دوبارہ داغا اس کو پھر سوج گیا ان کا ہاتھ پھر جب دیکھا انہوں نے یہ حال یعنی یقین ہوا موت کا کہا یا اللہ نہ نکال جان میری یہاں تک کہ ٹھنڈی کر آنکھیں میری بنی قریظہ سے یعنی ان کا ہلاک دیکھ لوں پس رک گئی ان کی رگ اور نہ ٹپکا اس میں سے ایک قطرہ یہاں تک کہ اترے وہ حکم پر سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کے پس پیغام بھیجا آپ نے ان کی طرف یعنی بلایا اور حکم کیا سعد نے کہ قتل کیے جائیں مرد ان کے اور زندہ رکھی جائیں عورتیں ان کی مدد ہو مسلمانوں کو۔ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے: پایا تم نے حکم اللہ کا ان کے باب میں۔ یعنی جو حکم اللہ تعالیٰ کا تھا وہی تم نے حکم دیا۔ اور تھے بنی قریظہ چار سو پھر جب فارغ ہوئے آپ ان کے قتل سے کھل گئی سعد رضی اللہ عنہ کی رگ اور مر گئے وہ۔

فائدہ: اس باب میں ابوسعید اور عطیہ قرظی سے بھی روایت ہے۔ اور یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

❀❀❀❀

(۱۵۸۳) عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ: أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: **اقْتُلُوْا شُيُوْخَ الْمُشْرِكِيْنَ وَاسْتَحْيُوْا شَرْخَهُمْ**)) وَالشَّرْخُ: الْغِلْمَانُ الَّذِيْنَ لَمْ يُنْبِتُوْا. (اسناده ضعيف ـ المشكاة: ۳۹۵۲ ـ التحقيق الثاني) ضعيف ابي داود (۲۵۹) اس کی سند قتادہ کی تدلیس کی وجہ سے ضعیف ہے۔

ترجمہ: روایت ہے سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ سے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کہ قتل کرو شیوخ مشرکین کو اور زندہ چھوڑ دو ان کے لڑکوں کو، مراد اس سے وہ ہیں جن کے زیر ناف کے بال نہ نکلے ہوں۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے۔ اور روایت کیا حجاج بن ارطاۃ نے قتادہ سے مانند اس کے۔

(١٥٨٤) عَنْ عَطِيَّةَ الْقُرَظِيِّ، قَالَ : عُرِضْنَا عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ يَوْمَ قُرَيْظَةَ فَكَانَ مَنْ أَنْبَتَ قُتِلَ وَمَنْ لَمْ يُنْبِتْ خُلِّيَ سَبِيْلُهُ، فَكُنْتُ مَنْ يُنْبِتْ فَخُلِّيَ سَبِيْلِي. (صحيح) تخريج مشكاة المصابيح (٣٩٧٤ـ التحقيق الثانى)

ترجمہ: روایت ہے عطیہ قرظی سے کہا کہ سامنے لائے گئے ہم رسول اللہ ﷺ کے دن قریظہ کے اور حکم یہ تھا کہ جس کے موئے زہار نکلے ہوں قتل کیا جائے اور جس کے نہ نکلے ہوں وہ چھوڑ دیا جائے۔ پھر میں ان میں سے تھا کہ جن کے زہار نہ نکلے تھے پس چھوڑ دیا مجھ کو۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔ اور عمل اسی پر ہے نزدیک بعض اہل علم کے ان کے نزدیک نکلنا موئے زہار کا علامت بلوغ ہے اگرچہ معلوم نہ ہو احتلام اور سن اس کا۔ اور یہی قول ہے احمد اور اسحاق کا۔

❀❀❀❀

٣٠ـ بَابُ : مَا جَآءَ فِي الْحِلْفِ

حلف دینے کے بیان میں

(١٥٨٥) عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ، عَنْ أَبِيْهِ عَنْ جَدِّهِ: أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ فِي خُطْبَتِهِ : ((**أَوْفُوْا بِحِلْفِ الْجَاهِلِيَّةِ فَإِنَّهُ لَا يَزِيْدُهُ- يَعْنِي الْإِسْلَامَ- إِلَّا شِدَّةً، وَلَا تُحْدِثُوْا حِلْفًا فِي الْإِسْلَامِ**)).

(اسناده حسن ـ المشكاة : ٣٩٨٣ ـ التحقيق الثاني ـ)

ترجمہ: روایت ہے عمرو بن شعیب سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے وہ شعیب کے دادا سے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اپنے خطبہ میں: کہ پورا کرو حلف ایام جاہلیت کی اس لیے کہ وہ نہ بڑھائے گی یعنی اسلام میں مگر مضبوطی اور نئی حلف اب نہ کرو اسلام میں۔

فائدہ: اس باب میں عبدالرحمٰن بن عوف اور ام سلمہ اور جبیر بن معطم اور ابو ہریرہ اور ابن عباس اور قیس بن عاصم رضی اللہ عنہم سے بھی روایت ہے۔ اور یہ حدیث حسن ہے۔ صحیح ہے مترجم کہتا ہے عرب میں دستور تھا کہ ایک قوم دوسری قوم سے اس بات پر حلف کرتی کہ ہم تمہاری مدد کریں گے لڑائی میں اور تم ہماری اور ایک دوسرے کا حلیف کہتے تھے تو آپ ﷺ نے فرمایا جس کی قسم سابق کی ہو وہ اس کا حق ادا کرے کہ اس میں اسلام کی مضبوطی اور نیک نامی ہے کہ اہل اسلام وفائے عہد کے ساتھ مشہور ہوں گے اور اب بعد اسلام کے تازہ حلف کسی سے نہ کرے۔

❀❀❀❀

بَاب : فِي أَخْذِ الْجِزْيَةِ مِنَ الْمَجُوْسِ

مجوسی سے جزیہ لینے کے بیان میں

(١٥٨٦) عَنْ بَجَالَةَ بْنِ عَبْدَةَ قَالَ : كُنْتُ كَاتِبًا لِجَزْءِ بْنِ مُعَاوِيَةَ عَلٰى مَنَاذِرَ، فَجَآءَ نَا كِتَابُ عُمَرَ أُنْظُرْ

مَجُوسَ مَنْ قِبَلَكَ فَخُذْ مِنْهُمُ الْجِزْيَةَ، فَإِنَّ عَبْدَالرَّحْمٰنِ بْنَ عَوْفٍ أَخْبَرَنِي : أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ أَخَذَ الْجِزْيَةَ مِنْ مَجُوسِ هَجَرَ. (صحیح ۔ الإرواء : ۱۲٤۹)

ترجمہ: روایت ہے بجالہ بن عبدہ سے کہا انہوں نے تھا میں کاتب جزء بن معاویہ کا مناذر میں کہ نام ہے ایک مقام کا، پھر آیا ہمارے پاس خط حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا، لکھا انہوں نے نظر کرو مجوس کو جو تمہاری طرف ہیں پس لو ان سے جزیہ اس لیے کہ عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ نے خبر دی مجھ کو کہ رسول اللہ ﷺ نے جزیہ لیا مجوس ہجر سے کہ نام ہے ایک مقام کا۔

فائدہ : یہ حدیث حسن ہے۔

❀❀❀❀

(۱۵۸۷) عَنْ بَجَالَةَ أَنَّ عُمَرَ كَانَ لَا يَأْخُذُ الْجِزْيَةَ مِنَ الْمَجُوسِ حَتّٰى أُخْبِرَهُ عَبْدُالرَّحْمٰنِ بْنُ عَوْفٍ : أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ أَخَذَ الْجِزْيَةَ مِنْ مَجُوسِ هَجَرَ. وَ فِي الْحَدِيثِ كَلَامٌ أَكْثَرُ مِنْ هٰذَا . (صحیح ۔ انظر ما قبلہ)

ترجمہ: روایت ہے بجالہ سے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نہیں لیتے تھے مجوس سے جزیہ یہاں تک کہ خبر دی ان کو عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ نے کہ نبی ﷺ نے جزیہ لیا مجوس ہجر سے۔ اور اس حدیث میں اور بھی ذکر ہے اس سے زیادہ۔

فائدہ : یہ حدیث حسن ہے۔

❀❀❀❀

(۱۵۸۸) عَنِ السَّائِبِ بْنِ يَزِيدَ قَالَ : أَخَذَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ الْجِزْيَةَ مِنْ مَجُوسِ الْبَحْرَيْنِ وَأَخَذَهَا عُمَرُ مِنْ فَارِسَ وَأَخَذَهَا عُثْمَانُ مِنَ الْفُرْسِ. وَسَأَلْتُ مُحَمَّدًا عَنْ هٰذَا ؟ فَقَالَ هُوَ مَالِكٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ.
(مرسل ۔ الارواء : ۵/ ۹۰)

ترجمہ: حضرت سائب بن یزید سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے بحرین کے مجوس سے جزیہ لیا۔ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فارس سے لیا۔ اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے فرس سے لیا۔ اور میں نے محمد سے اس بارے میں پوچھا؟ تو انہوں نے کہا کہ وہ مالک عن الزہری عن النبی ﷺ (مرسل) ہے۔

❀❀❀❀

۳۷ ۔ بَابُ : مَا جَآءَ مَا يَحِلُّ مِنْ أَمْوَالِ أَهْلِ الذِّمَّةِ

ذمیوں کے مال میں سے جو حلال ہے اس کے بیان میں

(۱۵۸۹) عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ : قُلْتُ يَارَسُولَ اللّٰهِ! إِنَّا نَمُرُّ بِقَوْمٍ فَلَاهُمْ يُضَيِّفُونَا وَلَاهُمْ يُؤَدُّونَ مَالَنَا

عَلَيْهِمْ مِنَ الْحَقِّ وَلَا نَحْنُ نَأْخُذُ مِنْهُمْ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ : ((إِنْ أَبَوْا إِلَّا أَنْ تَأْخُذُوا كَرْهًا فَخُذُوا)). (صحيح) ارواء الغليل (٢٥٢٤)

ترجمہ: روایت ہے عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے کہا انہوں نے عرض کیا میں نے یارسول اللہ (ﷺ) ہم گزرتے ہیں ایک قوم پر کہ وہ نہیں ضیافت کرتی ہماری اور نہ ادا کرتی ہے جو کچھ ہمارا حق ہے ان پر یعنی مہمانداری کا اور نہ ہم ان سے لیتے ہیں، سو فرمایا رسول اللہ ﷺ نے: اگر نہ مانیں وہ مگر یہ کہ لو تم ان سے زبردستی، پس لے لو جب بھی۔

فائدہ : یہ حدیث حسن ہے۔ اور روایت کی لیث بن سعد نے یزید بن ابی حبیب سے بھی یہ حدیث۔ اور مراد اس حدیث کی یہ ہے کہ صحابہ نکلتے تھے جہاد کو پس گزرتے تھے ایک قوم پر اور نہ پاتے تھے ایسا کھانا کہ خرید لیں اس کو قیمت دے کر، سو فرمایا رسول اللہ ﷺ نے: اگر وہ انکار کریں کھانے کے بیچنے سے بھی اور نہ دیں تم کو مگر زبردستی تو لے لو زبردستی۔ ایسا ہی مروی ہے بعض حدیث میں اسی تفسیر سے۔ اور مروی ہے عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے کہ وہ حکم کرتے تھے مانند اس کے یعنی جب نہ بیچے کوئی قوم کھانا تو زبردستی لے لیں ان سے مجاہد۔

❀❀❀❀

٣٣۔ بَابُ : مَا جَآءَ فِي الْهِجْرَةِ

ہجرت کے بیان میں

(١٥٩٠) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يَوْمَ فَتْحِ مَكَّةَ : ((لَا هِجْرَةَ بَعْدَ الْفَتْحِ وَلٰكِنْ جِهَادٌ وَنِيَّةٌ، وَإِذَا اسْتُنْفِرْتُمْ فَانْفِرُوا)). (صحيح) ارواء الغليل (١١٨٧) صحيح أبي داود (٢١٤٢)

ترجمہ: روایت ہے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہا انہوں نے فرمایا رسول اللہ ﷺ نے فتح مکہ کے دن: نہیں ہجرت بعد اس فتح کے ولیکن جہاد ہے اور نیت اور جب طلب کیے جاؤ تم جہاد کے لیے تو کوچ کرو۔

فائدہ : اس باب میں ابوسعید اور عبداللہ بن عمرو اور عبداللہ بن حبشی رضی اللہ عنہم سے بھی روایت ہے۔ اور یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔ اور روایت کی یہ حدیث سفیان ثوری نے منصور بن معتمر سے اسی کے مانند۔ مترجم کہتا ہے اس حدیث میں خطاب ہے اہل مکہ کو کہ بعد فتح کے دارالحرب نہ رہا بلکہ دارالاسلام ہو گیا اب ہجرت فرض نہیں جیسے پہلے تھی اور ہجرت واجب ہے دارالحرب سے اگر آدمی مامون نہ ہو اپنے دین پر ورنہ مستحب ہے اور باقی ہے استحباب اس کا قیامت تک واسطے دور رہنے کے کفار سے، اور واسطے جہاد اور حصول صحبت نیک اور تحصیل علم کے اور کبھی برسبیل کفایہ فرض ہوتی ہے ایک گروہ پر مسلمانوں کے واسطے حصول تفقہ فی الدین کے، جیسا فرمایا اللہ تعالیٰ نے ﴿فَلَوْلَا نَفَرَ مِنْ كُلِّ فِرْقَةٍ مِنْهُمْ طَآئِفَةٌ لِيَتَفَقَّهُوا فِي الدِّيْنِ﴾ الاية۔

❀❀❀❀

٣٤۔ بَابُ : مَا جَآءَ فِي بَيْعَةِ النَّبِيِّ ﷺ

نبی ﷺ سے بیعت کرنے کے بیان میں

(١٥٩١) عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ فِي قَوْلِهِ تَعَالَى ﴿ لَقَدْ رَضِيَ اللّٰهُ عَنِ الْمُؤْمِنِينَ إِذْ يُبَايِعُوْنَكَ تَحْتَ الشَّجَرَةِ ﴾ [الفتح : ١٨] قَالَ جَابِرٌ بَايَعْنَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ عَلَى أَنْ لَّا نَفِرَّ وَلَمْ نُبَايِعْهُ عَلَى الْمَوْتِ.

(اسناده صحيح عند الالبانی) بعض محققین کہتے ہیں اس کی سند یحییٰ بن ابی کثیر کی تدلیس کی وجہ سے ضعیف ہے۔

ترجمہ: روایت ہے جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے تفسیر میں آیت مذکورہ کے یعنی اللہ تعالیٰ راضی ہوا مؤمنوں سے جب کہ بیعت کرتے تھے وہ تجھ سے نیچے درخت کے۔ کہا جابر رضی اللہ عنہ نے بیعت کی ہم نے رسول اللہ ﷺ سے اوپر نہ بھاگنے کے، نہیں بیعت کی ہم نے اوپر موت کے۔

فائدہ : اس باب میں سلمہ بن اکوع اور ابن عمر اور عبادہ اور جریر بن عبداللہ رضی اللہ عنہم سے بھی روایت ہے۔ اور مروی ہے یہ حدیث عیسیٰ بن یونس سے وہ روایت کرتے ہیں اوزاعی سے وہ یحییٰ بن ابی کثیر سے۔ کہا یحییٰ نے کہا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما نے۔ اور نہیں ذکر کیا اس میں ابوسلمہ کا یعنی جیسا پہلی سند میں ہے نام ابوسلمہ کا بعد یحییٰ کے۔

❀❀❀❀

(١٥٩٢) عَنْ يَزِيْدَ بْنِ أَبِي عُبَيْدٍ قَالَ : قُلْتُ لِسَلَمَةَ بْنِ الْأَكْوَعِ : عَلَى أَيِّ شَيْءٍ بَايَعْتُمْ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَوْمَ الْحُدَيْبِيَةِ؟ قَالَ : عَلَى الْمَوْتِ . (إسناده صحيح)

ترجمہ: روایت ہے یزید بن ابی عبید سے کہا انہوں نے پوچھا میں نے سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ سے کس پر بیعت کی تم نے رسول اللہ ﷺ سے دن حدیبیہ کے؟ کہا انہوں نے: اوپر موت کے۔

فائدہ : یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

❀❀❀❀

(١٥٩٣) عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ : كُنَّا نُبَايِعُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ عَلَى السَّمْعِ وَالطَّاعَةِ، فَيَقُوْلُ لَنَا ((فِيْمَا اسْتَطَعْتُمْ)). صحيح ابی داؤد (٢٦٠٦)

ترجمہ: روایت ہے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے کہا تھے ہم بیعت کرتے رسول اللہ ﷺ سے حکم سننے اور فرمانبرداری پر، پس فرماتے تھے آپ ﷺ ہم سے جہاں تک ہو سکے تم سے۔ یعنی اطاعت بقدر استطاعت ہے۔

فائدہ : یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

❀❀❀❀

(١٥٩٤) عَنْ جَابِرٍ قَالَ : لَمْ نُبَايِعْ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ عَلَى الْمَوْتِ، إِنَّمَا بَايَعْنَاهُ عَلَى اَنْ لَا نَفِرَّ. (صحيح)

ترجمہ: روایت ہے جابر رضی اللہ عنہ سے کہا نہیں بیعت کی ہم نے رسول اللہ ﷺ سے موت پر بلکہ بیعت کی ہم نے ان سے نہ بھاگنے پر۔

فائدہ : یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور معنی دونوں حدیثوں کے صحیح ہیں۔ اور ایک قوم نے بیعت کی آپ ﷺ سے موت پر اور کہا تھا کہ ہم لڑیں گے آپ ﷺ کے سامنے یہاں تک کہ قتل کیے جائیں، اور ایک قوم نے بیعت کی اور کہا ہم نہ بھاگیں گے۔

❀❀❀❀

٣٥۔ بَابُ : فِيْ نَكْثِ الْبَيْعَةِ

بیعت توڑنے کے بیان میں

(١٥٩٥) عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((ثَلٰثَةٌ لَا يُكَلِّمُهُمُ اللّٰهُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَلَا يُزَكِّيْهِمْ وَلَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ: رَجُلٌ بَايَعَ إِمَامًا فَإِنْ أَعْطَاهُ وَفٰى لَهُ وَإِنْ لَّمْ يُعْطِهِ لَمْ يَفِ لَهُ)) .

(صحيح) ((احاديث البيوع)) صحيح الترغيب (٩٥٥)

ترجمہ: روایت ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہا فرمایا رسول اللہ ﷺ نے: تین شخص ہیں کہ نہ کلام کرے گا ان سے اللہ تعالیٰ اور نہ پاک کرے گا ان کو اور ان کے لیے دکھ کی مار ہے۔ ایک وہ مرد کہ بیعت کی اس نے کسی امام سے، پھر اگر دیا امام نے اس کو تو پوری کی بیعت اور نہ دیا تو پوری نہ کی یعنی غرض اس کی۔ بیعت سے دنیا تھی اگر ملی اطاعت کی ورنہ نہیں۔

فائدہ : یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔ مترجم کہتا ہے مصنف نے دو شخصوں کا ذکر نہ کیا اختصاراً ایک ان میں کا وہ ہے کہ اس کے پاس پانی ہے حاجت سے زیادہ اور نہ دیا اس نے مسافر کو، دوسرا وہ کہ بیچ ڈالے کسی کے ہاتھ کوئی چیز جھوٹی قسم کھا کر۔

❀❀❀❀

٣٦۔ بَابُ : مَا جَآءَ فِيْ بَيْعَةِ الْعَبْدِ

غلام کے بیعت کرنے کے بیان میں

(١٥٩٦) عَنْ جَابِرٍ أَنَّهُ قَالَ : جَاءَ عَبْدٌ فَبَايَعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ عَلَى الْهِجْرَةِ وَلَا يَشْعُرُ النَّبِيُّ ﷺ أَنَّهُ عَبْدٌ فَجَآءَ سَيِّدُهُ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ : ((بِعْنِيْهِ)) فَاشْتَرَاهُ بِعَبْدَيْنِ أَسْوَدَيْنِ وَلَمْ يُبَايِعْ أَحَدًا بَعْدُ حَتّٰى يَسْئَلَهُ أَعَبْدٌ هُوَ)).

(اسناده صحيح)

ترجمہ: روایت ہے جابر رضی اللہ عنہ سے کہا کہ آیا ایک غلام پس بیعت کی رسول اللہ ﷺ سے ہجرت کی اور نہ جانتے تھے نبی ﷺ اس کو کہ وہ غلام ہے سو آیا مالک اس کا، تب فرمایا نبی ﷺ نے: بیچو اس کو پھر خریدا اس کو دو غلام کالے دے کر اور پھر کسی سے بیعت نہ لی جس تک نہ پوچھا اس سے کہ کیا وہ غلام ہے۔

فائدہ : اس باب میں ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بھی روایت ہے۔ حدیث جابر رضی اللہ عنہ کی حسن ہے صحیح ہے غریب ہے۔ نہیں پہچانتے ہم اس کو مگر روایت سے ابن زبیر کی (مترجم) خریدنا آپ ﷺ کا اس غلام کو بطریق تبرع تھا کہ اس کی ہجرت میں خلل نہ آئے۔

❀❀❀❀

۳۷۔ بَابُ : مَا جَآءَ فِيُ بَيْعَةِ النِّسَآءِ

عورتوں کے بیعت کرنے کے بیان میں

(۱۵۹۷) عَنْ أُمَيْمَةَ بِنْتِ رُقَيْقَةَ تَقُولُ : بَايَعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ فِي نِسْوَةٍ فَقَالَ لَنَا ((فِيمَا اسْتَطَعْتُنَّ وَاَطَقْتُنَّ)) قُلْتُ : اَللّٰهُ وَرَسُولُهُ أَرْحَمُ بِنَا مِنَّا بِأَنْفُسِنَا، فَقُلْتُ يَارَسُولَ اللّٰهِ! بَايِعْنَا قَالَ سُفْيَانُ : تَعْنِيُ صَافِحْنَا، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ : ((إِنَّمَا قَوْلِيُ لِمِائَةِ امْرَأَةٍ كَقَوْلِيُ لِامْرَأَةٍ وَاحِدَةٍ)).

(صحیح) سلسلة الاحادیث الصحیحة (۵۲۹)

ترجمہ: روایت ہے امیمہ بنت رقیقہ سے کہا بیعت کی میں نے رسول اللہ ﷺ کی ساتھ کئی عورتوں کے، سو فرمایا ہم سے اطاعت اس میں ضرور ہے جو تم سے ہو سکے اور جس کی تمہیں طاقت ہو، کہا میں نے اللہ و رسول ہم پر زیادہ مہربان ہے ہم سے ہماری جانوں پر پھر عرض کی میں نے یارسول اللہ (ﷺ) بیعت لیجیے ہم سے۔ کہا سفیان نے یعنی مصافحہ کیجیے ہم سے۔ سو فرمایا رسول اللہ ﷺ نے قول میرا سو عورتوں کو برابر ہے قول میرے کے ایک عورت کو۔ یعنی قول ہی سے بیعت لینا عورتوں سے کافی ہے مصافحہ کی ضرورت نہیں۔

فائدہ : اس باب میں عائشہ اور عبداللہ بن عمر اور اسماء بنت یزید رضی اللہ عنہم سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔ نہیں جانتے ہم اس کو مگر روایت سے محمد بن منکدر کے۔ اور روایت کی سفیان ثوری اور مالک بن انس اور کئی لوگوں نے محمد بن منکدر سے مانند اس کے۔

❀❀❀❀

۳۸۔ بَابُ : مَا جَآءَ فِيُ عِدَّةِ أَصْحَابِ أَهْلِ بَدْرٍ

بدر والوں کی تعداد کے بیان میں

(۱۵۹۸) عَنِ الْبَرَاءِ قَالَ : كُنَّا نَتَحَدَّثُ أَنَّ أَصْحَابَ بَدْرٍ يَوْمَ بَدْرٍ كَعِدَّةِ أَصْحَابِ طَالُوتَ ثَلَاثِمِائَةٍ وَثَلَاثَةَ عَشَرَ رَجُلًا . (صحیح)

ترجمہ: روایت ہے براء سے کہا انہوں نے کہ ہم کہا کرتے تھے کہ بدری لوگ جنگ بدر میں برابر گنتی طالوت والوں کے تھے یعنی جنہوں نے نہر سے عبور کیا تھا تین سو تیرہ آدمی۔

فائدہ : اس باب میں ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بھی روایت ہے۔ اور یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔ اور تحقیق روایت کی ثوری وغیرہ نے ابی اسحاق سے۔

❀❀❀❀

٣٩۔ بَابُ : مَا جَآءَ فِي الْخُمُسِ

خمس کے بیان میں

(١٥٩٩) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ : أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ لِوَفْدِ عَبْدِالْقَيْسِ ((آمُرُكُمْ أَنْ تُؤَدُّوا خُمُسَ مَا غَنِمْتُمْ)).

(صحیح) مختصر البخاری (٤٠) الایمان لابن ابی عبیده (١/٥٩)

ترجمہ: روایت ہے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: عبدالقیس کے قاصدوں کو حکم کرتا ہوں میں تم کو کہ ادا کرو پانچواں حصہ غنیمت سے۔

فائدہ : اس حدیث میں ایک قصہ ہے اور یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔ روایت کی ہم سے قتیبہ نے انہوں نے حماد بن زید سے انہوں نے ابوحمزہ سے انہوں نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مانند اس کے۔ مترجم کہتا ہے پانچواں حصہ غنیمت کے مال سے جو نکالا جائے وہ یتیموں اور مسکینوں اور مسافروں پر اور آنحضرت ﷺ کی قرابت والوں پر تقسیم ہوا، اور قرابت والے سب پر مقدم کیے جائیں اور جو لوگ کہ ان میں سے غنی ہوں ان کا حق اس خمس میں نہیں ہے۔ اور ذکر اللہ تعالیٰ کا آیت ﴿ وَاعْلَمُوا أَنَّمَا غَنِمْتُمْ مِنْ شَيْءٍ فَأَنَّ لِلَّهِ خُمُسَهُ وَلِلرَّسُولِ ﴾ ۔ میں تبرکاً ہے اور ابوحنیفہ کے نزدیک حصہ آنحضرت ﷺ کا بعد وفات کے جاتا رہا۔ اور امام شافعی کے نزدیک مال غنیمت کے پانچ حصے کریں ایک حصہ آپ ﷺ کا اور وہ خلیفہ کو ملے گا اور ایک حصہ خاص ذوی القربیٰ کا یعنی بنی ہاشم اور بنی مطلب کا غنی ہوں یا فقیر اور چار حصہ جو بعد خمس کے باقی رہیں وہ غازیوں پر تقسیم ہوں پیادہ کو ایک حصہ اور سوار کو حنفیہ کے نزدیک دو حصہ۔ اور شافعی اور صاحبین کے نزدیک تین حصہ۔ اور ابن عباس رضی اللہ عنہما اور مجاہد اور حسن اور ابن سیرین اور عمر بن عبدالعزیز اور مالک اور شافعی اور ثوری اور لیث اور احمد اور اسحاق اور ابوعبیدہ اور ابن جریر رحمہم اللہ کا مذہب شافعی کے موافق ہے اور پوری روایت عبدقیس کے وفد کی بخاری میں مذکور ہے اور مشکوٰۃ کی کتاب الایمان کے فصل اول میں بھی مذکور ہے۔

❀❀❀❀

٤٠ـ بَابُ : مَا جَآءَ فِي كَرَاهِيَةِ النُّهْبَةِ

لوٹ مار کرنے کی حرمت کے بیان میں

(١٦٠٠) عَنْ رَافِعٍ قَالَ: كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فِي سَفَرٍ فَتَقَدَّمَ سَرَعَانُ النَّاسِ فَتَعَجَّلُوا مِنَ الْغَنَآئِمِ فَاطَّبَخُوا وَرَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي أُخْرَى النَّاسِ، فَمَرَّ بِالْقُدُورِ فَأَمَرَبِهَا فَأُكْفِئَتْ ثُمَّ قَسَمَ بَيْنَهُمْ فَعَدَلَ بَعِيرًا بِعَشْرِ شِيَاةٍ. (صحيح) صحيح أبي داود (٢٥١٢)

ترجمہ: روایت ہے رافع سے کہا تھے ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ سفر میں پس آگے بڑھ گئے جلد باز لوگ اور جلدی لیا انہوں نے غنیمت سے اور پکانے لگے یعنی قبل تقسیم کے اور رسول اللہ ﷺ آدمیوں کے پیچھے تھے، سو گزرے آپ ﷺ ہانڈیوں پر اور حکم کیا کہ اوندھا ڈالی گئیں پھر تقسیم کی ان میں سو برابر کیا ایک اونٹ دس بکریوں کے۔

فائدہ: اور روایت کی سفیان ثوری نے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے عبایہ سے انہوں نے اپنے دادا رافع بن خدیج سے۔ اور نہیں ذکر کیا انہوں نے اپنے باپ کا روایت کی ہم سے یہ حدیث محمود بن غیلان نے انہوں نے وکیع سے انہوں نے سفیان سے اور یہ اصح ہے اور عبایہ بن رفاع کو سماع ہے اپنے دادا رافع بن خدیج سے۔ اس باب میں ثعلبہ بن حکم اور انس اور ابوریحانہ اور ابوالدرداء اور عبدالرحمٰن بن سمرہ اور زید بن خالد اور ابوہریرہ رضی اللہ عنہ اور ابوایوب رضی اللہ عنہم سے بھی روایت ہے۔

❀❀❀❀

(١٦٠١) عَنْ أَنَسٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَنِ انْتَهَبَ فَلَيْسَ مِنَّا)).

(صحيح ـ المشكاة: ٢٩٤٧ ـ التحقيق الثاني)

ترجمہ: روایت ہے انس رضی اللہ عنہ سے کہا فرمایا رسول اللہ ﷺ نے جو نہب کرے وہ ہم میں سے نہیں۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے روایت سے انس رضی اللہ عنہ کے۔ مترجم کہتا ہے نہب کے معنی لغت میں اچک لے جانا ہے، اور یہاں اخذ مال مشترک غنیمت سے قبل تقسیم کے مراد ہے۔

❀❀❀❀

٤١ـ بَابُ : مَا جَآءَ فِي التَّسْلِيمِ عَلَى أَهْلِ الْكِتَابِ

اہل کتاب کو سلام کرنے کے بیان میں

(١٦٠٢) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((لَا تَبْدَأُوا الْيَهُودَ وَالنَّصَارَى بِالسَّلَامِ، وَإِذَا لَقِيتُمْ

أَحَدَهُمْ فِي الطَّرِيقِ فَاضْطَرُّوهُ إِلَى أَضْيَقِهِ)). (اسناده صحيح ـ الصحيحة : ٧٠٤ ـ الارواء : ١٢٧١)

ترجمہ: روایت ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے: ابتداء نہ کرو یہود و نصاریٰ سے ساتھ سلام کے، اور جب ملاقات کرو کسی ایک کی ان میں سے راہ میں تو بے قرار کرو اس کو تنگ راہ میں۔

فائدہ : اس باب میں ابن عمر اور انس اور ابی بصرہ غفاری صحابی نبی ﷺ سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔ اور معنی اس حدیث کے یہ ہیں کہ تم خود ان سے سلام نہ کرو بلکہ جواب دو جیسا آ گے آتا ہے کہا بعض اہل علم نے سبب اس کا یہ ہے کہ سلام میں ابتداء کرنا تعظیم ہے اور مامور ہیں اہل اسلام ساتھ ذلیل کرنے ان کے سے اور اسی طرح جب ملے کوئی ان میں کا راہ میں تو راستہ نہ خالی کرے ان کے واسطے اس لیے کہ اس میں تعظیم ہے۔

❁❁❁❁

(١٦٠٣) عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ : ((إِنَّ الْيَهُودَ إِذَا سَلَّمَ عَلَيْكُمْ أَحَدُهُمْ فَإِنَّمَا يَقُولُ: السَّامُ عَلَيْكُمْ فَقُلْ عَلَيْكَ)). (إسناده صحيح ـ الإرواء : ٥/ ١١٢)

ترجمہ: روایت ہے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے کہا فرمایا رسول اللہ ﷺ نے: یہود و نصاریٰ جب سلام کرتا ہے تم میں سے کسی پر تو کہتا ہے السام علیک پس جواب میں کہے علیک۔

فائدہ : یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔ مترجم السام علیک کے معنی موت ہو تجھ پر، یہود عداوت سے مسلمانوں کو ایسا کہتے تھے آپ نے فرمایا تم بھی وعلیک کہہ دیا کرو یعنی تجھی پر۔

❁❁❁❁

٤٢ـ بَابُ : مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ الْمُقَامِ بَيْنَ أَظْهُرِ الْمُشْرِكِينَ

مشرکوں میں رہنے کی کراہت

(١٦٠٤) عَنْ جَرِيرِ بْنِ عَبْدِاللهِ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ بَعَثَ سَرِيَّةً إِلَى خَثْعَمَ، فَاعْتَصَمَ نَاسٌ بِالسُّجُودِ فَأَسْرَعَ فِيهِمُ الْقَتْلَ فَبَلَغَ ذٰلِكَ النَّبِيَّ ﷺ فَأَمَرَلَهُمْ بِنِصْفِ الْعَقْلِ وَقَالَ : ((أَنَا بَرِيءٌ مِنْ كُلِّ مُسْلِمٍ يُقِيمُ بَيْنَ أَظْهُرِ الْمُشْرِكِينَ))، قَالُوا: يَارَسُولَ اللهِ! وَلِمَ قَالَ : ((لَا تَرَاءَى نَارَاهُمَا)). (صحيح ـ دون الأمر بنصف العقل : الارواء : ١٢٠٧) صحيح ابى داؤد (٢٣٨٨) بعض محققین کہتے ہیں اس کی سند ابو معاویہ کی تدلیس کی وجہ سے ضعیف ہے۔

ترجمہ: روایت ہے جریر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے کہ رسول اللہ ﷺ نے بھیجا ایک لشکر طرف خثعم کی پس پناہ چاہی بعضے لوگوں نے ساتھ سجدے کے پس جلدی کی مسلمانوں نے ان کے قتل میں پھر پہنچی یہ خبر نبی ﷺ کو اور حکم کیا آپ ﷺ نے ان کے لیے نصف دیت کا اور کہا آپ ﷺ نے میں بیزار ہوں اس مسلمان سے کہ رہے مشرکوں کے درمیان میں کہا یا رسول اللہ (ﷺ)

کیوں؟ فرمایا آپ ﷺ نے: ضرور ہے کہ مسلمان مشرک سے اتنی دور رہے کہ دکھائی نہ دے ایک کو آگ دوسرے کی۔

فائدہ : روایت کی ہم سے ہناد نے انہوں نے عبدہ سے انہوں نے اسماعیل بن ابی خالد سے انہوں نے قیس بن ابی حازم سے مثل حدیث ابو معاویہ کے اور نہیں ذکر کیا اس میں جریر کا اور یہ صحیح تر ہے۔ اور اس باب میں روایت ہے سمرہ سے اور اسماعیل کے اکثر اصحاب نے کہا ہے کہ روایت ہے اسماعیل سے انہوں نے روایت کی قیس بن ابی حازم سے کہ رسول اللہ ﷺ نے بھیجا ایک لشکر اور نہیں ذکر کیا اس میں جریر کا۔ اور روایت کی حماد نے حجاج بن ارطاۃ سے انہوں نے اسماعیل بن ابی خالد سے انہوں نے قیس سے انہوں نے جریر سے ابی معاویہ کی حدیث کی مانند۔ اور سنا میں نے محمد بخاری رحمہ اللہ سے کہتے تھے حدیث صحیح قیس کی ہے نبی ﷺ سے مرسلاً۔ اور روایت کی سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ نے نبی ﷺ سے کہ فرمایا آپ ﷺ نے مت ساتھ رہو مشرکوں کے اور مت اکٹھا ہو ساتھ ان کے اس لیے کہ جو رہا ان کے ساتھ اور اکٹھا ہوا ان کے ساتھ وہ مثل ان کے ہے۔ مترجم کہتا ہے ابن حجر مکی نے فتاویٰ حدیثیہ میں کہا ہے معنی اس حدیث کے یہ ہیں کہ لازم ہے مسلمانوں کو کہ دور رکھے منزل اپنی منزل مشرکین سے، یعنی حربیوں سے اور ایسی جگہ نہ اترے کہ ایک کو دوسرے کی آگ نظر آئے اس لیے کہ اس صورت میں وہ بھی ان کے ساتھ معدود ہوگا۔ اور مقرر ہو چکا ہے کہ ہجرت دار الحرب سے واجب ہے اور جب مسلمان ان میں مقیم ہو تو ان کی تکثیر سواد کی اور اگر کوئی لشکر غازیوں کا ان کا قصد کرے اور ان کے فرودگاہ پر پہنچ جائے اور دیکھنا آگ کا اس کو مانع جہاد ہوا اس لیے کہ عرب مقدار لشکر کا آگ سے معلوم کرتے تھے پس اس محذور عظیم کے سبب سے اقامت اور مساکنت کفار کے ساتھ منع ہوئی انتہیٰ اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے: ﴿فَلَا تَقْعُدُوْا مَعَهُمْ حَتّٰى يَخُوْضُوْا فِيْ حَدِيْثٍ غَيْرِهٖٓ اِنَّكُمْ اِذًا مِّثْلُهُمْ﴾ یعنی نہ بیٹھو ساتھ ان کے یہاں تک کہ وہ مشغول ہوں اور باتوں میں اس لیے کہ تحقیق تم اس وقت انہی کے مثل ہو۔ اور نسائی میں ہے: لَا يَقْبَلُ اللّٰهُ مِنْ مُّشْرِكٍ عَمَلًا بَعْدَ مَا أَسْلَمَ أَوْ يُفَارِقَ الْمُشْرِكِيْنَ۔ مسک الختام مختصراً۔

(١٦٠٥) **حَدَّثَنَا** هَنَّادٌ: حَدَّثَنَا عَبْدَةُ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِيْ خَالِدٍ عَنْ قَيْسِ بْنِ أَبِيْ حَازِمٍ مِثْلَ حَدِيْثِ أَبِيْ مُعَاوِيَةَ، وَلَمْ يَذْكُرْ فِيهِ: عَنْ جَرِيرٍ. وَهٰذَا أَصَحُّ. وَفِي الْبَابِ عَنْ سَمُرَةَ. بعض محققین کہتے ہیں اس کی سند مرسل ہونے کی وجہ سے ضعیف ہے۔

ترجمہ: بیان کیا ہم سے ھناد نے انہوں نے عبدہ انہوں نے اسماعیل بن خالد سے انہوں نے قیس بن ابی حازم سے مثل حدیث ابو معاویہ کے، اور نہیں ذکر کیا اس میں جریر کا اور یہ زیادہ صحیح ہے۔ اور اس باب میں سمرہ رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے۔

٤٣۔ بَابُ: مَا جَآءَ فِيْ إِخْرَاجِ الْيَهُوْدِ وَالنَّصَارٰى مِنْ جَزِيْرَةِ الْعَرَبِ

جزیرہ عرب سے یہود و نصاریٰ کو نکالنے کے بیان میں

(١٦٠٦) عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ: أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((لَئِنْ عِشْتُ إِنْ شَاءَ اللّٰهُ لَأُخْرِجَنَّ الْيَهُوْدَ وَالنَّصَارٰى مِنْ جَزِيْرَةِ الْعَرَبِ)). (صحيح)

ترجمہ: روایت ہے عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے: اگر میں زندہ رہا انشاء اللہ تعالیٰ نکال دوں گا یہود و نصاریٰ کو جزیرہ عرب سے۔ پھر بعد وفات حضرت ﷺ کے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان کو نکال دیا۔

فائدہ : یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

(١٦٠٧) عَنْ جَابِرٍ يَقُولُ أَخْبَرَنِي عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ : ((**لَأُخْرِجَنَّ الْيَهُودَ وَالنَّصَارَى مِنْ جَزِيرَةِ الْعَرَبِ فَلَا أَتْرُكُ فِيهَا إِلَّا مُسْلِمًا**)). (صحيح ـ الصحيحة : ١١٣٤) ((صحيح ابی داود))

ترجمہ: روایت ہے جابر رضی اللہ عنہ سے کہتے تھے خبر دی مجھ کو عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے کہ سنا انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے کہ فرماتے تھے البتہ میں نکال دوں گا یہود و نصاریٰ کو جزیرہ عرب سے اور نہ چھوڑوں گا میں اس میں مگر مسلمان۔

❀❀❀❀

٤٤ـ بَابُ : مَا جَآءَ فِي تَرِكَةِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ

باب: نبی ﷺ کے ترکہ کے بیان میں

(١٦٠٨) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ : جَاءَتْ فَاطِمَةُ إِلَى أَبِي بَكْرٍ فَقَالَتْ مَنْ يَرِثُكَ قَالَ أَهْلِي وَوَلَدِي قَالَتْ فَمَالِي لَا أَرِثُ أَبِي؟! فَقَالَ أَبُوبَكْرٍ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ ((**لَا نُورَثُ**)) وَلٰكِنْ أَعُولُ مَنْ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يَعُولُهُ وَأُنْفِقُ عَلَى مَنْ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يُنْفِقُ عَلَيْهِ. (صحيح ـ مختصر الشمائل المحمدية : ٣٣٧)

ترجمہ: روایت ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہا انہوں نے کہ آئیں سیدہ فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کے پاس اور فرمایا کون وارث ہوگا تمہارا؟ کہا ابو بکر نے میرے گھر والے اور میری اولاد کہا سیدہ فاطمۃ الزہراء رضی اللہ عنہا نے پھر ہے کہ میں وارث نہ ہوں اپنے باپ کی؟ سو کہا ابو بکر رضی اللہ عنہ نے سنا میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے تھے نہیں وارث ہوتا ہمارا کوئی، ولیکن روٹی کپڑا دوں گا میں جس کو رسول اللہ ﷺ دیتے تھے اور خرچ دوں گا میں جس کو رسول اللہ ﷺ دیتے تھے۔

فائدہ : اس باب میں عمر اور طلحہ اور زبیر اور عبدالرحمٰن بن عوف اور سعد اور عائشہ رضی اللہ عنہم سے بھی روایت ہے۔ حدیث ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی حسن ہے غریب ہے اس سند سے۔ مرفوع کیا ہے اس کو صرف حماد بن سلمہ اور عبدالوہاب بن عطاء نے، دونوں روایت کرتے ہیں محمد بن عمر سے انہوں نے روایت کی ابو سلمہ سے انہوں نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے۔ اور مروی ہوئی ہے یہ حدیث کئی سندوں سے ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ سے انہوں نے روایت کی آنحضرت ﷺ سے۔

❀❀❀❀

(١٦٠٩) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ: أَنَّ فَاطِمَةَ جَاءَتْ أَبَا بَكْرٍ وَعُمَرَ تَسْأَلُ مِيرَاثَهَا مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَا : سَمِعْنَا رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ : ((**إِنِّي لَا أُورَثُ**)) قَالَتْ وَاللّٰهِ لَا أُكَلِّمُكُمَا أَبَدًا فَمَاتَتْ وَلَا تُكَلِّمُهُمَا. (صحيح) قَالَ

: عَلِيُّ بْنُ عِيسٰى مَعْنَىٰ لَا أُكَلِّمُكُمَا تَعْنِي : فِي هٰذَا الْمِيرَاثِ أَبَدًا، أَنْتُمَا صَادِقَانِ. (صحيح) [انظر ماقبله]

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا حضرت ابوبکر وعمر رضی اللہ عنہما کے پاس آئیں' اُن سے رسول اللہ ﷺ سے اپنی وراثت مانگتی تھیں۔ اُن دونوں نے کہا ہم نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ "میری وراثت نہ ہوگی"۔ وہ بولیں اللہ کی قسم میں تم دونوں سے کبھی بات نہ کروں گی، پس وہ فوت ہوگئیں اور اُن دونوں سے بات نہ کی۔ (صحیح) علی بن عیسیٰ کہتے ہیں: میں تم دونوں سے کبھی بات نہ کروں گی یعنی میراث کے متعلق کبھی بھی، تم دونوں نے سچ کہا طریق سے عن ابی بکر الصدیق عن النبی ﷺ بھی مروی ہے۔

❀❀❀❀

(٢٦١٠) عَنْ مَالِكِ بْنِ أَوْسِ بْنِ الْحَدَثَانِ قَالَ : دَخَلْتُ عَلَى عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ وَدَخَلَ عَلَيْهِ عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ وَالزُّبَيْرُ بْنُ الْعَوَّامِ وَعَبْدُالرَّحْمٰنِ بْنُ عَوْفٍ وَسَعْدُ بْنُ أَبِي وَقَّاصٍ، ثُمَّ جَآءَ عَلِيٌّ وَالْعَبَّاسُ يَخْتَصِمَانِ، فَقَالَ عُمَرُ لَهُمْ: أَنْشُدُكُمْ بِاللّٰهِ الَّذِي بِإِذْنِهِ تَقُومُ السَّمَآءُ وَالْأَرْضُ أَتَعْلَمُونَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ : ((**لَا نُورَثُ، مَا تَرَكْنَا صَدَقَةٌ**)) ؟ قَالُوا : نَعَمْ، قَالَ عُمَرُ : فَلَمَّا تُوُفِّيَ رَسُولُ اللّٰهِ . قَالَ : أَبُوبَكْرٍ أَنَا وَلِيُّ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَجِئْتَ أَنْتَ وَهٰذَا إِلَى أَبِي بَكْرٍ تَطْلُبُ أَنْتَ مِيرَاثَكَ مِنَ ابْنِ أَخِيكَ وَيَطْلُبُ هٰذَا مِيرَاثَ امْرَأَتِهِ مِنْ أَبِيهَا فَقَالَ أَبُوبَكْرٍ إِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ ((**لَا نُورَثُ مَا تَرَكْنَاهُ صَدَقَةٌ**)) وَاللّٰهُ يَعْلَمُ إِنَّهُ صَادِقٌ بَارٌّ رَاشِدٌ تَابِعٌ لِلْحَقِّ. (صحيح ـ مختصر الشمائل : ٣٤١)

ترجمہ: روایت ہے مالک بن اوس بن حدثان سے کہا داخل ہوا میں پاس عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے اور داخل ہوئے ان کے پاس عثمان بن عفان اور زبیر بن عوام اور عبدالرحمٰن بن عوف اور سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہم پھر آئے حضرت علی اور عباس رضی اللہ عنہما تکرار کرتے ہوئے، سو فرمایا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے قسم دیتا ہوں میں اس اللہ کی جس کے حکم سے ٹھیرا ہے آسمان اور زمین کیا جانتے ہو تم کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہمارا کوئی وارث نہیں ہوتا جو چھوڑا ہم نے صدقہ ہے؟ کہا سب حاضرین نے ہاں، فرمایا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے پھر جب وفات ہوئی رسول اللہ ﷺ کی کہا ابوبکر نے میں خلیفہ ہوں رسول اللہ ﷺ کا پھر آئے تم اور یہ ابوبکر کے پاس طلب کرنے لگے تم میراث اپنے بھتیجے کی اور طلب کرنے لگے یہ میراث اپنی بی بی کی ان کے باپ سے کہا ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ہمارا کوئی وارث نہیں ہم نے جو چھوڑا ہے صدقہ ہے اور اللہ خوب جانتا ہے کہ وہ سچے تھے اور سیدھی راہ پر حق کے تابع تھے۔ اور اس حدیث میں ایک قصہ طویل ہے۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے مالک بن انس کی روایت سے۔ مترجم کہتا ہے باقی قصہ بروایت بخاری رحمۃ اللہ علیہ ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے اور عباس رضی اللہ عنہ سے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ اس مال سے یعنی فدک وغیرہ سے نفقہ اپنی

ازواج کا موافق ایک سال کے لے لیتے تھے اور باقی صلاح اور مصالح مؤمنین میں خرچ کرتے تھے پھر ابوبکر رضی اللہ عنہ بھی بعد وفات آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اسی طرح خرچ کرتے رہے اور میں اسی طرح کرتا ہوں اگر تم دونوں موافق عادت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور ابوبکر کے خرچ کرنے کا وعدہ کرو اور تصرف مالکانہ اس پر نہ سمجھو تو اس کا متولی تم کو کر دوں جب یہ دونوں راضی ہوئے تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان کو سونپ دیا پھر انہوں نے چاہا کہ وہ آپس میں ان دونوں کے تقسیم ہو جائے تا کہ ہر ایک حصے پر بخوبی متصرف ہو، حضرت عمر نے فرمایا: لَا أَقْضِیُ فِیهَا قَضَاءً غَیْرَ ذٰلِكَ۔ یعنی اس حکم سابق کے سوا میں دوسرا حکم نہ دوں گا اگر تم دونوں اس کے تکفل سے عاجز ہو تو پھر مجھے پھیر دو یہ خلاصہ مضمون ہے بخاری رحمہ اللہ کا اور اس میں ایک اشکال ہے وہ یہ ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ اور عباس رضی اللہ عنہ اگر جانتے تھے کہ آپ نے فرمایا: لَا نُوْرَثُ مَاتَرَكْنَاهُ صَدَقَةٌ۔ تو پھر حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے پاس طلب میراث کو کیوں حاضر ہوئے اور ابوبکرؓ کی زبان سے یہ حدیث سنی تھی تو پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس کیوں حاضر ہوئے خلاصہ جواب یہ ہے کہ سیدہ فاطمہ اور علی اور عباس رضی اللہ عنہم سے ہر ایک نے یہ خیال کیا لَا نُوْرِثُ مَا تَرَكْنَاهُ صَدَقَةٌ کا حکم بعض افراد کے ساتھ خاص ہے جمیع افراد ترکہ کو شامل نہیں۔ خطابی نے کہا کہ ایک اور اشکال یہ ہے کہ جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس شرط پر کہ مصارف صدقات میں اسے صرف کریں وہ مال حضرت علیؓ اور عباسؓ کو تفویض کر دیا اور انہوں نے حدیث مَاتَرَكْنَاهُ صَدَقَةٌ کی بخوبی سن لی اور مہاجرین کی گواہی اس حدیث پر پہنچ گئی پھر دوبارہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس کیوں حاضر ہوئے، خلاصہ جواب یہ ہے کہ مقصود ان کا اس بار آنے سے تصرف مالکانہ نہ تھا بلکہ یہ چاہتے تھے کہ اگر یہ تقسیم ہو جائے تو ہر ایک اپنے حصہ کی تدبیر اور حفاظت بآسانی کرے، اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس تقسیم کو بھی گوارا نہ کیا اور نہ چاہا کسی طرح اس پر تقسیم کا لفظ آئے کہ ایسا نہ ہو بعد چند مدت کے اس تقسیم کے سبب سے لوگ اسے میراث اور ترکہ سمجھ لیں چنانچہ ابوداؤد میں مروی ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اپنی خلافت میں بھی اسے حالت اولیٰ پر باقی رکھا اور کچھ تغیر نہ کیا یہ صریح دلیل ہے ان کی رضا کی حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے فرمانے پر اور مندفع ہو گئے اس ہماری تقریر سے اکثر اعتراضات باطلہ فرقہ شیعہ شنیعہ کے الحمد للہ علی ذلك۔

❀❀❀❀

٤٥۔ بَابُ : مَا جَآءَ مَا قَالَ النَّبِیُّ ﷺ یَوْمَ فَتْحِ مَكَّةَ: إِنَّ هٰذِهٖ لَا تُغْزٰی بَعْدَ الْیَوْمِ

اس بیان میں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فتح مکہ کے دن فرمایا کہ آج کے بعد اس میں جہاد نہیں کیا جائے گا

(١٦١١) عَنِ الْحَارِثِ بْنِ مَالِكِ بْنِ الْبَرْصَاءَ قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِیَّ ﷺ یَوْمَ فَتْحِ مَكَّةَ یَقُوْلُ: ((لَا تُغْزٰی هٰذِهٖ بَعْدَ الْیَوْمِ إِلٰی یَوْمِ الْقِیٰمَةِ))۔ (صحیح ۔ الصحیحة : ٢٤٢٧)

ترجمہ: روایت ہے حارث بن مالک رضی اللہ عنہ سے کہا انہوں نے سنا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے فتح مکہ کے دن فرماتے تھے نہ جہاد کیا جائے گا اس پر آج کے دن کے بعد قیامت کے دن تک۔ یعنی کبھی ایسا نہ ہوگا کہ یہ مسکن کفار اور دارالحرب ہو۔

فائدہ: اس باب میں ابن عباس رضی اللہ عنہما اور سلیمان بن صرد اور مطیع سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔ یعنی یہ حدیث زکریا بن ابی زائدہ کی شعبی سے جو ابھی مذکور ہوئی نہیں جانتے ہم اس کو مگر اسی روایت سے۔

❀❀❀❀

٤٦۔ بَابُ : مَا جَآءَ فِيْ سَاعَةِ الَّتِيْ يُسْتَحَبُّ فِيهَا الْقِتَالُ

اس وقت کے بیان میں جس میں قتال کرنا مستحب ہے

(١٦١٢) عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ مُقَرِّنٍ قَالَ : غَزَوْتُ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فَكَانَ إِذَا طَلَعَ الْفَجْرُ أَمْسَكَ حَتّٰى تَطْلُعَ الشَّمْسُ فَإِذَا طَلَعَتْ قَاتَلَ، فَإِذَا انْتَصَفَ النَّهَارُ أَمْسَكَ حَتّٰى تَزُوْلَ الشَّمْسُ، فَإِذَا زَالَتِ الشَّمْسُ قَاتَلَ حَتَّى الْعَصْرِ ثُمَّ أَمْسَكَ حَتّٰى يُصَلِّيَ الْعَصْرَ ثُمَّ يُقَاتِلُ. قَالَ وَكَانَ يُقَالُ عِنْدَ ذٰلِكَ تَهِيْجُ رِيَاحُ النَّصْرِ وَيَدْعُوا الْمُؤْمِنُوْنَ لِجُيُوْشِهِمْ فِيْ صَلٰوتِهِمْ . (ضعيف ـ المشكاة : ٣٩٣٤ ـ التحقيق الثانى) (قتادہ مدلس ہے نیز اس کی نعمان بن مقرن سے ملاقات ثابت نہیں لہٰذا سند میں انقطاع ہے۔

ترجمہ: روایت ہے نعمان بن مقرن سے کہا انہوں نے جہاد کیا میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ پھر جب نکلتی صبح ٹھہر جاتے یہاں تک کہ آفتاب طلوع ہوتا پھر جب نکل آتا آفتاب لڑتے پھر جب دوپہر ہوتی ٹھہر جاتے یہاں تک کہ ڈھلتا آفتاب پھر لڑتے عصر تک پھر ٹھہر جاتے یہاں تک کہ پڑھ لیتے عصر پھر لڑتے اور فرماتے تھے اس وقت یعنی بعد عصر کے چلتی ہے ہوا مدد الٰہی کی اور دعا کرتے مومن اپنے لشکروں کے لیے نمازوں میں۔

فائدہ: اور مروی ہے یہ حدیث نعمان بن مقرن سے اور اسناد سے کہ وہ اس سے زیادہ اوصل ہے۔ اور قتادہ نے نہیں پایا نعمان بن مقرن، کو وفات پائی نعمان نے خلافت میں عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے۔ روایت کی ہم سے حسن بن خلال نے انہوں نے عفان اور حجاج سے انہوں نے کہا روایت کی ہم سے حماد بن سلمہ نے انہوں نے ابوعمران جونی سے انہوں نے علقمہ سے انہوں نے معقل بن یسار سے کہ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے بھیجا نعمان بن مقرن کو ہرمز کی طرف پھر ذکر کی حدیث طویل۔ سو کہا نعمان نے حاضر ہوا میں ساتھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پس جب اول نہار میں نہ لڑتے انتظار کرتے زوال شمس کا اور ہوا ئے مدد اور نزول نصر کا۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔ اور علقمہ بن عبداللہ بھائی ہیں بکر بن عبداللہ مزنی کے۔

❀❀❀❀

(١٦١٣) عَنِ الْحَسَنُ بْنُ عَلِيِّ الْخَلَّالُ : حَدَّثَنَا عَفَّانُ بْنُ مُسْلِمٍ وَالْحَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ قَالَا : حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ

سَلَمَةَ: حَدَّثَنَا أَبُو عِمْرَانَ الْجَوْنِيُّ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ الْمُزَنِيِّ، عَنْ مَعْقِلِ بْنِ يَسَارٍ أَنَّ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ بَعَثَ النُّعْمَانَ بْنَ مُقَرِّنٍ إِلَى الْهُرْمُزَانِ، فَذَكَرَ الْحَدِيثَ بِطُولِهِ، فَقَالَ النُّعْمَانُ بْنُ مُقَرِّنٍ: شَهِدْتُّ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَكَانَ إِذَا لَمْ يُقَاتِلْ أَوَّلَ النَّهَارِ انْتَظَرَ حَتّٰى تَزُولَ الشَّمْسُ وَتَهُبَّ الرِّيَاحُ وَيَنْزِلَ النَّصْرُ.

(صحيح ـ المشكاة: ٣٩٣٣ ـ التحقيق الثانى)

ترجمہ: روایت ہے معقل بن یسار سے کہ عمر بن خطاب نے بھیجا نعمان بن مقرن کی ہرمزکی طرف پھر طویل حدیث ذکر کی۔تو کہا نعمان نے حاضر ہوا میں ساتھ رسول اللہ ﷺ کے پس جب آپ شروع دِن میں نہ لڑتے تو انتظار کرتے زوال شمس کا اور ہوا ئے مدد اور نزول نصر کا۔

❀❀❀❀

٤٧ ـ بَابُ: مَا جَآءَ فِي الطِّيَرَةِ

بدفالی کے بیان میں

(١٦١٤) عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((**اَلطِّيَرَةُ مِنَ الشِّرْكِ، وَمَا مِنَّا وَلٰكِنَّ اللّٰهَ يُذْهِبُهُ بِالتَّوَكُّلِ**)). (صحيح) (سلسلة الأحاديث الصحيحة (٤٣٠) غاية المرام (٣٠٣)

ترجمہ: روایت ہے عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے کہا کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے: بدفالی پر عمل کرنا شرک ہے اور نہیں کوئی ہم میں سے جس کو خیال نہ آئے بدفالی کا مگر اللہ تعالیٰ دور کر دیتا ہے اس کو ساتھ توکل کے۔

فائدہ: کہا ابوعیسیٰ نے سنا میں نے محمد بن اسماعیل بخاری سے کہتے تھے کہ سلیمان بن حرب کہتے تھے کہ میرے نزدیک ''وَمَا مِنَّا......'' قول عبداللہ بن مسعود کا ہے۔اور اس باب میں سعد اور ابی ہریرہ اور حابس تمیمی اور عائشہ اور ابن عمر رضی اللہ عنہم سے بھی روایت ہے۔یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔نہیں جانتے ہم اس کو مگر سلمہ بن کہیل کی روایت سے۔اور روایت کی شعبہ نے بھی سلمہ سے یہ حدیث۔

❀❀❀❀

(١٦١٥) عَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((**لَا عَدْوَى وَلَا طِيَرَةَ وَأُحِبُّ الْفَالَ**)) قَالُوا: يَا رَسُولَ اللّٰهِ! وَمَا الْفَالُ قَالَ: ((**اَلْكَلِمَةُ الطَّيِّبَةُ**)). (صحيح) ظلال الجنة (٥٦٩) سلسلة الاحاديث الصحيحة (٧٨٦)

ترجمہ: روایت ہے انس رضی اللہ عنہ سے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: نہ عدوی ہے نہ بدفالی اور دوست رکھتا ہوں میں نیک فال کو۔کہا گیا یارسول اللہ ﷺ کیا ہے فال نیک؟ فرمایا کوئی بات اچھی۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

(١٦١٦) عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُعْجِبُهُ إِذَا خَرَجَ لِحَاجَتِهِ أَنْ يَسْمَعَ يَا رَاشِدُ، يَا نَجِيحُ. (صحيح عند الالبانى۔ الروض النضير : ٨٦) بعض محققین کہتے ہیں اس کی سند حمید الطّویل کی تدلیس کی وجہ سے ضعیف ہے۔

ترجمہ: روایت ہے انس بن مالک سے کہ نبی ﷺ دوست رکھتے تھے جب نکلتے تھے کسی اپنے کام کو کہ سنیں یا راشد یا نجیح ۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے۔ مترجم عدوی ایک کی بیماری دوسرے کو لگ جانا عرب کا عقیدہ باطل تھا کہ جب کھجلی والا اونٹ اچھے اونٹوں میں آ جاتا ہے تو سب کو کھجلی ہو جاتی ہے، اور آدمیوں میں بھی ایسا ہی تھا ہند کے حمقاء چیچک کھجلی ہیضہ میں ایسا ہی عقیدہ رکھتے ہیں اور بہ تتبع نصاریٰ طرح طرح کے ظلم اس عقیدہ باطلہ کے سبب جاری ہوتے ہیں اور راشد راہ یافتہ اور نجیح مراد کو پہنچا ہوا آپ ان ناموں سے نیک فال لیتے تھے اور بدفالی کو شرک فرماتے تھے جیسے ہند کے حمقاء میں عقیدہ ہے کہ جب گھر سے نکلے اور بلی سامنے آ گئی یا خالی مشک یا کسی نے چھینکا تو لوٹ آئے اور سمجھے کہ اگر اس وقت جائیں گے تو بے انجاح مرام گھر آئیں گے۔

٤٨۔ بَابُ : مَا جَاءَ فِي وَصِيَّةِ النَّبِيِّ ﷺ فِي الْقِتَالِ

قتال کے بارے میں نبی اکرم ﷺ کی وصیت

(١٦١٧) عَنْ بُرَيْدَةَ قَالَ : كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ إِذَا بَعَثَ أَمِيرًا عَلَى جَيْشٍ أَوْصَاهُ فِي خَاصَّةِ نَفْسِهِ بِتَقْوَى اللّٰهِ وَمَنْ مَعَهُ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ خَيْرًا وَقَالَ: ((اغْزُوْا بِسْمِ اللّٰهِ وَفِي سَبِيْلِ اللّٰهِ، قَاتِلُوْا مَنْ كَفَرَ بِاللّٰهِ، وَلَا تَغُلُّوْا وَلَا تَغْدُرُوْا وَلَا تُمَثِّلُوْا، وَلَا تَقْتُلُوْا وَلِيْدًا، فَإِذَا لَقِيْتَ عَدُوَّكَ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ فَادْعُهُمْ إِلَى إِحْدٰى ثَلٰثِ خِصَالٍ أَوْ خِلَالٍ أَيَّتُهَا أَجَابُوْكَ فَاقْبَلْ مِنْهُمْ وَكُفَّ عَنْهُمْ وَادْعُهُمْ إِلَى الْإِسْلَامِ وَالتَّحَوُّلِ مِنْ دَارِهِمْ إِلَى دَارِ الْمُهَاجِرِيْنَ، وَأَخْبِرْهُمْ إِنْ فَعَلُوْا ذٰلِكَ فَإِنَّ لَهُمْ مَا لِلْمُهَاجِرِيْنَ وَعَلَيْهِمْ مَا عَلَى الْمُهَاجِرِيْنَ وَإِنْ أَبَوْا أَنْ يَتَحَوَّلُوْا فَأَخْبِرْهُمْ أَنَّهُمْ يَكُوْنُوْا كَأَعْرَابِ الْمُسْلِمِيْنَ يَجْرِيْ عَلَيْهِمْ مَا يَجْرِيْ عَلَى الْأَعْرَابِ لَيْسَ لَهُمْ فِي الْغَنِيْمَةِ وَالْفَيْءِ شَيْءٌ إِلَّا أَنْ يُجَاهِدُوْا فَإِنْ أَبَوْا فَاسْتَعِنْ بِاللّٰهِ عَلَيْهِمْ وَقَاتِلْهُمْ وَإِذَا حَاصَرْتَ حِصْنًا فَأَرَادُوْكَ أَنْ تَجْعَلَ لَهُمْ ذِمَّةَ اللّٰهِ وَلَا ذِمَّةَ نَبِيِّهِ فَلَا تَجْعَلْ لَهُمْ ذِمَّةَ اللّٰهِ وَلَا ذِمَّةَ نَبِيِّهِ وَاجْعَلْ لَهُمْ ذِمَّتَكَ وَذِمَمَ أَصْحَابِكَ فَإِنَّكُمْ أَنْ تُنْفِرُوْا ذِمَمَكُمْ وَذِمَمَ أَصْحَابِكُمْ خَيْرٌ مِنْ أَنْ تُخْفِرُوْا ذِمَّةَ اللّٰهِ وَذِمَّةَ رَسُوْلِهِ، وَإِذَا حَاصَرْتَ أَهْلَ حِصْنٍ فَأَرَادُوْكَ أَنْ تُنْزِلُوْهُمْ عَلَى حُكْمِ اللّٰهِ فَلَا تُنْزِلُوْهُمْ وَلٰكِنْ أَنْزِلْهُمْ عَلَى حُكْمِكَ فَإِنَّكَ لَا تَدْرِيْ أَتُصِيْبُ حُكْمَ اللّٰهِ فِيْهِمْ أَمْ لَا أَوْ نَحْوَ هٰذَا.

(اسناده صحيح) الارواء (١٢٤٧ و ٧/٢٩٢) الروض النضير (١٦٧)

ترجمہ: روایت ہے بریدہ رضی اللہ عنہ سے کہا کہ تھے رسول اللہ ﷺ جب بھیجتے کسی امیر کو کسی لشکر پر وصیت کرتے خاص اس کے نفس کو اللہ تعالیٰ سے ڈرنے کی اور ہمراہ کے مسلمانوں کے ساتھ بھلائی کرنے کی اور فرماتے جہاد کرو اللہ کے نام سے لڑو اللہ کی راہ میں مارو اس کو جو منکر ہو اللہ کا اور غنیمت میں چوری نہ کرو اور اقرار نہ توڑو اور مثلہ نہ کرو اور قتل نہ کرو بچوں کو، پھر جب مقابل ہو تم اپنے دشمن کے مشرکوں سے تو بلاؤ ان کو تین خصلتوں کی طرف۔ راوی کو شک ہے کہ خلال فرمایا یا خصال۔ اگر وہ ایک کو بھی مان لیں ان تینوں میں سے تو قبول کر ان سے اور باز رہ ان کے قتل اور قمع سے، بلا ان کو اسلام کی طرف اور اٹھ آنے کی اپنے گھروں سے مہاجروں کے گھروں کی طرف، اور خبر دے ان کو اگر وہ یہ کریں (کہا راوی نے) تو ہے واسطے ان کے جو ہے واسطے مہاجروں کے یعنی حصہ مال غنیمت اور فئے سے اور ہے ان پر جو ہے مہاجروں پر یعنی تائید دین سے، اور اگر وہ تحول سے انکار کریں بعد اسلام کے تو خبر دے ان کو کہ ہوئیں گے وہ مانند گنوار مسلمانوں کے جاری ہوگا ان پر جو جاری ہوگا گنواروں پر نہ ہوگا حصہ ان کا غنیمت اور فئے میں مگر یہ کہ وہ جہاد کریں پھر اگر اسلام سے بھی انکار کریں تو مدد مانگ اللہ سے ان کے ہلاک پر اور لڑ ان سے اور جب گھیرے تو کسی قلعہ کو اور وہ ارادہ کریں کہ تو دے ان کو پناہ اللہ کی اور اس کے رسول کی تو مت دے ان کو پناہ اللہ کی اور اس کے رسول کی اور دے ان کو پناہ اپنی اور اپنے ساتھ والوں کی اس لیے کہ اگر تم توڑو پناہ اپنی اور اپنے ہمراہ والوں کی یعنی نقض عہد کرو بہتر ہے اس سے کہ توڑو پناہ اللہ کی اور اس کے رسول کی اور اسی طرح جب گھیرے تو کسی قلعہ والوں کو اور ارادہ کریں وہ کہ اتریں اوپر حکم اللہ کے تو نہ اتار ان کو اللہ تعالیٰ کے حکم پر ولیکن اتار ان کو اپنے حکم پر اس لیے کہ تو نہیں جانتا کہ پہنچے تو اللہ کے حکم کو ان کے باب میں یا نہیں اور اسی کے مانند اور کچھ فرمایا۔

فائدہ: اس باب میں نعمان بن مقرن سے بھی روایت ہے۔ حدیث بریدہ کی حسن ہے صحیح ہے۔ روایت کی ہم سے محمد بن بشار نے انہوں نے ابواحمد سے انہوں نے سفیان سے انہوں نے علقمہ سے مانند روایت مذکور کے، اور زیادہ کیے اس میں یہ لفظ یعنی وسط حدیث میں "فَإِنْ أَبَوْا فَخُذْ مِنْهُمُ الْجِزْيَةَ فَإِنْ أَبَوْا فَاسْتَعِنْ بِاللّٰهِ عَلَيْهِمْ" یعنی اگر وہ انکار کریں اسلام سے تو لو ان سے جزیہ اور اگر وہ انکار کریں جزیہ سے بھی تو مدد مانگو اللہ سے ان پر یعنی اور لڑو۔ مترجم: یہ تیسری خصلت ہے جو روایت سابقہ میں مذکور نہیں ہوئی تھی۔ انتہیٰ۔ اس طرح روایت کی وکیع وغیرہ اور لوگوں نے سفیان سے اور روایت کی محمد بن بشار کے سوا اور لوگوں نے عبدالرحمٰن بن مہدی سے اور ذکر کیا اس میں امر جزیہ کا۔

❀❀❀❀

(١٦١٨) عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ : كَانَ النَّبِيُّ ﷺ لَا يُغِيرُ إِلَّا عِنْدَ صَلَاةِ الْفَجْرِ، فَإِنْ سَمِعَ أَذَانًا أَمْسَكَ وَإِلَّا أَغَارَ، وَاسْتَمَعَ ذَاتَ يَوْمٍ فَسَمِعَ رَجُلًا يَقُولُ: اَللّٰهُ أَكْبَرُ اَللّٰهُ أَكْبَرُ فَقَالَ : ((عَلَى الْفِطْرَةِ)) فَقَالَ :

أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ فَقَالَ : ((خَرَجْتَ مِنَ النَّارِ)). (صحيح) صحيح ابی داؤد (٢٢٦٨)

ترجمہ: روایت ہے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے کہا تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نہ لوٹتے تھے مگر نماز صبح کے وقت پھر اگر سن لی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اذان ٹھہر جاتے تھے ورنہ لوٹ لیتے تھے، اور کان لگایا ایک دن تو سنا کہ ایک مرد کہتا تھا اللہ اکبر اللہ اکبر، سو فرمایا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے: ہے تو فطرت اسلام پر، پھر کہا اس نے اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰـهُ، فرمایا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے: نکلا تو دوزخ کی آگ سے۔

فائدہ: کہا حسن نے روایت کی ہم سے ولید نے انہوں نے حماد سے اسی سند سے مثل اسی روایت کے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے
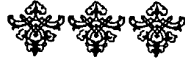
ابواب فضائل الجهاد

عن رسول اللہ ﷺ

(المعجم ۲۰) جہاد کے فضائل کے بیان میں (التحفة ۱۸)

۱ ـ بَابُ : مَا جَآءَ فِيْ فَضْلِ الْجِهَادِ

جہاد کی فضیلت کے بیان میں

(۱۶۱۹) عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ: قِيْلَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ مَا يَعْدِلُ الْجِهَادَ قَالَ : ((إِنَّكُمْ لَا تَسْتَطِيْعُوْنَهُ)). فَرَدُّوْا عَلَيْهِ مَرَّتَيْنِ أَوْثَلَاثًا كُلُّ ذٰلِكَ يَقُوْلُ : ((لَا تَسْتَطِيْعُوْنَهُ)) فَقَالَ فِي الثَّالِثَةِ: ((مَثَلُ الْمُجَاهِدِ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ مَثَلُ الصَّآئِمِ الْقَائِمِ الَّذِيْ لَايَفْتُرُ مِنْ صَلٰوةٍ وَلَا صِيَامٍ حَتّٰى يَرْجِعَ الْمُجَاهِدُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ)) . (صحيح ـ الصحيحة : ۲۸۹۶)

ترجمہ: روایت ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہا عرض کیا گیا کہ یا رسول اللہ (ﷺ) کیا چیز برابر ہے جہاد کے؟ یعنی ثواب واجر میں۔ فرمایا آپ ﷺ نے: تم طاقت نہیں رکھتے اس کی پھر دوبارہ پوچھا آپ ﷺ سے یا سہ بارہ، ہر بار آپ ﷺ فرماتے تھے تم اس کی طاقت نہیں رکھتے پھر فرمایا تیسری بار میں: مثال مجاہد فی سبیل اللہ کی مانند اس روزہ دار اور نمازی کی ہے کہ نہیں قصور

کرتا نماز میں اور نہ روزہ میں یہاں تک کہ پھرے مجاہد فی سبیل اللہ۔

فائدہ : اس باب میں شفا اور عبداللہ بن حبشی اور ابو موسیٰ اور ابو سعید اور ام مالک رضی اللہ عنہم بہزیہ اور انس بن مالک سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔ اور مروی ہوئی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بواسطہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے کئی سندوں سے۔

(۱۶۲۰) عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ : يَعْنِي ((يَقُوْلُ اللّٰهُ [عَزَّوَجَلَّ] الْمُجَاهِدُ فِي سَبِيْلِيْ هُوَ عَلَيَّ ضَمَانٌ اِنْ قَبَضْتُهُ اَوْرَثْتُهُ الْجَنَّةَ وَاِنْ رَجَعْتُهُ رَجَعْتُهُ بِاَجْرٍ اَوْغَنِيْمَةٍ)).

(اسناده صحيح۔ التعليق الرغيب : ۲/ ۱۷۸)

ترجمہ: روایت ہے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے: یعنی فرماتا ہے اللہ عزوجل کہ مجاہد میرے راہ میں ہے اس کی ضمانت پر ہے اگر قبض کروں میں اس کی روح وارث کروں اس کو جنت کا اور اگر پھیر لے جاؤں اس کو یعنی اس کے گھر کی طرف پھیر لے جاؤں ساتھ اجر اور غنیمت کے۔

فائدہ : یہ حدیث غریب ہے صحیح ہے اس سند سے۔

❀ ❀ ❀ ❀

۲۔ بَابُ : مَا جَآءَ فِيْ فَضْلِ مَنْ مَاتَ مُرَابِطًا

جہاد کرنے والے کی موت کی فضیلت کے بیان میں

(۱۶۲۱) عَنْ فُضَالَةَ بْنِ عُبَيْدٍ يُحَدِّثُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ أَنَّهُ قَالَ : ((كُلُّ مَيِّتٍ يُخْتَمُ عَلٰى عَمَلِهٖ اِلَّا الَّذِيْ مَاتَ مُرَابِطًا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ، فَاِنَّهٗ يُنْمٰى لَهٗ عَمَلُهٗ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ وَيَأْمَنُ فِتْنَةَ الْقَبْرِ)) وَسَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ يَقُوْلُ : ((اَلْمُجَاهِدُ مَنْ جَاهَدَ نَفْسَهٗ)) . (صحيح ۔ المشكاة : ۳۴ ۔ التحقيق الثانى : ۳۸۲۳ ۔ التعليق الرغيب : ۲/ ۱۵۰ ۔ سلسله احاديث الصحيحة : ۵۴۹) صحيح أبي داود (۱۲۵۸)

ترجمہ: روایت ہے فضالہ بن عبید سے وہ روایت کرتے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ انہوں نے فرمایا: مہر کردی جاتی ہے ہر میت کے عمل پر یعنی تمام ہو جاتے ہیں اور بڑھتے نہیں مگر جو مرے مرابطا اللہ کی راہ میں، پس بڑھائے جاتے ہیں اس کے لیے عمل اس کے قیامت کے دن تک اور امن میں رہتا ہے وہ فتنہ قبر سے۔ اور سنا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے تھے: مجاہد وہ ہے جو مجاہدہ کرے اپنے نفس سے۔ یعنی طاعت الٰہی میں صبر اور نفس کی پیروی نہ کرے اور یہ جہاد اکبر ہے۔

فائدہ : اس باب میں عقبہ بن عامر اور جابر رضی اللہ عنہما سے بھی روایت ہے حدیث فضالہ بن عبید کی حسن ہے صحیح ہے۔

❀ ❀ ❀ ❀

٣۔ بَابُ : مَا جَآءَ فِيُ فَضُلِ الصَّوُمِ فِيُ سَبِيُلِ اللّٰهِ

جہاد میں روزہ رکھنے کی فضیلت کے بیان میں

(١٦٢٢) عَنُ أَبِيُ هُرَيُرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ : ((مَنُ صَامَ يَوُمًا فِيُ سَبِيُلِ اللّٰهِ زَحُزَحَهُ اللّٰهُ عَنِ النَّارِ سَبُعِيُنَ خَرِيُفًا)) اَحَدُهُمَا يَقُولُ سَبُعِيُنَ وَالْاٰخَرُ يَقُولُ : أَرُبَعِيُنَ ۔ (صحيح ۔ باللفظ الاوّل ۔ التعليق الرغيب : ٢/ ٦٢)

ترجمہ: روایت ہے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ نبی ﷺ نے فرمایا جو روزہ رکھے ایک دن اللہ کی راہ میں یعنی جہاد میں، دور کردے گا اللہ تعالیٰ اس کو آگ سے دوزخ کی ستر برس کی مسافت تک۔ ایک راوی کہتا ہے ستر برس دوسرا چالیس برس۔ یعنی عروہ اور سلیمان بن یسار دونوں نے گنتی میں اختلاف کیا۔

فائدہ : یہ حدیث غریب ہے اس سند سے۔ اور ابوالاسود کا نام محمد بن عبدالرحمٰن بن نوفل اسدی ہے اور وہ مدنی ہیں اس باب میں ابی سعید اور انس اور عقبہ بن عامر اور ابوامامہ رضی اللہ عنہم سے بھی روایت ہے۔

(١٦٢٣) عَنُ اَبِيُ سَعِيُدٍ الْخُدُرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ : ((لَا يَصُوُمُ عَبُدٌ يَوُمًا فِيُ سَبِيُلِ اللّٰهِ اِلَّا بَاعَدَ ذٰلِكَ الْيَوُمُ النَّارَ عَنُ وَجُهِهٖ سَبُعِيُنَ خَرِيُفًا)).

(صحيح) التعليق الرغيب (٢/ ٦٢) التعليق على ابن خزيمة (٢١١٣)

ترجمہ: روایت ہے ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا نبی ﷺ نے: نہیں روزہ رکھتا ہے کوئی بندہ ایک دن اللہ کی راہ میں یعنی جہاد میں مگر دور کرتا ہے وہ دن دوزخ کی آگ اس کے منہ سے ستر برس کی مسافت تک۔

فائدہ : یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

(١٦٢٤) عَنُ أَبِيُ أُمَامَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ : ((مَنُ صَامَ يَوُمًا فِيُ سَبِيُلِ اللّٰهِ جَعَلَ اللّٰهُ بَيُنَهُ وَبَيُنَ النَّارِ خَنُدَقًا كَمَا بَيُنَ السَّمَآءِ وَالْاَرُضِ)) ۔ (حسن صحيح ۔ سلسلة الاحاديث الصحيحة : ٥٦٣)

ترجمہ: روایت ہے ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: جو روزہ رکھے ایک دن کا اللہ کی راہ میں بنا دیتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے اور دوزخ کے درمیان میں خندق ایسے جیسے آسمان و زمین۔

فائدہ : یہ حدیث غریب ہے ابوامامہ کی روایت سے۔

❀❀❀❀

٤۔ بَابُ : مَا جَآءَ فِيُ فَضُلِ النَّفَقَةِ فِيُ سَبِيُلِ اللّٰهِ

جہاد میں خرچ کرنے کی فضیلت میں

(١٦٢٥) عَنُ خُرَيُمِ بُنِ فَاتِكٍ قَالَ : قَالَ رَسُوُلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيُهِ وَسَلَّمَ : ((مَنُ اَنُفَقَ نَفَقَةً فِيُ سَبِيُلِ اللّٰهِ كُتِبَتُ

لَهُ سَبْعُمَا مِائَةِ ضِعْفٍ)) . (اسناده صحيح ـ المشكاة : ٣٨٢٦ ـ التعليق الرغيب : ٢/ ١٥٦)

ترجمہ: روایت ہے خریم بن فاتک سے کہا فرمایا رسول اللہ ﷺ نے: جس نے خرچ کیا کچھ نقد و جنس اللہ تعالیٰ کی راہ میں لکھا جاتا ہے اس کے لیے اس کا سات سو گنا۔

فائدہ : اس باب میں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث حسن ہے۔ نہیں جانتے ہم اس کو مگر روایت سے رکین بن ربیع کی۔

❀❀❀❀

٥ـ بَابُ : مَا جَآءَ فِيْ فَضْلِ الْخِدْمَةِ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ

جہاد میں خدمت کرنے کی فضیلت میں

(١٦٢٦) عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ الطَّائِيِّ : أَنَّهُ سَأَلَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ أَيُّ الصَّدَقَةِ أَفْضَلُ؟ قَالَ : ((خِدْمَةُ عَبْدٍ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ، اَوْظِلُّ فُسْطَاطٍ، اَوْ طَرُوْقَةُ فَحْلٍ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ)).

(اسناده حسن ـ التعليق الرغيب : ٢/ ١٥٨)

ترجمہ: روایت ہے عدی بن حاتم طائی رضی اللہ عنہ سے کہ انہوں نے پوچھا رسول اللہ ﷺ سے کون سا صدقہ افضل ہے؟ فرمایا دینا غلام کا اللہ کی راہ میں یا سایہ خیمہ کا یا اونٹنی جوان اللہ کی راہ میں۔

فائدہ : اور مروی ہے معاویہ بن صالح سے یہ حدیث مرسلاً، اور خلاف کیا گیا زید پر بعض اسناد میں اس حدیث کے، اور روایت کی ولید بن جمیل نے یہ حدیث قاسم ابی عبدالرحمٰن سے انہوں نے امامہ رضی اللہ عنہ سے انہوں نے نبی ﷺ سے روایت کی، ہم سے یہ حدیث زیاد بن ایوب نے انہوں نے یزید بن ہارون سے انہوں نے ولید بن جمیل سے انہوں نے قاسم ابی عبدالرحمٰن سے انہوں نے ابو امامہ سے کہا فرمایا رسول اللہ ﷺ نے: افضل صدقوں میں کا سایہ خیمہ کا ہے اللہ کی راہ میں دینا خادم کا ہے اللہ کی راہ میں یا دینا اونٹنی کا ہے اللہ کی راہ میں۔

ف:۔ یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے۔ اور وہ صحیح تر ہے میرے نزدیک معاویہ بن صالح کی روایت سے۔

(١٦٢٧) عَنْ أَبِيْ أُمَامَةَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : ((اَفْضَلُ الصَّدَقَاتِ ظِلُّ فُسْطَاطٍ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ، وَمَنِيْحَةُ خَادِمٍ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ، اَوْ طَرُوْقَةُ فَحْلٍ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ)) . (حسن) [انظر ماقبله]

ترجمہ: ابو امامہ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے: افضل صدقوں میں خیمہ کا سایہ اور اللہ کی راہ میں خادم کا دینا ہے یا اونٹنی کا دینا اللہ کی راہ میں۔

❀❀❀❀

٦۔ بَابُ : مَا جَآءَ فِيمَنْ جَهَّزَ غَازِيًا

غازی کا سامان تیار کرنے کی فضیلت میں

(١٦٢٨) عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ الْجُهَنِيِّ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ : ((مَنْ جَهَّزَ غَازِيًا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَقَدْ غَزَا، وَمَنْ خَلَفَ غَازِيًا فِيْ أَهْلِهِ فَقَدْ غَزَا)) . (صحيح) الروض النضير (٣٢٢) التعليق الرغيب (٢/٩٦)

ترجمہ: روایت ہے زید بن خالد جہنی رضی اللہ عنہ سے وہ روایت کرتے ہیں رسول اللہ ﷺ سے کہ فرمایا آپ ﷺ نے جو تیاری کردے غازی کی یعنی ہتھیار وغیرہ دے اللہ کی راہ میں سو اس نے بھی جہاد کیا اور جو خلیفہ رہے غازی کا اس کے گھر والوں میں یعنی خبر گیری ان کی کرے اس نے بھی جہاد کیا۔

فائدہ : یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور مروی ہے کئی سندوں سے سوا اس کے روایت کی ہم سے ابن عمر رضی اللہ عنہما نے انہوں نے سفیان سے انہوں نے ابن ابی لیلیٰ سے انہوں نے عطاء سے انہوں نے زید بن خالد جہنی رضی اللہ عنہ سے کہا فرمایا رسول اللہ ﷺ نے: جو تیاری کردے غازی کی اللہ کی راہ میں یا خلیفہ ہو اس کا اس کے گھر والوں میں پس اس نے جہاد کیا۔

ف: یہ حدیث حسن ہے۔ روایت کی ہم سے محمد بن بشار نے انہوں نے عبدالرحمٰن بن مہدی سے انہوں نے حرب سے انہوں نے یحییٰ بن ابی کثیر سے انہوں نے ابوسلمہ سے انہوں نے بسر بن سعید سے انہوں نے زید بن خالد جہنی رضی اللہ عنہ سے کہا فرمایا رسول اللہ ﷺ نے جس نے، تیاری کی غازی کی اللہ کی راہ میں اس نے جہاد کیا۔

ف: یہ حدیث صحیح ہے۔ روایت کی ہم سے محمد بن بشار نے انہوں نے یحییٰ بن سعید سے انہوں نے عبدالملک سے انہوں نے عطاء سے انہوں نے زید بن خالد جہنی رضی اللہ عنہ سے انہوں نے نبی ﷺ سے مانند اس کے۔

(١٦٢٩) عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ الْجُهَنِيِّ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ : ((مَنْ جَهَّزَ غَازِيًا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ أَوْ خَلَفَهُ فِيْ أَهْلِهِ فَقَدْ غَزَا)) . (صحيح بماقبله)

ترجمہ: زید بن خالد جہنی سے روایت ہے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا' جس نے تیاری کی غازی کی اللہ کی راہ میں یا خلیفہ ہوا اس کا اس کے گھر والوں میں پس اس نے جہاد کیا۔

(١٦٣٠) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُالْمَلِكِ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ عَطَاءٍ، عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ الْجُهَنِيِّ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ : نَحْوَهُ . [اسناده صحيح]

ترجمہ: ہم سے بیان کیا محمد بن بشار نے انہوں نے یحییٰ بن سعید سے انہوں عبدالملک بن ابی سلیمان سے انہوں نے عطاء، زید بن خالد جہنی رضی اللہ عنہ سے انہوں نے نبی ﷺ سے اسی طرح

(١٦٣١) عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ الْجُهَنِيِّ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ : ((مَنْ جَهَّزَ غَازِيًا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَقَدْ

غَزَا، وَمَنْ خَلَفَ غَازِيًا فِي أَهْلِهِ فَقَدْ غَزَا)) . (صحيح) [انظر ماقبله بحديث]

ترجمہ: زید بن خالد جہنی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو تیاری کر دے کسی غازی کی (ہتھیار وغیرہ دے دے) اللہ کی راہ میں تحقیق اس نے جہاد کیا اور جو خلیفہ ہوا غازی کے گھر والوں میں اس نے بھی جہاد کیا۔

❀❀❀❀

بَابُ : مَا جَآءَ فِي فَضْلِ مَنِ اغْبَرَّتْ قَدَمَاهُ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ

اس کی فضیلت کے بیان میں جس کے قدم جہاد میں گرد آلود ہوں

(١٦٣٢) عَنْ يَزِيْدَ بْنِ أَبِي مَرْيَمَ قَالَ : اَلْحَقَنِي عَبَايَةُ بْنُ رِفَاعَةَ بْنِ رَافِعٍ وَأَنَا مَاشٍ إِلَى الْجُمُعَةِ فَقَالَ أَبْشِرْ فَإِنَّ خُطَاكَ هٰذِهِ فِي سَبِيْلِ اللّٰهِ، سَمِعْتُ أَبَاعَبْسٍ يَقُوْلُ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : ((**مَنِ اغْبَرَّتْ قَدَمَاهُ فِي سَبِيْلِ اللّٰهِ فَهُمَا حَرَامٌ عَلَى النَّارِ**)) . (اسناده صحيح ـ الارواء : ١١٨٣)

ترجمہ: روایت ہے یزید بن ابی مریم سے کہا کہ مجھ کو عبایہ بن رفاعہ ملے اور میں جاتا تھا جمعہ کی نماز کو، سو کہا بے شک تمہارے یہ قدم ہیں اللہ کی راہ میں سنا میں نے ابا عبس سے کہتے تھے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے: جس کے گرد آلود ہوں دونوں قدم اللہ کی راہ میں پس وہ حرام ہیں آگ پر۔

فائدہ : یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے۔ اور ابو عبس کا نام عبدالرحمٰن بن جبیر ہے۔ اور اس باب میں روایت ہے ابوبکر سے اور ایک مرد صحابی سے نبی ﷺ کے۔ اور یزید بن ابی مریم ایک مرد ہیں شامی۔ روایت کی ان سے ولید بن مسلم اور یحییٰ بن حمزہ اور کئی لوگوں نے شام کے اور یزید بن ابی مریم کوفی ہیں ان کے باپ اصحاب نبی ﷺ سے ہیں اور نام ان کے باپ کا مالک بن ربیعہ ہے۔

❀❀❀❀

٨ـ بَابُ : مَا جَآءَ فِي فَضْلِ الْغُبَارِ فِي سَبِيْلِ اللّٰهِ

جہاد کے غبار کی فضیلت کے بیان میں

(١٦٣٣) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : ((**لَا يَلِجُ النَّارَ رَجُلٌ بَكٰى مِنْ خَشْيَةِ اللّٰهِ حَتّٰى يَعُوْدَ اللَّبَنُ فِي الضَّرْعِ، وَلَا يَجْتَمِعُ غُبَارٌ فِي سَبِيْلِ اللّٰهِ وَدُخَانُ جَهَنَّمَ**)) .

(صحيح ـ المشكاة : ٣٨٢٨ ـ التعليق الرغيب : ٢/ ١٦٦)

ترجمہ: روایت ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہا فرمایا رسول اللہ ﷺ نے: نہ داخل ہوگا آگ میں وہ شخص کہ رویا خوف سے اللہ کے یہاں تک کہ لوٹ جائے دودھ تھن میں، اور نہ جمع ہوگا غبار اللہ کی راہ کا اور دھواں جہنم کا۔

فائدہ : یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔ اور محمد بن عبدالرحمٰن مولیٰ ہیں آل طلحہ مدینی کے۔

٩۔ بَابُ : مَا جَآءَ فِيْ فَضْلِ مَنْ شَابَ شَيْبَةً فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ

اس کے بیان میں جو اللہ کی راہ میں بوڑھا ہو

(١٦٣٤) عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ أَنَّ شُرَحْبِيلَ بْنَ السِّمْطِ قَالَ: يَا كَعْبُ بْنُ مُرَّةَ حَدِّثْنَا عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاحْذَرْ، قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُوْلُ: ((مَنْ شَابَ شَيْبَةً فِي الْإِسْلَامِ كَانَتْ لَهُ نُوْرًا يَوْمَ الْقِيٰمَةِ)) . (صحيح ـ الصحيحة : ١٢٤٤ ـ المشكاة : ٤٤٥٩ ـ التحقيق الثانى) بعض محققین کہتے ہیں انقطاع کی وجہ سے ضعیف ہے۔سالم بن ابی الجعد کا سرجیل سے سماع ثابت نہیں۔

ترجمہ: روایت ہے سالم بن ابی الجعد سے کہ شرحبیل بن سمط نے کہا اے کعب بن مرہ روایت کرو ہمارے سامنے رسول اللہ ﷺ سے اور بچو زیادت ونقصان سے، کہا انہوں نے سنا میں نے نبی ﷺ سے کہ فرماتے تھے کہ جو بوڑھا ہوا اسلام میں اس کے لیے ایک نور ہوگا قیامت کے دن۔ پھر جو جہاد میں بوڑھا ہوتو اس کا کیا کہنا۔

فائدہ : اس باب میں فضالہ بن عبید اور عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہم سے بھی روایت ہے۔ حدیث کعب بن مرہ کی حسن ہے۔ اسی طرح روایت کی اعمش نے عمرو بن مرہ سے اور مروی ہوئی ہے یہ حدیث منصور سے بروایت سالم بن ابی الجعد اور داخل کیا گیا درمیان سالم اور کعب کے ایک مرد اس اسناد میں اور کبھی کعب بن مرہ کو مرہ بن کعب بہزی بھی کہتے ہیں اور مشہور صحابی رسول اللہ ﷺ کے مرہ بن کعب بہزی ہیں۔ اور روایت کی ہیں انہوں نے نبی ﷺ سے بہت حدیثیں۔

(١٦٣٥) عَنْ عَمْرِو بْنِ عَبَسَةَ: أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : ((مَنْ شَابَ شَيْبَةً فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ كَانَتْ لَهُ نُوْرًا يَوْمَ الْقِيٰمَةِ)) . (اسناده صحيح ـ التعليق الرغيب : ٢/ ١٧١)

ترجمہ: روایت ہے عمرو بن عبسہ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے: جو بوڑھا ہوا اسلام میں اس لیے ایک نور ہوگا قیامت کے دن۔ پھر جو جہاد میں بوڑھا ہوتو اس کا کیا کہنا۔

فائدہ : یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے اور حیوہ بن شریح بیٹے ہیں یزید حمصی کے۔

❀❀❀❀

١٠۔ بَابُ : مَا جَآءَ مَنِ ارْتَبَطَ فَرَسًا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ

جہاد کی نیت سے گھوڑا رکھنے کی فضیلت میں

(١٦٣٦) عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اَلْخَيْلُ مَعْقُوْدٌ فِيْ نَوَاصِيْهَا الْخَيْرُ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ، اَلْخَيْلُ لِثَلَاثَةٍ: هِيَ لِرَجُلٍ اَجْرٌ، وَهِيَ لِرَجُلٍ سِتْرٌ وَهِيَ عَلٰى رَجُلٍ وِزْرٌ، فَاَمَّا الَّذِيْ هِيَ لَهُ اَجْرٌ فَالَّذِيْ يَتَّخِذُهَا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَيُعِدُّهَا لَهُ، هِيَ لَهُ اَجْرٌ لَا يَغِيْبُ فِيْ بُطُوْنِهَا شَيْئًا اِلَّا كَتَبَ اللّٰهُ لَهُ اَجْرًا)). (صحيح

ترجمہ: روایت ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہا فرمایا رسول اللہ ﷺ نے: گھوڑوں کی پیشانی میں بندھی ہے خیر قیامت کے دن تک اور گھوڑے تین قسم کے ہیں ایک آدمی کے لیے اجر ہیں اور دوسرے پردہ پوشی اور تیسرے وزر یعنی عذاب و گناہ پس جو گھوڑا کہ اجر ہے وہ وہ ہے کہ لیا اس کو اللہ کی راہ میں اور تیار کیا اس کو اسی واسطے، سو وہ اس کے لیے اجر ہے نہیں ڈالتا وہ اپنے پیٹ میں کوئی چیز یعنی دانہ چارہ وغیرہ مگر لکھتا ہے اللہ تعالیٰ واسطے اس کے اجر۔

فائدہ : یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔ اور روایت کی مالک نے زید بن اسلم سے انہوں نے ابو صالح سے انہوں نے ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مانند اس کے۔ مترجم کہتا ہے اور وہ دو گھوڑوں کا ذکر مصنف نے یہاں نہیں فرمایا بنظر اختصار کے پہلا اس میں کا جو سبب ہے پردہ پوشی یعنی اس کے عیب ڈھانپنے کا وہ گھوڑا ہے کہ باندھا اس کو اللہ کی راہ میں اور نہ بھولا حق اللہ کا اس کی سواری میں یعنی دوست آشنا سے مواسات بھی کی پس وہ سبب ہے مالک کے ستر کا اور جو وزر عذاب ہے وہ گھوڑا ہے کہ باندھا اس کو فخر اور ریا کے واسطے پس وہ اس پر بار ہے۔

❀❀❀❀

۱۱۔ بَابُ : مَا جَآءَ فِیْ فَضْلِ الرَّمْیِ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ

جہاد میں تیراندازی کی فضیلت میں

(۱۶۳۷) عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِیْ حُسَیْنٍ: أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ : ((اِنَّ اللّٰهَ لَیُدْخِلُ بِالسَّهْمِ الْوَاحِدِ ثَلٰثَةً الْجَنَّةَ: صَانِعَهٗ یَحْتَسِبُ فِیْ صَنْعَتِهِ الْخَیْرَ، وَالرَّامِیْ بِهٖ، وَالْمُمِدَّ بِهٖ قَالَ ارْمُوْا وَارْكَبُوْا وَلَاَنْ تَرْمُوْا أَحَبُّ اِلَیَّ مِنْ اَنْ تَرْكَبُوْا. كُلُّ مَا یَلْهُوْ بِهِ الرَّجُلُ الْمُسْلِمُ بَاطِلٌ اِلَّا رَمْیَهٗ بِقَوْسٍ وَتَأْدِیْبَهٗ، فَرَسَهٗ وَمُلَاعَبَتَهٗ اَهْلَهٗ، فَاِنَّهُنَّ مِنَ الْحَقِّ)) . (ضعیف) تخریج فقہ السیرۃ (۲۲۵) ضعیف ابی داؤد ۲۳۲۱، ۴۳۳) البانی کہتے ہیں اس کا آخری جملہ ’’جس سے مسلمان مرد کھیلتا ہے‘‘ آخر تک صحیح ہے۔ سلسلہ الأحادیث الصحیحۃ (۳۱۵)

ترجمہ: روایت ہے عبداللہ سے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بے شک اللہ تعالیٰ داخل کرتا ہے ایک تیر میں تین شخصوں کو جنت میں بنانے والا اس کا کہ ثواب چاہتا ہے اس کے بنانے میں اور خیر اور تیر پھینکنے والا اور اٹھانے والا۔ پھر فرمایا؟ تیر پھینکو اور سواری سیکھو اور اگر تیر پھینکو گے تو پیارا ہے میرے نزدیک سواری سے ہر چیز کہ جس سے کھیلتا ہے مرد مسلمان باطل ہے مگر تیر پھینکنا اس کا کمان سے اور ادب سکھانا اس کا اپنے گھوڑے کو اور کھیلنا اس کا اپنی بیوی سے پس یہ تینوں حق میں داخل ہیں۔

فائدہ : روایت کی ہم سے احمد بن منیع نے انہوں نے یزید بن ہارون سے انہوں نے ہشام سے انہوں نے یحییٰ بن ابی کثیر سے انہوں نے ابوسلام سے انہوں نے عبداللہ بن ازرق سے انہوں نے عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے انہوں نے نبی ﷺ سے مثل اس کے۔ اور اس باب میں کعب بن مرہ اور عمرو بن عبسہ اور عبداللہ بن عمر سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث حسن ہے۔

(١٦٣٨) عَنْ أَبِي نَجِيحٍ السُّلَمِيِّ رضی اللہ عنہ قَالَ : سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ : ((مَنْ رَمٰى بِسَهْمٍ فِي سَبِيْلِ اللّٰهِ فَهُوَ لَهُ عِدْلُ مُحَرَّرٍ)) . (اسناده صحيح)

ترجمہ: روایت ہے ابونجیح سے کہا انہوں نے سنا میں نے رسول اللہ ﷺ سے کہ فرماتے تھے کہ جس نے مارا ایک تیر اللہ کی راہ میں پس اس کو ثواب ہے برابر ایک غلام آزاد کرنے کے۔

فائدہ : یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔ اور ابونجیح کا نام عمرو بن عبسہ سلمی ہے اور عبداللہ بن ازرق وہ عبداللہ بن زید ہے۔

❀❀❀❀

١٢ ـ بَابُ : مَا جَآءَ فِي فَضْلِ الْحَرَسِ فِي سَبِيْلِ اللّٰهِ

جہاد میں پہرہ دینے کی فضیلت میں

(١٦٣٩) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ : سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ : ((عَيْنَانِ لَا تَمَسُّهُمَا النَّارُ: عَيْنٌ بَكَتْ مِنْ خَشْيَةِ اللّٰهِ، وَعَيْنٌ بَاتَتْ تَحْرُسُ فِي سَبِيْلِ اللّٰهِ)). (صحيح ـ المشكاة : ٣٨٢٩ ـ التعليق الرغيب : ٢/ ١٥٣)

ترجمہ: روایت ہے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہا انہوں نے سنا میں نے رسول اللہ ﷺ سے کہ فرماتے تھے دو آنکھیں کبھی نہ لگے گی ان کو آگ ایک وہ آنکھ کہ روئی ہے اللہ تعالیٰ کے خوف سے دوسری وہ کہ رات کاٹی اس نے پہرہ دیتے ہوئے اللہ کی راہ میں۔

فائدہ : اس باب میں عثمان اور ابی ریحانہ سے بھی روایت ہے۔ حدیث ابن عباس رضی اللہ عنہما کی حسن ہے غریب ہے نہیں جانتے ہم اس کو مگر روایت سے شعیب بن زریق کے۔

❀❀❀❀

١٣ ـ بَابُ : مَا جَآءَ فِي ثَوَابِ الشَّهِيْدِ

شہید کے ثواب میں

(١٦٤٠) عَنْ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ: أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ : ﷺ : ((إِنَّ أَرْوَاحَ الشُّهَدَآءِ فِي طَيْرٍ خُضْرٍ تَعْلُقُ مِنْ ثَمَرَةِ الْجَنَّةِ أَوْ شَجَرِ الْجَنَّةِ)) . (اسناده صحيح) سلسلة الأحاديث الصحيحه ٩٩٥٤) التعليق الرغيب ٢/ ١٩٢) تخريج شرح العقيده الطحاوية (٤٧٨)

ترجمہ: روایت ہے کعب بن مالک رضی اللہ عنہ سے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ ارواح شہداء کی سبز چڑیوں کے اندر ہے جو لٹکائی جاتی ہیں پھلوں میں جنت کے یا درختوں میں۔ راوی کو شک ہے کہ پھل کہا یا درخت۔

فائدہ : یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

(١٦٤١) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ: أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ : ((عُرِضَ عَلَيَّ اَوَّلُ ثَلَاثَةٍ يَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ: شَهِيْدٌ، وَعَفِيْفٌ مُتَعَفِّفٌ، وَعَبْدٌ اَحْسَنَ عِبَادَةَ اللّٰهِ وَنَصَحَ لِمَوَالِيْهِ)) . (ضعيف ـ التعليق الرغيب : ١/ ٢٦٨)

ترجمہ: روایت ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے: عرض کیے گئے میرے اوپر تین شخص جو جنت میں سب سے پہلے جانے والے ہیں ایک شہید، دوسرا پرہیز کرنے والا احرام سے بچنے والا اشبہات سے، تیسرا وہ بندہ جو اچھی عبادت بجالاوے اللہ کی اور خدمت اپنے آقاؤں کی۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے۔

(١٦٤٢) عَنْ أَنَسٍ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ : ((اَلْقَتْلُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ يُكَفِّرُ كُلَّ خَطِيْئَةٍ))، فَقَالَ جِبْرِيْلُ اِلَّا الدَّيْنَ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ : ((اِلَّا الدَّيْنَ)).

(صحيح ـ الارواء : ١١٩٦ ـ غاية المرام : ٣٥١ـ تخريج مشكلة الفقر : ٦٧)

ترجمہ: روایت ہے انس رضی اللہ عنہ سے کہا فرمایا رسول اللہ ﷺ نے: قتل ہونا اللہ کی راہ میں کفارہ ہو جاتا ہے ہر گناہ کا۔ کہا جبرئیل نے مگر قرض کا، فرمایا رسول اللہ ﷺ نے: مگر قرض کا۔

فائدہ: اس باب میں کعب بن عجرہ اور ابو ہریرہ اور ابو قتادہ رضی اللہ عنہم سے بھی روایت ہے اور حدیث انس رضی اللہ عنہ کی غریب ہے نہیں پہچانتے ہم ابو بکر کی روایت سے مگر اسی شیخ کی روایت سے۔ اور پوچھا میں نے محمد بن اسماعیل بخاری رحمہ اللہ سے حال اس حدیث کا سو نہ پہچانا انہوں نے اس کو۔ اور کہا یعنی ابو عیسیٰ نے گمان کرتا ہوں میں کہ محمد بن اسماعیل نے ارادہ کیا ہو اس حدیث کا جو مروی ہے حمید سے وہ روایت کرتے ہیں انس رضی اللہ عنہ سے وہ نبی ﷺ سے کہ فرمایا آپ ﷺ نے: نہیں کوئی اہل جنت سے کہ دوست رکھتا ہو لوٹنا طرف دنیا کے مگر شہید۔ یعنی بسبب اس کرامت کے کہ دیکھتا ہے وہ شہادت میں۔

(١٦٤٣) عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ قَالَ : ((مَا مِنْ عَبْدٍ يَمُوْتُ لَهُ عِنْدَ اللّٰهِ خَيْرٌ يُحِبُّ اَنْ يَرْجِعَ إِلَى الدُّنْيَا وَ أَنَّ لَهُ الدُّنْيَا وَ مَا فِيْهَا، اِلَّا الشَّهِيْدُ لِمَايَرٰى مِنْ فَضْلِ الشَّهَادَةِ، فَاِنَّهُ يُحِبُّ اَنْ يَرْجِعَ إِلَى الدُّنْيَا فَيُقْتَلَ مَرَّةً اُخْرٰى)). (صحيح)

ترجمہ: روایت ہے انس رضی اللہ عنہ سے کہ نبی ﷺ نے فرمایا کوئی بندہ ایسا نہیں کہ مرے اور اللہ کے نزدیک اس کے لیے خیر ہو پھر دوست رکھے لوٹنا دنیا کی طرف اگرچہ ہو اس کی ساری دنیا اور جو کچھ ہے اس میں مگر شہید کو دوست رکھتا ہے لوٹنا دنیا میں بسبب اس بزرگی شہادت کے کہ دیکھتا ہے پس وہ دوست رکھتا ہے کہ لوٹے دنیا میں اور مارا جائے دوبارہ۔

فائدہ: یہ حدیث صحیح ہے۔

❀ ❀ ❀ ❀

١٤ ـ بَابُ : مَا جَآءَ فِي فَضْلِ الشُّهَدَآءِ عِنْدَ اللّٰهِ

اللہ تعالیٰ کے ہاں شہداء کی فضیلت کے بیان میں

(١٦٤٤) عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ يَقُوْلُ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ : ((الشُّهَدَآءُ اَرْبَعَةٌ: رَجُلٌ مُؤْمِنٌ جَيِّدُ الْإِيْمَانِ لَقِيَ الْعَدُوَّ فَصَدَقَ اللّٰهَ حَتّٰى قُتِلَ فَذَاكَ الَّذِيْ يَرْفَعُ النَّاسُ اِلَيْهِ اَعْيُنَهُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ هٰكَذَا)) وَرَفَعَ رَأْسَهُ حَتّٰى وَقَعَتْ قَلَنْسُوَتُهُ، قَالَ فَلَا اَدْرِيْ قَلَنْسُوَةُ عُمَرَ أَرَادَ أَمْ قَلَنْسُوَةُ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ : ((وَ رَجُلٌ مُؤْمِنٌ جَيِّدُ الْإِيْمَانِ لَقِيَ الْعَدُوَّ فَكَأَنَّمَا ضُرِبَ جِلْدُهُ بِشَوْكِ طَلْحٍ مِنَ الْجُبْنِ اَتَاهُ سَهْمٌ غَرْبٌ فَقَتَلَهُ، فَهُوَ فِي الدَّرَجَةِ الثَّانِيَةِ، وَرَجُلٌ مُؤْمِنٌ خَلَطَ عَمَلًا صَالِحًا وَّاٰخَرَ سَيِّئًا لَقِيَ الْعَدُوَّ فَصَدَقَ اللّٰهَ حَتّٰى قُتِلَ فَذَاكَ فِي الدَّرَجَةِ الثَّالِثَةِ، وَرَجُلٌ مُؤْمِنٌ أَسْرَفَ عَلٰى نَفْسِهٖ لَقِيَ الْعَدُوَّ فَصَدَقَ اللّٰهَ حَتّٰى قُتِلَ، فَذَاكَ فِي الدَّرَجَةِ الرَّابِعَةِ)). (ضعيف ـ المشكاة : ٣٨٥٨ ـ التحقيق الثاني ـ الضعيفة : ٢٠٠٤) اس میں ابویزید الخولانی کو حافظ نے تقریب میں مجہول کیا ہے۔

ترجمہ: روایت ہے عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے فرماتے تھے کہ سنا میں نے رسول اللہ ﷺ سے کہ فرماتے تھے شہداء چار ہیں: پہلا وہ مرد مؤمن اچھے ایمان والا کہ ملا دشمن سے اور تصدیق کی اللہ کی یعنی یقین کیا ثواب کا یہاں تک کہ قتل کیا گیا پس وہ ایسا بلند رتبہ ہے کہ اٹھائیں گے لوگ اس کی طرف آنکھیں اپنی قیامت کے دن اس طرح، اور بلند کیا آپ ﷺ نے سر اپنا یہاں تک کہ گر گئی ٹوپی آپ ﷺ کی راوی کہتا ہے نہیں جانتا میں کہ ٹوپی عمر رضی اللہ عنہ کی گری یا رسول اللہ ﷺ کی۔ اور دوسرا وہ مرد مؤمن اچھے ایمان والا کہ ملا دشمن سے گویا ماری گئی جلد اس کی ساتھ کانٹے طلح کے جبن سے آیا اس پر تیر از غیب سو مار ڈالا اس کو پس وہ دوسرے درجہ میں ہے اور تیسرا وہ مؤمن کہ ملائے اس نے نیک عمل اور بد، ملاقات کی دشمن سے اور تصدیق کی اللہ کی یہاں تک کہ قتل کیا گیا پس وہ تیسرے درجہ میں ہے اور چوتھا مرد مؤمن کہ اسراف کیا اس نے اپنی جان پر یعنی بہت گنہگار تھا ملا دشمن سے پھر تصدیق کی اللہ کی یہاں تک کہ قتل کیا گیا اور وہ چوتھے درجہ میں ہیں۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے۔ نہیں جانتے ہم اس کو مگر عطاء بن دینار کی روایت سے اور سنا میں نے محمد سے فرماتے تھے کہ روایت کی سعید بن ابی ایوب نے یہ حدیث عطاء بن دینار سے انہوں نے اشیاخ خولان سے اور نہیں ذکر کیا اس میں ابویزید کا اور کہا عطاء بن دینار میں کچھ مضائقہ نہیں۔ مترجم طلح ایک درخت ہے کانٹے دار اور مارے جلد اس کی ساتھ کانٹے طلح کے یعنی پھڑک رہی ہے کھال اس کی اور کھڑے ہو رہے ہیں روئیں اس کے مارے خوف کے اور تیر غیبی یعنی اس کا مارنے والا معلوم نہیں اور حاصل تقسیم یہ ہے کہ مجاہد یا تو متقی شجاع ہے اور وہ درجہ اول میں ہے یا متقی غیر شجاع ہے اور وہ دوسرے درجہ میں ہے یا شجاع ہے غیر متقی پھر اگر نیکی اور بدی دونوں اس میں ہیں تو درجہ ثالث ہے اور اگر فاسق مسرف ہے تو وہ چوتھے درجہ میں ہے۔

١٥ ۔ بَابُ : مَا جَآءَ فِي غَزْوِ الْبَحْرِ

سمندر میں جہاد کے بیان میں

(١٦٤٥) عَنْ اَنَسٍ أَنَّهُ سَمِعَهُ يَقُولُ: كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يَدْخُلُ عَلٰى أُمِّ حَرَامٍ بِنْتِ مِلْحَانَ فَتُطْعِمُهُ، وَكَانَتْ أُمُّ حَرَامٍ تَحْتَ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ، فَدَخَلَ عَلَيْهَا رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يَوْمًا فَأَطْعَمَتْهُ وَجَلَسَتْهُ تَفْلِيْ رَأْسَهُ، فَنَامَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ثُمَّ اسْتَيْقَظَ وَهُوَ يَضْحَكُ، قَالَتْ: فَقُلْتُ مَا يُضْحِكُكَ يَارَسُولَ اللّٰهِ؟ قَالَ: ((**نَاسٌ مِنْ أُمَّتِيْ عُرِضُوْا عَلَيَّ غُزَاةً فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ يَرْكَبُوْنَ ثَبَجَ هٰذَا الْبَحْرِ مُلُوْكٌ عَلَى الْاَسِرَّةِ، اَوْ مِثْلَ الْمُلُوْكِ عَلَى الْاَسِرَّةِ**)). قُلْتُ يَارَسُولَ اللّٰهِ! ادْعُ اللّٰهَ أَنْ يَجْعَلَنِيْ مِنْهُمْ فَدَعَا لَهَا، ثُمَّ وَضَعَ رَأْسَهُ فَنَامَ ثُمَّ اسْتَيْقَظَ وَهُوَ يَضْحَكُ، قَالَتْ فَقُلْتُ لَهُ مَا يُضْحِكُكَ يَارَسُولَ اللّٰهِ؟ قَالَ: ((**نَاسٌ مِنْ أُمَّتِيْ عُرِضُوْا عَلَيَّ غُزَاةً فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ**)) نَحْوَمَا قَالَ فِي الْاَوَّلِ. قَالَتْ: فَقُلْتُ يَارَسُولَ اللّٰهِ ادْعُ اللّٰهَ اَنْ يَجْعَلَنِيْ مِنْهُمْ، قَالَ: ((**اَنْتِ مِنَ الْاَوَّلِيْنَ**)) فَرَكِبَتْ أُمُّ حَرَامٍ الْبَحْرَ فِيْ زَمَانِ مُعَاوِيَةَ بْنِ أَبِيْ سُفْيَانَ فَصُرِعَتْ عَنْ دَابَّتِهَا حِيْنَ خَرَجَتْ مِنَ الْبَحْرِ فَهَلَكَتْ.

(صحيح) صحيح أبي داود (٢٢٤٩ ـ ٢٢٥٠)

ترجمہ: روایت ہے اسحاق بن عبداللہ سے کہ انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے سنا انہوں نے کہ کہتے تھے رسول اللہ ﷺ داخل ہوتے تھے ام حرام بنت ملحان کے گھر میں اور وہ کھلاتی تھی ان کو کھانا اور وہ نکاح میں تھیں عبادہ بن صامت کے پس داخل ہوئے آنحضرت ﷺ ایک روز پس انہوں نے کھانا کھلایا اور روک رکھا آپ ﷺ کو اور جوئیں دیکھنے لگیں آپ ﷺ کے سر مبارک کی پس سو گئے آنحضرت ﷺ اور پھر جاگے اور ہنسنے لگے کہا حرام نے پوچھا میں نے کس چیز نے ہنسایا آپ کو اے اللہ کے رسول، فرمایا آپ ﷺ نے چند لوگ میری امت کے میرے سامنے لائے گئے یعنی خواب میں کہ جہاد کرنے والے ہیں اللہ کی راہ میں سوار ہیں بیچ دریا کے یعنی جہازوں پر بادشاہ ہیں اور پر تختوں کے یا فرمایا مثل بادشاہوں کے ہیں تختوں پر، کہا میں نے یارسول اللہ دعا کیجیے اللہ تعالیٰ سے کہ کر دیوے اللہ تعالیٰ مجھے ان میں پس دعا کی آپ ﷺ نے ان کے لیے پھر رکھا سر مبارک اور سو گئے پھر جاگے اور ہنسے پھر کہا میں نے کس نے ہنسایا آپ کو یارسول اللہ ﷺ کہا چند لوگ میری امت کے عرض کیے گئے میرے اوپر کہ جہاد کر رہے ہیں وہ اللہ کے راہ میں پھر فرمایا ویسا ہی جیسا فرمایا تھا پہلی بار یعنی تشبیہ دی ان کو ساتھ بادشاہوں کے پھر عرض کی میں نے یارسول اللہ ﷺ دعا کیجیے اللہ تعالیٰ سے کہ اللہ تعالیٰ مجھے بھی ان میں کر دے، فرمایا آپ ﷺ نے: تم پہلے گروہ میں ہو۔ پھر سوار ہوئیں ام حرام رضی اللہ عنہا دریا میں معاویہ رضی اللہ عنہ کے زمانے میں پس گر گئیں اپنے جانور پر سے جب کہ نکلیں دریا سے اور شہید ہو گئیں۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔ اور ام حرام بنت ملحان بہن ہیں ام سلیم کی خالہ ہیں انس بن مالک رضی اللہ عنہ کی۔

بَابُ : مَا جَآءَ فِيمَنْ يُقَاتِلُ رِيَاءً وَ لِلدُّنْيَا

اس کے بیان میں جو دکھاوے اور دنیا کے لیے لڑے

(١٦٤٦) عَنْ أَبِيْ مُوْسٰى قَالَ سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَنِ الرَّجُلِ يُقَاتِلُ شُجَاعَةً وَيُقَاتِلُ حَمِيَّةً وَيُقَاتِلُ رِيَاءً، فَاَيُّ ذٰلِكَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ؟ قَالَ : ((مَنْ قَاتَلَ لِتَكُوْنَ كَلِمَةُ اللّٰهِ هِيَ الْعُلْيَا فَهُوَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ)) .

(صحيح) التعليق الرغيب (٢/ ١٨٠) صحيح أبي داود (٢٢٧٣ ـ ٢٢٧٤)

ترجمہ: روایت ہے ابی موسیٰ سے کہا پوچھے گئے رسول اللہ ﷺ اس مرد سے کہ لڑتا ہے واسطے اظہار شجاعت کے یا واسطے حمیت کے یا واسطے ریا کے سو کون ان میں سے اللہ کی راہ میں ہے؟ فرمایا آپ ﷺ نے: جو لڑے خاص اس لیے کہ ہو جائے کلمہ اللہ کا بلند پس وہ اللہ کی راہ میں ہے۔

فائدہ : اس باب میں عمر رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

(١٦٤٧) عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : ((اِنَّمَا الْاَعْمَالُ بِالنِّيَّةِ وَاِنَّمَا لِامْرِئٍ مَا نَوٰى فَمَنْ كَانَتْ هِجْرَتُهُ اِلَى اللّٰهِ وَاِلٰى رَسُوْلِهٖ فَهِجْرَتُهُ اِلَى اللّٰهِ وَ اِلٰى رَسُوْلِهٖ، وَمَنْ كَانَتْ هِجْرَتُهُ اِلٰى دُنْيَا يُصِيْبُهَا اَوِ امْرَاَةٍ يَتَزَوَّجُهَا فَهِجْرَتُهُ اِلٰى مَا هَاجَرَ اِلَيْهِ)) .

(صحيح) ارواء الغليل (٢٢) صحيح ابي داود (٩١)

ترجمہ: روایت ہے عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے کہا فرمایا رسول اللہ ﷺ نے ثواب عملوں کا موقوف ہے نیت پر اور آدمی کو وہی ملتا ہے جو نیت کی پھر جس کی ہجرت ہوئے واسطے اللہ کے اور اس کے رسول کے پس ہجرت اس کی ہے طرف اللہ کے اور طرف رسول اس کے کے اور جس کی ہجرت ہوئے واسطے دنیا کے کہ لیوے اس کو یا واسطے کسی عورت کے کہ نکاح کرے اس سے پس ہجرت اس کی اسی کے لیے ہے جس کے لیے ہجرت کی۔

فائدہ : یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔ اور روایت کی مالک بن انس نے اور سفیان ثوری اور کئی اماموں نے یہ حدیث یحییٰ بن سعید سے اور نہیں پہچانتے ہم اس کو مگر روایت سے یحییٰ بن سعید کے۔

❀❀❀❀

١٧ ـ بَابُ : مَا جَآءَ فِيْ فَضْلِ الْغُدُوِّ وَالرَّوَاحِ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ

جہاد میں صبح اور شام چلنے کی فضیلت میں

(١٦٤٨) عَنْ أَنَسٍ : أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ : ((لَغَدْوَةٌ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَوْ رَوْحَةٌ خَيْرٌ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيْهَا

وَلَقَابُ قَوْسِ اَحَدِكُمْ اَوْمَوْضِعُ يَدِهٖ فِي الْجَنَّةِ خَيْرٌ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيْهَا، وَلَوْ اَنَّ امْرَاَةً مِنْ نِسَآءِ اَهْلِ الْجَنَّةِ اطَّلَعَتْ اِلَى الْاَرْضِ لَا ضَاءَ تْ مَا بَيْنَهُمَا، وَلَمَلَأَتْ مَا بَيْنَهُمَا رِيْحًا، وَلَنَصِيْفُهَا عَلٰى رَأْسِهَا خَيْرٌ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيْهَا)) . (صحيح) ارواء الغليل (١١٨٢)

ترجمہ: روایت ہے انس رضی اللہ عنہ سے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ایک صبح کو چلنا اللہ کی راہ میں یا شام کو چلنا بہتر ہے ساری دنیا سے اور جو اس میں ہے اور موافق ایک کمان تمہاری کے یا موافق ایک ہاتھ کے جگہ جنت سے بہتر ہے ساری دنیا سے اور جو اس میں ہے اور اگر ایک عورت جنت کی عورتوں سے نکل آئے طرف زمین کے تو چمک جائے جو کچھ آسمان اور زمین کے درمیان ہے اور بھر جائے خوشبو سے اور اوڑھنی جو اس کے سر پر ہے بہتر ہے ساری دنیا سے اور جو اس کے اندر ہے۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

❀❀❀❀

(١٦٤٩) **عَنْ** سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ السَّاعِدِيِّ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : ((**غَدْوَةٌ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ خَيْرٌ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيْهَا، وَمَوْضِعُ سَوْطٍ فِي الْجَنَّةِ خَيْرٌ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيْهَا**)) . (صحيح) ارواء الغليل (١١٨٢)

ترجمہ: روایت ہے سہل بن سعد ساعدی رضی اللہ عنہ سے کہا انہوں نے فرمایا رسول اللہ ﷺ نے ایک صبح کو چلنا اللہ تعالیٰ کی راہ میں بہتر ہے ساری دنیا سے اور جو کچھ اس کے اندر ہے اور جگہ ایک کوڑا رکھنے کی جنت میں بہتر ہے ساری دنیا سے اور جو کچھ اس میں ہے۔

فائدہ: اس باب میں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ اور ابن عباس رضی اللہ عنہما اور ابی ایوب رضی اللہ عنہ اور انس رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

❀❀❀❀

(١٦٥٠) **عَنْ** ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ : ((**غَدْوَةٌ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَوْ رَوْحَةٌ خَيْرٌ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيْهَا**)).
(صحيح ـ الارواء : ٥/ ٣، ٤)

ترجمہ: روایت ہے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہ نبی ﷺ نے فرمایا ایک صبح کو چلنا اللہ کی راہ میں اور ایک شام کو چلنا بہتر ہے ساری دنیا سے اور جو اس کے اندر ہے۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے۔ اور ابو حازم جنہوں نے روایت کی ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کوفی ہیں اور نام ان کا سلیمان ہے اور مولیٰ ہیں عزہ اشجعیہ کے۔

❀❀❀❀

(١٦٥١) **عَنْ** أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ: مَرَّ رَجُلٌ مِّنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ بِشِعْبٍ فِيْهِ عُيَيْنَةٌ مِنْ مَاءٍ عَذْبَةٌ فَأَعْجَبَتْهُ لِطِيْبِهَا، فَقَالَ: لَوِ اعْتَزَلْتُ النَّاسَ فَاَقَمْتُ فِيْ هٰذَا الشِّعْبِ وَلَنْ اَفْعَلَ حَتّٰى أَسْتَاْذِنَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ،

فَذَكَرَ ذٰلِكَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ : ((لَا تَفْعَلْ فَإِنَّ مُقَامَ أَحَدِكُمْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ أَفْضَلُ مِنْ صَلَاتِهٖ فِيْ بَيْتِهٖ سَبْعِيْنَ عَامًا، أَلَا تُحِبُّوْنَ أَنْ يَغْفِرَ اللّٰهُ لَكُمْ، وَيُدْخِلَكُمُ الْجَنَّةَ اغْزُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ مَنْ قَاتَلَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَوَاقَ نَاقَةٍ وَجَبَتْ لَهُ الْجَنَّةُ)) . (حسن ـ التعليق الرغيب : ٢/ ١٧٤)

ترجمہ: روایت ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہا گزرے ایک مرد اصحاب نبی ﷺ سے ایک گھاٹی میں پہاڑ کی کہ اس میں ایک چھوٹا چشمہ تھا میٹھے پانی کا، سو بہت پسند آیا ان کو بسبب لطافت کے، سو کہا انہوں نے کاش کہ میں جدا ہو کر آدمیوں سے رہا کرتا اس گھاٹی میں اور نہ کروں گا ایسا جب تک نہ پوچھ لوں رسول اللہ ﷺ سے پھر ذکر کیا آپ ﷺ سے تو فرمایا آپ ﷺ نے مت کر یعنی اعتزال وخلوت خلق سے اس لیے کہ ایک بار کھڑے ہونا تمہارے ایک کا اللہ کی راہ میں افضل ہے اس کی نماز پڑھنے سے اپنے گھر میں ستر برس تک کیا دوست نہیں رکھتے ہو تم کہ بخش دے تم کو اللہ تعالیٰ اور داخل کرے جنت میں، جہاد کرو اللہ کی راہ میں جو لڑا اللہ کی راہ میں فواق ناقہ کے برابر واجب ہو گئی اس کے لیے جنت۔

فائدہ : یہ حدیث حسن ہے۔

❀ ❀ ❀ ❀

۱۸ ـ بَابُ : مَا جَآءَ أَيُّ النَّاسِ خَيْرٌ؟

اس بیان میں کہ کون لوگ بہتر ہیں؟

(۱٦٥٢) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ : أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ ((أَلَا أُخْبِرُكُمْ بِخَيْرِ النَّاسِ؟ رَجُلٌ مُمْسِكٌ بِعِنَانِ فَرَسِهٖ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ، أَلَا أُخْبِرُكُمْ بِالَّذِيْ يَتْلُوْهُ رَجُلٌ مُعْتَزِلٌ فِيْ غُنَيْمَةٍ لَهُ يُؤَدِّيْ حَقَّ اللّٰهِ فِيْهَا، أَلَا أُخْبِرُكُمْ بِشَرِّ النَّاسِ؟ رَجُلٌ يُسْأَلُ بِاللّٰهِ وَلَا يُعْطِيْ بِهٖ)). (صحيح ـ الصحيحة : ٢٥٥ ـ التعليق الرغيب : ٢/ ١٧٣)

ترجمہ: روایت ہے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: کیا نہ خبر دوں میں تم کو بہترین مردم کے؟ بہتر سب سے وہ مرد ہے کہ پکڑی ہے لگام گھوڑے اپنے کی اللہ کی راہ میں، کیا نہ خبر دوں میں اس کو جو درجہ میں مرد اول کے قریب ہے کہ جدا ہو گیا خلق سے اپنی بکریاں لے کر ادا کرتا ہے حق اللہ تعالیٰ کے بیچ اس کے، کیا نہ میں خبر دوں تم کو بدترین مردم کی؟ بدترین مردم وہ ہے کہ مانگتا ہے اللہ تعالیٰ کے نام سے اور نہیں دیا جاتا۔

فائدہ : یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اس سند سے۔ اور مروی ہے یہ حدیث کئی وجہوں سے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے وہ روایت کرتے ہیں نبی ﷺ سے۔

❀ ❀ ❀ ❀

١٩ ـ بَابُ : مَا جَآءَ فِيمَنْ سَأَلَ الشَّهَادَةَ

اس کے بیان میں جو شہادت کی دعا مانگے

(١٦٥٣) عَنْ سَهْلِ بْنِ حُنَيْفٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ : ((مَنْ سَأَلَ اللّٰهَ الشَّهَادَةَ مِنْ قَلْبِهٖ صَادِقًا بَلَّغَهُ اللّٰهُ مَنَازِلَ الشُّهَدَآءِ وَإِنْ مَاتَ عَلٰى فِرَاشِهٖ)). (صحيح) التعليق الرغيب (٢/١٦٩) صحيح أبي داود (١٣٦٠)

ترجمہ: روایت ہے سہل بن حنیف سے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: جو مانگے اللہ سے شہادت اپنے سچے دل سے پہنچا دے گا اسے اللہ تعالیٰ مرتبوں پر شہیدوں کے اگرچہ مرے بچھونے پر۔

فائدہ : یہ حدیث حسن ہے غریب ہے سہل بن حنیف کی روایت سے۔ نہیں پہچانتے ہم اس کو مگر عبدالرحمٰن بن شریح کی روایت سے اور روایت کی یہ عبداللہ بن صالح نے عبدالرحمٰن بن شریح سے اور عبدالرحمٰن بن شریح کی کنیت ابا شریح ہے اور وہ اسکندرانی ہیں۔ اور اس باب میں معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے۔

❁❁❁❁

(١٦٥٤) عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ : ((مَنْ سَأَلَ اللّٰهَ الْقَتْلَ فِيْ سَبِيْلِهٖ صَادِقًا مِنْ قَلْبِهٖ أَعْطَاهُ اللّٰهُ أَجْرَ الشَّهِيْدِ)) . (صحيح)

ترجمہ: روایت ہے معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: جو مانگے اللہ تعالیٰ سے قتل ہونا اس کی راہ میں سچے دل سے دے گا اللہ تعالیٰ اس کو ثواب شہید کا۔

فائدہ : یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

❁❁❁❁

٢٠ ـ بَابُ : مَا جَآءَ فِي الْمُجَاهِدِ وَالنَّاكِحِ وَالْمُكَاتَبِ وَعَوْنِ اللّٰهِ إِيَّاهُمْ

مجاہد، مکاتب اور نکاح کرنے والے پر مدد الٰہی کے بیان میں

(١٦٥٥) عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : ((ثَلَاثَةٌ، حَقٌّ عَلَى اللّٰهِ عَوْنُهُمْ: اَلْمُجَاهِدُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ، وَالْمُكَاتَبُ الَّذِيْ يُرِيْدُ الْأَدَاءَ، وَ النَّاكِحُ الَّذِيْ يُرِيْدُ الْعَفَافَ)).

(حسن) غاية المرام (٢١٠) تخريج مشكاة المصابيح (٣٠٨٩) التعليق الرغيب (٣/٦٨ ـ ٦٩)

ترجمہ: روایت ہے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے فرمایا رسول اللہ ﷺ نے: تین شخص ہیں کہ اللہ تعالیٰ پر براہ فضل کے حق ہے ان کی مدد کرنا

مجاہد اللہ کی راہ میں اور مکاتب کہ ارادہ رکھتا ہے ادائے زر کتابت کا اور نکاح کرنے والا کہ چاہتا ہے پرہیزگاری۔

فائدہ : یہ حدیث حسن ہے۔

❁❁❁❁

۲۱۔ بَابُ : مَا جَآءَ فِيْ مَنْ يُكْلَمُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ

اللہ کی راہ میں زخمی ہونے والے کی فضیلت میں

(١٦٥٦) **عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ** عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ : ((**مَنْ قَاتَلَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ- مِنْ رَجُلٍ مُسْلِمٍ- فُوَاقَ نَاقَةٍ وَجَبَتْ لَهُ الْجَنَّةُ، وَمَنْ جُرِحَ جُرْحًا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَوْنُكِبَ نَكْبَةً فَاِنَّهَا تَجِيْءُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ كَاَغْزَرِ مَا كَانَتْ، لَوْنُهَا الزَّعْفَرَانُ وَرِيْحُهَا كَالْمِسْكِ**)).

(صحيح) تخريج مشكاه المصابيح (٣٨٢٥) التعليق الرغيب ٢٦/١٦٩) صحيح ابى داؤد (٢٢٩١)

ترجمہ: روایت ہے معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: جو مرد مسلمان لڑے اللہ کی راہ میں فواق ناقہ کے برابر واجب ہو اس کے لیے جنت، اور جس کو ایک زخم لگا اللہ کی راہ میں یا کوئی چوٹ کھائی پس وہ آئے گا قیامت کے دن بڑے سے بڑا زخم لے کر جیسا دنیا میں تھا، رنگ اس کا زعفران کا سا اور خوشبو اس کی مشک کی سی ہوگی۔

فائدہ : یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

❁❁❁❁

(١٦٥٧) **عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ** قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : ((**لَا يُكْلَمُ اَحَدٌ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ- وَاللّٰهُ اَعْلَمُ بِمَنْ يُكْلَمُ فِيْ سَبِيْلِهِ- اِلَّا جَآءَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ اللَّوْنُ لَوْنُ الدَّمِ، وَالرِّيْحُ رِيْحُ الْمِسْكِ**)) . (صحيح)

ترجمہ: روایت ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہا فرمایا رسول اللہ ﷺ نے: نہیں زخمی ہوتا اللہ کی راہ میں کوئی اور اللہ جواب جانتا ہے جو زخمی ہوا اس کی راہ میں مگر آئے گا قیامت کے دن رنگ اس کا ہوگا خون کا سا اور خوشبو مشک کی سی۔

فائدہ : یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔ اور مروی ہے کئی سندوں سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے وہ روایت کرتے ہیں نبی ﷺ سے۔

❁❁❁❁

۲۲۔ بَابُ : مَا جَآءَ اَيُّ الْاَعْمَالِ أَفْضَلُ؟

اس بیان میں کہ کون سا عمل افضل ہے؟

(١٦٥٨) **عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ** قَالَ : سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: أَيُّ الْاَعْمَالِ أَفْضَلُ وَأَيُّ الْاَعْمَالِ خَيْرٌ قَالَ : ((**اِيْمَانٌ بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهِ**)) قِيْلَ: ثُمَّ أَيُّ شَيْءٍ قَالَ: ((**الْجِهَادُ، سَنَامُ الْعَمَلِ**)). قِيْلَ ثُمَّ أَيُّ شَيْءٍ

يَارَسُولَ اللّٰهِ؟ قَالَ ((ثُمَّ : حَجٌّ مَبْرُوْرٌ)). (حسن صحيح)

ترجمہ: روایت ہے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہا کسی نے پوچھا رسول اللہ ﷺ سے کون سا عمل افضل ہے فرمایا آپ ﷺ نے: ایمان لانا اللہ اور اس کے رسول پر پھر پوچھا پھر کون سا فرمایا جہاد کو ہان ہے نیکیوں کا پوچھا پھر کون سا یا رسول اللہ (ﷺ) فرمایا حج مقبول۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔ اور مروی ہے کئی سندوں سے نبی ﷺ سے بواسطہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے۔

❀❀❀❀

٢٣۔ بَابُ: مَا ذُكِرَ اَنَّ أَبْوَابَ الْجَنَّةِ تَحْتَ ظِلَالِ السُّيُوْفِ

اس بیان میں کہ جنت تلواروں کے سائے تلے ہے

(١٦٥٩) عَنْ أَبِيْ مُوْسَى الْاَشْعَرِيِّ يَقُوْلُ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اِنَّ اَبْوَابَ الْجَنَّةِ تَحْتَ ظِلَالِ السُّيُوْفِ))، فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ رَثُّ الْهَيْئَةِ أَأَنْتَ سَمِعْتَ هٰذَا مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ يَذْكُرُهُ؟ قَالَ: نَعَمْ، قَالَ: فَرَجَعَ اِلٰى اَصْحَابِهٖ فَقَالَ أَقْرَأُ عَلَيْكُمُ السَّلَامَ، وَكَسَرَ جَفْنَ سَيْفِهٖ فَضَرَبَ بِهٖ حَتّٰى قُتِلَ.
(صحيح ـ الارواء : ٥/ ٧)

ترجمہ: روایت ہے ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے کہتے تھے فرمایا رسول اللہ ﷺ نے: تحقیق جنت کے دروازے تلواروں کے سایہ کے نیچے ہیں سو کہا ایک مرد نے قوم میں سے کہ میلا کچیلا تھا تم نے سنا ہے یہ رسول اللہ ﷺ سے کہ ذکر کرتے تھے؟ انہوں نے کہا ہاں، کہا راوی نے پھر گیا وہ اپنے لوگوں میں اور کہا میں تمہیں سلام کرتا ہوں اور توڑ ڈالا میان اپنی تلوار کا پھر مارا اس سے کافروں کو یہاں تک کہ قتل ہوا۔

فائدہ: یہ حدیث غریب ہے۔ نہیں جانتے ہم اس کو مگر جعفر بن سلیمان کی روایت سے اور ابوعمران جونی کا نام عبدالملک بن حبیب ہے۔ اور ابی بکر بن موسیٰ کا نام احمد بن حنبل نے عمر یا عامر کہا۔

❀❀❀❀

٢٤۔ بَابُ: مَا جَآءَ أَيُّ النَّاسِ أَفْضَلُ؟

اس بیان میں کہ کون سا آدمی افضل ہے؟

(١٦٦٠) عَنْ أَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ أَيُّ النَّاسِ أَفْضَلُ؟ قَالَ: ((رَجُلٌ يُجَاهِدُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ)) قَالُوْا: ثُمَّ مَنْ؟ قَالَ: ((ثُمَّ مُؤْمِنٌ فِيْ شِعْبٍ مِنَ الشِّعَابِ يَتَّقِيْ رَبَّهٗ وَيَدَعُ النَّاسَ مِنْ شَرِّهٖ)).
(صحيح ـ التعليق الرغيب : ٢/ ١٧٣)

ترجمہ: روایت ہے ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے کہا کسی نے پوچھا رسول اللہ ﷺ سے کون سا آدمی بہتر ہے؟ فرمایا وہ شخص کہ جہاد

کرے اللہ کی راہ میں، پوچھا پھر کون؟ کہا مومن کہ جو کسی گھاٹی میں ہو گھاٹیوں سے کہ ڈرتا ہوا اپنے رب سے اور بچاتا ہو لوگوں کو اپنے شر سے۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

❀❀❀❀

۲۵۔ بَاب: فِي ثَوَابِ الشَّهِيدِ

شہید کے اجر کے بیان میں

(۱۶۶۱) عَنِ الْمِقْدَامِ بْنِ مَعْدِيكَرِبَ قَالَ قَالَ: رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((لِلشَّهِيدِ عِنْدَ اللّٰهِ سِتُّ خِصَالٍ: يُغْفَرُلَهُ فِي أَوَّلِ دَفْعَةٍ وَيُرٰى مَقْعَدَهُ مِنَ الْجَنَّةِ، وَيُجَارُ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَيَأْمَنُ مِنَ الْفَزَعِ الْأَكْبَرِ، وَيُوضَعُ عَلٰى رَأْسِهِ تَاجُ الْوَقَارِ، الْيَاقُوتَةُ مِنْهَا خَيْرٌ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا، وَيُزَوَّجُ اثْنَتَيْنِ وَسَبْعِينَ زَوْجَةً مِنَ الْحُورِ الْعِينِ، وَيُشَفَّعُ فِي سَبْعِينَ مِنْ أَقَارِبِهِ)).

(صحیح ـ احكام الجنائز : ۳۵، ۳۶ ـ التعليق الرغيب : ۲/ ۱۹٤ ـ الصحيحة : ۳۲۱۳)

ترجمہ: روایت ہے مقدام بن معد یکرب سے کہا فرمایا رسول اللہ ﷺ نے شہید کے لیے اللہ تعالیٰ کے نزدیک چھ باتیں ہیں بخشے جاتے ہیں اس کے گناہ پہلے ہی خون گرنے میں یعنی اس کے بدن سے اور دکھائی جاتی ہے بیٹھک اس کی جنت سے اور بچایا جاتا ہے قبر کے عذاب سے اور بے خوف رہتا ہے فزع اکبر سے اور رکھا جاتا ہے اس کے سر پر وقار کا تاج کہ ایک یاقوت اس کا بہتر ہے ساری دنیا سے جو کچھ اس میں ہے اور بیاہ دیا جاتا ہے بہتر بی بیوں بڑی آنکھ والیوں گوریوں سے، اور شفاعت قبول کی جاتی ہے اس کی ستر قرابت والوں میں۔

فائدہ: یہ حدیث غریب ہے صحیح ہے۔

(۱۶۶۲) عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَا مِنْ أَحَدٍ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ يَسُرُّهُ أَنْ يَرْجِعَ إِلَى الدُّنْيَا غَيْرَ الشَّهِيدِ فَإِنَّهُ يُحِبُّ أَنْ يَرْجِعَ إِلَى الدُّنْيَا يَقُولُ: حَتّٰى أُقْتَلَ عَشْرَ مَرَّاتٍ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ مِمَّا يَرٰى مِمَّا أَعْطَاهُ اللّٰهُ مِنَ الْكَرَامَةِ)). (صحیح)

ترجمہ: بیان کیا ہم سے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے کہا فرمایا رسول اللہ ﷺ نے: کوئی نہیں ہے اہل جنت سے کہ چاہتا ہو لوٹنا دنیا میں سوا شہید کے اور وہ دوست رکھتا ہے کہ لوٹے طرف دنیا کی اور کہتا ہے یہاں تک کہ قتل کیا جاؤں میں دس بار اللہ تعالیٰ کی راہ بسبب اس کے کہ دیکھتا ہے وہ اس بزرگی کو کہ دی اسے اللہ تعالیٰ نے۔

فائدہ : یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔ روایت کی ہم سے محمد بن بشار نے انہوں نے محمد بن جعفر سے انہوں نے شعبہ سے انہوں نے قتادہ سے انہوں نے انس رضی اللہ عنہ سے انہوں نے نبی ﷺ سے مثل اس کے معنی میں۔

❀❀❀❀

(١٦٦٣) **حَدَّثَنَا** مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ: نَحْوَهُ بِمَعْنَاهُ. [اسناده صحیح]

ترجمہ: بیان کیا ہم سے محمد بن بشار نے انہوں نے محمد بن جعفر سے انہوں نے شعبہ سے انہوں نے قتادہ سے وہ انس رضی اللہ عنہ سے انہوں نے نبی ﷺ سے اس طرح اس معنی کے مثل۔

❀❀❀❀

٢٦۔ بَابُ مَا جَآءَ فِي فَضْلِ الْمُرَابِطِ

پہرہ دینے والے کی فضیلت میں

(١٦٦٤) **عَنْ** سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((**رِبَاطُ يَوْمٍ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ خَيْرٌ مِّنَ الدُّنْيَا وَمَا عَلَيْهَا، وَالرَّوْحَةُ يَرُوحُهَا الْعَبْدُ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ الْغَدْوَةُ خَيْرٌ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا عَلَيْهَا، وَمَوْضِعُ سَوْطِ أَحَدِكُمْ فِي الْجَنَّةِ خَيْرٌ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا عَلَيْهَا**)). (اسناده صحیح)

ترجمہ: روایت ہے سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ ثغور اسلام پر گھوڑے باندھنا اور حدود کی حفاظت کرنا ایک دن اللہ کی راہ میں بہتر ہے ساری دنیا سے اور جو اس پر ہے اور ایک شام کو چلنا کہ چلتا ہے بندہ اللہ کی راہ میں یا صبح کو چلنا ساری دنیا سے بہتر ہے اور اس سے جو زمین پر ہے اور ایک کوڑے کی جگہ تمہارے ایک کی جنت میں بہتر ہے ساری دنیا سے اور جو زمین پر ہے۔

فائدہ : یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

❀❀❀❀

(١٦٦٥) **حَدَّثَنَا** مُحَمَّدُ بْنُ الْمُنْكَدِرِ قَالَ: مَرَّ سَلْمَانُ الْفَارِسِيُّ بِشُرَحْبِيلَ بْنِ السِّمْطِ وَهُوَ فِي مُرَابِطٍ لَهُ وَقَدْ شَقَّ عَلَيْهِ وَعَلَى أَصْحَابِهِ فَقَالَ أَلَا أُحَدِّثُكَ يَا ابْنَ السِّمْطِ بِحَدِيثٍ سَمِعْتُهُ مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ؟ قَالَ: بَلَى، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ: ((**رِبَاطُ يَوْمٍ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ أَفْضَلُ**)) وَرُبَّمَا قَالَ: ((**خَيْرٌ مِنْ صِيَامِ شَهْرٍ وَقِيَامِهِ، وَمَنْ مَاتَ فِيهِ وُقِيَ فِتْنَةَ الْقَبْرِ، وَنُمِيَ لَهُ عَمَلُهُ إِلَى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ**)).

(اسناده صحیح ۔ الارواء : ١٢٠٠)

ترجمہ: روایت ہے محمد بن منکدر سے کہا گزرے سلمان فارسی شرحبیل پر اور وہ اپنے مرابط میں تھے اور بار گزرا تھا ان پر اور ان کے ساتھ والوں پر یعنی مرابط میں رہنا، سو کہا سلمان فارسی رضی اللہ عنہ نے کیا بیان نہ کروں میں تم سے ایک حدیث سنی میں نے رسول اللہ ﷺ سے؟ کہا شرحبیل نے ہاں کہا سلمان نے سنا میں نے رسول اللہ ﷺ سے کہ فرماتے تھے پہرہ ایک دن کا اللہ کی راہ میں افضل ہے اور کبھی کہا بہتر ہے سارے مہینے روزے رکھنے سے اور رات کو نماز پڑھنے سے اور جو مر گیا اسی حالت میں بچایا جائے گا قبر کے فتنہ سے اور بڑھائے جائیں گے اس کے عمل قیامت کے دن تک۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

❀❀❀❀

(١٦٦٦) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَنْ لَقِيَ اللّٰهَ أَثَرٍ مِنْ جِهَادٍ لَقِيَ اللّٰهَ وَفِيْهِ ثُلْمَةٌ)).

(ضعيف) التعليق الرغيب (٢/ ٢٠٠) تخريج مشكاة المصابيح (٣٨٣٥) التحقيق الثاني۔ اس کی سند ابی وافع اسماعیل بن رافع کی وجہ سے ضعیف ہے۔ تقریب (۴۴۲) کہتے ہیں جمہور نے اسے ضعیف کہا ہے۔ مجمع الزوائد (۸/ ۶۱)

ترجمہ: روایت ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہا فرمایا رسول اللہ ﷺ نے: جو ملے اللہ سے بغیر جہاد کے اثر کے ملے گا وہ اس سے اور اس میں ایک سوراخ ہو گا یعنی نقصان دین میں۔

فائدہ: یہ حدیث غریب ہے مسلم کی روایت سے کہ وہ اسماعیل بن رافع سے روایت کرتے ہیں اور اسماعیل کو ضعیف کہا ہے بعض اہل حدیث نے۔ سنا میں نے محمد بخاری رحمہ اللہ سے وہ کہتے تھے اسماعیل ثقہ ہیں مقارب الحدیث اور مروی ہوئی ہے یہ حدیث اور سند سے بھی ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے وہ روایت کرتے ہیں نبی ﷺ سے۔ اور سلمان فارسی رضی اللہ عنہ کی حدیث کی اسناد متصل نہیں، محمد بن منکدر نے نہیں پایا سلمان کو۔ اور مروی ہوئی یہ حدیث ابو موسیٰ سے وہ روایت کرتے ہیں مکحول سے وہ شرحبیل بن سمط سے وہ سلمان سے وہ نبی ﷺ سے مانند اس کے۔

❀❀❀❀

(١٦٦٧) عَنْ أَبِي صَالِحٍ مَوْلَى عُثْمَانَ بْنُ عَفَّانَ قَالَ: سَمِعْتُ عُثْمَانَ وَهُوَ عَلَى الْمِنْبَرِ يَقُوْلُ: اِنِّي كَتَمْتُكُمْ حَدِيْثًا سَمِعْتُهُ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَرَاهِيَةَ تَفَرُّقِكُمْ عَنِّيْ ثُمَّ بَدَالِيْ أَنْ أُحَدِّثَكُمُوْهُ لِيَخْتَارَ امْرُؤٌ لِنَفْسِهِ مَا بَدَا لَهُ، سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: ((رِبَاطُ يَوْمٍ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ خَيْرٌ مِنْ أَلْفِ يَوْمٍ فِيْ مَا سِوَاهُ مِنَ الْمَنَازِلِ)). (اسناده حسن ـ التعليق الرغيب: ٢/ ١٥٢ ـ التحقيق الثاني ـ التعليق على الاحاديث المختارة (٣٠٥، ٣١٠)

ترجمہ: روایت ہے صالح سے جو مولیٰ ہیں عثمان بن عفان کے کہا سنا میں نے عثمان سے اور وہ منبر پر تھے یعنی خطبہ پڑھتے تھے فرماتے

تھے میں چھپاتا تھا تم سے ایک حدیث کہ سنی تھی میں نے رسول اللہ ﷺ سے اس لیے چھپاتا تھا کہ تم جدا ہو جاؤ گے مجھ سے پھر پیچھے سوچا میں نے کہ میں بیان کر دوں وہ تم سے اور آدمی کر لے اپنے واسطے وہ ہی جو اس کی سمجھ میں آئے، سنا میں نے رسول اللہ ﷺ کو کہ فرماتے تھے پہرا دینا ایک دن اللہ کی راہ میں بہتر ہے ہزار دن سے اور منزلوں میں یعنی مکانوں میں۔

فائدہ : یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اس سند سے، کہا محمد نے ابوصالح مولیٰ عثمان کا نام ترکان ہے۔

(١٦٦٨) عَنْ اَبِی هُرَیْرَةَ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : ((مَا يَجِدُ الشَّهِيْدُ مِنْ مَسِّ الْقَتْلِ اِلَّا كَمَا يَجِدُ اَحَدُكُمْ مِنْ مَسِّ الْقَرْصَةِ)) . (حسن صحیح عند الالبانی) التعلیق الرغیب (٢/١٩٢) سلسلة الاحادیث الصحیحة (٩٦٠) بعض محققین کہتے ہیں اس کی سند محمد بن عجلان مدلس کے عنعنہ کی وجہ سے ضعیف ہے۔

ترجمہ: روایت ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہا فرمایا رسول اللہ ﷺ نے: نہیں پاتا ہے شہید صدمہ قتل کا مگر اتنا جتنا پاتا ہو ایک تم میں سے صدمہ چیونٹی کے کاٹنے کا۔

فائدہ : یہ حدیث حسن ہے غریب ہے۔

(١٦٦٩) عَنْ أَبِی أُمَامَةَ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ : ((لَيْسَ شَیْءٌ اَحَبَّ اِلَی اللّٰهِ مِنْ قَطْرَتَيْنِ وَاَثَرَيْنِ: قَطْرَةُ دُمُوْعٍ مِنْ خَشْيَةِ اللّٰهِ، وَقَطْرَةُ دَمٍ تُهَرَاقُ فِیْ سَبِيْلِ اللّٰهِ، وَاَمَّا الْاَثَرَانِ: فَاَثَرٌ فِیْ سَبِيْلِ اللّٰهِ، وَاَثَرٌ فِیْ فَرِيْضَةٍ مِّنْ فَرَائِضِ اللّٰهِ)) . (اسنادہ حسن ـ المشکاة : ٣٨٣٧ ـ التعلیق الرغیب : ٢/ ١٨٠)

ترجمہ: روایت ہے ابوامامہ سے کہ فرمایا نبی ﷺ نے: سب سے پیارے اللہ کے نزدیک دو قطرے اور دو اثر ہیں پہلا قطرہ آنسو کا جو اللہ کے خوف سے نکلے، دوسرا قطرہ خون کا جو اللہ کی راہ میں بہے، اور پہلا اثر وہ اثر ہے کہ پہنچے اللہ کی راہ میں یعنی چوٹ چپٹ وغیرہ، اور دوسرا اثر جو پہنچے اللہ کے کسی فرض ادا کرنے میں۔

فائدہ : یہ حدیث حسن ہے غریب ہے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

ابواب الجهاد

عن رسول اللہ ﷺ

(المعجم ۲۱) جہاد کے بیان میں (التحفة . . .)

۱۔ بَابُ : مَا جَآءَ فِي أَلاَهْلِ الْعُذْرِ فِي الْقُعُوْدِ

اہل عذر کے جہاد سے بیٹھ رہنے کی رخصت میں

(۱۶۷۰) عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ : أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ : ((ائْتُوْنِيْ بِالْكَتِفِ أَوِ اللَّوْحِ فَكَتَبَ لَا يَسْتَوِي الْقَاعِدُوْنَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ)) وَعَمْرُو بْنُ أُمِّ مَكْتُوْمٍ خَلْفَ ظَهْرِهِ فَقَالَ : هَلْ لِيْ رُخْصَةٌ؟ فَنَزَلَتْ ﴿ غَيْرُ أُولِي الضَّرَرِ ﴾ . (صحيح ـ دون قوله او اللوح)

ترجمہ: روایت ہے براء بن عازب رضی اللہ عنہما سے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میرے پاس شانہ شتر یا تختی لاؤ پس لکھوایا: لَا يَسْتَوِي...... الاية' اور عمرو بن ام مکتوم پیچھے تھے آنحضرت ﷺ کے، سو پوچھا کیا میرے لئے رخصت ہے پس اترا یہ لفظ: غَيْرُ أُولِي الضَّرَرِ۔

فائدہ : اس باب میں ابن عباس رضی اللہ عنہما اور جابر رضی اللہ عنہ اور زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے روایت سے سلیمان تیمی کے وہ روایت کرتے ہیں ابواسحاق سے۔ اور روایت کی شعبہ نے اور ثوری نے ابواسحاق سے یہ حدیث:

مترجم: پوری آیت یہ ہے: ﴿ لَا يَسْتَوِي الْقَاعِدُوْنَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ غَيْرُ أُولِي الضَّرَرِ وَالْمُجَاهِدُوْنَ فِي سَبِيْلِ اللّٰهِ

بِـاَمْـوَالِهِـمْ وَاَنْفُسِهِمْ فَضَّلَ اللّٰهُ الْمُجَاهِدِيْنَ بِاَمْوَالِهِمْ وَاَنْفُسِهِمْ عَلَى الْقَاعِدِيْنَ دَرَجَةً ﴾ یعنی برابر نہیں بیٹھنے والے مسلمان جن کو بدن کا نقصان نہیں اور لڑنے والے اللہ کی راہ میں اپنے مال سے، اور جان سے اللہ نے بڑائی دی ہے لڑنے والے کو اپنے مال اور جان سے ان پر جو بیٹھتے ہیں درجہ میں۔

ف: جب یہ آیت اتری غَیْـرُ اُولِـی الـضَّـرَرِ کا لفظ نہ تھا، عمرو بن ام مکتوم رضی اللہ عنہ نے جب پوچھا کہ میں نابینا ہوں مجھے ترک جہاد کی رخصت ہے یا نہیں تب یہ لفظ بھی اترا اور اس میں رخصت مذکور ہوئی۔

❀❀❀❀

۲۔ بَابُ : مَا جَآءَ فِيْمَنْ خَرَجَ إِلَى الْغَزْوِ وَتَرَكَ أَبَوَيْهِ

اس کے بیان میں جو اپنے والدین کو چھوڑ کر جہاد میں جائے

(۱۶۷۱) عَنْ عَبْـدِاللّٰـهِ بْـنِ عَمْرٍو قَالَ : جَآءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ يَسْتَأْذِنُـهُ فِي الْجِهَادِ فَقَالَ : ((اَلَكَ وَالِدَانِ؟)) قَالَ : نَعَمْ، قَالَ : ((فَفِيْهِمَا فَجَاهِدْ)) . (صحيح) التعليق الرغيب (۳/۲۱۳)

ترجمہ: روایت ہے عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے کہا آیا ایک مرد نبی ﷺ کے پاس اجازت مانگتا تھا جہاد کی پوچھا آپ ﷺ نے: کیا تیرے ماں باپ ہیں؟ کہا ہاں، فرمایا پس انہیں کی خدمت میں کوشش کر۔

فائدہ: اس باب میں ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور ابوالعباس شاعر اعمی مکی ہیں اور نام ان کا سائب بن فروخ ہے۔

❀❀❀❀

۳۔ بَابُ : مَا جَآءَ فِي الرَّجُلِ يُبْعَثُ سَرِيَّةً وَحْدَهُ

ایک مرد کو بطور سریا بھیجنے کے بیان میں

(۱۶۷۲) عَنِ الْحَجَّاجِ بْنِ مُحَمَّدٍ قَالَ : قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ فِي قَوْلِهِ : ﴿ اَطِيْعُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ وَاُولِي الْاَمْرِ مِنْكُمْ ﴾ قَـالَ عَبْـدُاللّٰـهِ بْنُ حُذَافَةَ بْنِ قَيْسِ بْنِ عَدِيٍّ السَّهْمِيُّ بَعَثَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَلَى سَرِيَّةٍ أَخْبَرَنِيْهِ يَعْلَى بْنُ مُسْلِمٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ . (صحيح) صحيح أبي داود (۲۳۵۹)

ترجمہ: روایت ہے حجاج بن محمد سے کہا انہوں نے کہ کہا ابن جریج نے تفسیر میں آیت مذکورہ کی کہ کہا عبداللہ بن حذافہ نے کہ بھیجا ان کو رسول اللہ ﷺ نے اکیلا بطور سریا کے خبر دی اس کی ان کو یعلیٰ بن مسلم نے انہوں نے روایت کی سعید بن جبیر سے انہوں نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے، اور سریا وہ چھوٹی ٹکڑی ہے جو بڑے لشکر سے جدا کر کے بھیجی جائے۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے۔ نہیں پہچانتے ہم اس کو مگر روایت سے ابن جریج کی۔

٤۔ بَابُ : مَا جَآءَ فِيُ كَرَاهِيَةِ أَنْ يُسَافِرَ الرَّجُلُ وَحْدَهُ

آدمی کے اکیلے سفر کرنے کی کراہت کے بیان میں

(١٦٧٣) عَنِ ابْنِ عُمَرَ: أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ : ((لَوْ أَنَّ النَّاسَ يَعْلَمُوْنَ مَا أَعْلَمُ مِنَ الْوَحْدَةِ مَا سَارَ رَاكِبٌ بِلَيْلٍ)) يَعْنِيْ وَحْدَهُ . (اسناده صحيح) سلسلة الاحاديث الصحيحة (٦١)

ترجمہ: روایت ہے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر لوگ جانتے جو میں جانتا ہوں تنہائی کے نقصان سے تو نہ چلتا کوئی سوار اکیلا رات کو۔

(١٦٧٤) عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ، عَنْ أَبِيْهِ عَنْ جَدِّهِ: أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ : ((اَلرَّاكِبُ شَيْطَانٌ وَالرَّاكِبَانِ شَيْطَانَانِ وَالثَّلَاثَةُ رَكْبٌ)) . (اسناده حسن ـ الصحيحة : ٦٤ ـ المشكاة : ٣٩١٠)

ترجمہ: روایت ہے عمرو بن شعیب سے وہ روایت کرتے ہیں ان کے باپ سے وہ ان کے دادا سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ایک سوار یعنی رات کا چلنے والا ایک شیطان ہے اور دو سوار دو شیطان ہیں اور تین سوار لشکر ہے۔

فائدہ : حدیث ابن عمر رضی اللہ عنہما کی حسن ہے صحیح ہے نہیں جانتے ہم اس کو مگر اسی سند سے یعنی عاصم کی روایت سے اور وہ بیٹے ہیں محمد بن زید بن عبداللہ بن عمرو کے۔ اور حدیث عبداللہ بن عمرو کی حسن ہے۔

❀❀❀❀

٥۔ بَابُ : مَا جَآءَ فِي الرُّخْصَةِ فِي الْكَذِبِ وَالْخَدِيْعَةِ فِي الْحَرْبِ

لڑائی میں جھوٹ اور فریب کی رخصت میں

(١٦٧٥) عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ يَقُوْلُ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : ((اَلْحَرْبُ خُدْعَةٌ)) .

(صحيح) الروض النضير (٣٧٠) صحيح أبي داود (٢٣٧٠)

ترجمہ: روایت ہے جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے کہتے تھے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے: لڑائی میں فریب جائز ہے۔

فائدہ : اس باب میں علی اور زید بن ثابت اور عائشہ اور ابن عباس اور ابی ہریرہ اور اسماء بنت یزید اور کعب بن مالک اور انس بن مالک رضی اللہ عنہم اجمعین سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

❀❀❀❀

٦۔ بَابُ : مَا جَآءَ فِي غَزَوَاتِ النَّبِيِّ ﷺ وَكَمْ غَزٰى

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے غزوات کی تعداد میں

(١٦٧٦) عَنْ أَبِيْ إِسْحَاقَ قَالَ : كُنْتُ إِلٰى جَنْبِ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ فَقِيْلَ لَهُ كَمْ غَزَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

مِنْ غَزْوَةٍ؟ قَالَ: تِسْعَ عَشَرَةَ فَقُلْتُ: كَمْ غَزَوْتَ أَنْتَ مَعَهُ؟ قَالَ سَبْعَ عَشْرَةَ، قُلْتُ وَأَيَّتُهُنَّ كَانَ أَوَّلَ؟ قَالَ: ذَاتُ الْعُشَيْرَاءِ أَوِ الْعُسَيْرَاءِ. (صحيح)

ترجمہ: روایت ہے ابواسحاق سے کہا تھا میں بازو میں زید بن ارقم رضی اللہ عنہ کے سو کسی نے ان سے پوچھا کتنے جہاد کیے نبی ﷺ نے؟ کہا انیس، میں نے پوچھا تم نے کتنوں میں رفاقت کی؟ کہا سترہ میں، کہا پہلا ان میں کون سا غزوہ تھا؟ کہا انہوں نے ذات العشیراء یا ذات العسیراء راوی کو شک ہے۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

❀❀❀❀

۷۔ بَابُ: مَا جَاءَ فِي الصَّفِّ وَالتَّعْبِيَةِ عِنْدَ الْقِتَالِ

لڑائی کے وقت صف بندی اور لشکر کی ترتیب کے بیان میں

(١٦٧٧) عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ قَالَ: عَبَّانَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بِبَدْرٍ لَيْلًا.

(ضعيف الاسناد) اس میں محمد بن حمید رازی ضعیف ہے

ترجمہ: روایت ہے عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ سے کہا انہوں نے کھڑا کر دیا ہم کو اپنے اپنے مقامات مناسبہ پر رسول اللہ ﷺ نے جنگ بدر میں رات سے۔

فائدہ: اس باب میں ابوایوب سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث غریب ہے نہیں پہچانتے ہم اس کو مگر اسی سند سے۔ اور پوچھا میں نے محمد بن اسماعیل بخاری رحمہ اللہ سے حال اس حدیث کا تو نہ پہچانا انہوں نے اس کو اور کہا محمد بن اسحاق کو سماع ہے عکرمہ سے اور جب کہ دیکھا میں نے ان کو تو وہ اچھا جانتے تھے محمد بن حمید رازی کو پھر ضعیف کہنے لگے ان کو۔

❀❀❀❀

۸۔ بَابُ: مَا جَاءَ فِي الدُّعَاءِ عِنْدَ الْقِتَالِ

لڑائی کے وقت دعا کے بیان میں

(١٦٧٨) عَنِ ابْنِ أَبِي أَوْفَى قَالَ: سَمِعْتُهُ يَقُوْلُ يَعْنِي النَّبِيَّ ﷺ - يَدْعُوْ عَلَى الْأَحْزَابِ فَقَالَ: ((اَللّٰهُمَّ مُنْزِلَ الْكِتَابِ سَرِيْعَ الْحِسَابِ، اهْزِمِ الْأَحْزَابَ وَزَلْزِلْهُمْ)). (صحيح) صحيح ابي داؤد (٢٣٦٥)

ترجمہ: روایت ہے ابن ابی اوفیٰ سے کہا انہوں نے سنا میں نے یعنی نبی ﷺ کو فرماتے تھے اور بددعا کرتے تھے کفاروں کے لشکروں پر ان لفظوں سے یا اللہ اتارنے والے کتاب کے جلد حساب کرنے والے شکست دے ان لشکروں کو اور پیر پھسلا دے ان کے۔

فائدہ: اس باب میں ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

٩۔ بَابُ : مَا جَآءَ فِي الْأَلْوِيَةِ

لشکر کے چھوٹے جھنڈوں کے بیان میں

(١٦٧٩) عَنْ جَابِرٍ: أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ دَخَلَ مَكَّةَ وَلِوَآءُهُ أَبْيَضُ.

(حسن) سلسلة الاحاديث الصحيحة (٢١٠٠) صحيح ابی داؤد (٢٣٣٤)

ترجمہ: روایت ہے جابر رضی اللہ عنہ سے کہ رسول اللہ ﷺ داخل ہوئے مکہ میں اور نیزہ آپ کا سفید تھا۔

فائدہ : یہ حدیث غریب ہے۔نہیں جانتے ہم اس کو مگر روایت سے یحییٰ بن آدم کی وہ روایت کرتے ہیں شریک سے اور پوچھی میں نے محمد سے یہ حدیث سو نہ جانی انہوں نے مگر روایت سے یحییٰ بن آدم کے کہ وہ روایت کرتے ہیں شریک سے اور کئی لوگوں نے کہا روایت ہے شریک سے وہ روایت کرتے ہیں عمار سے وہ ابوزبیر سے وہ جابر رضی اللہ عنہ سے وہ نبی ﷺ سے کہ داخل ہوئے آپ مکہ میں اور آپ ﷺ پر عمامہ سیاہ تھا۔ کہا محمد نے وہ یہی حدیث ہے اور دھن ایک بطن ہے بجیلہ کے قبیلہ سے اور عمار دہنی بیٹے ہیں معاویہ دہنی کے اور کنیت ان کی ابو معاویہ ہے اور وہ کوفی ہیں ثقہ ہیں نزدیک اہل حدیث کے۔

❀❀❀❀

١٠۔ بَابُ : مَاجَاءَ فِي الرَّايَاتِ

لشکر کے بڑے جھنڈوں کے بیان میں

(١٦٨٠) حَدَّثَنَا يُوْنُسُ بْنُ عُبَيْدٍ مَوْلٰى مُحَمَّدِ بْنِ الْقَاسِمِ قَالَ: بَعَثَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ الْقَاسِمِ إِلَى الْبَرَآءِ بْنِ عَازِبٍ أَسْأَلُهُ عَنْ رَايَةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ : كَانَتْ سَوْدَآءَ مُرَبَّعَةً مِنْ نَمِرَةٍ. (صحیح ـ دون قوله مربعة)

ترجمہ: بیان کیا ہم سے یونس بن عبید نے جو مولیٰ ہیں محمد بن قاسم کے کہا بھیجا مجھ کو محمد بن قاسم نے براء بن عازب رضی اللہ عنہ کی طرف تاکہ پوچھوں میں کیسا تھا جھنڈا رسول اللہ ﷺ کا فرمایا براء نے سیاہ تھا پھریرا اس کا چوکور ایک چادر خطوں والی سے۔

فائدہ : اس باب میں علی اور حارث بن حسان اور ابن عباس رضی اللہ عنہم سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث حسن ہے غریب ہے نہیں پہچانتے ہم اس کو مگر روایت سے ابوزائدہ کے اور ابوایوب ثقفی کا نام اسحاق بن ابراہیم ہے۔ اور روایت کی ہے عبیداللہ بن موسیٰ نے بھی۔

(١٦٨١) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: كَانَتْ رَايَةُ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ سَوْدَآءَ وَلِوَآءُهُ أَبْيَضَ .

(حسن) سلسلة الاحاديث الصحيحة (٢١٠٠) صحيح ابی داؤد (٢٣٣٣)

ترجمہ: روایت ہے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہا انہوں نے تھا رایت نبی ﷺ کا سیاہ اور لوا آپ کا سفید۔

فائدہ : یہ حدیث غریب ہے اس سند سے یعنی ابن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت سے۔

مترجم: رایت نشان ہے لشکر کا اور اسے ام الحرب کہتے ہیں کہ افواج اسی کے نیچے لڑتی ہیں اور وہ لواء سے بڑا ہوتا ہے۔

۱۱۔ بَابُ : مَا جَآءَ فِي الشِّعَارِ

شعار (خفیہ الفاظ کے استعمال) کے بیان میں

(۱۶۸۲) عَنِ الْمُهَلَّبِ بْنِ أَبِي صُفْرَةَ، عَمَّنْ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ : ((إِنْ بَيَّتَكُمُ الْعَدُوُّ فَقُولُوا: حم لَا يُنْصَرُونَ)) . (صحيح ـ المشكاة : ۳۹٤۸ ـ التحقيق الثانى)

ترجمہ: روایت ہے مہلب بن ابوصفرہ سے انہوں نے روایت کی کسی ایسے شخص سے کہ سنا اس نے رسول اللہ ﷺ کو کہ فرماتے تھے اگر آ جائے رات کو تمہارے اوپر دشمن تو پرول تمہارا حم لا ينصرون ہے۔

فائدہ : اس باب میں سلمہ بن اکوع سے بھی روایت ہے اور ایسی ہی روایت کی بعض نے ابواسحاق سے مثل روایت ثوری کے اور روایت کی گئی ہے ان سے اس طرح بھی کہ روایت ہے مہلب بن ابی صفرہ سے انہوں نے روایت کی نبی ﷺ سے مرسلاً۔

❀❀❀❀

۱۲۔ بَابُ : مَا جَآءَ فِي صِفَةِ سَيْفِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ

رسول اللہ ﷺ کی شمشیر کی صفت کے بیان میں

(۱۶۸۳) عَنِ ابْنِ سِيرِينَ قَالَ : صَنَعْتُ سَيْفِي عَلَى سَيْفِ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ وَ زَعَمَ سَمُرَةُ أَنَّهُ صَنَعَ سَيْفَهُ عَلَى سَيْفِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، كَانَ حَنَفِيًّا.

(ضعيف ـ مختصر الشمائل المحمدية : ۸۸) اس میں عثمان بن سعد راوی ضعیف ہے۔

ترجمہ: روایت ہے ابن سیرین سے کہا انہوں نے بنائی میں نے اپنی تلوار سمرہ کی تلوار پر اور بنائی سمرہ نے اپنی تلوار رسول اللہ ﷺ کی تلوار پر اور تھی تلوار آپ ﷺ کی بنی حنیف کی جو ایک قبیلہ ہے عرب میں۔

فائدہ : یہ حدیث غریب ہے نہیں جانتے ہم اس کو مگر اسی سند سے اور کلام کیا ہے یحییٰ بن سعید قطان نے عثمان بن سعد کاتب میں، اور ضعیف کہا حافظہ کی طرف سے۔

❀❀❀❀

۱۳۔ بَابُ : مَاجَاءَ فِي الْفِطْرِ عِنْدَ الْقِتَالِ

لڑائی کے وقت روزہ افطار کرنے کے بیان میں

(۱٦۸٤) عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ : لَمَّا بَلَغَ النَّبِيُّ ﷺ عَامَ الْفَتْحِ مَرَّ الظَّهْرَانِ فَآذَنَنَا بِلِقَاءِ الْعَدُوِّ فَأَمَرَنَا

بِالْفِطْرِ فَأَفْطَرْنَا أَجْمَعُوْنَ. (صحيح) صحيح أبي داود (٢٠٨١)

ترجمہ: روایت ہے ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے کہا پہنچے نبی صلی اللہ علیہ وسلم مرالظہران میں جس سال مکہ فتح ہوا اور خبر دی ہم کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دشمن کے مقابلہ کی تو حکم کیا افطار کا پس افطار کیا ہم سب نے۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

❁❁❁❁

١٤ ـ بَابُ: مَا جَآءَ فِي الْخُرُوْجِ عِنْدَ الْفَزَعِ

گھبراہٹ کے وقت باہر نکلنے کے بیان میں

(١٦٨٥) **عَنْ** أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ رَكِبَ النَّبِيُّ ﷺ فَرَسًا لِأَبِي طَلْحَةَ يُقَالُ لَهُ مَنْدُوْبٌ، فَقَالَ: **((مَا كَانَ مِنْ فَزَعٍ وَإِنْ وَجَدْنَاهُ لَبَحْرًا))**. (صحيح) ارواء الغليل (٢٤٤٨)

ترجمہ: بیان کیا ہم سے انس نے بن مالک نے کہا سوار ہو گئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم ابوطلحہ رضی اللہ عنہ کے گھوڑے پر کہ اسے مندوب کہتے تھے پھر فرمایا کہ نہ تھی کچھ گھبراہٹ اور پایا ہم نے اس کو سبک رو مانند دریا کے۔

فائدہ: اس باب میں عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

❁❁❁❁

(١٦٨٦) **عَنْ** أَنَسٍ قَالَ: كَانَ فَزَعٌ بِالْمَدِيْنَةِ فَاسْتَعَارَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَرَسًا لَنَا يُقَالُ لَهُ مَنْدُوْبٌ، فَقَالَ **((مَا رَأَيْنَا مِنْ فَزَعٍ وَإِنْ وَجَدْنَاهُ لَبَحْرًا))**. (صحيح ـ انظر ما قبله)

ترجمہ: روایت ہے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے کہا تھی مدینہ میں کچھ گھبراہٹ سو مانگ لیا ہم سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمارا ایک گھوڑا کہ اسے مندوب کہتے تھے پھر فرمایا نہ دیکھی ہم نے کچھ گھبراہٹ اور پایا اس گھوڑے کو تیز رو مانند دریا کے۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

(١٦٨٧) **عَنْ** أَنَسٍ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ مِنْ أَحْسَنَ النَّاسِ وَأَجْوَدَ النَّاسِ، وَأَشْجَعَ النَّاسِ، قَالَ: وَلَقَدْ فَزِعَ أَهْلُ الْمَدِيْنَةِ لَيْلَةً سَمِعُوْا صَوْتًا قَالَ: فَتَلَقَّهُمُ النَّبِيُّ ﷺ عَلٰى فَرَسٍ لِأَبِي طَلْحَةَ عُرْيٍ وَهُوَ مُتَقَلِّدٌ سَيْفَهُ، فَقَالَ **((لَمْ تُرَاعُوْا لَمْ تُرَاعُوْا))** فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ **((وَجَدْتُهُ بَحْرًا))** يَعْنِي الْفَرَسَ.

(صحيح ـ انظر الحديث: ١٦٨٥)

ترجمہ: روایت ہے انس سے کہا کہ تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم بہترین مردم اور سخی زیادہ لوگوں سے اور بہادر زیادہ سب لوگوں سے کہا اور ایک

رات گھبرائے اہل مدینہ کسی دشمن کی خبرسن کر اور سنی لوگوں نے ایک آواز پھر ملے ان کو رسول اللہ ﷺ سوار تھے ایک گھوڑے پر ابوطلحہ کے ننگی پیٹھ اور لٹکائے تھے آپ ﷺ اپنی تلوار کو اور فرماتے تھے لوگوں سے مت ڈرو مت ڈرو پھر فرمایا رسولِ اللہ ﷺ نے: میں نے پایا اس کو چال میں مانند دریا کے یعنی گھوڑے کو۔

فائدہ : یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔ مترجم: یہ کمال شجاعت تھی آپ ﷺ کی کہ اکیلے آپ ﷺ جس طرف دشمن کا خوف تھا ننگی پیٹھ گھوڑے پر سوار ہو کر سب سے اول چلے گئے اور لوگ مدینہ کے جب ہوشیار ہو کر ادھر کا قصد کیا آپ ﷺ لوٹ آئے اور ان کی تسکین فرمائی اور وہ گھوڑا نہایت اڑیل تھا آپ ﷺ کی برکت سے بحر رواں ہو گیا، سبحان اللہ یہ آپ ﷺ کا معجزہ تھا۔

❀ ❀ ❀ ❀

۱۵۔ بَابُ : مَا جَآءَ فِي الثُّبَاتِ عِنْدَ الْقِتَالِ

لڑائی کے وقت ثابت قدم رہنے کے بیان میں

(۱۶۸۸) **عَنِ** الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ: قَالَ قَالَ لَنَا رَجُلٌ أَفَرَرْتُمْ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ يَاأَبَا عُمَارَةَ؟ قَالَ لَا، وَاللّٰهِ مَا وَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَلٰكِنْ وَلّٰى سَرْعَانُ النَّاسِ تَلَقَّتْهُمْ هَوَازِنُ بِالنَّبْلِ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَلٰى بَغْلَتِهِ، وَأَبُوْسُفْيَانَ بْنُ الْحَارِثِ بْنِ عَبْدِالْمُطَّلِبِ آخِذٌ بِلِجَامِهَا وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: ((أَنَا النَّبِيُّ لَا كَذِبْ، أَنَا ابْنُ عَبْدِالْمُطَّلِبْ)). (صحيح ـ مختصر الشمائل : ٦٠٩)

ترجمہ: روایت ہے براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے کہا اس سے ایک شخص نے کیا بھاگ گئے تھے تم رسول اللہ ﷺ کے پاس سے اے ابا عمارہ کہا انہوں نے نہیں قسم ہے اللہ کی پیٹھ نہیں موڑی رسول اللہ ﷺ نے ولیکن پیٹھ موڑی بعضے جلد باز لوگوں نے کہ مقابلہ کیا ان سے کفار ہوازن نے ساتھ تیروں کے اور رسول اللہ ﷺ اپنے خچر پر تھے اور ابوسفیان اس کی لگام پکڑے ہوئے تھے اور رسول اللہ ﷺ یہ کہہ کر فرماتے تھے "انا النبی......" یعنی میں نبی ہوں اس میں کچھ جھوٹ نہیں اور میں پوتا ہوں عبدالمطلب کا۔

فائدہ : اس باب میں علی اور ابن عمر رضی اللہ عنہم سے بھی روایت ہے۔ **ف**: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔ مترجم: خلاصہ جواب براء کا یہ ہے کہ رسول اللہ ﷺ جو سردار تھے لشکر کے انہوں نے جب پیٹھ نہ موڑی تو اصحاب کے بھاگنے کا اعتبار نہ رہا اور وہ ذرا ہٹ کر پھر آپ سے آ ملے اور قرآن عظیم الشان میں صاف اللہ تعالیٰ نے ان کے اس پیچھے ہٹنے کو بھی معاف فرمایا پھر کیا جائے اعتراض ہے۔

❀ ❀ ❀ ❀

(۱۶۸۹) **عَنِ** ابْنِ عُمَرَ قَالَ: لَقَدْ رَأَيْتُنَا يَوْمَ حُنَيْنٍ وَإِنَّ الْفِئَتَيْنِ لَمُوَلِّيَتَانِ وَمَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِائَةُ رَجُلٍ . (صحيح الاسناد)

ترجمہ: روایت ہے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے کہا دیکھا ہم نے اپنے تائیں یعنی اصحاب کو کہ دونوں گروہ پیٹھ موڑنے والے تھے اور نہ تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سو آدمی بھی۔

فائدہ : یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے عبیداللہ کی روایت سے اور نہیں پہچانتے ہم اس کو مگر اسی سند سے۔

❀❀❀❀

١٦ ـ بَابُ : مَا جَآءَ فِي السُّيُوفِ وَحِلْيَتِهَا

تلوار اور اس کی زینت کے بیان میں

(١٦٩٠) عَنْ مَزِيْدَةَ قَالَ : دَخَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَوْمَ الْفَتْحِ وَعَلَى سَيْفِهِ ذَهَبٌ وَفِضَّةٌ قَالَ طَالِبٌ : فَسَأَلْتُهُ عَنِ الْفِضَّةِ فَقَالَ : كَانَتْ قَبِيْعَةُ السَّيْفِ فِضَّةً .

(ضعيف ـ مختصر الشمائل المحمدية : ٨٧ ـ الارواء : ٣/ ٣٠٦) اس میں ہود راوی مجہول ہے۔

ترجمہ: روایت ہے مزیدہ سے کہا داخل ہوئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فتح مکہ کے دن یعنی مکہ میں اور ان کی تلوار پر سونا چاندی لگا ہوا تھا کہا طالب نے پوچھا میں نے مزیدہ سے چاندی کو کہا انہوں نے قبیعہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی تلوار کی چاندی تھی۔

فائدہ : یہ حدیث حسن ہے غریب ہے۔ اور ایسی ہی روایت کی ہمام نے قتادہ سے انہوں نے انس رضی اللہ عنہ سے۔ اور روایت کی بعض نے قتادہ سے انہوں نے سعید بن ابی الحسن سے کہا تھی قبیعہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تلوار کی چاندی سے۔ مترجم: قبیعہ ٹوپی ہے قبضہ تلوار کی اور اس حدیث سے زینت ہتھیار کی چاندی سے جائز ہوئی۔

(١٦٩١) عَنْ أَنَسٍ قَالَ : كَانَتْ قَبِيْعَةُ سَيْفِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ مِنْ فِضَّةٍ .

(صحيح ـ الارواء : ٨٢٢ ـ مختصر الشمائل : ٨٥ ، ٨٦) صحيح ابي داؤد (٢٣٢٦ـ ٢٣٢٨)

ترجمہ: سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہتے کہ قبیعہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تلوار کی چاندی تھی۔

❀❀❀❀

١٧ ـ بَابُ : مَا جَآءَ فِي الدِّرْعِ

زرہ کے بیان میں

(١٦٩٢) عَنِ الزُّبَيْرِ بْنِ الْعَوَّامِ قَالَ : كَانَ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ دِرْعَانِ يَوْمَ أُحُدٍ فَنَهَضَ إِلَى الصَّخْرَةِ فَلَمْ يَسْتَطِعْ فَأَقْعَدَ طَلْحَةَ تَحْتَهُ، فَصَعِدَ النَّبِيُّ ﷺ عَلَيْهِ حَتَّى اسْتَوَى عَلَى الصَّخْرَةِ فَقَالَ : سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ ((أَوْجَبَ طَلْحَةُ)).

(حسن ـ المشكاة : ٦١١٢ مختصر الشمائل : ٧٨٩) صحيح أبي داود (٢٣٣٢)

ترجمہ: روایت ہے زبیر بن عوام رضی اللہ عنہ سے کہا تھے نبی ﷺ پر دو زرہیں احد کے دن سو چڑھنے لگے پتھر پر پس نہ چڑھ سکے پھر بیٹھ گئے طلحہ آپ ﷺ کے نیچے اور چڑھے نبی ﷺ یہاں تک کہ سیدھے ہو گئے آپ ﷺ پتھر پر، پھر سنا میں نے نبی ﷺ کو فرماتے تھے کہ واجب ہوئی طلحہ کے لیے۔ یعنی جنت یا شفاعت۔

فائدہ : اس باب میں صفوان بن امیہ اور سائب بن یزید سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث حسن ہے غریب ہے نہیں جانتے ہم اس کو مگر محمد بن اسحاق کی روایت سے۔

❀❀❀❀

١٨۔ بَابُ : مَا جَآءَ فِي الْمِغْفَرِ

خود کے بیان میں

(١٦٩٣) عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ : دَخَلَ النَّبِيُّ ﷺ عَامَ الْفَتْحِ وَعَلَى رَأْسِهِ الْمِغْفَرُ فَقِيلَ لَهُ : ابْنُ خَطَلٍ مُتَعَلِّقٌ بِأَسْتَارِ الْكَعْبَةِ، فَقَالَ ((اقْتُلُوهُ)) . (صحيح) مختصر شمائل (٩١) صحيح ابی داؤد (٢٤٠٦)

ترجمہ: روایت ہے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے کہا داخل ہوئے نبی ﷺ فتح مکہ کے سال مکہ میں اور آپ ﷺ کے سر مبارک پر خود تھا کسی نے آپ ﷺ سے کہا کہ ابن خطل لپٹا ہوا ہے کعبہ شریف کے پردوں میں، فرمایا آپ ﷺ نے: قتل کرو اس کو۔

فائدہ : یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے نہیں جانتے ہم کسی بڑے شخص کو کہ روایت کی اس نے یہ حدیث سوائے مالک کے کہ انہوں نے روایت کی زہری سے۔

❀❀❀❀

١٩۔ بَابُ : مَا جَآءَ فِي فَضْلِ الْخَيْلِ

گھوڑوں کی فضیلت میں

(١٦٩٤) عَنْ عُرْوَةَ الْبَارِقِيِّ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : ((الْخَيْرُ مَعْقُودٌ فِي نَوَاصِي الْخَيْلِ إِلَى يَوْمِ الْقِيَمَةِ: الْأَجْرُ وَالْمَغْنَمُ)) . (صحيح)

ترجمہ: روایت ہے عروہ بارقی سے کہا فرمایا رسول اللہ ﷺ نے: خیر بندھی ہوئی ہے گھوڑوں کی پیشانی سے قیامت کے دن تک یعنی اجر اور غنیمت۔

فائدہ : اس باب میں ابن عمر اور ابو سعید اور جریر اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ اور اسماء بنت یزید اور مغیرہ بن شعبہ اور جابر رضی اللہ عنہم سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔ اور عروہ بیٹے ہیں ابی الجعد بارقی کے اور ان کو عروہ بن الجعد کہتے ہیں۔ کہا احمد بن حنبل نے مطلب

اس حدیث کا یہ ہے کہ جہاد ہر ایک کے ساتھ قیامت تک باقی ہے۔ مترجم: گھوڑوں سے بڑی تائید ہے مجاہدوں کو، اللہ تعالیٰ والعادیات میں ان کی قسم کھاتا ہے اور ثواب جہاد اور مال غنیمت گویا ان کے موئے پیشانی میں معلق ہے۔

❀❀❀❀

٢٠۔ بَابُ : مَاجَاءَ مَايُسْتَحَبُّ مِنَ الْخَيْلِ

پسندیدہ گھوڑوں کے بیان میں

(١٦٩٥) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : ((يُمْنُ الْخَيْلِ فِي الشُّقْرِ)) .

(حسن صحیح۔ المشكاة : ٣٨٧٩ ۔ التعليق الرغيب : ٢/ ١٦٢)

ترجمہ: روایت ہے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہا فرمایا رسول اللہ ﷺ نے: برکت گھوڑوں کی سرخ رنگ گھوڑوں میں ہے۔

فائدہ : یہ حدیث حسن ہے غریب ہے۔ نہیں پہچانتے ہم اس کو مگر شیبان کی روایت سے۔ مترجم: اشقر وہ گھوڑا ہے کہ جس میں سرخی صاف ہو اور اس کے ایال اور دم بھی سرخ ہوں اور اگر ایال اور دم سیاہ ہوئے تو وہ کمیت ہے۔

❀❀❀❀

(١٦٩٦) عَنْ أَبِي قَتَادَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ : ((خَيْرُ الْخَيْلِ الْاَدْهَمُ الْاَقْرَحُ الْاَرْثَمُ، ثُمَّ الْاَقْرَحُ الْمُحَجَّلُ طَلْقُ الْيَمِيْنِ، فَإِنْ لَّمْ يَكُنْ اَدْهَمَ فَكُمَيْتٌ عَلٰى هٰذِهِ الشِّيَةِ)) .

(صحيح) التعليق الرغيب (٢/١٦٢) تخريج مشكاة المصابيح (٣٨٧٧)

ترجمہ: روایت ہے ابوقتادہ سے وہ روایت کرتے ہیں نبی ﷺ سے کہ فرمایا آپ ﷺ نے بہتر گھوڑوں میں سیاہ رنگ ہیں جن کی پیشانی اور اوپر کا ہونٹ سفید ہو پھر پچ کلیاں یعنی جن کی چاروں پیر اور پیشانی سفید ہو پھر اگر سیاہ رنگ نہ ہوں تو کمیت اسی صورت کا یعنی سیاہی سرخی ملی ہوں یا دم اور ایال اس کے سیاہ ہوں اور باقی سرخ ہوں۔

فائدہ : روایت کی ہم سے محمد بن بشار نے انہوں نے وہب سے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے یحییٰ بن ایوب سے انہوں نے یزید بن حبیب سے مانند اسی روایت کے معنوں میں۔ یہ حدیث حسن ہے غریب ہے صحیح ہے۔

❀❀❀❀

(١٦٩٧) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيْرٍ : حَدَّثَنَا اَبِي عَنْ يَحْيَي بْنِ أَيُّوْبَ، عَنْ يَزِيْدَ بْنِ أَبِي حَبِيْبٍ بِهٰذَا الْإِسْنَادَ : نَحْوَهٗ بِمَعْنَاهُ .

ترجمہ: ہم سے محمد بن بشار نے روایت کی انہوں نے وھب بن جریر سے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے یحییٰ بن ایوب سے انہوں نے یزید بن حبیب سے مانند اسی روایت کے معنوں میں۔

۲۱۔ بَابُ : مَاجَاءَ مَا یُکْرَہُ مِنَ الْخَیْلِ

ناپسندیدہ گھوڑوں کے بیان میں

(۱۶۹۸) عَنْ أَبِی هُرَیْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ أَنَّهُ کَرِهَ الشِّکَالَ فِی الْخَیْلِ . (صحیح) صحیح ابی داؤد (۲۲۹۵)

ترجمہ: روایت ہے ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ نبی ﷺ مکروہ کہتے تھے شکال کو گھوڑوں میں۔

فائدہ : یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔ اور روایت کی یہ شعبہ نے عبداللہ سے انہوں نے ابوزرعہ سے انہوں نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مانند اس کے۔ اور ابوزرعہ بیٹے ہیں عمرو بن جریر کے نام ان کا ہرم ہے روایت کی ہم سے محمد بن حمید رازی نے انہوں نے جریر سے انہوں نے عمارہ بن قعقاع سے انہوں نے کہا مجھ سے ابراہیم نخعی نے جب بیان کرے تو مجھ سے حدیث تو بیان کر ابوزرعہ سے اس لیے کہ انہوں نے بیان کی مجھ سے ایک حدیث پھر پوچھی میں نے ان سے کئی برسوں بعد وہی حدیث تو نہ چھوڑا انہوں نے ایک حرف یعنی ایسے قوی الحافظہ تھے۔

❀ ❀ ❀ ❀

۲۲۔ بَابُ : مَا جَآءَ فِی الرِّهَانِ وَ السَّبَقِ

گھوڑوں کی شرط اور دوڑ کے بیان میں

(۱۶۹۹) عَنِ ابْنِ عُمَرَ : اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ اَجْرَی الْمُضَمَّرَ مِنَ الْخَیْلِ مِنَ الْحَفْیَاءِ اِلٰی ثَنِیَّةِ الْوَدَاعِ وَبَیْنَهُمَا سِتَّةُ اَمْیَالٍ، وَمَا لَمْ یُضَمَّرْ مِنَ الْخَیْلِ مِنْ ثَنِیَّةِ الْوَدَاعِ اِلٰی مَسْجِدِ بَنِیْ زُرَیْقٍ وَبَیْنَهُمَا مِیْلٌ وَکُنْتُ فِیْمَنْ اَجْرٰی، فَوَثَبَ بِیْ فَرَسِیْ جِدَارًا. (صحیح) ارواء الغلیل (۱۵۰۱) الصحیحۃ (۲۱۳۳) صحیح ابی داؤد (۲۳۲۰)

ترجمہ: روایت ہے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے کہ رسول اللہ ﷺ نے مضمر گھوڑے دوڑائے حفیاء سے ثنیۃ الوداع تک اور دونوں میں چھ میل کا فاصلہ ہے اور جو غیر مضمر گھوڑے تھے ان کو دوڑایا ثنیۃ الوداع سے بنی زریق کی مسجد تک اور دونوں میں ایک میل کا فاصلہ تھا اور ابن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں میں بھی ان میں تھا جنہوں نے گھوڑے دوڑائے تھے سو کود گیا میرا گھوڑا ایک دیوار مجھے لے کر۔

فائدہ : اس باب میں ابوہریرہ رضی اللہ عنہ اور جابر رضی اللہ عنہ اور انس رضی اللہ عنہ اور عائشہ رضی اللہ عنہا سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث حسن ہے غریب ہے ثوری کی روایت سے۔

❀ ❀ ❀ ❀

(۱۷۰۰) عَنْ أَبِی هُرَیْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ : ((لَا سَبَقَ اِلَّا فِیْ نَصْلٍ اَوْ خُفٍّ اَوْ حَافِرٍ)) .
(اسنادہ صحیح) الارواء (۱۵۰۶) المشکاۃ (۳۸۷۴) الروض النضیر (۱۱۷۷) صحیح ابی داؤد (۲۳۱۹)

ترجمہ: روایت ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ نبی ﷺ نے فرمایا کہ سبق نہیں ہے مگر تیر میں یا اونٹ میں یا گھوڑے میں۔

فائدہ: مترجم: مضمرہ وہ گھوڑے ہیں جن کو ضمار یہ سے تیار کیا ہو، اور ضمار یہ ہے کہ پہلے گھوڑے کو خوب دانہ چارہ دے کر فربہ کرنا پھر بتدریج دانہ چارہ کم کرنا کہ لاغر ہو جائے اور قوت غذائی سابق باقی رہے اور وہ نہایت تیز رو ہوتا ہے اور سبق وہ مال ہے کہ سابق کو یعنی وہ سوار کہ شرط میں آگے بڑھ جائے اس کو ملے اور شرط مال کی انہیں تین میں درست ہے۔

❁❁❁❁

۲۳۔ بَابُ : مَا جَآءَ فِي كَرَاهِيَةِ أَنْ يُنْزَى الْحُمُرُ عَلَى الْخَيْلِ

گھوڑی پر گدھے چھوڑنے کی کراہت میں

(۱۷۰۱) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ عَبْدًا مَأْمُورًا مَا اخْتَصَّنَا دُونَ النَّاسِ بِشَيْءٍ إِلَّا بِثَلٰثٍ: أَمَرَنَا أَنْ نُسْبِغَ الْوُضُوءَ، وَإِنْ لَا نَأْكُلَ الصَّدَقَةَ، وَاَنْ لَّا نُنْزِيَ حِمَارًا عَلَى فَرَسٍ. (صحيح الاسناد)

ترجمہ: روایت ہے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہا کہ تھے رسول اللہ ﷺ بندہ مامور کسی چیز میں خاص نہ کیا ہم کو اور لوگوں سے مگر تین چیزوں میں حکم کیا ہم کو کہ وضو پورا کریں اور زکوۃ مال کی نہ کھائیں اور گھوڑی پر گدھا نہ چھوڑیں۔

فائدہ: اس باب میں علی رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔ اور روایت کی ثوری نے جہضم سے یہی حدیث سو کہا انہوں نے روایت ہے عبید اللہ بن عبد اللہ سے انہوں نے روایت کی ابن عباس رضی اللہ عنہما سے اور سنا میں نے محمد سے کہتے تھے حدیث ثوری کی غیر محفوظ ہے اور وہم کیا ہے اس میں ثوری نے اور صحیح وہی ہے جو روایت کی اسماعیل بن علیا نے اور عبد الوارث بن سعید نے ابی جہضم سے انہوں نے عبد اللہ بن عبید اللہ بن عباس سے انہوں نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے۔ مترجم: اس حدیث سے معلوم ہوا کہ دعویٰ شیعہ کا باطل ہے اور رسول اللہ ﷺ نے کوئی چیز امت سے چھپا کر اہل بیت کو نہیں بتائی ورنہ ابن عباس ایسا نہ فرماتے اور وضو پورا کرنا اگرچہ سب کو ضرور ہے مگر اہل بیت کو پر ضرور اور گھوڑی پر اگر گدھے بہت چھوڑے جائیں گے تو گھوڑوں کی قلت ہو گی اور جہاد میں تکلیف ہو گی۔

❁❁❁❁

۲۴۔ بَابُ : مَا جَآءَ فِي الْإِسْتِفْتَاحِ بِصَعَالِيكِ الْمُسْلِمِينَ

فقرائے مومنین سے دعائے خیر کرانے کا بیان

(۱۷۰۲) عَنْ أَبِي الدَّرْدَآءِ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ: ((اَبْغُونِي ضُعَفَائِكُمْ، فَإِنَّمَا تُرْزَقُونَ وَتُنْصَرُونَ بِضُعَفَائِكُمْ)). (صحيح ـ الصحيحة : ۷۷۹ ـ التعليق الرغيب : ۱/ ۲۴) صحيح أبي داود (۲۳۳۵)

ترجمہ: روایت ہے ابوالدرداء سے کہا انہوں نے سنا میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے تھے ڈھونڈ و مجھ کو اپنے ضعیفوں میں اس لیے کہ تم کو رزق ملتا ہے اور مدد ملتی ہے بسبب ضعیفوں کے تمہارے یعنی ان پر رحم کرنے کے سبب سے تم کو برکت اور فتح ہوتی ہے۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

۲۵۔ بَابُ: مَا جَآءَ فِي كَرَاهِيَةِ الْأَجْرَاسِ عَلَى الْخَيْلِ

گھوڑوں کے گلے میں گھنٹیاں لٹکانے کی کراہت کے بیان میں

(۱۷۰۳) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((لَا تَصْحَبُ الْمَلٰٓئِكَةُ رُفْقَةً فِيهَا كَلْبٌ وَلَا جَرَسٌ)). (صحيح ـ سلسله احاديث الصحيحة: ٤/ ٤٩٤) صحيح ابى داؤد (٢٣٠٣)

ترجمہ: روایت ہے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ساتھ نہیں ہوتے فرشتے ان رفیقوں کے جن میں کتا اور گھنٹی ہو۔

فائدہ: اس باب میں عمر رضی اللہ عنہ اور عائشہ رضی اللہ عنہا اور ام حبیبہ رضی اللہ عنہا اور ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

مترجم: بعض اوقات منظور ہوتا ہے کہ لشکر دشمن پر اچانک جا پڑے اور ان کو خبر نہ ہو اس وقت گھنٹی یا گھنگرو مخل مقصود ہوتے ہیں یہ بھی ایک وجہ کراہت کی ہے اور سوا اس کے اور بھی کچھ حکمت ہوگی۔ واللہ اعلم۔

❀❀❀❀

۲۶۔ بَابُ: مَاجَاءَ مَنْ يُسْتَعْمَلُ عَلَى الْحَرْبِ

جنگ کا امیر مقرر کرنے کے بیان میں

(۱۷۰۴) عَنِ الْبَرَآءِ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ بَعَثَ جَيْشَيْنِ وَأَمَّرَ عَلٰى أَحَدِهِمَا عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ وَعَلَى الْآخَرِ خَالِدَ بْنَ الْوَلِيدِ، فَقَالَ: ((إِذَا كَانَ الْقِتَالُ فَعَلِيٌّ)) قَالَ: فَافْتَتَحَ عَلِيٌّ حِصْنًا فَأَخَذَ مِنْهُ جَارِيَةً، فَكَتَبَ مَعِي خَالِدُ بْنُ الْوَلِيدِ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ بِشَيْءٍ بِهِ فَقَدِمْتُ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَرَأَ الْكِتَابَ فَتَغَيَّرَ لَوْنُهُ ثُمَّ قَالَ: ((مَا تَرٰى فِي رَجُلٍ يُحِبُّ اللّٰهَ وَرَسُولَهُ وَيُحِبُّهُ اللّٰهُ وَرَسُولُهُ)) قَالَ قُلْتُ أَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنْ غَضَبِ اللّٰهِ وَغَضَبِ رَسُولِهِ وَإِنَّمَا أَنَا رَسُولٌ، فَسَكَتَ.

(ضعيف الاسناد) اس میں أبی اسحاق السبیعی مدلس ہے اور سماع کی صراحت نہیں۔

ترجمہ: روایت ہے براء سے کہ نبی ﷺ نے بھیجا دو لشکروں کو اور امیر کیا ایک پر علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کو اور دوسرے پر خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کو اور فرمایا جب لڑائی ہو تو علی رضی اللہ عنہ امیر ہے کہا راوی نے فتح کیا علی (رضی اللہ عنہ) نے ایک قلعہ اور لی اس میں سے ایک لونڈی سو خط، بھیجا میرے ساتھ خالد نے نبی ﷺ کی طرف چغلی کھائی اس میں حضرت علی کی، سو آیا میں آنحضرت ﷺ کے

پاس اور پڑھا آپ ﷺ نے خط سو بدل گیا آپ ﷺ کا رنگ مبارک یعنی بسبب غصے کے پھر فرمایا کیا دیکھتا ہے تو اس شخص میں کہ دوست رکھتا ہے اللہ اور اس کے رسول ﷺ کو اور دوست رکھتا ہے اللہ اور رسول ﷺ اس کو، عرض کیا میں نے پناہ مانگتا ہوں میں اللہ تعالیٰ کے غصے سے اور اس کے رسول ﷺ کے غصے سے اور میں تو فقط پیغام لانے والا ہوں پس چپ رہے آپ ﷺ۔

فائدہ : اس باب میں ابن عمر رضی اللہ عنہما سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث حسن ہے غریب ہے نہیں جانتے ہم اسے مگر حوض بن جواب کی روایت سے اور معنی بشیء بہٖ کے معنی چغل خوری ہے۔

❁❁❁❁

۲۷۔ بَابُ : مَا جَآءَ فِي الْإِمَامِ

امام کے مسئول ہونے کے بیان میں

(۱۷۰۵) عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ : ((اَلَا كُلُّكُمْ رَاعٍ وَكُلُّكُمْ مَسْئُوْلٌ عَنْ رَعِيَّتِهٖ: فَالْاَمِيْرُ الَّذِيْ عَلَى النَّاسِ رَاعٍ وَمَسْئُوْلٌ عَنْ رَعِيَّتِهٖ، وَالرَّجُلُ رَاعٍ عَلٰى اَهْلِ بَيْتِهٖ وَهُوَ مَسْئُوْلٌ عَنْهُمْ، وَالْمَرْاَةُ رَاعِيَةٌ فِيْ بَيْتِ بَعْلِهَا وَهِيَ مَسْئُوْلَةٌ عَنْهُ، وَالْعَبْدُ رَاعٍ عَلٰى مَالِ سَيِّدِهٖ وَهُوَ مَسْئُوْلٌ عَنْهُ، اَلَا فَكُلُّكُمْ رَاعٍ وَكُلُّكُمْ مَسْئُوْلٌ عَنْ رَعِيَّتِهٖ)) . (صحيح) صحيح ابى داؤد (۲۶۰۰)

ترجمہ: روایت ہے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: تم میں سے ہر شخص چرواہا ہے اور ہر ایک سے سوال ہونے والا ہے اس کی رعیت سے پس وہ امیر جو لوگوں پر حاکم ہے چرواہا ہے اور اس سے سوال ہونے والا ہے اس کی رعیت سے اور مرد چرواہا ہے اوپر گھر والوں اپنے کے اور اس سے، پوچھ ہونے والی ہے ان کی، اور عورت چرانے والی ہے اپنے شوہر کے گھر میں اور وہ اس سے پوچھی جائے گی، اور غلام چرانے والا ہے اپنے آقا کے مال کو اور وہ اس سے پوچھا جائے گا، آگاہ ہو تحقیق ہر ایک تم میں سے چرواہا ہے اور ہر ایک سے سوال ہوگا اس کی رعیت سے۔

فائدہ : اس باب میں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ اور انس رضی اللہ عنہ اور ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ سے بھی روایت۔ حدیث ابن عمر رضی اللہ عنہما کی حسن ہے صحیح ہے اور حدیث ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ کی غیر محفوظ ہے۔ اور حدیث انس رضی اللہ عنہ کی غیر محفوظ ہے اور روایت کی یہ حدیث ابراہیم بن بشار نے انہوں نے سفیان سے انہوں نے بریدہ سے انہوں نے ابو بردہ سے انہوں نے ابو موسیٰ سے انہوں نے نبی ﷺ سے۔ خبر دی مجھ کو اس روایت کی محمد بن ابراہیم بن بشار نے کہا محمد نے اور روایت کی کتنے لوگوں نے سفیان سے انہوں نے بریدہ بن ابی بردہ سے انہوں نے نبی ﷺ سے مرسلاً اور یہ صحیح تر ہے کہا محمد نے اور روایت کی اسحاق بن ابراہیم نے معاذ بن ہشام سے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے قتادہ سے انہوں نے انس رضی اللہ عنہ سے انہوں نے نبی ﷺ سے کہ فرمایا آپ ﷺ نے: بے شک اللہ تعالیٰ پوچھنے والا ہے ہر چرواہے سے حال اس کا کہ جس کو چرایا اس نے سنا میں نے محمد سے کہتے تھے یہ غیر محفوظ ہے کہ صحیح یہ ہے کہ روایت ہے معاذ بن ہشام سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے وہ قتادہ سے وہ حسن سے وہ نبی ﷺ سے مرسلاً۔

۲۸۔ بَابُ : مَا جَآءَ فِي طَاعَةِ الْإِمَامِ

امام کی اطاعت کے بیان میں

(۱۷۰۶) عَنْ أُمِّ الْحُصَيْنِ الْأَحْمَسِيَّةِ قَالَتْ : سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَخْطُبُ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ وَعَلَيْهِ بُرْدٌ قَدِ الْتَفَعَ بِهِ مِنْ تَحْتِ اِبْطِهٖ قَالَتْ فَأَنَا أَنْظُرُ إِلَى عَضْلَةِ عَضُدِهٖ تَرْتَجُّ سَمِعْتُهُ يَقُوْلُ : ((يَاأَيُّهَا النَّاسُ! اتَّقُوا اللّٰهَ وَإِنْ أُمِّرَ عَلَيْكُمْ عَبْدٌ حَبَشِيٌّ مُجَدَّعٌ فَاسْمَعُوْا لَهٗ وَأَطِيْعُوْا مَا أَقَامَ لَكُمْ كِتَابَ اللّٰهِ)) .

(صحيح) الظلال الجنة (١٠٦٢ و ١٠٦٣)

ترجمہ: روایت ہے ام حصین سے کہا سنا میں نے رسول اللہ ﷺ کو خطبہ پڑھتے تھے حجۃ الوداع میں اور آپ ﷺ پر ایک چادر تھی کہ اسے لپیٹے ہوئے تھے آپ ﷺ اپنی بغل کے نیچے سے، کہا ام حصین نے اور میں نظر کرتی تھی آپ ﷺ کے بازو کی بوٹی پر کہ وہ پھڑکتی تھی سنا میں نے کہ فرماتے تھے اے آدمیوں ڈرو اللہ سے اور اگر حاکم کیا جائے تم پر ایک غلام حبشی چھوٹے کان والا یا کن کٹا تو سنو اس کی بات اور مانو اس کا حکم جب تک قائم کرے تمہارے لیے کتاب اللہ کی یعنی موافق قرآن کے حکم دے۔

فائدہ : اس باب میں ابوہریرہ رضی اللہ عنہ اور عرباض بن ساریہ سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے مروی ہے کئی وجہوں سے ام حصین رضی اللہ عنہا سے۔

۲۹۔ بَابُ : مَا جَآءَ لَا طَاعَةَ لِمَخْلُوْقٍ فِي مَعْصِيَةِ الْخَالِقِ

اس بیان میں کہ خالق کی نافرمانی میں کسی مخلوق کی اطاعت نہیں

(۱۷۰۷) عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : ((السَّمْعُ وَالطَّاعَةُ عَلَى الْمَرْءِ الْمُسْلِمِ فِيْمَا أَحَبَّ وَكَرِهَ مَالَمْ يُؤْمَرْ بِمَعْصِيَةٍ، فَإِنْ أُمِرَ بِمَعْصِيَةٍ فَلَا سَمْعَ عَلَيْهِ وَلَا طَاعَةَ)) . (صحيح)

ترجمہ: روایت ہے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے کہا فرمایا رسول اللہ ﷺ نے: بات سننا اور حکم ماننا مرد مسلمان پر واجب ہے خواہ دوست رکھے یا مکروہ جانے جب تک کہ حکم نہ کیا جائے ساتھ معصیت کے، پھر اگر حکم کیا گیا ساتھ معصیت کے تو پھر بات سننا اور اطاعت ضرور نہیں۔

فائدہ : اس باب میں علی اور عمران بن حصین اور حکم بن عمرو غفاری سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

۳۰۔ بَابُ : مَا جَآءَ فِي كَرَاهِيَةِ التَّحْرِيْشِ بَيْنَ الْبَهَائِمِ، وَالضَّرْبِ وَالْوَسْمِ فِي الْوَجْهِ

جانوروں کو لڑانے، مارنے اور منہ داغنے کی کراہت کے بیان میں

(۱۷۰۸) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَنِ التَّحْرِيْشِ بَيْنَ الْبَهَائِمِ . (ضعيف ـ غاية المرام : ٣٨)

ضعيف أبي داود (٤٤٣) اس میں اعمش راوی مدلس ہے اور ابی یحییٰ القتات ضعیف ہے

ترجمہ: روایت ہے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہا منع فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جانوروں کے لڑانے سے۔

فائدہ: روایت کی ہم سے محمد بن مثنیٰ نے انہوں نے عبدالرحمٰن بن مہدی سے انہوں نے سفیان سے انہوں نے اعمش سے انہوں نے ابویحییٰ سے انہوں نے مجاہد سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ منع فرمایا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے جانوروں کے لڑانے سے اور نہیں ذکر کیا اس میں ابن عباس رضی اللہ عنہما کا، اور کہا جاتا ہے یہ صحیح تر ہے قطبہ کی روایت سے۔ اور روایت کی یہ حدیث شریک نے اعمش سے انہوں نے مجاہد سے انہوں نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مانند اس کے اور اس باب میں طلحہ اور جابر اور ابوسعید اور عکراش بن زویب رضی اللہ عنہم اجمعین سے بھی روایت ہے۔ (ضعیف) غایۃ المرام (۳۸) ابویحییٰ القتات راوی ضعیف ہے

(١٧٠٩) انظر السابق.

(١٧١٠) عَنْ جَابِرٍ: اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ نَهٰى عَنِ الْوَسْمِ فِي الْوَجْهِ وَالضَّرْبِ. (صحيح ـ الارواء : ٢١٨٥)

ترجمہ: روایت ہے جابر رضی اللہ عنہ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا: منہ پر داغ دینے اور مارنے سے۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

❀ ❀ ❀ ❀

٣١ـ بَابُ : مَا جَآءَ فِي حَدِّ بُلُوْغِ الرَّجُلِ وَمَتٰى يُفْرَضُ لَهٗ

بالغ ہونے کی حد اور مال غنیمت کا حصہ دینے کے وقت کے بیان میں

(١٧١١) عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ : عُرِضْتُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فِيْ جَيْشٍ وَاَنَا ابْنُ اَرْبَعَ عَشْرَةَ فَلَمْ يَقْبَلْنِيْ، ثُمَّ عُرِضْتُ عَلَيْهِ مِنْ قَابِلٍ فِيْ جَيْشٍ وَاَنَا ابْنُ خَمْسَ عَشْرَةَ فَقَبِلَنِيْ قَالَ نَافِعٌ: فَحَدَّثْتُ بِهٰذَا الْحَدِيْثِ عُمَرَ بْنَ عَبْدِالْعَزِيْزِ فَقَالَ: هٰذَا حَدُّ مَا بَيْنَ الصَّغِيْرِ وَالْكَبِيْرِ، ثُمَّ كَتَبَ اَنْ يُفْرَضَ لِمَنْ بَلَغَ الْخَمْسَ عَشْرَةَ . (صحيح ـ انظر ما قبله) ارواء الغليل (١١٨٦)

ترجمہ: روایت ہے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے کہا کہ سامنے لائے مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک لشکر میں اور میں چودہ برس کا تھا، سو قبول نہ کیا مجھ کو پھر سامنے لائے مجھے سال آئندہ میں ایک لشکر میں اور میں پندرہ برس کا تھا، سو قبول کیا مجھ کو جہاد کے لیے اور مال غنیمت دینے کو۔ کہا نافع نے پھر بیان کی میں نے یہ حدیث عمر بن عبدالعزیز کے آگے، سو کہا انہوں نے یہ حد ہے چھوٹے بڑے کی، پھر لکھ بھیجا انہوں نے حصہ دو غنیمت سے اس کو جو پہنچا ہو پندرہ برس کو۔

فائدہ: روایت کی ہم سے ابن عمر رضی اللہ عنہما نے انہوں نے سفیان بن عیینہ سے انہوں نے عبیداللہ سے مانند اسی روایت کے معنی میں مگر اس میں اتنا ہے کہ عمر بن عبدالعزیز نے کہا هـٰذا حد ما بين الذرية والمقاتلة۔ یعنی یہ حد ہے چھوٹوں اور لڑنے والوں کے درمیان اور نہیں ذکر کیا اس میں کتابت حصہ غنیمت کا۔ حدیث اسحاق بن یوسف کی حسن ہے صحیح ہے غریب ہے سفیان ثوری کی روایت سے۔

٣٢۔ بَابُ : مَا جَآءَ فِيمَنْ يُسْتَشْهَدُ وَعَلَيْهِ دَيْنٌ

شہید کے قرض کے بیان میں

(١٧١٢) عَنْ أَبِي قَتَادَةَ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ : اَنَّهُ قَامَ فِيهِمْ فَذَكَرَلَهُمْ اَنَّ الْجِهَادَ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ وَالْإِيمَانَ بِاللّٰهِ اَفْضَلُ الْاَعْمَالِ، فَقَامَ رَجُلٌ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ! اَرَاَيْتَ اِنْ قُتِلْتُ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ يُكَفَّرُ عَنِّي خَطَايَايَ؟ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ : ((**نَعَمْ إِنْ قُتِلْتَ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ وَ أَنْتَ صَابِرٌ مُحْتَسِبٌ مُقْبِلٌ غَيْرَ مُدْبِرٍ**)) ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ : ((**كَيْفَ قُلْتَ؟**)) قَالَ : اَرَاَيْتَ اِنْ قُتِلْتُ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ اَيُكَفِّرُ عَنِّي خَطَايَايَ؟ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ : ((**نَعَمْ وَاَنْتَ صَابِرٌ مُحْتَسِبٌ مُقْبِلٌ غَيْرُ مُدْبِرٍ اِلَّا الدَّيْنَ فَاِنَّ جِبْرِيلَ قَالَ لِيْ ذٰلِكَ**)) . (صحيح ـ الارواء : ١١٩٧)

ترجمہ: روایت ہے ابوقتادہ سے کہ رسول اللہ ﷺ کھڑے ہوئے ان کے درمیان یعنی خطبہ پڑھنے پھر نصیحت کی ان کو اور فرمایا کہ جہاد اللہ کی راہ میں اور ایمان سب عملوں سے افضل ہے، سو کھڑا ہوا ایک شخص اور عرض کیا اس نے یا رسول اللہ ﷺ خبر دو مجھ کو کہ اگر قتل ہوں میں اللہ کی راہ میں کفارہ ہوگا میرے گناہوں کا فرمایا رسول اللہ ﷺ نے ہاں اگر قتل ہو تو اللہ کی راہ میں اور تو صابر ہو طالب ثواب آگے بڑھنے والا نہ پیچھے ہٹنے والا پھر فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کیا کہا تم نے کہا اس نے خبر دیجیے مجھ کو کہ اگر قتل ہوں میں اللہ کی راہ میں کفارہ ہوگا میرے سب گناہوں کا؟ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے: ہاں جب تو صابر ہو اور طالب ثواب آگے بڑھنے والا نہ پیچھے ہٹنے والا بخشے جائیں گے تیرے سب گناہ مگر قرض، خبر دی مجھے جبرئیل نے۔

فائدہ : اس باب میں انس اور محمد بن جحش اور ابوہریرہ رضی اللہ عنہم سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔ اور روایت کی بعض نے یہ حدیث سعید مقبری سے انہوں نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے انہوں نے نبی ﷺ سے اسی کے مانند۔ اور روایت کی یحییٰ بن سعید اور کئی لوگوں نے مانند اس کے سعید مقبری سے وہ روایت کرتے ہیں عبداللہ بن ابوقتادہ سے وہ اپنے باپ سے وہ نبی ﷺ سے۔ اور یہ صحیح تر ہے سعید مقبری کی حدیث سے جو مروی ہے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے۔

❀❀❀❀

٣٣۔ بَابُ : مَا جَآءَ فِي دَفْنِ الشُّهَدَآءِ

شہیدوں کو دفن کرنے کے بیان میں

(١٧١٣) عَنْ هِشَامِ بْنِ عَامِرٍ قَالَ : شُكِيَ اِلَى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ الْجِرَاحَاتُ يَوْمَ اُحُدٍ فَقَالَ : ((**اِحْفِرُوا وَاَوْسِعُوا وَاَحْسِنُوا وَادْفِنُوا الْاِثْنَيْنِ وَالثَّلَاثَةَ فِي قَبْرٍ وَاحِدٍ وَقَدِّمُوا اَكْثَرَهُمْ قُرْاٰنًا**)) فَمَاتَ اَبِي فَقُدِّمَ بَيْنَ يَدَيْ رَجُلَيْنِ . (صحيح) الاحكام (١٤٢ ـ ١٤٣) تخريج مشكاة المصابيح (١٧٠٣) ارواء الغليل (٧٤٣)

ترجمہ: روایت ہے ہشام بن عامر سے کہا شکایت کی گئی رسول اللہ ﷺ کے آگے زخموں سے احد کے دن اور فرمایا آپ ﷺ نے کھودو یعنی قبر اور وسیع کرو یعنی اچھی بناؤ اور دفن کرو دو یا تین کو ایک قبر میں اور آگے کرو یعنی قبلہ کی طرف جسے قرآن زیادہ یاد ہو پھر وفات پائی میرے والد نے بھی پس آگے کیا ان کو دو شخصوں کے۔

فائدہ: اس باب میں خباب اور جابر اور انس رضی اللہ عنہم سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔ اور روایت کی سفیان وغیرہ نے یہ حدیث ایوب سے انہوں نے حمید بن ہلال سے انہوں نے ہشام بن عامر سے انہوں نے ابوالدہما سے کہ نام ان قرفہ بن بہیس ہے۔

❀❀❀❀

٣٤۔ بَابُ : مَا جَآءَ فِي الْمَشُوْرَةِ

مشورہ کرنے کے بیان میں

(١٧١٤) عَنْ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ : لَمَّا كَانَ يَوْمُ بَدْرٍ وَجِيءَ بِالْأُسَارٰى، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : ((مَا تَقُوْلُوْنَ فِيْ هٰؤُلَآءِ الْأُسَارٰى؟)) فَذَكَرَ قِصَّةً فِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ طَوِيْلَةً . (اسناده ضعيف ۔ الارواء : ٥/ ٤٧ ۔ ٤٨) اس میں ابوعبیدہ کا اپنے والد عبداللہ سے سماع ثابت نہیں۔ نیز اس میں اعمش مدلس کا عنعنہ ہے۔

ترجمہ: روایت ہے عبداللہ سے کہا جب ہوا بدر کا دن اور لائے قیدیوں کو فرمایا رسول اللہ ﷺ نے: اپنے اصحاب سے کیا کہتے ہو تم ان قیدیوں کے باب میں۔ اور ذکر کیا قصہ طویل۔

فائدہ: اس باب میں عمر بن ابی ایوب اور انس اور ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث حسن ہے۔ اور ابوعبیدہ کو سماع نہیں اپنے باپ سے اور مروی ہے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہا نہیں دیکھا میں نے کسی کو زیادہ مشورہ لیتے ہوئے اپنے اصحاب سے رسول اللہ ﷺ سے بڑھ کر۔ مترجم: خلاصہ قصہ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ بدر کے دن جب قیدی آئے اور آپ ﷺ نے اصحاب سے مشورہ لیا ابوبکر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ یہ قوم آپ کی ہے ان کو باقی رکھو اور نرم دلی کرو ان پر اور ان سے فدیہ لو کہ ہم کو اور قوت ہو کفار پر اور عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ انہوں نے جھٹلایا آپ ﷺ کو اور نکالا آپ ﷺ کو آگے کیجیے ان کو کہ گردنیں ماریں ہم ان کی اور حکم دیجیے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو کہ گردن مارے عقیل کی اور اسی طرح مجھے حکم دیجیے کہ میں اپنے فلاں عزیز کی گردن ماروں، اس لیے کہ یہ سردار ہیں کافروں کے۔ عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ ﷺ ایک جنگل سوکھی لکڑیوں کا دیکھئے اس میں انہیں ڈال کر آگ لگا دیجیے۔ عباس رضی اللہ عنہ نے ان سے کہا قطع رحم کیا تو نے غرض آپ چپ ہو رہے اور لوگ آپس میں کہنے لگے دیکھئے آپ کس کی عرض قبول کریں۔ فرمایا آپ ﷺ نے اللہ تعالیٰ نرم کرتا ہے بعضے دلوں کو یہاں

تک کہ وہ مثل دودھ کے ہو جاتے ہیں اور سخت کرتا ہے بعضے دلوں کو یہاں تک کہ وہ مثل پتھروں کے ہو جاتے ہیں، اے ابوبکر! مثال تیری مثل ابراہیم کے ہے کہ انہوں نے اللہ تعالیٰ سے عرض کی ﴿فَمَنْ تَبِعَنِیْ فَاِنَّهٗ مِنِّیْ وَمَنْ عَصَانِیْ فَاِنَّكَ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ﴾ اور مثل عیسیٰ علیہ السلام کے کہ انہوں نے عرض کی ان تعذبهم فإنهم عبادك و ان تغفرلهم فانك انت العزيز الحكيم اور مثال تیری اے عمر مانند نوح کے ہے کہا انہوں نے ﴿رَبِّ لَا تَذَرْ عَلَى الْاَرْضِ مِنَ الْكٰفِرِیْنَ دَیَّارًا﴾ اور مانند موسیٰ علیہ السلام کے کہ کہا انہوں نے ﴿رَبَّنَا اطْمِسْ عَلٰٓی اَمْوَالِهِمْ وَاشْدُدْ عَلٰی قُلُوْبِهِمْ الاية﴾ یعنی فرمایا رسول اللہ ﷺ نے آج کل تم تنگ دست ہو پس نہ چھوڑو ان میں سے کسی کو مگر فدیہ لے کر یا مار دو گردنیں ان کی۔ عرض کیا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے مگر سہیل بن بیضاء کی یا رسول اللہ اس لیے کہ میں نے سنا اس کو کہ ذکر کرتا تھا اسلام کا، سو چپ ہو رہے رسول اللہ ﷺ پھر مجھے ایسا ڈر معلوم ہوا کہ اگر آسمان سے پتھر برستے تو بھی اتنا خوف نہ ہوتا یہاں تک کہ آپ نے فرمایا مگر سہیل بن بیضاء یعنی اس کے مستثنیٰ ہونے کو قبول فرمایا۔ کہا ابن عباس نے کہا عمر بن خطاب نے کہ پسند کی رسول اللہ ﷺ نے رائے ابوبکر رضی اللہ عنہ کی اور نہ پسند کی رائے میری پھر جب دوسرا دن ہوا تو میں آیا تو دیکھا رسول اللہ ﷺ اور ابوبکر رضی اللہ عنہ کہ بیٹھے رو رہے ہیں عرض کی میں نے یا رسول اللہ ﷺ خبر دیجیے مجھ کو اپنے رونے کی اور اپنے صاحب یعنی ابوبکر رضی اللہ عنہ کے رونے کی کہ کس نے رلایا آپ ﷺ کو پھر مجھے اگر رونا آئے تو روؤں ورنہ رونے کی صورت بناؤں، فرمایا رسول اللہ ﷺ نے میں روتا ہوں اس عذاب کو دیکھ کر جو بسبب فدیہ لینے کے تیرے لوگوں پر آیا اور قریب ہو گیا تھا وہ عذاب اس درخت سے اشارہ کیا آپ ﷺ نے ایک درخت کا جو بہت قریب تھا پس اتاری اللہ تعالیٰ نے یہ آیت کریمہ ﴿مَا كَانَ لِلنَّبِیِّ اَنْ یَّكُوْنَ لَهٗ اَسْرٰی حَتّٰی یُثْخِنَ فِی الْاَرْضِ﴾ . (الاية) بغوی۔

❁ ❁ ❁ ❁

۳۵۔ بَابُ : مَا جَآءَ لَا تُفَادٰی جِیْفَةُ الْاَسِیْرِ

اس بیان میں کہ کافر قیدی کی لاش فدیہ لے کر نہ دی جائے

(۱۷۱۵) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ : اَنَّ الْمُشْرِكِیْنَ اَرَادُوْا اَنْ یَّشْتَرُوْا جَسَدَ رَجُلٍ مِنَ الْمُشْرِكِیْنَ فَاَبَی النَّبِیُّ ﷺ اَنْ یَّبِیْعَهُمْ اِیَّاهُ. (ضعيف الاسناد) اس میں محمد ابن ابی لیلیٰ راوی ضعیف ہے۔

ترجمہ: روایت ہے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہ مشرکین نے چاہا خرید لیویں لاش ایک شخص کی مشرکوں میں سے، سو انکار کیا نبی ﷺ نے اس کے بیچنے سے۔

فائدہ : یہ حدیث غریب ہے نہیں جانتے ہم اس کو مگر روایت سے حکم کے، اور روایت کی یہ حجاج بن ارطاۃ نے بھی حکم سے۔ اور کہا احمد بن حسن نے سنا میں نے احمد بن حنبل سے فرماتے تھے ابن ابی لیلیٰ کی حدیث قابل احتجاج نہیں۔ کہا محمد بن اسماعیل نے ابن ابی

لیلیٰ صدوق ہیں ولیکن نہیں معلوم ہوتیں صحیح حدیثیں ان کی سقیم سے اور میں ان سے کچھ روایت نہیں کرتا اور ابن ابی لیلیٰ صدوق ہیں فقیہ میں اور اکثر وہم کر جاتے ہیں اسناد میں۔ روایت کی ہم سے نضر بن علی نے انہوں نے عبداللہ بن داؤد سے انہوں نے سفیان سے کہا سفیان نے فقہاء ہمارے ابن ابی لیلیٰ اور عبداللہ بن شبرمہ ہیں۔ (صحیح مقطوع)

❀❀❀❀

٣٦۔ بَابُ : مَا جَآءَ فِي الْفِرَارِ مِنَ الزَّحْفِ

جہاد سے بھاگنے کے بیان میں

(١٧١٦) عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ : بَعَثَنَا رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ فِي سَرِيَّةٍ فَحَاصَ النَّاسُ حَيْصَةً فَقَدِمْنَا الْمَدِينَةَ فَاخْتَبَأْنَا بِهَا وَقُلْنَا هَلَكْنَا، ثُمَّ أَتَيْنَا رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْنَا : يَارَسُولَ اللّٰهِ نَحْنُ الْفَرَّارُونَ، قَالَ : ((بَلْ أَنْتُمُ الْعَكَّارُونَ وَأَنَا فِئَتُكُمْ)) . (ضعيف ۔ الارواء : ١٢٠٣) اس میں یزید بن ابی زیاد راوی ضعیف ہے۔

ترجمہ: روایت ہے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے کہا بھیجا مجھے رسول اللہ ﷺ نے ایک چھوٹے لشکر میں پس شکست کھا کر آ گئے ہم مدینہ میں اور چھپ رہے ہم یعنی بسبب شرم کے اور کہا ہم نے ہلاک ہوئے ہم پھر آئے ہم رسول اللہ ﷺ کے پاس اور کہا ہم نے یا رسول اللہ ﷺ ہم بھگوڑے ہیں فرمایا آپ ﷺ نے نہیں بلکہ تم پیچھے ہٹ کر مارنے والے ہو اور میں تمہارا پشت پناہ ہوں۔

فائدہ : یہ حدیث حسن ہے نہیں جانتے ہم اسے مگر یزید بن ابی زیاد کی روایت سے اور معنی فحاص الناس حیصۃ کے یہ ہیں کہ بھاگے لوگ لڑائی سے اور آپ نے فرمایا بَلْ اَنْتُمُ الْعَكَّارُونَ تو عکارون جمع ہے اعکار کی، اور اعکار اسے کہتے ہیں کہ جو لوٹ کر اپنے امیر کے پاس آ جائے تا کہ اس سے مدد لے کر پھر لڑے اور ارادہ بھاگنے کا نہ رکھتا ہو۔ مترجم وَاَنَا فِئَتُكُمْ جو آپ نے فرمایا فئۃً اس جماعت کو کہتے ہیں کہ لشکر کے پیچھے مستعد رہے کہ جب لشکر پر ہزیمت ہو تو اس کی مدد کرے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ﴿اَوْ مُتَحَيِّزًا اِلٰى فِئَةٍ﴾ آپ نے اس قول سے ان کی تسکین فرمادی اور تسلی کی سبحان اللہ یہ آپ ﷺ کی خوش خلقی تھی۔

❀❀❀❀

٣٧۔ بَابُ مَا جَآءَ فِي دَفْنِ الْقَتِيلِ فِي مَقْتَلِهِ

مقتولوں کو ان کی قتل گاہوں میں دفن کرنے کے بیان میں

(١٧١٧) عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ : لَمَّا كَانَ يَوْمُ أُحُدٍ جَآءَتْ عَمَّتِي بِأَبِي لِتَدْفِنَهُ فِي مَقَابِرِنَا، فَنَادَى مُنَادِي رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ ((رُدُّوا الْقَتْلٰى إِلٰى مَضَاجِعِهَا)). (صحيح) الاحكام (١٤ و ١٣٨) تخريج فقه السيرة (٢٩٠)

ترجمہ: روایت ہے جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے کہا جب کہ ہوا دن احد کا آئی میری پھوپھی میرے باپ کو لے کر تا کہ دفن کریں ہماری

ہڑداڑ میں، سو پکارا پکارنے والے نے رسول اللہ ﷺ کے کہ پھیر لے جاؤ مقتولوں کو ان کی قتل گاہوں میں یعنی ان کو وہیں دفن کرو۔

فائدہ : یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

❀❀❀❀

۳۸۔ بَابُ : مَا جَآءَ فِيْ تَلَقِّي الْغَائِبِ إِذَا قَدِمَ

آنے والے کے استقبال کے بیان میں

(۱۷۱۸) عَنِ السَّائِبِ بْنِ يَزِيْدَ قَالَ: لَمَّا قَدِمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مِنْ تَبُوْكَ خَرَجَ النَّاسُ يَتَلَقَّوْنَهُ إِلَى ثَنِيَّةِ الْوَدَاعِ، قَالَ السَّائِبُ: فَخَرَجْتُ مَعَ النَّاسِ وَأَنَا غُلَامٌ . (صحيح)

ترجمہ: روایت ہے سائب بن یزید سے کہا کہ جب آئے رسول اللہ ﷺ تبوک سے نکلے لوگ آپ ﷺ کے لینے کو ثنیہ الوداع تک، کہا سائب نے اور میں بھی نکلا ساتھ لوگوں کے اور میں لڑکا تھا۔

فائدہ : یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

٤٩۔ بَابُ : مَا جَآءَ فِي الْفَيْءِ

فئے کے بیان میں

(۱۷۱۹) عَنْ مَالِكِ بْنِ أَوْسِ بْنِ الْحَدَثَانِ قَالَ: سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ يَقُوْلُ: كَانَتْ أَمْوَالُ بَنِي النَّضِيْرِ مِمَّا أَفَاءَ اللّٰهُ عَلَى رَسُوْلِهِ مِمَّا لَمْ يُوْجِفِ الْمُسْلِمُوْنَ عَلَيْهِ بِخَيْلٍ وَلَا رِكَابٍ وَكَانَتْ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَالِصًا وَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعْزِلُ نَفَقَةَ أَهْلِهِ سَنَةً ثُمَّ يَجْعَلُ مَا بَقِيَ فِي الْكُرَاعِ وَالسِّلَاحِ عُدَّةً فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ. (صحيح ـ مختصر الشمائل : ٣٤١) صحيح ابى داؤد (٢٦٢٤ـ ٢٦٢٦)

ترجمہ: روایت ہے مالک بن اوس بن حدثان سے کہا انہوں نے سنا میں نے عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے فرماتے تھے کہ اموال بنی نضیر کے ان میں سے تھے کہ اللہ تعالیٰ نے بطور فئے کے دیا تھا اپنے رسول ﷺ کو اور نہیں دوڑائے تھے اس پر مسلمانوں نے اپنے گھوڑے اور نہ اپنے اونٹ، سو وہ سب خالصہ تھا رسول اللہ ﷺ کا اور تھے آپ کہ نکالتے تھے اس میں سے خرچہ اپنے گھر والوں کا ایک سال کا اور باقی خرچ کرتے تھے گھوڑوں میں جو سامان تھا اللہ کی راہ کا۔

فائدہ : یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔ مترجم: فئے وہ مال ہے جو حاصل ہو مسلمانوں کو اموال کفار سے بغیر حرب و جہاد کے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

ابواب اللباس
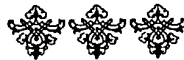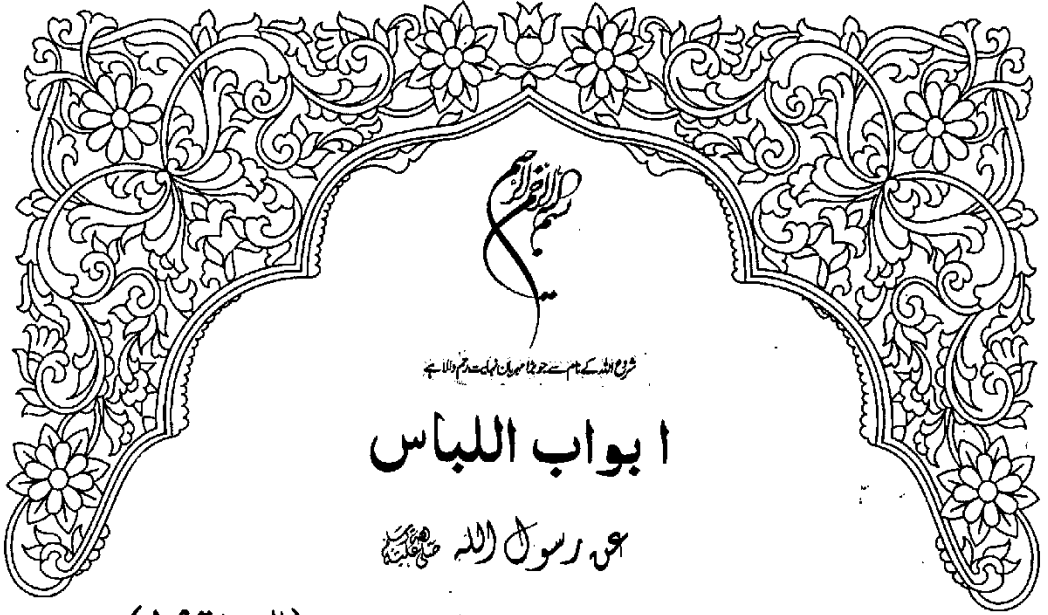
عن رسول اللہ ﷺ

(المعجم ٢٢) لباس کے بیان میں **(التحفة ١٩)**

١۔ بَابُ: مَا جَآءَ فِي الْحَرِيْرِ وَالذَّهَبِ لِلرِّجَالِ

مردوں پر ریشم اور سونے کے حرام ہونے میں

(١٧٢٠) عَنْ أَبِي مُوْسَى الْأَشْعَرِيِّ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((حُرِّمَ لِبَاسُ الْحَرِيْرِ وَالذَّهَبِ عَلَى ذُكُوْرِ أُمَّتِي وَأُحِلَّ لِإِنَاثِهِمْ)) . (صحيح) الارواء (٢٧٧) آداب الزفاف ٢٤٦/ الطبعة الحديدة (غاية المرام ٧٧)

ترجمہ: روایت ہے ابوموسیٰ سے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: حرام کیا گیا پہننا ریشمی کپڑوں کا اور سونے کا اوپر مردوں امت میری کے اور حلال کیا گیا ان کی عورتوں پر۔

فائدہ: اس باب میں عمر اور علی اور عقبہ بن عامر اور ام ہانی اور انس اور حذیفہ اور عبداللہ بن عمر او رعمران بن حصین اور عبداللہ بن زبیر اور جابر اور ابوریحانہ اور ابن عمر اور براء رضی اللہ عنہم سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

❀❀❀❀

(۱۷۲۱) عَنْ عُمَرَ: أَنَّهُ خَطَبَ بِالْجَابِيَةِ فَقَالَ نَهَى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْحَرِيرِ إِلَّا مَوْضِعَ أُصْبُعَيْنِ أَوْ ثَلَاثٍ أَوْ أَرْبَعٍ . (صحيح)

ترجمہ: روایت ہے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے کہ انہوں نے خطبہ پڑھا جابیہ میں کہ نام ہے مقام کا اور کہا منع کیا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ریشمی کپڑے سے یعنی مردوں کو مگر بقدر دو انگشت کے یا تین یا چار کے۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

❀❀❀❀

۲۔ بَابُ: مَا جَاءَ فِي الرُّخْصَةِ فِي لُبْسِ الْحَرِيرِ فِي الْحَرْبِ

ریشمی کپڑے لڑائی میں پہننے کی رخصت کے بیان میں

(۱۷۲۲) عَنْ أَنَسٍ أَنَّ عَبْدَالرَّحْمٰنِ بْنَ عَوْفٍ وَالزُّبَيْرَ بْنَ الْعَوَّامِ شَكَيَا الْقَمْلَ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فِي غَزَاةٍ لَهُمَا، فَرَخَّصَ لَهُمَا فِي قُمُصِ الْحَرِيرِ قَالَ وَرَأَيْتُهُ عَلَيْهِمَا . (صحيح)

ترجمہ: روایت ہے انس رضی اللہ عنہ سے کہ عبدالرحمٰن بن عوف اور زبیر بن عوام رضی اللہ عنہما دونوں نے شکایت کی جوؤں کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک جہاد میں، پس اجازت دی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ریشمی کرتوں کی۔ کہا راوی نے اور دیکھا میں نے کرتوں کو ان کے بدنوں پر۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

❀❀❀❀

۳۔ بَابُ مَسِّ الْحَرِيرِ مِنْ غَيْرِ بُسْسٍ

ریشم کو بغیر پہنے چھونا

(۱۷۲۳) حَدَّثَنَا وَاقِدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ قَالَ: قَدِمَ أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ فَأَتَيْتُهُ فَقَالَ مَنْ أَنْتَ؟ فَقُلْتُ: أَنَا وَاقِدُ بْنُ عَمْرٍو، قَالَ فَبَكَى وَقَالَ: إِنَّكَ لَشَبِيهٌ بِسَعْدٍ، وَإِنَّ سَعْدًا كَانَ مِنْ أَعْظَمِ النَّاسِ وَأَطْوَلَ، وَإِنَّهُ بُعِثَ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ جُبَّةٌ، مِّنْ دِيبَاجٍ مَنْسُوجٌ فِيهَا الذَّهَبُ، فَلَبِسَهَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَعِدَ الْمِنْبَرَ فَقَامَ أَوْقَعَدَ، فَجَعَلَ النَّاسُ يَلْمَسُونَهَا، فَقَالُوا مَا رَأَيْنَا كَالْيَوْمِ ثَوْبًا قَطُّ. فَقَالَ: ((أَتَعْجَبُونَ مِنْ هٰذِهِ لَمَنَادِيلُ سَعْدٍ فِي الْجَنَّةِ خَيْرٌ مِمَّا تَرَوْنَ)) . (صحيح)

ترجمہ: مجھ سے بیان کیا واقد بن عمرو بن سعد بن معاذ نے کہا کہ آئے انس بن مالک رضی اللہ عنہ پس گیا میں ان کے پاس سو پوچھا انہوں نے تو کون ہے کہا میں نے میں واقد بن عمرو ہوں، کہا واقد نے پھر روئے انس رضی اللہ عنہ اور کہا تمہاری صورت ملتی ہے سعد

سے اور سعد بہت بڑے آدمیوں میں تھے اور دراز قد اور انہوں نے بھیجا نبی ﷺ کی طرف ایک جبہ ریشمی کہ اس میں سونا بنا ہوا تھا سو پہنا اس کو رسول اللہ ﷺ نے اور چڑھے منبر پر پھر بیٹھے یا کھڑے ہوئے یعنی راوی کو شک ہے سو لوگ اس کو چھونے لگے اور کہنے لگے ہم نے نہیں دیکھا آج کی مانند کوئی کپڑا کبھی، سو فرمایا آپ ﷺ نے: کیا تعجب کرتے ہو اس میں بے شک رومال سعد کے جنت میں اس سے بہترین ہیں جسے تم دیکھتے ہو۔

فائدہ: اس باب میں اسماء بنت ابی بکر سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔ مترجم: وہ جبہ بالکل ریشم کا نہ تھا بلکہ ریشم کے تار اور اسی طرح کچھ دور دور سونے کے تار بنے تھے۔

❀❀❀❀

٤۔ بَابُ: مَا جَآءَ فِي الرُّخْصَةِ فِي الثَّوْبِ الْأَحْمَرِ لِلرِّجَالِ

مردوں کے لیے سرخ کپڑے کے جواز میں

(١٧٢٤) عَنِ الْبَرَاءِ قَالَ: مَا رَأَيْتُ مِنْ ذِيْ لِمَّةٍ فِيْ حُلَّةٍ حَمْرَآءَ أَحْسَنَ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ، لَهُ شَعْرٌ يَضْرِبُ مَنْكِبَيْهِ، بَعِيْدٌ مَا بَيْنَ الْمَنْكِبَيْنِ، لَمْ يَكُنْ بِالْقَصِيْرِ وَلَا بِالطَّوِيْلِ. (صحيح) مختصر الشمائل المحمديه (٣)

ترجمہ: روایت ہے براء رضی اللہ عنہ سے کہا انہوں نہ دیکھا میں نے کسی لمبے بالوں والوں کو سرخ جوڑے میں خوبصورت زیادہ رسول اللہ ﷺ سے ان کے بال تھے کہ لگتے تھے شانوں میں دور تھے دونوں شانے ان کے نہ تھے آپ ﷺ کوتاہ قد اور نہ لمبے۔

فائدہ: اس باب میں جابر بن سمرہ اور ابو رمثہ اور ابی جحیفہ سے بھی یہ روایت ہے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔ مترجم: دور تھے دونوں شانے ان کے یعنی سینہ چوڑا تھا اور یہ دلالت کرتا ہے او پر وسعت صدر اور فراخ حوصلگی کے جرأت اور بہادری کے اور لمہ وہ بال ہیں جو شانوں سے لگیں اس سے زیادہ آپ ﷺ کے بال دراز نہ ہوتے اور سرخ جوڑے سے مراد یہ ہے کہ دو چادریں تھیں یعنی کہ اس میں خطوط سرخ اور سیاہ ہوتے ہیں نہ یہ کہ بالکل سرخ تھا اور قد آپ ﷺ کا متوسط تھا مگر جب لوگوں میں کھڑے ہوتے تو سب سے بلند نظر آتے آنحضرت ﷺ۔

❀❀❀❀

٥۔ بَابُ: مَا جَآءَ فِيْ كَرَاهِيَةِ الْمُعَصْفَرِ لِلرِّجَالِ

مردوں کے لیے کسم کا رنگ مکروہ ہونے کے بیان میں

(١٧٢٥) عَنْ عَلِيٍّ قَالَ: نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَنْ لُبْسِ الْقَسِّيِّ وَالْمُعَصْفَرِ. (اسناده صحيح) غاية المرام (٧٩) الروض النضير (٧١٠) سلسلة الاحاديث الصحيحة (٢٣٩٥)

ترجمہ: روایت ہے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے کہا منع فرمایا رسول اللہ ﷺ نے ریشمی کپڑا پہننے سے اور کسم کے رنگے ہوئے سے۔ یعنی مردوں کے لیے۔

فائدہ: اس باب میں انس رضی اللہ عنہ اور عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے بھی روایت ہے۔ اور حدیث علی رضی اللہ عنہ کی حسن ہے صحیح ہے۔

٦۔ بَابُ : مَا جَآءَ فِي لُبسِ الفِرَاءِ

پوستین پہننے کے بیان میں

(١٧٢٦) عَنْ سَلْمَانَ قَالَ: سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَنِ السَّمْنِ وَالْجُبْنِ وَالْفِرَاءِ فَقَالَ : ((اَلْحَلَالُ مَا اَحَلَّ اللّٰهُ فِيْ كِتَابِهِ، وَالْحَرَامُ مَا حَرَّمَ اللّٰهُ فِيْ كِتَابِهِ، وَمَا سَكَتَ عَنْهُ فَهُوَ مِمَّا عَفَا عَنْهُ)). (حسن عندالالبانی) غاية المرام (٢ و ٣) تخريج المشكاة (٤٢٢٨) بعض محققین کہتے ہیں اس میں سیف بن ہارون راوی ضعیف ہے۔

ترجمہ: روایت ہے سلمان سے کہا کسی نے پوچھا رسول اللہ ﷺ سے گھی اور پنیر اور پوستین کو، سو فرمایا: حلال وہی ہے جو حلال کیا اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں، اور حرام وہی ہے جو حرام کیا اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں، اور جس سے وہ چپ ہو رہا وہ معاف ہے۔

فائدہ: اس باب میں مغیرہ سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث غریب ہے نہیں جانتے ہم اس کو مگر اسی سند سے۔ اور روایت کی سفیان وغیرہ نے سلیمان تیمی سے انہوں نے ابی عثمان سے انہوں نے سلمان سے انہیں کا قول اور گویا کہ حدیث موقوف اصح ہے۔

٧۔ بَابُ : مَا جَآءَ فِي جُلُوْدِ الْمَيْتَةِ إِذَا دُبِغَتْ

مردار جانوروں کی کھالوں میں جب دباغت ہو، اس کے بیان میں

(١٧٢٧) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ يَقُوْلُ: مَاتَتْ شَاةٌ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لِاَهْلِهَا : ((اَلَا نَزَعْتُمْ جِلْدَهَا ثُمَّ دَبَغْتُمُوْهُ فَاسْتَمْتَعْتُمْ بِهِ)). (اسناده صحيح) ابن ماجه (٣٦٠٩ - ٣٦١٠)

ترجمہ: روایت ہے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے فرماتے تھے کہ مر گئی ایک بکری، سو فرمایا رسول اللہ ﷺ نے: اس کے لوگوں سے کیوں نہ نکال لی تم نے کھال اس کی کہ بعد دباغت کے کام میں لاتے تم اس کو۔

فائدہ: اس باب میں سلمہ بن محبق اور میمونہ اور عائشہ رضی اللہ عنہم سے بھی روایت ہے۔ حدیث ابن عباس رضی اللہ عنہما کی حسن ہے صحیح ہے اور تحقیق کہ مروی ہوئی ہے کئی سندوں سے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے وہ روایت کرتے ہیں نبی ﷺ سے مانند اس کے۔ اور مروی ہے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے وہ روایت کرتے ہیں میمونہ سے اور بواسطہ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بھی مروی ہے، اور سنا میں نے محمد سے کہ صحیح کہتے تھے حدیث ابن عباس رضی اللہ عنہما کو جو نبی ﷺ سے مروی ہے۔ اور حدیث ابن عباس رضی اللہ عنہما کی میمونہ رضی اللہ عنہا سے وہ کہتے تھے کہ شاید ابن عباس رضی اللہ عنہما

نے میمونہ رضی اللہ عنہا سے بھی روایت کی ہو اور انہوں نے نبی ﷺ سے۔ اور مروی ہوئی ہے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بغیر واسطہ میمونہ کے اور اسی پر عمل ہے نزدیک اکثر اہل علم کے، اور یہی قول ہے سفیان ثوری اور ابن مبارک اور شافعی اور احمد اور اسحاق کا۔

❀❀❀❀

(۱۷۲۸) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : ((اَيُّمَا اِهَابٍ دُبِغَ فَقَدْ طَهُرَ)).

(اسناده صحيح ۔ المصدر نفسه) غاية المرام (۲۸) الروض النضير (۴۱۳)

ترجمہ: روایت ہے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہا فرمایا رسول اللہ ﷺ نے: جو چمڑا کہ دباغت کیا گیا پاک ہو گیا۔

فائدہ : یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے نزدیک اکثر اہل علم کے اور کہا ہے کہ کھالیں مردہ جانوروں کی جب دباغت کی جائیں پاک ہو جاتی ہیں۔ اور کہا امام شافعی نے جو کھال دباغت دی جائے پاک ہو جاتی ہے مگر کھال کتے اور سور کی اور مکروہ رکھا ہے بعض اہل علم نے اصحاب نبی ﷺ سے اور سوا ان کے اور علماء نے درندوں کی کھالوں کو اور بہت برا کہا ہے اس کے پہننے کو اور اس میں نماز پڑھنے کو اور اسحاق بن ابراہیم نے کہا آپ نے جو فرمایا کہ اہاب مدبوغ پاک ہے مراد اس سے حلال جانور کی کھال ہے۔ یہی تفسیر کی ہے نضر بن شمیل نے بھی، اور کہا مراد اس سے وہ ہی جانور ہے جس کا گوشت کھایا جاتا ہے۔ اور مکروہ کہا ابن مبارک اور احمد اور اسحاق اور حمیدی نے نماز پڑھنا درندوں کی کھالوں میں۔

❀❀❀❀

(۱۷۲۹) عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُكَيْمٍ قَالَ: اَتَانَا كِتَابُ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ أَنْ لَّا تَنْتَفِعُوْا مِنَ الْمَيْتَةِ بِاِهَابٍ وَلَا عَصَبٍ.

(صحيح) الارواء (۳۸) الروض النضير (۴۷۷، ۴۷۸) ((قيام رمضان))

ترجمہ: روایت ہے عبداللہ بن عکیم سے کہا کہ خط آیا رسول اللہ ﷺ کا ہمارے پاس کہ نفع نہ لو مردہ کی کھالوں سے اور نہ پٹھوں سے۔

فائدہ : یہ حدیث حسن ہے۔ اور مروی ہے عبداللہ بن عکیم سے بواسطہ ان کے شیوخ کے اور اس پر عمل نہیں اکثر اہل علم کا۔ اور مروی ہے یہ حدیث عبداللہ بن عکیم سے اس طرح بھی کہ آئی میرے پاس کتاب رسول اللہ ﷺ کی ان کی وفات کے دو ماہ پیشتر یعنی باقی وہی مضمون ہے جو اوپر گزرا سنا میں نے احمد بن حسن سے کہتے تھے کہ احمد بن حنبل اسی حدیث کی طرف جاتے تھے یعنی جلود میتہ کے استعمال کو منع فرماتے تھے اس لیے کہ اس روایت میں مذکور ہے کہ دو ماہ قبل وفات آپ نے یہ حکم دیا اور فرماتے تھے یہ اخیر حکم ہے نبی ﷺ کا یعنی اور حکم منسوخ ہیں یہ ناسخ ہے، پھر چھوڑ دی احمد نے یہ حدیث بسبب اس اضطراب کے جو اس کی اسناد میں ہے کہ روایت کی بعض نے۔ اور کہا روایت ہے عبداللہ بن عکیم سے وہ روایت کرتے ہیں اشیاخ جہینہ سے۔

❀❀❀❀

٨۔ بَابُ : فِی کَرَاهِیَةِ جَرِّ الْإِزَارِ

تہبند ٹخنوں سے نیچے رکھنے کی کراہت میں

(١٧٣٠) عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ: أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : ((لَا يَنْظُرُ اللّٰهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ إِلٰى مَنْ جَرَّ ثَوْبَهُ خُيَلَاءَ)). (اسناده صحيح) غاية المرام (٩٠) الروض النضير (٥٥٨)

ترجمہ: روایت ہے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: نظر نہ کرے گا اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کی طرف جو لٹکائے ازار اپنی تکبر کے راہ سے۔

فائدہ : اس باب میں حذیفہ اور ابوسعید اور ابوہریرہ اور سمرہ اور ابوذر اور عائشہ اور وہیب بن معقل رضی اللہ عنہم سے بھی روایت ہے۔ حدیث ابن عمر رضی اللہ عنہما کی حسن ہے صحیح ہے۔

❀ ❀ ❀ ❀

٩۔ بَابُ : مَا جَآءَ فِی جَرِّ ذُيُوْلِ النِّسَاءِ

عورتوں کے دامنوں کے بیان میں

(١٧٣١) عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : ((مَنْ جَرَّ ثَوْبَهُ خُيَلَاءَ لَمْ يَنْظُرِ اللّٰهُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ)) . فَقَالَتْ أُمُّ سَلَمَةَ : فَكَيْفَ يَصْنَعُ النِّسَاءُ بِذُيُوْلِهِنَّ؟ قَالَ : ((يُرْخِيْنَ شِبْرًا)) فَقَالَتْ : إِذًا تَنْكَشِفُ أَقْدَامُهُنَّ ، قَالَ : ((فَيُرْخِيْنَهُ ذِرَاعًا لَا يَزِدْنَ عَلَيْهِ)) . (اسناده صحيح) ابن ماجه (٣٥٨٠۔ ٣٥٨١)

ترجمہ: روایت ہے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے کہا فرمایا رسول اللہ ﷺ نے جس نے لٹکایا اپنا کپڑا تکبر سے نہ نظر کرے گا اللہ تعالیٰ اس کی طرف قیامت کے دن، سوعرض کی ام سلمہ نے عورتیں کیا کریں اپنے دامنوں کو؟ کہا: لٹکا دیں ایک بالشت، انہوں نے عرض کی کہ کھل جائیں گے قدم ان کے، فرمایا لٹکائیں ایک ہاتھ نہ بڑھائیں اس سے زیادہ۔

فائدہ : یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔ اور اس حدیث میں رخصت ہے عورتوں کو ازار لٹکانے کی اس میں اُن کا ستر بخوبی ہے۔

❀ ❀ ❀ ❀

(١٧٣٢) عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ شَبَّرَ لِفَاطِمَةَ شِبْرًا مِنْ نِطَاقِهَا . (اسناده صحيح) ابن ماجه (٣٥٨٠)

ترجمہ: روایت ہے ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے کہ نبی ﷺ نے اندازہ کر دیا سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کے لیے نطاق کا ایک بالشت۔

فائدہ : اور روایت کی بعض نے حماد بن سلمہ سے انہوں نے علی بن زید سے انہوں نے حسن سے انہوں نے اپنی ماں سے انہوں نے ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے۔

❀ ❀ ❀ ❀

۱۰۔ بَابُ : مَا جَآءَ فِي لُبْسِ الصُّوفِ

صوف (اون) پہننے کے بیان میں

(۱۷۳۳) عَنْ أَبِي بُرْدَةَ قَالَ أَخْرَجَتْ إِلَيْنَا عَائِشَةُ كِسَاءً مُلَبَّدًا وَ إِزَارًا غَلِيظًا، فَقَالَتْ قُبِضَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ فِي هٰذَيْنِ . (صحيح) مختصر : الشمائل المحمديه (۹٦)

ترجمہ: روایت ہے ابو بردہ سے کہا کہ نکالی ہماری طرف امّ المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا نے ایک چادر موٹی صوف کی اور ایک تہبند موٹی اور کہا کہ وفات پائی رسول اللہ ﷺ نے انہی دو کپڑوں میں۔

فائدہ : اس باب میں علی اور ابن مسعود رضی اللہ عنہما سے بھی روایت ہے۔ حدیث امّ المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا کی حسن ہے صحیح ہے۔

❀❀❀❀

(۱۷۳٤) عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ : ((كَانَ عَلٰى مُوسٰى يَوْمَ كَلَّمَهُ رَبُّهُ كِسَاءُ صُوفٍ وَجُبَّةُ صُوفٍ وَكُمَّةُ صُوفٍ وَسَرَاوِيلُ صُوفٍ، وَكَانَتْ نَعْلَاهُ مِنْ جِلْدِ حِمَارٍ مَيِّتٍ)) .

(ضعيف جدًا ۔ سلسله احاديث الضعيفة : ٤٠٨٢) اس میں حمید الاعرج راوی ضعیف ہے تقریب (۱۵٦٦)

ترجمہ: روایت ہے ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے کہ نبی ﷺ نے فرمایا کہ جس دن کلام کیا اللہ تعالیٰ نے موسیٰ علیہ السلام سے ان پر تھی ایک چادر صوف کی اور ایک جبہ اور ایک ٹوپی اور ایک سراویل صوف کی اور جوتیاں ان کی مردہ گدھے کی کھال سے تھیں۔

فائدہ : یہ حدیث غریب ہے۔ نہیں جانتے ہم اس کو مگر حمید اعرج کی روایت سے، اور حمید بیٹے ہیں علی اعرج کے اور منکر الحدیث ہیں اور حمید بن قیس اعرج مکی رفیق مجاہد کے ثقہ ہیں۔ اور کمہ ٹوپی ہے چھوٹی۔

❀❀❀❀

۱۱۔ بَابُ : مَا جَآءَ فِي الْعِمَامَةِ السَّوْدَاءِ

سیاہ عمامہ کے بیان میں

(۱۷۳۵) عَنْ جَابِرٍ قَالَ : دَخَلَ النَّبِيُّ ﷺ مَكَّةَ يَوْمَ الْفَتْحِ وَعَلَيْهِ عِمَامَةٌ سَوْدَاءُ . (اسناده صحيح)

ترجمہ: روایت ہے جابر رضی اللہ عنہ سے کہا داخل ہوئے نبی ﷺ مکہ میں فتح کے دن اور آپ ﷺ پر عمامہ سیاہ تھا۔

فائدہ : اس باب میں عمرو بن حریث اور ابن عباس اور رکانہ رضی اللہ عنہم سے روایت ہے۔ حدیث جابر رضی اللہ عنہ کی حسن ہے صحیح ہے۔

❀❀❀❀

١٢ ـ بَابُ سدل العمامَةِ بَيْنَ الكَتِفَيْن

باب: دونوں شانوں کے درمیان عمامہ لٹکانے کے بیان میں

(١٧٣٦) عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ اِذَا اعْتَمَّ سَدَلَ عِمَامَتَهُ بَيْنَ كَتِفَيْهِ. قَالَ نَافِعٌ: وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ يَسْدِلُ عِمَامَتَهُ بَيْنَ كَتِفَيْهِ. قَالَ عُبَيْدُاللّٰهِ: رَأَيْتُ الْقَاسِمَ وَسَالِمًا يَفْعَلَانِ ذٰلِكَ.

(اسناده صحيح ـ سلسله احاديث الصحيحة : ٧١٦)

ترجمہ: روایت ہے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے کہ تھے نبی ﷺ جب عمامہ باندھتے لٹکاتے شملہ اپنے عمامہ کا دونوں شانوں کے درمیان۔ کہا نافع نے اور تھے ابن عمر رضی اللہ عنہما لٹکاتے شملہ اپنا دونوں شانوں کے درمیان۔ کہا عبیداللہ نے اور دیکھا میں نے قاسم اور سالم رحمۃ اللہ علیہما کو دونوں ہی ایسا کرتے تھے۔

فائدہ : اس باب میں علی رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے۔ اور نہیں صحیح روایت علی کی من قبیل اسناد۔ مترجم: عمامہ باندھنا سنت ہے احادیث متعددہ اس کی فضیلت میں وارد ہوئیں ہیں مروی ہے کہ دو رکعت عمامہ سے بہتر ہے ستر رکعت بلا عمامہ سے اور چھوڑنا شملہ کا افضل ہے رسول اللہ ﷺ کبھی چھوڑتے تھے اور کبھی بغیر شملہ کے باندھتے اور کبھی شملہ کو گردن میں لپیٹ لیتے کہ تحنیک کی صورت یہی ہے اور کبھی ایک شملہ کو کھونس لیتے اور ایک کو لٹکا دیتے اور اکثر شملہ آپ ﷺ کا پس پشت لٹکتا اور کبھی آپ ﷺ دو شملہ بھی لٹکاتے درمیان دونوں شانوں کے اور کبھی جانب راس لٹکاتے اور جانب چپ لٹکانا بدعت ہے۔ اور اقل مقدار شملہ کی چار انگل ہے اور اکثر ایک دست اور تطویل اس کی نصف پشت سے زیادہ بدعت ہے اور داخل اسبال اور شامل اسراف ممنوع ہے اور اگر بطریق تکبر اور خیلاء کے ہو تو حرام ہے ورنہ مکروہ خلاف سنت ہذا قال الشیخ فی شرح مشکوٰۃ اقول اور تحنیک یہ ہے کہ ایک پیچ عمامہ کا گردن کے نیچے سے لیوے کہ یہ بھی سنت ہے۔ اور امام مالک سے مروی ہے کہ میں نے دیکھا ایک جماعت کو مسجد میں کہ اگر پانی مانگتے وہ اللہ سے تو پانی دیئے جاتے وہ سب کے سب تحنیک کیے ہوئے تھے اور اکثر تابعان سنت بھی اس زمانہ میں اس سے غافل ہیں۔

❀❀❀❀

١٣ ـ بَابُ : مَا جَآءَ فِي كَرَاهِيَةِ خَاتَمِ الذَّهَبِ

سونے کی انگوٹھی کی کراہت کے بیان میں

(١٧٣٧) عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ قَالَ نَهَانِي رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَنِ التَّخَتُّمِ بِالذَّهَبِ، وَعَنْ لِبَاسِ الْقَسِّيِّ، وَعَنِ الْقِرَآءَةِ فِي الرُّكُوْعِ وَالسُّجُوْدِ وَعَنْ لُبْسِ الْمُعَصْفَرِ. (اسناده صحيح) تقدم مختصرا (١٧٢٥)

ترجمہ: روایت ہے علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے کہ منع کیا مجھ کو رسول اللہ ﷺ نے سونے کی انگوٹھی سے اور قسی کے پہننے سے اور رکوع

اور سجدہ میں قرآن پڑھنے سے اور کسم کے رنگے ہوئے کپڑے سے۔

فائدہ : یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

❀❀❀❀

(۱۷۳۸) عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ : أَنَّهُ قَالَ : نَهَى رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ عَنِ التَّخَتُّمِ بِالذَّهَبِ .

(اسناده صحيح) الروض النضير (۷۱۰) آداب الزفاف (۱۲۵)

ترجمہ: روایت ہے عمران بن حصین سے کہتے ہیں کہ منع کیا رسول اللہ ﷺ نے سونے کی انگوٹھی پہننے سے۔

فائدہ : اس باب میں علی اور ابن عمر اور ابو ہریرہ اور معاویہ رضی اللہ عنہم سے بھی روایت ہے۔ حدیث عمران کی حسن ہے صحیح ہے اور ابوالتیاح کا نام یزید بن حمید ہے۔ مترجم: قسی منسوب ہے طرف قس کے کہ نام ہے ایک قریہ کا ساحل بحر پر وہ کپڑا وہیں بنتا تھا یہاں مطلق ریشمی کپڑا امراد ہے اور نہی اس کی مخصوص بر جال ہے۔ اور بعض نے کہا ہے کہ وہ منسوب ہے طرف قز کے کہ ایک قسم ہے ابریشم کی اور زے اس کی سین سے بدل ہوگئی۔

❀❀❀❀

۱۴۔ بَابُ : مَا جَآءَ فِي خَاتَمِ الْفِضَّةِ

چاندی کی انگوٹھی کے بیان میں

(۱۷۳۹) عَنْ أَنَسٍ قَالَ : كَانَ خَاتَمُ النَّبِيِّ ﷺ مِنْ وَرِقٍ وَكَانَ فَصُّهُ حَبَشِيًّا .

(اسناده صحيح) مختصر الشمائل المحمديه (۷۱)

ترجمہ: روایت ہے انس رضی اللہ عنہ سے کہ تھی انگوٹھی آپ ﷺ کی چاندی کی اور نگینہ اس کا حبشی تھا۔

فائدہ : اس باب میں ابن عمر اور بریدہ سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے اس سند سے۔

❀❀❀❀

۱۵۔ بَابُ : مَا جَآءَ مَا يُسْتَحَبُّ مِنْ فَصِّ الْخَاتِمِ

چاندی کے نگینہ کے بیان میں

(۱۷۴۰) عَنْ أَنَسٍ قَالَ : كَانَ خَاتَمُ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ مِنْ فِضَّةٍ فَصُّهُ مِنْهُ . (اسناده صحيح ـ مختصر الشمائل : ۷۳)

ترجمہ: روایت ہے انس رضی اللہ عنہ سے کہ تھی انگوٹھی آپ ﷺ کی چاندی کی اور نگینہ اس کا چاندی سے۔

فائدہ : یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے اس سند سے۔

❀❀❀❀

١٦ ـ بَابُ : مَا جَآءَ فِي لُبْسِ الْخَاتَمِ فِي الْيَمِيْنِ

داہنے ہاتھ میں انگوٹھی پہننے کے بیان میں

(١٧٤١) عَنِ ابْنِ عُمَرَ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ صَنَعَ خَاتِمًا مِنْ ذَهَبٍ فَتَخَتَّمَ بِهِ فِي يَمِيْنِهِ ثُمَّ جَلَسَ عَلَى الْمِنْبَرِ فَقَالَ : ((إِنِّي كُنْتُ اتَّخَذْتُ هٰذَا الْخَاتَمَ فِي يَمِيْنِي)) ثُمَّ نَبَذَهُ وَنَبَذَ النَّاسُ خَوَاتِيمَهُمْ .

(اسناده صحیح ـ مختصر الشمائل : ٨٤)

ترجمہ: روایت ہے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے کہ نبی ﷺ نے بنائی انگوٹھی سونے کی اور پہنا اس کو داہنے ہاتھ میں، پھر بیٹھے اوپر منبر کے اور فرمایا میں نے پہنی تھی اپنے داہنے ہاتھ میں۔ پھر پھینک دی آپ ﷺ نے وہ اور پھینک دی لوگوں نے اپنی انگوٹھیاں یعنی جو سونے کی تھیں۔

فائدہ : اس باب میں علی اور جابر اور عبداللہ بن جعفر اور ابن عباس اور عائشہ اور انس رضی اللہ عنہم سے بھی روایت ہے۔ اور حدیث ابن عمر علیہ السلام کی حسن ہے صحیح ہے۔ اور مروی ہے یہ حدیث نافع سے انہوں نے روایت کی ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مانند اسی کے اسی سند سے، اور نہیں ذکر کیا اس میں داہنے ہاتھ میں پہننے کا۔

❀❀❀❀

(١٧٤٢) عَنِ الصَّلْتِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ نَوْفَلٍ قَالَ: رَأَيْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ يَتَخَتَّمُ فِي يَمِيْنِهِ وَلَا إِخَالُهُ إِلَّا قَالَ: رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَتَخَتَّمُ فِي يَمِيْنِهِ . (حسن صحیح ـ الارواء : ٣/ ٣٠٣، ٣٠٤ ـ مختصر الشمائل : ٨٠)

ترجمہ: روایت ہے صلت بن عبداللہ بن نوفل سے کہا انہوں نے دیکھا میں نے ابن عباس رضی اللہ عنہ کو کہ انگوٹھی پہنتے اپنے داہنے ہاتھ میں اور مجھے یہی خیال ہے کہ انہوں نے دیکھا آنحضرت ﷺ کو انگوٹھی پہنے ہوئے اپنے داہنے ہاتھ میں۔

فائدہ : کہا محمد بن اسماعیل نے حدیث محمد بن اسحاق کی جو مروی ہے صلت بن عبداللہ بن نوفل سے حسن ہے صحیح ہے۔

❀❀❀❀

(١٧٤٣) عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيْهِ قَالَ: كَانَ الْحَسَنُ وَالْحُسَيْنُ يَتَخَتَّمَانِ فِي يَسَارِهِمَا . (صحیح موقوف عند الالبانی ـ مختصر الشمائل المحمدیه : ٨٢) بعض محققین کہتے ہیں منقطع ہے محمد بن علی الباقر نے حسن وحسین کو نہیں دیکھا۔

ترجمہ: روایت ہے جعفر بن محمد سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے کہا کہ تھے حسن اور حسین انگوٹھی پہنتے بائیں ہاتھ میں۔

فائدہ : یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

❀❀❀❀

(١٧٤٤) عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ قَالَ: رَأَيْتُ ابْنَ أَبِي رَافِعٍ يَتَخَتَّمُ فِي يَمِيْنِهِ فَسَأَلْتُهُ عَنْ ذٰلِكَ فَقَالَ: رَأَيْتُ

عَبْدَاللّٰهِ بْنَ جَعْفَرٍ يَتَخَتَّمُ فِيْ يَمِيْنِهِ، وَقَالَ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ جَعْفَرٍ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَتَخَتَّمُ فِيْ يَمِيْنِهِ .

(اسناده صحيح) مختصر الشمائل المحمديه (٧٨) الاوء اء (٣٠٢-٣٠٣)

ترجمہ: روایت ہے حماد بن سلمہ سے کہا دیکھا میں نے ابن ابی رافع کو کہ انگوٹھی پہنی تھی انہوں نے اپنے داہنے ہاتھ میں پھر پوچھا میں نے ان سے تو انہوں نے کہا دیکھا میں نے عبداللہ بن جعفر رضی اللہ عنہ کو کہ انگوٹھی پہنی تھی انہوں نے اپنے داہنے ہاتھ میں اور کہا آنحضرت ﷺ انگوٹھی پہنتے تھے اپنے داہنے ہاتھ میں۔

فائدہ: کہا محمد نے اور یہ صحیح ہے ان سب سے جو مروی ہیں نبی ﷺ سے اس باب میں۔

❀❀❀❀

١٧ - باب: مَاجَاءَ فِي نَقْشِ الْخَاتَمِ

انگوٹھی پر نقش بنانے کے بیان میں

(١٧٤٥) عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ صَنَعَ خَاتَمًا مِنْ وَرِقٍ فَنَقَشَ فِيْهِ: مُحَمَّدٌ رَسُوْلُ اللّٰهِ، ثُمَّ قَالَ: ((لَا تَنْقُشُوْا عَلَيْهِ)) . (اسناده صحيح)

ترجمہ: روایت ہے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے کہ نبی ﷺ نے بنوائی ایک انگوٹھی چاندی کی اور نقش کروایا اس میں محمد رسول اللہ پھر فرمایا کہ اور کوئی یہ نقش نہ کروائے۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔ اور مراد آپ ﷺ کی اس فرمانے سے نقش نہ کراؤ یہ ہے کہ منع کیا آپ ﷺ نے کہ کوئی محمد رسول اللہ اپنی مہر پر نہ کھدوائے۔

❀❀❀❀

(١٧٤٦) عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ إِذَا دَخَلَ الْخَلَاءَ نَزَعَ خَاتَمَهُ. (اسناده ضعيف)

تخريج مشكاة المصابيح (٣٤٣) ضعيف أبي داود (٤) مختصر الشمائل المحمديه (٧٥) اس میں ابن جریج مدلس ہے اور سماع کی صراحت نہیں۔ طبقات المدلسین (٣/٨٣)

ترجمہ: روایت ہے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے کہ نبی ﷺ جب جاتے بیت الخلاء میں اپنی انگوٹھی اتارے جاتے اس لیے کہ اس میں اللہ کا نام تھا۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے۔

❀❀❀❀

(١٧٤٧) عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: كَانَ نَقْشُ خَاتِمِ النَّبِيِّ ﷺ ثَلَاثَةَ أَسْطُرٍ: مُحَمَّدٌ سَطْرٌ، وَرَسُوْلٌ سَطْرٌ، وَاللّٰهُ سَطْرٌ. (صحيح)

ترجمہ: روایت ہے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے کہا تھا نقش رسول اللہ ﷺ کی مہر کا تین سطر، محمد (ﷺ) ایک سطر میں اور رسول ایک میں اور اللہ ایک سطر میں۔

فائدہ: اس باب میں ابن عمر رضی اللہ عنہما سے بھی روایت ہے۔ حدیث انس رضی اللہ عنہ کی حسن ہے صحیح ہے غریب ہے۔

❁❁❁❁

(١٧٤٨) عَنْ أَنَسٍ قَالَ: كَانَ نَقْشُ خَاتِمِ النَّبِيِّ ﷺ ثَلَاثَةَ أَسْطُرٍ: مُحَمَّدٌ سَطْرٌ، وَرَسُوْلٌ سَطْرٌ، وَاللّٰهُ سَطْرٌ. [انظر ماقبله]

ترجمہ: روایت ہے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے کہا تھا نقش رسول اللہ ﷺ کی مہر کا تین سطروں میں محمد (ﷺ) ایک سطر میں اور رسول ایک سطر میں، اور اللہ ایک سطر میں۔

❁❁❁❁

١٨ ـ بَابُ: مَا جَآءَ فِي الصُّوْرَةِ

تصویروں کے بیان میں

(١٧٤٩) عَنْ جَابِرٍ قَالَ: نَهَى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَنِ الصُّوْرَةِ فِي الْبَيْتِ، وَنَهَى أَنْ يُصْنَعَ ذٰلِكَ.

(صحيح ـ الصحيحة : ٤٢٤)

ترجمہ: روایت ہے جابر رضی اللہ عنہ سے کہا منع کیا رسول اللہ ﷺ نے تصویر رکھنے سے گھروں میں اور منع کیا اس کے بنانے سے۔

فائدہ: اس باب میں علی اور ابن طلحہ اور عائشہ اور ابو ہریرہ اور ابو ایوب رضی اللہ عنہم سے روایت ہے۔ حدیث جابر رضی اللہ عنہ کی حسن ہے صحیح ہے۔

❁❁❁❁

(١٧٥٠) عَنْ عُبَيْدِاللّٰهِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ: أَنَّهُ دَخَلَ عَلَى أَبِي طَلْحَةَ الْأَنْصَارِيِّ يَعُوْدُهُ فَوَجَدَ عِنْدَهُ سَهْلَ بْنَ حُنَيْفٍ، قَالَ: فَدَعَا أَبُوْطَلْحَةَ إِنْسَانًا يَنْزِعُ نَمَطًا تَحْتَهُ فَقَالَ لَهُ سَهْلٌ: لِمَ تَنْزِعُهُ؟ قَالَ لِأَنَّ فِيْهَا تَصَاوِيْرُ، وَقَدْ قَالَ فِيْهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا قَدْ عَلِمْتُ، قَالَ سَهْلٌ: أَوَلَمْ يَقُلْ: إِلَّا مَا كَانَ رَقْمًا فِيْ ثَوْبٍ؟ قَالَ: بَلٰى، وَلٰكِنَّهُ أَطْيَبُ لِنَفْسِيْ. (صحيح ـ غاية المرام : ١٣٤)

ترجمہ: روایت ہے عبید اللہ سے کہ داخل ہوئے وہ ابوطلحہ انصاری کے پاس عیادت کو، سو پایا ان کے نزدیک سہل بن حنیف کو کہا عبید اللہ نے پھر بلایا ابوطلحہ نے ایک آدمی کو کہ نکال لے وہ چادر جوان کے نیچے بچھی تھی، سو کہا سہل نے کیوں نکالتے ہو؟ کہا طلحہ نے: اس میں تصویریں ہیں اور نبی ﷺ نے تصویروں کے باب میں جو فرمایا ہے وہ تمہیں معلوم ہے، کہا سہل نے آپ نے یہ بھی تو کہا ہے مگر جو رقم ہو کپڑے کی کہا انہوں نے کہ ہاں یعنی آپ نے اس کی اجازت دی ہے مگر میرے دل کو بھی بھاتا ہے یعنی میں چاہتا ہوں کہ عزیمت پر عمل کروں کہ رخصت سے بہتر ہے۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

❀ ❀ ❀ ❀

۱۹۔ بَابُ: مَا جَآءَ فِي الْمُصَوِّرِيْنَ
تصویر بنانے والوں کے بیان میں

(۱۷۵۱) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((مَنْ صَوَّرَ صُوْرَةً عَذَّبَهُ اللّٰهُ حَتّٰى يَنْفُخَ فِيْهَا، يَعْنِي الرُّوْحَ، وَلَيْسَ بِنَافِخٍ فِيْهَا، وَمَنِ اسْتَمَعَ اِلٰى حَدِيْثِ قَوْمٍ يَفِرُّوْنَ بِهِ مِنْهُ صُبَّ فِيْ اُذُنِهِ الْاٰنُكُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ)). (صحیح ـ غاية المرام : ۱۲۰، ۴۲۲)

ترجمہ: روایت ہے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہا فرمایا رسول اللہ ﷺ نے: جس نے کوئی تصویر بنائی اللہ تعالیٰ عذاب کرے گا اس کو قیامت کے دن یہاں تک کہ پھونکے وہ اس میں یعنی روح اور کبھی پھونکنے والا ہے نہیں۔ یعنی اس طرح کبھی عذاب سے چھوٹنے والا نہیں۔ اور جس نے کان لگائے کسی قوم کی بات پر اور وہ اس سے بھاگتے ہوں ڈالا جائے گا اس کے کان میں سیسہ پگھلا ہوا قیامت کے دن۔

فائدہ: اس باب میں عبد اللہ بن مسعود اور ابوہریرہ اور ابوجحیفہ اور عائشہ اور ابن عمر رضی اللہ عنہم سے بھی روایت ہے۔ حدیث ابن عباس رضی اللہ عنہما کی حسن ہے صحیح ہے۔

❀ ❀ ❀ ❀

۲۰۔ بَابُ: مَا جَآءَ فِي الْخُضَابِ
خضاب کے بیان میں

(۱۷۵۲) عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((غَيِّرُوا الشَّيْبَ وَلَا تَشَبَّهُوْا بِالْيَهُوْدِ)). (صحيح ـ جلباب المرأة : ۱۸۹ ـ الصحيحة : ۸۳۶)

ترجمہ: روایت ہے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہا فرمایا رسول اللہ ﷺ نے: صورت بدل دو بڑھاپے کی اور مشابہت مت کرو یہود کی۔ یعنی وہ کبھی خضاب نہیں کرتے تم کرو۔

فائدہ: اس باب میں زبیر اور ابن عباس اور جابر اور ابوذر اور انس اور ابورمثہ اور جہدمہ اور ابوالطفیل اور جابر بن سمرہ اور ابوجحیفہ اور ابن عمر رضی اللہ عنہم سے بھی روایت ہے۔ حدیث ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی حسن ہے صحیح ہے۔ اور مروی ہے کئی سندوں سے بواسطہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے نبی ﷺ سے۔

❀❀❀❀

(۱۷۵۳) عَنْ أَبِیْ ذَرٍّ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ: ((اِنَّ اَحْسَنَ مَا غُیِّرَ بِهِ الشَّیْبُ الْحِنَّاءُ وَالْكَتَمُ)).

(صحیح) غایة المرام (۱۰۷) سلسلة الاحادیث الصحیحة (۱۵۰۹)

ترجمہ: روایت ہے ابوذر رضی اللہ عنہ سے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: بہتر شے کہ بدلتے ہو اس سے صورت بڑھاپے کی مہندی اور نیل کے پتے ہیں۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور ابوالاسود دیلی کا نام ظالم بن عمرو بن سفیان ہے۔

❀❀❀❀

۲۱۔ بَابُ : مَا جَآءَ فِی الْجُمَّةِ وَاتِّخَاذِ الشَّعْرِ

لمبے بال رکھنے کے بیان میں

(۱۷۵۴) عَنْ أَنَسٍ قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ رَبْعَةً لَیْسَ بِالطَّوِیْلِ وَلَا بِالْقَصِیْرِ حَسَنَ الْجِسْمِ، أَسْمَرَ اللَّوْنِ، وَكَانَ شَعْرُهُ لَیْسَ بِجَعْدٍ وَلَا سَبْطٍ اِذَا مَشٰی یَتَكَفَّأُ. (صحیح ـ مختصر الشمائل : ۱، ۲)

ترجمہ: روایت ہے انس رضی اللہ عنہ سے کہ تھے رسول اللہ ﷺ میانہ قد نہ بہت لمبے اور نہ بہت کوتاہ، سڈول بدن گندم گون بال ان کے نہ بالکل گھونگریالے نہ سیدھے یعنی متوسط جب چلتے پیر اٹھا کر چلتے جیسے کوئی اوپر سے نیچے اترتا ہے۔

فائدہ: اس باب میں عائشہ اور براء اور ابوہریرہ اور ابن عباس اور ابوسعید اور وائل بن حجر اور جابر اور ام ہانی رضی اللہ عنہم سے بھی روایت ہے۔ حدیث انس رضی اللہ عنہ کی حسن ہے صحیح ہے غریب ہے اس سند سے یعنی حمید کی روایت سے۔

❀❀❀❀

(۱۷۵۵) عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ : كُنْتُ أَغْتَسِلُ أَنَا وَرَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مِنْ اِنَاءٍ وَاحِدٍ، وَكَانَ لَهُ شَعْرٌ فَوْقَ الْجُمَّةِ وَدُوْنَ الْوَفْرَةِ. (حسن صحیح) ابن ماجه (۶۰۴) مختصر الشمائل (۲۲) صحیح ابی داؤد (۷۰)

ترجمہ: روایت ہے ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ کہا کہ تھی میں غسل کرتی اور رسول اللہ ﷺ ایک برتن سے، اور آپ ﷺ کے بال

جمہ سے اوپر اور وفرہ سے کم تھے۔

فائدہ : یہ حدیث حسن ہے غریب ہے صحیح ہے اس سند سے اور مروی ہوئی ہے کئی سندوں سے امّ المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ انہوں نے فرمایا نہاتی تھی میں اور رسول اللہ ﷺ ایک برتن سے۔ اور نہیں ذکر کیا اس میں بالوں کا کہ جمہ سے اوپر تھے، اور فقط ذکر کیا ہے اس کا عبدالرحمٰن ابوالزناد نے اور وہ ثقہ ہیں حافظ ہیں۔ مترجم: جمہ وہ بال ہیں سر کے جو کندھوں میں لگتے ہوں اور وفرہ وہ ہیں جو کانوں کی لو سے لگیں اور لمہ جمہ سے ذرا کم ہیں اور مراد حدیث یہ ہے کہ بال آپ ﷺ کے وفرہ سے لمبے اور جمہ سے چھوٹے تھے، اور یہ اکثر حال ہے کبھی اس سے کم وبیش بھی ہوتے۔

❁❁❁❁

۲۲۔ بَابُ : مَا جَآءَ فِي النَّهْيِ، عَنِ التَّرَجُّلِ إِلَّاغِبًّا

ہر روز کنگھی کرنے کی ممانعت کے بیان میں

(۱۷۵۶) عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مُغَفَّلٍ قَالَ : نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَنِ التَّرَجُّلِ اِلَّا غِبًّا. (صحيح عند الالباني۔ سلسله احاديث الصحيحة : ۵۰۱) بعض محققین کہتے ہیں اس میں ہشام بن حسان مدلس ہے اور سماع کی صراحت نہیں۔

ترجمہ: روایت ہے عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ سے کہا منع کیا رسول اللہ ﷺ نے روز کنگھی کرنے سے مگر ایک دن بیچ کر کے۔

فائدہ : روایت کی ہم سے محمد بن بشار نے انہوں نے یحییٰ بن سعید سے انہوں نے ہشام سے مانند اس کے۔ یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔ اور اس باب میں انس رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے۔

❁❁❁❁

۲۳۔ بَابُ : مَا جَآءَ فِي الْإِكْتِحَالِ

سرمہ لگانے کے بیان میں

(۱۷۵۷) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ : ((اُكْتَحِلُوْا بِالْإِثْمِدِ، فَإِنَّهُ يَجْلُوْاالْبَصَرَ وَيُنْبِتُ الشَّعْرَ)) وَزَعَمَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَتْ لَهُ مُكْحُلَةٌ يَكْتَحِلُ بِهَا كُلَّ لَيْلَةٍ، ثَلَاثَةً فِيْ هٰذِهٖ وَثَلَاثَةً فِيْ هٰذِهٖ . (صحيح عندالالباني۔ دون قوله "وزعم" مختصر الشمائل : ۴۲) بعض محققین کہتے ہیں اس میں عباس بن منصور ضعیف ومدلس ہے۔

ترجمہ: روایت ہے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: سرمہ لگاؤ اثمد اس لیے کہ وہ صاف کرتا ہے بینائی کو اور اگاتا ہے پلکوں کو، اور کہا انہوں نے کہ نبی ﷺ کی ایک سرمہ دانی تھی کہ اس سے سرمہ لگاتے تھے آپ ﷺ ہر رات میں تین تین سلائی اس آنکھ میں اور تین سلائی اس آنکھ میں۔

فائدہ : روایت کی ہم سے علی بن حجر نے اور محمد بن یحییٰ نے دونوں نے کہا روایت کی ہم سے یزید بن ہارون نے انہوں نے عباد بن منصور سے۔ اور اس باب میں جابر رضی اللہ عنہ اور ابن عمر رضی اللہ عنہما سے بھی روایت ہے حدیث ابن عباس رضی اللہ عنہما کی حسن ہے۔ نہیں پہچانتے ہم اس لفظ سے مگر عباد بن منصور کی روایت سے اور مروی ہے کئی سندوں سے نبی ﷺ سے کہ فرمایا آپ ﷺ نے: لازم کرو تم لگانا اثمد کا، اس لیے کہ وہ صاف کرتا ہے بینائی کو اور اگاتا ہے پلکوں کو۔ مترجم: اثمد بکسر ہمزہ وسکون ثاء مثلثہ وکسر میم نام ہے سرمہ سنگ کا اور کحل بضم کاف بھی اسی کو کہتے ہیں (قاموس) ابوداؤد میں ہے کہ آنحضرت ﷺ نے حکم دیا اثمد مروح کے لگانے کا سونے کے وقت اور مروح وہ اثمد ہے کہ خوشبو کیا ہو ساتھ مشک کے۔ اور مروی ہے کہ چشم راست میں تین بار اور چپ میں دو بار لگاتے، اور ابتداء اور ختم دونوں چشم راست پر فرماتے اس طرح کہ پہلے دو میل چشم راست میں لگاتے، اور پھر دو میل چشم چپ میں لگاتے اور پھر ایک میل چشم راست میں اور اس میں رعایت فضیلت یمین بھی ہے ان دونوں طریقوں میں ایثار حاصل ہے جیسا کہ فرمایا ہے من اکتحل فلیوتر یعنی طریق اوّل میں جو مؤلف نے ذکر کیا اس طرح پر کہ ہر آنکھ میں تین بار، اور طریق ثانی اس طرح پر پانچ بار ہوا کذنقل الشیخ من سفر السعادۃ۔

❀❀❀❀

۲۴۔ بَابُ: مَا جَآءَ فِي النَّهِيِ، عَنِ اشْتِمَالِ الصَّمَاءِ وَالْاِحْتِبَاءِ بِالثَّوْبِ الْوَاحِدِ

اشتمال صماء اور ایک کپڑے میں احتباء کی نہی کے بیان میں

(۱۷۵۸) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ: أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ نَهٰى عَنْ لُبْسَتَيْنِ: الصَّمَاءِ، وَاَنْ يَحْتَبِيَ الرَّجُلُ بِثَوْبِهِ لَيْسَ عَلٰى فَرْجِهِ مِنْهُ شَيْءٌ. (صحيح) [متفق عليه]

ترجمہ: روایت ہے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ منع فرمایا رسول اللہ ﷺ نے دو پہناووں سے: ایک صماء اور دوسرے یہ کہ احتباء کرے آدمی ساتھ ایک کپڑے کے کہ اس کے فرج پر اس میں سے کچھ نہ ہو۔

فائدہ : اس باب میں علی رضی اللہ عنہ اور ابن عمر رضی اللہ عنہما اور عائشہ رضی اللہ عنہا اور ابوسعید رضی اللہ عنہ اور جابر رضی اللہ عنہ اور ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے۔ حدیث ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی حسن ہے صحیح ہے۔ اور روایت کی گئی ہے یہ کئی سندوں سے نبی ﷺ سے بواسطہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے۔ مترجم: صماء یہ ہے کہ بڑی چادر کو لے کر آدمی اپنے کندھوں پر سے دونوں کونے لٹکا دے پھر داہنی طرف کا کونا بائیں شانے پر اور بائیں طرف کا داہنے شانے پر ڈال کر اپنے ہاتھ وغیرہ اعضاء اس طور پر لپیٹے گویا صخرہ صماء ہو گیا، اور صخرہ صماء اس پتھر کو کہتے ہیں جس میں خرق وصدع نہ ہو، اور یہ تفسیر صماء کی باعتبار اہل لغت کے ہے۔ اور فقہاء کے نزدیک صماء یہ ہے۔ کہ لپیٹ لیوے آدمی ایک کپڑا اپنے اوپر اور ایک طرف سے اٹھا کر اس کے دونوں کنارے ایک شانہ پر رکھ لیوے اور بعض عورت اس کے کھل جائے اور صورت

اول مکروہ ہے اس لیے کہ بعض ضرورت کے واسطے ہاتھ نکالنا چاہے تو نہیں نکال سکتا اور صورت ثانی میں اگر کشف عورت ہے تو حرام ہے ورنہ مکروہ ہے۔ اور احتباء یہ ہے کہ آدمی اکڑوں بیٹھ کر چوتڑ زمین پر رکھے اور کسی کپڑے کو گھٹنوں اور کمر پر لپیٹ لے یہ اس صورت میں مکروہ ہے کہ سوا ایک کپڑے کے اور کوئی کپڑا اس کے ستر پر نہ ہو تو سامنے سے اسے عورت نظر آئے گی، اور اگر دوسرا کپڑا اس کے ستر پر ہے تو مکروہ نہیں۔

❀❀❀❀

٢٥۔ بَابُ : مَا جَآءَ فِیْ مُوَاصَلَةِ الشَّعْرِ

(مصنوعی) بالوں کے جوڑ لگانے کے بیان میں

(١٨٥٩) عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِیَّ ﷺ قَالَ : ((لَعَنَ اللّٰهُ الْوَاصِلَةَ وَالْمُسْتَوْصِلَةَ وَالْوَاشِمَةَ وَالْمُسْتَوْشِمَةَ))

قَالَ نَافِعٌ : اَلْوَشْمُ فِی اللِّثَةِ . (صحیح) التعلیق الرغیب (٣/ ١١٤) غایة المرام (٩٣)

ترجمہ: روایت ہے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے کہ لعنت کی آنحضرت ﷺ نے واصلہ اور مستوصلہ اور واشمہ اور مستوشمہ کو۔ کہا نافع نے اور وشم لثہ میں ہے۔

فائدہ : یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔ اور اس باب میں ابن مسعود اور عائشہ اور اسماء بنت ابی بکر اور معقل بن یسار اور ابن عباس اور معاویہ رضوان اللہ علیہم اجمعین سے بھی روایت ہے۔ مترجم: باستقرار روایات معلوم ہوا ہے کہ اس قسم کی لعنت سات عورتوں کے واسطے آئی ہے چار جو حدیث بالا میں مذکور ہوئی ہیں تین یہ ہیں نامصات متنمصات متفلجات للحسن واصلہ وہ عورت ہے جو بالوں میں جوڑ لگوائے، اور مستوصلہ جو جوڑ لگواوے، اور واشمہ وہ جو گدنا گوندے اور مستوشمہ جو گدوائے، اور نامصہ وہ جو پیشانی کے بال چنے تاکہ ماتھا چوڑا نظر آئے، اور متنمصہ جو اپنے بال چنوائے، اور متفلجہ جو اپنے دانتوں میں ریت کر سوراخ بڑھائے، کہ یہ فعل عورتیں خوبصورتی کے لیے کرتی ہیں کہ کم سن نظر آئیں، اور حسن کی قید متفلجات میں جو ہے اشارہ ہے اس طرف کہ حرام ہے یہ فعل واسطے حصول حسن کے اور واسطے کسی ضرورت یا بیماری کے ہو تو مضائقہ نہیں۔

❀❀❀❀

٢٦۔ بَابُ : مَا جَآءَ فِیْ رُكُوْبِ الْمَيَاثِرِ

ریشمی زین پوش کی نہی میں

(١٧٦٠) عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ : نَهٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَنْ رُكُوْبِ الْمَيَاثِرِ .

(صحیح ۔ آداب الزفاف : ١٢٥ ۔ المشكاة : ٤٣٥٨ ۔ التحقیق الثانی ۔ الصحیحة : ٢٣٩٦)

ترجمہ: روایت ہے براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے کہا منع فرمایا رسول اللہ ﷺ نے زین پوشوں پر سوار ہونے سے۔

فائدہ : اس باب میں علی اور معاویہ رضی اللہ عنہما سے بھی روایت ہے حدیث براء رضی اللہ عنہ کی حسن ہے صحیح ہے۔ اور روایت کی شعبہ نے اشعث بن ابی شعثاء سے مانند اس کے۔ اور اس حدیث میں قصہ ہے۔ مترجم: میاثر جمع ہے میثر کی بکسر میم وسکون یائے تحتانی وفتح ثانی مثلثہ اور رائے مہملہ ایک فرش ہے چھوٹا سا مثل مابش وسادہ کے روئی یا پشم سے بھرا ہوا کہ واسطے نرمی کے اس کو زین یا پیٹ پالان شتر پر ڈالتے ہیں اور بعض حریر سرخ سے بناتے ہیں اور بعض جلد سباع سے، اور مراد نہی سے اس حدیث میں نہی ریشمی کی ہے یا سرخ کی جیسے دوسری حدیث میں وارد ہوا ہے لَا اَرْکَبُ الْاُرْجُوان یعنی آپ نے فرمایا میں سوار نہیں ہوتا ہوں ارجوان پر۔ اور ارجوان سے مراد میثرہ ہے اکثر علماء کے نزدیک کہ اصل اس کی ارغوان ہے اور وہ ایک درخت ہے کہ شگوفہ اس کا سرخ رنگ ہے مراد اس سے مطلق سرخ رنگ ہے، یا نہی وارد ہوئی بسبب جلد ہونے کے، جیسے دوسری روایت میں ہے نَهٰی عَنْ رُکُوبِ النَّمور یعنی منع فرمایا چیتوں کی کھالوں پر سوار ہونے سے یا بیٹھنے سے۔

❀❀❀❀

٢٧۔ بَابُ : مَا جَآءَ فِيْ فِرَاشِ النَّبِيِّ ﷺ

نبی ﷺ کے بستر کے بیان میں

(١٧٦١) عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ : اِنَّمَا كَانَ فِرَاشُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ الَّذِیْ یَنَامُ عَلَیْهِ أَدَمًا حَشْوُهُ لِیْفٌ .

(صحیح) مختصر الشمائل المحمدیه (٢٨٢، ٢٨٣) سلسلة الاحادیث الصحیحة (٢١٠٣)

ترجمہ: روایت ہے امّ المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہا کہ تھا بچھونا رسول اللہ ﷺ کا جس پر آپ سوتے تھے چمڑے کا بھرتی اس میں تھی پوست خرما کی۔

فائدہ : یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔ اس باب میں سیدہ حفصہ اور جابر رضی اللہ عنہما سے بھی روایت ہے۔

❀❀❀❀

٢٨۔ بَابُ : مَا جَآءَ فِي الْقُمُصِ

قمیصوں کے بیان میں

(١٧٦٢) عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ : كَانَ أَحَبَّ الثِّيَابِ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ الْقَمِيْصُ .

(صحیح) مختصر الشمائل المحمدیه (٤٦) تخریج مشکاة المصابیح ٤٣٢٨۔ الحقیق الثانی۔

ترجمہ: روایت ہے سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے کہ بہت پیارا کپڑوں میں رسول اللہ ﷺ کو کرتا تھا۔

فائدہ : یہ حدیث حسن ہے غریب ہے۔ہم جانتے ہیں اس کو فقط روایت سے عبدالمؤمن بن خالد کے وہ متفرد ہوئے اس کے ساتھ اور وہ مروزی ہیں۔ اور روایت کی بعض نے یہ حدیث ابوتمیلہ سے انہوں نے ابو مؤمن سے انہوں نے عبداللہ بن بریدہ سے انہوں نے اپنی ماں سے انہوں نے امّ المؤمنین ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے۔اور سنا میں نے محمد بن اسماعیل بخاری رحمۃ اللہ علیہ سے فرماتے تھے حدیث ابن بریدہ کی ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے اصح ہے اور مذکور ہے اس میں ابوتمیلہ کہ وہ روایت کرتے ہیں اپنی ماں سے۔روایت کی ہم سے زیاد بن ایوب نے انہوں نے ابوتمیلہ سے انہوں نے عبدالمؤمن سے انہوں نے عبداللہ بن بریدہ سے انہوں نے اپنی ماں سے انہوں نے ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے کہا سب کپڑوں سے پیارا تھا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو کرتا۔روایت کی ہم سے علی بن حجر نے انہوں نے فضل بن موسیٰ سے انہوں نے عبدالمؤمن بن خالد سے انہوں نے عبداللہ بن بریدہ سے انہوں نے ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے کہ سب کپڑوں سے زیادہ پیارا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو کرتا تھا۔روایت کی ہم سے علی بن نصر بن علی الجہضمی نے انہوں نے عبدالصمد سے انہوں نے شعبہ سے انہوں نے اعمش سے انہوں نے ابوصالح سے انہوں نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب پہنتے کرتا شروع کرتے اپنی داہنی طرف سے۔اور روایت کی کئی شخصوں نے یہ حدیث شعبہ سے اسی اسناد سے اور مرفوع نہیں کیا اس کو، اور مرفوع کیا فقط عبدالصمد نے۔

❀ ❀ ❀ ❀

(۱۷۶۳) عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ : كَانَ أَحَبَّ الثِّيَابِ إِلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ الْقَمِيْصُ : ((۱)) .

(صحيح) [انظر الذی قبله]

ترجمہ: امّ المؤمنین ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے فرماتی ہیں آپ کو سب کپڑوں سے پیاری قمیص تھی۔

❀ ❀ ❀ ❀

(۱۷۶٤) عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ : قَالَتْ : كَانَ أَحَبَّ الثِّيَابِ إِلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ اَلْقَمِيْصُ .

(صحيح) [انظر الذی قبله]

ترجمہ: امّ المؤمنین ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو سب کپڑوں سے زیادہ پیاری قمیص تھی۔

❀ ❀ ❀ ❀

(۱۷٦٥) عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ يَزِيْدَ بْنِ السَّكَنِ الْأَنْصَارِيَّةِ قَالَتْ : كَانَ كُمُّ يَدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ إِلَى الرُّسْغِ.

([اسناده ضعيف عند الالبانی] مختصر الشمائل : ٤٧ ـ الضعيفة : ٣٤٥٧) (اس میں شہر بن حوشب راوی ضعیف ہے) بعض محققین نے اس کو حسن قرار دیا ہے۔

ترجمہ: روایت ہے اسماء بنت یزید بن سکن انصاریہ سے کہا انہوں نے کہ تھیں باہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی گٹوں تک۔

❀ ❀ ❀ ❀

(١٧٦٦) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا لَبِسَ قَمِيْصًا بَدَأَ بِمَيَامِنِهِ.

(صحيح ـ المشكاة : ٤٣٣٠ ـ التحقيق الثانى)

ترجمہ: روایت ہے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے فرماتے ہیں جب رسول اللہ ﷺ کپڑا پہنتے تو دائیں طرف سے شروع کرتے۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

❀❀❀❀

٢٩۔ بَابُ: مَا يَقُوْلُ إِذَا لَبِسَ ثَوْبًا جَدِيْدًا

نیا کپڑا پہنتے وقت کیا کہے اس کے بیان میں

(١٧٦٧) عَنْ أَبِي سَعِيْدٍ قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ إِذَا اسْتَجَدَّ ثَوْبًا سَمَّاهُ بِاسْمِهِ عِمَامَةً أَوْقَمِيْصًا أَوْ رِدَاءً، ثُمَّ يَقُوْلُ: ((**اَللّٰهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ اَنْتَ كَسَوْتَنِيْهِ اَسْأَلُكَ خَيْرَهُ وَخَيْرَ مَا صُنِعَ لَهُ، وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّهِ وَشَرِّ مَا صُنِعَ لَهُ**)) . (صحيح ـ المشكاة : ٤٣٤٢)

ترجمہ: روایت ہے ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے کہا تھے آنحضرت ﷺ جب نیا کپڑا پہنتے اس کا نام لیتے جیسے عمامہ یا قمیص یا چادر پھر فرماتے یا اللہ تیرے ہی لیے ہے تعریف تو نے پہنایا مجھے یہ، مانگتا ہوں میں تجھ سے خیر اس کی اور خیر اس کام کی جس کے لیے یہ بنا، اور پناہ مانگتا ہوں میں اس کے شر سے اور اس کام کے شر سے جس کے لیے یہ بنا۔

فائدہ: اس باب میں ابن عمر رضی اللہ عنہما اور عمر رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے۔ روایت کی ہم سے ہشام نے انہوں نے قاسم بن مالک مزنی سے انہوں نے جریر سے مانند اس کے۔ یہ حدیث حسن ہے۔

❀❀❀❀

٣٠۔ بَابُ: مَا جَآءَ فِي لُبْسِ الْجُبَّةِ وَ الْخُفَّيْنِ

جبہ اور موزے پہننے کے بیان میں

(١٧٦٨) عَنِ الْمُغِيْرَةِ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ لَبِسَ جُبَّةً رُوْمِيَّةً ضَيِّقَةَ الْكُمَّيْنِ .

(صحيح ـ مختصر الشمائل : ٥٧) صحيح ابى داؤد (١٣٩ـ ١٤٠)

ترجمہ: روایت ہے مغیرہ رضی اللہ عنہ سے کہ نبی ﷺ نے پہنا جبہ رومیہ تنگ باہوں کا۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

❀❀❀❀

(۱۷۶۹) عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ: أَهْدَى دِحْيَةُ الْكَلْبِيُّ لِرَسُولِ اللّٰهِ ﷺ خُفَّيْنِ فَلَبِسَهُمَا. (صحیح۔ مختصر الشمائل: ۵۹) وَقَالَ إِسْرَاءِيلُ عَنْ جَابِرٍ، عَنْ عَامِرٍ: وَجُبَّةً فَلَبِسَهُمَا حَتّٰى تَخَرَّقَا لَا يَدْرِي النَّبِيُّ ﷺ أَذَكِيٌّ هُمَا أَمْ لَا .

ترجمہ: روایت ہے مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ سے کہ ہدیہ بھیجا دحیہ کلبی نے رسول اللہ ﷺ کے پاس ایک جوڑا موزے کا پھر پہنا آپ ﷺ نے۔ اور کہا اسرائیل نے اپنی روایت میں جابر رضی اللہ عنہ سے وہ روایت کرتے ہیں عامر سے کہ بھیجا انہوں نے ایک کرتہ بھی پھر پہنا آپ ﷺ نے یہاں تک کہ پھٹ گئے وہ دونوں اور آپ ﷺ نہ جانتے تھے کہ وہ جانور مذبوح کی کھال کے تھے یا غیر مذبوح کے۔ [بعض محققین کہتے ہیں اس کی سند جابر الجعفی کی وجہ سے ضعیف ہے۔]

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے۔ اور ابواسحاق جو روایت کرتے ہیں یہ حدیث شعبی سے وہ ابواسحاق شیبانی ہیں۔ اور نام ان کا سلیمان ہے اور حسن بن عیاش بھائی ہیں ابوبکر بن عیاش کے۔ مترجم: سخت حمقاء ہیں جو آنحضرت ﷺ کے لیے علم غیب ثابت کرتے ہیں سبحان اللہ عقائد صحابہ کس قدر پاکیزہ تھے کہ وہ کہتے ہیں کہ آپ کو اپنے موزوں کا بھی حال معلوم نہ تھا کہ جلد مذبوح کے ہیں یا غیر مذبوح کے۔

❀❀❀❀

۳۱۔ بَابُ : مَا جَاءَ فِي شَدِّ الْأَسْنَانِ بِالذَّهَبِ

سونے کے دانت باندھنے کے بیان میں

(۱۷۷۰) عَنْ عَرْفَجَةَ بْنِ أَسْعَدَ قَالَ : أُصِيبَ أَنْفِي يَوْمَ الْكُلَابِ فِي الْجَاهِلِيَّةِ فَاتَّخَذْتُ أَنْفًا مِنْ وَرِقٍ فَأَنْتَنَ عَلَيَّ، فَأَمَرَنِي رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ أَنْ أَتَّخِذَ أَنْفًا مِنْ ذَهَبٍ . (حسن ۔ المشكاة : ۴۴۰۰ ۔ التحقيق الثانی)

ترجمہ: روایت ہے عرفجہ بن اسعد سے کہا کٹ گئی میری ناک دن کلاب کے ایام جاہلیت میں، سو بنائی میں نے ایک ناک چاندی کی اور وہ بدبودار ہوگئی اور حکم کیا مجھ کو رسول اللہ ﷺ نے کہ بنالوں میں ایک ناک سونے سے کہ اس میں بدبو نہیں آتی۔

فائدہ: روایت کی ہم سے علی بن حجر نے انہوں نے ربیع بن بدر سے اور محمد بن یزید واسطی سے انہوں نے ابی الاشہب سے مانند اس روایت کے۔ یہ حدیث حسن ہے نہیں جانتے ہم اس کو مگر روایت سے عبدالرحمٰن بن طرفہ کے۔ اور روایت کی سلم بن زریر نے عبدالرحمٰن بن طرفہ سے مانند حدیث ابی الاشہب کے جیسے روایت کی انہوں نے عبدالرحمٰن بن طرفہ سے۔ اور کہا ابن مہدی نے سلم بن رزین سے اور وہ وہم ہے اور زریر براء مہملتین اصح ہے، اور مروی ہے کئی لوگوں سے کہ باندھے انہوں نے دانت اپنے سونے سے، اور یہ حدیث ان کی دلیل ہے۔ مترجم: کلاب ایک پانی کا نام ہے درمیان کوفہ اور بصرہ کے ایام جاہلیت میں وہاں لڑائی ہوئی تھی اس میں عرفجہ کی ناک کٹ گئی تھی۔

٣٢۔ بَابُ : مَا جَآءَ فِي النَّهْيِ عَنْ جُلُوْدِ السِّبَاعِ

درندوں کی کھال کی نہی کے بیان میں

(١٧٧٠) عَنْ أَبِي الْمَلِيحِ، عَنْ أَبِيهِ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ نَهٰى عَنْ جُلُوْدِ السِّبَاعِ أَنْ تُفْتَرَشَ .

(اسناده صحيح ـ سلسله احاديث الصحيحة : ١٠١١ ـ المشكاة : ٥٠٦)

ترجمہ: روایت ہے ابوالملیح سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے کہ نبی ﷺ نے منع فرمایا درندوں کی کھال بچھانے سے۔

فائدہ : روایت کی ہم سے محمد بن بشار نے انہوں نے یحییٰ بن سعید سے انہوں نے سعید سے انہوں نے قتادہ سے انہوں نے ابوالملیح سے انہوں نے اپنے باپ سے کہ آنحضرت ﷺ نے منع فرمایا درندوں کی کھالوں سے۔ اور ہم کسی کو نہیں جانتے کہ اس نے کہا ہو روایت ہے ابوالملیح سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے سوائے سعید بن ابی عروبہ کے۔ اور روایت کی محمد بن بشار نے انہوں نے محمد بن جعفر سے انہوں نے شعبہ سے انہوں نے یزید رشک سے انہوں نے ابوالملیح سے انہوں نے نبی ﷺ سے کہ منع فرمایا آپ ﷺ نے درندوں کی کھالوں سے اور یہ صحیح تر ہے۔

❀ ❀ ❀ ❀

(١٧٧١) عَنْ أَبِي الْمَلِيحِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ : أَنَّهُ نَهٰى عَنْ جُلُوْدِ السِّبَاعِ وَهٰذَا أَصَحُّ . (صحيح) [انظر ماقبله]

ترجمہ: ابوملیح سے روایت ہے وہ روایت کرتے ہیں نبی ﷺ سے کہ آپ نے درندوں کی کھالوں سے منع فرمایا، اور یہ صحیح تر ہے۔

❀ ❀ ❀ ❀

٣٣۔ بَابُ : مَا جَآءَ فِي نَعْلِ النَّبِيِّ ﷺ

نبی ﷺ کے نعل مبارک کے بیان میں

(١٧٧٢) عَنْ قَتَادَةَ قَالَ : قُلْتُ لِأَنَسِ بْنِ مَالِكٍ كَيْفَ كَانَ نَعْلُ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ : لَهُمَا قِبَالَانِ .

(اسناده صحيح ـ مختصر الشمائل : ٦٠ ، ٦٢)

ترجمہ: روایت ہے قتادہ سے کہتے ہیں میں نے انس رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ رسول اللہ ﷺ کے جوتے کیسے تھے؟ تو انہوں نے کہا آپ کے جوتوں کے دو تسمے تھے۔

❀ ❀ ❀ ❀

(١٧٧٣) عَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ نَعْلَاهُ لَهُمَا قِبَالَانِ . (اسناده صحيح ـ مختصر الشمائل : ٦٠ ، ٦٢)

ترجمہ: روایت ہے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے کہ آنحضرت ﷺ کی نعلوں میں دو تسمے تھے۔

فائدہ : یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔ مترجم: جزری نے کہا ہے آنحضرت ﷺ کی نعل مبارک میں کہ جسے اہل ہند تلے یا چپل کہتے

ہیں اس میں دو تسمے تھے ایک تسمہ انگوٹھے اور اس کے پاس انگلی کے بیچ میں رہتا، اور دوسرا بیچ کی اور اس کی پاس کی انگلی میں رہتا، اسی طرح دونوں نعل میں اور اسے شراک اور زمام نعل بھی کہتے ہیں۔

❀❀❀❀

٣٤۔ بَابُ : مَا جَآءَ فِيْ كَرَاهِيَةِ الْمَشْيِ فِي النَّعْلِ الْوَاحِدَةِ

ایک جوتے کے ساتھ چلنے کی کراہت کے بیان میں

(١٧٧٤) عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ : ((لَا يَمْشِيْ أَحَدُكُمْ فِيْ نَعْلٍ وَاحِدَةٍ لِيُنْعِلْهُمَا جَمِيْعًا أَوْلِيُحْفِهِمَا جَمِيْعًا)) . (اسناده صحيح) مختصر الشمائل المحمديه (٦٦)

ترجمہ: روایت ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: نہ چلے کوئی تم میں سے ایک نعل پہن کر بلکہ چاہیے دونوں نعل پہن کر چلے یا ننگے پاؤں چلے۔

فائدہ : یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور اس باب میں جابر رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے۔

❀❀❀❀

٣٥۔ بَابُ مَا جَآءَ فِيْ كَرَاهِيَةِ أَنْ يَّنْتَعِلَ الرَّجُلُ وَهُوَ قَائِمٌ

اس بیان کی کراہت میں کہ کوئی شخص کھڑے ہوئے جوتا پہنے

(١٧٧٥) عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ : نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ أَنْ يَّنْتَعِلَ الرَّجُلُ وَهُوَ قَائِمٌ . (صحيح عند الالبانى) تخريج مشكاة المصابيح (٤٤١٥) سلسلة الأحاديث الصحيحة (٧١٩) بعض محققین کہتے ہیں سخت ضعیف ہے۔ اس میں حارث بن نبہان متروک ہے تقریب (١٠٥١)

ترجمہ: روایت ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ منع فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کھڑے ہوئے نعل پہننے سے۔

فائدہ : یہ حدیث غریب ہے۔ اور روایت کی عبید اللہ بن عمرو رقی نے یہ حدیث معمر سے انہوں نے قتادہ سے انہوں نے انس رضی اللہ عنہ سے اور دونوں حدیثیں صحیح نہیں ہیں نزدیک اہل حدیث کے۔ اور حارث بن نبہان ان کے نزدیک حافظ نہیں۔ اور قتادہ کی حدیث انس رضی اللہ عنہ سے تو ہم ہرگز نہیں جانتے۔ روایت کی ہم سے ابو جعفر سمنانی نے انہوں نے سلیمان بن عبید اللہ ورقی سے انہوں نے عبید اللہ بن عمرو سے انہوں نے معمر سے انہوں نے قتادہ سے انہوں نے انس رضی اللہ عنہ سے کہ رسول اللہ ﷺ نے منع فرمایا کھڑے کھڑے نعل پہننے کو۔ یہ حدیث غریب ہے۔ کہا محمد بن اسماعیل نے نہیں صحیح یہ حدیث اور نہ حدیث معمر کی جو مروی ہے عمار سے کہ وہ روایت کرتے ہیں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے۔

❀❀❀❀

(۱۷۷۶) عَنْ أَنَسٍ : أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ نَهٰى أَنْ يَنْتَعِلَ الرَّجُلُ وَهُوَ قَائِمٌ . (صحيح عند الالبانى) [انظر ماقبله]

بعض محققین کہتے ہیں اس کی سند قتادہ مدلس کے عنعنہ کی وجہ سے ضعیف ہے۔

ترجمہ: روایت ہے انس رضی اللہ عنہ سے فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے کھڑے کھڑے جوتا پہننے سے منع فرمایا۔

❀❀❀❀

۳۶۔ بَابُ : مَا جَآءَ فِي الرُّخْصَةِ فِي الْمَشْيِ فِي النَّعْلِ الْوَاحِدَةِ

ایک جوتے سے چلنے کی اجازت کے بیان میں

(۱۷۷۷) عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ : رُبَّمَا مَشَى النَّبِيُّ ﷺ فِيْ نَعْلٍ وَاحِدَةٍ .

(منكر ـ مشكاة المصابيح : ٤٤١٦) اس میں لیث بن ابی سلیم راوی ضعیف ہے

ترجمہ: روایت ہے امّ المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہا کبھی چلتے تھے نبی ﷺ ایک نعل پہن کر۔

فائدہ : روایت کی ہم سے احمد بن منیع نے انہوں نے سفیان بن عیینہ سے انہوں نے عبدالرحمٰن بن قاسم سے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے امّ المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ آپ چلیں ایک نعل پہن کر۔ [بعض محققین نے اس کو سفیان بن عیینہ مدلس کے عنعنہ کی وجہ سے ضعیف قرار دیا ہے] اور یہ صحیح تر ہے۔ ایسی ہی روایت کی سفیان ثوری وغیرہ نے عبدالرحمٰن بن قاسم سے موقوفاً اور یہ صحیح تر ہے۔

❀❀❀❀

(۱۷۷۸) انظر السابق. [اسناد ضعيف]

۳۷۔ بَابُ : مَا جَآءَ بِأَيِّ رِجْلٍ يَبْدَأُ إِذَا انْتَعَلَ

جوتی پہلے کس پیر میں پہنے اس کے بیان میں

(۱۷۷۹) عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ : أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ : ((إِذَا انْتَعَلَ اَحَدُكُمْ فَلْيَبْدَأْ بِالْيَمِيْنِ، وَإِذَا نَزَعَ فَلْيَبْدَأْ بِالشِّمَالِ، فَلْتَكُنِ الْيُمْنٰى اَوَّلَهُمَا تُنْعَلُ وَآخِرَهُمَا تُنْزَعُ)) .

(اسناده صحيح) الروض النضير (١٠٥٣) مختصر الشمائل المحمديه (٦٨)

ترجمہ: روایت ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب کوئی نعل پہنے تم میں کا تو شروع کرے داہنے پیر سے اور جب اتارے تو شروع کرے بائیں پیر سے کہ داہنا پیر پہننے میں پہلے ہو اور اتارنے میں پیچھے۔

فائدہ : یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

❀❀❀❀

۳۸۔ بَابُ : مَا جَآءَ فِي تَرْقِيعِ الثَّوْبِ

کپڑوں میں پیوند لگانے کے بیان میں

(۱۷۸۰) عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ : قَالَ لِي رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ : ((إِذَا أَرَدْتِ اللُّحُوقَ بِي فَلْيَكْفِكِ مِنَ الدُّنْيَا كَزَادِ الرَّاكِبِ، وَإِيَّاكِ وَمُجَالَسَةَ الْأَغْنِيَاءِ وَلَا تَسْتَخْلِقِي ثَوْبًا حَتّٰى تُرَقِّعِيهِ)) . (ضعيف جدًا ـ سلسله احاديث الضعيفة : ۱۲۹٤ ـ التعليق الرغيب : ٤/ ٩٨ ـ المشكاة : ٤٣٤٤ ـ التحقيق الثانی) اس میں صالح بن حسان منکر الحدیث ہے۔ تقریب (۲۸۴۹)

ترجمہ: روایت ہے امّ المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہا فرمایا مجھ سے آنحضرت ﷺ نے اگر چاہے تو مجھ سے ملنا تو کفایت کر دنیا سے سوار کے توشہ کے برابر اور بچ تو امیروں کے ساتھ بیٹھنے سے اور پرانا نہ جان کسی کپڑے کو جب تک پیوند نہ لگا لے تو اس میں۔

فائدہ : یہ حدیث غریب ہے۔ نہیں جانتے ہم اس کو مگر صالح بن حسان کی روایت سے۔ سنا میں نے محمد سے فرماتے تھے صالح بن حسان منکر الحدیث ہے۔ اور صالح بن ابی الحسان کہ روایت کی ان سے ابن ابی ذئب نے ثقہ ہیں اور مراد وَإِيَّاكِ وَمُجَالَسَةَ الْأَغْنِيَاءِ سے یہ ہے کہ جیسا مروی ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ نبی ﷺ نے فرمایا جو دیکھے ایسے شخص کو کہ فضیلت رکھتا ہے اس سے صورت میں اور رزق میں تو چاہیے کہ دیکھ لے اپنے سے کم کو تو یقین ہے کہ حقیر نہ ہو اس کی نظر میں نعمت اللہ کی۔ اور مروی ہے عون بن عبداللہ سے کہا انہوں نے صحبت میں رہا میں اغنیاء کے پس نہ دیکھا میں نے کسی کو زیادہ غمگین اور فکر مند اپنے سے دیکھتا تھا میں اوروں کی سواری بہتر اپنی سواری سے، اور اوروں کے کپڑے بہتر اپنے کپڑوں سے پھر صحبت میں رہا فقراء کے تو راحت پائی میں نے۔

❀❀❀❀

۳۹۔ بَابُ دُخُولِ النَّبِيِّ ﷺ مَكَّةَ

نبی ﷺ کا مکہ میں داخل ہونا

(۱۷۸۱) عَنْ أُمِّ هَانِئٍ قَالَتْ : قَدِمَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ مَكَّةَ وَلَهُ أَرْبَعُ غَدَائِرَ. (صحيح عند الالبانی) مختصر الشمائل المحمديه (۲۳) بعض محققین نے اس کو ابن ابی نجیح مدلس کے عنعنہ کی وجہ سے ضعیف کہا ہے۔

ترجمہ: روایت ہے سیدہ ام ہانی سے رضی اللہ عنہا کہ آئے رسول اللہ ﷺ یعنی مکہ میں اور آپ ﷺ کی چار چوٹیاں تھیں۔

فائدہ : یہ حدیث غریب ہے۔

❀❀❀❀

☆ عَنْ أُمِّ هَانِئٍ قَالَتْ : قَدِمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَكَّةَ وَلَهٗ أَرْبَعُ ضَفَائِرَ.

(صحيح عند الالبانی۔ قال بعض الناس ضعيف۔ انظر ما قبله) مختصر الشمائل المحمديه (٢٣)

ترجمہ: ام ھانی رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہتی ہیں کہ آئے رسول اللہ رضی اللہ عنہ مکہ سے اور آپ کی چار چوٹیاں تھیں۔ ضفائر کے معنی بھی چوٹی۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے۔ اور عبداللہ بن ابی نجیح مکی ہیں، اور ابونجیح کا نام یسار ہے۔ کہا محمد نے نہیں جانتا میں مجاہد کو کہ سماع ہوا م ہانی رضی اللہ عنہا سے۔

❀❀❀❀

٤٠۔ بَابُ كَيْفَ كَانَتْ كِمَامُ الصَّحَابَةِ

صحابہ رضی اللہ عنہم کی ٹوپیاں کیسی تھیں

(١٧٨٢) عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ بُسْرٍ قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا كَبْشَةَ الْاَنْمَارِيَّ يَقُوْلُ : كَانَتْ كِمَامُ أَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ بُطْحًا : (ضعيف ۔ المشكاة : ٤٣٣٣) اس میں عبداللہ بن بسر راوی ضعیف ہے۔ تقریب (۳۲۳)

ترجمہ: روایت ہے عبداللہ بن بسر سے کہا سنا میں نے ابو کبشہ انماری سے وہ کہتے تھے کہ تھیں ٹوپیاں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب کی چوڑی ملی ہوئیں سروں سے نہ اونچی تھیں یا نہیں ان کی چوڑی ڈھیلی۔

فائدہ: یہ حدیث منکر ہے۔ اور عبداللہ بن بسر بصری ضعیف ہیں نزدیک اہل حدیث کے۔ ضعیف کہا ان کو یحییٰ بن سعید وغیرہ نے اور مراد بطح سے وسیع ہے۔ مترجم: کمام جمع ہے کمہ کی جیسے قباب جمع ہے قبہ کی تو مراد اس سے ٹوپیاں مدور ہیں، اور اگر جمع ہے کم کی تو مراد اس سے باہیں ہیں۔

❀❀❀❀

٤١۔ بَابُ فِيْ مَبْلَغِ الْإِزَارِ

تہبند کی جگہ کے بیان میں

(١٧٨٣) عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ: أَخَذَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بِعَضَلَةِ سَاقِيْ أَوْ سَاقِهٖ وَقَالَ هٰذَا مَوْضِعُ الْإِزَارِ فَإِنْ أَبَيْتَ فَأَسْفَلُ فَإِنْ أَبَيْتَ فَلَا حَقَّ لِلْإِزَارِ فِي الْكَعْبَيْنِ .

(اسناده صحيح) الروض النضير (٢٧٦) مختصر الشمائل المحمديه (٩٩) الصحيحة (١٧٦٥، ٣٣٦٤)

ترجمہ: روایت ہے حذیفہ رضی اللہ عنہ سے کہ پکڑی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بوٹی میری پنڈلی یا اپنی پنڈلی کی اور فرمایا یہ موضع ازار کا ہے پھر اگر

تیرا جی نہ مانے یعنی زیادہ لٹکائے تو اس سے نیچے پھر اگر تیرا جی نہ مانے تو ملا تہبند کو ٹخنوں تک یعنی اس سے نیچے نہ کر۔

فائدہ : یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔ روایت کی یہ شعبہ نے اور ثوری نے ابواسحاق سے۔

❀❀❀❀

٤٢۔ بَابُ الْعَمَائِمِ عَلَى الْقَلَانِسِ

عماموں کا ٹوپیوں پر رکھنا

(١٧٨٤) عَنْ أَبِي جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ رُكَانَةَ، عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رُكَانَةَ صَارَعَ النَّبِيَّ ﷺ فَصَرَعَهُ النَّبِيُّ ﷺ، قَالَ رُكَانَةُ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ : ((اِنَّ فَرْقَ مَا بَيْنَنَا وَبَيْنَ الْمُشْرِكِيْنَ، الْعَمَائِمُ عَلَى الْقَلَانِسِ)) . (ضعیف ۔ المشکاۃ : ٤٣٤٠ ۔ الارواء : ١٥٠٣) اس میں ابوالحسن عسقلانی اور ابن رکانہ دونوں مجہول ہیں۔

ترجمہ: روایت ہے ابوجعفر بن محمد بن رکانہ سے وہ روایت کرتے اپنے باپ سے کہ رکانہ نے کشتی کی آنحضرت ﷺ سے تو پٹخ ڈالا اس کو آنحضرت ﷺ نے۔ رکانہ نے کہا کہ سنا میں نے رسول اللہ ﷺ سے فرماتے تھے کہ فرق ہمارے اور مشرکوں میں عماموں کا ہے ٹوپیوں پر۔

فائدہ : یہ حدیث غریب ہے۔ اور اسناد اس کی کچھ قائم نہیں، اور نہیں جانتے ہم ابا الحسن العسقلانی کو، اور نہ ابن رکانہ کو مطلب یہ ہے کہ مشرکین بغیر ٹوپی کے عمامہ باندھتے ہیں اور ہم ٹوپی پر۔ کذا فی شرح مشکوٰۃ وغیرہ۔

❀❀❀❀

٤٣۔ بَابُ : مَا جَآءَ فِي خَاتَمِ الْحَدِيدِ

لوہے کی انگوٹھی کے بیان میں

(١٧٨٥) عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ بُرَيْدَةَ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ : جَآءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ وَ عَلَيْهِ خَاتَمٌ مِنْ حَدِيدٍ فَقَالَ : ((مَالِيْ اَرٰى عَلَيْكَ حِلْيَةَ اَهْلِ النَّارِ)) ثُمَّ جَآءَهُ وَعَلَيْهِ خَاتَمٌ مِنْ صُفْرٍ فَقَالَ : ((مَالِيْ أَجِدُ مِنْكَ رِيحَ الْاَصْنَامِ))؟ ثُمَّ أَتَاهُ وَعَلَيْهِ خَاتَمٌ مِنْ ذَهَبٍ، فَقَالَ : ((مَالِيْ أَرٰى عَلَيْكَ حِلْيَةَ اَهْلِ الْجَنَّةِ))؟ قَالَ : مِنْ اَيِّ شَيْءٍ اَتَّخِذُهُ؟ قَالَ : ((مِنْ وَرِقٍ وَلَا تُتِمَّهُ مِثْقَالًا)) . (ضعیف عند الالبانی۔ المشکاۃ : ٤٣٩٦ ۔ آداب الزفاف : ١٢٨) عبداللہ بن مسلم راوی خراب حافظے کی وجہ سے ضعیف ہے۔ بعض محققین نے اس کو حسن قرار دیا ہے۔

ترجمہ: روایت ہے عبداللہ بن بریدہ سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے کہا آیا ایک مرد آنحضرت ﷺ کے پاس اور اس پر انگوٹھی تھی لوہے کی فرمایا آپ ﷺ نے کیا ہے میں دیکھتا ہوں تجھ پر زیور دوزخیوں کا، پھر آیا وہ اس پر تھی انگوٹھی پیتل کی فرمایا آپ ﷺ نے کیا ہے میں پاتا ہوں تجھ سے بُو بتوں کی، پھر آیا وہ اور اس پر انگوٹھی تھی سونے کی، پھر فرمایا آپ ﷺ نے کیا

ہے مجھے پاتا ہوں میں تجھ پر زیور جنت کا زیور دنیا میں پہننا کیا ضرور ہے، پوچھا اس نے کس کی انگوٹھی بناؤں؟ فرمایا آپ ﷺ نے چاندی کی اور مثقال پوری نہ کر یعنی اس سے کم ہو۔

فائدہ : یہ حدیث غریب ہے۔ اور عبداللہ بن مسلم کی کنیت ابوطیبہ ہے اور وہ مروزی ہیں۔

٤٤۔ بَابُ كَرَاهِيَةِ التَّخَتُّمِ فِي أُصْبُعَيْنِ

شہادت اور بیچ کی انگلی میں انگوٹھی پہننے کی کراہت کے بیان میں

(١٧٨٦) **عَنْ عَلِيٍّ** قَالَ : نَهَانِي رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَنِ الْقَسِّيِّ وَالْمِيْثَرَةِ الْحَمْرَاءِ وَ أَنْ أَلْبَسَ خَاتَمِيْ فِيْ هٰذِهٖ وَ فِيْ هٰذِهٖ، وَأَشَارَ إِلَى السَّبَّابَةِ وَالْوُسْطٰى. (صحيح - بلفظ : في هذه أو هذه شكّ عاصم - الضعيفة : ٥٤٩٩)

ترجمہ: روایت ہے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے کہا منع کیا مجھے رسول اللہ ﷺ نے ریشمی کپڑے اور سرخ زین پوش سے اور اس میں انگوٹھی پہننے سے اور اشارہ کیا طرف سبابہ اور بیچ کی انگلی کے۔

فائدہ : یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔ اور ابن ابی موسیٰ ابو بردہ بن ابی موسیٰ ہیں، نام ان کا عامر ہے۔

٤٥۔ بَابُ مَا جَاءَ فِيْ أَحَبِّ الثِّيَابِ إِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ

سب سے پیارا کپڑا جو رسول اللہ ﷺ کو پسند تھا' اس کے بیان میں

(١٧٨٧) **عَنْ أَنَسٍ** قَالَ: كَانَ أَحَبُّ الثِّيَابِ إِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ يَلْبَسُهَا الْحِبَرَةَ . (اسناده صحيح - مختصر الشمائل المحمدية : ٥١)

ترجمہ: روایت ہے انس رضی اللہ عنہ سے کہا بہت پیارا رسول اللہ ﷺ کو کپڑا جسے آپ ﷺ پہنتے تھے حبرہ تھا۔

فائدہ : یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے

مترجم: حبرہ چادر خط دار ہے کہ رنگ برنگ کے خطوط اس میں ہوتے ہیں۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

ابواب الأطعمة

عن رسول اللہ ﷺ

(المعجم ۲۳) کھانوں کے بیان میں (التحفة ۲۰)

۱۔ بَابُ : مَا جَآءَ عَلٰی مَا کَانَ یَأْکُلُ النَّبِیُّ ﷺ

اس بیان میں کہ نبی ﷺ کس پر کھانا کھاتے تھے

(۱۷۸۸) عَنْ اَنَسٍ قَالَ: مَا اَکَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَلٰی خِوَانٍ وَّلَا سُکُرُّجَةٍ وَلَا خُبِزَ لَهٗ مُرَقَّقٌ، قَالَ: فَقُلْتُ لِقَتَادَةَ: فَعَلٰی مَا کَانُوْا یَأْکُلُوْنَ قَالَ : عَلٰی هٰذِهِ السُّفَرِ . (صحیح) مختصر الشمائل المحمدیه (۱۲۷)

ترجمہ: روایت ہے انس رضی اللہ عنہ سے کہا نہیں کھایا نبی ﷺ نے خوان پر اور چھوٹی تشتریوں میں اور نہ پکائی گئی آپ ﷺ کے لیے چپاتی پتلی، پھر کہا میں نے قتادہ سے کس پر کھاتے تھے؟ فرمایا انہوں نے انہیں دسترخوانوں پر۔

فائدہ : یہ حدیث حسن ہے غریب ہے۔ کہا محمد بن بشار نے یونس جو مذکور ہیں یونس اسکاف ہیں۔ اور روایت کی ہے عبدالوارث نے سعید بن ابی عروبہ سے انہوں نے قتادہ سے انہوں نے انس رضی اللہ عنہ سے مانند اس کے۔

❀❀❀❀

٢۔ بَابُ : مَا جَآءَ فِيْ أَكْلِ الْأَرْنَبِ

خرگوش کے کھانے کے بیان میں

(١٧٨٩) عَنْ هِشَامِ بْنِ زَيْدٍ قَالَ سَمِعْتُ اَنَسًا يَقُوْلُ : أَنْفَجْنَا أَرْنَبًا بِمَرِّالظَّهْرَانِ فَسَعَى اَصْحَابُ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ خَلْفَهَا، فَاَدْرَكْتُهَا فَاَخَذْتُهَا، فَاَتَيْتُ بِهَا اَبَاطَلْحَةَ فَذَبَحَهَا بِمَرْوَةٍ فَبَعَثَ مَعِيَ بِفَخِذِهَا اَوْبِوَرِكِهَا اِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَاَكَلَهُ قَالَ : قُلْتُ : أَكَلَهُ؟ قَالَ : قَبِلَهُ . (اسنادہ صحیح) ارواء الغلیل (٢٤٩٥)

ترجمہ: روایت ہے ہشام بن زید سے کہا سنا میں نے انس رضی اللہ عنہ سے کہتے تھے کہ پیچھا کیا ہم نے ایک خرگوش کا مرالظہران میں کہ نام ایک مقام کا ہے قریب مکہ کے، سو دوڑے اصحاب آنحضرت ﷺ کے اس کے پیچھے اور میں نے پالیا اس کو اور پکڑ لیا پھر اس کو ابوطلحہ کے پاس لایا سو ذبح کیا اس کو پتھر سے اور بھیجا میرے ساتھ سُرین اس کا یا ران اس کی نبی ﷺ کی طرف، سو کھایا آپ ﷺ نے راوی کہتا ہے میں نے۔ پوچھا اپنے شیخ سے کیا کھایا اس کو؟ کہا قبول کیا اس کو۔

فائدہ : اس باب میں جابر اور عمار اور محمد بن صفوان اور محمد بن صیفی سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔ اور اسی پر عمل ہے نزدیک اکثر اہل علم کے کہ اکل۔ خرگوش میں کچھ مضائقہ نہیں۔ اور بعض نے مکروہ کہا ہے خرگوش کو اس لیے کہ اس کو خون آتا ہے یعنی حیض کا۔ مترجم کہتا ہے مگر عمل حدیث پر اولیٰ ہے اور حلت اس کی بحدیث ثابت ہے۔

❀❀❀❀

٣۔ بَابُ : مَا جَآءَ فِيْ اَكْلِ الضَّبِّ

گوہ کھانے کے بیان میں

(١٧٩٠) عَنِ ابْنِ عُمَرَ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ سُئِلَ عَنْ اَكْلِ الضَّبِّ فَقَالَ : ((لَا اٰكُلُهُ وَلَا اُحَرِّمُهُ)) . (صحیح)

ترجمہ: روایت ہے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے کہ آنحضرت ﷺ سے کسی نے پوچھا گوہ کے کھانے کو، فرمایا آپ ﷺ نے میں اسے نہیں کھاتا اور اسے حرام بھی نہیں کہتا۔

فائدہ : اس باب میں عمر اور ابوسعید اور ابن عباس اور ثابت بن ودیعہ اور جابر اور عبدالرحمٰن بن حسنہ رضوان اللہ علیہم اجمعین سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔ اور اختلاف کیا اہلِ علم نے گوہ کے کھانے میں، سو رخصت دی ہے بعض اہلِ علم نے اصحاب وغیرہم سے اور مکروہ کہا بعض نے۔ اور مروی ہوا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہ فرمایا انہوں نے کھائی گئی گوہ دسترخوان پر آنحضرت ﷺ کے اور چھوڑ دی آپ ﷺ نے بسبب نفرت طبعی کے یعنی نہ بسبب حرمت شرعی کے۔ مترجم غرض اس کی حلت میں کسی طرح شک نہیں آپ ﷺ سے مروی ہے کہ آپ نے فرمایا: ہمارے ملک میں نہیں ہوتی اس لیے ہم کو اچھی نہیں معلوم ہوتی، باقی اصحاب نے آپ ﷺ کے دسترخوان پر کھائی ہے۔

٤۔ بَابُ : مَا جَآءَ فِیْ اَکْلِ الضَّبُعِ
کفتار[1] (بجو) کھانے کے بیان میں

(١٧٩١) عَنْ ابنِ اَبِیْ عَمَّارٍ، قَالَ : قُلْتُ لِجَابِرٍ الضَّبُعُ صَیْدٌ هِیَ؟ قَالَ : نَعَمْ، قَالَ قُلْتُ آکُلُهَا قَالَ : نَعَمْ، قَالَ قُلْتُ : اَقَالَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ قَالَ : نَعَمْ . (اسنادہ صحیح) ارواء الغلیل (١٠٥١)

ترجمہ: روایت ہے ابن ابی عمار سے کہا انہوں نے پوچھا میں نے جابر رضی اللہ عنہ سے کہ چرغ شکار ہے؟ کہا ہاں یعنی اس کے مارنے سے محرم پر جنایت آتی ہے، کہا میں نے کیا کھاؤں میں؟ کہا انہوں نے ہاں، پوچھا میں نے کیا فرمایا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے؟ کہا: ہاں۔

فائدہ : یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور گئے ہیں بعض اہلِ علم اسی طرف اور کہا انہوں نے چرغ کھانے میں کچھ مضائقہ نہیں۔ اور یہی قول ہے احمد اور اسحاق کا۔ اور مروی ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک حدیث کراہت میں چرغ کے اور اسناد اس کی قوی نہیں۔ اور بعض نے اہل علم سے مکروہ کہا اس کو، اور یہی قول ہے ابن مبارک کا۔ کہا یحییٰ بن سعید قطان نے اور روایت کی جریر بن حازم نے یہ حدیث عبداللہ بن عبید بن عمیر سے انہوں نے ابن ابی عمار سے انہوں نے جابر رضی اللہ عنہ سے انہوں نے عمر رضی اللہ عنہ سے قول ان کا۔ حدیث ابن جریج کی اصح ہے۔ یعنی جو ابتداء باب میں مذکور ہوئی۔ مترجم: ضبع ایک مشہور جانور ہے فارسی میں اسے کفتار اور ہندی میں ہنڈار اور چرغ کہتے ہیں۔

❀❀❀❀

(١٧٩٢) عَنْ خُزَیْمَةَ بْنِ جَزْءٍ قَالَ : سَاَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ عَنْ اَکْلِ الضَّبُعِ قَالَ : ((وَ یَاْکُلُ الضَّبُعَ اَحَدٌ)) وَ سَاَلْتُهُ عَنْ اَکْلِ الذِّئْبِ فَقَالَ : ((أَوَ یَاْکُلُ الذِّئْبَ اَحَدٌ فِیْهِ خَیْرٌ؟)) .

(اسنادہ ضعیف) بوصیری کہتے ہیں اس میں عبدالکریم راوی ضعیف ہے۔ تقریب (٤١٥٦)

ترجمہ: روایت ہے خزیمہ بن جزء سے کہا پوچھا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے چرغ کے کھانے کو فرمایا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے: چرغ بھی کوئی کھاتا ہے۔ پھر پوچھا میں نے بھیڑیئے کے کھانے کو، فرمایا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے: بھیڑیا بھی کوئی نیک آدمی کھاتا ہے۔

فائدہ : اس حدیث کی اسناد کچھ قوی نہیں۔ نہیں جانتے ہم اسے مگر اسماعیل بن مسلم کی روایت سے کہ وہ عبدالکریم ابی امیہ سے روایت کرتے ہیں۔ اور کلام کیا ہے بعض محدثین نے اسماعیل اور عبدالکریم میں اور عبدالکریم بیٹے ہیں قیس کے وہ بیٹے ہیں ابی المخارق کے۔ اور عبدالکریم بن جزری ثقہ ہیں۔

❀❀❀❀

---

[1] ایک جنگلی جانور ہے جس کے منہ میں دانتوں کی بجائے ایک ہی ہڈی ہے جس کی شکل شباہت، کفتار جیسی ہے۔

٥۔ بَابُ : مَا جَآءَ فِي أَكْلِ لُحُومِ الْخَيْلِ

گھوڑوں کا گوشت کھانے کے بیان میں

(١٧٩٣) عَنْ جَابِرٍ قَالَ : أَطْعَمَنَا رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ لُحُومَ الْخَيْلِ وَنَهَانَا عَنْ لُحُومِ الْحُمُرِ.

(صحيح ۔ الارواء : ٨/ ١٣٨)

ترجمہ: روایت ہے جابر رضی اللہ عنہ سے کہا کھلایا ہم کو آنحضرت ﷺ نے گھوڑوں کا گوشت اور منع کیا گدھوں کے گوشت سے۔

فائدہ : اس باب میں اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہا سے بھی روایت ہے۔ کہا ابوعیسیٰ (امام ترمذی) نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔ اور ایسے ہی مروی ہے کئی شخصوں سے کہ وہ روایت کرتے ہیں عمرو بن دینار سے وہ جابر رضی اللہ عنہ سے۔ اور روایت کی حماد بن زید نے عمرو بن دینار سے انہوں نے محمد بن علی سے انہوں نے جابر رضی اللہ عنہ سے۔ اور روایت ابن عیینہ کی اصح ہے یعنی جو ابتدائی باب میں ہے۔ اور سنا میں نے محمد سے فرماتے تھے کہ سفیان بن عیینہ احفظ ہیں حماد بن زید سے۔

❀❀❀❀

٦۔ بَابُ : مَا جَآءَ فِي لُحُومِ الْحُمُرِ الْأَهْلِيَّةِ

پالتو گدھوں کے گوشت کے بیان میں

(١٧٩٤) عَنْ عَلِيٍّ قَالَ : نَهَى رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ عَنْ مُتْعَةِ النِّسَآءِ زَمَنَ خَيْبَرَ، وَعَنْ لُحُومِ الْحُمُرِ الْأَهْلِيَّةِ .

(صحيح) ارواء الغليل (٦/٣١٧) الروض (٧٠٩)

ترجمہ: روایت ہے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے کہ منع فرمایا آنحضرت ﷺ نے عورتوں کے متعہ سے جب خیبر فتح ہوا تھا اور پلے ہوئے گدھوں کے گوشت سے۔

فائدہ : روایت کی ہم سے سعید بن عبدالرحمٰن نے انہوں نے سفیان سے انہوں نے زہری سے انہوں نے عبدالرحمٰن اور حسن سے کہ دونوں بیٹے ہیں محمد بن علی کے۔ کہا زہری نے پسندیدہ تر ان دونوں میں حسن بن محمد ہیں۔ اور کہا غیر سعید بن عبدالرحمٰن نے روایت ہے ابن عیینہ سے اور تھے پسندیدہ تر ان دونوں میں عبداللہ بن محمد۔

❀❀❀❀

(١٧٩٥) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ: أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، حَرَّمَ يَوْمَ خَيْبَرَ، كُلَّ ذِي نَابٍ مِنَ السِّبَاعِ وَالْمُجَثَّمَةِ وَالْحِمَارَ الْإِنْسِيِّ. (حسن صحيح ۔ الصحيحة : ٣٥٨ ، ٢٣٩١ ۔ الارواء : ٢٤٨٨)

ترجمہ: روایت ہے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ رسول اللہ ﷺ نے حرام کیا خیبر کی فتح کے دن ہر کچلی والے تیز دندان درندے سے اور ہر

مجثمہ سے اور پلے ہوئے گدھوں سے۔

فائدہ : کچلی والے جانور سے وہ جانور مراد ہے کہ جو دانت شکاری رکھتا ہو اور اس کے تیز دانت مانند نشتر کے ہوں اور اس سے چیر پھاڑ کر کھائے مثل شیر گرگ، چیتا، بلی کے اور مجثمہ وہ جانور ہے کہ جس کو باندھ کر ہدف بنائیں اور تیر لگائیں یعنی ذبح نہ کریں۔ انتہیٰ قول المترجم۔

ف: اس باب میں علی اور جابر اور براء اور ابن ابی اوفی اور انس اور عرباض بن ساریہ اور ابوثعلبہ اور ابن عمر اور ابوسعید رضی اللہ عنہم اجمعین سے بھی روایت ہے۔ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔ اور روایت کی عبدالعزیز بن محمد وغیرہ نے محمد بن عمرو سے یہ حدیث اور ذکر کیا اس میں فقط اتنا کہ منع فرمایا آنحضرت ﷺ نے ہر ذی ناب سے درندوں میں سے۔

❀❀❀❀

۷۔ بَابُ : مَا جَآءَ فِي الْأَكْلِ فِيْ آنِيَةِ الْكُفَّارِ

کفار کے برتنوں میں کھانے کے بیان میں

(۱۷۹۷) عَنْ أَبِيْ ثَعْلَبَةَ قَالَ : سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ عَنْ قُدُوْرِ الْمَجُوْسِ فَقَالَ ((**اَنْقُوْهَا غَسْلًا وَاطْبُخُوْا فِيْهَا**)) وَنَهٰى عَنْ كُلِّ سَبُعٍ ذِيْ نَابٍ. (اسناده صحيح) ومغنى برقم (١٥٦٠)

ترجمہ: روایت ہے ابوثعلبہ سے کہا کسی نے پوچھا آنحضرت ﷺ سے مجوس کی ہانڈیوں کو فرمایا آپ ﷺ نے: صاف کر و ان کو دھو کر اور پکاؤ ان میں، اور منع فرمایا ہر جانور درندہ کچلی والے سے۔

فائدہ : یہ حدیث مشہور ہے ابوثعلبہ کی روایت سے۔ اور روایت کی گئی ان سے کئی سندوں سے سوا اس سند کے۔ اور ابوثعلبہ کا نام جرثوم ہے اور ان کو جرہم بھی کہتے ہیں اور ناشب بھی۔ اور مروی ہوئی یہ حدیث ابوقلابہ سے انہوں نے روایت کی ابی اسماء الرحبی سے انہوں نے ابوثعلبہ سے۔

❀❀❀❀

(۱۷۹۸) عَنْ أَبِيْ قِلَابَةَ، عَنْ أَبِيْ أَسْمَآءَ الرَّحَبِيِّ، عَنْ أَبِيْ ثَعْلَبَةَ الْخُشَنِيِّ أَنَّهُ قَالَ : يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! إِنَّا بِأَرْضِ أَهْلِ الْكِتَابِ فَنَطْبُخُ فِيْ قُدُوْرِهِمْ وَنَشْرَبُ فِيْ آنِيَتِهِمْ . فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : ((**إِنْ لَمْ تَجِدُوْا غَيْرَهَا فَارْحَضُوْهَا بِالْمَآءِ**))، ثُمَّ قَالَ : يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! إِنَّا بِأَرْضِ صَيْدٍ فَكَيْفَ نَصْنَعُ؟ قَالَ : ((**إِذَا أَرْسَلْتَ كَلْبَكَ الْمُكَلَّبَ وَذَكَرْتَ اسْمَ اللّٰهِ فَقَتَلَ فَكُلْ، وَإِنْ كَانَ غَيْرَ مُكَلَّبٍ فَذُكِّيَ فَكُلْ، وَإِذَا رَمَيْتَ بِسَهْمِكَ وَذَكَرْتَ اسْمَ اللّٰهِ فَقَتَلَ فَكُلْ**)).

(اسناده صحيح) ارواء الغليل (٣٧) صحيح ابى داؤد (٢٥٤٤ـ ٢٥٤٦)

ترجمہ: روایت ہے ابو قلابہ سے وہ روایت کرتے ہیں ابو اسماء سے وہ ابو ثعلبہ سے کہا انہوں نے یا رسول اللہ ﷺ ہم ایک ملک میں ہیں یہود و نصاریٰ کے کہ پکاتے ہیں ان کی ہانڈیوں میں اور پیتے ہیں ان کے برتنوں میں، فرمایا آپ ﷺ نے اگر نہ پاؤ تم سوا اس کے تو دھولو اس کو پانی سے۔ پھر کہا یا رسول اللہ ﷺ ہم ایک ملک میں ہیں کہ وہاں شکار بہت ملتا ہے پھر کیا کریں ہم فرمایا آپ ﷺ نے جب چھوڑے تو اپنا کتا سدھایا ہوا ہو اور لے تو نام اللہ کا پھر مارے وہ تو کھا اسے۔ یعنی ذبح کی ضرورت نہیں۔ اور اگر سدھایا ہوا نہ ہو تو ذبح کر لے جس کو وہ پکڑے پھر کھا اور جب مارے تو اپنے تیر سے اور نام لے تو اس پر اللہ کا پھر قتل ہو وہ جانور تو کھا۔ یعنی ضرورت ذبح کی نہیں۔

فائدہ : یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔ مترجم: مروی ہے عدی سے کہ انہوں نے عرض کیا ہم شکار کرتے ہیں ساتھ معراض کے فرمایا آپ ﷺ نے: جو پھٹ جائے اس کے لگنے سے اسے کھاؤ اور جو اس کے چوڑان کے لگنے سے مرے اسے مت کھا کہ وہ وقیذ ہے متفق علیہ۔ اور معراض ایک تیر ہوتا ہے چھوٹا کہ اس کے بال و پر نہیں ہوتا' اور وقیذ وہ جانور ہے جو غیر محدود چیز سے مثل لاٹھی وغیرہ کے مرے اور اس میں اتفاق ہے کہ جب شکار کرے معراض سے اور شکار اس کی تیزی کی طرف سے قتل ہو تو پاک ہے اور اگر اس کے عرض کی طرف سے مرے تو ناپاک ہے۔ اور کہا ہے فقہاء نے حلال نہیں جو مارا جائے گولی سے مطلقاً بنظر حدیث مذکور کے اور مکحول اور اوزاعی وغیرہما فقہائے شام نے کہا کہ حلال ہے جو مرے معراض سے اور گولی سے۔ (مرقات)

❀❀❀❀

٨۔ بَابُ : مَا جَآءَ فِي الْفَأْرَةِ تَمُوتُ فِي السَّمْنِ

چوہے کے بیان میں جو گھی میں مر جائے

(١٧٩٨) عَنْ مَيْمُوْنَةَ أَنَّ فَأْرَةً وَقَعَتْ فِيْ سَمْنٍ فَمَاتَتْ فَسُئِلَ عَنْهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ : ((أَلْقُوْهَا وَمَا حَوْلَهَا فَكُلُوْهُ)) . (صحيح)

ترجمہ : روایت ہے ام المؤمنین میمونہ رضی اللہ عنہا سے کہ ایک چوہا گر گیا گھی میں پھر پوچھا کسی نے آنحضرت ﷺ سے فرمایا آپ ﷺ نے پھینک دو اس کو جو گرد اس کے ہے یعنی گھی سے پھر کھاؤ باقی کو۔

فائدہ : اس باب میں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔ اور مروی ہے یہ حدیث زہری سے انہوں نے روایت کی عبید اللہ سے انہوں نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے انہوں نے نبی ﷺ سے کہ سوال کیا آپ ﷺ سے کسی نے اور ذکر نہیں کیا اس میں میمونہ کا اور روایت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی میمونہ رضی اللہ عنہا سے صحیح تر ہے۔ اور مروی ہے معمر سے روایت کی انہوں نے زہری سے انہوں نے سعید بن مسیب سے انہوں نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے انہوں نے نبی ﷺ سے مانند اس کے۔ اور یہ روایت غیر محفوظ ہے سنا میں نے محمد بن اسماعیل سے فرماتے تھے حدیث معمر کی زہری سے جو مروی ہے سعید بن مسیب سے وہ روایت کرتے ہیں

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے وہ نبی ﷺ سے اس میں خطا ہے اور صحیح روایت زہری کی ہے عبید اللہ سے وہ روایت کرتے ہیں ابن عباس رضی اللہ عنہما سے وہ میمونہ رضی اللہ عنہا سے۔

❀❀❀❀

۹۔ بَابُ : مَا جَآءَ فِي النَّهْيِ عَنِ الْأَكْلِ وَالشُّرْبِ بِالشِّمَالِ

بائیں ہاتھ سے کھانے پینے کی نہی کے بیان میں

(۱۷۹۹) عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بِنِ عُمَرَ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ : ((لَا يَأْكُلْ أَحَدُكُمْ بِشِمَالِهِ وَ لَا يَشْرَبْ بِشِمَالِهِ فَإِنَّ الشَّيْطَانَ يَأْكُلُ بِشِمَالِهِ وَيَشْرَبُ بِشِمَالِهِ)) . (صحيح ـ الصحيحة : ۱۲۳۶)

ترجمہ: روایت ہے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے کہ نبی ﷺ نے فرمایا نہ کھائے کوئی تم میں کا اپنے بائیں ہاتھ سے اور نہ پیوے بائیں ہاتھ سے اس لیے کہ شیطان کھاتا ہے اپنے بائیں ہاتھ سے اور پیتا ہے بائیں ہاتھ سے۔

فائدہ : اس باب میں جابر اور عمر بن ابی سلمہ اور سلمہ بن اکوع اور انس بن مالک اور حفصہ رضی اللہ عنہم سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔ اور اسی طرح روایت کی مالک اور ابن عیینہ نے زہری سے انہوں نے ابوبکر بن عبداللہ سے انہوں نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے۔ اور روایت کی معمر نے اور عقیل نے زہری سے انہوں نے سالم سے انہوں نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے اور روایت مالک اور ابن عیینہ کی صحیح تر ہے۔

❀❀❀❀

(م ۱۸۰۰) عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ : ((إِذَا أَكَلَ أَحَدُكُمْ فَلْيَأْكُلْ بِيَمِيْنِهِ وَلْيَشْرَبْ بِيَمِيْنِهِ فَإِنَّ الشَّيْطَانَ يَأْكُلُ بِشِمَالِهِ وَيَشْرَبُ بِشِمَالِهِ)) . (صحيح) [انظر ماقبله]

ترجمہ: روایت ہے سالم سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب تم میں سے کوئی کھائے تو داہنے ہاتھ سے اور پیئے تو بھی داہنے ہاتھ سے۔ بلاشبہ شیطان بائیں ہاتھ سے کھاتا اور پیتا ہے۔

❀❀❀❀

۱۰۔ بَابُ : مَا جَآءَ فِي لَعْقِ الْأَصَابِعِ بَعْدَ الْأَكْلِ

کھانے کے بعد انگلیاں چاٹنے کے بیان میں

(۱۸۰۱) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : ((إِذَا أَكَلَ أَحَدُكُمْ فَلْيَلْعَقْ أَصَابِعَهُ فَإِنَّهُ لَا يَدْرِيْ فِيْ أَيَّتِهِنَّ الْبَرَكَةُ)) . (صحيح ـ الروض النضير : ۱۹)

ترجمہ: روایت ہے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا آنحضرت ﷺ نے جب کھائے تم میں کا کوئی تو چاہیے کہ چاٹ لیوے انگلیاں اپنی

اس لیے کہ وہ نہیں جانتا کس میں برکت ہے۔

فائدہ : اس باب میں جابر اور کعب بن مالک اور انس رضی اللہ عنہم سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث حسن ہے۔ غریب ہے نہیں جانتے ہم اسے مگر اسی سند سے سہیل کی روایت سے۔

❀❀❀❀

۱۱۔ بَابُ : مَا جَآءَ فِي اللُّقْمَةِ تَسْقُطُ

گرے ہوئے لقمہ کے بیان میں

(۱۸۰۲) عَنْ جَابِرٍ: اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ : ((إِذَا اَكَلَ اَحَدُكُمْ طَعَامًا فَسَقَطَتْ لُقْمَةٌ فَلْيُمِطْ مَا رَابَهُ مِنْهَا ثُمَّ لِيَطْعَمْهَا وَلَا يَدَعْهَا لِلشَّيْطَانِ)) . (اسنادہ صحیح) ارواء الغلیل (۱۹۷۰، ۱۹۷۱)

ترجمہ: روایت ہے جابر رضی اللہ عنہ سے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا: جب کھائے کوئی کھانا اور گر پڑے اس کا ایک نوالہ تو چاہیے کہ دور کر دے جس میں اس کو شک ہے پھر کھالے اسے اور نہ چھوڑ دے اسے شیطان کے لیے۔

فائدہ : اس باب میں انس رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے۔

❀❀❀❀

(۱۸۰۳) عَنْ اَنَسٍ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ إِذَا اَكَلَ طَعَامًا لَعِقَ اَصَابِعَهُ الثَّلٰثَ وَقَالَ : ((إِذَا مَا وَقَعَتْ لُقْمَةُ اَحَدِكُمْ فَلْيُمِطْ عَنْهَا الْاَذٰى وَلْيَاْكُلْهَا وَلَا يَدَعْهَا لِلشَّيْطَانِ)) وَاَمَرَنَا اَنْ نَسْلُتَ الصَّحْفَةَ، وَقَالَ : ((إِنَّكُمْ لَا تَدْرُوْنَ فِيْ اَيِّ طَعَامِكُمُ الْبَرَكَةَ)). (اسنادہ صحیح ـ مختصر الشمائل : ۱۲۰)

ترجمہ: روایت ہے انس رضی اللہ عنہ سے کہ نبی ﷺ تھے جب کھانا کھاتے چاٹتے اپنی تینوں انگلیوں کو اور فرماتے جب گر پڑے کسی کا لقمہ تو دور کرے اس سے جو بھر گیا ہو اور کھالے اس کو اور نہ چھوڑے اس کو شیطان کے لیے۔ اور حکم کیا ہم کو کہ پونچھ لیں ہم رکابی کو اور فرماتے تم نہیں جانتے کس کھانے میں تمہارے لیے برکت ہے۔

فائدہ : یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

❀❀❀❀

(۱۸۰۴) عَنْ اُمِّ عَاصِمٍ ـ وَكَانَتْ اُمَّ وَلَدٍ لِسِنَانِ بْنِ سَلَمَةَ قَالَتْ : دَخَلَ عَلَيْنَا نُبَيْشَةُ الْخَيْرِ وَنَحْنُ نَاْكُلُ فِيْ قَصْعَةٍ فَحَدَّثَنَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ : ((مَنْ اَكَلَ فِيْ قَصْعَةٍ ثُمَّ لَحَسَهَا اسْتَغْفَرَتْ لَهُ الْقَصْعَةُ)) .

(اسنادہ ضعیف) تخریج مشکاۃ المصابیح (۴۲۱۸) اس میں معلّٰی بن راشد راوی ضعیف ہے۔ بعض محققین کہتے ہیں اس میں ام عاصم راویہ مجہول ہے۔

ترجمہ: روایت ہے ام عاصم سے کہ ام ولد ہیں وہ سنان کی کہا آئے ہمارے پاس نبیشۃ الخیر اور ہم کھانا کھاتے تھے ایک پیالہ میں

سو حدیث بیان کی ہم سے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا ہے کہ جو کوئی کھائے کسی برتن میں پھر پونچھ لے یعنی چاٹ لے مغفرت مانگتا ہے اس کے لیے وہ برتن۔

فائدہ : یہ حدیث غریب ہے۔ نہیں جانتے ہم اسے مگر معلی بن راشد کی روایت سے۔ اور روایت کی یزید بن ہارون اور کئی اماموں نے معلی بن راشد سے یہ حدیث۔

❁ ❁ ❁ ❁

۱۲۔ بَابُ : مَا جَآءَ فِيْ كَرَاهِيَةِ الْأَكْلِ مِنْ وَسَطِ الطَّعَامِ

کھانے کے درمیان سے کھانے کی کراہت کے بیان میں

(۱۸۰۵) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ : ((إِنَّ الْبَرَكَةَ تَنْزِلُ وَسَطَ الطَّعَامِ فَكُلُوْا مِنْ حَافَتَيْهِ وَلَا تَأْكُلُوْا مِنْ وَسَطِهِ)) . (اسناده صحيح) الارواء (۱۹۸۰/۲) التعليق الرغيب (۱۱۹/۳)

ترجمہ: روایت ہے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: کہ برکت نازل ہوتی ہے کھانے کے بیچ سے، سو کھاؤ کناروں سے اور نہ کھاؤ بیچ سے۔

فائدہ : یہ حدیث حسن ہے معروف ہے فقط روایت سے عطاء بن سائب کے۔ اور روایت کی یہ شعبہ اور ثوری نے عطاء بن سائب سے۔ اور اس باب میں ابن عمر رضی اللہ عنہما سے بھی روایت ہے۔

❁ ❁ ❁ ❁

۱۳۔ بَابُ : مَا جَآءَ فِيْ كَرَاهِيَةِ أَكْلِ الثُّوْمِ وَالْبَصَلِ

لہسن اور پیاز کھانے کی کراہت کے بیان میں

(۱۸۰۶) عَنْ جَابِرٍ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : ((مَنْ أَكَلَ مِنْ هٰذِهٖ – قَالَ أَوَّلَ مَرَّةٍ الثُّوْمِ ثُمَّ قَالَ – الثُّوْمِ وَالْبَصَلِ وَالْكُرَّاثِ، فَلَا يَقْرَبُنَا فِيْ مَسَاجِدِنَا)) . (اسناده صحيح ـ الارواء : ۵۴۷)

ترجمہ: روایت ہے جابر رضی اللہ عنہ سے کہا فرمایا رسول اللہ ﷺ نے: جو کھائے، راوی نے پہلے لہسن کہا پھر کہا لہسن اور پیاز اور گندنا، سو نزدیک نہ آئے ہماری مسجدوں کے۔

فائدہ : یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور اس باب میں عمر اور ابو ہریرہ اور ابوایوب اور ابوسعید اور جابر بن سمرہ اور قرہ اور ابن عمر رضی اللہ عنہم سے بھی روایت ہے۔

❁ ❁ ❁ ❁

(۱۸۰۷) عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ يَقُوْلُ: نَزَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَلٰى أَبِي أَيُّوْبَ وَكَانَ إِذَا أَكَلَ طَعَامًا بَعَثَ إِلَيْهِ بِفَضْلِهِ، فَبَعَثَ إِلَيْهِ يَوْمًا بِطَعَامٍ وَلَمْ يَأْكُلْ مِنْهُ النَّبِيُّ ﷺ فَلَمَّا أَتٰى أَبُوْ أَيُّوْبَ النَّبِيَّ ﷺ فَذَكَرَ ذٰلِكَ لَهُ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((فِيْهِ الثُّوْمُ)). فَقَالَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ! أَحَرَامٌ هُوَ؟ قَالَ: ((لَا وَلٰكِنِّيْ أَكْرَهُهُ مِنْ أَجْلِ رِيْحِهِ)).

(اسنادہ صحیح ـ الارواء : ۲۵۱۱)

ترجمہ: روایت ہے جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے کہتے تھے کہ اترے رسول اللہ ﷺ ابوایوب کے مکان پر اور جب کھانا کھاتے تو آپ ﷺ بھیجتے تھے بقیہ اس کا ابوایوب کے پاس سو بھیجا ایک دن آپ ﷺ نے ایک کھانا اور نہیں کھایا تھا اس میں سے آنحضرت ﷺ نے پھر جب آئے ابوایوب آنحضرت ﷺ کے پاس، اور ذکر کیا انہوں نے اس کا تو فرمایا نبی ﷺ نے اس میں لہسن ہے، سو عرض کی انہوں نے یارسول اللہ ﷺ کیا حرام ہے وہ، فرمایا: نہیں ولیکن میں اسے مکروہ کہتا ہوں بسبب بو اس کی کے۔

فائدہ : یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

❀❀❀❀

۱۴ ـ بَابُ: مَا جَآءَ فِي الرُّخْصَةِ فِيْ أَكْلِ الثُّوْمِ مَطْبُوْخًا

پکا ہوا لہسن (کھانے) کی رخصت کے بیان میں

(۱۸۰۸) عَنْ عَلِيٍّ أَنَّهُ قَالَ: نُهِيَ عَنْ أَكْلِ الثُّوْمِ إِلَّا مَطْبُوْخًا. (اسنادہ صحیح عند الالبانی ـ الارواء : ۲۵۱۲) بعض محققین نے اس کو ابی اسحاق کی تدلیس کی وجہ سے ضعیف کہا ہے۔

ترجمہ: روایت ہے علی رضی اللہ عنہ سے کہا منع ہے کھانا لہسن کا مگر یہ کہ پکا ہوا ہو۔

فائدہ : اور مروی ہوا ہے یہ علی رضی اللہ عنہ سے کہ کہا انہوں نے منع ہے کھانا لہسن کا مگر پکا ہوا ہو، قول انہیں کا یعنی موقوفاً روایت کی ہم سے ہناد نے انہوں نے وکیع سے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے ابو اسحاق سے انہوں نے شریک بن حنبل سے انہوں نے علی رضی اللہ عنہ سے کہ مکروہ کہا انہوں نے کھانا لہسن کا مگر یہ کہ پکا ہوا ہو۔ اس حدیث کی اسناد کچھ قوی نہیں۔ اور مروی ہوئی شریک بن حنبل سے انہوں نے روایت کی نبی ﷺ سے مرسلاً۔

❀❀❀❀

(۱۸۰۹) عَنْ عَلِيٍّ قَالَ: لَا يَصْلُحُ أَكْلُ الثُّوْمِ إِلَّا مَطْبُوْخًا.

[اسنادہ ضعیف] اس کی سند ابی اسحاق کی تدلیس کی وجہ سے ضعیف ہے۔

ترجمہ: سیدنا علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ لہسن کو پکائے بغیر کھانا درست نہیں ہے۔

(۱۸۱۰) عَنْ أُمِّ أَيُّوبَ أَخْبَرَتْهُ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ نَزَلَ عَلَيْهِمْ فَتَكَلَّفُوا لَهُ طَعَامًا فِيهِ مِنْ بَعْضِ هٰذِهِ الْبُقُولِ، فَكَرِهَ أَكْلَهُ، فَقَالَ لِأَصْحَابِهِ: ((كُلُوهُ فَإِنِّي لَسْتُ كَأَحَدِكُمْ إِنِّي أَخَافُ أَنْ أُوذِيَ صَاحِبِي)).

(اسناده حسن) التعليق على ابن خزيمة ہے (۱۶۷۱) سلسلة الاحاديث الصحيحة (۲۷۸٤)

ترجمہ: روایت ہے سیدہ ام ایوب رضی اللہ عنہا سے خبر دی ہے انہوں نے کہ آنحضرت ﷺ اترے ان کے مکان پر یعنی جب ہجرت کر کے مدینہ میں داخل ہوئے تھے پھر تیار کیا لوگوں نے آپ ﷺ کے لیے کھانا کہ اس میں بعض سبز سبز چیزیں تھیں مثل گندنا وغیرہ کے پس مکروہ جانا آپ ﷺ نے اس کا کھانا اور فرمایا اپنے اصحاب سے تم کھاؤ اس لیے کہ میں تمہارے کسی کے برابر نہیں ہوں میں ڈرتا ہوں کہ تکلیف دوں اپنے رفیق کو یعنی فرشتے کو۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے اور ام ایوب بیوی ہیں ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ کی۔ روایت کی ہم سے محمد بن حمید نے انہوں نے یزید بن حباب سے انہوں نے ابوخلدہ سے انہوں نے ابوالعالیہ سے کہا ابوالعالیہ نے اَلثُّوْمُ مِنْ طَيِّبَاتِ الرِّزْقِ یعنی لہسن بھی ایک پاکیزہ رزق ہے یعنی حلال ہے اور ابوخلدہ کا نام خالد بن دینار ہے، اور وہ ثقہ ہیں نزدیک اہل حدیث کے اور ملاقات کی انہوں نے انس بن مالک سے اور سنی ہیں ان سے حدیثیں اور ابوالعالیہ کا نام رفیع ہے اور وہ ریاحی ہیں کہا عبدالرحمٰن بن مہدی نے ابوخلدہ نیک مسلمان تھے۔

❀❀❀❀

(۱۸۱۱) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حُمَيْدٍ: حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ عَنْ أَبِي خَلْدَةَ عَنْ أَبِي الْعَالِيَةِ قَالَ: اَلثُّوْمُ مِنْ طَيِّبَاتِ الرِّزْقِ. وَأَبُو خَلْدَةَ اِسْمُهُ خَالِدُ بْنُ دِينَارٍ، وَهُوَ ثِقَةٌ عِنْدَ أَهْلِ الْحَدِيثِ. وَقَدْ أَدْرَكَ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ وَسَمِعَ مِنْهُ. وَأَبُو الْعَالِيَةِ اِسْمُهُ رُفَيْعٌ وَهُوَ الرِّيَاحِيُّ. قَالَ: عَبْدُالرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ: كَانَ أَبُو خَلْدَةَ خِيَارًا مُسْلِمًا. (ضعيف الاسناد مقطوع) مرسل ہونے کی وجہ سے ضعیف ہے۔ اس میں محمد بن حمید ضعیف ہے۔

ترجمہ: بیان کیا ہم سے محمد بن حمید نے انہوں نے یزید بن حباب سے انہوں نے ابی خلدہ سے انہوں نے ابوالعالیہ سے کہا ابوالعالیہ نے لہسن بھی ایک پاکیزہ رزق ہے (یعنی حلال ہے)۔ اور ابوخلدہ کا نام خالد بن دینار ہے اور وہ ثقہ ہیں اہل حدیث کے نزدیک اور ملاقات کی انہوں نے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے اور ان سے حدیثیں سنی ہیں اور ابوالعالیہ کا نام رفیع ہے اور وہ ریاحی ہیں۔ کہا عبدالرحمٰن بن مہدی نے ابوخلدہ نیک مسلمان تھے۔

❀❀❀❀

۱۵۔ بَابُ : مَا جَآءَ فِي تَخْمِيرِ الْإِنَاءِ وَإِطْفَاءِ السِّرَاجِ وَالنَّارِ عِنْدَ الْمَنَامِ

سوتے وقت برتنوں کو ڈھانپنے اور چراغ اور آگ کو بجھانے کے بیان میں

(۱۸۱۲) عَنْ جَابِرٍ قَالَ : قَالَ النَّبِيُّ ﷺ : ((اَغْلِقُوا الْبَابَ وَأَوْكِئُوا السِّقَاءَ وَاَكْفِؤُا الْإِنَاءَ اَوْخَمِّرُوا الْإِنَاءَ وَاَطْفِؤُا الْمِصْبَاحَ، فَإِنَّ الشَّيْطَانَ لَا يَفْتَحُ غَلْقًا، وَلَا يَحِلُّ وِكَاءً وَلَا يَكْشِفُ اٰنِيَةً، فَإِنَّ الْفُوَيْسِقَةَ تُضْرِمُ عَلَى النَّاسِ بَيْتَهُمْ)) . (صحيح)

ترجمہ: روایت ہے جابر رضی اللہ عنہ سے کہا فرمایا نبی ﷺ نے بند کرو دروازہ اور باندھ دو مشک اور اوندھا کر دو برتن یا ڈھانپ دو۔ یعنی راوی کو شک ہے اکفوا کہا یا خمروا کہا، اور بجھا دو چراغ اس لیے کہ شیطان نہیں کھولتا بند دروازہ کو اور نہیں کھولتا کسی برتن کو اور چراغ بجھانا اس لیے کہ چھوٹا فاسق یعنی چوہا جلا دیتا ہے گھر لوگوں کے۔

فائدہ : اس باب میں ابن عمر اور ابی ہریرہ اور ابن عباس رضی اللہ عنہم سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔ اور مروی ہے کئی سندوں سے جابر سے۔

❀❀❀❀

(۱۸۱۳) عَنْ سَالِمٍ عَنْ اَبِيهِ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : ((لَا تَتْرُكُوا النَّارَ فِي بُيُوْتِكُمْ حِيْنَ تَنَامُوْنَ)) .

(صحيح ـ صحيح الادب : ۹۳۸)

ترجمہ: روایت ہے سالم سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے فرمایا رسول اللہ ﷺ نے: مت چھوڑو آگ اپنے گھروں میں جب سو دو۔ یعنی بجھا دو۔

❀❀❀❀

۱۶۔ بَابُ : مَا جَآءَ فِي كَرَاهِيَةِ الْقِرَانِ بَيْنَ التَّمْرَتَيْنِ

دو کھجور ملا کر کھانے کی کراہت کے بیان میں

(۱۸۱۴) عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ : نَهَى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يَقْرِنَ بَيْنَ التَّمْرَتَيْنِ حَتّٰى يَسْتَأْذِنَ صَاحِبَهُ . (صحيح ـ الصحيحة : ۲۳۲۳)

ترجمہ: روایت ہے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے کہا منع کیا آنحضرت ﷺ نے دو کھجور ملا کر کھانے سے یہاں تک کہ اجازت لے اپنے ساتھی سے جو اس کے ساتھ کھجور کھاتا ہے۔

فائدہ : اس باب میں سعد مولیٰ ابی بکر سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔ مترجم اس حدیث میں تعلیم ادب ہے کہ

کھانے میں اپنے رفیقوں سے زیادہ کھانے کا قصد نہ کرے۔ سبحان اللہ رسول اللہ ﷺ نے کوئی بات نہ چھوڑی جو اپنی امت کو تعلیم نہ کی۔ واللہ آپ کے تابع کو کسی معلم کی قیامت تک حاجت نہیں۔ جزاء الله عنا خير الجزاء۔ اللهم ارزقنا اتباعه۔

❀❀❀❀

۱۷۔ بَابُ : مَا جَآءَ فِي اسْتِحْبَابِ التَّمْرِ

کھجور کی فضیلت کے بیان میں

(۱۸۱۵) عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((بَيْتٌ لَا تَمْرٌ فِيهِ جِيَاعٌ أَهْلُهُ)). (صحيح - الصحيحة : ۱۷۷٦)

ترجمہ: روایت ہے ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا جس گھر میں تمر نہیں بھوکے ہیں اس کے لوگ۔

فائدہ: اور اس باب میں سلمیٰ ابورافع کی بیوی سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اس سند سے۔ نہیں جانتے ہم اسے بروایت ہشام بن عروہ مگر اسی سند سے۔

❀❀❀❀

۱۸۔ بَابُ : مَا جَآءَ فِي الْحَمْدِ عَلَى الطَّعَامِ إِذَا فُرِغَ مِنْهُ

کھانے کے بعد اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرنے کے بیان میں

(۱۸۱٦) عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ : ((إِنَّ اللّٰهَ لَيَرْضَى عَنِ الْعَبْدِ أَنْ يَأْكُلَ الْأَكْلَةَ أَوْ يَشْرَبَ الشَّرْبَةَ فَيَحْمَدَهُ عَلَيْهَا)) . (اسناده صحيح)

ترجمہ: روایت ہے انس رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا نبی ﷺ نے: بے شک اللہ تعالیٰ راضی ہوتا ہے اپنے بندے سے کہ کھائے ایک لقمہ یا پیئے ایک گھونٹ پھر تعریف کرے اللہ تعالیٰ کی اس کے اوپر۔

فائدہ: اس باب میں عقبہ بن عامر اور ابوسعید اور عائشہ اور ابوایوب اور ابوہریرہ رضی اللہ عنہم سے روایت ہے۔ یہ حدیث حسن ہے۔ اور روایت کی یہ کئی لوگوں نے زکریا ابن ابی زائدہ سے مانند اس کے اور ہم نہیں جانتے مگر ابن ابی زائدہ کی روایت سے۔

۱۹۔ بَابُ : مَا جَآءَ فِي الْأَكْلِ مَعَ الْمَجْذُومِ

کوڑھی کے ساتھ کھانا کھانے کے بیان میں

(۱۸۱۷) عَنْ جَابِرٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ أَخَذَ بِيَدِ مَجْذُومٍ، فَأَدْخَلَهُ مَعَهُ فِي الْقَصْعَةِ ثُمَّ قَالَ : ((كُلْ بِسْمِ اللّٰهِ ثِقَةً بِاللّٰهِ وَتَوَكُّلًا عَلَيْهِ)) . (اسناده ضعيف) تخريج مشكاة المصابيح (٤٥٨٥) سلسلة الاحاديث الضعيفة (۱۱۴۴) اس میں مفضل بن فضالہ راوی ضعیف ہے۔ تقریب (٦٨٥٧)

ترجمہ: روایت ہے جابر رضی اللہ عنہ سے کہ رسول اللہ ﷺ نے پکڑا ہاتھ کوڑھی کا اور داخل کیا اپنے ساتھ پیالے میں پھر فرمایا کھا اللہ تعالیٰ کے نام کے ساتھ اللہ پر بھروسہ اور توکل کر کے۔

فائدہ: یہ حدیث غریب ہے۔ نہیں جانتے ہم اس کو مگر روایت یونس بن محمد کے وہ روایت کرتے ہیں مفضل بن فضالہ سے اور مفضل بن فضالہ یہ شیخ بصری ہیں اور مفضل بن فضالہ مصری دوسرے شخص ہیں ان سے اوثق اور مشہور زیادہ۔ اور روایت کی شعبہ نے یہ حدیث حبیب بن شہید سے انہوں نے ابن بریدہ سے کہ عمر رضی اللہ عنہ نے ہاتھ پکڑا مجذوم کا۔ اور حدیث شعبہ کی میرے نزدیک اشبہ اور اصح ہے۔

مترجم: مجذوم کے باب میں کئی روایات وارد ہوئی ہیں اور بادی النظر میں اختلاف معلوم ہوتا ہے مگر محققین نے اس میں کئی طرح پر تطبیق دی ہے۔ اس کا خلاصہ ہم اس مقام پر ذکر کرتے ہیں۔ جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے صحیح مسلم میں مروی ہے کہ وفد ثقیف میں ایک مرد مجذوم تھا کہ نبی ﷺ نے اسے کہلا بھیجا کہ ہم نے تجھ سے بیعت لی تو لوٹ جا، اور اپنے پاس نہ بلایا۔ اور بخاری نے تعلیقاً روایت کی ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا: فِرَّمِنَ الْمَجْذُوْمِ كَمَا يُفِرِّ مِنَ الْاَسَدِ یعنی بھاگ (تو مجذوم) سے جیسا بھاگتا ہے آدمی شیر سے۔ اور سنن ابن ماجہ میں ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ آپ نے فرمایا: لَا تُدِيْمُوْا النَّظَرَ اِلَى الْمَجْذُوْمِيْنَ یعنی بہت نظر نہ کرو طرف مجذومین کے۔ اور صحیحین میں ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: لا یوردون ممرض علی مصح یعنی کوئی مریض اونٹوں والا کسی تندرست اونٹوں والے کے گھر نہ اترے۔ اور مذکور ہے کلم المجذوم بینك وبینه قدر رمح او رمحین یعنی کلام کر مجذوم سے اور درمیان تیرے اور اس کے ایک یا دو نیزے کا فرق ہو۔ اور اس مرض کو اطباء کی اصطلاح میں داء الاسد کہتے ہیں اس لیے کہ یہ مرض اکثر شیر کو ہوا کرتا ہے یا مریض اس کا شیر کی طرح بافتراش یدین بیٹھتا ہے اور یہ مرض اطباء کے نزدیک علل متعدیہ سے ہے اور نبی ﷺ نے بسبب کمال شفقت کے اپنی امت پر اسباب وصول عیب سے منع فرمایا اور سدباب فساد کے ارادہ سے یہ احادیث ارشاد فرمائے کہ ابدان ان کے علل اور امراض سے محفوظ رہیں۔ اور بے شک آنحضرت ﷺ طبیب الابدان ہیں۔ جیسے طبیب الارواح ہیں اور کبھی رائحہ علیل کا صحیح کو پہنچتا ہے اور اس کو بیمار کر دیتا ہے چنانچہ اکثر امراض میں اس کا معاینہ ہوتا ہے پھر ہم کہتے ہیں کہ حدیث باب میں اور ان روایات میں کسی طرح کا تعارض نہیں بحمد اللہ اور احادیث صحیحہ میں رسول اللہ ﷺ کے کبھی تعارض نہیں ہوتا اور معاذ اللہ کلام صادق ومصدوق میں تعارض کیونکر واقع ہو کہ جس کی زبان فیض ترجمان سے سوائے حق کے کچھ نہیں نکلتا وما ینطق عن الھوی ان ھو الا وحی یوحیٰ جس کی شان ہے پھر جہاں تعارض معلوم ہو تین حال سے خالی نہیں یا یہ کہ احد الحدیثین کلام نبی نہیں، اور سستی کی اس میں بعض رواۃ نے، اور ایسا ہوتا ہے کہ کبھی راوی ثقہ سے بھی غلطی واقع ہو جاتی ہے یا ایک ناسخ ہے دوسری منسوخ اگر وہ قابل نسخ ہے یا تعارض فہم سامع میں ہوتا ہے فی الواقع تعارض نہیں

[1] اکلہ یکبار خوردن تا سیری اکلہ بضم لقمہ ۱۲۔ صراح یہ پہلا ترجمہ موافق ہے باب سے بھی کہ حمد کرے بعد فارغ ہونے کھانے سے شربہ یک خوردنے از آب وجز آں و یکبار خوردن ۱۲۔ صراح۔

اب ہم کہتے ہیں کہ عدویٰ دو قسم ہے ایک عدویٰ جذام کا کہ طول مجالست اور کثرت اختلاط سے تاثیر کرتا ہے اور سل و دق بھی اسی کے مانند ہے اور جرب رطب جو اونٹوں میں ہوتی ہے وہ بھی اسی جنس سے ہوتی ہے اور اسی معنی سے آپ ﷺ نے فرمایا کہ مریض اونٹوں والا تندرست اونٹوں والے کے پاس نہ اترے۔ اور دوسرا طاعون کہ ایک شہر میں واقع ہو تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ جب کہیں ہو تو وہاں سے مت نکلو اور جب کسی شہر میں سنو تو وہاں مت جاؤ اس لیے کہ تم خیال کرو گے کہ فرار تقدیر الٰہی سے نجات دیتا ہے اللہ کے حکم سے اور نہ جاؤ طاعون کے شہر میں یعنی اقامت تمہاری جہاں طاعون نہیں ہے تمہارے اطمینان دلی اور خاطر جمعی کا سبب ہے پس یہ وہ عدویٰ ہے کہ جس کے واسطے آپ ﷺ نے فرمایا: لَا عَدْوٰی اور بعض نے کہا امر اجتناب مجذوم کا استحبابًا ہے اور کھانا اس کے ساتھ بیان جواز کے لیے، اور دوسرا قول ہے اس کی تطبیق میں اور بعض نے کہا یہ دونوں حکم باعتبار بعض افراد کے ہے کہ بعض لوگ قوی الایمان اور قوی التوکل ہوتے ہیں ان کے واسطے ساتھ کھانے کی اجازت دی اور بعض ضعیف الایمان ضعیف التوکل ان کو اجتناب کا حکم فرمایا کہ بے فائدہ خلجان میں نہ پڑیں، اور یہ تیسرا قول ہے۔ اور ابن قیم رحمہ اللہ نے اسی تطبیق کو بہت پسند فرمایا اور بعض نے کہا تاثیر جذام کی کثرت مخالطت اور دفور مجالست پر موقوف ہے اور یہ احادیث نہی اسی پر محمول ہیں اور ایک دو بار اس کے ساتھ کھانا پینا مضر نہیں جیسا کہ روایت باب میں واقع ہوا ہے، اور یہ چوتھا قول ہے۔ اور بعض نے کہا ہر مجذوم کا مرض متعدی نہیں شاید جس کے ساتھ آپ ﷺ نے کھایا اس کی ابتدائی مرض ہوگی اور جس سے منع فرمایا اس سے قدیم المرض لوگ مراد ہیں کہ تعدی ان کے مرض کی یقینی ہو، اور یہ پانچواں قول ہے۔ اور بعض نے کہا کہ اہل جاہلیت کے اعتقاد میں تھا کہ امراض خود بخود متعدی ہوتے ہیں بغیر اس کے کہ اس تعدی کو مضاف کریں قادر مطلق کی طرف پس آنحضرت ﷺ نے باطل کیا اس عدویٰ کو اور کھالیا مجذوم کے ساتھ تاکہ یقین ہو جائے کہ مؤثر وہی اللہ ہے لا غیر اور نہی کی اس کے قرب سے تاکہ معلوم ہو جائے کہ یہ اسباب مفضیہ سے ہے کہ افضاء اس کا بامر الٰہی ہوتا ہے اور ترتیب مسببات کا انہیں اسباب پر موقوف ہے مگر اللہ تعالیٰ قادر ہے کہ چاہے تاثیر اس کی سلب کرے اور چاہے باقی رکھے، اور یہ چھٹا قول ہے اور بعض نے کہا کہ یہ روایات ناسخ و منسوخ ہیں پھر اگر تاریخ سے تقدم احدھما کا علیٰ غیرھا معلوم ہو جائے تو ہم قائل ہوں گے ساتھ نسخ کے ورنہ توقف کریں گے ہم اس میں اور بعض نے کہا کہ ان روایات میں بعض غیر محفوظ ہیں اور کلام کیا حدیث لا عدویٰ میں۔ اور کہا انہوں نے کہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ پہلے روایت کرتے تھے پھر رجوع کیا اس کی روایت سے ابو سلمہ کہتے ہیں میں نہیں جانتا کہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بھول گئے یا احد الحدیثین منسوخ ہوگئی۔ اور حدیث جابر رضی اللہ عنہ کی جو باب میں مذکور ہے پس وہ ثابت نہیں ہے نہ صحیح غایت ما فی الباب یہ ہے کہ ترمذی نے اس کو غریب کہا ہے نہ حسن نہ صحیح۔ اور شعبہ نے کہا بچو ان غرائب سے اور کہا ترمذی نے کہ مروی ہوا یہ فعل حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے اور وہ اثبت ہے سو یہ حال ہے۔ ان دو حدیثوں کا جو معارض ہوئیں احادیث نہی کہ ایک سے تو رجوع کیا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے اور دوسری ثابت نہیں آنحضرت ﷺ سے پس احادیث نہی اختلاط کی ساتھ مجذوم کی اولیٰ بالاتباع، اور یہ آٹھواں قول ہے۔ (ہذا خلاصہ ما فی زاد المعاد لابن القیمؒ)۔

❀❀❀❀

۲۰۔ بَابُ : مَا جَآءَ أَنَّ الْمُؤْمِنَ يَأْكُلُ فِيْ مِعًى وَاحِدٍ وَالْكَافِرُ يَأْكُلُ فِيْ سَبْعَةِ أَمْعَآءٍ

اس بیان میں کہ مؤمن ایک آنت میں کھاتا ہے اور کافر سات آنتوں میں کھاتا ہے

(۱۸۱۸) عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : ((الْكَافِرُ يَأْكُلُ فِيْ سَبْعَةِ أَمْعَاءٍ، وَالْمُؤْمِنُ يَأْكُلُ فِيْ مِعًى وَاحِدٍ)) . (صحيح) التعليق الرغيب (۱۲۲/۳)

ترجمہ: روایت ہے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: کافر کھاتا ہے سات آنتوں میں، اور مؤمن کھاتا ہے ایک آنت میں۔

فائدہ : یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔ اور اس باب میں ابو ہریرہ اور ابو سعید اور ابو نضرہ اور ابو موسیٰ اور جہجاہ انصاری اور میمونہ اور عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہم سے بھی روایت ہے۔

❀❀❀❀

(۱۸۱۹) عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ : أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ ضَافَهُ ضَيْفٌ كَافِرٌ فَأَمَرَ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بِشَاةٍ فَحُلِبَتْ فَشَرِبَ ثُمَّ أُخْرٰى فَحُلِبَتْ فَشَرِبَهُ، ثُمَّ أُخْرٰى فَشَرِبَهُ حَتّٰى شَرِبَ حِلَابَ سَبْعِ شِيَاهٍ، ثُمَّ أَصْبَحَ مِنَ الْغَدِ فَأَسْلَمَ فَأَمَرَ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بِشَاةٍ فَحُلِبَتْ فَشَرِبَ حِلَابَهَا، ثُمَّ أَمَرَ لَهُ بِأُخْرٰى فَلَمْ يَسْتَتِمَّهَا، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : ((الْمُؤْمِنُ يَشْرَبُ فِيْ مِعًى وَاحِدٍ، وَالْكَافِرُ يَشْرَبُ فِيْ سَبْعَةِ أَمْعَاءٍ)) .

(صحيح) التعليق الرغيب (۱۲۲/۳)

ترجمہ: روایت ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ آنحضرت ﷺ کے یہاں ایک مہمان آیا کافر پھر آپ ﷺ نے حکم فرمایا اس کے لیے ایک بکری کا کہ وہ دوہی گئی سو پی لیا اس نے، پھر دوسری دوہی اور پی لیا، پھر تیسری دوہی اور پی لیا یہاں تک کہ سات بکریوں کا دودھ پی گیا، پھر دوسرے دن اسلام لایا تو حکم کیا آپ ﷺ نے اس کے لیے ایک بکری کا کہ دوہی گئی سو پی لیا اس نے اس کا دودھ پھر حکم کیا آپ ﷺ نے دوسری کا تو تمام نہ کر سکا اس کے دودھ کو۔ پس فرمایا آنحضرت ﷺ نے کہ مؤمن پیتا ہے ایک آنت میں اور کافر پیتا ہے سات آنتوں میں۔

فائدہ : یہ حدیث حسن ہے، غریب ہے۔ مترجم: اس حدیث میں کئی وجہوں کا احتمال ہے:

1. یہ کہ یہ فرمانا آپ کا اسی شخص خاص کی نسبت تھا جس کا قصہ اوپر مذکور ہوا۔
2. یہ کہ مومن بسم اللہ کہتا ہے اور شیطان اس کا شریک نہیں ہوتا کھانے پینے میں بخلاف کافر کے۔
3. یہ کہ مومن قدر کفایت پر قناعت کرتا ہے اور کافر وفور حرص وشرہ سے تھوڑے پر قانع نہیں ہوتا۔

❹ یہ کہ یہ ارشاد آپ کا بعض مومنین اور بعض کفار کے واسطے ہے نہ ہر ایک کے لیے۔

❺ یہ کہ مراد سات آنتوں سے سات خصلتیں ہیں یعنی حرص، شرہ، طول امل، طمع، سوء، طبع، حسد، سمن کہ کافر کو طعام و شراب سے یہ ساتوں مقصود ہیں بخلاف مؤمن کے کہ اس کو فقط ایک دفع حاجت مطلوب ہے۔

❻ یہ کہ مؤمن سے کامل الایمان معرض عن الشهوات نافر عن اللذات مقتصر علی قدر الضرورت مراد ہے۔

❼ یہ کہ بعض مؤمن معاء واحد میں کھاتے ہیں اور اکثر کفار سبعۂ امعاء میں، نہ یہ کہ یہ حکم ہر فرد کا ہے مؤمن و کافر سے اور اصل مقصود حدیث سے یہ ہے کہ مؤمن کو دنیا میں زہد اور بے رغبتی اس کی لذتوں سے ہے اور کافر کو انہماک اور استغراق اسی میں ہے۔ (طیبی)

❀❀❀❀

٢١۔ بَابُ : مَا جَآءَ فِيْ طَعَامِ الْوَاحِدِ يَكْفِي الْاِثْنَيْنِ

اس بیان میں کہ ایک شخص کا کھانا دو کے لیے کافی ہوتا ہے

(١٨٢٠) عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : ((طَعَامُ الْاِثْنَيْنِ كَافِي الثَّلٰثَةِ، وَطَعَامُ الثَّلٰثَةِ كَافِي الْاَرْبَعَةِ)) . (صحيح ـ الصحيحة : ١٦٨٦)

ترجمہ: روایت ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے: کھانا دو شخصوں کا تین کو کافی ہے اور تین کا چار کو۔

فائدہ: اس باب میں ابن عمر اور جابر رضی اللہ عنہم سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔ اور روایت کی جابر نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کھانا ایک کا کافی ہے دو کو، اور چار کا آٹھ کو۔ اور روایت کی ہم سے محمد بن بشار نے انہوں نے عبدالرحمٰن بن مہدی سے انہوں نے سفیان سے انہوں نے اعمش سے انہوں نے ابوسفیان سے انہوں نے جابر رضی اللہ عنہ سے یہی حدیث۔

❀❀❀❀

بَابُ : مَا جَآءَ فِيْ أَكْلِ الْجَرَادِ

ٹڈی کھانے کے بیان میں

(١٨٢١) عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ أَبِيْ اَوْفٰى اَنَّهُ سُئِلَ عَنِ الْجَرَادِ فَقَالَ : غَزَوْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سِتَّ غَزَوَاتٍ نَاْكُلُ الْجَرَادَ . (صحيح)

ترجمہ: روایت ہے عبداللہ بن ابی اوفی رضی اللہ عنہ سے کہ کسی نے پوچھا ان سے ٹڈی کھانے کو کہا، انہوں نے چھ جہاد کیے ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کھاتے رہے ٹڈی۔

فائدہ : ایسی ہی روایت کی سفیان بن عیینہ نے ابویعفور سے یہ حدیث، اور ذکر کیا چھ جہادوں کا۔ اور روایت کی سفیان ثوری نے ابویعفور سے یہ حدیث اور کہے اس میں سات غزوات۔ اس باب میں ابن عمر رضی اللہ عنہما اور جابر رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔ اور ابویعفور کا نام واقد ہے، اور وقدان بھی کہتے ہیں اور دوسرے ابویعفور کا نام عبدالرحمٰن بن عبید بن نسطاس ہے۔ روایت کی ہم سے محمود بن غیلان نے انہوں نے ابواحمد اور مومل سے دونوں نے سفیان سے انہوں نے ابویعفور سے انہوں نے ابن ابی اوفیٰ سے کہا سات جہاد کیے ہم نے آنحضرت ﷺ کے ساتھ کھاتے تھے ٹڈی۔ اور روایت کی شعبہ نے یہ حدیث ابویعفور سے انہوں نے ابن ابی اوفیٰ سے کہا کئی جہاد کیے ہم نے آنحضرت ﷺ کے ساتھ کھاتے تھے ہم ٹڈی۔ روایت کی ہم سے یہ حدیث محمد بن بشار نے انہوں نے محمد بن جعفر سے انہوں نے شعبہ سے۔

❀❀❀❀

(۱۸۲۲) **عَنِ** ابْنِ اَبِیْ اَوْفٰی قَالَ : غَزَوْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ سَبْعَ غَزَوَاتٍ نَاْكُلُ الْجَرَادَ. (اسناده صحيح)

ترجمہ: ابن ابی عوفی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہتے ہیں ہم نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ سات غزوات میں شرکت کی، اور ہم ٹڈی کھاتے رہے۔

❀❀❀❀

۲۳۔ بَابُ : مَا جَآءَ فِي الدُّعَآءِ عَلَى الْجَرَادِ

ٹڈیوں کے لیے بددعا کرنے کے بیان میں

(۱۸۲۳) عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ وَاَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ : كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِذَا دَعَا عَلَى الْجَرَادِ قَالَ : ((**اَللّٰهُمَّ اَهْلِكِ الْجَرَادَ، اُقْتُلْ كِبَارَهُ، وَاَهْلِكْ صِغَارَهُ وَاَفْسِدْ بَيْضَهُ وَاقْطَعْ دَابِرَهُ وَخُذْ بِاَفْوَاهِهِمْ عَنْ مَعَاشِنَا وَاَرْزَاقِنَا اِنَّكَ سَمِيْعُ الدُّعَآ**)) قَالَ : فَقَالَ رَجُلٌ : يَارَسُوْلَ اللّٰهِ! كَيْفَ تَدْعُوْ عَلَى جُنْدٍ مِنْ اَجْنَادِ اللّٰهِ بِقَطْعِ دَابِرِهِ؟ قَالَ : فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : ((**اِنَّهَا نَثْرَةُ حُوْتٍ فِي الْبَحْرِ**)).

(موضوع) سلسلة الاحاديث الضعيفة (۱۱۲) بوصیری کہتے ہیں اس میں موسیٰ بن محمد بن ابراہیم ضعیف ہے۔ تقریب (۷۰۰۶)

ترجمہ: سیدنا جابر بن عبداللہ اور انس بن مالک سے روایت ہے کہتے ہیں جب نبی اکرم ﷺ ٹڈیوں کے واسطے بدُعا کرتے تو فرمایا کرتے اے باری تعالیٰ ان چھوٹی بڑی ہر قسم کی ٹڈیوں کو ہلاک کر دے۔ ان کو فنا کر دے ان کے انڈے گندے کر دے تا کہ بچے پیدا نہ ہوں۔ ہماری روزیوں (کے کھانے کی طرف) ان کے منہ بند کر دے اور ہم کو رزق عنایت فرما، بیشک تو ہماری دُعا کا سننے والا ہے۔ ایک شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ آپ اللہ کے ایک بڑے لشکر کے واسطے کیسے بددُعا کرتے ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: یہ دریائی مچھلی کی چھینک سے پیدا ہوتی ہے۔

❀❀❀❀

٢٤۔ بَابُ : مَا جَآءَ فِيْ أَكْلِ لُحُومِ الْجَلَّالَةِ وَأَلْبَانِهَا

جلالہ کے گوشت کھانے اور اس کے دودھ کے بیان میں

(١٨٢٤) عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ : نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَنْ أَكْلِ الْجَلَّالَةِ وَأَلْبَانِهَا . (صحيح عند الالبانی) ارواء الغليل (٢٠٠٤۔ ٢٠٠٥) بعض محققین کہتے ہیں اس کی سند ابن ابی نجیح کی تدلیس کی وجہ سے ضعیف ہے۔

ترجمہ: روایت ہے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے کہ منع فرمایا رسول اللہ ﷺ نے جلالہ کے کھانے سے اور اس کے دودھ سے۔

فائدہ : اس باب میں عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث حسن ہے غریب ہے۔ اور روایت کی ابن ابی نجیح نے مجاہد سے انہوں نے نبی ﷺ سے مرسلاً۔

(١٨٢٥) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ نَهٰى عَنِ الْمُجَثَّمَةِ وَعَنْ لَبَنِ الْجَلَّالَةِ وَعَنِ الشُّرْبِ مِنْ فِيِّ السِّقَآءِ .

(اسناده صحيح ۔ الأرواء : ٢٥٠٣ ۔سلسله احاديث الصحيحة : ٢٣٩١)

ترجمہ: روایت ہے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہ نبی ﷺ نے منع فرمایا مجثمہ کے کھانے سے اور جلالہ کے دودھ سے اور مشک کے منہ سے پانی پینے کو۔

فائدہ : کہا محمد بن بشار نے روایت کی ہم سے ابن ابی عدی نے انہوں نے سعید بن ابی عروبہ سے انہوں نے قتادہ سے انہوں نے عکرمہ سے انہوں نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے انہوں نے نبی ﷺ سے مانند اس کی۔ یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔ اس باب میں عبداللہ بن عمرو سے بھی روایت ہے۔ مترجم: جلالہ جلہ سے مشتق ہے، جلہ مینگنی کو کہتے ہیں جلالہ وہ جانور ہے جو نجاست خوار ہوا کثر اوقات اس کی خوراک نجاست ہو مثل گوہ وغیرہ کے یہاں تک کہ اس کے دودھ اور پسینے میں اس کا اثر بو ظاہر کرے پس حرام ہے اس کا کھانا اس حال میں جب تک چند روز تک نجاست خواری سے روکا نہ جائے کہ اثر اس کا دور ہو جائے (مجمع البحار) اور مجثمہ وہ جانور ہے کہ اسے باندھ کر تیروں سے یا اور کسی ہتھیار سے نشانہ ٹھہرا کر ہلاک کریں اور ذبح شرعی اس میں نہ ہو اس کا بھی کھانا حرام ہے اس لیے کہ باوصف قدرت کے ذبح نہیں کیا گیا۔

❀❀❀❀

بَابُ : مَا جَآءَ فِيْ أَكْلِ الدَّجَاجِ

مرغی کھانے کے بیان میں

(١٨٢٦) عَنْ زَهْدَمِ الْجَرْمِيِّ قَالَ دَخَلْتُ عَلٰى أَبِيْ مُوْسٰى وَهُوَ يَأْكُلُ دَجَاجَةً فَقَالَ : ادْنُ فَكُلْ فَإِنِّيْ رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَأْكُلُهُ . (اسناده صحيح ۔ الارواء : ٢٤٩٩)

ترجمہ: روایت ہے زہدم جرمی سے کہا داخل ہوا میں ابوموسیٰ کے پاس اور وہ مرغی کھا رہے تھے، کہا انہوں نے نزدیک ہو اور کھاؤ اس لیے کہ میں نے دیکھا ہے آنحضرت ﷺ کو مرغی کھاتے ہوئے۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے۔ اور مروی ہے یہ حدیث کئی سندوں سے زہدم سے اور ہم نہیں جانتے اس روایت کو مگر زہدم سے۔ اور ابوالعوام کا نام عمران قطان ہے۔

❀ ❀ ❀ ❀

(۱۸۲۷) عَنْ اَبِیْ مُوْسٰی قَالَ : رَاَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ یَاْکُلُ لَحْمَ دَجَاجٍ . (صحیح) [انظر ماقبلہ]

ترجمہ: روایت ہے ابوموسیٰ سے کہا انہوں نے دیکھا میں نے آنحضرت ﷺ کو کہ کھاتے تھے گوشت مرغی کا۔

فائدہ: اور اس حدیث میں اور بھی ذکر ہے اس سے زیادہ۔ یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔ اور روایت کی ایوب سختیانی نے یہ حدیث قاسم سے انہوں نے ابوقلابہ سے انہوں نے زہدم جرمی سے۔

❀ ❀ ❀ ❀

۲۶۔ بَابُ : مَا جَآءَ فِیْ أَکْلِ الْحُبَارٰی[1]

حباریٰ (سرخاب) کے کھانے کے بیان میں

(۱۸۲۸) عَنْ اِبْرَاهِیْمَ بْنِ عُمَرَ بْنِ سُفَیْنَةَ، عَنْ اَبِیْهِ، عَنْ جَدِّهٖ قَالَ : اَکَلْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَحْمَ حُبَارٰی . (ضعیف ۔ الارواء : ۲۵۰۰) اس میں بریہ بن عمر بن سفینہ راوی ضعیف ہے۔

ترجمہ: روایت ہے ابراہیم بن عمر بن سفینہ سے انہوں نے روایت اپنے باپ سے انہوں نے ان کے دادا سے کہا کھایا میں نے آنحضرت ﷺ کے ساتھ گوشت حباریٰ کا۔

فائدہ: یہ حدیث غریب ہے نہیں جانتے ہم اس کو مگر اسی سند سے۔ اور ابراہیم بن عمر بن سفینہ نے روایت کی عمر بن ابی فدیک سے اور کہتے ہیں ان کو بُریہ[2] بن عمر بن سفینہ۔

❀ ❀ ❀ ❀

۲۷۔ بَابُ : مَا جَآءَ فِیْ أَکْلِ الشِّوَآءِ

بھنا ہوا گوشت کھانے کے بیان میں

(۱۸۲۹) عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ اَخْبَرَتْهُ اَنَّهَا قَرَّبَتْ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ جَنْبًا مَشْوِیًّا فَاَکَلَ مِنْهُ ثُمَّ قَامَ

---

[1] حباریٰ بضم اول وبعدہ رائے مہملہ والف مقصورہ بصورت طائریست برابر مرغابی ورنگ او رزدو سیاہ باشد بفارسی آں را چرگ گویند غیاث۔

[2] تصغیر ابراہیم ہے۔

اِلَی الصَّلٰوةِ وَمَا تَوَضَّاَ. (صحیح ۔ مختصر الشمائل : ۱۳۸)

ترجمہ: روایت امّ المؤمنین ہے امِ سلمہ رضی اللہ عنہا سے کہ انہوں نے خبر دی راوی کو کہ لائیں آنحضرت ﷺ کے پاس گوشت بھنا ہوا بازو کا، سو کھایا آپ ﷺ نے پھر کھڑے ہوئے نماز کی طرف اور وضو نہ کیا۔

فائدہ: اس باب میں عبداللہ بن حارث اور مغیرہ اور ابورافع سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے اس سند سے۔

مترجم: بخاری میں خالد بن ولید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آپ کے پاس ایک ضب مشوی لائے اور آپ ﷺ نے قصد کیا کھانے کا پھر خبر دی آپ ﷺ کو کہ وہ ضب ہے تو آپ باز رہے، اور خالد نے پوچھا کیا وہ حرام ہے؟ فرمایا نہیں ہمارے ملک میں نہیں ہوتی اس لیے مجھے پسند نہیں آتی ؛ پھر خالد رضی اللہ عنہ کھاتے تھے اور آنحضرت ﷺ دیکھتے تھے۔ ابن شہاب کی روایت میں ضب محنوذ کا لفظ ہے اور مسلم میں بھی یہی ہے اور محنوذ کہتے ہیں اس گوشت کو کہ عرب گرم پتھروں پر رکھ کر بھونتا ہے، اور حنیذ بھی اسی کو کہتے ہیں، اور اسی قبیل سے ہے فجآء بعجل حنیذ۔

۲۸۔ بَابُ : مَا جَآءَ فِیْ کَرَاهِیَةِ الْاَکْلِ مُتَّکِئًا

تکیہ لگا کر کھانے کی کراہت کے بیان میں

(۱۸۳۰) عَنْ اَبِیْ جُحَیْفَةَ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : ((اَمَّا اَنَا فَلَا آکُلُ مُتَّکِئًا)) .

(صحیح) الارواء (۱۹٦٦) مختصر الشمائل المحمدیه (۱۰٦)

ترجمہ: روایت ہے ابوجحیفہ سے کہا فرمایا رسول اللہ ﷺ نے آگاہ ہو کہ میں نہیں کھاتا ہوں تکیہ لگا کر۔

فائدہ: اس باب میں علی اور عبداللہ بن عمرو اور عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہم سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔ نہیں جانتے ہم اس کو مگر ابن اقمر کی روایت سے۔ اور روایت کی زکریا ابن ابی زائدہ اور سفیان بن سعید اور کئی لوگوں نے علی بن اقمر سے یہ حدیث۔ اور روایت کی شعبہ نے سفیان ثوری سے یہ حدیث انہوں نے علی بن اقمر سے۔

مترجم: یہ حدیث بخاری میں بھی علی بن اقمر سے مروی ہے۔

❀❀❀❀

۲۹۔ بَابُ : مَا جَآءَ فِیْ حُبِّ النَّبِیِّ ﷺ الْحَلْوَاءَ وَالْعَسَلَ

نبی ﷺ کا میٹھی چیز اور شہد پسند کرنے کے بیان میں

(۱۸۳۱) عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ : کَانَ النَّبِیُّ ﷺ یُحِبُّ الْحَلْوَاءَ وَالْعَسَلَ .

(صحیح) مختصر الشمائل المحمدیه (۱۳۷)

ترجمہ: روایت ہے امّ المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ آنحضرت ﷺ دوست رکھتے تھے میٹھی چیز اور شہد کو۔

فائدہ : یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے۔اور روایت کی یہ علی بن مسہر نے ہشام بن عروہ سے۔اور اس حدیث میں کلام ہے اس سے زیادہ۔

❀ ❀ ❀ ❀

٣٠۔ بَابُ : مَا جَآءَ فِيْ إِكْثَارِ مَاءِ الْمَرَقَةِ

شوربا زیادہ کرنے کے بیان میں

(١٨٣٢) عَنْ عَبْدِاللّٰهِ الْمُزَنِيِّ قَالَ : قَالَ النَّبِيُّ ﷺ : ((إِذَا اشْتَرٰى اَحَدُكُمْ لَحْمًا فَلْيُكْثِرْ مَرَقَتَهُ فَإِنْ لَّمْ يَجِدْ لَحْمًا اَصَابَ مَرَقَةً وَهُوَ اَحَدُ اللَّحْمَيْنِ)) . (ضعیف ۔ الضعیفة : ٢٣٤١) اس میں محمد بن فضاء متکلم فیہ ہے۔

ترجمہ: روایت ہے عبداللہ المزنی سے کہ فرمایا آپ ﷺ نے: جب خریدے کوئی تم میں کا گوشت تو زیادہ کرے اس میں شوربا اس کا، اس لیے کہ اگر نہ پائے گوشت تو ملے اس کو شوربا اس کا کہ وہ بھی دو گوشتوں میں کا ایک ہے۔

فائدہ : اس باب میں ابوذر رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے یہ حدیث غریب ہے نہیں پہچانتے ہم اس کو مگر اسی سند سے محمد بن فضاء کی روایت سے۔اور محمد بن فضاء معبر[1] ہے اور کلام کیا ہے اس میں سلیمان بن حرب نے، اور علقمہ بھائی ہیں بکر بن عبداللہ مزنی کے۔

❀ ❀ ❀ ❀

(١٨٣٣) عَنْ اَبِيْ ذَرٍّ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : ((لَا يَحْقِرَنَّ اَحَدُكُمْ شَيْئًا مِنَ الْمَعْرُوْفِ وَاِنْ لَّمْ يَجِدْ فَلْيَلْقَ اَخَاهُ بِوَجْهٍ طَلِيْقٍ وَاِذَا اشْتَرَيْتَ لَحْمًا اَوْطَبَخْتَ قِدْرًا فَاَكْثِرْ مَرَقَتَهُ وَاغْرِفْ لِجَارِكَ مِنْهُ)). (صحیح ۔ الصحیحة : ١٣٦٨ ۔ التعلیق الرغیب : ٣/ ٢٦٤)

ترجمہ: روایت ہے ابوذر رضی اللہ عنہ سے کہا فرمایا آنحضرت ﷺ نے: نہ حقیر سمجھے کوئی کسی نیک کام کو، اور اگر نہ پائے کچھ تو ملاقات کرے اپنے بھائی سے یکشادہ روئی، اور جب خریدے تو گوشت یا پکائے ہانڈی تو زیادہ کر اس میں شوربا اس کا اور ایک چلّو دے اس میں سے اپنے ہمسایہ کو۔

فائدہ : **ف**: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور روایت کی یہ شعبہ نے ابوعمران جونی سے، یہ روایت حسن ہے۔

مترجم: سبحان اللہ! یہ کیا عمدہ سنت ہے کہ جس میں ہمیشہ بآسانی ہمسایہ سے حسنِ سلوک ہوسکتا ہے اور اس کی راہ میں کوئی مانع نہیں ہے سوائے غفلت کے یا یہ خیال ہے کہ شوربا زیادہ کریں گے تو مزہ کم ہوگا۔ارے بھائیو! اتباع سنت کا مزہ اس سے صد چنداں بڑھ کر ہے کہ یہ باقی ہے اور وہ فانی ہے اگر اس سے کام ودہاں شیریں ہے تو اس سے کام جان۔

❀ ❀ ❀ ❀

[1] یعنی خواب کی تعبیر کہنے والا۔

۱۳۔ بَابُ : مَا جَآءَ فِيْ فَضْلِ الثَّرِيْدِ

ثرید کی فضیلت کے بیان میں

(۱۸۳٤) عَنْ اَبِيْ مُوْسٰى عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ : ((كَمُلَ مِنَ الرِّجَالِ كَثِيْرٌ وَلَمْ يَكْمُلْ مِنَ النِّسَاءِ اِلَّا مَرْيَمُ ابْنَةَ عِمْرَانَ وَآسِيَةُ امْرَاَةُ فِرْعَوْنَ، وَفَضْلُ عَائِشَةَ عَلَى النِّسَآءِ كَفَضْلِ الثَّرِيْدِ عَلٰى سَائِرِ الطَّعَامِ)) .

(صحيح) مختصر الشمائل الحمديه (١٤٧) الروض النضير (٧٣)

ترجمہ: روایت ہے ابوموسیٰ سے کہ فرمایا آنحضرت ﷺ نے کامل ہوئے مردوں میں بہت لوگ اور نہیں کامل ہوئیں عورتوں سے مگر مریم بنت عمران اور آسیہ فرعون کی بیوی اور فضیلت عائشہ (رضی اللہ عنہا) کی سب عورتوں پر ایسی ہے جیسے روٹی گوشت کو فضیلت ہے سب کھانوں پر۔

فائدہ : اس باب میں ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا اور انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

❀❀❀❀

۳۲۔ بَابُ : مَا جَآءَ أَنَّهُ قَالَ: انْهَشُوْا اللَّحْمَ نَهْشًا

گوشت دانت سے نوچ کر کھانے کے بیان میں

(۱۸۳٥) عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ الْحَارِثِ قَالَ : زَوَّجَنِيْ أَبِيْ فَدَعَا أُنَاسًا فِيْهِمْ صَفْوَانُ بْنُ أُمَيَّةَ فَقَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ : ((انْهَسُوْا اللَّحْمَ نَهْسًا فَاِنَّهُ اَهْنَأُ وَاَمْرَأُ)) .

(ضعيف ۔ الضعيفة : ۲۱۹۳) اس میں عبدالکریم کمزور حافظے کی وجہ سے ضعیف ہے

ترجمہ: روایت ہے عبداللہ بن حارث سے کہا نکاح کیا میرا میرے باپ نے، سو دعوت کی گئی لوگوں کی کہ ان میں صفوان بن امیہ بھی تھے، سو کہا انہوں نے کہ فرمایا آنحضرت ﷺ نے کہ دانت سے گوشت نوچ کر کھاؤ کہ یہ بہت رچتا پچتا ہے۔

فائدہ : اس باب میں عائشہ رضی اللہ عنہا اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے۔ اس حدیث کو ہم نہیں جانتے مگر عبدالکریم کی روایت سے، اور عبدالکریم میں بعض علماء نے کلام کیا ہے بسبب حافظہ کے کہ انہیں میں ہیں ایوب سختیانی۔

مترجم: نہس بسین مہملہ کناروں سے دانت کے نوچنا اور بشین معجمہ پورے دانتوں سے۔ اور طیبی نے کہا کہ بسین مہملہ اس گوشت کو کہ ہڈیوں پر ہے کناروں سے دانت کے نوچنا اور بشین معجمہ ڈاڑھوں سے نوچنا اور دونوں طرح مروی ہے۔ اور بخاری میں کہا ہے باب النهش وانتشال اللحم، اور انتشال کے معنی نکالنا اور لیسا اور کاٹنا ہے۔

❀❀❀❀

۳۳۔ بَابُ : مَا جَآءَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ مِنَ الرُّخْصَةِ فِي قَطْعِ اللَّحْمِ بِالسِّكِّيْنِ

نبی ﷺ کی طرف سے چھری سے گوشت کاٹ کر کھانے کی رخصت کے بیان میں

(۱۸۳۶) عَنْ عَمْرِو بْنِ أُمَيَّةَ الضَّمْرِيِّ أَنَّهُ رَأَى النَّبِيَّ ﷺ اِحْتَزَّ مِنْ كَتِفِ شَاةٍ فَأَكَلَ مِنْهَا ثُمَّ مَضٰى إِلَى الصَّلٰوةِ وَلَمْ يَتَوَضَّأْ . (صحيح)

ترجمہ: روایت ہے عمرو سے کہ انہوں نے دیکھا آنحضرت ﷺ کو کہ کاٹا آپ ﷺ نے چھری سے کچھ گوشت بکری کے شانے سے پھر کھایا اس میں سے پھر چلے گئے نماز کو اور وضو نہ کیا۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔ اور اس باب میں مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے۔

مترجم: اگرچہ حز بھی چھری سے کاٹنے کو کہتے ہیں مگر بخاری میں تصریحاً سکّین کا لفظ وارد ہوا ہے۔ چنانچہ عبارت بخاری یہ ہے يَحْتَذُّ مِنْ كَتِفِ شَاةٍ فِي يَدِهٖ فَدُعِيَ إِلَى الصَّلٰوةِ فَأَلْقَاهَا وَالسِّكِّيْنَ الَّتِي يَحْتَزُّبِهَا یعنی آپ کاٹ رہے تھے گوشت بکری کے شانے کا جو ان کے ہاتھ میں تھا پھر بلائے گئے نماز کی طرف اور رکھ دیا شانہ اور چھری کو کہ جس سے کاٹ رہے تھے۔ اور بعض روایتوں میں جو چھری سے کاٹنا منع آیا ہے وہ محمول ہے اس پر کہ بے ضرورت نہ کاٹے اور ضرورت کے وقت منع نہیں۔ اور بعض نے حدیث لَا تَقْطَعُوا اللَّحْمَ بِالسِّكِّيْنِ فَإِنَّهُ مِنْ صَنِيْعِ الْأَعَاجِمِ کو منکر کہا ہے۔ چنانچہ ابوداؤد نے کہا وہ حدیث کچھ قوی نہیں اور ابو معشر جو اس کا راوی ہے بخاری نے کہا وہ منکر الحدیث ہے اس کی مناکیر میں سے یہ حدیث بھی ہے۔

❀ ❀ ❀ ❀

۳۴۔ بَابُ : مَا جَآءَ فِي أَيِّ اللَّحْمِ كَانَ أَحَبَّ إِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ

اس بیان میں کہ کون سا گوشت رسول اللہ ﷺ کو پسند تھا؟

(۱۸۳۷) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ : أُتِيَ النَّبِيُّ ﷺ بِلَحْمٍ فَدُفِعَ إِلَيْهِ الذِّرَاعُ، وَكَانَ يُعْجِبُهُ، فَنَهَسَ مِنْهَا.

(صحيح) مختصر الشمائل المحمديه (۱٤۱)

ترجمہ: روایت ہے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ آنحضرت ﷺ کے پاس لائے گوشت اور دیا آپ ﷺ کو ہاتھ اور وہ بہت پسند آتا تھا آپ ﷺ کو پھر نوچ کر دانتوں سے کھایا آپ ﷺ نے۔

فائدہ: اور اس باب میں ابن مسعود اور عائشہ اور عبداللہ بن جعفر اور ابو عبیدہ رضی اللہ عنہم سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔ اور ابوحیان کا نام یحییٰ بن سعید بن حیان تیمی ہے، اور ابوزرعہ بن عمرو بن جریر کا نام ہرم ہے۔

❀ ❀ ❀ ❀

(۱۸۳۸) عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ : مَا كَانَ الزِّرَاعُ اَحَبَّ اللَّحْمِ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَلٰكِنْ كَانَ لَا يَجِدُ اللَّحْمَ اِلَّاغِبًّا، فَكَانَ يَعْجَلُ اِلَيْهِ لِاَنَّهٗ اَعْجَلُهَا نُضْجًا .

(منکر ۔ مختصر الشمائل : ١٤٤) اس میں فلیح بن سلیمان راوی ضعیف ہے۔

ترجمہ: روایت ہے امّ المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ نہ تھا دست سب گوشتوں میں دوست زیادہ آنحضرت ﷺ کی طرف مگر اس واسطے کہ نہ پاتے تھے آپ ﷺ گوشت لیکن ایک دن بیچ دے کر اور جلدی کرتے تھے آپ ﷺ اس کے کھانے کی طرف اور وہ سارے گوشت سے جلدی گلتا ہے۔

فائدہ: اس حدیث کو ہم نہیں جانتے مگر اس روایت سے۔

مترجم: ابن ماجہ میں ہے یقول اطیب اللحم الحم الظھر ۔ یعنی آپ ﷺ فرماتے تھے کہ پاکیزہ تر گوشتوں سے پیٹھ کا گوشت ہے اور دست کا گوشت آپ ﷺ اس لیے دوست رکھتے تھے کہ وہ نجاست سے دور ہوتا ہے اور پشت بھی ایسے ہی۔

❀❀❀❀

۳۵۔ بَابُ : مَا جَاءَ فِي الْخَلِّ

سرکہ کے بیان میں

(۱۸۳۹) عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ : ((نِعْمَ الْاِدَامُ الْخَلُّ)). (صحیح) التعلیق الرغیب (۱۱۹/۳) الصحیحۃ (۲۲۲۰)

ترجمہ: روایت ہے جابر رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا آنحضرت ﷺ نے کیا خوب سالن ہے سرکہ۔

فائدہ: روایت کی ہم سے عبیدہ بن عبداللہ خزاعی بصری نے انہوں نے معاویہ سے انہوں نے محارب بن دثار سے انہوں نے جابر رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا آنحضرت ﷺ نے کیا خوب سالن ہے سرکہ۔ اور اس باب میں عائشہ اور ام ہانی رضی اللہ عنہما سے بھی روایت ہے اور یہ صحیح تر ہے مبارک بن سعید کی روایت سے۔ روایت کی ہم سے محمد بن سہل نے انہوں نے یحییٰ بن حسان سے انہوں نے سلمان سے انہوں نے ہشام سے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کیا خوب سالن ہے سرکہ۔ روایت کی ہم سے عبداللہ بن عبدالرحمٰن نے انہوں نے یحییٰ سے انہوں نے سلیمان سے اسی سند سے مانند اس کے مگر اس میں یہ کہا نعم الا دام او الا دم الخل ۔ یعنی ادام اور ادم میں راوی کو شک ہے اور معنی دونوں کے ایک ہیں۔ یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اس سند سے نہیں معروف ہے ہشام بن عروہ کی سند مگر سلیمان بن بلال کی روایت سے۔

❀❀❀❀

(۱۸۴۰) عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ : ((نِعْمَ الْاِدَامُ الْخَلُّ)) . (صحیح)

ترجمہ: امّ المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: سرکہ بہترین سالن ہے۔

❀❀❀❀

(۱۸۴۱) **عَنْ** أُمِّ هَانِيءٍ بِنْتِ اَبِيْ طَالِبٍ قَالَتْ: دَخَلَ عَلَيَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ : ((**هَلْ عِنْدَكُمْ شَيْءٌ**)) فَقُلْتُ : لَا، اِلَّا كِسَرٌ يَابِسَةٌ وَخَلٌّ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ : ((**قَرِّبِيْهِ، فَمَا اَقْفَرَ بَيْتٌ مِنْ اُدُمٍ فِيْهِ خَلٌّ**)).

(اسنادہ حسن عند الالبانی۔ الصحيحة : ۲۲۲۰) بعض محققین کہتے ہیں اس میں ابوحمزہ الثمالی ضعیف ہے۔

ترجمہ: روایت ہے ام ہانی رضی اللہ عنہا سے کہا انہوں نے کہ داخل ہوئے میرے پاس رسول اللہ ﷺ اور پوچھا کچھ ہے تمہارے پاس؟ عرض کیا انہوں نے کہ نہیں مگر چند ٹکڑے ہیں روٹی کے اور سرکہ، فرمایا نبی ﷺ نے میرے پاس لاؤ اس لیے کہ نہیں محتاج ہوا سالن کا وہ گھر جس میں سرکہ ہو۔

فائدہ : یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اس سند سے نہیں جانتے ہم اس کو ام ہانی رضی اللہ عنہا کی روایت سے مگر اسی سند سے۔ اور ام ہانی رضی اللہ عنہا کا انتقال بعد علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کے ہے۔

مترجم: ابن ماجہ میں روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ داخل ہوئے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس اور پوچھا کچھ ناشتا ہے انہوں نے عرض کی ہمارے پاس روٹی اور تمر اور خل ہے آپ ﷺ نے فرمایا: نِعْمَ الا دَام الخل اللّٰهُمَّ بَارِكْ فِي الْخَلِ فانه كَانَ ادَام الْاَنْبِيَاءِ قَبْلِيْ یعنی کیا خوب سالن ہے سرکہ یا اللہ برکت دے سرکہ میں اس لیے کہ وہ سالن تھا اُن پیغمبروں کا جو مجھ سے پہلے تھے (الحدیث) اور ابن ماجہ میں انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا سيد ادامكم الملح یعنی نمک سردار ہے تمہارے سالنوں کا۔

(۱۸۴۲) **عَنْ** جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ : ((**نِعْمَ الْاِدَامُ الْخَلُّ**)) .

(اسنادہ صحیح) التعليق الرغيب (۱۱۹/۳) سلسلة الاحاديث الصحيحة (۲۲۲۰)

ترجمہ: سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: سرکہ کا سالن بہترین ہے۔

❀❀❀❀

۳۶۔ بَابُ : مَا جَآءَ فِيْ أَكْلِ الْبِطِّيْخِ بِالرُّطَبِ

تربوز کو تر کھجور کے ساتھ کھانے کے بیان میں

(۱۸۴۳) **عَنْ** عَائِشَةَ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَاْكُلُ الْبِطِّيْخَ بِالرُّطَبِ. (صحيح۔ الصحيحة : ۵۷۔ مختصر الشمائل : ۱۷۰)

ترجمہ: روایت ہے ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ نبی ﷺ کھاتے تھے تربوز کھجور کے ساتھ۔

فائدہ : اس باب میں انس رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث حسن ہے غریب ہے۔ اور روایت کی بعض نے ہشام بن عروہ سے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے نبی ﷺ سے، اور نہیں ذکر کیا اس میں عائشہ رضی اللہ عنہا کا۔ اور روایت کی یزید بن ہارون نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے یہ حدیث۔

۳۷۔ بَابُ : مَا جَآءَ فِيْ أَكْلِ الْقِثَّاءِ بِالرُّطَبِ

ککڑی کو کھجور کے ساتھ کھانے کے بیان میں

(۱۸۴۴) عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ جَعْفَرٍ قَالَ : كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَأْكُلُ الْقِثَّآءَ بِالرُّطَبِ .

(صحيح) الروض النضير (۳۷۸) سلسلة الاحاديث الصحيحة (۵٦) مختصر الشمائل المحمديه (١٦٩)

ترجمہ: روایت ہے عبداللہ بن جعفر رضی اللہ عنہ سے کہ نبی ﷺ کھاتے تھے ککڑی ساتھ کھجور کے۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے۔ نہیں جانتے ہم اس کو مگر روایت سے ابراہیم بن سعد کے۔

مترجم: سبحان اللہ! اس ترکیب میں بڑی منفعت طبی ہے کہ کھجور کی گرمی اور ککڑی کی سردی مل کر اعتدال مزاج حاصل ہوتا ہے۔

❀❀❀❀

۳۸۔ بَابُ : مَا جَآءَ فِيْ شُرْبِ أَبْوَالِ الْإِبِلِ

اونٹوں کا پیشاب پینے کے بیان میں

(۱۸۴۵) عَنْ اَنَسٍ اَنَّ نَاسًا مِّنْ عُرَيْنَةَ قَدِمُوا الْمَدِيْنَةَ فَاجْتَوَوْهَا فَبَعَثَهُمُ النَّبِيُّ ﷺ فِيْ اِبِلِ الصَّدَقَةِ وَقَالَ : ((اشْرَبُوْا مِنْ اَلْبَانِهَا وَاَبْوَالِهَا)) . (صحيح) الارواء (۱۷۷) الروض النضير (۴۳)

ترجمہ: روایت ہے انس رضی اللہ عنہ سے کہ کچھ لوگ عرینہ سے آئے مدینہ میں اور پانی لگا ان کو مدینہ کا، سو بھیجا ان کو رسول اللہ ﷺ نے صدقہ کے اونٹوں میں اور فرمایا کہ پیو دودھ اور پیشاب اونٹوں کا۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے ثابت کی روایت سے اور مروی ہوئی ہے یہ حدیث انس رضی اللہ عنہ سے کئی سندوں سے۔ روایت کی ابوقلابہ نے انس رضی اللہ عنہ سے۔ اور روایت کی سعید بن ابی عروبہ نے قتادہ سے انہوں نے انس رضی اللہ عنہ سے۔

مترجم: اس قصہ میں دلیل ہے پاک وحلال ہونے پر بول مایوکل لحمہ کے اور جائز ہونے پر تداوی کے ساتھ اس کے اس لیے کہ دوا کرنا محرمات کے ساتھ جائز نہیں اور آنحضرت نے ان کو حکم نہیں کیا کہ اپنا منہ دھوڈالنا بعد پینے کے یا کپڑے اپنے جہاں وہ بول لگ جائے حالانکہ وہ لوگ نومسلم تھے اور شرائع اسلام سے اور احکام اس کے سے ناواقف تھے اور تاخیر بیان سے وقت حاجت کے جائز نہیں یہ کلیہ اصول کا ہے۔ **كذافي زاد المعاد لابن القيم۔** اور ابن رسلان نے فی شرح سنن میں کہا ہے کہ صحیح مذہب سے شافعیہ کے جواز تداوی ہے ساتھ جمیع نجاسات کے مسکر وغیرہ اس حکم میں برابر ہے، بنا بر حدیث عرینہ کے جو صحیحین میں مروی ہے کہ امر کیا آنحضرت ﷺ نے ان کو ابوال ابل پینے کے واسطے تداوی کے اور کہا کہ وہ احادیث جن میں نہی وارد ہے حرام سے دوا کرنے کی وہ محمول ہیں اوپر عدم حاجت کے یعنی جب تک دوائے طاہر موجود ہو علاج حرام سے درست نہیں اور اگر موجود نہ ہو تو

درست ہے بیہقی نے کہا احادیث نہی از تداوی بحرام محمول ہیں ضرورت نہ ہونے پر اور جب ضرورت ہو تو جائز ہے تاکہ جمع ہو جائے احادیث نہی اور حدیث عرینین میں یہ خلاصہ ہے مسک الختام کا، اور کرمانی میں۔ ہے کہ اختلاف ہے بول مایو کل لحمہ میں سو بعض نے کہا کہ وہ طاہر ہے اسی حدیث سے استدلال کر کے۔ اور ابوحنیفہ اور شافعی نے کہا کہ ابوال سب نجس ہیں اور اباحت ہوئی ان کے لیے فقط واسطے مرض کے۔ انتہیٰ۔ اور استدلال کیا ہے اصحاب مالک اور احمد نے ساتھ اسی حدیث کے اوپر پاک ہونے بول اور روث مایو کل لحمہ کے۔ (نووی)

❁❁❁❁

۳۹۔ بَابُ : مَا جَآءَ فِي الْوُضُوْءِ قَبْلَ الطَّعَامِ وَبَعْدَهُ

کھانے سے پہلے اور اس کے بعد وضوء کرنے کے بیان میں

(۱۸۴۶) **عَنْ** سَلْمَانَ قَالَ : قَرَأْتُ فِي التَّوْرَاةِ اَنَّ بَرَكَةَ الطَّعَامِ الْوُضُوْءُ بَعْدَهُ فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لِلنَّبِيِّ ﷺ فَاَخْبَرْتُهُ بِمَا قَرَاْتُ فِي التَّوْرَاةِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : ((**بَرَكَةُ الطَّعَامِ الْوُضُوْءُ قَبْلَهُ وَالْوُضُوْءُ بَعْدَهُ**)). (ضعيف ـ الضعيفة : ١٦٨ ـ مختصر الشمائل : ١٥٩) اس میں قیس بن ربیع راوی ضعیف ہے

ترجمہ: روایت ہے سلمان سے کہا پڑھا میں نے توراۃ میں کہ برکت طعام کی ہے وضو بعد اس کے اور ذکر کیا میں نے نبی ﷺ سے اور خبر دی میں نے آپ ﷺ کو جو پڑھا تھا میں نے توراۃ میں، سو فرمایا آپ ﷺ نے برکت کھانے کی ہے وضو قبل اس کے اور بعد اس کے۔

فائدہ : اس باب میں انس اور ابوہریرہ رضی اللہ عنہما سے بھی روایت ہے۔ اس حدیث کو ہم نہیں جانتے مگر قیس بن ربیع کی روایت سے اور قیس ضعیف ہیں حدیث میں۔ اور ابوہاشم رومانی کا نام یحییٰ بن دینار ہے۔

❁❁❁❁

۴۰۔ بَابُ : فِي تَرْكِ الْوُضُوْءِ قَبْلَ الطَّعَامِ

کھانے سے پہلے وضوء نہ کرنے کے بیان میں

(۱۸۴۷) **عَنِ** ابْنِ عَبَّاسٍ : اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ خَرَجَ مِنَ الْخَلَاءِ فَقُرِّبَ اِلَيْهِ طَعَامٌ، فَقَالُوْا اَلَا نَاتِيْكَ بِوَضُوْءٍ؟ قَالَ : ((**اِنَّمَا اُمِرْتُ بِالْوُضُوْءِ اِذَا قُمْتُ اِلَى الصَّلٰوةِ**)). (صحيح ـ مختصر الشمائل : ١٥٨)

ترجمہ: روایت ہے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہ آنحضرت ﷺ نکلے پائخانے سے اور لائے ان کے پاس کھانا، سو لوگوں نے عرض کی کہ وضو کا پانی لائیں۔ فرمایا آپ ﷺ نے مجھے حکم وضو کا جب سے ہوا ہے کہ کھڑا ہوں میں نماز کے لئے۔

فائدہ : یہ حدیث حسن ہے۔اور روایت کی یہ عمرو بن دینار نے سعید بن حویرث سے انہوں نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے۔اور کہا علی بن مدینی نے کہا یحییٰ بن سعید نے تھے سفیان ثوری مکروہ جانتے ہاتھ دھونا قبل طعام کے اور مکروہ جانتے روٹی رکھنا نیچے پیالی کے۔

٤١۔ بَابُ : مَا جَآءَ فِي التَّسْمِيَةِ فِي الطَّعَامِ

کھانے کے درمیان بسم اللہ پڑھنے کے بیان میں

(۱۸۴۸) **عَنْ عِكْرَاشِ** بْنِ ذُؤَيْبٍ قَالَ : بَعَثَنِي بَنُو مُرَّةَ بْنِ عُبَيْدٍ بِصَدَقَاتِ أَمْوَالِهِمْ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَقَدِمْتُ عَلَيْهِ الْمَدِينَةَ فَوَجَدْتُهُ جَالِسًا بَيْنَ الْمُهَاجِرِينَ وَالْأَنْصَارِ ، قَالَ : ثُمَّ أَخَذَ بِيَدِي فَانْطَلَقَ بِي إِلَى بَيْتِ أُمِّ سَلَمَةَ فَقَالَ : ((**هَلْ مِنْ طَعَامٍ ؟**)) فَأُتِينَا بِجَفْنَةٍ كَثِيرَةِ الثَّرِيدِ وَالْوَذْرِ ، فَأَقْبَلْنَا نَأْكُلُ مِنْهَا فَخَبَطْتُ بِيَدِي فِي نَوَاحِيهَا وَأَكَلَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ مِنْ بَيْنِ يَدَيْهِ فَقَبَضَ بِيَدِهِ الْيُسْرَى عَلَى يَدِي الْيُمْنَى ثُمَّ قَالَ : ((**يَا عِكْرَاشُ! كُلْ مِنْ مَوْضِعٍ وَاحِدٍ فَإِنَّهُ طَعَامٌ وَاحِدٌ**)) ثُمَّ أُتِينَا بِطَبَقٍ فِيهِ أَلْوَانُ التَّمْرِ أَوِ الرُّطَبِ شَكَّ عُبَيْدُاللّٰهِ قَالَ : فَجَعَلْتُ آكُلُ مِنْ بَيْنِ يَدَيَّ وَجَالَتْ يَدُ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فِي الطَّبَقِ وَقَالَ : ((**يَاعِكْرَاشُ كُلْ مِنْ حَيْثُ شِئْتَ .... فَإِنَّهُ غَيْرُ لَوْنٍ وَّاحِدٍ**)) ثُمَّ أُتِينَا بِمَاءٍ فَغَسَلَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يَدَيْهِ وَمَسَحَ بِبَلَلِ كَفَّيْهِ وَجْهَهُ وَذِرَاعَيْهِ وَرَأْسَهُ وَقَالَ : ((**يَاعِكْرَاشُ! هٰذَاالْوُضُوءُ مِمَّا غَيَّرَتِ النَّارُ**)) . (اسناده ضعيف) سلسلة الاحاديث الضعيفة (٥٠٩٨) تخريج مشكاة المصابيح (٤٢٣٣) التحقيق الثاني۔ اس میں العلاء بن الفضل ضعیف ہے۔تقریب (۵۲۵۲)

ترجمہ: عکراش بن ذویب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہتے ہیں بھیجا مجھے بنو مرہ بن عبید نے اپنے مالوں کا صدقہ دے کر رسول اللہ ﷺ کے پاس، پس آیا میں مدینہ میں تو آپ ﷺ انصار اور مہاجرین کے درمیان بیٹھے ہوئے تھے۔کہا پھر آپ نے میرا ہاتھ پکڑا اور مجھے ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے گھر لے گئے۔آپ ﷺ نے ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے کہا کیا کھانے کے لئے کچھ ہے؟ پس لایا گیا ہمارے پاس ایک پیالہ جس میں بہت سا ثرید اور روغن تھا۔ہم اس میں سے کھانے لگے تو میں اپنا ہاتھ سب کونوں میں پھرانے لگا اور رسول اللہ ﷺ اپنے آگے سے کھا رہے تھے۔پس آپ نے اپنے بائیں ہاتھ سے میرا داہنا ہاتھ پکڑ لیا، پھر کہا اے عکراش! ایک طرف سے کھا کہ سب کھانا ایک ہی کھانا ہے۔پھر ایک تھال آیا جس میں کئی قسم کی تر کھجوریں تھیں۔پھر کہا عکراش نے میں اپنے آگے سے کھانے لگا اور آپ ﷺ کا ہاتھ گھومنے لگا تھال میں، اور آپ نے فرمایا: اے عکراش! جہاں سے تیرا جی چاہے وہاں سے کھا کیونکہ اس میں کئی قسم کی کھجوریں ہیں۔پھر ہمارے پاس پانی لایا گیا اور دھوئے دونوں ہاتھ آپ ﷺ نے اور پونچھ لی تری ہتھیلیوں کی اپنے منہ پر اور دونوں بانہوں پر اور سر پر اور فرمایا اے عکراش! یہ وضو ہے اس چیز سے جو پکی ہو آگ میں۔

٤٢۔ بَابُ : مَا جَاءَ فِي أَكْلِ الدُّبَّاءِ

کدو کھانے کے بیان میں

(١٨٤٩) عَنْ أَبِي طَالُوتَ قَالَ : دَخَلْتُ عَلَى أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ وَهُوَ يَأْكُلُ الْقَرْعَ وَهُوَ يَقُولُ / يَالَكِ شَجَرَةً مَا أُحِبُّكِ إِلَّا لِحُبِّ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ إِيَّاكِ . (ضعيف الاسناد) اس میں ابی طالوت مجهول راوی ہے

ترجمہ: روایت ہے ابو طالوت سے کہا داخل ہوا میں انس بن مالک رضی اللہ عنہ کے پاس اور وہ کدو کھاتے تھے اور کہتے: اے درخت کس قدر ہے مجھے محبت تیری بسبب دوست رکھنے آنحضرت ﷺ کے تجھ کو۔

فائدہ : اس باب میں حکیم بن جابر سے بھی روایت ہے وہ اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں۔ یہ حدیث غریب ہے اس سند سے۔

❀❀❀❀

(١٨٥٠) عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ : رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَتَتَبَّعُ فِي الصَّحْفَةِ يَعْنِي الدُّبَّاءَ فَلَا أَزَالُ أُحِبُّهُ . (صحيح)

ترجمہ: روایت ہے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے کہا انہوں نے، دیکھا میں نے آنحضرت ﷺ کو ڈھونڈتے تھے رکابی میں یعنی کدو کو جب سے میں ہمیشہ دوست رکھتا ہوں کدو کو۔

فائدہ : یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔ اور مروی ہوئی یہ حدیث کئی سندوں سے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے۔

مترجم: ابن ماجہ میں ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا: هٰذَا الْقرع وهو الدُّبَّاءُ نكثربه طَعَامَنَا۔ یعنی یہ قرع ہے یعنی کدو ہے کہ بڑھاتے ہیں ہم اس سے اپنا کھانا۔ اور صحیحین میں انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک درزی نے آپ ﷺ کی دعوت کی اور جو کی روٹی اور خشک گوشت آپ ﷺ کے سامنے حاضر کیا اور آپ ﷺ حوالی قصعه سے تتبع دباء فرماتے تھے۔

❀❀❀❀

٤٣۔ بَابُ : مَا جَاءَ فِي أَكْلِ الزَّيْتِ

زیتون کھانے کے بیان میں

(١٨٥١) عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : ((كُلُوا الزَّيْتَ وَادَّهِنُوا بِهِ فَإِنَّهُ مِنْ شَجَرَةٍ مُبَارَكَةٍ)) . (صحيح) سلسلة الاحاديث الصحيحة (٣٧٩) التعليق الرغيب (٣/ ١٢٠) مختصر الشمائل المحمديه (١٣٣، ١٣٤)

ترجمہ: روایت ہے عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا آنحضرت ﷺ نے: کھاؤ تم روغن زیتون اور تیل لگاؤ اس کا وہ درخت مبارک سے ہے۔

فائدہ : اس حدیث کو نہیں جانتے ہم مگر عبدالرزاق کی روایت سے کہ معمر سے روایت کرتے ہیں۔ اور عبدالرزاق اضطراب کرتے ہیں اس روایت میں، پھر کبھی ذکر کرتے تھے کہ روایت ہے آنحضرت ﷺ سے بواسطہ عمر کے اور کبھی بصیغۂ شک کہتے تھے کہ گمان کرتا ہوں میں کہ روایت ہے آنحضرت ﷺ سے بواسطہ عمر رضی اللہ عنہ کے، اور کبھی کہتے روایت ہے زید بن اسلم سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے وہ نبی ﷺ سے مرسلاً۔ روایت کی ہم سے ابوداؤد نے انہوں نے معمر سے انہوں نے زید بن اسلم سے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے نبی ﷺ سے مانند اس کی اور نہیں ذکر کیا اس میں عمر رضی اللہ عنہ کا۔

❀❀❀❀

(۱۸۵۲) عَنْ اَبِیْ اَسِیْدٍ قَالَ : قَالَ النَّبِیُّ ﷺ : ((كُلُوا الزَّیْتَ وَادَّهِنُوْا بِهٖ فَاِنَّهٗ مِنْ شَجَرَةٍ مُّبَارَكَةٍ)) .

(صحیح بماقبلہ)

ترجمہ: روایت ہے ابواُسید سے کہا فرمایا آنحضرت ﷺ نے: کھاؤ روغن زیتون اور تیل لگاؤ اس کا کہ وہ درخت مبارک سے ہے۔

فائدہ : یہ حدیث غریب ہے اس سند سے نہیں جانتے ہم اسے مگر عبداللہ بن عیسیٰ کی روایت سے۔

مترجم: شجرۂ مبارکہ میں اشارہ ہے طرف سورۂ نور کے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ﴿يُوقَدُ مِنْ شَجَرَةٍ مُّبَارَكَةٍ زَيْتُونَةٍ لَا شَرْقِيَّةٍ وَلَا غَرْبِيَّةٍ﴾۔

❀❀❀❀

٤٤۔ بَابُ : مَا جَاءَ فِي الْأَكْلِ مَعَ الْمَمْلُوْكِ [وَالْعِيَالِ]

لونڈی، غلام (جب کھانا پکا کر لائے تو ان) کے ساتھ کھانے کے بیان میں

(۱۸۵۳) عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ یُخْبِرُهُمْ بِذٰلِكَ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ : ((اِذَا كَفَا اَحَدَكُمْ خَادِمُهٗ طَعَامَهٗ حَرَّهٗ وَدُخَانَهٗ، فَلْیَاْخُذْ بِیَدِهٖ فَلْیُقْعِدْهُ مَعَهٗ، فَاِنْ اَبٰی فَلْیَاْخُذْ لُقْمَةً فَلْیُطْعِمْهُ اِیَّاهُ)) .

(صحیح) الصحیحة (۱۲۸۵)

ترجمہ: روایت ہے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے وہ خبر دیتے تھے لوگوں کو کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا: جب اٹھائے تم میں سے کسی کا خادم گرمی اور دھواں اس کے کھانے کا یعنی پکائے تو چاہیے کہ ہاتھ پکڑ کر اس کو اپنے ساتھ بٹھالے پھر اگر اس کا دل نہ مانے تو لیوے ایک لقمہ اور اسے کھلائے۔

فائدہ : یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔ اور ابوخالد والد ہیں اسماعیل کے، نام ان کا سعد ہے۔

❀❀❀❀

٤٥۔ بَابُ : مَا جَاءَ فِیْ فَضْلِ إِطْعَامِ الطَّعَامِ

کھانا کھلانے کی فضیلت کے بیان میں

(١٨٥٤) عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : ((اَفْشُوا السَّلَامَ وَاَطْعِمُوا الطَّعَامَ، وَاضْرِبُوْا الْهَامَ تُوْرَثُوا الْجِنَانَ)). (ضعیف ۔ الارواء : ٣/ ٢٣٨ ۔ الضعیفة : ١٣٢٤) اس میں عثمان بن عبدالرحمٰن قوی نہیں۔

ترجمہ: روایت ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا: ظاہر کرو سلام کو اور کھلاؤ طعام کو اور مارو ہام کو وارث ہو جنان کے۔

فائدہ : اس باب میں عبداللہ بن عمر اور ابن عمر اور انس اور عبداللہ بن سلام اور عبدالرحمٰن بن عائش اور شریح بن ہانی رضی اللہ عنہم سے بھی روایت ہے کہ شریح اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں۔ یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے۔ روایت سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی۔

مترجم: ظاہر کرو سلام کو یعنی ہر مسلمان سے سلام کرو خواہ اس سے تعارف ہو یا نہ ہو اور ہام یعنی کھوپڑی یعنی مارو کھوپڑی کافروں کی اور جہاد کرو کہ جنت کے وارث ہو جاؤ گے کہ وطن اصلی تمہارے دادا کا وہی تھا۔

❀❀❀❀

(١٨٥٥) عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : ((اعْبُدُوا الرَّحْمٰنَ، وَأَطْعِمُوا الطَّعَامَ، وَاَفْشُوا السَّلَامَ تَدْخُلُوا الْجَنَّةَ بِسَلَامٍ)). (صحیح) ارواء الغلیل (٣/٢٣٩) سلسلة الاحادیث الصحیحة (٥٧١)

ترجمہ: روایت ہے عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے کیا فرمایا آنحضرت ﷺ نے: عبادت کرو رحمان کی اور کھانا کھلاؤ جاری کرو سلام کو کہ داخل ہو جاؤ جنت میں سلامتی سے۔

فائدہ : یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

مترجم: ابن ماجہ کی روایت میں اَفْشُوا السَّلَامَ وَاَطْعِمُوا الطَّعَامَ وَصِلُوا الْاَرْحَامَ وَصَلُّوْا بِاللَّیْلِ وَالنَّاسُ نِیَامٌ وارد ہے یعنی اور سلوک نیک کرو ناتے داروں سے اور نماز پڑھو رات کو جب لوگ سوتے ہوں۔ (الحدیث)

❀❀❀❀

٤٦۔ بَابُ : مَا جَآءَ فِیْ فَضْلِ الْعَشَاءِ

طعام شب کی فضیلت میں

(١٨٥٦) عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ : قَالَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ : ((تَعَشَّوْا وَلَوْ بِكَفٍّ مِنْ حَشَفٍ فَاِنَّ تَرْكَ الْعَشَاءِ مَهْرَمَةٌ)). (ضعیف ۔ الضعیفة : ١١٦) اس میں محمد بن یعلیٰ کوفی ضعیف اور عبدالملک بن طلاق مجہول ہے۔

ترجمہ: روایت ہے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا آنحضرت ﷺ نے طعام شب کی عادت رکھو اگر چہ ایک مٹھی کھجور نا قص ہو اس لیے کہ طعام شب کا چھوڑ دینا موجب ہے بڑھاپے کا۔

فائدہ : یہ حدیث منکر ہے۔نہیں جانتے ہم اس کو مگر اسی سند سے۔اور عنبسہ ضعیف ہیں حدیث میں،اور عبدالملک بن علاق مجہول ہیں۔

مترجم: یہ حدیث ابن ماجہ نے بھی ایراد کی ہے اور رواۃ اس کے مامون ہیں مگر ابراہیم بن عبدالسلام بن عبداللہ بن باباہ کہ وہ ضعیف ہیں۔

❁❁❁❁

٤٧۔ بَابُ : مَا جَآءَ فِي التَّسْمِيَةِ عَلَى الطَّعَامِ

کھانے پر بسم اللہ کہنے کا بیان

(١٨٥٧) عَنْ عُمَرَ بْنِ اَبِيْ سَلَمَةَ اَنَّهٗ دَخَلَ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَعِنْدَهٗ طَعَامٌ قَالَ : ((**اُدْنُ يَابُنَيَّ وَسَمِّ اللّٰهَ وَكُلْ بِيَمِيْنِكَ وَكُلْ مِمَّا يَلِيْكَ**)) . (صحيح ـ الارواء : ١٩٦٨)

ترجمہ: روایت ہے عمر بن ابی سلمہ سے کہ داخل ہوئے پاس آنحضرت ﷺ کے اور ان کے آگے کھانا تھا،فرمایا آپ ﷺ نے اے چھوٹے بیٹے میرے نزدیک ہو اور نام لے اللہ کا اور کھا اپنے داہنے ہاتھ سے اور کھا اپنے نزدیک سے۔

فائدہ : اختلاف کیا اصحاب ہشام بن عروہ نے اس حدیث کی روایت میں،اور ابو وجزہ سعدی کا نام یزید بن عبید ہے۔

❁❁❁❁

(١٨٥٨) عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : ((**اِذَا اَكَلَ اَحَدُكُمْ طَعَامًا فَلْيَقُلْ بِسْمِ اللّٰهِ، فَاِنْ نَسِيَ فِيْ اَوَّلِهٖ فَلْيَقُلْ بِسْمِ اللّٰهِ فِيْ اَوَّلِهٖ وَآخِرِهٖ**)) . (صحيح ـ الارواء : ١٩٦٥ ـ التعليق الرغيب : ٣/ ١١٥، ١١٦ ـ تخريج الكلم الطيب : ١١٢) وَبِهٰذَا الْاِسْنَادِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ : كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَاْكُلُ طَعَامًا فِيْ سِتَّةٍ مِنْ اَصْحَابِهٖ فَجَاءَ اَعْرَابِيٌّ فَاَكَلَهٗ بِلُقْمَتَيْنِ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : ((**اَمَا اِنَّهٗ لَوْسَمّٰى كَفَاكُمْ**)) .

ترجمہ: روایت ہے امّ المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہتی ہیں فرمایا آنحضرت ﷺ نے: جب کھائے کوئی تم میں کا کچھ کھانا تو چاہیے کہ بسم اللہ کہہ لے پھر اگر بھول جائے تو کہے بِسْمِ اللّٰهِ فِيْ اَوَّلِهٖ وَاٰخِرِهٖ یعنی شروع ہے اللہ کے نام سے اول و آخر اس کھانے کا۔اور اسی اسناد سے مروی ہے امّ المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ تھے آنحضرت ﷺ کھا رہے تھے کھانا چھ آدمیوں میں اپنے اصحاب سے پھر آ گیا ایک گنوار اور کھا لیا اس نے سب کھانا دو لقمے میں،سو فرمایا آنحضرت ﷺ نے اگر یہ نام لیتا اللہ کا تو یہ کھانا تم سب کو کفایت کرتا۔

فائدہ : یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔مترجم: بسم اللہ ابتدائے طعام میں مستحب ہے باجماع امت اور ایسے ہی حمد بھی آخر میں اور

ایسے ہے پہننے کی ابتداء میں بلکہ ہر امر ذی بال کی ابتداء میں۔ اور علماء نے کہا ہے مستحب ہے بجہر کہنا بسم اللہ کا کہ اوروں کو تنبیہ ہو جائے اور کافی ہے لفظ بسم اللہ کا اگر چہ پوری پڑھنا مستحسن ہے، اور جنب اور حائض وغیرہما اس میں سب برابر ہیں اور چاہیے کہ ہر ایک شخص جماعت سے بسم اللہ کہے مگر ایک شخص نے بھی کہہ لی تو سنت ادا ہو گئی نص کیا ہے اس پر شافعی رحمۃ اللہ علیہ نے اور استدلال کیا ہے کہ نبی ﷺ نے خبر دی کہ شیطان قابو پالیتا ہے کھانے سے جب کہ اس پر نام اللہ کا نہ لیا جائے اور اس لیے کہ مقصود حاصل ہو جاتا ہے ایک کے نام لینے سے (نووی) فقیر کہتا ہے اِذَا اَکَلَ اَحَدُکُمْ طَعَاماً فَلْیَقُلْ بِسْمِ اللّٰہِ کا عموم مقتضی ہے کہ ہر آدمی کو بسم اللہ کہنا سنت ہے۔

❁❁❁❁

٤٨۔ بَابُ : مَا جَآءَ فِیْ کَرَاهِیَةِ الْبَیْتُوْتَهِ وَفِیْ یَدِهٖ رِیْحُ غَمَرٍ

اس حالت میں سو جانے کی کراہت میں کہ چکنائی کی بو اس کے ہاتھ میں ہو

(١٨٥٩) عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : ((اِنَّ الشَّیْطَانَ حَسَّاسٌ لَحَّاسٌ، فَاحْذَرُوْهُ عَلٰی اَنْفُسِکُمْ، مَنْ بَاتَ وَفِیْ یَدِهٖ رِیْحُ غَمَرٍ فَاَصَابَهٗ شَیْءٌ فَلَا یَلُوْمَنَّ اِلَّا نَفْسَهٗ)) .

(موضوع ۔ الضعیفة : ٥٥٣٣ ۔ الروض النضیر : ٢/ ٢٢٥) اس میں یعقوب بن ولید کذاب اور متہم ہے

ترجمہ: روایت ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہا فرمایا آنحضرت ﷺ نے کہ شیطان بڑا پانے والا ہے اور تاڑنے والا ہے، سو بچاؤ اس سے اپنی جانوں کو، جو سویا اور ہاتھ میں اس کے چکنائی کی بو ہے پھر پہنچی اس کو کچھ بلا برا نہ کہے مگر اپنی جان کو۔

فائدہ : یہ حدیث حسن ہے اس سند سے۔ اور مروی ہے سہیل بن ابی صالح سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے وہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے وہ نبی ﷺ سے روایت کی ہم سے محمد بن اسحاق نے انہوں نے ابو بکر بغدادی سے انہوں نے محمد بن جعفر سے انہوں نے منصور بن ابی الاسود سے انہوں نے اعمش سے انہوں نے ابو صالح سے انہوں نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا آنحضرت ﷺ نے: جو رات کو سوئے اور اس کے ہاتھ میں چکنائی ہو پھر اسے کچھ بلا پہنچے تو ملامت نہ کرے مگر اپنی جان کو۔ یہ حدیث حسن ہے غریب ہے نہیں جانتے ہم اس کو اعمش کی روایت سے مگر اسی سند سے۔

مترجم: یہ تو ظاہر ہے کہ ہاتھ میں چکنائی ہو گی تو ہوام اور حشرات الارض قصد کریں گے، اور اکثر ایسا بھی ہوا ہے کہ چوہوں نے لوگوں کی انگلیاں کتر لی ہیں اور سوا اس کے جن اور شیاطین کی بھی کچھ ایذا ہوتی ہو گی بہر حال اطاعت آپ ﷺ کی ضرور ہے اور احتراز آپ ﷺ کی مناہی سے لازم۔ اٰخِرُ اَبْوَابِ الْاَطْعِمَةِ ۔

مترجم: چند سنن و مستحبات طعام باختصار لکھے جاتے ہیں، اور اس پر ابواب مذکورہ کا ختم کیا جاتا ہے۔ اَللّٰهُمَّ ارْزُقْنَا اِتِّبَاعَ نَبِیِّكَ الْکَرِیْمِ۔

(۱) شروع کرنا غسل ید اور اکل کا شخص فاضل وکبیر سے مستحب ہے۔
(۲) تین انگلیوں سے کھانا سنت ہے۔
(۳) غیر مدعو شخص اگر مدعوین کے ساتھ آ جائے تو اجازت صاحبِ خانہ ضرور ہے، اور صاحب خانہ کو مستحب ہے اجازت دینا۔
(۴) آنحضرت ﷺ کی عادت مبارک تھی کہ کھانے کا نام دریافت فرماتے تھے جب کھاتے۔
(۵) کلی کرنا بعد طعام کے مسنون ہے اور رومالوں کے بدلے ہتھیلیاں اپنی سواعد اور اقدام میں پونچھ لینا مسنون ہے۔
(۶) رفع مائدہ کے وقت یہ دعا مسنون ہے: اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ کَفَانَا وَاَرْوَانَا غَیْرَ مَکْفِیٍّ وَلَا مَکْفُوْرٍ۔
(۷) جب سفر سے گھر آئے تو اطعام طعام مسنون ہے۔
(۸) دعوت کے گھر میں کوئی امر منکر دیکھے تو لوٹ جانا مسنون ہے، آپ ﷺ ایک پردہ دیکھ کر سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کے گھر سے لوٹ گئے۔
(۹) جب داعی آدمی کے کئی ایک ہوں تو جس کا دروازہ قریب ہو اس کی دعوت قبول کرے یا جس کی دعوت پہلے پہنچے۔
(۱۰) الگ الگ کھانا پیٹ نہ بھرنے کا سبب ہے اور مل کر کھانا موجب برکت ہے۔
(۱۱) جب مکھی کھانے میں گرے تو اسے ڈبو کر نکالنا مسنون ہے۔
(۱۲) مہمان میزبان کے لیے یہ دعا کرے: اَفْطَرَ عِنْدَکُمُ الصَّائِمُوْنَ وَاَکَلَ طَعَامَکُمُ الْاَبْرَارُ وَصَلَّتْ عَلَیْکُمُ الْمَلَائِکَةُ۔
(۱۳) پہلا پھل دیکھے تو یہ دعا مسنون ہے: اَللّٰھُمَّ بَارِكْ لَنَا فِیْ مَدِیْنَتِنَا وَفِیْ ثِمَارِنَا وَفِیْ مُدِّنَا وَفِیْ صَاعِنَا بَرَکَةً مَعَ بَرَکَةٍ۔
(۱۴) آنحضرت ﷺ کے جب گھی گوشت دونوں سامنے ہوتے تو ایک کھاتے ایک صدقہ کر دیتے۔
(۱۵) مسکہ اور کھجور ملا کر کھانا مسنون ہے، اسی طرح رطب وقثاء اور رطب وبطیخ۔
(۱۶) سات کھجوریں عجوہ ہر روز کھانا دافع سم وسحر ہے۔
(۱۷) طاعم شاکر ثواب میں مثل صائم صابر کے ہے۔
(۱۸) مہمان کو دیکھ کر خوشی ظاہر کرنا اور شکر الٰہی بجالانا اور مرحبا وسہلاً کہنا مستحب ہے۔
(۱۹) تقدیم فواکہ کی خبز ولحم پر مستحب ہے۔
(۲۰) طعمہ مسنونہ جن کا ذکر احادیث میں وارد ہوا ہے وہ کئی کھانے ہیں۔ (۱) احیس: گھی اور کھجور ملا ہوا (۲) قط: چھاچھ سکھا کر بناتے ہیں۔ (۳) سویق: ستو (۴) خزیرہ چھوٹی بوٹیاں گوشت کی روا ملا کر پکاتے ہیں اگر اس میں گوشت نہ ہو تو وہ عصیدہ ہے اور اگر میٹھا اور آٹا ہو تو حریرہ (۵) تلبینہ: آش جو اور حریرہ (۶) ثرید: روٹی سالن میں چوری ہوئے (۷) دُبّاء: کدو ہے کہ آنحضرت ﷺ کو محبوب تھا (۸) قدید: گوشت جو نمک لگا کر سکھایا ہو (۹) ساق: چکندر اور جو ملا کر ایک صحابیہ پکاتی تھیں اور بروز جمعہ اصحابؓ آنحضرت ﷺ کو کھلاتی تھیں (۱۰) ذاك وكتف وحيت وظهرك: یعنی دست وشانہ وپسلی

اور پیٹھ کا گوشت بکری کا آنحضرت ﷺ کو پسند تھا۔(۱۱) حسف ای ردی تمر: یعنی ادنیٰ قسم کی کھجور، جھار کھجور کا گابھا نبات پیلو کا پھل کہ اس میں اچھا ہوتا ہے۔ یہ سب پھل آنحضرت ﷺ نے کھائے ہیں، جبن پنیر چھری سے کاٹ کر کھانا بھی ثابت ہے۔

(۲۱) پیٹ بھر کر کھانا احیاناً روا ہے دواماً مکروہ ہے، اور خبز مرقق یعنی پتلی چپاتی کھانا بدعت ہے آپ نے کبھی نہیں کھائی۔

(۲۲) خوان پر کھانا مکروہ ہے دستر خوان پر سنت۔

(۲۳) تکیہ لگا کر کھانا پینا مکروہ ہے۔

(۲۴) عیب کرنا طعام کو مکروہ ہے۔

(۲۵) آٹا چھاننا بدعت ہے، آنحضرت ﷺ کے زمانہ میں جو پیس کر پھونک لیا کرتے تھے۔

(۲۶) مناخل یعنی چھلنیاں گھر میں رکھنا خلافِ سنت ہے۔

(۲۷) چھوٹی چھوٹی تشتریوں اور پیالیوں میں کھانا خلافِ سنت ہے۔

(۲۸) کھجور میں اقران یعنی دو دو ملا کر کھانا مکروہ ہے مگر ساتھ کھانے والوں کی اجازت ہو تو جائز ہے۔

(۲۹) اوندھے لیٹ کر کھانا مکروہ ہے۔

(۳۰) جس دستر خوان پر شراب ہو اس پر کھانا حرام ہے۔

(۳۱) مسجد میں کھانا روا ہے۔

(۳۲) کھانا پھینکنا منع ہے۔

❀ ❀ ❀ ❀

(۱۸۶۰) عَنْ اَبِی هُرَيْرَةَ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : ((مَنْ بَاتَ وَ فِیْ يَدِهٖ رِيْحُ غَمَرٍ فَاَصَابَهٗ شَیْءٌ فَلَا يَلُوْمَنَّ اِلَّا نَفْسَهٗ)) . (صحيح) تخريج مشكاة المصابيح (٤٢١٩) الروض (٨٢٣)

ترجمہ: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے جو رات کو سو جائے اور اس کے ہاتھ میں چکنائی لگی ہو پھر اسے کوئی نقصان پہنچ جائے تو اپنے آپ کو ملامت کرے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

ابواب الأشربة

عن رسول الله ﷺ

(المعجم ٢٤) مشروبات کے بیان میں (التحفة ٢١)

١ ـ بَابُ : مَا جَاءَ فِيْ شَارِبِ الْخَمْرِ

شراب پینے والے کے بیان میں

(١٨٦١) عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : ((كُلُّ مُسْكِرٍ خَمْرٌ وَكُلُّ مُسْكِرٍ حَرَامٌ، وَمَنْ شَرِبَ الْخَمْرَ فِي الدُّنْيَا فَمَاتَ وَهُوَ يُدْمِنُهَا لَمْ يَشْرَبْهَا فِي الْآخِرَةِ)) . (اسناده صحيح ـ الارواء : ٨/ ٤١)

ترجمہ: روایت ہے ابن عمر رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا آنحضرت ﷺ نے ہر نشہ کرنے والی چیز خمر ہے اور نشہ کرنے والی چیز حرام ہے، اور جس نے پی شراب دنیا میں اور مرا اور وہ اس کی عادت رکھتا ہے نہ پیے گا شراب آخرت میں یعنی جنت میں۔

فائدہ : اس باب میں ابو ہریرہ اور ابو سعید اور عبداللہ بن عمر اور عبادہ اور ابو مالک اشعری اور ابن عباس رضی اللہ عنہم سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث ابن عمر رضی اللہ عنہما کی حسن ہے صحیح ہے۔ اور مروی ہے کئی طرح سے اس سند سے عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ۔ اور روایت کی مالک بن انس نے نافع سے انہوں نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے موقوفاً اور مرفوع نہ کیا اس کو۔

(١٨٦٢) عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : ((مَنْ شَرِبَ الْخَمْرَ لَمْ تُقْبَلْ لَهُ صَلَاةٌ أَرْبَعِيْنَ

صَبَاحًا، فَإِنْ تَابَ تَابَ اللّٰهُ عَلَيْهِ فَإِنْ عَادَ لَمْ يَقْبَلِ اللّٰهُ لَهُ صَلَاةً أَرْبَعِينَ صَبَاحًا، فَإِنْ تَابَ تَابَ اللّٰهُ عَلَيْهِ فَإِنْ عَادَ لَمْ يَقْبَلِ اللّٰهُ لَهُ صَلَاةً أَرْبَعِينَ صَبَاحًا، فَإِنْ تَابَ تَابَ اللّٰهُ عَلَيْهِ، فَإِنْ عَادَ الرَّابِعَةَ لَمْ يَقْبَلِ اللّٰهُ لَهُ صَلَاةً أَرْبَعِينَ صَبَاحًا، فَإِنْ تَابَ لَمْ يَتُبِ اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَقَاهُ مِنْ نَهْرِ الْخَبَالِ)). قِيلَ: يَا أَبَا عَبْدِالرَّحْمٰنِ! وَمَا نَهْرُ الْخَبَالِ؟ قَالَ نَهْرٌ مِنْ صَدِيدِ أَهْلِ النَّارِ . (صحيح) سلسلة الاحاديث الصحيحة (٧٠٩) تعليق على صحيح ابن خزيمة (٩٣٩) تخريج الايمان لابن سلام (٩١/٩٢) المشكاة (٣٦٤٤) التحقيق الثانی

بعض محققین کہتے ہیں اس میں آخری جملہ فان تاب لم یتب اللہ علیہ سخت ضعیف ہے۔

ترجمہ: روایت ہے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے کہا فرمایا رسول اللہ ﷺ نے: جس نے پی شراب نہ قبول کرے گا اللہ تعالیٰ اس کی کوئی نماز چالیس دن تک پھر اگر اس نے توبہ کی توبہ قبول کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کی، پھر اگر اس نے دوبارہ پی نہیں قبول کرے گا اللہ تعالیٰ اس کی کوئی نماز چالیس دن تک پھر اگر اس نے توبہ کی توبہ قبول کرے گا اللہ اس کی، پھر اس نے سہ بار پی نہ قبول کرے گا اللہ تعالیٰ اس کی کوئی نماز چالیس دن تک، پھر اگر توبہ کرے تو توبہ قبول کرے گا اللہ تعالیٰ اس کی، پھر اگر اس نے چوتھی بار پی نہ قبول کرے گا اللہ تعالیٰ اس کی کوئی نماز چالیس دن تک، پھر اس نے توبہ کی نہ قبول کرے گا اللہ تعالیٰ توبہ اس کی۔ یعنی ایسی قبول نہ ہوگی کہ کچھ سزا نہ ہو بلکہ سزا اس کی بیلے ہوگی۔ کہ پلاوے گا اس کو اللہ تعالیٰ نہر سے کیچڑ کے۔ پوچھا لوگوں نے اے ابا عبدالرحمٰن اور یہ کنیت ہے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کی کیا ہے نہر کیچڑ کی؟ فرمایا نہر پیپ سے دوزخیوں کے۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے۔ اور مروی ہوا ہے مثل اس کے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے اور ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہ وہ دونوں روایت کرتے ہیں آنحضرت ﷺ سے۔

مترجم: خمر اور اس کے شارب کی برائی میں بہت احادیث وارد ہوئی ہیں۔ بخاری میں ہے جس نے شراب پی اور توبہ نہ کی حرام ہے اس پر شراب آخرت کی۔ اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ شبِ معراج میں آنحضرت ﷺ پر شراب اور دودھ عرض کیے گئے آپ ﷺ نے دودھ اختیار کیا حضرت جبرئیل علیہ السلام نے فرمایا اگر آپ شراب پی لیتے تو گمراہ ہو جاتی امت آپ کی اور انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جب حرام ہوئی شراب نہیں پاتے تھے ہم خمر انگور کا بلکہ اکثر خمر ہمارا بسر اور تمر سے تھا۔ اور ابو مالک یا ابو عامر اشعری سے مروی ہے آنحضرت ﷺ نے فرمایا: میری امت سے ایک قوم حلال کر لے گی فرجیں عورتوں کی یعنی بہ زنا، اور ریشمی کپڑے اور شراب اس طرح استعمال کریں گے جیسے حلال کو، اور اتریں گی ان میں سے کچھ قومیں نزدیک ایک علم[1] کے شام کو آئے گا ان کے پاس کوئی آنے والا کسی حاجت کو وہ کہیں گے آج لوٹ جا کل ہمارے پاس آنا، پھر مسخ کردے گا اللہ تعالیٰ ان میں سے کچھ لوگوں کو سور اور بندر۔ اور خمر باجماعِ امت حرام ہے۔ بتحریم اللہ و تحریم رسولہ و بسوال الصحابۃ اختلاف نہیں ہے اس میں کسی کا

[1] کنارہ پہاڑ کا۔

مگر اختلاف کیا ہے اس میں کہ حرمت خمر کی لذاتہا ہے یعنی بغیر کسی علت کے یا بسبب کسی علت کے پس حنفیہ اس طرف گئے ہیں کہ حرمت اس کی لذاتہا ہے۔ اور سائر علماء کا مذہب ہے کہ حرمت اس کی بعلت سکر ہے اور یہی مذہب صحیح اور موافق احادیث اور روایات کے ہے۔ اور بیان کی ہے اللہ تعالیٰ نے یہی علت اس کی۔ چنانچہ فرمایا ﴿اِنَّمَا يُرِيْدُ الشَّيْطَانُ اَنْ يُّوْقِعَ بَيْنَكُمُ الْعَدَاوَةَ وَالْبَغْضَآءَ فِي الْخَمْرِ وَالْمَيْسِرِ وَيَصُدَّكُمْ عَنْ ذِكْرِ اللّٰهِ وَ عَنِ الصَّلٰوةِ فَهَلْ اَنْتُمْ مُّنْتَهُوْنَ﴾۔ پس فرمائیں اس میں دو خرابیاں ایک وقوع عداوت فیما بینا، دوسرے روکنا ذکر الٰہی سے اور نماز سے اور یہ دونوں ہوتی ہیں حالت سکر میں۔ اور قصہ حمزہ رضی اللہ عنہ کا مشہور ہے کہ بسبب سکر کے انہوں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کی دو انٹنیاں ماریں اور آنحضرت ﷺ اور صحابہ کو کہا هَلْ اَنْتُمْ اِلَّا عُبَيْدٌ لِّيْ اَوْلَا بَآئِيْ یعنی نہیں ہو تم مگر غلام میرے یا میرے باپ دادوں کے۔ اور علی ھذا القیاس قصہ سعد کا اور یہ جو فرمایا کہ نہ پیئے گا شارب خمر شراب آخرت کو تو شارب دو حال سے خالی نہیں یا تو توبہ کرے گا یا نہیں پھر اگر توبہ کی تو شارب نہ رہا بلکہ بمنطوق التائب من الذنب كمن لاذنب له تائب ہو گیا۔ پھر اگر توبہ نہ کی تو مذہب اہل سنت یہی ہے کہ اللہ مختار ہے خواہ اسے بخشے خواہ عذاب کرے پھر اگر عذاب کیا مخلد فی النار نہ ہوگا اور خواہ مخواہ بہ برکت توحید بفضلِ اللہ نار سے نکلے گا اور جنت میں جائے گا، پھر جب جنت میں پہنچا تو مذہب ایک گروہ صحابہ کا ہے کہ وہ جنت میں بھی شراب نہ پیئے گا۔ اور ظاہر حدیث یہی ہے اس لیے کہ جلدی کی اس نے اس میں کہ تاخیر درکار تھی جیسے کہ قاتل وارث حصول میراث کے لیے جلدی کرتا ہے پھر اس کی سزا یہ ہوتی ہے کہ مطلقاً میراث سے محروم ہو جاتا ہے۔ اور مراد عدم قبول توبہ سے چوتھی بار میں شاید یہ ہو کہ اس نے جو بار بار توبہ توڑی اور گویا حکم شرعی سے استہزاء کی تو اللہ تعالیٰ اس کے عوض میں قساوت قلب ایسی دیتا ہے کہ توفیق توبہ مقبولہ نہیں پاتا، اور انوار و برکات توبہ سے محروم رہتا ہے۔ اور حنفیہ قائل ہیں کہ حرمت خمر انگوری کی قطعی ہے اور باقی مسکرات کی حرمت ظنی حالانکہ یہ مذہب بغایت ضعیف ہے اور خلاف احادیث معتبرہ اس لیے کہ روایات معتبرہ میں وارد ہے كل مسكر خمر و كل مسكر حرام جیسا کہ آگے آتا ہے اور مذہب جمہور کا انہی احادیث کے موافق ہے یعنی حرمت ہر مسکر کی قطعی ہے۔ (احوذی)

❀❀❀❀

۲۔ بَابُ : مَا جَاءَ كُلُّ مُسْكِرٍ حَرَامٌ

اس بیان میں کہ ہر نشہ آور چیز حرام ہے

(١٨٦٣) عَنْ عَائِشَةَ: اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ سُئِلَ عَنِ الْبِتْعِ؟ فَقَالَ : ((كُلُّ شَرَابٍ اَسْكَرَ فَهُوَ حَرَامٌ)) .

(اسناده صحيح) ارواء الغليل (٨/ ٤١)

ترجمہ: روایت ہے امّ المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ نبی ﷺ سے پوچھا کسی نے حکم تبع کا؟ فرمایا آپ ﷺ نے: جو پینے کی چیز میں نشہ کرے وہ حرام ہے۔

مترجم: بتع بکسر موحدہ وسکون فوقانیہ شراب ہے کہ شہد سے بنائی جاتی ہے، اور شراب ہے اہل یمن کی۔

(۱۸٦٤) عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُوْلُ : ((كُلُّ مُسْكِرٍ حَرَامٌ)) .

(اسنادہ صحیح) الارواء (۸/٤۱) الروض النضیر (٥٤۲۔ ٥٤٤)

ترجمہ: روایت ہے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے کہا انہوں نے سنا میں نے آنحضرت ﷺ سے فرماتے تھے ہر نشہ کرنے والی چیز حرام ہے۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔ اور اس باب میں عمر اور علی اور ابن مسعود اور ابو سعید اور ابو موسیٰ اور اشج عصری سے اور دیلم اور میمونہ اور عائشہ اور ابن عباس اور قیس بن سعد اور نعمان بن بشیر اور معاویہ اور عبداللہ بن معقل اور ام سلمہ اور ابو ہریرہ اور وائل بن حجر اور قرہ مزنی رضوان اللہ علیہم اجمعین سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔ روایت کی ابی سلمہ نے ابو ہریرہ سے انہوں نے نبی ﷺ سے مانند اس کے۔ اور روایت ہے ابو سلمہ سے انہوں نے روایت کی ابن عمر رضی اللہ عنہما سے انہوں نے نبی ﷺ سے۔

اس حدیث میں صاف دلالت ہے کہ حرمت جمیع اشیاء مسکرہ کی برابر ہے نہ جیسا کہ مذہب حنفیہ ہے اور اس حدیث کے مضمون کو اتنے صحابہ نے روایت کیا ودون ہذا خرط القتاد۔

❀❀❀❀

۳۔ بَابُ : مَا جَاءَ مَا أَسْكَرَ كَثِيْرُهُ فَقَلِيْلُهُ حَرَامٌ

اس بیان میں کہ جس کے بہت سے نشہ ہو اس کا تھوڑا بھی حرام ہے

(۱۸٦٥) عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ : ((مَا اَسْكَرَ كَثِيْرُهُ فَقَلِيْلُهُ حَرَامٌ)) .

(حسن صحیح) ارواء الغلیل (۸/٤۳)

ترجمہ: روایت ہے جابر رضی اللہ عنہ سے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا: جس کے بہت سے نشہ ہو اس کا تھوڑا بھی حرام ہے۔

فائدہ: اس باب میں سعد اور عائشہ اور عبداللہ بن عمرو اور ابن عمر اور خوات بن جبیر رضوان اللہ علیہم اجمعین سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث حسن ہے غریب ہے جابر رضی اللہ عنہ کی روایت سے۔

❀❀❀❀

(۱۸٦٦) عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : ((كُلُّ مُسْكِرٍ حَرَامٌ، مَا اَسْكَرَ الْفَرَقُ مِنْهُ فَمِلْءُ الْكَفِّ مِنْهُ حَرَامٌ)). (اسنادہ صحیح ۔ الارواء : ۲۳۷٦)

ترجمہ: روایت ہے عائشہ ام المؤمنین رضی اللہ عنہا سے کہ فرمایا آنحضرت ﷺ نے: ہر نشہ کی چیز حرام ہے جس کی ایک فرق بھر سے نشہ ہو اس کا ایک چلو بھر بھی حرام ہے۔

اور عبداللہ یا محمد بن بشار ان دونوں میں سے کسی نے اپنی روایت میں کہا الحسوۃ منہ حرام یعنی ایک گھونٹ بھی اس میں سے حرام ہے۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے۔ روایت کی یہ لیث بن ابی سلیم اور ربیع بن صبیح نے ابوعثمان انصاری سے روایت مہدی کی مانند۔ اور ابوعثمان انصاری کا نام عمرو بن سالم ہے، اور کبھی ان کو عمر بن سالم بھی کہتے ہیں۔

مترجم: فرق بفاء وسکونِ راء ایک برتن ہے کہ تین صاع اس میں آتے ہیں۔ اور ابن قتیبہ نے کہا اٹھائیس رطل سماتے ہیں۔

❀❀❀❀

٤۔ بَابُ: مَا جَآءَ فِي نَبِيذِ الْجَرِّ

مٹکوں میں نبیذ بنانے کے بیان میں

(١٨٦٧) عَنْ طَاؤُسٍ اَنَّ رَجُلًا اَتَى ابْنَ عُمَرَ فَقَالَ: نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَنْ نَبِيْذِ الْجَرِّ؟ فَقَالَ: نَعَمْ. فَقَالَ: طَاؤُسٌ وَاللّٰهِ اِنِّيْ سَمِعْتُهُ مِنْهُ. (اسنادہ صحیح)

ترجمہ: روایت ہے طاؤس سے کہ آیا ایک مرد ابن عمر رضی اللہ عنہ کے پاس اور کہا اس نے کہ منع کیا ہے آنحضرت ﷺ نے مٹکوں کی نبیذ سے کہا انہوں نے ہاں، سو کہا طاؤس نے کہ قسم ہے اللہ کی میں نے بھی سنا ان سے۔

فائدہ: اس باب میں ابن ابی اوفی اور سعید اور سوید اور عائشہ اور ابن زبیر اور ابن عباس رضی اللہ عنہم سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

مترجم: اس جگہ مٹکے سے لاکھی برتن مراد ہیں کہ ان میں نبیذ جلدی نشہ لاتی ہے اور نبیذ یہ ہے کہ کھجور تر یا خشک رات کو پانی میں بھگو دے دن کو پی لے وہ جب تک نشہ نہ لائے حلال ہے نشہ لائے تو حرام ہے پھینک دینا چاہیے۔

❀❀❀❀

٥۔ بَابُ: مَا جَآءَ فِي كَرَاهِيَةِ أَنْ يُنْبَذَ فِي الدُّبَّاءِ وَالنَّقِيرِ وَالْحَنْتَمِ

کدو کے خول، سبز روغنی گھڑے اور لکڑی (کھجور کی) کے برتن میں نبیذ بنانے کی کراہت کے بیان میں

(١٨٦٨) عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ قَالَ: سَمِعْتُ زَاذَانَ يَقُوْلُ: سَأَلْتُ ابْنَ عُمَرَ عَنْ مَا نَهٰى عَنْهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ

مِنَ الْاَوْعِيَةِ وَاَخْبِرْنَاهُ بِلُغَتِكُمْ وَفَسِّرْهُ لَنَا بِلُغَتِنَا فَقَالَ : نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَنِ الْحَنْتَمَةِ وَهِيَ الْجَرَّةُ وَنَهٰى الدُّبَّاءِ وَهِيَ الْقَرْعَةُ، وَنَهٰى عَنِ النَّقِيْرِ وَهُوَ اَصْلُ النَّخْلِ يُنْقَرُ نَقْرًا اَوْ يُنْسَجُ نَسْجًا وَنَهٰى عَنِ الْمُزَفَّتِ وَهُوَ الْمُقَيَّرُ، وَاَمَرَ اَنْ يُنْتَبَذَ فِي الْاَسْقِيَةِ . (اسناده صحيح ـ الصحيحة : ٢٩٥١ سلسله احاديث)

ترجمہ: روایت ہے عمرو بن مرہ سے کہا سنا میں نے زادان کو کہتے تھے پوچھا میں نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے حال ان برتنوں کا کہ منع کیا ہے آنحضرت ﷺ نے اس کے استعمال سے، اور کہا ابن عمر رضی اللہ عنہما سے کہ خبر دو ہم کو ان کی اپنی زبانوں میں پھر تفسیر کر دو ان کی ہماری زبان میں، کہا ابن عمر رضی اللہ عنہما نے منع فرمایا آنحضرت ﷺ نے حنتمہ سے اور وہ مٹکا ہے اور منع فرمایا دبّاء سے اور وہ کدو کی تونبی ہے، اور منع فرمایا نقیر سے اور وہ جڑ ہے کھجور کی کہ اس کو اندر سے خراد لیتے ہیں یا یوں کہا کہ اتار لیتے ہیں چھلکا اس کا اور صاف کر لیتے ہیں، اور منع فرمایا مزفت سے اور وہ برتن ہے کہ جس پر روغنِ قیر ملا ہوا ہو یعنی لاکھی برتن اور حکم فرمایا آنحضرت ﷺ نے کہ نبیذ بنائی جائے مشکوں میں۔

فائدہ: اس باب میں عمر اور علی اور ابن عباس اور ابوسعید اور ابوہریرہ اور عبدالرحمٰن بن یعمر اور سمرہ اور انس اور عائشہ اور عمران بن حصین اور عائذ بن عمرو اور حکم غفاری اور میمونہ رضی اللہ عنہم سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

مترجم: ان برتنوں میں نبیذ بنانے سے اس لیے منع فرمایا کہ جلد سڑ جاتی ہے اور خوف نشہ کا ہے اور استعمال ان کا مخصوص تھا شراب کے لیے، اس لیے بھی منع فرمایا تھا کہ ان کی مشابہت نہ ہو اب استعمال جائز ہے۔ مسلم میں مروی ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: وَلٰكِنِ اشْرَبْ فِيْ سِقَائِكَ وَاَوْكِهٖ۔ یعنی نبیذ بنا تو اپنی مشک میں اور باندھ دے اس کو۔ اور حکمت اس میں یہ ہے کہ مشک میں جب جوش آ جائے گا اور سکر پیدا ہوگا تو پھٹ جائے گی اور مالک کو معلوم ہو جائے گا کہ یہ مسکر ہو گئی بخلاف ظروف مذکورہ کے کہ اس میں سکر کا علم نہیں ہوتا۔ يُنْسَجُ نَسْجًا جو روایت میں وارد ہوا ہے صحیح حائے مہملہ سے ہے اور معنی نسح کے چھلکا اتارنا اور جیم مہملہ غلط ہے کہ معظم نسخ مسلم وغیرہ میں بحاء مہملہ واقع ہوا ہے۔ اور یہ نبیذ بنانا ان برتنوں میں بھی جو حدیث میں منہی عنہ ہے اس کی نہی منسوخ ہے۔ چنانچہ مسلم میں مروی ہے کہ آپ نے فرمایا میں تم کو منع کرتا تھا اس میں نبیذ بنانے سے اب بناؤ مگر مسکر نہ پیو، یعنی احتیاط رکھو۔ (نووی)

❀❀❀❀

٦ـ بَابُ : مَا جَاءَ فِي الرُّخْصَةِ أَنْ يُنْتَبَذَ فِي الظُّرُوْفِ

برتنوں میں نبیذ بنانے کی اجازت کے بیان میں

(١٨٦٩) عَنْ بُرَيْدَةَ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : ((اِنِّيْ كُنْتُ نَهَيْتُكُمْ عَنِ الظُّرُوْفِ، وَاِنَّ ظَرْفًا لَا يُحِلُّ

شَيْئًا وَّلَا يُحَرِّمُهُ، وَكُلُّ مُسْكِرٍ حَرَامٌ)) . (اسناده صحيح)

ترجمہ: روایت ہے بریدہ سے کہ فرمایا آنحضرت ﷺ نے منع کرتا تھا میں تم کو برتنوں میں نبیذ بنانے سے، اور بے شک ظرف کسی چیز کو حلال نہیں کرتا اور نہ حرام کرتا ہے، اور ہر نشہ کرنے والی چیز حرام ہے۔ یعنی حرمت بسبب نشہ کے ہے نہ بسبب ظرف کے۔

فائدہ : یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

(۱۸۷۰) عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ : نَهَى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَنِ الظُّرُوْفِ، فَشَكَتْ اِلَيْهِ الْاَنْصَارُ، فَقَالُوْا : لَيْسَ لَنَا وِعَآءٌ قَالَ : ((فَلَا اِذَنْ)) . (اسناده صحيح)

ترجمہ: روایت ہے جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے کہا منع کیا رسول اللہ ﷺ نے برتنوں سے پھر شکوہ کیا انصار نے اور کہا ہمارے پاس اور برتن نہیں فرمایا آپ ﷺ نے ایسا ہے تو میں منع نہیں کرتا۔

فائدہ : اس باب میں ابن مسعود اور ابو ہریرہ اور ابو سعید اور عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہم سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

مترجم: ان احادیث سے معلوم ہوا کہ نہی انتباذ جو باب مقدم میں مذکور ہوئی منسوخ ہے۔ اور بخاری میں ایک عورت سے مروی ہے کہ اس نے کہا انقعت لَهُ تَمرَاتٍ مِنَ اللَّيْلِ فِيْ تَوْرٍ یعنی بھگو رکھے تھے میں نے آنحضرت ﷺ کے لیے چند کھجوریں لوٹے میں۔ اور تور لوٹے کو کہتے ہیں خواہ پتھر کا ہو خواہ تانبے کا یا لکڑی کا ہو پھر پلایا آنحضرت ﷺ کو۔

❀❀❀❀

۷۔ بَابٌ : مَا جَاءَ فِي الْاِنْتِبَاذِ فِي السِّقَاءِ

مشک میں نبیذ بنانے کے بیان میں

(۱۸۷۱) عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ : كُنَّا نَنْبِذُ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ فِيْ سِقَاءٍ يُوْكَأُ فِيْ اَعْلَاهُ لَهُ عَزْلَاءُ نَنْبِذُهُ غُدْوَةً وَيَشْرَبُهُ عِشَاءً، وَنَنْبِذُهُ عِشَاءً وَيَشْرَبُهُ غُدْوَةً . (اسناده صحيح)

ترجمہ: روایت ہے ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہا انہوں نے کہ ہم نبیذ بنایا کرتے تھے آنحضرت ﷺ کے لیے مشک میں کہ باندھ دیا جاتا تھا اس کے اوپر کا منہ اور اس کے نیچے ایک چھوٹا سا منہ تھا بھگوتے تھے ہم صبح کو تو پیتے تھے آپ ﷺ شام کو اور بھگوتے تھے ہم شام کو تو پیتے تھے آپ ﷺ صبح کو۔

فائدہ : اس باب میں جابر اور ابو سعید اور ابن عباس رضی اللہ عنہم سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث حسن ہے غریب ہے۔ نہیں جانتے ہم اسے یونس بن عبید کی روایت سے مگر اسی سند سے۔ اور مروی ہوئی ہے یہ حدیث عائشہ رضی اللہ عنہا سے اور سند سے بھی۔

مترجم: عَزْلَاءُ توشہ دان چرمی کے نیچے کے منہ کو کہتے ہیں مطلب یہ ہے کہ اس مشک کے اوپر کا منہ تو باندھ دیتے تھے اور نیچے جو چھوٹا سوراخ بمنزلہ عزلاء کے تھا اس سے پیتے تھے۔

❀❀❀❀

٨۔ بَابُ مَا جَاءَ فِي الْحُبُوبِ الَّتِي يُتَّخَذُ مِنْهَا الْخَمْرُ

ان دانوں کے بیان میں جن سے شراب بنتی تھی

(١٨٧٢) **عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ :** ((اِنَّ مِنَ الْحِنْطَةِ خَمْرًا، وَ مِنَ الشَّعِيرِ خَمْرًا، وَمِنَ التَّمْرِ خَمْرًا، وَّمِنَ الزَّبِيبِ خَمْرًا، وَمِنَ الْعَسَلِ خَمْرًا)) .

(اسناده صحيح) سلسلة الاحاديث الصحيحة (١٥٩٣) تخريج مشكاة المصابيح (٣٦٤٧) التحقيق الثانى)

ترجمہ: روایت ہے نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ سے کہا فرمایا آنحضرت ﷺ نے کہ دانے گیہوں سے شراب ہوتی ہے اور جو سے شراب ہوتی ہے اور کھجور سے شراب ہوتی ہے اور انگور سے شراب ہوتی ہے اور شہد سے شراب ہوتی ہے۔ یعنی ان سب میں جو چیز بنے اس میں نشہ ہو جائے سب خمر ہے۔

فائدہ : اس باب میں ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث غریب ہے۔ روایت کی ہم سے حسن بن علی خلال نے انہوں نے یحییٰ بن آدم سے انہوں نے اسرائیل سے مانند اس کی۔ اور روایت کی ابوحیان تیمی نے یہ حدیث شعبی سے انہوں نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے انہوں نے عمر رضی اللہ عنہ سے کہا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے: اور بے شک گیہوں سے خمر ہے، پھر ذکر کی یہ حدیث خبر دی ہم کو اس روایت کی احمد بن منیع نے انہوں نے روایت کی عبداللہ بن ادریس سے انہوں نے ابوحیان تیمی سے انہوں نے شعبی سے انہوں نے ابن عمر رضی اللہ عنہ سے انہوں نے عمر بن خطاب سے کہ خمر گیہوں سے بھی ہوتی ہے اور یہ صحیح تر ہے ابراہیم بن مہاجر کی روایت سے اور کہا علی بن مدینی نے کہا یحییٰ بن سعید نے نہ تھے ابراہیم بن مہاجر کچھ قوی یعنی علم حدیث میں از روئے روایت کے۔

❀❀❀❀

(١٨٧٣) **حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْخَلَّالُ حَدَّثَنَا يَحْيَ بْنُ آدَمَ عَنْ اِسْرَائِيلَ نَحْوَهٗ** وَ رَوَى اَبُوْحَيَّانَ التَّيْمِيُّ هٰذَا الْحَدِيْثَ عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، عَنْ عُمَرَ قَالَ : اِنَّ مِنَ الْحِنْطَةِ خَمْرًا. فَذَكَرَ هٰذَا الْحَدِيْثَ .

(صحيح) [انظر الذى قبله]

ترجمہ: ہم سے حسن بن علی خلال نے بیان کیا انہوں نے یحییٰ بن آدم سے انہوں نے اسرائیل سے مانند اس کی اور روایت کی ابو

حیان تیمی نے یہ حدیث شعبی سے انہوں نے ابن عمر سے انہوں نے عمر رضی اللہ عنہ سے، کہا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے بے شک گیہوں سے خمر ہے پھر ذکر کی یہ حدیث۔

❀❀❀❀

(۱۸۷۴) اَخْبَرَنَا بِذٰلِكَ أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ اِدْرِيسَ عَنْ اَبِی حَيَّانَ التَّيْمِیِّ عَنِ الشَّعْبِیِّ عَنِ ابْنِ عُمَرَ، عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ: اِنَّ مِنَ الْحِنْطَةِ خَمْرًا بِهٰذَا. (صحيح). وَهٰذَا اَصَحُّ مِنْ حَدِيْثِ اِبْرَاهِيمَ بْنِ مُهَاجِرٍ. وَقَالَ عَلِیُّ بْنُ الْمَدِينِیِّ قَالَ: يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ: لَمْ يَكُنْ اِبْرَاهِيمَ بْنَ الْمُهَاجِرِ بِالْقَوِیِّ فِی الْحَدِيْثِ وَقَدْ رُوِیَ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ أَيْضًا عَنِ الشَّعْبِیِّ عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيْرٍ.

ترجمہ: خبر دی ہم کو اس روایت کی احمد بن منیع نے انہوں نے روایت کی عبداللہ بن ادریس سے انہوں نے ابوحیان تیمی سے انہوں نے شعبی سے انہوں نے ابن عمر رضی اللہ عنہ سے انہوں نے عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے کہ خمر گیہوں سے بھی ہوتی ہے۔ اور یہ روایت صحیح تر ہے ابراہیم بن مہاجر کی روایت سے اور کہا علی بن مدینی نے کہا یحییٰ بن سعید نے نہ تھے ابراہیم بن مہاجر کچھ قوی علم حدیث میں از روئے روایت کے۔

❀❀❀❀

(۱۸۷۵) حَدَّثَنَا أَبُو كَثِيرٍ السُّحَيْمِیُّ قَالَ: سَمِعْتُ اَبَا هُرَيْرَةَ يَقُوْلُ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((اَلْخَمْرُ مِنْ هَاتَيْنِ الشَّجَرَتَيْنِ: النَّخْلَةِ وَالْعِنَبَةِ)). (اسناده صحيح)

ترجمہ: ہم سے بیان کیا ابوکثیر سحیمی نے، کہا: سنا میں نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہتے تھے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ: خمر ان دو درختوں سے ہے کھجور اور انگور سے۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔ اور ابوکثیر سحیمی غبری ہیں، نام ان کا عبدالرحمٰن بن غفیلہ ہے۔

❀❀❀❀

۹۔ بَابُ: مَا جَآءَ فِی خَلِيْطِ الْبُسْرِ وَالتَّمْرِ

کچی پکی کھجور کو ملا کر نبیذ بنانے کے بیان میں

(۱۸۷۶) عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ نَهٰى اَنْ يُنْتَبَذَ الْبُسْرُ وَالرُّطَبُ جَمِيْعًا. (صحيح)

ترجمہ: روایت ہے جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا گدر کھجور اور تر دونوں کو ملا کر نبیذ بنانے سے۔

فائدہ: یہ حدیث صحیح ہے۔

❀❀❀❀

(۱۸۷۷) عَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ نَهٰی عَنِ الْبُسْرِ وَالتَّمْرِ اَنْ یُخْلَطَ بَیْنَهُمَا وَ عَنِ الزَّبِیْبِ وَالتَّمْرِ اَنْ یُخْلَطَ بَیْنَهُمَا، وَنَهٰی عَنِ الْجِرَارِ اَنْ یُنْتَبَذَ فِیْهَا. (اسناده صحیح)

ترجمہ: روایت ہے ابوسعید رضی اللہ عنہ سے کہ نبی ﷺ نے منع فرمایا گدر اور سوکھی کھجور ملا کر نبیذ بنانے سے، اور منع فرمایا انگور خشک اور سوکھی کھجور دونوں کو ملا کر نبیذ بنانے سے اور منع کیا مٹکوں میں نبیذ بنانے سے۔

فائدہ : اور اس باب میں انس اور جابر اور ابوقتادہ اور ابن عباس اور ام سلمہ اور معبد بن کعب رضی اللہ عنہم سے بھی روایت ہے کہ وہ اپنی ماں سے روایت کرتے ہیں۔ یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

مترجم: مٹکوں اور ظرفوں کی تحقیق اوپر گذری، غرض یہ بھی منسوخ ہے یا محمول ہے احتیاط پر کہ احتمال ہے ان میں جلد نشہ ہو جانے کا۔

❀❀❀❀

۱۰۔ بَابُ : مَا جَاءَ فِیْ کَرَاهِیَةِ الشُّرْبِ فِیْ آنِیَةِ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ

سونے اور چاندی کے برتنوں میں کھانے پینے کی کراہت کے بیان میں

(۱۸۷۸) عَنِ الْحَکَمِ قَالَ : سَمِعْتُ ابْنَ اَبِیْ لَیْلٰی یُحَدِّثُ اَنَّ حُذَیْفَةَ اسْتَسْقٰی فَاَتَاهُ اِنْسَانٌ بِاِنَاءٍ مِّنْ فِضَّةٍ فَرَمَاهُ بِهٖ وَقَالَ : اِنِّیْ کُنْتُ قَدْ نَهَیْتُهٗ فَاَبٰی اَنْ یَنْتَهِیَ، اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ نَهٰی عَنِ الشُّرْبِ فِیْ اٰنِیَةِ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ وَلُبْسِ الْحَرِیْرِ وَالدِّیْبَاجِ وَقَالَ : ((هِیَ لَهُمْ فِی الدُّنْیَا وَلَکُمْ فِی الْاٰخِرَةِ)).

(اسناده صحیح) ارواء الغلیل (۳۲) غایة المرام (۱۱۷)

ترجمہ: روایت ہے حکم سے کہا سنا میں نے ابن ابی لیلیٰ سے بیان کرتے تھے کہ حذیفہ رضی اللہ عنہ نے پانی مانگا پھر ایک آدمی پانی لایا ایک برتن میں چاندی کے، سو پھینک دیا اس کو حذیفہ نے اور کہا میں منع کر چکا تھا اس کو مگر نہ مانا اس نے کہ باز رہے بے شک آنحضرت ﷺ نے منع فرمایا ہے سونے چاندی کے برتن میں پینے سے اور حریر و دیباج کے پہننے سے، اور فرمایا کافروں کے لیے ہے دنیا میں اور تمہارے لیے ہے آخرت میں۔

فائدہ : اس باب میں ام سلمہ اور براء اور عائشہ رضی اللہ عنہم سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث صحیح ہے حسن ہے۔

❀❀❀❀

۱۱۔ بَابُ : مَا جَاءَ فِي النَّهْيِ عَنِ الشُّرْبِ قَائِمًا

کھڑے ہو کر پینے کی ممانعت کے بیان میں

(۱۸۷۹) عَنْ اَنَسٍ : اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ نَهٰى اَنْ يَشْرَبَ الرَّجُلُ قَائِمًا. فَقِيْلَ الْاَكْلُ قَالَ : ((ذَاكَ أَشَدُّ)) .

(اسناده صحيح) سلسلة الاحاديث الصحيحة (۱۷۷)

ترجمہ: روایت ہے انس رضی اللہ عنہ سے کہ آنحضرت ﷺ نے منع فرمایا اس سے کہ پیئے آدمی کھڑے ہو کر، پھر پوچھا آپ ﷺ سے اور کھانا؟ فرمایا وہ تو اور زیادہ برا ہے۔

فائدہ : یہ حدیث صحیح ہے۔

❀❀❀❀

(۱۸۸۰) عَنِ الْجَارُوْدِ بْنِ الْعَلَاءِ : اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ نَهٰى عَنِ الشُّرْبِ قَائِمًا . (صحيح) [بماقبله]

ترجمہ: روایت ہے جارود بن علاء سے کہ نبی ﷺ نے منع فرمایا کھڑے ہو کر پینے سے۔

فائدہ : اس باب میں ابوسعید اور ابوہریرہ اور انس رضی اللہ عنہم سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث حسن ہے غریب ہے۔ اور ایسے ہی روایت کی کئی لوگوں نے سعید سے انہوں نے قتادہ رضی اللہ عنہ سے انہوں نے ابومسلم سے انہوں نے جارود سے انہوں نے نبی ﷺ سے کہ فرمایا آپ ﷺ نے: ضَالَّةُ الْمُسلِمِ حَرْقُ النَّارِ یعنی گری ہوئی چیز مسلمان کی اٹھا لینا سبب ہے دوزخ میں جلنے کا۔ یعنی جب ہضم کرنے کی نیت سے اٹھائے اور بتانے کا قصد نہ ہو۔ اور جارود بن المعلیٰ کو ابن العلاء بھی کہتے ہیں، اور صحیح ابن معلّٰی ہے۔

❀❀❀❀

۱۲۔ بَابُ : مَا جَاءَ فِي رُخْصَةٍ فِي الشُّرْبِ قَائِمًا

کھڑے ہو کر پینے کی رخصت کے بیان میں

(۱۸۸۱) عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ : كُنَّا نَاْكُلُ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَنَحْنُ نَمْشِيْ، وَنَشْرَبُ وَنَحْنُ قِيَامٌ.

(اسناده صحيح ـ مشكاة المصابيح : ٤٢٧٥)

ترجمہ: روایت ہے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے کہا انہوں نے کھاتے پیتے تھے ہم زمانہ میں آنحضرت ﷺ کے چلتے اور کھڑے۔

فائدہ : یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے عبیداللہ بن عمر کی روایت سے وہ نافع سے روایت کرتے ہیں وہ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے۔ اور روایت کی عمران بن حدیر نے ابوالبزری سے انہوں نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے۔ اور ابوالبزری کا نام یزید بن عطارد ہے۔

❀❀❀❀

(۱۸۸۲) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ : اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ شَرِبَ مِنْ زَمْزَمَ وَهُوَ قَائِمٌ .

(اسناده صحيح) مختصر الشمائل المحمديه (۱۷۸) الروض النضير (٤٢٥)

ترجمہ: روایت ہے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہ نبی ﷺ نے زمزم پیا کھڑے ہو کر۔

فائدہ: اس باب میں علی اور سعد اور عبداللہ بن عمرو اور عائشہ رضی اللہ عنہم سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

(۱۸۸۳) عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ قَالَ : رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَشْرَبُ قَائِمًا وَقَاعِدًا .

(حسن ـ المشكاة : ٤٢٧٦ ـ مختصر الشمائل : ۱۷۷) التعليق الرغيب (۳/۱۱۸) سلسلة الاحاديث الصحيحة (۳۸۷)

ترجمہ: روایت ہے عمرو بن شعیب سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے وہ شعیب کے دادا سے کہا دیکھا میں نے رسول اللہ ﷺ کو پیتے تھے کھڑے اور بیٹھے۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

مترجم: تطبیق احادیث مابین میں اس طرح ہے کہ نہی کو کراہت تنزیہی پر محمول کریں اور فعل کو بیان جواز پر یا احدہما کو ناسخ ٹھہرائیں اگر تقدم و تاخر احدہما کا زمانہ معلوم ہو جائے۔

❀❀❀❀

۱۳ ـ بَابُ : مَا جَآءَ فِي التَّنَفُّسِ فِي الْاِنَاءِ

برتن میں سانس لینے کے بیان میں

(۱۸۸٤) عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَتَنَفَّسُ فِي الْاِنَاءِ ثَلَاثًا وَيَقُولُ : ((هُوَ اَمْرَأُ وَاَرْوٰى)) .

(اسناده صحيح)

ترجمہ: روایت ہے انس رضی اللہ عنہ سے کہ نبی ﷺ دم لیتے تھے برتن میں پانی پیتے وقت تین بار، اور فرماتے تھے یہ گوارا ہے اور زیادہ سیر کرنے والا۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے۔ اور روایت کی یہ ہشام دستوائی نے ابو عصام سے انہوں نے انس رضی اللہ عنہ سے۔ اور روایت کی عزرہ بن ثابت نے انہوں نے ثمامہ سے انہوں نے انس رضی اللہ عنہ سے انہوں نے نبی ﷺ سے کہ تھے آپ ﷺ سانس لیتے برتن میں تین بار۔ اور روایت کی ہم سے بندار نے انہوں نے عبدالرحمن بن مہدی سے انہوں نے عزرہ بن ثابت انصاری سے انہوں نے ثمامہ بن انس بن مالک سے کہ آنحضرت ﷺ سانس لیتے تھے برتن میں تین بار۔ یہ حدیث صحیح ہے۔

(۱۸۸۵) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ : ((لَا تَشْرَبُوا وَاحِدًا كَشُرْبِ الْبَعِيرِ وَلٰكِنِ اشْرَبُوا

مَثْنٰی وَثُلَاثَ وَسَمُّوْا اِذَا اَنْتُمْ شَرِبْتُمْ، وَاحْمَدُوْا اِذَا اَنْتُمْ رَفَعْتُمْ)) . (اسناده ضعيف ـ المشكاة : ٤٢٧٨ ـ التحقيق الثانی) اس میں یزید بن سنان الجزری راوی ضعیف ہے۔ ہیثمی کہتے ہیں اس کو جمہور نے ضعیف کہا ہے۔ مجمع الزوائد (۴/۲۱۷)

ترجمہ: روایت ہے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہ فرمایا آنحضرت ﷺ نے: مت پیو ایک سانس میں جیسا اونٹ پیتا ہے ولیکن پیو تم دو سانسوں میں یا تین میں، اور نام لو اللہ کا جب پینے لگو، اور تعریف کرو اس کی جب کھانا اٹھاؤ۔

فائدہ : یہ حدیث غریب ہے۔ اور یزید بن سنان جزری کی کنیت ابوفروہ ہادی ہے۔

❀❀❀❀

١٤ ـ بَابُ : مَا ذُكِرَ فِي الشُّرْبِ بِنَفَسَيْنِ

دو سانس میں پینے کے بیان میں

(١٨٨٦) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ : أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ إِذَا شَرِبَ تَنَفَّسَ مَرَّتَيْنِ . (اسناده ضعيف) مختصر الشمائل المحمديه (١٨١) حافظ ابن حجر نے اس کو ضعیف کیا ہے اس میں رشدین بن کریب ضعیف ہے۔ تقریب (۱۹۴۳)

ترجمہ: روایت ہے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہ نبی ﷺ جب پیتے دو سانس لیتے۔

فائدہ : یہ حدیث غریب ہے۔ نہیں جانتے ہم اس کو مگر رشدین بن کریب کی روایت سے۔ کہا یعنی مؤلف نے اور پوچھا میں نے عبداللہ بن عبدالرحمٰن سے رشدین بن کریب کا حال کہ وہ قوی ہیں یا محمد بن کریب کہا بہت قریب ہیں وہ دونوں مرتبہ میں اور رشدین بن کریب ارجح ہیں میرے نزدیک۔ اور پوچھا میں نے محمد بن اسماعیل بخاری سے اسی امر کو تو کہا انہوں نے محمد بن کریب ارجح ہیں رشدین بن کریب سے، اور پسندیدہ قول میرے نزدیک ابومحمد عبداللہ بن عبدالرحمٰن کا ہے کہ رشدین بن کریب ارجح ہیں اور بڑے ہیں اور پایا ہے انہوں نے ابن عباس رضی اللہ عنہما کو اور دیکھا ہے اور وہ بھائی ہیں اور دونوں کے نزدیک مناکیر روایتیں ہیں۔

❀❀❀❀

١٥ ـ بَابُ : مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ النَّفْخِ فِي الشَّرَابِ

پینے کی چیز میں پھونک مارنے کی کراہت میں

(١٨٨٧) عَنْ اَبِي سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ : اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنِ النَّفْخِ فِي الشَّرَابِ، فَقَالَ رَجُلٌ الْقَذَاةَ اَرَاهَا فِي الْاِنَاءِ؟ قَالَ : ((اَهْرِقْهَا)) فَقَالَ : فَاِنِّي لَا اَرْوٰى مِنْ نَفَسٍ وَاحِدٍ قَالَ : ((فَاَبِنِ الْقَدَحَ اِذًا عَنْ فِيْكَ)) . (اسناده حسن ـ سلسله احاديث الصحيحة : ٣٨٥)

ترجمہ: روایت ہے ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے کہ آنحضرت ﷺ نے منع فرمایا پینے کی چیز میں پھونکنے سے عرض کیا ایک شخص نے کچھ کوڑا دیکھتا ہوں میں برتن میں یعنی پھر اسے کیونکر نکالوں فرمایا آپ ﷺ نے: بہادے پھر عرض کی میں سیر نہیں ہوتا ہوں ایک دم میں، آپ ﷺ نے فرمایا تو دور کردے پیالہ اپنے منہ سے۔ یعنی سانس لیتے وقت۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

(١٨٨٨) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ : اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ نَهٰى اَنْ يُتَنَفَّسَ فِي الْاِنَاءِ وَاَوْ يُنْفَخَ فِيْهِ .

(اسناده صحيح) تخريج مشكاة المصابيح (٤٢٧٧) الارواء (١٩٧٧)

ترجمہ: روایت ہے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہ آنحضرت ﷺ نے منع فرمایا دم سے برتن میں اور اس میں پھونکنے سے یعنی اگر دم لینا ہو تو برتن منہ سے جدا کر کے دم لے۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

❁❁❁❁

١٦۔ بَابُ : مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ التَّنَفُّسِ فِي الْاِنَاءِ

برتن میں سانس لینے کی کراہت میں

(١٨٨٩) عَنْ اَبِيْ قَتَادَةَ : اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ : ((اِذَا شَرِبَ اَحَدُكُمْ فَلَا يَتَنَفَّسْ فِي الْاِنَاءِ)) .

(اسناده صحيح) صحيح أبي داود (٢٣)

ترجمہ: روایت ہے ابو قتادہ رضی اللہ عنہ سے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ جب پیئے کوئی تم میں کا تو دم نہ لے برتن میں۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

❁❁❁❁

١٧۔ بَابُ : مَا جَاءَ فِي النَّهْيِ عَنِ اخْتِنَاثِ الْاَسْقِيَةِ

مشکیزہ (وغیرہ) کے منہ میں پانی پینے کی کراہت میں

(١٨٩٠) عَنْ أَبِيْ سَعِيْدٍ رِوَايَةً : اَنَّهٗ نَهٰى عَنِ اخْتِنَاثِ الْاَسْقِيَةِ . (صحيح) سلسلة الاحاديث الصحيحة (١١٢٦)

ترجمہ: روایت ہے ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے کہا انہوں نے بطریق روایت کے کہ منع کیا آپ ﷺ نے مشک کے منہ سے پانی پینے کو۔

فائدہ: اس باب میں جابر اور ابن عباس اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہم سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

❁❁❁❁

۱۸۔ بَابُ : مَا جَاءَ فِی الرُّخْصَةِ فِیْ ذٰلِكَ

اس کی رخصت میں

(۱۸۹۱) عَنْ عَبْدِاللّٰہِ بْنِ أُنَیْسٍ قَالَ : رَأَیْتُ النَّبِیَّ ﷺ قَامَ اِلٰی قِرْبَةٍ مُعَلَّقَةٍ فَخَنَثَهَا ثُمَّ شَرِبَ مِنْ فِیْهَا .

(منکر) ضعیف ابی داود (۳۷۲۱) اس میں عبداللہ العمری ضعیف ہے تقریب (۳۴۸۹) اور عیسیٰ بن عبداللہ کو ابن حبان کے علاوہ کسی نے ثقہ نہیں کہا۔

ترجمہ: روایت ہے عبداللہ بن انیس سے کہا دیکھا میں نے نبی ﷺ کو کھڑے ہوئے ایک مشک کی طرف جو لٹکی ہوئی تھی، پھر جھکایا اس کو اور پی لیا اس کے منہ سے۔

فائدہ : اس باب میں ام سلیم رضی اللہ عنہا سے بھی روایت ہے۔ اس حدیث کی اسناد صحیح نہیں۔ اور عبداللہ عمری ضعیف ہیں از روئے حافظہ کے اور معلوم نہیں مجھ کو کہ ان کو عیسیٰ سے سماع ہے یا نہیں۔

(۱۸۹۲) عَنْ کَبْشَةَ قَالَتْ : دَخَلَ عَلَیَّ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَشَرِبَ مِنْ فِیْ قِرْبَةٍ مُعَلَّقَةٍ قَائِمًا فَقُمْتُ اِلٰی فِیْهَا فَقَطَعْتُهُ . (اسنادہ صحیح ۔ مشکاۃ المصابیح: ۴۲۸۱ ۔ مختصر الشمائل : ۱۸۲)

ترجمہ: روایت ہے کبشہ سے کہا داخل ہوئے میرے پاس آنحضرت ﷺ سو پیا آپ ﷺ نے ایک لٹکی ہوئی مشک کے منہ سے کھڑے کھڑے پھر میں کھڑی ہوئی اور کاٹ لیا میں نے اس مشک کا منہ یعنی تا کہ تبرکاً اسے اپنے پاس رکھوں۔

فائدہ : یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے۔ اور یزید بن یزید بھائی ہیں عبدالرحمٰن بن یزید کے اور وہ بیٹے ہیں جابر رضی اللہ عنہ کے اور وہ عبدالرحمٰن سے مقدم ہے موت میں۔

❀❀❀❀

۱۹۔ بَابُ : مَا جَاءَ أَنَّ الْأَیْمَنِیْنَ أَحَقُّ بِالشُّرْبِ

اس بیان میں کہ دائیں طرف والے پینے کے زیادہ مستحق ہیں

(۱۸۹۳) عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ : اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ اُتِیَ بِلَبَنٍ قَدْ شِیْبَ بِمَآءٍ وَعَنْ یَمِیْنِهٖ اَعْرَابِیٌّ وَعَنْ یَسَارِهٖ اَبُوْبَکْرٍ فَشَرِبَ ثُمَّ اَعْطَی الْاَعْرَابِیَّ وَقَالَ : ((**اَلْاَیْمَنُ فَالْاَیْمَنُ**)) . (صحیح) سلسلة الاحادیث الصحیحة (۱۷۷۱)

ترجمہ: روایت ہے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے کہ آنحضرت ﷺ کے پاس لائے دودھ کہ ملایا گیا تھا پانی کے ساتھ اور ان کی داہنی طرف ایک اعرابی تھا اور بائیں طرف ابوبکر پھر دیا آپ ﷺ نے اعرابی کو اور فرمایا داہنے والا مستحق ہے۔ چنانچہ آنحضرت ﷺ نے اعرابی کو ابوبکر رضی اللہ عنہ پر مقدم کیا اور یہی مسنون ہے جمیع تقسیمات میں۔

٢٠ ـ بَابُ : مَا جَاءَ أَنَّ سَاقِيَ الْقَوْمِ آخِرُهُمْ شُرْبًا

اس بیان میں کہ لوگوں کو پلانے والا ان سب کے آخر میں پیئے

(١٨٩٤) عَنْ أَبِيْ قَتَادَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ : ((سَاقِي الْقَوْمِ آخِرُهُمْ شُرْبًا)) .

(صحيح) الروض النضير (١٠١٤) الضعيفة تحت الحديث (١٥٠٢)

ترجمہ: روایت ہے ابوقتادہ رضی اللہ عنہ سے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا: ساقی قوم کو سب سے آخر میں پینا چاہیے۔

فائدہ : اس باب میں ابن ابی اوفیٰ سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

❀❀❀❀

٢١ ـ بَابُ : مَا جَاءَ أَيُّ الشَّرَابِ كَانَ أَحَبَّ إِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ

اس بیان میں کہ اللہ کے رسول ﷺ کو کون سا مشروب زیادہ پسند تھا

(١٨٩٥) عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ : كَانَ اَحَبَّ الشَّرَابِ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ اَلْحُلْوُ الْبَارِدُ. (صحيح ـ عند الالبانی المشكاة : ٤٢٨٢ ـ التحقيق الثانی ـ الصحيحة : ٣٠٠٦ ـ مختصر الشمائل : ١٧٥) بعض محققین کے نزدیک اس کی سند زہری مدلس کے عنعنہ کی وجہ سے ضعیف ہے۔

ترجمہ: روایت ہے عائشہ ام المؤمنین سے کہ بہت پیاری پینے کی چیزوں میں آنحضرت ﷺ کو میٹھی اور ٹھنڈی تھی۔

فائدہ : ایسی ہی روایت کی یہ حدیث کئی لوگوں نے ابن عیینہ سے مثل اس کے یعنی کہا روایت ہے معمر سے انہوں نے روایت کی زہری سے انہوں نے عروہ سے انہوں نے ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے، اور صحیح وہی ہے کہ روایت کی زہری نے نبی ﷺ سے مرسلاً۔

❀❀❀❀

(١٨٩٦) عَنِ الزُّهْرِيِّ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ سُئِلَ : أَيُّ الشَّرَابِ اَطْيَبُ؟ قَالَ : ((اَلْحُلْوُ الْبَارِدُ)). (صحيح عند الالبانی) [انظر ماقبله] بعض محققین نے ضعیف کہا ہے۔ دیکھیں حدیث (١٨٩٥)

ترجمہ: روایت ہے زہری سے کہ آنحضرت ﷺ سے پوچھا کسی نے کون سی چیز پینے کی سب سے عمدہ ہے؟ فرمایا: جو میٹھی اور ٹھنڈی ہو۔

فائدہ : اسی طرح روایت کی عبدالرزاق نے معمر سے انہوں نے زہری سے انہوں نے آنحضرت ﷺ سے مرسلاً اور یہ زیادہ صحیح ہے ابن عیینہ کی روایت سے۔

مترجم: مشروبات میں جب چیز سرد ہو محبوب ہوتی ہے۔ حدیث میں وارد ہوا ہے کہ آنحضرت ﷺ نے دعا کی کہ یا اللہ مجھے اپنی محبت دے ٹھنڈے پانی سے زیادہ۔ اور جب حلاوت اور شیرینی بھی اس کے ساتھ ہو تو دو سبب پسندیدگی کے اس میں جمع ہو گئے اس لیے کہ حدیث میں آیا ہے: يُحِبُّ الْحَلْوَا یعنی آپ دوست رکھتے تھے شیرینی کو۔

اب چند مسائل متعلقہ کتاب بیان کیے جاتے ہیں:

مسئلہ: صحیح مسلم میں انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت ﷺ سے پوچھا کیا خمر کا خل بنا لیویں آپ ﷺ نے فرمایا نہیں۔ اور طارق سے مروی ہے کہ آپ سے سوال ہوا اس کا پھر مکروہ جانا آپ نے اس کو۔ اور یہ دلیل ہے شافعی اور جمہور کی کہ جائز نہیں ان کے نزدیک سرکہ بنانا خمر کا اور پاک نہیں ہوتا وہ سرکہ خمر سے بنا ہوا جب اس میں کوئی چیز ڈال کر بنایا ہو مثل پیاز وغیرہ کے اور وہ ہمیشہ نجس رہتا ہے اور اگر فقط نقل سے سایہ کی طرف یا آفتاب کی طرف سرکہ ہو جائے تو اس میں شافعیہ کے دو قول ہیں اصح یہ ہے کہ پاک ہے غرض بغیر کسی چیز ڈالنے کے اگر بنے تو پاک ہے۔ یہی مذہب ہے شافعی کا اور کسی چیز کے ڈالنے سے بنے تو ان کے نزدیک ناپاک ہے۔ اور احمد اور جمہور اور اوزاعی اور لیث اور ابوحنیفہ کہتے ہیں وہ بھی پاک ہے اور مالک سے اس میں تین قول مروی ہیں۔ اصح یہ ہے کہ خود سرکہ بنانا حرام ہے۔ پھر اگر کسی نے بنایا تو وہ گنہگار ہوا مگر سرکہ پاک ہے۔ اور دوسرا قول یہ ہے کہ حرام ہے کہ سرکہ بنانا اور جو بنایا وہ ناپاک ہے۔ تیسرا قول یہ ہے کہ حلال ہے سرکہ پاک ہے غرض اس پر اجماع ہے کہ اگر خود بخود سرکہ ہو جائے طاہر ہے۔ اور مروی ہے سحنون مالکی سے کہ انہوں نے اسے بھی ناپاک کہا ہے۔ اگر یہ روایت صحیح ہے تو قابل حجت نہیں بسبب مخالفت اجماع کے۔ (نووی)

مسئلہ: تداوی بالخمر حرام ہے اور مذہب شافعیہ کا یہی ہے۔ مسلم میں طارق بن سوید سے مروی ہے کہ انہوں نے اجازت چاہی دوا کے لیے شراب کے سرکہ بنانے کی، آپ نے اسے پسند نہ کیا اور فرمایا انه ليس بدواء ولكنه داء اور اسی طرح پینا خمر کا دوا کے لیے حرام ہے مگر نوالہ اٹک جائے اور کوئی چیز سوائے خمر کے نہ ہو تو اتارنے کو پینا جائز ہے اسی قدر کہ اس میں نوالہ اتر جائے کہ اس میں اس کا فائدہ یقینی ہے اور نوبت اضطرار کی ہے بخلاف دوا کے کہ فائدہ اس میں یقینی نہیں۔ (نووی)

مسئلہ: تغطية[1] الاواني ليلا سنت ہے اور اسی طرح باندھ دینا مشکوں کا اور بند کرنا دروازوں کا بجھا دینا چراغوں کا سوتے وقت اور آگ کا اور کف[2] صبیان اور مواشی بعد مغرب کے اس میں احادیث بہت مروی ہیں کہ ذکر کرنا ان کا موجب طول ہے۔

مسئلہ: اشیائے ملعونہ میں شراب کے برابر کوئی چیز نہیں اس لیے کہ کسی پر لعنت ایک وجہ سے کسی پر دو وجہ سے جائز ہوتی ہے بخلاف

---

[1] ڈھانپ دینا برتنوں کو رات کے وقت۔

[2] روکنا لڑکوں اور جانوروں کا۔

شراب کہ اس پر دس وجہ سے لعنت ہے۔ چنانچہ ابن ماجہ میں مروی ہے کہ فرمایا آنحضرت ﷺ نے لعنت کی گئی ہے شراب پر دس وجھوں سے (۱) اس کی ذات پر لعنت ہے (۲) اور اس کے عاصر[1] (۳) اور معتصر[2] پر (۴) اور بائع (۵) اور مشتری پر (۶) اور حامل[3] پر (۷) اور محمول[4] الیہ پر (۸) اور اس کے (۸) آکل[5] ثمن پر (۹) اور شارب (۱۰) پر اور ساقی پر فکیف بشاربھا و مدمنھا نعوذ باللہ منھا۔

مسئلہ: شیشے کے برتنوں میں پینا جائز ثابت بالسنہ ہے۔ چنانچہ ابن ماجہ میں ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ آنحضرت ﷺ کا ایک قدح تھا قواریر کا کہ آپ ﷺ اس میں پیتے تھے۔

❁❁❁

[1] نچوڑنے والا۔ [2] جس کے لیے نچوڑی جائے۔ [3] اٹھانے والا۔
[4] جس کی طرف لے جائیں۔ [5] قیمت کھانے والا۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

ابواب البر والصلة

عن رسول اللہ ﷺ

(المعجم ٢٥) والدین اور صلہ رحمی کے بیان میں (التحفة ٢٢)

١۔ بَابُ : مَا جَاءَ فِي بِرِّ الْوَالِدَيْنِ

والدین کے ساتھ نیکی کرنے کے بیان میں

(١٨٩٧) عَنْ حَكِيمٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ : قُلْتُ يَارَسُولَ اللّٰهِ مَنْ أَبَرُّ؟ قَالَ : ((أُمَّكَ))، قَالَ : قُلْتُ: ثُمَّ مَنْ قَالَ : ((أُمَّكَ)) قَالَ : قُلْتُ ثُمَّ مَنْ قَالَ : ((أُمَّكَ))، قَالَ : قُلْتُ: ثُمَّ مَنْ؟ قَالَ : ((ثُمَّ أَبَاكَ ثُمَّ الْأَقْرَبَ فَالْأَقْرَبَ)) . (اسناده حسن ـ مشكاة المصابيح: ٤٩٢٩)

ترجمہ: روایت ہے حکیم سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے کہا عرض کی میں نے یارسول اللہ (ﷺ) کس سے نیکی کروں میں؟ فرمایا: اپنی ماں سے، عرض کی میں نے پھر کس سے؟ فرمایا: اپنی ماں سے، عرض کی میں نے پھر کس سے؟ فرمایا: اپنی ماں سے عرض، کی میں نے پھر کس سے؟ فرمایا: اپنے باپ سے پھر اور قریبیوں سے پھر اور قریبیوں سے درجہ بدرجہ۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔ اور روایت کی یہ شیبانی اور شعبہ اور کئی لوگوں نے ولید بن عیزار سے۔ اور مروی ہوئی ہے یہ حدیث کئی سندوں سے ابوعمرو شیبانی سے انہوں نے روایت کی ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے اور ابوعمرو شیبانی کا نام سعد بن ایاس ہے۔

مترجم: اس روایت میں صلوٰۃ کو مقدم فرمایا اعمال فاضلہ میں اور ابو ذر کی روایت میں ایمان باللہ اور جہاد فی سبیل اللہ کو افضل اعمال فرمایا اور ابوسعید کی روایت میں رَجُلٌ يُجَاهِدُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فرمایا وجہ توفیق ان احادیث میں کئی طور ہے اولاً یہ کہ فرمانا آپ کا باعتبار سائلین مختلف ہوتا تھا کہ جس میں لیاقت جس عمل کی ملاحظہ فرماتے اس کے لیے اسی عمل کو افضل اور اعلیٰ ٹھہراتے، جسے بہادر اور شجیع پاتے اسے جہاد کی فضیلت سناتے جسے مالدار دیکھتے اسے انفاق فی سبیل اللہ، جس کے والدین محتاج خدمت اولاد ہوتے اسے بر والدین کی تعلیم فرماتے۔ ثانیاً یہ کہ اس فرمانے میں فضیلت اور تقدم ایک عمل کا دوسرے پر مقصود نہیں بلکہ فقط تبلیغ اس امر کی منظور ہے یہ امر بھی امور خیر میں داخل ہے۔ چنانچہ قائل جب کسی چیز کی خوبی بیان کرتا ہے اس کو سب سے افضل فرماتا ہے جیسے کبھی فرماتا ہے سکوت و خاموشی سب سے عمدہ ہے اور کہتا ہے کہ کلام حق وصدق سب سے افضل ہے۔ علی ہذا القیاس۔ تیسرے یہ فرمانا آپ کا مختلف ہوتا تھا باختلاف احوال کہ جس وقت میں تائید اسلام میں جس کی ضرورت ہوتی صحابہ میں اس کی فضیلت بیان فرماتے۔

(۱۸۹۸) عَنْ اِبْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ : سَأَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ ، فَقُلْتُ : يَارَسُوْلَ اللّٰهِ! اَيُّ الْأَعْمَالِ اَفْضَلُ ؟ قَالَ : ((**اَلصَّلَاةُ لِمِيْقَاتِهَا**))، قُلْتُ : ثُمَّ مَاذَا يَارَسُوْلَ اللّٰهِ ؟ قَالَ : ((**بِرُّ الْوَالِدَيْنِ**))، قُلْتُ : ثُمَّ مَاذَا يَارَسُوْلَ اللّٰهِ؟ قَالَ : ((**اَلْجِهَادُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ**))، ثُمَّ سَكَتَ عَنِّيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَلَوِ اسْتَزَدْتُهُ لَزَادَنِيْ .

(اسناده صحيح ـ سلسله احاديث الصحيحة : ۱۴۸۹)

ترجمہ: روایت ہے ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے کہا پوچھا میں نے آنحضرت ﷺ سے کہ یا رسول اللہ! کونسا عمل افضل ہے؟ فرمایا آپ نے نماز اپنے وقت پر ادا کرنا۔ میں نے کہا: پھر کونسا عمل یارسول اللہ؟ فرمایا: والدین سے نیکی کرنا۔ میں نے کہا پھر کونسا عمل یا رسول اللہ؟ فرمایا: اللہ کے راستے میں جہاد کرنا، پھر رسول اللہ ﷺ مجھ پر خاموش ہو گئے اور اگر میں زیادہ پوچھتا تو آپ زیادہ بتا دیتے۔

❀❀❀❀

۳۔ بَابُ : اَلْفَضْلِ فِيْ رِضَا الْوَالِدَيْنِ

والدین کی رضامندی کی فضیلت میں

(۱۸۹۹) عَنْ أَبِي الدَّرْدَآءِ قَالَ : اِنَّ رَجُلًا أَتَاهُ فَقَالَ : اِنَّ لِيْ امْرَأَةً وَاِنَّ أُمِّيْ تَأْمُرُنِيْ بِطَلَاقِهَا، فَقَالَ أَبُوالدَّرْدَاءِ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ : ((**اَلْوَالِدُ اَوْسَطُ اَبْوَابِ الْجَنَّةِ، فَاِنْ شِئْتَ فَاَضِعْ ذٰلِكَ الْبَابَ اَوِ احْفَظْهُ**))، وَرُبَّمَا قَالَ : سُفْيَانُ : اِنَّ أُمِّيْ وَرُبَّمَا قَالَ : اَبِيْ .

(اسناده صحيح ـ سلسله احاديث الصحيحة : ۹۱۰ ـ المشكاة : ۴۹۲۸ ـ التحقيق الثانى)

ترجمہ: روایت ہے ابوالدرداء رضی اللہ عنہ سے کہ آیا ان کے پاس ایک مرد اور کہا اس نے میری ایک عورت ہے اور میری ماں حکم کرتی ہے

اس کو طلاق دینے کا، سو کہا ابوالدرداء رضی اللہ عنہ نے سنا میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے تھے باپ بیچ کا دروازہ ہے جنت کا پس تو ضائع کر اس کو یا حفاظت کر۔ اور سفیان نے اس روایت میں کبھی ماں کا ذکر کیا اور کبھی باپ کا۔

فائدہ : یہ حدیث صحیح ہے۔ اور عبدالرحمٰن سلمی کا نام عبداللہ بن حبیب ہے۔

(۱۹۰۰) **عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ : ((رِضَا الرَّبِّ فِيْ رِضَا الْوَالِدِ وَسَخَطُ الرَّبِّ فِيْ سَخَطِ الْوَالِدِ))** . (اسناده صحيح ـ سلسله احاديث الصحيحة : ٥١٥)

ترجمہ: روایت ہے عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: خوشی رب کی والد کی خوشی میں ہے، اور غصہ رب کا والد کے غصہ میں ہے۔

فائدہ : روایت کی ہم سے محمد بن بشار نے انہوں نے محمد بن جعفر سے انہوں نے شعبہ سے انہوں نے یعلیٰ بن عطاء سے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے مانند اس کے۔ اور مرفوع نہ کیا اس کو اور یہ صحیح تر ہے۔ اور ایسے ہی روایت کی اصحاب شعبہ نے شعبہ سے انہوں نے یعلیٰ بن عطاء سے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے موقوفاً۔ اور نہیں جانتے ہم کسی کو کہ مرفوع کی ہو اس نے یہ روایت سوائے خالد بن حارث کے وہ شعبہ سے راوی ہیں۔ اور خالد بن حارث ثقہ ہیں، اور مامون ہیں سنا میں نے محمد بن مثنیٰ سے فرماتے تھے کہ نہ دیکھا میں نے بصرہ میں کسی کو خالد کے برابر اور نہ کوفہ میں عبداللہ بن ادریس کے برابر اور اس باب میں ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے۔

مترجم: پوری ہوتی ہے بروالدین کے ساتھ کئی امور کے ان کے کھانے کپڑے کی خبر گیری سے اور خدمت سے اگر محتاج ہوں اور جب بلاویں جواب دے اور حاضر ہو، اور جب حکم فرماویں بجالاوے جب تک کہ حکم ان کا معصیت نہ ہو اور بہت کرے زیارت ان کی اور کلام کرے ان کے ساتھ بہ نرمی اور کشادہ پیشانی اور ملے ان سے جھک کر اور اف نہ کہے اور ان کا نام لے کر نہ پکارے اور راہ میں پیچھے چلے مگر جہاں ضرورت ہو آگے چلنے کی اور براءت کرے ان کی جب کوئی غیبت کرے، اور مدد کرے ان کی جب کوئی انہیں اذیت دے، اور توقیر کرے ان کی مجلس میں اور آداب نشست و برخاست بجالائے، اور دعا کرے ان کی مغفرت کی۔ (حجۃ اللہ)

٤ـ بَابُ : مَاجَاءَ فِيْ عُقُوْقِ الْوَالِدَيْنِ

والدین کی نافرمانی کے بیان میں

(۱۹۰۱) **عَنْ أَبِيْ بَكْرَةَ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : ((اَلَا أُحَدِّثُكُمْ بِاَكْبَرِالْكَبَائِرِ))؟ قَالُوْا : بَلٰى، يَارَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ : ((اَلْإِشْرَاكُ بِاللّٰهِ، وَعُقُوْقُ الْوَالِدَيْنِ)) ، قَالَ : وَجَلَسَ وَكَانَ مُتَّكِئًا، فَقَالَ : ((وَشَهَادَةُ الزُّوْرِ)) اَوْ ((قَوْلُ الزُّوْرِ)) فَمَا زَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُهَا حَتّٰى قُلْنَا لَيْتَهُ سَكَتَ .**

(اسناده صحح ـ غاية المرام : ٢٧٧).

ترجمہ: روایت ہے ابی بکرہ سے کہا فرمایا آنحضرت ﷺ نے کیا نہ بیان کروں میں تم سے بڑے سے بڑے گناہ کا عرض کی لوگوں نے کہ ہاں اے اللہ کے رسول فرمایا: شریک کرنا یعنی اللہ کی ذات وصفات میں، اور ناراض کرنا ماں باپ کا۔ کہا راوی نے اور اٹھ بیٹھے آپ ﷺ اور تھے تکیہ لگائے ہوئے، اور فرمایا گواہی جھوٹی یا فرمایا بات جھوٹی۔ یعنی راوی کو شک ہے پھر یہی فرماتے رہے آنحضرت ﷺ یہاں تک کہ ہم نے کہا کاش آپ ﷺ چپ ہوتے۔ اور یہ فرمانا تاکید اً تھا۔

فائدہ : اس باب میں ابوسعید سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔ اور ابوبکرہ کا نام نفیع ہے۔

❀❀❀❀

(۱۹۰۲) عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : ((مِنَ الْكَبَائِرِ اَنْ يَشْتِمَ الرَّجُلُ وَالِدَيْهِ))، قَالُوْا : يَارَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ ! وَهَلْ يَشْتُمُ الرَّجُلُ وَالِدَيْهِ؟ قَالَ : ((نَعَمْ، يَسُبُّ اَبَا الرَّجُلِ فَيَسُبُّ اَبَاهُ، وَيَشْتُمُ اُمَّهُ فَيَشْتُمُ اُمَّهُ)). (اسناده صحيح ـ التعليق الرغيب : ۳/ ۲۲۱)

ترجمہ: روایت ہے عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا آنحضرت ﷺ نے کبیرہ گناہوں میں سے ہے گالی دینا مرد کا اپنے ماں باپ کو، لوگوں نے کہا یا رسول اللہ (ﷺ) بھلا کوئی اپنے ماں باپ کو بھی گالی دے گا فرمایا ہاں گالی دیتا ہے کسی کے باپ کو پھر وہ گالی دیتا ہے اس کے باپ کو اور گالی دیتا ہے کسی کی ماں کو پھر وہ گالی دیتا ہے اس کی ماں کو۔ یعنی جب یہ گالی کا سبب ہوا تو گویا خود اس نے اپنے ماں باپ کو گالی دی۔

فائدہ : یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

❀❀❀❀

۵۔ بَابُ : مَا جَاءَ فِيْ إِكْرَامِ صَدِيْقِ الْوَالِدِ

والد کے دوست کی عزت کرنے کے بیان میں

(۱۹۰۳) عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ : سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ : ((إِنَّ اَبَرَّالْبِرِّ اَنْ يَّصِلَ الرَّجُلُ اَهْلَ وُدِّ اَبِيْهِ)) . (اسناده صحيح ـ سلسله احاديث الضعيفة : ۲۰۸۹)

ترجمہ: روایت ہے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے کہا سنا میں نے نبی ﷺ کو فرماتے تھے کہ سب سے بہتر سلوک یہ ہے کہ سلوک کرے آدمی اپنے باپ کے دوست سے۔

فائدہ : اس باب میں ابواسید سے بھی روایت ہے، اس حدیث کی اسناد صحیح ہے۔ اور مروی ہے یہ حدیث ابن عمر رضی اللہ عنہما سے کئی سندوں سے۔

❀❀❀❀

٦۔ بَابُ : مَا جَاءَ فِي بِرِّ الْخَالَةِ

خالہ کے ساتھ نیکی کرنے کے بیان میں

(١٩٠٤) عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ : ((اَلْخَالَةُ بِمَنْزِلَةِ الْأُمِّ)) . (صحيح ـ الارواء : ٢١٩٠)

ترجمہ: روایت ہے براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا: خالہ بمنزلہ ماں کے ہے۔

فائدہ : اس حدیث میں ایک قصہ طویلہ ہے۔ یہ حدیث صحیح ہے۔

❀❀❀❀

(١٩٠٤) عَنِ ابْنِ عُمَرَ : أَنَّ رَجُلًا أَتَى النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ : يَارَسُولَ اللّٰهِ! إِنِّيْ أَصَبْتُ ذَنْبًا عَظِيْمًا فَهَلْ لِيْ تَوْبَةٌ ؟ قَالَ : ((هَلْ لَكَ مِنْ أُمٍّ ؟)) . قَالَ : لَا قَالَ : ((هَلْ لَكَ مِنْ خَالَةٍ؟)) قَالَ : نَعَمْ ، قَالَ ((فَبِرَّهَا)).

(اسناده صحيح ـ التعليق الرغيب : ٣/ ٢١٨)

ترجمہ: روایت ہے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے کہ ایک مرد آیا آنحضرت ﷺ کے پاس اور کہا یا رسول اللہ (ﷺ) میں نے ایک بڑا گناہ کیا ہے پس آیا میرے لیے توبہ ہے؟ پوچھا آپ نے تیری ماں ہے کہا؟ نہیں پوچھا آپ نے تیری خالہ ہے؟ اس نے کہا ہاں، فرمایا آپ ﷺ نے: اس سے نیکی کر۔

فائدہ : اس باب میں علی رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے۔ روایت کی ہم سے ابن عمر رضی اللہ عنہما نے انہوں نے سفیان بن عیینہ سے انہوں نے محمد بن سوقہ سے انہوں نے ابوبکر بن حفص سے انہوں نے نبی ﷺ سے اس کے مانند، اور نہیں ہے ذکر اس میں ابن عمر رضی اللہ عنہما کا اور یہ صحیح تر ہے ابومعاویہ کی حدیث سے، اور ابوبکر بن حفص وہ ابن عمر بن سعد بن ابی وقاص ہیں۔

❀❀❀❀

٧۔ بَابُ : مَا جَاءَ فِي دَعْوَةِ الْوَالِدَيْنِ

والدین کی دُعا کا بیان

(١٩٠٥) عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ : ((ثَلَاثُ دَعَوَاتٍ مُسْتَجَابَاتٌ لَا شَكَّ فِيْهِنَّ: دَعْوَةُ الْمَظْلُوْمِ، وَدَعْوَةُ الْمُسَافِرِ، وَدَعْوَةُ الْوَالِدِ عَلٰى وَلَدِهٖ)).

(اسناده حسن) سلسلة الاحاديث الصحيحة (٥٩٦) الروض النضير (٥١٠) صحيح ابی داود) (١٣٧٤)

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہا آنحضرت ﷺ نے: تین دعائیں مقبول ہیں ان میں شک نہیں: بددعا مظلوم کی، دعا مسافر کی بددعا باپ کی، بیٹے پر۔

فائدہ : اور روایت کی حجاج صواف نے یہ حدیث یحییٰ بن ابی کثیر سے ہشام کی روایت کے مانند۔ اور ابوجعفر جو راوی ہیں ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے ان کو ابوجعفر مؤذن کہتے ہیں، اور ہم نام ان کا نہیں جانتے۔ اور روایت کی ان سے یحییٰ بن ابی کثیر نے کئی حدیثیں۔

٨۔ بَابُ : مَاجَاءَ فِيُ حَقِّ الْوَالِدَيْنِ

والدین کے حق کے بیان میں

(١٩٠٦) عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : ((**لَا يَجْزِيُ وَلَدٌ وَالِدًا اِلَّا اَنْ يَجِدَهُ مَمْلُوْكًا فَيَشْتَرِيَهُ فَيُعْتِقَهُ**)) . (اسناده صحيح) ارواء الغليل (١٧٤٧)

ترجمہ: روایت ہے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا آنحضرت ﷺ نے: کوئی لڑکا باپ کے حق سے ادا نہیں ہوتا مگر یہ کہ اسے غلام پائے اور خرید کر کے آزاد کر دے۔

فائدہ : یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔ نہیں جانتے ہم اس کو مگر سہیل بن ابی صالح کی روایت سے۔ اور روایت کی سفیان اور کئی لوگوں نے سہیل سے یہی حدیث۔

❀ ❀ ❀ ❀

٩۔ بَابُ : مَاجَاءَ فِيُ قَطِيْعَةِ الرَّحِمِ

قطع رحمی کے بیان میں

(١٩٠٧) عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ قَالَ : سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ : ((**قَالَ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى: اِنَا اللّٰهُ وَاَنَا الرَّحْمٰنُ، خَلَقْتُ الرَّحِمَ وَشَقَقْتُ لَهَا مِنَ اسْمِيْ، فَمَنْ وَصَلَهَا وَصَلْتُهُ وَمَنْ قَطَعَهَا بَتَتُّهُ**)).

(اسناده صحيح ـ سلسله احاديث الصحيحة : ٥٢٠)

ترجمہ: روایت ہے عبدالرحمٰن سے کہا سنا میں نے آنحضرت ﷺ سے کہ فرماتے تھے: فرمایا اللہ تعالیٰ نے: میں اللہ ہوں اور میں رحمٰن ہوں، پیدا کیا میں نے رحم کو اور چیرا میں نے اس کو اپنے نام سے، پھر جس نے ملایا اس کو ملاؤں گا میں اس کو اور جس نے کاٹا اس کو کاٹوں گا میں اس کو۔

فائدہ : اور اس باب میں ابوسعید اور ابواوفیٰ اور عامر بن ابوربیعہ اور ابی ہریرہ اور جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہم اجمعین سے بھی روایت ہے حدیث سفیان کی جو زہری سے مروی ہے صحیح ہے۔ اور روایت کی معمر نے زہری سے یہ حدیث انہوں نے ابوسلمہ سے انہوں نے رواد لیثی سے انہوں نے عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ سے۔ اور معمر نے ایسا ہی کہا کہ کہا محمد نے اور حدیث معمر کی خطا ہے۔

مترجم: بخاری کی روایت میں الرحم شجنة من الرحمن یعنی لفظ رحم کا اشتقاق کیا ہوا ہے اور لیا ہوا ہے لفظ رحمٰن سے، غرض یہ کہ

رحم ورحمٰن کا مادہ ایک ہے اور اشتقاق ایک کا دوسرے سے ظاہر ہے اور محتمل ہے کہ مراد دونوں لفظوں سے معنی ہوں یعنی قرابت رحم کہ جس کی رعایت واجب ہے ایک شاخ اور شعبہ ہے رحمٰن کی رحمت سے اور ملانا رحم کا یہ ہے کہ رعایت کرے اور احسان کرے ناطے داروں سے اور کاٹنا اس کا بدسلوکی کرنا ہے اہل قرابت سے۔ اور قطع رحم کی مذمت میں بہت احادیث وارد ہوئی ہیں، بیہقی میں عبداللہ بن ابی اوفی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ فرمایا آپ ﷺ نے رحمت نہیں اترتی اس قوم پر کہ جس میں ایک قاطع رحم ہو۔ اور نسائی اور دارمی میں عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا: داخل نہ ہوگا جنت میں منان اور نہ عاق اور نہ مدمن خمر۔ اور بیہقی میں ابوبکرہ سے مروی ہے کہ ہر گناہ میں سے اللہ جو چاہتا ہے بخش دیتا ہے مگر عقوق والدین کی جلدی سزا دیتا ہے اس کے مرتکب کو زندگی میں قبل موت کے۔ اور اکثر مفسرین نے اس آیت میں رحم ہی مراد لیا ہے جو فرمایا ہے باری تعالیٰ نے ﴿وَيَقْطَعُوْنَ مَا اَمَرَ اللّٰهُ بِهٖ اَنْ يُّوْصَلَ﴾ کہ خسران اور ضلال ہے ان لوگوں کو کہ قطع کرتے ہیں جس کے ملانے کا حکم دیا ہے اللہ تعالیٰ نے۔

❀❀❀❀

۱۰۔ بَابُ: مَا جَاءَ فِيْ صِلَةِ الرَّحِمِ

صلہ رحمی کے بیان میں

(۱۹۰۸) عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((لَيْسَ الْوَاصِلُ بِالْمُكَافِئِ، وَلٰكِنِ الْوَاصِلُ الَّذِيْ إِذَا انْقَطَعَتْ رَحِمُهُ وَصَلَهَا)). (اسناده صحيح ـ غاية المرام : ٤٠٤) صحيح ابى داؤد (١٤٨٩)

ترجمہ: روایت ہے عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا: صلہ رحم کرنے والا وہ نہیں کہ بدلہ دے نیکی کا بلکہ وہ ہے کہ جب کاٹا جائے ناتا اس کا وہ جوڑے اس کو۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور اس باب میں سلمان اور عائشہ رضی اللہ عنہا سے بھی روایت ہے۔

مترجم: یہ یعنی صلہ رحم یہ نہیں کہ جو ناتے دار تم سے احسان اور بھلائی کرے تم بھی اس کا بدلہ کرو بلکہ صلہ رحم یہ ہے کہ جو ناتے دار تم سے بدسلوکی کرے اور قرابت کا حق نہ سمجھے اس سے بھی تم حق قرابت ادا کرو۔

(۱۹۰۹) عَنْ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ قَاطِعٌ)) قَالَ: ابْنُ أَبِيْ عُمَرَ: قَالَ سُفْيَانُ يَعْنِيْ قَاطِعَ رَحِمٍ. (اسناده صحيح ـ غاية المرام : ٤٠٧) صحيح ابى داؤد (١٤٨٨)

ترجمہ: روایت ہے جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا آنحضرت ﷺ نے: داخل نہ ہوگا جنت میں کوئی کاٹنے والا۔ کہا ابن ابی عمر نے کہا سفیان نے یعنی کاٹنے والا قرابت کا۔ یعنی اس کا حق نہ ادا کرنے والا۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

١١ ـ بَابُ : مَاجَاءَ فِي حُبِّ الْوَالِدِ

باپ کی اپنے بیٹوں سے محبت کے بیان میں

(١٩١٠) عَنْ خَوْلَةَ بِنْتَ حَكِيمٍ قَالَتْ : خَرَجَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ذَاتَ يَوْمٍ وَهُوَ مُحْتَضِنٌ أَحَدَ ابْنَيْ إِبْنَتِهِ وَيَقُولُ : ((إِنَّكُمْ لَتُبَخِّلُوْنَ وَتُجَبِّنُوْنَ وَتُجَهِّلُوْنَ وَإِنَّكُمْ لَمِنْ رَيْحَانِ اللّٰهِ)) . (اسناده ضعيف ـ سلسله احاديث الضعيفة : ٣٢١٤) اس میں ابی سوید راوی مجہول ہے تقریب (۵۹۴۴) نیز اس میں انقطاع ہے۔

ترجمہ: روایت ہے خولہ بنت حکیم رضی اللہ عنہا سے کہتی ہیں نکلے آنحضرت ﷺ ایک دن اپنی صاحبزادی کے ایک بیٹے کو یعنی حسن یا حسین کو گود میں لیے ہوئے اور وہ فرماتے تھے تم بخیل کر دیتے ہو اور تم بودا کر دیتے ہو اور تم جاہل کر دیتے ہو اور بے شک تم اللہ کے پیدا کیے ہوئے پھلوں سے ہو۔

فائدہ : اور اس باب میں ابن عمر اور اشعث بن قیس رضی اللہ عنہم سے بھی روایت ہے۔ حدیث ابن عیینہ کی جو ابراہیم بن میسرہ سے مروی ہے نہیں جانتے ہم اس کو مگر انہیں کی سند سے۔ اور عمر بن عبدالعزیز کو ہم نہیں جانتے کہ سماع ہو خولہ سے یعنی بیچ میں کوئی راوی چھوٹ گیا ہوگا۔

مترجم: یعنی بسبب اولاد کی محبت کے آدمی مال خرچ کرنے میں بخیلی کرتا ہے کہ مال رہے گا تو میری اولاد کے کام آئے گا اور جرأت اور شجاعت کے مقام میں بخوف ضرر اولاد نامردی اور جبن کر جاتا ہے اور ان کی پرورش اور بہبودی کے خیال میں ہزاروں نادانیوں اور جہالت میں گرفتار ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ﴿إِنَّمَا أَمْوَالُكُمْ وَأَوْلَادُكُمْ فِتْنَةٌ﴾ یہ کہ تحقیق مال اور اولاد تمہارے آزمانے کو دی گئی ہے۔ پھر دین دار متقی اس فتنہ سے بچتا ہے اور ضعیف الایمان اس میں پھنس جاتا ہے، اور بے ایمان تو ان کے پیچھے اپنا جنم گنواتا ہے۔

❀❀❀❀

١٢ ـ بَابُ : مَاجَاءَ فِي رَحْمَةِ الْوَلَدِ

اولاد پر شفقت کرنے کے بیان میں

(١٩١١) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ : أَبْصَرَ الْأَقْرَعُ بْنُ حَابِسٍ النَّبِيَّ ﷺ وَهُوَ يُقَبِّلُ الْحَسَنَ. وَقَالَ ابْنُ أَبِي عُمَرَ : الْحَسَنَ أَوِ الْحُسَيْنَ ، فَقَالَ : إِنَّ لِي مِنَ الْوَلَدِ عَشَرَةً مَا قَبَّلْتُ أَحَدًا مِنْهُمْ، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ : ((إِنَّهُ مَنْ لَا يَرْحَمُ لَا يُرْحَمُ)). (صحيح ـ تخريج مشكلة الفقر : ١٠٨)

ترجمہ: روایت ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ دیکھا اقرع بن حابس نے نبی ﷺ کو اور بوسہ لیتے تھے حسن کو۔ اور کہا ابن ابی عمر نے کہ

حسن کو یا حسین کو، سو کہا اقرع نے میرے دس بیٹے ہیں کہ نہیں بوسہ لیا میں نے ان میں سے ایک کو بھی، سو فرمایا رسول اللہ ﷺ نے: جو رحم نہیں کرتا اس پر رحم نہیں کیا جاتا۔

فائدہ: اس باب میں انس اور عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے۔ اور ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن کا نام عبداللہ بن عبدالرحمٰن ہے۔ اور یہ حدیث حسن ہے۔

مترجم: لڑکوں کو پیار کرنا، گود میں لینا، کندھے پر بٹھانا ان کو، گود میں لے کر نماز پڑھنا، سجدہ میں گردن پر سوار ہوں تو سجدہ کا طول کرنا سنت ہے، اور یہ امور منافی دین اور خلاف محبت الٰہی نہیں۔ جیسا کچھ صوفی خیال کرتے ہیں بلکہ اللہ کی رحمت کا اثر ہے کہ مؤمنوں کے دل میں ظہور فرماتا ہے۔ حدیث میں آیا ہے: مَنْ لَمْ يَرْحَمْ صَغِيْرَنَا وَلَمْ يُوقِّرْ كَبِيْرَنَا فَلَيْسَ مِنَّا۔ یعنی جو شخص شفقت اور پیار نہ کرے ہمارے چھوٹوں پر اور عزت اور وقار نہ کرے ہمارے بوڑھے بڑوں کا وہ ہمارے سے نہیں۔

❀ ❀ ❀ ❀

۱۳۔ بَابُ : مَاجَاءَ فِي النَّفَقَةِ عَلَى الْبَنَاتِ وَالْأَخَوَاتِ

بیٹوں اور بہنوں پر خرچ کرنے کے بیان میں

(۱۹۱۲) عَنْ أَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : ((مَنْ كَانَ لَهُ ثَلَاثُ بَنَاتٍ أَوْ ثَلَاثُ أَخَوَاتٍ أَوِ ابْنَتَانِ أَوْ أُخْتَانِ فَأَحْسَنَ صُحْبَتَهُنَّ وَاتَّقَى اللّٰهَ فِيْهِنَّ فَلَهُ الْجَنَّةُ)) . (ضعيف بهذا اللفظ ـ سلسله احاديث الصحيحة : تحت الحديث ٢٩٤) اس میں انقطاع اس سلسلے میں حدیث (۱۹۱۶) صحیح ہے۔

ترجمہ: روایت ہے ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے فرمایا آنحضرت ﷺ نے: جن کی ہوں تین بیٹیاں یا تین بہنیں یا دو بیٹیاں یا دو بہنیں پھر اچھی طرح ان کا ساتھ دیا اور ڈرا اللہ تعالیٰ سے ان کی پرورش کرنے میں، سو اس کے لیے جنت ہے۔

مترجم: اللہ تعالیٰ سے ڈرا ان کی پرورش میں موافق شرع کے بالا یہ نہیں کہ چھٹی چلہ کیا ہو یا سالگرہ میں روپیہ دیا ہو یا پیر کی چوٹی بیڑی ان کے بدن میں رکھے۔

(۱۹۱۳) عَنْ أَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ: أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ : ((لَا يَكُوْنُ لِأَحَدِكُمْ ثَلَاثُ بَنَاتٍ أَوْ ثَلَاثُ أَخَوَاتٍ فَيُحْسِنُ إِلَيْهِنَّ إِلَّا دَخَلَ الْجَنَّةَ)). (اسناده ضعيف عند الالبانى) اس میں سعید بن عبدالرحمٰن مجهول الحال راوی ہے سلسلہ احادیث الصحيحة تحت الحديث (٢٩٤)

ترجمہ: روایت ہے ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: نہیں کسی کی تین بیٹیاں یا تین بہنیں پھر احسان کرے ان پر مگر داخل ہوگا جنت میں۔

فائدہ : اس باب میں عائشہ اور عقبہ بن عامر اور انس اور جابر اور ابن عباس رضی اللہ عنہم سے بھی روایت ہے۔ ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کا نام سعد بن مالک بن سنان ہے۔ اور سعد بن ابی وقاص وہ سعد بن مالک بن وہب ہیں، اور زیادہ کیا ہے بعض راویوں نے اس اسناد میں ایک مرد کو۔

(١٩١٤) عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : ((مَنِ ابْتُلِيَ بِشَيْءٍ مِنَ الْبَنَاتِ فَصَبَرَ عَلَيْهِنَّ، كُنَّ لَهُ حِجَابًا مِّنَ النَّارِ)) . (صحيح)

ترجمہ: روایت ہے امّ المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہتی ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا: جو گرفتار ہوا ان لڑکیوں کے بلا میں پھر صبر کرے ان کی پرورش کی مصیبتوں پر ہوویں گی وہ اس کا پردہ دوزخ کی آگ سے۔

فائدہ : یہ حدیث حسن ہے۔

(١٩١٥) عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ : دَخَلَتِ امْرَأَةٌ مَعَهَا ابْنَتَان لَهَا فَسَأَلَتْ فَلَمْ تَجِدْ عِنْدِيْ شَيْئًا غَيْرَ تَمْرَةٍ فَأَعْطَيْتُهَا إِيَّاهَا فَقَسَمَتْهَا بَيْنَ ابْنَتَيْهَا وَلَمْ تَأْكُلْ مِنْهَا ثُمَّ قَامَتْ فَخَرَجَتْ وَدَخَلَ النَّبِيُّ ﷺ فَأَخْبَرْتُهُ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ : ((مَنِ ابْتُلِيَ بِشَيْءٍ مِنْ هٰذِهِ الْبَنَاتِ كُنَّ لَهُ سِتْرًا مِنَ النَّارِ)) . (صحيح ـ التعليق الرغيب : ٣/ ٨٣)

ترجمہ: روایت ہے امّ المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا انہوں نے کہ آئی میرے پاس ایک عورت کہ اس کے ساتھ دو لڑکیاں تھیں پھر سوال کیا اس نے سو نہ پایا اس نے میرے پاس سے کچھ سوا ایک کھجور کے، پھر دے دی میں نے اس کو اور اس نے بانٹ دی اپنی دونوں لڑکیوں کو اور خود نہ کھائی پھر اٹھ کر چلی گئی، اور تشریف لائے میرے پاس نبی ﷺ اور خبر دی میں نے آپ ﷺ کو، سو فرمایا نبی ﷺ نے: جو گرفتار ہوا ان لڑکیوں میں ہوئیں گی یہ اس کے لیے پردہ دوزخ سے۔

فائدہ : یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

(١٩١٦) عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : ((مَنْ عَالَ جَارِيَتَيْنِ دَخَلْتُ أَنَا وَهُوَ الْجَنَّةَ كَهَاتَيْنِ)) وَأَشَارَ بِإِصْبُعَيْهِ . (اسناده صحيح ـ سلسله احاديث الصحيحة : ٢٩٧)

ترجمہ: روایت ہے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے کہا فرمایا رسول اللہ ﷺ نے: جو پالے دو لڑکیوں کو داخل ہوں گا میں اور وہ جنت میں مانند ان کی، اور اشارہ کیا آپ ﷺ نے اپنی دو انگلیوں سے۔ یعنی کلمہ اور بیچ کی انگلی سے۔

فائدہ : یہ حدیث حسن ہے غریب ہے۔ اور روایت کی ہے محمد بن عبید نے محمد بن عبدالعزیز سے کئی حدیثیں اسی سند سے۔ اور کہا ان میں روایت ہے ابوبکر بن عبداللہ بن انس سے، اور صحیح عبیداللہ بن ابی بکر بن انس ہے۔

مترجم: ابن ماجہ میں امّ المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ ایک عورت آئی دو لڑکیوں کو لے کر آپ نے اس کو تین کھجوریں عنایت کیں اور اس نے پہلے ایک ایک دونوں کو دی پھر ایک کو چیر کر دونوں پر تقسیم کر دیا، پھر آنحضرت ﷺ تشریف لائے اور فرمایا کیا اچھا کام کیا اس نے داخل ہو گئی وہ بسبب اس حسنہ کے جنت میں۔ اور عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے کہا میں نے

سنا آنحضرت ﷺ کو فرماتے تھے جس کی تین بیٹیاں ہوں وہ ان کی پرورش پر صبر کرے اور ان کو کھلائے پلائے اور پہنائے اپنے مقدور کے موافق اس کے لیے پردہ ہوں گی وہ دوزخ کی آگ سے قیامت کے دن۔ اور ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ جس کی دو لڑکیاں ہوں پس اچھی طرح اس نے ان کا ساتھ دیا داخل کریں گی وہ اس کو جنت میں، غرض فضائل بیٹیوں کی پرورش کے اس لیے زیادہ آئے ہیں کہ اس میں ماں باپ کو صبر کرنا پڑتا ہے، اول پرورش میں بعد جوانی کے سوداما دوں کے غم وزیادتی پر، اور بہرحال سوائے صبر وثبات کے کچھ چارہ نہیں ہوتا اور سوائے بار کے کسی طرح کی امید اعانت کی ان سے نہیں ہوتی۔

❀❀❀❀

١٤ ـ بَابُ : مَاجَاءَ فِي رَحْمَةِ الْيَتِيمِ وَ كَفَالَتِهِ

یتیم پر مہربانی اور اس کی کفالت کرنے کے بیان میں

(١٩١٧) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ : اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ : ((مَنْ قَبَضَ يَتِيمًا بَيْنَ الْمُسْلِمِينَ اِلٰى طَعَامِهِ وَشَرَابِهِ اَدْخَلَهُ اللّٰهُ الْجَنَّةَ اِلَّا اَنْ يَعْمَلَ ذَنْبًا لَا يُغْفَرُ لَهُ)) . (اسناده ضعيف ـ التعليق الرغيب : ٣/ ٢٣٠ ـ سلسله احاديث الضعيفة : ٥٣٤٥) اس میں حنش راوی متروک ہے تقریب (١٣٤٢)

ترجمہ: روایت ہے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: جو لے جائے یتیم کو مسلمانوں میں سے اپنے کھانے اور پینے کی طرف داخل کرے گا اللہ تعالیٰ اس کو جنت میں بلا شک وشبہ مگر یہ کہ وہ ایسا گناہ کرے کہ بخشا نہ جائے یعنی شرک۔

فائدہ : اور اس باب میں مرۃ الفہری اور ابو ہریرہ اور ابو امامہ اور سہیل بن سعد رضی اللہ عنہم سے بھی روایت ہے۔ اور حنش کا نام حسین بن قیس اور کنیت ان کی ابو علی رحبی ہے اور سلیمان تیمی کہتے تھے کہ حنش ضعیف ہیں حدیث میں نزدیک اہل حدیث کے۔

(١٩١٨) عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ : ((اَنَا وَ كَافِلُ الْيَتِيمِ فِي الْجَنَّةِ كَهَاتَيْنِ)) وَاَشَارَ بِاِصْبَعَيْهِ يَعْنِي السَّبَّابَةَ وَالْوُسْطٰى . (اسناده صحيح ـ سلسله احاديث الصحيحة : ٨٠٠)

ترجمہ: روایت ہے سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے کہا فرمایا آنحضرت ﷺ نے: میں اور کفالت کرنے والا یتیم کی مانند ان دو انگلیوں کے ہیں جنت میں، اور اشارہ کیا آپ ﷺ نے دو انگلیوں سے یعنی کلمہ اور بیچ کی انگلی سے۔

فائدہ : یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

مترجم: یہ ایک تشبیہ ہے اس کے رفع درجہ کی نہ یہ کہ وہ شخص درجاتِ انبیاء پر یا درجہ سید الانبیاء علیہم التحیۃ والثناء پر فائز ہو جائے گا اور آخر دونوں انگلیوں میں کچھ فرق بھی ہے۔ انتہی۔ اور ابوداؤد اور بخاری میں بھی روایت آئی ہے۔ اور ابن ماجہ میں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا: یا اللہ میں حرام کرتا ہوں حق دو ضعیفوں کا، ایک یتیم کا دوسرے عورت کا۔ یعنی ان کا حق کسی

طرح تلف نہ کرنا چاہیے۔ اور ان ہی سے مروی ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: بہتر گھر مسلمانوں کا وہ ہے جس میں یتیم ہو اور وہ اس پر احسان کرتے ہوں اور بدتر گھر وہ ہے کہ اس میں یتیم ہو اور اس پر ظلم کرتے ہوں۔ اور ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: جو پرورش کرے تین یتیموں کو اس کو ثواب ہوگا مانند قائم اللیل وصائم النہار کے، اور مانند اس شخص کے، کہ صبح وشام چلا تلوار نکالے ہوئے اللہ کی راہ میں اور رہوں گا میں اور وہ جنت میں مانند دو بھائیوں کے اور مانند ان دونوں بہنوں کے اور ملائیں آپ ﷺ نے دونوں انگلیاں سبابہ اور وسطیٰ۔

❀❀❀❀

١٥ ۔ بَابُ : مَاجَاءَ فِيُ رَحْمَةِ الصِّبْيَانِ

بچوں پر رحم کرنے کے بیان میں

(١٩١٩) عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ يَقُوْلُ : جَاءَ شَيْخٌ يُرِيْدُ النَّبِيَّ ﷺ ، فَأَبْطَأَ الْقَوْمُ عَنْهُ أَنْ يُوَسِّعُوْا لَهُ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ : ((لَيْسَ مِنَّامَنْ لَمْ يَرْحَمْ صَغِيْرَنَا وَلَمْ يُوَقِّرْ كَبِيْرَنَا)) . (صحيح ـ الصحيحة : ٢١٩٦)

ترجمہ: روایت ہے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے کہ وہ فرماتے تھے آیا ایک بوڑھا کہ ارادہ رکھتا تھا آنحضرت ﷺ سے ملنے اور دیر لگائی لوگوں نے اسے راستہ دینے میں، سو فرمایا نبی ﷺ نے: ہم میں سے نہیں جو رحم نہ کرے ہمارے چھوٹے پر، اور توقیر نہ کرے ہمارے بڑے کی۔

فائدہ: اس باب میں عبداللہ بن عمر اور ابو ہریرہ اور ابن عباس اور ابو امامہ رضی اللہ عنہم سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث غریب ہے۔ اور زرابی جو راوی ہیں ان کی منکر حدیثیں بہت ہیں انس بن مالک وغیرہ سے۔ روایت کی ہم سے ابو بکر محمد بن ابان نے انہوں نے محمد بن فضیل سے انہوں نے محمد بن اسحاق سے انہوں نے عمرو بن شعیب سے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے ان کے دادا سے کہ فرمایا آنحضرت ﷺ نے: ہم میں سے نہیں جو رحم نہ کرے ہمارے چھوٹے پر اور نہ پہچانے شرف ہمارے بڑے کا۔ روایت کی ہم سے ابو بکر بن محمد بن ابان نے انہوں نے یزید بن ہارون سے انہوں نے شریک سے انہوں نے لیث سے انہوں نے عکرمہ سے انہوں نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہ فرمایا آنحضرت ﷺ نے: ہم میں سے نہیں جو رحم نہ کرے ہمارے چھوٹے پر اور توقیر نہ کرے ہمارے بڑے کی، اور امر معروف اور نہی منکر نہ کرے یہ حدیث غریب ہے۔ اور حدیث محمد بن اسحاق کی جو عمرو بن شعیب سے مروی ہے حسن ہے صحیح ہے۔ اور مروی ہوئی ہے عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے اور سندوں سے بھی سوا اس سند کے، اور فرمایا بعض اہل علم نے کہ آپ ﷺ نے جو فرمایا کہ وہ ہم میں سے نہیں مراد یہ ہے کہ وہ ہماری سنت اور ادب کے موافق نہیں۔ اور علی بن مدینی نے کہا کہ یحییٰ بن سعید نے کہا کہ سفیان ثوری اس تفسیر کو قبول نہ کرتے تھے اور فرماتے تھے کہ لیس منا سے مراد لیس مثلنا ہے یعنی وہ ہماری مثل نہیں۔

مترجم: بخاری میں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے اپنی رحمت کے سو (١٠٠) حصے کیے اور

رکھے اپنے پاس ننانوے حصے اور اتارا ایک حصہ زمین پر کہ اسی کے سبب سے مہربانی کرتی ہے خلق ایک دوسرے پر یہاں تک کہ گھوڑی اپنا کھر اٹھا لیتی ہے کہ اس کے بچے کو چوٹ نہ لگے اور تراجم ابواب بخاری میں تقبیل[1] اور معانقہ[2] اور شم[3] اور وضع صبی[4] فی الحجر وعلی[5] الفخذ مذکور ہے۔ یہ سب حقوق صغار ہیں کبار پر۔ اور آنحضرت ﷺ نے امامہ بنت ابی العاص کو کندھے پر بٹھا کر امامت کی ہے کہ جب رکوع کرتے ان کو زمین پر رکھ دیتے اور جب سجدہ سے اٹھتے اٹھا لیتے۔

(۱۹۲۰) **عَنْ** شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : ((**لَيْسَ مِنَّا مَنْ لَّمْ يَرْحَمْ صَغِيرَنَا وَلَمْ يَعْرِفْ شَرَفَ كَبِيرِنَا**)) . (صحيح ـ التعليق الرغيب : ١/ ٦١)

ترجمہ: روایت ہے شعیب سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے، کہا انہوں نے: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: وہ ہم میں سے نہیں جو رحم نہ کرے ہمارے چھوٹے پر اور نہ پہچانے شرف ہمارے بڑے کا۔

(۱۹۲۱) **عَنِ** ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ : ((**لَيْسَ مِنَّا مَنْ لَمْ يَرْحَمْ صَغِيرَنَا وَيُوَقِّرْ كَبِيرَنَا وَيَأْمُرْ بِالْمَعْرُوفِ وَيَنْهَ عَنِ الْمُنْكَرِ**)) .

(اسناده ضعيف ـ المشكاة : ٤٩٧٠ ـ التعليق الرغيب : ٣/ ١٧٣) اس میں لیث بن ابوسلیم راوی ضعیف ہے

ترجمہ: روایت ہے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہا انہوں نے فرمایا رسول اللہ ﷺ نے: وہ ہم میں سے نہیں جو رحم نہ کرے ہمارے چھوٹے پر اور عزت نہ کرے ہمارے بڑے کی اور نیکی کا حکم نہ کرے اور برائی سے منع نہ کرے۔

❀❀❀❀

١٦ ـ بَابُ : مَا جَاءَ فِي رَحْمَةِ النَّاسِ

لوگوں پر رحم کرنے کے بیان میں

(۱۹۲۲) **حَدَّثَنِي** جَرِيرُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ : ((**مَنْ لَا يَرْحَمِ النَّاسَ لَا يَرْحَمُهُ اللّٰهُ**)) .

(اسناده صحيح ـ تخريج مشكلة الفقر : ١٠٨)

ترجمہ: مجھ سے جریر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہا انہوں نے فرمایا رسول اللہ ﷺ نے: جس نے رحم نہ کیا آدمیوں پر رحم نہ کرے گا اللہ تعالیٰ اس پر۔

فائدہ : یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔ اور اس باب میں عبدالرحمٰن بن عوف اور ابوسعید اور ابن عمر اور ابوہریرہ اور عبداللہ بن عمرو رضوان اللہ علیہم اجمعین سے بھی روایت ہے۔

❀❀❀❀

---

[1] بوسہ لینا۔ [2] گلے لگانا۔ [3] سونگھنا۔ [4] گود میں لینا لڑکے کو۔ [5] بٹھانا ران پر لڑکے کو۔

(۱۹۲۳) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ : سَمِعْتُ اَبَاالْقَاسِمِ ﷺ يَقُوْلُ : ((لَا تُنْزَعُ الرَّحْمَةُ اِلَّا مِنْ شَقِيٍّ)) .

(اسناده حسن ـ مشكاة المصابيح : ٤٨٦٨ ـ التحقيق الثانى)

ترجمہ: روایت ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہا انہوں نے سنا میں نے ابوالقاسم ﷺ سے کہ فرماتے تھے کہ رحمت نہیں نکال لی جاتی کسی کے دل سے مگر جو شقی ہو۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔ اور ابو عثمان جس نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ان کا نام ہم نہیں جانتے، اور کہتے ہیں کہ وہ والد ہیں موسیٰ بن ابی عثمان کے جن سے ابوالزناد نے روایت کی ہے۔ اور روایت کی ابوالزناد نے موسیٰ بن ابی عثمان سے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے نبی ﷺ سے بہت سی حدیثیں۔

(۱۹۲٤) عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : ((اَلرَّاحِمُوْنَ يَرْحَمُهُمُ الرَّحْمٰنُ ارْحَمُوْا مَنْ فِي الْاَرْضِ يَرْحَمْكُمْ مَنْ فِي السَّمَاءِ الرَّحِمُ شِجْنَةٌ مِنَ الرَّحْمٰنِ فَمَنْ وَصَلَهَا وَصَلَهُ اللّٰهُ وَمَنْ قَطَعَهَا قَطَعَهُ اللّٰهُ)) . (اسناده صحيح ـ سلسله احاديث الصحيحة : ٩٢٢)

ترجمہ: روایت ہے عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا آنحضرت ﷺ نے: رحم کرنے والوں پر رحم کرتا ہے رحمٰن، رحم کرو زمین والوں پر رحم کرے گا تم پر آسمان والا۔ یعنی اللہ تعالیٰ جو اوپر ہے۔ رحم شاخ ہے رحمٰن کی جس نے اس کو ملایا اللہ تعالیٰ اس کو ملا دے گا، اور جس نے اسے کاٹا اللہ اسے کاٹے گا۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

مترجم: شجنہ بہ تثلیث معجمہ وسکون جیم وبنون عروق شجر جو آپس میں گھنی ہوئی ہوں۔ مراد یہ ہے کہ لفظ رحم رحمٰن سے مشتق ہے جس نے ملایا یعنی رعایت ومدارات کی عزیزوں کی اور کاٹا یعنی ان کے حقوق ادا نہ کیے۔

❀ ❀ ❀ ❀

۱۷ ـ بَابٌ : مَا جَاءَ فِي النَّصِيحَةِ

نصیحت کے بیان میں

(۱۹۲۵) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : ((اَلدِّيْنُ النَّصِيْحَةُ)) ثَلَاثَ مِرَارٍ، قَالُوْا: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! لِمَنْ؟ قَالَ : ((لِلّٰهِ وَلِكِتَابِهِ وَلِاَئِمَّةِ الْمُسْلِمِيْنَ وَعَامَّتِهِمْ)) .

(اسناده صحيح ـ الارواء : ٢٦ ـ غاية المرام : ٣٣٢)

ترجمہ: روایت ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا آنحضرت ﷺ نے: دین نصیحت ہے فرمایا آپ ﷺ نے تین بار، عرض کیا یا رسول

اللہ (ﷺ) کس کے لیے؟ فرمایا: اللہ کے لیے اور اس کی کتاب کے لیے اور مسلمانوں کے حاکموں کے لیے اور عوام الناس کے لیے۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے۔ اس باب میں ثوبان اور ابن عمر اور تمیم اور جریر اور حکیم بن ابی یزید رضی اللہ عنہم سے بھی روایت ہے کہ وہ اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں۔

مترجم: نصیحت ایک کلمہ ہے کہ بارادۂ خیر کہا جائے منصوح لہ کے لیے اور اصل میں خلوص اور خیر خواہی ہے پس نصیحت اللہ کے لیے صحت اعتقاد ہے ساتھ وحدانیت اس کے ہر فعل و حال و قال میں اور نصیحت ائمۃ کی اطاعت ان کی امر حق میں اور خروج و بغی نہ کرنا ان پر عند الظلم اور نصیحت عامہ مسلمان کی سیدھی راہ بتلانا اور اچھی صلاح دینا اور عمدہ مشورہ سکھلانا۔

(۱۹۲۶) عَنْ جَرِيرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ : بَايَعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى اِقَامِ الصَّلَاةِ وَاِيْتَاءِ الزَّكَاةِ وَالنُّصْحِ لِكُلِّ مُسْلِمٍ . (اسناده صحيح)

ترجمہ: روایت ہے جریر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے کہا بیعت کی میں نے نبی ﷺ سے نماز قائم کرنے پر اور زکوٰۃ دینے پر اور ہر مسلمان کی خیر خواہی پر۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

❀❀❀❀

۱۸۔ بَابُ : مَا جَاءَ فِي شَفَقَةِ الْمُسْلِمِ عَلَى الْمُسْلِمِ

مسلمان کی مسلمان پر شفقت کے بیان میں

(۱۹۲۷) عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : ((اَلْمُسْلِمُ اَخُو الْمُسْلِمِ لَايَخُوْنُهُ وَلَا يَكْذِبُهُ، وَلَا يَخْذُلُهُ، كُلُّ الْمُسْلِمِ عَلَى الْمُسْلِمِ حَرَامٌ: عِرْضُهُ وَمَالُهُ وَدَمُهُ، التَّقْوٰى هٰهُنَا بِحَسْبِ امْرِىءٍ مِنَ الشَّرِّ اَنْ يَّحْتَقِرَ اَخَاهُ الْمُسْلِمَ)) . (اسناده صحيح - الارواء : ۸/ ۹۹، ۱۰۰)۔

ترجمہ: روایت ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا آنحضرت ﷺ نے کہ مسلمان دینی بھائی ہے مسلمان کا نہ خیانت کرے اس کی، اور جھوٹ نہ بولے اس سے، اور نہ محروم کرے اس کو اپنی تائید اور مدد سے، مسلمان کی مسلمان پر سب چیز حرام ہے عزت اس کی اور مال اس کا اور خون اس کا، تقویٰ یہاں ہے یعنی اشارہ کیا آپ نے دل کی طرف، کافی ہے آدمی کو شر سے یہ کہ حقیر سمجھے اپنے مسلمان[1] بھائی کو۔

[1] یہ حدیث جوامع الکلم سے ہے کہ سب قسم کی ایذا مسلمان کی آپ نے حرام فرما دی تھوڑے سے لفظوں سے۔

فائدہ : یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

(۱۹۲۸) عَنْ اَبِیْ مُوْسَی الْاَشْعَرِیِّ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ : ((**اَلْمُؤْمِنُ لِلْمُؤْمِنِ کَالْبُنْیَانِ یَشُدُّ بَعْضُهٗ بَعْضًا**)) . (اسناده صحیح ـ تخریج المشکاة : ۱۰٤ ـ الإیمان ،ابن أبی شیبة : ۹۰)

ترجمہ: روایت ہے ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے کیا فرمایا آنحضرت ﷺ نے مؤمن مؤمن کے لیے مانند مکان کے ہے کہ مضبوط کرتا ہے بعض اس کا بعض کو۔

فائدہ : یہ حدیث صحیح ہے۔اس باب میں علی اور ابوایوب رضی اللہ عنہما سے بھی روایت ہے۔

(۱۹۲۹) عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ : ((**اِنَّ اَحَدَکُمْ مِرْآةُ اَخِیْهِ فَاِنْ رَاٰی بِهٖ اَذًی فَلْیُمِطْهُ عَنْهُ**)) . (ضعیف جدًا ـ الضعیفة : ۱۸۸۹) اس میں یحییٰ بن عبیداللہ ضعیف ہے۔التقریب (۲/۳۵۳)

ترجمہ: روایت ہے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا آنحضرت ﷺ نے کہ ہر ایک تم میں کا آئینہ ہے اپنے بھائی کا پھر اگر دیکھے اس میں کچھ عیب تو دور کر دے اس کو یعنی اطلاع کر دے اس کے عیب پر جیسے آئینہ اطلاع کر دیتا ہے۔

فائدہ : اور یحییٰ بن عبید نے ضعیف کہا ہے شعبہ کو اس باب میں انس رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے۔

❀ ❀ ❀ ❀

۱۹ ـ بَابُ : مَا جَاءَ فِی السَّتْرِ عَلَی الْمُسْلِمِیْنَ

مسلمانوں کے عیب کی پردہ پوشی کے بیان میں

(۱۹۳۰) عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : ((**مَنْ نَفَّسَ عَنْ مُسْلِمٍ کُرْبَةً مِنْ کُرَبِ الدُّنْیَا نَفَّسَ اللّٰهُ عَنْهُ کُرْبَةً مِنْ کُرَبِ یَوْمِ الْقِیٰمَةِ، وَمَنْ یَسَّرَ عَلٰی مُعْسِرٍ فِی الدُّنْیَا یَسَّرَ اللّٰهُ عَلَیْهِ فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَةِ، وَمَنْ سَتَرَ عَلٰی مُسْلِمٍ فِی الدُّنْیَا سَتَرَ اللّٰهُ عَلَیْهِ فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَةِ، وَاللّٰهُ فِیْ عَوْنِ الْعَبْدِ مَا کَانَ الْعَبْدُ فِیْ عَوْنِ اَخِیْهِ**)). (اسناده صحیح) الروض (۱۲۰۲) مختصر الشمائل (۲۳۸)

ترجمہ: روایت ہے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا نبی ﷺ نے: جس نے کھول دی کسی مسلمان سے ایک تکلیف دنیا کی تکلیفوں سے کھول دے گا اللہ تعالیٰ اس کی ایک تکلیف کو تکلیفوں سے قیامت کے دن کے اور جس نے آسانی کی کسی تنگ دست پر دنیا میں آسانی کرے گا اللہ تعالیٰ اس پر دنیا میں اور آخرت میں، اور جس نے ڈھانپا عیب مسلمان کا دنیا میں، ڈھانپے گا اللہ تعالیٰ عیب اس کے دنیا اور آخرت میں اور اللہ تعالیٰ بندے کی مدد میں ہے جب تک بندہ اپنے بھائی کی مدد میں ہے۔

فائدہ : اس باب میں ابن عمر اور عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہم سے بھی روایت ہے۔یہ حدیث حسن ہے۔اور روایت کی ابوعوانہ اور کئی لوگوں

نے یہ حدیث اعمش سے انہوں نے ابو صالح سے انہوں نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے انہوں نے نبی ﷺ سے مانند اس کے۔ اور نہیں ذکر کیا اس میں اعمش کے اس قول کا، کہا انہوں نے کہ روایت کیا ابو صالح سے۔

❀❀❀❀

٢٠۔ بَابُ : مَا جَاءَ فِي الذَّبِّ عَنْ عِرْضِ الْمُسْلِمِ

مسلمان سے عیب دور کرنے کے بیان میں

(١٩٣١) عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : ((مَنْ رَدَّ عَنْ عِرْضِ أَخِيهِ رَدَّ اللّٰهُ عَنْ وَجْهِهِ النَّارَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ)) . (اسناده صحيح ـ غاية المرام : ٤٣١)

ترجمہ: روایت ہے ابو الدرداء رضی اللہ عنہ سے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: جو شخص رد کرے اپنے بھائی کی عزت سے وہ چیز کہ خلل ڈالتی ہے اس کی عزت میں رد کر دے گا اللہ تعالیٰ اس کے منہ سے آگ دوزخ کی قیامت کے دن۔

فائدہ : اس باب میں اسماء بنت یزید رضی اللہ عنہا سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث حسن ہے۔

❀❀❀❀

٢١۔ بَابُ : مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ الْهَجْرَةِ لِلْمُسْلِمِ

مسلمان کے لیے ترکِ ملاقات کی برائی میں

(١٩٣٢) عَنْ أَبِي أَيُّوبَ الْأَنْصَارِيِّ : أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ : ((لَا يَحِلُّ لِلْمُسْلِمِ أَنْ يَهْجُرَ أَخَاهُ فَوْقَ ثَلَاثٍ، يَلْتَقِيَانِ فَيَصُدُّ هٰذَا وَيَصُدُّ هٰذَا وَخَيْرُهُمَا الَّذِي يَبْدَأُ بِالسَّلَامِ)) . (صحيح ـ الارواء : ٢٠٢٩)

ترجمہ: روایت ہے ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ سے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: حلال نہیں مسلمان کو کہ چھوڑ دے اپنے بھائی کو تین دن سے زیادہ ملیں وہ دونوں راہ میں پس وہ رکے اس سے اور یہ رکے اس سے، اور ان میں بہتر وہ ہے جو پہلے سلام کرے۔

فائدہ : اس باب میں عبداللہ بن مسعود اور انس اور ابو ہریرہ اور ہشام بن عامر اور ابو ہند الداری رضی اللہ عنہم سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

مترجم: صد کے معنی کنارہ اور اعراض کرنے کے بھی ہیں، یعنی وہ اپنی جانب چلا جائے اور یہ اپنی جانب، اور صد بضم صاد بمعنی جانب بھی آیا ہے۔

❀❀❀❀

٢٢۔ بَابُ : مَا جَاءَ فِي مُوَاسَاةِ الْأَخِ

مسلمان بھائی کے ساتھ مروت و مدارات (غم خواری) کرنے کے بیان میں

(١٩٣٣) **عَنْ** أَنَسٍ قَالَ: لَمَّا قَدِمَ عَبْدُالرَّحْمٰنِ بْنُ عَوْفٍ الْمَدِينَةَ آخَى رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ بَيْنَهُ وَبَيْنَ سَعْدِ بْنِ الرَّبِيعِ، فَقَالَ لَهُ: هَلُمَّ أُقَاسِمُكَ مَالِيْ نِصْفَيْنِ وَلِيَ امْرَأَتَانِ فَأُطَلِّقُ إِحْدٰهُمَا فَإِذَا انْقَضَتْ عِدَّتُهَا فَتَزَوَّجْهَا، فَقَالَ: بَارَكَ اللّٰهُ لَكَ فِيْ أَهْلِكَ وَمَالِكَ، دُلُّونِيْ عَلَى السُّوقِ، فَدَلُّوهُ عَلَى السُّوقِ، فَمَا رَجَعَ يَوْمَئِذٍ إِلَّا وَمَعَهُ شَيْءٌ مِنْ أَقِطٍ وَسَمْنٍ قَدِ اسْتَفْضَلَهُ فَرَآهُ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ بَعْدَ ذٰلِكَ وَعَلَيْهِ وَضَرٌ مِنْ صُفْرَةٍ، قَالَ: ((**مَهْيَمْ**))، فَقَالَ: تَزَوَّجْتُ امْرَأَةً مِنَ الْأَنْصَارِ، قَالَ: ((**فَمَا أَصْدَقْتَهَا؟**)) قَالَ: نَوَاةً. قَالَ حُمَيْدٌ أَوْ قَالَ: وَزْنُ نَوَاةٍ مِّنْ ذَهَبٍ، فَقَالَ: ((**أَوْلِمْ وَلَوْ بِشَاةٍ**)). (صحيح) آداب الزفاف (٦٥-٦٨) الارواء (١٩٢٣)

ترجمہ: روایت ہے انس رضی اللہ عنہ سے کہا کہ جب آئے عبدالرحمٰن بن عوف مدینہ میں تو بھائی چارہ کر دیا رسول اللہ ﷺ نے ان میں اور سعد بن ربیع میں، پھر کہا ان سے سعد نے آؤ بانٹ دوں میں تم کو اپنا مال آدھا اور میری دو بیبیاں ہیں سو طلاق دے دیتا ہوں ان میں سے ایک کو پھر جب گزر جائے اس کی عدت تو نکاح کر لینا تم اس سے، سو جواب دیا عبدالرحمٰن نے برکت دے اللہ تعالیٰ تمہارے اہل و مال میں، بتلا دو مجھے بازار، سو بتلا دیا ان کو بازار سو نہ پھرے وہ اس دن مگر ساتھ ان کے تھوڑا اقط تھا اور تھوڑا گھی اور وہ نفع میں لائے تھے یہ سب، پھر دیکھا ان کو رسول اللہ ﷺ نے اس کے بعد اور ان پر نشان تھا زردی کا، سو پوچھا آپ ﷺ نے کیا ہے یہ عرض کیا انہوں نے میں نے نکاح کیا انصار کی ایک عورت سے، فرمایا آپ ﷺ نے کیا مہر باندھا؟ عرض کیا انہوں نے ایک گٹھلی۔ کہا حمید نے یا یہ کہا راوی نے کہ کھجور کی گٹھلی کے برابر سونا، فرمایا آپ ﷺ نے: ولیمہ کرو اگر چہ ایک بکری کا ہو۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔ اور کہا احمد بن حنبل نے گٹھلی بھر سونا تین درہم ہوتا ہے وزن میں اور ثلث درہم کا۔ اور اسحٰق نے کہا وہ وزن ہے پانچ درہم کا مجھے خبر دی اس کی اسحاق بن منصور نے انہوں نے نقل کیا یہ قول احمد بن حنبل اور اسحاق سے۔

مترجم: جب اصحاب مکہ سے مدینہ کو ہجرت کر کے آئے تھے آنحضرت ﷺ نے ایک ایک انصار کے ساتھ ان کا بھائی چارہ کروا دیتے تھے۔ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلَهُمْ وَارْحَمْهُمْ وَارْضَ عَنْهُمْ۔ جب عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ آئے اور سعد رضی اللہ عنہ کے بھائی ہوئے انہوں نے اپنی بی بی اور مال تقسیم کرنا چاہا انہوں نے قبول نہ کیا اور تجارت شروع کی۔ اقط ایک چیز ہوتی ہے کہ دہی سکھا کر بناتے ہیں۔ اور اثر زردی سے مراد خوشبو کا دھبہ ہے کہ عروسی کی حالت میں لگاتے ہیں۔ اور مہیم کلمہ یمانیہ ہے بمعنی مَاشَأْنُكَ وَمَا أَمْرُكَ

[1] یعنی مسلمانوں کو بھی چاہیے کہ آپس میں تقویت اور تائید ایک دوسرے کی کرتے رہیں۔

کے یعنی کیا حال ہے تیرا۔ اور نواۃ ایک وزن کا نام ہے جیسے ہمارے ہاں تولہ، ماشہ چنانچہ وزن اس کا مؤلف کے قول میں گزرا۔ اور بعض نے کہا ہے مراد اس سے گٹھلی ہے کھجور کی۔ اور یہ جو فرمایا کہ ولیمہ کرو اگرچہ ایک بکری کا ہو ظاہر ہے کہ ایک بکری کا ولیمہ اس وقت میں بہت کچھ تھا۔

❀❀❀❀

۲۳۔ بَابُ : مَا جَآءَ فِي الْغِيبَةِ

باب : غیبت کے بیان میں

(۱۹۳۴) عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ: قِيلَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ! مَاالْغِيبَةُ؟ قَالَ: ((ذِكْرُكَ اَخَاكَ بِمَا يَكْرَهُ)). قَالَ: اَرَاَيْتَ اِنْ كَانَ فِيهِ مَااَقُولُ؟ قَالَ : ((اِنْ كَانَ فِيهِ مَا تَقُولُ فَقَدِ اغْتَبْتَهُ، وَاِنْ لَمْ يَكُنْ فِيهِ مَا تَقُولُ فَقَدْ بَهَتَّهُ)). (اسناده صحيح ـ غاية المرام : ٤٢٦ ـ نقد الكتانی : ٣٦ ـ سلسله احاديث الصحيحة : ٢٦٦٧)

ترجمہ: روایت ہے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہا کہ پوچھا آنحضرت ﷺ سے یارسول اللہ! کیا ہے؟ غیبت فرمایا آپ نے: ایسا یاد کرنا تیرا اپنے بھائی کو کہ وہ برا جانے۔ کہا بھلا فرمایئے اگر اس میں وہ عیب ہو جو میں کہتا ہوں؟ فرمایا اگر اس میں وہ عیب ہے جو تو کہتا ہے جب ہی تو غیبت کی تو نے اس کی، اور اگر وہ عیب نہ ہو تو جو تو کہتا ہے تو بہتان کیا تو نے اس پر۔ یعنی موافق واقع کسی کا عیب بیان کرنا غیبت ہے اور مخالف واقع بہتان۔

فائدہ: اور اس باب میں ابوہریرہ اور ابوبرزہ اور ابن عمر اور عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہم سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

مترجم: مسلم میں بھی یہی روایت ہے اور غیبت گناہ کبیرہ ہے۔ چنانچہ ابوسعید اور جابر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: ((اَلْغِيبَةُ اَشَدُّ مِنَ الزِّنَا))۔ یعنی غیبت سخت تر ہے زنا سے۔ اور آفاتِ لسان کئی چیز ہیں کہ اگر آدمی اس سے محفوظ رہے تو بڑی بشارت ہے۔ چنانچہ سہل رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا: جو ضامن ہو میرے لیے مابین لحييه اور مابين رجليه میں اس کے لیے ضامن ہوں گا جنت کا۔ اول گالی دینا، حدیث میں آیا ہے "سِبَابُ الْمُسْلِمِ فُسُوقٌ" (متفق علیہ) دوسرے کافر کہنا کسی کو کہ ایک ان میں سے ضرور کافر ہوتا ہے (متفق علیہ) اور یہی حال ہے فاسق کہنے کا یا عدواللہ کہنے کا۔ مسلم میں انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا: ((المستبان ما قال فعلى البادی مالم يعتد المظلوم)) یعنی دو گالیاں دینے والے جو کچھ انہوں نے کہا اس کا وبال شروع کرنے والے پر ہے جب تک مظلوم زیادتی نہ کرے۔ تیسرے لعنت کرنا آنحضرت ﷺ نے فرمایا: صدیق کو لائق نہیں کہ لعان ہوئے (مسلم) اور فرمایا: لعانین شہداء اور شفعاء نہ ہوں گے قیامت کے دن (مسلم) چوتھے هلك الناس کہنا کہ مسلم میں مروی ہے جو ایسا کہے وہ ہلاک تر ہے سب لوگوں کا۔ پانچویں سخن چینی فرمایا آپ ﷺ نے: لَا يُدْخُلُ الْجَنَّةَ قَتَّاتٌ۔ چھٹے مدح، فرمایا آپ ﷺ نے احثوا التُّرَابَ فِي وُجُوهِ الْمَدَّاحِينَ۔ یعنی خاک ڈالو مداحوں کے منہ میں۔ ساتویں

ثنائے رجل اس کے منہ پر، آپ نے فرمایا: اس شخص سے جس نے اپنے بھائی کی تعریف سامنے کی تھی۔ وَيْلَكَ قَطَعْتُ عُنُقَ اَخِيكَ یعنی خرابی ہے تیری کاٹی ہے تو نے گردن اپنے بھائی کی، آٹھویں مراء یعنی جھگڑنا حضرت نے فرمایا من ترك المراء وهو محق بنى له فى وسط الجنة یعنی جو چھوڑ دے جھگڑا اور وہ حق پر ہو بنایا جاوے گا اس کے لیے ایک مکان اوسط جنت میں۔ نویں تضحیک باقوال کاذبہ حدیث میں آیا ہے وَيْلٌ لِّمَنْ يُحَدِّثُ وَيُكَذِّبُ لِيُضْحِكَ بِهِ الْقَوْمُ وَيْلٌ لَّهُ وَيْلٌ لَّهُ یعنی خرابی ہے اس کی جو جھوٹی باتیں بناوے تاکہ ہنسے قوم سے خرابی ہے اس کی خرابی ہے اس کی دسویں کلمات غیر ضروری حدیث میں ہے مِنْ حُسْنِ اِسْلَامِ الْمَرْءِ تَرْكُهٗ مَالَا يَعْنِيهِ یعنی خوبی اسلام کی ہے مالا یعنی چھوڑنا گیارھویں کذب، ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: جب بندہ جھوٹ بولتا ہے فرشتہ اس کے منہ کی بدبو سے ایک کوس بھاگتا ہے۔ بارھویں ذی وجہین ہونا، آپ نے فرمایا: اس کے لیے ایک زبان ہوگی دوزخ کی آگ سے قیامت کے دن۔ تیرھویں طعن و فحش وبذی کہ آپ ﷺ نے فرمایا: لَيْسَ الْمُؤْمِنُ بِالطعان وَلَا الْفَاحِش وَلَا الْبَذِى چودھویں کسی تائب کو اس کے منہ پر عار دلانا: مَنْ عَيَّرَ اَخَاهُ بِذَنْبٍ لَمْ يَمُتْ حَتّٰى يَعْمله یعنی جس نے عار دلائی اپنے بھائی کو کسی گناہ کے ساتھ نہ مرے گا جب تک اس میں گرفتار نہ ہو۔ پندرھویں شماتت یعنی خوشی ظاہر کرنا کسی بلا پر کہ حدیث میں آیا ہے: لا تظهر الشماتت لِاَخِيكَ فَيَرْحَمه اللّٰهُ وَيَبْتَلِيكَ یعنی شماتت ظاہر نہ کر اپنے بھائی کے لیے کہ اللہ اس پر رحم کرے گا اور تجھے بلا میں گرفتار کرے گا معاذ اللہ من ذلک اور ان سب کی دوا ہے سکوت وخاموشی کہ اس کے فضائل بے شمار ہیں۔ ایک حدیث میں ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا مقام مرد کا خاموشی میں افضل ہے ساٹھ برس کی عبادت سے اور آپ ﷺ نے فرمایا اے ابوذر دو خصلتیں ہیں کہ پشت پر ہلکی میزان میں گراں ایک طول صمت دوسرے حسن خلق۔ اور آنحضرت ﷺ نے ابوذر کو وصیت کی: عَلَيْكَ بِطُولِ الصَّمت فَانَّه مطردة لِلشَّيْطَان وَعَوْنٌ لَكَ عَلَى اَمْرِ دِيْنِكَ یعنی لازم پکڑ طول صمت کو کہ اس میں بھاگتا ہے شیطان کا اور مدد ہے تجھے تیرے دین پر اور فرمایا آپ ﷺ نے: مَنْ صَمَتَ نَجَا، جس نے خاموشی اختیار کی نجات پائی بلیات لسانی اور آفات دو جہانی سے۔

❀❀❀❀

٢٤۔ بَابُ : مَا جَاءَ فِي الْحَسَدِ

باب : حسد کے بیان میں

(١٩٣٥) عَنْ اَنَسٍ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : ((لَا تَقَاطَعُوْا، وَلَا تَدَابَرُوْا، وَلَا تَبَاغَضُوْا، وَلَا تَحَاسَدُوْا، وَكُوْنُوْا عِبَادَاللّٰهِ اِخْوَانًا وَلَا يَحِلُّ لِلْمُسْلِمِ اَنْ يَهْجُرَاَخَاهُ فَوْقَ ثَلَاثٍ)) .

(اسناده صحیح ۔ الارواء : ٧/ ٩٣)

---

[1] منہ دیکھے بات کہنا۔ [2] فحش در کلام۔

ترجمہ: روایت ہے انس رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا آنحضرت ﷺ نے ملاقاتیں نہ توڑو اور پیٹھ پیچھے برا مت کہو اور آپس میں بغض مت رکھو اور آپس میں حسد مت کرو، اور ہو جاؤ خالص غلام اللہ کے بھائی ایک دوسرے کے، اور حلال نہیں مسلمان کو کہ چھوڑے ملاقات اپنے بھائی کی تین دن سے زائد۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔ اور اس باب میں ابوبکر الصدیق اور زبیر بن عوام اور ابن عمر اور ابن مسعود اور ابو ہریرہ رضوان اللہ علیہم اجمعین سے بھی روایت ہے۔

(۱۹۳۶) عَنْ سَالِمٍ عَنْ اَبِيهِ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : ((لَا حَسَدَ اِلَّا فِي اثْنَتَيْنِ رَجُلٌ آتَاهُ اللّٰهُ مَالًا فَهُوَ يُنْفِقُ مِنْهُ آنَاءَ اللَّيْلِ وَآنَاءَ النَّهَارِ، وَرَجُلٌ آتَاهُ اللّٰهُ الْقُرْآنَ فَهُوَ يَقُوْمُ بِهِ آنَاءَ اللَّيْلِ وَآنَاءَ النَّهَارِ)) . (اسناده صحيح ـ الروض النضير : ۸۹۷)

ترجمہ: روایت ہے سالم سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے، کہا فرمایا آنحضرت ﷺ نے: رشک نہ کرنا چاہیے مگر دو شخصوں پر ایک وہ مرد کہ دیا اللہ تعالیٰ نے اسے مال اور وہ خرچ کرتا ہے اس میں سے رات کے وقتوں میں اور دن کے وقتوں میں، اور دوسرا مرد کہ دیا اللہ تعالیٰ نے اس کو قرآن اور وہ ادا کرتا ہے اس کے حق کو رات کے وقتوں میں اور دن کے وقتوں میں۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔ اور روایت کی ابن مسعود اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہما نے نبی ﷺ سے اس کی مانند۔

مترجم: ایک حسد ہے کہ آدمی دوسرے کی نعمت کو دیکھ کر جلے اور یہ چاہے کہ یہ نعمت اس سے زائل ہو کر مجھے مل جائے یہ معیوب ہے۔ اور حدیث اول اسی سے نہی میں واقع ہوئی ہے۔ اور ایک رشک ہے کہ آدمی دوسرے کی نعمت کو دیکھ کر اس کا زوال نہ چاہے بلکہ یہ ارادہ کرے کہ یہ نعمت اس پر قائم رہے اور مجھے بھی عنایت ہو اور یہ امور اُخروی میں محمود ہے۔ اور انبیاء اور صلحاء میں جو لفظ حسد کا مروی ہوا ہے اس سے یہی مراد ہے، اور اسی کو غبطہ بھی کہتے ہیں، اس حدیث میں اسی طرف اشارہ ہے کہ مال حلال اور توفیق انفاق دونوں کا جمع ہونا بڑی نعمت ہے۔ قولہ اور دیا اللہ تعالیٰ نے اسے قرآن یعنی علم قرآن عنایت فرمایا اور توفیق عمل اور قراءت بخشی۔ اور رات کا حق یہ ہے کہ تہجد میں پڑھے اور دن کو اس پر عمل کرے یا رات کو تفکر اور دن کو مجاہدہ یا رات کو اشغال بخلوت اور دن کو قراءت اور تبلیغ اس کی بجلوت۔

❀❀❀❀

۲۵۔ بَابُ : مَا جَاءَ فِي التَّبَاغُضِ

آپس میں بغض رکھنے کی برائی میں

(۱۹۳۷) عَنْ جَابِرٍ قَالَ : قَالَ النَّبِيُّ ﷺ : ((اِنَّ الشَّيْطَانَ قَدْاَيِسَ اَنْ يَعْبُدَهُ الْمُصَلُّوْنَ وَلٰكِنْ فِي التَّحْرِيْشِ بَيْنَهُمْ)) . (اسناده صحيح ـ سلسله احاديث الصحيحة : ۱۶۰۶)

ترجمہ: روایت ہے جابر رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کہ شیطان مایوس ہو گیا اس سے کہ پوجیں اسے نمازی لوگ ولیکن لڑائی جھگڑا اڈالے گا ان میں۔

فائدہ: اس باب میں انس اور سلیمان بن عمرو بن الاحوص سے بھی روایت ہے کہ وہ اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں۔ یہ حدیث حسن ہے۔ ابوسفیان کا نام طلحہ بن نافع ہے۔ اور روایت میں یہ لفظ وارد ہوئے ہیں: اِنَّ الشَّیْطَانَ قَدْ اَیِسَ اَنْ یُعْبَدَ فِیْ جَزِیْرَةِ الْعَرَبِ وَلٰكِنْ فِی التَّحْرِیْشِ بَیْنَهُمْ یعنی مایوس ہو گیا شیطان اس سے کہ پوجیں اسے جزیرہ عرب میں ولیکن لڑائی جھگڑا ڈالے گا ان کے درمیان اور شیطان کے پوجنے سے مراد غیر اللہ کی عبادت ہے۔ اور اس روایت میں خاص کیا آپ ﷺ نے جزیرہ عرب کو اس لیے کہ ایمان اس وقت اسی جزیرہ میں پھیلا تھا۔ ایسا ہی کہا طیبی نے اور جدال و قتال امت میں قیامت تک ظاہر ہے حاجت بیان نہیں۔

❀❀❀❀

٢٦۔ بَابُ : مَا جَاءَ فِیْ إِصْلَاحِ ذَاتِ الْبَیْنِ

آپس میں صلح کرانے کے بیان میں

(١٩٣٨) عَنْ اَسْمَآءَ بِنْتِ یَزِیْدَ قَالَتْ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : ((لَایَحِلُّ الْكَذِبُ اِلَّا فِیْ ثَلَاثٍ یُحَدِّثُ الرَّجُلُ امْرَاَتَهٗ لِیُرْضِیَهَا وَالْكَذِبُ فِی الْحَرْبِ وَلْكَذِبُ لِیُصْلِحَ بَیْنَ النَّاسِ)). وَقَالَ مَحْمُوْدٌ فِیْ حَدِیْثِهٖ : ((لَا یَصْلُحُ الْكَذِبُ اِلَّا فِیْ ثَلَاثٍ)). (صحیح ۔ دون قوله لیرضیها ۔ الصحیحة : ٥٤٥)

ترجمہ: روایت ہے اسماء بنت یزید رضی اللہ عنہا سے کہ کہا رسول اللہ ﷺ نے حلال نہیں ہے جھوٹ مگر تین مقاموں میں ایک تو بات کرے آدمی اپنی عورت سے تاکہ راضی کرے اس کو، اور دوسرے جھوٹ بولنا لڑائی میں، اور تیسرے جھوٹ بولنا تاکہ صلح کرے آدمیوں میں۔ اور محمود نے اپنی روایت میں کہا درست نہیں جھوٹ مگر تین جگہ میں۔

فائدہ: اس حدیث کو نہیں پہچانتے ہم اسماء کی روایت سے۔ مگر ابن خثیم کی سند سے اور روایت کی داؤد بن ابی ہند نے یہ حدیث شہر بن حوشب سے انہوں نے نبی ﷺ سے، اور نہیں ذکر کیا اس میں اسماء کا۔ خبر دی ہم کو اس کی ابوکریب نے انہوں نے روایت کی ابن ابی زائدہ سے انہوں نے داؤد بن ابی ہند سے۔ اور اس باب میں ابوبکر رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے۔

❀❀❀❀

(١٩٣٩) عَنْ اُمِّ كَلْثُوْمٍ بِنْتِ عُقْبَةَ قَالَتْ : سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ یَقُوْلُ : ((لَیْسَ بِالْكَاذِبِ مَنْ اَصْلَحَ بَیْنَ النَّاسِ فَقَالَ خَیْرًا، اَوْنَمَا خَیْرًا)). (صحیح ۔ الروض النضیر : ١١٩٦ ۔ الصحیحة : ٥٤٥)

ترجمہ: روایت ہے ام کلثوم بنت عقبہ رضی اللہ عنہا سے کہا انہوں نے سنا میں نے آنحضرت ﷺ کو فرماتے تھے جھوٹا نہیں ہے وہ جو صلح کرائے آدمیوں میں اور کہے نیک بات یا بڑھایا خیر کو۔

فائدہ : یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

مترجم: نمی الحدیث عرب جب کہتا ہے کہ کوئی بات اصلاح کے واسطے اور طلب خیر، اور اگر میم کو تشدید دیں تو چغل خوری اس کے معنی ہوں گے، اور بات کہنا واسطے فساد کے اس سے مراد ہوگا۔

❀❀❀❀

۲۷۔ بَابُ : مَا جَاءَ فِي الْخِيَانَةِ وَالْغِشِّ

خیانت اور دھوکے کے بیان میں

(۱۹۴۰) عَنْ اَبِي صِرْمَةَ : اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ : ((مَنْ ضَارَّ ضَارَّ اللّٰهُ، وَمَنْ شَاقَّ شَاقَّ اللّٰهُ عَلَيْهِ)) .

(حسن عند الالبانی۔ الارواء: ۸۹٦) بعض محققین کہتے ہیں اس میں لؤلؤۃ راوی کو ترمذی کے علاوہ کسی نے ثقہ نہیں کہا۔

ترجمہ: روایت ہے ابو صرمہ سے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو ضرر پہنچائے کسی کو ضرر پہنچائے اسے اللہ تعالیٰ، اور جو تکلیف دے کسی کو تکلیف دے اسے اللہ تعالیٰ۔

فائدہ : اور اس باب میں ابوبکر رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث حسن ہے غریب ہے۔

❀❀❀❀

(۱۹۴۱) عَنْ اَبِي بَكْرِ الصِّدِّيْقِ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : ((مَلْعُوْنٌ مَنْ ضَارَّ مُؤْمِنًا اَوْمَكَرَ بِهِ)).

(ضعیف ۔ الضعیفة : ۱۹۰۳) اس میں ابوسلمۃ مجہول ہے تقریب (۸۱۴۶) اور اس کا شیخ فرقد السبخی ضعیف ہے۔

ترجمہ: روایت ہے ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ سے کہا فرمایا آنحضرت ﷺ نے: ملعون ہے جو ضرر پہنچائے کسی مؤمن کو یا مکر کرے اس کے ساتھ۔

فائدہ : یہ حدیث غریب ہے۔

❀❀❀❀

۲۸۔ بَابُ : مَا جَاءَ فِي حَقِّ الْجِوَارِ

ہمسایہ کے حق کے بیان میں

(۱۹۴۲) عَنْ مُجَاهِدٍ اَنَّ عَبْدَاللّٰهِ بْنَ عَمْرٍو ذُبِحَتْ لَهُ شَاةٌ فِي اَهْلِهِ فَلَمَّا جَاءَ قَالَ : اَهْدَيْتُمْ لِجَارِنَا الْيَهُوْدِيِّ؟ اَهْدَيْتُمْ لِجَارِنَا الْيَهُوْدِيِّ؟ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ : ((مَا زَالَ جِبْرِيْلُ يُوْصِيْنِيْ بِالْجَارِ حَتّٰى ظَنَنْتُ اَنَّهُ سَيُوَرِّثُهُ)). (اسناده صحیح ۔ الارواء : ۸۹۱)

ترجمہ: روایت ہے مجاہد سے کہ عبداللہ بن عمرو کے لیے ان کے گھر میں ایک بکری ذبح کی گئی پھر جب وہ آئے تو کہا ہدیہ بھیجا تم

نے ہمارے ہمسایہ یہودی کو؟ کیا ہدیہ بھیجا تم نے ہمارے ہمسایہ یہودی کو؟ سنا میں نے آنحضرت ﷺ کو کہ فرماتے تھے ہمیشہ رہے جبریل (علیہ السلام) مجھے وصیت کرتے احسان کی ساتھ ہمسایہ کے یہاں تک کہ گمان کیا میں نے کہ وہ وارث کردیں گے اس کو۔

فائدہ : اس باب میں عائشہ اور ابن عباس اور عقبہ بن عامر اور ابو ہریرہ اور انس اور عبداللہ بن عمرو اور مقداد بن اسود اور ابو شریح اور ابو امامہ رضی اللہ عنہم سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اس سند سے۔ اور مروی ہوئی ہے یہ حدیث مجاہد سے انہوں نے روایت کی عائشہ رضی اللہ عنہا اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے دونوں نے نبی ﷺ سے۔

(۱۹۴۳) عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : ((مَا زَالَ جِبْرِيْلُ صَلَوٰاتُ اللّٰهِ عَلَيْهِ يُوْصِيْنِىْ بِالْجَارِ حَتّٰى ظَنَنْتُ اَنَّهُ سَيُوَرِّثُهُ)) . (اسناده صحيح)

ترجمہ: روایت ہے عائشہ ام المؤمنین رضی اللہ عنہا سے کہ بے شک فرمایا رسول اللہ ﷺ نے: ہمیشہ رہے جبریل (علیہ السلام) اللہ تعالیٰ کی رحمتیں ہوں ان پر وصیت کرتے مجھے ہمسایہ کے ساتھ احسان کی یہاں تک کہ گمان کیا میں نے کہ وہ وارث ٹھہرائیں گے اس کو۔

(۱۹۴۴) عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : ((خَيْرُ الْاَصْحَابِ عِنْدَاللّٰهِ خَيْرُهُمْ لِصَاحِبِهٖ، وَخَيْرُ الْجِيْرَانِ عِنْدَاللّٰهِ خَيْرُهُمْ لِجَارِهٖ)) . (صحيح ـ الصحيحة : ۱۰۳۰ ـ المشكاة : ۴۹۸۷)

ترجمہ: روایت ہے عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے کہا فرمایا رسول اللہ ﷺ نے بہترین ساتھ والے اللہ تعالیٰ کے نزدیک بہتر ہیں اپنے ساتھی کے واسطے، اور بہترین ہمسایوں کے نزدیک اللہ تعالیٰ کے بہتر ہیں اپنے ہمسایہ کے لیے۔

فائدہ : یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اور ابو عبدالرحمٰن حبلی کا نام عبداللہ بن یزید ہے۔

❀❀❀❀

۲۹۔ بَابُ : مَا جَاءَ فِي الْإِحْسَانِ إِلَى الْخَادِمِ

خادم پر احسان کرنے کے بیان میں

(۱۹۴۵) عَنْ اَبِىْ ذَرٍّ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : ((اِخْوَانُكُمْ جَعَلَهُمُ اللّٰهُ فِتْيَةً تَحْتَ اَيْدِيْكُمْ فَمَنْ كَانَ اَخُوْهُ تَحْتَ يَدِهٖ فَلْيُطْعِمْهُ مِنْ طَعَامِهٖ وَلْيُلْبِسْهُ مِنْ لِبَاسِهٖ وَلَا يُكَلِّفْهُ مَا يَغْلِبُهُ، فَاِنْ كَلَّفَهُ مَا يَغْلِبُهُ فَلْيُعِنْهُ)). (صحيح)

ترجمہ: روایت ہے ابوذر رضی اللہ عنہ سے کہا فرمایا آنحضرت ﷺ نے: بھائی تمہارے ہیں کہ کردیا ہے اللہ تعالیٰ نے ان کو جوان تمہارے ہاتھوں کے نیچے، پھر جس کا بھائی اس کے ہاتھ کے نیچے ہو سو چاہیے کہ کھلائے اس کو اپنے کھانے میں سے اور پہنائے اس کو

اپنے پہناوے سے، اور تکلیف نہ دے اس کو ایسے کام کی جو غالب آ جائے اس پر پھر اگر تکلیف دی اس کو ایسے کام کی جو غالب آئے اس پر تو مدد کرے اس کی۔ یعنی آپ بھی ہاتھ لگائے۔

فائدہ: اس باب میں علی اور ام سلمہ اور ابن عمر اور ابو ہریرہ رضوان اللہ علیہم اجمعین سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

(۱۹۴٦) **عَنْ اَبِیْ بَکْرٍ الصِّدِّیْقِ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ : ((لَایَدْخُلُ الْجَنَّةَ سَیِّءُ الْمَلَکَةِ))** . (اسنادہ ضعیف التعلیق الرغیب (۳/ ۱٦۱) اس میں فرقد السبخی راوی ضعیف ہے۔ اس کو جمہور نے ضعیف کہا ہے۔

ترجمہ: روایت ہے ابوبکر الصدیق رضی اللہ عنہ سے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: داخل نہ ہوگا جنت میں بد خلق۔ یعنی سابقین کے ساتھ۔

فائدہ: یہ حدیث غریب ہے۔ اور کلام کیا ہے ابو ایوب سختیانی اور کئی لوگوں نے فرقد سبخی میں ان کی حافظہ کے طرف سے۔

❀❀❀❀

۳۰۔ بَابُ : النَّهْیِ عَنْ ضَرْبِ الْخُدَّامِ وَشَتْمِهِمْ

خادموں کو مارنے اور گالی دینے کی ممانعت میں

(۱۹۴۷) **عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ : قَالَ اَبُو الْقَاسِمِ ﷺ نَبِیُّ التَّوْبَةِ : ((مَنْ قَذَفَ مَمْلُوْکَهٗ بَرِیْئًا مِمَّا قَالَ لَهٗ اَقَامَ اللّٰهُ عَلَیْهِ الْحَدَّ یَوْمَ الْقِیَامَةِ اِلَّا اَنْ یَکُوْنَ کَمَا قَالَ))** . (صحیح ۔ الروض النضیر : ۱۱٤٦)

ترجمہ: روایت ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہا فرمایا آنحضرت ﷺ نے جو نبی ہیں توبہ کے: جس نے زنا کی تہمت لگائی اپنے لونڈی غلام کو جو پاک ہے اس بات سے جو اس نے کہی، قائم کرے گا اللہ تعالیٰ اس پر حد قذف کی قیامت کے دن مگر یہ کہ وہ مملوک ویسا ہے جیسا اس کے آقا نے کہا۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔ اس باب میں سوید بن مقرن اور عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے بھی روایت ہے۔ اور ابن ابی نعم کا نام عبدالرحمٰن بن ابی نعم البجلی ہے اور کنیت ان کی ابو الحکم ہے۔

مترجم: شیخ نے لمعات میں کہا ہے کہ اس حدیث میں اشارہ ہے کہ سید اگر اپنی لونڈی غلام کو زنا کی تہمت لگائے تو اس پر حد قذف نہیں بلکہ جو کہ عبد کو زنا کی تہمت لگائے اس پر حد نہیں اس لیے کہ عبد اہل احصان سے نہیں۔

❀❀❀❀

(۱۹۴۸) **عَنْ اَبِیْ مَسْعُوْدٍ الْاَنْصَارِیِّ قَالَ : کُنْتُ اَضْرِبُ مَمْلُوْکًا لِیْ فَسَمِعْتُ قَائِلًا مِنْ خَلْفِیْ یَقُوْلُ: اِعْلَمْ اَبَامَسْعُوْدٍ اِعْلَمْ اَبَامَسْعُوْدٍ فَالْتَفَتُّ فَاِذَا اَنَا بِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: ((لَلّٰهُ اَقْدَرُ عَلَیْکَ مِنْکَ عَلَیْهِ)) . قَالَ اَبُوْمَسْعُوْدٍ : فَمَا ضَرَبْتُ مَمْلُوْکًا لِیْ بَعْدَ ذٰلِکَ** . (اسنادہ صحیح)

ترجمہ: روایت ہے ابو مسعود رضی اللہ عنہ سے کہ کہا مار رہا تھا میں اپنے ایک غلام کو کہ سنا میں نے ایک کہنے والے کو میرے پیچھے سے کہتا تھا

جان لے اے ابومسعود جان لے اے ابومسعود، سو پھر کر دیکھا میں نے تو اچانک میرے پاس تھے رسول اللہ ﷺ، پھر فرمایا آپ ﷺ نے: بے شک اللہ تعالیٰ تجھ پر زیادہ قادر ہے اس سے کہ تو اس غلام پر ہے۔ کہا ابومسعود رضی اللہ عنہ نے پھر نہ مارا میں نے کسی لونڈی غلام کو اس کے بعد۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔ اور ابراہیم تیمی بیٹے ہیں یزید بن شریک کے۔

❀❀❀❀

۳۱۔ بَابُ : مَا جَاءَ فِي أَدَبِ الْخَادِمِ

خادم کو ادب سکھانے کے بیان میں

(۱۹۴۹) عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ : ((إِذَا ضَرَبَ أَحَدُكُمْ خَادِمَهُ فَذَكَرَ اللّٰهَ فَارْفَعُوا أَيْدِيَكُمْ)) . (اسناده ضعيف ـ سلسله احاديث الضعيفة : ١٤٤١) اس میں ابوہارون العبدی ضعیف ہے

ترجمہ: روایت ہے ابوسعید رضی اللہ عنہ سے کہا فرمایا رسول اللہ ﷺ نے: جب مارے کوئی اپنے خادم کو پھر یاد کرے وہ اللہ کو تو چاہیے فوراً اپنا ہاتھ اٹھا لے۔ یعنی پھر نہ مارے۔

فائدہ: اور ابوہارون عبدی کا نام عمارہ بن جوین ہے۔ اور کہا یحییٰ بن سعید نے ضعیف کہا شعبہ نے ابوہارون عبدی کو۔ کہا یحییٰ نے اور ہمیشہ رہے ابن عون روایت کرتے ابوہارون سے یہاں تک انتقال فرمایا انہوں نے۔

مترجم: لوگ اس وقت میں اپنے لونڈی غلاموں پر بہت ظلم کرتے ہیں حالانکہ احادیث میں بہت ان کے ادائے حقوق کی تاکید آئی ہے آنحضرت ﷺ نے قریب وفات کے فرمایا: الصَّلٰوۃَ وَمَا مَلَکَتْ اَیْمَانُکُمْ یعنی خیال رکھو نماز کا اور جس کے مالک ہوئے ہیں تمہارے ہاتھ۔ اور ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا: کیا نہ خبر دوں میں تم کو بدترین لوگوں کی جو اکیلا کھاتا ہے اور اپنے غلام کو مارتا ہے اور اپنے مال کو مستحقوں سے روکتا ہے۔ علی الخصوص جو لونڈی غلام کہ مقید صوم صلوٰۃ ہو اسے ایذا دینا اور زیادہ ممنوع ہے۔ چنانچہ ابوامامہ سے مروی ہے کہ آنحضرت ﷺ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو ایک غلام عنایت فرمایا اور تاکید کی کہ اس کو مارنا نہیں اس لیے کہ منع کیا گیا ہوں نمازیوں کے مارنے سے اور میں نے دیکھا اس کو نماز پڑھتے۔ اور غلاموں کے بیع میں ضرور ہے کہ ایک قریب کو دوسرے سے جدا کر کے نہ بیچے کہ ابوایوب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ کہا انہوں نے سنا میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے تھے جس نے جدا کیا والدہ کو اس کے ولد سے جدا کرے گا اللہ تعالیٰ اس کو اس کے دوستوں سے قیامت کے دن۔ روایت کیا اس کو ترمذی نے اور دارمی نے۔

❀❀❀❀

۳۷۔ بَابُ : مَا جَاءَ فِي الْعَفْوِ عَنِ الْخَادِمِ

خادم کو معاف کرنے کے بیان میں

(۱۹۵۰) عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ : جَاءَ رَجُلٌ اِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ : يَارَسُوْلَ اللّٰهِ! كَمْ أَعْفُوْ عَنِ الْخَادِمِ؟ فَصَمَتَ عَنْهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، ثُمَّ قَالَ : يَارَسُوْلَ اللّٰهِ! كَمْ اَعْفُوْ عَنِ الْخَادِمِ؟ فَقَالَ : ((كُلَّ يَوْمٍ سَبْعِيْنَ مَرَّةً)) . (اسناده صحيح ۔ سلسله احاديث الصحيحة : ٤٨٨)

ترجمہ: روایت ہے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے کہا آیا ایک مرد نبی ﷺ کے پاس اور کہا اس نے کتنی بار عفو کروں میں قصور اپنے خادم سے؟ سو چپ ہو رہے نبی ﷺ پھر عرض کی اس نے یارسول اللہ (ﷺ) کتنی بار عفو کروں میں قصور اپنے خادم کا؟ کہا ہر دن میں ستر بار۔

فائدہ : یہ حدیث حسن ہے غریب ہے۔ اور روایت کی یہ عبداللہ بن وہب نے ام ہانی رضی اللہ عنہا سے اسی اسناد سے مانند اس کی۔ روایت کی ہم سے قتیبہ نے انہوں نے عبداللہ بن وہب سے انہوں نے ام ہانی خولانی سے اسی اسناد سے مانند اس کی۔ اور روایت کی بعض نے یہ حدیث عبداللہ بن وہب سے اسی اسناد سے اور کہا اس میں کہ روایت ہے عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے۔

❀ ❀ ❀ ❀

۳۳۔ بَابُ : مَا جَاءَ فِي اَدَبِ الْوَلَدِ

اولاد کو ادب سکھانے کے بیان میں

(۱۹۵۱) عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : ((لَاَنْ يُؤَدِّبَ الرَّجُلُ وَلَدَهُ خَيْرٌ مِنْ اَنْ يَتَصَدَّقَ بِصَاعٍ)). (اسناده ضعيف ۔ الضعيفة : ۱۸۸۷) اس میں ناصح راوی قوی نہیں ضعیف ہے۔ تقریب (۷۰۶۷)

ترجمہ: روایت ہے جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے کہا فرمایا آنحضرت ﷺ نے: اگر ادب دیوے آدمی اپنے لڑکے کو بہتر ہے ایک صاع صدقہ دینے سے۔

فائدہ : یہ حدیث غریب ہے۔ اور ناصح بن علاء کوفی اہل حدیث کے نزدیک قوی نہیں۔ اور یہ حدیث نہیں معلوم ہوتی مگر اسی سند سے اور ناصح بصری ایک دوسرے شیخ ہیں کہ روایت کرتے ہیں عمار بن ابی عمار وغیرہ سے اور وہ اثبت ہیں ان سے۔

❀ ❀ ❀ ❀

(۱۹۵۲) حَدَّثَنَا اَيُّوْبُ بْنُ مُوْسٰى عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ : ((مَا نَحَلَ وَالِدٌ وَلَدًا مِنْ نَحْلٍ اَفْضَلَ مِنْ اَدَبٍ حَسَنٍ)) . (اسناده ضعيف ۔ الضعيفة : ۱۲۲۱ ۔ نقد الكتانى ص ۲۰) اس میں موسیٰ

بن عمرو بن سعید مستور ہے۔تقریب (٦٩٩٥)

ترجمہ: ہم سے بیان کیا ایوب بن موسیٰ نے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے ایوب کے دادا سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے: نہ انعام دیا کسی باپ نے کسی بیٹے کو بہتر حسن ادب سے۔

فائدہ: یہ حدیث غریب ہے۔نہیں جانتے ہم اس کو مگر عامر بن ابی عامر خزار کی روایت سے۔اور ایوب بن موسیٰ وہ ابن عمرو بن سعید بن العاص ہیں۔اور یہ روایت میرے نزدیک مرسل ہے۔

❀❀❀❀

٣٤۔ بَابُ: مَا جَاءَ فِيْ قُبُوْلِ الْهَدِيَّةِ وَالْمُكَافَأَةِ عَلَيْهَا

ہدیہ قبول کرنے اور اس کا بدلہ دینے کے بیان میں

(١٩٥٣) عَنْ عَائِشَةَ : اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَقْبَلُ الْهَدِيَّةَ وَيُثِيْبُ عَلَيْهَا . (اسناده صحيح۔ الارواء : ١٦٠٣)

ترجمہ: روایت ہے امّ المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ نبی ﷺ قبول فرماتے تھے ہدیہ کو اور بدلہ دیتے تھے اس کا۔

فائدہ: اس باب میں جابر اور ابو ہریرہ اور انس اور ابن عمر رضی اللہ عنہم سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔غریب ہے اس سند سے۔نہیں جانتے ہم اسے مرفوع مگر عیسیٰ بن یونس کی روایت سے۔

٣٥۔ بَابُ: مَا جَاءَ فِي الشُّكْرِ لِمَنْ أَحْسَنَ إِلَيْكَ

محسن کا شکریہ ادا کرنے کے بیان میں

(١٩٥٤) عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ : قَالَ : رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : ((مَنْ لَا يَشْكُرِ النَّاسَ لَا يَشْكُرِ اللّٰهَ)) .

(اسناده صحيح ـ المشكاة : ٣٠٢٥ ـ سلسله احاديث الصحيحة : ٤١٧ ـ التعليق الرغيب : ٢/ ٥٦)

ترجمہ: روایت ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہا فرمایا آنحضرت ﷺ نے: جو آدمیوں کا شکر ادا نہ کرے وہ اللہ کا بھی شکر ادا نہ کرے گا۔

فائدہ: یہ حدیث صحیح ہے۔

❀❀❀❀

(١٩٥٥) عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : ((مَنْ لَّمْ يَشْكُرِ النَّاسَ لَمْ يَشْكُرِ اللّٰهَ)) .

(اسناده صحيح) [بماقبله]

ترجمہ: روایت ہے ابو سعید سے کہا فرمایا آنحضرت ﷺ نے: جس نے لوگوں کا شکر ادا نہ کیا اس نے اللہ تعالیٰ کا شکر ادا نہ کیا۔

فائدہ: اس باب میں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ اور اشعث بن قیس اور نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہم سے بھی روایت ہے۔یہ حدیث حسن ہے۔

٣٦۔ بَابُ : مَا جَاءَ فِي صَنَائِعِ الْمَعْرُوفِ

امورِ احسان کے بیان میں

(١٩٥٦) عَنْ اَبِي ذَرٍّ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : ((تَبَسُّمُكَ فِي وَجْهِ اَخِيْكَ لَكَ صَدَقَةٌ، وَاَمْرُكَ بِالْمَعْرُوْفِ وَنَهْيُكَ عَنِ الْمُنْكَرِ صَدَقَةٌ وَاِرْشَادُكَ الرَّجُلَ فِي اَرْضِ الضَّلَالِ لَكَ صَدَقَةٌ، وَبَصَرُكَ لِلرَّجُلِ الرَّدِيءِ الْبَصَرِ لَكَ صَدَقَةٌ، وَاِمَاطَتُكَ الْحَجَرَ وَالشَّوْكَةَ وَالْعَظْمَ عَنِ الطَّرِيْقِ لَكَ صَدَقَةٌ، وَاِفْرَاغُكَ مِنْ دَلْوِكَ فِي دَلْوِ اَخِيْكَ لَكَ صَدَقَةٌ)) .

(اسنادہ صحیح ۔ سلسلہ احادیث الصحیحۃ : ٥٧٢)

ترجمہ: روایت ہے ابوذر رضی اللہ عنہ سے کہا فرمایا آنحضرت ﷺ نے: مسکرانا تیرا اپنے بھائی کے آگے تیرے لیے صدقہ ہے، اور حکم کرنا تیرا اچھی بات کو اور منع کرنا تیرا بری بات سے صدقہ ہے، اور راہ بتلا دینا کسی مرد کو بھولی ہوئی جگہ میں تیرے لیے صدقہ ہے، اور راہ دیکھنا تیرا واسطے اس مرد کے کہ جس کی آنکھ نہ ہو صدقہ ہے، اور دور کر دینا پتھر اور کانٹے اور ہڈی کا راہ سے تیرے لیے صدقہ ہے اور پانی ڈال دینا تیرا اپنے بھائی کے ڈول میں تیرے لیے صدقہ ہے۔

فائدہ: اس باب میں ابن مسعود اور جابر اور حذیفہ اور عائشہ اور ابوہریرہ رضوان اللہ علیہم اجمعین سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث حسن ہے غریب ہے۔ اور ابوزمیل کا نام سماک بن الولید حنفی ہے اور نضر بن محمد جرشی یمامی ہیں۔

مترجم: یعنی یہ سب نیکیاں صدق ایمان اور تصدیق رحمٰن پر دلالت کرتی ہیں اس لیے ہر امر اس میں سے گویا صدقہ ہے اور راہ دیکھنا تیرا واسطے اس کے جس کی آنکھ نہ ہو، یعنی اس کی دست گیری کر کے راہ میں لے چلنا یہ بھی صدقہ ہے۔ دوسری روایت میں اماطة الاذیٰ عن الطریق کو شعبہء ایمان فرمایا ہے۔

❀ ❀ ❀ ❀

٣٧۔ بَابُ : مَا جَاءَ فِي الْمِنْحَةِ

منیحہ (عاریت) کی فضیلت میں

(١٩٥٧) عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ يَقُوْلُ : سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُوْلُ : ((مَنْ مَنَحَ مَنِيْحَةَ لَبَنٍ اَوْ وَرِقٍ، اَوْ هَدٰى زُقَاقًا كَانَ لَهُ مِثْلُ عِتْقِ رَقَبَةٍ)) . (اسنادہ صحیح ۔ التعلیق الرغیب : ٢/ ٣٤، ٢٤١ ۔ المشکاۃ : ١٩١٧)

ترجمہ: روایت ہے براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے کہ کہتے تھے سنا میں نے آنحضرت ﷺ سے کہ فرماتے تھے: جس شخص نے دیا ایک منیحہ دودھ کا یا منیحہ چاندی کا یا بتائی کسی کو راہ ہوگا اس کو ثواب مثل آزاد کرنے لونڈی یا غلام کے۔

فائدہ : یہ حدیث صحیح ہے حسن ہے غریب ہے ابواسحاق کی روایت سے کہ وہ طلحہ بن مصرف سے روایت کرتے ہیں نہیں جانتے ہم اس کو مگر اسی سند سے اور منصور بن معتمر اور شعبہ نے بھی طلحہ بن مصرف سے یہ روایت کی ہے۔ اس باب میں نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہما سے بھی روایت ہے۔ اور مَنْ مَنَحَ مَنِيحَةَ وَرِقٍ کا معنی دینار درہم کا اَوْ هَدٰى زُقَاقًا سے مراد ہدایت طریق یعنی راستہ بتانا۔

مترجم: منیحہ دودھ کا یہ کہ اونٹنی یا بکری دودھ والی کسی کو دینا اس شرط پر کہ جب تک وہ چاہے اس کے دودھ سے منتفع ہو اور پھر مالک کو پھیر دے اور منیحہ چاندی کا روپیہ پیسہ قرض دینا اور بتانا راہ کا یہ کہ کسی بھولے ہوئے کو راستہ بتا دینا۔

❀❀❀❀

۳۸۔ بَابُ : مَا جَاءَ فِي إِمَاطَةِ الْأَذٰى عَنِ الطَّرِيقِ

راستہ میں سے تکلیف کی چیز دور کرنے کے بیان میں

(۱۹۵۸) عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ : ((بَيْنَمَا رَجُلٌ يَمْشِيْ فِي الطَّرِيْقِ اِذْ وَجَدَ غُصْنَ شَوْكٍ فَاَخَّرَهُ فَشَكَرَ اللّٰهُ لَهُ فَغَفَرَلَهُ)) . (اسناده صحيح)

ترجمہ: روایت ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: اس درمیان میں کہ ایک شخص چلا جاتا تھا راہ میں پائی اس نے ایک شاخ کانٹے دار سواسے ہٹا دیا، پس جزا دی اس کی اللہ تعالیٰ نے اور بخش دیا اس کو۔

فائدہ : اس باب میں ابو برزہ اور ابن عباس اور ابوذر رضی اللہ عنہم سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

❀❀❀❀

۳۹۔ بَابُ : مَا جَاءَ أَنَّ الْمَجَالِسَ بِالْأَمَانَةِ

اس بیان میں کہ مجالس میں امانت ضرور ہے

(۱۹۵۹) عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : ((اِذَا حَدَّثَ الرَّجُلُ الْحَدِيْثَ ثُمَّ الْتَفَتَ فَهِيَ اَمَانَةٌ)) . (اسناده حسن ـ سلسله احاديث الصحيحة : ۱۰۸۹)

ترجمہ: روایت ہے جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: جب بات کہے تجھ سے کوئی آدمی اور پھر دوسری طرف التفات کرے پس وہ بات تیرے پاس امانت ہے۔

فائدہ : یہ حدیث حسن ہے۔ اور نہیں جانتے ہم اسے مگر ابن ابی ذئب کی روایت سے۔

❀❀❀❀

٤٠۔ بَابُ : مَا جَاءَ فِي السَّخَاءِ

سخاوت کی فضیلت کے بیان میں

(١٩٦٠) عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ قَالَتْ : قُلْتُ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ! إِنَّهُ لَيْسَ لِي مِنْ شَيْءٍ إِلَّا مَا أَدْخَلَ عَلَيَّ الزُّبَيْرُ أَفَأُعْطِي قَالَ : ((نَعَمْ، لَا تُوكِي فَيُوكَى عَلَيْكِ)). يَقُوْلُ : لَا تُحْصِي فَيُحْصَى عَلَيْكِ.

(اسناده صحيح) صحيح أبي داود (١٤٩٠)

ترجمہ: روایت ہے اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہا سے کہا انہوں نے عرض کی میں نے یارسول اللہ (ﷺ) نہیں ہے میرے پاس کوئی چیز مگر لائے ہیں میرے پاس زبیر یعنی جو کچھ ہے انہیں کی کمائی ہے کیا دوں میں اس میں سے یعنی صدقات وخیرات میں۔ فرمایا آپ ﷺ نے: ہاں مت گرہ لگا تو ورنہ گرہ لگائی جائے گی تجھ پر۔ یعنی تو خلق کو نہ دے گی تو اللہ تجھے نہ دے گا۔

فائدہ : اس باب میں عائشہ اور ابوہریرہ رضی اللہ عنہما سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔ اور روایت کی بعض نے یہ حدیث اسی اسناد سے ابن ملیکہ سے انہوں نے عباد بن عبداللہ سے انہوں نے اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہما سے۔ اور روایت کی کئی لوگوں نے یہ حدیث ایوب سے، اور نہیں ذکر کیا اس میں عبّاد بن عبداللہ بن الزبیر کا۔

❀❀❀❀

(١٩٦١) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ : ((السَّخِيُّ قَرِيْبٌ مِنَ اللّٰهِ، قَرِيْبٌ مِنَ الْجَنَّةِ قَرِيْبٌ مِنَ النَّاسِ، بَعِيْدٌ مِنَ النَّارِ وَالْبَخِيْلُ بَعِيْدٌ مِنَ اللّٰهِ، بَعِيْدٌ مِنَ الْجَنَّةِ، بَعِيْدٌ مِنَ النَّاسِ قَرِيْبٌ مِنَ النَّارِ. وَالْجَاهِلُ السَّخِيُّ أَحَبُّ إِلَى اللّٰهِ مِنْ عَابِدٍ بَخِيْلٍ)).

(ضعيف جدًا ۔ سلسلہ احادیث الضعيفة : ١٥٤) اس میں سعید بن محمد راوی ضعیف ہے۔ تقریب (٢٣٨٧)

ترجمہ: روایت ہے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: سخی قریب ہے اللہ تعالیٰ سے، قریب ہے جنت سے، قریب ہے آدمیوں سے، بعید ہے دوزخ سے۔ اور بخیل بعید ہے اللہ تعالیٰ سے، بعید ہے جنت سے، بعید ہے آدمیوں سے، قریب ہے دوزخ سے، اور جاہل سخی پیارا ہے اللہ تعالیٰ کے نزدیک عابد بخیل سے۔

فائدہ : یہ حدیث غریب ہے۔ نہیں جانتے ہم اس کو مگر یحییٰ بن سعید کی روایت سے کہ وہ اعرج سے روایت کرتے ہیں وہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے۔ اور نہیں مروی ہوئی یہ حدیث اس سند سے، مگر سعید بن محمد کی روایت سے اور خلاف کیا گیا سعید بن محمد کا اس حدیث کی روایت میں یحییٰ بن سعید کی سند سے بہ تحقیق مروی ہوئی ہے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے بواسطہ یحییٰ بن سعید کے کچھ چیز مرسلاً۔

❀❀❀❀

٤١۔ بَابُ : مَا جَآءَ فِی الْبُخْلِ

بخل کی برائی میں

(١٩٦٢) عَنْ أَبِیْ سَعِیْدٍ الْخُدْرِیِّ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : ((خَصْلَتَانِ لَا تَجْتَمِعَانِ فِیْ مُؤْمِنٍ: الْبُخْلُ وَسُوْءُ الْخُلُقِ)) . (اسنادہ ضعیف ۔ سلسلہ احادیث الضعیفة : ١١١٩ ۔ نقد الکتانی ٣٣/ ٣٣) اس میں صدقہ بن موسیٰ کمزور حافظے کی وجہ سے ضعیف ہے۔ ہیثمی کہتے ہیں جمہور نے اسے ضعیف کہا ہے۔مجمع الزوائد(٥/٢٨٦)

ترجمہ: روایت ہے ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے کہ کہا انہوں نے فرمایا رسول اللہ ﷺ نے: دو خصلتیں مؤمن میں کبھی جمع نہیں ہوتیں: ایک بخل دوسرے بد خلقی۔

فائدہ : اس باب میں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث غریب ہے نہیں جانتے ہم اس کو مگر صدقہ بن موسیٰ کی روایت سے۔

(١٩٦٣) عَنْ اَبِیْ بَکْرٍ الصِّدِّیْقِ، عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ : ((لَا یَدْخُلُ الْجَنَّةَ خَبٌّ وَلَا بَخِیْلٌ وَلَا مَنَّانٌ)) .

(اسنادہ ضعیف ۔ احادیث البیوع) اس میں صدقہ بن موسیٰ اور فرقد السبخی دونوں ضعیف ہیں۔

ترجمہ: روایت ہے ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ سے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: داخل نہ ہو گا جنت میں یعنی سابقین کے ساتھ فریب کرنے والا، اور نہ بخیل، اور نہ احسان رکھنے والا۔

فائدہ : یہ حدیث حسن ہے غریب ہے۔

(١٩٦٤) عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ : ((الْمُؤْمِنُ غِرٌّ[1] کَرِیْمٌ، وَالْفَاجِرُ خَبٌّ لَئِیْمٌ)) . (اسنادہ حسن عند الالبانی۔ الصحیحة : ٩٣٢) بعض محققین کہتے ہیں اس میں یحییٰ بن ابی کثیر مدلس اور مبشر بن رافع ضعیف ہے۔

ترجمہ: روایت ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ کہا انہوں نے فرمایا رسول اللہ ﷺ نے، مؤمن بھولا عزت والا ہے، اور فاجر فریبی بخیل ہے۔

فائدہ : نہیں جانتے ہم اس روایت کو مگر اسی سند سے۔

٤٢۔ بَابُ : مَا جَآءَ فِی النَّفَقَةِ عَلَی الْأَهْلِ

اہل و عیال پر خرچ کرنے کی فضیلت میں

(١٩٦٥) عَنْ أَبِیْ مَسْعُوْدٍ الْاَنْصَارِیِّ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : ((نَفَقَةُ الرَّجُلِ عَلٰی اَهْلِهٖ

[1] یعنی بسبب بھولے پن کے فریب میں آ جاتا ہے اور بسبب کرم و حسن ظن کے ہے کہ لوگوں سے بدگمان نہیں۔

صَدَقَةٌ)) . (اسناده صحيح ـ سلسله احاديث الصحيحة : ۹۸۲)

ترجمہ: روایت ہے ابومسعود انصاری رضی اللہ عنہ سے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: خرچہ آدمی کا اپنے گھر والوں پر صدقہ ہے۔

فائدہ: اس باب میں عبداللہ بن عمرو اور عمر بن امیہ اور ابوہریرہ رضی اللہ عنہم سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

(۱۹۶۶) عَنْ ثَوْبَانَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ : ((اَفْضَلُ الدِّيْنَارِ دِيْنَارٌ يُنفِقُهُ الرَّجُلُ عَلٰى عِيَالِهِ، وَدِيْنَارٌ يُنفِقُهُ الرَّجُلُ عَلٰى دَابَّتِهٖ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ، وَ دِيْنَارٌ يُنفِقُهُ الرَّجُلُ عَلٰى اَصْحَابِهٖ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ)). قَالَ اَبُوْقِلَابَةَ بَدَاَ بِالْعِيَالِ، ثُمَّ قَالَ: وَاَيُّ رَجُلٍ اَعْظَمُ اَجْرًا مِنْ رَّجُلٍ يُّنْفِقُ عَلٰى عِيَالٍ لَهٗ صِغَارٍ يُعِفُّهُمُ اللّٰهُ بِهٖ وَيُغْنِيْهِمُ اللّٰهُ بِهٖ . (اسناده صحيح)

ترجمہ: روایت ہے ثوبان سے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: افضل دینار وہ دینار ہے کہ خرچ کرتا ہے اس کو آدمی اپنے لڑکے بالوں پر، اور وہ دینار کہ خرچ کرتا ہے آدمی اس کو اپنے جانور پر اللہ کی راہ میں یعنی جہاد میں، اور وہ دینار ہے کہ خرچ کرتا ہے اس کو آدمی اپنے رفیقوں پر اللہ کی راہ میں۔ ابوقلابہ نے کہا شروع کیا ذکر لڑکے بالوں کا، پھر کہا اور کس آدمی کو ثواب زیادہ ہوگا اس شخص سے کہ جو خرچ کرتا ہے اپنے چھوٹے لڑکوں پر کہ محنت سے بچاتا ہے ان کو اللہ بسبب اس کے اور بے پرواہ کرتا ہے اللہ تعالیٰ ان کو بسبب اس کے۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

❀❀❀❀

۴۳۔ بَابُ : مَا جَاءَ فِي الضِّيَافَةِ وَغَايَةِ الضِّيَافَةِ كَمْ هُوَ

مہمان نوازی کے بیان میں

(۱۹۶۷) عَنْ اَبِيْ شُرَيْحِ الْعَدَوِيِّ اَنَّهٗ قَالَ : اَبْصَرَتْ عَيْنَايَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ وَسَمِعَتْهُ اُذُنَايَ حِيْنَ تَكَلَّمَ بِهٖ قَالَ: ((مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ فَلْيُكْرِمْ ضَيْفَهٗ جَائِزَتَهٗ)) قَالُوْا وَمَا جَائِزَتُهٗ؟ قَالَ: ((يَوْمٌ وَّلَيْلَةٌ)) قَالَ: ((وَالضِّيَافَةُ ثَلَاثَةُ اَيَّامٍ وَمَا كَانَ بَعْدَ ذٰلِكَ فَهُوَ صَدَقَةٌ، وَمَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ فَلْيَقُلْ خَيْرًا اَوْلِيَسْكُتْ)) . (اسناده صحيح) الإرواء (۲۵۲۳)

ترجمہ: روایت ہے ابوشریح عدوی سے کہ کہا انہوں نے دیکھا میری آنکھوں نے رسول اللہ ﷺ کو اور سنا میرے کانوں نے جب آپ نے یہ کلام فرمایا، فرمایا آپ ﷺ نے: جو ایمان رکھتا ہو اللہ پر اور پچھلے دن پر چاہیے کہ خاطر کرے اپنے مہمان کی، اور بتکلف بنائے جائزہ اس کا کہا صحابہ نے: کیا ہے جائزہ؟ کہا ایک دن اور ایک رات، اور فرمایا کہ ضیافت تین دن ہے اور جو اس کے بعد ہو صدقہ ہے اور جو ایمان رکھتا ہو اللہ پر اور پچھلے دن پر تو بات نیک کہے یا چپ رہے۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

مترجم: قولہ بتکلف بنائے جائزہ اس کا، یعنی ایک دن اور رات، عمدہ مکلّف کھانا اسے کھلائے عادت سے کچھ بڑھ کر اور تین دن ضیافت واجب ہے، اور زیادہ مستحب ہے، اور اگر صاحب خانہ پر بار ہو تو تین دن کے بعد اسے تکلیف دینا جائز نہیں۔ شاید یہ مثل یہیں سے ہو: ایک دن مہمان تین دن مہمان چوتھے دن کا وبالِ جان۔

❁❁❁❁

(۱۹۶۸) عَنْ اَبِیْ شُرَیْحٍ الْکَعْبِیِّ: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((**الضِّیَافَةُ ثَلَاثَةُ اَیَّامٍ، وَجَائِزَتُهٗ یَوْمٌ وَّلَیْلَةٌ وَّمَا اُنْفِقَ عَلَیْهِ بَعْدَ ذٰلِكَ فَهُوَ صَدَقَةٌ، وَلَا یَحِلُّ لَهٗ اَنْ یَثْوِیَ عِنْدَهٗ حَتّٰی یُحْرِجَهٗ**)). (اسنادہ صحیح ۔ التعلیق الرغیب: ۳/ ۲٤۲) وَمَعْنٰی قَوْلِهٖ: لَا یَثْوِیْ عِنْدَهٗ یَعْنِیْ: الضَّیْفَ لَا یُقِیْمُ عِنْدَهٗ حَتّٰی یَشْتَدَّ عَلٰی صَاحِبِ الْمَنْزِلِ وَالْحَرَجُ هُوَ الضِّیْقُ. اِنَّمَا قَوْلُهٗ: ((**حَتّٰی یُحْرِجَهٗ**)) وَیَقُوْلُ حَتّٰی یُضَیِّقَ عَلَیْهِ.

ترجمہ: روایت ہے ابوشریح کعبی سے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ضیافت تین دن ہے اور جائزہ ایک دن اور ایک رات اور جو اس کے بعد خرچ کرے صاحبِ خانہ وہ صدقہ ہے اور حلال نہیں مہمان کو کہ ٹھہرا رہے اس کے پاس یہاں تک کہ حرج میں ڈال دے اس کو۔ اور معنی اس کے یہی ہیں کہ قیام نہ کرے میزبان کے نزدیک یہاں تک کہ شاق گزرے اس پر اور حرج میں نہ ڈالے یعنی تنگ نہ کرے اس کو۔ اور یحرج کے معنی یہی ہیں کہ تنگی میں نہ ڈالے اس کو۔

فائدہ: اس باب میں عائشہ رضی اللہ عنہا اور ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے۔ اور روایت کی یہ حدیث مالک بن انس اور لیث بن سعد نے انہوں نے سعید مقبری سے۔ یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔ اور ابوشریح خزاعی وہ کعبی ہیں اور وہ عدوی ہیں، اور نام ان کا خویلد بن عمرو ہے۔

❁❁❁❁

٤٤۔ بَابُ: مَا جَاءَ فِی السَّعْیِ عَلَی الْاَرْمَلَةِ وَالْیَتِیْمِ

یتیموں اور بیواؤں کی ضرورتوں میں کوشش کرنے کے بیان میں

(۱۹۶۹) عَنْ صَفْوَانَ بْنِ سُلَیْمٍ یَرْفَعُهٗ اِلَی النَّبِیِّ ﷺ قَالَ: ((**السَّاعِیْ عَلَی الْاَرْمَلَةِ وَالْمِسْکِیْنِ کَالْمُجَاهِدِ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ اَوْ کَالَّذِیْ یَصُوْمُ النَّهَارَ وَیَقُوْمُ اللَّیْلَ**)). (صحیح) التعلیق الرغیب (۳/ ۲۳۲)

ترجمہ: روایت ہے صفوان سے وہ پہنچاتے ہیں اس حدیث کو آنحضرت ﷺ تک کہ فرمایا آپ ﷺ نے: سعی کرنے والا رانڈوں اور مسکینوں کی حاجتوں میں مانند جہاد کرنے والے کے ہے اللہ کی راہ میں یا مانند اس کی کہ روزہ رکھے دن کو

اور نماز پڑھے رات کو۔

فائدہ : روایت کی ہم سے انصاری نے انہوں نے معن سے انہوں نے مالک سے انہوں نے ثور بن یزید سے انہوں نے ابوالغیث سے انہوں نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مانند اس کے۔ یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے۔ اور ابوالغیث کا نام سالم ہے وہ مولیٰ ہیں عبداللہ بن مطیع کے اور ثور بن یزید شامی ہیں، اور ثور بن زید مدنی۔

❀❀❀❀

٤٥۔ بَابُ : مَا جَاءَ فِي طَلَاقَةِ الْوَجْهِ وَحُسْنِ الْبِشْرِ[1]

کشادہ پیشانی اور بشاش چہرہ سے ملنے کے بیان میں

(١٩٧٠) عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : ((كُلُّ مَعْرُوْفٍ صَدَقَةٌ وَاِنَّ مِنَ الْمَعْرُوْفِ اَنْ تَلْقَى اَخَاكَ بِوَجْهٍ طَلْقٍ وَاَنْ تُفْرِغَ مِنْ دَلْوِكَ فِيْ اِنَاءِ اَخِيْكَ)) . (صحيح ـ التعليق الرغيب : ٣/ ٢٦٤)

ترجمہ: روایت ہے جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے کہا فرمایا رسول اللہ ﷺ نے: ہر نیک کام صدقہ ہے اور نیک کاموں سے یہ بھی ہے کہ ملے تو اپنے بھائی سے بکشادہ پیشانی اور ڈال دے تو اپنے ڈول سے اپنے بھائی کے برتن میں۔

فائدہ : اس باب میں ابوذر رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

❀❀❀❀

٤٦۔ بَابُ : مَا جَاءَ فِي الصِّدْقِ وَالْكَذِبِ

سچ اور جھوٹ کے بیان میں

(١٩٧١) عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : ((عَلَيْكُمْ بِالصِّدْقِ فَاِنَّ الصِّدْقَ يَهْدِيْ اِلَى الْبِرِّ وَاِنَّ الْبِرَّ يَهْدِيْ اِلَى الْجَنَّةِ وَمَا يَزَالُ الرَّجُلُ يَصْدُقُ وَيَتَحَرَّى الصِّدْقَ حَتّٰى يُكْتَبَ عِنْدَاللّٰهِ صِدِّيْقًا، وَاِيَّاكُمْ وَالْكَذِبَ فَاِنَّ الْكَذِبَ يَهْدِيْ اِلَى الْفُجُوْرِ وَاِنَّ الْفُجُوْرَ يَهْدِيْ اِلَى النَّارِ وَمَا يَزَالُ الْعَبْدُ يَكْذِبُ وَيَتَحَرَّى الْكَذِبَ حَتّٰى يُكْتَبَ عِنْدَاللّٰهِ كَذَّابًا)). (صحيح)

ترجمہ: روایت ہے عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے کہا فرمایا آنحضرت ﷺ نے: لازم پکڑو تم صدق کو اس لیے کہ صدق راہ بتاتا ہے نیکی کی اور نیکی راہ بتاتی ہے جنت کی اور آدمی ہمیشہ سچ بولتا ہے اور ڈھونڈتا ہے سچ کو یہاں تک کہ لکھا جاتا ہے اللہ تعالیٰ کے نزدیک صدیق، اور بچو تم جھوٹ سے اس لیے کہ جھوٹ راہ بتاتا ہے بدی کی، اور بدی راہ بتاتی ہے دوزخ کی اور آدمی ہمیشہ

---

[1] بشر بالکسر روئے مردم حسن البشر طلق الوجہ۔

جھوٹ بولتا رہتا ہے اور ڈھونڈتا ہے جھوٹ کو یہاں تک کہ لکھا جاتا ہے اللہ کے نزدیک کذاب۔ یعنی بہت جھوٹ بولنے الا۔

فائدہ : اس باب میں ابی بکر اور عمر اور عبداللہ بن شخیر اور ابن عمر سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

❀❀❀❀

(۱۹۷۲) عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : ((إِذَا كَذَبَ الْعَبْدُ تَبَاعَدَ عَنْهُ الْمَلَكُ مِيْلًا مِنْ نَتْنِ مَا جَآءَ بِهٖ)) . (اسناده ضعيف جدًا ۔ الضعيفة : ۱۸۲۸) اس میں عبدالرحیم بن ہارون ضعیف راوی ہے۔ تقریب (۴۰۶۰)

ترجمہ: روایت ہے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: جب جھوٹ بولتا ہے بندہ دور ہو جاتا ہے اس سے فرشتہ ایک میل تک اس بدبو کے سبب سے جو اس کے پاس سے آتی ہے۔

فائدہ : کہا یحییٰ نے جب بیان کی میں نے یہ حدیث عبدالرحیم بن ہارون سے تو کہا انہوں نے کہ ہاں یہ حدیث حسن ہے جید ہے، غریب ہے نہیں جانتے ہم اس کو مگر اسی سند سے، اور منفرد ہوئے ہیں اس کی روایت کے ساتھ عبدالرحیم بن ہارون۔

❀❀❀❀

(۱۹۷۳) عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ : مَا كَانَ خُلُقٌ اَبْغَضَ إِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ مِنَ الْكَذِبِ وَلَقَدْ كَانَ الرَّجُلُ يُحَدِّثُ عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ بِالْكِذْبَةِ فَمَا يَزَالُ فِيْ نَفْسِهٖ حَتّٰى يَعْلَمَ اَنَّهٗ قَدْ اَحْدَثَ مِنْهَا تَوْبَةً. (اسناده صحيح عندالالبانی) التعليق الرغيب (۳/۲۵۵) المشكاة (۴۸۵۴) التحقيق الثانی) بعض محققین نے اس کو ضعیف قرار دیا ہے۔

ترجمہ: امّ المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کو جھوٹ سے بڑھ کر کوئی اخلاق (کردار) برا نہ لگتا تھا۔ اور کوئی شخص نبی ﷺ کے ہاں جھوٹ بولتا تو وہ برابر آپ ﷺ کے ذہن میں رہتا جب تک آپ کو یہ معلوم نہ ہو جاتا کہ اس نے اس سے توبہ کر لی ہے۔

❀❀❀❀

۴۷۔ بَابُ : مَا جَاءَ فِي الْفُحْشِ وَ التَّفَحُّشِ

بے حیائی کی برائی میں

(۱۹۷۴) عَنْ اَنَسٍ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : ((مَا كَانَ الْفُحْشُ فِيْ شَيْءٍ اِلَّا شَانَهٗ، وَمَا كَانَ الْحَيَآءُ فِيْ شَيْءٍ اِلَّا زَانَهٗ)) . (اسناده صحيح)

ترجمہ: روایت ہے انس رضی اللہ عنہ سے کہ کہا انہوں نے فرمایا رسول اللہ ﷺ نے: نہ ہوئی بدگوئی کسی چیز میں مگر خراب کر دیا اس کو، اور نہ

ہوئی حیا کسی چیز میں مگر زینت دے دی اس کو۔

فائدہ : اس باب میں امّ المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے بھی روایت ہے۔کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے غریب ہے۔نہیں جانتے ہم اسے مگر عبدالرزاق کی روایت سے۔

❀❀❀❀

(۱۹۷۵) **عَنْ** عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : ((**خِيَارُكُمْ اَحَاسِنُكُمْ اَخْلَاقًا**)) وَلَمْ يَكُنِ النَّبِيُّ ﷺ فَاحِشًا وَّلَا مُتَفَحِّشًا . (اسناده صحيح۔ سلسله احاديث الصحيحة : ۷۹۱)

ترجمہ: روایت ہے عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے انہوں نے کہا فرمایا آنحضرت ﷺ نے: تم میں بہتر لوگ وہ ہیں جو اچھے خلق والے ہیں۔اور نہ تھے نبی ﷺ بدگوئی کی عادت رکھنے والے اور نہ احیاناً بدگوئی کرنے والے۔

فائدہ : یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

❀❀❀❀

۴۸۔ بَابُ : مَا جَآءَ فِي اللَّعْنَةِ

لعنت کرنے کے بیان میں

(۱۹۷۶) **عَنْ** سَمُرَةَ بْنِ جُنْدَبٍ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : ((**لَا تَلَاعَنُوْا بِلَعْنَةِ اللّٰهِ وَلَا بِغَضَبِهِ وَلَا بِالنَّارِ**)) . (اسناده صحيح عندالالباني۔ الصحيحة : ۸۹۳) بعض محققین نے اس کو قتادہ مدلس کے عنعنہ کی وجہ سے ضعیف کہا ہے۔

ترجمہ: روایت ہے سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ سے کہا انہوں نے: فرمایا رسول اللہ ﷺ نے ایک دوسرے کو مت کہو کہ تجھ پر لعنت ہو اللہ کی اور نہ یہ کہ تجھ پر غضب ہو اللہ کا اور نہ یہ کہ تو دوزخ میں جائے۔

فائدہ :اس باب میں ابن عباس اور ابو ہریرہ اور ابن عمر اور عمران بن حصین رضی اللہ عنہم سے بھی روایت ہے۔یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

❀❀❀❀

(۱۹۷۷) **عَنْ** عَبْدِاللّٰهِ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((**لَيْسَ الْمُؤْمِنُ بِالطَّعَّانِ وَلَا اللَّعَّانِ وَلَا الْفَاحِشِ وَلَا الْبَذِيِّ**)) . (اسناده صحيح ـ سلسله احاديث الصحيحة : ۳۲۰)

ترجمہ:روایت ہے عبداللہ رضی اللہ عنہ سے،کہا انہوں نے فرمایا رسول اللہ ﷺ نے: نہیں ہے مؤمن طعن کرنے والا اور نہ لعنت کرنے والا اور نہ فحش بکنے والا اور نہ بے ہودہ گو۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے۔ اور مروی ہوئی ہے عبداللہ سے اس سند کے سوا اور سندوں سے بھی۔

❀❀❀❀

(۱۹۷۸) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ : اَنَّ رَجُلًا لَعَنَ الرِّيحَ عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ : ((لَا تَلْعَنِ الرِّيحَ فَإِنَّهَا مَأْمُورَةٌ وَإِنَّهُ مَنْ لَعَنَ شَيْئًا لَيْسَ لَهُ بِاَهْلٍ رَجَعَتِ اللَّعْنَةُ عَلَيْهِ)) . (اسنادہ صحيح عند الالبانی۔ الصحيحة : ٥٢٨)
بعض محققین کہتے ہیں اس کی سند قتادہ مدلس کے عنعنہ کی وجہ سے ضعیف ہے۔

ترجمہ: روایت ہے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہ ایک مرد نے لعنت کی ہوا کو نبی ﷺ کے آگے تو فرمایا آپ ﷺ نے: مت لعنت کر ہوا کو اس لیے کہ وہ تو فرمانبردار ہے، اور بے شک جس نے لعنت کی ایسی چیز کو جو لعنت کے لائق نہیں تو لوٹ آتی ہے لعنت اوپر اس کے۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے۔ نہیں جانتے ہم کسی کو کہ مرفوع کیا ہو اس کو مگر بشیر بن عمر نے۔

❀❀❀❀

٤٩۔ بَابُ : مَا جَاءَ فِي تَعْلِيمِ النَّسَبِ

نسب کی تعلیم کے بیان میں

(۱۹۷۹) عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ : ((تَعَلَّمُوا مِنْ اَنْسَابِكُمْ مَا تَصِلُونَ بِهِ اَرْحَامَكُمْ، فَإِنَّ صِلَةَ الرَّحِمِ مَحَبَّةٌ فِي الْاَهْلِ مَثْرَاةٌ فِي الْمَالِ، مَنْسَاةٌ فِي الْأَثَرِ)) . (اسنادہ صحيح ۔ الصحيحة : ٢٧٦)

ترجمہ: روایت ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: سیکھو تم ناتوں سے اس قدر کہ حسنِ سلوک کر سکو اپنے ناتے داروں سے اس لیے کہ حسنِ سلوک کرنا ناطے داروں سے موجب ہے محبت کا گھر والوں میں اور سبب ہے زیادتی مال کا اور سبب ہے تاخیر موت کا۔

❀❀❀❀

٥٠۔ بَابُ : مَا جَاءَ فِي دَعْوَةِ الْأَخِ لِأَخِيهِ بِظَهْرِ الْغَيْبِ

پیٹھ پیچھے اپنے بھائی کے لیے دعا کرنے کے بیان میں

(۱۹۸۰) عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : ((مَا دَعْوَةٌ اَسْرَعَ اِجَابَةً مِنْ دَعْوَةِ غَائِبٍ لِغَائِبٍ)) . (اسنادہ ضعيف) ضعيف ابی داود (٢٦٩/٢) اس میں الافریقی ضعیف ہے۔ تقریب (٣٨٦٢)

ترجمہ: روایت ہے عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: کوئی دعا ایسی جلد قبول ہونے والی نہیں، جیسی دعا غائب کی غائب کے لیے۔

فائدہ : یہ حدیث غریب ہے۔نہیں جانتے ہم اس کو مگر اسی سند سے۔اور افریقی جو راوی ہیں حدیث میں وہ ضعیف ہیں، اور نام ان کا عبدالرحمٰن بن زیاد بن انعم افریقی ہے۔

❀❀❀❀

۵۱۔ بَابُ : مَا جَآءَ فِي الشَّتْمِ[1]

گالی دینے کے بیان میں

(۱۹۸۱) عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : ((اَلْمُسْتَبَّانِ مَا قَالَا فَعَلَى الْبَادِیءِ مِنْهُمَا مَالَمْ يَعْتَدِ الْمَظْلُوْمُ)) . (اسناده صحيح)

ترجمہ: روایت ہے ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: دو گالی گلوچ کرنے والوں نے جو کچھ کہا وبال اس کا شروع کرنے والے پر ہے ان دونوں میں سے جب تک کہ مظلوم زیادتی نہ کرے۔یعنی بڑھ کر نہ بولے۔

فائدہ : اس باب میں سعد اور ابن مسعود اور عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہم سے بھی روایت ہے۔یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

(۱۹۸۲) عَنِ الْمُغِيْرَةَ بْنِ شُعْبَةَ يَقُوْلُ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : ((لَا تَسُبُّوا الْاَمْوَاتَ فَتُؤْذُوا الْاَحْيَاءَ)) . (اسناده صحيح ـ الروض : ۳۵۷ ـ التعليق الرغيب : ۴/۱۳۵ ـ الصحيحة : ۲۳۷۹)

ترجمہ: روایت ہے مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ سے کہتے تھے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے: مت گالی دو مُردوں کو کہ ایذا دو گے تم بسبب اس کے زندوں کو۔

فائدہ : اختلاف کیا ہے اصحاب سفیان نے اس حدیث میں، سو روایت کی بعض نے حضری کی مانند۔اور روایت کی بعض نے سفیان سے انہوں نے زیاد بن علاقہ سے کہا زیاد نے کہ سنا میں نے ایک مرد سے کہ روایت کرتا تھا نزدیک مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مانند اس کے۔

❀❀❀❀

۵۲۔ بَابٌ: اَلْمُسْلِمِ فُسُوْقٌ وَقِتَالُهٗ كُفْرٌ

مسلمان کو گالی دینا فسق ہے اور اس کا قتل کرنا کفر ہے

(۱۹۸۳) عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : ((سِبَابُ الْمُسْلِمِ فُسُوْقٌ وَقِتَالُهٗ كُفْرٌ)) . قَالَ زُبَيْدٌ : قُلْتُ لِاَبِیْ وَائِلٍ: أَاَنْتَ سَمِعْتَهٗ مِنْ عَبْدِاللّٰهِ؟ قَالَ : نَعَمْ .

(اسناده صحيح) صحيح ابی داود (۳۵۹۵)

---

[1] وصف الرجل بما فیہ ازراء ونقص سیما فیما تعلیق بالنسب۔

ترجمہ: روایت ہے عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے کہ کہا انہوں نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے گالی دینا مسلمانوں کو فسق ہے۔ اور قتل اس کا کفر ہے کہا زبید نے کہا میں نے ابووائل سے تم نے سنا ہے عبداللہ؟ سے انہوں نے کہا کہ ہاں۔

فائدہ : یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

❀❀❀❀

۵۳۔ بَابُ : مَا جَاءَ فِيْ قَوْلِ الْمَعْرُوْفِ

اچھی بات کہنے کے بیان میں

(۱۹۸٤) عَنْ عَلِيٍّ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : ((اِنَّ فِي الْجَنَّةِ غُرَفًا تُرٰى ظُهُوْرُهَا مِنْ بُطُوْنِهَا وَبُطُوْنُهَا مِنْ ظُهُوْرِهَا)) .فَقَامَ اَعْرَابِيٌّ فَقَالَ : لِمَنْ هِيَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ؟ فَقَالَ : ((لِمَنْ اَطَابَ الْكَلَامَ، وَاَطْعَمَ الطَّعَامَ، وَاَدَامَ الصِّيَامَ، وَصَلّٰى لِلّٰهِ بِاللَّيْلِ وَالنَّاسُ نِيَامٌ)) . (اسناده حسن عند الالبانی۔ المشکاة : ۱۲۳۳۵ ۔ التعلیق الرغیب : ۲/ ٤٦) بعض محققین کہتے ہیں اس میں عبدالرحمٰن بن اسحاق الکوفی ضعیف ہے۔

ترجمہ: روایت ہے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے کہ کہا انہوں نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے: جنت میں جھروکے ہیں کہ دکھائی دیتی ہیں پشتیں ان کی ان کے اندر سے اور باطن ان کے باہر سے، سو کھڑا ہوا ایک اعرابی اور عرض کی اس نے کہ کس کے لیے ہیں وہ یارسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) فرمایا جو اچھی طرح کرے بات یعنی نرمی سے، اور کھلائے کھانا، اور اکثر رکھے روزہ، اور رات کو جب لوگ سوتے ہوں نماز پڑھے۔

فائدہ : یہ حدیث غریب ہے۔ نہیں جانتے ہم اس کو مگر عبدالرحمٰن بن اسحاق کی روایت سے۔

❀❀❀❀

۵٤۔ بَابُ : مَا جَاءَ فِيْ فَضْلِ الْمَمْلُوْكِ الصَّالِحِ

نیک غلام کی فضیلت کے بیان میں

(۱۹۸۵) عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ : ((نِعْمَ لِاَحَدِهِمْ اَنْ يُطِيْعَ رَبَّهُ وَيُؤَدِّيَ حَقَّ سَيِّدِهٖ)) يَعْنِي الْمَمْلُوْكَ وَقَالَ كَعْبٌ : صَدَقَ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهُ . (اسناده صحیح ۔ التعلیق الرغیب : ۳/ ۱۵۹)

ترجمہ: روایت ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا خوب ہے ایک ان میں کے لیے کہ اطاعت کرے اللہ کی اور ادا کرے حق اپنے آقا کا، مراد رکھتے تھے آپ اس قول سے لونڈی غلام کو۔ اور کہا کعب نے سچ کہا اللہ تعالیٰ نے اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے۔

فائدہ : اس باب میں ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ اور ابن عمر رضی اللہ عنہما سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

(۱۹۸۶) عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : ((ثَلٰثَةٌ عَلٰى كُثْبَانِ الْمِسْكِ . اَرَاهُ قَالَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ: عَبْدٌ اَدّٰى حَقَّ اللّٰهِ وَحَقَّ مَوَالِيْهِ وَرَجُلٌ اَمَّ قَوْمًا وَّهُمْ بِهٖ رَاضُوْنَ، وَرَجُلٌ يُّنَادِيْ بِالصَّلَوٰتِ الْخَمْسِ فِيْ كُلِّ يَوْمٍ وَلَيْلَةٍ)) . (اسناده ضعيف ـ المشكاة : ٦٦) اس میں ابی الیقظان عثمان بن عمیر راوی ضعیف ہے۔

ترجمہ: روایت ہے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے کہ کہا انہوں نے فرمایا رسول اللہ ﷺ نے: تین شخص ہیں مشک کے ٹیلوں پر، گمان کرتا ہوں میں کہ فرمایا قیامت کے دن، ایک وہ بندہ کہ ادا کیا اس نے حق اللہ کا، اور حق اپنے موالی کا اور دوسرا وہ مرد کہ امامت کی اس نے ایک قوم کی اور وہ اس سے راضی ہیں، اور تیسرا وہ مرد کہ اذان دیتا ہے پانچوں نماز کی رات اور دن میں۔

فائدہ : یہ حدیث حسن ہے غریب ہے۔ نہیں جانتے ہم اسے مگر سفیان کی روایت سے، اور ابوالیقظان کا نام عثمان بن قیس ہے۔

❀❀❀❀

۵۵۔ بَابُ : مَا جَاءَ فِيْ مُعَاشَرَةِ النَّاسِ

لوگوں کے ساتھ اچھا برتاؤ کرنے کے بیان میں

(۱۹۸۷) عَنْ اَبِيْ ذَرٍّ قَالَ : قَالَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : ((اِتَّقِ اللّٰهَ حَيْثُ مَا كُنْتَ، وَاَتْبِعِ السَّيِّئَةَ الْحَسَنَةَ تَمْحُهَا، وَخَالِقِ النَّاسَ بِخُلُقٍ حَسَنٍ)) . (اسناده حسن ـ المشكاة : ٥٠٨٣ ـ الروض النضير : ٨٥٥)

ترجمہ: روایت ہے ابوذر رضی اللہ عنہ سے کہا انہوں نے فرمایا رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے: ڈر اللہ تعالیٰ سے جہاں کہیں ہو تو، اور پیچھے کر ہر برائی کے ایک بھلائی کہ مٹا دے اس کو، اور مل ساتھ لوگوں کے نیک خلقی سے۔

فائدہ : اس باب میں ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔ روایت کی ہم سے محمود بن غیلان نے انہوں نے ابواحمد اور ابونعیم سے انہوں نے سفیان سے انہوں نے حبیب سے اسی اسناد سے۔ کہا محمود نے اور روایت کی ہم سے وکیع نے انہوں نے سفیان سے انہوں نے میمون سے انہوں نے معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے انہوں نے نبی ﷺ سے اس کی مانند۔ کہا محمود نے اور صحیح حدیث ابوذر رضی اللہ عنہ کی ہے۔

۵۶۔ بَابُ : مَا جَاءَ فِيْ ظَنِّ السُّوْءِ

بدگمانی کے بیان میں

(۱۹۸۸) عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : ((اِيَّاكُمْ وَالظَّنَّ فَاِنَّ الظَّنَّ اَكْذَبُ الْحَدِيْثِ)) . (اسناده صحيح ـ غاية المرام : ٤١٧)

ترجمہ: روایت ہے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا آنحضرت ﷺ نے: بچو تم گمان سے کہ گمان سب باتوں سے زیادہ جھوٹ ہے۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔ سنا میں نے عبد بن حمید سے ذکر کرتے تھے بعض اصحاب سفیان سے کہ کہا سفیان نے کہ گمان دو قسم ہے ایک گناہ ہے ایک گناہ نہیں، سو گناہ وہ ہے کہ گمان کرے اور زبان پر لائے اور فقط دل میں گمان کرنا اور زبان سے ذکر نہ کرنا یہ کچھ گناہ نہیں۔

❀❀❀❀

۵۷۔ بَابُ: مَا جَاءَ فِي الْمِزَاحِ

خوش طبعی (مزاح) کے بیان میں

(۱۹۸۹) عَنْ اَنَسٍ قَالَ : اِنْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَيُخَالِطُنَا حَتّٰى اِنْ كَانَ لَيَقُوْلُ لِاَخٍ لِيْ صَغِيْرٍ: ((يَا اَبَا عُمَيْرٍ مَا فَعَلَ النُّغَيْرُ؟)) . (صحیح) متفق علیه۔ وقدمعنیٰ (۳۳۳)

ترجمہ: روایت ہے انس رضی اللہ عنہ سے کہا انہوں نے رسول اللہ ﷺ ہم سے اختلاط کرتے تھے یہاں تک کہ فرماتے تھے میرے چھوٹے بھائی سے: اے ابا عمیر کیا کیا نغیر نے؟

مترجم: ابا عمیر براہِ ظرافت آپ انس رضی اللہ عنہ کے بھائی کو فرماتے تھے۔ اور نغیر ایک چڑیا ہے لال چونچ کی کہ ہندی میں اسے لال کہتے ہیں۔ اس حدیث سے گاہ گاہ مزاح مسنون ہوا اور دوام اس کا موجب قساوت قلب اور زوالِ ہیبت ہے اور وہ چڑیا ان صحابی نے پالی تھی پھر وہ مرگئی اور وہ رنجیدہ تھے آپ نے اس طرح ان کا دل بہلایا۔ اور اس حدیث سے پکڑنا جانور مدینہ کا لڑکوں کے لیے جائز ہوا جب کہ وہ ایذا نہ دیں اس کو اور استمالت صغیر کی اور دلجوئی اس کی مسنون ہوئی۔ روایت کی ہم سے ہناد نے انہوں نے شعبہ سے انہوں نے ابی التیاح سے انہوں نے انس رضی اللہ عنہ سے مانند اس کے۔ یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔ ابوالتیاح کا نام یزید بن حمید ہے۔

❀❀❀❀

(۱۹۹۰) عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ : قَالُوْا : يَارَسُوْلَ اللّٰهِ! اِنَّكَ تُدَاعِبُنَا؟ قَالَ ((اِنِّيْ لَا اَقُوْلُ اِلَّا حَقًّا)) .
(اسناده صحیح ـ سلسله احادیث الصحیحة : ۱۷۲۶ ـ مختصر الشمائل : ۲۰۲)

ترجمہ: روایت ہے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہا عرض کیا ہم نے کہ یا رسول اللہ (ﷺ) آپ ہم سے خوش طبعی کرتے ہیں؟ فرمایا آپ ﷺ نے: میں نہیں کہتا ہوں مگر سچ بات۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے۔ اور مراد تُدَاعِبُنَا سے تُمَازِحُنَا ہے، یعنی مزاح کرتے ہیں آپ ﷺ ہم سے۔

❀❀❀❀

(۱۹۹۱) عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ : اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ لَهٗ : ((يَاذَا الْاُذُنَيْنِ)) . (صحیح ـ مختصر الشمائل : ۲۰۰)

قَالَ : مَحْمُودٌ: قَالَ اَبُو أُسَامَةَ : إِنَّمَا يَعْنِي بِهِ أَنَّهُ يُمَازِحُهُ۔

ترجمہ: روایت ہے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے کہ نبی ﷺ نے انہیں فرمایا اے دوکان والے۔ کہا محمود نے کہا اسامہ نے مراد اس سے مزاح تھا۔

❀❀❀❀

(١٩٩٢) عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ : اَنَّ رَجُلًا اسْتَحْمَلَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ: ((اِنِّيْ حَامِلُكَ عَلٰى وَلَدِ نَاقَةٍ)) فَقَالَ : يَارَسُوْلَ اللّٰهِ مَا اَصْنَعُ بِوَلَدِ النَّاقَةِ ؟ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((وَهَلْ تَلِدُ الْاِبِلُ اِلَّا النُّوْقُ؟)). (اسناده صحيح ـ المشكاة : ٤٨٨٦ ـ مختصر الشمائل : ٢٠٣)

ترجمہ: روایت ہے انس رضی اللہ عنہ سے کہ ایک مرد نے سواری مانگی رسول اللہ ﷺ سے فرمایا آپ ﷺ نے: میں تجھے سوار کروں گا اونٹنی کے بچہ پر، اس نے عرض کیا یارسول اللہ (ﷺ) میں اونٹنی کا بچہ لے کر کیا کروں گا؟ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے: آیا اونٹوں کو کوئی اور بھی جنتا ہے سوا اونٹنیوں کے۔ یعنی جتنے اونٹ ہیں سب اونٹنیوں ہی کے بچے ہیں۔

فائدہ : یہ حدیث صحیح ہے غریب ہے۔

❀❀❀❀

٥٨۔ بَابُ : مَا جَاءَ فِي الْمِرَاءِ
جھگڑا کرنے کے بیان میں

(١٩٩٣) عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : ((مَنْ تَرَكَ الْكَذِبَ وَهُوَ بَاطِلٌ بُنِيَ لَهُ فِيْ رَبَضِ الْجَنَّةِ، وَمَنْ تَرَكَ الْمِرَاءَ وَهُوَ مُحِقٌّ بُنِيَ لَهُ فِيْ وَسَطِهَا، وَمَنْ حَسَّنَ خُلُقَهُ بُنِيَ لَهُ فِيْ اَعْلَاهَا)). (ضعيف بهذا اللفظ) سلسلة الاحاديث الصحيحة (٢٧٣) الروض النضير (٥٨) الضعيفة (١٠٥٦)

اس میں مسلمہ بن وردان ضعیف ہے۔تقریب (٢٥١٤)

ترجمہ: روایت ہے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے، کہا انہوں نے فرمایا رسول اللہ ﷺ نے: کہ جس نے چھوڑ دیا جھگڑا اور تکرار کرنا اور وہ باطل تھا بنایا جائے گا اس کے لیے ایک مکان کنارہ جنت میں، اور جس نے چھوڑا جھگڑا اور وہ حق پر تھا بنایا جائے گا اس کے لیے ایک گھر جنت کے بیچ میں، اور جس نے اپنے خلق اچھے کیے بنایا جائے گا اس کے لیے ایک گھر اعلیٰ جنت میں۔

فائدہ : یہ حدیث حسن ہے۔نہیں پہچانتے ہم اس کو مگر سلمہ بن وردان کی روایت سے کہ وہ انس رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں۔

❀❀❀❀

(١٩٩٤) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : ((كَفٰى بِكَ اِثْمًا اَنْ لَا تَزَالَ

مُخَاصِمًا)) . (اسناده ضعيف ـ سلسله احاديث الضعيفة : ٤٠٩٦) اس میں وھب بن منبہ مجھول ہے۔تقریب (۸۴۹۱)

ترجمہ: روایت ہے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہ کہا انہوں نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے: کافی ہے تجھ کو یہ گناہ کہ ہمیشہ رہے تو جھگڑتا ہوا۔

فائدہ : یہ حدیث غریب ہے۔ نہیں جانتے ہم اسے مگر اسی سند سے مثل اس کی۔

❀❀❀❀

(۱۹۹۵) **عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ** عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : ((**لَا تُمَارِ اَخَاكَ وَلَا تُمَازِحْهُ وَلَا تَعِدْهُ مَوْعِدًا فَتُخْلِفَهُ**)). (اسناده ضعيف ـ سلسله احاديث المشكاة : ٤٨٩٢ ـ التحقيق الثانی) اس میں لیث بن ابی سلیم راوی ضعیف ہے۔تقریب (۸۴۹۱)

ترجمہ: روایت ہے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مت جھگڑ تو اپنے بھائی سے اور مت دل لگی کر اس سے اور نہ وعدہ کر تو اس کے ساتھ ایسا کہ خلاف کرے تو اس کا۔

فائدہ : یہ حدیث غریب ہے۔ نہیں جانتے ہم اسے مگر اسی سند سے۔

❀❀❀❀

۵۹۔ بَابُ : مَا جَاءَ فِي الْمُدَارَاةِ

حسنِ سلوک کے بیان میں

(۱۹۹۶) **عَنْ عَائِشَةَ** قَالَتْ : اِسْتَأْذَنَ رَجُلٌ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَنَا عِنْدَهُ فَقَالَ : ((**بِئْسَ ابْنُ الْعَشِيْرَةِ اَوْاَخُو الْعَشِيْرَةِ**)) ثُمَّ اَذِنَ لَهُ فَاَلَانَ لَهُ الْقَوْلَ فَلَمَّا خَرَجَ قُلْتُ لَهُ : يَارَسُوْلَ اللّٰهِ قُلْتَ لَهُ مَا قُلْتَ ثُمَّ اَلَنْتَ لَهُ الْقَوْلَ؟ قَالَ : ((**يَا عَائِشَةُ اِنَّ مِنْ شَرِّ النَّاسِ مَنْ تَرَكَهُ النَّاسُ اَوْ وَدَعَهُ النَّاسُ اتِّقَاءَ فُحْشِهِ**)) . (اسناده صحيح ـ الصحيحة : ١٠٤٩ ـ مختصر الشمائل : ٣٠١)

ترجمہ: روایت ہے امّ المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ کہتی ہیں اجازت مانگی ایک مرد نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آنے کی اور میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس تھی، سو فرمایا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے: برا ہے بیٹا قوم کا یا فرمایا بھائی قوم کا۔ پھر اجازت دی اسے اور نرم کیں اس سے باتیں، پھر جب کہ نکلا وہ عرض کیا میں نے کہ یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) پہلے تو آپ نے فرمایا اس کو جو کچھ فرمایا، یعنی برا کہا اسے، پھر نرم کی اس سے بات، فرمایا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اے عائشہ (رضی اللہ عنہا) بدترین آدمیوں کا وہ ہے کہ جس کو چھوڑ دیا ہو لوگوں نے یا فرمایا جس کو رخصت کر دیا ہو لوگوں نے اس کے بک بک کے خوف سے۔

فائدہ : یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

٦٠۔ بَابُ : مَا جَآءَ فِي الْاِقْتِصَادِ فِي الْحُبِّ وَالْبُغْضِ

محبت اور بغض میں میانہ روی اختیار کرنے کے بیان میں

(١٩٩٧) عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ۔ اُرَاهُ رَفَعَهُ۔ قَالَ : ((اَحْبِبْ حَبِيْبَكَ هَوْنًا مَّا، عَسٰى اَنْ يَّكُوْنَ بَغِيْضَكَ يَوْمًا مَا، وَاَبْغِضْ بَغِيْضَكَ هَوْنًا مَا، عَسٰى اَنْ يَّكُوْنَ حَبِيْبَكَ يَوْمًا مَا)) . (اسناده صحيح ۔ سلسله احاديث غاية المرام : ٤٧٢)

ترجمہ : روایت ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے گمان کرتا ہوں میں کہ مرفوع کیا انہوں نے اس حدیث کو یعنی نبی ﷺ تک کہ فرمایا آپ ﷺ نے: دوست رکھ تو اپنے دوست کو آسانی اور توسط سے کہ شاید ہو جائے وہ تیرا دشمن کسی دن، اور دشمنی کر دشمن سے آسانی توسط کے ساتھ کہ شاید ہو جائے تیرا دوست کسی دن۔ یعنی دوست کی دوستی اور دشمن کی دشمنی پر اعتماد کلی نہ کر۔

فائدہ : یہ حدیث غریب ہے۔ نہیں جانتے ہم اس کو اس اسناد سے۔ مگر اسی وجہ سے اور روایت کی گئی یہ حدیث ایوب سے اور اسناد سے روایت کیا اس کو حسن بن ابی جعفر نے، اور وہ بھی روایت ضعیف ہے۔ اور حسن نے روایت کی اپنے استاد سے جو پہنچتی ہے علی تک انہوں نے نبی ﷺ سے اور صحیح یہ ہے کہ مروی ہے یہ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے موقوفاً۔

❀❀❀❀

٦١۔ بَابُ : مَا جَاءَ فِي الْكِبْرِ

تکبر کی مذمت میں

(١٩٩٨) عَنْ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : ((لَايَدْخُلُ الْجَنَّةَ مَنْ كَانَ فِيْ قَلْبِهٖ مِثْقَالُ حَبَّةٍ مِنْ خَرْدَلٍ مِنْ كِبْرٍ وَلَا يَدْخُلُ النَّارَ مَنْ كَانَ فِيْ قَلْبِهٖ مِثْقَالُ حَبَّةٍ مِنْ اِيْمَانٍ)).

(اسناده صحيح ۔ تخريج اصلاح المساجد : ١١٥)

ترجمہ: روایت ہے عبداللہ سے کہ کہا انہوں نے فرمایا رسول اللہ ﷺ نے: نہیں داخل ہو گا جنت میں جس کے دل میں ایک رائی کے دانے کے برابر تکبر ہے، اور نہیں داخل ہو گا دوزخ میں جس کے دل میں رائی کے دانے کے برابر ایمان ہے۔

فائدہ: اس باب میں ابو ہریرہ اور ابن عباس اور سلمہ بن اکوع اور ابو سعید رضی اللہ عنہم سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

❀❀❀❀

(١٩٩٩) عَنْ عَبْدِاللّٰهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ : ((لَايَدْخُلُ الْجَنَّةَ مَنْ كَانَ فِيْ قَلْبِهٖ مِثْقَالُ ذَرَّةٍ مِنْ كِبْرٍ، وَلَا يَدْخُلُ النَّارَ [يَعْنِيْ] مَنْ كَانَ فِيْ قَلْبِهٖ مِثْقَالُ ذَرَّةٍ مِنْ اِيْمَانٍ)) قَالَ: فَقَالَ لَهٗ رَجُلٌ اِنَّهٗ يُعْجِبُنِيْ اَنْ

يَّكُوْنَ ثَوْبِيْ حَسَنًا وَّنَعْلِيْ حَسَنَةً قَالَ: ((اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْجَمَالَ، وَلٰكِنِ الْكِبْرُ مَنْ بَطَرَ الْحَقَّ وَغَمَصَ النَّاسَ)) . (اسناده صحيح ـ سلسله الاحاديث الصحيحة : ١٦٢٦)

ترجمہ: روایت ہے عبداللہ سے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: داخل نہ ہوگا جنت میں جس کے دل میں ایک ذرہ ہے کبر سے، اور داخل نہ ہوگا دوزخ میں جس کے دل میں ایک ذرہ ہے ایمان سے۔ کہا راوی نے عرض کیا ایک مرد نے کہ پسند آتا ہے مجھے کہ ہوئے کپڑا میرا اچھا اور جوتا میرا اچھا، فرمایا آپ ﷺ نے: بے شک اللہ تعالیٰ دوست رکھتا ہے جمال کو ولیکن کبر اس میں ہے جس نے رد کر دیا حق کو اور حقیر سمجھا لوگوں کو۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے۔

مترجم: یعنی حلال چیزوں کے ساتھ زینت کرنا، مثلاً نئے کپڑے یا خوبصورت جوتا پہننا یہ تکبر نہیں، تکبر یہی ہے کہ آدمی احکامِ الٰہی کو کسی طرح قبول نہ کرے بلکہ قبول کرنے والوں پر الٹا نظرِ حقارت سے دیکھے، البتہ ایسا شخص جب تک اس حال پر ہے لائقِ جنت نہیں۔

❀❀❀❀

(٢٠٠٠) عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْاَكْوَعِ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : ((لَايَزَالُ الرَّجُلُ يَذْهَبُ بِنَفْسِهٖ حَتّٰى يُكْتَبَ فِي الْجَبَّارِيْنَ فَيُصِيْبُهٗ مَا اَصَابَهُمْ)) .

(اسناده ضعيف ـ سلسلة الاحاديث الضعيفة : ١٩١٤) اس میں عمر بن راشد ضعیف راوی ہے۔ تقریب (۴۸۹۴)

ترجمہ: روایت ہے سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ سے کہا انہوں نے فرمایا رسول اللہ ﷺ نے ہمیشہ لیے جاتا ہے آدمی اپنے نفس کو یہاں تک کہ لکھا جاتا ہے جبارین میں پھر پہنچتا ہے اس کو وہ عذاب جو انہیں پہنچا تھا۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے۔

مترجم: ہمیشہ لیے جاتا ہے اپنے نفس کو، یعنی اپنے درجے سے بلندی ڈھونڈتا ہے اور بڑائی چاہتا ہے تکبر کی راہ سے، لکھا جاتا ہے جبارین میں، شاید جبارین سے مراد وہ قوم کفار ہیں جو ملک شام پر مسلط تھے قوم عمالقہ سے جب جہاد کیا تھا بنی اسرائیل نے ان پر اور گرفتار ہوئے عذاب الٰہی میں اور یہ عذاب ان کو دنیا میں، پہنچتا ہے یا آخرت میں۔

❀❀❀❀

(٢٠٠١) عَنْ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ، قَالَ : يَقُوْلُوْنَ لِيْ فِيَّ التِّيْهُ وَقَدْ رَكِبْتُ الْحِمَارَ وَلَبِسْتُ الشَّمْلَةَ وَقَدْ حَلَبْتُ الشَّاةَ وَقَدْ قَالَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : ((مَنْ فَعَلَ هٰذَا فَلَيْسَ فِيْهِ مِنَ الْكِبْرِ شَيْءٌ)) . (اسناده صحيح)

ترجمہ: روایت ہے جبیر بن معطم رضی اللہ عنہ سے کہا انہوں نے کہ لوگ کہتے ہیں کہ مجھ میں تکبر ہے حالانکہ میں چڑھتا ہوں گدھے پر اور پہنتا

ہوں چادر موٹی اور دوہتا ہوں دودھ بکری کا، اور فرمایا مجھ سے رسول اللہ ﷺ نے: جس نے یہ کام کیے اس میں تکبر کچھ نہیں۔

فائدہ : یہ حدیث حسن ہے غریب ہے۔

مترجم: کچھ عوام نے ان پر بسبب زینت حلال کے تکبر کا خیال کیا ہوگا اس پر انہوں نے یہ جواب دیا۔ غرض حلال سے زینت کرنا داخل تکبر نہیں، اور یہ کام جو حدیث میں مذکور ہوئے مسنون ہیں اور جو تابع سنت ہے تکبر سے بدرجہا دور ہے، تکبر یہی ہے کہ افعال نبوی ﷺ کو اور اس کے عالموں کو بنظر حقارت دیکھے۔

❀❀❀❀

٦٢۔ بَابُ : مَا جَاءَ فِيْ حُسْنِ الْخُلُقِ

اچھے اخلاق کے بیان میں

(۲۰۰۲) عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ : ((مَا شَيْءٌ أَثْقَلُ فِيْ مِيْزَانِ الْمُؤْمِنِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مِنْ خُلُقٍ حَسَنٍ فَإِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى لَيُبْغِضُ الْفَاحِشَ الْبَذِيَّ)) .

(اسناده صحيح ـ سلسلة الأحاديث الصحيحة : ٨٧٦ ـ الروض النضير : ٩٤١)

ترجمہ : روایت ہے ابوالدرداء رضی اللہ عنہ سے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: کوئی چیز بھاری نہیں مؤمن کے ترازو میں یعنی کفہ حسنات میں قیامت کے دن خلق حسن سے زیادہ اس لیے کہ اللہ تعالیٰ دشمن رکھتا ہے بے حیا بدگو کو۔

فائدہ : اس باب میں امّ المؤمنین عائشہ اور ابو ہریرہ اور انس اور اسامہ بن شریک رضی اللہ عنہم سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

❀❀❀❀

(۲۰۰۳) عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ: قَالَ : سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ : ((مَا مِنْ شَيْءٍ يُوْضَعُ فِي الْمِيْزَانِ أَثْقَلُ مِنْ حُسْنِ الْخُلُقِ وَإِنَّ صَاحِبَ حُسْنِ الْخُلُقِ لَيَبْلُغُ بِهٖ دَرَجَةَ صَاحِبِ الصَّوْمِ وَالصَّلٰوةِ)) .

(اسناده صحيح)

ترجمہ: روایت ہے، ابوالدرداء رضی اللہ عنہ سے کہا انہوں نے سنا میں نے رسول اللہ ﷺ سے فرماتے تھے کہ کوئی شے نہیں کہ جو رکھی جائے میزان میں بھاری زیادہ حسن خلق سے، اور تحقیق صاحب خلق پہنچتا ہے صاحب صوم وصلوٰۃ کے درجہ کو بسبب خلق حسن کے۔

فائدہ : یہ حدیث غریب ہے اس سند سے۔

❀❀❀❀

(٢٠٠٤) عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ : سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَنْ اَکْثَرِ مَا یُدْخِلُ النَّاسَ الْجَنَّةَ، قَالَ : ((**تَقْوَی اللّٰهِ وَحُسْنُ الْخُلُقِ**)) وَسُئِلَ عَنْ اَکْثَرِ مَا یُدْخِلُ النَّاسَ النَّارَ، قَالَ ((**اَلْفَمُ وَالْفَرْجُ**)) . (اسنادہ حسن)

ترجمہ: روایت ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ کہا انہوں نے کسی نے پوچھا رسول اللہ ﷺ سے اس چیز کو کہ بہت داخل کرتی ہے لوگوں کو جنت میں، فرمایا اللہ تعالیٰ سے ڈرنا اور حسن خلق، اور پوچھا اس چیز کو جو بہت داخل کرتی ہے دوزخ میں فرمایا منہ اور فرج۔

فائدہ: یہ حدیث صحیح ہے غریب ہے۔ اور عبداللہ بن ادریس پوتے ہیں یزید بن عبدالرحمٰن اودی کے۔

مترجم: یعنی منہ سے کلمات کفر نکلتے ہیں اور غیبت اور بہتان اور سب وشتم اور کذب وافتراء اور حرام خوری اور حرام نوشی واقع ہوتی ہے اور فرج زنا لواطت سحاق زلق ہوتا ہے اور یہ سب دوزخ میں جانے کا سبب ہے اور اس کا روکنا بھی بہ نسبت اور اعضاء کے مشکل ہوتا ہے جب زبان پر چسکا حرام کا لگ جاتا ہے چھوڑنا اس کا دشوار ہوتا ہے۔ علی ہذا القیاس فرج میں۔ معاذ اللہ من ذلک کلھا۔

❀❀❀❀

(٢٠٠٥) عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ الْمُبَارَكِ، اَنَّهٗ وَصَفَ حُسْنَ الْخُلُقِ فَقَالَ : هُوَ بَسْطُ الْوَجْهِ، وَبَذْلُ الْمَعْرُوْفِ، وَکَفُّ الْاَذٰی . (اسنادہ صحیح)

ترجمہ: روایت ہے عبداللہ بن مبارک سے کہ انہوں نے کہا حسن خلق یہ ہے کہ کشادہ پیشانی سے، ملنا لوگوں سے خرچ کرنا اس چیز کا کہ مسلمانوں کو نفع دے مال سے یا اور چیز سے، اور دور کرنا تکلیف آدمیوں کا۔

❀❀❀❀

٦٣۔ بَابُ : مَا جَآءَ فِي الْاِحْسَانِ وَالْعَفْوِ

احسان اور معاف کرنے کے بیان میں

(٢٠٠٦) عَنْ اَبِی الْاَحْوَصِ عَنْ اَبِیْهِ قَالَ: قُلْتُ : یَارَسُوْلَ اللّٰهِ! الرَّجُلُ اَمُرُّبِهٖ فَلَا یَقْرِیْنِیْ وَلَا یُضَیِّفُنِیْ فَیَمُرُّبِیْ اَفَاَجْزِیْهِ؟ قَالَ: ((**لَا اَقْرِهٖ**)) قَالَ وَرَآنِیْ رَثَّ الثِّیَابِ فَقَالَ: ((**هَلْ لَكَ مِنْ مَالٍ؟**)) قُلْتُ : مِنْ کُلِّ الْمَالِ قَدْ اَعْطَانِیَ اللّٰهُ مِنَ الْاِبِلِ وَالْغَنَمِ قَالَ : ((**فَلْیُرَ عَلَیْكَ**)).

(اسنادہ صحیح ۔ غایة المرام : ٧٥ ۔ سلسلة الاحادیث الصحیحة : ١٣٢٠)

ترجمہ: روایت ہے ابوالاحوص سے انہوں نے روایت کی اپنے باپ سے کہا ان کے باپ نے کہ عرض کی میں نے یارسول اللہ ﷺ بعض شخص ایسا ہے کہ میں گزرتا ہوں اس پر یعنی سفر میں اور ضیافت نہیں کرتا میری اور نہ میزبانی، پھر کبھی وہ گزرتا ہے مجھ پر کیا میں بدلہ لوں اس سے یعنی میں بھی اس کی میزبانی نہ کروں فرمایا آپ ﷺ نے: نہیں میزبانی کرتو اس کی۔ کہا راوی نے اور دیکھا مجھے آپ ﷺ نے میلے کپڑوں میں تو پوچھا کیا تیرے پاس مال ہے؟ عرض کی میں

نے ہر قسم کا مال اللہ تعالیٰ نے مجھے دیا ہے اونٹ بکریاں، فرمایا آپ ﷺ نے: پھر چاہیے کہ دیکھا جائے تجھ پر۔ یعنی اثر مال کا کپڑوں کی سفیدی اور زینت سے۔

فائدہ: اس باب میں عائشہ اور جابر اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہم سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔ اور ابوالاحوص کا نام عوف بن مالک بن نضلہ جشمی ہے اور مراد: اقرِہ، سے أَضِفُهُ ہے۔ کیا ضیافت کروں میں اس کی، اور قری بمعنی ضیافت ہے۔

❀❀❀❀

(۲۰۰۷) عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : ((لَا تَكُوْنُوْا إِمَّعَةً تَقُوْلُوْنَ: إِنْ أَحْسَنَ النَّاسُ أَحْسَنَّا، وَإِنْ ظَلَمُوْا ظَلَمْنَا، وَلٰكِنْ وَطِّنُوْا أَنْفُسَكُمْ إِنْ أَحْسَنَ النَّاسُ أَنْ تُحْسِنُوْا، وَإِنْ أَسَاءُوْا فَلَا تَظْلِمُوْا)) . (اسناده ضعيف عند الالبانى۔ نقد الكتانى : ٢٦ ـ المشكاة : ٥١٢٩) ضعیف الجامع الصغیر (۶۲۷۱) اس میں ابو ہشام رفاعی ضعیف راوی ہے۔

ترجمہ: روایت ہے حذیفہ رضی اللہ عنہ سے کہ کہا انہوں نے فرمایا رسول اللہ ﷺ نے مت ہو تم إِمَّعَةً یعنی کہو کہ اگر احسان کریں گے لوگ احسان کریں گے ہم بھی، اور اگر ظلم کریں گے لوگ ظلم کریں گے ہم بھی ولیکن خوگر کرو اپنے نفسوں کو اس امر کا کہ اگر احسان کریں لوگ تو تم بھی احسان کرو، اور اگر برائی کریں لوگ تمہارے ساتھ تو ظلم نہ کرو تم۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے۔ نہیں جانتے ہم اسے مگر اسی سند سے۔

مترجم: إِمَّعَةٌ بکسر ہمزہ وتشدید وفتحہ عین مہملہ وآخرہ ہاء، وہ شخص ہے کہ ہر پکارنے والے کے پیچھے دوڑے اور برا بھلا نہ سمجھے گویا ہر پکارنے والے سے وہ کہتا ہے انا معك یعنی میں تیرے ساتھ ہوں، اور یہ لفظ عورتوں کے لیے مستعمل نہیں ہوتا، انہیں کہتے ہیں اِمْرَأَةٌ إِمَّعَةٌ اور ترجمہ میں "یعنی کہو کہ اگر احسان کریں گے" الخ اس کی تفسیر ہے۔

❀❀❀❀

٦٤۔ بَابُ : مَا جَاءَ فِيْ زِيَارَةِ الْإِخْوَانِ

بھائیوں کی ملاقات کے بیان میں

(۲۰۰۸) عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : ((مَنْ عَادَ مَرِيْضًا أَوْ زَارَ أَخًا لَهُ فِي اللّٰهِ نَادَاهُ مُنَادٍ أَنْ طِبْتَ وَطَابَ مَمْشَاكَ وَتَبَوَّأْتَ مِنَ الْجَنَّةِ مَنْزِلًا)) . (اسناده حسن عند الالبانى۔ المشكاة : ٥٠١٥) ١٥٧٥ التحقيق الثانى التعليق الرغيب (١٦٢/٤) مسند احمد: (٣٤٤/٢) والبخارى فى الادب المفرد (٣٤٦) بعض محققین کہتے ہیں اس میں عیسیٰ بن سنان ضعیف ہے۔

ترجمہ: روایت ہے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ کہا انہوں نے فرمایا رسول اللہ ﷺ نے: جس نے عیادت کی کسی بیمار کی یا ملاقات کی کسی بھائی کی اللہ کے لیے پکارتا ہے اسے ایک پکارنے والا۔ یعنی فرشتوں میں سے۔ کہ مبارک باد ہو تجھے، اور مبارک ہو تیرا چلنا، اور جگہ بنائی تو نے جنت میں اترنے کی۔

فائدہ : یہ حدیث غریب ہے۔ اور ابوسنان کا نام عیسیٰ بن سنان ہے اور روایت کی حماد بن سلمہ نے ثابت سے انہوں نے ابورافع سے انہوں نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے انہوں نے نبی ﷺ سے اس میں سے کچھ تھوڑا سا مضمون۔

❀❀❀❀

٦٥۔ بَابٌ: مَا جَاءَ فِي الْحَيَاءِ

حیاء کے بیان میں

(٢٠٠٩) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ : ((الْحَيَآءُ مِنَ الْإِيْمَانِ، وَالْإِيْمَانُ فِي الْجَنَّةِ، وَالْبَذَاءُ مِنَ الْجَفَاءِ وَالْجَفَاءُ فِي النَّارِ)) .

(اسناده صحيح ۔ سلسلة الاحاديث الصحيحة : ٤٩٥ ۔ الروض النضير : ٧٤٦)

ترجمہ: روایت ہے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ کہا انہوں نے فرمایا رسول اللہ ﷺ نے: حیا ایک ٹکڑا ہے ایمان کا، اور ایمان کا انجام جنت ہے، اور بے حیائی ظلم ہے، اور ظلم کا انجام دوزخ ہے۔

فائدہ : اس باب میں ابن عمر رضی اللہ عنہما اور ابوبکرہ رضی اللہ عنہ اور ابوامامہ رضی اللہ عنہ اور عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

❀❀❀❀

٦٦۔ بَابٌ: مَا جَاءَ فِي التَّأَنِّيْ وَالْعَجَلَةِ

آہستگی اور جلدی کے بیان میں

(٢٠١٠) عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ سَرْجِسَ الْمُزَنِيِّ : أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ : ((السَّمْتُ الْحَسَنُ وَالتُّؤَدَةُ وَالْاِقْتِصَادُ جُزْءٌ مِنْ أَرْبَعَةٍ وَعِشْرِيْنَ جُزْءًا مِنَ النُّبُوَّةِ)). (حسن ۔ الروض النضير : ٣٨٤ ۔ التعليق الرغيب : ٣/ ٦)

ترجمہ: روایت ہے عبداللہ بن سرجس مزنی سے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: خصلت اچھی اور تامل اور آہستگی سے ہر کام کرنا اور میانہ روی ایک ٹکڑا ہے نبوّت کے چوبیس ٹکڑوں میں سے۔

فائدہ : اس باب میں ابن عمر اور ابو بکرہ اور ابو عمامہ اور عمران بن حصین رضی اللہ عنہم سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث حسن ہے غریب ہے۔ اور روایت کی ہم سے قتیبہ نے انہوں نے نوح بن قیس سے انہوں نے عبداللہ بن عمران سے انہوں نے عبداللہ بن سرجس سے انہوں نے نبی ﷺ سے مانند اس کے۔ اور نہیں ذکر کیا اس سند میں عاصم کا۔ اور صحیح حدیث نضر بن علی کی ہے یعنی جس کا متن اوپر گزرا۔

❀❀❀❀

(۲۰۱۱) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ قَالَ : لِاَشَجِّ عَبْدِالْقَیْسِ : ((اِنَّ فِیْكَ خَصْلَتَیْنِ یُحِبُّهُمَا اللّٰهُ: الْحِلْمُ وَالْاَنَاةُ)). (اسنادہ صحیح) الروض النضیر (٤٠٦) ظلال الجنة (١٩٠)

ترجمہ: روایت ہے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے: کہ نبی ﷺ نے فرمایا اشج قاصد عبدالقیس سے تم میں دو خصلتیں ہیں کہ دوست رکھتا ہے ان کو اللہ تعالیٰ: ایک بردباری اور دوسرے تامّل۔

فائدہ : اس باب میں اشج عصری سے بھی روایت ہے۔

مترجم: اشج عبدالقیس باضافت مروی ہے۔ اور بعض نسخوں میں بالفتح آیا ہے غیر منصرف ہونے کے سبب سے، سو لفظ عبدالقیس بدل ہے اس سے اور مضاف محذوف ہے یعنی وافد عبدالقیس کے اے قاصد اس کے، اور نام ان کا منذر ہے یہ قائد اور رئیس تھے قبیلہ عبدالقیس کے قاصدوں کے۔ مروی ہے کہ جب قاصد اس قبیلہ کے مدینہ میں حاضر ہوئے اپنے کو سواریوں پر سے گرایا اور زمین پر کود کر باظہار شوق و وجد دوڑ کر آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے، اور اشج اترے اور غسل کیا اور کپڑے پہنے اور مسجد میں آ کر دو رکعت نماز ادا کی پھر آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے تب آپ نے یہ حدیث فرمائی (لمعات) مروی ہے کہ جب آپ نے ان دو صفتوں کی ان کو خبر دی انہوں نے عرض کی کہ یارسول اللہ (ﷺ) یہ صفتیں دونوں میری کسب و محنت سے ہیں یا اللہ تعالیٰ کی خلق سے اور میری جبلت سے، فرمایا آپ ﷺ نے: اللہ تعالیٰ کے خلق سے، وہ خوش ہوئے اور کہا شکر ہے اس اللہ کا جس نے مجھ میں وہ صفتیں پیدا کیں جسے وہ دوست رکھتا ہے۔

❀❀❀❀

(۲۰۱۲) عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ السَّاعِدِیِّ، قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : ((الْاَنَاةُ مِنَ اللّٰهِ وَالْعَجَلَةُ مِنَ الشَّیْطَانِ)) . (اسنادہ ضعیف ۔ المشكاة : ٥٠٥٥ ۔ التحقیق الثانی) اس میں عبدالمہیمن راوی ضعیف ہے۔ تقریب (۴۲۳۵)

ترجمہ: روایت ہے سہل بن سعد ساعدی رضی اللہ عنہ سے کہا فرمایا رسول اللہ ﷺ نے: تامل و تاخیر اور آہستگی اللہ کی طرف سے ہے، اور جلدی اور شتابی شیطان کی طرف سے۔

فائدہ : یہ حدیث غریب ہے۔ اور کلام کیا ہے بعض اہل علم نے عبدالمہیمن بن عباس سے اور ضعیف کہا ان کو بسبب قلتِ حافظہ کے۔

❀❀❀❀

٦٧ ـ بَابُ : مَا جَاءَ فِي الرِّفْقِ

نرمی کے بیان میں

(٢٠١٣) عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ : ((مَنْ أُعْطِيَ حَظَّهُ مِنَ الرِّفْقِ فَقَدْ أُعْطِيَ حَظَّهُ مِنَ الْخَيْرِ، وَمَنْ حُرِمَ حَظَّهُ مِنَ الرِّفْقِ فَقَدْ حُرِمَ حَظَّهُ مِنَ الْخَيْرِ)) . (اسناده صحيح ـ الصحيحة : ٥١٥ ، ٨٧٤)

ترجمہ: روایت ہے ابوالدرداء رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا نبی ﷺ نے: جس کو ملا حصہ اس کا نرمی سے بے شک ملا اس کو حصہ خیر سے، اور جو محروم رہا نرمی کے حصہ سے وہ محروم رہا خیر کے حصہ سے۔

فائدہ : اس باب میں امّ المومنین عائشہ اور جریر بن عبداللہ اور ابی ہریرہ رضی اللہ عنہم سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

❀❀❀❀

٦٨ ـ بَابُ : مَا جَاءَ فِي دَعْوَةِ الْمَظْلُومِ

مظلوم کی دعا کے بیان میں

(٢٠١٤) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ : أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ بَعَثَ مُعَاذَ بْنَ جَبَلٍ إِلَى الْيَمَنِ فَقَالَ : ((اتَّقِ دَعْوَةَ الْمَظْلُومِ فَإِنَّهُ لَيْسَ بَيْنَهَا وَبَيْنَ اللّٰهِ حِجَابٌ)) . (اسناده صحيح) صحيح ابي داؤد (١٤١٢)

ترجمہ: روایت ہے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہ آنحضرت ﷺ نے بھیجا معاذ کو یمن کی طرف اور فرمایا: ڈرتو اور بچ بددعا سے مظلوم کی اس لیے کہ نہیں ہے اس کے اور اللہ کے درمیان کوئی پردہ۔ یعنی بہت جلد قبول ہوتی ہے۔

فائدہ : یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔ اور ابومعبد کا نام نافذ ہے۔ اور اس باب میں انس اور ابوہریرہ اور عبداللہ بن عمر اور ابوسعید رضوان اللہ علیہم اجمعین سے بھی روایت ہے۔

❀❀❀❀

٦٩ ـ بَابُ : مَا جَاءَ فِي خُلُقِ النَّبِيِّ ﷺ

نبی ﷺ کے اخلاق کے بیان میں

(٢٠١٥) عَنْ أَنَسٍ قَالَ : خَدَمْتُ النَّبِيَّ ﷺ عَشْرَ سِنِيْنَ فَمَا قَالَ لِي أُفٍّ قَطُّ، وَمَا قَالَ لِشَيْءٍ صَنَعْتُهُ لِمَ صَنَعْتَهُ؟ وَلَا لِشَيْءٍ تَرَكْتُهُ لِمَ تَرَكْتَهُ؟ وَكَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ مِنْ أَحْسَنِ النَّاسِ خُلُقًا وَلَا مَسِسْتُ خَزًّا قَطُّ وَلَا حَرِيْرًا وَلَا شَيْئًا كَانَ أَلْيَنَ مِنْ كَفِّ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ وَلَا شَمَمْتُ مِسْكًا قَطُّ وَلَا عِطْرًا كَانَ

اَطْیَبَ مِنْ عَرَقِ رَسُوْلِ اللّٰہِ ﷺ)) . (اسنادہ صحیح۔ مختصر الشمائل المحمدیۃ : ۲۹۶)

ترجمہ: روایت ہے انس رضی اللہ عنہ سے کہا انہوں نے خدمت کی میں نے رسول اللہ ﷺ کی دس برس، سو کبھی نہ کہا مجھے اف اور نہ کہا کسی کام کو کہ کیا میں نے کیوں کیا تو نے اور نہ کسی چیز کو کہ چھوڑ دیا میں نے کیوں چھوڑا تو نے، اور تھے رسول اللہ ﷺ سب آدمیوں سے بہتر خلق میں، اور نہ چھوا میں نے کوئی ریشم کبھی اور نہ حریر اور نہ کوئی چیز کہ نرم ہو رسول اللہ ﷺ کی ہتھیلی سے، اور نہ سونگھا میں نے مشک کبھی اور نہ کوئی عطر جس کی خوشبو زیادہ ہو رسول اللہ ﷺ کے پسینہ سے۔

فائدہ : اس باب میں امّ المؤمنین عائشہ اور براء رضی اللہ عنہما سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

(۲۰۱۶) عَنْ اَبِیْ عَبْدِاللّٰہِ الْجَدَلِیِّ یَقُوْلُ : سَاَلْتُ عَائِشَۃَ عَنْ خُلُقِ رَسُوْلِ اللّٰہِ ﷺ فَقَالَتْ : لَمْ یَکُنْ فَاحِشًا وَلَا مُتَفَحِّشًا وَلَا صَخَّابًا فِی الْاَسْوَاقِ وَلَا یَجْزِیْ بِالسَّیِّئَۃِ السَّیِّئَۃَ وَلٰکِنْ یَعْفُوْ وَیَصْفَحُ .

(اسنادہ صحیح ۔ مختصر الشمائل : ۲۹۸ ۔ المشکاۃ : ۵۸۲۰) وصحیح ابن حبان (۲۱۳۱)

ترجمہ: روایت ہے ابوعبداللہ جدلی سے کہتے تھے وہ کہ پوچھا میں نے امّ المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے خلق رسول اللہ ﷺ کا، تو کہا انہوں نے کہ نہ تھے فحش کی عادت رکھنے والے اور نہ احیاناً فحش کہنے والے اور نہ بازاروں میں چیخنے والے، اور بدلہ نہ دیتے تھے برائی کا برائی سے ولیکن عفو کرتے و درگزر فرماتے۔

فائدہ : یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔ اور ابوعبداللہ جدلی کا نام عبد بن عبد ہے، اور ان کو عبدالرحمٰن بن عبد بھی کہتے ہیں۔

❀❀❀❀

۷۰۔ بَابُ : مَا جَاءَ فِیْ حُسْنِ الْعَھْدِ
خوبی سے نباہ کرنے کے بیان میں

(۲۰۱۷) عَنْ عَائِشَۃَ قَالَتْ : مَا غِرْتُ عَلٰی اَحَدٍ مِنْ اَزْوَاجِ النَّبِیِّ ﷺ مَا غِرْتُ عَلٰی خَدِیْجَۃَ وَمَا بِیْ اَنْ اَکُوْنَ اَدْرَکْتُھَا وَمَا ذَاکَ اِلَّا لِکَثْرَۃِ ذِکْرِ رَسُوْلِ اللّٰہِ ﷺ لَھَا وَاِنْ کَانَ لَیَذْبَحُ الشَّاۃَ فَیَتَتَبَّعُ بِھَا صَدَائِقَ خَدِیْجَۃَ فَیُھْدِیْھَا لَھُنَّ . (اسنادہ صحیح)

ترجمہ: روایت ہے امّ المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ کہا انہوں نے نہیں رشک آیا مجھے کسی بی بی پر رسول اللہ ﷺ کی بی بیوں میں سے اتنا جتنا کہ رشک آیا مجھے خدیجہ (رضی اللہ عنہا) پر اور کیا حال ہوتا میرا اگر میں ان کے زمانہ کو پاتی اور کوئی سبب نہ تھا اس رشک کا مگر بہت یاد کرنا رسول اللہ ﷺ کا ان کو، اور بے شک تھے آپ ﷺ کہ ذبح کرتے بکری پھر ڈھونڈتے خدیجہ (رضی اللہ عنہا) کی کسی دوست کو عورتوں میں سے اور ہدیہ دیتے ان کو۔

فائدہ : یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے، غریب ہے۔

۷۱۔ بَابُ : مَا جَاءَ فِي مَعَالِي الْاَخْلَاقِ

بلند اخلاق کے بیان میں

(۲۰۱۸) عَنْ جَابِرٍ: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : ((اِنَّ مِنْ اَحَبِّكُمْ اِلَيَّ وَاَقْرَبِكُمْ مِنِّي مَجْلِسًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ اَحَاسِنُكُمْ اَخْلَاقًا، وَاِنَّ مِنْ اَبْغَضِكُمْ اِلَيَّ وَاَبْعَدِكُمْ مِنِّي مَجْلِسًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ الثَّرْثَارُوْنَ وَالْمُتَشَدِّقُوْنَ[1] وَالْمُتَفَيْهِقُوْنَ[2])) قَالُوْا : يَارَسُوْلَ اللّٰهِ قَدْ عَلِمْنَا الثَّرْثَارُوْنَ وَالْمُتَشَدِّقُوْنَ فَمَا الْمُتَفَيْهِقُوْنَ؟ قَالَ : ((اَلْمُتَكَبِّرُوْنَ)) . (اسناده صحيح ـ الصحيحة : ۷۹۱)

ترجمہ: روایت ہے جابر رضی اللہ عنہ سے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم میں سے بہت پیارے میرے نزدیک اور بہت قریب بیٹھنے میں میرے نزدیک قیامت کے دن وہ لوگ ہیں جن کے اخلاق اچھے ہیں اور بہ تحقیق کہ تم میں سے دشمن زیادہ میرے اور دور تر مجھ سے قیامت کے دن بڑے باتونی بڑ مارنے والے دہن دراز ہیں، عرض کی لوگوں نے کہ یا رسول اللہ ﷺ معلوم کیا ہم نے ثرثارین اور متشدقین، کیا ہیں متفیھقون؟ آپ ﷺ نے فرمایا: تکبر سے باتیں کرنے والے۔

فائدہ: اس باب میں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اس سند سے اور ثرثار کے معنی کثیر الکلام اور متشدق جو لوگوں میں بڑھ بڑھ کر باتیں کرے یعنی لاف زنی اور بیہودہ گوئی کرے اور روایت کی بعضوں نے یہ حدیث مبارک بن فضالہ سے انہوں نے محمد بن منکدر سے انہوں نے جابر سے انہوں نے نبی ﷺ سے اور ذکر نہ کیا اس سند میں عبد ربہ کا بیٹے ہیں سعید کے اور یہ حدیث صحیح تر ہے۔

۷۲۔ بَابُ : مَا جَاءَ فِي اللَّعْنِ وَالطَّعْنِ

لعن اور طعن کے بیان میں

(۲۰۱۹) عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ : قَالَ النَّبِيُّ ﷺ : ((لَايَكُوْنُ الْمُؤْمِنُ لَعَّانًا)) .

(اسناده صحيح ـ سلسله احاديث المشكاة : ۴۸۴۸ ـ التحقيق الثاني ـ ظلال الجنة : ۱۰۱۴)

ترجمہ: روایت ہے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے کہ کہا انہوں نے فرمایا نبی ﷺ کہ مومن نہیں ہوتا لعنت کرنے والا۔

فائدہ: اس باب میں ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث حسن ہے غریب ہے۔ اور روایت کی بعض نے یہ حدیث اسی اسناد سے، اور کہا اس میں کہ فرمایا آپ ﷺ نے: لَا يَنْبَغِي لِلْمُؤْمِنِ اَنْ يَّكُوْنَ لَعَّانًا یعنی لائق نہیں ہے مومن کو کہ لعنت کرنے والا ہو۔

[1] المتوسعون في الكلام بلا احتياط۔

[2] هم الذين يكثرون الكلام تلكفا وخروجاً عن الحق والثرثرة كثرة الكلام وترديده۔

۷۳۔ بَابُ : مَا جَاءَ فِي كَثْرَةِ الْغَضَبِ

غصہ کی زیادتی کے بیان میں

(۲۰۲۰) عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ : جَاءَ رَجُلٌ اِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ : عَلِّمْنِي شَيْئًا وَلَا تُكْثِرْ عَلَيَّ لَعَلِّي اَعِيهِ قَالَ : ((لَا تَغْضَبْ)) فَرَدَّدَ ذٰلِكَ مِرَارًا كُلَّ ذٰلِكَ يَقُوْلُ ((لَا تَغْضَبْ)) . (اسناده صحيح)

ترجمہ: روایت ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ آیا ایک مرد نبی ﷺ کے پاس اور عرض کی کہ کچھ سکھایئے مجھ کو اور بہت نہ فرمایئے شاید کہ میں یاد کرلوں، فرمایا آپ ﷺ نے: غصہ مت کر، وہ کئی بار یہی پوچھتا تھا آپ ﷺ یہی فرماتے تھے غصہ مت کر۔

فائدہ : اس باب میں ابو سعید اور سلیمان بن صرد رضی اللہ عنہما سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے اس سند سے۔ اور ابو حصین کا نام عثمان بن عاصم اسدی ہے۔

❀❀❀❀

۷۴۔ بَابُ : فِي كَظْمِ الْغَيْظِ

غصہ کو ضبط کرنے کے بیان میں

(۲۰۲۱) عَنْ مُعَاذِ بْنِ اَنَسٍ الْجُهَنِيِّ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ : ((مَنْ كَظَمَ غَيْظًا وَهُوَ يَسْتَطِيعُ اَنْ يُّنَفِّذَهُ دَعَاهُ اللّٰهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عَلٰى رُؤُوسِ الْخَلَائِقِ حَتّٰى يُخَيِّرَهُ فِي اَيِّ الْحُوْرِ شَاءَ)) .

(صحيح ـ الصحيحة : ۱۷۵۰)

ترجمہ: روایت ہے معاذ بن انس جہنی سے وہ روایت کرتے ہیں نبی ﷺ سے، آپ نے فرمایا: جو ضبط کر جائے غصہ کو اور وہ طاقت رکھتا ہو اس کے جاری کرنے کی بلائے گا اسے اللہ تعالیٰ سب لوگوں کے سامنے تاکہ پسند کرلے وہ جس حور کو چاہے۔

فائدہ : یہ حدیث حسن ہے غریب ہے۔

❀❀❀❀

۷۵۔ بَابُ : مَا جَاءَ فِي اِجْلَالِ الْكَبِيرِ

بڑوں کی تعظیم کے بیان میں

(۲۰۲۲) عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : ((مَا اَكْرَمَ شَابٌّ شَيْخًا لِسِنِّهِ اِلَّا قَيَّضَ اللّٰهُ لَهُ

مَنْ يُكْرِمُهُ عِنْدَ سِنِّهِ))۔ (اسناده ضعيف ـ سلسله احاديث الضعيفة : ٣٠٤ ـ المشكاة : ٤٩٧١) اس میں یزید بن بیان اور اس کا شیخ ابوالرحال الانصاری دونوں ضعیف ہیں۔ تقریب (۷۶۹۷، ۸۰۹۶)

ترجمہ: روایت ہے مالک بن انس سے کہ کہا انہوں نے فرمایا رسول اللہ ﷺ نے: نہیں تعظیم کی کسی جوان نے کسی بوڑھے کی بسبب سن وسال اس کے مگر یہ کہ اللہ تعالیٰ مقرر کرے گا اس کے لیے ایسا شخص کہ تعظیم کرے اس کی وقت بڑھاپے کے۔

فائدہ: یہ حدیث غریب ہے۔ نہیں جانتے ہم اس کو مگر یزید بن بیان اور ابوالرحال انصاری کی روایت سے۔

❀❀❀❀

٧٦ـ بَابُ : مَا جَاءَ فِي الْمُتَهَاجِرِيْنِ

ملاقات ترک کرنے والوں کے بیان میں

(٢٠٢٣) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ: أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ : ((تُفْتَحُ أَبْوَابُ الْجَنَّةِ يَوْمَ الْإِثْنَيْنِ وَالْخَمِيْسِ فَيُغْفَرُ فِيْهِمَا لِمَنْ لَا يُشْرِكُ بِاللّٰهِ شَيْأً إِلَّا الْمُتَهَاجِرِيْنَ يَقُوْلُ: رُدُّوْا هٰذَيْنِ حَتّٰى يَصْطَلِحَا)) .

(اسناده صحيح ـ الارواء : ٣/ ١٠٥ ـ غاية المرام : ٤١٢)

ترجمہ: روایت ہے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کھولے جاتے ہیں دروازے جنت کے سوموار اور جمعرات کو اور بخش دیئے جاتے ہیں وہ لوگ کہ شرک نہ کیا انہوں نے اللہ تعالیٰ کے ساتھ مگر وہ دونوں شخص جنہوں نے ترک ملاقات کی ہو، فرماتا ہے اللہ تعالیٰ پھیر دو ان دونوں کو یہاں تک کہ صلح کریں آپس میں۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔ اور مروی ہے بعض روایتوں میں لفظ ذروا کا بجائے ردوا کے اور مراد متہاجرین سے متصارمین ہیں۔ اور یہ روایت مثل اس روایت کے ہے کہ مروی ہے آنحضرت ﷺ سے کہ فرمایا آپ ﷺ نے: لَا يَحِلُّ لِمُسْلِمٍ أَنْ يَهْجُرَ أَخَاهُ فَوْقَ ثَلٰثَةٍ۔ یعنی حلال نہیں مسلمان کو کہ ترک ملاقات اور قطع محبت کرے اپنے بھائی سے تین دن سے زیادہ۔

مترجم: متصارمین صرم سے ہے بمعنی قطع کے یعنی متہاجرین سے وہ دو شخص مراد ہیں کہ جنہوں نے قطع ملاقات کی ہو اور صاحب سلامت چھوڑ دی ہو نہ یہ کہ بسبب کسی ضروریات کے مثل سفر وغیرہ کے ملاقات نہ ہوئی ہو کہ وہ مورد طعن نہیں، اور قطع ملاقات سے وہ قطع مراد ہے کہ بغیر عذر شرعی ہو، یعنی بغیر اس کے کہ اپنے بھائی سے کوئی امر خلاف شرع فسق و فجور و بدعت ظہور میں آئے ترک ملاقات کی ہو، اور بصورت وقوع ان امور کے مہاجرت جائز ہے قابل ملامت نہیں، اور سلف سے ثابت ہے۔ چنانچہ آنحضرت ﷺ نے ان تین شخصوں سے جنہوں نے غزوہ تبوک میں تخلف کیا تھا پچاس روز تک صحابہ کو ترک ملاقات کا حکم فرمایا اور آنحضرت ﷺ نے اپنی بیبیوں سے ایک ماہ تک کامل ترکِ ملاقات کی۔ اور ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا نے ابن زبیر رضی اللہ عنہما سے ایک

مدت تک بات نہ کی۔ اور امام احمد بن حنبل نے حارث محاسبی سے ترک صحبت کی بسبب اس کے کہ اس نے ایک کتاب تصنیف کی تھی علم کلام میں مگر ان سب میں نیت بخیر چاہیے جیسے کہ ان بزرگوں کی تھی (کذا ذکرالشیخ فی شرح المشکوٰۃ)۔

۷۷۔ بَابُ : مَا جَاءَ فِي الصَّبْرِ

صبر کے بیان میں

(۲۰۲۴) عَنْ أَبِي سَعِيدٍ : أَنَّ نَاسًا مِّنَ الْأَنْصَارِ سَأَلُوا النَّبِيَّ ﷺ فَأَعْطَاهُمْ، ثُمَّ سَأَلُوا فَأَعْطَاهُمْ ثُمَّ قَالَ ((مَا يَكُوْنُ عِنْدِيْ مِنْ خَيْرٍ فَلَنْ أَدَّخِرَهُ عَنْكُمْ، وَمَنْ يَّسْتَغْنِ يُغْنِهِ اللّٰهُ، وَمَنْ يَسْتَعْفِفْ يُعِفَّهُ اللّٰهُ، وَمَنْ يَتَصَبَّرْ يُصَبِّرْهُ اللّٰهُ، وَمَا أُعْطِيَ أَحَدٌ شَيْئًا هُوَ خَيْرٌ وَأَوْسَعُ مِنَ الصَّبْرِ)) .

(اسناده صحيح ـ التعليق الرغيب : ٢/ ١١) صحيح ابى داؤد (١٤٥١)

ترجمہ: روایت ہے ابوسعید سے کہ چند لوگوں نے انصار سے کچھ مانگا رسول اللہ ﷺ سے پھر آپ ﷺ نے ان کو دیا پھر مانگا پھر دیا پھر فرمایا جو ہوتا ہے میرے پاس کچھ مال تو جمع نہیں رکھتا میں اس کو تم سے چھپا کر اور جو غنا ظاہر کرے یعنی قناعت کرے غنی کرتا ہے اس کو اللہ تعالیٰ اور جو ترکِ سوال کرے لوگوں سے اس کو سوال سے بچاتا ہے اللہ تعالیٰ اور جو صبر کی عادت ڈالے اس کو صبر کی توفیق دیتا ہے اللہ تعالیٰ، اور کسی کو کوئی چیز نہ ملی بہتر اور کشادہ زیادہ صبر سے۔

فائدہ : اس باب میں انس رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔ اور مروی ہے یہ حدیث مالک سے اور دونوں لفظ مروی ہیں فَلَنْ أَدَّخِرَهُ أَوْفَلَمْ أَدَّخِرَهُ معنی دونوں کے ایک ہیں، غرض یہی ہے کہ تم سے روکتا نہیں مال کو جو آتا ہے تمہیں کو دیتا ہوں۔

❀ ❀ ❀ ❀

۷۸۔ بَابُ : مَا جَاءَ فِي ذِي الْوَجْهَيْنِ

ہر ایک کہ منہ پر اس کی طرفداری کرنے والے کے بیان میں

(۲۰۲۵) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : ((إِنَّ مِنْ شَرِّ النَّاسِ عِنْدَ اللّٰهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ذَا الْوَجْهَيْنِ)) . (اسناده صحيح ـ صحيح الجامع : ٢٢٢٦ ـ صحيح الادب المفرد : ٩٨٧)

ترجمہ: روایت ہے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ کہا انہوں نے فرمایا رسول اللہ ﷺ نے: بدترین آدمیوں کا قیامت کے دن ذاالوجہین[1] ہے۔

فائدہ : اس باب میں عمار اور انس رضی اللہ عنہما سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

❀ ❀ ❀ ❀

---

[1] ذی الوجہین وہ ہے کہ دو دشمنوں میں ہر ایک سے ظاہر کرے کہ میں تیرا دوست ہوں اور معاون ہوں۔

۷۹۔ بَابُ : مَا جَاءَ فِي النَّمَّامِ
چغل خوری کرنے والے کے بیان میں

(۲۰۲۶) عَنْ هَمَّامِ بْنِ الْحَارِثِ قَالَ : مَرَّ رَجُلٌ عَلٰى حُذَيْفَةَ بْنِ الْيَمَانِ فَقِيْلَ لَهُ: اِنَّ هٰذَا يُبَلِّغُ الْاُمَرَاءَ الْحَدِيْثَ عَنِ النَّاسِ، فَقَالَ حُذَيْفَةُ : سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ : ((لَايَدْخُلُ الْجَنَّةَ قَتَّاتٌ)) . قَالَ سُفْيَانُ : وَالْقَتَّاتُ النَّمَّامُ . (اسناده صحيح ـ سلسلة الاحاديث الصحيحة : ۱۰۳٤ ـ غاية المرام : ٤٣٣)

ترجمہ: روایت ہے ہمام بن الحارث سے کہا گزرا ایک مرد حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ کے پاس سے، تو کہا ان سے کسی نے یہ لوگوں کی شکایتیں لگاتا ہے امیروں کے پاس، تو کہا حذیفہ رضی اللہ عنہ نے سنا میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے تھے داخل نہ ہوگا جنت میں قتات۔ کہا سفیان نے قتات چغل خور ہے۔

فائدہ : یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

۸۰۔ بَابُ : مَا جَاءَ فِي الْعِيِّ[1]
تامل سے کلام کرنے (کم گوئی) کے بیان میں

(۲۰۲۷) عَنْ اَبِيْ اُمَامَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ : ((اَلْحَيَاءُ وَالْعِيُّ شُعْبَتَانِ مِنَ الْاِيْمَانِ وَالْبَذَاءُ وَالْبَيَانُ شُعْبَتَانِ مِنَ النِّفَاقِ)) . (اسناده صحيح ـ ايمان ابن ابى شيبة : ۱۱۸ ـ المشكاة : ٤٧٩٦ ـ التحقيق الثانى)

ترجمہ: روایت ہے ابوامامہ سے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: حیا اور تامل کرنا کلام میں دو شاخیں ہیں ایمان کی اور بے ہودہ گوئی اور بہت کلام کرنا دو شاخیں ہیں نفاق کی۔

فائدہ : یہ حدیث حسن ہے غریب ہے۔ نہیں جانتے ہم اسے مگر ابی غسان محمد بن مطرف کی روایت سے۔ کہا ابوعیسیٰ نے اور عِیّ[2] کے معنی قلت کلام کے ہیں، اور بَذَاء فُحش گوئی اور بیان کثرت کلام، جیسے کہ خطباء خطبہ پڑھتے ہیں اور بہت باتیں بناتے ہیں اور لوگوں کی تعریف کرتے ہیں کہ جس سے اللہ تعالیٰ راضی نہیں یعنی فساق کی مدح وثنا کرتے ہیں۔

❀❀❀❀

۸۱۔ بَابُ : مَا جَاءَ إِنَّ مِنَ الْبَيَانِ سِحْرًا
اس بیان میں کہ بعض بیان جادو ہے

(۲۰۲۸) عَنِ ابْنِ عُمَرَ: اَنَّ رَجُلَيْنِ قَدِمَا فِيْ زَمَانِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَخَطَبَا فَعَجِبَ النَّاسُ مِنْ كَلَامِهِمَا،

[1] بکسر العین المہملہ وتشدید التحیۃ۔ لمعات۔

فَالْتَفَتَ اِلَيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ : ((اِنَّ مِنَ الْبَيَانِ سِحْرًا اَوْ اِنَّ بَعْضَ الْبَيَانِ سِحْرٌ)) . (اسناده صحيح)

ترجمہ: روایت ہے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے کہ دو مرد آئے زمانہ میں رسول اللہ ﷺ کے اور خطبہ پڑھا ان دونوں نے، سو تعجب کیا لوگوں نے ان کے کلام پر، سو مخاطب ہوئے ہماری طرف رسول اللہ ﷺ اور فرمایا: بعض بیان جادو ہے یعنی موثر ہے مثل جادو کے۔ راوی کو شک ہے کہ بعض البیان فرمایا یا من البیان۔

فائدہ : اس باب میں عمار اور ابن مسعود اور عبداللہ بن الشخیر سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

❀❀❀❀

۸۲۔ بَابُ : مَا جَاءَ فِي التَّوَاضُعِ

تواضع کے بیان میں

(۲۰۲۹) عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ : اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ : ((مَا نَقَصَتْ صَدَقَةٌ مِنْ مَالٍ، وَمَا زَادَ اللّٰهُ رَجُلًا بِعَفْوٍ اِلَّا عِزًّا، وَمَا تَوَاضَعَ اَحَدٌ لِلّٰهِ اِلَّا رَفَعَهُ اللّٰهُ)) . (صحيح ـ الارواء : ۲۲۰۰ ـ الصحيحة : ۲۳۲۸)

ترجمہ: روایت ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: نہ گھٹایا صدقہ نے کسی مال کو، اور نہ بڑھی معاف کرنے والے مرد کی مگر عزت، اور تواضع نہ کی کسی نے اللہ تعالیٰ کے واسطے مگر بلند کیا اس کو اللہ تعالیٰ نے۔

فائدہ : اس باب میں عبدالرحمٰن بن عوف اور ابن عباس اور ابو کبشہ الانماری رضی اللہ عنہم سے بھی روایت ہے۔ اور ابو کبشہ کا نام عمر بن سعد ہے۔ یہ روایت حسن ہے صحیح ہے۔

❀❀❀❀

۸۳۔ بَابُ : مَا جَاءَ فِي الظُّلْمِ

ظلم کے بیان میں

(۲۰۳۰) عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ : ((اَلظُّلْمُ ظُلُمَاتٌ يَوْمَ الْقِيَامَةِ)) . (اسناده صحيح)

ترجمہ: روایت ہے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ظلم تاریکیوں کا سبب ہے قیامت کے دن۔

فائدہ : اس باب میں عبداللہ بن عمرو اور عائشہ اور ابو موسیٰ اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہم اجمعین سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث حسن ہے غریب ہے ابن عمر رضی اللہ عنہما کی روایت سے۔

❀❀❀❀

٨٤۔ بَابُ : مَا جَاءَ فِيْ تَرْكِ الْعَيْبِ لِلنِّعْمَةِ

نعمت میں عیب نہ کرنے کے بیان میں

(٢٠٣١) عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ : مَا عَابَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَعَامًا قَطُّ، كَانَ إِذَا اشْتَهَاهُ أَكَلَهُ وَإِلَّا تَرَكَهُ . (اسناده صحيح)

ترجمہ: روایت ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ کہا انہوں نے عیب نہیں کیا رسول اللہ ﷺ نے کسی کھانے کو، عادت مبارک یہ تھی کہ اگر پسند ہوتا تو کھاتے نہیں تو چھوڑ دیتے۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔ اور ابو حازم اشجعی کا نام سلیمان ہے اور مولیٰ ہیں عزۃ اشجعیہ کے۔

❀ ❀ ❀ ❀

٨٥۔ بَابُ : مَا جَآءَ فِيْ تَعْظِيْمِ الْمُؤْمِنِ

مؤمن کی تعظیم کے بیان میں

(٢٠٣٢) عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ : صَعِدَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ الْمِنْبَرَ فَنَادٰى بِصَوْتٍ رَفِيْعٍ قَالَ : ((**يَا مَعْشَرَ مَنْ قَدْ أَسْلَمَ بِلِسَانِهِ وَلَمْ يُفْضِ الْإِيْمَانُ إِلٰى قَلْبِهِ، لَا تُؤْذُوا الْمُسْلِمِيْنَ وَلَا تُعَيِّرُوْهُمْ وَلَا تَتَّبِعُوْا عَوْرَاتِهِمْ، فَإِنَّهُ مَنْ تَتَبَّعَ عَوْرَةَ أَخِيْهِ الْمُسْلِمِ تَتَبَّعَ اللّٰهُ عَوْرَتَهُ، وَمَنْ يَتَّبِعِ اللّٰهُ عَوْرَتَهُ يَفْضَحْهُ وَلَوْ فِيْ جَوْفِ رَحْلِهِ**)). قَالَ : وَنَظَرَ ابْنُ عُمَرَ يَوْمًا إِلَى الْبَيْتِ أَوْ إِلَى الْكَعْبَةِ فَقَالَ : مَا أَعْظَمَكِ وَأَعْظَمَ حُرْمَتَكِ، وَالْمُؤْمِنُ أَعْظَمُ حُرْمَةً عِنْدَاللّٰهِ مِنْكِ . (اسناده حسن ـ المشكاة : ٥٠٤٤ ـ التعليق الرغيب : ٣/ ٢٧٧)

ترجمہ: روایت ہے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے کہا چڑھے رسول اللہ ﷺ منبر پر اور پکارا آواز بلند سے اور فرمایا اے گروہ ان لوگوں کے کہ اسلام لائے ہو اپنی زبان سے اور نہیں پہنچا ایمان ان کے دل تک ! مت ایذا دو مسلمانوں کو، اور مت عار دلاؤ ان کو، اور مت ڈھونڈو عیب ان کے، اس لیے کہ جو ڈھونڈے اپنے بھائی مسلمان کا عیب ڈھونڈے گا اللہ تعالیٰ عیب اس کے، اور جس کے عیب اللہ تعالیٰ ڈھونڈے گا ذلیل کر دے گا اس کو اگر چہ وہ اپنے مکان میں ہو۔ کہا راوی نے اور نظر کی ابن عمر رضی اللہ عنہما نے ایک دن طرف بیت اللہ کے یا کہا طرف کعبہ کے اور کہا کیا بڑی ہے شان اور کیا بڑی ہے عزت تیری اور مومن تجھ سے اللہ تعالیٰ کے نزدیک بڑھ کر ہے بزرگی میں۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے۔ نہیں جانتے ہم اس کو مگر حسین بن واقد کی روایت سے اور روایت کی اسحاق بن ابراہیم سمرقندی نے حسین بن واقد سے مثل اس کے۔ اور مروی ہے ابو برزہ اسلمی سے وہ روایت کرتے ہیں نبی ﷺ سے مانند اس کے۔

٨٦۔ بَابُ : مَا جَاءَ فِي التَّجَارِبِ

تجربہ کے بیان میں

(٢٠٣٣) عَنْ اَبِي سَعِيْدٍ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : ((لَا حَلِيْمَ اِلَّا ذُوْعَثْرَةٍ وَلَا حَكِيْمَ اِلَّا ذُوْتَجْرِبَةٍ)). (اسناده ضعيف عند الالباني۔ المشكاة : ٥٠٥٦) اس کی سند دراج عن ابی الهیثم کی وجہ سے ضعیف ہے۔

ترجمہ: روایت ہے ابوسعید سے کہا فرمایا رسول اللہ ﷺ نے: حلیم نہیں مگر صاحبِ زلّت، اور حکیم نہیں مگر صاحبِ تجربہ۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے۔ نہیں جانتے ہم اس کو مگر اسی سند سے۔

مترجم: حلیم نہیں مگر صاحب زلت یعنی حلیم کامل نہیں ہوتا جب تک خطاوخلل اس سے واقع نہ ہو اور خجالت کھینچ کر لوگوں سے امیدوار مغفرت نہ ہو، پھر جب وہ خجل ہوتا ہے اور چاہتا ہے کہ لوگ اس کی خطا بخشیں تب وہ اوروں کی خطا بھی بخشتا ہے۔ اور حکیم کامل نہیں ہوتا ہے، اور حکیم حکمت سے ہے حکمت کے معنی محکم کرنا کسی چیز کا، اور اصلاح کرنا اس کا خلل سے، اور یہ حاصل نہیں ہوتا کسی کو جب تک معرفت اشیاء کی اور نفع اس کا اور مصالح ومفاسد کاموں کے بخوبی نہ جانے، اور بغیر تجربہ امور کے محال ہے، پس حکیم وہی ہے کہ جس کو ان امور کا تجربہ کامل ہے۔

❀❀❀❀

٨٧۔ بَابُ : مَا جَاءَ فِي الْمُتَشَبِّعِ بِمَا لَمْ يُعْطَهُ

جو چیز اپنے پاس نہ ہو اس پر فخر کرنے کے بیان میں

(٢٠٣٤) عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ : ((مَنْ اُعْطِيَ عَطَاءً فَوَجَدَ فَلْيَجْزِبِهٖ، وَمَنْ لَّمْ يَجِدْ فَلْيُثْنِ، فَاِنَّ مَنْ اَثْنٰى فَقَدْ شَكَرَ، وَمَنْ كَتَمَ فَقَدْ كَفَرَ وَمَنْ تَحَلّٰى بِمَا لَمْ يُعْطَهُ كَانَ كَلَابِسِ ثَوْبَيْ زُوْرٍ)). (اسناده حسن عند الالباني۔ سلسلة الاحاديث الصحيحة : ٢٦١٧ ۔ التعليق الرغيب : ٢/ ٥٥) بعض محققین کہتے ہیں اس کی سند ابوالزبیر مدلس کے عنعنہ کی وجہ سے ضعیف ہے۔

ترجمہ: روایت ہے جابر رضی اللہ عنہ سے وہ روایت کرتے ہیں نبی ﷺ سے آپ نے فرمایا: جس کو دی گئی کوئی چیز پھر پائی اس نے قدرت تو چاہیے اس کا بدلہ دے اور اگر نہ پائی قدرت بدلے کی تو چاہیے کہ تعریف کرے یعنی دینے والے کی اس لیے کہ جس نے تعریف کی وہ شکر بجالایا، اور جس نے نعمت کو چھپایا، یا تو اس نے کفران نعمت کیا اور جس نے اپنے کو آراستہ کیا اس کے ساتھ جو اسے نہیں ملی وہ گویا مکر کے دو کپڑے پہننے والا ہے۔

فائدہ: اس باب میں سیدہ اسماء بنت ابوبکر اور عائشہ رضی اللہ عنہما سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث حسن ہے غریب ہے۔ اور مراد قول من

کتم فقد کفر کی یہ ہے کہ ناشکری کی اس نے اس نعمت کی۔

مترجم: قولہ: پائی اس نے قدرت یعنی طاقت بدلہ دینے۔ کی قولہ: جس نے اپنے کو آراستہ کیا اس کے ساتھ، الخ۔ یعنی مثلاً علم وفضل وتفقہ اس کو نہ تھا اور علماء کے کپڑے پہن کر قصد کرتا ہے کہ لوگ اس کی تعظیم وتوقیر مثل علماء کے کریں گے، اور بسبب ظاہرداری کے زمرۂ علماء میں معدود ہو پس جو شخص اپنے پاس ایک چیز نہ رکھتا ہو، اور لوگوں میں اس کا ہونا ظاہر کرے اس کی مثال بھی ویسی ہی ہے۔

❀❀❀❀

۸۸۔ بَابُ : مَا جَاءَ فِي الثَّنَاءِ بِالْمَعْرُوفِ

احسان کے بدلے تعریف کرنے کے بیان میں

(۲۰۳۵) عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ : ((مَنْ صُنِعَ إِلَيْهِ مَعْرُوفًا فَقَالَ لِفَاعِلِهِ : جَزَاكَ اللّٰهُ خَيْرًا فَقَدْ أَبْلَغَ فِي الثَّنَاءِ)) . (اسناده صحيح عند الالباني۔ المشكاة : ۳۰۲٤ ۔ التعليق الرغيب : ۲/ ۵۵ ۔ الروض النضير : ۸) بعض محققین نے اس کو سلیمان التیمی مدلس کے عنعنہ کی وجہ سے ضعیف کہا ہے۔

ترجمہ: روایت ہے اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما سے کہ کہا انہوں نے فرمایا رسول اللہ ﷺ نے: جس کے ساتھ کسی نے احسان کیا اور اس نے محسن سے کہا جزاک اللہ خیراً یعنی بدلہ دے اللہ تجھ کو نیک تو اس نے پوری پوری کر دی تعریف اس کی۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے جید ہے غریب ہے۔ نہیں جانتے ہم اس کو مگر بروایت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما کے مگر اسی سند سے مروی ہوئی ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے وہ روایت کرتے ہیں نبی ﷺ سے مثل اس کی۔

مترجم: بعون اللہ وقدرتہ چند مسائل متعلقہ کتاب بطریق سوال وجواب تحریر ہوتے ہیں کہ ان کے مطالعہ سے مزید بصیرت حاصل ہو۔

سوال: ماں باپ اگر مشرک ہوں تو صلہ رحمی ان سے کرے یا نہیں؟

جواب: صلہ رحمی کرے اس باب میں اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ انہوں نے آپ ﷺ سے پوچھا کہ میری ماں آئی ہے اور وہ راغبہ ہے یعنی میرے صلہ اور بر کی طرف راغبہ ہے یا دین اسلام سے بیزار ہے کیا میں احسان کروں اس کے ساتھ؟ آپ ﷺ نے فرمایا: احسان کرو (رواہ البخاری)۔

سوال: برادر مشرک کے صلہ کا کیا حکم ہے؟

جواب: اس سے بھی صلہ رحم جائز ہے، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ایک حلہ سیرا خریدا اور اسے ایک بھائی مشرک کے پاس ہدیۃً بھیج دیا کہ جو مکے میں تھا۔ (رواہ البخاری)

سوال: غیبت میں اہل فساد کا کیا حکم ہے؟

جواب: غیبت اہلِ فساد کی اور فاسق معلن کی جائز ہے۔ چنانچہ امّ المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ ایک شخص نے آپ ﷺ سے آنے کی اجازت مانگی آپ ﷺ نے اسے فرمایا: بِئْسَ اَخُو الْعَشِيْرَةِ اَوِ ابْنُ الْعَشِيْرَةِ: الحدیث (بخاری)

سوال: غصہ میں کون سے الفاظ آپ ﷺ سے مروی ہیں کہ ان کا بولنا سنت ہے۔

جواب: کئی لفظ ہیں کہ آنحضرت ﷺ غصہ میں انہیں استعمال فرماتے تھے اور متبع سنت کو ضرور ہے کہ اپنے تئیں اور فحش باتوں سے بہت بچائے اور ان کا خوگر بنائے کہ سنتِ نبوی ﷺ اس وقت بھی ہاتھ سے جانے نہ پائے۔ چنانچہ وہ لفظ یہ ہیں تربت یمینك و تربت یداك یعنی تیرے داہنے ہاتھ میں خاک بھرے یا دونوں ہاتھوں میں۔ عورتوں کو فرماتے عقریٰ حلقی یعنی بنجوٹی سرمنڈی ویلك خرابی ہے تیری، ویحك، ابن صائد سے آپ نے فرمایا اخسا یعنی پھٹکار ہے تجھ پر۔ رَغِمَ اَنْفُكَ یعنی تیری ناک میں خاک بھرے۔

سوال: حق ہمسایہ جو قرآن و حدیث میں مذکور ہے اس کی حد کہاں تک ہے؟

جواب: حدِ جوار میں کئی قول ہیں علماء کے، حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے من سمع النداء فھو جار یعنی جہاں تک آواز جائے وہاں تک ہمسایہ ہے۔ اور بعض نے کہا مَنْ صَلّٰی مَعَكَ صَلٰوۃَ الصُّبْحِ فِي الْمَسْجِدِ فَھُوَ جَارٌ یعنی جس نے تیرے ساتھ صبح کی نماز پڑھی مسجد میں وہ تیرا جار ہے۔ اور امّ المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے حق جار چالیس گھر تک ہے ہر جانب سے۔ اور اوزاعی سے بھی ایسا ہی مروی ہے۔ اور بخاری نے ادب المفرد میں حسن سے ایسا ہی روایت کیا ہے۔ اور طبرانی نے بسند ضعیف کعب بن مالک سے مرفوعاً روایت کیا ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا: الا ان اَرْبَعِيْنَ دَارًا جَارٌ یعنی چالیس گھر تک حق جوار ہے۔ اور روایت کیا ہے ابن وہب نے یونس سے انہوں نے ابن شہاب سے کہ چالیس گھر تک داہنے اور بائیں اور آگے اور پیچھے حق جوار ہے اور اس میں دونوں احتمال ہیں یعنی یہ بھی مراد ہوسکتا ہے کہ ہر طرف چالیس چالیس گھر تک حقِ جوار ہے یا توزیع و تقسیم مراد ہے کہ ہر طرف دس دس گھر تک حق جوار ہے کہ مجموعہ ان کا چالیس گھر ہوئے۔ (فتح الباری)

سوال: جواز غیبت کے اسباب کون کون سے ہیں؟

جواب: چھ سبب ہیں:

اول: تظلم یعنی مظلوم کو غیبت ظالم کی جائز ہے اور روا ہے کہ سلطان اور قاضی کے پاس اپنا حال ظاہر کرے اور کہے کہ فلانے شخص نے مجھ پر یہ ظلم کیا، فرمایا اللہ تعالیٰ نے لَا يُحِبُّ اللّٰهُ الْجَهْرَ بِالسُّوْٓءِ مِنَ الْقَوْلِ اِلَّا مَنْ ظُلِمَ، الآیة۔

دوم: استغاثہ یعنی تشہیر منکر کے لیے اس کے پاس کہ جو اس کی قدرت رکھتا ہے کہ یہ کہنا اس سے کہ فلاں شخص فلانی معصیت کرتا ہے اسے منع کردو۔

سوم: استفتاء یعنی فتویٰ طلب کرنا کہ مستفتی مفتی سے کہہ سکتا ہے کہ میرے باپ نے یا بھائی نے مجھ پر یہ ظلم کیا ہے اس پر کیا فتویٰ ہے اور اگر تعیین نہ کرے اور یوں پوچھے کہ اگر کوئی ایسا کرے کیا تو حکم ہے تو یہ اولیٰ اور احسن ہے مگر تعیین بھی جائز ہے بدلیل حدیث ہندہ رضی اللہ عنہا کہ انہوں نے آپ ﷺ سے عرض کی کہ ابوسفیان رجل بخیل ہیں۔ الحدیث۔

چہارم: تحذیر مسلمین عن الشر یعنی بچانا مسلمانوں کا شر و فساد سے، اور یہ کئی طرح ہوتا ہے۔ اول یہ کہ جرح کرنا راویوں پر حدیث کے یا گواہوں پر یا مصنفوں پر کہ باجماع مسلمین جائز ہے کہ واجب ہے صونا للشریعته۔ دوسرے یہ کہ خبر کر دینا کسی کے عیب سے جب کوئی مشورہ لے اس سے نکاح کرنے کا۔ تیسرے یہ کہ جب کوئی شخص کسی شے کو خریدتا ہو اور اس کے عیب سے آگاہ نہ ہو تو خریدار کو آگاہ کرنا ضرور ہے۔ مثلاً: کسی غلام میں چوری کی عادت ہے یا شراب خوری کی یا زنا کی تو اس کے خریدار کو آگاہ کر دے بہ نیت اصلاح نہ بعزم فساد۔ چوتھے یہ کہ جب کسی طالب علم وفقیہ کو دیکھے کہ کسی بدعقیدہ اہل بدعت کے پاس تحصیلِ علم کو جاتا ہے اور خوف ہے کہ اس کے عقائد باطلہ اس میں اثر کریں تو ضرور ہے کہ اسے اطلاع کر دے بنظرِ خیر خواہی، پانچویں یہ کہ کسی حاکم نے کسی شخص کو کوئی عہدہ یا خدمت عنایت کی ہے اور اس کے عیب پر آگاہی نہیں رکھتا اور خوف ہے کہ اس سے ضرر پائے تو اسے آگاہ کرنا بھی ضرور ہے۔

پنجم: مجاہرت فسق و بدعت یعنی ظاہر کرنا اپنے فسق و بدعت کا اور فخر کرنا شراب خوری اور زناکاری پر، پس جس گناہ میں کہ وہ پردہ پوشی اور ستر نہیں چاہتا اس میں غیبت اس کی درست ہے۔

ششم: تعریف یعنی مشہور ہونا کسی شخص کا ساتھ کسی لقب کے۔ جیسے اعمش ہے یا اعرج یا ازرق یا قصیر یا اعمیٰ یا اقطع وغیر ذالک، مگر اس کا جواز جب ہی تک ہے کہ صاحب لقب اس سے برا نہ مانے، اور جب برا جانے اور ناراض ہو تو جائز نہیں کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ﴿وَلَا تَنَابَزُوا بِالْأَلْقَابِ﴾ الآیۃ۔ (نووی)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

ابواب الطب

عن رسول اللہ ﷺ

۲۸.(المعجم ۲٦) دوا و علاج کے بیان میں (التحفۃ ۲۳)

مترجم: طب بحرکات ثلثہ علاج کرنا اور فارسی میں ماپچشلی اور طبیب کو فارسی میں پچشک کہتے ہیں اور طب بفتح طاء طبیب اور ہر حاذق اپنے کام میں مطبب علم طب خوانندہ کہ ابھی حاذق نہ ہوا ہو۔ اور طب بکسر بمعنی سحر بھی آیا ہے اور مطبوب بمعنی مسحور اور طب جسمانی بھی ہے اور نفسانی بھی جسمانی علاج بدن کا ساتھ حفظ صحت کے اور دفع مرض کے اور نفسانی تخلیہ اخلاق رویہ سے اور تحلیہ عادات حمیدہ کے ساتھ اور ادویہ بھی دو قسم ہیں حسیہ طبعیہ، مفردہ یا مرکبہ اور روحانیہ ربانیہ کہ قرآن ہے اور اذکار الٰہی مثل تسبیح و تہلیل و تکبیر و تحمید و تمجید وغیرہ کے اور آنحضرت ﷺ علاج کرتے تھے اپنی امت مرحومہ کا دونوں قسم کی دواؤں سے اور نصیب نہیں ہوئی یہ بات کسی طبیب کو اور کبھی مرکب کرتے تھے کسی کے علاج کو دونوں قسم کی ادویہ سے اور کبھی منضم فرماتے تھے اس کے ساتھ پرہیز کو بھی اور کبھی اصلاح فرماتے تھے ستہ ضروریہ کی اور تفصیل ان سب کی ابواب کے ضمن میں مذکور ہوگی انشاء اللہ تعالیٰ۔

١ ۔ بَابٌ : مَا جَآءَ فِي الْحِمْيَةِ[1]

پرہیز کے بیان میں

(۲۰۳٦) عَنْ أُمِّ الْمُنْذِرِ قَالَتْ: دَخَلَ عَلَيَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَمَعَهُ عَلِيٌّ وَلَنَا دَوَالٍ[2] مُعَلَّقَةٌ. قَالَتْ : فَجَعَلَ

[1] الحمیۃ والحموۃ بالکسر پرہیز کردن یقال حمیت المریض الطعام، یعنی باز داشتم مریض را از طعام۔ [2] جمع دالیۃ وہی العذق من البسر یعلق فاذا رطب اکل۔

رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَأْكُلُ وَمَعَهُ عَلِيٌّ يَأْكُلُ، فَقَالَ: رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لِعَلِيٍّ ((مَهْ مَهْ يَاعَلِيُّ فَإِنَّكَ نَاقِهٌ)) قَالَ[1]: فَجَلَسَ عَلِيٌّ وَالنَّبِيُّ ﷺ يَأْكُلُ، قَالَتْ: فَجَعَلْتُ لَهُمْ سِلْقًا وَشَعِيْرًا، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ ((يَا عَلِيُّ مِنْ هٰذَا فَأَصِبْ فَإِنَّهُ أَوْفَقُ لَكَ)). (اسناده حسن)

ترجمہ: روایت ہے ام منذر رضی اللہ عنہا سے کہ آئے میرے پاس آنحضرت ﷺ اور ان کے ساتھ حضرت علی رضی اللہ عنہ بھی تھے اور ہماری ایک شاخ کھجور ٹنگی ہوئی تھی، کہا ام منذر رضی اللہ عنہا نے پھر کھانے لگے رسول اللہ ﷺ اور ساتھ ان کے حضرت علی رضی اللہ عنہ بھی کھانے لگے، سو فرمایا رسول اللہ ﷺ نے علی رضی اللہ عنہ سے ٹھہر جا ٹھہر جا اے علی! اس لیے کہ تم ابھی بیماری سے اٹھے ہو اور ضعیف ہو رہے ہو۔ کہا ام منذر رضی اللہ عنہا نے پھر بیٹھ گئے حضرت علی رضی اللہ عنہ اور کھانے لگے رسول اللہ ﷺ۔ کہا راویہ نے پھر تیار کیا ہم نے ان کے واسطے چقندر اور جو، سو فرمایا رسول اللہ ﷺ نے اے علی! اس میں سے لو کہ یہ تمہارے مزاج کے موافق ہے۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے۔ نہیں جانتے ہم اس کو مگر فلیح بن سلیمان کی روایت سے۔ اور مروی ہے یہ فلیح بن سلیمان سے وہ روایت کرتے ہیں ایوب بن عبدالرحمٰن سے۔

مترجم: اس حدیث سے معلوم ہوا کہ پرہیز کرنا بیمار کو مسنون ہے اور بعد بیماری کے بھی چند روز رعایت پرہیز کی اور خیال رکھنا مزاج کا ضرور ہے کہ پھر بیماری عود نہ کرے اور یقین ہے کہ بیماری حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی بسبب حرارت کے تھی کہ کھجور کا مزاج گرم ہے وہ ان کو نقصان کرتی اور چقندر اور جو ان کو مفید تھے۔ اور مہمان بغیر اجازت کے بھی اگر کھانے لگے جو چیز کہ کھانے کے لیے تیار ہے اس صورت میں کہ کسی کا انتظار نہ ہو اور قرینہ سے رضا بھی میزبان کی معلوم ہو تو کچھ مضائقہ نہیں جیسے کہ آپ ﷺ شاخ سے کھجور کھانے لگے اور یہ بھی ظاہر ہوا کہ آپ کھڑے کھڑے کھا رہے تھے۔ چنانچہ شاخ کا لٹکنا اور حضرت علی رضی اللہ عنہ کا بیٹھ جانا منع کے بعد اس پر دلالت واضح رکھتا ہے۔ اور سلق وشعیر دونوں ملا کر پکاتے ہوں گے یا جو کی روٹی اور سلق کا سالن۔ اور ابوداؤد کی روایت میں اوفق لك کی جگہ انفع لك ہے اور ام منذر کا نام سلمٰی ہے۔ انتہٰی قول مترجم۔ روایت کی ہم سے محمد بن بشار نے انہوں نے ابوعامر سے اور ابوداؤد سے دونوں نے روایت کی فلیح سے انہوں نے ایوب بن عبدالرحمٰن سے انہوں نے یعقوب بن ابی یعقوب سے انہوں نے ام المنذر رضی اللہ عنہا سے کہا داخل ہوئے میرے پاس آنحضرت ﷺ، سو ذکر کی حدیث مانند حدیث یونس بن محمد کے جو مروی ہے فلیح سے مگر اس میں یہ کہا انفع لك۔ اور کہا محمد بن بشار نے اپنی حدیث میں روایت کی مجھ سے ایوب بن عبدالرحمٰن نے۔ یہ حدیث جید ہے غریب ہے۔

❀❀❀❀

[1] ناقہ بکسر قاف مریضے کہ قریب العہد از مرض بود و بکمال قوت وطاقت خودخود نہ کردہ باشد یقال نقه المریض ینقه فهو ناقه۔

(۲۰۳۷) عَنْ قَتَادَةَ بْنِ النُّعْمَانِ: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((اِذَا اَحَبَّ اللّٰهُ عَبْدًا حَمَاهُ الدُّنْيَا كَمَا يَظَلُّ اَحَدُكُمْ يَحْمِيْ سَقِيْمَهُ الْمَاءَ)). (صحيح ـ المشكاة: ۵۲۵۰ ـ التحقيق الثانی)

ترجمہ: روایت ہے ابو قتادہ بن نعمان رضی اللہ عنہ سے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب دوست رکھتا ہے کسی بندے کو اللہ تعالیٰ تو روکتا ہے اس کو دنیا سے جیسے روکتا ہے ایک تم میں کا اپنے بیمار کو پانی سے یعنی مرض استسقاء وغیرہ میں۔

فائدہ: اس باب میں صہیب سے بھی روایت ہے۔ اور یہ حدیث حسن ہے غریب ہے۔ اور مروی ہوئی یہ حدیث محمود بن لبید سے انہوں نے روایت کی آنحضرت ﷺ سے مرسلاً۔ روایت کی ہم سے علی بن حجر نے انہوں نے اسماعیل بن جعفر سے انہوں نے عمرو بن ابی عمرو سے انہوں نے عاصم بن قتادہ سے انہوں نے محمود بن لبید سے مانند اس کی۔ اور ذکر نہ کیا اس میں قتادہ بن نعمان کا۔ اور قتادہ بن نعمان ظفری اخیافی بھائی ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ کے ہیں۔ اور محمود بن لبید نے پایا ہے نبی ﷺ کو اپنے لڑکپن میں اور دیکھا ہے ان کو۔

مترجم: حضرت علی رضی اللہ عنہ کو آپ ﷺ نے سلق و شعیر کھانے کا حکم فرمایا، سلق کا مزاج حار ہے یا بس ہے اول درجہ میں۔ اور بعض نے کہا ہے رطب ہے اول درجہ میں۔ اور بعض نے کہا مرکب ہے دونوں سے اور وہ محلل و مفتح ہے، اور اسود اس کا قابض ہے اور نفع دیتا ہے داء الثعلب کو اور کلف اور خوار اور ثالیل کو جب طلا کیا جائے، اور اس کا پانی قتل کرتا ہے قمل کو اور کھولتا ہے سدہ کبد کا طحال کا اور سیاہ قسم اس کی قابض بطن ہے خصوصاً عدس کے ساتھ اگر مستعمل ہو اور وہ قلیل الغذاء ردی الکیموس ہے اور محرقِ دم ہے اور مصلح اس کا سرکہ اور رائی اور اکثار اس کا مولد قبض و نفخ ہے اور جو نافع سعال ہے اور نافع خشونت حلق دافع حدتِ فضول مدر بول جلا کرنے والا معدہ کا، قاطع عطش ملطف حرارت اور اس میں ایک قوت ہے کہ تلطیف و تحلیل کرتا ہے اور تلبینہ یعنی آشِ جو کہ اکثر احادیث میں ذکر اس کا آیا ہے اس طرح بناتے ہیں کہ جو عمدہ قسم کے جو کوب ایک حصہ اور پانی شیریں پانچ حصہ ڈال کر آتشِ نرم میں پکاویں جب دو خمس باقی رہ جائے اتاریں اور صاف کر کے بقدر حاجت استعمال کریں۔

❀❀❀❀

۲۔ بَابُ: مَا جَاءَ فِي الدَّوَاءِ وَالْحَثِّ عَلَيْهِ

دوا کرنے اور اس کی فضیلت کے بیان میں

(۲۰۳۸) عَنْ اُسَامَةَ بْنِ شَرِيْكٍ قَالَ: قَالَتِ الْاَعْرَابُ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ! اَلَا نَتَدَاوٰی؟ قَالَ: ((نَعَمْ يَاعِبَادَاللّٰهِ تَدَاوَوْا فَاِنَّ اللّٰهَ لَمْ يَضَعْ دَاءً اِلَّا وَضَعَ لَهٗ شِفَاءً اَوْ دَوَآءً، اِلَّا دَآءً وَّاحِدًا)) قَالُوْا يَارَسُوْلَ اللّٰهِ! وَمَا هُوَ؟ قَالَ: ((اَلْهَرَمُ)).

(اسناده صحيح) غاية المرام (۲۹۲) سلسلة الاحاديث الصحيحة (۴۳۳) المشكاة (۴۵۳۲ ـ ۵۰۷۹)

ترجمہ: روایت ہے اسامہ بن شریک سے کہ اعراب نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ کیا دوا نہ کریں ہم فرمایا ہاں اے بندو اللہ کے دوا کرو اس لیے کہ اللہ تعالیٰ نے نہیں رکھا کوئی مرض یعنی دنیا میں مگر رکھی ہے اس کے لیے شفا یا دوا مگر ایک مرض، عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ وہ کون سا مرض ہے؟ فرمایا آپ ﷺ نے: بڑھاپا۔

فائدہ: اس باب میں ابن مسعود رضی اللہ عنہ اور ابوہریرہ رضی اللہ عنہ اور ابوخزاعہ رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے کہ وہ اپنے بھائی سے روایت کرتے ہیں اور ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

مترجم: حقیقت میں بڑھاپے کی کچھ دوا نہیں پیری وصد عیب چنیں گفتہ اند شاء اکبر آبادی نے بڑھاپے کی حالت لکھی ہے۔ اور احادیث میں آنحضرت ﷺ نے بڑھاپے سے پناہ مانگی ہے۔

❀❀❀❀

٣۔ بَابُ : مَا جَاءَ مَا يُطْعَمُ الْمَرِيضُ

اس بیان میں کہ مریض کو کیا کھلایا جائے

(٢٠٣٩) عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَخَذَ أَهْلَهُ الْوَعَكُ أَمَرَ بِالْحَسَاءِ فَصُنِعَ، ثُمَّ أَمَرَهُمْ فَحَسَوْا مِنْهُ وَكَانَ يَقُوْلُ ((**إِنَّهُ لَيَرْتُوْ فُؤَادَ الْحَزِيْنِ وَ يَسْرُوْ عَنْ فُؤَادِ السَّقِيْمِ كَمَا تَسْرُوْ إِحْدٰكُنَّ الْوَسَخَ بِالْمَاءِ عَنْ وَجْهِهَا**)). (ضعيف عند الالبانى) تخريج مشكاة المصابيح (٤٢٣٤) التحقيق الثانى۔ بعض محققین نے اس کو حسن کہا ہے۔

ترجمہ: روایت ہے عائشہ ام المومنین رضی اللہ عنہا سے کہ تھے رسول اللہ ﷺ جب آتا آپ کے گھر والوں میں سے کسی کو بخار حکم کرتے اس کے لیے ہریرہ کا، سو بنایا جاتا اس کے لیے پھر ایک چلو لیتے اس میں سے اور فرماتے کہ وہ تسکین دیتا ہے غمگین کے دل کو اور زائل کر دیتا ہے اس کے دل سے الم بیماری کا جیسے دور کرتا ہے ایک تم میں سے میل اپنے منہ پر سے ساتھ پانی کے۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔ اور روایت کیا زہری نے عروہ سے انہوں نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے انہوں نے نبی ﷺ سے کچھ مضمون اس میں سے۔ روایت کی ہم سے یہ حدیث حسین جریری نے انہوں نے ابواسحاق طالقانی سے انہوں نے ابن مبارک سے انہوں نے یونس سے انہوں نے زہری سے انہوں نے ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے انہوں نے نبی ﷺ سے معنی اس حدیث کے روایت کیا ہم سے یہ ابواسحاق نے۔

مترجم: حساء بالفتح والمد حریرہ ہے آٹے اور پانی اور گھی سے بناتے ہیں اور کبھی اس کو میٹھا بھی کر دیتے ہیں اور پتلا ہوتا ہے اور تلبینہ

بھی اسے کہتے ہیں۔ اور ابن ماجہ میں حدیث سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ اس کی دیگ آپ ﷺ کے گھر میں چڑھی رہتی تھی جب کوئی بیمار ہوتا تھا یہاں تک کہ وہ مرجائے یا اچھا ہوجائے۔ اور سیدنا ابن قیم رحمہ اللہ زادالمعاد میں فرماتے ہیں کہ وہ آش جو ہے۔ چنانچہ ابن ماجہ میں تصریح بھی آئی ہے کہ حساء شعیر سے ہے اور تاثیر اس کی عنقریب اوپر مذکور ہوئی ہے۔

❁❁❁❁

٤۔ بَابُ : مَا جَاءَ لَا تُكْرِهُوا مَرْضَاكُمْ عَلَى الطَّعَامِ وَالشَّرَابِ

اپنے بیماروں پر کھانے اور پینے کے لیے جبر نہ کرنے کے بیان میں

(٢٠٤٠) عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ الْجُهَنِيِّ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ : ((لَا تُكْرِهُوا مَرْضَاكُمْ عَلَى الطَّعَامِ فَإِنَّ اللّٰهَ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى يُطْعِمُهُمْ وَيَسْقِيهِمْ)) . (صحيح عند الالبانی) سلسلة الاحاديث الصحيحة (٧٢٧) تخريج مشكاة المصابيح (٤٥٢٣ ـ التحقيق الثانی) بعض محققین کہتے ہیں اس میں بکر بن یونس ضعیف ہے۔ تقریب (٧٥۴)

ترجمہ: روایت ہے عقبہ بن عامر جہنی سے کہ کہا انہوں نے فرمایا رسول اللہ ﷺ نے: زبردستی مت کرو اپنے بیماروں پر کھانے کے لیے اس لیے کہ اللہ تعالیٰ ان کو کھلاتا پلاتا ہے۔

فائدہ : یہ حدیث حسن ہے غریب ہے۔ نہیں جانتے ہم اسے مگر اسی سند سے۔

مترجم: یعنی جیسے بعض نادان کہتے ہیں کہ آدمی اناج کا کیڑا ہے، اور یہ سمجھ کر بیماروں کو زبردستی کچھ کھلاتے ہیں، اور منت ساجت کر کے ان کو دق کرتے ہیں آپ ﷺ نے ان کے مفہوم باطل کو رد کر دیا واقع میں جس نے کھانے اور پینے سے قوت عنایت کی ہے وہ بے کھائے پیئے بھی قوت دے سکتا ہے۔

❁❁❁❁

٥۔ بَابُ : مَا جَاءَ فِي الْحَبَّةِ السَّوْدَاءِ

کلونجی کے بیان میں

(٢٠٤١) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ : ((عَلَيْكُمْ بِهٰذِهِ الْحَبَّةِ السَّوْدَاءِ، فَإِنَّ فِيهَا شِفَاءً مِنْ كُلِّ دَاءٍ إِلَّا السَّامَ)) وَالسَّامُ : الْمَوْتُ . (اسناده صحيح) سلسلة الاحاديث الصحيحة (٨٥٩، ٨٦٣)

ترجمہ: روایت ہے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: لازم پکڑو تم اس کالے دانہ، یعنی کلونجی کو اس لیے کہ اس میں شفا ہے ہر

مرض کی مگر سام کی اور سام موت ہے۔

فائدہ: اس باب میں بریدہ اور ابن عمر اور عائشہ رضی اللہ عنہم سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

مترجم: حبۃ السوداء کو فارسی میں شونیز کہتے ہیں، ہندی میں کلونجی اور کمون اسود اور کمون ہندی بھی اسے کہتے ہیں اور حسن سے مروی ہے کہ وہ خردل ہے۔ اور ہروی سے منقول ہے کہ وہ حبہ خضراء ہے مگر یہ دونوں قول غلط ہیں صحیح وہی ہے کہ وہ شونیز ہے، اور وہ کثیر المنافع ہے۔ اور یہ جو آپ نے فرمایا شفاء من كل داء یہ کلیہ ایسا ہے جیسا کلیہ اس آیہ مبارکہ کا ﴿تُدَمِّرُ كُلَّ شَيْءٍ بِأَمْرِ رَبِّهَا﴾ کہ مراد اس سے وہی اشیاء ہیں جو قابل تدمیر تھیں اور نافع ہے جمیع امراض باردہ کو اور کبھی داخل ہوتی ہے بالعرض امراض حارہ یابسہ کے نسخوں میں پس پہنچا دیتی ہے ادویہ باردہ رطبہ کی قوتوں کو طرف اعضاء کی بسرعت تنفیذ اپنے کے جیسے کہ صاحب قانون نے تصریح کی ہے کہ زعفران قرص کافور میں اس لیے ڈالی جاتی ہے کہ بسبب سرعت نفوذ اپنی کے تاثیرات ادویہ کو جلد اعضاء میں پہنچائے، اور نظائر اس کے بہت ہیں کہ اطباء حذاق اسے خوب جانتے ہیں اور منفعت اس کی امراض حارہ میں محل تعجب نہیں اس لیے کہ بعض ادویات بعض امراض کو بالخاصہ نفع بخش ہوتی ہیں جیسے کہ انزروت اور مرکب ہوتی ہیں اس کے ساتھ ادویہ رمد سے مثل سکر وغیرہ کے مفردات حارہ سے حالانکہ رمد ورم حار ہے باتفاق اطباء، اور اسی طرح نفع دیتی ہے گندھک کھجلی میں، اور مزاج شونیز کا حار یابس ہے تیسرے درجہ میں، اور وہ دافع نفخ ہے کدودانہ کو پیٹ سے نکال دیتی ہے نافع برص ہے اور چوہاری بخار اور بلغمی بخاروں کو نفع بخشتی ہے اور سدون کو کھولتی ہے، ریاح کو تحلیل کرتی ہے معدہ کی تری کو خشک کرتی ہے، اور اگر کوٹ کر شہد میں گوندھ کر گرم پانی ملا کر پیویں تو ان کنکریوں کو گلاتی ہے جو گردہ اور مثانہ میں ہوں اور مدر بول وحیض ہے اور مکثر لبن اگر چند روز اس پر التزام کریں، اور اگر باریک پیس کر سرکہ میں ملا کر نیم گرم پیٹ پر طلا کریں کدودانہ کی قاتل ہے، پھر اگر آب حنظل تازہ یا مطبوخ حنظل میں ترکریں تو عمل اس کا اخراج کدودانہ اور کرم بطن میں قوی ہو جاتا ہے، اور اگر ایک مثقال پانی کے ساتھ لیں بہر اور ضیق النفس کو نافع ہے، اور ضماد اس کا پیشانی پر نافع صداع بارد ہے اور اگر سات دانہ اس کے عورت کے دودھ میں بھگو کر پیس کر ناس لیں تو صاحب یرقان کو نفع بلیغ ہو، اور اگر سرکہ میں پکا کر نیم گرم سے کلی کریں درد دندان کو مفید ہے اور اگر پیس کر ناس لیویں تو اس پانی کو نفع دیتا ہے جو آنکھ میں ابتداء اترا ہو، اور اگر پیس کر سرمہ کے ساتھ پھوڑے پر ضماد کریں تو اسے بخوبی توڑے اور جرب متقرح کو نافع ہو، اور اورام مزمنۃ بلغمیہ کو تحلیل کرے اور اورام صلبہ کو نرم کردے اور اس کا تیل اگر ناک میں ڈالیں تو لقوہ کو نافع ہو اور اگر باریک [illegible] میں اور حبہ خضراء کے تیل میں سحق کر کے تین چار قطرے کان میں ٹپکا دیں تو سردی کے درد کو اور ریح اور سدہ کو دور کرے، اور اگر کوٹ کر روغن زیتون میں بھگو کر تین چار قطرے ناک میں ٹپکا دیں تو اس زکام میں نفع دے کہ جس میں کثرت سے چھینکیں آتی ہیں، اور اگر جلا کر موم کو گلا کر روغن سوس یا روغن حنا میں ملا کر مرہم بنا دیں اور ان پھوڑوں میں [illegible] جو رانوں میں نکلتے ہیں بخوبی نافع ہے، مگر پہلے ان پھوڑوں کو سرکہ سے دھولیں، اور

اگر باریک پیس کر سرکہ میں اور طلا کریں تو برص اور بہق اسود کو نافع ہے اور اگر باریک پیسیں اور دو درہم ہر روز ٹھنڈے پانی سے اس شخص کو پھکا دیں جسے کتے نے کاٹا ہو تو نفع بلیغ ہو اور ہلاک سے محفوظ رہے، اور اگر اس کے تیل کی ناس لیں تو فالج اور کزاز کو نافع ہے اور ان کا مواد کاٹ دیتا ہے، اور اگر اس کی دھونی دی جائے تو ہوام بھاگ جاویں، اور اگر انزورت کو نیم گرم کر کے او پر اس کے شونیز چھڑکیں تو صاحب بواسیر کو بغایت نافع ہے اور منافع اس کے اس سے دونے چوگنے ہیں۔ ہم نے کچھ تھوڑا سا بیان کیا۔ اور شربت اس کا دو درہم ہے، اور زیادہ کا استعمال بعض نے کہا قاتل ہے۔ (زاد المعاد)

❀❀❀❀

٦ـ بَابُ : مَا جَآءَ فِيْ شُرْبِ أَبْوَالِ الْإِبِلِ

اونٹوں کے پیشاب پینے کے بیان میں

(٢٠٤٢) عَنْ اَنَسٍ : اَنَّ نَاسًا مِّنْ عُرَيْنَةَ قَدِمُوا الْمَدِيْنَةَ فَاجْتَوَوْهَا، فَبَعَثَهُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فِيْ اِبِلِ الصَّدَقَةِ، وَقَالَ : ((اشْرَبُوْا مِنْ اَلْبَانِهَا وَاَبْوَالِهَا)) . (اسناده صحيح)

ترجمہ: روایت ہے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے کہ کچھ لوگ آئے عرینہ کے کہ نام ہے ایک قبیلہ کا مدینہ میں، پھر پانی لگا ان کو مدینہ کا، سو بھیج دیا ان کو رسول اللہ ﷺ نے اونٹوں میں زکوٰۃ کے، اور فرمایا: پیو ان کے دودھ اور پیشاب۔

فائدہ : اس باب میں ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

مترجم: تحقیق اونٹوں کے پیشاب کے شرب ابوال الابل کے باب میں گزری۔

❀❀❀❀

٧ـ بَابُ : مَا جَاءَ فِيْ مَنْ قَتَلَ نَفْسَهُ بِسُمٍّ أَوْ غَيْرِهٖ

جس نے زہر وغیرہ سے اپنے کو مار ڈالا اُس کے بیان میں

(٢٠٤٣) عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، أُرَاهُ رَفَعَهُ قَالَ : ((مَنْ قَتَلَ نَفْسَهُ بِحَدِيْدَةٍ جَاءَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَحَدِيْدَتُهُ فِيْ يَدِهٖ يَتَوَجَّأُ بِهَا فِي بَطْنِهٖ فِيْ نَارِ جَهَنَّمَ خَالِدًا مُخَلَّدًا اَبَدًا، وَمَنْ قَتَلَ نَفْسَهُ بِسُمٍّ فَسُمُّهُ فِيْ يَدِهٖ يَتَحَسَّاهُ فِيْ نَارِ جَهَنَّمَ خَالِدًا مُخَلَّدًا أَبَدًا)) . (اسناده صحيح) غاية المرام (٤٥٣)

ترجمہ : روایت ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ خیال کرتا ہوں میں کہ مرفوع کیا انہوں نے اس روایت کو یعنی یہ کہا کہ فرمایا

آنحضرت ﷺ نے کہ جس نے ماری اپنی جان لوہے سے یعنی چھری یا تلوار وغیرہ سے وہ آئے گا قیامت کے دن اور وہ چھری یا تلوار اس کے ہاتھ میں ہو گی گھونپتا رہے گا اسے اپنے پیٹ میں دوزخ کی آگ میں ہمیشہ ہمیشہ، اور جس نے ماری اپنی جان زہر سے وہ زہر کا پیالہ اس کے ہاتھ میں ہے کہ پی رہا ہے اس کو جہنم کی آگ میں ہمیشہ ہمیشہ۔

❀❀❀❀

(۲۰۴۴) عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ : ((مَنْ قَتَلَ نَفْسَهُ بِحَدِیْدَةٍ فَحَدِیْدَتُهُ فِیْ یَدِهٖ یَتَوَجَّأُ بِهَا فِیْ بَطْنِهٖ فِیْ نَارِ جَهَنَّمَ خَالِدًا مُخَلَّدًا فِیْهَا اَبَدًا، وَمَنْ قَتَلَ نَفْسَهُ بِسُمٍّ فَسُمُّهُ فِیْ یَدِهٖ یَتَحَسَّاهُ فِیْ نَارِ جَهَنَّمَ خَالِدًا مُخَلَّدً فِیْهَا اَبَدًا وَمَنْ تَرَدّٰی مِنْ جَبَلٍ فَقَتَلَ نَفْسَهُ فَهُوَ یَتَرَدّٰی فِیْ نَارِ جَهَنَّمَ خَالِدًا مُخَلَّدًا فِیْهَا اَبَدًا)) . (اسنادہ صحیح) [انظر ماقبلہ]

ترجمہ: روایت ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا آنحضرت ﷺ نے: جس نے ماری اپنی جان لوہے سے پس وہ لوہا اس کے ہاتھ میں ہو گا اور وہ گھونپ رہا ہو گا اسے اپنے پیٹ میں دوزخ کی آگ میں ہمیشہ ہمیشہ، اور جس نے ماری اپنی جان زہر سے پس وہ زہر کا ظرف اس کے ہاتھ میں ہے اور پی رہا ہے وہ دوزخ کی آگ میں ہمیشہ ہمیشہ، اور جس نے گرا دیا اپنے تئیں پہاڑ سے اور مار ڈالا اپنے آپ کو پس وہ گر رہا ہے دوزخ کی آگ میں ہمیشہ ہمیشہ۔

فائدہ: روایت کی ہم سے محمد بن علاء نے انہوں نے وکیع سے اور ابو معاویہ سے انہوں نے اعمش سے انہوں نے ابو صالح سے انہوں نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے انہوں نے نبی ﷺ سے مثل حدیث شعبہ کے جو مروی ہے اعمش سے۔ یہ حدیث صحیح ہے اور اصح ہے حدیث اول سے۔ اسی طرح مروی ہوئی ہے یہ حدیث اعمش سے انہوں نے روایت کی ابو صالح سے انہوں نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے انہوں نے نبی ﷺ سے روایت کی محمد بن عجلان نے سعید مقبری سے انہوں نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے انہوں نے نبی ﷺ سے کہ فرمایا آپ ﷺ نے جس نے ماری اپنی جان زہر سے عذاب کیا جائے گا وہ نار جہنم میں۔ اور اس میں خالد مخلداً فیہا ابداً مذکور نہیں۔ اور اسی طرح روایت کی یہ ابو الزناد نے اعرج سے انہوں نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے انہوں نے نبی ﷺ سے اور یہ صحیح تر ہے یعنی جس میں خلود کا ذکر نہیں اس لیے کہ روایات متعددہ آئی ہیں اس مضمون میں کہ اہل توحید معذب ہوں گے دوزخ میں پھر نکلیں گے اس سے اور یہ مذکور نہیں کہ ہمیشہ رہیں گے اس میں غرض یہ ہے کہ ذکر خلود کا ضعف سے خالی نہیں۔ فقیر کہتا ہے یا خلود سے مدت مدیدہ مراد ہے اور عرصہ طویلہ نہ وہ زمانہ کہ جو کبھی منقطع نہ ہو، یا قاتل سے وہ قاتل مراد ہے کہ جو قتل کو حلال جان کر مرتکب ہوا کہ محلل حرام کا کافر ہے اور کافر مخلد فی النار۔ انتہیٰ قول المترجم۔

(۲۰۴۵) عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ : نَهٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَنِ الدَّوَاءِ الْخَبِیْثِ یَعْنِیْ : السُّمَّ.

(اسنادہ صحیح) تخریج مشکاۃ المصابیح (۴۵۳۹)

ترجمہ: روایت ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہا منع فرمایا آنحضرت ﷺ نے دواء خبیث سے یعنی جس میں سمیت ہو۔

مترجم: دواء خبیث میں داخل ہے نجس اور حرام اور جس سے طبیعت کو تنفر ہو۔

❁❁❁❁

۸۔ بَابُ : مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ التَّدَاوِيْ بِالْمُسْكِرِ

نشہ آور چیز سے علاج کرنے کی کراہت کے بیان میں

(۲۰۴۶) عَنْ وَائِلٍ: أَنَّهُ شَهِدَ النَّبِيَّ ﷺ وَ سَأَلَهُ سُوَيْدُ بْنُ طَارِقٍ أَوْ طَارِقُ بْنُ سُوَيْدٍ، عَنِ الْخَمْرِ، فَنَهَاهُ فَقَالَ: إِنَّا نَتَدَاوَى بِهَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((إِنَّهَا لَيْسَتْ بِدَوَاءٍ وَلٰكِنَّهَا دَاءٌ)).

(اسناده صحيح) غاية المرام (٦٥)

ترجمہ: روایت ہے وائل سے کہ وہ حاضر ہوئے نبی ﷺ کے پاس اور پوچھا آپ ﷺ سے سوید بن طارق نے یا طارق بن سوید نے حکم شراب کا، سو منع فرمایا آپ ﷺ نے اس سے کہا انہوں نے کہ ہم دوا کرتے ہیں اس سے فرمایا آپ ﷺ نے: وہ دوا نہیں بلکہ داء ہے۔ یعنی مرض ہے۔

فائدہ: روایت کی ہم سے محمود نے انہوں نے نضر اور شبابہ سے انہوں نے شعبہ سے اسی روایت کے مثل کہا محمود نے کہا نضر نے طارق بن سوید اور کہا شبابہ نے سوید بن طارق۔ یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

❁❁❁❁

۹۔ بَابُ : مَا جَاءَ فِي السَّعُوْطِ وَغَيْرِهٖ

ناک میں روائی وغیرہ ڈالنے کے بیان میں

(۲۰۴۷) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((إِنَّ خَيْرَ مَا تَدَاوَيْتُمْ بِهِ السَّعُوْطُ وَاللَّدُوْدُ وَالْحِجَامَةُ وَالْمَشِيُّ)) فَلَمَّا اشْتَكَى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَدَّهُ أَصْحَابُهُ فَلَمَّا فَرَغُوْا قَالَ: ((لُدُّوْهُمْ)) قَالَ: فَلُدُّوْا كُلُّهُمْ غَيْرَ الْعَبَّاسِ.

(اسناده ضعيف ۔ المشكاة : ٤٤٧٣ ۔ التحقيق الثاني) اس میں عباد بن منصور ضعیف راوی ہے۔

ترجمہ: روایت ہے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہ کہا انہوں نے فرمایا آنحضرت ﷺ نے بہتر تمہارے دواؤں میں سعوط اور لدود اور حجامت اور مشی ہے پھر جب بیمار ہوئے آنحضرت ﷺ منہ میں ڈالی آپ ﷺ کے دو اصحاب نے پھر جب فارغ ہوئے

فرمایا آنحضرت ﷺ نے دوا ڈالو ان کے منہ میں پھر سب حاضرین کے منہ میں دوا ڈالی گئی، سوا حضرت عباس رضی اللہ عنہ کے۔

مترجم: سعوط بالفتح وہ دوا ہے جو ناک میں ڈالی جائے جسے اہل ہند ناس کہتے ہیں۔ اور لدود بالفتح وہ دوا ہے جو مریض ایک جانب سے منہ کے پلائی جائے اور حجامت پچھنے لگانا اور مشی سے ادویہ مسہلہ مراد ہیں، اور جب آنحضرت ﷺ کے دہن مبارک میں دوا ڈالنے لگے تو آپ ﷺ نے منع فرمایا تھا لوگوں نے خیال کیا کہ بسبب مرض کے دوا سے کراہت فرماتے ہیں جیسے اکثر مریضوں کو نفرت ہوتی ہے پھر جب دوا ڈال چکے اور آپ ہوشیار ہوئے آپ ﷺ نے حکم فرمایا کہ ہم نے منع کیا تھا اب تم نے جو دوا ڈالی ہے اس کے قصاص میں جتنے حاضر ہیں سب کے منہ میں دوا ڈالی جائے اور چونکہ حضرت عباس رضی اللہ عنہ اس وقت حاضر نہ تھے وہ بچ گئے اور یہ حکم آپ ﷺ کا کمال شفقت کی راہ سے تھا آپ ﷺ کو منظور نہ ہوا کہ صحابہ پر اس نافرمانی کا مؤاخدہ رہے۔ (مجمع البحار)

❁ ❁ ❁ ❁

(۲۰۴۸) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : ((اِنَّ خَيْرَ مَا تَدَاوَيْتُمْ بِهِ اللَّدُوْدُ وَالسَّعُوْطُ وَالْحِجَامَةُ وَالْمَشِيُّ، وَخَيْرُ مَا اكْتَحَلْتُمْ بِهِ: الْإِثْمِدُ، فَإِنَّهُ يَجْلُو الْبَصَرَ وَيُنْبِتُ الشَّعْرَ)) وَ كَانَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ لَهُ مُكْحُلَةٌ يَكْتَحِلُ بِهَا عِنْدَ النَّوْمِ ثَلَاثًا فِيْ كُلِّ عَيْنٍ .

(اسنادہ ضعیف) اس میں بھی عباد بن منصور مدلس اور آخر میں اس کا حافظہ کمزور ہو گیا تھا۔ جمہور نے اس کو ضعیف کہا ہے۔

ترجمہ: روایت ہے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے فرمایا رسول اللہ ﷺ نے: بہتر دوا تمہاری دواؤں کی لدود ہے اور سعوط ہے اور حجامت اور مشی (اور تفصیل ہر ایک کی اوپر گزری) اور بہتر جس کا سرمہ لگاؤ تم اثمد ہے اس لیے کہ وہ صاف کرتا ہے بصر کو اور اگاتا ہے پلکوں کو۔ کہا راوی نے اور آنحضرت ﷺ کی سرمہ دانی تھی کہ سرمہ لگاتے تھے آپ ﷺ ہر روز اس سے سوتے وقت تین سلائیاں ہر آنکھ میں۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے۔ یعنی حدیث عباد بن منصور کی جو ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے۔

مترجم: اثمد بکسر ہمزہ پتھر ہے سرمہ کا سیاہ رنگ کہ اصفہان سے لاتے ہیں اور وہ عمدہ ہے اور کبھی مغرب سے بھی لاتے ہیں اور عمدہ تر اس میں وہ ہے کہ جلدی ٹوٹے اور املس ہو اور میل کم ہو بلکہ بالکل نہ ہو، اور مزاج اس کا بارد یابس ہے نافع ہے آنکھ کو اور مقوی بصر ہے اور حافظ صحت چشم ہے، اور کاٹ دیتا ہے لحم زائد کو کہ آنکھ میں متولد ہوا اور مدمل قروح چشم ہے، اور مجلی بصر ہے، اور دافع صداع ہے اگر ساتھ عسل رقیق کے آنکھ میں کھینچے اور اگر باریک پیس کر چربی میں ملا کر بدن پر لگائیں بہت نافع ہے، اور بوڑھوں اور ضعیف البصر لوگوں کو عادت اس سے اکتحال کی بہت مفید ہے اس میں کچھ مسک بھی ملائیں۔ (زاد المعاد)

❁ ❁ ❁ ❁

۱۰۔ بَابُ : مَا جَآءَ فِيُ كَرَاهِيَةِ الْكَيِّ

داغ لگانے کی کراہت کے بیان میں

(۲۰۴۹) عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ : اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ نَهٰى عَنِ الْكَيِّ. قَالَ : فَابْتُلِيْنَا فَاكْتَوَيْنَا فَمَا اَفْلَحْنَا وَلَا اَنْجَحْنَا)) . (اسناده صحيح)

ترجمہ: روایت ہے عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے کہ رسول اللہ ﷺ نے منع فرمایا داغ دینے سے۔ کہا راوی نے پھر گرفتار ہوئے ہم یعنی مرض میں پھر داغ دلوایا سو نہ چھٹکارا پایا ہم نے اور نہ مراد کو پہنچے۔

فائدہ : یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

❀❀❀❀

۱۱۔ بَابُ : مَا جَاءَ فِي الرُّخْصَةِ فِيُ ذٰلِكَ

داغ لگانے کی رخصت کے بیان میں

(۲۰۵۰) عَنْ اَنَسٍ : اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَوٰى اَسْعَدَبْنَ زُرَارَةَ مِنَ الشَّوْكَةِ . (اسناده صحيح ـ المشكاة : ٤٥٣٤ ـ التحقيق الثانى)

ترجمہ: روایت ہے انس رضی اللہ عنہ سے کہ نبی ﷺ نے داغ دیا سعد بن زرارہ کو شوکہ کی بیماری میں۔

فائدہ : اس باب میں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ اور جابر رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث حسن ہے غریب ہے۔

مترجم: کی یعنی داغ دینا آگ سے ایک علاج معروف ہے اکثر امراض میں اور روایات اس میں بہت ہیں۔ چنانچہ جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ آنحضرت ﷺ نے بھیجا ابی بن کعب کی طرف ایک طبیب پس اس نے ایک رگ کاٹی اور اسے داغ دیا۔ اور جب تیر لگا سعد بن معاذ رضی اللہ عنہما کی رگ اکحل میں داغ دیا ان کو نبی ﷺ نے پھر وہ ورم کر گئی پھر داغ دیئے آپ ﷺ نے۔ اور کہا ابو عبید نے ایک مرد آیا رسول اللہ ﷺ کے پاس اور بیان کیا اس نے داغ کا تو فرمایا آپ ﷺ نے داغ دو اور گرم پتھروں سے سینک دو اور مروی ہے ابو زبیر سے کہ آنحضرت ﷺ نے داغ دیا ان کو اکحل میں۔ اور صحیح بخاری میں انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے داغ دیا ذات الجنب میں، اور آنحضرت ﷺ زندہ تھے۔ اور احادیث نہی کی بھی کئی ہیں۔ چنانچہ مروی ہے کہ ستر ہزار شخص داخل ہوں گے آپ ﷺ کی امت سے جنت میں بغیر حساب کے کہ وہ جھاڑ پھونک نہ کرتے ہوں گے اور داغ نہ دیتے ہوں گے اور بدفال نہ لیتے ہوں گے اور اپنے رب پر توکل کرتے ہوں گے۔ غرض یہ کہ جمیع روایات میں اس باب میں چار طرح پر ہیں، اول میں فعل اس کا، دوسری میں عدم محبت اس کی، تیسری میں ثنا اس کی تارک پر، چوتھے میں نہی اس سے۔ اور کچھ تعارض نہیں ان سب

روایتوں میں بحمد للہ والمنہ اس لیے کہ فعل اس کا دلالت کرتا ہے جواز پر اور عدم محبت اس کی منع پر دال نہیں اور ثنا اس کی تارک پر دلالت کرتی ہے کہ ترک اس کا اولیٰ اور افضل ہے اور نہی اس سے علی سبیل الاختیار ہے یا نہی محمول ہے اس داغ پر کہ جو بغیر حاجت کے قبل حدوث مرض کے احتیاطاً عمل میں آئے (زاد المعاد) اور نہ پائے گا تو اس سے بہتر تفصیل اور تطبیق کہیں۔ واللہ اعلم۔

❁❁❁❁

١٢۔ بَابُ : مَا جَاءَ فِي الْحِجَامَةِ

پچھنے (سینگی) لگانے کے بیان میں

(٢٠٥١)۔ عَنْ اَنَسٍ قَالَ : كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَحْتَجِمُ فِي الْاَخْدَعَيْنِ وَالْكَاهِلِ وَكَانَ يَحْتَجِمُ لِسَبْعَ عَشْرَةَ وَتِسْعَ عَشْرَةَ وَاِحْدٰى وَعِشْرِيْنَ . (اسناده صحيح عند الالبانى) تخريج مشكاة المصابيح (٤٥٤٦) الروض النضير (١٠٨٠) سلسلة الاحاديث الصحيحة (٩٠٧) مختصر الشمائل المحمديه (٣١٣) علی زئی نے اس کو قتادہ مدلس کے عنعنہ کی وجہ سے ضعیف کہا ہے۔

ترجمہ: روایت ہے انس رضی اللہ عنہ سے کہا کہ تھے نبی ﷺ پچھنے لگاتے تھے اخدعین میں، اور کاہل میں، اور پچھنے لگاتے تھے سترھویں اور انیسویں اور اکیسویں کو۔

فائدہ : اس باب میں ابن عباس رضی اللہ عنہما اور معقل بن یسار رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث حسن ہے غریب ہے۔

مترجم: اخدعین تثنیہ ہے اخدع کا اور وہ دونوں رگیں ہیں جانبین میں گردن کے، اور کاہل دونوں شانوں کے بیچ میں، اور حجامت احدعین پر نفع دیتی ہے، امراض سر اور جمیع اجزاء کو اس کی مثل منہ اور دانتوں اور کانوں اور آنکھوں کے اور ناک اور حلق کے جب کہ حدوث ان کا کثرت دم کے سبب سے یا فساد خون سے یا دونوں سے ہو، اور حجامت کاہل پر نفع دیتی ہے شانوں کے درد کو اور حلق کو، اور صحیحین میں ہے کہ آپ تین جگہ پچھنے لگاتے تھے ایک شانوں کے بیچ میں اور دو اخدعین پر اور تاریخہائے مذکور میں لگانا مسنون ہے، اور خون ان دونوں میں جوش اور تزاید پر ہوتا ہے بخلاف اول ماہ اور آخر اس کے اور حجامت سطح بدن کو زیادہ مفید ہے بہ نسبت فصد کے، اور فصد مفید ہے داخل بدن کو اور بلاد حارہ میں کہ خون رقیق ہوتا ہے مثل خطہ عرب کے حجامت زیادہ تر مفید ہے اس لیے کہ فرمایا آپ ﷺ نے: ان خير ما تداويتم به الحجامة والفصد۔ (زاد المعاد)

❁❁❁❁

(٢٠٥٢) عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ : حَدَّثَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَنْ لَيْلَةِ اُسْرِيَ بِهٖ : ((اَنَّهٗ لَمْ يَمُرَّ عَلٰى مَلَاءٍ مِنَ الْمَلَائِكَةِ اِلَّا اَمَرُوْهُ: اَنْ مُرْ اُمَّتَكَ بِالْحِجَامَةِ)) . (صحيح عند الالبانى) سلسلة الاحاديث الصحيحة

(۲۲۶۳) تخریج مشکاۃ المصابیح (٤٥٤٤) و ابن ماجه (٣٤٧٧) بعض محققین نے اس کو عبدالرحمان بن اسحاق الکوفی کی وجہ سے ضعیف قرار دیا ہے۔

ترجمہ: روایت ہے ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے کہ بیان کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حال اس شب کا کہ سیر کرائی گئی ان کو یعنی معراج کا کہ نہ گزرے وہ کسی گروہ پر فرشتوں کے مگر حکم کیا انہوں نے کہ آپ حکم کر دیجیے اپنی امت کو حجامت کا۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے ابن مسعود رضی اللہ عنہ کی روایت سے۔

❀❀❀❀

(۲۰۵۳) **حَدَّثَنَا** عَبَّادُ بْنُ مَنْصُورٍ قَالَ: سَمِعْتُ عِكْرِمَةَ قَالَ: كَانَ لِابْنِ عَبَّاسٍ غِلْمَةٌ ثَلَاثَةٌ حَجَّامُونَ فَكَانَ اثْنَانِ يُغِلَّانِ عَلَيْهِ وَ عَلَى أَهْلِهِ وَ وَاحِدٌ يَحْجِمُهُ وَ يَحْجِمُ أَهْلَهُ. قَالَ: وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: قَالَ نَبِيُّ اللّٰهِ ((**نِعْمَ الْعَبْدُ الْحَجَّامُ يَذْهَبُ بِالدَّمِ وَيُخِفُّ الصُّلْبَ وَيَجْلُوْ عَنِ الْبَصَرِ**)) (ضعيف) سلسله الاحاديث الضعيفة (۲۰۳٦) ابن ماجه (٣٤٧٨) اس میں عباد بن منصور ضعیف ہے۔ وَقَالَ: إِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ حِيْنَ عُرِجَ بِهِ مَا مَرَّ عَلَى مَلَاءٍ مِنَ الْمَلَائِكَةِ إِلَّا قَالُوْا عَلَيْكَ بِالْحِجَامَةِ. وَقَالَ: ((**إِنَّ خَيْرَ مَا تَحْتَجِمُوْنَ فِيْهِ يَوْمَ سَبْعَ عَشْرَةَ وَيَوْمُ تِسْعَ عَشْرَةَ وَيَوْمُ إِحْدَى وَعِشْرِيْنَ**)) وَقَالَ ((**إِنَّ خَيْرَ مَا تَدَاوَيْتُمْ بِهِ السَّعُوْطُ وَاللَّدُوْدُ وَالْحِجَامَةُ وَالْمَشِيُّ**)) وَإِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ لَدَّهُ الْعَبَّاسُ وَأَصْحَابُهُ. فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((**مَنْ لَدَّنِيْ؟**)) فَكُلُّهُمْ أَمْسَكُوْا فَقَالَ: ((**لَايَبْقَى أَحَدٌ مِمَّنْ فِي الْبَيْتِ إِلَّا لُدَّ غَيْرَ عَمِّهِ الْعَبَّاسِ**)) قَالَ النَّضْرُ: اللَّدُوْدُ: الْوَجُوْرُ. (صحيح)

ترجمہ: ہم سے عباد بن منصور نے بیان کیا کہا میں نے عکرمہ سے سنا انہوں نے کہا کہ ابن عباس رضی اللہ عنہما کے تین غلام تھے پچھنے لگانے والے، سو دو اس میں سے مزدوری کرتے تھے، اور اجرت پر پچھنے لگاتے تھے اور ایک ابن عباس رضی اللہ عنہما اور ان کے گھر والوں کے پچھنے لگاتا تھا۔ کہا راوی نے اور کہا ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے: کیا خوب ہے غلام پچھنے لگانے والا لے جاتا ہے خون کو اور ہلکا کر دیتا ہے پیٹھ کو۔ اور صاف کرتا ہے بصر کو اور کہا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب معراج کو تشریف لے گئے نہ گزرے کسی گروہ پر فرشتوں کے مگر کہا انہوں نے لازم پکڑو حجامت کو۔ اور فرمایا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے: بہتر تاریخ جس میں حجامت کرو تم سترھویں، انیسویں، اکیسویں تاریخ ہے اور بہترین دوا سعوط ہے لدود ہے اور حجامت اور مشی۔ اور تحقیق کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لدود کیا عباس اور اصحاب ان کے نے، سو فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کس نے: مجھے لدود کیا ہے؟ پس سب خاموش ہو گئے پھر فرمایا: نہ رہے کوئی گھر میں مگر لدود کیا جائے سوا عم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے جو عباس ہیں۔ کہا نضر نے لدود بمعنی وجور کے اور وجور بھی وہی دوا ہے جو منہ میں ڈالی جائے۔

فائدہ : اس باب میں امّ المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث حسن ہے غریب ہے۔ نہیں جانتے ہم اسے مگر عباد بن منصور کی روایت سے ۔

١٣۔ بَابُ : مَا جَآءَ فِي التَّدَاوِيْ بِالْحِنَّاءِ

مہندی سے دوا کرنے کے بیان میں

(٢٠٥٤) عَنْ عَلِيِّ بْنِ عُبَيْدِاللّٰهِ، عَنْ جَدَّتِهٖ سَلْمٰى، وَكَانَتْ تَخْدِمُ النَّبِيَّ ﷺ قَالَتْ : مَا كَانَ يَكُوْنُ بِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قُرْحَةٌ وَلَا نَكْبَةٌ اِلَّا اَمَرَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَنْ اَضَعَ عَلَيْهَا الْحِنَّاءَ . (اسناده صحيح عند الالبانى)

بعض محققین کہتے ہیں اس میں عبیداللہ بن علی لین الحدیث ہے۔ تقریب (۴۳۲۲)

ترجمہ : روایت ہے علی بن عبداللہ سے وہ روایت کرتے ہیں اپنی دادی سے کہ خدمت کرتی تھیں رسول اللہ ﷺ کی کہا ان کی دادی نے کہ نہ ہوتا تھا رسول اللہ ﷺ کے کوئی زخم یا پتھر یا کانٹے کی جراحت مگر یہ کہ حکم فرماتے تھے مجھے آنحضرت ﷺ مہندی رکھنے کا۔

فائدہ : یہ حدیث غریب ہے۔ نہیں جانتے ہم اسے مگر فائد کی روایت سے۔ اور بعض نے فائد سے یوں روایت کی ہے کہ روایت ہے فائد سے کہ کہا فائد نے: روایت ہے عبداللہ بن علی سے وہ روایت کرتے ہیں اپنی دادی سلمیٰ سے۔ اور عبیداللہ بن علی اصح ہے یعنی بہ نسبت علی بن عبیداللہ کے۔ روایت کی ہم سے محمد بن علاء نے انہوں نے زید بن حباب سے انہوں نے فائد سے جو مولیٰ ہیں عبیداللہ بن علی کے انہوں نے اپنے مولیٰ سے انہوں نے اپنی دادی سے انہوں نے نبی ﷺ سے مانند اس کے معنوں میں۔

مترجم : حنا بارد ہے درجۂ اولیٰ میں، یابس ہے ثانیہ میں۔ اور شجر حنا اور اغصان اس کے مرکب ہیں قوۃ محللہ سے کہ جو آئی ہے اس میں بسبب جوہر مائی کے کہ حار ہے باعتدال اور قوت قابضہ سے کہ جو آئی ہے اس میں جوہر ارضی سے کہ بارد ہے اور منافع اس کے بہت ہیں۔ منجملہ ان کے یہ ہے کہ وہ محلل ہے نافع ہے آگ جلے ہوئے کو، اور مقوی اعصاب ہے ضماداً اور نافع قروح فم کو مضغاً اور نافع ہے اورام حارہ کو ضماداً، اور جراحات میں دم الاخوین کی تاثیر رکھتی ہے، اور سفوف اس کا اگر موم میں ملا کر باختلاط روغن گل ضماد کریں تو اوجاع جنب کو مفید ہے اور اس کے خواص مجربہ سے ہے کہ اگر کسی لڑکی کو چیچک نکلتی ہو اور اس کے تلووں میں خوب مہندی لگائیں اس کی آنکھیں ضرر سے محفوظ رہیں اور اگر پتے اس کے پانی میں بھگو کر صاف کر کے بیس درہم اور شکر دس درہم ملا کر پیویں اور چالیس دن تک ایسا ہی کریں اور غذا ضان صغیر کا گوشت رکھیں تو ابتدائے جذام میں فائدہ عجیبہ ظاہر ہو۔ اور حکایت کرتے ہیں ایک شخص کے ناخن بگڑ گئے تھے اور اس نے بہت کچھ مال خرچا مگر صحت حاصل نہ ہوئی آخر بتائی اس کو ایک عورت نے حنا کہ دس دن

تک پیوے اسے پانی میں بھگو کر پس پی اس نے اور اچھے ہو گئے ناخن اس کے۔ اور نفع بخشتی ہے ضماداً چھالوں اور پھوڑوں کو جو ساقین اور رجلین میں نکلیں، اور یہ مجرب ہے مترجم کا۔

❀❀❀❀

۱٤ ۔ بَابُ : مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ الرُّقْيَهِ

تعویز اور جھاڑ پھونک کی کراہت کے بیان میں

(۲۰۵۵) عَنِ الْمُغِيرَةِ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ : ((مَنِ اكْتَوَى أَوِ اسْتَرْقَى فَقَدْ بَرِئَ مِنَ التَّوَكُّلِ)) .

(اسناده صحيح) سلسلة الاحاديث الصحيحه (٢٤٤) تخريج مشكاة المصابيح (٤٥٥٥)

ترجمہ: روایت ہے مغیرہ رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا آپ ﷺ نے: جس نے داغ دلوایا یا جھاڑ پھونک کی وہ نکل گیا اہل توکل سے۔

فائدہ : اس باب میں ابن مسعود اور ابن عباس اور عمران بن حصین رضی اللہ عنہم اجمعین سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث حسن ہے، صحیح ہے۔

مترجم : رقیہ وہ دعا ہے کہ جس کو بیمار پر پھونکیں اور صاحب آفت کو اس سے جھاڑیں جیسے صرع وغیرہ۔ انتہیٰ قول المترجم۔

❀❀❀❀

۱۵ ۔ بَابُ : مَا جَاءَ فِي الرُّخْصَةِ فِي ذٰلِكَ

اس کی رخصت کے بیان میں

(۲۰۵٦) عَنْ أَنَسٍ : أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ رَخَّصَ فِي الرُّقْيَةِ مِنَ الْحُمَةِ وَالْعَيْنِ وَالنَّمْلَةِ. (اسناده صحيح)

ترجمہ: روایت ہے انس رضی اللہ عنہ سے کہ رسول اللہ ﷺ نے رخصت دی رقیہ کی بچھو میں اور نظر بد اور نملہ میں۔

فائدہ : مترجم کہتا ہے نملہ کچھ دانے ہیں کہ نکلتے ہیں پسلی میں اور تحقیق رقیہ کی اور تطبیق احادیث آ گے آتی ہے۔

☆ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ : أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ : رَخَّصَ فِي الرُّقْيَةِ مِنَ الْحُمَةِ وَالنَّمْلَةِ . (اسناده صحيح)

ترجمہ: روایت ہے انس رضی اللہ عنہ سے کہ رسول اللہ ﷺ نے رخصت دی رقیہ کی بچھو میں اور نملہ میں۔

فائدہ : اور یہ میرے[1] نزدیک صحیح تر ہے معاویہ بن ہشام کی روایت سے جو مروی ہے سفیان سے یعنی جو اوپر گزری۔ اس باب میں بریدہ اور عمران بن حصین اور جابر اور عائشہ اور طلق بن علی اور عمرو بن حزم اور ابی خزامہ رضی اللہ عنہم سے بھی روایت ہے وہ اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں۔

---

[1] قول ترمذی رحمۃ اللہ علیہ۔

(۲۰۵۷) عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ : ((لَا رُقْيَةَ اِلَّا مِنْ عَيْنٍ اَوْ حُمَةٍ)) .

(اسناده صحيح ـ مشكاة المصابيح : ٤٥٥٧)

ترجمہ: روایت ہے عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے: رقیہ نہیں ہے مگر نظر بد اور بچھو سے۔

فائدہ: روایت کی شعبہ نے یہ حدیث حصین سے انہوں نے شعبی سے انہوں نے بریدہ سے۔

مترجم: رقیہ کے باب میں احادیث کئی طور پر وارد ہوئی ہیں بعضی دلالت کرتی ہیں جواز پر۔ چنانچہ احادیث باب اور اسی طرح مسلم میں مروی ہے کہ بیمار ہوئے آپ ﷺ اور رقیہ کیا جبرئیل علیہ السلام نے آپ پر، اور بہت سی روایتیں وارد ہوئیں اس کے جواز میں اور بعض احادیث دال ہیں اس پر کہ ترک اس کا اولیٰ ہے۔ چنانچہ مروی ہے کہ ستر ہزار آدمی داخل ہوں گے جنت میں بغیر حساب کے کہ رقیہ نہ کرتے ہوں گے۔ اور اسی طرح روایت باب سابق کی اور کچھ مخالفت نہیں ہے ان حدیثوں میں بلکہ جس میں اس کے ترک کی روایت اور تارک کی تعریف اور ثنا وارد ہوئی ہے مراد اس سے وہ رقیہ ہیں جن کے معنی معلوم نہیں یا کلام کفار سے ہیں یا غیر عربی میں ہیں یا کسی اور زبان غیر معلومہ میں کہ احتمال ہے اس میں شرک کا اور استعانت بالغیر کا سوائے باری تعالیٰ شانہ کے۔ اور جس میں جواز مذکور ہے مراد اس سے وہ رقی ہیں جو ماخوذ ہیں الفاظ قرآن اور اسمائے الٰہی سے کہ وہ منع نہیں ہیں۔ بلکہ مسنون ہیں اور بعض نے کہا کہ نہی محمول ہے افضلیت پر اور بیان توکل کے لیے اور اذن اور فعل رقی کا مذکور ہے بیان جواز کے لیے۔ اور ابن عبدالبر بھی اسی کے قائل ہیں مگر مختار مذہب اول ہے یعنی مسنون ہونا رقی قرآنیہ وغیرہ کا اور نقل کیا ہے بعض نے اجماع جواز رقی قرآنیہ پر، اور اسی طرح جو ماخوذ ہوں اذکار الٰہی سے۔ اور مازری نے کہا جمیع رقی جائز ہیں جب کتاب اللہ سے ہوں اور منع وہ ہیں جو لغت عجمی میں ہوں یا معنی اس کے معلوم نہ ہوں، اس واسطے کہ احتمال ہے اس میں کفر کا اور کہا ہے رقیہ اہل کتاب میں اختلاف ہے پس ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے اسے جائز رکھا اور مکروہ کہا اس کو مالک نے اس خوف سے کہ انہوں نے بدل ڈالا ہو جیسے بدل ڈالا اللہ کی کتابوں کو اور جنہوں نے اُن کو جائز رکھا۔ انہوں نے کہا ظاہر یہی ہے کہ نہ بدلا ہو انہوں نے رقی کو اس لیے کہ غرض ان کی اس کے تبدیل کے ساتھ متعلق نہ تھی بخلاف سائر احکام شرع کے۔ اور مسلم میں مروی ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا: اعرضوا علي رقاكم لا باس بالرقى مالم يكن فيها شيءٌ انتهىٰ ما في النووي۔ فقیر کہتا ہے کہ آنحضرت ﷺ کے اس قول نے جو فیصلہ کر دیا رقی کے باب میں وہ سب سے بہتر ہے۔

❀❀❀❀

١٦ ـ بَابُ : مَا جَاءَ فِي الرُّقْيَةِ بِالْمُعَوِّذَتَيْنِ

معوذتین کے ساتھ جھاڑ پھونک کرنے کے بیان میں

(۲۰۵۸) عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ قَالَ : كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَتَعَوَّذُ مِنَ الْجَانِّ وَعَيْنِ الْاِنْسَانِ حَتّٰى نَزَلَتِ الْمُعَوِّذَتَانِ،

فَلَمَّا نَزَلَتَا اَخَذَبِهِمَا وَتَرَكَ مَا سِوَاهُمَا . (صحيح عند الالبانى) تخريج مشكاة المصابيح (٤٥٦٣) بعض محققین کہتے ہیں اس میں الجریری راوی مختلط ہے۔

ترجمہ: روایت ہے ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے کہ تھے رسول اللہ ﷺ پناہ مانگتے تھے جنوں سے اور آدمیوں کی نظر بد سے یہاں تک کہ اتریں معوذتین پھر جب یہ اتریں لے لیا آپ نے اس کو اور چھوڑ دیا اس کے سوا اور دعاؤں کو استعاذہ کی۔

فائدہ: اس باب میں انس رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے۔ کہا ابوعیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے غریب ہے۔

مترجم: معوذتین نام ہے قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس کا اور فضائل ان دوسورتوں کے بہت ہیں۔ چنانچہ عقبہ بن عامر سے مروی ہے کہ ہم جاتے تھے آنحضرت ﷺ کے ساتھ جحفہ اور ابواء کے بیچ میں کہ سخت آندھی اور ظلمت نے ہم کو گھیر لیا، سو رسول اللہ ﷺ پڑھنے لگے معوذتین اور فرمایا: اے عقبہ پناہ مانگو یہ دوسورتیں پڑھ کر کہ کسی پناہ مانگنے والے نے مثل اس کے پناہ نہ مانگی (ابوداؤد) اور عبداللہ بن خبیب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم ایک اندھیری رات میں رسول اللہ ﷺ کو ڈھونڈنے نکلے اور ہم نے پایا ان کو تب فرمایا ہم سے آنحضرت ﷺ کے کہہ دیں، میں نے کہا کیا کہوں؟ فرمایا کہہ قل هو الله احد اور معوذتین جب صبح کرے تو اور جب شام کرے تو تین تین بار کہ کافی ہوگا تجھے ہر شے سے۔ یعنی پناہ ہوگی تجھے ہر بلا سے۔ (النسائی وابوداؤد)

١٧ ـ بَابُ : مَا جَاءَ فِي الرُّقْيَةِ مِنَ الْعَيْنِ

نظر بد سے جھاڑ پھونک کے بیان میں

(٢٠٥٩) عَنْ عُبَيْدِ بْنِ رِفَاعَةَ الزُّرَقِيِّ : اَنَّ اَسْمَآءَ بِنْتَ عُمَيْسٍ قَالَتْ : يَارَسُوْلَ اللّٰهِ! اِنَّ وَلَدَ جَعْفَرٍ تُسْرِعُ اِلَيْهِمُ الْعَيْنُ اَفَاَسْتَرْقِي لَهُمْ؟ فَقَالَ : ((نَعَمْ، فَاِنَّهُ لَوْ كَانَ شَيْءٌ سَابِقَ الْقَدَرِ لَسَبَقَتْهُ الْعَيْنُ)) .

(صحيح) تخريج مشكاة المصابيح (٤٥٦٠) تخريج الكلم الطيب (٢٤٦) الصحيحة (١٢٥٢) ظلال الجنة (٣١٠)

ترجمہ: روایت ہے عبید بن رفاعہ سے کہ اسماء نے کہا یارسول اللہ (ﷺ) جعفر کے لڑکوں کو نظر جلدی لگ جاتی ہے کیا دم جھاڑ کیا کروں ان کے لیے؟ فرمایا آپ ﷺ نے: ہاں اس لیے کہ اگر کوئی چیز تقدیر پر غالب ہوجاتی یعنی چونکہ کوئی چیز تقدیر پر غالب نہیں ہوسکتی ورنہ قوت اس میں ایسی ہے کہ تقدیر پر غالب ہوجاسکتی تھی۔

فائدہ: اس باب میں عمران بن حصین اور بریدہ سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔ اور مروی ہوئی یہ حدیث ایوب سے انہوں نے روایت کی عمرو بن دینار سے انہوں نے عروہ سے انہوں نے عبید بن رفاعہ سے انہوں نے اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہا سے انہوں نے نبی ﷺ سے۔ روایت کی ہم سے یہ حدیث حسن بن علی خلال نے انہوں نے عبدالرزاق سے انہوں نے معمر سے انہوں نے ایوب سے۔

(۲۰۶۰) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ : كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يُعَوِّذُ الْحَسَنَ وَالْحُسَيْنَ يَقُولُ : ((أُعِيذُكُمَا بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّامَّةِ مِنْ كُلِّ شَيْطَانٍ وَهَامَّةٍ، وَمِنْ كُلِّ عَيْنٍ لَامَّةٍ)) وَيَقُولُ : ((هٰكَذَا كَانَ إِبْرَاهِيمُ يُعَوِّذُ إِسْحَاقَ وَإِسْمَاعِيلَ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ)) . (صحيح) الروض النفير (۴۳۹)

ترجمہ: روایت ہے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہ رسول اللہ ﷺ پناہ کی دعا کرتے حسن اور حسین رضی اللہ عنہما کے لیے ان کلمات سے أُعِيذُكُمَا تک۔ اور معنی اس کے یہ ہیں پناہ مانگتا ہوں میں واسطے تمہارے بوسیلہ کلمات اللہ کے کہ پورے ہیں یعنی صدق و بلاغت میں ہر شیطان یعنی سرکش سے اور ہر فکر میں ڈالنے والی چیز سے، اور ہر آنکھ جنون میں ڈالنے والی سے اور فرماتے تھے ابراہیم علیہ السلام بھی انہیں الفاظ سے تعوذ فرماتے تھے اسحٰق اور اسماعیل (علیہما السلام) کو۔

فائدہ: روایت کی ہم سے حسن بن علی خلال نے انہوں نے یزید بن ہارون اور عبدالرزاق سے انہوں نے سفیان سے انہوں نے منصور سے ہم معنی اس کے۔ یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

مترجم: ہامہ کل ذات سم یعنی وہ چیز کہ فکر و غم میں ڈالے مثل مرض و آفات و بلیات کے۔ اور لامۃ ای ذات لمم، یعنی لمم والی چیز، اور لمم ایک قسم ہے جنون کی یلم بالانسان ای تقرب منہ۔ اور مراد عین الامہ سے نظر بد ہے۔ اور مزید تفصیل اور تحقیق اس کی آگے آتی ہے۔

❀❀❀❀

۱۸۔ بَابُ : مَا جَاءَ أَنَّ الْعَيْنَ حَقٌّ وَالْغَسْلُ لَهَا

اس بیان میں کہ نظر لگ جانا حق ہے اور اس کے لیے غسل کرنا

(۲۰۶۱) عَنْ حَابِسٍ التَّمِيمِيِّ : أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ : ((لَا شَيْءَ فِي الْهَامِ وَالْعَيْنُ حَقٌّ)) .
(اسناده ضعيف عند الالباني۔ الضعيفة : ۴۸۰۴ ۔ لكن قوله "العين حق" صحيح۔ الصحيحة : ۱۲۴۸)

ترجمہ: روایت ہے حابس تمیمی سے کہ سنا انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے تھے نہیں معتبر ہے وہ حقیقت ہام کی جو عرب میں مشہور ہے، اور نظر بد کا اثر سچ ہے۔

❀❀❀❀

(۲۰۶۲) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ : ((لَوْ كَانَ شَيْءٌ سَابَقَ الْقَدَرِ لَسَبَقَتْهُ الْعَيْنُ وَإِذَا اسْتُغْسِلْتُمْ فَاغْسِلُوا)) . (اسناده صحيح ۔سلسله احاديث الصحيحة : ۱۲۵۱، ۱۲۵۲ ۔ الكلم الطيب : ۲۴۲)

ترجمہ: روایت ہے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہ کہا انہوں نے فرمایا رسول اللہ ﷺ نے اگر کوئی چیز غالب ہوتی تقدیر پر تو نظر بد غالب ہوتی ہے اور جب حکم کریں تم کو لوگ غسل کرنے کا تو غسل کرو۔

فائدہ: اس باب میں عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث صحیح ہے اور حدیث حیہ بن حابس کی یعنی حدیث اول غریب ہے۔ اور روایت کی شعبان نے یحییٰ بن ابی کثیر سے انہوں نے حیہ بن حابس سے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے انہوں نے نبی ﷺ سے۔ اور علی بن مبارک اور حرب بن شداد نہیں ذکر کرتے ہیں اس سند میں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا۔

مترجم: اثر نظر بد کا حق ہے اور بہت روایات سے اس کا ثبوت ہے اور اجماع امت سے ثابت ہے کسی نے انکار نہ کیا اس کا مگر ایک فرقہ مبتدعہ نے اور کوئی محذور عقلی اس کے ثبوت میں لازم نہیں آتا۔ اور شارع نے اس کی خبر دی ہے پھر وجہ کیا عدم قبول کی مگر جہالت اور غباوت، اور اثر اس کا کئی احتمال رکھتا ہے اول یہ کہ عائن کی آنکھ سے ایک قوت سمیّہ منبعث ہوتی ہے کہ اس سے دوسرے کو نقصان پہنچتا ہے، اور یہ ممتنع نہیں جیسا کہ انبعاث قوت سمیہ کا سانپ کی آنکھ سے ممتنع نہیں بلکہ بعض سانپوں میں واجب الوجود نے یہ تاثیر رکھی ہے کہ اس کے نگاہ کرنے سے آدمی اندھا ہو جاتا ہے یا حمل گر جاتا ہے۔ چنانچہ ابتر اور ذی الطعفتین کے یہ خاصیت حدیث صحیح میں آنحضرت ﷺ سے مروی ہے۔ اور اسی طرح حاسد کی آنکھ سے محسود کو ضرر پہنچتا ہے ظاہر ہے دوئم یہ کہ منبعث ہوتے ہیں جواہر غیر مرئیہ اللطفیہ عائن کی آنکھ سے اور نفوذ کر جاتے ہوں مسامات میں معین کے اور باعث ہوتے ہوں اس کے فساد و ہلاک کا۔ سوم یہ کہ پیدا کر دیتا ہو اللہ تعالیٰ ایک قوت سمیہ معین کے جسم میں جبکہ مقابل ہو وہ عائن کے اور نہ ہو کسی قسم کی تاثیر عائن کی آنکھ میں، اور یہ قول منکران تاثیرات اشیاء کا ہے اور اس گروہ نے بند کر لیا اپنے اوپر دروازہ اسباب و علل کا ایسا ہی کہا صاحب زاد المعاد نے اور تضعیف کی اس کی اور کہا کہ عاقل کبھی انکار نہ کرے گا تاثیرات اںدواح کا اجسام میں اور ارواح قوی ہیں اور طبائع مختلفہ رکھتے ہیں اور ہر ایک میں تاثیر جداگانہ ہے پس مثل تاثیر ارواح کی تاثیر عین کی بھی متعذر نہیں۔ اور صحیح تر قول اول ہے اور اس میں اختلاف ہے علماء کا کہ عائن پر جبر کیا جائے کہ معین کے لیے وضو کرے یا نہیں۔ پس احتجاج کیا ہے جن لوگوں نے واجب کہا ہے ساتھ قول آنحضرت ﷺ کے جو مروی ہوا ہے اذا استغسلتم فاغسلوا اور بروایت موطأ وضو کا امر بھی آیا ہے اور امر ہوتا ہے وجوب کے لیے۔ اور مازری نے کہا کہ صحیح میرے نزدیک وجوب ہے اور بعید ہے اختلاف کرنا اس کے وجوب میں جبکہ معین کے ہلاک ہونے کا خوف ہو اور عادۃً وضو عائن کا موجب صحت ہوئے، اور کیفیت وضو کی جس نے نظر بد لگائی ہو ایک کیفیت خاصہ ہے کہ مسوی میں مذکور ہے اور وہ یہ ہے کہا زہری نے لاویں ایک پیالہ پانی سے بھرا ہوا عائن کے آگے اور وہ اس پانی میں اپنی ہتھیلیاں ڈال کر دھووے اور اسی میں کلی کرے پھر دھووے اپنا منہ اسی پیالہ میں یعنی غسالہ باہر نہ گراوے پھر بایاں ہاتھ ڈال کر پانی لیوے اور داہنی ہتھیلی پر ڈالے اس طرح کہ پیالہ ہی میں گرے پھر داہنا ہاتھ ڈال کر پانی لیوے اور بائیں ہاتھ پر ڈالے پھر بایاں ہاتھ ڈال کر داہنی کہنی پر پانی بہاوے پھر داہنا ہاتھ ڈال کر بائیں کہنی پر پانی بہاوے پھر بایاں ہاتھ ڈال کر داہنے پر پانی بہاوے۔ پھر داہنا ہاتھ ڈال کر بائیں ہاتھ پر پانی بہاوے پھر بایاں ہاتھ ڈال کر داہنے گھٹنے پر پانی ڈالے پھر داہنا ہاتھ ڈال کر بائیں گھٹنے پر، پھر دھووے اسی میں داخل ازار اپنا یکبارگی اور وہ پانی میں معین کے سر پر ڈال دیا جاوے۔ اور داخل ازار سے یہاں بعض نے کہا ہے تہمت مراد ہے یعنی ایک کونا تہمت کا جو

اندر کی طرف ہو اور بدن سے لگا ہو اسے بھی دھووے۔ اور بعض نے کہا مراد اس سے وہ بدن ہے جو ازار میں ڈھپا ہوتا ہے۔ اور بعض نے کہا ہے مراد مذا کیر یعنی خصیہ اور ذکر ہیں۔ اور بعض نے کہا کہ مراد اس سے ورک ہے کہ ازار وہیں باندھی جاتی ہے (ہذا خلاصۃ مافی النووی، زادالمعاد مسوی) اور حجۃ اللہ میں ہے کہ العین حق اور حقیقت تاثیر ہے المام نفس عائن اور وہ ایک صدمہ ہے کہ حاصل ہوتا ہے اس کی المام سے معین کو اور ایسے ہی نظر جن کی۔ انتہی۔

❀❀❀❀

١٩۔ بَابُ : مَا جَاءَ فِيْ أَخْذِ الْأَجْرِ عَلَى التَّعْوِيْذِ

تعویذ پر اجرت لینے کے بیان میں

(٢٠٦٣) عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيّ قَالَ: بَعَثَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فِيْ سَرِيَّةٍ فَنَزَلْنَا بِقَوْمٍ فَسَأَلْنَاهُمُ الْقِرٰى فَلَمْ يَقْرُوْنَا، فَلُدِغَ سَيِّدُهُمْ فَاَتَوْنَا فَقَالُوْا: هَلْ فِيْكُمْ مَنْ يَرْقِيْ مِنَ الْعَقْرَبِ؟ قُلْتُ: نَعَمْ اَنَا، وَلٰكِنْ لَا اَرْقِيْهِ حَتّٰى تُعْطُوْنَا غَنَمًا قَالُوْا: فَاِنَّا نُعْطِيْكُمْ ثَلٰثِيْنَ شَاةً فَقَبِلْنَا، فَقَرَاْتُ عَلَيْهِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ سَبْعَ مَرَّاتٍ فَبَرَأَ وَقَبَضْنَا الْغَنَمَ. قَالَ: فَعَرَضَ فِيْ اَنْفُسِنَا مِنْهَا شَيْءٌ فَقُلْنَا لَا تَعْجَلُوْا حَتّٰى تَاْتُوْا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: فَلَمَّا قَدِمْنَا عَلَيْهِ ذَكَرْتُ لَهُ الَّذِيْ صَنَعْتُ، قَالَ: ((**وَمَا عَلِمْتَ اَنَّهَا رُقْيَةٌ؟ اقْبِضُوا الْغَنَمَ وَاضْرِبُوْا لِيْ مَعَكُمْ بِسَهْمٍ**)). (اسنادہ صحیح) الارواء (١٥٥٦) ((احادیث البیوع))

ترجمہ: روایت ہے ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے کہا بھیجا ہم کو رسول اللہ ﷺ نے ایک چھوٹے لشکر میں پھر اترے ہم ایک قوم کے پاس اور مانگی ہم نے ان سے مہمانی پھر مہمانی، نہ کی ہماری انہوں نے، سو کاٹ کھایا کسی بچھو نے ان کے سردار کو، سو آئے وہ ہمارے پاس اور کہا کوئی ہے تم میں سے کہ جھاڑتا ہو بچھو کو؟ کہا ابوسعید رضی اللہ عنہ نے کہ میں نے کہا ہاں! میں جھاڑتا ہوں ولیکن نہ جھاڑوں گا میں جب تک نہ دو تم ہم کو کچھ بکریاں، کہا انہوں نے ہم تم کو دیں گے تیس بکریاں، سو قبول کیں ہم نے اور پڑھی میں نے اس پر الحمد للہ سات بار، سو اچھا ہو گیا وہ اور لے لیں ہم نے بکریاں۔ کہا راوی نے کہ پھر ہمارے دل میں خیال آیا سو کہا ہم نے اپنے یاروں سے مت جلدی کرو یہاں تک کہ آؤ تم رسول اللہ ﷺ کے پاس، کہا جب آئے ہم آنحضرت ﷺ کے پاس ذکر کیا میں نے اپنے کام کا فرمایا آپ ﷺ نے: کیونکر معلوم ہوا تم کو کہ سورۂ فاتحہ رقیہ ہے؟ پھر فرمایا آپ ﷺ نے لو بکریوں کو اور لگاؤ میرا بھی ایک حصہ اپنے ساتھ۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔ اور ابونضرہ کا نام منذر بن مالک بن قطعہ ہے اور رخصت دی شافعی نے معلم کو کہ تعلیم قرآن پر اجرت لیوے۔ اور کہا جائز ہے کہ چکا لیوے اور شرط کر لے وہ اپنی اجرت کو، اور احتجاج کیا اسی حدیث سے۔ اور روایت کی شعبہ نے

اور ابو عوانہ اور کئی لوگوں نے ابو المتوکل سے انہوں نے ابو سعید رضی اللہ عنہ سے یہ حدیث۔

(٢٠٦٤) عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ : اَنَّ نَاسًا مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ مَرُّوْا بِحَيٍّ مِنَ الْعَرَبِ فَلَمْ يَقْرُوْهُمْ وَلَمْ يُضَيِّفُوْهُمْ فَاشْتَكٰى سَيِّدُهُمْ فَاَتَوْنَا فَقَالُوْا : هَلْ عِنْدَكُمْ دَوَاءٌ؟ قُلْنَا : نَعَمْ وَلٰكِنَّكُمْ لَمْ تَقْرُوْنَا وَلَمْ تُضَيِّفُوْنَا فَلَا نَفْعَلُ حَتّٰى تَجْعَلُوْا لَنَا جُعْلًا، فَجَعَلُوْا عَلٰى ذٰلِكَ قَطِيْعًا مِنْ غَنَمٍ قَالَ فَجَعَلَ رَجُلٌ مِنَّا يَقْرَأُ عَلَيْهِ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ فَبَرَأَ، فَلَمَّا اَتَيْنَا النَّبِيَّ ﷺ ذَكَرْنَا ذٰلِكَ لَهٗ، قَالَ : ((وَمَا يُدْرِيْكَ اَنَّهَا رُقْيَةٌ؟)) وَلَمْ يَذْكُرْ نَهْيًا مِنْهُ، وَقَالَ : ((كُلُوْا وَاضْرِبُوْا لِيْ مَعَكُمْ بِسَهْمٍ)) . (اسناده صحيح ـ انظر ما قبله)

ترجمہ: روایت ہے ابو سعید رضی اللہ عنہ سے کہ کچھ لوگ اصحاب نبی ﷺ سے گزرے ایک قبیلہ پر عرب کے پھر نہ مہمانی کی انہوں نے اور نہ ضیافت کی ان کی پھر کچھ شکایت ہوگئی ان کے سردار کو یعنی بیماری وغیرہ کی سو آئے وہ ہمارے پاس اور پوچھا کہ کوئی دوا تمہارے پاس ہے؟ ہم نے کہا ہاں ولیکن تم نے نہ مہمانی کی ہماری اور نہ ضیافت کی، سو ہم دوا نہ کریں گے جب تک تم ہمارے لیے کچھ مزدوری نہ ٹھہرا لو، سو مقرر کیا انہوں نے ایک گلہ بکریوں کا۔ سو لگا ایک مرد ہم میں کا اس پر سورۂ فاتحہ پڑھنے، سو اچھا ہوگیا وہ سردار پھر جب حاضر ہوئے ہم نبی ﷺ کی خدمت میں ذکر کیا ہم نے اس کا اور فرمایا آپ ﷺ نے: کس نے بتایا تجھ کو کہ وہ سورۂ رقیہ ہے۔ اور نہیں ذکر کیا راوی نے کہ آپ نے ان بکریوں کے لینے سے کچھ منع کیا ہو یا اس سورت کو رقیہ بنانے سے منع فرمایا ہو۔ اور فرمایا آپ ﷺ نے: کھاؤ وہ بکریاں اور میرا بھی ایک حصہ اس میں لگاؤ۔

فائدہ : یہ حدیث صحیح ہے اور یہ روایت صحیح تر ہے اعمش کی روایت سے جو جعفر بن ایاس سے مروی ہے اور اسی طرح روایت کی کئی لوگوں نے یہ حدیث ابو بشر سے کہ نام جن کا جعفر بن ابی وحشیہ ہے وہ روایت کرتے ہیں ابو المتوکل سے وہ ابو سعید سے اور جعفر بن ایاس، وہی جعفر بن ابی وحشیہ ہیں۔

مترجم: اس حدیث میں تصریح ہے رقیہ کی اجرت کے جواز پر اور اس پر کہ اجرت اس کی حلال وطیب ہے کراہت تک بھی اس میں نہیں، اور اسی پر قیاس کیا ہے بعض نے تعلیم قرآن کی اجرت کو اور جائز کہا ہے اس کو۔ اور یہی مذہب ہے شافعی اور مالک اور احمد اور اسحاق اور ابو ثور اور دوسرے لوگوں کا سلف سے اور جو ان کے بعد تھے۔ اور منع کیا ہے اجرت تعلیم کو ابو حنیفہ نے اور جائز کہا ہے رقیہ کی اجرت کو بمنطوق حدیث مذکور کے۔ اور تقسیم کرنا ان بکریوں کا اپنے یاروں پر تبرعاً اور باعتبار مروت کے تھا ورنہ وہ سب حق تھا انہی صحابی کا جنہوں نے رقیہ کیا تھا اور آپ نے جو فرمایا کہ میرا بھی حصہ لگاؤ اس میں مقصود تھا دل خوش کرنا اصحاب کا اور مبالغہ تھا اس کی حلت میں کہ صحابہ کو معلوم ہو جائے کہ اس میں کوئی شائبہ کراہت بھی نہیں حرمت کا کیا ذکر ہے، اور آنحضرت ﷺ کی عادت مبارک اپنے اصحاب کے ساتھ ایسی ہی تھی چنانچہ عنبر سے جو ایک بڑی مچھلی تھی اور اصحاب نے اس میں سے کھایا تھا اور حمار وحشی جو ابو قتادہ نے شکار کیا تھا اس میں سے بھی آپ نے حصہ اپنا مقرر کر دیا اور قطیعاً من الغنم جو حدیث میں وارد ہے۔ اہل لغت

نے کہا ہے کہ قطعیہ غالباً مستعمل ہے دس سے چالیس تک بکریوں کے لیے۔ اور بعض نے کہا ہے پندرہ سے پچیس تک کے لیے ہے اور جمع اس کی اقطاع اور اقطع اور قطعان اور اقاطیع آتی ہے مثل حدیث واحادیث کے۔ اور مستحب ہے اس حدیث کی رو سے پڑھنا فاتحہ کا لدیغ اور مریض اور آفت رسیدہ پر۔ اور صاحب اسقام پر اور مسلم کی روایت میں ہے کہ سید الحی سلیم یعنی لوگوں نے آن کر کہا سردار ہمارے قبیلہ کا سلیم ہے یعنی لدیغ ہے اور لدیغ یعنی کاٹے ہوئے کو سلیم کہنا باعتبار تفاول کے ہے جیسے دار المرضیٰ والمرض کو شفا خانہ کہتے ہیں۔ (کذا ذکرہ النووی فی شرح مسلم)

❀❀❀❀

۲۰۔ بَابُ : مَا جَاءَ فِي الرُّقَى وَالْأَدْوِيَةِ

اس بیان میں کہ جھاڑ پھونک اور ادویہ تقدیر میں داخل ہے

(۲۰۶۵) عَنْ اَبِیْ خِزَامَةَ، عَنْ اَبِیْهِ قَالَ : ((سَاَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قُلْتُ: یَارَسُوْلَ اللّٰهِ! اَرَاَیْتَ رُقًی نَسْتَرْقِیْهَا وَدَوَاءً نَتَدَاوٰی بِهٖ وَتُقَاةً نَتَّقِیْهَا، هَلْ تَرُدُّ مِنْ قَدَرِ اللّٰهِ شَیْئًا؟ قَالَ : ((هِیَ مِنْ قَدَرِ اللّٰهِ)) .

(اسنادہ ضعیف) التعلیق علی الروضة الندیه (۲/۲۲۸) تخرید مشکاۃ المصابیح حدیث (۹۷) اس میں ابوخزامہ مجہول راوی ہے

ترجمہ: روایت ہے ابوخزامہ سے وہ اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ پوچھا میں نے یارسول اللہ ﷺ بھلا خبر دیجیے مجھ کہ یہ رقیہ جس سے جھاڑ پھونک کرتے ہیں ہم اور دوا کہ جس سے علاج کرتے ہیں ہم اور بچاؤ کی چیزیں کہ جس سے اپنا بچاؤ کرتے ہیں یعنی مانند سپر اور قلعہ وغیرہ آیا پھیر دیتے ہیں اللہ کی تقدیر میں سے کچھ فرمایا آپ ﷺ نے یہ خود تقدیر میں داخل ہیں۔ یعنی ان کا ہونا بھی تقدیر میں لکھا ہے مثلاً فلانی بیماری فلانی دوا سے جائے گی اور فلانی بیماری اس رقیہ سے دور ہوگی۔

فائدہ : یہ حدیث حسن ہے۔ روایت کی ہم سے سعید بن عبدالرحمٰن نے انہوں نے سفیان سے انہوں نے زہری سے انہوں نے ابن ابی خزامہ سے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے نبی ﷺ سے مانند اس کے۔ اور ابن عیینہ سے دونوں روایتیں مروی ہوئی ہیں، سو بعض نے کہا عن ابی خزامة عن ابیه اور بعض نے کہا عن ابی خزامة عن ابیه اور روایت کی ابن عیینہ کی سوا اور لوگوں نے یہ حدیث زہری سے انہوں نے ابی خزامہ سے انہوں نے اپنے باپ سے اور یہ صحیح تر ہے اور ہم نہیں جانتے ابوخزامہ کی کوئی حدیث سوا اس حدیث کے۔

مترجم : اس حدیث سے اثبات ہوا تقدیر کا اور معلوم ہوا کہ تاثیر ادویات وغیرہ بھی تقدیر الٰہی سے ہے اور دوا کرنا اسی طرح اور اسباب کے ساتھ متوسل ہونا خلاف توکل نہیں جیسا کہ بعض نادان کہتے ہیں جو تقدیر میں ہوگا وہی ہوگا دوا سے کیا ہوگا بات اصل یہ

ہے کہ دوا سے بھی جو ہوگا وہ بھی تقدیر کے موافق ہے۔

❀ ❀ ❀ ❀

۲۱۔ بَابُ : مَا جَاءَ فِي الْكَمْأَةِ وَالْعَجْوَةِ

کھمبی اور عجوہ (عمدہ کھجور) کے بیان میں

(۲۰۶۶) **عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : ((اَلْعَجْوَةُ مِنَ الْجَنَّةِ، وَفِيْهَا شِفَاءٌ مِنَ السُّمِّ، وَالْكَمْأَةُ مِنَ الْمَنِّ وَمَاؤُهَا شِفَاءٌ لِلْعَيْنِ))** . (حسن صحيح ـ المشكاة : ٤٢٣٥ ـ التحقيق الثانی)

ترجمہ: روایت ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہا فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کہ عجوہ جنت کے میووں میں سے ہے اور اس میں شفا ہے زہر سے اور کماۃ ایک قسم کی من ہے جو بنی اسرائیل پر اترا تھا اور پانی یعنی عرق اس کا شفا ہے آنکھ کے درد کی۔

فائدہ : اس باب میں سعید بن زید اور ابو سعید اور جابر رضی اللہ عنہم سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اس سند سے۔ نہیں جانتے ہم اسے محمد بن عمر کی روایت سے مگر سعد بن عامر کی سند سے۔

(۲۰۶۷) **عَنْ سَعِيْدِ بْنِ زَيْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : ((اَلْكَمْأَةُ مِنَ الْمَنِّ وَمَآؤُهَا شِفَاءٌ لِلْعَيْنِ))** . (اسناده صحيح ـ الروض النضير : ٤٤٤)

ترجمہ: سعید بن زید نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں آپ ﷺ نے فرمایا: کماۃ ایک قسم ہے من کی اور پانی یعنی عرق اس کا شفاء ہے آنکھ کے درد کی۔

فائدہ : یہ حدیث حسن ہے۔

(۲۰۶۸) **عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ: اَنَّ نَاسًا مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ قَالُوْا : اَلْكَمْأَةُ جُدَرِيُّ الْاَرْضِ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : ((اَلْكَمْأَةُ مِنَ الْمَنِّ، وَمَاؤُهَا شِفَاءٌ لِلْعَيْنِ، وَالْعَجْوَةُ مِنَ الْجَنَّةِ وَهِيَ شِفَآءٌ مِنَ السُّمِّ))** .

(اسناده صحيح ـ بما قبله)

ترجمہ: روایت ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ چند لوگوں نے اصحاب میں سے کہا کہ کماۃ چیچک ہے زمین کی، اور فرمایا آنحضرت ﷺ نے کماۃ من سے ہے اور عرق اس کا شفا ہے آنکھ کی اور عجوہ جنت کے میووں سے ہے اور شفا ہے اس میں زہر سے۔

(۲۰۶۹) **عَنْ قَتَادَةَ قَالَ : حُدِّثْتُ اَنَّ اَبَاهُرَيْرَةَ قَالَ : اَخَذْتُ ثَلَاثَةَ اَكْمُؤٍ اَوْ خَمْسًا اَوْ سَبْعًا فَعَصَرْتُهُنَّ فَجَعَلْتُ مَاءَ هُنَّ فِيْ قَارُوْرَةٍ فَكَحَلْتُ بِهٖ جَارِيَةً لِيْ فَبَرَأَتْ** . [اسناده ضعيف] اس کی سند انقطاع کی وجہ سے ضعیف ہے۔

ترجمہ: روایت ہے قتادہ سے، کہا انہوں نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا لیے میں نے تین کماۃ یا پانچ یا سات اور نچوڑا میں نے ان کا

عرق، اور رکھ دیا اس کو ایک شیشہ میں، پھر آنکھوں میں لگایا ایک لڑکی کے تو اچھی ہوگئی وہ۔

مترجم: کماۃ بفتح کاف وسکون میم وفتح ہمزہ ایک نبات خودرو ہے کہ زمین میں خود بخود بغیر جوتے بوئے اگتی ہے ہندی میں اسے کھنبی کہتے ہیں، آپ ﷺ نے جو فرمایا کہ وہ من میں سے اس سے یہ مراد نہیں کہ حقیقۃً وہ من ہے اس لیے کہ من تو مثل ترنجبین کے ایک شے آسمان سے برستی تھی بلکہ مراد اس سے یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے بغیر جوتے بوئے جیسے ان کو من عنایت فرمایا ویسے ہی تم کو یہ عنایت کی۔ اور بعض نے کہا من المن سے مراد یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے امتنان اور احسان فرمایا اس کے ساتھ اپنے بندوں پر، اور یہ جو فرمایا کہ پانی اس کا شفا ہے آنکھ کے لیے اس میں تین قول ہیں: اول یہ کہ عرق اس کا ملاویں ادویہ چشم میں نہ یہ کہ اکیلا اسے استعمال کریں یہ ذکر کیا ابوعبید نے۔ دوسرے یہ کہ اسے گرم کر کے عرق نچوڑ لیویں اور اکیلا ہی استعمال کریں کہ آگ اس سے اخلاط فاسدہ کو دور کر دیتی ہے اور باقی رہ جاتے ہیں منافع اس کے گرم کرنے سے۔ تیسرے یہ کہ آب کماۃ سے مراد وہ پانی ہے بارش کا کہ جس سے کماۃ پیدا ہوتا ہے اور وہ پہلا پانی ہے کہ ایام بارش میں برستا ہے، اور اس قول میں اضافت ماء کی اضافت اقترانی ہے نہ اضافت جزئی بخلاف قولین سابقین کے مگر یہ قول نہایت بعید اور ضعیف ہے۔ اور ذکر کیا اس قول کو ابن الجوزی ؒ نے۔ اور بعض نے یہ بھی کہا ہے کہ اگر فقط تبرید آنکھ کی منظور ہو تو صرف اس کا پانی کافی ہے بغیر اختلاط کسی اور دوا کے اور اس کے سوا کچھ مقصود ہو تو مرکب کیا جائے اور ادویات سے (زاد المعاد)۔ اور عجوہ ایک قسم عمدہ کھجور ہے مدینہ کی۔ اور بعض نے کہا ہے کہ وہ آپ ﷺ کی بوئی ہوئی ہے۔ اور ایک روایت میں آیا ہے کہ جو ہر صبح کو سات عجوہ کھجور کھائے اس کو سحر وسم اثر نہ کرے۔ (الحدیث) اور دفع سحر وسم کی خاصیت اسی نوع میں ہے یا یہ دعا ہے آنحضرت ﷺ کی۔ اور صبح سے مراد نہار منہ کھانا اور اس کے درخت کو لین کہتے ہیں (کرمانی)۔ اور بعض نے کہا کہ یہ فقط دعا ہے آنحضرت ﷺ کی، اس کھجور میں خاصیت دفع سم کی نہیں، اور عدد سات کے توقیفی ہیں جیسے عدد رکعات نماز کے یعنی سر اس کا اللہ ہی کو معلوم ہے یا اس کے رسول ﷺ کو۔ (نہایہ)

(۲۰۷۰) عَنْ قَتَادَةَ قَالَ : حَدِّثْتُ اَنَّ اَبَاهُرَيْرَةَ قَالَ : اَلشُّوْنِيْزُ دَوَآءٌ مِّنْ كُلِّ دَآءٍ اِلَّا السَّامَ: قَالَ قَتَادَةُ: يَاْخُذُ كُلَّ يَوْمٍ اِحْدٰى وَعِشْرِيْنَ حَبَّةً فَيَجْعَلُهُنَّ فِيْ خِرْقَةٍ فَلْيَنْقَعْهُ فَيَسْتَعِطُّ بِهٖ كُلَّ يَوْمٍ فِيْ مَنْخَرِهِ الْاَيْمَنِ قَطْرَتَيْنِ وَ فِي الْاَيْسَرِ قَطْرَةً وَالثَّانِيْ فِي الْاَيْسَرِ قَطْرَتَيْنِ وَ فِي الْاَيْمَنِ قَطْرَةً وَالثَّالِثِ فِي الْاَيْمَنِ قَطْرَتَيْنِ وَفِي الْاَيْسَرِ قَطْرَةً. (ضعيف الاسناد ـ مع وقفه لكن صح مرفوعًا دون قول قتاده ، يأخذ الصحيحة : ١٩٠٥)

ترجمہ: روایت ہے قتادہ سے کہا حدیث پہنچی ہے مجھ کو کہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا شونیز دوا ہے ہر مرض کی مگر موت۔ کہا قتادہ نے یعنی ہر روز اکیس دانے کلونجی کے ایک کپڑے میں پوٹلی باندھ کر بھگو دیتے پانی میں پس ناک میں ڈالتے ہر روز داہنے نتھنے میں دو بوندیں اور بائیں میں ایک، اور دوسرے دن بائیں میں دو بوندیں اور داہنے میں ایک، اور تیسرے دن داہنے میں دو بوندیں اور بائیں میں ایک۔

۲۲۔ بَابُ : مَا جَاءَ فِي أَجْرِ الْكَاهِنِ

کاہن کی اجرت کے بیان میں

(۲۰۷۱) عَنْ اَبِيْ مَسْعُوْدٍ الْاَنْصَارِيِّ قَالَ : نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ثَمَنِ الْكَلْبِ، وَمَهْرِ الْبَغِيِّ وَحُلْوَانِ الْكَاهِنِ . (اسنادہ صحیح) ارواء الغلیل (۱۲۹۱) ((احادیث البیوع))

ترجمہ: روایت ہے ابومسعود انصاری رضی اللہ عنہ سے کہ منع فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کتے کی قیمت لینے سے اور زنا کی اجرت سے اور کاہن کی مٹھائی سے۔ یعنی اس کی مزدوری سے۔

فائدہ : یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔ کہانت کاف کی زیر اور زبر دونوں طرح پڑھنا جائز ہے از باب نصر ینصرو کرم یکرم جب کہا جائے کہ فلاں شخص کاہن ہو گیا تو اس وقت باب اور کرم سے اور کہن کہا جاتا ہے اور کہانت عرب میں تین قسم تھی ایک یہ کہ جنوں میں سے کوئی دوست ہوتا تھا کسی آدمی کا اور وہ خبر دیتا امور غیب سے باستراق سمع اور یہ فنا ہوگئی بعثت سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے۔ دوسرے یہ کہ اقطار ارض اور اکناف عالم میں جو وقائع اور حوادث ہوں ان سے خبر دے اور ان دونوں قسموں کا معتزلہ اور بعض متکلمین نے انکار کیا ہے حالانکہ اس میں کسی طرح کا استحالہ نہیں بلکہ ممکن ہے عقلاً اور بعید نہیں وجود اس کا ولیکن وہ جن جھوٹ سے، کہتے ہیں اور سچ سے اور نہی وارد ہوئی ہے ان کی تصدیق سے اور اعتبار کرنے سے ان کے قول کا۔ اور تیسرے قسم علم نجوم ہے کہ یہ بھی داخل کہانت ہے مگر اس میں کذب بہت واقع ہوتا ہے اور عرافت بھی ایک شعبہ ہے اس کا اور وہ یہ ہے کہ استدلال کرے امور پر ساتھ اسباب و مقدمات کے کہ دعویٰ کرے اس کے پہچاننے، کا اور کبھی مدد ہوتی ہے ان تینوں علوم کو ایک دوسرے سے کہ زجر اور طرق نجوم اور اسباب متعادہ ہیں اور یہ سب موسوم ہے کہانت کے ساتھ۔ اور تکذیب کی ان سب کی شرع نے اور منع فرمایا اس کی تصدیق سے (نووی)۔ فقیر کہتا ہے اور داخل ہے اس نہی میں رمال جفار پنڈت اہل فال بدمال جوتشی آشٹی۔ اور باطل ہے قول ان سبھوں کا نہیں لائق تصدیق کے ان میں سے کوئی مصدق ان کا منکر ہے قرآن وحدیث کا۔ معاذ اللہ من ذالك اور یہ بلا پھیلی اکثر بلاد اسلام اور خواص و عام میں: اعاذنا اللہ من ذالك كلها۔ اور ضرور ہے اہل علم کو انکار ان کے معتقدین بے دین پر، اور جملہ اہل بدعہ وملحدین هداهم ا للہ رب العالمین و وفقهم بصالح الأعمال و العقائد الی يوم الدين۔

❁❁❁❁

۲۳۔ بَابُ : مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ التَّعْلِيقِ

گلے میں گنڈہ یا تعویذ لٹکانے کے بیان میں

(۲۰۷۲) عَنْ عِيْسَى بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِيْ لَيْلٰى قَالَ : دَخَلْتُ عَلٰى عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُكَيْمٍ اَبِيْ مَعْبَدٍ الْجُهَنِيِّ

أَعُوْدُهُ وَبِهٖ حُمْرَةٌ، فَقُلْتُ: أَلَا تُعَلِّقُ شَيْئًا؟ قَالَ: اَلْمَوْتُ أَقْرَبُ مِنْ ذٰلِكَ، قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : ((مَنْ تَعَلَّقَ شَيْئًا وُكِّلَ إِلَيْهِ)) . (اسناده صحيح عند الالبانی۔ غاية المرام : ٢٩٧) بعض محققین نے اس کو محمد بن عبدالرحمان بن ابی لیلیٰ کی وجہ سے ضعیف کہا ہے۔

ترجمہ: روایت ہے عیسیٰ بن عبدالرحمٰن سے کہا انہوں نے گیا میں عبداللہ بن عکیم کے پاس عیادت کو اوران کے بدن پر سرخی تھی یعنی مرض کی، سوکہا میں نے کیوں نہیں لٹکاتے آپ کچھ تعویذ؟ فرمایا انہوں نے موت اس سے زیادہ قریب ہے اور فرمایا نبی ﷺ نے: جس نے لٹکائی کوئی چیز وہ سونپ دیا جائے گا اسی کو۔ یعنی پھر تائید غیبی نہ ہوگی۔

فائدہ: حدیث عبداللہ بن عکیم کی جانتے ہیں ہم اسے فقط ابن ابی لیلیٰ کی روایت سے۔ روایت کی ہم سے محمد بن بشار نے انہوں نے یحییٰ بن سعید سے انہوں نے ابن ابی لیلیٰ سے ہم معنی اس کی اور اس باب میں عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے۔

مترجم: ابوداوٗد میں عبداللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: الرقا والتمائم والتوله شرك، یعنی رقا اور تولہ اور تمائم سب شرک ہے۔ رقا جمع ہے رقیہ کی، مراد اس سے وہ رقیہ ہے کہ اس میں نام ہوں اصنام کے جیسے اہل ہند لونا چماری اور کلوا بیر وغیرہ کی دوہائی دیتے ہیں، مگر جو خداوند کریم کے اسمائے حسنیٰ یا قرآن کے الفاظ سے ہو وہ یہاں مراد نہیں۔ اور تمائم جمع تمیمہ کی اور تمیمہ کچھ کنکر پتھر اور شیر کے ناخون وغیرہ اسی قسم کی چیزیں ہیں کہ عورتیں مشرکات اس کو گلے میں لڑکوں کے ڈال دیتی ہیں اور خیال کرتی ہیں یہ لغویات دافع بلیات اور رافع آفات ہیں۔ اور تولہ ایک قسم ہے سحر کی کہ عورت اس لیے کرواتی ہے کہ اپنے شوہر کی محبوب ہو جائے اسے ہندی میں ٹوٹکہ کہتے ہیں، اور اکثر مالنیں وغیرہ کیا کرتی ہیں۔ آنحضرت ﷺ نے ان سب کو شرک فرمایا اور اپنی امت کو اس سے روکا آدمیوں کو ان سب سے دور رہنا ضرور ہے ورنہ کمال درجہ کا بے شعور ہے کہ ایک ادنیٰ تو ہم منفعت سے رب غفور کو ناراض کر کے عذاب ابدی مول لے اور ثواب سرمدی چھوڑ دے۔ وما ہذا الاحمق خفی او جہل جلی۔ اور ابن ماجہ میں یہی عبداللہ سے مروی ہے کہ وہ اپنی بیوی کے پاس آئے اور ایک ڈوراان کے بدن پر پایا پوچھا تو انہوں نے کہا مجھے رقیہ کیا ہے حمرہ سے، سو انہوں نے اسے توڑ کر پھینک دیا اور کہا آل عبداللہ غنی ہیں شرک سے۔ پھر یہی حدیث پڑھی جو ہم نے ابوداوٗد سے نقل کی۔ اور عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت ﷺ نے ایک شخص کے گلے میں پیتل کا حلقہ دیکھا تو پوچھا یہ کیا ہے؟ اس نے کہا یہ داہنہ سے ہے، فرمایا آپ ﷺ نے: اتار ڈال اس کو کہ نہ بڑھاوے گا تیرے لیے مگر وہن اور واہنہ ایک رگ ہے شانہ اور ہاتھ میں کہ اس کے جھاڑنے کو کچھ لٹکاتے ہیں۔ اس کو حرز الواہنہ کہتے ہیں اور بعض نے کہا ہے کہ وہ ایک مرض ہوتا ہے شانہ میں، غرض آپ نے بڑی فصاحت اور خوش طبعی سے جواب دیا کہ یہ لٹکانا موجب تیرے وہن کا ہے یعنی سستی اور ضعف کا دین میں (ابن ماجہ)۔ اور شاہ ولی اللہ صاحب قدس سرہ نے حجۃ البالغہ میں لکھا ہے کہ جس حدیث میں رقی، تمائم اور تولہ سے نہی وارد ہوئی ہے محمول ہے اوپر ان چیزوں کے جن میں

شرک ہو، اور انہاک اور استغراق ہو آدمی کو اسباب میں، اور غفلت اور اعراض ہو مسبب الاسباب سے جل جلالہ وشانہ، غرض یہ کہ لٹکانا کسی چیز کا (تعویذ) جو اسمائے الٰہی سے ہو شرک نہیں۔ چنانچہ بسند عمرو رضی اللہ عنہ بن شعیب مروی ہے کہ عبداللہ بن عمرو تعلیم کرتے تھے اپنے بالغ لڑکوں کو اَعُوْذُ بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّامَّاتِ مِنْ غَضَبِهٖ وَعِقَابِهٖ وَشَرِّ عِبَادِهٖ وَمِنْ هَمَزَاتِ الشَّيَاطِيْنَ وَاَنْ يَّحْضُرُوْنَ۔ اور جو نابالغ ہوتے تھے ان کے گلے میں لکھ کر لٹکا دیتے تھے۔ (ابوداؤد)

❀❀❀❀

۲۴۔ بَابُ: مَا جَاءَ فِيْ تَبْرِيْدِ الْحُمّٰى بِالْمَاءِ

پانی سے بخار ٹھنڈا کرنے کے بیان میں

(۲۰۷۳) عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيْجٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((اَلْحُمّٰى فَوْرٌ مِنَ النَّارِ فَابْرِدُوْهَا بِالْمَاءِ)).

(اسنادہ صحیح) سلسلہ احادیث الصحیحۃ (۱۵۲۶)

ترجمہ: روایت ہے رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ سے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: بخار جوش سے ہے جہنم کے، سو ٹھنڈا کرو اس کو پانی سے۔

فائدہ: اس باب میں اسماء بنت ابی بکر اور ابن عمر اور ابن عباس اور زبیر کی بیوی اور عائشہ رضوان اللہ علیہم اجمعین سے روایت ہے۔

❀❀❀❀

(۲۰۷۴) عَنْ عَائِشَةَ: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((اِنَّ الْحُمّٰى مِنْ فَيْحِ جَهَنَّمَ فَابْرِدُوْهَا بِالْمَاءِ)).

(اسنادہ صحیح)

ترجمہ: روایت ہے امّ المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے: بخار جوش سے ہے جہنم کے، سو ٹھنڈا کرو اس کو پانی سے۔

فائدہ: روایت کی ہم سے ہارون بن اسحاق نے انہوں نے عبدہ سے انہوں نے ہشام بن عروہ سے انہوں نے فاطمہ سے جو بیٹی ہیں منذر کی انہوں نے اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہما سے انہوں نے نبی ﷺ سے مانند اس کے۔ اور اسماء کی حدیث میں کچھ اور بھی ذکر ہے اس سے زیادہ اور دونوں حدیثیں صحیح ہیں۔

❀❀❀❀

۲۵۔ بَابُ: دُعَاءِ الْهُيِّ وَالْاَوْجَاعِ كُلِّهَا

(۲۰۷۵) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ: اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يُعَلِّمُهُمْ مِنَ الْحُمّٰى وَمِنَ الْاَوْجَاعِ كُلِّهَا اَنْ يَّقُوْلَ: ((بِسْمِ اللّٰهِ الْكَبِيْرِ، اَعُوْذُ بِاللّٰهِ الْعَظِيْمِ مِنْ شَرِّ كُلِّ عِرْقٍ نَعَّارٍ، وَمِنْ شَرِّ حَرِّ النَّارِ)).

(اسنادہ ضعیف ۔ المشکاۃ: ۱۵۵٤) اس میں ابراہیم بن اسماعیل منکر ضعیف الحدیث ہے۔

ترجمہ: روایت ہے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہ نبی ﷺ سکھاتے تھے صحابہ رضی اللہ عنہم کو بخار اور سب دردوں میں اس دعا کے پڑھنے کو بسم اللہ...... آخر تک۔ معنی اس کے یہ ہیں شروع کرتا ہوں میں جھاڑنا اس مرض کا ساتھ نام اللہ بڑے کے پناہ مانگتا ہوں ساتھ اللہ بزرگ کے ہر بھڑکتی رگ سے اور آگ کی گرمی سے۔

فائدہ : یہ حدیث غریب ہے۔ نہیں جانتے ہم اسے مگر ابراہیم بن اسماعیل بن ابی حبیبہ کی روایت سے۔ اور ابراہیم ضعیف سمجھے جاتے ہیں حدیث میں اور مروی ہے اس حدیث میں عرق نعار یعنی رگ آواز کرتی ہوئی۔

مترجم: اس حدیث کو باب سے کچھ ایسا تعلق نہ تھا مگر مؤلف رحمہ اللہ نے اس لیے ذکر کر دیا کہ اس میں مذکور ہے کہ پناہ مانگتا ہوں میں آگ کی گرمی سے، اور یہ دعا آپ ﷺ نے بخار کے لیے بتائی تو معلوم ہوا کہ بخار میں اثر ہے نار کا۔ انتہی۔ اور جس بخار کی تبرید آپ ﷺ نے پانی سے فرمائی ہے شاید اس سے مراد بخار صفراوی ہوئے کہ اطباء اس میں ٹھنڈا پانی پلاتے ہیں اور برف میں ادویات کو سرد کرتے ہیں اور اطراف مریض آبِ سرد سے دھوتے ہیں، پھر بعید نہیں کہ آپ نے یہی نوع مراد لی ہو۔ (نووی) فقیر کہتا ہے اگر سب بخار آپ نے مراد لیے ہوں تو بھی کچھ اشکال نہیں ہے اس لیے کہ آپ ﷺ نے اس کی حرارت کو حرارتِ جہنم فرمایا۔ اور کیا تعجب ہے کہ جہنم کی حقیقت سے اطباء غافل ہوں اور اسے نہ سمجھیں کہ وہ بغیر نور نبوت کے سمجھ میں نہیں آ سکتی۔ اور ہم نے کلمہ پڑھا ہے آنحضرت ﷺ کا نہ حکیموں کا، اگر تمام جہان کے حکیم خلاف آپ کے کہیں سب جھوٹے ہیں اور فرمانا آپ ﷺ کا ہی قابلِ تسلیم اور لائق تعلیم ہے۔ الحمد للہ علی ذالک۔

❀ ❀ ❀ ❀

٤٦۔ بَابُ : مَا جَاءَ فِي الْغِيلَةِ

بچے کو دودھ پلانے کی حالت میں بیوی سے جماع کرنے کے بیان میں

(٢٠٧٦) عَنْ بِنْتِ وَهْبٍ۔ وَهِيَ جُدَامَةُ۔ قَالَتْ : سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ : ((أَرَدْتُ أَنْ أَنْهٰى عَنِ الْغِيَالِ فَإِذَا فَارِسُ وَالرُّومُ يَفْعَلُونَ وَلَا يَقْتُلُونَ أَوْلَادَهُمْ)) . (صحيح) آداب الزفاف (٥٤) غاية المرام (٢٤١)

ترجمہ: روایت ہے بنت وہب سے اور نام ان کا جدامہ ہے، کہا انہوں نے سنا میں نے رسول اللہ ﷺ سے فرماتے تھے ارادہ کیا میں نے کہ منع کروں میں اپنی امت کو غیلہ سے، پھر دیکھا میں نے کہ فارس اور روم کے لوگ غیلہ کرتے ہیں اور نہیں ضرر پہنچاتے اپنی اولاد کو۔ یعنی بسبب غیلہ کے ان کی اولاد کو نقصان نہیں ہوتا۔

فائدہ : اس باب میں اسماء بنت یزید رضی اللہ عنہا سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث صحیح ہے۔ اور روایت کی مالک نے ابوالاسود سے انہوں نے عروہ سے انہوں نے امّ المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے انہوں نے جدامہ بنت وہب رضی اللہ عنہا سے انہوں نے نبی ﷺ سے مانند اس کے۔ کہا مالک نے اور غیال اور غیلہ یہ ہے کہ آدمی صحبت کرے اپنی بیوی سے اس زمانہ میں کہ دودھ پلاتی ہو لڑکے کو۔

فقیر کہتا ہے اور اس میں احتمال ہوتا ہے کہ حمل رہ جاوے اور دودھ فاسد ہو اور بسبب فساد دودھ کے رضیع کو ضرر پہنچے۔
روایت کی ہم سے عیسیٰ بن احمد نے ابن انہوں نے وہب سے انہوں نے مالک سے انہوں نے ابوالاسود سے اور محمد بن عبدالرحمٰن بن نوفل سے انہوں نے امّ المؤمنین عروہ سے انہوں نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے انہوں نے جدامہ سے جو بیٹی ہیں وہب اسدیہ کی کہ سنا انہوں نے آنحضرت ﷺ سے فرماتے تھے کہ قصد کیا میں نے کہ منع کروں غیلہ سے یہاں تک کہ یاد کیا میں نے فارس وروم کو کہ وہ کرتے ہیں غیلہ اور ان کی اولاد کو کچھ ضرر نہیں ہوتا کہا مالک نے اور غیلہ یہی ہے کہ آدمی صحبت کرے اپنی بیوی سے حالت رضاع میں جیسا اوپر گزرا۔ کہا ابوعیسیٰ بن احمد نے اور روایت کی ہم سے اسحاق بن عیسیٰ نے انہوں نے مالک سے انہوں نے ابوالاسود سے مانند اس کے۔ کہا ابوعیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے غریب ہے۔

(۲۰۷۷) **عن عائشة عَنْ جُدَامَةَ بِنْتِ وَهْبِ الْأَسَدِيَّةِ: اَنَّهَا سَمِعَتْ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: ((لَقَدْ هَمَمْتُ اَنْ اَنْهٰى عَنِ الْغِيْلَةِ حَتّٰى ذَكَرْتُ اَنَّ الرُّوْمَ وَفَارِسَ يَصْنَعُوْنَ ذٰلِكَ فَلَا يَضُرُّ اَوْلَادَهُمْ)).**
(اسناده صحيح) [انظر ماقبله] قال مالك: وَالْغِيْلَةُ اَنْ يَمَسَّ الرَّجُلُ امْرَاَتَهُ وَهِيَ تُرْضِعُ۔

ترجمہ: جدامہ بنت وہب اسدیہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہتی ہیں میں سنا آنحضرت ﷺ سے آپ فرماتے تھے کہ ارادہ کیا میں نے منع کروں غیلہ سے یہاں تک کہ یاد کیا میں نے فارس وروم کو کہ وہ غیلہ کرتے ہیں اور ان کی اولاد کو کچھ نقصان نہیں ہوتا۔ مالک کہتے ہیں غیلہ یہ ہے کہ آدمی صحبت کرے اپنی بیوی سے حالت رضاع میں۔

❀❀❀❀

۲۷۔ بَابُ: مَا جَاءَ فِيْ دَوَاءِ ذَاتِ الْجَنْبِ

ذات الجنب (نمونیہ) کے علاج کے بیان میں

(۲۰۷۸) **عَنْ زَيْدِ بْنِ اَرْقَمَ: ((اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَنْعَتُ الزَّيْتَ وَالْوَرْسَ مِنْ ذَاتِ الْجَنْبِ قَالَ قَتَادَةُ: وَيَلُدُّ مِنَ الْجَانِبِ الَّذِيْ يَشْتَكِيْهِ.** (ضعيف) اس میں میمون ابی عبداللہ راوی ضعیف ہے۔ تقریب (۷۰۵۱)

ترجمہ: روایت ہے زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے کہ نبی ﷺ بتلاتے تھے زیت اور ورس ذات الجنب میں۔ قتادہ نے کہا اور منہ میں ڈالی جائے یہ دوا اسی جانب سے کہ جس طرف درد ہے۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور ابوعبداللہ کا نام میمون ہے وہ شیخ بصری ہیں۔

(۲۰۷۹) **عَنْ زَيْدِ بْنِ اَرْقَمَ قَالَ: اَمَرَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ نَتَدَاوٰى مِنْ ذَاتِ الْجَنْبِ بِالْقُسْطِ الْبَحْرِيِّ وَالزَّيْتِ.** (اسناده ضعيف) اس میں میمون ابوعبداللہ راوی ضعیف ہے۔ [انظر ماقبله]

ترجمہ: روایت ہے زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے کہا انہوں نے حکم فرمایا ہم کو رسول اللہ ﷺ نے دوا کریں ہم ذات الجنب کی قسط بحری اور زیت سے۔

فائدہ : یہ حدیث حسن ہے۔ اور نہیں جانتے ہم اسے مگر میمون کی روایت سے کہ وہ زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں۔ اور روایت کی میمون سے کئی اہلِ علم نے یہ حدیث۔ اور ذات الجنب سے مراد سل کا مرض ہے۔

مترجم: ذات الجنب اطباء کے نزدیک دو قسم ہے حقیقی اور غیر حقیقی، سو حقیقی ایک ورم حار ہے کہ عارض ہوتا ہے نواحی جنب میں اس جھلی میں کہ باطن اضلاع میں ہے اور غیر حقیقی ایک درد ہے کہ مشابہ ہوتا ہے حقیقی کے اور عارض ہوتا ہے وہ نواحی جنب میں ریاح غلیظہ موذیہ سے کہ بند ہو جاتے ہیں صفاقات میں، سو پیدا ہوتا ہے اس سے ایک درد مشابہ ذات الجنب الحقیقی کے اور صاحبِ قانون نے کہا ہے کہ جو درد جنب میں ظاہر مسمی بذات الجنب ہے تسمیۃ للشئی باسم مکانہ۔ اور بعض نے کہا ہے کہ مراد اس سے ہر درد ہے خواہ جنب میں ہو یا ریہ میں سوءِ مزاج سے یا اخلاط غلیظہ سے یا اخلاط لذاعہ سے اگرچہ ورم اور بخار سے ہو اور ذات الجنب حقیقی کو پانچ چیزیں عارض ہوتی ہیں: حمی[1] یعنی بخار، سعال یعنی کھانسی، وجع ناخس، ضیق نفس یعنی تنگی دم اور نبض منشاری یعنی وہ نبض جو آرہ کی طرح چلے۔

اور علاج مذکور فی الحدیث اس قسم کا علاج نہیں لیکن قسم ثانی جو ریح غلیظ سے پیدا ہو اس کو قسط بحری یعنی عود ہندی مفید ہے جیسا کہ دوسری روایات میں وارد ہوا ہے کہ وہ ایک قسم ہے قسط کی جب اسے باریک پیسیں اور روغن زیت میں ملا کر نیم گرم مقام ریح پر ضماد کریں یا لعوق فرماویں نہایت نافع ہے اور تحلیل کرتا ہے مادہ کو اور دور کرتا ہے ریح کو، قوی کرتا ہے اعضائے باطنی کو تنقیح کرتا ہے سدوں کی مسیحی نے کہا ہے کہ عود حار یابس قابض ہے قبض کرتا ہے بطن کو، مقوی ہے اعضائے باطنہ کا دور کرتا ہے ریاح کو، کھولتا ہے سدوں کو نافع ہے ذات الجنب کو اور لے جاتا ہے فضل رطوبت کو اور عود مذکور جید ہے اور نافع ہے دماغ کو اور کہا مسیحی نے جائز ہے قسط ذات الجنب حقیقی کو بھی مفید ہو جب کہ حدوث اس کا مادۂ بلغمیہ سے ہو خصوصاً وقت انحطاط علت کے۔ (زاد المعاد)

۲۸۔ بَابٌ: كَيْفَ يَدْفَعُ الْوَجْعُ، عَنْ نَفْسِهٖ

کیسے دور کرنا اپنے آپ کو درد سے

(۲۰۸۰) عَنْ عُثْمَانَ بْنِ اَبِی الْعَاصِ اَنَّهٗ قَالَ : اَتَانِیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَبِیْ وَجَعٌ قَدْ كَادَ يُهْلِكُنِیْ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : ((اِمْسَحْ بِيَمِيْنِكَ سَبْعَ مَرَّاتٍ وَقُلْ : اَعُوْذُ بِعِزَّةِ اللّٰهِ وَقُدْرَتِهٖ وَسُلْطَانِهٖ، مِنْ شَرِّ مَا اَجِدُ)) قَالَ : فَفَعَلْتُ فَاَذْهَبَ اللّٰهُ مَا كَانَ بِیْ فَلَمْ اَزَلْ اٰمُرُ بِهٖ اَهْلِیْ وَغَيْرَهُمْ .

(اسناده صحيح) تخريج شرح عقيده الطحاوية (۱۳۰) الصحيحة (۳/۴۰۴) التعليق الرغيب (۴/۱۵۶)

ترجمہ: روایت ہے عثمان بن ابو العاص سے کہ آئے میرے پاس آنحضرت ﷺ اور مجھے ایسا درد تھا کہ مارے ڈالتا تھا پھر آپ ﷺ نے فرمایا چھو درد کی جگہ سات بار اپنے داہنے ہاتھ سے اور کہہ اعوذ سے اجد تک یعنی پناہ مانگتا ہوں میں اللہ کی

---

[1] حار جار اور بعض روایتوں میں آیا ہے اور ابوعبید نے کہا اکثر کلام ان کا حار یار ہے۔ اور جار بجیم بمعنی سدید الاسہال یعنی گرم ہے بہت دست لانے والا اور حار جار میں تاکید لفظی ہے جیسے کہتے ہیں حسن لین اور شیطان لیطان (زاد المعاد)

عزت اور قدرت اور حکومت کے ساتھ اس چیز کے شر سے جسے۔ میں پاتا ہوں۔ کہا راوی نے ویسا ہی کہا میں نے پس دور کی اللہ تعالیٰ نے جو بلا میرے ساتھ تھی پھر ہمیشہ بتاتا رہا میں یہ دعا اپنے اہل وغیرہ کو۔

فائدہ : یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

❀ ❀ ❀ ❀

۲۹۔ بَابُ : مَا جَاءَ فِي السَّنَا

سَنا کے بیان میں

(۲۰۸۱) **عَنْ** اَسْمَاءَ بِنْتِ عُمَيْسٍ : اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ سَاَلَهَا بِمَا تَسْتَمْشِيْنَ ؟ قَالَتْ : بِالشُّبْرُمِ، قَالَ : ((حَارٌّ جَارٌّ)) قَالَتْ : ثُمَّ اسْتَمْشَيْتُ بِالسَّنَا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : **((لَوْ اَنَّ شَيْئًا كَانَ فِيْهِ شِفَاءٌ مِنَ الْمَوْتِ لَكَانَ فِي السَّنَا))** .

(ضعیف ۔ المشكاة : ٤٥٣٧) ابن ماجه (٣٤٦١) اس میں عبیداللہ کا نام زرعہ بن عبدالرحمٰن ہے اور یہ مجہول راوی ہے۔

ترجمہ: روایت ہے اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہا سے کہ رسول اللہ ﷺ نے ان سے پوچھا کہ تم کس چیز کا مسہل لیتے ہو تو عرض کی انہوں نے شبرم کا فرمایا آپ ﷺ نے : گرم ہے ظالم ہے کہا اسماء نے پھر مسہل لیا میں نے سنا کا تو فرمایا نبی ﷺ نے : اگر کسی چیز میں شفا ہوتی موت سے تو سنا میں ہوتی۔

فائدہ : یہ حدیث غریب ہے۔

مترجم: شبرم ایک شجر صغیر ہے قد آدم یا اس سے کچھ بڑا اس کی شاخیں سرخ ہیں سفیدی ملی ہوئی اور سرہائے شاخوں پر گچھا ہے پتوں کا اور اس میں پھول آتا ہے کچھ زردی سفیدی ملا ہوا پھر جب پھول گر جاتا ہے کچھ پھل آتے ہیں چھوٹے چھوٹے کہ اس میں دانے صغیر ہوتے ہیں مثل بطم کے مقدار میں سرخ رنگ اور اس کی شاخوں پر سرخ چھال ہے اور مستعمل اس میں سے چھال ہے یا دودھ اس کی شاخوں کا اور وہ حار یابس ہے چوتھے درجہ میں مسہل ہے سودا کا اور نکالتا ہے کیموسات غلیظہ کو اور ماء اصفر اور بلغم کو اور آکل کو اس سے کرب پیدا ہوتی ہے غشیان ہوتا ہے اور اکثار اس کا قاتل ہے، اور چاہیے کہ جب اسے استعمال کریں تو خالص دودھ میں بھگو دیں ایک رات اور دن اور دن میں دو بار اس کا دودھ بدل دیویں یا تین بار پھر نکال کر سایہ میں سکھالیں اور اس میں ورد یا کتیرا ملا کر استعمال کریں یا ماء عسل کے ساتھ پئیں یا عصارہ انگور کے ساتھ اور شربت اس کا دو دانگ سے چار دانگ تک ہے قوتِ مریض کے موافق۔ اور بعض حکماء نے کہا ہے کہ لبن شبرم یعنی عرق اس کا اس میں خیر نہیں اگر اسے نہ پئے تو بہتر ہے کہ نا تجربہ کار لوگ اسے پلا کر مار ڈالتے ہیں خلاصہ یہ کہ مسہل قوی ہے اور چوتھا درجہ سمیات کا درجہ ہے اور اشیائے سمیہ کے استعمال میں احتیاط ضرور ہے ورنہ موت کا سامنا ہے۔ اور سنا دوائے معروف ہے، عمدہ ترین مسہلات سے، آنحضرت ﷺ نے بھی اس کی تعریف فرمائی، ولخالقہ الحمد والثناء۔

۳۰۔ بَابُ : مَا جَاءَ فِي التَّدَاوِيْ بِالْعَسَلِ

شہد سے علاج کرنے کے بیان میں

(۲۰۸۲) عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ قَالَ : جَآءَ رَجُلٌ اِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ : اِنَّ اَخِي اسْتَطْلَقَ بَطْنُهُ؟ فَقَالَ : ((اسْقِهِ عَسَلًا)) فَسَقَاهُ ثُمَّ جَاءَ فَقَالَ : يَارَسُوْلَ اللّٰهِ! قَدْ سَقَيْتُهُ عَسَلًا فَلَمْ يَزِدْهُ اِلَّا اسْتِطْلَاقًا؟ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : ((اسْقِهِ عَسَلًا)) قَالَ فَسَقَاهُ ثُمَّ جَآءَهُ فَقَالَ : يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّيْ قَدْ سَقَيْتُهُ فَلَمْ يَزِدْهُ اِلَّا اسْتِطْلَاقًا؟ قَالَ : فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : ((صَدَقَ اللّٰهُ وَكَذَبَ بَطْنُ اَخِيْكَ اسْقِهِ عَسَلًا)) فَسَقَاهُ عَسَلًا فَبَرَأَ . (اسناده صحیح)

ترجمہ: روایت ہے ابوسعید سے کہا حاضر ہوا ایک مرد آپ کے پاس اور عرض کی کہ میرے بھائی کو دست آتے ہیں فرمایا پلاؤ اسے شہد، پھر آیا وہ اور عرض کی یارسول اللہ (ﷺ) پلایا اس کو شہد اور دست اور بڑھ گئے، فرمایا آپ ﷺ نے پلاؤ اس کو شہد۔ کہا راوی نے پھر پلایا اسے پھر آیا اور عرض کی یارسول اللہ (ﷺ) پلایا میں نے مگر اس سے اور بڑھ گئے دست، فرمایا آپ ﷺ نے: سچا ہے اللہ تعالیٰ اور جھوٹا ہے پیٹ تیرے بھائی کا پلا اس کو شہد، پھر پلایا اس کو تیسری بار اور اچھا ہو گیا۔

فائدہ : یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

مترجم: بخاری میں ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: شفا تین چیزوں میں ہے، شہد پینے میں یا پچھنے لگانے میں یا داغ دینے میں آگ سے، اور منع کرتا ہوں میں اپنی امت کو داغ سے۔ اور ابوعبداللہ مازری نے کہا امراض تین قسم ہیں اول یہ کہ امتلاء دم سے ہوں اور اس کی دوا حجامت ہے اور فصد بھی اس میں داخل ہے دوسرے یہ کہ امتلاء صفراء یا بلغم وسوداء سے ہو اس کی دوا اسہال مناسبہ ہے کہ ہر خلط سے نسبت رکھتی ہو۔ سو آپ نے اشارہ کیا عسل سے گویا مسہلات پر جیسے اشارہ کیا حجامت سے اخراج دم پر اور جب عاجز ہو جاویں ان دواؤں سے تو آخر دوا کیّ ہے، یعنی داغ دینا۔ اور بعض اطباء نے کہا ہے کہ اصل امراض مزاجیہ میں جو تابع ہیں کیفیات اخلاط کے حرارت ہے یا برودت، پس یہ کلام نبوت وارد ہوا ہے معالجہ میں باردہ وحارہ علی طریق التمثیل۔ سو اگر مرض حار ہے اخراج دم سے اس کی دوا ہوگی، مثل فصد وحجامت کے اس لیے کہ اس میں استفراغ مادہ کا ہے اور تبرید مزاج کی اور اگر مرض بارد ہے علاج ہوگا تسخین سے، اور تسخین موجود ہے عسل میں پس اگر حاجت ہوگی استفراغ مادہ باردہ کی تو عسل قوت اسہال بھی رکھتا ہے۔ اور نرمی سے مادہ کو نکالتا ہے اور مادۂ غلیظہ مزمنہ ہے تو کیّ یعنی داغ سے بہتر علاج نہیں اس لیے کہ جز ناری اس کا مشتعل کر دیتا ہے عضو کو اور رقیق کرتا ہے مادۂ غلیظ کو (زاد المعاد بتغیر یسیر)

❀ ❀ ❀ ❀

۳۱۔ بَابٌ: مَايَقُوْلُ عِنْدَ عِيَادَةِ الْمَرِيْضِ

مریض کی عیادت کے وقت کیا کہے

(۲۰۸۳) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ قَالَ : ((مَا مِنْ عَبْدٍ مُسْلِمٍ يَعُوْدُ مَرِيْضًا لَمْ يَحْضُرْ أَجَلُهُ فَيَقُوْلُ سَبْعَ مَرَّاتٍ : أَسْأَلُ اللّٰهَ الْعَظِيْمَ رَبَّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ أَنْ يَّشْفِيَكَ إِلَّا عُوْفِيَ)) .

(اسناده صحيح ـ المشكاة : ۱۵۵۳ ـ الكلم الطيب : ۱٤۹)

ترجمہ: روایت ہے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: کوئی بندہ مسلم ایسا نہیں کہ عیادت کرے کسی مریض کی کہ ابھی اس کی موت آئی نہ ہو اور سات بار کہے اسالک سے یشفیک تک مگر یہ کہ اللہ تعالیٰ اسے تندرست کر دے گا۔ اور معنی اس دعا کے یہ ہیں، مانگتا ہوں میں اللہ بزرگ مالک سے بڑے تخت کے کہ شفا دے تجھ کو۔

فائدہ : یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے نہیں جانتے ہم اسے مگر منہال بن عمر کی روایت سے۔

❀❀❀❀

۳۲۔ بَابٌ: كَيْفِيَّةُ تَبْرِيْدِ الْحُمٰى بِالْمَاءِ

بخار کو پانی سے ٹھنڈا کرنے کی کیفیت میں

(۲۰۸٤) أَخْبَرَنَا ثَوْبَانُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ : ((إِذَا أَصَابَ أَحَدَكُمُ الْحُمّٰى فَإِنَّ الْحُمّٰى قِطْعَةٌ مِنَ النَّارِ، فَلْيُطْفِهَا عَنْهُ بِالْمَآءِ فَلْيَسْتَنْقِعْ فِيْ نَهْرٍ جَارٍ فَلْيَسْتَقْبِلْ جِرْيَتَهُ فَيَقُوْلُ: بِسْمِ اللّٰهِ اللّٰهُمَّ اشْفِ عَبْدَكَ وَصَدِّقْ رَسُوْلَكَ بَعْدَ صَلَاةِ الصُّبْحِ، وَقَبْلَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ، فَلْيَغْتَمِسْ فِيْهِ ثَلَاثَ غَمَسَاتٍ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ، فَإِنْ لَمْ يَبْرَأْ فِيْ ثَلَاثٍ فَخَمْسٍ فَإِنْ لَمْ يَبْرَأْ فِيْ خَمْسٌ فَسَبْعٍ فَإِنْ لَمْ يَبْرَأْ فِيْ سَبْعٍ، فَتِسْعٌ فَإِنَّهَا لَا تَكَادُ تُجَاوِزُ تِسْعًا بِإِذْنِ اللّٰهِ)).

(اسناده ضعيف ـ سلسله احاديث الضعيفة : ۲۳۳۹) اس میں سعید رجل من اهل الشام کو ابوحاتم نے مجهول کیا ہے

ترجمہ: ہمیں ثوبان رضی اللہ عنہ نے خبر دی انہوں نے نبی ﷺ سے روایت کیا آپ نے فرمایا: جب آئے کسی کو تم میں سے بخار، اور بخار ایک ٹکڑا ہے نار کا تو چاہیے کہ اسے بجھا دے پانی سے یعنی جیسے آگ بجھائی جاتی ہے سو چاہیے کہ اترے بہتی نہر میں اور منہ کرے جدھر سے پانی آتا ہے اور کہے بسم اللہ سے رسولک تک۔ یعنی شروع اللہ کے نام سے یا اللہ شفا دے اپنے بندے کو اور سچا کر اپنے رسول کو اور نہر میں اترے نماز صبح کے بعد طلوع آفتاب کے قبل اور چاہیے کہ اس میں تین غوطے لگاوے تین دن تک ایسا ہی کرے پھر اگر اچھا نہ ہوا تین دن میں تو پانچ دن، پھر اگر اچھا نہ ہوا پانچ دن، میں تو سات دن پھر اگر اچھا نہ

ہوا تو نو دن سولگتا ہے کہ نو دن سے اس کا مرض متجاوز نہ ہوا اللہ کے حکم سے۔

فائدہ : یہ حدیث غریب ہے۔

مترجم: کسی قسم کا بخار ہو فقیر کو یقین ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے صحت دے گا اس لیے کہ اللہ تعالیٰ اپنے رسول کی تصدیق ضرور کرتا ہے۔ چنانچہ سینکڑوں بار اپنی عادت مبارک اس کی تصدیق کے لیے خرق فرماتا ہے اسی طرح اگر بطور معتادنہ ہو تو بطور خرق عادت تو صحت ہوگی، الحمد للہ علیٰ ذالک۔

❀❀❀❀

۳۳۔ بَابُ : التَّدَاوِیُ بِالرَّمَادِ

راکھ سے (زخم وغیرہ کا) علاج کرنے بیان میں

(۲۰۸۵) عَنْ اَبِیْ حَازِمٍ، قَالَ : سُئِلَ سَهْلُ بْنُ سَعْدٍ وَاَنَا اَسْمَعُ: بِاَیِّ شَیْءٍ دُوْوِیَ جُرْحُ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ : مَا بَقِیَ اَحَدٌ اَعْلَمَ بِهٖ مِنِّیْ: كَانَ عَلِیٌّ یَاْتِیْ بِالْمَاءِ فِیْ تُرْسِهٖ وَفَاطِمَةُ تَغْسِلُ عَنْهُ الدَّمَ، وَاُحْرِقَ لَهٗ حَصِیْرٌ فَحُشِیَ بِهٖ جُرْحُهٗ. (اسناده صحیح)

ترجمہ: روایت ہے ابو حازم سے کہ پوچھا کسی نے سہل بن سعد رضی اللہ عنہ کو اور میں سنتا تھا یہ پوچھا کہ کیا دوا ہوئی زخم کی رسول اللہ ﷺ کے تو فرمایا سہل نے نہیں باقی رہا کوئی اس کا جاننے والا مجھ سے زیادہ اور یہ بیان واقعی تھا نہ تعریف اپنی، پھر یہ کیفیت گزری کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ پانی لاتے تھے اپنی سپر میں اور سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا زخم مبارک دھوتی تھیں اور میں بوریا جلاتا تھا پھر چھڑکی راکھ بوریے کی آپ ﷺ کے زخم مبارک پر۔

فائدہ : کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

مترجم: کیا عالم بے تکلفی تھا کہ جس کو سلاطین ہدیے بھیجیں اس کے سر میں بوریے کی راکھ لگائی جائے اللهم صلی علیٰ محمد واله وبارك وسلم اس حدیث سے معلوم ہوا کہ کسی وقت میں بیان واقعی اپنے علم کا جائز ہے اگر خوف عجب کا نہ ہو جیسا کہ سہل نے کہا مگر عجب سے بچنا سہل نہیں اور پانی سے خون بند بھی ہو جاتا ہے اس لیے دھونا مفید ہے۔

(۲۰۸۶) عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ : ((**اِنَّمَا مَثَلُ الْمَرِیْضِ اِذَا بَرَاَ وَصَحَّ كَالْبَرَدَةِ تَقَعُ مِنَ السَّمَاءِ فِیْ صَفَائِهَا وَلَوْنِهَا**)) . (اسناده موضوع) اللالی المصنوعه (۲/۳۹۹)

اس میں ولید بن محمد متروک ہے۔ تقریب (۷۴۵۳)

ترجمہ: روایت ہے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے کہتے ہیں: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو مریض صحیح ہو جاتا ہے اس کی مثال صفائی اور رنگت میں برف کی اس ٹکڑی کی طرح ہے جو آسمان سے گرتی ہے۔

٣٤۔ بَابٌ: تَطْيِيبُ نَفْسِ الْمَرِيضِ
مریض کا دل خوش کرنے کے متعلق

(٢٠٨٧) عَنْ اَبِیْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : ((إِذَا دَخَلْتُمْ عَلَى الْمَرِيْضِ فَنَفِّسُوْا لَهُ فِيْ اَجَلِهِ فَإِنَّ ذٰلِكَ لَا يَرُدُّ شَيْئًا وَيُطَيِّبُ نَفْسَهُ)) : (ضعيف جدًا ۔ سلسله احاديث الضعيفة : ١٨٤)

تخريج مشكاة المصابيح حديث (١٥٧٢) اس میں موسیٰ بن محمد بن ابراہیم التیمی منکرالحدیث ہے۔التقریب (٢/ ٢٨٧)

ترجمہ: روایت ہے ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے کہ: کہا انہوں نے فرمایا رسول اللہ ﷺ نے: جب داخل ہو تم مریض پر تو دعا کرو اس کی درازی عمر کی اس لیے کہ یہ کچھ تقدیر کو نہیں بدلتی اور اس کا دل خوش کر دیتی ہے۔

فائدہ : یہ حدیث غریب ہے۔

مسائل ملحقہ: (مترجم):

مسئلہ: مریض کو تبدیل آب وہوا کے لیے نقل مکان مسنون ہے۔ چنانچہ بخاری نے اس پر استدلال کیا ہے حدیث عرینین سے کہ ان کو آپ نے حکم دیا مدینہ سے باہر جانے کا۔

مسئلہ: محرم کو پچھنے لگانا جائز ہے۔ چنانچہ آنحضرت ﷺ نے لحی جمل[1] میں پچھنے لگائے ہیں اپنے سر مبارک میں اور آپ محرم تھے۔ (رواہ البخاری)

مسئلہ: بخاری میں حضرت سعد رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا: جب سنو تم طاعون کو کسی زمین میں تو داخل نہ ہو اس میں اور جب کسی زمین پر پڑے تو وہاں سے نکلو بھی نہیں۔ انتہی۔ اور طاعون بروزن فعول طعن سے ہے اس لفظ میں عرب نے عدل کیا ہے یعنی صیغۂ اصلیہ سے نکال لیا ہے اور دال ہے یہ لفظ موت عام پر مانند وبا کے۔ اور تہذیب النووی میں ہے کہ طاعون بثور ہیں کہ ورم مؤلم کے ساتھ نکلتے ہیں اور اس کا گرداگرد سرخ ہو جاتا ہے یا سبز ہو جاتا ہے اور اس کے ساتھ ہی خفقان وقے شروع ہوتا ہے اور وہ پھوڑے اکثر بغلوں میں نکلتے ہیں بلکہ سارے بدن میں۔ خلیل نے کہا طاعون وبا ہے اور وبا ہر مرض عام ہے کہ جو موجب ہلاک انسان ہو۔ اور ابوبکر بن عربی ابوالولید کا بھی قول اسی کے قریب ہے۔ اور سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کے وقت میں جو وبا کہ شام میں واقع ہوئی تھی وہ بھی طاعون تھا پھر آپ بمشورہ مشائخان قریش کے راہ سے لوٹ آئے۔ (بخاری)

مسئلہ: البان اتن یعنی گدھی کا دودھ۔ ابن شہاب سے مروی ہے کہ پوچھا انہوں نے حکم اس کا ابوادریس سے، سو کہا انہوں نے کہ

[1] نام ہے ایک مقام کا مکہ اور مدینہ کے بیچ۔

آنحضرت ﷺ نے اس کے گوشت سے منع فرمایا اور خاص اس کے لبن میں کوئی حکم ہمیں نہیں پہنچا۔ (رواہ البخاری) کرمانی نے کہا کہ حرمتِ لبن بسبب حرمتِ لحم کے ہے اس لیے کہ متولد ہوتا ہے دودھ گوشت سے۔

مسئلہ: حقیقت سحر کی اور تاثیر اس کی ثابت ہے اور گئے ہیں اس کے اثبات کی طرف اہل سنت اور جمہور علمائے امت، اور نہیں منکر اس کے مگر اہل بدعت اور ذکر کیا ہے اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب مقدس میں اور فرمایا کہ وہ مفرق ہے بین المرء وزوجہ اور اشارہ کیا ہے اس کے مرتکب کی طرف کفر کا۔ اور احادیث متفق علیہ وارد ہوئی ہیں اس کے اثباتِ تاثیر میں اور جس نے سحر کیا تھا آنحضرت ﷺ پر نام اس کا لبید بن الاعصم تھا اور ایک مدت تک تھی تاثیر اس کی آپ ﷺ پر۔ اور بعض مبتدعین معترض ہیں کہ یہ امر منصبِ نبوت کے خلاف ہے اور تجویز کرنا اس کا منافی ثقاہت انبیاء ہے مگر یہ اعتراض ان کا باطل ہے اس لیے کہ دلائلِ قطعیہ قائم ہوئے ہیں صدق وصحت اور عصمت پر آنحضرت ﷺ کے اس چیز میں کہ متعلق ہے تبلیغ احکامِ الٰہی کے اور خطا کرنا امور دنیا میں یا مؤثر ہو جانا کسی سم سے یا متضرر ہو جانا کسی اور ضرر پہنچانے والی چیز سے ہرگز منافی منصبِ نبوت نہیں بلکہ یہ کمال منصب نبوت ہے اس لیے کہ یہ لازم بشری ہیں، اور بشر افضل ہے تمامی مخلوق سے۔ اور تاثیر سحر میں اختلاف ہے، مازری نے کہا ہے کہ بعض کا قول ہے کہ تاثیر سحر تفرقہ بن الزوجین سے زیادہ نہیں ہوتا اس لیے کہ اللہ تعالیٰ نے اسی کو ذکر کیا ہے۔ معلوم ہوا کہ اس سے بڑھ کر کوئی اثر نہیں، اور مذہب اشاعرہ کا یہ ہے کہ اور تاثیر بھی سوا اس کے بلکہ اس سے بڑھ کر ہو سکتی ہے اور یہی صحیح ہے، اور اگر کوئی معترض ہو کہ خرق عادت جب ساحر اور نبی وولی سب کے واسطے ہوئے تو پھر ان میں فرق کیا ہے تو جواب اس کا یہ ہے کہ اگرچہ خرق عادت سب کو شامل ہے مگر نبی تحدی کرتا ہے ساتھ خلق کے اور عاجز کرتا ہے، اور خبر دیتا ہے اللہ تعالیٰ کی طرف سے ساتھ خرقِ عادت کے کہ واقع ہوئی ہے وہ اس کی تصدیق کے واسطے پھر اگر وہ جھوٹا ہو تو واقع نہ ہوگا اس کے لیے خرقِ عادت اور اگر خرقِ عادت مکذبان رسل کے لیے واقع ہوتے۔ تو جتنے معارضین تھے انبیاء کے سب سے وقت معارضہ کے ظاہر ہوتے ہیں حالانکہ یہ باطل ہے اور ولی وساحر اپنے خرق عادت سے استدلال نبوت پر نہیں کرتے اور اگر دعویٰ نبوت کرتے ہیں تو خرق عادت واقع نہیں ہوتے اور فرق ولی اور ساحر میں دو وجہوں سے ہے اول یہ کہ مشہور ہے اجماع مسلمین کا کہ سحر ظاہر نہیں ہوتا مگر فاسق پر اور کرامت ظاہر نہیں ہوتی فاسق پر اور ظاہر ہوتی ہے ولی اور متقی پر۔ دوسرے یہ کہ سحر اکثر ظاہر ہوتا ہے بفعل ساحر اور مشقت ومحنت بخلاف کرامت کے اور سحر میں اگر کوئی قول وفعل کفر کا نہیں تو گناہ کبیرہ ہے ورنہ کفر ہے۔ پھر جس میں کفر نہیں اس کی توبہ قبول ہے شافعیہ کے نزدیک اور قتل نہ کیا جائے اگر توبہ کرے۔ اور امام مالک رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ ساحر قتل کیا جائے اور توبہ نہ لی جائے اس سے اور اگر توبہ کرے تو بھی مقبول نہیں بلکہ متحتم ہے قتل اس کا۔ اور احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ نے کہا کہ جب قتل کرے ساحر کسی انسان کو اور اقرار کرے کہ اس کے سحر سے مرا ہے اور اکثر اس کے سحر سے لوگ مرجاتے ہیں تو قصاص واجب ہے۔ اور اگر وہ کہے کہ مرگیا بسبب سحر کے مگر لوگ

کبھی مرتے ہیں اس سحر سے اور کبھی نہیں مرتے تو قصاص نہیں اس پر بلکہ دیت اور کفارہ اس پر واجب ہے۔ اور اصحاب شافعیہ نے کہا ہے کہ ثبوت قتل ساحر بہ بینہ ممکن نہیں جب تک وہ اقرار نہ کرے (نووی)

مسئلہ: ادعیات رقیہ پڑھ کر پھونکنا بھی مسنون ہے۔ چنانچہ مسلم میں امّ المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ تھے آنحضرت ﷺ جب کوئی بیمار ہوتا آپ ﷺ کے گھر والوں میں تو پھونکتے اس پر معوذات۔ اور وہ کئی قسم ہے ایک نفث ہے، دوسرے نفخ، تیسرے تفل ہے۔ اور اجماع ہے جواز نفث پر اور مستحب کہا ہے اسے جمہور صحابہ اور تابعین نے۔ کہا قاضی نے کہ انکار کیا ہے ایک جماعت نے نفث اور تفل پر رقیوں میں اور جائز رکھا ہے نفخ کو۔ اور نفخ وہ ہے جس پھونکنے میں تھوک نہ نکلے بخلاف نفث اور تفل کے وہ بغیر تھوک کے نہیں ہوتے۔ ابوعبید نے کہا کہ تفل کے معنوں میں تھوک کا نکلنا شرط ہے اور نفث میں شرط نہیں اور بعض نے اس کے برعکس کہا ہے۔ اور سوال کیا گیا امّ المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے نفث نبی ﷺ کا فرمایا انہوں نے کہ ایسا پھونکتے تھے آپ ﷺ جیسا کوئی پھونکتا ہے انگور خشک کھاتے وقت کہ اس میں تھوک نہیں نکلتا اور جو بے اختیار کچھ نکلے اس کا اعتبار نہیں اور جس حدیث میں فاتحہ الکتاب کا رقیہ مذکور ہے اس میں یہ وارد ہوا ہے کہ وہ جمع کرتے تھے اپنے تھوک کو اور چھینکتے تھے اس بیمار پر۔ قاضی نے کہا اور فائدہ تھوکنے کا برکت لینا ہے ساتھ اس رطوبت اور ہوا اور دم کے کہ جو ملا ہے اس رقیہ اور ذکر کے ساتھ اور امام مالک پھونکتے تھے اپنے رقیہ میں اور مکروہ جانتے تھے رقیہ لوہے اور نمک سے اور وہ رقیہ کہ جس میں گرہ لگائی ہو، جیسے گنڈہ وغیرہ اور جس میں لکھے جاتے ہیں خاتم سلیمان کے۔ اور گرہ لگانا ان کے نزدیک نہایت مکروہ ہے اس لیے کہ اس میں مشابہت ہے سحر کی جیسے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ﴿النفاثات فی العقد﴾ واللہ اعلم (نووی باختصار)

مسئلہ: مسلم میں مروی ہے کہ آنحضرت ﷺ سے آپ ﷺ نے فرمایا لا عدویٰ ولا طیرۃ ولا صفر ولا ھامۃ۔ اور مروی ہے ولا نوء ولا غول۔ اور عدویٰ اوپر مذکور ہوا ہے اور طیرہ مشہور ہے بدفالی، اور صفر میں دو قول ہیں: اول یہ کہ مقدم کرنا صفر کا محرم پر جیسے کفار عرب کیا کرتے تھے اور اسی کو اللہ تعالیٰ نے نسی فرمایا ہے۔ دوسرے یہ کہ عرب کا عقیدہ تھا کہ جانور کے پیٹ میں ایک کیڑا ہے کہ صفر اس کا نام ہے اور وہ ہیجان کرتا ہے بھوک کے وقت اور اکثر مار ڈالتا ہے اس جانور کو اور کھجلی سے زیادہ اس میں عدویٰ کا خیال رکھتے تھے اور یہی تفسیر صحیح ہے اور اسی کے قائل ہیں مطرف اور ابن وہب اور ابن حبیب اور ابوعبید اور اکثر علمائے حدیث۔ اور ہامہ ایک جانور معروف ہے کہ جسے الو کہتے ہیں، عرب اس سے بدفالی لیتے تھے۔ اور بعض نے یہ سمجھ رکھا تھا کہ میت کی ہڈیاں سڑ کر الو بن جاتی ہے۔ اور یہ تفسیر اکثر علماء کی ہے۔ اور نوء یعنی پچھتر مشہور ہے، مراد اس کی نفی سے یہ ہے کہ یہ عقیدہ مت رکھو کہ فلانے پچھتر نے پانی برسایا۔ اور غول کو عرب جانتا تھا کہ وہ بھی ایک قسم شیاطین کی ہیں کہ راہ میں ملتے ہیں اور راہ رو کو بھلاتے ہیں اور متلون بالوان عجیب ہو کر ان کو ہلاک کرتے ہیں آپ ﷺ نے

ان سب اوہامِ باطلہ کا ابطال کیا اور اپنی امت کو اس مرض سے نکالا۔ الحمدللہ علی ذالک۔

❁❁❁❁

(۲۰۸۸) عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ: اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَادَ رَجُلًا مِنْ وَعَكٍ كَانَ بِهٖ، فَقَالَ: ((اَبْشِرْ فَإِنَّ اللّٰهَ یَقُوْلُ: هِیَ نَارِیْ اُسَلِّطُهَا عَلٰى عَبْدِیْ الْمُذْنِبِ لِتَكُوْنَ حَظَّهُ مِنَ النَّارِ)).

(اسنادہ صحیح ۔ سلسلہ احادیث الصحیحۃ : ۲/ ۹۸) رقم (۵۵۷)

ترجمہ: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے عیادت کی ایک شخص کی جس کو بخار تھا۔ پس آپ نے کہا خوش ہو جاؤ، بے شک اللہ تعالیٰ کہتا ہے یہ میری آگ میں اس کو اپنے گنہگار بندے پر مسلط کرتا ہوں تا کہ وہ بدل ہو جائے جہنم کی آگ کا۔

❁❁❁❁

(۲۰۸۹) عَنِ الْحَسَنِ قَالَ كَانُوْا یَرْتَجُوْنَ الْحُمّٰى لَیْلَةً كَفَّارَةً لِمَا نَقَصَ مِنَ الذُّنُوْبِ. (صحیح مقطوع عند الالبانی) بعض محققین کہتے ہیں ضعیف ہے اس میں سفیان ثوری اور اس کا شیخ ہشام بن حسان دونوں مدلس ہیں اور سماع کی صراحت نہیں۔

ترجمہ: حضرت حسن سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ لوگ ایک رات کے بخار کو جو گناہ کم ہو گئے ہیں اُن کے لئے کفارہ کی اُمید رکھتے تھے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

ابواب الفرائض

عن رسول اللہ ﷺ

(المعجم ۲۷) فرائض-ترکہ کے بیان میں (التحفة ۲٤)

مترجم: فرائض جمع ہے فریضہ کی، اور مشتق ہے فرض سے۔ اور فرض لغت میں تقدیر اور قطع اور بیان کے ہے۔ اور اصطلاح شرع میں فرض وہ ہے جو ثابت ہو دلیل قطعی یقینی سے اس قسم کے مسائل فقہیہ کو فرائض اس واسطے نام رکھا کہ سہام مقدر مقطوع مبین ہیں جو دلیل قطعی سے ثابت ہیں تو اس میں لغوی معنی اور شرعی دونوں یک جا ہو گئے۔ کذا فی غایۃ الاوطار، ناقلاً عن العالم۔

اور موضوع علمِ فرائض کا ترکات ہیں، غرض اس علم کی ایصالِ حقوق ہے اہلِ استحقاق کو، اور ارکان اس کے تین ہیں وارث اور مورث اور موروث۔ اور شرط اس کی تین ہیں، مورث کی موت، اور وارث کی حیات حقیقی ہو یا تقدیری، چنانچہ حمل اور علم وجہ ارث کا اور اسباب اور موانع ضمن کتاب میں مذکور ہوں گے انشاء اللہ تعالیٰ، اور اس علم کے استخراج کے تین اصول ہیں کتاب اللہ اور حدیث رسول اللہ ﷺ۔ چنانچہ نانی کی ارث مغیرہ اور ابن سلمہ کی شہادت سے ثابت ہے، اور اصل ثالث اجماع امت ہے۔ چنانچہ دادی کے ارث عمر۔ فاروق رضی اللہ عنہ کے اجتہاد سے ثابت ہے اور اسی پر اجماع ہے اصحاب کرام کا اور قیاس کو فرائض میں کچھ دخل نہیں۔ کذا فی غایۃ الاوطار ناقلاً عن الطحاوی مختصراً۔

۱۔ بَابُ : مَا جَاءَ فِي مَنْ تَرَكَ مَالًا فَلِوَرَثَتِهِ

اس بیان میں کہ جس نے مال چھوڑ وہ اس کے وارثوں کا ہے

(۲۰۹۰) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : ((مَنْ تَرَكَ مَالًا فَلِوَرَثَتِهِ، وَمَنْ تَرَكَ ضِيَاعًا فَإِلَيَّ)) . (اسنادہ صحیح)

ترجمہ: روایت ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ کہا انہوں نے فرمایا رسول اللہ ﷺ نے: جس نے چھوڑا مال تو وہ اس کے وارثوں کا ہے، اور جو چھوڑے ضیاع تو ان کی پرورش میرے ذمہ ہے۔

فائدہ: حدیث حسن ہے صحیح ہے۔ اور روایت کی زہری نے ابو سلمہ سے انہوں نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے انہوں نے نبی ﷺ سے یہ حدیث اور اس میں طول ہے اور وہ پوری ہے بہ نسبت اس کے اس باب میں جابر اور انس رضی اللہ عنہما سے بھی روایت ہے اور مراد من ترك ضیاعاً سے وہ ضیاع ہیں کہ جس کی پرورش کے لیے میت نے کچھ مال نہ چھوڑا ہو تو آپ نے فرمایا کہ میں اس کی پرورش کروں گا اور خرچ اٹھاؤں گا۔

مترجم: ضیاع مصدر ہے ضاع یضیع کا بروزن سحاب بمعنی زن وفرزند اور جو آدمی کے نفقہ اور مؤونت میں ہوں اور ہر ضعیف و نیاز مند کہ امور و حوائج میں محتاج ہو کسی کا، اور بمعنی ہلاک اور ایک قسم خوشبو کی بھی ہے، اور یہاں زن فرزند مراد ہیں۔ نووی نے کہا جو چھوڑ جائے دین اور ضیاع اس کا ادا اور پرورش آپ ﷺ کے خصائص میں تھا، اور حکام پر واجب نہیں گویا ان کے نزدیک یہ فرمانا آپ ﷺ کا تبرعاً تھا۔

❀❀❀❀

۲۔ بَابُ : مَا جَاءَ فِي تَعْلِيمِ الْفَرَائِضِ

تعلیم کے بیان میں

(۲۰۹۱) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : ((تَعَلَّمُوا الْفَرَائِضَ وَالْقُرْآنَ وَعَلِّمُوا النَّاسَ فَإِنِّي مَقْبُوضٌ)).

(اسنادہ ضعیف ۔ المشكاة : ۳۰۴۴ ۔ الارواء : ۱۶۶۴) اس میں محمد بن قاسم الاسدی اور شہر بن حوشب دونوں ضعیف ہیں۔

ترجمہ: روایت ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ انہوں نے کہا فرمایا رسول اللہ ﷺ نے: سیکھو تم فرائض کو اور قرآن کو اور سکھاؤ اسے لوگوں کو اس لیے کہ میں وفات پانے والا ہوں۔

فائدہ: اس حدیث میں اضطراب ہے۔ اور روایت کی اسامہ نے یہ حدیث عوف سے انہوں نے سلمان بن جابر سے انہوں نے

ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے انہوں نے نبی ﷺ سے۔ روایت کی ہم سے یہ حدیث حسین نے انہوں نے ابواسامہ سے اس کے معنوں میں۔

مترجم: دارقطنی اور ابن ماجہ میں ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: سیکھو فرائض کو کہ وہ نصف علم ہے اور بھلایا جاتا ہے اور پہلے وہی چھینا جائے گا میری امت سے۔ اور ابوداؤد میں ہے کہ علم تین ہیں اور سوا اس کے حاجت سے زیادہ ہے۔ اول آیت محکمہ۔ دوم سنت قائمہ۔ سوم فریضہ عادلہ۔ اور مراد فریضہ سے سہم ہے اصحاب فرائض کا۔ اور فرمایا آپ ﷺ نے اعلم تر امت میں علم فرائض میں زید بن ثابت ہیں۔ رواہ احمد وابن ماجہ والترمذی والنسائی۔ اقول مراد نصف علم سے یہ ہے کہ علم دو قسم ہے ایک یہ کہ آدمی اس پر حیات دنیوی میں عمل کرے اور دوسرے وہ کہ اس کے وارث بعد اس کے موت کے اس پر عامل ہوں، اور علم میراث ایسا ہے ہی، پس نصف علم ہوا۔

❁❁❁❁

٣۔ بَابُ : مَا جَاءَ فِي مِيرَاثِ الْبَنَاتِ

لڑکیوں کے میراث کے بیان میں

(٢٠٩٢) عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ: جَاءَتِ امْرَأَةُ سَعْدِ بْنِ الرَّبِيعِ بِابْنَتَيْهَا مِنْ سَعْدٍ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَتْ: يَارَسُولَ اللّٰهِ! هَاتَانِ ابْنَتَا سَعْدِ بْنِ الرَّبِيعِ قُتِلَ أَبُوهُمَا مَعَكَ يَوْمَ أُحُدٍ شَهِيدًا، وَإِنَّ عَمَّهُمَا أَخَذَ مَالَهُمَا فَلَمْ يَدَعْ لَهُمَا مَالًا، وَلَا تُنْكَحَانِ إِلَّا وَلَهُمَا مَالٌ قَالَ: ((**يَقْضِي اللّٰهُ فِي ذٰلِكَ**)) فَنَزَلَتْ آيَةُ الْمِيرَاثِ، فَبَعَثَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى عَمِّهِمَا فَقَالَ: ((**أَعْطِ ابْنَتَيْ سَعْدٍ الثُّلُثَيْنِ وَأَعْطِ أُمَّهُمَا الثُّمُنَ وَمَا بَقِيَ فَهُوَ لَكَ**)). (اسناده حسن عند الالبانی) صحيح ابی داؤد (٢٥٧٣ـ ٢٥٧٤) بعض محققین کہتے ہیں اس میں ابن عقیل ضعیف ہے۔

ترجمہ: روایت ہے جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے کہا کہ آئیں بی بی سعد بن ربیع رضی اللہ عنہ کی اپنی دو لڑکیوں کو لے کر جو بیٹیاں تھیں سعد کی رسول اللہ ﷺ کے پاس اور کہا یارسول اللہ (ﷺ) یہ دونوں بیٹیاں ہیں سعد بن ربیع کی شہید ہوئے ان کے باپ آپ ﷺ کی رفاقت میں احد کے دن اور ان کے چچا نے لے لیا سب مال ان لڑکیوں کا، اور نہ چھوڑا ان کے لیے کچھ مال اور ان کا نکاح نہیں ہوسکتا جب تک ان کا کچھ مال نہ ہو۔ فرمایا آپ ﷺ نے اللہ تعالیٰ حکم کردے گا اس باب میں۔ سو اتری آیت میراث کی اور حکم بھیجا رسول اللہ ﷺ نے ان کے چچا کو کہ دے دیں سعد کی بیٹیوں کو دو ثلث اور ان کی ماں کو آٹھواں حصہ اور باقی تیرا ہے۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔ نہیں جانتے ہم اس کو مگر عبداللہ بن محمد بن عقیل کی روایت سے۔ اور روایت کی یہ شریک نے بھی عبداللہ بن محمد بن عقیل سے۔

مترجم: اولاد کی میراث میں اصل یہ آیت ہے جس کا شان نزول اس روایت میں مذکور ہوا۔

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى ﴿ تَعَالٰى يُوْصِيْكُمُ اللّٰهُ فِيْٓ اَوْلَادِكُمْ لِلذَّكَرِ مِثْلُ حَظِّ الْاُنْثَيَيْنِ فَاِنْ كُنَّ نِسَآءً فَوْقَ اثْنَتَيْنِ فَلَهُنَّ ثُلُثَا مَا تَرَكَ وَاِنْ كَانَتْ وَاحِدَةً فَلَهَا النِّصْفُ ﴾ الآيَة .

''یعنی اللہ کہہ رکھتا ہے تم کو تمہاری اولاد میں مرد کو حصہ ہے برابر دو عورتوں کے پھر اگر نری عورتیں ہوں دو سے اوپر تو ان کو دو تہائیاں ہیں جو چھوڑ مرا ہے اور اگر ایک ہے تو اس کو آدھا'' (آلایۃ)

مترجم: کہتا ہے اگر دو لڑکیاں ہوں تو یہ مسئلہ منصوص قرآن عظیم میں نہیں، اور اجماع سلف منعقد ہے کہ ان کا حکم بھی وہی ہے جو دو سے زیادہ کا ہے (فتح الرحمٰن) پس میراث اولاد کی باپ سے خواہ ماں سے اس طرح پر ہے کہ جب مر جائے باپ یا ماں اور چھوڑ جائے لڑکا اور لڑکی یعنی اولاد ذکور واناث دونوں قسم پس مرد کو اس میں سے حصہ ہے برابر دو عورتوں کے، یعنی مرد کو دو راس اعتبار کریں اور عورت کو ایک راس، اور اگر فقط لڑکیاں ہوں اور لڑکا ان کے ساتھ نہ ہو تو دو لڑکیوں یا ان سے زیادہ کو دو ثلث ہیں ترکہ سے، اور اگر ایک لڑکی ہے تو اسے نصف ہے کل مال کا، پھر اگر شریک ہو جائے اولاد کے ساتھ کوئی اور اصحاب فرائض اور اولاد میں کوئی نر بھی ہو تو پہلے اسے حصہ دیں لیویں۔ مثلاً وہ شریک زوجہ ہے یا زوج یا ماں باپ میت کے واللہ اعلم اور اس کے بعد جو باقی رہے وہ اولاد پر اس طرح تقسیم ہو کہ مرد کو دو حصہ۔ اور عورتوں کو ایک حصہ، حاصل کلام یہ ہے کہ بنات ابناء کے ساتھ مل کر عصبہ بالغیر ہو جاتے ہیں واللہ اعلم۔ اور اولاد نر کا مرتبہ جب کہ خاص میت کی اولاد نہ ہو مانند حالت اولاد بالواسطہ کے ہے یعنی جیسا بیٹا بیٹی میت کے نہ ہو تو پوتا پوتی ورثہ لینے میں ان کے قائم مقام ہیں، کہ مرد ان کے مثل مردانِ اولاد بیواسطہ کے ہیں اور عورتیں ان کی مثل زنان بیواسطہ اور وارث ہوتے ہیں یہ جیسے کہ وارث ہوتے ہیں اولاد بے واسطہ، اور محجوب کرتے ہیں جیسا کہ محجوب کرتی ہیں اولاد بیواسطہ پس اگر جمع ہو جاویں اولاد بے واسطہ اولاد پسر کے ساتھ اور اولاد بے واسطہ میں کوئی مرد بھی ہو تو حکم یہ ہے کہ اولاد پسر کو میراث نہیں اولاد بے واسطہ کے ہوتے ہوئے، اور اگر اولاد بے واسطہ میں کوئی مرد نہ ہو اور ہوویں اولاد بے واسطہ دو لڑکیاں یا زیادہ تو میراث نہیں ہے دختران پسر کو ان کے ہوتے ہوئے مگر جب کہ ہوئے اولاد پسر میں کوئی مرد کہ برابر ہو دختران پسر کے درجہ نسب میں یا نیچے ہو ان سے تو باز رکھے گا یہ مرد مال زیادہ کو دختران بے واسطہ سے اور تقسیم ہوگا یہ مال زیادہ دختران پسر اور اس مرد پر لِلذَّكَرِ مِثْلُ حَظِّ الْاُنْثَيَيْنِ اور مال زیادہ سے مراد وہ مال ہے جو دختران بے واسطہ سے بچے، پھر اگر کچھ نہ بچے تو دختران پسر کو کچھ نہیں، اور اگر اولاد بے واسطہ ایک ہے لڑکی ہو تو اسے نصف ہے اور دختر، پسر ایک ہو یا زیادہ لڑکوں کی دختر سے یعنی جو بہ نسبت میت کے ایک مرتبہ میں ہیں تو ان کا کچھ مقرر نہیں اس صورت میں جیسا کہ اوپر کی صورت میں چھٹا حصہ تھا ولیکن اہل فرائض سے اگر کچھ باقی رہے گا تو وہ بقیہ اس مرد پر اور جو اس کے مرتبہ میں ہو یا اس سے اوپر ہو دختران پسر سے تقسیم ہو جائے گا مرد کو دو حصہ، عورت کو ایک، اور جو اس مرد سے نیچے کے درجے کے ہیں اس کو کچھ نہ ملے گا۔ اور اگر اہل فرائض سے کچھ نہ بچے تو ان کو کچھ نہ ملے گا۔ (مصفیٰ شرح موطاً)

٤۔ بَابُ : مَا جَآءَ فِيْ مِيْرَاثِ بِنْتِ الْإِبْنِ مَعَ بِنْتِ الصُّلْبِ

بیٹیوں کے ساتھ پوتیوں کی میراث کے بیان میں

(۲۰۹۳) عَنْ هُزَيْلِ بْنِ شُرَحْبِيْلَ قَالَ : جَآءَ رَجُلٌ إِلٰى أَبِيْ مُوْسٰى وَسَلْمَانَ بْنِ رَبِيْعَةَ فَسَأَلَهُمَا، عَنِ ابْنَةٍ وَابْنَةِ ابْنٍ وَأُخْتٍ لِأَبٍ وَأُمٍّ؟ فَقَالَا : لِـلْابْنَةِ النِّصْفُ، وَلِلْأُخْتِ مِنَ الْأَبِ وَالْأُمِّ مَا بَقِيَ. وَقَالَا لَهٗ : انْطَلِقْ إِلٰى عَبْدِاللّٰهِ فَسْأَلْهُ ؛ فَإِنَّهٗ سَيُتَابِعُنَا، فَأَتٰى عَبْدَاللّٰهِ فَذَكَرَ لَهٗ ذٰلِكَ وَأَخْبَرَهٗ بِمَا قَالَا . قَالَ عَبْدُاللّٰهِ : قَدْ ضَلَلْتُ إِذًا وَّمَا أَنَا مِنَ الْمُهْتَدِيْنَ وَلٰـكِنِّيْ أَقْضِيْ فِيْهِمَا كَمَا قَضٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لِلْابْنَةِ النِّصْفُ وَلِابْنَةِ الْإِبْنِ السُّدُسُ تَكْمِلَةَ الثُّلُثَيْنِ، وَلِلْأُخْتِ مَا بَقِيَ)) .

(اسناده صحيح) ارواء الغليل (١٦٨٣) الروض النضير (٦٣٤) صحيح ابی داود (٢٥٧٢)

ترجمہ: روایت ہے ہزیل بن شرحبیل سے کہ آیا ایک مرد ابوموسیٰ اور سلیمان بن ربیعہ کے پاس اور پوچھی ان دونوں نے میراث بیٹی اور پوتی اور حقیقی بہن کی، سوانہوں نے کہا بیٹی کو نصف ہے اور بہن کو باقی۔ اور کہا دونوں نے کہ تو جا عبداللہ کے پاس اور پوچھ ان سے، سو وہ بھی جواب میں ہمارا ساتھ دیں گے، سو آیا وہ عبداللہ کے پاس اور ذکر کیا اس کا اور خبر دی ابی موسیٰ اور سلیمان کے قول کی، عبداللہ نے کہا میں اگر یہی حکم دوں تو گمراہ ہوگیا میں اور نہ ہوا راہ پانے والوں میں ولیکن فتویٰ دیتا ہوں تجھ کو جیسا فتویٰ دیا رسول اللہ ﷺ نے بیٹی کو نصف اور پوتی کو چھٹا حصہ کہ کامل ہو جاویں یہ دونوں حصہ مل کر دو ثلث اور ما بقی بہن کو۔

فائدہ : یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔ اور ابوقیس اودی کا نام عبدالرحمٰن بن ثروان ہے، اور وہ کوفی ہیں۔ اور روایت کی یہ حدیث شعبہ نے بھی ابوقیس سے۔

مترجم: لڑکے اور پوتے کے حصوں کی تحقیق ہمارے قول میں اوپر مذکور ہو چکی اور بہن حقیقی قائم مقام بیٹی کے ہے، یعنی نہ ہو تو حقیقی بہن کا حال بیٹی کا سا ہے کہ ایک کو نصف ملتا ہے اور ایک سے زیادہ کو دو ثلث اور اپنے بھائی کے ساتھ عصبہ ہو جاتے ہیں اور بھائی بہن پر للذکر مثل حظ الانثیین حصہ ہوتا ہے علاتی بہن بجائے پوتی کے ہے یعنی جو حکم پوتی کے میراث کا ساتھ بیٹے کے ہے وہی حکم علاتی بہن کا ساتھ حقیقی کے ہے، جیسے پوتی بوقت نہ ہوتے بیٹی کے بجائے بیٹی کے ہو جاتی ہے، اور ایک نصف اور زائد ثلثان اور ساتھ اپنے بھائی کے میراث بعصوبت پاتی ہیں، یہی حال بعینہ علاتی بہنوں کا ہے بروقت نہ ہونے حقیقی بہن کے اور جس طرح ایک بیٹی کے ساتھ پوتے کو سدس ملتا ہے ایسے ہی ایک علاتی بہن کو ساتھ حقیقی بہن کے، اور جس طرح دو بیٹیوں کے ساتھ پوتیاں بالکل محروم ہو جاتی ہیں ایسے ہی دو حقیقی بہنوں کے ساتھ علاتی بہن بالکل محروم ہو جاتی ہے۔ اسی طرح باوصف ہونے دو بہنوں حقیقی کے اگر ساتھ علاتی بہنوں کے بھائی علاتی پایا جائے تو یہ بہنیں بھی عصبہ ہو جائیں گی۔

فائدہ : پوتیوں میں مذکر اسفل بھی عصبہ کر دیتا ہے یہاں یہ بات نہیں ہے پس اگر ایک شخص مرے اور دو بہنیں حقیقی اور ایک بہن علاتی اور ایک بھتیجا چھوڑے تو دو ثلث حقیقی بہنوں کو ملیں گے اور باقی ابن الاخ کو، اور علاتی بہنوں کو کچھ نہ ملے گا۔ (علم الفرائض)

❀❀❀❀

۵۔ بَابُ : مَا جَاءَ فِي مِيرَاثِ الْإِخْوَةِ مِنَ الْأَبِ وَالْأُمِّ

سگے بھائیوں کی میراث کے بیان میں

(۲۰۹۴) عَنْ عَلِيٍّ أَنَّهُ قَالَ : إِنَّكُمْ تَقْرَءُ وْنَ هٰذِهِ الْآيَةَ : ﴿ مِنْۢ بَعْدِ وَصِيَّةٍ تُوْصُوْنَ بِهَا أَوْ دَيْنٍ ﴾ [النساء : ١٢] وَأَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَضٰى بِالدَّيْنِ قَبْلَ الْوَصِيَّةِ وَأَنَّ أَعْيَانَ بَنِي الْأُمِّ يَرِثُوْنَ دُوْنَ بَنِي الْعَلَّاتِ، الرَّجُلُ يَرِثُ أَخَاهُ لِأَبِيْهِ وَأُمِّهٖ دُوْنَ أَخِيْهِ لِأَبِيْهِ. (اسناده حسن عند الالبانی) ارواء الغلیل (١٦٦٧) بعض محققین کہتے ہیں اس میں الحارث الاعور ضعیف ہے۔ البتہ اس مفہوم کی حدیث ابن ماجہ (۲۴۴۳) میں ہے وہ حسن ہے۔

ترجمہ: روایت ہے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا انہوں نے پڑھتے ہو تم یہ آیت من بعد وصية الاية اور تحقیق کہ رسول اللہ ﷺ نے حکم دیا ادائے دین کا قبل وصیت کے، اور حکم کیا اعیان بنی الام کے کہ بھائی ہیں حقیقی ایک ماں باپ سے وہ وارث ہوتے ہیں نہ برادران اخیافی کہ بھائی ہیں ایک باپ سے۔ یعنی مرد وارث ہوتا ہے اپنے حقیقی بھائی کا کہ ایک ماں باپ سے ہو نہ علاتی بھائی کا کہ ایک باپ سے ہو۔

فائدہ : روایت کی ہم سے بندار نے انہوں نے یزید بن ہارون سے انہوں نے زکریا بن ابی زائدہ سے انہوں نے ابواسحاق سے انہوں نے حارث سے انہوں نے علی رضی اللہ عنہ سے انہوں نے نبی ﷺ سے مثل اس کے۔ روایت کی ہم سے ابن ابی عمر نے انہوں نے سفیان سے انہوں نے ابواسحاق سے انہوں نے حارث سے انہوں نے علی رضی اللہ عنہ سے کہ حکم فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کہ اعیان بنی الام کہ حقیقی بھائی ہیں وارث ہوتے ہیں، نہ بنی العلات کہ برادران اخیافی ہیں، اس حدیث کو نہیں جانتے ہم مگر ابواسحاق کی سند سے کہ وہ حارث سے اور وہ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں۔ اور کلام کیا بعض اہل علم نے حارث میں اور عمل اسی حدیث پر ہے اہل علم کے نزدیک۔

مترجم: یعنی حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ شاید تمہیں اس آیت میں شبہ وارد ہو کہ اللہ تعالیٰ نے وصیت کو پہلے ذکر کیا ہے اور دین اس کے بعد مذکور ہے تو اجرائے وصیت قبل ادائے دین ضرور ہے اور آپ نے ادائے دین مقدم کیا وصیت پر، سو جان لو کہ دین مقدم ہے حکماً اگرچہ مؤخر ہے ذکراً، اور تقدم وصیت کا ذکراً فقط مزید اعتنا کے واسطے ہے کہ وہ حق میت ہے اور نفوس ورثہ پر شاق ہے اور برادران حقیقی کو ایک ماں باپ سے، اگر برادران علاتی کے ساتھ جمع ہوں تو میراث برادران حقیقی کو ہے، سو تمہیں وہم نہ ہو کہ قرآن میں تو اللہ تعالیٰ نے سب بھائیوں کو برابر ذکر کیا ہے اور برادران اخیافی کہ ایک ماں سے ہیں اصحاب فرائض سے ہیں یہاں کلام ہے

عصبات میں اور الرجل یرث اخاہ سے آخر تک تفسیر و تاکید کلام سابق ہے (شرح مشکوٰۃ)

(۲۰۹۵) عَنْ عَلِیٍّ قَالَ : ((قَضٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَنَّ اَعْیَانَ بَنِی الْاُمِّ یَتَوَارَثُوْنَ دُوْنَ بَنِی الْعَلَّاتِ.

(اسنادہ حسن عند الالبانی۔ انظر ما قبلہ) دیکھیں حدیث (۲۰۹۴)

ترجمہ : علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حکم فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کہ اعیان بنی الام کہ حقیقی بھائی ہیں وارث ہوتے ہیں نہ بنی العلات کہ برادران اخیافی ہیں۔

٦۔ بَابُ : مِيْرَاثِ الْبَنِيْنَ مَعَ الْبَنَاتِ

بیٹوں کے ساتھ بیٹیوں کی میراث کے بیان میں

(۲۰۹٦) عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ : جَاءَنِیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ یَعُوْدُنِیْ وَاَنَا مَرِیْضٌ فِیْ بَنِیْ سَلِمَةَ، فَقُلْتُ : یَانَبِیَّ اللّٰهِ! کَیْفَ اَقْسِمُ مَالِیْ بَیْنَ وَلَدِیْ؟ فَلَمْ یَرُدَّ عَلَیَّ شَیْئًا ، فَنَزَلَتْ : ﴿ **یُوْصِیْکُمُ اللّٰهُ فِیْٓ اَوْلَادِکُمْ لِلذَّکَرِ مِثْلُ حَظِّ الْاُنْثَیَیْنِ** ﴾ [النساء : ۱۱] الایة . (اسنادہ صحیح)

ترجمہ: روایت ہے جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے کہا آئے میرے پاس رسول اللہ ﷺ عیادت کی میری اور میں بیمار تھا بنی سلمہ کے محلہ میں، سو عرض کی میں نے اے نبی اللہ کے! کیونکر تقسیم کروں میں اپنا مال اپنی اولاد میں، سو جواب نہ دیا آپ ﷺ نے کچھ، اور اتری یہ آیت: ﴿یُوْصِیْکُمُ اللّٰهُ فِیْٓ اَوْلَادِکُمْ الایة﴾[1]۔

فائدہ : یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔ اور روایت کی یہ ابن عیینہ وغیرہ نے محمد بن منکدر سے انہوں نے جابر رضی اللہ عنہ سے۔

❀ ❀ ❀ ❀

۷۔ بَابُ : مِيْرَاثِ الْاَخَوَاتِ

بہنوں کی میراث کے بیان میں

(۲۰۹۷) **حَدَّثَنَا** مُحَمَّدُ بْنُ الْمُنْکَدِرِ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِاللّٰهِ یَقُوْلُ : مَرِضْتُ فَاَتَانِیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ یَعُوْدُنِیْ، فَوَجَدَنِیْ قَدْ اُغْمِیَ عَلَیَّ، فَاَتَانِیْ وَمَعَهٗ اَبُوْبَکْرٍ وَعُمَرُ وَهُمَا مَا شِیَان فَتَوَضَّاَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَصَبَّ عَلَیَّ مِنْ وَضُوْئِهٖ، فَاَفَقْتُ فَقُلْتُ : یَارَسُوْلَ اللّٰهِ! کَیْفَ اَقْضِیْ فِیْ مَالِیْ؟ اَوْ کَیْفَ اَصْنَعُ فِیْ مَالِیْ؟ فَلَمْ یُجِبْنِیْ شَیْئًا، وَکَانَ لَهٗ تِسْعُ اَخَوَاتٍ حَتّٰی نَزَلَتْ اٰیَةُ الْمِیْرَاثِ ﴿ **یَسْتَفْتُوْنَكَ قُلِ اللّٰهُ یُفْتِیْکُمْ فِی الْکَلٰلَةِ** ﴾ [النساء : ۱۷٦]. قَالَ جَابِرٌ فِیَّ نَزَلَتْ . (صحیح) صحیح أبی داؤد (۲۰٦۸)

[1] اور زیادہ تفصیل اس کی آگے آتی ہے۔

ترجمہ: روایت ہے ہم سے بیان کیا محمد بن منکدر نے انہوں نے سنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے کہا انہوں نے کہ بیمار ہوا میں اور آئے میرے پاس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میری عیادت کو، اور پایا مجھے کہ بے ہوشی آ گئی تھی مجھ پر، سو آئے آپ اور ابوبکر دونوں پیدل تھے سو وضو کیا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) نے اور ڈال دیا وضو کا بچا ہوا پانی یا غسالہ وضو کا مجھ پر سو ہوش میں آیا میں، اور عرض کی میں نے یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیا حکم کروں میں اپنے مال میں یا یہ کہا کیا کروں میں اپنا مال یعنی یہ شک راوی ہے پھر آپ نے جواب نہ دیا مجھ کو۔ اوران کی یعنی جابر رضی اللہ عنہ کی نو بہنیں تھیں، یہ قول ہے محمد بن منکدر کا یہاں تک کہ نازل ہوئی آیت میراث کی لیستفتونک سے آخر تک۔ کہا جابر رضی اللہ عنہ نے یہ آیت میرے باب میں اتری۔

فائدہ: یہ حدیث صحیح ہے۔

مترجم: ان دونوں باب میں مصنف رحمۃ اللہ علیہ نے بھائی بہنوں کا ذکر کیا ہے پہلے ہم ان کا خلاصہ احکام کرتے ہیں بعد اس کے آیت مبارکہ یستفتونک کی شرح کریں گے۔ فاقول بعون اللہ وقوتہ بھائی اگر ایک ماں باپ سے ہیں تو حقیقی ہیں اور اگر باپ ایک ہے تو علاتی ہیں اور اگر ماں ایک ہے تو اخیافی ہیں۔ پس حقیقی اگر میت کا فرزند نرینہ موجود ہے یا فرزند فرزند کہ نر ہو تو اس صورت میں ان کو کچھ نہیں ملتا اور اسی طرح جب کہ میت کا باپ موجود ہو اور وہ وارث ہوتے ہیں میت کی لڑکیوں کے ساتھ یا پوتیوں کے ساتھ مگر جب کہ میت کا دادا نہ ہو اس طرح کہ وہ اس صورت میں عصبہ ہیں کہ پہلے ذوی الفروض پر ان کے حصوں کے موافق ترکہ تقسیم کیا جائے اور بعد جو باقی رہے وہ ان کو ملے (یعنی بھائی کو) اس طرح سے کہ مرد کو دو حصہ (یعنی بہن کو) اور عورت کو ایک حصہ اور اگر ذوی الفروض سے کچھ نہ بچے تو ان کو کچھ نہ ملے گا، اور اگر میت نے باپ اور دادا اور فرزند اور اولاد فرزند خواہ مرد ہو یا عورت کچھ نہ چھوڑا تو اس صورت میں حقیقی بہن اگر ایک ہے تو اسے آدھا ہے کل مال کا اور اگر دو ہیں یا دو سے زیادہ تو انہیں دو ثلث ہیں، اور اگر ان کے ساتھ کوئی بھائی حقیقی ہے میت کا تو پھر یہ بہنیں ذوی الفروض نہیں بلکہ عصبہ ہیں۔ اب جو ذوی الفروض سے بچے گا ان پر للذکر مثل حظ الانثیین کے طور سے بٹے گا اس صورت میں ان کا یہی حکم ہے مگر ایک مسئلہ میں کہ برادران عینی کو کچھ نہیں بچتا اس لیے کہ ان کو شریک کر دیتے ہیں برادران اخیافی میں تا کہ بالکل بے نصیب نہ رہیں۔ اور صورت اس کی یہ ہے کہ مثلاً ہندہ نے وفات پائی اور چھوڑا اپنے شوہر اور ماں اور برادران اخیافی اور عینی کو تو پہنچا شوہر ہندہ کو نصف، اور مادر کو سدس، اور برادران اخیافی کو ثلث، اور باقی نہ رہا برادران عینی کو کچھ تو اس صورت میں برادران عینی کو برادران اخیافی کے شریک کر دیں گے، اسی ثلث میں، اور مردوں کو دو حصہ اور عورتوں کو ایک ایک حصہ تقسیم کر دیں گے، اس لیے کہ یہ سب بھائی ہیں متوفی یعنی ہندہ کی ماں کی طرف سے یہ حکم ہے حقیقی بھائیوں کا۔ اب علاتی کا حکم سنئے کہ حال ان کا مثل برادران حقیقی کے ہے جب کہ میت کا کوئی برادران حقیقی میں سے نہ ہو ان کے مرد برابر ہیں ان کے مردوں کے اور ان کی عورتیں برابر ہیں ان کی عورتوں کے مگر اتنا فرق ہے کہ یہ شریک نہیں ہوتے برادران اخیافی کے پس اگر جمع ہو جاویں برادران علاتی اور عینی، اور عینی میں کوئی نر ہو تو میراث نہیں ہے علاتیوں میں سے کسی کو، اور اگر نہ ہوئے ان میں سے

کوئی نر، اور ہوئے عینی ایک بہن تو دیا جائے اسے ایک نصف اور خواہر علاتی کو ایک سدس کہ تمام ہو جاویں دو ثلث کہ انتہا ہے بہنوں کے حصوں کی، اور اگر خواہرانِ علاتی کے ساتھ کوئی مرد ہے تو اس صورت میں وہ اصحاب فرائض میں سے نہیں بلکہ عصبہ ہیں اگر اصحاب فرائض سے کچھ بچے گا ان پر للذکر مثل حظ الانثیین کے طور پر تقسیم ہوگا۔ اور اگر نہ بچا تو ان کو کچھ نہ ملے گا اور اگر خواہران عینی دو ہیں یا زیادہ ان کے لیے دو ثلث اور میراث نہیں ان کے ہوتے ہوئے علاتی بہنوں کو مگر جب کہ ہو ان کے ساتھ کوئی بھائی علاتی، پھر اگر ہے ان کے ساتھ علاتی بھائی تو یہ عصبہ ہیں اول اصحاب فرائض پر ترکہ تقسیم ہو پھر جو بچے ان پر تقسیم ہو للذکر مثل حظ الانثیین کے حساب سے، اور برادران اخیافی کو حصہ پہنچتا ہے برادران علاتی کے ساتھ اس طرح کہ ایک کو ایک سدس اور دو یا دو سے زیادہ کو ثلث، اور اس میں مرد کو ایک عورت کے برابر حصہ ہے نہ دو مرد اور عورت اس میں سب برابر ہیں بخلاف اور مقامات کے یہ حال ہے برادران علاتی کا۔

اب برادران اخیافی کا حال سنو کہ برادران اخیافی جو ایک ماں سے ہوں وارث نہیں ہوتے ساتھ فرزند میت کے نہ ساتھ پوتا پوتی کے، اور اسی طرح وارث نہیں ہوتے باپ اور دادا کے ہوتے ہوئے ان کے سوا اور صورتوں میں وارث ہوتے ہیں بطریق فرضیت نہ بطریق عصوبت ایک کو ان میں سے سدس ہے بہن ہو یا بھائی اور اگر دو ہوں تو ہر ایک کو ایک سدس، اور اگر دو سے زیادہ ہیں تو وہ سب شریک ہیں ثلث میں مرد کو حصہ ہے برابر ایک عورت کے اور یہ آیۂ مبارک اِنْ کَانَ رَجُلٌ یُّوْرَثُ کَلٰلَةً سے یہی مراد ہے اور کلالہ کے۔ باب میں دو آیتیں نازل ہوئیں ایک اول سورۂ نساء میں ایک آخر میں۔ ﴿قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی وَاِنْ کَانَ رَجُلٌ یُّوْرَثُ کَلٰلَةً اَوِ امْرَاَةٌ وَّلَهٗۤ اَخٌ اَوْ اُخْتٌ فَلِکُلِّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا السُّدُسُ فَاِنْ کَانُوْۤا اَکْثَرَ مِنْ ذٰلِكَ فَهُمْ شُرَکَآءُ فِی الثُّلُثِ مِنْۢ بَعْدِ وَصِیَّةٍ یُّوْصٰی بِهَاۤ اَوْ دَیْنٍ غَیْرَ مُضَآرٍّ وَّصِیَّةً مِّنَ اللّٰهِ وَاللّٰهُ عَلِیْمٌ حَلِیْمٌ﴾ ۔یعنی فرمایا اللہ جل جلالہ وجل شانہ نے: اور اگر جس مرد کی میراث ہے وہ کلالہ ہے یا عورت ہو اور اس کا ایک بھائی ہے یا بہن تو دونوں میں ہر ایک کو چھٹا حصہ، پھر اگر زیادہ ہووے اس سے تو سب شریک ہیں ایک تہائی میں بعد وصیت کے جو ہو چکی ہے یا قرض کے جب اوروں کا نقصان نہ کیا ہو یہ کہہ رکھا ہے اللہ تعالیٰ نے اور اللہ تعالیٰ سب جانتا ہے تحمل والا۔ انتہیٰ۔ کلالہ مشتق ہے کل سے اور کل لغت میں پشت کا رد اور پشت شمشیر اور وکیل اور ستم اور سختی کو کہتے ہیں۔ اور کلالہ بروزن صحابہ وہ مرد ہے کہ نہ ولد رکھتا ہوں نہ والد۔ قولہ اس کا ایک بھائی ہے یا بہن۔ اور مراد اس جگہ برادر خواہر اخیافی ہے باجماع امت۔ قولہ جب اوروں کا نقصان نہ کیا ہو یعنی حصہ زیادہ ثلث سے نہ ہوئے۔

❀❀❀❀

۸۔ بَابُ : مَا جَاءَ فِي مِيرَاثِ الْعَصَبَةِ

عصبات کی میراث کے بیان میں

مترجم: عصبات جمع ہے عصبہ کی۔ اور عصبہ مطلقاً لغت میں عبارت ہے محیط بالشئی سے اور معنی احاطہ عصبہ شرعی میں موجود ہیں کیونکہ عصبات کو ہر طرف سے گھیرے ہیں۔ اور تفصیل عصبات کی آخر باب میں مذکور ہوگی۔

(۲۰۹۸) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : ((أَلْحِقُوا الْفَرَائِضَ بِأَهْلِهَا فَمَا بَقِيَ فَهُوَ لِأَوْلَىٰ رَجُلٍ ذَكَرٍ)) . (اسناده صحيح) الارواء (۱۶۹۰) صحيح أبي داود (۲۵۷۷)

ترجمہ: روایت ہے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: دو حصے اہل فرائض کو پھر جو باقی رہے وہ اس کا حق ہے جو مرد قریب تر ہو میت سے۔

فائدہ : روایت کی ہم سے عبد بن حمید نے انہوں نے عبدالرزاق سے انہوں نے معمر سے انہوں نے ابن طاؤس سے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مانند اس کے۔ یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔ اور روایت کی بعض نے ابن طاؤس سے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مرسلاً۔

مترجم: عصبہ نسبی ہے یا سببی ہے، نسبی میں قسم ہے عصبہ بنفسہ یا عصبہ بغیرہ یا عصبہ مع غیرہ۔ اور وجہ انحصار عصبات نسبی کے تین قسم میں یہ ہے کہ ثبوت عصبیت میں غیر کے ملنے کی حاجت نہیں تو وہ عصبہ بنفسہ ہے یعنی بذات خود بلا انضمام شخص آخر عصبہ ہے، اور ثبوت عصبیت میں اگر غیر کا محتاج ہے اور یہ غیر بھی اس عصوبت میں شریک ہیں تو عصبہ مع غیرہ ہے، اور اگر غیر اس کے ساتھ شریک نہیں تو عصبہ بغیرہ ہے اور عصبہ بنفسہ لیتا ہے جمیع مال میت کا عندالانفراد یعنی بصورت نہ ہونے ذوالفروض کے، اور عصبہ بنفسہ وہ مرد ہے کہ نہ داخل ہو اس کے نسب میں میت تک کوئی انثیٰ۔ اور وہ چار قسم ہے اول جزء میت پھر اصل میت، پھر جزؤ اصل میت پھر جزء جد میت الاقرب فالاقرب اسی ترتیب سے کہ مذکور ہوئی، اور جزء میت جیسے فرزند میت پھر پوتا اگرچہ سافل ہو یعنی پروتا اور پروتے کا پر پوتا مقدم ہے اصل میت، پر اس کے بعد مستحق ہے اصل میت جیسے باپ اور وہ ہوتا ہے ایک بیٹی یا اس سے زیادہ کے ساتھ عصبہ اور صاحب فرض پھر اس کے بعد ہے اور جو اس سے اوپر ہو یعنی پردادا، الیٰ غیر ذالک۔ اور نانا جد فاسد ہے اور ذوالارحام میں ہے پھر ان کے بعد میت کا جزء اب ہے جیسے سگا بھائی پھر علاتی، پھر علاتی بھائی کے بعد سگے بھائی کا بیٹا، پھر اس کے بعد سوتیلے بھائی کا بیٹا، اگرچہ ابن الاخ سافل ہو یعنی بھتیجے کا بیٹا یا پوتا اور مؤخر کرنا بھائیوں کو دادا سے اگرچہ دادا عالی ہو۔ امام ابوحنیفہ کا قول ہے اور یہی قول مختار ہے، مفتیٰ بہ برخلاف صاحبین اور شافعی رحمہ اللہ کے۔ بعض نے کہا صاحبین کے قول پر فتویٰ ہے یعنی بھائی مقدم ہی دادا پر۔ طحطاوی نے کہا قول امام کا معتمد ہے پھر ان کے بعد میت کا جزء جد یعنی سگا چچا مقدم ہے، پھر سوتیلا چچا پھر سگے چچا کا بیٹا مقدم ہے، پھر اس کے بعد سوتیلے چچا کا بیٹا اگرچہ چچیرے بھائی سافل ہوں۔ اعمام پدری سے مقدم ہیں پھر بنی اعمام کے بعد باپ کا سگا چچا مقدم ہے پھر اس کا سوتیلا چچا ہے پھر اعمام پدری کے بعد دادا کا سگا چچا مقدم ہے پھر اس کے بعد باپ کے سوتیلے چچا کا بیٹا جد کے اعمام پر مقدم ہے پھر بنی اعمام پدری کے بعد دادا کا سگا چچا مقدم ہے پھر اس کے بعد سوتیلا چچا دادا کا پھر جد کے اعمام کے بعد ان کا بیٹا اسی طرح مقدم ہے یعنی سگا سوتیلے پر مقدم ہے اگرچہ عم پدری کے فرزند اور عم جدی کے فرزند سافل ہوں پس معلوم ہوا کہ عصوبت کے چار سبب ہیں بنوت پھر ابوت پھر اخوت پھر عمومت پھر قرب درجہ کے بعد عصبات میں جب تفاوت ہو، سگے کو سوتیلے پر ترجیح دی جاتی

ہے قرابت کے قوی ہونے کی وجہ سے سو عصبات میں سے جو عصبہ میت کا سگا ہوگا وہ سوتیلے پر مقدم ہے، اگرچہ عصبہ قوی القرابت عورت ہو جیسے سگی بہن بیٹے کے ساتھ مقدم ہے سوتیلے بھائی پر اور خلاصہ یہ ہے کہ درجہ برابر ہونے کے وقت دو قرابت والے کی تقدیم ہوتی ہے اور درجہ میں تفاوت ہونے سے اعلیٰ یعنی اقرب مقدم ہوتا ہے۔ برابری درجہ کی مثال یہ ہے کہ دو بھائی ایک سگا اور دوسرا سوتیلا تو سگا مقدم ہوگا کہ دو طرح سے قرابت رکھتا ہے باپ کی طرف سے بھی اور ماں کی طرف سے بھی، اور سوتیلا فقط ایک قرابت رکھتا ہے باپ کی طرف سے نہ ماں کی طرف سے، اور تفاوت درجہ کی مثال جیسے سوتیلا بھائی اور اسی کے بھائی کا بیٹا تو سوتیلا بھائی سگے بھتیجے پر مقدم ہے قریب تر ہونے سے اور عصبہ بغیرہ ہو جاتی ہیں بیٹیاں بیٹوں کے ہونے سے، اور پوتیاں پوتوں کے ہونے سے اگرچہ درجات میں سافل ہو، چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ﴿یوصیکم اللہ فی اولادکم للذکر مثل حظ الانثیین﴾ یعنی اللہ تعالیٰ تمہاری اولاد میں وصیت کرتا ہے مرد کے واسطے دو عورتوں کے حصہ کے برابر یعنی اگر ایک بیٹا اور ایک بیٹی ہے تو تین سہم سے قسمت ہوگی، دو سہم بیٹا لے گا اور ایک سہم بیٹی اور اگر دو بیٹیاں ہیں تو چار سہم سے قسمت ہوگی ایک ایک سہم ہر ایک بیٹی لے گی اور دو سہم بیٹا لے گا۔ اسی طرح بنین اور بنات ابن کو سمجھنا چاہیے اور سگی سوتیلی بہنیں عصبہ بغیرہ ہو جاتی ہیں اپنے بھائی کے ہونے سے جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ﴿وَاِنْ كَانُوْٓا اِخْوَةً رِّجَالًا وَّنِسَآءً فَلِلذَّكَرِ مِثْلُ حَظِّ الْاُنْثَيَيْنِ﴾ تو عصبہ بغیرہ چار عورتیں ہیں نصف اور ثلثین کے حصہ والیاں وہ عصبہ ہو جاتی ہیں اپنے بھائیوں کے ہونے سے اگرچہ ان کا بھائی حکمی ہو نہ حقیقی۔ چنانچہ میت کے ابن الابن کا بیٹا یعنی پروتہ عصبہ کر دیتا ہے اپنے برابر کے درجہ والی بہن یا اس بہن کو جو اس سے اونچے درجہ والی ہو اور عصبہ مع غیرہ بہنیں ہیں بیٹیوں کے ساتھ یا پوتیوں کے ساتھ حسب قول اہل فرائض کہ بہنوں کو بیٹیوں کے ساتھ عصبہ قرار دو اور ولد الزنا اور ولد الملاعنہ[1] کا عصبہ ان کی ماں کا مولیٰ ہے اور مولیٰ سے مراد اس مقام میں وہ ہے کہ عصبہ اور آزاد کرنے والے دونوں کو شامل ہو اور عصبہ سببی مولیٰ ہے غلام کا آزاد کرنے والا پھر مولی العتاقہ کے بعد اس کا عصبہ بنفسہ مقدم ہے اس کے عصبہ سببی پر اور بموجب ترتیب مقدم کے یہاں بھی لحاظ ضرور ہے۔ چنانچہ ابن معتق مقدم ہے، پھر ابن الابن علیٰ ہذا القیاس۔ اور جب کہ غلام آزاد مر گیا اپنے مولیٰ کا یعنی آزاد کرنے والے کا باپ اور بیٹا چھوڑ کر تو سب مال مولیٰ کے فرزند کا ہے۔ اور ابو یوسف نے کہا باپ کے واسطے چھٹا حصہ ہے، یا غلام آزاد نے اپنے مولیٰ کا دادا اور اس کا بھائی چھوڑا تو تمام مال دادا کا ہے بنا بر اس ترتیب کے جو عصبہ بنفسہ میں مذکور ہے اور صاحبین نے کہا کہ دونوں کے مابین مال مقسوم ہوگا میراث کی مانند اور ولاء عتاقت میں عصبہ بغیرہ نہیں نہ عصبہ مع غیرہ بدلیل قول آنحضرت ﷺ کہ عورتوں کو وا!! . میں سے کچھ حصہ نہیں مگر اس غلام کا ولاء ہے جس کے خود عورتوں نے آزاد کیا ہو۔ (الی اخر الحدیث) انتہی، (غایۃ الاوطار)

❀ ❀ ❀ ❀

---

[1] یعنی جس عورت نے لعان کیا ہو اپنے شوہر سے اور جدا ہو گئے ہوں۔

۹۔ بَابُ : مَا جَاءَ فِي مِيرَاثِ الْجَدِّ

دادا کی میراث کے بیان میں

(۲۰۹۹) عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ : ((جَاءَ رَجُلٌ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ : إِنَّ ابْنِي مَاتَ فَمَا لِي مِنْ مِيرَاثِهِ؟ فَقَالَ : لَكَ السُّدُسُ فَلَمَّا وَلَّى دَعَاهُ فَقَالَ : ((**لَكَ سُدُسٌ**)) آخَرُ فَلَمَّا وَلَّى دَعَاهُ قَالَ : ((**إِنَّ السُّدُسَ الْآخَرَ لَكَ طُعْمَةٌ**)) .

(اسنادہ ضعیف) اس میں حسن بصری مدلس ہے اور سماع کی صراحت نہیں ضعیف ابی داؤد (۵۰۰)

ترجمہ: روایت ہے عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے کہ آیا ایک مرد نبی ﷺ کے پاس اور کہا اس نے میرے بیٹے کا بیٹا یعنی پوتا مر گیا ہے، سو میرا حصہ کیا ہے اس کے مال سے فرمایا آپ ﷺ نے: تجھے چھٹا حصہ ہے یعنی باعتبار فرضیت کے پھر جب پیٹھ موڑی اس نے بلایا اس کو اور کہا تجھے چھٹا حصہ اور ہے پھر جب پیٹھ موڑی اس نے بلایا آپ ﷺ نے اس کو اور فرمایا یہ دوسرا سدس تمہاری خوراک ہے یعنی حصہ مفروضہ سے زائد ہے اور یہ بسبیل عصبیت تم کو ملا ہے۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔ اور اس باب میں معقل بن یسار سے بھی روایت ہے۔

مترجم: صورت مسئلہ لمعات میں یوں مرقوم ہے کہ ایک مرد مرا اور اس نے دو بیٹیاں چھوڑیں اور یہ دادا جو آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو دو ثلث بیٹیوں کو پہنچے اور ایک ثلث بچا جس میں سے ایک ثلث دادا کو علیٰ سبیل الفرضیت، پھر دوسرا سدس بھی اسی کو دیا علیٰ سبیل العصبیت، اور دونوں سدس ایک مرتبہ نہ دیئے کہ کسی کو یہ شبہ نہ پڑے کہ حصہ دادا کا ثلث ہے اور اس واسطے سدس ثانی کو طعمہ فرمایا کہ وہ اصل فرض پر زائد تھا۔ اور باپ اور دادا کے تین حال ہیں، اول فرض مطلق یعنی خالی تعصیب سے اور وہ چھٹا حصہ ہے ولد کے ساتھ یا ولد الابن کے ساتھ اور دوسری تعصیب مطلق یعنی خالی فرض سے دونوں کے نہ ہونے کے وقت یعنی جب کہ ولد اور ولد الابن نہ ہو تو بعد ذوی الفروض کے باقی مال کو باپ دادا لے گا بطریق عصوبت، تیسرے یہ کہ فرض اور تعصیب دونوں وہ بیٹی یا پوتے کے ساتھ اور اس صورت میں باپ یا دادا پہلے اپنا حصہ فرض یعنی سدس لے گا، اور بیٹی یا پوتی اپنا حصہ فرض یعنی نصف لے گی اور جو باقی رہا اس کو باپ یا دادا بطریق عصوبت کے لے۔ گا انتہیٰ (غایۃ الاوطار)

❀❀❀❀

۱۰۔ بَابُ : مَا جَاءَ فِي مِيرَاثِ الْجَدَّةِ

دادی اور نانی کی میراث کے بیان میں

(۲۱۰۰) عَنْ قَبِيصَةَ بْنِ ذُؤَيْبٍ قَالَ : جَاءَتِ الْجَدَّةُ أُمُّ الْأُمِّ وَ أُمُّ الْأَبِ إِلَى أَبِي بَكْرٍ فَقَالَتْ : إِنَّ ابْنَ ابْنِي

اَوِ أَنَّ ابْنَ ابْنَتِیْ مَاتَ وَقَدْ أُخْبِرْتُ أَنَّ لِیْ فِیْ حَقًّا، فَقَالَ اَبُوْبَکْرٍ: مَا اَجِدُلَكِ فِی الْکِتَابِ مِنْ حَقٍّ، وَمَا سَمِعْتُ مِنْ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَضٰی لَكِ بِشَیْءٍ وَسَاَسْاَلُ النَّاسَ فَشَهِدَ الْمُغِیْرَةُ بْنُ شُعْبَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ اَعْطَاهَا السُّدُسَ. قَالَ : وَمَنْ سَمِعَ ذٰلِكَ مَعَكَ؟ قَالَ : مُحَمَّدُ بْنُ مَسْلَمَةَ قَالَ : فَاَعْطَاهَا السُّدُسَ ثُمَّ جَآءَ تِ الْجَدَّةُ الْاُخْرٰی الَّتِیْ تُخَالِفُهَا اِلٰی عُمَرَ قَالَ سُفْیَانُ : وَزَادَنِیْ فِیْهِ مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِیِّ، وَلَمْ اَحْفَظْهُ عَنِ الزُّهْرِیِّ، وَلٰکِنْ حَفِظْتُهُ مِنْ مَعْمَرٍ اَنَّ عُمَرَ قَالَ : اِنِ اجْتَمَعْتُمَا فَهُوَ لَکُمَا وَاَیَّتُکُمَا انْفَرَدَتْ بِهٖ فَهُوَ لَهَا)) .

(ضعیف عند الالبانی۔ الارواء : ١٦٨٠) ضعیف ابی داوٗد(٤٩٧)سند میں انقطاع ہے قبیصہ راوی کا ابوبکر صدیق سے سماع ثابت نہیں۔

ترجمہ: روایت ہے قبیصہ بن ذویب سے کہ آئی ایک جدہ یعنی ماں کی ماں یا باپ کی ماں ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پاس اور کہا کہ پوتا میرا یا نواسہ میرا مر گیا اور مجھے خبر ملی ہے کہ میرا حق ہے کچھ کتاب اللہ میں سو کہا ابوبکر رضی اللہ عنہ نے میں نہیں پاتا اللہ کی کتاب میں تیرا کوئی حق اور نہیں سنا میں نے رسول اللہ ﷺ سے کہ حکم دیا ہوا نہوں نے تمہارے واسطے کچھ اور میں پوچھتا ہوں لوگوں سے، کہا راوی نے پھر پوچھا انہوں نے لوگوں سے پھر گواہی دی مغیرہ بن شعبہ نے رضی اللہ عنہ کہ رسول اللہ ﷺ نے دیا اس کو سدس فرمایا ابوبکر رضی اللہ عنہ نے اور کس نے سنی یہ حدیث تمہارے ساتھ؟ کہا: محمد بن مسلمہ نے۔ کہا راوی نے پھر دے دیا اس کو سدس۔ پھر آئی دوسری جدہ کہ مخالفت رکھتی تھی حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس، کہا سفیان نے اور زیادہ روایت کی معمر نے زہری سے مگر مجھے یاد نہیں رہا جو کچھ انہوں نے کہا زہری سے ولیکن یاد رکھتا ہوں میں معمر سے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا اگر تم دونوں جمع ہو جاؤ تو وہی سدس تم دونوں کو ہے اور جو منفرد ہو تم دونوں سے وہ سدس اسی کا ہے۔

فائدہ : روایت کی ہم سے انصاری نے انہوں نے معن سے انہوں نے مالک سے انہوں ابن شہاب سے انہوں نے عثمان بن اسحاق بن خزیمہ سے انہوں نے قبیصہ بن ذویب سے کہا آئی ایک جدہ ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پاس اور پوچھی اس نے میراث اپنی، فرمایا انہوں نے نہیں تیرا کتاب اللہ میں کچھ حصہ اور نہ سنتِ رسول اللہ ﷺ میں کچھ حصہ، پھر تو جا یہاں تک کہ میں دریافت کروں لوگوں سے۔ پھر دریافت کیا لوگوں سے تو کہا مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ نے میں حاضر تھا رسول اللہ ﷺ کے پاس کہ دیا آپ ﷺ نے جدہ کو سدس، فرمایا ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کوئی تمہارے ساتھ اور بھی ہے؟ تو کھڑے ہوئے محمد بن مسلمہ اور کہا جیسا کہا تھا مغیرہ نے۔ پھر جاری کر دیا سدس جدہ کو ابوبکر رضی اللہ عنہ نے۔ کہا راوی نے پھر آئی دوسری جدہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس اور پوچھا اس نے اپنی میراث کو، سو فرمایا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے نہیں ہے تیرا اللہ کی کتاب میں کچھ حصہ ولیکن وہی سدس ہے پھر تم دونوں اگر جمع ہو، یعنی نانی دادی دونوں وارث ہوں، تو وہی تقسیم ہو تم دونوں پر اور جوان دونوں میں سے اکیلی ہو تو اس کا وہی سدس ہے۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔اور وہ اثر ہے ابن عیینہ کی حدیث سے۔اس باب میں بریدہ سے بھی روایت ہے۔

مترجم: جدہ کی دو قسم ہے، صحیحہ اور فاسدہ۔جدہ صحیحہ وہ ہے جس کی نسب الی المیت میں ایک باپ دو ماؤں میں داخل نہ ہو۔اور جدہ فاسدہ وہ ہے کہ دو ماؤں کے مابین میں باپ داخل ہو اس واسطے کہ جو باپ کہ میت کے ساتھ ناتا رکھتا ہے بواسطہ عورت کے وہ جدّ فاسد ہے اب اس کی ماں خواہ مخواہ جدہ فاسد ہوگی۔چنانچہ نانا یعنی ماں کا باپ،تو نانا کی ماں جدہ فاسدہ ہے اس واسطے کہ دو ماؤں میں یعنی میت کی ماں اور نانا کی ماں میں نانا واسطہ واقع ہو،اور جدہ خواہ دادی ہو یا نانی اس کا چھٹا حصہ ہے،جیسا حدیث میں مذکور ہوا اور دو جدہ یا زیادہ اگر ہوں گی تو شریک ہوں گی اس سدس میں بشرطیکہ جدات صحیحہ ہوں،اور وہ جدہ فاسدہ ذوی الارحام میں ہے نہ ذوی الفروض میں دوسری شرط جدات میں یہ ہے کہ جمیع جدات درجہ میں مساوی ہوں اس واسطے کہ جدہ قریبہ جدۂ بعیدہ کی حاجب ہوتی ہے مطلقاً خواہ جدۂ حاجبہ ماں کی ہو ماں ہو یا باپ کی ماں اسی طرح جدہ بعیدہ محجوبہ خواہ ماں کی ماں ہو یا باپ کی ماں۔انتہیٰ (غایۃ الاوطار)

❀❀❀❀

(۲۱۰۱) **عن** الانصاری حدثنا معن حدثنا مالك عن ابن شهاب عن عثمان بن اسحاق بن خرشه عَنْ قَبِيصَةَ بْنِ ذُوَيْبٍ قَالَ : جَآءَ تِ الْجَدَّةُ اِلىٰ اَبِىْ بَكْرٍ فَسَأَلَتْهُ مِيرَاثَهَا قَالَ لَهَا : مَالَكِ فِىْ كِتَابِ اللّٰهِ شَيْءٌ، وَمَالَكِ فِىْ سُنَّةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ شَيْءٌ فَارْجِعِىْ حَتّٰى اَسْاَلَ النَّاسَ، فَسَأَلَ النَّاسَ، فَقَالَ الْمُغِيْرَةُ بْنُ شُعْبَةَ : حَضَرْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فَاَعْطَاهَا السُّدُسَ فَقَالَ اَبُوْبَكْرٍ : هَلْ مَعَكَ غَيْرُكَ؟ فَقَامَ مُحَمَّدُ بْنُ مَسْلَمَةَ الْاَنْصَارِىُّ فَقَالَ مِثْلَ مَا قَالَ الْمُغِيْرَةُ بْنُ شُعْبَةَ، فَاَنْفَذَهُ لَهَا اَبُوْبَكْرٍ. قَالَ : ثُمَّ جَاءَ تِ الْجَدَّةُ الْاُخْرٰى اِلٰى عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ فَسَأَلَتْهُ مِيرَاثَهَا؟ فَقَالَ : مَالَكِ فِىْ كِتَابِ اللّٰهِ شَيْءٌ وَلٰكِنْ هُوَ ذٰلِكَ السُّدُسُ، فَاِنِ اجْتَمَعْتُمَا فِيْهِ فَهُوَ بَيْنَكُمَا، وَاَيَّتُكُمَا خَلَتْ بِهِ فَهُوَ لَهَا)) . (ضعيف عند الالبانی)

[انظر ماقبلہ]

ترجمہ: قبیصہ بن ذؤیب سے روایت ہے کہتے ہیں ایک دادی حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے پاس آئی اور اپنی میراث کے بارے پوچھا‘ ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے کہا نہیں تیرا کتاب اللہ میں کوئی حصہ ہے نہ سنت رسول میں‘ پس تو چلی جا میں لوگوں سے دریافت کروں گا۔پھر لوگوں سے پوچھا تو مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ نے کہا میں حاضر تھا رسول اللہ ﷺ کے پاس کہ دیا آپ ﷺ نے دادی کو سدس۔فرمایا ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کوئی تمہارے ساتھ اور بھی ہے؟ تو کھڑے ہوئے محمد بن مسلمہ اور کہا جیسا کہا تھا مغیرہ نے،پھر جاری کر دیا سدس دادی کو ابوبکر رضی اللہ عنہ نے۔کہا راوی نے پھر آئی دوسری جدہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس اور پوچھا اس نے اپنی میراث کو تو فرمایا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے نہیں ہے تیرا کوئی اللہ کی کتاب میں حصہ لیکن وہی سدس ہے پھر تم دونوں اگر جمع ہوں (یعنی نانی‘ دادی دونوں وارث ہوں) تو وہی تقسیم ہو تم دونوں پر،اور جو ان دونوں میں سے اکیلی ہو تو اس کا وہی سدس ہے۔

۱۱ ۔ بَابُ : مَا جَاءَ فِيُ مِيرَاثِ الْجَدَّةِ مَعَ ابُنِهَا

اس بیان میں کہ دادی کی میراث اس کے بیٹے کے ہوتے ہوئے

(۲۱۰۲) عَنُ عَبُدِاللّٰهِ بُنِ مَسُعُوُدٍ قَالَ فِي الْجَدَّةِ مَعَ ابُنِهَا : اِنَّهَا اَوَّلُ جَدَّةٍ اَطُعَمَهَا رَسُوُلُ اللّٰهِ ﷺ سُدُسًا مَعَ ابُنِهَا وَابُنُهَا حَيٌّ. (اسناده ضعيف ـ الارواء : ۱٦۸۷) (اس میں محمد بن سالم راوی ضعیف ہے) تقریب (۵۸۹۸)

ترجمہ: روایت ہے عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے کہ انہوں نے کہا جدہ کی میراث میں اس کے بیٹا ہوتے ہوئے کہ وہ پہلی جدہ تھی کہ اس کو کھلایا یعنی دلوایا رسول اللہ ﷺ نے ایک سدس اس کے بیٹا کے ہوتے ہوئے اس وقت میں کہ بیٹا اس کا زندہ تھا۔

فائدہ : اس حدیث کو نہیں جانتے ہم مرفوع مگر اسی سند سے۔ اور وارث کیا ہے بعض اصحاب نبی ﷺ نے جدہ کو اس کا بیٹا ہوتے ہوئے، اور نہیں وارث کیا اس کو بعضوں نے۔

مترجم: مراد یہاں جدہ سے دادی ہے اور بیٹا اس کا یعنی باپ میت کا زندہ تھا، جان تو کہ جدات ابویات ہوں یا امیات محروم و محجوب ہو جاتی ہیں ماں کے ہوتے ہوئے امیات اس لیے کہ ماں قریب ہے میت سے اور سبب کا بھی اتحاد یعنی سبب ارث کا ماں ہونا ہے کہ مشترک ہے نانی اور ماں میں اور ماں میں قریب بھی میت کا ہے نہ نانی میں، پس نانی اس لئے محروم ہوگی اور ابویات اس لیے کہ اتحاد سبب بھی ہے اور زیادت قرب بھی یعنی دادی باپ کی ماں ہے اور میت کی خود ماں موجود ہے، پس دادی خود محجوب ہو جائے گی اور باپ کے ہوتے ہوئے ابویات محروم ہوتی ہیں اس لیے کہ باپ قریب ہے میت سے نہ امیات۔ اور یہ مذہب ہے عثمان و علی اور زید بن ثابت رضی اللہ عنہم وغیرہم کا۔ اور حضرت عمر اور ابن مسعود اور ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہم سے منقول ہے کہ دادی وارث ہوتی ہے باپ کے ہوتے ہوئے۔ اور شریح اور ابن سیرین اور حسن بصری نے بھی یہی مذہب اختیار کیا ہے، حدیث باب کو نظر کرتے ہوئے۔ اور بعض کا قول ہے کہ یہ جو حضرت نے اس جدہ کو دلوایا بطور اطعام و انعام کے تھا ورنہ جدہ کے لیے کچھ میراث نہیں، اور اقرب و ابعد تقدیم میراث میں برابر ہیں، مگر یہ قول ضعیف ہے (لمعات) اور امام مالک نے موطأ میں فرمایا ہے کہ ماں کے ہوتے ہوئے۔ نانی محروم اور اگر ماں نہیں ہے تو نانی کو سدس ہے بطریق فرضیت کے، اور دادی ماں کے ہوتے ہوئے محروم ہے اور باپ کے ہوتے ہوئے۔ بھی اور اگر ماں باپ دونوں نہیں ہیں تو دادی کو سدس بطریق فرضیت، اور اگر جمع ہو جاویں دادی اور نانی اور میت کا قریب تر کوئی ان سے نہ ماں ہے نہ باپ تو اگر نانی قریب تر ہے میت سے بہ نسبت دادی کے تو اسے سدس ہے اور دادی محروم، اور اگر دادی نزدیک تر ہے میت سے یا دونوں برابر ہیں قرب میں میت سے سو سدس منقسم ہے دونوں پر اور میراث نہیں اور جدات کو سوائے دو جدہ کے، اس لیے کہ آنحضرت ﷺ نے وارث کیا ایک جدہ کو، بعد ازاں ابوبکر رضی اللہ عنہ نے اصحاب رضی اللہ عنہم سے سوال کیا حکم جدہ کا پھر پہنچی ان کو خبر آنحضرت ﷺ کی پس دلوایا ایک سدس، پھر آئی دوسری جدہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس تو آپ نے فرمایا: میں بڑھانے والا نہیں

فرائض میں اللہ تعالیٰ کے کچھ اگر تم دونوں جمع ہو جاؤ تو سدس منقسم ہو گا تم پر ورنہ جو تنہا ہو سدس اسی کا ہے۔ اور کہا مالک نے میں نے نہ جانا کہ کسی نے وارث کیا ہو سوائے دو جدہ کے ابتدائے اسلام سے آج تک۔ (انتہیٰ مافی الموطأ)

۱۲۔ بَابُ : مَا جَاءَ فِيُ مِيرَاثِ الْخَالِ

ماموں کی میراث کے بیان میں

(۲۱۰۳) **عَنْ** اَبِیُ اُمَامَةَ بُنِ سَهُلِ بُنِ حُنَيُفٍ قَالَ : كَتَبَ مَعِیَ عُمَرُ بُنُ الْخَطَّابِ اِلٰی اَبِیُ عُبَيُدَةَ اَنَّ رَسُوُلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ : ((**اَللّٰهُ وَرَسُوُلُهُ مَوُلٰی مَنُ لَا مَوُلٰی لَهُ، وَالْخَالُ وَارِثُ مَنُ لَّا وَارِثَ لَهُ**)) .

(اسناده صحيح عند الالبانی) ارواء الغليل (۱۷۰۰) تخريج الاحاديث المختارة (۶۸۔ ۷۱) بعض محققین کے نزدیک اس کی سند سفیان ثوری مدلس کے عنعنہ کی وجہ سے ضعیف ہے۔

ترجمہ: روایت ہے ابوامامہ سے کہ کہا انہوں نے کہ لکھ کر بھیجا میرے ساتھ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے ابوعبیدہ کو کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اللہ اور رسول رفیق ہے اس کا جس کا کوئی رفیق نہیں، اور ماموں وارث ہے اس کا جس کا کوئی وارث نہیں۔

فائدہ : اس باب میں امّ المؤمنین عائشہ اور مقدام بن معدیکرب رضی اللہ عنہما سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث حسن ہے۔

❀❀❀❀

(۲۱۰۴) **عَنْ** عَائِشَةَ قَالَتُ : قَالَ رَسُوُلُ اللّٰهِ ﷺ : ((**اَلْخَالُ وَارِثُ مَنُ لَّا وَارِثَ لَهُ**)) .

(اسناده صحيح) [انظر ماقبله] یہ بعض محققین کے نزدیک بھی صحیح ہے۔

ترجمہ: روایت ہے امّ المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہا انہوں نے فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کہ ماموں وارث ہے اس کا جس کا کوئی وارث نہیں۔

فائدہ : یہ حدیث غریب ہے اور مرسل روایت کی یہ بعض نے، اور نہیں ذکر کیا اس میں امّ المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا کا۔ اور اختلاف ہے اس میں اصحاب رسول اللہ ﷺ کا کہ بعض نے وارث کیا ہے خالہ اور ماموں کو۔ اور پھوپھی کو اور گئے ہیں اس حدیث کی طرف اکثر اہل علم ذوی الارحام کے وارث کرنے کے باب میں، ولیکن زید بن ثابت نے روایت نہیں کیا ذوی الارحام کو اور میراث کو بیت المال میں بھیجنے کا حکم کیا۔

مترجم: معرب میں ہے کہ رحم اصل میں منبت ہے ولد کا اور اس کا ظرف پھر قرابت اور وصلت من جهة الولاء ومسمیٰ برحم ہو گئی اس واسطے کہ رحم قرابت کا سبب ہے۔ طحطاوی نے کہا ذورحم عبارت ہے لغت میں صاحب قرابت سے مطلقاً خواہ قرابت من جهة الولاء ہو یا نہ ہو۔ مصنف رحمہ اللہ نے چونکہ خال کا ذکر اس مقام میں کیا ہے اس لیے تفصیل ذوی الارحام کی کہ خال انہیں میں معدود ہے ضرور چاہیے اور معنی لغوی ذوی الارحام کے مذکور ہوئے۔ اور معنی شرعی یہ ہیں کہ ذورحم وہ قرابت والا ہے جو صاحبِ فرض اور عصبہ نہ

ہوتو ذورحم وارثوں کی تیسری قسم ٹھہری اس وقت میں اصطلاح شرعی یہی ہے اور اکثر صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین مانند حضرت فاروق اور مرتضیٰ اور ابن مسعود اور ابوعبیدہ اور معاذ اور ابوالدرداء اور ابن عباس رضی اللہ عنہم سے بروایت مشہورہ توریث ذوی الارحام کے قائل ہیں اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ اور صاحبین کا اور جو ان کے اتباع ہیں۔ اور زید بن ثابت اور ابن عباس ایک روایتِ شاذہ میں میراث ذوی الارحام کے قائل نہیں، ان کے نزدیک جب اصحاب فرائض اور عصبات نہ ہوں تو متروکہ بیت المال میں رکھا جائے گا۔ اور یہی مذہب ہے امام مالک اور امام شافعی کا اور ذورحم وارث نہیں ہوتا صاحبِ فرض اور نہ عصبہ کے ساتھ سوائے زوجین کے یعنی زوجین اگر چہ صاحب فرض ہیں مگر ذورحم ان کے ساتھ وارث ہوتا ہے اس واسطے کہ ان پر روکنا فرض کا نہیں۔ پس اکیلا ذورحم تمام مال کو لے گا قرابت کی وجہ سے، اور تمام مال لینے سے مراد یہ ہے کہ ارث ذوی الارحام کی مانند ہے، اس میں اقرب فالاقرب کا اعتبار ہے اور ذوی الارحام کا اقرب ابعد کا حاجب ہوتا ہے، عصبات کی ترکیب کی مانند اور کل ذوی الارحام چار قسم ہیں۔ جزءمیت، پھر اصل میت، پھر جزء ابوین، پھر جزء جدین یا جدتین اور مراد جزء میت سے بیٹیوں اور پوتیوں کی اولاد ہے خواہ مرد ہوں خواہ عورت اگر چہ درجۂ سافل کے ہوں یہ مقدم ہیں اصل میت پر پھر ان کے بعد اصل میت ہیں یعنی جدِّ فاسد اور جدات فاسدات اگر چہ بچند درجہ عالی ہوں پھر ان کے بعد والدین میت کا جزء مقدم ہیں یعنی سگی بہنوں یا سوتیلی بہنوں کی اولاد اور اخیافی بھائیوں اور بہنوں کی اولاد اور سگے بھائیوں یا سوتیلے بھائیوں کی بیٹیاں اگر چہ سافل اور نازل ہوں اور مقدم ہے نانا ان پر یعنی اخوات کی اولاد پر، اور بنات اخوہ پر برخلاف صاحبین کے پھر جدین یا جدتین کی اولاد مقدم ہے اور مراد جدین سے باپ کا باپ یعنی دادا ہے یا ماں کا باپ یعنی نانا اور جدتین سے باپ کی ماں یعنی دادی اور ماں کی ماں یعنی نانی مراد ہے۔ اور اولاد ان کی ماموں اور خالہ ہیں۔ اور اخیافی چچا ہیں، یعنی میت کے باپ کے مادری۔ بھائی، اور اخیافی کی قید اس لیے ہے کہ سگا چچا اور سوتیلا عصبات میں داخل ہیں نہ ذوی الارحام میں اور پھوپھیوں میں ذوی الارحام سے مطلقاً سگی ہوں یا سوتیلی یا مادری، خلاصہ یہ کہ اخوال اور خالات اور عمات اور اعمام مادری درجے میں برابر ہیں یہاں کوئی اقرب اور ابعد نہیں اور ان میں حکم یہ ہے کہ ان میں سے جو منفرد ہوگا جمیع مال کا مستحق ہوگا اور اگر چند لوگ ہیں تو دیکھنا چاہیے کہ قرابت ان کی متحد ہے یا نہیں، اگر متحد ہے اس طرح کہ سب کی قرابت جہت پدری سے ہے یا جہت مادری سے تو اقرب اولیٰ ہے باجماع، یعنی سگا اولیٰ ہے سوتیلے پر اور سوتیلا اولیٰ ہے اخیافی سے خواہ اقوی عورت ہو یا مرد اور اگر اقوی میں بھی تعدد ہو یعنی مع اتحاد القرابت فللذکر مثل حظ الانثیین اور اگر قرابت مختلف ہے اس طرح کہ بعض کی قرابت باپ کی جہت سے اور بعض کی ماں کی جہت سے تو قرابت پدری کے واسطے متروکہ کی دو تہائیاں ہیں اور قرابت مادری کے واسطے ایک تہائی ہے، اور منجملہ قسم رابع چچاؤں کی بیٹیاں ہیں اور اولاد ان اشخاص مذکورین کی یعنی اخوال اور خالات اور اعمام اخیافی اور عمات اور بناتِ اعمام کی اولاد

[1] جد فاسدہ وہ ہے جو قرابت رکھے میت کی بواسطہ عورت کے چنانچہ نانا اور نانا کا باپ۔

[2] جدہ فاسدہ وہ ہے جس کی نسبت میں میت کی طرف جدہ فاسد داخل ہو چنانچہ میت کے نانا کی ماں یا نانا کی نانی۔

بھی ذوی الارحام کی قسم رابع میں داخل ہے۔ پھر اشخاص مذکورین اگر موجود نہ ہوں گے تو مستحق ہوں میت کے باپوں اور ماؤں کی پھوپھیاں اور ان کے ماموں اور خالائیں اور باپوں کے اخیافی چچا اور ماؤں کے چچا بالکل خواہ سگے ہوں یا سوتیلے یا اخیافی۔ اور اولاد ان اشخاص مذکورین کی اگر چہ بعید ہوں بالعلو والسفول اور مقدم ہوگا میت کا اقرب تر اقسام اربعہ کے ہر قسم میں اور جب کہ ذوی الارحام درجہ میں برابر ہوں اور قرابت کی جہت متحد ہو تو وارث کی اولاد مقدم[1] ہوگی غیر وارث کی اولاد پر اور اگر قرابت کی جہت مختلف ہو تو باپ کے قرابت والوں کے واسطے دو تہائیاں ہیں اور ماں کی قرابت والوں کے واسطے ایک تہائی۔ انتہیٰ۔ یہ مضمون ہے غایۃ الاوطار کا۔

❀❀❀❀

۱۳۔ بَابُ : مَا جَاءَ فِي الَّذِيْ يَمُوْتُ وَلَيْسَ لَهُ وَارِثٌ

جو آدمی اس حالت میں مرجائے کہ اس کا کوئی وارث نہ ہو، اس کے بیان میں

(۲۱۰۵) عَنْ عَائِشَةَ : اَنَّ مَوْلًى لِلنَّبِيِّ ﷺ وَقَعَ مِنْ عِذْقِ نَخْلَةٍ فَمَاتَ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ : ((اُنْظُرُوْا هَلْ لَهُ مِنْ وَارِثٍ؟)) قَالُوْا : لَا ، قَالَ : ((فَادْفَعُوْهُ اِلَى بَعْضِ اَهْلِ الْقَرْيَةِ)) .

(اسناده صحيح) صحيح ابی داؤد (۲۵۸۱)

ترجمہ: روایت ہے امّ المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ ایک غلام آزاد نبی ﷺ کا گر پڑا کھجور کے درخت پر سے اور مر گیا، سو فرمایا نبی ﷺ نے: دیکھو کوئی اس کا وارث ہو؟ عرض کی صحابہ رضی اللہ عنہم نے: کوئی اس کا وارث نہیں، کہا: دے دو اس کا مال اس کے گاؤں والوں کو۔

فائدہ: اس باب میں بریدہ سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث حسن ہے۔

مترجم: شیخ نے لمعات میں کہا ہے کہ اس کا مال گاؤں والوں کو دلوانا بطور صدقہ اور تبرعاً تھا یا اس نظر سے کہ وہ مال بیت المال کا تھا اور مصرف اس کا مصالح مؤمنین ہیں پھر آپ نے اس کے گاؤں والوں میں خرچ کر دیا کہ وہ قریب تر ہے اس میت سے یا اور کوئی مصلحت آپ ﷺ کی مبارک نظر میں ہوگی۔ اور حاشیہ مشکوٰۃ میں ہے کہ قاضی نے کہا انبیاء کا جیسے کوئی وارث نہیں ہوتا اسی طرح وہ بھی کسی کے وارث نہیں ہوتے اس سبب سے آپ ﷺ نے وہ مال اوروں پر تقسیم کر دیا اور خود نہ لیا۔

❀❀❀❀

[1] اولاد وارث سے مراد صنف اول میں صاحب فرض کی اولاد ہے، اور ضعف ثالث میں عصبہ کی اولاد مراد ہے، اور صنفِ ثانی اور رابع میں یہ نہیں ہوتا۔ ہاں ان کی اولاد میں تقدیم اقرب کی ہوتی ہے پھر قوی تر کی پھر ولد عصبہ کی اتحاد قرابت کے وقت۔

١٤ ـ بَابُ : فِيْ مِيْرَاثِ الْمَوْلَى الْأَسْفَلِ

آزاد کردہ غلام کو میراث دینے کے بیان میں

(٢١٠٦) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ : اَنَّ رَجُلاً مَاتَ عَلَى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَلَمْ يَدَعْ وَارِثًا اِلَّا عَبْدًا هُوَ اَعْتَقَهُ، فَاَعْطَاهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِيْرَاثَهُ . (اسناده ضعيف عند الالبانى) ارواء الغليل (١٦٦٩) اس میں عوسجہ مجہول راوی ہے۔

ترجمہ: روایت ہے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہ ایک مرد مر گیا زمانہ میں آنحضرت ﷺ کے، اور نہ چھوڑا کوئی وارث مگر ایک غلام کہ اسے اس نے آزاد کیا تھا، پھر دیا اس کو نبی ﷺ نے ترکہ اس کا۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے۔ اور عمل اس پر ہے نزدیک اہل علم کے اس باب میں کہ جب مر جائے کوئی شخص اور نہ چھوڑے کوئی عصبہ بھی تو میراث اس کی بیت المال میں مسلمانوں کے داخل ہو۔

مترجم: مصنف نے بھی اس قول میں اشارہ کیا اس بات کی طرف کہ یہ غلام آزاد کو ترکہ دلوانا تبرعاً اور صدقۃً تھا، گویا بیت المال میں اسے دلوایا نہ یہ کہ وہ غلام وارث تھا جیسا کہ اوپر مذکور ہوا۔

❀❀❀❀

١٥ ـ بَابُ : مَا جَاءَ فِيْ إِبْطَالِ الْمِيْرَاثِ بَيْنَ الْمُسْلِمِ وَالْكَافِرِ

کافر اور مسلمان میں میراث نہ ہونے کے بیان میں

(٢١٠٧) عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : ((لَايَرِثُ الْمُسْلِمُ الْكَافِرَ وَلَا الْكَافِرُ الْمُسْلِمَ)) . (اسناده صحيح) ارواء الغليل (١٦٧٥) صحيح ابى داؤد (٢٥٨٤)

ترجمہ: روایت ہے اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما سے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا وارث نہیں ہوتا مسلمان کافر کا اور نہ کافر مسلمان کا۔

فائدہ: روایت کی ہم سے ابن ابی عمر رحمۃ اللہ نے انہوں نے سفیان سے انہوں نے زہری سے مانند اس کے۔ اور اس باب میں جابر اور عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے ایسی ہی روایت کی معمر وغیرہ نے زہری سے مانند اس کے۔ اور روایت کی مالک نے زہری سے انہوں نے علی بن حسین سے انہوں نے عمرو بن عثمان سے انہوں نے اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما سے انہوں نے نبی ﷺ سے مانند اس کے۔ اور حدیث مالک کے وہم ہے، وہم کیا اس میں مالک نے۔ اور روایت کی بعض نے مالک سے سو کہا اس سند میں عن عمرو بن عثمان اور اکثر اصحاب مالک نے کہا عن مالک عن عمرو بن عثمان۔ اور عمرو بن عثمان بن عفان مشہور ہیں اولادِ عثمان سے، اور نہیں جانتے ہم عمرو بن عثمان کو اور عمل اسی حدیث پر ہے اہل علم کے نزدیک اور اختلاف کیا بعض نے مرتد کی

میراث میں، سو بعض اہل علم نے صحابہ وغیرہم نے داخل کردیا اس کے۔ مال کو بیت المال میں مسلمانوں کے اور کہا بعض نے وارث نہ ہو اس کے مال کا کوئی شخص مسلمانوں میں سے اور استدلال کیا انہوں نے اسی حدیث مذکورہ سے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ نہ وارث ہو کوئی مسلمان کا فر کا۔ اور یہی قول ہے شافعی رحمہ اللہ کا۔

❁❁❁❁

١٦ ـ بَابُ : لَا يَتَوَارَثُ أَهْلُ مِلَّتَيْنِ

دو ملت (دین) والے آپس میں وارث نہیں ہو سکتے

(٢١٠٨) عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ : ((لَا يَتَوَارَثُ أَهْلُ مِلَّتَيْنِ)) . (اسنادہ صحیح) ارواء الغلیل (٦/١٢٠۔ ١٢١) صحیح ابی داؤد (٦/٢٥٨٦) تخریج مشکاۃ المصابیح (٣٠٤٦۔٣٠٤٧) التحقیق الثانی۔

ترجمہ: روایت ہے جابر رضی اللہ عنہ سے وہ روایت کرتے ہیں نبی ﷺ سے، آپ نے فرمایا: وارث نہیں ہوتے دو ملت والے آپس میں۔

فائدہ: یہ حدیث غریب ہے نہیں جانتے ہم اسے مگر جابر رضی اللہ عنہ کی روایت سے کہ روایت کی ان سے ابن ابی لیلیٰ نے۔

مترجم: موانع ارث چار ہیں، ایک اختلاف ملتین جو اس حدیث میں مذکور ہوا، دوسرے رق یعنی ملک ہونا اگرچہ ملک ناقص ہو جیسے مکاتب اور اسی طرح جس غلام کا نصف یا ربع آزاد ہو چکا ہو، امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کے نزدیک میراث سے محروم ہے، تیسرے قتل جو قصاص اور کفارہ کا موجب ہے اگرچہ قصاص اور کفارہ بسبب حرمت پدری کے ساقط ہو جائے مگر مانع میراث ہے، چوتھے اختلاف دارین حنفیہ کے نزدیک خلافاً للشافعی حقیقۃً ہو، جیسے حربی اور ذمی میں یا حکماً، چنانچہ مستامن اور ذمی دارالسلام میں یا چنانچہ دو حربی دو ملکوں مختلف کے چنانچہ ترکی اور ہندی میں کہ ان میں توارث نہیں بسبب عصمت منقطع ہونے کے درمیان ان کے۔ انتھیٰ (غایۃ الاوطار)۔

❁❁❁❁

١٧ ـ بَابُ : مَا جَآءَ فِيْ إِبْطَالِ مِيْرَاثِ الْقَاتِلِ

قاتل کی میراث نہ ہونے کے بیان میں

(٢١٠٩) عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ : ((اَلْقَاتِلُ لَا يَرِثُ)) . (اسنادہ صحیح)

ترجمہ: روایت ہے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے وہ روایت کرتے ہیں نبی ﷺ سے، آپ نے فرمایا: قاتل وارث نہیں ہوتا۔

فائدہ: یہ حدیث صحیح نہیں، پہچانی نہیں۔ جاتی مگر اسی سند سے۔ اور اسحاق بن عبداللہ بن ابی فروہ کو چھوڑ دیا ہے بعض اہل علم نے یعنی

ان سے حدیث لینا اور روایت کرنا ترک کر دیا، انہیں میں ہیں احمد بن حنبل، اور عمل اسی پر ہے نزدیک اہل علم کے کہ قاتل وارث نہیں ہوتا، قتلِ خطا ہو یا عمداً اور بعض نے کہا قتل خطا میں وارث ہوتا ہے اور یہی قول ہے مالک کا۔

مترجم: باقی موانع ارث بھی اس باب کے اوپر گزرے۔

❀❀❀❀

۱۸۔ بَابُ : مَا جَاءَ فِي مِيرَاثِ الْمَرْأَةِ مِنْ دِيَةِ زَوْجِهَا

شوہر کی دیت سے بیوی کو میراث ملنے کے بیان میں

(۲۱۱۰) عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيِّبِ قَالَ : قَالَ عُمَرُ: الدِّيَةُ عَلَى الْعَاقِلَةِ وَلَا تَرِثُ الْمَرْأَةُ مِنْ دِيَةِ زَوْجِهَا شَيْئًا، فَأَخْبَرَهُ الضَّحَّاكُ بْنُ سُفْيَانَ الْكِلَابِيُّ : أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ كَتَبَ إِلَيْهِ أَنْ وَرِّثِ امْرَأَةَ أَشْيَمَ الضِّبَابِيِّ مِنْ دِيَةِ زَوْجِهَا . (اسناده صحيح) ارواء الغليل (۲٦٤۹) صحيح أبي داود (۲۵۹۹۔ ۲٦۰۰)

ترجمہ: روایت ہے سعید بن مسیّب سے کہ کہا انہوں نے کہا عمر نے دیت ہے عاقلہ پر اور نہیں وارث ہوتی ہے عورت اپنے شوہر کی دیت میں سے کسی چیز کی، خبر دی ان کو ضحاک بن سفیان نے کہ رسول اللہ ﷺ نے لکھ بھیجا ان کو کہ وارث کر و اشیم ضبابی کی بیوی کو اس کے شوہر کی دیت میں۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

۱۹۔ بَابُ : مَا جَاءَ أَنَّ الْمِيرَاثَ لِلْوَرَثَةِ وَالْعَقْلَ عَلَى الْعَصَبَةِ

اس بیان میں کہ میراث وارثوں کے لیے ہے اور دیت عصبہ کے ذمہ ہے

(۲۱۱۱) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ : أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَضَى فِي جَنِينِ امْرَأَةٍ مِنْ بَنِي لِحْيَانَ سَقَطَ مَيِّتًا بِغُرَّةٍ عَبْدٍ أَوْ أَمَةٍ ثُمَّ إِنَّ الْمَرْأَةَ الَّتِي قُضِيَ عَلَيْهَا بِالْغُرَّةِ تُوُفِّيَتْ، فَقَضَى رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ أَنَّ مِيرَاثَهَا لِبَنِيهَا وَزَوْجِهَا، وَأَنَّ عَقْلَهَا عَلَى عَصَبَتِهَا . (اسناده صحيح ۔ الارواء: ۲۲۰۵)

ترجمہ: روایت ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ رسول اللہ ﷺ نے حکم دیا ایک عورت کے جنین کے لیے بنی لحیان میں سے کہ گر گیا تھا اس کے پیٹ سے مردہ ہو کر ایک غرہ کا، یعنی ایک لونڈی یا غلام، پھر وہ عورت کہ جس کے باب میں حکم کیا تھا آپ نے غرہ کا مر گئی، سو فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کہ میراث اس کی اس کے لڑکوں کے لیے اور اس کے شوہر کے لیے ہے، اور دیت اس کی عصبہ پر ہے۔

فائدہ: روایت کی یونس نے یہ حدیث زہری سے انہوں نے سعید بن مسیّب اور ابو سلمہ سے انہوں نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے انہوں

نے نبی ﷺ سے مانند اس کے۔ اور روایت کی مالک نے زہری سے انہوں نے ابوسلمہ سے انہوں نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے۔ اور روایت کی مالک نے زہری سے انہوں نے سعید بن مسیب سے انہوں نے نبی ﷺ سے۔

مترجم: قولہ، پھر وہ عورت جس کے باب میں حکم کیا تھا آپ ﷺ نے غرہ[1] کا مرگئی۔ اس عبارت کی شرح میں کلام ہے اس طرح کہ عورت سے مراد یہاں وہ عورت ہو کہ جس نے جنین کو ضائع کیا تھا اور اس کی عاقلہ پر آنحضرت ﷺ نے حکم فرمایا تھا ایک غلام یا لونڈی دینے کا تو اس صورت میں علیہا سے علٰی عاقلتہا مراد ہے یعنی مضاف یہاں محذوف ہے پس ضمائر بینہا اور زوجہا میں اسی جانیہ[2] کی طرف راجع ہوں گی، اور تخصیص توریث کی اس کے لڑکوں اور زوج کے لیے اس واسطے فرمائی کہ اس کا اور کوئی وارث نہ ہوگا مگر اس میں ایک اشکال یہ ہوتا ہے کہ وفاتِ جانیہ کے ذکر سے یہاں چنداں فائدہ نہیں بلکہ مراد ظاہر اًمر نا جنین کا ہے اور اس کی ماں کا۔ چنانچہ ایک روایت میں یہ لفظ وارد ہوا ہے: فَقَتَلَهَا وَمَا فِي بَطْنِهَا، یعنی مار ڈالا اس عورت کو اور اس کے پیٹ کے بچے کو، سو طیبی نے اس کی توجیہ یوں کی ہے کہ مراد قضیٰ علیہا سے قضیٰ لہا ہے آنحضرت ﷺ نے لام کے مقام میں علٰی فرمایا جیسے اس آیت کریمہ میں ﴿لِتَكُوْنُوْا شُهَدَآءَ عَلَى النَّاسِ﴾ کہ علٰی بمعنی لام ہے غرض یہ کہ اس صورت میں مراد وہ عورت ہے کہ جس پر جنایت واقع ہوئی اور موت اس کی بیان ہوئی جس کا حمل گرایا گیا تھا اور سب ضمائر اسی کی طرف راجع ہیں مگر علٰی عصبتہا میں ضمیر جانیہ کی طرف ہے مگر یہ توجیہ صحیح جب ہوگی کہ دونوں روایتوں میں قضیہ ایک ہی ہو۔ اور طیبی نے کہا یہ توجیہ ظاہر ہے خلاصہ یہ کہ عبارتِ حدیث میں احتمال ہے کہ حمل گرانے والی عورت مرے یا جس کا حمل گرا تھا، غرض جو مری ہو آنحضرت ﷺ نے میراث اس کی اس کے وارثوں کو دلوائی اور دیت عاقلہ پر واجب کی۔

۲۰۔ بَابُ: مَا جَاءَ فِي مِيرَاثِ الرَّجُلِ الَّذِي يُسْلِمُ عَلٰى يَدِ الرَّجُلِ

اس شخص کے بیان میں جو کسی کے ہاتھ پر مسلمان ہو

(۲۱۱۲) عَنْ تَمِيمٍ الدَّارِيِّ قَالَ: سَأَلْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ: مَا السُّنَّةُ فِي الرَّجُلِ مِنْ أَهْلِ الشِّرْكِ يُسْلِمُ عَلٰى يَدَيْ رَجُلٍ مِّنَ الْمُسْلِمِينَ؟ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ((**هُوَ أَوْلَى النَّاسِ بِمَحْيَاهُ وَمَمَاتِهِ**)).

(اسنادہ حسن صحیح) سلسلة الاحادیث الصحیحة (۲۳۱٦) صحیح أبی داود (۲۰۹۱)

ترجمہ: روایت ہے تمیم داری رضی اللہ عنہ سے، کہا انہوں نے پوچھا میں نے رسول اللہ ﷺ سے کہ کیا حکم ہے سنت کا اس اہل شرک کے حق میں جو مسلمان ہو کسی شخص کے ہاتھ پر مسلمانوں میں سے، فرمایا رسول اللہ ﷺ نے: وہ سب لوگوں سے زیادہ مستحق ہے اس کی موت اور زندگی میں۔

---

[1] غرہ ایک لفظ ہے کہ لونڈی غلام دونوں کو شامل ہے جیسے مملوک۔

[2] جانیہ جنایت سے ہے۔ جانیہ وہ عورت ہے کہ جس نے حمل گرادیا تھا اور جس کا حمل گرا وہ مجنیۃ علیہا ہے۔

فائدہ : اس حدیث کو نہیں جانتے ہم عبداللہ بن وہب کی روایت سے۔ اور بعض نے ابن موہب کہا ہے کہ وہ روایت کرتے ہیں تمیم داری سے۔ اور بعض نے عبداللہ بن موہب اور تمیم داری کے بیچ قبیصہ بن ذویب کو ذکر کیا ہے۔ اور روایت کی یحییٰ بن حمزہ نے عبدالعزیز بن عمر سے، اور زیادہ کیا اس میں قبیصہ بن ذویب کو اور وہ میرے نزدیک سند متصل نہیں۔ اور اسی پر عمل ہے نزدیک بعض اہل علم کے۔ اور بعض نے کہا اس کی میراث بیت المال میں رکھی جائے اور یہی قول ہے شافعی کا، اور استدلال کیا انہوں نے اس حدیث سے کہ فرمایا آنحضرت ﷺ نے: اَنَّ الْوَلَاءَ لِمَنْ اَعْتَقَ۔

❀❀❀❀

٢١۔ بَابُ : مَا جَاءَ فِي إِبْطَالِ مِيرَاثِ وَلَدِ الزِّنَا

ولد الزنا کے وارث نہ ہونے کے بیان میں

(٢١١٣) **عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ** : اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ : ((**اَيُّمَا رَجُلٍ عَاهَرَ بِحُرَّةٍ اَوْ اَمَةٍ فَالْوَلَدُ وَلَدُ الزِّنَا لَا يَرِثُ وَلَا يُوْرَثُ**)) . (اسناده صحيح ـ المشكاة : ٣٠٥٢ ـ التحقيق الثانى)

ترجمہ: روایت ہے عمرو بن شعیب سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے اور وہ اپنے دادا سے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس مرد نے زنا کیا کسی حرہ یا لونڈی سے تو لڑکا لڑکا ہے زنا کا نہ وہ وارث ہوتا ہے کسی کا اور نہ اس کا کوئی وارث ہوتا ہے۔

فائدہ : اور روایت کی یہ حدیث ابن لہیعہ کے سوا اور لوگوں نے بھی عمرو بن شعیب سے اور اسی پر عمل ہے اہل علم کے نزدیک کہ ولد الزنا وارث نہیں ہوتا اپنے باپ کا۔

مترجم: یعنی وارث نہیں ہوتا وہ باپ سے مگر وارث ہوتا ہے اپنی ماں سے۔ اور اسی طرح وارث ہوتی ہے اس کی ماں اس سے۔ (کذا ذکر الشیخ فی شرح مشکوٰۃ)

❀❀❀❀

٢٢۔ بَابُ : مَا جَاءَ فِي مَنْ يَرِثُ الْوَلَاءَ

اس بیان میں کہ ولاء کا وارث کون ہوگا

(٢١١٤) **عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ** : اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : ((**يَرِثُ الْوَلَاءَ مَنْ يَرِثُ الْمَالَ**)) . (اسناده ضعيف ـ المشكاة : ٣٠٦٦ ـ التحقيق الثانى) بعض محققین کہتے ہیں اس میں عبداللہ بن لھیعہ اختلاط کی وجہ سے ضعیف ہے۔

ترجمہ: روایت ہے عمرو بن شعیب سے وہ روایت رتے ہیں اپنے باپ سے اور وہ اپنے دادا سے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

وارث ہوتا ہے ولاء کا جو شخص کہ وارث ہوتا ہے مال کا۔

فائدہ : اس حدیث کی سند کچھ قوی نہیں۔

۲۳۔ بَابُ : مَا جَاءَ مَا يَرِثُ النِّسَآءُ مِنَ الْوَلَاءِ

ولاء میں سے عورت کس چیز کی وارث ہوسکتی ہے، اس کے بیان میں

(۲۱۱۵) عَنْ وَاثِلَةَ بْنِ الْاَسْقَعِ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : ((اَلْمَرْأَةُ تَحُوْزُ ثَلَاثَةَ مَوَارِيْثَ: عَتِيْقَهَا وَلَقِيْطَهَا وَوَلَدَهَا الَّذِیْ لَاعَنَتْ عَنْهُ)) . (اسناده ضعيف) (اس میں عبدالواحد راوی کو جمہور نے ضعیف کہا ہے)

ترجمہ: روایت ہے واثلہ بن اسقع سے کہ کہا انہوں نے فرمایا رسول اللہ ﷺ نے: عورت اکٹھا کرتی ہے تین ترکوں کو: اپنے آزاد کیے ہوئے غلام کا، اور جس لڑکے کو راہ میں سے اٹھا کر پال لیا، اور اس لڑکے کا جس کو لے کر اپنے شوہر سے لعان کیا اور جدا ہوگئی۔

فائدہ : یہ حدیث حسن ہے غریب ہے۔ نہیں جانتے ہم اسے مگر محمد بن حرب کی روایت سے اسی سند سے۔

ABU UMAIMAH OWAIS

بسم اللہ الرحمن الرحیم

شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

ابواب الوصايا

عن رسول الله ﷺ

(المعجم ۲۸) وصیتوں کے مسائل کے بیان میں (التحفة ۲۵)

مترجم: وصایا جمع ہے وصیۃ کی، جیسے خطایا جمع خطیئۃ کی۔ اور وصیت اصل میں عہد وقرار اور نصیحت کو کہتے ہیں، لغت اور اصطلاح میں وہ عہد وقرار و نصیحت ہے کہ جو قریب موت کے واقع ہو۔ اور شرعاً تملیک بعد الموت کا نام ہے۔ اور وصیت اسم ہے بمعنی مصدر کے اور موصی بہ یعنی جس کی وصیت کی جائے اس کو بھی وصیت کہتے ہیں، اور ایصاء عبارت ہے غیر کو وصی کرنے سے تاکہ غیر اس کی غیبت میں کام کرے خواہ موصی زندہ ہو یا مردہ، مثلاً زید نے بکر سے کہا کہ خالد کو یہ مکان دینا تو زید موصی ہے اور بکر وصی ہے، اور مکان موصیٰ بہ اور خالد موصیٰ لہ۔ اور باقی مسائل وصیت کے ضمن ابواب میں مذکور ہوں گے یہاں اتنا جاننا ضرور ہے کہ وصیت مستحب ہے اور اہلِ ظواہر اس کے وجوب کی طرف گئے ہیں اور پیش از نزول میراث واجب تھی بعد نزول میراث وجوب منسوخ ہو گیا اس لیے وصیت وارث کو درست نہیں۔ اور فقہاء نے کہا ہے کہ جس پر دین ہو یا ودیعت کسی کی اس کے پاس ہے تو لازم ہے اس کو وصیت کر کے گواہ کرنا اس پر۔ (کذا ذکرہ الشیخ فی شرح مشکوۃ)

۱۔ بَابُ : مَا جَاءَ فِي الْوَصِيَّةِ بِالثُّلُثِ

تہائی (مال کی) وصیت کے بیان میں

(۲۱۱٦) عَنْ سَعْدِ بْنِ اَبِيْ وَقَّاصٍ قَالَ : مَرِضْتُ عَامَ الْفَتْحِ مَرَضًا اَشْفَيْتُ مِنْهُ عَلَى الْمَوْتِ فَاَتَانِيْ رَسُوْلُ

ن اللّٰهِ ﷺ یَعُوْدُنِیْ، فَقُلْتُ : یَارَسُوْلَ اللّٰهِ! اِنَّ لِیْ مَالًا کَثِیْرًا وَّلَیْسَ یَرِثُنِیْ اِلَّا ابْنَتِیْ فَاُوْصِیْ بِمَالِیْ کُلِّهٖ؟ قَالَ : ((لَا)) قُلْتُ : فَثُلُثَیْ مَالِیْ؟ قَالَ : ((لَا)) قُلْتُ : فَالشَّطْرُ؟ قَالَ ((لَا)) قُلْتُ : فَالثُّلُثُ؟ قَالَ : ((اَلثُّلُثُ وَالثُّلُثُ کَثِیْرٌ، اِنَّكَ اِنْ تَذَرْ وَرَثَتَكَ اَغْنِیَاءَ خَیْرٌ مِّنْ اَنْ تَذَرَعَهُمْ عَالَةً یَتَکَفَّفُوْنَ النَّاسَ، وَاِنَّكَ لَنْ تُنْفِقَ نَفَقَةً اِلَّا اُجِرْتَ فِیْهَا، حَتَّی اللُّقْمَةَ تَرْفَعُهَا اِلٰی فِیْ امْرَاَتِكَ)) قَالَ: قُلْتُ یَارَسُوْلَ اللّٰهِ! اُخَلَّفُ عَنْ هِجْرَتِیْ؟ قَالَ: ((اِنَّكَ لَنْ تُخَلَّفَ بَعْدِیْ فَتَعْمَلَ عَمَلًا تُرِیْدُ بِهٖ وَجْهَ اللّٰهِ اِلَّا ازْدَدْتَ بِهٖ رِفْعَةً، وَ دَرَجَةً، وَ لَعَلَّكَ اَنْ تُخَلَّفَ حَتّٰی یَنْتَفِعَ بِكَ اَقْوَامٌ وَ یُضَرَّبِكَ آخَرُوْنَ. اَللّٰهُمَّ اَمْضِ لِاَصْحَابِیْ هِجْرَتَهُمْ وَ لَا تَرُدَّهُمْ عَلٰی اَعْقَابِهِمْ لٰکِنِ الْبَائِسُ سَعْدُ بْنُ خَوْلَةَ)) یَرْثِیْ لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنْ مَّاتَ بِمَکَّةَ . (صحیح) الارواء (۸۹۹) صحیح أبی داود (۲۵۵۰)

ترجمہ: سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا میں بیمار ہوا جس سال مکہ فتح ہوا ایسا کہ قریب ہو گیا میں موت کے، سو آئے آنحضرت ﷺ میری عیادت کو، سو میں نے کہا یارسول اللہ (ﷺ) میرا مال بہت ہے اور وارث کوئی نہیں مگر بیٹی میری یعنی عصبات وغیرہ بہت ہیں تو وصیت کر جاؤں میں؟ اپنے سارے مال کی یعنی اللہ کی راہ میں فرمایا آپ ﷺ نے نہیں، کہا میں نے پھر دو ثلث مال کی وصیت کروں؟ فرمایا آپ ﷺ نے: نہیں، میں نے کہا پھر نصف مال کی؟ فرمایا آپ ﷺ نے: نہیں، کہا پھر تہائی مال کی؟ فرمایا: آپ ﷺ نے کہ خیر تہائی کافی ہے اور تہائی بھی بہت ہے البتہ اگر تو چھوڑ جائے اپنے وارثوں کو غنی بہتر ہے کہ چھوڑ جائے تو ان کو تنگ دست کہ ہاتھ پھیلاتے پھریں لوگوں کے سامنے تو خرچ نہ کرے گا کسی اہل حقوق پر کوئی خرچ کرنے کی چیز مگر بدلہ دیا جائے گا تجھ کو اس کا یہاں تک کہ ایک لقمہ کہ اٹھاوے گا اس کو اپنی بی بی کے منہ[1] کی طرف۔ کہا راوی نے عرض کی میں نے یارسول اللہ (ﷺ) کیا میں پیچھے ہٹ گیا اپنی ہجرت سے؟ فرمایا آپ ﷺ نے: نہ زندہ رہے گا تو بعد میرے کہ عمل کرے تو کچھ کہ ارادہ کرے ساتھ اس کے رضائے الٰہی کا مگر بڑھائی جائے گی تیرے لیے بلندی اور درجہ اور شاید کہ تو جیوے بعد میرے یہاں تک کہ منتفع ہوئیں گی تجھ سے کچھ قومیں اور نقصان اٹھائیں گے تجھ سے دوسرے لوگ، پھر آپ ﷺ دعا کرنے لگے اور فرمانے لگے یا اللہ رواں کر دے میرے اصحاب کی ہجرت کو اور مت لوٹا ان کو ایڑیوں پر لیکن بے چارہ سعد بن خولہ، کہ افسوس کرتے تھے ان کے لیے رسول اللہ ﷺ اس پر کہ وہ انتقال کر گئے ہیں وہ مکہ میں۔

فائدہ : اس باب میں ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔ اور مروی ہوئی ہے یہ حدیث کئی سندوں سے سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے، اور اسی پر عمل ہے نزدیک اہل علم کے کہ آدمی کو جائز نہیں ثلث سے زیادہ میں وصیت کرنا۔ اور مستحب

[1] یعنی اس کا بھی ثواب ملے گا۔

کہا ہے بعض علماء نے ثلث سے کم وصیت کرنے کو اس لیے کہ آنحضرت ﷺ نے ثلث کو بہت فرمایا۔

مترجم: قولہ: وارث کوئی نہیں یعنی ایسا وارث نہیں کہ جس کی پرورش مجھ کو ضرور ہو ورنہ اور وارث اور عصبات ان کے بہت تھے۔ قولہ: یتکففون کف سے مشتق ہے اس کے دو معنی ہو سکتے ہیں ایک یہ کہ لوگوں کے سامنے ہاتھ پھیلائیں یعنی سوال کریں دوسرے یہ کہ کف کف طعام مانگتے پھریں۔ قولہ: میں پیچھے ہٹ گیا اپنی ہجرت سے، یہ مہاجرین میں سے تھے مکہ سے ہجرت کی تھی اپنی بیماری میں ان کو یہ خوف ہوا کہ اگر میں مکہ میں مر جاؤں تو ہجرت میری قبول نہ ہو آپ ﷺ نے ان کو طول حیات کی بشارت دی ارباب سیر نے لکھا ہے کہ وہ فتح عراق تک زندہ رہے اور کفار کی ہزیمت اور مسلمانوں کی نصرت ان کے ہاتھ پر ہوئی۔ قولہ: لیکن بے چارہ سعد بن خولہ، الخ۔ اس قول میں آپ ﷺ ان پر افسوس فرماتے تھے کہ وہ ہجرت کر کے پھر حجۃ الوداع میں مکہ میں آ کر انتقال فرما گئے، اور ترحماً یہ کلمات ارشاد کرتے تھے اکثر کا قول یہی ہے۔ اور بعض نے کہا آپ ﷺ کی مراد اس قول سے مذمت ان کی تھی کہ انہوں نے ہجرت نہ کی یہاں تک کہ وہیں انتقال فرمایا۔

❀❀❀❀

٢۔ بَابُ : مَا جَاءَ فِي الضِّرَارِ فِي الْوَصِيَّةِ

وصیت میں نقصان پہنچانے کے بیان میں

(٢١١٧) عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ: اَنَّهُ حَدَّثَهُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : ((اِنَّ الرَّجُلَ لَيَعْمَلُ وَالْمَرْاَةُ بِطَاعَةِ اللّٰهِ سِتِّيْنَ سَنَةً ثُمَّ يَحْضُرُهُمَا الْمَوْتُ فَيُضَارَّانِ فِي الْوَصِيَّةِ فَتَجِبُ لَهُمَا النَّارُ، ثُمَّ قَرَأَ عَلَيَّ اَبُوْهُرَيْرَةَ : ﴿ مِنْ بَعْدِ وَصِيَّةٍ يُّوْصٰى بِهَا اَوْ دَيْنٍ غَيْرَ مُضَآرٍّ وَّصِيَّةً مِّنَ اللّٰهِ ﴾ اِلٰى قَوْلِهِ : ﴿ ذٰلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ ﴾ [النساء : ١٣])) . (اسناده ضعيف عند الالبانی) تخريج مشكاة المصابيح (٣٠٧٦/ التحقيق الثانی) ضعيف ابی داؤد (٤٩٥) اس میں شہر بن حوشب راوی ضعیف ہے۔ بعض محققین کے نزدیک اس کی سند حسن ہے۔

ترجمہ: روایت ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ انہوں نے بیان کیا شہر بن حوشب سے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مرد یا عورت عمل کرتا ہے اللہ تعالیٰ کی فرمانبرداری کے موافق ساٹھ برس تک پھر آتی ہے ان کو موت پس وہ نقصان پہنچاتے ہیں وصیت میں یعنی ایسی وصیت کرتے ہیں کہ وارثوں کا نقصان ہو پس واجب ہوجاتی ہے ان دونوں کے لیے دوزخ، پھر پڑھی ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے یہ آیت من بعد وصية سے الفوز العظيم تک۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اس سند سے۔ اور نصر بن علی سے جو اشعث بن جابر سے راوی ہیں دادا ہیں نصر جہضمی کے۔

مترجم: غیر مضار یعنی وصیت ایسی ہو کہ ضرر نہ دیا ہو بسبب اس کے کسی کو۔ بیضاوی نے کہا ضرر سے مراد یہ ہے کہ وارثوں کو نقصان نہ ہو، مثلاً یہ کہ ثلث سے زیادہ وصیت کی کہ وارثوں کو مال کم پہنچا یا کسی کے قرض کا جھوٹ اقرار کر لیا کہ وہ اس کے مال سے ادا کرنا پڑا اس میں بھی وارثوں کا نقصان ہوا۔ اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے اس حدیث کی تائید کے لیے یہ آیت قرأت کی۔

❀❀❀❀

۳۔ بَابُ : مَا جَاءَ فِي الْحَثِّ عَلَى الْوَصِيَّةِ

وصیت کی ترغیب کے بیان میں

(۲۱۱۸) عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ : ((مَا حَقُّ امْرِیءٍ مُسْلِمٍ يَبِيتُ لَيْلَتَيْنِ وَلَهُ مَا يُوصِي فِيهِ إِلَّا وَ وَصِيَّتُهُ مَكْتُوبَةٌ عِنْدَهُ)) . (اسناده صحيح) الارواء (۱٦٥٢) صحيح ابی داؤد (۲۰٤۸)

ترجمہ: روایت ہے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے کہ انہوں نے کہا فرمایا رسول اللہ ﷺ نے: نہ چاہیے مرد مسلمان کو دو رات رہے اور اس کو وصیت کرنا ہو کسی چیز میں مگر یہ کہ وصیت اس کی لکھی ہوئی ہو اس کے پاس۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔ اور روایت کی زہری نے سالم سے انہوں نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے انہوں نے نبی ﷺ سے مانند اس کے۔

❀❀❀❀

٤۔ بَابُ : مَا جَاءَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ لَمْ يُوصِ

اس بیان میں کہ نبی ﷺ نے وصیت نہیں کی

(۲۱۱۹) عَنْ طَلْحَةَ بْنِ مُصَرِّفٍ قَالَ : قُلْتُ لِابْنِ أَبِي أَوْفٰى : أَوْصٰى رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ؟ قَالَ : لَا، قُلْتُ : كَيْفَ كُتِبَتِ الْوَصِيَّةُ وَ كَيْفَ أَمَرَ النَّاسَ ؟ قَالَ : أَوْصٰى بِكِتَابِ اللّٰهِ تَبَارَكَ وَ تَعَالٰى . (اسناده صحيح)

ترجمہ: روایت ہے طلحہ بن مصرف سے کہا انہوں نے ابن ابی اوفی سے کیا وصیت کی تھی رسول اللہ ﷺ نے؟ فرمایا انہوں نے نہیں، پھر پوچھا انہوں نے کیونکر لکھی گئی وصیت اور کیا حکم کیا آپ ﷺ نے آدمیوں کو؟ فرمایا انہوں نے: وصیت کی آنحضرت ﷺ نے کتاب اللہ کی فرمانبرداری اور اطاعت کی۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔ نہیں جانتے ہم اسے مگر مالک بن مغول کی روایت سے۔

❀❀❀❀

٥۔ بَابُ : مَا جَاءَ لَا وَصِيَّةَ لِوَارِثٍ

وارث کے لیے وصیت نہ ہونے کے بیان میں

(٢١٢٠) عَنْ أَبِيْ أُمَامَةَ الْبَاهِلِيِّ قَالَ : سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ فِيْ خُطْبَتِهِ عَامَ حَجَّةِ الْوَدَاعِ : ((إِنَّ اللّٰهَ قَدْ أَعْطَى لِكُلِّ ذِيْ حَقٍّ حَقَّهُ فَلَا وَصِيَّةَ لِوَارِثٍ الْوَلَدُ لِلْفِرَاشِ وَلِلْعَاهِرِ الْحَجَرُ وَحِسَابُهُمْ عَلَى اللّٰهِ تَعَالٰى، وَمَنِ ادَّعٰى إِلٰى غَيْرِ أَبِيْهِ أَوِ انْتَمٰى إِلٰى غَيْرِ مَوَالِيْهِ فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللّٰهِ التَّابِعَةُ إِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ، لَا تُنْفِقُ امْرَأَةٌ مِنْ بَيْتِ زَوْجِهَا إِلَّا بِإِذْنِ زَوْجِهَا)) قِيْلَ : يَارَسُوْلَ اللّٰهِ وَلَا الطَّعَامَ؟ قَالَ : ((ذٰلِكَ أَفْضَلُ أَمْوَالِنَا ثُمَّ)) قَالَ : الْعَارِيَةُ مُؤَدَّاةٌ وَالْمِنْحَةُ مَرْدُوْدَةٌ، وَالدَّيْنُ مَقْضِيٌّ وَالزَّعِيْمُ غَارِمٌ)). (اسناده صحيح) ارواء الغليل (١٦٥٥) تخريج مشكاة المصابيح (٢٠٧٣)

ترجمہ: روایت ہے ابوامامہ سے کہا انہوں نے سنا میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے تھے اپنے خطبہ حجۃ الوداع میں کہ اللہ بزرگ اور برتر نے مقرر کر دیا ہر ایک کا حصہ یعنی وارثوں میں سے، سواب وصیت نہیں جائز وارث کے لیے اور لڑکا منسوب ہے صاحب فراش کی طرف اور زانی مستحق ہے پتھر کا اور حساب ان کا اللہ تعالیٰ پر ہے، اور جس نے اپنے تئیں مشہور کیا ولد کسی اور کا اپنے باپ کے سوایا منسوب کیا اپنے تئیں اپنے موالی کے سوا اور کی طرف اس پر لعنت ہے اللہ کی پے درپے قیامت کے دن تک نہ خرچ کرے کوئی عورت اپنے شوہر کے گھر میں سے کچھ مگر شوہر کی اجازت سے، عرض کیا گیا یا رسول اللہ (ﷺ) کھانا بھی؟ فرمایا آپ ﷺ نے: کھانا ہمارے سب مالوں سے افضل ہے یعنی اس کی حفاظت اور زیادہ ضرور ہے۔ اور فرمایا: مانگی کی چیز مالک کو پھیر دینی ہے اور منحہ پھیر دینا ہے اور قرض ادا کرنا ہے اور ضامن ذمہ دار ہے یعنی اس چیز کا جس کی ضمانت کی ہے۔

فائدہ : اس باب میں عمرو بن خارجہ اور انس بن مالک سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔ اور مروی ہوئی ہے ابوامامہ سے اس سند کے سوا اور سند سے بھی اور روایت اسماعیل بن عیاش کی اہل عراق اور اہل حجاز سے کچھ قوی نہیں وہ روایت کہ جس میں وہ متفرد ہوں اس لیے کہ انہوں نے اہل عراق وحجاز سے مناکیر روایتیں کی ہیں اور روایت ان کی اہل شام سے صحیح تر ہے، ایسا ہی کہا محمد بن اسماعیل نے سنا میں نے احمد بن حسن سے کہتے تھے کہا احمد بن حنبل نے کہا اسماعیل بن عیاش صحیح تر ہیں بدن میں یعنی ہوش وحواس میں بقیہ سے اور بقیہ کی بہت احادیث منکر ہیں ثقات سے۔ اور سنا میں نے عبداللہ بن عبدالرحمٰن سے کہتے تھے سنا میں نے زکریا بن عدی سے کہتے تھے کہا ابواسحاق فزاری نے لو تم بقیہ سے وہ حدیثیں جو روایت کی ہیں انہوں نے ثقات سے اور نہ لو وہ جو روایت کی ہیں انہوں نے اسماعیل بن عیاش سے خواہ وہ ثقات سے ہوں یا غیر ثقات سے ہوں۔

(٢١٢١) عَنْ عَمْرِو بْنِ خَارِجَةَ : أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ خَطَبَ عَلٰى نَاقَتِهِ وَأَنَا تَحْتَ جِرَانِهَا وَهِيَ تَقْصَعُ[1] بِجِرَّتِهَا

[1] قصع فلان قصعا فرو برد فلاں جرعہ آب را وقصعت الناقۃ بجرتہا فرو برد ناقہ نشخوار خود را یا خائدہ آں را یا برآورد نشخوار را از شکم وہنوز نخوائیدہ یا پر کرد دہن را از آں یا نیکو و نرم خوائدو فی الحدیث انہ خطب علی راحلۃ انہا لتقصع بجرتہا ١٢ منتہی الارب۔

وَاِنَّ لُعَابَهَا يَسِيلُ بَيْنَ كَتِفَيَّ فَسَمِعْتُهُ يَقُولُ ((إِنَّ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ اَعْطٰى كُلَّ ذِيْ حَقٍّ حَقَّهُ فَلَا وَصِيَّةَ لِوَارِثٍ وَالْوَلَدُ لِلْفِرَاشِ وَلِلْعَاهِرِ الْحَجَرُ)) . (صحيح) ارواء الغليل (٦/٨٨۔ ٨٩)

ترجمہ: روایت ہے عمرو بن خارجہ سے کہ نبی ﷺ نے خطبہ پڑھا اپنی اونٹنی پر اور میں اس کی گردن کے نیچے تھا اور وہ جگالی کر رہی تھی اور اس کا تھوک میرے دونوں شانوں کے بیچ میں بہ رہا تھا اس وقت سنا میں نے آپ ﷺ کو کہ فرماتے تھے اللہ عزوجل نے مقرر کر دیا ہر حق والے کا حصہ، سو اب وصیت نہیں ہے وارث کے لیے اور ولد صاحب فراش کی طرف منسوب ہے اور زانی کو پتھر ہیں۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

مترجم: قولہ: اب وصیت نہیں جائز وارث کے لیے، یعنی قبل نزول آیت میراث تو وارثوں کے لیے وصیت واجب تھی اب بعد نزول وجوب نہ رہا، اور درصورت یہ کہ ایک وارث کا نقصان ہو دوسرے کے لیے وصیت کرتے ہیں تو یہ وصیت ناجائز ہوگی بمنطوق قرآن کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ﴿غیر مضار﴾ اور اگر کوئی وارث نہ ہو سوا ایک کے تو وصیت اسے جائز ہوگی اس لیے کہ اس میں کسی کا نقصان نہیں، جیسے مثلاً وصیت کی زوجہ نے اپنے زوج کو یا زوج نے اپنی زوجہ کو اور وہاں اور کوئی وارث نہیں تو وصیت صحیح ہوگی۔ کذا ذکرہ ابن الکمال۔ اور مجیبہ میں کہا ہے کہ اگر زوجہ نے اپنے زوج کے واسطے نصف مال کی وصیت کی تو تمام مال اس کا ہوگا یعنی جب کہ زوجہ کا کوئی وارث نہ ہو (غایۃ الاوطار)۔ قولہ: اور لڑکا منسوب ہے صاحب فراش، الخ۔ یعنی جب کسی نے کسی کی زوجہ منکوحہ سے یا امہ موطوءہ سے زنا کیا اور لڑکا ہوا تو نسب اس کا اس عورت کے زوج اور سید سے لگے گا نہ اس زانی سے بلکہ زانی کو پتھر ہیں۔ اور اس کے دو مطلب ہیں ایک تو یہ کہ فرمانا زجرا ہے، جیسے کہتے ہیں فلانے پر خاک ہے، دوسرے یہ کہ یہ بیان واقعی ہے یعنی وہ مستحق ہے رجم کا۔ قولہ: اور جس نے اپنے کو ولد ٹھہرایا، مراد یہ ہے کہ خود انکار کیا اپنے باپ سے کہ یہ میرا باپ نہیں اور کسی کو اپنا باپ مقرر کیا یا یہ کہ جیسے اکثر لوگ شیخ سے سید بن جاتے ہیں۔ یا بزرگوں کی اولاد اپنے تئیں بناتے ہیں، اور منیحہ وہ جانور ہیں کہ کسی کو دیا اس کے واسطے کہ اس کے دودھ سے منتفع ہو، پھر مالک جب چاہے اسے پھیر لیوے یا کسی درخت سے پھل کھانے کی یا کسی زمین میں زراعت کی اجازت دے۔

❀❀❀❀

٦۔ بَابُ : مَا جَاءَ يَبْدَأُ بِالدَّيْنِ قَبْلَ الْوَصِيَّةِ

اس بیان میں کہ ادائے دین (قرض) وصیت سے پہلے ادا کیا جائے

(٢١٢٢) عَنْ عَلِيٍّ : اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَضٰى بِالدَّيْنِ قَبْلَ الْوَصِيَّةِ وَاَنْتُمْ تَقْرَءُوْنَ الْوَصِيَّةَ قَبْلَ الدَّيْنِ . (اسناده حسن عند الالبانی) بعض محققین کہتے ہیں اس میں حارث اعور ضعیف رافضی اور ابواسحاق کا اس سے سماع ثابت نہیں۔ البتہ اس کی اصل ابن ماجہ کی حدیث ہے۔ (٢٤٣٣)

ترجمہ: روایت ہے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے کہ حکم کیا نبی ﷺ نے ادائے دین کا قبل وصیت کے، اور تم پڑھتے ہو قرآن میں وصیت کو قبل دین کے یعنی اگرچہ وصیت قراءۃً مقدم ہے مگر اداءً مؤخر ہے۔

فائدہ: اسی حدیث پر عمل ہے تمام اہل علم کے نزدیک کہ ادائے۔ دین ضرور ہے قبل اجرائے وصیت کے۔

۷۔ بَابُ : مَا جَاءَ فِي الرَّجُلِ يَتَصَدَّقُ أَوْ يُعْتِقُ عِنْدَ الْمَوْتِ

اس بیان میں کہ جو صدقہ دے یا غلام آزاد کرے موت کے وقت

(۲۱۲۳) عَنْ اَبِیْ حَبِیْبَةَ الطَّائِیِّ قَالَ : اَوْصٰی اِلَیَّ اَخِیْ بِطَائِفَةٍ مِنْ مَالِهٖ، فَلَقِیْتُ اَبَا الدَّرْدَاءِ فَقُلْتُ : اِنَّ اَخِیْ اَوْصٰی اِلَیَّ بِطَآئِفَةٍ مِنْ مَّالِهٖ فَاَیْنَ تَرٰی لِیْ وَضْعَهٗ فِی الْفُقَرَآءِ اَوِ الْمَسَاکِیْنِ اَوِ الْمُجَاهِدِیْنَ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ؟ فَقَالَ : اَمَّا اَنَا فَلَوْ کُنْتُ لَمْ اَعْدِلْ بِالْمُجَاهِدِیْنَ، سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ یَقُوْلُ : ((**مَثَلُ الَّذِیْ یُعْتِقُ عِنْدَ الْمَوْتِ کَمَثَلِ الَّذِیْ یُهْدِیْ اِذَا شَبِعَ**)) . (اسناده ضعيف عند الالبانی۔ الضعيفة : ۱۳۲۲ ۔ المشكاة : ۱۸۷۱ ۔ التحقيق الثانی) ابی حبیبہ راوی مجہول ہے، ضعیف الجامع الصغير (۵۲۴۰) بعض محققین نے اس کو حسن کہا ہے۔

ترجمہ: روایت ہے ابی حبیبہ طائی سے کہا وصیت کی مجھے میرے بھائی نے ایک ٹکڑے کی اپنے مال میں سے پھر ملاقات کی میں نے ابوالدرداء رضی اللہ عنہ سے اور کہا میں نے کہ میرے بھائی نے وصیت کی ہے مجھے تھوڑے مال کی اپنے مال سے، پھر تم کہاں مناسب دیکھتے ہو خرچ کرنا اس کا فقراء یا مساکین یا مجاہدوں میں جو اللہ کی راہ میں ہوں؟ تو کہا ابوالدرداء رضی اللہ عنہ نے: میں اگر ہوتا یعنی تمہاری جگہ تو برابر نہ کرتا مجاہدوں کے ساتھ کسی کو یعنی انہیں میں خرچ کرنا اولیٰ ہے، پھر بیان کی یہ حدیث کہ سنا میں نے رسول اللہ ﷺ سے کہ فرماتے تھے مثال اس کی جو آزاد کرے موت کے وقت مانند مثال اس شخص کے ہے جو ہدیہ دیوے جب اپنا پیٹ بھر جائے۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

مترجم: یعنی ثواب اس کا کم ہے اس مال کے ثواب سے جو حالت صحت اور عافیت میں اور محبت مال کے وقت میں دیا جائے جیسا انصار کی فضیلت میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

﴿ وَيُؤْثِرُوْنَ عَلٰى اَنْفُسِهِمْ وَلَوْ كَانَ بِهِمْ خَصَاصَةٌ ۚ﴾

”یعنی مقدم رکھتے ہیں اپنے نفسوں پر مہاجرین کو اگرچہ ان کو بھوک ہو“۔

اور اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ﴿ يُطْعِمُوْنَ الطَّعَامَ عَلٰى حُبِّهٖ مِسْكِيْنًا وَّيَتِيْمًا وَّاَسِيْرًا ﴾ یعنی کھلاتے ہیں کھانا جس وقت میں کہ

کھانے کی ان کو محبت ہے مسکین ویتیم واسیر کو۔ چنانچہ اکثر مفسرین نے حُبّہٖ کی ضمیر کو طعام کی طرف راجع کیا ہے اور یہی اولیٰ ہے۔

۸۔ بَابٌ

(۲۱۲۴) عَنْ عُرْوَةَ: اَنَّ عَائِشَةَ اَخْبَرَتْهُ اَنَّ بَرِيْرَةَ جَآءَ تْ تَسْتَعِيْنُ عَائِشَةَ فِيْ كِتَابَتِهَا وَلَمْ تَكُنْ قَضَتْ مِنْ كِتَابَتِهَا شَيْئًا، فَقَالَتْ لَهَا عَائِشَةُ : اِرْجِعِيْ اِلَى اَهْلِكِ فَاِنْ اَحَبُّوْا اَنْ اَقْضِيَ عَنْكِ كِتَابَتَكِ وَيَكُوْنَ وَلَآؤُكِ لِيْ فَعَلْتُ، فَذَكَرَتْ ذٰلِكَ بَرِيْرَةُ لِاَهْلِهَا فَاَبَوْا وَقَالُوْا : اِنْ شَآءَ تْ اَنْ تَحْتَسِبَ عَلَيْكِ وَيَكُوْنَ لَنَا وَلَآؤُكِ فَلْتَفْعَلْ فَذَكَرَتْ ذٰلِكَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ لَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : ((**اِبْتَاعِيْ فَاَعْتِقِيْ فَاِنَّمَا الْوَلَآءُ لِمَنْ اَعْتَقَ**)) ثُمَّ قَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ: ((**مَا بَالُ اَقْوَامٍ يَشْتَرِطُوْنَ شُرُوْطًا لَيْسَتْ فِيْ كِتَابِ اللّٰهِ؟ مَنِ اشْتَرَطَ شَرْطًا لَيْسَ فِيْ كِتَابِ اللّٰهِ فَلَيْسَ لَهُ وَاِنِ اشْتَرَطَ مِائَةَ مَرَّةٍ**)) .

(اسناده صحيح) ارواء الغليل (۱۳۰۸) الروض النضير (۷۸۹)

ترجمہ: روایت ہے عروہ سے کہ عائشہ ام المؤمنین رضی اللہ عنہا نے خبر دی ان کو کہ بریرہ رضی اللہ عنہا آئیں تائید چاہتی تھیں امّ المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے اپنی زر کتابت ادا کرنے میں اور اس میں سے کچھ ادا نہیں کیا تھا، سو فرمایا ان سے ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا نے لوٹ جاؤ تم اپنے لوگوں میں پھر کہو ان سے کہ اگر وہ چاہیں کہ ادا کروں زر کتابت تیرا اور ہوئے ولاء میرے لیے تو میں ابھی کروں، سو ذکر کیا بریرہ رضی اللہ عنہا نے اپنے لوگوں سے اور نہ مانی انہوں نے یہ بات اور کہنے لگے کہ اگر چاہیں وہ ثواب تجھے زر کتابت دے کر اور ہوئے ولاء تیری ہمارے لیے تو خیر کریں، سو ذکر کیا میں نے اس کا رسول اللہ ﷺ سے، سو فرمایا آپ ﷺ نے ان سے تم خرید کر کے آزاد کر دو اور ولاء تو اسی کی ہوتی ہے جو آزاد کرے پھر کھڑے ہوئے رسول اللہ ﷺ یعنی خطبہ پڑھنے اور فرمایا کیا حال ہے ان قوموں کا کہ شرط کرتے ہیں ایسی شرطیں جو نہیں کتاب اللہ میں، جس نے شرط کی ایسی جو نہیں کتاب اللہ میں تو اس کی وفا اس کو نہ ملے گی اگرچہ سو بار اس نے شرط باندھی ہو۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے۔ صحیح ہے اور مروی ہوئی ہے امّ المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے کئی سندوں سے، اور عمل اسی پر ہے اہل علم کے نزدیک کہ ولاء اسی کا حق ہے جو آزاد کرے۔

مترجم: اس میں داخل ہیں وہ شرطیں کہ جو اکثر متفقہین بغیر استدلال شرعی کے عبادات وطاعات میں مقرر فرماتے ہیں جیسے شرائط صحت جمعہ کے یا شرائط طہارت بیر کے یا تفاوت فیما بین ماقلیل وکثیر کے یا متصوفین وظائف واَوراد میں یوم ووقت واثواب وماکل ومشارب میں شروط بیجا مقرر فرماتے ہیں کہ سب کے سب از قبیل لا یلتفت الیهاد ولا یعباء بها ہیں۔ انتہیٰ اور ولاء کی تفصیل آگے آتی ہے۔

مسئلہ: ❶ وصیت چار قسم ہے: واجب ہے وصیت زکوٰۃ وکفارات اور فدیہ صیام اور مسائل ملحقہ۔

مترجم: صلوٰۃ کے جن کے ادا کرنے میں مسلمانوں نے قصور کیا ہے، اور وصیت مباح ہے مالدار کے واسطے اور مکروہ ہے فاسق وفاجر کے واسطے اور ان کے سوا مستحب ہے۔ حموی نے قاضی خان سے نقل کیا ہے کہ جب آدمی نے وصیت کا ارادہ کیا اور اس کی اولاد صغار ہے شیخین نے کہا کہ مال کا چھوڑ جانا اپنی اولاد کے واسطے افضل ہے، اور اگر اولاد کبار ہے اور مال تھوڑا ہے امام نے کہا کہ اس کو وصیت کرنا لائق نہیں، اور اگر مال زیادہ ہے اور وارث غنی ہیں تو امور واجبہ سے وصیت کی ابتداء کرے اور اگر اس پر کچھ واجب نہیں رہا تو اہل قرابت کے واسطے وصیت کرے، اور اگر اقرباء اغنیاء ہیں تو پڑوسیوں کے واسطے وصیت کرے۔

(کذافی غایة الاوطار ناقلاً عن الطحاوی)

مسئلہ: ❷ نووی نے شرح مسلم میں کہا کہ اجماع ہے ہمارے زمانہ کے علماء کا کہ جس کا وارث ہو اس کی وصیت جاری نہیں ہوتی ثلث سے زیادہ میں مگر باجازت ورثہ اور اجماع ہے کہ اگر اجازت دے دیں وارث تو نافذ ہو جائے گی اگرچہ جمیع مال میں ہو۔ اور لیکن جس کا کوئی وارث نہ ہو پس مذہب جمہور اور شافعیہ کا یہ ہے کہ صحیح نہیں وصیت اس کی ثلث سے زیادہ میں، اور جائز رکھا ہے اسے ابوحنیفہ اور اصحاب ان کے نے، اور اسحاق اور احمد نے ایک روایت میں۔ اور یہی مروی ہے علی رضی اللہ عنہ اور ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے۔

مسئلہ: ❸ ثواب صدقات میت کو پہنچتا ہے۔ چنانچہ مسلم میں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرد نے آنحضرت ﷺ سے پوچھا کہ میرے باپ انتقال کر گئے ہیں اور مال چھوڑ گئے ہیں اور کچھ وصیت نہ کی کیا میں اگر صدقہ دوں تو اس کے گناہوں کا کفارہ ہو گا؟ آپ ﷺ نے فرمایا ہاں اور اسی طرح اور بھی روایتیں آئیں ہیں۔ نووی نے کہا ہے ان احادیث سے میت کی طرف سے صدقہ دینا جائز ہوا بلکہ مستحب اور معلوم ہوا کہ ثواب اس کا پہنچتا ہے میت کو اور نفع دیتا ہے اس کو، اور اس پر اجماع ہے مسلمانوں کا اور یہ احادیث مخصص ہیں عموم کو اس آیت کے ﴿ وَاَنْ لَّیْسَ لِلْاِنْسَانِ اِلَّا مَا سَعٰی ﴾ اور اجماع ہے مسلمانوں کا اس پر کہ واجب نہیں وارث پر صدقہ دینا میت کی طرف سے اور مراد صدقہ تطوع ہے بلکہ مستحب ہے اس کا دینا ولیکن حقوق مالیہ جو میت پر ثابت ہوں ان کی قضا واجب ہے اگر اس کا ترکہ ہو برابر ہے کہ وصیت کی ہو، اس نے یا نہ کی ہو اور یہ سب راس المال سے ہوں گے عام ہیں کہ دیون الٰہی ہوں مثل زکوٰۃ اور حج اور نذر وکفارہ کے اور بدل صوم وغیرہ کے یا دیون مردم ہوں، پھر اگر میت نے کچھ ترکہ نہ چھوڑا تو وارث پر قضائے دین لازم نہیں مگر استحباباً اور تبرعاً۔

مسئلہ: ❹ وصیت اللہ تعالیٰ کی والدین کے ساتھ نیکی کرنا ہے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ﴿ وَوَصَّیْنَا الْاِنْسَانَ بِوَالِدَیْهِ حُسْنًا ﴾ یعنی

وصیت کی ہم نے انسان کو والدین کے ساتھ احسان کرنے کی اور ان کی اطاعت اور فرمانبرداری کی مگر یہ کہ شرک میں ان کی اطاعت نہیں اور اسی طرح اور امور خلاف شرع میں اور وصیت یہاں بمعنی امر و حکم کے ہے۔ اور وصیت ابراہیم ویعقوب علیہ السلام کی اس آیت میں جو آخر پارہ الٓمٓ میں مذکور ہے ﴿ وَوَصّٰی بِهَا اِبْرَاهِیْمُ بَنِیْهِ وَیَعْقُوْب ﴾ اور یہ وصیت ہے توحید پر قائم رہنے کی۔ اور وصیت آنحضرت ﷺ کی یہ تھی ((اَلصَّلٰوةُ وَمَا مَلَكَتْ اَیْمَانُكُمْ)) یعنی نماز کی حفاظت کرو اور لونڈی غلام کی رعایت، پس مؤمن متبع سنت کو تعلیم وصیت کی انہیں آیات و احادیث میں ہوگی اور چاہیے کہ اسی طرح دینیات کی وصیت کرے علی الخصوص اہل پاک کو اس وقت اس امر کی وصیت ضرور ہے کہ عزیز و اقارب نوحہ نہ کریں، اور تیجہ دسواں بطور بدعت نہ کریں پھولوں کی چادر جنازہ اور قبر پر نہ ڈالیں، اور اسی طرح جمیع منکرات و بدعات سے محترز رہیں۔ انتہیٰ۔ چنانچہ مترجم کی بھی وصیت یہی ہے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

ابواب الولاء والهبة

عن رسول الله ﷺ

(المعجم ٢٩) ولاء اور ہبہ کے بیان میں (التحفة ٢٦)

ولاء لغت میں بمعنی نصرت اور محبت کے ہیں، اور مشتق ہے ولی بفتح واؤ وسکون لام سے۔ اور شرع میں عبارت ہے باہم کی مددگاری سے بسبب ولاء عتاقت کے یا بسبب ولاء موالات کے۔ اور ولاء عتاقت سے مراد وہ حقوق ہیں جو آزاد کرنے والے کو ثابت ہوتے ہیں آزاد کیے ہوئے کی نسبت جیسے وارث ہونا اس کا اور اس کے نکاح کرنے اور اس پر نماز پڑھنے کی ولایت کہ آزاد کرنے والے کو ثابت ہوتی ہے۔ اور ولاء موالات بقول استیجابی یہ ہے کہ مرد مسافر دوسرے شخص سے کہے کہ میری برادری نہیں اور نہ کوئی مددگار، سو مجھ کو اپنی طرف بلا لے اور اپنی قوم کی طرف تاکہ میں تیری جماعت میں گنا جاؤں، سو تو میری مدد کیجیو اور میرے اوپر سے نوائب اور مصائب دور کیجیو اور اگر میں مر جاؤں تو میرے مال کا وارث ہے۔ تو دونوں شخصوں میں عقد موالات منعقد ہوگی یعنی بشرط قبول شخص ثانی۔ (غایۃ الاوطار)

١۔ بَابُ: مَا جَاءَ أَنَّ الْوَلَاءَ لِمَنْ أَعْتَقَ

اس بیان میں کہ ولاء آزاد کرنے والے کا حق ہے

(٢١٢٥) عَنْ عَـائِشَةَ: أَنَّهَا أَرَادَتْ أَنْ تَشْتَرِيَ بَرِيرَةَ فَاشْتَرَطُوا الْوَلَاءَ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((الْوَلَاءُ لِمَنْ

اَعْطَى الثَّمَنَ اَوْ لِمَنْ وَلِيَ النِّعْمَةَ ﴾ . (اسناده صحيح) صحيح ابى داؤد (۲۰۸۹)

ترجمہ: روایت ہے امّ المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ انہوں نے ارادہ کیا بریرہ رضی اللہ عنہا کو خریدنے کا اور شرط کی ان کے مالکوں نے ولاء کی، سو فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے: ولاء اسی کا حق ہے جو قیمت دے، یا یہ فرمایا کہ جو ولی نعمت ہو۔ یعنی متکفل ہوا آزاد کرنے کا نعمت سے۔

فائدہ: اس باب میں ابن عمر اور ابی ہریرہ رضی اللہ عنہم سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔ اور اسی پر عمل ہے اہل علم کے نزدیک۔

❀ ❀ ❀ ❀

۲۔ بَابُ : مَا جَاءَ فِي النَّهْيِ عَنْ بَيْعِ الْوَلَاءِ وَعَنْ هِبَتِهِ

ولاء کو بیچنے اور ہبہ کی نہی کے بیان میں

(۲۱۲۶) **عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ** : اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ نَهٰى عَنْ بَيْعِ الْوَلَاءِ وَهِبَتِهِ .

(اسناده صحيح) صحيح ابى داؤد (۲۰۹۲) ((احاديث البيوع))

ترجمہ: روایت ہے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا ولاء کے بیچنے اور ہبہ کرنے سے۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔ نہیں جانتے ہم اس کو مگر عبداللہ بن دینار کی روایت سے کہ وہ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے۔ اور روایت کی یہ شعبہ سفیان ثوری اور مالک بن انس نے عبداللہ بن دینار سے۔ اور مروی ہے شعبہ سے کہ کہا انہوں کہ عبداللہ بن دینار جب یہ روایت بیان کرتے ہیں اگر مجھے اجازت دیں تو میں کھڑا ہو کر ان کا سر چوموں۔ اور روایت کی یہ حدیث یحییٰ بن سلیم نے عبیداللہ بن عمر سے انہوں نے نافع سے انہوں نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے کہ کہا انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے، اور وہ وہم ہے، وہم کیا اس میں یحییٰ بن سلیم نے۔ اور صحیح یہ سند ہے عن عبيدالله بن عمر عن عبدالله بن دينار عن ابن عمر عن النبى صلی اللہ علیہ وسلم اسی سند سے، روایت کی یہ حدیث کئی لوگوں نے عبیداللہ بن عمرو سے اور متفرد ہوئے عبداللہ بن دینار اس حدیث کی روایت کے ساتھ۔

❀ ❀ ❀ ❀

۳۔ بَابُ : مَا جَاءَ فِيْ مَنْ تَوَلّٰى غَيْرَ مَوَالِيْهِ أَوِ ادَّعٰى اِلٰى غَيْرِ أَبِيْهِ

آزاد کرنے والے اور باپ کے علاوہ اور کسی کو آزاد کرنے والا یا باپ کہنے کے بیان میں

(۲۱۲۷) **عَنْ اِبْرَاهِيْمَ التَّيْمِيِّ**، عَنْ اَبِيْهِ قَالَ : خَطَبَنَا عَلِيٌّ فَقَالَ : مَنْ زَعَمَ اَنَّ عِنْدَنَا شَيْئًا نَقْرَؤُهُ اِلَّا كِتَابَ اللّٰهِ وَهٰذِهِ الصَّحِيْفَةَ صَحِيْفَةٌ فِيْهَا أَسْنَانُ الْاِبِلِ وَاَشْيَاءُ مِنَ الْجِرَاحَاتِ فَقَدْ كَذَبَ وَقَالَ فِيْهَا : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : ((**الْمَدِيْنَةُ حَرَمٌ مَا بَيْنَ عَيْرٍ اِلٰى ثَوْرٍ، فَمَنْ اَحْدَثَ فِيْهَا حَدَثًا اَوْ اٰوٰى مُحْدِثًا فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللّٰهِ وَالْمَلَائِكَةِ وَالنَّاسِ اَجْمَعِيْنَ، لَا يَقْبَلُ اللّٰهُ مِنْهُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ صَرْفًا وَلَا عَدْلًا وَمَنْ**

ادَّعٰی اِلٰی غَیْرِ اَبِیْهِ اَوْ تَوَلّٰی غَیْرَ مَوَالِیْهِ فَعَلَیْهِ لَعْنَةُ اللّٰهِ وَالْمَلٰئِكَةِ وَالنَّاسِ اَجْمَعِیْنَ، لَا یُقْبَلُ مِنْهُ صَرْفٌ وَلَا عَدْلٌ، وَذِمَّةُ الْمُسْلِمِیْنَ وَاحِدَةٌ یَسْعٰی بِهَا اَدْنَاهُمْ)) .

(اسناده صحيح ـ الارواء : ١٠٥٨ ـ نقد الكتانى ٤٢) صحيح أبى داود (١٧٧٣ ـ ١٧٧٤)

ترجمہ: روایت ہے ابراہیم تیمی سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے کہا ان کے باپ نے: خطبہ پڑھا ہم پر حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اور فرمایا جو دعویٰ کرے کہ ہمارے پاس کوئی چیز ہے کہ جسے پڑھتے ہیں ہم کتاب اللہ اور اس صحیفہ کے سوا کہ جس میں سن لکھے ہوئے ہیں اونٹوں کے اور کچھ حکم ہیں جراحتوں کے تو بے شک اس نے جھوٹ بولا یعنی کتاب اللہ اور اس صحیفہ کے سوا ہمارے پاس کوئی چیز نہیں، اور اس صحیفہ میں یہ بھی ہے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے: مدینہ حرم ہے غیر اور ثور کے درمیان پھر جس نے جگہ دی کسی نئے کام خلاف سنت کو یا جگہ دی کسی نئے کام کرنے والے بدعتی کو اس پر لعنت ہے اللہ کی اور فرشتوں اور تمام آدمیوں کی، نہ قبول کرے گا اللہ تعالیٰ اس سے قیامت کے دن کوئی فرض نہ نفل، اور جس نے اپنے کو منسوب کیا اپنے باپ کے سوا اور کسی کی طرف یا مولیٰ بنایا اپنے آزاد کرنے والے کے سوا اور کسی کو تو اس پر لعنت ہے اللہ کی اور تمام فرشتے اور تمام آدمیوں کی، نہ قبول کرے گا اللہ تعالیٰ اس سے کوئی فرض اور نہ نفل، اور پناہ دینا مسلمانوں کا ایک ہے کہ چلتا ہے اس کے ساتھ ادنیٰ ان کا یعنی ادنیٰ مسلمان بھی کسی کو پناہ دے تو اس کی رعایت سب کو لازم ہے۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔ اور روایت کی بعض نے اعمش سے انہوں نے ابراہیم تیمی سے انہوں نے حارث سے انہوں نے علی رضی اللہ عنہ سے مانند اس کے۔ اور مروی ہوئی یہ حدیث سیدنا علی رضی اللہ عنہ سے کئی سندوں سے۔

❀❀❀❀

٤ ـ بَابُ : مَا جَآءَ فِی الرَّجُلِ یَنْتَفِیْ مِنْ وَلَدِهٖ

اس شخص کے بیان جو اپنے لڑکے کی نفی کرے

(٢١٢٨) عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ : جَآءَ رَجُلٌ مِنْ بَنِیْ فَزَارَةَ اِلَی النَّبِیِّ ﷺ فَقَالَ : یَارَسُوْلَ اللّٰهِ! اِنَّ امْرَاَتِیْ وَلَدَتْ غُلَامًا اَسْوَدَ فَقَالَ لَهُ النَّبِیُّ ﷺ : ((هَلْ لَكَ مِنْ اِبِلٍ؟)) قَالَ : نَعَمْ قَالَ : ((فَمَا اَلْوَانُهَا؟)) قَالَ : حُمْرٌ قَالَ : ((فَهَلْ فِیْهَا اَوْرَقُ؟)) قَالَ : نَعَمْ اِنَّ فِیْهَا لَوُرْقًا قَالَ : ((اَنّٰی اَتَاهَا ذٰلِكَ؟)) قَالَ لَعَلَّ عِرْقًا نَزَعَهَا قَالَ: ((فَهٰذَا لَعَلَّ عِرْقًا نَزَعَهٗ)) . (إسناده صحيح) صحيح ابى داؤد (١٩٥٨)

ترجمہ: روایت ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ آیا ایک مرد بنی فزارہ کے قبیلہ سے آنحضرت ﷺ کے پاس اور کہا یا رسول اللہ ﷺ میری بیوی نے جنا ہے ایک لڑکا کالا، تو فرمایا اس سے نبی ﷺ نے: آیا ہیں تیرے پاس کچھ اونٹ؟ عرض کی اس نے کہ ہاں، فرمایا آپ ﷺ نے کیا رنگ ہیں ان کے؟ اس نے کہا سرخ، فرمایا کیا ہے اس میں کوئی کالا بھی؟ اس نے کہا ہاں ان میں کالے

بھی ہیں، فرمایا پھر کالا ان میں کہاں سے آیا؟ اس نے کہا شاید آ گئی ہوگی اس میں کوئی رگ یعنی ان اونٹوں کے باپ دادوں میں کوئی کالا ہوگا اس کی رگ سے سرخ اونٹوں میں کچھ کالے پیدا ہوگئے، آپ ﷺ نے فرمایا: شاید تیرے لڑکے میں بھی کوئی رگ آ گئی ہوگی اس کے باپ دادوں کی۔

فائدہ : یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

❀❀❀❀

۵۔ بَابُ : مَا جَاءَ فِي الْقَافَةِ

قیافہ شناس کے بیان میں

(۲۱۲۹) **عَنْ عَائِشَةَ** : اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ دَخَلَ عَلَيْهَا مَسْرُوْرًا تَبْرُقُ اَسَارِيْرُ وَجْهِهٖ فَقَالَ : **((اَلَمْ تَرَيْ اَنَّ مُجَزِّزًا نَظَرَ اٰنِفًا اِلٰی زَيْدِ بْنِ حَارِثَةَ وَاُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ فَقَالَ : هٰذِهِ الْاَقْدَامُ بَعْضُهَا مِنْ بَعْضٍ))** .

(اسنادہ صحیح) صحیح ابی داؤد (۱۹۶۱۔ ۱۹۶۲)

ترجمہ: روایت ہے امّ المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ نبی ﷺ آئے ان کے پاس خوشی خوشی کہ چمک رہی تھیں جھریاں ان کی پیشانی کی اور فرمایا آپ ﷺ نے تم نے دیکھا کہ مجزز نے دیکھا اس وقت زید بن حارثہ اور اسامہ بن زید (رضی اللہ عنہم) کو پھر کہا یہ پیر بعض ان کے بعض سے ہیں۔

فائدہ : یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔ اور روایت کی سفیان بن عیینہ نے یہ حدیث زہری سے انہوں نے عروہ سے انہوں نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے اور زیادہ کہا اس میں یہ لفظ **((اَلَمْ تَرَيْ اَنَّ مُجَزِّزًا مَرَّ عَلٰی زَيْدِ بْنِ حَارِثَةَ وَاُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ وَقَدْ غَطَّيَا رُءُوْسَهُمَا وَبَدَتْ اَقْدَامُهُمَا فَقَالَ: اِنَّ هٰذِهِ الْاَقْدَامَ بَعْضُهَا مِنْ بَعْضٍ))** یعنی فرمایا آپ ﷺ نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ مجزز گزرا زید بن حارثہ اور اسامہ بن زید پر اور وہ دونوں ڈھانکے ہوئے تھے اپنے سروں کو اور کھلے تھے ان کے پیر، سو کہا مجزز نے کہ یہ اقدام بعض ان کے بعض سے ہیں۔ انتہی۔ اسی طرح روایت کی ہم سے سعید بن عبدالرحمن اور کئی لوگوں نے سفیان بن عیینہ سے انہوں نے زہری سے۔ اور استدلال کیا ہے بعض اہل علم نے اس حدیث سے امر قیافہ کے معتبر ہونے میں۔

مترجم: اہل جاہلیت قدح کرتے تھے نسب میں اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما کے اس لیے کہ اسامہ کالے تھے اور باپ ان کے زید گورے تھے جب قیافہ شناس کہ نام ان کا مجزز تھا اس نے کہا دونوں کے پیر دیکھ کر ان دونوں میں ابوت اور بنوت ثابت ہے تو آنحضرت ﷺ بہت خوش ہوئے کہ قادحین کی تکذیب اور ان کے نسب کی تصدیق ہوئی۔

❀❀❀❀

٦۔ بَابُ : مَا جَاءَ فِي حَثِّ النَّبِيِّ ﷺ عَلَى الْهَدِيَّةِ

نبی ﷺ کا ہدیہ دینے میں ترغیب دلانے کے بیان میں

(٢١٣٠) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ : ((تَهَادُوْا، فَإِنَّ الْهَدِيَّةَ تُذْهِبُ وَحَرَ الصَّدْرِ، وَلَا تَحْقِرَنَّ جَارَةٌ لِجَارَتِهَا وَلَوْ شِقَّ فِرْسِنِ شَاةٍ)) .

(اسنادہ ضعیف ۔ المشکاۃ : ٣٠٢٨) اس میں ابو معشر المدنی متفرد اور ضعیف ہے۔ تلخیص الحبیر (٦٩/٣)

ترجمہ: روایت ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے: آپس میں ہدیہ بھیجو اس لیے کہ ہدیہ لے جاتا ہے دل کی خفگی، اور حقیر نہ سمجھے کوئی عورت اپنی ہمسایہ کی عورت کو اگر چہ ایک ٹکڑا ہو بکری کے کھر کا۔ یعنی ہدیہ دینے میں شرمائے نہیں اگر چہ ادنیٰ چیز ہو۔

فائدہ : یہ حدیث غریب ہے اس سند سے۔ اور ابو معشر کا نام نجیح ہے اور وہ مولیٰ ہیں بنی ہاشم کے۔ اور بعض اہل علم نے ان میں کلام کیا ہے بسبب حافظہ ان کے۔

❀❀❀❀

٧۔ بَابُ : مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ الرُّجُوعِ فِي الْهِبَةِ

ہدیہ یا ہبہ دے کر واپس لینے کی کراہت کے بیان میں

(٢١٣١) عَنِ ابْنِ عُمَرَ : أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ : ((مَثَلُ الَّذِي يُعْطِي الْعَطِيَّةَ ثُمَّ يَرْجِعُ فِيهَا كَمَثَلِ الْكَلْبِ أَكَلَ حَتّٰى إِذَا شَبِعَ قَاءَ ثُمَّ عَادَ فَرَجَعَ فِي قَيْئِهِ)) . (اسنادہ صحیح ۔ الارواء : ٦/ ٣٦)

ترجمہ: روایت ہے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مثال اس شخص کی کہ دیتا ہے کوئی چیز پھر پھیر لیتا ہے مانند اس کتے کے ہے کھایا اس نے یہاں تک کہ خوب آسودہ ہو گیا اور قے کی پھر لوٹا اور رجوع کیا اپنی قے کی طرف یعنی کھا لی۔

فائدہ : اس باب میں ابن عباس اور عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہم سے بھی روایت ہے۔

❀❀❀❀

(٢١٣٢) عَنِ ابْنِ عُمَرَ وَابْنِ عَبَّاسٍ يَرْفَعَانِ الْحَدِيثَ قَالَ : ((لَا يَحِلُّ لِرَجُلٍ أَنْ يُعْطِيَ عَطِيَّةً ثُمَّ يَرْجِعُ فِيهَا إِلَّا الْوَالِدَ فِيمَا يُعْطِي وَلَدَهُ، وَمَثَلُ الَّذِي يُعْطِي الْعَطِيَّةَ ثُمَّ يَرْجِعُ فِيهَا كَمَثَلِ الْكَلْبِ أَكَلَ حَتّٰى إِذَا شَبِعَ قَاءَ ثُمَّ عَادَ فِي قَيْئِهِ)) . (اسنادہ صحیح ۔ انظر ما قبلہ)

ترجمہ: روایت ہے ابن عمر رضی اللہ عنہما اور ابن عباس رضی اللہ عنہما سے دونوں مرفوع کرتے ہیں اس حدیث کو کہ فرمایا آپ ﷺ نے: حلال نہیں

کسی مرد کو کہ دے کوئی چیز پھر پھیر لے اس کو مگر والد کو درست ہے پھیر لینا اس چیز کا کہ دے اپنے ولد کو مثال اس شخص کی کہ دے کر پھیر لیوے مانند کتے کے ہے کہ کھا کر جب آسودہ ہووے قے کرے اور پھر اپنی قے کو کھا جائے۔

فائدہ : یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔ کہا امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ نے: حلال نہیں کسی کو ہبہ کا لوٹا لینا مگر باپ کو حلال ہے جو بیٹے کو دیا ہو اس کا لوٹا لینا۔ اور استدلال کیا شافعی نے اس حدیث سے۔

تمت بالخیر

ABU UMAIMAH OWAIS

تحقیق وتخریج شدہ جدید ایڈیشن

وَمَا يَنطِقُ عَنِ الْهَوَىٰ إِنْ هُوَ إِلَّا وَحْيٌ يُوحَىٰ

جامع ترمذی

مترجم اردو

جلد دوم

تالیف للامام الحافظ محمد بن عیسی الترمذی

ابواب القدر — ابواب العلل حدیث 2133 — 3956

ترجمہ علامہ مولانا بدیع الزمان برادر علامہ وحید الزمان

از تحقیق وتخریج الشیخ ناصر الدین البانی رحمہ اللہ

تسہیل وتہذیب حافظ محمد انور زاہد حفظہ اللہ

ناشر
نعمانی کتب خانہ
NOMANI KUTAB KHANA
ڈسٹری بیوٹرز
دار الفرقان للنشر والتوزیع

تحقیق وتخریج شدہ جدید ایڈیشن

وَمَا يَنْطِقُ عَنِ الْهَوٰى إِنْ هُوَ إِلَّا وَحْيٌ يُّوحٰى

جامع ترمذی
مترجم اُردو

جلد دوم

تألیف للإمام الحافظ محمد بن عیسی الترمذی

ابواب القدر — ابواب العلل

احادیث 2133 — 3956

ترجمہ علّامہ مولانا بدیع الزّمان برادر علّامہ وحید الزّمان

از تحقیق وتخریج الشیخ ناصر الدین البانی رحمہ اللہ

تسہیل وتہذیب حافظ محمد انور زاہد حفظہ اللہ

ناشر
نعمانی کتب خانہ
NOMANI KUTAB KHANA

ڈسٹری بیوٹرز دار الفرقان للنشر والتوزیع
المملکة العربیة السعودیة الریاض، 00966507419921

بسم اللہ الرحمن الرحیم

شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان
نہایت رحم والا ہے

ABU UMAIMAH OWAIS

جامع ترمذی

مترجم اردو

جلد دوم

NOMANI

نام کتاب

جامع ترمذی

مترجم اُردو

تألیف للإمام الحافظ محمد بن عیسیٰ الترمذی

ترجمہ — علامہ مولانا بدیع الزمان برادر علامہ وحید الزمان

از تحقیق و تخریج — الشیخ ناصر الدین البانی رحمہ اللہ

تسہیل و تہذیب — حافظ محمد انور زاھد حفظہ اللہ

تاریخ اشاعت — مئی ۲۰۱۲ء

مطبوعہ — قرطاس پرنٹرز لاہور

ڈسٹری بیوٹرز — دار الفرقان للنشر والتوزیع

ناشر — نعمانی کتب خانہ حق سٹریٹ اردو بازار لاہور

NOMANI KUTAB KHANA

Haq Street Urdu Bazar, Lahore-Pakistan Tel: 042-37321865

E-Mail: nomania2000@hotmail.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

فہرست مضامین جلد دوم

جامع ترمذی

(المعجم ۳۰) ابواب القدر عن رسول اللہ ﷺ (تحفۃ ۲۷) قدر کے بیان میں

(المعجم ٣١) ابواب الفتن عن رسول الله ﷺ (تحفة ٢٨) فتنوں کے بیان میں

(المعجم ۳۵) ابواب الصفة القيامة (والرقائق والورع) عن رسول اللہ ﷺ (تحفة......) قیامت کے بیان میں

(المعجم ٣٦) ابواب الصفة الجنة عن رسول الله ﷺ (تحفة ٣٢) جنت کے بیان میں

(المعجم ۳۷) ابواب الصفة الجهنم عن رسول الله ﷺ (تحفة ۳۳) دوزخ کے بیان میں

(المعجم ۳۸) ابواب الایمان عن رسول اللہ ﷺ (تحفة ٣٤) ایمان کے بیان میں

(المعجم ۳۹) ابواب العلم عن رسول اللہ ﷺ (تحفة ۳۵) طلب علم کی فضیلت کے بیان میں

(المعجم ٤١-٤٠) ابواب الاستئذان والآداب عن رسول اللہ ﷺ (تحفة ٣٦) الاستیذان و آداب کے بیان میں

(المعجم ......) ابواب الامثال عن رسول الله ﷺ (تحفة ۳۷) مثالوں کے بیان میں

(المعجم ٤٢) ابواب فضائل القرآن عن رسول اللہ ﷺ (تحفة ٣٨) فضائل قرآن کے بیان میں

(المعجم ٤٣) ابواب القرأت عن رسول اللہ ﷺ (تحفة ٣٩) قراءت کے بیان میں

(المعجم ٤٤) ابواب تفسير القرآن عن رسول اللہ ﷺ (تحفة ٤٠) قرآن کی تفسیر کے بیان میں

احادیث شتّی أبواب الدعوات — دعاؤں کے بیان میں

(المعجم ٤٦) ابواب المناقب عن رسول اللہ ﷺ (تحفة ٤٢) فضیلتوں کے بیان میں

(المعجم ٤٧) أبواب العلل عن رسول الله ﷺ (تحفة ٤٣) راویوں کے بیان میں

ABU UMAIMAH OWAIS

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

ابواب القدر

عن رسول اللہ ﷺ

(المعجم ۳۰) قدر کے بیان میں (تحفۃ ۲۷)

مترجم: قدر بحرکتِ دال قضاو حکم۔ اور نہایہ میں ہے کہ قدر وہ ہے جو حکم کیا باری تعالیٰ شانہ نے، اور سکون دال سے بھی آیا ہے اور لیلۃ القدر وہ رات ہے کہ جس میں حکم فرمایا اور اندازہ کیا اللہ تعالیٰ نے کاموں کا، اور بندوں کے رزق و عمر اور خیر و شر کا۔ اور صراح میں ہے کہ قدر اندازہ کیا ہوا اللہ تعالیٰ کا بندہ کے اوپر حکم ہے اور اس عبارت سے ظاہر ہوا کہ قضا و قدر دونوں کے ایک ہی معنی ہیں اور کبھی دونوں میں فرق کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ قضا حکم ازلی ہے اور قدر وقوع اس کا اور اس معنی سے قضا سابق ہوئی قدر پر جیسا کہ فرمایا ﴿ يَمْحُوا اللّٰهُ مَا يَشَآءُ وَيُثْبِتُ وَعِنْدَهٗٓ اُمُّ الْكِتَابِ محوؤ ﴾ اثبات عبارت ہے قدر سے، اور عندہ ام الکتاب میں اشارہ ہے طرف قضا کی اور اس کے برعکس بھی اطلاق ہوتا ہے ایمان قدر پر لانے سے یہ مراد ہے کہ یقین کریں ہم کہ جو کچھ عالم میں واقع ہوتا ہے خیر و شر سے یا افعال سے بندوں کے، اور سوا اس کے اور چیزوں سے سب تقدیر الٰہی سے ہے، اور پروردگار تعالیٰ شانہ نے کائنات کو ازل میں اندازہ کر رکھا تھا اور کوئی ذرہ اس کی تقدیر اور اندازہ سے باہر نہیں اور باوجود اس کے بندوں کو اپنے کام میں اختیار بھی ہے کہ ثواب و عقاب اسی پر مرتب ہوتا ہے، اور تقدیر اور اختیار کے جمع ہونے میں جو اشکال ہے وہ کتب کلامیہ میں مذکور ہے اور جس کا جاننا یہاں ضرور ہے وہ اتنا ہے کہ آدمی میں ایک صفت ہے کہ اسے اختیار کہتے ہیں کہ دیدہ و دانستہ ایک فعل کو اس کے ترک پر اختیار کرتا ہے اور کبھی اس کے ترک کو فعل پر ترجیح دیتا ہے، بخلاف حرکت مرتعش کے کہ اصلاً اس میں اختیار نہیں ہے پس مذہب

جبریہ کا کہ کہتے ہیں حرکات آدمی کے مثل حرکات جماد کے ہے باطل ہے اور یہ خود مشاہدے سے بھی معلوم ہوا، اور کتاب وسنت کی گواہی سے بھی ثابت ہوا کہ ہر چیز کا ازل میں اندازہ ہوا ہے۔ اور ہر چیز ارادہ اور مشیت الٰہی سے ظہور میں آئی ہے اور اس سے مذہب قدریوں کا کہ کہتے ہیں آدمی اپنے افعال کا آپ خالق ہے باطل ہو گیا پس حقیقت میں حال درمیان قدر و جبر کے ہے، جیسا کہ امام عارفین ابوعبداللہ جعفر صادق رحمہ اللہ فرماتے ہیں لَا جَبْرَ وَلَا قَدْرَ وَلٰكِنْ اَمْرٌ بَيْنَ اَمْرَيْنِ اور حقیقت میں اللہ تعالیٰ نے خلق وایجاد اشیاء میں اسباب وشرائط بطریق جریان عادت کے پیدا کیے ہیں جیسے کہ آگ جلانے کو پانی بجھانے کو اور کھانا کھانے کو، اور تلوار سر اڑانے کو یہ سب اس کی خلق وایجاد سے ہے ولیکن اس میں اسباب کو بھی دخل ہے پھر جب چاہے بغیر اسباب کے بھی جسے چاہے پیدا کردے اور چاہے تو باوجود جمعیت اسباب کے ایجاد نہ کرے آدمی اور قصد اور اختیار اس کا سبب ہے اللہ تعالیٰ کے افعال پیدا کرنے کا' اور پیدا کرنے والا وہی ہے ہر چیز کا' اور وجود اسباب ومسببات اور شرائط اور مشروطات کا سب اس کے حیطۂ قضا وقدر میں داخل ہے اور اس کے قضا وقدر سے منافات نہیں رکھتا اور امر و نہی کا مبنیٰ ربوبیت وعبودیت پر ہے اور ثواب وعقاب تصرف اس کا ہے اپنے ملک میں مَنْ يَّفْعَلُ مَا يَشَآءُ وَيَحْكُمُ مَا يُرِيْدُ وَلَا يُسْاَلُ عَمَّا يَفْعَلُ وَهُمْ يُسْئَلُوْنَ ہے۔ انتہیٰ ماذکرہ الشیخ فی شرح مشکوٰۃ۔

١ ـ بَابُ : مَا جَاءَ فِيْ التَّشْدِيْدِ فِي الْخَوْضِ فِي الْقَدَرِ

تقدیر میں بحث کرنے کی برائی کے بیان میں

(٢١٣٣) عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ : خَرَجَ عَلَيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَنَحْنُ نَتَنَازَعُ فِي الْقَدَرِ فَغَضِبَ حَتّٰى احْمَرَّ وَجْهُهٗ حَتّٰى كَاَنَّمَا فُقِئَ فِيْ وَجْنَتَيْهِ الرُّمَّانُ فَقَالَ ((اَبِهٰذَا اُمِرْتُمْ اَمْ بِهٰذَا اُرْسِلْتُ اِلَيْكُمْ؟ اِنَّمَا هَلَكَ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ حِيْنَ تَنَازَعُوْا فِيْ هٰذَا الْاَمْرِ. عَزَمْتُ عَلَيْكُمْ اَلَّا تَنَازَعُوْا فِيْهِ)).

(حسن ـ المشكاة : ٩٨، ٩٩) الظلال الجنة (٤٠٦) التعليق الرغيب (١/ ٨١ـ ٨٢)

ترجمہ: روایت ہے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہا نکلے ہمارے اوپر رسول اللہ ﷺ اور ہم بحث کر رہے تھے قدر میں، سو غصے ہو گئے آنحضرت ﷺ یہاں تک کہ سرخ ہو گیا آپ ﷺ کا منہ ایسا کہ گویا توڑا ہے آپ ﷺ کے گالوں پر انار کے دانوں کو، پھر فرمایا آپ ﷺ نے کیا اس کا حکم کیے گئے ہو تم یا میں اس واسطے بھیجا گیا ہوں تمہاری طرف سوا اس کے نہیں ہے کہ ہلاک ہوئیں ہیں تم سے اگلی قومیں جب کہ بحث کی انہوں نے اس امر میں قسم دیتا ہوں میں تم کو کہ مت بحث و تکرار کرو تم اس میں۔

فائدہ: اس باب میں عمر اور عائشہ اور انس رضی اللہ عنہم سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث غریب ہے۔ نہیں جانتے ہم اسے مگر اسی سند سے صالح مری کی روایت سے۔ اور صالح مری کے بہت غرائب ہیں کہ وہ متفرد ہیں ان کے ساتھ۔

❀❀❀❀

۲۔ بَابُ : مَا جَاءَ فِيْ حِجَاجِ آدَمَ وَمُوسٰى عَلَيْهِمَا السَّلَامُ

آدم وموسیٰ علیہما السلام کے جھگڑے کا بیان

(۲۱۳۴) عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((احْتَجَّ اٰدَمُ وَمُوسٰى فَقَالَ مُوسٰى : يَا آدَمُ! اَنْتَ الَّذِيْ خَلَقَكَ اللّٰهُ بِيَدِهِ وَنَفَخَ فِيْكَ مِنْ رُوْحِهِ، اَغْوَيْتَ النَّاسَ وَاَخْرَجْتَهُمْ مِنَ الْجَنَّةِ، قَالَ: فَقَالَ آدَمُ! اَنْتَ مُوسَى الَّذِيْ اصْطَفَاكَ اللّٰهُ بِكَلَامِهِ، اَتَلُوْمُنِيْ عَلٰى عَمَلٍ عَمِلْتُهُ كَتَبَهُ اللّٰهُ عَلَيَّ قَبْلَ اَنْ يَخْلُقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ)) قَالَ: ((فَحَجَّ اٰدَمُ مُوسٰى)) صَلَوٰتُ اللّٰهِ عَلَيْهِمَا. (صحيح) الظلال الجنة (۳۵٦)

ترجمہ: روایت ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ نبی ﷺ نے فرمایا تقریر کی آدم وموسیٰ علیہما السلام نے، سو کہا موسیٰ علیہ السلام نے: اے آدم! آپ ایسے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے پیدا کیا آپ کو اپنے ہاتھ سے اور پھونکی اپنی روح آپ میں، پھر گمراہ کیا آپ نے لوگوں کو اور نکالا ان کو جنت سے، فرمایا آپ ﷺ نے: پھر جواب دیا حضرت آدم علیہ السلام نے: کہ تم موسیٰ ہو کہ خاص کیا تم کو اللہ تعالیٰ نے اپنے کلام کے واسطے کیا ملامت کرتے ہو مجھے اس عمل پر کہ کیا میں نے حالانکہ لکھ رکھا تھا اسے اللہ تعالیٰ نے مجھ پر آسمان وزمین کی پیدائش سے قبل، فرمایا آپ نے: پھر جیت گئے آدم علیہ السلام موسیٰ علیہ السلام سے تقریر میں۔

فائدہ: اس باب میں عمر اور جندب رضی اللہ عنہما سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اس سند سے۔ یعنی سلیمان کی روایت سے جو مروی ہے اعمش سے۔ اور روایت کی بعض اصحاب اعمش نے اعمش سے انہوں نے ابو صالح سے انہوں نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے انہوں نے نبی ﷺ سے مانند اس کے۔ اور بعض نے سند میں یوں کہا عن الاعمش عن ابی صالح عن ابی سعید عن النبی ﷺ اور مروی ہے یہ حدیث کئی سندوں سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے انہوں نے روایت کی ہے نبی ﷺ سے۔

مترجم: مسلم کی روایت میں ہے کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے حضرت آدم علیہ السلام کی تعریف میں یہ بھی کہا کہ تم کو سجدہ کیا فرشتوں نے اور بسایا اللہ تعالیٰ نے تم کو جنت میں، اور آدم علیہ السلام نے موسیٰ علیہ السلام کی تعریف میں یہ بھی کہا کہ تم وہ موسیٰ ہو کہ دی تم کو الواح کہ اس میں بیان ہے ہر چیز کا، اور قریب کیا تم کو پروردگار نے کان میں باتیں کرنے کو پھر تو نے توراۃ میں دیکھا کہ اللہ تعالیٰ نے اسے میری پیدائش کے کتنے سال آگے لکھا۔ کہا موسیٰ علیہ السلام نے چالیس برس، پھر فرمایا آدم علیہ السلام نے بھلا تم نے یہ بھی پڑھا اس میں وعصیٰ آدم ربہ فغوی انہوں نے کہا ہاں باقی گفتگو وہی ہے جو اوپر مذکور ہوئی۔ انتہی۔ مگر اس حدیث میں ایک اشکال ہے تقدیراً اشکال یہ ہے کہ ہر فاسق وفاجر اسی طرح تقدیر کے ساتھ متمسک ہو کر کہہ سکتا ہے کہ مجھے ملامت مت کرو جو کچھ اللہ تعالیٰ نے میرے واسطے لکھا تھا وہ مجھ سے صادر ہوا اور جواب اس کا یہ ہے کہ یہ کہنے والا دار التکلیف میں ہے کہ جاری ہیں وہاں احکام تکلیفہ شرعیہ عقوبت زجر وتوبیخ سے اور اس لوم وعقوبت میں ایک فائدہ ہے اور وہ یہ ہے، کہ اس میں روکنا ہے اس عاصی کو عصیان سے اور وہ محتاج ہے زجر کا جب تک کہ

مرانہیں جیسے محتاج ہے تریاق کا زہر کھانے کے بعد جب تک کہ مرا نہیں بخلاف آدم علیہ السلام کے کہ ان سے جب یہ گفتگو ہوئی وہ خارج تھے دارالتکلیف سے اور محتاج نہ تھے زجر و توبیخ کی بلکہ مغفور و مرحوم تھے اور کفارہ ہو چکا تھا ان کی خطا کا اب زجر کرنا ان کی خطا پر بے فائدہ ہے کہ بجز ان کے خجل اور شرمندہ کرنے کے اور کچھ حاصل نہیں، اور ظاہر ہے کہ جب وہ بھی دار تکلیف میں تھے اس وقت متمسک اس قول کے ساتھ نہ ہوئے بلکہ عاجزانہ ربنا ظلمنا انفسنا کے سوا زبان پر کچھ نہ لائے۔ اور ابوالحسن قابسی نے کہا ہے کہ ارواح دونوں کی آسمان میں جمع ہوئیں اور وہاں یہ تقریر ہوئی۔ قاضی عیاض نے کہا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ان دونوں اشخاص کو مجتمع کر دیا ہو، اور ثابت ہے کہ لیلۃ الاسراء میں مجتمع ہوئے انبیاء علیہم السلام آسمانوں میں اور بیت المقدس میں، اور آپ نے امامت کی ان کی نماز میں، اور احتمال ہے کہ موسیٰ علیہ السلام زندہ ہوں دارالتکلیف میں، اور آدم علیہ السلام عالم ارواح میں، اور یہ توجیہ فقیر کے نزدیک بہت پسند ہے اس لیے کہ اس صورت میں حضرت موسیٰ علیہ السلام نے مواخذہ خطا پر جو کیا یہ حق ہے دارالتکلیف کا، اور حضرت آدم علیہ السلام نے جو اپنے تئیں معذور کیا یہ حق ہے بندہ مغفور کا، اور مناسب ہے دارالسرور کے۔ (خلاصۃ ما فی النووی)

❀❀❀❀

۳۔ بَابُ: مَا جَاءَ فِي الشَّقَاءِ وَالسَّعَادَةِ

بدبختی اور خوش بختی کے بیان میں

(۲۱۳۵) عَنْ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ: قَالَ عُمَرُ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ اَرَاَيْتَ مَا نَعْمَلُ فِيْهِ اَمْرٌ مُبْتَدَعٌ اَوْ مُبْتَدَأٌ اَوْ فِيْمَا فُرِغَ مِنْهُ قَالَ: ((**فِيْمَا قَدْ فُرِغَ مِنْهُ يَا ابْنَ الْخَطَّابِ وَكُلٌّ مُيَسَّرٌ، اَمَّا مَنْ كَانَ مِنْ اَهْلِ السَّعَادَةِ، فَاِنَّهُ يَعْمَلُ لِلسَّعَادَةِ وَاَمَّا مَنْ كَانَ مِنْ اَهْلِ الشَّقَاءِ فَاِنَّهُ يَعْمَلُ لِلشَّقَاءِ**)).

(صحيح ـ ظلال الجنة: ١٦١، ١٦٧)

ترجمہ: روایت ہے عبداللہ رضی اللہ عنہ سے کہتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے پوچھا کہ یارسول اللہ (ﷺ) خبر دیجیے ہم کو کہ ہم جو عمل کرتے ہیں یہ ایک امر ہے نیا نکلا ہوا یا کہا نیا شروع ہوا یا ایک امر ہے کہ فراغت ہو چکی ہے اس سے؟ فرمایا آپ ﷺ نے: ایک امر ہے کہ فراغت ہو چکی ہے اس سے اے ابن خطاب ہر ایک پر آسان کی گئی ہے وہ چیز کہ پیدا کیا گیا ہے وہ اس کے لیے، سو جو اہل سعادت سے ہے وہ عمل کرتا ہے واسطے سعادت کے، اور جو اہل شقاوت سے ہے وہ عمل کرتا ہے واسطے شقاوت کے۔

فائدہ: اس باب میں علی اور حذیفہ بن اسید اور انس اور عمران بن حصین رضی اللہ عنہم سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

❀❀❀❀

(۲۱۳۶) عَنْ عَلِيٍّ قَالَ: بَيْنَمَا نَحْنُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَهُوَ يَنْكُتُ فِي الْاَرْضِ، اِذْ رَفَعَ رَاْسَهُ اِلَى السَّمَاءِ

ثُمَّ قَالَ: ((مَا مِنْكُمْ مِنْ اَحَدٍ اِلَّا قَدْ عُلِمَ)) وَ قَالَ وَكِيعٌ: ((اِلَّا قَدْ كُتِبَ مَقْعَدُهُ مِنَ النَّارِ وَمَقْعَدُهُ مِنَ الْجَنَّةِ)) قَالُوا: اَفَلَا نَتَّكِلُ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ؟ قَالَ: ((لَا، اعْمَلُوْا فَكُلٌّ مُيَسَّرٌ لِمَا خُلِقَ لَهُ)).

(صحيح) الظلال (١٧١) الروض (٧٠١)

ترجمہ: روایت ہے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے کہا ایک دن ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھے اور آپ ﷺ زمین میں کریدر ہے تھے کہ یک بارگی آپ ﷺ نے سر اٹھایا آسمان کی طرف پھر فرمایا کوئی تم سے ایسا نہیں کہ جس کا حال معلوم نہ ہو چکا ہو یعنی مقرر ہو چکا ہے کہ وہ دوزخی ہے یا جنتی، کہا وکیع نے کوئی ایسا نہیں ہے مگر کہ لکھی ہے جگہ اس کی دوزخ سے یا جگہ اس کی جنت سے، کہا صحابہ رضی اللہ عنہم نے پھر کیا بھروسہ کریں ہم یارسول اللہ (ﷺ) یعنی اپنی قسمت کے لکھے پر؟ فرمایا آپ ﷺ نے: نہیں عمل کرو کہ ہر ایک آسان کیا گیا ہے اس کام کے لیے جس کے لیے وہ پیدا ہوا ہے۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

مترجم: اول روایت میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے پوچھا کہ یہ عمل جو ہم کرتے ہیں یہ ایک امر ہے نیا۔ الخ، یعنی ہمارے اعمال پہلے سے مقدر اور مکتوب ہو چکے ہیں کہ اس کے موافق ظہور میں آتے ہیں، یا اول کچھ تحریر و تقدیر نہ تھی تو آپ نے جواب دیا کہ نہیں پہلے سے مکتوب تھی اور اس کی کتابت و اندازہ اور ہر صاحب عمل کا انجام و خمیازہ مقرر ہو چکا ہے، اور دوسری روایت میں قولہ: آپ ﷺ زمین کرید رہے تھے، یعنی جیسے کوئی تفکر کی حالت میں لکڑی وغیرہ سے زمین پر کچھ نقش بنا تا ہے۔ قولہ: ہر ایک آسان کیا گیا ہے، الخ۔ یعنی سعید کو اعمال صالحہ کی توفیق ہوتی ہے اور شقی کو اعمال سیئہ کی۔

❀❀❀❀

٤۔ بَابُ: مَا جَاءَ أَنَّ الْأَعْمَالَ بِالْخَوَاتِيمِ

اس بیان میں کہ اعمال کا اعتبار خاتمہ پر ہے

(٢١٣٧) عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَهُوَ الصَّادِقُ الْمَصْدُوْقُ: ((اَنَّ اَحَدَكُمْ يُجْمَعُ خَلْقُهُ فِيْ بَطْنِ اُمِّهٖ فِيْ اَرْبَعِيْنَ يَوْمًا ثُمَّ يَكُوْنُ عَلَقَةً مِثْلَ ذٰلِكَ، ثُمَّ يَكُوْنُ مُضْغَةً مِثْلَ ذٰلِكَ، ثُمَّ يُرْسِلُ اللّٰهُ اِلَيْهِ الْمَلَكَ فَيَنْفُخُ فِيْهِ وَيُؤْمَرُ بِاَرْبَعٍ: يَكْتُبُ رِزْقَهُ وَاَجَلَهُ وَعَمَلَهُ وَشَقِيٌّ اَوْ سَعِيْدٌ، فَوَالَّذِيْ لَا اِلٰهَ غَيْرُهُ اِنَّ اَحَدَكُمْ لَيَعْمَلُ بِعَمَلِ اَهْلِ الْجَنَّةِ حَتّٰى مَا يَكُوْنُ بَيْنَهُ وَبَيْنَهَا اِلَّا ذِرَاعٌ ثُمَّ يَسْبِقُ عَلَيْهِ الْكِتَابُ فَيُخْتَمُ لَهُ بِعَمَلِ اَهْلِ النَّارِ فَيَدْخُلُهَا، وَاِنَّ اَحَدَكُمْ لَيَعْمَلُ بِعَمَلِ اَهْلِ النَّارِ حَتّٰى مَا يَكُوْنُ بَيْنَهُ وَبَيْنَهَا اِلَّا ذِرَاعٌ، ثُمَّ يَسْبِقُ عَلَيْهِ الْكِتَابُ فَيُخْتَمُ لَهُ بِعَمَلِ اَهْلِ الْجَنَّةِ فَيَدْخُلُهَا)). (صحيح) (ظلال الجنة (١٧٥ـ ١٧٦) ارواء الغليل (٢١٤٣)

ترجمہ: روایت ہے عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے کہا روایت کی ہم سے رسول اللہ ﷺ نے اور وہ سچے ہیں اور سچے کہے گئے یا سچی بات کہی گئی ان سے اور مراد اس سے وحی ہے کہ جمع کیا جاتا ہے نطفہ ایک تم میں سے ماں کے پیٹ میں چالیس دن تک، پھر ہو جاتا ہے وہ علقہ مثل اس کے، پھر ہو جاتا ہے وہ مضغہ مثل اس کے یعنی چالیس روز کے، بعد یہ حالتیں اس کی بدلتی رہتی ہیں پھر بھیجتا ہے اللہ تعالیٰ اس کی طرف ایک فرشتہ، سو وہ پھونکتا ہے اس میں روح اور حکم کیا جاتا ہے اس کو چار چیزوں کا یعنی لکھتا ہے وہ رزق اس کا اور موت اس کی اور عمل اس کا اور یہ کہ وہ شقی ہے یا سعید، سو قسم ہے اس پروردگار کی کہ کوئی معبود نہیں سوا اس کے کہ ایک تم میں سے کرتا ہے کام جنت والوں کے یہاں تک کہ رہ جاتا ہے اس کے اور جنت کے بیچ میں ایک ہاتھ کا فاصلہ پھر آگے بڑھتی ہے اس کی تقدیر جو لکھی تھی، سو خاتمہ کیا جاتا ہے اس کا دوزخیوں کے کام پر پھر داخل ہوتا ہے وہ اس میں، اور ایک تم میں سے عمل کرتا ہے دوزخ والوں کے یہاں تک کہ رہ جاتا اس کے اور دوزخ کے بیچ میں ایک ہاتھ، پھر آگے بڑھتی ہے اس کی تقدیر جو لکھی تھی، سو خاتمہ کیا جاتا ہے اس کا جنت والوں کے کام پر اور داخل ہوتا ہے وہ جنت میں۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔ روایت کی ہم سے محمد بن بشار نے انہوں نے یحییٰ بن سعید سے انہوں نے اعمش سے انہوں نے زید بن وہب سے انہوں نے عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے کہا بیان فرمایا ہم سے رسول اللہ ﷺ نے، اور ذکر کی حدیث مثل اس کے۔ اس باب میں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ اور انس رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے۔ سنا میں نے احمد بن حسن سے کہا سنا میں نے احمد بن حنبل سے کہتے تھے نہیں دیکھا میں نے اپنی دونوں آنکھوں سے یحییٰ بن سعید قطان کی مثل۔ یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔ اور روایت کی یہ شعبہ نے اور ثوری نے اعمش سے مانند اس کے۔ روایت کی ہم سے محمد بن علاء نے انہوں نے وکیع سے انہوں نے اعمش سے انہوں نے زید رضی اللہ عنہ سے مانند اس کے۔

❀❀❀❀

۵۔ بَابُ: مَا جَاءَ كُلُّ مَوْلُودٍ يُوْلَدُ عَلَى الْفِطْرَةِ

اس بیان میں کہ ہر پیدا ہونے والا فطرت پر پیدا ہوتا ہے

(۲۱۳۸) عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((كُلُّ مَوْلُوْدٍ يُوْلَدُ عَلَى الْمِلَّةِ فَأَبَوَاهُ يُهَوِّدَانِهِ وَيُنَصِّرَانِهِ وَيُشَرِّكَانِهِ)) قِيْلَ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ فَمَنْ هَلَكَ قَبْلَ ذٰلِكَ؟ قَالَ: ((اَللّٰهُ اَعْلَمُ بِمَا كَانُوْا عَامِلِيْنَ بِهِ)). (صحيح ـ الارواء: ۱۲۲۰)

ترجمہ: روایت ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ کہا انہوں نے فرمایا رسول اللہ ﷺ نے: ہر مولود پیدا ہوتا ہے او پر ملت اسلام کے، سو ماں باپ اس کے یہودی کر دیتے ہیں، اس کو اور نصرانی کر دیتے ہیں اس کو اور مشرک کر دیتے ہیں اس کو عرض کیا یا رسول اللہ (ﷺ) جو ہلاک ہو گیا اس سے پہلے یعنی قبل بلوغ کے اور یہودی نصرانی ہونے سے پہلے؟ فرمایا: اللہ تعالیٰ خوب جانتا ہے اگر وہ بڑے

ہوتے تو کیا عمل کرتے۔

فائدہ: روایت کی ہم سے ابوکریب اور حسین بن حریث نے دونوں نے وکیع سے انہوں نے اعمش سے انہوں نے ابوصالح سے انہوں نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے انہوں نے نبی ﷺ سے مانند اس کی معنوں میں۔ اور اس میں ملت کی جگہ فطرت کہا۔ یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔ اور روایت کی ہے شعبہ وغیرہ نے اعمش سے انہوں نے ابوصالح سے انہوں نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے انہوں نے نبی ﷺ سے کہ فرمایا آپ ﷺ نے ((یُوْلَدُ عَلَی الْفِطْرَۃِ))۔

مترجم: ہر مولود پیدا ہوتا ہے ملت اسلام پر اور یا فطرت پر فطرت اور فطر لغت میں چیرنا ہے اور نو پیدا کرنا، اور پیدا کرنا اور معنی فطرت کے یہاں وہ خلقت وہیئت انسانی ہے کہ جس پر مخلوق ہوا ہے انسان اور مستعد اور آمادہ ہے بسبب اس ہیئت کے معرفت حق اور قبول احکام اور اختیار دین اسلام کے لیے اور طیار ہے تمیز کرنے کو حق اور باطل میں اس لیے کہ ودیعت رکھی ہے اس میں صفت عقل کی، اور مرکب کیا ہے اس کو اس کے جوہر ذات میں کہ اس کی وجہ سے قادر ہوتا ہے قبول حق پر اگر نظر صحیح اور فکر وغور کرے اور عوارض وموانع نہ آویں، اور انہی موانع کا بیان ہے فَاَبَوَاهُ یُھَوِّدَانِهِ سے آخر تک۔ قولہ: کہ اگر وہ بڑے ہوتے تو کیا عمل کرتے۔ اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ دوزخ و بہشت میں جانا منوط بعمل ہے۔ اور دوسری روایت میں آیا ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: پیدا کیا اللہ تعالیٰ نے ایک گروہ کو جنت کے لیے اور وہ اصلاب آباء میں ہیں، اور پیدا کیا ایک گروہ کو دوزخ کے لیے اور وہ اصلاب اباء میں ہیں۔ اور اجماع اہل دین کا اس پر منعقد ہوا ہے کہ اطفال مسلمانوں کے بہشت میں ہیں، اور کفار کے اطفال میں تین قول ہیں: اول جانا دوزخ میں، دوسرے توقف، تیسرے جانا بہشت میں۔ اور یہی قول صحیح تر ہے اس لیے کہ ضرورۃً معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ بے گناہ کسی کو عذاب نہ کرے گا۔ اور اس حدیث میں آپ ﷺ نے تفویض کیا ان کے حال کو باری تعالیٰ کے علم پر پس صواب یہ ہے کہ صدور اس قول کا حضرت نبوت سے قبل اس کے تھا کہ اللہ تعالیٰ وحی کرے آپ ﷺ کی طرف کہ اطفال مشرکین بھی جنت میں جائیں گے اور بعد اس کے وحی آئی۔ وہ جنتی ہیں اور ماں باپ ان کے اگر مسلمان ہیں تو وہ ان کے شفیع ہیں۔ (کذا ذکر الشیخ فی شرح مشکوٰۃ)

٦۔ بَابُ : مَا جَاءَ لَا یَرُدُّ الْقَدَرَ اِلَّا الدُّعَآءُ

اس بیان میں کہ قدر کو رد نہیں کرتی مگر دعا

(٢١٣٩) عَنْ سَلْمَانَ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : ((لَا يَرُدُّ الْقَضَاءَ اِلَّا الدُّعَاءُ، وَلَا يَزِيْدُ فِي الْعُمُرِ اِلَّا الْبِرُّ)). (حسن ۔ الصحیحة : ١٥٤)

---

[1] اور مؤید اس قول کا جو مروی ہے بخاری میں کہ رسول اللہ ﷺ نے دیکھا حضرت ابراہیم علیہ السلام کو شب معراج میں جنت میں، اور گرد ان کے اولاد ناس سے بہت کچھ تھے، پوچھا صحابہ نے کہ یا رسول اللہ وہ اولاد تھی مشرکین کی؟ کہا ہاں اولاد مشرکین کی اور فرمایا اللہ تعالیٰ نے ﴿ وَمَا كُنَّا مُعَذِّبِيْنَ حَتّٰى نَبْعَثَ رَسُوْلًا ﴾ یعنی ہم عذاب کرنے والے نہیں جب تک نہ بھیجیں رسول۔ اور ظاہر ہے کہ تکلیف شرعی نہیں ہوتی قبل بلوغ کے جیسے نہیں ہوتی قبل مجیئی رسول کے۔

ترجمہ: روایت ہے سلمان سے کہا کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے: رد نہیں کرتی ہے قضا کو کوئی چیز مگر دعا، اور نہیں بڑھاتی عمر کو مگر نیکی۔

فائدہ: اس باب میں ابو اسید سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے۔ نہیں جانتے ہم اس کو مگر یحییٰ بن ضریس کی روایت سے۔ اور ابو مودود دو ہیں ایک کو ان میں سے فضہ کہتے ہیں، اور دوسرے کو عبدالعزیز بن ابی سلیمان، اور ایک ان میں سے بصری ہیں اور دوسرے مدنی، اور دونوں ایک زمانہ میں تھے، اور ابو مودود جنھوں نے یہ روایت کی وہ فضہ بصری ہیں۔

مترجم: اس حدیث میں مبالغہ ہے تاثیر دعا کا اور دفع بلا کا گویا مراد یہ ہے کہ اگر ممکن ہوتا قضا کا کسی چیز سے لوٹ جانا تو سوا دعا کے کوئی ایسی چیز نہ تھی۔ اور بعض نے کہا ہے کہ مراد رد قضا سے آسان اور سہل ہو جانا ہے مرد کثیر الدعاء پر کہ گویا قضا نازل ہی نہیں ہوئی۔ اور بعض نے کہا ہے کہ مراد قضا سے بلا ہے کہ اس کے مکروہ ہونے اور اس سے ایذا اٹھانے سے آدمی ڈرتا ہے اور پرہیز کرتا ہے مگر یہ سب تکلف ہے معنی حقیقی یہ ہیں کہ مراد قضا سے قضائے معلق ہے اور وہ قضا ہے کہ جس کا رد ہو جانا بسبب دعا کے علم الٰہی میں مقرر ہو چکا ہے اس لیے کہ قضا منافات نہیں رکھتی ترتب مسببات سے اسباب پر اور یہ سب قضا ہے اور قضا میں ہو چکا ہے کہ یہ بلا اس دعا سے رد ہو جائے گی، اگر کہیں پھر اس کلام سے کیا فائدہ ہوا آخر میں جو قضا میں ہے وہی وقوع میں آیا ہے تو جواب اس کا یہ ہے کہ شاید مبالغہ اثر دعا میں منظور ہو جیسا کہ اوپر بیان ہوا۔ انتہٰی۔

❀ ❀ ❀ ❀

۷۔ بَابُ : مَا جَاءَ أَنَّ الْقُلُوْبَ بَيْنَ أُصْبُعَيِ الرَّحْمٰنِ

اس بیان میں کہ دل رحمٰن کی دو انگلیوں میں ہے

(۲۱۴۰) عَنْ اَنَسٍ قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يُكْثِرُ اَنْ يَقُوْلَ ((يَا مُقَلِّبَ الْقُلُوْبِ ثَبِّتْ قَلْبِيْ عَلٰى دِيْنِكَ)) فَقُلْتُ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ! اٰمَنَّا بِكَ وَبِمَا جِئْتَ بِهِ فَهَلْ تَخَافُ عَلَيْنَا؟ قَالَ: ((نَعَمْ إِنَّ الْقُلُوْبَ بَيْنَ أُصْبُعَيْنِ مِنْ اَصَابِعِ اللّٰهِ يُقَلِّبُهَا كَيْفَ يَشَآءَ)) .

(صحيح) ظلال الجنة (۲۲۵) تخريج الايمان لابن ابی شيبة ۷/ ۵۵۔۵۸

ترجمہ: روایت ہے انس رضی اللہ عنہ سے کہا کہ تھے رسول اللہ ﷺ اکثر فرماتے تھے اے مقلب القلوب ثابت رکھ میرے دل کو اپنے دین پر، سو کہا میں نے اے نبی اللہ کے! ایمان لائے ہم آپ (ﷺ) پر اور اس چیز پر کہ آپ (ﷺ) لائے پھر آپ (ﷺ) ڈرتے ہیں ہم پر؟ فرمایا آپ ﷺ نے: ہاں دل دو انگلیوں میں ہیں اللہ تعالیٰ کی انگلیوں میں سے پھیرتا ہے انہیں جیسا چاہتا ہے۔

فائدہ: اس باب میں نواس بن سمعان اور ام سلمہ اور عائشہ اور ابوذر رضی اللہ عنہم سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔ اور ایسے ہی روایت کی کئی لوگوں نے اعمش سے انہوں نے ابو سفیان سے انہوں نے انس رضی اللہ عنہ سے۔ اور روایت کی بعض نے اعمش سے

انہوں نے ابوسفیان سے انہوں نے جابر رضی اللہ عنہ سے انہوں نے نبی ﷺ سے۔اور حدیث ابوسفیان کی انس رضی اللہ عنہ سے صحیح تر ہے۔

❀❀❀❀

بَابُ : مَا جَاءَ أَنَّ اللّٰهَ كَتَبَ كِتَابًا لِأَهْلِ الْجَنَّةِ وَأَهْلِ النَّارِ

اس بیان میں کہ اللہ تعالیٰ نے جنتیوں اور جہنمیوں کے متعلق کتاب لکھی ہوئی ہے

(۲۱۴۱) عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ : خَرَجَ عَلَيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَفِيْ يَدِهٖ كِتَابَانِ فَقَالَ **((اَتَدْرُوْنَ مَا هٰذَانِ الْكِتَابَانِ؟))** فَقُلْنَا : لَا، يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِلَّا اَنْ تُخْبِرَنَا، فَقَالَ لِلَّذِيْ فِيْ يَدِهِ الْيُمْنٰى **((هٰذَا كِتَابٌ مِنْ رَّبِّ الْعٰلَمِيْنَ فِيْهِ اَسْمَاءُ اَهْلِ الْجَنَّةِ وَاَسْمَآءُ اٰبَائِهِمْ وَقَبَائِلِهِمْ، ثُمَّ اُجْمِلَ عَلٰى اٰخِرِهِمْ فَلَا يُزَادُ فِيْهِمْ وَلَا يُنْقَصُ مِنْهُمْ اَبَدًا))** ثُمَّ قَالَ لِلَّذِيْ فِيْ شِمَالِهٖ **((هٰذَا كِتَابٌ مِنْ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ فِيْهِ اَسْمَاءُ اَهْلِ النَّارِ وَاَسْمَاءُ اٰبَآئِهِمْ وَقَبَائِلِهِمْ ثُمَّ اُجْمِلَ عَلٰى اٰخِرِهِمْ فَلَا يُزَادُ فِيْهِمْ وَلَا يُنْقَصُ مِنْهُمْ اَبَدًا))** فَقَالَ اَصْحَابُهٗ : فَفِيْمَ الْعَمَلُ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ! اِنْ كَانَ اَمْرٌ قَدْ فُرِغَ مِنْهُ؟ فَقَالَ **((سَدِّدُوْا وَ قَارِبُوْا فَاِنَّ صَاحِبَ الْجَنَّةِ يُخْتَمُ لَهٗ بِعَمَلِ اَهْلِ الْجَنَّةِ وَاِنْ عَمِلَ اَيَّ عَمَلٍ وَاِنَّ صَاحِبَ النَّارِ يُخْتَمُ لَهٗ بِعَمَلِ اَهْلِ النَّارِ وَاِنْ عَمِلَ اَيَّ عَمَلٍ))** ثُمَّ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدَيْهِ فَنَبَذَهُمَا ثُمَّ قَالَ : **((فَرَغَ رَبُّكُمْ مِنَ الْعِبَادِ، فَرِيْقٌ فِي الْجَنَّةِ وَ فَرِيْقٌ فِي السَّعِيْرِ))**.

(حسن ـ المشكاة : ٩٦ ـ الصحيحة: ٨٤٨ ـ الظلال : ٣٤٨)

ترجمہ: روایت ہے عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے کہا نکلے ہم پر رسول اللہ ﷺ اور آپ کے ہاتھ میں دو کتابیں تھیں، پھر فرمایا تم جانتے ہو کیا ہیں یہ دونوں کتابیں؟ کہا ہم نے نہیں یارسول اللہ (ﷺ) مگر آپ خبر دیویں ہم کو، سوفرمایا آپ ﷺ نے اس کتاب کو جوان کے داہنے ہاتھ میں تھی: یہ کتاب ہے رب العالمین کی طرف سے اس میں نام ہیں جنت والوں کے اور نام ہیں ان کے باپ دادوں کے اور ان کے قبیلوں کے، پھر میزان لگائی گئی ہے اس کے اخیر میں پھر نہ بڑھیں گے ان میں اور نہ گھٹیں گے ان سے ہرگز۔پھر فرمایا اس کو جوان کے بائیں ہاتھ میں تھی: یہ کتاب ہے رب العالمین کی طرف سے اس میں نام ہیں دوزخ والوں کے اور نام ہیں ان کے باپ دادوں کے اور ان کے قبیلوں کے، پھر میزان لگادی گئی ہے اس کے آخیر میں سو نہ بڑھیں گے ان میں اور نہ گھٹیں گے ان سے ہرگز سو کہا اصحاب نے پھر کیا فائدہ ہے عمل سے یارسول اللہ (ﷺ) بے شک یہ تو ایک ایسا امر ہے کہ فراغت ہو چکی اس سے؟ یعنی دوزخی جنتی جب مقرر ہو چکے پھر عمل سے کیا حاصل۔فرمایا آپ ﷺ نے: متوسط چال چلو سیدھے رہو اور صواب کے قریب ہوتے جاؤ اس لیے کہ جنت والا ختم کیا جائے گا عمل پر جنت والوں کے، اور اگر چہ عمل کرے قبل خاتمہ کے کیسا ہی عمل اور دوزخ والا ختم کیا جائے گا دوزخ کے عمل پر اگر چہ عمل کرے قبل خاتمہ کیسا ہی

عمل۔ پھر اشارہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے اور پھینک دیا ان دونوں کتابوں کو، پھر فرمایا فارغ ہو چکا تمہارا رب بندوں سے، ایک فرقہ جنت میں ہے اور ایک فرقہ دوزخ میں۔

❀❀❀❀

(۲۱۴۲) عَنْ اَنَسٍ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : ((اِنَّ اللّٰهَ اِذَا اَرَادَ بِعَبْدٍ خَیْرًا اِسْتَعْمَلَهُ)) فَقِیْلَ : کَیْفَ یَسْتَعْمِلُهُ یَارَسُوْلَ اللّٰهِ؟ قَالَ : ((یُوَفِّقُهُ لِعَمَلٍ صَالِحٍ قَبْلَ الْمَوْتِ)) .

(صحیح ۔ الروض النضیر ۲/ ۸۷۔ المشکاۃ : ۵۲۸۸ ۔ الظلال : ۳۹۷، ۳۹۹)

ترجمہ: روایت ہے انس رضی اللہ عنہ سے کہا فرمایا رسول اللہ ﷺ نے: بے شک اللہ تعالیٰ جب چاہتا ہے کسی بندے کی بھلائی عمل میں لگا تا ہے اس کو، پوچھا کیسے عمل میں لگا تا ہے یا رسول اللہ (ﷺ) فرمایا: توفیق دیتا ہے اس کو عمل نیک کی قبل موت کے۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

مترجم: یہ دو کتابوں کا ہونا آنحضرت ﷺ کے دست مبارک میں یا تو تشبیہ اور تمثیل ہے کہ ایک امر معنوی کو آپ ﷺ نے تشبیہ دی امر محسوس سے تا کہ ذہن سامع میں مضمون اس کا بخوبی آ جائے اور کشاکش وہم سے مفہوم سخن کو نجات ہووے۔ اور اہل مشاہدہ کہتے ہیں کہ یہ دونوں کتابیں خارج ہیں موجود و محسوس تھیں بلکہ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نے بھی دیکھیں مگر مضمون پر اطلاع بغیر آنحضرت ﷺ کے فرمانے کے حاصل نہ ہوئی۔ واللہ اعلم بحقیقۃ الحال۔

❀❀❀❀

۹۔ بَابُ : مَا جَاءَ لَا عَدْوٰی وَلَا صَفَرَ وَلَا هَامَةَ

عدوی اور صفر اور ہامہ کی نفی کے بیان میں

(۲۱۴۳) عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ: قَامَ فِیْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ : ((لَا یُعْدِیْ شَیْءٌ شَیْئًا)) فَقَالَ اَعْرَابِیٌّ : یَارَسُوْلَ اللّٰهِ! اَلْبَعِیْرُ اَجْرَبُ الْحَشَفَةَ نُدْبِنُهُ فَیُجْرِبُ الْاِبِلَ کُلَّهَا، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : ((فَمَنْ اَجْرَبَ الْاَوَّلَ؟ لَا عَدْوٰی وَلَا صَفَرَ، خَلَقَ اللّٰهُ کُلَّ نَفْسٍ فَکَتَبَ حَیَاتَهَا وَرِزْقَهَا وَمَصَائِبَهَا)).

(صحیح ۔ الصحیحۃ : ۱۱۵۲)

ترجمہ: روایت ہے ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے کہا کہ کھڑے ہوئے ہمارے درمیان رسول اللہ ﷺ یعنی خطبہ پڑھنے کو اور فرمایا: نہیں لگ جاتی ہے کسی کی بیماری کسی کو سو کہا ایک اعرابی نے یا رسول اللہ (ﷺ) ایک اونٹ جس کی فرج میں کھجلی ہو جب حظیرہ میں آتا ہے کھجلی والا کر دیتا ہے سب اونٹوں کو، سو فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کہ پھر کس کی کھجلی لگی پہلے اونٹ کو، ایک کی بیماری دوسرے کو نہیں لگتی اور نہ صفر ہے، پیدا کیا اللہ تعالیٰ نے ہر جان کو اور لکھی اس کی زندگی اور رزق اور مصیبتیں۔

فائدہ : اس باب میں ابوہریرہ اور ابن عباس اور انس رضی اللہ عنہم سے بھی روایت ہے۔ اور سنا میں نے علی بن مدینی سے کہتے تھے اگر مجھے قسم دلائی جائے رکن اور مقام کے بیچ میں تو میں قسم کھاؤں کہ میں نے نہ دیکھا کسی کو علم میں زیادہ عبدالرحمٰن بن مہدی سے۔

مترجم: تحقیق عدوی اور صفر کی اور ہامہ اور غول اور انواء کی کتاب الطب کے آخر میں گزری۔ اور تطبیق حدیث عدوی کے ساتھ حدیث فِرَّمِنَ الْمَجْزُوْمِ کی بھی کتاب الاطعمہ میں گزری۔فلا نطیل باعادتها۔

❀❀❀❀

۱۰۔ بَابُ : مَا جَاءَ: أَنَّ الْإِيْمَانِ بِالْقَدَرِ خَيْرِهٖ وَشَرِّهٖ

اچھی اور بری تقدیر پر ایمان رکھنے کے بیان میں

(۲۱۴۴) عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : ((لَا يُؤْمِنُ عَبْدٌ حَتّٰى يُؤْمِنَ بِالْقَدَرِ خَيْرِهٖ وَشَرِّهٖ حَتّٰى يَعْلَمَ اَنَّ مَا اَصَابَهٗ لَمْ يَكُنْ لِيُخْطِئَهٗ، وَاَنَّ مَا اَخْطَاَهٗ لَمْ يَكُنْ لِيُصِيْبَهٗ)).

(صحيح ـ سلسلة الاحاديث الصحيحة : ۲۴۳۹)

ترجمہ: روایت ہے جابر رضی اللہ عنہ سے کہ کہا انہوں نے فرمایا رسول اللہ ﷺ نے: نہیں مومن ہوتا ہے کوئی بندہ یہاں تک کہ ایمان لائے ساتھ تقدیر کے کہ خیر و شر سب تقدیر سے ہے اور یہاں تک کہ یقین کرے کہ جو کچھ پہنچا اس کو اس سے خطا کرنے والا نہ تھا، اور جس نے خطا کی اس سے وہ ہرگز اس کو پہنچنے والا نہ تھا۔

فائدہ : اس باب میں عبادہ اور جابر اور عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہم سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث غریب ہے جابر رضی اللہ عنہ کی روایت سے۔ نہیں جانتے ہم اسے مگر عبداللہ بن میمون کی اسناد سے۔ اور عبداللہ بن میمون منکر الحدیث ہے۔

❀❀❀❀

(۲۱۴۵) عَنْ عَلِيٍّ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : ((لَا يُؤْمِنُ عَبْدٌ حَتّٰى يُؤْمِنَ بِاَرْبَعٍ: يَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنِّيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ بَعَثَنِيْ بِالْحَقِّ، وَيُؤْمِنُ بِالْمَوْتِ، وَيُؤْمِنُ بِالْبَعْثِ بَعْدَ الْمَوْتِ ، وَ يُؤْمِنُ بِالْقَدَرِ)). (صحيح) تخريج مشكاة المصابيح (۱۰۴) ظلال الجنة (۱۳۰) تخريج احاديث المختارة (۴۱۶ ـ ۴۲۰)

ترجمہ: روایت ہے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے کہا انہوں نے فرمایا رسول اللہ ﷺ نے: نہیں مؤمن ہوتا کوئی شخص جب تک ایمان نہ لائے چار چیزوں پر اول گواہی دیوے کہ کوئی معبود برحق نہیں سوائے اللہ عزوجل کے اور میں رسول ہوں اللہ تعالیٰ کا، بھیجا اس نے مجھے حق کے ساتھ، دوسرے ایمان لائے موت پر یعنی تیاری کرے اس کے عقائد صحیحہ اور اعمال صالحہ سے، تیسرے ایمان لائے موت کے بعد زندہ ہونے پر، اور حشر ونشر پر چوتھے ایمان لائے تقدیر پر کہ خیر و شر سب تقدیر سے ہے۔

فائدہ : روایت کی ہم سے محمود بن غیلان نے انہوں نے نضر بن شمیل سے انہوں نے شعبہ سے مانند اس کے۔ لیکن کہا ربعی نے روایت ہے ایک مرد سے وہ روایت کرتے ہیں علی رضی اللہ عنہ سے۔ اور حدیث ابوداؤد کی جو شعبہ سے مروی ہے میرے نزدیک صحیح تر ہے نضر کی حدیث سے۔ اور اسی طرح روایت کی ہے کئی لوگوں نے منصور سے انہوں نے ربعی سے انہوں نے علی رضی اللہ عنہ سے۔ روایت کی ہم سے جارود نے کہا سنا میں نے وکیع سے کہ کہتے تھے خبر پہنچی ہے مجھے ربعی بن خراش نے کبھی جھوٹ نہ بولا اسلام میں ایک بار بھی۔

❀❀❀❀

١١ ـ بَابُ : مَا جَاءَ أَنَّ النَّفْسَ تَمُوْتُ حَيْثُ لَا كُتِبَ لَهَا

اس بیان میں کہ ہر شخص کی موت وہیں آتی ہے جہاں لکھی جاتی ہے

(٢١٤٦) عَنْ مَطَرِ بْنِ عُكَامِسٍ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : ((**إِذَا قَضَى اللّٰهُ لِعَبْدٍ اَنْ يَمُوْتَ بِاَرْضٍ جَعَلَ لَهُ اِلَيْهَا حَاجَةً**)) . (صحيح ـ المشكاة : ١١٠ ـ الصحيحة : ١٢٢١)

ترجمہ: روایت ہے مطر بن عکامس سے کہا فرمایا رسول اللہ ﷺ نے: جب کہ حکم فرماتا ہے اللہ تعالیٰ کسی بندہ کے لیے موت کا کسی زمین میں مقرر کر دیتا ہے اس کے لیے وہاں کوئی حاجت۔ یعنی وہ اس حاجت کے لیے وہاں جاتا ہے اور مر جاتا ہے۔

فائدہ : اس باب میں ابوعزہ سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث حسن ہے غریب ہے۔ اور مطر بن عکامس کی کوئی حدیث ہم نہیں جانتے سوا اس حدیث کے روایت کی ہم سے محمود بن غیلان نے انہوں نے مؤمل اور ابوداؤد حفری سے انہوں نے سفیان سے مانند اس کی۔ روایت کی ہم سے احمد بن منیع اور علی بن حجر نے اور معنی دونوں کی روایتوں کے ایک ہی ہیں دونوں نے کہا روایت کی ہم سے اسماعیل بن ابراہیم نے انہوں نے ایوب سے انہوں نے ابی الملیح سے انہوں نے ابی العزۃ سے انہوں نے کہا فرمایا رسول اللہ ﷺ نے جب تقدیر کرتا ہے اللہ تعالیٰ کسی بندے کے لیے مرنا کسی زمین میں مقرر کرتا ہے اس کے لیے کوئی حاجت طرف اس کی۔ الیھا حاجۃ کی جگہ بھا حاجۃ کہا، یہ شک راوی کو ہے۔ یہ حدیث صحیح ہے۔ اور ابوعزہ کو صحبت ہے یعنی رسول اللہ ﷺ کی اور نام اس کا یسار بن عبد ہے، اور ابوالملیح بن اسامہ کا نام عامر بن اسامہ ہے، اور اسامہ بیٹے ہیں عمیر ہذلی کے۔

❀❀❀❀

(٢١٤٧) عَنْ اَبِيْ عَزَّةَ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : ((**إِذَا قَضَى اللّٰهُ لِعَبْدٍ اَنْ يَمُوْتَ بِاَرْضٍ جَعَلَ لَهُ اِلَيْهَا حَاجَةً**)) اَوْ قَالَ ((**بِهَا حَاجَةً**)) . (صحيح ـ انظر ما قبله)

ترجمہ: روایت ہے ابوعزہ رضی اللہ عنہ سے کہ انہوں نے کہا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب حکم فرماتا ہے اللہ تعالیٰ کسی بندہ کے لیے موت کا کسی زمین میں تو مقرر کر دیتا ہے اس کے لیے وہاں کوئی حاجت۔

❀❀❀❀

۱۲ ۔ بَابُ : مَا جَاءَ لَا تَرُدُّ الرُّقٰی وَلَا الدَّوَاءُ مِنْ قَدَرِ اللّٰهِ شَيْئًا

اس بیان میں کہ رقیہ (دم جھاڑ) اور دوا اللہ کی تقدیر کو نہیں لوٹاتے

(۲۱۴۸) عَنِ ابْنِ أَبِي خُزَامَةَ عَنْ أَبِيهِ : أَنَّ رَجُلًا أَتَى النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ : يَارَسُولَ اللّٰهِ! أَرَأَيْتَ رُقًى نَسْتَرْقِيهَا دَوَاءً نَتَدَاوٰى بِهِ وَتُقَاةً نَتَّقِيهَا هَلْ تَرُدُّ مِنْ قَدَرِ اللّٰهِ شَيْئًا؟ قَالَ : ((هِيَ مِنْ قَدَرِ اللّٰهِ)).

(ضعيف) التعليقات الرضيه على الروضة النديه (۲/۲۲۸) تخريج مشكاة المصابيح حديث (۹۸)

ترجمہ: روایت ہے ابوخزامہ سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے کہ ایک مرد آیا نبی ﷺ کے پاس اور عرض کی بھلا خبر دیجیے ہم کو کہ یہ رقیہ جن سے جھاڑ پھونک کرتے ہیں ہم اور دوائیں جن سے علاج کرتے ہیں ہم اور وہ بچاؤ کی چیزیں جن سے بچاؤ اپنا کرتے ہیں ہم یعنی مثل زرہ اور سپر کیا لوٹا دیتے ہیں یہ اللہ کی تقدیر میں سے کچھ؟ فرمایا آپ ﷺ نے: یہ خود اللہ تعالیٰ کی تقدیر سے ہیں۔

فائدہ: یہ حدیث ایسی ہے کہ نہیں جانتے اسے ہم مگر زہری کی روایت سے۔ روایت کی کئی شخصوں نے یہ حدیث سفیان سے انہوں نے زہری سے انہوں نے ابوخزامہ سے انہوں نے اپنے باپ سے۔ اور یہ صحیح تر ہے اسی طرح، روایت کی کئی لوگوں نے زہری سے انہوں نے ابی خزامہ سے انہوں نے اپنے باپ سے۔

مترجم: یعنی یہ سب چیزیں اللہ تعالیٰ کی تقدیر سے بنی ہیں اور ان میں اور ان کی مقاصد و اغراض میں علاقہ سبب اور مسبب کا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ان کو سبب ٹھہرایا ہے، پھر وہ مسبب الاسباب ان کے بعد مسبب کو ظاہر فرماتا ہے اور جہاں چاہتا ہے باوجود سبب کے مسبب کا ظہور نہیں کرتا اور جب چاہتا ہے بغیر سبب کے مسبب کو ظاہر فرماتا ہے۔ يَفْعَلُ مَا يَشَآءُ وَيَحْكُمُ مَا يُرِيْدُ اسی کی شان ہے۔

❀❀❀❀

۱۳ ۔ بَابُ : مَا جَاءَ فِي الْقَدَرِيَّةِ

قدریوں کی مذمت کے بیان میں

(۲۱۴۹) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ : ((صِنْفَانِ مِنْ أُمَّتِي لَيْسَ لَهُمَا فِي الْإِسْلَامِ نَصِيبٌ: الْمُرْجِئَةُ وَالْقَدَرِيَّةُ)). (ضعيف ـ المشكاة : ۱۰۵ ـ الظلال : ۳۳۴ ، ۳۳۵) تخريج مشكاة المصابيح (۱۰۵/ظلال الجنة (۳۳۴، ۳۳۵) اس میں نزار راوی ضعیف ہے۔

ترجمہ: روایت ہے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہا فرمایا رسول اللہ ﷺ نے: دو گروہ ہیں میری امت سے ان کو حصہ نہیں اسلام میں سے کچھ ایک مرجئہ دوسرے قدریہ۔

فائدہ: اس باب میں عمر اور ابن عمر اور رافع بن خدیج رضی اللہ عنہم سے بھی روایت۔ یہ حدیث حسن ہے غریب ہے۔ روایت کی ہم سے محمد بن رافع نے انہوں نے محمد بن بشر سے انہوں نے سلام بن ابی عمرہ سے انہوں نے عکرمہ سے انہوں نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے انہوں نے نبی ﷺ سے کہا محمد بن رافع نے اور روایت کی ہم سے محمد بن بشر نے انہوں نے علی سے انہوں نزار سے انہوں نے عکرمہ سے انہوں نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے انہوں نے نبی ﷺ سے مانند اس کے۔

مترجم: مرجئہ ایک فرقہ ہے فرق ضالہ میں سے کہ اعتقاد رکھتا ہے کہ افعال سب اللہ کی تقدیر سے ہیں اور بندے کو کسی طرح کا مطلق اختیار نہیں بلکہ جمادات کی طرح اپنے افعال میں مجبور محض ہے، اور کہتے ہیں کہ ایمان کے ساتھ کوئی معصیت ضرر نہیں کرتی جیسے کفر کے۔ ساتھ کوئی طاعات نفع نہیں دیتی (لمعات) اور قدریہ منکران تقدیر ہیں کہتے ہیں کہ افعال عباد مخلوق عباد میں کہ بقدرت ان کے مخلوق ہوئے ہیں نہ بقدرت وارادۂ الٰہی اور ان کو قدریہ اس لیے کہتے ہیں کہ انہوں نے عقیدۂ تقدیر میں افراط کی جیسے مرجئوں نے تفریط کی اور مرجئہ کو مرجئہ اس لیے کہتے ہیں کہ انہوں نے رجاء میں افراط کی یعنی کہا مؤمن کو کوئی گناہ نقصان ہی نہیں کرتا ہے، اور عقیدہ اہل سنت کا بین الافراط والتفریط اور بین الغالی والجافی۔ چنانچہ کچھ تفصیل اس کی ابتدائے باب میں گزری۔

❁❁❁❁

١٤ ۔ بَابُ الْمَنَايَا إِن أَخْطَأَتِ ابنَ آدَمَ وَقَعَ فِي الْهَرَمِ

اگر ابن آدم خواہشات (تمناؤں) سے محفوظ بھی رہے تو بڑھاپے میں گرفتار ہو جاتا ہے

(٢١٥٠) عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ الشِّخِّيْرِ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((مُثِّلَ ابْنُ اٰدَمَ وَإِلٰى جَنْبِهٖ تِسْعٌ وَتِسْعُوْنَ مَنِيَّةً، إِنْ اَخْطَاَتْهُ الْمَنَايَا وَقَعَ فِي الْهَرَمِ حَتّٰى يَمُوْتَ)) . (حسن ـ المشكاة : ١٥٦٩)

ترجمہ: روایت ہے عبداللہ بن شخیر سے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: تصویر بنائی گئی ابن آدم کی اس طرح پر کہ اس کے بازو میں ننانوے موت ہیں اگر بچا وہ ان موتوں سے تو گرفتار ہوا بڑھاپے میں یہاں تک کہ مرے۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے۔ نہیں جانتے ہم اسے مگر اسی سند سے اور ابو العوام کا نام عمران قطان ہے۔

مترجم: مَـنِيَّةٌ یعنی موت اور مراد اس سے بلیات نہ آفات مہلکہ ہیں کہ ہر ایک میں ہلاکت اور فنا متصور ہے اگر ان سب بلیات و آفات سے بچا تو بڑھاپے نے لے لیا۔ مصرعہ پیری وصد عیب چنیں گفتہ اند۔ رسول اللہ ﷺ نے ہرم یعنی بڑھاپے سے اپنی ادعیات میں پناہ مانگی ہے، اور اللہ تعالیٰ نے لِكَيْلَا يَعْلَمَ بَعْدَ عِلْمٍ شَيْئًا بوڑھوں کی شان میں ارشاد کیا ہے، شاید یہ مثل یہیں سے لوگوں نے نکالی ہے کہ بوڑھا بالا برابر ہے۔

❁❁❁❁

١٥ ۔ بَابُ : مَا جَاءَ فِي الرِّضَا بِالْقَضَاءِ

رضا بالقضا کے بیان میں

(٢١٥١) عَنْ سَعْدٍ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : ((مِنْ سَعَادَةِ ابْنِ اٰدَمَ رِضَاهُ بِمَا قَضَى اللّٰهُ لَهُ، وَمِنْ شَقَاوَةِ ابْنِ اٰدَمَ تَرْكُهُ اسْتِخَارَةَ اللّٰهِ، وَمِنْ شَقَاوَةِ ابْنِ اٰدَمَ سَخَطُهُ بِمَا قَضَى اللّٰهُ لَهُ)) .

(ضعيف ـ الضعيفة : ١٩٠٦ ـ التعليق الرغيب ١/ ٢٤٤) اس میں محمد بن ابی حمید راوی ضعیف ہے۔

ترجمہ: روایت ہے سعد سے فرمایا کہا فرمایا رسول اللہ ﷺ نے: سعادت سے ابن آدم کے ہے راضی رہنا اس کا اللہ کی تقدیر پر، اور شقاوت سے ابن آدم کے ہے اللہ تعالیٰ سے طلب خیر نہ کرنا، اور شقاوت سے ابن آدم کے ہے کہ اللہ تعالیٰ کی تقدیر سے ناراض ہونا۔

فائدہ : یہ حدیث غریب ہے۔ نہیں جانتے ہم اس کو مگر محمد بن ابی حمید کی روایت سے اور ان کو حماد بن ابی حمید بھی کہتے ہیں اور وہ ابو ابراہیم مدنی ہیں، اور وہ اہل حدیث کے نزدیک قوی نہیں۔

❀❀❀❀

١٦ ۔ بَابُ مَاجَاءَ فِي الْمُكَذِّبِيْنَ بالقدر من الْوَعِيْدِ

تقدیر کو جھٹلانے والوں کی وعید کے بیان میں

(٢١٥٢) عَنْ نَافِعٍ اَنَّ ابْنَ عُمَرَ جَاءَهُ رَجُلٌ فَقَالَ : اِنَّ فُلَانًا يُقْرِئُ عَلَيْكَ السَّلَامَ، فَقَالَ : اِنَّهُ بَلَغَنِيْ اَنَّهُ قَدْ اَحْدَثَ، فَاِنْ كَانَ قَدْ اَحْدَثَ فَلَا تُقْرِئْهُ مِنِّي السَّلَامَ فَاِنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ : ((فِيْ هٰذِهِ الْاُمَّةِ اَوْ اُمَّتِيْ)) الشَّكُّ مِنْهُ ((خَسْفٌ اَوْ مَسْخٌ اَوْ قَذْفٌ فِيْ اَهْلِ الْقَدَرِ)).

(حسن) تخريج مشكاة المصابيح (١٠٦ ـ ١١٦) الروض النضير (١٠٠٤)

ترجمہ: روایت ہے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے کہ آئے ان کے پاس ایک شخص اور کہا کہ فلانا تم کو سلام کہتا ہے، سو کہا ابن عمر رضی اللہ عنہما نے کہ مجھے خبر پہنچی ہے کہ اس نے نیا عقیدہ نکالا ہے دین میں، پھر اگر اس نے نیا عقیدہ نکالا ہو دین میں تو میرا اسلام ان کو نہ کہنا اس لیے کہ میں نے سنا ہے رسول اللہ ﷺ سے کہ فرماتے تھے اس امت میں یا میری امت میں راوی کو شک ہے خسف ہوگا یا مسخ یا قذف منکران قدر میں۔

فائدہ : یہ حدیث صحیح ہے غریب ہے۔ اور ابو صخر کا نام حمید بن زیاد ہے۔

❀❀❀❀

(۲۱۵۳) عَنْ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ : ((يَكُونُ فِي أُمَّتِي خَسْفٌ وَمَسْخٌ وَذٰلِكَ فِي الْمُكَذِّبِيْنَ بِالْقَدَرِ)). (حسن ـ الصحيحة : ٤/ ٣٩٤)

ترجمہ: روایت ہے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: میری امت میں خسف (دھنسنا) اور مسخ (چہروں کا بگڑنا) ہوگا، اور یہ تقدیر کو جھٹلانے والوں میں ہوگا۔

❀❀❀❀

۱۷ ـ بَابُ: اعظام أمر الإيمان بالقدد

تقدیر پر ایمان لانے کے معاملے کا بڑا ہونا

(۲۱۵٤) عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : ((سِتَّةٌ لَعَنْتُهُمْ لَعَنَهُمُ اللّٰهُ وَكُلُّ نَبِيٍّ كَانَ : الزَّائِدُ فِيْ كِتَابِ اللّٰهِ وَالْمُكَذِّبُ بِقَدَرِ اللّٰهِ وَالْمُتَسَلِّطُ بِالْجَبَرُوْتِ ؛ لِيُعِزَّ بِذٰلِكَ مَنْ أَذَلَّ اللّٰهُ وَيُذِلَّ مَنْ اَعَزَّ اللّٰهُ وَالْمُسْتَحِلُّ لِحُرَمِ اللّٰهِ، وَالْمُسْتَحِلُّ مِنْ عِتْرَتِيْ مَا حَرَّمَ اللّٰهُ وَالتَّارِكُ لِسُنَّتِيْ)). (ضعيف ـ سلسلة الاحاديث الضعيفة (١٩٠٦) التعليق الرغيب (١/ ٢٤٤) ضعيف الجامع الصغير (٣٢٤٨)

ترجمہ: سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ کہا انھوں نے فرمایا رسول اللہ ﷺ نے: چھ قسم کے آدمیوں پر لعنت ہے، اور فرمایا ان پر اللہ نے: لعنت کی اور ہر نبی نے کتاب اللہ میں زیادتی کرنے والا، تقدیر کو جھٹلانے والا، زبردستی حکومت کرنے والا تاکہ عزت دے جس کو اللہ نے ذلیل کیا اور ذلیل کرے جس کو اللہ نے عزت دی، اور اللہ کے حرام کو حلال کرنے والا، اور حلال سمجھنے والا میری اولاد کی بے حرمتی جس کو حرام کیا اللہ تعالیٰ نے، اور میری سنت کا تارک۔

❀❀❀❀

(۲۱۵۵) حَدَّثَنَا عَبْدُالْوَاحِدِ بْنُ سُلَيْمٍ قَالَ : قَدِمْتُ مَكَّةَ فَلَقِيْتُ عَطَاءَ بْنَ اَبِيْ رَبَاحٍ فَقُلْتُ لَهٗ: يَا اَبَامُحَمَّدٍ! اِنَّ اَهْلَ الْبَصْرَةِ يَقُوْلُوْنَ فِي الْقَدَرِ قَالَ: يَا بُنَيَّ! اَتَقْرَأُ الْقُرْاٰنَ؟ قُلْتُ : نَعَمْ، قَالَ : فَاقْرَاِ الزُّخْرُفَ، قَالَ : فَقَرَأْتُ ﴿حٰمٓ. وَالْكِتٰبِ الْمُبِيْنِ. اِنَّا جَعَلْنٰهُ قُرْاٰنًا عَرَبِيًّا لَّعَلَّكُمْ تَعْقِلُوْنَ. وَاِنَّهٗ فِيْٓ اُمِّ الْكِتٰبِ لَدَيْنَا لَعَلِيٌّ حَكِيْمٌ﴾ فَقَالَ اَتَدْرِيْ مَا اُمُّ الْكِتَابِ؟ قُلْتُ اللّٰهُ وَ رَسُوْلُهٗ اَعْلَمُ. قَالَ : فَاِنَّهٗ كِتَابٌ كَتَبَهُ اللّٰهُ قَبْلَ اَنْ يَخْلُقَ السَّمَاءَ وَقَبْلَ اَنْ يَخْلُقَ الْاَرْضَ، فِيْهِ: اِنَّ فِرْعَوْنَ مِنْ اَهْلِ النَّارِ، وَفِيْهِ ﴿تَبَّتْ يَدَآ اَبِيْ لَهَبٍ وَّتَبَّ﴾ قَالَ عَطَاءٌ: فَلَقِيْتُ الْوَلِيْدَ بْنَ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ صَاحِبِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ، فَسَاَلْتُهٗ: مَا كَانَ وَصِيَّةُ اَبِيْكَ عِنْدَ الْمَوْتِ؟ قَالَ : دَعَانِيْ اَبِيْ فَقَالَ: يَا بُنَيَّ: اتَّقِ اللّٰهَ وَ اَعْلَمْ اَنَّكَ لَنْ تَتَّقِيَ اللّٰهَ حَتّٰى تُؤْمِنَ بِاللّٰهِ وَتُؤْمِنَ بِالْقَدَرِ كُلِّهٖ خَيْرِهٖ وَشَرِّهٖ فَاِنْ مُتَّ عَلٰى غَيْرِ هٰذَا دَخَلْتَ النَّارَ، اِنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ

اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ : ((إِنَّ أَوَّلَ مَا خَلَقَ اللّٰهُ الْقَلَمَ. فَقَالَ : اُكْتُبْ؟ قَالَ : مَا أَكْتُبُ قَالَ : اُكْتُبِ الْقَدْرَ مَا كَانَ وَمَا هُوَ كَائِنٌ إِلَى الْأَبَدِ)).

(صحيح ـ الصحيحة : ١٣٣ ـ تخريج الطحاوية : ٢٣٢ ـ المشكاة : ٩٤ ـ الظلال : ١٠٢، ١٠٥)

ترجمہ: بیان کیا ہم سے عبدالواحد بن سلیم نے کہا انہوں نے کہ آیا میں مکہ میں اور ملاقات کی میں نے عطاء بن ابی رباح سے اور کہا میں نے ان سے اے ابومحمد! اہل بصرہ کچھ گفتگو کرتے ہیں تقدیر میں یعنی بر سبیل انکار کچھ کہتے ہیں، کہا انہوں نے اے بیٹے میرے کیا تو قرآن پڑھتا ہے؟ کہا میں نے کہ ہاں فرمایا پڑھ تو سورہ زخرف، پھر پڑھی میں نے حٰمٓ سے عَلِيٌّ حَكِيْمٌ تک تو فرمایا انہوں نے کیا جانتا ہے تو کیا ہے ام الکتاب؟ کہا میں نے اللہ اور رسول خوب جانتا ہے۔ فرمایا وہ ایک کتاب ہے کہ لکھی اللہ تعالیٰ نے آسمان پیدا کرنے سے پیشتر زمین پیدا کرنے سے پیشتر اس میں لکھا ہے کہ فرعون دوزخیوں میں سے ہے اور اس میں لکھا ہے کہ ٹوٹ گئے دونوں ہاتھ ابولہب کے اور ٹوٹ گیا وہ آپ۔ کہا عطاء نے پھر ملا میں ولید بن عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے جو صحابی تھے رسول اللہ ﷺ کے پھر پوچھا میں نے ان سے کیا تھی وصیت تمہارے والد کی موت کے وقت؟ کہا انہوں نے بلایا مجھ کو اور کہا میرے بیٹے ڈر اللہ تعالیٰ سے اور جان رکھ کہ تو نہ ڈرے گا اللہ سے یہاں تک کہ ایمان لائے تو اس پر اور ایمان لائے تقدیر پر کہ خیر و شر سب اسی سے ہے، سو اگر مرا تو اس کے سوا اور عقیدہ پر داخل ہوا تو دوزخ میں، بے شک میں نے سنا رسول اللہ ﷺ کو فرماتے تھے کہ پہلے جو پیدا کیا اللہ تعالیٰ نے قلم ہے، پھر فرمایا اس کو لکھ، عرض کیا اس نے کیا لکھوں؟ فرمایا: لکھ اندازہ ہر چیز کا جو ہوئی اور ہونے والی ہے ابد تک یعنی قیامت تک۔

مترجم: ان آیتوں کے معنے یہ ہیں: قسم ہے کتاب مبین کی ہم نے کیا ہے اس کتاب کو قرآن عربی تا کہ تم سمجھو اور بے شک وہ ام الکتاب میں ہمارے نزدیک بلند قدر حکمت بھرا ہے۔ اور ام الکتاب سے مراد لوح محفوظ ہے۔ ام الکتاب اس کو اس لیے کہا کہ گویا وہ اصل ہے سب کتابوں کی جیسی ماں اصل ہوتی ہے اولاد کی۔ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ صدر میں اس لوح کے مرقوم ہے کوئی معبود برحق نہیں سوا اللہ تعالیٰ کے اکیلا ہے دین اس کا اسلام ہے اور محمد ﷺ بندہ اس کا ہے اور رسول اس کا جو ایمان لایا اللہ عزوجل پر، اور سچا جانا اس کے وعدے کو، اور اطاعت کی اس کے رسولوں کی، داخل ہوا جنت میں۔ اور کہا ابن عباس رضی اللہ عنہما نے: لوح محفوظ ایک تختہ ہے موتی کا سفید طول اس کا ہے برابر آسمان زمین کے اور چوڑان اس کی مشرق سے مغرب تک، کنارے اس کے در و یاقوت کے ہیں اور دونوں دفتی اس کے یاقوت سرخ سے ہے اور قلم اس کا نور ہے اور کلام اس کا قدیم ہے اور ہر شئی اس پر لکھی ہوئی ہے۔ اور بعض نے کہا ہے اعلیٰ اس کا عرش میں لٹکا ہوا ہے اور اصل اس کی ایک فرشتہ کی گود میں ہے۔ اور مقاتل نے کہا ہے لوح محفوظ عرش کے داہنی طرف ہے (بغوی) اور ابد سے مراد قیامت ہے نہ وہ زمانہ کہ جس کی انتہا نہ ہو اس لیے کہ انحصار بے انتہا چیز کا فی الحال محال ہے۔ چنانچہ درمنثور میں اس کی تصریح وارد ہوئی ہے کہ مروی ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہا سنا میں نے رسول اللہ ﷺ سے کہ فرماتے تھے پہلے جو

چیز بنائی اللہ تعالیٰ نے قلم ہے پھر نون یعنی دوات پھر فرمایا قلم سے لکھ، اس نے کہا کیا لکھوں؟ فرمایا: لکھ ما کان وماھو کائن الی یوم القیمۃ یعنی جو ہوا اور ہونے والا ہے قیامت کے دن تک۔ (مرقاۃ)

❀❀❀❀

(۲۱۵٦) عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو يَقُوْلُ : سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ : ((قَدَّرَ اللّٰهُ الْمَقَادِيْرَ قَبْلَ اَنْ يَخْلُقَ السَّمٰوَاتِ وَالْاَرْضَ بِخَمْسِيْنَ اَلْفَ سَنَةٍ)) . (صحيح)

ترجمہ: روایت ہے عبداللہ بن عمرو سے کہا انہوں نے سنا میں نے رسول اللہ ﷺ سے کہ فرماتے تھے: اندازہ کیا اللہ تعالیٰ نے مخلوقات کا آسمان اور زمینیں پیدا کرنے کے پچاس ہزار برس پیشتر۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے۔

❀❀❀❀

(۲۱۵۷) عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ : جَاءَ مُشْرِكُوْ قُرَيْشٍ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ يُخَاصِمُوْنَ فِي الْقَدَرِ فَنَزَلَتْ هٰذِهِ الْآيَةُ: ﴿ يَوْمَ يُسْحَبُوْنَ فِي النَّارِ عَلٰى وُجُوْهِهِمْ ذُوْقُوْا مَسَّ سَقَرَ. اِنَّا كُلَّ شَيْءٍ خَلَقْنٰهُ بِقَدَرٍ ﴾)).

(صحيح) ظلال الجنة (٣٤٩)

ترجمہ: روایت ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہا کہ آئے مشرکین قریش کے رسول اللہ ﷺ کے پاس جھگڑتے ہوئے تقدیر میں، سو اتری یہ آیت ﴿ يَوْمَ يُسْحَبُوْنَ ﴾ سے اخیر تک۔ یعنی جس دن گھسیٹے جائیں گے آگ میں اپنے مونہوں پر اور کہیں گے ان سے فرشتے چکھو مزہ دوزخ کا ہم نے جو پیدا کیا سو تقدیر کے ساتھ۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

مترجم: اس آیت کریمہ میں تصریح ہے اثبات تقدیر کی، اور تصریح ہے اس کی کہ تقدیر عام ہے اور سب کچھ اندازہ کیا ہوا ہے اللہ تعالیٰ کا اور معلوم ہے اس کو اور کوئی مخلوق اس کے اندازہ سے باہر نہیں۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

ابواب الفتن

عن رسول الله ﷺ

(المعجم ۳۱) فتنوں کے بیان میں (تحفة ۲۸)

مترجم: فتن جمع ہے فتنہ کی، جیسے محن جمع ہے محنت کی بمعنی آزمائش اور خوش رکھنا کسی شیء کا اور فریفتہ ہونا اس پر اور گمراہ ہونا اور گمراہ کرنا اور گناہ اور کفر اور فضیحت اور عذاب اور پگھلانا سونا چاندی کا اور جنون اور محنت اور مال اور اولاد اور اختلاف آدمیوں کی رائے میں اور فعل اس کا باب نصر ینصر سے آتا ہے، اور فتن بفتح فاء و سکون تا حال و گونہ اسی سے ہے قول عرب کا اَلْعَیْشُ فَتْنَانِ یعنی عیش دو قسم ہے شریں اور تلخ۔ اور تفتین فتنہ میں ڈالنا کسی کو، اور یہی معنی ہیں افتتان کے (منتہی) اور پناہ مانگی ہے رسول اللہ ﷺ نے ❶ فتنہ دنیا ❷ فتنہ قبر ❸ فتنہ دجال ❹ فتنہ غنی و ❺ فقر ❻ فتنہ محیا ❼ فتنہ ممات ❽ اور فتنہ نار وغیرہ سے۔ اور فتنہ دنیا یہ ہے کہ (۱) محبت میں اس کی اللہ کو بھول جانا، اور (۲) حرام و حلال میں پرہیز نہ کرنا، (۳) اور اس کی اور لذات و شہوات میں مشغول ہو کر لذت ذکر و مناجات سے محروم رہنا اور (۴) تدبیر آخرت سے غافل ہو جانا (۵) اور اس کو اپنا گھر اور وطن ٹھہرانا اور (۶) سرائے فانی نہ جاننا اور (۷) بازار آخرت نہ سمجھنا (۸) اور معبر نہ جاننا۔ اور فتنہ قبر سوال ہے منکر و نکیر کا اور عذاب ہے عرض نار کا غُدُوًّا أَوْ عَشِيًّا اور حسرت ہے ذہاب عمر اور دولت و مال و جاہ و حشم پر، اور غم ہے عزیز و اقارب کے فراق اور جدائی کا الی غير ذلك من التكاليف والشدائد۔ اور فتنہ دجال بچانا ہے دین سے اور پھسلنا ہے صراط مستقیم سے اور سستی و تہاون ہے ادائے فرائض اور واجبات میں، اور گھس جانا ہے

عقائد فاسدہ اور اعمال کاسدہ کا قلوب عوام وخواص میں، اور غافل ہو جانا ہے اکثر ناس کا کتاب وسنت سے بلکہ طعن کرنا اس کے متمسکین اور عاملین پر، اور مشغول ہونا ایک جم غفیر کا معازف ومزامیر میں اور غنا اور لبس حریر میں اور کثرت زنا کی اور قلت علم وحیا کی، اور رفع امانت قلوب سے، اور کثرت شرب خمر کی اور وفور مسکرات کا اور ہجوم مغنیات کا اور نفرت زوجات صالحات سے، اور رغبت زانیات سے، الی غیر ذلك من الفتن ماظهر منها وما بطن اور فتنۂ غنی زکھنا ہے مال پر، اور عجب کرنا ہے اپنے حال پر اور حقیر جاننا فقیر کا اور مداہنت فی الدین کرنا امیر سے، اور مجالست امراء کی اور مجانبت غرباء سے، اور غفلت وبطر آخرت سے اور قلت فرصت عبادت کے لیے الی غیر ذلك من الآفات والبليات اور فتنۂ فقر راضی نہ رہنا تقدیر پر، اور معترض ہونا تقسیم رب قدیر پر اور پریشانی قلت کی اور کثرت خیالات فاسدہ اور افکار کاسدہ کی یہاں تک کہ خوف ہے اس میں کفر کا معاذ اللہ من ذلک۔ اور فتنۂ محیا جو کچھ مذکور ہوا سوائے فتنۂ قبر کے۔ اور فتنۂ ممات شدت سکرات کی اور سوء خاتمت اور ظلم فی الوصیت وغیر ذلک۔ اور فتنۂ نار احراق اور عذاب اس کا اور تبدیل جلود محرقہ مکرر سہ کرر آ نافا نااعاذنا الله من ذلك كلها۔

۱۔ بَابُ: مَا جَاءَ لَا يَحِلُّ دَمُ امْرِيءٍ مُسْلِمٍ إِلَّا بِإِحْدٰى ثَلٰثٍ

اس بیان میں کہ تین باتوں کے علاوہ کسی مسلمان کا خون بہانا حلال نہیں

(۲۱۵۸) عَنْ أَبِي أُمَامَةَ بْنِ سَهْلِ بْنِ حُنَيْفٍ أَنَّ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ أَشْرَفَ يَوْمَ الدَّارِ فَقَالَ: أَنْشُدُكُمْ بِاللّٰهِ أَتَعْلَمُونَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((**لَا يَحِلُّ دَمُ امْرِيءٍ مُسْلِمٍ إِلَّا بِإِحْدٰى ثَلَاثٍ: زَنًا بَعْدَ إِحْصَانٍ أَوِ ارْتِدَادٍ بَعْدَ إِسْلَامٍ أَوْ قَتْلِ نَفْسٍ بِغَيْرِ حَقٍّ فَقُتِلَ بِهِ**)) فَوَاللّٰهِ مَا زَنَيْتُ فِي جَاهِلِيَّةٍ وَلَا فِي إِسْلَامٍ وَلَا ارْتَدَدْتُ مُنْذُ بَايَعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ وَلَا قَتَلْتُ النَّفْسَ الَّتِي حَرَّمَ اللّٰهُ فَبِمَ تَقْتُلُونَنِي.

(صحيح) الارواء (۷/۲۰۴) تخريج الاحاديث المختارة (۳۰۰۔ ۳۰۲، ۳۴۲، ۳۴۶۔ ۳۴۷)

ترجمہ: روایت ہے ابوامامہ سے کہ عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ چڑھے کوٹھے پر ان دنوں میں کہ وہ بیٹھ رہے تھے اپنے گھر میں بخوف اہل فتنہ، اور فرمایا قسم دیتا ہوں میں تم کو اللہ تعالیٰ کی کیا تم نہیں جانتے ہو کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: حلال نہیں خون کسی مرد مسلمان کا مگر تین باتوں کے عوض میں: اول زنا ہے احصان کے بعد، دوسرے مرتد ہونا اسلام کے بعد، تیسرے مار ڈالنا کسی کا ناحق پس قتل کیا جاتا ہے وہ شخص اس کے بدلے، سو قسم ہے اللہ تعالیٰ کی نہیں زنا کیا میں نے جاہلیت میں اور نہ اسلام میں اور نہ مرتد ہوا میں جب سے کہ بیعت کی رسول اللہ ﷺ کی، اور نہ قتل کیا میں نے کسی نفس کو کہ حرام کیا ہو اللہ نے قتل اس کا سو تم کس کی عوض میں مجھے قتل کرتے ہو۔

فائدہ: اس باب میں ابن مسعود اور عائشہ اور ابن عباس رضی اللہ عنہم سے روایت ہے۔ یہ حدیث حسن ہے۔ اور روایت کی حماد بن سلمہ

نے یحییٰ بن سعید سے یہ حدیث، اور مرفوع کیا۔ اور روایت کی یحییٰ بن سعید قطان اور کئی لوگوں نے یحییٰ بن سعید سے یہ حدیث سو موقوف کیا انہوں نے اور مرفوع نہیں کیا اس روایت کو۔ اور مروی ہوئی یہ حدیث کئی سندوں سے عثمان رضی اللہ عنہ سے انہوں نے روایت کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے۔

مترجم: خلاصہ قصہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے محبوس و مقتول ہونے کا یوں مروی ہے ابوسعید سے کہ سنا عثمان رضی اللہ عنہ نے کہ وفد اہل مصر آئے ہیں، اور ان کے استقبال کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ سے باہر تشریف لے گئے اور جب ان سے ملے انہوں نے کہا قرآن منگاؤ اور سورۂ یونس میں یہ آیت نکالی۔ ﴿ قُلْ اَرَءَيْتُمْ مَّآ اَنْزَلَ اللّٰهُ لَكُمْ مِّنْ رِّزْقٍ فَجَعَلْتُمْ مِّنْهُ حَرَامًا وَّ حَلٰلًا قُلْ آٰللّٰهُ اَذِنَ لَكُمْ اَمْ عَلَى اللّٰهِ تَفْتَرُوْنَ ﴾ اور کہا یہ جو آپ نے رمنہ مقرر کیے ہیں کیا اللہ تعالیٰ نے آپ کو حکم کیا ہے یا آپ جھوٹ باندھتے ہیں اللہ تعالیٰ پر؟ فرمایا حضرت عثمان ذی النورین نے کہ یہ آیت فلاں باب میں اتری ہے اور رمنہ مقرر کیا ہے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اور میں نے صدقہ کے اونٹوں کی کثرت کے سبب سے اور بڑھا دیا۔ غرض اسی طرح جو انہوں نے اعتراض کیا آپ نے معقول جواب دیا اور کچھ شرط بھی انہوں نے چاہی آپ نے وہ بھی ان کو لکھ دی پھر انہوں نے فرمائش کی کہ اموال غنیمت میں سے کسی کو کچھ نہ دیا جائے بلکہ وہ سب کا سب مقاتلین کا حق سمجھا جائے اور شیوخ اصحاب کا، آپ نے اس کا بھی خطبہ پڑھ دیا، اور لوگوں کو حکم کیا کہ تجارت وغیرہ کریں اور اس مال سے کچھ نہ لیں۔ جب ان سب امور سے وہ وفد فارغ ہو کر مصر کو لوٹے راہ میں ایک شخص کو پایا اور اس کو تہمت لگائی کہ تیرے پاس کوئی خط ہے غرض کہ اس کے پاس سے ایک خط نکالا کہ اس پر مہر تھی حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی اور وہ خط حاکم مصر کے نام تھا اور مضمون اس کا یہ تھا کہ یہ گروہ وفود جب تمہارے پاس پہنچیں تو ان کو قتل کرنا یا ہاتھ پیر کاٹنا۔ غرض جب ان لوگوں نے یہ خط پایا لوٹے اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے کہا کہ یہ خط آپ نے لکھا انہوں نے انکار فرمایا اور فرمایا کہ دو امر ہیں اثبات کے، اول یہ کہ تم دو گواہ اس پر لاؤ کہ میں نے یہ خط بھیجا ہے، دوسرے یہ کہ مجھ سے قسم لو، اور یہ بھی قرینہ فرمایا اگر میرا خط ہوتا تو میری لسان میں ہوتا اور نقش خاتم کا خاتمہ کتاب میں ہوتا۔ اور یہ دونوں باتیں اس میں نہ تھیں پس ان نالائقوں کا فریب ثابت ہوا مگر انہوں نے آپ کو گھیرا اور ایک مدت محاصرہ کیا آپ اس عرصہ میں کوٹھے پر چڑھتے تھے اور اپنی براءت کی احادیث اور فضائل کی روایات ارشاد کرتے تھے۔ چنانچہ وہ روایت جو اوپر مذکور ہوئی ہے وہ بھی اسی قبیل سے ہے۔ مگر لوگوں کا یہ حال تھا کہ پہلے پہل ان کو نصیحت اثر کرتی تھی اور پھر دوبارہ جب آپ نصیحت فرماتے تھے اثر نہ کرتی تھی آپ نے دروازہ کھول دیا اور قرآن شریف لے کر گھر میں بیٹھے کہ اتنے میں محمد بن ابی بکر آئے، اور آپ کی ریش مبارک پکڑی اور چھاتی پر چڑھے حضرت ذی النورین رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ تم ایسے جگہ بیٹھے ہو کہ تمہارے باپ ابوبکر کبھی ایسی جگہ نہیں بیٹھے تھے غرض یہ کہ وہ میرا احترام فرماتے تھے اور تم اس طرح پیش آتے ہو اس پر وہ لوٹ گئے اور آپ کو چھوڑ دیا، اور دوسرا شخص گھر میں گھسا کہ اس کا نام موت الاسود تھا اس بے ادب نے آپ کا گلا گھونٹا اور باہر نکل کر لوگوں سے کہنے لگا میں نے ایسی نرم چیز کوئی نہ پائی جیسا گلا تھا عثمان (رضی اللہ عنہ) کا اور میں نے اس کا گلا یہاں تک گھونٹا کہ جان ان کی سانپ کی

طرح بدن میں تڑپنے لگی، پھر تیسرا شخص گھسا اور آپ نے اس سے فرمایا کہ میرے اور تیرے درمیان قرآن عظیم الشان ہے اس مردود نے تلوار نکال کر آپ پر حملہ کیا اور آپؓ نے ہاتھ سے روکا اور دست مبارک اس سے کٹ کر جدا ہوا یا زخمی ہوا، راوی کو شک ہے پس آپ نے فرمایا یہ پہلا ہاتھ ہے جس نے مفصل قرآن کو لکھا ہے۔ اور ایک روایت میں وارد ہوا ہے کہ ایک شخص کنانہ بن بشر گھسا اور اس نے مشقص سے آپ کو شہید کیا اور مشقص ایک تیر ہوتا ہے چوڑی بھال کا اور خون مبارک آپ کا اس آیت پر گرا ﴿ فَسَيَكْفِيكَهُمُ اللَّهُ وَهُوَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ ﴾ اور اس کا ایک داغ مدور مصحف مطہر میں ہو گیا اور آپ کی زوجہ بنت القرافصہ نے آپ کو گود میں لے لیا تھا قبل قتل کے، اور بعد قتل کے ان میں سے بعض لوگ کہنے لگے اللہ کی مار اس پر کیا بڑے سرین ہیں اس کے۔ راوی کہتا ہے مجھے یقین ہوا کہ نہ مارا انہوں نے اس خلیفہ رسول کو مگر دنیائے دنی کے واسطے۔

معاذ الله من ذلك، انالله وانا اليه راجعون رضى الله عنه، وخذل الله اعداء ه. (ازالة الخفا)

٢۔ بَابُ: مَا جَآءَ فِي تَحْرِيمِ الدِّمَاءِ وَالْأَمْوَالِ

باب: جان و مال کی حرمت کے بیان میں

(٢١٥٩) عَنْ عَمْرِو بْنِ الْأَحْوَصِ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ فِيْ حَجَّةِ الْوَدَاعِ لِلنَّاسِ: ((أَيُّ يَوْمٍ هٰذَا؟ قَالُوْا: يَوْمُ الْحَجِّ الْأَكْبَرِ قَالَ: ((فَإِنَّ دِمَآءَكُمْ وَأَمْوَالَكُمْ وَأَعْرَاضَكُمْ بَيْنَكُمْ حَرَامٌ كَحُرْمَةِ يَوْمِكُمْ هٰذَا فِيْ بَلَدِكُمْ هٰذَا، أَلَا لَا يَجْنِيْ جَانٍ إِلَّا عَلٰى نَفْسِهِ، أَلَا لَا يَجْنِيْ جَانٍ عَلٰى وَلَدِهِ وَلَا مَوْلُوْدٌ عَلٰى وَالِدِهِ، أَلَا وَإِنَّ الشَّيْطَانَ قَدْ أَيِسَ أَنْ يُعْبَدَ فِيْ بِلَادِكُمْ هٰذِهِ أَبَدًا، وَلٰكِنْ سَتَكُوْنُ لَهُ طَاعَةٌ فِيْمَا تُحَقِّرُوْنَ مِنْ أَعْمَالِكُمْ فَسَيَرْضٰى بِهِ)).

(صحيح) ارواء الغليل (٥/٢٧٩) صحيح أبى داود تحت الحديث (١٧٠٠)

ترجمہ: روایت ہے عمرو بن احوص سے کہا انہوں نے کہ سنا میں نے رسول اللہ ﷺ سے فرماتے تھے حجۃ الوداع میں آدمیوں سے کون سا دن ہے یہ؟ بولے حج اکبر کا، فرمایا آپ ﷺ نے: سو بے شک خون تمہارے اور مال تمہارے اور عزتیں تمہاری ایک دوسرے پر حرام ہیں، اور حرمت ان کی ایسی ہے جیسی حرمت تمہاری اس دن کی اس تمہارے شہر میں آگاہ ہو کہ جنایت کرنے والا جنایت نہیں کرتا مگر اپنے نفس پر یعنی اس کا وبال و سزا اسی پر ہوتے ہیں آگاہ ہو کہ کوئی جنایت کرنے والا جنایت نہیں کرتا ہے اپنے لڑکے پر نہ لڑکا اپنے والد پر، آگاہ ہو کہ شیطان مایوس ہو گیا ہے اس سے کہ عبادت کی جائے اس کی تمہارے ان شہروں میں کبھی ولیکن کچھ اطاعت اس کی ہو گی ان عملوں میں کہ جنہیں تم حقیر سمجھتے ہو اور اس پر وہ راضی ہو گا۔

[1] سورۂ حجرات سے آخر تک کو مفصل کہتے ہیں۔

فائدہ: اس باب میں ابوبکرہ اور ابن عباس اور جابر اور حِذیَم بن عمرو السعدی رضی اللہ عنہم سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔ اور روایت کی زائدہ نے شبیب بن غرقدہ کی سند سے۔

مترجم: جنایت یعنی زخمی کرنا یا قتل وغیرہ، اور عرب قدیم الایام سے یوم عرفہ اور بلد مکہ کی تعظیم و توقیر کرتے تھے اس لیے حرمت دماء وغیرہ کو اس کے ساتھ تشبیہ دی کہ سامعین کے خوب ذہن نشین ہو جائے۔ اور شیطان مایوس ہو گیا الخ، یعنی جیسے زمانہ جاہلیت میں بت پرستی پھیلی تھی اور شعائر ملت حنیفیہ کے یک قلم منہدم ہو گئے تھے ایسا کبھی نہ ہوگا اگرچہ بعض افراد میں محقرات ذنوب مصغرات عیوب کا ارتکاب پایا جائے۔

❀❀❀❀

۳۔ بَابُ: مَا جَاءَ لَا يَحِلُّ لِمُسْلِمٍ أَنْ يُرَوِّعَ مُسْلِمًا

اس بیان میں کہ مسلمان کو حلال نہیں کہ وہ کسی مسلمان کو ڈرائے

(۲۱۶۰) حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ السَّائِبِ بْنِ يَزِيْدَ عَنْ أَبِيْهِ، عَنْ جَدِّهِ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((لَا يَأْخُذْ أَحَدُكُمْ عَصَا أَخِيْهِ لَاعِبًا أَوْ جَادًّا، فَمَنْ أَخَذَ عَصَا أَخِيْهِ فَلْيَرُدَّهَا إِلَيْهِ)) .

(صحیح لغیرہ ـ سلسلة الاحادیث الصحیحة: ۹۲۱)

ترجمہ: روایت ہے عبداللہ بن سائب بن یزید سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے اور وہ اپنے دادا سے انہوں نے کہا کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے: نہ لے کوئی شخص لاٹھی اپنے بھائی کی دل لگی سے اس کے ستانے کے لیے، اور جس نے لی ہو لاٹھی اپنے بھائی کی تو چاہیے کہ پھیر دے اس کو۔

فائدہ: اس باب میں ابن عمر اور سلیمان بن صرد اور جعدہ اور ابی ہریرہ رضی اللہ عنہم سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث حسن ہے غریب ہے۔ اور نہیں جانتے ہم اسے مگر ابن ابی ذئب کی روایت سے۔ اور سائب بن یزید کو صحبت ہے اور سنا ہے انہوں نے آنحضرت ﷺ سے اور وفات ہوئی آنحضرت ﷺ کی جب سائب سات برس کے تھے، اور ابو یزید بن سائب وہ اصحاب نبی ﷺ سے ہیں اور روایت کی ہیں انہوں نے نبی ﷺ سے کئی احادیث۔

❀❀❀❀

(۲۱۶۱) عَنِ السَّائِبِ بْنِ يَزِيْدَ قَالَ: حَجَّ يَزِيْدُ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ حَجَّةَ الْوَدَاعِ وَأَنَا ابْنُ سَبْعِ سِنِيْنَ. فَقَالَ عَلِيُّ بْنُ الْمَدِيْنِيِّ عَنْ يَحْيَ بْنِ سَعِيْدٍ الْقَطَّانَ: كَانَ مُحَمَّدُ بْنُ يُوْسَفَ ثَبْتًا صَاحِبَ حَدِيْثٍ وَكَانَ السَّائِبُ بْنُ يَزِيْدَ جَدَّهُ، وَكَانَ مُحَمَّدُ بْنُ يُوْسَفَ يَقُوْلُ: حَدَّثَنِيَ السَّائِبُ بْنُ يَزِيْدَ وَهُوَ جَدِّيْ، مِنْ قِبَلِ أُمِّيْ .

(اسنادہ حسن موقوف)

ترجمہ: روایت ہے سائب بن یزید سے کہتے ہیں کہ یزید نے نبی ﷺ کے ساتھ حجۃ الوداع میں حج کیا جبکہ میں سات برس کا تھا۔ تو علی بن مدینی نے کہا: یحییٰ بن سعید القطان سے مروی ہے کہ محمد بن یوسف ثبت اور صاحب حدیث تھے۔ اور سائب بن یزید ان کے نانا تھے۔ اور محمد بن یوسف کہتے تھے مجھے سائب بن یزید نے حدیث بیان کی ہے اور وہ میری ماں کی طرف سے نانا ہیں۔

❀❀❀❀

٤۔ بَابُ: مَا جَاءَ فِي إِشَارَةِ الْمُسْلِمِ إِلٰى أَخِيهِ بِالسِّلَاحِ

کسی مسلمان بھائی کی طرف ہتھیار سے اشارہ کرنے (کی ممانعت) کے بیان میں

(٢١٦٢) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((مَنْ أَشَارَ عَلٰى أَخِيهِ بِحَدِيدَةٍ لَعَنَتْهُ الْمَلٰٓئِكَةُ)). (اسناده صحیح ۔ غاية المرام: ٤٤٦)

ترجمہ: روایت ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: جس نے اشارہ کیا اپنے بھائی پر لوہے سے یعنی چھری، تلوار وغیرہ سے لعنت کرتے ہیں اس پر فرشتے۔

فائدہ: اس باب میں ابو بکرہ اور عائشہ اور جابر رضی اللہ عنہم سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے اس سند سے۔ اور غریب سمجھی جاتی ہے خالد حذاء کی روایت سے اور روایت کی گئی محمد بن سیرین سے انہوں نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مانند اس کی اور مرفوع نہ کیا اس کو اور زیادہ کیے اس میں یہ لفظ وَإِنْ كَانَ أَخَاهُ لِأَبِيهِ وَأُمِّهِ یعنی ہتھیار سے اشارہ کرنے میں فرشتے لعنت کرتے ہیں اگرچہ حقیقی بھائی پر اشارہ کرے۔ روایت کی ہم سے قتیبہ نے انہوں نے حماد بن زید سے انہوں نے ایوب سے یہی حدیث۔

مترجم: اور حقیقی بھائی کی قید اس لیے فرمائی کہ مستبعد ہے ان میں عداوت اور خواہ مخواہ ان میں ڈرانا علی سبیل الاستہزاء ہوگا مگر اسے بھی احتیاطاً موجب لعن فرمایا پھر کسی اور پر اشارہ بدرجہ اولیٰ منع ہوا اور جب استہزاء میں یہ لعن ہو تو پھر عداوت کی راہ سے اگر اس کا مرتکب ہوگا تو کیا عذاب ہوگا۔ معاذ اللہ من ذلک۔

❀❀❀❀

٥۔ بَابُ: مَا جَاءَ فِي النَّهْيِ عَنْ تَعَاطِي السَّيْفِ مَسْلُولًا

ننگی تلوار لینے دینے کے بیان میں

(٢١٦٣) عَنْ جَابِرٍ قَالَ: نَهٰى رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ أَنْ يُتَعَاطَى السَّيْفُ مَسْلُولًا.

(اسناده صحیح ۔ المشكاة: ٣٥٢٧ ۔ التحقيق الثاني)

ترجمہ: روایت ہے جابر رضی اللہ عنہ سے کہا منع فرمایا رسول اللہ ﷺ نے تلوار کے ننگا لینے اور دینے سے بغیر میان کے۔

فائدہ: اور اس باب میں ابوبکرہ رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث حسن ہے غریب ہے حماد بن سلمہ کی روایت سے۔ اور روایت کی ابن لہیعہ نے یہ حدیث ابی الزبیر سے انہوں نے جابر سے انہوں بَـنَّة الجهني سے انہوں نے نبی ﷺ سے۔ اور حدیث حماد بن سلمہ کی میرے نزدیک صحیح ہے۔

مترجم: تلوار ننگی لینے دینے کی نہی سے یا تو مجازاً قتل وقمع مراد ہے کہ آپس میں ایک دوسرے کو نہ ماریں اور یا حقیقۃً بغیر قتال کے بھی تلوار کسی کو نہ دینا چاہیے، بلکہ ضرور ہے کہ میان میں کر دے کہ اس میں اندیشہ ہے کہ پھسل جائے تو زخمی کرے یا لینے والا عدو ہو اور بے محابا مار بیٹھے۔

٦۔ بَابُ: مَا جَاءَ مَنْ صَلَّى الصُّبْحَ فَهُوَ فِيْ ذِمَّةِ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ

اس بیان میں کہ جس نے صبح کی نماز (فجر) پڑھی وہ اللہ تعالیٰ کی پناہ میں ہے

(٢١٦٤) عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((مَنْ صَلَّى الصُّبْحَ فَهُوَ فِيْ ذِمَّةِ اللّٰهِ فَلَا يَتَّبِعَنَّكُمُ اللّٰهُ بِشَيْءٍ مِنْ ذِمَّتِهِ)) . (صحيح ـ صحيح الترغيب: ٤٦١ ـ التعليق الرغيب: ١/ ١٤١، ١٥٥٥، ١٦٣)

ترجمہ: روایت ہے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: جس نے نماز پڑھی صبح کی وہ اللہ کی پناہ میں ہے پھر دیکھو درپے نہ ہوئے اللہ تعالیٰ تم میں سے کسی کا اس کی پناہ توڑنے کے سبب سے۔

فائدہ: اس باب میں جندب اور ابن عمر رضی اللہ عنہم سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اس سند سے۔

❀❀❀❀

٧۔ بَابُ: مَا جَاءَ فِيْ لُزُوْمِ الْجَمَاعَةِ

لزوم جماعت کے بیان میں

(٢١٦٥) عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: خَطَبَنَا عُمَرُ بِالْجَابِيَةِ فَقَالَ: يَاأَيُّهَا النَّاسُ! اِنِّيْ قُمْتُ فِيْكُمْ كَمَقَامِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فِيْنَا، فَقَالَ: ((اُوْصِيْكُمْ بِاَصْحَابِيْ ثُمَّ الَّذِيْنَ يَلُوْنَهُمْ ثُمَّ الَّذِيْنَ يَلُوْنَهُمْ ثُمَّ يَفْشُو الْكَذِبُ حَتّٰى يَحْلِفَ الرَّجُلُ وَلَا يُسْتَحْلَفُ، وَيَشْهَدُ الشَّاهِدُ وَلَا يُسْتَشْهَدُ، اَلَا لَا يَخْلُوَنَّ رَجُلٌ بِامْرَاَةٍ اِلَّا كَانَ ثَالِثَهُمَا الشَّيْطَانُ، عَلَيْكُمْ بِالْجَمَاعَةِ، وَ اِيَّاكُمْ وَ الْفُرْقَةَ، فَاِنَّ الشَّيْطَانَ مَعَ الْوَاحِدِ وَ هُوَ مِنَ الْاِثْنَيْنِ اَبْعَدُ. مَنْ اَرَادَ بُحْبُوْحَةَ الْجَنَّةِ فَلْيَلْزَمِ الْجَمَاعَةَ، مَنْ سَرَّتْهُ حَسَنَتُهُ وَسَآءَتْهُ سَيِّئَتُهُ فَذٰلِكُمُ الْمُؤْمِنُ)) . (صحيح)الروض النضير(٣٤٧) سلسلة الأحاديث الصحيحة (٤٣١، ١١١٦)

ترجمہ: روایت ہے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے کہا خطبہ پڑھا ہم پر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے جابیہ میں پھر کہا اے لوگو! میں تمہارے بیچ میں کھڑا ہوں جیسا کہ رسول اللہ ﷺ ہمارے درمیان کھڑے ہوئے تھے، اور فرمایا آنحضرت ﷺ نے وصیت کرتا ہوں میں اپنے اصحاب کے اطاعت کی پھر ان کی جوان سے ملے ہوں یعنی تابعین کی پھر ان کی جوان سے ملے ہوں یعنی تبع تابعین کی پھر ان زمانوں کے بعد مروج ہو جائے گا کذب، یہاں تک کہ قسم کھانے لگے گا آدمی بے قسم کھلائے اور گواہی دینے کو موجود ہوگا بے بلائے خبردار ہو تنہا نہیں ہوتا کوئی مرد کسی عورت کے ساتھ مگر یہ کہ ہوتا ہے تیسرا ان کا شیطان، لازم پکڑو تم جماعت مذکور کو جس کو خوش لگے اس کی نیکی اور بری لگے اس کی برائی وہی مؤمن ہے۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے اس سند سے۔ اور روایت کی یہ ابن مبارک نے محمد بن سوقہ سے مروی ہے یہ حدیث کئی سندوں سے نبی ﷺ سے بواسطہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے۔

❀❀❀❀

(٢١٦٦) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((يَدُاللّٰهِ مَعَ الْجَمَاعَةِ)).

(صحيح ـ تخريج اصلاح المساجد: ٦١ ظلال الجنة: ٨١ ، ١ ـ المشكاة: ١٧٣ ـ تحقيق بداية السول: ٧٠ / ١٣٣)

ترجمہ: روایت ہے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہا انہوں نے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کا ہاتھ جماعت کے ساتھ ہے۔

فائدہ: یہ حدیث غریب ہے نہیں جانتے ہم اسے ابن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت سے مگر اسی سند سے۔

❀❀❀❀

(٢١٦٧) عَنِ ابْنِ عُمَرَ: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((اِنَّ اللّٰهَ لَا يَجْمَعُ اُمَّتِيْ — اَوْ قَالَ: اُمَّةَ مُحَمَّدٍ ﷺ — عَلٰى ضَلَالَةٍ، وَ يَدُاللّٰهِ عَلَى الْجَمَاعَةِ، وَمَنْ شَذَّ شَذَّ اِلَى النَّارِ)).

(صحيح دون "ومن شذ" المشكاة: ٣/ ١١ ـ الظلال: ٨٠)

ترجمہ: روایت ہے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جمع نہیں کرتا اللہ تعالیٰ میری امت کو یا فرمایا امت محمد ﷺ کو ضلالت پر، اور اللہ تعالیٰ کا ہاتھ ہے جماعت پر، اور جو جدا ہوا جماعت سے گرا آگ میں۔

فائدہ: یہ حدیث غریب ہے۔ اس سند سے اور میرے نزدیک سلیمان مدنی سلیمان بن سفیان ہیں اور اس باب میں ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بھی روایت ہے۔

❀❀❀❀

٨۔ بَابُ: مَا جَاءَ فِي نُزُوْلِ الْعَذَابِ إِذَا لَمْ يُغَيِّرِ الْمُنْكَرُ

اس بیان میں کہ برائی کو نہ روکنا نزول عذاب کا باعث ہے

(٢١٦٨) عَنْ أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيْقِ أَنَّهُ قَالَ: يَآيُّهَا النَّاسُ! إِنَّكُمْ تَقْرَءُ وْنَ هٰذِهِ الْآيَةَ: ﴿ يَآيُّهَا الَّذِيْنَ آمَنُوْا عَلَيْكُمْ أَنْفُسَكُمْ لَا يَضُرُّكُمْ مَّنْ ضَلَّ إِذَا اهْتَدَيْتُمْ ﴾ وَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: ((إِنَّ النَّاسَ إِذَا رَأَوُا الظَّالِمَ فَلَمْ يَأْخُذُوْا عَلَى يَدَيْهِ أَوْشَكَ أَنْ يَعُمَّهُمُ اللّٰهُ بِعِقَابٍ مِنْهُ)) . (صحیح) تخریج مشکاۃ المصابیح (٥١٤٢) تخریج الاحادیث المختارۃ (٥٤۔ ٥٨) سلسلۃ الاحادیث الصحیحۃ (١٥٦٤)

ترجمہ: روایت ہے ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے کہ انہوں نے فرمایا اے آدمیو! تم پڑھتے ہو یہ آیت: اے ایمان والو لازم پکڑو اور فکر کرو اپنی جانوں کی نہیں ضرر کرے گا تم کو جو گمراہ ہوا جب کہ تم نے ہدایت پائی، اور خیال کرتے ہو بمنطوق آیہ مذکورہ کے کہ امر معروف ضرور نہیں حالانکہ میں نے سنا ہے رسول اللہ ﷺ سے کہ فرماتے تھے لوگ جب کہ دیکھیں ظلم یعنی فسق و فجور اور نہ روک لیں ہاتھ اس کے مرتکب کے قریب ہے کہ عام کردے اللہ تعالیٰ ان پر عذاب کو۔ یعنی عذاب عام بھیجے کہ ظالم و غیر ظالم سب ہلاک ہوں۔

فائدہ: روایت کی ہم سے محمد بن بشار نے انہوں نے یزید بن ہارون سے انہوں نے اسماعیل بن خالد سے یہی حدیث مانند اس کے۔ اور اس باب میں عائشہ اور ام سلمہ اور نعمان بن بشیر اور عبداللہ بن عمر اور حذیفہ رضی اللہ عنہم اجمعین سے بھی روایت ہے۔ اور اسی طرح روایت کی کئی لوگوں نے اسماعیل سے یزید کی روایت کی مانند، اور مرفوع کیا اس کو بعض نے اسماعیل سے اور موقوف کیا اس کو بعض نے۔

مترجم: ظاہر آیت سے معلوم ہوتا ہے کہ امر معروف اور نہی منکر ضرور نہیں ہے بلکہ جب آدمی خود ہدایت پاچکا پھر سارا عالم اگر گمراہ رہے تو اسے کچھ نقصان نہیں مگر علماء نے اس آیت میں کئی تاویلیں ذکر کیں ہیں، اول تو ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی حدیث میں مذکور ہوئیں گویا انہوں نے اشارہ کیا یہ آیت منسوخ ہے اور نسخ کتاب کا حدیث سے جائز ہے۔ اور بعض نے کہا کہ نسخ کچھ ضرور نہیں بلکہ آیت سے مراد افعال ہیں ذمیوں کے اور شرک ان کا انکار اس پر ضرور نہیں اس لیے کہ صلح کی ہے مسلمانوں نے ان سے اسی پر باقی رہے فسق و فجور اہل اسلام کے وہ اس آیت میں داخل نہیں پس کچھ منافات نہ رہی آیت و حدیث میں۔ اور یہ قول ہے ابوعبیدہ کا اور مجاہد۔ اور سعید بن جبیر نے کہا ہے کہ مراد اس سے یہود و نصاریٰ ہیں گویا ارشاد ہوتا ہے کہ جب تم مسلمان ہو گئے تو ان کا یہودیت نصرانیت پر قائم رہنا تم کو مضر نہیں ان سے جزیہ لو اور ان کے حال پر چھوڑ و۔ اور ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ انہوں نے فرمایا امر معروف اور نہی منکر کرو جب تک امید ہو قبول کی اور جب مایوسی ہو جائے قبول سے اور رد کیا جائے قول تمہارا تم پر تو لازم پکڑو اپنی جانوں کو پس گویا مراد آیت کی وقت مایوسی ہے، اور مراد حدیث کی وقت قبول ہونے کا امر معروف اور نہی منکر کے جب بھی منافات نہ

رہی۔ پھر ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ قرآن کی آیات کئی قسم ہیں۔ اول وہ آیات ہیں کہ تاویل ان کی گزر گئی قبل نزول کے، دوسرے وہ کہ تاویل ان کی واقع ہوئی رسول اللہ ﷺ کے زمانہ مبارک میں، تیسرے وہ کہ واقع ہوئی تاویل ان کی بعد زمانہ مبارک کے، چوتھے وہ ہیں کہ واقع ہوگی تاویل ان کے آخر زمانہ میں، اور پانچویں وہ ہیں کہ واقع ہوں گی تاویل ان کی قیامت کے دن، جیسے وہ آیتیں جن میں حساب و کتاب و جنت و نار کا مذکور ہے پھر جب تک کہ قلوب اور خواہشیں تمہاری ایک رہیں اور پھوٹ نہ ہو تمہارے درمیان اور لڑائی نہ ہو ایک دوسرے سے جب تک معروف کرو اور نہی منکر اور جب مختلف ہو جائیں دل اور جدا ہو جائیں خواہشیں اور لڑائی پڑے آپس میں پس لازم کرے ہر شخص فکر اپنی جان کی، اور جان لو کہ اس وقت آئی تاویل اس آیت کی۔ اور ابوامیہ شعبانی سے روایت ہے کہ آیا میں ابوثعلبہ خشنی کے پاس اور کہا میں نے اے ابوثعلبہ! کیا کہتے ہو تم اس آیت میں پوچھا انہوں نے کون سی آیت کہا میں نے قول اللہ عزوجل کا ﴿ عليكم انفسكم الاية ﴾ سو کہا انہوں نے آگاہ ہو کہ میں نے پوچھی یہ آیت خبیر سے انہوں نے کہا میں نے پوچھی رسول اللہ ﷺ سے تو فرمایا آپ ﷺ نے امر معروف کر اور نہی منکر یہاں تک کہ جب دیکھو تم بخیلی ایسی کہ اطاعت کی جاتی ہے اور ہوائے نفسانی ایسی کہ اتباع کیا جاتا ہے اس کا اور دنیا مقدم سمجھی جاتی ہے آخرت پر اور مقاصد دینیہ پر، اور معجب ہے ہر شخص اپنی رائے پر، اور دیکھے تو ایسا کام کہ لابد ہے وہ پس لازم پکڑ لے تو اپنے نفس کی تہذیب کو، اور چھوڑ دے خیال عوام کا اس لیے کہ بعد تمہارے دن ہیں صبر کے ، پھر جس نے کہ صبر کیا ان دنوں میں یعنی باوجود کثرت منکرات کے حق پر ثابت رہا ہوگا مانند اس شخص کے کہ لیے ہو آگ اپنی مٹھی میں عامل سنت کو ان دنوں میں ثواب ہے پچاس آدمیوں کے برابر جو اس کے مانند عمل کرتے ہوں۔ کہا ابن مبارک نے اور زیادہ بیان کیا مجھ سے عتبہ کے سوا اور راوی نے یہ عبارت بھی کہ پوچھا صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین نے یارسول اللہ ﷺ پچاس آدمیوں کا اس زمانہ کے لوگوں میں سے یعنی جو ثابت قدم رہے گا آخر زمانہ میں دین پر اس کو پچاس صحابی کے برابر اجر ہوگا۔ اور بعض لوگوں نے کہا مراد آیت کی یہ ہے کہ ضرر نہیں کریں گے تم کو اہلا ہوا یعنی اصحاب فرق باطلہ۔ چنانچہ ابوجعفر سے مروی ہے کہ داخل ہوا صفوان بن محرز پر ایک جوان اہل اہوا سے اور اس نے ذکر کیا کچھ اپنے ہوائے باطل کا پس پڑھی صفوان نے یہی آیت اور فرمایا خاص کیا اللہ تعالیٰ نے اپنے دوستوں کو اسی آیت میں یعنی ان کو اہل اہوا سے کچھ ضرر نہیں (بغوی) اور صاحب مدارک نے کہا ہے اہل اسلام کفار کے حال پر افسوس و غم کرتے تھے اور حسرت کھاتے تھے اللہ تعالیٰ نے ان کی تسکین اس آیت میں فرمائی کہ تم کو ان کی گمراہی کچھ مضر نہیں ہے اور مراد آیت یہ نہیں کہ ترک امر معروف کرے بلکہ باوجود قدرت کے ترک اس کا جائز نہیں۔ انتہیٰ۔ اور ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے پوچھا اس آیت کو تو فرمایا انہوں نے کہ یہ زمانہ نہیں ہے اس آیت کا ابھی مقبول ہوتا ہے امر معروف اور نہی منکر زمانہ اس کا بعد چندے آئے گا کہ امر بالمعروف کے ساتھ ایسا ایسا کیا جائے گا۔ اور ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ پڑھی میں نے یہ آیت رسول اللہ ﷺ کے آگے تو فرمایا ابھی تاویل اس کی آئی نہیں ہے نہ آئے گی تاویل اس کی جب تک کہ قریب نہ ہو نزول عیسیٰ بن مریم علیہ السلام کا۔ یعنی نہ آ جائے زمانہ فتن کا جیسا کہ اب ہے۔ اور ابن مبارک سے

مروی ہے کہ جس قدر تاکید امر معروف کی اس آیت سے ثابت ہوتی ہے ایسی تو کسی سے ثابت نہیں ہوتی اس لیے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ﴿ عَلَيْكُمْ اَنْفُسَكُمْ ﴾ یعنی فکر کرو اور تدبیر کرو تم سب اہل اسلام کی جانوں کی تو ہر ایک کو ضرور ہوا ہر مسلمان کی فکر کرنا اور نصیحت اور خیر خواہی اس کی لازم سمجھنا اور ہر ایک کو رغبت دلانا خیر کی اور نفرت دلانا شر سے اور روکنا قبائح اور منکرات سے اور باز رکھنا زمائم اور سئیات سے (فتح البیان) اور احادیث امر معروف میں بہت ہیں اور اس قدر نقل سے تطبیق ان احادیث میں، اور آیہ مبارکہ میں معلوم ہوگئی الحمد للہ علی ذلک۔

❀❀❀❀

۹۔ بَابُ: مَا جَآءَ فِي الْأَمْرِ بِالْمَعْرُوْفِ وَالنَّهْيِ عَنِ الْمُنْكَرِ

نیکی کا حکم دینے اور برائی سے روکنے کے بیان میں

(۲۱۶۹) عَنْ حُذَيْفَةَ بْنِ الْيَمَانِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ لَتَأْمُرُنَّ بِالْمَعْرُوْفِ وَلَتَنْهَوُنَّ عَنِ الْمُنْكَرِ اَوْ لَيُوْشِكَنَّ اللّٰهُ اَنْ يَّبْعَثَ عَلَيْكُمْ عِقَابًا مِّنْهُ ثُمَّ تَدْعُوْنَهٗ فَلَا يَسْتَجِيْبُ لَكُمْ)). (صحيح ـ سلسلة الاحاديث الصحيحة: ۲۸۶۸)

ترجمہ: روایت ہے حذیفہ رضی اللہ عنہ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: قسم ہے اس پروردگار کی کہ میری جان اس کے ہاتھ میں ہے امر کرو ساتھ اچھی بات کے اور منع کرتے رہو بری بات سے ورنہ قریب ہے کہ اللہ تعالیٰ بھیجے گا تم پر عذاب بہت بڑا اپنی درگاہ سے، پھر تم اس سے دعا کرو گے اور وہ قبول نہ کرے گا تمہاری دعا کو۔

فائدہ: روایت کی ہم سے علی بن حجر نے انہوں نے اسماعیل بن جعفر سے انہوں نے عمرو بن ابی عمرو سے اسی اسناد سے مانند اس کی۔ یہ حدیث حسن ہے۔

❀❀❀❀

(۲۱۷۰) عَنْ حُذَيْفَةَ بْنِ الْيَمَانِ: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى تَقْتُلُوْا اِمَامَكُمْ، وَتَجْتَلِدُوْا بِاَسْيَافِكُمْ، وَيَرِثَ دُنْيَاكُمْ شِرَارُكُمْ)). (ضعيف) سلسلة الاحاديث الضعيفة (۲۰۴۶) ابن ماجه (۴۰۴۲) اس میں عبداللہ بن عبدالرحمٰن انصاری غیر معروف ہے۔

ترجمہ: روایت ہے حذیفہ بن رضی اللہ عنہ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: قسم ہے اس پروردگار کی کہ میری بقائے روح اس کے مبارک ہاتھ میں ہے نہ قائم ہوگی قیامت جب تک نہ قتل کرو گے تم امام اپنے کو اور آپس میں ایک دوسرے کو نہ مارو گے اپنی تلواروں سے، اور وارث نہ ہوں گے جب تک تمہاری دنیا کے تم میں سے بدتر لوگ۔ یعنی حکومت اور امارت فساق کو ہوگی۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے۔ (امام ترمذی)

١٠ ـ بَابُ: حديث الخسف بجيش البيراء

مقام بیداء کے لشکر کے زمین میں دھنسنے کا بیان

(٢١٧١) عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ ذَكَرَ الْجَيْشَ الَّذِي يُخْسَفُ بِهِمْ فَقَالَتْ: أُمُّ سَلَمَةَ: لَعَلَّ فِيهِمُ الْمُكْرَهَ قَالَ: ((إِنَّهُمْ يُبْعَثُونَ عَلَى نِيَّاتِهِمْ)) . (صحيح) [التعليق على ابن ماجه]

ترجمہ: روایت ہے امّ المؤمنین ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے کہ نبی ﷺ نے ذکر کیا ایک لشکر کا کہ وہ دھنس جائے گا۔ یعنی بسبب اپنے ذنوب کے عذاب عام سے ہلاک ہوگا، تو عرض کی ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے کہ شاید اس میں بعض لوگ مجبور ہوں اور گناہ سے اپنے ساتھیوں کے ناراض ہوں، فرمایا آپ ﷺ نے: اٹھائیں جائیں گے وہ اپنی نیتوں پر۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اس سند سے۔ اور روایت کی گئی یہ حدیث نافع سے انہوں نے روایت کی امّ المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے انہوں نے نبی ﷺ سے۔

مترجم: اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جو قوم امر معروف اور نہی منکر ترک کرنے سے یا اپنے گناہ اور شامت اعمال سے عذاب عام میں ہلاک ہوتے ہیں اور اس میں کچھ لوگ صالحین ان کے ذنوب اور عیوب سے بدل ناراض ہوتے ہیں اگر چہ وہ بھی اس وقت عذاب میں گرفتار ہو جاتے ہیں مگر آخرت میں ان کی نیتوں کے موافق ان کا حشر ہوگا، اور اپنی نیک نیتی سے نجات پائیں گے۔ الحمد لله على ذلك۔

❀ ❀ ❀ ❀

١١ ـ بَابُ: مَا جَاءَ فِي تَغْيِيرِ الْمُنْكَرِ بِالْيَدِ أَوْ بِاللِّسَانِ أَوْ بِالْقَلْبِ

تغیر منکر کے درجات کے میں

(٢١٧٢) عَنْ طَارِقِ بْنِ شِهَابٍ قَالَ: أَوَّلُ مَنْ قَدَّمَ الْخُطْبَةَ قَبْلَ الصَّلوةِ مَرْوَانُ فَقَامَ رَجُلٌ فَقَالَ لِمَرْوَانَ: خَالَفْتَ السُّنَّةَ فَقَالَ: يَا فُلَانُ تُرِكَ مَا هُنَاكَ فَقَالَ أَبُو سَعِيدٍ: أَمَّا هٰذَا فَقَدْ قَضٰى مَا عَلَيْهِ. سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ: ((مَنْ رَأَى مُنْكَرًا فَلْيُنْكِرْهُ بِيَدِهِ، وَمَنْ لَمْ يَسْتَطِعْ فَبِلِسَانِهِ، وَمَنْ لَمْ يَسْتَطِعْ فَبِقَلْبِهِ، وَذٰلِكَ أَضْعَفُ الْإِيْمَانِ)). تخريج مشكة الفقر (٦٦) صحيح أبى داود (١٠٣٤)

ترجمہ: روایت ہے طارق بن شہاب سے کہا پہلے جس نے خطبہ پڑھا نماز سے پیشتر مروان تھا، سو کھڑا ہوا ایک مرد اور کہا اس نے مروان سے خلاف کیا تو نے سنت کا۔ تو کہا مروان نے اے فلانے چھوڑ دی گئی یعنی وہ سنت جسے تو ڈھونڈتا ہے، سو کہا ابو سعید نے آگاہ ہو کہ اس شخص نے پورا کر دیا جو اس کے ذمہ تھا۔ یعنی حق امر معروف کا، سنا میں نے رسول اللہ ﷺ سے

فرماتے تھے جو کوئی منکر دیکھے تو چاہیے کہ بدل دیوے اس کو اپنے ہاتھ سے اور جو نہ ہو سکے تو اپنی زبان سے، یعنی اس کی برائی بیان کر دے اور جو نہ ہو سکے تو اپنے دل سے اسے برا جانے اور یہ سب سے کم درجہ ہے ایمان کا۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

❀❀❀❀

۱۲۔ بَابٌ مِنْهُ

باب دوسرا اسی بیان میں

(۲۱۷۳) عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ((**مَثَلُ الْقَائِمِ عَلٰى حُدُوْدِ اللّٰهِ وَالْمُدْهِنِ فِيْهَا كَمَثَلِ قَوْمٍ اسْتَهَمُوْا عَلٰى سَفِيْنَةٍ فِي الْبَحْرِ، فَأَصَابَ بَعْضُهُمْ أَعْلَاهَا وَأَصَابَ بَعْضُهُمْ أَسْفَلَهَا، فَكَانَ الَّذِيْنَ فِيْ أَسْفَلِهَا يَصْعَدُوْنَ فَيَسْتَقُوْنَ الْمَاءَ فَيَصُبُّوْنَ عَلَى الَّذِيْنَ فِيْ أَعْلَاهَا، فَقَالَ الَّذِيْنَ فِيْ أَعْلَاهَا: لَا نَدَعُكُمْ تَصْعَدُوْنَ فَتُؤْذُوْنَنَا، فَقَالَ الَّذِيْنَ فِيْ أَسْفَلِهَا: فَإِنَّا نَنْقُبُهَا فِيْ أَسْفَلِهَا فَنَسْتَقِيْ، فَإِنْ أَخَذُوْا عَلٰى أَيْدِيْهِمْ فَمَنَعُوْهُمْ نَجَوْا جَمِيْعًا، وَإِنْ تَرَكُوْهُمْ غَرِقُوْا جَمِيْعًا**)).

(صحيح ـ سلسلة الاحاديث الصحيحة: ٦٩ ـ التعليق الرغيب: ٢/ ١٦٨)

ترجمہ: روایت ہے نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ سے فرمایا رسول اللہ ﷺ نے: مثال اس کی جو قائم ہے حدود الٰہی پر اور جو سستی کرتا ہے اس میں اس قوم کی مانند ہے کہ قرعہ ڈال کر دریا میں ایک کشتی پر سوار ہوئے، سو ملی بعض کو جگہ اوپر کی اور بعض کو نیچے کی۔ پھر نیچے والے چڑھ کر پانی لینے کو اوپر آتے تھے اور گر جاتا تھا پانی اوپر والوں پر، سو اوپر والوں نے کہا ہم تمہیں نہ چھوڑیں گے کہ تم چڑھ کر ہمیں تکلیف دو، سو نیچے والوں نے کہا ہم ایک سوراخ کر لیں کشتی کے نیچے اور اس میں سے پانی لے لیں، پھر اگر سب کشتی والے ان کا ہاتھ پکڑ لیں اور روکیں نجات پائیں سب کے سب، اور اگر چھوڑ دیں ان کو ڈوبیں سب کے سب۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

مترجم: امر معروف اور نہی منکر واجب ہے باجماع امت اور کتاب وسنت اس کے ساتھ ناطق ہے اور مراتب اس کے تین ہیں۔ جیسا حدیث میں مذکور ہے یعنی بالید واللسان والقلب، اور جس نے ادائے واجب کیا اور مخاطب نے قبول نہ کیا واجب اس کے ذمہ سے ساقط ہو گیا اور علماء نے کہا کہ فرضیت اس کی بطریق کفایت ہے، چنانچہ آیت ﴿ وَلْتَكُنْ منكم امة ﴾ بھی اسی پر دال ہے اور جو باوجود قدرت ترک کرے آثم ہے۔ اور کبھی فرض عین بھی ہو جاتا ہے جیسے ایک زمین میں کوئی شخص ہو اور اس کے سوا کوئی اس مسئلہ سے واقف نہ ہو، پس اسی کے ذمہ فرض ہے نہ غیر کے اوپر۔ اور وجوب امر معروف میں یہ شرط نہیں کہ آمر خود بھی عامل ہو بغیر عمل بھی امر معروف درست ہے۔ اس لیے کہ امر کرنا اپنے نفس کو ایک واجب ہے اور امر کرنا دوسرے شخص کو دوسرا واجب ہے پس اگر

اول فوت ہو تو ضرور نہیں کہ ثانی کو بھی چھوڑ دے، اور جو کہ مذکور ہے اس آیہ مبارکہ میں ﴿ لِمَ تَقُوْلُوْنَ مَالا تَفعلُوْنَ ﴾ اگر تسلیم بھی کیا جائے کہ ورود اس کا امر معروف اور نہی منکر میں ہے تو مراد اس سے زجر کرنا اپنے ترک عمل پر نہ منع کرنا قول حق کہنے سے، اور یہ ظاہر ہے کہ خود عمل کر کے دوسرے کو امر کرنا نہایت مستحسن ہے اس لیے کہ امر اس شخص کا جو خود عامل نہیں چنداں اثر نہیں رکھتا۔ اور امر، معروف اور نہی منکر حکام کے ساتھ مخصوص نہیں ادنیٰ مسلمان بھی کر سکتا ہے لیکن مار پیٹ کے لیے آمر والی ضرور ہے۔ اور امر نہی ضرور ہے کہ امور متفق علیہ میں ہو نہ مختلف میں علی الخصوص اس کے نزدیک جو کہتا ہے ہر مجتہد مصیب ہے، اور ضرور ہے کہ رفق و ملائمت سے ہو اور اللہ کے لیے، نہ طلب جاہ و مال اور جلب عز و منال کے لیے کہ ثواب اس پر مرتب ہو۔ اور کہا ہے کہ نصیحت ملا میں فضیحت ہے۔ (شرح مشکوۃ)

❀❀❀❀

۱۳۔ بَابُ: مَا جَاءَ أَفْضَلُ الْجِهَادِ كَلِمَةُ عَدْلٍ عِنْدَ سُلْطَانٍ جَائِرٍ

اس بیان میں کہ کلمہ حق ظالم بادشاہ سے کہہ دینا افضل جہاد ہے

(۲۱۷۴) عَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ الْخُدْرِیِّ: اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((اِنَّ مِنْ اَعْظَمِ الْجِهَادِ كَلِمَةَ عَدْلٍ عِنْدَ سُلْطَانٍ جَائِرٍ)). (صحیح) تخریج مشکاة المصابیح (۳۷۰۵۔ ۳۷۰۶) الروض النضیر (۹۰۹) سلسلة الاحادیث الصحیحة (۴۹۱)

ترجمہ: روایت ہے ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: سب سے بڑا جہاد کلمۂ عدل کہنا ہے سلطان ظالم کے سامنے۔

فائدہ: اس باب میں ابو امامہ سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اس سند سے۔

مترجم: سلطان ظالم بدمزاج متکبر مغرور کے آگے کلمہ حق کہنا اور اس پر خلاف شرع میں انکار کرنا ایک کمال جرأت اور بہادری اور تصلب فی الدین کی بات ہے، اور چونکہ اس میں اتلاف جان و مال کا اور عزت و جاہ کا یقین ہے اس لیے افضل جہاد ہے۔ اللهم وفقنا به۔

❀❀❀❀

۱۴۔ بَابُ: مَا جَاءَ فِي سُؤَالِ النَّبِيِّ ﷺ ثَلٰثًا فِي أُمَّتِهٖ

امت کے لیے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے سوالات ثلثہ کے بیان میں

(۲۱۷۵) عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ خَبَّابِ بْنِ الْاَرَتِّ، عَنْ اَبِیْهِ قَالَ: صَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ صَلَاةً فَاَطَالَهَا فَقَالُوْا: یَارَسُوْلَ اللّٰهِ! صَلَّیْتَ صَلَاةً لَمْ تَكُنْ تُصَلِّیْهَا؟ قَالَ: ((اَجَلْ اِنَّهَا صَلَاةُ رَغْبَةٍ وَرَهْبَةٍ، اِنِّیْ سَاَلْتُ اللّٰهَ

فِيهَا ثَلَاثًا فَأَعْطَانِي اثْنَتَيْنِ وَمَنَعَنِي وَاحِدَةً: سَأَلْتُهُ أَنْ لَا يُهْلِكَ أُمَّتِي بِسَنَةٍ فَأَعْطَانِيهَا، وَسَأَلْتُهُ أَنْ لَا يُسَلِّطَ عَلَيْهِمْ عَدُوًّا مِّنْ غَيْرِهِمْ فَأَعْطَانِيهَا، وَسَأَلْتُهُ أَنْ لَا يُذِيقَ بَعْضَهُمْ بَأْسَ بَعْضٍ فَمَنَعَنِيهَا)).

(صحیح۔صفۃ الصلاۃ)

ترجمہ: روایت ہے خباب بن ارت رضی اللہ عنہ سے کہ ایک نماز پڑھی رسول اللہ ﷺ نے اور دراز کیا اس کو، سو عرض کی صحابہ رضی اللہ عنہم نے یا رسول اللہ ﷺ آج آپ ﷺ نے ایسی نماز پڑھی کہ روز نہ پڑھتے تھے، فرمایا آپ ﷺ نے: ہاں بے شک یہ نماز تھی امید وخوف کی میں نے مانگیں اللہ تعالیٰ سے اس میں تین چیزیں، سو عنایت کیں مجھے دو اور باز رکھی مجھ سے ایک سو سنو کہ مانگا میں نے اس سے یہ کہ ہلاک نہ ہو میری ساری امت قحط میں، سو عنایت کیا مجھے اور مانگا میں نے یہ کہ مسلط نہ ہو ان پر کوئی دشمن ان کے غیر میں سے، سو عنایت کیا مجھ کو اور مانگا میں نے کہ نہ چکھا ان کے بعض کو مزہ بعض کی لڑائی کا، سو نہ دیا مجھے یہ۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے اور اس باب میں سعد اور ابن عمر رضی اللہ عنہم سے بھی روایت ہے۔

❀❀❀❀

(۲۱۷۶) عَنْ ثَوْبَانَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ((إِنَّ اللّٰهَ زَوَى لِيَ الْأَرْضَ فَرَأَيْتُ مَشَارِقَهَا وَمَغَارِبَهَا وَإِنَّ أُمَّتِي سَيَبْلُغُ مُلْكُهَا مَا زُوِيَ لِي مِنْهَا، وَأُعْطِيتُ الْكَنْزَيْنِ الْأَحْمَرَ وَالْأَصْفَرَ، وَإِنِّي سَأَلْتُ رَبِّي لِأُمَّتِي أَنْ لَا يُهْلِكَهَا بِسَنَةٍ عَامَّةٍ، وَأَنْ لَا يُسَلِّطَ عَلَيْهِمْ عَدُوًّا مِنْ سِوَى أَنْفُسِهِمْ فَيَسْتَبِيحَ بَيْضَتَهُمْ، وَإِنَّ رَبِّي قَالَ: يَا مُحَمَّدُ! إِنِّي إِذَا قَضَيْتُ قَضَاءً فَإِنَّهُ لَا يُرَدُّ، وَإِنِّي أَعْطَيْتُكَ لِأُمَّتِكَ أَنْ لَا أُهْلِكَهُمْ بِسَنَةٍ عَامَّةٍ وَلَا أُسَلِّطَ عَلَيْهِمْ عَدُوًّا مِنْ سِوَى أَنْفُسِهِمْ فَيَسْتَبِيحَ بَيْضَتَهُمْ، وَلَوِ اجْتَمَعَ عَلَيْهِمْ مَنْ بِأَقْطَارِهَا— أَوْ قَالَ: مِنْ بَيْنِ أَقْطَارِهَا حَتَّى يَكُونَ بَعْضُهُمْ يُهْلِكُ بَعْضًا وَيَسْبِي بَعْضُهُمْ بَعْضًا)). (صحیح) الروض النضير (٦١، ١١٧٠) الصحيحة ٤/٢٥٢ و (١٩٥٧)

ترجمہ: روایت ہے ثوبان رضی اللہ عنہ سے کہا فرمایا رسول اللہ ﷺ نے: بے شک اللہ تعالیٰ نے لپیٹ دی میرے لیے زمین اور میں نے دیکھا اس کے مشرق اور مغرب کو اور میری امت کی سلطنت پہنچے گی جہاں تک کہ لپیٹی گئی ہے میرے لیے زمین، اور دیئے گئے مجھے دو خزانے ایک سرخ اور ایک سفید اور میں نے مانگا اپنے پروردگار سے کہ ہلاک نہ کرے میری امت کو قحط عام میں، اور نہ مسلط ہو ان پر کوئی دشمن سوا ان کے لوگوں کے کہ توڑ ڈالے بیضہ ان کا، اور تحقیق کہ میرے رب نے کہا اے محمد (ﷺ) جب مقرر کر چکا میں کوئی حکم تو پھر وہ لوٹتا نہیں، اور میں نے عنایت کی تیری امت کو کہ ہلاک نہ کروں گا میں ان کو قحط عام سے، اور مسلط نہ کروں گا ان پر کوئی دشمن ان کے غیر میں سے کہ توڑ ڈالے بیضہ ان کا یعنی ہلاک کر دے ان کی ساری

جماعت َ وا گر چہ جمع ہو جائیں زمین کے کناروں کے لوگ یا یہ فرمایا کہ جو لوگ ہیں زمین کے کناروں میں یہاں تک کہ انہیں کے لوگ بعض ہلاک کریں گے بعض کو، اور قید کریں گے بعض کو۔ یعنی باہر کا دشمن ان پر مسلط نہ ہو گا۔

فائدۃ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

مترجم: لپیٹ دی میرے لیے زمین، اس میں استدلال ہے اہل مکاشفہ کو۔ اور آپ ﷺ کو بوحی معلوم ہوا کہ جہاں تک زمین دیکھی ہے وہاں تک سلطنت آپ کی امت کی ہوگی ازمنہ مختلفہ میں اور دیئے گئے مجھے دو خزانے یعنی روپیہ اور اشرفی یا چاندی سونے کی کہ برکات اس کی ظاہر ہوئی امت پر اور وہ خزانہ عالم مثال میں آپ کو عنایت ہوئے تھے اور حقیقت اس کی بعد میں ظاہر ہوئی اور ایسا قحط آپ ﷺ کی امت میں نہ ہوا ہے اور نہ ہو گا کہ جس سے ساری امت ہلاک ہو جائے اور کوئی دشمن ان پر مسلط نہ ہوا گرچہ ان کے بعض افراد پر کفار وغیرہ حاکم ہوئے ہیں مگر کسی زمانہ میں تمام امت پر حکومت کسی کافر کی نہ ہوئی اور نہ ہوگی یا مسلط ہونے سے ارادۂ ہلاک مراد ہے کسی کافر صاحب شوکت کا یہ ارادہ نہیں کہ تمام امت کو ہلاک کرے اور اگر ہو بھی تو بھی وہ قادر نہ ہو گا۔ قولہ: توڑ ڈالے بیضہ ان کا، مراد اس سے ساری جماعت کا ہلاک ہونا ہے۔ قاعدہ ہے کہ جب جانور کے انڈے تلک توڑ ڈالے جاویں تو ان کی نسل منقطع ہو جاتی ہے اور بیخ و بنیاد باقی نہیں رہتی۔ پس انڈے کا توڑنا کنایہ ہے ساری جماعت کے ہلاک کرنے سے۔ قولہ: یہاں تک کہ ہلاک کریں گے بعض ان کے بعض کو، یعنی آپس میں جنگ و جدال رہے گا۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا بلکہ کفار کے ہاتھ سے صالحین امت کو اتنی ایذا نہیں پہنچی ہے جتنی کلمہ گویوں سے۔

❀ ❀ ❀ ❀

١٥ ـ بَابُ: مَا جَاءَ كَيْفَ يَكُونُ الرَّجُلُ فِي الْفِتْنَةِ

اس بیان میں کہ فتنے کے وقت آدمی کو کیسا ہونا چاہیے

(٢١٧٧) عَنْ أُمِّ مَالِكٍ الْبَهْزِيَّةِ قَالَتْ: ذَكَرَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِتْنَةً فَقَرَّبَهَا قَالَتْ: قُلْتُ يَارَسُولَ اللّٰهِ! مَنْ خَيْرُ النَّاسِ فِيهَا؟ قَالَ: ((رَجُلٌ فِي مَاشِيَتِهِ يُؤَدِّي حَقَّهَا وَيَعْبُدُ رَبَّهُ، وَرَجُلٌ اٰخِذٌ بِرَأْسِ فَرَسِهٖ يُخِيفُ الْعَدُوَّ وَيُخَوِّفُونَهُ)). (صحيح ـ سلسلة الاحاديث الصحيحة: ٦٩٨ ـ التعليق الرغيب: ٢/ ١٥٣)

ترجمہ: روایت ہے ام مالک بہزیہ رضی اللہ عنہا سے کہ ذکر کیا رسول اللہ ﷺ نے فتنہ کا اور بہت قریب فرمایا اس کا ظاہر ہونا۔ کہا راویہ نے عرض کی میں نے یارسول اللہ ﷺ کون شخص بہتر ہوگا سب لوگوں میں اس وقت؟ فرمایا آپ ﷺ نے: ایک تو وہ شخص کہ اپنے جانوروں میں ہو ادا کرتا ہو حق اس کا یعنی چراتا ہو اور عبادت کرتا ہو اپنے رب کی، اور دوسرا وہ کہ پکڑے ہو سرا اپنے گھوڑے کا ڈراتا ہو دشمن کو، یعنی کافروں کو، اور ڈراتے ہوں وہ اس کو۔

فائدہ: اس باب میں ام مبشر اور ابوسعید خدری اور ابن عباس رضی اللہ عنہم سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث غریب ہے اس سند سے۔ اور روایت کی لیث بن ابی سلیم نے طاؤس سے انہوں نے نبی ﷺ سے۔

❁❁❁❁

١٦۔ بَابٌ فِيْ كَفِّ اللِّسَانِ فِي الْفِتْنَةِ

فتنوں میں زبان روکنے کے بیان میں

(٢١٧٨) عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((تَكُوْنُ الْفِتْنَةُ تَسْتَنْظِفُ الْعَرَبَ، قَتْلَاهَا فِي النَّارِ، اللِّسَانُ فِيْهَا اَشَدُّ مِنَ السَّيْفِ)) .

(ضعیف) سلسلة الاحاديث الضعيفة (٣٢٢٩) اس میں لیث بن ابی سلیم راوی ضعیف ہے۔

ترجمہ: روایت ہے عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے کہا فرمایا: رسول اللہ ﷺ نے: ایک فتنہ ایسا ہوگا کہ گھیر لے گا عرب کو مقتول، اس کے دوزخی ہیں، زبان کھولنا اُس میں تلوار مارنے سے زیادہ ہے۔

فائدہ: یہ حدیث غریب ہے۔ سنا میں نے محمد بن اسماعیل بخاری رحمہ اللہ سے فرماتے تھے نہیں جانتے ہم زیاد بن سیمین گوش کی کوئی حدیث سوا اس حدیث کے لیث سے۔ اور روایت کی حماد بن سلمہ نے یہ حدیث لیث سے، اور مرفوع کیا اس کو۔ اور روایت کی حماد بن زید نے لیث سے اور موقوف کیا۔

مترجم: مراد اس فتنہ سے وہ حروب ہیں جو سلاطین و حکام میں فقط بغرض دنیا واقع ہوئے نہ بہ نیت اعلائے کلمۃ اللہ۔ اور زبان تلوار سے زیادہ ہے یعنی کلمہ حق کہنا اس وقت جہاد فی سبیل اللہ سے بڑھ کر ہے یا وہ لوگ ایسے بدمزاج و مغرور و متکبر ہیں کہ اپنے طاعن کو مار ڈالتے ہیں جیسے کوئی اپنے اوپر تلوار کھینچنے والے کو مارے۔

❁❁❁❁

١٧۔ بَابُ: مَا جَاءَ فِي رَفْعِ الْأَمَانَةِ

امانت کے اٹھ جانے کے بیان میں

(٢١٧٩) عَنْ حُذَيْفَةَ بْنِ الْيَمَانِ قَالَ: حَدَّثَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ حَدِيْثَيْنِ قَدْ رَاَيْتُ اَحَدَهُمَا وَاَنَا اَنْتَظِرُ الْاٰخَرَ: حَدَّثَنَا اَنَّ الْاَمَانَةَ نَزَلَتْ فِيْ جَذْرِ قُلُوْبِ الرِّجَالِ ثُمَّ نَزَلَ الْقُرْاٰنُ فَعَلِمُوْا مِنَ الْقُرْاٰنِ وَعَلِمُوْا مِنَ السُّنَّةِ، ثُمَّ حَدَّثَنَا عَنْ رَفْعِ الْاَمَانَةِ فَقَالَ: ((يَنَامُ الرَّجُلُ النَّوْمَةَ فَتُقْبَضُ الْاَمَانَةُ مِنْ قَلْبِهِ فَيَظَلُّ اَثَرُهَا مِثْلَ الْوَكْتِ، ثُمَّ يَنَامُ نَوْمَةً فَتُقْبَضُ الْاَمَانَةُ مِنْ قَلْبِهِ فَيَظَلُّ اَثَرُهَا مِثْلَ اَثَرِ الْمَجْلِ كَجَمْرٍ دَحْرَجْتَهُ عَلٰى

رِجْلِكَ فَنَفَطَتْ فَتَرَاهُ مُنْتَبِرًا وَلَيْسَ فِيهِ شَيْءٌ)) ثُمَّ اَخَذَ حَصَاةً فَدَحْرَجَهَا عَلٰى رِجْلِهِ قَالَ: ((فَيُصْبِحُ النَّاسُ يَتَبَايَعُوْنَ لَا يَكَادُ اَحَدٌ، يُؤَدِّي الْاَمَانَةَ حَتّٰى يُقَالَ اِنَّ فِيْ بَنِيْ فُلَانٍ رَجُلًا اَمِيْنًا، وَحَتّٰى يُقَالَ لِلرَّجُلِ مَا اَجْلَدَهُ وَاَظْرَفَهُ وَاَعْقَلَهُ وَمَا فِيْ قَلْبِهٖ مِثْقَالُ حَبَّةٍ مِّنْ خَرْدَلٍ مِنْ اِيْمَانٍ)) قَالَ: وَلَقَدْ اَتٰى عَلَيَّ زَمَانٌ وَمَا اُبَالِيْ اَيُّكُمْ بَايَعْتُ فِيْهِ لِاَنْ كَانَ مُسْلِمًا لَيَرُدَّنَّهُ عَلَيَّ دِيْنُهُ وَلَئِنْ كَانَ يَهُوْدِيًّا اَوْ نَصْرَانِيًّا لَيَرُدَّنَّهُ عَلَيَّ سَاعِيْهِ فَاَمَّا الْيَوْمَ فَمَا كُنْتُ لِاُبَايِعَ مِنْكُمْ اِلَّا فُلَانًا وَفُلَانًا. (صحیح)

ترجمہ: روایت ہے حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ سے کہ کہا انہوں نے کہ بیان فرمائیں ہم سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دو حدیثیں کہ دیکھ لی میں نے ان میں سے حقیقت ایک کی اور منتظر ہوں میں دوسری کا، پہلی حدیث ان میں کی یہ ہے کہ فرمایا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اتری ہے مردوں کے دلوں میں امانت پھر اترا قرآن، اور پہچانا انہوں نے حق امانت کا قرآن سے اور پہچانا سنت سے یعنی دونوں میں تاکید ہے ادائے امانت کی۔ دوسری حدیث ان میں سے یہ ہے کہ ذکر کیا ہم سے رفع امانت کا۔ اور فرمایا سوئے گا آدمی ایک بار بس چھین لی جائے گی امانت اس کے دل سے، سورہ جائے گا اثر اس کا مثل دھبہ کے پھر سوئے گا ایک بار اور چھین لی جائے گی امانت اور رہ جائے گا اثر اس کا مثل گھٹے کی جیسے کہ گھما دے اور پھیرے تو اپنے پیر پر چنگاری اور چھالا پڑ جائے اس سے، پھر دیکھے تو اسے اٹھا ہوا اور اس میں کچھ نہیں ہے پھر لی آپ نے ایک کنکری اور پھیرا اس کو اپنے پیر پر اور فرمایا: پھر صبح کریں گے لوگ خرید و فروخت کرتے ہوں گے کوئی ایسا معلوم نہ ہوگا کہ ادا کرے امانت کو یہاں تک کہ کہا جائے گا تحقیق فلانے قبیلہ میں ایک شخص امین ہے۔ اور کہا جائے گا مرد کو یعنی اس کی تعریف میں کیا چست و چالاک آدمی ہے یعنی کاروبار دنیا میں، اور کیا ہوشیار و خوش تقریر ہے، اور کیا عقل مند اور دانا ہے، اور اس کے دل میں ایک رائی کے دانہ برابر ایمان نہیں۔ اور بے شک آ چکا مجھ پر ایک زمانہ کہ میں پرواہ نہ رکھتا تھا جس کسی سے معاملہ کروں کہ اگر وہ مسلمان ہوتا تھا دیوا تا تھا حق میرا دین اس کا، اور اگر وہ یہودی یا نصرانی ہوتا تھا تو دیواتا تھا مجھ کو حق میرا سردار اس کا، مگر آج کے دن میں معاملہ کرنے والا نہیں ہوں کسی سے مگر فلاں فلاں سے۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

مترجم: قولہ: دیکھ لی میں نے الخ۔ یعنی جیسے آپ نے خبر دی تھی ویسا ہی وقوع میں آیا۔ قولہ: اتری ہے مردوں کے دل میں امانت، الخ۔ مراد امانت سے ایمان ہے جیسا کہ اشارہ کیا اس کی طرف آخر حدیث میں کہ فرمایا ((وَمَا فِيْ قَلْبِهٖ مِنْ خَرْدَلٍ مِنْ اِيْمَانٍ)) قولہ: سورہ جائے گا اثر اس کا مثل دھبہ کے، الخ۔ یہ تمثال فرمائی آپ نے امانت کے دل سے نکل جانے کی کہ جیسے آگ کا اثر اور چھالا بدن پر رہ جاتا ہے اور اونچا معلوم ہوتا ہے ایسا ہی آدمی بلند رتبہ معلوم ہوگا مگر اس میں امانت کا نام نہ ہوگا۔ قولہ: اور بے شک آ چکا مجھ پر زمانہ، الخ۔ یعنی وہ زمانہ تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا کہ اس میں بلا خوف و خطر ہر ایک سے معاملہ کرتا تھا اور اگر میرا حق کسی

مسلمان پر ہوتا تو وہ اپنی دینداری اور امانت کی وجہ سے میرا حق تلف نہ کرتا، اور اگر یہودی یا نصرانی پر ہوتا تو سردار اس کے دلواتے تھے، اور اب کوئی لائق اطمینان نہیں مگر فلاں فلاں۔

❀❀❀❀

۱۸ ۔ بَابُ: مَا جَاءَ لَتَرْكَبُنَّ سُنَنَ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ

سابقہ امتوں کی عادات اس امت میں منتشر ہونے کے بیان میں

(۲۱۸۰) عَنْ أَبِي وَاقِدٍ اللَّيْثِيِّ: أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ لَمَّا خَرَجَ إِلَى حُنَيْنٍ مَرَّ بِشَجَرَةٍ لِلْمُشْرِكِيْنَ يُقَالُ لَهَا: ذَاتُ أَنْوَاطٍ يُعَلِّقُوْنَ عَلَيْهَا أَسْلِحَتَهُمْ فَقَالُوْا: يَارَسُوْلَ اللهِ اجْعَلْ لَنَا ذَاتَ أَنْوَاطٍ، كَمَا لَهُمْ ذَاتُ أَنْوَاطٍ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((سُبْحَانَ اللهِ! هٰذَا كَمَا قَالَ قَوْمُ مُوْسٰى: اجْعَلْ لَنَا إِلٰهًا كَمَا لَهُمْ آلِهَةٌ، وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَتَرْكَبُنَّ سُنَّةَ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ)) . (صحيح ـ ظلال الجنة: ٧٦ ـ المشكاة: ٥٣٦٩)

ترجمہ: روایت ہے ابوواقد لیثی سے کہ رسول اللہ ﷺ جب نکلے حنین کو گزرے ایک درخت پر مشرکوں کے کہ اس کو ذات انواط کہتے تھے لٹکاتے تھے اس میں مشرک لوگ ہتھیار اپنے، پس عرض کی صحابہ رضی اللہ عنہم نے یارسول اللہ (ﷺ) مقرر کردیجیے ہمارے لیے بھی ایک ذات انواط جیسا کہ مشرکوں کا ایک ذات انواط ہے سوفرمایا نبی ﷺ نے: یہ تو ویسی ہی بات ہوئی جیسے موسیٰ علیہ السلام کی قوم نے کہا اجعل لنا الٰھاً یعنی بنادے ہمارے لیے ایک معبود قسم ہے اس پروردگار کی کہ میری جان اس کے ہاتھ میں ہے تم مرتکب ہوگے اپنے اگلوں کے افعال کے۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔ اور ابوواقد لیثی کا نام حارث بن عوف ہے۔ اس باب میں ابوسعید اور ابی ہریرہ رضی اللہ عنہما سے بھی روایت ہے۔

مترجم: ذات انواط ایک درخت تھا جھاؤ کا اور آپ ﷺ کو برا معلوم ہوا سوال صحابہ رضی اللہ عنہم کا ایسی چیز کے لیے جس میں مشابہت ہو مشرکین کی، اور فرمایا کہ مرتکب ہوگے تم افعال امم سابقہ کے۔ اور متبع ہوگے ان کی عادات کے ویسا ہی ہوا کہ اس جزوز مان میں محافل علماء سوء کے مثل یہود کے ہیں، اور محافل مشائخاں مبتدعین کے مثل محافل نصاریٰ کے۔ اور عقائد اور اعمال ان کے طابق النعل بالنعل مثل اہل کتاب کے ہوگئے ہیں، اور شادی اور بیاہ میں اور موت وغمی میں ہزاروں رسمیں یہود ونصاریٰ کی مسلمان نے اختیار کرلی ہیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ اور تفصیل اس کی دراز ہے کہ یہ ترجمہ مختصر محل اس کا نہیں۔

❀❀❀❀

١٩۔ بَابُ: مَا جَاءَ فِي كَلَامِ السِّبَاعِ

درندوں کے کلام کے بیان میں

(٢١٨١) عَنْ اَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ، لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى تُكَلِّمَ السِّبَاعُ الْإِنْسَ، وَحَتّٰى يُكَلِّمَ الرَّجُلَ عَذَبَةُ سَوْطِهٖ وَشِرَاكُ نَعْلِهٖ وَتُخْبِرُهُ فَخِذُهُ بِمَا اَحْدَثَ اَهْلُهُ مِنْ بَعْدِهٖ)). (صحيح ـ سلسلة الاحاديث الصحيحة: ١٢٢ ـ المشكاة: ٥٤٥٩)

ترجمہ: روایت ہے ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے کہ کہا انہوں نے فرمایا رسول اللہ ﷺ نے: قسم ہے اس پروردگار کی کہ میری بقائے روح جس کے قبضہ میں ہے قیامت قائم نہ ہوگی جب تک کہ بات نہ کریں درندے آدمیوں سے اور جب تک کہ کلام نہ کرے مرد سے وپھندنا اس کے کوڑے کا اور تسمہ اس کی نعل کا، اور خبر دے گی ران اس کی اس نئے کام سے کہ کیا اس کی بیوی نے اس کے بعد۔ یعنی اس کی غیبت میں۔

فائدہ: اس باب میں ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے۔ اور یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے۔ نہیں جانتے ہم اسے مگر قاسم بن فضل کی روایت سے، اور قاسم بن فضل ثقہ ہیں مامون ہیں اہل حدیث کے نزدیک، اور ثقہ کہا ان کو یحیٰی بن سعید اور عبدالرحمٰن بن مہدی نے۔

❀❀❀❀

٢٠۔ بَابُ: مَا جَاءَ فِي انْشِقَاقِ الْقَمَرِ

چاند کے پھٹنے کے بیان میں

(٢١٨٢) عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: انْفَلَقَ الْقَمَرُ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اشْهَدُوْا. (صحيح)

ترجمہ: روایت ہے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے کہا انہوں نے: پھٹ گیا چاند رسول اللہ ﷺ کے زمانہ میں، سو فرمایا رسول اللہ ﷺ نے: گواہ رہو۔

فائدہ: اس باب میں ابن مسعود اور انس اور جبیر بن معطم رضی اللہ عنہم سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

مترجم: چاند کا پھٹنا قیامت کی نشانی بھی ہے اور آنحضرت ﷺ کا معجزہ بھی، تفصیل اس کی یہ ہے کہ انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ اہل مکہ نے سوال کیا رسول اللہ ﷺ سے کہ ہم کو کوئی معجزہ دکھاؤ پس دکھایا آپ ﷺ نے ان کو پھٹنا چاند کا یہاں تک کہ دیکھا انہوں نے حرا کو اس کے بیچ میں۔ اور قتادہ سے مروی ہے کہ دکھایا ان کو شق القمر دوبار۔ اور ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ پھٹا چاند رسول اللہ ﷺ کے زمانہ مبارک میں اور دو ٹکڑے ہوگیا ایک ٹکڑا نظر آتا تھا جبل پر اور ایک ٹکڑا اس کے نیچے پھر فرمایا

آنحضرت ﷺ نے: گواہ رہو۔ عبداللہ سے مروی ہے کہ یہ معاملہ مکہ میں ہوا اور مروی ہے کہ قریش نے پوچھا مسافروں سے اس گمان پر کہ شاید محمد ﷺ نے ہم پر جادو کر دیا ہو، پھر مسافروں نے کہا ہم نے بھی چاند پھٹتے دیکھا پھر یہ آیت اتری ﴿ اِقْتَرَبَتِ السَّاعَةُ وَانْشَقَّ الْقَمَرُ ﴾ پس پھٹنا چاند کا مقدمہ ہے قیامت کا کہ اس سے ثابت ہوا کہ خرق والتیام اجرام علویہ میں جائز ہے۔ اس نظر سے یہ نشانی قیامت کی ہے، اور چونکہ کفار نے فرمائش کی تھی معجزہ کی اور اس کے بعد اس کا ظہور ہوا۔ اور آپ ﷺ نے فرمایا یہی کہ گواہ رہو اس نظر سے معجزہ ہوا آنحضرت ﷺ کا اور ہزاروں درجہ یہ معجزہ بڑھ کر ہوا دریائے نیل کے شق ہونے سے اس لیے کہ اول تو دریا کا پھٹنا چنداں خلاف عادت نہیں، دوسرے خرق والتیام اجزائے ارضیہ چنداں مستبعد نہیں بخلاف اجرام علویہ کے۔ وَذٰلِكَ فَضْلُ اللّٰهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَّشَآءُ وَاللّٰهُ ذُوا لْفَضْلِ الْعَظِيمِ.

❀❀❀❀

۲۱ بَابُ: مَا جَاءَ فِي الْخَسْفِ

زمین کے دھنسنے کے بیان میں

(۲۱۸۳) عَنْ حُذَيْفَةَ بْنِ أُسَيْدٍ قَالَ: أَشْرَفَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ مِنْ غُرْفَةٍ وَنَحْنُ نَتَذَاكَرُ السَّاعَةَ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتّٰى تَرَوْا عَشْرَ آيَاتٍ طُلُوعُ الشَّمْسِ مِنْ مَغْرِبِهَا وَيَأْجُوجَ وَمَأْجُوجَ وَالدَّابَّةَ وَثَلَاثَةُ خُسُوفٍ: خَسْفٌ بِالْمَشْرِقِ وَ خَسْفٌ بِالْمَغْرِبِ وَخَسْفٌ بِجَزِيرَةِ الْعَرَبِ، وَنَارٌ تَخْرُجُ مِنْ قَعْرِ عَدَنٍ تَسُوقُ النَّاسَ أَوْ تَحْشُرُ النَّاسَ فَتَبِيتُ مَعَهُمْ حَيْثُ بَاتُوا، وَتَقِيلُ مَعَهُمْ حَيْثُ قَالُوا)). (اسناده صحيح)

ترجمہ: روایت ہے حذیفہ بن اسید سے کہا جھانکا ہم پر رسول اللہ ﷺ نے غرفہ سے اور ہم آپس میں چرچہ کر رہے تھے قیامت کا، سو فرمایا رسول اللہ ﷺ نے: قیامت قائم نہ ہوگی جب تک نہ دیکھو گے تم اس سے پیشتر دس نشانیاں: اول نکلنا آفتاب کا مغرب سے، دوسرے یاجوج ماجوج، تیسرے نکلنا دابۃ الارض کا، اور تین جگہ زمین کا دھنسنا ایک مشرق میں، دوسرا مغرب میں تیسرا جزیرہ عرب میں، اور یہ چھ نشانیاں ہوئی، ساتویں نکلنا ایک آگ کا عدن کی جڑ سے کہ ہانکے گی آدمیوں کو یا فرمایا جمع کرے گی لوگوں کو یعنی ملک شام میں شب کو ٹھہرے گی ان کے ساتھ جب وہ ٹھہریں گے، اور دوپہر کو ٹھہرے گی ان کے ساتھ جب وہ قیلولہ کریں گے۔

فائدہ: روایت کی ہم سے محمود بن غیلان نے انہوں نے وکیع سے انہوں نے سفیان سے مانند اس کے۔ اور بڑھائی اس میں آٹھویں چیز دخان یعنی دھواں۔ روایت کی ہم سے ہناد نے انہوں نے ابوالاحوص سے انہوں نے فرات قزاز سے جیسے حدیث وکیع کی ہے انہوں نے سفیان سے۔ روایت کی ہم سے محمود بن غیلان نے انہوں نے ابوداؤد طیالسی سے انہوں نے شعبہ سے اور مسعودی سے

دونوں نے سنا فرات قزاز سے مثل حدیث عبدالرحمٰن کے جو مروی ہے سفیان سے انہوں نے روایت کی ہے فرات سے اور زیادہ کی اس میں نویں نشانی دجال کا ظاہر ہونا اور ذکر کیا دخان کا بھی۔ روایت کی ہم سے ابوموسیٰ نے انہوں نے ابوالنعمان سے انہوں نے شعبہ سے انہوں نے فرات سے ابوداود کی روایت کے مانند جو مروی ہے شعبہ سے۔ اور زیادہ کی اس میں دسویں چیز ہوا کہ اڑا کر پھینک دے گی ان کو دریا میں یا اترنا عیسیٰ بن مریم کا فقط۔ اس باب میں علی رضی اللہ عنہ اور ابوہریرہ رضی اللہ عنہ اور ام سلمہ رضی اللہ عنہا اور صفیہ رضی اللہ عنہا سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

❀❀❀❀

(٢١٨٤) **عَنْ صَفِيَّةَ قَالَتْ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((لَا يَنْتَهِي النَّاسُ عَنْ غَزْوِ هٰذَا الْبَيْتِ حَتّٰى يَغْزُوَ جَيْشٌ حَتّٰى إِذَا كَانُوْا بِالْبَيْدَاءِ أَوْ بِبَيْدَاءَ مِنَ الْأَرْضِ خُسِفَ بِأَوَّلِهِمْ وَآخِرِهِمْ وَلَمْ يَنْجُ أَوْسَطُهُمْ)) قُلْتُ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ! فَمَنْ كَرِهَ مِنْهُمْ؟ قَالَ: ((يَبْعَثُهُمُ اللّٰهُ عَلٰى مَا فِيْ أَنْفُسِهِمْ)).** (صحيح)

ترجمہ: روایت ہے سیدہ صفیہ رضی اللہ عنہا سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے: باز نہ رہیں گے لوگ لڑنے سے اس گھر میں یہاں تک کہ آئے گا ایک لشکر اور جب پہنچے گا بیداء میں یا یہ فرمایا کہ پہنچے زمین بیداء میں دھنس جائے گا اس کا اوّل اور آخر اور نہ بچے گا اس کا بیچ یعنی سب ہلاک ہو جائیں گے۔ عرض کی میں نے یارسول اللہ ﷺ جو برا جانتا ہے ان میں سے ان کے فعلوں کو؟ فرمایا آپ ﷺ نے: اٹھائے گا اللہ تعالیٰ ان کو اس حال پر جو ان کے دلوں میں ہے۔ یعنی وہاں نیک و بد ممتاز ہو جائیں گے مگر یہاں سب ہلاک ہوں گے۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

❀❀❀❀

(٢١٨٥) **عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((يَكُوْنُ فِيْ آخِرِ هٰذِهِ الْأُمَّةِ خَسْفٌ وَمَسْخٌ وَقَذْفٌ)) قَالَتْ: قُلْتُ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ! أَنَهْلَكُ وَفِيْنَا الصَّالِحُوْنَ؟ قَالَ: ((نَعَمْ إِذَا ظَهَرَ الْخَبَثُ)).**

(صحيح ـ الصحيحة: ٩٨٧ ـ الروض النضير: ٢/ ٣٩٤)

ترجمہ: روایت ہے ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے: ہوگا آخر میں اس امت کے زمین میں دھنسنا اور صورت کا بدلنا اور پتھروں کا آسمان سے برسنا۔ کہا انہوں نے عرض کی ہم نے یارسول اللہ ﷺ کیا ہم ہلاک ہو جائیں گے باوجود اس کے کہ ہم میں صالحین ہوں؟ فرمایا آپ ﷺ نے: ہاں جب کہ غالب ہو جائے خباثت یعنی فسق و فجور۔

فائدہ: یہ حدیث غریب ہے ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت سے۔ نہیں جانتے ہم اسے مگر اسی سند سے اور عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما میں کلام کیا ہے یحییٰ بن سعید نے ان کے حافظہ کی طرف سے۔

مترجم: ابن مردویہ نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے کہ ہمیشہ جاری رہے گا آفتاب کا نکلنا مطلع سے اور جانا مغرب کو یہاں تک کہ وہ وقت آئے جو اللہ تعالیٰ نے مقرر کیا ہے اپنے بندوں کی توبہ کے لیے پس اجازت چاہے گا آفتاب کہ کہاں سے طلوع کرے اور اسی طرح چاند اذن مانگے گا کہ کہاں سے نکلے سو اذن نہ ملے گا ان میں سے کسی کو اور محبوس رکھے گا آفتاب تین شب اور چاند دو شب اور نہ پہچانیں گے مقدار حبس کو مگر تھوڑے سے لوگ بقیۃ الأرض حاملان قرآن کہ پڑھ لے گا ہر شخص وِرد اپنا اور پھر دیکھے گا کہ رات اپنے اپنے حال پر ہے اور نہ معلوم ہوگا مقدار رات کا مگر حاملان قرآن عظیم الشان کو اور پکارے گا بعض ان کا بعض کو اور جمع ہو جائیں گے مسجدوں میں اور کاٹیں گے بقیہ شب آہ وزاری وتضرع وبکا میں بعد اس کے بھیجے گا اللہ جل جلالہ جبرئیل کو سورج اور چاند کی طرف اور کہیں گے وہ کہ امر فرماتا ہے تم کو باری تعالیٰ شانہ کہ تم دونوں لوٹ جاؤ اپنے مغارب کی طرف اور طلوع کرو وہاں سے اور نہیں ہے آج تمہارے لیے ہماری درگاہ میں نور اور نہ چمک دمک۔ سو رونے لگیں سورج اور چاند قیامت کے خوف سے اور اپنی موت کے ڈر سے اور لوٹ کر طلوع کریں گے دونوں مغرب سے، سو اسی حال میں کہ لوگ تضرع وزاری کر رہے ہوں گے اللہ تعالیٰ کی طرف سے اور غافل اپنے نشۂ غفلت میں مست ہوں گے کہ اچانک آواز آئے گی باری تعالیٰ شانہ کی طرف سے کہ آگاہ رہو دروازہ توبہ کا بند ہو گیا۔ اور مہر وماہ نے مغرب سے طلوع کیا سو لوگ دیکھیں گے ان دونوں کو کہ وہ دونوں عکم کی مانند ہیں کہ نہ ان میں روشنی ہے اور نہ آب وتاب۔ اسی کی خبر دیتا ہے اللہ تعالیٰ اپنے قول مبارک میں ﴿ وَجُمِعَ الشَّمْسُ وَالْقَمَرُ ﴾ یعنی اکٹھا کیے گئے مہر وماہ اور عکم خرجی ہے اونٹ پر لادیں گے یا گٹھری کپڑوں کی سو بلند ہوں گے یہ دونوں مانند دو اونٹوں کے کہ نزاع کرتا ہے ہر ایک دوسرے سے اور چاہتا ہے ہر ایک کہ میں آگے بڑھ جاؤں اس وقت فریاد کرنے لگیں گے دنیا کے لوگ اور غافل ہو جائیں گی مائیں اپنی اولاد سے اور گر پڑیں گے حمل، اور صالحوں اور ابرار کو نفع دے گا رونا اور لکھی جائے گی ان کی عبادت، مگر ظالموں اور فاجروں کے رونے سے کچھ فائدہ نہ ہوگا، اور لکھی جائے گی ان پر حسرت وندامت، اور جب یہ دونوں مہر وماہ ناف آسمان میں پہنچیں گے جبرائیل آ کر ان دونوں کے قرون پکڑ کر مغرب کی طرف لوٹا دیں گے اور مشرق کو جانے نہ دیں گے بلکہ مغرب ہی میں لوٹ کر ڈوب جائیں گے جہاں دروازہ ہے توبہ کا۔ عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ دروازہ توبہ کا کیا ہے؟ فرمایا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے: اے عمر! پیدا کیا اللہ تعالیٰ نے ایک دروازہ توبہ کے لیے مغرب کے پیچھے اور وہ جنت کے دروازوں میں سے ہے، اس کے دو پٹ ہیں سونے کے مکلل جواہرات سے ان دونوں پٹوں میں مسافت ہے چالیس برس کی راہ کی سوار تیز رو کے لیے، اور یہ دروازہ کھلا ہوا ہے جب سے کہ خداوند تعالیٰ نے اپنی مخلوق کو پیدا کیا ہے اور کھلا رہے گا اس شب کی صبح تک کہ شمس وقمر مغرب سے طلوع کریں، اور توبہ نہ کی کسی بندے نے اللہ کے بندوں میں سے توبہ نصوح آدم علیہ السلام کے زمانہ سے اس دن تلک مگر یہ کہ توبہ آتی ہے اسی دروازہ سے اور اوپر چڑھ جاتی ہے باری تعالیٰ شانہ کی طرف۔ پوچھا معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ نے: اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کیا ہے توبہ نصوح؟ فرمایا: نادم ہوتا ہے بندہ اپنے گناہوں پر اور بھاگتا ہے اس سے اللہ تعالیٰ کی طرف اور پھر نہیں لوٹتا گناہوں کی طرف جیسے دودھ پستان سے نکل کر پھر عود

نہیں کرتا اس کی طرف، پس ڈوبا دیں گے جبرئیل ان دونوں کو اس دروازہ میں پھر بند کر دیئے جائیں گے وہ دونوں پٹ اور مل جائیں گے وہ دونوں ایسے کہ گویا کبھی ان میں شگاف ودراڑ نہ تھی اور جب دروازہ توبہ کا بند ہوگا قبول نہ ہوگی کسی بندے کی توبہ اس کے بعد اور فائدہ نہ دے گا اسے کوئی حسنہ مگر وہ حسنہ کہ اس سے پہلے کیا ہے کہ وہ جاری رہے گا ان کے لیے بعد اس کے جیسا کہ جاری تھا قبل اس کے اور اسی طرف اشارہ ہے اللہ تعالیٰ کے اس قول میں ﴿ يَوْمَ يَأْتِي بَعْضُ اٰيَاتِ رَبِّكَ الاية ﴾

پھر عرض کی ابی بن کعب رضی اللہ عنہ نے: اے اللہ کے رسول میرے ماں باپ فدا ہوں آپ پر کیا معاملہ ہوگا اس کے بعد سورج اور چاند سے اور کیا حال ہوگا آدمیوں کا اور دنیا کا اس کے بعد فرمایا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے: اے ابی! پہنایا جائے گا شمس وقمر کو اس کے بعد جامہ نور وضیاء اور پھر طلوع کریں گے آدمیوں پر اور ظاہر ہوں گے جیسا کہ اس سے پیشتر تھے لیکن لوگ جب اس آیہ کبریٰ کو دیکھ لیں گے اور عظمت اس کی مشاہدہ کر لیں گے پھر مشغول ہوں گے دنیا میں اور آباد کریں گے اس کو اور جاری کریں گے اس میں نہریں اور لگائیں گے اس میں درخت اور بنائیں گے اس میں لیکن عمر دنیا کی ایسی ہوگی بعد طلوع شمس کے مغرب سے کہ اگر جنے گی کسی کی گھوڑی تو وہ بچہ سواری کے لائق نہ ہوگا کہ صور پھونکا جائے گا۔ انتہیٰ۔

اور ابن ابی شیبہ نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہ اشرار بعد اخیار کے ایک سو بیس سال تک ہیں۔ یعنی بعد طلوع آفتاب کے مغرب سے کہ وہ زمانہ اشرار کا ہے ایک سو بیس سال تک عمر دنیا ہے۔ اور روایت اس باب میں مختلف ہیں وجہ تطبیق یہ ہے کہ باعتبار بقائے مؤمنین مدت قلیل ہے اور باعتبار بقائے کفار وشرار یک صد وبست سال اور دابۃ الارض ایک مخلوق ہے اللہ تعالیٰ کی مخلوقات عجیبہ سے کہ ابن زبیر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے وصف کیا اس کا اس طرح پر کہ سر اس کا گائے کا سا ہے اور چشم خوک کی سی اور کان فیل کے اور سینگ بز کوہی کے اور گردن شتر مرغ کی اور سینہ شیر کا اور رنگ پلنگ کا اور کمر بلی کی اور دم بکری کی اور پیر اونٹ کے۔ اور ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ گردن اس کی دراز ہے کہ دیکھے گا اس کو جو مشرق میں ہے جیسا کہ دیکھتا ہے اسے جو کہ مغرب میں ہے اور اس کا منہ ہے مثل انسان کے منہ کے اور چونچ ہے مثل طائر کے بروریش ہے یعنی پشم و پر رکھتا ہے اور ہر رنگ میں موجود ہے اور اس کے چار پیر ہیں۔ اور حذیفہ نے کہا لن یدر کھا طالب ولا یفوتھا ھارب یعنی نہ پائے گا اسے ڈھونڈنے والا۔ یعنی بسبب تیز روی کے اور نہ بھاگ سکے گا اس سے کوئی بھاگنے والا اور حضرت علی کرم وجہہ اللہ نے کہا کہ ان لوگوں کو گمان ہے کہ دابۃ الارض آپ ہی ہیں انہوں نے فرمایا: کہ واللہ دابہ کو پر وموئے کو چک زرد ہوں گے اور مجھے پر وزغب نہیں اور اسے سم ہوگا مجھے سم نہیں اور وہ نکلے گا اسپ تیز رو کے مانند تین بار اور ابھی دو ثلث بھی اس کے باہر نہ آئے ہوں گے۔ اور عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ سر اس کا آسمان میں لگے گا اور باہر نہ آئے ہوں گے پیر اس کے زمین سے۔ اور ابن عمر رضی اللہ عنہما نے کہا وہ نکلے گا دوڑتے گھوڑے کی مانند تین دن تلک اور ابھی اس کا ایک ثلث بھی نہ نکلا ہوگا یعنی تین دن کے عرصہ میں۔ اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا ما بین قرنیھا فرسخ للراکب المجد یعنی درمیان دونوں شاخ اس کے کے فاصلہ ہے ایک فرسخ کا سوار تیز رو کے لیے اور یہ سب

قدرت ہے مصور حقیقی کی کہ کیونکر تصویر کی اس کی اور نقش طرازی اور عجوبہ کاری ہے اس باری تعالیٰ شانہ کی کہ کیونکر تقدیر کی اس کی ﴿ فتبارك اللّٰہُ احسن الخالقين ﴾ اور نکلنا اس کا سوا وارد ہوا ہے کہ خروج اس کا عالم میں تین بار ہوگا ایک بار اقصائے بادیہ میں اور ایک روایت میں منتہائے یمن میں اور داخل نہ ہوگا ذکر اس کا قریہ میں یعنی مکہ میں پھر چھپا رہے گا زمانہ دراز تک پھر دوبارہ نکلے گا اول سے کمتر اور پہنچے گا ذکر اس کا اہل بادیہ میں اور آئے گی خبر اس کی مکہ میں پھر تیسری بار نکلے گا ایسے وقت میں کہ لوگ مجتمع ہوں گے افضل مساجد میں اور مراد اس سے مسجد الحرام ہے۔ اور نہ ڈرائے گا ان کو مگر یہ کہ وہ چرتا ہوگا رکن ومقام میں اور جھاڑتا ہوگا اپنے سر پر خاک اور جدا ہو جائیں گے اس سے۔ ایسا ہی مروی ہوا ہے ابن عباس رضی اللہ عنہما اور حذیفہ رضی اللہ عنہ سے اور حذیفہ رضی اللہ عنہ کی روایت کے بعض طرق صحیح ہیں۔ اور ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا کہ باہر آئے گا دابہ بعض اودیۂ تہامہ سے۔ اور ابن عمر رضی اللہ عنہما نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی کہ فرمایا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے: میں دیکھتا ہوں اس جگہ کو کہ نکلے گا جہاں سے دابہ اور وہ جگہ شگاف ہے صفا کا۔ اور ابن عمر رضی اللہ عنہما نے کہا کہ خروج اس کا صفا سے ہوگا منیٰ کی شب میں اور صبح کریں گے لوگ اس کے سر اور دم کے بیچ میں اور نہ بھسلے گا کوئی بھسلنے والا اور نہ باہر آئے گا اس سے کوئی باہر آنے والا یہاں تک کہ فارغ ہوگا اس کام سے کہ حکم فرمایا ہے اس کا احکم الحاکمین نے پھر ہلاک ہوگا ہلاک ہونے والا اور نجات پائے گا نجات پانے والا، اور اول قدم جو رکھے گا وہ انطاکیہ میں رکھے گا۔ اور رسالہ حشریہ میں ہے کہ طلوع شمس مغرب سے جب ہوگا اسی دن کوہ صفا زلزلہ سے پھٹ جائے گا اور دابۃ الارض نکلے گا اور ایک ہاتھ میں اس کے عصائے موسیٰ اور دوسرے میں خاتم سلیمان ہوگی سیر کرے گا تمام شہروں میں کمال سرعت سے اور نشان کرے گا عصائے موسیٰ علیہ السلام سے مؤمن کی پیشانی پر اور ایک خط نورانی کھینچ دے گا کہ تمام چہرہ اس کا نورانی ہو جائے گا اور کافر کی ناک پر یا گردن پر مہر کر دے گا سلیمان علیہ السلام کی کہ سارا چہرہ اس کا ظلماتی اور مکدر ہو جائے گا۔ انتہیٰ۔ اور دخان کی تفصیل یہ ہے کہ ایک دھواں آسمان سے ظاہر ہوگا اور زمین پر اترے گا اور مومنوں کو اس سے زکام ہو جائے گا، اور تشنگی دماغ اور کدورت حواس کی لاحق ہوگی۔ اور منافقوں اور کافروں کو بے ہوشی آ جائے گی اور بعض ایک روز اور بعض دو روز اور بعض تین روز میں آفاقہ پائیں گے اور وہ دھواں چالیس روز تک رہے گا بعد اس کے آسمان صاف ہو جائے گا۔ ہکذا فی الرسالۃ الحشریہ۔

اور احمد اور مسلم نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے کہ بھیجے گا اللہ تعالیٰ عیسیٰ علیہ السلام کی موت کے بعد ایک ہوائے سرد شام کی طرف سے روئے زمین پر کہ جس کے دل میں ایک ذرہ بھی ایمان ہوگا اس کی روح قبض ہو جائے گی یہاں تک کہ اگر کوئی پہاڑ کے جگر میں گھس جائے گا وہاں بھی وہ ہوا پہنچے گی اور اس کی روح قبض کرے گی اور باقی رہ جائیں گے لوگ بدترین خلق کے چڑیوں اور درندوں کی عقل والے نہ نیکی کو پہچانیں گے نہ برائی سے انکار کریں گے، اور متمثل ہوں گے ان کے آگے شیطان اور کہیں گے تم قبول نہیں کرتے وہ کہیں گے کیا حکم کرتے ہو تم پس سکھا دیں گے وہ انہیں عبادت بتوں کی اور بت پرستی کریں گے اور رزق دیا جائے گا انہیں اس حال میں بھی بہت اور عیش خوش کہ ناگاہ صور پھونکے گا۔ انتہیٰ۔

'اور روایت حذیفہ بن اسید کی جو ابتدائے باب میں مذکور ہے اصحاب ستہ نے روایت کی سوا بخاری کے صاحب اشاعہ نے کہا ہے کہ یہ تینوں خسف واقع ہو چکے۔ چنانچہ سلمان بن عبدالملک کے عہد میں ابن ہبیرہ نے انہیں لکھا کہ بخارا میں صبح کے وقت ایک آواز عظیم آسمان سے آئی اور ایک صوت مہیب مثل رعد کے مسموع ہوئی کہ اس سے حاملہ عورتوں کے حمل گر گئے جب نظر کی تو آسمان میں ایک شگاف عظیم تھا اور اس میں بڑے بڑے قد و قامت کے لوگ اترے کہ سر ان کے آسمان میں تھے اور پیر زمین میں اور ان میں ایک کہنے والا کہتا تھا اے اہل زمین! عبرت پکڑو، اور اے اہل آسمان! ڈرو کہ یہ صفوائیل فرشتہ ہے کہ نافرمانی کی اس نے خداوند تعالیٰ کی اور معذب ہوا، جب روز روشن ہوا لوگ اس جگہ جمع ہوئے کیا دیکھتے ہیں کہ وہاں ایک خسف عظیم ہے کہ اس کو قرار نہیں ہے اور اور اس سے سیاہ دھواں نکل رہا ہے۔

قاضی بخارا نے اس واقعہ کو چالیس شخصوں کی گواہی سے پایۂ ثبوت کو پہنچایا۔ صحاب اشاعہ نے کہا ہے کہ اس قصہ میں نظر ہے اس لیے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ﴿ لَا يَعْصُوْنَ اللّٰهَ مَا اَمَرَهُمْ وَيَفْعَلُوْنَ مَا يُؤْمَرُوْنَ ﴾ مگر ہو سکتا ہے کہ جس طرح مستثنیٰ ہیں ان سے ہاروت و ماروت اسی طرح جائز ہے کہ یہ بھی ہو اور اللہ تعالیٰ ہر شئے پر قادر ہے اور یہ بھی ہو سکتا ہے کہ قول اللہ تعالیٰ کا باعتبار غالب و اکثر ملائکہ کے ہو نہ باعتبار ہر ہر فرد کے ملائکہ سے۔ واللہ اعلم۔

اور ۲۰۸ھ دو سو آٹھ ہجری میں تیرہ دیہہ خسف ہو گئے مغرب میں۔ اور ۳۳۴ھ تین سو چونتیس میں ماہ شعبان میں غرناطہ میں زلزلہ واقع ہوا کہ اس سے اماکن اور بہت جگہ خسف ہو گئیں اور بعض قلاع منہدم ہوئے۔ اور ۳۴۶ھ ہجری میں بلدہ رے اور اس کے نواحی میں زلزلہ عظیم واقع ہوا کہ ڈیڑھ سو قریہ اس سے خسف ہو گئے اور نقصان اس کا حلوان تک پہنچا اور اکثر لوگ حلوان کے بھی خسف ہو گئے اور زمین نے مردوں کی ہڈیاں باہر پھینک دیں، اور مقام خسف سے چشمے پانی کے جاری ہوئے، اور بلدہ طالقان تمام خسف ہو گیا قریب تیس آدمیوں کے اس سے نجات پائی اور پھٹ گیا رے میں ایک پہاڑ اور معلق ہوا ایک قریہ آسمان و زمین میں مع اہل قریہ دو پہر کے وقت اور پھر خسف ہو گیا اور زمین پھٹ گئی، اور اس سے پانی بہنے لگا، بدبودار دھواں نکلنے لگا بہت کذا نقله السیوطی عن ابن الجوزی اور ۵۹۷ھ میں پانچ سو ستانوے ہجری میں ایک قریہ نواحی بصرہ سے خسف ہوا۔ اور ۵۳۳ھ پانچ سو تینتیس میں بلدہ بجیرا خسف ہوا اور اس جگہ کالا پانی ہو گیا۔ صاحب اشاعہ نے کہا کہ اس کے بعد ہمارے زمانہ میں نواحی آذربائیجان کے دیہات خسف ہوئے جو دیار عجم سے تھے انتہیٰ اور نار کی تفصیل یہ ہے کہ نکلے گی وہ نار قریہ عدن میں سے چنانچہ ایک روایت میں من قعر عدن ابین وارد ہوا ہے اور ابین بروزن احمر نام ہے اس بادشاہ کا جس نے اسے آباد کیا ہے اور کھینچ لے جائے گی لوگوں کو محشر میں۔ مراد محشر سے زمین شام ہے کہ اسے ارض مقدس بھی کہتے ہیں، اور مراد اس سے وہ زمین ہے جو درمیان فرات اور بحر قلزم کے واقع ہوئی ہے طول میں اور ساحل بحر عمان سے بحر اسود تک عرض میں، اور کیفیت اس کے ہانکنے کی لوگوں کی خود حدیث میں مذکور ہے، اور دجال اور یاجوج ماجوج کا حال آگے مذکور ہے۔ (حج الکرامۃ)

❀ ❀ ❀ ❀

۲۲۔ بَابُ: مَا جَاءَ فِيْ طُلُوْعِ الشَّمْسِ مِنْ مَغْرِبِهَا

مغرب سے سورج طلوع ہونے کے بیان میں

(۲۱۸۶) **عَنْ اَبِيْ ذَرٍّ** قَالَ: دَخَلْتُ الْمَسْجِدَ حِيْنَ غَابَتِ الشَّمْسُ وَالنَّبِيُّ ﷺ جَالِسٌ فَقَالَ: ((**يَا اَبَاذَرٍّ! اَتَدْرِيْ اَيْنَ تَذْهَبُ هٰذِهٖ؟**)) قَالَ: قُلْتُ: اَللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَمُ. قَالَ: ((**فَاِنَّهَا تَذْهَبُ لِتَسْتَأْذِنَ فِي السُّجُوْدِ فَيُؤْذَنُ لَهَا وَكَاَنَّهَا قَدْ قِيْلَ لَهَا اطْلُعِيْ مِنْ حَيْثُ جِئْتِ فَتَطْلُعُ مِنْ مَغْرِبِهَا**)) قَالَ: ثُمَّ قَرَأَ: وَذٰلِكَ مُسْتَقَرٌّ لَّهَا وَقَالَ: ذٰلِكَ قِرَاءَةُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ. (اسناده صحيح)

ترجمہ: روایت ہے ابوذر رضی اللہ عنہ سے کہا داخل ہوا میں مسجد میں جب ڈوب گیا آفتاب اور نبی ﷺ بیٹھے ہوئے تھے۔ پھر فرمایا آپ ﷺ نے اے اباذر! آیا جانتا ہے تو کہ کہاں گیا یہ آفتاب۔ کہا راوی نے عرض کی میں نے کہ اللہ اور اس کا رسول خوب جانتے ہیں۔ فرمایا آپ ﷺ نے: وہ جاتا ہے تاکہ اجازت مانگے سجدہ کی، سو اجازت ملتی ہے اس کو اور گویا اس کو حکم ہوتا ہے پھر طلوع کر جہاں سے آیا تو پس طلوع کرے گا وہ مغرب سے۔ کہا راوی نے پھر پڑھی آپ ﷺ نے یہ آیت [وذلك مستقر لها] اور کہا راوی نے یہی ہے قرأت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی۔

فائدہ: اس باب میں صفوان بن عسال اور حذیفہ بن اسید اور انس اور ابوموسیٰ رضی اللہ عنہم سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

مترجم: تفصیل اس کی اوپر خوب مذکور ہوئی۔

۲۳۔ بَابُ: مَا جَاءَ فِيْ خُرُوْجِ يَأْجُوْجَ وَمَأْجُوْجَ

یاجوج اور ماجوج کے نکلنے کے بیان میں

(۲۱۸۷) **عَنْ زَيْنَبَ بِنْتِ جَحْشٍ** قَالَتْ: اِسْتَيْقَظَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ نَوْمٍ مُحْمَرًّا وَجْهُهٗ وَهُوَ يَقُوْلُ ((**لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ**)) يُرَدِّدُهَا ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ((**وَيْلٌ لِّلْعَرَبِ، مِنْ شَرٍّ قَدِ اقْتَرَبَ، فُتِحَ الْيَوْمَ مِنْ رَدْمِ يَأْجُوْجَ وَمَأْجُوْجَ مِثْلُ هٰذِهٖ**)) وَعَقَدَ عَشْرًا قَالَتْ زَيْنَبُ: قُلْتُ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ! اَفَنَهْلَكُ وَفِيْنَا الصَّالِحُوْنَ؟ قَالَ: ((**نَعَمْ اِذَا كَثُرَ الْخَبَثُ**)). (صحيح) سلسلة الاحاديث الصحيحة (۹۸۷) تخريج مشكاة المصابيح (۵۴۰۴)

ترجمہ: روایت ہے سیدہ زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا سے کہا جاگے رسول اللہ ﷺ خواب سے کہ سرخ تھا چہرہ مبارک آپ ﷺ کا اور فرماتے تھے آپ ﷺ تین بار: لا الہ الا اللہ خرابی ہے اس عرب کی اس شر سے جو قریب ہو گیا ہے۔ اور تفصیل اس کی یہ ہے کہ کھل گیا آج کے دن ایک سوراخ یاجوج اور ماجوج کی دیوار میں مثل اس کے اور عقد کیا آپ ﷺ نے دس کا یعنی دائرہ

بنایا کلمہ شہادت کی انگلی اور انگوٹھے سے۔ کہا زینب نے عرض کی میں نے یارسول اللہ ﷺ! کیا ہم ہلاک ہو جائیں گے اور ہمارے درمیان صالحین ہوں گے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ہاں جب زیادہ ہو جائے گی خباثت یعنی فسق و فجور۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔ جید کہا سفیان نے اس حدیث کو۔ اور کہا حمیدی نے کہ کہا سفیان نے یاد کیا میں نے اس اسناد میں زہری سے چار عورتوں کو زینب بنت ابی سلمہ رضی اللہ عنہا کو کہ وہ راویہ ہیں حبیبہ رضی اللہ عنہا سے اور یہ دونوں ربیبہ ہیں رسول اللہ ﷺ کی۔ اور روایت کرتی ہیں حبیبہ رضی اللہ عنہا ام حبیبہ رضی اللہ عنہا سے کہ زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا سے وہ دونوں بیبیاں ہیں نبی ﷺ کی۔ اور روایت کی معمر نے یہی حدیث زہری سے اور نہیں ذکر کیا حبیبہ رضی اللہ عنہا کا۔

مترجم: یاجوج ماجوج اولاد سے ہیں حضرت نوح علیہ السلام کی بقول صحیح۔ چنانچہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً مروی ہے کہ بیٹے نوح علیہ السلام کے تین تھے سام اور حام اور یافث، پس اولاد سام کی عرب اور فارس اور روم، اور اولاد حام کی قبط اور بربر اور سوڈان، اور اولاد یافث بن نوح کی یاجوج ماجوج و ترک و صقالبہ۔ رسالہ حشریہ میں ہے کہ ملک ان کا اقصائے بلاد شمالیہ میں ہے ہفت اقلیم سے باہر اور جانب شمال ان کے دریائے شور ہے کہ پانی اس کا بسب شدت برد کے ایسا غلیظ ہے کہ گزرنا کشتی کا دشوار ہے۔ اور جانب میں شرق وغرب کے دو کوہ عظیم ایسے واقع ہیں کہ چڑھنا اترنا بھی ان پر ممکن نہیں اور جڑیں ان کی پانی میں ہیں۔ اور جنوب کی طرف وہ دونوں پہاڑ آہستہ آہستہ قریب ہوتے جاتے ہیں کہ درمیان ان کے فاصلہ قلیل رہ گیا ہے۔ اسکندر ذوالقرنین نے اسی فاصلہ پر دیوار آہنی بنائی ہے جو بہ سد سکندری معروف ہے، بلندی اس کی قلہ کوہ کے برابر ہے اور عرض اس کا ساٹھ گز ہے۔ اور وہ خبیث ہمیشہ اسے کودتے ہیں مگر باری تعالیٰ شب کو پھر درست فرما دیتا ہے آنحضرت ﷺ کے زمانہ میں دو انگشت کے حلقہ کے برابر سوراخ ہو گیا تھا، جیسا کہ اوپر گزرا اور وہ تین قسم ہیں: ایک قسم مانند درخت صنوبر کے بلند بالا، دوسرے چار بالشت طول و عرض میں، تیسرے اپنا ایک کان بچھاتے ایک اوڑھتے ہیں۔ اور قتادہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ یاجوج و ماجوج بائیس قبیلہ ہیں۔ ذوالقرنین نے اکیس پر سد بنائی ہے اور ایک قبیلہ کہ غائب تھا اور جہاد کو گیا تھا وہ باہر رہ گیا اور وہی ترک ہیں روایت کیا اس کو ابن ابی حاتم نے اور کثیر الاولاد ایسے کہ کوئی نہیں مرتا ان میں سے جب تک کہ نہیں دیکھ لیتا اپنے ہزار فرزند صلبی اور نہایت کثیر الجماع ہیں۔ چنانچہ ابن مردویہ اور ابن ابی حاتم نے روایت کیا کہ یاجوج و ماجوج کی عورتیں ہیں وہ جماع کرتے ہیں جب چاہتے ہیں بلکہ وہ مانند درخت کے ہیں کہ پھل لاتے ہیں جب چاہتے ہیں اور جتنا چاہتے ہیں۔ انتہیٰ۔

اور ابن ابی حاتم نے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے کہ کہا انہوں نے اَلْجِنَّ وَالْاِنْسَ عَشَرَةُ اَجْزَاءٍ فَتِسْعَةَ اَجْزَاءٍ يَاْجُوْجَ وَمَاْجُوْجَ وَجُزْءٌ سَائِرِ النَّاسِ۔ یعنی جن و انس سب دس حصہ ہیں نو حصے ان میں سے یاجوج و ماجوج ہیں اور ایک حصہ اور سب لوگ۔ اور جب اللہ تعالیٰ کو منظور ہوگا نکلنا ان کا کہے گا حاکم ان کا شام کو کہ چھوڑ دو جو باقی ہے سد سے انشاء اللہ تعالیٰ ہم کل پوری کھود لیں گے۔ پس انشاء اللہ تعالیٰ کی برکت سے وہ درست نہ ہوگی اور ویسی ہی رہے گی کہ دوسرے روز جب وہ آئیں گے بخوبی

کھود کر اپنی راہ بنائیں گے۔ چنانچہ کیفیت ان کے خروج کی جو بہ روایت نواس بن سمعان مروی ہے ایک حدیث طویل میں مفصل آ گے مذکور ہے۔ ابن عربی نے کہا ہے کہ حدیث استثناء سے تین آیات الٰہی معلوم ہوئی ہیں: ایک یہ کہ اللہ تعالیٰ نے ان کو باوصف اس قوت کے اس پر قادر نہ کیا کہ روز وشب برابر سد کو کھودیں اور نکل آئیں، دوسرے یہ بھی قدرت نہ دی کہ وہ نردبان وغیرہ سے اوپر چڑھ کر ادھر اتر آویں۔ اور بندگانِ الٰہی کو ضرر پہنچائیں، تیسرے یہ کہ قدرت نہ دی ان کو انشاء اللہ کہنے کی جب تک کہ وقت معہود نہ پہنچے۔ اور حافظ ابن حجر رحمہ اللہ نے کہا کہ اس روایت سے یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ وہ اہل صناعات اور اہل ولایت وسلطنت ورعیت ہیں۔ اور ان میں سے ایسے بھی لوگ ہیں کہ اللہ تعالیٰ کو پہچانتے ہیں اور اقرار اس کی قدرت ومشیت کا رکھتے ہیں، اور یہ بھی احتمال ہے کہ کلمہ انشاء اللہ ان کی زبان سے بے ساختہ نکل جائے اگرچہ اس کے معنی ومطلب سے واقف نہ ہوں، اور برکت اس کلمہ مطہرہ کی باوجود جہالت کے بھی اپنا کام کر جائے۔ اور اختلاف ہے اسباب میں کہ اشتقاق یاجوج وماجوج کا کس مادہ سے ہے، بعضوں نے کہا ہے اجیج نار سے مشتق ہے، اور اجیج التہاب اور شعلہ مارنا ہے آگ کا۔ اور بعض نے کہا اُجّہ سے کہ بمعنی اختلاط اور شدت گرما کی ہے، اور بعض نے کہا اج سے کہ تیز دوڑنے کے معنی ہیں۔ اور بعضوں نے کہا اجاجہ سے کہ بمعنی آب شور کے ہے اور بہر تقدیر دونوں یفعول اور مفعول کے وزن پر ہیں، اور بعضوں نے کہا وزن ان کا فاعول ہے یج اور مج سے، اور بعض نے کہا وزن ان کا فاعول ہے اماج سے بمعنی اضطراب کے فقط۔ اور پوچھنا زینب کا کہ کیا ہم ہلاک ہو جائیں گے اور ہمارے درمیان صالحین ہوں گے تعجب سے ہے کہ یہ کیوں کر ہو سکتا ہے کہ باوصف صالحین نزول عذاب ہم پر ہو۔ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ اعتبار کثرت کا ہے جب صالحین کی کثرت ہوتی ہے طالحین ان کے ذیل میں عذاب سے محفوظ رہتے ہیں۔ اسی طرح جب طالحین کی کثرت ہوتی ہے صالحین ان کے ساتھ معذب ہو جاتے ہیں اور آفات دنیا مثل قحط ووباء خسف ومسخ میں گرفتار ہو جاتے ہیں، پھر آخرت میں اپنے بواطن کے موافق محشور ہوتے ہیں، عادت الٰہی یوں ہی جاری ہے اور یہ جو فرمایا خرابی ہے عرب کی الخ، بنظرِ مزید عنایت ہے۔ ورنہ فساد خروج یاجوج کا ساری دنیا میں منتشر ہو جائے گا اور ظاہر ہے کہ اس وقت اسلام عرب ہی میں تھا اور آپ ﷺ کو بھی انہیں کی فکر تھی۔ (جج)

❁❁❁❁

٢٤۔ بَابُ: مَا جَاءَ فِيْ صِفَةِ الْمَارِقَةِ

خارجی گروہ کی نشانی کے بیان میں

(٢١٨٨) عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((يَخْرُجُ فِيْ اٰخِرِ الزَّمَانِ قَوْمٌ اَحْدَاثُ الْاَسْنَانِ سُفَهَآءُ الْاَحْلَامِ يَقْرَءُ وْنَ الْقُرْاٰنَ لَا يُجَاوِزُ تَرَاقِيَهُمْ يَقُوْلُوْنَ مِنْ قَوْلِ خَيْرِ الْبَرِيَّةِ يَمْرُقُوْنَ مِنَ الدِّيْنِ كَمَا يَمْرُقُ السَّهْمُ مِنَ الرَّمِيَّةِ)) . (حسن صحيح) الظلال (٩١٤) الروض (٦٨٤)

ترجمہ: روایت ہے عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے کہا فرمایا رسول اللہ ﷺ نے نکلے گی آخر زمانہ میں ایک قوم ہوں گے لوگ ان کے جوان جوان ہلکی عقلوں والے، پڑھیں گے قرآن نیچے نہ اترے گا ان کے گلوں سے، کہیں گے بات خیر البریۃ کی، نکل جائیں گے دین سے جیسا کہ نکل جاتا ہے تیر شکار سے۔

فائدہ: اس باب میں علی اور ابوسعید اور ابوذر رضی اللہ عنہم سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔ اور مروی ہے اس کے سوا اور حدیثوں میں نبی ﷺ سے وصف اس قوم کا کہ وہ پڑھتے ہیں قرآن نہیں تجاوز کرتا ان کے چنبر گردن سے نکل جاتے ہیں دین سے جیسا کہ نکل جاتا ہے تیر شکار سے اور حقیقت میں وہ خوارج حروریہ ہیں یا اور خوارج ان کے سوا۔

مترجم: فرقہ خارجیہ کو فرقہ مارقہ اس لیے کہتے ہیں کہ حدیث میں ان کی صفت یمرقون من الدین آئی ہے۔ کیفیت ان کے ظہور کی اور حقیقت ان کے خروج کی اس طرح ہے کہ جب حضرت علی رضی اللہ عنہ اور حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے جنگ صفین میں ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ اور عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ کو حکم کیا اور اس کے بعد حضرت علی رضی اللہ عنہ کوفہ کو اور حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ شام کو لوٹ گئے اور لڑائی موقوف ہوگئی اسی درمیان میں ایک جماعت قاریان قرآن کی اس حکم کرنے سے ناراض ہوئی اور معاذ اللہ حضرت علی رضی اللہ عنہ اور حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ دونوں کی تکفیر کرنے لگے، اور حضرت علی رضی اللہ عنہ کی رفاقت سے منہ موڑ کر رشتہ بیعت توڑ کر حروراء چلے گئے کہ نام ہے ایک بستی کا اور خوارج کو حروریہ کہنے کا سبب بھی یہی ہے کہ اول اقامت ان کی وہاں ہوئی اور وہ جماعت دس ہزار سے کچھ زیادہ تھی۔ ابن عباس رضی اللہ عنہما نے ان کی طرف آدمی بھیجا اور پیغام بھیجا کہ تم لوٹ آؤ اور خلیفہ برحق سے نقض بیعت نہ کرو، انہوں نے نہ مانا اور کہا ہم ڈرتے ہیں فتنہ سے آخر الامر کچھ لوگ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی اطاعت میں آ گئے اور اس ضلالت سے تائب ہوئے اور باقیوں نے بغاوت پر کمر باندھی اور کہنے لگے کہ اگر حضرت علی رضی اللہ عنہ اور معاویہ رضی اللہ عنہ قضیہ تحکیم کو قبول کریں گے ہم دونوں سے لڑیں گے۔

غرض یہ کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اپنے اصحاب سے فرمایا کہ اگر تم ان سے لڑو گے تو دس شخص بھی تم میں سے مارے نہ جائیں گے اور ان کے دس بھی نجات نہ پائیں گے۔ اور بعونہ تعالیٰ ویسا ہی ہوا کہ عند المقابلہ فتح و فیروزی نصیب اصحاب علی رضی اللہ عنہ ہوئی اور وہ سب مقتول ہوئے پھر بعد فتح آپ نے فرمایا: ڈھونڈو اس شخص کو جس کی صفت بیان کی تھی رسول اللہ ﷺ نے، اور دوبار ڈھونڈا تیسری بار میں وہ ملا اور خبر دی تھی آنحضرت ﷺ نے فرقہ مارقہ کی علامت یہ ہے کہ ہوگا ان میں ایک مرد کہ شانہ پر اس کے ہاتھ نہیں بلکہ مثل پستان ہے اور اس پر کچھ بال ہیں سفید۔ اور حسن سے مروی ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے پوچھا آیا یہ کفار ہیں اے امیر المومنین! فرمایا آپ نے نہیں یہ تو کفر سے بھاگے ہیں پوچھا منافق ہیں؟ فرمایا آپ نے منافق ذکر نہیں کرتے اللہ کا مگر تھوڑا اور یہ تو اللہ کو بہت یاد کرتے ہیں یعنی منافق بھی نہیں پھر پوچھا کون ہیں؟ فرمایا حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ایک لوگ ہیں کہ پہنچا ان کو فتنہ اور یہ کوڑا کرکٹ ہوگئے۔ اشاعہ میں ہے کہ بقایائے حروریہ میں سے ہیں۔ قرامطہ اور باطنیہ اور اسماعلیہ اور فتنہ ان کا مشہور ہے ہلاک کیا انہوں نے عباد کو تباہ کیا بلاد کو (حجج الکرامۃ)۔

اور خوارج کو خوارج اس لیے کہا کہ خروج کیا انہوں نے امام برحق یعنی حضرت علی رضی اللہ عنہ پر اور حکمیہ بھی انہیں کہتے ہیں اس لیے کہ انہوں نے انکار کیا حکم ہونے پر ابوموسیٰ اور عمرو بن العاص کے اور کہا لَا حُكْمَ اِلَّا لِلّٰهِ اور شراۃ بھی انہیں کہتے ہیں، اس لیے کہ انہوں نے کہا شَرَيْنَا اَنْفُسَنَا فِي اللّٰهِ یعنی بیچ ڈالا ہم نے اپنی جانوں کو اللہ تعالیٰ کی راہ میں اور مارقہ اور حروریہ کی وجہ تسمیہ اوپر گزر چکی اور انہوں نے مفارقت کی ملت کو چھوڑ دیا جماعت کو، خروج کیا سلطان پر، تلوار نکالی اپنی ائمہ پر، اور حلال کیا ان کے دماء واموال کو، اور کافر کہا اپنے مخالف کو اور تبرا کیا اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور ان کے اصہار پر، اور نسبت کی ان کی طرف کفر کے [معاذ اللہ من ذلک] اور قائل نہیں وہ عذاب قبر کے اور نہ حوض کے اور نہ شفاعت کے اور قائل نہیں اور اس بات کے کہ کوئی دوزخ میں سے جا کر پھر نکلے گا، اور کہتے ہیں کہ جس نے جھوٹ بولا ایک بار یا مرتکب ہوا کسی صغیرہ یا کبیرہ کا گناہوں میں سے اور بغیر توبہ کے مر گیا وہ کافر ہے اور ہمیشہ دوزخ میں رہے گا، اور نماز جماعت کو جائز نہیں جانتے مگر اپنے امام کے پیچھے اور جائز جانتے ہیں تاخیر کرنا نماز کا اس کے وقت سے اور روا جانتے ہیں تقدیم صوم رمضان کی رویت ہلال پر اور فطر کے بھی اسی طرح اور روا جانتے ہیں نظر اور نکاح بغیر ولی کے اور حلال جانتے ہیں متعہ کو اور بیع درہم کو بعوض درہمین کے اور جائز نہیں کہتے موزے پہن کر نماز پڑھنے کو اور نہ مسح موزے کو اور نہ طاعت سلطان کو اور نہ خلافتِ قریش کو اور اکثر خوارج جزیرہ عمان اور موصل اور حضر موت اور نواحی عرب میں ہیں۔ اور صاحبان کتاب ان میں عبداللہ بن زید اور محمد بن حرب اور یحییٰ بن کامل اور سعید بن ہارون ہیں۔ اور وہ پندرہ گروہ ہیں نجدات کہ منسوب ہیں نجدہ بن عامر کی طرف اور وہ اصحاب ہیں عبداللہ بن ناصر کے، عقیدہ ان کا یہ ہے کہ جس نے ایک جھوٹ بولا یا ایک صغیرہ کا مرتکب ہوا وہ مشرک ہے اگر اس پر اصرار کیا اور اگر زنا اور چوری اور شرب خمر کا مرتکب ہوا بغیر اصرار کے تو وہ مسلم ہے اور کہتے ہیں کہ حاجت نہیں کسی امام کی فقط علم کتاب اللہ کافی ہے اور ازارقہ کہ اصحاب ہیں نافع بن ازرق کے، مذہب ان کا یہ ہے کہ ہر کبیرہ کفر ہے اور تمام دنیا دار کفر ہے اور معاذ اللہ ابوموسیٰ اور عمرو بن العاص نے کفر کیا اللہ تعالیٰ کے ساتھ جب تحکیم کی انہوں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ اور معاویہ رضی اللہ عنہ کے بیچ میں۔ اور جائز جانتے ہیں قتل اولاد مشرکین کا اور حرام جانتے ہیں رجم کو، اور قاذف محصن کو حد نہیں مارتے بخلاف قاذف محصنات کے کہ اسے حد مارتے ہیں۔

اور فونکیہ کہ منسوب ہیں ابن فرنک کی طرف اور عطویہ کہ منسوب ہیں عطیہ بن اسود کی طرف اور عجارد کہ منسوب ہیں عبدالرحمٰن بن عجرد کی طرف اور یہ بہت فرقے ہیں، اور مواقف میں کہا ہے کہ دس گروہ ہیں اور میمونیہ کہ اصحاب ہیں میمون بن عمر کے یہ سب حلال جانتے ہیں پوتیوں کے ساتھ نکاح کرنے کو اور نواسیوں اور بھتیجیوں اور بھانجیوں کے ساتھ، اور کہتے ہیں کہ سورہ یوسف قرآن میں داخل نہیں۔ اور حازمیہ کہ اصحاب حازم بن عاصم کے منفرد ہوئے اس کے ساتھ کہ ولایت اور عداوت دو ذاتی صفتیں ہیں باری تعالیٰ شانہ کی اور منشعب ہوئے حازمیہ سے معلومیۃ وہ کہتے ہیں کہ جو اللہ تعالیٰ کو بجمیع اسماء نہ جانے وہ جاہل ہے، اور کہا انہوں نے کہ افعال عباد مخلوق الٰہی نہیں۔ اور کہتے ہیں کہ قدرت اور توانائی فعل کے مقارن نہیں بلکہ اس پر مقدم ہیں اور مجھولیۃ کہتے ہیں کہ

جس نے بعض اسماء الٰہیہ کو جانا وہ عالم بخدا ہے نہ جاہل اور صلتیہ کہ منسوب ہے عثمان بن صلت کی طرف انہوں نے دعویٰ کیا کہ جس نے ہمارے مذہب کو مانا اس کے اطفال صغار کو اسلام نہیں جب تک کہ بالغ نہ ہوں اور ہماری دعوت مذہب کو قبول نہ کریں۔ اور اخنسیہ کہ منسوب ہیں ایک شخص کی طرف کہ اخنس اس کا نام تھا، ان کا مذہب ہے کہ سید لے لیوے زکوٰۃ اپنے غلام کی اور دیوے اس کو اپنی زکوٰۃ اگر محتاج ہو، اور ظفریہ کو حفصیہ بھی ایک طائفہ انہیں میں سے ہے، کہتے ہیں کہ جس نے اللہ تعالیٰ کو پہچانا اگرچہ منکر ہوا اس کے سوا اور چیزوں کا مثلاً رسالت آنحضرت ﷺ کا اور جنت اور نار کا، اور مرتکب ہوا تمامی جنایات کا مثل قتل نفس اور استحلال زنا وغیرہ کے، پس وہ شرک سے بری ہے اور شرک وہی ہے کہ جو اللہ تعالیٰ کو نہ جانے اور انکار کرے اس کا فقط اور عقیدہ رکھتے ہیں وہ کہ حَیرَان جو قرآن میں اللہ تعالیٰ نے اس آیت میں فرمایا ہے ﴿ کَالَّذِیْ اسْتَهْوَتْهُ الشَّیَاطِیْنُ فِی الْاَرْضِ حَیْرَانَ لَهٗ اَصْحَابٌ یَّدْعُوْنَهٗ اِلَی الْهُدَی الایة ﴾ مراد اس سے حضرت علی رضی اللہ عنہ اور حزب واصحاب ان کے ہیں اور ﴿ یَدْعُوْنَ اِلَی الْهُدَی ﴾ سے اہل نہروان ہیں۔ اور اَباضِیَہ کہ اصحاب عبداللہ بن ایاض کے ان کا عقیدہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے جو فرض کیا ہے اپنے بندوں پر وہ ایمان ہے اور ہر کبیرہ کفر نعمت ہے نہ کفر و شرک۔ اور بھنسیہ کہ منسوب ہے ابی بھنس بن جابر خارجی کی طرف، منفرد ہوئے ہیں وہ اس میں کہ آدمی مسلمان نہیں ہوتا ہے جب تک کہ جمیع حلال و حرام سے واقف نہ ہو جو اس کے نفس پر ہیں۔ اور بعضے بھنسیہ قائل ہیں کہ جو مرتکب ہوا حرام کا کافر نہیں جب تک کہ نہ لے جائے سلطان کی طرف پھر جب سلطان کی طرف، لے گئے اور اس پر حد قائم کی حکم کیا جائے گا اس پر کفر کا۔ اور شمراخیہ منسوب ہیں عبداللہ بن شمراخ کی طرف، وہ کہتے ہیں کہ قتل ابوین حلال ہے اور جب اس کا دعویٰ کیا اس نے دارالتقیہ میں خوارج اس سے بیزار ہوگئے۔ اور ایک گروہ خوارج کا بدعیہ ہیں کہ قول ان کا ازارقہ کے قول کے مانند ہے مگر متفرد ہوئے ہیں وہ اس کے ساتھ کہ نماز دو رکعت ہے صبح اور شام اس لیے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ﴿ اَقِمِ الصَّلٰوةَ طَرَفَیِ النَّهَارِ وَزُلَفًا مِّنَ الَّیْلِ اِنَّ الْحَسَنَاتِ یُذْهِبْنَ السَّیِّئَاتِ الْاٰیَة ﴾ اور متفق ہوئے وہ ازارقہ سے قید زنان کفار کے جواز میں اور قتل اطفال کفار میں بقولہ تعالیٰ ﴿ لَا تَذَرْ عَلَی الْاَرْضِ مِنَ الْکٰفِرِیْنَ دَیَّارًا ﴾ اور متفق ہوئے ہیں جمیع خوارج کفر پر علی رضی اللہ عنہ کے بوجہ تحکیم کے اور تکفیر پر مرتکب کبیرہ کے مگر نجدات کہ وہ ان سے موافق نہیں اس میں یہ عقائد ان کے، ہیں مفصلاً (غنیۃ الطالبین) فقیر کہتا ہے منشاء ان کی گمراہی کا اعراض کرنا ہے حدیث رسول معصوم سے، اور نہ لینا قرآن کو اور نہ سمجھنا اس کو حسب تفہیم نبی ﷺ کے اور اکتفا کرنا اپنی فہم پر اور بہتر جاننا اس کو اصحاب کرام کے فہم بلکہ نبی علیہ السلام کے فہم سے، معاذ اللہ من ذلک کلها، دیکھیے تو ہر گمراہ کو ان مرضوں میں سے ایک نہ ایک میں گرفتار ہوگا۔ اَللّٰهُمَّ اعْصِمْنَا مِنَ الْفِتَنِ مَاظَهَرَ مِنْهَا وَ مَا بَطَنَ۔

❀❀❀❀

۲۵۔ بَابُ: مَاجَاءَ فِي الْأَثَرَةِ

اثرہ کے بیان میں

(۲۱۸۹) عَنْ اُسَيْدِ بْنِ حُضَيْرٍ: اَنَّ رَجُلًا مِنَ الْاَنْصَارِ قَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! اِسْتَعْمَلْتَ فُلَانًا وَ لَمْ تَسْتَعْمِلْنِيْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((اِنَّكُمْ سَتَرَوْنَ بَعْدِيْ اَثَرَةً فَاصْبِرُوْا حَتّٰى تَلْقَوْنِيْ عَلَى الْحَوْضِ)).
(اسناده صحيح ـ الظلال: ۷۵۲، ۷۵۳)

ترجمہ: روایت ہے اسید بن حضیر سے کہا ایک مرد نے انصار میں سے عرض کی کہ یارسول اللہ ﷺ عامل کر دیا آپ نے فلانے شخص کو اور مجھ کو عامل نہ کیا فرمایا رسول اللہ ﷺ نے: بے شک تم دیکھو گے بعد میرے اثرہ پس صبر کرو تم یہاں تک کہ ملاقات کرو مجھ سے حوض کوثر پر۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

❀❀❀❀

(۲۱۹۰) عَنْ عَبْدِاللّٰهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((اِنَّكُمْ سَتَرَوْنَ بَعْدِيْ اَثَرَةً وَاُمُوْرًا تُنْكِرُوْنَهَا)) قَالُوْا: فَمَا تَاْمُرُنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ؟ قَالَ: ((اَدُّوْا اِلَيْهِمْ حَقَّهُمْ وَاسْاَلُوا اللّٰهَ الَّذِيْ لَكُمْ)). (اسناده صحيح)

ترجمہ: روایت ہے عبداللہ رضی اللہ عنہ سے کہ نبی ﷺ نے فرمایا بے شک تم دیکھو گے بعد میرے اثرہ اور بہت سے کام کہ جنہیں تم برا جانو گے پوچھا صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین نے پھر کیا حکم فرماتے ہیں آپ ہم کو اس وقت میں؟ فرمایا آپ ﷺ نے: دو تم حق ان کا یعنی حاکموں کا ان کے تئیں اور مانگو اپنا حق اللہ تعالیٰ سے۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

مترجم: اثرہ لغت میں مقدم کرنا ہے کسی کو کسی پر، اور یہاں یہ مراد ہے کہ میرے بعد اور حاکم تمہارے اوپر غیروں کو مقدم کریں گے مال غنیمت اور فیٔ میں، اور جو میں تم کو دیتا ہوں وہ اوروں کو دیں گے حالانکہ تم زیادہ تر مستحق ہو گے۔ قولہ فرمایا دو تم حق ان کا یعنی حکام کا جو حق ہے کہ ان پر خروج نہ کرنا اور اطاعت ان کی بجا لانا جب تک کہ وہ خلاف شرع حکم نہ کریں یہ تم ادا کرو اور بیت المال وغیرہ میں جو تمہارا حق ہے وہ اگر نہ دیں تو صبر کرو اور اللہ سے اس کی جزا چاہو فقط۔

❀❀❀❀

۲۶۔ بَابُ: مَا أَخْبَرَ النَّبِيُّ ﷺ أَصْحَابَهُ بِمَا هُوَ كَائِنٌ إِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ

اس بیان میں کہ نبی ﷺ نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو قیامت تک کے واقعات کی خبر دی

(۲۱۹۱) عَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ قَالَ: صَلّٰى بِنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَوْمًا صَلَاةَ الْعَصْرِ بِنَهَارٍ ثُمَّ قَامَ خَطِيْبًا

فَلَمْ يَدَعْ شَيْئًا يَكُونُ إِلَى قِيَامِ السَّاعَةِ إِلَّا أَخْبَرَنَا بِهِ حَفِظَهُ مَنْ حَفِظَهُ وَنَسِيَهُ مَنْ نَسِيَهُ فَكَانَ فِيمَا قَالَ: ((إِنَّ الدُّنْيَا حُلْوَةٌ خَضِرَةٌ وَإِنَّ اللّٰهَ مُسْتَخْلِفُكُمْ فِيهَا فَنَاظِرٌ كَيْفَ تَعْمَلُونَ، أَلَا فَاتَّقُوا الدُّنْيَا وَاتَّقُوا النِّسَاءَ)) وَكَانَ فِيمَا قَالَ: ((أَلَا لَا تَمْنَعَنَّ رَجُلًا هَيْبَةُ النَّاسِ أَنْ يَقُولَ بِحَقٍّ إِذَا عَلِمَهُ)) قَالَ: فَبَكَى أَبُو سَعِيدٍ فَقَالَ: قَدْ وَاللّٰهِ! رَأَيْنَا أَشْيَاءَ فَهِبْنَا فَكَانَ فِيمَا قَالَ: ((أَلَا إِنَّهُ يُنْصَبُ لِكُلِّ غَادِرٍ لِوَاءٌ يَوْمَ الْقِيَامَةِ بِقَدْرِ غَدْرَتِهِ وَلَا غَدْرَةَ أَعْظَمُ مِنْ غَدْرَةِ إِمَامٍ عَامَّةٍ يُرْكَزُ لِوَاؤُهُ عِنْدَ إِسْتِهِ)) وَكَانَ فِيمَا حَفِظْنَا يَوْمَئِذٍ: ((أَلَا إِنَّ بَنِي آدَمَ خُلِقُوا عَلَى طَبَقَاتٍ شَتَّى، فَمِنْهُمْ مَنْ يُولَدُ مُؤْمِنًا وَيَحْيَا مُؤْمِنًا وَيَمُوتُ مُؤْمِنًا، وَمِنْهُمْ مَنْ يُولَدُ كَافِرًا وَيَحْيَا كَافِرًا وَيَمُوتُ كَافِرًا، وَمِنْهُمْ مَنْ يُولَدُ مُؤْمِنًا وَيَحْيَا مُؤْمِنًا وَيَمُوتُ كَافِرًا، وَمِنْهُمْ مَنْ يُولَدُ كَافِرًا وَيَحْيَا كَافِرًا وَيَمُوتُ مُؤْمِنًا، أَلَا وَإِنَّ مِنْهُمُ الْبَطِيءَ الْغَضَبِ سَرِيعَ الْفَيْءِ، وَمِنْهُمْ سَرِيعُ الْغَضَبِ سَرِيعُ الْفَيْءِ، فَتِلْكَ بِتِلْكَ، أَلَا وَإِنَّ مِنْهُمْ سَرِيعَ الْغَضَبِ بَطِيءَ الْفَيْءِ أَلَا وَخَيْرُهُمْ بَطِيءُ الْغَضَبِ سَرِيعُ الْفَيْءِ، أَلَا وَشَرُّهُمْ سَرِيعُ الْغَضَبِ بَطِيءُ الْفَيْءِ، أَلَا وَإِنَّ مِنْهُمْ حَسَنَ الْقَضَاءِ حَسَنَ الطَّلَبِ، وَمِنْهُمْ سَيِّءُ الْقَضَاءِ حَسَنُ الطَّلَبِ، وَمِنْهُمْ حَسَنُ الْقَضَاءِ سَيِّءُ الطَّلَبِ، فَتِلْكَ بِتِلْكَ، أَلَا وَإِنَّ مِنْهُمُ السَّيِّءَ الْقَضَاءِ السَّيِّءَ الطَّلَبِ، أَلَا وَخَيْرُهُمُ الْحَسَنُ الْقَضَاءِ الْحَسَنُ الطَّلَبِ، أَلَا وَشَرُّهُمْ سَيِّءُ الْقَضَاءِ سَيِّءُ الطَّلَبِ، أَلَا وَإِنَّ الْغَضَبَ جَمْرَةٌ فِي قَلْبِ ابْنِ آدَمَ أَمَا رَأَيْتُمْ، إِلَى حُمْرَةِ عَيْنَيْهِ وَانْتِفَاخِ أَوْدَاجِهِ، فَمَنْ أَحَسَّ بِشَيْءٍ مِنْ ذٰلِكَ فَلْيَلْصَقْ بِالْأَرْضِ)) قَالَ: وَجَعَلْنَا نَلْتَفِتُ إِلَى الشَّمْسِ هَلْ بَقِيَ مِنْهَا شَيْءٌ؟ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ((أَلَا إِنَّهُ لَمْ يَبْقَ مِنَ الدُّنْيَا فِيمَا مَضَى مِنْهَا إِلَّا كَمَا بَقِيَ مِنْ يَوْمِكُمْ هٰذَا فِيمَا مَضَى مِنْهُ)). (ضعيف ۔ الرد علی بلیق: ٨٦) (اس میں علی بن زید بن جدعان راوی ضعیف ہے)

ترجمہ: روایت ہے ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے کہا نماز پڑھی ہمارے ساتھ رسول اللہ ﷺ نے ایک دن عصر کی پھر کھڑے ہوئے ہمارے درمیان خطبہ پڑھنے کو اور نہ چھوڑی کوئی چیز قیام ساعت تک مگر خبر دی ہم کو اس کی، یاد رکھا جس نے یاد رکھا اور بھول گیا جو بھول گیا سو اسی میں سے یہ بھی ہے کہ فرمایا بے شک دنیا ہری ہری ہے میٹھی میٹھی اور اللہ تعالیٰ تم کو اگلوں کا خلیفہ کرنے والا ہے دنیا میں، پھر دیکھے گا کہ تم کیا عمل کرتے ہو آگاہ ہو بچو دنیا سے اور بچو عورتوں سے اور اسی میں سے یہ بھی ہے کہ فرمایا کہ خبردار نہ باز رکھے کسی شخص کو ہیبت لوگوں کی حق کہنے سے جب کہ وہ جان لے حق کو۔ کہا راوی نے کہ رو لئے ابوسعید جب روایت کرنے لگے یہ بات اور کہا: قسم ہے اللہ تعالیٰ کی ہم بہت چیزوں کو دیکھ کر ڈر گئے۔ اور تھا ان مقولوں میں سے جو آپ نے فرمایا کہ آگاہ ہو بے شک ہر عہد شکن کے لیے ایک جھنڈا ہے قیامت کے دن اس کی عہد شکنی کے موافق، اور کوئی عہد شکنی

نہیں امام عام کی عہد شکنی سے بڑھ کر کھونس دیا جائے گا وہ جھنڈا اس عہد شکن کے سرین کے پاس۔ اور تھی ان حدیثوں میں جو ہم نے یاد کر لی اس دن کہ فرمایا آپ ﷺ نے آگاہ ہو بے شک بنی آدم پیدا ہوئے ہیں کئی درجوں پر پھر بعض ان میں سے پیدا ہوتا ہے مؤمن اور جیتا ہے مؤمن اور مرتا ہے مومن (اور یہ سب سے کامل تر ہے ایمان میں) اور بعض ان میں پیدا ہوتا ہے کافر اور جیتا ہے کافر اور مرتا ہے کافر (اور یہ سب سے زیادہ ہے کفر میں) اور اس میں بعض پیدا ہوتا ہے مومن زندہ رہتا ہے مومن اور مرتا ہے کافر (اور یہ سب سے زیادہ عذاب میں ہے) اور ان میں سے بعض پیدا ہوتا ہے کافر اور جیتا ہے کافر اور مرتا ہے مومن (اور وہ مغفور مرحوم ہے) آگاہ ہو ان میں سے بعض شخص دیر میں غصہ کرتا ہے جلدی مل جاتا ہے اور بعض جلدی غصہ کرتا ہے جلدی مل جاتا ہے، سو یہ برابر برابر ہے اور بعض ان میں جلدی غصہ کرتا ہے دیر میں ملتا ہے آگاہ ہو بہتر ان میں وہ ہے جو دیر میں غصہ کرے جلد ملے۔ اور بدتر ان میں وہ ہے جو جلدی غصہ کرے اور دیر میں ملے۔ (مترجم: باقی رہی ایک صورت یعنی دیر میں غصہ کرے اور دیر میں ملے، سو وہ برابر برابر ہے انتہیٰ) اور فرمایا کہ ان میں سے بعض قرض جلد ادا کرتا ہے اور تقاضا سہولت اور خوبی سے ادا کرتا ہے اور بعض بری طرح ادا کرتا ہے اور سہولت سے تقاضا کرتا ہے اور بعض اچھی طرح ادا کرتا ہے شدت سے تقاضا کرتا ہے، سو وہ برابر برابر ہے اور آگاہ ہو بعض ان میں بری طرح ادا کرنے والا ہے اور بری طرح تقاضا کرنے والا ہے اور یہ سب سے بدتر ہے کہ اپنا حق لے لے اور پرایا نہ دے اور آگاہ ہو بہتر ان میں اچھی طرح ادا کرنے والا اور سہولت سے تقاضا کرنے والا، اور آگاہ ہو کہ بدتر ان میں بری طرح ادا کرنے والا بری طرح شدت سے تقاضا کرنے والا آگاہ ہو کہ غضب ایک چنگاری ہے آگ کی ابن آدم کے دل میں کیا تم دیکھتے نہیں اسی کی آنکھوں کی سرخی اور اس کی رگہائے گردن کے پھولنے کو پھر جس کو کچھ بھی اس کا اثر معلوم ہو، تو چاہیے زمین سے لپٹ جائے تاکہ یقین ہو کہ میں خاکی ہوں نہ ناری کہا راوی۔ نے اور ہم کنکھیوں سے دیکھتے تھے آفتاب کو کہ کچھ باقی ہے یا نہیں، سو فرمایا نبی ﷺ نے: آگاہ ہو باقی نہ رہا دنیا سے بہ نسبت اس کی جو گزر چکا مگر اتنا کہ جتنا باقی ہے تمہارے دن سے بہ نسبت اس کی جو گزر چکا اس میں سے۔

فائدہ: اس باب میں مغیرہ بن شعبہ اور ابوزید بن اخطب اور حذیفہ اور ابی مریم سے بھی روایت ہے۔ اور ذکر کیا ہے ان راویوں نے کہ نبی ﷺ نے خبر دی ان کو اس چیز کی کہ ہونے والی تھی قیامت تک۔

مترجم: اس حدیث میں بڑے بڑے فوائد ہیں۔ اول مسنون ہونا خطبہ کا قیاماً۔ دوسرے جائز ہونا نسیان کا انسان کے لیے حتیٰ کہ صحابہ رضی اللہ عنہم رسول اللہ ﷺ کے لیے بھی۔ تیسرے مذمت دنیا کی۔ چوتھے اخبار ساتھ خلافت اور حکومت امت کے کہ ویسا ہی واقع ہوا۔ پانچویں یہ کہ حکومت میں آزمائش ہے بندے کی۔ چھٹے تخویف دنیا اور عورتوں کے شر و فساد و مکر و عناد سے۔ ساتویں نہ ڈرنا خلق سے اظہار حق میں اور مامور ہونا ہر انسان کا اس کے ساتھ۔ آٹھویں مذمت نقضِ عہد کی۔ نویں درجات مردم کفر و ایمان میں اور

تفاوت فیما بینہم۔ دسویں تفاوت درجات غضب وفئی میں۔ گیارہویں تفاوت درجات ادائے دین اور تقاضا میں۔ بارہویں مذمت غضب کی۔ تیرہویں دوااس کی چودھویں استدلال جائز ہونا حالت قلبی پر آثار سے چہرہ کے۔ پندرھویں قلت عمر باقیہ دنیا۔

❀❀❀❀

٢٧۔ بَابُ: مَا جَاءَ فِيْ أَهْلِ الشَّامِ

اہل شام کی فضیلت کے بیان میں

(٢١٩٢) عَنْ قُرَّةَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((إِذَا فَسَدَ اَهْلُ الشَّامِ فَلَا خَيْرَ فِيْكُمْ لَا تَزَالُ طَائِفَةٌ مِنْ أُمَّتِيْ مَنْصُوْرِيْنَ لَا يَضُرُّهُمْ مَّنْ خَذَلَهُمْ حَتّٰى تَقُوْمَ السَّاعَةُ)) . (صحيح) قَالَ: مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمٰعِيلَ قَالَ: عَلِيُّ بْنُ الْمَدِيْنِيِّ: هُمْ أَصْحَابُ الْحَدِيْثِ . سلسلة الاحاديث الصحيحة (١٣٥/٣/١) تخريج فضائل الشام (٥)

ترجمہ روایت ہے قرہ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے جب بگڑ جائیں شام کے لوگ پھر خیر نہیں تم میں ہمیشہ رہے گا ایک فرقہ میری امت سے مدد کیا گیا نہ ضرر کرے گا جوان کی مدد چھوڑ دے یہاں تک کہ قائم ہوگی قیامت۔ کہا محمد بن اسماعیل نے کہا علی بن مدینی نے وہ فرقہ اصحاب حدیث ہیں۔

فائدہ: اس باب میں عبداللہ بن حوالہ اور ابن عمر اور زید بن ثابت اور عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہم سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

❀❀❀❀

☆ عَنْ بَهْزِ بْنِ حَكِيْمٍ عَنْ أَبِيْهِ، عَنْ جَدِّهٖ قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! أَيْنَ تَأْمُرُنِيْ؟ قَالَ: ((هٰهُنَا)) وَنَحَا بِيَدِهٖ نَحْوَ الشَّامِ. (صحيح - فضائل الشام ، حديث ١٣) [انظر السابق]

ترجمہ: ہمیں خبر دی بہز بن حکیم نے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے اپنے دادا سے کہ انہوں نے عرض کی یا رسول اللہ! کہاں حکم فرماتے ہیں آپ مجھ کو یعنی ہجرت کا یا قیام کا؟ فرمایا آپ ﷺ نے اس طرف اور اشارہ کیا آپ نے مبارک ہاتھ سے شام کی طرف۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

برکت رکھی ہے اللہ تعالیٰ نے ساتھ ارزانی غلہ کے اور کثرت اشجار وثمار کے اور جریان عیون وانہار کے اور مبعوث ہوئے اکثر انبیاء وہیں سے۔ اور ابی بن کعب رضی اللہ عنہ نے کہا اللہ تعالیٰ نے اس کو مبارک اس لیے فرمایا کہ کوئی میٹھا پانی دنیا میں نہیں مگر جڑ اس کی پھوٹی ہے صخرہ بیت المقدس کے نیچے سے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے کعب احبار سے فرمایا کہ تم سکونت کیوں نہیں

(۲۱۹۶) عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ : اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ اسْتَيْقَظَ لَيْلَةً فَقَالَ : ((سُبْحَانَ اللّٰهِ! مَاذَا اُنْزِلَ اللَّيْلَةَ مِنَ الْفِتْنَةِ؟ مَاذَا اُنْزِلَ مِنَ الْخَزَائِنِ؟ مَنْ يُوْقِظُ صَوَاحِبَ الْحُجُرَاتِ؟ يَا رَبَّ كَاسِيَةٍ فِي الدُّنْيَا، عَارِيَةٌ فِي الْاٰخِرَةِ)) .

(صحيح)

ترجمہ: روایت ہے سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے کہ نبی ﷺ جاگے ایک رات اور فرمایا سبحان اللہ! کتنے اترے ہیں آج کی رات فتنہ کتنے اترے ہیں خزانہ کون ہے کہ جگادے حجروں کی عورتوں کو یعنی امہات المؤمنین کو کہ بہت سی اوڑھنی پہننے والیاں ہیں دنیا میں کہ ننگی ہوں گی آخرت میں۔

فائدہ: یہ حدیث صحیح ہے۔

مترجم: بہت سی اوڑھنی والیان الخ۔ مراد اس سے وہ عورتیں ہیں جو باریک کپڑے پہنتی ہیں کہ بدن نظر آتا ہے یا مال حرام سے لباس بناتی ہیں کہ آخرت میں لباس تقویٰ سے محروم رہیں گی یا بہت سے کپڑے پہنتی ہیں زینت کے لیے ولیکن اپنے اعضاء نہیں ڈھانپتی جیسے اکثر اس زمانہ کی عورتیں ہیں۔

❀❀❀❀

(۲۱۹۷) عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : ((تَكُوْنُ بَيْنَ يَدَيِ السَّاعَةِ فِتَنٌ كَقِطَعِ اللَّيْلِ الْمُظْلِمِ يُصْبِحُ الرَّجُلُ فِيْهَا مُؤْمِنًا وَيُمْسِيْ كَافِرًا، وَيُمْسِيْ مُؤْمِنًا وَيُصْبِحُ كَافِرًا يَبِيْعُ اَقْوَامٌ دِيْنَهُمْ بِعَرَضٍ مِنَ الدُّنْيَا)) . (حسن صحيح ـ الصحيحة : ۷۵۸ ، ۸۱۰)

ترجمہ: روایت ہے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے ہوں گے قیامت کے قبل بہت سے فتنے شب تاریک کے ٹکڑوں کی مانند صبح کو ہوگا مرد اس میں مومن اور شام کو کافر اور شام کو ہوگا مؤمن اور صبح کو کافر، بیچیں گی بہت سی قومیں اپنے دین مال دنیا کے عوض میں۔

فائدہ: اس باب میں ابوہریرہ اور جندب اور نعمان بن بشیر اور ابوموسیٰ رضی اللہ عنہم سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث غریب ہے اس سند سے۔

❀❀❀❀

(۲۱۹۸) عَنِ الْحَسَنِ قَالَ : كَانَ يَقُوْلُ فِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ : يُصْبِحُ الرَّجُلُ مُؤْمِنًا وَيُمْسِيْ كَافِرًا، وَيُمْسِيْ مُؤْمِنًا وَيُصْبِحُ كَافِرًا، قَالَ : يُصْبِحُ الرَّجُلُ مُحَرِّمًا لِدَمِ اَخِيْهِ وَعِرْضِهٖ وَمَالِهٖ وَيُمْسِيْ مُسْتَحِلًّا لَهٗ، وَيُمْسِيْ مُحَرِّمًا لِدَمِ اَخِيْهِ وَعِرْضِهٖ وَمَالِهٖ وَيُصْبِحُ مُسْتَحِلًّا لَهٗ. (صحيح الاسناد عن الحسن وهو البصرى)

ترجمہ: روایت ہے حسن سے وہ کہتے تھے یہ جو آپ ﷺ نے فرمایا کہ صبح کو ہوگا مرد مؤمن اور شام کو کافر اور شام کو مؤمن اور صبح کو کافر، مطلب اس کا یہ ہے کہ صبح کو حرام سمجھے گا خون اپنے بھائی کا اور عزت اور مال اس کا اور شام کو حلال سمجھے گا ان تینوں کو،

اور شام کو ہوگا حرام سمجھنے والا اپنے بھائی کے خون اور عزت اور مال کو اور صبح کو ہوگا حلال سمجھنے والا اُن تینوں کو۔

مترجم: خلاصہ حسن کے قول کا یہ ہے کہ استحلال محرمات کا کفر ہے۔ انتہی۔

❀❀❀❀

(۲۱۹۹) عَنْ وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ وَرَجُلٌ يَسْأَلُهُ فَقَالَ: اَرَاَيْتَ اِنْ كَانَ عَلَيْنَا اُمَرَاءُ يَمْنَعُوْنَا حَقَّنَا وَيَسْأَلُوْنَا حَقَّهُمْ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اِسْمَعُوْا وَاَطِيْعُوْا فَاِنَّمَا عَلَيْهِمْ مَا حُمِّلُوْا وَ اِنَّمَا عَلَيْكُمْ مَا حُمِّلْتُمْ)). (اسناده صحيح)

ترجمہ: روایت ہے وائل بن حجر رضی اللہ عنہ سے کہ کہا انہوں نے سنا میں نے رسول اللہ ﷺ سے اور ایک مرد آپ ﷺ سے پوچھتا تھا پھر کہا اس سائل نے خبر دیجیے مجھے اگر ہوویں ہم پر ایسے حاکم کہ نہ دیں ہمارا حق اور طلب کریں ہم سے اپنا حق تو میں کیا کروں؟ فرمایا آپ ﷺ نے: سنو تم ان کی بات اور کہا مانو ان کا کہ ان پر ہے جو کچھ انہوں نے اٹھایا یعنی جو عمل کیا اور تم پر ہے جو تم نے اٹھایا۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

مترجم: غرض یہ کہ اگر وہ تمہارا حق نہ دیویں اموال غنیمت وغیرہ میں سے جب بھی تم ان کی اطاعت کرو اور ان پر خروج مت کرو اور تمہارا حق آخرت میں ملے گا جیسے ان کو ان کے ظلم کی سزا ملے گی۔

❀❀❀❀

۳۱۔ بَابٌ: مَا جَاءَ فِي الْهَرْجِ [وَالْعِبَادَةِ فِيْهِ]

قتل کے بیان میں

(۲۲۰۰) عَنْ اَبِيْ مُوْسٰى قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((اِنَّ مِنْ وَرَائِكُمْ اَيَّامًا يُرْفَعُ فِيْهَا الْعِلْمُ وَيَكْثُرُ فِيْهَا الْهَرْجُ)) قَالُوْا: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ! مَا الْهَرْجُ؟ قَالَ: ((اَلْقَتْلُ)). (صحيح ـ صحيح الجامع: ۲۲۲۹)

ترجمہ: روایت ہے ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ سے کہا فرمایا رسول اللہ ﷺ نے تمہارے بعد ایک زمانہ ہے کہ اٹھالیا جائے گا اس میں علم اور زیادہ ہوگا اس میں ہرج۔ عرض کی صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین نے یارسول اللہ! کیا ہے؟ ہرج فرمایا آپ ﷺ نے: قتل۔

فائدہ: اس باب میں ابوہریرہ اور خالد بن ولید اور معقل بن یسار رضی اللہ عنہم سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

❀❀❀❀

(۲۲۰۱) عَنْ مَعْقَلِ بْنِ يَسَارٍ رَدَّهُ اِلَى النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((اَلْعِبَادَةُ فِي الْهَرْجِ كَالْهِجْرَةِ اِلَيَّ)).

(صحيح) الروض النضير (۸۶۹)

ترجمہ: روایت ہے معقل بن یسار سے پہنچائی انہوں نے یہ حدیث رسول اللہ ﷺ تک کہ فرمایا آپ ﷺ نے: عبادت ایام قتل میں ایسی ہے جیسے ہجرت کرنا میری طرف۔

فائدہ: یہ حدیث صحیح ہے غریب ہے جانتے ہیں ہم اسے فقط معلیٰ بن زیاد کی روایت سے۔

مترجم: ایام قتل سے ایام فتنہ مراد ہیں۔

❀❀❀❀

٣٧۔ بَابٌ: حديث إِذا وُضِعَ السَّيفُ فِي أُمَّتِي لَمْ يُرْفَعُ عَنهَا إلىٰ يَوْمِ الْقِيامَةِ

جب رکھی جائے گی میری امت میں تلوار تو پھر قیامت تک ان کے درمیان نہ اٹھائی جائے گی

(٢٢٠٢) عَنْ ثَوْبَانَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((إِذَا وُضِعَ السَّيْفُ فِيْ أُمَّتِيْ لَمْ يُرْفَعْ عَنْهَا إِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ)). (صحيح ـ المشكاة: ٥٤٠٦) والحاكم فى المستدرك (٤/٤٤٩ـ ٤٥٠) وقال صحيح على شرط شيخين واقره الذهبى

ترجمہ: روایت ہے ثوبان رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے: جب رکھی جائے گی تلوار میری امت میں نہ اٹھائی جائے گی ان کے درمیان سے قیامت تک۔

فائدہ: یہ حدیث صحیح ہے۔

❀❀❀❀

٣٣۔ بَابُ: مَا جَاءَ فِي اتِّخَاذِ سَيفٍ مِنْ خَشَبٍ فِي الْفِتْنَةِ

فتنے میں لکڑی کی تلوار بنانے کے حکم میں

(٢٢٠٣) عَنْ عُدَيْسَةَ بِنْتِ أُهْبَانَ بْنِ صَيْفِيٍّ الْغِفَارِيِّ قَالَتْ: جَاءَ عَلِيُّ بْنُ اَبِيْ طَالِبٍ اِلٰى اَبِيْ فَدَعَاهُ اِلَى الْخُرُوْجِ مَعَهُ، فَقَالَ لَهُ اَبِيْ: اِنَّ خَلِيْلِيْ وَابْنَ عَمِّكَ عَهِدَ اِلَيَّ اِذَا اخْتَلَفَ النَّاسُ اَنْ اَتَّخِذَ سَيْفًا مِّنْ خَشَبٍ فَقَدِ اتَّخَذْتُهُ فَاِنْ شِئْتَ خَرَجْتُ بِهِ مَعَكَ: قَالَتْ: فَتَرَكَهُ.

(حسن صحيح) سلسلة الاحاديث الصحيحة (١٣٨٠)

ترجمہ: روایت ہے عدیسہ سے کہا انہوں نے آئے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ میرے باپ کے پاس اور بلایا ان کو کہ نکلیں وہ ان کے ساتھ یعنی لڑائی میں تو کہا ان سے میرے باپ نے کہ میرے دوست اور تمہارے ابن عم یعنی رسول اللہ ﷺ نے عہد لیا مجھ سے کہ

جب اختلاف پڑے لوگوں میں تو بناؤں میں تلوار لکڑی کی پھر اگر آپ چاہیں تو میں نکلوں آپ کے ساتھ۔ کہا راوی نے پھر چھوڑ دیا ان کو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے۔

فائدہ: اس باب میں محمد بن مسلمہ رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث حسن ہے غریب ہے نہیں جانتے ہم اسے مگر عبداللہ بن عبید کی روایت سے۔

❁❁❁❁

(۲۲۰۴) عَنْ اَبِیْ مُوْسٰی عَنِ النَّبِیِّ ﷺ اَنَّهٗ قَالَ فِی الْفِتْنَةِ: ((كَسِّرُوْا فِيْهَا قِسِيَّكُمْ، وَقَطِّعُوْا فِيْهَا اَوْتَارَكُمْ، وَالْزَمُوْا فِيْهَا اَجْوَافَ بُيُوْتِكُمْ، وَكُوْنُوْا كَابْنِ اٰدَمَ)).

(صحيح) ارواء الغليل (۲٤٥١) سلسلة الاحاديث الصحيحة (۱٥٣٥).

ترجمہ: روایت ہے ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ سے کہ نبی ﷺ نے فرمایا کہ فتنہ کے زمانہ میں توڑ ڈالو اپنی کمانیں اور کاٹ ڈالو ان کی زین اور لازم پکڑو گوشہ مکان کو اور ہو جاؤ ابن آدم کی مانند یعنی ہابیل کی مثل کہ مقتول ہونے پر صبر کیا۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے۔ اور عبدالرحمٰن بن ثروان ابوقیس اودی کا نام ہے۔

مترجم: لکڑی کی تلوار بنانا کنایہ ہے ترکِ قتال سے اور زمانہ فتن میں خلوت بہتر ہے جلوت سے۔

❁❁❁❁

٣٤۔ بَابُ: مَا جَاءَ فِیْ أَشْرَاطِ السَّاعَةِ

علامات قیامت کے بیان میں

(۲۲۰۵) عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّهٗ قَالَ: اُحَدِّثُكُمْ حَدِيْثًا سَمِعْتُهٗ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ لَا يُحَدِّثُكُمْ اَحَدٌ بَعْدِیْ اَنَّهٗ سَمِعَهٗ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((اِنَّ مِنْ اَشْرَاطِ السَّاعَةِ اَنْ يُّرْفَعَ الْعِلْمُ وَيَظْهَرَ الْجَهْلُ وَيَفْشُوَ الزِّنَا وَيُشْرَبَ الْخَمْرُ وَيَكْثُرَ النِّسَآءُ وَيَقِلَّ الرِّجَالُ حَتّٰى يَكُوْنَ لِخَمْسِيْنَ امْرَأَةً قَيِّمٌ وَاحِدٌ)). (اسناده صحيح)

ترجمہ: روایت ہے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے کہا کہ بیان کروں میں ایک حدیث کہ سنی میں نے رسول اللہ ﷺ سے نہ بیان کرے گا کوئی تم سے بعد میرے تحقیق کہ سنی میں نے وہ رسول اللہ ﷺ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے: قیامت کی نشانیوں میں سے ہے علم کا اٹھ جانا اور جہل کا پھیل جانا اور زنا کا فاش ہو جانا اور شراب بہت پیا جانا، اور کثرت نساء کی، اور قلت رجال کی یہاں تک کہ ہوگا پچاس عورتوں پر حاکم ایک مرد۔

فائدہ: اس باب میں ابوموسیٰ اور ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

٣٥۔ بَابٌ مِنْهُ

اسی بیان میں

(٢٢٠٦) عَنِ الزُّبَيْرِ بْنِ عَدِيٍّ قَالَ: دَخَلْنَا عَلَى أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: فَشَكَوْنَا إِلَيْهِ مَا نَلْقَى مِنَ الْحَجَّاجِ، فَقَالَ: مَا مِنْ عَامٍ إِلَّا الَّذِي بَعْدَهُ شَرٌّ مِّنْهُ حَتَّى تَلْقَوْا رَبَّكُمْ. سَمِعْتُ هٰذَا مِنْ نَبِيِّكُمْ ﷺ.

(صحيح ـ سلسلة الاحاديث الصحيحة: ١/ ١٠، ١٢١٨)

ترجمہ: روایت ہے زبیر بن عدی سے کہا داخل ہوا میں انس بن مالک رضی اللہ عنہ کے پاس اور شکایت کی ہم نے ان امور کی جو پہنچی ہم کو حجاج سے، سو کہا انس رضی اللہ عنہ نے کوئی سال ایسا نہیں ہے کہ بعد اس کے اس سے بدتر نہ ہو یہاں تک کہ ملاقات کرو گے تم اپنے رب سے، سنا میں نے یہ تمہارے نبی ﷺ سے۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

❁ ❁ ❁ ❁

(٢٢٠٧) عَنْ أَنَسٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((**لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى لَا يُقَالَ فِي الْأَرْضِ اللّٰهُ اللّٰهُ**)). (صحيح ـ سلسلة الاحاديث الصحيحة: ٣٠١٦)

ترجمہ: روایت ہے انس رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے قیامت قائم نہ ہوگی جب تک زمین ایسی جہل سے بھر نہ جائے کہ کہا جائے گا اس میں اللہ اللہ۔[1]

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے۔ روایت کی ہم سے محمد بن مثنیٰ نے انہوں نے خالد بن حارث سے انہوں نے حمید سے انہوں نے انس رضی اللہ عنہ سے مانند اس کی۔ اور مرفوع نہیں کیا اور یہ زیادہ صحیح ہے اول سے۔

❁ ❁ ❁ ❁

٣٦۔ بَابٌ مِنْهُ

اسی بیان میں

(٢٢٠٨) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((**تَقِيءُ الْأَرْضُ أَفْلَاذَ كَبِدِهَا أَمْثَالَ الْأُسْطُوَانِ مِنَ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ**)) قَالَ: **فَيَجِيءُ السَّارِقُ فَيَقُولُ فِي مِثْلِ هٰذَا قُطِعَتْ يَدِي، وَيَجِيءُ الْقَاتِلُ فَيَقُولُ فِي هٰذَا قَتَلْتُ، وَيَجِيءُ الْقَاطِعُ فَيَقُولُ فِي هٰذَا قَطَعْتُ رَحِمِي، ثُمَّ يَدَعُونَهُ**

[1] اس حدیث سے ذاکرین کی کمال فضیلت معلوم ہوئی گویا عالم انہی کے لیے ہے اور سب طفیلی ہیں۔

فَلَا يَأْخُذُوْنَ مِنْهُ شَيْئًا)). (صحيح)

ترجمہ: روایت ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قے کر دے گی زمین اپنے جگر گوشوں کو مثل کھنبوں کے سونے اور چاندی سے۔ فرمایا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے: پھر آئے گا چور اور کہے گا اسی کے لیے کاٹا گیا میرا ہاتھ، اور آئے گا قاتل اور کہے گا اسی کے لیے میں نے خون کیا اور آئے گا قاطع رحم اور کہے گا اسی کے لیے میں نے قطع رحم کیا، پھر چھوڑ دیں گے یہ سب لوگ اور کچھ نہ لیں گے اس میں سے۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے۔ نہیں جانتے ہم اسے مگر اسی سند سے۔

❀❀❀❀

٣٧۔ بَابٌ مِنْهُ

اسی بیان میں

(٢٢٠٩) عَنْ حُذَيْفَةَ بْنِ الْيَمَانِ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى يَكُوْنَ اَسْعَدَ النَّاسِ بِالدُّنْيَا لُكَعُ بْنُ لُكَعٍ)). (صحيح ـ المشكاة: ٢٣٦٥ ـ التحقيق الثانى)

ترجمہ: روایت ہے حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے: قیامت قائم نہ ہوگی یہاں تک کہ بڑا نصیب ور دنیا میں لکع ابن لکع ہوئے۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے۔ اور نہیں جانتے ہم اسے مگر عمرو بن ابی عمرو کی روایت سے۔

مترجم: لکع بضم لام و فتح کاف لئیم اور غلام اور احمق و بے وقوف کو کہتے ہیں۔ مراد یہ ہے کہ حمقاء کو امارت اور تونگری ہوگی جن کی پشت ہا پشت سے بیوقوفی اور حماقت وراثۃً چلی آتی ہو۔

❀❀❀❀

٣٨۔ بَابُ: مَا جَاءَ فِيْ عَلَامَةِ حُلُوْلِ الْمَسْخِ وَالْخَسْفِ

شکلوں کے مسخ ہونے اور زمین میں دھنسنے کے جائز ہونے کی نشانیوں کے بیان میں

(٢٢١٠) عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((اِذَا فَعَلَتْ اُمَّتِيْ خَمْسَ عَشْرَةَ خَصْلَةً حَلَّ بِهَا الْبَلَاءُ)) قِيْلَ: وَمَا هِيَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ؟ قَالَ: ((اِذَا كَانَ الْمَغْنَمُ دُوَلًا، وَالْاَمَانَةُ مَغْنَمًا، وَالزَّكَاةُ مَغْرَمًا، وَاَطَاعَ الرَّجُلُ زَوْجَتَهُ وَعَقَّ اُمَّهُ، وَبَرَّ صَدِيْقَهُ وَجَفَا اَبَاهُ، وَارْتَفَعَتِ الْاَصْوَاتُ فِي الْمَسَاجِدِ، وَكَانَ زَعِيْمُ الْقَوْمِ اَرْذَلَهُمْ، وَاُكْرِمَ الرَّجُلُ مَخَافَةَ شَرِّهِ، وَشُرِبَتِ الْخُمُوْرُ وَلُبِسَ

الْحَرِيرُ، وَاتُّخِذَتِ الْقِيَانُ وَالْمَعَازِفُ، وَلَعَنَ آخِرُ هٰذِهِ الْأُمَّةِ أَوَّلَهَا، فَلْيَرْتَقِبُوا عِنْدَ ذٰلِكَ رِيحًا حَمْرَاءَ، أَوْ خَسْفًا وَ مَسْخًا)).

(ضعيف ـ المشكاة: ٥٤٥١) ضعيف الجامع الصفير (٦٠٨) اس میں فرج بن فضالہ ضعیف راوی ہے

ترجمہ روایت ہے علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے: جب کرنے لگے میری امت پندرہ کام اتریں گی اس پر بلائیں پوچھا اصحاب نے کون سے کام ہیں وہ یا رسول اللہ! فرمایا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے: جب ہو جائے مال غنیمت دولت اور ہو جائے امانت غنیمت، اور زکوٰۃ چٹی اور کہا مانے آدمی اپنی بیوی کا اور ناراض کرے اپنی ماں کو اور احسان کرے اپنے دوست سے، اور ظلم کرے اپنے باپ پر اور بلند ہوں آوازیں مسجدوں میں، اور چودھری قوم کا رذالہ ہو، اور تعظیم کی جائے آدمی کی اس کے شر کے خوف سے اور پیے جائیں شراب، اور پہنے جاویں ریشمی کپڑے، اور لے جائیں گانے والی لونڈیاں اور باجے، اور لعنت کرے آخر امت اول کو، پس منتظر رہو اس وقت سرخ ہوا کے یا خسف و مسخ کے۔

فائدہ: یہ حدیث غریب ہے۔ نہیں جانتے ہم اسے علی رضی اللہ عنہ کی روایت سے مگر اسی سند سے اور نہیں جانتے ہم کہ کسی نے روایت کی ہو یہ حدیث یحییٰ بن سعید سے سوا فرج بن فضالہ کے۔ اور کلام کیا ہے ان میں بعض اہل حدیث نے۔ اور ضعیف کہا بسبب حافظہ ان کے۔ اور روایت کی ان سے وکیع اور کئی اماموں نے۔

❀❀❀❀

(٢٢١١) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ((إِذَا اتُّخِذَ الْفَيْءُ دُوَلًا وَالْأَمَانَةُ مَغْنَمًا، وَالزَّكَاةُ مَغْرَمًا، وَتُعُلِّمَ لِغَيْرِ الدِّينِ وَأَطَاعَ الرَّجُلُ امْرَأَتَهُ وَعَقَّ أُمَّهُ وَأَدْنٰى صَدِيقَهُ وَأَقْصٰى أَبَاهُ، وَظَهَرَتِ الْأَصْوَاتُ فِي الْمَسَاجِدِ، وَسَادَ الْقَبِيلَةَ فَاسِقُهُمْ، وَكَانَ زَعِيمُ الْقَوْمِ أَرْذَلَهُمْ، وَأُكْرِمَ الرَّجُلُ مَخَافَةَ شَرِّهِ، وَظَهَرَتِ الْقَيْنَاتُ وَالْمَعَازِفُ، وَشُرِبَتِ الْخُمُورُ، وَلَعَنَ آخِرُ هٰذِهِ الْأُمَّةِ أَوَّلَهَا فَلْيَرْتَقِبُوا عِنْدَ ذٰلِكَ رِيحًا حَمْرَاءَ وَزَلْزَلَةً وَخَسْفًا وَمَسْخًا وَقَذْفًا، وَآيَاتٍ تَتَابَعُ كَنِظَامٍ بَالٍ قُطِعَ سِلْكُهُ فَتَتَابَعَ)).

(ضعيف ـ المشكاة: ٥٤٥٠ سلسلة الاحاديث الضعيفة (١٧٢٧) اس میں رمیح الجذامی مجہول راوی ہے)

ترجمہ روایت ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب کہ ٹھہرایا جائے مال غنیمت دولت اور امانت غنیمت اور زکوٰۃ چٹی اور علم سیکھا جائے غیر دین کے لیے اور کہا مانے مرد اپنی بیوی کا، اور نافرمانی کرے ماں کی اور ملے دوستوں سے اور دور بھاگے باپ سے، اور بلند ہوں آوازیں مسجدوں میں، اور سردار ہو قبیلہ کا فاسق ان کا اور چودھری ہوں قوم کا رذالہ ان میں کا اور تعظیم کی جائے آدمی کی اس کے شر کے خوف سے، اور پھیل پڑیں گانے والیاں اور باجے، اور پی جائے شراب اور لعنت کرے آخر امت اول کو۔ پس منتظر رہو اس وقت سرخ ہوا اور زلزلہ اور خسف اور مسخ اور آسمان سے پتھر

برسنے کے، اور ظہور آیات کے کہ پے در پے ظاہر ہوں گویا کہ ٹوٹ گیا پرانا تا گا کسی لڑی کا۔ سو پے در پے گرنے لگے دانے یعنی ایسا جلدی جلدی آ ثار قیامت کا ظہور ہوگا۔

فائدہ: یہ حدیث غریب ہے۔ نہیں جانتے ہم اسے مگر اسی سند سے۔

❀❀❀❀

(۲۲۱۲) عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ: اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((**فِيْ هٰذِهِ الْأُمَّةِ خَسْفٌ وَمَسْخٌ وَقَذْفٌ**)) فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ! وَمَتٰى ذَاكَ؟ قَالَ: ((**اِذَا ظَهَرَتِ الْقِيَانُ وَالْمَعَازِفُ وَشُرِبَتِ الْخُمُوْرُ**)). (حسن ـ الصحيحة: ١٦٠٤)

ترجمہ: روایت ہے عمران بن حصین سے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اس امت میں خسف ومسخ وقذف ہے۔ سو عرض کی ایک مرد نے مسلمانوں میں سے یارسول اللہ ﷺ کب ہوگا یہ؟ فرمایا جب کہ پھیل پڑیں گانے والیاں اور باجے اور پی جائے شراب۔

فائدہ: یہ حدیث غریب ہے۔ اور مروی ہوئی یہ اعمش سے انہوں نے روایت کی عبدالرحمٰن بن سابط سے انہوں نے نبی ﷺ سے مرسلاً۔

❀❀❀❀

۳۹۔ بَابُ: مَا جَاءَ فِيْ قَوْلِ النَّبِيِّ ﷺ ((بُعِثْتُ أَنَا وَالسَّاعَةُ كَهَاتَيْنِ يَعْنِي السَّبَّابَةَ وَالْوُسْطٰى))

بعثت نبی ﷺ اور قیامت کے قرب میں

(۲۲۱۳) عَنِ الْمُسْتَوْرِدِ بْنِ شَدَّادٍ الْفِهْرِيِّ، رَوَاهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((**بُعِثْتُ اَنَا فِيْ نَفْسِ السَّاعَةِ فَسَبَقْتُهَا كَمَا سَبَقَتْ هٰذِهِ هٰذِهِ لِإِصْبَعَيْهِ السَّبَّابَةِ وَالْوُسْطٰى**)).

(ضعيف ـ المشكاة: ٥٥١٣) اس میں مجالد بن سعید راوی ضعیف ہے۔

ترجمہ: روایت ہے مستورد بن شداد فہری سے روایت کی انہوں نے یہ حدیث نبی ﷺ سے کہ فرمایا آپ ﷺ نے: بھیجا گیا ہوں میں نفس قیامت میں پھر آگے بڑھ گیا میں اس سے جیسا کہ آگے بڑھ گئی یہ انگلی اس انگلی سے، اور اشارہ کیا آپ ﷺ نے شہادت اور بیچ کی انگلی کی طرف۔

فائدہ: یہ حدیث غریب ہے مستورد بن شداد کی روایت سے۔ نہیں جانتے ہم اسے مگر اسی سند سے۔

مترجم: نفس قیامت سے مراد ہے وقت قیام وقرب اس کا اور بعض نے کہا کہ مجازاً آپ ﷺ نے قیامت کو ذی نفس ٹھہرایا مثل

انسان کے یعنی قرب سے گزرنے والا اپنے نزدیک والے کے دم سے آگاہ ہوتا ہے ویسا ہی میں قیامت کے دم سے آگاہ ہوا بسبب قرب کے اور مبعوث ہوا میں اس کے ظہور اور اشراط کے وقت میں۔ اور بعض روایتوں میں نسم الساعۃ بھی وارد ہوا ہے۔

❀❀❀❀

(۲۲۱۴) عَنْ اَنَسٍ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((بُعِثْتُ اَنَا وَالسَّاعَةُ كَهَاتَيْنِ)) وَاَشَارَ اَبُوْدَاوُدَ بِالسَّبَابَةِ وَالْوُسْطٰى - فَمَا فَضَلُ اِحْدَاهُمَا عَلَى الْاُخْرٰى. (صحيح)

ترجمہ: روایت ہے انس رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے بھیجا گیا میں اور قیامت مانند اس کے اور اشارہ کیا ابوداوٗد نے انگشت شہادت اور بیچ کی انگلی سے پھر کیا ہے زیادتی ایک کی دوسرے پر یعنی بہت تھوڑی ہے۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

مترجم: اس حدیث میں اشارہ ہے قرب قیامت کی طرف مجازاً اور اگر ساری دنیا کی عمر کو زمان آدم سے قیامت تک مثل ایک انسان کے فرض کریں تو جو فرق اس کی انگشت شہادت اور بیچ کی انگلی میں نکلے گا اتنا ہی زمانہ آنحضرت ﷺ کے وقت سے قیامت تک ہے۔

❀❀❀❀

۴۰۔ بَابُ: مَا جَاءَ فِيْ قِتَالِ التُّرْكِ

ترکوں سے قتال کے بیان میں

(۲۲۱۵) عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ: اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: ((لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى تُقَاتِلُوْا قَوْمًا نِعَالُهُمُ الشَّعْرُ، وَلَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى تُقَاتِلُوْا قَوْمًا كَاَنَّ وُجُوْهَهُمُ الْمَجَانُّ الْمُطْرَقَةُ)). (اسناده صحيح)

ترجمہ: روایت ہے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: قیامت نہ ہوگی یہاں تک کہ تم لڑو گے ایک قوم سے کہ نعلین ان کی بالوں کی ہیں اور قیامت قائم نہ ہوگی یہاں تک کہ لڑو تم ایک قوم سے کہ منہ ان کے مثل ڈھالوں تہ برتہ کے ہیں۔

فائدہ: اس باب میں ابوبکر صدیق اور بریدہ اور ابوسعید اور عمرو بن تغلب اور معاویہ رضی اللہ عنہم اجمعین سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

مترجم: اس حدیث میں خطاب ہے عرب کو اور کئی روایتوں میں عرب اور ترک کے مقاتلہ کی خبر آئی ہے۔ اور بخاری میں مروی ہے کہ قائم نہ ہوگی قیامت یہاں تک کہ لڑو گے تم خوز و کرمان سے کہ ایک قوم ہے اعاجم سے سرخ رُو اور ایک لفظ میں چوڑے منہ چھوٹی ناک خورد چشم آیا ہے۔ گویا کہ منہ ان کے ڈھالیں ہیں تہ برتہ۔ اور اشاعہ میں کہا ہے کہ نعلین ان کی جلود موئدار سے ہے جو غیر مدبوغ ہو اور احتمال ہے کہ کثرت بالوں کی مراد ہو کہ بال ان کے پامال ہوتے ہیں جیسے کہ نعل پامال ہوتی ہے۔ انتہی۔

مگر یہ احتمال اخیر ظاہر حدیث سے بعید معلوم ہوتا ہے۔ اور ایک روایت میں آیا ہے کہ ترک کرو ترک کو۔ جب تک کہ

ترک کریں وہ تم کو اور ایک روایت میں آیا ہے کہ وہ اصحاب باس شدید ہیں اور صاحبان غنائم قلیلہ۔ اور چھٹی صدی میں خروج کیا چنگیز خاں نے اور فتنہ اس کا تمامی قریٰ و امصار میں پہنچا اور اس کے قبل بھی عرب اور ترک کے درمیان کئی مقابلے ہوئے۔ اور تاج الدین سبکی نے طبقات میں کہا ہے کہ نہیں ہوا کوئی فتنہ مثل فتنہ تتار کے جب سے پیدا کیا اللہ تعالیٰ نے دنیا کو اس لیے کہ ویران کیا انہوں نے مساجد کو، خراب کیا معابد کو، بے چراغ کیا امصار کو، برباد کیا دیار کو، جلایا مصاحف کو اور کتب کو، قتل کیا مردوں کو، قید کیا عورتوں کو، پیٹ پھاڑ ڈالے مستورات کے، اور نکالا اولاد کو ان کے بطنوں سے۔ انتہیٰ (حج)۔

❀❀❀❀

۴۱۔ بَابُ: مَا جَاءَ إِذَا ذَهَبَ كِسْرٰى فَلَا كِسْرٰى بَعْدَهُ

اس بیان میں کہ کسریٰ کے جانے کے بعد پھر کوئی کسریٰ نہیں ہوگا

(۲۲۱۶) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((إِذَا هَلَكَ كِسْرٰى فَلَا كِسْرٰى بَعْدَهُ وَإِذَا هَلَكَ قَيْصَرُ فَلَا قَيْصَرَ بَعْدَهُ، وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهِ لَتُنْفَقَنَّ كُنُوْزُهُمَا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ)). (اسنادہ صحیح)

ترجمہ: روایت ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے: جب ہلاک ہو جائے گا کسریٰ تو کسریٰ نہیں اس کے بعد، اور جب ہلاک ہو جائے گا قیصر تو پھر کوئی قیصر اس کے بعد نہیں، اور قسم ہے اس پروردگار کی کہ میری بقائے روح اس کے قبضہ قدرت میں ہے، بے شک تم خرچ کرو گے خزانے کسریٰ و قیصر کے اللہ کی راہ میں یعنی جہاد میں۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

مترجم: کسریٰ لقب ہے شاہ فارس کا اور قیصر لقب ہے سلطان روم کا اور زمانہ میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ اور عثمان ذوالنورین رضی اللہ عنہ کے اکثر ممالک روم و فارس فتح ہوئے بعض صلحاً بعض عنوۃً کہ تفصیل اس کی کتب تواریخ میں مذکور ہے۔

❀❀❀❀

۴۲۔ بَابُ: مَا جَاءَ لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى تَخْرُجَ نَارٌ مِنْ قِبَلِ الْحِجَازِ

اس بیان میں کہ حجاز سے آگ نکلنے سے پہلے قیامت قائم نہیں ہوگی

(۲۲۱۷) عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ عَنْ أَبِيْهِ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((سَتَخْرُجُ نَارٌ مِّنْ حَضْرَمَوْتَ أَوْ مِنْ نَحْوِ بَحْرِ حَضْرَمَوْتَ قَبْلَ يَوْمِ الْقِيَامَةِ تَحْشُرُ النَّاسَ)) قَالُوْا: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ فَمَا تَأْمُرُنَا؟ قَالَ: ((عَلَيْكُمْ بِالشَّامِ)). (صحیح ـ فضائل الشام: ۱۱ ـ المشكاة: ٦٢٦٥)

ترجمہ: روایت ہے سالم بن عبداللہ سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے قریب ہے کہ نکلے گی

نکلے گی ایک آگ حضرموت سے یا یہ فرمایا کہ نکلے گی حضرموت کے دریا کی طرف سے روز قیامت کے پہلے کہ جمع کر دے گی لوگوں کو۔ عرض کیا صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین نے پھر آپ کیا حکم فرماتے ہیں ہم کو؟ فرمایا آپ ﷺ نے: لازم پکڑو تم سکونت شام کی۔

فائدہ: اس باب میں حذیفہ بن اسید اور انس اور ابو ہریرہ اور ابو ذر رضوان اللہ علیہم اجمعین سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے ابن عمر رضی اللہ عنہما کی روایت سے۔

❀❀❀❀

٤٣۔ بَابُ: لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰی يَخْرُجَ كَذَّابُوْنَ

اس بیان میں کہ جب تک جھوٹے کذاب نہ نکلیں اس وقت تک قیامت قائم نہیں ہوگی

(٢٢١٨) عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰی يُنْبَعِثَ كَذَّابُوْنَ دَجَّالُوْنَ قَرِيْبٌ مِّنْ ثَلَاثِيْنَ كُلُّهُمْ يَزْعُمُ اَنَّهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ)) . (صحيح ـ سلسلة الاحاديث الصحيحة: ١٦٨٣)

ترجمہ: روایت ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہا فرمایا رسول اللہ ﷺ نے: قیامت قائم نہ ہوگی جب تک کہ نہ اٹھیں کذابون دجالون قریب تیس شخصوں کے کہ ہر ایک ان میں سے دعویٰ کرتا ہوگا کہ وہ رسول ہے اللہ تعالیٰ کا۔

فائدہ: اس باب میں جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ اور ابن عمر رضی اللہ عنہما سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

مترجم: انہیں میں سے ہے اسود عنسی صاحب صنعا اور مسیلمہ کذاب صاحب یمامہ کہ آنحضرت ﷺ نے خواب میں دیکھا کہ آپ کے ہاتھ میں دو کنگن ہیں سونے کے پھر برے لگے وہ آپ ﷺ کو تو حکم ہوا کہ پھونک دو اس کو پھر پھونک دیا آپ ﷺ نے اور وہ اڑ گئے، سو تاویل کی آپ ﷺ نے کہ یہ دونوں کنگن سے مراد کذابان مذکور ہیں۔

پس اسود عنسی ایک مرد شعبدہ باز تھا اور دو شیطان اس کے مسخر تھے کہ احوال مردم سے خبر دیتے تھے۔ ایک شقیق دوسرا سحیق نامی اور ایک خرِ معلم اس کے ساتھ تھا کہ جب اسے کہتے کہ اپنے رب کو سجدہ کر اسے سجدہ کرتا تھا اس لیے اسے ذوالحمار کہتے تھے اہل نجران مرتد ہو کر اس کے مطیع ہوئے اور وہ اس میں سے چھ سو آدمی لے کر صنعا میں اترا اور فیروز کے ہاتھ سے مارا گیا نام اس کا عیہلہ بن کعب تھا۔

دوسرا مسیلمہ کذاب کہ وحشی قاتل حمزہ کے ہاتھ سے مقتول ہوا اور جہنم میں پہنچا اور وہ ملعون سجع ہائے ناموزون گھڑتا تھا۔ اور مقابلہ قرآن کا قصد کرتا تھا چنانچہ یہ عبارت کفر اشارت اسی کی ہے اَلْفِيْلُ مَاالْفِيْلُ لَهٗ خُرْطُوْمٌ طَوِيْلٌ اِنَّ ذٰلِكَ مِنْ خَلْقِ رَبِّنَا الْجَلِيْلِ۔

تیسرا ان میں ابن صیاد ہے مگر اسے دجال کبیر نہ کہیں۔ اور حافظ ابن حجر نے فتح الباری میں ترجیح بھی اسی کو دی ہے کہ وہ دجال کبیر نہیں۔ چنانچہ روایت تمیم داری کی بھی اسی پر دال ہے۔

چوتھا طلیحہ بن خویلد اسدی کہ بنی اسد میں ظاہر ہوا کہ نواحی خیبر میں ہے اور غطفان نے اس کی مدد کی اور بعد دعویٰ نبوت

کے تائب ہوا اور رجوع کیا اسلام کی طرف زمان ابوبکر رضی اللہ عنہ میں۔

پانچویں سجاع بنت سوید عورت نے دعویٰ نبوت کیا تمام قبیلہ تمیم اس کی نصرت پر مجتمع ہو گئے وہ مسیلمہ کذاب کے نکاح میں آئی اور اپنی نبوت باطلہ اپنے خصم کو بخش دی اور اپنے مہر میں نماز عصر اپنی امت ملعونہ پر سے معاف کر دی۔ رشاطی نے کہا بنو تمیم اب تک نماز عصر نہیں پڑھتے اور کہتے ہیں یہ مہر ہے ہماری کریمہ کا اس کو ہم ہاتھ سے نہ دیں گے پھر سجاع زمانِ معاویہ میں مشرف باسلام ہوئی۔

چھٹا مختار ثقفی ہے کہ ابن زبیر رضی اللہ عنہما کے زمانہ میں ظاہر ہوا اس کا دعویٰ تھا کہ مجھ پر وحی آتی ہے اور میں رسول اللہ ﷺ کا مختار ہوں چنانچہ اسماء رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ فرمایا آنحضرت ﷺ نے کہ نکلیں گے ثقیف سے تین شخص کذاب وزیال ومبیر۔ روایت کیا اس کو ابونعیم بن حماد نے۔ اور ایک روایت میں ہے کہ نکلے گا ثقیف سے کذاب ومبیر کہا گیا ہے کہ مراد کذاب سے مختار بن عبید ثقفی ہے اور مراد مبیر سے حجاج بن یوسف۔

ساتواں متنبی شاعر مشہور کہ بعد نبوت تائب ہوا۔

آٹھواں بہبود کہ معتمد باللہ کے زمانہ میں ظاہر ہوا اس کا دعویٰ تھا کہ مجھے خلق کی طرف بھیجا ہے مگر رسالت کو رد کیا اور دعویٰ کرتا تھا کہ مجھے مغیبات پر اطلاع حاصل ہے۔

نواں یحییٰ زکرویہ قرمطی کہ مکتفی باللہ کی خلافت میں ظاہر ہوا۔

دسواں بعد اس کے بھائی اس کا ظاہر ہوا حسین اس کے بعد ابن عم اس کا عیسیٰ بن مہرویہ کہ اس نے گمان کیا کہ آیۃ ﴿ یاایھا المدثر ﴾ میں لفظ مدثر خطاب اسی کو ہے اور غلام مطوق کو اپنے نور کے ساتھ مسمّٰی کر کے ملک شام پر غالب ہوا اور بہت تباہی اور خرابی کی۔ اور لوگوں نے اس کے لیے منابر پر بددعا کی وہ مارا گیا لعنۃ اللہ علیہ۔

اور زمانہ مقتدر میں ابوطاہر قرمطی ظاہر ہوا کہ حجر اسود کو کعبہ سے کھود کر لے گیا اور زمانہ راضی باللہ میں محمد بن علی شلمعانی ظاہر ہوا کہ اسے ابن ابی العراق کہتے تھے اور اس نے مشہور کیا کہ مدعی الوہیت ہے اور زندہ کرتا ہے مردہ کو پس ایک جماعت کے مقتول ومصلوب ہوا اور خلافت مطیع باللہ میں ایک قوم ظاہر ہوئی قائل تناسخ اور اس میں ایک جوان تھا کہ گمان کرتا تھا کہ روح حضرت علی رضی اللہ عنہ کی نے اس میں انتقال کی ہے اور اس کی بیوی حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کے انتقال روح کی مدعی تھی اپنے میں اور اس نے یہ بھی گمان کیا تھا کہ میں جبرئیل ہوں اور پھر بعد زدوکوب کے اس نے اپنے کو سیدوں میں منسوب کیا اور بحکم معزالدولہ رہا ہوا۔

اور خلافتِ مستظہر میں ایک شخص ظاہر ہوا نواحی نہاوند میں اور دعویٰ نبوت کیا اور ایک جماعت اس کے ساتھ ہو گئی پھر وہ بعد گرفتاری مقتول ہوا اور ایک جماعت مردوں عورتوں کی نے مغرب میں ظہور کیا ان میں ایک مرد تھا موسوم بہ لا اور مدعی تھا کہ حدیث میں جو وارد ہوا ہے ((لَا نَبِیَّ بَعْدِیْ)) اس لا سے میں ہی مراد ہوں یعنی مسمّٰی باسم لا نبی ہے اور نہی میں ہے غازاری ساحر کہ ابوجعفر کے ہاتھ سے مقتول ہوا اور انہی میں ایک عورت ہے کہ مدعیہ نبوت تھی جب اس سے کہتے کہ آپ نے فرمایا ((لَا نبی بَعْدِیْ)) وہ

کہتے کہ آپ نے نفی کی ہے۔ نبی کہ نہ نبیہ کی اور میں تو نبیہ ہوں۔

بیت المقدس میں ایک یہودی نے دعویٰ کیا کہ وہ مسیح بن مریم علیہ السلام ہے مرد خوش بیان شیرین زبان تھا۔ جب اسے گرفتار کرنا چاہا وہ بھاگ گیا بعد گرفتاری مسلمان ہوا۔

ایک اور مرد نے دعویٰ کیا مہدی ہونے کا اور مقتول ہوا۔

اور ہندوستان میں ۱۰۰۰ھ میں اکبر بادشاہ ظاہر ہوا دعویٰ نبوت بلکہ خدائی کا کیا۔ اور علماء و مشائخان دیندار پر ظلم و جفا کیا اور ایک نیا دین نکال کر دین الٰہی کے ساتھ موسوم کیا اور فتنہ عظیم اور غوغائے فخیم اس سے ظاہر ہوا۔ ابوالفضل اور فیضی دونوں نے اس کے خوشامد خوروں میں سے تھے۔ اور لوگوں کو اس کے باطل کی طرف دعوت کرتے تھے چنانچہ کسی شاعر نے کہا ہے بیت:

خد پناہ و بداز جلیس بد مذہب　　خراب کرد ابوالفضل شاہ اکبررا

اور ازانجملہ رتن ہندی ہے کہ اس نے دعویٰ صحابیت کیا۔ حالانکہ ظہور اس کا قرن سادس میں ہوا اور بہت سی خرافات لوگوں نے اس کے باب میں کہیں اور وہ ایک جھوٹا خبیث تھا اور منجملہ مدعیان نبوت اسحاق اخرس کہ آخر میں خلافت سفاح کے ظاہر ہوا اور دعویٰ نبوت کیا اور خلق کثیر اس کے تابع ہوئی اور بصرہ اور عمان وغیرہ میں غالب ہوا۔ آخر مقتول ہوا۔

اور فارس بن یحییٰ ساباطی خلافت مغر میں بلدہ تینس میں مدعی نبوت ہوا اور بذریعہ شعبدہ احیاء اموات و ابراء ابرص وغیرہ کو اپنا معجزہ قرار دیا۔ اور ایک مرد راعی نے ایک عصا بنایا اور مسلک موسوی اختیار کیا اور عصا نظر خلائق میں اژدہا ہو جاتا تھا اور نظارگی مسحور ہو جاتی تھی۔

اور مامون کے زمانہ میں عبداللہ بن میمون نے دعویٰ نبوت کیا مامون نے اس کو قید کیا یہاں تک کہ قید ہی میں دارالبوار کو واصل ہوا۔ (حج)

❀❀❀❀

(۲۲۱۹) عَنْ ثَوْبَانَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰی تَلْحَقَ قَبَائِلُ مِنْ أُمَّتِيْ بِالْمُشْرِكِيْنَ وَحَتّٰی يَعْبُدُوا الْأَوْثَانَ وَإِنَّهُ سَيَكُوْنُ فِيْ أُمَّتِيْ ثَلَاثُوْنَ كَذَّابُوْنَ كُلُّهُمْ يَزْعُمُ أَنَّهُ نَبِيٌّ وَأَنَا خَاتِمُ النَّبِيِّيْنَ لَا نَبِيَّ بَعْدِيْ)). (صحيح) (المشكاة: ٥٤٠٦، الصحيحة: ١٦٨٣)

ترجمہ: روایت ہے ثوبان رضی اللہ عنہ سے کہا فرمایا رسول اللہ ﷺ نے قیامت قائم نہ ہوگی یہاں تک کہ ملحق ہو جائیں گے کئی قبیلہ میری امت کے مشرکوں سے اور یہاں تک کہ پوجیں اوثان کو اور قریب ہے کہ ہوں گے میری امت میں تیس جھوٹے کہ ہر ایک دعویٰ کرتا ہوگا کہ وہ نبی ہے اور فرمایا میں خاتم النبیین ہوں۔ کوئی نبی نہیں میرے بعد۔

فائدہ: یہ حدیث صحیح ہے۔

مترجم: اوثان جمع ہے وثن کی جیسے اوطان جمع ہے وطن کی۔ اور وثن وہ ہے کہ جس کو جثہ ہے بنایا گیا جو اہر ارض یا خشب وحجارہ سے مثل صورت آدمی کی اور صنم تصویر ہے بغیر جثہ کے کاغذ یا دیوار پر کھچی ہو یا کسی اور چیز پر۔ اور بعض نے کہا ہے کہ دونوں برابر ہیں اور کبھی وثن کو غیر صورت کے لیے استعمال کرتے ہیں اس صورت میں کہ عام ہوگا معنی اول سے اور اسی قبیل سے ہے حدیث عدی کی کہ کہا انہوں نے حاضر ہوا میں خدمت میں آنحضرت ﷺ کے اور میرے گلے میں صلیب تھی سونے کی، سو فرمایا آپ ﷺ نے ﴿اَلْقِ هٰذَا الْوَثَنَ عَنْكَ﴾ یعنی دور کر اس وثن کو اپنے سے۔ اور بعض نے کہا ہے ہر معبود باطل اگر جسم وصورت رکھتا ہے صنم ہے ورنہ وثن ہے۔ اور جمع اس کی اوثان بھی آتی ہے چنانچہ ابن عباس رضی اللہ عنہما نے ﴿ اِنْ يَّدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِهٖۤ اِلَّاۤ اِنٰثًا ﴾ پڑھا ہے کہ اصل میں وثنا تھا واؤ ہمزہ سے بدل گیا اور قرأت مشہور اناثا ہے اور داخل ہیں اس خبر میں بے جثہ پرست، ستارہ پرست، گور پرست، پیر پرست، شجر پرست، حجر پرست، چلہ پرست، جھنڈا پرست، چھڑی پرست غرض یہ کہ جو غیر اللہ کے ساتھ افعال عبادت بجالاتے ہیں مثل سجدہ ورکوع وغیرہ کے جو مخصوص ہیں باری تعالیٰ کے ساتھ سب ملحق بالمشرکین ہیں نَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْهُمْ وَمِنْ اَفْعَالِهِمْ۔ اور تفصیل کذابوں کی اوپر گزری۔

❀ ❀ ❀ ❀

٤٤۔ بَابُ: مَا جَاءَ فِيْ ثَقِيْفٍ كَذَّابٌ وَمُبِيْرٌ

باب: اس بیان میں کہ بنی ثقیف میں ایک کذاب اور ایک خون ریز ہوگا

(۲۲۲۰) عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((فِيْ ثَقِيْفٍ كَذَّابٌ وَمُبِيْرٌ)) . (صحيح)

ترجمہ: روایت ہے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے بنی ثقیف کے قبیلہ میں ایک کذاب ہوگا اور دوسرا ہلاک کرنے والا۔

فائدہ: اس باب میں سیدہ اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہما سے بھی روایت ہے۔ روایت کی ہم سے عبدالرحمٰن بن واقد نے انہوں نے شریک سے مانند اس کے۔ یہ حدیث حسن ہے غریب ہے ابن عمر رضی اللہ عنہما کی روایت سے نہیں جانتے ہم اس کو مگر شریک کی روایت سے۔ اور شریک کہتے تھے راوی کا نام عبدالرحمٰن بن عصم اور اسرائیل کہتے تھے عبداللہ بن عصمہ۔ اور کہا گیا ہے کہ کذاب سے مراد مختار بن ابی عبید ثقفی ہے۔ اور مبیر سے مراد حجاج بن یوسف ثقفی۔ روایت کی ہم سے ابوداؤد سلیمان بن سلم بلخی نے انہوں نے نضر بن شمیل سے انہوں نے ہشام بن حسان سے کہ کہا ہشام نے شمار کیا مقتولان حجاج کو جن کو اس نے باندھ کر مارا تھا تو پہنچی گنتی ان کی ایک لاکھ بیس ہزار تک۔ معاذاللہ من ھذاالظلم۔

❀ ❀ ❀ ❀

٤٥۔ بَابُ: مَا جَاءَ فِي الْقَرْنِ الثَّالِثِ

تیسری صدی کے بیان میں

(۲۲۲۱) عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: ((خَيْرُ النَّاسِ قَرْنِي، ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ ثُمَّ يَأْتِي مِنْ بَعْدِهِمْ قَوْمٌ يَتَسَمَّنُونَ وَيُحِبُّونَ السِّمَنَ يُعْطُونَ الشَّهَادَةَ قَبْلَ أَنْ يُسْأَلُوهَا)). (اسناده صحيح ـ الصحيحة: ۱۸٤۰)

ترجمہ: روایت ہے عمران بن حصین سے کہا سنا میں نے رسول اللہ ﷺ سے فرماتے تھے بہتر سب لوگوں میں میرے زمانہ کے لوگ ہیں پھر جوان کے بعد ہوں پھر جوان کے بعد ہوں پھر آئیں گے بعد ان کے ایک لوگ کہ فربہی چاہیں گے اور دوست رکھیں گے فربہی کو گواہی دیں گے قبل طلب کے۔

فائدہ: ایسی ہی روایت کی محمد بن فضیل نے یہ حدیث اعمش سے انہوں نے علی بن مدرک سے انہوں نے ہلال بن یساف سے۔ اور روایت کی کئی لوگوں نے حفاظ سے اعمش سے انہوں نے ہلال بن یساف سے اور نہ ذکر کیا اس میں علی بن مدرک کا۔ روایت کی ہم سے حسین بن حریث نے انہوں نے وکیع سے انہوں نے اعمش سے انہوں نے ہلال بن یساف سے انہوں نے عمران بن حصین سے انہوں نے نبی ﷺ سے۔ اور ذکر کی حدیث مانند اس کے اور یہ میرے نزدیک زیادہ صحیح ہے محمد بن فضیل کی حدیث سے اور تحقیق کہ روایت کی گئی یہ حدیث کئی سندوں سے عمران بن حصین سے انہوں نے نبی ﷺ سے۔

❀❀❀❀

(۲۲۲۲) عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ((خَيْرُ أُمَّتِي الْقَرْنُ الَّذِي بُعِثْتُ فِيهِمْ ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ)) قَالَ: وَلَا أَعْلَمُ أَذَكَرَ الثَّالِثَ أَمْ لَا، ثُمَّ يَنْشَأُ أَقْوَامٌ يَشْهَدُونَ وَلَا يُسْتَشْهَدُونَ، وَيَخُونُونَ، وَلَا يُؤْتَمَنُونَ وَيَفْشُو فِيهِمُ السِّمَنُ)). (صحيح ـ سلسلة الاحاديث الصحيحة: ۱۸٤۰)

ترجمہ: روایت ہے عمران بن حصین سے کہا فرمایا رسول اللہ ﷺ نے میری امت کے لوگوں میں بہتر اس زمانہ کے لوگ ہیں جس میں مبعوث ہوا میں، پھر جو ان کے بعد ہیں۔ کہا راوی نے نہیں جانتا میں کہ ذکر کیا تیسرے زمانہ کا بھی یا نہیں یعنی ثم الذین یلونھم ایک بار فرمایا یا دوبار۔ پھر فرمایا پیدا ہوں گے اس کے بعد قوم میں کہ گواہی دیں گی اور کوئی طلب نہ کرے گا ان سے گواہی اور خیانت کریں گے اور امین نہ ہوں گے اور ظاہر ہوگی ان میں فربہی۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

مترجم: یَتَسَمَّنُونَ فربہی چاہیں گے یا دعویٰ کریں گے ان بزرگیوں کا کہ ان میں نہ ہوں گی۔ اور بعض نے کہا جمع کریں گے مال۔

کو اور بعض نے کہا کہ بہت ہوتے جائیں گے یا دوست رکھیں گے توسع کو مآکل و مشارب میں کہ موجب فربہی ہے۔

❀❀❀❀

٤٦۔ بَابُ: مَا جَاءَ فِي الْخُلَفَاءِ

خلفاء کے بیان میں

(۲۲۲۳) عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((يَكُوْنُ مِنْ بَعْدِي اِثْنَا عَشَرَ اَمِيْرًا)) قَالَ: ثُمَّ تَكَلَّمَ بِشَيْءٍ لَمْ اَفْهَمْهُ، فَسَاَلْتُ الَّذِيْ يَلِيْنِيْ فَقَالَ: قَالَ: ((كُلُّهُمْ مِّنْ قُرَيْشٍ)).

(صحيح ـ سلسلة الاحاديث الصحيحة: ١٠٧٥)

ترجمہ: روایت ہے جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے: ہوں گے میرے بعد بارہ امیر۔ کہا راوی نے پھر کلام کیا آپ نے کہ میں نہ سمجھا، سو پوچھا میں نے اپنے پاس والے سے تو کہا اس نے فرمایا آپ ﷺ نے: وہ بارہ امیر سب کے سب قریش میں سے ہیں۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور مروی ہوئی ہے یہ حدیث کئی سندوں سے جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے۔ روایت کی ہم سے ابوکریب نے انہوں نے عمرو بن عبید سے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے ابوبکر بن ابی موسیٰ سے انہوں نے جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے انہوں نے نبی ﷺ سے مثل اس حدیث کے یہ حدیث غریب ہے غریب سمجھی جاتی ہے جابر کی روایت سے بواسطہ ابوبکر بن ابی موسیٰ کے۔ اور اس باب میں ابن مسعود اور عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہم سے بھی روایت ہے۔

❀❀❀❀

٤٧۔ بَابُ: كراهية إهانة السلطان

بادشاہ کی اہانت کی کراہت میں

(۲۲۲٤) عَنْ زِيَادِ بْنِ كُسَيْبِ الْعَدَوِيِّ، قَالَ: كُنْتُ مَعَ اَبِيْ بَكْرَةَ تَحْتَ مِنْبَرِ ابْنِ عَامِرٍ وَهُوَ يَخْطُبُ وَعَلَيْهِ ثِيَابٌ رِقَاقٌ، فَقَالَ اَبُوْ بِلَالٍ: انْظُرُوْا اِلٰى اَمِيْرِنَا يَلْبَسُ ثِيَابَ الْفُسَّاقِ فَقَالَ اَبُوْبَكْرَةَ: اسْكُتْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: ((مَنْ اَهَانَ سُلْطَانَ اللّٰهِ فِي الْاَرْضِ اَهَانَهُ اللّٰهُ)).

(حسن ـ سلسلة الاحاديث الصحيحة: ٢٢٩٦)

ترجمہ: روایت ہے زیاد بن کسیب عدوی سے کہا کہ تھا میں ساتھ ابوبکرہ کے ابن عامر کے منبر کے نیچے اور وہ خطبہ پڑھتا تھا اور اس کے بدن پر باریک کپڑے تھے، سو کہا ابو بلال رضی اللہ عنہ نے دیکھو ہمارے امیر کو پہنتا ہے کپڑے فاسقوں کے، سو کہا ابوبکرہ

رضی اللہ عنہ نے چپ رہ کہ سنا میں نے رسول اللہ ﷺ سے کہ فرماتے تھے جو شخص کہ اہانت کرے اللہ کے بنائے ہوئے بادشاہ کی زمین میں ذلیل کرے گا اس کو اللہ تعالیٰ۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے۔

❀❀❀❀

٤٨۔ بَابُ: مَا جَاءَ فِي الْخِلَافَةِ

خلافت کے بیان میں

(٢٢٢٥) عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ: قِيلَ لِعُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ: لَوِ اسْتَخْلَفْتَ. قَالَ: اِنْ اَسْتَخْلِفْ فَقَدِ اسْتَخْلَفَ اَبُوْبَكْرٍ وَاِنْ لَّمْ اَسْتَخْلِفْ لَمْ يَسْتَخْلِفْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ. (صحيح) صحيح أبي داود (٢٦٠٥)

ترجمہ: روایت ہے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے کہ کہا گیا حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے کاش کہ خلیفہ کر دیتے آپ کسی کو تو فرمایا انہوں نے اگر میں خلیفہ کروں تو خلیفہ کیا ہے ابوبکر رضی اللہ عنہ نے یعنی ان کی اقتداء ہوگی اور اگر نہ خلیفہ کروں تو خلیفہ نہیں کیا ہے رسول اللہ ﷺ نے (یعنی ان کی سنت ہوگئی)۔

❀❀❀❀

(٢٢٢٦) حَدَّثَنِي سَفِينَةُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((**اَلْخِلَافَةُ فِي اُمَّتِي ثَلَاثُوْنَ سَنَةً ثُمَّ مُلْكٌ بَعْدَ ذٰلِكَ**)). (صحيح ـ سلسلة الاحاديث الصحيحة: ٤٥٩، ١٥٣٤، ١٥٣٥) ثُمَّ قَالَ وَخَلَافَةَ عُمَرَ وَ خِلَافَةَ عُثْمَانَ، ثُمَّ قَالَ لِيْ: اَمْسِكْ خِلَافَةَ عَلِيٍّ قَالَ: فَوَجَدْنَاهَا ثَلَاثِيْنَ سَنَةً. قَالَ سَعِيْدٌ: فَقُلْتُ لَهُ: اِنَّ بَنِيْ اُمَيَّةَ يَزْعَمُوْنَ اَنَّ الْخِلَافَةَ فِيْهِمْ، قَالَ: كَذَبُوْا بَنُو الزَّرْقَاءِ بَلْ هُمْ مُلُوْكٌ مِنْ شَرِّ الْمُلُوْكِ.

ترجمہ: مجھ سے بیان کیا سفینہ نے کہا کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے: خلافت راشدہ میری امت میں تیس برس تک ہے پھر ہو جائے گی سلطنت بعد اس کے۔ پھر کہا مجھ سے سفینہ نے گن لے تو خلافت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو پھر خلافت عمر رضی اللہ عنہ اور عثمان رضی اللہ عنہ کو پھر گن لے خلافت حضرت علی رضی اللہ عنہ کی، سو گنا ہم نے اور پایا اسے تیس سال۔ کہا سعید نے پھر کہا میں نے سفینہ سے کہ بنی امیہ دعویٰ کرتے ہیں خلافت ان میں ہے، کہا سفینہ نے جھوٹے ہیں بنی الزرقاء بلکہ وہ بادشاہ ہیں بدترین بادشاہوں میں سے۔

فائدہ: اس باب میں عمر رضی اللہ عنہ اور علی رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے۔ اور کہا ان دونوں نے کہ ولی عہد مقرر نہیں کیا کسی کو رسول اللہ ﷺ نے خلافت کے واسطے۔ یہ حدیث حسن ہے۔ روایت کی اس کو کئی لوگوں نے سعید بن جمہان سے۔ اور نہیں جانتے ہم اس کو مگر انہیں کی روایت سے۔

٤٩۔ بَابُ: مَا جَاءَ أَنَّ الْخُلَفَاءَ مِنْ قُرَيْشٍ إِلٰى أَنْ تَقُوْمَ السَّاعَةُ

اس بیان میں کہ قیامت تک خلفاء قریش ہی میں سے ہوں گے

(٢٢٢٧) عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ اَبِي الْهُذَيْلِ يَقُوْلُ: كَانَ نَاسٌ مِّنْ رَبِيْعَةَ عِنْدَ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ فَقَالَ رَجُلٌ مِنْ بَكْرِ بْنِ وَآئِلٍ: لَتَنْتَهِيَنَّ قُرَيْشٌ اَوْ لَيَجْعَلَنَّ اللّٰهُ هٰذَا الْاَمْرَ فِيْ جُمْهُوْرٍ مِّنَ الْعَرَبِ غَيْرِهِمْ، فَقَالَ عَمْرُو بْنُ الْعَاصِ: كَذَبْتَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: ((قُرَيْشٌ وُلَاةُ النَّاسِ فِي الْخَيْرِ وَالشَّرِّ إِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ)) . (صحيح ـ سلسلة الاحاديث الصحيحة: ١١٥٥)

ترجمہ: روایت ہے عبداللہ بن ابی الہذیل سے کہتے تھے کہ کچھ لوگ ربیعہ کے عمرو بن العاص کے پاس بیٹھے تھے پھر کہا ایک مرد نے بکر بن وائل سے چاہیے کہ باز رہیں قریش نہیں تو کر دے گا اللہ تعالیٰ اس امر خلافت کو جمہور عرب میں سوا ان کے، سو کہا عمرو بن العاص نے جھوٹ کہا تو نے سنا ہے میں نے رسول اللہ ﷺ سے فرماتے تھے قریش حاکم ہیں آدمیوں کے خیر و شر میں قیامت کے دن تک یعنی مستحق حکومت ہیں۔

فائدہ: اس باب میں ابن عمر اور ابن مسعود اور جابر رضوان اللہ علیہم اجمعین سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے۔

❀ ❀ ❀ ❀

٥٠۔ باب: ملك رجل من الموالي يقال له جَهْجَاهُ

غلاموں میں سے ایک آدمی سلطنت کرے گا، اسے جہجاہ کہتے ہوں گے

(٢٢٢٨) عَنْ عُمَرَ بْنِ الْحَكَمِ، قَالَ: سَمِعْتُ اَبَا هُرَيْرَةَ يَقُوْلُ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((لَا يَذْهَبُ اللَّيْلُ وَالنَّهَارُ حَتّٰى يَمْلِكَ رَجُلٌ مِّنَ الْمَوَالِيْ يُقَالُ لَهُ جَهْجَاهُ)) .

(صحيح ـ سلسله الاحاديث الصحيحة: ٢٤٤١)

ترجمہ: روایت ہے عمر بن حکم سے کہا کہ سنا میں نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے: نہ جاویں گے رات اور دن یہاں تک کہ سلطنت کرے گا ایک مرد موالی میں سے کہ کہتے ہوں گے اسے جہجاہ۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے۔

مترجم: طبرانی میں علیاء سلمی سے بھی مروی ہے کہ آپ نے فرمایا: قائم نہ ہوگی قیامت یہاں تک کہ مالک ہو آدمیوں کا غلاموں سے جہجاہ نامی۔ شیخین سے مروی ہے کہ قیامت قائم نہ ہوگی یہاں تک کہ نکلے ایک مرد بنی قحطان سے کہ ہانکتا ہو لوگوں کو اپنے عصا سے۔ اور طبرانی نے کبیر میں اور ابن مندہ اور ابونعیم اور ابن عسا کر نے قیس بن جابر سے انہوں نے ان کے دادا سے روایت کی ہے

کہ آپ نے فرمایا: ہوں گے میرے بعد خلیفہ اور ان کے بعد امیر اور ان کے بعد ملوک جبار پھر نکلے گا میرے اہل بیت سے ایک مرد کہ بھر دے گا زمین کو عدل سے جیسا کہ بھر گئی ہوگی ظلم سے پھر امیر ہوگا قحطانی، سو قسم ہے اس پروردگار کی جس نے مجھے بھیجا ہے ساتھ حق کے کہ وہ کچھ مہدی سے کم نہیں۔ یعنی حسن سیرت میں۔ پس ان احادیث سے معلوم ہوتا ہے کہ جہجاہ قبیلہ بنی قحطان سے ہے اور ملک اس کا بعد امام مہدی کے ہے اور وہ سلاطین صالحین میں سے ہے۔ (حجج الکرامۃ)

❀❀❀❀

٥١۔ بَابُ: مَا جَاءَ فِي الْأَئِمَّةِ الْمُضِلِّينَ

گمراہ حکمرانوں کے بیان میں

(٢٢٢٩) عَنْ ثَوْبَانَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ((إِنَّمَا أَخَافُ عَلَى أُمَّتِي أَئِمَّةً مُضِلِّينَ)) قَالَ: وَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((لَا تَزَالُ طَائِفَةٌ مِّنْ أُمَّتِي عَلَى الْحَقِّ ظَاهِرِينَ لَا يَضُرُّهُمْ مَّنْ خَذَلَهُمْ حَتّٰى يَأْتِيَ أَمْرُ اللّٰهِ)). (صحيح ـ سلسلة الاحاديث الصحيحة: ٤/ ١١٠، ١٩٥٧)

ترجمہ: روایت ہے ثوبان رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے: بے شک میں ڈرتا ہوں اپنی امت پر گمراہ حاکموں سے۔ کہا راوی نے اور فرمایا رسول اللہ ﷺ نے: ہمیشہ رہے گا ایک گروہ میری امت سے حق پر غالب اپنے اعداء پر ضرر نہ کرے گا ان کو جو کہ ان کی مدد چھوڑ دے یہاں تک کہ آئے حکم اللہ تعالیٰ کا۔ یعنی قیامت۔

فائدہ: یہ حدیث صحیح ہے۔

مترجم: ائمہ مضلین میں داخل ہے وہ حاکم جو قرآن کے خلاف حکم دے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ﴿ وَمَنْ لَّمْ يَحْكُمْ بِمَا أَنْزَلَ اللّٰهُ فَأُولٰئِكَ هُمُ الظّٰلِمُونَ ﴾ اور قانون عقلی پر چلے، اور انفصال مقدمات میں قواعد عقلیہ کو ضوابط نقلیہ پر مقدم رکھے، اور ترا و یج بدعات اور تنشیر سئیات اور احداث فی الدین اور بتاویہ مبتدعین اور اعزاز فاسقین کا مرتکب ہوا، اور امر بالمعروف اور نہی عن المنکر نہ کرے، اور اپنی رعایا اور توابع و برایا کو کتاب و سنت کے موافق نہ کھینچے۔ معاذ اللہ من ذلک۔

❀❀❀❀

٥٧۔ بَابُ: مَا جَاءَ فِي الْمَهْدِيِّ

امام مہدی کے بیان میں

(٢٢٣٠) عَنْ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ((لَا تَذْهَبُ الدُّنْيَا حَتّٰى يَمْلِكَ الْعَرَبَ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ بَيْتِي يُوَاطِئُ اسْمُهُ اِسْمِي)).

(اسناده حسن صحيح ـ المشكاة: ٥٤٥٢ ـ فضائل الشام: ١٦ ـ الروض النضير: ٦٤٧)

ترجمہ: روایت ہے عبداللہ رضی اللہ عنہ سے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے: نہیں جائے گی دنیا یعنی ملک عدم میں یہاں تک کہ حاکم ہوگا ایک مرد میرے اہل بیت سے کہ موافق ہوگا اس کا نام میرے نام کے۔

فائدہ: اس باب میں علی رضی اللہ عنہ اور ابوسعید رضی اللہ عنہ اور ام سلمہ رضی اللہ عنہا اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

❀❀❀❀

(۲۲۳۱) عَنْ عَبْدِاللّٰهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((يَلِيْ رَجُلٌ مِّنْ اَهْلِ بَيْتِيْ يُوَاطِيءُ اسْمُهٗ اسْمِيْ)). (اسناده حسن صحيح ـ انظر ما قبله)

ترجمہ: روایت ہے عبداللہ رضی اللہ عنہ سے وہ روایت کرتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ آپ نے فرمایا: والی ہوگا ایک مرد یعنی دنیا کا میرے اہل بیت سے کہ موافق ہوگا اس کا نام میرے نام کے۔

❀❀❀❀

☆ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ: لَوْ لَمْ يَبْقَ مِّنَ الدُّنْيَا اِلَّا يَوْمًا لَطَوَّلَ اللّٰهُ ذٰلِكَ الْيَوْمَ حَتّٰى يَلِيَ.

ترجمہ: روایت ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا اگر باقی نہ رہی دنیا میں سے مگر ایک دن تو دراز کرے گا اللہ تعالیٰ اس دن کو تا کہ حکومت کر لے وہ شخص یعنی مہدی۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

❀❀❀❀

۵۳۔ باب: في عيش المهدي وعطائه

مہدی کی زندگی اور اس کی جود و سخا کے بیان میں

(۲۲۳۲) عَنْ اَبِیْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ: خَشِيْنَا اَنْ يَّكُوْنَ بَعْدَ نَبِيِّنَا حَدَثٌ فَسَأَلْنَا نَبِيَّ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ: ((اِنَّ فِيْ اُمَّتِي الْمَهْدِيَّ يَخْرُجُ يَعِيْشُ خَمْسًا اَوْ سَبْعًا اَوْ تِسْعًا)) زَيْدُ الشَّاكُّ قَالَ: قُلْنَا: وَمَا ذَاكَ؟ قَالَ: سِنِيْنَ قَالَ: فَيَجِيْءُ اِلَيْهِ الرَّجُلُ فَيَقُوْلُ: يَا مَهْدِيُّ اَعْطِنِيْ اَعْطِنِيْ، قَالَ: ((فَيَحْثِيْ لَهٗ فِيْ ثَوْبِهٖ مَا اسْتَطَاعَ اَنْ يَحْمِلَهٗ)). (حسن) الروض النفير (٦٤٧)

ترجمہ: روایت ہے ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے کہا کہ ڈرے ہم اس سے کہ ہوئے ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کوئی نئی بات، سو پوچھا ہم نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے تو فرمایا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے: میری امت میں مہدی نکلے گا زندہ رہے گا پانچ یا سات یا نو۔ زید جو راوی حدیث ہے وہی شک کرنے والا ہے اس عدد میں۔ کہا راوی نے وہ گنتی کس کی ہے؟ کہا برسوں کی فرمایا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے: پھر آئے گا آدمی ان کے پاس اور کہے گا: اے مہدی دو مجھے دو مجھے، فرمایا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے: پھر لپ بھر دے گا وہ اس کے کپڑے میں یعنی

دینار و درہم جہاں تک وہ اٹھا سکے گا۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے اور روایت کی گئی ہے کئی سندوں سے ابوسعید رضی اللہ عنہ سے انہوں نے روایت کی نبی ﷺ سے۔ اور ابوالصدیق ناجی کا نام بکر بن عمرو ہے اور ان کو بکر بن قیس بھی کہتے ہیں۔

❀ ❀ ❀ ❀

٥٤۔ بَابُ: مَا جَاءَ فِي نُزُوْلِ عِيْسَى بْنِ مَرْيَمَ

باب: عیسیٰ بن مریم کے نزول کے بیان میں

(۲۲۳۳) عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: ((وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهِ لَيُوْشِكَنَّ اَنْ يَنْزِلَ فِيْكُمُ ابْنُ مَرْيَمَ حَكَمًا مُقْسِطًا فَيَكْسِرُ الصَّلِيْبَ وَ يَقْتُلُ الْخِنْزِيْرَ وَيَضَعُ الْجِزْيَةَ، وَيَفِيْضُ الْمَالُ حَتّٰى لَا يَقْبَلَهُ اَحَدٌ)) .

(صحيح ـ سلسلة الاحاديث الصحيحة: ٢٤٥٧)

ترجمہ: روایت ہے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: قسم ہے اس پروردگار کی کہ میری جان جس کے ہاتھ میں ہے کہ اترے گا تمہارے درمیان ابن مریم حاکم عادل اور توڑے گا صلیب کو اور مارے گا خنزیر کو اور موقوف کر دے گا جزیہ کو اور یہاں تک کثرت سے دے گا لوگوں کو مال کہ قبول نہ کرے گا کوئی۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

مترجم: حلیہ حضرت عیسیٰ بن مریم کا جو احادیث متفرقہ میں وارد ہوا ہے خلاصہ اس کا یہ ہے کہ وہ ایک مرد سرخ رنگ ہیں مرغول موئے پہنا سینہ خوبصورت ترین مردم بال سر کے لٹکے ہوئے اور کنگھی کیے ہوئے گویا پانی ان سے ٹپک رہا ہے۔ اور ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مرفوعاً مروی ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: دیکھا میں نے عیسیٰ علیہ السلام کو میانہ قد سرخ وسفید رنگ لٹکے موئے سر۔ اور ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت میں یہ بھی ہے کہ گویا نکلے ہیں حمام سے اور سیرت پاکیزہ ان کی یہ ہے کہ صلیب کو توڑیں گے خوک ماریں گے اور بوزینہ کو، اور موقوف کر دیں گے جزیہ کو اور قبول نہ کریں گے مگر اسلام کو، اور ایک ہو جائے گا ان کے وقت میں دین اور عبادت نہ ہوگی کسی کی سوا اللہ کے اور نہ دی جاوے گی زکوٰۃ اس لیے کہ کوئی زکوٰۃ لینے والا نہ ہوگا اور ظاہر ہو جائیں گے کنوز وخزائن ان کے زمانہ میں اور رغبت نہ کرے گا کوئی جمع اموال میں بسبب قرب قیامت کے، اور جاتا رہے گا لوگوں کے دل سے بغض وکینہ وعداوت وحسد بسبب فقدان اسباب ان کے، اور جاتی رہے گی سمیت ہر ذی سم کی یہاں تک کہ اطفال حیات وعقارب سے کھیلیں گے، اور گرگ وگوسفند ایک جگہ چریں گے اور بھر جائے گی زمین صلح سے اور منعدم ہو جائے گا جنگ وجدال، اور اگائے گی زمین اپنی روئیدگی آدم علیہ السلام کے زمانہ کی مانند، یہاں تک کہ لوگ جمع ہوں گے ایک خوشہ انگور پر اور سیر کرے گا وہ ان کو، آسودہ ہوگی ایک انار سے جماعت اور ارزاں ہوں گے گھوڑے بسبب عدم قتال کے اور گراں ہوں گے بیل بسبب حرث کے کہ ساری زمین محروث ہوگی۔

اور مدت حکومت ان کی اس میں روایات مختلف ہیں۔ چنانچہ طبرانی اور ابن عساکر کے نزدیک ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ فرمایا آنحضرت ﷺ نے اتریں گے عیسیٰ بن مریم اور ٹھہریں گے زمین میں چالیس سال۔ اور ابن ابی شیبہ اور احمد اور ابی داؤد اور ابن جریر اور ابن حبان نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ چالیس برس تک رہیں گے وہ زمین میں پھر وفات پائیں گے اور نماز پڑھیں گے ان پر مسلمان اور دفن کریں گے ان کو نبی ﷺ کے پاس۔ اور ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے بھی چالیس ہی برس مذکور ہے۔ اور ایک روایت میں پینتالیس برس آئے ہیں اور قلیل منافی کثیر نہیں ہے اور شاید کہ چالیس کا ذکر کسر کو محذوف کر کے فرمایا ہو۔

اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آئیں گے حضرت عیسیٰ علیہ السلام موضع روحاء میں اور وہاں سے عمرہ لائیں گے یا حج کریں گے یا دونوں کو جمع فرمائیں گے۔ اور روحاً ایک مقام کا نام ہے مابین مدینہ طیبہ اور وادیٔ صفرا کے راہ میں مکہ کے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے فرمایا: اے میرے بھتیجو! اگر دیکھو تم حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو تو کہو کہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے تم کو سلام کہا ہے۔ اور حاکم نے انس رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے جو پائے تم میں سے عیسیٰ بن مریم علیہ السلام کو تو میرا سلام کہے۔ ملا علی قاری رحمہ اللہ نے مشرب دردی میں کہا ہے ان روایات سے ثابت ہوا کہ تمنا رویت انبیاء علیہم السلام کی اور صلحاء کی ہر آدمی کو ضرور ہے، اور اس میں بڑے فوائد اخروی ہیں۔

❀❀❀❀

۵۵۔ بَابُ: مَا جَاءَ فِي الدَّجَّالِ

دجال کے بیان میں

(۲۲۳۴) عَنْ اَبِيْ عُبَيْدَةَ بْنِ الْجَرَّاحِ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: ((اِنَّهُ لَمْ يَكُنْ نَبِيٌّ بَعْدَ نُوْحٍ اِلَّا قَدْ اَنْذَرَ قَوْمَهُ الدَّجَّالَ وَاِنِّيْ اُنْذِرُكُمُوْهُ)). فَوَصَفَهُ لَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ: ((لَعَلَّهُ سَيُدْرِكُهُ بَعْضُ مَنْ رَآنِيْ اَوْسَمِعَ كَلَامِيْ)) قَالُوْا: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ! فَكَيْفَ قُلُوْبُنَا يَوْمَئِذٍ؟ فَقَالَ: ((مِثْلُهَا يَعْنِي الْيَوْمَ اَوْ خَيْرٌ)). (ضعيف ـ المشكاة: ٥٤٨٦ ـ التحقيق الثاني) اس میں عبداللہ بن سراقہ مجھول ہے نیز اس کا ابوعبیدہ بن جراح سے سماع ثابت نہیں۔

ترجمہ: روایت ہے ابوعبیدہ بن جراح سے کہا انہوں نے سنا میں نے رسول اللہ ﷺ سے کہ فرماتے تھے کوئی نبی نہیں ہوا بعد نوح علیہ السلام کے مگر ڈرایا اس نے اپنی قوم کو دجال لعین سے، اور میں بھی تم کو ڈراتا ہوں اس سے۔ پھر بیان کیا حال اس کا رسول اللہ ﷺ نے ہم سے اور فرمایا: شاید کہ پائے اس کو ہمارے دیکھنے والوں میں سے کوئی یا بات ہماری سننے والوں میں سے کوئی۔ پھر پوچھا صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین نے یارسول اللہ ﷺ کیسا ہوگا اس دن ہمارا دل؟ سو فرمایا آپ ﷺ نے: مثل اس کے یعنی جیسا کہ آج ہے یا اس سے بہتر۔

فائدہ: اس باب میں عبداللہ بن بسر اور عبداللہ بن مغفل اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہم سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اور ابو عبیدہ بن جراح کی روایت سے نہیں جانتے ہم اسے مگر خالد حذاء کی سند سے۔ اور ابو عبیدہ بن عامر کا نام عامر بن عبداللہ ہے اور وہ بیٹے ہیں جراح کے۔

❀❀❀❀

٥٦۔ بَابُ: مَا جَاءَ فِيْ عَلَامَةِ الدَّجَّالِ

دجال کی نشانیوں کے بیان میں

(٢٢٣٥) عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: قَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فِي النَّاسِ فَأَثْنٰى عَلَى اللّٰهِ بِمَا هُوَ اَهْلُهُ، ثُمَّ ذَكَرَ الدَّجَّالَ فَقَالَ: **((اِنِّيْ لَاُنْذِرُكُمُوْهُ وَمَا مِنْ نَبِيٍّ اِلَّا وَقَدْ اَنْذَرَ قَوْمَهُ، وَلَقَدْ اَنْذَرَهُ نُوْحٌ قَوْمَهُ وَلٰكِنْ سَاَقُوْلُ لَكُمْ فِيْهِ قَوْلًا لَمْ يَقُلْهُ نَبِيٌّ لِقَوْمِهِ: تَعْلَمُوْنَ اَنَّهُ اَعْوَرُ وَاِنَّ اللّٰهَ لَيْسَ بِاَعْوَرَ)).**

(اسنادہ صحیح ۔ سلسلة الاحادیث صحیح الادب المفرد)

قَالَ الزُّهْرِيُّ: وَاَخْبَرَنِيْ عُمَرُ بْنُ ثَابِتٍ الْاَنْصَارِيُّ اَنَّهُ اَخْبَرَهُ بَعْضُ اَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ يَوْمَئِذٍ لِلنَّاسِ وَهُوَ يُحَذِّرُهُمْ فِتْنَةً: **((تَعْلَمُوْنَ اَنَّهُ لَنْ يَّرٰى اَحَدٌ مِّنْكُمْ رَبَّهُ حَتّٰى يَمُوْتَ، وَاِنَّهُ مَكْتُوْبٌ بَيْنَ عَيْنَيْهِ كَافِرٌ يَقْرَاُهُ مَنْ كَرِهَ عَمَلَهُ))** . (صحیح ۔ الصحیحة: ٢٨٦١)

ترجمہ: ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہا کھڑے ہوئے ہمارے درمیان رسول اللہ ﷺ یعنی خطبہ پڑھنے کو اور تعریف کی اللہ تعالیٰ کی جیسے اس کے لائق ہے، پھر ذکر کیا دجال کا اور فرمایا کہ میں تم کو ڈراتا ہوں اس سے اور کوئی نبی نہیں جس نے ڈرایا نہ ہو اپنی قوم کو اس سے اور ڈرایا نوح علیہ السلام نے اپنی قوم کو اس سے ولیکن میں اس کے باب میں ایک ایسی بات کہتا ہوں کہ نہیں کہی کسی نبی نے اپنی قوم سے اور وہ یہ ہے کہ تم بخوبی جانتے ہو کہ وہ کانا ہے اور اللہ تعالیٰ کانا نہیں۔ پس دعویٰ الوہیت اس کا باطل ہے۔ کہا زہری نے اور خبر دی مجھ کو عمر بن ثابت نے کہ ان کو خبر دی بعض اصحاب نبی ﷺ نے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: اسی دن ایسے حال میں کہ وہ ڈرار ہے تھے اس کے فتنے سے کہ تم لوگ بخوبی جانتے ہو کہ نہ دیکھے گا کوئی شخص اپنے پروردگار حقیقی کو یہاں تک کہ مرے یعنی اس نظر سے بھی اس کا دعویٰ باطل ہے کہ وہ حیاۃ دنیا میں نظر آئے گا اور اس کی دونوں آنکھوں کے بیچ میں لکھا ہوا ہے لفظ کافر کا پڑھ لے گا اس کو جو برا جانے گا اس کے کرتوت کو یعنی وہی لوگ اس کے کفر سے آگاہ ہوں گے جو اس کے عمل سے بے زار ہوں گے۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

❀❀❀❀

(۲۲۳۶) عَنِ ابْنِ عُمَرَ: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((تُقَاتِلُكُمُ الْيَهُوْدُ فَتُسَلَّطُوْنَ عَلَيْهِمْ حَتّٰى يَقُوْلَ الْحَجَرُ: يَا مُسْلِمُ! هٰذَا يَهُوْدِيٌّ وَرَائِيْ فَاقْتُلْهُ)). (اسناده صحيح)

ترجمہ: روایت ہے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: لڑیں گے تم سے یہود اور مسلط ہو جاؤ گے تم ان پر یہاں تک کہ کہے گا پتھر: اے مسلم! یہ یہودی ہے میرے پیچھے سو قتل کر تو اس کو۔

❀❀❀❀

۵۷۔ بَابُ: مَا جَاءَ مِنْ أَيْنَ يَخْرُجُ الدَّجَّالُ

اس بیان میں کہ دجال کہاں سے نکلے گا

(۲۲۳۷) عَنْ اَبِیْ بَكْرٍ الصِّدِّيْقِ قَالَ: حَدَّثَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((الدَّجَّالُ يَخْرُجُ مِنْ اَرْضٍ بِالْمَشْرِقِ يُقَالُ لَهَا: خُرَاسَانُ يَتْبَعُهُ اَقْوَامٌ كَاَنَّ وُجُوْهَهُمُ الْمَجَانُّ الْمُطْرَقَةُ)). (صحيح) الروض النفير (۱۱۸٤)

تخريج الاحاديث المختارة (۳۳ـ ۳۷) سلسلة الاحاديث الصحيحة (۱۵۹۱)

ترجمہ: روایت ہے ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کہ دجال نکلے گا مشرق کی ایک زمین سے کہ اسے خراسان کہتے ہیں ساتھ ہوں گی اس کے قومیں گویا کہ منہ ان کے ڈھالیں ہیں تہ برتہ۔

فائدہ: اس باب میں روایت ہے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے اور عائشہ رضی اللہ عنہا سے۔ یہ حدیث حسن ہے غریب ہے۔ اور روایت کی یہ عبداللہ بن شوذب نے انہوں نے ابوالتیاح سے اور معلوم نہیں ہوتی یہ روایت مگر ابوالتیاح سے۔

مترجم: مجان جمع ہے مجن کی بمعنی ڈھال اور مطرقہ بضم میم وفتح راء مخففہ طارقت النعل سے مشتق ہے عرب کہتا ہے طارقت النعل یعنی ایک چمڑے پر دوسرا چمڑہ جوڑا میں نے مراد اس سے یہ ہے کہ منہ ان کے چوڑے چوڑے ہوں گے۔

❀❀❀❀

۵۸۔ بَابُ: مَا جَاءَ فِيْ عَلَامَاتِ خُرُوْجِ الدَّجَّالِ

دجال کے نکلنے کی نشانیوں کے بیان میں

(۲۲۳۸) عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((اَلْمَلْحَمَةُ الْعُظْمٰى وَفَتْحُ الْقُسْطَنْطِيْنِيَّةِ وَخُرُوْجُ الدَّجَّالِ فِيْ سَبْعَةِ اَشْهُرٍ)). (ضعيف) تخريج مشكاة المصابيح (۵٤۲۵) اس میں ابوبکر بن مریم ضعیف اور مختلط راوی ہے نیز اس میں قطبی السکونی مجہول ہے۔

ترجمہ: روایت ہے معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ملحمہ عظمی اور فتح قسطنطنیہ اور خروج دجال سات مہینے میں ہیں۔

فائدہ: اس باب میں صعب بن جثامۃ اور عبداللہ بن بسر اور عبداللہ بن مسعود اور ابوسعید خدری رضی اللہ عنہم اجمعین سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث حسن ہے۔ نہیں جانتے ہم اسے مگر اسی سند سے۔

❁❁❁❁

(۲۲۳۹) عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: فَتْحُ الْقُسْطَنْطِينِيَّةِ مَعَ قِيَامِ السَّاعَةِ. (صحيح الأسناد موقوف)

ترجمہ: روایت ہے انس رضی اللہ عنہ سے انہوں نے کہا کہ فتح قسطنطنیہ قیام ساعت کے قریب ہے۔

فائدہ: کہا محمود نے یہ حدیث غریب ہے۔ اور قسطنطنیہ وہ مدینہ روم ہے فتح ہوگا نزدیک خروج دجال کے۔ اور قسطنطنیہ فتح ہو چکا ہے بعض اصحاب کے زمانہ میں۔

مترجم: یعنی ایک بار مسلمانوں کے قبضہ میں قسطنطنیہ اصحابؓ کے وقت سے آ چکا ہے اور فی الحال اہل اسلام ہی کے ہاتھ میں ہے مگر امام مہدی کے وقت میں نصاریٰ کے قبضہ میں ہوگا تب قسطنطنیہ پر چڑھائی کریں گے اور اس کے فتح کے بعد دجال خروج کرے گا۔ چنانچہ احادیث باب میں یہی فتح مراد ہے نہ فتح اوّل۔

❁❁❁❁

۵۹۔ بَابُ: مَا جَاءَ فِي فِتْنَةِ الدَّجَّالِ

دجال کے فتنے کے بیان میں

(۲۲۴۰) عَنِ النَّوَاسِ بْنِ سَمْعَانَ الْكِلَابِيِّ، قَالَ: ذَكَرَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ الدَّجَّالَ ذَاتَ غَدَاةٍ، فَخَفَّضَ فِيهِ وَ رَفَّعَ حَتّٰى ظَنَنَّاهُ فِي طَائِفَةِ النَّخْلِ، قَالَ: فَانْصَرَفْنَا مِنْ عِنْدِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ ثُمَّ رَجَعْنَا إِلَيْهِ، فَعَرَفَ ذٰلِكَ فِينَا، فَقَالَ: **((مَا شَأْنُكُمْ؟))** قَالَ: قُلْنَا: يَا رَسُولَ اللّٰهِ! ذَكَرْتَ الدَّجَّالَ الْغَدَاةَ فَخَفَّضْتَ وَ رَفَّعْتَ حَتّٰى ظَنَنَّاهُ فِي طَائِفَةِ النَّخْلِ، قَالَ: **((غَيْرُ الدَّجَّالِ أَخْوَفُ لِي عَلَيْكُمْ، إِنْ يَخْرُجْ وَ أَنَا فِيكُمْ فَأَنَا حَجِيجُهُ دُونَكُمْ، وَ إِنْ يَخْرُجْ وَلَسْتُ فِيكُمْ فَامْرُؤٌ حَجِيجُ نَفْسِهِ، وَاللّٰهُ خَلِيفَتِي عَلٰى كُلِّ مُسْلِمٍ، إِنَّهُ شَابٌّ قَطَطٌ عَيْنُهُ قَائِمَةٌ، شَبِيهٌ بِعَبْدِ الْعُزّٰى بْنِ قَطَنٍ، فَمَنْ رَآهُ مِنْكُمْ، فَلْيَقْرَأْ فَوَاتِحَ سُورَةِ أَصْحَابِ الْكَهْفِ))**. قَالَ: **((يَخْرُجُ مَا بَيْنَ الشَّامِ وَالْعِرَاقِ فَعَاثَ يَمِينًا وَ شِمَالًا، يَا عِبَادَ اللّٰهِ! اثْبُتُوا))** قَالَ: قُلْنَا: يَا رَسُولَ اللّٰهِ! وَمَا لُبْثُهُ فِي الْأَرْضِ؟ قَالَ: **((أَرْبَعِينَ يَوْمًا، يَوْمٌ كَسَنَةٍ، وَ يَوْمٌ كَشَهْرٍ، وَ يَوْمٌ كَجُمُعَةٍ، وَ سَائِرُ أَيَّامِهِ كَأَيَّامِكُمْ))** قَالَ: قُلْنَا: يَا رَسُولَ اللّٰهِ! أَرَأَيْتَ الْيَوْمَ الَّذِي كَالسَّنَةِ، أَتَكْفِينَا فِيهِ صَلَاةُ يَوْمٍ؟ قَالَ: **((لَا، وَلٰكِنِ اقْدُرُوا لَهُ))** قَالَ: قُلْنَا: يَا رَسُولَ اللّٰهِ! فَمَا سُرْعَتُهُ فِي الْأَرْضِ؟ قَالَ: **((كَالْغَيْثِ اسْتَدْبَرَتْهُ الرِّيحُ فَيَأْتِي الْقَوْمَ فَيَدْعُوهُمْ فَيُكَذِّبُونَهُ وَ يَرُدُّونَ عَلَيْهِ قَوْلَهُ فَيَنْصَرِفُ عَنْهُمْ، فَتَتْبَعُهُ أَمْوَالُهُمْ وَ يُصْبِحُونَ لَيْسَ بِأَيْدِيهِمْ شَيْءٌ، ثُمَّ يَأْتِي الْقَوْمَ**

فَيَدْعُوهُمْ فَيَسْتَجِيبُونَ لَهُ وَ يُصَدِّقُونَهُ فَيَأْمُرُ السَّمَاءَ أَنْ تُمْطِرَ فَتُمْطِرُ ، وَ يَأْمُرُ الْأَرْضَ أَنْ تُنْبِتَ فَتُنْبِتُ فَتَرُوحُ عَلَيْهِمْ سَارِحَتُهُمْ كَأَطْوَلِ مَا كَانَتْ ذُرًى وَ أَمَدِّهِ خَوَاصِرَ وَ أَدَرِّهِ ضُرُوعًا)) قَالَ: ((ثُمَّ يَأْتِي الْخَرِبَةَ ، فَيَقُولُ لَهَا: أَخْرِجِي كُنُوزَكِ فَيَنْصَرِفُ مِنْهَا فَتَتْبَعُهُ كَيَعَاسِيبِ النَّحْلِ ، ثُمَّ يَدْعُو رَجُلًا شَابًّا مُمْتَلِئًا شَبَابًا فَيَضْرِبُهُ بِالسَّيْفِ فَيَقْطَعُهُ جِزْلَتَيْنِ، ثُمَّ يَدْعُوهُ فَيُقْبِلُ يَتَهَلَّلُ وَجْهُهُ يَضْحَكُ ، فَبَيْنَا هُوَ كَذٰلِكَ إِذَا هَبَطَ عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ عَلَيْهِ السَّلَامِ بِشَرْقِيِّ دِمَشْقَ عِنْدَ الْمَنَارَةِ الْبَيْضَاءِ بَيْنَ مَهْرُوذَتَيْنِ وَاضِعًا يَدَيْهِ عَلٰى أَجْنِحَةِ مَلَكَيْنِ إِذَا طَأْطَأَ رَأْسَهُ قَطَرَ ، وَ إِذَا رَفَعَهُ تَحَدَّرَ مِنْهُ جُمَانٌ كَاللُّؤْلُؤِ ، قَالَ: وَلَا يَجِدُ رِيحَ نَفْسِهِ . يَعْنِي أَحَدٌ . إِلَّا مَاتَ ، وَ رِيحُ نَفْسِهِ مُنْتَهٰى بَصَرِهِ)) قَالَ: ((فَيَطْلُبُهُ حَتّٰى يُدْرِكَهُ بِبَابِ لُدٍّ فَيَقْتُلَهُ)) قَالَ: ((فَيَلْبَثُ كَذٰلِكَ مَا شَاءَ اللّٰهُ)) قَالَ: ((ثُمَّ يُوحِي اللّٰهُ إِلَيْهِ أَنْ حَوِّزْ عِبَادِي إِلَى الطُّورِ ؛ فَإِنِّي قَدْ أَنْزَلْتُ عِبَادًا لِي لَا يَدَانِ لِأَحَدٍ بِقِتَالِهِمْ)) قَالَ: ((يَبْعَثُ اللّٰهُ يَأْجُوجَ وَ مَأْجُوجَ وَهُمْ كَمَا قَالَ اللّٰهُ)) : ﴿ وَهُمْ مِنْ كُلِّ حَدَبٍ يَنْسِلُونَ ﴾ [الأنبياء: ٩٦] ، قَالَ: ((فَيَمُرُّ أَوَّلُهُمْ بِبُحَيْرَةِ الطَّبَرِيَّةِ فَيَشْرَبُ مَا فِيهَا ، ثُمَّ يَمُرُّ بِهَا آخِرُهُمْ فَيَقُولُونَ: لَقَدْ كَانَ بِهٰذِهِ مَرَّةً مَاءٌ ، ثُمَّ يَسِيرُونَ حَتّٰى يَنْتَهُوا إِلٰى جَبَلِ بَيْتِ الْمَقْدِسِ فَيَقُولُونَ: لَقَدْ قَتَلْنَا مَنْ فِي الْأَرْضِ ، فَهَلُمَّ فَلْنَقْتُلْ مَنْ فِي السَّمَاءِ ، فَيَرْمُونَ بِنُشَّابِهِمْ إِلَى السَّمَاءِ فَيَرُدُّ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ نُشَّابَهُمْ مُحْمَرًّا دَمًا ، وَ يُحَاصَرُ عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ وَ أَصْحَابُهُ حَتّٰى يَكُونَ رَأْسُ الثَّوْرِ يَوْمَئِذٍ خَيْرًا لِأَحَدِهِمْ مِنْ مِائَةِ دِينَارٍ لِأَحَدِكُمُ الْيَوْمَ)). قَالَ: ((فَيَرْغَبُ عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ إِلَى اللّٰهِ وَ أَصْحَابُهُ)) قَالَ: ((فَيُرْسِلُ اللّٰهُ عَلَيْهِمُ النَّغَفَ فِي رِقَابِهِمْ فَيُصْبِحُونَ فَرْسٰى مَوْتٰى كَمَوْتِ نَفْسٍ وَاحِدَةٍ)) قَالَ: ((وَ يَهْبِطُ عِيسٰى وَ أَصْحَابُهُ فَلَا يَجِدُ مَوْضِعَ شِبْرٍ إِلَّا وَ قَدْ مَلَأَتْهُ زَهَمَتُهُمْ وَ نَتَنُهُمْ وَ دِمَاؤُهُمْ)) قَالَ: ((فَيَرْغَبُ عِيسٰى إِلَى اللّٰهِ وَ أَصْحَابُهُ ، قَالَ فَيُرْسِلُ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ طَيْرًا كَأَعْنَاقِ الْبُخْتِ)) قَالَ: ((فَتَحْمِلُهُمْ فَتَطْرَحُهُمْ بِالْمَهْبِلِ وَ يَسْتَوْقِدُ الْمُسْلِمُونَ مِنْ قِسِيِّهِمْ وَ نُشَّابِهِمْ وَ جِعَابِهِمْ سَبْعَ سِنِينَ)) قَالَ: ((وَ يُرْسِلُ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ مَطَرًا لَا يُكَنُّ مِنْهُ بَيْتُ وَبَرٍ وَلَا مَدَرٍ ، قَالَ: فَيَغْسِلُ الْأَرْضَ فَيَتْرُكُهَا كَالزَّلَفَةِ)) قَالَ: ((ثُمَّ يُقَالُ لِلْأَرْضِ: أَخْرِجِي ثَمَرَتَكِ وَرُدِّي بَرَكَتَكِ فَيَوْمَئِذٍ تَأْكُلُ الْعِصَابَةُ مِنَ الرُّمَّانَةِ وَ يَسْتَظِلُّونَ بِقِحْفِهَا وَ يُبَارَكُ فِي الرِّسْلِ حَتّٰى إِنَّ الْفِئَامَ مِنَ النَّاسِ لَيَكْتَفُونَ بِاللِّقْحَةِ مِنَ الْإِبِلِ وَاَنَّ الْفَخِذَ لَيَكْتَفُونَ بِاللِّقْحَةِ من الْبَقَرِ، وَإِنَّ الْفَخِذَ لَيَكْتَفُونَ بِاللِّقْحَةِ الْغَنَمِ ، فَبَيْنَمَا هُمْ كَذٰلِكَ ، إِذْ بَعَثَ اللّٰهُ رِيحًا فَقَبَضَتْ رُوحَ كُلِّ مُؤْمِنٍ وَ يَبْقٰى سَائِرُ النَّاسِ يَتَهَارَجُونَ كَمَا تَتَهَارَجُ الْحُمُرُ ، فَعَلَيْهِمْ تَقُومُ السَّاعَةُ)).

(صحيح ـ الصحيحة: ٤٨١ ـ تخريج فضائل الشام: ٢٥)

ترجمہ: روایت ہے نواس بن سمعان کلابی رضی اللہ عنہ سے کہا انہوں نے کہ ذکر کیا رسول اللہ ﷺ نے دجال کا ایک دن پس ذلت اور حقارت بیان کی اس کی اور بڑائی کی اس کے فتنہ اور خوارق عادات کی یہاں تک کہ یقین کیا ہم نے کہ وہ کھجوروں کے آڑ میں ہے۔ کہا راوی نے پھرے ہم رسول اللہ ﷺ کے پاس سے پھر گئے ہم آپ ﷺ کے پاس اور پہچانا آپ ﷺ نے ہم میں اثر خوف دجال کا، سو فرمایا آپ ﷺ نے: کیا حال ہے تمہارا؟ کہا راوی نے عرض کی ہم نے یارسول اللہ ﷺ ذکر کیا آپ نے دجال کا کل اور اہانت بیان کی اس کی اور بڑائی کی اس کے فتنہ کی یہاں تک کہ گمان کیا کہ وہ کھجوروں کی آڑ میں ہے یہاں تک اس کے آنے کا یقین ہو گیا۔ فرمایا آپ ﷺ نے: دجال کے سوا اور چیزوں کا خوف تم پر اس سے زیادہ ہے اور وہ تو اگر نکلا اور میں تمہارے درمیان ہوا تو میں حجت کرنے والا ہوں اس سے تمہارے سوا اور اگر وہ نکلا اور میں نہ ہوا تو ہر شخص اپنے نفس کی طرف سے حجت کرنے والا ہے اس سے اور اللہ تعالیٰ میرا خلیفہ ہے ہر مسلمان کے نزدیک تحقیق کہ وہ جوان ہے گھونگرالے بالوں والا ایک آنکھ اس کی قائم ہے یعنی باقی ہے۔ اپنے حدقہ میں ہم شکل ہے عبدالعزیٰ بن قطن کے پھر جو دیکھ پائے اسے تم میں سے ضرور ہے کہ پڑھ دے شروع سورہ کہف کا اس پر۔ پھر فرمایا کہ نکلے گا شام وعراق کے درمیان سے پھر خراب کر دے گا داہنے اور بائیں۔ اے بندو اللہ کے ثابت رہو یعنی دین حق پر۔ عرض کی ہم نے کہ یارسول اللہ ﷺ کتنی مدت ٹھہرنا اس کا ہے زمین میں؟ فرمایا آپ ﷺ نے چالیس دن ایک دن ایک سال کے برابر۔ اور ایک دن ایک مہینے کے برابر اور ایک دن ایک ہفتہ کے برابر اور باقی دن تمہارے سب دنوں کے برابر کہا راوی نے پھر عرض کی ہم نے یارسول اللہ ﷺ بھلا خبر دیجیے ہم کو کہ وہ دن جو سال کے برابر ہو گا کیا کافی ہو گی ہم کو نماز ایک دن کی؟ فرمایا آپ ﷺ نے: نہیں۔ ولیکن اندازہ کر لینا تم اوقات نماز کا غرضیکہ پورے سال کی نماز پڑھنا۔ عرض کی ہم نے یارسول اللہ ﷺ کیسی ہے چال اس کی زمین میں؟ فرمایا مانند مینہ کے ہے کہ پیچھے رہ جاتی ہے اس سے ہوا یعنی ایسا تیز رو ہو گا اور آئے گا ایک قوم کے پاس اور دعوت کرے گا ان کو اپنی خرافات کی طرف۔ سو وہ جھٹلا دیں گے اس کو اور رد کر دیں گے اس کی بات کو پس پھرے گا وہ ان کے پاس سو اس کے ساتھ ہو جائیں گے اموال اس قوم کے پھر صبح کو وہ دیکھیں گے کہ ان کے ہاتھ میں کچھ نہیں پھر آئے گا دوسری قوم کے پاس پھر دعوت دے گا ان کو اور قبول کر لیں گے اس کی بات کو اور تصدیق کریں گے اس کی سو وہ حکم کرے گا آسمان کو کہ برسائے ان پر پھر وہ برسا دے گا اور حکم کرے گا زمین کو کہ اگائے پھر وہ اگائے گی پھر پھریں گے ان پر جانوران کے یعنی چراگاہ سے بہت لمبے کوہان والے اور کوکین پھولائی ہوئے اور دودھ بھرے تھن والے پھر آئے گا ویرانہ پر اور کہے گا کہ نکال تو اپنا خزانہ پھر وہ پھرے گا وہاں سے اور خزانے اس کے ساتھ ہوں گے۔ یعاسیب نحل کی مانند، پھر بلائے گا ایک مرد جوان کو کہ بھرا ہو گا جوانی سے پھر مارے گا اسے تلوار سے اور دو ٹکڑے کر ڈالے گا پھر پکارے گا اسے اور وہ زندہ ہو کر سامنے آ جائے گا چمکتا ہو گا منہ اس کا اور ہنستا ہو گا، پھر وہ اسی حال میں ہو گا کہ اتریں گے عیسیٰ بن مریم جانب شرقی میں دمشق کے سفید منارہ کے نزدیک دو کپڑوں زرد میں ہاتھ رکھے ہوئے بازوؤں پر دو فرشتوں کے جب

جھکائیں گے سر عرق ٹپکے گا اور جب سر اٹھائیں گے اترے گا ان سے مثل جمان کے کہ چمک ان کی مانند موتی کے ہوگی کہا نہ پائے گا، ہوا ان کے دم کی یعنی کوئی شخص کافروں میں سے مگر مر جائے گا اور پہنچتی ہے ہوا ان کے دم کی جہاں تک پہنچتی ہے نظر ان کی۔ فرمایا سو ڈھونڈھیں گے دجال کو اور پائیں گے اس کو باب لد پر اور قتل کریں گے اس کو فرمایا پھر رہیں گے وہ زمین پر اسی حال میں جب تک چاہے گا اللہ تعالیٰ فرمایا پھر وحی کرے گا اللہ تعالیٰ ان کی طرف کہ جمع کر لے جاؤ میرے بندوں کو طور کی طرف اس لیے کہ میں نے اتارے ہیں اپنے کچھ ایسے بندے کہ نہیں تاب ہے ان سے کسی کو لڑنے کی فرمایا آپ ﷺ نے: پھر بھیجے گا اللہ تعالیٰ یاجوج ماجوج اور وہ اس طرح چلے آئیں گے جیسا کہ فرماتا ہے اللہ تعالیٰ ﴿ وَهُمْ مِّنْ كُلِّ حَدَبٍ يَنْسِلُوْنَ ﴾ یعنی وہ ہر بلندی سے پھیل پڑیں گے۔ فرمایا اور گزرے گا پہلا فرقہ ان کا بحیرہ طبریہ پر اور پی جائے گا جو کچھ اس میں ہے پانی پھر گزرے گا اس پر سے دوسرا گروہ ان کا اور وہ کہیں گے کہ کبھی تھا اس مقام میں پانی پھر چلیں گے وہ یہاں تک کہ پہنچیں گے بیت المقدس کے ایک پہاڑ پر اور کہیں گے بے شک قتل کیا ہم نے تمام زمین والوں کو، سو آؤ قتل کریں ہم آسمان والوں کو پھر پھینکیں گے اپنے تیر آسمان کی طرف اور لوٹا دے گا اللہ تعالیٰ ان کے تیروں کو سرخ کر کے خون سے اور گھرے رہیں گے عیسیٰ بن مریم اور اصحاب ان کے یعنی کوہ طور پر یہاں تک کہ ہووے گی ایک سری گائے کی بہتر اس دن سو دینار سے۔ فرمایا پھر متوجہ ہوں گے عیسیٰ بن مریم اللہ تعالیٰ کی طرف اور اصحاب ان کے فرمایا پھر بھیجے گا اللہ تعالیٰ ان پر نغف کہ نکلے گا ان کی گردنوں میں سو صبح کو ہو جائیں گے وہ سب مقتول مردہ گویا ایک آدمی تھا کہ مر گیا۔ فرمایا پھر اتریں گے عیسیٰ علیہ السلام اور اصحاب ان کے پھر نہ پائیں گے ایک بالشت بھر جگہ کہ بھری نہ ہوگی ان کی چربیوں سے اور بدبوؤں سے اور خونوں سے۔ فرمایا آپ ﷺ نے: پھر التجا کریں گے عیسیٰ علیہ السلام اور اصحاب ان کے پھر بھیجے گا اللہ تعالیٰ ان پر چڑیاں کہ ہوں گی گردنیں ان کی جیسے گردنیں اونٹوں۔ کی پھر اٹھائیں گے وہ ان کی لاشوں کو اور پھینک دیں گے انہیں مہبل میں اور ایندھن جلائیں گے مسلمان ان کی کمانوں اور تیروں اور ترکشوں سے سات برس۔ اور بھیجے گا اللہ تعالیٰ ایک مینہ ایسا کہ نہ روک سکے گا اس کو گھر پشم کا یعنی خیمہ اور نہ گھر مٹی کا۔ فرمایا پھر دھو جائے گی زمین اور صاف کر دے گا مینہ اسے مانند آئینہ کے فرمایا پھر حکم ہوگا زمین کو کہ نکال تو پھل اپنا اور پھیر لا اپنی برکت کو یعنی جو بذنوب عباد کم ہو گئی تھی پھر اس دن کھائے گا ایک گروہ ایک انار سے اور سایہ کریں گے اس کے چھلکے کا اور برکت دی جائے گی دودھ میں یہاں تک کہ ایک جماعت آدمیوں کی سیر ہو جائے گی ایک اونٹنی کے دودھ میں اور ایک قبیلہ کو کفایت کرے گا دودھ ایک گائے کا اور ایک فخذ کو کفایت کرے گا دودھ ایک بکری کا پھر وہ لوگ اسی خیر و برکت میں ہوں گے کہ بھیجے گا اللہ تعالیٰ ایک ہوا پس قبض ہو جائے گی روح ہر مؤمن کی اور باقی رہ جائیں گے ایسے لوگ کہ جماع کریں گے راہوں میں جیسا کہ جماع کرتے ہیں گدھے پھر انہیں پر قائم ہوگی قیامت۔

فائدہ: یہ حدیث غریب ہے حسن ہے صحیح ہے۔

مترجم: قولہ اللہ تعالیٰ میرا خلیفہ ہے الخ۔ یعنی وہ اس کے شر سے محفوظ رکھنے والا ہے۔ اور اس کے شبہات کا جواب تفصیل سے ہر مسلم کو الہاماً تعلیم کرنے والا ہے قطط لغت میں ان بالوں کو کہتے ہیں جو انبوہ کے ساتھ ہو بہت گھونگر والے اور قطط بھی آیا ہے عینہ قائمۃ یعنی آنکھ اس کی حدقہ چشم میں باقی ہے مگر بے نور ہے اور عبدالعزیٰ ایک شخص تھا خزاعہ سے کہ باشاہ تھا عہد جاہلیت میں۔ اور بعض نے کہا کہ نام ہے ایک یہودی کا اور مضمون نام سے معلوم ہوتا ہے کہ مشرک تھا اور فاتحہ سورہ کہف کا مشتمل ہے اوپر توحید الٰہی کے اور اثبات رسالت کے اور انزال قرآن کے اور عقیدہ ان کے تینوں کا پاش پاش کر دیتا ہے جمیع فتنوں کو کہ واقع ہوں دین میں۔ اور ایک روایت میں آیا ہے فَاِنَّھَا جَوَارٌ مِنْ فِتْنَتِہٖ یعنی آیتوں کا پڑھنا پناہ ہے اس کے فتنہ سے جیسا کہ اصحاب کہف کو فتنہ دقیانوس منحوس سے پناہ ہوئی قولہ وہ نکلے گا شام و عراق کے درمیان سے اور ایک روایت میں آیا ہے خَارِجُ خَلَّۃٍ بَیْنَ الشَّامِ وَالْعِرَاقِ یعنی وہ نکلنے والا ہے اس راہ سے کہ جو درمیان ہے شام و عراق کے۔ اور خل بفتح خاء اور تشدید لام وہ راہ ہے کہ درمیان ریگستان کے ہو فقط۔ قولہ فَعَاثَ یَمِیْنًا وَّشِمَالًا بعض لوگوں نے اس کو بصیغہ ماضی پڑھا ہے اور بعض نے اسم فاعل یعنی فساد کرنے والا ہے اور وہ داہنی اور بائیں اور اس میں عموم فساد اس کا بیان کرنا مقصود ہے کہ فساد اس کا ایسا نہیں کہ فقط اس کے ممر پر اثر کرے یمیناً وشمالاً خلق اس سے متضرر ہو رہی ہے۔ قولہ ایک دن ایک سال کے برابر طول ایام کا سبب یہ ہوگا کہ وہ ملعون باستدراج اپنے آفتاب کو کبد سماء میں روک دے گا اور یہ قدرت اللہ تعالیٰ نے اسے اس لیے دی ہوگی کہ بندوں کا امتحان ہو جیسے عرب کہتا ہے ﴿ وَعِنْدَ الْاِمْتِحَانِ یعز الرَّجل أو یھان ﴾ پھر جو اس امتحان میں صراط مستقیم پر قائم رہا نعمت ابدی کا مستحق ہوا اور جو بچلا ہاویہ جحیم میں گرا۔ قولہ یعاسیب نحل کے یعاسیب جمع ہے یعسوب کے اور نحل شہد کی مکھی اور یعسوب نام ہے ان مکھیوں کے سردار کا قاعدہ ہے کہ یعسوب جہاں کہیں جاتا ہے سب مکھیاں اس کے ساتھ ہوتی ہیں۔ آپ ﷺ نے تشبیہ دی کہ خزانے دجال کے ساتھ بھی ایسے ہی پھریں گے۔ چنانچہ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آپ نے فرمایا: میں یعسوب ہوں مؤمنوں کا اور مال یعسوب ہے کافروں کا کہ کافر درپے مال ہیں اور مومن میری صحبت میں خوشحال۔

قولہ جب جھکائیں گے سر عرق ٹپکے گا الخ۔ جمان بروزن غراب دانے چاندی کے کہ مثل موتی کے بنائیں۔ اور بعض نے بہ تشدید میم چھوٹے موتی کو کہتے ہیں اور یہاں معنی اول مراد ہیں یعنی جب وہ سر جھکائیں گے تو ان کے موئے سر سے قطرات نورانی ٹپکتے ہیں اور جب سر اونچا کرتے ہیں تو نیچے اتر آتے ہیں وہ قطرات اور یہ کنایہ ہے نہایت نورانیت اور نضارت اور طراوت سے ان کے جمال باکمال کے۔ قولہ باب لد پر اور لد نام ہے ایک قریہ کا بیت المقدس کے قریٰ سے۔ اور قاموس میں کہا ہے کہ ایک قریہ ہے فلسطین میں کہ ماریں گے حضرت عیسیٰ علیہ السلام دجال کو اسی جگہ۔ قولہ پھینک دیں گے انہیں مہبل میں الخ۔ قاموس میں باب اللام اور فصل المیم میں بروزن منزل گرنا سر کوہ سے۔ اور بعض نے بنون مفتوحہ اور بسکون ہا اور بفتح باء کہا ہے کہ ایک موضع ہے بیت المقدس میں۔ اور بعض نے کہا نام ہے اس جگہ کا جہاں سے آفتاب نکلتا ہے مگر صحیح بمیم ہے اور نون سے تصحیف ہے کاتبوں کی۔ کذا قال الشیخ فی شرح المشکوٰۃ۔ قولہ فیترکھا کالزلفہ زلفہ کے کئی معنی ہیں کہ یہاں مناسب ہیں اول وہ جگہ ہے کہ جہاں پانی ٹھہرے اور اسے

پاک کردے۔ دوسرے کاسئہ سبز اور خم سبز رنگ کہ جب اس میں پانی بھرو سبز معلوم ہوتا ہے اس تشبیہ سے بھی صفائی زمین کی مراد ہے تیسرے صدف وسنگ ہموار اور زمین جھاڑو دی ہوئی۔ قولہ تاکل العصابة الرمانة یعنی کھالے گا ایک گروہ ایک انار سے عصابہ وہ جماعت ہے کہ عدد اس کے دس سے چالیس تک ہوں۔ قولہ اور ایک فخذ کو کفایت کرے گا الخ۔ فخذ یعنی بفتح فاء و سکون خاء چھوٹی جماعت بطن سے اور بطن چھوٹا ہے قبیلہ سے اور فخذ جو بمعنی ران کے ہے وہ بکسر خاء ہے۔ احوذی نے کہا ہے کہ احادیث باب میں کئی فوائد ہیں۔

اول یہ کہ ہر نبی نے امت کو فتنہ دجال سے ڈرایا ہے اس میں بہت تخذیر ہے قلوب کے فتن سے۔ دوسرے یہ کہ نبی ﷺ نے بھی براہ زیادت تحذیر اس سے خوف دلایا کہ اگر فتنہ دجال قریب نہ بھی ہو تو اتباع ائمہ مضلین اس کے فتنہ سے کیا کم ہے۔ تیسرے یہ کہ جب اصحاب نے یہ بات سنی پوچھا کہ ہمارا دل اس دن کیسا ہوگا؟ آپ ﷺ نے فرمایا: کہ آج کے جیسا یا اس سے بہتر یہ روایت ساقط الاعتبار ہے اور کیوں کر نہ ہو کہ دجال اس کے مستور الحال ہیں اور حقیقت یہ ہے کہ قلوب مفارقت کے وقت نبی ﷺ کے ویسے نہیں رہے تھے نہ کہ بعد موت آنحضرت ﷺ کے اور وقت ظہور فتن کے بلکہ انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نہیں جھاڑے ہم نے ہاتھ رسول اللہ ﷺ کی تربت مبارک سے یعنی بعد دفن کے مگر فرق پایا ہم نے اپنے دلوں میں یعنی وہ انوار و برکات جو آنحضرت ﷺ کی زندگی میں تھے نہ رہے۔ چوتھے یہ کہ وہ دجال اعور ہے پس وہ درست نہیں کر سکتا اپنی صورت وخلقت کو تو پھر دعویٰ کیا کرے گا الوہیت کا مگر بات اتنی ہے کہ استدراج اس کا امتحان ہے بندوں کا۔ پانچویں یہ کہ بعض روایات میں وارد ہوا ہے کہ داہنی آنکھ اس کی کانی ہے۔ اور مسلم میں بائیں آنکھ مذکور ہے۔ اور ابوداؤد میں بھی بائیں آنکھ کا ذکر ہے۔ تطبیق اس میں یوں ہے کہ یہ عیوب مختلف ہوتے رہیں گے اس پر باختلاف اوقات تاکہ جن کی چشم بصیرت وا ہو دیکھ لیں کہ یہ اپنے نقصان کو درست نہیں کر سکتا اور کیا کر سکے گا۔ چھٹے یہ کہ فرمایا کہ نہ دیکھے گا کوئی تم میں سے اپنے رب کو جب تک نہ مرے اس میں کئی فائدے ہیں:

اول ابطال اس کی الوہیت کا۔ دوسرے اثبات اللہ تعالیٰ کی رویت کا آخرت میں بچشم سر جیسا مذہب ہے اہل سنت کا۔ تیسرے ابطال مبثتان رویت الٰہی کا دنیا میں جیسا مذہب ہے جہلہ صوفیاء کا۔

ساتویں یہ جو فرمایا کہ تم اندازہ کر لینا اوقات نماز کا اس سے معلوم ہوا کہ اشکال کے وقت تحری اور تقدیر اوقات صلوٰۃ میں جائز ہے۔ انتھیٰ تبغییر یسیر۔

❀❀❀❀

٦٠۔ بَابُ مَا جَاءَ فِيْ صِفَةِ الدَّجَّالِ

دجال کی صفت کے بیان میں

(٢٢٤١) عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ اَنَّهُ سُئِلَ عَنِ الدَّجَّالِ فَقَالَ: ((اَلَا اِنَّ رَبَّكُمْ لَيْسَ بِاَعْوَرَ اَلَا وَاِنَّهُ

اَعْوَرُ عَيْنُهُ الْيُمْنٰى كَاَنَّهَا عِنَبَةٌ طَافِيَةٌ)) . (اسناده صحيح)

ترجمہ: روایت ہے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے کہ نبی ﷺ سے پوچھا کسی نے حال دجال کا سو فرمایا آپ ﷺ نے: آگاہ ہو کہ رب تمہارا کانا نہیں اور بے شک اس کی تو داہنی آنکھ کانی ہے گویا وہ ایک انگور ہے پھولا ہوا۔

فائدہ: اس باب میں سیدنا سعد اور حذیفہ اور ابوہریرہ اور جابر بن عبداللہ اور ابوبکرہ اور ام المؤمنین عائشہ اور انس اور ابن عباس اور فلتان بن عاصم رضوان اللہ علیہم اجمعین سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کی روایت سے۔

❀❀❀❀

٦١۔ بَابُ مَا جَاءَ فِي الدَّجَّالِ لَا يَدْخُلُ الْمَدِينَةَ

اس بیان میں کہ دجال مدینہ طیبہ میں داخل نہ ہو سکے گا

(٢٢٤٢) عَنْ اَنَسٍ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((يَاْتِي الدَّجَّالُ الْمَدِيْنَةَ فَيَجِدُ الْمَلَائِكَةَ يَحْرُسُوْنَهَا، فَلَا يَدْخُلُهَا الطَّاعُوْنُ وَلَا الدَّجَّالُ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ)) . (اسناده صحيح ـ سلسلة الاحاديث الصحيحة: ٢٤٥٧)

ترجمہ: روایت ہے انس رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے آئے گا دجال قریب مدینہ کے سو پائے گا فرشتوں کو کہ حفاظت کر رہے ہیں اس کی، پس داخل نہ ہوگا مدینہ میں طاعون اور نہ دجال اگر چاہا اللہ تعالیٰ نے۔

فائدہ: اس باب میں ابوہریرہ رضی اللہ عنہ اور فاطمہ بنت قیس رضی اللہ عنہا اور محجن رضی اللہ عنہ اور اسامہ بن یزید رضی اللہ عنہ اور سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث صحیح ہے۔

❀❀❀❀

(٢٢٤٣) عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((اَلْاِيْمَانُ يَمَانٍ وَالْكُفْرُ مِنْ قِبَلِ الْمَشْرِقِ وَالسَّكِيْنَةُ لِاَهْلِ الْغَنَمِ، وَالْفَخْرُ وَالرِّيَاءُ فِي الْفَدَّادِيْنَ: اَهْلِ الْخَيْلِ وَاَهْلِ الْوَبَرِ، يَاْتِي الْمَسِيْحُ [اَيْ: الدَّجَّالُ] اِذَا جَاءَ دُبُرَ اُحُدٍ صَرَفَتِ الْمَلَائِكَةُ وَجْهَهُ قِبَلَ الشَّامِ وَهُنَالِكَ يَهْلِكُ)) .

(اسناده صحيح ـ سلسلة الاحاديث الصحيحة: ١٧٧٠)

ترجمہ: روایت ہے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ایمان یمن کی طرف سے نکلا ہے اور کفر مشرق کی طرف سے اور تسکین بکری والوں میں ہے اور فخر و ریاء فدادین میں ہے گھوڑے والے ہوں یا اونٹوں والے آئے گا مسیح دجال جب پیچھے احد کے پھیر دیں گے فرشتے منہ اس کا شام کی طرف اور وہیں ہلاک ہوگا۔

فائدہ: یہ حدیث صحیح ہے۔

مترجم: فدادون جمع ہے فداد کی بمعنی شتربان اور چوپان اور جو کہ ہمیشہ اونٹوں میں رہے اور جو کہ آواز بلند و درشت رکھے کھیتوں

میں اور اپنے بیلوں میں اور ایک روایت میں یہ لفظ آئے ہیں اِنَّ الْفُجآءَ وَالْقَسْوَۃَ فِی الْفَدَّادِیْنَ یعنی جفا اور سختی دل کی فدادین میں ہے اور تخفیف دال بھی مروی ہے معنی اس کے اہل بقر ہیں کہ حراثت کرتے ہیں اور وہ جمع ہے فدان کی کہ نام ہے ہل وغیرہ کا کہ بیل جس سے حراثت کرتے ہیں اور وبر اونٹ کے بالوں کو کہتے ہیں۔ اہل وبر سے مراد اونٹ والے۔ خلاصہ یہ ہے کہ بکری والوں میں عجز ہے اور گھوڑے اور اونٹ والوں میں تکبر اور غرور۔

لطیفہ: جانور کی صحبت میں یہ اثر ہے افسوس ہے کہ آدمی کی صحبت میں کچھ اثر نہ ہو۔

❀❀❀❀

٦٢۔ بَابُ: مَا جَاءَ فِیْ قَتْلِ عِیْسَی بْنِ مَرْیَمَ الدَّجَّالَ

اس بیان میں کہ عیسیٰ بن مریم علیہ السلام دجال کو قتل کریں گے

(٢٢٤٤) **عَنْ مُجَمِّعَ بْنَ جَارِیَةَ الْاَنْصَارِیَّ** یَقُوْلُ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ یَقُوْلُ: ((**یَقْتُلُ ابْنُ مَرْیَمَ الدَّجَّالَ بِبَابِ لُدٍّ**)). (اسنادہ صحیح) [قصة الدجال وقتله].

ترجمہ: روایت ہے مجمع بن جاریہ سے کہا انہوں نے سنا میں نے رسول اللہ ﷺ سے کہ فرماتے تھے قتل کریں گے ابن مریم دجال کو باب لد میں۔ اور تحقیق باب لد کی اوپر گزری۔

فائدہ: اس باب میں عمران بن حصین اور نافع بن عتبہ اور ابو برزہ اور حذیفہ بن اسید اور ابو ہریرہ اور کیسان اور عثمان بن ابی العاص اور جابر اور ابو امامہ اور ابن مسعود اور عبداللہ بن عمر اور سمرہ بن جندب اور نواس بن سمعان اور عمرو بن عوف اور حذیفہ بن یمان رضوان اللہ علیہم اجمعین سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث صحیح ہے۔

❀❀❀❀

(٢٢٤٥) **عَنْ قَتَادَةَ** قَالَ: سَمِعْتُ اَنَسًا قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((**مَا مِنْ نَبِیٍّ اِلَّا وَقَدْ اَنْذَرَ اُمَّتَهُ الْاَعْوَرَ الْكَذَّابَ. اَلَا اِنَّهُ اَعْوَرُ، وَاِنَّ رَبَّكُمْ لَيْسَ بِاَعْوَرَ، مَكْتُوْبٌ بَيْنَ عَيْنَيْهِ كَافِرٌ**)).

(صحیح ـ تخریج شرح العقیدة الطحاویة: ٧٦٢) [قصة المسیح الدجال]

ترجمہ: روایت ہے قتادہ رضی اللہ عنہ سے بواسطہ انس رضی اللہ عنہ کے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے: نہیں کوئی نبی مگر ڈرایا اس نے اپنی امت کو اعور کذاب سے آگاہ ہو وہ یعنی دجال کانا ہے اور بے شک رب تمہارا کانا نہیں، لکھا ہوا ہے دجال کی دونوں آنکھوں کے بیچ میں یعنی پیشانی پر کافر۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

❀❀❀❀

٦٣۔ بَابُ مَا جَاءَ فِي ذِكْرِ ابْنِ صَيَّادٍ

ابن صیاد کے بیان میں

(٢٢٤٦) عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ: صَحِبَنِي ابْنُ صَيَّادٍ: إِمَّا حُجَّاجًا وَإِمَّا مُعْتَمِرِينَ فَانْطَلَقَ النَّاسُ وَتُرِكْتُ أَنَا وَهُوَ، فَلَمَّا خَلَصْتُ بِهِ اقْشَعْرَرْتُ مِنْهُ وَاسْتَوْحَشْتُ مِنْهُ مِمَّا يَقُولُ النَّاسُ فِيهِ، فَلَمَّا نَزَلْتُ قُلْتُ لَهُ: ضَعْ مَتَاعَكَ حَيْثُ تِلْكَ الشَّجَرَةِ. قَالَ: فَأَبْصَرَ غَنَمًا فَأَخَذَ الْقَدَحَ فَانْطَلَقَ فَاسْتَحْلَبَ ثُمَّ أَتَانِي بِلَبَنٍ فَقَالَ لِي: يَا أَبَا سَعِيدٍ! اشْرَبْ، فَكَرِهْتُ أَنْ أَشْرَبَ عَنْ يَدِهِ شَيْئًا لِمَا يَقُولُ النَّاسُ فِيهِ، فَقُلْتُ لَهُ: هٰذَا الْيَوْمُ يَوْمٌ صَائِفٌ وَإِنِّي أَكْرَهُ فِيهِ اللَّبَنَ، فَقَالَ لِي: يَا أَبَاسَعِيدٍ! لَقَدْ هَمَمْتُ أَنْ آخُذَ حَبْلًا فَأُوثِقَهُ إِلَى الشَّجَرَةِ ثُمَّ أَخْتَنِقَ لِمَا يَقُولُ النَّاسُ لِي وَفِيَّ، أَرَأَيْتَ مَنْ خَفِيَ عَلَيْهِ حَدِيثِي فَلَنْ يَخْفٰى عَلَيْكُمْ؟ أَلَسْتُمْ أَعْلَمَ النَّاسِ بِحَدِيثِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ: يَا مَعْشَرَ الْأَنْصَارِ أَلَمْ يَقُلْ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ **((إِنَّهُ كَافِرٌ))** وَأَنَا مُسْلِمٌ، أَلَمْ يَقُلْ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: **((إِنَّهُ عَقِيمٌ لَا يُولَدُ لَهُ))** وَقَدْ خَلَّفْتُ وَلَدِي بِالْمَدِينَةِ، أَلَمْ يَقُلْ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ **((لَا يَدْخُلُ أَوْلَا تَحِلُّ لَهُ مَكَّةُ وَالْمَدِينَةُ))** أَلَسْتُ مِنْ أَهْلِ الْمَدِينَةِ وَهُوَ ذَا أَنْطَلِقُ مَعَكَ إِلَى مَكَّةَ، قَالَ: فَوَاللّٰهِ مَا زَالَ يَجِيءُ بِهٰذَا حَتّٰى قُلْتُ: فَلَعَلَّهُ مَكْذُوبٌ عَلَيْهِ، ثُمَّ قَالَ: يَا أَبَاسَعِيدٍ! وَاللّٰهِ لَأُخْبِرَنَّكَ خَبَرًا حَقًّا وَاللّٰهِ! إِنِّي لَأَعْرِفُهُ وَأَعْرِفُ وَالِدَهُ وَأَعْرِفُ أَيْنَ هُوَ السَّاعَةَ مِنَ الْأَرْضِ، فَقُلْتُ: تَبًّا لَكَ سَائِرَ الْيَوْمِ. (صحيح)

ترجمہ: روایت ہے ابوسعید سے کہا کہ ساتھ رہا میرے ابن صیاد حج میں یا عمرہ میں اور آگے بڑھ گئے لوگ اور میں اور وہ پیچھے رہ گئے، پھر جب میں اکیلا رہ گیا اس کے ساتھ روئیں کھڑی ہوگئی میری اور متوحش ہوا میں اس سے بسبب اس چیز کے کہ لوگ کہتے تھے اس کے حق میں یعنی یہ کہتے تھے کہ دجال وہی ہے پھر جب میں اترا کہا میں نے رکھ دے اپنا اسباب یعنی تو بھی ٹھہر اس درخت کے پاس۔ کہا ابوسعید نے پھر دیکھا اس نے کچھ بکریوں کو پس اٹھالیا ایک پیالہ اور گیا اور دودھ دوہا اور لایا وہ دودھ میرے پاس اور کہا مجھ سے اے ابوسعید پیو، سو برا معلوم ہوا مجھے کہ میں اس کے ہاتھ سے کچھ پیوں اس خیال سے کہ لوگ اس کے حق میں کہتے تھے، یعنی اسے دجال جانتے تھے۔ سو کہا میں نے کہ آج کا دن گرمی کا دن ہے اور میں بہتر نہیں جانتا آج دودھ پینے کو سو کہا اس نے اے ابوسعید میں نے قصد کیا کہ لوں میں ایک رسی اور باندھوں اسے درخت میں اور گلا گھونٹ کر مر جاؤں میں اس خیال سے کہ جو بدگمانی کرتے ہیں لوگ میرے لیے اور کہتے ہیں وہ میرے حق میں بھلا دیکھو تو میری بات کسی پر پوشیدہ رہی تو رہی مگر تم پر پوشیدہ نہ رہے گی اس لیے کہ تم خوب جانتے ہو حدیث رسول اللہ ﷺ کے اے گروہ انصار کے کیا نہیں کہا ہے رسول اللہ ﷺ نے کہ دجال کافر ہے اور میں تو مسلمان ہوں، اور کیا نہیں کہا ہے رسول اللہ

ﷺ نے کہ بجو نٹا ہے کہ وہ اس کی اولاد نہ ہوگی اور میں نے چھوڑی ہے اپنی اولاد مدینہ میں، اور کیا نہیں کہا ہے رسول اللہ ﷺ نے کہ نہ اتارے گا اس کو مکہ یعنی اس میں داخل نہ ہو سکے گا اور میں تو اہل مدینہ سے ہوں اور میں تو تمہارے ساتھ چلا جاتا ہوں مکہ تک۔ کہا ابو سعید نے پھر قسم ہے اللہ تعالیٰ کی کہ وہ ایسی ہی دلیلیں لاتا رہا کہ میں نے کہا شاید لوگ اس پر جھوٹی باتیں باندھتے ہیں۔ پھر کہا اس نے ابا سعید قسم ہے اللہ تعالیٰ کی میں تم کو خبر دوں سچی قسم اللہ تعالیٰ کی میں پہچانتا ہوں دجال کو اور اس کے باپ کو اور جانتا ہوں یہ بھی کہ وہ اس گھڑی کس زمین میں ہے جب اس نے یہ کہا تب میرا وہ حسن خیال بالکل جاتا رہا اور میں نے کہا خرابی ہو تیری سارے دن۔ یعنی اخیر میں تو نے ایک بات کہہ دی کہ پھر مجھے تجھ سے بدگمانی ہوگئی۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے۔

❀❀❀❀

(۲۲۴۷) **عَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ** قَالَ: لَقِیَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ابْنَ صَائِدٍ فِیْ بَعْضِ طُرُقِ الْمَدِیْنَةِ فَاحْتَبَسَهٗ وَهُوَ غُلَامٌ یَهُوْدِیٌّ وَلَهٗ ذُؤَابَةٌ وَمَعَهٗ اَبُوْبَكْرٍ وَعُمَرُ، فَقَالَ لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ **((اَتَشْهَدُ اَنِّیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ؟))** فَقَالَ: اَتَشْهَدُ اَنْتَ اَنِّیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ؟ فَقَالَ النَّبِیُّ ﷺ **((اٰمَنْتُ بِاللّٰهِ وَمَلَائِكَتِهٖ وَ كُتُبِهٖ وَرُسُلِهٖ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ))** فَقَالَ النَّبِیُّ ﷺ: **((مَا تَرٰی؟))** قَالَ: اَرٰی عَرْشًا فَوْقَ الْمَاءِ. فَقَالَ النَّبِیُّ ﷺ **((یَرٰی عَرْشَ اِبْلِیْسَ فَوْقَ الْبَحْرِ))** قَالَ: **((مَا تَرٰی؟))** قَالَ: اَرٰی صَادِقًا وَكَاذِبَیْنَ اَوْ صَادِقِیْنَ وَكَاذِبًا قَالَ النَّبِیُّ ﷺ **((لُبِّسَ عَلَیْهِ))** فَدَعَاهُ. (اسنادہ صحیح ۔ سلسلة الاحادیث الصحیحة (۱۷۰۷)

ترجمہ: روایت ہے ابو سعید رضی اللہ عنہ سے کہ ملے رسول اللہ ﷺ ابن صیاد کو بعض راہوں میں مدینہ کے، سو روکا اس کو اور وہ ایک لڑکا تھا یہودی اور اس کے سر پر چوٹی تھی اور آپ کے ساتھ تھے ابو بکر رضی اللہ عنہ و عمر رضی اللہ عنہ پس فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کیا تو گواہی دیتا ہے کہ میں رسول ہوں اللہ تعالیٰ کا تو کہا اس نے آپ گواہی دیتے ہیں کہ میں رسول ہوں اللہ تعالیٰ کا؟ فرمایا نبی ﷺ نے: ایمان لایا میں اللہ پر اور اس کی کتابوں اور رسولوں پر اور آخرت کے دن پر۔ پھر فرمایا اس سے نبی ﷺ نے کیا دیکھتا ہے تو یعنی مغیبات سے؟ کہا اس نے دیکھتا ہوں میں ایک تخت پانی پر۔ فرمایا نبی ﷺ نے دیکھتا ہے وہ تخت ابلیس لعین کا دریا پر۔ پھر فرمایا اور بھی کچھ دیکھتا ہے؟ یعنی اخبار مغیبات سے۔ کہا اس نے دیکھتا ہوں ایک سچ اور دو جھوٹ یا دو سچ اور ایک جھوٹ۔ فرمایا نبی ﷺ نے: مشتبہ ہو گیا ہے اس کا کام۔ پھر چھوڑ دیا اس کو۔

فائدہ: اس باب میں عمر اور حسین بن علی اور ابن عمر اور ابو ذر اور ابن مسعود اور جابر اور حفصہ رضوان اللہ علیہم اجمعین سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث حسن ہے۔

مترجم: صحابہ و من بعد ہم نے اختلاف کیا ہے اس باب میں کہ ابن صیاد وہی موعود ہے یا دوسرا سوا اس کے فتح الباری نے دونوں قول میں تطبیق دی ہے۔ خلاصہ اس کا یہ ہے کہ جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ وہ قسم کھاتے کہ ابن صیاد وہی دجال موعود ہے اور کہتے تھے کہ

میں نے سنا حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو کہ وہ بھی اس بات پر قسم کھاتے تھے آنحضرت ﷺ کے آگے اور آپ ﷺ ساکت تھے۔ اور ابوسعید سے جو کیفیت سفر میں ابن صیاد کی گزری اوپر مذکور ہوئی ہے اور ایک روایت میں اسی کی اخیر میں وارد ہوا ہے کہ ابن صیاد نے کہا کہ اگر مجھ پر عرض کریں کہ میں دجال ہوں تو میں مکروہ نہ رکھوں بلکہ قبول کرلوں۔ حافظ ابن حجر رحمہ اللہ نے کہا کہ یہ سب احادیث نص صریح نہیں ہیں اس کے دجال ہونے پر اس لیے کہ آنحضرت ﷺ نے اس کے حق میں ایک شبہ کی بات فرمادی کہ إِنْ يَّكُنْ هُوَ چنانچہ یہ لفظ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے جواب میں ابھی اوپر گزرا اور یہ سب اس وقت کی حدیثیں ہیں کہ جب آپ ﷺ نے اول اول مدینہ میں قدم رنجہ فرمایا تھا۔ اور امر دجال میں متردد تھے۔ پھر جب تمیم داری نے آپ کو دجال محبوس کی خبر دی آپ نے جزم کیا کہ دجال وہی ہے اور حلف عمر کی بنا پر غلبہ ظن تھی اور سکوت آپ کا مبنی بر تردد اور حلف جابر رضی اللہ عنہ کی مبنی بر حلف عمر رضی اللہ عنہ اور غایت حدیث ابوسعید یہ ہے کہ ابن صیاد ایک دجاجلہ کذابین میں سے ہو یا اتباع دجال کبیر سے۔ اور یہ بھی احتمال ہے کہ ابوسعید نے حدیث تمیم داری کی نہ سنی ہو اور اسی طرح جو لوگ ابن صیاد کے دجال ہونے کی طرف گئے ہیں ان کو یہ حدیث نہ پہنچی ہو۔ اور حافظ نے کہا کہ بعض نے گمان کیا ہے کہ تمیم داری کی حدیث کے ساتھ منفرد ہوئی ہیں فاطمہ بنت قیس، حالانکہ ایسا نہیں ہے اس لیے کہ فاطمہ کے ساتھ ہیں ابوہریرہ رضی اللہ عنہ اور عائشہ رضی اللہ عنہا اور جابر رضی اللہ عنہ کہ ان سب نے بھی اسے روایت کیا ہے۔ اور وہ روایت مفصل آگے آتی ہے۔ غرض خلاصہ مقصود اور حاصل کلام ابن حجر رحمہ اللہ کا یہ ہے کہ دجال غیر ابن صیاد ہے۔ اور بقیہ تحریر ابن حجر رحمہ اللہ کی تمیم داری کی روایت کے بعد مذکور ہوگی انشاء اللہ تعالیٰ (نج)

❀❀❀❀

(۲۲۴۸) عَنْ اَبِي بَكْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((يَمْكُثُ اَبُو الدَّجَّالِ وَاُمُّهُ ثَلَاثِيْنَ عَامًا لَا يُوْلَدُ لَهُمَا وَلَدٌ ثُمَّ يُوْلَدُ لَهُمَا غُلَامٌ اَعْوَرُ اَضَرُّ شَيْءٍ وَاَقَلُّهُ مَنْفَعَةً تَنَامُ عَيْنَاهُ وَلَا يَنَامُ قَلْبُهُ)) ثُمَّ نَعَتَ لَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَبَوَيْهِ فَقَالَ: ((اَبُوْهُ طُوَالٌ ضَرْبُ اللَّحْمِ كَاَنَّ اَنْفَهُ مِنْقَارٌ، وَاُمُّهُ امْرَاَةٌ فِرْضَاخِيَّةٌ طَوِيْلَةُ الثَّدْيَيْنِ)) فَقَالَ اَبُوْبَكْرَةَ: فَسَمِعْنَا بِمَوْلُوْدٍ فِي الْيَهُوْدِ بِالْمَدِيْنَةِ فَذَهَبْتُ اَنَا وَالزُّبَيْرُ بْنُ الْعَوَّامِ حَتّٰى دَخَلْنَا عَلٰى اَبَوَيْهِ فَاِذَا نَعْتُ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فِيْهِمَا. قُلْنَا: هَلْ لَّكُمَا وَلَدٌ؟ فَقَالَا: مَكَثْنَا ثَلَاثِيْنَ عَامًا لَّا يُوْلَدُ لَنَا وَلَدٌ ثُمَّ وُلِدَ لَنَا غُلَامٌ اَعْوَرُ اَضَرُّ شَيْءٍ وَ اَقَلُّهُ مَنْفَعَةً، تَنَامُ عَيْنَاهُ وَلَا يَنَامُ قَلْبُهُ، قَالَ: فَخَرَجْنَا مِنْ عِنْدِهِمَا فَاِذَا هُوَ مُنْجَدِلٌ فِي الشَّمْسِ فِيْ قَطِيْفَةٍ لَهُ وَلَهُ هَمْهَمَةٌ فَكَشَفَ عَنْ رَّاْسِهِ فَقَالَ: مَا قُلْتُمَا؟ قُلْنَا: وَهَلْ سَمِعْتَ مَا قُلْنَا؟ قَالَ: نَعَمْ، تَنَامُ عَيْنَايَ وَلَا يَنَامُ قَلْبِيْ.

(ضعیف ـ المشكاة: ۵۵۰۳ ـ التحقيق الثاني) اس میں علی بن زید بن جدعان ضعیف راوی ہے۔

ترجمہ: روایت ہے ابوبکرہ رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے: رہیں گے ماں باپ دجال کے تیس برس اس طرح کہ نہ ہوگا ان کو لڑکا پھر ہوئے گا ان کو ایک لڑکا کانا جس میں ضرر زیادہ ہوگا منفعت کم، سوئیں گی آنکھیں اس کی اور نہ سوئے گا دل اس کا پھر

حال وحلیہ بیان کیا ہم سے رسول اللہ ﷺ نے اس کے ماں باپ کا اور فرمایا باپ اس کا بہت دراز قد ہے دبلا پتلا یعنی بدن میں گوشت کم ہے ناک اس کی گویا مرغ کی چونچ ہے، اور ماں اس کی ایک عورت ہے لمبی چوڑی دراز پستان۔ اور مشکوٰۃ کے بعض نسخوں میں طویل الیدین ہے یعنی لمبے ہاتھوں والی۔ کہا ابوبکرہ رضی اللہ عنہ نے پھر سنا ہم نے ایک لڑکے کا حال یہود مدینہ میں، سو گیا میں اور زبیر بن عوام یہاں تک کہ داخل ہوئے ہم دونوں اس کے ماں باپ پر بس ناگہاں وہ تو ویسے ہی تھے جیسی تعریف کی تھی رسول اللہ ﷺ نے ان دونوں کی پھر پوچھا ہم نے ان سے کہ تمہارے کوئی لڑکا ہے انہوں نے کہا تیس برس تک تو ہمارے ہاں کوئی لڑکا نہ ہوا اب ایک لڑکا ہوا ہے کانا جس میں ضرر زیادہ ہے منفعت کم، سوتی ہیں دونوں آنکھیں بس کی اور نہیں سوتا دل اس کا کہا راوی نے پھر نکلے ہم ان کے پاس سے تو یکایک وہ پڑا ہوا تھا دھوپ میں ایک موٹی روئیں دار چادر میں اور وہ کچھ گنگناتا تھا سو اس نے اپنا سر کھولا اور پوچھا کہ کیا کہا تم نے ہم نے کہا کہ تو نے؟ سن لیا جو ہم نے کہا؟ اس نے کہا ہاں سوتی ہیں آنکھیں میری اور نہیں سوتا دل میرا۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے نہیں جانتے ہم اسے مگر حماد بن سلمہ کی روایت سے۔

مترجم: اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ دجال یہی مولود ہے۔ اور تمیم داری کی روایت باعلی صوت پکارتی ہے کہ وہ محبوس ہے جزائر میں۔ پس جواب اس روایت کا بیہقی نے یوں دیا ہے کہ منفرد ہوا ہے اس کے ساتھ علی بن زید بن جدعان اور وہ قوی نہیں ہے پس یہ روایت قابل احتجاج نہیں۔ اور حافظ ابن حجر رحمہ اللہ نے فرمایا ہے کہ ایک وجہ اس روایت کے ضعف کی یہ بھی ہے کہ اسلام ابوبکرہ کا طائف سے نزول کے وقت میں ہے۔ جب محاصرہ ہوا (۸ھ) آٹھ ہجری میں۔ اور صحیحین میں مروی ہے کہ جب مجتمع ہوئے اس کے ساتھ رسول اللہ ﷺ نخلستان میں تو وہ محتلم تھا یعنی قریب البلوغ۔ اور ایک روایت میں آیا کہ قد قارب الحلم پس ابوبکرہ نے زمان مولد اس کا کہاں سے پایا حالانکہ وہ مدینہ میں ساکن نہیں ہوئے مگر رسول اللہ ﷺ کی وفات کے دو برس پیشتر پس کیونکر زمانہ میں آنحضرت ﷺ کے محتلم ہوگا۔ پس جو کچھ صحیحین میں ہے وہ معتبر ہے۔ انتہی ما قال حافظ ابن حجر کذا فی الحج۔

❀❀❀❀

٦٤۔ باب: لَا تَأْتِي مائة سَنَة وَعَلَى الْأَرض نفس منفوسة اليوم

آج زندہ جانوں میں سے کوئی بھی سو برس تک زندہ نہ رہے گا

(٢٢٤٩) عَنِ ابْنِ عُمَرَ: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ مَرَّ بِابْنِ صَيَّادٍ فِيْ نَفَرٍ مِنْ اَصْحَابِهٖ فِيْهِمْ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ وَهُوَ يَلْعَبُ مَعَ الْغِلْمَانِ عِنْدَ اُطُمِ بَنِيْ مَغَالَةَ وَهُوَ غُلَامٌ، فَلَمْ يَشْعُرْ حَتّٰى ضَرَبَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ظَهْرَهٗ بِيَدِهٖ ثُمَّ قَالَ: ((اَتَشْهَدُ اَنِّيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ)) فَنَظَرَ اِلَيْهِ ابْنُ صَيَّادٍ قَالَ: اَشْهَدُ اَنَّكَ رَسُوْلُ الْاُمِّيِّيْنَ قَالَ: ثُمَّ قَالَ ابْنُ صَيَّادٍ لِلنَّبِيِّ ﷺ: اَتَشْهَدُ اَنْتَ اَنِّيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ؟ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((اٰمَنْتُ بِاللّٰهِ وَرُسُلِهٖ)) ثُمَّ قَالَ

النَّبِيُّ ﷺ: ((مَا يَأْتِيكَ؟)) قَالَ ابْنُ صَيَّادٍ: يَأْتِينِي صَادِقٌ وَكَاذِبٌ. فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((خُلِّطَ عَلَيْكَ الْأَمْرُ)) ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((إِنِّي قَدْ خَبَأْتُ لَكَ خَبِيئًا)) وَخَبَّأَ لَهُ: ﴿ يَوْمَ تَأْتِي السَّمَآءُ بِدُخَانٍ مُّبِينٍ ﴾ [الدخان: ١٠] فَقَالَ ابْنُ صَيَّادٍ: هُوَ الدُّخُّ. فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((اخْسَأْ فَلَنْ تَعْدُوَ قَدْرَكَ)) قَالَ عُمَرُ: يَارَسُولَ اللّٰهِ! ائْذَنْ لِّي فَاضْرِبَ عُنُقَهُ. فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: إِنْ يَكُ حَقًّا فَلَنْ تُسَلَّطَ عَلَيْهِ، وَإِنْ لَّا يَكُ فَلَا خَيْرَ لَكَ فِي قَتْلِهِ)) . قَالَ: عَبْدُالرَّزَّاقِ يَعْنِي الدَّجَّالَ .

(اسناده صحيح ـ صحيح الادب المفرد)

ترجمہ: روایت ہے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے کہ رسول اللہ ﷺ گزرے ابن صیاد پر اور آپ ﷺ کے ساتھ چند اصحاب تھے کہ ان میں عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ بھی اور ابن صیاد کھیل رہا تھا لڑکوں کے ساتھ بنی مغالہ کے قلعے کے پاس، اور وہ لڑکا تھا، سو اس کو خبر نہ ہوئی آنحضرت ﷺ کے آنے کی یہاں تک مارا رسول ﷺ نے اپنا ہاتھ اس کی پیٹھ پر اور فرمایا تو گواہی دیتا ہے کہ میں رسول ہوں اللہ تعالیٰ کا؟ پس نظر کی آپ ﷺ کی طرف ابن صیاد نے اور کہا گواہی دیتا ہوں میں کہ تم رسول ہو امیوں کے۔ کہا راوی نے پھر کہا ابن صیاد نے نبی ﷺ سے آپ گواہی دیتے ہیں کہ میں رسول ہوں اللہ کا؟ فرمایا نبی ﷺ نے: ایمان لایا میں اللہ پر اور اس کے رسولوں پر پھر پوچھا اس سے نبی ﷺ نے کیسے آتی ہیں تجھ پر خبریں؟ کہا ابن صیاد نے آتی ہیں میرے پاس جھوٹی بھی سچی بھی۔ سو فرمایا نبی ﷺ نے مختلط ہو گیا تیرا کام۔ پھر فرمایا رسول اللہ ﷺ نے میں نے کچھ دل میں بات لی ہے تیرے لیے اور آپ ﷺ نے اپنے دل میں اس آیت کا خیال کیا ﴿ يَوْمَ تَأْتِي السَّمَآءُ بِدُخَانٍ مُّبِينٍ ﴾ پس کہا ابن صیاد نے وہ درخ ہے۔ پس فرمایا رسول اللہ ﷺ نے پھٹکار ہی ہے تجھ کو تیری قدر کچھ زیادہ نہ ہوگی۔ عرض کی عمر رضی اللہ عنہ نے یارسول اللہ ﷺ اجازت دیجیے مجھ کو کہ گردن ماردوں میں اس کی۔ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے: اگر حقیقت میں یہ وہی ہے تو تم اس پر قادر نہ ہو سکو گے اور اگر یہ وہ نہیں ہے تو اس کے مارنے میں تمہارے لیے کچھ خیر نہیں۔ کہا عبدالرزاق نے مراد لیا آپ ﷺ نے اس شخص سے دجال کو۔

فائدہ: ابن صیاد ایک ایسا شخص تھا کہ جن اس کو جھوٹی سچی خبریں جیسے کاہنوں کو دیتے ہیں دیا کرتے تھے۔ اور آپ ﷺ نے آیہ مذکور اپنے دل میں چھپائی اور اس سے فرمایا کہ بتاؤ میرے دل میں کیا ہے تو گمان ہے کہ آپ ﷺ نے یا آپ ﷺ کے اصحاب نے کسی نے اس کے ساتھ تکلم کیا تھا شیطان نے اس پر مطلع ہو کر اسے خبر کر دی مگر خبر کامل اس کو نہ پہنچی یا وہ قرأت آیت پر بسبب شامت نفس کے قادر نہ ہو سکا۔ مگر اس ناقص بے معنی لفظ درخ پر کہ جز ہے دخان کا۔

❀❀❀❀

(٢٢٥٠) عَنْ جَابِرٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((مَا عَلَى الْأَرْضِ نَفْسٌ مَنْفُوسَةٌ، يَعْنِي الْيَوْمَ تَأْتِي عَلَيْهَا مِائَةُ سَنَةٍ)) . (اسناده صحيح ـ الروض النضير: ١١٠٠ ـ صحيح الادب المفرد: ٧٥٥)

ترجمہ: روایت ہے جابر رضی اللہ عنہ سے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کوئی نفس منفوسہ نہیں ہے یعنی آج کے دن کہ گزرے اس پر یعنی سو برس تک سب ہلاک ہو جائیں گے۔

فائدہ: اس باب میں ابوعمر اور ابوسعید اور بریرہ رضوان اللہ علیہم اجمعین سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث حسن ہے۔

(۲۲۵۱) عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ: صَلّٰى بِنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ذَاتَ لَيْلَةٍ صَلَاةَ الْعِشَآءِ فِيْ آخِرِ حَيَاتِهٖ، فَلَمَّا سَلَّمَ قَامَ فَقَالَ: ((**اَرَءَيْتَكُمْ لَيْلَتَكُمْ هٰذِهٖ عَلٰى رَاْسِ مِائَةِ سَنَةٍ مِنْهَا لَا يَبْقٰى مِمَّنْ هُوَ عَلٰى ظَهْرِ الْاَرْضِ اَحَدٌ**)) قَالَ ابْنُ عُمَرَ: فَوَهَلَ النَّاسُ فِيْ مَقَالَةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ تِلْكَ فِيْمَا يَتَحَدَّثُوْنَهٗ بِهٰذِهِ الْاَحَادِيْثِ نَحْوَ مِائَةِ سَنَةٍ، وَاِنَّمَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((**لَا يَبْقٰى مِمَّنْ هُوَ الْيَوْمَ عَلٰى ظَهْرِ الْاَرْضِ اَحَدٌ**)) يُرِيْدُ بِذٰلِكَ اَنْ يَنْخَرِمَ ذٰلِكَ الْقَرْنُ. (صحيح - الروض ايضًا (۱۱۰۰))

ترجمہ: روایت ہے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے کہا نماز پڑھی ہمارے ساتھ رسول اللہ ﷺ نے ایک رات عشاء کی اپنے آخر حیات میں پھر جب سلام پھیرا کھڑے ہوئے یعنی خطبہ پڑھنے کو اور فرمایا: بھلا دیکھو تو تم اس رات کو اپنی کہ اس کے سو برس کے بعد کوئی باقی نہ رہے گا پشت زمین پر ان میں سے جو اس پر اب موجود ہیں۔ کہا ابن عمر رضی اللہ عنہما نے پھر غلطی کی لوگوں نے آنحضرت ﷺ سے نقل کرنے میں سو برس کی۔ اور یہ جو فرمایا آپ نے کہ باقی نہ رہے گا زمین کی پیٹھ پر کوئی شخص مراد اس سے یہ تھی کہ تمام ہو جائیں گے اس قرن کے لوگ۔

فائدہ: یہ حدیث صحیح ہے۔

مترجم: غرض یہ کہ لوگوں نے سمجھا کہ سو برس کے بعد قیامت ہوگی حالانکہ ان کی غلطی تھی، آپ ﷺ کا مطلب یہ تھا کہ سو برس کے بعد اس قرن کے لوگ نہ رہیں گے بلکہ سب مر جائیں گے۔

❀❀❀❀

٦٥۔ بَابُ: مَا جَاءَ فِي النَّهْيِ عَنْ سَبِّ الرِّيَاحِ

ہوا کو برا کہنے (گالی دینے) کی ممانعت میں

(۲۲۵۲) عَنْ اُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((**لَا تَسُبُّوا الرِّيْحَ، فَاِذَا رَاَيْتُمْ مَا تَكْرَهُوْنَ فَقُوْلُوْا: اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَسْاَلُكَ مِنْ خَيْرِ هٰذِهِ الرِّيْحِ وَخَيْرِ مَا فِيْهَا وَخَيْرِ مَا اُمِرَتْ بِهٖ وَنَعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّ هٰذِهِ الرِّيْحِ وَشَرِّ مَا فِيْهَا وَشَرِّ مَا اُمِرَتْ بِهٖ**)). (اسناده صحيح- المشكاة: ۱۵۱۸- سلسلة الاحاديث الصحيحة: ۲۷۵٦- الروض النضير: ۱۱۰۷ - الكلم الطيب: ۱۵٤)

ترجمہ: روایت ہے ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے: برا مت کہو ہوا کو پھر جب دیکھو تم اس سے کچھ مکروہ تو کہو

اللھم...... آخرتک۔اور معنی اس کے یہ ہیں یااللہ ہم مانگتے ہیں بہتری اس ہوا کی اور جو بہتری کہ اس میں ہے اور بہتری اس چیز کی جس کی وہ مامور ہے اور پناہ مانگتے ہیں ہم ساتھ تیرے برائی سے اس ہوا کی اور جو برائی کہ اس میں ہے اور برائی اس چیز کی جس کا اسے حکم ہوا ہے۔

فائدہ: اس باب میں عائشہ رضی اللہ عنہا اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ اور عثمان بن العاص رضی اللہ عنہ اور انس رضی اللہ عنہ اور ابن عباس رضی اللہ عنہما اور جابر رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے۔یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

❀❀❀❀

٦٦۔ باب: حدیث تمیم الداری فی الدجال

دجال کے بارے میں تمیم داری رضی اللہ عنہ کی حدیث

(٢٢٥٣) عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ قَيْسٍ: اَنَّ نَبِيَّ اللّٰهِ ﷺ صَعِدَ الْمِنبَرَ فَضَحِكَ فَقَالَ: ((اِنَّ تَمِيمًا الدَّارِيَّ حَدَّثَنِيْ بِحَدِيْثٍ فَفَرِحْتُ فَاَحْبَبْتُ اَنْ اُحَدِّثَكُمْ بِهٖ حَدَّثَنِيْ اَنَّ نَاسًا مِنْ اَهْلِ فِلَسْطِيْنَ رَكِبُوْا سَفِيْنَةً فِي الْبَحْرِ فَجَالَتْ بِهِمْ حَتّٰى قَذَفَتْهُمْ فِيْ جَزِيْرَةٍ مِنْ جَزَائِرِ الْبَحْرِ فَاِذَا هُمْ بِدَابَّةٍ لَبَّاسَةٍ نَاشِرَةٍ شَعْرَهَا فَقَالُوْا: مَا اَنْتِ؟ قَالَتْ: اَنَا الْجَسَّاسَةُ. قَالُوْا: فَاَخْبِرِيْنَا. قَالَتْ: لَا اُخْبِرُكُمْ وَلَا اَسْتَخْبِرُكُمْ وَلٰكِنِ ائْتُوْا اَقْصَى الْقَرْيَةِ فَاِنَّ ثَمَّ مَنْ يُخْبِرُكُمْ وَيَسْتَخْبِرُكُمْ، فَاَتَيْنَا اَقْصَى الْقَرْيَةِ فَاِذَا رَجُلٌ مُوْثَقٌ بِسِلْسِلَةٍ فَقَالَ: اَخْبِرُوْنِيْ عَنْ عَيْنِ زُغَرَ. قُلْنَا: مَلْاٰى تَدْفُقُ. قَالَ: اَخْبِرُوْنِيْ عَنِ الْبُحَيْرَةِ؟ قُلْنَا: مَلْاٰى تَدْفُقُ. قَالَ: اَخْبِرُوْنِيْ عَنْ نَخْلِ بَيْسَانَ الَّذِيْ بَيْنَ الْاُرْدُنِ وَفِلَسْطِيْنَ هَلْ اَطْعَمَ؟ قُلْنَا: نَعَمْ. قَالَ: اَخْبِرُوْنِيْ عَنِ النَّبِيِّ هَلْ بُعِثَ؟ قُلْنَا: نَعَمْ. قَالَ: اَخْبِرُوْنِيْ كَيْفَ النَّاسُ اِلَيْهِ؟ قُلْنَا: سِرَاعٌ. قَالَ: فَنَزّٰى نَزْوَةً حَتّٰى كَادَ. قُلْنَا: فَمَا اَنْتَ؟ قَالَ: اَنَا الدَّجَّالُ وَاِنَّهٗ يَدْخُلُ الْاَمْصَارَ كُلَّهَا اِلَّا طَيْبَةَ، وَطَيْبَةُ: الْمَدِيْنَةُ)). (صحیح)

ترجمہ: روایت ہے فاطمہ بنت قیس رضی اللہ عنہا سے کہ نبی ﷺ چڑھے منبر پر اور ہنسے اور فرمایا کہ تمیم داری نے بیان کی مجھ سے ایک حدیث اور میں اس سے خوش ہوا، پس آرزو کی میں نے کہ تم سے کہوں اور وہ یہ ہے کہ کچھ لوگ فلسطین کے سوار ہوئے کشتی میں دریائے شور میں پس وہ طوفان میں آ گئے یہاں تک کہ ڈال دیا ان کو دریا نے ایک جزیرہ میں جزائر بحر سے پھر انہوں نے دیکھا ایک چلنے والی فریبی عورت کو لمبے لمبے تھے بال اس کے، پھر لوگوں نے اس سے پوچھا کہ تو کون ہے اس نے کہا میں جساسہ ہوں اور جساسہ شاید اسے اس لیے کہا گیا ہے کہ وہ جاسوسی کرتی ہے اور لے جاتی ہے خبریں دجال کے پاس۔کہا انہوں نے پھر تو ہم کو خبر دے اس نے کہا نہ میں تم کو کچھ خبر دوں گی اور نہ تم سے خبر پوچھوں گی ولیکن تم آؤ کنارہ پر قریہ کے کہ

وہاں ایک شخص ہے کہ تم کو خبر دے گا اور خبر تم سے پوچھے گا بھی۔ پھر گئے ہم کنارہ پر قریہ کے تو کیا دیکھتے ہیں ایک مرد ہے زنجیریں بندھا ہوا، سواس نے پوچھا خبر دو مجھے چشمہ زغر سے، کہا ہم نے وہ بھرا ہوا ہے چھلک رہا ہے، کہا اس نے خبر دو مجھ کو بحیرہ سے، کہا ہم نے وہ بھرا چھلک رہا ہے، کہا اس نے خبر دو مجھ کو بلیسان کی کھجوروں سے جو کہ اردن اور فلسطین کے درمیان ہیں کہ وہ میوہ لاتی ہیں یا نہیں؟ کہا ہم نے ہاں کہا خبر دو ہم کو نبی[1] سے کہ مبعوث ہوئے یا نہیں؟ کہا ہم نے ہاں مبعوث ہوئے کہا خبر دو مجھ کہ لوگ ان کی طرف کیسے آتے ہیں؟ کہا ہم نے دوڑتے ہوئے۔ کہا تمیم نے پھر جنبش کی اس نے بہت بڑی یہاں تک کہ قریب ہوا یعنی قید سے نکل جانے کے۔ پھر پوچھا ہم نے کہ تو کون ہے کہا اس نے میں دجال ہوں اور وہ یعنی میں داخل ہوگا سب شہروں میں مگر طیبہ میں اور طیبہ سے مراد مدینہ ہے۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے قتادہ کی روایت سے کہ وہ شعبی سے روایت کرتے ہیں۔ اور روایت کی کئی لوگوں نے شعبی سے انہوں نے فاطمہ بنت قیس سے۔

مترجم: تمیم داری کی روایت صحیح مسلم میں بھی ہے اور ابوداؤد میں بھی۔ اور مسلم کی روایت میں ہے کہ ملاقات کی ان سے دابہ اہلب نے یعنی ایک حیوان نے کہ بہت بال تھے اس کے بدن پر اور نہایت غلیظ۔ اور ابوداؤد کی روایت میں ہے کہ ناگاہ ملی ان کو ایک عورت کہ کھینچی تھی وہ بالوں اپنے کو۔ اور جساسہ بفتح جیم اور تشدید سین اول مشتق ہے تجسس سے۔ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ دآبۃ الارض جو آخر زمانہ میں نکلے گا وہی ہے۔ اور مروی ہے کہ جب پہنچی کشتی دجال کے پاس دیکھا اسے کہ ایک مرد ہے عظیم الجثہ دونوں ہاتھ اس کے گردن میں بندھے ہوئے ہیں اور دونوں گھٹنوں سے ٹخنوں تک زنجیر میں کسا ہے اور پوچھا اس نے چشمہ زغر سے زغر بضم زء و غین معجمہ بروزن صرد ایک بلدہ معروف ہے جانب شرقی میں دمشق کے اور اس میں ایک چشمہ آب ہے کہ اہل بلد اسے زراعت کرتے ہیں پھر پوچھا اس نے حال آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے نازل ہونے کا یثرب میں اور بہتر کہا عرب کے حق میں اطاعت رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو اور آخر میں اس روایت کے ہے کہ کہا اس نے میں مسیح ہوں اور نزدیک ہے کہ اذن دیا جائے مجھے نکلنے کا اور باہر نکلوں میں اور سیر کروں زمین میں اور نہ چھوڑوں میں کوئی قریہ کہ نہ اتروں وہاں چالیس شب میں سوا مکہ اور طیبہ کے اور میں چاہوں گا کہ داخل ہوں ان میں مگر انقاب پر ان کے ملائکہ ہیں کہ حفاظت کرتے ہیں ان کی۔ پھر اشارہ کیا اور کونچا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی چوبدستی کو جو ہاتھ میں تھی تین بار اور فرمایا یہی ہے طیبہ پھر فرمایا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے آگاہ رہو تم کہ میں نے بیان کر دیا تم سے حال اس کا کہا لوگوں نے ہاں۔ پھر فرمایا وہ بحر شام میں ہے یا بحر یمن میں نہیں بلکہ جانب مشرق میں ہے۔ پھر اشارہ کیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مشرق کی طرف اپنے دست مبارک سے اور بعض طرق میں بیہقی کے وارد ہوا ہے کہ یہ بھی فرمایا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ کہنہ سال ہے اور سند اس کی صحیح ہے۔ اور بیہقی نے کہا اس میں تصریح ہے کہ دجال اکبر جو آخر زمانہ میں خروج کرے گا وہ غیر ابن صیاد ہے اور ابن صیاد دجالین کذابین میں سے ہے نہ دجال اکبر اور جن لوگوں

[1] یعنی نبی آخر الزماں نبی صلی اللہ علیہ وسلم۔

نے اسے دجال اکبر کہا ہے گویا تمیم کی روایت ان کے گوش مبارک میں نہیں پہنچی ورنہ جمع دونوں روایت میں بہت دشوار ہے اس واسطے کیونکر ہوسکتی ہے یہ بات کہ اثنائے حیات میں نبی ﷺ کے وہ قریب الاحتلام ہو جیسا کہ حال میں ابن صیاد کے مروی ہے اور آنحضرت ﷺ سے اس نے ملاقات بھی کی ہو مدینہ میں پھر آپ ﷺ کے آخر حیات میں وہ شیخ کبیر السن مسجون ہو جزیرہ عرب میں جزائر بحر سے اور موثوق بحدید ہو اور پھر لوگوں سے نبی ﷺ کا حال پوچھتا ہو کہ آیا ان کا ظہور ہوا یا نہیں۔ پس اولیٰ یہی ہے کہ وہ غیر ابن صیاد ہو۔ الی آخر ما قال البیہقی۔ (ج)۔

❀❀❀❀

٦٧۔ بَابٌ: لا یتعرض من البلاء لما لا یطیق

جس آزمائش کو برداشت کرنے کی طاقت نہ ہو اس کا سامنا نہ کرے

(٢٢٥٤) عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ((لَا يَنْبَغِي لِلْمُؤْمِنِ اَنْ يُذِلَّ نَفْسَهُ)) قَالُوْا: وَكَيْفَ يُذِلُّ نَفْسَهُ؟ قَالَ: ((يَتَعَرَّضُ مِنَ الْبَلَاءِ لِمَا لَا يُطِيْقُ)). (صحیح) سلسلة الاحادیث الضعیفة (٦١٣)

ترجمہ: روایت ہے حذیفہ رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے: لائق نہیں مومن کو کہ ذلیل کرے اپنے نفس کو پوچھا لوگوں نے کہ کیونکر ذلیل کرے اپنے نفس کو فرمایا ذلیل کرنا اپنے نفس کا یہ ہے کہ اپنے کو معرض بلا میں ڈال دے کہ جس کے اٹھانے کی طاقت نہ رکھتا ہو۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے۔

❀❀❀❀

٦٨۔ بَابٌ: انصر أخاك ظالمًا أو مظلومًا

اپنے بھائی کی مدد کرو خواہ وہ ظالم ہو یا مظلوم

(٢٢٥٥) عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((اُنْصُرْ اَخَاكَ ظَالِمًا اَوْ مَظْلُوْمًا)) قُلْنَا: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ! نَصَرْتُهُ مَظْلُوْمًا فَكَيْفَ اَنْصُرُهُ ظَالِمًا؟ قَالَ: ((تَكُفُّهُ عَنِ الظُّلْمِ ؛ فَذَاكَ نَصْرُكَ اِيَّاهُ)).

(صحیح ـ الارواء: ٢٤٤٩ ـ الروض النضیر: ٣٢)

ترجمہ: روایت ہے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا نبی ﷺ نے مدد کر تو اپنے بھائی کی خواہ وہ ظالم ہو خواہ مظلوم، پوچھا کسی نے یارسول اللہ ﷺ مدد کی میں نے اس کے مظلوم ہونے کے وقت پھر کیونکر مدد کروں میں اس کے ظالم ہونے کے وقت؟ فرمایا روک تو اس کو ظلم سے پس یہی اس کا مدد کرنا ہے۔

فائدہ: اس باب میں عائشہ رضی اللہ عنہا سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

❁❁❁❁

٦٩۔ بَابٌ: من أحي أبواب السلطان افتتن

جو حاکم کے دروازے پر گیا وہ فتنے میں مبتلا ہو گیا

(٢٢٥٦) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((مَنْ سَكَنَ الْبَادِيَةَ جَفَا، وَمَنِ اتَّبَعَ الصَّيْدَ غَفَلَ، وَمَنْ اَتَى اَبْوَابَ السُّلْطَانِ افْتُتِنَ)). (صحيح ـ المشكاة: ٣٧٠١ ـ التحقيق الثاني) صحيح أبي داود (٢٥٤٧)

ترجمہ روایت ہے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہ نبی ﷺ نے فرمایا جس نے سکونت اختیار کی جنگل کی سخت خو اور بدخلق ہو گیا۔ اس لیے کہ لوگوں سے ملنے کا اتفاق نہ ہوا۔ اور جس نے پیچھا کیا شکار کا غافل ہو گیا، اور جو گیا دروازوں پر سلاطین کے فتنہ میں پڑا۔ یعنی مداہنت میں گرفتار ہوا۔

فائدہ: اس باب میں ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث حسن ہے غریب ہے ابن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت سے، نہیں جانتے ہم اسے مگر ثوری کے اسناد سے۔

❁❁❁❁

٧٠۔ بَابٌ: فی لزوم تقوی الله عند الفتح والنصر

فتح اور نصرت کے وقت اللہ تعالیٰ کے ڈر کو لازم پکڑنے میں

(٢٢٥٧) عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: ((اِنَّكُمْ مَنْصُوْرُوْنَ وَمُصِيْبُوْنَ وَمَفْتُوْحٌ لَكُمْ، فَمَنْ اَدْرَكَ ذَاكَ مِنْكُمْ فَلْيَتَّقِ اللّٰهَ وَلْيَاْمُرْ بِالْمَعْرُوْفِ وَلْيَنْهَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَمَنْ يَكْذِبْ عَلَيَّ مُتَعَمِّدًا فَلْيَتَبَوَّاْ مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ)). (صحيح ـ الصحيحة: ١٣٨٣) انظر الحديث ٢٦٥٩)

ترجمہ روایت ہے عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے کہا سنا میں نے رسول اللہ ﷺ سے فرماتے تھے تم کو مدد دی جائے گی یعنی تمہارے دشمنوں پر اور تم کو ملنے والے ہیں یعنی اموال کثیرہ اور تمہارے لیے کھولے جائیں گے یعنی حصون مستحصہ و بلاد متعددہ، پھر جو شخص پائے تم میں سے مال و امارت وغیرہ کو تو چاہیے کہ ڈرے اللہ تعالیٰ سے اور حکم کرے اچھے کام کا اور منع کرے برے کام سے، اور جو جھوٹ باندھے گا مجھ پر وہ اپنی جگہ ڈھونڈ لے دوزخ میں۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

مترجم: اس حدیث میں پیشین گوئی ہے امت مبارک کے لیے کہ تم کو بڑی بڑی فتوحات حاصل ہوگی، اور غنائم اور فئی میں اموال

کثیرہ ہاتھ آئیں گے۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا اب اس زمانہ میں زمین پر کوئی حاکم نہیں سوائے امت محمدیہ کے یا نصاریٰ کے اور جمیع اقوام اور اہل مذاہب سے حکومت مسلوب ہے اور انصاریٰ بھی تھوڑے عرصہ سے اہل اسلام کے شریک حکومت ہوئے ہیں ورنہ ایک مدت تک اس امت نے بلا شرکت غیر زمین پر حکومت کی، اور ظہور مہدی کے وقت سے پھر آخر دنیا تک یہی زمین پر حاکم رہے گی مگر افسوس ہے کہ باوجود اس حکومت طویلہ کے آمران بالمعروف وناہیان عن المنکر بہت کم ہوئے اور تھوڑوں نے اس وصیت پر آپ کے عمل کیا اور جھوٹ باندھنا آپ پر احادیث موضوعہ بیان کرنا ہے یا اس پر عمل کرنا تحریض وترغیب کرنا عوام کو۔

❀❀❀❀

١٧ ـ بَابٌ: الفِتْنَةُ الَّتِي تَمُوجُ كَمَوْجِ الْبَحْرِ

اُس فتنے کے بارے میں جو موج مارے گا سمندر کی موج کی طرح

(٢٢٥٨) عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ: قَالَ عُمَرُ: اَيُّكُمْ يَحْفَظُ مَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فِي الْفِتْنَةِ؟ فَقَالَ حُذَيْفَةُ: اَنَا. قَالَ حُذَيْفَةُ: فِتْنَةُ الرَّجُلِ فِيْ اَهْلِهِ وَمَالِهٖ وَوَلَدِهٖ وَجَارِهٖ تُكَفِّرُهَا الصَّلَاةُ وَالصَّوْمُ وَالصَّدَقَةُ وَالْاَمْرُ بِالْمَعْرُوْفِ وَالنَّهْيُ عَنِ الْمُنْكَرِ. فَقَالَ عُمَرُ: لَسْتُ عَنْ هٰذَا اَسْاَلُكَ وَلٰكِنْ عَنِ الْفِتْنَةِ الَّتِيْ تَمُوْجُ كَمَوْجِ الْبَحْرِ. قَالَ: يَا اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ! اِنَّ بَيْنَكَ وَبَيْنَهَا بَابًا مُغْلَقًا. قَالَ عُمَرُ: اَيُفْتَحُ اَمْ يُكْسَرُ؟ قَالَ: بَلْ يُكْسَرُ، قَالَ: اِذًا لَا يُغْلَقُ اِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ. قَالَ اَبُوْ وَائِلٍ فِيْ حَدِيْثِ حَمَّادٍ: فَقُلْتُ لِمَسْرُوْقٍ: سَلْ حُذَيْفَةَ عَنِ الْبَابِ فَسَاَلَهُ؟ فَقَالَ: عُمَرُ. (إسناده صحيح) تخريج فقه اسيرة (٦٤٣)

ترجمہ: روایت ہے حذیفہ رضی اللہ عنہ سے کہ کہا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کون شخص یاد رکھتا ہے آپ ﷺ کے قول کو جو فتنہ کے باب میں ہے؟ کہا حذیفہ رضی اللہ عنہ نے میں۔ پھر بیان کیا حذیفہ رضی اللہ عنہ نے فتنہ مرد کا اس کے اہل ومال میں اور ولد وہمسایہ میں کہ کفارہ ہو جاتے ہیں ان کے فتنوں کے نماز وروزہ وصدقہ اور امر معروف اور نہی عن المنکر۔ کہا عمر رضی اللہ عنہ نے میں اس کو نہیں پوچھتا میں تو اس فتنہ کو پوچھتا ہوں جو موج مارے گا مثل دریا کے موج کے۔ کہا حذیفہ نے: اے امیر المؤمنین! تمہارے اور اس فتنۂ عظیم الشان کے بیچ میں ایک دروازہ ہے قفل دیا ہوا۔ پوچھا عمر رضی اللہ عنہ نے کہ وہ دروازہ کھولا جائے گا؟ یا توڑا جائے گا حذیفہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ توڑا جائے گا۔ فرمایا عمر رضی اللہ عنہ نے پھر بند نہ ہوگا قیامت کے دن تک۔ کہا ابو وائل نے حماد کی روایت میں کہا میں نے مسروق سے پوچھو حذیفہ رضی اللہ عنہ سے کہ وہ دروازہ کون ہے؟ سو پوچھا انہوں نے اور کہا حذیفہ رضی اللہ عنہ نے وہ دروازہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی ذات مقدس ہے۔

فائدہ: یہ حدیث صحیح ہے۔

مترجم: قولہ فتنہ مرد کا اس کے اہل وعیال ومال میں الخ۔ یعنی آدمی گرفتار اور مبتلا ہے ان کے ادائے حقوق میں اور واقع ہوتی ہے

اس میں تقصیریں اور مرتکب ہوتا ہے ان کے سبب سے منہیات کا اور محنت وتعب کھینچتا ہے ان کی پرورش میں۔قولہ جو موج مارے گا مثل دریا کے الخ۔مراد اس فتنہ سے محاربہ ومقاتلہ ہے کہ واقع ہوا درمیان امت کے اور رکھی گئی تلوار ان کے بیچ میں کہ نہ اٹھی قیامت تک اور پھیل گیا اس کا شر اور محنت سائر امت میں۔قولہ اے امیر المؤمنین! تمہارے اور اس فتنہ کے بیچ میں ایک دروازہ ہے الخ۔یعنی وجود باوجود تمہارا جب تک درمیان ہے اس فتنہ عظیم الشان سے امن وامان ہے اور جب آپ ﷺ دنیا سے تشریف لے گئے وہ فتنہ اٹھے گا اور دنیا میں پھیل پڑے گا۔قولہ وہ دروازہ کھولا جائے گا۔یہ پوچھا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس لیے کہ دروازہ جب کھولا جائے تو پھر بند ہوسکتا ہے اور اگر توڑ دیا جائے تو امید بند ہونے کی نہیں ہوتی مراد اس سے یہ کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کنایہ کیا فتح باب سے طرف اپنی موت کے اور کسر باب سے طرف اپنے قتل کے اور گویا یہ پوچھا کہ میں اپنی موت سے مروں گا یا مقتول ہوں گا۔کہا حذیفہ رضی اللہ عنہ نے آپ مقتول ہوں گے اور صحیحین کی روایت میں یہ بھی ہے کہ حذیفہ رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ پہچانتے تھے اس دروازہ کو انہوں نے کہا کہ ہاں ایسا پہچانتے تھے جیسا جانتے تھے کہ فردا سے پہلے رات ہے۔

❀❀❀❀

۷۲۔ بَابٌ فِي التحذير عن موافقة أمراء السوء

برے حاکموں کی موافقت سے ڈرتے رہنے کے بیان میں

(۲۲۵۹) عَنْ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ قَالَ: خَرَجَ إِلَيْنَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ تِسْعَةٌ خَمْسَةٌ وَأَرْبَعَةٌ، أَحَدُ الْعَدَدَيْنِ مِنَ الْعَرَبِ وَالْآخَرُ مِنَ الْعَجَمِ فَقَالَ: ((اسْمَعُوا هَلْ سَمِعْتُمْ أَنَّهُ سَيَكُونُ بَعْدِي أُمَرَاءُ فَمَنْ دَخَلَ عَلَيْهِمْ فَصَدَّقَهُمْ بِكَذِبِهِمْ وَأَعَانَهُمْ عَلَى ظُلْمِهِمْ فَلَيْسَ مِنِّي وَلَسْتُ مِنْهُ وَلَيْسَ بِوَارِدٍ عَلَيَّ الْحَوْضَ وَمَنْ لَمْ يَدْخُلْ عَلَيْهِمْ وَلَمْ يُعِنْهُمْ عَلَى ظُلْمِهِمْ وَلَمْ يُصَدِّقْهُمْ بِكَذِبِهِمْ فَهُوَ مِنِّي وَأَنَا مِنْهُ وَهُوَ وَارِدٌ عَلَيَّ الْحَوْضَ)). (اسناده صحيح)

ترجمہ: روایت ہے کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ سے کہا نکلے ہماری طرف رسول اللہ ﷺ ہم نو آدمی تھے اور پانچ اور چار اور ایک گنتی والے اس میں سے عربی تھے اور دوسرے عجمی، سو فرمایا آپ ﷺ نے آیا سنا تم نے کہ ہوں گے بعد میرے حاکم پھر جو داخل ہوا ان پر اور تصدیق کی ان کی جھوٹی باتوں کی اور اعانت کی ان کے ظلم میں پس وہ مجھ سے نہیں اور نہ میں اس سے ہوں اور نہ وہ میرے حوض پر آنے والا ہے یعنی کوثر پر اور جو نہ داخل ہوا ان پر اور نہ اعانت کی ان کے ظلم پر اور نہ تصدیق کی ان کے جھوٹ کی پس وہ مجھ سے ہے اور میں اس سے ہوں اور وہ آنے والا ہے میرے حوض پر۔

فائدہ: یہ حدیث صحیح ہے غریب ہے نہیں جانتے ہم اس کو مسعر کی روایت سے مگر اسی سند سے۔اور کہا ہارون نے حدیث بیان کی مجھ سے محمد بن عبدالوہاب نے انہوں نے سفیان سے انہوں نے ابی حصین سے انہوں نے شعبی سے انہوں نے عاصم عدوی سے ا

نہوں نے کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ سے انہوں نے نبی ﷺ سے مانند اس کے۔ کہا ہارون نے اور روایت کی مجھ سے محمد نے انہوں نے سفیان سے انہوں نے زبید سے انہوں نے ابراہیم سے اور وہ ابراہیم نخعی نہیں ہیں یعنی کوئی اور ابراہیم ہیں انہوں نے کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ سے انہوں نے نبی ﷺ سے حدیث مسعر کے مانند۔ اور اس باب میں حذیفہ رضی اللہ عنہ اور ابن عمر رضی اللہ عنہما سے بھی روایت ہے۔

❀❀❀❀

٦٠۔ بَابُ الصَّابِرُ عَلَى دِيْنِه فِي الْفِتَنِ كَالْقَابِضِ عَلَى الْجَمَرِ

فتنوں میں اپنے دین پر صبر کرنے والا ایسا (مصیبت میں) ہوگا جیسے چنگاری کا ہاتھ میں لینے والا

(٢٢٦٠) عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((يَاْتِيْ عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ الصَّابِرُ فِيْهِمْ عَلٰى دِيْنِهٖ كَالْقَابِضِ عَلَى الْجَمْرِ)) . (اسناده صحيح ـ سلسلة الاحاديث الصحيحة: ٩٥٧)

ترجمہ: روایت ہے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے: آئے گا لوگوں پر ایک زمانہ کہ صابر اس وقت اپنے دین پر ایسا مصیبت میں ہوگا جیسے چنگاری کا ہاتھ میں لینے والا۔

فائدہ: یہ حدیث غریب ہے اس سند سے۔ اور عمر بن شاکر سے روایت کی ہے کئی لوگوں نے اہل علم سے اور وہ شیخ بصری ہیں۔

❀❀❀❀

٧٤۔ بَابُ متى يسلط شرار أمتي على خيارها

میری امت کے نیک لوگوں پر برے لوگ کب مسلط کردیئے جائیں گے

(٢٢٦١) عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((اِذَا مَشَتْ اُمَّتِي الْمُطَيْطِيَاءِ وَخَدَمَهَا اَبْنَاءُ الْمُلُوْكِ اَبْنَاءُ فَارِسَ وَالرُّوْمِ سُلِّطَ شِرَارُهَا عَلٰى خِيَارِهَا)) . (صحيح ـ سلسلة الاحاديث الصحيحة: ٩٥٤)

ترجمہ: روایت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے جب کہ چلے امت میری اکڑ اکڑ کر اور خدمت کریں ان کی بادشاہوں کی اولاد یعنی بادشاہان فارس و روم کی اولاد تب مسلط کر دیئے جائیں گے بدترین لوگ اس امت کے نیکوں پر۔

فائدہ: یہ حدیث غریب ہے۔ اور روایت کی یہ ابومعاویہ نے یحییٰ بن سعید انصاری سے۔ روایت کی ہم سے یہ محمد بن اسماعیل نے انہوں ابومعاویہ سے انہوں نے یحییٰ بن سعید سے انہوں نے عبداللہ بن دینار سے انہوں ابن عمر رضی اللہ عنہما سے انہوں نے نبی ﷺ سے مانند اس کی۔ اور نہیں معلوم ہوتی ہے ابومعاویہ کی حدیث کے لیے جو مروی ہے یحییٰ بن سعید سے انہوں نے روایت کی عبداللہ بن دینار سے انہوں نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے کچھ اصل یعنی معتبر نہیں اور مشہور حدیث موسیٰ بن عبیدہ کی ہے۔ اور روایت کی مالک بن انس نے یہ حدیث یحییٰ بن سعید سے مرسلاً اور نہیں ذکر کیا اس کی سند میں عبداللہ بن دینار کا کہ وہ روایت کرتے ہیں ابن عمر رضی اللہ عنہما سے۔

۷۵۔ بَابٌ: مَا جَاءَ ((لَنْ يُفْلِحَ قَوْمٌ وَلَّوْ أَمْرَهُمُ امْرَأَةً))

وہ قوم کبھی کامیاب نہیں ہوسکتی جس پر عورت حکمرانی کرتی ہو

(۲۲۶۲) **عَنْ أَبِي بَكْرَةَ** قَالَ: عَصَمَنِي اللّٰهُ بِشَيْءٍ سَمِعْتُهُ مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ، لَمَّا هَلَكَ كِسْرٰى قَالَ: ((مَنِ اسْتَخْلَفُوا؟)) قَالُوا: اِبْنَتَهُ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ ((**لَنْ يُفْلِحَ قَوْمٌ وَلَّوْا أَمْرَهُمُ امْرَأَةً**)). قَالَ: فَلَمَّا قَدِمَتْ عَائِشَةُ يَعْنِي الْبَصْرَةَ ذَكَرْتُ قَوْلَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَعَصَمَنِي اللّٰهُ بِهِ. (صحيح) ارواء الغليل (۲۴۵)

ترجمہ: روایت ہے ابوبکرہ رضی اللہ عنہ سے کہا کہ بچایا مجھ کو اللہ تعالیٰ نے اس چیز کی برکت سے جو سنی تھی میں نے رسول اللہ ﷺ سے ایک فتنہ سے اور وہ چیز یہ ہے کہ جب ہلاک ہوا کسریٰ یعنی بادشاہ فارس کا فرمایا آپ ﷺ نے کس کو خلیفہ کیا لوگوں نے کہا اس کی بیٹی کو تب فرمایا نبی ﷺ نے کبھی مراد کو نہ پہنچے گی وہ قوم جس کے کام کی متولی ہو عورت۔ کہا ابو بکرہ رضی اللہ عنہ نے جب آئیں ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا بصرہ میں یاد کیا میں نے آنحضرت ﷺ کے اس قول کو پس اللہ نے بچایا مجھ کو ان کی معیت سے اس قول کی برکت سے۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

مترجم: اس حدیث میں اشارہ ہے قصہ جمل کی طرف اور مختصر کیفیت اس کی یہ ہے کہ جب حضرت عثمان رضی اللہ عنہ شہید ہوئے اور حضرت علی رضی اللہ عنہ اپنے گھر سے نکلے اُشتر نے اور چند لوگوں نے آپ رضی اللہ عنہ سے بازار میں بیعت کی بعد اس کے آپ نے کسی کو طلحہ رضی اللہ عنہ اور زبیر رضی اللہ عنہ کی طرف بھیجا انہوں نے بھی آپ سے بیعت کی، اور پھر یہ دونوں بیعت علی رضی اللہ عنہ سے اور خذلان عثمان رضی اللہ عنہ سے نادم ہوکر طالب قتل قاتلان عثمان رضی اللہ عنہ ہوئے اور حضرت علی رضی اللہ عنہ کے منتظر تھے کہ لوگ اس کی فریاد کریں تو دریافت عمل میں آئے اس میں طلحہ رضی اللہ عنہ اور زبیر رضی اللہ عنہ دونوں نے اجازت چاہی حضرت امیر سے عمرہ کی۔ آپ نے ان دونوں سے اقرار واثق لے کر اجازت دی۔ اور یہ دونوں ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے متفق ہوکر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے قصاص کے طالب ہوئے۔ اور یعلی بن امیہ کہ آدمی متمول تھا، اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی طرف سے عامل تھا صنعاء پر وہ حج کے لیے آیا ہوا تھا اس نے ان کی تائید کی اس طرح پر کہ چار لاکھ اور ستر مرد کو سواری دی قریش سے اور ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا کے واسطے ایک اونٹ خریدا کہ اسے عسکر کہتے تھے پس یہ سب متوجہ ہوئے بصرہ کی طرف اور اترے ایک پانی پر ابن عامر کے اور وہاں آواز کرنے لگے کتے، پوچھا عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ اس مقام کا کیا نام ہے؟ لوگوں نے کہا حَوْاَب بروزن کوکب صاحب قاموس نے کہا ہے کہ ایک موضع ہے بصرہ میں اور دمیری نے کہا ایک نہر ہے قریب بصرہ کے غرض ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا نے یہ سن کر فرمایا کہ یقین ہے کہ میں لوٹ جاؤں اور اس لڑائی میں شریک نہ ہوں اس لیے کہ سنا ہے میں نے رسول اللہ ﷺ سے کہ فرماتے تھے کیا حال ہوگا تم میں سے ایک بی بی کا جب کہ آواز کریں گے اس کے پاس کتے حَــوْاَب کے۔ روایت کیا اس کو احمد اور یعلی بزار اور حاکم اور بیہقی اور ابونعیم نے قیس سے پھر جب بصرہ میں داخل

ہوئے آدمی بصرہ کے تعجب کرنے لگے اور پوچھنے لگے ان سے وجہ آنے کی انہوں نے کہا کہ ہم حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے قصاص لینے کو خشمناک ہوئے ہیں۔ اور ابن الاحنف جو حضرت علی رضی اللہ عنہ کی طرف سے حاکم بصرہ تھے ان کو قید کر لیا۔ اس طرف حضرت علی رضی اللہ عنہ نو سی سوار سے نہضب فرما ہوئے، اور حسن اور عمار رضی اللہ عنہما کو کوفہ کی طرف بھیجا کہ وہاں سے مدد لائیں۔

حسن رضی اللہ عنہ کوفہ میں داخل ہو کر منبر پر چڑھے اور عمار نیچے کھڑے رہے پھر حسن رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ امیر المؤمنین نے ہم کو تمہاری طرف بھیجا ہے مدد کے واسطے اس لیے کہ ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا وعن محبہا بصرہ کی طرف تشریف لے گئے ہیں اور ہم معتقد ہیں کہ وہ بیوی ہیں رسول اللہ ﷺ کی دنیا اور آخرت میں ولیکن اللہ تعالیٰ ہم کو آزماتا ہے کہ ہم اطاعت کرتے ہیں ان کی یا اطاعت کرتے ہیں رسول اللہ ﷺ کی۔ اور فرمایا ہے حضرت علی رضی اللہ عنہ نے تم میری طرف نکلو اگر میں مظلوم ہوں تو میری مدد کرو اگر ظالم ہوں تو مجھ سے انتقام لو، اور طلحہ اور زبیر رضی اللہ عنہما نے اول مجھ سے بیعت کی اور پھر نقض بیعت کیا، حالانکہ میں نے نہیں لیا کسی مال کو اور نہیں بدلا کسی حکم کو۔ پس آئے حضرت علی رضی اللہ عنہ کی طرف کوفہ سے بارہ ہزار آدمی جنگی پھر انہوں نے بعد ملاقات علی رضی اللہ عنہ کی حال پوچھا طلحہ رضی اللہ عنہ اور زبیر رضی اللہ عنہ کا۔ حضرت امیر نے فرمایا ان دونوں نے بیعت کی میری مدینہ میں پھر خلع کیا مجھ سے بصرہ میں پھر دعوت کی ان کی تین روز جب تیسرا روز ہوا قاتلان عثمان رضی اللہ عنہ کے دونوں لشکروں میں تھے ڈرے اس امر سے کہ یہ دونوں لشکر اتفاق نہ کر لیں ہمارے قتل پر۔ پس لڑائی شروع کروا دی انہوں نے، اور حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا اپنے ساتھیوں سے کہ اگر لڑو تم تو پیچھا نہ کرو بھاگنے والے کا اور حملہ نہ کرو زخمی پر اور نہ لو ان کے اموال سے کچھ مگر جو پاؤ مقتل میں باقی سب ان کے وارثوں کا ہے۔

پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ نے حضرت زبیر رضی اللہ عنہ کو بلایا اور فرمایا کہ آؤ تم کو امان ہے، جب وہ آئے آپ نے فرمایا قسم ہے اللہ تعالیٰ کی تمہیں یاد ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا تھا کہ لڑو گے تم علی سے اور تم ظالم ہو گے، پھر مدد کی جائے گی علی کی۔ پس زبیر رضی اللہ عنہ نے کہا یاد دلائی تم نے مجھے وہ بات کہ میں بھول گیا تھا پس پھرے وہ لڑائی سے اور ان کے صاحبزادہ نے کہا نہیں آئے تھے تم لڑائی کو بلکہ آئے تھے صلح کو اب ایک غلام آزاد کرو اور لوٹ جاؤ، پس انہوں نے اپنا ایک غلام آزاد کیا اور لوٹ گئے، اور جب دیکھا کہ ہنگامہ جنگ گرم تھا اور صلح سے ناامید ہوئے دونوں لشکروں سے جدا ہو گئے اور اصحاب امیر المؤمنین غالب آئے طلحہ رضی اللہ عنہ پر اور تیرہ ہزار آدمی ہمراہیان طلحہ رضی اللہ عنہ سے مقتول ہوئے حاکم نے ثور بن مجزاۃ سے روایت کی ہے کہ جب طلحہ مجروح ہوئے میں ان کے پاس گیا حالانکہ آخر رمق ان میں باقی تھا مجھ سے پوچھا کہ تم کس کے ہمراہیوں میں سے ہو میں نے کہا امیر المؤمنین علی رضی اللہ عنہ کے انہوں نے کہا اپنا ہاتھ بڑھاؤ کہ میں بیعت کروں پھر بیعت کی اور انتقال فرمایا پس خبر دی میں نے اس امر کی علی رضی اللہ عنہ کو فرمایا انہوں نے اللہ اکبر صدق رسول ﷺ اللہ تعالیٰ کو پسند نہ ہوا کہ طلحہ رضی اللہ عنہ جنت میں جائے بغیر اس کے کہ بیعت میری اس کے گلے میں ہو۔ پھر جمع کیا حضرت علی رضی اللہ عنہ نے باقی لوگوں کو اور بیعت لی ان سے۔ اور گئے عبداللہ بن یزید بن ورقاء خزاعی ام المؤمنین کے پاس اور کہا میں حاضر ہوا تھا آپ کے پاس جب کہ مقتول ہوئے تھے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ اور پوچھا تھا آپ سے کہ میں کس کے ساتھ رہوں تو آپ نے وصیت فرمائی تھی حضرت علی رضی اللہ عنہ کی رفاقت کی پس ام المؤمنین چپ ہو گئیں پس کونچیں کاٹ دیں اونٹ کی اور بٹھا لیا اس کو، اور

ابوبکران کے بھائی اور ایک مرد اترے اور ہودج مبارک ان کا لا کر حضرت علی رضی اللہ عنہ کے روبرو رکھ دیا اور آپ نے باکرام تمام اور تعظیم تمام مدینہ طیبہ میں ام المؤمنین کو روانہ فرمایا اور کسی طرح کی سرزنش اور توبیخ نہ کی۔ اور جب زبیر رضی اللہ عنہ دونوں لشکروں سے باہر گئے، عمر بن جرموز ان کے پیچھے گیا اور ان کو قتل کیا پھر جب حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس آن کر ظاہر کیا آپ نے فرمایا کہ تو نے ابن صفیہ کو قتل کیا اور فخر کرتا ہے لی اپنی جگہ دوزخ میں۔ عروہ سے مروی ہے کہ امّ المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے میں نے عرض کیا کہ کیا سبب تھا آپ کے خروج کرنے کا حضرت علی رضی اللہ عنہ پر؟ فرمایا کہ کیا سبب تھا جو تیری ماں کو جورو بنایا تیرے باپ نے؟ انہوں نے عرض کی تقدیر الٰہی، آپ نے فرمایا یہ بھی تقدیر الٰہی تھے ابوبکرہ رضی اللہ عنہ نے کہا سنا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے خروج کرے گی ایک قوم ہلاک ہونے والی کہ نجات نہ پائے گی، قائد ان کی ایک عورت ہوگی اور قائد جنتی ہے مراد اس سے ام المؤمنین ہیں اور پوچھا حضرت علی رضی اللہ عنہ سے حال اہل جمل کا؟ فرمایا آپ نے نہ وہ کافر ہیں نہ منافق بلکہ ہمارے بھائی ہیں ولیکن ہم پر بغاوت کی انہوں نے۔ اخوانـنـا بـغـوا علینا۔ یہ تھا اصل قصہ جس کی طرف اشارہ ہوا ابوبکرہ کی روایت میں۔ نقل کیا ہم نے اس کو حج الکرامہ سے باختصار و تلخیص۔

❀❀❀❀

۷۶۔ بَابٌ: حدیث: ((خیر کم من یرجی خیرہ ویؤمن شرہ))

تم میں سے نیک وہ ہے جس سے لوگ بھلائی کی امید رکھیں اور اس کے شر سے بے خوف ہوں

(۲۲۶۳) **عَنْ اَبِی هُرَيْرَةَ:** اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ وَقَفَ عَلٰى أُنَاسٍ جُلُوسٍ فَقَالَ: ((**اَلَا أُخْبِرُكُمْ بِخَيْرِكُمْ مِنْ شَرِّكُمْ؟**)) قَالَ: فَسَكَتُوا، فَقَالَ ذٰلِكَ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ فَقَالَ رَجُلٌ بَلٰى يَارَسُولَ اللّٰهِ! اَخْبِرْنَا بِخَيْرِنَا مِنْ شَرِّنَا، قَالَ: ((**خَيْرُكُمْ مَنْ يُرْجٰى خَيْرُهُ وَيُؤْمَنُ شَرُّهُ، وَشَرُّكُمْ مَنْ لَا يُرْجٰى خَيْرُهُ وَلَا يُؤْمَنُ شَرُّهُ**)). (اسنادہ صحیح ۔ المشكاة: ٤٩٩٣)

ترجمہ: روایت ہے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے چند آدمیوں کے پاس جو بیٹھے ہوئے تھے پھر فرمایا کیا خبر نہ دوں میں تم کو تمہارے اچھوں کی بروں سے؟ یعنی کون اچھا ہے کون برا ہے؟ کہا راوی نے پس چپ ہو رہے سب لوگ پھر فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بات کو تین بار، تب عرض کی ایک مرد نے یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خبر دیجیے ہم کو کہ کون ہم میں نیک ہے کون بد ہے، فرمایا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے: نیک تم میں وہ ہے جس کی نیکی کی امید رکھی جائے اور اس کے شر سے لوگ بے خوف ہوں اور بد وہ ہے کہ جس کی نیکی کی امید نہ رکھی جائے اور لوگ اس کے شر سے بے خوف نہ ہوں۔

فائدہ: یہ حدیث صحیح ہے۔

❀❀❀❀

۷۷۔ بَابٌ: في خيار الأمراء وشرارهم

نیک اور برے حکمرانوں کے بیان میں

(۲۲۶۴) عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((اَلَا اُخْبِرُكُمْ بِخِيَارِ اُمَرَائِكُمْ وَشِرَارِهِمْ: خِيَارُهُمُ الَّذِيْنَ تُحِبُّوْنَهُمْ وَيُحِبُّوْنَكُمْ وَتَدْعُوْنَ لَهُمْ وَيَدْعُوْنَ لَكُمْ، وَشِرَارُ اُمَرَائِكُمُ الَّذِيْنَ تُبْغِضُوْنَهُمْ وَيُبْغِضُوْنَكُمْ وَتَلْعَنُوْنَهُمْ وَيَلْعَنُوْنَكُمْ)) . (إسناده صحيح ـ سلسلة الاحاديث الصحيحة: ۹۰۷)

ترجمہ: روایت ہے عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: کیا خبر نہ دوں میں تم کو تمہارے نیک حاکموں کی اور بد کی: نیک حاکم تمہارے وہ ہیں کہ دوست رکھتے ہو تم ان کو اور دوست رکھتے ہیں وہ تم کو اور دعائے خیر کرتے ہو تم ان کے واسطے اور وہ تمہارے واسطے، اور بد حاکم تمہارے وہ ہیں کہ دشمن رکھتے ہو تم ان کو اور دشمن رکھتے ہیں وہ تم کو اور لعنت کرتے ہو تم ان پر اور لعنت کرتے ہیں وہ تم پر۔

فائدہ: یہ حدیث غریب ہے۔ نہیں جانتے ہم اسے مگر محمد بن حمید کی روایت سے اور محمد بن حمید ضعیف ہیں حافظہ کی طرف سے۔

❀❀❀❀

۷۸۔ بَابٌ: متى يكون ظهر الأرض خيرا من بطنها، ومتى يكون شرا

زمین کے اندر کا حصہ اس کے باہر والے حصے سے کب بہتر اور کب برا ہوگا؟

(۲۲۶۵) عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((اِنَّهُ سَيَكُوْنُ عَلَيْكُمْ اَئِمَّةٌ تَعْرِفُوْنَ وَتُنْكِرُوْنَ، فَمَنْ اَنْكَرَ فَقَدْ بَرِيءَ، وَمَنْ كَرِهَ فَقَدْ سَلِمَ، وَلٰكِنْ مَّنْ رَضِيَ وَتَابَعَ)) فَقِيْلَ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اَفَلَا نُقَاتِلُهُمْ؟ قَالَ: ((لَا، مَا صَلَّوْا)). (اسناده صحيح)

ترجمہ: روایت ہے ام المومنین ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: قریب ہے کہ ہوں گے تم پر کچھ حاکم کہ اچھا جانو گے تم ان کو بسبب بعض افعال کے، اور برا جانو گے تم ان کو یعنی بسبب بعض دوسرے فعلوں کے پھر جس نے کہ برا جانا ان کے منکرات کو پس وہ پاک ہوا اور جس نے برا جانا ان کے سیئات کو وہ بچا ان کی آفتوں سے یا ان کی شراکت کے گناہ سے ولیکن جو راضی ہو گیا اور ان کے ساتھ ہو گیا یعنی پس وہ ہلاک ہو گیا۔ پھر پوچھا کسی نے یارسول اللہ ﷺ کیا نہ لڑیں ہم ان سے؟ فرمایا: نہ لڑو ان سے جب تک وہ نماز پڑھتے رہیں۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

❀❀❀❀

(۲۲۶۶) عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((اِذَا كَانَ اُمَرَاؤُكُمْ خِيَارَكُمْ وَ اَغْنِيَاؤُكُمْ سُمَحَاءَكُمْ وَاُمُوْرُكُمْ شُوْرٰى بَيْنَكُمْ فَظَهْرُ الْاَرْضِ خَيْرٌ لَّكُمْ مِنْ بَطْنِهَا، وَاِذَا كَانَ اُمَرَاؤُكُمْ شِرَارَكُمْ وَاَغْنِيَاؤُكُمْ بُخَلَاؤُكُمْ وَاُمُوْرُكُمْ اِلٰى نِسَاءِ كُمْ فَبَطْنُ الْاَرْضِ خَيْرٌ لَّكُمْ مِنْ ظَهْرِهَا)).

(اسناده ضعيف ـ المشكاة: ٥٣٦٨ ـ التحقيق الثانی) اس میں صالح المری سخت ضعیف اور منکر الحدیث ہے۔

ترجمہ: روایت ہے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے جب ہوویں حاکم تمہارے نیک لوگ تم میں کے اور غنی تمہارے سخی تر تم میں کے اور کام تمہارے آپس کے شوریٰ سے تو زمین کی پیٹھ بہتر ہے تمہارے لیے اس کے پیٹ سے۔ یعنی زندگی اولیٰ ہے موت سے۔ اور جب ہو جائیں حاکم تمہارے بدتر لوگ تم میں کے اور امیر تمہارے بخیل تم میں کے اور کام تمہارے سپرد ہوں عورتوں کے تو پیٹ زمین کا بہتر ہے تمہارے لیے اس کی پیٹھ سے۔ یعنی موت بہتر ہے زندگی سے۔

فائدہ: یہ حدیث غریب ہے۔ نہیں جانتے ہم اسے مگر صالح مری کی روایت سے۔ اور صالح مری کی روایتوں میں ایسی غریب روایتیں ہیں کہ ان کو کسی اور نے روایت نہیں کیا۔ اور وہ مرد صالح نیک ہیں۔

۷۹۔ بَابٌ: فی العمل فی الفتن وأرض الفتن، وعلامة الفتن

فتنوں کے دور میں عمل کرنے اور فتنوں کی زمین اور نشانیوں کا بیان

(۲۲۶۷) عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ: ((اِنَّكُمْ فِیْ زَمَانٍ مَنْ تَرَكَ مِنْكُمْ عُشْرَ مَا اُمِرَ بِهٖ هَلَكَ ثُمَّ يَاْتِیْ زَمَانٌ مَنْ عَمِلَ مِنْهُمْ بِعُشْرِ مَا اُمِرَ بِهٖ نَجَا)). (اسناده صحيح ـ سلسله الاحاديث الصحيحة: ٢٥١٠)

ترجمہ: روایت ہے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: تم ایسے زمانہ میں ہو کہ جو شخص چھوڑ دے دسواں حصہ اس چیز کا جس کا حکم کیا گیا ہے ہلاک ہو جائے گا پھر آئے، ایک زمانہ کہ جو عمل کرے گا دسویں حصہ پر اس کے جس کا حکم ہوا ہے نجات پائے گا۔

فائدہ: یہ حدیث غریب ہے۔ نہیں جانتے ہم مگر نعیم بن حماد کی روایت سے کہ انہوں نے سفیان بن عیینہ سے روایت کی ہے۔ اس باب میں ابوذر رضی اللہ عنہ اور ابوسعید رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے۔

(۲۲۶۸) عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: قَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَلَى الْمِنْبَرِ فَقَالَ: ((هَاهُنَا اَرْضُ الْفِتَنِ)) وَاَشَارَ اِلَى الْمَشْرِقِ يَعْنِیْ ((حَيْثُ يَطْلُعُ قَرْنُ الشَّيْطَانِ)) اَوْ قَالَ: ((قَرْنُ الشَّمْسِ)).

(اسناده صحيح ـ تخريج فضائل الشام، حديث: ٨)

ترجمہ: روایت ہے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے کہ کھڑے ہوئے رسول اللہ ﷺ منبر پر یعنی خطبہ پڑھنے کو اور فرمایا: اس طرف ہے زمین فتنوں کی، اور اشارہ کیا مشرق کی طرف جہاں سے نکلتا ہے سینگ شیطان کا یا کہا جہاں سے نکلتا ہے سینگ آفتاب کا۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

(۲۲۶۹) عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((یَخْرُجُ مِنْ خُرَاسَانَ رَایَاتٌ سُوْدٌ لَا یَرُدُّهَا شَیْءٌ حَتّٰی تُنْصَبَ بِاِیْلِیَاءَ)) . (ضعیف الاسناد) اس میں رشدین بن سعد ضعیف راوی ہے۔

ترجمہ: روایت ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے: نکلیں گے خراسان سے سیاہ جھنڈے پس نہ دور کرے گی ان کو کوئی چیز یہاں تک کہ نصب ہوویں گے بیت المقدس[1] میں۔

فائدہ: یہ حدیث غریب ہے حسن ہے۔

مترجم: چونکہ قیامت نہایت قریب ہے اور اشراط متوسطہ ساعت نے بدرجۂ کمال رواج پایا ہے کہ کوئی قریہ اور مصر و بدو خالی نہیں جہاں اشراط مشتہر نہ ہو چکے ہوں، اور مرد مان زماں سے فقیر و امیر و صغیر و کبیر کوئی ایسا نہیں رہا جس میں یہ اثر نہ کر چکے ہوں، لہٰذا کچھ تفصیل اشراط متوسطہ کی بغایت اختصار بیان کی جاتی ہے کہ اہلِ بصیرت کو عبرت ہو اور اہل ادراک کو خبرت منجملہ ان اشراط کے ہے: کہ کثرت عباد جہال کی، اور قاریان فاسق کی، اور فخر و مباہات لوگوں کا ساتھ مساجد کے، اور فحش و تفحش وقطعیت رحم و خیانت امین اور امین ہونا خائن کا نا، اور انتفاخ[2] اَہلّہ، اور کثرت باران اور قلت نبات، اور کثرت قراء یعنی عباد و قلت فقہاء، و کثرت امراء و قلت امناء، اور باقی رہنا اُن لوگوں کا جو مانند سبوس جو کے ہیں یا تمر کے اور زہد کا روایت[3] ہو جانا اور ورع کا تضیع ہو جانا اور ہونا، فرزند[4] کا غیظ اور باران کا قبض، اور ہونا کاذب کا صادق اور صادق کا کاذب، یعنی لوگ صادق کو کاذب جانیں و برعکس، اور پیوند کریں ابا عدوا جانب سے اور قطع کریں عزیز و اقارب سے اور سردار ہوں ہر قبیلہ کے منافق اور ہر بازار کے فاجر و فاسق اور مومن قبیلہ میں ذلیل ہو نقد سے اور تزئین محاریب و تخریب قلوب، اور مشغول ہونا مردوں کا مردوں سے، اور عورتوں کا عورتوں سے اور آبادی ویرانہ اور ویرانی آبادی اور ظہور معازف و شرب خمور اور کثرت شرط اور ہمازون اور غمازون اور لمازون اور کثرت اولاد زنا کی اور فشو تجارت اور فشو قلم یعنی کثرت کاتباں، اور ظہور شہادت زور اور کتمان شہادت حق اور تحلیل شراب بہ تسمیہ بہ نبیذ و تحلیل ربا بہ تسمیہ بہ بیع و تحلیل سُحت بہ تسمیہ بہ ہدیہ، اور تجارت کرنا مال زکوٰۃ میں اور مال غنیمت کا دولت ہونا اور امانت کا غنیمت ہونا اور زکوٰۃ کا تاوان ہونا اور علم سیکھنے جانا غیر دین کے لیے اور اطاعتِ زوجات اور عقوق امہات اور نزدیک کرنا یار و رفیق کا اور دور کرنا پدر شفیق کا، اور رفع اصوات مساجد میں اور اعزاز اکرام یاروں کا اور توہین اور تذلیل ماں باپ کی اور کثرت کلام دنیا کی مساجد میں اور زعیم قوم ہونا اراذل کا اور سردار ہونا فاسق کا اور باہر پھرنا عورتوں کا ساتھ زینت اور زیور کے اور لعنت کرنا آخر امت کا اول امت کو، اور کثرت لبس طیلسان کے اور کثرت تاجراں

---

[1] یہ رایات سود امام مہدی کے وقت نکلیں گے، اور صاحب رایات ان کے مددگاروں میں ہوں گے جب وہ سنیں گے کہ امام نے مکہ میں ظہور کیا وہ لوگوں کو جمع کر کے شام میں آ کر حضرت سے مل جائیں گے۔

[2] یعنی پہلی رات کا چاند معلوم ہو کہ دوسری یا تیسری شب کا۔

[3] یعنی فقط زبانی جمع خرچ رہ جائے یا حکایتیں اس کی زبانوں پر ہوں۔

[4] یعنی فرزند فقط والدین کے غصہ دلانے کا سبب ہو اور کسی کام کا نہ ہو۔

اور کثرت مال، اور تعظیم کیے جانا لوگوں کی بسبب مال کے اور امارت لڑکوں کی اور کثرت عورتوں کی اور جور بادشاہ کا اور کمی مکیاں اور میزان کی، اور متمثل ہونا شیطان کا بصورت آدمی اور آنا کلام کرنا اور پھر جب متفرق ہو جائیں لوگ کہیں ہم نے سنا ہے ایسے شخص سے کہ پہچانتے ہیں ہم اس کی صورت اور نہیں جانتے نام اس کا۔ رواہ مسلم۔ اور نکلنا ان شیاطین کا لوگوں پر جن کو بند کیا ہے حضرت سلیمان علیہ السلام نے دریا میں اور پڑھنا ان کا قرآن کا لوگوں پر۔ رواہ مسلم۔ اور تقارب زمان اور بہتر ہونا بچہ سگ کی پرورش کا اپنی اولاد کی پرورش سے اور توقیر نہ ہونا کبیر کی۔ اور رحم نہ کیے جانا صغیر پر۔ اور زنا کرنا لوگوں کا شاہراہوں میں اور پہننا چمڑوں کا اور ہونا دلوں کا مانند گرگوں کے، اور افضل ہونا ان لوگوں کا جو مداہن ہوں دین میں اخرجہ الحاکم والطبرانی عن ابی ذر اور ہونا فواحش کا کبار میں، اور ملک کا صغار میں اور علم کا رذال میں اور مداہنت کا خیار میں (احمد) اور تنقیہ کرنا موت کا خیار امت کو جیسے چنتا ہے ایک تم میں کا خیار رطب کو طبق سے، اور تطاول مردم بنیان میں اور تفاخر کرنا ننگے پیر برہنہ تن چرواہوں کا بنیاد و مکان میں، اور تفویض امور بہ نااہل بے شعور اور تدافع اہل مساجد کا امامت کے لیے یہاں تک کہ نہ پاویں کسی کو نماز پڑھائے ان کو، اور لوٹنا اہل اسلام کا قبروں پر اور آرزو کرنا کہ کاش میں اندر ہوتا اور نہ ہونا دین کا سوا بلا کے اور قتال کرنا امت کا اپنے امام سے اور وارث دنیا ہونا بدوں کا، اور قتل کرنا بھائی کو اور کثرت وعاظ کی منابر پر اور میلان علماء کا والیان ملک پر اور تحلیل محرمات کی ان کے لیے اور برعکس، اور دینا فتوؤں کا موافق خواہش ان کی کے اور سیکھنا علم کا طلب دراہم و دنانیر کے لیے اور بنالینا قرآن کو آلہ تجارت اور پڑھنا قرآن کا اجرت پر اور مقبوض ہونا علم کا اور کثرت سقارون[1] کی، اور نکاح کرنا کمینہ عورتوں سے بطمع مال اور ترک کرنا بنت عم کو اور قطع ارحام اور اخذ مال بوجہ ناجائز اور وفور قتل ناحق اور جریان شکایات مابین اہل قرابت اور گردش سائل کے اور نہ ہاتھ آنا کسی شئے کا۔ رواہ ابن ابی شیبہ عن عبداللہ۔ اور کتاب اللہ کا عار ہو جانا اور اسلام کا غریب ہو جانا اور ظہور عداوت مردم میں اور کم ہونا عمروں کا اور قلت اولاد کی اور ثمرات کی اور امین ہونا اہل تہمت کا اور متہم ہونا امین کا اور کثرت غرف اور مکانات کی اور غمگین ہونا زنان صاحبان اولاد کا۔ یعنی بسبب عقوق اولاد کے اور شاد ہونا زنان عقیمہ کا اور کثرت بغی اور حمیت اور بخل اور ہلاک اور قلت صدق کی اور کثرت دروغ کی اور اتباع ہوا کا اور حکم کرنا گمان پر اور کثرت باران اور قلت بار، اور گم ہونا علم کا اور زیادہ ہونا جہل کا اور جہر بالفحشاء اور قیام خطباء کا ساتھ کذب کے اور تسافذ جماع مردم مانند بہائیم اوپر شوارع عام کے۔ چنانچہ حاکم نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ قائم نہ ہوگی قیامت جب تک کہ عورتوں سے دن کو جماع نہ کیا جائے راستوں کے بیچ میں اور انکار نہ کرے اس پر کوئی شخص افضل ان میں کا وہ ہوگا کہ کہے گا کاش کہ راہ سے ذرا الگ ہو جاتے پس یہ شخص ان میں ایسا ہوگا جیسے تم میں ابو بکر رضی اللہ عنہ و عمر رضی اللہ عنہ انتہی۔ دیلمی نے حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ قائم نہ ہوگی قیامت جب تک کہ تین چیز کم یاب نہ ہو جائیں درہم حلال کا اور علم مفید اور دوستی اللہ کے واسطے اور گراں و کم ہونا

[1] وہ لوگ ہیں کہ تحیت ان کی ملاقات کے وقت آپس میں لعنت کرنا ہے اشاعہ میں کہا ہے کہ یہ فلاحین نعالین سفلوں میں بہت ہے اور اس زمانہ میں تو شرفاء میں بھی اس کی کثرت ہے۔ کہ جب ایک دوسرے سے ملتے ہیں بجائے سلام سب و شتم کرتے ہیں۔

صدقات کا اور خراب ہونا عمرانات کا اور بازی کرنا مرد کا امانات سے یا دین سے جیسا کہ اونٹ بازی کرتا ہے شجر سے اور حیف ائمہ اور تصدیق نجوم اور تکذیب قدر کی اور از انجملہ یہ ہے کہ نہ جائیں گے مردم جب تک کہ نہ کہیں کہ قرآن مخلوق ہے نہ خالق ولیکن کلام خدا ہے کہ اسی سے ظاہر ہوا اور اسی کی طرف عود کرے گا۔ رواہ اللالکائی والاصبہانی عن علی رضی اللہ عنہ اور یہ امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ کے وقت واقع ہوا اور فتنہ عظیم اس امر پر برپا ہوا اور بہت لوگ مقتول ومحبوس ومسجون ہوئے اور از انجملہ یہ ہے کہ جمع ہوں گے بیس شخص یا ان سے زیادہ اور ایک ان میں ایسا ہوگا کہ جو اللہ سے ڈرا ہو۔

اور از انجملہ یہ ہے کہ گزرے گا ایک مرد مسجد میں اور ادا نہ کرے گا وہاں دو رکعت، اور جماع کرنا بی بی یا لونڈی سے اس کے دبر میں اور مشورہ کرنا لونڈیوں سے اور حکومت عورتوں کی اور امارت نادانوں کی اور منحصر ہونا سلام کا موقت پر اور راستہ ٹھہرانا مسجدوں کو اور سجدہ نہ ہونا ان میں خالص اللہ کے واسطے اور بھیجنا لڑکوں کا بڈھوں کو بطور قاصد کے درمیان دونوں افق کے اور پھرنا سوداگر کا دونوں افق میں اور نہ پانا فائدہ کا، اور قائم ہونا خیار عراق کا شام میں اور شرار شام کا عراق میں اور سلامتی نہ ہونا دین کی مگر اس میں کہ بھاگے آدمی شاہق بشاہق اور سوراخ بسوراخ مانند روباہ کے کہ اپنے بچوں کو لے کر بھاگتی ہے، اور ہووے ہلاک مردم کا ماں باپ کے ہاتھ سے اگر اس کے ماں باپ ہوں ورنہ بیوی کے ہاتھ سے ورنہ عزیز واقارب اور جار کے ہاتھ سے اور عار دیں اس کو یہ لوگ تنگی معاش پر اور تکلیف دیں مالا یطاق کی یہاں تک کہ جان اپنی ہلاکت میں ڈالے۔

از انجملہ چھپتے پھرنا مؤمن کا جیسے پھرتے تھے زمان سابق میں منافق۔ رواہ ابن السنی۔ از انجملہ یہ کہ آئے گا آدمیوں پر ایک زمانہ کہ ہوگی ہمت ان کی شکم پروری اور خواہش ان کی متاع دنیا اور قبلہ ان کا عورتیں اور دین ان کا درا ہم ودینار اور وہ بدترین خلق ہیں نہیں بہرہ ان کا اللہ سے۔ رواہ السلمی عن علی رضی اللہ عنہ۔ اور از انجملہ یہ کہ آئے گا لوگوں پر ایک زمانہ کہ قتل کیے جائیں گے علماء جیسے قتل کیے جاتے ہیں کتے، سو کاش کہ علماء اس وقت تحامق کریں۔ رواہ الدیلمی وابن عساکر عن علی رضی اللہ عنہ۔ اور آئے گا لوگوں پر ایک زمانہ کہ علماء کو موت عزیز ہوگی زر سرخ سے زیادہ رواہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ عن نعیم عن ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ۔ اور بخاوے رات اور دن یہاں تک کہ پرانا ہو جائے لوگوں کے سینوں میں جیسا کہ پرانا ہو جاتا ہے کپڑا اور ماسوائے قرآن اعجب ہوگا ان کی طرف اور بالکل طمع ہوگی ان کے دلوں میں کہ نہ ملے گا اس سے خوف اگر چہ حقوق الٰہیہ میں کمی کرتے ہوں، اور منتہای نفس ان کا آرزوئیں ہوں اگر چہ متجاوز ہو جائیں وہ منہیات الٰہی تک اور کہیں گے کہ امید رکھتے ہیں ہم اللہ سے کہ درگزر کرے گا وہ ہم کو پہنیں گے پوست گوسفندوں کے گرگوں کے دلوں پر افضل ان کا وہ ہوگا کہ مداہن ہو نہ امر معروف کرے اور نہ نہی عن المنکر۔ رواہ ابو نعیم عن معقل بن یسار۔ اور آئے گا لوگوں پر ایک وقت کہ پیروی نہ کیا جائے گا علیم اور شرم نہ کیا جائے گا حلیم اور توقیر نہ ہو کبیر کی اور رحم نہ ہو صغیر پر، ماریں بعض ان کے بعض کو، دل ان کے عجمی اور زبان عربی نہ پہچانیں معروف کو اور نہ انکار کریں منکر کا، صالحین ان کے پوشیدہ ہیں وہ بدترین خلق خدا ہیں نظر نہ کرے گا اللہ تعالیٰ ان کی طرف قیامت کے دن۔ رواہ الدیلمی عن علی رضی اللہ عنہ۔ اور جب کہ مزخرف کرو تم مسجدوں کو اور محلی کرو مصحفوں کو ہلاکی

ہے تمہاری رواہ الحکیم بن ابی الدرداء۔ اور نماز پڑھیں گے پچاس آدمی اور قبول نہ ہوگی کسی کی ایک بھی نماز۔ رواہ ابوالشیخ عن ابن مسعود۔ اور قیامت قائم نہ ہوئے جب تک کہ تقسیم نہ ہوئے میراث اور خوشی نہ ہو ساتھ غنیمت کے رواہ مسلم۔

اور تقارب[1] اسواق اور افشای غیبت اور ظہور اہل منکر اور سوء جوار اور تعطیل سیف جہاد ہے اور اختیار دنیا بعوض دین اور سوء خلق و موت بدار نا گہاں، اور ہونا عورتوں کا کاسیات عاریات کا سران کے مانند کوہان شتر بختی کے ہیں، لعنت کروان کو کہ وہ ملعونات ہیں۔ اخرجہ احمد۔ اور نکلیں گے اس امت میں وہ کہ ان کے ساتھ تازیانہ ہیں مانند دم گاؤ[2] کے صبح کرتے ہیں وہ اللہ کے سخط میں اور شام کرتے ہیں اس کے غضب میں۔ اخرجہ احمد۔ اور باقی نہ رہنا اسلام سے سوا نام کے اور قرآن کے سوا نقش کے اور تحلیہ مصحف، بزر اور فربہی ذکور امت اور خطبہ پڑھنا لڑکوں کا تیروں پر اور کثرت صفوف[3] کی دلہائے متباغضہ اور السنۂ مختلفہ اور ہواہائے متکاثرہ کے ساتھ حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ اقتراب ساعت سے ہیں بہتر خصلتیں جب دیکھو تم لوگوں کو کہ مارتے ہیں نماز کو ضائع کرتے ہیں امانت کو کھاتے ہیں ربوا اور کہتے ہیں دروغ کو سبک جانتے ہیں خونریزی کو مشغول ہیں ساتھ بنا تعمیر کے بیچتے ہیں دین کو ساتھ دنیا کے اور قطع کرتے ہیں رحم کو اور ہوا حکم ضعف اور کذب صدق اور حریر لباس اور ظاہر ہوا جور، اور بہت ہوئی طلاق اور بہت ہوا قذف اور بہت ہوئے لئام اور کم ہوئے کرام اور امیر ہوئے فاجر اور وزیر کاذب اور عرفاء ظلمہ اور قراء فسقہ اور ظاہر ہوئے اشرفی اور مطلوب ہوئے بیضاء روپیہ اور دراز ہوویں منابر اور خراب ہوویں قلوب اور مشروب ہو شراب اور معطل ہوں حدود اور جنے لونڈی اپنے مالک کو اور پیادہ پا برہنہ تن سلطان ہوں اور شریک ہو عورت مرد کی تجارت میں اور تشبہ کریں مرد عورتوں سے اور عورتیں مردوں سے اور قسمیں کھائیں غیر اللہ کی اور گواہی دیں بدون طلب، اور نفقہ کریں برائے غیر اللہ، اور طلب کی جائے دنیا عمل آخرت سے اور لے جاویں مغنیات اور معازف اور ظلم پر فخر کریں اور حکم بیچا[4] جائے اور قرآن کو مزامیر ٹھہراویں پس انتظار کرو باد سرخ اور مسخ و قذف کا۔ الحدیث وفیہ آیات کثیرہ حذفتہا التکرار اخرجہ ابو نعیم فی الحلیۃ اور اظہار علم اور تضیع عمل اور دوست بزبان اور دشمنی بدل۔ رواہ ابن ابی الدنیا فی کتاب العلم اور حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے علامات اقتراب ساعت میں استحلال کبائر کا اور اکل ربوا اور اکل رشا اور تشیید بنیان اور تہاون بطلاق و استحلال معازف و نقض شہور و نقض مواثیق اور صعود جہال کا منابر پر اور پہننا مردوں کا ٹوپیوں کو یعنی بغیر عمامہ کے اور تضیق طرقات اور رکون علماء بسوی ولاۃ اور لعب ساتھ میسر کے، اور بجانا طبل و ساز و مزامیر کا، اور اختلاف اہوا کا اور سوا اس کے اور بہت علامات ہیں کو اگر جمع کیے جائیں ایک بحر طویل درکار ہو، عاقل بصیر کو اتنا کافی ہے اور عالم خبیر

[1] مراد اس سے یہ ہے کہ ایک دوسرے سے شکایت کریں گے قلت نفع کی۔

[2] مراد اس سے چوبدار ہیں کہ امراء اور حکام اور ملوک وقضات ونواب کے دروازوں پر مقرر ہیں کہ فریادیوں اور مظلوموں کو ہانکتے ہیں اور کسی کو ان کے پاس جانے نہیں دیتے کہ اپنا عرض حال کرے۔

[3] مراد اس سے صفوں کا تمام نہ کرنا ہے اور قبل اتمام صفوف مقدمہ صف متاخر کا قائم کرنا ہے۔

[4] مسئلہ نہ بتائیں جب تک کہ کچھ روپیہ نہ لے لیں، یا حاکم فیصلہ نہ کرے جب تک رشوت نہ لے لے۔

کو اس قدر روانی غرض بہر حال ظہور منکرات و رواج سیئات و نشر بدعات اور فشو سیئات اور احداث محدثات روز بروز ترقی پاتا جاتا ہے، اور بہت کم لوگ ہیں جو ان امراض سے آگاہ ہوں اور ان سے بھی کم وہ ہیں جو ان سے نفور ہوں، اور ان سے بھی کم وہ ہیں جو ان امراض سے دور ہوں۔ غرض صلحاء اقل قلیل ہیں اور نظر خلائق میں اول ذلیل ہم لوگ انہی فتنوں کے ذیل میں بازار دنیا میں آئے ہیں دیکھیے آگے اللہ تعالیٰ کو کیا منظور ہے حتی المقدور بندوں کو خوف اللہ ضروری ہے۔ اور عزلت عن الخلق موجب فرح و سرور دیکھیے وخالق کون و مکان پردہ غیب سے اس امت مظلومہ کی استمالت کب فرماتا ہے اور بظہور مہدی مقدس اور بہ نزول عیسیٰ علیہ السلام غربت اسلام کا علاج کب کرتا ہے۔ اَللّٰھُمَّ اجْعَلْنَا مِنْ رُفَقَاءِ الْمَھْدِیِّ وَاجْعَلْنَا مِنْ خَدَمِ الْعِیْسٰی اَللّٰھُمَّ اَحْیِنَا مَعَھُمْ وَاَمِتْنَا مَعَھُمْ وَاحْشُرْنَا فِی الْاٰخِرَۃِ مَعَھُمْ۔ وَاَدْخِلْنَا فِی الْجَنَّۃِ مَعَھُمْ اٰمِیْنَ یَا رَبَّ الْعَالَمِیْنَ وَیَا مُجِیْبَ دَعْوَۃِ الْمُضْطَرِّیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی خَیْرِ الْخَلَائِقِ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ اَصْحَابِہٖ وَاَجْمَعِیْنَ .

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

ابواب الرویاء

عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
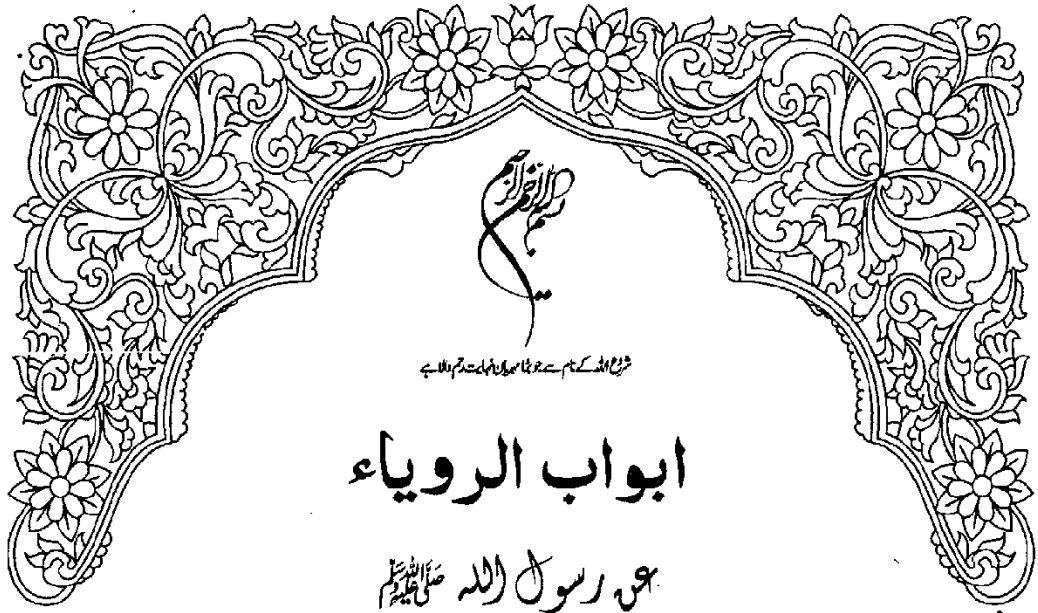
(المعجم ۳۲) خوابوں کی تعبیر کے بیان میں (تحفة ۲۹)

مترجم: رؤیا اصل میں مصدر ہے بمعنی رؤیت کے مگر مستعمل ہوگیا ہے اس چیز کے لیے کہ دیکھی جائے خواب میں صورتوں سے، قاموس میں ہے الرؤیا مارأیته فی منامك یعنی رؤیا وہ ہے جو کہ دیکھے تو خواب میں، اور رؤیا مقصود و مہموز ہے اور کبھی ہمزہ کو واو سے بدل کر دیتے ہیں تخفیف کے لیے اور رؤیا میں اختلاف ہے عقلاء کا بسبب ایک اشکال وارد کے اور وہ اشکال یہ ہے کہ نوم ضد ادراک ہے پس جو کوئی مرئی ہوتا ہے وہ کیا ہے اکثر متکلمین اشاعرہ سے اور معتزلہ اس طرف گئے ہیں کہ وہ خیال باطل ہے نہ حقیقت ادراک لیکن معتزلہ کہتے ہیں کہ دیکھنے کے شرائط میں مثلاً مقابلہ رائی اور مرئی میں اور خروج شعاع باصرہ سے اور توسطہ ہوائی شفاف کا مانند اس کی اور یہ سب مفقود ہیں منام میں پس سوائے خیالات فاسدہ اور اوہام باطلہ کے اور کچھ نہیں ۔ اور اشاعرہ کہتے ہیں چونکہ نوم ضد ادراک ہے اور جاری نہیں ہوئی عادت الٰہی ساتھ خلق ادراک کے نائم میں پس جو مدرک ہوتا ہے حقیقت ادراک نہیں بلکہ خیال باطل اور وہم عاطل ہے۔ اور یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ مراد بطلان سے ان کے نزدیک اتنا ہے کہ رؤیا حقیقت ادراک نہیں ہے بلکہ ایک چیز ہے مشابہ ادراک اور یہ مراد نہیں کہ رؤیا صحیح نہیں یا اعتبار اس کا کچھ نہیں۔

اس لیے کہ صحت پر رؤیا صالحہ کے اور حقیقت پر اس کے اجماع اہل حق منعقد ہے پس گویا وہ کہتے ہیں کہ رؤیا حقیقت ادراک نہیں ہے ولیکن باوجود اس کے ثبوت رکھتا ہے اور اس کی تعبیر ہے اور اولیٰ یہ ہے کہ لفظ باطل رؤیا کی حق میں نہ کہیں بلکہ بجائے

اس کے محض یا صرف کا استعمال کریں تو اولیٰ ہے۔ اور ابو اسحاق اسفرائی نے کہا ہے کہ رؤیا ادراک ہے حقیقۃً بے شبہ اس لیے کہ کچھ فرق نہیں اس چیز میں جو پاتا ہے نائم نوم میں اور مستقیظ یقظہ میں، ادراکات سے پس تشکیک ادراک نائم میں مستلزم ہے وقوع شک کو ادراک مستقیظ میں اور یہ مستلزم ہے انکار بدیہی کو اور استاد مذکور بھی قائل ہے کہ نوم ضد ادراک ہے مگر کہتا ہے نوم قائم ہے بعض اجزائے انسان سے، اور ادراک قائم ہے بعض دوسرے کے ساتھ اس کے اجزاء سے اس لیے اجتماع ضدین مقام واحد میں لازم نہ آیا۔ کذافی شرح المواقف وشرحہ اور طیبی نے کہا ہے حقیقت رؤیا کی پیدا کرنا ہے حق تعالیٰ کا دل نائم میں علوم و ادراکات کو جیسا کہ پیدا کرنا ہے اس کا دل یقظان میں اور وہ اللہ تعالیٰ خالق ہے علوم و ادراکات کا نہ یہ کہ یقظہ موجب اس کا نہ نوم مانع اس کا خلق ان ادراکات کا نائم میں علامت اس کی دوسرے امور ہیں کہ عارض ہوتے ہیں ثانی الحال میں جیسے کہ تعبیر اس کی ہے اور خواب مانند ابر کے ہے کہ دلیل ہے باران کی اور اس قول کی رو سے رویاء حقیقت ادراک ہے اور نوم اور ادراک میں ضدیت نہیں، اور فقیر یعنی مترجم کے نزدیک یہی قول کتاب وسنت سے قریب تر معلوم ہوتا ہے۔ شرح مشکوٰۃ۔

١ ـ بَابُ : أَنَّ رُؤْيَا الْمُؤْمِنِ جُزْءٌ مِّنْ سِتَّةٍ وَأَرْبَعِينَ جُزْءًا مِّنَ النُّبُوَّةِ

اس بیان میں کہ مؤمن کا خواب چھیالیسواں حصہ ہے نبوت کا

(٢٢٧٠) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ : ((إِذَا اقْتَرَبَ الزَّمَانُ لَمْ تَكَدْ رُؤْيَا الْمُؤْمِنِ تَكْذِبُ، وَأَصْدَقُهُمْ رُؤْيَا أَصْدَقُهُمْ حَدِيثًا وَرُؤْيَا الْمُسْلِمِ جُزْءٌ مِنْ سِتَّةٍ وَأَرْبَعِينَ جُزْءًا مِنَ النُّبُوَّةِ، وَالرُّؤْيَا ثَلَاثٌ: فَالرُّؤْيَا الصَّالِحَةُ بُشْرٰى مِنَ اللّٰهِ، وَالرُّؤْيَا مِنْ تَحْزِينِ الشَّيْطَانِ، وَالرُّؤْيَا مِمَّا يُحَدِّثُ بِهَا الرَّجُلُ نَفْسَهُ، فَإِذَا رَأٰى أَحَدُكُمْ مَا يَكْرَهُ فَلْيَقُمْ وَلْيَتْفُلْ وَلَا يُحَدِّثْ بِهَا النَّاسَ – قَالَ : وَأُحِبُّ الْقَيْدَ فِي النَّوْمِ وَأَكْرَهُ الْغُلَّ. الْقَيْدُ : ثَبَاتٌ فِي الدِّينِ)) . (صحيح)

ترجمہ: روایت ہے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے: جب قریب ہو جائے زمانہ نہ ہوئے گا خواب مؤمن کا جھوٹ، اور سچا خواب اس کا ہے جس کی بات سچی ہے یعنی جو صادق ہے اور خواب مسلمان کا چھیالیسواں حصہ ہے نبوت کا اور خواب تین قسم ہے ایک خواب نیک کہ بشارت ہے اللہ تعالیٰ کی طرف سے اور دوسرا وہ خواب کہ غمگین کرتا ہے اس میں شیطان کی طرف سے اور ایک خواب حدیث نفس ہے مرد کی یعنی خیالات ہیں کہ متصور ہوتے ہیں پھر جب دیکھے کوئی خواب میں وہ چیز کہ مکروہ رکھے تو کھڑا ہو جائے اور تھوکے اور نہ بیان کرے لوگوں سے۔ اور فرمایا: دوست رکھتا ہوں میں زنجیر کو دیکھنا خواب میں اور مکروہ جانتا ہوں طوق کو دیکھنا یعنی گلے میں اور زنجیر کی تعبیر دین پر ثابت رہنا ہے۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

❀❀❀❀

(۲۲۷۱) عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ: اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((رُؤْيَا الْمُؤْمِنِ جُزْءٌ مِنْ سِتَّةٍ وَاَرْبَعِيْنَ جُزْءًا مِنَ النُّبُوَّةِ)). (صحیح)

ترجمہ: عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے: خواب مؤمن کا ایک ٹکڑا ہے چھیالیس ٹکڑوں میں سے نبوت کے۔

فائدہ: اس باب میں ابوہریرہ اور ابورزین عقیلی اور انس اور ابوسعید اور عبداللہ بن عمرو اور عوف بن مالک اور ابن عمر رضوان اللہ علیہم اجمعین سے بھی روایت ہے۔ حدیث عبادہ کی صحیح ہے۔

مترجم: قولہ: جب قریب ہو جائے زمانہ۔ اس میں تین قول میں بعض نے کہا مراد قرب ساعت ہے کہ جب قیامت قریب ہوگی خواب صحیح بہت کثرت سے ہوں گی، اور یہ پہلا قول ہے۔ اور دوسرا قول یہ ہے کہ مراد اقتراب زبان سے برابر ہونا دن اور رات کا ہے۔ چنانچہ معبرین کا قول ہے اصدق الازمان للعبارۃ وقت انفتاق الانورا وادراك الثمار وحینئذ یستوی اللیل والنھار. تیسرا قول یہ ہے کہ مراد اس سے زمانہ کا چھوٹا ہونا ہے قریب قیامت کے ہوگا کہ سال برابر ہوگا ماہ کے اور ماہ برابر ہفتہ کے اور ہفتہ برابر ایک دن کے اور دن برابر ایک گھڑی کے۔ قولہ: اور سچا خواب اس کا جس کی بات سچی الخ۔ یعنی جو شخص عادت کرے صدق کی اور بچے کذب سے اور حاصل کرے عقائد صحیحہ اور اعتقادات صادقہ اور صدق احوال وافعال واقوال کا اس کا خواب روز بروز سچا ہوتا جاتا ہے اور بشارات غیبیہ سے اس کی تائید ہوتی جاتی ہے، اور بڑے بڑے عمدہ علوم اور پسندیدہ فہوم بذریعہ رؤیا اسے تعلیم ہوتے ہیں اور لقاء انبیاء وصلحا اور فیوض ارواح شہداء اور طرح طرح کی نعماء غیبیہ اور الاء لاریبیہ اسے حاصل ہوتے ہیں کہ ابنائے زمان اس کے سننے سے متحیر اور اخوان دوران اس کے استماع سے ششدر رہوں۔ قولہ: اور خواب مسلمان کا چھیالیسواں حصہ ہے۔ اس میں روایات مختلف ہیں۔

چنانچہ مسلم کی روایت میں پینتالیسویں حصہ کا ذکر ہے اور ایک روایت میں جزء من سبعین جزءً من النبوۃ مذکور ہے اربعین جزواً بھی وارد ہوا ہے اور تسعۃ واربعین بھی۔ اور حضرت عباس رضی اللہ عنہ سے ایک روایت میں خمسین بھی آیا ہے۔ اور ابن عمر رضی اللہ عنہما کی روایت میں ستۃ وعشرین۔ اور عبادہ رضی اللہ عنہ کی روایت میں اربعۃ واربعین۔ قاضی عیاض سے مروی ہے کہ طبری رحمہ اللہ نے کہا ہے کہ یہ اختلاف ہوتا ہے بسبب اختلاف رائی کے کہ مؤمن صالح کا رؤیا چھیالیسواں جزء ہے اور مؤمن فاسق کا ستر اجزاء کا ایک جزء۔ اور بعض نے کہا ہے کہ جس کی تعبیر خفی ہو وہ ستر (۷۰) اجزاء کا ایک جز ہے۔ اور جس کی تعبیر جلی ہو وہ چھیالیسواں جزء ہے۔ خطابی نے کہا ہے کہ بعض علماء نے فرمایا کہ ایام وحی کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر تیئیس برس ہیں دس برس مدینہ میں اور تیرہ برس مکہ میں اور اس سے قبل چھ مہینے خواب صالح میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو وحی ہوتی تھی اور چھ مہینے چھیالیسواں حصہ ہیں تیئیس برس کا۔ پس اس حدیث میں اشارہ اس کی طرف ہے۔ اور بعض نے اس پر یہ اعتراض کیا ہے کہ مدت رؤیا صالح کی نقل سے ثابت نہیں اور بصورت ثبوت بھی بعد اس کے بہت سے خواب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دیکھے ہیں پھر ان خوابوں کی مدت اگر ملائی جائے تو چھ مہینے سے زیادہ ہوں گے اور

نسبت متغیر ہو جائے گی مگر مازری نے اس کا جواب دیا ہے کہ یہ اعتراض باطل ہے اس لیے کہ بعد وحی کے خواب چونکہ بار سال ملک ہوئے ہیں وہ وحی میں داخل ہیں۔ اور بعض نے کہا چونکہ خواب میں اکثر اخبار بالغیب بھی ہوتا ہے اس لیے آپ نے اسے جز و نبوت فرمایا ہے۔ خطابی نے کہا یہ حدیث موکد ہے امر رؤیا کی، اور محقق ہے اس کی، منزلت کی اور کہا جز نبوت ہونا رؤیا کا انبیاء کے حق میں ہے یعنی انہیں کے خواب جز و نبوت ہیں نہ ان کے غیر کے اس لیے کہ انبیاء پر وحی بھیجی جاتی ہے خواب میں جیسا کہ جاگنے میں۔ اور خطابی نے کہا بعض علماء کا قول ہے کہ مراد حدیث سے یہ ہے کہ رؤیا آتے ہیں موافقت پر نبوت کے اس لیے کہ وہ ایک جز و باقی ہے نبوت کا یعنی قیامت تک اور مترجم کے نزدیک یہی قول صحیح تر ہے اور مؤید ہیں اس کی بہت حدیثیں یعنی تخصیص رؤیا انبیاء کی جزءِ نبوت ہونے میں خوب نہیں۔ (واللہ اعلم نووی)۔

قولہ: جب دیکھے خواب میں کوئی چیز مکروہ الخ۔ نووی رحمہ اللہ نے کہا ہے کہ مناسب ہے کہ جمع کرے سب روایتوں کو یعنی جب کچھ مکروہ دیکھے تو تھوکے بائیں طرف تین بار اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم ومن شرھا پڑھتا جائے اور کروٹ بدل لیوے اور اٹھ کر دو رکعت پڑھ لے، پھر جس نے ایسا کیا اس نے سب روایتوں پر عمل کیا جو اس باب میں وارد ہوئی ہیں۔ اور اگر اقتصار کیا بعض پر تو بھی دفع ضرر کو کافی ہے جیسا کہ مصرح ہے حدیثوں میں۔ انتہی۔ قولہ: اور نہ بیان کرے لوگوں سے، اس لیے کہ شاید اگر تعبیر دی اس کی کسی دشمن نے خراب تو واقع ہوگی اس لیے کہ کہا گیا ہے کہ رؤیا بمنزلہ طائر کے ہے جب تعبیر دی گئی اس کی اتر آیا اور اگر تعبیر نہ دی گئی اڑ گیا۔

قولہ: دوست رکھتا ہوں میں زنجیر کو الخ اس لیے کہ زنجیریں پیروں میں ہوتی ہیں اور اشارہ ہے اس میں معاصی اور شرور اور انواع باطل سے باز رہنے کا اور طوق کا محل گردن ہے اور وہ زیور ہے اہل نار کا چنانچہ فرمایا اللہ تعالیٰ نے ﴿ اِنَّا جَعَلْنَا فِیْٓ اَعْنَاقِهِمْ اَغْلٰلًا ﴾ اور فرمایا ﴿ اِذِ الْاَغْلٰلُ فِیْٓ اَعْنَاقِهِمْ ﴾ اور اہل تعبیر نے اس میں ایک تفصیل کی ہے اور وہ یہ کہ جب دیکھے کوئی شخص زنجیر اپنے میں اور وہ مسجد میں ہے یا کسی مشہد خیر میں یا کسی اور اچھی حالت میں پس وہ دلیل ہے اثبات کی اس کی حالت مذکورہ پر، اور اسی طرح اگر دیکھے اسے صاحب ولایت تو وہ دلیل ہے اس کے اثبات ولایت پر، اور اگر دیکھے مریض و مسجون و مسافر و مکروب وغیرہ تو دلیل ہے اس کے ثبات پر ان حالتوں میں اور کہا ہے کہ اگر ملحق ہو جائے اس کے ساتھ کوئی اور مکروہ بھی، مثلاً: زنجیر کے ساتھ طوق بھی دیکھا تو تعبیر ہے زیادہ مکروہ کی اس لیے کہ وہ صفت ہے معذبین کی اور طوق اگر گردن میں ہے مذموم ہے اور اگر ہاتھ میں ہے تعبیر اس کی کف عن الشر ہے اور کبھی دلالت اس کی بخل پر بھی ہے اور کبھی منع پر ان فعلوں کے جس کی نیت کی ہے (نووی) فقیر کہتا ہے دونوں ہاتھوں کو اپنے مغلول دیکھنا گردن میں اشارہ ہے بخل کی طرف چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ﴿ وَلَا تَجْعَلْ یَدَكَ مَغْلُوْلَةً اِلٰی عُنُقِكَ ﴾ الْاٰیَةَ. اشارہ ہے ذہاب خیر و برکت کی طرف چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ﴿ غُلَّتْ اَیْدِیْهِمْ ﴾ اور اگر کسی ظالم کو خواب میں مغلول دیکھے اشارہ ہے مواخذہ الٰہی کی طرف۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ﴿ خُذُوْهُ فَغُلُّوْهُ ﴾

❀❀❀❀

۲۔ بَابٌ : ذَهَبَتِ النُّبُوَّةُ وَبَقِيَتِ الْمُبَشِّرَاتُ

نبوت چلی گئی اور بشارتیں باقی ہیں

(۲۲۷۲) حَدَّثَنَا اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : ((اِنَّ الرِّسَالَةَ وَالنُّبُوَّةَ قَدِ انْقَطَعَتْ فَلَا رَسُوْلَ بَعْدِيْ وَلَا نَبِيَّ)) قَالَ : فَشَقَّ ذٰلِكَ عَلَى النَّاسِ فَقَالَ : ((لٰكِنِ الْمُبَشِّرَاتُ)) فَقَالُوْا : يَارَسُوْلَ اللّٰهِ وَمَا الْمُبَشِّرَاتُ؟ قَالَ : ((رُؤْيَا الْمُسْلِمِ وَهِيَ جُزْءٌ مِّنْ اَجْزَآءِ النُّبُوَّةِ)) . (صحيح الاسناد)

ترجمہ: انس بن مالک کہا کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کہ رسالت اور نبوت تمام ہوگئی پس اب کوئی رسول نہیں میرے بعد اور نہ کوئی نبی۔ کہا راوی نے: پس گراں ہوئی لوگوں پر یہ بات تب فرمایا آپ ﷺ نے: ولیکن مبشرات باقی ہیں عرض کی لوگوں نے یارسول اللہ ﷺ مبشرات کیا چیز ہے فرمایا آپ ﷺ نے خواب مسلمان کا اور یہ ایک ٹکڑا ہے نبوت کے ٹکڑوں سے۔

فائدہ : اس باب میں ابوہریرہ اور حذیفہ بن اسید اور ابن عباس اور ام کرز رضی اللہ عنہم سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث صحیح ہے غریب ہے اس سند سے یعنی مختار بن فلفل کی روایت سے۔

❀❀❀❀

۳۔ بَابٌ : قَوْلُهُ تَعَالٰى ﴿لَهُمُ الْبُشْرٰى فِى الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا﴾

اللہ تعالیٰ کا فرمان ''ان کے لیے خوشخبری ہے دنیا کی زندگی میں''

(۲۲۷۳) عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ رَجُلٍ مِنْ اَهْلِ مِصْرَ قَالَ : سَاَلْتُ اَبَاالدَّرْدَاءِ عَنْ قَوْلِ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ : ﴿ لَهُمُ الْبُشْرٰى فِى الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ﴾ [يونس : ٦٤] فَقَالَ : مَا سَاَلَنِيْ عَنْهَا اَحَدٌ غَيْرُكَ اِلَّا رَجُلٌ وَّاحِدٌ مُنْذُ سَاَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ : سَاَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ فَقَالَ : ((مَا سَاَلَنِيْ عَنْهَا اَحَدٌ غَيْرُكَ مُنْذُ اُنْزِلَتْ: هِيَ الرُّؤْيَا الصَّالِحَةُ يَرَاهَا الْمُسْلِمُ اَوْ تُرٰى لَهُ)) .

(صحيح ـ الصحيحة : ١٧٨٦)

ترجمہ: روایت ہے عطاء بن یسار سے وہ روایت کرتے ہیں ایک مرد سے اہل مصر کے کہا اس مرد نے پوچھا میں نے ابوالدرداء رضی اللہ عنہ سے معنی اس قول اللہ تعالیٰ عزوجل کے ﴿ لَهُمُ الْبُشْرٰى الآيه ﴾ سو فرمایا ابوالدرداء رضی اللہ عنہ نے: نہیں پوچھا مجھ سے کسی نے سوا تیرے مگر ایک شخص نے جب سے کہ پوچھ رکھا ہے میں نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا میں نے رسول اللہ ﷺ سے سو فرمایا آپ ﷺ نے نہیں پوچھا مجھ سے کسی نے جب سے اتری یہ آیت سوا تیرے مراد بشریٰ سے اس آیت میں

خواب نیک ہے کہ دیکھتا ہے اس کو مسلمان یا فرمایا دکھایا جاتا ہے اس کو یعنی من جانب اللہ۔

فائدہ : اس باب میں عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث حسن ہے۔

مترجم: بشریٰ قرآن عظیم الشان میں پندرہ جگہ آیا ہے اور منجملہ اس کے یہ آیت ہے کہ گیارھویں سپارے کے بارہویں رکوع میں واقع ہے ﴿ لَهُمُ الْبُشْرٰى فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَ فِي الْاٰخِرَةِ ﴾ اور اختلاف کیا ہے مفسرین نے بشریٰ میں کہ مراد اس سے کیا ہے پس ایک قول تو وہی جو اوپر گزرا ہے اور عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے بھی یہی مروی ہے یعنی وہ خواب صالح سے اور ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے بھی ایک روایت میں آیا ہے۔ اور دوسرا قول یہ ہے کہ مراد اس سے ثناء حسن ہے دنیا میں اور جنت ہے آخرت میں۔ چنانچہ ابوذر رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ پوچھا انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ آدمی عمل کرتا ہے اپنے نفس کے لیے اور لوگ دوست رکھتے ہیں اس کو فرمایا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے: ((تلك عاجل بشرے المومنين)) یعنی یہ دنیا میں بشریٰ ہے مؤمن کا۔ اور زہری اور قتادہ سے مروی ہے کہ مراد اس سے نزول ملائکہ ہے ساتھ بشارت کے اللہ تعالیٰ کی طرف موت کے قریب چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ﴿ تَتَنَزَّلُ عَلَيْهِمُ الْمَلٰٓئِكَةُ اَلَّا تَخَافُوْا وَلَا تَحْزَنُوْا وَاَبْشِرُوْا بِالْجَنَّةِ الَّتِيْ كُنْتُمْ تُوْعَدُوْنَ ﴾ اور عطاء رحمہ اللہ نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہ بشریٰ دنیوی سے مراد ہے آنا فرشتوں کا قریب قرب موت کے بشارت کے ساتھ اور آخرت میں بعد خروج نفس مؤمن کے کہ لے چڑھتے ہیں اسے اللہ تعالیٰ کی طرف اور بشارت دیتے ہیں اسے رضوان الٰہی کی غرض یہ تیسرا قول ہے اور چوتھا حسن بصری رحمہ اللہ سے منقول ہے کہ مراد اس سے وہ بشارتیں ہیں جو اللہ تعالیٰ نے مومنوں کے لیے اپنی کتاب کریم میں فرمائی ہیں ثواب عظیم سے اور انواع نعیم سے جیسا ان آیتوں میں ﴿ وَبَشِّرِ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ وَبَشِّرِ الْمُؤْمِنِيْنَ وَاَبْشِرُوْا بِالْجَنَّةِ اِلٰى غَيْرِهَا مِنَ الْاٰيَاتِ ﴾ (بغوی) فقیر کہتا ہے کہ قولین اولین مؤید بالحدیث ہیں پس وہی اولیٰ ہیں قبول کے لیے اگرچہ قولین آخرین میں بھی استدلال کتاب اللہ سے موجود ہے۔

❀❀❀❀

(۲۲۷۴) عَنْ اَبِیْ سَعِيْدٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ : قَالَ ((اَصْدَقُ الرُّؤْيَا بِالْاَسْحَارِ)) .

(ضعيف ـ الضعيفة : ۱۷۳۲) اس کی سند عبداللہ ابن لهيعه دراج عن ابی الہیثم کی وجہ سے ضعیف ہے۔

ترجمہ: روایت ہے ابوسعید رضی اللہ عنہ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: سب سے زیادہ سچے وہ خواب ہیں جو سحر کے وقت دیکھے جائیں۔

مترجم: سحر چھٹا حصہ اخیر ہے رات کا اور وہ وقت ہے نزول برکات کا اور قبول ادعیات، اور ہوتا ہے اس وقت باری تعالیٰ شانہ آسمان اول پر، اور رجوع ہے تمام عالم قدس اور عالم ملکوت عالم شہادت کی طرف، اور نورانی ہوتے ہیں اس وقت دل اور نکلتی ہیں اس وقت دعائیں صالحین کی، اور مشغول بعبادت ہوتے ہیں اس وقت مخلصین بے ریا صاحبان اخلاص بندگان باوفا، پس ایسی تاثیر ہے اس وقت میں کہ اثر کر جاتی ہے نائمین میں یعنی وہ صداقت ہے خوابوں کی پس جو فائدہ حاصل ہوگا اس وقت میں بیداروں کو کہ وہ کب تحریر میں آسکتا ہے۔

(۲۲۷۵) عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ : سَأَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ عَنْ قَوْلِهٖ تَعَالٰی : ﴿ لَهُمُ الْبُشْرٰی فِی الْحَیٰوةِ الدُّنْیَا ﴾ [یونس : ٦٤] قَالَ : ((هِیَ الرُّؤْیَا الصَّالِحَةُ یَرَاهَا الْمُؤْمِنُ أَوْ تُرٰی لَهٗ)).

(صحیح۔ سلسله الاحادیث الصحیحة : ۱۷۸٦)

ترجمہ: روایت ہے عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے کہ پوچھی میں نے رسول اللہ ﷺ سے مراد آیہ ﴿ لَهُمُ الْبُشْرٰی ﴾ کی فرمایا آپ ﷺ نے: وہ خواب صالح ہے کہ دیکھتا ہے اسے مؤمن یا دکھایا جاتا ہے اسے اللہ کی طرف سے۔

فائدہ : حرب نے اپنی روایت میں حدثنا یحییٰ کہا یعنی بجائے عن یحیٰ کے۔

❀❀❀❀

٤۔ بَابُ : مَا جَاءَ فِیْ قَوْلِ النَّبِیِّ ﷺ ((مَنْ رَآنِیْ فِی الْمَنَامِ فَقَدْ رَاٰنِیْ))

نبی ﷺ کے اس قول کے بیان میں کہ جس نے خواب میں مجھے دیکھا، بے شک اس نے مجھے ہی دیکھا

(۲۲۷٦) عَنْ عَبْدِاللّٰهِ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : ((مَنْ رَآنِیْ فِی الْمَنَامِ فَقَدْ رَآنِیْ فَإِنَّ الشَّیْطَانَ لَا یَتَمَثَّلُ بِیْ)).

(صحیح) الروض النضیر (۹۹۵) سلسلہ الأحادیث الصحیحة (۲۷۲۹) مختصر الشمائل المحمدیة (۳٤۳)

ترجمہ: روایت ہے عبداللہ رضی اللہ عنہ سے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: جس نے مجھ کو دیکھا خواب میں، سو بے شک مجھی کو دیکھا اس لیے کہ شیطان متمثل نہیں ہوتا میری صورت کے ساتھ۔

فائدہ : اس باب میں ابو ہریرہ اور ابو قتادہ اور ابن عباس اور ابو سعید اور جابر اور انس اور ابو مالک اشجعی رضی اللہ عنہم سے روایت ہے کہ وہ اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں۔ اور ابو بکرہ رضی اللہ عنہ اور ابو جحیفہ سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

مترجم: الفاظ حدیث کے کئی طرح مروی ہیں چنانچہ ایک روایت میں: مَنْ رَاٰنِیْ فِی الْمَنَامِ فَقَدْ رَاٰنِیْ، اور ایک روایت میں: لَایَنْبَغِیْ لِلشَّیْطَانِ اَنْ یَتَمَثَّلَ فِیْ صُوْ رَتِیْ، ہے اور مَنْ رَاٰنِیْ فَقَدْ رَاَی الْحَقَّ، اور: مَنْ رَاٰنِیْ فِی الْمَنَامِ فَسَیَرَانِیْ فِی الْیَقْظَةِ اَوْ کَاَنَّمَا رَاٰنِیْ فِی الْیَقْظَةِ. اور اختلاف کیا ہے علماء نے کہ فقد رانی سے کیا مراد ہے بعض نے کہا مراد اس سے یہ ہے کہ جس نے مجھے دیکھا اس نے سچ دیکھا اور وہ خواب اس کا اضغاث احلام سے نہیں اور نہ تشبیہات شیطانیہ سے مؤید ہے اس معنی کی روایت فقد رای الحق کہ مراد اس سے رؤیت صحیحہ ہے اور کبھی دیکھتا ہے دیکھنے والا ان کی صفت کے خلاف اور حلیۂ مبارک کے مخالف اور اس میں کچھ اشکال نہیں اس لیے کہ ذات مقدس ان کی مرئی ہے اور صفاتِ متخلیہ غیر مرئی اور کبھی ایسا ہوتا ہے کہ بعض صور

متخلیہ کو گمان کرتا ہے کہ میں نے دیکھا ہے حالانکہ اس نے دیکھا نہیں ہوتا اور اسی طرح کچھ اشکال نہیں اس میں کہ وقت واحد میں دیکھا دو شخصوں نے اپنی جگہوں میں اور ایک مشرق میں ہے اور دوسرا مغرب میں اس لیے کہ خواب فقط ادراک ہے اور شرط نہیں اس میں تصدیق ابصار کی اور نہ قرب مسافت کا اور نہ مدفون ہونا مرئی کا زمین میں اور نہ ظہر زمین پر ہونا فقط کافی ہے۔ اور اک صحیح واقعی کے لیے وجود جسم مبارک کا اور موجود ہونا جسم مبارک کا فنا سے محفوظ ہونا اس کا احادیث صحیحہ سے ثابت ہے۔ اور اگر دیکھا کسی نے کہ آپ نے حکم کیا کسی کے قتل کا کہ حرام ہے اس کا قتل پس دیکھنا اس کا ذات مقدس کو صحیح ہے اور وہ فرمان تخیل اس کا ہے اور قصور ہے رائی کا۔ نہ مرئی کا اور قاضی نے کہا احتمال ہے کہ فقد رانی اور فقد رای الحق سے یہ مراد ہو کہ شیطان متمثل نہیں ہوتا میری صورت میں یعنی جب کہ دیکھا آپ کو اس صفت پر جو معروف تھی آپ کی حیٰوۃ مبارک میں پھر اگر اس کے خلاف دیکھا تو رؤیا تاویل ہوا۔ نہ رؤیا حقیقی مگر یہ قول قاضی کا ضعیف ہے۔ صحیح یہی ہے کہ رؤیت آپ کی بہر حال حقیقی ہے خواہ صفت معروفہ پر دیکھیں یا اور طرح پر جیسا کہ ذکر کیا مازری نے کہا قاضی نے کہ قول ہے بعض علماء کا کہ خاص کیا اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی ﷺ کو اس فضیلت سے کہ رؤیت آپ ﷺ کی صحیح اور صدق ہے اور رد کا شیطان کو کہ متصور ہو آپ ﷺ کی صورت میں تا کہ جھوٹ نہ باندھ سکے آپ ﷺ پر خواب میں بھی جیسے کہ خرق عادت ہے انبیاء کے واسطے کہ معجزہ کے لیے اور جیسا کہ محال کیا متصور ہونا شیطان کا ان کی صورت میں بیداری میں اور اگر واقع ہوتا یہ امر تو مشتبہ ہوتا حق ساتھ باطل کے اور وثوق نہ ہوتا انبیاء کے فرمودوں کا، پس روک دیا اللہ تعالیٰ نے نزغ شیطان کو اور وسوسہ اور القاء اور کید اس کے کو اور کہا قاضی نے اتفاق کیا ہے علماء نے جو رؤیت الٰہی پر اور صحت پر اس کے خواب میں اگر چہ بندہ دیکھے اس صفت پر کہ جو اس کے حال کے لائق نہیں صفات اجسام سے اس لیے کہ یہ مرئی غیر ذات الٰہی ہے اور جائز نہیں اللہ تعالیٰ پر تجسیم غرض جو کچھ کہ مرئی ہے وہ تجلیات الٰہیہ ہے نہ ذات الٰہیہ اور وہ قادر ہے کہ جس طرح پر چاہے تجلی فرمادے، اور جس صورت میں چاہے متجلی ہو۔ ابن باقلانی نے کہا ہے کہ رؤیت الٰہی خواب میں خواطر قلبیہ ہیں یا دلالات ہیں رائی کو امور ما کان او یکون کی طرف مانند سائر مرئیات کی۔ انتہیٰ۔ اور قول آنحضرت ﷺ کا: من رانی فی المنام فسیرانی فی الیقظۃ۔ اس میں تین قول ہیں:

اول یہ کہ مراد اس سے آپ کے ہم عصر لوگ ہیں گویا آپ ﷺ نے فرمایا کہ جس نے میری طرف ہجرت نہ کی اور مجھے خواب میں دیکھا عنقریب وہ موافق ہجرت کے ہوگا اور عالم بیداری میں مجھے دیکھے گا۔ دوسرا قول یہ ہے کہ تصدیق اس خواب کی آخرت میں ہوگی کہ وہاں سب لوگ آپ کو دیکھیں گے۔ تیسرا قول یہ ہے کہ جس نے آپ کو یہاں خواب میں دیکھا اس کو آخرت میں ایک رؤیت خاص ہوگی اور قرب و اختصاص بہ نسبت سائر ناس کے زیادہ ہوگا اور دولت شفاعت سے بھی فیض یاب ہوگا۔ (نووی)

❀❀❀❀

۵۔ بَابُ : اِذَا رَاٰی فِي الْمَنَامِ مَا يَكْرَهُ مَا يَصْنَعُ

اس بیان میں کہ اگر خواب میں کوئی مکروہ (بری) چیز دیکھے تو کیا کرے

(۲۲۷۷) عَنْ اَبِيْ قَتَادَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ اَنَّهُ قَالَ : ((الرُّؤْيَا مِنَ اللّٰهِ وَالْحُلْمُ مِنَ الشَّيْطَانِ، فَاِذَا رَاٰى اَحَدُكُمْ شَيْئًا يَكْرَهُهُ فَلْيَنْفُثْ عَنْ يَسَارِهِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ، وَلْيَسْتَعِذْ بِاللّٰهِ مِنْ شَرِّهَا؛ فَاِنَّهَا لَا تَضُرُّهُ)). (صحيح)

ترجمہ: روایت ہے ابوقتادہ رضی اللہ عنہ سے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اچھا خواب اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے اور برا خوب شیطان کی طرف سے پھر جب دیکھے کوئی تم میں کا کسی ایسی چیز کو کہ بری لگے اس کو تو تھوکے اپنی بائیں طرف تین بار اور پناہ مانگے اللہ تعالیٰ سے اس خواب کے شر سے پس وہ ضرر نہیں کرے گا اس کو۔

فائدہ: اس باب میں عبداللہ بن عمر اور ابوسعید اور جابر اور انس رضی اللہ عنہم سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

مترجم: کچھ بیان اس کا ابھی اوپر گزرا اور خاص کیا آپ نے بائیں طرف کو کہ جانب ہے شیطان کے آنے کی اور نجاسات کی اور منسوب کیا خواب بد کو شیطان کی طرف منسوب کرنا مسببات کا اسباب کی طرف اور منسوب کیا خواب نیک کو باری تعالیٰ کی طرف تأدباً حالانکہ خلق ادراک کا دونوں قسم کے خوابوں میں باری تعالیٰ شانہ کی طرف سے ہے بلاشرکت احد کے وہو الحق الصریح۔

❀❀❀❀

٦۔ بَابُ : مَا جَاءَ فِيْ تَعْبِيْرِ الرُّؤْيَا

خواب کی تعبیر کے بیان میں

(۲۲۷۸) عَنْ اَبِيْ رَزِيْنٍ الْعُقَيْلِيِّ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : ((رُؤْيَا الْمُؤْمِنِ جُزْءٌ مِنْ اَرْبَعِيْنَ جُزْءًا مِنَ النُّبُوَّةِ، وَهِيَ عَلٰى رِجْلِ طَائِرٍ مَا لَمْ يُحَدِّثْ بِهَا، فَاِذَا تَحَدَّثَ بِهَا سَقَطَتْ)) قَالَ: وَاَحْسَبُهُ قَالَ: ((وَلَا تُحَدِّثْ بِهَا اِلَّا لَبِيْبًا اَوْ حَبِيْبًا)).

(صحيح ـ سلسلة الأحاديث الصحيحة : ١٢٠ ـ المشكاة : ٤٦٢٢ ـ التحقيق الثاني)

ترجمہ: روایت ہے ابورزین سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے: خواب مؤمن کا ایک ٹکڑا ہے چالیس ٹکڑوں میں سے نبوت کے اور یہ مرد پر ایسا ہے جیسے کہ کسی کے سر پر چڑیا ہو جب تک کہ بیان نہیں کیا اس کو پھر جب بیان کر دیا اس کو گر پڑی۔ کہا راوی نے اور گمان کرتا ہوں میں کہ یہ بھی فرمایا آپ ﷺ نے کہ مت بیان کر خواب کو مگر کسی عقلمند سے یا کسی دوست سے۔

❀❀❀❀

(۲۲۷۹) عَنْ اَبِیْ رَزِیْنٍ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ : ((رُؤْیَا الْمُسْلِمِ جُزْءٌ مِنْ سِتَّةٍ وَاَرْبَعِیْنَ جُزْءًا مِنَ النُّبُوَّةِ وَهِیَ عَلٰی رِجْلِ طَائِرٍ مَا لَمْ یُحَدِّثْ بِهَا وَاِذَا حَدَّثَ بِهَا وَقَعَتْ)) . (صحیح ـ انظر ما قبله)

ترجمہ: روایت ہے ابورزین سے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: خواب مسلمان کا ایک ٹکڑا ہے چھیالیس ٹکڑوں میں سے نبوت کے اور وہ مرد پر بمنزلہ ایک پرندہ کی ہے جب تک کہ بیان نہ کرے، اور جب کہ بیان کیا وہ گر پڑا یعنی واقع ہوئی جو تعبیر اس کی ہے۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔ اور ابورزین عقیلی کا نام لقیط بن عامر ہے۔ اور روایت کی حماد بن سلمہ نے یعلی بن عطاء سے۔ اور کہا روایت ہے وکیع بن حدس سے۔ اور کہا شعبہ ابوعوانہ اور ہشیم نے یعلی بن عطاء سے انہوں نے وکیع بن عدس سے اور یہ صحیح تر ہے۔

مترجم: خواب بمنزلہ ایک پرندہ کے ہے یہ کنایہ ہے عدم استقرار سے یعنی ساقط ہے اور قرار پانے والا نہیں جب تک کہ دل میں پوشیدہ ہے اور زبان پر نہیں آیا اس کا اعتبار نہیں اور وقوع نہیں پاتا جب اسے زبان پر لایا اور غیر سے ذکر کیا اس نے تعبیر دی واقع ہوا، پس اسے کسی سے کہنا نہ چاہیے اور یہ اس خواب کا حکم ہے کہ جس کے وقوع سے آدمی ڈرتا ہے اور متضمن ہے وہ کسی شر کا اور باقی رہا خواب نیک اس کو بھی دشمن اور بدخواہ اور سفیہ اور بے شعور سے نہ کہنا چاہیے کہ وہ الٹی تعبیر دے گا کہ موجب حزن ہوگا بلکہ خیرخواہ ذی علم فہمیدہ آدمی سے ذکر کرنا چاہیے کہ وہ تعبیر نیک دے اور طبیعت اس سے محظوظ ہو۔

❀❀❀❀

۷ـ بَابُ : فِیْ تَأْوِیْلِ الرُّؤْیَا مِنْهَا وَمَا یُکْرَهُ

خواب کی تعبیر اور ناپسندیدہ خواب کے بیان میں

(۲۲۸۰) عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : ((الرُّؤْیَا ثَلَاثٌ : فَرُؤْیَا حَقٌّ وَرُؤْیَا یُحَدِّثُ الرَّجُلُ بِهَا نَفْسَهُ وَرُؤْیَا تَحْزِیْنٌ مِنَ الشَّیْطَانِ، فَمَنْ رَاٰی مَا یَکْرَهُ فَلْیَقُمْ فَلْیُصَلِّ)) وَکَانَ یَقُوْلُ : ((یُعْجِبُنِی الْقَیْدُ وَاَکْرَهُ الْغُلَّ، الْقَیْدُ ثَبَاتٌ فِی الدِّیْنِ)) وَکَانَ یَقُوْلُ : ((مَنْ رَآنِیْ فَاِنِّیْ اَنَا هُوَ ؛ فَاِنَّهُ لَیْسَ لِلشَّیْطَانِ اَنْ یَتَمَثَّلَ بِیْ)) وَکَانَ یَقُوْلُ : ((لَا تُقَصُّ الرُّؤْیَا اِلَّا عَلٰی عَالِمٍ اَوْ نَاصِحٍ)) .

(صحیح ـ سلسلة الاحادیث الصحیحة : ۱۱۹، ۱۲۰، ۱۳٤۱ ـ الروض النضیر : ۱۱٦۲)

ترجمہ: روایت ہے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے: خواب تین ہیں: ایک سچا خواب، ایک وہ کہ خیال کرتا ہے آدمی اپنے دل میں، اور ایک غم دلانا ہے شیطان کا، پھر جس نے دیکھا ایسا خواب کہ برا جانتا ہے اسے تو اٹھے اور نماز پڑھے۔ اور فرماتے تھے پسند آتا ہے مجھے زنجیر کا خواب میں دیکھنا اور برا لگتا ہے مجھے طوق کا دیکھنا اس لیے کہ زنجیر کی تعبیر ثبات فی الدین ہے۔ اور فرماتے تھے جس نے مجھ کو دیکھا پس میں ہی ہوں وہ اس لیے کہ شیطان کی یہ مجال نہیں کہ میری صورت بنے۔ اور فرماتے تھے مت بیان کر خواب کو مگر عالم سے یا ناصح سے۔

فائدہ: اس باب میں انس رضی اللہ عنہ اور ابو بکرہ رضی اللہ عنہ اور ام علاء رضی اللہ عنہا اور ابن عمر رضی اللہ عنہما اور عائشہ رضی اللہ عنہا اور ابو سعید رضی اللہ عنہ اور جابر رضی اللہ عنہ اور ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ اور ابن عباس اور عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہم سے بھی روایت ہے۔ حدیث ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی حسن ہے صحیح ہے۔

مترجم: تفصیل ان سب کی اوپر گزری۔

❀❀❀❀

٨۔ بَابُ : ماجاء فِي الَّذِي يَكْذِبُ فِي حُلْمِهِ

جھوٹا خواب بیان کرنے کی مذمت میں

(٢٢٨١) عَنْ عَلِيٍّ قَالَ : أُرَاهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : ((مَنْ كَذَبَ فِي حُلْمِهِ كُلِّفَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عَقْدَ شَعِيْرَةٍ)) . (صحيح ـ سلسلة الاحاديث الصحيحة : ٢٣٥٩)

ترجمہ: روایت ہے علی رضی اللہ عنہ سے کہا راوی نے گمان کرتا ہوں میں کہ روایت کی انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے: کہ جس نے جھوٹ باندھا اپنی خواب کا مضمون حکم دیا جائے گا اس کو قیامت کے دن کہ دو جو میں گرہ لگا دے۔

فائدہ: روایت کی قتیبہ نے انہوں نے ابو عوانہ سے انہوں نے عبدالاعلیٰ سے انہوں نے ابو عبدالرحمٰن سلمی سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مانند اس کی۔ اس باب میں ابن عباس رضی اللہ عنہما اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ اور ابو شریح اور واثلہ بن اسقع سے بھی روایت ہے۔ اور یہ صحیح تر ہے پہلی حدیث سے۔

❀❀❀❀

(٢٢٨٢) عَنْ عَلِيٍّ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ نَحْوَهُ.

ترجمہ: روایت ہے علی رضی اللہ عنہ سے انہوں نے روایت کیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مانند اس کی۔

❀❀❀❀

(٢٢٨٣) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ : ((مَنْ تَحَلَّمَ كَاذِبًا كُلِّفَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ اَنْ يَعْقِدَ بَيْنَ شَعِيْرَتَيْنِ وَلَنْ يَعْقِدَ بَيْنَهُمَا)) . (صحيح) سلسلة الاحاديث الصحيحة (٢٣٥٩)

ترجمہ: روایت ہے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے جھوٹا خواب بیان کیا حکم کیا جائے گا قیامت کے دن کہ گرہ لگائے دو جو میں اور گرہ نہ لگا سکے گا کبھی وہ ان میں۔

فائدہ: یہ حدیث صحیح ہے۔

مترجم: چونکہ خواب محل ہے اخبار غیبیہ کا اور خصوصاً خواب صالح ایک شعبہ ہے نبوت کا پس جھوٹ باندھنا اس میں گویا شعبہ ہے دعویٰ کاذبہ نبوت کا، یہی سبب ہے اس میں وعید وارد ہونے کا۔ انتہیٰ۔ اور بعضوں نے کہا سبب وعید شدید کا یہ ہے کہ رؤیا کاذبہ میں

جھوٹ باندھا ہے اللہ تعالیٰ پر اور تخصیص شعیر کے گرہ لگانے کے لیے اس واسطے کہ مادہ اس کا اور شعور کا قریب قریب ہے گویا اشارہ ہے کہ یہ تیری بے شعوری کی سزا ہے کہ عقد شعیر گلے پڑا۔

❁❁❁❁

۹۔ بَابُ مَا جَآءَ فِيْ رُؤْيَا النَّبِيِّ ﷺ اللَّبَنَ وَالْقُمُصَ

نبی ﷺ کا خواب میں دودھ اور قمیص دیکھنے کے بیان میں

(۲۲۸۴) عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ : سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ : ((بَيْنَا اَنَا نَائِمٌ اِذْ اُتِيْتُ بِقَدَحِ لَبَنٍ فَشَرِبْتُ مِنْهُ ثُمَّ اَعْطَيْتُ فَضْلِيْ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ)) قَالُوْا : فَمَا اَوَّلْتَهُ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ؟ قَالَ : اَلْعِلْمُ .

(صحيح) (التعليقات الحسان : ٦٨١٥، ٦٨٣٩)

ترجمہ: روایت ہے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے کہا انہوں نے سنا ہے میں نے رسول اللہ ﷺ سے کہ فرماتے تھے اس حال میں کہ میں سوتا تھا کہ لایا گیا میرے پاس ایک پیالہ دودھ کا، سو پیا میں نے پھر دیا بچا ہوا اپنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو لوگوں نے پوچھا کہ کیا تعبیر فرمائی آپ نے اس کی یا رسول اللہ ﷺ آپ ﷺ؟ نے فرمایا: تعبیر کی اس کی میں نے علم۔

فائدہ: اس باب میں ابو ہریرہ اور ابو بکرہ اور ابن عباس اور عبد اللہ بن سلام اور خزیمہ اور طفیل بن سنجرہ اور سمرہ اور ابو امامہ اور جابر رضوان اللہ علیہم اجمعین سے بھی روایت ہے۔ حدیث ابن عمر رضی اللہ عنہما کی صحیح ہے۔

مترجم: اس حدیث میں معلوم ہوا کہ دودھ کی تعبیر علم ہے اور اسی طرح داخل ہے اس میں ہر خیر و برکت و نیکی و صلاح اور خوبی دنیا و آخرت اور ترقی دین اور بہبودی دارین۔ اور اہل تعبیر نے کہا ہے کہ لبن بقر کی تعبیر مال و خصب و غنا ہے اگر اسے لیتے ہوئے دیکھے اور اگر دیکھے کہ دودھ دوہا اور پیا تو مرد فقیر امیر ہوگا اور مطلق لبن فطرۂ اسلام ہے اور سنت ہے نبی ﷺ کی اور مال حلال اور رزق حسن، اور دہی کا دیکھنا ہم و غم ہے اور ضرر و حزن۔

❁❁❁❁

(۲۲۸۵) عَنْ اَبِيْ اُمَامَةَ بْنِ سَهْلِ بْنِ حُنَيْفٍ، عَنْ بَعْضِ اَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ : اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ : ((بَيْنَا اَنَا نَائِمٌ رَاَيْتُ النَّاسَ يُعْرَضُوْنَ عَلَيَّ وَعَلَيْهِمْ قُمُصٌ مِنْهَا مَا يَبْلُغُ الثُّدِيَّ وَمِنْهَا مَا يَبْلُغُ اَسْفَلَ مِنْ ذٰلِكَ)) قَالَ : ((فَعُرِضَ عَلَيَّ عُمَرُ وَعَلَيْهِ قَمِيْصٌ يَجُرُّهُ)) قَالُوْا : فَمَا اَوَّلْتَهُ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ؟ قَالَ : ((الدِّيْنُ)) . (صحيح)

ترجمہ: روایت ہے ابو امامہ سے وہ روایت کرتے ہیں بعض اصحاب سے کہ نبی ﷺ نے فرمایا کہ اس درمیان میں کہ میں سو رہا تھا دیکھا میں نے آدمیوں کو کہ پیش کیے جاتے ہیں مجھ پر ان پر کرتے ہیں سو بعض ان میں سے پہنچتے ہیں چھاتی تک۔ اور بعض

اس سے نیچے یعنی ناف یا گھٹنے تک فرمایا آپ ﷺ نے: پھر جب پیش کیے گیے مجھ پر عمر تو ان پر ایک کرتہ تھا کہ کھینچتے تھے وہ اس کو یعنی زمین پر لٹکتا تھا۔ لوگوں نے پوچھا کیا تعبیر سوچی آپ نے؟ فرمایا: تعبیر اس کی دین ہے۔

فائدہ: روایت کی ہم سے عبد بن حمید نے انہوں نے یعقوب بن ابراہیم بن سعد سے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے صالح بن کیسان سے انہوں نے زہری سے انہوں نے ابوامامہ سے انہوں نے ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے انہوں نے نبی ﷺ سے ہم معنی اس کے اور یہ صحیح تر ہے پہلی روایت سے۔

مترجم: قمیص میں جیسا فرق تھا حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے اور لوگوں کے وہی فرق تھا ان کے دین میں اور اور لوگوں کے دین میں، یعنی تدین میں آپ اور لوگوں سے ایسے زیادہ تھے کہ جیسا لٹکتا ہوا قمیص اور قمیصوں سے زیادہ تھا اور اس سے لازم نہیں آتی فضیلت آپ کی ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ پر اس لیے کہ حدیث میں تصریح نہیں اس کی اور فضیلت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی اور حدیثوں سے معلوم ہو چکی تھی اس لیے یہاں سکوت فرمایا اس سے اور اگر کوئی کہے کہ کیا مناسبت ہے قمیص کو دین سے تو کہیں گے کہ جیسا قمیص ساتر عورت ہے ویسا ہی دین ساتر عیوب و ذنوب ہے اور دین اور تقویٰ قریب سے قریب ہے اور اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ﴿ وَلِبَاسُ التَّقْوٰى ذٰلِكَ خَيْرٌ ﴾ پس تقویٰ لباس فرمایا دال ہے اس پر کہ قمیص اور دین میں مناسبت ہے۔

❀❀❀❀

(۲۲۸۶) عَنْ اَبِیْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ نَحْوَهُ بِمَعْنَاهُ قَالَ: وَهٰذَا اَصَحُّ.

ترجمہ: روایت ہے ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے انہوں نے روایت کی نبی ﷺ سے ہم معنی اس کے اور یہ صحیح تر ہے پہلی روایت سے۔

❀❀❀❀

١٠ ـ بَابُ: مَا جَآءَ فِيْ رُؤْيَا النَّبِيِّ ﷺ فِي الْمِيْزَانِ وَالدَّلْوِ

نبی ﷺ کا میزان اور ڈول کی تعبیر بتانے کے بیان میں

(۲۲۸۷) عَنْ اَبِیْ بَكْرَةَ: اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ ذَاتَ يَوْمٍ: ((مَنْ رَاٰى مِنْكُمْ رُؤْيَا)) فَقَالَ رَجُلٌ اَنَا رَاَيْتُ كَاَنَّ مِيْزَانًا نَزَلَ مِنَ السَّمَاءِ فَوُزِنْتَ اَنْتَ وَاَبُوْبَكْرٍ فَرَجَحْتَ اَنْتَ بِاَبِیْ بَكْرٍ، وَوُزِنَ اَبُوْبَكْرٍ وَعُمَرُ فَرَجَحَ اَبُوْبَكْرٍ، وَوُزِنَ عُمَرُ وَعُثْمَانُ فَرَجَحَ عُمَرُ، ثُمَّ رُفِعَ الْمِيْزَانُ، فَرَاَيْنَا الْكَرَاهِيَةَ فِيْ وَجْهِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. (صحيح ـ المشكاة: ٦٠٥٧ ـ التحقيق الثانی)

ترجمہ: روایت ہے ابوبکرہ رضی اللہ عنہ سے کہ نبی ﷺ نے فرمایا ایک دن کسی نے دیکھا ہے تم میں سے کوئی خواب تو کہا ایک مرد نے میں نے دیکھا خواب کہ گویا ایک ترازو اُترا ہے آسمان سے اور تولے گئے اس میں آپ ﷺ اور ابوبکر رضی اللہ عنہ، سو بھاری نکلے آپ ﷺ اور پھر تولے گئے اس میں ابوبکر رضی اللہ عنہ اور عمر رضی اللہ عنہ اور بھاری نکلے ابوبکر رضی اللہ عنہ اور تولے گئے اس میں عمر رضی اللہ عنہ،

اور عثمان رضی اللہ عنہ پس بھاری نکلے عمر رضی اللہ عنہ پھر اٹھالی گئی میزان، پھر دیکھی ہم نے کراہت چہرے میں رسول اللہ ﷺ کے یعنی اس خواب کے سننے سے۔

فائدہ : یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

مترجم: شاید کراہیت کی وجہ یہ ہوئی کہ آپ ﷺ نے سمجھا خلافت حضرت عثمان رضی اللہ عنہ ہی تک ہوگی اور یہ سمجھنا بھی آپ کا موافق واقع کے ہوا یعنی وہ خلافت کہ جو باتفاق اصحاب ہوا اور مومنوں میں اختلاف نہ ہو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ ہی کے زمانہ تک ہوئی حضرت علی رضی اللہ عنہ کی خلافت میں اختلاف اصحاب رہا اگرچہ شروط خلافت راشدہ باجمعہا ذات مقدس میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کے تھے اور جس نے خلاف کیا آپ سے اس کی خطا اجتہادی تھی اور بھی دلالت کرتا ہے یہ خواب مراتب اصحاب اور فضیلت ان کی علیٰ ترتیب الخلافت یعنی اول سب سے ابوبکر رضی اللہ عنہ ہیں بعد ان کے عمر رضی اللہ عنہ بعد ان کے عثمان رضی اللہ عنہ اور یہی ہے عقیدہ اہل سنت کا۔

❁❁❁❁

(۲۲۸۸) عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ : سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَنْ وَرَقَةَ، فَقَالَتْ لَهُ خَدِيْجَةُ : إِنَّهُ كَانَ صَدَّقَكَ وَأَنَّهُ مَاتَ قَبْلَ أَنْ تَظْهَرَ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : **((أُرِيْتُهُ فِي الْمَنَامِ وَعَلَيْهِ ثِيَابٌ بَيَاضٌ، وَلَوْ كَانَ مِنْ أَهْلِ النَّارِ لَكَانَ عَلَيْهِ لِبَاسٌ غَيْرُ ذٰلِكَ))** . (ضعیف ـ المشكاة : ٤٦٢٣) (اس میں عثمان بن عبدالرحمٰن ضعیف ہے۔)

ترجمہ: روایت ہے امّ المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ کہا پوچھا کسی نے رسول اللہ ﷺ سے ورقہ بن نوفل کا سو عرض کی امّ المؤمنین خدیجہ رضی اللہ عنہا نے کہ انہوں نے تصدیق کی تھی آپ ﷺ کی رسالت کی اور انتقال کر چکے وہ قبل اس کے کہ ظاہر کریں آپ ﷺ رسالت اپنی، سو فرمایا رسول اللہ ﷺ نے: دکھائے گئے مجھے وہ خواب میں اور ان کے بدن پر کپڑے تھے سفید اور اگر ہوتے وہ اہل نار سے تو ہوتے ان پر اور طرح کے کپڑے سوا اس کے یعنی سیاہ وغیرہ۔

فائدہ : یہ حدیث غریب ہے۔ اور عثمان بن عبدالرحمٰن اہل حدیث کے نزدیک قوی نہیں۔

مترجم: ورقہ بن نوفل چچیرے بھائی تھے ام المؤمنین خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ عنہا کے اور تصدیق کی تھی انہوں نے آپ کی رسالت کی آپ ﷺ کا حال سن کر اور کہا تھا وہ فرشتہ جو تمہارے پاس آتا ہے وہ ناموس اکبر ہے۔ اور افسوس کیا تھا انہوں نے اپنے بڑھاپے پر اور آرزو کی تھی کہ میں اس وقت جواں ہوتا جب کہ قوم آپ کی آپ کو نکالے گی تو آپ کی مدد کرتا۔ چنانچہ تفصیل اس کی ابتدائے بخاری میں مذکور ہے اور قبل اشتہار رسالت کے انتقال فرمایا پھر آپ ﷺ نے فرمایا: کہ وہ اہل نار سے نہیں اس لیے کہ ان کے بدن پر میں نے سفید کپڑے دیکھے خواب میں۔ اس حدیث میں تصریح ہے کہ سفید کپڑوں میں کسی میت کو دیکھنا دلالت رکھتا ہے اس کے حسن خاتمہ پر اور نکوئی عاقبت پر اور رنگوں میں پسندیدہ تر سفید رنگ ہے۔

❁❁❁❁

(۲۲۸۹) عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ رُؤْيَا النَّبِيِّ ﷺ وَأَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ فَقَالَ : ((رَأَيْتُ النَّاسَ اجْتَمَعُوْا فَنَزَعَ أَبُوْبَكْرٍ ذَنُوْبًا أَوْ ذَنُوْبَيْنِ فِيْهِ ضَعْفٌ وَاللّٰهُ يَغْفِرُ لَهُ، ثُمَّ قَامَ عُمَرُ فَنَزَعَ فَاسْتَحَالَتْ غَرْبًا، فَلَمْ أَرَ عَبْقَرِيًّا يَفْرِيْ فَرِيَّهُ حَتّٰى ضَرَبَ النَّاسُ بِالْعَطَنِ)). (صحيح)

ترجمہ: روایت ہے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کیا انہوں نے خواب نبی ﷺ سے جس میں دیکھا تھا آپ ﷺ نے ابوبکر رضی اللہ عنہ وعمر رضی اللہ عنہ کو، سوفرمایا آپ نے کہ دیکھا میں نے لوگوں کو کہ مجتمع ہوئے ہیں یعنی ایک کنویں پر پھر پانی کھینچا ابوبکر رضی اللہ عنہ نے ایک یا دو ڈول اور ان کے کھینچنے میں ضعف ہے اور اللہ تعالیٰ بخشے گا ان کو پھر کھڑے ہوئے عمر (رضی اللہ عنہ) اور کھینچا انہوں نے اور وہ ڈول بہت بڑا ہو گیا پھر نہ دیکھا میں نے کسی پہلوان کو کہ کام کرے مثل اس کے کام کرنے کو یہاں تک کہ جگہ پکڑی لوگوں نے اپنی آرام گاہوں میں یعنی بخوبی سیراب ہو گئے۔

فائدہ: اس باب میں ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث صحیح ہے غریب ہے ابن عمر رضی اللہ عنہما کی روایت سے۔

مترجم: اس حدیث میں اشارہ ہے خلافت کی طرف خلفائے راشدین یعنی شیخین کے۔ قولہ کھینچا ابوبکر رضی اللہ عنہ نے ایک یا دو ڈول یعنی خلافت ان کی ایک یا دو سال ہے۔ چنانچہ ایسا ہی واقع ہوا کہ خلافت ان کی دو سال اور تین ماہ تھی۔ قولہ: اور ان کے کھینچنے میں ضعف ہے اشارہ ہے کہ ان کے ایام میں اضطراب اور ارتداد واقع ہو گا یا اشارہ ہے لین اور مدارات اور قلت سیاست کی طرف یا اجراء کرنا امور سلطنت کا تامل وتانی کے ساتھ۔ قولہ: اور اللہ تعالیٰ بخشے گا۔ یعنی ارتداد امت وغیرہ ان کے منصب عالی میں کچھ نقصان نہ پہنچائے گی اور امر خلافت میں مخل نہ ہوں گے بلکہ عنایت الٰہی تائیدات غیبیہ سے اس کی مکافات کر دے گی اور غرب بڑا ڈول ہے اونٹوں کے پانی پلانے کا فاستحالت غربا یعنی مستحیل ہو گیا اور بدل گیا چھوٹا ڈول بڑے سے۔ قولہ: نہ دیکھا میں نے کسی پہلوان کو الخ۔ اس میں اشارہ ہے تعظیم دین کا اور اعلائے کلمۃ اللہ کا اور کثرت فتوحات اور فتح کنوز وخزائن اور جمع رجال اور نصب قتال کا جو حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے زمان فیض توامان میں منصۂ شہود پر آیا کہ اثر آپ کی حسن سعی اور خوبی عزم اور صحت نیت اور جہد کثیر کا مشارق الارض سے مغارب تک پہنچا۔ اور عبقری کا معنی رجل قوی شدید القوة قولہ: ضرب الناس بعطن۔ عطن اونٹوں کے بٹھانے کی جگہ مراد اس کلمہ سے یہ ہے کہ لوگ یہاں تک سیر ہوئے اور اپنے اونٹوں کو آسودہ کیا کہ کسی کو حاجت نہیں رہی پانی کی اور بٹھا دیا اونٹوں کو ان کے مقاموں میں اور کھول دیا اپنے رحال کو بسبب فراغت حال اور بشاشت بال کے اور مقصود اس سے کمال سیرابی ہے۔ الغرض اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اگر کسی کو خواب میں پانی پلاتے دیکھے تو تعبیر اس کی فیضان علوم ہے اور ایصال منافع دینیہ اور انتشار سنن نبویہ اور ترویج حسنات اور تشہیر واجبات اور اجرائے احکام اور اقامت حدود وغیر ذلك من الأمور التي ظهرت في زمان الخلافة على ايدى الخلفاء الراشدين رضوان اللہ علیہم اجمعین۔

❀ ❀ ❀ ❀

(۲۲۹۰) عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ رُؤْيَا النَّبِيِّ ﷺ قَالَ : ((رَأَيْتُ امْرَأَةً سَوْدَاءَ ثَائِرَةَ الرَّأْسِ خَرَجَتْ مِنَ الْمَدِيْنَةِ حَتّٰى قَامَتْ بِمَهْيَعَةٍ وَهِيَ الْجُحْفَةُ فَأَوَّلْتُهَا وَبَاءَ الْمَدِيْنَةِ يُنْقَلُ إِلَى الْجُحْفَةِ)).

(صحيح) التعليق الرغيب (۲/۱٤٥)

ترجمہ: روایت ہے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے کہ روایت کرنے لگے وہ خواب سے رسول اللہ ﷺ کے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے: دیکھا میں نے ایک عورت سیاہ فام کو بکھرے ہوئے بال سر کے نکلی مدینہ سے یہاں تک کہ ٹھہر گئی مہیعہ میں اور نام ہے جحفہ کا کہ وہ بستی ہے سو تعبیر کی میں نے اس کی کہ وہ وباء ہے مدینہ کی کہ چلی جائے گی جحفہ میں۔

فائدہ: یہ حدیث صحیح ہے غریب ہے۔

مترجم: اس حدیث سے معلوم ہوا کہ عورت سیاہ فام کی تعبیر وباء ہے یا اور کوئی بلائے عام کہ جس سے اکثر خلائق متضرر ہو جیسے ظلم حکام کا جفا قضاۃ کی جور کسی قوم کا چنانچہ حدیث میں آیا ہے: ((اَلظُّلْمُ ظُلُمَاتٌ يَوْمَ الْقِيَامَةِ)) پس ظلم بصورت زن سیاہ فام ظاہر ہوتا ہے خواب میں یا وہ کثرت ہے ذنوب کی اور جفا ہے اپنے نفوس پر غرض تاریکی اور سیاہی مشعر ہے ذنوب وعیوب سے اور معبر ہے جور و جفا سے جیسے کہ انوار و بیاض معبر بہ طاعت و سعادت سے معبر با قبال و دولت اور نور معبر ہے بعلم و فہم و صفائی ذہن و صفائی باطن اور ظلمت، ویسا ہی معبر ہے بکدورت طبع و قساوت قلب جہل و حمق و عقائد خبیثہ وارتکاب بدع وغیر ذلک۔

❀ ❀ ❀ ❀

(۲۲۹۱) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ : ((فِي آخِرِ الزَّمَانِ لَا تَكَادُ رُؤْيَا الْمُؤْمِنِ تَكْذِبُ وَأَصْدَقُهُمْ رُؤْيَا أَصْدَقُهُمْ حَدِيثًا، وَالرُّؤْيَا ثَلَاثٌ : الْحَسَنَةُ بُشْرٰى مِنَ اللّٰهِ، وَالرُّؤْيَا يُحَدِّثُ الرَّجُلُ بِهَا نَفْسَهُ، وَالرُّؤْيَا تَحْزِيْنٌ مِنَ الشَّيْطَانِ فَإِذَا رَأَى أَحَدُكُمْ رُؤْيَا يَكْرَهُهَا فَلَا يُحَدِّثْ بِهَا أَحَدًا وَلْيَقُمْ فَلْيُصَلِّ)). قَالَ أَبُوهُرَيْرَةَ يُعْجِبُنِي الْقَيْدُ وَأَكْرَهُ الْغُلَّ الْقَيْدُ : ثَبَاتٌ فِي الدِّيْنِ. قَالَ : وَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ : ((رُؤْيَا الْمُؤْمِنِ جُزْءٌ مِنْ سِتَّةٍ وَأَرْبَعِيْنَ جُزْءًا مِنَ النُّبُوَّةِ)). (صحيح) انظر الحديث (۲۲۸۰)

ترجمہ: روایت ہے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ نبی ﷺ نے فرمایا کہ آخر زمانہ میں جھوٹ نہ ہوگا رؤیا مومن کا یعنی جو دیکھے گا وہی وقوع میں آئے گا اور سب سے سچا خواب اس کا ہے جس کی بات سچی ہے اور خواب تین ہیں ایک اچھا خواب کہ بشارت ہے اللہ تعالیٰ کی طرف سے اور ایک خواب وہ ہے کہ خیال کرتا ہے آدمی اپنے دل میں اور ایک خواب غم میں ڈالنا ہے شیطان کا، پھر جب دیکھے کوئی تم میں سے ایسے خواب کو کہ مکروہ رکھے اس کو پس نہ بیان کرے اس کو کسی سے اور چاہیے کہ اٹھ کر نماز پڑھے۔ کہا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے: پسند آتا ہے مجھے زنجیر کا دیکھنا اور برا لگتا ہے طوق کا دیکھنا اس لیے کہ زنجیر کا دیکھنا تعبیر اس کی ثابت رہنا دین میں۔ کہا راوی نے: اور فرمایا نبی ﷺ نے خواب مؤمن کا ایک ٹکڑا ہے چھیالیس ٹکڑوں کا نبوت کے۔

فائدہ: اور روایت کی عبدالوہاب ثقفی نے یہ حدیث ایوب سے مرفوعاً۔ اور روایت کی حماد بن زید نے ایوب سے موقوفاً۔

مترجم: تفصیل اس کی اوپر گزری۔

❀❀❀❀

(۲۲۹۲) عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : ((رَاَیْتُ فِی الْمَنَامِ کَاَنَّ فِیْ یَدَیَّ سِوَارَیْنِ مِنْ ذَهَبٍ فَهَمَّنِیْ شَانُهُمَا فَاُوْحِیَ اِلَیَّ اَنْ اَنْفُخْهُمَا فَنَفَخْتُهُمَا فَطَارَا، فَاَوَّلْتُهُمَا کَاذِبَیْنِ یَخْرُجَانِ مِنْ بَعْدِیْ یُقَالُ لِاَحَدِهِمَا : مَسْلَمَةُ صَاحِبُ الْیَمَامَةِ، وَالْعَنْسِیُّ صَاحِبُ صَنْعَاءَ)) . (صحیح)

ترجمہ: روایت ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے خواب میں دیکھا میں نے کہ میرے دونوں ہاتھوں میں دو کنگن ہیں سونے کے پس فکر میں ڈال دیا مجھ کو ان کے حال نے، سو وحی بھیجی گئی مجھ پر یعنی خواب ہی میں کہ پھونک دوان دونوں کو، سو پھونک دیا میں نے ان کو، سو وہ دونوں اڑ گئے پھر تعبیر دی میں نے ان دونوں کی ساتھ دو جھوٹوں کے کہ نکلیں گے بعد میرے کہ ایک کو ان میں سے مسلمہ کہتے ہیں وہ نکلے گا یمامہ سے، اور دوسرا عنسی کہ ہے خروج اس کا صنعاء میں۔

فائدہ: یہ حدیث صحیح ہے غریب ہے۔

مترجم: اس حدیث میں دلالت ہے اس پر کہ دیکھنا زیور کا جو ممنوع ہے مرد کو اپنے بدن پر تعبیر اس کی کسی کا تہمت باندھنا اور جھوٹ لگانا اور طوفان باندھنا ہے، اور دور ہونا اس کا یا اتارنا اس تہمت سے بچنا ہے۔

❀❀❀❀
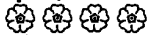
(۲۲۹۳) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ : کَانَ اَبُوْهُرَیْرَةَ یُحَدِّثُ : اَنَّ رَجُلًا جَاءَ اِلَی النَّبِیِّ ﷺ فَقَالَ : اِنِّیْ رَاَیْتُ اللَّیْلَةَ ظُلَّةً یَنْطُفُ مِنْهَا السَّمْنُ وَالْعَسَلُ وَرَاَیْتُ النَّاسَ یَسْتَقُوْنَ بِاَیْدِیْهِمْ، فَالْمُسْتَکْثِرُ وَالْمُسْتَقِلُّ وَرَاَیْتُ سَبَبًا وَاصِلًا مِنَ السَّمَاءِ اِلَی الْاَرْضِ فَاَرَاكَ یَارَسُوْلَ اللّٰهِ! اَخَذْتَ بِهٖ فَعَلَوْتَ، ثُمَّ اَخَذَ بِهٖ رَجُلٌ بَعْدَكَ فَعَلَا، ثُمَّ اَخَذَهٗ رَجُلٌ بَعْدَهٗ فَعَلَا، ثُمَّ اَخَذَ بِهٖ رَجُلٌ فَقُطِعَ بِهٖ ثُمَّ وُصِلَ لَهٗ فَعَلَا بِهٖ، فَقَالَ اَبُوْبَکْرٍ : اَیْ رَسُوْلَ اللّٰهِ بِاَبِیْ اَنْتَ وَاُمِّیْ وَاللّٰهِ لَتَدَعُنِیْ اَعْبُرُهَا فَقَالَ : ((اُعْبُرْهَا)) فَقَالَ : اَمَّا الظُّلَّةُ فَظُلَّةُ الْاِسْلَامِ، وَاَمَّا مَا یَنْطُفُ مِنَ السَّمْنِ وَالْعَسَلِ فَهُوَ الْقُرْاٰنُ لِیْنُهٗ وَحَلَاوَتُهٗ، وَاَمَّا الْمُسْتَکْثِرُ وَالْمُسْتَقِلُّ، فَهُوَ الْمُسْتَکْثِرُ مِنَ الْقُرْاٰنِ وَالْمُسْتَقِلُّ مِنْهُ، وَاَمَّا السَّبَبُ الْوَاصِلُ مِنَ السَّمَآءِ اِلَی الْاَرْضِ، فَهُوَ الْحَقُّ الَّذِیْ اَنْتَ عَلَیْهِ فَاَخَذْتَ بِهٖ فَیُعْلِیْكَ اللّٰهُ، ثُمَّ یَاْخُذُ بِهٖ بَعْدَكَ رَجُلٌ اٰخَرُ فَیَعْلُوْبِهٖ، ثُمَّ یَاْخُذُ بَعْدَهٗ رَجُلٌ اٰخَرُ فَیَعْلُوْبِهٖ، ثُمَّ یَاْخُذُ رَجُلٌ اٰخَرُ فَیَنْقَطِعُ بِهٖ، ثُمَّ یُوْصَلُ فَیَعْلُوْ بِهٖ، اَیْ رَسُوْلَ اللّٰهِ لَتُحَدِّثَنِّیْ اَصَبْتُ اَمْ اَخْطَاْتُ؟ فَقَالَ النَّبِیُّ ﷺ : ((اَصَبْتَ بَعْضًا وَاَخْطَاْتَ بَعْضًا)) قَالَ : اَقْسَمْتُ بِاَبِیْ اَنْتَ وَاُمِّیْ یَارَسُوْلَ اللّٰهِ لَتُخْبِرَنِّیْ مَا الَّذِیْ اَخْطَاْتُ؟ فَقَالَ النَّبِیُّ ﷺ ((لَا تُقْسِمْ)) .

(صحیح) ظلال الجنة (۱۱۴۳)

ترجمہ: روایت ہے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے تھے کہ ایک مرد آیا رسول اللہ ﷺ کے پاس اور کہا میں نے دیکھا آج کی رات ایک چھتا کہ ٹپکتا ہے اس سے گھی اور شہد اور دیکھا میں نے لوگوں کو کہ وہ پیتے ہیں اپنے ہاتھوں میں لے کر پھر ان میں بہت پینے والے بھی ہیں اور تھوڑے پینے والے بھی اور دیکھی میں نے ایک رسی لٹکتی ہوئی آسمان سے زمین تک، سو دیکھا میں نے آپ کو یا رسول اللہ ﷺ کہ پکڑا آپ نے اس کو اور اوپر چڑھ گئے آپ پھر پکڑا آپ (ﷺ) کے بعد ایک اور آدمی نے اور وہ بھی چڑھ گیا پھر اس کے بعد ایک اور آدمی نے پکڑا اس رسی کو اور وہ بھی چڑھ گیا پھر پکڑا اس کو ایک اور مرد نے پس ٹوٹ گئی وہ اور پھر جوڑی گئی اس کے لیے پھر وہ بھی چڑھ گیا۔ سو عرض کی ابو بکر رضی اللہ عنہ نے اے اللہ کے رسول میرے ماں باپ فدا ہیں آپ پر قسم ہے اللہ کی آپ (ﷺ) مجھے رخصت دیں کہ میں تعبیر کہوں اس کی، سو فرمایا آپ ﷺ نے: اچھا تعبیر کہو اس کی۔ سو کہا ابو بکر رضی اللہ عنہ نے وہ چھتا تو اسلام ہے اور گھی اور شہد جو ٹپکتا ہے وہ قرآن ہے کہ نرمی اور شرینی اس کی گھی اور شہد سے مناسبت رکھتی ہے اور بہت پینے والے اور تھوڑے پینے والے سے مراد قرآن کے بہت سیکھنے والے اور کم سیکھنے والے ہیں اور وہ رسی جو آسمان سے زمین تک لٹک رہی ہے پس وہ حق ہے کہ جس پر آپ (ﷺ) ہیں اور پکڑا اس حق کو آپ (ﷺ) نے اور چڑھا دے گا آپ کو اللہ تعالیٰ یعنی آپ مقبوض ہوں گے حالانکہ ثابت ہوں گے اسی حق پر پھر لے گا تمسک کرے گا یعنی خلیفہ ہوگا آپ (ﷺ) کے بعد اسی حق پر ایک مرد دوسرا اور چڑھ جائے گا وہ بھی اعلیٰ علیین کو پھر لے گا ایک مرد دوسرا اور چڑھ جائے گا وہ پھر لے گا اس حق کو ایک مرد تیسرا اور ٹوٹ جائے گا وہ یعنی اس کی خلافت میں کچھ رخنہ واقع ہوگا پھر جوڑ دیا جائے گا اس کے لیے یعنی مکافات اس رخنہ کی ہو جائے گی پھر چڑھ جائے گا وہ بھی اور تعبیر تمام ہوئی، پھر عرض کی ابو بکر رضی اللہ عنہ نے: اے اللہ کے رسول ﷺ خبر دیجیے مجھ کو کہ ٹھیک کہی میں نے یہ تعبیر خواب کی یا خطا کی میں نے؟ فرمایا نبی ﷺ نے: ٹھیک کہا تم نے کچھ۔ اور خطا کی تم نے کچھ عرض کی ابو بکر رضی اللہ عنہ نے: قسم دیتا ہوں میں آپ کو فدا ہیں آپ (ﷺ) پر میرے ماں باپ اے اللہ کے رسول کے خبر دیجیے مجھے کہ کیا خطا کی میں نے؟ فرمایا آپ ﷺ نے: مت قسم دو۔

فائدہ: یہ حدیث صحیح ہے۔

مترجم: ایک چھتا مشابہ بدلی کے اور لغت میں ظلہ اس چیز کے تئیں کہتے ہیں کہ جو تجھے ڈھانپے اور جس کے سایہ میں آدمی ہو جائے۔ بعض اہل شروح نے اس کا ترجمہ بدلی کیا ہے یعنی ایک ٹکڑا بدلی کا دیکھا کہ اس میں سے شہد وغیرہ ٹپکتا ہے۔ قولہ: ٹھیک کہی تم نے کچھ اور خطا کی تم نے کچھ اس میں اختلاف ہے علماء کا کہ مراد اس خطا سے کیا ہے۔ سو ابن قتیبہ اور بعض نے کہا کہ مراد اس سے یہ ہے کہ ٹھیک کہی تم نے تعبیر خواب کی مگر بغیر میری اجازت کے جو کہی یہ خطا ہوئی۔ اور اس معنی کو بعض نے فاسد کہا ہے اس لیے کہ آپ ﷺ نے ان کو اجازت دی تھی اور فرمایا اعبر بلکہ مراد اس سے یہ ہے کہ ترک کی تم نے تعبیر بعض چیز کی۔ چنانچہ خواب دیکھنے

والے نے دیکھا تھا کہ ٹپکتا ہے اس میں گھی اور شہد اور تعبیر دی تم نے فقط قرآن سے حالانکہ ضرور تھا کہ قرآن وحدیث کہتے کہ تعبیر دونوں کی آ جاتی گھی اور شہد سے۔ اور اسی طرف اشارہ کیا طحاوی رحمۃ اللہ علیہ نے اور بعض نے کہا کہ فرمائش کرنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کا یا قسم دینا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہی خطا تھی۔ انتہیٰ مافی النووی۔

فقیر کہتا ہے غلطی اتنی تھی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر اس کی تعبیر تفویض نہ کی اور خود اس کے متکفل ہوئے حالانکہ اگر زبان فیض ترجمان سے اس کی تعبیر بیان ہوتی علم اس کا یقینی ہوتا نہ ظنی واجتہادی اور جو بشارت خلافت آپ کے بیان سے حاصل ہوتی وہ زیادہ موجب اثبات فضیلت اور سبب اطمینان امت ہوتی فقط۔ اور اس حدیث سے معلوم ہوا کہ ابراءِ قسم کا جب ہی ضرور ہے کہ اس کے ابراء میں کچھ مفسدہ نہ ہو اور درصورتیکہ اس میں کچھ مفسدہ متصور ہو ابراء اس کا کچھ ضرور نہیں۔ جیسے کہ ابراء نہ کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ابوبکر رضی اللہ عنہ کی قسم کا، اور شاید کہ مفسدہ وہی تھا جو کہ جانا اس کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے رسی کے ٹوٹنے سے کہ ظہور اس کا حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے واسطے ہوا۔ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جواز تعبیر کا اور یہ عابر مصیب اور مخطی ہوتا ہے۔ اور قاضی عیاض نے کہا جس نے اتنا کہا کہ قسم کھاتا ہوں میں اس پر کفارہ نہیں۔ جیسا کہ ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کہا، مگر قاضی عیاض نے جو یہ کہا ہے عجب ہے اس لیے کہ صحیح مسلم کے جمیع نسخوں میں وارد ہوا ہے کہ ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کہا واللہ یارسول اللہ لتحدثنی اور یہ صریح یمین ہے۔ انتہیٰ۔

❀❀❀❀

(۲۲۹۴) عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ قَالَ : كَانَ النَّبِیُّ ﷺ اِذَا صَلّٰی بِنَا الصُّبْحَ اَقْبَلَ عَلَی النَّاسِ بِوَجْهِهٖ وَقَالَ : ((هَلْ رَاٰی اَحَدٌ مِنْكُمْ رُؤْیَا اللَّیْلَةَ)) . (صحیح ـ التعلیق الرغیب : ۱/ ۱۹۸، ۱۹۹)

ترجمہ: روایت ہے سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ سے کہا تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز پڑھ چکتے ہمارے ساتھ صبح کی متوجہ ہوتے آدمیوں پر اور فرماتے آیا دیکھا ہے کسی نے تم میں سے کوئی خواب آج کی رات۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔ اور مروی ہے عوف اور جریر بن حازم سے انہوں نے روایت کی ابورجاء سے انہوں نے سمرہ سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک قصہ طویلہ کے ساتھ۔ اور ایسی ہی روایت کی ہے بندار نے یہ حدیث وہب بن جریر سے مختصراً۔

مترجم: آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا پوچھنا خواب کو تعبیر دینے کے واسطے تھا پھر جب کوئی صحابی کوئی خواب بیان کرتا آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس کی تعبیر ارشاد فرماتے اور قصہ اس حدیث کا مفصلاً بخاری میں مذکور ہے یہاں بخوف طویل ذکر نہ کیا۔ معلوم کرنا چاہیے کہ تعبیر رؤیا کی کبھی قرآن سے ہوتی ہے کبھی حدیث سے اور کبھی ان امثلہ سے جو زبان زد خلائق ہیں قرآن سے مثلاً تعبیر بیض یعنی انڈے کی عورتوں سے بدلیل قولہ تعالیٰ ﴿ كَاَنَّهُنَّ بَیْضٌ مَّكْنُوْنٌ ﴾ اور تعبیر پتھر کی قسوتِ قلوب سے جیسے قول اللہ تعالیٰ ﴿ ثُمَّ قَسَتْ قُلُوْبُكُمْ مِنْ بَعْدِ ذٰلِكَ فَهِیَ كَالْحِجَارَةِ ﴾ الآیۃ اور تعبیر لحم کی غیبت سے جیسے قول اللہ تعالیٰ ﴿ اَیُحِبُّ اَحَدُكُمْ اَنْ یَّاْكُلَ لَحْمَ اَخِیْهِ مَیْتًا فَكَرِهْتُمُوْهُ ﴾ الآیۃ اور تعبیر مفاتیح کی خزانوں سے جیسے قول اللہ تعالیٰ ﴿ وَ اٰتَیْنٰهُ مِنَ الْكُنُوْزِ مَا اِنَّ مَفَاتِحَهٗ لَتَنُوْٓءُ بِالْعُصْبَةِ

اُولِی الْقُوَّةِ ﴾ اورتعبیر سفینہ کی نجات سے جیسے قول اللہ تعالیٰ ﴿ وَاَنْجَيْنٰهُ وَاَصْحٰبَ السَّفِيْنَةِ ﴾ اور ﴿ فَاَنْجَيْنٰهُ وَمَنْ مَّعَهٗ فِى الْفُلْكِ ﴾ اورتعبیر دخول ملک کے دار یا بلدہ باغلہ میں ساتھ فساد اور خرابی اور بربادی اس دار و بلد کے۔ جیسے قول اللہ تعالیٰ ﴿ اِنَّ الْمُلُوْكَ اِذَا دَخَلُوْا قَرْيَةً اَفْسَدُوْهَا وَجَعَلُوْٓا اَعِزَّةَ اَهْلِهَآ اَذِلَّةً ﴾ اورتعبیر لباس کی ساتھ عورتوں کے، اگر نائم مرد ہو اور ساتھ مردوں کے اگر نائم عورت ہو جیسے قول اللہ تعالیٰ ﴿ هُنَّ لِبَاسٌ لَّكُمْ وَاَنْتُمْ لِبَاسٌ لَّهُنَّ ﴾ اور مروی ہے ابن سیرین رحمہ اللہ سے کہ آیا ان کے پاس ایک مرد اور اس نے کہا میں نے خواب میں دیکھا ہے کہ مجھے کوئی پکارتا ہے پس دیکھا اس کی طرف ابن سیرین رضی اللہ عنہ نے کہا تیرا ہاتھ کاٹا جائے گا۔ پھر آیا دوسرا شخص اور اس نے بھی یہی خواب کہا آپ نے اس کی طرف دیکھ کر کہا کہ تجھے حج نصیب ہوگا انشاء اللہ تعالیٰ۔ پھر پوچھی لوگوں نے علت اس کی فرمایا انہوں نے دیکھی میں نے پہلے شخص کے چہرے میں علامت فسق کی پس یاد کیا میں نے قرآن کی نداء اس کو ﴿ فَاَذَّنَ مُؤَذِّنٌ اَيَّتُهَا الْعِيْرُ اِنَّكُمْ لَسٰرِقُوْنَ ﴾ اور دیکھی میں نے دوسرے میں سیما صالحین کی پس یاد کی میں نے نداء قرآن کی ﴿ و اذن فی الناس بالحج ﴾ پس ویسا ہی واقع ہوا جیسے تعبیر دی تھی۔ اسی طرح تعبیر اکل نار کی ساتھ اکل مال یتیم کے بقولہ تعالیٰ ﴿ اِنَّمَا يَاْكُلُوْنَ فِىْ بُطُوْنِهِمْ نَارًا ﴾ اور تعبیر رعد مع الریح کے ساتھ سلطان جائر قوی کے اور برق کی ساتھ خوف کے مسافر کے لیے اور ساتھ طمع کے مقیم کے لیے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ﴿ وَهُوَ الَّذِىْ يُرِيْكُمُ الْبَرْقَ خَوْفًا وَّطَمَعًا ﴾ اور تعبیر حدیث سے جیسے غراب کے رجل فاسق سے کہ حدیث میں اس کو آپ نے فاسق فرمایا ہے اور فارہ کی زن فاسقہ ہے اور ضلع کی عورت سے کہ حدیث میں آیا ہے کہ عورت پسلی سے پیدا ہوئی ہے اور آستانِ در کے ساتھ بیوی کی۔ چنانچہ مروی ہے کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے فرمایا کہ بدل دو آستان در اپنا اور مراد اس سے بیوی کا بدلنا تھا۔ اور امثلہ متعارفہ سے جیسے لمبے ہاتھ والا مرد سخی ہے اور لمبے ہاتھ والی عورت سخیہ ہے اس لیے کہ عرب کہتا ہے: هٰذَا اَطْوَلُ مِنْكَ بَاعًا اَوْيَدًا۔ پھر امثلہ میں جس ملک کا خواب دیکھنے والا ہو اس ملک کے امثلہ کا اعتبار ہے، اور تعبیر عین جاریہ کی عمل صالح سے اور ذبح بقر کی کثرت مقتولین سے اور امراۃ سوداء کی وباء سے اور انقطاع صدر سیف کی مومنوں کے مقتول ہونے سے احادیث صحیحہ سے روایت بخاری ثابت ہے اور علم تعبیر رؤیا علوم انبیاء علیہم السلام سے ہے۔

وهذا اخر ما أردنا يراده فى هذا المقام والله لملك العلام

بسم اللہ الرحمن الرحیم

شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

ابواب الشهادت

عن رسول الله ﷺ

(المعجم ۳۳) گواھوں کے متعلق مسائل کے بیان میں (تحفة ۳۰)

مترجم: شہادات جمع ہے شہادت کی اور شہادت اور شہود اور مشاہدات اصل میں بمعنی حضور اور ادراک بصر کے ہیں۔ اور کبھی اطلاق ہوتا ہے اس کا اوپر علم یقینی کے جو حاصل ہو ساتھ بصیرت کے، اور کبھی آتا ہے بمعنی خبر قاطع کے کہ صادر ہو ساتھ موافقت قلب کے اور شریعت میں خبر دینا ساتھ حق غیر کے جو ہو اوپر دوسرے کے، جیسا کہ اقرار اخبار ہے ساتھ حق غیر کے اوپر اپنے اور دعویٰ اخبار ہے ساتھ حق اپنے کے اوپر غیر کے۔ اور بعض نے شہادت کی تعریف میں کہا ہے: هي الأخبار عندالحاكم بما يعتقد الإنسان اور گواہ کو شاہد کہتے ہیں اور شاہد ایک نام ہے رسول اللہ ﷺ کے نامہائے مبارک سے۔ اور شہود اور شہداء اس کی جمع آتی ہے، اور اشہاد بھی اور شاہد بمعنی زبان اور فرشتہ اور روز جمعہ اور ثریا بھی وارد ہے، اور شہود ناقہ آثار ولادت اس کے خون وغیرہ سے صلوٰۃ شاہد نماز مغرب شاہدہ زمین ہے اور احکام اس کے ضمن احادیث میں مذکور ہوں گے۔ اور وجوب شہادت کا سبب درخواست ہی ہے صاحب حق کی یا خوف ہے صاحب حق کے حق فوت ہونے کا۔ اور شرائط شہادت بالاستیعاب اکیس ہیں جن میں سے پانچ وجوب قبول کی ہیں یعنی: بلوغ اور حریت اور بصارت اور نطق اور عدالت، اور شاہد کا محدود فی القذف نہ ہونا اور اپنی ذات کے واسطے جر منفعت نہ کرنا، اور دفع تاوان اپنی ذات سے نہ کرنا اور شاہد کا خصم وعدو نہ ہونا پس شہادت وصی کی یتیم کے واسطے اور وکیل کے موکل کے واسطے درست نہیں، اور یاد ہونا مشہود بہ کا اور اگر شاہد متعدد ہوں تو دونوں کا اتفاق ہونا، اور یہ شروط عام ہیں جمیع انواع شہادت میں۔ اور جو بعض انواع سے مخصوص ہیں ان میں سے اسلام ہے اگر مشہود علیہ مسلم ہو اور ذکورت حدود وقصاص میں اور تقدیم دعویٰ حقوق عباد میں

اور موافقت شہادت کی دعویٰ سے جس میں توافق شرط ہے اور قیام رائحہ شرب خمر کی شہادت میں مگر بعد مسافت سے، اور اصالۃً ادائے شہادت کرنا حدود و قصاص کی شہادت میں اور حضور اصل کا متعذر ہونا شہادت علی الشہادت میں سو یہ ادائے شہادت کے مشروط شرطیں ہیں۔ اور مکان شہادت یعنی مجلس قضا اور عقل و بصارت یہ دونوں تو تحمل اور ادا دونوں میں شرط ہے اور معائنہ مشہود بہ فقط تحمل کی شرط ہے۔ نہ ادا کی تو یہ سب بیس شرطیں ہوئیں۔ کذا فی الطحاوی۔ اور امتیاز کرنا سماعت سے جو بہ تسامع ثابت ہوتی ہے اکیسویں شرط ہے۔

۱۔ بَابُ : مَا جَاءَ فِي الشُّهَدَآءِ أَيُّهُم خَيْرٌ

گواہوں کے بیان میں کہ کون بہترین (گواہ) ہے

(۲۲۹۵) عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدِ الْجُهَنِيِّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ : ((اَلَا اُخْبِرُكُمْ بِخَيْرِ الشُّهَدَاءِ؟ اَلَّذِيْ يَاْتِيْ بِشَهَادَتِهٖ قَبْلَ اَنْ يُسْاَلَهَا)) . (اسنادہ صحیح)

ترجمہ: روایت ہے زید بن خالد جہنی رضی اللہ عنہ سے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کیا خبر دوں میں تم کو بہترین گواہوں میں وہ ہے جو گواہی دے قبل سوال کے۔

فائدہ : روایت کی ہم سے احمد بن حسن نے انہوں نے عبداللہ بن مسلمہ سے انہوں نے مالک سے یہ حدیث۔ اور کہا ابن ابی عمرہ نے یہ حدیث حسن ہے اور اکثر آدمیوں نے کہا ہے عبدالرحمٰن بن ابی عمرہ اور اختلاف کیا مالک پر اس حدیث کے روایت کرنے میں۔ سو روایت کی بعض نے ابی عمرہ سے اور بعض نے ابن ابی عمرہ سے اور وہ عبدالرحمٰن بن ابی عمرہ انصاری ہیں اور یہ صحیح ہے نزدیک ہمارے اس واسطے کہ ایسا ہی مروی ہوا ہے مالک کی روایت کے سوا اور روایتوں میں بھی یعنی روایت ہے عبدالرحمٰن بن ابی عمرہ انصاری سے وہ روایت کرتے ہیں زید بن خالد سے۔ اور مروی ہوا ہے ابی عمرہ سے کہ وہ روایت کرتے ہیں زید بن خالد سے اس حدیث کے سوا اور وہ بھی صحیح ہے اور ابو عمرہ مولیٰ ہیں زید بن خالد جہنی رضی اللہ عنہ کے اور ان کی ایک حدیث ہے کہ جس میں ذکر ہے غلول کا۔ اور مروی ہے وہ ابی عمرہ سے۔

مترجم: قولہ: بہترین گواہوں کے وہ ہیں کہ گواہی دیوے قبل سوال کے۔ مراد اس سے وہ شخص ہے کہ صاحب حق نہ جانتا ہو کہ یہ میرے اثبات حق کا گواہ ہے پس اس صورت میں صاحب حق اس کو طلب نہ کر سکے گا تو اس کو بغیر طلب کے گواہی دینا موجب ثواب ہے کہ اس کا حق تلف نہ ہو پس کچھ منافات نہ رہی حدیث مذکور میں۔ اور حدیث یَاْتِیْ قوم یشهدون ولا یستشهدون میں۔ اور بعض نے کہا مراد اس حدیث سے گواہان کاذب ہیں۔ اور بعض نے کہا حدیث باب سے مراد ہے امانت اور ودیعت کی گواہی کہ اسے کوئی نہ جانتا ہوں سوا اس گواہ کے۔ اور بعض نے کہا حدیث باب خاص ہیں۔ اور حدیث یَاْتِیْ قوم عام ہے۔

❀ ❀ ❀ ❀

(۲۲۹۶) حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ الْحَسَنِ : حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ بِهٖ وَقَالَ : ابْنُ اَبِيْ عُمْرَةَ. قَالَ : هٰذَا

حَدِيْثٌ حَسَنٌ وَاَكْثَرُ النَّاسِ يَقُوْلُوْنَ عَبْدُالرَّحْمٰنِ بْنُ اَبِیْ عُمْرَةَ .

ترجمہ: بیان کیا ہم سے احمد بن حسن نے انہوں نے عبداللہ بن مسلمہ سے انہوں نے مالک سے یہ حدیث۔ اور کہا ابن ابی عمرہ نے یہ حدیث حسن ہے۔ اور اکثر آدمیوں نے کہا ہے عبدالرحمٰن بن ابی عمرہ۔

❀❀❀❀

(۲۲۹۷) حَدَّثَنِیْ زَيْدُ بْنُ خَالِدٍ الْجُهَنِیِّ اَنَّهٗ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ : ((**خَيْرُ الشُّهَدَاءِ مَنْ اَدّٰى شَهَادَتَهٗ قَبْلَ اَنْ يُسْاَلَهَا**)) . (اسناده صحيح) [انظر ماقبله]

ترجمہ: مجھ سے بیان کیا زید بن خالد جہنی رضی اللہ عنہ نے کہ سنا انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے آپ نے فرمایا: بہترین گواہوں میں وہ ہے جو گواہی دے قبل سوال کے۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اس سند سے۔

❀❀❀❀

۲۔ بَابُ : مَا جَاءَ فِيْمَنْ لَا تَجُوْزُ شَهَادَتُهٗ

اس بیان میں کہ جس کی گواہی جائز (اور مقبول) نہیں

(۲۲۹۸) عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : ((**لَا تَجُوْزُ شَهَادَةُ خَائِنٍ وَلَا خَائِنَةٍ وَلَا مَجْلُوْدٍ حَدًّا وَلَا مَجْلُوْدَةٍ وَلَا ذِیْ غِمْرٍ لِاَخِيْهِ وَلَا مُجَرَّبِ شَهَادَةٍ، وَلَا الْقَانِعِ اَهْلَ الْبُيْتِ لَهُمْ، وَلَا ظَنِيْنَ فِیْ وَلَاءٍ وَلَا قَرَابَةٍ**)) .قَالَ : الْفَزَارِیُّ الْقَانِعُ التَّابِعُ.

(ضعيف ۔ الارواء : ۲٦٧٥ ۔ المشكاة : ۳۷۸۱ ۔ التحقيق الثانی) اس میں یزید بن ابی زیاد راوی ضعیف ہے

ترجمہ: روایت ہے ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے: جائز نہیں اور مقبول نہیں شہادت خائن مرد کی اور نہ عورت کی جو خیانت کرنے والی ہو اور نہ اس کی جس کو پڑ چکی ہو حد خواہ مرد ہو یا عورت اور نہ عداوت رکھنے والا اپنے بھائی سے یعنی دشمن کی گواہی دشمن پر اور نہ اس کی گواہی کہ جس کی ایک گواہی جھوٹی آزما چکے ہیں، اور نہ گھر کے قانع کی، اور نہ تہمت زدہ کی جو جھوٹ کے ساتھ مشہور ہو چکا ہے، ولاء[1] میں یا قرابت میں۔ فزاری نے کہا: قانع اہل بیت سے مراد ہے تابع کسی کے گھر کا۔

[1] یعنی جس کا قریب نہ تھا اس سے قرابت ظاہر کی اور جس نے آزاد کیا ہوا نہ تھا اس کو اپنا معتق کہا اور اس جھوٹ کے ساتھ مشہور ہو چکا ہے اس کی گواہی قبول نہیں اس لیے کہ وہ عدل نہیں۔

فائدہ : یہ حدیث غریب ہے۔نہیں جانتے ہم اسے مگر یزید بن زیاد دمشقی کی روایت سے۔اور یزید ضعیف ہیں حدیث میں اور یہ حدیث معلوم نہیں ہوئی کسی روایت سے کہ اس نے زہری سے روایت کی ہو سوا ان کے۔اور اس باب میں عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے اور نہیں جانتے ہم مراد اس حدیث کی اور ہمارے نزدیک یہ قبیل اسناد سے بھی صحیح نہیں اور عمل اہل علم کے نزدیک یوں ہے کہ شہادت قریب کی جائز ہے قریب کے واسطے، اور اختلاف ہے اہل علم کا شہادت میں والد کی ولد کے لیے اور شہادت میں ولد کی والد کے لیے۔سوا کثر اہل علم نے کہا جائز نہیں شہادت اولاد کی والد کے لئے اور نہ شہادت والد کی اولاد کے لئے اور بعض اہل علم نے کہا کہ جائز ہے شہادت والد کی ولد کو اور اسی طرح شہادت ولد کی والد کو اگر عدل ہوں۔اور جائز ہے شہادت بھائی کی بھائی کے واسطے اس میں کچھ اختلاف نہیں۔اور اسی طرح اور قرابت والوں کی آپس میں۔اور شافعی رحمہ اللہ نے کہا کسی کی شہادت کسی پر جائز نہیں جب ان دونوں میں عداوت ہو اگر چہ شاہد عدل بھی ہو۔اور گئے ہیں وہ عبدالرحمٰن کی روایت کی طرف کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مرسلاً مروی ہے کہ فرمایا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے: ((لَا تَجُوْزُ شَهَادَةُ صَاحِبِ حَنَةٍ)) یعنی جائز نہیں گواہی صاحب عداوت کی۔اور یہی مراد ہے اس حدیث کی جس کا متن او پر مذکور ہوا کہ فرمایا اس میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جائز نہیں ہے شہادت ذی غمر یعنی صاحب عداوت کی۔

❀❀❀❀

٣۔ بَابُ : مَا جَاءَ فِي شَهَادَةِ الزُّوْرِ

جھوٹی گواہی کے بیان میں

(٢٢٩٩) عَنْ اَيْمَنَ بْنِ خُرَيْمٍ : اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَامَ خَطِيْبًا فَقَالَ : ((يَااَيُّهَا النَّاسُ عَدَلَتْ شَهَادَةُ الزُّوْرِ اِشْرَاكًا بِاللّٰهِ ثُمَّ قَرَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ﴿ فَاجْتَنِبُوا الرِّجْسَ مِنَ الْاَوْثَانِ وَاجْتَنِبُوْا قَوْلَ الزُّوْرِ ﴾)) [الحج : ٣٠] .

(ضعیف) اس میں فاتک بن فضالہ مجہول راوی ہے نیز ایمن بن خریم کے صحابی ہونے میں اختلاف ہے عجلی کہتے ہیں تابعی ہے۔

ترجمہ: روایت ہے ایمن بن خریم سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے خطبہ پڑھنے کو سو کہا اے آدمیو! برابر کی گئی ہے جھوٹی گواہی اشراک باللہ کے ساتھ پھر پڑھی یہ آیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ﴿ فَاجْتَنِبُوا الرِّجْسَ ﴾ الایۃ یعنی بچو تم پلیدی سے اوثان کی اور بچو تم جھوٹی بات سے۔

فائدہ : اس حدیث کو نہیں جانتے ہم مگر سفیان بن زیاد کی روایت سے۔اور اختلاف کیا ہے اس حدیث کی روایت کرنے میں سفیان بن زیاد سے۔اور ایمن بن خریم کو ہم نہیں جانتے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سماع ہوئے۔

❀❀❀❀

(٢٣٠٠) عَنْ خُرَيْمِ بْنِ فَاتِكٍ الْاَسَدِيِّ : اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ صَلَّى صَلَاةَ الصُّبْحِ، فَلَمَّا انْصَرَفَ قَامَ قَائِمًا

فَقَالَ: ((عَدِلَتْ شَهَادَةُ الزُّوْرِ بِالشِّرْكِ بِاللّٰهِ)) ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ تَلَا هٰذِهِ الْاٰيَةَ: ﴿ وَاجْتَنِبُوْا قَوْلَ الزُّوْرِ ﴾ اِلٰى اٰخِرِ الْاٰيَةِ)). (ضعيف ـ سلسلة الأحاديث الضعيفة: ۱۱۱۰) اس میں حبیب بن نعمان مجہول راوی ہے۔اس کی ابن حبان کے علاوہ کسی نے توثیق بیان نہیں کی۔

ترجمہ: روایت ہے خریم بن فاتک اسدی سے کہ رسول اللہ ﷺ نے صبح کی نماز پڑھائی، پھر جب فارغ ہوئے تو کھڑے ہو گئے اور فرمایا کہ برابر کی گئی ہے جھوٹی گواہی شرک باللہ کے ساتھ، پھر پڑھی آپ نے یہ آیت ﴿ واجْتَنِبُوا قَوْلَ الزُّوْرِ ﴾ یعنی "اور بچو تم جھوٹی بات سے" آخر آیت تک۔

❀❀❀❀

(۲۳۰۱) عَنْ اَبِيْ بَكْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((اَلَا اُخْبِرُكُمْ بِاَكْبَرِ الْكَبَائِرِ؟)) قَالُوْا: بَلٰى، يَارَسُوْلَ اللّٰهِ! قَالَ: ((اَلْاِشْرَاكُ بِاللّٰهِ وَعُقُوْقُ الْوَالِدَيْنِ، وَشَهَادَةُ الزُّوْرِ)) اَوْ ((قَوْلُ الزُّوْرِ)) قَالَ: فَمَا زَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُهَا حَتّٰى قُلْنَا لَيْتَهُ سَكَتَ. (صحيح ـ غاية المرام: ۲۷۷)

ترجمہ: روایت ہے ابوبکرہ رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے: کیا نہ خبر دوں میں تم کو بڑے سے بڑے گناہ کی؟ بولے ہم ہاں یارسول اللہ ﷺ، کہا: شریک کرنا ساتھ اللہ کے اور ناراض کرنا والدین کا اور گواہی جھوٹی یا بات جھوٹی۔ کہا راوی نے پھر فرماتے رہے آپ یعنی شہادت زور کو بار بار یہاں تک کہ کہا ہم نے کاش کہ آپ ﷺ چپ ہوتے۔

فائدہ: یہ حدیث صحیح ہے۔

❀❀❀❀

٤ ـ بَابٌ مِنْهُ

اسی بیان میں

(۲۳۰۲) عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: ((خَيْرُ النَّاسِ قَرْنِيْ ثُمَّ الَّذِيْنَ يَلُوْنَهُمْ، ثُمَّ الَّذِيْنَ يَلُوْنَهُمْ ثُمَّ الَّذِيْنَ يَلُوْنَهُمْ)) ثَلَاثًا، ((ثُمَّ يَجِيءُ قَوْمٌ مِنْ بَعْدِهِمْ يَتَسَمَّنُوْنَ وَيُحِبُّوْنَ السِّمَنَ يُعْطُوْنَ الشَّهَادَةَ قَبْلَ اَنْ يُسْاَلُوْهَا)). (صحيح) معنىً (۲۲۲۱)

ترجمہ: روایت ہے عمران بن حصین سے کہا سنا میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے تھے بہتر سب زمانوں کے لوگوں سے میرے زمانہ کے لوگ ہیں پھر جو ان کے بعد ہوں پھر جو ان کے بعد ہوں پھر جو ان کے بعد ہوں۔ یہ فرمایا آپ ﷺ نے تین بار۔ پھر آئے گی ایک قوم ان کے بعد کہ موٹا ہونا چاہیں گے اور دوست رکھیں گے موٹا ہونے کو اور ادائے شہادت کو موجود ہوں گے قبل درخواست کے۔

فائدہ: یہ حدیث غریب ہے بروایت اعمش عن علی بن مدرک۔ اور اصحاب اعمش نے اس سند سے روایت کی ہے عن الاعمش عن ہلال بن یساف عن عمران بن حصین۔ چنانچہ روایت کی ہم سے ابوعمار نے انہوں نے وکیع سے انہوں نے اعمش سے انہوں نے ہلال بن یساف سے انہوں نے عمران بن حصین سے انہوں نے نبی ﷺ سے مانند اس کے۔ اور یہ صحیح تر ہے محمد بن فضیل کی حدیث سے اور اس حدیث سے بعض اہل علم کے نزدیک وہ شاہد مراد ہیں کہ بغیر سوال کے جھوٹی گواہی دیں۔ چنانچہ محدثین نے کہا ہے کہ یہ لفظ جو آپ سے مروی ہیں شَهَادَةُ اَحَدِهِمْ مِنْ غَيْرِ اَنْ يُّسْتَشْهَدُوْا بیان اس کا عمر بن خطاب کی حدیث میں ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: سب زمانوں سے بہتر میرے زمانے کے لوگ ہیں پھر جو ان کے بعد ہوں پھر جو ان کے بعد ہوں پھر ظاہر ہو جائے گا جھوٹ یہاں تک کہ گواہی دے گا آدمی اور گواہی طلب نہ کی جائے گی اس سے اور قسم کھانے لگے گا آدمی قبل اس کے کہ قسم لی جائے اس سے اور یہ جو آپ ﷺ نے فرمایا ہے کہ بہترین شہداء وہ ہیں کہ قبل درخواست کے گواہی دیں۔ مراد اس سے یہی ہے کہ جب درخواست کرے صاحب حق فوراً گواہی دینے کو حاضر ہوں اور حیلہ وحوالہ نہ کریں یہ نہیں کہ بغیر بلائے دوڑیں۔ یہ تطبیق ہے ان حدیثوں میں نزدیک بعض اہل علم کے۔

مترجم: مؤلف رحمہ اللہ نے ایک وجہ تطبیق یہ بھی بیان فرمائی ان حدیثوں میں اور وجوہ تطبیق اس کی ہم اوپر ذکر کر چکے ہیں فقط۔

❀ ❀ ❀ ❀

(۲۳۰۳) عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ : ((خَيْرُ النَّاسِ قَرْنِيْ، ثُمَّ الَّذِيْنَ يَلُوْنَهُمْ، ثُمَّ الَّذِيْنَ يَلُوْنَهُمْ، ثُمَّ يَفْشُوا الْكَذِبُ حَتّٰى يَشْهَدَ الرَّجُلُ وَلَا يُسْتَشْهَدُ وَيَحْلِفَ الرَّجُلُ وَلَا يُسْتَحْلَفُ)) .وَمَعْنٰى حَدِيْثِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ : ((خَيْرُ الشُّهَدَاءِ الَّذِيْ يَأْتِيْ بِشَهَادَتِهٖ قَبْلَ اَنْ يُسْاَلَهَا)) هُوَ اِذَا اسْتُشْهِدَ الرَّجُلُ عَلَى الشَّيْءِ، اَنْ يُؤَدِّيَ شَهَادَتَهٗ وَلَا يَمْتَنِعَ مِنَ الشَّهَادَةِ. هٰكَذَا وَجْهُ الْحَدِيْثِ عِنْدَ بَعْضِ اَهْلِ الْعِلْمِ . (صحيح ـ مجمع الزوائد : ١٠ / ١٩)

ترجمہ: عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: سب زمانوں سے بہتر میرے زمانہ کے لوگ ہیں پھر جو ان کے بعد ہوں پھر جو ان کے بعد ہوں، پھر ظاہر ہو جائے گا جھوٹ یہاں تک کہ گواہی دے گا آدمی اور گواہی طلب نہ کی جائے گی اس سے اور قسم اٹھائے گا آدمی قبل اس کے کہ قسم لی جائے اس سے۔ اور یہ جو آپ ﷺ نے فرمایا ہے کہ بہترین شہداء وہ ہیں کہ قبل درخواست کے گواہی دیں۔ مراد اس سے یہی ہے کہ جب درخواست کرے صاحب حق فوراً گواہی دینے کو حاضر ہوں اور حیلہ نہ کریں۔ یہ نہیں کہ بغیر بلائے دوڑیں۔ یہ تطبیق ہے ان حدیثوں میں نزدیک بعض اہل علم کے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم
شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

ابواب الزھد

عن رسول اللہ ﷺ

(المعجم ٣٤) زھد کے بیان میں (تحفة ٣١)

مترجم: زہد بالفتح لغت میں بمعنی قدر وارد ہوا ہے چنانچہ عرب کہتا ہے۔ خُذْ زَهْدَ مَا يَكْفِيكَ اور زهد بالضم بے رغبتی اور طیب کسب اور روا اور قصر امل اور زَہَدٌ بفتحتین زکوٰۃ، اور زاہد بے رغبتی کرنے والا اور زاہد بن عبداللہ اور ابوزاہد نام ہے دو بڑے محدثوں کا اور زہادوہ زمین کہ بغیر آب کثیر کے رواں نہ ہو اور زہید ہر چیز سے تھوڑے کو کہتے ہیں۔ اور زَہَدَ فِيهِ یعنی بے رغبتی کی اس چیز سے اور اسی سے ہے قول اللہ تعالیٰ کا وَكَانُوا فِيهِ مِنَ الزَّاهِدِينَ یعنی بے رغبتی کرنے والے تھے یوسف علیہ السلام سے بھائی اس کے، اور تزہید کسی کو زہد پر برانگیختہ کرنا (منتہی الارب) اور اصطلاح شرع میں زہد بے رغبتی کرنا ہے دنیائے فانی سے واسطے حصول نعما اور باقیہ اخروی کے اور یہ ادنیٰ درجہ ہے اور بے رغبتی کرنا ہے غیر خدا سے واسطے تحصیل وصال الٰہی کے اور قرب اس کے اور یہ اعلیٰ درجہ ہے اور ترک کرنا حظ نفس کا باختیار خود اور وہ مرکب ہے حال اور علم اور عمل سے، مراد حال سے رغبت قلبی کا پھیرنا ہے ایک ادنیٰ چیز سے طرف اعلیٰ چیز کے پس جس طرف سے پھیرا ہے اس کو مرغوب عنہ کہتے ہیں اور مزہود فیہ اور جدھر پھیرا ہے اسے مرغوب فیہ کہتے ہیں اور مزہود لہ تو ضرور ہوا کہ جس طرف سے دل کو پھیرا ہے وہ بھی مرغوب شئی من وجہ ہو ورنہ یہ پھیرنا زہد نہ کہلائے گا جیسا کہ تارک حجر و تراب کا زاہد نہ کہلائے گا برخلاف تارک ... اہم ، ودنانیر کے اور شرط مرغوب فیہ کی یہ ہے کہ بہتر ہو اس کے نزدیک مرغوب عنہ سے اس لیے کہ بائع اقدام نہیں کرتا بیع پر جب تک کہ نہیں سمجھ لیتا کہ ثمن بہتر ہے مبیع سے پس وہ کہا جاتا ہے باعتبار بیع کے زاہد اور باعتبار ثمن کے راغب

اسی طرح کہا جاتا ہے زاہد کو زاہد باعتبار دنیا کے اور راغب باعتبار عقبٰی کے یا زاہد کہا جاتا ہے باعتبار ماسوا کے اور راغب باعتبار مولٰی کے اور مراد علم سے اس مقام میں وہ علم ہے کہ مثمر ہوئے اس حال کا جو اوپر مذکور ہوا اور وہ یہ ہے کہ شئے متروک کو حقیر جانے باعتبار شئے ماخوذ کے اور جب تک یہ علم حاصل نہیں ہوتا جیسے بائع جب تک کہ ثمن کو مبیع سے بہتر نہ سمجھ لے تب تک ترک مبیع اور اخذ ثمن جائز نہیں رکھتا، اسی طرح جس شخص نے بخوبی جان لیا کہ دنیا فانی ہے بمنزلہ برف کے اور عقبٰی باقی اور بہتر ہے بمنزلہ دراہم ودنانیر کے، پس اس کو بدلنا برف کا دینار سے دشوار نہیں خصوصاً ایسے حال میں کہ برف دھوپ میں گھلتی ہو اور قیمت ہزار گنی لاگت سے ملتی ہو اور مشتری اس کا امین ہو اور خازن برف خائن۔ پس یہ علم جب درجۂ یقین کو پہنچتا ہے، حالت مذکورہ کو کمال قوت دیتا ہے اور واقع میں دنیا برف سے جلدی فانی ہونے والی ہے۔ اس لیے کہ وہ فقط گرمی میں گھلتی ہے اور یہ گرمی، جاڑے، برسات بلکہ دن اور رات معرض زوال میں ہے اور عقبٰی دراہم ودینار سے ہزار درجہ اولٰی، اس لیے کہ یہ بھی فانی ہیں اگرچہ برف سے فنا ان کی متاخر ہو بخلاف عقبٰی کے کہ ابد الآباد ہے اور فنا وزوال کا ہرگز اس میں مجال نہیں اور مراد عمل سے ترک مطلق ہے اور بدل دنیا اس چیز کا جو ادنٰی ہے اور لے لینا اعلٰی کا اس کے عوض میں اسی طرح زہد واجب کرتا ہے مزہود فیہ کے ترک کو بالکلیہ اور وہ ساری دنیا ہے مع اسباب اور متعلقات اور مقدمات اپنے کے پس نکال دے اپنے دل سے محبت اس کی تماما اور داخل کرے اس کے عوض میں محبت طاعات وعبادات کی اور اتباع سنن اور ریاضات کی اور نکال دے اس چیز کو ہاتھ سے اور آنکھوں سے جیسے نکال دیا دل سے اور مشغول کرے چشم ودل کو وظائف طاعات میں جیسا کہ مشغول تھے پہلے دنیا کی لذت میں اور متبشر ہو اس بیع وبدل کے ساتھ (كَذَا ذَكَرَ الْغَزَالِيُّ) اور باقی احکام زہد کے ضمن میں احادیث میں مذکور ہوں گے۔

(٢٣٠٤) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ : ((نِعْمَتَانِ مَغْبُوْنٌ فِيْهِمَا كَثِيْرٌ مِّنَ النَّاسِ الصِّحَّةُ وَالْفَرَاغُ)).

ترجمہ: روایت ہے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے: دو نعمتیں ہیں کہ بھولے ہوئے ہیں ان میں بہت سے لوگ ایک تندرستی دوسرے فراغت۔ (صحیح)

فائدہ: روایت کی ہم سے محمد بن بشار نے، انہوں نے یحییٰ سے، انہوں نے عبداللہ بن سعید بن ابو ہند سے اور مرفوع کیا اس کو اور موقوفاً روایت کی بعضوں نے عبداللہ بن سعید بن ابو ہند سے۔ مترجم کہتا ہے یعنی ان دونوں نعمتوں کی اکثر لوگ قدر نہیں جانتے اور قدردانی نہیں کرتے، حالانکہ لازم ہے کہ تندرستی کو قبل مرض کے اور فراغت کو قبل شغل کے غنیمت جانیں۔

❀ ❀ ❀ ❀

(٢٣٠٥) عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ : ((مَنْ يَّأْخُذُ عَنِّيْ هٰؤُلَآءِ الْكَلِمَاتِ فَيَعْمَلُ بِهِنَّ اَوْ يُعَلِّمُ مَنْ يَّعْمَلُ بِهِنَّ؟)) فَقَالَ اَبُوْهُرَيْرَةَ: قُلْتُ اَنَا يَارَسُوْلَ اللهِ! فَاَخَذَ بِيَدِيْ فَعَدَّ خَمْسًا

((اتَّقِ الْمَحَارِمَ تَكُنْ اَعْبَدَ النَّاسِ، وَارْضَ بِمَا قَسَمَ اللّٰهُ لَكَ تَكُنْ اَغْنَى النَّاسِ، وَاَحْسِنْ اِلٰى جَارِكَ تَكُنْ مُؤْمِنًا، وَاَحِبَّ لِلنَّاسِ تُحِبُّ لِنَفْسِكَ تَكُنْ مُسْلِمًا، وَلَا تُكْثِرِ الضَّحِكَ فَاِنَّ كَثْرَةَ الضَّحِكِ تُمِيْتُ الْقَلْبَ)).

ترجمہ: روایت ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے: کون شخص یاد کرتا ہے مجھ سے سن کر پانچ باتیں، پھر عمل کرتا ہے ان پر یا سکھاتا ہے کسی ایسے شخص کو جو عمل کرے ان پر، سو کہا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے میں نے: عرض کی کہ میں سیکھتا ہوں ان کو یارسول اللہ ﷺ! پس پکڑا آپ ﷺ نے ہاتھ میرا اور گنا پانچ باتوں کو اور فرمایا: بچ تو حرام چیزوں سے ہو جائے گا سب لوگوں سے زیادہ عابد اور راضی رہ تو اللہ کی تقسیم پر ہو جائے گا سب سے زیادہ بے پروا اور احسان کر اپنے ہمسائے پر ہو جائے گا تو مومن اور دوست رکھ لوگوں کے لیے وہ چیز جو کہ دوست رکھتا ہے تو اپنے لیے ہو جائے گا تو مسلمان اور بہت نہ ہنس، اس لیے کہ بہت ہنسنا مارڈالتا ہے دل کو۔ (اسنادہ حسن ـ سلسلة الاحادیث الصحیحه: ٩٣) تخریج مشکوة (١٧)

فائدہ: یہ حدیث غریب ہے، نہیں جانتے ہم اسے مگر جعفر بن سلیمان کی روایت سے اور حسن کو سماع نہیں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مطلق ایسا ہی مروی ہے ایوب سے اور یونس بن عبید سے اور علی بن زید سے ان سب نے کہا کہ حسن کو ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے سماع نہیں اور روایت کی ابوعبیدہ ناجی نے حسن سے یہ حدیث اور ٹھہرایا اسے قول حسن اور نہیں ذکر کیا اس میں کہ روایت ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے وہ روایت کرتے ہیں نبی ﷺ سے۔

❀❀❀❀

٤ـ بَابُ: مَاجَآءَ فِي الْمُبَادَرَةِ بِالْعَمَلِ

نیک کاموں میں جلدی کرنے کے بیان میں

(٢٣٠٦) عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((بَادِرُوْا بِالْاَعْمَالِ سَبْعًا، هَلْ تُنْظَرُوْنَ اِلَّا اِلٰى فَقْرٍ مُنْسٍ، اَوْ غِنًى مُطْغٍ، اَوْ مَرَضٍ مُفْسِدٍ اَوْهَرَمٍ مُفْنِدٍ اَوْ مَوْتٍ مُجْهِزٍ اَوِ الدَّجَّالِ فَشَرٌّ غَائِبٍ يُنْتَظَرُ اَوِ السَّاعَةِ؟ فَالسَّاعَةُ اَدْهٰى وَاَمَرُّ)). [اسنادہ ضعیف] سلسلة الاحادیث الضعیفة (١٦٦٦) اس میں محرز بن ہارون کو امام بخاری اور نسائی نے منکر الحدیث کہا ہے۔

ترجمہ: روایت ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو نیکی کرنا ہو سات چیزوں سے پہلے کرلو، اس لیے کہ منتظر نہیں ہو تم مگر محتاجی متحیر کرنے والی کے یا غنا غافل کرنے والے کے یا مرض مفسد کے، یعنی جو طاعت میں خلل ڈالے یا بڑھاپے عقل کھونے والے کے یا موت جلدی آنے والی کے یا دجال کے پس شر غائب کا انتظار کیا جاتا ہے یا قیامت کے اور قیامت نہایت سخت ہے اور کڑوی۔

فائدہ : یہ حدیث غریب ہے حسن ہے نہیں جانتے ہم اسے اعرج کی روایت سے کہ وہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہوں مگر محرز بن ہارون سے اور روایت کی معمر نے یہ حدیث اس شخص سے کہ جس نے سنی سعید مقبری سے، انہوں نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے انہوں نے نبی ﷺ سے مانند اس کے۔

❀❀❀❀

۵۔ بَابُ: مَاجَآءَ فِیْ ذِکْرِ الْمَوْتِ

موت کو یاد کرنے کے بارے میں

(۲۳۰۷) عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : **((اَكْثِرُوْا ذِكْرَهَاذِمِ اللَّذَاتِ))** یَعْنِی الْمَوْتَ.

ترجمہ: روایت ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے: بہت یاد کرو لذتوں کو مٹانے والی کو، یعنی موت کو۔ (حسن صحیح)

تخریج مشکاۃ المصابیح (۱۶۱۰) ارواء الغلیل (۶۸۲)

فائدہ : یہ حدیث غریب ہے حسن ہے، اس باب میں ابو سعید سے بھی روایت ہے۔

❀❀❀❀

(۲۳۰۸) عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ بُحَیْرٍ اَنَّهٗ سَمِعَ هَانِئًا مَوْلٰی عُثْمَانَ قَالَ: كَانَ عُثْمَانُ اِذَا وَقَفَ عَلٰی قَبْرٍ بَكٰی حَتّٰی یَبُلَّ لِحْیَتَهٗ، فَقِیْلَ لَهٗ تُذْكَرُ الْجَنَّةُ وَالنَّارُ فَلَا تَبْكِیْ وَتَبْكِیْ مِنْ هٰذَا؟ فَقَالَ: اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: **((اِنَّ الْقَبْرَ اَوَّلُ مَنْزِلٍ مِنْ مَنَازِلِ الْاٰخِرَةِ فَاِنْ نَجَامِنْهُ فَمَا بَعْدَهٗ اَیْسَرُ مِنْهُ، وَ اِنْ لَّمْ یَنْجُ مِنْهُ فَمَا بَعْدَهٗ اَشَدُّ مِنْهُ))** قَالَ: وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ **((مَا رَاَیْتُ مَنْظَرًا قَطُّ اِلَّا وَالْقَبْرُ اَفْظَعُ مِنْهُ))**.

[اسنادہ حسن] تخریج مشکاۃ المصابیح (۱۳۲) تخریج الاحادیث المختارۃ (۳۶۶۔ ۳۶۷)

ترجمہ: روایت ہے عبداللہ بن بحیر سے کہ انہوں نے سنا ہانی سے جو مولیٰ تھے عثمان رضی اللہ عنہ کے، کہا: تھے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کہ جب کھڑے ہوتے کسی قبر پر روتے یہاں تک کہ تر ہو جاتی ریش مبارک ان کی، سو کہا ان سے کسی نے: یاد کرتے ہیں آپ جنت کو اور دوزخ کو اور بیان فرماتے ہیں ان کا اور نہیں روتے اور روتے ہیں آپ قبر کو دیکھ کر، کہا انہوں نے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کہ قبر پہلی منزل ہے منازل آخرت سے، سو اگر نجات پائی اس کے ہول و عذاب سے کسی نے تو جو بعد اس کے ہے آسان ہے اس سے اور اگر کسی نے نہ نجات پائی اس کے ہول و عذاب سے تو جو بعد اس کے ہے سخت تر ہے اس سے اور کہا عثمان نے: فرمایا رسول اللہ ﷺ نے: نہیں دیکھی میں نے کوئی دیکھنے کی جگہ قبر سے بڑھ کر گھبراہٹ میں اور سختی میں۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے، نہیں جانتے ہم اس کو مگر ہشام بن یوسف کی روایت سے۔

❀❀❀❀

٦۔ بَابُ: مَنْ اَحَبَّ لِقَآءَ اللّٰهِ اَحَبَّ اللّٰهُ لِقَآءَهُ

جس نے اللہ تعالیٰ سے ملاقات کو پسند کیا اللہ تعالیٰ بھی اس سے ملاقات کو پسند کرتا ہے

(۲۳۰۹)عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((مَنْ اَحَبَّ لِقَآءَ اللّٰهِ اَحَبَّ اللّٰهُ لِقَآءَهُ، وَمَنْ كَرِهَ لِقَآءَ اللّٰهِ كَرِهَ اللّٰهُ لَقَآءَهُ)). (صحيح)

ترجمہ: روایت ہے عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: جو دوست رکھے اللہ تعالیٰ کی ملاقات کو اللہ بھی دوست رکھتا ہے اس کی ملاقات کو اور جو مکروہ جانے اللہ عز و جل کی ملاقات کو اللہ بھی مکروہ جانتا ہے اس کی ملاقات کو۔

فائدہ: اس باب میں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ اور عائشہ رضی اللہ عنہا اور ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ اور انس رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث عبادہ کی صحیح ہے۔

❀❀❀❀

۷۔ بَابُ: مَا جَآءَ فِي إِنْذَارِ النَّبِيِّ ﷺ

نبی اکرم ﷺ کا اپنی قوم کو ڈرانے کے بیان میں

(۲۳۱۰)عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: لَمَّا نَزَلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ [وَاَنْذِرْ عَشِيرَتَكَ الْاَقْرَبِينَ] قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((يَاصَفِيَّةُ بِنْتَ عَبْدِالْمُطَّلِبِ، يَا فَاطِمَةُ بِنْتَ مُحَمَّدٍ يَا بَنِيْ عَبْدِالْمُطَّلِبِ: إِنِّي لَا اَمْلِكُ لَكُمْ مِنَ اللّٰهِ شَيْئًا سَلُوْنِي مِنْ مَّالِيْ مَا شِئْتُمْ)). (صحيح)

ترجمہ: روایت ہے عائشہ رضی اللہ عنہا سے، فرمایا انہوں نے کہ جب نازل ہوئی یہ آیت ﴿ وَاَنْذِرْ ﴾ الآیۃ فرمایا اللہ تعالیٰ نے: ڈرا دے اے نبی ﷺ! اپنے ساتھیوں قرابت والوں کو، فرمایا رسول اللہ ﷺ نے: اے صفیہ بیٹی عبدالمطلب کی! (اور یہ پھوپھی ہیں آنحضرت ﷺ کی) اے فاطمہ رضی اللہ عنہا بیٹی محمد ﷺ کی! اے اولاد عبدالمطلب! میں اختیار نہیں رکھتا ہوں تمہارے نفع و ضرر کا اللہ کی درگاہ میں، کچھ مانگ لو مجھ سے جو چاہو میرے مال سے۔

فائدہ: اس باب میں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ اور ابن عباس رضی اللہ عنہما اور ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے۔ حدیث عائشہ رضی اللہ عنہا کی حسن ہے اور روایت کی بعضوں نے ہشام بن عروہ سے، انہوں نے اپنے باپ سے، انہوں نے نبی ﷺ سے مثل اس کے۔ مترجم کہتا ہے کہ اس حدیث میں بہت خوف دلانا ہے اقربائے نبی ﷺ کو اور تمام امت کو، چنانچہ حضرت ﷺ نے جب آیت مذکورہ اتری، ایک ایک عزیز کو پکارا اور فرمادیا کہ میں آخرت میں تمہارے کچھ کام نہ آؤں گا، دنیا میں میرا مال جو چاہو مجھ سے مانگ لو، آخرت میں سوا تمہارے عملوں کے اور سوا رحمت کے صرف میری قرابت کچھ کام نہ آئے گی تو تم میری قرابت پر بھروسہ مت کرو۔ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جیسے بعض سفہاء بعض ولیوں کی اولاد میں ہونے کو فخر جانتے ہیں اور عمل نیک میں سستی کرتے ہیں اور یقین کرتے ہیں کہ

ہم خواہ عمل کریں یا نہ کریں ہم تو بزرگ زادے ہیں اللہ ہم کو خواہ نخواہ بخش دے گا اور ان کے معتقد باوجود فسق و فجور کے ان سے تبرک ڈھونڈتے ہیں، وہ محض سفیہہ اور بے عقل ہیں جب آنحضرت ﷺ کے اقرباء کو اللہ تعالیٰ نے ڈرایا تو اور کسی کی کیا حقیقت رہی۔

❀❀❀❀

۸۔ بَابُ: مَاجَآءَ فِي فَضْلِ الْبُكَآءِ مِنْ خَشْيَةِ اللّٰهِ تَعَالٰى

اللہ تعالیٰ کے ڈر سے رونے کی فضیلت کے بیان میں

(۲۳۱۱)عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((لَا يَلِجُ النَّارَ رَجُلٌ بَكٰى مِنْ خَشْيَةِ اللّٰهِ حَتّٰى يَعُوْدَ اللَّبَنُ فِي الضَّرْعِ، وَلَا يَجْتَمِعُ غُبَارٌ فِي سَبِيْلِ اللّٰهِ وَدُخَانُ جَهَنَّمَ)).

(اسناده صحيح' المشكاة : ۳۸۲۸۔ التعليق الرغيب: ۲/۱٦٦) الروض النضير (۱۱۸۰)

ترجمہ: روایت ہے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے: داخل نہ ہوگا دوزخ میں وہ مرد کہ رویا اللہ تعالیٰ کے خوف سے یہاں تک کہ دوبارہ چلا جائے دودھ پستان میں اور نہیں جمع ہوتا غبار اللہ کی راہ، یعنی جہاد کا اور دھواں جہنم کا۔

فائدہ: اس باب میں ابوریحانہ اور ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث صحیح ہے اور محمد بن عبدالرحمن مولیٰ ہیں آل طلحہ کے، مدنی ہیں، ثقہ ہیں روایت کی ان سے سفیان ثوری اور شعبہ نے۔ (مترجم) اس حدیث میں آنحضرت ﷺ نے تعلیق بالمحال فرمائی، یعنی جیسے دودھ کا پستانِ زن میں دوبارہ جانا محال ہے ویسا ہی اللہ تعالیٰ کے خوف سے رونے والے کا دوزخ میں جانا محال ہے یعنی بسبب رحمت اور فضل باری تعالیٰ کے کہ وہ رونے سے اس قدر مہربان ہوتا ہے نہ باعتبار قدرت و امکان کے اور جس کے بدن و کپڑوں وغیرہ پر غبار جہاد پڑے، اس پر دھواں جہنم کا حرام ہے، پھر دخول جہنم کا کیا ذکر ہے اس میں بڑی فضیلت ہے جہاد کی اور معلوم ہوا کہ جہاد کفارہ ہو جاتا ہے گناہوں کا اور سبب ہے نارِ دوزخ سے محفوظ رہنے کا، اَللّٰهُمَّ اَدْخِلْنَا فِي الْمُجَاهِدِيْنَ وَاَحْيِنَا مَعَهُمْ وَاَمِتْنَا مَوْتَ الصَّالِحِيْنَ وَاحْشُرْنَا مَعَهُمْ.

❀❀❀❀

۹۔ بَابٌ: مَا جَآءَ فِي قَوْلِ النَّبِيِّ ﷺ ((لَوْ تَعْلَمُوْنَ مَا اَعْلَمُ لَضَحِكْتُمْ قَلِيْلًا

نبی اکرم ﷺ کے اس فرمان کے بیان میں اگر تم وہ جان لو جو میں جانتا ہوں تو تم تھوڑا ہنسو

(۲۳۱۲)عَنْ اَبِي ذَرٍّ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اِنِّيْ اَرٰى مَا لَا تَرَوْنَ وَاَسْمَعُ مَا لَا تَسْمَعُوْنَ، اَطَّتِ السَّمَآءُ وَحُقَّ لَهَا اَنْ تَئِطَّ مَا فِيْهَا مَوْضِعُ اَرْبَعِ اَصَابِعَ اِلَّا وَمَلَكٌ وَاضِعٌ جَبْهَتَهُ لِلّٰهِ سَاجِدًا وَاللّٰهِ لَوْ تَعْلَمُوْنَ مَا اَعْلَمُ لَضَحِكْتُمْ قَلِيْلًا وَلَبَكَيْتُمْ كَثِيْرًا، وَمَا تَلَذَّذْتُمْ بِالنِّسَآءِ عَلَى الْفُرُشِ، وَلَخَرَجْتُمْ

اِلَى الصُّعُدَاتِ تَجْأَرُوْنَ اِلَى اللّٰهِ لَوَدِدْتُ اَنِّي كُنْتُ شَجَرَةً تُعْضَدُ)). [اسناده حسن] دون قوله لوددت سلسلة الاحاديث الصحيحة (۱۷۲۲) (تخريج مشكاة المصابيح (۵۳۴۷) التحقيق الثاني۔

ترجمہ: روایت ہے ابوذر رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے: میں دیکھتا ہوں جو تم نہیں دیکھتے اور سنتا ہوں جو تم نہیں سنتے، چرچراتا ہے آسمان اور حق ہے اس کو کہ چرچراوے اس لیے کہ نہیں ہے اس میں چار انگل کی جگہ جہاں ایک فرشتہ سر رکھے ہوئے نہ ہو سجدہ کرنے کو اللہ عزوجل کے واسطے اور قسم ہے اللہ تعالیٰ کی اگر جانو تم جو میں جانتا ہوں تو ہنسو تھوڑا اور رؤو بہت اور لذت نہ اٹھاؤ عورتوں سے بچھونے پر اور بے شک نکل جاؤ تم میدانوں میں فریاد کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ سے، یعنی اپنے ذنوب کی مغفرت کے لیے اور ابوذر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: کاش کہ میں ایک درخت ہوتا کہ لوگ اسے کاٹ ڈالتے۔

فائدہ: اس باب میں عائشہ رضی اللہ عنہا اور ابوہریرہ رضی اللہ عنہ اور ابن عباس رضی اللہ عنہما اور انس رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث حسن ہے، غریب ہے اور مروی ہے اور سند سے کہ ابوذر رضی اللہ عنہ فرماتے تھے: کاش کہ میں ایک درخت ہوتا کہ لوگ مجھے کاٹ ڈالتے اور مروی ہے یہ روایت ابوذر رضی اللہ عنہ سے موقوفاً۔

❀❀❀❀

(۲۳۱۳)عَنْ اَبِى هريرة قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : ((لَو تَعْلَمُوْنَ مَااَعْلَمُ لَضَحِكْتُمْ قَلِيْلاً وَلَبَكَيْتُمْ كَثِيْراً)). [اسناده صحيح] فقة السيرة (۴۷۹)

ترجمہ: روایت ہے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اگر جانتے تم جو میں جانتا ہوں تو ہنسو تھوڑا اور رؤو بہت۔

فائدہ: یہ حدیث صحیح ہے۔

❀❀❀❀

۱۰۔ بَابٌ: مَاجَآءَ مَنْ تَكَلَّمَ بِالْكَلِمَةِ لِيُضْحِكَ النَّاسَ

اس کے بیان میں کہ جو شخص لوگوں کو ہنسانے کے لیے کوئی بات کرے

(۲۳۱۴) عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : ((اِنَّ الرَّجُلَ لَيَتَكَلَّمُ بِالْكَلِمَةِ لَا يَرٰى بِهَا بَاسًا يَهْوِى بِهَا سَبْعِيْنَ خَرِيْفًا فِي النَّارِ)). (اسناده حسن، سلسلة الاحاديث الصحيحة (۵۴۰) صحيح)

ترجمہ: روایت ہے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے: بے شک آدمی کلام کرتا ہے ساتھ ایک بات کے اور نہیں دیکھتا اس میں کچھ مضائقہ، حالانکہ گر جاتا ہے اس کی شامت سے ستر برس کی راہ دوزخ میں۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے، غریب ہے اس سند سے۔

❀❀❀❀

(۲۳۱۵)حَدَّثَنَا بَهزِ بْنِ حَكِيْم حدثنى اَبِى عَنْ جَدِّي قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ :يَقُوْلُ: ((وَيْلٌ لِلَّذِى

يُحَدِّثُ بِالْحَدِيثِ لِيُضْحِكَ بِهِ الْقَوْمَ فَيَكْذِبُ، وَيْلٌ لَهُ وَيْلٌ لَهُ)).

(حسن غاية المرام: ٣٧٦ ـ المشكاة: ٤٨٣٨ ـ التحقيق الثاني)

ترجمہ: روایت ہے بہز بن حکیم کے دادا سے، کہا انہوں نے سنا میں نے نبی ﷺ کو کہ فرماتے تھے کہ خرابی ہے اس شخص کو کہ ایک بات ایسی کہتا ہے کہ ہنستی ہے اس کو سن کر قوم اور وہ بات جھوٹی ہوتی ہے، خرابی ہے اس کے لیے، خرابی ہے اس کے لیے۔

فائدہ: اس باب میں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے۔

❀❀❀❀

١١ ـ بَابٌ: مِنْ حُسْنِ إِسْلَامِ الْمَرْءِ تَرْكُهُ مَا لَا يَعْنِيهِ

انسان کے حسن اسلام سے ہے کہ وہ بے فائدہ کاموں کو چھوڑ دے

(٢٣١٦) عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: تُوُفِّيَ رَجُلٌ مِّنْ أَصْحَابِهِ، فَقَالَ ـ يَعْنِي رَجُلًا: أَبْشِرْ بِالْجَنَّةِ، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ((أَوَلَا تَدْرِي فَلَعَلَّهُ تَكَلَّمَ فِيمَا لَا يَعْنِيهِ أَوْ بَخِلَ بِمَا لَا يَنْقُصُهُ)). [اسناده ضعيف] التعليق الرغيب (٤/ ١١) اعمش کا سیدنا انس سے سماع ثابت نہیں

ترجمہ: روایت ہے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے، کہا: وفات پائی ایک مرد نے نبی ﷺ کے اصحاب سے تو کہا ایک مرد نے بشارت ہو تجھ کو جنت کی، سو فرمایا رسول اللہ ﷺ نے: کیا تو نہیں جانتا شاید کہ اس نے کہی ہو کوئی بات بے فائدہ یا بخل کیا ہو ایسی چیز کے ساتھ جس کے خرچ کرنے سے اس کا کچھ نقصان نہ ہوتا۔

فائدہ: یہ حدیث غریب ہے۔

❀❀❀❀

(٢٣١٧) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((مِنْ حُسْنِ إِسْلَامِ الْمَرْءِ تَرْكُهُ مَا لَا يَعْنِيهِ)).

[اسناده صحيح] الروض النضير (٢٩٣ و ٣٢١) تخريج شرح عقيده الطحاوية (٢٧٦)

ترجمہ: روایت ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہا: فرمایا رسول اللہ ﷺ نے: مرد کی خوبی اسلام سے ہے چھوڑنا بے فائدہ باتوں کا۔

فائدہ: یہ حدیث غریب ہے، نہیں جانتے ہم اسے ابو سلمہ کی روایت سے کہ وہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں وہ نبی ﷺ سے مگر اسی سند سے روایت کی ہم سے قتیبہ نے انہوں نے مالک سے انہوں نے زہری سے انہوں نے علی بن حسین سے کہا کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے: بے شک خوبی اسلام سے مرد کی ہے چھوڑنا بے فائدہ باتوں کا، اسی طرح روایت کی کئی شخصوں نے اصحاب زہری سے انہوں نے علی بن حسین سے انہوں نے نبی ﷺ سے مالک کی روایت کی مانند۔

❀❀❀❀

(۲۳۱۸)عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ، قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : ((إِنَّ مِنْ حُسْنِ إِسْلَامِ الْمَرْءِ، تَرْكُهُ مَالَا يُغْنِيْهِ)). (صحيح بما قبله)

ترجمہ: روایت ہے علی بن حسین سے کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا آدمی کی خوبی اسلام سے ہے چھوڑنا بے فائدہ باتوں کا۔

❀❀❀❀

۱۲۔ بَابُ:مَا جَآءَ فِي قِلَّةِ الْكَلَامِ

قلت کلام کی خوبی میں

(۲۳۱۹)عَنْ بِلَالِ بْنِ الْحَارِثِ الْمُزَنِيِّ صَاحِبِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ : سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ : ((اِنَّ اَحَدَكُمْ لَيَتَكَلَّمُ بِالْكَلِمَةِ مِنْ رِضْوَانِ اللّٰهِ مَايَظُنُّ اَنْ تَبْلُغَ مَا بَلَغَتْ فَيَكْتُبُ اللّٰهُ لَهُ بِهَا رِضْوَانَهُ اِلٰى يَوْمِ يَلْقَاهُ، وَاِنَّ اَحَدَكُمْ لَيَتَكَلَّمُ بِالْكَلِمَةِ مِنْ سَخَطِ اللّٰهِ مَا يَظُنُّ اَنْ تَبْلُغَ مَا بَلَغَتْ فَيَكْتُبُ اللّٰهُ عَلَيْهِ بِهَا سَخَطَهُ اِلٰى يَوْمِ يَلْقَاهُ)). [اسناده صحيح] سلسلة الاحديث الصحيحة (۸۸۸) الروض النضير (۱۷۲) التعليق الرغيب (۳/۱۵۱۔ ۱۵۲)

ترجمہ: روایت ہے بلال بن حارث رضی اللہ عنہ سے جو صحابی ہیں رسول اللہ ﷺ کے فرماتے تھے کہ سنا میں نے رسول اللہ ﷺ سے کہ فرماتے تھے: کلام کرتا ہے ایک تم میں کا ساتھ ایک بات کے اللہ کی رضامندیوں سے یہ نہیں جانتا کہ اس کا رتبہ کہاں تک پہنچے گا پھر لکھی جاتی ہے اس کے لیے رضامندی اللہ تعالیٰ کی اس دن تلک کہ ملاقات کرے اللہ تعالیٰ سے اور ایک تم میں کا نکالتا ہے ایک بات خدا تعالیٰ کے غضے کی نہیں جانتا کہ کہاں تک پہنچے گا وبال اس کا، پھر لکھا جاتا ہے غصہ اللہ تعالیٰ کا اس کے لیے اس دن تک کہ ملاقات کرے گا وہ اس سے یعنی قیامت تک۔

فائدہ : اور اس باب میں ام حبیبہ رضی اللہ عنہا سے بھی روایت ہے، یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے، اسی طرح روایت کی کئی شخصوں نے محمد بن عمرو سے مانند اس کے اور کہا انہوں نے سند میں عن محمد بن عمرو عن ابيه عن جده بلال بن الحارث اور روایت کی مالک بن انس نے یہ حدیث اس سند سے عن محمد بن عمرو عن ابيه عن بلال بن الحارث اور ذکر نہ کیا اس میں محمد بن عمرو کے دادا کا یعنی عن جده نہ کہا۔ مترجم کہتا ہے کہ اس حدیث میں اشارہ ہوا کہ شرائط زہد سے ہے فضول کلام سے پرہیز کرنا جیسے فضول مال سے پرہیز کرنا اس کی ضروریات سے ہے اور خوفناک رہنا کلام کے حساب سے اور ہمیشہ رضا جوئے الٰہی رہنا اپنے کلمات میں بھی اس لیے کہ زبان معبر جنان ہے اور جنان میں یوں فرمان رحمٰن ہے: اِنَّ السَّمْعَ وَالْبَصَرَ وَالْفُؤَادَ كُلُّ اُولٰٓئِكَ كَانَ عَنْهُ مَسْئُوْلًا .

❀❀❀❀

۱۳۔ بَابُ: مَا جَآءَ فِي هَوَانِ الدُّنيَا عَلَى اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ

اللہ عزوجل کے نزدیک دنیا کے ذلیل ہونے کے بیان میں

(۲۳۲۰) عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : ((لَوْ كَانَتِ الدُّنْيَا تَعْدِلُ عِنْدَ اللّٰهِ جَنَاحَ بَعُوْضَةٍ مَا سَقٰى كَافِراً مِنْهَا شَرْبَةَ مَآءٍ)). (اسنادہ صحیح) سلسلة الاحاديث الصحيحه (۹٤٠)

ترجمہ: روایت ہے سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے: اگر دنیا اللہ تعالیٰ کی درگاہ میں ایک پر پشہ کے برابر عزت رکھتی ہوتی تو نہ پلاتا اللہ تعالیٰ کسی کافر کو ایک گھونٹ پانی یعنی سب مومنوں کو عنایت فرماتا چونکہ نہایت ذلیل تھی اس لیے کفار کے حصہ میں آئی۔

فائدہ: اس باب میں ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث صحیح ہے غریب ہے اس سند سے۔

مترجم: اس حدیث میں اور آگے کی دونوں حدیثوں میں اشارہ ہے مزہود فیہ کی حقارت کی طرف اور موجب ان تینوں حدیثوں کا وہ علم ہے جو زاہد کو ضرور ہے وہ یہ کہ حقارت اور ذلت اور ہوان دنیا کا آخرت کے سامنے اس کی ذہن نشین ہو جاتا ہے اور اسی طرح ہو ان سارے جہان بلکہ تمام کون ومکان کی ذلت مقدس باری تعالیٰ کے سامنے اسی طرح یقین کو پہنچنا کہ ترک کرنا تمام عالم کا رب العالمین کے واسطے دشوار نہ ہو اور ابھی یہ ادنیٰ درجہ ہے زہد کا اس لیے کہ ابھی اسکی کچھ قدر باقی ہے، اعلیٰ درجہ یہ ہے کہ اس کے ترک کو کچھ کام نہ جاننا اور یہ نہ سمجھنا کہ میں نے کوئی چیز عمدہ ترک کی اور اس پر متفخر نہ ہونا بلکہ اس امر کے اضافت کرنے سے اپنی جانب شرمانا جیسے کوئی جواہر بیش بہا کے آگے ایک کلوخ گلی کی ترک کو کچھ کام نہیں جانتا اور اگر ثنا کیا جائے اس پر تو شرماتا ہے اور یہ متوسط درجہ ہے زہد کا اس لیے کہ مزہود فیہ کے وجود کی خبر بھی زاہد کو ہے اگر چہ برابر کلوخ کے ہو اور تیسرا درجہ کہ وہ سب سے اعلیٰ ہے یہ ہے کہ زاہد کو اپنے زہد سے خبر نہ ہونا اور یہ مقام ہے وصال الٰہی کا حقیقت اس کی یہ ہے کہ جب متلذذ ہوتا ہے وہ ساتھ ذکر الٰہی کے اور تلذذ اٹھاتا ہے وہ ساتھ قرآن کے اور خوش ہوتا ہے وہ اپنے پروردگار کی ہم کلامی سے اور بھر جاتا ہے قلب اس کا اور نورانی ہو جاتی ہے روح اس کی اور دمک جاتا ہے جسم اس کا پس خبر نہیں رہتی اس کو موجودات کی اور یقین کرتا ہے کہ عالم میں کوئی شے باری تعالیٰ کے ذکر سے لذیذ نہیں اور کوئی ذات اس ذات مقدس کے آگے موجود نہیں بلکہ معرضِ فنا میں ہے اور جہان مقامِ زوال میں، اور مستغرق ہے زاہد مخلص باری تعالیٰ کے جاہ وجلال میں زبان حال میں یوں گویا ہے اور مقام قرب میں ہردم پویا۔

ہرچہ گویم از تو گویم اے عزیز　ہرچہ جویم از تو جویم اے عزیز
اے مریض عشق راہر دم طبیب　ے ندانم غیر ذاتت اے حبیب
از جہاں صائم شدم اے بحر نور　تابقائے تو شود مارا حضور

❀❀❀❀

(۲۳۲۱)عَنِ الْمُسْتَوْرِدِ بْنِ شَدَّادٍ قَالَ: كُنْتُ مَعَ الرَّكْبِ الَّذِيْنَ وَقَفُوْا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ عَلَى السَّخْلَةِ الْمَيِّتَةِ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اَتَرَوْنَ هٰذِهِ هَانَتْ عَلٰى اَهْلِهَا حِيْنَ اَلْقَوْهَا؟)) قَالُوْا مِنْ هَوَانِهَا اَلْقَوْهَا يَارَسُوْلَ اللّٰه! قَالَ ((اَلدُّنْيَا اَهْوَنُ عَلَى اللّٰهِ مِنْ هٰذِهٖ عَلٰى اَهْلِهَا)).

(اسناده صحيح) التعليق الرغيب (۴/۱۰۱) سلسلة الاحاديث الصحيحة (۲۴۸۲)

ترجمہ: روایت ہے مستورد بن شداد رضی اللہ عنہ سے کہا کہ تھا میں ان سواروں کے ساتھ کہ کھڑے ہوئے وہ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ایک چھوٹے بچہ مرے ہوئے پر بکری کے اور فرمایا رسول اللہ ﷺ نے: کیا دیکھتے ہو تم اس کو ذلیل اور حقیر ہو گیا یہ اپنے لوگوں کے سامنے جب تو پھینک دیا انہوں نے اس کو۔ عرض کی صحابہ رضی اللہ عنہم نے کہ ہاں بسبب ذلیل وحقیر جاننے کے پھینک دیا اس کو یارسول اللہ ﷺ! فرمایا: دنیا اللہ تعالیٰ کے سامنے اس سے زیادہ ذلیل ہے جیسا یہ اپنے مالکوں کے سامنے ذلیل ہے۔

فائدہ: اس باب میں جابر رضی اللہ عنہ اور ابن عمر رضی اللہ عنہما سے بھی روایت ہے، حدیث مستورد رضی اللہ عنہ کی حسن ہے۔

❀ ❀ ❀ ❀

۱۴۔ باب: منه حديث: ((ان الدنيا المعونة))

اسی سے یہ حدیث ہے کہ بلاشبہ دنیا ملعون ہے

(۲۳۲۲)عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ يَقُوْلُ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: ((أَلَا اِنَّ الدُّنْيَا مَلْعُوْنَةٌ مَلْعُوْنٌ مَا فِيْهَا اِلَّا ذِكْرُ اللّٰهِ وَمَا وَالَاهُ وَعَالِمٌ اَوْمُتَعَلِّمٌ)). (اسناده حسن)تخريج مشكاة المصابيح (۵۱۷۶) سلسلة الاحاديث الصحيحة (۲۷۹۷) التعليق الرغيب (۱/۵۶)

ترجمہ: روایت ہے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہتے تھے سنا میں نے رسول اللہ ﷺ سے کہ فرماتے تھے بے شک دنیا ملعون ہے، ملعون ہے جو کچھ اس میں ہے مگر ذکر اللہ تعالیٰ کا اور جو اس کی مدد کرے اور عالم یا شاگرد عالم کا۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے۔

مترجم: جناب مولانائے روم رحمہ اللہ نے خوب کہا ہے ؎

اہل دنیا کافران مطلق اند روز وشب در زق زق در بق بق اند

دنیا ایک زنِ مکارہ ہے فریفتہ کرنے والی اپنے لوگوں کو اور دغا دینے والی ہے اپنے اہل کو، غافل کر دیتی ہے باری تعالیٰ کے ذکر سے، روک دیتی ہے زادِ آخرت کے حاصل کرنے سے، تارک اس کی زینت کا مرحوم ہے مشغول اس کے تکلفات میں مرجوم، وہ رحمت کا مستحق یہ زحمت کا مستوجب، اس کو جنت بے منت اس کو ذلت بے ضنت، غرض دنیا ملعونہ ہے اور اہل اس کے ملعون انہیں کے حق میں ہے ﴿ ويمنون الماعون ﴾ فرعون بے عون یہی ہیں اور مردود دو گون یہی دین بدنیا فروش ابطال حق میں پر جوش

ایک کا معاملہ اس کے ساتھ چار قسم میں سے ایک قسم سے ہوگا ایک بندہ وہ کہ عنایت فرمایا اس کو اللہ تعالیٰ نے مال اور علم سو وہ ڈرتا ہے اپنے پروردگار سے اس مال کے کمانے اور خرچ کرنے میں اور حسن سلوک کرتا ہے اس مال سے اپنے رشتہ داروں کے ساتھ اور پہچانتا ہے یعنی ادا کرتا ہے اس میں حق اللہ تعالیٰ کا یعنی زکوٰۃ دیتا ہے، صدقہ فطر ادا کرتا ہے اور غرباء و مساکین کی خدمت ادا کرتا ہے کہ جن کا حق اللہ نے مال میں رکھا ہے سو اس کا درجہ سب درجوں سے افضل ہے اور دوسرا وہ کہ عنایت فرمایا اس کو اللہ تعالیٰ نے علم اور نہ دیا اس کو مال حالانکہ وہ صادق النية ہے کہتا ہے: کاش کہ اگر مجھے مال ملتا تو میں ایسے ہی عمل کرتا جیسے فلاں شخص کرتا ہے یعنی شخص اول پس وہ اپنی نیت کا اجر پانے والا ہے اور اجر ان دونوں کا برابر ہے اور ایک بندہ وہ ہے کہ دیا اللہ تعالیٰ نے اس کو مال اور نہ دیا اس کو علم خراب کرتا ہے اپنے مال کو بغیر علم کے یعنی خرچ کرتا ہے شہوات نفسانیہ اور بدعاتِ شیطانیہ میں نہیں ڈرتا اس کے کمانے اور خرچ کرنے میں اپنے پروردگار سے اور نہیں حسن سلوک کرتا اس سے کسی اپنے قرابت والے سے اور نہیں جانتا اللہ تعالیٰ کا اس میں کچھ حق یعنی اس کی رضا کی راہ میں ایک دمڑی نہیں دیتا پس اس کا درجہ سب درجوں سے بدتر ہے اور ایک بندہ وہ ہے کہ نہ دیا اس کو اللہ تعالیٰ نے مال اور نہ علم اور وہ کہتا ہے ہائے اگر مجھے مال ملتا تو میں عمل کرتا جیسے فلاں عمل کرتا ہے یعنی وہ جاہل مالدار سو وہ اپنی نیت کا وبال پانے والا ہے اور عذاب اور بار گناہ ان دونوں کا برابر ہے۔[اسناده صحيح] التعليق الرغيب (۱/ ۲۷)

فائدہ : یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔ مترجم کہتا ہے کہ الغرض اس حدیث میں آپ ﷺ نے یہ فرمایا کہ دنیا کے ساتھ جو لوگ معاملہ رکھتے ہیں وہ چار طرح ہیں ایک عالم مال دار، دوسرا عالم مال کی آرزو کرنے والا کہ اس میں پہلے کا درجہ اول ہے اور دوسرا اس کا رفیق ہے ﴿ وَحَسُنَ أُولَٰئِكَ رَفِيقًا ﴾ تیسرے جاہل مالدار حرام خوار نابکار، چوتھا جاہل مفلس پورا نکھٹو الو کا ٹٹو باوجود جہل وافلاس کے فسق و فجور کی آرزو کرنے والا وہ اس کا عشیر ہے وبئس العشير.

❀ ❀ ❀ ❀

۱۸۔ بَابُ : مَا جَآءَ فِي هَمِّ الدُّنْيَا وَحُبِّهَا

محبت دنیا اور اس کی فکر کے بیان میں

(۲۳۲۶) عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : ((مَنْ نَزَلَتْ بِهِ فَاقَةٌ فَأَنْزَلَهَا بِالنَّاسِ لَمْ تُسَدَّ فَاقَتُهُ، وَمَنْ نَزَلَتْ بِهِ فَاقَةٌ فَأَنْزَلَهَا بِاللّٰهِ فَيُوْشِكُ اللّٰهُ لَهُ بِرِزْقٍ عَاجِلٍ أَوْ آجِلٍ)). (صحيح بلفظ بموت عاجل، أوغنى عاجل) صحيح ابى دائود (۱۴۵۲) سلسلة الاحاديث الصحيحة (۲۸۸۷)

ترجمہ: روایت ہے عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے جس کو ہوا فاقہ پھر بیان کیا لوگوں سے اس نے اور چاہا

اس کا آدمیوں سے نہ بند کیا جائے گا فاقہ اس کا اور جس کو ہوا فاقہ پھر اتارا اس کو اللہ تعالیٰ کی طرف یعنی صبر کیا اور رضائے الٰہی پر راضی ہوا تو قریب ہے کہ اللہ تعالیٰ رزق دے اس کو جلدی یا دیر میں یا دنیا میں رزق دے یا آخرت میں ثواب دے۔

فائدہ : یہ حدیث حسن ہے غریب ہے، صحیح ہے۔

❀❀❀❀

۱۹۔ باب: ما جاء فيما يكفي المر من جميع ماله

اس کے بیان میں جو آدمی کو اس کے سب مال میں سے کافی ہے

(۲۳۲۷) عَنْ اَبِيْ وَائِلٍ قَالَ : جَآءَ مُعَاوِيَةُ اِلَى اَبِيْ هَاشِمِ بْنِ عُتْبَةَ وَهُوَ مَرِيْضٌ يَعُوْدُهٗ، فَقَالَ: يَاخَالُ مَا يُبْكِيْكَ؟ اَوَجَعٌ يُشْئِزُكَ اَوْحِرْصٌ عَلَى الدُّنْيَا؟ قَالَ: كُلٌّ لَا وَلٰكِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِا عَهِدَ اِلَيَّ عَهْدًا لَمْ آخُذْ بِهٖ قَالَ: ((اِنَّمَا يَكْفِيْكَ مِنْ جَمْعِ الْمَالِ خَادِمٌ وَمَرْكَبٌ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ))، وَاَجِدُنِي الْيَوْمَ قَدْ جَمَعْتُ.

ترجمہ: روایت ہے ابو وائل سے کہا کہ آئے معاویہ، ابو ہاشم بن عتبہ رضی اللہ عنہ کے پاس اور وہ مریض تھے عیادت کے لیے پھر کہا معاویہ نے اے خال! کس چیز نے رلایا تم کو کیا کوئی درد ہے کہ اذیت دیتا ہے تم کو یا حرص ہے دنیا کی؟ فرمایا ابو ہاشم نے یہ کچھ نہیں لیکن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وصیت کی تھی مجھ کو ایک ایسی وصیت کہ بجا نہ لایا میں اس کو اور وہ وصیت یہ کہ فرمایا تھا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے: کافی ہے تجھ کو جمع مال سے ایک خادم اور ایک سواری کہ جو کام آوے اللہ کی راہ میں اور میں اپنے تئیں دیکھتا ہوں کہ میں نے بہت کچھ جمع کیا۔

(اسنادہ حسن) التعليق الرغيب (٤/١٢٣) تخريج مشكاة المصابيح (٥١٨٥) التحقيق الثانى)

فائدہ : روایت کیا اس کو زائدہ اور عبیدہ بن حمید نے منصور سے انہوں نے ابو وائل سے انہوں نے سمرہ بن سہم سے کہ داخل ہوئے معاویہ ابو ہاشم بن عتبہ کے پاس پس ذکر کی حدیث مانند اس کے اور اس باب میں بریدہ اسلمی رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے۔

❀❀❀❀

۲۰۔ باب منه حديث: ((لا تتخذوا الضيعة فترغبوا في الدنيا))

(۲۳۲۸) عَنْ عَبْدِاللّٰهِ [بْنِ مَسْعُوْدٍ] قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : ((لَا تَتَّخِذُوا الضَّيْعَةَ فَتَرْغَبُوْا فِي الدُّنْيَا)). [اسناده صحيح سلسلة الاحاديث] (الصحيحه ١٢)

ترجمہ: روایت ہے عبداللہ رضی اللہ عنہ سے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے: مت جمع کرو ضیعہ کہ رغبت ہو جائے گی تم کو دنیا کی۔

فائدہ : یہ حدیث حسن ہے۔ مترجم کہتا ہے: ضیعہ سے مراد ہے باغ اور کھیت اور گاؤں اور جائیداد غیر منقولہ کہ جب یہ قبضے میں آتی ہیں آدمی اپنی زندگی کو درست رکھتا ہے اور موت کو مکروہ رکھتا ہے اور دنیا کی محبت زیادہ ہو جاتی ہے۔

عُمُرُهُ وَحَسُنَ عَمَلُهُ))۔

(اسناده صحيح) سلسلة الاحاديث الصحيحه: ١٨٣٦۔ المشكاة: ٥٢٨٥۔ التحقيق الثانی۔ الروض النضير (٩٢٦)

ترجمہ: روایت ہے عبداللہ بن بسر رضی اللہ عنہ سے کہ ایک اعرابی نے عرض کی: یارسول اللہ ﷺ! کون شخص سب لوگوں میں بہتر ہے؟ فرمایا: جس کی عمر زیادہ ہو اور عمل نیک۔

فائدہ: اس باب میں ابوہریرہ رضی اللہ عنہ اور جابر رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث غریب ہے اس سند سے۔

❀❀❀❀

٢٢۔ باب منه ای الناس خيروأيهم شر

(٢٣٣٠) عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِیْ بَكْرَةَ عَنْ أَبِيْهِ أَنَّ رَجُلًا قَالَ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ! اَیُّ النَّاسِ خَيْرٌ؟ قَالَ: ((مَنْ طَالَ عُمُرُهُ وَحَسُنَ عَمَلُهُ)) قَالَ: فَاَیُّ النَّاسِ شَرٌّ؟ قَالَ: ((مَنْ طَالَ عُمُرُهُ وَسَآءَ عَمَلُهُ)).

(صحيح بما قبله)

ترجمہ: روایت ہے ابوبکرہ رضی اللہ عنہ سے کہا کہ ایک مرد نے عرض کی: یارسول اللہ ﷺ! کون سا آدمی بہتر ہے؟ فرمایا آپ ﷺ نے: جس کی عمر دراز ہو۔ اور عمل نیک ہو پھر پوچھا اس نے: کون سا آدمی سب میں بدتر ہے؟ فرمایا آپ ﷺ نے: جس کی عمر دراز ہو اور عمل بد ہو۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

❀❀❀❀

٢٣۔ بَابُ: مَا جَآءَ فِیْ اَعْمَارِ هٰذِهِ الْأُمَّةِ مَا بَيْنَ السِّتِّيْنَ اِلٰی سَبْعِيْنَ

عمریں ساٹھ سے ستر سال کے درمیان ہونے کے بیان میں

(٢٣٣١) عَنْ أَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((عُمُرُ أُمَّتِیْ مِنْ سِتِّيْنَ سَنَةً اِلٰی سَبْعِيْنَ سَنَةً)). حسن صحيح۔ بلفظ (اعمار امتی ما بين) تخريج مشكاة المصابيح (٥٢٨٠) سلسلة الاحاديث الصحيحة (٧٥٧)

ترجمہ: روایت ہے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے: عمر میری امت کی ساٹھ برس سے ستر (٧٠) برس تک ہے۔

٢٤۔ بَابُ : مَا جَاءَ فِي تَقَارُبِ الزَّمَنِ وَقِصَرِ الأَمَلِ

زمانے کے قریب ہونے اور امید کے چھوٹا ہونے کے بیان میں

(٢٣٣٢)عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ : ((لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتّٰى يَتَقَارَبَ الزَّمَانُ فَتَكُوْنُ السَّنَةُ كَالشَّهْرِ، وَالشَّهْرُ كَالْجُمُعَةِ، وَتَكُوْنَ الْجُمُعَةُ كَالْيَوْمِ وَيَكُوْنَ الْيَوْمُ كَالسَّاعَةِ، تَكُوْنَ السَّاعَةُ كَالضَّرْمَةِ بِالنَّارِ)). (اسناده صحيح) المشكاة : ٥٤٤٨۔ التحقيق الثانی۔

ترجمہ: روایت ہے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے: قیامت قائم نہ ہوگی یہاں تک کہ قریب ہو جائے زمانہ اور ہووے سال برابر ایک ماہ کے اور ایک مہینہ برابر ہفتہ کے اور ہفتہ برابر ایک دن کے اور ہوگا دن برابر ایک ساعت کے اور ساعت برابر داغ دینے کے آگ سے۔

فائدہ : یہ حدیث غریب ہے اس سند سے اور سعد بن سعید بھائی ہیں یحییٰ بن سعید انصاری کے۔

❁❁❁❁

٢٥۔ بَابُ: مَا جَاءَ فِي قِصَرِ الْأَمَلِ

امید کے چھوٹا ہونے کے بیان میں

(٢٣٣٣)عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: اَخَذَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ بِبَعْضِ جَسَدِيْ قَالَ : ((كُنْ فِي الدُّنْيَا كَأَنَّكَ غَرِيْبٌ اَوْ عَابِرُ سَبِيْلٍ وَعُدَّ نَفْسَكَ فِيْ اَهْلِ الْقُبُوْرِ))، فَقَالَ لِي ابْنُ عُمَرَ: إِذَا اَصْبَحْتَ فَلَا تُحَدِّثْ نَفْسَكَ بِالْمَسَاءِ وَإِذَا اَمْسَيْتَ فَلَا تُحَدِّثْ نَفْسَكَ بِالصَّبَاحِ وَخُذْ مِنْ صِحَّتِكَ قَبْلَ سَقَمِكَ، وَمِنْ حَيَاتِكَ قَبْلَ مَوْتِكَ، فَاِنَّكَ لَا تَدْرِيْ يَا عَبْدَاللهِ مَا اسْمُكَ غَدًا. (اسناده صحيح) سلسلة الاحاديث الصحيحه: ١١٥٧)

ترجمہ: روایت ہے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے کہا کہ پکڑا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بعض بدن میرا اور فرمایا کہ رہ دنیا میں گویا کہ تو مسافر ہے یا راہ چلنے والا اور گن تو اپنی ذات کو قبر والوں میں۔ سو کہا مجھ سے ابن عمر رضی اللہ عنہما نے: جب صبح کرے تو یقین مت رکھ اپنے دل میں شام کا اور جب شام کرے تو تو بھروسا مت رکھ دل میں صبح کا اور توشہ لے صحت و تندرستی کی حالت میں قبل بیماری کے اور زندگی کی حالت میں قبل موت کے اس لیے کہ تو نہیں جانتا اے عبداللہ کہ کیا نام ہوگا تیرا کل یعنی کل معلوم نہیں کہ زندہ کہلائے

گا یا مردہ یا عاصی یا مطیع۔

فائدہ : روایت کی ہم سے احمد بن عبدہ نے انہوں نے حماد بن زید سے انہوں نے لیث سے انہوں نے مجاہد سے انہوں نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے انہوں نے نبی ﷺ سے مانند اس کے اور روایت کی یہ حدیث اعمش نے مجاہد سے انہوں نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مانند اس کے۔

❀❀❀❀

(٢٣٣٤) عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : ((هٰذَا ابْنُ اٰدَمَ وَهٰذَا اَجَلُهُ)) وَوَضَعَ يَدَهُ عِنْدَقَفَاهُ ثُمَّ بَسَطَهَا فَقَالَ : ((وَثَمَّ اَمَلُهُ وَثَمَّ اَمَلُهُ)).

(اسناده صحيح) تخريج مشكاة المصابيح (٥٢٧٧ ـ التحقيق الثانى)

ترجمہ: روایت ہے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے: یہ ابن آدم ہے اور یہ اس کی موت ہے۔ اور ہاتھ رکھا گدی پر پھر کھولا اور پھیلایا ہاتھ اور دراز کیا اور فرمایا: یہ اس کی امید ہے اور یہ اس کی امید ہے۔

فائدہ : اس باب میں ابوسعید سے بھی روایت ہے، یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔ مترجم کہتا ہے کہ حدیث اول میں جو فرمایا راوی نے کہ پکڑا آنحضرت ﷺ نے بدن میرا...... الخ جیسے شانہ یا ہاتھ پکڑ کر بات کہتے ہیں اور یہ مزید اہتمام اور وفور عنایت اور کمال اعتناء کے واسطے ہوتا ہے تا کہ وہ امر خوب یاد رہے۔ قولہ: رہ تو دنیا میں گویا کہ مسافر ہے مراد اس سے اتباع سنت سلف صالح ہے اور اجتناب کلی عمل کرنے سے مسائل واہیہ پر کہ جن کی سند کتاب وسنت سے نہ ہو اس لیے کہ اہل سنت اور اتباع سلف ہمیشہ غریب رہے ہیں دنیا میں گویا کہ وہ یتامیٰ ہیں کہ پرورش نہ کی ان کے باپ نے اور دودھ نہ دیا ان کو ماؤں نے اور ساتھ نہ دیا ان کا رفیقوں نے اور صلہ رحم نہ کیا ان سے قرابت والوں نے دور ہیں قریب ان کے مہجور ہیں حبیب ان کے۔ شمشیر ظلم ان پر آ ہیختہ ہے اور خوان ان کے بیختہ شہداء ہیں وہ اللہ کی زمین پر اور نجوم ہیں وہ آسمان دین پر، دنیا میں گم نام آخرت میں عالی مقام، اے فقیر مسکین محمد بدیع الزمان! اگر تو چاہے نجات اپنی عذاب ابدی سے تو ساتھ ہو ان کے رجال اور رفیق بن ان کے رجال کا، آگے بڑھ گئے قوافل ان کے، دور ہو گئے مراحل ان کے ﴿ اَلسَّابِقُوْنَ السَّابِقُوْنَ اُولٰٓئِكَ الْمُقَرَّبُوْنَ ﴾ قَالَ قَالَ رَسُوْ لُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ان کا کوس ہے اور ناموس اکبر جورب اکبر سے لائے ہیں ان کا ناموس ہے، كَفَانَا كِتَابُ اللّٰهِ ان کی سیف قاطع ہے اور انوار سنت ان کے سیماء ساطع خود را پیش رسول معصوم محجوب نکنند یعنی خویشتن راباً حادامت منسوب نہ کنند سنت سے قریب، بدعت سے دور، احداث فی الدین سے مہجور، اتباع رسولؐ سے پرنور، قول رسول پر مریں، قیل وقال پر نظر نہ کریں۔ اَللّٰهُمَّ اَحْيِنَا مَعَهُمْ وَاَحْشُرْنَا مَعَهُمْ وَاَدْخِلْنَا فِيْ نَعِيْمِ رِضْوَانِكَ مَعَهُمْ قولہ: گن تو اپنی ذات کو قبر والوں میں یعنی زندگی کا بھروسا نہ رکھ، یا دموت کا مزہ چکھ، وجود تیرا بين العدمين ہے كالطهر المتخلل بين الدمين ہے، توشہ آخرت ساتھ لے، شمع سنت ہاتھ لے، راہ تیرہ وتاریک ہے، پل صراط نہایت باریک ہے، اے مجہول! موت کو نہ بھول، صبح کو جو تیری صف میں تھے اب ملک الموت کے کف میں ہیں، ظہر میں جن کا

ظہور تھا اب نام ان کا اہل قبور ہے، عصر میں جو وحید تھے عاصر موت نے ان کو نہ چھوڑا اور اہل عشاء کو غدا تک نہ چھوڑا۔

ابیات

حریفاں بادہا خوردند درفتند　　تہی خمخانہ ہا کردند ورفتند

توئی بے پاؤ سرافتادہ برراہ　　رفیقان رختہا بردند ورفتند

حدیث ثانی میں جو فرمایا یہ اس کی موت ہے، یہ اس کی امید یعنی موت قریب ہے گردن سے لگی امید تا بفلک پہنچی مدامی حفر آباء حفر و کری انہار و تعمیر اماکن و ترمیم مساکن میں اور ترتیب باغ و تہذیب راغ میں گزارتا ہے اور اپنا جنم اسی لغویات فانیہ میں ہارتا ہے نیو مکان کی زمین ہفتم پر رکھتا ہے اور بلندی اس کی اوج فلک تک پہنچاتا ہے ہمیشگی کے سامان کرتا ہے آخر اسی حال میں مرتا ہے، نشہ غفلت در دسر ہے ندائے غیبی سے کور و کر ہے۔

ابیات

لَهٗ مَلَكٌ يُنَادِيْ كُلَّ يَوْمٍ　　لِدُوا لِلْمَوتِ وَابْنُوا لِلْخَرَابِ

اَلَا يَاسَاكِنَ الْقَصْرِ الْمُعَلّٰى　　سَتُدْفَنُ عَنْ قَرِيْبٍ فِي التُّرَابِ

(۲۳۳۵) **عَنْ** عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ: مَرَّ عَلَيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَنَحْنُ نُعَالِجُ خُصًّا لَنَا فَقَالَ: ((**مَا هٰذَا؟**)) فَقُلْنَا قَدْ وَهِيَ فَنَحْنُ نُصْلِحُهٗ فَقَالَ: ((**مَا أَرَى الْاَمْرَ اِلَّا اَعْجَلَ مِنْ ذٰلِكَ**)). (اسنادہ صحیح) تخریج مشکاۃ المصابیح: ۵۲۷۵۔ التحقیق الثانی)

ترجمہ: روایت ہے عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے کہا کہ گزرے ہم پر رسول اللہ ﷺ اور ہم گارا[1] بنا رہے تھے اپنے مکان کے لیے سو پوچھا آپ ﷺ نے: یہ کیا ہے؟ عرض کی ہم نے: یہ گھر بودا ہو گیا ہے سو اسے ہم مرمت کرتے ہیں۔ فرمایا آپ ﷺ نے! بے شک میں دیکھتا ہوں امر موت کو اس سے بھی جلدی یعنی اس سے بھی جلد آنے والی۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور ابو السفر کا نام سعید بن محمد ہے اور ان کو ابو احمد ثوری بھی کہتے ہیں۔

۲۶۔ بَابُ: مَا جَآءَ أَنَّ فِتْنَةَ هٰذِهِ الْاُمَّةِ فِي الْمَالِ

اس بیان میں کہ فتنہ اس امت کا مال میں ہے

(۲۳۳۶) **عَنْ** كَعْبِ بْنِ عِيَاضٍ قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُوْلُ: ((**اِنَّ لِكُلِّ اُمَّةٍ فِتْنَةً وَفِتْنَةُ اُمَّتِي الْمَالُ**)).

ترجمہ: روایت ہے کعب بن عیاض رضی اللہ عنہ سے کہ سنا میں نے رسول اللہ ﷺ کو کہ فرماتے تھے کہ ہر امت کی آزمائش اور امتحان اور ابتلاء ایک چیز میں ہوتی ہے اور میری امت کی آزمائش مال ہے۔ (اسنادہ صحیح) سلسلۃ الاحادیث الصحیحۃ: ۵۹۴)

[1] بلہان مدارس چکڑ کلا رہے تھے۔

فائدہ : یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے، غریب ہے نہیں جانتے ہم اسے مگر معاویہ بن صالح کی روایت سے۔ مترجم کہتا ہے: یعنی ہر امت ایک ابتلاء میں گرفتار ہو کر ذلیل و خوار ہوئی، چنانچہ پہلا فتنہ جو زمین پر ہوا وہ قتل تھا ہابیل مرحوم کا وہ بسبب نساء کے واقع ہوا، اور فتنہ قوم نوح کا تعظیم اولیاء میں حد سے بڑھ جانا اور آداب صلحاء اور عبادت خدا میں فرق نہ رکھنا اور فتنہ قوم لوط کا امارد کے ساتھ اختلاط کرنا اور ان سے دور نہ رہنا اور فتنہ قوم موسیٰ علیہ السلام کا سحر اور افعال طبیہ میں توغل کرنا اور فلسفیات میں غرق ہونا، چنانچہ اقوال فرعون اس پر دال ہیں اور تفصیل اس کی یہاں موجب تطویل ہے اسی طرح فتنہ اس امت کا کثرت مال اور فراغت حال کہ اس میں کیا کیا ظلم ہوئے اور کیسے کیسے لوگوں کے خون بیٹے گئے شاید یہ مثل یہیں سے ہو کہ فساد کا سبب تین چیزیں ہیں، زر، زمین، زن اور چونکہ فتنہ اس امت کا مال ہے اور یہ مثل اسی کی حسب حال ہے اس لیے کہ زر عین مال ہے، زمین و زن پر مقدم ہوا اور واقع میں زمین و زن بغیر زر کے میسر نہیں اس لیے اصل فساد زر ہے باقی اس سے مؤخر ہے۔

❀❀❀❀

۲۷۔ بَابُ : مَا جَآءَ ((لَوْ كَانَ لِابْنِ اٰدَمَ وَادِيَانِ مِنْ مَّالٍ لَابْتَغٰى ثَالِثاً))

اس بیان میں کہ اگر انسان کی مال کی دو وادیاں ہوں تو وہ تیسری کی حرص کرتا ہے

(۲۳۳۷) عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : ((لَوْ كَانَ لِابْنِ اٰدَمَ وَادِيًا مِنْ ذَهَبٍ لَاَحَبَّ اَنْ يَّكُوْنَ لَهٗ ثَانِيًا وَلَا يَمْلَأُ فَاهُ اِلَّا التُّرَابُ وَيَتُوْبُ اللّٰهُ عَلٰى مَنْ تَابَ)).

(صحيح) تخريج مشكلة الفقر) ١٤ : ق)

ترجمہ: روایت ہے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے: اگر ہو ابن آدم کا ایک جنگل سونے کا تو بھی وہ چاہے کہ دوسرا جنگل اور ہوتا۔ اور نہیں بھرتی منہ اس کا مگر خاک اور توبہ قبول کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کی جو توبہ کرے (یعنی حرص اور جمع مال سے)۔

فائدہ : اس باب میں ابی بن کعب اور ابوسعید اور عائشہ رضی اللہ عنہا اور ابن زبیر اور ابو واقد اور جابر اور ابن عباس اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہم سے بھی روایت ہے۔

یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے اس سند سے۔

مترجم: مراد حدیث یہ ہے کہ بغیر موت کے آدمی قانع نہیں ہوتا جب تلک جیتا ہے مال پر مرتا ہے جب مرتا ہے جب ہی قناعت کرتا ہے۔ کسی نے خوب کہا ہے، بیت

گفت چشم تنگ دنیا دار را — یا قناعت پُر کند یا خاک گور

اور جو بندہ بتوفیق الٰہی ہدایت پاتا ہے اور زہد وقناعت پر مستعد ہو جاتا ہے تو ارب حقیقی اسے افکار دنیوی سے اور آخرت میں شدت حساب سے بچاتا ہے سختی جان کندن بھی اس پر آسان ہے، امراء سے آگے فقراء کا نشان ہے یہ شراب طہور میں سرشار ہوں گے وہ حساب وکتاب میں گرفتار ہوں گے، یہ پانچ سو برس پہلے جنت کو سدھارے وہ سیکڑوں برس جان ہارے، بہتر مال مومن کا زوجہ صالحہ ہے یا لسان ذاکر اور بہتر خزانہ قناعت ہے یا قلب شاکر، زاہد دنیا میں راحت، گور میں استراحت، آخرت میں روح وریحان، دنیادار زندگی میں گرفتار، افکار گور میں حسرت شعار، آخرت میں فنافی النار، نہ نفس رام نہ راحت وآرام۔

❀❀❀❀

۲۸۔ بَابُ : مَا جَآءَ فِيْ: قَلْبُ الشَّيْخِ شَابٌّ عَلٰى حُبِّ اثْنَتَيْنِ

اس بیان میں کہ بوڑھے کا دل دو چیزوں کی محبت پر جوان ہے

(۲۳۳۸)عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ : ((قَلْبُ الشَّيْخِ شَابٌّ عَلٰى حُبِّ اثْنَتَيْنِ: طُوْلِ الْحَيٰوةِ وَكَثْرَةِ الْمَالِ)).

ترجمہ: روایت ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: دل بوڑھے کا جوان ہے دو چیزوں کی محبت میں زندگی کی درازی اور مال کی کثرت پر۔(اسنادہ حسن صحیح)التعليق الرغيب (۳/ ۱۰) سلسلة الاحاديث الصحيحة (۱۹۰۶)

فائدہ : اس باب میں انس رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

❀❀❀❀

(۲۳۳۹)عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ : ((يَهْرَمُ ابْنُ اٰدَمَ وَيَشِبُّ مِنْهُ اثْنَتَانِ: الْحِرْصُ عَلَى الْعُمْرِ وَالْحِرْصُ عَلَى الْمَالِ)). (اسناده صحيح) سلسلة الاحاديث الصحيحة (۱۹۰۶)

ترجمہ: روایت ہے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بوڑھا ہو جاتا ہے آدمی اور جوان ہو جاتی ہیں اس میں دو چیزیں ایک حرص زندگی کی دوسرے حرص مال کی۔

فائدہ : یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

۲۹۔ بَابُ : مَا جَاءَ فِي الزَّهَادَةِ فِي الدُّنْيَا

دنیا سے بے رغبتی کے بیان میں

(۲۳٤۰)عَنْ أَبِي ذَرٍّ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ : ((الزَّهَادَةُ فِي الدُّنْيَا لَيْسَتْ بِتَحْرِيْمِ الْحَلَالِ وَلَا إِضَاعَةِ الْمَالِ وَلٰكِنَّ الزَّهَادَةَ فِي الدُّنْيَا اَنْ لَا تَكُوْنَ بِمَا فِيْ يَدَيْكَ اَوْثَقَ مِمَّا فِيْ يَدِاللّٰهِ، وَاَنْ تَكُوْنَ فِيْ ثَوَابِ الْمُصِيْبَةِ اِذَا اَنْتَ اُصِبْتَ بِهَا اَرْغَبَ فِيْهَا لَوْ اَنَّهَا اُبْقِيَتْ لَكَ)).

(ضعيف جداً) تخريج مشكاه المصابيح (۵۳۰۱۔ التحقیق اس میں عمرو بن راوی منکر الحدیث ہے

ترجمہ: روایت ہے ابوذر رضی اللہ عنہ سے کہ نبی ﷺ نے فرمایا کہ زہد اور ترک دنیا کے یہ معنی نہیں کہ آدمی حلال چیزوں کو اپنے اوپر حرام کر لے اور نہ یہ کہ مال کو ضائع کرے، لیکن زہد کے معنی یہ ہیں کہ تجھے وثوق اور اعتماد اور بھروسا زیادہ ہو اس چیز پر جو اللہ کے ہاتھ میں ہے بہ نسبت اس چیز کے جو تیرے ہاتھ میں ہے اور تجھے اس قدر ثواب مصیبت کی رغبت ہو جب تو مصیبت میں گرفتار ہو کہ خواہش کرے تو کہ یہ مصیبت باقی رہے یعنی تا کہ تجھے ثواب ملا کرے۔

فائدہ : یہ حدیث غریب ہے، نہیں جانتے ہم اسے مگر اسی سند سے اور ابوادریس خولانی کا نام عائذ اللہ بن عبداللہ ہے اور عمرو بن واقد منکر الحدیث ہے۔

❀❀❀❀

۳۰۔ باب: منه الخصال التي ليس لابن آدم حق في سواها

ان خصلتوں کا بیان جن کے سوا اور چیزوں میں انسان کا کوئی حق نہیں ہے

(۲۳۴۱) عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((لَيْسَ لِابْنِ آدَمَ حَقٌّ فِي سِوٰى هٰذِهِ الْخِصَالِ: بَيْتٍ يَسْكُنُهُ، وَثَوْبٍ يُوَارِي عَوْرَتَهُ، وَجِلْفِ الْخُبْزِ وَالْمَآءِ)). (اسناده ضعيف) سلسلة الاحاديث الضعيفة: ۱۰۶۳۔ نقد الكتاني ص ۲۲) وصححه الحاكم (۴/ ۳۱۲)

ترجمہ: روایت ہے عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ سے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: نہیں ہے ابن آدم کا کچھ حق یعنی دنیا کی چیزوں میں سوا ایک گھر کے کہ جس میں بقدر کفالت بسر کر سکے اور اتنے کپڑے کہ اپنا ستر ڈھانپ سکے اور روٹی اور پانی کے برتن۔

فائدہ : یہ حدیث صحیح ہے یعنی حریث بن سائب کی اور سنا میں نے ابوداود اور سلیمان بن سلم بلخی سے کہتے تھے کہ نضر بن شمیل نے کہا جلف الخبز یعنی اس کے سالن نہ ہو۔

❀❀❀❀

۳۱۔ باب: منه حديث ((يقول ابن آدم: مالي مالي......))

اسی سے یہ حدیث ہے کہ انسان کہتا ہے: میرا مال، میرا مال

(۲۳۴۲) عَنْ مُطَرِّفٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ انْتَهٰى إِلَى النَّبِيِّ ﷺ وَهُوَ يَقُولُ: ((أَلْهٰكُمُ التَّكَاثُرُ قَالَ: يَقُولُ ابْنُ آدَمَ مَالِي مَالِي، وَهَلْ لَكَ مِنْ مَالِكَ إِلَّا مَا تَصَدَّقْتَ فَأَمْضَيْتَ أَوْ أَكَلْتَ فَأَفْنَيْتَ أَوْ لَبِسْتَ فَأَبْلَيْتَ)). (اسناده صحيح)

ترجمہ: روایت ہے مطرف سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے کہ وہ پہنچے نبی ﷺ کے پاس اور آپ پڑھ رہے تھے:

﴿ أَلْهَاكُمُ التَّكَاثُرُ ﴾ پھر فرمایا کہتا ہے ابن آدم یہ میرا مال ہے یہ میرا مال ہے اور نہیں ہے مال تیرا مگر جو تو نے صدقہ دیا اور جلدی کر دیا اس کو یعنی اس کا اجر اللہ کے یہاں پائے گا یا کھایا اور فنا کر دیا یا پہنا اور پرانا کر دیا۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

❀❀❀❀

۳۲۔ باب منه في فضل الاكتفاء بالكفاف وبذل الفضل

برابر سرابر مال پر اکتفا کرنا اور زائد مال خرچ کرنا

(۲۳۴۳) عَنْ أَبِي أُمَامَةَ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : ((يَا ابْنَ آدَمَ إِنَّكَ إِنْ تَبْذُلَ الْفَضْلَ خَيْرٌ لَّكَ، وَإِنْ تُمْسِكْهُ شَرٌّ لَّكَ، وَلَا تُلَامُ عَلَى كَفَافٍ وَابْدَأْ بِمَنْ تَعُوْلُ، وَالْيَدُ الْعُلْيَا خَيْرٌ مِنَ الْيَدِ السُّفْلَى)).

(اسنادہ صحیح) (الارواء: ۲/۳۱۸)

ترجمہ: روایت ہے ابو امامہ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے: اے بیٹے آدم کے! اگر خرچ کر دے تو اپنی حاجت سے زیادہ چیز کو یعنی صدقات و خیرات میں یا بھائیوں کی مدارات میں تو بہتر ہے تیرے لیے اور اگر روک رکھے تو بدتر ہے تیرے لیے اور ملامت نہ کیا جائے گا تو اپنے بقدر کفاف خرچ کرنے میں اور صدقات و خیرات میں شروع کر اس کے دینے سے جس کے تو خرچ کا متکفل ہوتا ہے اور اوپر کا ہاتھ یعنی دینے والا بہتر ہے نیچے والے ہاتھ سے یعنی لینے والے ہاتھ سے۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور شداد بن عبداللہ کی کنیت ابو عمار ہے۔

❀❀❀❀

۳۳۔ باب في التوكل على الله

اللہ پر توکل کرنے کے بیان میں

(۲۳۴۴) عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : ((لَوْ أَنَّكُمْ كُنْتُمْ تَوَكَّلُوْنَ عَلَى اللّٰهِ حَقَّ تَوَكُّلِهِ لَرُزِقْتُمْ كَمَا تُرْزَقُ الطَّيْرُ تَغْدُوْا خِمَاصًا وَ تَرُوْحُ بِطَانًا)). (اسنادہ صحیح) تخریج الاحادیث المختارة (۲۱۷۔ ۲۱۸) سلسلة الاحادیث الصحیحة (۳۱۰) ((احادیث البیوع))

ترجمہ: روایت ہے عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے کہا فرمایا رسول اللہ ﷺ نے: اگر تم توکل کرو اللہ پر جو حق ہے توکل کرنے کا تو رزق ملے تم کو جیسا کہ ملتا ہے چڑیوں کو صبح کو نکلتی ہیں بھوکی اور شام کو آتی ہیں پیٹ بھرے۔

فائدہ : یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے نہیں جانتے ہم اسے مگر اسی سند سے اور ابو تمیم جیشانی کا نام عبداللہ بن مالک ہے۔

❀❀❀❀

(۲۳۴۵) عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ : كَانَ أَخَوَانِ عَلَى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ا فَكَانَ أَحَدُهُمَا يَأْتِي النَّبِيَّا وَالْآخَرُ يَحْتَرِفُ، فَشَكَا الْمُحْتَرِفُ أَخَاهُ إِلَى النَّبِيِّ ا : ((فَقَالَ لَعَلَّكَ تُرْزَقُ بِهِ)).

ترجمہ: روایت ہے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے کہا تھے دو بھائی زمانہ مبارک رسول اللہ ﷺ میں ایک ان میں سے حاضر رہتا تھا نبی ﷺ کی خدمت میں اور دوسرا محنت مزدوری کرتا تھا پس شکایت کی مزدوری کرنے والے نے اپنے بھائی کی نبی ﷺ کے پاس سو فرمایا آپ ﷺ نے: شاید کہ تجھے اسی کی برکت سے روٹی ملتی ہو۔

(اسنادہ صحیح) المشکاۃ: ۵۳۰۸۔ سلسلۃ الاحادیث الصحیحۃ (۲۷۶۹)

❀❀❀❀

۳۴۔ باب: فی الوصف من حیزت له الدنیا

اس کے وصف کے بیان میں جس کے لیے دنیا جمع کردی گئی

(۲۳۴۶) عَنْ سَلَمَةَ بْنِ عُبَيْدِاللّٰهِ بْنِ مِحْصَنٍ الْخَطْمِيِّ عَنْ أَبِيهِ۔ وَكَانَتْ صُحْبَةٌ ۔ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : ((**مَنْ أَصْبَحَ مِنْكُمْ اٰمِنًا فِيْ سِرْبِهٖ مُعَافًى فِيْ جَسَدِهٖ، عِنْدَهٗ قُوْتُ يَوْمِهٖ فَكَأَنَّمَا حِيْزَتْ لَهُ الدُّنْيَا**)). [اسنادہ حسن] سلسلة الاحاديث الصحيحة (۲۳۱۸) ((التعليق الرغيب))

ترجمہ: روایت ہے عبید اللہ رضی اللہ عنہ سے اور ان کو صحبت ہے رسول اللہ ﷺ کی کہا انہوں نے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے: جس نے صبح کی تم میں سے فارغ البالی اور خوش حالی کے ساتھ اپنے نفس پر تندرستی کے ساتھ اپنے جسد سے اس کے پاس قوت ہے اس دن کا تو اس کے لیے گویا سب دنیا سمیٹی گئی۔

فائدہ : یہ حدیث حسن ہے غریب ہے نہیں جانتے ہم اسے مگر مروان بن معاویہ کی روایت سے اور مراد حِیْزَتْ سے یہ کہ جمع کی گئی یعنی لذت اور خوش وقتی دنیا کی، روایت کی ہم سے محمد بن اسماعیل نے انہوں نے حمیدی سے انہوں نے مروان بن معاویہ سے مانند اس کے۔ مترجم کہتا ہے: خلاصہ باب اور سلالہ تفسیر زہد یہ ہے کہ اعتماد علیٰ رب العباد اس قدر ہو کہ اپنے ہاتھ کی چیز سے چندیں ہزار درجہ بڑھ کر اطمینان ہو خزانہ غیبی پر اور وہ ایک صفت قلبی ہے کہ مزید یقین سے حاصل ہوتی ہے اور جب یقین اللہ تعالیٰ کے وعدوں پر ہو جاتا ہے تو رزق کی طرف سے آدمی مطمئن ہو جاتا ہے اس وقت خرچ کرنا مال کا رضائے الٰہی میں اور صبر کرنا مصیبت میں بنظر حصول صلوٰت الٰہی اور رحمت کے نہایت آسان ہو جاتا ہے۔ یہ حقیقت ہے زہد کی نہ وہ کہ سمجھ رکھی ہے بعض ابنائے زمان نے اور اپنی طرف سے گھڑ رکھی ہے کتنے اخوان دوران نے اور یہ خیال کیا ہے کہ گوشت اور گھی اور دودھ دہی چھوڑ دینا اور حلال چیزوں سے متمتع

نہ ہونا اسی کا نام زہد ہے یا ترک نکاح یا ترک جماعات صلوٰۃ یا ترک حقوق نفس کو زہد سمجھا ہے، سو باطل کیا حدیث اول نے اس زہد مخترع کو اور انکار کیا زاہدان جاہل پر کہ جو حقوق نفس اور حظوظ نفس میں تمیز نہ کر سکے اس بلا میں گرفتار ہوئے ہیں اور مباح کیا نفس انسان کے لیے حقوق ضروریہ کو اور جائز کیا اس سے منتفع ہونے کو حدیث ثانی نے مثل سکنیٰ اور ثوب وظروف ضروری وغیرہ کے پس منتفع ہونا اس سے خلاف زہد نہیں مگر یہ کہ ان اشیاء میں اس قدر تکلف کرے اور تکاثر کا خواہاں ہو کہ حد شرعی سے بڑھ جائے اور جمع اثواب وظروف ودیگر متاع خانگی میں اپنی اوقات خراب کرے کہ اس صورت میں زہد سے نکل جائے گا اور لہو میں گرفتار ہو جائے گا بیان کیا اس کو حدیث ثالث نے بلکہ یہ تعلیم فرمائی کہ اصل مال انسان کا تین قسم ہے ❶ جو صدقہ دیا ❷ یا کھایا ❸ یا پہنا اور باقی سب وارثوں کا ہے کہ خرچ وہ کریں گے اور حساب اسے دینا پڑے گا اور مال خرچ کرنے اور اپنے پاس جمع رکھنے کی تفصیل حدیث رابع میں فرمادی کہ جو حاجت سے زیادہ ہو اس سے اور بھائیوں کو منتفع ہونے دے اور حاجت کے موافق اپنے پاس رکھے اور حاجتوں کی تفصیل وہ ہے جو حدیث ثانی میں گزری، پس حد باندھ دی شارع نے انفاق وامساک مال کی حدیث رابع میں اور اجازت دی امساک کی بقدر کفاف کے اور یہ بھی فرمادیا کہ پہلے ان کو دینا جن کی روٹی اپنے ذمہ ہے۔ پھر فرمایا کہ اگر اس فضل مال کے خرچ کرنے میں یہ خیال آئے کہ رہے گا تو ہمارے کام آئے گا اور شاید ہم کو اور نہ ملے تو حدیث خامس میں فرمادیا کہ اگر توکل کرو گے تو چڑیوں کی طرح تم کو رزق ملے گا بغیر محنت ومزدوری ومشقت کے اس لیے کہ جو ان کا رزق ہے وہی تمہارا بھی ہے پھر وہ ہر روز بھوکے اٹھتے ہیں پیٹ بھرے آشیانوں میں آتے ہیں، تعجب ہے کہ تم انسان ہو کر توکل میں ان سے کم ہو پھر یہ بھی فرمادیا کہ فضل مال سے اپنے بھائیوں کی مدارات کرنے میں اور رزق میں برکت ہوتی ہے نہ حرکت چنانچہ حدیث سادس جس میں دو بھائیوں کا ذکر ہے اسی پر دال ہے پھر جمع مال کی ایک حد معین کردی کہ ایک روز کا قوت آدمی کے پاس ہو تو سمجھے کہ ساری دنیا کی نعمت ہے نہ یہ کہ طالب ہو ہزار برس کے رزق کا کہ خلاف زہد ہے چنانچہ یہی مضمون ہے حدیث سابع کا، انتہیٰ مافی الباب۔

❀❀❀❀

۳۵۔ بَابُ : مَا جَآءَ فِي الْكَفَافِ وَالصَّبْرِ عَلَيْهِ

برابر سرابر روزی پر صبر کرنے کے بیان میں

(۲۳۴۷) عَنْ اَبِیْ اُمَامَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ : ((اِنَّ اَغْبَطَ اَوْلِیَآئِیْ عِنْدِیْ لَمُؤْمِنٌ خَفِیْفُ الْحَاذِ ذُوْحَظٍّ مِنَ الصَّلٰوةِ، اَحْسَنَ عِبَادَةَ رَبِّهٖ وَاَطَاعَهُ فِي السِّرِّ وَكَانَ غَامِضًا فِي النَّاسِ لَا يُشَارُ اِلَيْهِ بِالْاَصَابِعِ، وَكَانَ رِزْقُهُ كَفَافًا فَصَبَرَ عَلٰى ذٰلِكَ. ثُمَّ نَفَضَ بِيَدَيْهِ فَقَالَ عُجِّلَتْ مَنِيَّتُهُ قَلَّتْ بَوَاكِيْهِ قَلَّ تُرَاثُهُ))

وَبِهٰذَا الْاِسْنَادِ عَنِ النَّبِيِّ قَالَ: ((عَرَضَ عَلَيَّ رَبِّيْ لِيَجْعَلَ بَطْحَآءَ مَكَّةَ ذَهَبًا. قُلْتُ: لَا يَارَبِّ وَلٰكِنْ اَشْبَعُ يَوْمًا، وَاَجُوْعُ يَوْمًا اَوْقَالَ ثَلَاثًا اَوْنَحْوُ هٰذَا، فَاِذَاجُعْتُ تَضَرَّعْتُ اِلَيْكَ وَذَكَرْتُكَ، فَاِذَا

شَبِعْتُ شَكَرْتُكَ وَحَمِدْتُكَ)). [اسناده ضعيف] تخريج مشكاة المصابيح (٥١٨٩۔ التحقيق الثانى)
اس کی سند علی بن یزید کی وجہ سے ضعیف ہے

ترجمہ: روایت ہے ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے کہ نبی ﷺ نے فرمایا، رشک کرنے کے لائق میرے دوستوں میں میرے نزدیک ہلکی بار برداری والا نماز میں بہت حصہ رکھنے والا کہ اچھی کی اس نے عبادت اپنے رب کی اور فرمانبرداری کی اس نے خلوت میں اور دبا ہوا رہا لوگوں میں کہ اشارہ نہیں کیا جاتا اس کی طرف انگلیوں سے یعنی بسبب شہرت کے اور ہو رزق اس کا بقدر کفایت پھر صبر کیا اس نے اس پر۔ پھر ٹھونکا زمین کو اپنے ہاتھ سے اور فرمایا: جلدی آئی موت اس کی تھوڑی ہوئیں رونے والیاں اس کی کم ہوئی میراث اس کی۔ اور اسی اسناد سے مروی ہے نبی ﷺ سے کہ فرمایا آپ ﷺ نے: پیش کیا میرے رب نے مجھ پر اس بات کو کہ کر دے کنکریلی زمین مکہ کی سونا، کہا میں نے نہیں اے پروردگار میرے! لیکن میں چاہتا ہوں کہ آسودہ سیر رہوں ایک دن، اور بھوکا رہوں ایک دن، یا فرمایا تین دن یا اس کی مانند اور کچھ فرمایا، پھر جب میں بھوکا ہوں عاجزی اور مسکنت ظاہر کروں تیری طرف اور یاد کروں تجھ کو اور جب میں آسودہ و سیر ہوں شکر کروں تیرا اور حمد بجالاؤں تیری۔

فائدہ: اس باب میں فضالہ بن عبید رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث حسن ہے اور قاسم بیٹے ہیں عبدالرحمٰن کے اور کنیت ان کی ابوعبدالرحمٰن ہے اور وہ مولیٰ ہیں عبدالرحمٰن بن خالد بن یزید بن معاویہ کے اور وہ شامی ہیں ثقہ ہیں اور علی بن زید ضعیف ہیں حدیث میں اور کنیت ان کی عبدالملک ہے۔ مترجم کہتا ہے کہ قولہ: ہلکی بار برداری والا یعنی اہل وعیال اور دنیا کے اشغال اور ساز و سامان کم رکھتا ہے۔ قولہ: نماز میں...... الخ یعنی نماز دل لگا کر خلوص سے باادائے سنن و مستحبات وحفظ فرائض وواجبات ادا کرتا ہے اور جمعہ اور جماعات میں بطیب خاطر حاضر رہتا ہے۔ قولہ: اور دبا ہوا رہا...... الخ یعنی لوگوں میں شہرت اور نام نہیں چاہتا اور ان پر غلبہ اور تسلط اور سلطان کا خواہاں اور جویاں نہیں بلکہ گوشۂ خمول میں اپنے رب کی عبادت میں جلوۃً وخلوۃً اس کی اطاعت میں مشغول ہے۔ قولہ: پھر ٹھونکا زمین کو آنحضرت ﷺ نے۔ تورپشتی نے کہا مراد اس سے نوک انگشت کا مارنا ہے زمین پر یا دوسرے ہاتھ کی انگلیوں پر غرض بہرحال بیان کرنا تقلیل شے کا جب منظور ہوتا ہے تب ایسا کرتے ہیں پس بیان فرمائی آپ نے اس کے بعد کمی عمر کی اور قلت عورتوں کی جو اس پر روویں خواہ بیبیاں ہوں یا اور عزیز واقارب اور قلت اس کی میراث کی کہ بہت سامان ومتاع جمع نہ کیا اور بہت ساز و سامان دنیا کا نہ چھوڑا کچھ ضروری چیزیں اپنے استعمال میں لایا اور چل بسا۔ قولہ: فرمایا آپ نے: پیش کیا میرے رب نے...... الخ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ فقر رسول اللہ ﷺ کا اختیاری تھا نہ اضطراری اور یہی موجب فضیلت ہے اور سبب فخر اور اضطراری کہ جس سے بندہ مضطر ہے اس کو سبب کفر فرمایا۔

❀❀❀❀

(٢٣٤٨) عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ عَمْرٍو : اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ : ((قَدْ اَفْلَحَ مَنْ اَسْلَمَ وَرُزِقَ كَفَافًا وَقَنَّعَهُ اللهُ
[اسناده صحيح] سلسلة الاحاديث الصحيحة (١٢٩) تخريج مشكلة الفقر (١٨)

ترجمہ: روایت ہے عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مراد کو پہنچا اور عذاب اخروی سے نجات پائی اس شخص نے کہ اسلام لایا اور رزق ملا اس کو بقدر کفایت اور قناعت دے اسے اللہ عزوجل۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

❀❀❀❀

(۲۳۴۹) **عَنْ فُضَالَةَ** بْنِ عُبَيْدٍ اَنَّهُ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ : ((**طُوْبٰى لِمَنْ هُدِىَ لِـلْإِسْلَامِ وَكَانَ عَيْشُهُ كَفَافًا وَقَنَعَ**)). (اسناده صحيح) التعليق الرغيب: ۲/ ۱۱۔ سلسلة الاحاديث الصحيحه: (۱۵۰۶)

ترجمہ: روایت ہے فضالہ بن عبید رضی اللہ عنہ سے کہ انہوں نے سنا رسول اللہ ﷺ سے کہ فرماتے تھے: مبارکبادی ہے اس شخص کو کہ ہدایت پائی اس نے طرف اسلام کے اور روٹی ملی اس کو بقدر کفایت اور قناعت کی اس نے۔

فائدہ: یہ حدیث صحیح ہے اور ابو ہانی خولانی کا نام حمید بن ہانی ہے۔

❀❀❀❀

۳۶۔ بَابُ: مَا جَآءَ فِيْ فَضْلِ الْفَقْرِ

فضیلت فقر کے بیان میں

(۲۳۵۰) **عَنْ عَبْدِاللّٰهِ** بْنِ مُغَفَّلٍ قَالَ: قَالَ رَجُلٌ لِلنَّبِيِّ ﷺ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ! وَاللّٰهِ اِنِّيْ لَاُحِبُّكَ، فَقَالَ: ((**اُنْظُرْ مَا تَقُوْلُ**)) قَالَ وَاللّٰهِ اِنِّيْ لَاُحِبُّكَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ، قَالَ: ((**اِنْ كُنْتَ تُحِبُّنِيْ فَاَعِدَّ لِلْفَقْرِ تِجْفَافًا فَاِنَّ الْفَقْرَ اَسْرَعُ اِلٰى مَنْ يُّحِبُّنِيْ مِنَ السَّيْلِ اِلٰى مُنْتَهَاهُ**)). اسناده ضعيف۔ سلسلة الاحاديث الضعيفة: ۱۶۸۱۔ ضعيف الجامع الصغير: ۱۲۹۷) ((اس میں روح بن اسلم راوی ضعیف ہے۔))

ترجمہ: روایت ہے عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ سے کہ کہا ایک مرد نے نبی ﷺ سے کہ یا رسول اللہ ﷺ! قسم ہے اللہ کی میں آپ کو دوست رکھتا ہوں تو فرمایا آپ ﷺ نے: دیکھ سمجھ تو کیا کہتا ہے کہا اس نے میں دوست رکھتا ہوں آپ کو، کہا یہ تین بار، فرمایا آپ ﷺ نے: اگر تو مجھے دوست رکھتا ہے تو تیار کر فقر کے لیے ایک جھول اس لیے کہ فقر بہت جلد آنے والا ہے اس کی طرف جو مجھے دوست رکھے بہاؤ سے بھی زیادہ اپنے منتہا کی طرف۔

فائدہ: روایت کی ہم سے نضر بن علی نے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے شداد بن ابی طلحہ سے اس کی مانند ہم معنی یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اور ابو وازع راسبی کا نام جابر بن عمرو ہے اور وہ بصری ہیں۔ مترجم کہتا ہے اَعَدَّ لِلْفَقْرِ تِجْفَافًا یعنی تیار کر فقر کے لیے تجفاف کو۔ تجفاف بکسر تا و سکون جیم ایک چیز ہے مثل زرہ کی اس کو لڑائی کے وقت گھوڑے کو پہناتے ہیں مراد اس سے یہ ہے کہ فقر کے لیے مستعد رہ اگر مجھے دوست رکھتا ہے۔

۳۷۔ بَابُ : مَا جَآءَ اَنَّ فُقَرَآءَ الْمُهَاجِرِيْنَ يَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ قَبْلَ اَغْنِيَائِهِمْ

اس بیان میں کہ فقراء مہاجرین مالداروں سے پہلے جنت میں داخل ہوں گے

(۲۳۵۱)عَنْ أَبِى سَعِيْدٍ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : ((فُقَرَاءُ الْمُهَاجِرِيْنَ يَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ قَبْلَ اَغْنِيَائِهِمْ بِخَمْسِ مِائَةِ عَامٍ)). (اسناده صحيح) تخريج مشكاة المصابيح ۲۱۹۸۔ التحقيق الثانى) تحقيق رفع الاستار لابطال ادلة القائلين بفناء النار (ص ۱۰۶)

ترجمہ: روایت ہے ابوسعید رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا انہوں نے فرمایا رسول اللہ ﷺ نے: فقراء مہاجرین داخل ہوں گے جنت میں اغنیاء سے پانچ سو برس پیشتر۔

فائدہ :اس باب میں ابوہریرہ رضی اللہ عنہ اور عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما اور جابر رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اس سند سے۔

❀❀❀❀

(۲۳۵۲)عَنْ اَنَسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ : ((اَللّٰهُمَّ اَحْيِنِىْ مِسْكِيْنًا وَاَمِتْنِىْ مِسْكِيْنًا وَاحْشُرْنِىْ فِىْ زُمْرَةِ الْمَسَاكِيْنِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ)) فَقَالَتْ عَائِشَةُ لِمَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ؟ قَالَ: ((اِنَّهُمْ يَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ قَبْلَ اَغْنِيَائِهِمْ بِاَرْبَعِيْنَ خَرِيْفًا، يَا عَائِشَةُ! لَا تَرُدِّى الْمِسْكِيْنَ وَلَوْ بِشِقِّ تَمْرَةٍ، يَا عَائِشَةُ! اَحِبِّى الْمَسَاكِيْنَ وَقَرِّبِيْهِمْ فَاِنَّ اللّٰهَ يُقَرِّبُكِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ)).

(اسناده صحيح) سلسلة الاحاديث الصحيحة (۳۰۸) ارواء الغليل (۸۶۱)

ترجمہ: روایت ہے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے کہ رسول اللہ ﷺ نے دعا کی کہ یا اللہ! زندہ رکھ مجھے مسکین اور مار مجھے مسکین اور اٹھا مجھے مسکینوں کے گروہ سے قیامت کے دن۔ سو کہا عائشہ رضی اللہ عنہا نے کیوں یارسول اللہ ﷺ! فرمایا آپ ﷺ نے: داخل ہوں گے مساکین جنت میں اغنیاء سے چالیس برس پیشتر، اے عائشہ! مت پھیر مسکین کو اور دے اسے اگرچہ ایک کھجور کی بھانک ہو، اے عائشہ! دوست رکھ مساکین کو اور نزدیک ہو تو ان سے کہ بے شک اللہ تعالیٰ نزدیک کرے گا تجھ کو قیامت کے دن (یعنی اپنی درگاہ میں مراتب ومناقب عنایت فرمائے گا)۔

فائدہ : یہ حدیث غریب ہے۔ مترجم کہتا ہے کہ اختلاف ہے علماء کا مساکین اور فقراء کی تعریف میں، سو ابن عباس رضی اللہ عنہما اور قتادہ رحمہ اللہ اور عکرمہ رحمہ اللہ نے کہا فقیر وہ ہے جو سوال نہ کرے اور مسکین جو سوال کرے اور ابن عمر رضی اللہ عنہما نے کہا فقیر وہ نہیں جو درہم پر درہم جوڑ جوڑ کر رکھے اور تمر پر تمر ولیکن فقیر وہ ہے جو اپنے نفس سے متقی ہو اور نہ ہو اس کے پاس مگر کپڑا واسطے عورت کے اور قدرت نہ رکھتا ہو کسی شے پر جہاں اس کو عدم سوال کے سبب غنی جانتے ہوں اور قتادہ رحمہ اللہ نے کہا فقیر محتاج زمن اور مسکین محتاج تندرست ہے

اور عکرمہ رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ فقراء مسلمین میں سے ہیں اور مساکین اہل کتاب سے اور امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ فقیر وہ ہے جو مال اور حرفہ نہ رکھتا ہو زمن ہو خواہ غیر زمن اور مسکین وہ ہے جسے مال و حرفہ نہ ہو مگر کفایت نہ کرتا ہو سائل ہو خواہ غیر سائل اور مسکین ان کے نزدیک خوشحال ہے فقیر سے اس لیے کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ﴿ اَمَّا السَّفِيْنَةُ فَكَانَتْ لِمَسَاكِيْنَ ﴾ پس مسکین کہا ان کو باوجود اس کے کہ ان کے مال سے تھا سفینہ اور وہ اس میں اہل حرفہ تھے اور یہ قول مستند بکتاب اللہ ہے اور اصحاب رائے کے نزدیک فقیر خوشحال ہے مسکین سے اور قتیبی نے کہا فقیر وہ ہے جو بقدر کفایت روٹی رکھتا ہو اور مسکین وہ ہے کہ جس کے پاس کچھ نہ ہو اور بعضوں نے کہا فقیر وہ ہے کہ جس کا مسکن و خادم ہو اور مسکین وہ جو کچھ نہ رکھتا ہو اور بعضوں نے کہا جو کسی شے کا مفتقر ہو وہ فقیر ہے اگرچہ اپنے غیر سے غنی ہو اس لیے کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے ﴿ اَنْتُمُ الْفُقَرَآءُ اِلَى اللّٰهِ ﴾ اور مسکین وہ ہے جو ہر شے کا محتاج ہو گیا تو نہیں دیکھتا کہ اللہ تعالیٰ نے ترغیب دی اس کے طعام کی اور طعام کفارہ کا مستحق اس کو کیا اور کوئی محتاجی زیادہ نہیں ہے اس سے کہ بشر سد جوع کا محتاج ہو اور ابراہیم نخعی نے کہا فقراء وہ ہیں جو ہجرت کر چکے ہوں اور مساکین جنہوں نے ہجرت نہ کی ہو۔

حاصل کلام یہ ہے کہ فقر و مسکنت دونوں عبارت ہیں حاجت سے اور ضعف حال سے سو فقیر وہ ہے کہ حاجت نے اس کی فقار ظہر توڑ دی ہو اور مسکین وہ ہے کہ ضعیف ہو گیا نفس اس کا اور ساکن ہو گیا طلب قوت کی حرکت سے، غرض فقیر فقار سے مشتق ہے اور مسکین سکون سے (ہذا ما ذکر البغوی رحمۃ اللہ علیہ فی قولہ تعالیٰ ﴿ اِنَّمَا الصَّدَقَاتُ لِلْفُقَرَاءِ وَالْمَسَاكِيْنِ ﴾ .

❀ ❀ ❀ ❀

(۲۳۵۳) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : ((يَدْخُلُ الْفُقَرَاءُ الْجَنَّةَ قَبْلَ الْاَغْنِيَآءِ بِخَمْسِ مِائَةِ عَامٍ، نِصْفِ يَوْمٍ)). (حسن صحيح)تخريج مشكاة المصابيح (٥٢٤٣/ التحقيق الثانى) (تحقيق الاستاد (ايضاً)

ترجمہ: روایت ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے: داخل ہوں گے فقراء جنت میں پانچ سو برس پیشتر اغنیاء سے کہ وہ آدھا دن ہے قیامت کا۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

❀ ❀ ❀ ❀

(۲۳۵۴) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : ((يَدْخُلُ فُقَرَاءُ الْمُسْلِمِيْنَ الْجَنَّةَ قَبْلَ اَغْنِيَائِهِمْ بِنِصْفِ يَوْمٍ، وَهُوَ خَمْسُ مِائَةِ عَامٍ)).(حسن صحيح) انظر الحديث (٢٣٥٣)

ترجمہ: روایت ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے: داخل ہوں گے فقراء مسلمین جنت میں اغنیاء سے آدھا دن پیشتر اور وہ پانچ سو برس ہے۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔ مترجم کہتا ہے کہ بعض روایتوں میں مدت تقدیم فقراء کی اغنیاء پر پانچ سو برس وارد ہوئے ہیں

اور بعض میں چالیس برس، تطبیق اس میں اس طرح ہے کہ فقیر دو قسم کے ہیں ایک قانع دوسرے غیر قانع پس اول پانچ سو برس تقدم رکھتے ہیں اور دوسرے چالیس برس۔

❀❀❀❀

(۲۳۵۵)عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ : ((يَدْخُلُ فُقَرَاءُ الْمُسْلِمِيْنَ الْجَنَّةَ قَبْلَ اَغْنِيَآءِ هِمْ بِاَرْبَعِيْنَ خَرِيْفًا)). (اسناده صحیح) بلفظ : فقراء المهاجرين.

ترجمہ: روایت ہے جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: داخل ہوں گے فقراء مسلمین جنت میں ان کے اغنیاء سے چالیس برس پیشتر۔

فائدہ : یہ حدیث حسن ہے۔

❀❀❀❀

۳۸۔ بَابُ: مَا جَآءَ فِيْ مَعِيْشَةِ النَّبِيِّ ﷺ وَاَهْلِهِ

نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے گھر والوں کی معاش کے بیان میں

(۲۳۵۶)عَنْ مَسْرُوْقٍ قَالَ : دَخَلْتُ عَلٰى عَائِشَةَ فَدَعَتْ لِيْ بِطَعَامٍ وَقَالَتْ مَا اَشْبَعُ مِنْ طَعَامٍ فَاَشَآءُ اَنْ اَبْكِيَ اِلَّا بَكَيْتُ۔ قَالَ: قُلْتُ: لِمَ؟ قَالَتْ۔ اَذْكُرُ الْحَالَ الَّتِيْ فَارَقَ عَلَيْهَارَسُوْلُ اللّٰهِ ا الدُّنْيَا: وَاللّٰهِ مَا شَبِعَ مِنْ خُبْزٍ وَلَحْمٍ مَرَّتَيْنِ فِيْ يَوْمٍ. (اسناده ضعيف) التعليق الرغيب : ۴/ ۱۰۹۔ مختصر الشمائل (۱۲۸)

ترجمہ: روایت ہے مسروق سے کہا داخل ہوا میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا ام المومنین کی خدمت میں سو منگوایا انہوں نے میرے لیے کھانا اور فرمایا: میں سیر نہیں ہوتی ہوں کسی کھانے سے کہ پھر رونا چاہوں پھر روتی ہوں۔ کہا مسروق نے میں نے عرض کی کیوں؟ فرمایا انہوں نے: یاد کرتی ہوں میں اس حال کو کہ چھوڑا اس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دنیا کو، قسم ہے اللہ تعالیٰ کی! نہ سیر ہوئے آپ روٹی اور گوشت سے دوبار ایک دن میں۔

فائدہ : یہ حدیث حسن ہے۔

❀❀❀❀

(۲۳۵۷)عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ : مَاشَبِعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ا مِنْ خُبْزِ شَعِيْرٍ يَوْمَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ حَتّٰى قُبِضَ.
اسناده صحيح۔ مختصر الشمائل : ۱۲۳)

ترجمہ: روایت ہے عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ فرمایا انہوں نے: سیر نہ ہوئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جو کی روٹی سے دو دن پے در پے یہاں تک کہ وفات پائی۔

فائدہ : اس باب میں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

(۲۳۵۸) عَنْ أَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ: مَا شَبِعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَاَهْلُهٗ ثَلَاثًا تِبَاعًا مِنْ خُبْزِ الْبُرِّ حَتّٰی فَارَقَ الدُّنْيَا.
(اسنادہ صحیح) التعلیق الرغیب (۴/۱۰۸)

ترجمہ: روایت ہے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا انہوں نے: نہ سیر ہوئے رسول اللہ ﷺ اور گھر والے آپ کے تین روز پے در پے گیہوں کی روٹی سے یہاں تک کہ چھوڑا دنیا کو۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

❀❀❀❀

(۲۳۵۹) عَنْ سُلَيْمِ بْنِ عَامِرٍ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا أُمَامَةَ يَقُوْلُ: مَا كَانَ يَفْضُلُ، عَنْ اَهْلِ بَيْتِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ خُبْزُ الشَّعِيْرِ. (اسنادہ صحیح) مختصر الشمائل: ۱۲۴۔ التعلیق الرغیب: ۴/۱۱۰)

ترجمہ: روایت ہے ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے کہتے تھے کہ نہ زیادہ ہوتی تھی رسول اللہ ﷺ کے گھر سے روٹی جو کی، یعنی حاجت سے نہ بڑھتی تھی۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے اس سند سے۔

❀❀❀❀

(۲۳۶۰) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَبِيْتُ اللَّيَالِيَ الْمُتَتَابِعَةَ طَاوِيًا وَاَهْلُهٗ لَا يَجِدُوْنَ عَشَآءً، وَكَانَ اَكْثَرُ خُبْزِهِمْ خُبْزَ الشَّعِيْرِ.
(حسن) سلسلة الاحاديث الصحيحة (۲۱۱۹) مختصر الشمائل المحمديه (۱۲۵)

ترجمہ: روایت ہے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہ تھے رسول اللہ ﷺ اور گھر والے آپ کے کاٹتے تھے پے در پے راتوں کو خالی پیٹ نہ پاتے تھے کھانا رات کا اور اکثر خوراک ان کی جو کی روٹی تھی۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

❀❀❀❀

(۲۳۶۱) عَنْ أَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ رِزْقَ اٰلِ مُحَمَّدٍ قُوْتًا)).
(اسنادہ صحیح) سلسلة الاحاديث الصحيحة (۱۳۰)

ترجمہ: روایت ہے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے: یا اللہ! کر دے رزق آل محمد کا بقدر کفایت کے۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

❀❀❀❀

(۲۳۶۲) عَنْ اَنَسٍ قَالَ: كَانَ النَّبِیُّ ﷺ لَا يَدَّخِرُ شَيْئًا لِغَدٍ.
(اسنادہ صحیح) مختصر الشمائل (۳۰۴) التعلیق الرغیب: ۲/۴۲)

ترجمہ: روایت ہے انس رضی اللہ عنہ سے کہا تھے رسول اللہ ﷺ کہ رکھ نہ چھوڑتے کل کے لیے کچھ۔

فائدہ: یہ حدیث غریب ہے اور مروی ہے جعفر بن سلیمان کے سوا اور لوگوں سے کہ روایت کی انہوں نے نبی ﷺ سے مرسلاً۔

❁❁❁❁

(۲۳۶۳) عَنْ اَنَسٍ قَالَ : مَا اَكَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَلٰى خِوَانٍ وَلَا اَكَلَ خُبْزًا مُرَقَّقًا حَتّٰى مَاتَ.

(اسناده صحيح) مختصر الشمائل المحمديه (۱۲۷)

ترجمہ: روایت ہے انس رضی اللہ عنہ سے کہ نہ کھایا رسول اللہ ﷺ نے خوان پر کھانا رکھ کر اور نہ کھائی روٹی باریک یعنی چپاتی یہاں تک کہ وفات پائی۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے، غریب ہے سعید بن ابوعروبہ کی روایت سے۔

❁❁❁❁

(۲۳۶۴) عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ: اَنَّهُ قِيْلَ لَهُ: اَكَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ النَّقِيَّ۔ يَعْنِيْ الْحُوَّارِيَ۔؟ فَقَالَ سَهْلٌ: مَا رَاٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ النَّقِيَّ حَتّٰى لَقِيَ اللّٰهَ فَقِيْلَ لَهُ: هَلْ كَانَتْ لَكُمْ مَنَاخِلُ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ؟ قَالَ: مَا كَانَتْ لَنَا مَنَاخِلُ۔ قِيْلَ: فَكَيْفَ كُنْتُمْ تَصْنَعُوْنَ بِالشَّعِيْرِ؟ قَالَ: كُنَّا نَنْفُخُهُ فَيَطِيْرُ مِنْهُ مَا طَارَ ثُمَّ نُثَرِّيْهِ فَنَعْجِنُهُ.

ترجمہ: روایت ہے سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے کہ ان سے پوچھا کہ رسول اللہ ﷺ نے کبھی کھایا ہے نقی یعنی میدہ؟ سو کہا سہل نے نہ دیکھا رسول اللہ ﷺ نے میدہ یہاں تک کہ ملاقات کی اللہ سے یعنی کھانے کا کیا ذکر ہے آنکھ سے بھی نہیں دیکھا پھر پوچھا ان سے آیا تمہارے پاس چھلنیاں رسول اللہ ﷺ کے زمانہ مبارک میں تھیں کہا نہیں تھیں؟ ہمارے پاس چھلنیاں، پوچھا کیا کرتے تھے جو کے آٹے کو؟ کہا پھونک لیتے ہم اسے پھر اڑتا تھا جو اڑنا ہوتا تھا پھر پانی ڈالتے ہم اس پر اور گوندھ لیتے۔

(اسنادہ صحیح) مختصر الشمائل المحمديه (۱۲۶) التعليق الرغيب (۴/۱۱۱)

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور روایت کی یہ مالک بن انس نے ابوحازم سے۔

❁❁❁❁

۳۹۔ بَابُ: مَا جَآءَ فِيْ مَعِيْشَةِ اَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ

نبی ﷺ کے صحابہ کی معیشت کے بیان میں

(۲۳۶۵) عَنْ قَيْسِ بْنِ اَبِيْ حَازِمٍ، قَالَ: سَمِعْتُ سَعْدَ بْنَ وَقَّاصٍ يَقُوْلُ: اِنِّيْ لَاَوَّلُ رَجُلٍ اَهْرَاقَ دَمًا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ، وَاِنِّيْ لَاَوَّلُ رَجُلٍ رَمٰى بِسَهْمٍ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ، وَلَقَدْ رَاَيْتُنِيْ اَغْزُوْ فِي الْعِصَابَةِ مِنْ اَصْحَابِ

مُحَمَّدٍ ﷺ مَا نَأْكُلُ إِلَّا وَرَقَ الشَّجَرِ وَالْحُبْلَةِ حَتَّى إِنَّ أَحَدَنَا لَيَضَعُ كَمَا تَضَعُ الشَّاةُ وَالْبَعِيرُ وَأَصْبَحَتْ بَنُو أَسَدٍ يُعَزِّرُونِي فِي الدِّينِ، لَقَدْ خِبْتُ إِذًا وَضَلَّ عَمَلِي. (اسناده صحيح) مختصر الشمائل: ١١٤)

ترجمہ: روایت ہے سعد بن وقاص رضی اللہ عنہ سے کہ فرماتے تھے میں پہلا شخص ہوں کہ بہایا خون اللہ کی راہ میں یعنی کفار کو قتل کیا اور میں پہلا شخص ہوں کہ تیر پھینکا اللہ کی راہ میں اور میں نے دیکھا اپنے کو جہاد کرتے ہوئے ایک جماعت میں اصحاب نبی ﷺ سے نہ کھاتے تھے ہم مگر پتے درختوں کے اور حبلہ یہاں تک کہ ایک ہم میں مینگنیاں کرتا تھا جیسے مینگنیاں کرتی ہے بکری یا اونٹ اور اب لگے بنو اسد کے لوگ مجھے طعن کرنے دین میں اگر میں ان کے طعن کے لائق ہوں تو بڑا محروم ہوں اور ضائع گئے میرے عمل۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے بیان کی روایت سے۔

❀❀❀❀

(٢٣٦٦) **حَدَّثَنِي قَيْسٌ قَالَ: سَمِعْتُ** سَعْدَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ: إِنِّي أَوَّلُ رَجُلٍ مِنَ الْعَرَبِ رَمَى بِسَهْمٍ فِي سَبِيلِ اللَّهِ، وَلَقَدْ رَأَيْتُنَا نَغْزُوا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَمَا لَنَا طَعَامٌ إِلَّا الْحُبْلَةُ وَهَذَا السَّمُرُ، حَتَّى إِنَّ أَحَدَنَا لَيَضَعُ كَمَا تَضَعُ الشَّاةُ، ثُمَّ أَصْبَحَتْ بَنُو أَسَدٍ تُعَذِّرُنِي فِي الدِّينِ لَقَدْ خِبْتُ إِذَنْ وَضَلَّ عَمَلِي.

(صحيح) [انظر ماقبله]

ترجمہ: روایت ہے سعد رضی اللہ عنہ سے کہتے تھے کہ میں پہلا آدمی ہوں عرب سے کہ تیر پھینکا اللہ کی راہ میں یعنی جہاد میں اور میں نے دیکھا اپنے کو جہاد کرتے ہوئے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ اور نہ تھا ہمارے واسطے کھانا مگر حبلہ اور یہ سمر یہاں تک کہ ایک ہم کا مینگنیاں کرتا تھا جیسا کہ مینگنی کرتی ہے بکری پھر اب لگے بنو اسد کے لوگ مجھے ملامت کرنے دین میں اگر میں ان کی ملامت کے لائق ہوا تو محروم ہوا اس وقت اور ضائع ہو گئیں میری سب نیکیاں۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور اس باب میں عتبہ بن غزوان سے بھی روایت ہے۔ مترجم کہتا ہے کہ حُبلہ بالضم انگور اور بیخ انگور اور میوہ خاردار درختوں کا یا میوہ درخت سلم اور طلح وسیال کا کہ ایک نوع ہے درخت پر خار سے جبل بروزن قفل اس کی جمع ہے اور معنی ثالث مراد ہے اور سَمُر بھی ایک درخت کا نام ہے کہ طلح کی قسم سے ہے واحد اس کا سَمُرہ ہے اور حضرت سعد امام تھے قبیلہ بنی اسد میں اور انہوں نے ان کی شکایت بے جا کی اور شکوہ کیا حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس کہ ان کو نماز خوب نہیں آتی اس کے جواب میں حضرت سعد نے یہ مضمون فرمایا اور اپنا سابقہ اسلام اور حسن تائید اسلام میں بیان کیے۔

❀❀❀❀

(٢٣٦٧) **عَنْ** مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ قَالَ: كُنَّا عِنْدَ أَبِي هُرَيْرَةَ وَعَلَيْهِ ثَوْبَانِ مُمَشَّقَانِ مِنْ كَتَّانٍ فَمَخَطَ فِي أَحَدِهِمَا ثُمَّ قَالَ بَخٍ بَخٍ يَتَمَخَّطُ أَبُو هُرَيْرَةَ فِي الْكَتَّانِ، لَقَدْ رَأَيْتُنِي وَإِنِّي لَأَخِرُّ فِيمَا بَيْنَ مِنْبَرِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ

وَحُجْرَةَ عَائِشَةَ مِنَ الْجُوعِ مَغْشِيًّا عَلَيَّ فَيَجِيءُ الْجَائِي فَيَضَعُ رِجْلَهُ عَلَى عُنُقِي يَرٰى اَنَّ بِيَ الْجُنُوْنَ وَمَابِيْ جُنُوْنٌ وَمَا هُوَ اِلَّا الْجُوْعُ. (اسناده صحيح)

ترجمہ: روایت ہے محمد بن سیرین سے کہا تھے ہم ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے پاس اوران کے دو کپڑے تھے رنگے ہوئے مشق میں بنے ہوئے کتان سے پس ناک پونچھی انہوں نے ان میں سے ایک کپڑے میں پھر کہا واہ واہ ناک پونچھتا ہے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کتان میں بے شک میں نے دیکھا اپنے کو کہ گر پڑا تھا میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے منبر کے آگے اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے حجرہ کے پاس مارے بھوک کے بے ہوش ہو کے پھر آنے والا آتا تھا اور میری گردن پر پیر رکھتا تھا اور مجھے سمجھتا تھا کہ جنون ہے اور مجھے کچھ جنون نہ تھا سوائے بھوک کے۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے۔ مترجم کہتا ہے کہ کتان بالفتح وتشدید تا ایک نبات ہے بقدر ایک ذراع کے پتا اس کا باریک اور پھول لاجوردی پوست اس کا مانند روئی کے کات کر کپڑا بناتے ہیں اور کپڑا اس کا معتدل ہوتا ہے گرمی اور سردی میں اور بدن میں نہیں لپٹتا اور رافع حرارت اور باعث ہے تقلیل عرق کا اور کھجلی اور ورم کو نافع ہے اور جوئیں اس میں کم پڑتی ہیں اور تخم کو اس کے ہندی میں السی کہتے ہیں اور ملک شام اور دمشق سے اس کی چھال کے کپڑے بہت آتے ہیں اور حرمین شریفین زاد هما الله شرفاً و تعظیماً میں اکثر قمیض اس کی بناتے ہیں اور اور مشق بکسر میم گل سرخ رنگ کہ اس میں کپڑے رنگتے ہیں۔

❀❀❀❀

(۲۳۶۸) عَنْ فُضَالَةَ بْنِ عُبَيْدٍ : أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ اِذَا صَلّٰى بِالنَّاسِ يَخِرُّ رِجَالٌ مِنْ قَامَتِهِمْ فِي الصَّلٰوةِ مِنَ الْخَصَاصَةِ وَهُمْ اَصْحَابُ الصُّفَّةِ حَتّٰى تَقُوْلَ الْاَعْرَابُ: هٰؤُلَاءِ مَجَانِيْنُ اَوْ مَجَانُوْنَ، فَاِذَاصَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِنْصَرَفَ اِلَيْهِمْ، فَقَالَ: **((لَوْ تَعْلَمُوْنَ مَا لَكُمْ عِنْدَاللّٰهِ لَاَحْبَبْتُمْ اَنْ تَزْدَادُوْا فَاقَةً وَحَاجَةً))** قَالَ فَضَالَةُ وَاَنَا يَوْمَئِذٍ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ.

(اسناده صحيح) (التعليق الرغيب: ٤/ ١٢٠)

ترجمہ: روایت ہے فضالہ بن عبید رضی اللہ عنہ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز پڑھاتے لوگوں کو گر پڑتے بہت لوگ کھڑے کھڑے نماز میں بھوک کے سبب سے اور وہ اصحاب صفہ تھے یہاں تک کہ اعراب کہتے یہ مجنون ہیں پھر جب نماز پڑھ چکتے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جاتے ان کے پاس اور فرماتے اگر تم کو معلوم ہو جو مرتبہ تمہارا ہے اللہ کے نزدیک اور جو ثواب ہے اس فقر و فاقہ کا اس کی درگاہ میں تو دوست رکھتے تم کہ زیادہ ہو تم کو فاقہ اور حاجت، کہا فضالہ رضی اللہ عنہ نے میں اس وقت ساتھ تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے مترجم کہتا ہے کہ صفۃ الدار پیش دالان اور اصحاب صفہ کچھ صحابی تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کہ مسجد کے پیش دالان میں رہتے تھے اور کسی طرح کا حرفہ اور امور دنیوی میں مشغول نہ ہوتے بلکہ شبانہ روز تحصیل علوم دین اور حفظ احادیث

نبوی میں شاغل رہتے، ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بھی انہی میں تھے اور عدد ان کے باختلاف زمان مختلف ہوتے تھے لفظ صوفی بھی اسی سے مشتق ہے اور اعراب گاؤں کے رہنے والے جن کو عربی میں بدوی اور ہندی میں گنوار کہتے ہیں۔

❀❀❀❀

(۲۳۶۹) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: خَرَجَ النَّبِيُّ ﷺ فِي سَاعَةٍ لَا يَخْرُجُ فِيهَا، وَلَا يَلْقَاهُ فِيهَا اَحَدٌ، فَاَتَاهُ اَبُوبَكْرٍ فَقَالَ: ((مَا جَآءَ بِكَ يَا اَبَابَكْرٍ؟)) فَقَالَ: خَرَجْتُ اَلْقٰى رَسُوْلَ اللّٰهِ ا وَاَنْظُرُفِيْ وَجْهِهٖ وَالتَّسْلِيْمَ عَلَيْهِ، فَلَمْ يَلْبَثْ اَنْ جَاءَ عُمَرُ، فَقَالَ ((مَا جَآءَ بِكَ يَا عُمَرُ؟)) قَالَ الْجُوْعُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! قَالَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((وَ اَنَا قَدْ وَجَدْتُ بَعْضَ ذٰلِكَ)) فَانْطَلَقُوْا اِلٰى مَنْزِلِ أَبِي الْهَيْثَمِ بْنِ التَّيِّهَانِ الْاَنْصَارِيِّ، وَكَانَ رَجُلًا كَثِيْرَ النَّخْلِ وَالشَّاءِ وَلَمْ يَكُنْ لَهٗ خَدَمٌ فَلَمْ يَجِدُوْهُ، فَقَالُوْا لِامْرَأَتِهٖ: اَيْنَ صَاحِبُكِ؟ فَقَالَتْ: انْطَلَقَ يَسْتَعْذِبُ لَنَا الْمَآءَ، وَلَمْ يَلْبَثُوْا اَنْ جَآءَ اَبُوالْهَيْثَمِ بِقِرْبَةٍ يَزْعَبُهَا فَوَضَعَهَا ثُمَّ جَآءَ يَلْتَزِمُ النَّبِيَّ ﷺ وَيَفْدِيْهِ بِأَبِيْهِ وَاُمِّهٖ، ثُمَّ انْطَلَقَ بِهِمْ اِلٰى حَدِيْقَتِهٖ فَبَسَطَ لَهُمْ بِسَاطًا، ثُمَّ انْطَلَقَ اِلٰى نَخْلَةٍ فَجَآءَ بِقِنْوٍ فَوَضَعَهٗ۔ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ ((اَفَلَا تَنَقَّيْتَ لَنَا مِنْ رُطَبِهٖ؟)) فَقَالَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ! اِنِّيْ اَرَدْتُّ اَنْ تَخْتَارُوْا اَوْقَالَ تَخَيَّرُوْا مِنْ رُطَبِهٖ وَبُسْرِهٖ فَاَكَلُوْا وَشَرِبُوْا مِنْ ذٰلِكَ الْمَآءَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((هٰذَا وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ مِنَ النَّعِيْمِ الَّذِيْ تُسْاَلُوْنَ عَنْهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ظِلٌّ بَارِدٌ وَرُطَبٌ طَيِّبٌ وَمَآءٌ بَارِدٌ)). فَانْطَلَقَ اَبُوالْهَيْثَمِ لِيَصْنَعَ لَهُمْ طَعَامًا فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((لَاتَذْبَحَنَّ ذَاتَ دَرٍّ)). قَالَ فَذَبَحَ لَهُمْ عَنَاقًا اَوْجَدْيًا فَاَتَاهُمْ بِهَا فَاَكَلُوْا فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((هَلْ لَكَ خَادِمٌ؟)) قَالَ: لَا قَالَ: ((فَاِذَا اَتَانَا سَبْيٌ فَأْتِنَا))، فَاُتِيَ النَّبِيُّ ﷺ بِرَاْسَيْنِ لَيْسَ مَعَهُمَا ثَالِثٌ فَاَتَاهُ اَبُوالْهَيْثَمِ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((اِخْتَرْ مِنْهُمَا)). قَالَ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ! اِخْتَرْلِيْ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((اِنَّ الْمُسْتَشَارَ مُؤْتَمَنٌ خُذْ هٰذَا فَاِنِّيْ رَاَيْتُهٗ يُصَلِّيْ وَاسْتَوْصِ بِهٖ مَعْرُوْفًا)). فَانْطَلَقَ اَبُوالْهَيْثَمِ اِلَى امْرَأَتِهٖ فَاَخْبَرَهَا بِقَوْلِ رَسُوْلِ اللّٰهِ فَقَالَتِ امْرَاَتُهٗ مَا اَنْتَ بِبَالِغٍ مَا قَالَ فِيْهِ النَّبِيُّ اِلَّا اَنْ تُعْتِقَهٗ قَالَ هُوَ عَتِيْقٌ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((اِنَّ اللّٰهَ لَمْ يَبْعَثْ نَبِيًّا وَلَا خَلِيْفَةً اِلَّا وَلَهٗ بَطَانَتَانِ بِطَانَةٌ تَاْمُرُهٗ بِالْمَعْرُوْفِ وَتَنْهَاهُ عَنِ الْمُنْكَرِ وَبِطَانَةٌ لَا تَاْلُوْهُ خَبَالًا وَمَنْ يُوْقَ بِطَانَةَ السُّوْءِ فَقَدْ وُقِيَ)).

ترجمہ: روایت ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ نکلے نبی ﷺ ایسے وقت میں کہ نکلتے تھے اور نہ ملاقات کرتا تھا کوئی شخص ان سے اس وقت میں یعنی آرام وراحت اور گھر میں رہنے کا وقت تھا پھر آئے ان کے پاس ابوبکر سو پوچھا آپ نے: کیا چیز لائی تم کو

اے ابوبکر؟ سوعرض کی انہوں نے نکلا میں اس لیے کہ ملاقات کروں رسول اللہ ﷺ سے اور نظر کروں ان کے چہرۂ مبارک کی طرف اور سلام کروں ان پر پھر ان باتوں کو کچھ دیر نہیں ہوئی کہ اتنے میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ بھی حاضر ہوئے سو پوچھا: کیا چیز لائی تم کو اے عمر؟ عرض کی انہوں نے بھوک لائی مجھ کو یا رسول اللہ ﷺ فرمایا آپ نے: میں نے بھی کچھ اثر پایا بھوک کا، پس مل کر گئے ابوالہیثم بن تیہان کے گھر جو انصار میں سے ایک مرد تھے کہ کھجور اور بکریاں بہت رکھتے تھے اور کوئی ان کا خادم نہ تھا سو نہ پایا ابوالہیثم رضی اللہ عنہ کو گھر میں پس پوچھا ان کی بی بی سے کہ تمہارے صاحب کہاں ہیں؟ سو عرض کی اس نے کہ گئے ہیں میٹھا پانی لینے کو ہمارے واسطے اور کچھ دیر نہ ٹھہرے یہ لوگ کہ اتنے میں ابوالہیثم رضی اللہ عنہ آئے ایک مشک لیے ہوئے کہ اٹھائے ہوئے تھے اس کو سو رکھ دیا انہوں نے مشک کو پھر آ کر لپٹ گئے رسول اللہ ﷺ سے اور کہنے لگے کہ میرے ماں باپ فدا ہیں آپ پر پھر لے گئے ابوالہیثم رضی اللہ عنہ ان سب کو اپنے باغ میں اور ایک بچھونا بچھایا ان کے لیے پھر گئے کھجور کے درخت کے پاس اور لے آئے وہاں سے ایک گچھا کھجوروں کا اور رکھ دیا ان کو نبی ﷺ کے آگے اور فرمایا آپ نے: تم چن کر کیوں نہ لائے رطب ہمارے لیے سو عرض کی انہوں نے یا رسول اللہ ﷺ! میں نے چاہا کہ آپ خود پسند کر لیں ان میں سے یا یہ کہا کہ آپ پسند کر لیجیے پکی اس کی کچوں سے پس کھالی وہ کھجوریں اور پیا اس پانی سے یعنی جو وہ لائے تھے پس فرمایا رسول اللہ ﷺ نے: قسم ہے اس پروردگار کی کہ میری جان اس کے ہاتھ میں ہے! یہ ان نعمتوں سے ہے کہ جس کا سوال کیا جائے گا تم سے قیامت کے دن' تفصیل ان کی یہ ہے سایہ ٹھنڈا یعنی باغ کا اور کھجور خوش مزہ پکی ہوئی پاکیزہ اور پانی سرد' پھر گئے ابوالہیثم رضی اللہ عنہ کہ کچھ کھانا تیار کریں آپ کے واسطے سو فرمایا نبی ﷺ نے: ذبح نہ کرنا تم دودھ والا جانور پھر ذبح کیا انہوں نے ایک بکری کا بچہ مادہ یا نر پھر اسے پکا لائے پھر کھایا ان سب بزرگواروں نے پھر فرمایا نبی ﷺ نے ابوالہیثم رضی اللہ عنہ سے: کیا تمہارے پاس کوئی خادم ہے؟ انہوں نے عرض کی نہیں فرمایا آپ نے: پھر جب آئیں ہمارے پاس قیدی یعنی غنیمت کے تو تم آؤ ہمارے پاس پھر آئے نبی ﷺ کے پاس دو نفر قیدی کہ نہ تھا ان کے ساتھ کوئی تیسرا پھر حاضر ہوئے ان کے پاس ابوالہیثم رضی اللہ عنہ حسب الارشاد آنحضرت ﷺ کے سو فرمایا نبی ﷺ نے: پسند کر لو ان دونوں میں سے۔ سو عرض کی کہ انہوں نے آپ ہی پسند کر دیجیے ان میں سے یا رسول اللہ ﷺ! سو فرمایا نبی ﷺ نے کہ جس سے مشورہ لیا جائے وہ امین ہے یعنی امانت اس کو ضرور ہے اور خیر خواہی اور اچھی بات پر اطلاع دینا سو لو تم اس کو یعنی اشارہ کیا ایک غلام کی طرف اور وجہ ترجیح یہ بیان فرمائی کہ میں نے دیکھا ہے اس کو نماز پڑھتے ہوئے اور حسن معاملت کرو اس کے ساتھ یعنی آرام و راحت سے رکھو' سو آئے ابوالہیثم رضی اللہ عنہ اپنی بیوی کے پاس اور خبر دی ان کو رسول اللہ ﷺ کے قول مبارک کی یعنی حضرت ﷺ نے فرمایا کہ اس غلام کو آرام سے رکھنا سو کہا ان کی بی بی نے کہ تم پوری نہ کر سکو گے وصیت رسول اللہ ﷺ کی جو اس غلام کے باب میں انہوں نے فرمایا ہے یعنی حق تربیت اس غلام کا ادا نہ کر سکو گے مگر یہ کہ آزاد کر دو تم ابھی کو کہا ابوالہیثم نے کہ اسی وقت آزاد ہے

پس فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کہ اللہ تعالیٰ نہیں بھیجتا کسی نبی اور کسی خلیفہ یعنی سلطان کو مگر اس کے دو قسم کے رفیق ہوتے ہیں ایک ایسے کہ حکم کرتے ہیں اس کو اچھے کاموں کا اور روکتے ہیں اسے برے کاموں سے' یعنی مشورہ نیک دیتے ہیں اور برائی بھلائی سے آگاہ کرتے ہیں اور دوسرے قسم وہ کہ قصور کرتے ہیں اس کے خراب کرنے میں پھر جو بچایا گیا رفیقوں کی برائی سے وہ بچایا گیا بڑی آفتوں سے۔ (اسنادہ صحیح) سلسلۃ الاحادیث الصحیحۃ: ۱۶۴۱۔ مختصر الشمائل (۱۱۳)

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے، روایت کی ہم سے صالح بن عبداللہ نے انہوں نے ابوعوانہ سے انہوں نے عبدالملک بن عمیر سے انہوں نے ابوسلمہ رضی اللہ عنہ سے کہ رسول اللہ ﷺ نکلے ایک دن اور ابوبکر اور عمر پھر ذکر کی حدیث ہم معنی حدیث مذکور کے اور نہیں ذکر کیا اس میں ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہونے کا اور حدیث شیبان کی اتم ہے اور اطول ابوعوانہ کی حدیث سے اور شیبان ثقہ ہیں اہلحدیث کے نزدیک اور صاحب کتاب ہیں یعنی صاحب تعلیم۔ مترجم کہتا ہے کہ اس حدیث میں بڑے بڑے فوائد ہیں اول یہ کہ نفرت اور زہد آنحضرت ﷺ کا اور آپ کے اصحاب مبارک کا اور قلت دنیا کی ان کے پاس' اور امتحان ان کا جوع اور ضیق عیش میں کسی کسی وقت اور بعضوں نے خیال کیا ہے کہ یہ حال قبل فتوح بلاد تھا اور بعد فتوح یہ حال نہ رہا حالانکہ یہ زعم باطل ہے اس لیے کہ راوی حدیث ابوہریرہ رضی اللہ عنہ ہیں اور معلوم ہے کہ وہ اسلام لائے ہیں بعد فتح خیبر کے پھر اگر کوئی کہے کہ ممکن ہے کہ راوی نے یہ حال بچشم خود نہ دیکھا ہو بلکہ حضرت سے سن کر بیان کیا ہو اور اس صورت میں جائز ہو سکتا ہے کہ یہ قصہ پیشتر کا ہو تو جواب اس کا یہ ہے کہ یہ خلاف ظاہر ہے و من ادعیٰ خلاف الظاهر فعليه البيان بلکہ امر صواب یہ ہے کہ رسول اللہ ﷺ ہمیشہ راحت و تکلیف میں زندگی گزارتے رہے اور کبھی وسعت خرچ کی پاتے تھے اور کبھی سب خرچ کر کے صبر فرماتے تھے جیسا کہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے بروایت صحیح ثابت ہوا ہے کہ نکلے رسول اللہ ﷺ دنیا سے اور آسودہ نہ ہوئے تھے خبز شعیر سے اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ آل محمد ﷺ جب سے مدینہ میں آئے تین روز پے در پے سیر نہ ہوئے کسی کھانے سے یہاں تک کہ وفات پائی۔ چنانچہ اس مضمون کی کچھ روایتیں اوپر بھی مذکور ہو چکی ہیں' غرض آنحضرت ﷺ کو کبھی فارغ البالی ہوتی تھی پھر بعد تھوڑے عرصہ کے آپ جو کچھ موجود ہوتا تھا سب اطاعت الٰہی میں اور وجوہ بروایثار میں صرف فرما دیتے تھے اور ضیافت اور دین اور اطعام مساکین اور اتیاء طارقین میں خرچ کر دیتے تھے اور یہی عادت تھی شیخین بلکہ اکثر اصحاب کی اور اہل یسار مہاجرین و انصار سے باوجود اس کے کہ خیال خدمت گزاری آپ کی کا بہت رکھتے تھے مگر کسی وقت آپ کی حاجت سے مطلع نہ ہوتے تھے اور کبھی ایسا بھی ہوتا تھا کہ وقت اطلاع کے وہ خود تنگی میں ہوتے تھے اور جو خبردار ہوتا تھا آپ کی حاجت مبارک سے اور قدرت اس کے رفع کی رکھتا تھا فوراً مبادرت فرماتا تھا اس کے پورا کرنے میں لیکن آنحضرت ﷺ باوصف اس کے کبھی اپنا حال ان سے چھپاتے بھی تھے اور ان کی سبکساری چاہتے تھے اور مبادرت کی ابوطلحہ نے جب سنی آواز حضرت ﷺ کی اور پہچانی بھوک آپ کی اور ایسی ہی ہے روایت جابر رضی اللہ عنہ کی خندق میں' اور روایت ابوشعیب انصاری رضی اللہ عنہ کی کہ انہوں نے پہچانا اثر بھوک کا آپ کے چہرۂ مبارک میں اور حکم کیا کھانا پکانے کا اور مانند اس کے بہت سی

روایتیں اس باب میں مشہور ہیں اور ایسا ہی معاملہ اصحاب کا تھا آپس میں کہ نہ واقف ہوتا تھا ایک بھائی دوسرے کی خواہش پر مگر یہ کہ سعی کرتا تھا اس کے انجاح مرام میں اور تعریف کی اللہ تعالیٰ نے ان کی اور فرمایا: ﴿ وَيُؤْثِرُونَ عَلَىٰ أَنفُسِهِمْ وَلَوْ كَانَ بِهِمْ خَصَاصَةٌ ﴾ اور فرمایا ﴿ رُحَمَآءُ بَيْنَهُمْ ﴾ دوسرے یہ کہ جمع ہونا اور نکلنا ان کا رفع گرسنگی کے لیے سو سبب اس کا یہ ہے کہ جب وہ مراقبہ الٰہی میں مستغرق اور مشاہدہ صفات لامتناہی میں غرق تھے اور بھوک نے ان کو قلق میں ڈالا اور نشاط عبادت میں حارج و مانع ہوئی تو سعی کی انہوں نے اس کے ازالہ میں بطریق مباح اور یہ اکمل طاعات اور ابلغ انواع مراقبات ہے اس لیے کہ منع ہے ادائے صلوٰۃ مدافعت اخبثین کے وقت اور جب کھانا حاضر ہو اس لیے کہ نفس اس طرف میلان رکھتا ہے اور اسی طرح منع ہے نماز پھولدار کپڑے میں کہ مانع حضور قلب ہو اور باتیں کرنے والوں کے سامنے وغیر ذلك اور قاضی کو منع ہے کہ حکم نہ کرے غضب کے وقت اور جوع وہم وشدت فرح کے وقت میں جو چیزیں کہ اس کو غور وتفکر سے روکتی ہوں۔

قولہ: عرض کی انہوں نے کہ بھوک لائی، اس سے ثابت ہوا کہ آدمی کو اگر کسی طرح کا الم ورنج پہنچے تو اس کا ذکر کرنا دوسرے سے روا ہے مگر یہ کہ ذکر کرنا بہ نیت تصبیر وتسلی ہو نہ بہ نیت شکوہ وتشکی جیسے کہ حضرت سے ذکر کرنے میں امید تھی کہ آپ دعا فرمادیں گے اور مساعدت کریں گے اس کے ازالہ اور دفع میں پس یہ مذموم نہیں بلکہ جائز اور مباح ہے۔ قولہ: فرمایا آپ نے میں نے بھی کچھ اثر پایا بھوک کا اور مسلم کی روایت میں ہے کہ قسم ہے اس پروردگار کی کہ جان میری اس کے ہاتھ میں ہے...... الخ اور اس میں ثابت ہوا کہ جواز حلف کا بغیر استحلاف کے اور یہ تیسرا فائدہ ہے اور ابوالہیثم رضی اللہ عنہ کا نام مالک ہے اور اگر گھر جانے میں جائز ہوا دلالت کرنا ایسے شخص کی طرف جو انجاح مرام کرے صاحب حاجت کا اور آنحضرت ﷺ کا ان کو مخلص و جانثار اور یار وفادار سمجھنا اس میں کمال شرف ہے ان کا اس لیے کہ یہ معاملہ نہیں ہوتا ہے مگر نہایت دوست کے ساتھ پس جائز ہوا بغیر بلائے کسی دوست کے گھر جانا اور اس سے طالب اطعام ہونا اگر یقین ہو کہ وہ اس سے خوش ہوگا اور یہ چوتھا فائدہ ہے۔

اور مسلم کی روایت میں ہے کہ جب دیکھا ابوالہیثم رضی اللہ عنہ کی بی بی نے آپ کو کہا مرحباً و اھلاً اور یہ دونوں کلمے معروف ہیں عرب میں یعنی آیا تو مکان وسیع میں اور ایسے اہل میں کہ انس کرے گا تو ان سے اور ابوالہیثم رضی اللہ عنہ جب آئے تو انہوں نے کہا الحمد للہ آج کسی کے گھر میں میرے گھر سے بہتر مہمان نہیں، اس سے ثابت ہوا کہ اظہار سرور مہمان کے آنے سے اور الحمد للہ کہنا اس کے دیکھنے سے مسنون ہے اس لیے آنحضرت ﷺ نے فرمایا جو ایمان رکھتا ہو اللہ پر اور پچھلے دن پر تو چاہیے کہ تعظیم کرے اپنے مہمان کی اور یہ پانچواں فائدہ ہے۔ قولہ: پھر پوچھا ان کی بی بی سے، اس میں ثابت ہوا جواز کلام اجنبیہ کے ساتھ اور جواب دینا اس کا وقت ضرورت کے اور یہ چھٹا فائدہ ہے اور ثابت ہوا جواز اجازت دینے کا عورت کو اپنے گھر میں ایسے شخص کو یقین رکھتی ہو کہ اس کے آنے سے شوہر خوش ہوگا اس طرح پر کہ خلوت محرمہ لازم نہ آئے اور یہ ساتواں فائدہ ہے۔ قولہ: گئے ہیں میٹھا پانی لینے، اس میں میٹھا پانی لانے کا جواز ثابت ہوا اور اس کے پینے اور طلب کرنے کا اور یہ آٹھواں فائدہ ہے۔ قولہ: اور لے کر آئے ایک گچھا کھجوروں کا، اس

سے ثابت ہوا کہ تقدیم فاکہہ خبز ولحم پر مستحب ہے اور مبادرت کرنا اور جلدی حاضر کرنا مہمان کے لیے جو میسر ہو علی الخصوص جب اس کی حاجت شدید معلوم ہو مستحب ہے اور بے تکلفی نہایت عمدہ چیز ہے، چنانچہ مکروہ رکھا ہے اکثر سلف نے مہمان کے لیے تکلف کرنا اور مراد اس سے وہ تکلف ہے جو تکلیف میں ڈالے میزبان کو کہ جب مہمان اس سے آگاہ ہوتا ہے وہ بھی اس کی مشقت کو دیکھ کر تکلیف کو برا جانتا ہے اور دونوں کو ایذا ہوتی ہے اور یہ نواں فائدہ ہے۔ قولہ: پھر کھایا ان سب بزرگواروں نے، مسلم کی روایت میں ہے کہ آسودہ ہو گئے اور سیر ہو گئے، اس سے ثابت ہوا کہ گاہ گاہ سیر ہو کر کھانا بھی جائز ہے مگر دوام اس کا موجب قسوت قلب ہے اور نہی آسودگی اور سیری پر محمول ہے دوام پر اور یہ دسواں فائدہ ہے۔ قولہ: یہ ان نعمتوں سے ہے کہ سوال کیا جائے گا ان سے قیامت کے دن یعنی سوال اظہار امتنان کا اور تعداد احسان کا نہ سوال توبیخ وتہدید کا اور یہ گیارھواں فائدہ ہے۔ قولہ: فرمایا آپ نے: پھر جب آئیں ہمارے پاس قیدی...... الخ اس میں ثابت ہوا کہ بدلہ کرنا اور عوض دینا احسان اور نیکی کا جائز ہے بقدر طاقت کے اور پہلے سے وعدہ کرنا اس چیز کا جس کی توقع ہو جائز ہے اور یہ بارھواں فائدہ ہے۔ قولہ: میں نے دیکھا اسے نماز پڑھتے ہوئے اس سے فضیلت نمازی کی بے نمازی پر ثابت ہوئی اور ثابت ہوا کہ حتی المقدور آدمی کے لونڈی غلام نوکر چاکر نمازی ہوں تو بہتر ہے اور یہ تیرھواں فائدہ ہے۔ قولہ: اور حسن معاملت کر واس کے ساتھ، ثابت ہوا اس سے موکد اور ضروری ہونا حسن معاملت کا غلام ولونڈی سے خصوصاً جبکہ وہ مائل ہوں دین کی طرف اور نمازی یا متقی ہوں اور یہ چودھواں فائدہ ہے۔ قولہ: مگر یہ کہ آزاد کر دو تم اس کو۔ کہا ابوالہیثم رضی اللہ عنہ نے وہ اسی وقت آزاد ہے، ثابت ہوا اس سے کمال علو ہمت ازواج صحابہ کا اور جلد مبادرت کرنا امر خیر میں اور بہت ڈرنا حقوق عباد سے حتیٰ کہ عبید واماء کے حقوق سے اور یہ پندرھواں فائدہ ہے۔ قولہ: مگر اس کے دو قسم کے رفیق ہوتے ہیں...... الخ اس میں احتیاط کی تعلیم کرنا ہے رفیق بد سے اور حذر کرنا اس کے شر سے اور دلجوئی کرنا اور قدردانی رفیق نیک کی اور امتحان کرتے رہنا اور پہچاننا ان کا کہ مرد کی دانائیوں سے ہے پرکھنا آدمیوں کا۔ قولہ: بچایا گیا بڑی آفتوں سے اس سے معلوم ہوا کہ شرور فسادات سے رفقاء کے بچنا طاقت بشری سے خارج ہے جب تک تائید غیبی نہ ہو ممکن نہیں پس پناہ مانگنا اللہ تعالیٰ سے اور بھروسا کرنا اس پر ضروری ہے اور یہ سولہواں فائدہ ہے۔ انتہیٰ (بعضها في النووي)

❀ ❀ ❀ ❀

(۲۳۷۰)عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ: أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ خَرَجَ يَوْمًا وَأَبُوبَكْرٍ وَعُمَرُ، فَذَكَرَ نَحْوَ هٰذَا الْحَدِيْثِ بِمَعْنَاهُ، وَلَمْ يَذْكُرْفِيْهِ: عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، وَحَدِيْثُ [شَيْبَانَ] أَتَمُّ مِنْ حَدِيْثِ أَبِي عَوَانَةَ وَأَطْوَلُ، وَشَيْبَانُ ثِقَةٌ عِنْدَهُمْ صَاحِبُ كِتَابٍ. (اسناده صحيح) [انظر ماقبله]

ترجمہ: ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن سے روایت ہے کہ ایک دن رسول اللہ ﷺ اور ابوبکر اور عمر رضی اللہ عنہما باہر تشریف لائے۔ اس کے بعد مذکورہ بالا حدیث کے ہم معنی روایت نقل کی۔ لیکن اس میں سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کا واسطہ ذکر نہیں کیا۔ شیبان کی حدیث ابوعوانہ کی حدیث سے زیادہ مکمل اور طویل ہے۔ شیبان محدثین کے نزدیک ثقہ اور صاحب کتاب (یعنی علم والے) ہیں۔

❀ ❀ ❀ ❀

(۲۳۷۱)عَنْ اَبِی طَلْحَةَ قَالَ : شَكَوْنَا اِلَی رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ الْجُوْعَ وَرَفَعْنَا عَنْ بُطُوْنِنَا عَنْ حَجَرٍ حَجَرٍ، فَرَفَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَنْ حَجَرَیْنِ. (اسنادہ ضعیف) مختصر الشمائل: ۱۱۲)

اس میں سیار بن حاتم راوی صدوق ہے جس کے بہت سے اوھام ہیں

ترجمہ: روایت ہے ابوطلحہ رضی اللہ عنہ سے کہا بیان کیا ہم نے رسول اللہ ﷺ سے حال بھوک کا اور اٹھایا ہم نے کپڑا اپنے پیٹوں سے کہ ایک ایک پتھر بندھا تھا ان پر سو اٹھایا آپ نے اپنے شکم مبارک سے کپڑا کہ دو پتھر بندھے تھے آپ کے پیٹ پر۔

فائدہ : یہ حدیث غریب ہے نہیں جانتے ہم اس کو مگر اسی سند سے۔

❀❀❀❀

(۲۳۷۲)عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ قَالَ: سَمِعْتُ النُّعْمَانَ ابْنَ بَشِیْرٍ یَقُوْلُ : أَلَسْتُمْ فِیْ طَعَامٍ وَّشَرَابٍ مَا شِئْتُمْ؟ لَقَدْ رَأَیْتُ نَبِیَّكُمْ ﷺ وَمَا یَجِدُ مِنَ الدَّقَلِ مَا یَمْـلَأُ بِهِ بَطْنَهُ. (اسنادہ صحیح۔ مختصر الشمائل: ۱۱۰)

ترجمہ: روایت ہے سماک بن حرب سے کہا سنا میں نے نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہما سے کہ فرماتے تھے تم جو چاہتے ہو کھاتے پیتے ہو حالانکہ میں نے دیکھا تمہارے نبی ﷺ کو کہ نہ پاتے تھے وہ کھجور ادنیٰ قسم کی اس قدر کہ بھریں وہ شکم مبارک اپنا۔

فائدہ : یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے روایت کی ہم سے ابوعوانہ اور کئی لوگوں نے سماک بن حرب سے مانند حدیث ابوالاحوص کے اور روایت کی شعبہ نے یہ حدیث سماک سے انہوں نے نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہما سے انہوں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے۔

❀❀❀❀
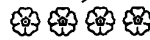
۴۰۔ بَابُ: مَا جَآءَ اَنَّ الْغِنَا غِنَی النَّفْسِ

اس بیان میں کہ اصل تونگری دل کی تونگری ہے

(۲۳۷۳)عَنْ أَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : ((لَیْسَ الْغِنَا عَنْ كَثْرَةِ الْعَرَضِ وَلٰكِنَّ الْغِنَا غِنَی النَّفْسِ)). (اسنادہ صحیح) تخریج مشكلة الفقر (۱٦) صحیح الترغیب (۸۱۸)

ترجمہ: روایت ہے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے نہیں ہے غنا اسباب و سامان کے بہت ہونے سے بلکہ غنا دل کی ہے۔

فائدہ : یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

❀❀❀❀

۴۱۔ بَابُ: مَا جَآءَ فِیْ اَخْذِ الْمَالِ

مال لینے کے بیان میں

(۲۳۷۴) عَنْ أَبِی الْوَلِیْدِ قَالَ: سَمِعْتُ خَوْلَةَ بِنْتَ قَیْسٍ وَكَانَتْ تَحْتَ حَمْزَةَ بْنِ عَبْدِالْمُطَّلِبِ تَقُوْلُ: سَمِعْتُ

رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ : ((اِنَّ هٰذَا الْمَالَ خَضِرَةٌ حُلْوَةٌ مَنْ اَصَابَهٗ بِحَقِّهٖ بُوْرِكَ لَهٗ فِيْهِ، وَرُبَّ مُتَخَوِّضٍ فِيْمَا شَآءَتْ بِهٖ نَفْسُهٗ مِنْ مَالِ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ لَيْسَ لَهٗ يَوْمَ الْقِيَامَةِ اِلَّا النَّارُ)).

ترجمہ: روایت ہے ابوالولید سے کہا سنا میں نے خولہ بنت قیس رضی اللہ عنہا سے اور تھیں وہ نکاح میں حمزہ بن عبدالمطلب کے فرماتی تھیں وہ کہ سنا میں نے رسول اللہ ﷺ سے کہ فرماتے تھے یہ مال ہرا ہرا ہے میٹھا' جس نے لیا اس کو حق کے ساتھ برکت دی گئی اس کے لیے اس میں اور بہت سے گھسنے والے ہیں اس چیز میں کہ چاہتا ہے اس کا دل اللہ اور اس کے رسول کے مال سے نہیں ہے قیامت میں ان کے لیے مگر دوزخ کی آگ۔ (اسنادہ صحیح) سلسلۃ الاحادیث الصحیحۃ: ۱۵۹۲۔ المشکاۃ: ۴۰۱۷۔ التحقیق الثانی)

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور ابوالولید کا نام عبید سنطاء ہے۔

مترجم: مال ہرا ہرا ہے میٹھا یعنی مرغوب خاطر ہے جس نے بوجہ حلال حاصل کیا تھا اس کو برکت ہوئی اور جس نے بوجہ ناجائز لیا وہ دوزخ میں گرا۔

❁❁❁❁

۴۲۔ بَابٌ: فيما جاء في عبد الدينار وعبد الدرهم

درہم ودینار کے بندے کے بیان میں

(۲۳۷۵) عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : ((لُعِنَ عَبْدُ الدِّيْنَارِ، لُعِنَ عَبْدُالدِّرْهَمِ)).

(اسناده ضعيف) (المشكاة: ٥١٨٠، التحقيق الثانى) ضعيف الجامع الصغير (٤٦٩٥)

ترجمہ: روایت ہے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے ملعون ہے بندہ دینار کا ملعون ہے بندہ درہم کا۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اور اس سند سے مروی ہوئی ہے سوا اس کے اور سند سے بھی بواسطہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے نبی ﷺ سے اور اس سے زیادہ پوری ہے۔

❁❁❁❁

۴۳۔ بَابٌ: [حديث: ((مَا ذِئْبَانِ جَائِعَانِ أُرْسِلَا فِيْ غَنَمٍ......))]

حدیث ''دو بھوکے بھیڑیے اگر بکریوں میں چھوڑ دیے جائیں......

(۲۳۷۶) عَنْ ابْنِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ الْأَنْصَارِيِّ، عَنْ أَبِيْهِ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : ((مَا ذِئْبَانِ جَائِعَانِ أُرْسِلَا فِيْ غَنَمٍ بِأَفْسَدَ لَهَا مِنْ حِرْصِ الْمَرْءِ عَلَى الْمَالِ وَالشَّرَفِ لِدِيْنِهٖ)).

(اسناده صحيح) الروض النضير (٥-٧)

ترجمہ: روایت ہے کعب بن مالک انصاری رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے دو بھڑیئے بھوکے اگر چھوڑ دیئے جائیں بکریوں

میں تو اتنا فساد اور خرابی نہ کریں جتنا آدمی کا دین مال و جاہ کی حرص خراب کرتی ہے۔

فائدہ : یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور مروی ہے اس باب میں ابن عمر رضی اللہ عنہما سے وہ نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں مگر ان کی اسناد صحیح نہیں۔

❀ ❀ ❀ ❀

٤٤۔ بَابُ حدیث ((ما الدنیا الا کراکب استظل))

حدیث ”دنیا ایک مسافر کی طرح ہے جو سایہ حاصل کرتا ہے“

(۲۳۷۷) **عَنْ** عَبْدِاللّٰهِ قَالَ : نَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَلٰی حَصِیْرٍ فَقَامَ وَقَدْ اَثَّرَ فِیْ جَنْبِهٖ، فَقُلْنَا یَارَسُوْلَ اللّٰهِ! لَوِ اتَّخَذْنَا لَكَ وِطَاءً فَقَالَ : ((**مَالِیْ وَلِلدُّنْیَا، مَا اَنَا فِی الدُّنْیَا اِلَّا کَرَاکِبٍ اسْتَظَلَّ تَحْتَ شَجَرَةٍ، ثُمَّ رَاحَ وَتَرَکَهَا**)). [اسناده صحیح] سلسلة الاحادیث الصحیحة (٤٣٩ ـ ٤٤٠) تخریج فقه السیرة (٤٧٨)

ترجمہ: روایت ہے عبداللہ رضی اللہ عنہ سے کہا کہ سوئے رسول اللہ ﷺ ایک بوریے پر پھر اٹھے اور اثر کر گیا تھا نقش بوریا آپ کی کروٹ میں پس عرض کی صحابہ رضی اللہ عنہم نے کہ بنا دیں ہم آپ کے واسطے ایک بچھونا فرمایا آپ نے: مجھے دنیا سے کیا کام ہے، میری اور دنیا کی مثال ایسی ہے جیسے ایک سوار سایہ کے لیے اترا ایک درخت کے نیچے پھر چلا گیا اور درخت کو چھوڑ گیا۔ (صحیح)

فائدہ : اس باب میں ابن عمر رضی اللہ عنہما اور ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث صحیح ہے۔

❀ ❀ ❀ ❀

٤٥۔ بَابُ: [حدیث ((الرجل علی دین خلیله......))]

حدیث ”آدمی اپنے دوست کے دین پر ہے......“

(۲۳۷۸) **عَنْ** أَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : ((**الرَّجُلُ عَلٰی دِیْنِ خَلِیْلِهٖ فَلْیَنْظُرْ اَحَدُکُمْ مَنْ یُخَالِلُ**)).

ترجمہ: روایت ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے آدمی اپنے دوست کے دین پر ہے سو چاہیے کہ خیال رکھے کہ کس سے دوستی ہے یعنی دیندار سے دوستی کرے نہ بے دین سے۔ (اسناده حسن)

فائدہ : یہ حدیث حسن ہے غریب ہے۔

❀ ❀ ❀ ❀

٤٦۔ بَابُ: ما جاء مثل ابن آدم واهله وولده وماله وعمله

ابن آدم اور اس کے اہل، اولاد، مال اور عمل کی مثال کے بیان میں

(۲۳۷۹) **عَنْ** اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ یَقُوْلُ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : ((**یَتْبَعُ الْمَیِّتَ ثَلَاثٌ، فَیَرْجِعُ اثْنَانِ، وَیَبْقٰی**

وَاحِدٌ: يَتْبَعُهُ اَهْلُهُ وَمَالُهُ وَعَمَلُهُ، فَيَرْجِعُ اَهْلُهُ وَمَالُهُ وَيَبْقَى عَمَلُهُ)). (صحيح)

ترجمہ: روایت ہے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے: ساتھ جاتی ہیں میت کے تین چیزیں پھر لوٹ آتی ہیں دو اور باقی رہ جاتی ہے اس کے ساتھ ایک ساتھ جاتے ہیں اہل و مال و عمل پھر لوٹ آتے ہیں اہل و مال اور باقی رہتا ہے اس کے ساتھ عمل اس کا۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

❀❀❀❀

٤٧۔ بَابُ: مَا جَآءَ فِي كَرَاهِيَةِ كَثْرَةِ الْاَكْلِ

زیادہ کھانے کے ناپسندیدہ ہونے کے بیان میں

(٢٣٨٠) عَنْ مِقْدَامِ بْنِ مَعْدِيْكَرِبَ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: ((مَا مَلَأَ اٰدَمِيٌّ وِعَاءً شَرًّا مِّنْ بَطْنٍ بِحَسْبِ ابْنِ اٰدَمَ اُكُلَاتٍ يُقِمْنَ صُلْبَهُ، فَاِنْ كَانَ لَامَحَالَةَ فَثُلُثٌ لِطَعَامِهِ وَثُلُثٌ لِشَرَابِهِ وَثُلُثٌ لِنَفْسِهِ)).

ترجمہ: روایت ہے مقدام بن معدیکرب رضی اللہ عنہ سے کہا سنا میں نے رسولِ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے: نہیں بھری انسان نے کوئی تھیلی بدتر پیٹ سے کافی ہے ابن آدم کو چند لقمے کہ سیدھا رکھیں اس کی پیٹھ پھر اگر ضرورت ہو اس سے زیادہ کی تو تہائی پیٹ کھانے کے لیے اور تہائی پانی پینے کو اور تہائی دم لینے کے لیے مقرر رکھے۔

(اسنادہ صحیح) ارواء الغلیل (١٩٨٣) التعليق الرغيب (٣/١٢٢) سلسلة الاحاديث الصحيحة ٢٢٦٥)

فائدہ: روایت کی ہم سے حسن بن عرفہ نے انہوں نے اسماعیل بن عیاش سے مانند اس کے اور کہا مقدام رضی اللہ عنہ نے روایت ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اور نہیں ذکر کیا اس کا کہ سنا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے۔ یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

❀❀❀❀

٤٨۔ بَابُ: مَا جَآءَ فِي الرِّيَآءِ وَالسُّمْعَةِ

دکھاوا اور سنوائی کے بیان میں

(٢٣٨١) عَنْ أَبِيْ سَعِيْدٍ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَنْ يُّرَائِيْ يُرَائِي اللّٰهُ بِهِ وَمَنْ يُسَمِّعْ يُسَمِّعِ اللّٰهُ بِهِ)). وَقَالَ وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَنْ لَّا يَرْحَمِ النَّاسَ لَا يَرْحَمْهُ اللّٰهُ)).

(اسناده صحيح۔ تخريج المشكاة: ٥٠٨١۔ الصحيحه: ٤٨٣) صحيح الترغيب (٢٤)

ترجمہ: روایت ہے ابوسعید رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے: جو شخص دکھانا چاہے اپنی عبادت لوگوں کو اللہ تعالیٰ دکھا دیتا ہے

اس کی عبادت لوگوں کو اور جو شخص سنانا چاہے اپنی عبادت لوگوں کو سنا دیتا ہے اللہ تعالیٰ اس کی عبادت لوگوں کو اور کہا راوی نے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے: جو رحم نہ کرے لوگوں پر اللہ رحم نہ کرے اس پر۔

فائدہ : اس باب میں جندب اور عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہم سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اس سند سے۔

❀❀❀❀

(۲۳۸۲) حَدَّثَنَا الْوَلِيْدِيْنَ أَخِي الْوَلِيدِ أَبُوْ عُثْمَانَ الْمَرَائِنِيُّ، أَنَّ عُقْبَةَ بْنَ مُسْلِمٍ حَدَّثَهُ أَنَّ شُفَيًّا الْاَصْبَحِيَّ : حَدَّثَهُ أَنَّهُ دَخَلَ الْمَدِيْنَةَ فَإِذَا هُوَ بِرَجُلٍ قَدِ اجْتَمَعَ عَلَيْهِ النَّاسُ فَقَالَ مَنْ هَذَا؟ فَقَالُوْا: **اَبُوْهُرَيْرَةَ، فَدَنَوْتُ مِنْهُ حَتّٰى قَعَدْتُ بَيْنَ يَدَيْهِ وَهُوَ يُحَدِّثُ النَّاسَ. فَلَمَّا سَكَتَ وَخَلَا قُلْتُ لَهُ: اَسْأَلُكَ بِحَقٍّ وَ بِحَقٍّ لما حَدَّثْتَنِيْ حَدِيْثًا سَمِعْتَهُ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ عَقَلْتَهُ، وَعَلِمْتَهُ فَقَالَ اَبُوْهُرَيْرَةَ: اَفْعَلُ لَاُحَدِّثَنَّكَ حَدِيْثًا حَدَّثَنِيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَقَلْتُهُ وَعَلِمْتُهُ، ثُمَّ نَشَغَ اَبُوْهُرَيْرَةَ نَشْغَةً، فَمَكَثْنَا قَلِيْلًا ثُمَّ اَفَاقَ فَقَالَ: لَاُحَدِّثَنَّكَ حَدِيْثًا حَدَّثَنِيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فِيْ هٰذَا الْبَيْتِ مَا مَعَنَا اَحَدٌ غَيْرِيْ وَغَيْرُهُ، ثُمَّ نَشَغَ اَبُوْهُرَيْرَةَ نَشْغَةً شَدِيْدَةً ثُمَّ اَفَاقَ وَمَسَحَ وَجْهَهُ وَقَالَ:** اَفْعَلُ لَاُحَدِّثَنَّكَ حَدِيْثًا حَدَّثَنِيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَنَا وَهُوَ فِيْ هٰذَا الْبَيْتِ مَا مَعَنَا اَحَدٌ غَيْرِيْ وَغَيْرُهُ، ثُمَّ نَشَغَ اَبُوْهُرَيْرَةَ نَشْغَةً شَدِيْدَةً، مَالَ خَارًّا عَلٰى وَجْهِهِ فَاَسْنَدْتُهُ طَوِيْلًا ثُمَّ اَفَاقَ فَقَالَ: حَدَّثَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ أَنَّ اللّٰهَ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى اِذَا كَانَ يَوْمُ الْقِيَامَةِ يَنْزِلُ اِلَى الْعِبَادِ لِيَقْضِيَ بَيْنَهُمْ وَكُلُّ اُمَّةٍ جَاثِيَةٌ فَاَوَّلُ مَنْ يَّدْعُوْا بِهِ رَجُلٌ جَمَعَ الْقُرْاٰنَ، وَرَجُلٌ قُتِلَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ، وَرَجُلٌ كَثِيْرُ الْمَالِ، فَيَقُوْلُ اللّٰهُ لِلْقَارِيْ اَلَمْ اُعَلِّمْكَ مَا اَنْزَلْتُ عَلٰى رَسُوْلِيْ؟ قَالَ بَلٰى يَارَبِّ قَالَ: فَمَاذَا عَمِلْتَ؟ فِيْمَا عَلِمْتَ قَالَ: كُنْتُ اَقُوْمُ بِهِ آنَاءَ اللَّيْلِ وَآنَاءَ النَّهَارِ، فَيَقُوْلُ اللّٰهُ لَهُ: كَذَبْتَ وَتَقُوْلُ لَهُ الْمَلَائِكَةُ كَذَبْتَ وَيَقُوْلُ اللّٰهُ تَعَالٰى بَلْ اَرَدْتَّ اَنْ يُّقَالَ فُلَانٌ قَارِئٌ فَقَدْ قِيْلَ ذَاكَ وَيُؤْتٰى بِصَاحِبِ الْمَالِ فَيَقُوْلُ اللّٰهُ لَهُ اَلَمْ اُوَسِّعْ عَلَيْكَ حَتّٰى لَمْ اَدَعْكَ تَحْتَاجُ اِلٰى اَحَدٍ؟ قَالَ بَلٰى يَارَبِّ قَالَ: فَمَاذَا عَمِلْتَ فِيْمَا اٰتَيْتُكَ؟ قَالَ: كُنْتُ اَصِلُ الرَّحِمَ وَاَتَصَدَّقُ، فَيَقُوْلُ اللّٰهُ لَهُ كَذَبْتَ وَتَقُوْلُ لَهُ الْمَلَائِكَةُ لَهُ كَذَبْتَ، وَيَقُوْلُ اللّٰهُ تَعَالٰى بَلْ اَرَدْتَّ اَنْ يُّقَالَ فُلَانٌ جَوَادٌ وَقَدْ قِيْلَ ذٰلِكَ وَيُؤْتٰى بِالَّذِيْ قُتِلَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَيَقُوْلُ اللّٰهُ لَهُ: فِيْ مَاذَا قُتِلْتَ؟ فَيَقُوْلُ اُمِرْتُ بِالْجِهَادِ فِيْ سَبِيْلِكَ فَقَاتَلْتُ۔ حَتّٰى قُتِلْتُ فَيَقُوْلُ اللّٰهُ لَهُ كَذَبْتَ وَتَقُوْلُ لَهُ الْمَلَائِكَةُ كَذَبْتَ وَيَقُوْلُ اللّٰهُ: بَلْ اَرَدْتَّ اَنْ يُّقَالَ **فُلَانٌ** جَرِيْءٌ فَقَدْ قِيْلَ ذٰلِكَ ثُمَّ ضَرَبَ رَسُوْلُ اللّٰهِ عَلٰى رُكْبَتِيْ فَقَالَ يَااَبَاهُرَيْرَةَ: **((اُولٰٓئِكَ الثَّلَاثَةُ اَوَّلُ خَلْقِ اللّٰهِ تُسَعَّرُ بِهِمُ النَّارُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ)).**

(صحیح۔ التعلیق الرغیب: ۱/ ۲۹، ۳۰۔ التعلیق علی ابن خزیمۃ: ۲٤۸۲)

ترجمہ: روایت ہے شفیا الاصبحی سے کہ وہ داخل ہوئے مدینہ میں سو یکا یک دیکھا ایک شخص کو کہ جمع ہوئے اس کے پاس لوگ سو پوچھا کون شخص ہے یہ؟ لوگوں نے کہا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ ہیں سو قریب ہوا میں ان کے یہاں تک کہ بیٹھا ان کے آگے اور وہ حدیث بیان کرتے تھے لوگوں سے پھر جب چپ ہو گئے اور اکیلے رہ گئے کہا میں نے ان سے: پوچھتا ہوں میں آپ سے اللہ کے واسطے کہ البتہ آپ بیان کیجیے مجھ سے ایک ایسی حدیث کہ سنی ہو آپ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اور خوب سمجھا اور بوجھا ہو اسے آپ نے' سو کہا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے اچھا کرتا ہوں میں جو کہا تم نے بے شک بیان کروں گا میں ایک حدیث کہ بیان فرمائی مجھ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اور میں سمجھا بوجھا اس کو پھر چیخ ماری اور بے ہوش ہو گئے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ ایک بار پھر ٹھہرے ہم تھوڑی دیر پھر ہوش میں آئے اور کہا بیان کرتا ہوں میں تم سے ایک حدیث کہ بیان کی مجھ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسی گھر میں کہ نہ تھا ہمارے ساتھ ان کے اور میرے ساتھ کوئی اور پھر چیخ ماری ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بڑے زور سے اور بے ہوش ہو گئے اور پھر ہوش میں آئے اور پونچھا اپنا منہ اور کہا کرتا ہوں میں جو تم نے کہا بیان کرتا ہوں میں ایک حدیث کہ بیان فرمائی مجھ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اور میں اور وہ اسی گھر میں تھے نہ تھا ہمارے ساتھ کوئی سوا میرے اور ان کے پھر چیخ ماری ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بڑے زور سے اور بے ہوش ہو گئے۔ پھر گر پڑے بے ہوش ہو کر اپنے منہ کے بل سو میں ٹیکا دیئے رہا ان کو بڑی دیر تک اور بے ہوش رہے وہ پھر ہوش میں آئے اور کہا بیان فرمایا مجھ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ بے شک اللہ جل جلالہ جب ہو گا قیامت کا دن نزول فرما دے گا اپنے بندوں کے پاس تاکہ فیصلہ کرے ان کے درمیان اور ہر گروہ اس وقت گھٹنوں پر پڑا ہو گا سو اول جس کو بلائے گا پروردگار تعالیٰ شانہ ایک مرد ہو گا کہ اس نے جمع کیا ہو گا قرآن اپنے سینہ میں اور ایک مرد ہو گا کہ قتل کیا گیا ہو گا اللہ کی راہ میں یعنی شہید ہو گا اور ایک مرد ہو گا کہ بہت مال رکھتا ہو گا سو فرمائے گا اللہ تعالیٰ قاری قرآن سے: کیا نہ سکھلایا میں نے تجھ کو جو اتارا میں نے اپنے رسول پر؟ اس نے عرض کی کہ ہاں اے پروردگار میرے فرمایا پھر کیا عمل کیا تو نے اس علم میں سے کہ تو نے حاصل کیا تھا؟ کہا اس نے: میں قیام کرتا تھا اس کے ساتھ رات کے وقتوں اور دن کے وقتوں میں یعنی تہجد اور نمازوں میں قرآن پڑھتا تھا سو فرمائے گا اللہ تعالیٰ: جھوٹ کہا تو نے اور فرشتے بھی بول اٹھیں گے کہ جھوٹ کہا تو نے اور فرمائے گا اللہ تعالیٰ اس سے بلکہ ارادہ کیا تو نے یہ کہ کہا جائے گا فلاں قاری ہے یعنی تو اپنا نام چاہتا تھا سو یہ تو دنیا میں کہا گیا اور لائیں گے صاحب مال کو پھر فرمائے گا اس سے اللہ عزوجل: کیا نہ وسعت دی میں نے تجھ کو اور نہ چھوڑا میں نے تجھ کو کہ تو کسی کا محتاج ہو؟ عرض کی اس نے کہ ہاں اے رب میرے! فرمائے گا: پھر کیا عمل کیا تو نے اس چیز میں کہ میں نے دی تجھ کو؟ عرض کرے گا وہ: صلہ رحم کیا میں نے اور صدقہ دیتا رہا سو فرمائے گا: اللہ تعالیٰ اس سے: جھوٹ کہا تو نے اور بول اٹھیں گے فرشتے کہ جھوٹ کہا تو نے اور فرمائے گا اللہ تعالیٰ بلکہ ارادہ کیا تو نے کہ کہا جائے فلاں سخی ہے اور یہ تو کہا گیا یعنی دنیا میں'

پھر لائیں گے اس کو جو قتل کیا گیا اللہ کی راہ میں سوفرمائے گا اللہ تعالیٰ اس سے: تو کس لیے قتل کیا گیا؟ وہ عرض کرے گا کہ تو نے حکم فرمایا تھا جہاد کا اپنی راہ میں پس لڑا میں یہاں تک کہ قتل کیا گیا میں پس فرمائے گا اس سے اللہ جل جلالہ: جھوٹ کہا تو نے اور بول اٹھیں گے فرشتے کہ جھوٹ کہا تو نے اور فرمائے گا: اللہ تعالیٰ بلکہ ارادہ کیا تو نے کہ کہا جائے کہ تو بہادر ہے سو کہا گیا پھر مارا رسول اللہ ﷺ نے یعنی ہاتھ میرے زانو پر اور کہا: اے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ! یہ تین تو پہلے شخص ہیں کہ بھڑکائی اور سلگائی جائے گی ان سے آگ دوزخ کی قیامت کے دن۔

فائدہ: کہا ولید ابوعثمان مدائنی نے کہ خبر دی مجھ کو عقبہ نے کہ شفیا وہی ہیں کہ داخل ہوئے معاویہ رضی اللہ عنہ کے پاس اور خبر دی ان کو اس روایت کی کہا ابوعثمان نے اور روایت کی مجھ سے علاء بن ابوحکیم نے کہ وہ سیاف یعنی جلاد تھے معاویہ رضی اللہ عنہ کے انہوں نے کہا کہ داخل ہوا معاویہؓ کے پاس ایک مرد سو خبر دی ان کو اس روایت کی ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے سو کہا معاویہ رضی اللہ عنہ نے: یہ معاملہ تو ہوا ان تینوں کے ساتھ پھر کیا حال ہوگا باقی لوگوں کا۔ پھر روئے معاویہ رضی اللہ عنہ بہت رونا یہاں تک کہ گمان کیا ہم نے کہ وہ ہلاک ہو جائیں گے اور کہا ہم نے لایا یہ شخص اپنے ساتھ ایک شر پھر ہوش میں آئے معاویہ رضی اللہ عنہ اور پونچھا اپنا منہ اور فرمایا سچ کہا اللہ نے اور اس کے رسول ﷺ نے اور پڑھی یہ آیت:

﴿ مَنْ كَانَ يُرِيْدُ الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا وَزِيْنَتَهَا نُوَفِّ اِلَيْهِمْ اَعْمَالَهُمْ فِيْهَا وَهُمْ فِيْهَا لَا يُبْخَسُوْنَ ٥ اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ لَيْسَ لَهُمْ فِي الْاٰخِرَةِ اِلَّا النَّارُ وَحَبِطَ مَا صَنَعُوْا فِيْهَا وَبٰطِلٌ مَّا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴾ (هود: ١٦-١٧)

''جو ارادہ کرے دنیا کی زندگی کا اور اس کی زینت کا پورا دیں گے ہم بدلا ان کے عملوں کا دنیا میں اور وہ ان کے عملوں سے کچھ کم نہ دیئے جائیں گے۔ وہ لوگ ہیں کہ نہیں ان کو آخرت میں مگر دوزخ اور ضائع ہو گئے جو کیا تھا انہوں نے دنیا میں اور باطل ہے جو وہ کرتے تھے۔'' (اسناده صحيح التعليق الرغيب: ١/ ٢٩، ٣٠- التعليق على ابن خزيمة: ٢٤٨٢)

یہ حدیث حسن ہے غریب ہے۔

مترجم: قولہ: اللہ کے واسطے، مقرر کیا اس قول کو تاکید کے واسطے قولہ: پھر چیخ ماری اور بے ہوش ہو گئے، اس سے معلوم ہوتا ہے کہ خوف اللہ تعالیٰ اور دہشت اس کی جو کچھ اصحاب کے قلوب میں تھی اور لرزاں اور ترساں تھے وہ باوجود تقویٰ کے اور کمال ورع کے تھی' قولہ: نزول فرما دے گا اللہ تعالیٰ، آہ' نزول فرمانا باری تعالیٰ کا قیامت کے دن اور اسی طرح ہر شب کے اخیر میں جو احادیث صحیحہ میں وارد ہوا ہے ایمان لانا چاہیے اس پر اور جاننا چاہیے کہ یہ صفات ہیں باری تعالیٰ شانہ کی معلوم المعنیٰ مجہول الکیفیت پس اس کے لفظ اور معنی پر ایمان لانا ضروری ہے اور کیفیت اس کی علام الغیوب کو سونپنا چاہیے اور یہی مسلک صحیح ہے محدثین وا کابر سلف کا نہیں خلاف کیا اس کا مگر جہلائے جہمیہ اور ان کے اتباع معتزلہ وغیرہ نے۔ قول معاویہ رضی اللہ عنہ کا پھر کیا حال ہوگا باقی لوگوں کا یعنی جب قاری شہید سخی کہ جو

فضائل دینیہ میں ممتاز تھے ان کا یہ حال ہوا اور لوگوں کا کیا حال ہوگا اور پڑھی یہ آیۃ مبارک کہ خلاصہ اس کا یہ ہے کہ جن لوگوں نے اپنے اعمال سے حیوۃ دنیا اور زینت طلب کی اور آخرت کے روز رضائے الٰہی کے طالب نہ ہوئے ان کے اعمال ضائع حسنات حبط خیرات وصدقات ضبط۔

❀ ❀ ❀ ❀

(۲۳۸۳) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ : ((تَعَوَّذُوا بِاللّٰهِ مِنْ جُبِّ الْحُزْنِ)) قَالُوا يَارَسُولَ اللّٰهِ! وَمَا جُبُّ الْحَزَنِ؟ قَالَ: ((وَادٍ فِي جَهَنَّمَ يَتَعَوَّذُ مِنْهُ جَهَنَّمُ كُلَّ يَوْمٍ، مِائَةَ مَرَّةٍ)). قِيلَ يَارَسُولَ اللّٰهِ! وَمَنْ يَدْخُلُهُ؟ قَالَ: ((الْقُرَّآءُ الْمُرَآءُونَ بِأَعْمَالِهِمْ)). (اسناده ضعيف) التعليق الرغيب (۱/۳۳) تخريج مشكاة المصابيح (۱۷۵) سلسلة الاحاديث الضعيفة (۵۰۲۳) اس میں عمار بن سیف راوی ضعیف الحدیث ہے۔ اور اس کا شیخ مجہول ہے

ترجمہ: روایت ہے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے: پناہ مانگو اللہ تعالیٰ کے ساتھ جُبِّ حزن سے۔ عرض کی صحابہ رضی اللہ عنہم نے: کیا چیز ہے جب حزن اے اللہ کے رسول ﷺ؟ فرمایا: ایک نالہ ہے جہنم میں کہ پناہ مانگتی ہے اس سے جہنم ہر دن سو بار۔ عرض کی یارسول اللہ ﷺ! کون داخل ہوگا اس میں؟ فرمایا: قاری جو اپنے عملوں میں ریا کرنے والے ہیں۔

فائدہ: یہ حدیث غریب ہے۔

مترجم: اس وقت میں اکثر حفاظ اس بلا میں گرفتار ہیں الا ماشاء اللہ یہاں تک کہ یہ نوبت ہے کہ آپس میں فخر ہوتا ہے کہ میں ایسا ختم کرتا ہوں اور وہ کیا میرے سامنے پڑھ سکتا ہے اس کے استاد کا دم میرے آگے بند ہوگیا ایک ہی لقمہ میں میں نے ان کا گلا دبا دیا پھر لقمہ دینے سے وہ بزرگ ایسے ناراض ہوتے ہیں کہ گویا اس امر کو ہتک عزت سمجھتے ہیں اور ضد کے مارے غلط پڑھنا بہتر جانتے ہیں مگر لقمہ لینے سے پیٹ بھر کر عار ہے اور بغیر اجرت ٹھہرائے ہوئے کہیں ایک آیت نہیں پڑھتے۔ پانچ آیت پڑھ کر اگر دوہرا حصہ نہ پائیں تو پنچایت کی نوبت پہنچائیں، ختموں کی دکان لگائے ہوئے بیٹھے رہتے ہیں، خریدار آ کر پوچھتا ہے کیوں حافظ جی! میری اماں جان کا انتقال ہوگیا ہے آپ کے پاس کوئی ختم ہے؟ پھر قیمت چکا کر لے لیتا ہے۔ معاذ الله من ذالك اور قبائح ان کے اگر لکھے جائیں تو ایک بحر طویل ہو جائے ان سب کے حق میں وہی وعید ہے جو اوپر مذکور ہوئی، اللہ تعالیٰ اس سے نجات دے۔

❀ ❀ ❀ ❀

۴۹۔ بَابُ عَمَلِ السِّرِّ

نیک عمل چھپانے کے بیان میں

(۲۳۸۴) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ : قَالَ رَجُلٌ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ! الرَّجُلُ يَعْمَلُ الْعَمَلَ فَيُسِرُّهُ فَإِذَا اطُّلِعَ عَلَيْهِ

اَعْجَبَهُ ذٰلِكَ قَالَ: رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((لَهُ اَجْرَانِ اَجْرُ السِّرِّ وَاَجْرُ الْعَلَانِيَةِ)). (اسناده ضعيف) سلسلة الاحاديث الضعيفة (٤٣٤٤) اس میں حبیب بن ابی ثابت مدلس ہے اور عن سے روایت کر رہا ہے

ترجمہ: روایت ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ ایک مرد نے عرض کی کہ یارسول اللہ ﷺ آدمی جب عمل کرتا ہے اور چھپاتا ہے وہ اس عمل نیک کو پھر جب لوگوں کو اس پر اطلاع ہو جاتی ہے دوست رکھتا ہے اس بات کو اور پسند آتی ہے اس کو یہ بات، کہا راوی نے فرمایا رسول اللہ ﷺ نے: اس کو دو ثواب ہیں ایک ثواب نیکی کے چھپانے کا اور دوسرا اس کے ظاہر ہو جانے کا۔

فائدہ: یہ حدیث غریب ہے اور روایت کی اعمش نے حبیب بن ابو ثابت سے انہوں نے ابو صالح سے انہوں نے نبی ﷺ سے مرسلاً اور تفسیر کی بعض اہل علم نے اس حدیث کی اس طور پر کہ مراد اطلاع ناس کے دوست رکھنے سے یہ ہے کہ پسند آتی ہے اس کو تعریف لوگوں کی اور ثنائے خیر جو اس کے لیے کرتے ہیں اس لیے کہ حضرت ﷺ نے فرمایا ہے کہ تم گواہ ہو اللہ کی زمین میں، پس خوش آتی ہے اس کو ثنائے خیر اپنے لیے جو لوگوں کی زبان سے سنتا ہے یعنی جب نیک لوگ اسے اچھا کہتے ہیں تو امید ہوتی ہے اس کو حسن آخرت کی لیکن جو شخص لوگوں کے مطلع ہونے کو اس لیے دوست رکھے کہ اس کے خیر سے مطلع ہو کر اس کی تعظیم و تکریم کریں گے پس یہ ریا ہے اور بعض اہل علم نے فرمایا کہ جب لوگوں کو اس کی نیکی پر اطلاع ہو جائے تو وہ اس نظر سے خوش ہو کہ اور لوگ بھی اس کے امر نیک میں اقتداء کریں گے اور اس کو ان عملوں کے اجور ملیں گے تو یہ بھی ایک راہ ہے یعنی یہ خوشی مناسب ہے۔

❀❀❀❀

٥٠۔ بَابُ: مَا جَآءَ اَنَّ الْمَرْأَ مَعَ مَنْ اَحَبَّ

اس بیان میں کہ آدمی اس کے ساتھ ہے جسے دوست رکھے

(٢٣٨٥) عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اَلْمَرْأُ مَعَ مَنْ اَحَبَّ وَلَهُ مَا اكْتَسَبَ)).

ترجمہ: روایت ہے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے: آدمی اسی کے ساتھ ہوگا جسے دوست رکھے، قیامت کے دن اور اس کو اجر ملے گا جو عمل کرے گا۔ (اسناده صحيح) (الروض النضير ١٠٤)

فائدہ: اس باب میں علی اور عبداللہ بن مسعود اور صفوان بن عسال اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ اور ابو موسیٰ رضی اللہ عنہم سے بھی روایت ہے' یہ حدیث حسن ہے' غریب ہے' حسن بصری کی روایت سے کہ وہ انس سے روایت کرتے ہیں۔

(٢٣٨٦) عَنْ اَنَسٍ اَنَّهُ قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! مَتٰى قِيَامُ السَّاعَةِ؟ فَقَامَ النَّبِيُّ ﷺ اِلَى الصَّلٰوةِ فَلَمَّا قَضٰى صَلَاتَهُ قَالَ: ((اَيْنَ السَّائِلُ عَنْ قِيَامِ السَّاعَةِ؟)) فَقَالَ الرَّجُلُ: اَنَا يَارَسُوْلَ اللّٰهِ! قَالَ: ((مَا اَعْدَدْتَ لَهَا؟)) قَالَ: مَا اَعْدَدْتُ لَهَا كَبِيْرَ صَلَاةٍ وَلَا صَوْمٍ اِلَّا اَنِّيْ اُحِبُّ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهُ فَقَالَ، رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اَلْمَرْءُ مَعَ مَنْ اَحَبَّ، وَاَنْتَ مَعَ مَنْ اَحْبَبْتَ))، فَمَا رَاَيْتُ فَرِحَ

اَلْمُسْلِمُوْنَ بَعْدَ الْإِسْلَام فَرَحَهُمْ بِهٰذَا.

ترجمہ: روایت ہے انس رضی اللہ عنہ سے کہ آیا ایک مرد رسول اللہ ﷺ کے پاس اور عرض کی اس نے یارسول اللہ ﷺ! کب ہے قائم ہونا قیامت کا؟ سو کھڑے ہو گئے رسول اللہ ﷺ نماز کی طرف پھر جب تمام فرما چکے اپنی نماز' فرمایا آپ نے: کہاں ہے وہ سائل جو قیام ساعت کا وقت پوچھتا تھا؟ سو عرض کی اس نے کہ میں ہوں یارسول اللہ ﷺ! فرمایا آپ ﷺ نے: کیا تیار کیا تو نے قیامت کے لیے؟ عرض کی اس نے یارسول اللہ ﷺ! نہیں تیاری میں نے اس کے لیے بڑی بڑی نمازیں نہ بہت روزے مگر اتنا ہی کہ میں دوست رکھتا ہوں اللہ کو اور اس کے رسول ﷺ کو فرمایا رسول اللہ ﷺ نے: آدمی اسی کے ساتھ ہوگا، یعنی قیامت میں جسے دوست رکھتا ہے اور تو بھی اسی کے ساتھ ہوگا جسے دوست رکھتا ہے۔ راوی کہتا ہے نہ دیکھا میں نے مسلمانوں کو کہ خوش ہوئے ہوں بعد اسلام کے اتنا جتنا کہ خوش ہوئے اس حدیث سے۔

(صحیح بلفظ: انت مع من احببت و لك ما احتسبت) سلسلة الاحاديث الصحيحة: ۳۲۵۳)

فائدہ: یہ حدیث صحیح ہے۔

❀❀❀❀

(۲۳۸۷) عَنْ صَفْوَانَ بْنِ عَسَّالٍ قَالَ: جَآءَ اَعْرَابِيٌّ جَهْوَرِيُّ الصَّوْتِ فَقَالَ: يَامُحَمَّدُ! الرَّجُلُ يُحِبُّ الْقَوْمَ وَلَمَّا يَلْحَقْ بِهِمْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اَلْمَرْءُ مَعَ مَنْ اَحَبَّ)). (حسن) الروض النضير: ۳۶۰)

ترجمہ: روایت ہے صفوان بن عسال رضی اللہ عنہ سے کہ آیا ایک اعرابی بلند آواز اور عرض کی اس نے یا محمد ﷺ! آدمی دوست رکھتا ہے ایک قوم کو اور نہیں ملا ان سے یعنی عمل میں ان کے برابر نہیں یا وہ اس پر زمانا مقدم ہیں۔ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے: آدمی اسی کے ساتھ ہے یعنی قیامت میں جسے دوست رکھتا ہے۔

فائدہ: یہ حدیث صحیح ہے روایت کی ہم سے احمد بن عبدہ ضبی نے انہوں نے حماد بن زید سے انہوں نے عاصم سے انہوں نے زر سے انہوں نے صفوان رضی اللہ عنہ سے انہوں نے نبی ﷺ سے حدیث محمود کی مانند۔

مترجم: قولہ: فرمایا آپ نے: کیا تیار کیا، آہ یعنی سوال کرنا قیامت کے وقت سے دلالت کرتا ہے کہ تو نے بہت کچھ عبادت اور حسن اطاعت تیار کی ہے کہ اس کے اجور ملنے کے لیے قیامت میں جلدی کرتا ہے اور یہ سوال حضرت کا کمال حکمت اور غایت فطانت اور نہایت ذکاوت پر دال ہے پھر اس نے عاجزانہ جواب دیا کہ سوائے محبت الٰہی کے اور الفت رسول الٰہی کے جیب عمل خالی ہے نہ کثرت صلوٰۃ ساتھ ہے نہ وفور صیام فرمایا آپ نے: تو ملحق ہے اپنی محبوب قوم سے۔ گویا اشارہ کیا اس آیت مبارکہ کی طرف ﴿ **فَاُولٰٓئِكَ مَعَ الَّذِيْنَ اَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ مِنَ النَّبِيّٖنَ وَالصِّدِّيْقِيْنَ وَالشُّهَدَآءِ وَالصَّالِحِيْنَ وَحَسُنَ اُولٰٓئِكَ رَفِيْقًا** ﴾ یعنی اطاعت کرنے والے اللہ اور رسول کے ان لوگوں کے ساتھ ہیں جن پر انعام کیا اللہ تعالیٰ نے نبیوں اور صدیقوں اور شہیدوں اور صالحوں سے اور نیک ہے ان کا رفیق انتہیٰ' ایسا ہی ذکر کیا طیبی نے اور مجمع میں ہے کہ معیت مستلزم تساوی درجات کے نہیں

انتہیٰ اور شرح مسلم میں بھی کہا ہے کہ محبت قوم جو اس قوم کے ساتھ ہوگا اس سے یہ لازم نہیں آتا کہ مرتبہ اور جزا اس کی مثل ان کے ہو جائے من جمیع الوجوہ، واللہ اعلم فقیر کہتا ہے جیسے کوئی کسی بادشاہ کے قافلہ میں ہو اسے کہہ سکتے ہیں کہ بادشاہ کے ساتھ ہے اس سے یہ لازم نہیں آتا کہ وہ بھی بادشاہ ہو جائے مگر یہ معیت جب بھی فضیلت سے خالی نہیں۔

❀❀❀❀

۵۱۔ بَابُ: مَا جَاءَ فِيْ حُسْنِ الظَّنِّ بِاللّٰهِ تَعَالٰى

اللہ عزوجل کے ساتھ حسن ظن رکھنے کے بیان میں

(۲۳۸۸) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : ((اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى يَقُوْلُ: اَنَا عِنْدَ ظَنِّ عَبْدِيْ بِيْ وَاَنَا مَعَهُ اِذَا دَعَانِيْ)). (صحیح) خ (۷٤۰۵) بلفظ ((اذا ذکرنی))

ترجمہ: روایت ہے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ میں اپنے بندے کے گمان کے پاس ہوں اور میں اس کے ساتھ ہوں وہ جب مجھے پکارے۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

❀❀❀❀

۵۲۔ بَابُ: مَا جَاءَ فِي الْبِرِّ وَالْاِثْمِ

نیکی اور بدی کی پہچان میں

(۲۳۸۹) عَنِ النَّوَّاسِ بْنِ سَمْعَانَ: اَنَّ رَجُلًا سَأَلَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ عَنِ الْبِرِّ وَالْاِثْمِ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((اَلْبِرُّ: حُسْنُ الْخُلُقِ، وَالْاِثْمُ مَا حَاكَ فِيْ نَفْسِكَ وَكَرِهْتَ اَنْ يَطَّلِعَ عَلَيْهِ النَّاسُ)). (صحیح)

ترجمہ: روایت ہے نواس بن سمعان رضی اللہ عنہ سے کہ ایک مرد نے پوچھی رسول اللہ ﷺ سے حقیقت نیکی اور بدی کی فرمایا آپ نے: نیکی حسن خلق ہے اور بدی جو تیرے دل میں چھپے اور برا جانے تو کہ لوگ اس پر مطلع ہوں۔

فائدہ: روایت کی ہم سے بندار نے انہوں نے عبدالرحمٰن بن مہدی سے انہوں نے معاویہ بن صالح سے انہوں نے عبدالرحمٰن سے مانند اس کے مگر انہوں نے اس روایت میں کہا کہ پوچھا میں نے رسول اللہ ﷺ سے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

۵۳۔ بَابُ : بَابُ مَا جَآءَ فِي الْحُبِّ فِي اللّٰهِ

اللہ کے لیے محبت کرنے کے بیان میں

(۲۳۹۰) حَدَّثَنِيْ مُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ يَقُوْلُ: ((قَالَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ: اَلْمُتَحَابُّوْنَ فِيْ

جَلَالِيْ لَهُمْ مَنَابِرُ مِنْ نُوْرٍ يَغْبِطُهُمُ النَّبِيُّوْنَ وَالشُّهَدَآءُ)). (اسناده صحيح) (المشكاة: ٥٠١١۔ التحقيق الثاني۔ التعليق الرغيب: ٤/٤٧١) وصححه الحاكم (ر/١٦٩۔ ١٧٠)

ترجمہ: روایت ہے معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے کہا انہوں نے سنا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے کہ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے کہ محبت کرنے والے آپس میں میری بزرگی کے لیے ان کے واسطے منبر ہیں نور کے کہ رشک کرتے ہیں ان پر پیغمبر اور شہید۔

فائدہ: اس باب میں ابو الدرداء اور ابن مسعود اور عبادہ بن صامت اور ابو مالک اشعری اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہم سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور ابو مسلم خولانی کا نام عبداللہ بن ثوب ہے۔

❀❀❀❀

(٢٣٩١) عَنْ أَبِيْ سَعِيْدٍ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((سَبْعَةٌ يُظِلُّهُمُ اللّٰهُ فِيْ ظِلِّهِ: يَوْمَ لَا ظِلَّ إِلَّا ظِلُّهُ إِمَامٌ عَادِلٌ، وَشَابٌّ نَشَأَ بِعِبَادَةِ اللّٰهِ، وَرَجُلٌ كَانَ قَلْبُهُ مُعَلَّقًا بِالْمَسْجِدِ إِذَا خَرَجَ مِنْهُ حَتّٰى يَعُوْدَ إِلَيْهِ، وَرَجُلَانِ تَحَابَّا فِي اللّٰهِ فَاجْتَمَعَا عَلٰى ذٰلِكَ وَتَفَرَّقَا، وَرَجُلٌ ذَكَرَ اللّٰهَ خَالِيًا فَفَاضَتْ عَيْنَاهُ، وَرَجُلٌ دَعَتْهُ امْرَأَةٌ ذَاتُ حَسَبٍ وَجَمَالٍ فَقَالَ: إِنِّيْ أَخَافُ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ، وَ رَجُلٌ تَصَدَّقَ بِصَدَقَةٍ فَأَخْفَاهَا حَتّٰى لَا تَعْلَمُ شِمَالُهُ مَا تُنْفِقُ يَمِيْنُهُ)). (صحيح) (الارواء: ٨٨٧)

ترجمہ: روایت ہے ابو سعید رضی اللہ عنہ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سات شخص ہیں کہ اللہ تعالیٰ ان کو اپنے سایہ میں رکھے گا جس دن کوئی سایہ نہ ہوگا سوا اس کے سایہ کے، پہلے ان میں امام عادل ہے۔ دوسرے وہ جوان کہ بڑھا ہوا اللہ تعالیٰ کی عبادت میں تیسرے وہ کہ دل لگا ہوا اس کا مسجد میں جب وہ نکلا مسجد میں سے جب تک کہ لوٹ کر نہ جائے اس میں چوتھے وہ شخص کہ محبت رکھتے ہیں خالص اللہ تعالیٰ کے واسطے جمع ہوتے ہیں اسی کے واسطے اور جدا ہوتے ہیں اسی کے واسطے پانچویں وہ شخص کہ یاد کیا اس نے اللہ تعالیٰ کو خالی مکان میں اور جوش کر آئیں اس کی آنکھیں یعنی خوف الٰہی یا ذوق شوق سے رونے لگا۔ چھٹے وہ شخص کہ بلایا اس کو ایک عورت حسب و جمال والی نے یعنی زنا کی طرف اور اس نے کہا کہ میں ڈرتا ہوں اللہ عزوجل سے ساتویں وہ شخص کہ صدقہ دیا اس نے کچھ اور چھپایا اس کو یہاں تک کہ نہ جانا اس کے بائیں ہاتھ نے کہ کیا دیتا ہے داہنا ہاتھ۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور ایسی ہی مروی ہوئی ہے یہ حدیث مالک بن انس سے کئی سندوں سے مثل اس کی اور اس میں شک کیا اور کہا روایت ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ یا ابو سعید رضی اللہ عنہ سے اور روایت کی عبداللہ بن عمر نے خبیب بن عبدالرحمٰن سے انہوں نے حفص بن عاصم سے انہوں نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہم سے سوار بن عبداللہ اور محمد بن مثنیٰ نے دونوں نے کہا روایت کی ہم سے یحییٰ بن سعید نے انہوں نے عبیداللہ بن عمر سے انہوں نے خبیب بن عبدالرحمٰن سے انہوں نے حفص بن عاصم سے

انہوں نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مالک بن انس کی حدیث کے مانند معنوں میں مگر اس میں اتنا کہا ہے کہ تیسرا شخص وہ ہے کہ اس کا دل لگا ہو مساجد میں اور ذات حسب کی جگہ ذات منصب کہا۔ یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

❁❁❁❁

٥٤۔ بَاب: مَا جَآءَ فِيْ إِعْلَامِ الْحُبِّ

محبت کی خبر دینے کے بیان میں

عَنِ الْمِقْدَامِ بْنِ مَعْدِيكَرِبَ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : ((إِذَا أَحَبَّ أَحَدُكُمْ أَخَاهُ فَلْيُعْلِمْهُ إِيَّاهُ)).

ترجمہ: روایت ہے مقدام بن معدیکرب رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے: جب دوست رکھے کوئی تم میں کا اپنے بھائی کو تو چاہیے کہ اس کو خبر کر دے۔ (صحیح) (الصحيحة سلسلة الاحاديث : ٤١٧ و ٢٥١٥)

فائدہ : اس باب میں میں ابوذر اور انس رضی اللہ عنہما سے بھی روایت ہے حدیث مقدام بن معدیکرب کی حسن ہے صحیح ہے غریب ہے۔

❁❁❁❁

(٢٣٩٢) عَنْ يَزِيْدَ بْنِ نُعَامَةَ الضَّبِّيِّ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : ((إِذَا آخَا الرَّجُلُ الرَّجُلَ فَلْيَسْأَلْهُ عَنْ اِسْمِهِ وَاسْمِ أَبِيْهِ وَمِمَّنْ هُوَ؟ فَإِنَّهُ أَوْصَلُ لِلْمَوَدَّةِ)). (اسناده ضعيف) سلسلة الاحاديث الضعيفه: ١٧٢٦) امام ترمذی کہتے ہیں یہ ضعیف ہے۔ یزید بن نعامہ نے نبی کریم سے کچھ نہیں سنا۔

ترجمہ: روایت ہے یزید بن نعامہ ضبی رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے: جب بھائی چارہ کرے ایک مرد دوسرے مرد سے تو پوچھ لے ہر ایک دوسرے سے نام اس کا اور نام اس کے باپ کا اور کس قبیلہ سے ہے وہ اس لیے کہ یہ خوب ملانے والا ہے محبت کا یعنی ترقی دینے والا۔

فائدہ : یہ حدیث غریب ہے نہیں جانتے ہم اسے مگر اسی سند سے اور نہیں جانتے ہم کہ یزید بن نعامہ کو سماع ہو نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اور مروی ہوا ہے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے وہ روایت کرتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مثل اس حدیث کی اور اس کی اسناد صحیح نہیں۔

❁❁❁❁

٥٥۔ بَاب: مَا جَآءَ فِيْ كَرَاهِيَةِ الْمِدْحَةِ وَالْمَدَّاحِيْنَ

تعریف اور تعریف کرنے والوں کی ناپسندیدگی کے بیان میں

(٢٣٩٣) عَنْ أَبِيْ مَعْمَرٍ قَالَ : قَامَ رَجُلٌ فَأَثْنٰى عَلٰى أَمِيْرٍ مِّنَ الْأُمَرَآءِ، فَجَعَلَ الْمِقْدَادُ ابْنُ الْأَسْوَدِ يَحْثُوْ فِيْ

وَجُهِهِ التُّرَابَ وَقَالَ: اَمَرَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ أَنْ نَحْثُوَ فِيْ وُجُوْهِ الْمَدَّاحِيْنَ التُّرَابَ.

(اسناده صحيح) سلسلة الاحاديث الصحيحة (٩١١)

ترجمہ: روایت ہے ابو معمر سے کہا کہ کھڑا ہوا ایک مرد تعریف کرنے لگا کسی امیر کی امیروں میں سے سو ڈالنے لگے مقداد بن اسود رضی اللہ عنہ اس کے منہ میں مٹی اور فرمایا حکم کیا ہے ہم کو رسول اللہ ﷺ نے کہ مٹی ڈالیں ہم مدح کرنے والوں کے منہ میں۔

فائدہ: اس باب میں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور روایت کی زائدہ نے یزید بن ابی زیاد سے انہوں نے مجاہد سے انہوں نے ابن عباس سے اور حدیث مجاہد کی ابو معمر سے صحیح تر ہے یعنی جس کا متن مذکور ہوا اور ابو معمر کا نام عبداللہ بن سخبرہ ہے اور مقداد بن اسود رضی اللہ عنہ وہ مقداد بن عمرو کندی ہیں اور کنیت ان کی ابو معبد ہے اور منسوب ہیں وہ اسود بن عبد یغوث کی طرف اس لیے کہ انہوں نے ان کو متبنی کیا تھا لڑکپن میں۔

❀❀❀❀

(٢٣٩٤) عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ: اَمَرَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: اَنْ نَحْثُوَ فِيْ اَفْوَاهِ الْمَدَّاحِيْنَ التُّرَابَ.

(صحيح) [بماقبله]

ترجمہ: روایت ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہا کہ حکم کیا ہم کو رسول اللہ ﷺ نے کہ خاک ڈالیں ہم مداحوں کے منہ میں۔

فائدہ: یہ حدیث غریب ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی حدیث سے۔

❀❀❀❀

٥٦۔ بَابُ: مَا جَآءَ فِيْ صُحْبَةِ الْمُؤْمِنِ

مومن کی صحبت کے بیان میں

(٢٣٩٥) عَنْ أَبِيْ سَعِيْدٍ اَنَّهُ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ ((لَا تُصَاحِبْ اِلَّا مُؤْمِنًا وَلَا يَاْكُلْ طَعَامَكَ اِلَّا تَقِيٌّ)).

ترجمہ: روایت ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ انہوں نے سنا رسول اللہ ﷺ سے کہ فرماتے تھے: مت صحبت میں رہ مگر مومن کی اور نہ کھائے کھانا تیرا مگر متقی۔ (اسنادہ حسن) تخریج المشکاۃ:٥٠١٨)

فائدہ: اس حدیث کو نہیں جانتے ہم مگر اسی سند سے۔

٥٧۔ بَابُ: مَا جَآءَ فِيْ الصَّبْرِ عَلَى الْبَلَآءِ

آزمائش پر صبر کرنے کے بیان میں

(٢٣٩٦) عَنْ اَنَسٍ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اِذَا اَرَادَ اللّٰهُ بِعَبْدِهِ الْخَيْرَ عَجَّلَ لَهُ الْعُقُوْبَةَ فِي الدُّنْيَا،

وَإِذَا أَرَادَ بِعَبْدِهِ الشَّرَّ أَمْسَكَ عَنْهُ بِذَنْبِهِ حَتّٰى يُوَافِي بِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ)) وَبِهٰذَا الْإِسْنَادِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((إِنَّ عِظَمَ الْجَزَاءِ مَعَ عِظَمِ الْبَلَاءِ، وَإِنَّ اللّٰهَ إِذَا أَحَبَّ قَوْمًا ابْتَلَاهُمْ، فَمَنْ رَضِيَ فَلَهُ الرِّضٰى وَمَنْ سَخِطَ فَلَهُ السَّخَطُ)).

(حسن صحیح) سلسلة الاحاديث الصحيحه: (١٢٢٠) تخريج المشكاة: ١٥٦٥)

ترجمہ: روایت ہے انس رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے: جب ارادہ کرتا ہے اللہ تعالیٰ کسی اپنے بندے کے ساتھ خیر کا جلدی گرفتار کرتا ہے اس کو دنیا کے عذاب میں اور جب ارادہ کرتا ہے اللہ تعالیٰ کسی بندے کے ساتھ شر کا روک رکھتا ہے اس کے گناہوں کو سزا کو یہاں تک کہ پوری کر دیتا ہے اسے سزا قیامت کے دن اور اسی اسناد سے مروی ہے نبی ﷺ سے کہ فرمایا آپ نے: بڑا ثواب بڑی بلا کے ساتھ ہے یعنی جس کا ثواب زیادہ ہے آخرت میں اس کی بلا زیادہ ہے دنیا میں اور بے شک اللہ تعالیٰ جب دوست رکھتا ہے کسی قوم کو گرفتار کرتا ہے ان کو بلا میں پھر جو راضی رہے تقدیر الٰہی پر اس کے لیے رضا اس کی اور جو ناراض ہو اس سے اس کے لیے ناراضی ہے اس کی۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

❁ ❁ ❁ ❁

(٢٣٩٧) عَنِ الْأَعْمَشِ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا وَائِلٍ يَقُولُ: قَالَتْ عَائِشَةُ: مَا رَأَيْتُ الْوَجَعَ عَلٰى أَحَدٍ أَشَدَّ مِنْهُ عَلٰى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ. [اسناده صحيح]

ترجمہ: روایت ہے اعمش سے کہا سنا میں نے ابو وائل سے وہ کہتے تھے کہ فرمایا حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے: نہیں دیکھا میں نے کسی شخص کا درد سخت تر رسول اللہ ﷺ کے درد سے۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

❁ ❁ ❁ ❁

(٢٣٩٨) عَنْ مُصْعَبِ بْنِ سَعْدٍ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ قُلْتُ يَارَسُولَ اللّٰهِ ﷺ أَيُّ النَّاسِ أَشَدُّ بَلَاءً قَالَ: ((اَلْأَنْبِيَاءُ ثُمَّ الْأَمْثَلُ فَالْأَمْثَلُ يُبْتَلَى الرَّجُلُ عَلٰى حَسَبِ دِينِهِ، فَإِنْ، كَانَ فِي دِينِهِ صُلْبًا اشْتَدَّ بَلَاؤُهُ، وَإِنْ كَانَ فِي دِينِهِ رِقَّةٌ ابْتُلِيَ عَلٰى قَدْرِ دِينِهِ، فَمَا يَبْرَحُ الْبَلَاءُ بِالْعَبْدِ حَتّٰى يَتْرُكَهُ يَمْشِي عَلَى الْأَرْضِ وَمَا عَلَيْهِ خَطِيئَةٌ)). (حسن صحيح) تخريج مشكاة المصابيح (١٥٦٢) سلسلة الاحاديث الصحيحة (١٤٣)

ترجمہ: روایت ہے سعد رضی اللہ عنہ سے کہا عرض کی میں نے یا رسول اللہ ﷺ! کون لوگ زیادہ ہیں از روئے بلا کے فرمایا: پیغمبر پھر جو ان کی مثل ہوں پھر جو ان کی مثل ہوں یعنی اطاعت الٰہی اور سنت میں؛ بلا میں گرفتار کیا جاتا ہے آدمی موافق اپنے دین کے

پھر اگر وہ اپنے دین میں سخت ہے زیادہ ہوتی ہے بلا اس کی اگر وہ اپنے دین میں نرم ہے مبتلا ہوتا ہے اپنے دین کے موافق پھر ہمیشہ رہتی ہے بلاء بندہ پر یہاں تک کہ چھوڑ دیتی ہے اس کو کہ زمین پر چلتا ہے اور کوئی گناہ اس پر نہیں ہوتا۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

مترجم: پیغمبروں میں سے ہر ایک اکیلا سارے جہان سے مقابل ہوتا ہے اور کمال علوم ہمت اور وفور شجاعت سے کسی وقت کسی طرح دعوت سے باز نہیں آتا اور سارے جہان کے مبتدعین فساق فجار ہر طرف سے اس پر ہجوم کرتے ہیں اور منافق بھی ہر جانب سے اسے گھیر لیتے ہیں اور مخلصین موافقین ان مخالفین کی بہ نسبت اتنے بھی نہیں ہوتے کہ جیسے کالے بیل کی پیٹھ پر ایک دو بال سفید ہوں یہی سبب ہے ان کی شدت بلاء اور کثرت ابتلاء کا اور پھر جب وہ دنیا سے تشریف لے جاتے ہیں ہر طرف سے مبتدعین اور فساق جو اس کی صولت وشوکت سے سرد بائے گوشہ میں منزوی تھے سب برسر میدان آتے ہیں اور جس کو اس نبی ﷺ کے طریقہ مسنونہ پر اور صراط محمودہ پر پاتے ہیں طرح طرح کی تکالیف ومصائب پہنچاتے ہیں غرض یہی سلسلہ ان کے اتباع اور اتباع اتباع میں جاری رہتا ہے خوب کہا ہے کسی بزرگ نے کہ سنت ہمیشہ ظالم اور مظلوم کے بیچ میں رہتی ہے مظلوم اس کا عامل ہوتا ہے اور ظالم اپنا جنم کھوتا ہے مظلوم مرحوم ہے ظالم مرجوم علی ہذا القیاس اخوان زمان بھی اسی اوصاف سے موصوف ہیں اور انہیں کمالات میں معروف واللہ کہ ان کے سامنے منکر معروف ہے اور معروف منکر' سنت کے عدو بدعت خو عقیدۂ حقہ کے دشمن جانی' عقائد باطلہ کے دوست جاودانی محدثین کے عقائد پاکیزہ کی مذمت اوران کے پیروں کی تکفیر کو بکو ہے اور ہمیشہ محدثات امور اور بدعات بے نور کی جستجو۔

اَللّٰهُمَّ اَرِنَا الْحَقَّ حَقًّا وَارْزُقْنَا اتِّبَاعَهُ وَاَرِنَا الْبَاطِلَ بَاطِلًا وَّارْزُقْنَا اجْتِنَابَهُ.

❀❀❀❀

(۲۳۹۹) عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : ((مَا يَزَالُ الْبَلَاءُ بِالْمُؤْمِنِ وَالْمُؤْمِنَةِ فِيْ نَفْسِهِ وَوَلَدِهِ وَمَالِهِ حَتّٰى يَلْقَى اللّٰهَ وَمَا عَلَيْهِ خَطِيْئَةٌ)). (حسن صحيح) الصحيحة: (۲۲۸۰)

ترجمہ: روایت ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے: ہمیشہ رہتی ہے مومن مرد پر بلاء اور مومن عورت پر اس کی ذات اور اولاد اور مال میں یہاں تک کہ ملتا ہے وہ اللہ تعالیٰ سے اور اس پر کوئی گناہ نہیں ہوتا۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔ اس باب میں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ اور حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ کی بہن سے بھی روایت ہے۔

❀❀❀❀

۵۷۔ بَابُ: مَا جَآءَ فِيْ ذَهَابِ الْبَصَرِ

آنکھیں جاتی رہنے کے بیان میں

(۲۴۰۰) عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : ((اِنَّ اللّٰهَ يَقُوْلُ اِذَا اَخَذْتُ كَرِيْمَتَيْ عَبْدِيْ فِيْ

الدُّنْيَا لَمْ يَكُنْ لَهُ جَزَآءٌ عِنْدِىْ إِلَّا الْجَنَّةَ)). (صحيح) (التعليق الرغيب : ٤/ ١٥٥، ١٥٦)

ترجمہ: روایت ہے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے: بے شک اللہ تعالیٰ فرماتا ہے جب لیں میں نے دو پیاریاں اپنے بندے کی دنیا میں یعنی آنکھیں نہیں ہے اس کا کچھ بدلہ میرے نزدیک مگر جنت۔

فائدہ: اس باب میں ابوہریرہ رضی اللہ عنہ اور زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اس سند سے اور ابوظلال کا نام ہلال ہے۔

❀❀❀❀

(٢٤٠١) عَنْ أَبِىْ هُرَيْرَةَ رَفَعَهُ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((يَقُوْلُ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ: مَنْ اَذْهَبْتُ حَبِيْبَتَيْهِ فَصَبَرَ وَاحْتَسَبَ لَمْ اَرْضَ لَهُ ثَوَابًا دُوْنَ الْجَنَّةِ)). (اسناده صحيح) التعليق الرغيب: ٤/١٥٦)

ترجمہ: روایت ہے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مرفوع کیا انہوں نے اس حدیث کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تک کہ فرمایا آپ نے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے جس کی دونوں پیاری چیزیں لے جاؤں میں یعنی آنکھیں اور وہ صبر کرے اور ثواب چاہے یعنی تقدیر پر راضی رہے یعنی شکایت نہ کرے نہیں راضی ہوں گا میں اس کے لیے کسی بدلہ دینے پر سوائے جنت کے۔

فائدہ: اس باب میں عرباض بن ساریہ رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

❀❀❀❀

٥٨۔ باب: يوم القيامة وندامة المحسن والمسيء

قیامت کے دن نیکوکار اور گناہ گار کا شرمندہ ہونا

(٢٤٠٢) عَنْ جَابِرٍ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((يَوَدُّ اَهْلُ الْعَافِيَةِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ حِيْنَ يُعْطَى اَهْلُ الْبَلَاءِ الثَّوَابَ لَوْ اَنَّ جُلُوْدَهُمْ كَانَتْ قُرِضَتْ فِى الدُّنْيَا بِالْمَقَارِيْضِ)). (اسناده حسن) سلسلة الاحاديث الصحيحه: ٢٢٠٦۔ التعليق الرغيب: ٤/١٤٦۔ تخريج المشكاة: ١٥٧٠)

ترجمہ: روایت ہے جابر رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے: دوست رکھیں گے اہل عافیت قیامت کے دن جب ملے گا تکلیف والوں کو ثواب کہ کاش کہ کتری جاتیں کھالیں ان کی دنیا میں قینچیوں سے یعنی تاکہ وہ بھی ثواب مذکور کے مستحق ہوتے۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے نہیں جانتے ہم اسے اس اسناد سے مگر اسی روایت سے اور روایت کی بعضوں نے یہ حدیث اعمش سے انہوں نے طلحہ بن مصرف سے انہوں نے مسروق سے کچھ مضمون اس کا۔

❀❀❀❀

(۲۴۰۳) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ، قَالَ: سَمِعْتُ أَبِي يَقُوْلُ: سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَا مِنْ اَحَدٍ يَمُوْتُ اِلَّا نَدِمَ)) قَالُوْا وَمَا نَدَامَتُهُ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ؟ قَالَ: ((اِنْ كَانَ مُحْسِنًا نَدِمَ اَنْ لَّا يَكُوْنَ ازْدَادَ، وَاِنْ كَانَ مُسِيْئًا نَدِمَ اَنْ لَا يَكُوْنَ نَزَعَ)).

ترجمہ: ہم سے یحییٰ بن عبیداللہ نے بیان کیا کہا میں نے اپنے باپ سے سنا وہ کہتے ہیں میں نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے سنا کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے: کوئی نہیں ہے کہ مرکر نادم نہ ہو۔ پوچھا اصحاب نے: کیا سبب ہے ندامت کا یارسول اللہ ﷺ؟ فرمایا: اگر نیک ہے اس لیے نادم ہے کہ میں نے نیکی زیادہ نہ کی اور اگر بد ہے نادم ہے کہ میں نے اپنے نفس کو کیوں نہ نکالا اس بدی سے۔ (ضعیف جداً۔ تخریج المشکاۃ: ۵۵۴۵) اس میں یحییٰ بن عبیداللہ متروک اور متہم ہے

فائدہ: اس حدیث کو نہیں جانتے ہم مگر اسی سند سے اور یحییٰ بن عبیداللہ میں کلام کیا شعبہ نے۔

❀❀❀❀

۵۹۔ باب: حديث خاتلي الدنيا بالدين وعقوبتهم

دین کے ذریعے سے دنیا طلب کرنے والوں اور ان کی سزا کے بیان میں حدیث

(۲۴۰۴) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ، قَالَ: سَمِعْتُ أَبِي يَقُوْلُ: سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُوْلُ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((يَخْرُجُ فِي آخِرِ الزَّمَانِ رِجَالٌ يَخْتِلُوْنَ الدُّنْيَا بِالدِّيْنِ، يَلْبَسُوْنَ لِلنَّاسِ جُلُوْدَ الضَّأْنِ مِنَ اللِّيْنِ، اَلْسِنَتُهُمْ اَحْلٰى مِنَ السُّكَّرِ وَقُلُوْبُهُمْ قُلُوْبُ الذِّئَابِ. يَقُوْلُ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ أَبِيَ تَغْتَرُّوْنَ اَمْ عَلَيَّ تَجْتَرِءُوْنَ فَبِي حَلَفْتُ لَاَبْعَثَنَّ عَلٰى اُوْلٰٓئِكَ مِنْهُمْ فِتْنَةً تَدَعُ الْحَلِيْمَ مِنْهُمْ حَيْرَانًا)).

ترجمہ: ہم سے یحییٰ بن عبیداللہ نے بیان کیا کہا میں نے اپنے باپ سے سنا وہ کہتے ہیں میں نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے سنا کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے: نکلیں گے آخر زمانہ میں کچھ لوگ اور طلب کریں گے دنیا کو ساتھ دین کے یعنی کمالات دینیہ حاصل کریں گے طلب دنیا کے واسطے، پہنیں گے لوگوں کو معتقد کرنے کو کھالیں دنبوں کی نرمی سے زبانیں ان کی میٹھی ہیں شکر سے زیادہ دل ان کے بدتر ہیں بھیڑیوں کے دلوں سے، فرماتا ہے اللہ عزوجل کیا تم ساتھ میرے مغرور ہو یا مجھ پر جرأت کرتے ہو سو میں اپنی ذات مقدس کی قسم کھاتا ہوں کہ اٹھاؤں گا ان پر ایک ایسا فتنہ کہ حیران رہ جائے گا اس میں ان کا عقل مند بھی۔ (ضعیف جداً۔ التعلیق الرغیب: ۱/۳۲) اس کی سند بھی یحییٰ بن عبیداللہ راوی کی وجہ سے ضعیف ہے

فائدہ: اس باب میں ابن عمر رضی اللہ عنہما سے بھی روایت ہے۔

❀❀❀❀

(۲۴۰۵)عَنْ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ : ((إِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى قَالَ: لَقَدْ خَلَقْتُ خَلْقًا اَلْسِنَتُهُمْ اَحْلٰى مِنَ الْعَسَلِ وَقُلُوْبُهُمْ اَمَرُّ مِنَ الصَّبْرِ فَبِيْ حَلَفْتُ لَاُتِيْحَنَّهُمْ[1] فِتْنَةً تَدَعُ الْحَلِيْمَ مِنْهُمْ حَيْرَانًا، فَبِيْ يَغْتَرُّوْنَ اَمْ عَلَيَّ يَجْتَرِءُوْنَ)). (اسناده ضعيف) اس میں حمزہ بن ابی محمد راوی ضعیف ہے

ترجمہ: روایت ہے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے کہ نبی ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: پیدا کی ہے میں نے ایک خلق کہ زبانیں ان کی شیریں ہیں شہد سے زیادہ اور دل ان کے کڑوے ہیں صبر سے زیادہ سو میں قسم کھاتا ہوں اپنی ذات مقدس کی کہ اٹھاؤں گا میں ان کے لیے ایسا فتنہ کہ عقل مند بھی اس میں حیران ہو جائے سو وہ کیا میرے ساتھ غرور کرتے ہیں یا مجھ پر جرأت کرتے ہیں۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے ابن عمر رضی اللہ عنہما کی روایت سے نہیں جانتے ہم اسے مگر اسی سند سے۔

مترجم: اگرچہ محدثین نے ان احادیث کا مورد خوارج وغیرہ کو کہا ہے مگر عموم الفاظ میں ہمارے زمانہ کے مبتدعین مشائخ بھی اس میں داخل ہیں کہ شیریں زبانی ان کی اس قدر ہے کہ کسبیوں تک سے بھی سوائے اماں جان کے بات نہیں کرتے اور غایت شیریں زبانی اور خوش خلقی انہوں نے امر معروف اور نہی منکر کے ترک میں سمجھ رکھی ہے بلکہ آمران بالمعروف کو بد خلق و ترش قرار دیتے ہیں اور قلوب ان کے بسبب عقائد فاسدہ اور معتقدات شرکیہ کے گرگ دین ہیں اور باوجود کثرت ابتداع اور ترک اتباع کے اپنے حال پر ایسے مغرور ہیں اور اعمال پر اس قدر معجب ہیں کہ اللہ کی پناہ اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَجْعَلُكَ فِيْ نُحُوْرِهِمْ وَنَعُوْذُبِكَ مِنْ شُرُوْرِهِمْ۔ مرگ چھالا ان کا بچھونا ہے شب و روز اسی پر سونا ہے اللہ عزوجل کے ساتھ ہزاروں بے ادبیاں کرتے ہیں اور اس منتقم حقیقی کی خدمت میں سینکڑوں گستاخیاں۔

❀❀❀❀

٦٠۔ بَابُ: مَا جَآءَ فِيْ حِفْظِ اللِّسَانِ

زبان کی حفاظت کے بیان میں

(۲۴۰۶) عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ: قُلْتُ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ! مَا النَّجَاةُ؟ قَالَ : ((اَمْلِكْ عَلَيْكَ لِسَانَكَ وَلْيَسَعْكَ بَيْتُكَ وَابْكِ عَلٰى خَطِيْئَتِكَ)). (اسناده صحيح) سلسلة الاحاديث الصحيحه : (۸۸۸)

ترجمہ: روایت ہے عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے کہ کہا انہوں نے عرض کی میں نے یارسول اللہ ﷺ کیا صورت ہے نجات کی؟ فرمایا آپ نے: اختیار میں کر اور روک رکھ اپنی زبان اور جگہ دیوے تجھ کو گھر تیرا یعنی خانہ نشین ہو جا اور روتا رہ اپنی خطا پر۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے۔

❀❀❀❀

---

[1] اتاح له كذا اى قدرله وانزل به ۱۲ مجمع۔

(٢٤٠٧) عَنْ أَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ رَفَعَهُ قَالَ: ((إِذَا أَصْبَحَ ابْنُ آدَمَ فَإِنَّ الْأَعْضَآءَ كُلَّهَا تُكَفِّرُ اللِّسَانَ فَتَقُوْلُ: اِتَّقِ اللّٰهَ فِيْنَا فَإِنَّمَا نَحْنُ بِكَ، فَإِنِ اسْتَقَمْتَ اسْتَقَمْنَا، وَإِنِ اعْوَجَجْتَ اعْوَجَجْنَا)).

(اسناده حسن) تخريج المشكاة: ٤٨٣٨ـ التحقيق الثاني-

ترجمہ: روایت ہے ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے مرفوع کیا انہوں نے اس حدیث کو یعنی قول رسول اللہ ﷺ ٹھہرایا کہ فرمایا آپ نے: جب صبح کرتا ہے آدمی سب اعضا اس کے عاجزی کرتے ہیں زبان کے آگے اور کہتے ہیں ڈر تو اللہ تعالیٰ سے ہمارے مقدمہ میں اس لیے کہ ہم تیرے ساتھ ہیں اگر تو سیدھی ہوئی تو ہم سب سیدھے ہوئے اور اگر تو ٹیڑھی ہوئی تو ہم سب ٹیڑھے ہوئے۔

فائدہ: روایت کی ہم سے ہناد نے انہوں نے ابواسامہ سے انہوں نے حماد بن زید سے مانند اس کے اور مرفوع نہ کیا اس کو اور یہ زیادہ صحیح ہے محمد بن موسیٰ کی حدیث سے۔ اس حدیث کو نہیں جانتے ہم مگر حماد کی روایت سے اور روایت کی یہ کئی لوگوں نے حماد بن زید سے اور مرفوع نہ کیا اس کو۔

❀ ❀ ❀ ❀

(٢٤٠٨) عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : ((مَنْ يَتَكَفَّلُ لِيْ مَا بَيْنَ لِحْيَيْهِ وَمَا بَيْنَ رِجْلَيْهِ أَتَكَفَّلُ لَهُ بِالْجَنَّةِ)). (اسناده صحيح) التعليق الرغيب: ١٩٧/٣ـ سلسلة الاحاديث الضعيفه: ٢٣٠٢ـ)

ترجمہ: روایت ہے سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے: جو ضامن ہو مجھ سے اپنی دونوں داڑھوں اور دونوں پیروں کے بیچ کی چیز کا ضامن ہوں گا میں اس کے لیے جنت کا۔

فائدہ: اس باب میں ابوہریرہ رضی اللہ عنہ اور ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے۔

مترجم: داڑھوں کے بیچ میں زبان ہے اس کا ضامن ہونا یہ کہ کذب وغیبت و بہتان وافتراء وکلمات کفر سے اسے بچائے اور پیروں کے بیچ میں عورت غلیظہ اس کا ضامن ہونا یہ کہ زنا ولواطت وسحاق وزلق سے بچائے چونکہ ان دونوں اعضاء سے بڑے بڑے گناہ واقع ہوتے ہیں اس لیے خاص کر لیا ان کو ساتھ ذکر کے اور یقین ہے کہ جب آدمی ان اعضاء کی آفات سے محفوظ رہے گا تو اور بلیات سے بھی غالب ہے کہ بچتا رہے۔

❀ ❀ ❀ ❀

(٢٤٠٩) عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : ((مَنْ وَقَاهُ اللّٰهُ شَرَّ مَا بَيْنَ لَحْيَيْهِ وَشَرَّ مَا بَيْنَ رِجْلَيْهِ دَخَلَ الْجَنَّةَ)). (حسن صحيح) سلسلة الاحاديث الصحيحه: (٥١٠)

ترجمہ: روایت ہے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے: جس کو بچایا اللہ تعالیٰ نے دونوں داڑھوں کے درمیان اور دونوں پیروں کے درمیان کی چیز کے فساد سے داخل ہوا وہ جنت میں۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور ابوحازم جو سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے راوی ہیں وہ ابوحازم زاہد مدینی ہیں نام ان کا سلمہ بن دینار

ہے اور وہ ابو حازم جو ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے راوی ہیں نام ان کا سلمان بن اشجعی ہے وہ مولیٰ ہیں عزۃ الاشجعیہ کے، اور وہ کوفی ہیں۔

❀❀❀❀

(۲۴۱۰) عَنْ سُفْيَانَ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ الثَّقَفِيِّ قَالَ: قُلْتُ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ! حَدِّثْنِيْ بِاَمْرٍ اَعْتَصِمُ بِهِ. قَالَ: ((قُلْ رَبِّيَ اللّٰهُ ثُمَّ اسْتَقِمْ)) قَالَ: قُلْتُ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ! مَا اَخْوَفُ مَا تَخَافُ عَلَيَّ؟ فَاَخَذَ بِلِسَانِ نَفْسِهِ ثُمَّ قَالَ ((هٰذَا)). [اسناده صحيح] ظلال الجنة (۲۱، ۲۲)

ترجمہ: روایت ہے سفیان بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے کہا عرض کی میں نے یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! بیان فرمائیں مجھ سے ایک ایسی بات کہ مضبوط پکڑوں میں اس کو فرمایا آپ نے: کہہ تو رب میرا اللہ ہے پھر قائم رہ اس بات پر پھر عرض کی میں نے یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! کیا چیز ہے خوف کی اور کس چیز سے ڈرتے ہیں آپ مجھ سے؟ سو پکڑی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی زبان اور فرمایا یہ۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور مروی ہوئی کئی سندوں سے سفیان بن عبداللہ ثقفی رضی اللہ عنہ سے۔

مترجم: یعنی اللہ تعالیٰ کی ربوبیت کا قائل ہونا اور اس پر استقامت کرنا اس میں سب دینداری کا معاملہ داخل ہو گیا اس لیے کہ ربوبیت اس کی مستلزم ہے اس کی عبادت و طاعت کو اور عبادت اس کی دو قسم ہے ایک دل سے یعنی عقائد صحیحہ حاصل کرنا دوسرے جوارح سے یعنی اعمال صالحہ بجالانا۔

❀❀❀❀

٦٢۔ باب: منه النهي، عن كثرة الكلام الا بذكر الله

اس میں ہے ممانعت زیادہ باتیں کرنے سے سوائے اللہ تعالیٰ کے ذکر کے

(۲۴۱۱) عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((لَا تُكْثِرِ الْكَلَامَ بِغَيْرِ ذِكْرِ اللّٰهِ، فَاِنَّ كَثْرَةَ الْكَلَامِ بِغَيْرِ ذِكْرِ اللّٰهِ قَسْوَةٌ لِلْقَلْبِ، وَاِنَّ اَبْعَدَ النَّاسِ مِنَ اللّٰهِ الْقَلْبُ الْقَاسِيُ)).

(اسناده ضعيف) سلسلة الاحاديث الضعيفه (۹۲۰) تخريج المشكاة (۲۲۷۶) (التحقيق الثانى)

ترجمہ: روایت ہے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے: مت کلام زیادہ کرو سوا ذکر الٰہی کے اس لیے کہ کثرت کلام کی بغیر ذکر الٰہی کے سبب ہے دل کی سختی کا اور دور تر آدمیوں کا اللہ تعالیٰ سے سخت دل والا ہے۔

فائدہ: روایت کی ہم سے ابو بکر بن ابوالنضر نے انہوں نے ابوالنضر سے انہوں نے ابراہیم سے انہوں نے عبداللہ بن دینار سے انہوں نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مانند اس کے معنوں میں یہ حدیث غریب ہے نہیں جانتے ہم اسے مگر ابراہیم بن عبداللہ بن حاطب کی روایت سے۔

❀❀❀❀

٦٣۔ باب: منه حديث ((كُلُّ كَلَامُ ابْنِ آدَمَ عَلَيْهِ لَا لَهُ))

اسی سے یہ حدیث ہے کہ انسان کی ہر بات اس پر وبال ہے، اس کے حق میں نہیں ہے

(٢٤١٢) عَنْ أُمِّ حَبِيبَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((كَلَامُ ابْنِ آدَمَ عَلَيْهِ لَا لَهُ إِلَّا أَمْرٌ بِمَعْرُوفٍ أَوْ نَهْيٌ عَنِ الْمُنْكَرِ أَوْ ذِكْرُ اللّٰهِ)). (اسناده ضعيف) التعليق الرغيب (٤/ ١٠) (اس میں ام صالح راویہ کے حالات معلوم نہیں)

ترجمہ: روایت ہے ام حبیبہ رضی اللہ عنہا سے جو بی بی ہیں رسول اللہ ﷺ کی کہ نبی ﷺ نے فرمایا: جتنی باتیں انسان کی ہیں سب اس کی گردن پر ہیں نہیں ہے اس کو کچھ ثواب مگر امر بالمعروف اور نہی منکر یا ذکر الٰہی۔

فائدہ: یہ حدیث غریب ہے نہیں جانتے ہم اسے مگر محمد بن یزید بن خنیس کی روایت سے۔

❁ ❁ ❁ ❁

٦٤۔ بَاب: في اعطائه حقوق النفس والرب والضيف والاهل

نفس، پروردگار، مہمان اور گھر والوں کے حقوق ادا کرنے کے بارے میں

(٢٤١٣) عَنْ عَوْنِ بْنِ أَبِي جُحَيْفَةَ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: آخَى رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ بَيْنَ سَلْمَانَ وَأَبِي الدَّرْدَاءِ فَزَارَ سَلْمَانُ أَبَا الدَّرْدَاءِ فَرَأَى أُمَّ الدَّرْدَاءِ مُتَبَذِّلَةً۔ قَالَ: مَا شَأْنُكِ مُتَبَذِّلَةً قَالَتْ: إِنَّ أَخَاكَ أَبَا الدَّرْدَاءِ لَيْسَ لَهُ حَاجَةٌ فِي الدُّنْيَا، قَالَتْ: فَلَمَّا جَاءَ أَبُو الدَّرْدَاءِ قَرَّبَ إِلَيْهِ طَعَامًا فَقَالَ: كُلْ فَإِنِّي صَائِمٌ۔ قَالَ: مَا أَنَا بِآكِلٍ حَتَّى تَأْكُلَ، قَالَ فَأَكَلَ۔ فَلَمَّا كَانَ اللَّيْلُ ذَهَبَ أَبُو الدَّرْدَاءِ لِيَقُومَ۔ فَقَالَ لَهُ سَلْمَانُ۔ نَمْ فَنَامَ۔ ثُمَّ ذَهَبَ لِيَقُومَ فَقَالَ لَهُ نَمْ فَنَامَ فَلَمَّا كَانَ عِنْدَ الصُّبْحِ فَقَالَ لَهُ سَلْمَانُ قُمِ الْآنَ، فَقَامَا فَصَلَّيَا۔ فَقَالَ: إِنَّ لِنَفْسِكَ عَلَيْكَ حَقًّا، وَلِرَبِّكَ عَلَيْكَ حَقًّا وَلِضَيْفِكَ عَلَيْكَ حَقًّا، وَإِنَّ لِأَهْلِكَ عَلَيْكَ حَقًّا، فَأَعْطِ كُلَّ ذِي حَقٍّ حَقَّهُ، فَأَتَيَا النَّبِيَّ ﷺ فَذَكَرَا ذٰلِكَ لَهُ فَقَالَ: ((صَدَقَ سَلْمَانُ)). (اسناده صحيح) مختصر البخاری (٩٦٥)

ترجمہ: روایت ہے ابوجحیفہ سے کہا کہ بھائی چارہ کروادیا رسول اللہ ﷺ نے سلمان رضی اللہ عنہ اور ابوالدرداء رضی اللہ عنہ میں پھر ملاقات کو آئے سلمان ابوالدرداء کے یہاں اور دیکھا ام الدرداء یعنی ان کی بیوی کو میلی کچیلی پوچھا کیا حال ہے تمہارا تم میلی کچیلی ہو رہی ہو وہ بولیں تمہارے بھائی ابوالدرداء کو کچھ رغبت نہیں دنیا کی کہا انہوں نے پھر جب آئے ابوالدرداء کھانا سامنے لائے سلمان کے اور کہا ابوالدرداء نے کہ تم کھاؤ میں روزے سے ہوں تو سلمان نے کہا میں ہرگز کھانے والا نہیں جب تک کہ تم نہ کھاؤ۔ کہا راوی نے پھر کھایا ابوالدرداء نے بھی پھر جب رات ہوئی گئے ابوالدرداء کہ نماز شب ادا کریں یعنی نوافل سو کہا ان

سے سلمان نے سو جاؤ، پھر وہ سو گئے پھر اٹھے کہ چلیں اور نماز پڑھیں پھر کہا سلمان نے سو جا پھر سو رہے پھر جب صبح نزدیک ہوئی یعنی تھوڑی شب رہی تو کہا سلمان نے کہ اٹھو اب پھر دونوں اٹھے اور نماز تہجد ادا کی پھر کہا سلمان نے ابوالدرداء سے کہ تمہارے نفس کا تم پر حق ہے یعنی کھانا پینا سونا وغیر ذالک اور تمہارے رب کا تم پر حق ہے یعنی صوم وصلوٰۃ وغیرہ اور تمہارے مہمان کا تم پر حق ہے یعنی اطعام طعام وغیرہ اور تمہاری بیوی کا تم پر حق ہے یعنی جماع ومباشرت وغیرہ پس ادا کرو ہر صاحب حق کا حق پھر دونوں حاضر ہوئے نبی ﷺ کے پاس اور ذکر کیا دونوں نے اس گفتگو کا جو آپس میں ہوئی تھی تو فرمایا آنحضرت ﷺ نے: سچ کہا سلمان نے۔

فائدہ: یہ حدیث صحیح ہے اور ابوالعمیس کا نام عتبہ بن عبداللہ ہے اور وہ بھائی ہیں عبدالرحمٰن بن عبداللہ المسعودی کے۔

مترجم: اس حدیث میں بڑے فائدے ہیں:

اول یہ کہ عبادت وہی ہے کہ موافق سنت کے ہو اور جو شخص سنت کی حد سے متجاوز ہوا اتلاف حقوق میں پھنسا اور واللہ کہ کوئی پیر اور مرشد تجھ کو نہ ملے گا جو توسط حقیقی پر تجھے چلادے اور جمیع اطراف کی رعایت رکھے اور حقوق کی مراعات کرے سنت رسول اللہ ﷺ سے بڑھ کر۔

دوسرے یہ کہ حق اخوت یہ ہے کہ تفقد کرنا بھائی کے حالات کا اور نصیحت کرنا جس میں بھلائی ہو دارین کی اور اپنے بھائی کی نصیحت کو قبول کرنا اور اس کی خاطر کے لیے نفل روزہ کھول دینا۔

تیسرے مسنون ہے اول شب میں آرام فرمانا آخر شب کو زندہ رکھنا۔

چوتھے تفصیل حقوق کی اور حقوق دو حال سے خالی نہیں یا اپنے نفس کے یا غیر اپنے کے نفس کے حقوق جیسے اکل وشرب ونوم ولباس اور بول وبراز سے فارغ ہونا کہ بعض اوقات مقدم ہے ان کا ادا کرنا حقوق الٰہیہ پر چنانچہ مدافعت اخبثین کے وقت نماز نہ پڑھنا چاہیے جب تک فارغ نہ ہو اور اسی طرح جب کھانا سامنے آئے تو پہلے کھانا کھالینا اور جب نیند کا غلبہ ہو سو رہنا۔ شارع نے اس کی اجازت دی۔ اسی لیے سلمان رضی اللہ عنہ نے بھی اسی کو مقدم کیا اور چونکہ مشکوٰۃ نبوت سے قلب ان کا نورانی تھا پہلے اسی کو ذکر کیا۔ دوسرے قسم حقوق غیر ہیں کہ اس میں سب سے مقدم اللہ تعالیٰ کا حق ہے اور وہ تین قسم ہے ایک متعلق ہے قلب سے اور وہ معرفت اس کی اور پہچاننا اس کی ذات وصفات کو اور مراد معرفت سے اس مقام میں وہ معرفت ہے جو انبیاء نے اپنی امتوں کو تعلیم کی ہے اور بندے اسی معرفت کے مکلّف ہیں اور بروایات صحیحہ وباخبار صریحہ ہم تک پہنچے ہیں، نہ وہ معرفت کہ منکران نبوت اور اہل بدعت نے خود بخود گھڑ لی ہے اور فلاسفہ یا ملاحدہ نے تصور کر لی ہے۔ دوسرے اطاعت اس کی جوارح سے جیسے صوم وصلوٰۃ۔ تیسرے اطاعت اس کی مال سے جیسے ادائے زکوٰۃ وصدقات ومیراث وانفاق مال فی سبیل اللہ اور اطعام طعام یتامیٰ ومساکین وارامل کو اور دوسرے قسم حق غیر کے حقوق الٰہیہ کے بعد اپنے گھر والوں کے حق ہیں کہ لفظ اہل کا ان کو شامل ہے اور وہ نان ونفقہ ہے بیوی کا اور حسن معاشرت اور جماع ومباشرت اس کی اور سکنیٰ اور لباس موافق طاقت کے اور پرورش عیال کی۔

٦٥ ـ بَابٌ: مِنْهُ عاقبة من التمس رضا الناس بسخط الله ومن عكسه

اللہ تعالیٰ کو ناراض کر کے لوگوں کو راضی کرنے اور اس کے برعکس کرنے کا انجام

(٢٤١٤) عَنْ عَبْدِالْوَهَّاب بْن الْوَرْد عَنْ رَجُلٍ مِنْ اَهْلِ الْمَدِينَةِ قَالَ: كَتَبَ مُعَاوِيَةُ اِلَيَّ عَائِشَةَ اُمِّ الْمُؤْمِنِينَ اَن اكْتُبِي اِلَيَّ كِتَابًا تُوصِينِي فِيه وَلَا تُكْثِرِي عَلَيَّ، قَالَ: فَكَتَبَتْ عَائِشَةُ[رضی اللہ عنہا] اِلَى مُعَاوِيَةَ: سَلَامٌ عَلَيْكَ اَمَّابَعْدُ فَاِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: ((مَنِ الْتَمَسَ رِضَا اللهِ بِسَخَطِ النَّاسِ كَفَاهُ اللهُ مُؤْنَةَ النَّاسِ، وَمَنِ الْتَمَسَ رِضَا النَّاسِ بِسَخَطِ اللهِ وَكَلَهُ اللهُ اِلَى النَّاسِ)) وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ.

(اسناده صحيح) سلسلة الاحاديث الصحيحه: (٢٣١١) تخريج الطحاويه: ٢٧٨)

ترجمہ: روایت ہے عبدالوہاب بن ورد سے کہ ایک مرد نے مدینہ کے کہا کہ لکھ بھیجا معاویہ رضی اللہ عنہ نے حضرت ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا کی طرف کہ مجھے ایک خط لکھئے اور اس میں وصیت کیجیے مجھ کو اور بہت نہ لکھئے کہا راوی نے پھر لکھوا بھیجا حضرت ام المومنین رضی اللہ عنہا نے معاویہ کو کہ سلام علیک کے بعد معلوم کہ میں نے سنا رسول اللہ ﷺ کو کہ فرماتے تھے جو ڈھونڈے اور طلب کرے رضامندی اللہ کی لوگوں کے غصہ میں کفایت کرے گا اللہ تعالیٰ لوگوں کی تکلیف کو اس سے اور جو ڈھونڈے رضامندی لوگوں کی اللہ تعالیٰ کے غصہ میں اللہ تعالیٰ مقرر کر دے گا انہیں لوگوں کو اس کے تکلیف دینے کے لیے اور سلام ہے تم پر۔

فائدہ: روایت کی ہم سے محمد بن یحییٰ نے انہوں نے محمد بن یوسف سے انہوں نے سفیان سے انہوں نے ہشام بن عروہ سے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ لکھ بھیجا انہوں نے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کو پھر ذکر کی حدیث ہم معنی حدیث اول کے اور مرفوع نہ کیا اس کو۔

مترجم: یعنی ایک امر ایسا ہے کہ اس میں اللہ تعالیٰ کی رضامندی ہے اور لوگ غصہ ہوں گے تو اس میں جو اللہ کی رضامندی کے لیے قدم رکھے اور لوگوں کے غصہ ہونے سے خوف نہ کرے اللہ تعالیٰ اسے اپنی رضامندی بھی عنایت کرے گا اور لوگوں کے شر سے بھی محفوظ رکھے گا اور اگر لوگوں کی رضامندی سے اسے ترک کر دے اور اللہ کی رضامندی کی پرواہ نہ کرے تو اللہ تعالیٰ انہیں لوگوں کے ہاتھ سے اسے ایذاء اور تکلیف پہنچائے گا اور اپنے فیض مدد سے محروم کرے گا۔ اس حدیث میں بڑی تنبیہ ہے ان لوگوں کو جو بخوف خلق امر معروف اور نہی منکر چھوڑ کر بیٹھ رہیں اور ڈر کے مارے زبان نہیں کھولتے آخر جب وہ لوگ ہدایت پا جاتے ہیں خود ان کے دشمن بن جاتے ہیں کہ یہ مولوی اتنے دن سے ہمارے شہر یا محلہ میں ہے اور ہم کو اس راہ نیک کی خبر نہ دی اور چاہ ضلالت سے نہ نکالا بے شک یہ ہمارا دشمن ہے اور اگر یہ معاملہ دنیا میں نہ ہو تو آخرت میں ہوتا ہے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

ابواب الصفة القيامة

(والرقائق والورع)

عن رسول الله ﷺ

(المعجم ۳۵) قیامت کے بیان میں (تحفة......)

مترجم: قیامت اور قیام مصدر ہے کھڑا ہونا اور اصل اس کی قوامت تھی واؤ بسبب کسرہ ما قبل کے مبدل بیاء ہوا۔

یوم القیامة روز رستخیز یعنی قیامت کا دن اور روز قیامت شاید اس لیے کہا لِاَنَّ النَّاسَ يَقُوْمُوْنَ بَيْنَ يَدَيْ رَبِّهِمْ کہ لوگ کھڑے ہوں گے اس دن اپنے پروردگار کے آگے یا مشتق ہے قَامَتِ السُّوْقُ سے عرب جب بازار گرم ہوتا ہے اور خوب چلنے لگتا ہے تو کہتا ہے قَامَتِ السُّوْقُ چونکہ اس دن بھی بازار دارو گیر گرم ہوگا اور مار دھاڑ کی راہ نکلے گی اور اعمال مقوم با جر ہوں گے اور خریداران حور و قصور اور مشتریان نار و نور جمع ہوں گے اس لیے وہ دن مسمّٰی بقیامت ہوا یا مشتق ہے قَامَ الْاَمْرُ سے جب کسی کا کام درست ہو جاتا ہے عرب کہتا ہے قَامَ اَمْرُهٗ چونکہ اس دن اہل حق کا سب کام درست ہو جائے گا جنت میں ان کا مقام اور روح و ریحان ان کا مکان ہو جائے گا اعداء ان کے فنا فی النار دشمن داخل دارالبوار ہو جائیں گے اس لیے وہ دن معروف بیوم القیامة ہوا یا مشتق ہے یہ لفظ قَامَتِ الْمَرْاَةُ تَنُوْحُ سے جب کوئی عورت نوحہ کرنے کھڑی ہوتی ہے عرب وہی کلمہ کہتا ہے چونکہ اس دن طالبان دنیا کہ مو شان حقیقی ہیں سر پر ہاتھ رکھ کر روئیں گے اور اپنا منہ اشک ندامت سے دھوئیں گے اس لیے یہ دن مشہور بیوم القیامة ہوا۔ اسراء الفاتحہ میں ہے کہ قیامت کے ایک سو ایک نام ہیں۔ از انجملہ قرآن عظیم الشان میں سے چونتیس مذکور ہیں گیارہ ناموں میں یوم کا لفظ نہیں وہ یہ ہیں ساعۃ' حاقۃ' صاخۃ' خافضۃ' رافعۃ' واقعۃ' راجفۃ' لادفۃ' طامۃ' غاشیۃ' قارعۃ' قال اللہ تعالیٰ:

﴿ يَوْمَ تَقُوْمُ السَّاعَةُ ﴾، ﴿ اَلْحَاقَّةُ مَا الْحَاقَّةُ ﴾، ﴿ فَإِذَا جَآءَ تِ الصَّاخَّةُ ﴾، ﴿ خَافِضَةُ الرَّافِعَةُ ﴾، ﴿ اِذَا وَقَعَتِ الْوَاقِعَةُ ﴾، ﴿ تَرْجُفُ الرَّاجِفَةُ ﴾، ﴿ تَتْبَعُهَا الرَّادِفَةُ ﴾، ﴿ فَاِذَاجَآءَ تِ الطَّآمَّةُ الْكُبْرٰى ﴾، ﴿ هَلْ اَتٰـكَ حَدِيْثُ الْغَاشِيَةِ ﴾، ﴿ اَلْقَارِعَةُ مَاالْقَارِعَةُ ﴾.

اور تیئس ناموں میں یوم کا لفظ ہے وہ یہ ہیں: آخر' ازفہ' تلاق' تغابن' تناد' جمع' حسرت' حساب' حق' خروج' خلود' عبوس' قمطریر' عظیم' عسیر' فصل' قیامت' معلوم' مجموع' مشہود' وعید' موعود' دین۔ قال اللہ تعالیٰ:

﴿ مَن اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ ﴾، ﴿ اَنْذِرْهُمْ يَوْمَ الْاٰزِفَةِ يَوْمَ التَّلَاقِ ﴾' ﴿ ذٰلِكَ يَوْمُ التَّغَابُنِ ﴾، ﴿ اِنِّيْ اَخَافُ عَلَيْكُمْ عَذَابَ ﴾، ﴿ يَوْمَ التَّنَادْ يَوْمَ يَجْمَعُكُمْ لِيَوْمِ الْجَمْعِ ﴾، ﴿ وَاَنْذِرْهُمْ يَوْمَ الْحَسْرَةِ ﴾، ﴿ مَاتُوْعَدُوْنَ لِيَوْمِ الْحِسَابِ ﴾، ﴿ ذٰلِكَ الْيَوْمُ الْحَقُّ ﴾، ﴿ ذٰلِكَ يَوْمُ الْخُرُوْجِ ﴾' ﴿ ذٰلِكَ يَوْمُ الْخُلُوْدِ ﴾، ﴿ يَوْمًا عُبُوْسًا قَمْطَرِيْرًا ﴾، ﴿ اِنَّهُمْ مَّبْعُوْثُوْنَ ﴾، ﴿ لِيوْمٍ عَظِيْمٍ ﴾، ﴿ يَوْمٌ عَسِيْرٌ عَلَى الْكٰفِرِيْنَ غَيْرُ يَسِيْرٍ ﴾ ﴿ يَوْمُ الْفَصْلِ جَمَعْنٰكُمْ ﴾، ﴿ لَا اُقْسِمُ بِيَوْمِ الْقِيَامَةِ ﴾ ﴿ اِلٰى مِيْقَاتِ يَوْمٍ مَّعْلُوْمٍ ﴾ ﴿ ذٰلِكَ يَوْمٌ مَّجْمُوْعٌ لَّهُ النَّاسُ و ذٰلِكَ يَوْمٌ مَّشْهُوْد ﴾، ﴿ ذٰلِكَ يَوْمُ الْوَعِيْدِ ﴾، ﴿ وَالْيَوْمِ الْمَوْعُوْدِ ﴾، ﴿ مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ ﴾.

اور خلاصہ احوال قیامت کئی چیزیں ہیں نفخ صور اور بعث یعنی قبروں سے اٹھنا اور حشر یعنی محشر کے میدان میں چلنا اور اطارت نامہ اعمال اور میزان اور صراط اور حوض کوثر اور شفاعت اور اعراف اور نار اور درکات اور جنت اور درجات اور تفصیل ان اشیاء کی ضمن ابواب میں مذکور ہے۔

❀❀❀❀

٣٥۔ اَبْوَابُ صِفَةِ الْقِيَامَةِ وَالرَّقَائِقِ وَالْوَرَاعِ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ

رسول اللہ ﷺ سے قیامت کے احوال اور دلوں کو نرم کرنے والی چیزوں اور ورع کے بیان کے ابواب

(٢٤١٥) عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : ((مَا مِنْكُمْ مِنْ رَجُلٍ اِلَّا سَيُكَلِّمُهُ رَبُّهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَلَيْسَ بَيْنَهُ وَبَيْنَهُ تَرْجُمَانٌ ثُمَّ يَنْظُرُ اَيْمَنَ مِنْهُ فَلَا يَرٰى شَيْئًا اِلَّا شَيْئًا قَدَّمَهُ، ثُمَّ يَنْظُرُ اَشْاَمَ مِنْهُ فَلَا يَرٰى شَيْئًا اِلَّا شَيْئًا قَدَّمَهُ، ثُمَّ يَنْظُرُ تِلْقَآءَ وَجْهِهِ فَتَسْتَقْبِلُهُ النَّارُ)). قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَنِ اسْتَطَاعَ مِنْكُم اَنْ يَقِيَ وَجْهَهُ حَرَّ النَّارِ وَلَوْ بَشِقِّ تَمْرَةٍ فَلْيَفْعَلْ)).

(اسناده صحيح) تخريج مشكاة الفقر (١١٥) ظلال الجنة (٦٠٦)

ترجمہ: روایت ہے عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے: کوئی تم میں سے ایسا شخص نہیں ہے مگر کلام کرے گا وہ اپنے

پروردگار سے قیامت کے دن اور نہ ہوگا اس کے اور اس کے بیچ میں کوئی ترجمان پھر دیکھے گا وہ اپنی داہنی طرف پس دکھائی نہ دے گی اسے کوئی چیز وہ جو آگے بھیجی اس نے یعنی عمل اپنے اور دیکھے گا اپنے بائیں طرف پس نہ دیکھے گا کوئی چیز مگر وہ چیز کہ آگے بھیجی اس نے پھر دیکھے گا اپنے منہ کے سامنے سو آگے نظر آئے گی اس کو دوزخ۔ کہا راوی نے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے جو طاقت رکھے تم میں سے اور جس سے ہو سکے بچائے اپنا منہ دوزخ سے اگرچہ ایک پھانک کھجور کی دے کر بچا سکے پھر جس سے ہو سکے اب کر لے۔

مترجم: جہمیہ ایک فرقہ ہے فرق باطلہ سے اور جہم بن صفوان کی طرف منسوب ہے اور منکر ہے صفات الٰہی کا اور رویت وکلام واستواء ونزول ومجیء کا کہ قرآن واحادیث میں مذکور ہے اور اکثر اہل اسلام میں خصوصاً اس زمان پرفتن میں عقائد باطلہ اس کے ایسے سمائے ہیں کہ چندیں ہزار عوام کالانعام بلکہ بعض خاص ناس بھی ان عقائد کو اہل سنت کے عقائد خیال کئے ہوئے ہیں حالانکہ وہ اسی گمراہ فرقہ کے عقائد باطلہ ہیں اور ساتھ ہو گیا ہے اس فرقہ باطلہ کے ایک گروہ متکلمین کا کہ ترجیح دی انہوں نے عقائد فلاسفہ اور مفہومات حکماء کو کتاب وسنت پر اور انکار کیا انہوں نے نصوص قرآنیہ اور روایات صحیحہ کا جو وارد ہوئے تھے صفات الٰہیہ میں اور پھیل گیا فتنہ ان عقائد باطلہ کا ایک جہان میں' اور بہت بڑا مسئلہ کہ جس میں خلاف کیا جہمیہ نے اہل سنت کا یہی مسئلہ صفات ہے اور آیات واحادیث صفات میں تین قول ہیں اہل قبلہ کے اور ہر قول پر دو جماعتیں قائم ہیں' قول اول یہ کہ جاری کروان آیات واحادیث کو ظاہر پر' قول ثانی یہ کہ کل آیات واحادیث صفات خلاف ظاہر ہیں قول ثالث یہ کہ ان آیات واحادیث میں سکوت کرنا ضرور ہے۔ اب قول اول کی رو سے جو جاری کرنے والے ہیں ان آیات واحادیث کو ظاہر پر دو جماعتیں ہیں پہلی جماعت جاری کرتی ہے آیات کو اوپر ظاہر ان کے اور ٹھہراتی ہے ان کے ظاہر کو جنس سے صفات مخلوقات کے اور یہ لوگ مشبہہ ہیں اور مذہب ان کا باطل ہے انکار کیا ان پر سلف نے اور اہل حق ان کی طرف متوجہ ہوئے رد کرنے کو۔ دوسری جماعت ان دونوں میں سے وہ ہے کہ جاری کرتی ہے ان آیتوں کو اوپر ظاہر ان کے جیسا کہ لائق ہے ساتھ بزرگی اللہ تعالیٰ کے جس طرح کہ جاری کرتی ہے اسم علیم وقدیر اور رب اور اللہ اور موجود اور ذات کا اور سوا ان کے اوپر ظاہر ان کے جیسا کہ لائق ہے ساتھ جلال اللہ عزوجل کے کیونکہ ظاہر ان صفات کا بیچ حق مخلوق کے یا جوہر ہیں نو پیدا یا عرض ہیں قائم ساتھ اس جوہر کے پس علم اور قدرت اور کلام اور مشیت اور رحمت اور رضا اور غضب اور مثل ان کے بندوں کے حق میں اعراض ہیں اور منہ اور ہاتھ اور آنکھ بندوں کے حق میں اجسام ہیں اور جب موصوف ہوا اللہ عزوجل اہل ثبات کے نزدیک ساتھ علم اور قدرت اور کلام ومشیت کے اگرچہ ان میں سے کوئی ایسا عرض نہیں کہ جاری ہوں اس پر صفتیں مخلوقین کی پس جائز ہوا یہ کہ ہو اللہ تعالیٰ کا منہ اور دونوں ہاتھ ایسی صفت اس کی کہ جاری نہ ہوں اس پر صفات مخلوقین کی اور یہ وہ مذہب ہے کہ حکایت کیا اس کو خطابی نے اور اور لوگوں نے سلف سے اور اسی پر دلالت کرتا ہے کلام جمہور سلف کا اور کلام باقی اماموں کا بھی اس کے مخالف نہیں اور یہ امر واضح ہے کیونکہ ذات مثل صفات ہوتی ہیں۔

پس جب ذات الٰہی ثابت ہے حقیقۃً بغیر اس امر کے کہ جنس سے ذوات مخلوقات کی ہو اسی طرح صفات اللہ کی ثابت ہیں حقیقۃً بغیر اس امر کے کہ جنس سے صفات مخلوقات کے ہوں پس اگر کوئی شخص کہے کہ نہیں سمجھتا ہوں میں علم اور ید کو مگر جنس سے اس علم اور ید کے جو مقرر اور مشہور ہیں کہا جائے گا اس سے کس طرح سمجھتا ہے تو ذات الٰہی کو بغیر جنس مخلوقات کے اور یہ بات تو معلوم ہے کہ صفات ہر موصوف کے مناسب ہوتے ہیں اس کی ذات کے اور مناسب ہوتے ہیں اس کی حقیقت کے پس جو شخص یہ نہ سمجھے صفات رب کو کہ ﴿ لَیْسَ كَمِثْلِهٖ شَیْءٌ ﴾ ہیں مگر مشابہ صفات مخلوقین کے پس گمراہ ہوا اپنی عقل میں اور دین میں کیا خوب کہا ہے بعضوں نے جس وقت کہے تجھ کو جہمی کہ استواء کس طرح ہے اور کس طرح ہے اترنا رب کا آسمان دنیا میں اور کس طرح ہیں دونوں ہاتھ اس کے یا مثل اس کے اور صفتوں کو کہے تو کہہ تو اس کو کہ کس طرح ہے وہ ذات اپنی میں جب کہے جہمی اس کے جواب میں کہ نہیں جانتا کوئی اس کو مگر وہی اور کنہ باری تعالیٰ کی غیر معلوم ہے واسطے بشر کے پس تو کہہ اس کو کہ علم کیفیت صفات کا مستلزم ہے علم کیفیت موصوف کو پس کیونکر معلوم ہو کیفیت اس کی صفت کی جس کی خود کیفیت معلوم[1] نہ ہو۔ اور وہ دو گروہ کہ نفی کرتے ہیں ان آیات کے ظاہر کی یعنی کہتے ہیں کہ ان آیتوں کے باطن میں کوئی معنی ایسے نہیں ہیں کہ وہ صفت ہوں باری تعالیٰ کی بلکہ اللہ تعالیٰ کی کوئی ثبوتی صفت نہیں ہے بلکہ صفات اس کے یا سلبی ہیں یا اضافی یا مرکب ہیں ان دونوں سے اور ثابت کرتے ہیں بعض صفات کو کہ وہ صفات سبعہ ہیں یا ثمانیہ یا خمسہ عشر یعنی سات یا آٹھ یا پندرہ ہیں اور ثابت کرتے ہیں احوال کو نہ صفات کو جیسا کہ معلوم ہے مذاہب سے متکلمین کے پس یہ بھی دو قسم ہیں ایک قسم تاویل کرتے ہیں آیات کی اور مقرر کرتے ہیں مراد کو جیسے کہتے ہیں استواء بمعنی استولی ہے یعنی بمعنی غالب اور کہتے ہیں مراد استواء سے علو مکانی ہے اور قدر اور ظہور نور اس کے کا واسطے عرش کے یا بمعنی انتہاء ہے خلق کی طرف اس کے اور سوا اس کے اور معانی جو متکلمین ذکر کرتے ہیں اور دوسری قسم کہتے ہیں کہ اللہ جانتا ہے ارادہ اپنا ان آیات سے لیکن اس قدر جانتے ہیں ہم کہ نہیں ارادہ کیا اللہ تعالیٰ نے ان آیات سے اثبات ایسی صفت کا جو خارج ہو جائے ہمارے علم سے۔

اب رہا تیسرا قول یعنی سکوت اور توقف کرنا ان آیتوں میں ایک گروہ ان میں سے کہتا ہے جائز ہے کہ ہو مراد ان آیات سے ظاہر معنی ان کے کہ لائق ہوں ساتھ اللہ تعالیٰ کے اور جائز ہے کہ نہ ہو صفت اللہ تعالیٰ کی اور اسی طرح کے اور اقوال ہیں ان کے اور یہ طریقہ ہے اکثر فقہاء وغیرہ کا اور دوسرا گروہ کہتا ہے کہ ہم بالکل خاموش ہیں ان سے اور نہیں پڑھتے او پر تلاوت قرآن کے اور او پر تلاوت حدیث کے یعنی اس کی قسمت میں صرف تلاوت کرنا ہے قرآن کا بے سمجھے اور روکتے ہیں دل اور زبان کو اپنی سب باتوں سے اور صواب اکثر آیات واحادیث کی رو سے قول اول میں طریقہ دوسرے گروہ کا ہے کہ دلالت کرتے ہیں آیات و احادیث کہ وہ تعالیٰ عرش پر ہے۔ انتہی ما قال ابن تیمیہ فی الحمویہ۔

---

[1] غرض یہی مذہب ہے محدثین اور اکابر سلف اور محققین کا جمیع صفات الٰہیہ میں کہ حقائق ان کے ثابت ہیں اور کیفیات مجہول یعنی کہ حقیقت ذات ثابت ہے اور کیفیت اس کی مجہول۔

اقول غرض مذہب صحیح صفات میں یہی ہے کہ یہ سب صفات محمول ہیں اپنے معنی ظاہری پر جیسا کہ شان الوہیت کے لائق ہیں بلاتشبیہ وتاویل وبلا کیف وتعطیل اور یہی مذہب ہے اکابر سلف اور صلحائے خلف کا اور صفات الٰہی سے کہ ناطق ہوا اس کے ساتھ قرآن اور وارد ہوئیں اس کے ساتھ روایات صحیحہ نفس ہے کہ فرمایا اللہ تعالیٰ نے ناقلاً عَنْ عیسیٰ علیه السلام ﴿ تَعْلَمُ مَا فِي نَفْسِي وَلَا اَعْلَمُ مَا فِي نَفْسِكَ ﴾ اور اصابع چنانچہ وارد ہوا حدیث میں قُلُوْبُ الْعِبَادِ بَيْنَ اصبعين مِنْ اَصَابِعِ الرَّحْمٰنِ يُقَلِّبُهَا كيف يَشَآءُ اور مجیئ یعنی آنا اس باری تعالیٰ کا قیامت کے دن جیسا کہ فرمایا ﴿ وَجَآءَ رَبُّكَ وَالْمَلَكُ صَفًّا صَفًّا ﴾ اور قریب ہوتا ہے وہ اپنی خلق سے جیسا چاہیے چنانچہ فرمایا ﴿ وَنَحْنُ اَقْرَبُ اِلَيْهِ مِنْ حَبْلِ الْوَرِيْدِ ﴾ اور اسی قبیل سے ہے دونوں ہاتھ یعنی فرمایا: ﴿ بَلْ يَدَاهُ مَبْسُوْطَتَانِ يُنْفِقُ كَيْفَ يَشَآءُ ﴾ اور یمین والسموت مطویات بیمینہ اور قبضہ یعنی مٹھی ﴿ وَالْاَرْضُ جَمِيْعًا قَبْضَتُهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ﴾ اور قدم اور رجل اور وجہ اور عین اور نزول اور اتیان اور کلام اور قول اور ساق اور حقو اور جنب اور فوق اور استواء اور قوۃ اور قرب اور بعد اور ضحک اور تعجب اور حب اور کراہت اور مقت اور رضا اور غضب اور سخط اور علم اور حیوۃ اور قدرت اور ارادہ اور مشیت اور سمع اور بصر اور معیت اور فرح وغیرہ کہ وارد ہوئے ہیں احادیث صحیحہ اور آیات قرآنیہ میں' اور داخل ہوا جہم بن صفوان امام مالک کی مجلس میں اور پڑھا ﴿ اَلرَّحْمٰنُ عَلَى الْعَرْشِ اسْتَوٰى ﴾ کو اور پوچھا كيف استوىٰ یعنی کیونکر استویٰ کیا اللہ تعالیٰ نے عرش پر آپ نے فرمایا اَلْاِسْتِوَاءِ مَعْلُوْمٌ وَّالْكَيْفُ مَجْهُوْلٌ وَالْاِيْمَانُ بِهٖ وَاجِبٌ وَالسُّؤَالُ عَنْهُ بِدْعَةٌ یعنی استواء باعتبار معنی ظاہر کے معلوم ہے اور کیفیت اس کی مثل کیفیت سائر صفات کے مجہول ہے اور ایمان اس کے لفظ و معنی پر واجب ہے اور سوال کیفیت سے بدعت ہے اور یہ ایک کلیہ ہے جمیع صفات الٰہیہ میں مثل ید ووجہ وغیرہ کے جو اوپر مذکور ہوئے۔

❀❀❀❀

(٢٤١٦)عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ : ((لَا تَزُوْلُ قَدَمَا ابْنِ اٰدَمَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مِنْ عِنْدِ رَبِّهٖ حَتّٰى يُسْئَلَ عَنْ خَمْسٍ عَنْ عُمْرِهٖ فِيْمَا اَفْنَاهُ، وَعَنْ شَبَابِهٖ فِيْمَا اَبْلَاهُ، وَعَنْ مَالِهٖ مِنْ اَيْنَ اِكْتَسَبَهٗ، وَفِيْمَا اَنْفَقَهٗ وَمَاذَا عَمِلَ فِيْمَا عَلِمَ)).

(اسناده صحيح) سلسلة الاحاديث الصحيحه (٩٤٦) التعليق الرغيب: ١/ ٧٦۔ الروض النضير: ٦٤٨)

ترجمہ: روایت ہے ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: نہ ہٹیں گے دونوں قدم ابن آدم کے قیامت کے دن اس کے رب کے پاس سے یہاں تک کہ پوچھی جائیں اس سے پانچ چیزیں' اول عمر اس کی کہ کس میں صرف کی دوسرے جوانی اس کی کہ کس میں خرچ کی تیسرے مال اس کا کہ کہاں کمایا اور چوتھے کس کام میں لگایا پانچویں کیا عمل کیا اپنے علم میں سے۔

فائدہ : یہ حدیث غریب ہے نہیں جانتے ہم اسے ابن مسعود رضی اللہ عنہ کی روایت سے کہ وہ نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں مگر حسین بن قیس کی اسناد سے اور حسین ضعیف ہیں حدیث میں اور اس باب میں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ اور ابو سعید رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے۔

❀❀❀❀

(۲۴۱۷) عَنْ اَبِیْ بَرْزَۃَ الْاَسْلَمِیِّ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ: ((لَا تَزُوْلُ قَدَمَا عَبْدٍ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ حَتّٰی یُسْئَالَ عَنْ عُمُرِہٖ فِیْمَا اَفْنَاہُ، وَعَنْ عِلْمِہٖ فِیْمَا فَعَلَ، وَعَنْ مَالِہٖ مِنْ اَیْنَ اِکْتَسَبَہٗ وَفِیْمَا اَنْفَقَہٗ، وَعَنْ جِسْمِہٖ فِیْمَا اَبْلَاہُ)). [اسنادہ صحیح] تخریج اقتضاء العلم العمل (۱/۱۵)

ترجمہ: روایت ہے ابو برزہ اسلمی رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے: نہ ہٹیں گے قدم کسی بندے کے یہاں تک کہ پوچھا جائے اس سے کہ عمر اپنی کس میں فنا کی اور علم سے اپنے کس پر عمل کیا اور مال کہاں سے کمایا اور کس میں خرچ کیا اور جسم کو کس میں لگایا؟

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور سعید بن عبداللہ بن جریج مولیٰ ہیں ابو برزہ اسلمی رضی اللہ عنہ کے اور ابو برزہ اسلمی رضی اللہ عنہ کا نام نضلہ بن عبید ہے۔

❀ ❀ ❀ ❀

۲۔ باب: مَا جَآءَ فِیْ شَاْنِ الْحِسَابِ وَالْقِصَاصِ

حساب اور قصاص کے بیان میں

(۲۴۱۸) عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَۃَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ قَالَ: ((اَتَدْرُوْنَ مَنِ الْمُفْلِسُ؟)) قَالُوْا: الْمُفْلِسُ فِیْنَا یَارَسُوْلَ اللّٰہِ! مَنْ لَّا دِرْهَمَ لَهٗ وَلَا مَتَاعَ۔ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ ((اَلْمُفْلِسُ مَنْ اُمَّتِیْ مَنْ یَاتِیْ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ بِصَلٰوۃٍ وَصِیَامٍ وَزَکٰوۃٍ وَیَاتِیْ قَدْ شَتَمَ هٰذَا وَقَذَفَ هٰذَا وَاَکَلَ مَالَ هٰذَا وَسَفَكَ دَمَ هٰذَا وَضَرَبَ هٰذَا فَیُقْعَدُ فَیَقْتَصُّ هٰذَا مِنْ حَسَنَاتِهٖ وَهٰذَا مِنْ حَسَنَاتِهٖ، فَاِنْ فَنِیَتْ حَسَنَاتُهٗ قَبْلَ اَنْ یُقْتَصَّ مَا عَلَیْهِ مِنَ الْخَطَایَا اُخِذَ مِنْ خَطَایَاهُمْ فَطُرِحَ عَلَیْهِ ثُمَّ طُرِحَ فِی النَّارِ)).

(اسنادہ صحیح) سلسلة الاحادیث (الصحیحه: ۸۴۵، احکام الجنائز: ۴)

ترجمہ: روایت ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بھلا خبر دو مجھے کہ مفلس کون ہے؟ عرض کی صحابہ نے کہ مفلس ہماری اصطلاح میں یارسول اللہ ﷺ وہ ہے کہ درہم ومتاع خانگی نہ رکھتا ہو فرمایا رسول اللہ ﷺ نے: مفلس میری امت میں وہ ہے کہ قیامت کے دن روزہ، نماز اور زکوۃ لے کر آدمی اس صورت سے آئے گا کہ برا کہا ہو کسی کو اور گالی دی ہو کسی کو اور کھایا مال کسی کا اور بہایا ہو خون کسی کا اور مارا ہو کسی کو پس بٹھاویں اس کو بدلہ میں دیویں مظلوموں کو نیکیاں اس کی پھر اگر نیکیاں اس کی تمام ہو گئیں اس سے پیشتر کہ بدلہ پورا ہو اس کے ظلموں کا تو لیے جائیں گناہ مظلوموں کے اور رکھ دیئے جاویں اس پر اور ڈال دیا جائے دوزخ میں۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

❀ ❀ ❀ ❀

(۲۴۱۹) عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : ((رَحِمَ اللّٰهُ عَبْدًا كَانَتْ لِاَخِیْهِ عِنْدَهٗ مَظْلِمَةٌ فِیْ عِرْضٍ اَوْمَالٍ، فَجَآءَهٗ فَاسْتَحَلَّهٗ قَبْلَ اَنْ یُّؤْخَذَ وَلَیْسَ ثَمَّ دِیْنَارٌ وَلَا دِرْهَمٌ فَاِنْ كَانَتْ لَهٗ حَسَنَاتٌ اُخِذَ مِنْ حَسَنَاتِهٖ وَاِنْ لَّمْ تَكُنْ لَّهٗ حَسَنَاتٌ حَمَلُوْا عَلَیْهِ مِنْ سَیِّئَاتِهِمْ)).

(اسناده صحیح) سلسلة الاحادیث الصحیحه: ۳۲٦٥)

ترجمہ: روایت ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے: رحمت کرے اللہ تعالیٰ اس بندے پر کہ جس پر کچھ مظلمہ ہوا پنے بھائی کا اس کی عزت یا مال میں پھر آیا وہ اور اس سے معاف کروالیا قبل مؤاخذہ آخرت کے اور وہاں تو نہ ہوگا درہم اور نہ دینار پھر اگر ہوئیں ظالم کی نیکیاں لیا جائے گا بدلہ اس کی نیکیوں سے اور اگر نہ ہوئیں نیکیاں رکھ دیئے جاویں گے گناہ مظلوم کے ظالم کی گردن پر۔

فائدہ : یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور روایت کی مالک بن انس نے سعید مقبری سے انہوں نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے انہوں نے نبی ﷺ سے مانند اس کی۔

❀❀❀❀

(۲۴۲۰) عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ : ((لَتُؤَدُّنَّ الْحُقُوْقُ اِلٰی اَهْلِهَا حَتّٰی تُقَادَ الشَّاةُ الْجَلْحَآءُ مِنَ الشَّاةِ الْقَرْنَآءِ)). (اسناده صحیح) سلسلة الاحادیث الصحیحه: (۱۵۹۸)

ترجمہ: روایت ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: پورے دیئے جائیں گے اہل حقوق کو حق ان کے یہاں تک کہ بدلہ لیا جائے گا بے سینگ والی بکری کا سینگ والی بکری سے۔

فائدہ : اس باب میں ابوذر رضی اللہ عنہ اور عبداللہ بن انیس رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے حدیث ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی حسن ہے صحیح ہے۔

❀❀❀❀

(۲۴۲۱) حَدَّثَنَا الْمِقْدَادُ صَاحِبُ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ یَقُوْلُ: ((اِذَا كَانَ یَوْمُ الْقِیَامَةِ اُدْنِیَتِ الشَّمْسُ مِنَ الْعِبَادِ حَتّٰی یَكُوْنَ قِیْدَ مِیْلٍ اَوِاثْنَتَیْنِ))، قَالَ سُلَیْمُ بْنُ عَامِرٍ: لَا اَدْرِیْ اَیَّ الْمِیْلَیْنِ عَنٰی اَمَسَافَةَ الْاَرْضِ اَمِ الْمِیْلَ الَّذِیْ یُكْحَلُ بِهِ الْعَیْنُ؟ قَالَ: ((فَتَصْهَرُهُمُ الشَّمْسُ فَیَكُوْنُوْنَ فِی الْعَرَقِ بِقَدْرِ اَعْمَالِهِمْ: فَمِنْهُمْ مَنْ یَّاْخُذُهٗ اِلٰی عَقِبِهٖ، وَمِنْهُمْ مَنْ یَّاْخُذُهٗ اِلٰی رُكْبَتَیْهِ وَمِنْهُمْ مَنْ یَّاْخُذُهٗ اِلٰی حَقْوَیْهِ وَمِنْهُمْ مَنْ یُّلْجِمُهُ اِلْجَامًا)). فَرَاَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ یُشِیْرُ بِیَدِهٖ اِلٰی فِیْهِ اَیْ یُلْجِمُهٗ اِلْجَاماً. [اسناده صحیح] سلسلة الحادیث الصحیحة (۱۳۸۲)

ترجمہ: روایت ہے مقداد رضی اللہ عنہ سے جو صحابی ہیں رسول اللہ ﷺ کے کہا انہوں نے سنا میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے تھے: جب ہوگا قیامت کا دن قریب کیا جائے گا آفتاب بندوں سے یہاں تک کہ ہو جائے گا بقدر ایک میل کے یا دو میل کے یعنی

اتنے فاصلے پر ہوگا' کہا سلیم بن عامر نے نہیں جانتا میں کون سی میل مراد لی آنحضرت ﷺ نے آیا مراد لی مسافت زمین کی یعنی جسے کوس کہتے ہیں یا سلائی جس سے سرمہ لگاتے ہیں آنکھ میں پس فرمایا آپ نے: پس پگھلا دے گا ان کو آفتاب پھر ڈوب جائیں گے وہ پسینے میں اپنے اعمال کے موافق سو کسی کو پہنچے گا پسینہ ایڑی تک کسی کو دونوں گھٹنوں تک کسی کو کمر تک کسی کو منہ تک کہ لگام کی مانند ہو جائے گا پھر دیکھا میں نے رسول اللہ ﷺ کو کہ ارشاد فرماتے تھے اپنے دست مبارک سے اپنے منہ کی طرف یعنی پسینہ یوں لگ جائے گا اس کے منہ تک جیسے لگام لگی ہوتی ہے۔

فائدہ: اس باب میں ابن عمر رضی اللہ عنہما اور ابوسعید رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے روایت کی ہم سے ابوزکریا نے انہوں نے حماد بن زید سے انہوں نے ایوب سے انہوں نے نافع سے انہوں نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے کہا حماد نے اور یہ روایت ہمارے نزدیک مرفوع ہے اور وہ تفسیر ہے اس آیت کی ﴿ يَوْمَ يَقُوْمُ النَّاسُ لِرَبِّ الْعَالَمِيْنَ ﴾ یعنی جس دن کھڑے ہوں گے لوگ رب العالمین کے آگے فرمایا آپ نے: کھڑے ہوں گے پسینے میں کہ ان کے آدھے کانوں تک ہوگا۔ یہ حدیث حسن ہے روایت کی ہم سے ہناد نے انہوں نے عیسیٰ سے انہوں نے ابن عون سے انہوں نے نافع سے انہوں نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے انہوں نے نبی ﷺ سے مانند اس کے۔

❁ ❁ ❁ ❁

(٢٤٢٢) عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ حَمَّادٌ وَهُوَ عِنْدَنَا مَرْفُوْعٌ ﴿ يَوْمَ يَقُوْمُ النَّاسُ لِرَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴾ [المطففين : ٦]، قَالَ: ((يَقُوْمُوْنَ فِي الرَّشْحِ إِلٰى أَنْصَافِ آذَانِهِمْ)). (اسناده صحيح) التعليق الرغيب (٤/١٩٥ ـ ١٩٦)

ترجمہ: روایت ہے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے کہا حماد نے اور یہ روایت ہمارے نزدیک مرفوع ہے اور وہ تفسیر ہے اس آیت کی، یعنی: جس دن کھڑے ہوں گے لوگ رب العالمین کے سامنے، آپ نے فرمایا: کھڑے ہوں گے پسینے میں کہ ان کے آدھے کانوں تک ہوگا۔

❁ ❁ ❁ ❁

٣۔ بَابُ: مَا جَآءَ فِيْ شَأْنِ الْحَشْرِ

حشر کی کیفیت کے بیان میں

(٢٤٢٣) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((يُحْشَرُ النَّاسُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ حُفَاةً عُرَاةً غُرْلًا كَمَا خُلِقُوْا)) ثُمَّ قَرَأَ: {كَمَا بَدَأْنَا اَوَّلَ خَلْقٍ نُّعِيْدُهٗ وَعْدًا عَلَيْنَا اِنَّا كُنَّا فَاعِلِيْنَ} وَاَوَّلُ مَنْ يُكْسٰى مِنَ الْخَلَائِقِ اِبْرٰهِيْمُ، وَيُؤْخَذُ مِنْ اَصْحَابِيْ بِرِجَالٍ ذَاتَ الْيَمِيْنِ وَذَاتَ الشِّمَالِ، فَاَقُوْلُ يَارَبِّ اَصْحَابِيْ فَيُقَالُ: اِنَّكَ لَا تَدْرِيْ مَا اَحْدَثُوْا بَعْدَكَ اِنَّهُمْ لَمْ يَزَالُوْا مُرْتَدِّيْنَ عَلٰى اَعْقَابِهِمْ مُنْذُ فَارَقْتَهُمْ، فَاَقُوْلُ كَمَا قَالَ الْعَبْدُ الصَّالِحُ {اِنْ تُعَذِّبْهُمْ فَاِنَّهُمْ عِبَادُكَ وَاِنْ تَغْفِرْلَهُمْ فَاِنَّكَ اَنْتَ

الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ﴾. (صحيح)

ترجمہ: روایت ہے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے: حشر میں لائے جائیں گے لوگ قیامت کے دن ننگے بدن ننگے پیر بغیر ختنہ کے، پھر پڑھی آپ نے یہ آیت ﴿ كَمَا بَدَأْنَا اَوَّلَ خَلْقٍ نُّعِيْدُهُ ﴾ الایۃ یعنی جیسے پہلے پیدا کیا ہم نے دوبارہ ویسے ہی پیدا کریں گے ہم وعدہ ہے ہمارے ذمہ پر بے شک ہم کرنے والے ہیں انتہیٰ اور پہلے جسے کپڑے پہنائے جائیں گے خلائق میں سے ابراہیم علیہ السلام ہوں گے اور لے جائیں گے بعض اصحاب کو میری داہنے طرف یعنی عرش کے اور بعض کو بائیں طرف پھر میں کہوں گا یعنی بائیں طرف والوں کے لیے اے رب! یہ اصحاب ہیں میرے پھر کہا جائے گا کہ تم نہیں جانتے کہ کیا نئی بات نکالی انہوں نے بعد تمہارے اور ہمیشہ رہے گا پیچھے لوٹتے اپنی ایڑیوں پر جب سے کہ جدا ہوا تو ان سے سو کہوں گا میں جیسے کہا بعد صالح نے یعنی عیسیٰ علیہ السلام نے ﴿ اِنْ تُعَذِّبْهُمْ ﴾ الایۃ یعنی اگر عذاب کرے تو ان کو تو وہ تیرے بندے ہیں اور اگر تو بخشے تو زبردست ہے حکمت والا۔

فائدہ : یہ روایت کی ہم سے محمد بن بشار نے اور محمد بن مثنیٰ نے دونوں نے محمد بن جعفر سے انہوں نے شعبہ سے انہوں نے مغیرہ سے پھر ذکر کی حدیث مانند حدیث مذکور کے۔

مترجم: اور پہلے جسے کپڑے پہنائے جائیں گے ابراہیم علیہ السلام ہوں گے اس لیے کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے کپڑے راہ خدا میں سب سے پہلے اتارے گئے اور آگ میں ڈالے گئے۔ قولہ اور بعض کو بائیں طرف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جب تک عمل وایمان درست نہ ہو آدمی عذاب سے بچ نہیں سکتا اگرچہ صحبت یافتہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے ہوں پھر اور کسی صحبت پر فخر کرنا اور مغرور ہو کر عمل میں سستی کرنا محض جہالت ہے۔ اکثر صحبت یافتہ مشائخین کے اس مرض مہلک میں گرفتار ہیں۔ قولہ تم نہیں جانتے کہ کیا نئی بات نکالی انہوں نے بعد تمہارے۔ آہ معلوم ہوا کہ دین میں نئی بات نکالنا اور اس پر عامل اور مصر ہونا اس سے بڑھ کر کوئی گناہ نہیں چنانچہ فرمایا آپ نے دوسرے مقام میں شَرَّ الْاُمُوْرِ مُحْدَثَاتُهَا قولہ اور ہمیشہ رہے پیچھے لوٹتے اپنی ایڑیوں پر یعنی مرتد ہو گئے دین سے یعنی جیسے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے وقت مانعان زکوۃ مرتد ہو گئے تھے۔

❀❀❀❀

(٢٤٢٤) **حَدَّثَنَا** بَهْزُ بْنُ حَكِيمٍ عَنْ اَبِيهِ عَنْ جَدِّهٖ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ : ((**اِنَّكُمْ تُحْشَرُوْنَ رِجَالًا وَرُكْبَانًا وَتُجَرُّوْنَ عَلٰى وُجُوْهِكُمْ**)). (اسناده صحيح) فضائل الشام (١٠٣)

ترجمہ: بسند مذکور روایت ہے کہ فرماتے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کہ تم میدان حشر میں لائے جاؤ گے پیدل اور سوار اور گھسیٹے جائیں گے بعض لوگ اپنے مونہوں پر۔

فائدہ : اس باب میں ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے۔

٤۔ بَابُ: مَا جَآءَ فِي الْعَرْضِ

آخرت کی پیشی کے بیان میں

(٢٤٢٥) عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ : ((يُعْرَضُ النَّاسُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ثَلٰثَ عَرَضَاتٍ، فَاَمَّا عَرْضَتَانِ فَجِدَالٌ وَمَعَاذِيرُ وَاَمَّا الْعَرْضَةُ الثَّالِثَةُ فَعِنْدَ ذٰلِكَ تَطِيرُ الصُّحُفُ فِي الْاَيْدِي فَاٰخِذٌ بِيَمِينِهٖ وَاٰخِذٌ بِشِمَالِهٖ)). (اسناده ضعيف) تخريج شرح العقيده الطحاوية (٤٦٨) تخريج مشكاة المصابيح (٥٥٥٧ و ٥٥٥٨) منقطع ہے، حسن بصری کا ابو ہریرہ سے سماع ثابت نہیں

ترجمہ: روایت ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے: پیش کیے جائیں گے اور روبکاری میں آئیں گے لوگ قیامت کے دن پھر دو بار میں گفت وشنید اور عذر و معذرت ہے اور تیسرے بار اڑیں گے نامہ اعمال ہاتھوں میں تو کوئی داہنے ہاتھ میں لینے والا ہے کوئی بائیں میں۔

فائدہ : اور صحیح نہیں یہ حدیث اس نظر سے کہ حسن کو سماع نہیں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے پس کوئی راوی دونوں کے بیچ میں چھوٹ گیا ہے اور سند متصل نہیں اور روایت کی بعضوں نے علی بن علی سے اور وہ رفاعی ہیں انہوں نے حسن سے انہوں نے ابو موسیٰ سے انہوں نے نبی ﷺ سے۔

❁ ❁ ❁ ❁

٥۔ بَابٌ مِّنْهُ من نوقش هلك

جس سے مناقشہ کیا گیا وہ ہلاک ہو گیا

(٢٤٢٦) عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ : سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ : ((مَنْ نُوقِشَ الْحِسَابَ هَلَكَ))، قُلْتُ : يَارَسُولَ اللّٰهِ! اِنَّ اللّٰهَ [تَعَالٰى] يَقُولُ : {فَاَمَّا مَنْ اُوتِيَ كِتَابَهٗ بِيَمِينِهٖ فَسَوْفَ يُحَاسَبُ حِسَابًا يَّسِيرًا} قَالَ : ((ذٰلِكَ الْعَرْضُ)).

ترجمہ: روایت ہے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ فرمایا آنحضرت ﷺ نے: جو سختی کیا گیا اور نقیر و قطمیر سے پوچھا گیا حساب میں ہلاک ہوا۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ بے شک اللہ تعالیٰ تو فرماتا ہے کہ جس کو کتاب ملی داہنے ہاتھ میں اس سے حساب لیا جائے گا آسانی سے، فرمایا آپ نے: وہ فقط عملوں کا روبرو کر دینا ہے۔

(اسناده صحيح) (ظلال الجنة : ٨٨٥)

فائدہ : یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور روایت کی یہ ایوب نے بھی ابن ابی ملیکہ سے۔

❁ ❁ ❁ ❁

٦۔ بَابٌ مِنْهُ سؤال الرب عبده عما خوله في الدنيا

پروردگار کا اپنے بندے سے ان چیزوں کے بارے میں پوچھنا جو اسے دنیا میں عطا کی تھیں

(٢٤٢٧) عَنْ اَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ : ((يُجَآءُ بِابْنِ اٰدَمَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ كَاَنَّهُ بَذَجٌ، فَيُوْقَفُ بَيْنَ يَدَيِ اللّٰهِ تَعَالٰى فَيَقُوْلُ اللّٰهُ لَهُ: اَعْطَيْتُكَ وَخَوَّلْتُكَ وَاَنْعَمْتُ عَلَيْكَ، فَمَاذَا صَنَعْتَ؟ فَيَقُوْلُ: يَارَبِّ جَمَعْتُهُ وَثَمَّرْتُهُ فَتَرَكْتُهُ اَكْثَرَ مَا كَانَ فَارْجِعْنِيْ اٰتِكَ بِهٖ فَيَقُوْلُ لَهُ: اَرِنِيْ مَا قَدَّمْتَ فَيَقُوْلُ يَارَبِّ جَمَعْتُهُ وَثَمَّرْتُهُ فَتَرَكْتُهُ اَكْثَرَ مَا كَانَ، فَارْجِعْنِيْ اٰتِكَ بِهٖ كُلِّهٖ فَاِذَا عَبْدٌلَمْ يُقَدِّمْ خَيْرًا فَيُمْضٰى بِهٖ اِلَى النَّارِ)). (اسناده ضعيف) (التعليق الرغيب: ٣/ ١١) (اس میں اسماعیل بن مسلم راوی ضعیف ہے)

ترجمہ: روایت ہے انس رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے: لائیں گے ایک ابن آدم کو قیامت کے دن گویا کہ وہ بچہ ہے بھڑ یا کا یعنی کمال ذلت سے لائیں گے پھر کھڑا کیا جائے گا اللہ تعالیٰ کے سامنے پھر فرمائے گا اللہ تعالیٰ: دیا میں نے تجھ کو مال و اسباب اور عنایت کیے تجھ کو لونڈی اور غلام اور انعام کیا میں نے تجھ پر پھر کیا عمل کیا تو نے؟ سو کہے گا جمع کیا میں نے اس مال کو اور بڑھایا اس کو اور چھوڑا اسے دنیا میں اس سے زیادہ کہ جتنا پہلے تھا سو مجھے پھر بھیج دنیا میں کہ اسے لے کر آ ؤں سب کا سب تب فرمائے گا اللہ تعالیٰ: دکھا مجھے جو تو نے آ گے بھیجا ہو یعنی صدقات و خیرات میں دیا ہو۔ پھر وہ کہے گا اے رب میں نے تو جمع کیا اور بڑھایا اور چھوڑا اسے زیادہ اس سے کہ جتنا پہلے تھا سو مجھے پھر دنیا میں پھیر کہ میں سب لے کر آ ؤں اور یہ اس بندے کا حال ہوگا کہ اس نے کسی امر خیر میں مال نہ خرچا ہوگا پھر لے جائیں گے اسے دوزخ میں۔

فائدہ: کہا ابوعیسیٰ نے اور روایت کی یہ حدیث کئی لوگوں نے حسن سے اور کہا اس کو انہیں کا قول اور مرفوع نہ کیا یعنی آنحضرت ﷺ کا مقولہ نہ ٹھہرایا اور اسماعیل بن مسلم ضعیف سمجھے جاتے ہیں حدیث میں اور اس باب میں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ اور ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے۔

❀ ❀ ❀ ❀

(٢٤٢٨) عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ قَالَا، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : ((يُؤْتٰى بِالْعَبْدِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَيَقُوْلُ اللّٰهُ لَهُ: اَلَمْ اَجْعَلْ لَكَ سَمْعًا وَبَصَرًا وَمَالاً وَوَلَدًا وَسَخَّرْتُ لَكَ الْاَنْعَامَ وَالْحَرْثَ وَتَرَكْتُكَ تَرْأَسُ وَتَرْبَعُ فَكُنْتَ تَظُنُّ اِنَّكَ مُلَاقِيَّ يَوْمَكَ هٰذَا؟ قَالَ: فَيَقُوْلُ: لَا فَيَقُوْلُ لَهُ: اَلْيَوْمَ اَنْسَاكَ كَمَا نَسِيْتَنِيْ)).

ترجمہ: روایت ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ اور ابوسعید رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے: لائیں گے ایک بندہ کو قیامت کے دن اور فرمائے گا باری تعالیٰ اس سے کیوں میں نے تجھ کو نہ دیئے تھے کان اور آنکھ اور مال اور اولاد اور تابع نہ کر دیا تیرا چار پایوں اور کھیتی کو اور چھوڑ دیا تجھے کہ رئیس بنا پھرے قوم کا اور جو تھ لیا کرے ان سے پھر تجھے خیال تھا کہ ایک دن مجھ سے ملنا ہے تجھ کو

اور وہ دن ہے آج کا سو وہ کہے گا مجھے تو خیال نہ تھا اس کا فرمائے گا اللہ تعالیٰ: سو آج میں تجھے بھول جاتا ہوں جیسے تو مجھے بھول گیا تھا دنیا میں۔ (اسنادہ صحیح) ظلال الجنۃ: (۶۳۲)

مترجم: بھولنے سے مراد ہے کہ آج کے دن چھوڑ دوں گا میں تجھے عذاب میں پڑا رہے گا تو جیسے بھولی چیز پڑی رہتی ہے ایسے ہی تفسیر کی ہے بعض اہل علم نے اس آیت کی بھی ﴿ فَالْيَوْمَ نَنْسَاهُمْ ﴾ یعنی آج کے دن ہم ان کو بھول جائیں گے یعنی چھوڑ دیں گے ان کو عذاب میں پڑا ہوا۔

❀❀❀❀

بَابٌ مِنْهُ تفسير قوله تعالىٰ ﴿يومئذ تحدث اخبارها﴾

اللہ تعالیٰ کے فرمان: ''اس دن وہ (زمین) اپنے حالات بیان کرے گی'' کی تفسیر

(٢٤٢٩) عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ : قَرَأَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ﴿ يَوْمَئِذٍ تُحَدِّثُ اَخْبَارَهَا ﴾(الزلزلة: ۴) قَالَ: اَتَدْرُوْنَ مَا اَخْبَارُهَا؟ قَالُوْا: اَللّٰهُ وَرَسُوْلُهُ اَعْلَمُ۔ قَالَ: فَاِنَّ اَخْبَارَهَا اَنْ تَشْهَدَ عَلٰى كُلِّ عَبْدٍ اَوْاَمَةٍ بِمَا عَمِلَ عَلٰى ظَهْرِهَا، اَنْ تَقُوْلَ عَمِلَ كَذَاوَكَذَا فِيْ يَوْمِ كَذَاوَكَذَا، قَالَ ((بِهٰذَا أُمِرُهَا)). (ضعيف الاسناد) (اس میں یحییٰ بن ابی سلیمان راوی ضعیف ہے)

ترجمہ: روایت ہے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہا پڑھی رسول اللہ ﷺ نے یہ آیت ﴿ يَوْمَئِذٍ تُحَدِّثُ اَخْبَارَهَا ﴾ یعنی اس دن بیان کرے گی زمین اپنی خبریں پھر فرمایا اصحاب سے: جانتے ہو تم کیا ہیں خبریں اس کی؟ عرض کی انہوں نے اللہ اور رسول خوب جانتا ہے فرمایا آپ نے: اخبار اس کے یہ ہیں کہ گواہی دے گی ہر غلام اور باندی پر اللہ تعالیٰ کے آگے اس عمل کے جو کیا اس نے اس کی پیٹھ پر اس طرح پر کہ کہے گی وہ عمل کیا اس نے ایسا اور ایسا فلاں فلاں دن میں فرمایا آپ نے اسی کا حکم دیا اس زمین کو اللہ تعالیٰ نے۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے۔

❀❀❀❀

۸۔ بَابُ: مَا جَآءَ فِيْ شان الصُّوْرِ

صور کی کیفیت کے بیان میں

مترجم: صور کی حقیقت میں کئی قول ہیں مفسرین کے بعضوں نے کہا وہ ایک قرن ہے کہ پھونکا جاتا ہے جس میں' مجاہد نے کہا صوت اس کی مانند بوق کے بعضوں نے کہا صور جمع ہے صورت کی اور یہی قول ہے حسن کا اور اصح قول اول ہے اور احادیث باب اس کی موید ہیں۔

(۲۴۳۰) عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ قَالَ : جَآءَ اَعْرَابِیٌّ اِلَی النَّبِیِّ ﷺ فَقَالَ : مَا الصُّوْرُ؟ قَالَ : ((قَرْنٌ یُنْفَخُ فِیْهِ)). (اسنادہ صحیح) سلسلة الاحادیث (الصحیحه : ۱۰۸۰)

ترجمہ: روایت ہے عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما سے کہ آیا ایک گنوار نبی ﷺ کے پاس اور پوچھا صور کیا ہے؟ فرمایا آپ نے ایک نرسنگا ہے کہ اس میں پھونکا جائے گا قیامت کے دن۔

فائدہ : یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور روایت کی کئی لوگوں نے یہ حدیث سلیمان تیمی سے اور نہیں جانتے ہم اسے مگر انہی کی روایت سے۔

❀❀❀❀

(۲۴۳۱) عَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : ((وَکَیْفَ اَنْعَمُ وَصَاحِبُ الْقَرْنِ قَدِ الْتَقَمَ الْقَرْنَ وَاسْتَمَعَ الْاُذُنَ مَتٰی یُؤْمَرُ بِالنَّفْخِ)) فَیَنْفُخُ فَکَاَنَّ ذٰلِكَ ثَقُلَ عَلٰی اَصْحَابِ النَّبِیِّ ﷺ، فَقَالَ لَهُمْ: قُوْلُوْا: ((حَسْبُنَا اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَکِیْلُ عَلَی اللّٰهِ تَوَکَّلْنَا)).(اسنادہ صحیح) سلسلة الاحادیث الصحیحه : (۲۰۷۹)

ترجمہ: روایت ہے ابوسعید رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے: کیونکر آرام کروں میں اور صاحب قرن یعنی اسرافیل علیہ السلام قرن کو منہ میں لیے ہوئے اور کان لگائے ہوئے ہے کہ کب حکم ہو پھونکنے کا کہ اسی وقت پھونک دے۔ سو گویا یہ امر سخت گزرا اصحاب رسول اللہ ﷺ پر پس فرمایا آپ نے: کہو تم حَسْبُنَا اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَکِیْلُ عَلَی اللّٰهِ تَوَکَّلْنَا یعنی کافی ہے ہم کو اللہ اور اچھا ہے وکیل اللہ پر توکل کیا ہم نے۔

فائدہ : یہ حدیث حسن ہے اور مروی ہے کئی سندوں سے عطیہ سے اور انہوں نے روایت کی ابوسعید رضی اللہ عنہ سے انہوں نے نبی ﷺ سے مانند اس کے۔

❀❀❀❀

۹۔ بَابُ: مَا جَآءَ فِیْ شَانِ الصِّرَاطِ

صراط کی کیفیت کے بیان میں

(۲۴۳۲) عَنِ الْمُغِیْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : ((شِعَارُ الْمُؤْمِنِیْنَ عَلَی الصِّرَاطِ: رَبِّ سَلِّمْ سَلِّمْ)).

ترجمہ: روایت ہے مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے: شعار مومنوں کا پل صراط پر یہی ہے اے رب سلامت رکھ اے رب سلامت رکھ۔ (اسنادہ ضعیف) سلسلة الاحادیث الضعیفه (۱۹۷۳) امام ترمذی نے اس کو ضعیف قرار دیا ہے

فائدہ : یہ حدیث غریب ہے نہیں جانتے ہم اسے مگر عبدالرحمٰن بن اسحاق کی روایت سے۔

❀❀❀❀

(۲۴۳۳) **عَنْ** أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ ((**قَالَ** : سَأَلْتُ النَّبِيَّ ﷺ أَنْ يَّشْفَعَ لِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ، فَقَالَ : **أَنَا فَاعِلٌ**)). قَالَ قُلْتُ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ! فَأَيْنَ أَطْلُبُكَ؟ قَالَ: ((**أُطْلُبْنِي أَوَّلَ مَا تَطْلُبُنِي عَلَى الصِّرَاطِ**))، قَالَ قُلْتُ: فَإِنْ لَمْ أَلْقَكَ عَلَى الصِّرَاطِ قَالَ: ((**فَاطْلُبْنِي عِنْدَالْمِيزَانِ**))، قُلْتُ فَإِنْ لَمْ أَلْقَكَ عِنْدَ الْمِيزَانِ؟ قال: ((**فَاطْلُبْنِي عِنْدَ الْحَوْضِ فَإِنِّي لَا أُخْطِئُ هٰذِهِ الثَّلَاثَ الْمَوَاطِنَ**)). (اسناده صحيح) تخريج (المشكاة : ۵۵۹۵، التعليق الرغيب : ۴/۲۱۱)

تَتَرجَمَہٗ: روایت ہے انس رضی اللہ عنہ سے کہا سوال کیا اور درخواست کی میں نے نبی ﷺ سے کہ آپ شفاعت کریں میری قیامت کے دن فرمایا آپ نے: میں کرنے والا ہوں پھر عرض کی میں نے یارسول اللہ ﷺ کہاں ڈھونڈوں میں آپ کو؟ فرمایا: پہلے تو مجھے پل صراط پر ڈھونڈھیو۔ میں نے کہا اگر وہاں نہ ملوں میں آپ سے‘ فرمایا آپ نے: ڈھونڈو میزان کے پاس۔ میں نے کہا اگر وہاں بھی نہ ملوں میں آپ سے فرمایا: ڈھونڈو مجھے حوض کوثر پر اور میں خطا نہ کروں گا ان تین مواطن سے یعنی خواہ نخواہ ملوں گا انہیں تین مقاموں میں سے کسی مقام پر۔

فائدہ : یہ حدیث حسن ہے‘ غریب ہے نہیں جانتے ہم اسے مگر اسی سند سے۔

❀ ❀ ❀ ❀

۱۰۔ بَابُ: مَا جَآءَ فِي الشَّفَاعَةِ

شفاعت کے بیان میں

مترجم: شفع اور شفاعت مصدر ہے معنی اس کے سوال کرنا واسطے تجاوز کے جرائم و ذنوب سے اور مشفع بکسر فا وہ شخص ہے کہ شفاعت قبول کرے اور بفتح فاء جس کی شفاعت قبول کی جائے اور تشفیع قبول کرنا شفاعت کا اسی سے ہے حدیث اِشْفَعْ تُشَفَّعْ یعنی شفاعت کرو تمہاری شفاعت قبول کی جائے گی پس تشفع کا مصدر تشفیع ہے اور شفاعت پر جب الف لازم آتا ہے تو شفاعت عظمٰی مراد ہوتی ہے۔ چنانچہ حدیث أُعْطِيتُ الشَّفَاعَةَ میں شکر یہ ہے شفاعت عظمٰی کے عنایت ہونے کا‘ ورنہ مطلق شفاعت عام ہے جمیع انبیاء بلکہ علماء اور شہداء کو بھی‘ یا مراد ہے شفاعت کبائر کی کہ مخصوص ہے بخاتم رسالت کے ساتھ یا شفاعت مقبولہ کہ کبھی رد نہ ہو یا شفاعت اس کی کہ جس کے دل میں ذرہ بھر ایمان ہو اور شفاعت مطلق کئی قسم ہے یعنی سوا شفاعت عظمٰی کے کبھی تثقیل اعمال امت کے لیے ہے میزان پر کبھی خروج کے لیے ہے نار سے کبھی ادخال جنت کے لیے بغیر حساب و کتاب کے کبھی تخفیف عذاب کے لیے اور تخفیف کبھی انواع عذاب میں ہے کبھی تقلیل مکث میں اسی طرح شفاعت کبھی رفع درجات کے لیے ہے جنت میں کبھی اسم جہنمی کے لیے بہشت میں کبھی اقامت قدم کے لیے صراط پر کبھی تکثیر حور کے لیے جنان میں اور حدیث میں ہے کہ آپ نے فرمایا: أَنَا أَوَّلُ شَافِعٍ وَأَوَّلُ مُشَفَّعٍ بفتح فاء ہے یعنی میں پہلے باب شفاعت کھولنے والا ہوں اور پہلا وہ شخص ہوں جس کی شفاعت قبول کی جائے گی‘ اور فرمایا

آپ نے: اَنَا اَوَّلُ شَافِعٍ فِی الْجَنَّۃِ مراد اس سے دخول جنت ہے یا رفع درجات جنت میں اور نزول برکات بہشت میں' اور یہ جو وارد ہوا ہے حدیث میں فَیُؤْذَنُ لَہٗ فِی الشَّفَاعَۃِ مراد اس سے مقام محمود ہے اور پہلے شفاعت اراحت اہل موقف کے لیے ہوگی ہول اور خوف قیامت سے اور اس شفاعت کے منکر معتزلہ بھی نہیں اور اسی طرح رفع درجات کے لیے جو شفاعت ہے معتزلہ کو انکار اسی شفاعت کا ہے جس میں خروج عن النار مذکور ہے اور اہل سنت کے نزدیک خروج عن النار بشفاعت انبیاء و صلحاء علی الخصوص بشفاعت سید الانبیاء و سند الاصفیاء باسانید صحیحہ ثابت ہے اور یہ جو وارد ہوا ہے حدیث میں کہ ابو طالب کو میری شفاعت نفع دے گی مراد اس سے تخفیف عذاب ہے نہ خروج عن النار اور شفاعت جیسے مفید ہے مشفع لہٗ کو ویسی ہی موجب ثواب و اجر ہے شفیع کو چنانچہ وارد ہوا ہے اِشْفَعُوْا فَلْتُؤْجَرُوْا یعنی شفاعت کرو تا کہ اجر حاصل ہو اور آیۃ ﴿ مَنْ یَّشْفَعْ شَفَاعَۃً حَسَنَۃً ﴾ بھی شاہد اس مقصود کی ہے اور شفع کے معنی لغت میں جوڑے کے ہیں چنانچہ ﴿ وَالشَّفْعِ وَالْوَتْرِ ﴾ میں یہی مراد ہے یعنی جفت اور طاق اور حدیث اُمِرَ بِلَالٌ اَنْ یَّشْفَعَ الْاَذَانَ میں بھی یہی مراد ہے یعنی اذان کے کلمے دو دو بار کہیں اور تکبیر کے ایک ایک بار اور بعض مفسرین نے کہا ہے کہ والشفع والوتر میں یوم النحر مراد ہے کہ ایام تشریق سے مل کر جفت ہو جاتا ہے اور وتر سے یوم عرفہ یا وتر سے ذات مقدس باری تعالیٰ مراد ہے کہ ثانی و نظیر اس کا مفقود ہے اور شفع سے مخلوقات کہ ہر ایک کا جفت و جوڑا موجود ہے۔

(۲۴۳۴) عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ : اُتِیَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ بِلَحْمٍ فَرُفِعَ اِلَيْهِ الذِّرَاعُ فَاَكَلَهٗ وَكَانَ يُعْجِبُهٗ فَنَهَشَ مِنْهٗ نَهْشَةً ثُمَّ قَالَ: ((اَنَا سَيِّدُ النَّاسِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ هَلْ تَدْرُوْنَ لِمَ ذَاكَ؟ يَجْمَعُ اللّٰهُ النَّاسَ الْاَوَّلِيْنَ وَالْاٰخِرِيْنَ فِيْ صَعِيْدٍ وَاحِدٍ فَيُسْمِعُهُمُ الدَّاعِيَ وَيَنْفُذُهُمُ الْبَصَرُ وَتَدْنُوا الشَّمْسُ مِنْهُمْ فَيَبْلُغُ النَّاسَ مِنَ الْغَمِّ وَالْكَرْبِ مَا لَا يُطِيْقُوْنَ وَلَا يَحْتَمِلُوْنَ فَيَقُوْلُ النَّاسُ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ: أَلَا تَرَوْنَ مَا قَدْ بَلَغَكُمْ؟ اَلَا تَنْظُرُوْنَ مَنْ يَشْفَعُ لَكُمْ اِلٰى رَبِّكُمْ؟ فَيَقُوْلُ النَّاسُ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ عَلَيْكُمْ بِاٰدَمَ فَيَاْتُوْنَ اٰدَمَ فَيَقُوْلُوْنَ: اَنْتَ اَبُوالْبَشَرِ خَلَقَكَ اللّٰهُ بِيَدِهٖ وَنَفَخَ فِيْكَ مِنْ رُوْحِهٖ وَاَمَرَالْمَلٰٓئِكَةَ فَسَجَدُوْا لَكَ، اِشْفَعْ لَنَا اِلٰى رَبِّكَ اَلَا تَرٰى مَا نَحْنُ فِيْهِ؟ أَلَا تَرٰى مَا قَدْ بَلَغَنَا؟ فَيَقُوْلُ لَهُمْ اٰدَمُ اِنَّ رَبِّيْ قَدْ غَضِبَ الْيَوْمَ غَضَبًا لَمْ يَغْضَبْ قَبْلَهٗ مِثْلَهٗ. وَلَنْ يَغْضَبَ بَعْدَهٗ مِثْلَهٗ وَاِنَّهٗ قَدْ نَهَانِيْ عَنِ الشَّجَرَةِ فَعَصَيْتُهٗ. نَفْسِيْ نَفْسِيْ نَفْسِيْ، اِذْهَبُوْا اِلٰى غَيْرِيْ اِذْهَبُوْا اِلٰى نُوْحٍ، فَيَاْتُوْنَ نُوْحًا فَيَقُوْلُوْنَ. يَا نُوْحُ. اَنْتَ اَوَّلُ الرُّسُلِ اِلٰى اَهْلِ الْاَرْضِ وَقَدْ سَمَّاكَ اللّٰهُ عَبْدًا شَكُوْرًا اِشْفَعْ لَنَا اِلٰى رَبِّكَ أَلَا تَرٰى مَا نَحْنُ فِيْهِ؟ اَلَا تَرٰى مَا قَدْ بَلَغَنَا؟ فَيَقُوْلُ لَهُمْ نُوْحٌ: اِنَّ رَبِّيْ قَدْ غَضِبَ الْيَوْمَ غَضَبًا لَمْ يَغْضَبْ قَبْلَهٗ مِثْلَهٗ وَلَنْ يَّغْضَبَ بَعْدَهٗ مِثْلَهٗ وَاِنَّهٗ قَدْ كَانَتْ لِيْ دَعْوَةٌ دَعَوْتُهَا عَلٰى قَوْمِيْ نَفْسِيْ نَفْسِيْ نَفْسِيْ، اِذْهَبُوْا اِلٰى غَيْرِيْ اِذْهَبُوْا اِلٰى اِبْرَاهِيْمَ، فَيَاْتُوْنَ اِبْرٰهِيْمَ فَيَقُوْلُوْنَ: يَااِبْرٰهِيْمُ!

اَنْتَ نَبِیُّ اللّٰهِ وَخَلِیْلُهُ مِنْ اَهْلِ الْاَرْضِ فَاشْفَعْ لَنَا اِلٰی رَبِّكَ أَلَا تَرٰی مَا نَحْنُ فِیْهِ؟ فَیَقُوْلُ اِنَّ رَبِّیْ قَدْ غَضِبَ الْیَوْمَ غَضَبًا لَمْ یَغْضَبْ قَبْلَهُ مِثْلَهُ وَلَنْ یَغْضَبَ بَعْدَهُ مِثْلَهُ وَاِنِّیْ قَدْ كَذَبْتُ ثَلَاثَ كَذِبَاتٍ. فَذَكَرَهُنَّ اَبُوْحَیَّانَ فِی الْحَدِیْثِ. نَفْسِیْ نَفْسِیْ نَفْسِیْ اِذْهَبُوْا اِلٰی غَیْرِیْ اِذْهَبُوْا اِلٰی مُوْسٰی، فَیَاْتُوْنَ مُوْسٰی فَیَقُوْلُوْنَ: یَا مُوْسٰی اَنْتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ فَضَّلَكَ اللّٰهُ بِرِسَالَتِهٖ وَكَلَامِهٖ عَلَی النَّاسِ، اِشْفَعْ لَنَا اِلٰی رَبِّكَ. أَلَا تَرٰی مَا نَحْنُ فِیْهِ؟ فَیَقُوْلُ: اِنَّ رَبِّیْ قَدْ غَضِبَ الْیَوْمَ غَضَبًا لَمْ یَغْضَبْ قَبْلَهُ مِثْلَهُ وَلَنْ یَغْضَبَ بَعْدَهُ مِثْلَهُ وَاِنِّیْ قَدْ قَتَلْتُ نَفْسًا لَمْ اُوْمَرْ بِقَتْلِهَا نَفْسِیْ نَفْسِیْ نَفْسِیْ، اِذْهَبُوْا اِلٰی غَیْرِیْ اِذْهَبُوْا اِلٰی عِیْسٰی، فَیَاْتُوْنَ عِیْسٰی فَیَقُوْلُوْنَ: یَا عِیْسٰی اَنْتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ وَكَلِمَتُهٗ اَلْقَاهَا اِلٰی مَرْیَمَ وَرُوْحٌ مِنْهُ وَكَلَّمْتَ النَّاسَ فِی الْمَهْدِ. اِشْفَعْ لَنَا اِلٰی رَبِّكَ اَلَا تَرٰی مَا نَحْنُ فِیْهِ؟ فَیَقُوْلُ عِیْسٰی اِنَّ رَبِّیْ قَدْ غَضِبَ الْیَوْمَ غَضَبًا لَمْ یَغْضَبْ قَبْلَهُ مِثْلَهُ وَلَنْ یَغْضَبَ بَعْدَهُ مِثْلَهُ وَلَمْ یَذْكُرْ ذَنْبًا نَفْسِیْ نَفْسِیْ نَفْسِیْ اِذْهَبُوْا اِلٰی غَیْرِیْ اِذْهَبُوْا اِلٰی مُحَمَّدٍ ﷺ قَالَ: فَیَاْتُوْنَ مُحَمَّدًا ﷺ فَیَقُوْلُوْنَ: یَامُحَمَّدُ اَنْتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ وَخَاتِمُ الْاَنْبِیَآءِ: وَغُفِرَلَكَ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِكَ وَمَا تَاَخَّرَ اِشْفَعْ لَنَا اِلٰی رَبِّكَ اَلَا تَرٰی مَانَحْنُ فِیْهِ؟ فَاَنْطَلِقُ فَآتِیْ تَحْتَ الْعَرْشِ فَاَخِرُّ سَاجِدًا لِرَبِّیْ ثُمَّ یَفْتَحُ اللّٰهُ عَلَیَّ مِنْ مَحَامِدِهٖ وَحُسْنِ الثَّنَآءِ عَلَیْهِ شَیْئًا لَمْ یَفْتَحْهُ عَلٰی اَحَدٍ قَبْلِیْ. ثُمَّ یُقَالُ: یَامُحَمَّدُ! اِرْفَعْ رَاْسَكَ سَلْ تُعْطَهْ وَاشْفَعْ تُشَفَّعْ: فَاَرْفَعُ رَاْسِیْ فَاَقُوْلُ یَارَبِّ! اُمَّتِیْ، یَارَبِّ! اُمَّتِیْ، یَارَبِّ! اُمَّتِیْ، فَیَقُوْلُ: یَامُحَمَّدُ! اَدْخِلْ مِنْ اُمَّتِكَ مَنْ لَاحِسَابَ عَلَیْهِ مِنَ الْبَابِ الْاَیْمَنِ مِنْ اَبْوَابِ الْجَنَّةِ وَهُمْ شُرَكَآءُ النَّاسِ فِیْمَا سِوٰی ذٰلِكَ مِنَ الْاَبْوَابِ)). ثُمَّ قَالَ: ((وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِهٖ اَنَّ مَا بَیْنَ الْمِصْرَاعَیْنِ مِنْ مَصَارِیْعِ الْجَنَّةِ كَمَا بَیْنَ مَكَّةَ وَهَجَرَ وَكَمَا بَیْنَ مَكَّةَ وَبُصْرٰی)).

(اسناده صحیح) (تخریج الطحاویه: ۱۹۸، ظلال الجنة: ۸۱۱)

ترجمہ: روایت ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ لائے رسول اللہ ﷺ کے پاس گوشت پھر اٹھایا آپ نے اس میں سے دست اور اچھا لگتا تھا اور پسند آتا تھا وہ آپ ﷺ کو پھر نوچا آپ نے ایک بار اس میں سے اپنے دندان مبارک یا داڑھوں سے پھر فرمایا: میں سردار ہوں آدمیوں کا قیامت کے دن تم جانتے ہو کہ کیوں؟ اس لیے کہ جمع کرے گا اللہ عزوجل اگلے پچھلے لوگوں کو ایک چٹپٹر زمین پر پھر اس طرح اکٹھے ہوں گے کہ سنا سکے گا ان کو آواز ایک پکارنے والا اور دیکھ سکے گا ان کو صاحب بصر اور قریب ہو گا ان سے آفتاب اور لوگوں میں غم و کرب اس درجہ پہنچ جائے گا کہ طاقت نہ رکھ سکیں گے اور متحمل نہ ہو سکیں گے وہ اس کے کہیں گے بعضے لوگ بعض سے کیا نہیں دیکھتے ہو کہ کہاں تک پہنچی مصیبت تمہاری؟ کیا دیکھتے نہیں تم ایسے شخص کو جو شفاعت کرے

تمہارے رب کے پاس؟ سو کہیں گے بعضے بعض سے چلو تم آدم علیہ السلام کے پاس پھر آئیں گے وہ آدم علیہ السلام کے پاس اور کہیں گے تم ابوالبشر ہو پیدا کیا اللہ تعالیٰ نے آپ کو اپنے دست مبارک سے اور پھونکی آپ میں اپنی پیدا کی ہوئی روح اور حکم فرمایا فرشتوں کو کہ انہوں نے سجدہ کیا آپ کو سو شفاعت کیجیے ہماری اپنے رب کے پاس کیا دیکھتے نہیں آپ کہ ہم سب کس بلا میں گرفتار ہیں کیا دیکھتے نہیں آپ کہ کہاں تک پہنچی مصیبت ہماری سو کہیں گے ان کو آدم علیہ السلام کہ میرا رب آج ایسا غصہ ہوا ہے ایسا کبھی اس سے پہلے اور نہ غصہ ہوگا کبھی اس کے بعد اور اس نے مجھے منع فرمایا تھا ایک درخت سے سو نافرمانی کی میں نے اس تعالیٰ شانہ کی نفسی نفسی جاؤ تم کسی اور کے پاس جاؤ نوح علیہ السلام کے پاس پھر آئیں گے وہ سب نوح علیہ السلام کے پاس اور کہیں گے اے نوح تم پہلے رسول ہو کہ بھیجے گئے زمین والوں کی طرف اور نام رکھ دیا تمہارا اللہ جل جلالہ نے بندۂ شکر گزار شفاعت کرو ہماری اپنے پروردگار کے پاس کیا نہیں دیکھتے ہو تم ہم کس بلا میں ہیں کیا نہیں دیکھتے تم کہ کہاں تک پہنچی مصیبت ہماری سو کہیں گے ان سے نوح علیہ السلام میرا رب آج کے دن غصہ میں ہے ایسا کہ کبھی غصہ میں نہ ہوا اس سے پہلے اور نہ غصہ ہوگا اس کے بعد اور میرے واسطے ایک دعائے مقبول و مستجاب تھی تو وہ خرچ کر دی میں نے اپنی قوم کی ہلاکت کے لیے نفسی نفسی جاؤ تم میرے سوا کسی اور کے پاس جاؤ ابراہیم علیہ السلام کے پاس لوگ ابراہیم علیہ السلام کے پاس آئیں گے اور کہیں گے اے ابراہیم تم اللہ کے نبی ہو اور خلیل یعنی دوست اس کے زمین والوں میں سے سو شفاعت کرو ہمارے واسطے اپنے رب کے پاس کیا نہیں دیکھتے ہو تم کہ ہم کس بلا میں ہیں سو وہ کہیں گے بے شک میرا رب ایسا غضب ناک ہے آج کے روز کہ کبھی ایسا نہ ہوا اور نہ ہوگا اور میں نے تین جھوٹ بولے پھر ذکر کیا ابوحیان نے اپنی روایت میں نفسی نفسی جاؤ تم کسی اور کے پاس سوا میرے جاؤ تم موسیٰ علیہ السلام کے پاس پھر آئیں گے موسیٰ علیہ السلام کے پاس اور کہیں گے اے موسیٰ تم رسول ہو اللہ کے فضیلت دی تم کو اللہ تعالیٰ نے ساتھ اپنی رسالت کے اور کلام کے تمام لوگوں پر تم شفاعت کرو ہماری اپنے رب کے پاس کیا نہیں دیکھتے تم کہ ہم کس بلا میں ہیں سو وہ کہیں گے بے شک رب میرا آج کے روز اس قدر غضب ناک ہے کہ کبھی ایسا نہ ہوا نہ ہوگا اور میں نے مار ڈالی ہے ایک جان یعنی قبطی کہ نہیں حکم ہوا تھا مجھے اس کے مارنے کا مجھے آج اپنی جان کی فکر ہے نفسی نفسی جاؤ تم میرے سوا کسی اور کے پاس جاؤ عیسیٰ علیہ السلام کے پاس پھر آئیں گے سب عیسیٰ علیہ السلام کے پاس اور کہیں گے اے عیسیٰ علیہ السلام تم رسول ہو اللہ تعالیٰ کے اور کلمہ اس کا کہ ڈالا اس نے مریم کی طرف یعنی بغیر اسباب ولادت کے فقط اللہ کے کن فرمانے سے پیدا ہو گئے ہو اور روح اس کی طرف سے اور کلام کیا تم نے لوگوں سے گود میں یعنی اپنی ماں کے تم شفاعت کرو ہماری اپنے پروردگار کے پاس کیا نہیں دیکھتے تم کہ ہم کس مصیبت میں ہیں پھر کہیں گے حضرت عیسیٰ علیہ السلام بے شک آج میرا رب غصہ ہوا ایسا کہ کبھی نہ ہوا تھا اور نہ ہوگا اور نہ ذکر کیا حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے کسی اپنی خطا کا اور کہا نفسی نفسی جاؤ

تم میرے سوا کسی اور کے پاس، جاؤ محمد ﷺ کے پاس سو آئیں گے وہ سب محمد ﷺ کے پاس اور کہیں گے اے محمد (ﷺ) تم رسول ہو اللہ عزوجل کے اور خاتم الانبیاء ہو اور بخشے گئے تمہارے لیے گناہ تمہارے اگلے پچھلے شفاعت کرو تم ہماری اپنے پروردگار کے پاس کیا نہیں دیکھتے آپ کہ ہم کس مصیبت اور بلا میں ہیں سو میں چلوں گا اور آؤں گا نیچے عرش کے اور گر پڑوں گا سجدہ میں اپنے رب کی تعظیم کے لیے پھر کھولے گا اللہ تعالیٰ میری جنان ولسان پر اپنی محامد اور حسن وثنا کو اس قدر کہ نہ کھولا ہوگا کسی پر مجھ سے پہلے پھر کہا جائے گا مجھ سے اے محمد ﷺ اٹھاؤ سر اپنا اور سوال کرو تم پاؤ گے اور شفاعت کرو تمہاری شفاعت قبول کی جائے گی پھر اٹھاؤں گا میں اپنا سر اور کہوں گا اے رب مانگتا ہوں میں نجات اور فلاح اپنی امت کی اے رب مانگتا ہوں میں نجات اور فلاح اپنی امت کی پھر فرمائے گا باری تعالیٰ شانہ: اے محمد ﷺ داخل کرو تم اپنی امت میں سے ان لوگوں کو جن پر حساب و کتاب نہیں ہے داہنے دروازے میں جنت کے اور وہ لوگ شریک ہوں گے اور دروازوں میں سے بھی لوگوں کے یعنی داخل ہونے میں، پھر فرمایا قسم ہے اس پروردگار کی کہ میری جان اس کے ہاتھ میں ہے کہ دو پٹ میں جنت کی پٹوں سے ایسا فاصلہ ہے جیسا مکہ اور ہجر میں یا جیسا مکہ اور بصریٰ میں۔

فائدہ: اس باب میں ابوبکر صدیق اور انس اور عقبہ بن عامر اور ابوسعید رضی اللہ عنہم سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

مترجم: قولہٗ اٹھایا دست اور اچھا لگتا تھا آپ کو الخ دست چونکہ نجاست سے دور ہوتا ہے اس لیے حضرت ﷺ کو پسند تھا۔ قولہ فَنَهَشَ نَهْشَةً یعنی نوچا ایک بار نوچنا اور یہ لفظ بسین مہملہ بھی وارد ہوا ہے اور اگر بسین معجمہ پڑھا جائے تو معنی اس کے نوچنا گوشت کا ہڈی پر سے دانت کے کناروں سے اور بسین مہملہ نوچنا گوشت کا داڑھوں سے (علی ماقاله الطیبی) قولہ میں سردار ہوں آدمیوں کا، غرض سید کے دو معنی ہیں اول مالک و متصرف کہ جو چاہے سو کرے اس معنی کو رسول اللہ ﷺ کسی چیز کے سید نہیں بلکہ سوا باری تعالیٰ کے یہ معنی کسی میں پائے نہیں جاتے۔ اس معنی سے حدیث میں وارد ہوا ''اَلسَّيِّدُ هُوَ اللّٰهُ'' یعنی سید اللہ ہی ہے اور دوسرے معنی یہ ہیں کہ جب مالک کا حکم مملوکوں کی طرف اترے تو پہلے اس شخص پر اترے اور وہ سب لوگوں کو سنا دے اس معنی میں رسول اللہ ﷺ سارے جہان کے سردار ہیں۔ چنانچہ اس حدیث میں اس معنی کی تفصیل مذکور ہے قولہ پیدا کیا اللہ تعالیٰ نے آپ کو اپنے دست مبارک سے الخ اللہ جل جلالہ کی صفات میں سے ہے ید و وجہ وغیرہ اور ثابت ہیں وہ اس ذات مقدس کے لیے جیسے کہ ثابت ہیں سمع اور بصر اور ایمان ان سب پر ضرور ہے اور بلا تشبیہ اور بلا کیف ان کو ثابت کرنا پر ضرور ہے۔ نہیں انکار کیا ان کا مگر ملاعنہ جہمیہ نے خَذَلَهُمُ اللّٰهُ، اور فرمایا اللہ عزوجل نے ﴿ لِمَا خَلَقْتُ بِيَدَيَّ ﴾ اور نہ انکار کیا اس کا آدم علیہ السلام کے شیطان نے بھی اور اگر مراد ہوتی ید سے قدرت وغیرہ تو فوراً کہتا وہ کہ کیا میں تیری قدرت سے نہیں بنا ہوں پس باطل ہوا قول ان کا جو تاویل کرتے ہیں اس کی ساتھ قدرت اور قوت وغیرہا کے اور نہ انکار کیا اس کا یہود نے بلکہ عیب لگایا اس کو مغلول ہونے کا باوجود اثبات ید کے اور ملعون ہوگئے وہ فقط عیب لگانے سے اس میں پھر کیا حال ہوگا ان کا جو بالکل اس کی نفی کے درپے ہیں اور تفسیر معالم التنزیل میں ہے يَدُ اللّٰهِ

صِفَةٌ مِّنْ ذَاتِهٖ كَالسَّمْعِ وَالْبَصَرِ وَالْوَجْهِ وَقَالَ جَلَّ ذِكْرُهٗ ﴿ لِمَا خَلَقْتُ بِيَدَيَّ ﴾ وَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ كِلْتَا يَدَيْهِ يَمِيْنٌ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ بِصِفَاتِهٖ فَعَلَى الْعِبَادِ فِيْهَا الْاِيْمَانُ وَالتَّسْلِيْمُ وَقَالَ اَئِمَّةُ السَّلَفِ وَاَهْلُ السُّنَّةِ فِيْ هٰذِهِ الصِّفَاتِ اَمِرُّوْهَا كَمَا جَآءَتْ بِلَا كَيْفٍ۔

یعنی ید ایک صفت ہے اللہ تعالیٰ کی اس کی صفات میں سے مانند سمع و بصر و وجہ کے چنانچہ فرمایا اللہ عزوجل نے ﴿ لِمَا خَلَقْتُ بِيَدَيَّ ﴾ اور فرمایا نبی ﷺ نے: دونوں ہاتھ اس تعالیٰ شانہ کے برکت والے ہیں اور اللہ خوب جانتا ہے اپنی صفتوں کو اور واجب ہے بندوں پر ایمان لانا اس پر اور مان لینا اور کہا ائمہ سلف اور اہل سنت نے ان صفتوں کے باب میں کہ جاری کرو ان کو جیسے آئی ہیں بلا کیف انتہٰی۔

قولہ نفسی نفسی الخ یعنی میرا نفس خود مستحق ہے کہ کوئی شفاعت اس کی کرے (مجمع) وہ خرچ کی میں نے اپنی قوم کی ہلاکت کے لیے آہ حدیث میں وارد ہوا ہے کہ ہر نبی کی ایک دعا مقبول ہے میں نے اپنی دعا کو رکھ چھوڑا ہے کہ اپنی امت کی شفاعت میں خرچ کروں گا۔ اور حضرت نوح علیہ السلام کی دعا سے مراد ہے یہ دعا: ﴿ لَا تَذَرْ عَلَى الْاَرْضِ مِنَ الْكَافِرِيْنَ دَيَّارًا ﴾ قولہ اور میں نے تین جھوٹ بولے الخ پہلا یہ کہ کفار سے آپ نے فرمایا جب انہوں نے اپنے میلہ میں بلایا ﴿ اِنِّيْ سَقِيْمٌ ﴾ یعنی میں بیمار ہوں اور جب کفار نے پوچھا بتوں کو تم نے توڑا تو آپ نے فرمایا ﴿ بَلْ فَعَلَهٗ كَبِيْرُهُمْ ﴾ یعنی بڑے بت نے توڑا اور جب ایک بادشاہ جابر کے ملک سے آپ کا گزر ہوا تو سارہ علیہا السلام کو اپنی بہن فرمایا۔ انتہٰی۔

فائدہ: نووی نے کہا کہ قاضی عیاض نے بیان کیا ہے کہ مذہب اہل سنت کا جواز شفاعت ہے عقلاً اور وجوب اس کا سمعاً بدلیل قولہ تعالیٰ ﴿ يَوْمَئِذٍ لَّا تَنْفَعُ الشَّفَاعَةُ اِلَّا مَنْ اَذِنَ لَهُ الرَّحْمٰنُ وَرَضِيَ لَهٗ قَوْلًا ﴾ اور روایات صحیحہ اس قدر ثبوت شفاعت میں وارد ہوئی ہیں کہ تواتر معنوی کو پہنچ گئی ہیں اور اجماع ہے سلف صالح کا اس پر اور انکار کیا بعض خوارج اور معتزلہ نے اس لیے کہ ان کا مذہب ہے کہ مذنبین مخلد فی النار ہیں اور استدلال کیا انہوں نے ان آیتوں سے ﴿ مَا لِلظّٰلِمِيْنَ مِنْ حَمِيْمٍ وَّلَا شَفِيْعٍ يُّطَاعُ ﴾ اور آیت ﴿ فَمَا تَنْفَعُهُمْ شَفَاعَةُ الشّٰفِعِيْنَ ﴾ سے اور جواب دیا ہے اہل سنت نے مراد آیہ اول میں ظلم سے شرک ہے اور آیہ ثانی کفار کے حق میں ہے اور معتزلہ احادیث شفاعت کی تاویل یہ کرتے ہیں کہ مراد ان سب شفاعتوں سے زیادت درجات ہے نہ خروج عن النار حالانکہ یہ باطل ہے اور الفاظ احادیث صراحۃً ان کے بطلان مذہب پر دال ہیں اور مثبت ہیں خروج مذنبین کے نار سے اور شفاعت پانچ قسم ہے اول واسطے نجات اہوال موقف سے اور یہ مخصوص ہے آنحضرت ﷺ کے ساتھ دوسرے دخول جنت کے لئے تیسرے مستوجبان نار کے لیے چوتھے خروج مذنبین کے لیے نار سے کہ خروج ان کا ثابت ہے بہ شفاعت نبی ﷺ اور شفاعت ملائکہ اور اخوان مومنین کے پانچویں رفع درجات کے لیے۔

❀ ❀ ❀ ❀

۱۱۔ بَابُ مِنْهُ

دوسرا باب اسی بیان میں

(۲۴۳۵) عَنْ اَنَسٍ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : ((شَفَاعَتِیْ لِاَهْلِ الْكَبَآئِرِ مِنْ اُمَّتِیْ)).(اسناده صحيح)

تخريج المشكاة : ۵۵۹۹ـ الظلال (۸۳۱) الروض النضير (۶۵)

ترجمہ: روایت ہے انس رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے: شفاعت میری ہے اہل کبائر کے لیے میری امت سے۔

فائدہ : اس باب میں جابر رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے اس سند سے۔

❀❀❀❀

(۲۴۳۶) عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : ((شَفَاعَتِیْ لِاَهْلِ الْكَبَائِرِ مِنْ اُمَّتِیْ)). قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ : فَقَالَ لِیْ جَابِرٌ : یَا مُحَمَّدُ مَنْ لَّمْ یَكُنْ مِنْ اَهْلِ الْكَبَائِرِ فَمَالَهٗ وَلِلشَّفَاعَةِ.

(صحيح) المشكاة : ۵۵۹۹ـ الظلال : (۸۳۱ـ ۸۳۲) الروض النضير (۶۵)

ترجمہ: روایت ہے جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے شفاعت میری میری امت کے اہل کبائر کے لیے ہے۔ کہا محمد بن علی نے کہا مجھ سے جابر رضی اللہ عنہ نے اے محمد جو نہ ہو اہل کبائر سے اسے شفاعت سے کیا تعلق۔

فائدہ : یہ حدیث غریب ہے اس سند سے۔

مترجم: یہاں وہی شفاعت مراد ہے جو خروج عن النار کے واسطے ہے اور وہ مخصوص ہے اہل کبائر کے ساتھ یہی مطلب ہے جابر رضی اللہ عنہ کے قول کا۔

❀❀❀❀

۱۲۔ باب منه دخول سبعين الف بغير حساب و بعض من يشفع له

اسی سے ستر ہزار کا بغیر حساب کے جنت میں داخل ہونا ہے اور بعض کے لیے سفارش کی جائے گی

(۲۴۳۷) عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ الْاَلْهَانِيِّ قَالَ: سَمِعْتُ اَبَا اُمَامَةَ يَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ : ((وَعَدَنِیْ رَبِّیْ اَنْ يُّدْخِلَ الْجَنَّةَ مِنْ اُمَّتِیْ سَبْعِيْنَ اَلْفًا لَاحِسَابَ عَلَيْهِمْ وَلَا عَذَابَ، مَعَ كُلِّ اَلْفٍ سَبْعُوْنَ اَلْفًا وَّثَلَاثُ حَثَيَاتٍ مِّنْ حَثَيَاتِ رَبِّیْ)).[اسناده صحيح] سلسلة الاحاديث الصحيحة (۲۱۷۹)

ترجمہ: روایت ہے ابی امامہ سے کہا انہوں نے کہ سنا میں نے ابو امامہ سے کہا انہوں نے کہ سنا میں نے رسول اللہ ﷺ سے کہ فرماتے تھے وعدہ کیا ہے مجھ سے میرے پروردگار نے کہ داخل کرے گا جنت میں میری امت کے ستر ہزار شخص کہ نہ حساب

ہے ان پر نہ عذاب ہر ہزار شخص کے ساتھ پھر ستر ہزار اور تین لپ بھر کر میرے پروردگار کے ہاتھوں سے۔

فائدہ : یہ حدیث حسن ہے غریب ہے۔

مترجم: جہمیہ اس حدیث کو سن کر کف افسوس ملتے ہیں' معتزلہ اپنے ہاتھوں آپ جلتے ہیں۔ غرض منکران صفات ہر طرف ہاتھ پیر مارتے ہیں اور مؤولین بہر حال جان ہارتے ہیں، محدثین کا دل ہاتھوں بڑھ رہا ہے وہ کہتے ہیں ایمان لائے ہم حثیات پر اپنے پروردگار کے اور سونپا ان کی کیفیت کو علم الٰہی پر اور یہ الفاظ مجہول ہیں اپنے معانی ظاہر پر بلا تاویل و بلا تشبیہ و تعطیل۔

❀❀❀❀

(۲۴۳۸) عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ شَقِيقٍ قَالَ : كُنْتُ مَعَ رَهْطٍ بِإِيلِيَاءَ، فَقَالَ رَجُلٌ مِّنْهُمْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ : ((يَدْخُلُ الْجَنَّةَ بِشَفَاعَةِ رَجُلٍ مِنْ أُمَّتِي أَكْثَرُ مِنْ بَنِي تَمِيمٍ)) قِيلَ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ! سِوَاكَ؟ قَالَ: ((سِوَايَ)). فَلَمَّا قَامَ قُلْتُ مَنْ هٰذَا؟ قَالُوا: هٰذَا ابْنُ أَبِي الْجَذْعَاءِ. (اسناده صحيح) سلسلة الاحاديث الصحيحة (٢١٦٨) تخريج مشكاة المصابيح (٥٦٠١)

ترجمہ: روایت ہے عبداللہ بن شقیق سے کہا تھا میں ایک جماعت کے ساتھ ایلیاء میں سو کہا ایک مرد نے ان میں سے سنا میں نے رسول اللہ ﷺ سے فرماتے تھے کہ داخل ہوں گے جنت میں ایک مرد کی شفاعت سے جو میری امت سے ہوگا بنی تمیم کے لوگوں سے بڑھ کر' عرض کیا صحابہ نے یارسول اللہ ﷺ وہ مرد سوا آپ کے ہے فرمایا آپ نے: ہاں میرے سوا ہے پھر جب کھڑا ہوا وہ شخص پوچھا میں نے لوگوں سے کون ہے یہ جس نے یہ روایت بیان کی لوگوں نے کہا یہ ابن ابی الجذ عاء ہے۔

فائدہ : یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اور ابن ابی الجذ عا کا نام عبداللہ ہے اور ان کی یہی ایک حدیث معلوم ہوتی ہے۔

مترجم: مراد اس شخص سے عثمان رضی اللہ عنہ ہیں یا اویس قرنی رحمہ اللہ۔

❀❀❀❀

(۲۴۳۹) عَنْ أَبِي سَعِيدٍ، أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ : ((إِنَّ مِنْ أُمَّتِي مَنْ يَشْفَعُ لِلْفِئَامِ مِنَ النَّاسِ وَمِنْهُمْ مَنْ يَشْفَعُ لِلْقَبِيلَةِ وَمِنْهُمْ مَنْ يَشْفَعُ لِلْعُصْبَةِ وَمِنْهُمْ مَنْ يَشْفَعُ لِلرَّجُلِ حَتّٰى يَدْخُلُوا الْجَنَّةَ)). (اسناده ضعيف) تخريج (المشكاة : ٥٦٠٢) اس میں عطیہ عوفی راوی ضعیف ہے

ترجمہ: روایت ہے ابوسعید رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے: میری امت میں سے کوئی شفاعت کرے گا کئی جماعتوں کی آدمیوں سے اور کوئی ان میں سے شفاعت کرے گا ایک قبیلہ کی اور کوئی شفاعت کرے گا ایک عصبہ کی اور کوئی شفاعت کرے گا ایک مرد کی یہاں تک کہ داخل ہوں گے جنت میں۔

فائدہ : یہ حدیث حسن ہے۔

مترجم: فِئام کہا ہے بعضوں نے کہ جمع ہے فِئَہ کی اور فِئَہ بمعنی جماعت اور بعضوں نے کہا فِئَام بمعنی جماعات متعددہ اور واحد اس کا لفظ سے کوئی نہیں اور عصبہ وہ جماعت ہے کہ افراد اس کے دس سے چالیس تک ہوں۔

❀❀❀❀

(٢٤٤٠) عَنِ الْحَسَنِ الْبَصْرِيِّ قَالَ : قَالَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ : ((يَشْفَعُ عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ رضی اللہ عنہ يَوْمَ الْقِيَامَةِ بِمِثْلِ رَبِيْعَةَ وَمُضَرَ)). مرسل (ضعیف) ہے۔ ترمذی کے اکثر نسخوں میں یہ حدیث نہیں ہے نیز اس میں حسین بن جعفر کے حالات معلوم نہیں

ترجمہ: حسن بصری سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کہ شفاعت کریں گے عثمان رضی اللہ عنہ قیامت کے دن ربیعہ اور مضر قبیلہ کے افراد کے برابر۔

❀❀❀❀

١٣۔ باب: منه حديث تخيير النبى ﷺ بين دخول نصف امته الجنة و بين الشفاعة و اختياره الثانى

اسی سے نبی ﷺ کو اپنی آدھی امت کے جنت میں جانے یا شفاعت کا اختیار دینے والی حدیث ہے اور آپ نے دوسری چیز کو اختیار کیا

(٢٤٤١) عَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ الْاَشْجَعِيِّ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : ((اَتَانِيْ آتٍ مِنْ عِنْدِرَبِّيْ فَخَيَّرَنِيْ بَيْنَ اَنْ يُدْخِلَ نِصْفَ اُمَّتِيْ الْجَنَّةَ وَبَيْنَ الشَّفَاعَةِ فَاخْتَرْتُ الشَّفَاعَةَ وَهِيَ لِمَنْ مَاتَ لَا يُشْرِكُ بِاللّٰهِ شَيْئًا)).

ترجمہ: روایت ہے عوف سے کہ کہا فرمایا رسول اللہ ﷺ نے: ایک آنے والا میرے پاس آیا میرے رب کی طرف سے اور مجھے اختیار دیا اس باب میں کہ داخل ہو میری آدھی امت جنت میں یا ملے مجھے درجہ شفاعت کا تو میں نے اختیار کیا درجہ شفاعت کا اور وہ شفاعت اس کے واسطے ہے جو مرے اور شریک نہ کیا ہو اس نے اللہ تعالیٰ کا کسی چیز کو۔

(اسنادہ صحیح) ظلال الجنة (٨١٨۔ ٨٢٠) التعليق الرغيب (٢١٥/٤)

فائدہ : اور مروی ہوئی یہ حدیث ابوالملیح سے وہ روایت کرتے ہیں ایک اور صحابی سے رسول اللہ ﷺ کے وہ آنحضرت ﷺ سے اور نہیں ذکر کیا اس میں عوف بن مالک رضی اللہ عنہ کا۔

مترجم: اس حدیث سے معلوم ہوا کہ پنجہ پرست شدہ پرست نعل پرستوں کو شفاعت سے کچھ تعلق نہیں اور جب تک آدمی میں ایک ذرہ شرک کا باقی ہے وہ شفاعت کا مستحق نہیں اور بات بھی یہی ہے اس لیے کہ آنحضرت ﷺ شفیع المذنبین ہیں نہ کہ شفیع المشرکین۔

❀❀❀❀

۱۴۔ بَابُ: مَا جَآءَ فِيْ صِفَةِ الْحَوْضِ

حوض کوثر کی صفت کے بیان میں

(۲۴۴۲) عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ : ((اِنَّ فِيْ حَوْضِيْ مِنَ الْاَبَارِيْقِ بِعَدَدِ نُجُوْمِ السَّمَآءِ)). (صحيح) [اسناده صحيح] ظلال الجنة (۷۱۱)

ترجمہ: روایت ہے انس رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے: بے شک میرے حوض میں صراحیاں ہیں آسمان کے ستاروں کے شمار کے برابر۔

فائدہ : یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے اس سند سے۔

(۲۴۴۳) عَنْ سَمُرَةَ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : ((اِنَّ لِكُلِّ نَبِيٍّ حَوْضًا وَاِنَّهُمْ يَتَبَاهُوْنَ اَيُّهُمْ اَكْثَرُ وَارِدَةً وَاِنِّيْ اَرْجُوْا اَنْ اَكُوْنَ اَكْثَرَهُمْ وَارِدَةً)). (اسناده صحيح) تخريج شرح عقيدة الطحاويه: ۱۹۷۔ تخريج المشكاة : ۵۵۹۴۔ سلسلة الاحاديث الصحيحه: ۱۵۸۹)

ترجمہ: روایت ہے سمرہ رضی اللہ عنہ سے کہا فرمایا رسول اللہ ﷺ نے: ہر نبی کا ایک حوض ہے اور وہ فخر کرتے ہیں آپس میں ایک دوسرے پر اس باب میں کہ کس کے حوض پر پانی پینے والے زیادہ جمع ہوتے ہیں اور میں امید رکھتا ہوں یعنی اللہ کے فضل سے کہ میرے حوض پر سب سے زیادہ جمع ہوں۔

فائدہ : یہ حدیث غریب ہے اور روایت کی اشعث بن عبدالملک نے یہ حدیث حسن ہے انہوں نے نبی ﷺ سے مرسلاً اور نہ ذکر کیا اس میں سمرہ رضی اللہ عنہ کا اور وہ صحیح تر ہے۔

❀❀❀❀

۱۵۔ بَابُ: مَا جَآءَ فِيْ صِفَةِ اَوَانِي الْحَوْضِ

ظروف حوض کی صفت کے بیان میں

(۲۴۴۴) عَنْ اَبِيْ سَلَّامٍ الْحُبْشِيِّ قَالَ : بَعَثَ اِلَيَّ عُمَرُ بْنُ عَبْدِالْعَزِيْزِ فَحُمِلْتُ عَلَى الْبَرِيْدِ قَالَ: فَلَمَّا دَخَلَ عَلَيْهِ قَالَ: يَااَمِيْرَالْمُؤْمِنِيْنَ! لَقَدْ شَقَّ عَلَيَّ مَرْكَبِي الْبَرِيْدُ۔ فَقَالَ: يَا اَبَاسَلَّامٍ! مَا اَرَدْتُ اَنْ اَشُقَّ عَلَيْكَ

وَلٰكِنْ بَلَغَنِي عَنْكَ حَدِيثٌ تُحَدِّثُهُ عَنْ ثَوْبَانَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ فِي الْحَوْضِ، فَأَحْبَبْتُ أَنْ تُشَافِهَنِي بِهِ۔ قَالَ أَبُو سَلَّامٍ: حَدَّثَنِي ثَوْبَانُ عَنْ رَسُولِ اللهِ قَالَ: ((**حَوْضِي مِنْ عَدَنٍ إِلَى عَمَّانَ الْبَلْقَاءِ وَمَاؤُهُ أَشَدُّ بَيَاضًا مِنَ اللَّبَنِ وَأَحْلَى مِنَ الْعَسَلِ وَأَكْوَابُهُ عَدَدُ نُجُومِ السَّمَاءِ مَنْ شَرِبَ مِنْهُ شَرْبَةً لَمْ يَظْمَأْ بَعْدَهَا أَبَدًا، أَوَّلُ النَّاسِ وُرُودًا عَلَيْهِ فُقَرَاءُ الْمُهَاجِرِينَ الشُّعْثُ رُءُوسًا، الدُّنُسُ ثِيَابًا الَّذِينَ لَا يَنْكِحُونَ الْمُتَنَعِّمَاتِ وَلَا يُفْتَحُ لَهُمُ السُّدَدُ**)). قَالَ عُمَرُ: لَكِنِّي نَكَحْتُ الْمُتَنَعِّمَاتِ وَفُتِحَتْ لِيَ السُّدَدُ نَكَحْتُ فَاطِمَةَ بِنْتَ عَبْدِالْمَلِكِ لَا جَرَمَ إِنِّي لَا أَغْسِلُ رَأْسِي حَتّٰى يَشْعَثَ وَلَا أَغْسِلُ ثَوْبِيَ الَّذِي يَلِي جَسَدِي حَتّٰى يَتَّسِخَ. (اسناده صحيح) سلسلة الاحاديث الصحيحة (١٠٨٢) ظلال الجنة (٧٠٧‘٧٠٨) تخريج المشكاة (٥٥٩٢)

ترجمہ: روایت ہے ابوسلام حبشی سے کہا انہوں نے بھیجا میری طرف عمر بن عبدالعزیز نے پیغام اور میں سوار کیا گیا برید پر پھر جب داخل ہوا میں ان پر کہا اے امیرالمومنین شاق گزری مجھ پر سواری برید کی فرمایا عمر بن عبدالعزیز نے اے ابوسلام مجھے یہ منظور نہیں کہ تم پر مشقت ہو مگر میں نے تمہیں اس لیے تکلیف دی کہ میں نے سنا ہے کہ تم ایک حدیث بیان کرتے ہو بواسطہ ثوبان رضی اللہ عنہ کے رسول اللہ ﷺ سے حوض کوثر کے بارے میں تو میں نے چاہا کہ تم سے بالمشافہ سن لوں کہا ابوسلام نے روایت کی مجھ سے ثوبان رضی اللہ عنہ نے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے حوض میرا عدن سے عمان تک ہے پانی اس کا زیادہ سفید ہے دودھ سے اور زیادہ میٹھا ہے شہد سے آبخورے اس کے جتنے آسمان کے تارے۔ جس نے ایک بار اس میں سے پیا پیاسا نہ ہوگا بعد اس کے کبھی پہلے جو لوگ اس پر آئیں گے فقراء مہاجرین ہوں گے گردآلود سر ان کے میلے کچیلے کپڑے نکاح نہیں کرتے ناز پروردہ عورتوں سے اور نہیں کھولے جاتے ان کے لیے دروازے کہا عمر بن عبدالعزیز نے لیکن میں نے تو نکاح کیا ناز پروردہ عورتوں سے اور کھولے گئے میرے لیے دوازے' نکاح کیا میں نے فاطمہ بنت عبدالملک سے مگر اتنی بات ضرور ہے کہ میں نہیں دھوتا اپنا سر جب تک کہ چکٹ نہ جائے اور نہیں دھوتا اپنے وہ کپڑے کہ میرے بدن سے لگے ہیں جب تک کہ میلے کچیلے نہ ہوں۔

فائدہ: یہ حدیث غریب ہے اس سند سے اور مروی ہوئی ہے یہ حدیث معدان بن ابوطلحہ سے انہوں نے روایت کی ثوبان رضی اللہ عنہ سے انہوں نے نبی ﷺ سے اور ابوسلام حبشی کا نام ممطور ہے۔

مترجم: برید لفظ فارسی ہے اصل میں خچر کو کہتے ہیں اور ترجمہ ندوی میں کہا ہے برید وہ خچر ہے کہ بارہ میل کی سواری کے لیے مستعد رکھیں اور عمان بفتح عین اور بہ تشدید میم ایک موضع ہے شام میں اور بضم عین اور بہ تخفیف میم ایک موضع بحرین میں اور بلقاء ایک شہر ہے شام میں اور عدن جزیرہ مشہور ہے کہ مرہے حجاج کا اور یہ لفظ منصرف ہے اور غیر منصرف بھی وارد ہوا ہے اور اختلاف احادیث کا تقدیر حوض میں مبنی اس پر ہے کہ سامع کے ذہن میں اس کی بڑائی آجائے' یہ مقصود نہیں کہ مقدار اس کا بعینہٖ مذکور ہو اس لیے ہر مقام میں

حسب ادراک مخاطب جیسا مناسب ہوا ویسا ارشاد ہوا۔ قولہ نکاح نہیں کرتے یعنی خود بھی صحبت ناز پروردہ عورتوں کی نہیں چاہی اور اگر چاہیں اور طلب کریں تو کوئی ان کے خطبہ کو قبول نہ کرے، قولہ اور نہیں کھولے جاتے دروازے یعنی کسی کے دروازے پر اذن مانگیں داخل ہونے کو تو اجازت نہ ملے غرض یہ کہ نہایت ابتذال و عجز سے وہ دنیا میں رہے ہیں اور کسی طرح کا جاہ و منزلت اور علو مرتبت زمین پر نہیں چاہتے مظہر عبدیت ہیں اور معدن کسر و انکسار نہ طالب حشمت ہیں نہ راغب جاہ افتخار۔

❀❀❀❀

(٢٤٤٥) عَنْ اَبِیْ ذَرٍّ قَالَ: قُلْتُ: یَارَسُوْلَ اللّٰهِ! مَا آنِیَةُ الْحَوْضِ؟ قَالَ: ((وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِهٖ لَآنِیَتُهٗ اَكْثَرُ مِنْ عَدَدِ نُجُوْمِ السَّمَآءِ وَكَوَاكِبِهَا فِیْ لَیْلَةٍ مُظْلِمَةٍ مُصْحِیَةٍ مِنْ آنِیَةِ الْجَنَّةِ مَنْ شَرِبَ مِنْهَا لَمْ یَظْمَأْ آخِرَ مَا عَلَیْهِ عَرْضُهٗ مِثْلُ طُوْلِهٖ، مَا بَیْنَ عَمَّانَ اِلٰی اَیْلَةَ مَآءُهٗ اَشَدُّ بَیَاضًا مِنَ اللَّبَنِ وَاَحْلٰی مِنَ الْعَسَلِ)).

ترجمہ: روایت ہے ابو ذر رضی اللہ عنہ سے کہا انہوں نے عرض کی میں نے یارسول اللہ ﷺ کیسے ہیں برتن حوض کوثر کے؟ فرمایا آپ ﷺ نے: قسم ہے اس پروردگار کی کہ میری جان اس کے ہاتھ میں ہے۔ بے شک برتن اس کے آسمان کے تاروں سے زیادہ ہیں اس رات میں کہ اندھیری ہو اور ابر فلک سے کھل گیا ہو اور وہ برتن جنت کے برتنوں سے ہیں جس نے پیا اس میں سے کبھی پیاسا نہ ہوگا آخر وقت تک عرض اس کا طول کے برابر ہے یعنی چوکور ہے عمان سے ایلہ تک پانی اس کا دودھ سے زیادہ سفید اور شہد سے زیادہ میٹھا۔ (اسنادہ صحیح) الظلال (٧٢١)

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے اور اس باب میں حذیفہ بن الیمان اور عبداللہ بن عمرو اور ابو برزہ اسلمی اور ابن عمر اور حارثہ بن وہب اور مستورد بن شداد رضی اللہ عنہم سے بھی روایت ہے اور مروی ہے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: حوض میرا کوفہ سے حجر اسود تک ہے۔

مترجم: قولہ برتن اس کے آسمان کے تاروں سے الخ یعنی جس رات میں اندھیرا ہو چاندنی نہ ہو اس لیے کہ چاندنی میں اکثر چھوٹے تارے نظر نہیں آتے اور ابر فلک سے کھل گیا یعنی مینہ برس کر بدلی کھل گئی ہو کہ جو سماء گرد و غبار سے پاک ہو اور کوئی شئی حائل نہ ہو رائی اور فلک کے درمیان اس رات میں جیسے تارے کثرت سے چھٹکے ہوئے ان گنت نظر آتے ہیں اس سے زیادہ برتن ہیں اس حوض کے۔

❀❀❀❀

١٧۔ بَابٌ: صِفَةِ الَّذِیْنَ یَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ بِغَیْرِ حِسَابٍ

ان لوگوں کے بیان میں جو بغیر حساب داخل جنت ہوں گے

(٢٤٤٦) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: لَمَّا اُسْرِیَ بِالنَّبِیِّ جَعَلَ یَمُرُّ بِالنَّبِیِّ وَالنَّبِیِّیْنَ وَمَعَهُمُ الْقَوْمُ وَالنَّبِیِّ وَالنَّبِیِّیْنَ

وَمَعَهُمُ الرَّهْطُ وَالنَّبِيِّ وَالنَّبِيَّيْنَ وَلَيْسَ مَعَهُمْ اَحَدٌ حَتّٰى مَرَّ بِسَوَادٍ عَظِيْمٍ، فَقُلْتُ مَنْ هٰذَا قِيْلَ بِسَوْ مُوْسٰى وَقَوْمُهٗ وَلٰكِنِ ارْفَعْ رَأْسَكَ فَانْظُرْ۔ قَالَ فَاِذَا هُوَ سَوَادٌعَظِيْمٌ قَدْ سَدَّ الْاُفُقَ مِنْ ذَاالْجَانِبِ، وَ مِنْ ذَا الْجَانِبِ فَقِيْلَ هٰؤُلَآءِ اُمَّتُكَ وَسِوٰى هٰؤُلَآءِ مِنْ اُمَّتِكَ سَبْعُوْنَ اَلْفًا يَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ بِغَيْرِحِسَابٍ، فَدَخَلَ وَلَمْ يَسْأَلُوْهُ وَلَمْ يُفَسِّرْلَهُمْ۔ فَقَالُوْا نَحْنُ هُمْ وَقَالَ قَائِلُوْنَ هُمْ اَبْنَاءُ الَّذِيْنَ وُلِدُوْا عَلَى الْفِطْرَةِ وَالْاِسْلَامِ۔ فَخَرَجَ النَّبِيُّ ﷺ فَقَالَ: ((**هُمُ الَّذِيْنَ لَا يَكْتَوُوْنَ وَلَا يَسْتَرْقُوْنَ وَلَا يَتَطَيَّرُوْنَ وَعَلٰى رَبِّهِمْ يَتَوَكَّلُوْنَ**)). فَقَامَ عُكَّاشَةُ بْنُ مُحْصِنٍ فَقَالَ: اَنَامِنْهُمْ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ؟ قَالَ: ((**نَعَمْ**)) ثُمَّ جَاءَهٗ اٰخَرُ فَقَالَ اَنَامِنْهُمْ؟ فَقَالَ: ((**سَبَقَكَ بِهَا عُكَّاشَةُ**)). (اسنادہ صحیح)

ترجمہ: روایت ہے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہا انہوں نے کہ جب شب معراج میں تشریف لے گئے رسول اللہ ﷺ تو گزرے آپ ایک یا کئی نبیوں پر کہ ان کے ساتھ ایک قوم تھی یعنی ان کی امت اور گزرے ایک یا کئی نبیوں پر کہ ان کے ساتھ ایک رہط تھی اور گزرے ایک یا کئی نبیوں پر کہ ان کے ساتھ کوئی آدمی نہ تھا یہاں تک کہ گزرے آپ ﷺ ایک بڑے گروہ پر سو پوچھا میں نے کہ کون ہے یہ کہا گیا یہ موسیٰ علیہ السلام ہیں اور ان کی قوم و لیکن بلند کرو سر اور نظر کرو تو یکا یک دیکھا میں نے ایک گروہ بہت بڑا کہ گھیر لیا اس نے کناروں کو آسمان کی اس جانب سے اور اس جانب سے سو کہا گیا مجھ سے کہ یہ تمہاری امت ہے اور اس کے سوا تمہاری امت کے ستر ہزار اور ہیں کہ داخل ہوں گے جنت میں بغیر حساب کے پھر یہاں تک فرمایا کہ آنحضرت ﷺ گھر میں تشریف لے گئے اور لوگوں نے نہ پوچھا کہ ستر ہزار کون لوگ ہیں اور آپ نے تفسیر بھی نہ کی ان کی سو بعض اصحاب کہنے لگے شاید وہ ہم لوگ ہوں یعنی اصحاب آپ کے اور بعضوں نے کہا وہ لڑکے ہیں کہ فطرت اسلام پر پیدا ہوئے پھر نکل آئے رسول اللہ ﷺ اور فرمایا: وہ لوگ ہیں کہ نہ داغ کرتے ہیں اور نہ منتر کرواتے ہیں اور نہ بد فالی لیتے ہیں اور اپنے رب پر توکل کرتے ہیں سو کھڑے ہو گئے عکاشہ بن محصن اور عرض کی کہ میں ان میں ہوں یارسول اللہ ﷺ فرمایا آپ نے: ہاں' پھر آئے دوسرے صاحب اور عرض کی کہ میں بھی ان میں ہوں فرمایا آپ نے سبقت کی تم پر عکاشہ نے۔

فائدہ: اس باب میں ابن مسعود رضی اللہ عنہ اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

مترجم: رہط جماعت مردوں کی جو دس سے کم ہو اور بعضوں نے کہا چالیس تک اور نہ ہو اس میں کوئی عورت اور واحد اس کا اس کے لفظ سے نہیں اور جمع اس کی ارہط اور ارہاط اور جمع الجمع اراہط آتی ہے اور تصغیر اس کی رہیط ہے اور اس حدیث میں بیان ہے توکل کا اور فضیلت متوکلین کی' اور توکل لغت میں اظہار عجز اپنا اور شرع میں عبارت ہے اس سے کہ بندہ اپنا کام کارساز حقیقی پر چھوڑ دے اور اس کی تقدیر پر مفوض کرے اور حرکات و سکنات میں کسی کو متصرف نہ جان کر کالمیت فی ید الغسال اس فعال لما یرید کے سامنے ہو جائے اور نظر اپنی اسباب پر نہ رکھے اور اسباب تین قسم ہیں یقینی' ظنی' وہمی' یقینی جیسے لقمہ منہ میں رکھنا اور چبانا کہ سبب ہے سیری کا

مباشرت ان افعال کی منافی توکل نہیں بلکہ ترک اس کا جہل وسفاہت ہے اور موجب اثم ومعصیت اور ظنی وہ کہ جاری ہوئی سنت الٰہی اور تقدیر اس کی عامہ خلائق میں جیسے کسب قوت اور معالجت اور مداومت بادویہ طیبہ کہ حاصل ہوا ہے ظن اس کے نفع کے ساتھ اور مانند احتیاط نفس کے اس چیز سے کہ غالب اس میں ہلاک ہے جیسے خواب کرنا ایسی چیز میں کہ عادت ہے وہاں سیل اور شیر وغیرہ کے آنے کی مثلاً اور یہ قسم کبھی ساقط ہو جاتی ہے نظر سے اہل توکل کے اور یقین ہوتا ہے ان کو قدرت حق کے مشاہدہ پر اور اس کی تقدیر پر اور یقین ہوتا ہے کہ ایک ذرہ بے اذن پروردگار کے نہیں ہل سکتا اور کوئی چیز بے تقدیر اور اندازہ اس کے وقوع میں نہیں آ سکتی اور اسباب وہمی واجب ہے ترک اس کا مرد متوکل کو اور مباشرت اس کی منافی توکل ہے بالکل جیسے کہ قیام ومقام نہ کرنا ایسے مقام میں کہ جہاں کبھی سیل اور شیر نہیں آتا اور بمجرد توہم اس سے محترز ہونا اور افسونہائے جاہلیت اور نظیر اور مانند اس کے جن چیزوں کی شارع نے نفی کی ہے اس قسم سے ہیں اور ترک تدبیرات اور معالجات عادیہ کا قسم ثانی سے ہے۔ فافہم، کذا ذکر الشیخ فی شرح مشکوٰۃ۔

قولہٗ وہ لوگ ہیں کہ نہ داغ کرتے ہیں الخ' اس لیے کہ داغ اسباب وہمیہ سے ہے اور وارد ہوئی ہے اس سے نہی' قولہٗ اور نہ منتر کرواتے ہیں الخ مراد اس سے منتر جاہلیت کے ہیں کہ جس میں احتمال ہے شرک کا اور داخل ہیں اس میں جمیع منتر کہ جس کے معنی معلوم نہ ہوں کہ احتمال ہے اس میں کفر وشرک کا' قولہ سو کھڑے ہوئے عکاشہ بن محصن رضی اللہ عنہ الخ اس میں دلالت ہے اوپر مسارعت اور مسابقت کے نیکیوں میں اور طلب دعا کی صالحین سے دوسری روایتوں میں تصریح وارد ہوئی ہے کہ انہوں نے عرض کیا کہ آپ دعا کیجیے کہ اللہ مجھے اس گروہ میں داخل کر دے۔ قولہٗ سبقت کی تم پر عکاشہ نے دوسری روایت میں وارد ہوا ہے کہ مرد دوسرے سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ تھے گویا آپ کو وحی خفی ہوئی کہ ایک شخص اسی مجلس میں اس جماعت میں داخل ہوسکتا ہے پھر جو سابق ہو وہ مقدم ہے اور مستحق اور عکاشہ صحابی مشہور ہیں حاضر ہوئے بدر میں اور جو مشاہد کہ بعد اس کے ہیں اور ٹوٹ گئی ان کی تلوار بدر کے دن پس دی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو ایک چوب یا شاخ خرمائے خشک شک راوی ہے سو ہو گئی ان کے ہاتھ میں شمشیر' اور وہ پہلے شخص ہیں کہ بیعت رضوان کی اور بشارت دی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو بہشت کی اور وہ فضلائے صحابہ سے تھے اور وفات پائی خلافت صدیق رضی اللہ عنہ میں زمن ردت میں اور عمر مبارک ان کی پینتالیس سال ہے روایت کی ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ اور ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بہن ان کی ام قیس بنت محصن ہیں۔ (شرح مشکوٰۃ)

❀❀❀❀

۱۷۔ باب: حديث اضاعة الناس الصلاة وحديث ذمائم العباد

لوگوں کے نماز ضائع کرنے اور قابل مذمت بندوں کا بیان

(۲۴۴۷) عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ : مَا اَعْرِفُ شَيْئًا مِمَّا كُنَّا عَلَيْهِ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِا فَقُلْتُ : اَيْنَ الصَّلَاةُ؟

قَالَ: اَوَلَمْ تَصْنَعُوْا فِیْ صَلٰوتِکُمْ مَا قَدْ عَلِمْتُمْ. (اسنادہ صحیح)

ترجمہ: روایت ہے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے کہا انہوں نے نہیں دیکھتا میں اب کوئی شے ان میں سے جس پر تھے رسول اللہ ﷺ کے زمانہ میں ہم لوگ۔ ابوعمران جونی کہتے ہیں کہا میں نے کہاں ہے نماز؟ فرمایا انس رضی اللہ عنہ نے: کیا تم نے نہیں کی نماز میں ایسی چیز کہ تم جانتے ہو یعنی اس میں بھی تم سستی اور کاہلی کرتے ہو۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اس سند سے اور مروی ہوئی ہے کئی سندوں سے انس رضی اللہ عنہ سے۔

مترجم: اللہ اللہ! اس حدیث سے تغیر زمان اور اہل زماں معلوم ہوتا ہے اور ذہاب علم و کمال ایمان کا اور ظہور قصور ایقان کا کہ صحابی جلیل القدر قریب العہد آنحضرت ﷺ سے کہتے ہیں کہ میں حضرت کے زمانے کی کوئی چیز نہیں دیکھتا افسوس صد افسوس پھر اس زمانہ کا کیا حال خیال کیا جائے کہ وفات مبارک سے آنحضرت ﷺ کے تیرہ سو برس کامل ہونے کو ہیں دو چار سال باقی ہیں وہ بھی فتن و زلازل و رنج و محن سے دوچار ہیں اور اکثر بلاد اہل اسلام کے نصاریٰ کے قبضہ اقتدار میں آ گئے ہیں اور انہدام شعائر اسلام کا اور انسداد حدود شرعیہ کا بدرجہ اتم ہے تنفر لوگوں کے امزجہ میں اثر کرتا جاتا ہے تسنن مثل عنقا گم ہے بندگان بیدار روتے ہیں اور نائمان غفلت سوتے ہیں اور نہ ان میں جوش مردانہ ہے نہ ان میں ہوش عاقلانہ قوانین ریاست اہل اسلام سے مسلوب اور قواعد سیاست ان کے پاس معیوب نہ اس پر وقوف نہ اس پر شعور ہزار ہا مساجد بے چراغ اور معابد آشیانہ زاغ ہو رہے ہیں انا للہ وانا الیہ راجعون اَللّٰھُمَّ اٰجِرْنَا فِیْ مُصِیْبَتِنَا وَاخْلُفْ لَنَا خَیْرًا مِّنْھَا.

❀❀❀❀

(۲۴۴۸) عَنْ أَسْمَآءَ بِنْتِ عُمَیسٍ الْخَثْعَمِیَّةِ قَالَتْ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ یَقُوْلُ: ((بِئْسَ الْعَبْدُ عَبْدٌ تَخَیَّلَ وَاخْتَالَ، وَنَسِیَ الْکَبِیْرَ الْمُتَعَالَ. وَبِئْسَ الْعَبْدُ عَبْدٌ تَجَبَّرَ وَاعْتَدٰی، وَنَسِیَ الْجَبَّارَ الْاَعْلٰی أَبِئْسَ الْعَبْدُ عَبْدٌ سَهٰی وَلَهٰی، وَنَسِیَ الْمَقَابِرَ وَالْبِلٰی، بِئْسَ الْعَبْدُ عَبْدٌ عَتَاوَطَغٰی، وَنَسِیَ الْمُبْتَدَ وَالْمُنْتَهٰی بِئْسَ الْعَبْدُ عَبْدٌ یَخْتِلُ الدُّنْیَا بِالدِّیْنِ. بِئْسَ الْعَبْدُ عَبْدٌ یَخْتِلُ الدِّیْنَ بِالشُّبُهَاتِ. بِئْسَ الْعَبْدُ عَبْدٌ طَمَعٌ یَقُوْدُهُ. بِئْسَ الْعَبْدُ عَبْدٌ هَوًی یُضِلُّهُ. بِئْسَ الْعَبْدُ عَبْدٌ رُغْبٌ یُذِلُّهُ)). (اسنادہ ضعیف) تخریج المشکاۃ: ۵۱۱۵۔ التحقیق الثانی۔ سلسلة الاحادیث الضعیفه (۲۰۲۶) الظلال (۹۔۱۰) ضعیف الجامع الصغیر (۲۳۵۰) اس میں زید الخثعمی مجہول راوی ہے۔

ترجمہ: روایت ہے اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہا سے کہا انہوں نے کہ سنا میں نے رسول اللہ ﷺ سے کہ فرماتے تھے کہ برا ہے وہ بندہ کہ خیال خام پکایا اور اترایا اور بھول گیا خدائے بزرگ و برتر کو اور برا ہے وہ بندہ کہ تکبر کیا اس نے اور زیادتی کی اور بھول گیا

جبار برتر کو برا ہے وہ بندہ کہ کھیل میں مشغول ہو گیا اور بھول گیا قبروں کو اور ہڈیوں کے گل سڑ جانے کو برا ہے وہ بندہ کہ حد سے تجاوز کیا اس نے اور سرکشی کی اور بھول گیا اپنی ابتدائے خلقت کو اور انتہائے کار کو برا ہے وہ بندہ کہ طلب کرتا ہے دنیا کو امور دین سے برا ہے وہ بندہ کہ ملاتا ہے دین اپنا ساتھ شبہوں کے' برا ہے وہ بندہ کہ اس کو طمع کھینچے پھرتی ہے برا ہے وہ بندہ کہ اس کو ہوائے نفسانی گمراہ کرتی ہے' برا ہے وہ بندہ کہ اس کو حرص ذلیل کرتی ہے۔

فائدہ : اس حدیث کو نہیں پہچانتے ہم مگر اسی سند سے اور اسناد اس کی قوی نہیں۔

❀❀❀❀

۱۸۔ باب: فی ثواب الاطعام والسقی ولاکسو وحدیث من خاف ادلج

کھانا کھلانے اور پانی پلانے کے ثواب کا بیان اور حدیث کہ جو ڈر گیا وہ رات کے ابتدائی حصے میں نکلا

(۲۴۴۹) عَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ الْخُدْرِیِّ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : ((اَیُّمَا مُؤْمِنٍ اَطْعَمَ مُؤْمِنًا عَلٰی جُوْعٍ اَطْعَمَهُ اللّٰهُ یَوْمَ الْقِیَامَةِ مِنْ ثِمَارِ الْجَنَّةِ، وَاَیُّمَا مُؤْمِنٍ سَقٰی مُؤْمِنًا عَلٰی ظَمَاٍ سَقَاهُ اللّٰهُ یَوْمَ الْقِیَامَةِ مِنَ الرَّحِیْقِ الْمَخْتُوْمِ، وَاَیُّمَا مُؤْمِنٍ کَسَا مُؤْمِنًا عَلٰی عُرْیٍ کَسَاهُ اللّٰهُ مِنْ خُضْرِ الْجَنَّةِ)). (اسنادہ ضعیف)

تخریج (المشکاۃ : ۱۹۱۳) ضعیف ابی داؤد (۳۰۰) اس میں عطیہ عوفی راوی ضعیف ہے

ترجمہ: روایت ہے ابی سعید خدری رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے: جو مومن کھلائے کسی مومن کو بھوک کے وقت، کھلائے گا اللہ تعالیٰ اسے قیامت کے دن جنت کے میووں سے اور جو مومن کہ پلائے کسی مومن کو پیاس کے وقت، پلائے گا اسے اللہ تعالیٰ قیامت کے دن رحیق مختوم سے اور جو مومن پہنائے کسی مومن کو ننگے بدن ہونے کے وقت، پہنائے گا اسے اللہ تعالیٰ سبز حلوں سے جنت کے۔

فائدہ : یہ حدیث غریب ہے اور مروی ہوئی ہے عطیہ سے انہوں نے روایت کی ابو سعید رضی اللہ عنہ سے موقوفاً اور یہ صحیح تر ہے میرے نزدیک اور اشبہ۔

مترجم: رحیق نام ہے شراب کا' مختوم مہر لگی ہوئی اس کے شیشے پر۔

❀❀❀❀

(۲۴۵۰) عَنْ أَبِیْ هُرَیْرَةَ یَقُوْلُ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : ((مَنْ خَافَ اَدْلَجَ وَمَنْ اَدْلَجَ بَلَغَ الْمَنْزِلَ أَ لَا اِنَّ

سِلْعَةَ اللّٰهِ غَالِيَةٌ اِلَا اِنَّ سِلْعَةَ اللّٰهِ الْجَنَّةُ)). (اسناده صحيح) سلسلة الاحاديث (الصحيحه : ٩٥٤۔ ٢٣٣٥۔ تخريج المشكاة : ٥٣٤٨۔ التحقيق الثانى)

ترجمہ: مجھ سے بکیر بن فیروز نے بیان کیا انہوں نے کہا میں نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے سنا انہوں نے کہا کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے: جو ڈرا اول شب سے چلا اور جو اول شب سے چلا منزل کو پہنچا آگاہ ہو کہ پونجی اللہ تعالیٰ کی گراں قیمت ہے آگاہ ہو کہ پونجی اللہ تعالیٰ کی جنت ہے۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے نہیں جانتے ہم اسے مگر ابوالنضر کی روایت سے۔

مترجم: جو ڈرا شب خون سے کہ ایک قوم رات کو آ کر اپنی بستی اور شہر اور عورتوں و بچوں کو قتل کرے گی پھر اول شب سے بستی چھوڑ بھاگا اور صبح تک امن کی جگہ میں پہنچ گیا۔ یہ حضرت نے بطور مثال کے فرمایا کہ جو اللہ تعالیٰ کے عذاب سے کہ لیلاً اور نہاراً سر پر کھڑا ہے یا موت سے ڈرا کہ دائماً سر پر سوار ہے اور نیک عمل میں سعی کرنے کا طریقہ اختیار کیا اور عادات سابقہ اور معاصی ماضیہ کے شہر سے بقدم توبہ نکلا اور بقیہ عمر چلتا رہا طریق حسنات میں سے صبح قیامت کو یا صبح موت کے وقت منزل مقصود کو پہنچ گیا اور راحت پائی اور جو نہ نکلا نہ چلا فوج نے آ کر اس کا مال لوٹا اور اس کے اہل و عیال اسیر کیے اور وہ ہلاک ہو گیا اور سلعہ متاع خانگی یا جو چیز کہ معرض بیع میں لائی جائے اسی طرح جنت کہ مسلمانوں کے اعمال صالحہ کے عوض میں بیع ہوئی ہے مگر قیمت اس کی بہت گراں ہے جب تک رضائے مولیٰ نہ ہو اس کا ملنا دشوار ہے۔

❀❀❀❀

١٩۔ باب: علامة التقوى ودع ما لا باس به حذرًا

تقوے کی علامت اور بچنے کے لیے ان کاموں کو چھوڑ دے جن میں کوئی حرج نہیں ہے

(٢٤٥١) عَنْ عَطِيَّةَ السَّعْدِيِّ وَكَانَ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ : قَالَ النَّبِيُّ ﷺ : ((لَا يَبْلُغُ الْعَبْدُ اَنْ يَّكُوْنَ مِنَ الْمُتَّقِيْنَ حَتّٰى يَدَعَ مَالَا بَاْسَ بِهٖ حَذَرًا لِمَا بِهٖ بَاْسٌ)). (اسناده ضعيف) غاية المرام (١٧٨) ((احاديث البيوع)) التعليق الرغيب (٣/١٧) اس میں عبداللہ بن یزید کو جوزجانی وغیرہ نے ضعیف کہا ہے۔

ترجمہ: سیدنا عطیہ سعدی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے اور وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ رضی اللہ عنہم میں سے تھے انہوں نے کہا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کوئی شخص اس وقت تک پرہیزگاروں (متقین) کے درجے پر نہیں پہنچ سکتا جب تک وہ شبہ والی چیز سے بچنے کے لئے اس چیز کو نہ چھوڑے جس میں شبہ نہیں ہے۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے نہیں جانتے ہم اسے مگر اسی سند سے۔

❀❀❀❀

۲۰۔ باب: حدیث لَوْ اِنَّکُمْ تَکُوْنُوْنَ کَمَا تَکُوْنُوْنَ عِنْدِیْ

حدیث کہ اگر تم ایسے ہوتے جیسے تم میرے پاس ہوتے ہو

(۲۴۵۲) عَنْ حَنْظَلَةَ الْاُسَیْدِیِّ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : ((لَوْ اَنَّکُمْ تَکُوْنُوْنَ کَمَا تَکُوْنُوْنَ عِنْدِیْ لَاَظَلَّتْکُمُ الْمَلَائِکَةُ بَاَجْنِحَتِهَا)). (حسن صحیح) سلسلة الاحادیث الصحیحه (۱۹۷۶)

ترجمہ: روایت ہے حنظلہ اسیدی رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے: اگر تمہارے دل ویسے رہیں جیسا کہ میرے پاس رہتے ہیں تو سایہ کریں تم پر فرشتے اپنے پروں سے۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اس سند سے اور مروی ہے یہ حدیث اس سند کے سوا کئی سندوں سے حنظلہ اسیدی رضی اللہ عنہ سے اور اس باب میں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے۔

مترجم: اس حدیث میں دلالت ہے تاثیر پر صحبت رسول مکرم ﷺ کی اور علی ہذا القیاس اثر صحبت پر صالحین کے اور اشارہ ہے فضیلت بشر پر کہ حاصل ہوتی ہے بہ صحبت انبیاء علیهم التحیة والثناء۔

❀❀❀❀

۲۱۔ باب: منه حدیث ((ان لکل شیء شرة))

اسی بیان میں حدیث کہ بیشک ہر چیز کے لیے ایک حرص ونشاط ہے

(۲۴۵۳) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ : ((إِنَّ لِكُلِّ شَيْءٍ شِرَّةً، وَلِكُلِّ شِرَّةٍ فَتْرَةً، فَإِنْ صَاحِبُهَا سَدَّدَ قَارَبَ فَارْجُوْهُ، وَإِنْ أُشِيْرَ إِلَيْهِ بِالْأَصَابِعِ فَلَا تَعُدُّوْهُ)). (اسناده حسن) تخریج (المشکاة : ۵۳۲۵، التحقیق الثانی التعلیق الرغیب : ۱/۴۶۔ الظلال : ۱/۲۸)

ترجمہ: روایت ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ہر شے کی ایک حرص ونشاط ہے اور ہر حرص ونشاط کی ایک فترت ہے پھر اگر صاحب اس کا متوسط چال چلا اور حق سے نزدیک ہوتا رہا تو امید رکھو اس کی بہتری کی اور اگر اشارہ کیا جائے اس کی طرف انگلیوں سے تو اسے کچھ شمار میں نہ لاؤ۔

یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے اس سند سے اور مروی ہوئی ہے یہ انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے انہوں نے روایت کی نبی ﷺ سے کہ فرمایا آپ نے: کافی ہے آدمی کو اتنا شر کہ اشارہ کیا جائے انگلیوں سے دنیا میں یا دین میں مگر جس کو بچائے اللہ تعالیٰ۔

مترجم: یعنی ہر شے کی ابتداء میں ایک نشاط وخوشی وفرحت وجوش ہوتا ہے، اسی طرح عبادت وزہد وریاضت کی ابتداء میں بھی آدمی

کو خوب شوق وذوق رہتا ہے، پس اگر مجتنب رہا آدمی افراط وتفریط سے اور ثابت رہا صراط مستقیم پر اور قریب ہوتا گیا حق سے تو امید ہے کہ منزل مقصود کو پہنچے اور اگر شہرت ان کی ایسی ہوئی کہ جدھر نکلا انگلیاں اٹھنے لگیں کہ یہ بڑا عابد ہے بڑا زاہد ہے تو فتنہ سے بچنا اور ذلت سے محفوظ رہنا متعذر ہے مگر جسے اللہ تعالیٰ بچائے غرض اقتصاد فی الامور یعنی بیچ کی چال پر مستقیم رہنا اور مشہور نہ ہونا طریقہ سلامت ہے اور شہرت کا انجام حسرت وندامت۔

❁❁❁❁

۲۲۔ باب: فی تمثیل طول الامل وازدیاد حرص المرء کلما هرم ووقوعه فی الهرم آخر الامر

لمبی امید کی مثال اور اس بیان میں کہ آدمی جب کبھی بوڑھا ہوتا ہے تو اس کی حرص بڑھ جاتی ہے اور اس کا بوڑھا ہونا آخری معاملہ ہے

(۲٤٥٤) عَنْ عَبدِاللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَال: خَطَّ لَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ خَطًّا مُرَبَّعًا وَخَطَّ فِیْ وَسَطِ الْخَطِّ خَطًّا وَخَطَّ خَارِجًا مِنَ الْخَطِّ خَطًّا وَحَوْلَ الَّذِیْ فِی الْوَسَطِ خُطُوْطًا، فَقَالَ: ((**هٰذَا ابْنُ آدَمَ وَهٰذَا أَجَلُهٗ مُحِیْطٌ بِهٖ وَهٰذَا الَّذِیْ فِی الْوَسَطِ الْإِنْسَانُ وَهٰذِهِ الْخُطُوْطُ عُرُوْضُهٗ إِنْ نَجَا مِنْهُ هٰذَا، یَنْهَشُهٗ هٰذَا وَالْخَطُّ الْخَارِجُ الْأَمَلُ**)). (اسنادہ صحیح)

ترجمہ: روایت ہے عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے کہا کہ کھینچی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک لکیر مربع اور مربع لکیر کے اندر ایک لکیر اور کھینچی اور لکیر اس مربع کے باہر اور کھینچی اس خط کے گرد جو وسط مربع میں واقع تھا کئی لکیریں کھینچیں پھر فرمایا یہ ابن آدم ہے یعنی وسط مربع میں اور یہ اجل اس کی ہے یعنی وہ خطوط جو اسے ہر طرف سے گھیرے ہیں اور یہ جو بیچوں بیچ میں ہے انسان ہے اور یہ خطوط بلیات وآفات اس کے ہیں اگر ان سے بچا تو لیا اس خط عریض نے اس کو اور خط خارج اس کی امید ہے۔

فائدہ: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

مترجم: خط مربع جو الف' ب ج' د سے مرکب ہے موت انسان ہے جو جوانب اربعہ سے اسے گھیرے ہوئی ہے اور ف' ک کا جو خط وسط مربع میں ہے انسان ہے اور خطوط صغار اس کے یمین ویسار عوارض وبلیات وآفات وامراض وحوادث ہیں کہ اس سے احتراز ممکن نہیں اور خط بیروں مربع جو م' ن سے مرکب ہے امل اور امید دراز اس کی ہے کہ اس خیال خام میں دوڑتا دھوپتا ہے اور سعی اور کوشش کرتا ہے آخر مر جاتا ہے اور کف افسوس ملتا ہے۔

❁❁❁❁

(۲۴۵۵) عَنْ اَنَسٍ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : ((يُهْرَمُ بْنُ آدَمَ وَتَشِبُّ مِنْهُ اثْنَتَانِ اَلْحِرْصُ عَلَى الْمَالِ وَالْحِرْصُ عَلَى الْعُمُرِ)). (اسناده صحيح)سلسلة الاحاديث الصحيحة (١٩٠٦)

ترجمہ: روایت ہے انس رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے: بوڑھا ہو جاتا ہے آدمی اور جوان ہو جاتی ہیں اس میں دو چیزیں ایک حرص مال کی دوسرے حرص زندگی کی۔

فائدہ: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

(۲۴۵۶) عَنْ مُطَرِّفِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ الشِّخِّيْرِ، عَنْ أَبِيْهِ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : ((مُثِّلَ اِبْنُ آدَمَ وَاِلٰى جَنْبِهِ تِسْعَةٌ وَتِسْعُوْنَ مَنِيَّةً اِنْ أَخْطَأَتْهُ الْمَنَايَا وَقَعَ فِي الْهَرَمِ)). [اسناده حسن]

ترجمہ: روایت ہے مطرف بن عبداللہ بن شخیر انہوں نے اپنے باپ سے روایت کیا انہوں نے کہا کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے: صورت بنائی گئی انسان کی اور اس کے بازو پر ننانوے موتیں ہیں اگر ان موتوں سے بچ گیا تو گرفتار پیری ہوا۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

مترجم: صورت بنائی گئی یعنی عالم مثال میں اس طرح ممثل ہوا یا خلقت اس کی مستلزم ہے ان امراض و آفات کی جس کا انجام موت ہو پھر اگر ان سے بحفاظت الٰہی محفوظ رہا اور موت نہ آئی تو ایک اور مرض لا دوا میں گرفتار ہوا اور وہ پیری ہے کسی نے خوب کہا ہے: ع

پیری و صد عیب چنیں گفتہ اند

اور آنحضرت ﷺ نے ہرم سے یعنی پیری سے پناہ مانگی ہے۔

❀❀❀❀

۲۳۔ باب: فی الترغیب فی ذکر اللہ و ذکر الموت آخر اللیل و فضل اکثار الصلاۃ علی النبی ﷺ

اللہ کے ذکر اور رات کے آخری حصے میں موت کو یاد کرنے کی ترغیب اور نبی ﷺ پر کثرت سے درود بھیجنے کی فضیلت

(۲۴۵۷) عَنْ اُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ عَنْ أَبِيْهِ قَالَ : كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ اِذَاذَهَبَ ثُلُثَا اللَّيْلِ قَامَ فَقَالَ : ((يَآيُّهَا النَّاسُ! اذْكُرُوااللّٰهَ اذْكُرُوا اللّٰهَ جَآءَ تِ الرَّاجِفَةُ تَتْبَعُهَا الرَّادِفَةُ جَآءَ الْمَوْتُ بِمَا فِيْهِ، جَاءَ الْمَوْتُ بِمَا فِيْهِ)). قَالَ اُبَيٌّ : فَقُلْتُ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ! اِنِّيْ اُكْثِرُ الصَّلٰوةَ عَلَيْكَ فَكَمْ اَجْعَلُ لَكَ مِنْ صَلٰوتِيْ؟ قَالَ : ((مَا شِئْتَ)). قُلْتُ الرُّبُعَ؟ قَالَ : ((مَاشِئْتَ فَاِنْ زِدْتَّ فَهُوَخَيْرٌلَّكَ)). قُلْتُ : فَالنِّصْفُ؟ قَالَ :

((مَا شِئْتَ فَإِنْ زِدْتَ فَهُوَ خَيْرٌ لَّكَ)). قُلْتُ فَالثُّلُثَيْنِ؟ قَالَ: ((مَا شِئْتَ فَإِنْ زِدْتَ فَهُوَ خَيْرٌ)). قُلْتُ اَجْعَلُ لَكَ صَلٰوتِي كُلَّهَا؟ قَالَ: ((إِذًا تُكْفٰى هَمَّكَ وَيُغْفَرُ لَكَ ذَنْبُكَ)).

[اسناده حسن] سلسلة الاحاديث (الصحيحه : ٩٥٤، فضل الصلاة على النبى ﷺ رقم ١٣-١٤)

ترجمہ: روایت ہے طفیل بن ابی بن کعب سے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ اٹھتے جب دو ثلث رات گزر جاتی اور فرماتے: اے آدمیو! یاد کرو اللہ کو یاد کرو اللہ کو آ گئی کھڑکھڑانے والی ساتھ لگی ہے اس کے دوسری آ گئی موت اپنی فوج لے کر آ گئی موت اپنی فوج لے کر۔ کہا ابی رضی اللہ عنہ نے پھر عرض کی میں نے یا رسول اللہ میں بہت درود پڑھا کرتا ہوں آپ پر سو کتنا وقت مقرر کروں آپ پر درود پڑھنے کے لیے یعنی اپنے وظیفہ کے وقت میں سے فرمایا آپ نے: جتنا تم چاہو۔ میں نے کہا چوتھائی آپ نے فرمایا: جتنا تم چاہو اور اگر اس سے زیادہ کرو تو بہتر ہے تمہارے حق میں میں نے کہا نصف آپ نے فرمایا: جتنا تم چاہو اور اگر زیادہ کرو تو بہتر ہے تمہارے لیے میں نے کہا دو ثلث آپ نے فرمایا: جتنا تم چاہو اور اگر زیادہ کرو تو بہتر ہے تمہارے لیے کہا میں نے تمام وقت میں وظیفہ کے درود ہی پڑھا کروں گا آپ پر آپ نے فرمایا: تو اب کفایت کرے گا درود تمہارے سب فکروں کو اور بخشے جائیں گے گناہ تمہارے۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے۔

❀❀❀❀

٢٤۔ باب: فی بیان ما یقتضیه الاستحیاء من الله حق الحیاء

اللہ تعالیٰ سے کما حقہ شرم کھانے کے تقاضوں کے بیان میں

(٢٤٥٨) عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اِسْتَحْيُوْا مِنَ اللّٰهِ حَقَّ الْحَيَاءِ)). قَالَ: قُلْنَا: يَا نَبِيَّ اللّٰهِ! اِنَّا لَنَسْتَحْيِيْ وَالْحَمْدُلِلّٰهِ، قَالَ: ((لَيْسَ ذَاكَ وَلٰكِنَّ الْاِسْتِحْيَاءَ مِنَ اللّٰهِ حَقَّ الْحَيَاءِ اَنْ تَحْفَظَ الرَّأْسَ وَمَا وَعٰى وَتَحْفَظَ الْبَطْنَ وَمَا حَوٰى وَتَتَذَكَّرَ الْمَوْتَ وَالْبِلٰى، وَمَنْ اَرَادَ الْاٰخِرَةَ تَرَكَ زِيْنَةَ الدُّنْيَا، فَمَنْ فَعَلَ ذٰلِكَ فَقَدِ اسْتَحْيٰى يَعْنِيْ مِنَ اللّٰهِ حَقَّ الْحَيَاءِ)). (اسناده حسن) تخريج (الروض النضير (٦٠١) المشكاة: ١٦٠٨، التحقيق الثانى)

ترجمہ: روایت ہے عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے: حیا کرو اللہ تعالیٰ سے جیسا حق ہے حیا کا۔ ہم نے کہا اے نبی اللہ کے ہم حیا کرتے ہیں اور شکر ہے اللہ کا فرمایا آپ نے: یہ حق ہے ولیکن حیا کرنا اس سے جو حق ہے حیا کا یہ ہے کہ حفاظت کرے تو سر کی اور جو سر میں ہے یعنی چشم و گوش و لسان کی اور حفاظت کرے تو پیٹ کی اور جس کو اس نے جمع کیا اور یاد رکھے تو موت اور ہڈیوں کے گل سڑ جانے کو اور جس نے ارادہ کیا فوز آخرت کا چھوڑ دے زینت دنیا کی پس جس نے یہ

سب پورا کیا اس نے حیا کی اللہ تعالیٰ سے یعنی جیسا حق ہے اس سے حیا کا۔

فائدہ : یہ حدیث غریب ہے نہیں جانتے ہم اسے مگر اسی سند سے یعنی روایت سے ابان بن اسحاق کی وہ روایت کرتے ہیں صباح بن محمد سے۔

مترجم: قولہ ہم حیا کرتے ہیں یعنی محرمات سے بچتے ہیں اور کبائر سے اور یہ پہلا درجہ ہے حیا کا' اصحاب نے اس کو بیان کیا' حضرت نے فرمایا میری غرض یہ نہیں بلکہ میں اعلیٰ درجہ کے حیا کی تعلیم دینا چاہتا ہوں پھر اسے بیان فرمایا۔ قولہ' حفاظت کرے تو سر کی اور جو اس میں ہے یعنی آنکھ کو نظر بد سے اور گوش کو استماع غیبت سے اور ملاہی وغیرہ سے اور لسان کو کلام لغو و بیہودہ اور کذب و افتراء سے باز رکھے اور اس حفاظت کا خوگر ہو۔ قولہ اور حفاظت کرے تو پیٹ کی یعنی حرام و شبہات سے نہ بھرے بلکہ ورع و زہد اختیار کرے' قولہ اور جس کو اس نے جمع کیا یعنی پیٹ نے مراد اس سے اعضاء باقیہ ہیں مثل فرج اور ہاتھ اور پاؤں کے کہ ان کو لواطت' سحاق' زنا' مباشرت اجنبیہ سے بچائے اور ان سب اعضا کو رضائے الٰہی میں اور خوشنودی باری تعالیٰ میں لگائے اور اس پر موت کو یاد کرتا رہے اور زینت دنیا اور جاہ منزلت کا طالب نہ ہو اس نے حق اللہ سے حیا کرنے کا پورا کیا اور جس میں کچھ نقصان ہے اس کی حیا میں اتنی ہی کمی ہے۔

❀❀❀❀

٢٥۔ باب: حديث الكيس من دان نفسه و عمل لما بعد الموت

حدیث کہ عقل مند وہ ہے جو اپنے نفس کا محاسبہ کرے اور موت کے بعد کے مراحل کے لیے عمل کرے

(٢٤٥٩) عَنْ شَدَّادِ بْنِ اَوْسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ : ((اَلْكَيِّسُ مَنْ دَانَ نَفْسَهُ وَعَمِلَ لِمَا بَعْدَ الْمَوْتِ، وَالْعَاجِزُ مَنْ اَتْبَعَ نَفْسَهُ هَوَاهَا وَتَمَنّٰى عَلَى اللّٰهِ)). (اسناده ضعيف)تخريج مشكاة المصابيح (٥٢٨٩) الروض النفير (٣٥٦) سلسلة الاحاديث الضعيفة (٥٣١٩) اس کی سند ابی بکر بن ابی مریم کی وجہ سے ضعیف ہے

ترجمہ: روایت ہے شداد بن اوس سے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: عقلمند وہ ہے کہ عبادت میں لگائے اپنے نفس کو اور عمل کرے مابعد موت کے واسطے اور بے وقوف وہی ہے کہ پیچھے پڑا رہے خواہش نفس کے اور غرور کرے اللہ کی رحمت پر۔

فائدہ : یہ حدیث حسن ہے اور یہ جو فرمایا من دان نفسه یعنی حساب کرے اپنے نفس کا دنیا میں قبل اس کے کہ حساب کیا جائے قیامت کے دن اور مروی ہے عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا انہوں نے حساب کرو اپنے نفسوں کا قبل اس کے کہ تم سے حساب لیا جائے اور تدبیر کرو پہلے سے عرض اکبر کے لیے یعنی روبکاری آخرت کے لیے اور حساب ہلکا ہوگا قیامت کے دن اس شخص پر جو حساب کرتا رہے اپنے نفس کا دنیا میں اور مروی ہے میمون بن مہران سے کہا متقی نہیں ہوتا بندہ جب تک کہ وہ حساب نہ کرے اپنے نفس سے اس طرح کہ جیسے حساب کرتا ہے اپنے شریک سے اور خیال کرے کہ میرا کھانا کہاں سے ہے یعنی حلال سے یا حرام سے یا شبہات سے۔

مترجم: قولہ اور غرور کرے یعنی گناہ سے باز نہ آئے اور اللہ تعالیٰ پر بطور حکومت اپنی مغفرت کا حق ثابت کرے جیسے بعض بے وقوف

کہتے ہیں کہ آخر اس کو اپنے کیے کی شرم آئے گی اور ہم کتنا گناہ کریں اس کی مغفرت سے بخش دیئے جائیں گے اور ہمارا وسیلہ بہت بڑا ہے یہ سب باتیں بے وقوفی کی ہیں۔

❀❀❀❀

۲۶۔ باب حدیث اکثروا من ذکرها ذم اللذات

حدیث کہ لذتوں کو توڑنے والی چیز کو کثرت سے یاد کرو

(۲۴۶۰) عَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ قَالَ: دَخَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مُصَلَّاهُ فَرَاٰی نَاسًا کَاَنَّهُمْ یَکْتَشِرُوْنَ قَالَ: ((اَمَا اِنَّکُمْ لَوْ اَکْثَرْتُمْ ذِکْرَ هَاذِمِ اللَّذَّاتِ لَشَغَلَکُمْ عَمَّا اَرٰی [الْمَوْتَ] فَاَکْثِرُوْا مِنْ ذِکْرِ هَاذِمِ اللَّذَّاتِ الْمَوْتِ، فَاِنَّهُ لَمْ یَاْتِ عَلَی الْقَبْرِ یَوْمٌ اِلَّا تَکَلَّمَ فَیَقُوْلُ: اَنَا بَیْتُ الْغُرْبَةِ، وَاَنَا بَیْتُ الْوَحْدَةِ وَاَنَا بَیْتُ التُّرَابِ وَاَنَا بَیْتُ الدُّوْدِ، فَاِذَا دُفِنَ الْعَبْدُ الْمُؤْمِنُ قَالَ لَهُ الْقَبْرُ: مَرْحَبًا وَاَهْلًا، اَمَا اِنْ کُنْتَ لَاَحَبَّ مَنْ یَمْشِیْ عَلٰی ظَهْرِیْ اِلَیَّ فَاِذْ وُلِّیْتُكَ الْیَوْمَ وَصِرْتَ اِلَیَّ فَسَتَرٰی صَنِیْعِیْ بِكَ، فَیَتَّسِعُ لَهُ مَدَّ بَصَرِهٖ وَیُفْتَحُ لَهُ بَابٌ اِلَی الْجَنَّةِ. وَاِذَا دُفِنَ الْعَبْدُ الْفَاجِرُ اَوِ الْکَافِرُ قَالَ لَهُ الْقَبْرُ: لَا مَرْحَبًا وَلَا اَهْلًا اَمَا اِنْ کُنْتَ لَاَبْغَضَ مَنْ یَمْشِیْ عَلٰی ظَهْرِیْ اِلَیَّ فَاِذَا وُلِّیْتُكَ الْیَوْمَ وَصِرْتَ اِلَیَّ فَسَتَرٰی صَنِیْعِیْ بِكَ. قَالَ فَیَلْتَئِمُ عَلَیْهِ حَتّٰی یَلْتَقِیَ عَلَیْهِ وَتَخْتَلِفَ اَضْلَاعُهٗ)). قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بِاَصَابِعِهٖ فَاَدْخَلَ بَعْضَهَا فِیْ جَوْفِ بَعْضٍ قَالَ: ((وَیُقَیَّضُ لَهٗ سَبْعُوْنَ تِنِّیْنًا لَوْاَنَّ وَاحِدًا مِنْهَا نَفَخَ فِی الْاَرْضِ مَا اَنْبَتَتْ شَیْئًا مَا بَقِیَتِ الدُّنْیَا فَیَنْهَشْنَهٗ وَیَخْدِشْنَهٗ حَتّٰی یُفْضٰی بِهٖ اِلَی الْحِسَابِ)). قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اِنَّمَا الْقَبْرُ رَوْضَةٌ مِنْ رِیَاضِ الْجَنَّةِ، اَوْحُفْرَةٌ مِنْ حُفَرِ النَّارِ)). (ضعیف جدا)

سلسلة الاحادیث الضعیفه: (۴۹۹۰) لکن جمله "هاذم اللذات" صحیحة فانظر الحدیث (۲۳۰۷) اس میں عطیہ عوفی اور عبیداللہ بن الولید الوصافی دونوں ضعیف ہیں

ترجمہ: روایت ہے ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے کہا داخل ہوئے رسول اللہ ﷺ اپنے مصلیٰ میں اور دیکھا کئی شخصوں کو کہ وہ ہنس رہے تھے فرمایا آپ نے: آگاہ ہو اگر یاد کرو تم بہت ہاذم لذات کو تو باز رکھے تم کو اس سے کہ جس میں تمہیں دیکھتا ہوں سو بہت یاد کرو تم ہاذم لذات کو یعنی موت کو اس لیے کہ نہیں آتا قبر پر کوئی دن مگر کلام کرتی ہے وہ سو کہتی ہے میں گھر ہوں غربت کا میں گھر ہوں تنہائی کا میں گھر ہوں خاک کا میں گھر ہوں کیڑوں کا پھر جب دفن ہوتا ہے بندہ مومن کہتی ہے قبر اس سے مرحباً و اھلاً آگاہ ہو بے شک تو بہت پیارا تھا میرا ان لوگوں سے جو میری پیٹھ پر چلتے ہیں پھر اب جو میں متولی ہوئی تیرے کام کی اور تو میری طرف آ گیا تو دیکھے گا تو میرے حسن سلوک کو جو میں تیرے ساتھ کروں گی پھر کشادہ ہو جاتی ہے اس کے لیے

جہاں تک کہ اس کی نظر پہنچتی ہے اور کھول دیا جاتا ہے اس کے لیے ایک دروازہ طرف جنت کے اور جب دفن کیا جاتا ہے بندہ فاجر یا کافر کہتی ہے اس کو قبر لا مرحباً ولا اھلاً بے شک تو بڑا دشمن تھا میرا ان لوگوں سے جو میری پیٹھ پر چلتے ہیں، پھر اب جو میں متولی ہوئی تیرے کام کی اور تو آن پڑا میری طرف سو دیکھے گا تو میری بدسلوکیاں جو تیرے ساتھ کروں گی پھر دباتی ہے وہ اس کو اور زور ڈالتی ہے ہر طرف سے اس پر اور مختلف ہو جاتی ہیں پسلیاں اس کی، کہا راوی نے اشارہ کیا رسول اللہ ﷺ نے اپنی انگلیوں سے اور داخل کیا بعض کو بعض میں، فرمایا اور مقرر کیے جاتے ہیں اس پر ستر اژدہا اگر ایک ان میں سے پھونک دے زمین پر ایک بار تو کبھی گھاس نہ اگے جب تک کہ دنیا باقی رہے پھر کاٹتے ہیں اس کو دانتوں سے اور نوچتے ہیں یہاں تک کہ لے جائیں گے اسے حساب کی طرف کہا راوی نے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے: بے شک قبر ایک باغ ہے جنت کے باغوں سے یا ایک گڑھا ہے دوزخ کے گڑھوں سے۔

فائدہ: یہ حدیث غریب ہے نہیں جانتے ہم اسے مگر اسی سند سے۔

مترجم: قولہٗ ہاذم اللذات یہ لفظ بذال معجمہ اور مہملہ دونوں طرح مروی ہے اور دونوں صحیح ہیں، قولہ مرحباً و اھلاً یہ کلمہ ہے کہ عرب قادم کو کہتے ہیں یعنی آیا تو مکان وسیع میں اور ملا تو ایسے اہل سے کہ جن سے انس کرے گا، قولہ بے شک تو بہت پیارا تھا اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جو اللہ تعالیٰ کا دوست ہے اس کو جمادات و نباتات سب دوست رکھتے ہیں اور اس کے دشمن کی سب چیز دشمن ہے۔

❀ ❀ ❀ ❀

۲۷۔ باب: حدیث مختصر: ما لی وللدنیا وما انا الا کراکب

مختصر حدیث کہ مجھے دنیا سے کیا سروکار میں تو صرف ایک مسافر کی طرح ہوں

(۲۴۶۱) عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي ثَوْرٍ قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُوْلُ: اَخْبَرَنِيْ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ قَالَ: دَخَلْتُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَإِذَا هُوَ مُتَّكِئٌ عَلٰى رَمْلِ حَصِيْرٍ فَرَأَيْتُ اَثَرَهُ فِيْ جَنْبِهِ۔ وَفِي الْحَدِيْثِ قِصَّةٌ طَوِيْلَةٌ. (اسناده صحيح) (تخريج الترغيب : ٤/١١٤)

ترجمہ: روایت ہے عبیداللہ بن عبداللہ بن ابوثور سے انہوں نے کہا میں نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے سنا وہ فرماتے تھے کہ خبر دی مجھ کو عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے کہا داخل ہوا میں رسول اللہ ﷺ کے پاس اور تکیہ لگائے ہوئے تھے رمل حصیر پر سو دیکھا میں نے کہ اثر کر گیا تھا وہ آپ کے بازو میں اور اس حدیث میں ایک قصہ ہے طویل۔

فائدہ: یہ حدیث صحیح ہے۔

مترجم: قولہٗ رمل حصیر رمل بفتح راء وسکون میم بمعنی نسج یعنی بناوٹ اور حصیر بوریا مراد یہ ہے کہ بوریے کے اور آپ کے بیچ میں کوئی اور فرش نہ تھا اور بوریا کی بناوٹ کے نقش نے آپ ﷺ کے بدن میں چبھ کر اثر کیا تھا اور بعض روایتوں میں رمال حصیر آیا ہے اور من قبیل

اضافت جنس کے ہے نوع کی طرف ای رمال من حصیر منسوج من ور ق النخل یعنی بناوٹ حصیر کی جو بنا ہوا تھا ورق نخل سے اور وہ قصہ بخاری میں اسی طرح مروی ہے کہ فرمایا ابن عباس رضی اللہ عنہما میں آرزو رکھتا تھا کہ پوچھوں حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے حال ان دو عورتوں کا ازواج نبی ﷺ سے جن کے باب میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ﴿ اِنْ تَتُوْبَا اِلَى اللّٰهِ فَقَدْ صَغَتْ قُلُوْبُكُمَا ﴾ یعنی اگر توبہ کرو تم دونوں تو جھک رہے ہیں تمہارے دل سوچ کیا میں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے ساتھ اور راہ سے کنارے ہوئے وہ اور کنارے ہوا میں ان کے ساتھ چھاگل لے کر پھر وہ پاخانہ گئے اور آئے اور ڈالا میں نے ان کے ہاتھوں پر پانی چھاگل سے اور وضو کیا انہوں نے پھر کہا میں نے اے امیر المومنین وہ دو عورتیں کون ہیں ازواج نبی ﷺ سے کہ جن کے حق میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اگر توبہ کرو تم تو جھکے ہیں تمہارے دل تو انہوں نے کہا تعجب ہے تم کو اے ابن عباس رضی اللہ عنہما تم کو اب تک یہ بات معلوم نہیں وہ دونوں عائشہ رضی اللہ عنہا اور حفصہ رضی اللہ عنہا ہیں پھر بیان کرنے لگے عمر رضی اللہ عنہ قصہ ان کا اور کہا انہوں نے کہ میرا ایک ہمسایہ تھا انصاری بنی امیہ کے قبیلہ سے اور میں اور وہ عوالی مدینہ سے نوبت بہ نوبت آتے تھے رسول اللہ ﷺ کے پاس یعنی ایک دن وہ اور ایک دن میں پھر جب میں حضرت کے پاس آتا تھا تو لوٹ کر اس دن کی کیفیت سے اس کو اطلاع دیتا تھا اور وہ بھی ایسا ہی کرتا تھا اور ہم معشر قریش تھے کہ دبا رکھتے تھے اپنی عورتوں کو پھر جب انصار میں آئے تو وہ ایسے تھے کہ عورتیں ان پر غالب تھیں تو ہماری عورتیں ان کی عادتیں سیکھنے لگیں سو ایک دن ڈانٹا میں نے اپنی عورت کو تو وہ مجھے جواب دینے لگی تو میں نے تعجب کیا اس کے جواب دینے پر سو اس نے کہا تم کو کیوں تعجب ہوتا ہے میرے جواب دینے کا قسم ہے اللہ کی کہ ازواج نبی ﷺ حضرت کو جواب دیتی ہیں اور ایک ایک ان میں کی حضرت سے الگ ہو بیٹھتی ہے یعنی خفا ہو کر سارے دن رات تک سو میں یہ سن کر گھبرایا اور میں نے کہا وہ بڑی کم بخت ہے جو ایسا کرے پھر لئے میں نے اپنے کپڑے یعنی باہر جانے کے اور داخل ہوا میں حفصہ رضی اللہ عنہا کے پاس اور کہا میں نے اے حفصہ تم میں سے ایک ایک خفا کر دیتی ہے رسول اللہ ﷺ کو سارے دن رات تک۔ سو انہوں نے کہا ہاں میں نے کہا محروم ہوئی خیر سے اور نقصان پایا اس نے کیا تو نڈر ہے اس سے کہ غصہ کرے تجھ پر اللہ تعالیٰ بسبب غصہ رسول ﷺ کے اور ہلاک ہو جائے تو مت زیادہ مانگ رسول اللہ ﷺ سے اور کبھی جواب نہ دے ان کو کسی بات کا اور مت جدا ہوا کر ان سے اور مانگ لے مجھ سے جو تجھے ضرورت ہو اور دھوکا مت کھا تو اس پر کہ ساتھی تیری تجھ سے زیادہ خوبصورت ہے اور پیاری ہے رسول اللہ ﷺ کو یعنی عائشہ رضی اللہ عنہا مراد یہ ہے کہ تو اس کی برابری مت کر اور انہیں دنوں میں چرچا تھا کہ بنی غسان کے لوگ تیاری کر رہے ہیں ہم سے لڑنے کی سو گیا میرا ہمسایہ اپنی باری کے دن آنحضرت ؐ کے پاس اور لوٹ کر آیا وہ رات کو اور میرا دروازہ ٹھونکا بہت اور اسے کہا گیا سو گئے ہیں سو میں گھبرایا اور نکل کر اس کے پاس آیا اس نے کہا ایک بڑا حادثہ ہوا میں نے کہا کیا آئے بنی غسان اس نے کہا نہیں اس سے بھی بڑا اور طویل ایک حادثہ یہ ہے کہ طلاق دے دی رسول اللہ ﷺ نے اپنی بیویوں کو میں نے کہا محروم ہوئی اور نقصان پایا حفصہ نے میں پہلے ہی خیال کرتا تھا کہ ایسا ہوگا سو لیے میں نے اپنے کپڑے اور نماز پڑھی میں نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ فجر کی اور داخل ہو گئے آپ ﷺ عرفہ میں اور اکیلے بیٹھ گئے وہاں سو گیا میں

حفصہؓ کے پاس اور وہ رو رہی تھی میں نے کہا کیوں روتی ہے میں تجھے ڈراتا نہیں تھا اور منع نہیں کرتا تھا یعنی حضور ﷺ کے ساتھ گستاخی کرنے سے کیا طلاق دی تم کو رسول اللہ ﷺ نے کہا اس نے میں نہیں جانتی اور وہ اس عرفہ میں تشریف رکھتے تھے سو نکلا میں اور آیا منبر کے پاس یعنی مسجد میں اور منبر کے پاس کچھ لوگ تھے کہ بعض ان میں رو رہے تھے سو تھوڑی دیر بیٹھا میں ان کے ساتھ پھر غالب ہوا مجھ پر جو خیال مجھے تھا اور آیا میں عرفہ کے پاس جس میں حضرت تھے سو کہا میں نے حضرت کے غلام سیاہ سے کہ اجازت مانگ تو عمر کے لیے اندر آنے کی سو وہ اندر گیا اور حضرت سے عرض کی پھر نکلا اور کہا میں نے تمہارا ذکر کیا تو حضرت چپ ہو رہے پھر میں لوٹا اور بیٹھ گیا منبر کے پاس لوگوں میں' پھر غالب ہوا مجھ پر وہی خیال اور آیا میں اور کہا میں نے اسی غلام سے اور پھر اس نے آ کر وہی جواب دیا جو پہلے دیا تھا پھر بیٹھا میں منبر والوں کے پاس پھر غالب ہوا مجھ پر یہی خیال اور گیا میں غلام کے پاس اور کہا میں نے اجازت مانگ عمر کے لیے سو پھر اس نے وہی جواب دیا جو پہلے دیا تھا پھر جب میں نے پیٹھ پھیری لوٹنے کو تو غلام نے مجھے بلایا اور کہا کہ اجازت دی تم کو رسول اللہ ﷺ نے پھر داخل ہوا میں آپ کے پاس اور وہ لیٹے ہوئے تھے رومال حصیر پر کہ حصیر کے اور آپ کے درمیان کوئی بچھونا نہ تھا اور اثر کر گئی تھی اس کی بناوٹ آپ کے بازوئے مبارک پر ٹیکا دیئے ہوئے تھے آپ ایک تکیہ پر کہ چمڑے کا تھا اس میں کھجور کی چھال بھری تھی پھر سلام کیا میں نے اور کہا کھڑے کھڑے کیا طلاق دی آپ نے اپنی عورتوں کو پھر نظر اٹھا کر دیکھا میری طرف حضرت نے اور فرمایا نہیں' پھر میں نے کہا اور میں کھڑا تھا حضرت کے دل بہلانے کو کہ یا رسول اللہ بھلا دیکھئے آپ کہ ہم گروہ قریش دبا کر رکھتے ہیں اپنی عورتوں کو یعنی ڈرا دھمکا کر پھر جب آئے ہم ایک قوم پر تو وہ قوم ایسی ہے کہ ان کی عورتیں مردوں پر غالب ہیں پھر یاد کیا آپ نے اور مسکرائے نبی ﷺ پھر عرض کی کاش آپ دیکھتے جب میں داخل ہوا حفصہؓ کے پاس اور میں نے کہا تو اس بھروسے نہ رہ کہ سوت تیری تجھ سے زیادہ خوبصورت ہے اور زیادہ پیاری ہے نبی ﷺ کو مراد سوت سے عائشہ رضی اللہ عنہا ہیں تو پھر دوبارہ مسکرائے اور میں بیٹھ گیا جب آپ کو مسکراتے دیکھا پھر میں نے آپ کے گھر میں نگاہ کی تو قسم ہے اللہ کی کہ کوئی چیز نہ پائی کہ جس کو دیکھ کر میری نگاہ لوٹے بجز تین چمڑوں کے سو کہا میں نے دعا کیجیے آپ کہ اللہ وسعت دے آپ کی امت کو اس لیے کہ فارس و روم کو فراخی دی گئی ہے اور دنیا عنایت کی گئی ہے حالانکہ وہ اللہ کی عبادات نہیں کرتے اور آپ تکیہ لگائے تھے پھر کہا ابھی تم شک میں ہو اے ابن خطاب فارس و روم وہ لوگ ہیں کہ دیئے گئے طیبات ان کے دنیا کی زندگی میں یعنی آخرت میں ان کا کچھ حصہ نہیں سو میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ استغفار کیجیے میرے واسطے سو کنارہ کیا تھا رسول اللہ ﷺ نے یعنی عورتوں سے اس بات کے سبب سے جو پہنچایا حفصہ رضی اللہ عنہا نے عائشہ رضی اللہ عنہا تک اور فرمایا تھا کہ میں داخل نہ ہوں گا تم پر ایک مہینہ اور آپ کو غصہ اس لیے آیا کہ عتاب کیا باری تعالیٰ نے آپ پر یعنی گویا سبب عتاب وہی ہوئیں پھر جب گزر گئے انتیس روز داخل ہوئے آپ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا پر اور شروع کیا آپ[1] نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے اور عرض کی عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ قسم کھائی تھی آپ نے کہ داخل نہ ہوں گے ہم پر ایک مہینہ تک اور

[1] یعنی بیان کرنا آیات تخییر کا۔

آج ہم نے صبح کی انتیسویں رات کی اور میں تو ایک ایک دن گنتی تھی سو فرمایا نبی ﷺ نے کہ مہینہ انتیس دن کا بھی تو ہوتا ہے اور وہ مہینہ انتیس ہی کا تھا کہا عائشہ رضی اللہ عنہا نے پھر نازل ہوئی یہ آیۂ تخییر سو شروع کیا حضرت ﷺ نے مجھ سے یعنی اس کا بیان کرنا سب عورتوں سے پیشتر اور فرمایا میں تم سے ایک بات کہتا ہوں اور تم جلدی نہ کرنا اس کے جواب دینے میں جب تک کہ مشورہ نہ لے لینا اپنے ماں باپ سے کہا عائشہ رضی اللہ عنہا نے یہ آپ نے اس لیے فرمایا کہ خوب جانتے تھے آپ کہ میرے ماں باپ مجھے جدا ہونے کا حکم نہ دیں گے آپ سے پھر پڑھی آپ نے یہ آیت ﴿ يَاَيُّهَا النَّبِيُّ قُلْ لِاَزْوَاجِكَ ﴾ سے ﴿ عَظِيْمًا ﴾ تک پس میں نے عرض کی کہ اس میں کیا مشورہ لوں اپنے ماں باپ سے میں نے اختیار کیا اللہ کو اور رسول ﷺ اس کے کو اور دار آخرت کو پھر تخییر فرمائی رسول اللہ ﷺ نے اپنی سب بیبیوں کو اور سب نے وہی جواب دیا جو عائشہ رضی اللہ عنہا نے جواب دیا تھا یعنی سب نے ترک دنیا اور تحصیل آخرت اختیار کی اور رسول اللہ ﷺ کا ساتھ دیا۔

❀❀❀❀

۲۸۔ باب: باب حدیث: والله ما الفقراء خشی علیکم

حدیث کہ اللہ کی قسم! میں تم پر فقر سے نہیں ڈرتا

(۲۴۶۲) عَنِ الزُّهْرِيِّ أَنَّ عُرْوَةَ بْنَ الزُّبَيْرِ أَخْبَرَهُ أَنَّ الْمِسْوَرَ بْنِ مَخْرَمَةَ أَخْبَرَهُ اَنَّ عَمْرَو بْنَ عَوْفٍ وَهُوَ حَلِيْفُ بَنِيْ عَامِرِ بْنِ لُؤَيٍّ، وَكَانَ شَهِدَ بَدْرًا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ اَخْبَرَهُ : اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ بَعَثَ اَبَاعُبَيْدَةَ بْنَ الْجَرَّاحِ فَقَدِمَ بِمَالٍ مِّنَ الْبَحْرَيْنِ فَسَمِعَتِ الْاَنْصَارُ بِقُدُوْمِ اَبِيْ عُبَيْدَةَ فَوَافَوْاصَلٰوةَ الْفَجْرِ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ، فَلَمَّاصَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِنْصَرَفَ فَتَعَرَّضُوْا لَهُ، فَتَبَسَّمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ حِيْنَ رَآهُمْ ثُمَّ قَالَ: ((اَظُنُّكُمْ سَمِعْتُمْ اَنَّ اَبَاعُبَيْدَةَ قَدِمَ بِشَيْءٍ)) قَالُوْا۔ اَجَلْ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ: **((فَاَبْشِرُوْا وَاَمِّلُوْا مَا يَسُرُّكُمْ فَوَاللّٰهِ مَا الْفَقْرَ اَخْشٰى عَلَيْكُمْ وَلٰكِنْ اَخْشٰى عَلَيْكُمْ اَنْ تُبْسَطَ الدُّنْيَا عَلَيْكُمْ كَمَا بُسِطَتْ عَلٰى مَنْ قَبْلَكُمْ فَتَنَافَسُوْهَا كَمَا تَنَافَسُوْهَا فَتُهْلِكَكُمْ كَمَا اَهْلَكَتْهُمْ))**.

(اسناده صحيح) ارواء الغليل (۵/۸۹۔ ۹۰)

ترجمہ: روایت ہے زہری سے کہ انہیں خبر دی عروہ بن زبیر نے، انہیں خبر دی مسور بن مخرمہ نے کہ عمرو بن عوف جو حلیف تھے بنی عامر بن لوی کے اور حاضر ہوئے تھے جنگ بدر میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ انہوں نے خبر دی مسور کو کہ رسول اللہ ﷺ نے بھیجا ابوعبیدہ رضی اللہ عنہ کو پھر وہ کچھ مال لے کر آئے بحرین سے سنا اور انصار نے کہ ابوعبیدہ رضی اللہ عنہ آئے ہیں پھر حاضر ہوئے صلوٰۃ فجر میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ پھر جب نماز پڑھ چکے رسول اللہ ﷺ پھر کر بیٹھے اور انصار آپ کے سامنے ہوئے سو مسکرائے رسول اللہ ﷺ جب ان کو دیکھا اور فرمایا: میں گمان کرتا ہوں کہ سنا تم نے ابوعبیدہ کچھ لے کر آئے ہیں۔ انہوں

نے عرض کی کہ ہاں یارسول اللہ ﷺ فرمایا آپ نے: پھر خوشخبری سنواور امید رکھو جوتمہیں خوش کرے پس قسم ہے اللہ تعالیٰ کی میں تم پر فقر سے نہیں ڈرتا ہوں ولیکن ڈرتا ہوں اس سے کہ کشادہ کی جائے تم پر دنیا جیسے کہ کشادہ کی گئی تم سے اگلوں پر اور رغبت اور حرص کرو تم اس کی جیسے رغبت کی تم سے اگلوں نے پس ہلاک کرے وہ تم کو جیسا کہ ہلاک کیا اس نے تم سے اگلوں کو۔

فائدہ : یہ حدیث صحیح ہے۔

❀❀❀❀

(٢٤٦٣) عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ وَابنِ الْمُسَيَّبِ، أَنَّ حَكِيمَ بْنِ حِزَامٍ قَالَ: سَأَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فَاَعْطَانِیْ ثُمَّ سَأَلْتُهُ فَاَعْطَانِیْ ثُمَّ سَئَالْتُهُ فَاَعْطَانِیْ ثُمَّ قَالَ: ((**يَاحَكِيْمُ! اِنَّ هٰذَا الْمَالَ خَضِرَةٌ حُلْوَةٌ فَمَنْ اَخَذَهُ بِسَخَاوَةِ نَفْسٍ بُوْرِكَ لَهُ فِيهِ وَمَنْ اَخَذَهُ بِاِشْرَافِ نَفْسٍ لَمْ يُبَارَكْ لَهُ فِيهِ، وَكَانَ كَالَّذِیْ يَأْكُلُ وَلَا يَشْبَعُ وَالْيَدُ الْعُلْيَا خَيْرٌ مِّنَ الْيَدِ السُّفْلٰى**)). فَقَالَ حَكِيْمٌ: فَقُلْتُ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ! وَالَّذِیْ بَعَثَكَ بِالْحَقِّ لَا اَرْزَأُ اَحَدًا بَعْدَكَ شَيْئًا حَتّٰى أُفَارِقَ الدُّنْيَا فَكَانَ اَبُوْبَكْرٍ يَدْعُوْ حَكِيْمًا اِلَى الْعَطَآءِ فَيَاْبٰى اَنْ يَّقْبَلَهُ، ثُمَّ إِنَّ عُمَرَ دَعَاهُ لِيُعْطِيَهُ فَأَبٰى اَنْ يَّقْبَلَ مِنْهُ شَيْئًا فَقَالَ عُمَرُ: اِنِّیْ اُشْهِدُكُمْ يَا مَعْشَرَ الْمُسْلِمِيْنَ عَلٰى حَكِيْمٍ اَنِّیْ اَعْرِضُ عَلَيْهِ حَقَّهُ مِنْ هٰذَا الْفَيْءِ فَيَاْبٰى اَنْ يَّاْخُذَهُ، فَلَمْ يَرْزَأْ حَكِيْمٌ اَحَدًا مِّنَ النَّاسِ شَيْئًا بَعْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ حَتّٰى تُوُفِّیَ. (اسناده صحيح)

ترجمہ: روایت ہے عروہ بن زبیر اور ابن مسیب سے کہ حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ کہا مانگا میں نے رسول اللہ ﷺ سے یعنی کچھ مال سو عطا کیا مجھ کو پھر مانگا میں نے پھر دیا مجھ کو پھر مانگا میں نے پھر دیا مجھ کو پھر فرمایا آپ نے: اے حکیم تحقیق یہ مال ہرا ہرا میٹھا میٹھا ہے پھر جس نے لیا اسے سخاوت نفس سے برکت دیا جاتا ہے اس میں اور جس نے لیا اپنے نفس کو ذلیل کر کے برکت نہ دی جائے گی اس کو اور اس کی مثال ایسی ہوگی کہ جیسے کھائے کوئی شخص اور پیٹ نہ بھرے اس کا اور اوپر کا ہاتھ یعنی دینے والا بہتر ہے نیچے کے ہاتھ سے یعنی لینے والے سے سو عرض کی حکیم نے اے رسول اللہ ﷺ کہ قسم ہے اس پروردگار کی کہ جس نے آپ کو بھیجا ہے حق کے ساتھ کسی کا مال نہ گھٹاؤں گا میں آپ کے بعد یعنی کسی سے سوال نہ کروں گا یہاں تک کہ چھوڑوں میں دنیا کو پس تھے ابوبکر رضی اللہ عنہ کہ بلاتے تھے حکیم کو کہ کچھ دیں پس وہ انکار کرتے تھے اس کے قبول کرنے سے پھر عمر رضی اللہ عنہ نے بلایا ان کو تاکہ کچھ دیں تو بھی قبول نہ کیا ان سے کچھ پھر کہا عمرؓ نے میں گواہ کرتا ہوں تم کو اے گروہ مسلمانوں کے حکیم پر اس بات کا کہ میں پیش کرتا ہوں اس پر اس کا حق فے سے اور وہ انکار کرتا ہے اس کے لینے سے پھر نہ گھٹایا (یعنی نہ لیا) حکیم نے کسی شخص کے مال سے کچھ بعد رسول اللہ ﷺ کے یہاں تک کہ وفات پائی۔

فائدہ : یہ حدیث صحیح ہے۔

مترجم: زہد اور بے رغبتی دنیا سے اس کا نام ہے کہ مال دنیا باوجود اپنے کے بھی قبول نہ کرے نہ یہ کہ عصمت بی بی از بے چادری فقر اضطراری کو بصورت زہد ظاہر کرے اور دل میں محبت اموال دنیوی کی بھری ہو فقط۔

❀❀❀❀

۳۰۔ باب: احادیث ابقلینا بالضراء، ومن کانت الآخرة همه، وابن آدم تفرغ لعبادتی

حدیثیں کہ ہمیں تکلیف کے ساتھ آزمایا گیا، اور جس کی فکر آخرت میں ہو، اور ابن آدم! میری عبادت کے لیے فارغ ہو جا

(٢٤٦٤) عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ قَالَ: اُبْتُلِيْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ بِالضَّرَّآءِ فَصَبَرْنَا، ثُمَّ ابْتُلِيْنَا بَعْدَهٗ بِالسَّرَّآءِ فَلَمْ نَصْبِرْ. (صحیح الاسناد)

ترجمہ: روایت ہے عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ سے کہ کہا انہوں نے آزمائے گئے ہم ساتھ رسول اللہ ﷺ کے تکلیف اور تنگی میں سو صبر کیا ہم نے پھر آزمائے گئے ہم بعد ان کے ساتھ وسعت اور خوشی کے سو صبر نہ کر سکے ہم۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے۔

❀❀❀❀

(٢٤٦٥) عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَنْ كَانَتِ الْاٰخِرَةُ هَمَّهٗ جَعَلَ اللّٰهُ غِنَاهُ فِيْ قَلْبِهٖ وَجَمَعَ لَهٗ شَمْلَهٗ وَاَتَتْهُ الدُّنْيَا وَهِيَ رَاغِمَةٌ، وَمَنْ كَانَتِ الدُّنْيَا هَمَّهٗ جَعَلَ اللّٰهُ فَقْرَهٗ بَيْنَ عَيْنَيْهِ وَفَرَّقَ عَلَيْهِ شَمْلَهٗ وَلَمْ يَاْتِهٖ مِنَ الدُّنْيَا اِلَّا مَا قُدِّرَ لَهٗ)).

(اسنادہ صحیح) سلسلة الاحادیث الصحیحه (٩٤٩-٩٥٠)

ترجمہ: روایت ہے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے: جس کا مقصود آخرت ہو اللہ تعالیٰ رکھ دیتا ہے بے پروائی اس کے دل میں اور جمع کر دیتا ہے خاطر اس کی اور آتی ہے دنیا اس کے پاس ذلیل ہو کر اور جس کا مقصود دنیا ہو اللہ تعالیٰ رکھ دیتا ہے محتاجی اس کی دونوں آنکھوں کے سامنے اور پریشان کر دیتا ہے خاطر اس کی اور نہیں آتی دنیا اس کے پاس مگر جتنی مقدر ہو۔

مترجم: یعنی طلب دنیا سے کچھ زیادہ نہیں ملتا اور طلب آخرت سے کچھ کم نہیں ملتا جتنا مقدر ہے اتنا ہی ملتا ہے مگر طالب دنیا کو ذلت سے اور طالب عقبیٰ کو عزت سے۔

❀❀❀❀

(٢٤٦٦) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ : ((إِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى يَقُولُ: يَا ابْنَ آدَمَ! تَفَرَّغْ لِعِبَادَتِي أَمْلَأْ صَدْرَكَ غِنًى وَأَسُدَّ فَقْرَكَ وَإِنْ لَا تَفْعَلْ مَلَأْتُ يَدَيْكَ شُغْلًا وَلَمْ أَسُدَّ فَقْرَكَ)).

(اسناده صحيح) سلسلة الاحاديث الصحيحة (١٣٥٩)

ترجمہ: روایت ہے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: بے شک فرماتا ہے اللہ جل جلالہ اے بیٹے آدم کے مشغول رہ تو میری عبادت میں بھر دوں گا میں تیرا سینہ غنا سے اور دور رکھوں گا تجھ سے محتاجی کو اور اگر نہ کرے گا تو میری عبادت تو بھر دوں گا میں دونوں ہاتھ تیرے محنت مزدوری میں اور نہ دور کروں گا تجھ سے محتاجی تیری۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اور ابوخالد والبی کا نام ہرمز ہے۔

❀❀❀❀

٣١۔ باب: حديث عائشة: توفي رسول الله ﷺ

عائشہ رضی اللہ عنہا کی حدیث کہ رسول اللہ ﷺ کی وفات ہوئی

(٢٤٦٧) عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ : تُوُفِّيَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ وَعِنْدَنَا شَطْرٌ مِنْ شَعِيرٍ فَأَكَلْنَا مِنْهُ مَا شَاءَ اللّٰهُ، ثُمَّ قُلْتُ لِلْجَارِيَةِ: كِيلِيهِ، فَكَالَتْهُ، فَلَمْ يَلْبَثْ أَنْ فَنِيَ، قَالَتْ : فَلَوْ كُنَّا تَرَكْنَاهُ لَأَكَلْنَا مِنْهُ أَكْثَرَ مِنْ ذٰلِكَ.

[اسناده صحيح]

ترجمہ: امّ المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ کی وفات ہوئی تو ہمارے پاس کچھ جو تھے۔ چنانچہ ہم اس میں سے اتنی مدت تک کھاتے رہے جتنی کہ اللہ کی چاہت تھی۔ پھر میں نے اپنی لونڈی سے کہا کہ اس کا وزن کرو۔ اس نے وزن کیا تو وہ بہت جلد ختم ہو گئے۔ ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ اگر ہم اسے اسی طرح چھوڑ دیتے اور وزن نہ کرتے تو اس سے مدت دراز تک کھاتے رہتے۔

❀❀❀❀

٣٢۔ باب: قوله في القرام: انه يذكرني الدنيا......

نبی اکرم ﷺ کا نقش و نگار والے پردے کے بارے میں کہنا کہ یہ مجھے دنیا یاد دلاتا ہے

(٢٤٦٨) عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ : كَانَ لَنَا قِرَامُ سِتْرٍ فِيهِ تَمَاثِيلُ عَلٰى بَابِي فَرَآهُ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ : ((انْزِعِيهِ فَإِنَّهُ يُذَكِّرُنِي الدُّنْيَا)) قَالَتْ : وَكَانَ لَنَا سَمَلُ قَطِيفَةٍ تَقُولُ عَلَمُهَا حَرِيرٌ كُنَّا نَلْبَسُهَا.

(اسناده صحيح) (غاية المرام : ١٣٦)

ترجمہ: روایت ہے عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ کہا انہوں نے کہ ہمارے ہاں ایک باریک پردہ تھا کہ اس میں تصویریں تھیں اور میرے دوازے پر پڑا تھا سو دیکھا اس کو رسول اللہ ﷺ نے اور فرمایا: اس کو دور کرو اس لیے کہ وہ یاد دلاتا ہے مجھے دنیا کو کہا انہوں نے کہ تھی ہمارے یہاں ایک چادر پرانی روئی دار کہ اس میں نشان بنے ہوئے تھے ریشم سے کہ ہم اسے اوڑھتے تھے۔

فائدہ : کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے۔

مترجم: قرام ستر یعنی پردہ باریک اور بعضوں نے کہا کہ قرام وہ ہے کہ خوب گف ہو صوف سے اور رنگ برنگ ہو اور اضافت اس کی مثل ثوب قمیص کے ہے اور بعضوں نے کہا قرام پردہ باریک ہے پردہ غلیظ کے سوا۔

❀❀❀❀

(۲۴۶۹) **عَنْ** عَائِشَةَ قَالَتْ : كَانَتْ وِسَادَةُ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ الَّتِيْ يَضْطَجِعُ عَلَيْهَا مِنْ أَدَمٍ حَشْوُهَا لِيفٌ.

(اسناده صحيح) مختصر الشمائل (۲۸۲)

ترجمہ: روایت ہے عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہا کہ تھا ایک چمڑے کا تکیہ رسول اللہ ﷺ کا کہ اس پر لیٹتے تھے بھرتی اس کی کھجور کی چھال تھی۔

فائدہ : یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

❀❀❀❀

۳۳۔ بابٌ: قوله ﷺ فی الشاة......

نبی ﷺ کا فرمان بکری کے بارے میں

(۲۴۷۰) **عَنْ** عَائِشَةَ أَنَّهُمْ ذَبَحُوْا شَاةً فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ : ((**مَا بَقِيَ مِنْهَا؟**)) قَالَتْ : مَا بَقِيَ مِنْهَا إِلَّا كَتِفُهَا. قَالَ : ((**بَقِيَ كُلُّهَا غَيْرَ كَتِفِهَا**)). (اسناده صحيح) سلسلة الاحاديث الصحيحه : (۲۵۴۴)

ترجمہ: روایت ہے عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ انہوں نے ذبح کی ایک بکری سو نبی ﷺ نے پوچھا کیا باقی رہا اس میں سے کہا حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے نہیں باقی رہا اس میں سے مگر دست اس کا فرمایا آپ نے: باقی رہا سب سوا دست کے۔

فائدہ : یہ حدیث صحیح ہے اور ابو میسرہ ہمدانی کا نام عمرو بن شرحبیل ہے۔

مترجم: وہ بکری ذبح کر کے خیرات دے دی اور ایک دست باقی تھا سو حضرت نے فرمایا: جو اللہ کی راہ میں دے دی وہی باقی ہے اور جو ہمارے خرچ میں آئے گی وہ فانی ہے گویا اشارہ کیا آپ نے اس آیت کی طرف:

﴿مَا عِنْدَكُمْ يَنْفَدُ وَ مَا عِنْدَ اللّٰهِ بَاقٍ﴾

”یعنی جو تمہارے نزدیک ہے فنا ہوتی ہے اور جو اللہ کے نزدیک ہے وہ باقی ہے“۔

❀❀❀❀

٣٤۔ بابٌ: احادیث عائشة وانس و علی وابی هریرة......

عائشہ ،انس، علی اورابو ہریرہ رضی اللہ عنہم کی حدیثیں

(٢٤٧١) عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ : اِنْ كُنَّا آلَ مُحَمَّدٍ نَمْكُثُ شَهْرًا مَا نَسْتَوْقِدُ نَارًا اِنْ هُوَ اِلَّا الْمَاءُ وَالتَّمرُ.

ترجمہ: روایت ہے عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہا انہوں نے کہ ہم آل محمد ﷺ ایسے تھے کہ ایک ایک مہینہ نہ جلاتے تھے آگ یعنی کچھ نہ پکاتے ہماری خوراک تھی فقط پانی اور کھجور۔ (اسنادہ صحیح) مختصر الشمائل: ١١١)

فائدہ: یہ حدیث صحیح ہے۔

❀❀❀❀

(٢٤٧٢) عَنْ أَنَسٍ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : ((لَقَدْ أُخِفْتُ فِي اللّٰهِ وَمَا يُخَافُ اَحَدٌ، وَلَقَدْ أُوْذِيْتُ فِي اللّٰهِ لَمْ يُؤْذَ اَحَدٌ وَلَقَدْ اَتَتْ عَلَيَّ ثَلَاثُوْنَ مِنْ بَيْنِ يَوْمٍ وَلَيْلَةٍ وَمَالِيْ وَلِبِلَالٍ طَعَامٌ يَأْكُلُهُ ذُوْكَبِدٍ إِلَّا شَيْءٌ يُوَارِيْهِ إِبْطُ بِلَالٍ)). (اسناده صحيح) تخريج مشكاة المصابيح (٥٣٥٣) سلسلة الاحاديث الصحيحة (٢٢٢٢) مختصر الشمائل المحديه (١١٥)

ترجمہ: روایت ہے انس رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے: میں ڈرایا گیا ہوں اللہ تعالیٰ کی راہ میں ایسا کہ نہیں ڈرایا گیا کوئی[1] اور بے شک ایذا دیا گیا ہوں میں ایسی کہ نہیں ایذا دیا گیا کوئی اور اور گزرے ہیں مجھ پر تیس دن اور رات کہ میرے اور بلال کے لیے کوئی کھانا نہیں تھا کہ جس کو ذو کبد کھاوے مگر کچھ قدرے کہ چھپاتی تھی اس کو بغل بلال رضی اللہ عنہ کی۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور مراد اس حدیث سے وہ دن ہیں کہ جب نکلے رسول اللہ ﷺ بیزار ہو کر اہل مکہ سے آپ کے ساتھ بلال تھے اور بلال کے ساتھ کچھ کھانا تھا کہ وہ اپنے بغل میں دبائے تھے۔

مترجم: یہ خروج سوائے ہجرت مدینہ ہے اس لیے کہ مدینہ کی ہجرت میں بلال ساتھ نہ تھے آنحضرت ﷺ کے اور شاید اس سے وہ سفر مراد ہو کہ جب آپ ابتدائے نبوت میں طائف کی طرف تشریف لے گئے عبد یالیل کے پاس جو حاکم طائف تھا اس لیے کہ وہ حمایت کرے آپ کی اہل مکہ کے مقابلہ میں کہ آپ پوری کریں رسالت باری تعالیٰ شانہ کی پھر مسلط کر دیا اس نے آپ پر لڑکوں کو کہ وہ ڈھیلے مارتے تھے اور زخمی ہو گئے آپ کے ٹخنے اور اس سفر میں آپ کے ساتھ زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ تھے نہ بلال رضی اللہ عنہ واللہ اعلم بمرادہ ورسولہ (لمعات)

سوال: عمر مبارک آپ کی بہ نسبت اکثر انبیاء کے کم تھی پھر یہ فرمانا آپ کا کہ کسی کو اللہ کی راہ میں اس قدر اذیت نہ ہوئی جیسی مجھ کو ہوئی کیونکر صحیح ہوگا حالانکہ مرض حضرت ایوب علیہ السلام کا سنگ زنی کفار کی حضرت نوح علیہ السلام کو آگ میں ڈالنا حضرت ابراہیم علیہ السلام کا نہایت مشہور ہے۔

---

[1] ظاہر یہ ہے یعنی ان دنوں میں اور کوئی اللہ کے دین میں نہیں ڈرایا جاتا تھا کہ مسلمان کوئی نہ تھا واللہ اعلم۔

جواب: جواب اس کا کئی طور پر ہے' اولاً یہ کہ فرمانا آپ کا بہ نسبت اپنے زمانہ کے لوگوں کے ہے اور ظاہر ہے کہ آپ کے زمانہ مبارک میں جو تکلیف آپ کو ہوئی کسی کو نہ ہوئی ہوگی۔ ثانیاً یہ کہ آپ بہ نسبت اکثر انبیاء کے کثیر الاتباع تھے اور تابعین آپ کے مہاجرین وانصار سے سب نے کچھ نہ کچھ اذیت پائی ہے اور وہ اذیت گویا بعینہٖ آپ ﷺ کو ہوئی اس لیے کہ عربی کی مثل ہے ضَرَبَ الْغُلَامِ اِهَانَةُ الْمَوْلٰی بلکہ رئیس مشفق اور امیر شفیق رعیت کی مصیبت اور تکلیف کو اپنی ذاتی مصیبت سے بڑھ کر جانتا ہے اور استاد شفیق شاگرد رفیق کی اذیت اپنی اذیٰ نفسی سے دہ چند قیاس کرتا ہے پس اس نظر سے اذیت آپ کی سائر انبیاء سے صد چنداں زیادہ ہوگی اور حقیقت میں آپ کے اصحاب نے وہ وہ اذیتیں پائی ہیں اور آپ کی رفاقت میں وہ وہ بلائیں اٹھائی ہیں کہ قلم کا سینہ ان کی تحریر سے شق ہوتا ہے اور زبان کا چہرہ اس کے بیان سے فق' سینکڑوں کفار کے ہاتھ سے مقتول و مصلوب ہوئے ہزاروں مسجون و مضروب کتنوں کے زن و بچہ درجہ شہادت کو پہنچے کتنوں کے اَب و جدّ اس سعادت پر فائز ہوئے پھر قیامت تک جو کچھ علمائے حقانی اور فقہائے ربانی پر آلام و مصائب امر معروف اور نہی منکر اور اقامت حدود اللہ میں گزری اور گزرے گی وہ سب گویا آپ کے نفس نفیس پر تھی جزاہ اللہ عنا خیر الجزا۔ صرف ایک شہید ہونا حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کا حیات مبارک میں اور شہادت حسین کی خبر دینا ایسی اذیت ہے کہ احاطہ تحریر سے باہر ہے اور پھر لطف یہ کہ ان مصائب میں آپ راضی برضا تھے اور شاکر بقضاء بلکہ جالب فقر و اذیٰ و طالب اذیت و بلا چنانچہ فرمایا:

اَشَدُّ النَّاسِ بَلَآءً اَلْاَنْبِیَاءِ ثُمَّ الْاَمْثَلُ فَالْاَمْثَلُ.

❀❀❀❀

(٢٤٧٣) **عَنْ** مُحَمَّدِ بْنِ كَعْبِ الْقُرَظِيِّ، قَالَ: حَدَّثَنِيْ مَنْ سَمِعَ عَلِيَّ بْنَ اَبِيْ طَالِبٍ يَقُوْلُ: خَرَجْتُ فِيْ يَوْمٍ شَاتٍ مِنْ بَيْتِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَقَدْ اَخَذْتُ إِهَابًا مَعْطُوْنًا فَجَوَّبْتُ وَسْطَهٗ فَأَدْخَلْتُهٗ عُنُقِيْ وَشَدَدْتُ وَسَطِيْ فَحَزَمْتُهٗ بِخُوْصِ النَّخْلِ وَاِنِّيْ لَشَدِيْدُ الْجُوْعِ وَلَوْ كَانَ فِيْ بَيْتِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ طَعَامٌ لَطَعِمْتُ مِنْهُ فَخَرَجْتُ اَلْتَمِسُ شَيْئًا فَمَرَرْتُ بِيَهُوْدِيٍّ فِيْ مَالٍ لَهٗ وَهُوَ يَسْقِيْ بِبَكْرَةٍ لَهٗ فَاطَّلَعْتُ عَلَيْهِ مِنْ ثُلْمَةٍ فِي الْحَائِطِ، فَقَالَ: مَالَكَ يَا اَعْرَابِيُّ! هَلْ لَكَ فِيْ دَلْوٍ بِتَمْرَةٍ فَقُلْتُ: نَعَمْ فَافْتَحِ الْبَابَ حَتّٰى اَدْخُلَ، فَفَتَحَ فَدَخَلْتُ فَاَعْطَانِيْ دَلْوَهٗ، فَكُلَّمَا نَزَعْتُ دَلْوًا اَعْطَانِيْ تَمْرَةً حَتّٰى إِذَا امْتَلَأَتْ كَفِّيْ اَرْسَلْتُ دَلْوَهٗ وَقُلْتُ حَسْبِيْ فَاَكَلْتُهَا ثُمَّ جَرَعْتُ مِنَ الْمَآءِ فَشَرِبْتُ ثُمَّ جِئْتُ الْمَسْجِدَ فَوَجَدْتُ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فِيْهِ. (اسناده ضعيف) التعليق الرغيب: ٣/١٠٩۔١١٠) اس میں ایک راوی کا نام نہیں لیا گیا۔

ترجمہ: روایت ہے محمد بن کعب قرظی سے انہوں نے کہا مجھ سے اس نے بیان کیا جس نے علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے سنا وہ فرماتے تھے کہ نکلا میں سردی کے دنوں میں رسول اللہ ﷺ کے گھر سے اور لیا میں نے ایک چمڑا بدبودار جس کے بال جھڑے ہوئے

تھے پھر کاٹ ڈالا میں نے اس کو بیچ سے اور ڈال لیا میں نے اس کو گردن میں اور باندھ دی میں نے اپنی کمر سو باندھا میں نے اس کو شاخ نخل سے اور مجھے بہت بھوک تھی اور اگر رسول اللہ ﷺ کے گھر میں کچھ کھانا ہوتا تو میں کھاتا اس میں سے سو نکلا میں طلب کرتا ہوا کسی چیز کو سو گزرا میں ایک یہودی پر کہ وہ اپنے باغ میں تھا اور پانی دے رہا تھا ساتھ ایک بکرہ کے سو جھانکا میں نے اس کو ایک دیوار کے سوراخ سے سو کہا اس نے کیا ہے اے اعرابی کیا تو ایک کھجور پر ایک ڈول کھینچے گا میں نے کہا ہاں پس کھول دے تو دروازہ کہ میں داخل ہوں پھر کھولا اس نے دروازہ سو میں داخل ہوا اور دیا مجھے اس نے ڈول اپنا جب میں ایک ڈول نکالتا تھا وہ مجھے ایک کھجور دیتا تھا یہاں تک کہ جب بھر گئی میری مٹھی چھوڑ دیا میں نے اس کا ڈول اور کہا میں نے بس ہے مجھ کو اور کھائی میں نے وہ اور دو تین گھونٹ پانی پیا پھر آیا میں مسجد میں اور پایا میں نے رسول اللہ ﷺ کو اس میں۔

فائدہ : یہ حدیث حسن ہے غریب ہے۔

مترجم: اہاب چمڑا ہے معطونا یعنی بدبودار کہ جس کے بال جھڑ گئے ہوں' بکرہ ایک خشب مستریرہ ہے کہ اس کے بیچ میں ایک لکڑی ڈال کر پانی کھینچتے ہیں فارسی میں اسے چرخ اور ہندی میں اسے گراری کہتے ہیں اس حدیث سے کسب حلال اور قناعت اصحاب اور فقر رسالت مآب اور زہد اہل بیت ثابت ہوا۔

❀ ❀ ❀ ❀

(٢٤٧٤) عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ : أَنَّهُمْ اَصَابَهُمْ جُوعٌ، فَأَعْطَاهُمْ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ تَمْرَةً تَمْرَةً. (شاذ)

ترجمہ: روایت ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ پہنچی اصحاب کو بھوک اور دی ان کو رسول اللہ ﷺ نے ایک ایک کھجور۔

فائدہ : یہ حدیث صحیح ہے۔

مترجم: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ اصحاب صفہ میں ہیں اور اصحاب صفہ حاضر باش خدمت شریف میں تھے اس لیے اکثر ایسا اتفاق ہوتا تھا' پھر غلبہ جوع کے وقت جو حاضر ہوتا تھا آنحضرت ﷺ ان سب کو تقسیم فرماتے اکیلے تناول نہ فرماتے۔

(٢٤٧٥) عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ: بَعَثَنَا رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ وَنَحْنُ ثَلَاثُ مِائَةٍ نَحْمِلُ زَادَنَا عَلٰى رِقَابِنَا فَفَنِيَ زَادُنَا حَتّٰى كَانَتْ تَكُونُ لِلرَّجُلِ مِنَّا كُلَّ يَوْمٍ تَمْرَةٌ، فَقِيْلَ لَهُ: يَا اَبَاعَبْدِاللّٰهِ! وَأَيْنَ كَانَتْ تَقَعُ التَّمْرَةُ مِنَ الرَّجُلِ؟ قَالَ: لَقَدْ وَجَدْنَا فَقْدَهَا حِيْنَ فَقَدْنَاهَا فَاَتَيْنَا الْبَحْرَ فَإِذَا نَحْنُ بِحُوتٍ قَدْ قَذَفَهُ الْبَحْرُ فَأَكَلْنَا مِنْهُ ثَمَانِيَةَ عَشَرَ يَوْمًا مَا اَحْبَبْنَا. (اسناده صحيح) غاية المرام (٢٣)

ترجمہ: روایت ہے جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے کہا کہ بھیجا ہم کو رسول اللہ ﷺ نے اور ہم تین سو تھے اٹھائے ہوئے اپنا اپنا توشہ اپنی گردنوں پر یعنی قلیل الزاد تھے یہاں تک نوبت پہنچی کہ ہوتی تھی ہر آدمی کے حصہ میں ایک ایک کھجور سو لوگوں نے کہا اے ابا عبداللہ اور کیا ہوتا ہوگا ایک آدمی کا ایک کھجور میں فرمایا انہوں نے پایا ہم نے فقدان اس کا بھی جب کہ وہ ہو چکی یعنی وہ

ایک ملنا بھی موقوف ہوگئی پھر پہنچے ہم دریائے شور کے کنارہ پر اور یکا یک وہاں ایک مچھلی ہے کہ پھینک دیا ہے اس کو دریا نے سو کھایا ہم نے اس میں سے اٹھارہ دن جس قدر چاہا یعنی خوب سیر ہو کر۔

فائدہ : یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

مترجم: یہ روایت صحیح مسلم اور موطا میں بھی ہے، مسلم میں مروی ہے کہ امیر اس سریہ پر ابو عبیدہ رضی اللہ عنہ تھے اور تلاش تھی ان کو ایک قافلہ قریش کی کہ ان کو لوٹیں اور جراب (تھیلہ) تمر ان کے ساتھ تھی اور ایک ایک تمر روز بٹتا تھا پھر راوی سے پوچھا کہ تم کیا کرتے تھے انہوں نے کہا ہم سے ہر ایک اسے چوستا تھا جیسے لڑکا پستان چوستا ہے پھر اس پر پانی پی لیتے تھے پھر سارا دن ہم کو کفایت کرتا تھا اور اپنی لاٹھیوں سے ہم پتے درختوں کے جھاڑ لیتے تھے اور پانی میں بھگو کر کھاتے سو جب گزرے ہم کنارہ دریا پر وہاں ایک اونچی چیز مثل ٹیلے کے نظر آئی پھر جب ہم نے اس کو پاس جا کر دیکھا تو وہ ایک دابہ ہے یعنی دریائی جانور کہ اسے عنبر کہتے ہیں ابو عبیدہ نے کہا وہ میتہ ہے پھر کہا نہیں بلکہ ہم بھیجے ہوئے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اور اللہ کی راہ میں ہیں یعنی جہاد میں اور تم لوگ بھوک کے مارے مضطر ہو سو کھاؤ' کہا راوی نے کہ ہم اس کے پاس ایک ماہ کامل ٹھہرے اور ہم تین سو تھے اور یہاں تک کھایا کہ موٹے ہو گئے ہم کہا راوی نے کہ میں نے اپنے تئیں دیکھا کہ بھر بھر لاتے تھے اس کے ہدقہ چشم سے بڑے بڑے مٹکے چربی کے اور کاٹ کاٹ لاتے تھے اس میں سے ٹکڑے بیل کے برابر اور لیا ہم سے ابو عبیدہ رضی اللہ عنہ نے تیرہ آدمیوں کو اور بٹھلایا ان کو ہدقہ چشم میں اور لی ایک پسلی کی ہڈی اس کی ہڈیوں سے اور اسے بطور محراب کھڑا کیا پھر سب سے بڑا اونٹ کس کر اس کے نیچے سے نکالا تو نکل گیا پھر توشہ لے لیا ہم نے اس کے گوشت سے ابال کر پھر جب ہم مدینہ میں آئے ذکر کیا ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اور فرمایا آپ نے: وہ رزق تھا کہ نکالا اللہ تعالیٰ نے واسطے تمہارے پھر فرمایا اس کے گوشت سے کچھ ہو تو ہم کو کھلاؤ پھر بھیجا ہم نے گوشت اور کھایا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے۔ تمام ہوئی روایت مسلم کی۔ اور اس جیش کو جیش خبط کہتے ہیں اور خبط اصل میں جھاڑے ہوئے پتے ہیں درختوں کے چونکہ وہ اس لشکر مبارک میں کھائے گئے تھے اس لیے اسی نام سے مشہور ہوا اور مطلب حدیث کا یہ ہے کہ اولاً ابو عبیدہ رضی اللہ عنہ نے بطور اجتہاد فرمایا کہ یہ میتہ ہے اور میتہ حرام ہے پھر متغیر ہوا اجتہاد ان کا اور انہوں نے کہا وہ حلال ہے اگر چہ میتہ ہو اس لیے کہ تم جہاد میں ہو اور مضطر ہو اور مباح کیا اللہ تعالیٰ نے میتہ مضطر غیر باغ ولا عاد کو سو کھاؤ اس میں سے اور طلب کرنا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا اس کے گوشت میں سے اور کھانا اس واسطے تھا کہ خوش ہوں ان کے دل اور اطمینان کامل ہو ان کو اس کی اباحت اور حلت کا اور شک نہ رہے اس میں کسی طرح کا یا اس واسطے ہو کہ قصد کیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے تبرک کا اس لیے کہ وہ طعمہ غیبی تھا کہ منجانب اللہ بطور خرق عادت کے عنایت ہوا تھا گویا ضیافت تھی رب العباد کی طرف سے قاصدان جہاد کے لیے' اور اس سے ثابت ہوا کہ سوال کرنا اور مانگنا ایسی چیز کا کہ دینے والے کو ناگوار نہ ہو بلکہ خوش ہو اپنے رفیق سے جائز ہے اور یہ سوال منہی عنہ سے نہیں اس لیے کہ سوال منع وہ ہے جو بہ نیت تکثیر مال ہوا جانب سے اور یہ سوال تو ملاطفت اور موانست کی نیت سے تھا' اور اس سے ثابت ہوا جواز اجتہاد کا زمان نبی صلی اللہ علیہ وسلم میں جیسا کہ ثابت ہے جواز اس کا بعد آپ کے اور ثابت

ہوا استحباب اس امر کا کہ مفتی کو ضرور ہے کہ کوئی چیز جس میں شک ہو مستفتی کو اس سے مانگ کر خود استعمال کرے تا کہ مستفتی کو تشفی اور تسلی کامل ہو جیسا آنحضرت ﷺ نے گوشت مانگ کر کھا لیا اور ثابت ہوئی اس حدیث سے اباحت جمیع میقات بحری برابر ہے یہ کہ وہ جانور خود مر گیا ہو یا شکار کرنے سے مرا ہو اور اجماع ہے مسلمانوں کا اباحت سمک میں کہا اصحاب شافعی نے کہ حرام ہے مینڈک اس سے کہ نہی وارد ہوئی ہے حدیث میں اس کے قتل کی اور اس کے ماسوا میں تین قول ہیں۔

قول اصح یہی ہے کہ حلال ہے سب چیز دریا کی اسی حدیث کی رو سے جو ابھی گزری اور دوسرا قول عدم حل ہے اور تیسرا قول یہ ہے کہ جس نظیر بر میں ماکول ہے وہ حلال ہے والا فلا تو اس قول کی رو سے گھوڑا دریائی اور بکری اور ہرن کھایا جائے اور کلب و خنزیر اور حمار نہیں۔ اور اصحاب شافعی نے کہا کہ حمار بر میں اگرچہ ماکول بھی ہے یعنی حمار وحشی مگر غالب اس میں غیر ماکول ہے پس قیاس کیا حمار بحری کو حمار غیر ماکول بری پر۔ یہ تفصیل ہے مذہب شافعی کی اور جو لوگ قائل ہیں جمیع حیوانات دریائی کی حلت کے سوا مینڈک کے ابوبکر ہیں عمر اور عثمان اور ابن عباس رضی اللہ عنہم اور امام مالک نے ضفدع اور جمیع حیوانات بحری کو حلال کہا ہے اور ابوحنیفہ نے کہا حلال نہیں سوا سمک کے اور لیکن سمک طافی یعنی جو دریا میں مر جائے بغیر کسی سبب کے تو مذہب شافعی کا اس کی اباحت ہے اور یہی مذہب ہے جماہیر علمائے صحابہ رضی اللہ عنہم کا اور جو ان کے بعد ہیں انہیں میں ہیں ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اور ابوایوب اور عطا اور مکحول اور امام نخعی اور امام مالک اور امام احمد اور ابوثور اور داود وغیرہم اور کہا جابر بن عبداللہ اور جابر بن زید اور طاؤس اور ابوحنیفہ نے کہ طافی حلال نہیں دلیل ان کی جو حلال کہتے ہیں قول ہے اللہ تعالیٰ کا: ﴿ اُحِلَّ لَكُمْ صَيْدُ الْبَحْرِ وَطَعَامُهٗ ﴾ کہا ابن عباس رضی اللہ عنہما نے اور جمہور نے کہ وہ صید وہ ہے کہ جسے تم شکار کرو اور طعام وہ ہے جسے دریا نے پھینک دیا یعنی طافی دوسرے یہی حدیث جو اوپر گزری تیسری حدیث هُوَ الطَّهُوْرُ مَاءَهٗ وَالْحِلُّ مَيْتَتُهٗ اور یہ حدیث صحیح ہے اور سوا اس کے اور اشیاء مشہورہ کہ جس کو ہم نے ذکر نہیں کیا اور وہ حدیث جو جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے یعنی حنیفہ نے جس سے استدلال کیا ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: مَا اَلْقَاهُ الْبَحْرُ اور حَرَزَعَنْهُ فَكُلُوْهُ وَمَا مَاتَ فِيْهِ فَطَفَا فَلَا تَاْكُلُوْهُ پس باتفاق ائمہ حدیث ضعیف ہے ہرگز احتجاج اور استدلال کے لائق نہیں اگر کوئی حدیث اس کے معارض بھی نہ ہو اور جب کہ معارض ہوئیں وہ چیزیں جو اوپر مذکور ہوئیں آیات و احادیث سے تو پھر کب لائق احتجاج رہی کہا نووی نے بیان کیا ہے میں نے اس کا ضعف اور حال شرح مہذب کے بَابُ الْاَطْعِمَةِ میں اور اگر کوئی کہے حدیث عنبر سے حلت طافی کی ثابت نہیں ہوتی اس لیے کہ اس میں خود مذکور ہے کہ وہ مضطر ہے تو ہم کہیں گے احتجاج اس میں اصحاب کے کھانے سے نہیں بلکہ آنحضرت ﷺ کے لیے ضرورت مانگ کر نوش فرمانے سے ہے اور یہ جو کسی روایت میں مذکور ہے کہ ہم نے اس میں سے اٹھارہ دن تک کھایا کسی میں ہے کہ مہینہ بھر تک تطبیق اس کی یوں ہے کہ مراد ایام اول میں تر و تازہ گوشت اس کا ہے اور مراد ایام ثانی میں قدید اور سوکھا ہوا گوشت ہے کہ وہ مہینہ بھر تک کھاتے رہے بلکہ مدینہ طیبہ تک پہنچا اور وہاں بھی ماکول و مستعمل ہوا۔ (خلاصہ مافی النووی)

فقیر کہتا ہے کہ مذہب صحیح قرآن و حدیث کی رو سے حلت جمیع حیوانات بحری ہے اور طافی حلال ہے بہرحال حق یہی ہے

وَمَا ذَا بَعْدَ الْحَقِّ اِلَّا الضَّلَالَ اور حرمت اس کی جو بروایت صحیحہ ماکول نبی ﷺ ہو چکی ہو اور آپ کے لب ہائے مبارک تک پہنچ چکی ہو بلکہ جزو بدن مقدس ومکرم ہوئی ہو ثابت کرنا بجز تعصب اور ترک تادب کے اور کیا ہوگا۔ غرض مذہب حنفیہ کا اس باب میں نہایت ضعیف ہے اور مذہب مالکی اوسع اور اوفق بالقرآن چنانچہ لکھا شاہ ولی اللہ قدس سرہ نے مسوّیٰ شرح مؤطا میں کہ ظاہر قرآن و حدیث اباحت ہے میتات بحر کی اور مراد اس سے وہ جانور ہے کہ جو زندہ رہے دریا میں اور جب نکالا جائے تو زندگی اس کی مثل مذبوح وبسمل کے ہو یعنی تڑپ تڑپ کر جان دینے لگے جیسے مچھلی کا حال ہے پس اس قسم کے سب جانور حلال ہیں بغیر ذبح کے برابر ہے کہ مثل اس کا بر میں کھایا جائے جیسے بقر وغنم یا نہ کھایا جائے جیسے کلب وخنزیر اور یہ سب کے سب سمک ہیں یعنی کلب وخنزیر دریائی بھی مچھلی میں داخل ہے اور حکم ان کا بھی حلت میں مثل مچھلی کے ہے اگرچہ صورت میں مختلف ہوں بخلاف اس جانور کے جو دریا میں زندگی کرتا ہے مگر جب خشکی پر نکالا جائے تو پھر بھی اس کی حیات باقی رہتی ہے پھر اگر وہ طائر ہے جیسے بط اگر ذبح کی جائے حلال ہے اور میتہ اس کی حلال نہیں اور اگر غیر طائر ہے مثل ضفدع اور سرطان اور سلحفاۃ اور ذوات سموم کے جیسے حیّہ اور عقرب پس وہ حرام ہے اور یہی قول ہے شافعی کا۔ میں کہتا ہوں اس تقدیر پر قول اللہ تعالیٰ کا ﴿ اُحِلَّ لَكُمْ صَيْدُ الْبَحْرِ وَطَعَامُهٗ ﴾ مراد صید سے شکار ہے کہ لوگ باختیار وبقصد شکار کریں اور طعام سے میتات بحر کہ باختیار وبقصد شکار نہ ہوں اور اس کو طعام فرمایا اور میتہ نہ فرمایا اس لیے کہ میتہ کا ذکر کھانے پینے کے مقام میں کراہت سے خالی نہیں اور ﴿ مَتَاعًا لَّكُمْ ﴾ سے مراد اباحت ہے اہل حضر کو اور ﴿ لِلسَّيَّارَةِ ﴾ سے مراد ہے اباحت اہل سفر کو اور ابوحنیفہ رحمہ اللہ نے کہا کہ جمیع حیوانات بحر حرام ہیں مگر سمک معروف' امام محمد رحمہ اللہ نے کہا کہ مچھلیاں جب مر جائیں گرمی سے یا سردی سے یا قتل کر ڈالے ایک ان کی تو کچھ مضائقہ نہیں ان کے کھانے میں پھر اگر وہ خود مر جائے اور طافی ہو جائے وہ مکروہ ہے اگر مچھلی کی قسم سے ہو اور ماسوا مچھلی کی اگر ہو تو اس میں بھی کچھ مضائقہ نہیں اور علی العموم حلال کہا امام شافعی رحمہ اللہ نے دریائی میتہ کو۔ (انتہیٰ ما قال شاہ ولی اللہ فی المسوّیٰ)

اور مؤطا میں نافع سے مروی ہے کہ عبدالرحمٰن بن ابو ہریرہ رحمہ اللہ نے سوال کیا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے اس چیز سے کہ پھینک دیا اسے دریا نے یعنی طافی سے پس منع کیا انہوں نے اس کے کھانے سے کہا نافع نے پھر پھرے عبداللہ اور منگوایا قرآن پھر پڑھی یہ آیت: اُحِلَّ لَكُمْ صَيْدُ الْبَحْرِ وَطَعَامُهٗ مَتَاعاً لکم یعنی طعام عام ہے خواہ شکار کرو یا نہ یعنی طافی بھی اس میں داخل ہے پھر کہا نافع نے کہ بھیجا مجھے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے عبدالرحمٰن بن ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی طرف اور کہلا بھیجا کہ طافی کے کھانے میں کچھ مضائقہ نہیں ہے اور روایت ہے سعد جاری سے کہ پوچھا میں نے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے ان مچھلیوں کے کھانے سے کہ قتل کرے بعض ان کا بعض کو یا مر جائیں سردی سے تو فرمایا ان میں کچھ مضائقہ نہیں کہا سعد نے پھر پوچھا میں نے عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما سے تو انہوں نے بھی مثل اس کے کہا جیسا سعد نے کہا تھا اور ابو ہریرہ اور زید بن ثابت سے مروی ہے کہ یہ دونوں اس کے کھانے میں مضائقہ نہ کرتے تھے جسے دریا نے باہر ڈال دیا ہو۔ (کلها فی المؤطا)

❀ ❀ ❀ ❀

۳۵۔ باب حدیث علی فی ذکر مصعب بن عمیر......

مصعب بن عمیر رضی اللہ عنہ کے ذکر میں علی رضی اللہ عنہ کی حدیث

(۲٤٧٦) **حَدَّثَنِي** مَنْ سَمِعَ عَلِيِّ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ يَقُوْلُ : اِنَّا لَجُلُوْسٌ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فِي الْمَسْجِدِ اِذْطَلَعَ عَلَيْنَا مُصْعَبُ بْنُ عُمَيْرٍ مَا عَلَيْهِ اِلَّا بُرْدَةٌ لَهٗ مَرْقُوْعَةٌ بَفَرْوٍ، فَلَمَّا رَآهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بَكٰى لِلَّذِيْ كَانَ فِيْهِ مِنَ النِّعْمَةِ وَالَّذِيْ هُوَفِيْهِ الْيَوْمَ۔ ثُمَّ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((**كَيْفَ بِكُمْ اِذَاغَدَا اَحَدُكُمْ فِيْ حُلَّةٍ وَرَاحَ فِيْ حُلَّةٍ وَوُضِعَتْ بَيْنَ يَدَيْهِ صَحْفَةٌ وَرُفِعَتْ اُخْرٰى وَسَتَرْتُمْ بُيُوتَكُمْ كَمَا تُسْتَرُالْكَعْبَةُ؟**)) قَالُوْا: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ! نَحْنُ يَوْمَئِذٍ خَيْرٌ مِنَّا الْيَوْمَ نَتَفَرَّغُ لِلْعِبَادَةِ وَنُكْفَى الْمُؤْنَةَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((**لَا اَنْتُمُ الْيَوْمَ خَيْرٌ مِنْكُمْ يَوْمَئِذٍ**)).

(اسناده ضعيف) تخريج المشكاة : (٥٣٦٦) التحقيق الثانی) اس میں محمد کعب القرظی کے شیخ کا نام معلوم نہیں

ترجمہ: روایت ہے ان سے جنہوں نے علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے سنا وہ فرماتے تھے ہم بیٹھے ہوئے تھے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ مسجد میں کہ آئے ہم پر معصب بن عمیر رضی اللہ عنہ کہ نہ تھی ان کے بدن پر مگر ایک چادر کہ پیوند لگے ہوئے تھے اس میں پوستین کے پھر جب دیکھا ان کو رسول اللہ ﷺ نے رونے لگے اس ناز ونعمت کو خیال کر کے جس میں وہ پہلے تھے اور ان دنوں کا حال ان کا دیکھ کر فرمایا رسول اللہ ﷺ نے: کیا حال ہوگا تمہارا کہ تم میں سے ایک شخص صبح کرے گا ایک جوڑے میں اور شام کرے گا دوسرے جوڑے میں یعنی صبح وشام کپڑے بدلے گا اور رکھا جائے گا اس کے آگے ایک برتن کھانے کا اور اٹھایا جائے گا دوسرا یعنی قسم قسم کے کھانے ہوں گے اور پردہ ڈالو گے تم اپنے مکانوں میں جیسے پردہ ڈالا جاتا ہے کعبہ میں۔ عرض کی صحابہ رضی اللہ عنہم نے اس دن ہم بہت اچھے ہوں گے آج سے فارغ ہوں گے عبادت کے لیے اور بچیں گے محنت ومشقت سے سو فرمایا رسول اللہ ﷺ نے: نہیں بلکہ تم آج کے دن بہتر ہو ان دنوں سے۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اور یزید بن زیاد مدینی ہیں روایت کی ان سے مالک بن انس نے اور کئی اہل علم نے اور یزید بن زیاد دمشقی کہ جن سے زہری نے روایت کی ہے ان سے وکیع نے اور مروان بن معاویہ نے اور یزید بن ابی زیاد کوفی ہے کہ روایت کی ان سے سفیان نے اور شعبہ نے اور ابن عیینہ اور کئی لوگوں نے ائمہ سے۔

مترجم: اس حدیث میں زہد اور بے رغبتی ہے اصحاب کی دنیا سے اور شفقت اور رأفت اور محبت آنحضرت ﷺ کی ان کے حال پر اور فضیلت فقر کی غنا پر کہ اس میں راحت ہے جسم کی اور قلت ہے فکر کی دنیا میں اور خفت ہے حساب کی آخرت میں اور درست رکھنا مال کا فراغ عبادت کے لیے نہ اتباع شہوات کے لیے اور کراہیت تکلف کی لباس اور طعام میں اور مکروہ ہونا دونوں کی کثرت کا۔

❀ ❀ ❀ ❀

٣٦۔ باب: قصة اصحاب الصفة......

اصحاب صفہ کا قصہ

(٢٤٧٧) عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ : کَانَ اَهْلُ الصُّفَّةِ اَضْیَافَ اَهْلِ الْاِسْلَامِ لَا یَأْوُوْنَ عَلٰی اَهْلٍ وَلَا مَالٍ، وَاللّٰهِ الَّذِیْ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ اِنْ کُنْتُ لَاَعْتَمِدُ بِکَبِدِیْ عَلَی الْاَرْضِ مِنَ الْجُوْعِ وَاَشُدُّ الْحَجَرَ عَلٰی بَطْنِیْ مِنَ الْجُوْعِ۔ وَلَقَدْ قَعَدْتُ یَوْمًا عَلٰی طَرِیْقِهِمُ الَّذِیْ یَخْرُجُوْنَ فِیْهِ۔ فَمَرَّبِیْ اَبُوْبَکْرٍ فَسَاَلْتُهٗ عَنْ اٰیَةٍ مِّنْ کِتَابِ اللّٰهِ مَا سَاَلْتُهٗ اِلَّا لِیَسْتَتْبِعَنِیْ فَمَرَّ وَلَمْ یَفْعَلْ ثُمَّ مَرَّ عُمَرُ فَسَاَلْتُهٗ عَنْ اٰیَةٍ مِّنْ کِتَابِ اللّٰهِ مَا سَاَلْتُهٗ اِلَّا لِیَسْتَتْبِعَنِیْ فَمَرَّ وَلَمْ یَفْعَلْ ثُمَّ مَرَّ اَبُوالْقَاسِمِ ﷺ فَتَبَسَّمَ حِیْنَ رَاٰنِیْ وَقَالَ: **((اَبُوْهُرَیْرَةَ؟))** قُلْتُ لَبَّیْكَ یَارَسُوْلَ اللّٰهِ! قَالَ: **((اَلْحَقْ))** وَمَضٰی فَاتَّبَعْتُهٗ وَدَخَلَ مَنْزِلَهٗ فَاسْتَاْذَنْتُ فَاَذِنَ لِیْ فَوَجَدَ قَدَحًا مِنَ اللَّبَنِ قَالَ: **((مِنْ اَیْنَ هٰذَا اللَّبَنُ لَکُمْ؟))** قِیْلَ اَهْدَاهُ لَنَا فُلَانٌ۔ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ: **((اَبَاهُرَیْرَةَ))** قُلْتُ لَبَّیْكَ قَالَ: **((اَلْحَقْ اِلٰی اَهْلِ الصُّفَّةِ فَادْعُهُمْ))** وَهُمْ اَضْیَافُ اَهْلِ الْاِسْلَامِ لَا یَأْوُوْنَ عَلٰی اَهْلٍ وَ مَالٍ اِذَا اَتَتْهُ الصَّدَقَةُ بَعَثَ بِهَا اِلَیْهِمْ وَلَمْ یَتَنَاوَلْ مِنْهَا شَیْئًا وَّاِذَااَتَتْهُ هَدِیَّةٌ اَرْسَلَ اِلَیْهِمْ فَاَصَابَ مِنْهَا وَاَشْرَکَهُمْ فِیْهَا فَسَآءَ نِیْ ذٰلِكَ وَقُلْتُ مَا هٰذَاالْقَدَحُ بَیْنَ اَهْلِ الصُّفَّةِ وَاَنَا رَسُوْلُهٗ اِلَیْهِمْ فَسَیَاْمُرُنِیْ اَنْ اُدِیْرَهٗ عَلَیْهِمْ فَمَا عَسٰی اَنْ یُّصِیْبَنِیْ مِنْهُ؟ وَقَدْ کُنْتُ اَرْجُوْا اَنْ اُصِیْبَ مِنْهُ مَا یُغْنِیْنِیْ وَلَمْ یَكُ بُدٌّ مِنْ طَاعَةِ اللّٰهِ وَطَاعَةِ رَسُوْلِهٖ فَاَتَیْتُهُمْ فَدَعَوْتُهُمْ۔ فَلَمَّا دَخَلُوْا عَلَیْهِ فَاَخَذُوْا مَجَالِسَهُمْ قَالَ: **((اَبَاهُرَیْرَةَ خُذِ الْقَدَحَ فَاَعْطِهِمْ))** فَاَخَذْتُ الْقَدَحَ فَجَعَلْتُ اُنَاوِلُهُ الرَّجُلَ فَیَشْرَبُ حَتّٰی یَرْوٰی ثُمَّ یَرُدُّهٗ فَاُنَاوِلُهُ الْاٰخَرَحَتّٰی انْتَهَیْتُ بِهٖ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَقَدْ رَوِیَ الْقَوْمُ کُلُّهُمْ، فَاَخَذَرَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ الْقَدَحَ فَوَضَعَهٗ عَلٰی یَدِهٖ ثُمَّ رَفَعَ رَاْسَهٗ فَتَبَسَّمَ وَقَالَ: **((اَبَا هُرَیْرَةَ اشْرَبْ))**، فَشَرِبْتُ ثُمَّ قَالَ: **((اشْرَبْ))** فَلَمْ اَزَلْ اَشْرَبُ وَیَقُوْلُ: **((اشْرَبْ))** ثُمَّ قُلْتُ وَالَّذِیْ بَعَثَكَ بِالْحَقِّ مَا اَجِدُ لَهٗ مَسْلَکًا، فَاَخَذَ الْقَدَحَ فَحَمِدَاللّٰهَ وَسَمّٰی وَشَرِبَ. (اسناده صحیح)

ترجمہ: روایت ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہا کہ اہل صفہ مہمان تھے مسلمانوں کے نہیں جگہ پکڑتے تھے وہ اہل کی طرف نہ مال کی طرف اور قسم ہے اس معبود برحق کی کہ کوئی معبود نہیں سوا اس کے کہ میں البتہ ٹیکتا تھا اپنا کلیجہ زمین پر مارے بھوک کے اور باندھتا تھا پتھر اپنے پیٹ پر بھوک سے اور ایک دن میں بیٹھا تھا مسلمانوں کی راہ میں کہ نکلتے تھے وہ اسی طرف سے سو گزرے مجھ پر ابو بکر رضی اللہ عنہ اور پوچھی میں نے ان سے ایک آیت کلام اللہ کی نہیں پوچھی میں نے مگر اس لیے کہ وہ مجھے اپنے ساتھ

۳۸۔ باب فی لبس الصوف......

اون پہننے کے بیان میں

(۲۴۷۹) عَنْ اَبِیْ مُوسٰی قَالَ : یَا بُنَیَّ لَوْ رَأَیْتَنَا وَنَحْنُ مَعَ النَّبِیِّ ﷺ وَأَصَابَتْنَا السَّمَآءُ لَحَسِبْتَ اَنَّ رِیْحَنَا رِیْحُ الضَّأْنِ. (اسنادہ صحیح)التعلیق الرغیب (۳/۱۰۹)

ترجمہ: روایت ہے ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ سے کہا انہوں نے اپنے بیٹے سے اے بیٹے میرے اگر دیکھتا تو ہم کو اور ہم نبی ﷺ کے ساتھ تھے اور جب پڑتا تھا ہم پر مینہ تو یقین کرتا کہ بو ہماری جیسے بو بھیڑ کی۔

فائدہ : یہ حدیث صحیح ہے مراد اس سے یہ ہے کہ کپڑے اصحاب کے صوف کے تھے پھر جب ان پر مینہ پڑتا تو بھیڑ کی سی بو آنے لگتی تھی۔اس حدیث میں زہد وقناعت ہے اصحاب کی اور قلت ان کے کپڑوں کی دنیا میں کہ موجب ہے کثرت ثواب کا عقبیٰ میں۔

❀ ❀ ❀ ❀

۳۹۔ باب: البناء کله وبال......

تعمیر ساری وبال ہے

(۲۴۸۰) عَنْ اِبْرَاهِیْمَ النَّخْعِیِّ قَالَ: کُلُّ بِنَاءٍ وَبَالٌ عَلَیْكَ، قُلْتُ أَرَأَیْتَ مَالَا بُدَّمِنْهُ؟ قَالَ: لَا اَجْرَ وَلَا وِزْرَ.

ترجمہ: روایت ہے ابراہیم سے کہ کہا انہوں نے ہر بنا وبال ہے تجھ پر کہا میں نے خبر دیجیے مجھے اس عمارت سے جو ضروری ہو اور بغیر اس کے کام نہ چلے کہا نہ اس میں اجر ہے نہ وزر۔ (ضعیف الاسناد مقطوع)

❀ ❀ ❀ ❀

(۲۴۸۱) عَنْ مُعَاذِ بْنِ اَنَسٍ الْجُهَنِیِّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ : ((مَنْ تَرَكَ اللِّبَاسَ تَوَاضُعًا لِلّٰهِ وَهُوَ یَقْدِرُ عَلَیْهِ، دَعَاهُ اللّٰهُ یَوْمَ الْقِیَامَةِ عَلٰی رُءُوْسِ الْخَلَائِقِ حَتّٰی یُخَیِّرَهٗ مِنْ اَیِّ حُلَلِ الْاِیْمَانِ شَآءَ یَلْبَسُهَا)).

ترجمہ: روایت ہے معاذ بن انس سے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو شخص چھوڑ دے لباس زینت کا واسطے تواضع کے اللہ تعالیٰ کے لیے اور وہ قدرت رکھتا ہے لباس زینت کی بلائے گا اسے اللہ تعالیٰ قیامت کے دن تمام خلائق کے سامنے تاکہ پسند کرلے وہ لباس اہل ایمان سے جسے چاہے۔ (اسنادہ حسن)سلسلۃ الاحادیث الصحیحہ: ۷۱۷)

❀ ❀ ❀ ❀

۴۰۔ باب: النفقة كلها في سبيل الله الا البناء

نفقہ سب اللہ کی راہ میں ہے سوائے تعمیر کے

(۲۴۸۲) عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ : ((اَلنَّفَقَةُ كُلُّهَا فِي سَبِيْلِ اللّٰهِ اِلَّا الْبِنَاءَ فَلَا خَيْرَ فِيْهِ)).

ترجمہ: روایت ہے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے: نفقہ شرعی سب اللہ تعالیٰ کی راہ میں ہے مگر جو خرچ ہوتا ہے عمارت میں پس اس میں خیر نہیں ہے۔

(اسنادہ ضعیف) التعليق الرغيب : ۱۱۳/۲) سلسلة الاحاديث الضعيفة (۱۰۶۱)

فائدہ: یہ حدیث غریب ہے ایسا ہی کہا محمد بن حبیب نے شبیب بن بشیر سے اور وہ شبیب بن بشر ہیں۔

❀❀❀❀

(۲۴۸۳) عَنْ حَارِثَةَ بْنِ مُضَرِّبٍ قَالَ: أَتَيْنَا خَبَّابًا نَعُوْدُهُ وَقَدِ اكْتَوٰى سَبْعَ كَيَّاتٍ، فَقَالَ: لَقَدْ تَطَاوَلَ مَرَضِي وَلَوْلَا أَنِّي سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ يَقُوْلُ : ((لَا تَمَنَّوُا الْمَوْتَ)) لَتَمَنَّيْتُهُ وَقَالَ: ((يُؤْجَرُ الرَّجُلُ فِي نَفَقَتِهِ كُلِّهَا اِلَّا التُّرَابَ اَوْقَالَ فِي التُّرَابِ)). (اسناده صحيح)

ترجمہ: روایت ہے حارثہ بن مضرب سے کہا آئے ہم خباب کے پاس عیادت کو اور انہوں نے سات داغ لگوائے تھے سو کہا انہوں نے دراز ہوا مرض میرا اور اگر میں نے رسول اللہ ﷺ سے یہ بات نہ سنی ہوتی کہ آپ فرماتے تھے کہ آرزو مت کرو موت کی تو بے شک میں آرزو کرتا اس کی اور فرمایا کہ اجر وثواب ملتا ہے آدمی کو ہر مال خرچ کرنے میں مگر مٹی کا یا فرمایا جو مٹی میں خرچ ہو۔

فائدہ: یہ حدیث صحیح ہے۔

مترجم: اس حدیث میں مذمت ہے بنا کی اور عدم اجر عمارات کے خرچ پر اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے مروی ہے کہ آپ فرماتے تھے ویرانہ دیگراں مرا بس است۔

❀❀❀❀

۴۱۔ باب: ما جاء في ثواب من كسا مسلماً......

اس کے ثواب کے بیان میں جو کسی مسلمان کو لباس پہنائے

(۲۴۸۴) حَدَّثَنِي حُصَيْنٌ قَالَ : جَآءَ سَائِلٌ فَسَأَلَ ابْنَ عَبَّاسٍ، فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ لِلسَّائِلِ اَتَشْهَدُ اَنَّ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ؟ قَالَ: نَعَمْ، قَالَ: اَتَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَسُوْلُ اللّٰهِ؟ قَالَ: نَعَمْ قَالَ وَتَصُوْمُ رَمَضَانَ؟ قَالَ: نَعَمْ، قَالَ: سَأَلْتَ وَلِلسَّائِلِ حَقٌّ اِنَّهُ لَحَقٌّ عَلَيْنَا أَنْ نَصِلَكَ فَأَعْطَاهُ ثَوْبًا ثُمَّ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ

يَقُوْلُ : ((مَا مِنْ مُسْلِمٍ كَسَا مُسْلِمًا ثَوْبًا إِلَّا كَانَ فِيْ حِفْظِ اللّٰهِ مَادَامَ مِنْهُ عَلَيْهِ خِرْقَةٌ)).

(اسناده ضعيف) التعليق الرغيب : ٣/١١٢) تخريج مشكاة المصابيح (١٩٢٠) اس میں خالد بن طہمان ضعیف ہے۔

ترجمہ: مجھ سے حصین نے بیان کیا کہا کہ آیا ایک سائل اور سوال کیا اس نے تو پوچھا ابن عباس رضی اللہ عنہما نے اس سے کہ تو گواہی دیتا ہے اس امر کی کہ کوئی معبود برحق نہیں سوا خداوند تعالیٰ کے اس نے کہا ہاں' پھر کہا گواہی دیتا ہے تو کہ محمد ﷺ رسول اس کے ہیں اس نے کہا ہاں' پھر پوچھا کہ روزے رکھتا ہے تو رمضان کے کہا ہاں' فرمایا ابن عباس رضی اللہ عنہما نے سوال کیا تو نے اور سائل کا حق ہے اور ہم پر ضرور ہے کہ ہم کچھ سلوک کریں تیرے ساتھ' پھر دیا اس کو ایک کپڑا پھر فرمایا سنا میں نے رسول اللہ ﷺ سے کہ فرماتے تھے: کوئی مسلمان ایسا نہیں کہ پہنائے کسی مسلمان کو کوئی کپڑا مگر وہ رہے گا اللہ تعالیٰ کی امان میں جب تک کہ اس کپڑے سے رہے اس کے بدن پر ایک پارچہ۔

فائدہ : یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اس سند سے۔

مترجم: اس سائل نے جب کچھ مانگا تو ابن عباس رضی اللہ عنہما نے اس کا اسلام دریافت کیا اس لیے کہ حدیث میں مسلمان کو پہنانے کی فضیلت وارد ہوئی ہے۔

❀❀❀❀

(٢٤٨٥) عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ سَلَامٍ قَالَ : لَمَّا قَدِمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَعْنِي الْمَدِيْنَةَ، اِنْجَفَلَ النَّاسُ اِلَيْهِ وَقِيْلَ قَدِمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَجِئْتُ فِي النَّاسِ لِأَنْظُرَ اِلَيْهِ فَلَمَّا اسْتَبَنْتُ وَجْهَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ عَرَفْتُ اَنَّ وَجْهَهٗ لَيْسَ بِوَجْهِ كَذَّابٍ، وَكَانَ اَوَّلُ شَيْئٍ تَكَلَّمَ بِهٖ اَنْ قَالَ : **((يَاَيُّهَا النَّاسُ! اَفْشُوا السَّلَامَ وَاَطْعِمُوا الطَّعَامَ وَصَلُّوْا وَالنَّاسُ نِيَامٌ تَدْخُلُوا الْجَنَّةَ بِسَلَامٍ))**. (اسناده صحيح) ارواء الغليل (٣/٢٣٩) التعليق الرغيب (١/٢١٤) صحيح الترغيب (٦١٢) سلسلة الاحاديث الصحيحة (٥٦٩) تخريج فقه السيرة (٢١٣)

ترجمہ: روایت ہے عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ سے کہا کہ جب آئے رسول اللہ ﷺ یعنی مدینہ میں لوگ دوڑے آپ کی طرف اور کہا گیا آئے رسول اللہ ﷺ سو میں بھی آیا لوگوں کے ساتھ کہ دیکھوں آپ کو پھر جب ظاہر ہوا مجھ پر چہرہ مبارک رسول اللہ ﷺ کا پہچانا میں نے کہ یہ چہرہ جھوٹ بولنے والے کا نہیں اور پہلے جو کلام کیا آپ نے یہ تھا کہ فرمایا اے لوگو پھیلایا کرو سلام کو اور کھلاؤ کھانا اور نماز پڑھو جب لوگ سوتے ہوں تہجد کی داخل ہو جاؤ جنت میں سلامتی سے۔

فائدہ : یہ حدیث صحیح ہے۔

مترجم: عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ کبار علمائے یہود سے تھے اور کتب سابقہ میں آنحضرت ﷺ کی تعریف وثنا دیکھ کر مشتاق قدوم تھے جب حضرت ﷺ مدینہ میں پہنچے حضرت ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر مشرف باسلام ہوئے۔ قولہ افشا کرو یعنی پھیلاؤ اور رواج دو

اورخوگر ہو سلام کے اور سلام کرو جس کو پہچانو اس پر بھی اور جسے نہ پہچانو اس پر بھی اور سلام کے فضائل احادیث میں بہت ہیں اور قرآن میں اللہ تعالیٰ نے ﴿ تَحِيَّةً مُّبَارَكَةً طَيِّبَةً ﴾ فرمایا ہے۔ اور عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ کو دیکھتے ہی سلام کا بیان فرمانا اور ختم کلام بھی لفظ سلام پر کرنا عجیب لطافت لفظی ہے کہ فصیحان عرب وعجم پر پوشیدہ نہیں ہے مگر فطرت سلیم چاہیے۔

❀❀❀❀

٤٣۔ باب: باب حديث: الطاعم الشاكر......

حدیث کہ کھانے والا شکر کرنے والا

(٢٤٨٦) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ : ((الطَّاعِمُ الشَّاكِرُ بِمَنْزِلَةِ الصَّائِمِ الصَّابِرِ)).[اسناده صحيح]

سلسلة الاحاديث الصحيحة (٦٥٥) التعليق على ابن خزيمة (١٨٩٨ ـ ١٨٩٩)

ترجمہ: روایت ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: کھانے والا شکر گزار ثواب میں برابر ہے صابر روزہ دار کے۔

فائدہ : یہ حدیث حسن ہے غریب ہے۔

❀❀❀❀

٤٤۔ باب: ثناء المهاجرين على صنيع الانصار معهم

مہاجرین کا اپنے ساتھ انصار کے سلوک پر ان کی تعریف کرنا

(٢٤٨٧) عَنْ أَنَسٍ قَالَ : لَمَّا قَدِمَ النَّبِيُّ ﷺ الْمَدِينَةَ أَتَاهُ الْمُهَاجِرُونَ فَقَالُوا: يَارَسُولَ اللّٰهِ! مَارَأَيْنَا قَوْمًا اَبْذَلَ مِنْ كَثِيْرٍ وَلَا أَحْسَنَ مُوَاسَاةً مِنْ قَلِيلٍ مِنْ قَوْمٍ نَزَلْنَا بَيْنَ اَظْهُرِهِمْ لَقَدْ كَفَوْنَا الْمُؤْنَةَ وَاَشْرَكُوْنَا فِي الْمَهْنَاِ، حَتّٰى لَقَدْ خِفْنَا اَنْ يَذْهَبُوْا بِالْاَجْرِ كُلِّهٖ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ : ((لَامَادَعَوْتُمُ اللّٰهَ لَهُمْ وَاَثْنَيْتُمْ عَلَيْهِمْ)).

ترجمہ: روایت ہے انس رضی اللہ عنہ سے کہا کہ جب آئے نبی ﷺ مدینہ میں حاضر ہوئے ان کے پاس مہاجرین اور عرض کی کہ اے رسول اللہ ﷺ کہ نہیں دیکھی ہم نے کوئی قوم بڑی خرچ کرنے والی مال کثیر سے اور نہ حسن مواساۃ کرنے والی مال قلیل سے اس قوم سے بڑھ کر جس کے درمیان ہم اترے ہیں اور تفصیل اس اجمال کی یہ ہے کہ باز رکھا انہوں نے ہم کو محنت ومشقت سے اور شریک کیا ہم کو آرام وراحت میں یہاں تک کہ ہم ڈر رہے ہیں کہ سب ثواب ہماری نیکیوں کا وہی نہ لے جائیں فرمایا نبی ﷺ نے: نہیں جب تک تم دعا کرتے رہو گے ان کے لیے اور شکریہ ادا کرتے رہو گے ان کا۔

(اسنادہ صحیح) تخریج المشکاۃ:٣٢٠٦۔ التعلیق الرغیب:٢/٥٦)

فائدہ : یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے۔

ہے ابالے گی اور جوش میں لائے گی ان کو آگ آتشوں کی پلائے جائیں گے عصارہ دوزخیوں کا جسے طینۃ الخبال کہتے ہیں۔

فائدہ : یہ حدیث حسن ہے۔

مترجم: مانند چھوٹی چیونٹیوں کے الخ بعضوں نے کہا مراد اس سے فقط ذلت اور ہوان ہے کہ لوگ ان کو روندیں گے جیسے چیونٹیوں کو روندتے ہیں پس ان کو چیونٹی کی مانند فرمانا مجاز ہے ذلت سے۔ چنانچہ آگے بھی یہی فرماتے ہیں کہ ڈھانپے گی ان کو ذلت پس یہ قرینہ ہے مجاز کا اور بعضوں نے کہا بلکہ وہ حقیقت ہے اور جثہ ان کا چیونٹیوں ہی کے برابر ہوگا اگر چہ صورت مردوں کی ہو اور بولس بفتح باء اکثر شروح میں وارد ہوا ہے اور قاموس میں بضم باء نام ہے جہنم میں ایک قید خانہ کا ہے جو کہ مخصوص ہے متکبروں کے واسطے قولہ تَعْلُوْهُم یعنی ابالے گی غلی اس کا مصدر ہے بمعنی جوش دینے اور کھولنے کے۔ قولہ نار الانیار یعنی آگ آگوں کی مراد اس سے یہ ہے کہ اس سجن میں وہ آگ ہے کہ دوزخ کی آگ بھی اس سے ایسے پناہ مانگتی ہے جیسے اور اجسام آگ سے پناہ مانگتے ہیں سو وہ آگوں کی آگ ہے۔ قولہ عصارہ دوزخیوں کا عصارہ ہر چیز کا وہ ہے جو اس کے نچوڑنے سے ٹپکے جیسے عصارہ انگور یعنی شیرہ اس کا مراد اس مقام میں وہ پیپ اور لہو اور زرد آب ہے کہ دوزخیوں کے زخموں اور دما میل سے بہہ رہا ہے۔ قولہ طینۃ الخبال طینہ کیچڑ ہے کہ پانی اور مٹی مل کر سڑ گئی ہو اور خبال بمعنی فساد ہے یعنی بگڑی ہوئی چیز یعنی وہ کیچڑ کہ خوب سڑی ہوئی متعفن ہو گئی ہے اور عصارہ اہل نار سے مرکب ہے جو ان کی خوراک ہوگی معاذ اللہ من ذلک۔

❀ ❀ ❀ ❀

(٢٤٩٣) عَنْ سَهْلِ بْنِ مُعَاذِ بْنِ أَنَسٍ، عَنْ اَبِيهِ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ : قَالَ : ((مَنْ كَظَمَ غَيْظًا، وَهُوَ يَقْدِرُ عَلَى أَنْ يُنَفِّذَهُ دَعَاهُ اللّٰهُ عَلٰى رُءُوْسِ الْخَلَائِقِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ حَتّٰى يُخَيِّرَهُ فِي أَيِّ الْحُوْرِ شَاءَ)) .

(اسناده حسن) الروض النضير : (٤٨١، ٨٥٤) التعليق الرغيب : ٣/٢٧٩)

ترجمہ: سہل بن معاذ بن انس اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: جس نے غصے کو پی لیا، حالانکہ وہ اسے نافذ کرنے پر قادر تھا، اللہ تعالیٰ اسے قیامت کے دن تمام مخلوقات کے سامنے بلائے گا اور اسے اختیار عطاء فرمائے گا کہ حور میں سے جسے پسند کرے اسے منتخب کرے۔

❀ ❀ ❀ ❀

(٢٤٩٤) عَنْ جَابِرٍ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : ((ثَلَاثٌ مَنْ كُنَّ فِيْهِ نَشَرَ اللّٰهُ عَلَيْهِ كَنَفَهُ وَاَدْخَلَهُ الْجَنَّةَ: رِفْقٌ بِالضَّعِيْفِ وَالشَّفَقَةُ عَلَى الْوَالِدَيْنِ وَالْإِحْسَانُ إِلَى الْمَمْلُوْكِ)) . (موضوع) سلسلة الاحاديث الضعيفه : ٩٢) اس میں عبداللہ بن ابراہیم کے متعلق ابن حبان کہتے ہیں یہ احادیث وضع کیا کرتا تھا حاکم کہتے ہیں اس نے ضعفاء کی ایک جماعت سے موضوع احادیث روایت کی ہیں نیز اس کا والد مجھول ہے"

ترجمہ: روایت ہے جابر رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے: تین چیزیں ہیں کہ جس میں ہوں پھیلائے گا اس پر اللہ تعالیٰ

کنف اپنا یعنی قیامت کے دن اور داخل کرے گا اس کو جنت میں، پہلے نرمی ضعیف پر دوسرے شفقت والدین پر تیسرے احسان لونڈی غلام پر۔

فائدہ: یہ حدیث غریب ہے۔

❁❁❁❁

(٢٤٩٥) عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : ((يَقُوْلُ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ يَا عِبَادِيْ! كُلُّكُمْ ضَالٌّ اِلَّا مَنْ هَدَيْتُ فَسَلُوْنِي الْهُدٰى اَهْدِكُمْ، وَكُلُّكُمْ فَقِيْرٌ اِلَّا مَنْ اَغْنَيْتُ فَسَلُوْنِيْ اَرْزُقْكُمْ وَكُلُّكُمْ مُذْنِبٌ اِلَّا مَنْ عَافَيْتُ فَمَنْ عَلِمَ مِنْكُمْ أَنِّيْ ذُوْقُدْرَةٍ عَلَى الْمَغْفِرَةِ فَاسْتَغْفَرَنِيْ غَفَرْتُ لَهُ وَلَا أُبَالِيْ وَلَوْ اَنَّ اَوَّلَكُمْ وَآخِرَكُمْ وَحَيَّكُمْ وَمَيِّتَكُمْ وَرَطْبَكُمْ وَيَابِسَكُمْ اِجْتَمَعُوْا عَلٰى اَتْقٰى قَلْبِ عَبْدٍ مِنْ عِبَادِيْ، مَا زَادَ ذٰلِكَ فِيْ مُلْكِيْ جَنَاحَ بَعُوْضَةٍ، وَلَوْ اَنَّ اَوَّلَكُمْ وَآخِرَكُمْ وَحَيَّكُمْ وَمَيِّتَكُمْ وَرَطْبَكُمْ وَيَابِسَكُمْ اِجْتَمَعُوْا عَلٰى اَشْقٰى قَلْبِ عَبْدٍ مِنْ عِبَادِيْ مَا نَقَصَ ذٰلِكَ مِنْ مُلْكِيْ جَنَاحَ بَعُوْضَةٍ، وَلَوْ اَنَّ أَوَّلَكُمْ وَآخِرَكُمْ وَجِنَّكُمْ وَاِنْسَكُمْ وَحَيَّكُمْ وَمَيِّتَكُمْ وَرَطْبَكُمْ وَيَابِسَكُمْ اِجْتَمَعُوْا فِيْ صَعِيْدٍ وَاحِدٍ فَسَأَلَ كُلُّ اِنْسَانٍ مِنْكُمْ مَا بَلَغَتْ اُمْنِيَّتُهُ فَأَعْطَيْتُ كُلَّ سَآئِلٍ مِنْكُمْ، مَا نَقَصَ ذٰلِكَ مِنْ مُلْكِيْ اِلَّا كَمَا لَوْ اَنَّ اَحَدَكُمْ مَرَّ بِالْبَحْرِ فَغَمَسَ فِيْهِ اِبْرَةً ثُمَّ رَفَعَهَا اِلَيْهِ ذٰلِكَ بِاَنِّيْ جَوَّادٌ وَاجِدٌ مَاجِدٌ اَفْعَلُ مَا اُرِيْدُ، عَطَآئِيْ كَلَامٌ وَعَذَابِيْ كَلَامٌ، اِنَّمَا اَمْرِيْ لِشَيْءٍ اِذَا اَرَدْتُ اَنْ اَقُوْلَ لَهُ كُنْ فَيَكُوْنُ)). (ضعيف بهذا السياق، واكثره صحيح فى(مسلم) التعليق الرغيب (٢/٢٦٨ و ٢٧٠) تخريج مشكاة المصابيح (٢٣٥٠ ـ التحقيق الثانى) اس میں شہر بن حوشب ضعیف راوی ہے

ترجمہ: روایت ہے ابوذر رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کہ فرماتا ہے اللہ بزرگ و برتر اے میرے بندو! تم سب گمراہ ہو مگر جسے میں راہ بتاؤں سو تم مجھ سے مانگو ہدایت تاکہ میں تمہیں ہدایت کروں اور تم سب فقیر ہو مگر جسے میں غنی کروں سو تم سوال کرو مجھ سے تاکہ میں تمہیں رزق دوں اور تم گنہگار ہو مگر جسے میں بچاؤں گناہ سے پھر جو شخص جانے کہ میں قدرت رکھنے والا ہوں بخشنے پر اور مجھ سے مغفرت مانگے بخش دوں گا میں اس کو اور پرواہ نہیں رکھتا میں اور اگر اگلے اور پچھلے تمہارے اور زندے اور مردے تمہارے اور تر و خشک تمہارے جمع ہو جائیں اتقی قلب عبد پر میرے بندوں سے تو نہ بڑھے میری سلطنت ایک مچھر کے پر کے برابر اور اگر تمہارے اگلے اور پچھلے اور زندے اور مردے اور تر و خشک جمع ہو جائیں اشقی قلب عبد پر میرے بندوں سے نہ گھٹے گا میرے ملک سے ایک مچھر کے پر برابر اور اگر اگلے تمہارے اور پچھلے اور جن و انس تمہارے اور زندے اور مردے اور تر و خشک تمہارے جمع ہو جائیں ایک زمین پر اور سوال کرے ہر انسان تم میں سے وہ چیز کہ معجائے آرزو ہو اس کی اور دوں میں ہر سائل کو تم میں سے نہ گھٹے میرے ملک سے کچھ مگر اتنا کہ کوئی تم میں کا گزرے دریا پر اور ڈبو دے اس

مترجم: قولہ نہیں دیکھی ہم نے کوئی قوم الخ مراد قوم سے انصار ہیں کہ جب مہاجرین ان کے وطن میں آئے اور ایک مہاجر کو ایک ایک انصار کے ساتھ بھائی چارہ ہو گیا تو انہوں نے اپنے مال تقسیم کر دیئے بلکہ اپنی حاجات پر ان کی حاجات کو مقدم کیا اللہ تعالیٰ نے انہیں کی تعریف میں فرمایا ﴿ وَيُؤْثِرُوْنَ عَلٰى اَنْفُسِهِمْ وَلَوْ كَانَ بِهِمْ خَصَاصَةٌ ﴾ تو مہاجرین نے ان کا شکریہ حضرت کے سامنے بیان کیا کہ اگر ان کے پاس مال بہت ہوتا تو بھی بے دریغ خرچ کرتے ہیں اور اگر تھوڑا ہوتا ہے تو بھی مروت اور مدارت سے بھائیوں سے کنارہ نہیں کرتے چنانچہ تفصیل اس کی یہ کہی کہ انہوں نے محنت و مشقت کسب و تجارت و زراعت وغیرہ کی تو اپنے ذمہ لی ہے اور نفع اور چرندم خورندم میں ہم کو بھی شریک کیا ہے۔ قولہ ہم ڈر رہے ہیں آہ یعنی آخرت میں ہماری سب نیکیوں کا ثواب انہیں کو مل جائے اور ہم محروم رہیں' حضرت ﷺ نے فرمایا ان کی محنت اور مشقت کا بدلہ اگر تم کرتے رہو گے تو یہ بات نہ ہو گی اور وہ دو چیزیں فرمائیں ایک دعائے خیر ان کے واسطے' دوسری ثنائے خیر کہ ہر ممنون کو اپنے محسن کے لیے ضرور ہے۔

❀❀❀❀

٤٥۔ باب: فضل کلی قریب هین سهل

ہر قریب رہنے والے، آسانی کرنے والے اور باوقار و سنجیدہ کی فضیلت

(٢٤٨٨) عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : ((أَلَا أُخْبِرُكُمْ بِمَنْ يَحْرُمُ عَلَى النَّارِ، وَبِمَنْ وَتَحْرُمُ عَلَيْهِ النَّارُ؟ عَلٰى كُلِّ قَرِيْبٍ هَيِّنٍ سَهْلٍ)).

(اسنادہ صحیح) سلسلة الاحاديث الصحيحه: ٩٣٥)

ترجمہ: روایت ہے عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کیا نہ خبر دوں میں تم کو کہ کون حرام ہے آگ پر اور کس پر حرام ہے آگ یعنی دوزخ کی اوپر ہر قریب سکینہ اور وقار اور آسانی کرنے والے کے۔

فائدہ: یہ حدیث غریب ہے۔

❀❀❀❀

(٢٤٨٩) عَنِ الْاَسْوَدِ بْنِ يَزِيْدَ قَالَ : قُلْتُ يَا عَائِشَةُ! اَيُّ شَيْءٍ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَصْنَعُ اِذَا دَخَلَ بَيْتَهٗ قَالَتْ : كَانَ يَكُوْنُ فِيْ مِهْنَةِ أَهْلِهٖ فَاِذَا حَضَرَتِ الصَّلٰوةُ قَامَ فَصَلّٰى. (اسنادہ صحیح) مختصر الشمائل : ٢٩٣)

ترجمہ: روایت ہے اسود بن یزید سے کہا انہوں نے عرض کی میں نے کہ اے عائشہ ام المومنین کیا کرنے لگتے تھے رسول اللہ ﷺ جب داخل ہوتے اپنے گھر میں' فرمایا انہوں نے کام کاج کرنے لگتے اپنے گھر کا پھر جب وقت آتا نماز کا کھڑے ہو کر نماز پڑھنے لگتے۔

فائدہ: یہ حدیث صحیح ہے۔

❀❀❀❀

(٢٤٩٠) عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ : كَانَ النَّبِيُّ ﷺ إِذَا اسْتَقْبَلَهُ الرَّجُلُ فَصَافَحَهُ لَا يَنْزِعُ يَدَهُ مِنْ يَدِهِ حَتّٰى يَكُوْنَ الرَّجُلُ يَنْزِعُ، وَلَا يَصْرِفُ وَجْهَهُ عَنْ وَجْهِهِ حَتّٰى يَكُوْنَ الرَّجُلُ هُوَالَّذِي يَصْرِفُهُ وَلَمْ يُرَمُقَدِّمًا رُكْبَتَيْهِ بَيْنَ يَدَيْ جَلِيْسٍ لَهُ. (اسناده ضعيف : الا جملة المصافحة فهي ثابتة) سلسلة الاحاديث الصحيحة (٤٢٨٥) اس میں زید العمی راوی ضعیف ہے

ترجمہ: روایت ہے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے کہا تھے نبی ﷺ جب سامنے آتا آپ کے کوئی مرد اور مصافحہ کرتا آپ سے نہ نکالتے اپنا ہاتھ اس کے ہاتھ سے یہاں تک کہ وہی نکالتا اپنا ہاتھ اور نہ پھیرتے اس کی طرف سے منہ اپنا یہاں تک کہ وہی پھیرتا اپنا منہ اور نہ دیکھے ان کے پیر پھیلے کسی نے ان کے ہم نشین کے آگے۔

فائدہ : یہ حدیث غریب ہے۔

❀❀❀❀

(٢٤٩١) عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو، أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ : ((خَرَجَ رَجُلٌ مِمَّنْ كَانَ قَبْلَكُمْ فِيْ حُلَّةٍ لَهُ يَخْتَالُ فِيْهَا، فَأَمَرَ اللّٰهُ الْأَرْضَ فَأَخَذَتْهُ فَهُوَ يَتَجَلْجَلُ فِيْهَا أَوْقَالَ يَتَلَجْلَجُ فِيْهَا إِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ)).
(اسناده صحيح) صحيح الجامع : ٣٢١٧)

ترجمہ: روایت ہے عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ نکلا ایک مرد تم سے اگلوں میں کا ایک جوڑا اپنا پہن کر اتراتا تھا وہ اس میں سو حکم فرمایا اللہ تعالیٰ نے زمین کو پس پکڑا اس کو زمین نے اور وہ دھنستا چلا جاتا ہے زمین میں قیامت کے دن تک' راوی کو شک ہے کہ یتجلجل فرمایا آپ نے یا یتلجلج۔

فائدہ : کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث صحیح ہیں۔

مترجم: یتجلجل کا مصدر جلجلہ ہے اور جلجلہ وہ حرکت ہے کہ جس کے ساتھ آواز ہو اور یتلجلج کا مصدر تلجلج بمعنی تردد کے۔ غرض کہ وہ ادھر ادھر کروٹیں لیتا مثل غریق کے دھنستا چلا جاتا ہے اور کہیں قرار نہیں پاتا' معاذ اللہ من ذالک۔

❀❀❀❀

(٢٤٩٢) عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ جَدِّهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ : ((يُحْشَرُ الْمُتَكَبِّرُوْنَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ أَمْثَالَ الذَّرِّ فِيْ صُوَرِ الرِّجَالِ يَغْشَاهُمُ الذُّلُّ مِنْ كُلِّ مَكَانٍ، يُسَاقُوْنَ إِلٰى سِجْنٍ فِيْ جَهَنَّمَ يُسَمّٰى بُوْلَسَ تَعْلُوْهُمْ نَارُ الْأَنْيَارِ يُسْقَوْنَ مِنْ عُصَارَةِ أَهْلِ النَّارِطِيْنَةَ الْخَبَالِ)). (اسناده حسن) تخريج المشكاة : ٥١١٢ـ التحقيق الثاني ـ التعليق الرغيب : ٤/١٨)

ترجمہ: بسند مذکور روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: حشر میں لائے جائیں گے متکبر لوگ قیامت کے دن مانند چھوٹی چیونٹیوں کی صورتوں میں مردوں کی ڈھانپے گی ان کو ذلت ہر جگہ سے، ہنکائے جائیں گے جہنم کے ایک قید خانہ کی طرف کہ اس کا نام بولس

ہے ابالے گی اور جوش میں لائے گی ان کو آگ آتشوں کی پلائے جائیں گے عصارہ دوزخیوں کا جسے طینۃ الخبال کہتے ہیں۔

فائدہ : یہ حدیث حسن ہے۔

مترجم: مانند چھوٹی چیونٹیوں کے الخ بعضوں نے کہا مراد اس سے فقط ذلت اور ہوان ہے کہ لوگ ان کو روندیں گے جیسے چیونٹیوں کو روندتے ہیں پس ان کو چیونٹی کی مانند فرمانا مجاز ہے ذلت سے۔ چنانچہ آگے بھی یہی فرماتے ہیں کہ ڈھانپے گی ان کو ذلت پس یہ قرینہ ہے مجاز کا اور بعضوں نے کہا بلکہ وہ حقیقت ہے اور جثہ ان کا چیونٹیوں ہی کے برابر ہوگا اگرچہ صورت مردوں کی ہو اور بولس بفتح باء اکثر شروح میں وارد ہوا ہے اور قاموس میں بضم باء نام ہے جہنم میں ایک قید خانہ کا ہے جو کہ مخصوص ہے متکبروں کے واسطے قولہ تَعْلُوْهُم یعنی ابالے گی علی اس کا مصدر ہے بمعنی جوش دینے اور کھولنے کے۔ قولہ نار الانیار یعنی آگ آگوں کی مراد اس سے یہ ہے کہ اس سجن میں وہ آگ ہے کہ دوزخ کی آگ بھی اس سے ایسے پناہ مانگتی ہے جیسے اور اجسام آگ سے پناہ مانگتے ہیں سو وہ آگوں کی آگ ہے۔ قولہ عصارہ دوزخیوں کا عصارہ ہر چیز کا وہ ہے جو اس کے نچوڑنے سے ٹپکے جیسے عصارہ انگور یعنی شیرہ اس کا مراد اس مقام میں وہ پیپ اور لہو اور زرد آب ہے کہ دوزخیوں کے زخموں اور دما میل سے بہہ رہا ہے۔ قولہ طینۃ الخبال طینہ کیچڑ ہے کہ پانی اور مٹی مل کر سڑ گئی ہو اور خبال بمعنی فساد ہے یعنی بگڑی ہوئی چیز یعنی وہ کیچڑ کہ خوب سڑی ہوئی متعفن ہوگئی ہے اور عصارہ اہل نار سے مرکب ہے جو ان کی خوراک ہوگی معاذ اللہ من ذلک۔

❀❀❀❀

(۲۴۹۳) عَنْ سَهْلِ بْنِ مُعَاذِ بْنِ أَنَسٍ، عَنْ اَبِيهِ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ : قَالَ : ((مَنْ كَظَمَ غَيْظًا، وَهُوَ يَقْدِرُ عَلٰى أَنْ يُنفِّذَهُ دَعَاهُ اللّٰهُ عَلٰى رُءُوْسِ الْخَلَائِقِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ حَتّٰى يُخَيِّرَهُ فِي أَيِّ الْحُوْرِ شَاءَ)) .

(اسناده حسن) الروض النضير : (۴۸۱، ۸۵۴) التعليق الرغيب : ۳/۲۷۹)

ترجمہ: سہل بن معاذ بن انس اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: جس نے غصے کو پی لیا، حالانکہ وہ اسے نافذ کرنے پر قادر تھا، اللہ تعالیٰ اسے قیامت کے دن تمام مخلوقات کے سامنے بلائے گا اور اسے اختیار عطاء فرمائے گا کہ حور میں سے جسے پسند کرے اسے منتخب کرے۔

❀❀❀❀

(۲۴۹۴) عَنْ جَابِرٍ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : ((ثَلَاثٌ مَنْ كُنَّ فِيْهِ نَشَرَاللّٰهِ عَلَيْهِ كَنَفَهُ وَاَدْخَلَهُ الْجَنَّةَ: رِفْقٌ بِالضَّعِيْفِ وَالشَّفَقَةُ عَلَى الْوَالِدَيْنِ وَالْاِحْسَانُ اِلَى الْمَمْلُوْكِ)). (موضوع) سلسلة الاحاديث الضعيفه : ۹۲) اس میں عبداللہ بن ابراہیم کے متعلق ابن حبان کہتے ہیں یہ احادیث وضع کیا کرتا تھا حاکم کہتے ہیں اس نے ضعفاء کی ایک جماعت سے موضوع احادیث روایت کی ہیں نیز اس کا والد مجہول ہے

ترجمہ: روایت ہے جابر رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے: تین چیزیں ہیں کہ جس میں ہوں پھیلائے گا اس پر اللہ تعالیٰ

کنف اپنا یعنی قیامت کے دن اور داخل کرے گا اس کو جنت میں' پہلے نرمی ضعیف پر دوسرے شفقت والدین پر تیسرے احسان لونڈی غلام پر۔

فائدہ : یہ حدیث غریب ہے۔

❀❀❀❀

(٢٤٩٥) عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : ((يَقُوْلُ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ يَا عِبَادِيْ! كُلُّكُمْ ضَالٌّ اِلَّا مَنْ هَدَيْتُ فَسَلُوْنِي الْهُدٰى اَهْدِكُمْ، وَكُلُّكُمْ فَقِيْرٌ اِلَّا مَنْ اَغْنَيْتُ فَسَلُوْنِيْ اَرْزُقْكُمْ وَكُلُّكُمْ مُذْنِبٌ اِلَّا مَنْ عَافَيْتُ فَمَنْ عَلِمَ مِنْكُمْ اَنِّيْ ذُوْقُدْرَةٍ عَلَى الْمَغْفِرَةِ فَاسْتَغْفَرَنِيْ غَفَرْتُ لَهٗ وَلَا اُبَالِيْ وَلَوْ اَنَّ اَوَّلَكُمْ وَآخِرَكُمْ وَحَيَّكُمْ وَمَيِّتَكُمْ وَرَطْبَكُمْ وَيَابِسَكُمْ اِجْتَمَعُوْا عَلٰى اَتْقٰى قَلْبِ عَبْدٍ مِنْ عِبَادِيْ، مَا زَادَ ذٰلِكَ فِيْ مُلْكِيْ جَنَاحَ بَعُوْضَةٍ، وَلَوْ اَنَّ اَوَّلَكُمْ وَآخِرَكُمْ وَحَيَّكُمْ وَمَيِّتَكُمْ وَرَطْبَكُمْ وَيَابِسَكُمْ اِجْتَمَعُوْا عَلٰى اَشْقٰى قَلْبِ عَبْدٍ مِنْ عِبَادِيْ مَا نَقَصَ ذٰلِكَ مِنْ مُلْكِيْ جَنَاحَ بَعُوْضَةٍ، وَلَوْ اَنَّ اَوَّلَكُمْ وَآخِرَكُمْ وَجِنَّكُمْ وَاِنْسَكُمْ وَحَيَّكُمْ وَمَيِّتَكُمْ وَرَطْبَكُمْ وَيَابِسَكُمْ اِجْتَمَعُوْا فِيْ صَعِيْدٍ وَاحِدٍ فَسَأَلَ كُلُّ اِنْسَانٍ مِنْكُمْ مَا بَلَغَتْ اُمْنِيَّتُهٗ فَاَعْطَيْتُ كُلَّ سَآئِلٍ مِنْكُمْ، مَا نَقَصَ ذٰلِكَ مِنْ مُلْكِيْ اِلَّا كَمَا لَوْ اَنَّ اَحَدَكُمْ مَرَّ بِالْبَحْرِ فَغَمَسَ فِيْهِ اِبْرَةً ثُمَّ رَفَعَهَا اِلَيْهِ ذٰلِكَ بِاَنِّيْ جَوَّادٌ وَاجِدٌ مَاجِدٌ اَفْعَلُ مَا اُرِيْدُ، عَطَآئِيْ كَلَامٌ وَعَذَابِيْ كَلَامٌ، اِنَّمَا اَمْرِيْ لِشَيْءٍ اِذَا اَرَدْتُ اَنْ اَقُوْلَ لَهٗ كُنْ فَيَكُوْنُ)). (ضعيف بهذا السياق، واكثره صحيح فى(مسلم) التعليق الرغيب (٢/٢٦٨ و ٢٧٠) تخريج مشكاة المصابيح (٢٣٥٠- التحقيق الثانى) اس میں شہر بن حوشب ضعیف راوی ہے

ترجمہ: روایت ہے ابوذر رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کہ فرماتا ہے اللہ بزرگ و برتر اے میرے بندو! تم سب گمراہ ہو مگر جسے میں راہ بتاؤں سوتم مجھ سے مانگو ہدایت تاکہ میں تمہیں ہدایت کروں اور تم سب فقیر ہو مگر جسے میں غنی کروں سوتم سوال کرو مجھ سے تاکہ میں تمہیں رزق دوں اور تم گنہگار ہو مگر جسے میں بچاؤں گناہ سے پھر جو شخص جانے کہ میں قدرت رکھنے والا ہوں بخشنے پر اور مجھ سے مغفرت مانگے بخش دوں گا میں اس کو اور پرواہ نہیں رکھتا میں اور اگر اگلے اور پچھلے تمہارے اور زندے اور مردے تمہارے اور تر و خشک تمہارے جمع ہو جائیں اتقی قلب عبد پر میرے بندوں سے تو نہ بڑھے میری سلطنت ایک مچھر کے پر کے برابر اور اگر تمہارے اگلے اور پچھلے اور زندے اور مردے اور تر و خشک جمع ہو جائیں اشقی قلب عبد پر میرے بندوں سے نہ گھٹے گا میرے ملک سے ایک مچھر کے پر برابر اور اگر اگلے تمہارے اور پچھلے اور جن و انس تمہارے اور زندے اور مردے اور تر و خشک تمہارے جمع ہو جائیں ایک زمین پر اور سوال کرے ہر انسان تم میں سے وہ چیز کہ منتہائے آرزو ہو اس کی اور دوں میں ہر سائل کو تم میں سے نہ گھٹے میرے ملک سے کچھ مگر اتنا کہ کوئی تم میں کا گزرے دریا پر اور ڈبو دے اس

میں ایک سوئی پھر نکالے اس کو اور یہ اس سبب سے ہے کہ میں جواد ہوں واجد ہوں ماجد ہوں کرتا ہوں جو چاہتا ہوں دین دنیا میرا فقط کلام ہے اور عذاب میرا فقط کلام ہے بے شک میرا حکم کسی چیز کے لیے جب میں چاہتا ہوں تو یہی ہے کہ میں کہتا ہوں ہو جا بس وہ ہو جاتا ہے۔

فائدہ : یہ حدیث حسن ہے اور روایت کی بعضوں نے یہ حدیث شہر بن حوشب سے انہوں نے معدیکرب سے انہوں نے ابوذر رضی اللہ عنہ سے انہوں نے نبی ﷺ سے مانند اس کی۔

مترجم: قولہ جمع ہو جائیں اتقی قلب عبد پر میرے بندوں سے یعنی اگر تمام جہان کے لوگ محمد ﷺ اور جبرئیل علیہ السلام کے برابر تقویٰ میں ہو جائیں تو سلطنت اس شہنشاہ عالی جاہ بے پرواہ کی مچھر کے برابر نہ بڑھے اور اگر سارے جہان کے لوگ دجال اور فرعون کے برابر شقی اور بد بخت ہو جائیں تو ایک مچھر کے پر برابر اس کی سلطنت نہ گھٹے' قولہ میں جواد ہوں واجد ہوں ماجد ہوں' جواد سخی برابر ہے اس میں مذکر و مؤنث اور اجواد اور اجاود اور جوداء اور جودہ اس کی جمع ہے (منتہی) بعضوں نے کہا سخی وہ ہے جو مانگنے اور سوال کرنے سے دے اور جواد وہ ہے کہ اگر نہ مانگو تو خفا ہو جائے اور بے مانگے عطا کرے اور یہ صفت باری تعالیٰ شانہ کی ہے نہیں پا سکتے یہ کسی مخلوق میں اس لیے کہ خزانہ اس کا بے حد ہے اور عطا اس کی بے عدد نہ اس کی انتہاء ہے نہ اس کی منتہا اور واجد وہ غنی ہے کہ مفتقر نہ ہو اور وہ امیر ہے کہ کبھی فقیر نہ ہو اور یہ شان ہے باری تعالیٰ شانہ کی کہ وہ تمام مخلوقات سے بے پرواہ ہے اور سائر موجودات سے مستغنی اور ماجد صاحب فضیلت و شرافت اور مجد لغت میں شرف واسع کا نام ہے اور مجید میں زیادت معنی ہے ماجد سے اس لیے کہ لفظ مجید گویا جامع ہے معنی جلیل و وہاب و کریم کو اور یہ صفت ہے باری تعالیٰ شانہ کی کہ شرف اس کا غیر منتہی اور فضل اس کا غیر متناہی' قولہ دین میری فقط کلام ہے اور عذاب میرا فقط کلام ہے یعنی جیسے اور مخلوقات کو عطا کے وقت ہزاروں چیزوں کی ضرورت ہوتی ہے مثلاً:

(۱) اولاً موجود ہونا اس چیز کا جسے دینا منظور ہو' (۲) دوسرے زائد ہونا اپنی حاجت سے (۳) تیسرے متعلق نہ ہونا حق غیر کا اس میں اور بغیر اس کے اور کو مشکل ہوتی ہے اور باری تعالیٰ کو اس کی کچھ حاجت نہیں اس لیے کہ وہاں فقط کن کے کہنے سے معدوم موجود ہو جاتا ہے اور پھر اس موجود سے کمال بے پروائی اس ذات مقدس کو ہوتی ہے چنانچہ فرمایا: ﴿ وَاللّٰهُ غَنِیٌّ عَنِ الْعَالَمِینَ ﴾ اور متعلق نہیں ہوتا اس میں حق کسی غیر کا بلکہ ملک خاص ہوتی ہے وہ شئی باری تعالیٰ شانہٗ کی اور اسی طرح عذاب میں فقط حکم دینے کی حاجت ہوتی ہے چاہے شے مولم اور مایعذب بہ موجود ہو یا نہ' غرض اس حدیث میں بڑی عظمت اور کبریائی باری تعالیٰ شانہ کی مذکور ہے اور ہادی و رزاق و قادر و غفور ہونا اس ذات مقدس کا مسطور ہے۔ افسوس ہے ان بندوں پر جو اس درگاہ کی بندگی کا اقرار کر کے اپنی حاجات اوروں سے مانگتے ہیں اور اس کی عطا اور رزاقیت کا حال سن سمجھ کر اولیاء اور انبیاء اور پیر و شہید سے التجاء کرتے ہیں' معاذ اللہ من ذلک گویا مضمون اس شعر کا ان کے گوش ہوش میں نہیں۔ شعر:

حاجت طلبی بغیر مولے　　عیب است غلام باوفارا

❀❀❀❀

(۲۴۹۶) عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ: يُحَدِّثُ حَدِيْثًا لَوْ لَمْ أَسْمَعْهُ إِلَّا مَرَّةً أَوْ مَرَّتَيْنِ حَتّٰى عَدَّ سَبْعَ مَرَّاتٍ وَلٰكِنِّيْ سَمِعْتُهُ أَكْثَرَ مِنْ ذٰلِكَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: ((**كَانَ الْكِفْلُ مِنْ بَنِيْ إِسْرَائِيْلَ لَا يَتَوَرَّعُ مِنْ ذَنْبٍ عَمِلَهُ فَأَتَتْهُ امْرَأَةٌ فَأَعْطَاهَا سِتِّيْنَ دِيْنَارًا عَلٰى أَنْ يَطَأَهَا فَلَمَّا قَعَدَ مِنْهَا مَقْعَدَ الرَّجُلِ مِنْ امْرَأَتِهِ أُرْعِدَتْ وَبَكَتْ فَقَالَ: مَا يُبْكِيْكِ؟ أَكْرَهْتُكِ قَالَتْ: لَا وَلٰكِنَّهُ عَمَلٌ مَا عَمِلْتُهُ قَطُّ وَمَا حَمَلَنِيْ عَلَيْهِ إِلَّا الْحَاجَةُ فَقَالَ: تَفْعَلِيْنَ أَنْتِ هٰذَا وَمَا فَعَلْتِهِ اذْهَبِيْ فَهِيَ لَكِ وَقَالَ: لَا وَاللّٰهِ لَا أَعْصِي اللّٰهَ بَعْدَهَا أَبَدًا فَمَاتَ مِنْ لَيْلَتِهِ فَأَصْبَحَ مَكْتُوْبًا عَلٰى بَابِهِ أَنَّ اللّٰهَ قَدْ غَفَرَ لِلْكِفْلِ**)). (اسناده ضعيف) سلسلة الاحاديث الضعيفة: (٤٩٨٣) اس میں سعد مدنی طلحہ مجہول راوی ہے

ترجمہ: روایت ہے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے کہا کہ انہوں نے سنا میں نے نبی ﷺ سے کہ فرماتے تھے ایک حدیث کہ اگر سنی ہوتی میں نے ایک یا دو بار یہاں تک کہ گنا سات تک تو نہ بیان کرتا میں بلکہ سنی ہے میں نے ان سے اس سے زیادہ مرتبہ سنا میں نے ان کو کہ فرماتے تھے: ایک مرد بنی اسرائیل سے کہ نام اس کا کفل تھا کہ وہ پرہیز نہ کرتا تھا کسی گناہ سے سو آئی اس کے پاس ایک عورت اور دیئے اس نے اس کو ساٹھ دینار اس بات پر کہ جماع کرے اس عورت سے پھر جب بیٹھا وہ اس کے آگے جیسا کہ بیٹھتا ہے مرد اپنی عورت کے آگے کانپی وہ اور رونے لگی سو پوچھا اس نے کیوں روئی تو کیا میں نے زبردستی کی تجھ پر وہ بولی کہ نہیں آج میں وہ کام کرتی ہوں جو کبھی نہیں کیا اور باعث اس کا کوئی نہیں سوا حاجت کے سو کہا اس نے تو یہ کام کرتی ہے اور کبھی تو نے نہیں کیا جاوہ تیرے دینار تیرے لیے ہیں اور کہا اس مرد نے قسم ہے اللہ تعالیٰ کی نافرمانی نہ کروں گا میں اللہ تعالیٰ کی اس کے بعد کبھی سو انتقال کر گیا وہ اسی رات کو سو صبح اس کے دروازے پر لکھا ہوا تھا کہ بے شک اللہ تعالیٰ نے بخش دیا کفل کو۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے اور روایت کی یہ شیبان اور کئی لوگوں نے اعمش سے اور مرفوع کیا اس کو اور روایت کی بعضوں نے اعمش سے اور مرفوع نہ کیا اس کو اور روایت کی ابوبکر بن عیاش نے یہ حدیث اعمش سے اور خطا کی اس میں اور کہا عن عبداللہ بن عبداللہ عن سعید بن جبیر عن ابن عمر اور وہ غیر محفوظ ہے اور عبداللہ بن عبداللہ الرازی کوفی ہیں اور جدہ ان کی سریہ تھیں علی بن ابی طالب کی اور روایت کی عبداللہ بن عبداللہ رازی سے عبیدہ ضبی اور حجاج بن ارطاۃ اور کئی لوگوں نے۔

❀❀❀❀

(۲۴۹۷) عَنِ الْحَارِثِ بْنِ سُوَيْدٍ ثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بِحَدِيْثَيْنِ أَحَدُهُمَا عَنْ نَفْسِهِ وَالْآخَرُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ عَبْدُاللّٰهِ: إِنَّ الْمُؤْمِنَ يَرٰى ذُنُوْبَهُ كَأَنَّهُ فِيْ أَصْلِ جَبَلٍ يَخَافُ أَنْ يَقَعَ عَلَيْهِ وَإِنَّ الْفَاجِرَ يَرٰى ذُنُوْبَهُ كَذُبَابٍ وَقَعَ عَلٰى أَنْفِهِ قَالَ بِهِ هٰكَذَا. (اسناده صحيح)

ترجمہ: روایت ہے حارث بن سوید سے کہا انہوں نے کہ بیان کیں ہم سے عبداللہ نے دو حدیثیں ایک اپنی جانب سے یعنی موقوف

اور دوسری نبی ﷺ کی طرف سے یعنی مرفوعاً کہا عبداللہ رضی اللہ عنہ نے: مومن اپنے گناہ کو ایسا دیکھتا ہے کہ گویا وہ ایک پہاڑ کی جڑ میں ہے اور ڈرتا ہے کہ وہ اس پر گر پڑے یعنی عذاب الٰہی کا پہاڑ سامنے نظر آتا ہے اور فاجر دیکھتا ہے اپنے گناہ کو مانند ایک مکھی کے کہ بیٹھی اس کی ناک پر اور اس نے ہاتھ سے اشارہ کیا اور وہ اڑ گئی اور یہ حدیث موقوف تھی۔

❀❀❀❀

(٢٤٩٨) قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((لَلّٰهُ اَفْرَحُ بِتَوْبَةِ اَحَدِكُمْ مِنْ رَجُلٍ بِاَرْضٍ فَلَاةٍ دَوِيَّةٍ مَهْلِكَةٍ مَعَهُ رَاحِلَتُهُ عَلَيْهَا زَادُهُ وَطَعَامُهُ وَشَرَابُهُ وَمَا يُصْلِحُهُ فَاَضَلَّهَا فَخَرَجَ فِيْ طَلَبِهَا حَتّٰى اِذَا اَدْرَكَهُ الْمَوْتُ قَالَ: اَرْجِعُ اِلٰى مَكَانِي الَّذِيْ اَضْلَلْتُهَا فِيْهِ فَاَمُوْتُ فِيْهِ، فَرَجَعَ اِلٰى مَكَانِهِ فَغَلَبَتْهُ عَيْنُهُ فَاسْتَيْقَظَ فَاِذَا رَاحِلَتُهُ عِنْدَ رَأْسِهِ، عَلَيْهَا طَعَامُهُ وَشَرَابُهُ وَمَا يُصْلِحُهُ)). (اسناده صحيح)

ترجمہ: فرمایا رسول اللہ ﷺ نے اللہ تعالیٰ عزوجل بے شک زیادہ خوش ہونے والا ہے تم میں سے ایک کی توبہ پر بہ نسبت اس مرد کے کہ تھا وہ چٹیل زمین میں کہ جس میں گھاس نہ تھی یا ہلاک کرنے والی تھی وہ زمین' اس کے ساتھ تھی اونٹنی اس کی کہ اس پر تھا توشہ اس کا اور کھانا پینا اس کا اور جس کی اس کو حاجت ہو پس کھو دیا اس نے اس اونٹنی کو سو نکلا وہ اس کے ڈھونڈنے کو یہاں تک کہ جب وہ قریب ہلاک کے پہنچا کہا اس نے کہ لوٹوں میں اس جگہ میں جہاں کھویا میں نے اس اونٹنی کو اور مر جاؤں وہیں پس لوٹا وہ اس مکان کی طرف سو لگ گئی اس کی آنکھ پھر جاگا تو کیا دیکھتا ہے کہ اونٹنی اس کی اس کے سر کے پاس موجود ہے اس پر ہے اس کا کھانا اور پینا اور جس کی اسے حاجت ہو۔

فائدہ: کہا ابوعیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور اس باب میں ابوہریرہ اور نعمان بن بشیر اور انس بن مالک رضی اللہ عنہم سے بھی روایت ہے کہ وہ نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں۔

مترجم: مسلم میں باختلاف یسیر یہ روایت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے اور اس کے آخر میں یہ بھی ہے کہ جب وہ اونٹنی اس کو مل گئی پکڑ لی اس نے مہار اس کی اور خوشی کے مارے کہنا لگا: اَللّٰهُمَّ اَنْتَ عَبْدِيْ وَاَنَا رَبُّكَ یعنی یا اللہ تو میرا بندہ ہے اور میں تیرا رب، خطا کی اس نے شدت فرح سے انتہی اور یہ ایک مثال ہے اور تشبیہ ہے باری تعالیٰ کے خوش ہونے کی جیسے وہ بندہ اپنی جان دینے پر مستعد ہو گیا تھا اور کوئی صورت حیوۃ کی نظر نہ آتی تھی پھر یکبارگی سب سامان راحت اور استراحت مجتمع ہو گیا اور خوشی کے مارے کچھ کا کچھ زبان سے نکل گیا' حالانکہ ایسی خطا باری تعالیٰ پر محال ہے مگر یہ اس کے خوش ہونے کے باعتبار فضل وکرم کے ایک مثال ہے غرض یہ کہ بندہ جیسے اپنی زندگی پر خوش ہوتا ہے ویسی ہی باری تعالیٰ اس کی زندگی ابدی پر کہ بسبب توبہ کے حاصل ہوئی ہے اور ہلاکت گناہ سے بندہ کو نجات ملی ہے خوش ہوتا ہے۔ وَذٰلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ۔

❀❀❀❀

(۲۴۹۹) عَنْ اَنَسٍ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ : قَالَ : ((کُلُّ ابْنِ آدَمَ خَطَّاءٌ وَخَیْرُ الْخَطَّائِیْنَ التَّوَّابُوْنَ)). (اسنادہ حسن تخریج مشکاۃ المصابیح (۲۳۴۱)

ترجمہ: روایت ہے انس رضی اللہ عنہ سے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ہر بیٹا آدم کا خطا کار ہے اور بہتر خطا کاروں کے توبہ کرنے والے ہیں۔

فائدہ: یہ حدیث غریب ہے نہیں جانتے ہم اس کو مگر علی بن مسعدہ کی روایت سے کہ وہ قتادہ سے روایت کرتے ہیں۔

❁❁❁❁

۵۰۔ بَابٌ: حدیث من کان یؤمن باللہ فلیکرم ضیفہ

حدیث کہ جو اللہ پر ایمان رکھتا ہے پس چاہیے کہ وہ اپنے مہمان کی عزت کرے

(۲۵۰۰) عَنْ أَبِیْ هُرَیْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ : ((مَنْ كَانَ یُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْیَوْمِ الْآخِرِ فَلْیُكْرِمْ ضَیْفَهُ، وَمَنْ كَانَ یُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ فَلْیَقُلْ خَیْرًا اَوْ لِیَصْمُتْ)). (اسنادہ صحیح) الارواء : ۲۵۲۰)

ترجمہ: روایت ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: جو ایمان رکھتا ہو اللہ پر اور پچھلے دن پر پس چاہیے کہ اکرام و تعظیم کرے اپنے مہمان کی اور جو ایمان رکھتا ہوں اللہ پر اور پچھلے دن پر تو چاہیے کہ نیک بات کہے یا چپ رہے۔

فائدہ: یہ حدیث صحیح ہے اس باب میں عائشہ رضی اللہ عنہا اور انس رضی اللہ عنہ اور ابو شریح کعبی رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے اور ابو شریح عدوی ہیں اور نام ان کا خویلد بن عمرو ہے۔

❁❁❁❁

(۲۵۰۱) عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : ((مَنْ صَمَتَ نَجَا)).

(اسنادہ صحیح) سلسلة الاحادیث الصحیحه: ۵۳۵)

ترجمہ: روایت ہے عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے: جو چپ رہا اس نے نجات پائی۔

فائدہ: اس حدیث کو نہیں پہچانتے ہم مگر ابن لہیعہ کی روایت سے۔

❁❁❁❁

۵۱۔ بَابٌ: حدیث لو مزج بها ماء البحر

حدیث کہ اگر اس کلمے کو دریا کے پانی کے ساتھ ملایا جائے

(۲۵۰۲) عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ : حَكَیْتُ لِلنَّبِیِّ ﷺ رَجُلًا فَقَالَ : ((مَا یَسُرُّنِیْ أَنِّیْ حَكَیْتُ رَجُلًا وَاَنَّ لِیْ كَذَا

وَ كَذَا)) قَالَتْ فَقُلْتُ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ! اِنَّ صَفِيَّةَ امْرَأَةٌ وَقَالَتْ بِيَدِهَا هٰكَذَا كَاَنَّهَا تَعْنِيْ قَصِيْرَةٌ، فَقَالَ: ((لَقَدْ مَزَجَ بِكَلِمَةٍ لَوْ مَزَجْتَ بِهَا مَاءُ الْبَحْرِ لَمُزِجَ)).

(اسناده صحيح) تخريج (المشكاة: ٤٨٥٣، ٤٨٥٧۔ التحقيق الثاني۔ غاية المرام: ٤٢٧)

ترجمہ: روایت ہے عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہا انہوں نے کہ ذکر کیا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے آگے ایک مرد کا سو فرمایا آپ نے کہ نہیں پسند آتا مجھ کو کہ میں ذکر کروں کسی مرد کا اگرچہ مجھے ملے اتنا اور اتنا یعنی مال، کہا حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے عرض کی میں نے یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بے شک صفیہ ایک عورت ہے اور اشارہ کیا حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے اپنے ہاتھ سے اسی طرح یعنی وہ ٹھگنی ہے سو فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم: بے شک تو نے ایسی بات ملائی اپنی باتوں میں کہ اگر ملائی جائے وہ دریا کے پانی میں تو بدل جائے یعنی خراب ہو جائے۔

مترجم: یہ ہاتھ سے اشارہ کرنے کو بھی آپ نے غیبت قرار دیا معلوم ہوا کہ غیبت ہاتھ سے یا منہ سے یا آنکھ سے اشارہ کرنے سے بھی ہو جاتی ہے اور پھر اس کی خرابی بیان فرمائی کہ اگر دریا میں ملا دی جائے تو وہ بھی متغیر اور خراب ہو جائے یہ ایک تمثیل ہے اس کی خرابی کی۔

(۲۵۰۳) عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَا أُحِبُّ أَنِّيْ حَكَيْتُ اَحَدًا وَأَنَّ لِيْ كَذَا وَكَذَا)).

(اسناده صحيح) تخريج المشكاة: ٤٨٥٧۔ التحقيق الثاني)

ترجمہ: روایت ہے عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے: نہیں دوست رکھتا ہوں میں کہ ذکر کروں کسی شخص کا اگرچہ مجھے اتنا اتنا ہو یعنی مال دنیا سے۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

❀❀❀❀

بَابٌ

(۲۵۰۴) عَنْ أَبِيْ مُوْسٰى قَالَ: سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ أَيُّ الْمُسْلِمِيْنَ اَفْضَلُ؟ قَالَ: ((مَنْ سَلِمَ الْمُسْلِمُوْنَ مِنْ لِسَانِهٖ وَيَدِهٖ)). (اسناده صحيح)

ترجمہ: روایت ہے ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ سے کہا پوچھا کسی نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ مسلمانوں میں افضل کون شخص ہے؟ فرمایا آپ نے: جس کی زبان اور ہاتھ سے مسلمان بچے رہیں۔

فائدہ: یہ حدیث صحیح ہے غریب ہے ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ کی روایت سے۔

❀❀❀❀

۵۳۔ باب: فی وعید من عیر اخاہ یذنب

اس وعید کے بیان میں کہ جو اپنے بھائی کو کسی گناہ سے عار دلائے

(۲۵۰۵) عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : ((مَنْ عَيَّرَ أَخَاهُ بِذَنْبٍ لَمْ يَمُتْ حَتّٰى يَعْمَلَهُ)). قَالَ اَحْمَدُ قَالُوْا: مِنْ ذَنْبٍ قَدْ تَابَ مِنْهُ. (اسناده موضوع) سلسلة الاحاديث (الضعيفة : ۱۷۸) (خالد بن معدان نے معاذ بن جبل کو نہیں پایا۔ نیز محمد بن حسن راوی کو ابن معین اور امام ابوداؤد نے کذاب کہا ہے)

ترجمہ: روایت ہے معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے: جس نے عار دلایا اپنے بھائی کو کسی گناہ کے ساتھ نہ مرے گا جب تک کہ اس سے وہ گناہ صادر نہ ہو۔ کہا احمد رحمہ اللہ نے کہ محدثین کا قول ہے کہ مراد اس سے وہ گناہ ہے کہ جس سے وہ شخص توبہ کر چکا ہو یعنی بعد توبہ کے پھر عار نہ دلانا چاہیے۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اور اسناد اس کی متصل نہیں، خالد بن معدان نے نہیں پایا معاذ بن جبل کو اور مروی ہے کہ خالد بن معدان نے ملاقات کی ہے ستر صحابیوں سے رسول اللہ ﷺ کے۔

❀❀❀❀

۵۴۔ باب: لا تظهر الشماتة لاخيك......

اپنے بھائی کی تکلیف پر خوشی کا اظہار نہ کرو

(۲۵۰۶) عَنْ وَاثِلَةَ بْنِ الْأَسْقَعِ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : ((لَا تُظْهِرِ الشَّمَاتَةَ لِأَخِيْكَ فَيَرْحَمَهُ اللّٰهُ وَيَبْتَلِيْكَ)).

ترجمہ: روایت ہے واثلہ بن اسقع رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے: مت ظاہر کرو شماتت اپنے بھائی کے لیے کہ اللہ رحم کرے گا اس پر اور مبتلا کرے گا تجھ کو یعنی اس بلا میں کہ جس پر تو نے شماتت کی تھی۔ اسنادہ ضعیف) تخریج المشکاۃ:۴۸۵۶۔ التحقیق الثانی) وابن حبان فی المجروحین (۲/۲۱۳) وذکرہ السخاوی فی المقاصد الحسنہ (۱۲۹۳) والقضاعی فی مسند الشہاب (۵۹۲) اس میں قاسم بن اُمیہ کا ذکر ابن حبان نے الضعفاء میں کیا ہے اور کہا ہے کہ اس نے حفص بن غیاث سے منکر روایات بیان کی ہیں

فائدہ: یہ حدیث غریب ہے اور مکحول نے سنا ہے واثلہ بن اسقع سے اور انس بن مالک اور ابی ہند داری سے اور بعضوں نے کہا ہے کہ ان کو کسی صحابی سے سماع نہیں مگر ان تین شخصوں سے اور مکحول شامی کی کنیت ابوعبداللہ ہے اور وہ غلام تھے پس آزاد کیے گئے اور مکحول ازدی بصری نے سنا ہے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے اور روایت کرتے ہیں ان سے عمارہ بن زاذان، روایت کی ہم سے علی بن حجر نے انہوں نے اسماعیل بن عیاش سے انہوں نے تمیم سے انہوں نے عطیہ سے کہا انہوں نے کہ بہت سنا میں نے مکحول سے کہ لوگ ان سے کوئی مسئلہ پوچھتے تھے تو وہ کہتے تھے ندانم یعنی میں نہیں جانتا۔

۵۵۔ باب: فی فضل المخالطة مع الصبر علی اذی الناس

لوگوں کی تکلیفوں پر صبر کرتے ہوئے ان سے میل جول رکھنے کی رخصت

(۲۵۰۷) **عَنْ** يَحْيَى بْنِ وَثَّابٍ عَنْ شَيْخٍ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ أُرَاهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ : ((**إِنَّ الْمُسْلِمَ إِذَا كَانَ يُخَالِطُ النَّاسَ وَيَصْبِرُ عَلَى اَذَاهُمْ خَيْرٌ مِنَ الْمُسْلِمِ الَّذِي لَا يُخَالِطُ النَّاسَ وَلَا يَصْبِرُ عَلَى أَذَاهُمْ**)). [اسناده صحيح] سلسلة الاحاديث الصحيحة (٩٣٦) تخريج مشكاة المصابيح (٥٠٨٧)

ترجمہ: روایت ہے یحییٰ بن وثاب سے وہ روایت کرتے ہیں ایک شیخ سے جو اصحاب نبی ﷺ سے ہیں' کہا یحییٰ نے گمان کرتا ہوں میں کہ کہا اس شخص نے فرمایا نبی ﷺ نے: جو مسلمان کہ ملے لوگوں سے اور صبر کرے ان کی تکلیف پر بہتر ہے اس مسلمان سے کہ نہ ملے لوگوں سے اور نہ صبر کرے ان کی تکلیف پر۔

فائدہ : کہا ابن عدی نے گمان کرتا ہوں میں کہ وہ راوی ابن عمر رضی اللہ عنہ ہیں۔

❀❀❀❀

۵۶۔ باب: فی فضل صلاح ذات البین

آپس میں صلح کرانے کی فضیلت

(۲۵۰۸) **عَنْ** أَبِي هُرَيْرَةَ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ : ((**إِيَّاكُمْ وَسُوءَ ذَاتِ الْبَيْنِ فَإِنَّهَا الْحَالِقَةُ**)).

(اسناده حسن) تخريج المشكاة : ٥٠٤١۔ التحقيق الثانی)

ترجمہ: روایت ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: بچو تم آپس کی برائی سے یعنی پھوٹ اور بغض وعداوت سے کہ وہ مونڈنے والی ہیں۔

فائدہ : کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث صحیح ہے غریب ہے اس سند سے اور سوء ذات البین سے مراد عداوت وبغضاء آپس کی' اور یہ جو فرمایا کہ مونڈنے والی ہے یعنی دین کی مونڈنے والی ہے۔

❀❀❀❀

(۲۵۰۹) **عَنْ** أَبِي الدَّرْدَاءِ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ : ((**أَلَا أُخْبِرُكُمْ بِأَفْضَلَ مِنْ دَرَجَةِ الصِّيَامِ وَالصَّلٰوةِ وَالصَّدَقَةِ؟**)) قَالُوا : بَلٰى قَالَ : ((**صَلَاحُ ذَاتِ الْبَيْنِ، فَإِنَّ فَسَادَ ذَاتِ الْبَيْنِ هِيَ الْحَالِقَةُ**)).
(اسناده صحيح) غاية المرام (٤١٤) تخريج المشكاة : ٥٠٣٨۔ التحقيق الثانی)

ترجمہ: روایت ہے ابوالدرداء رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے: کیا خبر نہ دوں میں تم کو ایسی چیز کی جو درجہ میں افضل ہے صیام وصلوۃ وصدقہ؟ سے کہا صحابہؓ نے کیوں نہیں فرمایا آپؐ نے ملاپ اور محبت آپس میں اس لیے کہ پھوٹ آپس کی مونڈنے والی ہے۔

فائدہ: یہ حدیث صحیح ہے اور مروی ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپ نے پھوٹ آپس کی مونڈنے والی ہے نہیں کہتا میں کہ مونڈتی ہے بال کو بلکہ مونڈتی ہے دین کو یعنی استیصال کر دیتی ہے دین کا۔

❀❀❀❀

(۲۵۱۰) **عَنْ** يَعِيشَ بْنِ الْوَلِيدِ أَنَّ مَوْلَى الزُّبَيْرِ حَدَّثَهُ أَنَّ الزُّبَيْرَ بْنَ الْعَوَّامِ حَدَّثَهُ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: **((دَبَّ اِلَيْكُمْ دَآءُ الْاُمَمِ قَبْلَكُمْ: الْحَسَدُ وَالْبَغْضَآءُ هِيَ الْحَالِقَةُ، لَا اَقُوْلُ تَحْلِقُ الشَّعْرَ وَلٰكِنْ تَحْلِقُ الدِّيْنَ وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ! لَا تَدْخُلُوْا الْجَنَّةَ حَتّٰى تُؤْمِنُوْا وَلَا تُؤْمِنُوْا حَتّٰى تَحَابُّوْا، اَفَلَا اُنَبِّئُكُمْ بِمَا يُثَبِّتُ ذٰلِكَ لَكُمْ: اَفْشُوا السَّلَامَ بَيْنَكُمْ))**. (اسناده حسن) التعليق الرغيب: ۳/۱۲۔ الاوراء (۲۳۸)

تخريج مشكلة الفقر (۲۰) غاية المرام (٤١٤) صحيح الادب المفرد (۱۹۷)

ترجمہ: روایت ہے زبیر بن عوام سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: گھس گیا ہے تم میں مرض اگلی امتوں کا یعنی حسد اور بغض اور مونڈنے والا ہے، نہیں کہتا ہوں میں کہ مونڈتا ہے بالوں کو ولیکن مونڈتا ہے دین کو اور قسم ہے اس پروردگار کی کہ میری جان اس کے ہاتھ میں ہے داخل نہ ہوگے تم جنت میں جب تک مومن نہ ہوگے اور مومن نہ ہوگے جب تک آپس میں محبت نہ کرو گے اور بتادوں میں تم کو ایسی چیز کہ جو جمائے تم کو محبت میں رواج دو سلام کو آپس میں۔

❀❀❀❀

۵۷۔ بَابٌ: في عظم الوعيد على البغي وقطيعة الرحم

سرکشی اور قطع رحمی پر بہت بڑی وعید کا بیان

(۲۵۱۱) **عَنْ** أَبِي بَكْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: **((مَا مِنْ ذَنْبٍ اَجْدَرُ اَنْ يُعَجِّلَ اللّٰهُ لِصَاحِبِهِ الْعُقُوْبَةَ فِي الدُّنْيَا مَعَ مَا يَدَّخِرُ لَهُ فِي الْاٰخِرَةِ مِنَ الْبَغْيِ وَقَطِيْعَةِ الرَّحِمِ))**. (صحيح)

ترجمہ: روایت ہے ابوبکرہ رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے: کوئی گناہ لائق تر نہیں کہ سزا اس کے مرتکب کو جلد دنیا میں ملے اور کچھ جمع بھی رہے آخرت میں بغی اور قطع رحم سے زیادہ۔

فائدہ: یہ حدیث صحیح ہے۔

مترجم: یعنی خروج کرنا حاکم اسلام کی اطاعت سے کہ اس کی سزا اللہ تعالیٰ دنیا میں بھی دیتا ہے۔ قتل واسر ونہب اموال وغیرہ سے اور آخرت میں بھی اس پر عذاب ہوگا اور اسی طرح قطع رحم کا حال ہے یعنی ناتے داروں سے بدسلوکی کا بھی یہی منوال ہے۔

❀❀❀❀

(۲۵۱۲) عَنْ عَمْرِوبْنِ شُعَيْبٍ عَنْ جَدِّهِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍوقَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: ((خَصْلَتَانِ مَنْ كَانَتَا فِيْهِ كَتَبَهُ اللّٰهُ شَاكِرًا صَابِرًا، وَمَنْ لَّمْ تَكُوْنَا فِيْهِ لَمْ يَكْتُبْهُ اللّٰهُ، شَاكِرًا وَّلَا صَابِرًا. مَنْ نَظَرَ فِيْ دِيْنِهِ اِلٰى مَنْ هُوَ فَوْقَهٗ فَاقْتَدٰى بِهٖ، وَمَنْ نَظَرَ فِيْ دُنْيَاهُ اِلٰى مَنْ هُوَدُوْنَهٗ فَحَمِدَ اللّٰهَ عَلٰى مَا فَضَّلَهٗ بِهٖ عَلَيْهِ، كَتَبَهُ، اللّٰهُ شَاكِرًا صَابِرًا، وَمَنْ نَظَرَ فِيْ دِيْنِهِ اِلٰى مَنْ هُوَ دُوْنَهٗ وَنَظَرَ فِيْ دُنْيَاهُ، اِلٰى مَنْ هُوَ فَوْقَهٗ فَاَسِفَ عَلٰى مَا فَاتَهٗ مِنْهُ لَمْ يَكْتُبْهُ اللّٰهُ شَاكِرًا وَّلَا صَابِرًا)).

(اسناده ضعيف) سلسلة الاحاديث الضعيفة : ٦٣٣ و ١٩٢٤) اس میں مثنیٰ بن صباح راوی ضعیف ہے۔

ترجمہ: بسند مذکور روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ فرماتے تھے: دو خصلتیں ہیں کہ جس میں ہوں گی لکھے گا اللہ تعالیٰ اسے شاکر اور صابر، اور جس میں نہ ہوں گی نہ لکھے گا اسے شاکر اور نہ صابر، تفصیل ان کی یہ ہے کہ جس نے نظر کی دین میں اس شخص کی طرف جو اس سے بڑھ کر ہے اور پیروی کی اس کی اور نظر کی دنیا میں اس شخص کی طرف جو اس سے کم ہے اور حمد کی اللہ تعالیٰ کی اس فضل پر کہ اس پر ہوا۔ لکھے گا اللہ تعالیٰ اس کو شاکر اور صابر، اور جس نے نظر کی دین میں اپنے سے کم پر اور نظر کی دنیا میں اپنے سے زیادہ پر اور افسوس کیا اس دنیا پر جو اسے نہ ملی نہ لکھے گا اللہ تعالیٰ اس کو شاکر اور نہ صابر۔

مترجم: یعنی دین میں اپنے سے زیادہ پر نظر کرنے سے قصور اپنا معلوم ہوتا ہے اور رغبت مزید عبادت پر ہوتی ہے۔ بخلاف اس کے جو دین میں اپنے سے کم ہو اس پر نظر کرنے سے عجب اور خوش پسندی اپنی نظر میں آتی ہے اور تھوڑی عبادت بھی اپنی بہت دکھائی دیتی ہے اور دنیا میں جو مال ومتاع اپنے سے زیادہ رکھتا ہے اس پر نظر کرنے سے ناشکری اللہ تعالیٰ کی ہوتی ہے اور رغبت تحصیل دنیا کی زیادہ ہوتی ہے اور جو نعمتِ حق اپنے پاس موجود ہے وہ نظر میں حقیر ہو جاتی ہے اور اپنے سے کم پر نظر کرنے سے شکر ہوتا ہے اور نعمت شناسی اللہ تعالیٰ کی حاصل ہوتی ہے اور تھوڑی نعمت بہت نظر آتی ہے۔ انتهى كلام المترجم۔

روایت کی ہم سے موسیٰ بن حزام نے انہوں نے علی بن اسحاق سے انہوں نے عبداللہ سے انہوں نے مثنیٰ بن صباح سے انہوں نے عمرو بن شعیب سے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے اپنے دادا سے انہوں نے نبی ﷺ سے مانند اس کی، یہ حدیث غریب ہے اور نہیں ذکر کیا سوید نے عمرو بن شعیب کے بعد ان کے باپ کا اپنی روایت میں۔

❀❀❀❀

(٢٥١٣) عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : ((اُنْظُرُوْا اِلٰى مَنْ هُوَ اَسْفَلَ مِنْكُمْ وَلَا تَنْظُرُوْا إِلٰى مَنْ هُوَ فَوْقَكُمْ، فَاِنَّه أَجْدَرُ اَنْ لَا تَزْدَرُوا نِعْمَةَ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ)). (اسناده صحيح) الروض النغير (٦٠٤)

تَرْجَمَہ: روایت ہے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے نظیر کرو اس کی طرف جو تم سے کم ہے یعنی نعماءِ دنیوی میں اور مت نظر کرو اس کی طرف جو تم سے زیادہ ہے اس لیے کہ اس میں امید ہے کہ تم حقیر نہ جانو گے اللہ تعالیٰ کی نعمت کو جو تمہارے پاس ہے۔

❀❀❀❀

٥٩۔ بَابٌ: حديث حنظلة......

حنظلہ رضی اللہ عنہ کی حدیث

(٢٥١٤) عَنْ أَبِيْ عُثْمَانَ عَنْ حَنْظَلَةَ الْأُسَيْدِيِّ وَكَانَ مِنْ كُتَّابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ أَنَّهٗ مَرَّبِأَبِيْ بَكْرٍ وَهُوَ يَبْكِيْ فَقَالَ: مَالَكَ يَا حَنْظَلَةُ؟ قَالَ: نَافَقَ حَنْظَلَةُ يَا اَبَابَكْرٍ! نَكُوْنُ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ، يُذَكِّرُنَا بِالنَّارِ وَالْجَنَّةِ كَأَنَّا رَأْىَ عَيْنٍ فَاِذَا رَجَعْنَا عَافَسْنَا الْاَزْوَاجَ وَالضَّيْعَةَ وَنَسِيْنَا كَثِيْرًا قَالَ فَوَاللّٰهِ اِنَّا كَذٰلِكَ اِنْطَلِقْ بِنَا اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ، فَانْطَلَقْنَا فَلَمَّا رَاٰهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((قَالَ مَالَكَ يَا حَنْظَلَةُ؟)) قَالَ نَافَقَ حَنْظَلَةُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! نَكُوْنَ عِنْدَكَ تُذَكِّرُنَا بِالنَّارِ وَالْجَنَّةِ حَتّٰى كَأَنَّا رَأْىَ عَيْنٍ فَاِذَا رَجَعْنَا عَافَسْنَا الْاَزْوَاجَ وَالضَّيْعَةَ وَنَسِيْنَا كَثِيْرًا: قَالَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ: ((لَوْ تَدُوْمُوْنَ عَلَى الْحَالِ الَّذِيْ تَقُوْمُوْنَ بِهَا مِنْ عِنْدِيْ لَصَافَحَتْكُمُ الْمَلٰٓئِكَةُ فِيْ مَجَالِسِكُمْ وَعَلٰى فُرُشِكُمْ وَفِيْ طُرُقِكُمْ وَلٰكِنْ يَاحَنْظَلَةُ سَاعَةً وَسَاعَةً)). (اسناده صحيح) سلسلة الاحاديث الصحيحة (١٩٤٨)

تَرْجَمَہ: روایت ہے ابوعثمان سے کہ حنظلہ اسیدی جو کاتب تھے رسول اللہ ﷺ کے روتے ہوئے گزرے ابوبکر رضی اللہ عنہ پر سو فرمایا ابوبکرؓ نے: کیا ہوا تم کو اے حنظلہ؟ کہا انہوں نے کہ منافق ہو گیا حنظلہ اے ابوبکر اور کیفیت اس کی یوں ہے کہ جب رہتے ہیں ہم رسول اللہ ﷺ کے پاس اور وہ یاد دلاتے ہیں ہم کو دوزخ اور جنت تو گویا ہم آنکھوں سے دیکھتے ہیں پھر جب لوٹتے ہیں ہم ان کے پاس سے اور ملتے ہیں اور مشغول ہوتے ہیں ہم بیبیوں اور سامان دنیوی میں بھول جاتے ہیں ہم بہت کچھ ان نصیحتوں میں سے۔ پس کہا ابوبکرؓ نے قسم ہے اللہ کی ہمارا بھی یہی حال ہے چلو ہمارے ساتھ رسول اللہ ﷺ کی طرف پھر گئے ہم پھر جب دیکھا ان کو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کیا حال ہے تمہارا اے حنظلہ؟ عرض کی کہ حنظلہ منافق ہو گیا یا رسول اللہ! ہوتے ہیں ہم آپؐ کے پاس اور آپ خوف دلاتے ہیں ہم کو نار سے اور امید دلاتے ہیں جنت کی یہاں تک کہ گویا ہم آنکھوں سے دیکھتے ہیں ان دونوں کو یعنی ایسا یقین ہوتا ہے' پھر جب لوٹتے ہیں ہم آپ کے پاس سے اور ملتے ہیں اور اختلاط کرتے ہیں

عورتوں سے اور مشغول ہوتے ہیں سامانِ دنیا میں بھول جاتے ہیں بہت سی باتیں ان میں کی' کہا راوی نے پھر فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کہ اگر تم مداومت کرو اور ہمیشہ رہو اسی حال پر کہ اٹھتے ہو جس حال میں میرے پاس سے تو مصافحہ کریں تم سے فرشتے تمہاری مجلسوں میں اور تمہارے بچھونوں پر اور تمہاری راہوں میں ولیکن اے حنظلہ کوئی گھڑی کیسی ہوتی ہے کوئی کیسی۔

فائدہ : کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

مترجم: یہ کمال ایمان تھا صحابہ ﷺ کا کہ غفلت اور نسیان کو منجملہ نفاق شمار کیا اور اپنے نفس پر نفاق سے ڈرے، سو فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کہ تم دوام حضور کے ساتھ مکلف نہیں مگر ساعت فساعت۔

❁❁❁❁

(۲۰۱۵) عَنِ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ : ((لَا يُؤْمِنُ اَحَدُكُمْ حَتّٰى يُحِبَّ لِأَخِيهِ مَا يُحِبُّ لِنَفْسِهِ)). (اسناده صحيح) سلسلة الاحاديث الصحيحة (۷۳) الروض النضير (۱۲۹)

ترجمہ: روایت ہے انس رضی اللہ عنہ سے کہ نبی ﷺ نے فرمایا مومن کامل نہیں ہوتا کوئی تم میں کا یہاں تک کہ دوست رکھے اپنے بھائی کے لیے جو دوست رکھتا ہے اپنے نفس کے لیے۔

فائدہ : یہ حدیث صحیح ہے۔

(۲۰۱۶) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ : كُنْتُ خَلْفَ النَّبِيِّ ﷺ يَوْمًا فَقَالَ : ((يَا غُلَامُ! اِنِّيْ أُعَلِّمُكَ كَلِمَاتٍ اِحْفَظِ اللّٰهَ يَحْفَظْكَ، اِحْفَظِ اللّٰهِ تَجِدْهُ تُجَاهَكَ إِذَا سَأَلْتَ فَاسْئَلِ اللّٰهِ وَاِذَا اسْتَعَنْتَ فَاسْتَعِنْ بِاللّٰهِ، وَاعْلَمْ أَنَّ الْاُمَّةَ لَوِاجْتَمَعَتْ عَلٰى أَنْ يَّنْفَعُوْكَ بِشَيْءٍ لَّمْ يَنْفَعُوْكَ اِلَّا بِشَيْءٍ قَدْكَتَبَهُ اللّٰهُ لَكَ وَ أَنِ اجْتَمَعُوْا عَلٰى أَنْ يَّضُرُّوْكَ بِشَيْءٍ لَمْ يَضُرُّوْكَ اِلَّا بِشَيْئٌ قَدْكَتَبَهُ اللّٰهُ عَلَيْكَ، رُفِعَتِ الْأَقْلَامُ وَجَفَّتِ الصُّحُفُ)). (اسناده صحيح) (تخريج : مشكوٰة المصابيح ۵۳۰۲ـ ظلال الجنة : ۳۱۶ـ۳۱۸)

ترجمہ: روایت ہے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہا کہ تھا میں پیچھے نبی ﷺ کے ایک دن تو فرمایا آپ ﷺ نے اے لڑکے سکھاؤں میں تجھے چند کلمات یاد رکھ تو اللہ کو کہ وہ یاد رکھے گا تجھ کو یاد رکھ اللہ کو کہ پاوے گا تو اس کو اپنے آگے اور جب مانگے تو مانگ اللہ تعالیٰ سے اور جب مدد چاہے تو مدد چاہ اللہ تعالیٰ سے اور جان تو کہ اگر لوگ ہو جائیں اس پر کہ نفع پہنچائیں تجھ کو کچھ تو ہرگز نہ پہنچا سکیں گے مگر اتنا کہ لکھا ہے اسے اللہ تعالیٰ نے تیرے لیے اور اگر مجتمع ہو جائیں اس پر کہ ضرر پہنچائیں تجھ کو کچھ تو ضرر نہ پہنچا سکیں گے تجھ کو مگر اتنا کہ اللہ تعالیٰ نے لکھا ہے تیرے لیے، اٹھا لیے گئے قلم اور سوکھ گئے صحیفے یعنی کتابت تقدیر کی۔

فائدہ : یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

مترجم: یاد رکھنا بندہ کا اللہ کو ذکر لسان اور جان ہے اور اطاعت اور فرمانبرداری اس کی اور یاد رکھنا اللہ کا بندہ کو بچانا ہے اسے معاصی

سے اور توفیق خیر بخشنا اس کا اور مدد واعانت کرنی اس کی تو ائب ومصائب میں اور فرمایا جب مانگے تو مانگ اللہ تعالیٰ سے، اس میں رد ہوا ان مبتدعین ومشرکین پر جو اولیاء وانبیاء سے اپنی حاجات طلب کرتے ہیں اور دعائیں کرتے ہیں اور دور دور سے ان کو پکارتے ہیں اور ان کی تائید اور مدد کی امید پر نذریں نیاز کرتے ہیں کوئی پڑھتا ہے یا شیخ عبدالقادر جیلانی شیئاللہ کوئی کہتا ہے یا سید احمد مدد دے کوئی کہتا ہے یا علی مدد یا پیر مدد حالانکہ یہ سب عاجز ہیں اللہ تعالیٰ کے روبرو اور ایک ذرہ نفع وضرر پر اختیار نہیں رکھتے قولہٗ اٹھالیے گئے قلم یہ کنایہ ہے تقدیر کے تمام ہو جانے سے اور اس سے فراغت تام حاصل ہونے سے۔

❀❀❀❀

٦٠۔ باب: حدیث اعقلها وتوكل

حدیث کہ اونٹنی کو باندھ اور بھروسہ کر

(٢٠١٧) **حَدَّثَنَا** الْمُغِيرَةُ ابْنُ أَبِي قُرَّةَ السَّدُوسِيُّ قَالَ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ قَالَ رَجُلٌ: يَارَسُوْ لَ اللّٰهِ! أَعْقِلُهَا وَأَتَوَكَّلُ أَوْ أُطْلِقُهَا وَأَتَوَكَّلُ قَالَ : **((اَعْقِلْهَا وَتَوَكَّلْ))**. (اسناده حسن) تخريج المشكلة : (٢٢)

ترجمہ: ہم سے مغیرہ بن ابوقرہ نے بیان کیا کہا سنا میں نے انس رضی اللہ عنہ سے کہ ایک مرد نے کہا یارسول اللہ! کیا باندھوں میں پیر اونٹ کا اور توکل کروں یا اس کو چھوڑ کر توکل کروں؟ فرمایا آپ نے اونٹ کا پیر باندھ اور توکل کر۔

فائدہ: کہا عمرو بن علی نے کہا یحییٰ نے اور یہ میرے نزدیک حدیث منکر ہے کہا ابوعیسیٰ نے یہ حدیث غریب ہے انس کی روایت سے نہیں جانتے ہم مگر اسی سند سے اور مروی ہوئی ہے عمرو بن امیہ ضمری سے انہوں نے روایت کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مانند اس کے۔

مترجم: اس حدیث سے معلوم ہوا کہ توکل ترکِ اسباب کا نام نہیں ہے جیسے بعض لوگوں نے سمجھا ہے بلکہ توکل یہی ہے کہ اسباب کو بجالا کر مسبب الاسباب پر بھروسہ کرنا اور نظر اور اعتماد اسباب پر نہ کرنا۔

❀❀❀❀

(٢٠١٨) **عَنْ** أَبِي الْحَوْرَاءِ السَّعْدِيِّ قَالَ: قُلْتُ لِلْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ مَاحَفِظْتَ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ؟ قَالَ : حَفِظْتُ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ: **((دَعْ مَا يَرِيْبُكَ إِلٰى مَا لَا يَرِيْبُكَ، فَإِنَّ الصِّدْقَ طُمَأْنِيْنَةٌ وَإِنَّ الْكَذِبَ رِيْبَةٌ))** وَفِي الْحَدِيْثِ قِصَّةٌ. (اسناده صحيح) الارواء: ١٢ و ٢٠٧٤ ـ الظلال : ١٧٩ ـ الروض النضير : ١٥٢)

ترجمہ: روایت ہے ابوالحوراء سعدی سے کہا انہوں نے حسن بن علی سے، کیا یاد کیا تم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے؟ فرمایا انہوں نے کہ یاد کیا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپ نے چھوڑ دے وہ چیز کہ شک میں ڈالے تجھ کو طرف اس چیز کے کہ شک میں نہ ڈالے تجھ کو اس لیے کہ صدق اطمینان ہے دل میں اور کذب اضطراب ہے، اور اس حدیث میں ایک قصہ ہے۔

فائدہ : یہ حدیث صحیح ہے اور ابوالحوراء کا نام ربیعہ بن شیبان ہے روایت کی ہم سے محمد بن بشار نے انہوں نے محمد بن جعفر سے انہوں نے شعبہ سے انہوں نے برید سے مانند اس کے۔

مترجم: یعنی چھوڑ دے شک کی بات کو جیسے محرمات کو چھوڑ دیا تو نے کہ جس میں شک نہیں اور صدق پر دل مطمئن ہو جاتا ہے اور قلب کو تسلی ہو جاتی ہے اور کذب میں اضطراب اور بے قراری اور دل میں حرکت رہتی ہے۔

❀❀❀❀

(۲۵۱۹) عَنْ جَابِرٍ قَالَ: ذُكِرَ رَجُلٌ عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ بِعِبَادَةٍ وَّاجْتِهَادٍ، وَذُكِرَ آخَرُ بِرِعَةٍ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((لَا يُعْدَلُ بِالرِّعَةِ)). (اسناده ضعيف) سلسلة الاحاديث (الضعيفة: ٤٨١٧) (اس میں محمد بن عبدالرحمٰن مجهول راوی ہے)

ترجمہ: روایت ہے جابر رضی اللہ عنہ سے کہا ذکر کیا گیا ایک مرد کا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے ساتھ عبادت اور ریاضت کے اور ذکر کیا گیا دوسرے کا ساتھ ورع کے سو فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے: برابر نہیں کی جاتی ہے کوئی عبادت ساتھ ورع کے۔

فائدہ : یہ حدیث غریب ہے نہیں جانتے ہم اسے مگر اسی وجہ سے۔

مترجم: اس حدیث سے فضیلت ورع کی معلوم ہوئی اور ورع یہی ہے کہ آدمی شبہات سے بچے اس خوف سے کہ محرمات میں نہ پڑے اور چونکہ شر سے بچنا مقدم ہے اس لیے عبادت کثیرہ کی کچھ حقیقت نہیں ورع قلیل کے آگے اور مثال اس کی یہ ہے کہ ایک مریض پرہیز کرتا ہوا گرچہ دوا کا کم استعمال کرے اکثر تندرست ہو جاتا ہے اور دوسرا اگرچہ دوا بہت کرے مگر بد پرہیزی اختیار کرے تو دوا ضائع ہوتی ہے اور مرض بڑھتا ہے۔

❀❀❀❀

(۲۵۲۰) عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَنْ أَكَلَ طَيِّبًا وَعَمِلَ فِي سُنَّةٍ وَأَمِنَ النَّاسُ بَوَائِقَهُ دَخَلَ الْجَنَّةَ)). فَقَالَ رَجُلٌ: يَارَسُولَ اللّٰهِ! إِنَّ هٰذَا الْيَوْمَ فِي النَّاسِ لَكَثِيرٌ۔ قَالَ: ((فَسَيَكُونُ فِي قُرُونٍ بَعْدِي)).

(اسناده ضعيف) تخريج (المشكاة: ١٧٨۔ التعليق الرغيب: ١/٤١) (اس میں ابی بشر راوی مجہول ہے)

ترجمہ: روایت ہے ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جس نے کھایا حلال اور عمل کیا سنت پر اور امن میں رہے لوگ اس کے شر سے داخل ہوا جنت میں، سو عرض کی ایک شخص نے یا رسول اللہ ایسے لوگ تو اس زمانہ میں بہت ہیں، آپ نے فرمایا: میرے بعد کے زمانوں میں بھی ہوں گے۔

فائدہ : یہ حدیث غریب ہے نہیں جانتے ہم اسے مگر اسی سند سے اسرائیل کی روایت سے روایت کی، ہم سے عباس نے انہوں نے یحییٰ سے انہوں نے اسرائیل سے انہوں نے ہلال بن مقلاص سے مانند حدیث قبیصہ کے جو اسرائیل سے مروی ہے۔

❀❀❀❀

(۲۵۲۱) عَنْ مُعَاذٍ الْجُهَنِيِّ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ : ((مَنْ أَعْطَى لِلّٰهِ وَمَنَعَ لِلّٰهِ وَأَحَبَّ لِلّٰهِ وَأَبْغَضَ لِلّٰهِ وَأَنْكَحَ لِلّٰهِ، فَقَدِاسْتَكْمَلَ إِيْمَانَهُ)). (اسناده حسن) سلسلة الاحاديث الضحيحة : ۱/۱۱۳)

ترجمہ: روایت ہے معاذ جہنی سے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: جس نے دیا اللہ کے لیے اور روکا اللہ کے لیے اور محبت کی اللہ کے لیے اور عداوت کی اللہ کے لیے اور نکاح کیا اللہ کے لیے سو پورا ہو گیا ایمان اس کا۔ (صحیح) الصحیحۃ:۱۷۳۶)

❀❀❀❀

(۲۵۲۲) عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ : ((أَوَّلُ زُمْرَةٍ تَدْخُلُ الْجَنَّةَ عَلٰى صُورَةِ الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ، وَالثَّانِيَةُ عَلَى لَوْنِ أَحْسَنِ كَوْكَبٍ دُرِّيٍّ فِي السَّمَاءِ لِكُلِّ رَجُلٍ مِنْهُمْ زَوْجَتَانِ عَلَى كُلِّ زَوْجَةٍ سَبْعُوْنَ حُلَّةً يَبْدُو مُخُّ سَاقِهَا مِنْ وَرَائِهَا)).

(اسناده صحيح) سلسلة الاحاديث الصحيحة: ۱۷۳۶)

ترجمہ: ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا پہلا گروہ جو جنت میں داخل ہوگا ان کے چہرے چودھویں رات کے چاند کی طرح ہوں گے اور دوسرے گروہ کے (چہرے) آسمان میں جو بہت خوبصورت ستارہ ہے ان کے رنگ پر ہوں گے۔ان میں سے ہر مرد کے لئے دو بیویاں ہوں گی، اور ہر بیوی پر ستر جوڑے ہوں گے اس میں سے اس کی پنڈلی کی ہڈی کا گودا باہر سے نظر آئے گا۔

❀❀❀

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

ابواب الصفة الجنة

عن رسول اللہ ﷺ

(المعجم ٣٦) جنت کے بیان میں (تحفة ٣٢)

مقدمه من المترجم: جنت اصل لغت میں بمعنی چھپانے کے ہے اور ترکیب ان حروف کی ستر و اخفا کے واسطے ہے چنانچہ جنین بھی اسی سے مشتق ہے کہ بطن مادر میں پوشیدہ ہے اور جنون بھی اس سے نکلا ہے کہ وہ عقل کو چھپانے والا ہے اور جنان بھی کہ بمعنی قلب ہے کہ سینہ میں پوشیدہ ہے اور جنت نام ہوگیا سایہ دار درختوں کا کہ وہ بھی اپنے ماتحت کی زمین کو چھپاتے ہیں یا اپنے جوانب کو مستور کر دیتے ہیں بعد اس کے نام ہوگیا بستان و باغ کا کہ درختان سایہ دار رکھتا ہو۔ اور اصطلاح شرع میں نام ہے دار الثواب کا جیسے جہنم نام ہے دَارُ الْعَذَابُ کا اور صراح میں کہا ہے کہ جنت باغ و بہشت ہے انتہی۔ اور جنت کو جنت اس لیے کہا کہ وہ بھی نظر خلائق سے پوشیدہ ہے چنانچہ اس سے ہے قول اللہ تعالیٰ کا ﴿ جَنَّ عَلَيْهِ اللَّيْلُ ﴾ یعنی ڈھانپا اس کو رات نے اور جن کو جن کہا ہے اسی لیے کہ وہ نظر انس سے مستور و مختفی ہیں اور اسی سے ہے حدیث ولی دفنه ﷺ وَاجْنَانَهٗ عَلِي وَعَبَّاسُ یعنی متولی ہوئے آپ کے دفن و اخفا کے علی رضی اللہ عنہ اور عباس رضی اللہ عنہ اور اسی لیے قبر کو جنانٌ کہتے ہیں کہ وہ مردوں کو چھپاتی ہے اور اس سے ہے قول اللہ تعالیٰ کا ﴿ اِتَّخَذُوْا اَيْمَانَهُمْ جُنَّةً ﴾ یعنی ٹھہرایا منافقوں نے اپنے قسموں کو ستر اور اسی سے ہے حدیث اِنَّمَا الْاِمَامُ جَنَّةٌ یعنی امام موجب ستر ہے اور اسی سے ہے جَنَّةٌ کہ بمعنی سپر ہے اس لیے کہ وہ بھی چھپاتی اور بچاتی ہے اہل اپنے کو شمشیر و تیر سے (مجمع) اور قرآن عظیم الشان میں جو تعریف و توصیف جنت کی وارد ہوئی ہے اگر تمام جہان کے عقلاء اور نبلاء جمع ہو کر ہزاروں برس فکر و تدبر

کریں ممکن نہیں کہ اس سے بہتر یا برابر اس کے کوئی مکان قیاس میں آسکے چنانچہ خلاصہ اس کا ہم اس مقام میں تحریر کرتے ہیں اور جمیع صفات قرانیہ دو قسم ہیں ایک ثبوتی دوسرے سلبی۔ اول ہم ذکر کرتے ہیں ثبوتی کو بعد اس کے سلبی کو دو فصلوں میں۔

❀❀❀❀

فصل اول

دو صفات ثبوتیہ جنت کہ قرآن عظیم الشان بہ تبیان آں پرداختہ است

اللہ تعالیٰ نے دار الثواب کو جنت فرمایا اَنَّ لَهُمْ جَنَّاتٍ تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهَارُ اور روضہ بھی فَهُمْ فِیْ رَوْضَةٍ یُّحْبَرُوْنَ اور جنت عالیہ فِیْ جَنَّةٍ عَالِیَةٍ اور ماکولات میں سے ذکر کیا ہے آٹھ چیزوں کا فواکہ لَهُمْ فِیْهَا فَاکِهَةٌ وَلَهُمْ مَا یَدَّعُوْنَ وَفَاکِهَةٍ کَثِیْرَةٍ لَّا مَقْطُوْعَةٍ وَّلَا مَمْنُوْعَةٍ سدر فِیْ سِدْرٍ مَّخْضُوْدٍ موز وَطَلْحٍ مَّنْضُوْدٍ خوشہا قُطُوْفُهَا دَانِیَةٌ ثمرات کُلَّمَا رُزِقُوْا مِنْهَا مِنْ ثَمَرَةٍ رِّزْقًا قَالُوْا هٰذَا الَّذِیْ رُزِقْنَا مِنْ قَبْلُ لحم طیر یعنی گوشت پرندوں کا وَلَحْمِ طَیْرٍ مِّمَّا یَشْتَهُوْنَ اور صبح و شام اس کا وقت بیان فرمایا کہ اکثر بلاد متوسط میں متنعمین کی عادت یہی ہے وَلَهُمْ رِزْقُهُمْ فِیْهَا بُکْرَةً وَّعَشِیًّا اور نخل و رمان فِیْهَا فَاکِهَةٌ وَنَخْلٌ وَ رُمَّانٌ اور مشروبات کے ذیل میں بارہ چیزوں کا ذکر فرمایا اَنَّ لَهُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ اور تفصیلاً فِیْهَا اَنْهٰرٌ مِنْ مَّآءٍ غَیْرِ آسِنٍ وَاَنْهَارٌ مِنْ لَّبَنٍ لَّمْ یَتَغَیَّرْ طَعْمُهٗ وَاَنْهَارٌ مِنْ خَمْرٍ لَّذَّةٍ لِّلشَّارِبِیْنَ وَاَنْهٰرٌ مِنْ عَسَلٍ مُّصَفًّی اور تفجیر ان کی عَیْنًا یَّشْرَبُ بِهَا عِبَادُ اللّٰهِ یُفَجِّرُوْنَهَا تَفْجِیْرًا اور جریان ان کا فِیْهَا عَیْنٌ جَارِیَةٌ اور سکوب پانی کا وَمَآءٍ مَّسْکُوْبٍ اور اسماء ان کے ذکر کیا سلسبیل کو عَیْنًا فِیْهَا تُسَمّٰی سَلْسَبِیْلًا اور تسنیم کو وَمِزَاجُهٗ مِنْ تَسْنِیْمٍ عَیْنًا یَّشْرَبُ بِهَا الْمُقَرَّبُوْنَ اور ذکر کیا تین کاسوں کا، کاس معین یُطَافُ عَلَیْهِمْ بِکَأْسٍ مِنْ مَّعِیْنٍ اور کاس کافور اِنَّ الْاَبْرَارَ یَشْرَبُوْنَ مِنْ کَأْسٍ کَانَ مِزَاجُهَا کَافُوْرًا اور کاس زنجبیل وَیُسْقَوْنَ فِیْهَا کَأْسًا کَانَ مِزَاجُهَا زَنْجَبِیْلًا اور سقایت میں وَسَقٰهُمْ رَبُّهُمْ شَرَابًا طَهُوْرًا۔

اور مشربات کے ختم میں یُسْقَوْنَ مِنْ رَّحِیْقٍ مَّخْتُوْمٍ خِتَامُهٗ مِسْكٌ اور متاع خانگی میں سے ذکر کیا ❶ اکواب ❷ اباریق ❸ و کاس کا بِاَکْوَابٍ وَّاَبَارِیْقَ وَکَأْسٍ مِنْ مَّعِیْنٍ اور ثیاب و حلیہ کا عَالِیَهُمْ ثِیَابُ سُنْدُسٍ خُضْرٌ وَاِسْتَبْرَقٌ وَحُلُّوْا اَسَاوِرَ مِنْ فِضَّةٍ اور ارائک کا مُتَّکِئِیْنَ فِیْهَا عَلَی الْاَرَائِكِ اور عَلَی الْاَرَائِكِ یَنْظُرُوْنَ اور هُمْ وَاَزْوَاجُهُمْ فِیْ ظِلَالٍ عَلَی الْاَرَائِكِ مُتَّکِئُوْنَ اور فرشوں کا مُتَّکِئِیْنَ عَلٰی فُرُشٍ بَطَائِنُهَا مِنْ اِسْتَبْرَقٍ۔ وَفُرُشٍ مَّرْفُوْعَةٌ اور زرابی کا وَزَرَابِیُّ مَبْثُوْثَةٌ اور نمارق کا وَنَمَارِقُ مَصْفُوْفَةٌ اور لباس کا وَلِبَاسُهُمْ فِیْهَا حَرِیْرٌ اور صحاف کا یُطَافُ عَلَیْهِمْ بِصِحَافٍ مِّنْ ذَهَبٍ وَّاَکْوَابٍ اور رفرف و عبقری کا مُتَّکِئِیْنَ عَلٰی رَفْرَفٍ خُضْرٍ وَعَبْقَرِیٍّ حِسَانٍ اور اساور اور لولو کا یُحَلَّوْنَ فِیْهَا مِنْ اَسَاوِرَ مِنْ ذَهَبٍ وَّلُؤْلُؤًا اور مکانوں سے ابواب کا جَنّٰتِ عَدْنٍ مُّفَتَّحَةً لَّهُمُ الْاَبْوَابُ اور غرفوں کا وَهُمْ فِی الْغُرُفٰتِ اٰمِنُوْنَ اور اُولٰٓئِكَ یُجْزَوْنَ الْغُرْفَةَ بِمَا صَبَرُوْا۔

اور مساکن وَمَسَاكِنَ طَيِّبَةً فِي جَنّٰتِ عَدْنٍ اور امن کا مقام اِنَّ الْمُتَّقِيْنَ فِيْ مَقَامٍ اَمِيْنٍ اور ساکنان جنت سے ازواج اہل جنت کے وَلَهُمْ فِيْهَا اَزْوَاجٌ مُّطَهَّرَةٌ اور حور وَزَوَّجْنٰهُمْ بِحُوْرٍ عِيْنٍ اور بیان کی حیا ان کی وَعِنْدَهُمْ قَاصِرَاتُ الطَّرْفِ عِيْنٌ كَاَنَّهُنَّ بَيْضٌ مَّكْنُوْنٌ اور رنگ بدن ان کا كَاَنَّهُنَّ الْيَاقُوْتُ وَالْمَرْجَانُ كَاَنَّهُنَّ بَيْضٌ مَّكْنُوْنٌ وَحُوْرٌ عِيْنٌ كَاَمْثَالِ اللُّؤْلُؤِ الْمَكْنُوْنِ اور ہم عمری ان کی فَجَعَلْنٰهُنَّ اَبْكَارًا عُرُبًا اَتْرَابًا لِّاَصْحٰبِ الْيَمِيْنِ اور سایہ پروردگی ان کی حُوْرٌ مَّقْصُوْرَاتٌ فِي الْخِيَامِ اور بکارت ان کی فَجَعَلْنٰهُنَّ اَبْكَارًا اور لَمْ يَطْمِثْهُنَّ اِنْسٌ قَبْلَهُمْ وَلَا جَآنٌّ اور حسن ان کا فِيْهِنَّ خَيْرَاتٌ حِسَانٌ اور تکعب ان کا وَكَوَاعِبَ اَتْرَابًا اور پیار ان کا اپنے شوہروں پر عُرُبًا اَتْرَابًا اور نشو ونما ان کا بطور عجیب برخلاف دوسری مخلوقات کے اِنَّآ اَنْشَاْنٰهُنَّ اِنْشَآءً اَيْ اِنْشَآءً عَجِيْبًا غَرِيْبًا اور تزویج ان کی غیبی طور پر وَزَوَّجْنٰهُمْ بِحُوْرٍ عِيْنٍ اور ذکر کیا ساکنان جنت سے غلامان کو وَيَطُوْفُ عَلَيْهِمْ غِلْمَانٌ لَّهُمْ كَاَنَّهُمْ لُؤْلُؤٌ مَّكْنُوْنٌ اور ولدان کو وَيَطُوْفُ عَلَيْهِمْ وِلْدَانٌ مُّخَلَّدُوْنَ اور تشبیہ دی لؤلؤ منثور سے اِذَا رَاَيْتَهُمْ حَسِبْتَهُمْ لُؤْلُؤًا مَّنْثُوْرًا اور خازن کو وَقَالَ لَهُمْ خَزَنَتُهَا سَلَامٌ عَلَيْكُمْ طِبْتُمْ فَادْخُلُوْهَا خٰلِدِيْنَ.

جنتیوں کے افعال واحوال سے ذکر کیا نضرت وسرور کو وَلَقّٰهُمْ نَضْرَةً وَّسُرُوْرًا اور حمد باری تعالیٰ کی اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ هَدٰنَا لِهٰذَا وَمَا كُنَّا لِنَهْتَدِيَ لَوْلَا اَنْ هَدٰنَا اللّٰهُ وَاٰخِرُ دَعْوٰهُمْ اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ وَقَالُوا الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ اَذْهَبَ عَنَّا الْحَزَنَ اور سلام اللہ تعالیٰ کا ان پر سَلَامٌ قَوْلًا مِّنْ رَّبٍّ رَّحِيْمٍ اور سلام خزنہ جنت کا ان پر وَقَالَ لَهُمْ خَزَنَتُهَا سَلَامٌ عَلَيْكُمْ طِبْتُمْ فَادْخُلُوْهَا خٰلِدِيْنَ اور سلام دوسرے فرشتوں کا ان پر وَالْمَلٰٓئِكَةُ يَدْخُلُوْنَ عَلَيْهِمْ مِّنْ كُلِّ بَابٍ، سَلَامٌ عَلَيْكُمْ بِمَا صَبَرْتُمْ فَنِعْمَ عُقْبَى الدَّارِ اور ان کا سلام آپس میں وَتَحِيَّتُهُمْ فِيْهَا سَلَامٌ لَا يَسْمَعُوْنَ فِيْهَا لَغْوًا اِلَّا سَلٰمًا، وَيُلَقَّوْنَ فِيْهَا تَحِيَّةً وَّسَلَامًا کلام ان کا آپس میں اِنَّ اَصْحٰبَ الْجَنَّةِ الْيَوْمَ فِيْ شُغُلٍ فٰكِهُوْنَ اور جھانکنا ان کا اہل نار پر فَاطَّلَعَ فَرَاٰهُ فِيْ سَوَآءِ الْجَحِيْمِ اور پکارنا ان کا دوزخیوں کو وَنَادٰٓى اَصْحٰبُ الْجَنَّةِ اَصْحٰبَ النَّارِ الآية اور ہنسنا ان کا کفار پر فَالْيَوْمَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مِنَ الْكُفَّارِ يَضْحَكُوْنَ اور مطلق ہنسی خوشی ان کی وُجُوْهٌ يَّوْمَئِذٍ مُّسْفِرَةٌ ضَاحِكَةٌ مُّسْتَبْشِرَةٌ اور عیش خوش ان کا فَهُوَ فِيْ عِيْشَةٍ رَّاضِيَةٍ اور خلود ان کا هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ، خٰلِدِيْنَ فِيْهَا اَبَدًا اور صاف دلی ان کی آپس میں وَنَزَعْنَا مَا فِيْ صُدُوْرِهِمْ مِّنْ غِلٍّ اِخْوَانًا عَلٰى سُرُرٍ مُّتَقٰبِلِيْنَ اور راضی ہونا باری تعالیٰ شانہ کا ان سے وَرِضْوَانٌ مِّنَ اللّٰهِ اَكْبَرُ اور رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَرَضُوْا عَنْهُ اور نظر کرنا ان کا اس تعالیٰ شانہ کی طرف چشم سر سے بجہت فوق میں وُجُوْهٌ يَّوْمَئِذٍ نَّاضِرَةٌ اِلٰى رَبِّهَا نَاظِرَةٌ یہ ہیں صفات ثبوتیہ جنت اور اہل جنت کے کہ قرآن عظیم الشان نے ان کو مقامات متعددہ میں اسالیب مختلفہ سے بیان فرمایا اور عبارات بلیغہ اور تعبیرات مانوسہ فصیحہ سے اس کا اثبات کیا کہ گوش ہوش سامعین کے اس سے پرشوق ہیں اور کلام حافظین کی اس سے پرذوق ہزاروں نے اس مژدہ کے استماع سے جام شہادت پی لیے اور لاکھوں بصدور یاضت وعبادت جی لیے غرض شوق نے مومنوں کو بے قرار کیا اور اشتیاق نے پر از اضطرار۔ بیت

نہ تنہا عشق از دیدار خیزد　　بسا کین دولت از گفتار خیزد

فصل دوئم

در صفات سلبیہ جنت کے قرآن عظیم الشان بہ نفی آں پرداختہ است

اور وہ بارہ چیزیں ہیں کہ قرآن نے دامن جنت کو اس سے پاک کیا اور برأت ساخت اہل جنت کی ان چیزوں سے فرمائی اس میں لغو ہے چنانچہ فرمایا لَا تَسْمَعُ فِيهَا لَاغِيَةً، لَا يَسْمَعُونَ فِيهَا لَغْوًا إِلَّا سَلَامًا اور مرگ لَا يَذُوقُونَ فِيهَا الْمَوْتَ إِلَّا الْمَوْتَةَ الْأُولَى اور جوع اور عریانی إِنَّ لَكَ أَلَّا تَجُوعَ فِيهَا وَلَا تَعْرَى اور تشنگی اور دھوپ وَأَنَّكَ لَا تَظْمَأُ فِيهَا وَلَا تَضْحَى اور کذب لَا يَسْمَعُونَ فِيهَا لَغْوًا وَلَا كِذَّابًا اور تاثیم یعنی گناہ کی بات لَا يَسْمَعُونَ فِيهَا لَغْوًا وَلَا تَأْثِيمًا إِلَّا قِيلًا سَلَامًا سَلَامًا اور سردی اور گرمی لَا يَرَوْنَ فِيهَا شَمْسًا وَلَا زَمْهَرِيرًا اور تکلیف اس میں اور خروج اس سے لَا يَمَسُّهُمْ فِيهَا نَصَبٌ وَمَا هُمْ مِنْهَا بِمُخْرَجِينَ یہ صفات ہیں جنت کے کہ وارد ہوئے ہیں قرآن عظیم الشان میں اور نہ پائے گا تو اکثر مقام میں اس اختصار کے ساتھ تفصیل اس کی کہ موفق ہوا یہ فقیر اس کے بیان کے ساتھ اللہ تعالیٰ کے فضل عمیم سے واللہ ذوالفضل العظیم اور مزید تفصیل اس کی وارد ہوئی ہے احادیث میں یا اقوال مفسرین میں پائے گا تو اسے ابواب ذیل میں انشاء اللہ تعالیٰ انتہیٰ قول المترجم بفضل خالق المتمم۔

١۔ بَابُ: مَا جَاءَ فِي صِفَةِ شَجَرِ الْجَنَّةِ

جنت کے درختوں کی صفت کے بیان میں

(٢٥٢٣) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ أَنَّهُ قَالَ: ((إِنَّ فِي الْجَنَّةِ لَشَجَرَةً يَسِيرُ الرَّاكِبُ فِي ظِلِّهَا مِائَةَ عَامٍ)).

ترجمہ: روایت ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کہ جنت میں ایک درخت ایسا ہے کہ چلا جائے سوار اس کے سایہ میں سو برس تک۔ (اسنادہ صحیح)

فائدہ: اس باب میں انس اور ابی سعید رضی اللہ عنہما سے بھی روایت ہے یہ حدیث صحیح ہے۔

❀❀❀❀

(٢٥٢٤) عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((فِي الْجَنَّةِ شَجَرَةٌ يَسِيرُ الرَّاكِبُ فِي ظِلِّهَا مِائَةَ عَامٍ لَا يَقْطَعُهَا. قَالَ: وَذٰلِكَ الظِّلُّ الْمَمْدُودُ)). (اسناده صحيح)

ترجمہ: روایت ہے ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: جنت میں ایسے درخت ہیں کہ چلا جائے سوار اس کے سایہ میں سو برس تک اور پورا نہ ہو سایہ اس کا فرمایا آپ نے: مراد ظل ممدود سے جو قرآن میں مذکور ہے وہی سایہ ہے۔

❀❀❀❀

(۲۵۲۵) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : ((مَا فِي الْجَنَّةِ شَجَرَةٌ اِلَّا وَسَاقُهَا مِنْ ذَهَبٍ)).

(اسناده صحيح) (التعليق الرغيب: ٤/٢٥٧)

ترجمہ: روایت ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے: جنت میں کوئی درخت ایسا نہیں کہ جس کا تنا سونے کا نہ ہو۔

فائدہ: یہ حدیث غریب ہے حسن ہے۔

مترجم: ایک روایت میں آیا ہے کہ یسیر الراکب الجواد المضمر السریع یعنی اگر چلے سوار مضمر گھوڑے کا تیز رو سو برس تک تو بھی قطع نہ کرے مسافت اس کے ظل کی اور مضمر وہ گھوڑا ہے کہ جس کو اول دانہ چارہ دے کر خوب موٹا تازہ کریں اور بعد اس کے بتدریج خوراک اس کی کم کریں کہ دبلا ہو مگر قوت غذائے سابق کے باقی رہے اور بدن ہلکا ہو جائے اور اس کے برابر کوئی گھوڑا دوڑ نہیں سکتا اور مراد سایہ درخت سے وہ مقام ہے جہاں تک اس کی شاخیں پھیلی ہوں اور اعضا منتشر ہوں۔ (نووی)

❁❁❁❁

بَابُ: مَا جَآءَ فِي صِفَةِ الْجَنَّةِ وَنَعِيمِهَا

جنت اور اس کی نعمتوں کی صفت کے بیان میں

(۲۵۲۶) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ : قُلْنَا يَارَسُوْلَ اللّٰهِ! مَا لَنَا اِذَا كُنَّا عِنْدَكَ رَقَّتْ قُلُوْبُنَا، وَزَهِدْنَا وَكُنَّا مِنْ اَهْلِ الْآخِرَةِ، فَاِذَا خَرَجْنَا مِنْ عِنْدِكَ فَآنَسْنَا أَهَالِيْنَا وَشَمَمْنَا الْاَوْلَادَ اَنْكَرْنَا اَنْفُسَنَا؟ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : ((لَوْ اَنَّكُمْ تَكُوْنُوْنَ اِذَا خَرَجْتُمْ مِنْ عِنْدِي كُنْتُمْ عَلٰى حَالِكُمْ ذٰلِكَ لَزَارَتْكُمُ الْمَلَائِكَةُ فِيْ بُيُوْتِكُمْ، وَلَوْلَمْ تُذْنِبُوْا لَجَآءَ اللّٰهُ بِخَلْقٍ جَدِيْدٍ كَيْ يُذْنِبُوْا فَيَغْفِرَلَهُمْ)). قَالَ: قُلْتُ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ! مِمَّ خُلِقَ الْخَلْقُ؟ قَالَ: ((مِنَ الْمَآءِ)). قُلْتُ الْجَنَّةُ مَا بِنَاؤُهَا؟ قَالَ: ((مِنْ فِضَّةٍ وَلَبِنَةٌ مِّنْ ذَهَبٍ، وَمِلَاطُهَا الْمِسْكُ الْأَذْفَرُ وَحَصْبَاؤُهَا اللُّؤْلُؤُ وَالْيَاقُوْتُ وَتُرْبَتُهَا الزَّعْفَرَانُ مَنْ يَدْخُلُهَا يَنْعَمُ لَايَبْأَسُ وَيَخْلُدُ لَا يَمُوْتُ وَلَا تَبْلٰى ثِيَابُهُمْ) وَلَا يَفْنٰى شَبَابُهُمْ)). ثُمَّ قَالَ: ((ثَلَاثَةٌ لَا يُرَدُّ دَعْوَتُهُمُ الْإِمَامُ الْعَادِلُ وَالصَّائِمُ حِيْنَ يُفْطِرُ وَدَعْوَةُ الْمَظْلُوْمِ يَرْفَعُهَا فَوْقَ الْغَمَامِ، وَيُفْتَحُ لَهَا اَبْوَابُ السَّمَآءِ وَيَقُوْلُ الرَّبُّ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى: وَعِزَّتِيْ لَأَنْصُرَنَّكَ وَلَوْ بَعْدَ حِيْنٍ)).

ترجمہ: روایت ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہا عرض کی ہم نے کہ اے اللہ کے رسول ﷺ کیا حال ہے ہمارا کہ جب ہوتے ہیں ہم آپ کی خدمت میں نرم رہتے ہیں دل ہمارے اور بیزار ہوتے ہیں ہم آپ یعنی دنیا سے اور ہوتے ہیں ہم اہل آخرت سے پھر جب کہ ہم نکل جاتے ہیں آپ کے پاس سے اور انس کرتے ہیں ہم اپنے گھر والوں سے اور سونگھتے ہیں یعنی پیار کرتے ہیں اولاد کو بدلا ہوا پاتے ہیں ہم اپنے دلوں کو پس فرمایا رسول اللہ ﷺ نے: اگر تم اسی حال پر رہو جس حال سے میرے پاس

سے نکلتے ہوتو ملاقات کریں تم سے فرشتے تمہارے گھروں میں اوراگرتم گناہ نہ کروتو اللہ تعالیٰ لائے اور مخلوقات کو یعنی تمہارے سوا کہ وہ گناہ کریں اوراللہ تعالیٰ ان کے گناہ معاف کرے یعنی بعدان کے استغفار کے یاقبل اس کے۔کہاراوی نے پھرعرض کی میں نے یارسول اللہ کس سے پیدا کی گئی مخلوق؟ فرمایا: پانی سے۔عرض کی میں نے جنت کس چیز سے بنی ہے؟ فرمایا آپ نے: ایک اینٹ چاندی کی ہے ایک اینٹ سونے کی اورگارااس کا مشک اذفر ہےاورکنکراس کے موتی اور یاقوت ہےاورخاک اس کی زعفران، جوداخل ہوگا اس میں عیش کرے گا اورتکلیف نہ پائے گا اور ہمیشہ رہے گا اورمرے گا نہیں نہ پرانے ہوں گے کپڑے اس کے اورنہ فنا ہوگی جوانی اس کی پھرفرمایا آپ نے تین شخصوں کی دعا پھیری نہیں جاتی یعنی ضرورقبول ہوتی ہےامام عادل کی اورروزے دار کی جب افطارکرے اورمظلوم کی کہ بلند کرلیتا ہےاس کواللہ تعالیٰ بدلی کے اوپر یعنی جاتی ہے آسمان پراورکھولے جاتے ہیں اس کے لیے دروازے آسمان کے اورفرماتا ہےاللہ تبارک وتعالیٰ قسم ہے مجھےاپنی عزت کی میں ضرورتیری مدد کروں گا اگرچہ کچھ دیر کے بعد کروں۔

(اسناده صحيح) (دون قوله مم خلق الخلق، سلسلة الاحاديث الصحيحة: ٢/ ٦٩٢، ٦٩٣ـ غاية المرام: ٣٧٣)

فائدہ : اس حدیث کی اسنادکچھ قوی نہیں اورمیرے نزدیک وہ متصل نہیں اورمروی ہوئی یہ حدیث ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سےاوراسناد سے۔

❀❀❀❀

٣ـ بَابُ: مَا جَآءَ فِيْ صِفَةِ غُرَفِ الْجَنَّةِ

جنت کےغرفوں کی صفت کے بیان میں

(٢٥٢٧) عَنْ عَلِيٍّ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : ((إِنَّ فِي الْجَنَّةِ لَغُرَفًا يُرٰى ظُهُوْرُهَا مِنْ بُطُوْنِهَا وَبُطُوْنُهَا مِنْ ظُهُوْرِهَا))، فَقَامَ إِلَيْهِ أَعْرَابِيٌّ، فَقَالَ: لِمَنْ هِيَ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ؟ قَالَ: ((هِيَ لِمَنْ أَطَابَ الْكَلَامَ وَأَطْعَمَ الطَّعَامَ وَأَدَامَ الصِّيَامَ وَصَلّٰى لِلّٰهِ بِاللَّيْلِ وَالنَّاسُ نِيَامٌ)).

(اسناده حسن) التعليق الرغيب: ٢/ ٤٦ـ تخريج المشكاة: ١٢٣٣)

ترجمہ: روایت ہےعلی رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایارسول اللہ ﷺ نے کہ جنت میں جھروکے ہیں کہ نظرآتا ہےان کا باہران کے اندر سےاور ان کااندران کے باہر سے،سوکھڑاہوگیا آپ کے سامنےایک اعرابی اورعرض کی کہ وہ کن لوگوں کے لیے ہیں اے نبی اللہ کے، فرمایاآپ نے وہ ان کے واسطے ہیں کہ اچھا کیاانہوں نے کلام یعنی شیریں زبانی سے حق گوئی کی اورکھلایا کھانا اورپے درپے ہمیشہ روزے رکھے یعنی سوائے ایام ممنوعہ کے اورنماز پڑھے اللہ کے لیے رات کوجب لوگ سوتے ہیں یعنی تہجد کی۔

فائدہ : یہ حدیث غریب ہےاورکلام کیا بعض اہل حدیث نے عبدالرحمٰن بن اسحاق میں ان کے حافظہ کی طرف سےاوروہ کوفہ کے رہنے والے ہیں اورعبدالرحمٰن بن اسحاق قرشی مدینہ کے رہنے والے ہیں اوروہ اثبت ہیں عبدالرحمٰن کوفی سے۔

(۲۰۲۸) عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ قَيْسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ : ((إِنَّ فِي الْجَنَّةِ جَنَّتَيْنِ فِيهِمَا مِنْ فِضَّةٍ آنِيَتُهُمَا وَمَا فِيهِمَا، آجَنَّتَيْنِ مِنْ ذَهَبٍ آنِيَتُهُمَا وَمَا فِيهِمَا وَمَا بَيْنَ الْقَوْمِ وَبَيْنَ أَنْ يَنْظُرُوا إِلَى رَبِّهِمْ إِلَّا رِدَآءُ الْكِبْرِيَآءِ عَلَى وَجْهِهِ فِي جَنَّةِ عَدْنٍ)) وَبِهٰذَا الْاَسْنَادِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((إِنَّ فِي الْجَنَّةِ لَخَيْمَةً مِّنْ دُرَّةٍ مُجَوَّفَةٍ عَرْضُهَا سِتُّوْنَ مِيْلًا فِي كُلِّ زَاوِيَةٍ مِنْهَا أَهْلٌ لَا يَرَوْنَ الْآخَرِيْنَ يَطُوفُ عَلَيْهِمُ الْمُؤْمِنُ)). (اسناده صحيح) ظلال الجنة (٦١٣)

ترجمہ: روایت ہے عبداللہ بن قیس سے کہ نبی ﷺ نے فرمایا بے شک جنت میں دو باغ ہیں ایک چاندی کا کہ برتن اس کے اور جتنی چیزیں اس میں ہیں سب چاندی کی ہیں۔ اور دوسرا سونے کا کہ برتن اس کے اور جتنی چیزیں اس میں ہیں سب سونے کی ہیں اور جنت کے لوگوں میں اور ان کے پروردگار میں اگر نظر کریں تو کوئی چیز مانع نہیں مگر چادر اس کی بڑائی کہ ہے اس کے مبارک منہ پر جنت عدن میں، اور اسی اسناد سے مروی ہے نبی ﷺ سے کہ فرمایا آپ نے جنت میں ایک خیمہ ہے ایک موتی کا اندر سے تراشا ہوا کہ چوڑان اس کی ساٹھ میل ہے ہر کونے میں اس کے کچھ لوگ ہیں کہ نہیں دیکھتے دوسرے کو طواف کرے گا ان پر مؤمن۔

فائدہ: یہ حدیث صحیح ہے اور ابو عمران جونی کا نام عبدالملک بن حبیب ہے اور ابو بکر بن ابی موسیٰ کا نام معلوم نہیں ہے ایسا ہی کہا احمد بن حنبل نے اور ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کا نام عبداللہ بن قیس ہے۔

مترجم: سورہ رحمٰن کے اخیر رکوع میں بھی اللہ جل جلالہ نے بالتفصیل دو باغوں کا ذکر فرمایا ہے اور ہر ایک کی نعمتیں جدا جدا شمار کی ہیں یہ حدیث اس کی مصدق ہے قولہ ہر کونے میں اس کے کچھ لوگ ہیں یعنی حوریں ہیں' قولہ طواف کرے گا یعنی جماع کرے گا۔

❀❀❀❀

٤۔ بَابُ: مَا جَآءَ فِيْ صِفَةِ دَرَجَاتِ الْجَنَّةِ

جنت کے درجات کی صفت کے بیان میں

(۲۰۲۹) عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : ((فِي الْجَنَّةِ مِائَةُ دَرَجَةٍ مَا بَيْنَ كُلِّ دَرَجَتَيْنِ مِائَةُ عَامٍ)).

ترجمہ: روایت ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے: جنت میں سو درجے ہیں ایک درجے سے دوسرے درجے تک سو برس کا فاصلہ ہے۔ (اسناده صحيح) سلسلۃ الاحادیث (الصحيحة: ٩٢٢، المشكاة: ٥٦٣٢)

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے۔

❀❀❀❀

(٢٥٣٠) عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ: أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((مَنْ صَامَ رَمَضَانَ وَصَلَّى الصَّلَاةَ وَحَجَّ الْبَيْتَ، لَا أَدْرِيْ أَذَكَرَ الزَّكٰوةَ أَمْ لَا إِلَّا كَانَ حَقًّا عَلَى اللّٰهِ أَنْ يَغْفِرَ لَهُ: ((إِنْ هَاجَرَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ أَوْمَكَثَ بِأَرْضِهِ الَّتِيْ وُلِدَ بِهَا)). قَالَ مُعَاذٌ أَلَا أُخْبِرُ بِهٰذَا النَّاسَ؟ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((ذَرِ النَّاسَ يَعْمَلُوْنَ فَإِنَّ فِي الْجَنَّةِ مِائَةَ دَرَجَةٍ مَا بَيْنَ كُلِّ دَرَجَتَيْنِ كَمَا بَيْنَ السَّمَآءِ وَالْأَرْضِ وَالْفِرْدَوْسُ أَعْلَى الْجَنَّةِ وَأَوْسَطُهَا فَوْقَ ذٰلِكَ عَرْشُ الرَّحْمٰنِ وَمِنْهَا تُفَجَّرُ أَنْهَارُ الْجَنَّةِ فَإِذَا سَأَلْتُمُ اللّٰهَ فَاسْأَلُوْهُ الْفِرْدَوْسَ)). (اسناده صحيح)سلسلة الاحاديث الصحيحة: ٩٢١)

ترجمہ: روایت ہے معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس نے روزہ رکھا رمضان کا اور نماز پڑھی اور حج کیا بیت اللہ کا کہا راوی نے نہیں جانتا میں کہ ذکر کیا زکوۃ کا یا نہیں پھر فرمایا حق ہے اس کا اللہ تعالیٰ پر یعنی براہِ فضل وکرم یہ کہ بخشے اس کو خواہ وہ ہجرت کرے اللہ کی راہ میں یا رہے اسی زمین پر جہاں پیدا ہوا ہو۔ کہا معاذ نے کیا نہ خبر دوں میں اس کی لوگوں کو فرمایا رسول اللہ ﷺ نے چھوڑ دو لوگوں کو کہ عمل کرتے رہیں اس لیے کہ جنت میں سو درجہ ہیں ہر دو درجوں میں اتنا فاصلہ ہے جتنا آسمان وزمین میں اور فردوس سب سے اوپر ہے جنت میں اور سب کے بیچوں بیچ اور اس کے اوپر ہے عرش رحمٰن کا اور اسی میں سے بہتی ہیں نہریں جنت کی پھر جب تم مانگو اللہ تعالیٰ سے تو فردوس مانگو۔

فائدہ: ایسی ہی مروی ہوئی ہے یہ حدیث ہشام سے انہوں نے روایت کی زید بن اسلم سے انہوں نے عطاء بن یسار سے انہوں نے معاذ بن جبل سے اور یہ حدیث میرے نزدیک زیادہ صحیح ہے ہمام کی روایت سے جو زید بن اسلم سے مروی ہے وہ روایت کرتے ہیں عطاء سے وہ عبادہ بن صامت سے اور عطا نے نہیں پایا معاذ بن جبل کو اور معاذ مدت ہوئی تھی کہ انتقال کر چکے۔ انتقال کیا زمانہ میں خلافت عمر رضی اللہ عنہ کے۔

❀❀❀❀

(٢٥٣١) عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((فِي الْجَنَّةِ مِائَةُ دَرَجَةٍ مَا بَيْنَ كُلِّ دَرَجَتَيْنِ كَمَا بَيْنَ السَّمَآءِ وَالْأَرْضِ، وَالْفِرْدَوْسُ أَعْلَاهَا دَرَجَةً وَمِنْهَا تُفَجَّرُ أَنْهَارُ الْجَنَّةِ الْأَرْبَعَةُ، وَمِنْ فَوْقِهَا يَكُوْنُ الْعَرْشُ فَإِذَا سَأَلْتُمُ اللّٰهَ فَاسْأَلُوْهُ الْفِرْدَوْسَ)). (اسناده صحيح) [المصدر نفسه]

ترجمہ: روایت ہے عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے کہ رسول خدا ﷺ نے فرمایا: جنت کے سو درجہ ہیں، ہر دو درجوں میں اتنا فاصلہ ہے جتنا آسمان وزمین میں اور فردوس سب سے اوپر کا درجہ ہے کہ اسی میں سے بہتی ہیں نہریں جنت کی چاروں اور اس کے اوپر عرش ہے پھر جب سوال کرو تم اللہ تعالیٰ سے تو سوال کرو فردوس کا۔

فائدہ: روایت کی ہم سے احمد بن منیع نے انہوں نے یزید بن ہارون سے انہوں نے ہمام سے انہوں نے زید بن اسلم سے مانند اس کے۔

❀❀❀❀

(۲۵۳۲) عَنْ أَبِیْ سَعِیْدٍ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ : ((إِنَّ فِی الْجَنَّةِ مِائَةَ دَرَجَةٍ لَوْ أَنَّ الْعَالَمِیْنَ اجْتَمَعُوْا فِیْ إِحْدٰهُنَّ لَوَسِعَتْهُمْ)). (اسناده ضعيف، تخريج المشكاة: ٥٦٣٣ـ سلسلة الاحاديث الضعيفة: ١٨٨٦)

(اس کی سند ابن لہیعہ اور دراج عن ابی الہیثم کی وجہ سے ضعیف ہے)

ترجمہ: روایت ہے ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: جنت کے سو درجہ ہیں اگر سارے جہان کے لوگ جمع ہو جائیں ایک درجہ میں تو سما جائیں۔

فائدہ : یہ حدیث غریب ہے۔

مترجم: اللہ جل جلالہ نے بھی کئی مقامات میں درجات مومنین کے بیان فرمائے ہیں منجملہ اس کے یہ آیت ہے فَضَّلَ اللّٰهُ الْمُجَاهِدِیْنَ عَلَى الْقَاعِدِیْنَ دَرَجَةً یعنی مال و جان سے جہاد کرنے والوں کو اللہ تعالیٰ نے قاعدین پر ایک درجہ فضیلت عنایت فرمائی ہے اور فرمایا فَضَّلَ اللّٰهُ الْمُجَاهِدِیْنَ عَلَى الْقَاعِدِیْنَ اَجْرًا عَظِیْمًا دَرَجَاتٍ مِّنْهُ وَمَغْفِرَةً وَّرَحْمَةً. (الآية) اور کہا ابن محریز نے مجاہدین اور قاعدین کے درمیان ستر درجہ ہیں ایک درجہ سے دوسرے درجہ تک اتنا فاصلہ ہے کہ اگر فردوس جواد مضمر دوڑایا جائے تو ستر برس میں پہنچے اور سلمہ بن عبیط سے مروی ہے کہ ضحاک نے اس آیت کی تفسیر میں فرمایا لَهُمْ دَرَجَاتٌ عِنْدَ رَبِّهِمْ کہ بعض اصحاب درجہ میں افضل ہیں بعض سے اور افضل ان میں کا دیکھتا ہے اپنے فضل کو اور ادنیٰ نہیں دیکھتا کہ مجھ سے کوئی افضل ہے اور اوپر کی آیت میں اللہ تعالیٰ نے مجاہدین کو قاعدین پر اولا ایک درجہ افضل فرمایا پھر درجات فرمائے اس میں یہ نکتہ ہے کہ مراد اول سے قاعدین معذورین ہیں ثانی سے غیر معذورین اور ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا: اہل جنت دیکھیں گے غرفہ والوں کو اپنے اوپر جیسا دیکھتے ہیں کوکب دری کو جو ڈوبنے کو جاتا ہو مشرق کی طرف یا مغرب کی طرف بسبب اس تفاضل کے کہ ان کے درمیان ہے لوگوں نے عرض کی یا رسول اللہ یہ منازل انبیاء ہیں کہ نہ پہنچے گا ان پر غیر ان کا فرمایا آپ نے نہیں بلکہ قسم ہے اس پروردگار کی کہ میری جان اس کے ہاتھ میں ہے وہ کچھ لوگ ہیں کہ ایمان لائے ہیں اللہ پر اور تصدیق کی ہے انہوں نے پیغمبروں کی یعنی پیغمبر نہیں بلکہ ان کے مصدقین و مؤمنین ہیں اور مسند میں ابوسعید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے آپس میں اللہ کے واسطے محبت کرنے والوں کے غرفہ ہیں جنت میں اور وہ ایسے نظر آئیں گے جیسے کوکب طالع شرق میں یا غرب میں اور کہا جائے گا یہ وہ لوگ ہیں کہ محبت رکھتے تھے آپس میں اللہ کے واسطے اور مروی ہے نبی ﷺ سے کہ فرمایا آپ نے کہا جائے گا صاحب قرآن کو جب داخل ہوگا جنت میں پڑھ اور چڑھ پھر پڑھے گا وہ قرآن اور چڑھے گا فی آیت ایک درجہ یہاں تلک کہ پڑھے آخر آیت کہ اس کے ساتھ ہے انتہیٰ اور اس حدیث میں تصریح ہے کہ درجات جنت سو سے زیادہ ہیں اور ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت اور اسی طرح اور روایاتِ باب دال ہیں کہ درجے اس کے سو ہیں پس تطبیق اس میں اس طرح ہے کہ درجات اگرچہ زیادہ ہیں مگر شارع نے ان حدیثوں میں سو کا ذکر فرمایا یہ کہ سو درجے بہت بڑے بڑے ہیں اور ان کے بیچ میں اور درجات ہیں صغار لاتعد و لا تحصیٰ کہ مومن ترقی کریں

گے ان پر اپنے اعمال کے موافق بفضل الٰہی (حادی الارواح لابن القیمؒ)

۵۔ بَابٌ: مَا جَاءَ فِيْ صِفَةِ نِسَاءِ أَهْلِ الْجَنَّةِ

نساء اہل جنت کی صفت کے بیان میں

(۲۵۳۳) عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ : ((اِنَّ الْمَرْأَةَ مِنْ نِسَآءِ أَهْلِ الْجَنَّةِ لَيُرٰى بَيَاضُ سَاقِهَا مِنْ وَرَآءِ سَبْعِيْنَ حُلَّةً حَتّٰى يُرٰى مُخُّهَا وَذٰلِكَ بِاَنَّ اللّٰهِ تَعَالٰى يَقُوْلُ: ﴿ كَاَنَّهُنَّ الْيَاقُوْتُ وَالْمَرْجَانُ ﴾، فَاَمَّا الْيَاقُوْتُ فَاِنَّهُ حَجَرٌ لَوْ أَدْخَلْتَ فِيْهِ سِلْكًا، ثُمَّ اسْتَصْفَيْتَهُ لَأُرِيْتَهُ مِنْ وَرَائِهِ)).

ترجمہ: روایت ہے عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے کہ نبی ﷺ نے فرمایا کہ اہل جنت کی عورتوں سے ہر ایک عورت کی بیاض ساق نظر آتی ہے ستر حلّوں کے اندر سے یہاں تلک کہ دکھائی دیتا ہے گودا اس کی ہڈیوں کا اور یہ اس لیے کہ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا کہ گویا وہ یاقوت اور مونگا ہیں سو یاقوت ایک پتھر ہے اگر اس میں ڈورا ڈالا تو نے اور اس کو صاف کیا تو نے نظر آئے گا وہ ڈورا باہر سے یعنی جب پتھر میں دنیا کے یہ صفت ہے تو حوریں عقبیٰ کے کیا کچھ نہ ہوگا۔ (اسنادہ ضعیف۔ التعلیق الرغیب: ۴/ ۲۶۳)

فائدہ: روایت کی ہم سے ہناد نے انہوں نے عبیدہ سے انہوں نے عطاء سے انہوں نے عمرو سے انہوں نے عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے انہوں نے نبی ﷺ سے مانند اس کے اور روایت کی ہم سے ہناد نے انہوں نے ابوالاحوص سے انہوں نے عطاء سے انہوں نے عمرو بن میمون سے انہوں نے عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مانند اس کے معنوں میں اور مرفوع نہیں کیا اس کو اور یہ صحیح تر ہے عبیدہ بن حمید کی روایت سے یعنی جس کا متن اوپر مذکور ہوا اور ایسی ہی روایت کی جریر نے اور کئی لوگوں نے عطاء بن سائب سے اور مرفوع نہ کیا اس کو۔

❀❀❀❀

(۲۵۳۵م) عَنْ أَبِيْ سَعِيْدٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ : ((اِنَّ أَوَّلَ زُمْرَةٍ تَدْخُلُ الْجَنَّةَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ عَلٰى مِثْلِ ضَوْءِ الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ، وَالزُّمْرَةُ الثَّانِيَةُ عَلٰى مِثْلِ أَحْسَنِ كَوْكَبٍ دُرِّيٍّ فِي السَّمَآءِ، لِكُلِّ رَجُلٍ مِنْهُمْ زَوْجَتَانِ، عَلٰى كُلِّ زَوْجَةٍ سَبْعُوْنَ حُلَّةً يُرٰى مُخُّ سَاقِهَامِنْ وَرَائِهَا)). [اسنادہ صحیح] (انظر مابعدہ)

ترجمہ: روایت ہے ابوسعید رضی اللہ عنہ سے کہ نبی ﷺ نے فرمایا کہ پہلا گروہ جو داخل ہوگا جنت میں قیامت کے دن چمک ان کے چہروں کی مانند چودھویں رات کے چاند کی ہے اور دوسرا گروہ چمک ان کی مانند بہتر ستارے چمکتے ہوئے کی ہے آسمان میں ہر ایک مرد کو ان میں سے دو بیبیاں ہیں ہر بی بی پر ستر (۷۰) حلّے ہیں اور پھر نظر آتی ہے پنڈلی اس کی ان حلوں کے باہر سے۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

❀❀❀❀

(۲۵۳۵) عَنْ أَبِي سَعِيدٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((اِنَّ أَوَّلَ زُمْرَةٍ تَدْخُلُ الْجَنَّةَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ عَلٰى مِثْلِ ضَوْءِ الْقَمَرِ لَيْلَةَالْبَدْرِ، وَالزُّمْرَةُ الثَّانِيَةُ عَلٰى مِثْلِ أَحْسَنِ كَوْكَبٍ دُرِّيٍّ فِي السَّمَآءِ، لِكُلِّ رَجُلٍ مِنْهُمْ زَوْجَتَانِ، عَلٰى كُلِّ زَوْجَةٍ سَبْعُوْنَ حُلَّةً يُرٰى مُخُّ سَاقِهَامِنْ وَرَائِهَا)). [اسنادہ صحیح] (انظرمابعدہ)

ترجمہ: روایت ہے ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے کہ نبی ﷺ نے فرمایا پہلا گروہ جو داخل ہوگا جنت میں صورت ان کی چودھویں رات کے چاند کی سی ہے اور دوسرا بہتر ستارہ روشن جو آسمان میں ہے اس کے رنگ پر ہے ہر مرد کو ان میں سے دو بیبیاں ہیں ہر بی بی پر ستر حلّے ہیں کہ دکھائی دیتا ہے مغز اس کی پنڈلی کا باہر سے۔

فائدہ: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

مترجم: ازواج اہل جنت کا حال اور ان کی دس صفتیں ہم نے ابتدائے ابواب میں لکھ دیں بعون اللہ وقوتہ اور یہاں تفصیل اور تفسیر ان آیتوں کی مستعیناً باللہ تحریر کرتے ہیں سو آیۃ اوّل وَلَهُمْ فِيهَا اَزْوَاجٌ مُّطَهَّرَةٌ ہے اَلآیۃ پس اللہ جل جلالہ نے ان کو مطہر فرمایا یعنی پاک ہیں وہ غائط اور بول اور حیض اور نفاس اور بصاق اور مخاط اور منی اور ولد اور ہر قذر اور نجس سے۔ ابراہیم نخعی نے کہا جنت میں جماع ہے مگر ولد نہیں، حسن نے کہا یہ دنیا کی عورتیں چندھی دھندھی کہ پاک ہوگئی ہیں قذاراتِ دنیا سے اور بعضوں نے کہا کہ پاک ہیں مساوی اخلاق سے (بغوی) اور یہ آیت الم کے پارہ اول میں وارد ہوئی ہے اللہ جل جلالہ نے اس آیۂ مبارکہ میں جمع فرمایا نعیم بدن کو جنات نعیم سے اور انہار وثمار سے اور نعیم نفس کو ازواج مطہرہ سے اور نعیم قلب کہ قرۃ عین وغیرہ سے اور دوام اس عیش کا ابدیت اور عدم انقطاع اس کا اور ازواج جمع کے زوج کی عورت زوج سے مرد کی اور مرد زوج ہے عورت کا اور یہی لغت فصیح ہے قریش کی کہ نازل ہوا ان کی زبان میں قرآن اور عبدالرحمٰن بن زید سے مروی ہے کہ حوّا کو پیدا کیا اللہ جل جلالہ نے اور وہ حائضہ نہ ہوتی تھی پھر جب نافرمانی ہوئی ان سے فرمایا باری تعالیٰ نے میں تجھ سے جاری کروں گا خون جیسے جاری کیا تو نے شجرہ منہیّہ سے، دوسری آیت وَزَوَّجْنَا هُمْ بِحُوْرٍ عِيْنٍ یعنی قرین کر دیا اور نزدیک کر دیا ہم نے ان کو حورعین سے اور مراد اس سے عقد تزویج نہیں ہے اس لیے کہ عرب نہیں کہتا زوجتہ بامرأۃ ابوعبیدہ نے کہا جوڑا لگا دیا ہم نے مومنوں کا ان کے ساتھ جیسے نعل کا جوڑا ہوتا ہے نعل کے ساتھ اور حور نقیات بیاض عورتیں ہیں مجاہد نے کہا حور انہیں اس لیے کہا کہ آنکھیں دیکھنے سے حیران اور متحیّر ہوتی ہیں اور بیاض اور صفائی لون سے ان پر نظر نہیں ٹھہرتی ابوعبیدہ نے کہا حور وہ عورت ہے کہ اس کی آنکھ کی سفیدی اور سفیدی دونوں بشدّت ہوں واحد اس کا احور ہے اور عین جمع ہے عینا کی اور عینا بڑی آنکھ والی عورت ہے (بغوی) ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حور کلام عرب میں گوری عورت ہے اور قتادہ کا بھی یہی قول ہے اور مقاتل نے کہا بیض الوجوہ، ابوعمر نے کہا حور سیاہی آنکھ ہے جیسے چشم آہو میں ہوتی ہے (حاوی الارواح) تیسری آیت وَعِنْدَهُمْ قٰصِرَاتُ الطَّرْفِ عِيْنٌ كَاَنَّهُنَّ بَيْضٌ مَّكْنُوْنٌ یعنی نیچی نگاہ والیاں روکی ہوئی ہیں نگاہیں اپنی کہ نظر نہیں کرتیں سوا اپنے شوہر کے اور ارادہ نہیں کرتیں ان کے سوا غیر کا۔ ابن زید نے کہا وہ اپنے شوہر سے کہتی ہے کہ قسم ہے میرے

پروردگار کی عزت کی میں جنت میں کوئی چیز تم سے بہتر نہیں دیکھتی سب تعریف اس اللہ کو کہ جس نے تم کو میرا جوڑا بنایا اور مجھ کو تمہاری بیوی (بغوی) قولہ تعالیٰ کَاَنَّهُنَّ بَيْضٌ مَّكْنُونٌ یعنی وہ گویا انڈے ہیں محفوظ و مستور تشبیہ دی اللہ جل جلالہ نے ان کو بیض نعامہ سے کہ مکنون و مستور ہو اس کے پروں میں اور محفوظ ہو گرد و غبار سے سو رنگ اس کا سفید ہے زردی مائل اور کہا ہے کہ یہ احسن الوانِ نساء ہے کہ گوری ہو تو ملی ہو ساتھ مصفرۃ کے اور عرب عورت کو تشبیہ دیتا ہے بیضہ نعامہ سے اور بیض جمع ہے بیضہ کی۔

چوتھی آیت کَاَنَّهُنَّ الْيَاقُوْتُ وَالْمَرْجَانُ قتادہ نے کہا صفائی بدن ان کی مثل یاقوت کے ہے اور بیاض ان کی مثل مرجان کے، عمرو بن میمون سے مروی ہے کہ انہوں نے کہا حور عین ستر حلے پہنے ہے اور مخ ساق اس کا اوپر سے نظر آتا ہے جیسے شراب سرخ شیشہ سپید میں نظر آتی ہے۔

پانچویں آیت وَعِنْدَهُمْ قَاصِرَاتُ الطَّرْفِ اَتْرَاب وَعُرُبًا اَتْرَابًا اور اتراب مستویات الاسنان ہیں یعنی جن کی عمریں برابر ہوں اور وہ سب تینتیس برس کی ہیں اور اتراب جمع ہے ترب کی مشتق ہے تراب سے۔ عرب دو لڑکے جو وقت واحد میں پیدا ہوں ان کو اتراب کہتا ہے اس لیے کہ دونوں کو ایک وقت میں تراب نے مس کیا ہے اور مجاہد سے مروی ہے کہ آپس میں محبت کرنے والیاں ہیں بغض و مغائرت نہیں رکھتیں (بغوی) اور عربا میں دو قراء تیں ہیں، حمزہ اور اسماعیل نے نافع اور ابوبکر سے بسکون راء روایت کیا ہے اور باقیوں نے بضم راء پڑھا ہے اور وہ جمع ہے عرب کی یعنی عاشق اور پیار کرنے والی ہیں اپنے شوہروں کو یا چہیتیاں کہ بے حد ہے سہاگ ان کا عکرمہ نے کہا غنج و دلال والیاں ہیں، اسامہ بن زید نے اپنے باپ سے روایت کی کہ خوش تقریر ہیں شیریں زبان۔

چھٹی آیت حُوْرٌ مَّقْصُوْرَاتٌ فِي الْخِيَامِ اور کچھ تفسیر اس کی قاصرات کے ضمن میں تیسری آیت کے ذیل میں گزری۔

ساتویں آیت فَجَعَلْنَاهُنَّ اَبْكَارًا ابکار جمع ہے بکر کی مسیّب بن شریک نے کہا وہ دنیا کی بوڑھیاں ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے ان کو بخلق جدید باکرہ کر دیا ہے جب ان کے شوہر ان کے پاس آتے ہیں باکرہ پاتے ہیں اور مقاتل وغیرہ نے کہا کہ وہ حور عین ہیں کہ پیدا کیا ان کو اللہ تعالیٰ نے نہیں واقع ہوئی ان پر ولادت اور اللہ نے ان کو باکرہ کیا ہے اور انہیں درد نہیں ہوتا۔

آٹھویں آیت فِيْهِنَّ خَيْرَاتٌ حِسَانٌ حسن نے اپنے باپ سے انہوں نے ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی ہے کہ میں نے عرض کی رسول اللہ ﷺ سے کہ خبر دیجیے مجھے خیرات سے فرمایا آپ نے وہ خیرات لاخلاق ہیں اور حسان الوجوہ۔

نویں کَوَاعِبَ اَتْرَابًا بغوی نے فرمایا ہے جواری نواہد قد تکعبت ثدیہن واحد تہا کاعب یعنی وہ نوجوان نوعمر ہیں کہ اونچی ہیں چھاتیاں ان کی اور کواعب جمع ہے کاعب کی اور مراد یہ ہے کہ چھاتیاں ان کی گول ہیں اور بلند نیچے لٹکی ہوئی نہیں ہیں۔

دسویں گیارھویں عُرُبًا اَتْرَابًا اس کی شرح اوپر گزری اِنَّا اَنْشَاْنَاهُنَّ اِنْشَاءً اس میں ضمیر ھُنَّ کی حوروں کی طرف راجع ہے اگرچہ اوپر اس کا ذکر نہیں اس لیے کہ اوپر اس کے مذکور ہے کہ وَفُرُشٍ مَّرْفُوْعَةٍ اور قرینہ فرش کا دلالت کرتا ہے طرف حوروں کے اس

لیے کہ وہ محل ان کا ہے۔ اور بعض مفسرین نے کہا بھی ہے کہ فرش مرفوعہ سے مراد ازواج جنت ہیں اور رفعت سے ان کی رفعت شان مراد ہے اور بلندی قدر۔ اور عرب فرش سے کنایہ کرتا ہے عورتوں کی طرف جیسے قواریر وغیرہ سے مگر قول صائب یہی ہے کہ مراد اس سے بستر ہیں۔ قتادہ نے کہا خَلَقْنَا هُنَّ خَلْقًا جَدِيْدًا اور مراد اس سے عورتیں دنیا کی ہیں یا حوریں اس میں مفسرین کے دو قول ہیں۔

❀❀❀❀

٦۔ بَابُ: مَا جَآءَ فِيْ صِفَةِ جِمَاعِ اَهْلِ الْجَنَّةِ

جماع اہل جنت کی صفت کے بیان میں

(٢٥٣٦) عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ : ((يُعْطَى الْمُؤْمِنُ فِي الْجَنَّةِ قُوَّةَ كَذَا وَكَذَا مِنَ الْجِمَاعِ)) قِيْلَ : يَارَسُوْلَ اللّٰهِ! اَوَ يُطِيْقُ ذٰلِكَ؟ قَالَ : ((يُعْطَى قُوَّةَ مِائَةٍ)).

(اسناده حسن صحيح) تخريج المشكاة: (٥٦٣٦) وابن حبان (٢٦٣٥)

ترجمہ: روایت ہے انس رضی اللہ عنہ سے کہ نبی ﷺ نے فرمایا کہ دی جائے گی جنت میں قوت اتنی اتنی جماع کی کہا گیا یا رسول اللہ کیا طاقت رکھے گا وہ اس کی فرمایا آپ نے دی جائے گی اس کو قوت سو آدمیوں کی۔

فائدہ: اس باب میں زید بن ارقم سے بھی روایت یہ حدیث صحیح ہے غریب ہے نہیں جانتے ہم اسے قتادہ کی روایت سے کہ وہ انس سے روایت کرتے ہوں مگر عمران قطان کی روایت سے۔

مترجم: فرمایا اللہ عزوجل نے اِنَّ اَصْحٰبَ الْجَنَّةِ الْيَوْمَ فِيْ شُغُلٍ فَاكِهُوْنَ۔ ابن کثیر اور نافع نے شغل بسکون غین پڑھا ہے اور باقیوں نے بضم شین وغین اور لغت میں دونوں وارد ہوئے ہیں مثل سُحْتَ اور سُحُت کے اور اختلاف کیا ہے مفسرین نے معنی شغل میں ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا مراد اس سے افتضاض جماع ابکار ہے اور وکیع بن جراح نے کہا سماع ہے۔ قلبی نے کہا مشغول ہیں وہ اہل نار سے یعنی غافل ہیں کہ ان کو یاد نہیں کرتے ہیں اور ان کی فکر میں نہیں ہیں، حسن نے کہا مشغول ہیں نعماء جنت میں غافل ہیں عذاب نار سے، ابن کیسان نے کہا، ملاقات میں ہیں بعض بعض کی، بعض نے کہا ضیافت الٰہی میں ہیں۔ (بغوی)

روایت ہے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ رسول اللہ ﷺ سے پوچھا انہوں نے کہ یا رسول اللہ ﷺ جماع کریں گے ہم جنت میں فرمایا آپ نے ہاں قسم ہے اس پروردگار کی کہ میری جان اس کے ہاتھ میں ہے کہ جماع کریں گے اہل جنت بار بار کمال قوت سے پھر جدا ہوں گے اپنی بی بی سے وہ پاک ہوگی اور باکرہ اور روایت ہے ابوامامہ سے کہ رسول اللہ ﷺ سے پوچھا گیا کہ کیا جماع کریں گے اہل جنت فرمایا آپ نے دحماً دحماً اور دہم لغت میں بمعنی نکاح و وطی واقع ہوا ہے کہ کمال انزعاج کے ساتھ ہو اور تکرار تاکید کے لیے ہے ولیکن نہ منی ہے نہ منیۃ یعنی موت سے مراد یہ ہے کہ نہ انزال ہے نہ موت۔ (حادی الارواح لابن القیم)

❀❀❀❀

٧۔ بَابُ: مَا جَاءَ فِيْ صِفَةِ أَهْلِ الْجَنَّةِ

صفت میں اہل جنت کے

(٢٥٣٧) عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : ((أَوَّلُ زُمْرَةٍ تَلِجُ الْجَنَّةَ صُوْرَتُهُمْ عَلٰى صُوْرَةِ الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ لَا يَبْصُقُوْنَ وَلَا يَمْتَخِطُوْنَ وَلَا يَتَغَوَّطُوْنَ آنِيَتُهُمْ فِيْهَا مِنَ الذَّهَبِ وَأَمْشَاطُهُمْ مِنَ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ وَمَجَامِرُهُمْ مِنَ الْأُلُوَّةِ وَرَشْحُهُمُ الْمِسْكُ، وَلِكُلِّ وَاحِدٍ مِنْهُمْ زَوْجَتَانِ يُرٰى مُخُّ سُوْقِهِمَا مِنْ وَرَآءِ اللَّحْمِ مِنَ الْحُسْنِ، لَا اخْتِلَافَ بَيْنَهُمْ وَلَا تَبَاغُضَ قُلُوْبُهُمْ قَلْبُ رَجُلٍ وَاحِدٍ يُسَبِّحُوْنَ اللّٰهَ بُكْرَةً وَعَشِيًّا)). (اسناده صحيح)

ترجمہ: روایت ہے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے پہلا گروہ جو داخل ہوگا جنت میں صورت ان کی چودھویں رات کے چاند کی مانند ہوگی نہ وہ تھوکیں گے اور نہ ناک سنکیں گے اور نہ پاخانہ پھریں گے برتن ان کے جنت میں سونے کے ہیں اور کنگھیاں ان کی سونے اور چاندی کی ہیں اور انگیٹھیاں ان کی عود سے ہیں اور پسینہ ان کا مسک ہے ہر ایک کو ان میں سے دو بیبیاں ہیں کہ دکھائی دیتا ہے گودا ان کی رانوں کا گوشت کے باہر سے بسبب کمال حسن کے ان لوگوں میں اختلاف نہیں ہے اور نہ عداوت ہے دل ان کے مانند ایک دل کے ہیں تسبیح کرتے ہیں وہ اللہ تعالیٰ کی صبح وشام۔

فائدہ : یہ حدیث صحیح ہے۔

مترجم: قولہ مجامرهم من الالوة مجمر بالکسر مفرد ہے مجامر اس کی جمع ہے اور معنی اس کے موضع نار ہیں یعنی انگیٹھی اور مجمر بضم میم جو چیز کہ انگیٹھی میں جلائی جائے۔

❀❀❀❀

(٢٥٣٨) عَنْ دَاوُدَ بْنِ عَامِرِ بْنِ سَعْدِ بْنِ أَبِيْ وَقَّاصٍ، عَنْ أَبِيْهِ، عَنْ جَدِّهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ : ((لَوْ أَنَّ مَا يُقِلُّ ظُفُرٌ مِمَّا فِي الْجَنَّةِ بَدَا لَتَزَخْرَفَتْ لَهُ مَا بَيْنَ خَوَافِقِ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ وَلَوْ أَنَّ رَجُلًا مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ اِطَّلَعَ فَبَدَا أَسَاوِرُهُ لَطَمَسَ ضَوْءَ الشَّمْسِ كَمَا تَطْمَسُ الشَّمْسُ ضَوْءَ النُّجُوْمِ)).

(اسناده صحيح) تخريج (المشكاة : ٥٦٣٧ـ التعليق الرغيب)

ترجمہ: روایت ہے داود بن عامر بن سعد بن ابووقاص سے وہ روایت کرتے ہے اپنے باپ سے اور وہ روایت کرتے ہے اپنے دادا سے کہ نبی ﷺ نے فرمایا ایک ناخون کے برابر اگر ظاہر ہوں جنت کی چیزوں میں سے تو چکا دیے جو کچھ آسمان وزمین کے کناروں میں ہے اور اگر ایک مرد اہل جنت سے جھانکے اور ظاہر ہوں اس کے کنگن تو مٹا دیں روشنی آفتاب کی جیسے آفتاب مٹا دیتا ہے روشنی تاروں کی۔

فائدہ : یہ حدیث غریب ہے نہیں جانتے ہم اسے اس اسناد سے مگر ابن لہیعہ کی روایت سے اور روایت کی یحییٰ بن ایوب نے یہ حدیث یزید بن ابی حبیب سے اور کہا اس میں عن عمر بن سعد بن ابی وقاص عن النبی ﷺ۔

❀❀❀❀

۸۔ بَابُ: مَا جَآءَ فِيْ صِفَةِ ثِيَابِ اَهْلِ الْجَنَّةِ

اہل جنت کے کپڑوں کی صفت کے بیان میں

(۲۵۳۹) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : ((اَهْلُ الْجَنَّةِ جُرْدٌ مُرْدٌ كَحْلٰى لَا يَفْنٰى شَبَابُهُمْ، وَلَا تَبْلٰى ثِيَابُهُمْ)). (اسناده حسن) تخريج المشكاة: ٥٦٣٨ و ٥٦٣٩- التحقيق الثاني- التعليق الرغيب: ٤/٢٤٥)

ترجمہ: روایت ہے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے: جنت کے لوگ جرد مرد ہیں کحلی نہیں فنا ہوگی جوانی ان کی اور نہ پرانے ہوں گے کپڑے ان کے۔

فائدہ : یہ حدیث غریب ہے۔

مترجم: جرد وہ شخص ہے کہ اس کے بدن پر بال نہ ہوں اور مراد اس کے بغل کے بال اور زیر ناف وغیرہ کے ہیں کہ جس کا نہ ہونا موجب حسن ہے اور مرد جمع ہے امرد کی اور امرد وہ ہے کہ داڑھی مونچھ نہ رکھتا ہوں اور جوان ہو عالم شباب میں کحلی جمع ہے کحیل کی بمعنی اکحل مراد اس سے وہ شخص ہے کہ پلکیں اس کی دراز ہو اور منبت اس کے سیاہ گویا بغیر سرمہ لگائے معلوم ہوتا ہے کہ سرمہ لگا ہوا ہے۔ (لمعات)

❀❀❀❀

(۲۵۴۰) عَنْ أَبِي سَعِيْدٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ فِيْ قَوْلِهٖ۔ ﴿ وَفُرُشٍ مَّرْفُوْعَةٍ ﴾ قَالَ : ((ارْتِفَاعُهَا كَمَا بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ مَسِيْرَةُ خَمْسِ مَائَةِ عَامٍ)).

(اسناده ضعيف) تخريج المشكاة: (٥٦٣٤) (اس کی سند دراج عن ابی الہیثم کی وجہ سے ضعیف ہے)

ترجمہ: روایت ہے ابوسعید رضی اللہ عنہ سے کہ نبی ﷺ نے فرمایا تفسیر میں قول الٰہی کے وفرش مرفوعة کہ بلندی ان کی فرشوں کی زمین سے آسمان تک ہے پانچ سو برس کی راہ۔

فائدہ : یہ حدیث غریب ہے نہیں جانتے ہم اسے مگر رشد بن سعد کی روایت سے اور بعض اہل علم نے تفسیر اس کی یوں کی ہے کہ مراد فرش سے درجات جنت ہیں کہ ایک درجہ سے دوسرے درجہ تک اتنا فاصلہ ہے جتنا آسمان و زمین میں۔

مترجم: علی رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ فرش مرفوعۃ علی الاسرۃ یعنی بچھونے ہیں کہ بلند پلنگوں پر بچھے ہوئے ہیں اور ایک جماعت نے مفسرین کی کہا ہے کہ ایک دوسرے پر بچھے ہوئے اس لیے مرفوع و عالی ہیں اور بعضوں نے کہا کہ مراد فرش سے عورتیں ہیں اور عرب عورت کو فرش ولباس کہتا ہے بطور استعارہ کے اور مرفوعہ سے مراد رفعت ان کے حسن و جمال کی کہ نساءِ دنیا سے ان کا درجہ بلند ہے چنانچہ آیت لاحقہ

إِنَّا أَنْشَأْنَاهُنَّ إِنشَاءً اسی کی مؤید ہے اس لیے کہ ضمیر ہن کی عورتوں کی طرف راجع ہے اور فرش سے اگر عورتیں مراد نہ لیں تو اضمار قبل الذکر لازم آتا ہے مگر اس کے جواب میں کہا ہے کہ فرش سے اگر بستر مراد لیں تو بھی اضمار قبل الذکر لازم نہیں آتا اس لیے کہ قرینہ فرشوں کا دلالت کرتا ہے عورتوں پر اس لیے کہ وہ محل ہے ان کا پس اس قرینہ سے اضمار اس کا جائز ہوا اور فرمایا اللہ تعالیٰ نے مُتَّكِئِينَ عَلَى فُرُشٍ بَطَائِنُهَا مِنْ إِسْتَبْرَقٍ اور یہ آیت دلالت کرتی ہے اوپر دو امر کے اول یہ کہ بطائن اس کے استبرق کے ہیں اور بطائن استر ہے جو اندر ہوتا ہے پھر جب بطائن استبرق سے ہے تو ظہار اس سے بھی عمدہ اور بہتر ہے اس لیے کہ ظہار سے مقصود ہوتا ہے جمال و تزئین اور مراد ہوتی ہے اس پر مباشرت اور استراحت پھر وہ خواہ مخواہ بطائن سے بہتر ہوتا ہے پس فرمایا باری تعالیٰ نے حال بطائن کا کہ بدرجہ اولیٰ معلوم ہو جائے حال ظہائر کا دوسرے یہ معلوم ہوا کہ فرش عالیہ ہیں کہ ان میں حشو اور بھرن ہے اور اس کی بھرن اور بلندی میں آثار مروی ہیں منجملہ ان کے حدیث باب جو رشدین بن سعد سے مروی ہے اور رشدین صاحب مناکیر ہے دارقطنی نے کہا وہ قوی نہیں احمد نے کہا اسے احتیاط نہیں ہر ایک سے روایت کرتا ہے مگر وہ لا باس بہ ہے رقاق میں اور کہا انہوں نے کہ امید ہے مجھے کہ وہ صالح الحدیث ہو اور یحییٰ بن معین نے کہا لیس بشیء اور ابوزرعہ نے کہا ضعیف ہے۔

❀❀❀❀

٩۔ بَابُ: مَا جَآءَ فِي صِفَةِ ثِمَارِ أَهْلِ الْجَنَّةِ

جنت کے پھلوں کے بیان میں

(٢٥٤١) عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ قَالَتْ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ وَذَكَرَ سِدْرَةَ الْمُنْتَهٰى قَالَ: **((يَسِيرُ الرَّاكِبُ فِي ظِلِّ الْفَنَنِ مِنْهَا مِائَةَ سَنَةٍ، أَوْيَسْتَظِلُّ بِظِلِّهَا مِائَةُ رَاكِبٍ. شَكَّ يَحْيٰى. فِيهَا فِرَاشُ الذَّهَبِ كَأَنَّ ثَمَرَهَا الْقِلَالُ)).**

(اسناده ضعيف) تخريج المشكاة: ٥٦٤٠۔ التحقيق الثاني۔ التعليق الرغيب: ٤/٢٥٦) (اس میں محمد بن اسحاق مدلس ہے)

ترجمہ: روایت ہے اسماء بنت ابوبکر رضی اللہ عنہا سے کہا انہوں نے سنا میں نے رسول اللہ ﷺ سے اور ذکر کیا آپ نے سدرۃ المنتہیٰ کا اور فرمایا سوار اس کی شاخوں میں چلا جائے گا سو برس تک یا فرمایا رہیں گے اس کے سایہ میں سو سوار شک کیا اس میں یحییٰ نے اس پر پتنگے ہیں سونے کے گویا کہ پھل اس کے مٹکے ہیں بڑے بڑے۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے۔

مترجم: سدرۃ لغت میں بیری کے درخت کو کہتے ہیں منتہیٰ اسے اس لیے کہا کہ جو چیز اوپر سے اترتی ہے وہیں ٹھہر جاتی ہے اور نیچے سے جو اوپر چڑھتی ہے وہیں تک منتہیٰ ہوتی ہے اور بعضوں نے کہا کہ منتہیٰ ہوا علم خلق کا وہیں تک اور پوچھا ابن عباس رضی اللہ عنہما نے حال

سدرة المنتہیٰ کا تو کہا کعب نے وہ ایک درخت ہے اصل عرش میں حملہ عرش کے سر پر منتہیٰ ہوتا ہے علم خلائق کا اس تک کہ اس کے بعد غیب ہے کہ نہیں جانتا اس کو مگر اللہ تعالیٰ مقاتل نے کہا کہ وہ ایک درخت ہے کہ حامل ہے زیور کا اہل جنت کے لیے اور حلوں کا اور پھلوں کا جمیع الوان سے اگر ایک پتہ اس کا رکھ دیا جائے زمین پر تو روشن کر دے اہل زمین کو اور بعض مفسرین نے کہا طوبیٰ لھم وحسن مآب میں طوبیٰ سے وہی شجر پر ثمر مراد ہے۔ چنانچہ ابوامامہ اور ابوہریرہ اور ابوالدرداء رضی اللہ عنہم سے مروی ہے کہ وہ ایک درخت ہے جنت میں کہ سایہ کر رہا ہے تمام جنتیوں کو اور عبید بن عمیر نے کہا وہ درخت ہے جنت عدن میں کہ جڑ اس کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے خانہ نور کا شانہ میں ہے اور ہر گھر میں جنت کے اور غرفہ میں اس کی ایک شاخ ہے اور اللہ تعالیٰ نے کوئی رنگ اور رونق نہیں پیدا کی کہ اس میں نہ پائی جاتی ہو مگر سیاہی اور کوئی فواکہ اور ثمر نہیں پیدا کیا کہ اس میں موجود نہیں اور اس کی جڑ میں دو نہریں بہتی ہیں ایک کافور کی اور دوسری سلسبیل کی' اور مقاتل نے کہا اس کے ہر پتہ میں اتنی وسعت ہے کہ گھیر لے ایک امت کو اور ہر پتہ پر ایک فرشتہ ہے تسبیح کرتا ہے اللہ عزوجل کی بانواع تسبیح۔

اور ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرد نے پوچھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ طوبیٰ سے کیا مراد ہے؟ فرمایا آپ نے ایک درخت ہے جنت میں کہ سایہ اس کا سو برس کی راہ تک ہے کپڑے اہل جنت کے اسی کے گابھوں سے نکلتے ہیں۔ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ فرمایا انہوں نے کہ جنت میں ایک درخت ہے کہ راکب اس کے سایہ میں سو برس تک چلا جائے اور قطع نہ کر سکے پڑھو اگر تم چاہو وَظِلٍّ مَّمْدُوْدٍ۔ سو پہنچی یہ خبر کعب کو انہوں نے فرمایا کہ سچ کہا ہے قسم ہے اس پروردگار کی جس نے توراۃ اتاری موسیٰ پر اور قرآن محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر اور کہا کہ اگر ایک مرد جوان تین برس کی اونٹنی پر سوار ہو کر چلے تو بڈھا ہو کر گر جائے مگر اس کی جڑ کا دورہ پورا نہ کر سکے اللہ تعالیٰ نے اس کو اپنے ہاتھ سے بویا ہے اور اپنی قدرت سے اس میں روح پھونکی ہے اور شاخیں اس کی فصیل جنت سے باہر نکلی ہوئی ہیں جنت میں کوئی نہر نہیں جو اس کی جڑ سے نہ نکلی ہو نام اس کا طوبیٰ ہے اللہ عزوجل فرماتا ہے جو چیز تجھ سے مانگیں اہل جنت اور فرمائش کریں تو شق ہو جا اور ان کو نکال دے سو نکلتے ہیں اس میں سے گھوڑے زین لگے ہوئے اور لجام بندھے ہوئے جیسا جنتی چاہتا ہے اور نکلتی ہے اس میں سے اونٹنی مع کجاوہ اور مہار کے جیسا کہ چاہے اور کپڑے جو درخواست کرے جنتی۔ (بغوی)

❀❀❀❀

١٠ ۔ بَابُ: مَا جَاءَ فِيْ صِفَةِ طَيْرِ الْجَنَّةِ

طیور جنت کے بیان میں

(٢٥٤٢) عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَا الْكَوْثَرُ؟ قَالَ : ((ذَاكَ نَهْرٌ أَعْطَانِيْهِ اللّٰهُ يَعْنِيْ فِي الْجَنَّةِ أَشَدُّ بَيَاضًا مِنَ اللَّبَنِ وَأَحْلٰى مِنَ الْعَسَلِ فِيْهِ طَيْرٌ أَعْنَاقُهَا كَأَعْنَاقِ الْجُزُرِ)). قَالَ

عُمَرُ: اِنَّ هٰذِهٖ لَنَاعِمَةٌ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((أَكَلَتُهَا أَنْعَمُ مِنْهَا)).

(اسناده حسن صحيح) تخريج المشكاة: ٥٦٤١ـ سلسلة الاحاديث الصحيحة: ٢٥١٤)

ترجمہ: روایت ہے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے کہا انہوں نے کسی نے پوچھا رسول اللہ ﷺ سے کہ کوثر کیا چیز ہے؟ فرمایا آپ ﷺ نے وہ ایک نہر ہے کہ دی مجھے اللہ تعالیٰ نے یعنی جنت میں پانی اس کا سفید زیادہ ہے دودھ سے اور شیریں زیادہ ہے شہد سے اس میں چڑیاں ہیں کہ گردنیں ان کی اونٹوں کی سی ہیں عمر نے کہا وہ تو بڑی نعمت میں ہیں فرمایا آپ نے ان کے کھانے والے ان سے زیادہ نعمت میں ہیں۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے اور محمد بن عبداللہ بن مسلم بھتیجے ہیں ابن شہاب زہری کے۔

مترجم: قولہ تعالیٰ وَلَحْمِ طَيْرٍ مِّمَّا يَشْتَهُوْنَ' ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ جب جی چاہتا ہے جنتی کا پرندوں کے گوشت کھانے کو تو اسی وقت وہ ممثل ہو جاتا ہے اس کے سامنے جیسا چاہتا تھا اور کہتے ہیں کہ گر پڑتی ہے چڑیا برتن میں جنتی کے اور وہ کھاتا ہے جتنا چاہتا ہے اس میں سے پھر وہ زندہ ہو کر اڑ جاتی ہے۔ (بغوی)

اور اللہ جل جلالہ نے ماکولات میں سے ذکر کیا آٹھ چیزوں کا جس کو ہم اجمالاً مقدمہ ابواب میں ذکر کر چکے ہیں۔ اور اس مقام میں ہم تفسیر اس کی تحریر کرتے ہیں' چنانچہ پہلی چیز ان میں کی فاکہہ ہے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے وَفَاكِهَةٍ كَثِيْرَةٍ لَا مَقْطُوْعَةٍ وَّلَا مَمْنُوْعَةٍ ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ وہ منقطع اور تمام نہیں ہوتا اگر میوہ توڑا جائے اور کسی کو اس میوہ کا لینا مشکل نہیں ہوتا۔ اور بعضوں نے کہا مقطوع نہیں طول زمان سے اور ممنوع نہیں بالاثمان یعنی فصل اس کی تمام نہیں ہوتی اور کچھ قیمت اس میں نہیں لگتی جیسے ثمار دنیا میں' اور وارد ہوا ہے کہ جب توڑ لیا جاتا ہے کچھ میوہ اس میں سے فوراً پیدا ہو جاتا ہے بدل اس کا دونا اس سے اور مسلم میں جابر سے مروی ہے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کھائیں گے اہل جنت اور پئیں گے اور نہ تھوکیں گے اور نہ پاخانے جائیں گے اور نہ پیشاب کریں گے کھانا ان کا ہضم ہو جائے گا ایک ڈکار میں کہ خوشبو اس کی مثل مشک کے ہے الہام ہوگی ان کو تسبیح اور تکبیر جیسے دنیا میں دم آتا جاتا ہے۔

اور حاکم نے اپنی صحیح میں روایت کی ہے کہ آیا نبی ﷺ کے پاس ایک یہودی اور اس نے کہا اے ابا القاسم تم کہتے ہو کہ جنتی جنت میں کھاتے پیتے ہیں' اور اپنے لوگوں سے وہ یہودی کہتا تھا کہ اگر وہ اقرار کریں گے اس بات کا تو میں ان سے تقریر کروں گا یعنی آنحضرت ﷺ سے' سو فرمایا رسول اللہ ﷺ نے قسم ہے اس پروردگار کی کہ میری جان اس کے ہاتھ میں ہے کہ اہل جنت کو دی جائے گی ہر ایک کو ان میں سے قوت سو مردوں کے کھانے پینے اور جماع کی سو کہا یہودی نے جو کھائے گا ہو گی اور پئے گا اس کو حاجت یعنی بول و براز کی سو فرمایا رسول اللہ ﷺ نے حاجت ان کی رفع ہوگی اس طرح کہ ایک پسینہ ان کا بہے گا ان کی جلدوں میں مثل مشک کے پھر پیٹ ان کا خالی ہو جائے گا۔ اور لَحْمِ طَيْرٍ سو ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ فرمایا آنحضرت ﷺ نے جب تو نظر کرے گا جنت کے پرندوں کی طرف اور خواہش کرے گا تو ان کی سو اسی وقت وہ گر پڑے گا تیرے آگے بھونا ہوا۔ (بغوی)

اور روایت ہے ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے ہوگی ساری زمین قیامت کے دن ایک روٹی کہ تھپکے گا اسے جبار اپنے ہاتھ سے جیسا کہ تھپکتا ہے ایک تم میں سے اپنی روٹی سفر میں مہمان کے لیے اہل جنت کے پھر آیا مرد یہود سے اور اس نے کہا بارک الرحمٰن یا ابا القاسم کیا خبر دوں میں تم کو اہل جنت کی مہمانی کی قیامت کے دن کہا آپ نے ہاں' کہا اس نے ہو جائے گی ساری زمین ایک روٹی جیسا کہ حضرت فرما چکے تھے سو دیکھا آپ نے اصحاب کی طرف اور ہنسے یہاں تلک کہ کھل گئیں کچلیاں آپ کی پھر کہا اس یہودی نے کیا خبر دوں میں تم کو ان کے سالن کی کہ بالام و نون ہے اصحابؓ نے کہا وہ کیا ہے اس نے کہا بیل اور مچھلی کہ کھالے گا اس کے زائد کبد سے ستر ہزار آدمی (متفق علیہ)

اور سدر مخضود یعنی جس میں کانٹا نہیں گویا چن ڈالے گئے ہیں کانٹے اس کے' یہ قول ہے ابن عباس اور عکرمہ کا اور حسن نے کہا ہاتھ زخمی نہیں کرتا ابن کیسان نے کہا اس میں اذیت نہیں اور میووں پر جنت کے غلاف اور چھلکا اور اندر اس کے گٹھلی نکمی نہیں جیسا کہ دنیا کے میووں میں ہے بلکہ سب چیز ان میں ماکول و مشموم و منظور ہے اور قابل اکل اور لائق تلذذ' سعید بن جبیر نے کہا ثمار اس کے مٹکوں کے برابر ہیں بلکہ اس سے بڑے' اور ابو العالیہ اور ضحاک سے مروی ہے کہ نظر کی مسلمانوں نے ہر طرف وادی وج کی طائف میں اور پسند آئے ان کو بیر وہاں کے اور آرزو کی انہوں نے اس کے مثل کی پس اتاری اللہ تعالیٰ نے یہ آیت فِیْ سِدْرٍ مَّخْضُوْدٍ وَّ طَلْحٍ مَّنْضُوْدٍ یعنی موز اور طلح کا واحد طلح ہے اکثر مفسرین کا یہی قول ہے اور حسن نے کہا وہ موز نہیں بلکہ ایک درخت ہے کہ ظل بارد و طیب رکھتا ہے۔ فراء اور ابو عبیدہ نے کہا طلح عرب میں ایک درخت ہے بڑا کہ اس میں کانٹا ہے اور منضود کے معنی متراکم وتہ بہ تہ' مسروق نے کہا اشجار جنت سر سے لے کر جڑ تک ثمر ہیں لائق اکل اور خوشوں میں جنت کے فرمایا قطوفھا دانیہ یعنی میوہ اس کا سہل الوصول ہے کہ جنتی تناول کرتا ہے اسے قائماً قاعدًا مضطجعا اور توڑ لیتا ہے جس طرح چاہتا ہے چنانچہ کہا گیا ہے کہ اصول ان کے فوقانی اور فروع نیچے لٹکے ہوئے اور پھیلے ہوئے اور اوقات طعام میں دو وقت بیان فرمائے باری تعالیٰ نے چنانچہ فرمایا ولھم رزقھم فیما بکرۃً وعشیا اہل تفسیر نے کہا جنت میں رات نہیں کہ بکرہ اور عشی معلوم ہو بلکہ اہل جنت نور میں ہیں دائما ولیکن رزق ان کو دن کے دونوں کناروں کے انداز پر اور مقدار پر پہنچتا ہے جیسے متنعمین کی دنیا میں عادت تھی غرض اللہ تعالیٰ نے اس مقدار کو بکرہ و عشی فرمایا نہ یہ کہ وہاں صبح و شام ہے حقیقۃً اور بعضوں نے کہا کہ پہچان لیں گے جنتی دن کو پردوں کے اٹھ جانے سے اور رات کو پردوں کے گر جانے سے اور بعضوں نے کہا مراد اس سے رفاہیت عیش اور وسعت رزق ہے کہ جس میں تنگی نہ ہو نہ اوقات مذکور اور حسن بصری فرماتے ہیں کہ عرب اس سے افضل کوئی عیش نہیں جانتا کہ صبح و شام اطعام طعام ہو اور بکرۃً و عشی رزق پائیں پس اللہ تعالیٰ نے جنتیوں کو موصوف کیا اسی صفت کے ساتھ اور فرمایا نخل و رمان کے بیان میں فِیْھِمَا فَاکِھَۃٌ وَّنَخْلٌ وَّرُمَّانٌ مفسرین نے کہا کہ نَخْلٌ وَّرُمَّان فواکہ میں داخل نہیں اس لیے عطف کیا اس کا اللہ تعالیٰ نے فاکہۃ پر اور بعضوں نے کہا ہے کہ اگرچہ یہ دونوں فواکہ میں داخل

ہیں مگر عطف ان کا فوائد پر تخصیص اور تفصیل کے لیے ہے جیسے عطف جبریل و میکائیل کا ملائکہ پر اس آیت میں ﴿ مَنْ كَانَ عَدُوًّا لِلّٰهِ وَمَلَآئِكَتِهِ وَرُسُلِهِ وَجِبْرِيْلَ وَمِيْكَالَ ﴾ (بغوی) اور فرمایا اللہ تعالیٰ کہ کہا جائے گا اہل جنت سے كُلُوْا وَاشْرَبُوْا هَنِيْئًا بِمَا اَسْلَفْتُمْ فِي الْاَيَّامِ الْخَالِيَةِ یعنی کھاؤ پیو گوارا عوض میں ان عملوں کے کہ کیے تم نے ایام ماضیہ میں یعنی دنیا میں یہ ہے تفسیر ان آیات کی جن کا ذکر کیا تھا ہم نے مقدمۂ ابواب میں۔

❀❀❀❀

١١۔ بَابُ: مَا جَآءَ فِي صِفَةِ خَيْلِ الْجَنَّةِ

خیل جنت کے بیان میں

(٢٥٤٣) عَنْ بُرَيْدَةَ عَنْ أَنَّ رَجُلًا سَأَلَ النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ! هَلْ فِي الْجَنَّةِ مِنْ خَيْلٍ؟ قَالَ : ((إِنِ اللّٰهُ **أَدْخَلَكَ الْجَنَّةَ فَلَا تَشَآءُ أَنْ تُحْمَلَ فِيْهَا عَلٰى فَرَسٍ مِنْ يَاقُوْتَةٍ حَمْرَاءَ تَطِيْرُبِكَ فِي الْجَنَّةِ حَيْثُ شِئْتَ إِلَّا فَعَلْتَ**)). قَالَ وَسَأَلَهُ رَجُلٌ فَقَالَ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ! هَلْ فِي الْجَنَّةِ مِنْ إِبِلٍ؟ قَالَ فَلَمْ يَقُلْ لَهُ مَا قَالَ لِصَاحِبِهِ فَقَالَ: ((**إِنَّ يُدْخِلْكَ اللّٰهُ الْجَنَّةَ، يَكُنْ لَكَ فِيْهَا مَا اشْتَهَتْ نَفْسُكَ وَلَذَّتْ عَيْنُكَ**)). (اسناده ضعيف) تخريج (المشكاة: ٥٦٤٢۔ الضعيفة : ١٩٨٠) (اس میں مسعودی مختلط راوی ہے)

ترجمہ: روایت ہے بریدہ سے کہ ایک مرد نے پوچھا رسول اللہ ﷺ سے اور کہا اس نے یارسول اللہ آیا جنت میں گھوڑے ہیں فرمایا آپ ﷺ نے اگر تجھ کو داخل کیا اللہ تعالیٰ نے جنت میں تو جب چاہے گا تو سوار کیا جائے گا گھوڑے پر یاقوت سرخ کے کہ وہ تجھے لے کر اڑتا پھرے گا جنت میں جہاں تو چاہے گا۔ کہا راوی نے کہ پھر پوچھا آپ سے ایک اور مرد نے یارسول اللہ! آیا جنت میں اونٹ ہیں۔ کہا راوی نے پھر جواب نہ دیا آپ نے اس کو جیسے جواب دیا تھا اس کے صاحب کو یعنی سائل اول کو اور فرمایا اگر داخل کرے گا تجھے اللہ تعالیٰ جنت میں ہوگی تیرے لیے جو چیز کہ تیرا جی چاہے اور جس سے تیری آنکھیں لذت پائیں۔

فائدہ : روایت کی ہم سے سوید نے انہوں نے عبداللہ بن مبارک سے انہوں نے سفیان سے انہوں نے علقمہ بن مرثد سے انہوں نے عبدالرحمٰن بن باسط سے انہوں نے نبی ﷺ سے مانند اس کے اسی کے ہم معنی اور یہ روایت صحیح تر ہے حدیث مسعودی سے۔

❀❀❀❀

(٢٥٤٤) عَنْ أَبِي أَيُّوْبَ قَالَ: أَتَى النَّبِيَّ ﷺ أَعْرَابِيٌّ فَقَالَ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ! إِنِّي أُحِبُّ الْخَيْلَ أَفِي الْجَنَّةِ خَيْلٌ؟ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : ((**إِنْ أُدْخِلْتَ الْجَنَّةَ أُتِيْتَ بِفَرَسٍ مِنْ يَاقُوْتَةٍ لَهُ جَنَاحَانِ فَحُمِلْتَ عَلَيْهِ، ثُمَّ طَارَ بِكَ حَيْثُ شِئْتَ**)).

(اسناده ضعيف) تخريج المشكاة: ٥٦٤٣۔ الضعيفة: (١٩٨٠) (اس میں ابی سورہ راوی ضعیف ہے)

ترجمہ: روایت ہے ابوایوب رضی اللہ عنہ سے کہا کہ آیا نبی ﷺ کے پاس ایک اعرابی اور اس نے کہا یارسول اللہ میں دوست رکھتا ہوں گھوڑوں کو آیا جنت میں گھوڑے ہیں؟ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے اگر داخل کیا جائے تو جنت میں تو ملے گا تجھے گھوڑا یاقوت کا کہ اس کے دو بازو ہیں اور سوار کیا جائے گا تو اس پر پھر وہ تجھے لے کر اڑے گا جہاں تو چاہے۔

فائدہ: اس حدیث کی اسناد قوی نہیں اور نہیں جانتے ہم اسے ابوایوب کی روایت سے مگر اسی سند سے اور ابوسورہ بھتیجے ہیں ابوایوب کے اور ضعیف ہیں حدیث میں بہت ضعیف کہا ان کو یحییٰ بن معین نے اور سنا میں نے محمد بن اسماعیل سے کہتے تھے کہ ابوسورہ یہ منکر الحدیث ہیں روایت کرتے ہیں ایسی مناکیر ابوایوب سے کہ کوئی متابعت نہیں کرتا ان کے راویوں کی۔

❀❀❀❀

۱۲۔ بَابُ: مَا جَآءَ فِي سِنِّ اَهْلِ الْجَنَّةِ

اہل جنت کی عمر کے بیان میں

(۲۰۴۵) عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: ((يَدْخُلُ أَهْلُ الْجَنَّةِ الْجَنَّةَ جُرْدًا مُرْدًا مُكَحَّلِينَ أَبْنَاءَ ثَلَاثِينَ اَوْثَلَاثٍ وَثَلَاثِينَ سَنَةً)). (اسناده حسن) انظر الحديث (۲۰۳۹)

ترجمہ: روایت ہے معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے کہ نبی ﷺ نے فرمایا داخل ہوں گے جنت کے لوگ بے بال ہوں گے کہ بدن پر ان کے بال نہ ہوں گے اور نہ داڑھی مونچھ ہے سرمہ گوں آنکھیں ان کی بغیر سرمہ لگائے تیس یا تینتیس برس کے۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اور بعض اصحاب قتادہ نے روایت کی یہ مرسلاً اور اسکو مرفوع نہیں کیا۔

❀❀❀❀

۱۳۔ بَابُ: مَا جَاءَ فِي كَمْ صَفُّ اَهْلِ الْجَنَّةِ

اہل جنت کی صفوں کے بیان میں

(۲۰۴۶) عَنْ بُرَيْدَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((أَهْلُ الْجَنَّةِ عِشْرُونَ وَمِائَةُ صَفٍّ: ثَمَانُونَ مِنْهَا مِنْ هٰذِهِ الْأُمَّةِ وَأَرْبَعُونَ مِنْ سَائِرِ الْأُمَمِ)). (اسناده صحيح) تخريج مشكاة المصابيح (۵٦٤٤) الروض النضير (٦٠٨)

ترجمہ: روایت ہے بریدہ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے: جنت کے لوگ ایک سو بیس صفیں ہیں اسّی صفیں اس امت کی اور چالیس اور امتوں سے۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے اور مروی ہوئی علقمہ بن مرثد سے انہوں نے روایت کی سلیمان بن بریدہ سے انہوں نے نبی ﷺ سے

[1] قاموس میں ہے خیل گھوڑوں کی اس کا واحد نہیں یا واحد اس کا خائل ہے کہ اس میں اختیار ہوتا ہے یعنی تکبر۔

مرسلاً اور بعضوں نے کہا روایت ہے سلیمان بن بریدہ سے انہوں نے روایت کی اپنے باپ سے اور حدیث ابی سنان کی محارب بن دثار سے حسن ہے اور ابوسنان کا نام ضرار بن مرہ ہے اور ابوسنان شیبانی کا نام سعید بن سنان ہے اور وہ بصری ہیں اور ابوسنان شامی کا نام عیسیٰ بن سنان ہے اور وہ قسملی ہے۔

❀❀❀❀

(٢٥٤٧) عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ: كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ قُبَّةٍ نَحْوًامِّنْ أَرْبَعِيْنَ، فَقَالَ لَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((أَتَرْضَوْنَ اَنْ تَكُوْنُوْا رُبُعَ اَهْلِ الْجَنَّةِ؟)) قَالُوْا: نَعَمْ قَالَ: ((اَتَرْضَوْنَ اَنْ تَكُوْنُوْا ثُلُثَ اَهْلِ الْجَنَّةِ؟)) قَالُوْا: نَعَمْ قَالَ: ((اَتَرْضَوْنَ اَنْ تَكُوْنُوْا شَطْرَ اَهْلِ الْجَنَّةِ؟ اِنَّ الْجَنَّةَ لَا يَدْخُلُهَا اِلَّا نَفْسٌ مُسْلِمَةٌ مَا اَنْتُمْ فِي الشِّرْكِ اِلَّا كَالشَّعْرَةِ الْبَيْضَآءِ فِي جِلْدِ الثَّوْرِ الْاَسْوَدِ اَوْكَالشَّعْرَةِ السَّوْدَآءِ فِي جِلْدِ الثَّوْرِ الْاَحْمَرِ)). (اسناده صحيح) الروض النفير (٦٠٨، ١٠٧٩) سلسلة الاحاديث الصحيحة (٨٤٩)

ترجمہ: روایت ہے عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے کہا تھے ہم نبی ﷺ کے ساتھ ایک خیمہ میں قریب چالیس آدمی کے سو فرمایا ہم سے رسول اللہ ﷺ نے کیا راضی ہو تم اس پر کہ ہو چوتھائی جنت والوں کی' کہا انہوں نے کہ ہاں فرمایا کیا راضی ہو تم کہ ہو تہائی جنت والوں کی کہا صحابہ رضی اللہ عنہم نے کہ ہاں فرمایا کیا راضی ہو تم کہ ہو نصف جنت والوں کے بے شک جنت میں داخل نہ ہو گا مگر نفس مسلمان اس لیے کہ نہیں ہو تم اہل شرک کی نسبت مگر اتنے کہ جیسے ایک بال سفید ہو کالے بیل کی کھال پر یا ایک بال سیاہ ہو سرخ بیل کی کھال پر۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور اس باب میں عمران بن حصین اور ابوسعید خدری سے بھی روایت ہے۔

❀❀❀❀

١٤۔ بَابٌ: مَا جَآءَ فِيْ صِفَةِ اَبْوَابِ الْجَنَّةِ

ابواب جنت کے بیان میں

(٢٥٤٨) عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ عَنْ أَبِيْهِ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((بَابُ أُمَّتِي الَّذِيْ يَدْخُلُوْنَ مِنْهُ الْجَنَّةَ عَرْضُهُ مَسِيْرَةُ الرَّاكِبِ الْمُجَوَّادِ ثَلَاثًا، ثُمَّ اِنَّهُمْ لَيُضْغَطُوْنَ عَلَيْهِ حَتّٰى تَكَادُ مَنَاكِبُهُمْ تَزُوْلُ)).

ترجمہ: روایت ہے سالم بن عبداللہ سے روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے وہ دروازہ کہ میری امت داخل ہوگی اس سے جنت میں چوڑان اس کی برابر ہے راکب مجوّد کے سیر کی جو تین دن تک چلا جائے پھر باوجود اس کے ایسی مزاحمت ہوگی ان کو کہ قریب ہے کہ ان کے بازو اتر جائیں۔ (اسنادہ ضعیف) تخریج (المشکاۃ: ۵۶۴۵۔ التحقیق الثانی) (اس کی سند خالد بن ابی بکر کی وجہ سے ضعیف ہے)

فائدہ : یہ حدیث غریب ہے اور پوچھی میں نے محمد سے یہ حدیث تو نہ پہچانی انہوں نے اور کہا کہ خالد بن ابی بکر کی بہت منکر روایتیں ہیں کہ سالم بن عبداللہ سے مروی ہیں۔

❀❀❀❀

۱۵۔ بَابُ: مَا جَاءَ فِيْ سُوْقِ الْجَنَّةِ

بازار جنت کے بیان میں

(۲۵۴۹) عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ أَنَّهُ لَقِيَ أَبَاهُرَيْرَةَ فَقَالَ أَبُوْهُرَيْرَةَ: اَسْاَلُ اللّٰهَ أَنْ يَّجْمَعَ بَيْنِيْ وَبَيْنَكَ فِيْ سُوْقِ اَهْلِ الْجَنَّةِ، فَقَالَ سَعِيْدٌ أَفِيْهَاسُوْقٌ؟ قَالَ: نَعَمْ أَخْبَرَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((أَنَّ اَهْلَ الْجَنَّةِ إِذَا دَخَلُوْهَا نَزَلُوْا فِيْهَا بِفَضْلِ اَعْمَالِهِمْ، ثُمَّ يُؤْذَنُ فِيْ مِقْدَارِ يَوْمِ الْجُمُعَةِ مِنْ أَيَّامِ الدُّنْيَا فَيَزُوْرُوْنَ رَبَّهُمْ وَيَبْرُزُلَهُمْ عَرْشَهُ وَيَتَبَدّٰى لَهُمْ فِيْ رَوْضَةٍ مِّنْ رِيَاضِ الْجَنَّةِ، فَيُوْضَعُ لَهُمْ مَنَابِرُ مِنْ نُوْرٍ وَمَنَابِرُمِنْ لُؤْلُؤٍ وَمَنَابِرُمِنْ يَاقُوْتٍ وَمَنَابِرُمِنْ زَبَرْجَدٍ وَمَنَابِرُمِنْ ذَهَبٍ وَمَنَابِرُ مِنْ فِضَّةٍ وَيَجْلِسُ أَدْنَاهُمْ وَمَافِيْهِمْ مِنْ دَنِيٍّ عَلٰى كُثْبَانِ الْمِسْكِ وَالْكَافُوْرِ وَمَا يَرَوْنَ اَنَّ اَصْحٰبَ الْكَرَاسِيِّ بِأَفْضَلَ مِنْهُمْ مَجْلِسًا)). قَالَ اَبُوْهُرَيْرَةَ: قُلْتُ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ! وَهَلْ نَرٰى رَبَّنَا؟ قَالَ: ((نَعَمْ، هَلْ تَتَمَآرُوْنَ مِنْ رُؤْيَةِ الشَّمْسِ وَالْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ؟)) قُلْنَا لَا قَالَ: ((كَذٰلِكَ لَا تَتَمَارُّوْنَ فِيْ رُؤْيَةِ رَبِّكُمْ، وَلَا يَبْقٰى فِيْ ذٰلِكَ الْمَجْلِسِ رَجُلٌ اِلَّا حَاضَرَهُ اللّٰهُ مُحَاضَرَةً حَتّٰى يَقُوْلَ لِلرَّجُلِ مِنْهُمْ يَا فُلَانُ ابْنَ فُلَانٍ! اَتَذْكُرُ يَوْمَ قُلْتَ كَذَا وَكَذَا فَيُذَكِّرُهُ بِبَعْضِ غَدَرَاتِهِ فِي الدُّنْيَا، فَيَقُوْلُ يَارَبِّ! أَفَلَمْ تَغْفِرْلِيْ؟ فَيَقُوْلُ: بَلٰى فَبِسَعَةِ مَغْفِرَتِيْ بَلَغْتَ مَنْزِلَتَكَ هٰذِهٖ فَبَيْنَمَاهُمْ عَلٰى ذٰلِكَ غَشِيَتْهُمْ سَحَابَةٌ مِنْ فَوْقِهِمْ فَأَمْطَرَتْ عَلَيْهِمْ طِيْبًا لَمْ يَجِدُوْا مِثْلَ رِيْحِهٖ شَيْئًا قَطُّ، وَيَقُوْلُ رَبُّنَا قُوْمُوْا أَعْدَدْتُّ لَكُمْ مِنَ الْكَرَامَةِ فَخُذُوْا مَا اشْتَهَيْتُمْ فَنَاتِيْ سَوقًا قَدْ حَفَّتْ بِهِ الْمَلٰٓئِكَةُ فِيْهِ مَا لَمْ تَنْظُرِ الْعُيُوْنُ اِلٰى مِثْلِهٖ وَلَمْ تَسْمَعِ الْاٰذَانُ وَلَمْ يَخْطُرْ عَلَى الْقُلُوْبِ، فَيُحْمَلُ إِلَيْنَا مَا اشْتَهَيْنَا لَيْسَ يُبَاعُ فِيْهَا وَلَا يُشْتَرٰى وَفِيْ ذٰلِكَ السُّوْقِ يَلْقٰى اَهْلُ الْجَنَّةِ بَعْضُهُمْ بَعْضًا. قَالَ فَيُقْبِلُ الرَّجُلُ ذُوالْمَنْزِلَةِ الْمُرْتَفِعَةِ فَيَلْقٰى مَنْ هُوَ دُوْنَهٗ وَمَا فِيْهِمْ دَنِيٌّ فَيَرُوْعُهٗ مَا يَرٰى عَلَيْهِ مِنَ اللِّبَاسِ فَمَا يَنْقَضِيْ آخِرُ حَدِيْثِهٖ حَتّٰى يَتَخَيَّلَ عَلَيْهِ مَا هُوَ أَحْسَنُ مِنْهُ وَذٰلِكَ أَنَّهُ لَا يَنْبَغِيْ لِاَحَدٍ أَنْ يَّحْزَنَ فِيْهَا، ثُمَّ نَنْصَرِفُ اِلٰى مَنَازِلِنَا فَيَتَلَقَّانَا أَزْوَاجُنَا فَيَقُلْنَ مَرْحَبًا وَاَهْلًا لَقَدْ جِئْتَ وَإِنَّ لَكَ مِنَ الْجَمَالِ أَفْضَلَ مِمَّا فَارَقْتَنَا عَلَيْهِ فَنَقُوْلُ: إِنَّا جَالَسْنَا الْيَوْمَ رَبَّنَا الْجَبَّارَ وَيَحِقُّنَا أَنْ نَنْقَلِبَ بِمِثْلِ مَا انْقَلَبْنَا)). (اسناده ضعيف) سلسلة الاحاديث

الضعیفة (۱۷۲۲) تخریج مشکاة المصابیح (٥٦٤٧) اس کی سند ہشام بن عمار کی وجہ سے ضعیف ہے

ترجمہ: روایت ہے سعید بن مسیب سے کہ ملے وہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے سو کہا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے سوال کرتا ہوں میں اللہ تعالیٰ سے کہ جمع کر دے مجھ کو اور تم کو جنت کے بازار میں سو کہا سعید نے کیا جنت میں بازار ہے؟ کہا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے ہاں خبر دی مجھ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ اہل جنت جب داخل ہوں گے جنت میں اتریں گے وہاں اپنے اعمال کے موافق پھر پکارے جائیں گے مقدار پر جمعہ کے ایام دنیا سے سو زیارت کریں گے وہ اپنے رب کی اور ظاہر ہو گا ان کو عرش اس کا اور نظر آئے گا وہ ان کو ایک باغ میں جنت کے باغوں سے اور رکھے جائیں گے ان کے لیے منبر نور کے اور منبر موتی کے اور منبر یاقوت کے اور منبر زمرد کے اور منبر سونے کے اور منبر چاندی کے اور بیٹھیں گے ادنیٰ درجہ والے اگرچہ ان میں ادنیٰ کوئی نہیں ٹیلوں پر مشک اور کافور کے اور نہ خیال کریں گے وہ لوگ کہ کرسی والے ان سے افضل جگہ بیٹھے ہیں یعنی کوئی اپنے تئیں ادنیٰ سمجھ کر محزون نہ ہوگا کہا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے عرض کی میں نے یا رسول اللہ کیا دیکھیں گے ہم اپنے رب کو فرمایا آپ نے ہاں بھلا تم کچھ شک کرتے ہو سورج اور چاند کے دیکھنے میں چودھویں رات میں ہم نے عرض کی کہ نہیں فرمایا آپ نے ایسا ہی شک نہ کرو گے اپنے پروردگار کے دیکھنے میں اور باقی نہ رہے گا اس مجلس میں کوئی مرد کہ روبرو نہ ہوگا اس کے اللہ تعالیٰ بالمشافہ یہاں تک کہ فرمائے گا کسی مرد کو ان میں سے اے فلانے بیٹے فلانے کے تجھے یاد ہے جس دن تو نے ایسا ویسا کیا تھا پھر یاد دلائے گا اس کو بعض گناہ اس کے جو صادر ہوئے تھے اس سے دنیا میں' سو وہ عرض کرے گا کیا تو نے مجھے بخش نہیں دیا اے رب میرے، تب فرمائے گا اللہ تعالیٰ کیوں نہیں میری ہی وسعت مغفرت کے سبب سے تو تو اس مرتبہ کو پہنچا سو وہ اسی قیل و قال میں ہوں گے کہ ڈھانپ لے گی ان کو ایک بدلی اوپر سے اور برسے گی ان پر ایسی خوشبو کہ نہ پائی ہوگی انہوں نے اس کے برابر کوئی بو کبھی اور فرمائے گا ان سے رب ہمارا کہ اٹھو جاؤ اس کرامت کی طرف کہ تیار کی ہے میں نے واسطے تمہارے سو تم جو چاہو لو پھر آئیں گے ہم ایک بازار میں کہ گھیرے ہوئے ہوں گے اس کو فرشتے اور اس میں وہ چیزیں ہوں گی کہ نہیں دیکھیں ان کی مثل کبھی آنکھوں نے اور نہ سنی کانوں نے اور نہ خیال آیا اس کا کسی دل میں سو لائی جائے گی ہمارے پاس جو چیز کہ ہم چاہیں گے کہ نہ ہوگی وہاں بیع اور نہ شراء اور اسی بازار میں ملاقات کریں گے بعض جنتی بعض سے فرمایا آپ نے پھر متوجہ ہوگا اور ملے گا ایک مرد بلند رتبہ والا اپنے کم درجہ سے اور نہیں ہے ان میں کوئی کم درجہ والا سو پسند کرے گا اور عجیب معلوم ہوگا اس کو وہ لباس جو بلند رتبہ والے پر ہے سو نہیں پوری ہوگی بات اس کی کہ ظاہر ہوگا اس کے بدن پر اس سے بہتر لباس یعنی جس کی آرزو کی تھی اور یہ ایسے ہوگا کہ شان نہیں کسی کی کہ غمگین ہو وہاں پھر لوٹیں گے ہم سب اپنے مکانوں کی طرف اور ملاقات کریں گے اپنی بیبیوں سے سو کہیں گی مرحباً واھلاً تم ہمارے پاس اس سے بہتر جمال لے کر آئے ہو کہ جس پر جدا ہوئے تھے ہم سے سو ہم کہیں گے مجالست کی ہے ہم نے آج اپنے پروردگار جبار کے ساتھ اور مستحق ہیں ہم کہ ایسا ہی جمال لے کر پھریں جیسا کہ لے کر پھرے ہیں۔

فائدہ : یہ حدیث غریب ہے نہیں جانتے ہم اسے مگر اسی سند سے۔

مترجم: قولہ پھر پکارے جائیں گے مقدار پر جمعہ کے الخ یعنی جیسے ہر ہفتہ میں دنیا میں ایک دن جمعہ کا ہوتا ہے اسی طرح اس اندازہ اور مقدار پر وہاں ہمیشہ وہ ندا اور پکار ہوگی اگر چہ جنت میں دن اور رات نہیں اور اس میں فضیلت ہے جمعہ کی اور ترغیب وتحریض ہے اس کے ادائے حقوق کی سنن وواجبات سے اور حضور صلوٰۃ و جماعات سے وغیرہ ذالک' قولہ سو زیارت کریں گے یعنی دیکھیں گے اپنے رب کو چشم سر سے جیسا کہ مذہب ہے محدثین اور سلف اور باتیں کریں گے اس سے سنے گا ہر ایک ان میں سے کلام پاک اس تعالیٰ شانہ کا حروف اور اصوات کے ساتھ نہ جیسا کہ سمجھ رکھا ہے بعض متکلمین متقشفہ نے یا فلاسفہ قشیریہ نے۔قولہ مگر ان میں ادنیٰ کوئی نہیں الخ ،یعنی اگر چہ تفاوت درجات کا ان کے درمیان ہے مگر ادنی اس میں کوئی نہیں یعنی خسیس اور بخیل کہ مشتق ہے دناءت سے کہ بمعنی خساست کے ہیں' قولہ اور نہیں ہے کوئی ان میں کم درجہ والا یعنی خسیس نہیں۔

(۲۵۵۰) عَنْ عَلِيٍّ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : ((إِنَّ فِي الْجَنَّةِ لَسُوْقًا مَا فِيهَا شِرَاءٌ وَلَا بَيْعٌ إِلَّا الصُّوَرَ مِنَ الرِّجَالِ وَالنِّسَاءِ فَإِذَا اشْتَهَى الرَّجُلُ صُوْرَةً دَخَلَ فِيهَا)). (اسناده ضعيف) تخريج (المشكاة: ٥٦٤٦ـ سلسلة الاحاديث الضعيفة: ١٩٨٢) اس میں عبدالرحمٰن بن اسحاق ضعیف راوی ہے

ترجمہ: روایت ہے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جنت میں ایک بازار ہے کہ نہیں ہے اس میں خرید اور نہ فروخت مگر اس میں تصویریں ہیں مردوں اور عورتوں کی پھر جب پسند کرے گا آدمی کسی صورت کو داخل ہو جائے گا وہ اس میں یعنی وہی صورت اس کی ہو جائے گی۔

فائدہ : یہ حدیث حسن ہے غریب ہے۔

❀❀❀❀

۱۶ـ بَابٌ: مَا جَآءَ فِي رُؤْيَةِ الرَّبِّ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى

دیدار الٰہی کے بیان میں

(۲۵۵۱) عَنْ جَرِيْرِبْنِ عَبْدِاللّٰهِ الْبَجَلِيِّ قَالَ: كُنَّا جُلُوْسًا عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ فَنَظَرَ إِلَى الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ فَقَالَ: ((إِنَّكُمْ سَتُعْرَضُوْنَ عَلٰى رَبِّكُمْ فَتَرَوْنَهُ كَمَا تَرَوْنَ هٰذَا الْقَمَرَ لَا تُضَامُّوْنَ فِي رُؤْيَتِهِ فَإِنِ اسْتَطَعْتُمْ أَنْ لَا تُغْلَبُوْا عَلٰى صَلٰوةٍ قَبْلَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ وَصَلَاةٍ قَبْلَ غُرُوْبِهَا فَافْعَلُوْا. ثُمَّ قَرَ ﴿ فَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ قَبْلَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ وَقَبْلَ الْغُرُوْبِ ﴾)). (اسناده صحيح)ظلال الجنة (٤٤٦ـ ٤٥١)

ترجمہ: روایت ہے جریر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے کہا انہوں نے کہ ہم بیٹھے تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سو نظر کی آپ نے چاند کی طرف کہ چودھویں رات کا تھا اور فرمایا پیش کیے جاؤ گے تم اپنے پروردگار پر سو دیکھو گے تم اس کو جیسا کہ دیکھتے ہو اس چاند کو اور زحمت

نہ اٹھاؤ گے تم اس کی رویت میں سو اگر ہو سکے تم سے کہ مغلوب نہ ہو تم اس نماز میں کہ قبل طلوع شمس ہے اور اس نماز میں کہ قبل غروب ہے تو کرو پھر پڑھی آپ نے یہ آیت فَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ قَبْلَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ وَقَبْلَ الْغُرُوْبِ یعنی تسبیح کر تو ساتھ حمد رب اپنے کے قبل طلوع شمس اور قبل غروب کے۔

فائدہ : یہ حدیث صحیح ہے۔

مترجم: قولہ دیکھو گے تم اس کو جیسا کہ دیکھتے ہو چاند کو یہ تشبیہ ہے فقط او پر نظر آنے میں اور عدم زحمت میں اور ثابت ہے اس سے فوقیت باری تعالیٰ شانہ کی حقیقةً اور اوپر ہونا اس خالق اکبر کا جمیع مخلوقات کے جیسا کہ فرمایا اللہ تعالیٰ شانہ نے یَخَافُوْنَ رَبَّهُمْ مِنْ فَوْقِهِمْ یعنی ڈرتے ہیں فرشتے اپنے رب سے کہ اوپر ان کے ہے اور وارد ہوا حدیث اوعال میں ثم الله فوق ذلك یعنی اللہ ہے اوپر ان سب مخلوقات کے اور فرمایا اِلَيْهِ يَصْعَدُ الْكَلِمُ الطَّيِّبُ وَالْعَمَلُ الصَّالِحُ يَرْفَعُهٗ یعنی اس کی طرف چڑھتے ہیں کلمہ پاک اور عمل صالح کو بلند کرتا ہے اور فرمایا بَلْ رَّفَعَهُ اللّٰهُ اِلَيْهِ یعنی بلکہ اٹھالیا اسے اللہ تعالیٰ نے اپنی طرف یعنی عیسیٰ علیہ السلام کو اور کہا حضرت زینب رضی اللہ عنہا نے زوجنيك الرحمن فوق العرش یعنی نکاح کر دیا میرا تم سے اللہ تعالیٰ نے عرش کے اوپر اور یہی ہے عقیدہ سلف صالحین کا اور ائمہ ومحدثین کا اور تمامی کبرائے صالحین کا کہ وہ تعالیٰ شانہٗ بائن ہے مخلوقات سے بلند ہے موجودات سے مستقر ہے عرش عظیم الشان پر مستوی ہے بذاتہ اس پر بلند وعالی ہے اور متعالی و برتر نہ مخلوق اس کے اندر ہے نہ وہ مخلوق کے اندر اور نہیں خلاف کیا اس میں ہمارا مگر جہلائے جہمیہ اور سفہائے فلاسفہ نے خذلہم اللہ نے۔ قولہ سو اگر ہو سکے تم سے کہ مغلوب نہ ہو تم آہ یعنی اگر ہو سکے تم سے کہ مانع نہ ہو تم کو اس کے ادا سے کوئی چیز تو بجالاؤ اور ادا کرو اس کو بجمیع سنن ومستحبات وفرائض وواجبات اور مراد ان سے نماز صبح ہے اور عصر کہ ان وقتوں میں سستی اور اشغال دنیوی مانع حضوری جماعت ہوتے ہیں اور پڑھی آپ نے یہ آیت کہ اشارہ ہے اس میں انہی نمازوں کی طرف اور مراد تسبیح سے نماز ہے۔

❀ ❀ ❀ ❀

(۲۵۵۲) عَنْ صُهَيْبٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ فِيْ قَوْلِهٖ ﴿ لِلَّذِيْنَ اَحْسَنُوا الْحُسْنٰى وَزِيَادَةٌ ﴾ قَالَ : ((اِذَا دَخَلَ اَهْلُ الْجَنَّةِ الْجَنَّةَ نَادٰى مُنَادٍ اِنَّ لَكُمْ عِنْدَاللّٰهِ مَوْعِدًا، قَالُوْا اَلَمْ يُبَيِّضْ وُجُوْهَنَا وَيُنَجِّنَا مِنَ النَّارِ وَيُدْخِلْنَا الْجَنَّةَ؟ قَالُوْا: بَلٰى فَيَنْكَشِفُ الْحِجَابُ قَالَ: فَوَاللّٰهِ مَا اَعْطَاهُمْ شَيْئًا اَحَبَّ اِلَيْهِمْ مِنَ النَّظَرِ اِلَيْهِ)). (اسناده صحيح) ظلال الجنة (٤٧٢) تخريج شرح العقيد ه الطحارية (١٦١)

ترجمہ: روایت ہے صہیب سے کہ نبی ﷺ نے آیۃ للذین احسنوا الحسنى وزيادة کی تفسیر میں فرمایا جب داخل ہوں گے جنت میں جنت والے پکارے گا ایک پکارنے والا کہ تمہیں اللہ تعالیٰ کے نزدیک سے ایک چیز اور ملنے والی ہے کہ جس کا وعدہ کیا گیا ہے تو وہ کہیں گے کہ کیا نہیں روشن کیا اس نے ہمارے چہروں کو اور نجات دی ہم کو یعنی عذاب نار وغیرہ سے اور

داخل کیا ہم کو جنت میں یعنی ہمیں اب کس چیز کی حاجت ہے تو جواب دیں گے پکارنے والے کہ ہاں پھر کھولا جائے گا پردہ فرمایا آپ نے پس قسم ہے اللہ تعالیٰ کی کوئی چیز ان کو پیاری نہیں اس جل شانہ کی طرف نظر کرنے سے۔

فائدہ : اس حدیث کو مسند اور مرفوع کیا حماد بن سلمہ نے اور روایت کی سلمان بن مغیرہ نے یہ حدیث ثابت بنانی سے انہوں نے عبدالرحمٰن بن ابن ابی لیلیٰ سے قول ان کا۔

مترجم: یہ آیہ مبارکہ للذین احسنوا الحسنیٰ وزیادۃ یعنی جن لوگوں نے نیک عمل کیے ان کے لیے حسنیٰ یعنی جنت اور زیادہ، مراد زیادہ سے نظر کرنا ہے وجہ مبارک پر اس تعالیٰ وتبارک کے اور یہ حدیث بھی مؤید اسی معنی کی ہے اور یہی قول ہے ایک جماعت اصحاب کا کہ اسی میں ہیں ابوبکر صدیق اور حذیفہ اور ابوموسیٰ اور عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہم اور یہی قول ہے حسن اور عکرمہ اور عطا اور مقاتل اور ضحاک اور سدی رحمہ اللہ کا اور ابن عباس رضی اللہ عنہما سے یہ بھی مروی ہے کہ حسنیٰ سے مراد مثل اس کا جزا سے اور زیادہ سے مراد ہے تضعیف اس کی دس گنا یا سات سو تک اور مجاہد نے کہا حسنیٰ حسنہ سے ہے اور زیادہ مغفرت اور رضوان' فقیر کہتا ہے کہ قول اول بہت صحیح اور مؤید باحادیث (بغوی) اور بیضاوی نے فرمایا حسنیٰ صفت ہے مثوبۃ کی یعنی تقدیر آیت یوں ہے للذین احسنوا المثوبۃ الحسنیٰ اور زیادہ سے مراد وہ زیادتی کہ جو براہ فضل جزاء سے عنایت ہو جیسا فرمایا اللہ تعالیٰ نے ویزیدھم من فضلہ۔

❀❀❀❀

۱۷۔ باب: منه تفسير قوله: وجوه يومئذ ناضرة

اسی سے اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کی تفسیر کہ اس روز بہت سے چہرے تروتازہ ہوں گے

(۲۵۵۳) عَنْ ثُوَيْرٍ، قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ يَقُوْلُ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((إِنَّ اَدْنٰى اَهْلِ الْجَنَّةِ مَنْزِلَةً لَمَنْ يَنْظُرُ اِلٰى جَنَانِهِ وَزَوْجَاتِهِ وَنَعِيْمِهِ وَخَدَمِهِ وَسُرُرِهِ مَسِيْرَةَ اَلْفِ سَنَةٍ، وَاَكْرَمُهُمْ عَلَى اللّٰهِ مَنْ يَنْظُرُ اِلٰى وَجْهِهِ غُدْوَةً وَعَشِيَّةً، ثُمَّ قَرَأَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ﴿وَجُوْهٌ يَّوْمَئِذٍ نَّاضِرَةٌ اِلٰى رَبِّهَا نَاظِرَةٌ﴾)). (اسناده ضعيف) سلسلة الاحاديث الضعيفة (۱۹۸۵) (اس میں ثویر بن فاختہ ضعیف راوی ہے)

ترجمہ: روایت ہے ثویر سے انہوں نے کہا کہ سنا میں نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے جنت میں ادنیٰ درجہ والا وہ ہے کہ نظر کرے گا اپنے باغوں اور بیبیوں اور نعمتوں اور خدمت گاروں اور تختوں کی طرف کہ ہیں وہ ایک ہزار برس کی مسافت تک اور سب سے زیادہ نزدیک وہ ہوگا کہ نظر کرے گا اس اللہ تعالیٰ کے چہرے کی طرف صبح اور شام پھر پڑھی رسول اللہ ﷺ نے یہ آیت وجوہ یومئذ یعنی بہت سے منہ اس دن تازہ ہیں اپنے رب کی طرف نظر کرنے والے۔

فائدہ : اور مروی ہوئی ہے یہ حدیث کئی سندوں سے اسرائیل سے انہوں نے روایت کی سویر سے انہوں نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مرفوعاً اور روایت کی یہ عبدالملک بن الحبر نے سویر سے انہوں نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے موقوفاً اور روایت کی عبیداللہ اشجعی نے سفیان سے

انہوں نے سویر سے انہوں نے مجاہد سے انہوں نے ابن عمر سے قول ان کا اور مرفوع نہ کیا اس کو۔ روایت کی یہ ہم سے ابوکریب محمد بن علا نے انہوں نے عبیداللہ اشجعی سے انہوں نے سفیان سے انہوں نے سویر سے انہوں نے مجاہد سے انہوں نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مانند اس کے اور مرفوع نہ کیا اس کو۔

مترجم: آیت مبارک کی تفسیر میں ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا ناضرة سے مراد حسنہ ہے یعنی چہرے ان کے خوبصورت ہیں مجاہد نے کہا مسرورہ ابن زید نے کہا ناعمہ' مقاتل نے کہا بیض یعلو ہا النور' سدی نے کہا مضیئہ' یمان نے کہا مسفرۃ' فراء نے کہا مشرقه بالنغم الى ربها ناظرة ابن عباس رضی اللہ عنہما اور اکثر مفسرین نے کہا نظر کریں گے وہ اپنے رب کی طرف عیاناً بغیر حجاب کے حسن نے کہا نظر کریں گے وہ اپنے خالق کی طرف اور کیوں نہ تازہ ہوں وہ چہرے کہ دیکھتے ہوں اپنے خالق کو (بغوی) بعد اس کے ذکر کی بغوی رحمہ اللہ نے وہی حدیث جو اوپر گزری۔

(٢٥٥٤) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ : ((تَضَامُّوْنَ فِيْ رُؤْيَةِ الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ وَتُضَامُّوْنَ فِيْ رُؤْيَةِ الشَّمْسِ؟)) قَالُوْا: لَا قَالَ : ((فَإِنَّكُمْ سَتَرَوْنَ رَبَّكُمْ كَمَا تَرَوْنَ الْقَمَرَ لَيْلَةَ الْبَدْرِ، لَا تَضَامُّوْنَ فِيْ رُؤْيَتِهِ)). (اسناده صحيح) ظلال الجنة (٤٤٤ و ٤٥٣)

ترجمہ: روایت ہے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کیا مزاحمت ہوتی ہے تم کو رویت قمر میں چودھویں رات کو یا مزاحمت کی جاتی ہے تم پر رویت شمس میں عرض کی صحابہ نے کہ نہیں فرمایا بے شک دیکھو گے تم اپنے رب کو جیسا کہ دیکھتے ہو چاند چودھویں رات کا نہیں مزاحمت ہوگی اس میں تم کو کسی طرح۔

فائدہ : یہ حدیث غریب ہے حسن ہے اور ایسا ہی روایت کیا ہے یحییٰ بن عیسیٰ اور کئی لوگوں نے اعمش سے انہوں نے ابوصالح سے انہوں نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے انہوں نے نبی ﷺ سے اور روایت کی عبداللہ بن ادریس نے اعمش سے انہوں نے ابوسعید سے انہوں نے نبی ﷺ سے اور مروی ہوئی ہے یہ ابوسعید سے انہوں نے روایت کی نبی ﷺ سے کئی سندوں سے مثل اسی حدیث کے اور یہ روایت بھی صحیح ہے۔

❀ ❀ ❀ ❀

١٨۔ بَابُ: محاورة الرب اهل الجنة

پروردگار کا اہل جنت سے گفتگو کرنا

(٢٥٥٥) عَنْ أَبِي سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : ((إِنَّ اللّٰهَ يَقُوْلُ لِأَهْلِ الْجَنَّةِ يَاأَهْلَ الْجَنَّةِ! فَيَقُوْلُوْنَ لَبَّيْكَ رَبَّنَا وَسَعْدَيْكَ، فَيَقُوْلُ: هَلْ رَضِيْتُمْ؟ فَيَقُوْلُوْنَ: مَالَنَا نَرْضٰى وَقَدْ أَعْطَيْتَنَا مَالَمْ تُعْطِ أَحَدًا مِنْ خَلْقِكَ فَيَقُوْلُ أَنَا أُعْطِيْكُمْ أَفْضَلَ مِنْ ذٰلِكَ؟ قَالُوْا وَأَيُّ شَيْئٍ أَفْضَلُ مِنْ ذٰلِكَ؟

قَالَ أُحِلُّ عَلَيْكُمْ رِضْوَانِيْ فَلَا أَسْخَطُ عَلَيْكُمْ أَبَدًا)). (اسنادہ صحیح) ق

ترجمہ: روایت ہے ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بے شک اللہ تعالیٰ فرمائے گا جنت والوں کو اے اہل جنت! وہ عرض کریں گے لبیک اے رب ہمارے اور سعدیک پھر فرمائے گا آیا تم راضی ہوئے سو وہ عرض کریں گے کیا ہوا ہم کو کہ راضی نہ ہوں گے اور تو نے عنایت فرمائی ہم کو ایسی چیز کہ نہیں دی کسی کو اپنی مخلوقات سے سو فرمائے گا باری تعالیٰ میں دوں گا تم کو اس سے بھی افضل وہ کہیں گے کہ وہ کیا چیز ہے جو اس سے افضل ہو فرمائے گا اللہ تعالیٰ اتارتا ہوں میں تم پر رضامندی ایسی کہ ناراض نہ ہوں گا میں تم سے کبھی۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

مترجم: یعنی اللہ جل جلالہ کی ناراضی فسق و فجور اور اس کی نافرمانی سے ہوتی ہے اور مدار اس کا تکلیف شرعی پر ہے اور تکلیف کے ایام تمام ہو گئے پس رضامندی الٰہی ابدی ان کے لیے ثابت ہوئی اور نہیں ہے یہ مگر فضل اس اللہ تعالیٰ کا وَهُوَ ذو الفضل العظيم اَللّٰهُمَّ اَدْخِلْنَا الْجَنَّةَ بِفَضْلِكَ وَكَرَمِكَ وَارْضَ عَنَّا بِرَحْمَتِكَ رِضَآءً اِلَّا تَسْخَطُ بَعْدَهٗ اَبَدًا رَبَّ الْعَالَمِيْنَ.

❀❀❀❀

۱۹۔ بَابٌ: مَا جَاءَ فِيْ تَرَائِيْ اَهْلِ الْجَنَّةِ فِي الْغُرَفِ

اہل جنت کا غرفوں سے دیکھنے کے بیان میں

(۲۰۵۶) عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((إِنَّ أَهْلَ الْجَنَّةِ لَيَتَرَاءَوْنَ فِي الْغُرْفَةِ كَمَا يَتَرَاءَوْنَ الْكَوْكَبَ الشَّرْقِيَّ أَوِ الْكَوْكَبَ الْغَرْبِيَّ الْغَارِبَ فِي الْأُفُقِ وَالطَّالِعَ فِيْ تَفَاضُلِ الدَّرَجَاتِ)) فَقَالُوْا: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ! أُولٰئِكَ النَّبِيُّوْنَ؟ قَالَ: ((بَلٰى وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ! وَأَقْوَامٌ اٰمَنُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَصَدَّقُوا الْمُرْسَلِيْنَ)). (اسنادہ صحیح) الروض النضير : ۲/ ۳۶۰۔ ۳۶۱ التعليق الرغيب: ۴/ ۲۵۱)

ترجمہ: روایت ہے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اہل جنت آپس میں ایک دوسرے کو دیکھیں گے غرفوں میں جیسے دکھائی دیتا ہے تارہ شرقی یا غربی غروب ہونے والا کنارہ آسمان میں یا طلوع کرنے والا تفاضل درجات میں۔ سو عرض کی صحابہ رضی اللہ عنہم نے کہ یارسول اللہ وہ لوگ انبیاء ہیں؟ فرمایا نہیں بلکہ قسم ہے اس پروردگار کی کہ میری جان اس کے ہاتھ میں ہے وہ ایسے لوگ ہیں کہ ایمان لائے ہیں اللہ تعالیٰ پر اور اس کے رسول پر اور تصدیق کی ہے پیغمبروں کی یعنی مومنین ہیں انبیاء نہیں۔

فائدہ: یہ حدیث صحیح ہے۔

مترجم: اس حدیث میں آپ نے تشبیہ دی تفاضل درجات کی کہ آپس میں ایسا فرق رکھتے ہیں کہ جیسے تارہ دور نظر آتا ہے اسی طرح

وہ ایک دوسرے کو نظر آتے ہیں پھر صفت کی اس تارہ کی کہ کنارہ شرق میں ہے یا غرب میں اور قریب الغروب ہے یا قریب الطلوع تا کہ دلالت کرے کمال بعد پر اس لیے کہ دیکھنے والے کے سر پر جو تارہ ہے اس کی بہ نسبت نزدیک ہے اور دنیا میں کوئی چیز مرئیات میں اس سے بڑھ کر نہیں۔

❁❁❁❁

۲۰۔ بَابُ: مَا جَاءَ فِیْ خُلُوْدِ اَهْلِ الْجَنَّةِ وَاَهْلِ النَّارِ

اہل جنت اور اہل نار کے خلود کے بیان میں

(۲۵۵۷) عَنْ أَبِیْ هُرَیْرَةَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ : ((یَجْمَعُ اللّٰهُ النَّاسَ یَوْمَ الْقِیَامَةِ فِیْ صَعِیْدٍ وَاحِدٍ، ثُمَّ یَطْلُعُ عَلَیْهِمْ رَبُّ الْعَالَمِیْنَ فَیَقُوْلُ أَلَا یَتْبَعُ كُلُّ إِنْسَانٍ مَا كَانُوْا یَعْبُدُوْنَ فَیُمَثِّلُ لِصَاحِبِ الصَّلِیْبِ صَلِیْبُهُ وَلِصَاحِبِ التَّصَاوِیْرِ تَصَاوِیْرُهُ، وَلِصَاحِبِ النَّارِ نَارُهُ فَیَتْبَعُوْنَ مَا كَانُوْا یَعْبُدُوْنَ وَیَبْقَى الْمُسْلِمُوْنَ فَیَطْلُعُ عَلَیْهِمْ رَبُّ الْعَالَمِیْنَ فَیَقُوْلُ: لَا تَتْبَعُوْنَ النَّاسَ؟ فَیَقُوْلُوْنَ: نَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْكَ، وَنَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْكَ، اَللّٰهُ رَبُّنَا، وَهٰذَا مَكَانُنَا حَتّٰى نَرٰى رَبَّنَا، وَهُوَ یَأْمُرُهُمْ وَیُثَبِّتُهُمْ))، قَالُوْا: وَهَلْ نَرَاهُ یَارَسُوْلَ اللّٰهِ؟ قَالَ: ((وَهَلْ تُضَارُّوْنَ فِی رُؤْیَةِ الْقَمَرِ لَیْلَةَ الْبَدْرِ؟)) قَالُوْا: لَا یَارَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ: فَإِنَّكُمْ لَا تَضَارُّوْنَ فِیْ رُؤْیَتِهٖ تِلْكَ السَّاعَةِ؟ ثُمَّ یَتَوَارٰی ثُمَّ یَطْلُعُ فَیُعَرِّفُهُمْ نَفْسَهُ ثُمَّ یَقُوْلُ: أَنَا رَبُّكُمْ فَاتَّبِعُوْنِیْ، فَیَقُوْمُ الْمُسْلِمُوْنَ وَیُوْضَعُ الصِّرَاطُ فَیَمُرُّ عَلَیْهِ مِثْلَ جِیَادِ الْخَیْلِ وَالرِّكَابِ وَقَوْلُهُمْ عَلَیْهِ: سَلِّمْ سَلِّمْ وَیَبْقٰی اَهْلُ النَّارِ فَیُطْرَحُ مِنْهُمْ فِیْهَا فَوْجٌ فَیُقَالُ: هَلِ امْتَلَاْتِ فَتَقُوْلُ: ﴿ هَلْ مِنْ مَّزِیْدٍ ﴾ ثُمَّ یُطْرَحُ فِیْهَا فَوْجٌ فَیُقَالُ: هَلِ امْتَلَاْتِ فَتَقُوْلُ ﴿ هَلْ مِنْ مَّزِیْدٍ ﴾ حَتّٰى إِذَا أُوْعِبُوْا فِیْهَا وَضَعَ الرَّحْمٰنُ قَدَمَهُ فِیْهَا وَأُزْوِیَ بَعْضُهَا إِلٰی بَعْضٍ ثُمَّ قَالَ: قَطْ قَالَتْ قَطْ قَطْ، فَإِذَا اَدْخَلَ اللّٰهُ تَعَالٰی اَهْلَ الْجَنَّةِ الْجَنَّةَ وَاَهْلَ النَّارِ النَّارَ أُتِیَ بِالْمَوْتِ مُلَبَّبًا فَیُوْقَفُ عَلَى السُّوْرِ الَّذِیْ بَیْنَ اَهْلِ الْجَنَّةِ وَاَهْلِ النَّارِ، ثُمَّ یُقَالُ: یَا اَهْلَ الْجَنَّةِ فَیَطَّلِعُوْنَ خَائِفِیْنَ، ثُمَّ یُقَالُ: یَا أَهْلَ النَّارِ! فَیَطَّلِعُوْنَ مُسْتَبْشِرِیْنَ یَرْجُوْنَ الشَّفَاعَةَ فَیُقَالُ لِأَهْلِ الْجَنَّةِ وَاَهْلِ النَّارِ هَلْ تَعْرِفُوْنَ هٰذَا؟ فَیَقُوْلُوْنَ هٰؤُلَاءِ وَهٰؤُلَاءِ: قَدْعَرَفْنَاهُ هُوَ الْمَوْتُ الَّذِیْ وُكِّلَ بِنَا، فَیُضْجَعُ فَیُذْبَحُ ذَبْحًا عَلَى السُّوْرِ، ثُمَّ یُقَالُ: یَاأَهْلَ الْجَنَّةِ! خُلُوْدٌ لَا مَوْتَ، وَیَاأَهْلَ النَّارِ خُلُوْدٌ لَامَوْتَ)).

(اسناده صحیح) تخریج شرح عقیدة الطحاویة (۵۷٦)

ترجمہ: روایت ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جمع کرے گا اللہ تعالیٰ آدمیوں کو قیامت کے دن ایک زمین پر پھر جھانکے گا ان پر رب العالمین اور فرمائے گا کیوں نہیں چلا جاتا ہے ہر انسان اپنے معبود کے ساتھ پس صورت بن کر آئے گی صاحب صلیب کے آگے صلیب اس کی اور صاحب تصویر کے آگے تصویریں اس کی اور صاحب نار کے آگے نار اس کی یعنی جسے وہ پوجتے تھے سو ساتھ ہو جائیں گے تمام لوگ جن کو پوجتے تھے اور باقی رہ جائے گے میدانِ حشر میں مسلمان سو جھانکے گا ان پر رب العالمین اور فرمائے گا تم کیوں نہیں ساتھ گئے لوگوں کے وہ عرض کریں گے نعوذ باللہ منک نعوذ باللہ منک یعنی اللہ کی پناہ تجھ سے اللہ کی پناہ تجھ سے ہمارا معبود تو اللہ ہے ہم یہیں رہیں گے یہاں تک کہ دیکھیں گے ہم اپنے رب کو اور وہ حکم کرے گا ان کو اور ثابت قدمی دے گا ان کو پھر چھپ جائے گا پھر مطلع ہوگا اور فرمائے گا تم کیوں نہ گئے آدمیوں کے ساتھ پھر وہ کہیں گے پناہ ہے اللہ کی تجھ سے پناہ ہے اللہ کی تجھ سے ہمارا معبود تو اللہ ہی ہے اور ہم یہیں رہیں گے یہاں تک کہ دیکھیں ہم اس اللہ تعالیٰ شانہ کو، انہوں نے کہا یا رسول اللہ کیا ہم اسے دیکھے گے؟ فرمایا آپ نے کیا تم پر کچھ مزاحمت ہوتی ہے چاند کے دیکھنے میں چودھویں رات کو انہوں نے عرض کی کہ نہیں یا رسول اللہ فرمایا اسی طرح تم کو کچھ مزاحمت نہ ہوگی اس کے دیکھنے میں اس وقت پھر چھپ جائے گا پھر مطلع ہوگا اور معرفت اپنی ذات کی عنایت فرمائے گا ان کو پھر فرمائے گا میں ہوں رب تمہارا سو میرے ساتھ چلو تب کھڑے ہو جائیں گے مسلمان اور رکھی جائے گی صراط یعنی پشت دوزخ پر سو گزرے گا اس پر ایک گروہ مثل عمدہ گھوڑوں کے اور ایک گروہ مثل عمدہ اونٹوں کے اور ان کا یہی کہنا ہوگا اس پر سَلِّمْ سَلِّمْ یعنی سلامت رکھ سلامت رکھ اور باقی رہ جائیں گے اہل نار، سو ڈالی جائے گی ایک فوج اس میں اور کہا جائے گا نار سے کیا تو سیر ہوگئی سو وہ کہے گی کہ اور کچھ پھر ایک فوج ڈالی جائے گی اس میں اور کہا جائے گا تو سیر ہوگئی وہ کہے گی کچھ اور ہے یہاں تک کہ جب سب ڈالے جائیں گے اس میں جب بھی وہ سیر نہ ہوگی تو رکھ دے گا اس میں رحمٰن قدم اپنا اور سمٹ جائے گا ایک ٹکڑا اس کا دوسرے پر پھر فرمائے گا یعنی رحمٰن بس ہے وہ کہے گی بس ہے بس ہے پھر جب داخل کرے گا اللہ تعالیٰ اہل جنت کو جنت میں اور اہل نار کو نار میں لائیں گے موت کو کھینچتے ہوئے سو کھڑا کریں گے اسے دیوار پر کہ اہل جنت اور اہل نار کے بیچ میں ہے اور پکارا جائے گا اے جنت والو سو وہ جھانکنے لگیں گے ڈر کر پھر پکارا جائے گا اے دوزخ والو سو وہ جھانکنے لگیں گے خوش ہو کر امید ہوگی ان کو شفاعت کی پھر کہا جائے گا اہل جنت اور اہل نار کو تم پہچانتے ہو اس کو تو کہیں گے یہ بھی اور وہ بھی کہ ہم نے خوب پہچانا ہے اسے وہ موت ہے کہ ہم پر مؤکل تھی سو لٹائی جائے گی وہ اور ذبح کر دی جائے گی اور ایک بارگی اس دیوار پر اور منادی کی جائے گی اے اہل جنت! تمہیں ہمیشہ جنت میں رہنا ہے، اور جنت میں موت نہیں، اور اے اہل دوزخ! تمہیں ہمیشہ رہنا ہے دوزخ میں اور موت نہیں۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

مترجم: اس حدیث میں بڑے بڑے فوائد ہیں کہ بعد شرح حدیث تحریر ہوں گے' قولہ سوجھانکے ان پر رب العالمین اور فرمائے گا تم کیوں نہ ساتھ گئے لوگوں کے الخ، اس تجلی اور اطلاع میں دو قول ہیں محدثین کے اول یہ کہ یہ جھانکنے والا ملک ہے نہ مالک الملک اور اسناد جھانکنے کا اللہ تعالیٰ کی طرف مجازاً ہے گویا مامور کے فعل کو آمر کا فعل فرمایا اب جو انہوں نے جواب دیا کہ نعوذ باللہ منک یعنی ہم پناہ مانگتے ہیں تجھ سے اس میں کچھ اشکال نہ رہا اور دوسرا قول یہ کہ فرمانے والا اور مطلع خود باری تعالیٰ ہے اور اس میں امتحان مومنین کا منظور ہے اور امتحان کے جواز میں قیامت کے دن تک کچھ اختلاف نہیں چنانچہ نووی نے کہا ہے یہ آخر امتحان مومنین کا پھر جب منظور ہوگا باری تعالیٰ کو کہ میں اپنی معرفت ان کو عنایت کر دوں اس وقت پہچانیں گے اور کہیں گے کہ تو ہمارا رب ہے اور اس کے ساتھ چلیں گے' قولہ اور رکھی جائے گی صراط الخ، اس میں ثبوت ہے صراط کا اور مذہب اہل حق کا ہے اثبات اس کا اور اجماع ہے سلف کا اس کے اثبات پر اور وہ ایک پل ہے کہ رکھا جائے گا پشت دوزخ پر اور متکلمین وغیرہم نے کہا ہے کہ صراط بال سے زیادہ باریک تلوار سے زیادہ تیز ہے۔ قولہ رکھ دے گا رحمٰن اس میں قدم اپنا' اپنا قدم ایک صفت ہے باری تعالیٰ کی معلوم المعنی مجہول الکیف اس کے لفظ اور معنی پر بلا تشبیہ ایمان ہے مومنین کا اور نہیں انکار کیا ان صفتوں کا مگر چند افراخ فلاسفہ اور بعض متکلمین قشیریہ نے کہ لازم کر لی جنہوں نے اپنے نفسوں پر تقلید معتزلہ کی اور چھوڑ دی صراطِ مستقیم سنت کی اور پکڑ گئے ہادیہ جحیم بدعت میں' اعاذنا اللہ منہا۔ قولہ لائیں گے موت کو' بعض روایات میں ہے کہ موت کو بصورت دنبہ ارزق لائیں گے اور بعد تعریف مردم کے ذبح فرمائیں گے' قولہ اے اہل دوزخ تمہیں ہمیشہ رہنا ہے اس میں اثبات خلود نار کا ہے جیسا کہ خلود ہے اہل جنت کو جنت میں اور نہیں اختلاف اس میں اہل حق کا اور نہیں ثابت ہے خروج کفار و مشرکین کا نار سے ہرگز' تمام ہوئی شرح حدیث کی۔

اس حدیث میں اثبات ہے کلام الٰہی کا اور معلوم ہوتا ہے کہ وہ کلام ایسے حروف و اصوات سے مرکب ہے کہ سامعین کو مفہوم ہوتا ہے محض تخیل اور خیال نہیں جیسا کہ سمجھا ہے بعض لوگوں نے اور داخل ہیں صاحب تصاویر میں' وہ لوگ کہ تصاویر اولیاء اور انبیاء کی تعظیم بجالاتے ہیں اور آدابِ عابدانہ ان کے سامنے کرتے ہیں اور اسی طرح داخل ہیں عابدان نار میں اکثر اہل دکن جو محرم میں الاوہ کے گرد گھومتے ہیں اور طواف کرتے ہیں اور اس کی نذر و نیاز منت کرتے ہیں۔ روایت الٰہی کی تشبیہ قمر سے دینے میں اثبات ہے مرئی کے فوقیت کا اور ثابت ہے فوقیت باری تعالیٰ کی آیت متکاثرہ اور احادیث متواترۃ المعنی سے نہیں انکار کیا اس کا مگر افراخ فلاسفہ نے۔

❁ ❁ ❁ ❁

(۲۵۵۸) عَنْ أَبِيْ سَعِيْدٍ يَرْفَعُهُ قَالَ : ((إِذَا كَانَ يَوْمُ الْقِيَامَةِ أُتِيَ بِالْمَوْتِ كَالْكَبْشِ الْأَمْلَحِ فَيُوْقَفُ بَيْنَ الْجَنَّةِ وَالنَّارِ فَيُذْبَحُ وَهُمْ يَنْظُرُوْنَ، فَلَوْ أَنَّ أَحَدًا مَاتَ فَرَحًا لَمَاتَ أَهْلُ الْجَنَّةِ، وَلَوْ أَنَّ أَحَدًا مَاتَ حَزَنًا لَمَاتَ أَهْلُ النَّارِ)). (اسناده صحيح) دون قوله: "فلو أن احدًا" ـ سلسلة الاحاديث الضعيفة: ٢٦٦٩)

ترجمہ: روایت ہے ابوسعید سے کہ مرفوع کرتے تھے وہ اس روایت کو یعنی کہتے تھے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے جب ہوگا دن قیامت کا لائیں گے موت کو مانند چت کبری بھیڑ کے سوکھڑی کی جائے گی جنت اور دوزخ کے درمیان اور ذبح کی جائے گی اور وہ نظر کرتے ہوں گے سو اگر کوئی مرتا ہوتا ان دنوں خوشی سے تو مرجاتے جنت والے اور اگر کوئی مرتا ہوتا غم سے تو مرجاتے دوزخ والے۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے اور مروی ہیں نبی ﷺ سے بہت سی روایتیں مثل اس کے کہ جن میں مذکور ہے دیدار الٰہی کا کہ اس طرح دیکھیں گے لوگ اپنے پروردگار کو اور مذکور ہے قدم کا اور جو مشابہ ہے ان اشیاء کے یعنی ید و وجہ و ساق و جنب و عین و سمع و بصر وغیرہ اور مذہب ائمہ اہل علم کا مثل سفیان ثوری اور مالک بن انس اور سفیان بن عیینہ اور ابن مبارک اور وکیع وغیرہم کا یہ ہے کہ روایت کیں انہوں نے یہ چیزیں اور کہا روایت کرتے ہیں ہم ان حدیثوں کو اور ایمان لاتے ہیں ہم ساتھ ان کے اور نہیں کہی جاتیں یہ صفتیں کہ کیسے ہیں اور کیونکر ہیں اور یہی مختار ہے اہل حدیث کا کہ روایت کی جائیں یہ اشیاء جس طرح کہ آئی ہیں اور اس پر ایمان رکھا جائے اور تفسیر اس کی نہ کی جائے اور وہم نہ کیا جائے اس میں اور نہ کہا جائے کہ وہ کیسے ہیں اور یہی مذہب مختار ہے اہل علم کا کہ گئے ہیں اس طرف اور مراد فیعر فھم نفسہ سے جو اوپر کی حدیث میں مذکور ہوا ہے کہ تجلی کرے گا ان پر۔

مترجم: قولہ اور روایت کرتے ہیں ہم ان حدیثوں کو اور ایمان لاتے ہیں ہم ساتھ ان کے یعنی ایمان لاتے ہیں ہم ان کے لفظ اور معنی پر اس لیے کہ یہ الفاظ معلوم المعنی ہیں کہ عرب ہمیشہ اپنی لسان میں استعمال کرتا ہے اور عوام اور خواص ہر ایک ان کے مفہوم کو بخوبی جانتا ہے اس لیے کہا ہے علماء نے کہ یہ آیات واحادیث متشابہ الکیفیت ہیں اور محکم المعنی اور فرق کیف اور معنی میں ظاہر ہے کہ اوّل ان میں سے مجہول ہے اور ثانی معلوم اور اگر دونوں مجہول ہوتے تو ایمان ان آیات واحادیث پر ممکن نہ تھا اس لیے کہ ایمان فرع ہے معرفت کی پھر معرفت اس لفظ کی کہ جو واضع نے ایک معنی کے لیے وضع کیا ہے بغیر پہچانتے معنی کے کچھ معنی نہیں رکھتے اور اگر کیف و معنی دونوں مجہول ہوتے تو اوائل سور اور آیات صفات دونوں یکساں ہوجاتے حالانکہ تصریح کی ہے علماء نے کہ ان دونوں میں بون بائن ہے چنانچہ کہا فخر الاسلام بزدوی نے اثبات الید والوجہ حق عندنا لکنہ معلوم باصلہ ومتشابہ بوصفہ ولا یجوز ابطال الاصال بالعجز عن درکِ الصفات بالکیف وانما ضلّت المعتزلۃ من ھذالوجہ فانھم رد والاصول بجھلھم بالصفات علی الوجہ المعقول فصاروامعطلۃ (کذافی الازھر شرح الفقہ الاکبر) یعنی اثبات ہاتھ اور منہ کا اللہ تعالیٰ کے واسطے حق ہے نزدیک ہمارے لیکن معلوم ہے اصل اس کی اور متشابہ ہے وصف ان کا یعنی کیف ان کا اور نہیں جائز ہے باطل کرنا اصل کا بسبب عجز کے کیف صفات کی ادراک سے اور گمراہ ہوگئے معتزلہ اسی سبب سے کہ انہوں نے رد کردیا اصول صفات کو بسبب نہ جاننے صفتوں کے علیٰ وجہ المعقول اور ہوگئے معطلہ اور ایسا ہی ذکر کیا شمس الائمہ سرخسی نے اور پھر فرمایا اھل السنۃ والجماعۃ اثبتوا ماھو الاصل المعلوم بالنص ای بالآیات القطعیۃ والدلالاتِ الیقینیۃ وتوفقوا فیما ھو المتشابہ وھوا الکیفیۃ ولم یجوزوا والاشتغال بطلب ذلك انتہٰی یعنی اہل سنت اور جماعت نے ثابت کیا اس اصل کو کہ معلوم ہے

ساتھ نص کے ساتھ یعنی ساتھ آیات قطعیہ کے اور دلالات یقینیہ کے اور مراد اس سے معنی معلوم ہے اور توقف کیا اس میں جو متشابہ ہے اور وہ فقط کیفیت ہے اور جائز نہ رکھا اشتغال اس کی طلب میں انتہیٰ۔

اور فرمایا شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی کتاب غنیۃ الطالبین میں وَهِيَ صفة الازمة له ولا يلقيه كاليد والوجه والعين والسمع والبصر والحياة والقدرة وكونه خالقاً ورازقاً محيياً ومميتاً موصوفاً بها ولا يخرج من الكتاب والسنته فقرات الآتية والخبر ونومن بها فيها ونكل الكيفية فى الصفاتِ الىٰ علم الله انتہیٰ۔یعنی یہ صفت یعنی استواء وغیرہ لازم ہے اس کو اور لائق ہے اس کے مانند ید و وجہ و سمع و بصر و حیاۃ و قدرت کی اور لازم ہے ایسے جیسے لازم ہے ان کا خالق و رازق و محی و ممیت ہونا موصوف ہے وہ ساتھ ان کے اور نہ نکالے جائیں کتاب و سنت سے وہ فقرے آیتوں اور حدیثوں کے اور ایمان لاتے ہیں ہم ساتھ ان کے اور سونپتے ہیں ہم کیفیت صفتوں کی اللہ پاک کے علم پر انتہیٰ' اس قول میں بھی تصریح ہے کہ مفوض بعلم الٰہی فقط کیفیت ہے نہ لفظ و معنی پس مدار ایمان ان دونوں پر ہے اور فرمایا امام ابوعبید قاسم بن سلام معاصر امام احمد بن حنبل نے هذه احاديث صحاح حملها اهل الحديث والفقهاء بعضهم عن بعض وهى عندنا حق لا شك فيها ولا كن اذا قيل كيف يضحك قلنا لا نفسّر هذا ولا سمعنا احدا يفسّره (رواه الذهبى فى كتاب العرش باسناده) یعنی یہ احادیث صحیح ہیں روایت کیا ان کو اہل حدیث نے اور فقہاء نے بعض نے بعض سے اور وہ ہمارے نزدیک حق ہے یعنی موصوف ہونا باری تعالیٰ کا ان صفات سے کہ ان حدیثوں میں مذکور ہے، حق ہے کسی طرح کا شک نہیں اس میں، ولیکن جب کہا جائے کہ کیسے ہنستا ہے باری تعالیٰ اور کیا کیفیت ہے اس کی کہیں گے ہم تفسیر نہیں کرتے ہم اس کی اور نہیں سنی ہم نے تفسیر اس کی کسی سے کہ کوئی کرتا ہو، انتہیٰ اس قول سے معلوم ہوا کہ مراد اس تفسیر سے جو اس مقام میں منع ہے بیان کرنا کیفیت کا اور یہی مراد ہے ترمذی رحمۃ اللہ علیہ کی نہ یہ کہ ترجمہ اس کا نہ کیا جائے۔قولہ اور وہم نہ کیا جائے اس میں یعنی کیفیت اس کی جو وہم و خیال میں آئے اس سے تنزیہہ باری تعالیٰ کی ضرور ہے اور نفی ان صفات کی اس خیال سے کہ اس میں تشبیہ یا تجسیم لازم آتی ہے ہرگز نہ چاہیے جیسے کہ سمع و بصر کا اثبات بلاتشبیہ و تکییف کہا جاتا ہے اسی طرح ید و وجہ کا اثبات بلاتشبیہ و تکییف و تجسیم ضرور ہے' تعجب ہے ان لوگوں سے کہ اثبات سمع و بصر بلا تکلف کرتے ہیں اور ثبوت ید و وجہ میں تجسیم سے ڈرتے ہیں حالانکہ شارع نے ثبوت ان جمیع صفات کا برابر کیا ہے۔

❀❀❀❀

٢١۔ بَابُ: مَا جَاءَ حُفَّتِ الْجَنَّةُ بِالْمَكَارِهِ وَحُفَّتِ النَّارُ بِالشَّهَوَاتِ

جنت کے تکلیفوں کے ساتھ اور دوزخ کے خواہشات کے ساتھ گھیرے جانے کے بیان میں

(٢٥٥٩) عَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ : ((حُفَّتِ الْجَنَّةُ بِالْمَكَارِهِ وَحُفَّتِ النَّارُ بِالشَّهَوَاتِ)).

(اسناده صحيح)

ترجمہ: روایت ہے انس رضی اللہ عنہ سے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: گھیری گئی جنت ساتھ تکلیفوں کے اور گھیری گئی دوزخ ساتھ شہوتوں کے۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے اس سند سے۔

مترجم: یعنی جنت عبادات شاقہ اور ریاضات شرعیہ کے بجالانے سے ملتی ہے اور مصائب و بلیات میں اور زہد و طاعات میں صبر کرنا اس کی تحصیل کے لیے ضرور ہے پھر شہوات نفسانیہ اور تلذذات محرمہ جسمانیہ سے بھی دور رہنا اس کے طالب کا دستور ہے گویا ان مکارہ کے کانٹے اس کے گرداگرد لگائے گئے ہیں جیسے باغ وراغ کے گرد کانٹے لگاتے ہیں اسی طرح اتباع شہوات نفسانیہ اور انہماک تلذذات جسمانیہ موجب دخول نار ہے۔

❁❁❁❁

(٢٥٦٠) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ : ((لَمَّا خَلَقَ اللّٰهُ الْجَنَّةَ وَالنَّارَ أَرْسَلَ جِبْرِيْلَ إِلَى الْجَنَّةِ فَقَالَ: انْظُرْ إِلَيْهَا وَإِلَى مَا أَعْدَدْتُّ لِأَهْلِهَا، فِيهَا قَالَ: فَجَآءَ مَا فَنَظَرَ إِلَيْهَا وَإِلَى مَا أَعَدَّ اللّٰهُ لِأَهْلِهَا فِيهَا قَالَ: فَرَجَعَ إِلَيْهِ قَالَ: فَوَعِزَّتِكَ لَا يَسْمَعُ بِهَا أَحَدٌ إِلَّا دَخَلَهَا، فَأَمَرَبِهَا فَحُفَّتْ بِالْمَكَارِهِ، فَقَالَ: ارْجِعْ إِلَيْهَا فَانْظُرْ إِلَيْهَا وَإِلَى مَا أَعْدَدْتُّ لِأَهْلِهَا فِيهَا قَالَ: فَرَجَعَ إِلَيْهَا فَإِذَا هِيَ قَدْ حُفَّتْ بِالْمَكَارِهِ، فَرَجَعَ إِلَيْهِ فَقَالَ: فَوَعِزَّتِكَ لَقَدْ خِفْتُ أَنْ لَا يَدْخُلَهَا أَحَدٌ. قَالَ اذْهَبْ إِلَى النَّارِ فَانْظُرْ إِلَيْهَا وَإِلَى مَا أَعْدَدْتُّ لِأَهْلِهَا فِيهَا فَإِذَا هِيَ يَرْكَبُ بَعْضُهَا بَعْضًا فَرَجَعَ إِلَيْهِ، فَقَالَ: فَوَعِزَّتِكَ لَا يَسْمَعُ بِهَا أَحَدٌ فَيَدْخُلَهَا، فَأَمَرَبِهَا فَحُفَّتْ بِالشَّهَوَاتِ، فَقَالَ: ارْجِعْ إِلَيْهَا فَرَجَعَ إِلَيْهَا فَقَالَ: فَوَعِزَّتِكَ لَقَدْ خَشِيْتُ أَنْ لَا يَنْجُوَ مِنْهَا أَحَدٌ إِلَّا دَخَلَهَا)). (حسن، صحیح) تخریج التنکیل: (١٧٧/٢)

ترجمہ: روایت ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب پیدا کیا اللہ تعالیٰ نے جنت کو اور دوزخ کو بھیجا جبرائیل علیہ السلام کو جنت کی طرف اور فرمایا نظر کر اس کی طرف اور جو تیار کیا ہے میں نے اس کے رہنے والوں کے لیے جنت میں فرمایا آپ نے پھر آئے جبرائیل اور دیکھا اس کو اور جو تیار کیا تھا اللہ تعالیٰ نے اس کے اہل کے لیے اس میں کہا پھر لوٹ کر آئے اللہ تعالیٰ کی طرف اور عرض کی کہ قسم ہے تیری عزت کی نہ سنے گا کوئی اس کا حال مگر ہوگا اس میں پھر حکم فرمایا اللہ تعالیٰ نے کہ وہ گھیر دی گئی ساتھ تکلیفوں کے پھر فرمایا اللہ تعالیٰ نے پھر جا اس کی طرف اور دیکھ کیا تیار کیا ہے میں نے اس میں اس کے اہل کے لیے فرمایا آپ نے پھر گئے جبرائیل اس کی طرف اور دیکھا کہ وہ گھیری ہوئی ہے تکلیفوں سے اور لوٹ کر آئے باری تعالیٰ کی طرف اور عرض کیا کہ قسم ہے تیری عزت کی میں خوف کرتا ہوں کہ داخل نہ ہوگا اس میں کوئی یعنی ان تکلیفوں کے سبب سے جو اس کے گرد ہیں پھر فرمایا اللہ تعالیٰ نے یعنی جبرائیل کو جا طرف دوزخ کے اور نظر کر اس کی طرف اور جو تیار کیا میں نے اس کے اہل کے لیے اس میں پھر گئے وہ اس کی طرف اور دیکھا کہ چڑھا جاتا ہے ایک ٹکڑا اس کا

دوسرے پر سولوٹ کر آئے وہ باری تعالیٰ کی طرف اور عرض کی قسم ہے تیری عزت کی نہ سنے گا اس کا حال کوئی شخص کہ پھر داخل ہو اس میں سو حکم فرمایا اللہ تعالیٰ نے گھیر دی گئی وہ شہوتوں سے اور فرمایا اللہ تعالیٰ نے پھر جاؤ اس کی طرف اور وہ پھر گئے اس کی طرف اور عرض کی قسم ہے تیری عزت کی کہ میں خوف کرتا ہوں کہ نہ نجات پائے گا اس سے کوئی شخص مگر یہ کہ داخل ہو جائے گا اس میں۔

فائدہ : یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

❀❀❀❀

۲۲۔ بَابُ: مَا جَآءَ فِي اِحْتِجَاجِ الْجَنَّةِ وَالنَّارِ

جنت اور نار کی تکرار کے بیان میں

(۲۵۶۱) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ : ((احْتَجَّتِ الْجَنَّةُ وَالنَّارُ فَقَالَتِ الْجَنَّةُ: يَدْخُلُنِي الضُّعَفَآءُ وَالْمَسَاكِيْنُ، وَقَالَتِ النَّارُ يَدْخُلُنِي الْجَبَّارُوْنَ وَالْمُتَكَبِّرُوْنَ، فَقَالَ لِلنَّارِ: اَنْتِ عَذَابِيْ أَنْتَقِمُ بِلِكِ مِمَّنْ شِئْتُ، وَقَالَ لِلْجَنَّةِ أَنْتِ رَحْمَتِيْ أَرْحَمُ بِلِكِ مَنْ شِئْتُ)).

(حسن صحیح) ظلال الجنة: ۵۲۸)

ترجمہ: روایت ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے: تکرار ہوئی جنت اور نار میں سو کہا جنت نے داخل ہوں گے مجھ میں ضعیف اور مسکین اور کہا دوزخ نے داخل ہوں گے مجھ میں ظالم اور متکبر سو فرمایا اللہ تعالیٰ نے فیصلہ کرنے کو ان کے درمیان دوزخ سے کہ تو عذاب میرا ہے میں بدلہ لوں گا ساتھ تیرے جس سے چاہوں اور فرمایا جنت سے تو رحمت میری ہے رحم کروں گا تیرے ساتھ جس پر چاہوں۔

فائدہ : یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

❀❀❀❀

۲۳ بَابُ: مَا جَآءَ مَا لِأَدْنٰى أَهْلِ الْجَنَّةِ مِنَ الْكَرَامَةِ

ادنیٰ جنتی کی عزت افزائی کا بیان

(۲۵۶۲) عَنْ أَبِي سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : ((أَدْنَى اَهْلِ الْجَنَّةِ مَنْزِلَةً الَّذِيْ لَهُ ثَمَانُوْنَ أَلْفَ خَادِمٍ وَاثْنَتَانِ وَسَبْعُوْنَ زَوْجَةً وَتُنْصَبُ لَهُ قُبَّةٌ مِنْ لُؤْلُؤٍ وَزَبَرْجَدٍ وَيَاقُوْتٍ كَمَا بَيْنَ الْجَابِيَةِ اِلٰى صَنْعَآءَ)). وَبِهٰذَا الْإِسْنَادِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((مَنْ مَاتَ مِنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ مِنْ صَغِيْرٍ اَوْ كَبِيْرٍ يُرَدُّوْنَ

بَنِي ثَلَاثِيْنَ فِي الْجَنَّةِ لَا يَزِيْدُوْنَ عَلَيْهَا اَبَدًا، وَكَذٰلِكَ اَهْلُ النَّارِ)) وَبِهٰذَا الْإِسْنَادِ عَنِ النَّبِيِّ قَالَ: ((إِنَّ عَلَيْهِمُ التِّيْجَانَ إِنَّ اَدْنٰى لُؤْلُؤَةٍ مِنْهَا لَتُضِيْءُ مَا بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ)). (اسنادہ ضعیف)

تخریج (المشكاة: ٥٦٤٨۔ ضعيف الجامع الصغير: ٢٦٦) (اس میں رشدین بن سعد ضعیف اور دراج کی ابو الہیثم سے روایت ضعیف ہوتی ہے) ضعیف الجامع الصغیر (٥٨٥٢) و (١٨٨٢)

ترجمہ: روایت ہے ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے: ادنیٰ جنتی وہ ہے کہ جس کے اسی (٨٠) ہزار خادم ہیں اور بہتر (٧٢) بیبیاں ہیں اور لگایا جائے گا اس کے لیے ایک خیمہ موتی اور زمرد اور یاقوت سے جابیہ سے صنعاء تک اور اسی اسناد سے مروی ہے رسول اللہ ﷺ سے کہ فرمایا آپ نے جو مرتا ہے اہل جنت سے چھوٹا ہو یا بڑا یعنی دنیا میں ہو جائے گا تینتیس (٣٣) برس کا جنت میں اس پر زیادہ نہ ہوں گے کبھی بھی یعنی یہی سن رہے گا اور یہی عمر ہو گی اہل دوزخ کی اور اسی اسناد سے مروی ہے نبی ﷺ سے کہ فرمایا آپ نے ان پر تاج ہیں کہ کم سے کم اس میں موتی ہے ایسا کہ چمک ہو گی اس سے مابین مشرق و مغرب۔

فائدہ: یہ حدیث غریب ہے نہیں جانتے ہم اسے مگر رشدین بن سعد کی روایت سے۔

❀❀❀❀

(٢٥٦٣) عَنْ أَبِي سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((الْمُؤْمِنُ إِذَا اشْتَهَى الْوَلَدَ فِي الْجَنَّةِ كَانَ حَمْلُهُ وَوَضْعُهُ وَسِنُّهُ فِي سَاعَةٍ كَمَا يَشْتَهِي)). (اسنادہ صحیح)

ترجمہ: روایت ہے ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے مؤمن جب خواہش کرے گا ولد کی جنت میں تو حمل اور جننا اور عمر اس کی یعنی برابر جنتیوں کے ہو جائے گی ایک ساعت میں جیسا کہ وہ چاہے گا۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اور اختلاف کیا ہے اہل علم نے اس میں سو بعضوں نے کہا جنت میں جماع ہے اولاد نہیں ایسا ہی مروی ہے طاؤس اور مجاہد اور ابراہیم نخعی رحمہ اللہ سے اور کہا محمد نے اسحاق بن ابراہیم سے روایت میں نبی ﷺ سے کہ جب خواہش کرے گا مومن ولد کی جنت میں ہو گی ایک ساعت میں جیسا کہ وہ چاہتا ہو گا ولیکن وہ نہ چاہے گا اور آرزو نہ کرے گا ولد کی' کہا محمد نے اور مروی ہے بواسطہ ابی رزین عقیلی کے نبی ﷺ سے کہ اہل جنت کے ولد نہ ہو گا اور ابو صدیق ناجی کا نام بکر بن عمرو ہے اور بکر بن قیس بھی انہیں کہتے ہیں۔

مترجم: ظاہراً ولد میں کچھ اختلاف نہیں اس لیے کہ جو لوگ اس کی نفی کرتے ہیں مراد ان کی یہ ہے کہ ولد معتاد نہیں جیسے دنیا میں عادت ہے کہ ولد نتیجہ جماع و نکاح ہے اور جنہوں نے اثبات ولد کیا ہے مراد ان کی یہ ہے کہ علی سبیل الشذ وذ اگر کوئی جنتی خواہش کرے تو امکان رکھتا ہے اس لیے کہ جنتیوں کی سب خواہشیں پوری کی جائیں گی اور کسی آرزو میں تاخیر و تاجیل نہ ہو گی۔

❀❀❀❀

٢٤۔ بَابُ: مَا جَآءَ فِيْ كَلَامِ حُوْرِ الْعِيْنِ

حورعین کی کلام شیریں کے بیان میں

(٢٥٦٤) عَنْ عَلِيٍّ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : ((إِنَّ فِي الْجَنَّةِ لَمُجْتَمَعًا لِلْحُوْرِ الْعِيْنِ يَرْفَعْنَ بِأَصْوَاتٍ لَمْ يَسْمَعِ الْخَلَائِقُ مِثْلَهَا [قَالَ] يَقُلْنَ: نَحْنُ الْخَالِدَاتُ فَلَا نَبِيْدُ، وَنَحْنُ النَّاعِمَاتُ فَلَا نَبْأَسُ، وَنَحْنُ الرَّاضِيَاتُ فَلَا نَسْخَطُ طُوْبٰى لِمَنْ كَانَ لَنَا وَكُنَّا لَهُ)).

(اسناده ضعيف) سلسلة الاحاديث الضعيفة: ١٩٨٢)

ترجمہ: روایت ہے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کہ جنت میں حورعین جمع ہوتی ہیں اور آواز بلند کرتی ہیں کہ خلائق نے کبھی ویسی آواز نہیں سنی۔ کہتی ہیں ہم ہمیشہ رہنے والی ہیں کبھی فنا ہونے والی نہیں اور ہم ناز ونعمت میں رہنے والی ہیں کبھی تکلیف اٹھانے والی نہیں اور ہم اپنے شوہروں سے راضی رہنے والی ہیں کبھی ناراض ہونے والی نہیں، مبارکباد ہے جو ہمارے لیے ہو اور ہم اس کے لیے ہوں۔

فائدہ: اس باب میں ابوہریرہ اور ابوسعید اور انس رضی اللہ عنہم سے بھی روایت ہے۔ حدیث علی رضی اللہ عنہ کی غریب ہے۔

مترجم: اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جیسے حورعین کی صورتِ ظاہری موزون اور حسین ہے ویسی ہی طبیعت بھی ان کی کمال موزون ہے اور نہایت فصاحت خیز اور بلاغت انگیز کہ تھوڑا سا کلام ان کا جو منقول ہوا عجیب قوافی اور اسجاع سے بھرا ہوا ہے اگرچہ شعر نہیں مگر وزن شاعرانہ ہے اور ان کا یہ فرمانا مجاز نہیں بلکہ محققانہ ہے ناز پروردگی اور خلود میں دعویٰ انہیں کا سچا ہے اور مبارکبادی کا مستحق ہونا انہی کے لیے اچھا ہی ہیں خالدات بے فنا اور ناعمات بے عنا۔

❀❀❀❀

(٢٥٦٥) عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ فِي قَوْلِهٖ عَزَّ وَجَلَّ ﴿ فَهُمْ فِي رَوْضَةٍ يُحْبَرُوْنَ ﴾ [الروم : ١٥] قَالَ: السَّمَاعُ وَمَعْنَى السَّمَاعِ مِثْلَ مَا وَرَدَ فِي الْحَدِيْثِ أَنَّ الْحُوْرَ الْعِيْنَ يَرْفَعْنَ بِأَصْوَاتِهِنَّ. (صحيح الإسناد مقطوعاً)

ترجمہ: یحییٰ بن ابی کثیر سے روایت ہے کہ اللہ عزوجل کے فرمان "وہ تو جنت میں خوش وخرم کردیے جائیں گے" سے مراد سماع ہے اور سماع کا مطلب، جیسے حدیث میں وارد ہوا ہے کہ موٹی آنکھوں والی دوشیزائیں آواز بلند کرتی (ہوئی گنگناتی) ہیں۔

❀❀❀❀

٢٥۔ باب أحاديث في صفة الثلاثة الذين يحبهم الله

ان تین لوگوں کی صفت کے بیان میں جن سے اللہ تعالیٰ محبت کرتا ہے

(٢٥٦٦) عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : ((ثَلَاثَةٌ عَلٰى كُثْبَانِ الْمِسْكِ. أُرَاهُ قَالَ. يَوْمَ الْقِيَامَةِ

يَغْبِطُهُمُ الْاَوَّلُوْنَ وَالْآخِرُوْنَ: رَجُلٌ يُنَادِی بِالصَّلَوَاتِ الْخَمْسِ فِیْ كُلِّ يَوْمٍ وَلَيْلَةٍ وَرَجُلٌ يَؤُمُّ قَوْمًا وَهُمْ بِهِ رَاضُوْنَ، وَعَبْدٌ أَدّٰى حَقَّ اللّٰهِ وَحَقَّ مَوَالِيْهِ)). (اسناده ضعيف) تخريج (المشكاة: ٦٦٦ـ نقد التاج (١٨٤ـ التعليق الرغيب: ١/ ١١٠) انظر الحديث (١٩٨٦)

ترجمہ: روایت ہے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے تین شخص ہیں کہ مشک کے ٹیلوں پر ہوں گے، کہا راوی نے کہ گمان کرتا ہوں میں کہ فرمایا آپ نے قیامت کے دن کہ رشک کریں گے ان پر اگلے اور پچھلے ایک وہ مرد کہ اذان دیتا ہے نماز پنجگانہ کی ہر رات اور دن میں دوسرے وہ مرد کہ امامت کرے ایک قوم کی اور وہ اس سے راضی ہوں تیسرے وہ غلام کہ ادا کرے حق اللہ تعالیٰ کا اور حق اپنے آقاؤں کا۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے نہیں جانتے ہم اسے مگر سفیان ثوری کی روایت سے اور ابوالیقظان کا نام عثمان بن عمیر ہے اور ان کو ابن قیس بھی کہتے ہیں۔

❁❁❁❁

(٢٥٦٧) عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ يَرْفَعُهُ قَالَ: ((ثَلٰثَةٌ يُحِبُّهُمُ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ: رَجُلٌ قَامَ مِنَ اللَّيْلِ يَتْلُوْ كِتَابَ اللّٰهِ، وَرَجُلٌ تَصَدَّقَ صَدَقَةً بِيَمِيْنِهِ يُخْفِيْهَا، قَالَ أُرَاهُ مِنْ شِمَالِهِ وَرَجُلٌ كَانَ فِیْ سَرِيَّةٍ فَانْهَزَمَ أَصْحَابُهُ فَاسْتَقْبَلَ الْعَدُوَّ)). (اسناده ضعيف) تخريج (المشكاة: ١٩٢١، التحقيق الثانی) (اس کی سند ابی بکر بن عیاش کی وجہ سے ضعیف ہے)

ترجمہ: روایت ہے عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مرفوع کرتے تھے وہ اس حدیث کو یعنی فرمایا آنحضرت ﷺ نے تین شخص ہیں دوست رکھتا ہے ان کو اللہ عزوجل ایک وہ مرد کہ کھڑا ہو کر رات کو تلاوت کرتا ہے قرآن کی دوسرا وہ کہ صدقہ دیتا ہے داہنے ہاتھ سے اور چھپاتا ہے اسے کہا راوی نے گمان کرتا ہوں کہ فرمایا آپ نے بائیں ہاتھ سے تیسرے وہ مرد کہ ایک چھوٹے لشکر میں تھا اور شکست کھائی اصحاب اس کے نے اور اس نے مقابلہ کیا دشمن کا یعنی اکیلے۔

فائدہ: یہ حدیث غریب ہے غیر محفوظ ہے اس سند سے اور صحیح وہ ہے جو روایت کی شعبہ وغیرہ نے منصور سے انہوں نے ربعی بن حراش سے انہوں نے زید بن ظبیان سے انہوں نے ابوذر رضی اللہ عنہ سے انہوں نے نبی ﷺ سے اور ابوبکر بن عیاش کثیر الغلط ہیں۔

مترجم: سریہ ایک ٹکڑا ہے بڑے لشکر سے کہ جسے جیش کہتے ہیں انتہائی عدد اس کا چار سو تک ہے جمع اس کی سرایا ہے مسمیٰ ہوا وہ اس نام سے اس لیے کہ وہ خلاصہ لشکر ہے اور چنا ہوا ان میں کا عرب کہتا ہے السری النفیس والسری خلاصۃ الشیء اور جو بعض اہل لغت نے کہا وہ بھیجا جاتا ہے سراً یعنی خفیۃً اس لیے اسے سریہ کہا سو یہ غلط ہے اس لیے کہ سر جو بمعنی اخفا ہے وہ مضاعف ہے اور سریہ ناقص ہے ہفت اقسام میں سے پس اشتقاق اس کا سر سے باطل ہے۔ قولہ اور چھپایا ہے اپنے بائیں ہاتھ سے مراد اس سے چھپانا اس شخص سے

ہے کہ جو بائیں طرف ہے یا مبالغہ ہے کمال اخفاء میں۔

❀❀❀❀

(٢٥٦٨) عَنْ أَبِي ذَرٍّ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ : ((ثَلٰثَةٌ يُحِبُّهُمُ اللّٰهُ وَثَلٰثَةٌ يُبْغِضُهُمْ، فَأَمَّا الَّذِيْنَ يُحِبُّهُمُ اللّٰهُ فَرَجُلٌ أَتٰى قَوْمًا فَسَأَلَهُمْ بِاللّٰهِ وَلَمْ يَسْأَلْهُمْ لِقَرَابَةٍ بَيْنَهُ وَبَيْنَهُمْ فَمَنَعُوْهُ فَتَخَلَّفَ رَجُلٌ بِأَعْقَابِهِمْ فَأَعْطَاهُ سِرًّا لَا يَعْلَمُ بِعَطِيَّتِهِ إِلَّا اللّٰهُ، وَالَّذِيْ أَعْطَاهُ. وَقَوْمٌ سَارُوْا لَيْلَتَهُمْ حَتّٰى إِذَا كَانَ النَّوْمُ أَحَبَّ إِلَيْهِمْ مِمَّا يُعْدَلُ بِهِ فَوَضَعُوْا رُءُ وْسَهُمْ قَامَ رَجُلٌ يَتَمَلَّقُنِيْ وَيَتْلُوْا آيَاتِيْ وَرَجُلٌ كَانَ فِيْ سَرِيَّةٍ فَلَقِيَ الْعَدُوَّ فَهُزِمُوْا فَأَقْبَلَ بِصَدْرِهِ حَتّٰى يُقْتَلَ أَوْيُفْتَحَ لَهُ، وَالثَّلَاثَةُ الَّذِيْنَ يُبْغِضُهُمُ اللّٰهِ: الشَّيْخُ الزَّانِيْ، وَالْفَقِيْرُ الْمُخْتَالُ، وَالْغَنِيُّ الظَّلُوْمُ)). (اسناده ضعيف) تخريج المشكاة: (١٩٢٢)

ترجمہ: روایت ہے ابوذر سے کہ نبی ﷺ نے فرمایا تین شخص ہیں کہ دوست رکھتا ہے ان کو اللہ عزوجل اور تین شخص ہیں کہ دشمن رکھتا ہے ان کو اللہ عزوجل سو جن لوگوں کو دوست رکھتا ہے ان میں پہلا وہ مرد ہے کہ ایک سائل آیا کسی قوم کے پاس اور سوال کیا بواسطہ اللہ تعالیٰ کے اور نہیں سوال کیا بواسطہ کسی قرابت کے جو اس کے اور قوم کے بیچ میں ہو سو نہ دیا قوم نے اسے کچھ پس پیچھے پھرا ایک شخص ان میں سے اور دیا اس نے سائل کو ایسا چھپا کر کہ نہ جانا اس کے عطیہ کو مگر اللہ تعالیٰ نے یا اس نے کہ جس کو دیا اور دوسرا وہ شخص کہ ایک قوم میں ہے اور چلی وہ قوم رات کو یہاں تک کہ جب نیند ان کو پیاری ہوئی ان چیزوں سے جو نیند کے برابر ہیں اور رکھے انہوں نے سر اپنے کھڑا ہوا وہ شخص اور عاجزی اور چاپلوسی کرنے لگا میری اور پڑھنے لگا میری آیتیں اور تیسرا وہ مرد کہ لشکر میں تھا اور مقابلہ ہوا دشمن سے اور شکست کھائی لشکر نے سو وہ سینہ سپر ہو کر دشمن کے مقابلہ میں گیا کہ قتل کیا جائے یا کہ فتح ہو اس کے ہاتھ پر۔ اور وہ تین شخص جن کو دشمن رکھتا ہے اللہ تعالیٰ پہلا بوڑھا زانی' دوسرا فقیر متکبر اترانے والا تیسرا غنی ظالم۔

فائدہ: روایت کی ہم سے محمود غیلان نے انہوں نے نضر بن شمیل سے انہوں نے شعبہ سے مانند اس کی' یہ حدیث صحیح ہے اور ایسی ہی روایت کی شیبان نے منصور سے مانند اس کے اور صحیح تر ہے ابوبکر بن عیاش کی روایت سے۔

مترجم: مؤلف رحمہ اللہ نے اگرچہ چند احادیث متفرقہ اس باب میں ذکر کیں مگر منعقد کیا تھا اس باب کو انہار جنت کے بیان میں اور انہار منجملہ مشروبات ہیں پس تفصیل مشروبات کی حسب اجمال مقدمہ سابق مذکور ہوتی ہے قولہ تعالیٰ تجری من تحتها الانهار یعنی بہتی ہیں نیچے ان باغوں کے نہریں' ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کہ انہار جنت بہتی ہیں جبال مسک کے نیچے سے اور انہار جمع ہے نہر کی اور وہ مجری واسع ہے جدول سے زیادہ اور بحر سے کم مانند نیل اور فرات کے اور مراد جریان انہار سے جریان ان کے پانیوں کا ہے اور اسناد جریان کا انہار کی طرف مجازاً ہے۔ مسروق سے مروی ہے کہ وہ بغیر اخدود کے بہتی ہیں یعنی پانی ان کا زمین سے اونچا بہتا ہے نہ گڑھے کے اندر۔ اور بیضاوی نے فرمایا ہے تجری من تحت اشجارها یعنی مضاف اس جگہ

محذوف ہے۔ مراد یہ ہے کہ بہتی ہیں نہریں جنات کے درختوں کے نیچے سے۔ یا تقدیر عبارت یہ ہے کہ من تحت اهلها یعنی بہتی ہیں نہریں جنت والوں کے حکم پر جیسے فرمایا اللہ تعالیٰ نے ناقلاً عن فرعون هذه الانهار تجری من تحتی اے بامری اور نہر اصل لغت میں وسعت اور ضیاء کو کہتے ہیں چنانچہ نہار اسی سے مشتق ہے اسی لیے نہر کو نہر بسبب کمال وسعت اور صفائی آپ کے۔ قولہ تعالیٰ فيها انهار من ماء غير آسن یعنی اس میں نہریں ہیں پانی سے جو بگڑا اور سڑا نہیں لفظ آسن بعضوں نے بمد اور بعضوں نے بقصر پڑھا ہے مصدر اس کا آسون ہے اور اسون اور اجون دونوں بمنزلہ تغیر وارد ہوئے ہیں' آسن یعنی آجن مراد اس سے متغیر اللون منتن الريح ہے۔

قولہ تعالیٰ وأنهار من لبن لم يتغير طعمه، یعنی نہریں ہیں دودھ کی کہ نہیں بدلا مزہ ان کا یعنی محفوظ ہے وہ پھٹ جانے سے اور دہی ہو جانے سے اور مٹھا بن جانے سے۔ قولہ تعالیٰ وانهار من خمر لذة للشاربين یعنی اور نہریں ہیں شراب سے کہ لذت ہے پینے والوں کے لیے انتہیٰ۔ اور لذت اگر چہ مصدر ہے مگر محمول کیا اس کو کمال مبالغہ کے واسطے اور بیان فرمایا کہ کمال تبائن اس کا خمور دنیا سے اس لیے کہ خمور دنیا کراہت غائلہ اور ریح متننہ رکھتی ہیں بدمزہ بدبودار ہوتی ہیں اور اگر اس کو مقصود نہ ہو تو کبھی کوئی اس کا استعمال نہ کرے بخلاف خمر جنت کے کہ کمال لذت اور خوش مزگی سے ممتاز ہیں اور سکر اور خمار سے بے نیاز اور لفظ لذت کو بعضوں نے مرفوع پڑھا ہے اس لیے کہ صفت ہے انہار کی اور بعضوں نے منصوب اس لیے کہ علت ہے جیسے ضربۃ تادیباً' قولہ وانهار من عسل مصفى' یعنی اور نہریں ہیں عسل مصفی سے کہ صاف اور پاک ہے موم سے اور فضلات نحل وغیرہ سے اور محفوظ ہے گرد و غبار سے اور مصئون ہے خس و خار سے نہیں ڈالا اس میں کسی نے ہاتھ اپنا اور نہیں ماکول و مشروب ہوا کسی آکل و شارب کا اور ان چیزوں کو بضمن انہار بیان فرمایا کہ دلالت ہو کمال ضیاء اور صفا پر اور دلیل ہو اس کی وفور و تکاثر کی اس لیے کہ جریان موجب صفا و نور ہے جیسے مستلزم تکاثر و وفور۔ قولہ تعالیٰ يفجرونها تفجيراً بہاتے ہیں اس کو جیسا حق ہے بہانے کا۔ بغوی رحمہ اللہ نے فرمایا کھینچ لے جاتے ہیں ان کو جہاں چاہتے ہیں اور اپنے منازل اور قصور میں یعنی وہ نہریں جنتیوں کے اختیار میں ہیں جیسے کہ ناقہ مہار دار قائد کے اختیار میں ہے۔ قولہ تعالیٰ فيها عين جارية یعنی اس میں نہر ہے بہنے والی یعنی ہمیشہ بہتی ہے کہ منقطع نہیں ہوتا جریان اس کا' قولہ تعالیٰ وماء مسكوب یعنی مصبوب یعنی پانی بہایا گیا کہ بہتا ہے دائما یعنی بغیر اخدود کے موقوف نہیں ہوتا بہنا اس کا گویا بطور چادر کے اوپر سے گر رہا ہے نہیں ٹوٹتا سلسلہ اس کا' قولہ تعالیٰ عيناً فيها تسمى سلسبيلا یعنی ایک نہر ہے اس میں کہ نام ہے اس کا سلسبیل قتادہ نے فرمایا کہ وہ سلسلہ ہے کہ مطیع و منقاد جنتیوں کے پھیرتے ہیں اسے جس طرف چاہتے ہیں مجاہد نے کہا حديدة!الجرية یعنی تیز بہنے والی' ابوالعالیہ اور مقاتل بن حیان نے کہا سلسبیل اسے اس لیے کہا کہ سیلان ہوتا ہے اس کا راستوں میں جنتیوں کے اور ان کے مکانوں میں یعنی مثل سیل کے بہتے ہیں یعنی نہایت زور سے منبع اس کا اصل عرش ہے جنت عدن میں بہتی ہیں اہل جنان کی طرف اور مشروب ہے وہ اہل جنت کی برودت اس کی کافوری ہے اور مزہ زنجبیل کا اور بو مسک کی زجاج نے کہا وہ موسوم بہ سلسبیل اس لیے ہوئی کہ پانی اس کا غایت سلاست میں ہے کہ نہیں ٹوٹتا سلسلہ اس کا حلق میں اترنے کے وقت یعنی بکمال آسانی بغایت خوشگواری گلو میں

اترتا ہے اور تسمی بمعنی توصف ہے اس لیے کہ اکثر علماء قائل ہیں کہ سلسبیل صفت ہے اسم نہیں (بغوی) قولہ تعالیٰ ومزاجه من تسنيم اور ملونی اس کی تسنیم سے ہے انتہیٰ اور تسنیم بینام سے مشتق ہے اسی سے سنام بعیر یعنی کوہان اونٹ کا کہ اس کے اعضاء میں سب سے بلند ہے اس لیے بعضے مفسرین نے کہا کہ وہ ایک نہر ہے کہ ہوا میں بہتی ہے بلند اور جنتیوں کے غرفوں اور منازل میں انصباب اس کا ہوتا ہے حسب خواہش ان کے اور اسی طرح اوانی اور ظروف ہیں اہل جنت کے علی قدر ملئہا پانی اس کا اترتا ہے پھر جب وہ بھر جاتے ہیں ٹھہر جاتا ہے۔

یہ مضمون ہے قتادہ کے قول کا اور ضحاک نے کہا وہ ایک اشرف شراب ہے' ابن مسعود اور ابن عباس نے کہا وہ خالص مقربین کے لیے ہے کہ وہ اس کو بغیر ملونی کے پیتے ہیں اور سائر اہل جنت اسے مثل گلاب اور کیوڑے کے اور مشروبات میں ملا کر استعمال کرتے ہیں۔قولہ تعالیٰ و كاس من معين یعنی پیالہ شراب جاری سے کہ جس کی نہریں بہتی ہیں اور وہ دنان میں دھرا ہوا نہیں کہ کیڑے پڑیں اور بہ تمدد زماں سڑیں اور پینے والوں کو اس سے بدبو آئے اور طبیعت متنفر ہو جائے بلکہ بسبب جریان کے کمال صفائی اور نظافت اس میں ہے اور شارب اس کا صداع' خمار' غول اور سکر ونزف سے مبرا ہے اور غفلت اور غلیان اور بے ہوشی اور ہذیان سے معرا۔قولہ تعالیٰ يشربون من كاس كان مزاجها كافوراً اور مہر لگائی جائے گی اس میں مسک کی' عکرمہ نے کہا مزاج سے اس کا مزہ مراد ہے اہل معانی نے کہا کہ بیاض اس کی مثل کافور کے ہے اور طیب ریح اور برودت اس لیے کہ کافور منجملہ مشروبات نہیں جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا حتیٰ اذا جعله ناراً یعنی کنار یہ مضمون ہے مقاتل کے قول کا اور مجاہد نے کہا خوشبو اس میں کافور کی ملائے جائے گی۔ابن کیسان نے کہا مطیب کیا ہے اس کو کافور و مسک وزنجبیل سے' عطاء اور کلبی نے کہا کافور نام ہے ایک چشمہ آب کا جنت میں (بغوی)

قولہ تعالیٰ ويسقون فيها كاساً كان مزاجها زنجبيلا یعنی پلایا جائے گا ان کو وہ پیالہ کہ مزاج اس کا زنجبیل ہے اور زنجبیل مہیج ہے طبائع کی طرف جماع کے وقت اور حرارت پیدا کرتی ہے اور نعوظ لاتی ہے اور گرم کرتی ہے امزجہ باردہ کو اور انزعاج اور ہیجان زیادہ کرتی ہے اور شوق اور طرب لاتی ہے اور عرب اس کو اپنے خوشبوؤں اور قہووں میں استعمال کرتے ہیں۔سو وعدہ کیا رازق حقیقی نے کہ پلائی جائے گی وہ جنت میں۔مقاتل نے کہا وہ زنجبیل دنیا سے مشابہ نہیں۔ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہا کہ جو کچھ کہ اللہ تعالیٰ نے ذکر کیا ہے قرآن میں جنت کی چیزوں کا اور نام لیا ہے اس کا اس کی مثل دنیا میں کوئی شی نہیں اور بعضوں نے کہا وہ ایک نہر ہے جنت میں کہ پایا جاتا ہے اس میں مزہ زنجبیل کا، قتادہ نے کہا کہ مقربین اس کو بغیر ملونی کے صرفاً استعمال کریں گے اور سائر اہل جنت بطور ملونی کے جیسا کہ ذکر کیا ہم نے تسنیم میں۔

قولہ تعالیٰ وَسَقَاهُمْ رَبُّهُمْ شَرَابًا طَهُورًا۔یعنی پلایا ان کو رب نے شراب طہور یعنی پاک وصاف ومطہر کہ اپنے شارب تک کہ اخلاقِ رویہ اور عاداتِ قبیحہ سے پاک کر دے اور قلب وروح میں ایک طہارتِ ابدی اور نظافتِ سرمدی بخشے اور طبائع میں نشہ محبت الٰہی اور مودتِ لامتناہی پیدا کرے۔دماغ میں علو اور طبیعت میں لینت اور حسن خو کا سبب ہو' بدن میں جا کر مولد نجاست واقذار نہ ہو بلکہ موجد قوی وانوار ہو' مفسرین نے کہا ہے کہ متدنس نہیں کیا اس کو ایدی اور ارجل نے مثل خمر دنیا کی۔ابو قلابہ اور ابراہیم نے کہا

ہے کہ بطن میں جا کر بول نجس نہیں ہوتا بلکہ پسینہ ہو جاتا ہے کہ خوشبو اس کی مثل مسک کے ہے اور عادت اہل جنت کی یہ ہے کہ پہلے وہ طعام تناول فرماتے ہیں اور جب اس سے فارغ ہوتے ہیں شراب طہور پلائے جاتے ہیں کہ بطون ان کے پاکیزہ ہو جاتے ہیں اور وہ کھانا ایک پسینہ خوشبودار ہو کر ان کے جلود سے بہہ جاتا ہے اور پیٹ ان کا لگ جاتا ہے اور شہوت عود کرتی ہے۔ مقاتل نے کہا وہ ایک نہر ہے باب جنت پر جس نے اس میں سے پیا اللہ تعالیٰ نے اس کے دل سے بغض و حسد اور غل و غش نکال لیا۔ قولہ تعالیٰ يُسْقَوْنَ مِنْ رَّحِيْقٍ مَّخْتُوْمٍ خِتَامُه مِسْكٌ یعنی پلائے جائیں گے شراب صاف کہ اس پر مہر ہے مسک کی انتہیٰ' رحیق خمر صافی طیب ہے۔ مقاتل نے کہا خمر بیضاء یعنی سفید' مختوم یعنی مہر لگایا ہوا ہے تاکہ کسی کا ہاتھ اس میں نہ لگے اور تصرف غیر سے بالکل محفوظ رہے جیسے کہ سلاطین اور امراء کی توروں اور صراحیوں پر ان کے داروغہ معتبر مہر لگاتے ہیں کہ وہ ان کے سامنے کھولی جاتی ہے۔ مجاہد نے کہا کہ مختوم سے مراد مطیّن ہے ختام یعنی طین کہ جس پر مہر لگائی جائے گی مسک سے یہ مراد ہے کہ اخیر میں اس کے مزہ مسک کا آجاتا ہے یعنی ختام سے ختم اس کا مراد ہے۔ قتادہ نے کہا اس میں کافور ملا کر مسک کی مہر لگا دیتے ہیں اور قرأت عامہ ختامہ ہے بہ تقدیم تاء اور کسائی نے خاتمہ پڑھا ہے بہ تقدیم الف اور یہی قرأت ہے علی اور علقمہ کی اور معنی ان دونوں کے ایک ہیں جیسے عرب کہتا ہے فلان کریم الطابع والطبائع اور خاتم اور ختام آخر ہر شی کا۔ یہ ہے تفسیر ان آیتوں کی کہ ذکر کی تھی ہم نے مقدمۃ ابواب میں بحمد اللہ والمنۃ کہ تمام ہوا بیان جنت کا۔ اللہ تعالیٰ مؤلف کتاب کے ساتھ بجمیع احباب اس فقیر کو جنت میں پہنچائے اور عذاب دوزخ سے بچائے اور سائر مومنین و مسلمین کو اس نعمت ابدیت سے سرفراز فرمائے۔ آمین یارب العالمین۔

❀❀❀❀

٢٦۔ باب حديث يوشك الفرات يحسر، عن كنز من ذهب

حدیث کہ قریب ہے کہ فرات سونے کا خزانہ کھولے گا

(٢٥٦٩) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : ((يُوْشِكُ الْفُرَاتُ يَحْسِرُ عَنْ كَنْزٍ مِنَ الذَّهَبِ، فَمَنْ حَضَرَهُ فَلَا يَأْخُذْ مِنْهُ شَيْئًا)). [اسناده صحيح]

ترجمہ: روایت ہے ابو ہریرہؓ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے قریب ہے کہ کھولے گا فرات ایک خزانہ سونے کا پھر جو حاضر ہو اس پر نہ لے اس میں سے کچھ۔

فائدہ: یہ حدیث صحیح ہے روایت کی ہم سے ابو سعید اشج نے انہوں نے عقبہ بن خالد سے انہوں نے عبید اللہ بن عمر سے انہوں نے ابی الزناد سے انہوں نے اعرج سے انہوں نے ابو ہریرہؓ سے انہوں نے نبی ﷺ سے مثل اس کے مگر یہ کہ انہوں نے اپنی روایت میں کہا يحسر عن جبل من ذهب یعنی کھول دے گا فرات ایک پہاڑ سونے کا یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

❀❀❀❀

(٢٥٧٠) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ مِثْلَهُ، إِلَّا أَنَّهُ قَالَ : ((يَحْسِرُ عَنْ جَبَلٍ مِنْ ذَهَبٍ)) . [اسناده صحيح]

ترجمہ: روایت ہے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے انہوں نے نبی ﷺ سے مثل اس کے مگر یہ کہ انہوں نے اپنی روایت میں کہا: کھول دے گا فرات ایک پہاڑ سونے کا۔

٢٧۔ بَابُ: مَا جَآءَ فِيْ صِفَةِ أَنْهَارِ الْجَنَّةِ

انہار جنت کے بیان میں

(٢٥٧١) عَنْ مُعَاوِيَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((إِنَّ فِي الْجَنَّةِ بَحْرَ الْمَاءِ وَبَحْرَ الْعَسَلِ، وَبَحْرَ اللَّبَنِ، وَبَحْرَ الْخَمْرِ، ثُمَّ تُشَقَّقُ الْأَنْهَارُ بَعْدُ)). [اسناده صحيح] تخريج مشكاة المصابيح (٥٦٥٠)

ترجمہ: روایت ہے معاویہ رضی اللہ عنہ سے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: جنت میں دریا ہے پانی کا اور دریا ہے شہد کا اور دریا ہے دودھ کا اور دریا ہے شراب کا پھر نکل رہی ہیں نہریں اس کے بعد، یا نکلیں گی جب جنتی جنت میں داخل ہوں گے۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور حکیم بن معاویہ وہ والد ہیں بہز کے۔

مترجم: یعنی تو یہ بمنزلہ دریا کے چاروں بھری ہیں جب جنتی جنت میں جائیں گے بہتی نہریں پائیں گے کہ ہر ایک کے گھر میں ایک نہر ہوگی۔

❀❀❀❀

(٢٥٧٢) عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَنْ سَأَلَ اللّٰهَ الْجَنَّةَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ قَالَتِ الْجَنَّةُ: اللّٰهُمَّ أَدْخِلْهُ الْجَنَّةَ وَمَنِ اسْتَجَارَ مِنَ النَّارِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ، قَالَتِ النَّارُ: اللّٰهُمَّ أَجِرْهُ مِنَ النَّارِ)).

[اسناده صحيح] تخريج مشكاة المصابيح (٢٤٧٨۔ التحقيق الثانی التعليق الرغيب (٤/٢٢٢)

ترجمہ: روایت ہے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے جس نے مانگی اللہ تعالیٰ سے جنت تین بار، کہتی ہے جنت یا اللہ داخل کر اس کو جنت میں اور جس نے پناہ مانگی دوزخ سے تین بار کہتی ہے دوزخ یا اللہ پناہ دے اس کو دوزخ سے۔

فائدہ: اسی طرح روایت کی یہ یونس نے ابواسحاق سے انہوں نے ابن ابو برید بن مریم سے انہوں نے انس سے انہوں نے نبی ﷺ سے مانند اس کے اور مروی ہوئی ابی اسحاق سے انہوں نے روایت کی برید بن ابومریم سے انہوں نے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے قول ان کا۔

مترجم: اس حدیث میں فضیلت ہے تین کی اعداد میں سے اور معلوم ہوتا ہے کہ یہ ایک نصاب کامل ہے گنتی میں کہ مرتب ہوتے ہیں اس پر فوائد معتد بہا اور ترغیب و تحریض ہے جنت کے طلب کرنے پر اور دوزخ سے پناہ مانگنے پر اور معلوم ہوتا ہے کہ جنت اور دوزخ عقل و فہم رکھتے ہیں اور یہی مذہب صحیح ہے کہ ثابت ہے احادیث صحیحہ سے اور معلوم ہوتا ہے کہ جیسے صالحین مشتاق جنت ہیں ویسی ہی جنت بھی مشتاق صالحین ہے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

ابواب الصفة الجهنم

عن رسول اللہ ﷺ

(المعجم ۳۷) دوزخ کے بیان میں (تحفة ۳۳)

مقدمة عن المترجم: صاحب نہایہ نے کہا ہے کہ جہنم لفظ عجمی ہے۔ اور بعضوں نے کہا عربی ہے موسوم ہوا وہ اس نام سے بسبب بعد قعر اپنے کے اسی سے ہے قول عرب کا رَکِیَّہ جِھْنَامٌ بکسر جیم و ہا و تشدید نون یعنی کنواں بعید القعر۔ اور اسی سے ہے حدیث "یقال لھم الجھنمیون" یعنی ان کو جہنمی کہیں گے۔ مراد ان سے وہ لوگ ہیں کہ جہنم سے نکل کر جنت میں داخل ہوں گے، اور عتقاء اللہ کہلائیں گے اور ان کو جہنمی کہتے ہیں تنقیص شان منظور نہیں بلکہ تذکیر ہے ان کے نجات کی تا کہ سبب ہو مزید شکر و فرح کا اور حاصل ہو ان کو مسرت فوز نجات پر اور اہل علم نے کہا ہے کہ جہنم اعلیٰ درکاتِ نار ہے کہ مختص عصاۃِ امت محمد ﷺ کے لیے اور وہی ہے کہ چند روز میں اپنے ساکنوں سے خالی ہو جائے گی، اور ہوائیں اس کے دروازوں کو بجائیں گی غرض وہ پہلا طبقہ ہے دوزخ کا نہایت خفیف العذاب بہ نسبت اور طبقات کے۔ پھر اس کو جہنم اس لیے کہا کہ وہ تجہم کرتی ہے عورتوں اور مردوں کے مونہوں پر اور کھا جاتی ہے ان کے گوشتوں کو۔ اور دوسرا طبقہ لظیٰ ہے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے نزاعةً للشوی یعنی کھا جانے والی ہے اطراف یدین اور رجلین کو۔ لغت میں شویٰ ہاتھ پیر کے کناروں کو کہتے ہیں۔ مجاہد نے کہا شویٰ سے مراد سر کی کھال ہے۔ ابراہیم نے کہا کھینچ لیتی ہے لحم کو عظام سے۔ ضحاک نے کہا جلد و لحم کو عظام سے کھینچ لیتی ہے۔ ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا عصب اور عقب کو کھینچ لیتی ہے۔ کلبی نے کہا خوراک اس آگ کی ام دماغ ہے کہ جب وہ اسے کھا جاتی ہے پھر از سر نو عود کرتا ہے یہی اس کا داب ہے قتادہ نے کہا مکارم خلق

کھا جاتی ہے۔ ابو العالیہ نے کہا محاسن وجہ نگل جاتی ہے بلاتی ہے جو پیٹھ موڑے حق سے اور تولی کرے شریعت محمدیہ علی صاحبہا الصلوٰۃ والتحیہ سے۔

تیسرا طبقہ سَقَر ہے اور سقر اسے اس لیے کہا کہ کھا جاتی ہے گوشت عورتوں اور مردوں کے کہ نہیں باقی رہتا ان کی ہڈیوں پر گوشت۔ اور اللہ تعالیٰ نے اس کے حال میں فرمایا ﴿ لَا تُبْقِىْ وَلَا تَذَرُ ﴾ یعنی نہ باقی رکھتی ہے نہ چھوڑتی ہے۔ انتہیٰ۔ بغوی رحمہ اللہ نے فرمایا: نہیں باقی رکھتی کوئی چیز مگر کھا جاتی ہے اسے اور ہلاک کر دیتی ہے۔ مجاہد نے کہا: نہ مرنے دیتی ہے نہ جینے دیتی ہے۔ سدی نے کہا نہ باقی رکھتی ہے لحم کو نہ چھوڑتی ہے ہڈیوں کو۔ ضحاک نے کہا: جب وہ انہیں پکڑتی ہے باقی نہیں رکھتی کوئی جگہ اور جب یہ اس کی طرف جاتے ہیں نہیں چھوڑتی ان کو اور ہر شئ کو ملالت اور فترت ہے، مگر جہنم کو ﴿ لَوَّاحَةٌ لِّلْبَشَرِ ﴾ یعنی چمکنے والی ہے پنڈے پر اور مغیر ہے جلد کی کہ اس کو کالا کر دیتی ہے عرب کہتا ہے لَاحَهُ السَّقَمُ وَالْحُزن یعنی رنگ بدل دیا اور صورت متغیر کر دی اس کی مرض اور غم نے۔ مجاہد نے کہا جھلسا دیتی ہے جلد کو یہاں تک کالی ہو جاتی ہے وہ شب تاریک سے زیادہ۔ ابن عباس اور زید بن اسلم نے فرمایا مُحْرِقَةٌ لِلْجِلْدِ۔ ابن کیسان نے کہا دور سے نظر پڑے گی ان کو جہنم لواحہ یعنی دور سے نظر آنے والی جیسے فرمایا ﴿ وَبُرِّزَتِ الْجَحِيْمُ لِلْغٰوِيْنَ ﴾ اور بشر جمع ہے بشرہ کی۔

چوتھا طبقہ حطمہ ہے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: ﴿ لَيُنْبَذَنَّ فِي الْحُطَمَةِ ﴾ یعنی ڈالا جائے گا وہ حطمہ میں۔ انتہیٰ۔ اور حطمہ حطم سے مشتق ہے۔ حطم لغت میں توڑنے کو کہتے ہیں، حطمہ اسے اس لیے کہا کہ وہ ہڈی پسلی کفار کی توڑے گی اور عظام راس ہر خناس کا پھوڑے گی۔ بیضاوی نے فرمایا اس کی شان یہ ہے کہ جوڑ الو توڑ ڈالے اللہ تعالیٰ خود اس کی شان میں فرماتا ہے ﴿ نَارُ اللّٰهِ الْمُوْقَدَةُ الَّتِيْ تَطَّلِعُ عَلَى الْاَفْـِٕدَةِ ﴾ یعنی وہ آگ ہے اللہ تعالیٰ کی بھڑکائی ہوئی کہ چمکتی ہے دلوں پر انتہیٰ۔ اور اس آیت میں کمال تخویف ہے اس نار سے اور نہایت مبالغہ ہے اس کے ایقاد اور بھڑکانے کا، اس لیے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ وہ ہماری بھڑکائی ہوئی ہے پھر کسی کی کیا مجال ہے کہ اسے بجھا سکے یا اس کے التہاب اور اشتعال کو مٹا سکے۔ اللھم اجرنا منہ (کذا قال البیضاوی)۔ چمکتی ہے دلوں پر یعنی اثر اس کے الم اور وجع کا اور درد اس کے لہب اور احراق کا پہنچتا ہے دلوں تک۔ اور اطلاع اور بلوغ اور تطلع سب کے ایک معنی ہیں۔ عرب کہتا ہے مَتٰی "طَلَعْتَ اَرْضَنَا" اَیْ بَلَغْتَ یعنی کب پہنچے تم ہمارے ملک میں۔ مراد آیۃ یہ ہے کہ وہ جلا دیتی ہے عظم ولحم و جلد کو یہاں تک کہ پہنچ جاتی ہے دل تک۔ یہی قول ہے قرطبی اور کلبی کا۔ ﴿ اِنَّهَا عَلَيْهِمْ مُّؤْصَدَةٌ ﴾ یعنی مَطْبَقَةٌ مُغْلَقَةٌ ﴿ فِيْ عَمَدٍ مُّمَدَّدَةٍ ﴾۔ حمزہ اور کسائی اور ابوبکر نے عُمُد بضم عین ومیم پڑھا ہے، اور دوسرے قاریوں نے بفتحھما یعنی وہ مندی ہوئی ہے لمبے لمبے ستونوں میں۔ انتہیٰ اور عمد بضم اولین وبفتحھما جمع ہے۔ عمود کی مثل ادیم کے کہ جمع ہے اس کی ادم اور آدم دونوں آتی ہے، یہ قول ہے فراء کا۔ اور ابوعبیدہ نے کہا جمع عماد کی ہے مثل اہاب اور اُہُب اور اَہب کے۔ بیضاوی نے فرمایا باندھے گئے وہ عمودے میں کہ مثل مقاطر کے ہے کہ جس میں قید کیے جاتے ہیں لصوص اور مقاطرہ وہ لکڑی دراز ہے کہ اس میں سوراخ ہوتے ہیں موافق پیروں کے اس میں چوروں کا پیر ڈال کر قفل لگا دیتے ہیں، اہل ہند اسے کاٹ ٹھوکنا بولتے ہیں بعض اسے لاٹ کہتے ہیں۔

قتادہ نے کہا پہنچا ہے ہم کو کہ وہ ستون ہیں کہ معذب ہوں گے اہل نار اس سے۔ اور بعضوں نے کہا وہ میخیں ہیں قفل در کی کہ بند کیے جائیں گے اس سے دروازے۔ مقاتل نے کہا کہ بند کیے گئے دروازے ان پہ پھر ماری گئیں اس میں میخیں لوہے کی جو آگ سے تھیں یہاں تک کہ گھٹن اور گرمی نے اس کی گھیر لیا مجوسین کو اور نہ کھلے گا ان پر کوئی دروازہ اور نہ داخل ہوگی ان پر ہوائے بیرونی اور ممددہ صفت ہے عمد کی یعنی مطولہ کہ دراز میخ زیادہ مضبوط ہوتی ہے قصیر سے۔

پانچواں طبقہ جحیم ہے۔ وجہ تسمیہ اس کی یہ ہے کہ وہ عظیم الجمرہ چنگاری ہے کہ ایک ایک چنگاری اس کی ساری دنیا سے بڑھ کر ہے۔ بیضاوی نے فرمایا الجحيم المتاجج من النار یعنی آگ شعلہ دار۔ اور بغوی نے کہا الجحيم معظم النار، بعضوں نے کہا نارٌ شديدة التاجج یعنی آگ بہت زور سے شعلہ مارنے والی اور وہ آگ کہ بعض اس کا اوپر نار کے ہے کہ تہ بہ تہ ڈھیر لگی ہوئی ہے۔ ابو مالک نے کہا جحیم ماعظم من النار (یقظہ)۔

چھٹا طبقہ سعیر ہے۔ اس لیے اسے سعیر کہا کہ وہ سلگانے والی ہے آگ کی اس میں تین سو قصر ہیں ہر قصر میں تین سو بیت ہیں، ہر بیت میں تین سو طرح کا عذاب ہے اور اس میں سانپ اور بچھو ہیں اور قیود اور سلاسل اور اغلال اور انکال اور اسی میں ہے جب الحزن اور اس سے اشد عذاب کسی طبقہ میں نہیں جب جُبُّ الحزن کھولا جاتا ہے اہل نار حزن شدید ہوتا ہے (یقظہ)

ساتواں طبقہ ہاویہ ہے کہ جو اس میں گرا کبھی نہ نکلا۔ اسی میں ہے بیر الھب کہ جب کھولا جاتا ہے دوزخ اس سے پناہ مانگتی ہے۔ اور اسی میں ہے صعود کہ وہ ایک پہاڑ ہے کہ چڑھیں گے دشمنان خدا اس پر اپنے منہ کے بل بندھے ہوں گے ہاتھ ان کے گردنوں میں اور زبانیہ کھڑے ہوں گے ان کے سروں پر ان کے ہاتھوں میں مونگریاں ہیں لوہے کی جب ایک چوٹ مارتا ہے سنتے ہیں آواز اس کی ثقلین اور دروازے اس کے لوہے کے ہیں، فرش اس کا چنگاریاں ہیں، غشاوہ اس کا ظلمت ہے زمین اس کی تانبے کی ہے اور رصاص اور زجاج کی اوپر اور نیچے اس کے آگ ہے اوپر ان کے ظل ہیں نار کے، اور نیچے ان کے ظل ہیں سلگائے گئے وہ ہزار برس تک کہ وہ سرخ ہو گئے پھر ہزار برس تک کہ سپید ہو گئے پھر ہزار برس تک کہ سیاہ ہو گئے۔ اب وہ نہایت تیرہ و تاریک ہے اور ممزوج ہے ساتھ غضب الٰہی کے (یقظہ)

یہ ہے تفصیل اس کے طبقات کی اور تفصیل اس کے احوال واہوال کی ضمن ابواب میں اور کچھ خاتمہ میں مذکور ہوگی ان شاء اللہ تعالیٰ۔

۱۔ بَابُ: مَا جَاءَ فِي صِفَةِ النَّارِ

جہنم کے بیان میں

(۲۵۷۳) عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : ((يُؤْتَى بِجَهَنَّمَ يَوْمَئِذٍ لَهَا سَبْعُوْنَ أَلْفَ زِمَامٍ مَعَ كُلِّ زِمَامٍ سَبْعُوْنَ أَلْفَ مَلَكٍ يَجُرُّوْنَهَا)). (اسنادہ صحیح)

ترجمہ: روایت ہے عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے، کہا فرمایا رسول اللہ ﷺ نے: لائی جائے گی جہنم اور اس دن اس کی ستر ہزار لگامیں ہوں گی، ہر لگام کے ساتھ ستر ہزار فرشتے کہ کھینچ رہے ہوں گے اس کو۔

فائدہ : کہا عبداللہ بن عبدالرحمٰن نے اور ثوری سے مرفوع نہ کرتے تھے۔ روایت کی ہم سے عبدالرحمٰن بن حمید نے انہوں نے عبدالملک سے اور ابو عامر عقدی سے انہوں نے سفیان سے انہوں نے علاء سے اسی اسناد سے مانند اس کے اور مرفوع نہ کیا اس کو۔

❀❀❀❀

(٢٥٧٤) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : ((يَخْرُجُ عُنُقٌ مِنَ النَّارِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ لَهُ عَيْنَانِ تُبْصِرَانِ وَأُذُنَانِ تَسْمَعَانِ وَلِسَانٌ يَنْطِقُ يَقُوْلُ: إِنِّيْ وُكِّلْتُ بِثَلَاثَةٍ: بِكُلِّ جَبَّارٍ عَنِيْدٍ، وَبِكُلِّ مَنْ دَعَا مَعَ اللّٰهِ إِلٰهًا اٰخَرَ، وَبِالْمُصَوِّرِيْنَ)). (اسناده صحيح) سلسلة الاحاديث الصحيحة: ٥١٢) التعليق الرغيب : ٤/٥٦)

ترجمہ: روایت ہے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے: نکلے گی ایک گردن دوزخ سے قیامت کے دن اس کی دو آنکھیں ہوں گی کہ دیکھتی ہوں گی اور دو کان ہوں گے کہ سنتے ہوں گے اور ایک زبان کہ بولتی ہوگی، کہے گی کہ میں مقرر ہوئی ہوں تین شخصوں کے نگلنے کو ایک جبار عنید، دوسرے جس نے اللہ کے ساتھ کسی دوسرے کو پکارا۔ تیسرے مصور لوگ۔

فائدہ : یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے۔

مترجم: اس حدیث میں بڑی مذمت اور تخویف ہوئی مصوروں کی جو جاندار چیزوں کی تصویر بناتے ہیں کہ آپ ﷺ نے ان کو مشرکوں کے ساتھ ذکر کیا اور وہ مشرکوں کے ساتھ ایک ہی گردن کا لقمہ ہوں گے اس وقت میں۔ بعض سفہاء تصویروں کی طرف بہت راغب ہیں بلکہ اس کے جواز میں تحریر و تقریر سے پیش آتے ہیں هداهم الله۔ مگر تعجب ہے کہ کتا اور تصویر دونوں حکم میں برابر ہیں کہ جس گھر میں ہوں فرشتہ رحمت قدم نہ رکھے اور آدمی اشرف المخلوقات ہو کر اس سے دل لگائے معاذا الله من ذالك اور مؤلف رحمہ اللہ نے ذکر کیا اس باب میں جہنم کے میدان حشر میں لانے کا اللہ تعالیٰ نے قرآن عظیم الشان میں کئی مقام میں یہ مضمون فرمایا: عَرَضْنَا جَهَنَّمَ يَوْمَئِذٍ لِّلْكَافِرِيْنَ عَرْضًا الَّذِيْنَ كَانَتْ اَعْيُنُهُمْ فِيْ غِطَاءٍ عَنْ ذِكْرِيْ وَ كَانُوْا لَا يَسْتَطِيْعُوْنَ سَمْعًا۔ یعنی ہم سامنے لائیں گے جہنم کو اس دن کافروں کے لیے کہ آنکھیں ان کی پردہ میں تھیں ہمارے ذکر سے اور طاقت رکھتے تھے سننے کی۔ انتہی۔ قولہ سامنے لائیں گے یعنی سب لوگ اسے بخوبی دیکھیں گے عیاناً اور غطاء اور غشا جو چیز کہ ڈھانپے کسی کو اور طاقت نہ رکھتے تھے سننے یعنی سمع قبول نہ رکھتے تھے۔

❀❀❀❀

٢۔ بَابُ: مَا جَاءَ فِيْ صِفَةِ قَعْرِ جَهَنَّمَ

جہنم کی گہرائی کے بیان میں

(٢٥٧٥) عَنِ الْحَسَنِ قَالَ: قَالَ عُتْبَةُ بْنُ غَزْوَانَ عَلٰى مِنْبَرِنَا هٰذَا، مِنْبَرِ الْبَصْرَةِ[1] عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ : ((إِنَّ

[1] ترمذی کے دو نسخہ مطبوعہ میں البَصرَة کا لفظ ہے۔ اور مترجم نے الصلوٰۃ کا لفظ لکھا ہے اور ترجمہ بھی اسی کے موافق کیا ہے۔ واللہ اعلم۔

الصَّخْرَةَ الْعَظِيْمَةَ لَتُلْقَى مِنْ شَفِيْرِ جَهَنَّمَ فَتَهْوِيْ فِيْهَا سَبْعِيْنَ عَامًا مَا تُفْضِيْ إِلٰى قَرَارِهَا)). قَالَ: وَكَانَ عُمَرُ يَقُوْلُ: أَكْثِرُوْا ذِكْرَ النَّارِ، فَإِنَّ حَرَّهَا شَدِيْدَةٌ، وَإِنَّ قَعْرَهَا بَعِيْدٌ، وَإِنَّ مَقَامِعَهَا حَدِيْدٌ.

(اسناده صحيح) سلسلة الاحاديث الصحيحة: ١٦١٢

ترجمہ: روایت ہے حسن سے کہا فرمایا عتبہ بن غزوان نے ہمارے اس منبر پر جو منبر ہے ہماری نماز کا کہ فرمایا نبی ﷺ نے اگر ایک بڑا پتھر ڈالا جائے کنارہ جہنم سے اور چلا جائے وہ گرتا ہوا ستر برس تک تو بھی نہ پہنچے اس کی جڑ میں۔ کہا عتبہ نے اور تھے سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کہ فرماتے تھے بہت یاد کرو دوزخ کی آگ کو کہ گرمی اس کی شدید ہے اور قعر اس کا بعید اور موگریاں اس کی ہیں حدید۔

فائدہ: ہم نہیں جانتے کہ حسن کو سماع ہو عتبہ بن غزوان سے۔ اور آئے تھے عتبہ بصرہ میں حضرت عمرؓ کے زمانہ خلافت میں۔ اور پیدا ہوئے حسن جب باقی رہی خلافت عمر دو برس۔

❀ ❀ ❀ ❀

(٢٥٧٦) عَنْ أَبِيْ سَعِيْدٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((الصَّعُوْدُ جَبَلٌ مِنْ نَّارٍ يُتَصَعَّدُ فِيْهِ الْكَافِرُ سَبْعِيْنَ خَرِيْفًا وَيَهْوِيْ فِيْهِ كَذٰلِكَ مِنْهُ أَبَدًا))

(اسناده ضعيف) تخريج المشكاة: ٥٦٧٧ اس کی سند ابن لہیعہ اور دراج عن ابی الہیثم کی وجہ سے ضعیف ہے۔

ترجمہ: روایت ہے ابی سعید سے کہ نبی ﷺ نے فرمایا کہ صعود ایک پہاڑ ہے آگ کا کہ چڑھتا ہے اس پر کافر ستر برس تک پھر گرتا ہے اتنی ہی مدت میں ہمیشہ اسی عذاب میں ہے۔

فائدہ: یہ حدیث غریب ہے۔ نہیں جانتے ہم اسے مرفوع مگر ابن لہیعہ کی روایت سے۔

مترجم: اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ﴿ سَأُرْهِقُهُ صَعُوْدًا ﴾ یعنی چڑھاویں گے ہم اسے صعود پر۔ صعود کو صعود اس لیے کہا کہ کافر اس پر صعود کرتا ہے یا مکلّف کریں گے ہم اسے ایسی مشقت کا کہ اسے راحت نہ ہو اس میں۔ اور مروی ہے آپ ﷺ سے کہ فرمایا آپ نے کہ وہ پہاڑ ہے دوزخ میں آگ کا کہ کافر کو اس پر چڑھائیں گے پھر جب وہ ہاتھ رکھے گا پہاڑ پگھل جائے گا پھر جب اٹھالے گا ویسا ہی ہو جائے گا جیسا تھا۔ کلبی نے کہا صعود ایک سنگ املس (چکنا) ہے کہ کافر کو اس پر چڑھنے کی تکلیف دیں گے اور اس کو سانس نہ لینے دیں گے چڑھنے میں اور آگے کھینچیں گے اسے سلاسل حدید سے اور پیچھے سے ماریں گے مقامع حدید سے، پھر چڑھے گا وہ چالیس برس میں پھر جب اس کی ذروہ چوٹی پر پہنچ جائے گا دھکیل دیا جائے گا نیچے کو پھر اسی طرح چڑھایا جائے گا اسی طرح ہوتا رہے گا ہمیشہ۔ اور ضمیر سَأُرْهِقُهٗ کی ولید بن مغیرہ مخزومی کی طرف راجع ہے کہ عرب میں وہ وحید مشہور تھا اور اپنی قوم میں کثیر المال والاولاد۔ یہ آیات سورۂ مدثر میں اسی کے حق میں نازل ہوئی ہیں (بغوی)

❀ ❀ ❀ ❀

بَابُ: مَا جَآءَ فِي عِظَمِ أَهْلِ النَّارِ

اہل نار کے جثہ کے بیان میں

(۲۵۷۷) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ : ((إِنَّ غِلَظَ جِلْدِ الْكَافِرِ اثْنَتَانِ وَأَرْبَعُونَ ذِرَاعًا وَإِنَّ ضِرْسَهُ مِثْلُ أُحُدٍ وَإِنَّ مَجْلِسَهُ مِنْ جَهَنَّمَ مَا بَيْنَ مَكَّةَ وَالْمَدِينَةِ)).

(اسناده صحيح) تحريج المشكاة: ٥٦٧٥ـ سلسلة الاحاديث الصحيحة: (١١٠٥) الظلال: (٦١٠)

ترجمہ: بیان کیا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ نبی ﷺ نے فرمایا کہ کافر کی کھال کا دل بیالیس گز ہے اور اس کی ڈاڑھ احد کے برابر اور اس کے بیٹھنے کی جگہ جہنم میں جیسے مکہ سے مدینہ۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے صحیح ہے اعمش کی روایت سے۔

مترجم: جلد اور اعضاء کی مقدار میں جو روایات مختلف ہیں محمول ہیں اختلاف اعمال پر یعنی جس قدر کفر و بطر اور فساد و شر کافر کا زیادہ ہوگا اسی قدر اس کا جسم عریض و طویل زیادہ ہوگا کہ جمع کرے اقسام عذاب اور انواع نکال کو اپنے بدن پر، اور یہی حال ہے عصاۃ مومنین کا۔ چنانچہ حارث بن قیس سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا میری امت میں سے کسی شخص کا بدن اتنا بڑا ہو جائے گا دوزخ میں کہ دوزخ کا ایک کونا بھر جائے گا۔ انتہی۔ یہی مضمون ہے قرطبی کے قول کا (یقظہ)

❀❀❀❀

(۲۵۷۸) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ : ((ضِرْسُ الْكَافِرِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مِثْلُ أُحُدٍ وَفَخِذُهُ مِثْلُ الْبَيْضَاءِ وَمَقْعَدُهُ مِنَ النَّارِ مَسِيرَةُ ثَلَاثٍ مِثْلَ الرَّبَذَةِ يَعْنِي بِهِ كَمَا بَيْنَ الْمَدِينَةِ وَالرَّبَذَةِ وَالْبَيْضَاءُ جَبَلٌ)).

ترجمہ: روایت ہے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے ڈاڑھ کافر کی قیامت کے دن احد کے برابر ہے اور ران اس کی بیضاء کے برابر اور اس کے بیٹھنے کی جگہ دوزخ میں تین دن کی راہ تک ہے مثل ربذہ کے اور یہ جو فرمایا آپ نے مثل ربذہ کے یعنی جتنا فاصلہ ہے مدینہ سے ربذہ تک اور بیضاء ایک پہاڑ کا نام ہے۔

(اسناده حسن) سلسلة الاحاديث الصحيحة: ٣/٩٥)

فائدہ: اس حدیث کو نہیں پہچانتے ہم مگر اسی سند سے اور فضل بن یزید کو فی روایت کی ان سے کئی اماموں نے اور ابوالمخارق کچھ مشہور نہیں۔

❀❀❀❀

(۲۵۷۹) قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُصْعَبُ بْنُ الْمِقْدَامِ، عَنْ فُضَيْلِ بْنِ غَزْوَانَ، عَنْ أَبِي

حَازِمٍ، عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَفَعَهُ، قَالَ ((ضِرْسُ الْكَافِرِ مِثْلُ أُحُدٍ)). قَالَ أَبُوْ عِيْسٰى : هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ، وَأَبُوْ حَازِمٍ هُوَ: الْأَشْجَعِيُّ، اسْمُهُ : [سَلْمَانُ] مَوْلٰى عَزَّةَ الْأَشْجَعِيَّةِ.

ترجمہ: روایت کی ہم سے ابوکریب نے انہوں نے مصعب بن مقدام سے انہوں نے فضیل سے انہوں نے ابوحازم سے انہوں نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مرفوع کیا انہوں نے اس کو کہ فرمایا آپ نے: داڑھ کافر کی مثل احد کے ہے۔ یہ حدیث حسن ہے۔ اور ابوحازم اشجعی ہیں اور نام ان کا سلمان ہے اور وہ مولیٰ ہیں عزۃ الاشجعیۃ کے۔ [اسناده صحيح] التعليق الرغيب (٤/٢٣٧) سلسلة الاحاديث الصحيحة (٣/٩٦)

❀❀❀❀

(٢٥٨٠) عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : ((إِنَّ الْكَافِرَ لَيُسْحَبُ لِسَانَهُ الْفَرْسَخَ وَالْفَرْسَخَيْنِ يَتَوَطَّاُهُ النَّاسُ)). (اسناده ضعيف) تخريج المشكاة: ٥٦٧٦۔ سلسلة الاحاديث الضعيفة: ١٩٨٦ (اس میں ابی المخارق مجہول راوی ہے)

ترجمہ: روایت ہے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے کہ کہا انہوں نے فرمایا رسول اللہ ﷺ نے: بے شک کافر کھینچے گا اپنی زبان ایک یا دو فرسخ تک، روندیں گے اس کو لوگ۔

❀❀❀❀

٤۔ بَابُ: مَا جَاءَ فِيْ صِفَةِ شَرَابِ أَهْلِ النَّارِ

جہنمیوں کے مشروبات کے بیان میں

(٢٥٨١) عَنْ أَبِيْ سَعِيْدٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ فِيْ قَوْلِهٖ: [كَالْمُهْلِ] قَالَ : ((كَعَكَرِ الزَّيْتِ، فَإِذَا قَرَّبَهُ إِلٰى وَجْهِهٖ سَقَطَتْ فَرْوَةُ وَجْهِهٖ فِيْهِ)). (اسناده ضعيف) تخريج المشكاة: ٥٦٧٨۔ التعليق الرغيب: ٤/٢٣٤) اس کی سند دراج عن ابی الہیثم کی وجہ سے ضعیف ہے۔

ترجمہ: روایت ہے ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے کہ نبی ﷺ نے مہل کی تفسیر میں فرمایا کہ وہ تیل کی تلچھٹ کی مانند ہے پھر جب دوزخی اپنے منہ کے پاس لے جائے گا گر پڑے گی کھال اس کے منہ کی اس پیالہ کے اندر۔

فائدہ: اس حدیث کو نہیں جانتے ہم مگر رشدین بن سعد کی روایت سے، اور رشدین میں کلام کیا گیا ہے ان کے حافظہ کی طرف سے۔

مترجم: فروہ اصل میں کھال ہے سر کی معہ بالوں کے پھر استعارہ کیا اس لفظ کو منہ کی کھال کے لیے اور قولہ مہل کی تفسیر یعنی قرآن میں جو وارد ہوا ہے ﴿ وَإِنْ يَسْتَغِيْثُوْا يُغَاثُوْا بِمَآءٍ كَالْمُهْلِ يَشْوِي الْوُجُوْه ﴾ الآیۃ۔ اس کی تفسیر میں آپ نے فرمایا کہ وہ

تیل کے تلچھٹ کے مانند ہے یعنی رنگ میں۔ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ وہ آب غلیظ ہے مثل وردزیت کے۔ مجاہد نے کہا کہ وہ قیح دم ہے اور ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ مہل کیا چیز ہے، سومنگوایا انہوں نے سونا اور چاندی اور پگھلایا اسے اور کہا کہ یہ بہت اشبہ ہے مہل سے۔

❀❀❀❀

(۲۵۸۲) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ : ((إِنَّ الْحَمِيمَ لَيُصَبُّ عَلَى رُؤُوسِهِمْ فَيَنْفُذُ الْحَمِيمُ حَتَّى يَخْلُصَ إِلَى جَوْفِهِ فَيَسْلِتَ مَا فِي جَوْفِهِ حَتَّى يَمْرُقَ مِنْ قَدَمَيْهِ وَهُوَ الصَّهْرُ، ثُمَّ يُعَادُ كَمَا كَانَ)).

ترجمہ: روایت ہے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ نبی ﷺ نے فرمایا حمیم ڈالا جائے گا ان کے سروں پر سونفوذ کر جائے گا یہاں تک کہ پہنچ جائے گا دوزخی کے جوف میں اور کاٹ ڈالے گا جو کچھ اس کے جوف میں ہے یعنی آنتوں اور کلیجے اور گردوں وغیرہ کو یہاں تک کہ نکل جائیں گی یہ چیزیں اس کے قدموں کے نیچے سے یعنی دبر سے۔ اور یہی مراد ہے صہر سے جو مذکور ہے قرآن میں پھر ہو جاتا ہے اس کا جوف جیسا تھا۔ (اسناده ضعيف) تخريج المشكاة: ٥٦٧٩. التعليق الرغيب: ٤/ ٢٣٤۔ اس میں لیث بن سعد راوی ضعیف ہے۔

فائدہ: ابن حجیرہ کا نام عبدالرحمٰن بن حجیرہ مصری ہے یہ حدیث حسن ہے۔ غریب ہے صحیح ہے۔

مترجم: قولہ: نفاذ کر جائے گا۔ یعنی اندر سما جائے گا اور دماغ و دل و بطن میں اتر جائے گا۔ قولہ: اور یہی مراد ہے صہر سے، صہر کے معنی اصل لغت میں پگھلنے کے ہیں چنانچہ عرب کہتا ہے صہرت الشحم اصہرہ اذا اذبتہ یعنی پگھلایا میں نے چربی کو اور پگھلاتا ہوں میں اس کو جب پگھلائے تو اس کو اور یہاں اشارہ ہے اس آیۂ مبارکہ کی طرف ﴿ يُصَبُّ مِنْ فَوْقِ رُءُ وسِهِمُ الْحَمِيمُ يُصْهَرُ بِهِ مَا فِي بُطُوْنِهِمْ وَالْجُلُوْد ﴾ الایۃ۔ یعنی ڈالا جائے گا ان کے سروں پر حمیم کہ پگھل جائے گا اس سے جو کہ ان کے پیٹوں میں ہے اور کھالیں۔ انتہیٰ۔ بغوی نے فرمایا حمیم گرم پانی ہے کہ انتہا کو پہنچ گئی ہو حرارت اس کی یُصْهَرُ أَيْ يذَابُ بِالْحَمِيمِ یعنی پگھل جائے گا بسبب حمیم کے یعنی جب ان کے سروں پر پڑے گا شحوم اور احشاء اور جلود کو پگھلا دے گا اور بھون دے گا کہ وہ جل کر بدن سے جدا ہو جائیں گے۔ بیضاوی نے فرمایا حرارت اس کی اثر کرتی ہے باطن میں جیسا اثر کرتی ہے ظاہر میں، سو پگھل جاتا ہے اس سے احشاء اس کا جیسے کہ پگھل جاتی ہے جلود اور یُصَهَّرُ کو بعضوں نے بہ تشدید ہاء پڑھا ہے تا کہ دلالت کرے کثرتِ لفظ کثرتِ معنی پر جیسے شغرف مصری کو عرب نے شغنداف کہا، بسبب بڑا ہونے کے، شغادیف سے۔ کما ذکرہ صاحب الکشاف فی تفسیرہ۔

❀❀❀❀

(۲۵۸۳) عَنْ أَبِي أُمَامَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ فِي قَوْلِهِ ﴿ وَيُسْقَى مِنْ مَّاءٍ صَدِيْدٍo يَّتَجَرَّعُهُ ﴾ قَالَ : ((يُقَرَّبُ إِلَى فِيهِ فَيَكْرَهُهُ، فَإِذَا أُدْنِيَ مِنْهُ شَوَى وَجْهَهُ وَوَقَعَتْ فَرْوَةُ رَأْسِهِ، فَإِذَا شَرِبَهُ قَطَعَ أَمْعَاءَهُ حَتَّى

يَخْرُجَ مِنْ دُبُرِهِ. يَقُولُ اللّٰهُ تَبَارَكَ ﴿ وَتَعَالٰى وَسُقُوْا مَآءً حَمِيْمًا فَقَطَّعَ اَمْعَآءَ هُمْ ﴾ وَيَقُولُ ﴿ وَاِنْ يَّسْتَغِيْثُوْا يُغَاثُوْا بِمَآءٍ كَالْمُهْلِ يَشْوِى الْوُجُوْهَ بِئْسَ الشَّرَابُ وَسَآءَ تْ مُرْتَفَقًا ﴾)).

(اسناده ضعيف) تخريج المشكاة: ٥٦٨٠ـ التعليق ايضاً)

ترجمہ: روایت ہے ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے کہ نبی ﷺ نے اس آیت کی تفسیر میں ﴿ وَيُسْقٰى ﴾ الاية فرمایا کہ قریب کیا جائے گا ماء صدید اس کے منہ کے اور وہ کراہت کرے گا اس سے، پھر جب اور نزدیک کیا جائے گا بھن جائے گا اس سے منہ اس کا اور گر پڑے گی کھال اس کے سر کی، پھر جب اسے پئے گا کٹ جائیں گی اس سے آنتیں اس کی یہاں تک کہ نکل جائیں گی اس کی دبر سے۔ چنانچہ فرماتا ہے اللہ جل جلالہ وجل شانہ ﴿ وسقوا ماءً ﴾ الآية یعنی پلایا جائے گا ان کو گرم پانی سو کٹ جائیں گی آنتیں ان کی اور فرماتا ہے وہ تعالیٰ شانہ ﴿ وَاِنْ يَّسْتَغِيْثُوْا ﴾ الاية اگر فریاد کریں گے وہ ملے گا پانی ان کو مانند مہل کے کہ بھون دے گا ان کے منہ کو، بری ہے پینے کی چیز اور بری ہے آرام گاہ۔ انتہی اور باقی تفسیر اس کی اوپر گزری۔

فائدہ: یہ حدیث غریب ہے۔ ایسا ہی کہا محمد بن اسماعیل نے روایۃً عبیداللہ بن بسر سے اور عبیداللہ بن بسر پہچانے نہیں جاتے مگر اسی روایت سے۔ اور روایت کی صفوان بن عمرو نے عبداللہ بن بسر سے جو صحابی ہیں رسول اللہ ﷺ کے اس کے سوا اور حدیثیں اور عبداللہ بن بسر کے ایک بھائی ہیں کہ انہوں نے سنا ہے رسول اللہ ﷺ سے اور ایک بہن بھی کہ ان کو بھی سماع ہے آنحضرت ﷺ سے اور عبیداللہ بن بسر کہ جن سے صفوان بن عمرو نے روایت کی حدیث ابوامامہ کی یعنی جس کا متن اوپر گزرا شاید بھائی ہوں عبداللہ بن بسر کے۔

❀❀❀❀

(٢٥٨٤) عَنْ أَبِي سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ﴿ كَالْمُهْلِ ﴾ قال: ((كَعَكَرِ الزَّيْتِ فَإِذَا قُرِّبَ إِلَيْهِ سَقَطَتْ فَرْوَةُ وَجْهِهِ فِيْهِ)). وَبِهٰذَا الْإِسْنَادِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((لَسُرَادِقُ النَّارِ أَرْبَعَةُ جُدُرٍ، كِثَفُ كُلِّ جِدَارٍ مَسِيْرَةِ أَرْبَعِيْنَ سَنَةً)). وَبِهٰذَا الْإِسْنَادِ عَنِ النَّبِيِّ قَالَ: ((لَوْ أَنَّ دَلْوًا مِنْ غَسَّاقٍ يُهَرَاقُ فِي الدُّنْيَا لَأَنْتَنَ اَهْلُ الدُّنْيَا)).

(اسناده ضعيف) المشكاة: (٥٦٨١ و ٥٦٨٢) التعليق الرغيب: ٤/ ٢٣١. اس کی سند رشدین بن سعد اور دراج عن ابی الہیثم کی وجہ سے ضعیف ہے

ترجمہ: روایت ہے ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے کہ نبی ﷺ نے فرمایا ﴿ كَالْمُهْلِ ﴾ کی تفسیر میں کہ مہل تیل کے تلچھٹ کی مانند ہے پھر جب قریب کیا جائے گا دوزخی کے گر پڑے گا اس کے منہ کا گوشت اور پوست اس پیالہ میں اور اسی اسناد سے مروی ہے رسول اللہ ﷺ سے کہ فرمایا آپ نے سرادق نار چار دیواریں ہیں کہ ہر ایک کا دل چالیس برس کی راہ تک ہے اور اسی اسناد سے مروی ہے نبی ﷺ سے کہ فرمایا آپ ﷺ نے: اگر ایک ڈول غساق کا ڈال دیا جائے دنیا میں تو سڑ جائیں سب اہل دنیا۔

فائدہ : اس حدیث کو نہیں جانتے ہم مگر رشدین بن سعد کی روایت سے اور رشدین بن سعد میں مقال ہے چنانچہ اوپر کئی جگہ مذکور ہوا کہ وہ ضعیف ہیں۔

مترجم: سرادق ما احاط الشي من حائط اوغيره یعنی سرادق وہ چیز ہے جو گھیر لے کسی چیز کو دیوار وغیرہ سے اور بغوی رحمہ اللہ نے لکھا ہے السرادق الحجرة التي تطيف بالفساطيط یعنی سرادق وہ چیز ہے کہ گھیر لیتی ہے خیموں کو جسے قنات کہتے ہیں۔ پھر بعد اس کے نقل کی یہی روایت باب کی پھر کہا کہ فرمایا ابن عباس رضی اللہ عنہما نے: وہ دیوار ہے نار کی۔ کلبی نے کہا کہ وہ ایک گردن ہے کہ دوزخ سے نکل کر کافروں کو مثل حظیرہ کے گھیر لے گی اور حظیرہ وہ دیوار ہے جو کانٹوں سے جنگلوں میں گھیر دیتے ہیں کہ اس میں جانور درندوں سے محفوظ رہیں، مگر یہ قول بعید ہے اور بعضوں نے کہا وہ دخان ہے کہ گھیر لے گا دوزخیوں کو اسی کا ذکر کیا اللہ تعالیٰ نے اس آیت میں ﴿ اِنْطَلِقُوْٓا اِلٰى ظِلٍّ ذِىْ ثَلٰثِ شُعَبٍ ﴾ الایۃ۔ انتہیٰ مافی البغوی۔ اور غساق کے لفظ میں دو قرأتیں ہیں حمزہ اور کسائی اور حفص نے بہ تشدید سین پڑھا ہے جہاں کہیں وارد ہوا ہے اور دوسرے قاریوں نے بہ تخفیف۔ سو جنہوں نے بہ تشدید پڑھا ہے اسم ٹھہرایا خبّاز اور طبّاخ کے وزن پر، اور جنہوں نے بہ تخفیف پڑھا انہوں نے عذاب و ثواب کے وزن پر کہا۔ اور غساق کے معنوں میں مفسرین کے کئی قول ہیں۔ ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ وہ زمہریر ہے کہ جلائے گا ان کو بسبب کمال برودت کے جیسے جلاتی ہے آگ بسبب اپنی حرارت کے۔ مقاتل اور مجاہد نے کہا غساق وہ ہے کہ حد کو پہنچ گئی ہو برودت اس کی۔ اور بعضوں نے کہا کہ غساق زبان ترک میں بدبو ہے۔ قتادہ نے کہا هوما يغسق یعنی وہ چیز ہے کہ بہے دوزخیوں کے لحوم و جلود سے از جنس قیح یا صدید یا بہے فرجوں سے زانیوں کے۔ عرب کہتا ہے غسقت عينه اذا نصبت یعنی بہی اور جاری ہوئی نہر اس کی اور غسقان لغت میں انصباب و جریان ہے (بغوی)

❀❀❀❀

(۲۵۸۵) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَرَأَ هٰذِهِ الْاٰيَةَ: ﴿ اِتَّقُوا اللّٰهَ حَقَّ تُقَاتِهٖ وَلَا تَمُوْتُنَّ اِلَّا وَاَنْتُمْ مُّسْلِمُوْنَ ﴾ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((لَوْ أَنَّ قَطْرَةً مِنَ الزَّقُّوْمِ قُطِرَتْ فِيْ دَارِ الدُّنْيَا لَأَفْسَدَتْ عَلٰى أَهْلِ الدُّنْيَا مَعَايِشَهُمْ، فَكَيْفَ بِمَنْ يَكُوْنُ طَعَامُهُ)).

(اسناده ضعيف) التعليق الرغيب (٤/٢٣٦) الروض النضير (٤٥١)

ترجمہ: روایت ہے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہ رسول اللہ ﷺ نے پڑھی یہ آیت ﴿ اِتَّقُوا اللّٰهَ حَقَّ تُقَاتِهٖ ﴾ الآیۃ۔ یعنی ڈرو اللہ تعالیٰ سے جو حق ہے ڈرنے کا اور نہ مرو تم مگر مسلمان۔ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے: اگر ایک قطرہ زقوم سے ٹپکا دیا جائے دنیا کے گھر میں تو بگڑ جائے اہل دنیا پر معیشت ان کی پھر کیا حال ہوگا اس کا جس کی وہ غذا ہوگی۔

فائدہ : یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

مترجم: زقوم کا بیان اللہ جل جلالہ نے اپنی کتاب مقدس میں فرمایا ہے ﴿ اَذٰلِكَ خَيْرٌ نُّزُلًا اَمْ شَجَرَةُ الزَّقُّوْمِ اِنَّا جَعَلْنٰهَا فِتْنَةً لِّلظّٰلِمِيْنَ اِنَّهَا شَجَرَةٌ تَخْرُجُ فِيْٓ اَصْلِ الْجَحِيْمِ طَلْعُهَا كَاَنَّهٗ رُءُوْسُ الشَّيٰطِيْنِ فَاِنَّهُمْ لَاٰكِلُوْنَ مِنْهَا فَمَا لِئُوْنَ

مِنْهَا الْبُطُوْنَ ﴾ یعنی بھلا یہ بہتر ہے مہمانی یا درخت زقوم کا ہم نے اس کو رکھا ہے خراب کرنے اور آزمانے کے لیے ظالموں کو وہ ایک درخت ہے کہ نکلتا ہے دوزخ کی جڑ میں اس کا خوشہ جیسے سر شیطانوں کے سو وہ کھائیں گے اس میں سے پھر بھریں گے اس سے پیٹ۔ انتہیٰ۔ اور زقوم ایک شجرہ خبیثہ ہے کریہۃ الطعم ذی مرارہ کہ مکروہ رکھیں گے اہل نار اس کے تناول کو سوز بردستی کھلایا جائے گا وہ ان کو۔ چنانچہ عرب کہتا ہے تَزَقَّمَ الطَّعَامَ یعنی تناول کرے گا اس کو کراہت اور مشقت سے اور معلوم ہوا اس سے اشتقاق اس کا۔ قولہ ہم نے اس کے آزمانے کو آ ۂ یعنی کفار کہتے ہیں کہ درخت سبز نار میں کیونکر ہوگا حالانکہ نار محرق اشجار ہے۔ چنانچہ ابن الزبعری کافر صنادید قریش سے کہتا تھا کہ محمد ڈراتے ہیں ہم کو زقوم سے حالانکہ زقوم لسان بربر میں زبد اور تمر کا نام ہے، سو لے گیا اس کو ابو جہل اپنے گھر میں اور کہا اپنی باندی سے یَاجَارِیَۃُ زُقِّمِیْنَا سو وہ زبد اور تمر سامنے لائی، اور کہا ابو جہل نے تَزَقَّمُوْا فَهٰذَا مَا يُوْعِدُكُمْ بِهٖ مُحَمَّدٌ یعنی زقوم کھاؤ کہ اس سے ڈراتے ہیں تمہیں محمد۔ قولہ: وہ نکلتا ہے دوزخ کی جڑ سے۔ انتہیٰ۔ یعنی قعر نار سے اور حسن نے کہا کہ اصل اور بیخ اس کی قعر جہنم میں ہے اور اغصان اس کی مرتفع ہیں تمام درکات نار میں۔ قولہ: طَلْعُهَا مراد طلع سے ثمر ہے مسمی ہوا ساتھ طلع کے بسبب طلوع کرنے اس کے کے اغصان سے مثل طلوع آفتاب کے مشرق اور کنارۂ آسمان سے۔

قولہ: جیسے کہ سر ہیں شیطانوں کے آ ۂ مراد شیاطین سے حقیقۃً جن اور شیطان ہیں کہ تشبیہ دی اللہ تعالیٰ نے ان کے سروں کے ساتھ اس سبب سے کہ قبح اور برائی ان کے آدمیوں کے ذہن میں ہے اگرچہ دیکھا نہیں۔ چنانچہ عرب کسی کی مذمت کرتا ہے اور اس کا قبح بیان کرنا چاہتا ہے تو کہتا ہے کَاَنَّهٗ شَیْطَانٌ گویا شیطان ان کے ذہنوں میں نہایت ڈراؤنی اور خوفناک اور پر عیوب مذموم و قبیح شئی ہے اگرچہ ان کی نگاہوں نے اسے احاطہ نہ کیا ہو اور آنکھوں نے کبھی دیکھا نہ ہو مگر صورت قبیح اس ملعون کی بغایت قبح اس کی تصور و خیال میں موجود ہے پس تشبیہ صحیح ہوگئی اور رفع ہو گیا اس تقریر سے ہمارا وہ اعتراض کہ جو علمائے بیان کی طرف سے قرآن عظیم الشان پر وارد ہوتا ہے اور تقریر اعتراض یہ ہے کہ تشبیہ زقوم کی کیونکر صحیح ہوگی اس لیے کہ مخاطبین نے نہیں دیکھا سر شیطانوں کا اور جواب کا خلاصہ یہ ہے کہ اگرچہ نہیں دیکھا مگر ان کے اذہان میں قبح اس کی صورت اور سر کا موجود ہے اور یہ کافی ہے صحت تشبیہ کو۔ یہی مراد ہے ابن عباس اور قرظی کے قول کی۔ اور بعضوں نے کہا مراد شیاطین سے حیات ہیں اس لیے کہ عرب حیہ قبیحۃ المنظر کریہۃ المرئی کو شیطان کہتا ہے اور بعضوں نے کہا کہ وہ ایک درخت ہے قبیح منتن بدمزہ کہ بادیہ عرب میں ہوتا ہے۔ اور اہل بوادی اسے رؤس الشیاطین کہتے ہیں اللہ تعالیٰ نے اس سے تشبیہ دی اور شاید اہل ہند اسی کو سینڈھ کہتے ہوں۔ قولہ ﴿ **فمالئون** ﴾ لغت میں ملوٴ کہتے ہیں ظرف کے اس قدر بھرنے کو کہ متحمل نہ ہو پھر زیادت کا پس بھرے جائیں گے اسی طرح بطون ان کے۔ معاذ اللہ من ذالک (بغوی) اور بیضاوی رحمہ اللہ نے فرمایا کہ زقوم ایک شجر ہے کہ ثمر اس کا نُزُل ہے اہل نار کا اور منصوب ہے نزلاً اس لیے کہ تمیز ہے یا حال ہے اور لفظ نزل میں اشارہ ہے کہ جو کچھ نعمائے جنت اوپر مذکور ہوئے یعنی ان آیتوں سے قبل تو وہ بمنزلہ اس چیز کے ہیں کہ جلد تیار کر کے مسافر کے لیے قبل از طعام پیش کی جاتی ہے عرب اسے نزل کہتا ہے اس لیے کہ وقت نزول نازل سامنے آتی ہے اور جو اس

کے ماوراء ہے وہ ذہن بشر سے بعید ہے۔ اسی طرح زقوم نزل اہل نار ہے اور عذاب جو اس کے سوا ہے خیال سے دور ہے احاطہ بیان میں نہیں آ سکتا۔ اور زقوم نام ہے ایک شجرہ صغیرۃ الورق بدمزہ تلخ ونا گوار کا کہ ملک تہامہ میں ہوتا ہے۔ انتھیٰ۔

❁❁❁❁

۵۔ بَابُ: مَا جَآءَ فِيْ صِفَةِ طَعَامِ أَهْلِ النَّارِ

جہنمیوں کے کھانے کے بیان میں

(۲۵۸۶) عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : ((يُلْقٰى عَلٰى أَهْلِ النَّارِ الْجُوْعُ فَيَعْدِلُ مَا هُمْ فِيْهِ مِنَ الْعَذَابِ فَيَسْتَغِيْثُوْنَ فَيُغَاثُوْنَ بِطَعَامٍ مِنْ ضَرِيْعٍ، لَا يُسْمِنُ وَلَا يُغْنِيْ مِنْ جُوْعٍ، فَيَسْتَغِيْثُوْنَ بِالطَّعَامِ فَيُغَاثُوْنَ بِطَعَامٍ ذِيْ غُصَّةٍ، فَيَذْكُرُوْنَ أَنَّهُمْ كَانُوْا يُجِيْزُوْنَ الْغُصَصَ فِي الدُّنْيَا بِالشَّرَابِ فَيَسْتَغِيْثُوْنَ بِالشَّرَابِ فَيُدْفَعُ إِلَيْهِمُ الْحَمِيْمُ بِكَلَالِيْبِ الْحَدِيْدِ فَإِذَا دَنَتْ مِنْ وُجُوْهِهِمْ شَوَتْ وُجُوْهَهُمْ، فَإِذَا دَخَلَتْ بُطُوْنَهُمْ قَطَّعَتْ مَا فِيْ بُطُوْنِهِمْ، فَيَقُوْلُوْنَ ادْعُوْا خَزَنَةَ جَهَنَّمَ، فَيَقُوْلُوْنَ: ﴿ اَوَلَمْ تَكُ تَأْتِيْكُمْ رُسُلُكُمْ بِالْبَيِّنَاتِ قَالُوْا بَلٰى قَالُوْا فَادْعُوْا وَمَا دُعٰٓؤُا الْكٰفِرِيْنَ اِلَّا فِيْ ضَلَالٍ ﴾ قَالَ: فَيَقُوْلُوْنَ ادْعُوْا مَالِكًا، فَيَقُوْلُوْنَ ﴿ يٰمٰلِكُ لِيَقْضِ عَلَيْنَا رَبُّكَ ﴾ قَالَ: فَيُجِيْبُهُمْ ﴿ اِنَّكُمْ مَّا كِثُوْنَ ﴾ قَالَ: الْأَعْمَشُ: نُبِّئْتُ أَنَّ بَيْنَ دُعَائِهِمْ، وَبَيْنَ إِجَابَةِ مَالِكٍ إِيَّاهُمْ أَلْفَ عَامٍ، قَالَ: فَيَقُوْلُوْنَ ادْعُوْا رَبَّكُمْ فَلَا أَحَدَ خَيْرٌ مِنْ رَبِّكُمْ، فَيَقُوْلُوْنَ: ﴿ رَبَّنَا غَلَبَتْ عَلَيْنَا شِقْوَتُنَا وَكُنَّا قَوْمًا ضَآلِّيْنَ ○ رَبَّنَا اَخْرِجْنَا مِنْهَا فَاِنْ عُدْنَا فَاِنَّا ظٰلِمُوْنَ ﴾ قَالَ: فَيُجِيْبُهُمْ ﴿ اِخْسَئُوْا فِيْهَا وَلَا تُكَلِّمُوْنَ ﴾ قَالَ: فَعِنْدَ ذٰلِكَ يَئِسُوْا مِنْ كُلِّ خَيْرٍ وَعِنْدَ ذٰلِكَ يَأْخُذُوْنَ فِي الزَّفِيْرِ وَالْحَسْرَةِ وَالْوَيْلِ)).

(اسناده ضعيف) تخريج (المشكاة : ۵۶۸۶، التعليق الرغيب : ۲۳۶/٤) اس میں شہر بن حوشب راوی ضعیف ہے

ترجمہ: روایت ہے ابودرداء رضی اللہ عنہ سے کہ کہا انہوں نے فرمایا رسول اللہ ﷺ نے ڈالی جائے گی اہل نار پر بھوک سو برابر ہو جائے گی تکلیف بھوک کی دوسرے اور عذابوں کی کہ وہ اس میں گرفتار ہوئیں گے سو فریاد کریں گے وہ اور ملے گا ان کو طعام ضریع سے کہ نہ فربہ کرے گا وہ بدن کو اور نہ دور کرے گا وہ بھوک پھر فریاد کریں گے وہ کھانے کے لے، سو ملے گا ان کو کھانا گلے میں اٹکنے والا، سو یاد کریں گے وہ دنیا میں اتارا کرتے تھے اٹکے ہوئے نوالے سو فریاد کریں گے وہ کچھ پینے کے لیے سو دیا جائے گا ان کو حمیم کلالیب حدید سے پھر جب نزدیک کیا جائے گا ان کے مونہوں کے بھون دے گا ان کے مونہوں کو پھر جب داخل ہو گا ان کے بطون میں کاٹ ڈالے گا جو کچھ ان کے بطون میں سو کہیں گے پکارو جہنم کے خزانچیوں کو سو وہ جواب دیں گے ان کو اور کہیں گے کیا نہ آئے تھے تمہارے پاس رسول کھلے معجزے اور روشن دلیل لے کر کہیں گے وہ کیوں نہیں آئے یعنی آئے

تھے ہمارے پاس رسول سو کہیں گے فرشتے پھر پکارو اور نہیں ہے پکار کافروں کی مگر گمراہی میں فرمایا آپ ﷺ نے پھر کہیں گے وہ کہ پکارو مالک کو اور کہیں گے وہ اے مالک چاہیے کہ فیصلہ کر دے ہمارا رب تیرا فرمایا آپ نے کہ مالک ان کو جواب دے گا کہ تمہارا فیصلہ ہو گیا کہ تم ہمیشہ رہنے والے ہو دوزخ میں۔ اعمش راوی حدیث نے کہا کہ خبر دی گئی ہے مجھے کہ ان کی پکار میں اور مالک کے جواب میں ہزار برس کا فاصلہ ہے فرمایا آپ نے سو وہ کہیں گے کہ پکارو تم اپنے رب کو اس لیے کہ کوئی بہتر نہیں رب سے سو پکاریں گے اور کہیں گے اے رب ہمارے غالب ہوگئی ہم پر شقاوت ہماری اور ہم گمراہ لوگ تھے، اے رب ہمارے نکال ہم کو اس سے اگر ہم پھر وہی کام کریں تو ہم ظالم ہیں۔ فرمایا آپ نے پھر جواب دے گا ان کو اللہ تعالیٰ کہ دور ہو پھٹکارے ہے تم پر مجھ سے بات نہ کرو فرمایا پھر اس وقت مایوس ہو جائیں گے وہ ہر خیر سے اور اس وقت وہ گدھے کی طرح ڈینکنے لگیں گے اور حسرت اور ویل پکاریں گے۔

فائدہ : کہا عبداللہ بن عبدالرحمٰن نے لوگ مرفوع نہیں کرتے اس حدیث کو یعنی رسول اللہ ﷺ تک نہیں پہنچاتے۔ کہا اور مروی ہوئی یہ حدیث اس سند سے عن الاعمش عن شمر بن عطیه عن شهر بن حوشب عن ام الدرداء عن ابی الدرداء۔ اور روایت کیا گیا قول ابوالدرداء کا اور مرفوع نہ ہوئی اور قطبہ بن عبدالعزیز ثقہ ہیں اہل حدیث کے نزدیک۔

مترجم: معلوم ہوتا ہے یقیناً یہ حال مشرکوں کا ہے اس لیے کہ مشرک کی عادت ہے کہ جب کوئی مصیبت پڑتی ہے تو دہلہ اولیٰ میں کبھی خدا کو نہیں پکارتا اور اس سے دعا نہیں کرتا بلکہ غیر اللہ کی نذر و نیاز و منت شروع کرتا ہے اور انہیں سے گڑگڑا کر مدد مانگتا ہے اعانت چاہتا رہتا ہے اور ایک پیر سے حاجت روائی نہیں ہوتی تو دوسروں کے پیر پکڑتا ہے اور ایک چلہ سے کامیابی نہیں ہوتی تو دوسرے پر چلا جاتا ہے ایک نال سے بے نیل مراد رہتا ہے تو دوسروں کے آگے نالہ کرتا ہے غرض جب سب طرف سے راندہ' از ہر جانب ماندہ ہو جاتا ہے ہاری نیاؤ خداوند تعالیٰ کو پکارتا ہے بخلاف موحد پاک سیرت صاف سریرت کے کہ سوا اللہ کے کسی کو جانتا ہی نہیں دفع مصائب اور رفع معایب میں بجز اس کے کسی کو مانتا ہی نہیں اول و آخر اسی کے دراجابت پر مستقیم ہے اور ظاہر و باطن اسی کے اعانت پر قائم نہ کسی کی نذر مانے نہ منت' نہ کسی سے حور چاہیے نہ جنت' مجیب الداعین پر اس کا بھروسہ ہے اور رب العالمین پر اس کا تکیہ اب مشرکوں کا سر دھنئے اور شرح حدیث سنئے۔

قولہ ملے گا ان کو طعام ضریع سے۔ مجاہد اور عکرمہ اور قتادہ نے کہا ہے کہ ضریع ایک نبات ہے کانٹے دار زمین میں لگی ہوئی کہ قریش اس کو شبرق کہتے ہیں پھر جب سوکھ جاتی ہے اسے ضریع کہتے ہیں اور وہ بہت بدمزہ ہے نہایت بکٹھی۔ کلبی نے کہا جب سوکھ جاتی ہے جب بھی کوئی جانور اس کے پاس نہیں جاتا۔ ابن زید نے کہا دنیا میں ضریع سوکھا ہوا کانٹا ہے کہ جس میں پتا نہ ہو اور آخرت میں کانٹے ہیں آگ کے اور ایک روایت مرفوع میں ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ ضریع نار میں ایک چیز ہے مشابہ کانٹے کے تلخ تر ایلوہ سے بدبو زیادہ مردار سے گرم زیادہ آگ سے اور مفسرین نے کہا ہے جب نازل ہوئی یہ آیت ﴿ لَيْسَ لَهُمْ طَعَامٌ إِلَّا مِنْ ضَرِيعٍ ﴾ اور کچھ کھانا نہیں سوائے ضریع کے تو مشرکین نے کہا کہ ضریع کھا کھا کر تو ہمارے اونٹ خوب فربہ ہوتے ہیں حالانکہ یہ

انہوں نے جھوٹ کہا اس لیے کہ اونٹ اسے جب ہی کھاتا ہے کہ وہ تر ہے اور شبرق کہتے ہیں جیسا کہ اوپر گزرا پھر جب سوکھے اور ضریع ہوئی پھر اس کے پاس نہیں جاتا۔ پھر اللہ تعالیٰ نے ان کے جواب میں اتارا ﴿ لاَ یُسْمِنُ وَلَا یُغْنِیْ مِنْ جُوْعٍ ﴾ انتہیٰ (بغوی) قولہ کلالیب حدید کلالیب جمع ہے کلوب کی اور کلوب بہ تشدید لام وہ لوہا ہے کہ جس پر عرب گوشت لٹکاتا ہے اور یہاں مراد وہ آلے ہیں کہ جن میں حمیم بھر کران کے منہ میں ڈالیں گے۔ قولہ: یاخذون فی الزفیر' زفیر گدھے کی پہلی آواز ہے جیسے شہیق اس کی آخری آواز۔ قولہ: ﴿ غَلَبَتْ عَلَیْنَا شِقْوَتُنَا ﴾ شقوت میں دو قراءتیں ہیں حمزہ اور کسائی نے بفتح شین اور بالف پڑھا ہے اور باقیوں نے بکسر شین وبسکون قاف بغیر الف پڑھا ہے۔ قولہ تعالیٰ ﴿ اِخْسَئُوْا فیھا ﴾ اخسا ایک کلمہ ہے زجر وتوبیخ کا کتے کے دھتکارنے کو موضوع ہے۔ قولہ ﴿ ولا تکلمون ﴾ یعنی مجھ سے بات نہ کرو تخفیف عذاب اور طلب ثواب میں اور نہ مانگو کسی طرح راحت اپنے نفسوں کے لیے اس لیے کہ عذاب تمہارا ابدی ہے اور نکال سرمدی۔ حسن نے کہا یہ آخر کلام ہے اہل نار کا نہ کلام کریں گے وہ اس کے بعد سوا شہیق وزفیر کے اور اس کے بعد عواء ہوگی مثل عواء کلب کے کہ نہ خود سمجھیں گے نہ دوسرا قرظی نے کہا منقطع ہو جائے گی اس کے بعد امید ان کی اور بھونکے گا ہر ایک ان میں کا دوسرے کے منہ کے آگے اور بند کر دی جائے گی دوزخ ان پر۔ (بغوی)

❀❀❀❀

(۲۵۸۷) عَنْ أَبِیْ سَعِیْدٍ الْخُدْرِیِّ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ : ((﴿وَھُمْ فِیْھَا کَالِحُوْنَ ﴾ قَالَ تَشْوِیْهِ النَّارُ فَتَقَلَّصُ شَفَتُهُ الْعُلْیَا حَتّٰی تَبْلُغَ وَسَطَ رَأْسِهٖ وَتَسْتَرْخِیْ شَفَتُهُ السُّفْلٰی حَتّٰی تَضْرِبَ سُرَّتَهٗ)).

(اسنادہ ضعیف، تخریج المشکاۃ: ٥٦٨٤) (اس میں ابی اسمح ضعیف ہے)

ترجمہ: روایت ہے ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے کہ نبی ﷺ نے فرمایا اس آیۃ کی تفسیر میں ﴿ وَھُمْ فِیْھَا کَالِحُوْنَ ﴾ یعنی وہ اس میں بدشکل اور ترشرد ہو رہے ہیں کہ حقیقت ان کی بھن جانا آگ میں ہے کہ سکڑا جائے گا اس کا اوپر کا ہونٹ یہاں تک کہ پہنچے گا سر کے بیچ میں اور لٹک پڑے گا نیچے کا ہونٹ یہاں تک کہ لگنے لگے گا ناف تک۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے اور ابوالہیثم کا نام سلیمان بن عمرو بن عبدالعتواری ہے اور وہ یتیم تھے کہ پرورش پائی تھی انہوں نے ابوسعید رضی اللہ عنہ کے پاس۔

❀❀❀❀

٦۔ باب فی بعد قعر جهنم

جہنم کی گہرائی کے بیان میں

(۲۵۸۸) عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : ((لَوْ أَنَّ رَصَاصَةً مِثْلَ هٰذِهٖ،

وَأَشَارَ إِلَى مِثْلِ الْجُمْجُمَةِ أُرْسِلَتْ مِنَ السَّمَاءِ إِلَى الْأَرْضِ وَهِيَ مَسِيرَةُ خَمْسِ مِائَةِ سَنَةٍ لَبَلَغَتِ الْأَرْضَ قَبْلَ اللَّيْلِ، وَلَوْ أَنَّهَا أُرْسِلَتْ مِنْ رَأْسِ السِّلْسِلَةِ لَسَارَتْ أَرْبَعِينَ خَرِيفًا اللَّيْلَ وَالنَّهَارَ قَبْلَ أَنْ تَبْلُغَ أَصْلَهَا أَوْقَعْرَهَا)). (اسناده ضعيف) تخريج المشكاة: ٥٦٨٨۔ التعليق الرغيب: ٤/٢٣٢) (اس میں ابوالسمح دراج ضعیف راوی ہے)

ترجمہ: روایت ہے عبداللہ بن عمرو بن العاص سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے: اگر ایک رصاص کا گولہ مثل اس کے اور اشارہ کیا آپ نے سر کی طرف یعنی برابر سر کے صبح کو چھوڑ دیا جائے آسمان سے زمین کی طرف اور مسافت ان دونوں میں پانچ سو برس کی ہے تو پہنچ جائے گا زمین تک رات سے پہلے اگر وہی گولہ چھوڑا جائے سلسلہ کی سر پر سے تو چلا جائے چالیس برس تک رات اور دن قبل اس کے پہنچے اس کی اصل میں یا فرمایا اس کے قعر میں۔

فائدہ: اس حدیث کی اسناد حسن ہے صحیح ہے۔

مترجم: طیبی نے کہا مراد اس سے قعر جہنم ہے کہ وہ رصاص کا گولہ قعر جہنم میں نہ پہنچے اور چالیس برس گزر جائیں اس لیے کہ زنجیر کا قعر نہیں ہوتا۔ اور بعضوں نے کہا مراد اس سے وہ زنجیر ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اس آیت میں فرمائی ہے ﴿ فِي سِلْسِلَةٍ ذَرْعُهَا سَبْعُونَ ذِرَاعًا ﴾ الغرض اگر زنجیر مراد ہے تو قعر سے اس کا طول مقصود ہے یعنی وہ اس قدر لمبی ہے کہ اگر لٹکائی جائے تو وہ رصاص اوپر سے نیچے تک مدت مذکور میں نہ پہنچے۔ واللہ اعلم۔

❀❀❀❀

۷۔ بَابُ: مَا جَاءَ أَنَّ نَارُكُمْ هٰذِهِ جُزْءٌ مِنْ سَبْعِينَ جُزْءً مِنْ نَّارِ جَهَنَّمَ

اس بیان میں کہ دنیا کی (یہ) آگ جہنم کی آگ کا ستر واں (۷۰) حصہ ہے

(۲۵۸۹) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((نَارُكُمْ هٰذِهِ الَّتِي يُوقِدُ بَنُوْ آدَمَ جُزْءٌ وَاحِدٌ مِنْ سَبْعِينَ جُزْءًا مِنْ حَرِّ جَهَنَّمَ)). قَالُوا وَاللّٰهِ! إِنْ كَانَتْ لَكَافِيَةً يَا رَسُولَ اللّٰهِ!، قَالَ ((فَإِنَّهَا فُضِّلَتْ بِتِسْعَةٍ وَسِتِّينَ جُزْءً كُلُّهُنَّ مِثْلُ حَرِّهَا)). (اسناده صحيح) التعليق الرغيب: ٤/٢٢٦)

ترجمہ: روایت ہے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ نبی ﷺ نے فرمایا تمہاری یہ آگ کہ جس کو بنی آدم سلگاتے ہیں ایک ٹکڑا ہے جہنم کی آگ کے ستر ٹکڑوں میں، صحابہ نے عرض کی قسم ہے اللہ کی یہی آگ دنیا کی کافی تھی جلانے کو معذبین کے اے رسول اللہ (ﷺ) فرمایا وہ زیادہ ہے اس سے انہتر درجہ حرارت میں ہر درجہ دنیا کی آگ کے مثل۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔ اور ہمام بن منبہ بھائی ہیں وہب بن منبہ کے۔ اور روایت کی ہے ان سے وہب نے۔

❀❀❀❀

٨۔ بَابٌ : منه فی صفة النار انها سوی مظلمة

اسی بیان میں کہ جہنم کی آگ سیاہ اور تاریک ہے

(٢٥٩٠) عَنْ أَبِی سَعِیْدٍ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ : ((نَارُكُمْ هٰذِهِ جُزْءٌ مِنْ سَبْعِیْنَ جُزْءًا مِنْ نَارِ جَهَنَّمَ لِكُلِّ جُزْءٍ مِنْهَا حَرُّهَا)). (صحیح بما قبله)

ترجمہ: روایت ہے ابوسعید سے کہ نبی ﷺ نے فرمایا کہ تمہاری یہ آگ ایک ٹکڑا ہے نارِ جہنم کے ستر ٹکڑوں میں سے کہ ہر ٹکڑے میں ایسی ہی گرمی ہے جیسے تمہاری نار میں۔

فائدہ : یہ حدیث حسن ہے غریب ہے ابوسعید کی روایت سے۔

(٢٥٩١) عَنْ أَبِی هُرَیْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ : ((أُوْقِدَ عَلَى النَّارِ أَلْفَ سَنَةٍ حَتّٰى احْمَرَّتْ، ثُمَّ أُوْقِدَ عَلَیْهَا أَلْفَ سَنَةٍ حَتّٰى ابْیَضَّتْ، ثُمَّ أُوْقِدَ عَلَیْهَا أَلْفَ سَنَةٍ حَتّٰى اسْوَدَّتْ فَهِیَ سَوْدَاءُ مُظْلِمَةٌ)).

(اسناده ضعیف) سلسلة الاحادیث الضعیفة (١٣٠٥)

ترجمہ: روایت ہے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: دھونکائی اور روشن کی گئی آگ دوزخ کی ہزار برس تک کہ سرخ ہوگئی پھر دھونکائی گئی ہزار برس تک کہ سفید ہوگئی پھر دھونکائی گئی ہزار برس تک کہ سیاہ ہوگئی، سو وہ اب سیاہ و تاریک ہے۔

فائدہ : روایت کی ہم سے سوید بن نصر نے انہوں نے عبداللہ سے انہوں نے شریک سے انہوں نے عاصم سے انہوں نے ابو صالح سے یا کسی اور مرد سے انہوں نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مانند اس کی اور مرفوع نہ کیا اس کو اور حدیث ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی موقوفاً اس باب میں صحیح تر ہے اور نہیں جانتا میں کسی کو کہ مرفوع کیا ہو اس کو سوا یحییٰ بن بکیر کے انہوں نے شریک سے روایت کی ہے۔

مترجم: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کہ یہ ایک ٹکڑا ہے جہنم کی آگ کے سو ٹکڑوں میں سے۔ روایت کیا اس کو احمد نے اور رجال اس کے رجال صحیح کے ہیں اور سلمان سے مروی ہے کہ نار دوزخ سوداء ہے کہ نہیں چمکتا شعلہ اور انگارہ اس کا اور ابوہریرہؓ سے مرفوعاً مروی ہے کہ اگر اس آگ پر نہ مارا جاتا پانی دوبارہ تو کسی کی مجال نہ تھی کہ اس سے منفعت اٹھاتا روایت کیا اس کو سفیان بن عیینہ نے۔ اور ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ اس آگ پر سات مرتبہ دریا مارا گیا ہے اور اگر یہ نہ ہوتا تو منتفع نہ ہوتا کوئی شخص اس آگ سے۔ ذکر کیا اس کو ابوعمرو نے اور عبداللہ بن مسعودؓ نے فرمایا اگر اس پر دس بار دریا کو نہ جھونکتے تو تم ہرگز منتفع نہ ہو سکتے اس سے اور سوال کیا گیا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہ دنیا کی آگ کس چیز سے پیدا ہوئی ہے تو فرمایا انہوں نے نار جہنم سے کہ بجھایا اس کو پانی سے ستر بار اور اگر نہ بجھاتے تو کوئی اس کے نزدیک نہ جا سکتا اس لیے کہ اصل اس کی نار جہنم ہے۔ انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے: اگر کوئی جہنمی اہل جہنم سے نکالے اپنی ہتھیلی اہل دنیا کی طرف کہ دیکھ لیں اس کو لوگ تو فوراً جل جائے دنیا اس کی حرارت سے اور اگر کوئی خازن خازنان جہنم سے نکلے اہل دنیا کی طرف کہ اس کو دیکھ لیں تو مر جائیں اہل دنیا جب

کہ نظر پڑے ان کی اس پر غضب الٰہی کے خوف سے روایت کیا اس کو ابراہیم بن ہدیہ نے۔ اور ابو ہریرہؓ سے مروی ہے کہ اگر جمع ہوں کسی مسجد میں ایک لاکھ آدمی یا اس سے زیادہ پھر سانس لے ایک مرد اہل نار سے ان پر تو پھونک دے ان کو یعنی اپنی گرمی سے۔ روایت کی یہ بزار نے۔ (یقظہ)

❀❀❀❀

۹۔ بَابُ : مَا جَاءَ أَنَّ لِلنَّارِ نَفَسَيْنِ وَمَا ذُكِرَ مَنْ يَّخْرُجُ مِنَ النَّارِ مِنْ أَهْلِ التَّوْحِيْدِ

جہنم کے لیے دو سانس لینے اور موحدوں کا اس میں سے نکلنے کے بیان میں

(۲۵۹۲) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : ((اِشْتَكَتِ النَّارُ إِلٰى رَبِّهَا وَقَالَتْ أَكَلَ بَعْضِي بَعْضًا فَجَعَلَ لَهَا نَفَسَيْنِ: نَفَسًا فِي الشِّتَاءِ وَنَفَسًا فِي الصَّيْفِ. فَأَمَّا نَفَسُهَا فِي الشِّتَاءِ فَزَمْهَرِيْرٌ، وَأَمَّا نَفَسُهَا فِي الصَّيْفِ فَسَمُوْمٌ)). (اسنادہ صحیح) سلسلة الاحاديث الصحيحة (١٤٥٧)

ترجمہ: روایت ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ کہا انہوں نے فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کہ شکایت کی اور عرض حال کیا اپنا نار دوزخ نے اپنے پروردگار کے سامنے اور کہا کہ کھا گئے بعض اجزا میرے بعض کو، سو اجازت دی اور مقرر کر دیئے اللہ تعالیٰ نے اس کے لیے دو سانس' ایک سانس جاڑے میں اور ایک سانس گرمی میں، سو سانس اس کے جاڑے میں سبب ہے شدتِ برود کا اور سانس اس کی گرمی میں سبب ہے سموم کا۔

فائدہ : یہ حدیث حسن ہے۔ صحیح ہے اور مروی ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کئی سندوں سے اور مفصل بن صالح اہل حدیث کے نزدیک کچھ ایسے صاحب حفظ نہیں۔

❀❀❀❀

(۲۵۹۳) عَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ۔ قَالَ هِشَامٌ : ((يَخْرُجُ مِنَ النَّارِ)) وَقَالَ شُعْبَةُ : ((أَخْرِجُوْا مِنَ النَّارِ. مَنْ قَالَ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَكَانَ فِيْ قَلْبِهٖ مِنَ الْخَيْرِ مَا يَزِنُ شَعِيْرَةً أَخْرِجُوْا مِنَ النَّارِ مَنْ قَالَ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَكَانَ فِيْ قَلْبِهٖ مِنَ الْخَيْرِ مَا يَزِنُ بُرَّةً، أَخْرِجُوْا مِنَ النَّارِ مَنْ قَالَ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَكَانَ فِيْ قَلْبِهٖ مِنَ الْخَيْرِ مَا يَزِنُ ذَرَّةً)). وَقَالَ شُعْبَةُ : مَا يَزِنُ ذُرَةً مُخَفَّفَةً.[1]

(اسنادہ صحیح) ظلال الجنة (٨٠٤۔ ٨١٠ و ٨٤٩)

ترجمہ: روایت ہے انس رضی اللہ عنہ سے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا (ہشام کی روایت میں) کہ نکلے گا دوزخ سے (شعبہ کی روایت

[1] بضم الدال وخفه الراء وهو بالفارسية ارزن۔

میں ہے) کہ حکم ہوگا نکالو دوزخ سے جس شخص نے کہ لا الہ الا اللہ کہا ہو اور اس کے دل میں جو کے برابر نیکی ہو اور نکالو دوزخ سے جس شخص نیکہ لا الہ الا اللہ کہا ہو اور اس کے دل میں گیہوں کے دانہ کے برابر نیکی ہو، اور نکالو دوزخ سے جس نے کہا ہو لا الہ الا اللہ اور اس کے دل میں ایک ذرہ کے برابر نیکی ہو، اور شعبہ نے اپنی روایت میں کہا کہ اس کے دل میں ایک جوار کے دانہ کے برابر نیکی ہو۔

فائدہ : اس باب میں جابر اور عمران بن حصین سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

❁ ❁ ❁ ❁

(٢٥٩٤) عَنْ أَنَسٍ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ : ((يَقُوْلُ اللّٰهُ: أَخْرِجُوا مِنَ النَّارِ مَنْ ذَكَرَنِي يَوْمًا أَوْ خَافَنِي فِي مَقَامٍ)).

(اسناده ضعيف) الظلال: (٨٣٣)، التعليق الرغيب: ٤/١٣٨، تخريج المشكاة: (٥٣٤٩) التحقيق الثانی اس میں مبارک بن فضالہ راوی ضعیف ہے۔

ترجمہ : روایت ہے انس رضی اللہ عنہ سے کہ نبی ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ فرمائے گا یعنی قیامت میں نکالو آگ سے دوزخ کی اس شخص کو جس نے مجھے یاد کیا ہو ایک دن یا ڈرا ہو مجھ سے کسی جگہ میں۔

فائدہ : یہ حدیث حسن ہے غریب ہے۔

❁ ❁ ❁ ❁

(٢٥٩٥) عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : ((إِنِّيْ لَأَعْرِفُ اٰخِرَ أَهْلِ النَّارِ خُرُوْجًا رَجُلٌ يَخْرُجُ مِنْهَا زَحْفًا فَيَقُوْلُ: يَارَبِّ! قَدْ أَخَذَ النَّاسُ الْمَنَازِلَ)) قَالَ: ((فَيُقَالُ لَهُ: اِنْطَلِقْ إِلَى الْجَنَّةِ فَادْخُلِ الْجَنَّةَ))، قَالَ: ((فَيَذْهَبُ لِيَدْخُلَ فَيَجِدُ النَّاسَ قَدْ أَخَذُوْا الْمَنَازِلَ فَيَرْجِعُ فَيَقُوْلُ يَارَبِّ! قَدْ أَخَذَ النَّاسُ الْمَنَازِلَ)) قَالَ: ((فَيُقَالُ لَهُ أَتَذْكُرُ الزَّمَانَ الَّذِيْ كُنْتَ فِيْهِ؟ فَيَقُوْلُ: نَعَمْ، فَيُقَالُ لَهُ تَمَنَّ)) قَالَ: ((فَيَتَمَنّٰى، فَيُقَالُ لَهُ: فَإِنَّ لَكَ الَّذِيْ تَمَنَّيْتَ وَعَشْرَةَ أَضْعَافِ الدُّنْيَا)) قَالَ: ((فَيَقُوْلُ أَتَسْخَرُبِيْ وَأَنْتَ الْمَلِكُ)) قَالَ: فَلَقَدْ رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ ضَحِكَ حَتّٰى بَدَتْ نَوَاجِذُهُ. (اسناده صحيح) مختصر الشمائل المحمديه (١٩٧)

ترجمہ : روایت ہے عبداللہ بن مسعودؓ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے میں خوب پہچانتا ہوں اس شخص کو کہ آخر میں نکلے گا اہل نار سے کہ ایک مرد ہوگا کہ نکلے گا اس سے گھٹنوں پر چلتا ہوا اور کہے گا اے رب لوگوں نے لے لیے ہوں گے جنت کے سب گھر فرمایا آپ نے سو کہا جائے گا اس کو جاتو جنت میں اور داخل ہو اس میں، فرمایا آپ نے پھر وہ چلے گا کہ اس میں داخل ہو سو لوگوں کو پائے گا کہ لے لیے انہوں نے سب مکان جنت کے، یعنی اور نہ چھوڑی اس کے لیے کوئی جگہ سو پھر لوٹے گا وہ اور

عرض کرے گا اے رب میرے لوگوں نے تو لے لیے سب مکان جنت کے فرمایا آپ نے پھر کہا جائے گا اس سے تجھے یاد ہے وہ وقت کہ جس میں تو تھا یعنی عذاب دوزخ کا وہ کہے گا کہ ہاں سو کہا جائے گا اس سے کہ اب تو آرزو کر فرمایا آپ ﷺ نے کہ پھر وہ آرزو کرے گا اور کہا جائے گا اس سے تیرے لیے ہے جو تو نے آرزو کی اور دس گنا ساری دنیا کا فرمایا آپ نے وہ عرض کرے گا تعجب کی راہ سے نہ انکار سے کہ کیا مسخری کرتا ہے تو مجھ سے حالانکہ تو مالک الملک ہے۔ کہا راوی نے اور بے شک دیکھا میں نے رسول اللہ ﷺ کو کہ ہنسے آپ یہاں تک کہ کھل گئیں کچلیاں آپ کی۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

❀❀❀❀

(۲۵۹٦) عَنْ أَبِيْ ذَرٍّ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : ((إِنِّيْ لَأَعْرِفُ اٰخِرَ أَهْلِ النَّارِ خُرُوْجًا مِنَ النَّارِ وَاٰخِرَ أَهْلِ الْجَنَّةِ دُخُوْلًا الْجَنَّةَ، يُؤْتٰى بِرَجُلٍ، فَيَقُوْلُ: سَلُوْا عَنْ صِغَارِ ذُنُوْبِهٖ وَأَخْبِؤُوا كِبَارَهَا، فَيُقَالُ لَهٗ: عَمِلْتَ كَذَا وَكَذَا يَوْمَ كَذَا وَكَذَا، عَمِلْتَ كَذَا وَكَذَا فِيْ يَوْمِ كَذَا وَكَذَا، قَالَ: فَيُقَالُ لَهٗ: فَإِنَّ لَكَ مَكَانَ كُلِّ سَيِّئَةٍ حَسَنَةً قَالَ: فَيَقُوْلُ: يَارَبِّ! لَقَدْ عَمِلْتُ أَشْيَاءَ مَا أَرَاهَا هٰهُنَا))، قَالَ: فَلَقَدْ رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَضْحَكُ حَتّٰى بَدَتْ نَوَاجِذُهٗ. (اسناده صحيح)

ترجمہ: روایت ہے ابوذر رضی اللہ عنہ سے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا میں خوب پہچانتا ہوں اس کو کہ آخر میں نکلے گا دوزخ سے اور آخر میں داخل ہوگا جنت میں کیفیت مفصل اس کی یہ ہے کہ لائیں گے ایک مرد کو اور فرمائے گا اللہ تعالیٰ فرشتوں کو کہ اس سے سوال کرو چھوٹے گناہوں کا اور چھپاؤ بڑے گناہوں کو، سو کہا جائے گا اس سے کیوں تو نے ایسا ایسا کیا تھا فلانے فلانے دن اور ایسا ایسا کیا تھا فلانے فلانے دن فرمایا آپ نے کہا جائے گا اس سے کہ تیرے لیے ہر بدی کے عوض ایک نیکی ہے فرمایا آپ نے پھر وہ عرض کرے گا اے رب میں نے اور بھی بہت ہی گناہ کئے تھے کہ ان کو میں یہاں نہیں دیکھتا۔ کہا راوی نے کہ پھر دیکھا میں نے رسول اللہ ﷺ کو کہ آپ ہنسے یہاں تک کہ کھل گئیں کچلیاں آپ کی یعنی اللہ تعالیٰ نے اس کے بڑے گناہوں کو بخش دیا اور چھوٹوں کو حسنات سے بدل دیا اور یہ فضل ہے اللہ تعالیٰ کا۔ واللہ ذوالفضل العظیم۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

مترجم: اللہ تعالیٰ تبدیل سیئات بحسنات کے باب میں فرماتا ہے ﴿ مَنْ تَابَ وَاٰمَنَ وَعَمِلَ صَالِحًا فَاُولٰٓئِكَ يُبَدِّلُ اللّٰهُ سَيِّاٰتِهِمْ حَسَنَاتٍ وَكَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا ﴾ جو توبہ کرے اور ایمان لائے اور عمل نیک کرے وہ لوگ ہیں کہ بدل دے گا اللہ تعالیٰ ان کی برائیوں کو بھلائیوں سے اور اللہ تعالیٰ غفور و رحیم ہے۔ انتہیٰ۔ ایک جماعت مفسرین کی اس طرف گئی ہے کہ یہ تبدیلی دنیا میں ہوتی ہے۔ چنانچہ ابن عباس اور سعید بن جبیر اور حسن اور مجاہد اور سدی اور ضحاک نے فرمایا کہ بدل دیتا ہے اللہ تعالیٰ بشرف اسلام اس کے قبائح اعمال کو جو حالت شرک و کفر میں کیے تھے ساتھ محاسن اعمال کے اسلام میں اور بدل دیتا ہے شرک کو توحید سے اور

[1] یا مراد ملک ہے دنیا کی جو دنیا میں سلطنت ہوتی ہے واللہ اعلم۔

قتل مومنین کو قتل مشرکین سے اور زنا کو عفت و احسان اور بدعت کو سنت سے اور قبائح اخلاق کو محاسن عادات سے اور ملکات ردیہ کو عادات سجیہ سے علیٰ ہذا القیاس۔ غرض جس طرح سئیات میں شاغل تھا قبل اسلام کے اسی طرح حسنات میں مشغول رہتا ہے بعد اسلام کے پس یہی تبدیل ہے سئیات کی حسنات سے۔ اور ایک جماعت نے کہا کہ بدل دیتا ہے اللہ تعالیٰ سئیات دنیا کو جو بعد اسلام کے اس سے صادر ہوئی ہیں قیامت کے دن حسنات سے، اور یہ قول ہے سعید بن مسیّب اور مکحول کا۔ اور روایت باب بھی اس پر دال ہے پس یہی قول راجح ہے اور بعضوں نے کہا کہ اللہ تعالیٰ مٹا دیتا ہے سیئات کو بسبب ندامت کے اور عنایت کرتا ہے اس کے عوض میں ہر سیئہ کے ایک حسنہ۔ (انتہیٰ ما فی البغوی)

فقیر کہتا ہے کہ شرطیں اس تبدیل کی اللہ تعالیٰ نے تین فرمائیں اول توبہ، دوسرے ایمان، تیسرے عمل صالح، پھر جب بندہ ان تینوں کو بجالایا اور حقوق ان تینوں کے بخوبی ادا کیے دنیا میں بھی جیسا کہ سئیات میں گرفتار تھا اب موفق بحسنات ہوتا ہے اور آخرت میں بھی وہ فضل الٰہی کا مستحق ہے۔ انتہیٰ۔

❀ ❀ ❀ ❀

(٢٥٩٧) عَنْ جَابِرٍ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : ((يُعَذَّبُ نَاسٌ مِنْ أَهْلِ التَّوْحِيْدِ فِي النَّارِ حَتّٰى يَكُوْنُوا فِيهَا حُمَمًا، ثُمَّ تُدْرِكُهُمُ الرَّحْمَةُ فَيُخْرَجُوْنَ وَيُطْرَحُوْنَ عَلٰى أَبْوَابِ الْجَنَّةِ. قَالَ: فَيَرُشُّ عَلَيْهِمْ أَهْلُ الْجَنَّةِ الْمَاءَ، فَيَنْبُتُوْنَ كَمَا يَنْبُتُ الْغُثَاءُ فِي حِمَالَةِ السَّيْلِ، ثُمَّ يَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ)).

(اسناده صحيح) سلسلة الاحاديث الصحيحة: ٢٤٥١

ترجمہ: روایت ہے جابرؓ سے کہ انہوں نے کہا فرمایا رسول اللہ ﷺ نے: معذب ہوں گے کچھ لوگ اہل توحید سے دوزخ میں یہاں تک کہ وہ ہو جائیں اس میں کوئلہ پھر تدارک کرے گی ان کا رحمت الٰہی، سو نکالے جائیں گے وہ اور ڈالے جائیں گے وہ دروازوں پر جنت کے، فرمایا آپ نے سو چھڑکیں گے ان پر جنت کے لوگ پانی اور اگیں گے وہ جیسے کہ اگتا ہے دانہ کنارۂ سیل کے پھر داخل ہوں گے جنت میں۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے کہ مروی ہوئی کئی سندوں سے جابر رضی اللہ عنہ سے۔

مترجم: غثا بالضم والمد جو سیل کے اوپر بہہ کر آجائے کوڑے کرکٹ سے اور حمالۃ السّیل بہالے جائے سیل مثل زبد وغیرہ کے پھر اگر اس میں کوئی دانہ اتفاقاً آجاتا ہے تو ایک رات دن میں اگ جاتا ہے اور سرسبز ہو جاتا ہے اس طرح پر وہ دوزخی جنت کے پانی پہنچنے سے جلد سرسبز ہو جائیں گے، اور تر و تازہ حسین خوبصورت بن جائیں گے وہ کالا رنگ بیاض و حسن سے متبدل ہو جائے گا اور جنت میں داخل ہوں گے۔

❀ ❀ ❀ ❀

(۲۵۹۸) عَنْ أَبِیْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ : ((يَخْرُجُ مِنَ النَّارِ مَنْ كَانَ فِيْ قَلْبِهِ مِثْقَالُ ذَرَّةٍ مِنَ الْإِيْمَانِ)) قَالَ أَبُوْ سَعِيْدٍ فَمَنْ شَكَّ فَلْيَقْرَأْ ﴿ إِنَّ اللّٰهَ لَا يَظْلِمُ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ ﴾. (اسناده صحيح)

ترجمہ: روایت ہے ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے کہ نبی ﷺ نے فرمایا نکلے گا دوزخ سے جس کے دل میں ایک ذرہ کے برابر ایمان ہوگا۔ کہا ابوسعید نے اور جس کو شک ہو اس میں تو پڑھ لے یہ آیت ﴿ إِنَّ اللّٰهَ لَا يَظْلِمُ ﴾ یعنی اللہ تعالیٰ ظلم نہیں کرتا ایک ذرہ کے برابر۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

مترجم: ذرہ ایک چھوٹی چیونٹی ہے یا وہ غبار جو روشن دانوں کی روشنی میں اڑتا ہوا نظر آتا ہے کہ ہر جز اس کا ذرہ ہے گویا مراد آیۃ یہ ہوئی کہ اللہ تعالیٰ کچھ ظلم نہیں کرتا۔ چنانچہ دوسری جگہ فرماتا ہے ﴿ إِنَّ اللّٰهَ لَا يَظْلِمُ النَّاسَ شَيْئًا ﴾ چنانچہ انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ ظلم نہیں کرتا مومن کی کسی حسنہ پر بلکہ رزق دیتا ہے اسے حسنہ پر دنیا میں اور بدلہ دیتا ہے اس کا آخرت میں مگر کافر سو وہ اپنی نیکیوں کا بدلہ کھا جاتا ہے دنیا میں پھر جب آخرت میں پہنچتا ہے کوئی نیکی اس کی نہیں رہتی کہ جس کے عوض میں کچھ بھلائی کی جائے اس کے ساتھ۔ اور عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ قیامت کے دن ایک بندے کو لائیں گے اور منادی اولین وآخرین میں ندا کرے گا کہ یہ فلانا بیٹا فلانے کا ہے پھر جس کا اس پر کچھ حق ہو وہ آ کر اپنا حق لے لے پھر کہا جائے گا اس سے کہ دے دے ان سب لوگوں کو حقوق وہ کہے گا کہاں سے دوں اے رب اور دنیا تو رہی نہیں، فرمائے گا اللہ عزوجل فرشتوں کو کہ نظر کرو اس کے اعمال صالحہ میں اور دو اس کے اہل حقوق کو، سو باقی رہ جائے گا اس کے لیے ایک ذرہ نیکی کا، کہیں گے فرشتے اے رب ہمارے باقی رہ گیا اس کے لیے ایک ذرہ نیکی کا تو فرمائے گا اللہ تعالیٰ دوگنا چوگنا کردو میرے بندے کے لیے اس ایک ذرہ کو اور داخل کرو میرے فضل ورحمت سے جنت میں اور مصداق اس کا کتاب اللہ میں موجود ہے ﴿ إِنَّ اللّٰهَ لَا يَظْلِمُ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ وَإِنْ تَكُ حَسَنَةً يُضَاعِفْهَا ﴾ (بغوی) اور وجہ استدلال اس آیت سے خروج نار پر اس طرح ہے کہ جب اللہ تعالیٰ نے ذرہ برابر نیکی کو ضائع نہ کیا اور صاحب اس کا اپنے اعمال کی شامت سے دوزخ میں ہے تو ضرور ہے کہ وہ اس نیکی کا ثواب پائے اور وجود ثواب کا دوزخ میں ممکن نہیں اس لیے کہ وہ دارالعذاب ہے نہ دارالثواب، پس ضرور ہوا کہ وہ دارالثواب میں جائے اور بفضل الٰہی اپنا ثواب پائے۔

❀❀❀❀

(۲۵۹۹) عَنْ أَبِیْ هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ : ((إِنَّ رَجُلَيْنِ مِمَّنْ دَخَلَا النَّارَ اِشْتَدَّ صِيَاحُهُمَا فَقَالَ الرَّبُّ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى أَخْرِجُوْهُمَا، فَلَمَّا أُخْرِجَا، قَالَ لَهُمَا: لِأَيِّ شَيْءٍ اِشْتَدَّ صِيَاحُكُمَا؟ قَالَا: فَعَلْنَا ذٰلِكَ لِتَرْحَمَنَا، قَالَ: رَحْمَتِيْ لَكُمَا أَنْ تَنْطَلِقَا فَتُلْقِيَا أَنْفُسَكُمَا حَيْثُ كُنْتُمَا مِنَ النَّارِ، فَيَنْطَلِقَانِ، فَيُلْقِيْ أَحَدُهُمَا نَفْسَهُ فَيَجْعَلُهَا عَلَيْهِ بَرْدًا وَسَلَمًا، وَيَقُوْمُ الْآخَرُ فَلَا يُلْقِيْ نَفْسَهُ، فَيَقُوْلُ

لَهُ الرَّبُّ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى: مَا مَنَعَكَ أَنْ تُلْقِيَ نَفْسَكَ كَمَا أَلْقَى صَاحِبُكَ: فَيَقُولُ يَارَبِّ! إِنِّي لَأَرْجُو أَنْ لَّا تُعِيدَنِي فِيهَا بَعْدَ مَا أَخْرَجْتَنِي، فَيَقُولُ لَهُ الرَّبُّ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى: لَكَ رَجَاؤُكَ فَيَدْخُلَانِ الْجَنَّةَ جَمِيعًا بِرَحْمَةِ اللّٰهِ)).

(اسناده ضعيف) المشكاة: (٥٦٠٥) سلسلة الاحاديث الضعيفة: (١٩٧٧) اس میں رشدین بن سعد راوی ضعیف ہے۔

ترجمہ: روایت ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ دو شخصوں کا ان لوگوں میں جو داخل ہو چکے تھے دوزخ میں بلند ہوا چیخنا، سو فرمایا اللہ تبارک وتعالیٰ نے: نکالو ان دونوں کو پھر جب نکالا ان دونوں کو فرمایا ان سے کیوں بلند ہوا چیخنا تمہارا؟ ان دونوں نے عرض کی تاکہ رحم کرے تو ہم پر فرمایا اللہ تعالیٰ نے میری رحمت یہی ہے واسطے تمہارے کہ تم دونوں چلے جاؤ اور ڈال دو اپنی جانوں کو اسی عذاب میں دوزخ کے جہاں تم تھے، سو دونوں جائیں گے اور ڈال دے گا ایک شخص اپنی جان آگ میں سو اللہ تعالیٰ کر دے گا اس پر آگ ٹھنڈی اور سلامتی والی اور کھڑا رہے گا دوسرا اور نہ ڈالے گا اپنی جان کو آگ میں، سو فرمائے گا اس سے پروردگار تعالیٰ شانہ کہ کس چیز نے روکا تجھ کو اس سے کہ ڈال دے تو اپنی جان کو آگ میں جیسا کہ ڈال دی تیرے صاحب نے؟ سو وہ عرض کرے گا اے رب میں امید رکھتا ہوں کہ پھر نہ بھیجے گا تو مجھ کو دوبارہ دوزخ میں اس کے بعد کہ نکالا تو نے مجھے اس میں سے، سو فرمائے گا اللہ تبارک وتعالیٰ تیرے لیے ہے امید تیری۔ اور داخل ہوں گے دونوں جنت میں برحمت الٰہی یعنی اول بسبب بجالانے حکم الٰہی کے اور ثانی بسبب اپنی رجاء کے جو ساتھ اللہ تعالیٰ کے رکھتا تھا۔

فائدہ: اس حدیث کی اسناد ضعیف ہے اس لیے کہ وہ مروی ہے رشدین بن سعد سے اور رشدین بن سعد ضعیف ہیں اہل حدیث کے نزدیک اور رشدین روایت کرتے ہیں ابن انعم سے اور وہ افریقی ہیں اور افریقی ضعیف ہیں اہل حدیث کے نزدیک۔

❀❀❀❀

(٢٦٠٠) عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((لَيَخْرُجَنَّ قَوْمٌ مِنْ أُمَّتِي مِنَ النَّارِ بِشَفَاعَتِي يُسَمَّوْنَ الْجَهَنَّمِيِّينَ)). (اسناده صحيح) صحيح الجامع (٥٢٣٨)

ترجمہ: روایت ہے عمران بن حصین سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بے شک نکلے گی ایک قوم میری امت سے دوزخ سے بسبب شفاعت میری کے کہ نام ان کا جہنمی ہوگا۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔ اور ابو رجاء عطاردی کا نام عمران بن تیم ہے اور ان کو ابن ملحان بھی کہتے ہیں۔

❀❀❀❀

(٢٦٠١) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَا رَأَيْتُ مِثْلَ النَّارِ نَامَ هَارِبُهَا، وَلَامِثْلَ الْجَنَّةِ نَامَ طَالِبُهَا)).

تشریح: روایت ہے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ کہا انہوں نے فرمایا رسول اللہ ﷺ نے نہ دیکھا میں نے دوزخ کے برابر کسی کو کہ اس سے بھاگنے والا سو جائے، اور نہ جنت کے برابر کسی کو کہ اس کا طالب سو جائے۔ یعنی جنت اور دوزخ کے ہوتے سونا جائے تعجب ہے۔ (اسناده حسن) سلسلة الاحاديث الصحيحة: (٩٥١)

فائدہ: اس حدیث کو نہیں پہچانتے ہم مگر یحییٰ بن عبیداللہ کی روایت سے اور یحییٰ بن عبیداللہ ضعیف ہیں اہل حدیث کے نزدیک، کلام کیا ہے ان میں شعبہ نے۔

مترجم: موحدین کے دوزخ سے نکلنے کے بارے میں بہت احادیث وارد ہوئی ہیں اور اتفاق ہے اس پر اہل سنت کا نہیں خلاف کیا اس میں ہمارا مگر معتزلہ نے، کہا انہوں نے: نہ نکلیں گے ارباب کبائر دوزخ سے حالانکہ تکذیب کرتی ہیں ان کے قول کی روایاتِ باب اور بہت روایتیں اور دیکھا ہے فقیر نے بعض احباب معتزلہ کو اس زمانہ میں کہ ان کا بھی یہی دعویٰ باطل ہے کہ نہ نکلے گا کوئی دوزخ میں جا کر اور مناظرہ کیا اس باب میں مگر نہ دیکھا ان میں سوا انکار حدیث کے اور کچھ۔ اللہ ہدایت کرے ان کو اور ان کی ذریات کو۔ آمین یارب العالمین۔

❀❀❀❀

١١ ـ بَابُ: مَا جَاءَ أَنَّ أَكْثَرَ أَهْلِ النَّارِ النِّسَاءُ

اس بیان میں کہ جہنم میں اکثریت عورتوں کی ہوگی

(٢٦٠٢) عَنْ أَبِي رَجَاءٍ الْعُطَارِدِيِّ قَالَ: ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((اطَّلَعْتُ فِي الْجَنَّةِ فَرَأَيْتُ أَكْثَرَ أَهْلِهَا الْفُقَرَاءَ، وَاطَّلَعْتُ فِي النَّارِ فَرَأَيْتُ أَكْثَرَ أَهْلِهَا النِّسَاءَ)).

(اسناده صحيح) الضعيفة تحت الحديث (٢٨٠٠)

تشریح: روایت ہے ابورجاء عطاردی سے، کہا سنا میں نے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے، وہ کہتے تھے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے جھانکا میں نے جنت میں تو دیکھا کہ اکثر لوگ اس کے فقراء ہیں، اور جھانکا میں نے دوزخ میں تو دیکھا کہ اکثر ان کی عورتیں ہیں۔

❀❀❀❀

(٢٦٠٣) عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((اطَّلَعْتُ فِي النَّارِ فَرَأَيْتُ أَكْثَرَ أَهْلِهَا النِّسَاءَ، وَاطَّلَعْتُ فِي الْجَنَّةِ فَرَأَيْتُ أَكْثَرَ أَهْلِهَا الْفُقَرَاءَ)). (اسناده صحيح) [انظر ماقبله]

تشریح: روایت ہے عمران بن حصین سے کہ انہوں نے کہا فرمایا رسول اللہ ﷺ نے جھانکا میں نے دوزخ میں سو دیکھا کہ اکثر لوگ اس کی رہنے والی عورتیں ہیں، اور جھانکا میں نے جنت میں تو دیکھا کہ اکثر اہل اس کے فقراء ہیں۔

فائدہ : یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔ اس طرح کہتے تھے عوف کہ روایت ہے ابورجاء سے وہ روایت کرتے ہیں عمران بن حصین سے ایوب کہتے تھے روایت ہے ابورجاء سے وہ روایت کرتے ہیں ابن عباس سے اور دونوں اسنادوں میں کچھ گفتگو نہیں ہے اور ممکن ہے کہ ابورجاء نے دونوں سے سنا ہو یعنی عمران اور ابن عباس سے۔ اور روایت کی عوف کے سوا اور لوگوں نے بھی یہ حدیث عمران بن حصین سے بواسطہ ابورجاء کے۔

مترجم: عورتیں جیسے دوزخ میں زیادہ ہیں ویسی ہی جنت میں بہ نسبت مردوں کے زیادہ ہیں۔ چنانچہ ہر مرد[1] کی دو عورتیں تو ضرور ہوں گی اہل دنیا کی عورتوں سے اور بعضوں کی اس سے زیادہ ہوں گی پس تتبع روایات سے ثابت ہوتا ہے کہ عورتوں کی تولید آدم میں مردوں کی بہ نسبت زیادہ ہے خصوصاً آخر زمانہ میں۔ اور ان احادیث سے معلوم ہوئی فضیلت فقر کی اور خوف دلانا ہوا عورتوں کو فقط۔

❀ ❀ ❀ ❀

۱۲ ۔ بَابٌ: صفة اهون اهل النار عذابا يوم القيامة

قیامت کے دن سب سے ہلکا عذاب پانے والے جہنمی کی حالت

(۲۶۰۴) عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ: أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ : ((إِنَّ أَهْوَنَ أَهْلِ النَّارِ عَذَابًا [يَوْمَ الْقِيَامَةِ] رَجُلٌ فِيْ أَخْمَصِ قَدَمَيْهِ جَمْرَتَانِ يَغْلِيْ مِنْهُمَا دِمَاغُهُ)). (اسناده صحيح) سلسلة الاحاديث الصحيحة (۱۶۸۰)

ترجمہ: روایت ہے نعمان بن بشیر سے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ خفیف تر عذاب میں دوزخ والوں سے ایک مرد ہوگا کہ اس کے دونوں پیروں کے تلووں میں دو چنگاریاں ہوں گی کہ جوش کرتا ہوگا ان سے دماغ اس کا۔

فائدہ : یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔ اور اس باب میں ابوہریرہ اور عباس بن عبدالمطلب اور ابوسعید رضی اللہ عنہم سے بھی روایت ہے۔

مترجم: روایت کیا اس حدیث کو مسلم نے بھی۔ اور بخاری میں ابن عباس سے مروی ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا خفیف تر عذاب میں اہل دوزخ میں سے ابوطالب ہیں اور ان کو دو نعل پہنائے گئے ہیں کہ پک رہا ہے اس سے دماغ ان کا۔ انتہیٰ۔

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ محبت اور رفاقت رسول اللہ ﷺ کی مستفید ہوتے ہیں اس سے کفار بھی کہ یہ تخفیف عذاب ابوطالب کو فقط آنحضرت ﷺ کی تائید اور حمایت کی برکت سے ہے۔ پھر کیا مرتبہ ہوگا اس مومن کامل کا جو حالت ایمان میں پھیلا دے احادیث رسول اللہ ﷺ کی اور مؤید ہو آپ کی سنن متبرکہ کا اور نشر علوم دینیہ اور انتشار احکام نبویہ میں مال اور جان خرچے۔

ذلك فضل الله يؤتيه من يشاء والله ذو الفضل العظيم۔

❀ ❀ ❀ ❀

[1] یہ فقط رجماً بالغیب ہے کہ دو عورتیں ہر جنتی کے واسطے اہل دنیا سے ہوں گی اس تقریر میں جو مقصود تھا شارع کا صریح فوت ہوا تعجب ہے ایسی دلیری سے اللہ تعالیٰ عفو کرے غرض یہ کہ مردوں سے عورتیں زیادہ ہیں گناہ میں یعنی ناشکری اور لعن میں اس سبب سے اکثر وہ دوزخ میں ہوں گی۔

۱۳۔ باب: مَنْ هُمْ أَهْلَ الْجَنَّةِ وَمَنْ هُمْ أَهْلُ النَّارِ

کون جنتی ہیں اور کون جہنمی ہیں

(۲۶۰۵) عَنْ مَعْبَدِ بْنِ خَالِدٍ قَالَ: سَمِعْتُ حَارِثَةَ بْنَ وَهْبِ الْخُزَاعِيِّ يَقُولُ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ: ((أَلا أُخْبِرُكُمْ بِأَهْلِ الْجَنَّةِ ﴾ كُلُّ ضَعِيفٍ مُتَضَعِّفٍ لَوْ أَقْسَمَ عَلَى اللّٰهِ لَأَ بَرَّهُ أَلَا أُخْبِرُكُمْ بِأَهْلِ النَّارِ: كُلُّ عُتُلٍّ جَوَّاظٍ مُتَكَبِّرٍ)). [اسناده صحيح] تخريج مشكلة الفقر (١٢٥)

ترجمہ: روایت ہے معبد بن خالد سے کہا سنا میں نے حارثہ بن وہب خزاعی سے کہ کہتے تھے سنا میں نے رسول اللہ ﷺ سے کہ فرماتے تھے کیا نہ خبر دوں میں تم کو اہل جنت سے؟ اہل جنت میں ہے ہر ضعیف کہ حقیر جانیں اسے لوگ اگر قسم کھائے اللہ تعالیٰ کے بھروسے پر تو اللہ تعالیٰ سچی کر دے قسم اس کی، اور کیا نہ خبر دوں میں تم کو دوزخ والوں کی دوزخ والا ہے ہر عتل و جواظ و متکبر۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

مترجم: یہ فرمانا آپ کا باعتبار اکثر افراد کے ہے یا مقصود ہے بیان کرنا ان صفتوں کے نتائج کا۔ ضعیف سے مراد کم قوت متذلل اور خاشع اور متحمل اور بردبار شخص ہے کہ اظہار اپنے زور و قوت کا اور اشتہار اپنا لوگوں میں نہ چاہتا ہو۔ متضعف وہ ہے کہ جس کو لوگ ضعیف سمجھیں، اور رقیق القلب اور لیّن دہیّن نرم دل نرم خو زبان ہو عُتُلٍ بضمتین وتشدید لام سخت مزاج ہیں اہل جفا تند خو و بدگو۔ جوّاظ بفتحتین کثیر المال بخیل کہ نہ آپ کھائے نہ کسی کو دے کسی کو دیتے دیکھے تو منہ کیا پیٹ تک پھول جائے۔ اور بعضوں نے کہا کثیر اللحم یعنی خریطہ بلغم اترانے والا متکبر اپنی بڑائی چاہنے والا۔ پھر اگر یہ صفات ایک فرد میں جمع ہوں تو کریلا اور نیم چڑھا۔ اور زیادہ تلخ کلامی کا سبب ہے اور اگر ایک فرد سے متصف نہ ہو تو بھی ڈرے اور تائب ہو کہ اللہ تعالیٰ نار دوزخ سے بچائے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

ابواب الایمان

عن رسول اللہ ﷺ
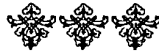
(المعجم ۳۸) ایمان کے بیان میں (تحفۃ ۳٤)

مقدمۃ از مترجم: ایمان افعال ہے امن ہے۔ اور مومن کو مومن اسی لیے کہتے ہیں کہ وہ اپنے نفس کو امن میں کرتا ہے عذاب الٰہی سے یا بچاتا ہے انکار سے اور ایمان اصل لغت میں بمعنی تصدیق بھی وارد ہوا ہے چنانچہ فرمایا اللہ تعالیٰ نے سورۂ یوسف میں ﴿ وَمَا اَنْتَ بِمُؤْمِنٍ لَنَا ﴾ یعنی تو مصدق نہیں ہے ہماری بات کا۔ اور یہ مقولہ ہے برادران یوسف علیہ السلام کا کہ خطاب کیا انہوں نے اس کے ساتھ اپنے باپ سے۔ پھر کبھی وہ متعدی ہوتا ہے ساتھ باکے چنانچہ ﴿ یُؤْمِنُوْنَ بِالْغَیْبِ ﴾ میں اس لیے کہ وہ متضمن ہے معنی اعتراف اور اقرار کو یا شامل ہے معنی وثوق کو اور المومن ایک نام مبارک ہے اللہ تعالیٰ کے پاک ناموں سے' مراد اس سے بھی تصدیق کرنے والا کہ سچا کرتا ہے اپنے بندوں سے اپنے وعدوں کو دنیا اور آخرت میں' یا امن دیتا ہے ان کو عذاب سے آخرت میں اور کفر و بطر سے دنیا میں اور اسی سے ہے حدیث ''اِجْلِسْ بِنَا نُؤْمِنْ[1] سَاعَةً'' یعنی بیٹھو ہمارے ساتھ تاہم یہ حرکت ذکر الٰہی مامون رہیں وساوس و خطرات سے یا اور ہوا حس نفسانیہ سے۔ اور اسی سے ہے حدیث یعنی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا قول ﴿ اٰمَنْتُ بِكِتَابِ اللّٰهِ وَكَذَّبْتُ نَفْسِي ﴾ یعنی تصدیق کی میں نے کتاب اللہ کی اور جھٹلایا اپنے نفس کو خطاب کیا آپ نے اس کے ساتھ ایک چور سے' اور اسی سے ہے ﴿ مَنْ قَامَ رَمَضَانَ اِيْمَانًا ﴾ جس نے قیام کیا رمضان کا درآنحالیکہ تصدیق

[1] بلکہ بمعنی زیادت ایمان کے ہے کہ اس کے اجزاء ہیں واللہ اعلم۔

کرنے والا ہے اس کی فضیلت کا۔ اور شریعت میں ایمان سے مراد ہے تصدیق ان چیزوں کی کہ خبر دی اس کی رسول اللہ ﷺ نے اشراط ساعت اور عذاب قبر اور حشر ونشر اور صراط و میزان و جنت ونار وغیرہ سے۔ اور یہ ایمان شرعی ہے کہ اشارہ کیا اس حدیث میں اس کی طرف جہاں فرمایا نبی ﷺ نے "فَأَخْبِرْنِیْ عَنِ الْإِیْمَانِ قَالَ: ((أَنْ تُؤْمِنَ بِاللّٰهِ وَمَلٰئِکَتِهٖ وَکُتُبِهٖ وَرُسُلِهٖ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ وَتُؤْمِنُ بِالْقَدْرِ خَیْرِهٖ وَشَرِّهٖ)) قَالَ: ((صَدَقْتَ)) انتہی۔

اور تابعین کی تعریف ایمان شرعی میں کئی قول ہیں۔ ابن کثیر نے کہا ہے کہ ایمان جو شرع میں مطلوب ہے وہ نہیں ہوتا بغیر اعتقاد اور قول اور عمل کے یعنی اعتقاد قلبی اور قول لسانی اور عمل جوارح جب یہ تینوں پائے جائیں گے مطلوب شرعی حاصل ہوگا اور اس کی طرف اکثر ائمہ گئے ہیں بلکہ حکایت کی اس کی شافعی اور احمد اور ابو عبید اور کئی لوگوں نے اجماعاً اور کہا کہ ایمان قول ہے اور عمل ہے زیادہ ہوتا ہے اور کم ہوتا ہے ساتھ زیادت اعمال اور نقصان اس کے کے۔ اور وارد ہوئے ہیں اس قول کے مؤید آثار کثیرہ انتہی۔ اور انکار کیا اکثر متکلمین نے زیادت ایمان اور اس کے نقصان کا' اور اہل سنت نے کہا کہ نفس تصدیق نہ بڑھتی ہے نہ گھٹتی ہے اور ایمان شرعی بڑھتا ہے اور گھٹتا ہے ساتھ زیادت اعمال کے اور نقصان اعمال کے۔ اور اس تقریر سے ممکن ہے توفیق اور جمع مابین ظواہر نصوص کتاب وسنت کے کہ وارد ہوئے ہیں ساتھ زیادت اور نقصان ایمان کے اور درمیان اصل لغت کے کہ تصدیق نہ بڑھتی ہے نہ گھٹتی ہے اور ایمان داخل ایمان ہیں اس پر یہ حدیث دال ہے کہ فرمایا آنحضرتؐ نے کہ ایمان کے ستر درجے اور کئی شاخیں ہیں افضل ان کا قول لا الہ الا اللہ ہے اور ادنیٰ اس کا دور کرنا اڈی کا طریق سے۔ اور حیا ایک شعبہ ہے ایمان کا کہ روایت کیا اس کو شیخین نے ابو ہریرہؓ سے (فتح البیان فی مقاصد القرآن) اور شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمہ اللہ نے حجۃ البالغہ میں فرمایا ہے کہ چونکہ مبعوث تھے نبی ﷺ خواص و عام بلکہ کافہ انام کی طرف' اور منظور الٰہی تھا کہ دین آپ ﷺ کا غالب ہوا جمیع ادیان پر بِعِزِّ عَزِیْزٍ یابِذُلِّ ذَلِیْلٍ اور داخل ہوئے آپؐ کے دین میں قسم قسم کے لوگ تو ضرور ہوا تمیز درمیان ان لوگوں کے جو متدین بدین اسلام ہوئے اور درمیان غیر ان کے کے اور اسی طرح ضرور ہوا تمیز درمیان ان لوگوں کے جنہوں نے بدل قبول کیا ہدایت کو اور رنگ چڑھ گیا ان پر انوار ہدایت اور ایمان کا ان لوگوں سے کہ داخل نہیں ہوئی بشاشت ایمان کی ان کے دلوں میں' پس اس تمیز کے حاصل ہونے کو آپ نے ایمان کی دو قسمیں ٹھہرائیں۔

قسم اول: وہ ایمان کہ دائر ہوں اس پر احکام دنیا کے' یعنی محفوظ رہے خون اور مال اس کے صاحب کا غازیوں کے ہاتھ سے اور اسیر نہ ہو اور رقیت نہ آئے اس میں۔ اور ضبط کیا اس کو ساتھ ان امور کے کہ ظاہر ہو اس سے انقیاد اور فرمانبرداری۔ چنانچہ فرمایا ((أُمِرْتُ أَنْ أُقَاتِلَ النَّاسَ حَتّٰی یَشْهَدُوْا أَنْ لَّآ إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ وَیُقِیْمُوا الصَّلٰوةَ وَیُؤْتُوا الزَّکٰوةَ فَإِذَا فَعَلُوْا ذٰلِكَ عَصَمُوْا مِنِّیْ دِمَاءَ هُمْ وَأَمْوَالَهُمْ إِلَّا بِحَقِّ الْإِسْلَامِ وَحِسَابُهُمْ عَلَی اللّٰهِ)) اور فرمایا آپ نے ((مَنْ صَلّٰی صَلٰوتَنَا وَاسْتَقْبَلَ قِبْلَتَنَا وَأَکَلَ ذَبِیْحَتَنَا فَذٰلِكَ الْمُسْلِمُ الَّذِیْ لَهٗ ذِمَّةُ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ فَلَا تُخْفِرُوْا

اللّٰهَ فِیْ ذِمَّتِهٖ)) اورفرمایا آپ نے ((قُلْتُ مِنْ أَصْلِ الْإِیْمَانِ الْکَفُّ عَمَّنْ قَالَ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ لَا تُکَفِّرْهُ بِذَنْبٍ وَلَا تُخْرِجْهُ مِنَ الْإِسْلَامِ بِعَمَلِ الْحَدِیْثِ))

قسم ثانی: وہ کہ دائر ہوں اس پر احکام آخرت کے نجات اور فوز بدرجات وغیر ذلک اور وہ شامل ہے ہر اعتقاد حقہ کو اور عمل پسندیدہ اور ملکہ فاضلہ کو یعنی ہر ایک کو ان میں سے کہہ سکتے ہیں اور لفظ ایمان ان سب کو شامل ہے اور وہ زیادہ ہوتا ہے اور ناقص ہوتا ہے اور عادت شارع کی اس طرح جاری ہے کہ مسمی کرتا ہے ہر ایک چیز کو ان کے ساتھ ایمان کے تاکہ تنبیہ بلیغ ہو اس پر کہ یہ بھی جز ہے ایمان کا مثلاً فرمایا رسول اللہ ﷺ نے ((لَا إِیْمَانَ لِمَنْ لَّا أَمَانَةَ لَهٗ وَلَا دِیْنَ لِمَنْ لَّا عَهْدَلَهٗ)) اور فرمایا ((أَلْمُسْلِمُ مَنْ سَلِمَ الْمُسْلِمُوْنَ مِنْ لِّسَانِهٖ وَیَدِهٖ)) الحدیث اور اس کے شعبے بہت ہیں اور مثال اس کی ایک شجر پرثمر کے مانند ہے کہ اس کے دوحہ (تنہ درخت) اور اغصان (شاخیں) اور ثمار (پھل) اور اوراق (پتے) اور ازہار (شگوفہ) سب کو شجر کہہ سکتے ہیں۔ پھر جب اس کی اغصان کاٹ ڈالیں اور اوراق توڑ ڈالیں اور ثمار چن لیں تو کہا جائے گا شجرۂ ناقصہ۔ غرض کہ اطلاق شجر کا اب بھی اس پر ہوسکتا ہے اگرچہ مقید بہ نقص ہو پھر جب اس کا دوحہ کاٹ پھینکیں تو شجر کا نام ونشان نہ رہا۔

چنانچہ فرمایا اللہ تبارک وتعالیٰ نے: ﴿ إِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ الَّذِیْنَ إِذَا ذُکِرَ اللّٰهُ وَجِلَتْ قُلُوْبُهُمْ وَإِذَا تُلِیَتْ عَلَیْهِمْ آیَاتُهٗ زَادَتْهُمْ إِیْمَانًا وَّعَلٰی رَبِّهِمْ یَتَوَکَّلُوْنَ ﴾ یعنی اس آیت میں مومنان کامل الایمان مراد ہیں کہ ان کے شجرۂ ایمان میں ذکر الٰہی کے ثمر اور توکل کی بہار ہو رہی ہے اور تلاوت آیات بمنزلہ آب باراں کے اس کی سرسبزی اور شادابی میں ترقی بے پایاں دے رہی ہے۔ پھر جب ہر عقیدہ حقہ اور عمل پسندیدہ ایمان کامل کے شاخ ٹھہرا تو نبی ﷺ نے ان شاخوں کو دو قسم کیا:

قسم اول: ارکان ہیں کہ وہ عمدہ ترین اجزاء ہیں ایمان کے اسی طرف اشارہ کیا ہے اس حدیث میں: ((بُنِیَ الْإِسْلَامُ عَلٰی خَمْسٍ شَهَادَةِ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ وَإِقَامِ الصَّلٰوةِ وَإِیْتَاءِ الزَّکٰوةِ وَالْحَجِّ وَصَوْمِ رَمَضَانَ)) اور قسم ثانی اور شعبے ہیں اس کے کہ فرمایا آپ نے ((أَلْإِیْمَانُ بِضْعٌ وَّسَبْعُوْنَ شُعْبَةً أَفْضَلُهَا قَوْلُ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَأَدْنَاهَا إِمَاطَةُ الْأَذٰی عَنِ الطَّرِیْقِ وَالْحَیَاءُ شُعْبَةٌ مِنَ الْإِیْمَانِ)).

اور ایمان اول کے مقابل میں عین کفر ہے، اور ایمان ثانی کے مقابل میں اگر تصدیق قلبی معدوم ہے اور انقیاد بغلبۂ سیف ہے تو نفاق اصلی ہے اور منافق میں اس معنی سے اور کافر میں کچھ فرق نہیں آخرت میں اور انہیں کے حق میں ارشاد ہوا ہے کہ وہ درکہ اسفل میں ہیں نار کے اور اگر تصدیق قلبی موجود ہے مگر وظیفہ جوارح اس نے فوت کیا ہے۔ مثلاً ترک کیا نماز کو یا صوم فرض کو تو نام اس کا فاسق ہے۔ یا وظیفہ جنان کو فوت کیا سوا تصدیق کے پس وہ منافق بہ نفاق آخر اور بعض سلف نے اس کو نفاق عمل کہا ہے اور تفصیل اس کی یہ ہے کہ غالب ہو جائے حجاب طبع کا یا رسم یا سوء معرفت کا پس منہمک ہو جائے وہ دنیا کی محبت میں اور عشائر اور اولاد کی الفت میں اور آ جائے اس کے دل میں استبعاد مجازات کا اور ہو جائے جرأت معاصی پر اگرچہ معترف ہو آخرت

وغیرہ کا بنظر برہانی یا دیکھا اس نے شدائد اسلام کو اور مکروہ رکھا اس کو یا کافروں سے دوستی ہوگئی اس کو کہ اعلاء کلمۃ اللہ سے باز رہا وہ بسبب ان چیزوں کے۔

اور ایمان کے دو معنی اور بھی ہیں: اول تصدیق جنان کی ان چیزوں کے لیے کہ جن کی تصدیق ضرور ہے۔ چنانچہ جواب جبرائیل میں جو آپ ﷺ نے فرمایا کہ ایمان یہی ہے کہ ایمان لائے تو اللہ پر اور اس کے فرشتوں پر الحدیث اسی پر دال ہیں۔

دوسرے سکینہ اور ہیئت وجدانیہ اور وقار اور طمانیت دل کی اور نورانیت روح کی کہ حاصل ہوتی ہے مقربین کو کہ حدیث ((أَلطُّهُوْرُ شَطْرُ الْإِيْمَانِ)) میں یہی مراد ہے اور حدیث ((إِذَا زَنَى الْعَبْدُ خَرَجَ مِنْهُ الْإِيْمَانُ فَكَانَ فَوْقَ رَاسِهِ كَالظُّلَّةِ فَإِذَا خَرَجَ مِنْ ذٰلِكَ الْعَمَلِ رَجَعَ إِلَيْهِ الْإِيْمَانُ)) وہی معنی مقصود ہیں اور اسی طرح قول معاذ میں "إِجْلِسْ بِنَا نُؤْمِنْ سَاعَةً" پس ایمان کے یہ چار معنے ہیں کہ مستعمل ہیں شرع میں اور اگر اتارے تو ہر حدیث کو اس کے محل پر تو جو حدیثیں کہ بادی النظر میں متعارض معلوم ہوتی ہیں ان میں توفیق و تطبیق ہو جائے اور کسی طرح کا شک و شبہ راہ نہ پائے اور اسلام کا استعمال اکثر معنے اول میں ہوتا ہے۔ اسی لیے فرمایا اللہ تعالیٰ نے ﴿ قُلْ لَّمْ تُؤْمِنُوْا وَلٰكِنْ قُوْلُوْا أَسْلَمْنَا ﴾.

اور فرمایا نبی ﷺ نے سعد سے اور مسلماً اور احسان کا استعمال اکثر معنی رابع ہیں اور چونکہ نفاق عملی اور اخلاص دلی ایک امر خفی تھا ضرور ہوا کہ علامات کی ہر ایک ان میں سے بیان کی جائیں۔ چنانچہ فرمایا آپ نے ((أَرْبَعٌ مَّنْ كُنَّ فِيْهِ كَانَ مُنَافِقًا خَالِصًا وَمَنْ كَانَتْ فِيْهِ خَصْلَةٌ مِنْهُنَّ كَانَتْ فِيْهِ خَصْلَةٌ مِنَ النِّفَاقِ حَتّٰى يَدَعَهَا: إِذَا ئْتُمِنَ خَانَ وَإِذَا حَدَّثَ كَذَبَ وَإِذَا عَاهَدَ غَدَرَ وَإِذَا خَاصَمَ فَجَرَ)) اور فرمایا: ((ثَلَاثٌ مَّنْ كُنَّ فِيْهِ وَجَدَ بِهِنَّ حَلَاوَةَ الْإِيْمَانِ مَنْ كَانَ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهُ أَحَبَّ إِلَيْهِ مِمَّا سِوَاهُمَا وَمَنْ أَحَبَّ عَبْدًا لَا يُحِبُّهُ إِلَّا لِلّٰهِ وَمَنْ يَكْرَهُ إِنْ يَّعُوْدَ فِي الْكُفْرِ بَعْدَ أَنْ أَنْقَذَهُ اللّٰهُ مِنْهُ كَمَا يَكْرَهُ أَنْ يُّلْقٰى فِي النَّارِ۔ وانتہی ما قال سیدنا وشیخنا رحمۃ اللہ علیہ فی حجۃ اللہ۔ باقی دلائل زیادت اور نقصان ایمان کے اور علامات مومناں کامل کے قرآن عظیم الشان سے اور تفسیر ان آیتوں کی ابواب کے ذیل میں اور خاتمہ میں وارد ہوگی انشاء اللہ تعالیٰ۔

١ ۔ بَابٌ: مَا جَاءَ أُمِرْتُ أَنْ أُقَاتِلَ النَّاسَ حَتّٰى يَقُوْلُوْا لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ

اس بیان میں کہ مجھے لوگوں سے قتال کا حکم دیا گیا ہے یہاں تک کہ وہ لا الہ الا اللہ کہیں

(٢٦٠٦) عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : ((أُمِرْتُ أَنْ أُقَاتِلَ النَّاسَ حَتّٰى يَقُوْلُوْا لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ، فَإِذَا قَالُوْهَا عَصَمُوْا مِنِّيْ دِمَاءَهُمْ وَأَمْوَالَهُمْ إِلَّا بِحَقِّهَا وَحِسَابُهُمْ عَلَى اللّٰهِ)).

(صحیح،متواتر) سلسلة الاحاديث الصحيحة (٤٠٧)

ترجمہ: روایت ہے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے: حکم کیا گیا ہوں میں کہ لڑوں لوگوں سے یہاں تک کہ وہ کہیں لا الہ الا اللہ پھر جب وہ اس کے قائل ہوئے بچالیا انہوں نے اپنی جانوں کو اور مالوں کو میرے ہاتھ سے مگر ساتھ حقوق جان و مال کے اور حساب ان کا اللہ پر ہے۔

فائدہ: اس باب میں جابر اور ابوسعید اور ابن عمر رضی اللہ عنہم سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث صحیح ہے۔

مترجم: پس اس حدیث میں حسب تحقیق مقدمہ جناب شاہ صاحب رحمہ اللہ آپ ﷺ نے پہلے درجہ کا ایمان بیان فرمادیا۔ قولہ: مگر ساتھ حقوق آہ یعنی اگر کسی نے کسی کی جان ماری ہے تو اس کا قصاص ہوگا یا کسی کا مال کسی نے چھین لیا تو اس کے مال میں سے میں دلوادوں گا باقی اور کسی طرح کسی کے جان و مال سے تعرض نہیں۔ قولہ: اور حساب ان کا اللہ تعالیٰ پر ہے یعنی مجھے یہ تفتیش ضرور نہیں کہ ان کے دل میں بھی توحید ہے یا فقط بخوف سیف توحید کا اقرار کرتے ہیں۔ بلکہ اس کا حساب و کتاب اللہ تعالیٰ ان سے آخرت میں لے گا۔

❀❀❀❀

(٢٦٠٧) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: لَمَّا تُوُفِّيَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَاسْتُخْلِفَ أَبُوْبَكْرٍ بَعْدَهُ كَفَرَ مَنْ كَفَرَ مِنَ الْعَرَبِ، فَقَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ لِأَبِيْ بَكْرٍ كَيْفَ تُقَاتِلُ النَّاسَ، وَقَدْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((**أُمِرْتُ أَنْ أُقَاتِلَ النَّاسَ حَتّٰى يَقُوْلُوْا لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ، وَمَنْ قَالَ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ عَصَمَ مِنِّيْ مَالَهُ وَنَفْسَهُ إِلَّا بِحَقِّهِ وَحِسَابُهُ عَلَى اللّٰهِ؟**)) فَقَالَ أَبُوْبَكْرٍ: وَاللّٰهِ لَأُقَاتِلَنَّ مَنْ فَرَّقَ بَيْنَ الصَّلٰوةِ وَالزَّكٰوةِ، فَإِنَّ الزَّكٰوةَ حَقُّ الْمَالِ. وَاللّٰهِ لَوْ مَنَعُوْنِيْ عِقَالًا كَانُوْا يُؤَدُّوْنَهُ إِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ لَقَاتَلْتُهُمْ عَلٰى مَنْعِهِ، فَقَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ: فَوَاللّٰهِ مَا هُوَ إِلَّا أَنْ رَأَيْتُ أَنَّ اللّٰهَ قَدْ شَرَحَ صَدْرَ أَبِيْ بَكْرٍ لِلْقِتَالِ فَعَرَفْتُ إِنَّهُ الْحَقُّ.

(اسناده صحيح) سلسلة الاحاديث الصحيحة (٤٠٧) صحيح ابی داؤد ١٣٩١ ـ ١٣٩٣

ترجمہ: روایت ہے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ کہا انہوں نے جب وفات پائی رسول اللہ ﷺ نے اور خلیفہ ہوئے ابوبکرؓ بعد آپ کے کافر ہوگئے جو لوگ کافر ہوگئے سو کہا عمرؓ بن الخطاب نے ابوبکرؓ سے کیوں کر لڑیں گے آپ لوگوں سے اور حالانکہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کہ حکم کیا گیا ہوں میں کہ لڑوں لوگوں سے یہاں تک کہ کہیں وہ لا الہ الا اللہ اور جس نے کہہ دیا لا الہ الا اللہ بچایا اس نے اپنا مال اور جان اپنی مگر ساتھ حق اس کے کے، اور حساب اس کا اللہ تعالیٰ پر ہے؟ سو جواب دیا ابوبکرؓ نے کہ قسم ہے اللہ تعالیٰ کی بے شک میں لڑوں گا اس شخص سے کہ پھوٹ ڈالے اور فرق کرے نماز و زکوٰۃ میں اس لیے کہ زکوٰۃ وظیفہ مال ہے یعنی جیسے کہ نماز وظیفہ بدن ہے۔ کہا عمر رضی اللہ عنہ نے اور قسم ہے اللہ تعالیٰ کی نہیں ہے یہ مگر یہ کہ دیکھا میں نے کہ اللہ تعالیٰ نے کھول دیا سینہ ابوبکر رضی اللہ عنہ کا قتال کے لیے اور جان لیا میں نے کہ یہی حق ہے۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اوراسی طرح روایت کیا شعیب بن ابی حمزہ نے زہری سے انہوں نے عبیداللہ بن عبداللہ سے انہوں نے ابوہریرہؓ سے اور روایت کی عمران قطان نے یہ حدیث معمر سے انہوں نے زہری سے انہوں نے انس بن مالک سے انہوں نے ابوبکرؓ سے اوراس سند میں خطا ہے اس لیے کہ خلاف کیا گیا عمران کا معمر سے روایت کرنے میں۔

مترجم: قولہ: کافر ہوگئے جولوگ کافر ہوگئے۔ واضح ہو کہ اہل ردّت دوقسم تھے ایک گروہ نے بالکل دین سے انکار کیا اور نبذ ملت محمدیہ علی صاحبہا الصلوٰۃ والتحیہ یک قلم اختیار کیا اورابوہریرہؓ نے اپنے قول (کفر من کفر من العرب) اسی گروہ کو مراد لیا اور یہ گروہ دوقسم تھا ایک قسم اصحاب مسیلمۂ کذاب اور اسود عنسی تھے، اور دونوں کی مفصل کیفیت اوپر مذکور ہوچکی ہے۔ دوسری قسم نے جمیع شرائع کا انکار کیا تھا اور نماز زکوٰۃ وغیرہما کو بالکل چھوڑ دیا تھا اور مذہب جاہلیت پر ہوگئے تھے اور یہاں تک کہ ارتداد کا زور اور کفر کا شور ہوا کہ تین مسجدوں کے سوا کہیں اللہ عزوجل مسجود نہ تھا، اور اہل اسلام کا کوئی گروہ ان تین جگہ کے سوا موجود نہ تھا اول مسجد مکہ دوسری مسجد مدینہ تیسری مسجد عبدالقیس بحرین میں ایک قریہ میں واقع ہے کہ نام اس قریہ کا جواثا تھا کہ وہاں کچھ لوگ دین حق پر ثابت تھے اور بخوف کفار محصور ومجبور۔ چنانچہ بنی بکر بن کلاب سے ان کے ایک شاعر نے حضرت ابوبکرؓ سے فریاد کرتے ہوئے کہا: ؎

الا ابلغ ابابکر رسولا وفتیان المدینة اجمعینا

فهل لکم الی قوم کرام قعود فی جواثا محصرینا

کان دمائهم فی کل فج دمآء البدن تغشی الناظرینا

توکلنا علی الرحمن انا وجدنا النصر للمتوکلینا

اور دوسرے گروہ نے فرق کیا تھا صلوٰۃ وزکوٰۃ میں کہ مقر تھے صلوٰۃ کے اور منکر تھے فرضیت زکوٰۃ کے اور اس کے امام وقت کو ادا کرنے کے اور یہ حقیقت میں اہل بغی تھے مگر اس وقت میں ان کو باغی نہ کہا گیا بلکہ مرتد کا خطاب دیا گیا اس لیے کہ انہوں نے بھی گویا شراکت کی تھی مرتدین کی کیونکہ ارتداد اعظم امر تھا بغی سے اور بعضی مانعین زکوٰۃ میں ایسے تھے کہ وہ قبول کرتے تھے زکوٰۃ دینا مگر ان کے رؤساء اور سرداروں نے انہیں روکا تھا کہ وہ زکوٰۃ امام برحق تک پہنچا دیں۔ چنانچہ بنی یربوع نے اموال زکوٰۃ مجتمع کیے اور چاہا کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی خدمت میں پہنچیں کہ روک دیا ان کو مالک بن نویرہ نے۔ انہی لوگوں کے بارے میں شبہ پڑا حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو اور مراجعت (وتکرار) کی انہوں نے ابوبکرؓ سے اور خیال نہ فرمایا حضرت عمرؓ نے کہ ارشاد فرمایا آپ ﷺ نے کہ میں مامور ہوا ہوں ساتھ مقاتلہ ناس کے یہاں تک کہ وہ کہیں لا الٰہ الا اللہ مشروط بشرائط ہے۔ یعنی مراد ہے اس سے قبول کرنا جمیع شرائع اسلام کا چنانچہ دوسری روایت میں تصریح اس کی آئی ہے جیسے مروی ہے اور سند سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا آپ ﷺ نے ((أُمِرْتُ أَنْ أُقَاتِلَ النَّاسَ حَتّٰى يَشْهَدُوْا أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَيُؤْمِنُوْا بِيْ وَبِمَا جِئْتُ بِهِ فَإِذَا فَعَلُوْا

ذٰلِكَ عَصَمُوا مِنِّي دِمَائَهُمْ وَأَمْوَالَهُمْ إِلَّا بِحَقِّهَا)) اور مروی ہے انس ﷺ سے ((أُمِرْتُ أَنْ أُقَاتِلَ النَّاسَ حَتّٰى يَشْهَدُوا أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ وَأَنْ يَّسْتَقْبِلُوا قِبْلَتَنَا وَأَنْ يَّأْكُلُوا ذَبِيحَتَنَا وَإِنْ يُّصَلُّوا صَلٰوتَنَا فَإِذَا فَعَلُوا ذٰلِكَ حُرِّمَتْ عَلَيْنَا دِمَاءُ هُمْ وَأَمْوَالُهُمْ إِلَّا بِحَقِّهَا لَهُمْ مَا لِلْمُسْلِمِينَ وَعَلَيْهِمْ مَا عَلَى الْمُسْلِمِينَ)) مگر کیفیت یہ ہوئی کہ ان روایتوں سے اطلاع نہ ہوئی اس وقت شیخین کو ورنہ حضرت عمرؓ مراجعت نہ فرماتے اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ قیاس نہ کرتے، پھر قیاس ابوبکر رضی اللہ عنہ کا جب مدلل بدلیل ہوا یعنی انہوں نے فرمایا کہ میں لڑوں گا جو فرق کرے نماز وزکوۃ میں تو قبول کرلیا اس کو حضرت عمرؓ نے تحقیقانہ تقلیداً کہ تقلید ایک مجتہد کی دوسرے کو جائز نہیں اور اس قول سے ابوبکرؓ کے یہ بھی واضح ہوا کہ مانع صلوٰۃ سے قتال کرنا صحابہ ضروری جانتے تھے۔

چنانچہ اسی پر قیاس کیا ابوبکرؓ نے مانع زکوۃ کو' گویا یوں کہا کہ جب صلوٰۃ وزکوٰۃ دونوں فرض ہیں تو قتال دونوں کے تارک سے ضروری ہے ورنہ لازم آئے گی ترجیح بلا مرجح پس قیاس کیا مختلف فیہ کو متفق علیہ پر۔ قولہ: منعونی عقالاً بعضوں نے کہا عقال سے زکوۃ عام مراد لی ہے مگر یہ قول خطا ہے صحیح وہی ہے کہ مراد اس سے اونٹ باندھنے کی رسی ہے جیسا ترجمہ کیا ہم نے بعون اللہ وقوتہ۔ چنانچہ خطابی نے بعض اہل علم سے نقل کیا ہے کہ عقال بھی لیا جائے ساتھ فریضہ کے اس لیے کہ اس کے صاحب پر تسلیم اس کی ضرور ہے اور وہ کامل نہیں ہوتی جب تک کہ اس کے باندھنے کا سامان نہ ہو۔ اور خطابی نے کہا کہ ابن ابی عائشہ نے کہا کہ عادت مصدق کی تھی کہ جب صدقہ کا جانور لیتا اس کے ساتھ ایک قرن بھی لیتا تھا۔ اور قرن وہ رسی ہے کہ قرین کردے دو اونٹوں کو آپس میں یعنی اس کے دونوں سروں میں ایک ایک اونٹ باندھ دیا جاتا ہے کہ پھر دونوں بھاگ نہیں سکتے اور ابوعبیدہ نے کہا کہ بھیجا نبی ﷺ نے محمد بن مسلمہ کو زکوۃ لینے کو تو وہ ہر دو اونٹ میں ان کا عقال اور قرن لیتے تھے اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ بھی ہر فریضہ کے ساتھ عقال لیتے تھے اور یہ حدیث بطرقہ مشتمل ہے انواع علوم اور اقسام فوائد پر اولاً اس میں دلیل ہے کہ کمال شجاعت پر حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے اس موطن عظیم میں انہوں نے کمر ہمت قتال کے کس کے باندھی اور ساتھ دقت نظر اور رصانت فکر کے استنباط ایسے علوم کا کیا کہ اس وقت میں کوئی ان کا شریک نہ ہوا' اگرچہ بعد اس کے سب پر حقیقت اس کی ظاہر ہوئی اور علماء نے ان کے دلائل رجحان اور حجج تقدم میں سائر صحابہؓ پر تصانیف کثیرہ کئے ہیں کہ عمدہ تر اس میں کتاب فضائل صحابہؓ ہے۔

امام ابی المظفر منصور بن محمد السمعانی شافعی کی ثانیاً اس میں جواز ہے تقریر و مناظرہ کرنے کا بڑوں سے اور سرداروں سے اظہار حق کے لیے جیسا کہ حضرت عمرؓ وغیرہ نے کیا حضرت ابوبکرؓ سے ثالثاً۔ اس سے معلوم ہوا کہ ایمان کی صحت کے لیے اقرار شہادتین کے ساتھ اعتقاد کی جمیع ما آتی بہ الرسول کا بھی ضرور ہے۔ چنانچہ روایت اس کی اوپر گزری۔ رابعاً اس میں وجوب ہے جہاد کا۔ خامساً اس میں صیانت ہے جان و مال کی اس شخص کی کہ کلمۂ توحید زبان پر لائے اگرچہ عندالسیف ہو۔ سادساً اس سے معلوم ہوا کہ جریان احکام ظاہر پر ہے۔ اور اللہ تعالیٰ متولی سرائر ہے۔ سابعاً اس میں جواز قیاس ہے اور جواز اس پر عمل

کرنے کا۔ ثامناً وجوب قتال مانع صلوٰۃ وزکوٰۃ وغیرہما سے اور مانع واجبات اسلام سے قلیل ہو یا کثیر۔ تاسعاً وجوب قتال اہل بغی۔ عاشراً اجتہاد آئمہ کا نوازل میں اور دو مناظرہ اہل علم کا اس میں تاکہ ظاہر ہو حق اور رجوع کرنا ایک مجتہد کا دوسرے مجتہد کی طرف جب حق ظاہر ہو اور دلیل اس کی ساتھ ہو اس سے ترک تخطیہ مجتہدین کا کہ اختلاف کرتے ہوں فروع میں ایک دوسرے کے ساتھ۔ یہ ہیں فوائد اور شرح اس حدیث کی کہ التقاط کیا ہم نے اس کو نووی سے بعونہ تعالیٰ وفضلہ۔

❀❀❀❀

٢۔ بَابُ: مَا جَاءَ فِي قَوْلِ النَّبِيِّ ﷺ أُمِرْتُ أَنْ أُقَاتِلَ النَّاسَ حَتّٰى يَقُولُوا: لَآ إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ: ((وَيُقِيمُوا الصَّلٰوةَ))

نبی ﷺ کے اس قول کے بیان میں کہ مجھے حکم دیا گیا ہے کہ اس وقت تک لوگوں سے لڑوں جب تک یہ "لا الہ الا اللہ" کہیں اور نماز پڑھیں

(٢٦٠٨) عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((أُمِرْتُ أَنْ أُقَاتِلَ النَّاسَ حَتّٰى يَشْهَدُوا أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ، وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ وَأَنْ يَسْتَقْبِلُوا قِبْلَتَنَا، وَيَأْكُلُوا ذَبِيحَتَنَا، وَأَنْ يُصَلُّوا صَلٰوتَنَا، فَإِذَا فَعَلُوا ذٰلِكَ حُرِّمَتْ عَلَيْنَا دِمَاؤُهُمْ وَأَمْوَالُهُمْ إِلَّا بِحَقِّهَا، لَهُمْ مَا لِلْمُسْلِمِينَ وَعَلَيْهِمْ مَا عَلَى الْمُسْلِمِينَ)). (اسناده صحيح) سلسلة الاحاديث الصحيحة (٣٠٣ و ١٥٢/١) صحيح ابى داود (٢٣٧٤)

ترجمہ: روایت ہے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے حکم کیا گیا ہے مجھے کہ لڑوں میں لوگوں سے یہاں تک کہ وہ گواہی دیں کہ کوئی معبود برحق نہیں سوا اللہ تعالیٰ کے اور محمد ﷺ بندے اس کے اور رسول اس کے ہیں۔ اور یہ کہ منہ کریں وہ ہمارے قبلہ کی طرف یعنی نماز ادا کریں ہمارے طریق پر اور کھائیں ذبیحہ ہمارا اور نماز پڑھیں ہماری نماز کی سی پھر جب وہ یہ سب کام بجا لائیں حرام ہو گیا ہم پر ان کا خون اور ان کا مال مگر ساتھ حق اس کے کے اور ان کا حق ہم پر جو سب مسلمانوں کا حق ہے اور ان پر حکم ہے جو سب مسلمانوں پر ہے۔

فائدہ: اس باب میں معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ اور ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے اس سند سے اور روایت کیا یحییٰ بن ایوب نے حمید سے انہوں نے انس رضی اللہ عنہ سے مانند اس کے۔

❀❀❀❀

٣۔ بَابُ: مَا جَاءَ بُنِيَ الْإِسْلَامُ عَلٰى خَمْسٍ

اس بیان میں کہ اسلام کی بنیاد پانچ چیزوں پر ہے

(٢٦٠٩) عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : ((بُنِيَ الْإِسْلَامُ عَلٰى خَمْسٍ: شَهَادَةِ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ، وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَسُوْلُ اللّٰهِ، وَإِقَامِ الصَّلٰوةِ، وَإِيْتَاءِ الزَّكٰوةِ وَصَوْمِ رَمَضَانَ، وَحَجِّ الْبَيْتِ)).

(اسنادہ صحیح) الارواء (٧٨١) ایمان ابی عبید(٢) الروض النضیر (٢٧٠) .

ترجمہ: روایت ہے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے: بنایا گیا ہے اسلام پانچ چیزوں پر، اول گواہی دینا اس کی کہ کوئی معبود برحق نہیں سوائے اللہ تعالیٰ کے اور محمد رسول اس کے ہیں، اور دوسرے قائم کرنا نماز کا، تیسرے ادا کرنا زکوٰۃ کا، چوتھے روزے رمضان کے، پانچویں حج بیت اللہ کا۔

فائدہ : اس باب میں عبداللہ سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔ اور مروی ہوئی ہے کئی سندوں سے ابن عمرؓ سے انہوں نے روایت کیا نبی ﷺ سے مانند اس کے اور سعیر بن الخمس ثقہ ہیں اہل حدیث کے نزدیک۔ روایت کیا ہم سے ابوکریب نے انہوں نے وکیع سے انہوں نے حنظلہ بن سفیان سے انہوں نے عکرمہ بن خالد مخزومی سے انہوں نے نبی ﷺ سے مانند اس کی۔ یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

❀❀❀❀

٤۔ بَابُ : مَا وَصَفَ جِبْرِيْلُ لِلنَّبِيِّ ﷺ أَلْإِيْمَانَ وَالْإِسْلَامَ

اس بیان میں کہ جبریل علیہ السلام نے نبی ﷺ سے ایمان اور اسلام کی کیا صفات بیان کیں

(٢٦١٠) عَنْ يَحْيَى بْنِ يَعْمُرَ قَالَ : أَوَّلُ مَنْ تَكَلَّمَ فِي الْقَدَرِ مَعْبَدٌ الْجُهَنِيُّ قَالَ: خَرَجْتُ أَنَا وَحُمَيْدُ بْنُ عَبْدِالرَّحْمٰنِ الْحِمْيَرِيِّ حَتّٰى أَتَيْنَا الْمَدِيْنَةَ، فَقُلْنَا لَوْ لَقِيْنَا رَجُلًا مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ فَسَأَلْنَاهُ عَمَّا أَحْدَثَ هٰؤُلَاءِ الْقَوْمُ قَالَ: فَلَقِيْنَاهُ، يَعْنِيْ عَبْدَاللّٰهِ بْنَ عُمَرَ وَهُوَ خَارِجٌ مِنَ الْمَسْجِدِ، قَالَ فَاكْتَنَفْتُهُ أَنَا وَصَاحِبِيْ فَقُلْتُ: يَاأَبَا عَبْدَالرَّحْمٰنِ! إِنَّ قَوْمًا يَقْرَءُوْنَ الْقُرْاٰنَ وَيَتَقَفَّرُوْنَ الْعِلْمَ، وَيَزْعُمُوْنَ أَنْ لَا قَدَرَ، وَأَنَّ الْأَمْرَ أُنُفٌ قَالَ: فَإِذَا لَقِيْتَ أُولٰئِكَ فَأَخْبِرْهُمْ أَنِّيْ مِنْهُمْ بَرِيْءٌ وَأَنَّهُمْ مِنِّيْ بُرَآءُ. وَالَّذِيْ يَحْلِفُ بِهٖ عَبْدُاللّٰهِ لَوْ أَنَّ أَحَدَهُمْ أَنْفَقَ مِثْلَ أُحُدٍ ذَهَبًا مَا قُبِلَ ذٰلِكَ مِنْهُ حَتّٰى يُؤْمِنَ بِالْقَدَرِ خَيْرِهٖ وَشَرِّهٖ .قَالَ: ثُمَّ أَنْشَأَ يُحَدِّثُ، فَقَالَ: قَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ : كُنَّا عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَجَاءَ رَجُلٌ شَدِيْدُ بَيَاضِ الثِّيَابِ شَدِيْدُ سَوَادِ الشَّعْرِ، لَا يُرٰى عَلَيْهِ أَثَرُ السَّفَرِ، وَلَا يَعْرِفُهُ مِنَّا أَحَدٌ حَتّٰى أَتَى النَّبِيَّ ﷺ، فَأَلْزَقَ

رُكْبَتَهُ بِرُكْبَتِهِ، ثُمَّ قَالَ: يَامُحَمَّدُ! مَا الْإِيمَانُ؟ قَالَ: أَنْ تُؤْمِنَ بِاللّٰهِ وَمَلٰئِكَتِهِ وَكُتُبِهِ وَرُسُلِهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ، وَالْقَدَرِ خَيْرِهِ وَشَرِّهِ. قَالَ: فَمَا الْإِسْلَامُ، قَالَ: شَهَادَةُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ، وَإِقَامُ الصَّلٰوةِ وَإِيْتَاءُ الزَّكٰوةِ وَحَجُّ الْبَيْتِ، وَصَوْمُ رَمَضَانَ. قَالَ: فَمَا الْإِحْسَانُ؟ قَالَ أَنْ تَعْبُدَاللّٰهَ كَأَنَّكَ تَرَاهُ، فَإِنْ لَّمْ تَكُنْ تَرَاهُ فَإِنَّهٗ يَرَاكَ. قَالَ: فِيْ كُلِّ ذٰلِكَ يَقُوْلُ لَهٗ صَدَقْتَ. قَالَ: فَتَعَجَّبْنَامِنْهُ يَسْأَلُهٗ وَيُصَدِّقُهٗ. قَالَ فَمَتَى السَّاعَةُ؟ قَالَ مَاالْمَسْئُوْلُ عَنْهَا بِأَعْلَمَ مِنَ السَّائِلِ، قَالَ: فَمَا أَمَارَتُهَا؟ قَالَ: أَنْ تَلِدَ الْأَمَةُ رَبَّتَهَا، وَأَنْ تَرَى الْحُفَاةَ الْعُرَاةَ الْعَالَةَ **((رِعَاءَ الشَّاءِ يَتَطَاوَلُوْنَ فِي الْبُنْيَانِ))** قَالَ عُمَرُ: فَلَقِيَنِي النَّبِيُّ ﷺ بَعْدَ ذٰلِكَ بِثَلَاثٍ، فَقَالَ: يَا عُمَرُ! **((هَلْ تَدْرِيْ مَنِ السَّائِلُ؟ ذَاكَ جِبْرِيْلُ أَتَاكُمْ يُعَلِّمُكُمْ أَمْرَ دِيْنِكُمْ))**.

(اسناده صحيح) ظلال الجنة (١٢٠ـ ١٢٧) ارواء الغليل (١/٣٣ـ ٣٤)

ترجمہ: روایت ہے یحییٰ بن یعمر سے کہ کہا اس نے پہلے پہل جو گفتگو کی انکار میں تقدیر کے تو معبد جہنی نے کی، سو کہا یحییٰ نے کہ نکلا میں اور حمید بن عبدالرحمٰن یہاں تک کہ آئے ہم دونوں مدینہ میں' سو کہا ہم نے کہ اللہ کرے کہ ملاقات ہو ہم سے کسی مرد کی اصحاب نبی ﷺ سے تا کہ ہم پوچھیں ان سے حقیقت اس مسئلہ کی کہ نئی نکالی ہے اس میں گفتگو ان لوگوں نے، سو ملاقات کی ہم نے ان سے یعنی عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے اور وہ نکل رہے تھے مسجد سے، کہا یحییٰ نے سو گھیر لیا میں نے اور میرے صاحب نے ان کو یعنی ہم میں سے ایک ان کے داہنے ہو گیا ایک بائیں سو کہا میں نے کہ اے ابا عبدالرحمٰن کچھ لوگ ہیں کہ پڑھتے ہیں قرآن اور طلب کرتے ہیں علم کو اور باوجود اس کے عقیدہ رکھتے ہیں کہ تقدیر نہیں ہے اور امر مخلوقات کا ابتدائی ہے کہ پہلے سے اس کا اندازہ نہیں ہوا۔ تو جواب دیا عبداللہ بن عمرؓ نے کہ جب تو ان لوگوں سے ملے تو خبر دے ان کو کہ میں ان سے بیزار ہوں اور وہ مجھ سے بیزار ہیں یعنی بسبب مخالفت عقیدہ کے، اور قسم ہے اس ذات کی کہ عبداللہ جس کی قسم کھاتا رہتا ہے اگر کوئی ان میں کا احد کے برابر سونا خرچ کرے ہرگز اس میں سے کچھ مقبول نہ ہوگا یہاں تک کہ ایمان لائے قدر پر اور اس کے خیر و شر پر۔ کہا یحییٰ نے کہ پھر حدیث بیان کرنے لگے عبداللہ اور کہا کہ فرمایا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے کہ ہم حاضر تھے خدمت میں رسول اللہ ﷺ کے سو آیا ایک مرد بہت سفید کپڑے والا اور بہت سیاہ بالوں والا کہ نہ دیکھا جاتا تھا اس پر اثر سفر کا اور نہ پہچانتا تھا ہم میں سے اس کو کوئی یہاں تک کہ آیا وہ قریب نبی ﷺ کے اور ملا دیئے اپنے گھٹنے آپ ﷺ کے گھٹنوں سے یعنی بیٹھنے میں پھر کہا اے محمد ﷺ کیا حقیقت ہے ایمان کی؟ فرمایا آپ نے ایمان کی حقیقت یہ ہے کہ تصدیق کرے تو اللہ کی اور فرشتوں کی اور اس کی کتابوں اور رسولوں کی اور تصدیق کرے پچھلے دن کی اور تقدیر کی اس کے خیر و شر کی پھر کہا اس نے اور کیا ہے اسلام؟ فرمایا آپ نے اسلام گواہی دینا ہے اس

بات کی کہ کوئی معبود برحق نہیں سوا اللہ کے اور محمد بندے اس کے ہیں اور قائم کرنا نماز کا اور ادا کرنا زکوۃ کا، اور حج بیت اللہ کا، اور روزہ رمضان کا۔ کہا اس نے پھر کیا ہے احسان؟ فرمایا آپ ﷺ نے احسان یہ ہے کہ پوجے اور عبادت کرے تو اللہ تعالیٰ کی اس خشوع خضوع سے کہ گویا تو اسے دیکھتا ہے، پھر اگر یہ تجھ سے نہ ہو سکے تو یہ یقین کر کہ وہ تجھے دیکھتا ہے۔ کہا راوی نے کہ پھر وہ سائل ہر بات میں آپ ﷺ کی کہتا جاتا تھا کہ سچ فرمایا آپ ﷺ نے۔ کہا راوی نے سو تعجب کیا ہم نے کہ کیسا پوچھتا ہے یہ اور جلدی سے مان لیتا ہے۔ پھر کہا اس سائل نے کہ کب ہے قیامت؟ تو فرمایا آپ نے جس سے تم پوچھتے ہو اسے کچھ زیادہ علم نہیں اس کا تم سے۔ یعنی جیسے تم اس کا وقت نہیں جانتے ویسا ہی میں بھی نہیں جانتا۔ پھر کہا سائل نے کہ کیا ہے نشانی اس کی؟ فرمایا آپ نے نشانی اس کی یہ ہے کہ جنے گی لونڈی اپنی بی بی کو اور یہ کہ دیکھے گا تو ننگے پیر برہنہ تن محتاج بکریوں کے چرانے والوں کو کہ لمبی لمبی عمارتیں بناتے ہوں گے۔ کہا عمرؓ نے سو ملے مجھ سے نبی اس کے تین دن بعد اور فرمایا اے عمر تم جانتے ہو کہ کون تھا یہ پوچھنے والا؟ البتہ یہ جبرئیل تھا کہ آیا تھا تمہارے پاس کہ سکھلا دے تم کو دین تمہارا۔

فائدہ : روایت کیا ہم سے احمد بن محمد نے انہوں نے ابن مبارک سے انہوں نے کہمس بن الحسن سے اسی اسناد سے مانند اس کے اور روایت کیا ہم سے محمد بن مثنیٰ نے انہوں نے معاذ بن ہشام سے انہوں نے کہمس سے اسی اسناد سے مانند اس کے معنوں میں اور اس باب میں طلحہ بن عبید اللہ اور انس بن مالک اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہم سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور مروی ہوئی ہے کئی سندوں سے اسی کے مانند۔ اور مروی ہوئی ہے یہ حدیث ابن عمرؓ سے انہوں نے روایت کیا نبی ﷺ سے۔ اور صحیح یہ ہے کہ روایت ہے ابن عمرؓ سے وہ روایت کرتے ہیں حضرت عمرؓ سے وہ روایت کرتے ہیں نبی ﷺ سے۔

مترجم: قولہ: پہلے پہل جو گفتگو کی تھی انکار تقدیر میں تو معبد جہنی نے۔ یعنی نئی نکالی اس نے بدعت اور احداث فی الدین کیا اور اختلاف کیا اہل حق کا حالانکہ اہل حق اثبات کرتے ہیں قدر کا۔ اور قدر بفتح دال اور باسکان دونوں طرح لغت مشہور ہے اور مراد اثبات قدر سے یہ ہے اللہ تبارک وتعالیٰ نے اندازہ کیا اشیاء کا ازل میں اور محیط تھا علم قدیم اس کا اس پر کہ یہ واقع ہوں فلاں فلاں اوقات معلومہ میں فلاں فلاں صفاتِ مخصوصہ پر؛ پھر وہ اشیاء انہی اوقات میں انہی صفات پر منصۂ شہود میں آتی ہیں اور کتم عدم سے مطابق علم الٰہی ساخت وجود پر مصور ہوتی ہیں اور قدریہ اس کا انکار کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے کوئی اندازہ نہیں کیا قبل مخلوقات کے اور نہیں متعلق ہوا علم اس کا اشیاء موجودہ سے قبل وجود کے بلکہ جانا اللہ تعالیٰ نے اشیاء کو بعد موجود ہونے کے اور جھوٹ باندھا انہوں نے اللہ تعالیٰ پر اور انکار کیا اخبار رسول کا تعالی اللہ عن اقوالهم الباطلة علوا كبيرا اور موسوم ہوا یہ فرقہ بہ قدریہ بسبب انکار قدر کے؛ صاحب مقالات نے کہ متکلمین میں سے ہے کہا ہے کہ باقی نہ رہے وہ قدریہ کہ جن کا یہ قول شنیع تھا اور اہل قبلہ سے اب کوئی اس کا قائل نہیں اور فی زمانِنا جو قدریہ پائے جاتے ہیں وہ معتقد ہیں اثبات قدر کے مگر کہتے ہیں

کہ غیر اللہ کی طرف سے ہے اور شر اس کے غیر کی طرف سے۔ تعالیٰ اللہ عن قولھم۔ امام الحرمین نے فرمایا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد کیا کہ قدریہ مجوس اس امت کے ہیں اور تشبیہ دی آپ ﷺ نے ان کو مجوس سے اس لیے کہ انہوں نے بھی خیر و شر کی تقسیم کی ہے۔

چنانچہ کہا ہے خیر یزدان کی طرف سے ہے اور شر اہرمن کی طرف سے۔ اور اس حدیث کو روایت کیا ابن عمرؓ نے رسول اللہ ﷺ سے۔ اخراج کیا اس کو ابوداؤد نے اپنے سنن میں اور حاکم نے مستدرک میں اور کہا یہ حدیث صحیح ہے شیخین کی شرط پر اور مذہب اہل حق کا یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ خالق ہے خیر و شر سب کا نہیں موجود ہوتی ہے کوئی چیز مگر اس کی مشیت سے سو وہ دونوں منسوب ہیں اس کی طرف خلقاً اور ایجاداً جیسے منسوب ہیں فاعلین کی طرف اس کے بندوں سے فعلاً اور اکتساباً۔ خطابی نے فرمایا ہے کہ بعض عوام کے خیال خام میں ہے کہ معنی قضا کے جبر کرنا ہے اللہ تعالیٰ کا بندے پر اس چیز کے ساتھ کہ مقدر کیا اس کے لیے اور سلب کرنا ہے اس کے اختیار کا، حالانکہ ایسا نہیں ہے بلکہ مراد اثبات قدر سے فقط ثابت کرنا ہے اللہ تعالیٰ شانہ کے علم قدیم کا قبل اکتساب عبد کے خیر و شر کو اور قبل پیدا کرنے خیر و شر کے اپنی قدرت کاملہ سے۔ اور قدر اسم ہے اس چیز کا کہ صادر ہوئی مقدر بقدرت قادر کہا جاتا ہے قدرت الشئی وقدرته بہ تخفیف و تثقیل ایک ہی معنے کے لیے اور قضا کے معنی پیدا کرنا ہے۔

چنانچہ فرمایا اللہ تعالیٰ نے ﴿ فَقَضَاهُنَّ سَبْعَ سَمٰوٰتٍ فِیْ یَوْمَیْنِ ﴾ أَیْ خَلَقَهُنَّ۔ یعنی پیدا کیا ان کو سات آسمان دو روز میں اور ظاہر ادلہ قطعیہ کتاب و سنت کے اور اجماع ہے صحابہ کا اور اتفاق اہل حل عقد کا سلف خلف سے اثبات قدر پر اور بہت ہوئی ہیں تصانیف اس باب میں چنانچہ احسن اور مفید تر اس میں سے کتاب حافظ فقیہ ابو بکر بیہقی کی ہے۔ قولہ: ویتقفرون العلم تقفرتقدیم قاف علی الفاء بمعنی طلب ہے، یہی مشہور ہے اور بعضوں نے کہا ہے معنی اس کے جمع کرنا ہے یتقفرون العلم یعنی جمع کرتے ہیں علم کو۔ اور بعض شیوخ مغاربہ نے بتقدیم فا کہا ہے یعنی بحث کرتے ہیں غوامض علم سے اور استخراج کرتے ہیں اس کے خفیات کا یہ روایتیں مسلم کی ہیں اور غیر مسلم میں یتقفون بہ تقدیم قاف و بحذف را وارد ہوا ہے اور وہ بھی صحیح ہے معنی اس کے تتبع کے ہیں۔ اور قاضی عیاض نے کہا میں نے بعضوں سے یتقعرون بعین مہملہ بعد القاف سنا ہے یعنی طلب کرتے ہیں قعر علم کو اور ڈھونڈتے ہیں اس کے غوامض اور خفیات کو۔ محاورہ ہے تقعر فی کلامہ جب کسی کے کلام میں غرابت پائی جائے اور ابویعلی موصلی کی روایت میں یتفقھون مروی ہے اور معنی اس کے ظاہر میں۔ قولہ: اور امر مخلوق کا ابتدائی ہے یعنی قبل وقوع وقائع کے، اللہ تعالیٰ کو اس کا علم نہ تھا اور اس کے علم قدیم میں اس کا اندازہ اور مقدار معین نہ ہوا تھا بلکہ بعد وقوع کے اس کا علم بطور ابتداء کے اللہ تعالیٰ کو حاصل ہوتا ہے اور لازم آتی ہے اس قول سے تجہیل اللہ پاک کی قبل وقوع وقائع کے اللہ تعالیٰ عن ذلک علواً کبیراً اور یہ قول ان کے غلاۃ کا اور جو قائل ہے اس کا کافر ہے بلا خلاف ایسا ہی کہا تھا قاضی عیاض نے اور بے شک منکر اس قدر فلاسفہ ہیں۔

قولہ: جواب دیا عبداللہ نے کہ جب تو ان سے ملے آہ اس قول سے ظاہر ہے کہ مراد عبداللہ کی تکفیر تھی ان قدریوں کی جو نفی کرتے ہیں علم قدیم کی اللہ تعالیٰ کے اور شاید مراد اس سے کفرانِ نعمت ہو اور جائز ہے کہ عمل مسلم کو غیر مقبول کہیں باوصف صحت کے جیسے نماز مکان مغصوبہ میں صحیح ہے کہ اس کی قضا واجب نہیں باوجود اس کے غیر مقبول ہے یعنی ثواب نہیں اس کا جماہیر علماء کے نزدیک اور باجماع سلف اس پر مترتب نہیں اجر اور ایسا ہی شافعیہ کے نزدیک ہے اور نفطو یہ نے کہا ہے ذہب کو ذہب کہا ہے لسرعۃ ذھابہ یعنی بسبب جلد چلے جانے اس کے۔قولہ: لا یری علیہ اثر السفر اور بعض روایتوں میں لا نری نون سے مروی ہے۔یعنی نہیں دیکھتے ہم اس پر اثر سفر کا اور دونوں صحیح ہیں۔

قولہ: فرمایا آپ نے احسان یہ ہے کہ عبادت کرے تو اور یہ کلام آپ کا جوامع الکلم سے ہے یعنی تھوڑے لفظوں میں وہ مضمون ارشاد کیا کہ عبادات طویلہ میں ادا نہ ہو سکے اور یہاں پر جاننا چاہیے کہ عبادت تین قسم ہے: اول اس طرح بجالانا کہ وظیفہ تکلیف کا ساقط ہو جائے اور شرعاً اس کا تارک نہ رہے، یعنی بجالانا اس کا باستیفاء شرائط اور ارکان اور مقام، دوسرا مراقبہ کا ہے اور وہ بجالانا عبادت کا ہے اس طور پر کہ یقین ہو اس کو کہ اللہ تعالیٰ مجھے دیکھتا ہے اور ظاہر ہے کہ جب اس امر کا یقین ہوگا تو بندہ کوئی چیز نہ چھوڑے گا خشوع وخضوع وحسن سمت اور اجتماع ظاہری اور باطنی سے کہ بجالائے اس کو اور تیسرا مقام اس سے ارفع ہے کہ وہ مقام مشاہدہ ہے۔اور وہ مقام ہے رسول اللہ ﷺ کا اور تفصیل اس کی یہ ہے کہ بجالائے عبادت بشرائط مذکورہ اور مستغرق ہو اس کے ساتھ بحار مکاشفہ میں گویا کہ وہ دیکھ رہا ہے اللہ تعالیٰ جل جلالہ وجل شانہ کو اور یہ مقام آپ کا ہے کہ فرمایا آپ ﷺ نے "جعلت قرۃ عینی فی الصلوۃ" بسبب حصول استلذاد کے ساتھ طاعت کے اور وصول راحت کے ساتھ عبادت کے اور مسدود ہونے مسالک التفات الی الغیر کے بسبب استیلاء انوار مکاشفہ کے اور یہ ثمرہ ہے امتلاء زوایا قلب کا محبوب ہے، اور اشتغال باطن کا ساتھ اس کے اور نتیجہ اس کا نسیان احوال معلوم ہے اور اضمحلال رسوم اور ہر ایک ان درجات ثلثہ سے احسان ہے مگر مقامِ اول ان میں سے شرط ہے صحت اعمال کی اور مقامین اخریین شرط ہیں کمال کی اور لفظ احسان کا اکثر مستعمل ہوتا ہے مقامین اخریین کے لیے اور کمال ایمان کے واسطے۔

چنانچہ تحقیق اس کی مقدمہ میں گزری اور آخر میں سوال کیا اس کا جبرئیل علیہ السلام نے کہ اہل اس کے قلیل ہیں و قلیل ماھم اللھم اجعلنا من القلیل اور ایک وجہ یہ بھی ہے کہ احسان صفات افعال سے ہے یا شرائط سے اور صفت اور شرط کا درجہ متاخر ہے موصوف سے اور مشروط کے درجہ سے۔قولہ: فرمایا آپ نے جس سے تم پوچھتے ہو اسے کچھ زیادہ علم نہیں آہ اس سے معلوم ہوا کہ مسئول اور مفتی کو ضرور ہے کہ جو چیز اسے معلوم نہ ہو تو لا اعلم و لا ادری کہہ دے اور اس میں شرمائے نہیں۔اور یہ خیال نہ کرے کہ میری کسر شان ہوگی بلکہ اس سے اور اس کا ورع وتقویٰ اور محتاط ہونا لوگوں میں ظاہر ہوگا اسی لیے کہا گیا ہے کہ لا ادری نصف العلم اور یہ سوال جبرئیل علیہ السلام کا اس نظر سے نہ تھا کہ لوگ اس کے وقت کو جان لیں بلکہ اس مقصود کے لیے تھا کہ لوگ اس کا

وقت پوچھنے سے باز رہیں۔ چنانچہ یہ سوال و جواب حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور حضرت جبرئیل علیہ السلام کے درمیان میں ہو چکا تھا مگر فرق اتنا تھا کہ وہاں جبرئیل علیہ السلام مسئول عنہ تھے اور یہاں سائل اور جبرئیل نے بھی وہی جواب دیا تھا جو آنحضرت ﷺ نے ان کو دیا اور اس میں عجیب لطف ہوا کہ لبیب ذکی پر پوشیدہ نہیں۔ قولہ: فما امارتها بعضی روایتوں میں امارات کا لفظ ہے اور بعضی میں اشراط کا امارات جمع ہے امارت کی' امارت باثبات ہاء حذف ہا بمعنی علامت ہے اور اشراط جمع ہے شرط کی وہ بھی بمعنی علامت مگر یہاں امارت سے امارات وسطی قیامت مراد ہیں کہ مقدمہ قیامت اور مقارن اس کے ہیں۔ قولہ: ان تلد الامة ربتها بعضی روایتوں میں ربہا آیا ہے بغیر تاء کے اور رب کے معنی سید اور ربتہ کے معنی سیدہ یعنی جنے گی لونڈی اپنی بی بی کو اور مالکہ کو یا اپنے میاں اور مالک کو۔ چنانچہ بعضی روایتوں میں بعلہا ہے اور بعل سے مراد بھی سید اور مالک ہے اور یہ کنایہ ہے کثرت اولاد سراری سے کہ جب لونڈیوں سے اولاد ہوگی تو ماں ان کی گویا اولاد کی لونڈی ہے اس لیے کہ ملک ہے ان کے باپ کے۔ اور بعضوں نے کہا ہے کہ مراد یہ ہے کہ سلاطین اکثر کنیز زادے ہوں گے کہ ان کی ماں ان کی رعیت ہوگی اور وہ اس کے حاکم اور سید۔ اور بعضوں نے کہا مراد اس سے فساد حال ہے اور کثرتِ بیع امہات اولاد کہ آخر ام ولد بکتے بکتے اپنی اولاد کے ملک میں آ جائے گی اور وہ نہ جانے گا کہ یہ میری ماں ہے تا کہ اس کی تعظیم و تکریم کرے۔ اور بعضوں نے کہا مراد اس سے کثرت عقوق ہے یعنی اولاد ماں سے ایسا معاملہ کرے گی اور کام خدمت لے گی کہ جیسے لونڈیوں سے لیتے ہیں۔ اور نووی نے فرمایا کہ اس حدیث میں دلیل نہیں ہے جو از بیع پر ام ولد کے اور نہ اس کے منع پر، اور لطف یہ ہے کہ دو بڑے کبار علماء نے اس سے استدلال کیا ہے ایک نے جواز پر اور ایک نے منع پر۔ قولہ: اور یہ کہ دیکھے گا تو ننگے پیر برہنہ تن کو الخ۔ مراد اس سے ارتفاع اسافل ہے اور تمول اراذل کہ کمینے لوگ اور خبیث امیر ہوں گے اور رئیس۔ چنانچہ شاعر عرب نے کہا ہے شعر:

إِذَا الْتَحَقَ الْأَسَافِلَ بِالْأَعَالِيْ　　فَقَدْ طَابَتْ مَنَادَمَةُ الْمَنَايَا

اور اس قول میں حضرت کے اخبار ہے انتشار اسلام سے، اور استیلاء اہل اسلام سے کہ وہ غالب ہوں گے ملکوں پر اور قید کریں گے کفار کی عورتوں کو اور کثرت سے ہوگی ان کی اولاد۔ قولہ: سکھلائے گا تم کو دین تمہارا اس سے معلوم ہوا کہ لفظ دین کا شامل ہے اسلام و ایمان و احسان کو، جیسا کہ ہم نے تصریح کی مقدمہ میں اور بعضی روایتوں میں آیا ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا قسم ہے اس پروردگار کی کہ میری جان اس کے ہاتھ میں ہے کہ جبرئیل علیہ السلام جب میرے پاس آئے ہیں میں نے ان کو پہچانا ہے مگر اس بار کہ نہ پہچانا میں نے ان کو مگر جب پیٹھ پھیری انہوں نے۔ (وهذا اخر مااردنا ایراده فی شرح هذا الحديث و التقطنا كله من النووی والقسطلانی)

❀❀❀❀

۵۔ بَابُ: مَا جَاءَ فِي إِضَافَةِ الْفَرَائِضِ إِلَى الْإِيْمَانِ

اس بیان میں کہ فرائض ایمان میں داخل ہیں

(۲۶۱۱) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: قَدِمَ وَفْدُ عَبْدِالْقَيْسِ عَلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالُوْا : إِنَّا هٰذَا الْحَيَّ مِنْ رَبِيْعَةَ وَلَسْنَا نَصِلُ إِلَيْكَ إِلَّا فِي الشَّهْرِ الْحَرَامِ، فَمُرْنَا بِشَيْءٍ نَأْخُذُهُ عَنْكَ وَنَدْعُوْا إِلَيْهِ مَنْ وَرَاءَنَا، فَقَالَ: ((آمُرُكُمْ بِأَرْبَعٍ: اَلْإِيْمَانُ بِاللّٰهِ، ثُمَّ فَسَّرَهَا لَهُمْ: شَهَادَةُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَأَنِّيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ، وَإِقَامُ الصَّلٰوةِ وَإِيْتَاءُ الزَّكٰوةِ، وَأَنْ تُؤَدُّوْا خُمُسَ مَاغَنِمْتُمْ)). (اسنادہ صحیح) ایمان ابی عبید ص ۵۸۔۵۹)

ترجمہ: روایت ہے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہا کہ آئے قاصد عبدالقیس کے رسول اللہ ﷺ کے پاس اور عرض کیا کہ ہمارے آپ کے درمیان یہ قبیلہ ہے ربیعہ کہ اس کے سبب سے ہم ہمیشہ حاضر نہیں ہو سکتے آپ کی خدمت میں مگر حرام کے مہینوں میں یعنی اشہر حج میں کہ عرب ان دنوں کسی کو لوٹتے مارتے نہ تھے، سو آپ حکم کر دیجیے ہم کو ایسی چیز کا کہ ہم اس پر عمل کریں اور ترغیب و تحریض کریں اس کی اور لوگوں کو اپنے سوا، سو فرمایا آپ نے کہ میں تم کو حکم کرتا ہوں چار چیزوں کا: اول ایمان لانا اللہ تعالیٰ پر اور تفسیر کی آپ نے ایمان کی کہ ایمان گواہی دینا ہے اس امر کی کہ کوئی معبود برحق نہیں سوا اللہ کے اور میں رسول ہوں اللہ تعالیٰ کا، اور قائم کرنا نماز کا، اور ادا کرنا زکوٰۃ کا اور یہ کہ دو تم خمس غنیمت سے۔ یعنی آپ ﷺ نے تفسیر ایمان ان عملوں سے کی۔

فائدہ: روایت کیا ہم سے قتیبہ نے انہوں نے حماد بن زید سے انہوں نے ابی حمزہ سے انہوں نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے انہوں نے نبی ﷺ سے مثل اس کی۔ یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور ابو حمزہ ضبعی کا نام نضر بن عمران ہے اور روایت کیا شعبہ نے ابو جمرہ سے بھی اور زیادہ کیے اس میں یہ لفظ ''أَتَدْرُوْنَ مَا الْإِيْمَانُ شَهَادَةُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَأَنِّيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ'' فَذَكَرَ الْحَدِيْثَ۔ یعنی کیا تم جانتے ہو کیا ہے ایمان؟ گواہی دینا کہ کوئی معبود برحق نہیں سوا اللہ کے اور میں رسول ہوں اللہ کا۔ پھر ذکر کیا آخر حدیث تک سنا میں نے قتیبہ سے کہ وہ فرماتے تھے نہیں دیکھا میں نے مثل ان چار فقہاء بزرگ کے کسی کو مالک بن انس اور لیث بن سعد اور عباد بن عباد مہلبی اور عبدالوہاب ثقفی، کہا قتیبہ نے اور راضی تھے ہم اس پر کہ ہر دن لوٹیں ہم عباد بن عباد کے پاس سے دو ہی حدیث سن کر اور عباد بن عباد اولاد سے ہیں مہلب بن ابی صفرہ کی۔

مترجم: غرض مصنف رحمہ اللہ کی اس بات سے یہ ہے کہ اعمال ایمان میں داخل ہیں اور یہی مذہب صحیح ہے۔

چنانچہ بخاری نے تعریف ایمان میں فرمایا ہے: ''الایمان قول و فعل و یزید و ینقص'' اور حاکم کے نزدیک یہ لفظ ہیں الایمان قول وعمل و یزید و ینقص اور ایسا ہی نقل کیا اللالکائی نے ''کتاب السنہ'' میں شافعی اور احمد بن حنبل اور اسحاق

بن راہویہ سے بلکہ قائل ہیں اس کے اصحاب رسول اللہ ﷺ میں سے عمر بن الخطاب اور علی بن ابی طالب اور ابن مسعود اور معاذ بن جبل اور ابوالدرداء اور ابن عباس اور ابن عمر اور عمارہ اور ابو ہریرہ اور حذیفہ اور عائشہ رضی اللہ عنہم اجمعین وغیرہم۔ اور تابعین سے کعب احبار اور عروہ اور طاؤس اور عمر بن عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہم وغیرہم اور روایت کیا اللالکائی نے بسند صحیح بخاری سے کہ فرمایا امام بخاری رحمہ اللہ نے کہ ملاقات کی میں نے ہزار مردوں سے زیادہ علماء امصار اور فقہائے دیار سے پھر ایک کو بھی نہ دیکھا میں نے کہ وہ اختلاف کرتا اس قول میں کہ ایمان قول ہے اور عمل ہے اور زیادہ ہوتا ہے اور کم ہوتا ہے لیکن مالک نے جو توقف کیا ہے اس کے نقصان میں تو فقط اس خیال سے کوئی ان پر موافقت خوارج کی تہمت نہ لگائے، اور یہ نہ سمجھے کہ وہ موافق خوارج ہیں۔ اور استدلال کیا ہے بخاری رحمہ اللہ نے زیادت ایمان پر کتنی ہی آیتوں سے چنانچہ فرمایا اللہ سبحانہ نے سورۂ فتح میں ﴿ لِيَزْدَادُوْا اِيْمَانًا مَعَ اِيْمَانِهِمْ ﴾ اور سورہ کہف میں ﴿ وَزِدْنَاهُمْ هُدًى ﴾ اور سورہ مریم میں ﴿ وَيَزِيْدُ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اهْتَدَوْا هُدًى ﴾ اور سورہ مدثر میں ﴿ وَيَزْدَادَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا اِيْمَانًا ﴾ اور سورۂ برأت میں ﴿ اَيُّكُمْ زَادَتْهُ هٰذِهٖ اِيْمَانًا فَاَمَّا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا فَزَادَتْهُمْ اِيْمَانًا ﴾ اور آل عمران میں ﴿ فَاخْشَوْهُمْ فَزَادَهُمْ اِيْمَانًا ﴾ اور سورۂ احزاب میں ﴿ وَمَا زَادَهُمْ اِلَّا اِيْمَانًا وَّتَسْلِيْمًا ﴾ پھر اگر کوئی معترض ہو اور کہے کہ ایمان تصدیق باللہ کا نام ہے اور تصدیق بالرسول کا اور تصدیق ایک شے واحد کہ متجزی نہیں ہوتی پس اس میں زیادت اور نقصان کیونکر جائز ہوگا۔ جواب دیا جائے گا کہ درصورت یہ کہ قول اور فعل تعریف ایمان میں داخل ہوں پس زیادتی اس کی اظہر من الشمس ہے کہ افعال حسنہ جتنے بڑھتے جائیں گے ایمان بڑھتا جائے گا اور درصورت یہ کہ قول وفعل اس میں داخل نہ ہوں تب بھی کمی بیشی اس کی مشاہدہ میں آتی ہے اس لیے کہ ہر ایک جانتا ہے کہ جو تصدیق اس کے قلب میں ہے وہ کم و بیش ہوتی رہتی ہے اس طرح پر کہ بعض احیان میں یقین اور اخلاص قلب میں زیادہ معلوم ہوتا ہے اور توکل مسبب الاسباب پر زیادہ ہو جاتا ہے اور آخرت گویا سامنے نظر آتی ہے۔ چنانچہ محافل علماء اور صلحاء میں اس کا مشاہدہ کیا جاتا ہے اور بعض اوقات میں بحسب ظہور براہین وسطوح دلائل مزید یقین ہوتا ہے اور بعض احیان میں کم۔

اسی جگہ سے معلوم ہوا کہ ایمان صدیقین کا اقویٰ ہے ایمان غیر سے اور اس مضمون پر حدیث حنظلہ دال ہے کہ وہ کہتے ہیں کہ یارسول اللہ (ﷺ) جب ہم آپ کی خدمت میں ہوتے ہیں گویا آخرت کو دیکھتے ہیں پھر جب اپنے اموال واولاد میں مشغول ہو جاتے ہیں وہ تصدیق نہیں پاتے اور وہ یقین اپنے دلوں میں مشاہدہ نہیں فرماتے۔ اور اسی پر مبنی ہے محققین اشاعرہ کا یہ قول کہ نفس تصدیق کم وبیش نہیں ہوتی مگر ایمان شرعی کم وبیش ہوتا ہے بزیادت وکمی ثمرات اس کی کے کہ وہ اعمال ہیں۔ اور اس تقریر سے حاصل ہوتی ہے توفیق ظواہر نصوص میں جو دال ہیں زیادت پر اور اقاویل سلف میں اور اصل وضع لغوی میں اور اکثر متکلمین کے قول ہیں ہاں البتہ زیادتی قوت اور ضعف کی راہ سے اور اجمال وتفصیل کے راہ سے اور تعدد کی راہ سے باعتبار کثرت افراد مسلمین کے مسلم الطرفین ہے۔ اور پسند کیا اس تقریر کو نووی نے اور منسوب کیا علامہ تفتازانی نے شرح عقائد نسفی

میں اس قول کو طرف بعض محققین کے اور مواقف میں کہا کہ یہی حق ہے۔

اور انکار کیا اکثر متکلمین نے اور حنفیہ نے اور کہا انہوں نے کہ اگر یہ قول قبول نہ کیا جائے تو لازم آتا ہے شک اور کفر یعنی جب تصدیق کم ہو جائے تو منجر ہو طرف شک کے اور وہ کفر ہے اور جواب دیا آیات وغیرہ کا جیسا کہ نقل کیا ہے انہوں نے اپنے امام سے کہ زیادت ایمان کی مخصوص تھی آپ ﷺ کی زبان مبارک کے ساتھ اس لیے کہ ہمیشہ فرائض و احکام وہاں زیادہ ہوتے تھے۔ پھر جو فرض زیادہ ہوتا تھا اس پر وہ لوگ ایمان لاتے تھے پس یہی زیادتی ایمان تھی اور بعد آپ کے یہ ممکن نہیں حاصل اس کا یہ ہے کہ زیادتی ایمان بزیادتی مایجب به الایمان تھی اور یہ اس زمانے کے سوا متصور نہیں مگر اس میں نظر ہے اس لیے کہ اطلاع تفاصیل فرائض پر ممکن ہے۔ غیر زبان مبارک میں اور ایمان واجب ہے اجمالاً اس چیز میں کہ جو معلوم ہے اجمالاً اور واجب ہے تفصیلاً اس چیز میں کہ جو معلوم ہے تفصیلاً اور یہ امر پوشیدہ نہیں کہ تفصیل زیادہ ہے اجمالی سے پس ممکن ہوئی زیادتی ایمان کی بعد زمانہ مبارک کے بھی مثلاً ایک شخص اُمی ایمان لایا اجمالاً اور بعد اس کے تحصیل علم میں مشغول ہوا اور وہ اجمال روز بروز تفصیل سے منشرح ہوتا رہا اور ایمان تفصیلی حاصل ہوتا رہا۔ پس یہ زیادتی ہے اصل ایمان کی اور انکار اس کا انکار بدیہی ہے۔ (قسطلانی مع شے زائد)

❀❀❀❀

٦۔ بَابُ: فِي إِسْتِكْمَالِ الْإِيْمَانِ وَالزِّيَادَةِ وَالنُّقْصَانِ

ایمان کے مکمل ہونے اور اس میں کمی اور زیادتی ہونے کے بیان میں

(٢٦١٢) عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((إِنَّ مِنْ أَكْمَلِ الْمُؤْمِنِينَ إِيْمَانًا أَحْسَنُهُمْ خُلُقًا وَأَلْطَفُهُمْ بِأَهْلِهِ)).

ترجمہ: روایت ہے ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کامل تر مؤمنین میں ایمان کی رو سے اچھے خلق والا ہے اور اپنے اہل سے نرمی کرنے والا۔ (اسنادہ ضعیف) سلسلة الاحاديث الصحيحة تحت الحديث (٢٨٤)

فائدہ: اس باب میں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ اور مالک رحمہ اللہ سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث حسن ہے اور نہیں جانتے ہم کہ ابو قلابہ کو سماع ہو ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے اور روایت کی ہے ابو قلابہ نے عبداللہ بن یزید سے جو کہ رضیع ہیں عائشہ رضی اللہ عنہا کے۔ وہ روایت کرتے ہیں عائشہ رضی اللہ عنہا سے اس روایت کے سوا اور روایتیں۔ اور ابو قلابہ کا نام عبداللہ بن زید جرمی ہے۔ روایت کی ہم سے ابن ابی عمر نے انہوں نے سفیان سے کہا سفیان نے کہ ذکر کیا ایوب سختیانی نے ابو قلابہ کا اور کہا واللہ وہ فقہائے ذوی الالباب سے تھے۔

مترجم: یہ حدیث دال ہے کمال ایمان پر، اور جس میں کمال ہوتا ہے اس میں نقصان بھی راہ پاتا ہے اور یہی مقصود ہے مولف رحمہ اللہ کا۔

(۲۶۱۳) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ: أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ خَطَبَ النَّاسَ فَوَعَظَهُمْ ثُمَّ قَالَ: ((**يَامَعْشَرَ النِّسَاءِ تَصَدَّقْنَ فَإِنَّكُنَّ أَكْثَرُ أَهْلِ النَّارِ**))، فَقَالَتِ امْرَأَةٌ مِنْهُنَّ: وَلِمَ ذَاكَ يَارَسُولَ اللّٰهِ؟ قَالَ: ((**لِكَثْرَةِ لَعْنِكُنَّ**))، يَعْنِي وَكُفْرِ كُنَّ الْعَشِيرَ قَالَ: ((**وَمَا رَأَيْتُ مِنْ نَاقِصَاتِ عَقْلٍ وَدِينٍ أَغْلَبَ لِذَوِي الْأَلْبَابِ وَذَوِي الرَّأْيِ مِنْكُنَّ**)). قَالَتِ امْرَأَةٌ مِنْهُنَّ: وَمَا نُقْصَانُ عَقْلِهَا وَدِينِهَا؟ قَالَ: ((**شَهَادَةُ امْرَأَتَيْنِ مِنْكُنَّ بِشَهَادَةِ رَجُلٍ، وَنُقْصَانُ دِينِكُنَّ الْحَيْضَةُ فَتَمْكُثُ إِحْدَاكُنَّ الثَّلَاثَ وَالْأَرْبَعَ لَا تُصَلِّي**)).

(اسناده صحيح) الارواء: ۱/۲۰۵) الظلال (۹۵۶).

ترجمہ: روایت ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ رسول اللہ ﷺ نے خطبہ پڑھا لوگوں پر اور نصیحت کی ان کو پھر فرمایا اے گروہ عورتوں کے! صدقہ دو کہ تم اکثر اہل نار ہو۔ عرض کی ایک عورت نے ان میں سے اور کیوں ہے یہ یارسول اللہ' فرمایا بسبب کثرت لعن تمہارے کے یعنی اور ناشکری کرتی ہو تم شوہر کی۔ اور فرمایا میں نے نہ دیکھا کسی ناقص عقل ناقص دین والی کو کہ غالب ہو جاتی ہو عقلمندوں پر اور ہوشیار لوگوں پر تم سے زیادہ۔ پھر عرض کی ایک عورت نے ان میں سے کہ کیا ہے نقصان عورتوں کی عقل کا۔ فرمایا: دو عورتوں کی گواہی ایک مرد کی گواہی کے برابر ہے یعنی یہ نقصان اس کی عقل کا اور نقصان ان کے دین کا حیض ہے ایک جب حائضہ ہوتی ہے رک جاتی ہے ایک تم میں کی تین یا چار دن کہ نماز نہیں پڑھتی۔

فائدہ: اس باب میں ابو سعید اور ابن عمر رضی اللہ عنہم سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

❀❀❀❀

(۲۶۱۴) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((**أَلْإِيمَانُ بِضْعٌ وَسَبْعُونَ بَابًا فَأَدْنَاهَا إِمَاطَةُ الْأَذٰى عَنِ الطَّرِيقِ، وَأَرْفَعُهَا قَوْلُ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ**)).

(اسناده صحيح) سلسلة الاحاديث الصحيحة (۱۳۶۹ ـ تخريج الايمان: ۲۱/۶۷)

ترجمہ: روایت ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہا انہوں نے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کہ ایمان کے ستر پر کئی باب ہیں سو ادنیٰ باب دور کرنا اذیٰ کا ہے راہ سے اور اعلیٰ باب قول لا الہ الا اللہ۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور ایسی ہی روایت کی سہیل بن ابو صالح نے انہوں نے عبداللہ بن دینار سے انہوں نے ابو صالح سے انہوں نے ابو ہریرہؓ سے۔ اور روایت کی عمارہ بن غزیہ نے یہ حدیث ابو صالح سے انہوں نے ابو ہریرہؓ سے انہوں نے نبی ﷺ سے کہ فرمایا آپ نے: ایمان کے چونسٹھ باب ہیں۔ روایت کی ہم سے یہ حدیث قتیبہ نے انہوں نے بکر بن مضر سے انہوں نے عمارہ سے جو بیٹے ہیں غزیہ کے انہوں نے ابو صالح سے انہوں نے ابو ہریرہؓ سے انہوں نے نبی ﷺ سے۔

مترجم: اس حدیث سے مؤلف رحمہ اللہ نے استدلال کیا کہ ایمان ذی اجزاء شے ہے اور جو ذی اجزاء ہو اس میں باجتماع اجزاء

تکمیل اور بہ تنقیص اجزاء نقص راہ پاتا ہے پس ایمان کی زیادتی وکمی بیشی ثابت ہوئی۔ وذلك المقصود۔ قولہ: بضع وسبعون آہ بضع بکسر موحدہ وقد تفتح۔ فرانے کہا ہے کہ خاص ہے ساتھ عشرات کے تسعین تک' سو نہ کہا جائے گا بضع ومأته اور نہ بضع والف۔ اور قاموس میں ہے کہ بضع ما بین ثلاث وتسع یا خمس یک یا واحد سے چار سے نو تک یا مراد اس سے سات ہیں اور جب متجاوز ہوا عشر سے گیا بضع سو نہیں کہا جاتا بضع وعشرون اور دوسرا قول یہ ہے کہ کہا جاتا ہے مگر مذکر میں بہا اور مؤنث میں بے ہا کے' سو کہے گا تو بضعة وعشرون رجلاً وبضع وعشرون امرأة اور اس کا عکس نہیں ہوتا (قسطلانی) اور مسلم میں سہیل بن ابوصالح نے عبداللہ بن دینار سے بضع وسبعون اور بضع وستون بر سبیل شک روایت کیا ہے۔

اور اصحاب سنن ثلثہ نے ان کے طریق سے بضع وسبعون بغیر شک کے روایت کیا ہے۔ اور بیہقی نے روایت بخاری کو ترجیح دی ہے اس لیے کہ سلیمان نے بغیر شک کے بضع وستون روایت کیا ہے اور ترجیح اس طرح بھی ہے کہ وہ متقین ہے اور ماعدا اس کا بضع وسبعون مشکوک ہے۔ اور بیہقی کی ایک کتاب ہے شعب الایمان کہ اس میں ایمان کے شعبوں کا بیان ہے اور وہ نہج پر منہاج کے تالیف ہوئی ہے اور منہاج ایک عمدہ کتاب ہے ابوعبداللہ حلیمی کی کہ وہ امام ہیں شافعیوں کے۔ قاضی عیاض نے کہا ہے کہ بضع اور بضعة بفتح با اور بکسر با دونوں ہے عدد میں بخلاف بضعة اللحم کے کہ وہ بالفتح ہے لاغیر۔ امام حافظ ابوحاتم بن حبان سے مروی ہے کہ انہوں نے کہا تتبع کیا میں نے طاعات کا تو وہ بہت ہوجاتے تھے پھر رجوع کی میں نے سنن کی طرف اور گنا ان طاعتوں کو کہ آپ ﷺ نے جنہیں ایمان سے شمار کیا ہے تو وہ گھٹ جاتی تھیں بضع وسبعین سے' پھر ڈھونڈھا میں نے قرآن سے اور قرأت کی اس کی تدبر سے اور گنا ان طاعتوں کو کہ فرمایا اللہ تعالیٰ نے ان کو ایمان سے تو وہ گھٹ جاتی تھیں بضع وسبعین سے پس ملا میں نے ستر (۷۰) پر سے ان چیزوں کو کہ گنا ان کو آپ نے ایمان سے ساتھ طاعت قرآن کے اور گرایا مکرر ان کو پس وہ ستر پر گئے نہ بڑھے اس سے نہ گھٹے، سو یقین کرلیا میں نے کہ یہی مراد ہے رسول اللہ ﷺ کے اور ذکر کیا ابوحاتم نے ان سب کو کتاب وصف الایمان میں۔ (نووی)

❁❁❁❁

۷۔ بَابُ : مَا جَاءَ: ((أَنَّ الْحَيَاءُ مِنَ الْإِيْمَانِ))

اس بیان میں کہ حیا ایمان سے ہے

(۲۶۱۵) عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ: أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ مَرَّ بِرَجُلٍ وَهُوَ يَعِظُ أَخَاهُ فِي الْحَيَاءِ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : ((أَلْحَيَاءُ مِنَ الْإِيْمَانِ)). (اسناده صحيح) الروض النضير (۵۱۳ و ۷۴۳)

ترجمہ: روایت ہے سالم سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے کہ رسول اللہ ﷺ گزرے ایک مرد پر اور وہ منع کر رہا تھا

اپنے بھائی کو حیا سے، سو فرمایا رسول اللہ ﷺ نے: کہ حیا تو ایمان میں داخل ہے۔ یعنی منع کرنا اس سے بے محل ہے۔

فائدہ : کہا احمد بن منیع نے اپنی حدیث میں کہ نبی ﷺ نے سنا ایک مرد کو کہ وہ منع کر رہا تھا اپنے بھائی کو حیا سے الحدیث۔ یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور اس میں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے۔

مترجم: مؤلف رحمہ اللہ نے استدلال کیا اس حدیث سے اس پر کہ اعمال داخل ایمان ہیں۔ چنانچہ حیا کہ ایک عمل ہے اس کو آپ ﷺ نے ایمان سے فرمایا پس اور افعال بھی اسی طرح اس میں داخل ہوئے ورنہ ترجیح بلا مرجح لازم آئے گی۔

❀❀❀❀

٨۔ بَابُ : مَا جَاءَ فِيُ حُرُمَةِ الصَّلَاةِ

نماز کی عظمت کے بیان میں

(٢٦١٦) عَنُ مُعَاذِ بُنِ جَبَلٍ قَالَ: كُنْتُ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فِيُ سَفَرٍ فَأَصُبَحُتُ يَوُمًا قَرِيبًا مِّنُهُ وَنَحُنُ نَسِيرُ فَقُلْتُ: يَارَسُولَ اللّٰهِ ﷺ أَخْبِرُنِي بِعَمَلٍ يُدُخِلُنِي الْجَنَّةَ وَيُبَاعِدُنِي عَنِ النَّارِ، قَالَ : **((لَقَدُ سَأَلْتَنِي عَنُ عَظِيمٍ وَإِنَّهُ لَيَسِيرٌ عَلَى مَنُ يَسَّرَهُ اللّٰهُ عَلَيُهِ: تَعْبُدُ اللّٰهَ وَلَا تُشُرِكُ بِهِ شَيْئًا، وَتُقِيمُ الصَّلٰوةَ، وَتُؤْتِي الزَّكٰوةَ وَتَصُومُ رَمَضَانَ وَتَحُجُّ الْبَيْتَ))**، ثُمَّ قَالَ: **((أَلَا أَدُلُّكَ عَلَى أَبُوَابِ الْخَيْرِ: الصَّوُمُ جُنَّةٌ، وَالصَّدَقَةُ تُطُفِئُ الْخَطِيئَةَ كَمَا يُطُفِئُ الْمَاءُ النَّارَ، وَصَلٰوةُ الرَّجُلِ مِنُ جَوُفِ اللَّيُلِ))**. قَالَ: ثُمَّ تَلَا ﴿ **تَتَجَافٰى جُنُوبُهُمْ عَنِ الْمَضَاجِعِ يَدْعُونَ رَبَّهُمْ** ﴾ حَتّٰى بَلَغَ ﴿ **يَعْمَلُونَ** ﴾ ثُمَّ قَالَ **((أَلَا أُخْبِرُكَ بِرَأْسِ الْأَمْرِ كُلِّهِ وَعَمُودِهِ وَذِرُوَةِ سَنَامِهِ))**، قُلْتُ: بَلٰى يَا رَسُولَ اللّٰهِ! قَالَ: **((رَأسُ الْأَمْرِ الْإِسْلَامُ، وَ عَمُودُهُ الصَّلَاةُ، وَ ذِرُوَةُ سَنَامِهِ الْجِهَادُ))** ثُمَّ قَالَ **((أَلَا أُخْبِرُكَ بِمَلَاكِ ذٰلِكَ كُلِّهِ))**. قُلْتُ بَلٰى يَا رَسُولَ اللّٰهِ! قَالَ: **((فَأَخَذَ بِلِسَانِهِ))** قَالَ **((كُفَّ عَلَيْكَ هٰذَا))** فَقُلْتُ: يَانَبِيَّ اللّٰهِ! وَإِنَّا لَمُؤَاخَذُونَ بِمَا نَتَكَلَّمُ بِهِ فَقَالَ: **((ثَكِلَتْكَ أُمُّكَ يَا مُعَاذُ! وَهَلْ يَكُبُّ النَّاسَ فِي النَّارِ عَلٰى وُجُوهِهِمُ أَوُعَلٰى مَنَاخِرِهِمُ، إِلَّا حَصَائِدُ أَلْسِنَتِهِمُ))**.

(اسناده صحيح) ارواء الغليل (٤١٣) التعليق الرغيب (٤/٥-٦) تخريج الايمان لابن ابی شيبة (٣/١-٢)

ترجمہ: روایت ہے معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے کہا انہوں نے کہ تھا میں نبی ﷺ کے ساتھ ایک سفر میں، سو صبح کو ایک دن میں قریب تھا آپ ﷺ کے اور ہم سب لوگ چلے جاتے تھے، سو میں نے عرض کی یا رسول اللہ! خبر دیجیے مجھے ایسے عمل کی کہ داخل کرے مجھے وہ جنت میں اور دور کر دے مجھے دوزخ سے، فرمایا آپ نے تم نے بڑی بات پوچھی اور وہ آسان ہے جس پر

اللہ آسان کر دے: عبادت کرے تو اللہ کی، اور شریک نہ کرے اس کا کسی کو اور قائم کرے تو نماز، اور ادا کرے تو زکوٰۃ کو اور روزے رکھے تو رمضان کے، اور حج کرے تو بیت اللہ کا، پھر فرمایا آپ نے کیا خبر نہ دوں میں تجھ کو خیر کے دروازوں کی؟ روزہ سپر ہے، صدقہ بجھاتا ہے گناہوں کو جیسا کہ پانی بجھاتا ہے آگ کو، اور نماز مرد کی رات کے بیچ میں یعنی یہ بھی اور خیر ہے۔ پھر پڑھی آپؐ نے یہ آیت ﴿ تَتَجَافٰى ﴾ سے ﴿ يَعْمَلُوْنَ ﴾ تک۔ پھر فرمایا کیا نہ خبر دوں میں تجھ کو راس الامر کی اور اس کی عمود اور ذروہ سنام کی؟ عرض کی میں نے کیوں نہیں اے اللہ کے رسول فرمایا آپ نے: راس الامر تو اسلام ہے اور عمود اس کا نماز اور ذروہ سنام اس کا جہاد ہے۔ پھر فرمایا آپ نے: کیا خبر نہ دوں میں ان سب کی جڑ کی؟ کہا میں نے کیوں نہیں اے اللہ کے رسول، کہا راوی نے: سو پکڑی رسول اللہ ﷺ نے زبان اور فرمایا روک رکھ اس کو اپنے اوپر سو عرض کی میں نے اے اللہ کے نبی کیا ہم پکڑے جائیں گے اپنی باتوں پر بھی جو کرتے ہیں؟ فرمایا آپ ﷺ نے: روئے تجھ پر تیری ماں اے معاذ کیا اور کوئی چیز گراتی ہے لوگوں کو دوزخ میں ان کے مونہوں کے بل یا ان کے نتھنوں کے بل سوا حصائد لسان ان کے کے۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

مترجم: قولہ: خیر کے دروازوں کی کہ خیر اس راہ سے داخل ہو اور اپنے بجالانے والے کو موفق بخیر کرے یا اس کے فاعل ان کے افعال کی برکت سے ارباب خیر میں داخل ہو۔ قولہ: روزہ سپر ہے۔ یعنی روزہ رکھنے سے آدمی گناہ سے بچتا ہے اس لیے کہ اکثر گناہ بنی آدم کے شہوت اور غضب سے ہوتے ہیں اور روزے سے دونوں کا زور گھٹ جاتا ہے۔ پس گویا وہ سپر ہے دنیا میں آفات شہوت وغضب سے اور آخرت میں عذاب رب سے۔ قولہ: پھر پڑھی آپ ﷺ نے یہ آیت ﴿ تَتَجَافٰى ﴾ سے ﴿ يَعْمَلُوْنَ ﴾ تک پوری آیت یہ ہے ﴿ تَتَجَافٰى جُنُوْبُهُمْ عَنِ الْمَضَاجِعِ يَدْعُوْنَ رَبَّهُمْ خَوْفًا وَّطَمَعًا وَّمِمَّا رَزَقْنٰهُمْ يُنْفِقُوْنَ فَلَا تَعْلَمُ نَفْسٌ مَّا اُخْفِيَ لَهُمْ مِّنْ قُرَّةِ اَعْيُنٍ جَزَآءً بِمَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴾ یعنی الگ رہتی ہیں ان کی کروٹیں اپنے سونے کی جگہ سے پکارتے ہیں اپنے رب کو ڈر سے اور لالچ سے اور ہمارا دیا ہوا کچھ خرچ کرتے ہیں۔

فائدہ: اللہ تعالیٰ سے لالچ برا نہیں نہ اس سے ڈر اور اس واسطے بندگی کرے تو قبول ہے ڈر اور لالچ دنیا کا ہو یا آخرت کا اگر کسی اور کے خوف ورجا سے بندگی کرے تو ریا ہے کچھ قبول نہیں (موضح القرآن) سو کسی جی کو معلوم نہیں جو چھپا دھرا ہے ان کے واسطے ٹھنڈک سے آنکھوں کے بدلا اس کا جو کرتے تھے۔

اور مفسرین کا اختلاف ہے کہ مراد اس آیت سے کیا ہے۔ چنانچہ انس رضی اللہ عنہ نے کہا کہ یہ آیت ہمارے درمیان معشر انصار میں اتری ہے کہ ہم مغرب پڑھ کر مسجد میں حاضر رہتے تھے گھر نہ جاتے تھے یہاں تک کہ عشاء پڑھ لیتے تھے آپ ﷺ کے ساتھ۔ اور انس رضی اللہ عنہ سے یہ بھی ہے کہ یہ ان صحابہؓ کے حق میں نازل ہوئی ہے جو مغرب سے عشا تک نماز پڑھتے رہتے

تھے۔ اور یہی قول ہے ابوحازم اور محمد بن منکدر کا کہ ان دونوں نے کہا ہے کہ مراد اس سے صلوٰۃ اوّابین ہے۔ اور ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ ملائکہ گھیر لیتے ہیں ان کو جو نماز پڑھتے رہتے ہیں مغرب اور عشاء کے درمیان، اور وہ صلوٰۃ اوابین ہے۔ عطاء نے کہا یہ لوگ ہیں کہ نہیں سوتے جب تک عشاء نہیں پڑھ لیتے۔ ابو درداء اور ابو ذر اور عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہم نے کہا ہے کہ یہ وہ لوگ ہیں کہ جو عشاء اور صبح کی نماز با جماعت ادا کرتے ہیں چنانچہ مروی ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ جس نے عشاء کی نماز با جماعت پڑھی گویا نصف شب جاگا۔ اور جس نے صبح کی نماز با جماعت ادا کی گویا ساری رات عبادت میں جاگا مگر ان سب قولوں میں مشہور وہی قول ہے جس پر حدیث باب دال ہے۔ اور وہی قول ہے حسنؒ اور مجاہدؒ اور مالکؒ اور اوزاعیؒ کا اور ایک جماعت مفسرین کا۔ اس کے بعد بغوی نے ذکر کیا حدیث باب کو، اور پھر کہا روایت ہے ابوامامہ باہلی سے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: لازم پکڑو تم قیام لیل کو کہ وہ داب ہے اگلے صالحوں کا اور موجب قربت ہے تمہارے رب کی طرف اور مکفّر ہے سیئات کا اور روکنے والا ہے گناہ سے۔

اور کہا روایت ہے ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے: تعجب کیا ہمارے رب نے دو مردوں پر، ایک وہ مرد کہ اٹھا اپنے بچھونے اور لحاف سے اپنے محبوب واہل کے درمیان سے نماز کی طرف، سو فرماتا ہے اللہ تعالیٰ دیکھو میرے بندے کی طرف کہ اٹھا اپنے بچھونے اور بستر سے اپنے محبوب اور اہل کے درمیان سے طرف نماز کی برابر رغبت طرف اس چیز کی جو میرے پاس ہے یعنی جنت اور دیدارِ الٰہی سے اور خوف سے اس چیز کے کہ نزدیک میرے ہے یعنی دوزخ اور عذاب حشر وغیرہ سے۔ دوسرے وہ مرد کہ لڑا اللہ کی راہ میں اور شکست کھا گئے رفیق اس کے، سو جانا اس نے اور خیال کیا جو عذاب ہے بھاگ جانے میں اور ثواب ہے لوٹ جانے میں، سو لوٹا اور لڑا کافروں سے یہاں تک کہ بہا دیا گیا خون اس کا سو فرماتا ہے اللہ تعالیٰ اپنے فرشتوں سے کہ دیکھو میرے بندے کو لوٹا رغبت کر کے اس کی طرف جو میرے پاس ہے۔ یعنی ثواب شہادت سے، اور خوف کر کے اس چیز سے کہ جو میرے پاس ہے عذاب سے یہاں تک کہ بہا دیا گیا خون اس کا۔ اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ فرمایا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے: افضل صیام بعد رمضان کے شہر اللہ المحرم ہے، اور افضل صلوٰۃ بعد فریضہ کی صلوٰۃ اللیل ہے۔ (بغوی)

❀❀❀❀

(۲۶۱۷) عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ: ((إِذَا رَأَيْتُمُ الرَّجُلَ يَتَعَاهَدُ الْمَسْجِدَ فَاشْهَدُوْا لَهُ بِالْإِيْمَانِ)) فَإِنَّ اللّٰهَ يَقُوْلُ ﴿ إِنَّمَا يَعْمُرُ مَسَاجِدَ اللّٰهِ مَنْ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَأَقَامَ الصَّلٰوةَ وَاٰتَى الزَّكٰوةَ ﴾ الاية. (اسناده ضعیف) تخريج مشكاة المصابيح (۷۲۳) سلسلة الاحاديث الضعيفة تحت الحديث (۱۶۸۲) التعليق الرغيب (۱/۱۳۱-۱۳۲) (اس میں دراج راوی بکثرت منکر حدیثیں بیان کرتا ہے)

ترجمہ: روایت ہے ابوسعید رضی اللہ عنہ سے کہ کہا انہوں نے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے: جب دیکھو تم کسی مرد کو کہ خدمت کرتا ہے مسجد کی حاضر باشی اور صفائی اور جاروب کشی وغیرہ سے تو گواہی دو اس کے لیے ایمان کی، اس لیے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے

کہ بے شک آباد کرتے ہیں اللہ تعالیٰ کی مسجدوں کو وہ لوگ جو ایمان لائے اللہ پر اور پچھلے دن پر اور قائم کی جنہوں نے نماز اور دی زکوٰۃ۔

فائدہ : یہ حدیث حسن ہے غریب ہے۔

مترجم: آیت مبارک ﴿ إِنَّمَا يَعْمُرُ مَسَاجِدَاللّٰهِ مَنْ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَأَقَامَ الصَّلٰوةَ وَاٰتَى الزَّكٰوةَ وَلَمْ يَخْشَ إِلَّا اللّٰهَ فَعَسٰى أُولٰٓئِكَ أَنْ يَّكُوْنُوْا مِنَ الْمُهْتَدِيْنَ ﴾ سورۂ براءت میں ہے یعنی آباد نہیں کرتے ہیں اللہ کی مسجدوں کو مگر جو ایمان لائے اللہ پر اور پچھلے دن پر اور قائم رکھی نماز اور ادا کی زکوٰۃ اور نہ ڈرے سوا اللہ تعالیٰ کے کسی سے، سو یقین ہے کہ وہ ہوئیں ہدایت پائے ہوؤں سے انتہی بغوی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ عَسٰی اللہ تعالیٰ کی جانب سے یقینی ہے پس وہ لوگ مہتدین میں سے ہیں یقیناً اور متمسک ہیں طاعت الٰہی کے ساتھ حتماً کہ آخر کار اس کا جنت ہے۔ پھر اس کے بعد حدیث باب نقل فرمائی پھر فرمایا روایت ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو صبح کو چلا مسجد کو یا شام کو، تیار کرے گا اللہ تعالیٰ مہمانی اس کی جنت سے صبح اور شام اور محمود بن لبید سے روایت ہے کہ ارادہ کیا حضرت عثمان ؓ نے مسجد بنانے کا اور لوگوں نے مکروہ جانا اس کو، اور دوست جانا اس کو اپنی حالت پر چھوڑ دیں اور مراد اس سے ظاہراً مسجد نبوی ہے۔ سو فرمایا انہوں نے کہ سنا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے کہ جو بنائے اللہ تعالیٰ کے لیے ایک مسجد بناتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے لیے ایک گھر اسی نقشے کا جنت میں۔ انتہیٰ ما قال سیدنا وشیخنا البغوی رحمۃ اللہ علیہ۔

❀❀❀❀

۹۔ بَابُ: مَا جَاءَ فِيْ تَرْكِ الصَّلٰوةِ

نماز کو ترک کر دینے کی وعید کے بیان میں

(۲۶۱۸) **عَنْ جَابِرٍ**: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ : ((**بَيْنَ الْكُفْرِ وَالْإِيْمَانِ تَرْكُ الصَّلٰوةِ**)). (اسنادہ صحیح) الروض النضیر (۲۲۴،۲۲۵) التعلیق الرغیب (۱/۱۹۴) تخریج (۱۴/۴۴۔۴۵)

ترجمہ: روایت ہے جابر رضی اللہ عنہ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کفر اور ایمان میں ترکِ صلوٰۃ کا فرق ہے۔ یعنی ادا کرنا اس کا ایمان ہے اور ترک اس کا قریب الکفر۔

❀❀❀❀

(۲۶۱۹) **عَنِ الْأَعْمَشِ** بِهٰذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهٗ قَالَ: ((**بَيْنَ الْعَبْدِ وَبَيْنَ الشِّرْكِ أَوِلْكُفْرِ تَرْكُ الصَّلٰوةِ**)).

(صحیح، بما قبلہ)

ترجمہ: اور باسناد حدیث اول مروی ہے اعمش سے کہ فرمایا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے بندہ کے کفر یا شرک کے درمیان ترکِ صلوٰۃ کا فرق ہے۔

فائدہ : یہ حدیث حسن ہے اور ابوسفیان کا نام طلحہ بن نافع ہے۔

(۲۶۲۰) عَنْ جَابِرٍ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : ((بَيْنَ الْعَبْدِ وَبَيْنَ الْكُفْرِ تَرْكُ الصَّلٰوةِ)). (صحيح بما قبله)

ترجمہ: روایت ہے جابر رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے: بندہ کے کفر یا شرک کے درمیان ترکِ صلٰوۃ کا فرق ہے۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور ابوالزبیر کا نام محمد بن مسلم بن تدرس ہے۔

❀❀❀❀

(۲۶۲۱) عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ بُرَيْدَةَ، عَنْ أَبِيْهِ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : ((الْعَهْدُ الَّذِیْ بَيْنَنَا وَبَيْنَهُمُ الصَّلٰوةُ فَمَنْ تَرَكَهَا فَقَدْ كَفَرَ)). (اسناده صحيح) تخريج مشكاة المصابيح (۵۷۴) التعليق الرغيب (۱/۱۹۴) تقدالتاج (۷۱) تخريج الايمان (۱۴/۴۶)

ترجمہ: روایت ہے عبداللہ بن بریدہ سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے، انہوں نے کہا کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے وہ عہد کہ ہمارے اور کافروں[1] کے درمیان میں ہے نماز ہے، پھر جس نے اسے چھوڑ دیا وہ کافر ہو گیا۔

فائدہ: اس باب میں انس اور ابن عباس رضی اللہ عنہم سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے۔

❀❀❀❀

(۲۶۲۲) عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ شَقِيْقٍ الْعُقَيْلِيِّ قَالَ كَانَ أَصْحَابُ مُحَمَّدٍ ﷺ لَايَرَوْنَ شَيْئًا مِنَ الْأَعْمَالِ تَرْكُهُ كُفْرٌ غَيْرَ الصَّلٰوةِ. (اسناده صحيح) صحيح الترغيب : ۱/۲۲۷ رقم : ۵۶۴).

ترجمہ: روایت ہے عبداللہ بن شقیق عقیلی سے کہ اصحاب رسول اللہ ﷺ کے کسی چیز کے ترک کو اعمال میں سے کفر نہ جانتے تھے سوا نماز کے۔

❀❀❀❀

۱۰۔ بَابُ: حديث ((ذاق طعم الايمان)) و حديث ((ثلاث من كن فيه وجد بهن طعم الايمان))

حدیث ''ایمان کا مزا چکھا'' اور حدیث ''تین چیزیں جس میں ہو گی وہ ان کی وجہ سے ایمان کا مزہ پالے گا''

(۲۶۲۳) عَنِ الْعَبَّاسِ بْنِ عَبْدِالْمُطَّلِبِ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ : ((ذَاقَ طَعْمَ الْإِيْمَانِ مَنْ رَضِيَ بِاللّٰهِ رَبًّا وَبِالْإِسْلَامِ دِيْنًا وَبِمُحَمَّدٍ نَبِيًّا)). (صحيح)

ترجمہ: روایت ہے عباس بن عبدالمطلب سے کہ انہوں نے سنا رسول اللہ ﷺ سے کہ فرماتے تھے: چکھا مزا ایمان کا اس شخص نے کہ راضی ہوا اللہ کو رب ٹھہرا کر اور اسلام کو دین قرار دے کر اور محمد ﷺ کو نبی جان کر۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

❀❀❀❀

(٢٦٢٤) عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ: أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ : ((ثَلٰثٌ مَنْ كُنَّ فِيْهِ وَجَدَ بِهِنَّ طَعْمَ الْإِيْمَانِ: مَنْ كَانَ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهُ أَحَبَّ إِلَيْهِ مِمَّا سِوَاهُمَا وَأَنْ يُحِبَّ الْمَرْأَ لَا يُحِبُّهُ إِلَّا لِلّٰهِ وَأَنْ يَكْرَهَ أَنْ يَعُوْدَ فِي الْكُفْرِ بَعْدَ إِذْ أَنْقَذَهُ اللّٰهُ مِنْهُ، كَمَا يَكْرَهُ أَنْ يُقْذَفَ فِي النَّارِ)).

(صحيح) تخريج فقه السيرة (٢١١) الروض النضير (٥٢)

ترجمہ: روایت ہے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تین چیزیں جس میں ہوں گی پائے گا وہ ان کے سبب سے مزہ ایمان کا ایک یہ کہ اللہ و رسول دوست ہوں اس کی طرف ماسوا ان کے سے، اور دوسرے یہ کہ جسے دوست رکھے نہ دوست رکھے مگر اللہ کے واسطے، اور تیسرے یہ کہ مکروہ جانے کفر میں گرنے کو بعد اس کے نکالا اس کو اور بچایا اس کو اللہ نے جیسا کہ مکروہ جانتا ہے آگ میں گرنے کو۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔ اور روایت کیا اس کو قتادہ نے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے انہوں نے نبی ﷺ سے۔

مترجم: یہ دونوں حدیثیں اصول ایمان سے ہیں اور مذکور ہے ان میں کمال ایمان کا اور مراد طعم ایمان سے حلاوت اور شرینی ہے ایمان کی یعنی متلذذ ہونا طاعات سے اور لذت روحانی پانا مناجات سے اور راضی ہونا تحمل مشاق پر اللہ کی رضامندی اور خوشنودی میں ایثار کرنا رضائے الٰہی کا عرض دنیا پر اور مراد محبت اللہ اور رسول سے اطاعت اور فرمانبرداری ان کی ہے اور ترک کرنا مخالفت کا اور علامات اس محبت کی مکروہ جاننا افعال کفر کا، اور حب فی اللہ اور بغض فی اللہ، اور راضی رہنا اس کی تقدیر پر اگرچہ ناگوار ہوں نفس شقی پر اور پسند و اختیار کرنا سنت رسول کو بدعات جہول پر، اور نصرت دین اسلام کی قول و فعل و مال سے اور ذب عن الشریعۃ المقدسہ، اور علامات سے اس محبت کے ہے تخلق باخلاق رسول ﷺ جود و ایثار و حلم و صبر و تواضع و شکر وغیر ذلک میں۔

❀❀❀❀

١١۔ بَابُ: لَا يَزْنِي الزَّانِيْ وَهُوَ مُؤْمِنٌ

زانی کو مومن نہ کہنے کے بیان میں

(٢٦٢٥) عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : ((لَا يَزْنِي الزَّانِيْ وَهُوَ مُؤْمِنٌ، وَلَا يَسْرِقُ السَّارِقُ

وَهُوَ مُؤْمِنٌ وَلٰكِنَّ التَّوْبَةَ مَعْرُوضَةٌ)). (اسنادہ صحیح)

ترجمہ: روایت ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے: زنا کرتا ہے زانی اور اس حال میں کہ وہ مومن ہے، اور نہیں چوری کرتا چور اس حال میں کہ وہ مومن ہے ولیکن توبہ مقبول ہے۔

فائدہ: اس باب میں ابن عباس اور عبداللہ بن ابی اوفیٰ رضی اللہ عنہم سے بھی روایت ہے۔ حدیث ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی حسن ہے غریب ہے صحیح ہے اس سند سے اور مروی ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب زنا کرتا ہے بندہ نکل جاتا ہے اس سے ایمان او رہو جاتا ہے اس کے سر پر مانند چھتری کے پھر جب نکل جاتا ہے وہ اس عمل سے لوٹ آتا ہے اس کی طرف ایمان۔ اور مروی ہے ابو جعفر محمد بن علی سے کہ انہوں نے کہا مراد اس حدیث سے خروج ہے زانی کا ایمان سے طرف اسلام کے اور مروی ہے کئی سندوں سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے: زنا اور سرقہ کے باب میں کہ جو مرتکب ہوان کا اور قائم کی جائے اس پر حد وہ کفارہ ہو گیا اس کا یعنی باقی نہ رہا گناہ اس کا اور جو مرتکب ہو اور اللہ تعالیٰ نے اس کا پردہ ڈھانپا تو وہ اللہ تعالیٰ کی مشیت پر ہے چاہے عذاب کرے اسے قیامت کے دن چاہے بخش دے۔ روایت کی یہ علی بن ابی طالب اور عبادہ بن صامت اور خذیمہ بن ثابت رضی اللہ عنہم نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے۔ سلسلة الاحاديث الصحيحة (٢٣١٧)

مترجم: غرض مؤلف رحمہ اللہ کی اس تقریر سے یہ ہے کہ زانی اور سارق سے جو نام مومن کا سلب کیا گیا اس سے یہ لازم نہیں آتا کہ کافر مخلد فی النار ہو جائے جیسا معتزلہ وغیرہم کہتے ہیں بلکہ مراد اس سے نفی ہے کمال ایمان کی اور لفظ مومن علی الاطلاق دلالت کرتا ہے مومن کامل پر جیسے لفظ مولوی عالم فاضل طبیب کا۔ اور ابو جعفر کے قول میں تصریح ہے اسی پر اور حدیث بھی دلالت کرتی ہے اسی معنی پر۔ چنانچہ تفصیل اس کی بخوبی اوپر گزری۔

❀❀❀❀

(٢٦٢٦) عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((مَنْ أَصَابَ حَدًّا فَعُجِّلَ عُقُوبَتُهُ فِي الدُّنْيَا، فَاللّٰهُ أَعْدَلُ مِنْ أَنْ يُثْنِيَ عَلٰى عَبْدِهِ الْعُقُوبَةَ فِي الْآخِرَةِ، وَمَنْ أَصَابَ حَدًّا فَسَتَرَهُ عَلَيْهِ وَعَفَا عَنْهُ، فَاللّٰهُ أَكْرَمُ مِنْ أَنْ يَعُودَ فِي شَيْءٍ قَدْ عَفَا عَنْهُ)). (ضعيف) الروض النضير (٧٠٥) اس میں ابو اسحاق مدلس ہے اور سماع کی صراحت نہیں۔

ترجمہ: روایت ہے علی بن ابو طالب سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو مرتکب ہو کسی ایسے کام کا کہ آئی اس پر حد اس کو سزا مل گئی دنیا میں یعنی جلد و قطع وغیرہ سے، سو اللہ تعالیٰ عادل زیادہ ہے اس سے کہ پھر دوبارہ اپنے بندے کو سزا دے آخرت میں اور جس نے ایسا کام کیا کہ حد اس پر آئی اور پردہ ڈھانپ دیا اس کا اللہ تعالیٰ نے اور معاف کر دیا اس کا قصور تو اللہ تعالیٰ بزرگ زیادہ ہے اس سے کہ پھر دوبارہ سزا دے اس قصور کی جو ایک بار معاف کر دیا۔

فائدہ : یہ حدیث حسن ہے غریب ہے۔ اور یہی قول ہے اہل علم کا، نہیں جانتے ہم کسی کو کہ کافر کہا ہو اس نے مرتکب زنا اور سرقہ اور شراب پینے والے کو۔

مترجم: مرتکب کبائر کے باب میں یہی عقیدہ ہے اہل سنت کا کہ وہ خارج الملۃ اور کافر نہیں۔ جیسا مؤلف رحمہ اللہ نے فرمایا اور اسی پر دلالت کرتی ہیں آیات واحادیث اور تصریحات صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین۔ قاضی عیاض نے فرمایا ہے کہ اختلاف کیا لوگوں نے حق میں عاصی کے جو اہل شہادتین میں سے ہو۔ پس مرجیہ نے کہا ہے کہ معصیت اس کو ضرر نہیں کرتی ایمان کے ہوتے ہوئے۔ اور خوارج نے کہا ہے ضرر کرتی ہے یہاں تک کہ کافر ہو جاتا ہے اس کے سبب سے۔ معتزلہ نے کہا ہے وہ خالد فی النار ہے اگر معصیت کبیرہ ہے اور نہ اس کو مومن کہیں گے نہ کافر بلکہ فاسق کہیں گے۔ اور اشاعرہ نے کہا ہے بلکہ وہ مومن ہے اور اگر اس کا گناہ نہ بخشا جائے تو معذب ہوگا وہ نار میں پھر نکلے گا اور داخل ہوگا جنت میں اور مراد مومن سے ناقص الایمان ہے نہ کامل۔ غرضیکہ خروج اہل کبائر کا نار سے اہل سنت کے نزدیک ثابت ہے۔ اور اختلاف اہل بدعت کا قابل اعتبار نہیں۔ چنانچہ تفصیل اس کی آگے آئے گی۔ ان شاء اللہ تعالیٰ (نووی)

❀❀❀❀

۱۲۔ بَابُ: مَا جَاءَ ((اَلْمُسْلِمُ مَنْ سَلِمَ الْمُسْلِمُوْنَ مِنْ لِسَانِهِ وَيَدِهِ))

اس بیان میں کہ مسلمان وہ ہے جس کی زبان اور ہاتھ سے دوسرے مسلمان محفوظ رہے

(٢٦٢٧) عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : ((أَلْمُسْلِمُ مَنْ سَلِمَ الْمُسْلِمُوْنَ مِنْ لِسَانِهِ وَيَدِهِ، وَالْمُؤْمِنُ مَنْ أَمِنَهُ النَّاسُ عَلٰى دِمَائِهِمْ وَأَمْوَالِهِمْ)) وَيُرْوٰى عَنِ النَّبِيِّ ﷺ: أَنَّهُ سُئِلَ أَيُّ الْمُسْلِمِيْنَ أَفْضَلُ؟ قَالَ: ((مَنْ سَلِمَ الْمُسْلِمُوْنَ مِنْ لِسَانِهِ وَيَدِهِ)).

(حسن صحيح) المشكاة (٣٣) التحقيق الثاني۔ الصحيحة (٥٤٩).

ترجمہ: روایت ہے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے مسلمان کامل وہ ہے کہ بچے رہیں مسلمان اس کی زبان اور ہاتھ سے، اور مومن کامل وہ ہے کہ امین سمجھیں اس کو لوگ اپنی جانوں اور مالوں کا اور مروی ہے نبی ﷺ سے کہ کسی نے پوچھا آپ سے کہ کون مسلمان افضل ہے؟ تو فرمایا آپ ﷺ نے: جس کی زبان اور ہاتھ سے لوگ بچے رہیں۔

فائدہ : روایت کی ہم سے یہ ابراہیم بن سعید جوہری، نے انہوں نے ابواسامہ سے انہوں نے برید بن عبداللہ سے انہوں نے اپنے دادا بردہ سے انہوں نے ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے انہوں نے نبی ﷺ سے کہ سوال کیا کسی نے آپ سے کہ کون سا مسلمان افضل ہے؟ فرمایا آپ ﷺ نے جس کی زبان اور ہاتھ سے مسلمان بچے رہیں۔ یہ حدیث صحیح ہے غریب ہے۔ ابوموسیٰ

اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ وہ نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں۔ اور اس باب میں جابر اور ابوموسیٰ اور عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہم سے روایت ہے۔ حدیث ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی حسن ہے صحیح ہے۔

مترجم: اس حدیث میں بڑی فصاحت ہے۔ گویا استدلال کیا آپ نے کہ مسلم کا لفظ سلامت سے نکلا ہے پھر مسلمان جس کی آفت سے سلامت رہیں وہ مسلم ہے اور ایسے ہی مومن کا لفظ امانت سے ہے پھر جس میں امانت ہو وہ مومن کامل ہے اور مخصوص کیا بیان میں ہاتھ اور زبان کو کہ اکثر ایذاء دو قسم کی ہوتی ہے فعلی یا قولی۔ پس پہلی ہاتھ سے ہے دوسری زبان سے۔

❀❀❀❀

(۲۶۲۸) عَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ سُئِلَ : أَيُّ الْمُسْلِمِيْنَ أَفْضَلُ؟ قَالَ: ((مَنْ سَلِمَ الْمُسْلِمُوْنَ مِنْ لِسَانِهِ وَيَدِهِ)). (اسناده صحيح)

ترجمہ: ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ سے سوال کیا گیا کہ کون سا مسلمان افضل ہے؟ فرمایا آپ ﷺ نے: جس کی زبان اور ہاتھ سے مسلمان محفوظ رہیں۔

بَابُ: مَا جَاءَ أَنَّ الْإِسْلَامَ بَدَأَ غَرِيبًا وَسَيَعُوْدُ غَرِيبًا

اس بیان میں کہ اسلام غربت سے شروع ہوا اور عنقریب پھر غریب ہو جائے گا

(۲۶۲۹) عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : ((إِنَّ الْإِسْلَامَ بَدَأَ غَرِيْبًا وَسَيَعُوْدُ غَرِيْبًا كَمَا بَدَأَ فَطُوْبٰى لِلْغُرَبَاءِ)). (صحيح) سلسلة الاحاديث الصحيحة (۲۶۹/۳)

ترجمہ: روایت ہے عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا رسول کہا انہوں نے اللہ ﷺ نے کہ اسلام ظاہر ہوا ہے غریب اور پھر دوبارہ عنقریب ہو جائے گا غریب جیسا کہ پہلے ظاہر ہوا تھا، سو مبارکبادی ہے غرباء کو۔

فائدہ: اس باب میں سعد اور ابن عمر اور جابر اور انس اور عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہم سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث حسن ہے غریب ہے صحیح ہے ابن مسعود رضی اللہ عنہ کی روایت سے۔ اور نہیں جانتے اسے ہم مگر حفص بن غیاث کی روایت سے کہ وہ اعمش سے روایت کرتے ہیں اور ابوالاحوص کا نام عوف بن مالک بن نضلہ جشمی ہے اور متفرد ہوئے اس روایت میں حفص یعنی اور کسی نے روایت نہ کی سوا ان کے۔

❀❀❀❀

(۲۶۳۰) حَدَّثَنِي كَثِيْرُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ عَوْفِ بْنِ زَيْدِ بْنِ مِلْحَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ : ((إِنَّ الدِّيْنَ لَيَأْرِزُ إِلَى الْحِجَازِ كَمَا تَأْرِزُ الْحَيَّةُ إِلٰى جُحْرِهَا، وَلَيَعْقِلَنَّ الدِّيْنُ فِي الْحِجَازِ مَعْقَلَ

الْأُرْوِيَّةِ مِنْ رَأْسِ الْجَبَلِ، إِنَّ الدِّيْنَ بَدَأَ غَرِيْبًا وَيَرْجِعُ غَرِيْبًا فَطُوْبٰى لِلْغُرَبَاءِ الَّذِيْنَ يُصْلِحُوْنَ مَا أَفْسَدَ النَّاسُ مِنْ بَعْدِيْ مِنْ سُنَّتِيْ)). (ضعيف جداً) الصحيحة تحت الحديث (١٢٧٣) المشكاة (١٧٠) .اس میں کثیر بن عبداللہ کے ضعیف پر محدثین کا اتفاق ہے

ترجمہ: مجھ سے کثیر بن عبداللہ بن عمرو بن عوف بن ملحہ نے بیان کیا انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے اپنے دادا سے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: دین پناہ پکڑے گا ملک حجاز کی طرف جیسا کہ سانپ پناہ پکڑتا ہے اپنے سوراخ کی طرف، اور پناہ لے گا دین ملک حجاز میں مثل پناہ لینے جنگلی بکری کے پہاڑ کی چوٹی پر، بے شک دین شروع ہوا ہے غریب اور پھر ہو جائے گا غریب، سو مبارکبادی ہے ان غریبوں کو کہ درست کرتے ہیں اس چیز کو جسے بگاڑ دیا لوگوں نے میرے بعد میری سنت سے۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے۔

مترجم: اس حدیث سے معلوم ہوا کہ غریبوں سے مراد پیروانِ سنت ہیں کہ جو مری ہوئی سنتوں کے جاری کرنے میں جان و مال سے لگے ہوئے ہیں اور دشمنوں کی ایذاء سہتے ہیں مگر جادۂ مستقیم سنت پر رہتے ہیں قدم ان کا احکام نبوی ﷺ پر مضبوط ہے اور دل احادیث محمدی ﷺ سے مربوط، واقع میں وہی عاشقان رسول ہیں اور دشمن ان کے فاسقان بوالفضول۔

❁❁❁❁

١٤ ـ بَابُ: مَا جَاءَ فِيْ عَلَامَةِ الْمُنَافِقِ

منافق کی علامت کے بیان میں

(٢٦٣١) عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : ((آيَةُ الْمُنَافِقِ ثَلَاثٌ: إِذَا حَدَّثَ كَذَبَ، وَإِذَا وَعَدَ أَخْلَفَ، وَإِذَا اؤْتُمِنَ خَانَ)). (صحيح) ايمان ابى عبيد ص : ٩٥ .

ترجمہ: روایت ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے: نشانی منافق کی تین ہیں: ایک یہ کہ جب بات کرے جھوٹ کہے، اور جب وعدہ کرے خلاف کرے، اور جب امانت رکھی جائے اس کے پاس خیانت کرے۔

فائدہ: یہ حدیث غریب ہے علاء کی روایت سے اور مروی ہے یہ کئی سندوں سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں نبی ﷺ سے اور اس باب میں عبداللہ بن مسعود اور انس اور جابر رضی اللہ عنہم سے بھی روایت ہے۔ روایت کی ہم سے علی بن حجر نے انہوں نے اسماعیل بن جعفر سے انہوں نے ابو سہل سے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے نبی ﷺ سے مانند اس کے۔ اور ابو سہل وہ چچا ہیں مالک بن انس کے اور نام ان کا نافع بن مالک بن ابی عامر الخولانی الاصبحی ہے۔

❁❁❁❁

(۲۶۳۲) عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ : ((أَرْبَعٌ مَنْ كُنَّ فِيهِ كَانَ مُنَافِقًا وَإِنْ كَانَتْ فِيهِ خَصْلَةٌ مِنْهُنَّ كَانَتْ فِيهِ خَصْلَةٌ مِنَ النِّفَاقِ حَتّٰى يَدَعَهَا: مَنْ إِذَا حَدَّثَ كَذَبَ، وَإِذَا وَعَدَ أَخْلَفَ، وَإِذَا خَاصَمَ فَجَرَ، وَإِذَا عَاهَدَ غَدَرَ)). (اسناده صحيح) التعليق الرغيب : ٤/ ٢٧ .

ترجمہ: روایت ہے عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: چار چیزیں ہیں کہ جس میں ہوں وہ منافق ہے یعنی از روے عمل کے، اور اگر اس میں ایک خصلت ہے ان چاروں میں کی تو ایک خصلت ہے اس میں نفاق کی جب تک کہ نہ چھوڑے اس کو۔ ایک یہ کہ جب بات کرے جھوٹ بولے، اور جب وعدہ کرے خلاف کرے، اور جب جھگڑا کرے تو گالیاں دے اور جب وعدہ کرے تو خلاف کرے۔

فائدہ : یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور اہل علم کے نزدیک مراد اس سے نفاق عملی ہے۔ رہا نفاق تکذیب تو وہ رسول اللہ ہی کے زمانہ مبارک میں تھا ایسا ہی کچھ مروی ہے حسن بصری سے۔ روایت کی ہم سے حسن بن علی بن خلال نے انہوں نے عبداللہ بن نمیر سے انہوں نے اعمش سے انہوں نے عبداللہ بن مرہ سے اسی اسناد سے مانند اس کے۔ یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

❀❀❀❀

(۲۶۳۳) عَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ : ((إِذَا وَعَدَ الرَّجُلُ وَيَنْوِي أَنْ يَفِيَ بِهِ فَلَمْ يَفِ بِهِ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِ)). (اسناده ضعيف) تخريج المشكاة (٤٨٨١) سلسلة الاحاديث الضعيفة : ١٤٤٧) اس میں ابوالنعمان اور ابی وقاص دونوں مجہول راوی ہیں

ترجمہ: روایت ہے زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے: جب وعدہ کرے آدمی اور نیت کرے کہ میں اپنا وعدہ پورا کروں گا پھر وہ پورا نہ کیا۔ یعنی کسی عذر سے تو اس پر گناہ نہیں۔

فائدہ : یہ حدیث غریب ہے اور اسناد اس کی کچھ قوی نہیں اور علی بن عبداللہ ثقہ ہیں اور ابونعمان مجہول اور ابووقاص۔

مترجم: تفصیل نفاق عمل اور نفاق اعتقاد کی ابن قیم رحمہ اللہ کی کتاب الصلوٰۃ میں ہے۔ فليرجع اليه۔

❀❀❀❀

۱۵۔ بَابُ: مَا جَاءَ سِبَابُ الْمُسْلِمِ فُسُوقٌ

اس بیان میں کہ مسلمان کو گالی دینا فسق ہے

(۲۶۳۴) عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ : ((قِتَالُ الْمُسْلِمِ أَخَاهُ كُفْرٌ وَسِبَابُهُ فُسُوقٌ)).

ترجمہ: روایت ہے عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے، قتل کرنا مسلمان کا اپنے بھائی مسلمان کو کفر ہے، اور

گالی دینا اس کو فسق ہے۔ (اسنادہ صحیح)

فائدہ : اس باب میں سعد اور عبداللہ بن مغفل سے بھی روایت ہے۔ حدیث ابن مسعود رضی اللہ عنہ کی حسن ہے صحیح ہے اور مروی ہوئی ہے عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے کئی سندوں سے۔ روایت کی ہم سے محمود بن غیلان نے انہوں نے وکیع سے انہوں نے سفیان سے انہوں نے زبید سے انہوں نے ابووائل سے انہوں نے عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کہ گالی دینا کسی مسلمان کو فسق ہے اور قتل کرنا اس کا کفر ہے۔

فائدہ : یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

❀❀❀❀

(۲۶۳۵) عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : ((سِبَابُ الْمُسْلِمِ فُسُوْقٌ، وَقِتَالُهُ كُفْرٌ)).

(صحيح)

ترجمہ: روایت ہے عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کہ کہا انہوں نے فرمایا رسول اللہ ﷺ نے: گالی دینا کسی مسلمان کو فسق ہے اور قتل کرنا اس کا کفر ہے۔

❀❀❀❀

١٦ـ بَابُ: مَا جَاءَ فِيمَنْ رَمٰى أَخَاهُ بِكُفْرٍ

اس بیان میں کہ جو شخص اپنے مسلمان بھائی کی تکفیر کرے

(۲۶۳۶) عَنْ ثَابِتِ بْنِ الضَّحَّاكِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ : ((لَيْسَ عَلَى الْعَبْدِ نَذْرٌ فِيمَا لَا يَمْلِكُ، وَلَاعِنُ الْمُؤْمِنِ كَقَاتِلِهِ، وَمَنْ قَذَفَ مُؤْمِنًا بِكُفْرٍ فَهُوَ كَقَاتِلِهِ، وَمَنْ قَتَلَ نَفْسَهُ بِشَيْءٍ عَذَّبَهُ اللّٰهِ بِمَا قَتَلَ بِهِ نَفْسَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ)). (اسناده صحيح)

ترجمہ: روایت ہے ثابت بن ضحاک سے کہ نبی ﷺ نے فرمایا کہ نہیں واجب ہوتی بندہ پر نذر اس چیز کی جس کا وہ مالک نہیں، اور لعنت کرنے والا مومن کا گناہ میں اس کے قاتل کے برابر ہے، اور جس نے نسبت کی مؤمن کی طرف کفر کی سو وہ بھی گناہ میں اس کے قاتل کے مانند ہے اور جس نے قتل کیا اپنے تئیں کسی چیز سے یعنی ہتھیار وغیرہ سے عذاب کرے گا اسے اللہ تعالیٰ اسی چیز سے جس سے اس نے اپنی جان ماری قیامت کے دن۔

فائدہ : اس باب میں ابوذر اور ابن عمر رضی اللہ عنہم سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

❀❀❀❀

(۲۶۳۷) عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ : ((أَيُّمَا رَجُلٍ قَالَ لِأَخِيهِ كَافِرٌ فَقَدْ بَاءَ بِهَا أَحَدُهُمَا)).

(اسناده صحيح)

ترجمہ: روایت ہے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: جو آدمی کافر کہے اپنے بھائی مسلمان کو سو کما لایا ایک ان کا کفر کو۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

مترجم: تحقیق اس کی ابن قیم کی کتاب الصلوٰۃ میں واضح ہے۔

❀❀❀❀

۱۷۔ بَابُ: مَا جَاءَ فِيمَنْ يَمُوتُ وَهُوَ يَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ

اس شخص کے بیان میں جو اس حالت میں مرے کہ وہ گواہی دیتا ہو کہ اللہ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں

(۲۶۳۸) عَنِ الصُّنَابِحِيِّ، عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ أَنَّهُ قَالَ : دَخَلْتُ عَلَيْهِ وَهُوَ فِي الْمَوْتِ فَبَكَيْتُ فَقَالَ مُهْلًا لِمَ تَبْكِي، فَوَاللّٰهِ! لَئِنِ اسْتُشْهِدْتُ لَأَشْهَدَنَّ لَكَ وَلَئِنْ شُفِّعْتُ لَأَشْفَعَنَّ لَكَ وَلَئِنِ اسْتَطَعْتُ لَأَنْفَعَنَّكَ، ثُمَّ قَالَ: وَاللّٰهِ! مَا مِنْ حَدِيثٍ سَمِعْتُهُ مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ لَكُمْ فِيهِ خَيْرٌ إِلَّا حَدَّثْتُكُمُوهُ إِلَّا حَدِيثًا وَّاحِدًا وَسَأُحَدِّثُكُمُوهُ الْيَوْمَ وَقَدْ أُحِيطَ بِنَفْسِي، سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ: ((مَنْ شَهِدَ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُولُ اللّٰهِ حَرَّمَ اللّٰهُ عَلَيْهِ النَّارَ)). (اسناده حسن)

ترجمہ: روایت ہے صنابحی سے وہ روایت کرتے ہیں عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے کہا صنابحی نے داخل ہوا میں عبادہ کے پاس اور وہ قریب الموت تھے، سو میں رویا۔ سو کہا عبادہ نے چپ رہو کیوں روتے ہو قسم ہے اللہ تعالیٰ کی اگر مجھ سے گواہی پوچھی گئی یعنی تمہارے ایمان کی آخرت میں تو بے شک میں گواہی دوں گا تمہارے لیے اور اگر مجھے اجازت شفاعت کرنے کی ملے گی تو میں شفاعت بھی کروں گا تمہاری اور مجھے اگر کچھ استطاعت ہوئی تو نفع پہنچاؤں گا میں تمہیں پھر کہا قسم ہے اللہ پاک کی کوئی حدیث ایسی نہیں کہ میں نے سنی ہو رسول اللہ ﷺ سے کہ اس میں تمہارے لیے خیر ہو مگر بیان کر دی میں نے تم سے مگر ایک حدیث اور بیان کرتا ہوں میں اس کو اب آج کے دن' اور اب موت نے گھیرا ہے میری جان کو، سنا میں نے رسول اللہ ﷺ سے کہ فرماتے تھے جو گواہی دے اس امر کی کہ کوئی معبود برحق نہیں سوا اللہ تعالیٰ کے اور بے شک محمد ﷺ رسول اس کے ہیں حرام کر دے گا اللہ تعالیٰ اس پر آگ دوزخ کی یعنی دوام اس کا۔

فائدہ: اس باب میں ابوبکر اور عمر اور عثمان اور علی اور طلحہ اور ابن عمر اور زید بن خالد رضی اللہ عنہم سے بھی روایت ہے۔ اور صنابحی کا نام

عبدالرحمٰن بن عسیلہ ہے، کنیت ان کی ابوعبداللہ ہے۔ یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے اس سند سے اور مروی ہے زہری سے کہ ان سے پوچھا کسی نے کہ آپ نے جو فرمایا ہے کہ جو کہے لا الہ الا اللہ داخل ہوگا جنت میں اس کا مطلب کیسا ہے تو فرمایا انہوں نے یہ حکم ابتدائے اسلام میں تھا کہ جب تک فرائض اور امر ونہی نازل نہ ہوئے تھے اور مطلب اس حدیث کا بعض اہل علم کے نزدیک یہ ہے کہ اہل توحید داخل ہوں گے جنت میں اگرچہ معذب ہوں دوزخ میں اپنے گناہوں کی شامت سے مگر ہمیشہ نہ رہیں گے وہ دوزخ میں۔ اور مروی ہے ابن مسعود اور ابوذر اور عمران بن حصین اور جابر بن عبداللہ اور ابن عباس اور ابوسعید خدری اور انس رضی اللہ عنہم سے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: نکلے گی ایک قوم اہل توحید کی دوزخ سے اور داخل ہوں گے وہ جنت میں۔ اور ایسا ہی مروی ہے سعید بن جبیر اور ابراہیم نخعی اور کئی لوگوں سے تابعین کی تفسیر میں اس آیت کے ﴿ رُبَمَا يَوَدُّ الَّذِينَ كَفَرُوا لَوْ كَانُوا مُسْلِمِينَ ﴾ یعنی آرزو کریں گے ایک دن کفار کہ کاش مسلمان ہوتے۔ انتہیٰ۔ اور کفار کو یہ آرزو اس دن ہوگی کہ اہل توحید نار سے نکلیں گے اور داخل ہوں گے جنت میں، تب یہ کفار پچھتائیں گے اور کہیں گے کہ ہم بھی مسلمان ہوتے کہ آج کے دن دوزخ سے نکلنا ہمیں بھی نصیب ہوتا۔

مترجم: مؤلف رحمہ اللہ نے اس حدیث کی شرح میں یعنی جو کہے لا الہ الا اللہ داخل ہوگا جنت میں دو قول ذکر کیے ہیں اول یہ کہ یہ حکم ابتدائے اسلام میں تھا کہ اس وقت میں سوا توحید اور اقرارِ رسالت ہمارے نبی ﷺ کے اور کچھ فرض نہ تھا، اور رسالت کا ذکر اس لیے نہ کیا کہ وہ مستلزم ہے توحید کا یعنی جب توحید کو اس نبی سے سیکھے گا تو خواہ مخواہ اقرار رسالت بھی کرے گا اور دوسری یہ کہ یہ فرمانا آپ ﷺ کا باعتبار حالت اخیرہ کے ہے کہ جو توحید پر مرا ہے اور منکر رسالت بھی نہیں وہ اگرچہ اپنے گناہوں کی شامت سے گرفتار ہوگا مگر آخرکار نجات پائے گا۔ چنانچہ مذہب اہل سنت کا اور جس پر گزرے ہیں اسلاف صالحین اور سائر صحابہ اور تابعین یہی ہے کہ جو شخص موحد مرے گا داخل ہوگا جنت میں قطعاً بہرحال پھر اگر سالم ہے معاصی سے مانند صغیر اور مجنون کے کہ متصل ہوگیا جنون اس کا بلوغ کے ساتھ یا تائب ہے بتوبۂ صحیحہ شرک وغیرہ اور جمیع معاصی سے اور پھر حادث نہ ہوئی اس سے توبہ کے بعد کوئی معصیت یا ایسا موفق ہے کہ ملوث معصیت نہ ہو بفضل الٰہی اصلاً، سو یہ صنف داخل ہوجائے گی جنت میں بغیر دخول نار کے لیکن ورود ان کا نار پر ہے ضرور ہے علی الاختلاف المعروف فیہ اور صحیح یہ ہے کہ ورود سے دخول نار مراد نہیں بلکہ مرور بر صراط مراد ہے کہ وہ منصوب ہے نار پر اور جو لوگ مرتکب کبیرہ ہیں اور بغیر توبہ مرے ہیں پس وہ اللہ تعالیٰ کی مشیت میں ہیں چاہے عفو کردے اور داخل کردے ان کو جنت میں۔ ایک بارگی اور ملادے ان کو قسم اول سے اور چاہے عذاب کرے جب تک اس کا ارادہ ہو اور اس کے بعد داخل کرے جنت میں غرضیکہ خالد ودائم وابداً نہ رہے گا کوئی شخص نار میں جو مرا ہوگا توحید پر اگرچہ اس نے معاصی کبیرہ سے کچھ بھی کیا ہوگا جیسا کہ نہ داخل ہوگا جنت میں کوئی شخص ان میں سے جو مرے ہوں گے کفر پر اگرچہ اس نے اعمال حسنہ میں سے کچھ بھی کیا ہو یہ مختصر مذہب ہے اہل حق کا اس باب میں اور متظاہر ہیں اس پر ادلہ کتاب وسنت کے اور منعقد ہوا

ہے اس پر اجماع ان لوگوں کا کہ جن کا اجماع معتبر ہے پھر جب یہ قاعدہ ٹھہر چکا اب ظاہراً اگر کوئی روایت اس کے خلاف پائی جائے تو وہ تاویل طلب ہے اور ضروری ہے کہ اس کو اپنے معنی ظاہری سے مؤول کر کے اس کی طرف پھیر لیں۔ هذا ماذكره النووی رحمہ اللہ فی شرح مسلم۔

❀❀❀❀

(۱۶۳۹) عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ يَقُوْلُ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: ((إِنَّ اللّٰهَ سَيُخَلِّصُ رَجُلًا مِّنْ أُمَّتِيْ عَلٰى رُءُوْسِ الْخَلَائِقِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَيَنْشُرُ عَلَيْهِ تِسْعَةً وَتِسْعِيْنَ سِجِلًّا، كُلُّ سِجِلٍّ مِثْلُ مَدِّالْبَصَرِثُمَّ يَقُوْلُ: أَتُنْكِرُ مِنْ هٰذَا شَيْئًا؟ أَظَلَمَكَ كَتَبَتِيَ الْحَافِظُوْنَ؟ يَقُوْلُ: لَا، يَارَبِّ! فَيَقُوْلُ: أَفَلَكَ عُذْرٌ؟ فَيَقُوْلُ: لَا، يَارَبِّ! فَيَقُوْلُ: بَلٰى، إِنَّ لَكَ عِنْدَنَا حَسَنَةً فَإِنَّهُ لَا ظُلْمَ عَلَيْكَ الْيَوْمَ، فَيُخْرَجُ بِطَاقَةٌ فِيْهَا أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُوْلُهُ فَيَقُوْلُ: أُحْضُرْوَزْنَكَ فَيَقُوْلُ يَارَبِّ! مَا هٰذِهِ الْبِطَاقَةُ مَعَ هٰذِهِ السِّجِلَّاتِ؟ فَقَالَ: فَإِنَّكَ لَا تُظْلَمُ: قَالَ فَتُوْضَعُ السِّجِلَّاتُ فِيْ كِفَّةٍ وَالْبِطَاقَةُ فِيْ كِفَّةٍ فَطَاشَتِ السِّجِلَّاتُ وَثَقُلَتِ الْبِطَاقَةُ، وَلَا يَثْقُلُ مَعَ اسْمِ اللّٰهِ شَيْءٌ)). (اسناده صحيح) تخويج: مشكوٰة المصابيح (٥٥٥٩) سلسلة الاحاديث الصحيحة (١٣٥) التعليق الرغيب (٣/ ٢٤٠ ـ ٢٤١)

ترجمہ: روایت ہے عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ سے وہ کہتے تھے کہ سنا میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے تھے کہ اللہ تعالیٰ جدا کرے گا ایک مرد کو میری امت سے اور سامنے لائے گا اس کو لوگوں کے قیامت کے دن پھر کھولے جائیں گے اس کے ننانوے دفتر گناہوں کے کہ ہر دفتر اتنا بڑا ہوگا کہ جہاں تک نظر پہنچے، پھر فرمائے گا تو انکار کرتا ہے اس میں سے کسی گناہ کا کیا ظلم کیا ہے تجھ پر میرے کاتبوں حفاظت کرنے والوں نے کہے گا وہ نہیں اے رب میرے تب سو فرمائے گا اللہ تعالیٰ کیا تجھے کچھ عذر ہے وہ کہے گا نہیں اے رب میرے فرمائے گا اللہ تعالیٰ کہ نہیں تیری نیکی بھی ہے ہمارے پاس اور تحقیق نہیں ہے تجھ پر کچھ ظلم، سو نکالے گا اللہ تعالیٰ ایک پرچہ کہ اس میں لکھا ہوگا کہ گواہی دیتا ہوں میں کہ کوئی معبود برحق نہیں سوائے اللہ تعالیٰ کے اور گواہی دیتا ہوں میں کہ محمد ﷺ بندے اس کے ہیں اور رسول اس کے پھر فرمائے گا کہ جا اپنے اعمال تولانے کو سو وہ عرض کرے کہ اے رب میرے اس پرچہ کا کیا وزن ہوگا ان دفتروں کے روبرو سو اللہ تعالیٰ فرمائے گا تجھ پر ظلم نہ کیا جائے گا، فرمایا آپ ﷺ نے پھر رکھ دیئے جائیں گے وہ دفتر ایک پلہ میں، میزان کے اور وہ پرچہ ایک پلہ میں سو ہلکے ہو جائیں گے وہ دفتر اور بھاری ہو جائے گا وہ پرچہ اور برابر نہیں ہو سکتی کوئی چیز اللہ کے نام مبارک کے آگے۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے۔ روایت کی ہم سے قتیبہ نے انہوں نے ابن لہیعہ سے انہوں نے عامر بن یحییٰ سے اسی

اسناد سے مانند اس کے۔اور بطاقہ پرچہ ہے۔

مترجم: اس حدیث سے معلوم ہوا کہ توحید اور اتباع سنت بڑی چیز ہے اور اقرار توحید اور اقرار رسالت اصل اصول ہے نجات کا مگر افسوس ہے ہمارے اخوان زمان نے انہیں دونوں چیزوں کو نہایت ادنیٰ اور کمتر سمجھ رکھا ہے توحید کو تو یوں خراب کیا کہ پنجہ پرستی اور شدہ پرستی میں عمر گزاری اور چلہ گور پوجنے میں اوقات خراب کیے اولیاء انبیاء کی نذر مانتے رہے۔شادی بیاہ موت غمی میں شیخ سدو کا بکرا شاہ راول کا مینڈھا کبھی ان کے گھر سے باہر نہ گیا گنگنہ ان کا دستگیر اور سہرہ گلوگیر رہا اولاد کی پرورش میں ہر ایک چھٹی چلہ میں پابز نجیر رہا بڈھے باپ کے روٹ اور رابعہ بصری کی کھچڑی نے کبھی ان کا تو اہنڈیا نہ چھوڑا۔نعوذ باللہ منہا۔اور اتباع سنت کو جو شعبہ اقرار رسالت تھا اس کو یوں برباد کیا کہ کوئی مہینہ اور ہفتہ بدعت سے خالی نہ چھوڑا یہاں تک کہ ان کا اہتمام کیا کہ ممکن نہیں کہ قضا ہو جائے قرض لے لیں ،سود ے لائیں مگر طعام بدعت ضرور پکوائیں۔ یتامیٰ اور مساکین کو نہ کھلائیں اور امراء اور اغنیاء کے یہاں حصے خوان بھجوادیں۔ چنانچہ تفصیل بعض بدعات کی ہم اوپر بیان کر چکے ہیں تکرار کی مہلت نہیں۔ اَللّٰهُمَّ جَنِّبْنَا مِنْ كُلِّهَا وَارْزُقْنَا اتِّبَاعَ السُّنَّةِ وَامتنا عَلَيْهَا۔

❀❀❀❀

۱۸۔ بَابُ : مَا جَاءَ فِي إِفْتِرَاقِ هٰذِهِ الْأُمَّةِ

امت میں افتراق کے بیان میں

(۲٦٤٠) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ : ((تَفَرَّقَتِ الْيَهُودُ عَلٰى إِحْدٰى وَسَبْعِينَ فِرْقَةً، أَوِاثْنَتَيْنِ وَسَبْعِينَ فِرْقَةً وَالنَّصَارٰى مِثْلَ ذٰلِكَ وَتَفْتَرِقُ أُمَّتِي عَلٰى ثَلٰثٍ وَسَبْعِينَ فِرْقَةً)).

(حسن صحیح)الرض النفير (٥٠) سلسلة الاحاديث (الصحية (٢٠٣) التعليق على التنكيل (٢/٥٣)

ترجمہ: روایت ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: متفرق ہو گئے یہود اکہتر یا بہتر فرقوں پر اور نصاریٰ بھی اسی کی مانند اور ہو جائے گی میری امت تہتر فرقے۔

فائدہ: اس باب میں سعد اور عبداللہ بن عمرو اور عوف بن مالک رضی اللہ عنہم سے بھی روایت ہے۔حدیث ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی حسن ہے صحیح ہے۔

❀❀❀❀

(۲٦٤١) عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ : ((لَيَأْتِيَنَّ عَلٰى أُمَّتِي مَا أَتٰى عَلٰى بَنِي إِسْرَائِيلَ حَذْوَالنَّعْلِ بِالنَّعْلِ حَتّٰى إِنْ كَانَ مِنْهُمْ مَنْ أَتٰى أُمَّهُ عَلَانِيَةً لَكَانَ فِي أُمَّتِي مَنْ يَصْنَعُ ذٰلِكَ وَإِنَّ بَنِي

إِسْرَائِيلَ تَفَرَّقَتْ عَلَى ثِنْتَيْنِ وَسَبْعِينَ مِلَّةً، وَتَفْتَرِقُ أُمَّتِي عَلَى ثَلَثٍ وَسَبْعِينَ مِلَّةً كُلُّهُمْ فِي النَّارِ إِلَّا مِلَّةً وَاحِدَةً))، قَالَ: وَمَنْ هِيَ يَارَسُولَ اللّٰهِ؟ قَالَ: ((مَا أَنَا عَلَيْهِ وَأَصْحَابِي)).

(حسن) تخريج مشكاة المصابيح (١٧١) التحقيق الثاني سلسلة الاحاديث الصحيحة : ٣٤٨

ترجمہ: روایت ہے عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے آئے گا میری امت پر ایک ایسا زمانہ جیسا کہ آیا تھا بنی اسرائیل پر اور مطابق ہوں گے دونوں کے زمانہ جیسے مطابق ہوتی ہے ایک نعل دوسرے نعل کے یہاں تک کہ اگر ہوگا ان میں کوئی شخص ایسا کہ وہ زنا کرے اپنی ماں سے علانیہ تو ہوگا میری امت میں سے ایسا شخص کہ مرتکب ہو اس امر شنیع کا، اور بنی اسرائیل متفرق ہوئے بہتر مذہبوں پر، اور متفرق ہوگی میری امت تہتر مذہبوں پر سب اہل مذہب دوزخی ہیں مگر ایک مذہب والے۔ عرض کی کہ وہ کون ہیں یارسول اللہ! فرمایا آپ ﷺ نے: جس پر میں ہوں اور میرے اصحابی۔ یعنی کتاب وسنت پر۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے مفسر ہے۔ نہیں جانتے ہم مثل اس کی مگر اسی سند سے۔

مترجم: شاہ ولی اللہ قدس سرہ نے حجۃ اللہ میں لکھا ہے کہ فرقہ ناجیہ وہ ہے کہ تمسک ہو اس نے عقیدہ اور عمل میں بالکلیہ ظاہر کتاب وسنت پر اور جس پر گزرے ہیں جمہور صحابہ رضی اللہ عنہم و تابعین رحمۃ اللہ علیہم اگرچہ مختلف ہوں وہ فيمابينهم ان چیزوں میں کہ جس میں نص جلی نہ ہو اور نہ ظاہر ہوا ہو صحابہؓ سے اس میں کوئی امر متفق علیہ اور وجہ ان کے اختلاف کی استدلال کرنا ہو ان کا بعض کتاب وسنت پر سے یا تفسیر ہو ان میں سے کسی مجمل کی اور غیر ناجیہ وہ فرقہ ہے کہ منتحل ہو گیا ہو کسی عقیدہ میں خلاف عقیدۂ سلف کے یا کسی عمل میں سوا ان کے عملوں کے۔ انتہی اور یہ قول گویا بعینہ تفسیر ہے آپ ﷺ کے قول مبارک کی (جس پر میں ہوں اور میرے اصحاب، اور اس حدیث میں کلام ہے اس سے زیادہ کہ تفصیل اس کی مذکور ہے۔ (یقظہ اولی الاعتبار مما ورد فی ذکر النار واصحابؓ النار میں۔ اور یہ کتاب بیان نار میں بے نظیر ہے کہ اسلام میں شاید اس کا ثانی تصنیف نہ ہوا ہو۔

❀❀❀❀

(٢٦٤٢) عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو يَقُوْلُ : سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ : ((إِنَّ اللّٰهَ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى خَلَقَ خَلْقَهُ فِي ظُلْمَةٍ فَأَلْقٰى عَلَيْهِمْ مِنْ نُوْرِهِ، فَمَنْ أَصَابَهُ ذٰلِكَ النُّوْرُ اِهْتَدٰى، وَمَنْ أَخْطَأَهُ ضَلَّ، فَلِذٰلِكَ أَقُوْلُ جَفَّ الْقَلَمُ عَلٰى عِلْمِ اللّٰهِ)).

(اسناده صحيح) تخريج المشكاة (١٠١) سلسلة الاحاديث الصحيحة (١٠٧٦) الظلال (٢٤١ ـ ٢٤٤)

ترجمہ: روایت ہے عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے کہتے تھے کہ سنا میں نے رسول اللہ ﷺ سے کہ فرماتے تھے بے شک اللہ بزرگ وبرتر نے پیدا کیا اپنی مخلوق کو یعنی جن وانس کو تاریکی میں پھر ڈالا ان پر نور سو جس پر پہنچا وہ نور اس نے راہ پائی۔ اور جس

کو نہ پہنچا وہ گمراہ ہو گیا، اس لیے میں کہتا ہوں کہ سوکھ گیا قلم علم الٰہی پر۔

فائدہ : یہ حدیث حسن ہے۔

مترجم: مراد ان سے جن وانس ہیں کہ جن میں مادہ ہدایت کا اور تخم ضلالت کا دونوں رکھے گئے ہوں اور تخم ضلالت جو معبر الظلمت ہے مراد ہے اس سے شہوتیں نفس امارہ کی اور بری عادتیں بشریت کی اور مذموم خصلتیں جہالت کی۔ اور مراد ہے نور سے نور علم کا اور تدین وتشرع وعبادت وتوحید واحسان وطاعت کا (مرقات)

❀❀❀❀

(٢٦٤٣) **عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ** قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : ((**أَتَدْرِيْ مَا حَقُّ اللّٰهِ عَلَى الْعِبَادِ**))؟ فَقُلْتُ : اَللّٰهُ وَرَسُوْلُهُ أَعْلَمُ. قَالَ : ((**فَإِنَّ حَقَّهُ عَلَيْهِمْ أَنْ يَعْبُدُوْهُ وَلَايُشْرِكُوْا بِهِ شَيْئًا**))، قَالَ : ((**أَفَتَدْرِيْ مَا حَقُّهُمْ عَلَى اللّٰهِ إِذَا فَعَلُوْا ذٰلِكَ**؟)) قُلْتُ : أَللّٰهُ وَرَسُوْلُهُ أَعْلَمُ، قَالَ : ((**أَنْ لَّا يُعَذِّبَهُمْ**)).

(اسناده صحيح)

ترجمہ: روایت ہے معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے: آیا جانتا ہے تو کہ کیا ہے اللہ تعالیٰ کا حق بندوں پر؟ عرض کیا میں نے کہ اللہ ورسول خوب جانتے ہیں۔ فرمایا آپ نے: حق اللہ کا بندوں پر یہ ہے کہ عبادت کریں خاص اس کی اور شریک نہ کریں اس کا کسی کو، فرمایا آپ نے بھلا جانتا ہے تو کہ کیا ہے حق ان کا اللہ پر جب وہ بجالائیں یہ؟ کہا معاذ رضی اللہ عنہ نے کہ اللہ ورسول اس کو خوب جانتے ہیں۔ فرمایا آپ نے: یہ ہے حق ان کا اللہ پر کہ ان کو عذاب نہ کرے۔

فائدہ : یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔ اور مروی ہے کئی سندوں سے معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے۔

❀❀❀❀

(٢٦٤٤) **عَنْ أَبِيْ ذَرٍّ** أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ : ((**أَتَانِيْ جِبْرَئِيْلُ فَبَشَّرَنِيْ أَنَّهُ مَنْ مَاتَ لَا يُشْرِكُ بِاللّٰهِ شَيْئًا دَخَلَ الْجَنَّةَ**)). قُلْتُ: **وَإِنْ زَنٰى وَإِنْ سَرَقَ؟ قَالَ: نَعَمْ**)). (اسناده صحيح) سلسلة الاحاديث الصحيحة (٨٢٦) .

ترجمہ: روایت ہے ابو ذر رضی اللہ عنہ سے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: آئے میرے پاس جبرئیل اور بشارت دی مجھ کو کہ جو مر جائے یعنی میری امت سے کہ نہ شریک کرتا ہو وہ اللہ تعالیٰ کا کسی چیز کو داخل ہوگا جنت میں۔ کہا میں نے اگرچہ زنا کیا ہو اس نے اور چوری کی اس نے؟ فرمایا آپ ﷺ نے: ہاں۔ یعنی اگرچہ مرتکب زنا وسرقہ ہو مگر انجام اس کا جنت ہے اگر موحد مرا۔

فائدہ : یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔ اور اس باب میں ابو الدرداء رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

ابواب العلم

عن رسول اللہ ﷺ

(المعجم ۳۹) طلب علم کی فضیلت کے بیان میں (تحفة ۳۵)

مقدمہ مترجم: علم بالفتح پیدا کرنا اور جو کچھ کہ احاطہ آسمان میں ہے اور علم بالکسر جاننا ہے، علوم جمع، اور کبھی علم بمعنی معلوم کے بھی آتا ہے۔ چنانچہ بعضوں نے کہا ﴿ وَلَاْ يُحِيطُوْنَ بِشَيْءٍ مِنْ عِلْمِهِ ﴾ ای معلومہ اور علم بفتحتین حد فاصل درمیان دوزمینوں کے اور نشانی کہ راہ کی شناخت کے واسطے بنائیں اور اسی سے ہے قول اللہ تعالیٰ کا ﴿ إِنَّهُ لَعِلْمٌ لِلسَّاعَةِ ﴾ یعنی ظہور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا نشانِ قیامت ہے۔ اور ایام معلومات سے مراد ہیں عشرۂ ذی الحجہ۔ اور علم بفتحین کی جمع اعلام آتی ہے اور عَلَم السّعد ایک پہاڑ کا نام ہے۔ اور علیم اسم فاعل ہے علم بالکسر سے، یعنی جاننے والا اور نو دنہ نام باری تعالیٰ میں سے ہے کہ علم اس کا محیط ہے جمیع اشیاء کو ظاہراً اور باطناً، اور کوئی نقیر و قطمیر اس کے علم سے باہر نہیں، شامل ہے جزئیات وکلیات کو أَعْلَمُ افعل التفضیل دانا تر اور زیادہ جاننے والا، اعلام جمع علم نشان وعلامت علامہ صیغہ مبالغہ خوب جاننے والا ولا یجوز اطلاقه علی اللہ سبحانہ بالتاء وتشبیهه بالتانیث معلم وہ نشان کہ راہ میں رکھ دیں اور علم جو جاننے کے معنی میں ہے وہ باب سَمِعَ يَسْمَعُ سے ہے اور جو بمعنی نشان کر... ہے وہ باب نَصَرَ يَنْصُرُ سے اور ضَرَبَ يَضْرِبُ سے ہے اعلام آگاہ کرنا اور خبردار کرنا باب افعال سے تعلیم سکھانا اور آگاہ کرنا تَعَلَّمْ سیکھنا اور جاننا اور مضبوط کرنا کام کا اور اسی سے ہے حدیث: ((مَنْ تَعَلَّمَ الْقُرْاٰنَ......)) آہ یعنی بہتر تم میں سے وہ ہے جو قرآن سیکھے اور سکھائے اور علوم مدونہ علم صرف ہے اور علم نحو، علم لغت، علم معانی، علم بیان کہ آلات

ہیں علوم دینیہ کے اور علوم دینیہ علم قراءت ہے اور علم تفسیر، اور علم حدیث، اور علم فقہ، اور علم فرائض، اور علم اصول، اور علم کلام۔ اور علوم دنیا سے ہے علم عروض اور علم قافیہ، علم انشا، علم رسم الخط، علم معما، علم منطق، علم حکمت شامل ہے۔

بہت سے علوم کو چنانچہ علم، ہیئت علم ہندسہ، علم عدد، علم طب، علم فلاحت، علم کیمیا، علم نجوم، علم موسیقی، علم مناظرہ اور مرایا علم جراثقال، علم جبر و مقابلہ علم رمل، علم جفر، علم طلسم، علم قیافہ، علم مساحت، علم اصطرلاب، علم محاضرات اسی میں داخل ہیں۔ اور ان میں سے بعض منہی عنہ ہیں اور بعض جائز اور بعض مفید ہیں اور بعض غیر مفید بلکہ مضر باعتبار تضیع اوقات کے۔ اور علوم منہیہ سے ہے منطق کہ قول مشرق نے تحریم المنطق میں کہا فن منطق فن مذموم ہے حرام ہے اشتغال بعض مافیہ کا۔ چنانچہ قائل ہونا ہیولے کا کہ وہ کفر ہے کہ منجر ہوتا ہے فلسفہ اور زندقہ کی طرف اور کچھ اس کا ثمرہ نہیں دین میں بلکہ نہ دنیا میں تنصیص کی ہے اس پر ائمہ دین اور علماء شریعت نے سو اول جس نے بیان کیا اس کی حرمت کو امام شافعی رحمہ اللہ ہیں۔ اور بیان کیا ان کے اصحابوں میں سے امام الحرمین نے، اور غزالی نے اپنے آخر امر میں اور بیان کیا ابن صباغ صاحب شامل اور ابن قشیری نے اور تنصیص کی اس پر مقدسی اور عمار بن یونس اور سلفی اور ابن مندہ اور ابن اشیر اور ابن الصلاح اور ابن عبدالسلام اور ابو اسامہ اور نووی اور ابن دقیق العید اور برہان جوبری اور ابو حیان اور شرف دمیاطی اور ذہبی اور ملوی اور راستوی اور اوزاعی اور الوی العراقی اور شرف ابن مقری نے۔ اور فتویٰ دیا اس کی حرمت پر ہمارے شیخ قاضی مناوی نے اور نص کیا اس پر آئمہ مالکیہ سے ابن ابی زید مالکی صاحب الرسالۃ اور قاضی ابوبکر بن عربی اور ابوبکر طوسی اور ابن الولید الباجی اور ابو طالب المکی صاحب القوت نے اور ابوالحسن بن الحصاری اور ابو عامر بن الربیع اور ابوالحسن بن الحبیب اور ابوالمنیر اور ابن رشید اور ابن حمزہ اور عامہ اہل مغرب نے اور تنصیص کی اس کی حرمت پر آئمہ حنفیہ میں سے ابوسعید شیرازی اور سراج قزوینی اور عرفی نے ہدون کی ایک کتاب اس کی تحریم پر اور تنصیص کی اس کی حرمت پر ائمہ حنابلہ سے ابن الجوزی اور سعید الحارثی اور شیخ الاسلام التقی ابن تیمیہ نے اور تالیف کی شیخ قدس سرہ نے اس کی مذمت میں ایک کتاب۔ انتہیٰ اور یہ علم زمانہ صحابہ اور تابعین میں ملت اسلامیہ میں موجود نہ تھا بلکہ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے کتابخانہ فلسفہ کا جلوا دیا كذا في هداية السائل الى ادلة المسائل اور ظاہراً اور علوم دنیاویہ بھی جو بکار آمد نہیں ہیں اور موجب غفلت اور کبر و غرور و عجب ہوتے ہیں ایسے ہی ہیں۔ آنحضرت ﷺ نے تو ان علم سے پناہ مانگی ہے جو نفع نہ دیں چہ جائیکہ موجب ضرر ہوں۔ باقی تحقیقات متعلقات علم کے اور فضائل اور برکات اور نتائج اور ثمرات علوم دینیہ کے ضمن ابواب میں مذکور ہوں گے۔ انشاءاللہ تعالیٰ۔

١ ـ بَابُ : إِذَا أَرَادَاللّٰهُ بِعَبْدٍ خَيْرًا فَقَّهَهُ فِي الدِّيْنِ

اس بیان میں کہ جب اللہ تعالیٰ کسی بندے سے بھلائی کا ارادہ کرتا ہے تو اسے دین کی سمجھ عطا کر دیتا ہے

(٢٦٤٥) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ : أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ : ((**مَنْ يُرِدِ اللّٰهُ بِهِ خَيْرًا يُفَقِّهْهُ فِي الدِّيْنِ**)).

(اسناده صحيح) سلسلة الأحاديث (١١٩٤، ١١٩٥) الروض (١١٦٠)

ترجمہ: روایت ہے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ جس کی بہتری چاہتا ہے اسے دین کی سمجھ دیتا ہے۔

فائدہ : اس باب میں عمر اور ابو ہریرہ اور معاویہ رضی اللہ عنہم سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

مترجم: قولہ: دین کی سمجھ دیتا ہے۔ یعنی اس کو علم دین عنایت فرماتا ہے اور بصیرت کامل اور فہم راشد اور ذہن ثاقب اور حافظہ قوی دیتا ہے کہ چند عرصہ میں علوم دینیہ سے سرفراز ہو کر اپنے اقران میں ممتاز ہو جاتا ہے اور احکام شریعت اور اسرار طریقت اور انوار حقیقت و معرفت سے اس کا سینہ نورانی ہو جاتا ہے۔ اور نہیں خاص ہے یہ حدیث ساتھ فقہ مصطلحہ کے جیسا کہ گمان کیا ہے بعض اشخاص نے اس لیے کہ مروی ہے دارمی میں عمران سے کہ انہوں نے کہا کہ میں نے حسن بصری سے کہا ایک دن کہ ایسا ہی کہا ہے فقہاء نے انہوں نے فرمایا خرابی ہے تیری تو نے کوئی فقیہ دیکھا بھی ہے فقیہ تو وہی ہے جو زاہد ہو دنیا سے راغب ہو آخرت کا بصیر ہو امر دین کا مداوم ہو عبادتِ الٰہی پر اور ایک روایت میں ہے کہ فقیہ وہ ہے کہ کھل گئیں جس کی دونوں آنکھیں دل کی اور دیکھا اس نے اپنے رب کو یعنی چشم دل سے۔ انتہیٰ اور منقول ہے محدثین سے کہ فقه الرجل بصيرته بالحديث یعنی فقہ سے مراد کمال بصیرت ہے حدیث میں اور بخوبی پہچاننا اس کے ناسخ و منسوخ اور ضعیف وقوی اور مقدم اور مؤخر کو اور واقف ہونا جرح و تعدیل سے رواۃ کے حالات سے ثقات کے اور مروی ہے مرفوعاً کہ جس نے یاد کیا میری حدیثوں میں سے چالیس حدیثوں کو سنت سے ملاقات کرے گا وہ اللہ عزوجل سے قیامت کے دن فقیہ و عالم ہو کر۔ اور ایک روایت میں ہے کہ جس نے یاد کیں چالیس حدیثیں امر دین میں اٹھائے گا اللہ تعالیٰ اس کو قیامت کے دن زمرۂ فقہاء اور علماء میں اور یہ حدیث اگرچہ ضعیف ہے باتفاق محدثین مگر مؤید قول مذکور ہے۔

❀❀❀❀

۲۔ بَابُ: فَضْلِ طَلَبِ الْعِلْمِ

طلب علم کی فضیلت میں

(٢٦٤٦) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : ((مَنْ سَلَكَ طَرِيْقًا يَلْتَمِسُ فِيْهِ عِلْمًا سَهَّلَ اللّٰهُ لَهُ طَرِيْقًا إِلَى الْجَنَّةِ)). (اسناده صحيح)

ترجمہ: روایت ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ کہا انہوں نے فرمایا رسول اللہ ﷺ نے جو چلا کسی راہ میں طلب کرتا ہو علم کو، آسان کرے گا اللہ تعالیٰ اس کے لیے ایک راہ جنت کی طرف۔

فائدہ : یہ حدیث حسن ہے۔

❀❀❀❀

(٢٦٤٧) عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : ((مَنْ خَرَجَ فِيْ طَلَبِ الْعِلْمِ فَهُوَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ

حَتّٰی یَرْجِعَ)). (اسناده ضعيف) تخريج المشكاة (٢٢٠) سلسلة الاحاديث الضعيفة (٢٠٣٧) الروض النضير (١٠٩) .اس کی سند ربیع بن انس کی وجہ سے ضعیف ہے۔ضعيف الجامع الصغير (٥٥٧٠)

ترجمہ: روایت ہے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے کہ کہا انہوں نے فرمایا رسول اللہ ﷺ نے: جو نکلے طلب علم میں وہ اللہ کی راہ میں ہے جب تک کہ لوٹے۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے۔اور روایت کی یہ بعضوں نے اور مرفوع نہ کی۔

❀❀❀❀

(٢٦٤٨) عَنْ سَخْبَرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ : ((مَنْ طَلَبَ الْعِلْمَ كَانَ كَفَّارَةً لِمَا مَضٰى)). (اسناده موضوع) تخريج المشكاة (٢٢١) الضعيفة (٥٠١٧) .اس میں ابو داؤد راوی سخت ضعیف ہے۔اور سخبرہ کے صحابی ہونے میں اختلاف ہے۔

ترجمہ: روایت ہے سخبرہ سے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: جس نے طلب کیا علم کو اس کے اگلے گناہوں کا کفارہ ہوگیا۔

فائدہ: یہ حدیث ضعیف الاسناد ہے۔اور ابوداؤد کا نام نفیع اعمٰی ہے وہ ضعیف ہیں حدیث میں اور نہیں معلوم ہوئی ہیں عبداللہ بن سخبرہ کی زیادہ حدیثیں اور نہ ان کے باپ کی۔

❀❀❀❀

٣۔ بَابٌ: مَا جَاءَ فِيْ كِتْمَانِ الْعِلْمِ

علم کو چھپانے کی مذمت کے بیان میں

(٢٦٤٩) عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : ((مَنْ سُئِلَ عَنْ عِلْمٍ عَلِمَهُ ثُمَّ كَتَمَهُ أُلْجِمَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ بِلِجَامٍ مِنْ نَارٍ)). (اسناده صحيح) تخريج مشكاة المصابيح (٢٢٣۔ ٢٢٤) الروض (١١٥٠۔ ١١٥٢) التعليق الرغيب (٢/٧٣)

ترجمہ: روایت ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جو سوال کیا جائے اس علم سے کہ جانتا ہے اس کو پھر چھپائے اس کو، لجام لگائی جائے گی اس کو قیامت کے دن آگ سے۔

فائدہ: اس باب میں جابر اور عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہم سے بھی روایت ہے۔حدیث ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی حسن ہے۔

مترجم: مراد اس سے بقول علماء علم ضروری ہے اور چھپانا اس کا ایسے وقت میں کہ دوسرا کوئی بتانے والا نہ ہو اور کوئی مانع صحیح بھی نہ ہو بلکہ نہ بتانا فقط براہ بخل ہو زیادہ برا ہے۔اور روایت کیا ہے اس حدیث کو احمد اور ابوداؤد نے۔اور روایت کیا ابن ماجہ نے انس رضی اللہ عنہ سے۔

❀❀❀❀

٤۔ بَابُ: مَا جَاءَ فِي الْإِسْتِيصَاءِ بِمَنْ يَطْلُبُ الْعِلْمَ

طالب علم کے خیر خواہی کرنے کے بیان میں

(٢٦٥٠) عَنْ أَبِي هَارُوْنَ قَالَ : كُنَّا نَأْتِي أَبَا سَعِيدٍ فَيَقُولُ : مَرْحَبًا بِوَصِيَّةِ رَسُوْلِ اللّٰهِﷺ إِنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ : ((إِنَّ النَّاسَ لَكُمْ تَبَعٌ وَإِنَّ رِجَالًا يَأْتُونَكُمْ مِنْ أَقْطَارِ الْأَرْضِ يَتَفَقَّهُوْنَ فِي الدِّيْنِ، فَإِذَا أَتَوْكُمْ فَاسْتَوْصُوْا بِهِمْ خَيْرًا)). (اسناده ضعيف) تخريج مشكاة المصابيح (٢١٥) اس میں ابوہارون العبدی راوی ضعیف ہے۔

ترجمہ: روایت ہے ابو ہارون سے کہا کہ ہم آتے تھے ابوسعید کے پاس یعنی علم حدیث کے لیے سو وہ فرماتے تھے مرحبا تم کو موافق وصیت رسول اللہ ﷺ کے اس لیے کہ نبی ﷺ نے فرمایا تھا یعنی اپنے اصحاب سے کہ لوگ تمہارے تابع ہیں اور بہت سے مرد آئیں گے تمہارے پاس کناروں سے زمین کے سمجھ حاصل کرنے کو دین کی پھر جب وہ تمہارے پاس آئیں پس طلب کروان کے لیے خیر کو۔ یعنی ان کو نصیحت و وعظ کرو اور شیریں زبان سے ان کی دل جوئی کرو کہ وہ طالب دین ہیں۔

فائدہ : علی بن عبداللہ نے نقل کی کہ یحییٰ بن سعید کہتے تھے کہ شعبہ ضعیف کہا کرتے تھے ابوہارون عبدی کو۔ اور کہا یحییٰ نے کہ ہمیشہ ابن عون روایت کرتے رہے ابوہارون عبدی سے یہاں تلک کہ انتقال کیا انہوں نے اور ابوہارون کا نام عمارہ بن جوین ہے۔

مترجم: عمار بن جُوین بجیم مصغر کہ کنیت ان کی ابوہارون ہے اور اپنی کنیت سے مشہور ہیں۔ متروک الحدیث ہے اور بعض محدثین نے ان کو منسوب کیا کذب کی طرف اور وہ شیعی ہے طبقہ رابعہ سے، وفات پائی ۱۳۴ھ میں۔ (تقریب)

❁❁❁❁

(٢٦٥١) عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ : ((يَأْتِيكُمْ رِجَالٌ مِنْ قِبَلِ الْمَشْرِقِ يَتَعَلَّمُوْنَ، فَإِذَا جَاءُوْكُمْ فَاسْتَوْصُوْا بِهِمْ خَيْرًا)). قَالَ : فَكَانَ أَبُوْسَعِيدٍ إِذَا رَآنَا قَالَ : مَرْحَبًا بِوَصِيَّةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ. (اسناده ضعيف، انظر ما قبله) اس میں بھی ابوہارون العبدی راوی ضعیف ہے۔

ترجمہ: روایت ہے ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے کہ نبی ﷺ نے فرمایا آئیں گے تمہارے پاس مشرق کی جانب سے بہت لوگ علم حاصل کرنے کو پھر جب وہ تمہارے پاس آئیں تو بھلی بات کہو ان کے لیے، سو ابوسعید جو راوی حدیث ہیں ہمیشہ جب دیکھتے ہم کو مرحبا کہتے تھے موافق وصیت رسول اللہ ﷺ کے۔

فائدہ : اس حدیث کو نہیں جانتے ہم مگر ہارون بن عبدی کی روایت سے کہ وہ ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں۔

❁❁❁❁

۵۔ بَابُ: مَا جَاءَ فِيْ ذَهَابِ الْعِلْمِ

(دنیا سے) علم کے اٹھ جانے کے بیان میں

(٢٦٥٢) عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : ((إِنَّ اللّٰهَ لَا يَقْبِضُ الْعِلْمَ اِنْتِزَاعًا يَنْتَزِعُهُ مِنَ النَّاسِ، وَ لٰكِنْ يَقْبِضُ الْعِلْمَ بِقَبْضِ الْعُلَمَاءِ، حَتّٰى إِذَا لَمْ يَتْرُكْ عَالِمًا اِتَّخَذَ النَّاسُ رُؤُوسًا جُهَّالًا فَسُئِلُوْا فَأَفْتَوْا بِغَيْرِ عِلْمٍ فَضَلُّوْا وَأَضَلُّوْا)). (اسناده صحيح) الروض النضير (٥٧٩)

ترجمہ: روایت ہے عبداللہ بن عمرو بن عاص سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کہ تحقیق اللہ تعالیٰ قبض نہ کرے گا علم کو اس طرح کہ یکبارگی چھین لے اس کو لوگوں سے بلکہ قبض کرے گا علم کو ساتھ وفات دینے علماء کے یہاں تک کہ جب کوئی عالم نہ رہے گا بنالیں گے لوگ جاہلوں کو سردار، سو ان سے پوچھیں گے اور وہ فتویٰ دیں گے بغیر علم کے، سو خود بھی گمراہ ہوں گے اور ان کو بھی گمراہ کریں گے۔

فائدہ : اس باب ام المومنین میں عائشہ رضی اللہ عنہا اور زیاد بن لبید سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث حسن ہے اور روایت کی یہ حدیث زہری نے عروہ سے انہوں نے عبداللہ بن عمرو سے اور عروہ سے انہوں نے عائشہؓ سے انہوں نے نبی ﷺ سے اس کی مانند۔

❀❀❀❀

(٢٦٥٣) عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ قَالَ : كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فَشَخَصَ بِبَصَرِهِ إِلَى السَّمَاءِ، ثُمَّ قَالَ : ((هٰذَا أَوَانُ يُخْتَلَسُ الْعِلْمُ مِنَ النَّاسِ حَتّٰى لَا يَقْدِرُوْا مِنْهُ عَلٰى شَيْءٍ)). فَقَالَ زِيَادُ بْنُ لَبِيْدِ الْأَنْصَارِيُّ: كَيْفَ يُخْتَلَسُ مِنَّا، وَقَدْ قَرَأْنَا الْقُرْاٰنَ فَوَاللّٰهِ لَنَقْرَأَنَّهُ، وَلَنُقْرِئَنَّهُ نِسَاءَ نَا وَأَبْنَاءَنَا، قَالَ: ((ثَكِلَتْكَ أُمُّكَ يَازِيَادُ إِنْ كُنْتُ لَأَعُدُّكَ مِنْ فُقَهَاءِ أَهْلِ الْمَدِيْنَةِ: هٰذِهِ التَّوْرٰةُ وَالْإِنْجِيْلُ عِنْدَ الْيَهُوْدِ وَالنَّصَارٰى فَمَاذَا تُغْنِي عَنْهُمْ؟)) قَالَ جُبَيْرٌ: فَلَقِيْتُ عُبَادَةَ بْنَ الصَّامِتِ فَقُلْتُ: أَلَا تَسْمَعُ مَا يَقُوْلُ أَخُوْكَ أَبُو الدَّرْدَاءِ فَأَخْبَرْتُهُ بِالَّذِيْ قَالَ أَبُو الدَّرْدَاءِ، قَالَ: صَدَقَ أَبُو الدَّرْدَاءِ إِنْ شِئْتَ لَأُ حَدِّثَنَّكَ بِأَوَّلِ عِلْمٍ يُرْفَعُ مِنَ النَّاسِ: اَلْخُشُوْعُ، يُوْشِكُ أَنْ تَدْخُلَ مَسْجِدَ الْجَامِعِ فَلَا تَرٰى فِيْهِ رَجُلًا خَاشِعًا.

(اسناده صحيح) تخريج اقتضاء العلم العمل (٨٩)

ترجمہ: روایت ہے ابو الدرداء رضی اللہ عنہ سے کہا کہ تھے ہم نبی ﷺ کے ساتھ سو نظر کی آپ نے آسمان کی طرف پھر فرمایا یہ ایسا وقت ہے کہ چھینا جا رہا ہے علم آدمیوں سے یہاں تک کہ نہ قادر ہوں گے اس میں سے کسی چیز پر، سو کہا زیاد بن لبید انصاری نے کیونکر چھینا جائے گا ہم سے علم اور ہم نے پڑھا ہے قرآن اور قسم ہے اللہ تعالیٰ کی کہ ہم پڑھیں گے اور

پڑھائیں گے اپنی عورتوں کو اور لڑکوں کو۔ یعنی یہی سلسلہ نسلاً بعد نسل جاری رہے گا۔ تو فرمایا آپ نے روئے تجھ پر ماں تیری اے زیاد میں تجھ کو مدینہ کے سمجھ داروں میں گنتا تھا، کیا توراۃ وانجیل یہود ونصاریٰ کے پاس نہیں مگر کیا کام آتی ہے ان کو۔ کہا جبیر نے سو ملا میں عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے اور کہا میں نے سنا تم نے کہ کیا کہتے ہیں بھائی تمہارے ابوالدرداء رضی اللہ عنہ اور خبر دی میں نے ان کو ابوالدرداء کے قول کی تو کہا انہوں نے کہ سچ کہا ابوالدرداء نے اگر چاہے تو تو بیان کروں میں تجھ سے کہ علم سے پہلی جو چیز اٹھے گی لوگوں کے پاس سے وہ خشوع ہے قریب ہے ایسا وقت کہ داخل ہو گا تو جامع مسجد میں اور نہ دیکھے گا تو اس میں مرد خاشع۔

فائدہ : یہ حدیث حسن ہے غریب ہے۔ اور معاویہ بن صالح ثقہ ہیں اہل حدیث کے نزدیک اور نہیں جانتے ہم کسی کو کہ کلام کیا ہو اس نے ان میں، مگر یحییٰ بن سعید قطان نے۔ اور روایت کی معاویہ بن صالح نے مانند اس کے اور روایت کی بعضوں نے یہ حدیث عبدالرحمٰن بن جبیر بن نفیر سے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے عوف بن مالک سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے۔

مترجم: حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: قریب ہے کہ آئے گا لوگوں پر ایک زمانہ کہ نہ باقی رہے گا اسلام سے مگر نام اس کا اور نہ باقی رہے گا قرآن سے مگر رسم اس کی۔ مساجد ان کی آباد ہیں یعنی نقش دار ہیں اور چونہ گچ کی ہوئی اور مناروں سے، اور ویران ہیں ہدایت سے یعنی ہدایت کا نام نہیں، علماء ان کے بدترین خلائق ہیں نیچے آسمان کے، اور انہیں سے نکلتا ہے فتنہ اور انہیں کی طرف عود کرتا ہے۔ روایت کیا اس کو بیہقی نے شعب الایمان میں، اور ابن خباب سے مروی ہے کہ انہوں نے پوچھا سعید بن جبیر سے کہ اے ابا عبداللہ کیا علامت ہے لوگوں کے ہلاک ہونے کی؟ کہا انہوں نے کہ ہلاک ہونا علماء کا۔ اور سلمان سے مروی ہے کہ انہوں نے کہا ہمیشہ رہیں گے لوگ خیر کے ساتھ جب تلک کہ باقی رہیں اگلے یہاں تلک کہ تعلیم پا لیں پچھلے اور اگر ہلاک ہو جائیں اگلے قبل اس کے کہ تعلیم پائیں پچھلے تو ہلاک ہو گئے لوگ۔ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے فرمایا انہوں نے تم جانتے ہو کیا ہے ذہاب علم کا؟ ہم نے کہا نہیں، انہوں نے فرمایا ذہاب علماء کا ابوالدرداء رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے کہا کیا ہے علماء کو میں دیکھتا ہوں کہ چلے جاتے ہیں اور جاہل لوگ حاصل نہیں کرتے ان سے تعلیم کو، سو حاصل کرو علم کو قبل اس کے کہ اٹھایا جائے اس لیے کہ رفع علم جانا ہے علماء کا اور انہی نے فرمایا کہ آدمی عالم ہیں یا متعلم اور اس کے بعد پھر کچھ خیر نہیں اور انہوں نے فرمایا کہ معلم خیر اور متعلم اجر میں برابر ہیں اور ان کے سوا اور لوگوں میں کچھ خیر نہیں۔ اور عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے فرمایا متفقہ ہو قبل سردار ہونے کے اور تمیم داری سے مروی ہے کہ لوگ بہت بہت مکان بنانے لگے حضرت عمرؓ کے وقت میں تو فرمایا آپ نے: اے گروہ عرب کے! بچو زمین سے۔ یعنی بچو تعمیر سے بے شک اسلام نہیں ہے مگر جماعت سے، اور جماعت نہیں مگر امارت سے، اور امارت نہیں مگر اطاعت سے، پھر جو سردار اپنی قوم کا دین کی سمجھ پیدا کرے وہ سرداری اس کی اور لوگوں کی حیات ابدی کا سبب ہے اور جو سردار ہوا بغیر سمجھ دین کے وہ سرداری اس کی اور لوگوں کی ہلاکت کا سبب ہے۔ (کلھا فی الدارمی)

٦۔ بَابُ : فِيمَنْ يَّطْلُبُ بِعِلْمِهِ الدُّنيَا

اس شخص کے متعلق جو اپنے علم سے دنیا طلب کرے

(٢٦٥٤) عَنْ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ : سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ : ((مَنْ طَلَبَ الْعِلْمَ لِيُجَارِيَ بِهِ الْعُلَمَاءَ أَوْلِيُمَارِيَ بِهِ السُّفَهَاءَ وَيَصْرِفَ بِهِ وُجُوْهَ النَّاسِ إِلَيْهِ أَدْخَلَهُ اللّٰهُ النَّارَ)).

(اسناده حسن) المشكاة : ٢٢٣۔ ٢٢٥۔ التعليق الرغيب : ١/ ٦٨ .

ترجمہ: روایت ہے کعب بن مالک رضی اللہ عنہ سے کہا انہوں نے کہ سنا میں نے رسول اللہ ﷺ سے کہ فرماتے تھے جو طلب کرے علم اس لیے کہ فخر کرے اس کے ساتھ علماء میں یا تکرار کرے اس کے ساتھ سفہاء سے اور متوجہ کرے اپنی طرف منہ لوگوں کا داخل کرے گا اللہ تعالیٰ اس کو جہنم میں۔

فائدہ: یہ حدیث غریب ہے نہیں جانتے ہم اس کو مگر اسی سند سے اور اسحاق بن یحییٰ بن طلحہ کچھ ایسے قوی نہیں نزدیک محدثین کے۔کلام کیا گیا ہے ان میں حافظہ کی طرف سے۔

❀❀❀❀

(٢٦٥٥) عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ : ((مَنْ تَعَلَّمَ عِلْمًا لِغَيْرِ اللّٰهِ أَوْ أَرَادَ بِهِ غَيْرَ اللّٰهِ فَلْيَتَبَوَّأْ مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ)).

(اسناده ضعيف) سلسلة الاحاديث الضعيفة (٥٠١٧) التعليق الرغيب (١/ ٦٩) خالد بن دریک نے ابن عمر رضی اللہ عنہما کو نہیں دیکھا۔

ترجمہ: روایت ہے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: جو سیکھے دین کا کوئی علم غیر اللہ کے لیے یا فرمایا ارادہ کرے اس سے غیر اللہ کا تو ڈھونڈ لے جگہ اپنی دوزخ میں۔

مترجم: یہ فرمانا آپ ﷺ کا معنی اس کے یا دعا ہے یا خبر ہے۔

❀❀❀❀

٧۔ بَابٌ: فِي الْحَثِّ عَلٰى تَبْلِيغِ السَّمَاعِ

لوگوں کے سامنے احادیث بیان کرنے کی فضیلت میں

(٢٦٥٦) عَنْ أَبَانَ بْنِ عُثْمَانَ قَالَ: خَرَجَ زَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ مِنْ عِنْدِ مَرْوَانَ نِصْفَ النَّهَارِ، قُلْنَا مَا بَعَثَ إِلَيْهِ هٰذِهِ السَّاعَةِ إِلَّا لِشَيْءٍ يَسْأَلُهُ عَنْهُ، فَقُمْنَا فَسَأَلْنَاهُ فَقَالَ: نَعَمْ سَأَلَنَا عَنْ أَشْيَاءَ سَمِعْنَاهَا مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ،

سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ : ((نَضَّرَ اللّٰهُ اَمْرَءًا سَمِعَ مِنَّا حَدِيْثًا فَحَفِظَهُ حَتّٰى يُبَلِّغَهُ غَيْرَهُ، فَرُبَّ حَامِلِ فِقْهٍ إِلٰى مَنْ هُوَ اَفْقَهُ مِنْهُ، وَرُبَّ حَامِلِ فِقْهٍ لَيْسَ بِفَقِيْهٍ)). (اسناده صحيح) التعليق الرغيب (١/٦٤) الروض النضير (٢٧٦) تخريج مساجلة علمية (ص ٣٢) سلسلة الاحاديث الصحيحة (٤٠٣)

ترجمہ: روایت ہے ابان بن عثمان سے کہا کہ نکلے زید بن ثابت رضی اللہ عنہ مروان کے پاس سے دوپہر کے وقت میں دن کو، سو کہا ہم نے کہ نہیں بلایا تھا ان کو مروان نے مگر کسی چیز کے پوچھنے کو سو کھڑے ہوئے ہم اور پوچھا ہم نے زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے تو کہا انہوں نے کہ ہاں پوچھیں ہم نے کتنی ہی چیزیں کہ سنی تھیں ہم نے رسول اللہ ﷺ سے پھر بیان کی ان میں سے ایک روایت کہ سنا میں نے رسول اللہ ﷺ سے کہ فرماتے تھے کہ تازہ رکھے اللہ تعالیٰ اس شخص کو کہ سنے ہماری کسی حدیث کو اور یاد رکھے اس کو یہاں تک کہ پہنچا دے اس کو دوسرے تک اس لیے کہ بہت سے اٹھانے والے فقہ کے لے جاتے ہیں فقہ کو اپنے سے زیادہ فقیہ کے پاس، اور بہت سے فقہ کے اٹھانے والے خود فقیہ نہیں ہیں۔

فائدہ : اس باب میں عبداللہ بن مسعود اور معاذ بن جبل اور جبیر بن مطعم اور ابی الدرداء اور انس رضی اللہ عنہم سے بھی روایت ہے۔
حدیث زید بن ثابت کی حسن ہے۔

مترجم: اس حدیث سے بخوبی معلوم ہوا کہ فقہ نام ہے حدیث رسول ﷺ کا اور اسی کے جاننے اور تحقیق سے آدمی عنداللہ فقیہ ہوتا ہے اور بشارت ہے اس میں کہ بعد زمانہ صحابہؓ کے تابعین میں بکثرت فقہا ہوں گے اور احادیث جمع کریں گے اور حفاظت کریں گے اور ید طولیٰ اور کعب علیا اس علم میں حاصل کریں گے اور امور دین میں تفقہ اور تدبر انہیں عنایت ہوگا اور دعائے خیر ہے اس میں تمامی خادمانِ حدیث کو کہ مدام ان کے چہرے تروتازہ رہیں گے اور قلوب مسرور اور چشم پرنور۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلٰى ذٰلِكَ. اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنَا مِنْهُمْ بِفَضْلِكَ وَ كَرَمِكَ۔ آمین۔

❀❀❀❀

(٢٦٥٧) عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ : قَالَ سَمِعْتُ ﷺ رَسُوْلَ اللّٰهِ يَقُوْلُ : ((نَضَّرَ اللّٰهُ امْرَءًا سَمِعَ مِنَّا شَيْئًا فَبَلَّغَهُ كَمَا سَمِعَهُ فَرُبَّ مُبَلَّغٍ أَوْعٰى مَنْ سَامِعٍ)).

(اسناده صحيح) التعليق الرغيب (١/٦٣) تخريج مشكاة المصابيح (٢٣٠)

ترجمہ: روایت ہے عبداللہ بن مسعودؓ سے کہا سنا میں نے رسول اللہ ﷺ سے کہ فرماتے تھے تروتازہ رکھے اللہ تعالیٰ اس شخص کو کہ سنے ہم سے کوئی بات اور پہنچائے اس کو جیسا کہ سنا ہے اسے اس لیے کہ بہت سے لوگ کہ جن کو حدیث پہنچے گی زیادہ یاد رکھنے والے ہوں گے سننے والے سے۔

مترجم: اس حدیث میں دعائے خیر ہے تمام اہل حدیث کے لیے اور دعا آنحضرت ﷺ کی مقبول ہے اور بشارت ہے اس کی

کہ بعد قرن صحابہ اور قرون میں حفاظ اور حراس حدیث پیدا ہوں گے کہ وہ ایک ایک حدیث بحفاظت تامہ وحراست جمع کریں گے اوران کے تدونیات اور تالیفات سے ایک عالم کو فائدہ ہوگا چنانچہ ایسا ہی واقع ہوا۔

❁❁❁❁

(۲۶۵۸) عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مَسْعُودٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ : ((نَضَّرَ اللّٰهُ أَمْرَءًا سَمِعَ مَقَالَتِي فَوَعَاهَا وَحَفِظَهَا وَبَلَّغَهَا، فَرُبَّ حَامِلِ فِقْهٍ إِلَى مَنْ هُوَ أَفْقَهُ مِنْهُ، ثَلَاثٌ لَا يَغِلُّ عَلَيْهِنَّ قَلْبُ مُسْلِمٍ: إِخْلَاصُ الْعَمَلِ لِلّٰهِ، وَمُنَاصَحَةُ أَئِمَّةِ الْمُسْلِمِينَ، وَلُزُومِ جَمَاعَتِهِمْ، فَإِنَّ الدَّعْوَةَ تُحِيطُ مِنْ وَرَائِهِمْ)).

(اسناده صحيح) سلسلة الاحاديث الصحيحة (٤٠٤).

ترجمہ: روایت ہے عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے وہ روایت کرتے ہیں نبی ﷺ سے، آپ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ اس شخص کو خوش وخرم رکھے جو میری حدیث کو سنے، اسے سمجھے، اسے یاد کرے اور آگے پہنچائے۔ اس لیے کہ بہت سے فقیہ اسے اپنے سے زیادہ فقیہ شخص کے پاس لے جاتے ہیں۔ تین چیزوں پر مسلمان کا دل خیانت نہیں کرتا۔ عمل کو اللہ تعالیٰ کے لیے خالص کرنا، اور مسلمانوں کے اماموں کی خیر خواہی کرنا، اور اُن کی جماعت کو لازم پکڑنا۔ بلاشبہ (ان کی) دعوت انہیں ان کے پیچھے سے گھیر لے گی (ان کی حفاظت کرے گی)۔

❁❁❁❁

۸۔ بَابُ: فِيْ تَعظِيْمِ الْكِذْبِ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ

رسول اللہ ﷺ پر جھوٹ باندھنے کی ممانعت میں

(۲۶۵۹) عَنْ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : ((مَنْ كَذَبَ عَلَيَّ مُتَعَمِّدًا فَلْيَتَبَوَّأْ مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ)).

(صحيح متواتر) الروض النضير (٧٠٧ و ٨٨٥) سلسلة الاحاديث الصحيحة (١٣٨٣)

ترجمہ: روایت ہے عبداللہ رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کہ جس نے جھوٹ باندھا مجھ پر وہ اپنی جگہ ڈھونڈ لے جہنم میں۔

❁❁❁❁

(۲۶۶۰) عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ : ((لَا تَكْذِبُوْا عَلَيَّ فَإِنَّهُ مَنْ كَذَبَ عَلَيَّ يَلِجُ النَّارَ)). (اسناده صحيح)

ترجمہ: روایت ہے علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے: مت جھوٹ باندھو مجھ پر اس لیے کہ جس نے جھوٹ باندھا مجھ پر داخل ہوا جہنم میں۔

فائدہ: اس باب میں ابوبکر اور عمر اور عثمان اور زبیر اور سعد بن زید اور عبداللہ بن عمر اور انس اور جابر اور ابن عباس اور ابوسعید اور عمرو بن عنبسہ اور عقبہ بن عامر اور معاویہ اور بریدہ اور ابوموسیٰ اور ابوامامہ اور عبداللہ بن عمر اور منقع اور اوس ثقفی رضی اللہ عنہم سے بھی روایت ہے۔ حدیث علی وکیع نے ربعی بن حراش نے اسلام میں کبھی جھوٹ نہ بولا۔

❀❀❀❀

(٢٦٦١) عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : ((مَنْ كَذَبَ عَلَيَّ. حَسِبْتُ أَنَّهُ قَالَ مُتَعَمِّدًا. فَلْيَتَبَوَّأْ بَيْتَهُ مِنَ النَّارِ)). (صحيح متواتر) [انظر ماقبله]

ترجمہ: روایت ہے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے کہا کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے: جس نے جھوٹ باندھا مجھ پر گمان کرتا ہوں میں کہ فرمایا قصداً وہ ڈھونڈ لے اپنا گھر جہنم میں۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے صحیح ہے اس سند سے یعنی زہری کی روایت سے کہ وہ انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں۔ اور مروی ہوئی یہ حدیث کئی سندوں سے انس رضی اللہ عنہ سے کہ وہ روایت کرتے ہیں نبی ﷺ سے۔

مترجم: ابن صلاح نے کہا ہے کہ حدیث "مَنْ كَذِبَ عَلَيَّ" متواتر ہے اور نہیں ہے احادیث میں کوئی حدیث اس مرتبہ کی کہ پہنچی ہو تواتر میں اس کے برابر اس لیے کہ ناقلین اس کے صحابہ سے ایک جم غفیر ہیں یہاں تک کہ بعض نے کہا ہے کہ راوی اس کے باسٹھ (٦٢) اصحاب ہیں کہ عشرہ مبشرہ بھی ان میں داخل ہیں اور پھر اسی طرح عدد اس کے رواۃ کے ہر قرن میں بڑھتے گئے۔ (كذافي المرقاة والطيبي)

❀❀❀❀

٩۔ بَابُ: فِيْ مَنْ رَوٰى حَدِيْثًا وَهُوَ يُرٰى أَنَّهُ كَذِبٌ

موضوع احادیث روایت کرنے کی مذمت کے بیان میں

(٢٦٦٢) عَنِ الْمُغِيْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ : ((مَنْ حَدَّثَ عَنِّيْ حَدِيْثًا وَهُوَ يُرٰى أَنَّهُ كَذِبٌ فَهُوَ أَحَدُ الْكَاذِبِيْنَ)). (صحيح) مقدمه سلسلة الاحاديث الضعيفة : ١/١٢ .

ترجمہ: روایت ہے مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ سے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: جو بیان کرے ہمارے نام سے کوئی حدیث اور وہ گمان کرتا ہے کہ جھوٹ ہے پس وہ دو جھوٹوں میں کا ایک جھوٹا ہے۔

فائدہ : اس باب میں علی بن ابی طالب اور سمرہ رضی اللہ عنہما سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور روایت کی شعبہ نے حکم سے انہوں نے عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ سے انہوں نے سمرہ رضی اللہ عنہ سے انہوں نے نبی ﷺ۔ سے یہ حدیث اور روایت کی اعمش اور ابن ابی لیلیٰ نے حکم سے انہوں نے عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ سے انہوں نے علیؓ سے انہوں نے نبی ﷺ اور حدیث عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ کی جو مروی ہے سمرہ سے اہل حدیث کے نزدیک صحیح ہے۔ کہا پوچھا میں نے عبداللہ بن عبدالرحمٰن سے جن کی کنیت ابومحمد ہے مراد اس کی جو فرمایا نبی ﷺ نے کہ جو بیان کرے ہمارے نام سے کوئی حدیث اور وہ گمان کرتا ہو کہ وہ جھوٹ ہے وہ دو جھوٹوں میں کا ایک جھوٹا ہے۔ اور کہا میں نے کہ جس نے روایت کی کوئی حدیث اور وہ جانتا ہے کہ سند میں اس کے کچھ خطا ہے تو میں خوف کرتا ہوں کہ داخل ہوگیا وہ وعید میں اس حدیث نبی ﷺ کے اور میں نے جیسے کہ بعضے لوگ حدیث مرسل کو مرفوع کردیتے ہیں یا بدل دیتے ہیں اس کی اسناد کو تو وہ بھی داخل ہوگا اس وعید میں اور یہ سب تقریر تھی سائل کی پس جواب دیا عبداللہ نے کہ نہیں یہ لوگ جن کا تم نے ذکر کیا داخل نہیں اس وعید میں بلکہ وہ داخل ہے جو روایت کرے ایسی حدیث کو کہ نہیں جانتا نبی ﷺ سے اس کی کچھ اصل اور روایت کردے آپ ﷺ کے نام سے، سو مجھے خوف ہے کہ داخل ہوگا وہ شخص اس وعید میں۔

مترجم: اس وعید میں داخل وہ لوگ ہیں کہ احادیث موضوعہ برسر وعظ بیان کرتے ہیں یا ترغیب وترہیب کے لیے جھوٹی حدیثیں بناتے ہیں جیسے انگلیاں چومنے کی روایت وقت اذان کے کہ باتفاق محدثین موضوع ہے۔ اور سخاوی وغیرہ اکابرین محققین نے اس کے وضع پر تصریح کردی ہے اور اسی طرح موضوع ہیں وہ حدیثیں کہ فضائل سور میں صاحب کشاف نے ہر ہر سورۃ کے ذیل میں نقل کردی ہیں۔ اہل علم کو لازم ہے کہ ان کو روایت نہ کریں۔

❀❀❀❀

١٠ ـ بَابُ: مَا نُهِيَ عَنْهُ أَنْ يُقَالَ عِنْدَ حَدِيثِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ

استماع حدیث کے آداب میں

(٢٦٦٣) عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ وَسَالِمٍ أَبِي النَّضْرِ، عَنْ عُبَيْدِاللّٰهِ بْنِ أَبِي رَافِعٍ وَغَيْرُهُ رَفَعَهُ قَالَ: ((لَا أُلْفِيَنَّ أَحَدَكُمْ مُتَّكِئًا عَلَى أَرِيكَتِهِ يَأْتِيهِ أَمْرٌ مِمَّا أَمَرْتُ بِهِ أَوْنَهَيْتُ عَنْهُ فَيَقُولُ: لَاأَدْرِي، مَا وَجَدْنَا فِي كِتَابِ اللّٰهِ اتَّبَعْنَاهُ)). (اسناده صحيح) تخريج مشكاة المصابيح (١٦٢)

ترجمہ: روایت ہے محمد بن منکدر اور سالم سے وہ دونوں روایت کرتے ہیں عبیداللہ سے وہ ابورافع سے اور ابورافع کے سوا اور راویوں نے اس کو مرفوع کیا یعنی یوں کہا کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے: میں تم میں سے کسی کو اپنی مسند پر تکیہ لگائے ہوئے نہ پاؤں کہ اس کے پاس میری کوئی حدیث آئے جس میں میرا کوئی جاری کردہ حکم یا ممانعت ہو اور وہ کہے: میں اسے نہیں

جانتا' بس ہم تو صرف کتاب اللہ میں موجود حکم ہی کی پیروی کریں گے۔

فائدہ : یہ حدیث حسن ہے۔ اور روایت کی بعضوں نے سفیان سے انہوں نے ابن المنکدر سے انہوں نے نبی ﷺ سے اور روایت کی سالم ابی النضر نے عبیداللہ بن ابی رافع سے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے نبی ﷺ سے۔ اور ابن عیینہ جب روایت کرتے اس حدیث کو علیحدہ تو جدا کر دیتے حدیث محمد بن منکدر کی سالم کی حدیث سے اور جب جمع کر دیتے دونوں روایتوں کو اسی طرح روایت کرتے اور ابورافع مولیٰ ہیں نبی ﷺ کے' نام ان کا اسلم ہے۔

❀❀❀❀

(۲۶۶۴) عَنِ الْمِقْدَامِ بْنِ مَعْدِيكَرِبَ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : ((أَ لَا هَلْ عَسٰى رَجُلٌ يَبْلُغُهُ الْحَدِيْثُ عَنِّيْ وَهُوَ مُتَّكِئٌ عَلٰى أَرِيْكَتِهٖ، فَيَقُوْلُ: بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمْ كِتَابُ اللّٰهِ، فَمَا وَجَدْنَا فِيْهِ حَلَالًا اِسْتَحْلَلْنَاهُ وَمَا وَجَدْنَا فِيْهِ حَرَامًا حَرَّمْنَاهُ! وَإِنَّ مَا حَرَّمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ كَمَا حَرَّمَ اللّٰهُ)).

(صحيح) تخريج مشكاة المصابيح (١٦٣)

ترجمہ: روایت ہے مقدام بن معدیکرب سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے: آگاہ ہو کہ قریب ہے کہ پہنچے گی ایک آدمی کو ایک حدیث میری اور وہ تکیہ لگائے ہوگا اپنی مسند پر اور کہے گا کہ ہمارے اور تمہارے درمیان اللہ کی کتاب ہے پھر ہم جو اس میں حلال پائیں گے اسی کو حلال کہیں گے اور جس کو حرام پائیں گے اسی کو حرام کہیں گے۔ اور بے شک جس کو حرام کہا اللہ کے رسول نے اللہ کی رحمت ہو ان پر اور سلام، حرمت میں اس چیز کے مانند ہے جس کو اللہ تعالیٰ نے حرام فرمایا۔

فائدہ : یہ حدیث غریب ہے اس سند سے۔

مترجم: ان حدیثوں میں بڑی تنبیہ ہے مقلدین متعصبین کو اور ان لوگوں کو کہ آراءِ رجال کو ترجیح دیتے ہیں احادیث مطہرہ پر اور احادِ امت کے اقوال کو جو صریح احادیث سے مخالفت رکھتے ہیں ان کو توجیہات باردہ سے مزین کر کے قبول فرماتے ہیں اور احادیث صحیحہ صریحہ غیر منسوخہ کو تاویلات فاسدہ سے رد کرنا چاہتے ہیں معاذاللہ من ذالک ﴿ يُرِيْدُوْنَ لِيُطْفِئُوْا نُوْرَ اللّٰهِ بِأَفْوَاهِهِمْ وَاللّٰهُ مُتِمُّ نُوْرِهٖ وَلَوْ كَرِهَ الْكَافِرُوْنَ ﴾۔ حالانکہ اکابر امت اور ائمہ ملت نے ان کو وصیت کی ہے کہ جب حدیث رسول ﷺ کو پاؤ تو ہمارے اقوال کو وَرَاءِ جُدُرْ پھینک دو اور بالکل ان سے قطع نظر کرو چنانچہ محی السنہ نے نقل کی حدیث ابو رافع کی اور کہا کہ اس حدیث میں دلالت واضحہ ہے کہ حاجت نہیں پیش کرنے کی حدیث رسول ﷺ کو کتاب اللہ پر اس لیے کہ جب ثابت ہوگئی رسول اللہ ﷺ سے کوئی چیز پس وہ حجت ہے امت پر بنفسہ حاجت نہیں اس کو کسی پر پیش کرنے کی میں کہتا ہوں کہ جب حدیث کا پیش کرنا کتاب اللہ پر ضرور نہ ہوا بلکہ بمجرد سماع اس کو قبول کرنا اور ماننا چاہیے تو غیر کتاب پر عرض کرنے کی بدرجہ اولیٰ حاجت نہیں مگر کسی حدیث کا اس نظر سے دیکھنا کہ معلوم ہو جائے کہ یہ صحیح ہے اس میں کچھ مضائقہ نہیں' پھر اللہ کی طرف

شکایت ہے ان لوگوں کی کہ جن کے خیال خام ہیں یہ امر مستقر ہیں کہ احادیث صحیحہ محتاج ہیں بعد صحت اور ثبوت کے کہ عرض کی جائیں قول امام پر جن کے ہم تابع ہیں سو اگر انہوں نے قبول کیا تو لائق حجت ہیں اور نہیں تو نہیں سو ان کے عقیدہ باطل میں یہ بات ہے کہ احادیث ثابتہ رسول اللہ ﷺ کی حجت نہیں بذاتہ بلکہ قول امام حجت ہے سو حلت اور حرمت اور وجوب اور نہی ثابت نہیں ہوتی ان کے نزدیک احادیث سے بلکہ ثابت ہوتے ہیں یہ امور قول امام سے اور یہ عقیدہ بالکل فاسد و باطل ہے۔ اور مسلم میں عمران بن حصین سے روایت ہے کہ وہ حدیث بیان کر رہے تھے کہ نبی ﷺ نے فرمایا ((اَلْحَیَاءُ لَا یَأْتِیْ إِلَّا بِخَیْرٍ)) تو بشیر بن کعب نے کہا کہ ایسا ہی لکھا ہوا ہے کتب حکمت میں کہ اسی سے ہے وقار اور سکینہ تو عمران نے فرمایا کہ میں تجھ کو سناتا ہوں حدیث رسول ﷺ کی اور تو مجھے سناتا ہے بات اپنے صحیفہ کی۔ اور دوسری روایت میں ہے کہ غصے ہو گئے عمران یہاں تک کہ سرخ ہو گئیں ان کی دونوں آنکھیں اور کہا کہ کبھی نہ دیکھوں گا میں تجھے اس حال میں کہ میں روایت کرتا ہوں تیرے آگے رسول اللہ ﷺ سے اور تو درمیان میں لائے اور بات۔ انتہی۔ اور مستنبط ہوئی اس حدیث سے شناعت اور برائی اس کی جو کہتا ہے حدیث سن کر کہ یہ موافق نہیں ہے فقہ ابوحنیفہؒ کے مثلاً یا نقل کر دیتا ہے اس کے خلاف میں قول کسی کا چہ جائیکہ وہ مرتکب ہو اس خطائے کبیر کا کہ کہہ بیٹھے کہ یہ حدیث مخالف ہے فقہ کے اور ہم فقہ جانتے ہیں حدیث نہیں جانتے یا اسی طرح کی اور گستاخی اور بے ادب بات کہے اور اس زمانہ پرفتن میں تو یہ عادت ہو گئی ہے اکثر طلبہ علم کی اور دیدن ٹھہر گیا ہے خواص کا' عوام کا تو کیا ذکر ہے اور غور کرنا چاہیے کہ بشیر بن کعب نے عمران کے سامنے جو ذکر کیا قول حکمت کا اس سے منظور نہ تھی مخالفت حدیث کی بلکہ مطلوب تھی تائید اس کی مگر خفا ہوئے اس پر عمران اور جھڑکا اور عتاب اور غصہ کیا ان پر اس لیے کہ ذکر کرنا مجلس حدیث میں قول کسی کا مشغول کرنا ہے سامعین کا نبی ﷺ کی طرف سے غیر کی طرف اور مانع ہونا ہے تفکر اور تدبر سے آپ کے کلام نور التیام میں اور متفرق کرنا ہے ان کے قبلہ توجہ کو جناب سے شارع علیہ السلام کے اور خلل اور زلل ڈال دینا ہے ان انوار میں کہ جو آپ ﷺ کے قول میں توجہ کرنے سے امت کو حاصل ہو رہے تھے اور محروم کرنا ہے ان برکات سے سامعین اور ناقلین کو کہ بسبب کمال توجہ ان کی کے حدیث مطہرہ کی طرف ان کے قلوب پر عالم قدس سے نازل ہو رہے تھے۔

پس انہیں وجوہ سے عمران نے نام رکھا اس کا معارضہ اور مزاحمہ ساتھ کلام رسول علیہ السلام کے جو ناطق ہیں وحی الٰہی کے ساتھ اور گنا اس گستاخی کو خیانت بادیہ اور خطاء ظاہرہ یہاں تک کہ سرخ ہو گئیں ان کی آنکھیں اور غیرت کھائی انہوں نے واسطے کلام رسول علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اور غضب کیا سوء ادب پر ناقل کے۔ پھر کیا حال ہے اس شخص کا جو نقل کر دیتا ہے احکام حلال و حرام میں صاحب وحی کے مقابلہ میں قول مخالف زید و عمرو کا اور کیا فضیحت ہوتی اس کی اگر ہوتا وہ عمران رضی اللہ عنہ کے سامنے اور مسلم میں مروی ہے کہ حاضرین نے تسکین دی عمران کے غصہ کو یہ کہہ کر کہ بشیر منافق نہیں ہے یعنی مومن ہے اور یقین کیا حاضرین نے کہ عمران نے اس گستاخی کے سبب سے اسے منافق سمجھا ہے۔ پھر جب ایسی بات سے صحابہ کو شک نفاق کا ہو جائے کہ جس میں

کسی طرح کی مخالفت حدیث نہ تھی' تو کیا حال ہوتا اگر وہ سنتے گستاخیاں اور بے ادبیاں متعصبین زمان کی کہ کوئی کہتا ہے: قال قال بسیار است ترا قال ابوحنیفہ درکاراست، اور کوئی کہتا ہے اس حدیث کو ہمارے امام نے نہیں لیا ہم کیونکر عمل کریں، اور کوئی کہتا ہے ہم کیا جانیں حدیث کیا ہے ہم کوفقہ کافی ہے یا قول امام وافی ہے معاذ الله من ذالك كُلّها، وَتَحْسَبُوْهُ هَيِّنًا وَهُوَعِنْدَاللهِ عَظِيْمٌ۔

اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جب انہوں نے روایت کی حدیث مرفوع کہ وضو کرو اس چیز سے کہ جس کو آگ نے چھوا ہے تو ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا کیا وضو کریں ہم گھی اور پانی گرم سے؟ تو کہا ابو ہریرہؓ نے: اے ابن اخی جب تو سنے حدیث رسول علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تو باتیں مت بنا یعنی بلا عذر قبول کر اور تقریریں مت چھانٹ۔ رواہ الترمذی۔ اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے جب روایت کیا قول رسول اللہ ﷺ کا کہ فرمایا ہے آپ نے جب کوئی سو کر اٹھے تو نہ ڈبوئے ہاتھ اپنا برتن میں جب تک کہ نہ دھولے اسے تین بار' تو کہا قین اشجعی نے کہ کیا کریں ہم مہراس کے ساتھ تو فرمایا ابو ہریرہؓ نے: نعوذ بالله من شرك یعنی اللہ کی پناہ تیرے فساد سے اور مہرا ایک سنگ منقور ہوتا ہے مانند حوض کے کہ اسے کوئی اٹھا نہیں سکتا' اور یہ جو فرمایا ابو ہریرہؓ نے کہ ابن اخی جب سنے تو حدیث تو باتیں مت بنا اس میں اشارہ ہے کہ جب حدیث سنے تو اس کے مقابلہ میں معانی قیاسیہ نہ لائے اور معارضاتِ عقلیہ نہ پیش کرے اور نصوص قاطعہ کو مقدمات عقلیہ سے رد نہ کرے۔ اور اس طرح کی تصریحات صحابہ کی بہت ہیں کہ اگر جمع کی جائیں تو اس کے لیے ایک دفتر طویل کی حاجت ہو اور تابعین وغیرہم سے بھی ایسے اقوال بہت مروی ہیں چنانچہ امام مالک رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہر ایک شخص کہ بعض قول اس کا ماخوذ ہوگا اور بعض قول اس کا پھیر دیا جائے گا یعنی قابل قبول نہ ہوگا مگر صاحب اس قبر کے اور اشارہ کیا قبر مبارک کی طرف آپ ﷺ کی۔ اور امام احمد بن حنبل نے نہ تصنیف کی کوئی کتاب فقہ میں اور حفظ کیا ان سے لوگوں نے جو حفظ کیا سینوں میں اور ان سے عرض کی ایک بار لوگوں نے کہ کیوں نہیں تصنیف کرتے آپ فقہ میں تو فرمایا انہوں نے کس کی مجال ہے کہ کلام کرے اللہ تعالیٰ کے کلام کے آگے یا اس کے رسول ﷺ کے کلام کے آگے۔ اور ابن مبارک نے فرمایا کہ لوگ ہمیشہ خیر وصلاح سے رہیں گے جب تک کہ ان میں طالبان حدیث ہوں گے پھر جب طلب کریں گے علم کو غیر حدیث سے بگڑ جائیں گے۔ اور امام شعراوی نے کہا منہج میں کہ اجماع امت ہے اس پر کہ سنت حاکم ہے کتاب اللہ پر اور نہیں ہے کتاب حاکم سنت پر۔ انتہی۔ یعنی کتاب اللہ اور حدیث میں اگر تعارض ہو بادی النظر میں تو سنت اور حدیث قابل قبول ہے، اس لیے کہ کتاب مجمل ہے اور حدیث اس کی مفسر اور فرمایا امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ نے: ((اتركوا قولي بقول الرسول ﷺ)) یعنی چھوڑ دو میرا قول رسول اللہ ﷺ کے قول کے آگے۔ اور روایت کی حاکم اور بیہقی نے شافعی سے کہ وہ فرماتے تھے جب صحیح ہو جائے حدیث تو وہی میرا مذہب ہے۔ اور فرماتے تھے جب دیکھو کلام میرا کہ مخالف ہے کلام رسول علیہ الصلوٰۃ والسلام کے تو پھینک دو کلام میرا دیوار پر۔ (هذا خلاصة ما في الدراسات)

❀❀❀❀

١١ ـ بَابُ: فِيْ كَرَاهِيَةِ كِتَابَةِ الْعِلْمِ

کتابت علم کی کراہت کے بیان میں

(٢٦٦٥) عَنْ أَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ قَالَ : ((إِسْتَأْذَنَّا النَّبِيَّ ﷺ فِي الْكِتَابَةِ فَلَمْ يَأْذَنْ لَنَا)). (اسناده صحیح)

ترجمہ: روایت ہے ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے کہا انہوں نے کہ اجازت چاہی ہم نے نبی ﷺ سے حدیث لکھنے کی تو اجازت نہ دی ہم کو یعنی ابتدائے اسلام میں۔

فائدہ : اور مروی ہوئی یہ حدیث کئی سندوں سے اس سند کے سوا بھی زید بن اسلم سے۔اور روایت کیا اس کو ہمام نے زید بن اسلم سے۔

مترجم: یعنی ابتدائے اسلام میں حکم تھا کہ کوئی چیز مت لکھو سوا قرآن کے اس خیال سے کہ شاید حدیث قرآن میں مل جائے اور زمانہ صحابہ جب منقرض ہو جائے تو جو کچھ لکھا ہو سب کو لوگ قرآن جاننے لگیں' پھر اخیر میں جب صحابہ محتاط اور فقیہ ہو گئے اور وحی متلو اور غیر متلو میں فرق بیّن جاننے لگے تو آپ ﷺ نے حدیث لکھنے کی بھی اجازت دے دی تب بھی بعض احادیث بر سبیل ندرت کتابت میں آئیں نہ یہ کہ تدوین ان کی شروع ہوگئی۔

❀❀❀❀

١٢ ـ بَابُ: مَا جَاءَ فِي الرُّخْصَةِ فِيْهِ

کتابت علم کی رخصت کے بیان میں

(٢٦٦٦) عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ: كَانَ رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ يَجْلِسُ إِلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَيَسْمَعُ مِنَ النَّبِيِّ الْحَدِيْثَ فَيُعْجِبُهُ، وَلَا يَحْفَظُهُ فَشَكَىٰ ذٰلِكَ إِلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ، فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! إِنِّيْ لَأَسْمَعُ مِنْكَ الْحَدِيْثَ فَيُعْجِبُنِيْ وَلَا أَحْفَظُهُ. فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : ((اسْتَعِنْ بِيَمِيْنِكَ)) وَأَوْمَأَ بِيَدِهِ الْخَطَّ.

(اسناده ضعیف) سلسلة الاحادیث الضعیفة (٢٧٦١) اس میں خلیل بن عرہ منکر الحدیث ہے

ترجمہ: روایت ہے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہا کہ تھا ایک مرد انصار سے کہ بیٹھتا تھا مجلس میں رسول اللہ ﷺ کے اور سنتا تھا نبی ﷺ سے حدیثیں اور پسند آتی تھیں اس کو اور یاد نہ رہتی تھیں۔سو شکایت کی اس نے اپنی یاد نہ رہنے کی رسول اللہ ﷺ کے پاس اور عرض کی کہ یارسول اللہ! میں سنتا ہوں آپ کی حدیثیں اور مجھے اچھی لگتی ہیں اور یاد نہیں رہتیں مجھ کو۔سو فرمایا رسول اللہ ﷺ نے: مدد لے تو اپنے داہنے ہاتھ سے، اور اشارہ کیا آپ نے ہاتھ سے لکھنے کی طرف۔

فائدہ : اس باب میں عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے۔اس حدیث کی اسناد کچھ قائم نہیں یعنی قوی نہیں۔سنا میں نے محمد بن اسماعیل سے فرماتے تھے کہ خلیل بن مرہ منکر الحدیث ہیں۔

(٢٦٦٧) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ خَطَبَ فَذَكَرَ قِصَّةً فِي الْحَدِيثِ فَقَالَ أَبُوشَاهٍ: أُكْتُبُوا لِي يَارَسُولَ اللّٰهِ! فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((أُكْتُبُوا لِأَبِي شَاهٍ)). وَفِي الْحَدِيثِ قِصَّةٌ. (اسنادہ صحیح)

ترجمہ: روایت ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ نبی ﷺ نے خطبہ پڑھا اور ذکر کیا راوی نے ایک قصہ حدیث میں یعنی خطبہ کی تقریر بیان کی تو کہا ابوشاہ نے لکھوا دیجیے مجھ کو یارسول اللہ تو فرمایا رسول اللہ ﷺ نے: لکھ دو ابوشاہ کو۔ اس حدیث میں ایک قصہ ہے۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔ اور روایت کی شیبان نے یحییٰ بن ابی کثیر سے مانند اس کے۔

مترجم: پوری روایت صحیح مسلم میں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے یوں مروی ہے کہ فرمایا انہوں نے: جب فتح دی اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول کو مکہ پر کھڑے ہوئے آپ لوگوں میں یعنی خطبہ پڑھنے کو اور تعریف کی اللہ تعالیٰ کی اور ثنا کی اس پر پھر فرمایا اللہ تعالیٰ نے روکا مکہ سے اصحاب فیل کو اور مسلط کیا اس پر اپنے رسول کو اور مومنوں کو اور وہ حلال نہیں ہوا کسی کے لیے قبل میرے، اور میرے لیے حلال ہوا ایک ساعت دن کی اور نہ حلال ہوگا بعد میرے کسی کے لیے، سو نہ بھگایا جائے شکار اس کا، اور نہ توڑا جائے کانٹے دار درخت اس کا اور حلال نہیں گری پڑی چیز اس کی اٹھانا مگر جو بتاتا پھرے اور جس کا کوئی شخص مارا جائے وہ دو امر میں مختار ہے یا دیت لے لے یا قصاص میں قاتل کو قتل کرے' سو عباس رضی اللہ عنہ نے عرض کی مگر اذخر یارسول اللہ ہم اس کو اپنی قبور اور بیوت میں ڈالتے ہیں تو فرمایا آپ نے کہ خیر اذخر کے اکھاڑنے کا مضائقہ نہیں، سو کھڑے ہوئے ابوشاہ کہ ایک مرد تھے یمن کے اور عرض کی انہوں نے کہ مجھے لکھوا دیجیے یارسول اللہ! تو فرمایا آپ نے لکھ دو ابوشاہ کو' ولید نے کہا میں نے اوزاعی سے پوچھا کہ کیا چیز وہ لکھواتے تھے؟ کہا انہوں نے یہی خطبہ جو رسول اللہ ﷺ نے فتح مکہ میں پڑھا۔ انتہیٰ۔ پس اس حدیث سے اجازت ہوئی اصحاب کو تحریر حدیث کی اور یہ آخر امر تھا رسول اللہ ﷺ کا پس نہی اول منسوخ ہے جیسا ہم نے باب گزشتہ میں اشارہ کیا تھا طرف اس کی۔

❀❀❀❀

(٢٦٦٨) عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ: لَيْسَ أَحَدٌ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ أَكْثَرَ حَدِيثًا عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ مِنِّي إِلَّا عَبْدَاللّٰهِ بْنَ عَمْرٍو فَإِنَّهُ كَانَ يَكْتُبُ وَكُنْتُ لَا أَكْتُبُ. (اسنادہ صحیح)

ترجمہ: روایت ہے ہمام بن منبہ سے کہا انہوں نے کہ سنا میں نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ وہ کہتے تھے کہ کوئی نہیں اصحاب رسول اللہ ﷺ سے مجھ سے زیادہ حدیث جاننے والا آنحضرت ﷺ کی مگر عبداللہ بن عمرو کہ وہ لکھتے تھے اور میں نہ لکھتا تھا۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے۔ اور وہب بن منبہ جو راوی ہیں اپنے بھائی سے تو ان کے بھائی کا نام ہمام بن منبہ ہے۔

❀❀❀❀

١٣ ـ بَابُ: مَا جَاءَ فِي الْحَدِيْثِ عَنْ بَنِي إِسْرَائِيلَ

بنی اسرائیل سے روایت کرنے کے بیان میں

(٢٦٦٩) عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : ((بَلِّغُوْا عَنِّيْ وَلَوْ اٰيَةً، وَحَدِّثُوْا عَنْ بَنِيْ إِسْرَائِيْلَ وَلَا حَرَجَ. وَمَنْ كَذَبَ عَلَيَّ مُتَعَمِّدًا فَلْيَتَبَوَّأْ مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ)).

(صحيح) تخريج العلم لابي خيثمة (١١٩/٤٥) الروض النضير (٥٨٢)

ترجمہ: روایت ہے عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے پہنچاؤ مجھ سے اگر ایک آیت ہو یعنی غائبین کو، اور روایت کرو بنی اسرائیل سے کہ اس میں کچھ حرج نہیں۔ اور جو مجھ پر جھوٹ باندھے قصداً وہ اپنی جگہ ڈھونڈ لے دوزخ میں۔

فائدہ : یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔ روایت کی ہم سے محمد بن بشار نے انہوں نے ابو عاصم سے انہوں نے اوزاعی سے انہوں نے حسان بن عطیہ سے انہوں نے ابو کبشہ سلولی سے انہوں نے عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے انہوں نے نبی ﷺ سے مانند اس کے۔ اور یہ حدیث صحیح ہے۔

مترجم: قولہ: پہنچاؤ مجھ سے اگر چہ ایک آیت ہو۔ ظاہراً آیت سے مراد آیات کلام اللہ ہیں اور احادیث بھی اسی میں داخل ہیں۔ اس لیے جب قرآن باوجود اس کے کہ مشتہر و منتشر ہے اور حاملین اور ناقلین اس کے بہت ہیں اور رب العالمین نے اس کی حفاظت کا وعدہ بھی کیا ہے اس کے پہنچانے کا ہم کو حکم ہوا تو حدیث کا پہنچانا تو بدرجہ اولیٰ ضرور ہوا۔ یا مراد آیت سے کلام مفید جامع احکام شرعیہ ہے جو از قبیل جوامع الکلم ہو جیسے کہ اکثر احادیث ہیں رسول اللہ ﷺ کی، تو معنی حدیث یہ ہوں گے کہ پہنچاؤ مجھ سے اگر ایک حدیث ہو اور وجہ تخصیص یہ ہوگی کہ قرآن کا تو اللہ تعالیٰ خود حافظ ہے اب امت کو حفاظت احادیث پر ضرور ہے کہ وہ تفسیر کتاب پر نور ہے۔

قولہ: اور روایت کرو بنی اسرائیل سے، الخ۔ یعنی حکایت کرو اور خبر دو ان چیزوں کی کہ ان سے سنتے ہو اور تنگ نہ کرو ان سے روایت کرنے میں اس خیال سے کہ حمل روایت میں احتیاط واجب ہے اور رعایت اتصال سند کی پر ضرور تھی اور نقل کرنا عدل ثقہ ضابطہ سے لازم ہے اور چونکہ قبل اس کے لکھنے سے منع فرمایا تھا اور فرمایا تھا کہ کیا تم متحیر ہوا چاہتے ہو اپنے دین میں جیسے کہ یہود نصاریٰ متحیر ہیں۔ چنانچہ جابر رضی اللہ عنہ سے یہ مضمون مروی ہے۔ اس حدیث میں اتنی اجازت دی کہ اگر قصص و مواعظ و امثال ان کے ان سے نقل کرو اور ان سے عبرت لو تو کچھ مضائقہ نہیں نہ شرائع اور احکام کہ وہ شریعت محمدیہ ﷺ سے منسوخ ہو چکے ہیں، اور اگر ان کی سند متصل انبیاء تک نہ ملے تو کچھ مضائقہ نہیں اس لیے کہ مقصود عبرت لینا ہے نہ اثبات کسی حکم جدید کا یا تحصیل کسی عقیدہ کی کہ اس کے لیے شریعت محمدیہ کافی ہے۔ کذا فی قال الشیخ فی شرح مشکوٰۃ۔

❁❁❁❁

١٤ ۔ بَابُ: مَا جَاءَ إِنَّ الدَّالَّ عَلَى الْخَيْرِ كَفَاعِلِهِ

اس بیان میں کہ نیکی کا راستہ بتانے والا اس پر عمل کرنے والے کی طرح ہے

(٢٦٧٠) عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ : أَتَى النَّبِيَّ ﷺ رَجُلٌ يَسْتَحْمِلُهُ، فَلَمْ يَجِدْ عِنْدَهُ مَا يَحْمِلُهُ فَدَلَّهُ عَلَى آخَرَ فَحَمَلَهُ فَأَتَى النَّبِيَّ ﷺ فَأَخْبَرَهُ فَقَالَ : ((إِنَّ الدَّالَّ عَلَى الْخَيْرِ كَفَاعِلِهِ)).

(حسن صحیح) سلسلة الاحاديث الصحيحة (١١٦٠) التعليق الرغيب (٨٢/١)

ترجمہ: روایت ہے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے، کہا انہوں نے کہ آیا نبی ﷺ کے پاس ایک مرد سواری مانگنے کو سو نہ پائی آپ کے پاس سواری کہ سوار ہوتا اس پر سو بھیج دیا آپ نے اس کو ایسے شخص کے پاس کہ سواری دی اس نے اس شخص کو اور خبر دی اس کی آنحضرت ﷺ کو تو فرمایا آپ نے: بتلانے والا خیر کا ثواب میں مثل کرنے والے کے ہے۔

فائدہ : اس باب میں ابو مسعود اور بریدہ رضی اللہ عنہما سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث غریب ہے اس سند سے یعنی انس رضی اللہ عنہ کی روایت سے کہ وہ رسول اللہ ﷺ سے روایت کرتے ہیں۔

❀❀❀❀

(٢٦٧١) عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ الْبَدْرِيِّ أَنَّ رَجُلًا أَتَى النَّبِيَّ ﷺ يَسْتَحْمِلُهُ، فَقَالَ: إِنَّهُ قَدْ أُبْدِعَ بِي. فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : ((ائْتِ فُلَانًا))، فَأَتَاهُ فَحَمَلَهُ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : ((مَنْ دَلَّ عَلَى خَيْرٍ فَلَهُ مِثْلُ أَجْرِ فَاعِلِهِ۔ أَوْ قَالَ۔ عَامِلِهِ)). (اسناده صحيح)

ترجمہ: روایت ہے ابو مسعود بدری سے کہ ایک مرد آیا نبی ﷺ کے پاس سواری مانگتا ہوا اور عرض کی اس نے کہ میرا جانور مر گیا ہے، سو فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کہ جاؤ تم فلانے شخص کے پاس سو گیا وہ اس کے پاس، اور سواری دی اس نے اس شخص کو تو فرمایا رسول اللہ ﷺ نے: جو دلالت کرے کسی چیز پر اس کو ثواب ہے مثل کرنے والے کے یا فرمایا مثل عامل کے۔

فائدہ : یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔ اور ابو عمرو شیبانی کا نام سعید بن ایاس ہے اور ابو مسعود بدری کا نام عقبہ بن عمرو ہے۔ روایت کی ہم سے حسن بن علی خلال نے انہوں نے عبداللہ بن نمیر سے انہوں نے اعمش سے انہوں نے ابو عمرو شیبانی سے انہوں نے ابو مسعود رضی اللہ عنہ سے انہوں نے نبی ﷺ سے مانند اس کے اور کہا اس میں مثل اجر فاعله کے اور شک نہ کیا اس میں۔

❀❀❀❀

(٢٦٧٢) عَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ : ((اِشْفَعُوا وَلْتُؤْجَرُوا وَلْيَقْضِيَ اللَّهُ عَلَى لِسَانِ نَبِيِّهِ مَا شَاءَ)). (اسناده صحيح) سلسلة الاحاديث الصحيحة : ١٤٤٦۔

ترجمہ: روایت ہے ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: شفاعت کرو تا کہ اجر پاؤ اور جاری کرتا ہے اللہ تعالیٰ اپنے نبی کی زبان پر جو چاہے۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور برید بن عبداللہ بن ابو بردہ ابن ابی موسیٰ ہیں، کہ روایت کی ان سے ثوری اور سفیان بن عیینہ نے اور برید کی کنیت ابو بردہ ہے وہ بیٹے ہیں ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کے۔

❀❀❀❀

(۲۶۷۳) عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : ((مَا مِنْ نَفْسٍ تُقْتَلُ ظُلْمًا إِلَّا كَانَ عَلَى ابْنِ اٰدَمَ كِفْلٌ مِنْ دَمِهَا ذٰلِكَ لِأَنَّهُ أَوَّلُ مَنْ أَسَنَّ الْقَتْلَ. وَقَالَ عَبْدُالرَّزَّاقِ۔ سَنَّ الْقَتْلَ)).

(اسناده صحيح) التعليق الرغيب (۱/ ۴۸)

ترجمہ: روایت ہے عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے: کوئی آدمی ایسا نہیں کہ قتل کیا جائے ظلم کی راہ سے مگر یہ کہ ہوتا ہے ابن آدم پر ایک بار گناہ اس کے خون سے اور یہ اس لیے ہے کہ اس نے پہلی راہ ڈالی قتل کی۔ اور عبدالرزاق نے کہا سن اور معنی أَسَنَّ اور سَنَّ کے ایک ہی ہیں۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

❀❀❀❀

۱۵۔ بَابٌ : فِيمَنْ دَعَا إِلٰى هُدًى فَاتُّبِعَ أَوْ إِلٰى ضَلَالَةٍ

اس شخص کے ثواب میں جس نے ہدایت کی طرف بلایا اور لوگوں نے اس کی تابعداری کی یا گمراہی کی طرف

(۲۶۷۴) عَنْ أَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : ((مَنْ دَعَا إِلٰى هُدًى كَانَ لَهُ مِنَ الْأَجْرِ مِثْلُ أُجُوْرِ مَنْ يَتَّبِعُهُ، لَا يَنْقُصُ ذَالِكَ مِنْ أُجُوْرِهِمْ شَيْئًا، وَمَنْ دَعَا إِلٰى ضَلَالَةٍ كَانَ عَلَيْهِ مِنَ الْإِثْمِ مِثْلُ آثَامِ مَنْ يَتَّبِعُهُ لَا يَنْقُصُ ذٰلِكَ مِنْ اٰثَامِهِمْ شَيْئًا)).

(اسناده صحيح) سلسلة الاحاديث الصحيحة (۷۶۵) ظلال الجنة (۱۱۳)

ترجمہ: روایت ہے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے، کہا انہوں کہ کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے: جس نے بلایا لوگوں کو ہدایت کی طرف اس کو ثواب ہوگا مانند ثواب ان لوگوں کے جنھوں نے اس کی فرمانبرداری کی بغیر اس کے کہ ان کے ثوابوں سے کچھ گھٹے یعنی اللہ تعالیٰ اپنے خزانۂ غیب سے دعوت دینے والے کو ماننے والوں کے برابر ثواب دے گا یہ نہیں کہ ان کے ثواب سے

کاٹ کر اسے دیا جائے اور جس نے بلایا ضلالت کی طرف اس کو گناہ ہوگا ان لوگوں کے گناہ کے مانند جنہوں نے اس کی بات مانی نہ گھٹے گا ان کے گناہوں سے کچھ۔

فائدہ : یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

مترجم: جس نے بلایا لوگوں کو ہدایت کی طرف یعنی ایمان وتوحید اور اتباع سنت کی طرف اور تائید کی اقامت سنت اور احیاء امور ملت میں اور پھیلایا علوم دینیہ کو تصنیف و تالیف وطبع کتابت سے بصرف اموال بذل سعی لسانا وجنانا اس کو اجر ہے قیامت تلک ان سب کا جتنے تابع ہوں اس کے اور قبول کریں اس کی دعوت کو اور داخل ہیں اس میں محدثین بابرکت کہ جن کی تالیف سے ایک جہان کو فائدہ ہوا اور قیامت تک ان کے ثمرات و برکات سے سائر امت مالا مال ہے اور شامل ہیں اس میں مجتہدین امت کہ جن کے استنباطات صحیحہ سے ایک عالم مستفید ہوا اور حشر تک ان کے انوار اجتہادات سے ہر ایک خوش حال ہے اور اسی طرح ہر وعظ وناصح وداعی الی الخیر ومؤید ملت ومتبع سنت کو اس بشارت سے اپنے حوصلہ کے موافق اور سعی کے مطابق حصہ ہے۔

قولہ: جس نے بلایا ضلالت کی طرف یعنی بدعت نکال کر سنت مٹائی' ظلم وجور وجفا کی رسم ڈالی، افعال شرکیہ امت میں پھیلائے، امور بدعیہ اور محرمات شرعیہ اور قوانین جوریہ لوگوں کو سکھائے' فسق وفجور کی ترغیب' کذب وزور کی ترخیص، محدثات امور کی تزئین لوگوں کے ذہن نشین کی اس نے اپنے بار گناہ کے ساتھ اپنے اتباع کا بھی وبال ونکال گردن پر لیا اور عاقبت تباہ اور نامہ سیاہ ہوا۔ معاذ اللہ من ذالک اور داخل ہے اس وعید میں ہر داعی بدعت اور ماحی سنت اور رافع احکام ملت اور مروج محدثات اور مزین محرمات مثیر فتن باعث آفات موجد سئیات وخطیات۔

❀❀❀❀

(٢٦٧٥) عَنْ جَرِيرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : ((مَنْ سَنَّ سُنَّةَ خَيْرٍ فَاُتُّبِعَ عَلَيْهَا فَلَهُ أَجْرُهُ وَمِثْلُ أُجُوْرِ مَنِ اتَّبَعَهُ غَيْرَ مَنْقُوْصٍ مِنْ أُجُوْرِهِمْ شَيْئًا، وَمَنْ سَنَّ سُنَّةَ شَرٍّ فَاُتُّبِعَ عَلَيْهَا، كَانَ عَلَيْهِ وِزْرُهُ وَمِثْلُ أَوْزَارِ مَنِ اتَّبَعَهُ غَيْرَ مَنْقُوْصٍ مِنْ أَوْزَارِهِمْ شَيْئًا)).

(اسنادہ صحیح) احکام الجنائز (١٧٨) التعليق الرغيب (١/٤٧)

ترجمہ: روایت ہے جریر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے کہ کہا انہوں نے: فرمایا رسول اللہ ﷺ نے: جس نے اچھا طریقہ پھیلایا اور لوگ تابع ہو گئے اس کے اس طریقہ حسن میں سو اس کے لیے ثواب ہے اپنے عمل کا اور ثواب ہے اس کے تابعین کے مانند بغیر اس کے کہ گھٹایا جائے ان کے ثوابوں سے کچھ، اور جس نے نکالا برا طریقہ اور لوگوں نے تابعداری کی اس کی ہوگا اس پر بوجھ اس کے عمل کا اور بوجھ ان لوگوں کا کہ تابع ہوئے اس کے بغیر اس کے کہ گھٹایا جائے ان کے بار گناہ سے کچھ۔

فائدہ : اس باب میں حذیفہ رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور مروی ہوئی کئی سندوں سے جریر بن

عبداللہ رضی اللہ عنہ سے انہوں نے روایت کی نبی ﷺ سے مانند اس کے۔ اور مروی ہوئی یہ حدیث منذر بن جریر بن عبداللہ سے انہوں نے روایت کی اپنے باپ سے انہوں نے نبی ﷺ سے۔ اور مروی ہوئی عبیداللہ بن جریر سے بھی انہوں نے روایت کی اپنے باپ سے انہوں نے نبی ﷺ سے۔

مترجم: قولہ: اچھا طریقہ پھیلا دیا۔ یعنی کسی مری ہوئی سنت کو جلا دیا، یا کسی شعار اسلام کو جاری کر دیا یا صدقات و خیرات کو موافق طریقہ مسنون کے جاری کر دیا اور رواج دے دیا کہ لوگ اس کے خوگر اور معتاد ہو گئے، اور یہ مراد نہیں کہ کوئی بدعت نئی نکالی یا کوئی طریقہ محدثہ جاری کیا یا کوئی رسم جدید احداث کی اس لیے کہ آپ ﷺ نے دوسری حدیث میں فرمایا ہے: ((شَرُّ الْأُمُوْرِ مُحْدَثَاتُهَا)) پھر طریقہ محدث کو حضرت سنت خیر کیوں فرمائیں گے۔

قولہ: اور جس نے نکالا برا طریقہ یعنی احداث فی الدین کیا اور رسم جدید نکالی اس پر قیامت تک اتباع کا وبال پڑے گا اس میں بڑی تہدید ہے جہلاء صوفیہ کو اور بطلۂ مبتدعہ کو جو رات اور دن ہزار ہا بدعات نکالتے چلے جاتے ہیں اور ان کے اتباع بلا تامل قبول کرتے ہیں، اور رسوم مشائخین کو سنت رسول ﷺ سے افضل و اکمل جانتے ہیں اور اعراس و اعیاد میں ان کا اجراء موجب برکت اور ترک موجب ہلاکت جانتے ہیں۔

❀❀❀❀

١٦ ـ بَابُ: مَا جَاءَ فِي الْأَخْذِ بِالسُّنَّةِ وَإِجْتِنَابِ الْبِدْعَةِ

سنت کی پابندی اور بدعت سے اجتناب کرنے کے بیان میں

(٢٦٧٦) عَنِ الْعِرْبَاضِ بْنِ سَارِيَةَ قَالَ : وَعَظَنَارَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَوْمًابَعْدَ صَلٰوةِ الْغَدَاةِ مَوْعِظَةً بَلِيْغَةً ذَرَفَتْ مِنْهَا الْعُيُوْنُ وَوَجِلَتْ مِنْهَا الْقُلُوْبُ فَقَالَ رَجُلٌ: إِنَّ هٰذِهِ مَوْعِظَةُ مُوَدِّعٍ فَبِمَاذَا تَعْهَدُ إِلَيْنَا يَارَسُوْلَ اللّٰهِ؟ قَالَ: أُوْصِيْكُمْ بِتَقْوَى اللّٰهِ، وَالسَّمْعِ وَالطَّاعَةِ، وَإِنْ عَبْدٌ حَبَشِيٌّ فَإِنَّهُ مَنْ يَّعِشْ مِنْكُمْ يَرٰى إِخْتِلَافًا كَثِيْرًا، وَإِيَّاكُمْ وَمُحْدَثَاتِ الْأُمُوْرِ، فَإِنَّهَا ضَلَالَةٌ فَمَنْ أَدْرَكَ ذٰلِكَ مِنْكُمْ فَعَلَيْكُمْ بِسُنَّتِيْ وَسُنَّةِ الْخُلَفَاءِ الرَّاشِدِ يْنَ الْمَهْدِيِّيْنَ عَضُّوْا عَلَيْهَا بِالنَّوَاجِذِ)). (اسناده صحيح

ارواء الغليل (٢٤٥٥) تخريج مشكاة المصابيح (١٦٥) ظلال الجنة (٢٦ ـ ٣٤) صلاة التراويح (٨٨ ـ ٨٩)
سلسلة الاحاديث الصحيحة (٩٣٨)

ترجمہ: روایت ہے عرباض بن ساریہ سے کہا نصیحت کی ہم کو رسول اللہ ﷺ نے ایک دن صبح کی نماز کے بعد بڑی کامل اور پوری نصیحت کہ بہنے لگیں اس سے آنکھیں یعنی ہم سب رونے لگے اور کانپ گئے اس سے دل یعنی خوف خدا سے، سو

عرض کی ایک مرد نے کہ یہ نصیحت تو رخصت ہونے والے کی ہے سو کیا وصیت فرماتے ہیں آپ ہم کو اے رسول اللہ کے؟ فرمایا آپ نے وصیت کرتا ہوں میں تم کو اللہ سے ڈرنے کی اور بات سننے اور کہا ماننے کی اگرچہ حاکم ہو تم پر ایک بندہ حبشی اس لیے کہ جو زندہ رہے گا تم میں سے دیکھے گا اختلاف کثیر، سو بچو تم نئے نکلے ہوئے کاموں سے اس لیے کہ نئے کام پر چلنا گمراہی ہے، سو جس نے پایا تم میں سے اس وقت کو تو لازم پکڑے میری سنت کو اور خلفائے راشدین ہدایت والوں کی سنت کو مضبوط پکڑو دانتوں سے۔

فائدہ : یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔ اور روایت کی ثور بن یزید نے خالد بن معدان سے انہوں نے عبدالرحمٰن سے انہوں نے عرباض سے انہوں نے نبی ﷺ سے مانند اس کے۔ روایت کی ہم سے یہ حسن بن علی خلال نے اور کئی لوگوں نے کہا انہوں نے کہ روایت کی ہم سے ابو عاصم نے انہوں نے ثور بن یزید سے انہوں نے خالد بن معدان سے انہوں نے عبدالرحمٰن بن عمرو سلمی سے انہوں نے عرباض بن ساریہ سے انہوں نے نبی ﷺ سے مانند اس کے۔ اور عرباض بن ساریہ کی کنیت ابو نجیح ہے۔ اور روایت کی گئی یہ حدیث حجر بن حجر سے انہوں نے روایت کی عرباض بن ساریہ سے انہوں نے نبی ﷺ سے مانند اس کے۔

❁❁❁❁

(٢٦٧٧) عَنْ كَثِيرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ لِبِلَالِ بْنِ الْحَارِثِ: ((إِعْلَمْ)). قَالَ: أَعْلَمُ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: **((إِنَّهُ مَنْ أَحْيَا سُنَّةً مِنْ سُنَّتِيْ قَدْ أُمِيْتَتْ بَعْدِي كَانَ لَهُ مِنَ الْأَجْرِ مِثْلُ مَنْ عَمِلَ بِهَا مِنْ غَيْرِ أَنْ يَنْقُصَ مِنْ أُجُوْرِهِمْ شَيْئًا، وَمَنِ ابْتَدَعَ بِدْعَةً ضَلَالَةٍ لَا يَرْضَاهَا اللّٰهُ وَرَسُوْلُهُ كَانَ عَلَيْهِ مِثْلُ آثَامِ مَنْ عَمِلَ بِهَا لَا يَنْقُصُ ذٰلِكَ مِنْ أَوْزَارِ النَّاسِ شَيْئًا)).** (اسناده ضعيف ظلال الجنة (٤٢) تخريج مشكاة المصابيح (١٦٨) اس میں کثیر بن عبداللہ راوی ضعیف ہے

ترجمہ : روایت ہے کثیر بن عبداللہ سے کہ وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے وہ اپنے دادا سے کہ نبی ﷺ نے فرمایا بلال بن حارث سے کہ جانو اور معلوم کرو۔ عرض کی انہوں نے کہ جانتا ہوں میں اے اللہ کے رسول فرمایا آپ نے: بے شک جس نے زندہ کی ایک سنت میری سنتوں سے کہ مرگئی ہو وہ میرے بعد ہوگا اس کو ثواب ان لوگوں کے برابر کہ عمل کیا انہوں نے اس پر بغیر اس کے کہ گھٹے ان کے ثوابوں سے کچھ اور جس نے نئی بدعت نکالی گمراہی کی کہ نہیں پسند کرتا اس کو اللہ اور رسول اس کا ہوگا اس پر وبال اور گناہ مثل گناہ ان لوگوں کے کہ عمل کیا انہوں نے اس پر نہ گھٹے گا ان کے گناہوں سے کچھ۔

فائدہ : یہ حدیث حسن ہے۔ اور محمد بن عیینہ وہ مصیصی ہیں شامی اور کثیر بن عبداللہ وہ بیٹے ہیں عمرو بن عوف مزنی کے۔

❁❁❁❁

(٢٦٧٨) عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ قَالَ: قَالَ أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((يَابُنَيَّ إِنْ قَدَرْتَ إِنْ تُصْبِحَ وَتُمْسِيَ لَيْسَ فِيْ قَلْبِكَ غِشٌّ لِأَحَدٍ فَافْعَلْ))، ثُمَّ قَالَ لِيْ: ((يَا بُنَيَّ وَذٰلِكَ مِنْ سُنَّتِيْ، وَمَنْ أَحْيَا سُنَّتِيْ فَقَدْ أَحَبَّنِيْ وَمَنْ أَحَبَّنِيْ كَانَ مَعِيَ فِي الْجَنَّةِ)). (اسناده ضعيف) تخريج المشكاة (١٧٥) ضعيف الجامع الصغير (٦٣٨٩) اس میں علی بن زید بن جدعان راوی ضعیف ہے۔

ترجمہ: روایت ہے سعید بن مسیب سے، کہا کہ انس رضی اللہ عنہ نے کہا کہ مجھ سے فرمایا رسول اللہ ﷺ نے: اے میرے بیٹے اگر قدرت رکھے تو اس امر کی کہ صبح کرے تو اور شام کرے تو اور نہ ہو تیرے دل میں بدخواہی اور حسد اور بغض کسی کی طرف سے تو کر پھر فرمایا مجھ سے اے میرے بیٹے اور یہ میری سنت ہے جس نے زندہ کیا میری سنت کو اس نے زندہ کیا مجھ کو ہوگا میرے ساتھ جنت میں۔

فائدہ: اس حدیث میں ایک قصہ طویل ہے۔ یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اس سند سے اور محمد بن عبداللہ انصاری ثقہ ہیں اور باپ ان کے ثقہ ہیں اور علی بن زید صدوق ہیں مگر یہ کہ وہ مرفوع کہہ دیتے ہیں اس روایت کو جسے اور راوی موقوفاً روایت کرتے ہیں۔ سنا میں نے محمد بن بشار سے کہتے تھے کہ کہا ابوالولید نے کہ کہا شعبہ نے روایت کی ہم سے علی بن زید نے اور وہ رفاع تھے یعنی موقوف روایتوں کو مرفوع کر دینے والے اور نہیں جانتے ہم سعید بن مسیب کی انس رضی اللہ عنہ سے کوئی روایت مگر یہی حدیث طویل اور روایت کی عباد منقری نے یہ حدیث علی سے جو بیٹے ہیں زید کے انہوں نے انس سے اور نہ ذکر کیا اس میں سعید بن مسیب کا اور ذکر کیا میں نے اس حدیث کا محمد بن اسماعیل بخاری سے تو نہ پہچانا انہوں نے سعید بن مسیّب سے یہ حدیث کہ وہ روایت کرتے ہوں انس رضی اللہ عنہ سے اور نہ غیر ان کے اور انتقال کیا انس بن مالک نے ۹۳ھ میں اور سعید بن مسیّب نے ان کے دو برس بعد ۹۵ھ میں۔

❀❀❀❀

١٧۔ بَابٌ: فِي الْإِنْتِهَاءِ عَمَّا نَهٰى عَنْهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ

جن چیزوں سے رسول اللہ ﷺ نے منع فرمایا انہیں ترک کرنے کے بیان میں

(٢٦٧٩) عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اُتْرُكُوْنِيْ مَا تَرَكْتُكُمْ، فَإِذَا حَدَّثْتُكُمْ فَخُذُوْا عَنِّيْ فَإِنَّمَا هَلَكَ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ بِكَثْرَةِ سُؤَالِهِمْ وَاخْتِلَافِهِمْ عَلٰى أَنْبِيَائِهِمْ)). (اسناده صحيح)

ترجمہ: روایت ہے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ کہا انہوں نے فرمایا رسول اللہ ﷺ نے: چھوڑ دو تم مجھے اس پر جس پر چھوڑ دوں میں تم کو پھر جب بیان کروں میں تم سے کوئی چیز تو سیکھ لو تم اس کو مجھ سے اور پکڑو اس کو اس لیے کہ ہلاک ہو گئے تم سے اگلے اپنے نبیوں سے بہت سوال اور اختلاف کرنے کے سبب سے۔

فائدہ : یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

مترجم: ''چھوڑ دو مجھے اس پر جس پر میں تمہیں چھوڑ دوں۔'' یعنی بغیر ضرورت کے مجھ سے سوال نہ کرو اور جس کو میں حکم کر دوں اس کو بجالاؤ اور جس سے منع کروں اس سے باز رہو اس لیے کہ ہر چیز پوچھنے سے احکام زیادہ ہوں گے پھر ان کی بجا آوری مشکل ہوگی۔ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ سلف نے جس میں سکوت کیا ہے اس میں ساکت رہنا اولیٰ ہے اور بنی اسرائیل پر کثرتِ سوال سے جو بلا آئی سورۂ بقرہ میں موجود ہے۔

❀❀❀❀

۱۸۔ بَابُ: مَا جَاءَ فِيْ عَالِمِ الْمَدِيْنَةِ

مدینہ کے عالم کی فضیلت کے بیان میں

(۲۶۸۰) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رِوَايَةً : يُوْشِكُ أَنْ يَضْرِبَ النَّاسُ أَكْبَادَ الْإِبِلِ يَطْلُبُوْنَ الْعِلْمَ فَلَا يَجِدُوْنَ أَحَدًا أَعْلَمَ مِنْ عَالِمِ الْمَدِيْنَةِ. (اسناده ضعيف) تخريج المشكاة (٢٤٦) التعليق على التنكيل: ١/٣٨٥) سلسلة الاحاديث الضعيفة (٤٨٣٣) .ضعيف الجامع الصغير (٦٤٤٨) اس میں ابن جریج اور ابو الزبیر دونوں مدلس ہیں اور عن سے روایت کر رہے ہیں۔

ترجمہ: روایت ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً کہ قریب ہے کہ ماریں گے لوگ کلیجے اونٹوں کے طلب کرتے ہوں گے علم کو پھر نہ پائیں گے کسی کو علم میں زیادہ مدینہ کے عالم سے بڑھ کر۔

فائدہ : یہ حدیث حسن ہے۔ یعنی جو ابن عیینہ سے مروی ہے، اور ابن عیینہ سے یوں بھی مروی ہے کہ انہوں نے کہا مراد عالم مدینہ سے امام مالک بن انس ہیں۔ کہا اسحاق بن موسیٰ نے سنا میں نے ابن عیینہ سے کہ وہ عمری زاہد ہیں اور نام ان کا عبدالعزیز بن عبداللہ ہے۔ سنا میں نے یحییٰ بن موسیٰ سے کہتے تھے کہ کہا عبدالرزاق نے مراد اس سے مالک بن انس ہیں۔

مترجم: امام مالک رحمہ اللہ امام المحدثین ہیں اور افضل المجتہدین، کنیت ان کی ابوعبداللہ ہے پیدا ہوئے ۹۵ھ ہجری میں اور حمل میں رہے تین برس اور بعضوں نے کہا دو برس اور سترھویں سال میں بیٹھے وہ مجلس تدریس میں یعنی لوگوں کو درس دینے لگے اور پہچانی گئی ان کے لیے امامت۔ ابن خلکان نے کہا وفات پائی انہوں نے ربیع الاول میں ۱۷۹ھ میں پس عمر مبارک ان کی چوراسی سال ہے اور مدفون ہوئے بقیع میں شیخ عبدالحق دہلوی نے کہا کہ وہ ثقہ تھے، مامون تھے، نہایت پرہیزگار اور فقیہ تھے اور محدث حجت الٰہی تھے خلق پر، اور کبار تبع تابعین تھے۔ ابن خلکان نے کہا لیا انہوں نے علم قرأت نافع بن ابی نعیم سے اور سنا انہوں نے زہری سے اور نافع سے جو مولیٰ تھے ابن عمر کے اور روایت کی ان سے یحییٰ نے اور اوزاعی اور یحییٰ بن سعید نے۔ امام مالک نے

فرمایا کہ اکثر ایسا اتفاق ہوا ہے کہ جس سے میں نے علم حاصل کیا وہ نہ مرا یہاں تک کہ میرے پاس آیا اور فتویٰ پوچھا ابن وہب نے کہ میں نے ایک منادی کو سنا کہ ندا کرتا تھا مدینہ میں کہ فتویٰ نہ دے لوگوں کو سوا مالک بن انس کے اور ابن ابی ذئب کے۔ اور تیسیر الاصول میں ہے کہ علم حاصل کیا امام مالک سے ایک خلق کثیر نے کہ انہی میں ہیں شافعی اور محمد بن ابراہیم بن دینار اور ابن عبدالرحمٰن مخزومی اور عبدالعزیز بن ابی حازم، اور یہ لوگ ان کی نظیر ہیں اصحاب سے اور لیا ان سے علم کو معین بن عیسیٰ فراء اور عبدالملک بن عبدالعزیز ماجشون اور یحییٰ بن یحییٰ اندلسی اور عبداللہ بن مسلمہ قعنبی اور عبداللہ بن وہب، اور اصبغ بن فرج اور یہ لوگ استاد ہیں بخاری اور مسلم اور ابوداؤد اور ترمذی اور یحییٰ بن معین اور احمد بن حنبل وغیرہم کے جو امام ہیں حدیث کے اور وہب بن خالد نے کہا مشرق سے مغرب تک کوئی زیادہ امین نہیں رسول اللہ ﷺ کی حدیث کا امام مالک سے بڑھ کر۔ یحییٰ بن سعید نے کہا قوم میں کوئی اصح نہیں امام مالک سے زیادہ۔ امام شافعی نے فرمایا کہ اگر امام مالک اور ابن عیینہ نہ ہوتے تو علم اہل حجاز کا تشریف لے جاتا۔ اور کہا کہ جہان کا ذکر ہو تو امام مالک ایک ستارہ روشن ہیں اور اس قدر علم حدیث کا ادب ان کی نظر میں تھا کہ عبداللہ بن مبارک فرماتے ہیں کہ ایک دن میں امام مالک کی محفل میں ان کی منزل میں حاضر تھا اور وہ حدیث بیان کر رہے تھے اور ان کے کپڑوں میں ایک بچھو تھا کہ اس نے سولہ جگہ ڈنگ مارا اور چہرہ ان کا متغیر ہو جاتا تھا اور رنگ زرد ہو جاتا تھا مگر سلسلہ حدیث رسول علیہ الصلوٰۃ والسلام کا منقطع نہ کرتے تھے پھر جب فارغ ہوئے مجلس سے اور لوگ متفرق ہوئے میں نے کہا ابا عبداللہ میں نے تمہارا عجب حال دیکھا انہوں نے فرمایا ہاں اور مجھے خبر کی اور کہا کہ میں نے صبر کیا اس بلا پر بنظر جلال حدیث رسول علیہ الصلوٰۃ والسلام کے۔

اور جعفر بن سلیمان سے لوگوں نے کہا کہ امام مالک تمہاری بیعت کو کچھ نہیں سمجھتے، سو وہ غضبناک ہوا اور ان کو بلایا اور بہت ایذا دی اور کوڑے مارے اور ہاتھ کھینچے یہاں تک کہ شانہ ان کا اتر گیا اور اس کے بعد ان کی بزرگی اور عزت لوگوں میں اور زیادہ ہو گئی چنانچہ اس شانہ کے اترنے کے عذر سے وہ ہاتھ نہ باندھ سکتے تھے نہ یہ کہ کسی دلیل سے متمسک ہوں۔ مگر افسوس ہے کہ یہ امر پوشیدہ رہا اکثر مالکیہ پر اور قعنبی نے کہا میں داخل ہوا امام مالک پر مرض موت میں ان کو روتے دیکھا، سو میں نے سبب رونے کا پوچھا انہوں نے فرمایا کیوں نہ روؤں البتہ میں دوست رکھتا ہوں کہ جو فتویٰ میں نے اپنی رائے اور قیاس سے دیئے ہیں ہر ایک کے عوض میں ایک ایک کوڑا دنیا میں کھالیتا اور آخرت کے خوف سے بچ جاتا کاش کہ میں نے کوئی فتویٰ اپنی رائے سے نہ دیا ہوتا۔ اور یہ قول دلالت کرتا ہے ان کے کمال ورع اور تقویٰ اور احتیاط پر۔ اللہ تعالیٰ رحم فرمائے ان پر اور بلند کرے درجہ ان کا اعلیٰ علیین میں اور داخل کرے اس فقیر کو ان کے محبین اور مخلصین میں اور جگہ دے جنت الماویٰ میں بمعیت ان کے۔ آمین یا رب العالمین۔

❀❀❀❀

۱۹۔ بَابُ: مَا جَاءَ فِيْ فَضْلِ الْفِقْهِ عَلَى الْعِبَادَةِ

علم کا عبادت سے افضل ہونے کے بیان میں

(۲۶۸۱) **عَنِ** ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : ((**فَقِيْهٌ أَشَدُّ عَلَى الشَّيْطَانِ مِنْ أَلْفِ عَابِدٍ**)). (اسنادہ موضوع) اس میں روح بن جناح کو جمہور نے ضعیف قرار دیا ہے۔اور ابن حبان نے اس کو متہم کہا ہے ضعیف الجامع(۳۹۸۷)

ترجمہ: روایت ہے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے: ایک فقیہ یعنی عالم بالحدیث سخت تر ہے شیطان پر ہزار عابد سے زیادہ۔

فائدہ : یہ حدیث غریب ہے۔نہیں پہچانتے ہم اس کو مگر اسی سند سے ولید بن مسلم کی روایت سے۔

❀❀❀❀

(۲۶۸۲) **عَنْ** قَيْسِ بْنِ كَثِيْرٍ قَالَ: قَدِمَ رَجُلٌ مِنَ الْمَدِيْنَةِ عَلٰى أَبِي الدَّرْدَاءِ وَهُوَ بِدِمَشْقَ فَقَالَ: مَا أَقْدَمَكَ يَا أَخِيْ فَقَالَ: حَدِيْثٌ بَلَغَنِيْ أَنَّكَ تُحَدِّثُهُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ، قَالَ: أَمَا جِئْتَ لِحَاجَةٍ؟ قَالَ: لَا قَالَ: أَمَا قَدِمْتَ لِتِجَارَةٍ؟ قَالَ: لَا قَالَ ﷺ امَاجِئْتُ إِلَّا فِيْ طَلَبِ هٰذَا الْحَدِيْثِ. قَالَ: فَإِنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ : ((**مَنْ سَلَكَ طَرِيْقًا يَبْتَغِيْ فِيْهِ عِلْمًاسَلَكَ اللّٰهُ بِهٖ طَرِيْقًا إِلَى الْجَنَّةِ، وَإِنَّ الْمَلَائِكَةَ لَتَضَعُ أَجْنِحَتَهَا رِضًى لِطَالِبِ الْعِلْمِ، وَإِنَّ الْعَالِمَ لَيَسْتَغْفِرُلَهٗ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَمَنْ فِي الْأَرْضِ حَتَّى الْحِيْتَانُ فِي الْمَاءِ، وَفَضْلُ الْعَالِمِ عَلَى الْعَابِدِ كَفَضْلِ الْقَمَرِ عَلٰى سَائِرِ الْكَوَاكِبِ، وَإِنَّ الْعُلَمَاءَ وَرَثَةُ الْأَنْبِيَآءِ إِنَّ الْأَنْبِيَآءَ لَمْ يُوَرِّثُوْا دِيْنَارًا وَلَا دِرْهَمًا، إِنَّمَا وَرَّثُوا الْعِلْمَ، فَمَنْ أَخَذَبِهٖ فَقَدْ أَخَذَ بِحَظٍّ وَّافِرٍ**)). (اسنادہ صحیح) صحیح الترغیب (۱/۳۳/۶۸)

ترجمہ: روایت ہے قیس بن کثیر سے کہ آیا ایک مرد مدینہ سے ابوالدرداء رضی اللہ عنہ کے پاس اور وہ دمشق میں تھے تو پوچھا ابودرداء نے کیوں آئے تم اے بھائی میرے؟ کہا اس نے کہ مجھے خبر پہنچی ہے ایک حدیث کی کہ تم بیان کرتے ہو اسے رسول اللہ ﷺ سے، کہا ابوالدرداء نے کیا تم نہیں آئے کسی اور حاجت کو؟ اس نے کہا نہیں' کہا ابوالدرداء نے نہیں آئے تم تجارت کو؟ کہا نہیں' کہا نہیں آیا میں مگر اس حدیث کی طلب کو۔ پھر کہا ابوالدرداء نے کہ بے شک میں نے سنا ہے رسول اللہ ﷺ سے کہ فرماتے تھے: جو چلے کوئی راستہ ڈھونڈتا ہوا اس میں علم کو آسان کردے گا اسی کے لیے اللہ تعالیٰ بسبب اس کے ایک راستہ طرف جنت کے، اور بے شک فرشتے بچھاتے ہیں اپنے بازو طالب علم کی رضامندی کے لیے اور عالم کے لیے مغفرت مانگتے ہیں جو لوگ ہیں آسمانوں میں اور زمین میں یہاں تک کہ مچھلیاں پانی میں، اور فضیلت عالم کی عابد پر ایسی ہے جیسے فضیلت چاند کی تاروں پر اور بے شک علماء وارث ہیں پیغمبروں کے، اور پیغمبروں نے ورثہ نہ چھوڑا

دینار و درہم کا بلکہ ورثہ چھوڑا ہے علم کا، سو جس نے علم حاصل کیا اس نے حصہ وافر لیا۔

فائدہ : اور نہیں جانتے ہم اس حدیث کو مگر عاصم بن رجا بن حیوۃ کی روایت سے۔ اور اسناد اس کی میرے نزدیک متصل نہیں۔ اسی طرح روایت کی ہم سے محمود بن خداش نے یہ حدیث۔ اور مروی ہوئی یہ حدیث عاصم بن رجاء بن حیوۃ سے انہوں نے روایت کی داؤد بن جمیل سے انہوں نے کثیر بن قیس سے انہوں نے ابو الدرداء رضی اللہ عنہ سے انہوں نے نبی ﷺ سے۔ اور یہ صحیح تر ہے محمود خداش کی روایت سے۔

❀❀❀❀

(۲۶۸۳) عَنْ يَزِيْدَ بْنِ سَلَمَةَ الْجُعْفِيِّ قَالَ : قَالَ يَزِيْدُ بْنُ سَلَمَةَ : يَارَسُوْلَ اللّٰهِ إِنِّيْ سَمِعْتُ مِنْكَ حَدِيْثًا كَثِيْرًا أَخَافُ أَنْ يُنْسِيَ أَوَّلَهُ اٰخِرُهُ فَحَدِّثْنِيْ بِكَلِمَةٍ تَكُوْنُ جِمَاعًا، قَالَ : ((**اِتَّقِ اللّٰهَ فِيْمَا تَعْلَمُ**)). (اسناده ضعيف) سلسلة الأحاديث الضعيفة (١٦٩٦) .اس میں ابن اشوع نے یزید بن سلمہ کو نہیں دیکھا۔

ترجمہ: روایت ہے یزید بن سلمہ جعفی سے کہا کہ یزید بن سلمہ نے عرض کی کہ یارسول اللہ ﷺ میں سنتا ہوں آپ سے بہت سی حدیثیں اور ڈرتا ہوں میں کہ بھلا دیں مجھے آخر ان کا اول ان کے کو یعنی پچھلی حدیثوں کو یاد کرنے لگوں تو خوف ہے کہ بھول جائیں پس فرما دیجیے مجھ سے ایک ایسی بات کہ وہ جامع ہو فوائد کثیرہ اور احادیث وافرہ کے باعتبار معنی اور مطلب کے تو فرمایا آپ نے ڈر تو اللہ تعالیٰ سے ان چیزوں میں کہ جسے تو جانتا ہے یعنی محرمات شرعیہ سے جو تجھے معلوم ہیں ان سے محترز رہ بخوف رب تعالیٰ۔

فائدہ : یہ حدیث ایسی ہے کہ اسناد اس کی متصل نہیں اور میرے نزدیک وہ مرسل ہے۔ اور میرے خیال میں یوں ہے کہ ابن اشوع نے یزید بن سلمہ کو نہیں پایا اور ابن اشوع کا نام سعید بن اشوع ہے۔

❀❀❀❀

(۲۶۸٤) عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : ((**خَصْلَتَانِ لَا تَجْتَمِعَانِ فِيْ مُنَافِقٍ: حُسْنُ سَمْتٍ، وَلَا فِقْهٌ فِي الدِّيْنِ**)). (اسناده صحيح) تخريج المشكاة (٢١٩) التحقيق الثاني۔ سلسلة الاحاديث الصحيحة (٢٧٨) .

ترجمہ: روایت ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ کہا انہوں نے فرمایا رسول اللہ ﷺ نے: دو خصلتیں ہیں کہ کبھی جمع نہیں ہوتیں منافق میں: ایک حسن اخلاق، اور دوسری سمجھ دین میں۔

فائدہ : یہ حدیث غریب ہے۔ اور نہیں جانتے ہم اس حدیث کو عوف کی اسناد سے مگر خلف بن ایوب کی روایت سے۔ اور نہیں دیکھا ہم نے کہ کوئی روایت کرتا ہو ان سے سوا محمد بن علا کے اور ہم نہیں جانتے کہ وہ کیسے شخص ہیں۔

(۲۶۸۵) عَنْ أَبِيْ أُمَامَةَ الْبَاهِلِيِّ قَالَ : ذُكِرَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ رَجُلَانِ أَحَدُهُمَا: عَابِدٌ وَالْاٰخَرُ عَالِمٌ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : ((**فَضْلُ الْعَالِمِ عَلَى الْعَابِدِ كَفَضْلِيْ عَلٰى أَدْنَاكُمْ**))، ثُمَّ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((إِنَّ

اللّٰهِ وَمَلٰئِكَتَهُ وَأَهْلَ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرَضِيْنَ حَتّٰى النَّمْلَةَ فِيْ جُحْرِهَا وَحَتّٰى الْحُوْتَ لَيُصَلُّوْنَ عَلٰى مُعَلِّمِ النَّاسِ الْخَيْرَ)). (اسناده صحيح) تخريج المشكاة (٢١٣) التحقيق الثاني۔ التعليق الرغيب ١/ ٦٠

ترجمہ: روایت ہے ابوامامہ باہلی سے کہ ذکر کیا گیا رسول اللہ ﷺ کے آگے دو مردوں کا ایک ان میں سے عابد تھا اور دوسرا عالم فرمایا رسول اللہ ﷺ نے: فضیلت عالم کی عابد پر ایسی ہے جیسے فضیلت میری تمہارے ادنیٰ پر، پھر فرمایا رسول اللہ ﷺ نے: بے شک اللہ تعالیٰ اور فرشتے اس کے اور آسمان اور زمین کے سب لوگ یہاں تک کہ چیونٹی اپنے سوراخ میں، اور مچھلی یعنی پانی میں دعائے خیر کرتے ہیں اور رحمت بھیجتے ہیں اس شخص کے لیے جو لوگوں کو نیک بات سکھائے۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے۔ صحیح ہے سنا میں نے ابوعمار حسین بن حریث خزاعی سے کہ فرماتے تھے سنا میں نے فضل بن عیاض سے کہ عالم عامل معلم خیر بڑا شخص پکارا جاتا ہے ملکوت سماوات میں۔

❀❀❀❀

(٢٦٨٦) عَنْ أَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((لَنْ يُشْبَعَ الْمُؤْمِنُ مِنْ خَيْرٍ يَسْمَعُهُ حَتّٰى يَكُوْنَ مُنْتَهَاهُ الْجَنَّةَ)). (اسناده ضعيف) تخريج المشكاة (٢٢٢) (اس کی سند دراج عن ابی الہیثم کی وجہ سے ضعیف ہے)

ترجمہ: روایت ہے ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے: سیر نہیں ہوتا مومن خیر سے کہ جس کو سنتا ہے یہاں تک کہ ہو جاتی ہے جگہ اس کی جنت میں۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے۔

❀❀❀❀

(٢٦٨٧) عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اَلْكَلِمَةُ الْحِكْمَةُ ضَالَّةُ الْمُؤْمِنِ، فَحَيْثُ وَجَدَهَا فَهُوَ أَحَقُّ بِهَا)). (اسناده ضعيف جدًا) تخريج المشكاة (٢١٦) اس میں ابراہیم بن الفضل ضعیف بلکہ متروک ہے

ترجمہ: روایت ہے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ کہا انہوں نے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے: کلمہ حکمت کا کھوئی ہوئی چیز ہے مومن کی، سو جہاں پائے وہ اس کو مستحق ہے وہ اس کا۔

فائدہ: یہ حدیث غریب ہے۔ نہیں جانتے ہم اس کو مگر اسی سند سے۔ اور ابراہیم بن فضل مخزومی ضعیف ہیں حدیث میں۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

ابواب الاستئذان والآداب

عن رسول اللہ ﷺ
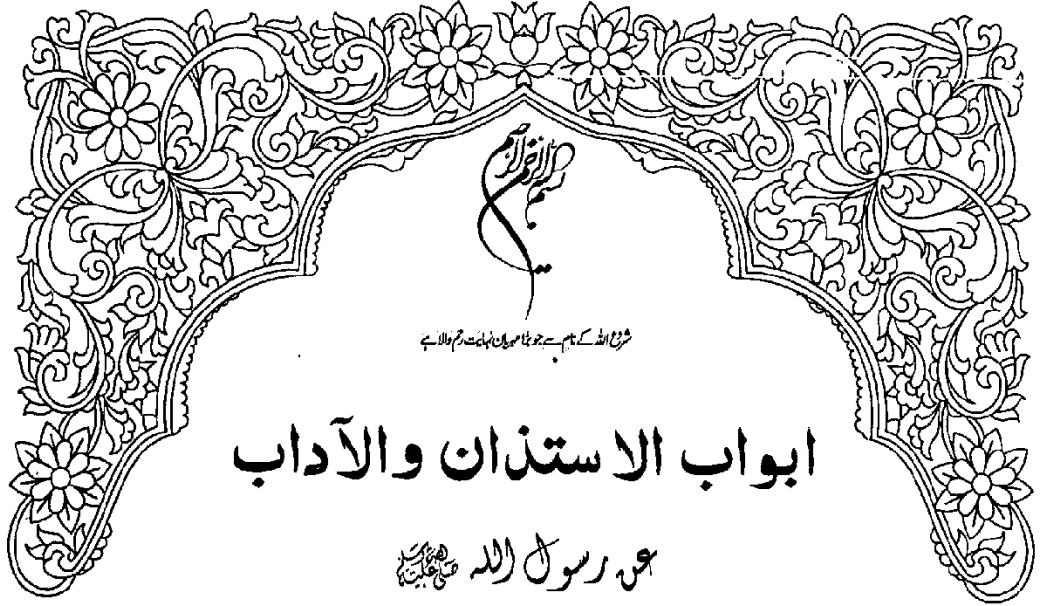
(المعجم ۴۰ ۔ ۴۱) الاستیذان وآداب کے بیان میں (تحفۃ ۳۶)

مقدمۃ المترجم: اذن بالکسر دستوری اور جاننا۔ عرب کہتا ہے فَعَلَه باذنی یعنی یہ کام اس نے میری اجازت اور حکم سے کیا۔ اور عرب کہتا ہے أَذِنَ بِالشَّيْءِ إِذْنًا وَإِذْنًا وَاذَانًا وَأَذَانَةً یعنی آگاہ وخبردار ہوا اس چیز سے اور اسی سے ہے قول اللہ تعالیٰ کا ﴿ فَأْذَنُوا بِحَرْبٍ مِنَ اللَّهِ وَرَسُولِهِ ﴾ یعنی خبردار ہو اور آگاہ رہو اور ہوشیار ہو جاؤ اللہ اور رسول سے لڑنے کو۔ أَذِنَ لَهُ فِي الشَّيْءِ إِذْنًا وَأَذِينًا، اجازت اور دستوری دی اس کو فلاں چیز کی اور فلانے کام کی اور ائذن لی علی الامیر یعنی اجازت دے مجھے امیر کے پاس جانے کی اور اس پر داخل ہونے کی اور اسی سے ہے استئذان یعنی دستوری اور اجازت چاہنا' اور مراد اس مقام میں یہ ہے کہ قادم جب دروازہ پر آئے بغیر اجازت گھر میں نہ جائے اور یہ امر منصوص ہے کہ تفصیل اس کی ضمن ابواب میں مذکور ہے۔ اور آداب جمع ہے ادب کی اور ادب بالفتح شگفت اور عجب، اور بفتحین زیرکی اور نگاہ رکھنا ہر چیز کی حد کا اور ظاہر ہے کہ یہاں معنی اخیر مراد ہیں۔ اس سے ادبہ کہ تعجب اور شگفت کے معنی میں آتا ہے اور نام ہے طعام مہمانی اور کتخدائی کا اسی سے ہے مأدبہ یعنی طعام دعوت۔ چنانچہ حدیث میں آیا ہے "وَجَعَلَ فِيهَا مَأْدُبَةً" یعنی تیار کیا اس میں ایک طعام دعوت کا۔ اور یہاں مراد ہے نگہداشت حدود شرعیہ اور حفاظت سنت سنیہ' نشست وبرخاست وعادات وغیرہا میں کہ تفصیل اس کی ضمن ابواب میں مذکور ہے۔

۱۔ بَابُ: مَا جَاءَ فِي إِفْشَاءِ السَّلَامِ

اسلام کو پھیلانے کے بیان میں

(۲٦۸۸) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : ((وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهِ لَا تَدْخُلُوا الْجَنَّةَ حَتّٰى تُؤْمِنُوْا، وَلَا تُؤْمِنُوْا حَتّٰى تَحَابُّوْا، أَلَا أَدُلُّكُمْ عَلٰى أَمْرٍ إِذَا أَنْتُمْ فَعَلْتُمُوْهُ تَحَابَبْتُمْ؟ أَفْشُوا السَّلَامَ بَيْنَكُمْ)).

(اسناده صحيح) ارواء الغليل (۷۷۱)

ترجمہ: روایت ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے: قسم ہے پروردگار کی کہ میری جان اس کے ہاتھ میں ہے کہ نہ داخل ہوگے تم جنت میں جب تک مومن نہ ہوگے اور مومن نہ ہوگے جب تک کہ آپس میں محبت نہ کروگے اور کیا نہ بتاؤں میں تم کو ایک ایسی چیز کہ جب تم اس کو بجالاؤ آپس میں ایک دوسرے کے دوست ہوجاؤ وہ چیز یہ ہے کہ جاری کرو سلام کو اور پھیلاؤ اسے آپس میں۔

فائدہ : اس باب میں عبداللہ بن سلام اور شریح بن ہانی سے بھی روایت ہے کہ وہ اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں۔ اور عبداللہ بن عمرو اور براء اور انس اور ابن عمر رضی اللہ عنہم سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

❀❀❀❀

۲۔ بَابٌ: ما ذكر فى فضل السلام

سلام کی فضیلت کے بیان میں

(۲٦۸۹) عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ: أَنَّ رَجُلًا جَاءَ إِلَى النَّبِيِّ فَقَالَ : أَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((عَشْرٌ))، وَجَاءَ اٰخَرُ فَقَالَ: أَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((عِشْرُوْنَ)) ثُمَّ جَاءَ اٰخَرُ فَقَالَ: أَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ثَلَاثُوْنَ)).

(اسناده صحيح) التعليق الرغيب: ۲٦۸/۳.

ترجمہ: روایت ہے عمران بن حصین سے کہ ایک مرد آیا رسول اللہ ﷺ کے پاس اور اس نے کہا السلام علیکم تو فرمایا نبی ﷺ نے دس نیکیاں ہیں یعنی اس قائل کے لیے۔ پھر آیا دوسرا اور اس نے کہا السلام علیکم ورحمۃ اللہ، تو فرمایا نبی ﷺ نے بیس۔ پھر آیا تیسرا اور اس نے کہا السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ، تو فرمایا نبی ﷺ نے تیس یعنی ہر لفظ کے عوض میں دس نیکیاں لکھی جاتی ہیں۔

فائدہ : یہ حدیث غریب ہے اس سند سے عمران بن حصین کی روایت سے۔ اور اس باب میں ابو سعید اور علی اور سہل بن حنیف

سے بھی روایت ہے۔

٣۔ بَابٌ: مَا جَاءَ فِي أَنَّ الاستئذان ثَلَاثٌ

تین مرتبہ اجازت لینے کے بیان میں

(٢٦٩٠) عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ: اِسْتَأْذَنَ أَبُوْمُوْسٰى عَلٰى؟ عُمَرَ. فَقَالَ: أَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ أَأَدْخُلُ؟ فَقَالَ عُمَرُ: وَاحِدَةٌ، ثُمَّ سَكَتَ سَاعَةً، ثُمَّ قَالَ: أَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ أَأَدْخُلُ؟ فَقَالَ عُمَرُ: ثِنْتَانِ، ثُمَّ سَكَتَ سَاعَةً، فَقَالَ: أَلسَّلَامُ، عَلَيْكُمْ أَأَدْخُلُ؟ فَقَالَ عُمَرُ: ثَلَاثٌ، ثُمَّ رَجَعَ، فَقَالَ عُمَرُ لِلْبَوَّابِ: مَا صَنَعَ؟ قَالَ رَجَعَ، قَالَ: عَلَيَّ بِهِ. فَلَمَّا جَاءَهُ قَالَ مَا هٰذَا الَّذِيْ صَنَعْتَ، قَالَ: السُّنَّةُ؟ قَالَ أَلسُّنَّةَ وَاللّٰهِ لَتَأْتِيَنِّيْ عَلٰى هٰذَا بِبُرْهَانٍ وَبَيِّنَةٍ أَوْلَأَفْعَلَنَّ بِكَ، قَالَ: فَأَتَانَا وَنَحْنُ رُفْقَةٌ مِنَ الْأَنْصَارِ، فَقَالَ: يَامَعْشَرَالْأَنْصَارِ أَلَسْتُمْ أَعْلَمَ النَّاسِ بِحَدِيْثِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ؟ أَلَمْ يَقُلْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((**أَلْإِسْتِيْذَانُ ثَلَاثٌ، فَإِنْ أُذِنَ لَكَ وَإِلَّا فَارْجِعْ**)). **فَجَعَلَ الْقَوْمُ يُمَازِحُوْنَهُ، قَالَ أَبُوْسَعِيْدٍ: ثُمَّ رَفَعْتُ رَأْسِيْ إِلَيْهِ فَقُلْتُ مَا أَصَابَكَ فِيْ هٰذَا مِنَ الْعُقُوْبَةِ فَأَنَا شَرِيْكُكَ قَالَ: فَأَتٰى عُمَرُ فَأَخْبَرَهُ بِذٰلِكَ، فَقَالَ عُمَرُ: مَا كُنْتُ عَلِمْتُ بِهٰذَا.** (اسنادہ صحیح)

ترجمہ: روایت ہے ابوسعید سے کہا کہ اذن مانگا ابوموسیٰ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے گھر میں آنے کا اور کہا السلام علیکم کیا داخل ہوں میں؟ سو کہا عمرؓ نے ابھی ایک بار تو اذن مانگا ہے انہوں نے پھر چپ رہے ابوموسیٰ تھوڑی دیر پھر کہا السلام علیکم کیا داخل ہوں میں؟ تو کہا عمر نے دوبارہ ہوا ان کا اذن پھر چپ رہے ابوموسیٰ تھوڑی دیر پھر کہا السلام علیکم کیا داخل ہوں میں؟ تو کہا عمر رضی اللہ عنہ نے تین بار ہوا ان کا اذن مانگنا پھر لوٹ چلے ابوموسیٰ سو عمرؓ نے اپنے دربان سے کہا کیا کیا ابوموسیٰ نے؟ دربان نے کہا لوٹ گئے فرمایا عمرؓ نے میرے پاس لاؤ ان کو، پھر جب لایا وہ ابوموسیٰ کو عمرؓ کے پاس، کہا حضرت عمرؓ نے کیوں کیا تم نے یہ کام؟ انہوں نے کہا یہ سنت ہے کہا سنت ہے؟ قسم اللہ کی کہ لاؤ تم میرے پاس دلیل اس کے سنت ہونے کی یا گواہ نہیں تو میں بہت کچھ تنبیہ کروں گا تم کو، کہا ابوسعید نے پھر آئے ابوموسیٰ ہمارے پاس اور ہم انصار کی ایک جماعت کے ساتھ بیٹھے ہوئے تھے، سو کہا انہوں نے اے گروہ انصار کے کیا تم نہیں سب سے زیادہ جاننے والے رسول اللہ ﷺ کی حدیث کو؟ کیا نہیں فرمایا ہے رسول اللہ ﷺ نے کہ اذن مانگنا چاہیے تین بار پھر اگر اذن ملا تو داخل ہو گھر میں ورنہ لوٹ جائے؟ پھر لوگ ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ سے خوش طبعی کرنے لگے یعنی کہنے لگے کہ بہتر ہے کہ عمر تمہیں خوب تنبیہ کریں اور ایسی ہی باتیں ظرافت کی کہنے لگے کہا ابوسعید نے: سو اٹھایا میں نے اپنا سر ان کی طرف اور کہا میں نے کہ میں شریک ہوں تمہارا اس سزا میں یعنی جو عمر سے تم کو پہنچے۔ کہا راوی نے کہ پھر آئے ابوسعید حضرت عمرؓ کے پاس

اورخبر دی ان کو اس امر کی یعنی کہا کہ آپ نے ایسا ہی فرمایا ہے کہ تین بار اذن مانگے پھر اگر اذن نہ ملے تو لوٹ جائے، تب فرمایا سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے کہ میں یہ نہ جانتا تھا۔

فائدہ : اس باب میں علی اور ام طارق مولاہ سعد سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔ اور جریری کا نام سعید بن ایاس ہے اور کنیت ابومسعود۔ اور روایت کی یہ حدیث اور لوگوں نے بھی ان کے سوا ابونضرہ سے اور ابونضرہ عبدی کا نام منذر بن مالک بن قطعہ ہے۔

❁ ❁ ❁ ❁

(٢٦٩١) **حَدَّثَنِي** عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ قَالَ : اسْتَأْذَنْتُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ ثَلَاثاً فَأَذِنَ لِيْ.

(ضعيف الاسناد، منكر المتن)

ترجمہ: مجھ سے عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہا انہوں نے کہ اذن مانگا میں نے رسول اللہ ﷺ سے تین بار پس مجھ کو اذن دیا اندر آنے کا۔

فائدہ : یہ حدیث حسن ہے غریب ہے۔ اور ابوزمیل کا نام سماک حنفی ہے۔ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے جو اعتراض کیا ابوموسیٰ پر تو اس امر میں کہ انہوں نے روایت کیا کہ اذن مانگنا تین بار چاہیے پھر اگر اذن ملا تو خیر نہیں تو لوٹ جائے۔ اور عمر رضی اللہ عنہ نے اذن مانگا نبی ﷺ سے تین بار پھر اذن ملا ان کو۔ اور نہیں معلوم تھی حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو یہ بات جو روایت کی ابوموسیٰ نے نبی ﷺ سے کہ فرمایا آپ نے کہ اگر اذن نہ ملے تو لوٹ جائے غرض یہ کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو معلوم نہ تھا کہ آپ نے تین بار اجازت مانگنے کے بعد لوٹ جانے کا حکم فرمایا ہے اسی لیے وہ ابوموسیٰ پر معترض ہوئے۔

❁ ❁ ❁ ❁

٤۔ بَابٌ : كَيْفَ رَدُّ السَّلَامِ

سلام کا جواب کیسے دیا جائے

(٢٦٩٢) **عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ** قَالَ : دَخَلَ رَجُلٌ الْمَسْجِدَ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ جَالِسٌ فِيْ نَاحِيَةِ الْمَسْجِدِ فَصَلّٰي ثُمَّ جَاءَ فَسَلَّمَ عَلَيْهِ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : ((**وَعَلَيْكَ، اِرْجِعْ فَصَلِّ فَإِنَّكَ لَمْ تُصَلِّ**)) فَذَكَرَ الْحَدِيْثَ بِطُوْلِهِ. (اسناده صحيح)

ترجمہ: روایت ہے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ کہا انہوں نے کہ داخل ہوا ایک مرد مسجد میں اور رسول اللہ ﷺ بیٹھے ہوئے تھے مسجد کے ایک کنارے میں پھر نماز پڑھی اس نے یعنی جلدی جلدی بغیر تعدیل ارکان کے پھر آیا آپ ﷺ کے پاس اور سلام کیا آپ پر، سو فرمایا رسول اللہ ﷺ نے: وعلیک یعنی تجھ پر بھی سلام ہے اور جا پھر نماز پڑھ اس لیے کہ تو نے نماز کامل ادا

نہیں کی۔ اور ذکر کی راوی نے حدیث طویل۔

فائدہ : یہ حدیث حسن ہے۔ اور روایت کی یحیٰی بن سعید قطان نے یہ حدیث عبیداللہ بن عمر سے انہوں نے سعید مقبری سے، سوا اس میں یوں کہا کہ روایت ہے سعید مقبری کے باپ سے وہ روایت کرتے ہیں ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے۔ اور حدیث یحیٰی بن سعید کی اصح ہے۔

۞۞۞۞

٥۔ بَابٌ : فِيْ تَبْلِيْغِ السَّلَامِ

سلام کہلا بھیجنے اور سلام لے جانے کے بیان میں

(٢٦٩٣) **حَدَّثَنِیْ** أَبُوْ سَلَمَةَ أَنَّ عَائِشَةَ حَدَّثَتْهُ: أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ لَهَا :((إِنَّ جِبْرَئِيْلَ يُقْرِئُكِ السَّلَامَ))، قَالَتْ: وَعَلَيْهِ السَّلَامُ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ. (اسناده صحيح)

ترجمہ: بیان کیا مجھ سے ابوسلمہ نے کہ ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا ان سے کہ رسول اللہ ﷺ نے بیان فرمایا عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ جبریل علیہ السلام تم کو سلام کہتے ہیں سو جواب دیا ام المومنین عائشہ علیہا السلام نے ان لفظوں سے وعلیہ السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ یعنی ان پر سلام ہے اور رحمت اللہ کی اور برکتیں اس کی۔

فائدہ : اس باب میں ایک اور شخص سے بھی روایت ہے کہ وہ ابن نمیر سے روایت کرتے ہیں وہ اپنے باپ سے وہ ان کے دادا سے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔ اور روایت کی زہری نے بھی ابوسلمہ رضی اللہ عنہ سے انہوں نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے۔

۞۞۞۞

٦۔ بَابٌ: فِيْ فَضْلِ الَّذِيْ يَبْدَأُ بِالسَّلَامِ

اس کی فضیلت میں جو پہلے سلام کرے

(٢٦٩٤) **عَنْ أَبِيْ** أُمَامَةَ قَالَ : قِيْلَ : يَارَسُوْلَ اللّٰهِ! أَلرَّجُلَانِ يَلْتَقِيَانِ أَيُّهُمَا يَبْدَأُ بِالسَّلَامِ؟ فَقَالَ : ((أَوْلَاهُمَا بِاللّٰهِ)). (اسناده صحيح) تخريج المشكاة (٤٦٤٦) تخريج الكلم الطيب (١٩٨).

ترجمہ: روایت ہے ابوامامہ سے کہا کہ پوچھا کسی نے رسول اللہ ﷺ سے کہ یارسول اللہ! دو مرد جب ملیں آپس میں تو کون ان میں سے پہلے سلام کرتا ہے؟ فرمایا: جو نزدیک تر ہے ان میں سے اللہ تعالیٰ کی طرف۔ یعنی وہی پہلے سلام کرتا ہے۔

فائدہ : یہ حدیث حسن ہے۔ کہا محمد بن اسماعیل بخاری رحمہ اللہ نے ابوفروہ رہاوی مقارب الحدیث ہیں لیکن بیٹے ان کے محمد بن یزید ان سے مناکیر روایت کرتے ہیں۔

۞۞۞۞

۷۔ بَابٌ: فِي كَرَاهِيَةِ إِشَارَةِ الْيَدِ فِي السَّلَامِ

سلام میں ہاتھ سے اشارہ کرنے کی کراہت میں

(۲۶۹۵) عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ : ((لَيْسَ مِنَّا مَنْ تَشَبَّهَ بِغَيْرِنَا لَا تَشَبَّهُوا بِالْيَهُودِ وَلَا بِالنَّصَارٰى، فَإِنَّ تَسْلِيمَ الْيَهُودِ الْإِشَارَةُ بِالْأَصَابِعِ، وَتَسْلِيمَ النَّصَارٰى الْإِشَارَةُ بِالْأَكُفِّ)). (اسناده حسن) سلسلة الاحاديث الصحيحة (۲۱۹٤)

ترجمہ: روایت عمرو بن شعیب سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے وہ اپنے دادا سے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ ہم میں سے نہیں جو تشبیہ کرے ہمارے غیر کے ساتھ مت تشبیہ کرو یہود اور نصاریٰ کے ساتھ اس لیے کہ تسلیم یہود کی اشارہ کرنا انگلیوں سے اور تسلیم نصاریٰ کی اشارہ کرنا ہتھیلیوں کے ساتھ۔ یعنی پس تم ایسا مت کرو۔

فائدہ: اس حدیث کی اسناد ضعیف ہے۔ اور روایت کی ابن مبارک نے یہ حدیث ابن لہیعہ سے اور مرفوع نہ کیا اس کو۔

مترجم: یعنی مشابہت نہ کرو یہود و نصاریٰ کی کسی فعل میں خصوصاً ان دو خصلتوں میں اور شاید وہ اکتفا کرتے ہوں گے سلام میں یا جواب میں اشارہ پر بہ ترک لفظ سلام کہ سنت انبیاء ہے۔ اور یہ حدیث جامع صغیر میں بھی مذکور ہے۔ (شرح مشکوٰۃ)

❀ ❀ ❀ ❀

۸۔ بَابٌ: مَا جَاءَ فِي التَّسْلِيمِ عَلَى الصِّبْيَانِ

بچوں پر سلام کرنے کے بیان میں

(۲۶۹۶) عَنْ سَيَّارٍ قَالَ كُنْتُ أَمْشِي مَعَ ثَابِتٍ الْبُنَانِيِّ فَمَرَّ عَلَى صِبْيَانٍ فَسَلَّمَ عَلَيْهِمْ، فَقَالَ ثَابِتٌ كُنْتُ مَعَ أَنَسٍ فَمَرَّ عَلَى صِبْيَانٍ فَسَلَّمَ عَلَيْهِمْ، فَقَالَ أَنَسٌ كُنْتُ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فَمَرَّ عَلَى صِبْيَانٍ فَسَلَّمَ عَلَيْهِمْ.

(اسناده صحیح)

ترجمہ: روایت ہے سیار سے کہا انہوں نے کہ میں چلا جاتا تھا ثابت بنانی کے ساتھ، سو گزرے وہ لڑکوں پر اور سلام کیا ان پر اور کہا مجھ سے ثابت نے کہ میں چلا جاتا تھا انس رضی اللہ عنہ کے ساتھ، سو گزرے وہ لڑکوں پر اور سلام کیا ان پر اور کہا مجھ سے انس رضی اللہ عنہ نے کہ میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ جاتا تھا، سو گزرے آپ لڑکوں پر اور سلام کیا ان پر۔

فائدہ: یہ حدیث صحیح ہے۔ اور روایت کیا اس کو کئی لوگوں نے ثابت سے اور مروی ہوئی یہ کئی سندوں سے انس رضی اللہ عنہ سے۔ روایت کی ہم سے قتیبہ نے انہوں نے جعفر بن سلیمان سے انہوں نے ثابت سے انہوں نے انس رضی اللہ عنہ سے انہوں نے نبی ﷺ سے مانند اس کے۔

---

۱ یعنی محمد بن اسماعیل بخاری رحمہ اللہ۔

۹۔ بَابُ: مَا جَاءَ فِي التَّسْلِيمِ عَلَى النِّسَاءِ

عورتوں پر سلام کرنے کے بیان میں

(۲۶۹۷) عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ يَزِيدَ تُحَدِّثُ: أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ مَرَّ فِي الْمَسْجِدِ يَوْمًا وَعُصْبَةٌ مِنَ النِّسَاءِ قُعُوْدٌ فَأَلْوٰى بِيَدِهٖ بِالتَّسْلِيمِ. وَأَشَارَ عَبْدُ الْحَمِيدِ بِيَدِهٖ. [اسناده صحيح] الا الالواء باليد، جلباب المرأة المسلمة: ١٩٤ـ١٩٦.

ترجمہ: روایت ہے اسماء بنت یزید رضی اللہ عنہا سے وہ فرماتی ہیں کہ ایک دن رسول اللہ ﷺ گزرے ایک مسجد میں اور ایک گروہ عورتوں کا وہاں بیٹھا تھا، پس اشارہ کیا آپ نے اپنے ہاتھ سے سلام کا۔ اور اشارہ کیا عبدالحمید راوی نے اپنے ہاتھ سے۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے۔ کہا احمد بن حنبل نے عبدالحمید بن بہرام کی روایت شہر بن حوشب سے لا بأس ہے۔ اور کہا محمد نے شہر بن حوشب حسن الحدیث ہے اور قوی کہا ان کو اور کہا کہ کلام کیا ان میں ابن عون نے پھر روایت کی انہوں نے بلال بن ابی زینب سے انہوں نے شہر بن حوشب سے۔ روایت کی مجھ سے ابوداؤد نے انہوں نے نضر بن شمیل سے انہوں نے ابن عون سے، کہا ابن عون نے کہ شہر کو چھوڑ دیا محدثین نے۔ کہا نضر نے نزکوہ[1] یعنی طعن کیا ان پر۔

❀ ❀ ❀ ❀

۱۰۔ بَابُ: مَا جَاءَ فِي التَّسْلِيمِ إِذَا دَخَلَ بَيْتَهُ

اپنے گھر میں داخل ہوتے وقت سلام کرنے کے بیان میں

(۲۶۹۸) عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ قَالَ: قَالَ أَنَسٌ: قَالَ لِي رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((يَا بُنَيَّ! إِذَا دَخَلْتَ عَلٰى أَهْلِكَ فَسَلِّمْ يَكُوْنُ بَرَكَةً عَلَيْكَ وَعَلٰى أَهْلِ بَيْتِكَ)).

(اسناده ضعيف) اس میں علی بن زید ضعیف راوی ہے۔

ترجمہ: روایت ہے سعید بن مسیب سے کہا انہوں نے کہ بیان کیا مجھ سے انس رضی اللہ عنہ نے کہ فرمایا مجھ سے رسول اللہ ﷺ نے: اے بیٹے میرے! جب داخل ہو تو اپنے گھر والوں پر تو سلام کر ان پر کہ برکت ہوگی تجھ پر اور تیرے گھر والوں پر۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے۔

مترجم: اس زمانہ کے بعض نادانوں کو دیکھا ہے کہ وہ اپنے گھر والوں کو یا بی بی بہن اور عورتوں کو سلام کرتے نہایت شرماتے ہیں اور اگر کسی نے مردانگی کر کے سلام کہہ بھی لیا تو عورتیں جواب دینے کو عار جانتی ہیں ان کی شرم کو سلام ہے۔

[1] نزکوہ بنون وزائے معجمہ یعنی طعن نمودند بر آں۔

۱۱۔ بَابُ: مَا جَاءَ فِي السَّلَامِ قَبْلَ الْكَلَامِ

کلام سے پہلے سلام کرنے کے بیان میں

(۲۶۹۹) عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : ((أَلسَّلَامُ قَبْلَ الْكَلَامِ)) (اسناده حسن) سلسلة الاحاديث الصحيحه (۲/۲۶۹۹) وَبِهٰذَا الْإِسْنَادِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((لَا تَدْعُوْ أَحَدًا إِلَى الطَّعَامِ حَتّٰى يُسَلِّمَ)). (موضوع) ضعيف الجامع (۳۳۷٤) .اس میں عنبسہ ضعیف اور محمد بن زاذان منکر الحدیث ہے۔

ترجمہ: روایت ہے جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے سلام کلام سے اول کرنا چاہیے۔ اور اسی اسناد سے مروی ہے نبی ﷺ سے کہ فرمایا آپ نے: مت بلاؤ کسی کو کھانے کی طرف جب تک وہ سلام نہ کر لے۔

فائدہ : یہ حدیث منکر ہے۔ نہیں جانتے ہم اسے اس سند سے سنا میں نے محمد سے کہتے تھے عنبسہ بن عبدالرحمن ضعیف ہیں حدیث میں ذاہب ہیں اور محمد بن زاذان منکر الحدیث ہیں۔

❀❀❀❀

۱۲۔ بَابُ: مَا جَآءَ فِي كَرَاهِيَةِ التَّسْلِيْمِ عَلَى الذِّمِّيِّ

ذمی (کافر) پر سلام کرنے کی کراہت کے بیان میں

(۲۷۰۰) عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ : ((لَا تَبْدَؤُا الْيَهُوْدَ وَالنَّصَارٰى بِالسَّلَامِ فَإِذَا لَقِيْتُمْ أَحَدَهُمْ فِيْ طَرِيْقٍ فَاضْطَرُوْهُ إِلٰى أَضْيَقِهِ)). (اسناده صحيح)

ترجمہ: روایت ہے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مت شروع کرو تم یہود و نصاریٰ پر سلام کو یعنی ان سے پہل مت کرو اور جب ملو تم ان سے راہ میں تو لاچار کرو اس کو راہ تنگ کی طرف۔

فائدہ : یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

مترجم: ابتداء بسلام یہود و نصاریٰ سے بظاہر حدیث مذکور مکروہ ہے، اور جواب دینا ان کے آگے مستور ہے، اور لاچار کرو یعنی وسط طریق میں ان کو چلنے نہ دو بلکہ کناروں میں راہ کے چلیں۔

(۲۷۰۱) عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ : إِنَّ رَهْطًا مِنَ الْيَهُوْدِ دَخَلُوْا عَلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالُوْا: أَلسَّامُ عَلَيْكَ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((عَلَيْكُمْ)). فَقَالَتْ عَائِشَةُ: فَقُلْتُ: عَلَيْكُمُ السَّامُ وَاللَّعْنَةُ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((يَا عَائِشَةُ إِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الرِّفْقَ فِي الْأَمْرِ كُلِّهِ)). قَالَتْ عَائِشَةُ: أَلَمْ تَسْمَعْ مَا قَالُوْا؟ قَالَ: قَدْ قُلْتُ: عَلَيْكُمْ)).

(اسناده صحيح) الروض النضير (۷٦٤).

ترجمہ: روایت ہے ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ کئی لوگ یہود سے داخل ہوئے نبی ﷺ کے پاس اور کہا انہوں نے السام علیک یعنی بجائے سلام علیک کے، سوفرمایا نبی ﷺ نے علیکم یعنی تمہیں پر، سوکہا عائشہ رضی اللہ عنہا نے جب سنی ان کی بے ادبی تو کہا میں نے تم پر ہی سام ہو اور لعنت، تب فرمایا نبی ﷺ نے اے عائشہ! بے شک اللہ تعالیٰ دوست رکھتا ہے نرمی کو سب کاموں میں عرض کیا ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ آپ نے نہیں سنا کہ انہوں نے کیا بے ادب بات کہی؟ آپ ﷺ نے فرمایا: میں نے بھی ان کا جواب دے دیا تھا کہ تم ہی پر ہے۔ یعنی اتنا ہی کافی ہے زیادہ سختی ضرور نہ تھی۔

فائدہ: اس باب میں ابو بصرہ غفاری اور ابن عمر اور انس اور ابو عبدالرحمٰن جہنی رضی اللہ عنہم سے بھی روایت ہے۔ حدیث ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا کی حسن ہے صحیح ہے۔

مترجم: اس حدیث سے معلوم ہوا کہ یہود و نصاریٰ کے جواب میں وعلیکم فقط کہنا چاہیے اور وہ ام آپ سے براہ عداوت السام علیکم کہتے تھے یعنی تم پر موت پڑے۔

❀❀❀❀

۱۳۔ بَابُ: مَا جَاءَ فِي السَّلَامِ عَلٰى مَجْلِسٍ فِيهِ الْمُسْلِمُونَ وَغَيْرُهُمْ

جس جماعت میں کافر و مسلمان دونوں ہوں اس پر سلام کرنے کے بیان میں

(۲۷۰۲) عَنْ عُرْوَةَ أَنَّ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ : أَخْبَرَهُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ مَرَّ بِمَجْلِسٍ فِيهِ أَخْلَاطٌ مِنَ الْمُسْلِمِينَ وَالْيَهُودِ فَسَلَّمَ عَلَيْهِمْ. (اسناده صحيح)

ترجمہ: روایت ہے عروہ سے کہ اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما نے انہیں خبر دی کہ نبی ﷺ گزرے ایک مجلس پر کہ اس میں مسلمان اور یہود ملے ہوئے بیٹھے تھے پھر سلام کیا آپ نے ان پر۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

❀❀❀❀

۱۴۔ بَابُ: مَا جَاءَ فِي تَسْلِيمِ الرَّاكِبِ عَلَى الْمَاشِيْ

اس بیان میں کہ سوار سلام کرے پیدل چلنے والے پر

(۲۷۰۳) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ : ((يُسَلِّمُ الرَّاكِبُ عَلَى الْمَاشِيْ وَالْمَاشِيْ عَلَى الْقَاعِدِ وَالْقَلِيلُ عَلَى الْكَثِيرِ)). وَزَادَ ابْنُ الْمُثَنّٰى فِي حَدِيثِهِ : ((وَيُسَلِّمُ الصَّغِيرُ عَلَى الْكَبِيرِ)).

(اسناده صحيح) سلسلة الاحاديث الصحيحة (۱۱٤٥)

ترجمہ: روایت ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: سلام کرے سوار پیادہ پر اور پیادہ بیٹھے ہوئے پر اور تھوڑی جماعت کے لوگ بڑی جماعت پر۔ اور زیادہ کہا ابن مثنیٰ نے اپنی روایت میں کہ سلام کرے چھوٹا بڑے پر۔

فائدہ : اس باب میں عبدالرحمٰن بن شبل سے بھی روایت ہے۔ اور فضالہ بن عبید اور جابر سے بھی۔ اور یہ حدیث مروی ہوئی ہے ابو ہریرہؓ سے کئی سندوں سے اور ایوب سختیانی اور یونس بن عبید اور علی بن یزید نے کہا ہے کہ حسن کو ابو ہریرہؓ سے سماع نہیں۔

❀❀❀❀

(۲۷۰۴) عَنْ فَضَالَةَ بْنِ عُبَيْدٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((يُسَلِّمُ الْفَارِسُ عَلَى الْمَاشِيْ، وَالْمَاشِيُ عَلَى الْقَائِمِ، وَالْقَلِيْلُ عَلَى الْكَثِيْرِ)). (اسناده صحيح) [المصدر نفسه (۱۱۴۹)]

ترجمہ: روایت ہے فضالہ بن عبید سے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: سلام کرے سوار پیادے پر اور پیادہ کھڑے ہوئے پر اور تھوڑے لوگ بہت پر۔

فائدہ : یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔ اور ابو علی جنبی کا نام عمرو بن مالک ہے۔

❀❀❀❀

(۲۷۰۵) عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((يُسَلِّمُ الصَّغِيْرُ عَلَى الْكَبِيْرِ وَالْمَارُّ عَلَى الْقَاعِدِ وَالْقَلِيْلُ عَلَى الْكَثِيْرِ)). (صحيح) [المصدر نفسه (۱۱۵۰)]

ترجمہ: روایت ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ نبی ﷺ نے فرمایا کہ سلام کرے چھوٹا بڑے پر اور چلنے والا بیٹھے ہوئے پر اور تھوڑے لوگ بہت پر۔

فائدہ : یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

❀❀❀❀

۱۵۔ بَابُ: مَا جَاءَ فِي التَّسْلِيْمِ عِنْدَ الْقِيَامِ وَالْقُعُوْدِ

مجلس میں بیٹھتے اٹھتے وقت سلام کرنے کے بیان میں

(۲۷۰۶) عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((إِذَا انْتَهٰى أَحَدُكُمْ إِلٰى مَجْلِسٍ فَلْيُسَلِّمْ، فَإِنْ بَدَا لَهُ أَنْ يَجْلِسَ فَلْيَجْلِسْ، ثُمَّ إِذَا قَامَ فَلْيُسَلِّمْ فَلَيْسَتِ الْأُوْلٰى بِأَحَقَّ مِنَ الْآخِرَةِ)).

(حسن صحيح) سلسلة الاحاديث الصحيحة (۱۸۳) تخريج الكلم الطيب (۲۰۱)

ترجمہ: روایت ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب پہنچے کوئی تم میں سے کسی مجلس پر تو چاہیے کہ سلام کرے وہاں کے لوگوں پر پھر اگر اس کا جی چاہے بیٹھنے کو بیٹھ جائے، پھر جب کھڑا ہو تو پھر سلام کرے اور پہلا زیادہ ضرور نہیں

ہے پچھلے سے یعنی دونوں ضرور ہیں۔

فائدہ : یہ حدیث حسن ہے۔ اور مروی ہوئی یہ حدیث ابن عجلان سے بھی انہوں نے روایت کی سعید مقبری سے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے انہوں نے نبی ﷺ سے۔

❀❀❀❀

١٦ ۔ بَابُ : الْإِسْتِيْذَانِ قُبَالَةَ الْبَيْتِ

گھر کے سامنے کھڑے ہوکر اجازت مانگنے کے بیان میں

(٢٧٠٧) عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : ((مَنْ كَشَفَ سِتْرًا فَأَدْخَلَ بَصَرَهُ فِي الْبَيْتِ قَبْلَ أَنْ يُؤْذَنَ لَهُ فَرَأَى عَوْرَةَ أَهْلِهِ فَقَدْ أَتَى حَدًّا لَايَحِلُّ لَهُ أَنْ يَأْتِيَهُ: لَوْأَنَّهُ حِيْنَ أَدْخَلَ بَصَرَهُ اسْتَقْبَلَهُ رَجُلٌ فَفَقَأَ عَيْنَيْهِ مَا عَيَّرْتُ عَلَيْهِ، وَإِنْ مَرَّ رَجُلٌ عَلَى بَابٍ لَاسِتْرَ لَهُ غَيْرِ مُغْلَقٍ فَنَظَرَ فَلَا خَطِيْئَةَ عَلَيْهِ إِنَّمَا الْخَطِيْئَةُ عَلَى أَهْلِ الْبَيْتِ)). (اسناده ضعيف) تخريج المشكاة (٣٥٢٦۔ التحقيق الثاني) اس میں عبداللہ بن لہیعہ راوی ضعیف ہے۔

ترجمہ: روایت ہے ابوذر رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے جس نے کھولا پردہ کسی کے دروازہ کا اور داخل کی نظر اپنی اس کے گھر میں قبل اس کے کہ اجازت ملے اس کو اندر آنے کی اور دیکھ لی اس نے چھپی چیز گھر والوں کی تو اس نے وہ کام کیا کہ اس کو حلال نہ تھا کرنا اس کا، اور اگر ایک مرد نے جب نظر کی اور جھانکا اس نے تو پھوڑ دیں اس کی دونوں آنکھیں تو میں بند لالوں گا اس کے کام کو یعنی پسند کروں گا اس کے پھوڑ دینے کو۔ اور اگر گزرا ایک مرد دروازہ پر سے کہ اس پر پردہ نہیں اور وہ دروازہ بند بھی نہیں اور نظر پڑ گئی اس کے گھر والوں پر تو اس کی کچھ خطا نہیں بلکہ خطا اس صورت میں گھر والوں کی ہے کہ انہوں نے پردہ کیوں نہ ڈالا اور دروازہ کیوں نہ بند کیا۔

فائدہ : اس باب میں ابوہریرہ اور ابوامامہ رضی اللہ عنہما سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث غریب ہے۔ نہیں جانتے ہم مثل اس کے مگر ابن لہیعہ کی روایت سے۔ اور ابوعبدالرحمٰن حبلی کا نام عبداللہ بن یزید ہے۔

❀❀❀❀

١٧ ۔ بَابُ: مَنِ اطَّلَعَ فِي دَارِ قَوْمٍ بِغَيْرِ إِذْنِهِمْ

بغیر اجازت کسی کے گھر میں جھانکنے کی سزا میں

(٢٧٠٨) عَنْ أَنَسٍ : أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ فِي بَيْتِهِ فَاطَّلَعَ عَلَيْهِ رَجُلٌ فَأَهْوَى إِلَيْهِ بِمِشْقَصٍ فَتَأَخَّرَ الرَّجُلُ.

(اسناده صحيح)

ترجمہ: روایت ہے انس رضی اللہ عنہ سے کہ نبی ﷺ اپنے گھر میں تھے کہ جھانکا ایک مرد نے آپ کے گھر میں، سو جھکے آپ اس کی طرف تیر کے گانسے لے کر کہ پھوڑ دیں اس کی آنکھ پس پیچھے ہٹ گیا وہ شخص۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

❀❀❀❀
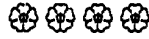
(۲۷۰۹) **عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ السَّاعِدِيِّ أَنَّ رَجُلاً إِطَّلَعَ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ مِنْ جُحْرٍ فِيْ حُجْرَةِ النَّبِيِّ وَمَعَ النَّبِيِّ مِدْرَاةٌ يَحُكُّ بِهَا رَأْسَهُ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((لَوْ عَلِمْتُ إِنَّكَ تَنْظُرُ لَطَعَنْتُ بِهَا فِيْ عَيْنِكَ، إِنَّمَا جُعِلَ الْإِسْتِئْذَانُ مِنْ أَجْلِ الْبَصَرِ)).** (اسناده صحيح) صحيح الرغيب: ۲۷۳/۳).

ترجمہ: روایت ہے سہل سے کہ ایک مرد نے جھانکا رسول اللہ ﷺ کے گھر میں ایک سوراخ در سے اور نبی ﷺ کے ہاتھ میں پشت خار تھا کہ اس سے کھجار رہے تھے آپ اپنے سر مبارک کو، سو فرمایا نبی ﷺ نے اگر مجھے معلوم ہوتا کہ تو جھانک رہا ہے تو میں تیری آنکھ میں کونچ دیتا بے شک اذن مانگنا جو مقرر ہوا ہے یعنی ہماری شریعت میں تو آنکھ کے سبب سے یعنی سارا پردہ آنکھ کے لیے ہے جب آدمی نے جھانکا تو اندر داخل ہو گیا اور پردہ نہ رہا۔

فائدہ: اس باب میں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث صحیح ہے حسن ہے۔

❀❀❀❀

۱۸۔ بَابُ: التَّسْلِيْمِ قَبْلَ الْإِسْتِيْذَانِ

اجازت مانگنے سے پہلے سلام کرنے کے بیان میں

(۲۷۱۰) **عَنْ كَلَدَةَ بْنِ حَنْبَلٍ** أَنَّ صَفْوَانَ بْنَ أُمَيَّةَ بَعَثَهُ بِلَبَنٍ وَلِبَإٍ وَضَغَابِيْسَ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ وَالنَّبِيُّ ﷺ بِأَعْلَى الْوَادِيْ، قَالَ: فَدَخَلْتُ عَلَيْهِ وَلَمْ أَسْتَأْذِنْ، وَلَمْ أُسَلِّمْ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: **((إِرْجِعْ فَقُلْ: السَّلَامُ عَلَيْكُمْ ءَأَدْخُلُ))؟** وَذٰلِكَ بَعْدَ مَا أَسْلَمَ صَفْوَانُ. قَالَ عَمْرٌو: وَأَخْبَرَنِيْ بِهٰذَا الْحَدِيْثِ أُمَيَّةُ بْنُ صَفْوَانَ. وَلَمْ يَقُلْ سَمِعْتُهُ مِنْ كَلَدَةَ. (اسناده صحيح) سلسلة الاحاديث الصحيحة (۸۸)

ترجمہ: روایت ہے کلدہ بن حنبل سے کہ صفوان بن امیہ نے بھیجا ان کو دودھ اور پیوسی اور ککڑی کے ٹکڑے دے کر نبی ﷺ کے پاس اور نبی ﷺ ان دنوں اعلیٰ وادی میں تھے۔ کہا راوی نے میں داخل ہوا آپ کی خدمت میں اور نہ اذن مانگا میں نے اور نہ سلام کیا، سو فرمایا نبی ﷺ نے پھر باہر جا اور کہہ السلام علیکم کیا داخل ہوں میں اور یہ واقعہ صفوان کے اسلام لانے کے بعد کا ہے۔ کہا عمرو نے اور خبر دی مجھ کو اس حدیث کی امیہ بن صفوان نے۔ اور نہیں کہا امیہ نے کہ سنی میں نے یہ حدیث کلدہ سے۔

فائدہ : یہ حدیث غریب ہے۔نہیں پہچانتے ہم اس کو مگر ابن جریج کی روایت سے۔ اور روایت کی یہ ابو عاصم نے بھی ابن جریج سے مثل اس کی۔

❀ ❀ ❀ ❀

(۲۷۱۱) عَنْ جَابِرٍ قَالَ : إِسْتَأْذَنْتُ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ فِيْ دِيْنٍ كَانَ عَلَى أَبِيْ، فَقَالَ: ((مَنْ هٰذَا))؟ فَقُلْتُ أَنَا، فَقَالَ : ((أَنَا أَنَا))!؟ كَأَنَّهُ كَرِهَ ذٰلِكَ. (اسناده صحیح)

ترجمہ: روایت ہے جابر رضی اللہ عنہ سے کہ کہا انہوں نے اجازت مانگی میں نے نبی ﷺ کے گھر میں حاضر ہونے کی کہ کچھ عرض کروں اس قرض کے باب میں جو میرے باپ پر تھا اور وہ شہید ہو چکے تھے جنگ احد میں، سو پوچھا آپ نے یعنی اندر سے کہ کون ہے تو عرض کیا میں نے کہ میں ہوں تو فرمایا آپ نے کہ میں میں، گویا مکروہ جانا اس لفظ کو۔

فائدہ : یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

مترجم: آپ نے پوچھا کہ کون ہے؟ جابر نے کہا ''میں'' اس میں کو آپ ﷺ نے مکروہ جانا اس لیے کہ یہ تعریف مجہول بالمجہول ہے۔ سائل کی غرض اس سے حاصل نہیں ہوتی اور معلوم نہیں ہوتا کہ کون شخص ہے۔ اور یہ لفظ مشعر انانیت بھی ہے، یہ بھی موجب کراہت ہے۔

❀ ❀ ❀ ❀

۱۹۔ بَابُ: فِيْ كَرَاهِيَةِ طُرُوْقِ الرَّجُلِ أَهْلَهُ لَيْلًا

سفر سے واپسی میں رات کو گھر میں داخل ہونے کی کراہت کے بیان میں

(۲۷۱۲) عَنْ جَابِرٍ : أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ نَهَاهُمْ أَنْ يَّطْرُقُوا النِّسَاءَ لَيْلًا. (اسناده صحیح)

ترجمہ: روایت ہے جابر رضی اللہ عنہ سے کہ نبی ﷺ نے منع فرمایا ان کو اس سے کہ جب سفر سے آئیں تو رات کو اپنی عورتوں کے پاس داخل ہوں۔

فائدہ : اس باب میں انس اور ابن عمر اور ابن عباس رضی اللہ عنہم سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور مروی ہوئی ہے کئی سندوں سے جابر رضی اللہ عنہ سے کہ انہوں نے روایت کی نبی ﷺ سے۔ اور مروی ہے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہ نبی ﷺ نے منع فرمایا ان کو اس سے کہ رات کو داخل ہوں اپنی عورتوں پر جب سفر سے آئیں اور فرمایا ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہ داخل ہوئے دو شخص رات کو اپنے گھر میں آپ ﷺ کے منع فرمانے کے بعد، سو پایا ہر ایک نے اپنی عورت کے پاس ایک مرد کو یہ وبال ہوا ان پر آپ ﷺ کی نافرمانی کے سبب سے۔

❀ ❀ ❀ ❀

۲۰۔ بَابُ: مَا جَاءَ فِي تَتْرِيبِ الْكِتَابِ

مکتوب (خط) کو خاک آلود کرنے کے بیان میں

(۲۷۱۳) عَنْ جَابِرٍ: أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((إِذَا كَتَبَ أَحَدُكُمْ كِتَابًا فَلْيُتَرِّبْهُ فَإِنَّهُ أَنْجَحُ لِلْحَاجَةِ)).

ترجمہ: روایت ہے جابر رضی اللہ عنہ سے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب لکھے کوئی تم میں سے کچھ تو چاہیے کہ اس کو خاک آلود کرے اس لیے کہ اس میں امید ہے انجاح مرام کی۔ (اسنادہ ضعیف) تخریج المشکاۃ (۴۶۵۷۔ سلسلۃ الاحادیث الضعیفۃ (۱۷۳۸) اس میں ابوحمزہ متروک، متہم بالوضع ہے۔

فائدہ: یہ حدیث منکر ہے۔ نہیں پہچانتے ہم اس کو ابی الزبیر کی روایت سے مگر اسی سند سے اور حمزہ بیٹے ہیں عمرو نصیبی کے اور وہ ضعیف ہیں حدیث میں۔

❀❀❀❀

۲۱۔ باب: حدیث ((ضع القلم علی اذنك))

حدیث کہ قلم اپنے کان پر رکھ

(۲۷۱۴) عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ قَالَ: دَخَلْتُ عَلَى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ وَبَيْنَ يَدَيْهِ كَاتِبٌ فَسَمِعْتُهُ يَقُولُ: ((ضَعِ الْقَلَمَ عَلَى أُذُنِكَ فَإِنَّهُ أَذْكَرُ لِلْمُمْلِيّ)). (اسناده موضوع) سلسلة الاحاديث الضعيفة (۸٦٥) اس میں عنبسہ متروک اور محمد بن زاذان ضعیف ہے۔

ترجمہ: روایت ہے زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے کہا کہ داخل ہوا میں رسول اللہ ﷺ کے پاس اور ان کے آگے ایک کاتب تھا، سو سنا میں نے کہ آپ فرماتے تھے رکھ لے تو قلم اپنے کان پر اس لیے کہ وہ خوب یاد دلاتا ہے مضامین بتانے والے کو۔

فائدہ: اس حدیث کو نہیں پہچانتے ہم مگر اسی سند سے۔ اور اسناد اس کی ضعیف ہے محمد بن زاذان اور عنبسہ ضعیف سمجھے جاتے ہیں حدیث میں۔

❀❀❀❀

۲۲۔ بَابُ: مَا جَاءَ فِي تَعْلِيمِ السُّرْيَانِيَّةِ

سریانی زبان سیکھنے کے بیان میں

(۲۷۱۵) عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ قَالَ: أَمَرَنِي رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: أَنْ أَتَعَلَّمَ لَهُ كَلِمَاتٍ مِنْ كِتَابِ يَهُودَ وَقَالَ:

((إِنِّي وَاللَّهِ مَاآمَنُ يَهُوْدَ عَلَى كِتَابِي))، قَالَ: فَمَا مَرَّبِي نِصْفُ شَهْرٍحَتّٰى تَعَلَّمْتُهُ لَهُ، قَالَ فَلَمَّا تَعَلَّمْتُهُ كَانَ إِذَا كَتَبَ إِلَى يَهُوْدَ كَتَبْتُ إِلَيْهِمْ وَإِذَا كَتَبُوْا إِلَيْهِ قَرَأْتُ لَهُ كِتَابَهُمْ.

(حسن صحيح) تخريج المشكاة (٤٦٥٩)

ترجمہ: روایت ہے زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے کہا انہوں نے کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے حکم دیا کہ سیکھ لوں میں ان کے واسطے چند کلمات کتاب یہود سے اور فرمایا کہ مجھے قسم ہے اللہ تعالیٰ کی بالکل اطمینان نہیں یہود کی تحریر پر جو میرے لیے کرتے ہیں۔ کہا راوی نے کہ پھر نہ گزرا مجھ پر نصف ماہ کہ سیکھ لی میں نے زبان سریانی ان کے لیے کہا راوی نے پھر جب سیکھ لیا میں نے اس کو تو آپ ﷺ جب یہود کو کچھ لکھنا چاہتے تھے میں ان کو لکھ بھیجتا، اور جب وہ کچھ لکھ کر بھیجتے تو میں اسے آپ کے آگے پڑھ دیتا۔

فائدہ : یہ حدیث حسن ہے اور مروی ہوئی کئی سندوں سے زید بن ثابت سے سوا اس سند کے۔ اور روایت کی یہ اعمش نے ثابت بن عبید سے انہوں نے زید بن ثابت سے کہتے تھے زید بن ثابت کہ مجھے حکم دیا رسول اللہ ﷺ نے زبان سریانی سیکھنے کا۔

مترجم: ابتدائے ہجرت میں آپ کے اصحاب میں چونکہ کوئی کاتب نہ تھا اکثر خط و کتابت یہود کرتے تھے اور آپ ان سے بوقت ضرورت جو چاہتے لکھواتے پھر جب صحابہ کتابت سے خود واقف ہو گئے یہود سے لکھوانا موقوف کیا اور زبان سریانی ایک زبان ہے زبان عربی سے مشابہ کتب سماویہ میں بعض اسی زبان میں نازل ہوئی ہیں اس وقت وہ زبان یہود میں مشہور اور متعارف تھی اور اس حدیث سے سیکھنا ہر زبان کا جائز ہوا جب تک کہ اس میں کوئی مفسدہ شرعی نہ ہو۔

❀❀❀❀

٢٣۔ بَابٌ: فِي مُكَاتَبَةِ الْمُشْرِكِيْنَ

مشرکین سے خط و کتابت کرنے کے بیان میں

(٢٧١٦) عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ : أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ كَتَبَ قَبْلَ مَوْتِهِ إِلَى كِسْرٰى وَإِلَى قَيْصَرَ، وَإِلَى النَّجَاشِيِّ وَإِلَى كُلِّ جَبَّارٍ يَدْعُوْهُمْ إِلَى اللّٰهِ، وَلَيْسَ بِالنَّجَاشِيِّ الَّذِي صَلَّى عَلَيْهِ. (اسناده صحيح)

ترجمہ: روایت ہے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے کہ رسول اللہ ﷺ نے خط لکھے اپنی وفات سے قبل کسریٰ اور قیصر اور نجاشی اور ہر جابر حاکم کو دعوت دیتے تھے ان کو اللہ پر ایمان لانے کی اور یہ نجاشی وہ نہیں ہے جس پر نماز جنازہ پڑھی تھی رسول اللہ ﷺ نے یعنی وہ نجاشی جن کی نماز پڑھی حاکم حبش تھے آپ پر ایمان لائے تھے اور جس کو خط لکھا تھا وہ کافر تھا۔

فائدہ : یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

❀❀❀❀

۲۴۔ بَابُ: مَا جَاءَ کَیْفَ یَکْتُبُ إِلٰی أَھْلِ الشِّرْکِ

مشرکوں کو خط لکھنے کی کیفیت کے بیان میں

(۲۷۱۷) عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّهُ أَخْبَرَهُ: أَنَّ أَبَاسُفْيَانَ بْنَ حَرْبٍ أَخْبَرَهُ: أَنَّ هِرَقْلَ أَرْسَلَ إِلَيْهِ فِيْ نَفَرٍ مِنْ قُرَيْشٍ، وَكَانُوْا تُجَّارًا بِالشَّامِ فَأَتَوْهُ. وَذَكَرَالْحَدِيْثَ قَالَ: ثُمَّ دَعَا بِكِتَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ، فَقُرِئَ فَإِذَا فِيْهِ: ((بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ، مِنْ مُحَمَّدٍعَبْدِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهِ إِلٰى هِرَقْلَ عَظِيْمِ الرُّوْمِ، السَّلَامُ عَلٰى مَنِ اتَّبَعَ الْهُدٰى، أَمَّا بَعْدُ)). (اسنادہ صحیح)

ترجمہ: روایت ہے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہ ابوسفیان نے خبر دی ان کو ہرقل نے پیغام بھیجا ابوسفیان کی طرف اور وہ قریش کے چند آدمیوں کے ساتھ بر سبیل تجارت شام کو گئے تھے پس یہ سب قریشی حاضر ہوئے دربار میں ہرقل کے، اور ذکر کیا ابوسفیان نے حدیث کو پھر کہا کہ منگوایا ہرقل نے خط مبارک آپ ﷺ کا اور وہ پڑھا گیا اس کے آگے تو اس میں یہ عبارت تھی بسم اللہ سے اخیر تک یعنی شروع کرتا ہوں ساتھ نام اللہ رحمٰن ورحیم کے یہ تحریر ہے محمد (ﷺ) کی طرف سے جو بندے ہیں اللہ کے اور رسول ہیں اس کے' بھیجی گئی ہرقل کی طرف جو بڑا حاکم ہے روم کا' سلام ہے اس پر جو تابع ہو راہ حق کا' امابعد الخ۔

فائدہ : یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔ ابوسفیان کا نام صخر بن حرب ہے۔

مترجم: پوری روایت ابتدائے بخاری میں موجود ہے۔

❀❀❀❀

۲۵۔ بَابُ: مَا جَاءَ فِیْ خَتْمِ الْکِتَابِ

مکتوب (خط) پر مہر کرنے کے بیان میں

(۲۷۱۸) عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: لَمَّا أَرَادَ نَبِيُّ اللّٰهِ ﷺ أَنْ يَكْتُبَ إِلَى الْعَجَمِ قِيْلَ لَهُ إِنَّ الْعَجَمَ لَا يَقْبَلُوْنَ إِلَّا كِتَابًاعَلَيْهِ خَاتَمٌ فَاصْطَنَعَ خَاتَمًا. قَالَ فَكَأَنِّيْ أَنْظُرُ إِلٰى بَيَاضِهِ فِيْ كَفِّهِ. (اسنادہ صحیح) مختصر الشمائل (۷۴)

ترجمہ: روایت ہے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے کہا انہوں نے کہ جب ارادہ کیا نبی ﷺ نے کہ خط لکھیں عجم کی طرف تو لوگوں نے عرض کی عجم خط نہیں لیتے جب تک اس پر مہر نہ ہو تو بنوائی آپ نے مہر۔ راوی نے کہا گویا کہ میں اب دیکھتا ہوں چمک اس انگوٹھی کی جس میں مہر تھی ان کی ہتھیلی میں۔

فائدہ : یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

مترجم: آپ جب انگوٹھی پہنتے نگینہ اس کا ہتھیلی کی طرف کرتے۔

٢٦۔ بَابُ: كَيْفَ السَّلَامُ

سلام کی کیفیت کے بیان میں

(٢٧١٩) عَنِ الْمِقْدَادِ بْنِ الْأَسْوَدِ قَالَ: أَقْبَلْتُ أَنَا وَصَاحِبَانِ لِي قَدْ ذَهَبَتْ أَسْمَاعُنَا وَأَبْصَارُنَا مِنَ الْجَهْدِ، فَجَعَلْنَا نَعْرِضُ عَلَى أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ فَلَيْسَ أَحَدٌ يَقْبَلُنَا، فَأَتَيْنَا النَّبِيَّ ﷺ فَأَتَى بِنَا أَهْلَهُ فَإِذَا ثَلَاثَةُ أَعْنُزٍ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((إِحْتَلِبُوا هٰذَا اللَّبَنَ)). وَكُنَّا نَحْتَلِبُهُ فَيَشْرَبُ كُلُّ إِنْسَانٍ نَصِيبَهُ وَنَرْفَعُ لِرَسُولِ اللّٰهِ ﷺ نَصِيبَهُ فَيَجِيءُ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ مِنَ اللَّيْلِ فَيُسَلِّمُ تَسْلِيمًا لَا يُوقِظُ النَّائِمَ وَيُسْمِعُ الْيَقْظَانَ ثُمَّ يَأْتِي الْمَسْجِدَ فَيُصَلِّي، ثُمَّ يَأْتِي شَرَابَهُ فَيَشْرَبُهُ. (اسناده صحیح) آداب الزفاف (١٦٧۔١٩٦۔ الطبعة الجديده)

ترجمہ: روایت ہے مقداد بن اسود سے کہا انہوں نے کہ آیا میں اور دو رفیق میرے یعنی مدینہ میں کہ ضعیف ہو گئے کان اور آنکھیں ہماری فقر اور فاقہ سے اور پیش کرتے تھے اپنے نفسوں کو اصحاب نبی ﷺ پر سو کوئی ہم کو قبول نہ کرتا تھا۔ سو آئے ہم نبی ﷺ کے پاس اور آپ ہم کو اپنے گھر لے آئے اور وہاں تین بکریاں تھیں، سو فرمایا نبی ﷺ نے دودھ دوہو ان کا۔ پس ہم دوہتے تھے دودھ کو اور پیتا تھا ہر آدمی اپنا حصہ اور اٹھا رکھتا تھا رسول اللہ ﷺ کا حصہ سو رسول اللہ ﷺ تشریف لائے رات کو اور اس طرح سلام کرتے تھے کہ نہ جگاتے تھے سونے والے کو اور سنائی دیتی تھی جاگتے کو پھر تشریف لائے مسجد میں اور نماز پڑھتے تھے یعنی تہجد کی پھر آتے تھے اپنے حصہ کی طرف۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

مترجم: یہ حسن آداب تھا آپ ﷺ کا کہ اس طرح سلام کرتے کہ سوتا نہ جاگے اور جاگتا سن لے۔

❀❀❀❀

٢٧۔ بَابُ: مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ التَّسْلِيمِ عَلَى مَنْ يَبُولُ

جو پیشاب کرتا ہو اس پر سلام کرنے کی کراہت کے بیان میں

(٢٧٢٠) عَنِ ابْنِ عُمَرَ: أَنَّ رَجُلًا سَلَّمَ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ وَهُوَ يَبُولُ فَلَمْ يَرُدَّ عَلَيْهِ النَّبِيُّ ﷺ السَّلَامَ.

ترجمہ: روایت ہے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے کہ ایک مرد نے سلام کیا رسول اللہ ﷺ پر اور آپ ﷺ پیشاب کرتے تھے پھر جواب نہ دیا آپ نے اس کو سلام کا۔ (حسن صحیح)

فائدہ: روایت کی ہم سے محمد بن یحییٰ نے انہوں نے محمد بن یوسف سے انہوں نے سفیان سے انہوں نے ضحاک بن عثمان سے

اسی اسناد سے مانند اس کے۔ اور اس باب میں علقمہ بن فغواء اور جابر اور براء اور مہاجر بن قنفذ سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

مترجم: بحر میں کہا جاتا ہے کہ مکروہ ہے سلام کرنا مصلے پر اور قاری پر جو مجلس قضا پر حکم دے رہا ہو یا بحث کر رہا ہو فقہ و تفسیر وغیرہ کی پائخانہ پیشاب کرتا ہو اور اگر سلام کیا بھی ان پر تو ان کو جواب دینا واجب نہیں اس لیے کہ سلام اس کا غیر محل میں ہے۔

❁ ❁ ❁ ❁

۲۸۔ بَابُ: مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ أَنْ يَقُولَ عَلَيْكَ السَّلَامُ مُبْتَدِءًا

ابتداء میں علیک السلام کہنے کی کراہت کے بیان میں

(۲۷۲۱) عَنْ أَبِي تَمِيمَةَ الْهُجَيْمِيِّ عَنْ رَجُلٍ مِنْ قَوْمِهِ قَالَ: طَلَبْتُ النَّبِيَّ ﷺ فَلَمْ أَقْدِرْ عَلَيْهِ فَجَلَسْتُ فَإِذَا نَفَرٌ هُوَ فِيهِمْ، وَلَا أَعْرِفُهُ وَهُوَ يُصْلِحُ بَيْنَهُمْ فَلَمَّا فَرَغَ قَامَ مَعَهُ بَعْضُهُمْ، فَقَالُوا: يَارَسُولَ اللّٰهِ! فَلَمَّا رَأَيْتُ ذٰلِكَ، قُلْتُ: عَلَيْكَ السَّلَامُ يَارَسُولَ اللّٰهِ، عَلَيْكَ السَّلَامُ يَارَسُولَ اللّٰهِ، عَلَيْكَ السَّلَامُ يَارَسُولَ اللّٰهِ، قَالَ: ((**إِنَّ عَلَيْكَ السَّلَامُ تَحِيَّةُ الْمَيِّتِ**))، ثُمَّ أَقْبَلَ عَلَيَّ فَقَالَ ((**إِذَا لَقِيَ الرَّجُلُ أَخَاهُ الْمُسْلِمَ فَلْيَقُلْ: أَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ**))، ثُمَّ رَدَّ عَلَيَّ النَّبِيُّ ﷺ قَالَ :((**وَعَلَيْكَ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ، وَعَلَيْكَ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ، وَعَلَيْكَ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ**)). (اسنادہ صحیح) سلسلة الاحاديث الصحيحة (۱۴۰۳)

ترجمہ: روایت ہے ابوتمیمہ ہجیمی سے وہ روایت کرتے ہیں ایک مرد سے اپنی قوم کے کہا اس مرد نے کہ طلب کیا میں نے نبی ﷺ کو اور نہ پا سکا میں ان کو سو بیٹھ گیا میں، پھر چند لوگ آئے کہ ان میں آپ بھی تھے اور میں آپ کو نہ پہچانتا تھا اور آپ صلح کراتے تھے ان کے بیچ میں پھر جب فارغ ہوئے آپ کھڑے ہوئے آپ کے ساتھ کچھ لوگ ان میں سے اور کہنے لگے یارسول اللہ جب میں نے یہ کیفیت دیکھی تو میں کہنے لگا علیک السلام یارسول اللہ، علیک السلام یارسول اللہ، علیک السلام یارسول اللہ، تو فرمایا آپؐ نے یہ دعا ہے میت کی پھر میری طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا جب ملے آدمی اپنے بھائی مسلمان سے تو کہے السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ پھر جواب دیا مجھے نبی ﷺ نے یعنی سلام کا اور فرمایا وعلیک ورحمۃ اللہ تین بار۔

فائدہ: روایت کی یہ حدیث ابوغفار نے ابوتمیمہ ہجیمی سے انہوں نے ابو جری سے کہ جن کا نام جابر بن سلیم ہجیمی ہے کہا انہوں نے کہ آیا میں نبی ﷺ کے پاس پھر ذکر کی حدیث آخر تک۔ اور ابوتمیمہ کا نام ظریف بن مجالد ہے۔ روایت کی ہم سے حسن بن علی نے انہوں نے ابواسامہ سے انہوں نے ابی غفار مثنی سے انہوں نے ابی تمیمہ ہجیمی سے انہوں نے جابر بن سلیم سے انہوں نے کہا آیا میں نبی ﷺ کے پاس اور کہا علیک السلام فرمایا مت کہو بلکہ السلام علیکم کہو اور ذکر کیا قصہ طویل۔ یہ حدیث حسن ہے غریب ہے صحیح ہے۔

❁ ❁ ❁ ❁

(۲۷۲۲) عَنْ جَابِرِ بْنِ سُلَيْمٍ، قَالَ : أَتَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ فَقُلْتُ : عَلَيْكَ السَّلَامُ، فَقَالَ : ((لَا تَقُلْ عَلَيْكَ السَّلَامُ، وَلَكِنْ قُلِ: السَّلَامُ عَلَيْكَ)) وَذَكَرَ قِصَّةً طَوِيلَةً. (اسناده صحيح) [انظر ماقبله]

ترجمہ: سیدنا جابر بن سلیم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ میں نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور کہا ''علیک السلام'' آپ ﷺ نے فرمایا ''علیک السلام'' نہ کہو بلکہ ''السلام علیک'' کہو۔ پھر راوی نے پورا واقعہ بیان کیا۔

❀❀❀❀

(۲۷۲۳) عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ : أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ كَانَ إِذَا سَلَّمَ سَلَّمَ ثَلَاثًا، وَإِذَا تَكَلَّمَ بِكَلِمَةٍ أَعَادَهَا ثَلَاثًا.

ترجمہ: روایت ہے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے کہ رسول اللہ ﷺ جب سلام کرتے تو تین بار کرتے اور جب کوئی بات فرماتے تو تین بار اسے تکرار کرتے یعنی تا کہ مخاطب خوب سمجھ لیں۔ (اسنادہ حسن صحیح) مختصر الشمائل (۱۹۲)۔

فائدہ : یہ حدیث حسن ہے غریب ہے صحیح ہے۔

❀❀❀❀

۲۹۔ بَابٌ: فی الثلاثة الذین اقبلوا فی مجلس النبی ﷺ و حدیث جلوسهم فی المجلس حیث انتهوا

ان تین آدمیوں کا بیان جو نبی ﷺ کی مجلس میں آئے اور ان کا مجلس میں جہاں جگہ ملی وہاں بیٹھنا

(۲۷۲۴) عَنْ أَبِي وَاقِدٍ اللَّيْثِيِّ : أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ بَيْنَمَا هُوَ جَالِسٌ فِي الْمَسْجِدِ، وَالنَّاسُ مَعَهُ إِذَا أَقْبَلَ ثَلَاثَةُ نَفَرٍ، فَأَقْبَلَ اِثْنَانِ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ، وَذَهَبَ وَاحِدٌ. فَلَمَّا وَقَفَا عَلَى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ سَلَّمَا، فَأَمَّا أَحَدُهُمَا فَرَأَى فُرْجَةً فِي الْحَلْقَةِ فَجَلَسَ فِيهَا، وَأَمَّا الْآخَرُ فَجَلَسَ خَلْفَهُمْ، وَأَمَّا الْآخَرُ فَأَدْبَرَ ذَاهِبًا، فَلَمَّا فَرَغَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((أَلَا أُخْبِرُكُمْ عَنِ النَّفَرِ الثَّلٰثَةِ؟ أَمَّا أَحَدُهُمْ فَأَوَى إِلَى اللّٰهِ فَآوَاهُ اللّٰهُ، وَأَمَّا الْآخَرُ فَاسْتَحْيَى فَاسْتَحْيَى اللّٰهُ مِنْهُ، وَأَمَّا الْآخَرُ فَأَعْرَضَ فَأَعْرَضَ اللّٰهُ عَنْهُ)). (اسناده صحيح)

ترجمہ: روایت ہے ابو واقد لیثی سے کہ رسول اللہ ﷺ بیٹھے ہوئے تھے مسجد میں اور لوگ آپ کے پاس تھے کہ اتنے میں تین شخص سامنے سے آئے سو آگے بڑھ آئے دو شخص رسول اللہ ﷺ کی طرف اور چلا گیا ایک ان میں سے پھر جب کھڑے ہوئے وہ مجلس پر رسول اللہ ﷺ پر سلام کیا ان دونوں نے اور ایک نے ان میں سے دیکھی کچھ جگہ حلقے کے اندر سو داخل ہوا وہ مجلس میں اور بیٹھ گیا وہ اس جگہ میں، اور دوسرا بیٹھ گیا اہل مجلس کے پیچھے، اور تیسرا پیٹھ موڑ کر چلا ہی گیا۔ پھر جب فارغ ہوئے رسول اللہ ﷺ اس وعظ نصیحت سے جو فرما رہے تھے تو فرمایا آپ نے۔ کیا نہ خبر دوں میں تم کو ان

تینوں کے حال کی؟ سو ایک نے ان میں سے جگہ چاہی اللہ کی طرف سو جگہ دی اس کو اللہ تعالیٰ نے، یعنی حلقہ میں صالحین کے داخل ہوا اور انوار حدیث سے قرب الٰہی حاصل کیا۔ اور دوسرے نے شرم کی یعنی حلقہ میں داخل ہونے سے سو شرم کی اللہ تعالیٰ نے اس سے یعنی بخش دیا اس کو اور مؤاخذہ نہ کیا اس کے ذنوب کا، اور تیسرا سو اس نے منہ پھیرا تو اللہ تعالیٰ نے بھی منہ پھیرا اس سے۔

فائدة : یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔ اور ابو واقد لیثی کا نام حارث بن عوف ہے اور ابو مرہ مولیٰ ہیں ام ہانی بنت ابی طالب کے اور نام ان کا یزید ہے۔ اور بعضوں نے کہا مولیٰ ہیں عقیل بن ابی طالب کے۔

❁❁❁❁

(۲۷۲۵) عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ : كُنَّا إِذَا أَتَيْنَا النَّبِيَّ ﷺ جَلَسَ أَحَدُنَا حَيْثُ يَنْتَهِي.

ترجمہ: روایت ہے جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے کہا انہوں نے کہ جب آتے ہم نبی ﷺ کے پاس بیٹھ جاتا ہر ایک ان میں سے جہاں پہنچتا یعنی محفل میں جہاں جگہ پاتا۔ (اسنادہ صحیح) سلسلة الاحاديث الصحيحة (۳۳۰) تخريج العلم لابی خيثمة (۱۰۰)

فائدة : یہ حدیث حسن ہے غریب ہے۔ اور روایت کی یہ زہیر بن معاویہ نے سماک سے۔

مترجم: اس حدیث سے معلوم ہوا کہ سنت صحابہ رضی اللہ عنہم یہی تھی کہ محفل میں جہاں جگہ پاتے وہیں بیٹھ جاتے طالب مقاماتِ عالیہ اور راغب مسندات علیہ نہ ہوتے جیسے اب ہمارے ابنائے زمان اور اخوان دوران اس پر مرتے ہیں اور مراتب جلوس میں تکرار کرتے ہیں۔ نعوذ بالله منها۔

❁❁❁❁

۳۰۔ بَابُ: مَا جَاءَ عَلَى الْمَجَالِسِ فِي الطَّرِيقِ

راستے میں بیٹھنے والوں کی ذمہ داری کے بیان میں

(۲۷۲۶) عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنِ الْبَرَاءِ وَلَمْ يَسْمَعْهُ مِنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ مَرَّ بِنَاسٍ مِنَ الْأَنْصَارِ وَهُمْ جُلُوسٌ فِي الطَّرِيقِ، فَقَالَ: ((إِنْ كُنْتُمْ لَا بُدَّ فَاعِلِينَ فَرُدُّوا السَّلَامَ وَأَعِينُوا الْمَظْلُومَ وَاهْدُوا السَّبِيلَ)).

(صحيح المتن)

ترجمہ: بسند مذکور مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ گزرے چند لوگوں پر انصار کے وہ لوگ بیٹھے ہوئے تھے راہوں میں، سو فرمایا آپ نے: اگر تم کو ضرور ہے یہاں بیٹھنا تو جواب دو سلام کرنے والے کا، اور اعانت کرو مظلوم کی، اور راہ بتاؤ بھولے ہوئے کو، یعنی ان شروط سے بیٹھو تو خیر روا ہے۔

فائدة : اس باب میں ابو ہریرہ اور ابو شریح خزاعی رضی اللہ عنہما سے بھی روایت ہے۔ اور یہ حدیث حسن ہے۔

مترجم: راہوں میں بیٹھنا موجب فتنوں کا ہے اور مشابہت ہے قطاع الطریق کی اور سبب ہے غفلت کا ذکر الٰہی سے اس لیے کہ بازار مساجد ہیں شیطان کی اور بدترین جگہ ہے دنیا کی، پھر وہاں بضرورت بیٹھے بھی تو یہ امور اپنے اوپر لازم جانے ورنہ بہرحال اس سے اجتناب اولیٰ ہے۔

❀❀❀❀

٣١۔ بَابُ: مَا جَاءَ فِي الْمُصَافَحَةِ

مصافحہ کے بیان میں

(٢٧٢٧) عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ :قَالَ رَجُلٌ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ أَلرَّجُلُ مِنَّا يَلْقَى أَخَاهُ أَوْصَدِيقَهُ أَيَنْحَنِي لَهُ قَالَ: ((لَا)) قَالَ: أَفَيَلْتَزِمُهُ وَيُقَبِّلُهُ قَالَ: ((لَا)) قَالَ: فَيَأْخُذُ بِيَدِهِ وَيُصَافِحُهُ، قَالَ: ((نَعَمْ)). (اسناده حسن)

ترجمہ: روایت ہے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے انہوں نے کہا کہ عرض کی ایک مرد نے کہ یارسول اللہ ﷺ ایک آدمی ہم میں سے ملے اپنے بھائی یا دوست سے تو کیا جھکے اس کے لیے، فرمایا آپ نے نہیں۔ اس نے عرض کی کیا لپٹ جائے اس سے اور بوسہ دے؟ فرمایا آپ نے کہ نہیں۔ عرض کی اس نے پکڑے ہاتھ اس کا اور مصافحہ کرے اس سے؟ فرمایا آپ نے: ہاں۔

فائدہ : یہ حدیث حسن ہے۔

❀❀❀❀

(٢٧٢٨) عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : ((مَا مِنْ مُسْلِمَيْنِ يَلْتَقِيَانِ فَيَتَصَافَحَانِ إِلَّا غُفِرَ اللّٰهُ وَلَهُمَا قَبْلَ أَنْ يَتَفَرَّقَا)).

(اسناده صحيح) سلسلة الاحاديث الصحيحة (٥٢٥ و ٥٢٦) تخريج مشكاة المصابيح (٤٦٧٩)

ترجمہ: روایت ہے براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے کہ کہا انہوں نے کہا فرمایا رسول اللہ ﷺ نے: کوئی دو مسلمان نہیں ہیں کہ وہ آپس میں ملیں اور مصافحہ کریں مگر یہ کہ بخشے جاتے ہیں وہ دونوں قبل اس کے کہ جدا ہوں۔

فائدہ : یہ حدیث حسن ہے غریب ہے ابواسحاق کی روایت سے کہ وہ براء رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں۔ اور مروی ہے یہ حدیث کئی سندوں سے براء رضی اللہ عنہ سے۔

مترجم: مصافحہ کہ صفح سے مشتق ہے یعنی صفحۂ ید کو صفحۂ ید سے ملانا ایک ہی ہاتھ سے سنت ہے اور لغت بھی اسی کا مؤید ہے۔ چنانچہ قاموس میں ہے: اَلْمُصَافَحَۃ الاخذ بِالید۔ اور مجمع البحار میں ہے المصافحة مفاعلة من الصاق الكف بالكف واقبال الوجه بالوجه۔ اور قسطلانی نے شرح بخاری میں کہا ہے المصافحة الافضاء بصفحة اليد الى صفحة اليد۔

❀❀❀❀

(۲۷۲۹) عَنْ قَتَادَةَ قَالَ : قُلْتُ لِأَنَسِ بْنِ مَالِكٍ : هَلْ كَانَتِ الْمُصَافَحَةُ فِي أَصْحَابِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ؟ قَالَ: نَعَمْ. (اسناده صحيح)

ترجمہ: روایت ہے قتادہ سے کہا انہوں نے انس رضی اللہ عنہ سے کہ کیا مصافحہ مروج تھا اصحاب رسول اللہ ﷺ میں؟ تو کہا انس رضی اللہ عنہ نے کہ ہاں۔

فائدہ : یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

❀❀❀❀

(۲۷۳۰) عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ عَنِ النَّبِيِّ قَالَ : ((مِنْ تَمَامِ التَّحِيَّةِ الْأَخْذُ بِالْيَدِ)) .

(اسناده ضعيف) سلسلة الاحاديث الضعيفة (۲۶۹۱) (اس میں ایک راوی کا نام نہیں لیا گیا۔)

ترجمہ: روایت ہے ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے کہ نبی ﷺ نے فرمایا تحیہ کا پورا کرنا یہ ہے کہ ہاتھ پکڑے۔ یعنی مصافحہ کرے۔

فائدہ : یہ حدیث غریب ہے صحیح ہے۔ اور نہیں پہچانتے ہم اس کو مگر یحییٰ بن سلیم کی روایت سے کہ وہ سفیان سے روایت کرتے ہیں۔ اور پوچھا میں نے محمد بن اسماعیل سے حال اس حدیث کا تو انہوں نے محفوظ نہیں گنا اور کہا انہوں نے کہ میرے نزدیک شاید ارادہ کیا یحییٰ نے حدیث سفیان کی جو روایت کی ہے سفیان نے منصور سے انہوں نے خیثمہ سے انہوں نے اس شخص سے کہ سنا اس نے ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے انہوں نے نبی ﷺ سے کہ فرمایا آپ نے: رات کو باتیں کرنا جائز نہیں مگر اس کو جو ارادہ نماز کا رکھتا ہو یا مسافر ہو۔ کہا محمد نے اور روایت کی گئی ہے منصور سے انہوں نے روایت کی ابو اسحاق سے انہوں نے عبدالرحمٰن سے یا کسی اور سے سوا ان کے فرمایا تمام تحیہ سے ہاتھ پکڑنا یعنی مصافحہ کرنا۔

❀❀❀❀

(۲۷۳۱) عَنْ أَبِي أُمَامَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ : ((مِنْ تَمَامِ عِيَادَةِ الْمَرِيضِ أَنْ يَضَعَ أَحَدُكُمْ يَدَهُ عَلَى جَبْهَتِهِ. أَوْ قَالَ: عَلَى يَدِهِ. فَيَسْأَلُهُ كَيْفَ هُوَ، وَتَمَامُ تَحِيَّتِكُمْ بَيْنَكُمُ الْمُصَافَحَةُ)).

(اسناده ضعيف) سلسلة الاحاديث الضعيفة (۲۱۸۸) اس میں علی بن یزید ضعیف راوی ہے

ترجمہ: روایت ہے ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: پوری عیادتِ مریض یہ ہے کہ رکھے ایک تم میں کا اپنا ہاتھ مریض کی پیشانی پر یا فرمایا اس کے ہاتھ پر پھر پوچھے کہ کیسا ہے وہ اور پورا تحیہ تمہارا تمہارے درمیان مصافحہ ہے۔

فائدہ : اس حدیث کی اسناد کچھ قوی نہیں۔ کہا محمد نے عبیداللہ بن زحر ثقہ ہیں اور علی بن یزید ضعیف اور قاسم بیٹے عبدالرحمٰن کے ہیں اور کنیت ان کی ابا عبدالرحمٰن ہے اور وہ ثقہ ہیں اور مولا ہیں عبدالرحمٰن بن خالد بن یزید بن معاویہ کے اور قاسم شامی ہیں۔

❀❀❀❀

بَابُ: مَا جَآءَ فِي الْمُعَانَقَةِ وَالْقُبْلَةِ

معانقہ اور بوسہ کے بیان میں

(۲۷۳۲) عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: قَدِمَ زَيْدُ بْنُ حَارِثَةَ الْمَدِينَةَ وَرَسُولُ اللّٰهِ ﷺ فِي بَيْتِي فَأَتَاهُ فَقَرَعَ الْبَابَ، فَقَامَ إِلَيْهِ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ عُرْيَانًا يَجُرُّ ثَوْبَهُ وَاللّٰهِ مَا رَأَيْتُهُ عُرْيَانًا قَبْلَهُ وَلَا بَعْدَهُ فَاعْتَنَقَهُ وَقَبَّلَهُ.

(اسناده ضعيف) تخريج المشكاة (٤٦٨٢، نقد الكتاني (١٦). اس میں ابراہیم بن یحییٰ ضعیف اور ابی یحییٰ مجہول ہے

ترجمہ: روایت ہے ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہا انہوں نے کہ آئے زید بن حارثہ مدینہ میں اور رسول اللہ ﷺ میرے گھر میں تھے۔ پس حاضر ہوئے وہ اور دروازہ ٹھونکا، سو کھڑے ہوگئے رسول اللہ ﷺ ان کی طرف جانے کو برہنہ کھینچتے تھے کپڑے اپنے اور قسم ہے اللہ تعالیٰ کی نہیں دیکھا میں نے ان کا بدن کھلا ہوا قبل اس کے اور نہ بعد اس کے پس باہر جا کر ان کو گلے لگایا اور بوسہ دیا۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے۔ نہیں جانتے ہم اس کو زہری کی روایت سے مگر اسی سند سے۔

مترجم: زید بن حارثہ متبنیٰ تھے رسول اللہ ﷺ کے اور صحابی جلیل القدر ہیں قرآن عظیم الشان میں، ان کے سوا اور کسی صحابی کا نام مذکور نہیں۔ آپ ان کو بہت چاہتے تھے، یہ مکہ سے ہجرت کر کے مدینہ میں آپ کے پاس حاضر ہوئے تھے، یہ اس وقت کا ذکر ہے۔ اور برہنہ اٹھنے سے یہ مراد ہے کہ چادر مبارک کندھوں سے گر گئی اور خوشی کے مارے آپ نے پوری چادر نہ اوڑھی جلد دوڑے کہ ان سے ملیں۔ اور معانقہ سنت ہے اس شخص سے کہ سفر سے آیا ہو۔

❁ ❁ ❁ ❁

۳۳۔ بَابُ: مَا جَاءَ فِي قُبْلَةِ الْيَدِ وَالرِّجْلِ

ہاتھ اور پاؤں پر بوسہ دینے کے بیان میں

(۲۷۳۳) عَنْ صَفْوَانَ بْنِ عَسَّالٍ قَالَ: قَالَ يَهُودِيٌّ لِصَاحِبِهِ: إِذْهَبْ بِنَا إِلَى هٰذَا النَّبِيِّ. فَقَالَ صَاحِبُهُ: لَا تَقُلْ: نَبِيٌّ إِنَّهُ لَوْ سَمِعَكَ كَانَ لَهُ أَرْبَعَةُ أَعْيُنٍ فَأَتَيَا رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ فَسَأَلَاهُ عَنْ تِسْعِ اٰيَاتٍ بَيِّنَاتٍ، فَقَالَ لَهُمْ: ((لَا تُشْرِكُوا بِاللّٰهِ شَيْئًا، وَلَا تَسْرِقُوا، وَلَا تَزْنُوا، وَلَا تَقْتُلُوا النَّفْسَ الَّتِي حَرَّمَ اللّٰهُ إِلَّا بِالْحَقِّ، وَلَا تَمْشُوا بِبَرِيءٍ إِلَى ذِي سُلْطَانٍ لِيَقْتُلَهُ، وَلَا تَسْحَرُوا، وَلَا تَأْكُلُوا الرِّبَا، وَلَا تَقْذِفُوا مُحْصَنَةً، وَلَا تُوَلُّوا الْفِرَارَ يَوْمَ الزَّحْفِ وَعَلَيْكُمْ خَاصَّةً الْيَهُودَ أَلَّا تَعْتَدُوا فِي السَّبْتِ)). قَالَ: فَقَبَّلُوا يَدَيْهِ وَرِجْلَيْهِ فَقَالَا: نَشْهَدُ أَنَّكَ نَبِيٌّ. قَالَ: ((فَمَا يَمْنَعُكُمْ أَنْ تَتَّبِعُونِي))؟ قَالَ قَالُوا: إِنَّ

دَاوُدَ دَعَا رَبَّهٗ أَنْ لَّا يَزَالَ مِنْ ذُرِّيَّتِهٖ نَبِيٌّ، وَإِنَّا نَخَافُ إِنْ تَبِعْنَاكَ يَقْتُلُنَا الْيَهُوْدُ.

(اسناده ضعيف) ((نقد النصوص)) (ص ١٥)

ترجمہ: روایت ہے صفوان بن عسال سے کہا انہوں نے کہ ایک یہودی نے کہا اپنے رفیق سے کہ چل ہمارے ساتھ اس نبی کی طرف تو جواب دیا اس کے رفیق نے کہ ان کو نبی نہ کہو اگر وہ سن لیں گے تو ان کی چار آنکھیں ہو جائیں گی یعنی بہت خوش ہوں گے۔ غرض وہ دونوں حاضر ہوئے خدمت میں رسول اللہ ﷺ کے اور سوال کیا انہوں نے ان نو باتوں کا جو کھلے ہوئے احکام تھے اللہ تعالیٰ کے اور توراۃ کے سرے پر لکھے جاتے تھے۔ سو فرمایا آپ ﷺ نے کہ وہ نو حکم یہ ہیں کہ شریک مت کرو اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو، اور چوری مت کرو، اور زنا مت کرو، اور مت مارو وہ جان کہ حرام کیا اللہ تعالیٰ نے اس کا مارنا مگر ساتھ حق کے، اور مت لے جاؤ بے گناہ بے قصور شخص کو حاکم کے پاس تا کہ وہ اسے قتل کرے یعنی تہمت باندھ کے، کسی کا خون ناحق مت گراؤ، اور سحر مت کرو، اور سود مت کھاؤ اور پارسا عورت کو زنا کی تہمت مت لگاؤ، اور کافروں کے مقابلہ سے جہاد میں مت بھاگو۔ غرض یہ حکم تو سب بندوں کے لیے ہیں اور خاص تمہارے لیے اے یہود یہ بھی حکم ہے کہ تم ظلم و زیادتی اور حد سے مجاوزت مت کرو ہفتہ کے دن' کہا راوی نے کہ پس چوم لیے انہوں نے دونوں ہاتھ اور دونوں پیر آپ ﷺ کے اور کہنے لگے کہ ہم گواہی دیتے ہیں کہ بے شک تم نبی ہو۔ تب فرمایا آپ نے کہ پھر کیا چیز باز رکھتی ہے تم کو اس سے کہ تابع ہو تم میرے کہا راوی نے انہوں نے کہا کہ یہود قائل ہیں کہ داؤد علیہ السلام نے دعا کی ہے کہ ہمیشہ ان کی اولاد میں نبی ہوا کریں اور ہم ڈرتے ہیں کہ اگر آپ ﷺ کے ہم تابع ہوں تو یہود ہم کو قتل کر ڈالیں گے۔

فائدہ: اس باب میں یزید بن اسود سے اور ابن عمر اور کعب بن مالک رضی اللہ عنہم سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

مترجم: جو یہود نے کہا داؤد علیہ السلام نے دعا کی آہ یہ مکر ہے ان کا اور صریح ان کے قول میں تناقض ہے اس لیے کہ وہ خود آپ ﷺ کی رسالت کی گواہی دے چکے، پھر عذر ان کا سوائے مکر و فریب اور کیا تصور کیا جائے اور شرنبلالی نے رسالہ میں کہا ہے کہ مستفاد ہوتے ہیں کلام مذکور سے یعنی جو اس رسالہ میں سابقاً گزرا ہے اور بوسہ دینے میں یعنی ہاتھ پر سر پر پانچ قول ہیں: اول تو کراہت مطلقاً اور یہ قول ہے امام کا، دوسرے لا باس یہ مطلقاً اور یہ قول ہے صاحبین کا، تیسرے تفصیل کہ اگر بوسہ دینا تبرک کے ہے جیسا کہ بوسہ دینا عالم متورع یا سلطان عادل کے ہاتھ پر تو رخصت دی ہے اس کی بعض متاخرین نے، چوتھے بوسہ دینا اس کے ہاتھ کا کہ اس سے تبرک مراد نہیں بلکہ غرض فاعل کی طلب دنیا اور اکرام اہل دنیا ہے اور یہ مکروہ ہے، پانچویں اگر ارادہ کیا اس کے فاعل نے تعظیم مسلم اور اکرام اسلام کا تو لا بأس بہ ہے۔ انتہیٰ۔ فقیر کہتا ہے کہ احادیث بوسہ کے باب میں دو طور پر وارد ہوئے ہیں بعض میں ان کی نہی وارد ہے۔ چنانچہ حدیث انس بن مالک رضی اللہ عنہ کی ابتدائے باب مصافحہ میں گزری۔ اور بعض میں جواز اس کا جیسا کہ حدیث عائشہ رضی اللہ عنہا کی زید بن حارث کے حال میں۔ پس دونوں روایتوں سے معلوم ہوا کہ بوسہ دینا آپ ﷺ کے

زمان مبارک میں مصافحہ اور سلام کی طرح رائج نہ تھا اور بسبیل ندرت واقع ہوا ہے پس تطبیق اس کی دو طرح پر ہے اول یہ کہ نہی کو محمول کریں اس بوسہ پر جو موجب فتنہ ہو اور بر سبیل شہوت اور جواز کو حمل کریں اس پر جو بر سبیل کرامت ہوں۔ دوسرے یہ کہ نہی کو حمل کریں اور فعل کو بیان جواز پر۔ غرض عادت اس کی خلاف عاداتِ زمان رسالت ہے۔

❀❀❀❀

٣٤۔ بَابُ: مَا جَاءَ فِي مَرْحَبًا

مرحبا کہنے کے بیان میں

(٢٧٣٤) **عَنْ أُمِّ هَانِيءٍ** تَقُولُ: ذَهَبْتُ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ عَامَ الْفَتْحِ فَوَجَدْتُهُ يَغْتَسِلُ وَفَاطِمَةُ تَسْتُرُهُ بِثَوْبٍ، قَالَتْ: فَسَلَّمْتُ، فَقَالَ: ((مَنْ هٰذِهِ))؟ قُلْتُ: أَنَا أُمُّ هَانِيءٍ قَالَ: ((**مَرْحَبًا بِأُمِّ هَانِيءٍ**)). قال: فَذَكَرَ فِي الْحَدِيثِ قِصَّةً طَوِيلَةً. (اسنادہ صحیح)

ترجمہ: روایت ہے سیدہ ام ہانی رضی اللہ عنہا سے وہ کہتی ہیں کہ گئی میں رسول اللہ ﷺ کے پاس جس سال مکہ فتح ہوا، سو پایا میں نے کہ وہ غسل کرتے تھے اور سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا ان کی آڑ کر رہی تھیں ایک کپڑے سے۔ کہا ام ہانی رضی اللہ عنہا نے پھر سلام کیا میں نے ان پر اور فرمایا انہوں نے کون ہے یہ؟ میں نے عرض کی کہ میں ام ہانی ہوں۔ فرمایا آپ نے: مرحبا ام ہانی کو۔ اور ذکر کیا راویہ نے ایک قصہ اس حدیث میں۔

فائدہ: یہ حدیث صحیح ہے۔

❀❀❀❀

(٢٧٣٥) **عَنْ عِكْرِمَةَ بْنِ أَبِي جَهْلٍ** قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: يَوْمَ جِئْتُهُ: ((**مَرْحَبًا بِالرَّاكِبِ الْمُهَاجِرِ**)).

(ضعیف الاسناد) اس میں موسیٰ بن مسعود راوی ضعیف ہے

ترجمہ: روایت ہے عکرمہ بن ابوجہل سے کہا انہوں نے کہ جس دن میں آیا رسول اللہ ﷺ کے پاس تو فرمایا آپ نے: مرحبا ہے سوار مہاجر کو۔

فائدہ: اس باب میں بریدہ اور ابن عباس اور ابی جحیفہ رضی اللہ عنہم سے بھی روایت ہے۔ اور اس حدیث کی اسناد صحیح نہیں اور نہیں جانتے ہم اس کو مگر موسیٰ بن مسعود کی روایت سے کہ وہ سفیان سے روایت کرتے ہیں۔ اور موسیٰ بن مسعود ضعیف ہیں حدیث میں اور روایت کی عبدالرحمٰن بن مہدی نے سفیان سے انہوں نے ابواسحاق سے مرسلاً اور نہیں ذکر کیا اس سند میں مصعب بن سعد کا، اور یہ صحیح تر ہے۔ اور سنا میں نے محمد بشار سے کہتے تھے موسیٰ بن مسعود ضعیف ہیں حدیث میں، کہا محمد بن بشار نے کہ لکھیں میں نے بہت سی حدیثیں موسیٰ بن مسعود سے پھر چھوڑ دیا میں نے ان کو بسبب ضعف کے۔

٤١۔ ابواب الادب

١۔ بَابُ: مَا جَاءَ فِي تَشْمِيتِ الْعَاطِسِ

چھینکنے والے کے جواب میں یرحمک اللہ کہنا

(٢٧٣٦) عَنْ عَلِيٍّ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ : ((لِلْمُسْلِمِ عَلَى الْمُسْلِمِ سِتٌّ بِالْمَعْرُوفِ: يُسَلِّمُ عَلَيْهِ إِذَا لَقِيَهُ وَيُجِيبُهُ إِذَا دَعَاهُ، وَيُشَمِّتُهُ إِذَا عَطَسَ، وَيَعُودُهُ إِذَا مَرِضَ وَيَتَّبِعُ جَنَازَتَهُ إِذَا مَاتَ، وَيُحِبُّ لَهُ مَا يُحِبُّ لِنَفْسِهِ)). (اسناده ضعيف) اس میں حارث اعور ضعیف ہے۔بعض محققین نے شواہد کے بنا پر اس کو صحیح کہا ہے

ترجمہ: روایت ہے سیدنا علی رضی اللہ عنہ سے کہا انہوں نے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے: مسلمان کے مسلمان پر چھ حق ہیں: اول یہ کہ جب ملے اس سے سلام کرے، اور دوسرے یہ کہ قبول کرے اور حاضر ہو جب بلائے اس کو، تیسرے یہ کہ جواب دے اس کی چھینک کا جب وہ چھینکے یعنی یرحمک اللہ کہے جب چھینکنے والا الحمد للہ کہے، چوتھے یہ کہ عیادت کرے اس کی جب وہ بیمار ہو، پانچویں یہ کہ چلے اس کے جنازے کے ساتھ جب وہ مرے، چھٹے یہ کہ دوست رکھے اس کے لیے جو دوست رکھے اپنے لیے۔

فائدہ : اس باب میں ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے۔ اور ابوایوب اور ابومسعود رضی اللہ عنہما سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث حسن ہے۔ اور مروی ہوئی ہے کئی سندوں سے نبی ﷺ سے۔ اور کلام کیا بعض محدثین نے حارث اعور میں۔

❀ ❀ ❀ ❀

(٢٧٣٧) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ : ((لِلْمُؤْمِنِ عَلَى الْمُؤْمِنِ سِتُّ خِصَالٍ: يَعُودُهُ إِذَا مَرِضَ، وَيَشْهَدُهُ إِذَا مَاتَ، وَيُجِيبُهُ إِذَا دَعَاهُ، وَيُسَلِّمُ عَلَيْهِ إِذَا لَقِيَهُ وَيُشَمِّتُهُ إِذَا عَطَسَ، وَيَنْصَحُ لَهُ إِذَا غَابَ أَوْشَهِدَ)). (اسناده صحيح) سلسلة الاحاديث الصحيحة (٨٣٢)

ترجمہ: روایت ہے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہا انہوں نے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کہ مومن کے مومن پر چھ حق ہیں: عیادت کرے اس کی جب وہ بیمار ہو، اور حاضر ہو اس کی تجہیز و تکفین میں جب وہ مرے، اور حاضر ہو جب وہ بلائے اس کو، اور سلام کرے اس پر جب وہ ملے اس سے اور جواب میں اس کے یرحمک اللہ کہے جب وہ چھینکے، اور خیر خواہی کرے اس کی جب اس کا پیٹھ پیچھا ہو یا سامنا ہو۔

فائدہ : یہ حدیث صحیح ہے۔ اور محمد بن موسیٰ مخزومی مدنی ہیں اور ثقہ ہیں۔ روایت کی ان سے عبدالعزیز بن محمد نے اور ابن ابو فدیک نے۔

۲۔ بَابُ : مَا يَقُوْلُ الْعَاطِسُ إِذَا عَطَسَ

جب چھینک آئے تو کیا کہے

(۲۷۳۸) عَنْ نَافِعٍ: أَنَّ رَجُلًا عَطَسَ إِلَى جَنْبِ ابْنِ عُمَرَ فَقَالَ : أَلْحَمْدُ لِلّٰهِ وَالسَّلَامُ عَلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ، فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ: وَأَنَا أَقُوْلُ أَلْحَمْدُ لِلّٰهِ وَالسَّلَامُ عَلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ ، وَلَيْسَ هٰكَذَا عَلَّمَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ، عَلَّمَنَا أَنْ نَقُوْلَ أَلْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلٰى كُلِّ حَالٍ. (اسناده حسن) تخريج المشكاة (٤٧٤٤۔ الارواء: ٣/٢٤٥)

ترجمہ: روایت ہے نافع سے کہ ایک مرد نے چھینکا بازو کی طرف ابن عمر رضی اللہ عنہما کے سو کہا اس نے الحمد لله والسلام علیٰ رسول الله یعنی سب تعریف اللہ تعالیٰ کو ہے اور سلام ہے رسول اللہ ﷺ پر، کہا ابن عمر رضی اللہ عنہما نے کہ میں بھی کہتا ہوں الحمدلله والسلام علیٰ رسول الله مگر اس طرح نہیں بتایا ہم کو رسول اللہ ﷺ نے، یعنی ضم کرنا سلام کا چھینک کے بعد، ہم کو چھینک کے بعد یہ بتایا ہے کہ ہم کہیں الحمد لله علیٰ کل حال۔ یعنی سب تعریف اللہ تعالیٰ کو ہے ہر حال میں۔

فائدہ: یہ حدیث غریب ہے۔ نہیں جانتے ہم اسے مگر زیاد بن ربیع کی روایت سے۔

❀ ❀ ❀ ❀

۳۔ بَابُ: مَا جَاءَ كَيْفَ يُشَمَّتُ الْعَاطِسُ

اس بیان میں کہ چھینکنے والے کے جواب میں کیا کہا جائے

(۲۷۳۹) عَنْ أَبِيْ مُوْسٰى قَالَ : كَانَ الْيَهُوْدُ يَتَعَاطَسُوْنَ عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ يَرْجُوْنَ أَنْ يَقُوْلَ لَهُمْ: يَرْحَمُكُمُ اللّٰهُ، فَيَقُوْلَ : ((**يَهْدِيْكُمُ اللّٰهُ وَيُصْلِحُ بَالَكُمْ**)). (اسناده صحيح) تخريج المشكاة (٤٧٤٠)

ترجمہ: روایت ہے ابوموسیٰ سے کہا انہوں نے کہ تھے یہود چھینکتے رہتے نبی ﷺ کی محفل میں امید رکھتے تھے اس کی کہ آپ ان کے لیے یرحمکم الله کہیں مگر آپ یہی فرماتے تھے کہ اللہ تم کو ہدایت دے اور تمہارا حال درست کرے۔

فائدہ: اس باب میں علی اور ابوایوب اور سالم بن عبید اور عبداللہ بن جعفر اور ابوہریرہ رضی اللہ عنہم سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

❀ ❀ ❀ ❀

(۲۷۴۰) عَنْ سَالِمِ بْنِ عُبَيْدٍ: أَنَّهُ كَانَ مَعَ الْقَوْمِ فِيْ سَفَرٍ، فَعَطَسَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ فَقَالَ : السَّلَامُ عَلَيْكُمْ، فَقَالَ : عَلَيْكَ وَعَلٰى أُمِّكَ. فَكَأَنَّ الرَّجُلَ وَجَدَ فِيْ نَفْسِهِ فَقَالَ: أَمَا إِنِّيْ لَمْ أَقُلْ إِلَّا مَا قَالَ النَّبِيُّ ﷺ عَطَسَ رَجُلٌ عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((**عَلَيْكَ وَعَلٰى أُمِّكَ، إِذَا**

عَطَسَ أَحَدُكُمْ فَلْيَقُلْ: اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ، وَلْيَقُلْ لَهُ مَنْ يَرُدُّ عَلَيْهِ: يَرْحَمُكَ اللّٰهُ، وَلْيَقُلْ يَغْفِرُاللّٰهُ لِيْ وَلَكُمْ)).

(اسناده ضعيف) الارواء ٣/٢٤٦، ٢٤٧ ـ تخريج المشكاة (٤٧٤١ ـ التحقيق الثانى) اس میں حلال بن یساف نے سالم بن عبید کو نہیں پایا

ترجمہ: روایت ہے سالم بن عبید سے کہ وہ تھے ایک قوم کے ساتھ سفر میں سو چھینک آئی ایک شخص کو قوم میں سے، پس کہا اس نے السلام علیکم تو کہا سالم نے: سلام ہے تجھ پر اور تیری ماں پر، سو وہ شخص غصے ہو گیا اپنے دل میں، تب کہا سالم نے آگاہ ہو کہ میں نے نہیں کہا کچھ مگر وہی جو کہا تھا رسول اللہ ﷺ نے، پھر بیان کی یہ روایت سالم نے کہ چھینکا ایک مرد نے نبی ﷺ کے پاس، اور کہا اس نے السلام علیکم سو فرمایا نبی ﷺ نے: سلام ہے تجھ پر اور تیری ماں پر، پھر فرمایا جب چھینکے ایک تم میں سے تو چاہیے کہ الحمد لله رب العالمين کہے اور اس کا جواب دینے والا يرحمك الله کہے اور وہ کہے يغفر الله لى ولكم یعنی بخش دے اللہ تعالیٰ مجھ کو اور تجھ کو۔

فائدہ: اس حدیث کی روایت میں اختلاف کیا ہے منصور نے اور داخل کیا ہے بعض راویوں نے ہلال بن یساف اور سالم کے درمیان ایک راوی کو۔

مترجم: قولہ: کہا سالم نے سلام ہے تجھ پر اور تیری ماں پر، کہنا سالم کا اور فرمانا آنحضرت ﷺ کا اس نظریہ سے تھا کہ مسنون یہ امر ہے کہ بعد چھینک کے آدمی الحمد لله کہے اور اس نے کہ الحمد لله کے عوض میں السلام علیکم کہا پس آپ نے جواب دیا کہ تجھ پر اور تیری ماں پر یعنی سلام ہے۔ اس میں اشارہ ہوا اس کی طرف کہ ماں نے تجھے آداب شرعی تعلیم نہ کئے کہ تو چھینک کے جواب میں سلام کہتا ہے۔ هذا خلاصة ما فی للمعات۔

❀❀❀❀

(٢٧٤١) عَنْ أَبِيْ أَيُّوْبَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((إِذَا عَطَسَ أَحَدُكُمْ فَلْيَقُلْ: اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلٰى كُلِّ حَالٍ، وَلْيَقُلِ الَّذِيْ يَرُدُّ عَلَيْهِ يَرْحَمُكَ اللّٰهُ، وَلْيَقُلْ هُوَ: يَهْدِيْكُمُ اللّٰهُ وَيُصْلِحُ بَالَكُمْ)). (اسناده صحيح)

ترجمہ: روایت ہے ابو ایوب سے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب چھینکے کوئی تم میں سے تو کہے الحمد الله علىٰ كل حال یعنی سب تعریف ہے اللہ تعالیٰ کو ہر حال میں اور چاہیے کہ وہ کہے جو جواب دیتا ہے اس کو يرحمك الله یعنی رحم کرے اللہ تعالیٰ تجھ پر اور چاہیے کہ وہ چھینکنے والا پھر جواب دے اور کہے يهديكم الله ويصلح بالكم یعنی ثابت رکھے تم کو اللہ تعالیٰ ہدایت پر اور درست رکھے تمہارا حال۔

فائدہ: روایت کی ہم سے محمد بن مثنیٰ نے انہوں نے محمد بن جعفر سے انہوں نے شعبہ سے انہوں نے ابن ابی لیلیٰ سے اسی اسناد

سے مانند اس کے۔ اور ایسی ہی روایت کی شعبہ نے یہ حدیث ابن ابی لیلیٰ سے انہوں نے کہا روایت ہے ابوایوب سے انہوں نے روایت کی نبی ﷺ سے۔ اور ابن ابی لیلیٰ اضطراب کرتے تھے اس حدیث میں یعنی کبھی کہتے تھے کہ روایت ہے ابوایوب سے اور وہ روایت کرتے ہیں نبی ﷺ سے۔ اور کبھی کہتے تھے روایت ہے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے وہ روایت کرتے ہیں نبی ﷺ سے۔ روایت کی ہم سے محمد بن بشار اور محمد بن یحییٰ نے دونوں نے یحییٰ بن سعید سے انہوں نے ابن ابی لیلیٰ سے انہوں نے اپنے بھائی عیسیٰ سے انہوں نے علیؓ سے انہوں نے نبی ﷺ سے مانند اس کے۔

❀❀❀❀

٤۔ بَابُ: مَا جَاءَ فِي إِيْجَابِ التَّشْمِيْتِ بِحَمْدِ الْعَاطِسِ

اس بیان میں کہ اگر چھینکنے والا الحمد للہ کہے تو اسے جواب دینا واجب ہے

(٢٧٤٢) عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ : أَنَّ رَجُلَيْنِ عَطَسَا عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ فَشَمَّتَ أَحَدَهُمَا وَلَمْ يُشَمِّتِ الْآخَرَ، فَقَالَ الَّذِي لَمْ يُشَمِّتْهُ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ شَمَّتَّ هٰذَا وَلَمْ تُشَمِّتْنِيْ؟ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((**إِنَّهُ حَمِدَ اللّٰهَ وَإِنَّكَ لَمْ تَحْمَدْهُ**)). (اسناده صحيح)

ترجمہ: روایت کے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے کہ دو شخصوں کو چھینک آئی نبی ﷺ کے پاس، پس جواب دیا آپ نے ایک کو اور نہ جواب دیا دوسرے کو۔ پھر جس کو جواب نہ دیا تھا آپ نے اس نے کہا یا رسول اللہ ﷺ! آپ نے جواب دیا اس کو اور مجھے جواب نہ دیا، تو فرمایا آپ ﷺ نے: اس نے حمد کی اللہ تعالیٰ کی یعنی الحمد للہ کہا اور تو نے حمد نہ کی اللہ تعالیٰ کی۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

❀❀❀❀

٥۔ بَابُ: مَا جَاءَ كَمْ يُشَمِّتُ الْعَاطِسَ

اس بیان میں کہ کتنی بار چھینک کا جواب دیا جائے

(٢٧٤٣) عَنْ سَلَمَةَ قَالَ : عَطَسَ رَجُلٌ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَأَنَا شَاهِدٌ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((**يَرْحَمُكَ اللّٰهُ**، ثُمَّ عَطَسَ الثَّانِيَةَ وَالثَّالِثَةَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((**هٰذَا رَجُلٌ مَزْكُوْمٌ**)).

(اسناده صحيح) تخريج مشكاة المصابيح ٤٧٤٣) التحقيق الثاني)

ترجمہ: روایت ہے سلمہ رضی اللہ عنہ سے کہ چھینکا رسول اللہ ﷺ کے پاس ایک مرد نے اور میں حاضر تھا، سو فرمایا رسول اللہ ﷺ نے:

یرحمك الله پھر چھینکا وہ دوسری اور تیسری مرتبہ تو فرمایا رسول اللہ ﷺ نے اس مرد کو زکام ہے۔

فائدہ : یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔ روایت کی ہم سے محمد بن بشار نے انہوں نے یحییٰ بن سعید سے انہوں نے ایاس سے انہوں نے عکرمہ سے انہوں نے اپنے باپ سلمہ رضی اللہ عنہ سے انہوں نے نبی ﷺ سے مانند اس کی۔ مگر اس میں یہ مروی ہے کہ تیسری بار آپ ﷺ نے فرمایا: یہ شخص مزکوم ہے۔ اور یہ زیادہ صحیح ہے ابن مبارک کی حدیث سے یعنی جس کا متن اوپر مذکور ہوا۔ اور روایت کی شعبہ نے عکرمہ بن عمار سے یہی حدیث مانند یحییٰ بن سعید کے روایت کی ہم سے یہ حدیث احمد بن حکم نے انہوں نے محمد بن جعفر سے انہوں نے شعبہ سے انہوں نے عکرمہ بن عمار۔

❁❁❁❁

(٢٧٤٤) عَنْ عُمَرَ بْنِ إِسْحَاقَ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ، عَنْ أُمِّهِ، عَنْ أَبِيهَا قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ : **((شَمِّتِ الْعَاطِسَ ثَلَاثًا، فَإِذَا زَادَ فَإِنْ شِئْتَ فَشَمِّتْهُ وَإِنْ شِئْتَ فَلَا))**.

(اسنادہ ضعیف) سلسلة الاحاديث الضعيفة (٤٨٣٠) (سند میں مجہول راوی ہیں۔)

ترجمہ: روایت ہے عمر بن اسحاق بن ابوطلحہ سے وہ روایت کرتے ہیں اپنی ماں سے وہ اپنے باپ سے، انہوں نے کہا کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے: جواب دو چھینک والے کا تین بار۔ پھر اگر اس سے زیادہ چھینکے تو تجھے اختیار ہے چاہے جواب دے چاہے نہ دے۔

فائدہ : یہ حدیث غریب ہے۔ اور اسناد اس کی مجہول ہے۔

❁❁❁❁

٦۔ بَابُ: مَا جَاءَ فِي خَفْضِ الصَّوْتِ وَتَخْمِيرِ الْوَجْهِ عِنْدَ الْعُطَاسِ

چھینکنے کے وقت آواز پست رکھنے اور چہرہ چھپانے کے بیان میں

(٢٧٤٥) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ : أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ إِذَا عَطَسَ غَطّٰى وَجْهَهُ بِيَدِهِ أَوْ بِثَوْبِهِ وَغَضَّ بِهَا صَوْتَهُ.

(حسن صحيح) الروض النضير (١١٠٩)

ترجمہ: روایت ہے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ نبی ﷺ کو جب چھینک آتی تو اپنا منہ ڈھانپ لیتے اپنے ہاتھ سے یا اپنے کپڑے سے اور پست فرماتے اپنی آواز کو۔

فائدہ : یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

❁❁❁❁

بَابُ: مَا جَاءَ إِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْعُطَاسَ وَيَكْرَهُ التثاؤُبُ

اس بیان میں کہ بے شک اللہ تعالیٰ چھینک کو پسند کرتا ہے اور جمائی کو ناپسند کرتا ہے

(٢٧٤٦) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ : أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ : ((الْعُطَاسُ مِنَ اللّٰهِ وَالتَّثَاؤُبُ مِنَ الشَّيْطٰنِ فَإِذَا تَثَاءَبَ أَحَدُكُمْ فَلْيَضَعْ يَدَهُ عَلٰى فِيْهِ وَإِذَا قَالَ آهْ آهْ فَإِنَّ الشَّيْطٰنَ يَضْحَكُ مِنْ جَوْفِهِ. وَإِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْعُطَاسَ وَيَكْرَهُ التَّثَاؤُبَ، فَإِذَا قَالَ الرَّجُلُ آهْ آهْ إِذَا تَثَاءَ بَ، فَإِنَّ الشَّيْطٰنَ يَضْحَكُ مِنْ جَوْفِهِ)).

(حسن صحيح) التعليق علىٰ ابن خزيمة (٩٢١، ٩٢٢) الارواء (٧٧٩)

ترجمہ: روایت ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: چھینکنا اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے اور جمائی لینا شیطان کی طرف سے ہے پھر جب چھینکے ایک تم میں سے تو چاہیے کہ رکھ لے ہاتھ اپنا اپنے منہ پر اور جب کہتا ہے جمائی لینے والا آہ آہ تو شیطان ہنستا ہے اس کے اندر سے، اور بے شک اللہ تعالیٰ دوست رکھتا ہے چھینک کو اور مکروہ رکھتا ہے جمائی کو پھر جب کوئی شخص آہ آہ کہتا ہے جمائی لیتے وقت تو شیطان ہنستا ہے اس کے اندر سے۔

فائدہ : یہ حدیث حسن ہے۔

مترجم: بعض نسخوں میں جو مطبوعہ دہلی ہیں ان میں یہ روایت یہیں تک مروی ہے کہ جب کہتا ہے جمائی لینے والا تو شیطان ہنستا ہے اندر سے۔ اور بعض نسخوں میں اس کے بعد بھی عبارت تحریر ہوئی موجود ہے۔

❀❀❀❀

(٢٧٤٧) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : ((إِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْعُطَاسَ وَيَكْرَهُ التَّثَاؤُبَ، فَإِذَا عَطَسَ أَحَدُكُمْ فَقَالَ الْحَمْدُلِلّٰهِ، فَحَقٌّ عَلٰى كُلِّ مَنْ سَمِعَهُ أَنْ يَقُوْلَ يَرْحَمُكَ اللّٰهُ. وَأَمَّا التَّثَاؤُبُ، فَإِذَا تَثَاءَبَ أَحَدُكُمْ فَلْيَرُدَّهُ مَا اسْتَطَاعَ وَلَا يَقُوْلُ هَاهْ هَاهْ، فَإِنَّمَا ذٰلِكَ مِنَ الشَّيْطَانِ يَضْحَكُ مِنْهُ)). (اسناده صحيح) الارواء (٧٧٦)

ترجمہ: روایت ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کہ بے شک اللہ تعالیٰ دوست رکھتا ہے چھینک کو اور مکروہ رکھتا ہے جمائی کو' پھر جب چھینکے کوئی تم میں سے اور کہے الحمد للہ تو لازم ہے کہ جو سنے اس کو کہے یرحمك الله یعنی رحمت کرے اللہ تعالیٰ تجھ پر اور رہی جمائی' سو جب جمائی آئے تم میں سے کسی کو تو چاہیے کہ اس کو روکے جہاں تک ہو سکے اور ہاہ ہاہ نہ کہے اس لیے کہ یہ شیطان کی طرف سے ہے شیطان اس سے ہنستا ہے۔

فائدہ : یہ حدیث صحیح ہے۔ اور یہ صحیح تر ہے ابن عجلان کی روایت سے یعنی جو اس کے اوپر مذکور ہوئی اور ابن ابی ذئب خوب یاد

رکھنے والے ہیں سعید مقبری کی روایت کو اور اثبت ہیں ابن عجلان سے۔ اور سنا میں نے ابوبکر عطاء بصری سے روایت کرتے تھے علی بن مدینی سے وہ یحییٰ بن سعید سے۔ کہا یحییٰ نے کہا محمد بن عجلان نے کہ حدیثیں سعید مقبری کی روایت کیں سعید نے بعض ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے اور بلاواسطہ اور بعض بواسطہ ایک مرد کے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے اور مجھ پر مختلط ہوگئیں وہ روایتیں یعنی یہ یاد نہ رہا کہ بلاواسطہ کون سی تھیں اور بواسطہ کون کون سی تھیں۔ سو میں نے سب کو یوں روایت کیا عن سعید عن ابی هريرة رضی اللہ عنہ۔

❀❀❀❀

٨۔ بَابُ : مَا جَاءَ إِنَّ الْعُطَاسَ فِي الصَّلٰوةِ مِنَ الشَّيْطَانِ

اس بیان میں کہ نماز میں چھینک آنا شیطان کی طرف سے ہے

(٢٧٤٨) عَنْ عَدِيٍّ۔ وَهُوَ ابْنُ ثَابِتٍ۔ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ رَفَعَهُ قَالَ : ((الْعُطَاسُ وَالنُّعَاسُ وَالتَّثَاؤُبُ فِي الصَّلٰوةِ، وَالْحَيْضُ وَالْقَيْءُ وَالرُّعَافُ مِنَ الشَّيْطَانِ)). (اسناده ضعيف) تخريج المشكاة (٩٩٩) سلسلة الاحاديث الضعيفة (٣٣٧٩) (اس میں ثابت مجهول اور شریک بن عبداللہ ضعیف ہے)

ترجمہ: عدی سے روایت ہے، اور وہ ثابت کے بیٹے ہیں، انہوں نے اپنے باپ سے روایت کی انہوں نے اپنے دادا سے، مرفوعاً مروی ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا کہ چھینک اور اونگھ اور جمائی نماز میں، اور حیض اور قے اور نکسیر پھوٹنا شیطان کی طرف سے ہے۔

فائدہ: یہ حدیث غریب ہے۔ نہیں پہچانتے ہم اس کو مگر شریک کی روایت سے کہ وہ ابی الیقطان سے روایت کرتے ہیں۔ اور پوچھا میں نے محمد بن اسماعیل سے اس سند میں عن عدی بن ثابت عن ابیه عن جده اور کہا میں نے نام عدی کے دادا کا لیا ہے تو فرمایا انہوں نے کہ میں نہیں جانتا۔ اور مذکور ہے یحییٰ بن معین سے کہ نام ان کا دینار ہے۔

❀❀❀❀

٩۔ بَابُ: مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ أَنْ يُقَامَ الرَّجُلُ مِنْ مَجْلِسِهِ ثُمَّ يُجْلَسُ فِيهِ

کسی کو اٹھا کر اس کی جگہ بیٹھنے کی کراہت کے بیان میں

(٢٧٤٩) عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ : ((لَا يُقِمْ أَحَدُكُمْ أَخَاهُ مِنْ مَجْلِسِهِ، ثُمَّ يَجْلِسُ فِيهِ)).

(اسناده صحيح)

ترجمہ: روایت ہے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: نہ اٹھائے کوئی شخص اپنے بھائی کو اس کی جگہ سے اور پھر بیٹھ جائے اس کی جگہ میں۔

فائدہ : یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔ روایت کی ہم سے حسن بن علی خلال نے انہوں نے عبدالرزاق سے انہوں نے معمر سے انہوں نے زہری سے انہوں نے سالم سے انہوں نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے: ایسا نہ کرے کوئی شخص تم میں سے کہ اٹھا دے اپنے بھائی کو اس کی جگہ سے اور پھر اس جگہ میں بیٹھ جائے۔ کہا راوی نے کہ تھے لوگ جگہ خالی کر دیتے ابن عمر رضی اللہ عنہما کے لیے تو وہ اس جگہ میں نہ بیٹھتے تھے بسبب اسی نہی مذکور کے۔

❀❀❀❀

(۲۷۵۰) عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ : ((لَا يُقِمْ أَحَدُكُمْ أَخَاهُ مِنْ مَجْلِسِه، ثُمَّ يَجْلِسُ فِيهِ)). (اسنادہ صحیح)

ترجمہ: ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ انہوں نے کہا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ نہ اٹھائے تم میں سے کوئی شخص اپنے بھائی کو اس کی جگہ سے اور پھر خود بیٹھ جائے اس کی جگہ پر۔

❀❀❀❀

۱۰ ۔ بَابُ: مَا جَاءَ إِذَا قَامَ الرَّجُلُ مِنْ مَجْلِسِهٖ ثُمَّ رَجَعَ فَهُوَ أَحَقُّ بِهٖ

اس بیان میں کہ جب کوئی شخص مجلس سے اٹھ کر جائے اور پھر واپس آئے تو وہ اپنی جگہ بیٹھنے کا زیادہ مستحق ہے

(۲۷۵۱) عَنْ وَهْبِ بْنِ حُذَيْفَةَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ : ((أَلرَّجُلُ أَحَقُّ بِمَجْلِسِهٖ، وَإِنْ خَرَجَ لِحَاجَتِهٖ، ثُمَّ عَادَ فَهُوَ أَحَقُّ بِمَجْلِسِهٖ)). (اسنادہ صحیح) الارواء: ۲/۲۵۸۔

ترجمہ: روایت ہے وہب بن حذیفہ سے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: آدمی مستحق ہے اپنی جگہ کا اور اگر وہ گیا کسی حاجت کو پھر آیا لوٹ کر تو وہ مستحق ہے اپنی جگہ کا جہاں وہ بیٹھا ہوا تھا۔

فائدہ : یہ حدیث صحیح ہے غریب ہے۔ اور اس باب میں ابوبکرہ اور ابوسعید اور ابوہریرہ رضی اللہ عنہم سے بھی روایت ہے۔

❀❀❀❀

۱۱ ۔ بَابُ: مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ الْجُلُوْسِ بَيْنَ الرَّجُلَيْنِ بِغَيْرِ إِذْنِهِمَا

دو آدمیوں کے درمیان میں ان کی بغیر اجازت بیٹھنے کی کراہت کے بیان میں

(۲۷۵۲) عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ : ((لَا يَحِلُّ لِرَجُلٍ أَنْ يُفَرِّقَ بَيْنَ اثْنَيْنِ إِلَّا بِإِذْنِهِمَا)).

ترجمہ: روایت ہے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: درست نہیں کسی شخص کو کہ تفریق کرے دو شخصوں میں یعنی بیچ میں بیٹھ جائے مگران کی اجازت سے۔ (حسن صحیح) تخریج المشکاۃ (۴۰۳/۷/التحقیق الثانی)

فائدہ : یہ حدیث حسن ہے۔ اور روایت کی یہ عامر احول نے عمرو بن شعیب سے بھی۔

❀❀❀❀

۱۲۔ بَابُ: مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ الْقُعُودِ وَسْطَ الْحَلْقَةِ

حلقے کے درمیان میں بیٹھنے کی کراہت کے بیان میں

(۲۷۵۳) عَنْ أَبِي مِجْلَزٍ: أَنَّ رَجُلًا قَعَدَ وَسْطَ الْحَلْقَةِ، فَقَالَ حُذَيْفَةُ :مَلْعُونٌ عَلَى لِسَانِ مُحَمَّدٍ. أَوْ: لَعَنَ اللّٰهُ عَلَى لِسَانِ مُحَمَّدٍ ﷺ مَنْ قَعَدَ وَسْطَ الْحَلْقَةِ. (اسنادہ ضعیف) سلسلة الاحاديث الضعيفة (٦٣٨) تخريج المشكاة (٤٧٢٢). اس میں ابومجلز مدلس ہے اس نے حذیفہ کو نہیں دیکھا۔

ترجمہ: روایت ہے ابومجلز سے کہ ایک مرد بیٹھا حلقہ کے بیچ میں تو کہا حذیفہ نے ملعون ہے محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کے فرمانے کے بموجب یا یہ کہا کہ لعنت کی اللہ تعالیٰ نے بلسان محمد صلی اللہ علیہ وسلم اس شخص کو جو بیٹھے حلقہ کے بیچ میں۔ یعنی جیسے دائرہ کے بیچ میں مرکز ہوتا ہے کہ بموجب تحریت اور تضحیک ہے۔

فائدہ : یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔ اور ابومجلز کا نام لاحق بن حمید ہے۔

❀❀❀❀

۱۳۔ بَابُ: مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ قِيَامِ الرَّجُلِ لِلرَّجُلِ

کسی کی تعظیم میں کھڑے ہونے کی کراہت کے بیان میں

(۲۷۵۴) عَنْ أَنَسٍ قَالَ : لَمْ يَكُنْ شَخْصٌ أَحَبَّ إِلَيْهِمْ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ، كَانُوْا إِذَا رَأَوْهُ لَمْ يَقُوْمُوْا لِمَا يَعْلَمُوْنَ مِنْ كَرَاهِيَتِهِ لِذٰلِكَ)). (اسناده صحيح) مختصر الشمائل (٢٨٩) سلسلة الاحاديث الضعيفة تحت الحديث (٣٤٦) تخريج المشكاة (٤٦٩٨) نقد الكتاني ص (٥١)

ترجمہ: روایت ہے انس رضی اللہ عنہ سے کہ کہا انہوں نے کہ کوئی شخص پیارا نہ تھا اصحاب کی طرف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بڑھ کر اور پھر بھی وہ باوجود اس محبت کے کبھی کھڑے نہ ہوتے تھے جب آپ کو دیکھتے تھے اس لیے کہ جانتے تھے کہ آپ اس کو برا جانتے تھے۔ یعنی کھڑا ہونے کو تعظیم کے لیے۔

فائدہ : اس حدیث سے اور دوسری بھی احادیث سے تعظیم کے لیے کھڑے ہو جانا مکروہ ہے۔ اور جو لوگ اپنے بلاد کی رسم و

رواج کو علت جواز ٹھہراتے ہیں، وہ سخت احمق ہیں اس لیے کہ احادیث صحیحہ کے مقابل میں قیاس مجتہدین بھی قابل قبول نہیں ہے، رواج و معمول کی کیا اصل ہے۔ شعر:

گفتن برخورشید کہ من چشمۂ نورم — دانند بزرگان کہ سزاوار سہانیست

❀❀❀❀

(۲۷۵۵) عَنْ أَبِي مِجْلَزٍ قَالَ : خَرَجَ مُعَاوِيَةُ فَقَامَ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ الزُّبَيْرِ وَابْنُ صَفْوَانَ حِيْنَ رَأَوْهُ فَقَالَ اجْلِسَا، سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ : ((مَنْ سَرَّهُ أَنْ يَتَمَثَّلَ لَهُ الرِّجَالُ قِيَامًا فَلْيَتَبَوَّأْ مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ)).

(اسناده صحيح) تخريج المشكاة (٤٦٩٩)

ترجمہ: روایت ہے ابومجلز سے کہا کہ باہر نکلے معاویہ، سو کھڑے ہو گئے عبداللہ بن زبیر اور ابن صفوان ان کو دیکھ کر تو فرمایا حضرت معاویہؓ نے: بیٹھ جاؤ تم دونوں اس لیے کہ سنا میں نے رسول اللہ ﷺ سے کہ فرماتے تھے کہ جس کو خوش لگے اور پسند آئے یہ کہ کھڑے رہیں لوگ اس کے سامنے تصویر کی طرح تو وہ اپنی جگہ ڈھونڈ لے دوزخ میں۔

فائدہ: اس باب میں ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے۔ اور یہ حدیث حسن ہے روایت کی ہم سے ہناد نے انہوں نے ابو اسامہ سے انہوں نے حبیب سے انہوں نے ابومجلز سے انہوں نے معاویہ رضی اللہ عنہ سے انہوں نے نبی ﷺ سے مانند اس کے۔

مترجم: سبحان اللہ تقویٰ اور پرہیز گاری کے یہ معنی ہیں کہ باوجود اس کے کہ حضرت معاویہ امیر شام تھے مگر ذرا سی تعظیم اپنی خلافِ سنت گوارا نہ کی اور فوراً ایسے جلیل القدر لوگوں سے بھی جب خلافِ شرع ایک امر صادر ہوا ان کو روک دیا اور باز رکھا۔ افسوس ہے ہمارے اخوان زمان اور مشائخ دوران پر کہ اگر ان کی تعظیم کو کوئی بھولے سے کھڑا نہ ہو تو لڑنے کو تیار ہوں اور قصداً اگر اس فعل کو خلاف سنت جان کر ترک کرے تو ان کے نزدیک مورد تکفیر ہو اور قابل تعزیر۔

❀❀❀❀

١٤۔ بَابُ: مَا جَاءَ فِيْ تَقْلِيْمِ الْأَظْفَارِ

ناخن تراشنے کے بیان میں

(۲۷۵۶) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : ((خَمْسٌ مِنَ الْفِطْرَةِ: الْإِسْتِحْدَادُ وَالْخِتَانُ وَقَصُّ الشَّارِبِ وَنَتْفُ الْإِبْطِ وَتَقْلِيْمُ الْأَظْفَارِ)). (اسناده صحيح) ارواء الغليل (٧٣) آداب الزفاف (١١٧)

ترجمہ: روایت ہے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہا انہوں نے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے: پانچ چیزیں فطرت سے ہیں زیر ناف کے بال لینا، اور ختنہ، اور مونچھیں کترنا اور بغل کے بال اکھاڑنا، اور ناخن تراشنا۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

(۲۷۵۷) عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ : ((عَشْرٌ مِنَ الْفِطْرَةِ: قَصُّ الشَّارِبِ وَإِعْفَاءُ اللِّحْيَةِ وَالسِّوَاكُ وَالْإِسْتِنْشَاقُ وَقَصُّ الْأَظْفَارِ وَغَسْلُ الْبَرَاجِمِ وَنَتْفُ الْإِبِطِ وَحَلْقُ الْعَانَةِ وَانْتِقَاصُ الْمَاءِ)) قَالَ زَكَرِيَّا قَالَ مُصْعَبٌ : وَنَسِيتُ الْعَاشِرَةَ إِلَّاأَنْ تَكُونَ الْمَضْمَضَةَ. (اسناده صحيح) صحيح ابى داؤد (۴۳)

ترجمہ: روایت ہے عائشہ ام المومنین رضی اللہ عنہا سے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: دس خصلتیں فطرت سے ہیں کترنا مونچھوں کا، دوسرے بڑھانا داڑھی کا اور توقیر اس کی، تیسرے مسواک کرنا، چوتھے ناک میں پانی ڈالنا، پانچوں ناخن کترنا چھٹے پشتہائے انگشتان دھونا، ساتویں بغل کے بال اکھاڑنا، آٹھواں زیر ناف بال مونڈنا، نویں پانی سے استنجا کرنا۔ زکریا نے کہا کہ مصعب نے کہا بھول گیا میں دسویں چیز مگر یہ کہ وہ کلی کرنا ہو۔

فائدہ : اس باب میں عمار بن یاسر اور ابن عمر رضی اللہ عنہما سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث حسن ہے۔ کہا ابوعیسیٰ نے انتقاص ماء سے مراد ہے استنجا کرنا پانی سے۔

❀❀❀❀

۱۵ ۔ بَابُ: مَا جَاءَ فِي تَوْقِيتِ تَقْلِيمِ الْأَظْفَارِ وَأَخْذِ الشَّارِبِ
ناخن اور مونچھیں تراشنے کی مدت کے بیان میں

(۲۷۵۸) عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ : أَنَّهُ وَقَّتَ لَهُمْ فِي كُلِّ أَرْبَعِينَ لَيْلَةً تَقْلِيمَ الْأَظْفَارِ وَأَخْذِ الشَّارِبِ وَحَلْقُ الْعَانَةِ. (صحيح) آداب الزفاف (۱۱۸)

ترجمہ: روایت ہے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے کہ نبی ﷺ نے مقرر کر دیا لوگوں کے لیے چالیس دن ناخن کاٹنے اور لبیں لینی اور زیر ناف کے بال مونڈنے کو۔ یعنی اس مدت سے متجاوز نہ ہوں۔

❀❀❀❀

(۲۷۵۹) عَنْ انَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ : وَقَّتَ لَنَا فِي قَصِّ الشَّارِبِ وَتَقْلِيمِ الْأَظْفَارِ وَحَلْقِ الْعَانَةِ وَنَتْفِ الْإِبِطِ أَنْ لَا يَتْرُكَ أَكْثَرَ مِنْ أَرْبَعِينَ يَوْمًا. (صحيح) [انظر ماقبله]

ترجمہ: روایت ہے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے کہا کہ وقت مقرر کیا گیا ہمارے لیے مونچھیں کترنے اور ناخن تراشنے اور زیر ناف کے بال لینے اور بغل کے بال اکھاڑنے کا یہ کہ نہ چھوڑیں ہم ان کاموں کو چالیس دن سے زیادہ۔ یعنی اس کے اندر اگر مکرر کریں تو نہایت خوب ہے مگر اس سے متجاوز نہ ہوں کہ اشد کراہت ہے۔

فائدہ : یہ حدیث حدیث اول سے زیادہ صحیح ہے۔ اور صدقہ بن موسیٰ جو حدیث اول کی سند میں ہیں محدثین کے نزدیک حافظ نہیں۔

١٦ ـ بَابُ: مَا جَاءَ فِي قَصِّ الشَّارِبِ

مونچھیں کترنے کے بیان میں

(٢٧٦٠) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَقُصُّ أَوْ يَأْخُذُ مِنْ شَارِبِهِ، وَكَانَ خَلِيلُ الرَّحْمٰنِ إِبْرَاهِيمُ يَفْعَلُهُ.

ترجمہ: روایت ہے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہ تھے نبی ﷺ کہ کترتے تھے اور لیتے تھے اپنے لب مبارک یعنی مونچھیں اور فرماتے تھے کہ خلیل ابراہیم علیہ السلام بھی ایسا ہی کرتے تھے۔ (ضعیف الاسناد) مشکاۃ المصابیح، حدیث (۴۴۳۷)

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے۔ غریب ہے۔

❀❀❀❀

(٢٧٦١) عَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ: أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((مَنْ لَمْ يَأْخُذْ مِنْ شَارِبِهِ فَلَيْسَ مِنَّا)).

(اسناده صحيح) الروض النضير (٣١٣) تخريج المشكاة (٤٤٣٨)

ترجمہ: روایت ہے زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جس نے نہ لیے اپنے لب یعنی مونچھیں نہ تراشیں وہ ہم میں سے نہیں۔ یعنی ہماری سنت کے مخالف ہے۔

فائدہ: اس باب میں مغیرہ بن شعبہ سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔ روایت کی ہم سے محمد بن بشار نے انہوں نے یحییٰ سے انہوں نے یوسف بن صہیب سے اسی اسناد سے مانند اس کے۔

❀❀❀❀

١٧ ـ بَابُ: مَا جَاءَ فِي الْأَخْذِ مِنَ اللِّحْيَةِ

داڑھی کی اطراف سے کچھ بال لینے کے بیان میں

(٢٧٦٢) عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَأْخُذُ مِنْ لِحْيَتِهِ مِنْ عَرْضِهَا وَطُولِهَا.

ترجمہ: روایت ہے عمرو بن شعیب سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے وہ اپنے دادا سے کہ نبی ﷺ کچھ تراشا کرتے تھے اپنی ریش مبارک عرض وطول کی طرف سے۔

(اسنادہ موضوع) سلسلة الاحاديث الضعيفة (٢٨٨) سند میں عمر بن ہارون بن یزید متروک ہے ابن معین نے اس کو جھوٹا کہا ہے۔

فائدہ: یہ حدیث غریب ہے۔ اور سنا میں نے محمد بن اسماعیل بخاری رحمہ اللہ کو کہتے تھے عمر بن ہارون مقارب الحدیث ہیں ان کی کوئی حدیث ایسی نہیں جانتا جس کی اصل نہ ہو یا یہ کہا کہ ان کی کوئی حدیث نہیں جانتا جس میں وہ متفرد ہوں سوا اس حدیث کے کہ نبی ﷺ کچھ بال تراشتے تھے اپنی داڑھی کے عرض سے۔ اور طول سے اور نہیں جانتا میں اس کو مگر عمر بن ہارون کی روایت

سے۔اور دیکھا میں نے ان کو یعنی بخاری کو بہتر رائے والا یعنی اچھا عقیدہ رکھنے والا عمر بن ہارون کے باب میں۔اور سنا میں نے قتیبہ سے کہ عمر بن ہارون صاحب حدیث تھے اور فرماتے تھے کہ ایمان قول ہے اور عمل ہے۔کہا قتیبہ نے روایت بیان کی ہم سے وکیع بن جراح نے انہوں نے ایک مرد سے انہوں نے ثور بن یزید سے کہ نبی ﷺ نے کھڑے کئے منجنیق اہل طائف پر۔کہا قتیبہ نے پوچھا میں نے وکیع سے کون ہے یہ صاحب یعنی جو روایت کرتے ہیں نصب مجانیق کی انہوں نے کہا یہ تمہارے صاحب ہیں عمر بن ہارون۔

مترجم: روایت مجانیق مؤلف رحمہ اللہ نے فقط عمر بن ہارون کی توثیق کے لیے یہاں بیان کی۔

❁❁❁❁

١٨۔ بَابُ : مَا جَاءَ فِي إِعْفَاءِ اللِّحْيَةِ

داڑھی بڑھانے کے بیان میں

(٢٧٦٣) عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ : ((أَحْفُوا الشَّوَارِبَ وَأَعْفُوا اللِّحٰى)).

(اسنادہ صحیح) آداب الزفاف (٢٠٩۔ الطبعة الجدیدہ)

ترجمہ: روایت ہے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ مبالغہ کرو مونچھوں کے کترنے میں اور داڑھیوں کو بڑھاؤ۔

❁❁❁❁

(٢٧٦٤) عَنِ ابْنِ عُمَرَ: أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ أَمَرَ بِإِحْفَاءِ الشَّوَارِبِ وَإِعْفَاءِ اللِّحٰى. (اسنادہ صحیح) [انظر ماقبلہ]

ترجمہ: روایت ہے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے کہ رسول اللہ ﷺ نے حکم فرمایا مونچھوں کے خوب کترنے کا اور داڑھیوں کے بڑھانے کا۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔اور ابوبکر بن نافع جو مولیٰ ہیں ابن عمر رضی اللہ عنہما کے ثقہ ہیں۔اور عمر بن نافع ثقہ ہیں اور عبداللہ بن نافع ضعیف سمجھے جاتے ہیں۔

❁❁❁❁

١٩۔ بَابُ: مَا جَاءَ فِي وَضْعِ إِحْدَى الرِّجْلَيْنِ عَلَى الْأُخْرٰى مُسْتَلْقِيًا

ٹانگ پر ٹانگ رکھ کر لیٹنے کے بیان میں

(٢٧٦٥) عَنْ عَبَّادِ بْنِ تَمِيمٍ عَنْ عَمِّهِ : أَنَّهُ رَأَى النَّبِيَّ ﷺ مُسْتَلْقِيًا فِي الْمَسْجِدِ، وَاضِعًا إِحْدٰى رِجْلَيْهِ عَلَى الْأُخْرٰى. (اسنادہ صحیح)

ترجمہ: روایت ہے عباد بن تمیم سے کہ ان کے چچا نے دیکھا نبی ﷺ کو چت لیٹے ہوئے مسجد میں ایک پیر دوسرے پر رکھے ہوئے۔

فائدہ : یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔ اور عباد بن تمیم کے چچا کا نام عبداللہ ہے وہ بیٹے ہیں زید کے وہ عاصم مازنی کے۔

مترجم: بعضے نادان تلے اور اوپر پیر رکھ کر لیٹنے کو منحوس جانتے ہیں واقع میں یہ سنت ہے البتہ ایک پیر کے گھٹنے پر دوسرا پیر رکھنا ایسے وقت میں کہ آدمی تہبند باندھے ہو اور ستر کھلنے کا خیال ہو البتہ باعتبار کشف ستر کے مکروہ ہو سکتا ہے باقی اگر کشف ستر کا اندیشہ نہ ہو تو فعل مسنون ہے جو منحوس جانے وہ خود منحوس ہے۔

❀❀❀❀

۲۰۔ بَابُ: مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ فِي ذٰلِكَ

اس کی کراہیت کے بیان میں

(۲۷۶۶) عَنْ جَابِرٍ: أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ نَهَى عَنِ اسْتِمَالِ الصَّمَّاءِ وَالْاحْتِبَاءِ فِي ثَوْبٍ وَاحِدٍ، وَأَنْ يَرْفَعَ الرَّجُلُ إِحْدَى رِجْلَيْهِ عَلَى الْأُخْرَى وَهُوَ مُسْتَلْقٍ عَلَى ظَهْرِهِ۔

(اسناده صحيح) سلسلة احاديث الصحيحة: ۳/۲۰۴)

ترجمہ: سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے منع فرمایا اس سے کہ بدن لپیٹے کپڑا اس طرح کہ ہاتھ بھی اس کے اندر آ جائیں اور گوٹ مار کر بیٹھیں ایک ہی کپڑے میں کہ یقین ہے اس میں ستر کھلنے کا، اور یہ کہ رکھے آدمی ایک پیر دوسرے پیر پر اور وہ چت لیٹا ہو زمین پر کہ اس میں بھی ستر کھلنے کا احتمال ہو۔

❀❀❀❀

(۲۷۶۷) عَنْ جَابِرٍ : أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ نَهَى عَنْ اشْتِمَالِ الصَّمَّاءِ وَالْإِحْتِبَاءِ فِي ثَوْبٍ وَاحِدٍ وَأَنْ يَرْفَعَ الرَّجُلُ إِحْدٰى رِجْلَيْهِ عَلَى الْأُخْرٰى وَهُوَ مُسْتَلْقٍ عَلٰى ظَهْرِهِ.

(اسناده صحيح) سلسلة الاحاديث الصحيحة (۱۲۵۵)

ترجمہ: روایت ہے جابر رضی اللہ عنہ سے کہ رسول اللہ ﷺ نے منع فرمایا اس سے کہ بدن پر لپیٹے کپڑا اس طرح کہ ہاتھ بھی اس کے اندر آ جائیں اور گوٹ مار کر بیٹھیں ایک ہی کپڑے میں کہ یقین ہے اس میں ستر کھلنے کا اور یہ کہ رکھے آدمی ایک پیر دوسرے پیر پر اور وہ چت لیٹا ہو زمین پر کہ اس میں بھی ستر کھلنے کا احتمال ہو۔

فائدہ : اس حدیث کو روایت کیا کئی لوگوں نے سلیمان تیمی سے۔ اور نہیں جانتے ہم خداش کو جو اس حدیث کی سند میں مذکور ہیں کہ وہ کون ہیں۔ اور روایت کیں ان سے سلیمان تیمی نے کئی حدیثیں۔ روایت کی ہم سے قتیبہ نے انہوں نے لیث سے انہوں نے ابی الزبیر سے انہوں نے جابرؓ سے کہ رسول اللہ ﷺ نے منع فرمایا ایک کپڑے کو اس طرح لپیٹنے سے کہ ہاتھ بھی اندر

ہو جائیں، اور ایک ہی کپڑے سے گوٹ مار کر بیٹھنے سے اور اس سے کہ رکھے آدمی ایک پر دوسرے پیر کو اور وہ لیٹا ہو اپنی پیٹھ پر۔

فائدہ : یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

❁❁❁❁

۲۱۔ بَابُ: مَا جَاءَ فِيْ كَرَاهِيَةِ الْإِضْطِجَاعِ عَلَى الْبَطْنِ

اوندھا لیٹنے کی کراہت کے بیان میں

(۲۷۶۸) عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ: رَأَى رَسُوْلُ اللّٰهِ رَجُلًا مُضْطَجِعًا عَلَى بَطْنِهِ، فَقَالَ: ((إِنَّ هٰذِهِ ضِجْعَةٌ لَا يُحِبُّهَا اللّٰهُ)).

ترجمہ: روایت ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہا کہ دیکھا رسول اللہ ﷺ نے ایک مرد کو لیٹا ہوا پیٹ کے بل تو فرمایا یہ ایسا لیٹنا ہے کہ دوست نہیں رکھتا اس کو اللہ تعالیٰ۔ (حسن صحیح) تخریج المشکاۃ (۴۷۱۸، ۴۷۱۹)

فائدہ : اس باب میں طہفہ اور ابن عمرؓ سے بھی روایت ہے اور روایت کی یحییٰ بن ابی کثیر نے یہ حدیث ابوسلمہ سے انہوں نے یعیش بن طقفہ سے انہوں نے اپنے باپ سے اور ان کو طخفہ بخائے معجمہ ہے کہتے ہیں اور صحیح طہفہ بہائے ہوز ہے اور بعضوں نے طغفہ بغین معجمہ کہا ہے اور بعض حفاظ حدیث نے طخفہ بخائے معجمہ کو صحیح کہا ہے۔

❁❁❁❁

۲۲۔ بَابُ: مَا جَاءَ فِيْ حِفْظِ الْعَوْرَةِ

ستر کی حفاظت کے بیان میں

(۲۷۶۹) حَدَّثَنَا بَهْزُ بْنُ حَكِيْمٍ ثَنِيْ أَبِيْ عَنْ جَدِّيْ قَالَ: قُلْتُ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ! عَوْرَاتُنَا مَانَاتِيْ مِنْهَا وَمَا نَذَرُ؟ قَالَ: ((احْفَظْ عَوْرَتَكَ إِلَّا مِنْ زَوْجَتِكَ أَوْمَا مَلَكَتْ يَمِيْنُكَ)) فَقَالَ: الرَّجُلُ يَكُوْنُ مَعَ الرَّجُلِ؟ قَالَ: ((أَنِ اسْتَطَعْتَ أَنْ لَا يَرَاهَا أَحَدٌ فَافْعَلْ))، قُلْتُ: فَالرَّجُلُ يَكُوْنُ خَالِيًا، قَالَ: ((فَاللّٰهُ أَحَقُّ أَنْ يُسْتَحْيَا مِنْهُ)). (اسناده حسن) تخريج مشكاة المصابيح (۳۱۱۷) الآداب (۳٦)

ترجمہ: روایت ہے بہز بن حکیم سے انہوں نے روایت کی اپنے باپ سے انہوں نے بہز کے دادا سے کہا بہز کے دادا نے عرض کی میں نے یارسول اللہ ستر اپنے کن سے چھپائیں ہم اور کن کو چھوڑ دیں یعنی ان سے نہ چھپائیں؟ فرمایا آپ نے ڈھانپ اور چھپا تو اپنے ستر کو مگر اپنی بیوی سے یا اپنی باندی سے کہ مالک ہوئے تیرے ہاتھ اس کے ساتھ۔ یعنی دو ہی شخص ہوتے ہیں زیادہ نہیں تو فرمایا جہاں تک ہو سکے تجھ سے کہ نہ دیکھے ستر تیرا کوئی پس کر۔ تو کہا میں نے پھر بعضی جگہ

ہوتا ہے آدمی خالی یعنی وہاں ستر کی کیا ضرورت ہے؟ تو فرمایا آپ نے: بے شک اللہ تعالیٰ زیادہ مستحق ہے اس کا کہ اس سے شرم کی جائے۔ یعنی وہاں بخوفِ خدا ستر ضرور ہے۔

فائدہ : یہ حدیث حسن ہے ابو بہز کے دادا کا نام معاویہ بن حیدہ قشیری ہے اور روایت کی جریری نے حکیم بن معاویہ سے اور وہ والد ہیں بہز کے۔

❀❀❀❀

٢٣۔ بَابُ: مَا جَاءَ فِي الْإِتِّكَاءِ

تکیہ لگا کر بیٹھنے کے بیان میں

(٢٧٧٠) عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ : رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ مُتَّكِئًا عَلٰى وِسَادَةٍ عَلٰى يَسَارِهِ.

(اسناده صحيح) مختصر الشمائل (١٠٤)

ترجمہ: روایت ہے جابر بن سمرہ سے کہا انہوں نے کہ دیکھا میں نے نبی ﷺ کو تکیہ لگائے ہوئے وسادہ پر اپنی بائیں طرف۔

فائدہ : یہ حدیث حسن ہے غریب ہے۔ اور روایت کی کئی لوگوں نے یہ حدیث اسرائیل سے انہوں نے سماک سے انہوں نے جابر رضی اللہ عنہ سے کہا انہوں نے دیکھا میں نے نبی ﷺ کو ٹیکا دیئے ہوئے تکیے پر۔ اور نہیں ذکر کیا انہوں نے بائیں طرف کا۔ روایت کی ہم سے یوسف عیسیٰ نے انہوں نے وکیع سے انہوں نے اسرائیل سے انہوں نے سماک بن حرب سے انہوں نے جابر رضی اللہ عنہ سے کہا جابر رضی اللہ عنہ نے دیکھا میں نے نبی ﷺ کو ٹیکا دیئے ہوئے تکیے پر۔ یہ حدیث صحیح ہے۔

❀❀❀❀

(٢٧٧١) عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ : رَأَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ مُتَّكِئًا عَلٰى وِسَادَةٍ. (صحيح) [انظر ماقبله]

ترجمہ: سیدنا جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے کہا کہ دیکھا میں نے نبی ﷺ کو تکیہ لگائے ہوئے وسادہ پر اپنی بائیں طرف۔

❀❀❀❀

٢٤۔ بَابٌ: حديث لا يوم الرلجل فی سلطانه

حدیث ''کسی شخص کو اس کی حکومت میں مقتدی نہ بنایا جائے''

(٢٧٧٢) عَنْ أَبِيْ مَسْعُوْدٍ: أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ : لَا يُؤَمُّ الرَّجُلُ فِيْ سُلْطَانِهِ، وَلَا يُجْلَسُ عَلٰى تَكْرِمَتِهِ فِيْ بَيْتِهِ إِلَّا بِإِذْنِهِ)). (اسناده صحيح) الارواء (٤٩٤) صحيح ابى داؤد (٥٩٤)

(۲۷۷۷) عَنْ بُرَیْدَةَ رَفَعَهُ قَالَ : یَا عَلِيُّ! لَا تُتْبِعِ النَّظْرَةَ النَّظْرَةَ، فَإِنَّ لَكَ الْأُولٰی، وَلَیْسَتْ لَكَ الْاٰخِرَةُ. (اسنادہ حسن) حجاب المرأة (۳٤) صحیح ابی داؤد (۱۸٦٥)

ترجمہ: روایت ہے بریدہ رضی اللہ عنہ سے انہوں نے مرفوع کیا اس کو یعنی کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے علی! پہلی نگاہ کے بعد دوسری نگاہ مت کر اس لیے کہ پہلی نگاہ تیرے لیے ہے یعنی چونکہ اچانک پڑ گئی معاف ہے اور نہیں ہے تیرے لیے دوسری۔ یعنی اس میں مؤاخذہ ہے۔

فائدہ : یہ حدیث حسن ہے غریب ہے نہیں جانتے ہم اس کو مگر شریک کی روایت سے۔

❀❀❀❀

۲۹۔ بَابُ: مَاجَاءَ فِي إِحْتِجَابِ النِّسَاءَ مِنَ الرِّجَالِ

عورتوں کو مردوں سے پردہ کے بیان میں

(۲۷۷۸) عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ أَنَّهَا كَانَتْ عِنْدَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ وَمَيْمُونَةُ قَالَتْ : فَبَيْنَمَا نَحْنُ عِنْدَهُ أَقْبَلَ ابْنُ أُمِّ مَكْتُومٍ، فَدَخَلَ عَلَيْهِ وَذٰلِكَ بَعْدَ مَا أُمِرْنَا بِالْحِجَابِ، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((**احْتَجِبَا مِنْهُ**))، فَقُلْتُ: يَارَسُولَ اللّٰهِ! أَلَيْسَ هُوَ أَعْمٰی لَا يُبْصِرُنَا لَايَعْرِفُنَا؟ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ((**أَفَعَمْيَاوَانِ أَنْتُمَا أَلَسْتُمَا تُبْصِرَانِهِ؟**)). (اسنادہ ضعیف) تخریج المشكاة (۳۱۱٦) الارواء (۱۸۰٦) اس میں نبہان مولیٰ ام سلمہ مجہول راوی ہے

ترجمہ: روایت ہے ام المومنین ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے کہ وہ بیٹھی تھیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور میمونہ بھی' سو کہا ام سلمہؓ نے کہ سامنے آئے عبداللہ بن مکتوم رضی اللہ عنہ اور داخل ہوئے آپ پر اور یہ قصہ بعد اس کے ہے کہ ہم کو حکم ہو چکا تھا پردہ کا۔ سو کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے چھپو تم دونوں عبداللہ سے۔ سو میں نے عرض کی یا رسول اللہ وہ تو نابینا ہے کہ ہم کو نہیں دیکھتا اور نہ پہچانتا ہے ہم کو' سو فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے: کیا تم دونوں بھی اندھی ہو اور کیا تم دونوں نہیں دیکھتیں اس کو؟ یعنی وہ نہیں دیکھتا تو تم تو دیکھتی ہو۔

فائدہ : یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

❀❀❀❀

۳۰۔ بَابُ: مَا جَاءَ فِي النَّهْيِ عَنِ الدُّخُولِ عَلَى النِّسَاءَ إِلَّابِإِذْنِ أَزْوَاجِهِنَّ

اس بیان میں کہ عورتوں کے ہاں ان کے خاوندوں کی اجازت کے بغیر جانا منع ہے

(۲۷۷۹) عَنْ ذَكْوَانَ، عَنْ مَوْلَی عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ : أَنَّ عَمْرَو بْنَ الْعَاصِ أَرْسَلَهُ إِلٰی عَلِيٍّ يَسْتَأْذِنُهُ عَلٰی أَسْمَاءَ ابْنَةِ عُمَيْسٍ فَأَذِنَ لَهُ حَتّٰی إِذَا فَرَغَ مِنْ حَاجَتِهِ سَأَلَ الْمَوْلٰی عَمْرَو بْنَ الْعَاصِ عَنْ ذٰلِكَ،

فَقَالَ: إِنَّ النَّبِيَّ ﷺ نَهَانَا۔ أَوْنَهَى۔ أَنْ نَدْخُلَ عَلَى النِّسَاءِ بِغَيْرِ إِذْنِ أَزْوَاجِهِنَّ)).

(اسناده صحيح) آداب الزفاف (۲۸۲۔۲۸۳۔ الطبعة الجديدة)

ترجمہ: روایت ہے ذکوان سے وہ روایت کرتے ہیں مولیٰ سے عمرو بن عاص کے کہ عمرو بن عاص نے بھیجا ان کو علی رضی اللہ عنہ کی طرف کہ اجازت مانگے عمرو بن عاص کے لیے اسماء بنت عمیس کے پاس جانے کی' سو اجازت دی علی رضی اللہ عنہ نے اسماء کے پاس جانے کی کہ علی ان کے شوہر تھے پھر جب وہ فارغ ہوئے عمرو اپنے کام سے یعنی جو کچھ کہا سنا تھا کہہ چکے تو پوچھا مولیٰ نے عمرو بن عاص سے سبب اجازت مانگنے کا تو فرمایا انہوں نے کہ نبی ﷺ نے ہم کو منع کیا ہے یا یہ کہا کہ منع کیا ہے اس سے کہ داخل ہوں بیبیوں پر بے اجازت ان کے شوہروں کے۔

فائدہ: اس باب میں عقبہ بن عامر اور عبداللہ بن عمر اور جابر رضی اللہ عنہم سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

❀❀❀❀

بَابُ: مَا جَاءَ فِي تَحْذِيرِ فِتْنَةِ النِّسَاءِ
عورتوں کے فتنے سے بچنے کے بیان میں

(۲۷۸۰) **عَنْ** أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ وَسَعِيدِ بْنِ زَيْدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ نُفَيْلٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: **((مَا تَرَكْتُ بَعْدِي فِي النَّاسِ فِتْنَةً أَضَرَّ عَلَى الرِّجَالِ مِنَ النِّسَاءِ))**. (اسناده صحيح) سلسلة الاحاديث الصحيحة (۲۷۰۱)

ترجمہ: روایت ہے اسامہ بن زید اور سعید بن زید رضی اللہ عنہما سے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: نہیں چھوڑا میں نے اپنے بعد لوگوں میں کوئی فتنہ ضرر پہنچانے والا مردوں کو عورتوں کے فتنہ سے بڑھ کر۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔ اور روایت کی یہ حدیث کئی ثقہ لوگوں نے سلیمان تیمی سے انہوں نے ابوعثمان سے' انہوں نے اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما سے انہوں نے نبی ﷺ سے۔ اور نہیں ذکر کیا انہوں نے سعید بن زید بن عمرو بن نفیل کا اس سند میں۔ اور نہیں جانتے ہم کسی راوی کو کہ اس نے کہا ہو روایت ہے اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما سے سوا معتمر کے۔ اور اس باب میں ابوسعید سے بھی روایت ہے۔

❀❀❀❀

۳۲۔ بَابُ: مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ اتِّخَاذِ الْقُصَّةِ
بالوں کا گچھا بنانے کی برائی میں

(۲۷۸۱) **حَدَّثَنَا** حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِالرَّحْمٰنِ: أَنَّهُ سَمِعَ مُعَاوِيَةَ خَطَبَ بِالْمَدِينَةِ يَقُولُ: أَيْنَ عُلَمَاؤُكُمْ يَا أَهْلَ الْمَدِينَةِ؟

[إِنِّي] سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَنْهٰى عَنْ هٰذِهِ الْقُصَّةِ وَيَقُوْلُ: ((إِنَّمَا هَلَكَتْ بَنُوْإِسْرَائِيْلَ حِيْنَ اتَّخَذَهَا نِسَآؤُ هُمْ)). (اسناده صحيح) غاية المرام (١٠٠)

ترجمہ: حمید بن عبدالرحمٰن نے بیان کیا، انہوں نے کہا سنا میں نے معاویہ رضی اللہ عنہ کو کہ خطبہ پڑھا انہوں نے مدینہ میں یعنی اپنے ایام امارت میں تو فرمانے لگے کہاں ہیں عالم تمہارے اے مدینہ والو؟ سنا ہے میں نے رسول اللہ ﷺ سے کہ منع فرماتے تھے ان چوٹیوں سے اور کہتے تھے کہ ہلاک ہوئے بنی اسرائیل جب ڈالیں ان کی عورتوں نے چوٹیاں۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔ اور مروی ہوئی کئی وجہ سے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ سے۔

مترجم: مراد یہ ہے کہ کپڑا یا بال بہت سے لگا کر بڑی چوٹی ڈالنا موجب ہلاکت ہے اس لیے کہ وہ شعار ہے زانیات کا اور دستور ہے فاسقات کا۔

❀❀❀❀

۳۳۔ بَابُ: مَا جَاءَ فِي الْوَاصِلَةِ وَالْمُسْتَوْصِلَةِ وَالْوَاشِمَةِ وَالْمُسْتَوْشِمَةِ

بال گودنے والی، گُدوانے والی اور بالوں کو جوڑنے اور جڑوانے والیوں کے بیان میں

(٢٧٨٢) عَنْ عَبْدِاللّٰهِ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ لَعَنَ الْوَاشِمَاتِ وَالْمُسْتَوْشِمَاتِ وَالْمُتَنَمِّصَاتِ مُبْتَغِيَاتٍ لِلْحُسْنِ مُغَيِّرَاتٍ خَلْقَ اللّٰهِ. (اسناده صحيح) آداب الزفاف (٢٠٢۔ ٢٠٤۔ الطبعة الجديده)

ترجمہ: روایت ہے عبداللہ سے کہ نبی ﷺ نے لعنت فرمائی گودنا گودنے والی عورتوں کو اور جو گودنا گودوائیں اور جو دانتوں کو سوہن کرکے باریک کرتی ہیں ڈھونڈتی ہیں ان کاموں سے حسن اور خوبصورتی بدلنے والیاں ہیں اللہ تعالیٰ کی پیدا کی ہوئی چیز کو۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

❀❀❀❀

(٢٧٨٣) عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: لَعَنَ اللّٰهُ الْوَاصِلَةَ وَالْمُسْتَوْصِلَةَ وَالْوَاشِمَةَ وَالْمُسْتَوْشِمَةَ)). وَقَالَ نَافِعٌ الْوَشْمُ فِي اللِّثَةِ. (اسناده صحيح) التعليق الرغيب (٣/١١٤) غاية المرام (٩٣)

ترجمہ: روایت ہے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: لعنت کرے اللہ تعالیٰ اس عورت کو جو بالوں میں جوڑ لگائے اور اس عورت کو جو اپنے بالوں میں جوڑ لگوائے تاکہ دراز اور زیادہ معلوم ہوں، اور لعنت کرے گودنا گودنے والی عورت کو اور گودوانے والی کو۔ اور کہا نافع نے کہ گودنا مسوڑھوں میں ہوتا ہے۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور اس باب میں ام المومنین عائشہ اور معقل بن یسار اور اسماء بنت ابوبکر اور ابن عباس رضی اللہ عنہم

سے بھی روایت ہے۔ روایت کی ہم سے محمد بن بشار نے انہوں نے یحییٰ بن سعید سے انہوں نے عبیداللہ بن عمر سے انہوں نے نافع سے انہوں نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مانند روایت مذکور کے مگر نہ ذکر کیا قول نافع کا اس میں۔ یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

مترجم: شاید اس زمانہ میں گودنا اسی مقام میں مروج ہوگا اس لیے نافع نے یہ تفسیر کی ورنہ گودنا کہیں بھی ہو ممنوع اور غیر مشروع ہے۔

❀❀❀❀

٣٤۔ بَابُ: مَا جَاءَ فِي الْمُتَشَبِّهَاتِ بِالرِّجَالِ مِنَ النِّسَاءَ

ان عورتوں کے بیان میں جو مردوں سے مشابہت کرتی ہیں

(٢٧٨٤) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: لَعَنَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ الْمُتَشَبِّهَاتِ بِالرِّجَالِ مِنَ النِّسَاءِ وَالْمُتَشَبِّهِيْنَ بِالنِّسَاءِ مِنَ الرِّجَالِ. (اسناده صحيح) الروض النضير (٤٤٧) الآداب (٦٢١) جلباب المرأة (١٤٥)

ترجمہ: روایت ہے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہا انہوں نے کہ لعنت کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان عورتوں کو جو مردوں سے مشابہت کرتی ہیں (یعنی لباس اور بات چیت وغیرہ میں) اور لعنت کی ان مردوں کو جو عورتوں سے مشابہت کرتے ہیں۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

❀❀❀❀

(٢٧٨٥) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: لَعَنَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ الْمُخَنَّثِيْنَ مِنَ الرِّجَالِ وَالْمُتَرَجِّلَاتِ مِنَ النِّسَاءِ.

(اسناده صحيح) [انظر ماقبله]

ترجمہ: روایت ہے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہا انہوں نے کہ لعنت کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مخنثوں کو مردوں میں سے اور جو تشبیہ کرے مردوں سے عورتوں میں سے۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور اس باب میں ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے بھی روایت ہے۔

مترجم: عورت مرد کی مشابہت کرے۔ یعنی لباس اور بولی اور وضع وغیرہ میں جو چیز مردوں کے ساتھ خاص ہے اختیار کرے مثلاً انگرکھا پہنے یا عمامہ باندھے کھڑی بولی بولے سر پر پٹی رکھے یا سر منڈائے وغیر ذلک۔

❀❀❀❀

٣٥۔ بَابُ: مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ خُرُوْجِ الْمَرْأَةِ مُتَعَطِّرَةً

عورت کو خوشبو لگا کر نکلنے کی کراہت کے بیان میں

(٢٧٨٦) عَنْ أَبِيْ مُوْسٰى عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((كُلُّ عَيْنٍ زَانِيَةٌ، وَالْمَرْأَةُ إِذَا اسْتَعْطَرَتْ فَمَرَّتْ

بِالْمَجْلِسِ، فَهِيَ كَذَا وَكَذَا))، يَعْنِي زَانِيَةً.

(اسناده حسن) (تخريج الايمان لابي عبيد: ٩٦/١١٠، تخريج المشكاة: ٦٥، حجاب المرأة: ٦٤)

ترجمہ: روایت ہے ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ سے کہ نبی ﷺ نے فرمایا کہ ہر آنکھ زانیہ ہے، اور عورت جب خوشبو لگائے اور مردوں کے بیٹھنے کی جگہ پر گزرے سو وہ ایسی تیسی ہے یعنی زانیہ ہے۔

فائدہ: اس باب میں ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے۔ اور یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

مترجم: ہر آنکھ زانیہ ہے۔ یعنی آنکھ کا بچانا غیر عورت پر نہ پڑے نہایت مشکل ہے اور بہت کم لوگ اس سے پرہیز کرتے ہیں۔ اکثر ایسے ہیں جن کی نظر نامحرم پر براہ شہوت پڑتی ہے اور یہ ہی آنکھ کا زنا ہے۔

❀❀❀❀

٣٦۔ بَابُ: مَا جَاءَ فِي طِيبِ الرِّجَالِ وَالنِّسَاءِ

مردوں اور عورتوں کی خوشبو کے بیان میں

(٢٧٨٧) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((طِيبُ الرِّجَالِ مَا ظَهَرَ رِيحُهُ وَخَفِيَ لَوْنُهُ وَطِيبُ النِّسَاءِ مَا ظَهَرَ لَوْنُهُ وَخَفِيَ رِيحُهُ)).

(اسناده صحيح) تخريج المشكاة (٤٤٣) مختصر الشمائل (١٨٨) الرد على الكتاني ص (١١)

ترجمہ: روایت ہے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہا انہوں نے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کہ خوشبو مردوں کی وہ ہے کہ ظاہر ہو بو اس کی اور چھپا ہو رنگ اس کا۔ اور خوشبو عورتوں کی وہ ہے کہ ظاہر ہو رنگ اس کا اور چھپی ہو بو اس کی۔

فائدہ: روایت کی ہم سے علی بن حجر نے انہوں نے اسماعیل سے انہوں نے جریری سے انہوں نے ابونضرہ سے انہوں نے طفاوی سے انہوں نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے انہوں نے نبی ﷺ سے مانند اس کی۔ اور یہ حدیث حسن ہے۔ لیکن طفاوی کو نہیں پہچانتے ہم مگر اسی روایت سے اور نہیں جانتے ہم نام ان کا۔ اور حدیث اسماعیل بن ابراہیم کی اتم ہے اور اطول ہے اس باب میں عمران بن حصین سے بھی روایت ہے۔

❀❀❀❀

(٢٧٨٨) عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((إِنَّ خَيْرَ طِيبِ الرِّجَالِ مَا ظَهَرَ رِيحُهُ وَخَفِيَ لَوْنُهُ وَخَيْرَ طِيبِ النِّسَاءِ مَا ظَهَرَ لَوْنُهُ، وَخَفِيَ رِيحُهُ)) وَنَهَى عَنِ مِيثَرَةِ الْأُرْجُوَانِ. (اسناده صحيح)

ترجمہ: روایت ہے عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے کہا فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کہ بہتر خوشبو مردوں کی وہ ہے کہ ظاہر ہو بو اس کی اور پوشیدہ ہو رنگ اس کا، اور بہتر خوشبو عورتوں کی وہ ہے کہ ظاہر ہو رنگ اس کا اور پوشیدہ ہو بو اس کی۔ اور منع فرمایا آپ

ﷺ نے زین پوش سرخ یعنی ریشمی سے۔

فائدہ : یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اس سند سے۔

مترجم: مراد ان حدیثوں کی یہ ہے کہ مرد کو ایسی خوشبو لگانا چاہیے کہ جس میں بو ہو اور رنگ نہ ہو مثل عطر وغیرہ کے۔ اور عورت کو وہ کہ جس میں رنگ ہو اور بو نہ ہو مثل حنا وغیرہ کے۔

❀❀❀❀

۳۷۔ بَابُ: مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ رَدِّ الطِّيبِ

خوشبو پھیر دینے کی کراہت کے بیان میں

(۲۷۸۹) عَنْ ثُمَامَةَ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ: كَانَ أَنَسٌ لَا يَرُدُّ الطِّيبَ، وَقَالَ أَنَسٌ: إِنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ لَا يَرُدُّ الطِّيبَ.

ترجمہ: روایت ہے ثمامہ بن عبداللہ سے کہا انہوں نے کہ انس رضی اللہ عنہ کی عادت تھی کہ خوشبو کی چیز نہ پھیرتے تھے اور کہا انس رضی اللہ عنہ نے کہ نبی ﷺ بھی خوشبو نہ پھیرتے تھے۔ (اسنادہ صحیح) مختصر الشمائل (۱۸۶)۔

فائدہ : اس باب میں ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

❀❀❀❀

(۲۷۹۰) عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((ثَلَاثٌ لَا تُرَدُّ: الْوَسَائِدُ وَالدُّهْنُ وَاللَّبَنُ)).

(اسنادہ حسن) [المصدر نفسہ (۱۸۷)]

ترجمہ: روایت ہے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے کہا کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کہ تین چیزیں ہیں کہ وہ پھیری نہیں جاتیں ایک تکیہ دوسری خوشبو تیسری دودھ۔

فائدہ : یہ حدیث غریب ہے۔ اور عبداللہ بن مسلم بیٹے ہیں جندب کے اور وہ مدائن کے رہنے والے ہیں۔

❀❀❀❀

(۲۷۹۱) عَنْ أَبِي عُثْمَانَ النَّهْدِيِّ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((إِذَا أُعْطِيَ أَحَدُكُمُ الرَّيْحَانَ فَلَا يَرُدَّهُ فَإِنَّهُ خَرَجَ مِنَ الْجَنَّةِ. (اسنادہ ضعیف) مختصر الشمائل (۱۸۹) سلسلة الاحاديث الضعيفة (۷٦٤) ابوعثمان نہدی نے نبی سے کچھ نہیں سنا۔

ترجمہ: روایت ہے ابوعثمان نہدی سے کہا کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے: جب دی جائے تم میں کسی کو خوشبو تو نہ پھیرے اس کو اس لیے کہ وہ جنت سے نکلی ہے۔

فائدہ : یہ حدیث غریب ہے حسن ہے۔ اور نہیں جانتے ہم حنان کی کوئی روایت سوا اس کے۔ اور ابوعثمان نہدی کا نام عبدالرحمٰن

بن مل ہے اور پایا انہوں نے زمانہ مبارک نبی ﷺ کا اور نہیں دیکھا ان کو اور نہ سنی آپ سے کوئی حدیث۔

❁❁❁❁

۳۸۔ بَابُ: مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ مُبَاشَرَةِ الرَّجُلِ الرَّجُلَ وَالْمَرْأَةِ الْمَرْأَةَ

مباشرت ممنوعہ کے بیان میں

(۲۷۹۲) عَنْ عَبْدِاللّٰه قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : ((لَا تُبَاشِرُ الْمَرْأَةُ الْمَرْأَةَ حَتّٰى تَصِفَهَا لِزَوْجِهَا كَأَنَّهُ يَنْظُرُ إِلَيْهَا)). (اسناده صحيح)

ترجمہ: روایت ہے عبداللہ سے کہا کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کہ نہ ملے عورت سے عورت اور نہ ملاقات کرے کہ بیان کرے اس کا اپنے شوہر کے آگے اس طرح کہ گویا کہ وہ اس کو دیکھ رہا ہے۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

مترجم: یعنی عورت کو نہ چاہیے کہ کسی اپنی ملاقاتی عورت کا اپنے شوہر کے سامنے ایسا ذکر کرے کہ گویا وہ اس کو دیکھتا ہو کہ اس میں خوف فتنہ کا ہے اور ڈر ہے زنا میں گرفتار ہو جانے کا اور مباشرت مشتق ہے بشرہ سے بشرہ ظاہر بدن اور جلد کو کہتے ہیں۔ مباشرت لغوی معنی اپنا بدن دوسرے کے بدن سے لگانا مگر یہاں ملاقات اور ملنا مراد ہے۔[1]

❁❁❁❁

(۲۷۹۳) عَنْ أَبِي سَعِيْدٍ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : ((لَا يَنْظُرُ الرَّجُلُ إِلٰى عَوْرَةِ الرَّجُلِ، وَلَا تَنْظُرُ الْمَرْأَةُ إِلٰى عَوْرَةِ الْمَرْأَةِ، وَلَا يُفْضِي الرَّجُلُ إِلَى الرَّجُلِ فِي الثَّوْبِ الْوَاحِدِ، وَلَا تُفْضِي الْمَرْأَةُ إِلَى الْمَرْأَةِ فِي الثَّوْبِ الْوَاحِدِ)). (اسناده صحيح) غاية المرام (۱۸۵) الروض النفير (۱۱۷۹) ارواء الغليل (۱۸۰۸)

ترجمہ: روایت ہے ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کہ نہ نظر کرے کوئی مرد کسی مرد کے ستر کی طرف اور نہ کوئی عورت کسی عورت کے ستر کی طرف اور نہ ملے کوئی مرد کسی مرد سے ایک کپڑے میں۔ یعنی دونوں ایک کپڑا اوڑھ کر اندر سے برہنہ ہو کر نہ لیٹیں اور نہ ملے کوئی عورت کسی عورت سے ایک کپڑے میں۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے۔

مترجم: یعنی جیسے ستر ڈھانپنا عورت کو مرد سے ضروری ہے اسی طرح عورت سے بھی ضروری ہے اکثر عورتیں آپس میں بے ستری کو حرام نہیں جانتی اور اس میں تساہل کرتی ہیں۔ معاذ اللہ من ذلک اللہ اس بلا سے بچائے۔

---

[1] بلکہ مراد اس کی آئندہ دوسری حدیث میں واضح ہے۔

۳۹۔ بَابُ: مَا جَاءَ فِيْ حِفْظِ الْعَوْرَةِ

سترعورت کی حفاظت کے بیان میں

(۲۷۹۴) **أَخْبَرَنَا** بَهْزُ بْنُ حَكِيمٍ عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ قَالَ : قُلْتُ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ! عَوْرَاتُنَا مَا نَأْتِيْ مِنْهَا وَمَا نَذَرُ؟ قَالَ: ((**احْفَظْ عَوْرَتَكَ إِلَّا مِنْ زَوْجَتِكَ أَوْ مَا مَلَكَتْ يَمِيْنُكَ**)). قَالَ قُلْتُ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ إِذَا كَانَ الْقَوْمُ بَعْضُهُمْ فِيْ بَعْضٍ؟ قَالَ: ((**إِنِ اسْتَطَعْتَ أَنْ لَا يَرَاهَا أَحَدٌ فَلَا تُرِيَنَّهَا**)) قَالَ قُلْتُ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ إِذَا كَانَ أَحَدُنَا خَالِيًا؟ قَالَ: ((**فَاللّٰهُ أَحَقُّ أَنْ يُسْتَحْيٰ مِنْهُ النَّاسِ**)). (اسنادہ حسن)

ترجمہ: ہمیں خبر دی بہز بن حکیم نے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے وہ دادا سے کہا ان کے دادا نے کہ پوچھا میں نے رسول اللہ ﷺ سے کہ یارسول اللہ ستر ہمارے کیا چھپائیں ہم اس میں سے اور کیا چھوڑ دیں یعنی کس سے ستر ڈھانپیں اور کس سے نہ ڈھانپیں۔ فرمایا آپ نے کہ چھپا تو ستر اپنے کو مگر اپنی بی بی سے یا جس کے مالک ہوئے تیرے ہاتھ یعنی باندی سے کہا راوی نے عرض کی میں نے یارسول اللہ جب کہ لوگ ملے جلے ہوں آپس میں، فرمایا آپ نے: اگر ہو سکے تجھ سے کہ نہ دیکھے شرمگاہ تیری کوئی شخص تو نہ دکھلا تو اس کو کسی کو۔ کہا میں نے یا نبی اللہ جب کہ ہوئے کوئی ہم میں سے اکیلا یعنی خلوت میں ہو؟ فرمایا آپؐ نے: اللہ تعالیٰ زیادہ مستحق ہے بہ نسبت آدمیوں کے کہ حیا کی جائے اس سے۔ یعنی تنہائی میں بھی برہنہ نہ ہونا چاہیے اور اللہ سے شرم کرنا چاہیے۔

فائدہ : یہ حدیث حسن ہے۔

❀❀❀❀

۴۰۔ بَابُ: مَا جَاءَ أَنَّ الْفَخِذَ عَوْرَةٌ

اس بیان میں کہ ران ستر میں داخل ہے

(۲۷۹۵) **عَنْ** جَرْهَدٍ قَالَ: مَرَّ النَّبِيُّ ﷺ بِجَرْهَدٍ فِي الْمَسْجِدِ، وَقَدِ انْكَشَفَ فَخِذُهُ فَقَالَ : ((**إِنَّ الْفَخِذَ عَوْرَةٌ**)). (اسنادہ صحیح) الارواء: ۱/۲۹۷، ۲۹۸) تخریج المشکاۃ (۳۱۱۴)

ترجمہ: روایت ہے جرہد سے کہا کہ گزرے نبی ﷺ ان کے پاس سے مسجد میں اور ان کی ران کھلی ہوئی تھی تو فرمایا آپؐ نے کہ ران بھی ستر میں داخل ہے۔

فائدہ : یہ حدیث حسن ہے مگر اس کی اسناد میں متصل نہیں دیکھتا۔

❀❀❀❀

(٢٧٩٦) عَنْ جَرْهَدٍ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ مَرَّ بِهِ وَهُوَ كَاشِفٌ عَنْ فَخِذِهِ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ : ((غَطِّ فَخِذَكَ فَإِنَّهَا مِنَ الْعَوْرَةِ)). [اسناده صحيح]

ترجمہ: روایت ہے جرہد رضی اللہ عنہ سے کہ نبی ﷺ گزرے ان کے پاس اور وہ کھولے ہوئے تھے ران اپنی سو فرمایا نبی ﷺ نے: ڈھانپ لو تم اپنی ران کو وہ ستر میں داخل ہے۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے۔

❀❀❀❀

(٢٧٩٧) عَنْ جَرْهَدٍ الْأَسْلَمِيِّ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ : ((الْفَخِذُ عَوْرَةٌ)). (اسناده صحيح)

ترجمہ: روایت ہے جرہد رضی اللہ عنہ سے کہ نبی ﷺ نے فرمایا کہ ران عورت میں داخل ہے۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اس سند سے۔

❀❀❀❀

(٢٧٩٨) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ : أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ : ((الْفَخِذُ عَوْرَةٌ)). (اسناده صحيح)

ترجمہ: روایت ہے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہ نبی ﷺ نے فرمایا کہ ران عورت میں داخل ہے۔

فائدہ: اس باب میں علی اور محمد بن عبداللہ بن جحش سے بھی روایت ہے۔ اور یہ حدیث حسن ہے غریب ہے۔ اور عبداللہ بن جحش اور ان کے بیٹے کو صحبت ہے جناب رسالت مآب ﷺ کی۔

❀❀❀❀

٤١۔ بَابُ: مَا جَاءَ فِي النَّظَافَةِ

پاکیزگی کے بیان میں

(٢٧٩٩) عَنْ صَالِحِ بْنِ أَبِي حَسَّانَ قَالَ : سَمِعْتُ سَعِيدَ بْنَ الْمُسَيِّبِ يَقُولُ : ((إِنَّ اللّٰهَ طَيِّبٌ يُحِبُّ الطَّيِّبَ نَظِيفٌ يُحِبُّ النَّظَافَةَ، كَرِيمٌ يُحِبُّ الْكَرَمَ، جَوَادٌ يُحِبُّ الْجُوْدَ، فَنَظِّفُوا أُرَاهُ قَالَ۔ أَفْنِيَتَكُمْ وَلَا تَشَبَّهُوا بِالْيَهُوْدِ، قَالَ فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لِمُهَاجِرِ بْنِ مِسْمَارٍ، فَقَالَ حَدَّثَنِيهِ عَامِرُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ مِثْلَهُ إِلَّا إِنَّهُ قَالَ: ((نَظِّفُوا أَفْنِيَتَكُمْ)). (ضعيف لكن قوله : ((ان الله جواد)) الخ صحيح) غاية المرام (١١٣) سلسلة الاحاديث الصحيحة (٢٣٦ـ ١٦٢٧) حجاب المرأة (١٠١)

ترجمہ: روایت ہے صالح بن ابوحسان سے کہا انہوں نے کہ سنا میں نے سعید بن مسیب سے کہ فرماتے تھے کہ بے شک اللہ

تعالیٰ پاک ہے دوست رکھتا ہے پاکیزگی اور نظیف ہے دوست رکھتا ہے نظافت کو۔ کریم ہے دوست رکھتا ہے کرم کو، جواد ہے دوست رکھتا ہے جود کو، سو تم پاک و صاف رکھو۔ کہا صالح نے کہ گمان کرتا ہوں میں کہ فرمایا سعید بن مسیب نے صاف و پاک رکھو اپنے صحنوں کو اور مشابہت نہ کرو ساتھ یہود کے یعنی وہ اپنے صحنوں میں کوڑا جمع کرتے ہیں تم نہ کرو، کہا صالح نے ذکر کی میں نے یہ روایت مہاجر بن مسمار سے کہا انہوں نے کہ روایت کی مجھ سے عامر بن سعد نے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے نبی ﷺ سے مثل اس کی مگر یہ کہ کہا کہ صاف کرو تم اپنے صحنوں کو یعنی گمان کرتا ہوں کہ الفاظ نہیں ذکر کیے۔

فائدہ : یہ حدیث غریب ہے۔ اور خالد بن ایاس ضعیف سمجھے جاتے ہیں۔ اور ان کو ابن ایاس بھی کہتے ہیں۔

مترجم: اللہ تعالیٰ نظیف ہے الخ۔ نظافت کے معنی کمال طہارت اور صفائی کے ہیں۔ اور یہاں مراد ہے پاک ہونا باری تعالیٰ شانہ کا صفات حدوث سے اور سمات زوال و نقص سے۔ اور نظافت کرو یعنی صاف و پاک کرو مکانوں کو کوڑے کرکٹ سے اور بدن کو نجاست سے اور دل کو کبر و حسد سے اور عقائد فاسدہ سے، اور روح کو ماسوی اللہ تعالیٰ سے۔

❀❀❀❀

٤٢۔ بَابُ: مَا جَاءَ فِي الْإِسْتِتَارِ عِنْدَ الْجِمَاعِ

جماع کے وقت پردہ کرنے کے بیان میں

(٢٨٠٠) عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ : ((إِيَّاكُمْ وَالتَّعَرِّيَ، فَإِنَّ مَعَكُمْ مَنْ لَا يُفَارِقُكُمْ إِلَّا عِنْدَ الْغَائِطِ وَحِيْنَ يُفْضِي الرَّجُلُ إِلٰى أَهْلِهِ، فَاسْتَحْيُوْهُمْ وَأَكْرِمُوْهُمْ)). (اسناده ضعيف) الارواء (٦٤) تخريج المشكاة (٣١١٥۔ التحقيق الثاني) اس کو امام ترمذی نے غریب (ضعیف) کہا ہے

ترجمہ: روایت ہے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بچو تم برہنہ ہونے سے اس لیے کہ تمہارے ساتھ وہ لوگ ہیں کہ نہیں جدا ہوتے ہیں تم سے مگر پائخانے کے وقت، اور جب جماع کرتا ہے مرد اپنی عورت سے سو تم حیا کرو ان سے اور تعظیم کرو ان کی۔

فائدہ : یہ حدیث غریب ہے۔ نہیں جانتے ہم اس کو مگر اسی سند سے۔ اور ابو محیاہ کا نام یحییٰ بن یعلیٰ ہے۔

مترجم: وہ ساتھی ملائکہ ہیں کہ حفاظت عباد کے لیے ہر ایک کے ساتھ ہیں اور تحریر اعمال وغیرہ کے واسطے۔

❀❀❀❀

٤٣۔ بَابُ: مَا جَاءَ فِي دُخُولِ الْحَمَامِ

حمام میں جانے کے بیان میں

(٢٨٠١) عَنْ جَابِرٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ : ((مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ فَلَا يُدْخِلْ حَلِيْلَتَهُ الْحَمَّامَ، وَمَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ فَلَا يَدْخُلِ الْحَمَّامَ بِغَيْرِ إِزَارٍ، وَمَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ فَلَا يَجْلِسْ عَلٰى مَائِدَةٍ يُدَارُ عَلَيْهِمُ الْخَمْرُ)).

(اسناده حسن) التعليق الرغيب: ١/٨٨ـ٨٩) الارواء (١٩٤٩) غاية المرام (١٩٠).

ترجمہ: روایت ہے جابر رضی اللہ عنہ سے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: جو ایمان رکھتا ہو اللہ تعالیٰ پر اور پچھلے دن پر تو نہ بھیجے اپنی عورت کو حمام میں کہ وہاں بے ستری اور بے حیائی اور کشف ستر ہوتا ہے اور جو ایمان رکھتا ہو اللہ تعالیٰ پر اور پچھلے دن پر تو نہ داخل ہو حمام میں بغیر تہبند کے یعنی برہنہ نہ نہائے، جیسے کہ جہال اور سفہاء کی عادت تھی اور جو ایمان رکھتا ہو اللہ تعالیٰ پر اور پچھلے دن پر تو نہ بیٹھے ان لوگوں کے دستر خوان پر کہ جس پر دور چلتا ہو شراب کا۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے۔ نہیں جانتے ہم اس کو مگر طاؤس کی روایت سے کہ وہ جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہوں مگر اسی سند سے۔ کہا محمد بن اسماعیل نے لیث بن ابوسلیم صدوق ہیں مگر اکثر وہم کر جاتے ہیں کسی روایت میں۔ اور کہا محمد نے کہ کہا احمد بن حنبل نے کہ لیث کی روایت سے دل خوش نہیں ہوتا۔

❀❀❀❀

(٢٨٠٢) عَنْ عَائِشَةَ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ نَهَى الرِّجَالَ وَالنِّسَاءَ عَنِ الْحَمَّامَاتِ، ثُمَّ رَخَّصَ لِلرِّجَالِ فِي الْمَيَازِرِ.

[اسناده ضعيف] غاية المرام (١٩١) نقد التاج (٦٠) التعليق الرغيب (١/٨٩) اس میں ابی عذرہ مجہول راوی ہے

ترجمہ: روایت ہے ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ نبی ﷺ نے پہلے منع فرمایا مردوں اور عورتوں کو حمام میں جانے سے پھر رخصت دی مردوں کو کہ تہ بند باندھ کر جائیں۔

فائدہ: اس حدیث کو نہیں جانتے ہم مگر حماد بن سلمہ کی روایت سے۔ اور اسناد اس کی کچھ مضبوط نہیں۔

❀❀❀❀

(٢٨٠٣) عَنْ أَبِي الْمَلِيحِ الْهُذَلِيِّ أَنَّ نِسَاءً مِنْ أَهْلِ حِمْصَ أَوْ مِنْ أَهْلِ الشَّامِ دَخَلْنَ عَلٰى عَائِشَةَ، فَقَالَتْ: أَنْتُنَّ اللَّاتِي يَدْخُلْنَ نِسَاؤُكُنَّ الْحَمَّامَاتِ؟ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ : ((مَا مِنِ امْرَأَةٍ تَضَعُ ثِيَابَهَا فِي غَيْرِ بَيْتِ زَوْجِهَا إِلَّا هَتَكَتِ السِّتْرَ بَيْنَهَا وَبَيْنَ رَبِّهَا)).

[اسناده صحيح] التعليق الرغيب (١/٩٠ـ ٩١) صحيح الترغيب (١٦٤ و ١٦٥) (تمام المنة)

ترجمہ: روایت ہے ابی ملیح ہذلی سے کہ کچھ عورتیں اہل حمص سے یا اہل شام سے داخل ہوئیں ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس، سو کہا آپ رضی اللہ عنہا نے کہ تم وہی ہو کہ داخل ہوتی ہیں عورتیں تمہاری یہاں حماموں میں سنا میں نے رسول اللہ ﷺ سے کہ فرماتے تھے کوئی عورت ایسی نہیں ہے کہ اتارے اپنے کپڑے اپنے شوہر کے سوا اور گھر مگر یہ کہ کہ پھاڑ ڈالا اس نے وہ پردہ کہ اس کے اور اس کے رب کے درمیان تھا۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے۔

❀❀❀❀

٤٤۔ بَابُ: مَا جَاءَ أَنَّ الْمَلَائِكَةَ لَا تَدْخُلُ بَيْتًا فِيهِ صُورَةٌ وَلَا كَلْبٌ

جس گھر میں تصویر اور کتا ہو اس میں فرشتوں کے نہ داخل ہونے کے بیان میں

(٢٨٠٤) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ يَقُولُ : سَمِعْتُ أَبَاطَلْحَةَ يَقُولُ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ : ((لَا تَدْخُلُ الْمَلَائِكَةُ بَيْتًا فِيهِ كَلْبٌ وَلَا صُورَةُ تَمَاثِيلَ)). (اسناده صحيح) غاية المرام (٨٨)

ترجمہ: روایت ہے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہ کہتے تھے سنا میں نے ابوطلحہؓ سے کہتے تھے کہ سنا میں نے رسول اللہ ﷺ سے کہ فرماتے تھے: نہیں داخل ہوتے ہیں فرشتے اس گھر میں کہ جس میں کتا یا تصویر ہو جاندار چیزوں کی۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

❀❀❀❀

(٢٨٠٥) عَنْ أَبِي سَعِيدٍ أَخْبَرَنَا رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ : ((أَنَّ الْمَلَائِكَةَ لَا تَدْخُلُ بَيْتًا فِيهِ تَمَاثِيلُ أَوْصُورَةٌ)). شَكَّ إِسْحٰقُ لَا يَدْرِي أَيُّهُمَا قَالَ. (اسناده صحيح) غاية المرام (١١٨)

ترجمہ: روایت ہے ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے کہا انہوں نے کہ خبر دی رسول اللہ ﷺ نے کہ فرشتے داخل نہیں ہوتے اس گھر میں کہ جس میں تمثال ہو یا تصویر۔ شک کیا اسحٰق نے کہ ان میں سے کیا کہا یعنی تماثیل کہا یا صورت۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

❀❀❀❀

(٢٨٠٦) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((أَتَانِي جِبْرَئِيلُ فَقَالَ إِنِّي كُنْتُ أَتَيْتُكَ الْبَارِحَةَ فَلَمْ يَمْنَعْنِي أَنْ أَكُونَ دَخَلْتُ عَلَيْكَ الْبَيْتَ الَّذِي كُنْتَ فِيهِ إِلَّا أَنَّهُ كَانَ فِي بَابِ الْبَيْتِ تِمْثَالُ الرِّجَالِ وَكَانَ فِي الْبَيْتِ قِرَامُ سِتْرٍ فِيهِ تَمَاثِيلُ، وَكَانَ فِي الْبَيْتِ كَلْبٌ. فَمُرْ بِرَأْسِ التِّمْثَالِ الَّذِي

بِالْبَابِ فَلْيُقْطَعْ فَيَصِيرُ كَهَيْئَةِ الشَّجَرَةِ وَمُرْ بِالسِّتْرِ فَلْيُقْطَعْ وَيُجْعَلْ مِنْهُ وِسَادَتَيْنِ مُنْتَبِذَتَيْنِ تُوطَآنِ، وَمُرْ بِالْكَلْبِ فَيُخْرَجُ)). فَفَعَلَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ، وَكَانَ ذٰلِكَ الْكَلْبُ جِرْوًا لِلْحُسَيْنِ أَوْلِلْحَسَنِ تَحْتَ نَضَدٍ لَهُ، فَأَمَرَ بِهِ فَأُخْرِجَ. (اسنادہ صحیح) آداب الزفاف (۱۹۰-۱۹۶-الطبعة الجديده)

ترجمہ: ہم سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہا کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کہ آئے میرے پاس جبرئیل اور کہا انہوں نے کہ آیا تھا میں آپ کے پاس کل کی رات کو سو نہ روکا مجھے اس سے کہ داخل ہوتا میں نزدیک آپ کے گھر میں کہ جس میں آپ تھے مگر یہی کہ دروازہ پر گھر کے تصویریں تھیں مردوں کی اور گھر میں کپڑا تھا پردہ کا کہ اس میں تصویریں تھیں اور تھا گھر میں ایک کتا سو حکم کریں آپ کہ سر اس تصویر کا جو دروازہ پر ہے کاٹ ڈالا جائے کہ حکم اس کا شجر کا سا ہو جائے اور پردہ کے لیے حکم کریں کہ اس کو قطع کر کے دو تکیے بنائے جائیں کہ پڑے رہیں اور روندے جائیں اور حکم کریں کتے کو کہ نکال دیا جائے۔ سو رسول اللہ ﷺ نے ایسا ہی کیا اور وہ کتا ایک بچہ تھا کتے کا حسین کا یا حسن رضی اللہ عنہما کا یعنی ان کے کھیلنے کے لیے تھا ان کے پلنگ کے نیچے، سو حکم کیا آپؐ نے تو وہ نکالا گیا۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔ اور اس باب میں ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے بھی روایت ہے۔

مترجم: اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ جو تصویر ذی روح کی کہ سر اس کا کٹا ہو رکھنا اس کا جائز ہے، اور اسی طرح درختوں اور پھولوں وغیرہ غیر ذی روح کی تصویریں۔

❁❁❁❁

٤٥۔ باب: مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ لُبْسِ الْمُعَصْفَرِ لِلرِّجَالِ

کسم کے رنگے ہوئے کپڑے کی مردوں کے لیے پہننے کی کراہت کے بیان میں

(۲۸۰۷) عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ : مَرَّ رَجُلٌ وَعَلَيْهِ ثَوْبَانِ أَحْمَرَانِ فَسَلَّمَ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ فَلَمْ يَرُدَّ عَلَيْهِ النَّبِيُّ ﷺ السَّلَامَ. (ضعیف الاسناد) اس میں ابو یحیٰی قتات راوی ضعیف ہے۔

ترجمہ: روایت ہے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے کہا انہوں نے کہ گزرا ایک شخص رسول اللہ ﷺ کے پاس سے اور اس پر دو کپڑے تھے سرخ رنگ کے اور سلام کیا اس نے نبی ﷺ پر سو جواب نہ دیا نبی ﷺ نے اس کو سلام کا۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اس سند سے۔ اور مراد حدیث کی اہل علم کے نزدیک یہ ہے کہ مکروہ رکھا آپؐ نے کسم کے رنگ کا کپڑا مرد کو پہننا۔ اور تجویز کیا علماء نے کہ جو رنگا جائے مدر وغیرہ میں تو اس میں کچھ مضائقہ نہیں جب کہ وہ کسم کا نہ ہوئے۔

مترجم: مدر یعنی گیرو وغیرہ۔

❁❁❁❁

(۲۸۰۸) عَنْ هُبَيْرَةَ بْنِ يَرِيمَ قَالَ: قَالَ عَلِيُّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ: نَهَى رَسُولُ اللّٰهِ عَنْ خَاتَمِ الذَّهَبِ وَعَنِ الْقَسِّيِّ وَعَنِ الْمِيثَرَةِ وَعَنِ الْجِعَةِ قَالَ أَبُو الْأَحْوَصِ وَهُوَ شَرَابٌ يُتَّخَذُ بِمِصْرَ مِنَ الشَّعِيرِ.

(صحيح المتن) سلسلة الأحاديث الصحيحة [۲۳۹٤].

ترجمہ: روایت ہے ہبیرہ بن یریم سے کہا کہ علی بن ابو طالب رضی اللہ عنہ نے کہا کہ منع فرمایا رسول اللہ ﷺ نے مرد کو سونے کی انگوٹھی پہننے سے اور ریشمی کپڑا پہننے سے اور ریشمی زین پوش سے اور جعہ سے۔ اور ابوالاحوص نے کہا کہ وہ ایک شراب ہے مصر کی کہ جو سے بناتے ہیں۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

❀❀❀❀

(۲۸۰۹) عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ: أَمَرَنَا رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ بِسَبْعٍ وَنَهَانَا عَنْ سَبْعٍ: أَمَرَنَا بِاتِّبَاعِ الْجَنَائِزِ، وَعِيَادَةِ الْمَرِيضِ، وَتَشْمِيتِ الْعَاطِسِ وَإِجَابَةِ الدَّاعِيْ، وَنَصْرِ الْمَظْلُومِ، وَإِبْرَارِ الْمُقْسِمِ وَرَدِّ السَّلَامِ. وَنَهَانَا عَنْ سَبْعٍ: عَنْ خَاتَمِ الذَّهَبِ أَوْحَلْقَةِ الذَّهَبِ، وَاٰنِيَةِ الْفِضَّةِ، وَلُبْسِ الْحَرِيرِ، وَالدِّيبَاجِ، وَالْإِسْتَبْرَقِ، وَالْقَسِّيِّ. (اسناده صحيح)

ترجمہ: روایت ہے براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے کہا انہوں نے کہ حکم کیا ہم کو رسول اللہ ﷺ نے سات چیزوں کا اور منع فرمایا ہم کو سات چیزوں سے، حکم کیا ہم کو جنازوں کے ساتھ چلنے سے، اور مریض کی عیادت کا، اور چھینکنے والے کے جواب دینے کا، اور بلانے والے کی بات قبول کرنے کا اور مظلوم کی مدد کا اور قسم کھانے والے کی قسم سچا کرنے کا، اور سلام کے جواب دینے کا۔ اور منع فرمایا ہم کو سات چیزوں سے سونے کی انگوٹھی پہننے سے یعنی مردوں کو اور سونے کے چھلے پہننے سے یعنی مردوں کو اور چاندی کے برتنوں سے اور حریر اور دیباج اور استبرق اور قسی کے پہننے سے کہ یہ سب ریشمی کپڑے ہیں۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔ اور اشعث بن سلیم بیٹے ہیں ابی الشعثاء کے یعنی ابی الشعثاء کا نام سلیم ہے اور سلیم بیٹے ہیں اسود کے۔

❀❀❀❀

بَابُ: مَا جَآءَ فِي لُبْسِ الْبَيَاضِ

سفید کپڑے پہننے کے بیان میں

(۲۸۱۰) عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: «الْبَسُوا الْبَيَاضَ فَإِنَّهَا أَطْهَرُ وَأَطْيَبُ، وَكَفِّنُوا فِيهَا مَوْتَاكُمْ». (صحيح) الاحكام (٦٢) تخريج مشكاة المصابيح (١٦٣٨) الروض (٤٠٧) مختصر الشمائل (٥٤).

ترجمہ: روایت ہے سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ سے کہا انہوں کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے: پہنو تم سفید کپڑے اس لیے کہ وہ پاکیزہ اور عمدہ ہیں اور کفن دو اس میں اپنے مردوں کو۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور اس باب میں ابن عباس اور ابن عمر رضی اللہ عنہم سے بھی روایت ہے۔

❀❀❀❀

٤٨۔ بَابُ: مَا جَاءَ فِي الرُّخْصَةِ فِيْ لُبْسِ الْحُمْرَةِ لِلرِّجَالِ

مردوں کے لیے سرخ کپڑے پہننے کی اجازت کے بیان میں

(۲۸۱۱) عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ : رَأَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ فِيْ لَيْلَةٍ إِضْحِيَانٍ، فَجَعَلْتُ أَنْظُرُ إِلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَإِلَى الْقَمَرِ وَعَلَيْهِ حُلَّةٌ حَمْرَاءُ فَإِذَا هُوَ عِنْدِيْ أَحْسَنُ مِنَ الْقَمَرِ.

(اسناده ضعيف) مختصر الشمائل (۸) اس میں اشعث بن سوار ضعیف اور ابواسحاق مدلس ہے

ترجمہ: روایت ہے جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے کہا انہوں نے کہ دیکھا میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو چاندنی رات میں سو میں نظر کرنے لگا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف اور چاند کی طرف اور آپ پر جوڑا تھا سرخ رنگ کا تو اس وقت میرے نزدیک وہ زیادہ حسین تھے چاند سے۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے۔غریب ہے نہیں پہچانتے ہم اس کو مگر اشعث کی روایت سے۔اور روایت کی شعبہ نے اور ثوری نے ابواسحاق سے انہوں نے براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے کہا انہوں نے دیکھا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے جسم مبارک پر سرخ جوڑا یعنی اس میں خطوط سرخ تھے نہ یہ کہ بالکل سرخ ہو۔روایت کی ہم سے یہ محمود بن غیلان نے انہوں نے وکیع سے انہوں نے سفیان سے انہوں نے ابواسحاق سے۔اور روایت کی ہم سے محمد بن بشار نے انہوں نے محمد بن جعفر سے انہوں نے شعبہ سے انہوں نے ابواسحاق سے یہی روایت۔اور اس حدیث میں یہی ذکر ہے اور اس سے زیادہ پوچھا میں نے محمد بن اسماعیل بخاری سے اور کہا میں نے کہ حدیث ابواسحاق کی جو مروی ہے براء سے وہ زیادہ صحیح ہے یا حدیث جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ کی تو تجویز کیا انہوں نے کہ دونوں حدیثیں صحیح ہیں۔اور اس باب میں براء اور ابوجحیفہ رضی اللہ عنہما سے بھی روایت ہے۔

❀❀❀❀

٤٨۔ بَابُ: مَا جَاءَ فِي الثَّوْبِ الْأَخْضَرِ

سبز کپڑوں کے بیان میں

(۲۸۱۲) عَنْ أَبِيْ رِمْثَةَ قَالَ: رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ وَعَلَيْهِ بُرْدَانِ أَخْضَرَانِ. (اسناده صحيح) مختصر الشمائل (٣٦).

ترجمہ: روایت ہے ابو رمثہ سے کہا انہوں نے کہ دیکھا میں نے رسول اللہ ﷺ کو اور ان پر دو کپڑے سبز تھے۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے۔ نہیں جانتے ہم اس کو مگر عبید اللہ بن ایاد کی روایت سے اور رمثہ تیمی کا نام حبیب بن حیان ہے۔ اور بعضوں نے کہا کہ رفاعہ بن یثربی ہے۔

❁❁❁❁

٤٩۔ بَابُ: مَا جَاءَ فِي الثَّوْبِ الْأَسْوَدِ

سیاہ کپڑوں کے بیان میں

(٢٨١٣) عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: خَرَجَ النَّبِيُّ ﷺ ذَاتَ غَدَاةٍ وَعَلَيْهِ مِرْطٌ مِنْ شَعْرٍ أَسْوَدَ.

(اسناده صحيح) مختصر الشمائل (٥٦)

ترجمہ: روایت ہے ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہا کہ نکلے نبی ﷺ ایک دن صبح کو اور ان پر چادر تھی کالے بالوں کی۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے۔

❁❁❁❁

٥٠۔ بَابُ: مَا جَاءَ فِي الثَّوْبِ الْأَصْفَرِ

زرد کپڑوں کے بیان میں

(٢٨١٤) عَنْ قَيْلَةَ بِنْتِ مَخْرَمَةَ أَنَّهَا قَالَتْ: قَدِمْنَا عَلَى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ، فَذَكَرَتِ الْحَدِيثَ بِطُولِهِ حَتّٰى جَاءَ رَجُلٌ وَقَدِ ارْتَفَعَتِ الشَّمْسُ، فَقَالَ: السَّلَامُ عَلَيْكَ يَارَسُولَ اللّٰهِ! فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: **((وَعَلَيْكَ السَّلَامُ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ))**، وَعَلَيْهِ تَعْنِي النَّبِيَّ ﷺ أَسْمَالُ مُلَيَّتَيْنِ كَانَتَا بِزَعْفَرَانٍ وَقَدْ نَفَضَتَا وَمَعَهُ عُسَيِّبُ نَخْلَةٍ. (اسناده حسن) (مختصر الشمائل: ٥٣، التحقيق الثانى)

ترجمہ: روایت ہے بنت مخرمہ قیلہ سے کہا انہوں نے کہ آئے ہم رسول اللہ ﷺ کے پاس اور ذکر کی انہوں نے اس کے بعد حدیث بہت لمبی یہاں تک کہ کہا انہوں نے کہ آیا آپ کے پاس ایک مرد اور بلند ہو چکا تھا آفتاب سو کہا السلام علیک یارسول اللہ تو فرمایا آپ نے وعلیک السلام ورحمۃ اللہ اور آپ ﷺ پر دو کپڑے تھے پرانے اور بے سیئے ہوئے رنگے گئے تھے زعفران میں اور جھڑ گیا تھا ان سے رنگ زعفران کا یعنی بسبب کثرت استعمال کے اور آپ ﷺ کے پاس ایک شاخ تھی کھجور کی۔

فائدہ : قیلہ کی حدیث کو ہم نہیں جانتے مگر عبداللہ بن حسان کی روایت سے۔

مترجم: مراد حدیث یہ ہے کہ رنگ زعفران کا ان کپڑوں سے جھڑ گیا تھا اور کچھ اثر باقی نہ رہا تھا۔

❀❀❀❀

۵۱۔ بَابُ: مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ التَّزَعْفُرِ وَالْخَلُوقِ لِلرِّجَالِ

اس بیان میں کہ مردوں کو زعفران اور خلوق منع ہے

(۲۸۱۵) عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ : نَهَى رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ عَنِ التَّزَعْفُرِ لِلرِّجَالِ. (اسناده صحيح)

ترجمہ: روایت ہے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے کہا انہوں نے کہ منع کیا رسول اللہ ﷺ نے تزعفر سے مردوں کو۔

فائدہ : یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔ اور روایت کی شعبہ نے یہ حدیث اسماعیل بن علیہ سے انہوں نے عبدالعزیز بن صہیب سے انہوں نے انس رضی اللہ عنہ سے کہ نبی ﷺ نے منع فرمایا زعفران کے لگانے سے یعنی مردوں کو۔ روایت کی یہ حدیث ہم سے عبداللہ بن عبدالرحمٰن نے انہوں نے آدم سے انہوں نے شعبہ سے کہا شعبہ نے معنی کراہت تزعفر کے مردوں کے لیے یہ ہیں کہ مرد خوشبو کے لیے بجائے عطر کے زعفران لگائے۔

❀❀❀❀

(۲۸۱٦) عَنْ يَعْلَى بْنِ مُرَّةَ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ أَبْصَرَ رَجُلًا مُتَخَلِّقًا، قَالَ: ((اذْهَبْ فَاغْسِلْهُ ثُمَّ اغْسِلْهُ ثُمَّ لَا تَعُدْ)). (ضعيف الاسناد)

ترجمہ: روایت ہے یعلی بن مرہ سے کہ نبی ﷺ نے دیکھا ایک شخص کو خلوق لگائے ہوئے تب فرمایا جا تو اور دھو اس کو اور پھر دھو اور پھر دوبارہ نہ لگا اس کو۔

فائدہ : یہ حدیث حسن ہے۔ اور اختلاف کیا بعضوں نے اس کی اسناد میں جو مروی ہے عطاء بن سائب سے۔ کہا علی نے کہا یحییٰ بن سعید نے جس نے کہ سنا ہے عطاء بن سائب سے زمانہ قدیم میں یعنی ان کی اول عمر میں سو سماع اس کا صحیح ہے اور سماع شعبہ اور سفیان کا عطاء بن سائب سے صحیح ہے مگر دو حدیثیں کہ جو مروی ہیں عطاء سے وہ روایت کرتے ہیں رادان سے کہا شعبہ نے سنا میں نے ان دونوں حدیثوں کو عطاء سے آخر عمر میں۔ اور کہا جاتا ہے عطاء بن سائب کا آخر عمر میں حافظہ بگڑ گیا تھا۔ اس باب میں عمار اور ابی موسیٰ اور انس رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے۔

مترجم: خلوق ایک خوشبو ہے کہ مرکب ہے زعفران وغیرہ سے اور غالب ہوتی ہے اس پر سرخی یا سفیدی۔ اور اکثر احادیث میں اس سے نہی وارد ہوئی ہے کہ وہ خوشبو مخصوص ہے نساء کے واسطے۔

٥٤۔ بَابُ: مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ الْحَرِيرِ وَالدِّيبَاجِ

حریر اور دیباج کی کراہت کے بیان میں

(٢٨١٧) عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: سَمِعْتُ عُمَرَ يَذْكُرُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: ((مَنْ لَبِسَ الْحَرِيرَ فِي الدُّنْيَا لَمْ يَلْبَسْهُ فِي الْآخِرَةِ)). (اسناده صحيح) غاية المرام (٧٨)

ترجمہ: روایت ہے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے کہا انہوں نے سنا میں نے عمر رضی اللہ عنہ سے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: جس نے پہنا ریشمی کپڑا دنیا میں وہ نہ پہنے گا اسے آخرت میں۔ یعنی جنت میں۔

فائدہ: اس باب میں علی اور حذیفہ اور انس رضی اللہ عنہم اور کئی لوگوں سے روایت ہے جن کا ذکر کیا ہے ہم نے کتاب اللباس میں۔ اور یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور مروی ہوئی ہے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے کئی سندوں سے۔ اور اسماء رضی اللہ عنہا جو بیٹی ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی ہیں ان کے مولیٰ کا نام عبداللہ اور کنیت ان کی ابوعمر ہے۔ اور روایت کی ان سے عطاء بن ابورباح اور عمرو بن دینار نے۔

❀❀❀❀

٥٣۔ باب قصة غبئه ﷺ قباء لمخزمة وملاطفته معه

نبی اکرم ﷺ کا مخرمہ رضی اللہ عنہ کے لیے قباء رکھنا اور ان کے ساتھ شفقت ونرمی کرنا

(٢٨١٨) عَنِ الْمِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَةَ: أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ قَسَمَ أَقْبِيَةً وَلَمْ يُعْطِ مَخْرَمَةَ شَيْئًا، فَقَالَ: يَا بُنَيَّ! انْطَلِقْ بِنَا إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ، فَانْطَلَقْتُ مَعَهُ، قَالَ: ادْخُلْ فَادْعُهُ لِيْ، فَدَعَوْتُهُ لَهُ، فَخَرَجَ النَّبِيُّ ﷺ وَعَلَيْهِ قُبَاءٌ مِنْهَا، فَقَالَ: ((خَبَأْتُ لَكَ هٰذَا))، قَالَ: فَنَظَرَ إِلَيْهِ فَقَالَ: رَضِيَ مَخْرَمَةُ. (اسناده صحيح)

ترجمہ: روایت ہے مسور بن مخرمہ رضی اللہ عنہ سے کہا انہوں نے کہ تقسیم کیں رسول اللہ ﷺ نے قبائیں اور نہ دیا مخرمہ کو ان میں سے کچھ سو کہا مخرمہ نے کہ اے میرے بیٹے چلو میرے ساتھ نبی ﷺ کے پاس، کہا مسور نے کہ گیا میں ان کے ساتھ تو کہا انہوں نے کہ داخل ہو تو بلا لے آنحضرت ﷺ کو میرے لیے، سو بلایا میں نے ان کو مخرمہ کے لیے اور نکلے رسول اللہ ﷺ اور آپ کے اوپر ایک قبا تھی ان ہی قباؤں میں سے، سو فرمایا آپ نے مخرمہ سے کہ یہ بچا رکھی تھی میں نے تمہارے لیے۔ کہا راوی نے پھر دیکھا آپ ﷺ نے مخرمہ کی طرف اور فرمایا راضی ہو گئے مخرمہ۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔ اور ابن ابوملیکہ کا نام عبداللہ بن عبیداللہ بن ابوملیکہ ہے۔

❀❀❀❀

٥٤۔ بَابُ: مَا جَاءَ أَنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ أَنْ يُرٰى أَثَرُ نِعْمَتِهٖ عَلٰى عَبْدِهٖ

اللہ تعالیٰ پسند کرتا ہے کہ دیکھا جائے اس کی نعمت کا اثر اس کے بندے پر

(۲۸۱۹) عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ، عَنْ أَبِيْهِ، عَنْ جَدِّهٖ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : ((إِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ أَنْ يُرٰى أَثَرُ نِعْمَتِهٖ عَلٰى عَبْدِهٖ)). (حسن صحیح) غاية المرام (۷۵)

ترجمہ: بسند مذکور مروی ہے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کہ بے شک اللہ تعالیٰ دوست رکھتا ہے کہ دیکھا جائے اثر اس کی نعمت کا اس کے بندے پر۔ یعنی کپڑے سفید ہوں اور زینت شرعی سے بدن آراستہ ہو۔

فائدہ : اس باب میں ابی الاحوص سے بھی روایت ہے کہ وہ اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں۔ اور عمران بن حصین اور ابن مسعود رضی اللہ عنہما سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث حسن ہے۔

❀❀❀❀

٥٥۔ بَابُ: مَا جَاءَ فِي الْخُفِّ الْأَسْوَدِ

سیاہ موزہ کے بیان میں

(۲۸۲۰) عَنْ بُرَيْدَةَ : أَنَّ النَّجَاشِيَّ أَهْدٰى لِلنَّبِيِّ ﷺ خُفَّيْنِ أَسْوَدَيْنِ سَاذَجَيْنِ، فَلَبِسَهُمَا ثُمَّ تَوَضَّأَ وَمَسَحَ عَلَيْهِمَا. (اسناده صحيح) مختصر الشمائل (۵۸) صحيح ابی داؤد (۱٤٤)

ترجمہ: روایت ہے بریدہ سے کہ نجاشی والئے حبش نے ہدیے میں بھیجا نبی ﷺ کو ایک جوڑا موزے کا کہ وہ دونوں سیاہ تھے اور ان میں کچھ نقش نہ تھے پھر پہنا آپ نے ان کو اور وضو کیا اور مسح کیا ان پر۔

فائدہ : یہ حدیث حسن ہے نہیں جانتے۔ ہم اس کو مگر ولہم کی روایت سے اور روایت کی یہ محمد بن ربیعہ نے ولہم سے کہ نام ہے راوی کا۔

❀❀❀❀

٥٦۔ بَابُ: مَا جَاءَ فِي النَّهْيِ عَنْ نَتْفِ الشَّيْبِ

بوڑھے بال نکالنے کی نہی میں

(۲۸۲۱) عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ : أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ نَهٰى عَنْ نَتْفِ الشَّيْبِ وَقَالَ: ((إِنَّهٗ نُوْرُ الْمُسْلِمِ)). (اسناده صحيح) تخريج المشكاة (٤٤٥٨) سلسلة الاحاديث الصحيحة (۱۲٤۳)

ترجمہ: روایت ہے عمرو بن شعیب سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے وہ اپنے دادا سے کہ نبی ﷺ نے منع فرمایا سفید بال اکھاڑنے سے اور فرمایا کہ وہ نور ہے مسلمان کا۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے اور روایت کی یہ عبدالرحمٰن بن حارث نے اور کئی لوگوں نے عمرو بن شعیب سے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے دادا سے۔

❀❀❀❀

۵۷۔ بَابُ: مَا جَاءَ أَنَّ الْمُسْتَشَارَ مُؤْتَمَنٌ

صاحب مشورہ کے امانت دار ہونے کے بیان میں

(۲۸۲۲) عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ : قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ : ((الْمُسْتَشَارُ مُؤْتَمَنٌ)). (اسنادہ صحیح)

ترجمہ: روایت ہے ام المومنین ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے کہا انہوں نے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کہ جس سے مشورہ لیا جائے اس کو امانت داری ضرور ہے۔ یعنی اس کو افشائے راز نہ کرنا چاہیے۔

فائدہ: اس باب میں ابن مسعود اور ابوہریرہ اور ابن عمر رضی اللہ عنہم سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث غریب ہے ام سلمہ رضی اللہ عنہا کی روایت سے۔

❀❀❀❀

(۲۸۲۳) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ : ((الْمُسْتَشَارُ مُؤْتَمَنٌ)). (اسنادہ صحیح)

ترجمہ: روایت ہے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہا کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کہ جس سے مشورہ لیا جائے اس کو امانت داری ضرور ہے۔

فائدہ: اس حدیث کو روایت کیا کئی لوگوں نے شیبان بن عبدالرحمٰن نحوی سے۔ اور شیبان صاحب کتاب ہیں اور صحیح الحدیث ہیں اور کنیت ان کی ابومعاویہ ہے۔ روایت کی ہم سے عبدالجبار بن علاء عطار نے انہوں نے سفیان بن عیینہ سے۔ کہا سفیان نے کہ کہا عبدالملک نے جو راوی ہیں ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی حدیث کے کہ میں جو حدیث بیان کرتا ہوں اس میں سے کوئی حرف کاٹ نہیں رکھتا۔ یعنی پوری پوری بیان کرتا ہوں۔

❀❀❀❀

۵۸۔ بَابُ: مَا جَاءَ فِي الشُّؤْمِ

نحوست کے بیان میں

(۲۸۲۴) عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ: أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ : ((الشُّؤْمُ فِي ثَلٰثَةٍ: فِي الْمَرْأَةِ وَالْمَسْكَنِ

وَالدَّابَةِ)). (صحیح بزیادة: ان کان الشؤم فی شيء ففی: ق' وهودو نهاشاذ) سلسلة الاحادیث الصحیحة (۴۴۳و ۷۹۹و ۱۸۹۷)

ترجمہ: روایت ہے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ نحوست تین چیزوں میں ہے: عورت اور گھر اور جانور میں۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔ اور بعض اصحاب زہری نے سند میں اس حدیث کے ذکر نہیں کیا حمزہ کا اور یوں کہا کہ روایت ہے سالم سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے وہ نبی ﷺ سے۔ اور ایسی ہی روایت کی ہم سے ابن عمر رضی اللہ عنہما نے یہ حدیث انہوں نے سفیان سے انہوں نے زہری سے انہوں نے سالم اور حمزہ سے کہ دونوں بیٹے ہیں عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے اور ان دونوں نے اپنے باپ سے انہوں نے نبی ﷺ سے۔ روایت کی ہم سے سعید بن عبدالرحمٰن نے انہوں نے سفیان سے انہوں نے زہری سے انہوں نے سالم سے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے نبی ﷺ سے مانند اس کے۔ اور نہیں ذکر کیا اس میں اس کا کہ روایت ہے سعید بن عبدالرحمٰن سے وہ روایت کرتے ہیں حمزہ سے۔ اور روایت سعید کی صحیح تر ہے اس واسطے کہ علی بن مدینی اور حمیدی دونوں نے روایت کی سفیان سے اور نہ روایت کی زہری نے ہم سے یہ حدیث مگر سالم سے انہوں نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے۔ اور روایت کی مالک بن انس نے یہ حدیث زہری سے، اور کہا اس کی سند میں کہ روایت کی زہری نے سالم سے اور حمزہ سے کہ دونوں بیٹے ہیں عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے انہوں نے روایت کی اپنے باپ سے اور اس باب میں سہل بن سعد اور عائشہ اور انس رضی اللہ عنہم سے روایت ہے۔ اور مروی ہے نبی ﷺ سے کہ آپ نے فرمایا کہ اگر نحوست ہوتی۔ کسی چیز میں تو عورت اور جانور اور گھر میں ہوتی یعنی کسی چیز میں نحوست نہیں۔ اور روایت کی حکیم بن معاویہ نے کہا انہوں نے کہ سنا میں نے نبی ﷺ سے کہ فرماتے تھے شوم یعنی نحوست نہیں ہے کسی شئے میں اور کبھی ہوتی ہے برکت گھر میں اور عورت اور گھوڑے میں۔ روایت کی ہم سے یہ حدیث علی بن بحر نے انہوں نے اسماعیل بن عیاش سے انہوں نے سلیمان سے انہوں نے یحیٰی بن جابر سے انہوں نے معاویہ سے انہوں نے اپنے عم حکیم بن معاویہ سے انہوں نے نبی ﷺ سے۔

❁ ❁ ❁ ❁

۵۹۔ بَابُ: مَا جَاءَ لَا يَتَنَاجَى اثْنَانِ دُوْنَ الثَّالِثِ

اس بیان میں کہ تیسرے آدمی کی موجودگی میں دو آدمی سرگوشی نہ کریں

(۲۸۲۵) عَنْ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : ((إِذَا كُنْتُمْ ثَلَاثَةً فَلَا يَتَنَاجَى اثْنَانِ دُوْنَ صَاحِبِهِمَا)). وَقَالَ سُفْيَانُ فِيْ حَدِيْثِهِ: ((لَا يَتَنَاجَى اثْنَانِ دُوْنَ الثَّالِثِ، فَإِنَّ ذٰلِكَ يُحْزِنُهُ)).

(اسناده صحیح) الروض النضير (۵۷۳) سلسلة الاحادیث الصحیحة (۳/ ۳۹۲)

ترجمہ: روایت ہے عبداللہ سے کہا انہوں نے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے: جب تم تین شخص ہو تو نہ کان میں باتیں کریں ان

میں سے دو شخص ایک اپنے رفیق کو چھوڑ کر۔ اور سفیان نے اپنی روایت میں لا یَنْتَجِی کی بجائے لا یَتَنَاجٰی کہا ہے اس لیے کہ یہ بات اس کو غم میں ڈالتی ہے۔

فائدہ : یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔ اور روایت کی گئی ہے نبی ﷺ سے کہ انہوں نے فرمایا: کان میں باتیں نہ کریں دو شخص ایک کو اکیلا چھوڑ کر اس لیے کہ اس سے مومن کو ایذا ہوتی ہے۔ یعنی سب اکیلے رہ جانے کے۔ اور اللہ تعالیٰ کو بری معلوم ہوتی ہے ایذا مومن کی۔ اس باب میں ابن عمر اور ابو ہریرہ اور ابن عباس رضی اللہ عنہم سے بھی روایت ہے۔

مترجم: یہ سرگوشی سے ممانعت تین ہی شخصوں کے ساتھ مخصوص ہے کہ اس میں ایک شخص اکیلا رہ کر گھبراتا ہے اور بدظنی میں گرفتار ہوتا ہے اور اگر چار آدمی یا زیادہ ہوں تو سرگوشی منع نہیں۔

❀❀❀❀

٦٠۔ بَابُ: مَا جَاءَ فِي الْعِدَةِ

عہد واقرار کے بیان میں

(٢٨٢٦) عَنْ أَبِي جُحَيْفَةَ قَالَ : رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ أَبْيَضَ قَدْ شَابَ، وَكَانَ الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ يُشْبِهُهُ، وَأَمَرَلَنَا بِثَلَاثَةَ عَشَرَ قَلُوْصًا فَذَهَبْنَا نَقْبِضُهَا فَأَتَانَا مَوْتُهُ فَلَمْ يُعْطُوْنَا شَيْئًا، فَلَمَّا قَامَ أَبُوْبَكْرٍ قَالَ: مَنْ كَانَتْ لَهُ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ عِدَةٌ فَلْيَجِيْ، فَقُمْتُ إِلَيْهِ فَأَخْبَرْتُهُ فَأَمَرَلَنَا بِهَا. (اسناده صحيح)

ترجمہ: روایت ہے ابو جحیفہ سے کہا انہوں نے کہ دیکھا میں نے رسول اللہ ﷺ کو کہ گورے تھے اور بڑھاپا آ چلا تھا آپ پر یعنی قریب بیس بالوں کے سفید ہو چکے تھے اور حسن بن علی مشابہ تھے آپ سے یعنی صورت میں اور حکم کیا تھا ہمارے لیے تیرہ اونٹنیوں کا جوان کا تو ہم ان اونٹنیوں کے لینے کو گئے، سو آ گئی ہر کو خبر ان کی وفات کی، سو نہ دیا ہم کو لوگوں نے کچھ پھر جب قائم ہو گئے ابو بکر رضی اللہ عنہ امور خلافت پر تو کہا ابو بکر رضی اللہ عنہ نے کہ جس سے کچھ وعدہ ہو رسول اللہ ﷺ کا تو وہ ہمارے پاس آئے، سو اٹھا میں اور خبر کی میں نے ان کو آپ کے وعدہ کی، سو حکم فرمایا ہم کو ان اونٹنیوں کے دینے کا۔

فائدہ : یہ حدیث حسن ہے۔ اور روایت کی مروان بن معاویہ نے یہ حدیث اپنی اسناد سے ابو جحیفہ سے مانند اس کے۔ اور روایت کی کئی لوگوں نے اسماعیل بن ابو خالد سے کہا ابو جحیفہ نے دیکھا میں نے رسول اللہ ﷺ کو اور حسن بن علی مشابہ ان کے تھے یعنی شکل وصورت میں اور اس سے زیادہ کچھ روایت نہ کیا یعنی اونٹنیوں کا ذکر اس روایت میں نہیں۔ روایت کی ہم سے محمد بن بشار نے انہوں نے یحییٰ سے انہوں نے اسماعیل بن ابو خالد سے انہوں نے ابو جحیفہ سے کہا انہوں نے کہ دیکھا میں نے رسول اللہ ﷺ کو اور حسن بن علی مشابہ تھے ان کے۔ اور ایسے ہی روایت کیا کئی لوگوں نے اسماعیل سے مانند اس کی۔ اور اس باب میں جابر رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے۔ اور ابو جحیفہ کا نام وہب السوائی ہے۔

(٢٨٢٧) حَدَّثَنَا أَبُو جُحَيْفَةَ قَالَ : رَأَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ وَكَانَ الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ يُشْبِهُهُ. (اسنادہ صحیح)

ترجمہ: ہم سے ابو جحیفہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا انہوں نے کہا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا اور سیدنا حسن بن علی رضی اللہ عنہما ان سے مشابہت رکھتے تھے۔

❀❀❀❀

٦١۔ بَابُ: مَا جَاءَ فِي فِدَاكَ أَبِي وَأُمِّي

فداک ابی وامی کہنے کے بیان میں

(٢٨٢٨) عَنْ عَلِيٍّ قَالَ : سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ جَمَعَ أَبَوَيْهِ لِأَحَدٍ غَيْرِ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ. (اسنادہ صحیح)

ترجمہ: روایت ہے سیدنا علی رضی اللہ عنہ سے کہا انہوں نے کہ نہیں سنا میں نے نبی ﷺ کو کہ جمع کیا ہو آپ نے اپنے ماں باپ کو یعنی یہ کہا ہو کہ فدا ہیں تجھ پر ماں باپ میرے سوا سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کے۔

❀❀❀❀

(٢٨٢٩) عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ يَقُولُ : قَالَ عَلِيٌّ : مَا جَمَعَ رَسُولُ اللّٰهِ أَبَاهُ وَأُمَّهُ لِأَحَدٍ إِلَّا لِسَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ، قَالَ لَهُ يَوْمَ أُحُدٍ: ((إِرْمِ، فِدَاكَ أَبِي وَأُمِّي))، وَقَالَ لَهُ: ((إِرْمِ أَيُّهَا الْغُلَامُ الْحَزَوَّرُ)).

(منكر بذكر الغلام الحزور)

ترجمہ: روایت ہے سعید بن مسیب سے کہ فرمایا حضرت علی نے: نہیں جمع کیا رسول اللہ ﷺ نے اپنے ماں باپ کو کسی کے لیے سوا سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کے کہ فرمایا ان کو جنگ احد کے دن: مار تو ایک تیر فدا ہیں تجھ پر ماں باپ میرے۔ اور کہا ان سے مارو تیر اے جوان پہلوان۔

فائدہ: اس باب میں زبیر اور جابر رضی اللہ عنہما سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔ اور مروی ہوئی ہے کئی سندوں سے سیدنا علی رضی اللہ عنہ سے۔ اور روایت کی کئی لوگوں نے یہ حدیث یحییٰ بن سعید بن مسیب سے انہوں نے سعد بن ابی وقاص سے، کہا سعد نے کہ جمع کیا میرے لیے رسول اللہ ﷺ نے اپنے ماں باپ کو دن احد کے۔ یعنی فداك ابی وامی فرمایا۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور دونوں حدیثیں صحیح ہیں۔

❀❀❀❀

(٢٨٣٠) عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ، عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ، قَالَ : جَمَعَ لِي رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ أَبَوَيْهِ يَوْمَ أُحُدٍ.

[اسنادہ صحیح]

ترجمہ: سعید بن مسیب سے روایت ہے انہوں نے سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے غزوۂ اُحد کے دِن میرے لیے اپنے والدین کو جمع فرمایا یعنی فداك أبي و أمي فرمایا۔

❀❀❀❀

٦٢۔ بَابُ: مَا جَاءَ فِيْ يَا بُنَيَّ

کسی کو شفقتاً بیٹا کہنے کے بیان میں

(٢٨٣١) عَنْ أَنَسٍ : أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ لَهُ: ((يَا بُنَيَّ)). (اسناده صحيح) سلسلة الاحاديث الصحيحة (١٩٥٧)

ترجمہ: روایت ہے سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے کہ ان کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا بیٹا فرمایا۔

فائدہ : اس باب میں مغیرہ اور عمر بن ابی سلمہ رضی اللہ عنہما سے بھی روایت ہے۔ اور یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے اس سند سے۔ اور مروی ہوئی ہے اور سند سے سوا اس سند کے انس رضی اللہ عنہ سے اور ابوعثمان شیخ ثقہ ہیں اور نام ان کا جعد بن عثمان ہے اور ان کو ابن دینار بھی کہتے ہیں اور بصرہ کے رہنے والے ہیں۔ اور روایت کی ان سے یونس بن عبید نے اور شعبہ اور کئی ائمہ حدیث نے۔

❀❀❀❀

٦٣۔ بَابُ: مَا جَاءَ فِيْ تَعْجِيْلِ إِسْمِ الْمَوْلُوْدِ

بچے کا نام جلدی رکھنے کے بیان میں

(٢٨٣٢) عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ، عَنْ أَبِيْهِ ،عَنْ جَدِّهِ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ أَمَرَ بِتَسْمِيَةِ الْمَوْلُوْدِ يَوْمَ سَابِعِهِ وَ وَضْعِ الْأَذٰى عَنْهُ وَالْعَقِّ. (اسناده حسن) الارواء: ٤/٣٣٩۔ ٤٠٠۔ التحقيق الثانى)

ترجمہ: بسند مذکور مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم فرمایا لڑکے کے نام رکھنے کا ساتویں دن۔ یعنی ولادت سے۔ اور اس کے بال وغیرہ جدا کرنے کا جو موجب اذیت ہیں اور عقیقہ کرنے کا۔

فائدہ : یہ حدیث حسن ہے غریب ہے۔

❀❀❀❀

٦٤۔ بَابُ: مَا جَاءَ مَا يُسْتَحَبُّ مِنَ الْأَسْمَاءِ

مستحب ناموں کے بیان میں

(٢٨٣٣) عَنِ ابْنِ عُمَرَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ : أَحَبُّ الْأَسْمَآءِ إِلَى اللّٰهِ [عَزَّوَجَلَّ] عَبْدُاللّٰهِ وَعَبْدُالرَّحْمٰنِ)).

(اسناده صحيح) ارواء الغليل (١١٧٦)

ترجمہ: روایت ہے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: سب سے زیادہ پیارے نام اللہ تعالیٰ کے نزدیک عبداللہ اور عبدالرحمٰن ہیں۔یعنی اس لیے کہ اس میں اقرار ہے اللہ تعالیٰ کی بندگی کا۔

فائدہ : یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اس سند سے۔

❀❀❀❀

(٢٨٣٤) عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ : قَالَ النَّبِيُّ ﷺ : ((إِنَّ أَحَبَّ الْأَسْمَاءِ إِلَى اللهِ عَبْدُاللهِ وَعَبْدُالرَّحْمٰنِ)).

(اسناده صحيح) [انظر ماقبله]

ترجمہ: روایت ہے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے کہا کہ نبی ﷺ نے فرمایا: سب سے زیادہ پیارے نام اللہ تعالیٰ کے نزدیک عبداللہ اور عبدالرحمٰن ہیں۔

❀❀❀❀

٦٥۔ بَابُ: مَاجَاءَ مَا يُكْرَهُ مِنَ الْأَسْمَاءِ

مکروہ ناموں کے بیان میں

(٢٨٣٥) عَنْ عُمَرَ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ : ((لَأُنْهَيَنَّ أَنْ يُسَمّٰى رَافِعٌ وَبَرَكَةٌ وَيَسَارٌ)).

(اسناده صحيح) سلسلة الاحاديث الصحيحة (٢١٤٣)

ترجمہ: روایت ہے سیدنا عمر رضی اللہ عنہ سے کہا کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کہ بے شک میں منع کرتا ہوں کہ نام رکھا جائے کسی کا رافع اور برکت اور یسار۔

فائدہ : یہ حدیث غریب ہے۔ایسی ہی روایت کی ابواحمد نے سفیان سے انہوں نے ابوزبیر سے انہوں نے جابر سے انہوں نے عمر رضی اللہ عنہ سے اور ابواحمد ثقہ ہیں حافظ ہیں اور مشہور لوگوں کے نزدیک روایت ہے جابر کی نبی ﷺ سے۔اور نہیں ہیں اس کی سند میں عمر رضی اللہ عنہ۔

مترجم: رافع کے معنی بلند کرنے والا اور برکت معروف ہے اور یسار کے معنی آسانی اور راحت پس ان ناموں میں یہ نقصان ہے کہ کبھی اس نام والا نہ ہوا تو زبان پر آتا ہے کہ برکت نہیں یا آسانی نہیں اور یہ غیر مستحسن ہے۔

❀❀❀❀

(٢٨٣٦) عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ: أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ : ((لَاتُسَمِّ غُلَامَكَ رَبَاحَ وَلَا أَفْلَحَ وَلَا يَسَارَ وَلَا نَجِيحًا يُقَالُ: أَثَمَّ هُوَ؟ فَيُقَالُ: لَا)). (اسناده صحيح) ارواء الغليل (٣٧٣٠)

ترجمہ: روایت ہے سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ سے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ مت نام رکھ تو اپنے غلام کا رباح یعنی زندہ دینے والا اور نہ افلح یعنی نجات والا اور نہ یسار اور نہ نجیح افلح کے مرادف ہے اس لیے کہ کہا جائے گا کہ وہ یہاں ہے پھر جواب دیا جائے گا کہ نہیں۔

فائدہ : یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

❀❀❀❀

(۲۸۳۷) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ يَبْلُغُ بِهِ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ : ((أَخْنَعُ إِسْمٍ عِنْدَ اللّٰهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ رَجُلٌ تَسَمّٰى مَلِكَ الْأَمْلَاكِ)). قَالَ سُفْيَانُ شَاهَانْ شَاهُ. (اسناده صحيح) سلسلة الاحاديث الصحيحة (۹۱۴)

ترجمہ: روایت ہے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ وہ پہنچاتے ہیں اس روایت کو نبی ﷺ تک کہ فرمایا آپ نے بدترین سب ناموں میں اللہ تعالیٰ کے نزدیک قیامت کے دن اس شخص کا نام ہے کہ جس نے نام رکھا ملك الاملاك کہا سفیان نے کہ معنی اس کے شہنشاہ ہیں۔

فائدہ : یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔ اور اخنع کے معنی قبیح تر ہیں۔

❀❀❀❀

٦٦۔ بَابُ: مَا جَاءَ فِي تَغْيِيرِ الْأَسْمَاءِ

نام بدلنے کے بیان میں

(۲۸۳۸) عَنِ ابْنِ عُمَرَ : أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ غَيَّرَ إِسْمَ عَاصِيَةَ وَقَالَ : ((أَنْتِ جَمِيلَةُ)).

(اسناده صحيح) سلسلة الاحاديث الصحيحة (۲۱۳)

ترجمہ: روایت ہے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے کہ نبی ﷺ نے بدل دیا عاصیہ کا نام اور فرمایا کہ تو جمیلہ ہے۔

فائدہ : یہ حدیث حسن ہے غریب ہے۔ اور مرفوع کیا یحییٰ بن سعید قطان نے اس حدیث کو۔ اور روایت کی عبیداللہ سے انہوں نے نافع سے انہوں نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مرسلاً۔ اور اس باب میں عبدالرحمٰن بن عوف سے اور عبداللہ بن سلام اور عبداللہ بن مطیع اور ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا اور حکیم بن سعید اور مسلم اور اسامہ بن اخدری اور شریح بن ہانی سے بھی روایت ہے کہ شریح اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں۔ اور خیثمہ بن عبدالرحمٰن سے بھی روایت ہے کہ وہ اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں۔

❀❀❀❀
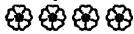
(۲۸۳۹) عَنْ عَائِشَةَ : أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يُغَيِّرُ الْإِسْمَ الْقَبِيحَ.

(اسناده صحيح) سلسلة الاحاديث الصحيحة (۲۰۷۔۲۰۸)

ترجمہ: روایت ہے ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ نبی ﷺ بدل دیا کرتے تھے برے نام کو۔

فائدہ: کہا ابوبکر بن نافع نے جو راوی ہیں اس حدیث کے کہ کبھی کہا عمر بن علی نے اس حدیث کی سند میں کہ روایت ہے ہشام بن عروہ سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے وہ نبی ﷺ سے مرسلاً۔ اور نہیں ذکر کیا اس میں ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا کا۔

❀❀❀❀

٦٧۔ بَابُ: مَا جَاءَ فِي أَسْمَاءِ النَّبِيِّ ﷺ

نبی ﷺ کے اسماء کے بیان میں

(٢٨٤٠) عَنْ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ : ((إِنَّ لِي أَسْمَاءً: أَنَا مُحَمَّدٌ، وَأَنَا أَحْمَدُ، وَأَنَا الْمَاحِي الَّذِي يَمْحُو اللّٰهُ بِيَ الْكُفْرَ، وَأَنَا الْحَاشِرُ الَّذِي يُحْشَرُ النَّاسُ عَلٰى قَدَمَيَّ، وَأَنَا الْعَاقِبُ الَّذِي لَيْسَ بَعْدَهُ نَبِيٌّ)). (اسناده صحیح) مختصر الشمائل (٣١٥) الروض النضير ١/ ٣٤٠.

ترجمہ: روایت ہے جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ سے کہا کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کہ میرے بہت سے نام ہیں، میں محمد ہوں اور میں احمد ہوں اور میں مٹانے والا ہوں کہ مٹاتا ہے اللہ تعالیٰ بسبب میرے کفر کو اور میں حاشر ہو یعنی جمع کرنے والا ہوں کہ لوگ میرے قدموں پر جمع کیے جائیں گے یعنی میرے پیچھے ہوں گے پہلے میں میدانِ حشر میں آؤں گا۔ اور میں عاقب یعنی پیچھے آنے والا ہوں کہ اس کے بعد کوئی نبی نہیں ہے۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

❀❀❀❀

٦٨۔ بَابُ: مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ الْجَمْعِ بَيْنَ إِسْمِ النَّبِيِّ ﷺ وَكُنْيَتِهِ

نبی ﷺ کے نام اور کنیت جمع کرنے کی کراہت کے بیان میں

(٢٨٤١) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ : أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ نَهٰى أَنْ يَجْمَعَ أَحَدٌ بَيْنَ إِسْمِهِ وَكُنْيَتِهِ، وَيُسَمِّي مُحَمَّدًا أَبَا الْقَاسِمِ.

(حسن صحيح) تخريج المشكاة (٤٧٦٩) التحقيق الثاني۔ سلسلة الاحاديث الصحيحة (٢٩٤٦)

ترجمہ: روایت ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ منع فرمایا رسول اللہ ﷺ نے اس میں کہ جمع کرے کوئی شخص آپ کے نام اور کنیت کو اور نام رکھے اپنا محمد ابوالقاسم۔ یعنی اگر محمد نام رکھے تو چاہیے کہ کنیت کچھ اور رکھے اور اگر کنیت ابوالقاسم رکھے، تو محمد نام نہ رکھے غرض دونوں کے جمع کرنے سے منع فرمایا۔

فائدہ : اس باب میں جابر رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

❀❀❀❀

(۲۸۴۲) عَنْ جَابِرٍ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : ((إِذَا تَسَمَّيْتُمْ بِيْ فَلَا تَكَنَّوْا بِيْ)).

(اسناده صحيح) مختصر تحفة المودود) صحيح الادب المفرد (۳۵۵)

ترجمہ: روایت ہے جابر رضی اللہ عنہ سے کہا کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے: جب کہ نام رکھو تم میرے نام کے ساتھ یعنی محمد تو کنیت نہ رکھو میری یعنی ابوالقاسم۔

فائدہ : یہ حدیث حسن ہے غریب ہے۔ اور مکروہ رکھا ہے بعض علماء نے جمع کرنا نام مبارک اور کنیت کو آنحضرت ﷺ کی۔ اور بعضوں نے ایسا کیا بھی ہے یعنی انہوں نے کراہت کو تنزیہی جانا یا مخصوص جانا آپ کی حیات کے ساتھ۔ اور مروی ہے نبی ﷺ سے کہ آپؐ نے سنا ایک شخص کو بازار میں کہ پکارتا ہے یا ابوالقاسم تو مخاطب ہوئے اس کی طرف آنحضرت ﷺ تو کہا اس نے کہ میں نے آپ کو نہیں پکارا، تب فرمایا نبی ﷺ نے کہ نہ رکھو میری کنیت، روایت کی ہم سے یہ حدیث حسن بن علی خلال نے انہوں نے یزید بن ہارون سے انہوں نے حمید سے انہوں نے انس رضی اللہ عنہ سے۔ انہوں نے نبی ﷺ سے اور اس حدیث سے معلوم ہوئی کراہت اس کی کہ کوئی شخص اپنی کنیت ابوالقاسم رکھے۔

❀❀❀❀

(۲۸۴۳) عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِيْ طَالِبٍ : إِنَّهُ قَالَ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ! أَرَأَيْتَ إِنْ وُلِدَ لِيْ بَعْدَكَ أُسَمِّيْهِ مُحَمَّدًا وَأُكَنِّيْهِ بِكُنْيَتِكَ؟ قَالَ: ((نَعَمْ))، قَالَ: فَكَانَتْ رُخْصَةً لِيْ.

(اسناده صحيح) مختصر تحفة المودود) تخريج المشكاة (۴۷۷۲ / التحقيق الثانی)

ترجمہ: روایت ہے علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے کہ عرض کی انہوں نے یارسول اللہ بھلا فرمایئے تو اگر ہوا میرے لیے کوئی لڑکا آپ کے بعد تو نام رکھوں میں اس کا محمد اور کنیت رکھوں اس کی جو آپ کی کنیت ہے؟ یعنی ابوالقاسم۔ تو فرمایا آپ ﷺ نے کہ ہاں، کہا حضرت علیؓ نے کہ پھر یہ رخصت خاص میرے ہی لیے تھی۔

فائدہ : یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

❀❀❀❀

٦٩۔ بَابُ: مَا جَاءَ أَنَّ مِنَ الشِّعْرِ حِكْمَةً

اس بیان میں کہ بعض شعر حکمت ہے

(۲۸۴۴) عَنْ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : ((إِنَّ مِنَ الشِّعْرِ حِكْمَةً)). (حسن صحيح)

ترجمہ: روایت ہے عبداللہ سے کہا کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کہ بے شک بعضے شعر حکمت ہے۔

فائدہ: یہ حدیث غریب ہے اس سند سے مرفوع کیا اس کو فقط ابوسعید اشج نے ابن ابی عیینہ کی روایت سے۔ اور روایت کی اور لوگوں نے ان کے سوا ابن ابی عیینہ کی روایت سے یہ حدیث موقوفاً۔ اور مروی ہوئی ہے یہ حدیث کئی سندوں سے عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے انہوں نے روایت کی نبی ﷺ سے۔ اور اس باب میں ابی بن کعب اور ابن عباس اور عائشہ اور بریدہ اور کثیر بن عبداللہ رضی اللہ عنہم سے بھی روایت ہے۔ اور کثیر اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں وہ اپنے دادا سے۔

❀❀❀❀

(٢٨٤٥) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : ((إِنَّ مِنَ الشِّعْرِ حِكَمًا)).

(حسن صحیح) سلسلة الاحادیث الصحیحة (١٧٣١)

ترجمہ: روایت ہے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہا کہ فرمایا رسول اللہ نے کہ بے شک بعضے شعر حکمت ہے۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

❀❀❀❀

٧٠۔ بَابُ: مَا جَاءَ فِيْ إِنْشَادِ الشِّعْرِ

شعر پڑھنے کے بیان میں

(٢٨٤٦) عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ : كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَضَعُ لِحَسَّانَ مِنْبَرًا فِي الْمَسْجِدِ يَقُوْمُ عَلَيْهِ قَائِمًا يُفَاخِرُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ أَوْقَالَتْ : يُنَافِحُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ، وَيَقُوْلُ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((إِنَّ اللّٰهَ يُؤَيِّدُ حَسَّانَ بِرُوْحِ الْقُدُسِ مَايُفَاخِرُ أَوْيُنَافِحُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ)).

(اسناده حسن) سلسلة الاحادیث الصحیحة (١٦٥٧)

ترجمہ: روایت ہے ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہا کہ تھے نبی ﷺ رکھتے حسان کے لیے منبر کہ وہ اس پر کھڑے ہو کر فخر کرتے تھے ساتھ رسول اللہ ﷺ کے یا کہا ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا نے ینافح یعنی جواب دیتے تھے اور دفع اعتراضات کرتے تھے رسول اللہ ﷺ کی طرف سے یعنی راوی کو شک ہے اور فرماتے تھے رسول اللہ ﷺ بے شک اللہ تعالیٰ مدد کرتا ہے حسان بن ثابت کی روح القدس یعنی جبرائیل کے ساتھ جب تک وہ فخر کرتے رہتے ہیں یا جواب دیتے رہتے ہیں رسول اللہ ﷺ کی طرف سے۔

فائدہ: روایت کی ہم سے اسماعیل اور علی بن حجر نے ابن ابی الزناد سے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے عروہ سے انہوں

نے ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے انہوں نے نبی ﷺ سے۔ اور اس باب میں ابوہریرہ اور براء رضی اللہ عنہما سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث حسن ہے غریب ہے صحیح ہے یعنی حدیث ابن ابی الزناد کی۔

❀❀❀❀

(۲۸۴۷) عَنْ أَنَسٍ : أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ دَخَلَ مَكَّةَ فِي عُمْرَةِ الْقَضَاءِ وَعَبْدُاللّٰهِ بْنُ رَوَاحَةَ بَيْنَ يَدَيْهِ يَمْشِي وَهُوَ يَقُوْلُ:

خَلُّوا بَنِي الْكُفَّارِ عَنْ سَبِيْلِهِ — اَلْيَوْمَ نَضْرِبُكُمْ عَلٰى تَنْزِيْلِهِ

ضَرْبًا يُزِيْلُ الْهَامَ عَنْ مَقِيْلِهِ — وَيُذْهِلُ الْخَلِيْلَ عَنْ خَلِيْلِهِ

فَقَالَ لَهُ عُمَرُ: يَاابْنَ رَوَاحَةَ! بَيْنَ يَدَيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَفِيْ حَرَمِ اللّٰهِ تَقُوْلُ الشِّعْرَ؟ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((خَلِّ عَنْهُ يَا عُمَرُ رضی اللہ عنہ فَلَهِيَ أَسْرَعُ فِيْهِمْ مِنْ نَضْحِ النَّبْلِ)).

(اسناده صحيح) مختصر الشمائل (۲۱۰)

ترجمہ: روایت ہے انس رضی اللہ عنہ سے کہ نبی ﷺ داخل ہوئے مکہ میں عمرۂ قضا کے سال اور عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ ان کے آگے تھے اور یہ اشعار پڑھتے جاتے تھے: یعنی چھوڑ دو اور خالی کر دو اے اولاد کفار کی راستہ اس کا، آج کے دن ماریں گے ہم تم کو اس کے اترنے پر۔ ایسی مار کہ ہلا دے دماغ کو اس کی جگہ سے، اور بھلا دے اور غافل کر دے دوست کو دوست سے، سو کہا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اے ابن رواحہ آگے رسول اللہ ﷺ کے اور اللہ تعالیٰ کے حرم محترم میں تم یہ شعر پڑھتے ہو؟ تب فرمایا رسول اللہ ﷺ نے: چھوڑ دو اس کو اے عمر! اس لیے کہ یہ شعر پڑھنا کافروں میں زیادہ اثر کرتا ہے تیر مارنے سے۔ یعنی ان کو بہت گراں گزرتا ہے۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے اس سند سے۔ اور روایت کی عبدالرزاق نے یہ حدیث معمر سے بھی انہوں نے زہری سے انہوں نے انس رضی اللہ عنہ سے مانند اس کی اور مروی ہے اور حدیث میں کہ نبی ﷺ داخل ہوئے مکہ کو عمرۂ قضا میں اور کعب بن مالک ان کے آگے تھے۔ اور یہ زیادہ صحیح ہے بعض اہل حدیث کے نزدیک اس لیے کہ عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ مقتول ہوئے موتہ کے دن اور عمرہ قضاء اس کے بعد ہوا اور موتہ ایک موضع ہے شام میں۔

مترجم: حافظ ابن حجر نے ترمذی کے اس قول پر ایراد کیا ہے اور کہا کہ عمرۂ قضا کو بعد یوم موتہ کے کہنا صریح غلطی ہے۔ اور تعجب ہے کہ امام ترمذی سے کیونکر یہ ذہول اور غفلت واقع ہوئی اس لیے کہ عمرۂ قضا میں اختصام ہوا ہے جعفر کا اور ان کے بھائی کا بنت حمزہ کے لیے اور زید بن حارثہ اور جعفر اور عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہم سب ایک جگہ میں مقتول ہوئے ہیں سو یہ امر امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ پر کیوں کر مخفی رہا۔

❀❀❀❀

(۲۸۴۸) عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: قِيلَ لَهَا هَلْ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَتَمَثَّلُ بِشَيْءٍ مِنَ الشِّعْرِ؟، قَالَتْ: كَانَ يَتَمَثَّلُ بِشَعْرِ ابْنِ رَوَاحَةَ، وَيَقُولُ ((وَيَأْتِيكَ بِالْأَخْبَارِ مَنْ لَمْ تُزَوِّدِ)).

(اسناده صحيح) سلسلة الاحاديث الصحيحة (۲۰۵۷).

ترجمہ: روایت ہے ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ ان سے پوچھا کہ نبی ﷺ کبھی کوئی شعر پڑھتے تھے؟ تو کہا انہوں نے کہ ہاں پڑھتے تھے شعر ابن رواحہ کا اور فرماتے تھے وَيَأْتِيكَ......الخ۔

فائدہ: اس باب میں ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

مترجم: پورا شعر ابن رواحہ کا یہ ہے۔

یعنی کھول دیں گے اور ظاہر کر دیں گے تجھ پر اس دن وہ چیزیں کہ جس سے تو جاہل تھا
اور لائیں گے تیرے پاس وہ شخص خبریں کہ جن کے تو نے طیائے رنگے تھے

❀❀❀❀

(۲۸۴۹) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((أَشْعَرُ كَلِمَةٍ تَكَلَّمَتْ بِهَا الْعَرَبُ قَوْلُ لَبِيدٍ أَلَا كُلُّ شَيْءٍ مَا خَلَا اللّٰهَ بَاطِلُ)). (صحيح بلفظ: أصدق) مختصر الشمائل (۲۰۷۔ فقه السيرة (۲۷)

ترجمہ: روایت ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا نبی ﷺ نے کہ بہترین کلام کہ متکلم ہوئے اس کے ساتھ شعرائے عرب یہ قول ہے لبید کا أَلَا كُلُّ سے اخیر تک۔ یعنی آگاہ ہو کہ ہر چیز اللہ تعالیٰ کے سوا باطل ہے یعنی بر سبیل فنا ہے۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔ اور روایت کی یہ ثوری نے عبدالملک بن عمیر سے۔

❀❀❀❀

(۲۸۵۰) عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ: جَالَسْتُ النَّبِيَّ ﷺ أَكْثَرَ مِنْ مِائَةِ مَرَّةٍ، فَكَانَ أَصْحَابُهُ يَتَنَاشَدُونَ الشِّعْرَ وَيَتَذَاكَرُونَ أَشْيَاءَ مِنْ أَمْرِ الْجَاهِلِيَّةِ، وَهُوَ سَاكِتٌ فَرُبَّمَا يَتَبَسَّمُ مَعَهُمْ.

(اسناده صحيح) مختصر الشمائل (۲۱۱)

ترجمہ: روایت ہے جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے کہا کہ بیٹھا میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ سو بار سے زیادہ سو آپ کے اصحاب اشعار پڑھتے تھے اور مذاکرہ کرتے تھے امور جاہلیت کا اور آپ ﷺ چپ بیٹھے رہتے تھے اور کبھی مسکراتے تھے ان کے ساتھ۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔ اور روایت کی زہری نے سماک سے بھی۔

❀❀❀❀

۷۱۔ بَابُ: مَا جَاءَ لَأَنْ يَمْتَلِئَ جَوْفُ أَحَدِكُمْ قَيْحًا خَيْرٌ لَهُ مِنْ أَنْ يَمْتَلِئَ شِعْرًا

اس بیان میں کہ کسی کو اپنے پیٹ کو پیپ سے بھر لینا، شعروں سے بھر لینے سے بہتر ہے

(۲۸۵۱) عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ : ((لَأَنْ يَمْتَلِئَ جَوْفُ أَحَدِكُمْ قَيْحًا خَيْرٌ لَهُ مِنْ أَنْ يَمْتَلِئَ شِعْرًا)). (اسناده صحيح) سلسلة الاحاديث الصحيحة (۳۳۶)

ترجمہ: روایت ہے سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے البتہ اگر بھرا جائے پیٹ کسی کا پیپ سے تو بہتر ہے اس سے کہ بھرا جائے شعروں سے۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

❀❀❀❀

(۲۸۵۲) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ : ((لَأَنْ يَمْتَلِئَ جَوْفُ أَحَدِكُمْ قَيْحًا يَرِيهِ، خَيْرٌ مِنْ أَنْ يَمْتَلِئَ شِعْرًا)). (اسناده صحيح) سلسلة الاحاديث الصحيحة (۳۳۶)

ترجمہ: روایت ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہا کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے: البتہ اگر بھرا جائے پیٹ کسی کا ایسی پیپ سے کہ سڑا دے اور فاسد کر دے اس کے پیٹ کو تو بہتر ہے اس سے کہ بھرا جائے شعروں سے۔

فائدہ: اس باب میں سعد اور ابو سعید اور ابن عمر اور ابو الدرداء رضی اللہ عنہم سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

❀❀❀❀

۷۲۔ بَابُ: مَا جَاءَ فِي الْفَصَاحَةِ وَالْبَيَانِ

فصاحت اور بیان کے متعلق

(۲۸۵۳) عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ : ((إِنَّ اللّٰهَ يُبْغِضُ الْبَلِيغَ مِنَ الرِّجَالِ الَّذِي يَتَخَلَّلُ بِلِسَانِهِ كَمَا تَتَخَلَّلُ الْبَقَرَةُ)). (اسناده صحيح) سلسلة الاحاديث الصحيحة (۸۷۸)

ترجمہ: روایت ہے عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ بے شک اللہ تعالیٰ دشمن رکھتا ہے بلیغ کو مردوں میں سے جو زبان سے اپنی لپیٹتا ہے باتوں کو جیسا کہ گائے لپیٹتی ہے اپنی زبان سے چارہ کو۔ یعنی بہت کثیر الکلام ہے اور بے فائدہ یاوہ گوئی کرتا ہے۔

فائدہ : یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اس اسناد سے۔اس باب میں سعد رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے۔

بَابٌ

(۲۸۰۴) عَنْ جَابِرٍ قَالَ: نَهَى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ أَنْ يَنَامَ الرَّجُلُ عَلَى سَطْحٍ لَيْسَ بِمَحْجُوْرٍ عَلَيْهِ.

(اسناده صحيح) سلسلة الاحاديث الصحيحة (۸۲۶).

ترجمہ: روایت ہے جابر رضی اللہ عنہ سے کہا انہوں نے کہ منع فرمایا رسول اللہ ﷺ نے آدمی ایسے کوٹھے پر سوئے کہ جس کے گرد منڈیر یا دیوار نہ ہو۔یعنی خوف ہو کہ لڑھک کر گر جائے گا نیند کی حالت میں۔

❀❀❀❀

(۲۸۰۰) عَنْ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَتَخَوَّلُنَا بِالْمَوْعِظَةِ فِي الْأَيَّامِ مَخَافَةَ السَّآمَةِ عَلَيْنَا . (صحيح)

ترجمہ: روایت ہے عبداللہ سے کہا انہوں نے کہ تھے رسول اللہ ﷺ فرصت دیتے تھے ہم کو ساتھ نصیحت کے دنوں میں یعنی ہر وقت وعظ و نصیحت نہ کرتے اس خوف سے کہ ہم ملول نہ ہو جائیں اور اکتا نہ جائیں۔

فائدہ : یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے روایت کی ہم سے محمد بن بشار نے انہوں نے یحییٰ بن سعید سے انہوں نے سلیمان سے انہوں نے شقیق بن سلمہ سے انہوں نے عبداللہ بن مسعود سے مانند اس کے۔

❀❀❀❀

۷۳۔ بَابٌ: احب العمل ما ديم عليه وان قل

زیادہ پسندیدہ عمل وہ ہے جس پر ہمیشگی کی جائے اگرچہ وہ تھوڑا ہو

(۲۸۰۶) عَنْ أَبِي صَالِحٍ قَالَ: سُئِلَتْ عَائِشَةُ وَأُمُّ سَلَمَةَ: أَيُّ الْعَمَلِ كَانَ أَحَبَّ إِلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ؟ قَالَتَا: مَادِيْمَ عَلَيْهِ وَإِنْ قَلَّ. (اسناده صحيح) صحيح ابى داؤد (۱۲۳۸)

ترجمہ: روایت ہے ابو صالح سے کہا انہوں نے کہ کسی نے پوچھا ام المومنین عائشہ اور ام سلمہ رضی اللہ عنہما سے کہ کون سا عمل پیارا تھا رسول اللہ ﷺ کو؟ تو فرمایا ان دونوں نے کہ جس پر ہمیشگی کی جائے اگرچہ تھوڑا ہو۔

فائدہ : یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے اس سند سے۔اور مروی ہوا ہے ہشام سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ عروہ سے ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہا انہوں نے کہ بہت پیارا عمل رسول اللہ ﷺ کو وہ تھا کہ جس پر ہمیشگی کی جائے۔روایت کی ہم سے ہارون بن اسحاق نے انہوں نے عبدہ سے انہوں نے ہشام سے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے انہوں نے نبی ﷺ سے مانند اسی کے معنوں میں۔اور یہ حدیث صحیح ہے۔

٧٤۔ بابٌ: خَمِّرُوا الآنِيَةَ وَأَوْكُوا الاسْقِيَةَ

برتنوں کو ڈھانپ دو اور مشکوں کے منہ باندھ دو

(٢٨٥٧) عَنْ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : ((خَمِّرُوا الْآنِيَةَ، وَأَوْكُوا لْأَ سْقِيَةَ، وَأَجِيْفُو الْأَبْوَابَ وَأَطْفِئُوا الْمَصَابِيْحَ، فَإِنَّ الْفُوَيْسِقَةَ رُبَّمَا جَرَّتِ الْفَتِيْلَةَ، فَأَحْرَقَتْ أَهْلَ الْبَيْتِ)). (اسناده صحيح)

ترجمہ: روایت ہے عبداللہ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے: ڈھانپ دو برتنوں کو یعنی شب کو اور باندھ دو منہ مشکوں کا اور بھیڑ دو دروازوں کو اور بجھا دو چراغوں کو اس لیے کہ چوہا اکثر لے جاتا ہے بتی اور جلا دیتا ہے گھر والوں کو۔

فائدہ : یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے مروی ہوئی جابر رضی اللہ عنہ سے کئی سندوں سے وہ روایت کرتے ہیں نبی ﷺ سے۔

❀❀❀❀

٧٥۔ بَابٌ: مراعاة الابل فی الخصب والسنة فی السفر

شادابی و ہریالی میں اونٹوں کا لحاظ رکھنا اور قحط وخشک سالی میں سفر کرنا

(٢٨٥٨) عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ: أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ : ((إِذَا سَافَرْتُمْ فِي الْخِصْبِ، فَأَعْطُو الْإِبِلَ حَظَّهَا مِنَ الْأَرْضِ، وَإِذَا سَافَرْتُمْ فِي السَّنَةِ فَبَادِرُوْابِنِقْيِهَا وَإِذَا عَرَّسْتُمْ فَاجْتَنِبُوا الطَّرِيْقَ، فَإِنَّهَا طُرُقُ الدَّوَابِّ وَمَأْوَى الْهَوَامِّ بِاللَّيْلِ)). (اسناده صحيح) سلسلة الاحاديث الصحيحة (١٣٥٧)

ترجمہ: روایت ہے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب تم سفر کرو بہار کے ایام اور نباتات کے دنوں میں تو دو تم اونٹوں کو حصہ ان کا زمین سے یعنی خوب چرنے دو کہ فربہ ہو جائیں اور جب سفر کرو تم خشکی اور خزاں کے دنوں میں تو جلدی کرو تم اس کی قوت باقی رہنے تک یعنی خشکی میں جب وہ چارہ نہ پائے گا قوت جاتی رہے گی تو جلد اس زمین سے نکل جاؤ اور جب آخر شب میں آرام کے لیے اترو تو راہ سے الگ ہو جاؤ اس لیے کہ وہ راستے ہیں جانوروں کے اور ٹھکانا ہے کیڑوں مکوڑوں کا رات میں۔

فائدہ : یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔ اور اس باب میں انس اور جابر رضی اللہ عنہما سے بھی روایت ہے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

ابواب الامثال

عن رسول اللہ ﷺ

(المعجم ......) مثالوں کے بیان میں (تحفة ۳۷)

۷۶۔ بَابُ: مَا جَاءَ فِيْ مَثَلِ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ لِعِبَادِهٖ

اللہ تعالیٰ کی اپنے بندوں کے لیے مثال

(۲۸۵۹) عَنِ النَّوَّاسِ بْنِ سَمْعَانَ الْكِلَابِيِّ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((إِنَّ اللّٰهَ ضَرَبَ مَثَلًا صِرَاطًا مُسْتَقِيْمًا، عَلٰى كَنَفَيِ الصِّرَاطِ زُوْرَانَ لَهُمَا أَبْوَابٌ مُفَتَّحَةٌ، عَلَى الْأَبْوَابِ سُتُوْرٌ، وَدَاعٍ يَدْعُوْ عَلٰى رَأْسِ الصِّرَاطِ، وَدَاعٍ يَدْعُوْ فَوْقَهٗ، وَاللّٰهُ يَدْعُوْ إِلٰى دَارِالسَّلَامِ وَيَهْدِيْ مَنْ يَشَاءُ إِلٰى صِرَاطٍ مُسْتَقِيْمٍ وَالْأَبْوَابُ الَّتِيْ عَلٰى كَنَفَيِ الصِّرَاطِ حُدُوْدُ اللّٰهِ، فَلَا يَقَعُ أَحَدٌ فِيْ حُدُوْدِ اللّٰهِ حَتّٰى يُكْشَفَ السِّتْرُ، وَالَّذِيْ يَدْعُوْ مِنْ فَوْقِهٖ وَاعِظُ رَبِّهٖ)). (اسناده صحيح) تخريج المشكاة (۱۹۱ و ۱۹۲)

ترجمہ: روایت ہے نواس بن سمعان رضی اللہ عنہ سے جو قبیلہ بنی کلاب سے ہیں کہا انہوں نے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کہ البتہ اللہ تعالیٰ نے بیان فرمائی ایک مثال صراط مستقیم کی کہ وہ ایسی راہ ہے کہ اس کے دونوں جانب یعنی داہنے بائیں دو دیواریں ہیں، اوران دیواروں میں جا بجا دروازے کھلے ہوئے ہیں اور دروازوں پر پردے پڑے ہوئے ہیں اور ایک بلانے والا

بلا رہا ہے اس راہ کے سرے پر اور ایک بلا رہا ہے اس کے اوپر۔ پھر آپ نے یہ آیت پڑھی ﴿ وَاللّٰهُ يَدْعُوْا إِلٰى دَارِ السَّلَامِ ﴾ آخر تک۔ یعنی اللہ تعالیٰ بلاتا ہے جنت کی طرف اور وہ راہ بتاتا ہے جس کو چاہتا ہے سیدھی راہ۔ اور وہ دروازے جو راہ کے داہنے بائیں کناروں پر ہیں وہ حدود ہیں اللہ تعالیٰ کی یعنی محرمات ہیں مثل زنا اور شراب خمر وغیرہ کے سونہیں گرفتار ہوتا ان حدود میں اللہ تعالیٰ کی جب تک کہ پردہ نہ کھولے یعنی پہلے صغائر میں گرفتار ہوتا ہے پھر اس کے بعد کبائر میں اور اسی طرح اور شبہات میں پڑتا ہے بعد محرمات میں گرتا ہے اور جو پکارنے والا ہے اس راہ کے اوپر ایک فرشتہ ہے نصیحت کرنے والا اللہ تعالیٰ کی طرف سے یعنی ہر مومن کے دل میں۔

فائدہ : یہ حدیث حسن ہے غریب ہے۔ سنا میں نے عبداللہ بن عبدالرحمٰن سے کہ کہتے تھے کہ سنا میں نے زکریا بن عدی سے وہ کہتے تھے کہ کہا ابواسحاق فزاری نے کہ لوتم روائتیں بقیہ بن ولید کی جو روایت کریں وہ ثقہ لوگوں سے اور مت لوتم روایت اسماعیل بن عیاش سے خواہ وہ روایت کریں ثقہ سے خواہ غیر ثقہ سے۔

❀❀❀❀

(٢٨٦٠) عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ الْأَنْصَارِيِّ قَالَ : خَرَجَ عَلَيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَوْمًا، فَقَالَ : **((إِنِّيْ رَأَيْتُ فِي الْمَنَامِ كَأَنَّ جِبْرَئِيْلَ عِنْدَ رَأْسِيْ وَمِيْكَائِيْلَ عِنْدَ رِجْلَيَّ، يَقُوْلُ أَحَدُهُمَا لِصَاحِبِهِ إِضْرِبْ لَهُ مَثَلًا، فَقَالَ: اسْمَعْ، سَمِعَتْ أُذُنُكَ، وَأَعْقِلْ، عَقَلَ قَلْبُكَ، إِنَّمَا مَثَلُكَ، وَمَثَلُ أُمَّتِكَ، كَمَثَلِ مَلِكٍ اتَّخَذَ دَارًا، ثُمَّ بَنٰى فِيْهَا بَيْتًا، ثُمَّ جَعَلَ فِيْهَا مَائِدَةً، ثُمَّ بَعَثَ رَسُوْلًا يَدْعُو النَّاسَ إِلٰى طَعَامِهِ، فَمِنْهُمْ مَنْ أَجَابَ الرَّسُوْلَ، وَمِنْهُمْ مَنْ تَرَكَهُ، فَاللّٰهُ هُوَ الْمَلِكُ وَالدَّارُ الْإِسْلَامُ، وَالْبَيْتُ الْجَنَّةُ، وَأَنْتَ يَا مُحَمَّدُ! رَسُوْلٌ فَمَنْ أَجَابَكَ دَخَلَ الْإِسْلَامَ، وَمَنْ دَخَلَ الْإِسْلَامَ دَخَلَ الْجَنَّةَ، وَمَنْ دَخَلَ الْجَنَّةَ أَكَلَ مَا فِيْهَا))**. (ضعيف الاسناد)

ترجمہ : روایت ہے جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے کہا انہوں نے کہ نکلے ہماری طرف رسول اللہ ﷺ ایک دن اور فرمایا کہ میں نے خواب دیکھا کہ جبرائیل میرے سرہانے ہیں اور میکائیل میرے پائینتی کہتا ہے ایک ان میں کا اپنے ساتھی سے کہ بیان کرو اس نبی کے لیے کوئی مثال تو کہا دوسرے نے کہ سن تو یعنی خطاب کیا اس نے آپ ﷺ کی طرف ہمیشہ سنتے رہیں کان تیرے یہ دعا ہے اور سمجھ تو ہمیشہ سمجھتا رہے دل تیرا البتہ مثال تیری اور تیری امت کی ایسی ہے جیسے ایک بادشاہ نے ایک کٹڑہ بنایا اور اس میں ایک گھر تیار کیا پھر اس گھر میں دسترخوان چنا یعنی انواع ماکولات اور مشروبات سے پھر بھیجا ایک رسول کو بلائے لوگوں کو اس کے طعام کی طرف، سو بعضوں نے قبول کیا بلاوا رسول کا۔ اور بعضوں نے چھوڑ دیا اور نہ مانا اس کے بلاوے کو اب حقیقت اس مثال کی یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ جل جلالہ بادشاہ ہے کہ وہ کٹڑہ اسلام ہے اور گھر جنت

ہے اور تم اے محمد رسول ہو، سو جس نے تمہارے بلاوے کو قبول کیا داخل ہوا اسلام میں، اور جو داخل ہوا اسلام میں داخل ہوا جنت میں، اور جو داخل ہوا جنت میں کھایا جو کچھ اس میں ہے۔

فائدہ : یہ حدیث مرسل ہے۔ سعید بن ابو ہلال نے نہیں پایا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما کو یعنی درمیان میں کوئی راوی چھوٹ گیا ہے۔ اور اس باب میں ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے۔ اور مروی ہوئی یہ حدیث نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اور سند سے سوا اس سند کے اور وہ سند صحیح تر ہے اس سے۔

❀❀❀❀

(٢٨٦١) عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ : صَلَّى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ الْعِشَاءَ ثُمَّ انْصَرَفَ فَأَخَذَ بِيَدِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ حَتّٰى خَرَجَ بِهِ إِلَى بَطْحَاءِ مَكَّةَ فَأَجْلَسَهُ ثُمَّ خَطَّ عَلَيْهِ خَطًّا، ثُمَّ قَالَ :((**لَا تَبْرَحَنَّ خَطَّكَ سَيَنْتَهِيْ إِلَيْكَ رِجَالٌ فَلَا تُكَلِّمْهُمْ فَإِنَّهُمْ لَنْ يُكَلِّمُوْكَ**))، ثُمَّ مَضَى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ حَيْثُ أَرَادَ، فَبَيْنَا أَنَا جَالِسٌ فِيْ خَطِّيْ إِذْ أَتَانِيْ رِجَالٌ كَأَنَّهُمُ الزُّطُّ : أَشْعَارُهُمْ وَأَجْسَامُهُمْ. لَّا أَرٰى عَوْرَةً وَلَا أَرٰى قِشْرًا، وَيَنْتَهُوْنَ إِلَيَّ وَلَا يُجَاوِزُوْنَ الْخَطَّ، ثُمَّ يَصْدُرُوْنَ إِلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ حَتّٰى إِذَا كَانَ مِنْ اٰخِرِ اللَّيْلِ، لٰكِنْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ قَدْ جَاءَ نِيْ وَأَنَا جَالِسٌ۔ فَقَالَ: ((**لَقَدْ أَرَانِيْ مُنْذُ، اللَّيْلَةَ**))، ثُمَّ دَخَلَ عَلَيَّ فِيْ خَطِّيْ فَتَوَسَّدَ فَخِذِيْ وَرَقَدَ، وَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ إِذَا رَقَدَ نَفَخَ، فَبَيْنَا أَنَا قَاعِدٌ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مُتَوَسِّدٌ فَخِذِيْ، إِذَا أَنَا بِرِجَالٍ عَلَيْهِمْ ثِيَابٌ بِيْضٌ. اللّٰهُ أَعْلَمُ مَا بِهِمْ مِنَ الْجَمَالِ فَانْتَهَوْا إِلَيَّ، فَجَلَسَ طَائِفَةٌ مِنْهُمْ عِنْدَ رَأْسِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَطَائِفَةٌ مِنْهُمْ عِنْدَ رِجْلَيْهِ، ثُمَّ قَالُوْا بَيْنَهُمْ. مَا رَأَيْنَا عَبْدًا قَطُّ أُوْتِيَ مِثْلَ مَا أُوْتِيَ هٰذَا النَّبِيُّ ﷺ، إِنَّ عَيْنَيْهِ تَنَامَانِ وَقَلْبَهُ يَقْظَانُ، إِضْرِبُوْا لَهُ مَثَلًا. مَثَلُ سَيِّدٍ بَنٰى قَصْرًا ثُمَّ جَعَلَ مَائِدَةً فَدَعَا النَّاسَ إِلَى طَعَامِهِ وَ شَرَابِهِ، فَمَنْ أَجَابَهُ أَكَلَ مِنْ طَعَامِهِ وَشَرِبَ مِنْ شَرَابِهِ، وَمَنْ لَمْ يُجِبْهُ عَاقَبَهُ، أَوْقَالَ عَذَّبَهُ. ثُمَّ ارْتَفَعُوْا وَاسْتَيْقَظَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عِنْدَذٰلِكَ، فَقَالَ: ((**سَمِعْتَ مَا قَالَ هٰؤُلَآءِ، وَهَلْ تَدْرِيْ مَنْ هُمْ؟**)) قُلْتُ: اللّٰهُ وَرَسُوْلُهُ أَعْلَمُ، قَالَ: ((**هُمُ الْمَلٰئِكَةُ، فَتَدْرِيْ مَا الْمَثَلُ الَّذِيْ ضَرَبُوْهُ؟**)) قُلْتُ: اللّٰهُ وَرَسُوْلُهُ أَعْلَمُ، قَالَ: ((**الْمَثَلُ الَّذِيْ ضَرَبُوْهُ: الرَّحْمٰنُ [تبارك وتعالى] بَنَى الْجَنَّةَ وَدَعٰى إِلَيْهَا عِبَادَهُ، فَمَنْ أَجَابَهُ دَخَلَ الْجَنَّةَ، وَمَنْ لَمْ يُجِبْهُ عَاقَبَهُ أَوْعَذَّبَهُ**)).

(حسن صحيح)

ترجمہ: روایت ہے عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے کہا انہوں نے کہ نماز پڑھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عشاء کی یعنی ایک دن اور پھرے پھر پکڑ لیا ہاتھ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کا یہاں تک کہ نکل گئے کنکریلی زمین کی طرف مکہ کی سو بٹھلا دیا ان کو پھر کھینچا ان کے

گرد ایک خط اور فرمایا رہیو تو اسی خط میں یعنی باہر نہ نکلنا اس سے اس لیے آئیں گے تیرے پاس بہت سے مرد سو نہ بات کرنا تو ان سے اور نہ بات کریں گے وہ تجھ سے پھر چلے گئے رسول اللہ ﷺ جہاں کا ارادہ رکھتے تھے سو اس درمیان میں کہ میں بیٹھا ہوا تھا اپنے خط میں کہ آئے بہت سے مرد گویا کہ وہ زطّ ہیں بال ان کے اور بدن ان کے نہ تو میں ننگے دیکھتا تھا اور نہ ان پر کپڑا اتھا آتے تھے وہ میری طرف مگر نہ آگے بڑھتے تھے میرے خط سے پھر چلے جاتے تھے رسول اللہ ﷺ کے پاس یہاں تک کہ جب ہوئی آخر شب کوئی نہ آیا مگر رسول اللہ ﷺ آئے میرے پاس اور میں بیٹھا ہوا تھا، سو فرمایا آپؐ نے دیکھا اپنے تئیں آج کی رات یعنی نہیں سویا میں بالکل پھر داخل ہوئے مجھ پر میرے خط میں اور تکیہ لگایا میری ران پر اور سو گئے اور رسول اللہ ﷺ جب سو جاتے تھے تو خراٹے لینے لگتے تھے سو اس حال میں کہ میں بیٹھا ہوا تھا اور رسول اللہ ﷺ تکیہ لگائے ہوئے تھے میری ران پر یکایک آگئے میرے پاس چند مرد کہ ان کے بدن پر سفید کپڑے تھے اور اللہ خوب جانتا ہے جو کچھ خوبصورتی ان میں تھی یعنی نہایت حسین تھے، سو پہنچ گئے وہ مجھ تک سو بیٹھ گیا ایک گروہ ان میں رسول اللہ ﷺ کے سرہانے اور ایک گروہ ان کے پیروں کے پاس اور وہ آپس میں کہنے لگے نہیں دیکھا ہم نے کوئی بندہ ایسا کہ اس کو ملا ہو جو کچھ کہ ان کو ملا ہے تحقیق کہ آنکھیں اس نبی کی سوتی ہیں اور دل جاگتا ہے یعنی ادراک رکھتا ہے جیسا بیداری میں ہو بیان کرو اس کے لیے ایک مثل سردار کی کہ اس نے بنایا ایک محل پھر تیار کیا اس میں ایک دسترخوان اور بلایا لوگوں کو اپنے کھانے اور پینے کی طرف سو جس نے قبول کیا اس کے بلاوے کو کھایا اس کا کھانا اور پیا اس کا پانی، اور جس نے قبول نہ کیا بلاوا اس کا عذاب کرے گا وہ سردار اس کو۔ راوی کو شک ہے کہ عاقبہ کہا یا عذبہ معنی دونوں کے ایک ہیں پھر اٹھ گئے وہ لوگ یعنی میرے پاس سے اور جاگ اٹھے رسول اللہ ﷺ اسی وقت اور فرمایا آپ نے سنا تو نے جو کچھ ان لوگوں نے کہا اور تم جانتے ہو کہ یہ لوگ کون تھے کہا میں نے اللہ اور رسول اس کو خوب جانتے ہیں فرمایا آپؐ نے: وہ فرشتے تھے اور تم سمجھتے جو مثل انہوں نے بیان کی۔ میں نے کہا اللہ اور رسول خوب جانتے ہیں کہا وہ مثل جو انہوں نے بیان کی حقیقت اس کی یہ ہے کہ رحمٰن نے جنت یعنی سردار سے رحمٰن اور محل سے جنت مراد ہے اور بلایا اپنے بندوں کو، سو جس نے قبول کیا اس کے بلاوے کو داخل ہوا جنت میں اور جس نے نہ مانا عذاب کرے گا اس کو۔ راوی کو شک ہے کہ عاقبہ فرمایا یا عذّبہ۔

فائدہ : یہ حدیث حسن ہے غریب ہے صحیح ہے اس سند سے اور ابوتمیمہ کا نام طریف ہے اور وہ بیٹے ہیں مجالد کے اور ابوعثمان نہدی کا نام عبدالرحمٰن ہے اور وہ بیٹے ہیں مل کے اور سلمان تیمی وہ بیٹے ہیں طرخان کے اور وہ اترا کرتے تھے قبیلہ بنی تمیم میں اس لیے تیمی مشہور ہو گئے کہا علی نے یحییٰ بن سعید نے نہیں دیکھا کہ کسی کو اللہ سے ڈرتے ہوئے سلیمان سے زیادہ۔

مترجم: وہ لوگ جو اوّل ابن مسعود پر ظاہر ہوئے جن تھے اور زط ایک ملک ہے آدمیوں کا کہ زطی اس طرف منسوب ہے جیسے

زنج کی طرف زنجی اور روم کی طرف رومی اور نہایہ میں ہے کہ وہ ایک قسم ہے سودان کی اور ہنود کی اور صاحب قاموس نے کہا کہ زط ایک قسم ہے آدمیوں کی ہند کے لوگوں میں سے اور وہ معرّب ہے جٹ کا۔

❀❀❀❀

۷۷۔ بَابُ: مَا جَاءَ مَثَلُ النَّبِيِّ ﷺ وَالْأَنْبِيَاءِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ عَلَيْهِمْ أَجْمَعِيْنَ وَسَلَّمَ

نبی ﷺ اور تمام انبیاء کی مثال میں

(۲۸٦۲) عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : ((إِنَّمَا مَثَلِيْ وَمَثَلُ الْأَنْبِيَاءِ كَرَجُلٍ بَنٰى دَارًا فَأَكْمَلَهَا وَأَحْسَنَهَا إِلَّا مَوْضِعَ لَبِنَةٍ، فَجَعَلَ النَّاسُ يَدْخُلُوْنَهَا وَيَتَعَجَّبُوْنَ مِنْهَا وَيَقُوْلُوْنَ: لَوْلَا مَوْضِعُ اللَّبِنَةِ)). (اسناده صحيح) فقه السيرة (١٤١)

ترجمہ: روایت ہے جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے انہوں نے کہا کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کہ البتہ مثال میری اور مثال سب انبیاؤں کی ایسی ہے جیسے ایک شخص نے بنایا ایک گھر اور اس کو کامل کیا اور خوبصورت بنایا یعنی زیب و زینت بخوبی کی مگر چھوڑ دی اس میں جگہ ایک اینٹ کی سو لوگ داخل ہونے لگے اور تعجب کرتے تھے اس کی خوبی پر اور کہتے تھے کہ کاش یہ جگہ خالی نہ ہوتی تو کیا خوب ہوتا مراد یہ ہے کہ وہ اینٹ گویا نفس نفیس آپ کا ہے کہ جس سے قصر انبیاء پورا ہو گیا۔

فائدہ: اس باب میں ابو ہریرہ اور ابی بن کعب رضی اللہ عنہما سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث حسن ہے غریب ہے صحیح ہے اس سند سے۔

❀❀❀❀

۷۸۔ بَابُ: مَا جَاءَ مَثَلُ الصَّلٰوةِ وَالصِّيَامِ وَالصَّدَقَةِ

نماز روزہ اور صدقہ کی مثال میں

(۲۸٦۳) عَنِ الْحَارِثِ الْأَشْعَرِيِّ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ : ((إِنَّ اللّٰهَ أَمَرَ يَحْيَ بْنَ زَكَرِيَّا بِخَمْسِ كَلِمَاتٍ أَنْ يَعْمَلَ بِهَا وَيَأْمُرَ بَنِي إِسْرَائِيْلَ أَنْ يَعْمَلُوْا بِهَا، وَإِنَّهُ كَادَ أَنْ يُبْطِئَ بِهَا. قَالَ عِيْسٰى: إِنَّ اللّٰهَ أَمَرَكَ بِخَمْسِ كَلِمَاتٍ لِتَعْمَلَ بِهَا وَتَأْمُرَ بَنِيْ إِسْرَائِيْلَ أَنْ يَعْمَلُوْا بِهَا، فَإِمَّا أَنْ تَأْمُرَهُمْ وَإِمَّا أَنْ آمُرَهُمْ، فَقَالَ يَحْيٰى أَخْشٰى إِنْ سَبَقْتَنِيْ بِهَا أَنْ يُخْسَفَ بِيْ أَوْ أُعَذَّبَ، فَجَمَعَ النَّاسَ فِيْ بَيْتِ الْمُقَدِّسِ فَامْتَلَأَ الْمَسْجِدُ وَقَعَدُوْا عَلَى الشُّرَفِ، فَقَالَ: إِنَّ اللّٰهَ أَمَرَنِيْ بِخَمْسِ كَلِمَاتٍ أَنْ أَعْمَلَ بِهِنَّ وَآمُرَكُمْ أَنْ تَعْمَلُوْا بِهِنَّ: أَوَّلُهُنَّ أَنْ تَعْبُدُوا اللّٰهَ وَلَا تُشْرِكُوْا بِهِ شَيْئًا، وَإِنَّ مَثَلَ مَنْ أَشْرَكَ بِاللّٰهِ كَمَثَلِ رَجُلٍ اشْتَرٰى عَبْدًا مِنْ خَالِصِ مَالِهِ بِذَهَبٍ أَوْ وَرِقٍ فَقَالَ: هٰذِهِ دَارِيْ وَهٰذَا عَمَلِيْ

فَاعْمَلْ وَأَدِّ إِلَيَّ، فَكَانَ يَعْمَلُ وَيُؤَدِّي إِلَى غَيْرِ سَيِّدِهِ فَأَيُّكُمْ يَرْضَى أَنْ يَكُوْنَ عَبْدُهُ كَذٰلِكَ؟ وَإِنَّ اللّٰهَ أَمَرَكُمْ بِالصَّلٰوةِ فَإِذَا صَلَّيْتُمْ فَلا تَلْتَفِتُوْا فَإِنَّ اللّٰهَ يَنْصِبُ وَجْهَهُ لِوَجْهِ عَبْدِهِ فِيْ صَلٰوتِهِ مَالَمْ يَلْتَفِتْ، وَأَمَرَكُمْ بِالصِّيَامِ، فَإِنَّ مَثَلَ ذٰلِكَ كَمَثَلِ رَجُلٍ فِيْ عِصَابَةٍ مَعَهُ صُرَّةٌ فِيْهَا مِسْكٌ فَكُلُّهُمْ يُعْجَبُ أَوْ يُعْجِبُهُ رِيْحُهَا، وَإِنّ رِيْحَ الصَّائِمِ أَطْيَبُ عِنْدَ اللّٰهِ مِنْ رِيْحِ الْمِسْكِ، وَأَمَرَكُمْ بِالصَّدَقَةِ، فَإِنَّ مَثَلَ ذٰلِكَ كَمَثَلِ رَجُلٍ أَسَرَهُ الْعَدُوُّ فَأَوْثَقُوْا إِيَدَهُ إِلَى عُنُقِهِ وَقَدَّمُوْهُ لِيَضْرِبُوْا عُنُقَهُ، فَقَالَ أَنَا أُفْدِيْهِ مِنْكُمْ بِالْقَلِيْلِ وَالْكَثِيْرِ فَفَدَا نَفْسَهُ مِنْهُمْ، وَأَمَرَكُمْ أَنْ تَذْكُرُوا اللّٰهَ فَإِنَّ مَثَلَ ذٰلِكَ كَمَثَلِ رَجُلٍ خَرَجَ الْعَدُوُّ فِيْ أَثَرِهِ سِرَاعًا حَتّٰى إِذَا أَتٰى عَلٰى حِصْنٍ حَصِيْنٍ فَأَحْرَزَ نَفْسَهُ مِنْهُمْ كَذٰلِكَ الْعَبْدُ لَا يُحْرِزُ نَفْسَهُ مِنَ الشَّيْطَانِ إِلَّا بِذِكْرِ اللّٰهِ. قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((وَأَنَا اٰمُرُكُمْ بِخَمْسٍ أَللّٰهُ أَمَرَنِيْ بِهِنَّ: السَّمْعُ وَالطَّاعَةِ وَالْجِهَادُ وَالْهِجْرَةِ وَالْجَمَاعَةِ، فَإِنَّهُ مَنْ فَارَقَ الْجَمَاعَةَ قِيْدَ شِبْرٍ، فَقَدْ خَلَعَ رِبْقَةَ الْإِسْلَامِ مِنْ عُنُقِهِ إِلَّا أَنْ يُرْجِعَ. وَمَنِ ادَّعٰى دَعْوَى الْجَاهِلِيَّةِ، فَإِنَّهُ مِنْ جُثٰى جَهَنَّمَ فَقَالَ رَجُلٌ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ وَإِنْ صَلّٰى وَصَامَ؟ فَقَالَ وَإِنْ صَلّٰى وَصَامَ. فَادْعُوْا بِدَعْوَى اللّٰهِ، الَّذِيْ سَمَّاكُمُ الْمُسْلِمِيْنَ الْمُؤْمِنِيْنَ عِبَادَ اللّٰهِ)).

(اسناده صحيح) تخريج المشكاة (٣٦٩٤) التعليق الرغيب: ١/ ١٨٩ـ ١٩٠ـ صحيح الجامع (١٧٢٤).

ترجمہ: روایت ہے حارث اشعری رضی اللہ عنہ سے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بے شک اللہ تعالیٰ نے حکم فرمایا یحییٰ علیہ السلام کو پانچ باتوں کا کہ وہ عمل کریں اس پر اور حکم کریں بنی اسرائیل کو وہ بھی عمل کریں اس پر اور وہ ان کے پہنچانے میں تاخیر کرتے تھے یعنی سوچتے تھے کہ بنی اسرائیل کو کس طرح پہنچاؤں، تب کہا عیسیٰ علیہ السلام نے کہ اللہ تعالیٰ نے حکم کیا ہے تم کو پانچ باتوں کا کہ تم عمل کرو اور بنی اسرائیل کو حکم کرو کہ وہ بھی اس پر عمل کریں، سو تم بنی اسرائیل کو حکم کر دو نہیں تو میں حکم کر دیتا ہوں سو کہا یحییٰ نے کہ میں ڈرتا ہوں کہ اگر سبقت کی تم نے مجھ پر ان امور کی تبلیغ میں تو دھنس نہ جاؤں میں یا کہیں عذاب نہ کیا جاؤں میں تو جمع کیا یحییٰ علیہ السلام نے لوگوں کو بیت المقدس میں، سو بھر گئے وہ لوگ اس میں اور بیٹھے بلندیوں پر، سو فرمایا حضرت یحییٰ علیہ السلام نے کہ اللہ تعالیٰ نے حکم کیا مجھ کو پانچ باتوں کا تاکہ عمل کروں ان پر اور حکم کروں میں تم کو کہ تم بھی عمل کرو ان پر۔ پہلی ان کی یہ بات ہے کہ عبادت کرو اللہ تعالیٰ کی اور مت شریک کرو اس کے ساتھ کسی کو اور بے شک مثال اس شخص کی کہ جس نے شریک کیا اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی چیز کو مانند اس شخص کی ہے کہ خریدا اس نے ایک غلام اپنے خالص مال سے یعنی بلا شرکت غیر سے سونے سے یا چاندی سے اور کہا اس غلام سے کہ یہ گھر میرا ہے اور یہ پیشہ میرا ہے سو یہ پیشہ کر تو اور نفع اس کا مجھ کو دے سو وہ پیشہ کرتا ہے اور نفع اس کا کسی اور کو دیتا ہے اپنے آقا کے سوا سو کون راضی ہوگا تم

میں سے کہ اس کا غلام ایسا نا کام ہو اور اللہ تعالیٰ نے حکم کیا تم کو نماز کا سو جب تم نماز پڑھو تو اِدھراُدھر نہ دیکھو اس لیے کہ اللہ تعالیٰ اپنا منہ کیے رہتا ہے بندے کی طرف اس کی نماز میں جب تک وہ ادھر ادھر نہ دیکھے اور حکم کیا تم کو روزہ کا سو مثال روزہ دار کی اس شخص کی مانند ہے جو ایک گروہ میں ہے اور اس کے ساتھ ایک تھیلی ہے کہ اس میں مشک ہے سو سب کو اچھی لگتی ہے بو اس کی اور اس کو بھی پسند آتی ہے بو اس کی اور بو روزہ دار کے منہ کی اللہ تعالیٰ کے نزدیک مشک سے زیادہ پاکیزہ ہے۔ اور اللہ تعالیٰ نے حکم کیا تم کو صدقہ کا سو بے شک مثال صدقہ دینے والے کی مانند اس شخص کے ہے کہ قید کیا اس کو دشمن نے اور باندھے اس کے ہاتھ اس کی گردن میں اور لے چلے اس کو تا کہ اس کی گردن ماریں، سو اس نے کہا کہ میں فدیہ دیتا ہوں جو کچھ میرے پاس ہے قلیل کثیر سے، سو فدیہ دے کر چھڑالی اس نے اپنی جان یعنی اسی طرح صدقہ دینے والا عذاب الٰہی سے نجات پاتا ہے اور حکم کیا اس نے تم کو کہ یاد کرو تم اللہ تعالیٰ کو اس لیے کہ مثال اللہ تعالیٰ کو یاد کرنے والے کی ایسی ہے جیسے ایک شخص ہے کہ نکلا دشمن اس کے پیچھے دوڑتا ہوا اور وہ بھاگا یہاں تک کہ آیا وہ ایک مضبوط قلعہ میں اور بچالی اس نے اپنی جان اس سے۔ اسی طرح بندہ نہیں بچاسکتا اپنی جان شیطان سے مگر اللہ تعالیٰ کے ذکر کے ساتھ۔ پھر فرمایا نبی ﷺ نے میں حکم کرتا ہوں تم کو پانچ باتوں کا کہ اللہ تعالیٰ نے حکم کیا ہے مجھ کو ان کا۔ (۱) بات سننا ہے (۲) کہا ماننا حاکم کا یعنی جو خلاف خدا حکم نہ کرے (۳) جہاد (۴) ہجرت (۵) التزام جماعت مسلمین کا۔ اس لیے کہ جو جدا ہوا جماعت سے ایک بالشت کے برابر اس نے نکال دی رسی اسلام کی اپنی گردن سے مگر یہ کہ پھر آ جائے جماعت کی طرف اور جس نے پکارا پکارنا زمانہ جاہلیت کا یعنی لوگوں کو بغی و فساد و خانہ جنگی کے لیے جمع کیا تو وہ جہنم کی آگ میں ہے، سو عرض کیا ایک مرد نے کہ یارسول اللہ اگرچہ وہ نماز پڑھے اور روزہ رکھے یعنی تب بھی جہنمی ہے فرمایا اگرچہ نماز پڑھے اور روزہ رکھے، سو پکارو تم اللہ تعالیٰ کی پکار کے موافق جب کہ نام رکھا تمہارا اس نے مسلمان مومن بندے اللہ کے یعنی جب مجتمع ہو تو اطاعت الٰہی کے لیے نہ بغی نہ فساد کے واسطے۔

فائدہ : یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے۔ کہا محمد بن اسماعیل نے حارث اشعری کو صحبت ہے آنحضرت ﷺ کی اور ان کی بھی حدیثیں ہیں سوا اس کے۔ روایت کی ہم سے محمد بن بشار نے ان سے ابوداؤد طیالسی نے ان سے ابان بن یزید نے ان سے یحییٰ نے، ان سے زید بن سلام نے ان سے ابوسلام نے ان سے حارث اشعری رضی اللہ عنہ نے انہوں نے نبی ﷺ سے مانند اسی کے معنوں میں۔ یہ حدیث حسن ہے غریب ہے۔ اور ابوسلام کا نام ممطور ہے اور روایت کی یہ حدیث علی بن مبارک نے یحییٰ بن کثیر سے۔

❀❀❀❀

(٢٨٦٤) عَنْ زَيْدِ بْنِ سَلَّامٍ، عَنْ أَبِي سَلَّامٍ عَنِ الْحَارِثِ الْأَشْعَرِيِّ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ : نَحْوَهُ بِمَعْنَاهُ.

ترجمہ: روایت ہے زید بن سلام سے انہوں نے روایت کیا ابوسلام سے انہوں نے حارث اشعری سے انہوں نے نبی ﷺ سے مانند اسی کے معنوں میں۔

۷۹۔ بَابُ: مَا جَاءَ فِيْ مَثَلِ الْمُؤْمِنِ الْقَارِئِ لِلْقُرْاٰنِ وَغَيْرِ الْقَارِئِ

قرآن پڑھنے اور قرآن نہ پڑھنے والے مومن کی مثال کے بیان میں

(۲۸۶۵) عَنْ أَبِيْ مُوْسَى الْأَشْعَرِيِّ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : ((مَثَلُ الْمُؤْمِنِ الَّذِيْ يَقْرَءُ الْقُرْاٰنَ كَمَثَلِ الْأُتْرُنْجَةِ رِيْحُهَا طَيِّبٌ وَطَعْمُهَا طَيِّبٌ، وَمَثَلُ الْمُؤْمِنِ الَّذِيْ لَا يَقْرَءُ الْقُرْاٰنَ كَمَثَلِ التَّمْرَةِ لَا رِيْحَ لَهَا وَطَعْمُهَا حُلْوٌ، وَمَثَلُ الْمُنَافِقِ الَّذِيْ يَقْرَأُ الْقُرْاٰنَ كَمَثَلِ الرَّيْحَانَةِ رِيْحُهَا طَيِّبٌ وَطَعْمُهَا مُرٌّ، وَمَثَلُ الْمُنَافِقِ الَّذِيْ لَا يَقْرَأُ الْقُرْاٰنَ كَمَثَلِ الْحَنْظَلَةِ رِيْحُهَا مُرٌّ وَطَعْمُهَا مُرٌّ)).

(اسنادہ صحیح) نقد الکتانی (۴۳)

ترجمہ: روایت ہے ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے کہا انہوں نے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے: مثال اس مومن کی کہ قرآن پڑھتا ہے مانند ترنج کی ہے کہ بو اس کی خوش ہے اور مزہ اس کا اچھا ہے اور مثال اس کی مومن کی کہ قرآن نہیں پڑھتا ہے مانند کھجور کے ہے کہ اس میں خوشبو نہیں اور مزہ اس کا میٹھا ہے اور مثال اس منافق کی کہ پڑھتا ہے قرآن مانند مثال ریحان کے ہے کہ بو اس کی خوش ہے اور مزہ اس کا کڑوا ہے اور مثال اس منافق کی کہ قرآن نہیں پڑھتا ہے مانند مثال حنظل کے ہے کہ بو اس کی بد ہے اور مزا اس کا برا ہے۔

فائدہ : یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔ اور روایت کی ہے شعبہ نے قتادہ سے بھی۔

❀❀❀❀

(۲۸۶۶) عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ، قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ((مَثَلُ الْمُؤْمِنِ كَمَثَلِ الزَّرْعِ لَا تَزَالُ الرِّيَاحُ تُفَيِّئُهُ وَلَا يَزَالُ الْمُؤْمِنُ يُصِيْبُهُ بَلَاءٌ، وَمَثَلُ الْمُنَافِقِ كَمَثَلِ شَجَرَةِ الْأُرْزِ لَا تَهْتَزُّ حَتّٰى تُسْتَحْصَدَ)).

(صحیح) تخریج الایمان لابن ابی شیبه (۸۶) سلسلة الاحادیث الصحیحة (۲۸۸۳)

ترجمہ: روایت ہے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہا انہوں نے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے: مثال مومن کی مانند کھیتی کے ہے کہ ہمیشہ اس کو ہوا جھکاتی رہتی ہے یعنی کبھی داہنے اور کبھی بائیں اور مومن ہمیشہ رہتا ہے کہ پہنچتی ہے اس کو بلا، اور مثال منافق کی مانند درخت صنوبر کے ہے کہ ہرگز ہلتا نہیں یہاں تک کہ جڑ سے کاٹ ڈالا جائے۔

فائدہ : یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

❀❀❀❀

(۲۸۶۷) عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ : ((إِنَّ مِنَ الشَّجَرِ شَجَرَةً لَا يَسْقُطُ وَرَقُهَا وَهِيَ مَثَلُ الْمُؤْمِنِ. حَدِّثُوْنِيْ مَا هِيَ؟)) قَالَ عَبْدُاللّٰهِ : فَوَقَعَ النَّاسُ فِيْ شَجَرِ الْبَوَادِيْ وَوَقَعَ فِيْ نَفْسِيْ أَنَّهَا النَّخْلَةُ.

فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((هِيَ النَّخْلَةُ))، فَاسْتَحْيَيْتُ۔ يَعْنِي أَنْ أَقُولَ۔ قَالَ عَبْدُاللّٰهِ: فَحَدَّثْتُ عُمَرَ بِالَّذِي وَقَعَ فِي نَفْسِي فَقَالَ: لَأَنْ تَكُونَ قُلْتَهَا أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ يَكُونَ لِي كَذَا وَكَذَا. (اسناده صحيح)

ترجمہ: روایت ہے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ درختوں میں سے کہ ایک درخت ایسا ہے کہ ایام خزاں میں اس کے پتے نہیں جھڑتے اور وہ مومن کی مانند ہے یعنی کثرت منافع اور وفور مصالح میں۔ سو بیان کرو تم مجھ سے کہ وہ کون سا درخت ہے؟ کہا عبداللہ نے کہ لوگ خیال کرنے لگے جنگل کے درختوں میں اور میرے دل میں آیا کہ وہ کھجور کا درخت ہے، سو فرمایا نبی ﷺ نے کہ وہ کھجور ہے اور حیا کی میں نے یعنی اس سے کہ میں بول اٹھوں یعنی چھوٹا ہو کر بڑوں کے سامنے شرمایا۔ کہا عبداللہ نے کہ پھر ذکر کیا میں نے عمر رضی اللہ عنہ سے اس درخت کا کہ میرے دل میں آیا تھا تو فرمایا مجھ سے عمر نے کہ اگر تو کہہ دیتا یعنی آپ ﷺ کے آگے تو مجھے زیادہ دوست ہوتا اس سے کہ مجھے ایسا ایسا مال ملتا یعنی آپ کے آگے ذکر کرنے سے آپ خوش ہوتے اور خوشی آپ کی ساری دنیا کے مال سے بہتر ہے۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔ اور اس باب میں ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے۔

❁ ❁ ❁ ❁

۸۰۔ بَابُ: مَا جَاءَ مَثَلَ الصَّلَوٰتِ الْخَمْسِ

پانچ نمازوں کی مثال میں

(۲۸۶۸) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((أَرَأَيْتُمْ لَوْ أَنَّ نَهْرًا بِبَابِ أَحَدِكُمْ يَغْتَسِلُ فِيهِ كُلَّ يَوْمٍ خَمْسَ مَرَّاتٍ هَلْ يَبْقَى مِنْ دَرَنِهِ شَيْءٌ؟)) قَالُوا: لَا يَبْقَى مِنْ دَرَنِهِ شَيْءٌ قَالَ: ((فَذٰلِكَ مَثَلُ الصَّلَوٰتِ الْخَمْسِ يَمْحُو اللّٰهُ بِهِنَّ الْخَطَايَا)). (اسناده صحيح) الأرواء (۱۵)

ترجمہ: روایت ہے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بھلا دیکھو تو اگر کسی کے دروازے پر ایک نہر ہو اور وہ اس میں ہر دن میں پانچ بار غسل کرتا ہو آیا باقی رہے گا اس کے بدن پر میل؟ عرض کی صحابہ رضی اللہ عنہم نے کہ نہ باقی رہے گی اس کے بدن پر کچھ میل، تب فرمایا آپ نے کہ یہی مثال ہے نماز پنجگانہ کی کہ مٹاتا ہے اللہ تعالیٰ اس کی برکت سے گناہوں کو۔

فائدہ: اس باب میں جابر رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔ روایت کی ہم سے قتیبہ نے انہوں نے بکر بن مضر سے انہوں نے ابن ہاد سے مانند اس کی۔

❁ ❁ ❁ ❁

۸۱۔ بَابٌ: مَثَلُ أُمَّتِیْ مَثَلُ الْمَطَرِ......

میری امت کی مثال بارش کی طرح ہے

(۲۸۶۹) عَنْ أَنَسٍ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : ((مَثَلُ أُمَّتِیْ مَثَلُ الْمَطَرِ لَا یُدْرٰی أَوَّلُهُ خَیْرٌ أَمْ اٰخِرُهُ)).

ترجمہ: روایت انس رضی اللہ عنہ سے کہا انہوں نے فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کہ مثال میری امت کی مانند بارش کی ہے کہ معلوم نہیں ہوتا کہ اول اس کا بہتر ہے یا آخر اس کا۔ (حسن صحیح) تخریج المشکاۃ (۶۲۲۷۔ سلسلة الاحادیث الصحیحة (۲۲۸۶)

فائدہ : اس باب میں عمار اور عبداللہ بن عمرو اور ابن عمر رضی اللہ عنہم سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اس سند سے۔ اور مروی ہے عبدالرحمٰن بن مہدی سے کہ وہ ثبت کہتے تھے حماد بن یحییٰ کو اور کہتے تھے کہ وہ ہمارے استادوں سے ہیں۔

❀❀❀❀

۸۲۔ بَابٌ: مَا جَاءَ مَثَلُ ابْنِ اٰدَمَ وَأَجَلِهٖ وَأَمَلِهٖ

آدمی کی اجل اور امید کے بیان میں

(۲۸۷۰) عَنْ بُرَیْدَةَ قَالَ : قَالَ النَّبِیُّ ﷺ : ((هَلْ تَدْرُوْنَ مَا مَثَلُ هٰذِهٖ وَهٰذِهٖ؟ وَرَمٰی بِحَصَاتَیْنِ)). قَالُوْا: اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ أَعْلَمُ. قَالَ : ((هٰذَاكَ الْأَمَلُ وَهٰذَاكَ الْأَجَلُ)).

(اسناده ضعیف) التعلیق الرغیب: ۴/ ۱۳۳) (اس میں بشیر بن المہاجر لین الحدیث ہے)۔

ترجمہ: روایت ہے بریدہ رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا نبی ﷺ نے: آیا جانتے ہو تم کہ کیا ہے مثال ان کی؟ اور ان کی اور پھینکی آپ نے دو کنکریاں۔ عرض کی صحابہ نے کہ اللہ اور رسول اس کا خوب جاننے والا ہے۔ فرمایا آپ ﷺ نے یہ تیری امید ہے اور یہ تیری اجل ہے۔

فائدہ : یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اس سند سے۔

❀❀❀❀

(۲۸۷۱) عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ : ((إِنَّمَا أَجَلُكُمْ فِیْمَا خَلَا مِنَ الْأُمَمِ كَمَا بَیْنَ صَلٰوةِ الْعَصْرِ إِلٰی مَغَارِبِ الشَّمْسِ، وَإِنَّمَا مَثَلُكُمْ وَمَثَلُ الْیَهُوْدِ وَالنَّصَارٰی كَرَجُلٍ اسْتَعْمَلَ عُمَّالًا، فَقَالَ مَنْ یَعْمَلُ لِیْ إِلٰی نِصْفِ النَّهَارِ عَلٰی قِیْرَاطٍ قِیْرَاطٍ فَعَمِلَتِ الْیَهُوْدُ عَلٰی قِیْرَاطٍ قِیْرَاطٍ، ثُمَّ قَالَ مَنْ یَعْمَلُ إِلَیَّ مِنْ نِصْفِ النَّهَارِ إِلٰی صَلٰوةِ الْعَصْرِ عَلٰی قِیْرَاطٍ قِیْرَاطٍ، فَعَمِلَتِ النَّصَارٰی عَلٰی قِیْرَاطٍ قِیْرَاطٍ ثُمَّ أَنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ مِنْ صَلٰوةِ الْعَصْرِ إِلٰی مَغَارِبِ الشَّمْسِ عَلٰی قِیْرَاطَیْنِ، قِیْرَاطَیْنِ فَغَضِبَتْ

الْيَهُودُ وَالنَّصَارٰى وَقَالُوا نَحْنُ أَكْثَرُ عَمَلاً وَأَقَلُّ عَطَاءً؟ فَقَالَ هَلْ ظَلَمْتُكُمْ مِنْ حَقِّكُمْ شَيْئًا، قَالُوا لَا، قَالَ: فَإِنَّهُ فَضْلِي أُوتِيهِ مَنْ أَشَاءُ))۔ (اسناده صحيح)

ترجمہ: روایت ہے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: البتہ مدت بقا تمہاری یعنی آپ کی امت کی مقابلہ میں ان امتوں کے جو گزر گئیں ایسی ہے جیسے عصر سے غروب شمس تک یعنی تھوڑی ہے اور البتہ مثال تمہاری اور یہود و نصاریٰ کی مانند ایک مرد کے ہے کہ اس نے کام میں لگایا کئی مزدوروں کو اور کہا ان سے کہ کون عمل کرتا ہے میرے لیے دو پہر تک ایک ایک قیراط پر سو عمل کیا یہود نے ایک ایک قیراط پر پھر کہا اس نے کہ کون عمل کرتا ہے میرے لیے دو پہر سے نماز عصر تک ایک ایک قیراط پر، سو عمل کیا نصاریٰ نے ایک ایک قیراط پر پھر اب تم عمل کرتے ہو نماز عصر سے غروب شمس تک دو دو قیراط پر۔ یہ خطاب کیا آنحضرت ﷺ نے اپنی امت کی طرف، سو غضب ناک ہوئے یہود اور نصاریٰ اور کہا انہوں نے کہ ہم نے محنت زیادہ کی اور مزدوری کم پائی، سو کہا اس شخص نے کہ آیا میں نے کاٹ رکھا تھا تمہارا حق؟ انہوں نے کہا نہیں۔ سو کہا اس مرد نے کہ پھر یہ فضل میرا ہے جسے چاہوں دوں۔

فائدہ : یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

مترجم: مراد حدیث یہ ہے کہ آپ کی امت کی عمریں تھوڑی ہیں اور عمل قلیل مگر بفضل رب مستحق اجر جزیل ہیں۔

❀ ❀ ❀ ❀

(۲۸۷۲) عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ : ((إِنَّمَا النَّاسُ كَإِبِلٍ مِائَةٍ لَا يَجِدُ الرَّجُلُ فِيهَا رَاحِلَةً))۔

(اسناده صحيح) الروض النضير (۵۰۲)

ترجمہ: روایت ہے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے کہا انہوں نے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کہ البتہ لوگ ایسے ہیں جیسے سو اونٹ کہ اس میں نہ پائے آدمی ایک اونٹ بھی قابل سواری کے اور لادنے کے۔ یعنی اسی طرح کام کا آدمی نہیں ملتا۔

فائدہ : یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔ روایت کی ہم سے سعید نے انہوں نے سفیان سے انہوں نے زہری سے اسی اسناد سے مانند اس کی اور اس میں کہا کہ نہ پائے تو یعنی ان اونٹوں میں ایک اونٹ قابل سواری کے۔

❀ ❀ ❀ ❀

(۲۸۷۳) عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ : ((إِنَّمَا النَّاسُ كَإِبِلٍ مِائَةٍ لَا تَجِدُ فِيهَا رَاحِلَةً أَوْ: لَا تَجِدُ فِيهَا رَاحِلَةً))۔ (صحيح) [انظر ماقبله]

ترجمہ: روایت ہے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کہ البتہ لوگ مانند سو اونٹوں کے ہیں کہ نہ پائے تو اس میں ایک بھی اونٹ قابل سواری کے یا فرمایا کہ نہ پائے تو اس میں مگر ایک اونٹ قابل رکوب و حمل۔ اور یہ بھی آپ کے زمانہ

میں تھا کہ سو میں ایک کام کا نکل آتا تھا اب لاکھوں میں بھی ایک کام کا نکلنا مشکل ہے۔

(۲۸۸۴) عَنْ أَبِی هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ : ((إِنَّمَا مَثَلِی وَمَثَلُ أُمَّتِی كَمَثَلِ رَجُلٍ اسْتَوْقَدَ نَارًا فَجَعَلَتِ الدَّوَابُّ وَالْفَرَاشُ يَقَعْنَ فِيهَا فَأَنَا اٰخِذٌ بِحُجَزِكُمْ وَأَنْتُمْ تَقَحَّمُونَ فِيهَا)).

(اسناده صحيح) الضعيفة تحت الحديث (۳۰۸۲).

ترجمہ: روایت ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ میری اور میری امت کی مثال ایسی ہے کہ جیسے ایک مرد نے آگ سلگائی، سو کیڑے اور پتنگے اس میں گرنے لگے، سو میں پکڑتا ہوں کمر تمہاری اور تم گرے پڑتے ہو آگ میں۔ یعنی معاصی میں کہ جو سبب ہیں دخول نار کا۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

ابواب فضائل قرآن
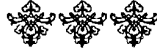
عن رسول اللہ ﷺ

(المعجم ٤٢) فضائل قرآن کے بیان میں (تحفة ٣٨)

بَابُ: مَا جَآءَ فِيْ فَضْلِ فَاتِحَةِ الْكِتَابِ

سورۂ فاتحہ کی فضیلت میں

(٢٨٧٥) عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ خَرَجَ عَلٰى اُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : ((يَا اُبَيُّ وَهُوَ يُصَلِّيْ فَالْتَفَتَ اُبَيٌّ فَلَمْ يُجِبْ وَصَلّٰى اُبَيٌّ فَخَفَّفَ ثُمَّ انْصَرَفَ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَعَلَيْكَ السَّلَامُ مَا مَنَعَكَ يَا اُبَيُّ اَنْ تُجِيْبَنِيْ اِذْ دَعَوْتُكَ فَقَالَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّيْ كُنْتُ فِي الصَّلٰوةِ قَالَ اَفَلَمْ تَجِدْ فِيْمَا اَوْحَى اللّٰهُ اِلَيَّ اَنْ اسْتَجِيْبُوْا لِلّٰهِ وَلِلرَّسُوْلِ اِذَا دَعَاكُمْ لِمَا يُحْيِيْكُمْ قَالَ بَلٰى وَلَا اَعُوْدُ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ قَالَ اَتُحِبُّ اَنْ اُعَلِّمَكَ سُوْرَةً لَمْ يُنْزَلْ فِي التَّوْرٰةِ وَلَا فِي الْاِنْجِيْلِ وَلَا فِي الزَّبُوْرِ وَلَا فِي الْقُرْاٰنِ مِثْلُهَا قَالَ نَعَمْ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ كَيْفَ تَقْرَاُ فِي الصَّلٰوةِ قَالَ فَقَرَاَ اُمَّ الْقُرْاٰنِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ مَا اُنْزِلَتْ فِي التَّوْرٰةِ وَلَا فِي الْاِنْجِيْلِ وَلَا فِي الزَّبُوْرِ وَلَا فِي الْقُرْاٰنِ مِثْلُهَا وَاِنَّهَا سَبْعٌ

مِّنَ الْمَثَانِيْ وَالْقُرْاٰنِ الْعَظِيْمِ الَّذِيْ اُعْطِيْتُهٗ)).

(اسناده صحيح) المشكاة (٢١٤٢ ـ التحقيق الثانى) التعليق الرغيب : ٢/٢١٦) صحيح ابى داؤد (١٣١٠)

ترجمہ: روایت ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ رسول اللہ ﷺ نکلے ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کے پاس ہو کر، سو فرمایا رسول اللہ ﷺ نے: اے ابی! اور وہ نماز پڑھ رہے تھے، سو پھر کر دیکھا ابی نے اور جواب نہ دیا آپ ﷺ کو اور نماز تمام کی اور جلدی پڑھی پھر آئے آنحضرت ﷺ کی طرف اور کہا السلام علیک یا رسول اللہ یعنی سلامتی ہو تم پر اے اللہ کے رسول تو فرمایا رسول اللہ ﷺ نے سلام ہے تجھ پر کس چیز نے روکا تجھ کو اے ابی اس سے کہ تو جواب دے مجھ کو میں نے پکارا تھا تجھ کو سو عرض کی انہوں نے اے رسول اللہ کے! میں نماز میں تھا تب فرمایا آپؐ نے کہ نہیں پایا تو نے اس میں کہ وحی کی میری طرف اللہ تعالیٰ نے یعنی قرآن میں اس آیت کو ﴿ اِسْتَجِيْبُوْا لِلّٰهِ وَلِلرَّسُوْلِ ﴾ سے آخر آیت تک۔ یعنی قبول کرو اور جواب دو اللہ تعالیٰ کو اور اس کے رسول کو جب پکارے وہ تم کو اس چیز کے لیے کہ زندہ کرے تم کو کہا ابی نے کہ ہاں پایا میں نے اس مضمون کو اور اب دوبارہ نہ کروں گا میں اگر چاہا اللہ تعالیٰ نے یعنی ادائے جواب میں دیر نہ کروں گا اگر چہ نماز میں ہوں پھر فرمایا آپؐ نے کیا دوست رکھتا ہے تو کہ سکھاؤں میں تجھ کو ایسی سورت کہ نہیں توراۃ میں اور نہ انجیل میں اور نہ زبور میں اور نہ قرآن میں اس کے مثل؟ عرض کی انہوں نے کیوں نہیں یا رسول اللہ یعنی ضرور سکھائیے، سو فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کیوں کر پڑھتا ہے جب تو کھڑا ہوتا ہے نماز میں کہا راوی نے کہ پڑھی ابی نے ماں قرآن کی یعنی سورت فاتحہ سو فرمایا رسول اللہ ﷺ نے قسم ہے اس پروردگار کی کہ میری جان اس کے ہاتھ میں ہے کہ نہیں اتری توراۃ میں اور نہ انجیل میں اور نہ زبور میں اور نہ قرآن میں اس کی مثل کوئی سورت اور وہی سبع مثانی ہے کہ سات آیتیں ہیں کہ بار بار ہر رکعت میں پڑھی جاتی ہے اور وہی قرآن عظیم ہے کہ جو مجھے دیا گیا ہے۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔ اور اس باب میں انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے۔

مترجم: اس سورۂ مبارک کے بہت سے نام ہیں منجملہ ان کے تین نام اس حدیث میں مذکور ہیں ایک ام القرآن یعنی اصل اور جڑ قرآن کی اور اساس اور بنیاد اس کے مضامین عظیم الشان کی کہ اصل و منشاء اس کا ہے اور وجہ تسمیہ اس کی یہ ہے کہ یہ سورہ شامل ہے مطالب قرآنیہ اور مقاصد فرقانیہ کو مثل ثناء و حمد الٰہی کی اور تعبد اور وعد و وعید کی اور اجمالاً مشتمل ہے اور حکمتوں نظریہ اور احکام عملیہ پر کہ وہی سلوک ہے صراط مستقیم کا اور متضمن ہے اور پر مراتب سعدا اور منازل اشقیا کے دوسرے سبع مثانی یعنی سات آیتیں دوبار اتری ہوئی ہیں اس لیے کہ یہ سورت ایک بار مکہ میں نازل ہوئی ایک بار مدینہ میں جب کہ قبلہ متحول ہوا اور تیسرے قرآن عظیم اور یہ دونوں نام آخر کے سورۂ حج میں مذکور ہیں۔ اور اس کو سورۃ الحمد اور سورۃ الشکر اور سورۃ الدعا اور شافیہ بھی کہتے ہیں اور کثرت اسماء کی دلالت کرتی ہے عظمت شان پر مسمّٰی کے، سو معلوم ہوا کہ یہ سورہ مبارک رحمٰن کے نزدیک بڑی شان رکھتی ہے اور

آپ نے خود اس کو بھی مثل فرمایا اس سے زیادہ کیا ہوگا مگر افسوس ہے کہ جو لوگ اس کو بدعات محدثہ اور اوراوقات مبتدعہ کے وقت پڑھتے ہیں وہ اس کی برکات سے لایعقل محض ہیں اور غافل بحت۔

❀❀❀❀

۲۔ بَابُ: مَا جَاءَ فِي سُوْرَةِ الْبَقَرَةِ وَآيَةِ الْكُرْسِيِّ

سورۂ بقرہ اور آیۃ الکرسی کی فضیلت کے بیان میں

(۲۸۷۶) عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ : ((بَعَثَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بَعْثًا وَهُمْ ذُوْعَدَدٍ فَاسْتَقْرَأَهُمْ فَاسْتَقْرَأَ كُلَّ رَجُلٍ مِنْهُمْ يَعْنِي مَا مَعَهُ مِنَ الْقُرْاٰنِ فَاَتٰى عَلٰى رَجُلٍ مِنْهُمْ مِنْ اَحْدَثِهِمْ سِنًّا فَقَالَ مَا مَعَكَ يَا فُلَانُ فَقَالَ مَعِيَ كَذَا وَكَذَا وَسُوْرَةُ الْبَقَرَةِ فَقَالَ اَمَعَكَ سُوْرَةُ الْبَقَرَةِ قَالَ نَعَمْ قَالَ اذْهَبْ فَاَنْتَ اَمِيْرُهُمْ فَقَالَ رَجُلٌ مِنْ اَشْرَافِهِمْ وَاللّٰهِ مَا مَنَعَنِيْ اَنْ اَتَعَلَّمَ الْبَقَرَةَ اِلَّا خَشْيَةَ اَنْ لَّا اَقُوْمَ بِهَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ تَعَلَّمُوا الْقُرْاٰنَ وَاقْرَأُوْهُ فَاِنَّ مَثَلَ الْقُرْاٰنِ لِمَنْ تَعَلَّمَهُ فَقَرَأَهُ وَقَامَ بِهِ كَمَثَلِ جِرَابٍ مَحْشُوٍّ مِسْكًا يَفُوْحُ رِيْحُهُ فِيْ كُلِّ مَكَانٍ وَمَثَلُ مَنْ تَعَلَّمَهُ فَيَرْقُدُ وَهُوَ فِيْ جَوْفِهِ كَمَثَلِ جِرَابٍ اُوْكِيَ عَلٰى مِسْكٍ)). (اسناده ضعيف) التعليق الرغيب (۲/۲۶۰) التعليق علىٰ ابن خزيمة (۱۵۰۹) تخريج مشكاة المصابيح (۲۱۴۳۔ التحقيق الثانى ضعيف الجامع الصغير (۲۴۵۳)

ترجمہ: روایت ہے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہا انہوں نے کہ بھیجا رسول اللہ ﷺ نے ایک لشکر اور وہ گنتی کے لوگ تھے سو ان سے قرآن پڑھوایا آپؐ نے سو پڑھوایا ہر ایک شخص سے ان میں سے یعنی جتنا اس کو یاد تھا قرآن سے۔ سو گزرے آپؐ ایک مرد پر ان میں سے کہ وہ نوسن تھا ان سب میں سو پوچھا آپؐ نے کہ تیرے ساتھ کیا ہے قرآن سے اے فلانے سو عرض کی اس نے کہ مجھے یاد ہے فلاں فلاں سورۂ اور سورۂ بقرہ، سو فرمایا آپ نے یعنی بطریق شاباشی کے تیرے ساتھ سورہ بقرہ بھی ہے اس نے عرض کی کہ ہاں فرمایا آپؐ نے کہ جا تو ان سب لشکریوں کا امیر ہے، سو کہا ایک مرد نے ان کے اشراف میں سے کہ قسم ہے اللہ کی نہیں روکا مجھے کسی نے اس سورہ کے سیکھنے سے مگر اس امر کے خوف نے کہ میں تہجد میں ہمیشہ نہ پڑھ سکوں گا اس کو، سو فرمایا رسول اللہ ﷺ نے سیکھو قرآن کو اور پڑھو اس کو اس لیے کہ مثال اس شخص کی کہ جس نے سیکھا اور پڑھا اس کو یعنی تہجد وغیرہ میں اور عمل کیا اس پر مانند ایک کیسہ کے ہے کہ بھرا ہوا ہے مشک سے کہ خوشبو اس کی پھیل رہی ہے ہر مکان میں اور مثال اس کی جس نے سیکھا قرآن اور سو رہا یعنی تہجد میں نہ پڑھا اس کو اور وہ اس کے دل میں ہے یعنی محفوظ ہے مانند اس کیسہ کے ہے کہ باندھ دیا منہ اس کا اس میں مشک بھر کر۔

فائدہ : یہ حدیث حسن ہے۔ اور مروی ہوئی ہے یہ حدیث سعید مقبری سے انہوں نے روایت کی عطاء سے جو مولیٰ ہیں ابواحمد کے انہوں نے نبی ﷺ سے مرسلاً مانند اس کی۔ روایت کی یہ ہم سے قتیبہ نے انہوں نے لیث بن سعد سے انہوں نے سعید مقبری سے انہوں نے عطاء سے انہوں نے نبی ﷺ سے مرسلاً مانند اس کی ہم معنی اس کے۔ اور نہیں ذکر کیا اس سند میں ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کا۔ اور اس باب میں ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے۔

❁❁❁❁

(۲۸۷۷) عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ : ((لَا تَجْعَلُوْا بُيُوْتَكُمْ مَقَابِرَ وَاِنَّ الْبَيْتَ الَّذِیْ تُقْرَأُ الْبَقَرَةُ فِيْهِ لَا يَدْخُلُهُ الشَّيْطَانُ)). (اسناده صحيح) احكام الجنائز (۲۱۲)

ترجمہ: روایت ہے ابوہریرہ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے نہ بناؤ تم اپنے گھروں کو قبریں یعنی مثل موتی کے غافل اور تارک الذکر میت بن جاؤ اور تحقیق وہ گھر کہ جس میں سورۂ بقر پڑھی جاتی ہے شیطان اس میں داخل نہیں ہوتا۔

فائدہ : یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے

❁❁❁❁

(۲۸۷۸) عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : ((لِكُلِّ شَیْئٍ سَنَامٌ وَاِنَّ سَنَامَ الْقُرْاٰنِ سُوْرَةُ الْبَقَرَةِ وَفِيْهَا اٰيَةٌ هِیَ سَيِّدَةُ اٰیِ الْقُرْاٰنِ اٰيَةُ الْكُرْسِیِّ)).

(اسناده ضعيف) سلسلة الاحاديث الضعيفة (۱۳٤۸) التعليق الرغيب (۲/۲۱۸)

ترجمہ: روایت ہے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے: ہر چیز کا ایک کوہان ہے اور کوہان قرآن عظیم الشان کا سورۂ بقرہ ہے اور اس میں ایک آیت ہے کہ وہ سردار ہے قرآن کی سب آیتوں کی اور وہ آیۃ الکرسی ہے۔

فائدہ : یہ حدیث غریب ہے۔ نہیں جانتے ہم اس کو مگر حکیم بن جبیر کی روایت سے۔ اور کلام کیا ہے اس میں شعبہ نے اور ضعیف کہا ہے ان کو۔

❁❁❁❁

(۲۸۷۹) عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : ((مَنْ قَرَأَ حٰمٓ اَلْمُؤْمِنُ اِلٰی اِلَيْهِ الْمَصِيْرُ وَاٰيَةَ الْكُرْسِیِّ حِيْنَ يُصْبِحُ حُفِظَ بِهِمَا حَتّٰی يُمْسِیَ وَمَنْ قَرَأَهُمَا حِيْنَ يُمْسِیْ حُفِظَ بِهِمَا حَتّٰی يُصْبِحَ)). (اسناده ضعيف) المشكاة (۲۱٤٤/التحقيق الثانی) اس میں عبدالرحمٰن بن ابی بکر بن ابی ملیکہ کمزور حافظے کی وجہ سے ضعیف ہے

ترجمہ: روایت ہے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہا انہوں نے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے جس نے پڑھی حم مومن ﴿ الیہ المصیر ﴾ تک اور آیۃ الکرسی جب کہ صبح کی اس نے تو حفاظت کیا جائے گا وہ ان کی برکت سے یہاں تک کہ شام

کرے اور جس نے پڑھا ان کو جب کہ شام کی حفاظت کیا جائے گا وہ یہاں تک کہ صبح کرے۔

فائدہ: یہ حدیث غریب ہے۔ اور کلام کیا بعض اہل علم نے عبدالرحمٰن بن ابوبکر بن ابوملیکہ میں ان کے حافظہ کی طرف سے۔

❀❀❀❀

۳۔ باب: حدیث ابی ایوب فی الغول

ابوایوب رضی اللہ عنہ کی حدیث جن کے متعلق

(۲۸۸۰) عَنْ اَبِیْ اَیُّوْبَ الْاَنْصَارِیِّ اَنَّهٗ کَانَتْ لَهٗ سَهْوَةٌ فِیْهَا تَمْرٌ فَکَانَتْ تَجِیْئُ الْغُوْلُ فَتَاْخُذُمِنْهُ فَشَکٰی ذٰلِكَ اِلَی النَّبِیِّ ﷺ فَقَالَ: ((اذْهَبْ اِذَا رَاَیْتَهَا فَقُلْ بِسْمِ اللّٰهِ اَجِیْبِیْ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ فَاَخَذَهَا فَحَلَفَتْ اَنْ لَّا تَعُوْدَ فَاَرْسَلَهَا فَجَآءَ اِلَی النَّبِیِّ ﷺ فَقَالَ مَا فَعَلَ اَسِیْرُكَ قَالَ حَلَفَتْ اَنْ لَّا تَعُوْدَ قَالَ کَذَبَتْ وَهِیَ مُعَاوِدَةٌ لِلْکَذِبِ قَالَ فَاَخَذَهَا فَحَلَفَتْ اَنْ اَنْ لَّا تَعُوْدَ فَاَرْسَلَهَا فَجَآءَ اِلَی النَّبِیِّ ﷺ فَقَالَ مَا فَعَلَ اَسِیْرُكَ قَالَ فَحَلَفَتْ اَنْ لَّا تَعُوْدَ فَقَالَ کَذَبَتْ وَهِیَ مُعَاوِدَةٌ لِلْکَذِبِ فَاَخَذَهَا فَقَالَ مَا اَنَا بِتَارِکِكِ حَتّٰی اَذْهَبَ بِكِ اِلَی النَّبِیِّ فَقَالَتْ اِنِّیْ ذَاکِرَةٌ لَكَ شَیْئًا اٰیَةَ الْکُرْسِیِّ اِقْرَاْهَا فِیْ بَیْتِكَ فَلَا یَقْرُبُكَ شَیْطَانٌ وَّلَا غَیْرُهٗ فَجَآءَ اِلَی النَّبِیِّ ﷺ فَقَالَ مَا فَعَلَ اَسِیْرُكَ قَالَ فَاَخْبَرَهٗ بِمَا قَالَتْ قَالَ صَدَقَتْ وَهِیَ کَذُوْبٌ)).

(اسنادہ صحیح) التعلیق الرغیب: ۲/ ۲۲۰)

ترجمہ: روایت ہے ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ سے کہ ان کا ایک کھتا تھا کہ اس میں کھجوریں بہترین تھیں، سو غول آتا تھا اور اس میں سے لے جاتا تھا، سو شکایت کی انہوں نے رسول اللہ ﷺ کے آگے، سو فرمایا آپ نے کہ جاؤ تم جب دیکھو تم اس کو تو کہو ساتھ نام اللہ تعالیٰ کے حکم مان رسول اللہ ﷺ کا۔ کہا راوی نے کہ پھر پکڑا اس کو ابوایوب نے یعنی تاکہ لے جائیں اسے آپ کے پاس سو اس نے قسم کھائی کہ پھر نہ آئے گا سو چھوڑ دیا انہوں نے اس کو اور آئے نبی ﷺ کے پاس سو پوچھا آپ نے کہ کیا کیا تمہارے قیدی نے عرض کی اس نے قسم کھائی کہ اب نہ آئے گا سو آپ نے فرمایا کہ جھوٹ کہا اس نے اور وہ پھر آنے والا ہے طرف جھوٹ کی۔ کہا راوی نے کہ پھر پکڑا اس کو ابوایوب نے سو پھر قسم کھائی اس نے کہ میں اب نہ آؤں گا سو پھر چھوڑ دیا اس کو اور آئے آنحضرت ﷺ کی خدمت میں اور پوچھا آپ نے کہ کیا کیا تمہارے قیدی نے عرض کی انہوں نے کہ قسم کھائی اس نے کہ اب نہ آئے گا فرمایا کہ جھوٹا ہے وہ اور وہ پھر آنے والا ہے طرف جھوٹ بولنے کی سو پکڑا اس کو ابوایوب رضی اللہ عنہ نے اور کہا میں تجھے ہرگز چھوڑنے والا نہیں یہاں تک کہ لے جاؤں گا میں تجھ کو نبی ﷺ تک، سو کہا اس نے کہ میں ذکر کرتا ہوں ایک چیز کا اور وہ آیۃ الکرسی ہے پڑھ تو اس کو اپنے گھر میں، سو قریب نہ

آئے گا تیرے شیطان اور نہ کوئی اور یعنی بلیات، سو حاضر ہوئے ابوایوب خدمت میں آنحضرت ﷺ کے اور پوچھا آپ نے کہ کیا کیا تمہارے قیدی نے کہا راوی نے کہ خبر دی انہوں نے اس کے حال سے تب فرمایا آپ ﷺ نے سچ کہا اس نے کہ اگرچہ وہ جھوٹا ہے۔

فائدہ : یہ حدیث حسن ہے غریب ہے۔

❀❀❀❀

٤۔ بَابُ: مَا جَاءَ فِیْ آخِرِ سُوْرَةِ الْبَقَرَةِ

سورۂ بقرہ کی آخری آیات کی فضیلت میں

(٢٨٨١) عَنْ اَبِیْ مَسْعُوْدِ ن الْاَنْصَارِیِّ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : ((مَنْ قَرَأَ الْاٰیَتَیْنِ مِنْ اٰخِرِ سُوْرَةِ الْبَقَرَةِ فِیْ لَیْلَةٍ كَفَتَاهُ)). (اسناده صحيح) صحيح ابی داؤد (١٢٦٣)

ترجمہ: روایت ہے ابومسعود انصاری رضی اللہ عنہ سے کہا انہوں نے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کہ جس نے کہ پڑھیں دو آیتیں سورۂ بقرہ کے آخر سے ایک رات میں کافی ہوگئیں اس کو۔ یعنی قیام شب سے۔

فائدہ : یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

❀❀❀❀

(٢٨٨٢) عَنْ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِیْرٍ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ : ((اِنَّ اللّٰهَ كَتَبَ كِتَابًا قَبْلَ اَنْ یَخْلُقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ بِاَلْفَیْ عَامٍ اُنْزِلَ مِنْهُ اٰیَتَیْنِ خُتِمَ بِهَا سُوْرَةُ الْبَقَرَةِ وَلَا یُقْرَاٰنِ فِیْ دَارٍ ثَلَاثَ لَیَالٍ فَیَقْرَبُهَا شَیْطَانٌ)). (اسناده صحيح) الروض النضير (٨٨٦) التعليق الرغيب : ٢/٢١٩ تخريج المشكاة (٢١٤٥)

ترجمہ: روایت ہے نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ سے کہ نبی ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے لکھی ایک کتاب آسمان و زمین پیدا کرنے سے دو ہزار برس پیشتر اتاریں اس کتاب میں دو آیتیں کہ ختم کیا ان کے ساتھ سورۂ بقرہ کو اور نہ پڑھی جائیں گی کسی مکان میں تین رات کہ پھر اس میں شیطان آئے۔

فائدہ : یہ حدیث غریب ہے۔

❀❀❀❀

بَابُ: مَا جَاءَ فِیْ سُوْرَةِ اٰلِ عِمْرَانَ

سورۂ آل عمران کی فضیلت کے بیان میں

(٢٨٨٣) عَنْ نَوَّاسِ بْنِ سَمْعَانَ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ : ((یَاْتِی الْقُرْاٰنُ وَاَهْلُهُ الَّذِیْنَ یَعْمَلُوْنَ بِهٖ فِی الدُّنْیَا

تَقْدُمُهُ سُورَةُ الْبَقَرَةِ وَآلُ عِمْرَانَ قَالَ نَوَّاسٌ وَضَرَبَ لَهُمَا رَسُولُ اللّٰهِ ثَلَاثَةَ أَمْثَالٍ مَانَسِيتُهُنَّ بَعْدُ قَالَ يَأْتِيَانِ كَأَنَّهُمَا غَيَابَتَانِ وَبَيْنَهُمَا شَرْقٌ أَوْكَأَنَّهُمَا غَمَامَتَانِ سَوْدَاوَانِ أَوْ كَأَنَّهُمَا ظُلَّةٌ مِنْ طَيْرٍ صَوَافَّ تُجَادِلَانِ عَنْ صَاحِبِهِمَا)). (اسنادہ صحیح)

ترجمہ: روایت ہے نواس بن سمعان رضی اللہ عنہ سے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: آئے گا قرآن اور لوگ اس کے جو عمل کرتے تھے اس پر دنیا میں آگے اس کے ہوگی سورۂ بقرہ اور آل عمران، سو کہا نواس نے کہ بیان کیں رسول اللہ ﷺ نے ان دونوں سورتوں کی تین مثالیں کہ پھر میں نہ بھولا ان کو اس کے بعد فرمایا آپؐ نے وہ دونوں آئیں گی گویا کہ وہ چھتریاں ہیں کہ ان کے بیچ میں ایک فرجہ ہے یا فرمایا گویا کہ وہ ٹکڑے ہیں کالی بدلی کے اور فرمایا کہ وہ گویا سائبان ہیں پرندوں سے کہ صف باندھے ہوئے ہیں جھگڑتے ہیں اپنے صاحب کی طرف سے۔ یعنی شفاعت کرتے ہیں اس کی۔

فائدہ: اس باب میں ابوامامہ اور بریدہ رضی اللہ عنہما سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اور معنی اس حدیث کے بعض اہل علم کے نزدیک یہ ہیں کہ آئے گا ثواب ان سورتوں کا یعنی سورتوں کے آنے سے ثواب آنا مراد ہے ایسی ہی تفسیر کی ہے بعض اہل علم نے اس حدیث کی اور جو مشابہ اس کے ہیں احادیث سے کہ آئے گا ثواب قراءت قرآن کا۔ اور نواس بن سمعان کی روایت میں جو نبی ﷺ سے مروی ہے اشارہ ہے اس معنی کی طرف اس لیے کہ آپ نے فرمایا ہے اس میں کہ آئیں گے لوگ اہل اس قرآن کے کہ یہ عمل کرتے تھے اس پر دنیا میں اس میں پس دلالت ہے کہ مراد قرآن کے آنے سے ثواب ہے ان کے عملوں کا۔ اور خبر دی مجھ کو محمد بن اسماعیل نے ان کو حمیدی نے کہا حمیدی نے کہ کہا سفیان بن عیینہ نے عبداللہ بن مسعود کی حدیث کی تفسیر میں جس میں یہ مذکور ہے کہ نہیں پیدا کی اللہ تعالیٰ نے آسمان و زمین میں کوئی چیز بڑی آیۃ الکرسی سے۔ انتہیٰ۔ سو کہا سفیان نے کہ آیۃ الکرسی کلام ہے اللہ تعالیٰ کا اور کلام اللہ تعالیٰ کا بڑا ہے اس کے پیدا کئے ہوئے زمین و آسمان سے۔

مترجم: غرض یہی ہے کہ آیۃ الکرسی مخلوق نہیں قدیم ہے اور آسمان و زمین وغیرہ مخلوق ہیں۔

❀❀❀❀

(٢٨٨٤) عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مَسْعُودٍ، قَالَ : مَا خَلَقَ اللّٰهِ مِنْ سَمَاءٍ وَلَا أَرْضٍ أَعْظَمَ مِنْ آيَةِ الْكُرْسِيِّ ، قَالَ : سُفْيَانُ : لِأَنَّ آيَةَ الْكُرْسِيِّ هُوَ كَلَامُ اللّٰهِ ، وَكَلَامُ اللّٰهِ أَعْظَمُ مِنْ خَلْقِ اللّٰهِ مِنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ .

(اسنادہ صحیح) [انظر ماقبلہ]

ترجمہ: اور خبر دی مجھے محمد بن اسماعیل نے انہیں حمیدی نے، کہا حمیدی نے کہا سفیان بن عیینہ نے عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی حدیث کی تفسیر میں جس میں یہ مذکور ہے کہ نہیں پیدا کی اللہ تعالیٰ نے آسمان و زمین میں کوئی چیز بڑی آیۃ الکرسی سے۔ سو کہا سفیان نے کہ آیۃ الکرسی کلام ہے اللہ تعالیٰ کا، اور کلام اللہ تعالیٰ کا بڑا ہے اس کے پیدا کیے ہوئے زمین و آسمان سے۔

٦۔ بَابُ: مَا جَاءَ فِيْ فَضْلِ سُوْرَةِ الْكَهْفِ

سورۂ کہف کی فضیلت کے بیان میں

(٢٨٨٥) عَنِ الْبَرَآءِ يَقُوْلُ : ((بَيْنَمَا رَجُلٌ يَقْرَأُ سُوْرَةَ الْكَهْفِ إِذْ رَاٰى دَابَّتَهُ تَرْكُضُ فَنَظَرَ فَإِذَا مِثْلُ الْغَمَامَةِ أَوِالسَّحَابَةِ فَاَتٰى رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فَذَكَرَ ذٰلِكَ لَهُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ تِلْكَ السَّكِيْنَةُ نَزَلَتْ مَعَ الْقُرْاٰنِ اَوْنَزَلَتْ عَلَى الْقُرْاٰنِ)). (اسناده صحيح)

ترجمہ: روایت ہے براء رضی اللہ عنہ سے کہ وہ کہتے تھے اس حالت میں کہ ایک مرد سورۂ کہف پڑھتا تھا یعنی تہجد میں کہ دیکھا اس نے اپنی سواری کے جانور کو کہ وہ کودتا ہے، سونظر کی اس نے آسمان کی طرف سو یکا یک دیکھا مثل ابر کے راوی کو شک ہے کہ غمامہ کہا یا سحابہ، سو آیا وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور ذکر کیا آپ سے تب فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ یہ تسکین ہے کہ نازل ہوئی ساتھ قرآن کے یا فرمایا اوپر قرآن کے۔

فائدہ : یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔ اور اس باب میں اسید بن حضیر رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے۔

❁ ❁ ❁ ❁

(٢٢٨٦) عَنْ اَبِي الدَّرْدَاءِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ : ((مَنْ قَرَأَ ثَلٰثَ اٰيَاتٍ مِنْ اَوَّلِ الْكَهْفِ عُصِمَ مِنْ فِتْنَةِ الدَّجَالِ)).

(صحيح) بلفظ "من حفظ عشر آيات....، وهو بلفظ الكتاب شاذ. سلسلة الاحاديث الصحيحه (٥٨٢) الضعيفة (١٣٣٦)

ترجمہ: روایت ہے ابوالدرداء رضی اللہ عنہ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس نے پڑھیں تین آیتیں سورۂ کہف کی اول سے بچایا گیا وہ دجال کے فتنے سے۔

فائدہ : کہا محمد بن بشار نے خبر دی ہم کو معاذ بن ہشام نے انہوں نے خبر دی مجھ کو میرے باپ نے قتادہ سے اس اسناد کے ساتھ مانند اس روایت کے۔ یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔ (حسن) التعليق الرغيب : ٢/٢٢٣۔ المشكاة (٢١٥٣)

❁ ❁ ❁ ❁

٧۔ بَابُ: مَا جَاءَ فِيْ فضل يٰسٓ

سورہ یٰسین کی فضیلت کے بیان میں

(٢٨٨٧) عَنْ اَنَسٍ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : ((اِنَّ لِكُلِّ شَيْئٍ قَلْبًا وَقَلْبُ الْقُرْاٰنِ يٰسٓ وَمَنْ قَرَأَ يٰسٓ كَتَبَ اللّٰهُ لَهُ بِقِرَاْتِهَا قِرَاْةَ الْقُرْاٰنِ عَشَرَ مَرَّاتٍ)).

(اسناده موضوع) سلسلة الاحاديث الضعيفة (١٦٩) (اس میں ہارون راوی متھم ہے)

ترجمہ: روایت ہے انس رضی اللہ عنہ سے کہا کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کہ ہر چیز کا ایک دل ہے اور دل قرآن شریف کا سورۂ یٰسین ہے اور جس نے پڑھی سورۂ یٰسین لکھے گا اللہ تعالیٰ بعوض اس کے دس بار قرآن پڑھنے کا ثواب۔

فائدہ : یہ حدیث حسن ہے غریب ہے نہیں جانتے ہم اسے مگر حمید بن عبدالرحمٰن کی روایت سے اور بصرہ میں یہ روایت قتادہ سے مروی ہونا نہیں جانتے ہیں لوگ مگر اس سند سے اور ہارون کہ جن کی کنیت ابو محمد ہے شیخ مجہول ہیں روایت کی ہم سے ابوموسیٰ نے ان سے احمد بن سعید نے ان سے قتیبہ نے ان سے حمید بن عبدالرحمٰن نے یہی حدیث اور اس باب میں ابوبکر سے بھی روایت ہے اور صحیح نہیں ہے حدیث ابی بکر کے از روئے اسناد کے اور اسناد اس کی ضعیف ہے۔

❀ ❀ ❀ ❀

٨۔ بَابُ: مَا جَاءَ فِيْ فَضْلِ حٰمٓ الدُّخَانِ

سورۂ دخان کی فضیلت کے بیان میں

(٢٨٨٨) عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((حٰمٓ قَرَءَ الدُّخَانِ فِيْ لَيْلَةٍ اَصْبَحَ يَسْتَغْفِرُلَهٗ سَبْعُوْنَ اَلْفَ مَلَكٍ)). (اسناده موضوع) تخريج المشكاة (٢١٤٩) الموضوعات لابن جوزى (١/٢٤٨) اس میں عمر بن ابوخثعم منکر الحدیث نیز یحییٰ بن ابوکثیر سخت ضعیف ہے۔

ترجمہ: روایت ہے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہا انہوں نے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کہ جس نے پڑھی سورۂ دخان کسی رات میں صبح کرے گا وہ اور ستر ہزار فرشتے اس کے لیے مغفرت مانگتے ہوں گے۔

فائدہ : یہ حدیث غریب ہے۔ نہیں جانتے ہم اس کو مگر اسی سند سے اور عمر بن ابو خثعم ضعیف ہیں۔ کہا محمد نے کہ وہ منکر الحدیث ہیں۔

❀ ❀ ❀ ❀

(٢٨٨٩) عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : ((مَنْ قَرَءَ حٰمٓ الدُّخَانِ فِيْ لَيْلَةِ الْجُمُعَةِ غُفِرَلَهٗ)).

ترجمہ: روایت ہے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہا انہوں نے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے: جس نے پڑھی حم دخان شب جمعہ کو بخشے جائیں گے اس کے لیے گناہ اس کے۔ (اسنادہ ضعیف) سلسلة الاحاديث الضعيفة (٤٦٣٢) تخريج المشكاة (٢١٥٠/التحقيق الثانى) (اس میں ہشام ضعیف اور حسن بصری کا ابوہریرہ سے سماع ثابت نہیں)۔

فائدہ : اس حدیث کو نہیں جانتے ہم مگر اسی سند سے اور ہشام کہ جن کی کنیت ابوالمقدام ہے ضعیف ہیں۔ اور ان کو ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے سماع نہیں۔ ایسا ہی کہا ایوب اور یونس بن عبید اور علی بن زید نے۔

❀ ❀ ❀ ❀

۹۔ بَابُ: مَا جَاءَ فِیْ فَضْلِ سُوْرَةِ الْمُلْكِ

سورۂ ملک کی فضیلت کے بیان میں

(۲۸۹۰) عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: ((ضَرَبَ بَعْضُ اَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ خِبَاءَةً عَلٰی قَبْرٍ وَهُوَلَا يَحْسِبُ اَنَّهُ قَبْرٌ فَاِذَا قَبْرُ الْاِنْسَانِ يَقْرَأُ سُوْرَةَ الْمُلْكِ حَتّٰی خَتَمَهَا فَاَتَی النَّبِيَّ فَقَالَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ ضَرَبْتُ خِبَآئِيْ عَلٰی قَبْرٍ وَاَنَا لَا اَحْسِبُ اَنَّهُ قَبْرٌ فَاِذَا فِيْهِ اِنْسَانٌ يَقْرَأُ سُوْرَةَ الْمُلْكِ حَتّٰی خَتَمَهَا فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ هِيَ الْمُنْجِيَةُ تُنْجِيْهِ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ)). ضعيف وانمايصح منه قوله "هی المانعة" الصحيحة (۱۱٤۰) اس میں یحییٰ بن عمرو بن مالک ضعیف ہے المشكاة (۲۱٥٤) ضعيف جامع الصغير (٦/۱۰۱)

ترجمہ: روایت ہے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہا انہوں نے کہ بعض اصحاب نے نبی ﷺ سے ایک خیمہ لگایا کسی قبر پر اور وہ نہ جانتے تھے کہ یہاں قبر ہے اور وہاں قبر تھی ایک آدمی کی کہ وہ سورہ ملک پڑھتا تھا یہاں تک کہ ختم لیا اس نے اس سورۂ مبارک کو، سو آئے وہ صحابی اور عرض کی انہوں نے کہ یارسول اللہ لگایا میں نے خیمہ اپنا ایک قبر پر اور میں نہ جانتا تھا کہ وہاں قبر ہے، سو وہاں قبر تھی ایک آدمی کی کہ وہ اس میں سورۂ ملک پڑھتا تھا یہاں تک کہ ختم کیا اس نے اس کو فرمایا نبی ﷺ نے یہ مانع ہے یعنی عذاب قبر سے نجات دیتی ہے اپنے قاری کو عذاب قبر سے۔

فائدہ: یہ حدیث غریب ہے اس سند سے۔ اور اس باب میں ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے۔

❀❀❀❀

(۲۸۹۱) عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((اِنَّ سُوْرَةً مِّنَ الْقُرْاٰنِ ثَلَاثُوْنَ اٰيَةً شَفَعَتْ لِرَجُلٍ حَتّٰی غُفِرَلَهٗ وَهِيَ تَبَارَكَ الَّذِيْ بِيَدِهِ الْمُلْكُ)).

ترجمہ: روایت ہے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ نبی ﷺ نے فرمایا کہ ایک سورہ قرآن میں تیس آیتوں کی ہے شفاعت کی اس نے ایک مرد کی یہاں تک کہ بخشا گیا اور وہ سورت **تبارك الذی بيده الملك** ہے۔ (اسناده حسن) التعليق الرغيب (۲/۲۲۳) تخريج المشكاة (۲۱٥۳)۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے۔

❀❀❀❀

(۲۸۹۲) عَنْ جَابِرٍ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ: ((كَانَ لَا يَنَامُ حَتّٰی يَقْرَءَ الٓمّٓ تَنْزِيْلُ وَتَبَارَكَ الَّذِيْ بِيَدِهِ الْمُلْكُ)).

(اسناده صحيح) سلسلة الاحاديث الصحيحة (٥٨٥) الروض النضير (۲۲۷) المشكاة (۲۱٥٥) التحقيق الثانی)

ترجمہ: روایت ہے جابر رضی اللہ عنہ سے کہ نبی ﷺ نہ سوتے تھے جب تک کہ نہ پڑھ لیتے سورۂ الم تنزیل اور سورۂ تبارک الذی بیدہ الملک۔

فائدہ : اس حدیث کو روایت کیا ہے کئی لوگوں نے لیث بن ابوسلیم سے مثل اس کے۔ اور روایت کیا اس کو مغیرہ بن مسلم نے ابی الزبیر سے انہوں نے جابر رضی اللہ عنہ سے انہوں نے نبی ﷺ سے مانند اس کے۔ اور روایت کی زہیر نے کہا انہوں نے کہ کہا میں نے ابی الزبیر سے کہ سنا تم نے جابر رضی اللہ عنہ سے کہ ذکر کرتے تھے اس حدیث کو، سو کہا ابوزبیر نے کہ مجھے تو خبر دی ہے صفوان نے یا ابن صفوان نے اور گویا کہ زہیر نے انکار کیا کہ یہ حدیث مروی ہو ابوزبیر سے اور وہ جابر سے روایت کرتے ہوں۔ روایت کی ہم سے ہناد نے ان سے ابوالاحوص نے ان سے لیث نے ان سے ابی الزبیر نے ان سے جابر رضی اللہ عنہ نے انہوں نے روایت کی نبی ﷺ سے مانند اس کے روایت کی ہم سے ہریم بن مسعر نے ان سے فضیل نے ان سے لیث نے ان سے طاؤس نے کہا طاؤس نے کہ یہ دونوں سورتیں یعنی الم تنزیل اور سورہ ملک فضیلت رکھتی ہیں قرآن کی ہر سورت پر ستر نیکیاں یعنی ستر درجے۔ [اسنادہ ضعیف مقطوع]

❀❀❀❀

بَابُ: مَا جَآءَ فِي اِذَا زُلْزِلَتْ

سورۂ زلزال کی فضیلت میں

(۲۸۹۳) **عَنْ** اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : **((مَنْ قَرَأَ اِذَا زُلْزِلَتْ عُدِلَتْ لَهٗ بِنِصْفِ الْقُرْاٰنِ وَمَنْ قَرَأَ قُلْ يٰاَيُّهَا الْكٰفِرُوْنَ عُدِلَتْ لَهٗ بِرُبُعِ الْقُرْاٰنِ وَمَنْ قَرَأَ قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ عُدِلَتْ لَهٗ بِثُلُثِ الْقُرْاٰنِ))**.

(اسناد حسن دون فضل زلزلت) [انظر الحدیث (۲۸۹۵)]

ترجمہ: روایت ہے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے کہا انہوں نے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے: جس نے پڑھی سورۂ اذا زلزلت برابر ہوگا ثواب اس کا آدھے قرآن کے، اور جس نے پڑھی قل یاایها الکفرون تو ثواب اس کا چوتھائی قرآن کے برابر ہے، اور جس نے پڑھی سورۃ قل ہواللہ احد ثواب اس کا برابر تہائی قرآن کے ہے۔

فائدہ : یہ حدیث غریب ہے۔ نہیں جانتے ہم اس کو مگر اس شیخ یعنی حسن بن سلم کی روایت سے۔ اور اس باب میں ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بھی روایت ہے۔

❀❀❀❀

(۲۸۹۴) **عَنْ** ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : **((اِذَا زُلْزِلَتِ تَعْدِلُ نِصْفُ الْقُرْاٰنِ وَقُلْ هُوَاللّٰهُ اَحَدٌ تَعْدِلُ ثُلُثُ الْقُرْاٰنِ وَقُلْ يٰاَيُّهَا الْكٰفِرُوْنَ تَعْدِلُ رُبُعَ الْقُرْاٰنِ))**. (اسنادہ صحیح) دون فضل (زلزلت)

ترجمہ: روایت ہے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہا کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے اذا زلزلت برابر ہے نصف قرآن کے یعنی ثواب واجر

میں اور قل ہو اللہ احد برابر ہے ثلث قرآن کے اور قل یاایھا الکفرون برابر ہے چوتھائی قرآن کے۔

فائدہ : یہ حدیث غریب ہے نہیں جانتے ہم اس کو مگر یمان بن مغیرہ کی روایت ہے۔

❀❀❀❀

(٢٨٩٥) عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ : ((لِرَجُلٍ مِّنْ اَصْحَابِهٖ هَلْ تَزَوَّجْتَ يَا فُلَانُ قَالَ لَا وَاللّٰهِ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ وَلَا عِنْدِيْ مَا اَتَزَوَّجُ قَالَ اَلَيْسَ مَعَكَ قُلْ هُوَاللّٰهُ اَحَدٌ قَالَ بَلٰى قَالَ ثُلُثُ الْقُرْاٰنِ قَالَ اَلَيْسَ مَعَكَ اِذَا جَاءَ نَصْرُاللّٰهِ وَالْفَتْحُ قَالَ بَلٰى قَالَ رُبُعُ الْقُرْاٰنِ قَالَ اَلَيْسَ مَعَكَ قُلْ يٰاَيُّهَا الْكَافِرُوْنَ قَالَ بَلٰى قَالَ رُبُعُ الْقُرْاٰنِ قَالَ اَلَيْسَ مَعَكَ اِذَا زُلْزِلَتِ الْاَرْضُ قَالَ بَلٰى قَالَ رُبُعُ الْقُرْاٰنِ قَالَ تَزَوَّجْ تَزَوَّجْ)). (اسنادہ ضعیف) (التعلیق الرغیب : ٢/٢٢٤) اس میں سلمہ بن وردان راوی ضعیف ہے

ترجمہ: روایت ہے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے ایک مرد کو اپنے اصحاب میں سے کہ نکاح کیا تو نے اے فلانے کہا اس نے کہ نہیں قسم ہے اللہ تعالیٰ کی اے رسول اللہ کے اور نہیں ہے میرے پاس اتنا کچھ کہ نکاح کروں میں کہا آپ نے کیا نہیں ہے تیرے پاس قل ہو اللہ احد یعنی تجھے یاد نہیں اس نے عرض کی کہ کیوں نہیں آپ نے فرمایا کہ دو تہائی قرآن کے برابر ہے یعنی ثواب میں پھر پوچھا آپ نے کہ آیا نہیں ساتھ تیرے اذا جاء نصر اللہ و الفتح عرض کی اس نے کہ کیوں نہیں فرمایا برابر ہے وہ چوتھائی قرآن کے پھر پوچھا آپ نے کیا نہیں ہے تیرے ساتھ قل یاایھا الکفرون عرض کی اس نے کہ کیوں نہیں فرمایا آپ نے برابر ہے وہ چوتھائی قرآن کے پھر پوچھا آپ نے کیا نہیں ہے تیرے ساتھ اذا زلزلت الارض عرض کی اس نے کہ کیوں نہیں فرمایا آپ نے برابر ہے وہ چوتھائی قرآن کے پھر فرمایا آپ نے نکاح کر تو نکاح کر تو۔

فائدہ : یہ حدیث حسن ہے۔

❀❀❀❀

١١۔ بَابُ: مَا جَاءَ فِیْ سُوْرَةِ الْاِخْلَاصِ وَ سُوْرَةِ اِذَا زُلْزِلَتْ

سورۂ اخلاص اور سورۂ زلزال کی فضیلت کے بیان میں

(٢٨٩٦) عَنْ اَبِیْ اَيُّوْبَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : ((اَيَعْجِزُ اَحَدُكُمْ اَنْ يَّقْرَاَ فِیْ لَيْلَةٍ ثُلُثَ الْقُرْاٰنِ مَنْ قَرَاَ اللّٰهُ الْوَاحِدُ الصَّمَدُ فَقَدْ قَرَاَ ثُلُثَ الْقُرْاٰنِ)). (اسنادہ صحیح) (التعلیق الرغیب : ٢/٢٢٥)

ترجمہ: روایت ہے ابو ایوب رضی اللہ عنہ سے کہا انہوں نے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کیا تھکتا ہے تم میں سے کوئی کہ پڑھ لیا کرے ایک رات میں تہائی قرآن جس نے پڑھی اللہ الواحد الصمد یعنی سورۂ اخلاص، سو اس نے بے شک پڑھا تہائی قرآن۔

فائدہ : اس باب میں ابوالدرداء اور ابوسعید اور قتادہ بن نعمان اور ابوہریرہ اور انس اور ابن عمر اور ابومسعود رضی اللہ عنہم سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث حسن ہے۔ اور نہیں جانتے ہم کسی کو کہ روایت کی ہو اس نے یہ حدیث زائدہ سے بہتر اور متابعت کی زائدہ کی اس روایت میں اسرائیل اور فضیل بن عیاض نے۔ اور روایت کی شعبہ اور کئی لوگوں نے ثقات سے یہ حدیث منصور سے اور اضطراب کیا اس میں۔

❀❀❀❀

(۲۸۹۷) عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ : اَقْبَلْتُ مَعَ النَّبِیِّ فَسَمِعَ رَجُلًا یَقْرَأُ قُلْ هُوَاللّٰهُ اَحَدٌ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : ((وَجَبَتْ قُلْتُ مَا وَجَبَتْ قَالَ الْجَنَّةُ)). (اسنادہ صحیح) التعلیق : ۲/ ۲۲۴)

ترجمہ: روایت ہے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہا انہوں نے کہ میں نبی ﷺ کے ساتھ یعنی کسی مقام میں تھا تو سنا آپ ﷺ نے ایک مرد کو کہ پڑھتا تھا وہ قل هو الله احد سو فرمایا رسول اللہ ﷺ نے: واجب ہوگئی پس پوچھا میں نے کہ کیا واجب ہوئی؟ فرمایا آپؐ نے: جنت۔

فائدہ : یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے۔ نہیں جانتے ہم اس کو مگر مالک بن انس کی روایت سے۔ اور ابوحنین وہ عبید بن حنین ہیں۔

❀❀❀❀

(۲۸۹۸) عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ : ((مَنْ قَرَأَ كُلَّ یَوْمٍ مِأَتَیْ مَرَّةً قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ مُحِیَ عَنْهُ ذُنُوْبُ خَمْسِیْنَ سَنَةٍ اِلَّا أَنْ یَكُوْنَ عَلَیْهِ دَیْنٌ وَبِهٰذَا الْاِسْنَادِ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ مَنْ اَرَادَ اَنْ یَنَامَ عَلٰی فِرَاشِهٖ فَنَامَ عَلٰی یَمِیْنِهٖ ثُمَّ قَرَأَ قُلْ هُوَاللّٰهُ اَحَدٌ مِائَةَ مَرَّةٍ فَاِذَا كَانَ یَوْمَ الْقِیَامَةِ یَقُوْلُ لَهُ الرَّبُّ تَبَارَكَ وَتَعَالٰی یَاعَبْدِیْ اُدْخُلْ عَلٰی یَمِیْنِكَ الْجَنَّةَ)). (اسنادہ ضعیف) سلسلة الاحادیث الضعیفة (۳۰۰۔ تخریج المشکاة (۲۱۵۸۔ ۲۱۵۹) اس میں حاتم بن میمون قابل حجت نہیں

ترجمہ: روایت ہے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے کہ نبی ﷺ نے فرمایا جس نے پڑھی ہر دن میں دو سو بار قل هو الله احد مٹائے جائیں گے اس کے گناہ پچاس سال کے مگر یہ کہ ہو اس پر قرض۔ اور اسی اسناد سے مروی ہے نبی ﷺ سے کہ فرمایا آپؐ نے جو ارادہ کرے سونے کا اپنے بچھونے پر اور پھر لیٹے اپنی داہنی کروٹ پر اور پڑھے قل هو الله احد سو بار تو جب دن ہوگا قیامت کا فرمائے گا پروردگار تبارک وتعالیٰ اے میرے بندے داخل ہو تو اپنے داہنی طرف پر جنت میں۔

فائدہ : یہ حدیث غریب ہے ثابت کی روایت سے کہ وہ انسؓ سے روایت کرتے ہیں۔ اور مروی ہوئی یہ حدیث اس سند کے سوا اور سند سے بھی ثابت ہے۔

❀❀❀❀

(۲۸۹۹) عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ تَعْدِلُ ثُلُثَ الْقُرْاٰنِ)). (اسناده صحیح)

ترجمہ: روایت ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہا کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے قل هو الله احد برابر ہے تہائی قرآن کے۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

❀❀❀❀

(۲۹۰۰) عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اُحْشُدُوْا فَاِنِّیْ سَاَقْرَاُ عَلَیْكُمْ ثُلُثَ الْقُرْاٰنِ قَالَ فَحَشَدَ مَنْ حَشَدَ ثُمَّ خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَقَرَاَ قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ ثُمَّ دَخَلَ فَقَالَ بَعْضُنَا لِبَعْضٍ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَاِنِّیْ سَاَقْرَاُ عَلَیْكُمْ ثُلُثَ الْقُرْاٰنِ اِنِّیْ لَاُرٰی هٰذَا خَبَرٌ جَآءَهٗ مِنَ السَّمَآءِ ثُمَّ خَرَجَ نَبِیُّ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ اِنِّیْ قُلْتُ سَاَقْرَاُ عَلَیْكُمْ ثُلُثَ الْقُرْاٰنِ اَلَا وَاِنَّهَا تَعْدِلُ بِثُلُثِ الْقُرْاٰنِ)).

(اسناده صحیح) التعلیق الرغیب: ۲/ ۲۲٤ ـ صفة الصلاة (۸۵)

ترجمہ: روایت ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہا انہوں نے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے: جمع ہو جاؤ تم کہ میں پڑھوں گا تم پر تہائی قرآن کہا راوی نے کہ پھر جمع ہو گئے اصحاب میں سے جو جمع ہو سکے پھر نکلے رسول اللہ ﷺ اور پڑھی آپ ؐ نے سورۂ قل هو الله احد پھر داخل ہو گئے اپنے حجرہ میں، سو کہنے لگے بعض ہمارے بعض سے کہ فرمایا تھا رسول اللہ ﷺ نے کہ میں پڑھوں گا تم پر تہائی قرآن، سو میں گمان کرتا ہوں کہ یہ داخل ہونا آپ کا کسی خبر کے واسطے ہے جو آئی ہے ان کے پاس آسمان سے پھر نکلے نبی ﷺ اور فرمایا آپ ؐ نے میں نے تم سے کہا تھا کہ پڑھوں گا تم پر تہائی قرآن آگاہ ہو کہ یہ سورت برابر ہے تہائی قرآن کے۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے اس سند سے۔ اور ابو حازم اشجعی کا نام سلمان ہے۔

❀❀❀❀

(۲۹۰۱) عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: ((كَانَ رَجُلٌ مِّنَ الْاَنْصَارِ یَؤُمُّهُمْ فِیْ مَسْجِدِ قُبَا فَكَانَ كُلَّ مَاافْتَتَحَ سُوْرَةً یَقْرَاُ لَهُمْ فِی الصَّلٰوةِ یَقْرَاُبِهَا افْتَتَحَ بِقُلْ هُوَاللّٰهُ اَحَدٌ حَتّٰی یَفْرُغَ مِنْهَا ثُمَّ یَقْرَاُ سُوْرَةً اُخْرٰی ذٰلِكَ فِیْ كُلِّ رَكْعَةٍ فَكَلَّمَهٗ اَصْحَابُهٗ فَقَالُوْا اِنَّكَ تَقْرَاُ بِهٰذَا السُّوْرَةِ ثُمَّ لَا تَرٰی اِنَّهَا تُجْزِئُكَ حَتّٰی تَقْرَاَ بِسُوْرَةٍ اُخْرٰی فَاِمَّا اَنْ تَقْرَاَبِهَا وَاِمَّا اَنْ تَدَعَهَا وَتَقْرَاَ بِسُوْرَةٍ اُخْرٰی قَالَ مَا اَنَا بِتَارِكِهَا اِنْ اَحْبَبْتُمْ اَنْ اَؤُمَّكُمْ بِهَا فَعَلْتُ وَاِنْ كَرِهْتُمْ تَرَكْتُمْ وَكَانُوْ یَرَوْنَهٗ اَفْضَلَهُمْ وَكَرِهُوْا اَنْ یَّؤُمَّهُمْ غَیْرُهٗ فَلَمَّا اَتَاهُمُ النَّبِیُّ ﷺ اَخْبَرُوْهُ الْخَبَرَ فَقَالَ یَا فُلَانُ مَا یَمْنَعُكَ مِمَّا یَاْمُرُبِهٖ اَصْحَابُكَ وَمَا یَحْمِلُكَ اَنْ تَقْرَاَ هٰذِهِ السُّوْرَةَ فِیْ كُلِّ رَكْعَةٍ فَقَالَ یَارَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّیْ اُحِبُّهَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ

اِنَّ حُبَّهَا اَدْخَلَكَ الْجَنَّةَ)).

ترجمہ: روایت ہے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے کہا انہوں نے کہ تھا ایک مرد انصار سے کہ امامت کرتا تھا ان کی مسجد قبا میں اور عادت تھی اس کی کہ جب ارادہ کرتا کہ شروع کرے کوئی سورت کہ پڑھے اس کو ان کے لیے نماز میں تو شروع کرتا قل هو الله احد کے ساتھ یعنی بعد فاتحہ کے پہلے قل ھو اللہ پڑھ لیتا یہاں تک کہ فارغ ہو جاتا اس سے پھر پڑھتا دوسری سورت اس کے ساتھ اور ایسا ہی کیا کرتا وہ ہر رکعت میں، سو کلام کیا اس سے اس کے اصحاب نے اور کہا کہ تم پہلے پڑھ لیتے ہو سورت اخلاص پھر گمان کرتے ہو کہ یہ کافی نہیں تمہاری صحت نماز کے لیے یہاں تک کہ پڑھتے ہو تم دوسری سورت سو یا پڑھا کرو تم اسی سورت کو یا اس کو چھوڑ کر دوسری سورت پڑھو، سو کہا ان صحابی نے نہیں ہوں میں اس کا چھوڑنے والا اگر دوست رکھتے ہو تم کہ امامت کروں میں تمہاری اس سورت کو پڑھ کر تو خیر امامت کروں گا میں تمہاری اور اگر برا مانو تم تو چھوڑوں گا میں تم کو یعنی امامت نہ کروں گا اور انصار ان کو اپنے لوگوں میں افضل جانتے تھے اور برا جانتے تھے کہ کوئی اور امامت کرے ان کی سوا اس کے پھر جب آئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ان کے پاس خبر دی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو اس صحابی کے حال کی، سو فرمایا آپؐ نے کیا چیز باز رکھتی ہے تم کو اس سے کہ جو حکم کرتے ہیں تم کو اصحاب تمہارے اور کیا سبب ہے کہ تم پڑھا کرتے ہو سورۂ اخلاص کو ہر رکعت میں، سو عرض کی اس نے اے رسول، اللہ تعالیٰ کے میں بے شک دوست رکھتا ہوں اس سورت کو سو فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ بے شک محبت اس کی لے جائے گی تجھ کو جنت میں۔

(حسن صحيح) التعليق الرغيب: ٢/ ٢٤٤ـ صفة الصلاة (٨٥)ـ

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اس سند سے یعنی عبیداللہ بن عمر کی روایت سے کہ وہ ثابت بنانی سے روایت کرتے ہوں۔ اور روایت کی مبارک بن فضالہ نے ثابت بنانی سے انہوں نے انسؓ سے کہ ایک مرد نے عرض کی کہ یا رسول اللہ میں دوست رکھتا ہوں اس سورت کو یعنی قل هو الله احد کو فرمایا آپ نے کہ محبت اس کی تجھ کو داخل کرے گی جنت میں۔ [صحیح بما قبلہ]۔

❀❀❀❀

١٢ـ بَابُ: مَا جَاءَ فِي الْمُعَوِّذَتَيْنِ

معوذتین کی فضیلت کے بیان میں

(٢٩٠٢) عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرِ الْجُهَنِيِّ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((قَدْ اَنْزَلَ اللّٰهُ عَلَيَّ اٰيَاتٍ لَمْ يَرَمِثْلُهُنَّ قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ اِلٰى اٰخِرِ السُّوْرَةِ قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ اِلٰى اٰخِرِ السُّوْرَةِ قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ اِلٰى اٰخِرِ السُّوْرَةِ)). (اسناده صحيح)

ترجمہ: روایت ہے عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے کہ نبی ﷺ نے فرمایا بے شک اللہ تعالیٰ نے اتاری ہیں مجھ پر کچھ آیتیں کہ نہیں دیکھا کسی نے ان کا مثل وہ قل اعوذ برب الناس ہیں آخر سورت تک اور قل اعوذ برب الفلق ہے آخر سورت تک۔

فائدہ : یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

❀❀❀❀

(۲۹۰۳) عَنْ عَلِي بْنِ رَبَاح عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ : اَمَرَنِي رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : اَنْ اَقْرَاَ بِالْمُعَوَّذَتَيْنِ فِي دُبُرِ كُلِّ صَلَاةٍ . (اسناده صحيح) سلسلة الاحاديث الصحيحة (١٥١٤) التعليق على ابن خزيمة (٧٥٥) صحيح ابى داؤد (١٣٦٣)

ترجمہ: روایت ہے عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا انہوں نے حکم کیا مجھ کو رسول اللہ ﷺ نے کہ پڑھا کروں میں معوذتین ہر نماز کے پیچھے۔

❀❀❀❀

۱۳ ۔ بَابُ: مَا جَاءَ فِي فَضْلِ قَارِئِ الْقُرْآنِ

قاری قرآن کی فضیلت کے بیان میں

(۲۹۰۴) عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : ((اَلَّذِي يَقْرَأُ الْقُرْاٰنَ وَهُوَ مَاهِرٌبِهٖ مَعَ السَّفَرَةِ الْبَرَرَةِ وَالَّذِي يَقْرَأُهُ قَالَ هِشَامٌ وَهُوَ شَدِيْدٌ عَلَيْهِ قَالَ شُعْبَةُ وَهُوَ عَلَيْهِ شَاقٌّ لَهُ اَجْرَانِ)). (اسناده صحيح) صحيح ابى داؤد (١٣٠٧)

ترجمہ: روایت ہے ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہا انہوں نے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے جو کہ پڑھتا ہے قرآن اور وہ ماہر ہے یعنی خوب یاد رکھتا ہے اس کو وہ ہے بزرگ نیک فرشتوں کے ساتھ جو عہدہ سفارت رکھتے ہیں یعنی رسول ہوتے ہیں آدمیوں کی طرف اور جو پڑھتا ہے قرآن ہشام نے اپنی روایت میں کہا اور وہ قرآن اس پر سخت ہے یعنی دشوار ہے۔ اور کہا شعبہ نے اپنی روایت میں کہ وہ قرآن پڑھنا اس پر شاق ہے اس کے لیے دونا اجر ہے یعنی ایک قراءت کا دوسرے مشقت کا۔

فائدہ : یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

❀❀❀❀

(۲۹۰۵) عَنْ عَلِي بْنِ اَبِي طَالِبٍ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : ((مَنْ قَرَأَ الْقُرْاٰنَ فَاسْتَظْهَرَهٗ فَاَحَلَّ حَلَالَهٗ وَحَرَّمَ حَرَامَهٗ اَدْخَلَهُ اللّٰهُ بِهِ الْجَنَّةَ وَشَفَّعَهٗ فِي عَشْرَةٍ مِنْ اَهْلِ بَيْتِهٖ كُلُّهُمْ قَدْ وَجَبَتْ لَهُ النَّارُ)). (ضعيف جدا) تخريج مشكاة المصابيح (٢١٤١) التعليق الرغيب (٢/٢١٠) ضعيف الجامع الصغير (٥٧٦١) (اس میں حفص بن سلیمان ضعیف متروک اور کثیر بن زاذان مجہول ہے)

ترجمہ: روایت ہے علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے کہا انہوں نے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے: جس نے پڑھا قرآن اور یاد کرلیا یا پشت پناہ کیا اپنا اس کو اور حلال کیا اس کے حلال کو اور حرام کیا اس کے حرام کو داخل کرے گا اس کو اللہ تعالیٰ بسبب اس کے جنت میں اور شفاعت قبول کرے گا اس کی دس شخصوں کے حق میں اس کے اہل سے کہ واجب ہو چکی ہوگی ہر ایک کے لیے ان میں سے دوزخ۔

فائدہ: یہ حدیث غریب ہے۔ نہیں پہچانتے ہم اس کو مگر اسی سند سے اور اس کی کوئی اسناد صحیح نہیں۔ اور حفص بن سلیمان جن کی کنیت ابوعمر ہے اور وہ بزاز ہیں کوفہ کے رہنے والے اور ضعیف ہیں حدیث میں۔

❀❀❀❀

١٤۔ بَابُ: مَا جَاءَ فِي فَضْلِ الْقُرْآنِ

قرآن عظیم الشان کی فضیلت کے بیان میں

(٢٩٠٦) عَنِ الْحَارِثِ الْاَعْوَرِ قَالَ: ((مَرَرْتُ فِي الْمَسْجِدِ فَاِذَا النَّاسُ يَخُوضُونَ فِي الْاَحَادِيثِ فَدَخَلْتُ عَلٰى عَلِيٍّ فَقُلْتُ يَااَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ اَلَا تَرٰى اَنَّ النَّاسَ قَدْ خَاضُوا فِي الْاَحَادِيثِ قَالَ وَقَدْ فَعَلُوهَا قُلْتُ نَعَمْ قَالَ اَمَّا اِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ اَلَا اِنَّهَا سَتَكُونُ فِتْنَةٌ فَقُلْتُ مَا الْمَخْرَجُ مِنْهَا يَارَسُولَ اللّٰهِ قَالَ كِتَابُ اللّٰهِ فِيهِ نَبَاُ مَا كَانَ قَبْلَكُمْ وَخَبَرُ مَا بَعْدَكُمْ وَحُكْمُ مَا بَيْنَكُمْ وَهُوَ الْفَصْلُ لَيْسَ بِالْهَزْلِ مَنْ تَرَكَهُ مِنْ جَبَّارٍ قَصَمَهُ اللّٰهُ وَمَنِ ابْتَغَى الْهُدٰى فِي غَيْرِهِ اَضَلَّهُ اللّٰهُ وَهُوَ حَبْلُ اللّٰهِ الْمَتِينُ وَهُوَ الذِّكْرُ الْحَكِيمُ وَهُوَ الصِّرَاطُ الْمُسْتَقِيمُ وَهُوَ الَّذِي لَا يَزِيغُ بِهِ الْاَهْوَاءُ وَلَا تَلْتَبِسُ بِهِ الْاَلْسِنَةُ وَلَا يَشْبَعُ مِنْهُ الْعُلَمَاءُ وَلَا يَخْلَقُ عَنْ كَثْرَةِ الرَّدِّ وَلَا تَنْقَضِي عَجَائِبُهُ هُوَالَّذِي لَمْ تَنْتَهِ الْجِنُّ اِذَا سَمِعَتْهُ حَتّٰى قَالُوا اِنَّا سَمِعْنَا قُرْاٰنًا عَجَبًا يَهْدِيٓ اِلَى الرُّشْدِ فَاٰمَنَّا بِهِ مَنْ قَالَ بِهِ صَدَقَ وَمَنْ عَمِلَ بِهِ اُجِرَ وَمَنْ حَكَمَ بِهِ عَدَلَ وَمَنْ دَعٰى اِلَيْهِ هُدِيَ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيمٍ خُذْهَا اِلَيْكَ يَا اَعْوَرُ)). (اسناده ضعيف) (المشكاة: ٢١٣٨، التحقيق الثاني) اس میں حارث اعور ضعیف راوی ہے

ترجمہ: روایت ہے حارث اعور سے کہا انہوں نے کہ گزرا میں مسجد میں سو لوگ باتیں بنا رہے تھے پھر داخل ہوا میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس اور کہا میں نے اے امیر المومنین کیا نہیں دیکھتے آپ لوگوں کو کہ باتیں بنا رہے ہیں فرمایا آپ نے کہ ہاں انہوں نے ایسا کیا میں نے کہا ہاں فرمایا حضرت علیؓ نے آگاہ ہو کہ تحقیق سنا ہے میں نے رسول اللہ ﷺ سے کہ فرماتے تھے آگاہ ہو تحقیق کہ قریب ہوگا ایک فتنہ سو کہا میں نے کیا ہے راستہ اس سے نکلنے کا اے رسول اللہ تعالیٰ کے فرمایا آپ نے کتاب اللہ یعنی قرآن سبب ہے اس سے بچنے کا اس لیے کہ اس میں خبر ہے تم سے اگلوں کی اور خبر ہے جو تم سے بعد

ہوں گے اور حکم ہے تمہارے درمیان کا یعنی جو معاملات کہ تمہارے فیما بین ہوں اور وہ دوٹوک ہے نہیں ہے اس میں ہنسی ٹھٹھے کی بات جس نے چھوڑا اس کو حقیر جان کر ٹکڑے کر ڈالے گا اللہ تعالیٰ اس کے اور جس نے ڈھونڈھی ہدایت اس کے غیر میں گمراہ کرے گا اس کو اللہ تعالیٰ اور وہ رسی ہے اللہ تعالیٰ کی مضبوط ہے اور وہ ذکر ہے حکم کیا ہوا۔ اور وہ سیدھی راہ ہے وہ ایسی کتاب ہے کہ نہیں کج کر سکتی اس کو ہوائے نفسانی اور نہیں مل سکتیں اس میں زبانیں اور پیٹ نہیں بھرتا اس سے عالموں کا اور پرانا نہیں ہوتا بار بار پڑھنے سے اور تمام نہیں ہوتے عجائب اس کے وہی ایسی کتاب ہے کہ نہ رہ سکے جن جب سنا انہوں نے اس کو یہاں تک کہ بول اٹھے ہم نے سنا ایک قرآن عجیب کہ راہ بتاتا ہے طرف بہتری کے سو ایمان لائے ہم اس پر جس نے کلام کیا مطابق اس کے سچ کہا اور جس نے عمل کیا موافق اس کے ثواب دیا گیا اور جس نے حکم کیا اس پر عدل کیا اور جس نے بلایا اس کی طرف راہ بتایا گیا وہ سیدھی راہ لے لو تم اس حدیث کو اے اعور۔

فائدہ : یہ حدیث غریب ہے۔ نہیں جانتے ہم اس کو حمزہ زیات کی روایت سے اور اسناد اس کی مجہول ہے۔ اور حارث کی روایت میں مقال ہے۔

❀❀❀❀

بَابُ: مَا جَآءَ فِيْ تَعْلِيْمِ الْقُرْاٰنِ
تعلیم قرآن کی فضیلت کے بیان میں

(۲۹۰۷) عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((خَيْرُكُمْ مَنْ تَعَلَّمَ الْقُرْاٰنَ وَعَلَّمَهُ قَالَ اَبُوْعَبْدِالرَّحْمٰنِ فَذَالِكَ الَّذِيْ اَقْعَدَنِيْ مَقْعَدِيْ هٰذَا وَعَلَّمَ الْقُرْاٰنَ فِيْ زَمَانِ عُثْمَانَ حَتّٰى بَلَغَ الْحَجَّاجَ بْنَ يُوْسُفَ)). (اسناده صحيح) سلسلة الاحاديث الصحيحة (۱۱۷۳) الروض النضير (۵۵) التعليق الرغيب (۳/۲۰۵) صحيح ابى داؤد (۱۳۰۶)

ترجمہ: روایت ہے عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ سے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بہتر تم میں سے وہ ہے کہ جس نے سیکھا قرآن اور سکھایا دوسروں کو۔ اور کہا ابوعبدالرحمٰن نے جو راوی اس حدیث کے ہیں کہ اسی روایت نے مجھے بٹھایا اس جگہ اور قرآن سکھلاتے رہے وہ لوگوں کو حجاج بن یوسف کے زمانہ تک۔

فائدہ : یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

❀❀❀❀

(۲۹۰۸) عَنْ عُثْمَانَ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : ((خَيْرُكُمْ اَوْ اَفْضَلُكُمْ مَنْ تَعَلَّمَ الْقُرْاٰنَ وَعَلَّمَهُ)).

(صحيح) [انظر ماقبله]

ترجمہ: روایت ہے عثمان رضی اللہ عنہ سے کہا انہوں نے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے: بہتر تم میں سے یا افضل تم میں سے وہ شخص ہے کہ جس نے سیکھا قرآن اور سکھایا اس کو اور لوگوں کو۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔ اور ایسی ہی روایت کی عبدالرحمٰن بن مہدی نے اور کئی لوگوں نے سفیان ثوری سے انہوں نے علقمہ بن مرثد سے انہوں نے ابوعبدالرحمٰن سے انہوں نے عثمان سے۔ انہوں نے نبی ﷺ سے اور سفیان نہیں ذکر کرتے اس سند میں سعد بن عبیدہ کا۔ اور روایت کی یحییٰ بن سعید قطان نے یہ حدیث سفیان سے اور شعبہ سے انہوں نے علقمہ بن مرثد سے انہوں نے سعد بن عبیدہ سے انہوں نے ابوعبدالرحمٰن سے انہوں نے عثمان سے۔ انہوں نے نبی ﷺ سے روایت کی ہم سے یہ محمد بن بشار نے ان سے یحییٰ بن سعید نے ان سے سفیان اور شعبہ نے۔ کہا محمد بن بشار نے اور ایسا ہی ذکر کیا اس روایت کو یحییٰ بن سعید نے انہوں نے روایت کی سفیان اور شعبہ سے کئی مرتبہ انہوں نے علقمہ بن مرثد سے انہوں نے سعید بن ابوعبیدہ سے انہوں نے ابوعبدالرحمٰن سے انہوں نے عثمان رضی اللہ عنہ سے انہوں نے نبی ﷺ سے کہا محمد بن بشار نے۔

اور اصحاب سفیان کے نہیں ذکر کرتے اس روایت اس بات کا کہ روایت ہے سفیان سے وہ روایت کرتے ہیں سعد بن عبیدہ سے کہا محمد بن بشار نے اور یہ صحیح تر ہے۔ کہا ابوعیسیٰ نے اور تحقیق کہ زیادہ کیا شعبہ نے اس حدیث کی سند میں سعد بن عبیدہ کو اور حدیث سفیان کی اشبہ ہے یعنی صحت کے ساتھ۔ کہا علی بن عبداللہ نے کہ کہا یحییٰ بن سعید نے میرے نزدیک کوئی شعبہ کے برابر نہیں یعنی ثقاہت اور حفظ روایت میں اور جب مخالفت کرتے ہیں شعبہ کی سفیان تو میں لے لیتا ہوں قول سفیان کا سنا میں نے ابوعمار سے کہ وہ ذکر کرتے تھے وکیع سے کہ کہا شعبہ نے کہ سفیان مجھ سے زیادہ یاد رکھنے والے ہیں اور نہیں روایت کی مجھ سے سفیان نے کسی شخص سے کوئی چیز پھر پوچھا میں نے اس شخص سے مگر پایا میں نے اس روایت کو جیسا سفیان نے روایت کیا تھا۔ اور اس باب میں علی اور سعد رضی اللہ عنہما سے بھی روایت ہے۔

❀❀❀❀

(۲۹۰۹) عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : ((خَيْرُكُمْ مَنْ تَعَلَّمَ الْقُرْاٰنَ وَعَلَّمَهُ)).

(صحيح بما قبله)

ترجمہ: روایت ہے علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے کہا انہوں نے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے: بہتر تم میں سے وہ شخص ہے کہ جس نے سیکھا قرآن اور سکھایا اس کو اور لوگوں کو۔

فائدہ: اس حدیث کو نہیں جانتے ہم علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کی روایت سے کہ وہ نبی ﷺ سے روایت کرتے ہوں مگر عبدالرحمٰن بن اسحاق کی سند سے۔

❀❀❀❀

١٦ ـ بَابُ: مَا جَاءَ فِي مَنْ قَرَأَ حَرْفًا مِّنَ الْقُرْآنِ مَالَهُ مِنَ الْأَجْرِ

قرآن میں سے ایک حرف پڑھنے کے اجر کے بیان میں

(٢٩١٠) عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ يَقُوْلُ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : ((مَنْ قَرَاءَ حَرْفًا مِنْ كِتَابِ اللّٰهِ فَلَهُ بِهِ حَسَنَةٌ وَالْحَسَنَةُ بِعَشْرِ اَمْثَالِهَا لَا اَقُوْلُ الٓمٓ حَرْفٌ وَلٰكِنْ اَلِفٌ حَرْفٌ وَلَامٌ حَرْفٌ وَمِيْمٌ حَرْفٌ)).

(اسناده صحيح) تخريج شرح عقيده الطحاوية (١٣٨) تخريج المشكاة (٢١٣٧)

ترجمہ: روایت ہے عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے کہتے تھے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے: جس نے پڑھا اللہ کی کتاب سے ایک حرف اس کے لیے ایک نیکی ہے اور ہر نیکی کا ثواب دس گنا ہے میں نہیں کہتا ہوں کہ الف لام میم ایک حرف ہے بلکہ الف ایک حرف ہے میم ایک حرف ہے۔ اور لام ایک حرف ہے یعنی الف لام میم کہنے میں تیس نیکیوں کا اجر ہے۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے اس سند سے۔ سنا میں نے قتیبہ بن سعید سے کہتے تھے کہ پہنچا ہے مجھ کو کہ محمد بن کعب قرظی پیدا ہوئے حیات میں نبی ﷺ کے۔ اور مروی ہوئی یہ حدیث اور سند سے بھی سوا اس کے ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے۔ روایت کیا اس کو ابوالاحوص نے عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے اور مرفوع کیا اس کو بعضوں نے اور موقوف کیا بعضوں نے ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے یعنی انہیں کا قول ٹھہرایا اور محمد بن کعب قرظی کی کنیت ابوحمزہ ہے۔

❁❁❁❁

١٧ ـ باب: مَا تَقَرَّبَ الْعِبَادُ اِلَى اللّٰهِ بِمِثْلِ مَا خَرَجَ مِنْهُ

نہیں نزدیک ہوتے بندے اللہ تعالیٰ سے جیسا کہ نزدیک ہوتے ہیں بسبب اس چیز کے جو نکلی ہے اللہ تعالیٰ سے

(٢٩١١) عَنْ اَبِيْ اُمَامَةَ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ : ((مَا اَذِنَ اللّٰهُ لِعَبْدٍ فِيْ شَيْئٍ اَفْضَلَ مِنْ رَكْعَتَيْنِ يُصَلِّيْهِمَا وَاِنَّ الْبِرَّ لَيُذَرُّ عَلٰى رَاْسِ الْعَبْدِ مَادَامَ فِيْ صَلٰوتِهِ وَمَا تَقَرَّبَ الْعِبَادُ اِلَى اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ بِمِثْلِ مَا خَرَجَ مِنْهُ قَالَ اَبُوالنَّضْرِ يَعْنِي الْقُرْاٰنَ)).(اسناده ضعيف) المشكاة (١٣٣٢) سلسلة الاحاديث الضعيفة (١٩٥٧) اس بکر بن خنیس اور لیث بن ابی سلیم دونوں ضعیف ہیں

ترجمہ: روایت ہے ابوامامہ سے کہا انہوں نے کہ فرمایا نبی ﷺ نے نہیں کان لگا کر سنتا ہے اللہ تعالیٰ کسی بندے کی بات کو کسی چیز میں افضل دو رکعتوں سے کہ پڑھتا ہے وہ ان کو اور نیکی چھڑکی جاتی ہے بندے کے سر پر جب تک کہ وہ نماز میں ہوتا

ہے اور نزدیک نہیں ہوتے بندے اللہ تعالیٰ سے جیسا کہ نزدیک ہوتے ہیں بسبب اس چیز کے جو نکلی ہے اللہ تعالیٰ شانہ سے۔ کہا ابونضر نے مراد لیتے تھے آپؐ اس قول سے قرآن عظیم الشان کو۔ یعنی جیسا قرب الٰہی قرآن پڑھنے سے بندوں کو حاصل ہوتا ہے ایسا کسی اور چیز سے حاصل نہیں ہوتا۔

فائدہ: یہ حدیث غریب ہے۔ نہیں جانتے ہم اس کو مگر اس سند سے اور بکر بن خنیس میں کلام کیا ہے ابن مبارک نے اور چھوڑ دیا ان سے روایت آخر عمر میں یعنی بسبب ضعف کے۔

❀❀❀❀

(۲۹۱۲) عَنْ جُبَيْرِ بْنِ نُفَيْرٍ، قَالَ : قَالَ النَّبِيُّ ﷺ : ((إِنَّكُمْ لَنْ تَرْجِعُوا إِلَى اللّٰهِ بِأَفْضَلَ مِمَّا خَرَجَ مِنْهُ ـ يَعْنِي الْقُرْاٰنَ)). (اسناده ضعيف) سلسلة الاحاديث (الضعيفة) (١٩٥٧) اس کی سند ارسال کی وجہ سے ضعیف ہے۔

ترجمہ: روایت ہے جبیر بن نفیر سے، کہا کہ نبی ﷺ نے فرمایا: بلاشبہ تم میں سے کوئی کسی چیز سے اللہ کی طرف اُتنا رجوع نہیں کرسکتا جتنا کہ اس کے پاس سے نکلی ہوئی چیز (یعنی قرآن) سے۔

۱۸ ـ باب: اِنَّ الَّذِیْ لَیْسَ فِیْ جَوْفِهٖ شَیْءٌ مِنَ الْقُرْآنِ كَالْبَیْتِ الْخَرِبِ

جس دل کے اندر قرآن میں سے کچھ نہیں وہ ویران گھر کی مانند ہے

(۲۹۱۳) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : ((إِنَّ الَّذِیْ لَيْسَ فِیْ جَوْفِهٖ شَیْئٌ مِّنَ الْقُرْاٰنِ كَالْبَيْتِ الْخَرِبِ)). (اسناده ضعيف) تخريج المشكاة (٢١٣٥) (اس میں قابوس بن ابی ظبیان ضعیف ہے۔)

ترجمہ: روایت ہے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہا انہوں نے فرمایا رسول اللہ ﷺ نے: بے شک جس کے اندر قرآن میں سے نہیں یعنی کچھ یاد نہیں وہ ویران گھر کے مانند ہے۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

❀❀❀❀

(۲۹۱٤) عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ : ((يُقَالُ – يَعْنِیْ لِصَاحِبِ الْقُرْاٰنِ اِقْرَأْ وَارْقَ وَرَتِّلْ كَمَا كُنْتَ تُرَتِّلُ فِی الدُّنْيَا فَاِنَّ مَنْزِلَتَكَ عِنْدَ اٰخِرِ اٰيَةٍ تَقْرَأُ بِهَا)). (اسناده حسن) تخريج المشكاة (٢١٣٤) التعليق الرغيب: (٢/٢٠٩) سلسلة الاحاديث الصحيحة (٢٢٤٠) صحيح ابی داؤد (١٣١٧) موارد الظمآن (١٧٩٠)

ترجمہ: روایت ہے عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے کہ نبی ﷺ نے فرمایا کہ کہا جائے گا یعنی صاحب قرآن سے کہ پڑھ تو اور چڑھتا جا

یعنی درجات جنت میں اور ٹھہر ٹھہر کر پڑھتا جا جیسے تو ٹھہر ٹھہر کر پڑھتا تھا دنیا میں اس لیے کہ منزل تیری آخر آیت تک ہے کہ تو اس کو پڑھے گا۔

فائدہ : یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔ روایت کی ہم سے محمد بن بشار نے انہوں نے عبدالرحمٰن بن مہدی سے انہوں نے سفیان سے انہوں نے عاصم سے اسی اسناد سے مانند اس کے۔

❀❀❀❀

(۲۹۱۵) عَنْ اَبِی هُرَیْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ : ((یَجِیْئُ صَاحِبُ الْقُرْاٰنِ یَوْمَ الْقِیَامَةِ فَیَقُوْلُ یَارَبِّ حَلِّهٖ فَیُلْبَسُ تَاجُ الْکَرَامَةِ ثُمَّ یَقُوْلُ یَارَبِّ زِدْهُ فَیُلْبَسُ حُلَّةُ الْکَرَامَةِ ثُمَّ یَقُوْلُ یَارَبِّ ارْضَ عَنْهُ فَیَرْضٰی عَنْهُ فَیُقَالُ اقْرَأْ وَارْقَأْ وَیَزْدَادُ بِکُلِّ اٰیَةٍ حَسَنَةٌ)). (اسنادہ حسن) (التعلیق الرغیب : ۲/۲۰۷)

ترجمہ: روایت ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ نبی ﷺ نے فرمایا کہ آئے گا صاحب قرآن قیامت کے دن پھر کہے گا قرآن کہ اے رب میرے اس کو جوڑا پہنا پس اسے پہنایا جائے گا تاج کرامت کا پھر کہے گا قرآن عظیم الشان اے رب زیادہ دے اس کو تو پہنایا جائے گا اس کو جوڑا کرامت کا پھر کہے گا اے رب راضی ہو اس سے، سو راضی ہوگا اس سے پروردگار تعالیٰ شانہٗ پھر کہا جائے گا اسے کہ پڑھ تو اور چڑھ اور زیادہ کی جائے گی ہر آیت کے بدلے ایک نیکی۔

فائدہ : یہ حدیث حسن ہے۔ روایت کی ہم سے محمد بن بشار نے ان سے محمد بن جعفر نے ان سے شعبہ نے ان سے عاصم بن بہدلہ نے ان سے ابوصالح نے ان سے ابوہریرہؓ نے مانند اس کی۔ اور مرفوع نہ کیا اس کو اور یہ صحیح تر ہے ہمارے نزدیک عبدالصمد کی روایت سے کہ وہ شعبہ سے روایت کرتے ہیں۔

❀❀❀❀

۱۹۔ بَابٌ۔ لَمْ اَرَ ذَنْبًا اَعْظَمَ مِنْ سُوْرَةٍ اُوْتِیَهَا رَجُلٌ ثُمَّ نَسِیَهَا

میں نے نہ دیکھا کوئی گناہ اس سے بڑھ کر کہ کسی کو دی گئی ہو کوئی سورت پھر وہ اسے بھول جائے

(۲۹۱۶) عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : ((عُرِضَتْ عَلَیَّ اُجُوْرُ اُمَّتِیْ حَتّٰی الْقَذَاةَ یُخْرِجُهَا الرَّجُلُ مِنَ الْمَسْجِدِ وَعُرِضَتْ عَلَیَّ ذُنُوْبُ اُمَّتِیْ فَلَمْ اَرَ ذَنْبًا اَعْظَمَ مِنْ سُوْرَةٍ مِّنَ الْقُرْاٰنِ اَوْ اٰیَةٍ اُوْتِیَهَا رَجُلٌ ثُمَّ نَسِیَهَا)). [اسنادہ ضعیف] تخریج المشکاۃ (۷۲۰) الروض النضیر (۷۲) ضعیف ابی داؤد (۷۱) اس میں مطلب بن عبداللہ راوی کا سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے سماع ثابت نہیں۔ نیز اس میں ابن جریج راوی مدلس ہے

ترجمہ: روایت ہے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے کہا انہوں نے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کہ پیش کئے گئے میرے آگے ثواب اور

نیکیاں میری امت کی یہاں تک کہ تنکا بھی جو نکال کر پھینک دیا ہو کسی آدمی نے مسجد میں سے اور پیش کی گئیں مجھ پر برائیاں اور گناہ میری امت کے، سو نہ دیکھا میں نے کوئی گناہ اس سے بڑھ کر کہ دی گئی ہو کسی کو کوئی سورت یا آیت قرآن شریف کی یعنی یاد ہو پھر اسے بھول جائے۔

: یہ حدیث غریب ہے۔ نہیں جانتے ہم اس کو مگر اسی سند سے اور ذکر کی میں نے یہ حدیث محمد بن اسماعیل سے سو نہ پہچانی انہوں نے اور غریب کہا اس کو اور کہا محمد نے نہیں جانتا میں کہ مطلب بن عبداللہ بن حنطب کو سماع ہو کسی صحابی سے نبی ﷺ کے مگر یہ کہ قول مطلب کا کہ روایت کی مجھ سے اس شخص نے جو حاضر ہوا تھا خطبہ میں رسول اللہ ﷺ کے یعنی یہی قول دلالت کرتا ہے کہ ان کو کسی صحابی سے سماع ہے اور سوا اس کے اور کوئی چیز دال نہیں۔ اور سنا میں نے عبداللہ بن عبدالرحمٰن سے کہ وہ کہتے تھے نہیں جانتے ہم مطلب کو کہ سماع ہوا ان کو کسی صحابی سے نبی ﷺ کے۔ کہا عبداللہ نے اور انکار کیا علی بن مدینی نے اس امر کا کہ مطلب نے سنا ہو کچھ انس رضی اللہ عنہ سے۔

❀❀❀❀

۲۰۔ بَابٌ: مَنْ قَرَأَ الْقُرْآنَ فَلْيَسْأَلِ اللّٰهَ بِهِ......

جو شخص قرآن پڑھے اسے چاہیے کہ اللہ تعالیٰ سے سوال کریں

(۲۹۱۷) عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ اَنَّهُ مَرَّ عَلٰى قَارِئٍ يَقْرَأُ ثُمَّ سَأَلَ فَاسْتَرْجَعَ ثُمَّ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: ((مَنْ قَرَأَ الْقُرْاٰنَ فَلْيَسْأَلِ اللّٰهَ بِهٖ فَاِنَّهُ سَيَجِيْئُ اَقْوَامٌ يَقْرَءُوْنَ الْقُرْاٰنَ يَسْئَالُوْنَ بِهِ النَّاسَ وَقَالَ مَحْمُوْدٌ هٰذَا خَيْثَمَةُ الْبَصْرِيُّ الَّذِيْ رَوٰى عَنْهُ جَابِرٌ الْجُعْفِيُّ وَلَيْسَ هُوَ خَيْثَمَةُ بْنُ عَبْدِالرَّحْمٰنِ)). (اسناده حسن) سلسلة الاحاديث الصحيحة (٢٥٧)

ترجمہ: روایت ہے عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے کہ وہ گزرے ایک قاری پر کہ وہ پڑھ رہا تھا قرآن پھر مانگا اس نے کچھ تب عمران نے انا لله وانا اليه راجعون پڑھا پھر کہا کہ سنا میں نے رسول اللہ ﷺ سے کہ فرماتے تھے جس نے پڑھا قرآن چاہیے کہ سوال کرے اللہ تعالیٰ سے اس لیے کہ آئیں گی کچھ قومیں کہ وہ قرآن پڑھیں گی پھر طلب کریں گی آدمیوں سے اور کہا محمود نے کہ یہ خیثمہ بصری جس سے روایت کی جابر جعفی نے وہ خیثمہ بن عبدالرحمٰن نہیں۔

فائدہ : یہ حدیث حسن ہے۔ اور خیثمہ شیخ بصری ہیں کہ کنیت ان کی ابونصر ہے روایت کی ہیں انہوں نے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے کتنی حدیثیں اور روایت کی ہے جابر جعفی نے ان خیثمہ سے بھی۔

❀❀❀❀

(۲۹۱۸) عَنْ صُهَيْبٍ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : ((مَا اٰمَنَ بِالْقُرْاٰنِ مَنِ اسْتَحَلَّ مَحَارِمَهٗ)).(اسناده ضعيف) المشكاة تخريج (۲۲۰۳/التحقيق الثانى) ضعيف الجامع الصغير (٤٩٧٥) اس میں ابن مبارک مجہول راوی ہے نیز اس نے صہیب کو نہیں دیکھا۔

ترجمہ: روایت ہے صہیب سے کہا انہوں نے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے: نہ ایمان لایا وہ شخص قرآن پر جس نے حلال جانا یا مرتکب ہوا اس کی حرام کی ہوئی چیزوں کا۔

فائدہ: روایت کی محمد بن یزید بن سنان نے اپنے باپ سے یہ حدیث، سو زیادہ کیا انہوں نے اس کی اسناد میں یہ کہ کہا روایت کی مجاہد نے سعید بن مسیّب سے انہوں نے صہیب سے۔ اور متابعت نہ کی محمد بن یزید کی روایت کی کسی نے اور وہ ضعیف ہیں اور ابوالمبارک ایک مرد مجہول ہیں اس حدیث کی اسناد کچھ ایسی نہیں اور خلاف کیا گیا وکیع کا ان کی روایت میں۔ اور محمد نے کہا ابوفروہ یزید بن سنان رہاوی کی حدیث میں کچھ مضائقہ نہیں مگر جو روایت کریں ان سے ان کے بیٹے محمد اس لیے کہ وہ روایت کرتے ہیں ان سے مناکیر۔

❀❀❀❀

(۲۹۱۹) عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ : ((اَلْجَاهِرُ بِالْقُرْاٰنِ كَالْجَاهِرِ بِالصَّدَقَةِ وَالْمُسِرُّ بِالْقُرْاٰنِ كَالْمُسِرِّ بِالصَّدَقَةِ)).

(اسناده صحيح) تخريج المشكاة (۲۲۰۲) التحقيق الثانى) (صحيح الجامع (۳۱۰۵)

ترجمہ: روایت ہے عقبہ بن عامر سے کہا انہوں نے کہ سنا میں نے رسول اللہ ﷺ سے کہ فرماتے تھے پکار کر قرآن پڑھنے والا ایسا ہے جیسے آشکارا صدقہ دینے والا اور آہستہ قرآن پڑھنے والا ایسا ہے جیسے چھپا کر صدقہ دینے والا۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے۔ اور مراد حدیث کی یہ ہے کہ آہستہ قرآن پڑھنا افضل ہے پکار کر پڑھنے سے اس لیے کہ چھپا کر صدقہ دینا افضل ہے آشکارا سے اہل علم کے نزدیک۔ اور اہل علم نے اس کو اس لیے افضل کہا ہے کہ صدقہ چھپا کر دینے سے آدمی عجب سے بچتا ہے اس لیے کہ چھپا کر نیکی کرنے والا محفوظ رہتا ہے اور خوف نہیں ہوتا اس پر عجب کا جیسا کہ خوف ہوتا ہے علانیہ پر۔

❀❀❀❀

۲۱۔ بَابٌ: قراءة سورة بني اسرائيل والزمر قبل النوم

سونے سے پہلے سورۂ بنی اسرائیل اور زمر پڑھنا

(۲۹۲۰) عَنْ اَبِىْ لُبَابَةَ قَالَ: قَالَتْ عَائِشَةُ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ : ((لَا يَنَامُ حَتّٰى يَقْرَاَ بَنِيْ اِسْرَائِيْلَ وَالزُّمَرَ)).

ترجمہ: روایت ہے ابولبابہ سے کہا انہوں نے کہ فرمایا ام المومنین عائشہ ام المومنین رضی اللہ عنہا نے کہ آنحضرت ﷺ نہ سوتے تھے جب تک کہ بنی اسرائیل اور سورۂ زمر نہ پڑھ لیتے۔ (اسناده صحيح) سلسلة الاحاديث الصحيحة (٢٤١)۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے۔ اور ابولبابہ شیخ بصری ہیں کہ روایت کی ان سے حماد بن زید نے کتنی حدیثیں اور کہتے ہیں کہ نام ان کا مروان ہے۔ روایت کی ہم سے یہ محمد بن اسماعیل نے کتاب التاریخ میں۔

❀❀❀❀

(٢٩٢١) عَنْ عِرْبَاضِ بْنِ سَارِيَةَ اَنَّهُ حَدَّثَهُ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ : ((كَانَ يَقْرَأُ الْمُسَبِّحَاتِ قَبْلَ اَنْ يَّرْقُدَ يَقُوْلُ اِنَّ فِيْهِنَّ اٰيَةً خَيْرٌ مِّنْ اَلْفِ اٰيَةٍ)). (ضعيف الاسناد) التعليق الرغيب : ١/٢١٠) اس میں عبداللہ بن ابی بلال مجهول راوی ہے

ترجمہ: روایت ہے عرباض بن ساریہ سے کہ رسول اللہ ﷺ پڑھا کرتے تھے وہ سورتیں کہ شروع ہیں سبحان اللہ اور سبح اور یسبح سے سونے سے پہلے اور فرماتے تھے کہ ان میں ایک آیت ہے جو بہتر ہے ہزار آیت سے۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے۔

❀❀❀❀

٢٢۔ بَابٌ: فی فضل قراء ة آخر سورة الحشر

سورۂ حشر کی آخری آیات پڑھنے کی فضیلت

(٢٩٢٢) عَنْ مَعْقِلِ بْنِ يَسَارٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ : ((مَنْ قَالَ حِيْنَ يُصْبِحُ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ اَعُوْذُ بِاللّٰهِ السَّمِيْعِ الْعَلِيْمِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ وَقَرَأَ ثَلَاثَ اٰيَاتٍ مِنْ اٰخِرِ سُوْرَةِ الْحَشْرِ وَكَّلَ اللّٰهُ بِهٖ سَبْعِيْنَ اَلْفَ مَلَكٍ يُصَلُّوْنَ عَلَيْهِ حَتّٰى يُمْسِيَ وَاِنْ مَّاتَ فِيْ ذٰلِكَ الْيَوْمِ مَاتَ شَهِيْدًا وَمَنْ قَالَهَا حِيْنَ يُمْسِيْ كَانَ بِتِلْكَ الْمَنْزِلَةِ)). (اسناده ضعيف) (التعليق الرغيب: ٢/٢٢٥) قال الالبانى فى ضعيف الجامع (٦/٢٢٧) ((ضعيف)) (اس میں خالد بن طہمان مختلط ہے)

ترجمہ: روایت ہے معقل بن یسار سے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: جس نے پڑھا صبح کو تین بار اعوذ باللہ سے رجیم تک اور پڑھیں تین آیتیں سورۂ حشر کی اخیر سے متعین کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس پر ستر ہزار فرشتے کہ وہ مغفرت مانگتے ہیں اس کے لیے شام تک اور اگر مر جائے اس دن میں تو مرا وہ شہید اور جس نے کہا ان کو جب شام کرتا ہے ہوگا وہ بھی اس درجہ میں یعنی شب کو بھی یہی ثواب پائے گا اور اگر مرے گا تو شہید ہوگا۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے۔ نہیں جانتے ہم اس کو مگر اس سند سے۔

۲۳۔ بَابُ: مَا جَاءَ كَيْفَ كَانَتْ قِرَاءَةُ النَّبِيِّ ﷺ

نبی ﷺ کی قراءت کے بیان میں

(۲۹۲۳) عَنْ يَعْلَى بْنِ مَمْلَكٍ أَنَّهُ سَأَلَ أُمَّ سَلَمَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ ﷺ: ((عَنْ قِرَاءَةِ النَّبِيِّ وَصَلٰوتِهِ فَقَالَتْ وَمَالَكُمْ وَصَلٰوتُهُ وَكَانَ يُصَلِّيْ قَدْرَ مَا نَامَ ثُمَّ يَنَامُ قَدْرَ مَا صَلّٰى حَتّٰى يُصْبِحَ ثُمَّ تَنَعَّتْ قِرَآءَتَهُ فَإِذَا هِيَ تَنْعُتُ قِرَاءَةً مُفَسَّرَةً حَرْفًا حَرْفًا)). (اسناده ضعيف) تخريج المشكاة (۱۲۱۰) التحقيق الثاني) ضعيف ابي داؤد (۲٦۰) اس میں یعلیٰ بن مملک مجہول ہے

ترجمہ: روایت ہے یعلی بن مملک سے کہ انہوں نے پوچھا ام المومنین ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے جو بیوی ہیں رسول اللہ ﷺ کی کہ کیسی تھی قراءت اور نماز رسول اللہ ﷺ کی؟ سو فرمایا ام المومنین نے کہ کیا نسبت ہے تم کو ان کی نماز سے یعنی تم ویسے کہاں ادا کر سکتے ہو پھر کہا کہ آپ کی عادت تھی کہ نماز پڑھتے تھے یعنی شب کو پھر سو جاتے تھے اس قدر کہ جتنی دیر نماز پڑھی تھی پھر نماز پڑھتے اس قدر کہ جتنا سوتے تھے پھر سوتے جس قدر کہ نماز پڑھی تھی یہاں تک کہ صبح ہو جاتی پھر بیان کی کیفیت ان کی قراءت کی تو وہ کہتی تھیں کہ قراءت ان کی جدا جدا تھی حرف حرف۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔ غریب ہے نہیں جانتے ہم اس کو مگر لیث بن سعد کی روایت سے کہ وہ ابن ابی ملیکہ سے روایت کرتے ہیں اور وہ یعلی سے اور وہ ام المومنین ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے۔ اور روایت کی ابن جریج نے یہ حدیث ابن ابوملیکہ رضی اللہ عنہا سے انہوں نے ام سلمہ سے کہ نبی ﷺ الگ الگ کرتے تھے قراءت اپنی یعنی ایک ایک حرف جدا جدا معلوم ہوتا تھا۔ اور حدیث لیث کی صحیح تر ہے۔

❀❀❀❀

(۲۹۲٤) عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ أَبِيْ قَيْسٍ قَالَ: ((سَأَلْتُ عَائِشَةَ عَنْ وِتْرِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ كَيْفَ كَانَ يُوْتِرُ مِنْ أَوَّلِ اللَّيْلِ أَمْ مِنْ اٰخِرِهِ فَقَالَتْ كُلُّ ذٰلِكَ قَدْ كَانَ يَصْنَعُ رُبَّمَا أَوْتَرَ مِنْ أَوَّلِ اللَّيْلِ وَرُبَّمَا أَوْتَرَ مِنْ اٰخِرِهِ قُلْتُ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ جَعَلَ فِي الْأَمْرِ سَعَةً فَقُلْتُ كَيْفَ كَانَ قِرَاءَتُهُ أَكَانَ يُسِرُّ بِالْقِرَاءَةِ أَوْ يَجْهَرُ قَالَتْ كُلُّ ذٰلِكَ كَانَ يَفْعَلُ قَدْ كَانَ رُبَّمَا أَسَرَّ وَرُبَّمَا جَهَرَ قَالَ قُلْتُ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ جَعَلَ فِي الْأَمْرِ سَعَةً قَالَ قُلْتُ كَيْفَ كَانَ يَصْنَعُ فِي الْجَنَابَةِ أَكَانَ يَغْتَسِلُ قَبْلَ أَنْ يَنَامَ أَمْ يَنَامُ قَبْلَ أَنْ يَغْتَسِلَ قَالَتْ كُلَّ ذٰلِكَ قَدْ كَانَ يَفْعَلُ رُبَّمَا اِغْتَسَلَ فَنَامَ وَرُبَّمَا تَوَضَّأَ فَنَامَ قُلْتُ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ جَعَلَ فِي الْأَمْرِ سَعَةً)). (اسناده صحيح) صحيح ابي داؤد (۲۲۲۔ ۱۲۹۱)

ترجمہ: روایت ہے عبداللہ بن ابوقیس سے کہا انہوں نے کہ پوچھا میں نے عائشہ ام المومنین رضی اللہ عنہا سے حال رسول اللہ ﷺ کے وتر کا کہ کیونکر پڑھتے تھے اول شب میں یا آخر شب میں سوفرمایا ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ دونوں طرح بجالاتے کبھی وتر پڑھتے اول شب میں اور کبھی آخر شب میں کہا میں نے کہ سب تعریف اللہ تعالیٰ کو ہے کہ جس نے امر دین میں وسعت رکھی پھر کہا میں نے کہ کیسی تھی قراءت آپ کی یعنی نماز شب میں کیا چپکے سے پڑھتے تھے یا جہر کرتے تھے ساتھ قراءت کے، سوفرمایا ام المومنین نے کہ دونوں طرح کرتے کبھی چپکے پڑھتے کبھی جہر فرماتے کہا راوی نے کہ کہا میں نے سب تعریف اللہ تعالیٰ کو ہے کہ اس نے امر دین میں وسعت رکھی۔ کہا راوی نے پھر کہا میں نے کیا کرتے تھے جنابت میں کیا غسل کرتے قبل سونے کے یا سوجاتے قبل نہانے کے کہا ام المومنین نے کہ دونوں طرح کرتے کبھی غسل کر کے سوتے اور کبھی فقط وضو کر کے سوجاتے کہا میں نے کہ سب تعریف اللہ تعالیٰ کو ہے کہ اس نے امر دین میں وسعت رکھی۔

فائدہ : یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اس سند سے۔

❁❁❁❁

٢٤۔ باب: اَلَا رَجُلٌ يَحْمِلُنِيْ اِلٰى قَوْمِهٖ لِاُبَلِّغَ كَلَامَ رَبِّيْ

کیا تم لوگوں میں سے کوئی ایسا ہے جو مجھے اپنی قوم کے پاس لے چلے تا کہ میں انہیں اپنے رب کا کلام سناؤں

(٢٩٢٥) عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ : ((كَانَ النَّبِيُّ ﷺ قَدْ يَعْرِضُ نَفْسَهُ بِالْمَوْقِفِ فَقَالَ اَلَا رَجُلٌ يَحْمِلُنِيْ اِلٰى قَوْمِهٖ فَاِنَّ قُرَيْشًا قَدْ مَنَعُوْنِيْ اَنْ اُبَلِّغَ كَلَامَ رَبِّيْ)). (اسناده صحيح) سلسلة الاحاديث الصحيحة (١٩٤٧)

ترجمہ: روایت ہے جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے کہا انہوں نے کہ تھے نبی ﷺ پیش کرتے اپنی ذات کو موقف عرفات میں اور فرماتے کہ کوئی مرد ایسا ہے کہ مجھے لے چلے اپنی قوم کی طرف اس لیے کہ قریش نے باز رکھا ہے مجھ کو اس سے کہ پہنچاؤں میں کلام اپنے رب کا یعنی اس کے بندوں کو۔

فائدہ : یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے۔

❁❁❁❁

٤٥۔ باب:

(٢٩٢٦) عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : ((يَقُوْلُ الرَّبُّ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى مَنْ شَغَلَهُ الْقُرْاٰنُ عَنْ ذِكْرِيْ وَمَسْاَلَتِيْ اَعْطَيْتُهٗ اَفْضَلَ مَا اُعْطِيَ السَّائِلِيْنَ وَفَضْلُ كَلَامِ اللّٰهِ عَلٰى سَآئِرِ الْكَلَامِ كَفَضْلِ

اللّٰهِ عَلٰى خَلْقِهٖ)).(اسناده ضعيف) تخريج المشكاة (٢١٣٦) سلسلة الاحاديث الضعيفة (١٣٣٥) ضعيف الجامع الصغير (٦٤٣٥) اس میں محمد بن حسن بن ابی یذید ضعیف ہے

ترجمہ: روایت ہے ابوسعید سے کہا انہوں نے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کہ فرماتا ہے اللہ تعالیٰ جس کو مشغول کیا قرآن نے میری یاد سے اور مجھ سے سوال کرنے سے دوں گا میں اس کو بہتر اس چیز سے کہ دیتا ہوں مانگنے والوں کو اور بزرگی کلام اللہ تعالیٰ کی تمام کلاموں پر ایسی ہے جیسے بزرگی اللہ عزوجل کی اپنی مخلوق پر۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے۔

مترجم: جس کو مشغول کیا قرآن نے میری یاد سے۔ یعنی اوراد اور وظائف میں مشغول نہ ہو بلکہ قرآن ہی کی قراءت اور فہم معانی اور درک مطالب اور تحصیل مآرب میں سعی اور کوشش کرتا رہا تو اس کو اجر و ثواب دنیا اور آخرت میں تمام سائلین سے زیادہ عنایت ہوگا اس سے معلوم ہوا کہ قرآن کا وظیفہ سب وظیفوں سے افضل و اعلیٰ ہے اور یہ ان وظیفوں کا حال ہے جو شارع سے تعلیم ہوئے ہیں کہ قرآن ان سب سے بہتر ہے وائے اوپر حال ان لوگوں کے کہ جنہوں نے قرآن کو بھی چھوڑا اور وظائف مسنونہ سے بھی منہ موڑا اور اوراد مبتدعہ اور وظائف محدثہ میں اپنے اوقات کاٹے۔ انا لله وانا اليه راجعون۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

ابواب القرأت

عن رسول اللہ ﷺ

(المعجم ٤٣) قرأت کے بیان میں (تحفة ٣٩)

١۔ باب: فی فاتحة الکتاب

سورۂ فاتحہ میں سے

(٢٩٢٧) عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ: ((كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يُقَطِّعُ قِرَاءَ تَهُ يَقْرَأُ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ ثُمَّ يَقِفُ اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ثُمَّ يَقِفُ وَكَانَ يَقْرَأُ مَالِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ)).

(اسنادہ صحیح) الارواء (٣٤٣) تخریج المشکاة (٢٢٠٥) صفة الصلاة مختصر الشمائل (٢٧٠)

ترجمہ: روایت ہے ام المومنین ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے کہا انہوں نے کہ تھے رسول اللہ ﷺ الگ الگ کرتے اپنی قراءت کو پڑھتے الحمدللہ رب العالمین پھر ٹھہر جاتے پھر پڑھتے الرحمن الرحیم پھر ٹھہر جاتے اور پڑھتے **ملک** یوم الدین۔

فائدہ: یہ حدیث غریب ہے۔ اور یہی پڑھتے تھے ابوعبیدہ اور اختیار کرتے تھے اسی کو یعنی مالك یوم الدین کی جگہ **ملك** یوم الدین پڑھتے ایسی ہی روایت کی یحییٰ بن سعید اموی نے اور ان کے سوا اور لوگوں نے ابن جریج سے انہوں نے ابن ابی ملیکہ سے انہوں نے ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے۔ اور اسناد اس حدیث کی متصل نہیں اس لیے کہ لیث بن سعد نے روایت کی ابوملیکہ سے

انہوں نے یعلی بن مملک سے انہوں نے ام سلمہ سے کہ انہوں نے وصف کیا قراءت نبی ﷺ کا الگ الگ ایک ایک حرف اور حدیث لیث کی صحیح تر ہے۔ اور لیث کی حدیث میں یہ ذکر نہیں کہ آپ **ملك يوم الدين** پڑھتے تھے۔

❀ ❀ ❀ ❀

(۲۹۲۸) عَنْ اَنَسٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ وَاَبَابَكْرٍ وَّعُمَرَ وَاَرَاهُ قَالَ: ((وَعُثْمَانُ كَانُوْا يَقْرَءُ وْنَ مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ)). (ضعیف الاسناد) اس میں ایوب بن سوید ضعیف ہے

ترجمہ: روایت ہے انس رضی اللہ عنہ سے کہ نبی ﷺ اور ابوبکرؓ اور عمرؓ اور راوی کہتا ہے کہ گمان کرتا ہوں میں انس رضی اللہ عنہ کو کہ انہوں نے عثمان رضی اللہ عنہ کا نام بھی لیا اور کہا کہ یہ سب لوگ پڑھتے تھے **مالك يوم الدين**۔

فائدہ: یہ حدیث غریب ہے۔ نہیں جانتے ہم اس کو زہری کی روایت سے کہ وہ انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہوں مگر شیخ ایوب سوید رملی کی روایت سے۔ اور روایت کی بعض اصحاب زہری نے یہ حدیث زہری سے کہ نبی ﷺ اور ابوبکرؓ اور عمرؓ پڑھتے تھے **مالك يوم الدين** اور روایت کی عبدالرزاق نے معمر سے انہوں نے زہری سے انہوں نے سعید بن میسّب سے کہ نبی ﷺ اور ابوبکرؓ اور عمرؓ پڑھتے تھے **مالك يوم الدين**۔

❀ ❀ ❀ ❀

(۲۹۲۹) عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ: ((اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ قَرَأَ اَنَّ النَّفْسَ بِالنَّفْسِ وَالْعَيْنَ بِالْعَيْنِ قَالَ سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ اَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ يُوْنُسَ بْنِ يَزِيْدَ بِهٰذَ الْاَسْنَادِ نَحْوَهٗ)).

(ضعیف الاسناد) اس میں ابی علی بن یزید مجہول ہے

ترجمہ: روایت ہے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے کہ نبی ﷺ نے پڑھا **ان النفس بالنفس والعين بالعين** سو کہا سوید بن نصر نے خبر دی ہم کو ابن مبارک نے یونس بن یزید سے اسی اسناد سے مانند اس کے۔

فائدہ: کہا مؤلف رحمہ اللہ نے روایت کی ہم سے سوید بن نصر نے انہوں نے ابن مبارک سے انہوں نے یونس بن یزید سے اسی اسناد سے مانند اس کے۔ اور ابوعلی بن یزید بھائی ہیں یونس بن یزید کے۔ اور یہ حدیث حسن ہے۔ غریب ہے کہا محمد نے متفرد ہوئے ابن مبارک اس حدیث کے ساتھ یونس بن یزید سے روایت کرنے میں۔ اور اسی طرح پڑھا ابوعبید نے **والعين بالعين** بنظر اتباع اسی حدیث کے۔

❀ ❀ ❀ ❀

(۲۹۳۰) عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ: ((اِنَّ النَّبِیَّ ﷺ قَرَءَ هَلْ يَتَسْطِيْعُ رَبَّكَ)).

(ضعیف الاسناد) اس میں رشدین بن سعد اور عبدالرحمٰن افریقی دونوں ضعیف ہیں

ترجمہ: روایت ہے معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے کہ نبی ﷺ نے پڑھا **هل تسطيع ربك** یعنی بتاء مثناۃ فوقانیہ اور نصب لفظ رب

کے اور مراد ہے کہ آیا تو طاقت رکھتا ہے کہ مانگے اپنے رب سے۔

فائدہ: یہ حدیث غریب ہے۔نہیں جانتے ہم اس کو مگر رشدین کی روایت سے اور اسناد اس کی قوی نہیں اور رشدین بن سعد اور عبدالرحمٰن بن زیاد بن انعم افریقی ضعیف ہیں حدیث میں۔

❀ ❀ ❀ ❀

۲۔ باب: ومن سورة هود

سورۂ ہود میں سے

(۲۹۳۱) عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ : ((اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَقْرَءُ هَا اِنَّهٗ عَمِلٌ غَيْرُ صَالِحٍ)).

(اسناده صحيح) سلسلة الاحاديث الصحيحة (۲۸۰۹)

ترجمہ: روایت ہے ام المومنین ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے کہ نبی ﷺ پڑھتے تھے اِنَّهٗ عَمِلَ غَيْرُ صَالِحٍ یعنی عمل کیا اس نے غیر صالح مراد فرزند نوح ہے جو غرق ہو گیا۔

فائدہ: اس حدیث کو روایت کیا ہے کئی لوگوں نے ثابت بنانی سے مانند اس کے۔اور یہ حدیث بنانی کی ہے۔اور روایت کی یہی حدیث شہر بن حوشب نے بھی اسماء بنت یزید رضی اللہ عنہا سے۔اور سنا میں نے عبد بن حمید سے کہتے تھے اسماء بنت یزید یہی ام سلمہ انصاریہ ہیں اور دونوں حدیثیں میرے نزدیک ایک ہیں اور روایت کی شہر بن حوشب نے کئی حدیثیں ام سلمہ انصاریہ رضی اللہ عنہا سے اور وہ اسماء بنت یزید ہیں اور روایت کی انہوں نے نبی ﷺ سے مانند اس کے۔

❀ ❀ ❀ ❀

(۲۹۳۲) عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ : اِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَرَاَءَ هٰذِهِ الآيَةَ : ﴿ اِنَّهٗ عَمَلٌ غَيْرَ صَالِحٍ ﴾

(اسناده صحيح) سلسلة الاحاديث الصحيحة (۲۸۰۹)

ترجمہ: ام المومنین ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے یہ آیت پڑھی: ﴿ اِنَّهٗ عَمِلٌ غَيْرُ صَالِحٍ ﴾

❀ ❀ ❀ ❀

۳۔ باب: ومن سورة الكهف

سورۂ کہف میں سے

(۲۹۳۳) عَنْ أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ : ((عَنِ النَّبِيِّ ﷺ اِنَّهٗ قَرَأَ قَدْ بَلَغْتَ مِنْ لَّدُنِّيْ عُذْرًا مُّثَقَّلَةً)).

(ضعيف الاسناد) (اس میں ابوالجاریۃ العبدی مجہول ہے

ترجمہ: روایت ہے ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے کہ نبی ﷺ نے پڑھا ﴿ قَدْ بَلَغْتَ مِنْ لَّدُنِّيْ عُذُراً ﴾ ثقل کے ساتھ یعنی بضم ذال عُذراً کے جو بسکون ذال سے ثقیل ہے۔

فائدہ: یہ حدیث غریب ہے۔نہیں جانتے ہم اس کو مگر اسی سند سے اور امیہ بن خالد ثقہ ہیں اور ابوالجاریہ عبدی شیخ مجہول ہیں کہ نہیں جانتے ہم نام اس کا۔

❀❀❀❀

(٢٩٣٤) عَنْ أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ : ((اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَرأَ فِيْ عَيْنٍ حَمِئَةٍ)). (صحيح المتن)

ترجمہ: روایت ہے ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے کہ نبی ﷺ نے پڑھا ﴿ فِي عَيْنٍ حَمِئَةٍ ﴾.

فائدہ: اس حدیث کو نہیں جانتے ہم مگر اسی سند سے اور صحیح وہ ہے جو مروی ہے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے قراءت ان کی اور مروی ہے کہ ابن عباس اور عمرو بن العاص رضی اللہ عنہم نے اختلاف کیا اس آیت کی قراءت میں اور مرتفع کیا انہوں نے اپنے اختلاف کو کعب احبار کی طرف سو اگر اس بارے میں روایت ہوتی نبی ﷺ سے تو وہ محتاج نہ ہوتے کعب احبار کی طرف اور کافی ہوتی روایت نبی ﷺ کی۔

❀❀❀❀

باب: سورہ روم

سورۂ روم

(٢٩٣٥) عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ قَالَ: ((لَمَّا كَانَ يَوْمُ بَدْرٍ ظَهَرَتِ الرُّوْمُ عَلٰى فَارِسَ فَاَعْجَبَ ذٰلِكَ الْمُؤْمِنِيْنَ فَنَزَلَتْ الٓمّٓ غُلِبَتِ الرُّوْمُ اِلٰى قَوْلِهٖ يَفْرَحُ الْمُؤْمِنُوْنَ بِظُهُوْرِ الرُّوْمِ عَلٰى فَارِسَ)).(صحيح) سيأتي برقم (٣١٩٢)

ترجمہ: روایت ہے ابوسعید سے کہا انہوں نے کہ جب تھا دن بدر کا غالب ہوئے اہل روم یعنی نصاریٰ مشرکان فارس پر سو پسند آئی یہ بات مومنوں کو پس نازل ہوئی یہ آیت الم سے یفرح المومنون تک۔سو خوش ہوئے مومن بسبب غالب ہونے روم کے فارس پر اس لیے کہ روم اہل کتاب تھے اور مسلمانوں سے موافقت رکھتے تھے انبیاء کے ماننے میں اور مشرکانِ فارس موافقت رکھتے تھے مشرکان مکہ سے بت پرستی اور شرک میں۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اس سند سے۔اور پڑھا گیا ہے لفظ غلبت بفتح غین اور بضم غین اور کہتے ہیں کہ پہلے اہل روم مغلوب ہو گئے تھے پھر غالب ہوئے پس غَلَبَتْ بفتح غین میں خبر ہے ان کے غالب ہونے کی ایسا ہی پڑھا ہے نصر بن علی نے غَلَبَتْ بفتح غین وباء۔

(۲۹۳۶) عَنِ ابْنِ عُمَرَ: ((اَنَّهُ قَرَأَ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ خَلَقَكُمْ مِّنْ ضَعْفٍ فَقَالَ مِنْ ضُعْفٍ)).
(اسناده حسن) الروض النضير (۵۳۰)

ترجمہ: روایت ہے ابن عمر رضی اللہ عنہ سے کہ انہوں نے پڑھا نبی ﷺ کے آگے خلقکم من ضَعف یعنی بفتح صاد معجمہ تو آپ نے فرمایا کہ من ضُعف پڑھو یعنی بضم ضاد معجمہ۔

فائدہ: روایت کی ہم سے عبد بن حمید نے انہوں نے یزید بن ہارون سے انہوں نے فضیل بن مرزوق سے مانند اس کے۔ یہ حدیث حسن ہے غریب ہے نہیں جانتے ہم اس کو مگر فضیل بن مرزوق کی روایت سے۔

❀ ❀ ❀ ❀

باب: ومن سورة القمر

سورۂ قمر میں

(۲۹۳۷) عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ : ((اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ يَقْرَءُ فَهَلْ مِنْ مُّدَّكِرٍ)). (اسناده صحيح)

ترجمہ: روایت ہے عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے کہ رسول اللہ ﷺ پڑھتے تھے فَهَلْ مِنْ مُّدَّكِرٍ یعنی بدال مہملہ اور قراءت مشہور بھی یہی ہے۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

❀ ❀ ❀ ❀

باب: من سورة الواقعة

سورۂ واقعہ میں سے

(۲۹۳۸) عَنْ عَائِشَةَ : ((اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَقْرَءُ فَرُوْحٌ وَّرَيْحَانٌ وَّجَنَّةُ نَعِيْمٍ)). (صحيح الاسناد)

ترجمہ: روایت ہے ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ نبی ﷺ پڑھتے تھے فروح وریحان وجنت نعیم یعنی بضم را لفظ روح کو قرأت کرتے تھے اور یہ قرأت شاذ ہے قرأت مشہور بفتح را ہے۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے نہیں جانتے ہم اس کو ہارون اعور کی روایت سے۔

❀ ❀ ❀ ❀

۵۔ باب: ومن سورة الليل

سورہ لیل میں سے

(۲۹۳۹) عَنْ عَلْقَمَةَ قَالَ: قَدِمْنَا الشَّامَ فَاَتَانَا اَبُوالدَّرْدَآءِ فَقَالَ: ((اَفِيْكُمْ اَحَدٌ يَّقْرَأُ عَلٰى قِرَاءَ ةِ عَبْدِاللّٰهِ

قَالَ فَاَشَارُوْ اِلَیَّ فَقُلْتُ نَعَمْ قَالَ کَیْفَ سَمِعْتَ عَبْدَاللّٰهِ یَقْرَأُ هٰذِهِ الْاٰیَةَ وَاللَّیْلِ اِذَا یَغْشٰی قَالَ قُلْتُ سَمِعْتُهُ یَقْرَؤُهَا وَاللَّیْلِ اِذَا یَغْشٰی وَالذَّکَرِ وَالْاُنْثٰی فَقَالَ اَبُوالدَّرْدَاءِ وَاَنَا وَاللّٰهِ هٰکَذَا سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ وَهُوَ یَقْرَأُهَا وَهٰؤُلَاءِ یُرِیْدُوْنِیْ اَنْ اَقْرَأَهَا وَمَا خَلَقَ فَلَا اُتَابِعُهُمْ)). [اسناده صحیح]

ترجمہ: روایت ہے علقمہ سے کہا کہ پہنچے ہم شام میں سو آئے ہمارے پاس ابوالدرداء رضی اللہ عنہ اور کہا انہوں نے کہ تم میں کوئی ایسا شخص ہے کہ پڑھتا ہو یعنی قرآن عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی قرأت سے کہا علقمہ نے کہ لوگوں نے اشارہ کیا میری طرف اور میں نے کہا کہ ہاں میں پڑھتا ہوں عبداللہ کی قراءت پر کہا ابوالدرداء نے کیوں کر سنا تم نے عبداللہ کو کہ وہ پڑھتے تھے وَاللَّیْلِ اِذَا یَغْشٰی کہا علقمہ نے کہ میں نے سنا عبداللہ کو کہ وہ پڑھتے تھے وَاللَّیْلِ اِذَا یَغْشٰی وَالذَّکَرِ وَالْاُنْثٰی کہا ابوالدرداء رضی اللہ عنہ نے اور میں نے بھی قسم ہے اللہ تعالیٰ کی ایسا ہی سنا ہے رسول اللہ ﷺ سے کہ آپ ﷺ بھی ایسا ہی پڑھتے تھے اور یہ لوگ چاہتے ہیں کہ وَمَا خَلَقَ الذَّکَرَ وَالْاُنْثٰی پڑھوں سو میں ان کا کہنا نہ مانوں گا۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔ اور ایسی ہی ہے قراءت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی یعنی واللیل اذا یغشیٰ والنهار اذا تجلیٰ والذکر والانثیٰ۔ (صحیح)

❀❀❀❀

٦۔ باب: ومن سورة الذاريات

سورۂ ذاریات میں سے

(٢٩٤٠) عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ: ((اَقْرَأَنِیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِنِّیْ اَنَا الرَّزَّاقُ ذُوالْقُوَّةِ الْمَتِیْنُ)). (صحیح المتن)

ترجمہ: روایت ہے عبداللہ بن مسعودؓ سے کہا انہوں نے کہ پڑھایا مجھ کو رسول اللہ ﷺ نے ﴿ اِنَّ اللّٰهَ هُوَ الرَّزَّاقُ ذُوالْقُوَّةِ الْمَتِیْنُ ﴾ ہے۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

❀❀❀❀

(٢٩٤١) عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَیْنٍ: ((اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ قَرَأَ وَتَرَی النَّاسَ سُکَارٰی وَمَاهُمْ بِسُکَارٰی)).(اسناده صحیح)

ترجمہ: روایت ہے عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے کہ نبی ﷺ نے پڑھا ﴿ وتر الناس سکاریٰ وماهم بسکاریٰ ﴾

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے۔ اور ایسی ہی روایت کی حسن بن عبدالملک نے قتادہ سے اور نہیں جانتے ہم کہ قتادہ کو سماع ہو کسی صحابی سے نبی ﷺ کے مگر انس سے اور ابی الطفیل سے۔ اور یہ روایت میرے نزدیک مختصر ہے یعنی پوری اسناد اس کی یوں ہے کہ روایت ہے قتادہ سے وہ روایت کرتے ہیں حسن سے وہ عمران بن حصین سے کہ تھے ہم نبی ﷺ کے ساتھ سفر میں سو پڑھی آپ

نے یہ آیت ﴿یاایھا الناس اتقوا ربکم﴾ الایۃ آخر حدیث تک اپنے طول کے ساتھ مروی ہے اور حدیث حکم بن عبدالملک کی میرے نزدیک اسی روایت سے مختصر ہے۔

❀❀❀❀

٨۔ باب فَاسْتَذْكِرُوا الْقُرْآنَ

یاد کرتے رہو قرآن شریف کو

(٢٩٤٢) عَنْ عَبْدِاللّٰهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ : ((بِئْسَمَا لِاَحَدِهِمْ اَوْلِاَحَدِكُمْ اَنْ يَّقُوْلَ نَسِيْتُ اٰيَةَ كَيْتَ وَكَيْتَ بَلْ هُوَ نُسِّيَ فَاسْتَذْكِرُ وَالْقُرْاٰنَ فَوَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ لَهُوَ اَشَدُّ تَقَصِّيًا مِّنْ صُدُوْرِ الرِّجَالِ مِنَ النَّعَمِ مِنْ عُقُلِهٖ)). (اسناده صحيح) الظلال (٤٢٢)۔

ترجمہ: روایت ہے عبداللہ سے کہ نبی ﷺ نے فرمایا برا ہے ان میں سے کسی کے واسطے یا فرمایا برا ہے تم میں سے کسی کے واسطے یہ کہ کہے بھول گیا میں فلانی آیت کلام اللہ کی بلکہ یوں کہنا چاہیے کہ بھلا دیا گیا میں فلانی آیت اور یاد کرتے رہو قرآن شریف کو کہ قسم ہے اس پروردگار کی کہ میری جان اس کے ہاتھ میں ہے کہ قرآن بہت بھاگنے والا ہے لوگوں کے سینے سے بہ نسبت چار پاؤں کے اپنے باندھنے کی رسی سے۔

فائدہ : یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

❀❀❀❀

٩۔ باب: مَا جَاءَ اَنَّ الْقُرْآنَ اُنْزِلَ عَلٰى سَبْعَةِ اَحْرُفٍ

اس بیان میں کہ قرآن نازل ہوا سات حرفوں پر

(٢٩٤٣) عَنِ الْمِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَةَ وَعَبْدِالرَّحْمٰنِ ابْنِ عَبْدِالْقَارِيِّ اَنَّهُمَا سَمِعَا عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ يَقُوْلُ : ((مَرَرْتُ بِهِشَامِ بْنِ حَكِيْمِ بْنِ حَزَامٍ وَهُوَ يَقْرَأُ سُوْرَةَ الْفُرْقَانِ فِيْ حَيَاةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَاسْتَمَعْتُ قِرَاءَتَهٗ فَاِذَا هُوَ يَقْرَأُ عَلٰى حُرُوْفٍ كَثِيْرَةٍ لَمْ يَقْرَأْنِيْهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَكِدْتُ اُسَاوِرُهٗ فِي الصَّلٰوةِ فَنَظَرْتُ حَتّٰى سَلَّمَ فَلَمَّا سَلَّمَ لَبَّبْتُهٗ بِرِدَائِهٖ فَقُلْتُ مَنْ اَقْرَأَكَ هٰذِهِ السُّوْرَةَ الَّتِيْ سَمِعْتُكَ تَقْرَاُهَا فَقَالَ اَقْرَانِيْهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ قُلْتُ لَهٗ كَذَبْتَ وَاللّٰهِ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ لَهُوَ اَقْرَاَنِيْ هٰذِهِ السُّوْرَةَ الَّتِيْ تَقْرَاُهَا فَانْطَلَقْتُ اَقُوْدُهٗ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَقُلْتُ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّيْ سَمِعْتُ هٰذَا يَقْرَأُ سُوْرَةَ الْفُرْقَانِ عَلٰى حُرُوْفٍ لَمْ تَقْرَأْنِيْهَا وَاَنْتَ اَقْرَأْتَنِيْ سُوْرَةَ الْفُرْقَانِ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ اَرْسِلْهُ يَاعُمَرُ اِقْرَأْ

يَاهِشَامُ فَقَرَأَ عَلَيْهِ الْقِرَاءَةَ الَّتِي سَمِعْتُ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ هٰكَذَا اُنْزِلَتْ ثُمَّ قَالَ لِيَ النَّبِيُّ ﷺ اِقْرَأْ يَاعُمَرُ فَقَرَأْتُ الَّتِي اَقْرَأَنِي النَّبِيُّ ﷺ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ هٰكَذَا اُنْزِلَتْ ثُمَّ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ اِنَّ هٰذَا الْقُرْاٰنَ اُنْزِلَ عَلٰى سَبْعَةِ اَحْرُفٍ فَاقْرَءُوْا مَا تَيَسَّرَ مِنْهُ)). (صحیح) صحیح ابی داؤد (۱۳۲۵)

ترجمہ: روایت ہے مسور بن مخرمہ اور عبدالرحمٰن بن عبدالقاری سے کہ ان دونوں نے سنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے کہتے تھے گزرا میں ہشام بن حکیم بن حزام پر اور وہ سورۂ فرقان پڑھتے تھے کئی حرفوں پر ایسے کہ نہیں پڑھایا تھا مجھ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان حرفوں پر سو قریب تھا کہ میں لڑوں ان سے نماز میں سو انتظار کیا میں نے یہاں تک کہ سلام پھیرا انہوں نے پھر جب سلام پھیرا ان کی گردن میں ڈال دی میں نے یعنی چادر ان کی اور کہا میں نے کس نے پڑھائی تم کو یہ سورت جو میں نے سنی تم سے ابھی کہ تم پڑھتے تھے اس کو، سو کہا ہشام نے کہ پڑھائی ہے مجھ کو یہ سورت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سو کہا میں نے جھوٹ کہا تم نے قسم ہے اللہ تعالیٰ کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پڑھائی ہے مجھ کو یہ سورت کہ جو پڑھی تم نے پس چلا میں انہیں کھینچتا ہوا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف اور کہا میں نے اے رسول اللہ کے میں نے سنا اس کو سورۂ فرقان پڑھتے ہوئے ایسے حرفوں پر کہ نہیں پڑھائی آپ نے مجھ کو ان حرفوں پر اور آپ ہی نے پڑھائی مجھ کو سورۂ فرقان، سو فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے چھوڑ دو اس کو اے عمر اور فرمایا کہ پڑھ تو اے ہشام سو پڑھا انہوں نے اسی قرأت پر کہ میں نے سنا تھا ان سے سو فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ ایسی ہی نازل ہوئی ہے یہ سورت پھر فرمایا مجھ سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے: پڑھ تو اے عمر۔ سو پڑھی میں نے اس قرأت پر جو پڑھائی تھی مجھ کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے۔ سو فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے: ایسی ہی اتری ہے۔ پھر فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ یہ قرآن اتارا گیا ہے سات حرفوں پر، سو پڑھو تم اس میں سے جو تم پر آسان ہو ان میں سے۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔ اور روایت کی یہ مالک بن انس نے زہری سے اسی اسناد سے مانند اس کے مگر ذکر نہ کیا اس میں مسور بن مخرمہ رضی اللہ عنہ کا۔

❀❀❀❀

(۲۹۴۴) عَنْ اُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ قَالَ: لَقِيَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ جِبْرَئِيْلَ فَقَالَ: ((يَا جِبْرَئِيْلُ اِنِّيْ بُعِثْتُ اِلٰى اُمَّةٍ اُمِّيِّيْنَ مِنْهُمُ الْعَجُوْزُ وَالشَّيْخُ الْكَبِيْرُ وَالْغُلَامُ وَالْجَارِيَةُ وَالرَّجُلُ الَّذِيْ لَمْ يَقْرَأْ كِتَابًا قَطُّ قَالَ يَامُحَمَّدُ اِنَّ الْقُرْاٰنَ اُنْزِلَ عَلٰى سَبْعَةِ اَحْرُفٍ)). (حسن صحیح) صحیح ابی داؤد (۱۳۲۸)

ترجمہ: روایت ہے ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے کہا انہوں نے کہ ملاقات کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جبرئیل سے اور فرمایا کہ اے جبرئیل میں بھیجا گیا ہوں ایک امت پر کہ جو ان پڑھی ہے کہ اس میں بوڑھے ہیں اور بڑے سن والے اور لڑکے اور لڑکیاں اور ایسے لوگ کہ جنہوں نے کبھی کوئی کتاب نہیں پڑھی کہا جبرائیل نے اے محمد بے شک قرآن اتارا گیا ہے سات حرفوں پر یعنی جس سے جس طرح ادا ہو موجب ثواب ہے اور اس کی قرأتوں میں آسانی اور وسعت ہے۔

فائدہ : اس باب میں عمر اور حذیفہ بن یمان اور ابو ہریرہ اور ام ایوب رضی اللہ عنہم سے بھی روایت ہے اور ام ایوب رضی اللہ عنہا یہ بیوی ہیں ابوایوب انصاری کی اور سمرہ اور ابن عباس اور ابی جہم بن حارث بن صمہ رضی اللہ عنہم سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور مروی ہوئی ہے ابی بن کعب سے کئی سندوں سے۔

❀❀❀❀

١٠ ـ بَابٌ: مَا قَعَدَ قَوْمٌ فِيْ مَسْجِدٍ يَتْلُوْنَ كِتَابَ اللّٰهِ اِلَّا نَزَلَتْ عَلَيْهِمُ السَّكِيْنَةُ

نہ بیٹھی کوئی قوم مسجد میں کہ پڑھتے ہوں وہ اللہ کی کتاب مگر نازل ہوئی ان پر تسکین

(٢٩٤٥) عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : ((مَنْ نَفَّسَ عَنْ اَخِيْهِ كُرْبَةً مِّنْ كُرَبِ الدُّنْيَا نَفَّسَ اللّٰهُ عَنْهُ كُرْبَةً مِّنْ كُرَبِ يَوْمِ الْقِيَامَةِ وَمَنْ سَتَرَ مُسْلِمًا سَتَرَهُ اللّٰهُ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ وَمَنْ يَسَّرَ عَلٰى مُعْسِرٍ يَسَّرَاللّٰهُ عَلَيْهِ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ وَاللّٰهُ فِيْ عَوْنِ الْعَبْدِ مَا كَانَ الْعَبْدُ فِيْ عَوْنِ اَخِيْهِ وَمَنْ سَلَكَ طَرِيْقًا يَلْتَمِسُ فِيْهِ عِلْمًا سَهَّلَ اللّٰهُ لَهُ طَرِيْقًا اِلَى الْجَنَّةِ وَمَا قَعَدَ قَوْمٌ فِيْ مَسْجِدٍ يَتْلُوْنَ كِتَابَ اللّٰهِ وَيَتَدَارَسُوْنَهُ بَيْنَهُمْ اِلَّا نَزَلَتْ عَلَيْهِمُ السَّكِيْنَةُ وَغَشِيَتْهُمُ الرَّحْمَةُ وَحَفَّتْهُمُ الْمَلَآئِكَةُ وَمَنْ اَبْطَأَبِهٖ عَمَلُهٗ لَمْ يُسْرِعْ بِهٖ نَسَبُهٗ)). (صحيح) تخريج العلم (١٧/١١٣) صحيح ابى داؤد (١٣٠٨) التعليق الرغيب (١/٢٥) صحيح الترغيب (١/٣١/٦٧)

ترجمہ: روایت ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے جس نے کھول دی اپنے بھائی سے ایک مصیبت دنیا کی مصیبتوں سے کھول دے گا اللہ تعالیٰ اس کی ایک مصیبت روز قیامت کی مصیبتوں سے اور جس نے پردہ ڈھانپا کسی مسلمان کا یعنی اس کا عیب چھپایا پردہ ڈھانپے گا اللہ تعالیٰ اس کا دنیا میں اور آخرت میں اور جس نے آسانی کی کسی تنگ دست پر یعنی اپنا قرض وصول کرنے میں آسانی کرے گا اللہ تعالیٰ اس پر دنیا اور آخرت میں اور اللہ تعالیٰ بندے کی مدد میں ہے جب تک کہ بندہ اپنے بھائی کی مدد میں ہے اور جو چلا ایسی راہ کہ ڈھونڈتا رہے اس میں علم کو یعنی دین کی آسانی کرے گا اللہ تعالیٰ اس پر ایک راہ جنت کی اور نہ بیٹھی کوئی قوم مسجد میں کہ پڑھتے ہوں وہ کتاب اللہ کی یا درس لیتے ہوں وہ اس کا آپس میں مگر نازل ہوئی ان پر تسکین اور ڈھانپ لیا ان کو رحمت الٰہی نے اور گھیر لیا ان کو فرشتوں نے اور جس کو عمل نے سست کیا نہیں بڑھایا اس کو نسب اس کے نے۔

فائدہ : ایسی ہی روایت کی کئی لوگوں نے اعمش سے انہوں نے ابو صالح سے انہوں نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے انہوں نے نبی ﷺ سے مثل اس حدیث کے۔ اسباط بن محمد نے اعمش سے کہا کہ پہنچی مجھ کو روایت ابو صالح سے اور ان کو ابو ہریرہؓ سے ان کو نبی ﷺ سے پھر ذکر کی تھوڑی حدیث اس میں سے۔

۱۱۔ بَابٌ: فِی کم اقرا القرآن؟

کتنے دنوں میں قرآن ختم کرلیا کروں؟

(۲۹۴۶) عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ : قُلْتُ يَارَسُولَ اللّٰهِ فِیْ كَمْ اَقْرَأُ الْقُرْاٰنَ قَالَ : ((اِخْتِمْهُ فِیْ شَهْرٍ قُلْتُ اِنِّیْ اُطِيْقُ اَفْضَلَ مِنْ ذٰلِكَ قَالَ اخْتِمْهُ فِیْ عِشْرِيْنَ قُلْتُ اِنِّیْ اُطِيْقُ اَفْضَلَ مِنْ ذٰلِكَ قَالَ اخْتِمْهُ فِیْ خَمْسَةِ عَشَرَ قُلْتُ اِنِّیْ اُطِيْقُ اَفْضَلَ مِنْ ذٰلِكَ قَالَ اخْتِمْهُ فِیْ عَشْرٍ قُلْتُ اِنِّیْ اُطِيْقُ اَفْضَلَ مِنْ ذٰلِكَ قَالَ اخْتِمْهُ فِیْ خَمْسٍ اِنِّیْ اُطِيْقُ اَفْضَلَ مِنْ ذٰلِكَ قَالَ فَمَا رَخَّصَ لِیْ)).(ضعیف الاسناد)

ترجمہ: روایت ہے عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے کہا انہوں نے کہ عرض کی میں نے اے رسول اللہ کے کتنے دنوں میں ختم کروں میں قرآن شریف کو فرمایا آپؐ نے ختم کرتو اس کو ایک مہینے میں عرض کی میں نے کہ میں اس سے افضل کی طاقت رکھتا ہوں فرمایا آپؐ نے ختم کروتم بیس دن میں عرض کی میں نے کہ میں طاقت رکھتا ہوں اس سے افضل کی فرمایا آپؐ نے ختم کروتم اس کو دس دن میں عرض کی میں نے کہ میں طاقت رکھتا ہوں اس سے افضل کی فرمایا آپؐ نے ختم کروتم اس کو پانچ دن میں عرض کی میں نے کہ میں طاقت رکھتا ہوں اس سے افضل کی، سواجازت نہ دی آپؐ نے مجھے اس سے کم دنوں میں ختم کرنے کی۔

فائدہ : یہ حدیث حسن ہے غریب ہے صحیح ہے ابو بردہ کی روایت سے کہ جو عبداللہ بن عمرو سے روایت کرتے ہیں اور مروی ہوئی ہے یہ حدیث کئی سندوں سے عبداللہ بن عمرو سے۔ اور روایت کی عبداللہ بن عمرو نے نبی ﷺ سے کہ فرمایا آپ ﷺ نے نہ سمجھا وہ قرآن کو جس نے پڑھا اس کو تین دن سے کم میں۔ اور مروی ہے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے کہ نبی ﷺ نے فرمایا پڑھو قرآن کو چالیس دن میں۔ اور کہا اسحاق بن ابراہیم نے کہ نہیں دوست رکھتے ہم کہ گزر جائیں آدمی پر چالیس دن کہ نہ پڑھا ہو اس نے قرآن کو موافق اس حدیث کے یعنی ہر چلہ میں ختم کرنا بہتر ہے۔ اور بعض علماء نے کہا ہے کہ نہ پڑھے قرآن کو تین دن سے کم میں مطابق اس حدیث کے جو مروی ہوئی نبی ﷺ سے۔ اور رخصت دی بعض اہل علم نے اس کی۔ اور مروی ہوئی عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ سے کہ وہ پڑھتے تھے قرآن ایک رکعت میں وتر کی۔ اور مروی ہے سعید بن جبیر سے کہ انہوں نے قرآن پڑھا دو رکعتوں میں کعبہ کے اندر اور ترتیل قرآن کی مستحب ہے اہل علم کے نزدیک۔

❀❀❀❀

(۲۹۴۷) عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ قَالَ : ((لَهٗ اِقْرَاِ الْقُرْاٰنَ فِیْ اَرْبَعِيْنَ)).

(اسنادہ صحیح) الصحیحۃ (۱۵۱۲)

ترجمہ: روایت ہے عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے کہ نبی ﷺ نے ان سے فرمایا کہ تم پڑھا کرو قرآن چالیس دن میں۔

فائدہ : یہ حدیث حسن ہے غریب ہے۔ اور روایت کی بعضوں نے معمر سے انہوں نے سماک بن فضیل سے انہوں نے وہب بن منبہ سے کہ نبی ﷺ نے حکم کیا عبداللہ بن عمرو کو کہ پڑھیں قرآن چالیس روز میں۔

❀❀❀❀

(۲۹۴۸) عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ : قَالَ رَجُلٌ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ اَيُّ الْعَمَلِ اَحَبُّ اِلَى اللّٰهِ قَالَ : ((اَلْحَالُ الْمُرْتَحِلُ)). (ضعیف الاسناد) (اس میں الہیثم بن الربیع اور صالح المری دونوں ضعیف ہیں)

ترجمہ: روایت ہے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہا انہوں نے کہ پوچھا ایک شخص نے کہ اے رسول اللہ کے! کون سا شخص از روئے عمل کے بہتر ہے اللہ تعالیٰ کے نزدیک؟ فرمایا آپ نے کہ اترنے والا۔ اور کوچ کرنے والا یعنی ختم قرآن کر کے شروع کرنے والا۔

فائدہ : یہ حدیث غریب ہے نہیں جانتے ہم اس کو ابن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت سے مگر اسی سند سے۔ روایت کی ہم سے محمد بن بشار نے انہوں نے مسلم بن ابراہیم سے انہوں نے صالح مری سے انہوں نے قتادہ سے انہوں نے زرارہ بن اوفی سے انہوں نے نبی ﷺ سے مانند اس کے معنوں میں۔ اور نہیں ذکر ہے اس میں ابن عباس کا۔ اور یہ سند میرے نزدیک زیادہ صحیح ہے نصر بن علی کی روایت سے جو ہیثم بن ربیع سے مروی ہے۔

❀❀❀❀

(۲۹۴۹) عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ : ((لَمْ يَفْقَهْ مَنْ قَرَأَ الْقُرْاٰنَ فِيْ اَقَلِّ مِنْ ثَلاَثٍ)).

(اسنادہ صحیح) المشکاۃ (۲۲۱۰) سلسلۃ الاحادیث الصحیحۃ (۱۵۱۳)

ترجمہ: روایت ہے عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: نہ سمجھا وہ قرآن کو جس نے پڑھا تین دن سے کم میں۔

فائدہ : یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔ روایت کی ہم سے محمد بن بشار نے ان سے محمد بن جعفر نے ان سے شعبہ نے اسی اسناد سے مانند اس کے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

ابواب تفسیر القرآن

عن رسول اللہ ﷺ

(المعجم ٤٤) قرآن کی تفسیر کے بیان میں (تحفة ٤٠)

بَابُ: مَا جَاءَ فِي الَّذِيْ يُفَسِّرُ الْقُرْآنَ بِرَأْيِهِ

اپنی رائے سے قرآن کی تفسیر کرنے کی مذمت میں

(٢٩٥٠) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَنْ قَالَ فِي الْقُرْآنِ بِغَيْرِ عِلْمٍ فَلْيَتَبَوَّأْ مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ)).

ترجمہ: روایت ہے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہا انہوں نے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کہ جس نے کہا قرآن کی تفسیر میں بغیر جانے بوجھے تو چاہیے کہ وہ ڈھونڈ لے اپنی جگہ دوزخ میں۔ (اسناده ضعيف) تخريج المشكاة (٢٣٥) سلسلة الأحاديث الضعيفة (١٧٨٣) صفة الصلاة. ((نقد التاج)) ضعيف الجامع الصغير (٥٧٣٧)

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

❀❀❀❀

(٢٩٥١) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((اتَّقُوا الْحَدِيْثَ عَنِّي إِلَّا مَا عَلِمْتُمْ، فَمَنْ كَذَبَ عَلَيَّ مُتَعَمِّدًا فَلْيَتَبَوَّأْ مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ، وَمَنْ قَالَ فِي الْقُرْآنِ بِرَأْيِهِ فَلْيَتَبَوَّأْ مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ)).

(اسناده ضعيف) تخريج المشكاة (٢٣٥) سلسلة الأحاديث الضعيفة (١٧٨٣) (صفة الصلاة)

ترجمہ: روایت ہے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہ نبی ﷺ نے فرمایا کہ مت بیان کرو میری طرف سے کوئی بات مگر یہ کہ تم اس کو خوب جان لو یعنی یقین ہو کہ یہ میری کہی ہوئی ہے اس لیے کہ جس نے جھوٹ باندھا مجھ پر قصداً سو چاہیے اس کو جگہ ڈھونڈ لے اپنی دوزخ سے اور جس نے قرآن میں کچھ کہا اپنی عقل سے یعنی بغیر علم کے تو چاہیے کہ وہ جگہ اپنی ڈھونڈ لے دوزخ میں۔

فائدہ : یہ حدیث حسن ہے۔

❀ ❀ ❀ ❀

(۲۹۵۲) عَنْ جُنْدُبِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : **((مَنْ قَالَ فِي الْقُرْآنِ بِرَأْيِهِ فَأَصَابَ فَقَدْ أَخْطَأَ))**.

ترجمہ: روایت ہے جندب بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے کہا انہوں نے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کہ جس نے کہا قرآن کی تفسیر میں اپنی رائے سے اور ٹھیک پڑی اس کی رائے جب بھی اس نے خطا کی یعنی بے جانے کہنے پر کیوں مبادرت کی۔ (اسنادہ ضعیف)

تخریج المشکاۃ (۲۳۵) سہیل بن ابوحزم راوی ضعیف ہے۔

فائدہ : یہ حدیث غریب ہے۔ اور تحقیق کلام کیا بعض اہل حدیث نے سہیل بن ابوحزم میں یعنی ان کو ضعیف کہا۔ اور ایسے ہی مروی ہے بعض اہل علم سے اصحاب نبی ﷺ سے اور سوا ان کے اور علماء سے کہ انہوں نے بہت برا کہا ہے اس شخص کو کہ قرآن کی تفسیر کرے بغیر علم کے اور جو روایت آئی ہے مجاہد اور قتادہ وغیرہما سے کہ انہوں نے تفسیر کی تو یہ گمان ان کی ذوات ستودہ صفات پر نہیں ہو سکتا کہ انہوں نے بغیر علم کے تفسیر کی ہو یا اپنے دل سے کچھ بات بنا کر کہہ دی ہو۔ اور مروی ہوا ہے ان سے ایسا کچھ کہ دلالت کرتا ہے ہمارے اس قول پر کہ انہوں نے اپنے دل سے کچھ نہیں کہا بغیر علم کے۔ ہم سے حسین بن مہدی نے عبدالرزاق سے انہوں نے معمر سے انہوں نے قتادہ سے کہ فرمایا قتادہ نے نہیں ہے قرآن شریف میں کوئی آیت کہ سنی نہیں میں نے اس کی تفسیر میں کوئی بات یعنی ہر آیت کے متعلق روایت موجود ہے۔ روایت کی ہم سے ابن ابوعمر نے ان سے سفیان نے ان سے اعمش نے کہ کہا مجاہد نے اگر پڑھتا میں قراءت ابن مسعود کی تو نہ محتاج ہوتا کہ سوال کروں میں ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بہت جگہ قرآن میں جس کا کہ میں نے سوال کیا ہے۔

❀ ❀ ❀ ❀

۱۔ باب: وَمِنْ سُوْرَةِ فَاتِحَةِ الْكِتَابِ

سورۂ فاتحہ کی تفسیر میں

(۲۹۵۳) عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: **((مَنْ صَلّٰى صَلٰوةً لَمْ يَقْرَأْ فِيْهَا بِأُمِّ الْقُرْآنِ فَهِيَ خِدَاجٌ فَهِيَ خِدَاجٌ غَيْرُ تَمَامٍ))** قَالَ: قُلْتُ يَا أَبَا هُرَيْرَةَ إِنِّيْ أَحْيَانًا أَكُوْنُ وَرَاءَ الْإِمَامِ قَالَ: يَا ابْنَ الْفَارِسِيِّ فَاقْرَأْهَا فِيْ نَفْسِكَ، فَإِنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: **((قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: قَسَمْتُ الصَّلٰوةَ بَيْنِيْ وَبَيْنَ عَبْدِيْ نِصْفَيْنِ فَنِصْفُهَا لِيْ وَنِصْفُهَا لِعَبْدِيْ وَلِعَبْدِيْ مَا سَأَلَ، يَقُوْمُ الْعَبْدُ فَيَقُوْلُ: ﴿ اَلْحَمْدُ**

لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ ﴾، فَيَقُوْلُ: اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى: حَمِدَنِيْ عَبْدِيْ، فَيَقُوْلُ: ﴿ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ﴾، فَيَقُوْلُ اللّٰهُ: أَثْنٰى عَلَيَّ عَبْدِيْ، فَيَقُوْلُ: ﴿ مَالِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ ﴾، فَيَقُوْلُ: مَجَّدَنِيْ عَبْدِيْ، وَهٰذَا لِيْ، وَبَيْنِيْ وَبَيْنَ عَبْدِيْ ﴿ إِيَّاكَ نَعْبُدُ وَإِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ ﴾. وَاٰخِرُ السُّوْرَةِ لِعَبْدِيْ وَلِعَبْدِيْ مَا سَأَلَ، يَقُوْلُ: ﴿ إِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ○ صِرَاطَ الَّذِيْنَ أَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّيْنَ ﴾)). (اسنادہ صحیح) الروض (۸۰۰) صحیح أبي داود (۷۷۹) ((صفة الصلاة))

ترجمہ: روایت ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے پڑھی کوئی نماز کہ نہ پڑھی اس میں ام القران یعنی سورۂ فاتحہ پس وہ نماز ناقص ہے وہ نماز ناقص ہے اور ناتمام ہے۔ کہا راوی نے ابو ہریرہؓ سے کہ میں کبھی ہوتا ہوں پیچھے امام کے کہا ابو ہریرہؓ نے اے فارسی کے بیٹے پڑھ لیا کر اس کو تو اپنے دل میں یعنی چپکے چپکے اس لیے کہ میں نے سنا ہے رسول اللہ ﷺ سے کہ فرماتے تھے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ تقسیم کی میں نے نماز اپنے بندے کے درمیان آدھوں آدھ، سو آدھی میری ہے اور آدھی میرے بندے کی اور میرے بندے کے لیے ہے جو وہ مانگے پھر جب بندہ کھڑا ہوتا ہے نماز میں اور کہتا ہے الحمد لله رب العالمين یعنی سب تعریف ہے اللہ تعالیٰ کو جو پالنے والا ہے سارے جہانوں کا تب فرماتا ہے اللہ تبارک وتعالیٰ حمد کی میرے بندے نے پھر جب کہتا ہے الرحمن الرحيم تب فرماتا ہے اللہ تعالیٰ ثنا کی میرے لیے میرے بندے نے پھر بندہ کہتا ہے مالك يوم الدين یعنی مالک ہے قیامت کے دن کا تب فرماتا ہے اللہ تعالیٰ: تعظیم کی میری میرے بندے نے اور یہ میرے لیے ہے یعنی خاص میری تعریف ہے بندے کا سوال نہیں اور میرے اور میرے بندے کے بیچ میں ہے اياك نعبد واياك نستعين یعنی تجھ ہی کو پوجتے ہیں ہم اور تجھ ہی سے مدد چاہتے ہیں ہم، اور آخر سورت میرے بندے کے لیے ہے اور میرے بندے کے لیے ہے جو وہ مانگے کہتا ہے بندہ اهدنا الصراط المستقيم صراط الذين انعمت عليهم غير المغضوب عليهم ولا الضالين۔

فائدہ : یہ حدیث حسن ہے۔ اور روایت کی شعبہ نے اور اسماعیل بن جعفر نے اور کئی لوگوں نے علاء بن عبدالرحمٰن سے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے ابو ہریرہؓ سے انہوں نے نبی ﷺ سے مانند اس حدیث کے۔ اور روایت کی ابن جریج اور مالک بن انس نے علاء بن عبدالرحمٰن سے انہوں نے ابوالسائب سے جو مولیٰ ہیں ہشام کے انہوں نے ابو ہریرہؓ سے انہوں نے نبی ﷺ سے مانند اس کے یعنی یہ کہ نماز بغیر سورۂ فاتحہ کے ناقص ہے۔ اور روایت کی ابن اویس نے اپنے باپ سے انہوں نے علاء بن عبدالرحمٰن سے کہا انہوں نے کہ روایت بیان کی مجھ سے میرے باپ نے اور ابوالسائب نے ابو ہریرہؓ سے انہوں نے نبی ﷺ سے مانند اس کی۔

[اسنادہ صحیح] (انظر ماقبلہ).

❀❀❀❀

عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ قَالَ: أَتَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ وَهُوَ جَالِسٌ فِي الْمَسْجِدِ فَقَالَ الْقَوْمُ: هٰذَا عَدِيُّ ابْنُ

حَاتِمٍ، وَجِئْتُ بِغَيْرِ أَمَانٍ وَلَا كِتَابٍ. فَلَمَّا دَفَعْتُ إِلَيْهِ أَخَذَ بِيَدِي وَقَدْ كَانَ قَالَ قَبْلَ ذٰلِكَ: ((**إِنِّي لَأَرْجُوْا أَنْ يَجْعَلَ اللّٰهُ يَدَهُ فِي يَدِي**))، قَالَ فَقَامَ بِي فَلَقِيَتْهُ إِمْرَأَةٌ وَصَبِيٌّ مَعَهَا فَقَالَا: إِنَّ لَنَا عَلَيْكَ حَاجَةً. فَقَامَ مَعَهُمَا حَتّٰى قَضٰى حَاجَتَهُمَا، ثُمَّ أَخَذَ بِيَدِي حَتّٰى أَتٰى بِي دَارَهُ فَأَلْقَتْ لَهُ الْوَلِيْدَةُ وِسَادَةً فَجَلَسَ عَلَيْهَا وَجَلَسْتُ بَيْنَ يَدَيْهِ فَحَمِدَ اللّٰهَ وَأَثْنٰى عَلَيْهِ، ثُمَّ قَالَ: ((**مَا يُفِرُّكَ أَنْ تَقُوْلَ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ، فَهَلْ تَعْلَمُ مِنْ إِلٰهٍ سِوَى اللّٰهِ؟**)) قَالَ: قُلْتُ لَا. قَالَ: ثُمَّ تَكَلَّمَ سَاعَةً ثُمَّ قَالَ: ((**إِنَّمَا تَفِرُّ أَنْ تَقُوْلَ اللّٰهُ أَكْبَرُ، وَتَعْلَمُ شَيْئًا أَكْبَرَ مِنَ اللّٰهِ؟**)) قَالَ: قُلْتُ لَا، قَالَ: ((**فَإِنَّ الْيَهُوْدَ مَغْضُوْبٌ عَلَيْهِمْ وَإِنَّ النَّصَارٰى ضُلَّالٌ**))، قَالَ: قُلْتُ فَإِنِّي حَنِيْفٌ مُسْلِمٌ. قَالَ: فَرَأَيْتُ وَجْهَهُ تَبَسَّطَ فَرَحًا. قَالَ ثُمَّ أَمَرَبِي فَأُنْزِلْتُ عِنْدَ رَجُلٍ مِنَ الْأَنْصَارِ جَعَلْتُ أَغْشَاهُ طَرَفَيِ النَّهَارِ، قَالَ: فَبَيْنَمَا أَنَا عِنْدَهُ عَشِيَّةً إِذْجَاءَهُ قَوْمٌ فِي ثِيَابٍ مِنَ الصُّوْفِ مِنْ هٰذِهِ النِّمَارِ. قَالَ: فَصَلّٰى وَقَامَ فَحَثَّ عَلَيْهِمْ. ثُمَّ قَالَ: ((**وَلَوْ صَاعٌ وَلَوْ بِنِصْفِ صَاعٍ وَلَوْ قُبْضَةٌ وَلَوْ بِبَعْضِ قُبْضَةٍ يَقِي أَحَدُكُمْ وَجْهَهُ حَرَّ جَهَنَّمَ أَوِالنَّارِ وَلَوْ بِتَمْرَةٍ وَلَوْ بِشِقِّ تَمْرَةٍ فَإِنَّ أَحَدَكُمْ لَاقِي اللّٰهِ وَقَائِلٌ لَهُ مَا أَقُوْلُ لَكُمْ: أَلَمْ أَجْعَلْ لَّكَ سَمْعًا وَ بَصَرًا؟ فَيَقُوْلُ: بَلٰى. فَيَقُوْلُ: أَلَمْ أَجْعَلْ لَّكَ مَالًا وَّ وَلَدًا؟ فَيَقُوْلُ: بَلٰى، فَيَقُوْلُ أَيْنَ مَا قَدَّمْتَ لِنَفْسِكَ؟ فَيَنْظُرُ قُدَّامَهُ وَبَعْدَهُ وَعَنْ يَمِيْنِهِ وَعَنْ شِمَالِهِ. ثُمَّ لَا يَجِدُ شَيْئًا يَقِي بِهِ وَجْهَهُ حَرَّ جَهَنَّمَ. لِيَقِ أَحَدُكُمْ وَجْهَهُ النَّارَ وَلَوْ بِشِقِّ تَمْرَةٍ، فَإِنْ لَّمْ يَجِدْ فَبِكَلِمَةٍ طَيِّبَةٍ فَإِنِّي لَا أَخَافُ عَلَيْكُمُ الْفَاقَةَ فَإِنَّ اللّٰهَ نَاصِرُكُمْ وَمُعْطِيكُمْ حَتّٰى تَسِيْرَ الظَّعِيْنَةُ فِيْمَا بَيْنَ يَثْرِبَ وَالْحِيْرَةِ أَوْ أَكْثَرَ، مَا يَخَافُ عَلٰى مَطِيَّتِهَا السَّرَقُ**))، فَجَعَلْتُ أَقُوْلُ فِي نَفْسِي فَأَيْنَ لُصُوْصُ طَيِّئٍ. (حسن)

ترجمہ: روایت ہے عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ سے کہا انہوں نے کہ آیا میں رسول اللہ ﷺ کے پاس اور وہ مسجد میں بیٹھے تھے، سو لوگوں نے کہا یہ عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ ہے اور آ گیا میں آپ کے پاس بغیر امان کے اور بغیر تحریر کے پھر جب لوگ مجھے آپ کے پاس لے گئے پکڑ لیا آپ نے میرا ہاتھ اور پہلے سے آپ یہ خبر دے چکے تھے یعنی اپنے اصحاب کو کہ میں امید رکھتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ اس کا ہاتھ میرے ہاتھ میں دے دے گا پھر کہا عدی نے پھر کھڑے ہوئے آپ مجھے لے کر سو ملاقات کی ان سے ایک عورت نے اور ایک لڑکا اس کے ساتھ تھا، سو عرض کی انہوں نے کہ ہم کو آپ سے کچھ کام ہے سو کھڑے ہو گئے آپ ان کے ساتھ اور ان کا کام پورا کر دیا پھر پکڑا میرا ہاتھ یہاں تک کہ لائے مجھے اپنے گھر میں سو بچھا دیا ان کے لیے ایک لڑکی نے بچھونا سو بیٹھے آپ اس پر اور بیٹھا میں سامنے آپ کے سو تعریف کی آپ نے اللہ کی اور ثنا کی اس کی پھر فرمایا کیا چیز بھگاتی ہے تجھ کو اس سے کہ تو لا الہ الا اللہ کہے کیا تو جانتا ہے کوئی معبود سوا اللہ تعالیٰ کے کہا عدی نے کہ کہا میں نے نہیں کہا راوی نے

کہ پھر باتیں کیں آپ نے ایک گھڑی پھر فرمایا تو بھاگتا ہے اس سے کہ کہے تو اللہ اکبر اور جانتا ہے تو کوئی شے بڑی اللہ تعالیٰ سے کہا عدی نے کہ کہا میں نے نہیں فرمایا آپؐ نے کہ یہود پر غصہ ہے اللہ تعالیٰ کا اور نصاریٰ گمراہ ہیں کہا عدی نے پھر کہا میں نے کہ میں ایک طرف کا ہوں مسلمان کہا عدی نے پس دیکھا میں نے آپ کا منہ چمکتا ہے خوشی سے کہا عدی نے کہ پھر حکم کیا میرے لیے کہ میں اتارا گیا انصار کے ایک مرد کے پاس اور میں حاضر ہونے لگا آپؐ کے پاس دن کے دونوں کناروں میں یعنی صبح اور شام۔ کہا عدی نے کہ پھر اس درمیان میں کہ میں ان کے پاس تھا ایک رات کو کہ آئی ایک قوم کپڑوں میں صوف کی اپنی چادروں سے جو مخطط ہوتی ہیں کہا عدی نے کہ پھر نماز پڑھی آپؐ نے اور کھڑے ہوئے یعنی خطبہ پڑھنے کو اور رغبت دلائی ان کے لیے صدقہ دینے کی یعنی اصحاب کو پھر فرمایا اگر چہ ایک صاع ہو یعنی صدقہ سے اور اگر چہ نصف صاع ہو اور اگر چہ ایک مٹھی اور اگر چہ ایک مٹھی سے بھی کم ہو بچائے ایک تم میں سے اپنے منہ کو جہنم کی گرمی سے یا فرمایا آگ کی گرمی سے اگر چہ ایک کھجور دے کر ہو یا ایک کھجور کا ٹکڑا اس لیے کہ ہر ایک تم میں کا ملاقات کرنے والا ہے اللہ تعالیٰ سے اور فرمانے والا ہے اللہ تعالیٰ اس سے جو میں تم سے کہتا ہوں اور فرمائے گا کیا نہیں بنایا ہم نے تیرے لیے کان اور آنکھیں سو عرض کرے گا وہ کے ہاں کیوں نہیں پھر فرمائے گا اللہ تعالیٰ نہیں بنایا ہم نے تیرے لیے مال اور لڑکا وہ کہے گا کیوں نہیں پھر فرمائے گا کیا آگے بھیجا تو نے اپنی ذات کے لیے، سو دیکھے گا وہ اپنے آگے اور پیچھے اور داہنے اور بائیں اور نہ پائے گا کوئی چیز کہ بچائے اس کے ساتھ اپنے منہ کو جہنم کی گرمی سے چاہیے کہ بچائے ایک تم میں سے اپنا منہ آگ سے اگر چہ ایک ٹکڑا کھجور کا دے کر ہو سو اگر وہ بھی پناہ دے تو ایک اچھی بات کے ساتھ یعنی کلمہ خیر سے جس سے کسی کا بھلا ہو اس لیے کہ میں نہیں ڈرتا ہوں تم پر فاقہ سے اس لیے کہ اللہ تعالیٰ تمہارا مددگار ہے اور تم کو دینے والا ہے یہاں تک کہ چلی جائے گی اکیلی عورت یثرب یعنی مدینہ سے حیرہ تک اور نہ ڈرے گی کہ اس کی سواری چور لے جائے یعنی عملداری اسلام کی اس امن وامان سے قائم ہو جائے گی۔ پھر کہا عدی نے کہ میں اپنے دل میں کہنے لگا کہ چور قبیلہ بنی طے کے کہاں ہوں گے یعنی اس وقت میں۔

فائدہ : یہ حدیث غریب ہے نہیں جانتے ہم اس کو مگر سماک بن حرب کی روایت سے۔ اور روایت کی شعبہ نے سماک سے انہوں نے عباد بن حبیش سے انہوں نے عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ سے انہوں نے نبی ﷺ سے حدیث لمبی روایت کی ہم سے محمد بن مثنیٰ اور محمد بن بشار نے دونوں نے کہا روایت کی ہم سے محمد بن جعفر نے انہوں نے شعبہ سے انہوں نے سماک بن حرب سے انہوں نے عباد بن حبیش سے انہوں نے عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ سے انہوں نے نبی ﷺ سے کہ فرمایا آپؐ نے یہود مغضوب علیہم ہیں اور نصاریٰ گمراہ ہیں پس ذکر کی حدیث لمبی۔

مترجم: عدی کی روایت سے معلوم ہوا کہ سورۂ فاتحہ میں مغضوب علیہم سے یہود مراد ہے اور ضالین سے نصاریٰ غرض ان دونوں کی راہیں اور طریقے مردود ہیں حالانکہ یہ اہل کتاب ہیں پھر جو مشرکین بے کتاب ہیں مثل ہنود وغیرہ تو ان کے رسم ورواج تو ان سے بھی

بدتر ہوئے مگر تعجب ہے ان مسلمانوں پر کہ سورۂ فاتحہ پڑھتے ہیں اور پھر رسوم ہنود اپنی شادی بیاہ میں کیا کرتے ہیں۔ معاذاللہ من ذلك۔ اور ابوہریرہ کی روایت سے معلوم ہوا کہ مقتدی بھی اپنے امام کے پیچھے فاتحہ خفیۃً پڑھ لے۔ اور یہی مذہب صحیح و ثابت ہے اور دلالت کرتی ہیں اسی پر اکثر احادیث اور اختیار کیا ہے اسی کو محققین محدثین نے جن کو منظور ہے اتباع حدیث مطہر کی اور یہ سورۂ خلاصہ ہے سارے قرآن کا دوبار نازل ہوئی ایک بار مکہ میں ایک بار مدینہ میں اسی لیے اس کو مثانی اور قرآن عظیم فرمایا ہے اور شروع ہوتی ہے اس سے نماز اور ابتدا کی جاتی ہے اس سے کتاب اللہ کی اسی لیے اس کا نام فاتحہ ہے کہ کھول دیتی ہے دروازہ قرأت کا قاری پر اور تلاوت کا تالی پر۔

❀❀❀❀

(٢٩٥٤) **عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ قَالَ: ((الْيَهُودُ مَغْضُوبٌ عَلَيْهِمْ وَالنَّصَارَى ضُلَّالٌ)). فَذَكَرَ الْحَدِيثَ بِطُولِهِ.**

(اسناده صحيح) تخريج شرح العقيدة الطحاوية (٥٣١) سلسلة الأحاديث الصحيحة (٣٢٦٣)

ترجمہ: سیدنا عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے نبی ﷺ سے آپ نے فرمایا: یہود مغضوب علیهم (یعنی یہودیوں پر غضب کیا گیا ہے) اور نصاریٰ (عیسائی) گمراہ ہیں۔ پھر طویل حدیث ذکر کی۔

❀❀❀❀

٤۔ باب: وَمِنْ سُورَةِ الْبَقَرَةِ

تفسیر سورۂ بقرہ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

(٢٩٥٥) **عَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((إِنَّ اللّٰهَ خَلَقَ آدَمَ مِنْ قُبْضَةٍ قَبَضَهَا مِنْ جَمِيعِ الْأَرْضِ، فَجَاءَ بَنُوا آدَمَ عَلَى قَدْرِ الْأَرْضِ، فَجَاءَ مِنْهُمُ الْأَحْمَرُ وَالْأَبْيَضُ وَالْأَسْوَدُ وَبَيْنَ ذٰلِكَ وَالسَّهْلُ وَالْحَزْنُ وَالْخَبِيثُ وَالطَّيِّبُ)).**

(اسناده صحيح) تخريج المشكاة (١٠٠) سلسلة الأحاديث الصحيحة (١٦٣٠)

ترجمہ: روایت ہے ابوموسیٰ اشعری سے کہا انہوں نے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کہ بے شک اللہ تعالیٰ نے پیدا کیا آدم علیہ السلام کو ایک مٹھی سے کہ لیا اس کو ساری زمین سے سو آئی اولاد آدم علیہ السلام کی انواع زمین کے موافق، سو آئے بعض ان کے سرخ رنگ اور بعض سفید اور بعض سیاہ اور بعض ان رنگوں کے درمیان میں اور نرم مزاج اور سخت اور ناپاک اور پاک۔

فائدہ : کہا ابوعیسیٰ نے: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

❀❀❀❀

(۲۹۵۶) **عَنْ** أَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فِیْ قَوْلِهٖ تَعَالٰی: ﴿ **أُدْخُلُوا الْبَابَ سُجَّدًا** ﴾ قَالَ: ((دَخَلُوْا مُتَزَحِّفِیْنَ عَلٰی أَوْرَاكِهِمْ)) أَیْ مُنْحَرِفِیْنَ. (اسناده صحیح)

ترجمہ: روایت ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہا انہوں نے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے اللہ تعالیٰ کے اس قول کی تفسیر میں ﴿ادخلوا الباب سجداً﴾ کہ داخل ہوئے بنی اسرائیل کھسکتے ہوئے اپنے چوتڑوں پر یعنی گھٹنوں پر چلتے ہوئے۔

فائدہ : اور اسی اسناد سے مروی ہے نبی ﷺ سے اس قول کی تفسیر میں ﴿فَبَدَّلَ الَّذِیْنَ ظَلَمُوْا قَوْلًا غَیْرَ الَّذِیْ قِیْلَ لَهُمْ﴾ کہ فرمایا آپؐ نے کہ کہا بنی اسرائیل کے لوگوں نے حَبَّةٌ فِیْ شَعِیْرَةٍ۔ انتھیٰ۔ یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

❀❀❀❀

(۲۹۵۷) **عَنْ** عَامِرِ بْنِ رَبِیْعَةَ قَالَ: كُنَّا مَعَ النَّبِیِّ ﷺ فِیْ سَفَرٍ فِیْ لَیْلَةٍ مُظْلِمَةٍ فَلَمْ نَدْرِ أَیْنَ الْقِبْلَةُ فَصَلّٰی كُلُّ رَجُلٍ مِنَّا عَلٰی حِیَالِهٖ، فَلَمَّا أَصْبَحْنَا ذَكَرْنَا ذٰلِكَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ ﴿ **فَنَزَلَتْ فَأَیْنَمَا تُوَلُّوْا فَثَمَّ وَجْهُ اللّٰهِ** ﴾. (اسناده حسن) ارواء الغلیل (۲۹۱) ((صفة الصلاة))

ترجمہ: روایت ہے عامر بن ربیعہ رضی اللہ عنہ سے کہا انہوں نے کہ تھے ہم نبی ﷺ کے ساتھ کسی سفر میں شب تاریک میں کہ نہ جانتے تھے ہم کہ قبلہ کس طرف ہے سو نماز پڑھ لی ہر آدمی نے ہم میں سے اپنے سامنے پھر جب صبح ہوئی ذکر کیا ہم نے اس کا رسول اللہ ﷺ سے پس اتری یہ آیت ﴿فَأَیْنَمَا تُوَلُّوْا فَثَمَّ وَجْهُ اللّٰهِ﴾۔

فائدہ : یہ حدیث غریب ہے۔ نہیں جانتے ہم اس کو مگر اشعث بن سمان ابوالربیع کی روایت سے کہ وہ عاصم بن عبداللہ سے روایت کرتے ہیں۔ اور اشعث ضعیف ہیں حدیث میں۔

❀❀❀❀

(۲۹۵۸) **عَنِ** ابْنِ عُمَرَ قَالَ: كَانَ النَّبِیُّ ﷺ یُصَلِّیْ عَلٰی رَاحِلَتِهٖ تَطَوُّعًا حَیْثُمَا تَوَجَّهَتْ بِهٖ وَهُوَ جَاءٍ مِنْ مَكَّةَ إِلَی الْمَدِیْنَةِ، ثُمَّ قَرَأَ ابْنُ عُمَرَ هٰذِهِ الْآیَةَ ﴿ وَلِلّٰهِ الْمَشْرِقُ وَالْمَغْرِبُ ﴾الآیة. وَقَالَ ابْنُ عُمَرَ فِیْ هٰذَا أُنْزِلَتْ هٰذِهِ الْآیَةُ. (اسناده صحیح) صفة الصلاة.

ترجمہ: روایت ہے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے کہا انہوں نے کہ تھے نبی ﷺ نماز پڑھتے اپنی اونٹنی پر نفل جدھر وہ منہ پھیرتی ان کو لے کر اور وہ آنے والے تھے مدینہ کی طرف یعنی ظاہر ہے کہ اکثر مکہ کی طرف پیٹھ ہوگی پھر پڑھی ابن عمر نے یہ آیت ﴿وللہ المشرق والمغرب﴾ یعنی اللہ تعالیٰ کا ہے مشرق اور مغرب جدھر منہ پھیرو تم ادھر منہ ہے اللہ تعالیٰ کا یعنی خواہ مشرق کی

طرف ہو یا مغرب کی طرف۔ اور کہا ابن عمر رضی اللہ عنہما نے اسی باب میں نازل ہوئی یہ آیت یعنی نماز علی الدابہ کے باب میں الغرض آیت کا خلاصہ یہی ہے کہ جدھر تم بحکم الٰہی متوجہ ہو گے نماز ادا کرو گے قبول ہو گی۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔ اور مروی ہے قتادہ سے کہ انہوں نے کہا اس آیت کی تفسیر میں ﴿وَلِلّٰهِ الْمَشْرِقُ وَالْمَغْرِبُ فَأَيْنَمَا تُوَلُّوا فَثَمَّ وَجْهُ اللّٰهِ﴾ یہ آیت منسوخ ہے ناسخ اس کی یہ آیت ہے فَوَلِّ وَجْهَكَ شَطْرَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ یعنی پھیر لے تو منہ اپنا طرف مسجد الحرام کی۔ روایت کی یہ ہم سے محمد بن عبدالملک بن ابوالشوارب نے ان سے یزید بن زریع نے ان سے سعید نے ان سے قتادہ نے اور مروی ہے مجاہد سے اس آیت کی تفسیر میں فاینما تولوا فثم وجه الله یعنی جدھر منہ کرو ادھر قبلہ ہے اللہ تعالیٰ کا یعنی مقبول ہو گی نماز اس طرف [صحيح الاسناده مقطوع] روایت کی یہ ہم سے ابوکریب نے ان سے وکیع نے ان سے نضر بن عربی نے ان سے مجاہد نے یہی مضمون جو اوپر مذکور ہوا۔

مترجم: بعض وضلال پر ضلال اس آیت شریفہ کو اپنے مقصود باطل پر دال سمجھتے ہیں اور اس کی تفسیر پر تنویر میں اپنی ظلمت نفسانی کو شریک کر کے کہتے ہیں کہ مراد یہ ہے کہ جدھر منہ کرو ادھر ذات ہے اللہ تعالیٰ کی یعنی وہ ہر جگہ موجود ہے اور اس تقریر سے ابطال استوی رحمٰن علی العرش کا ارادہ رکھتے ہیں حالانکہ تفسیر ان کی کئی طرح مردود ہے اولاً یہ کہ خلاف ہے تمامی علمائے سلف کے کہ اقوال ان کے اوپر مذکور ہوئے۔ ثانیاً یہ کہ انکار کرتا ہے اس سے شان نزول اس کا جیسا کہ اوپر مذکور ہوا ثالثاً یہ کہ اگرچہ وجہ کے معنے ذات لے لیے جائیں تو بھی مراد جانبین ہوں گی جو آیت میں مذکور ہیں یعنی مشرق اور مغرب، اور ظاہر ہے کہ یہ دونوں اوپر ہیں پس مراد آیت یہ ہوئی کہ اوپر کی جانب میں جدھر توجہ کرو وہ ذات باری موجود ہے کہ علو ذاتی اور استعلائے مکانی سے موصوف ہے غرض بہر نوع یہ آیت آیہ استویٰ سے کچھ مخالفت نہیں رکھتی نہ مقصود اہل ضلال پر دال ہے۔

❀ ❀ ❀ ❀

(۲۹۵۹) عَنْ أَنَسٍ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ قَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! لَوْصَلَّيْنَا خَلْفَ الْمَقَامِ، فَنَزَلَتْ ﴿وَاتَّخِذُوْا مِنْ مَّقَامِ إِبْرَاهِيمَ مُصَلًّى﴾. (اسناده صحيح)

ترجمہ: روایت ہے انس رضی اللہ عنہ سے کہ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے عرض کی اے اللہ کے رسول! کے کاش کہ ہم نماز پڑھتے مقام ابراہیم کے پیچھے، پس نازل ہوئی یہ آیت ﴿واتخذوا﴾ الآیۃ یعنی مقرر کرو مقام ابراہیم کو نماز کی جگہ۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے۔ روایت کی ہم سے احمد بن منیع نے ان سے ہشیم نے ان سے حمید طویل نے ان سے انس رضی اللہ عنہ نے کہ کہا عمر بن خطاب نے کہ عرض کی میں نے یارسول اللہ کاش کہ مقرر فرماتے آپؐ مقام ابراہیم کو نماز کی جگہ پس اتری یہ آیت ﴿واتخذوا من مقام ابراهيم مصلىٰ﴾ یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔ اور اس باب میں عمر رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے۔

مترجم: اس میں بڑی فضیلت ہے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کی کہ ان کی فرمائش اور آرزو کے موافق قرآن نازل ہوا اور اللہ تعالیٰ

نے ان کے منہ سے جو لفظ نکلے تھے وہی قبول فرمائے مگر افسوس ہے روافض نامقبول پر کہ وہ ان کی فضیلت قبول نہیں کرتے۔

❀❀❀❀

(۲۹۶۰) عَنْ أَنَسٍ قَالَ: قَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! لَوِاتَّخَذْتَ مِنْ مَقَامِ إِبْرَاهِيمَ مُصَلًّى فَنَزَلَتْ: ﴿وَاتَّخِذُوْا مِنْ مَّقَامِ إِبْرَاهِيمَ مُصَلًّى﴾. (صحيح)

ترجمہ: سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا، عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے کہا میں نے عرض کی اے اللہ کے رسول! کاش آپ مقامِ ابراہیم کو نماز کی جگہ بناتے۔ اس پر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی ﴿وَاتَّخِذُوْا مِنْ مَّقَامِ إِبْرَاهِيمَ مُصَلًّى﴾۔

❀❀❀❀

(۲۹۶۱) عَنْ أَبِي سَعِيْدٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ فِي قَوْلِهِ ﴿وَكَذٰلِكَ جَعَلْنٰكُمْ أُمَّةً وَّسَطًا﴾ قَالَ عَدْلاً. (اسناده صحيح)

ترجمہ: روایت ہے ابوسعید رضی اللہ عنہ سے کہ نبی ﷺ نے اس آیت کی تفسیر میں فرمایا ﴿وكذلك جعلنا كم امةً وسطاً﴾ یعنی اسی طرح ٹھہرایا تم کو ہم نے امت بیچ کی یعنی عادل مراد یہ ہے کہ علم وعمل سے آراستہ ہے اور افراط وتفریط سے برخاستہ بلکہ عقائد واعمال میں عین توسط سے پیراستہ۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

❀❀❀❀

(۲۹۶۲) عَنِ الْبَرَاءِ قَالَ: لَمَّا قَدِمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ الْمَدِيْنَةَ صَلّٰى نَحْوَ بَيْتِ الْمَقْدِسِ سِتَّةَ أَوْسَبْعَةَ عَشَرَ شَهْرًا، وَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يُحِبُّ أَنْ يُوَجَّهَ إِلَى الْكَعْبَةِ فَأَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ ﴿قَدْ نَرٰى تَقَلُّبَ وَجْهِكَ فِي السَّمَآءِ فَلَنُوَلِّيَنَّكَ قِبْلَةً تَرْضٰهَا فَوَلِّ وَجْهَكَ شَطْرَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ﴾ فَوُجِّهَ نَحْوَ الْكَعْبَةِ وَكَانَ يُحِبُّ ذٰلِكَ، فَصَلّٰى رَجُلٌ مَعَهُ الْعَصْرَ قَالَ: ثُمَّ مَرَّ عَلٰى قَوْمٍ مِنَ الْأَنْصَارِ وَهُمْ رُكُوْعٌ فِي صَلٰوةِ الْعَصْرِ نَحْوَ بَيْتِ الْمَقْدِسِ فَقَالَ هُوَ يَشْهَدُ أَنَّهُ صَلّٰى مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَأَنَّهُ قَدْ وُجِّهَ إِلَى الْكَعْبَةِ، قَالَ فَانْحَرَفُوْا وَهُمْ رُكُوْعٌ. (اسناده صحيح) [صفة الصلاة]

ترجمہ: روایت ہے براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے کہا انہوں نے کہ جب آئے رسول اللہ ﷺ مدینہ میں نماز پڑھتے رہے بیت المقدس کی طرف سولہ یا سترہ مہینے اور دوست رکھتے تھے رسول اللہ ﷺ کہ پھیر دیئے جائیں کعبہ کی طرف، سو اتاری اللہ تعالیٰ نے یہ آیت ﴿قد نرىٰ تقلب وجهك في السماء﴾ یعنی دیکھتے ہیں ہم پھرنا تیرے منہ کا آسمان کی طرف سو پھیر دیں گے ہم تجھ کو اس قبلہ کی طرف جسے تو دوست رکھتا ہے، سو پھیر لے منہ اپنا مسجد حرام کی طرف، سو متوجہ ہو گئے آپ ﷺ کعبہ کی طرف اور یہی چاہتے تھے سو نماز پڑھی آپ کے ساتھ ایک شخص نے عصر کی۔ کہا راوی نے کہ پھر وہ گزرا کچھ لوگوں پر انصار سے اور وہ رکوع میں تھے عصر کی نماز میں بیت المقدس کی طرف سو کہا اس نے کہ وہ شخص گواہی دیتا ہے کہ اس نے نماز

پڑھی ہے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ اور آپ ﷺ پھیرے گئے کعبہ کی طرف کہا راوی نے کہ فوراً پھر گئے وہ لوگ جب انہوں نے یہ بات سنی حالانکہ وہ رکوع میں تھے سبحان اللہ اطاعت رسول ایسی ہی چاہیے کہ حدیث سنتے ہی اپنے قبلہ سے پھر گئے یہ نہیں کہ قبلہ و کعبہ کی خاطر سے حدیث میں تاویلیں کرنے لگے۔

فائدہ : یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔ اور روایت کی ہے یہ سفیان ثوری نے ابواسحاق سے روایت کی ہم سے ہناد نے ان سے وکیع نے ان سے سفیان نے ان سے عبداللہ بن دینار نے ان سے ابن عمر رضی اللہ عنہما نے کہا ابن عمر نے کہ وہ لوگ رکوع میں تھے نماز فجر میں۔ اور اس باب میں عمرو بن عوف مزنی اور ابن عمر اور عمارہ بن اوس اور انس بن مالک رضی اللہ عنہم سے بھی روایت ہے۔ حدیث ابن عمر رضی اللہ عنہما کی حسن ہے صحیح ہے۔

❀❀❀❀

(٢٩٦٣) عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: كَانُوا رُكُوعًا فِي صَلَاةِ الْفَجْرِ. (اسناده صحيح) الارواء (٢٩٠)

ترجمہ: سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ وہ (لوگ) فجر کی نماز پڑھ رہے تھے اور رکوع میں تھے۔

(٢٩٦٤) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: لَمَّا وُجِّهَ النَّبِيُّ ﷺ إِلَى الْكَعْبَةِ قَالُوْا: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ! كَيْفَ بِإِخْوَانِنَا الَّذِيْنَ مَاتُوْا وَهُمْ يُصَلُّوْنَ إِلَى بَيْتِ الْمَقْدِسِ؟ فَأَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالَى ﴿ وَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيُضِيْعَ إِيْمَانَكُمْ ﴾ الْآية. (صحيح لغيره) التعليقات الحسان (١٧١٤)

ترجمہ: روایت ہے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہا انہوں نے کہ جب پھیر دیئے گئے رسول اللہ ﷺ کعبہ کی طرف، تو صحابہ نے عرض کی کہ اے رسول اللہ کے کیا حال ہوگا ہمارے ان بھائیوں کا کہ جو مر گئے اور وہ نماز پڑھتے تھے بیت المقدس کی طرف سو اتاری اللہ تعالیٰ نے یہ آیت ﴿ وما كان الله ليضيع ايمانكم ﴾ یعنی اللہ ایسا نہیں کہ ضائع کر دے ایمان تمہارا یعنی قبول نہ کرے تمہاری نماز۔

فائدہ : یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

❀❀❀❀

(٢٩٦٥) عَنْ عُرْوَةَ قَالَ: قُلْتُ لِعَائِشَةَ: مَا أَرٰى عَلَى أَحَدٍ لَمْ يَطُفْ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ شَيْئًا وَلَا أُبَالِيْ أَنْ لَا أَطُوْفَ بَيْنَهُمَا، فَقَالَتْ بِئْسَ مَا قُلْتَ يَاابْنَ أُخْتِيْ، طَافَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَطَافَ الْمُسْلِمُوْنَ، وَإِنَّمَا كَانَ مَنْ أَهَلَّ لِمَنَاةَ الطَّاغِيَةِ الَّتِيْ بِالْمُشَلَّلِ لَا يَطُوْفُوْنَ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ فَأَنْزَلَ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى ﴿ فَمَنْ حَجَّ الْبَيْتَ أَوِاعْتَمَرَ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِ أَنْ يَّطَّوَّفَ بِهِمَا ﴾ وَلَوْ كَانَتْ كَمَا تَقُوْلُ لَكَانَتْ: فَلَاجُنَاحَ عَلَيْهِ أَنْ لَّا يَطُوْفَ بِهِمَا.

قَالَ الزُّهْرِيُّ: فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لِأَبِيْ بَكْرِ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ هِشَامٍ فَأَعْجَبَهُ ذٰلِكَ وَقَالَ إِنَّ

هٰذَا لَعِلْمٌ وَلَقَدْ سَمِعْتُ رِجَالًا مِنْ أَهْلِ الْعِلْمِ يَقُوْلُ: وْنَ إِنَّمَا كَانَ مَنْ لَا يَطُوْفُ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ مِنَ الْعَرَبِ يَقُوْلُوْنَ: إِنَّ طَوَافَنَا بَيْنَ هٰذَيْنِ الْحَجَرَيْنِ مِنْ أَمْرِ الْجَاهِلِيَّةِ وَقَالَ اٰخَرُوْنَ مِنَ الْأَنْصَارِ: إِنَّمَا أُمِرْنَا بِالطَّوَافِ بِالْبَيْتِ وَلَمْ نُؤْمَرْبِهٖ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ فَأَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالٰى ﴿ **إِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَائِرِ اللّٰهِ** ﴾ قَالَ أَبُوْبَكْرِ بْنُ عَبْدِالرَّحْمٰنِ فَأَرَاهَا قَدْ نَزَلَتْ فِيْ هٰؤُلَاءِ وَهٰؤُلَاءِ.

(اسناده صحيح) ارواء الغليل (١٠٨١) صحيح أبي داود (١٦٥٩)

ترجمہ: روایت ہے عروہ سے کہ کہا انہوں نے امّ المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ میں کچھ حرج نہیں دیکھتا اس شخص پر جو طواف نہ کرے صفا اور مروہ کے بیچ میں اور میں کچھ پرواہ نہیں رکھتا کہ نہ طواف کروں میں ان میں یعنی کچھ مضائقہ نہیں جانتا ان کے ترک میں، سو جواب دیا ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ برا کہا تو نے اے بیٹے میری بہن کے حالانکہ طواف کیا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اور طواف کیا ہے مسلمانوں نے اور جاہلیت کی عادت تھی کہ جو لبیک پکارتا تھا مناۃ سرکش کے لیے کہ وہ مشلل میں تھا نہیں طواف کرتا تھا صفا اور مروہ کے بیچ میں سو اتاری اللہ تعالیٰ نے یہ آیت ﴿فمن حج البيت او اعتمر﴾ الآیۃ یعنی جو حج کرے بیت اللہ کا یا عمرہ کرے سو اس پر کچھ گناہ نہیں یہ کہ طواف کرے صفا اور مروہ کے بیچ میں۔ پھر فرمایا ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ اگر وہی ہوتی مراد اللہ تعالیٰ کی جیسا تم کہتے ہو تو یوں فرماتا فلا جناح عليه ان لا يطوف یعنی گناہ نہیں حاجی اور معتمر پر اگر طواف نہ کرے صفا اور مروہ کا۔ کہا زہری نے کہ پس ذکر کیا میں نے اس کا ابوبکر بن عبدالرحمٰن سے تو انہوں نے کہا کہ اس روایت میں بڑا علم ہے یعنی نہایت عمدہ بات ہے علم کی اور میں نے سنا ہے علم والے لوگوں سے کہ کہتے تھے عرب میں وہ لوگ کہ طواف نہ کرتے تھے صفا اور مروہ کے بیچ میں اور کہتے تھے کہ طواف ہمارا ان دو پتھروں کے بیچ میں امور جاہلیت سے ہے اور دوسرے لوگوں نے انصار میں سے کہا کہ ہم کو حکم ہوا ہے فقط بیت اللہ کے طواف کا اور صفا و مروہ میں حکم نہیں طواف کا سو اس پر اتاری اللہ تعالیٰ نے یہ آیت مبارک ﴿ان الصفا والمروة من شعائر الله﴾ کہا ابوبکر بن عبدالرحمٰن نے کہ یقین کرتا ہوں میں کہ یہ آیت انہیں لوگوں کے باب میں اتری ہے یعنی جنہوں نے طواف صفا اور مروہ میں حرج سمجھا تھا۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

❀❀❀❀

(٢٩٦٦) عَنْ عَاصِمٍ الْأَحْوَلِ قَالَ: سَأَلْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ، عَنِ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ فَقَالَ: كَانَا مِنْ شِعَائِرِالْجَاهِلِيَّةِ، قَالَ: فَلَمَّا كَانَ الْإِسْلَامُ أَمْسَكْنَا عَنْهُمَا فَأَنْزَلَ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى ﴿ **إِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَآئِرِ اللّٰهِ فَمَنْ حَجَّ الْبَيْتَ أَوِاعْتَمَرَ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِ أَنْ يَّطَّوَّفَ بِهِمَا** ﴾ قَالَ: هُمَا تَطَوُّعٌ ﴿ **وَمَنْ تَطَوَّعَ خَيْرًا فَإِنَّ اللّٰهَ شَاكِرًا عَلِيْمٌ** ﴾. (اسناده صحيح)

ترجمہ: روایت ہے شعبی سے انہوں نے کہا مجھ سے بیان کیا عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ نے کہ جب نازل ہوئی یہ آیت ﴿حتی یتبین لکم﴾ الآیۃ یعنی کھاؤ پیو یہاں تک کہ ظاہر ہو سفید دھاگا سیاہ دھاگے سے فجر سے تب فرمایا مجھ سے رسول اللہ ﷺ نے کہ مراد اس سے روشنی دن کی ہے کہ ظاہر ہو تاریکی شب سے۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔ روایت کی ہم سے احمد بن منیع نے انہوں نے ہشیم سے انہوں نے مجالد سے انہوں نے شعبہ سے انہوں نے عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ سے انہوں نے نبی ﷺ سے مثل اس کے۔

❀❀❀❀

(۲۹۷۱) **عَنْ** عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ قَالَ: سَأَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ عَنِ الصَّوْمِ فَقَالَ: ﴿**حَتّٰى يَتَبَيَّنَ لَكُمُ الْخَيْطُ الْأَبْيَضُ مِنَ الْخَيْطِ الْأَسْوَدِ**﴾ قَالَ: فَأَخَذْتُ عِقَالَيْنِ أَحَدُهُمَا أَبْيَضُ وَالْآخَرُ أَسْوَدُ فَجَعَلْتُ أَنْظُرُ إِلَيْهِمَا، فَقَالَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ شَيْئًا لَمْ يَحْفَظْهُ سُفْيَانُ، فَقَالَ: ((**إِنَّمَا هُوَ اللَّيْلُ وَالنَّهَارُ**)).

(صحيح) [المصدر نفسه]

ترجمہ: روایت ہے عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ سے کہا انہوں نے پوچھا میں نے رسول اللہ ﷺ سے روزہ کا فرمایا آپؐ نے کہ رات کو کھاتے پیتے رہو یہاں تک کہ ظاہر ہو تم پر سفید دھاگہ سیاہ دھاگے سے۔ کہا راوی نے کہ لی میں نے دو رسیاں کہ ایک ان میں سفید تھی اور دوسری سیاہ سو میں ان کو دیکھ لیا کرتا تھا یعنی آخر شب میں سو کہا مجھ سے رسول اللہ ﷺ نے کچھ کہ یاد نہ رہا سفیان کو سو کہا کہ مراد اس سے رات اور دن ہے یعنی تاریکی اور نور ان کا۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

❀❀❀❀

(۲۹۷۲) **عَنْ** أَسْلَمَ أَبِيْ عِمْرَانَ التُّجِيْبِيِّ قَالَ: كُنَّا بِمَدِيْنَةِ الرُّوْمِ فَأَخْرَجُوْا إِلَيْنَا صَفًّا عَظِيْمًا مِنَ الرُّوْمِ فَخَرَجَ إِلَيْهِمْ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ مِثْلُهُمْ أَوْ أَكْثَرُ، وَعَلٰى أَهْلِ مِصْرَ عُقْبَةُ بْنُ عَامِرٍ وَعَلَى الْجَمَاعَةِ فَضَالَةُ بْنُ عُبَيْدٍ فَحَمَلَ رَجُلٌ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ عَلٰى صَفِّ الرُّوْمِ حَتّٰى دَخَلَ فِيْهِمْ فَصَاحَ النَّاسُ وَقَالُوْا: سُبْحَانَ اللّٰهِ يُلْقِيْ بِيَدِهٖ إِلَى التَّهْلُكَةِ، فَقَامَ أَبُوْ أَيُّوْبَ الْأَنْصَارِيُّ فَقَالَ يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّكُمْ لَتَأَوَّلُوْنَ هٰذِهِ الْآيَةَ هٰذَا التَّأْوِيْلَ، وَإِنَّمَا نَزَلَتْ هٰذِهِ الْآيَةُ فِيْنَا مَعْشَرَ الْأَنْصَارِ لَمَّا أَعَزَّ اللّٰهُ الْإِسْلَامَ وَكَثُرَ نَاصِرُوْهُ. فَقَالَ بَعْضُنَا لِبَعْضٍ سِرًّا دُوْنَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ إِنَّ أَمْوَالَنَا قَدْ ضَاعَتْ وَإِنَّ اللّٰهَ قَدْ أَعَزَّ الْإِسْلَامَ وَكَثُرَ نَاصِرُوْهُ فَلَوْ أَقَمْنَا فِيْ أَمْوَالِنَا فَأَصْلَحْنَا مَا ضَاعَ مِنْهَا، فَأَنْزَلَ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى عَلٰى نَبِيِّهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرُدُّ عَلَيْنَا مَا قُلْنَا ﴿ **وَأَنْفِقُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَلَا تُلْقُوْا بِأَيْدِيْكُمْ إِلَى التَّهْلُكَةِ** ﴾ فَكَانَتِ التَّهْلُكَةُ الْإِقَامَةَ عَلَى الْأَمْوَالِ

وَإِصْلَاحِهَا وَتَرَكْنَا الْغَزْوَ. فَمَازَالَ أَبُوأَيُّوبَ شَاخِصًا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ حَتّٰى دُفِنَ بِأَرْضِ الرُّوْمِ.

(صحيح) سلسلة الأحاديث الصحيحة (١٣)

ترجمہ: روایت ہے اسلم ابوعمران سے کہا کہ تھے ہم شہر روم میں سو نکلی ہماری طرف ایک صف بڑی روم کی لوگوں سے یعنی لڑنے کو سو نکلے ان کی طرف مسلمانوں سے مثل ان کے یا زیادہ اور اہل مصر پر عقبہ بن عامر حاکم تھے اور باقی جماعت پر فضالہ بن عبید، سو حملہ کیا ایک مرد نے مسلمانوں میں سے روم پر یعنی نصاریٰ کی صف پر یہاں تک کہ گھس گیا ان میں سو لوگ پکارنے لگے اور کہنے لگے کہ سبحان اللہ یہ اپنے ہاتھوں ہلاکت میں پڑتا ہے یعنی اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے ﴿ولا تلقوا بايديكم الى التهلكة﴾ پس یہ اس کے خلاف کرتا ہے سو کھڑے ہوئے ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ اور پکارا اے آدمیو تم یہ معنی کرتے ہو اس آیت کے اور یہ آیت ہمارے انصار کی جماعت میں اتری ہے اور کیفیت اس کی یوں ہے کہ جب اللہ تعالیٰ نے غالب کر دیا اسلام کو اور بہت ہو گئے مددگار اس کے سو کہا بعض نے ہمارے بعض سے آہستہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے چھپا کر کہ اموال ہمارے ضائع ہو گئے یعنی کھیت باڑیاں اور اللہ تعالیٰ نے غالب کر دیا اسلام کو اور بہت ہو گئے مددگار اس کے، سو اگر ہم مشغول ہوں اپنے اموال کی طرف اور درست کریں جو اس میں سے ضائع ہو گیا ہے تو بہتر ہو، سو اس پر اتاری اللہ تعالیٰ نے یہ آیت اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر اس بات کی رد میں جو ہم نے کہی تھی وانفقو في سبيل الله یعنی خرچ کرو اللہ کے راہ میں اور مت ڈالو اپنے ہاتھ ہلاکت میں۔ سو مراد ہلاکت سے اموال کی درستی میں مشغول ہونا اور اس کی اصلاح کرنا اور جہاد کو چھوڑ دینا تھا ہم لوگوں کا یعنی جیسا ارادہ تھا بعض کا سو ہمیشہ رہے ابوایوب نکلے ہوئے اللہ کی راہ میں یعنی جہاد میں یہاں تک کہ مدفون ہوئے زمین روم میں۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے۔

مترجم: غرض یہ لوگ انفاق جان و مال فی سبیل اللہ کو جہاد میں ہلاکت اور تہلکہ جانتے ہیں یہ ان کی نافہمی ہے۔ اصل تہلکہ ترک جہاد ہے اور مشغولی بکون وفساد۔

❀❀❀❀

(٢٩٧٣) عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ: قَالَ كَعْبُ بْنُ عُجْرَةَ : وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهِ لَفِيَّ أُنْزِلَتْ هٰذِهِ الْاٰيَةُ وَلِإِيَّايَ عَنٰى بِهَا ﴿ **فَمَنْ كَانَ مِنْكُمْ مَرِيْضًا أَوْ بِهٖ أَذًى مِنْ رَّأْسِهٖ فَفِدْيَةٌ مِنْ صِيَامٍ أَوْصَدَقَةٍ أَوْنُسُكٍ** ﴾ قَالَ: كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ بِالْحُدَيْبِيَةِ وَنَحْنُ مُحْرِمُوْنَ، وَقَدْ حَصَرَنَا الْمُشْرِكُوْنَ وَكَانَتْ لِيْ وَفْرَةٌ فَجَعَلَتِ الْهَوَامُّ تَسَاقَطُ عَلٰى وَجْهِيْ فَمَرَّ بِيَ النَّبِيُّ ﷺ فَقَالَ لِيْ: ((**كَأَنَّ هَوَامَّ رَأْسِكَ تُؤْذِيْكَ**)) قَالَ: قُلْتُ: نَعَمْ، قَالَ: ((**فَاحْلِقْ**)). وَنَزَلَتْ هٰذِهِ الْاٰيَةُ. قَالَ مُجَاهِدٌ: الصِّيَامُ ثَلَاثَةُ أَيَّامٍ وَالطَّعَامُ لِسِتَّةِ مَسَاكِيْنَ وَالنُّسُكُ شَاةٌ فَصَاعِدًا. (اسناده صحيح)

ترجمہ: روایت ہے مجاہد سے کہا انہوں نے کہ کہا کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ نے قسم ہے اس پروردگار کی کہ میری جان اس کے ہاتھ میں ہے میرے ہی حق میں اتری ہے یہ آیت اور میں ہی مراد ہوں اس آیت سے ﴿فمن کان منکم مریضاً﴾ الآیۃ یعنی تم میں سے جو بیمار ہو یا اس کو دکھ دیا ہو اس کے سر نے تو بدلا دے روزہ یا خیرات یا ذبح کرنا۔ انتہیٰ۔ کہا راوی نے کہ تھے ہم نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حدیبیہ میں اور ہم محرم تھے اور محاصرہ کیا ہمارا مشرکوں نے اور میرے بال تھے کانوں تک سو لگیں جوئیں جھڑنے میرے منہ پر سو گزرے مجھ پر نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور فرمایا کہ شاید جوئیں تمہارے سر کی تکلیف دے رہی ہیں اور تم کو۔ کہا کعب نے کہ ہاں، فرمایا آپؐ نے بال مونڈ ڈالو اور وہیں اتری یہ آیت مبارک۔ کہا مجاہد نے روزے اگر رکھے تو تین رکھے یعنی حلق کی جنایت میں اور کھانا چھ مساکین کو دے اور قربانی میں ایک بکری یا اس سے زیادہ۔

فائدہ: روایت کی ہم سے علی بن حجر نے ان سے ہشیم نے ان سے ابو بشر نے ان سے مجاہد نے ان سے عبدالرحمٰن بن ابو لیلیٰ نے ان سے کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ نے مانند اس کے۔ یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔ روایت کی ہم سے علی بن حجر نے ان سے ہشیم نے ان سے اشعث بن سوار نے ان سے شعبی نے ان سے عبداللہ بن معقل نے اور عبداللہ بن معقل بھی روایت کرتے ہیں کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ سے مانند اس کے اور یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔ اور روایت کی عبدالرحمٰن بن اصبہانی نے بھی عبداللہ بن معقل سے روایت کی ہم سے علی بن حجر نے ان سے اسماعیل نے ان سے ایوب نے ان سے مجاہد نے ان سے عبدالرحمٰن نے ان سے کعب بن عجرہ نے کہا کعب نے کہ تشریف لائے میرے پاس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور میں ایک ہانڈی کے نیچے آگ سلگا تا تھا اور جوئیں جھڑتی تھیں میری پیشانی پر یا کہا میرے بھوؤں پر سو فرمایا آپؐ نے کیا تکلیف دیتی ہیں تم کو جوئیں تمہاری کہا میں نے کہ ہاں تو فرمایا آپؐ نے کہ مونڈ ڈالو اپنا سر اور کچھ قربانی دے دو یا روزہ رکھو تین یا کھلاؤ چھ مساکین کو کھانا۔ کہا ایوب نے کہ یہ یاد نہ رہا مجھ کو کہ کون سی چیز پہلے فرمائی۔ انتہیٰ۔ یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

❁ ❁ ❁ ❁

(٢٩٧٤) عَنْ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ قَالَ: أَتَىٰ عَلَيَّ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ وَأَنَا أُوقِدُ تَحْتَ قِدْرٍ، وَالْقَمْلُ يَتَنَاثَرُ عَلَىٰ جَبْهَتِي أَوْ قَالَ حَاجِبِي فَقَالَ: ((**أَتُؤْذِيكَ هَوَامُّكَ؟**)) قَالَ: قُلْتُ نَعَمْ، قَالَ: ((**فَاحْلِقْ رَأْسَكَ وَانْسُكْ نَسِيكَةً، أَوْ صُمْ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ أَوْ أَطْعِمْ سِتَّةَ مَسَاكِينَ**))، قَالَ أَيُّوبُ: لَا أَدْرِي بِأَيَّتِهِنَّ بَدَأَ.

(صحيح) [انظر ماقبلة]

ترجمہ: سیدنا کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس تشریف لائے اور میں ایک ہانڈی کے نیچے آگ سلگا رہا تھا اور جوئیں میری پیشانی پر جھڑ رہی تھیں یا کہا میرے بھوؤں پر۔ سو فرمایا آپ نے پوچھا کیا تمہارے سر کی جوئیں تمہیں تکلیف دیتی ہیں؟ میں نے کہا: ہاں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: سر کے بال منڈ وادو اور کچھ قربانی کرو یا تین روزے رکھو یا پھر چھ مسکینوں کو کھانا کھلاؤ۔ ایوب کہتے ہیں کہ مجھے یاد نہیں رہا کون سی چیز پہلے فرمائی۔

(۲۹۷۵) عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ يَعْمَرَ. قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: اَلْحَجُّ عَرَفَاتٌ، اَلْحَجُّ عَرَفَاتٌ، اَلْحَجُّ عَرَفَاتٌ. اَيَّامُ مِنٰى ثَلٰثٌ ﴿فَمَنْ تَعَجَّلَ فِيْ يَوْمَيْنِ فَلَا إِثْمَ عَلَيْهِ وَمَنْ تَأَخَّرَ فَلَا إِثْمَ عَلَيْهِ﴾ وَمَنْ أَدْرَكَ عَرَفَةَ قَبْلَ أَنْ يَطْلَعَ الْفَجْرُ فَقَدْ أَدْرَكَ الْحَجَّ. (اسناده صحيح)

ترجمہ: روایت ہے عبدالرحمٰن بن یعمر سے کہا انہوں نے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کہ حج عرفات میں حاضر ہونا ہے حج عرفات میں حاضر ہونا ہے حج عرفات میں حاضر ہونا ہے ایام منیٰ کے تین ہیں سو جو جلدی کر کے دو ہی دنوں میں چلا گیا تو اس پر کچھ گناہ نہیں اور تین دن ٹھہرا اس پر بھی کچھ گناہ نہیں اور جس نے پالیا وقوف عرفات کو قبل طلوع فجر کے سو اس نے پالیا حج کو۔

فائدہ: کہا ابن عمر نے کہا سفیان بن عیینہ نے یہ بہت عمدہ حدیث ہے جو روایت کی ہے ثوری[1] نے۔ یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔ اور روایت کی یہ حدیث شعبہ نے بکیر سے اور نہیں جانتے ہم اس روایت کو مگر بکیر کی سند سے۔

مترجم: قولہ حج عرفات ہے۔ یعنی بڑا رکن حج کا عرفات ہے کہ اس کے مل جانے سے حج مل جاتا ہے اور اس کے فوت ہو جانے سے حج فوت ہو جاتا ہے اور اتفاق ہے اہل علم کا اس پر اور وقت اس کا نویں تاریخ کے زوال سے یوم نحر کے طلوع فجر تک ہے۔

❀❀❀❀

(۲۹۷۶) عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((أَبْغَضُ الرِّجَالِ إِلَى اللّٰهِ أَلَدُّ الْخَصِمُ)). (اسناده صحيح)

ترجمہ: روایت ہے ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہا انہوں نے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے: دشمن ترین لوگوں کا اللہ تعالیٰ کے نزدیک سخت جھگڑالو ہے۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے۔

مؤلف رحمہ اللہ کو اس حدیث سے تفسیر اس آیت کی منظور ہے ﴿وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يُّعْجِبُكَ قَوْلُهٗ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَيُشْهِدُ اللّٰهَ عَلٰى مَا فِيْ قَلْبِهٖ وَهُوَ أَلَدُّ الْخِصَامِ﴾ یعنی بعضا آدمی ایسا ہے کہ تجھ کو خوش لگے بات اس کی دنیا کی زندگی میں گواہ اور ٹھہراتا ہے اللہ تعالیٰ کو اپنے دل کی بات پر اور وہ سخت جھگڑالو ہے۔ انتہیٰ۔ اور یہ آیت اخنس بن شریق منافق کے حق میں نازل ہوئی کہ اس میں ایسے خصال بد تھے۔ **معاذ اللہ من ذلک۔**

❀❀❀❀

(۲۹۷۷) عَنْ أَنَسٍ قَالَ: كَانَتِ الْيَهُوْدُ إِذَا حَاضَتِ امْرَأَةٌ مِنْهُمْ لَمْ يُؤَاكِلُوْهَا وَلَمْ يُشَارِبُوْهَا وَلَمْ يُجَامِعُوْهَا فِي الْبُيُوْتِ، فَسُئِلَ النَّبِيُّ ﷺ عَنْ ذٰلِكَ فَأَنْزَلَ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى ﴿وَيَسْئَلُوْنَكَ عَنِ الْمَحِيْضِ قُلْ

[1] یہ قول ترمذی رحمۃ اللہ علیہ کا ہے۔۱۲

هُوَ أَذًى ﴾ فَأَمَرَهُمْ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ أَنْ يُؤَاكِلُوهُنَّ وَيُشَارِبُوهُنَّ وَأَنْ يَكُونُوا مَعَهُنَّ فِي الْبُيُوتِ وَأَنْ يَفْعَلُوا كُلَّ شَيْءٍ مَاخَلَا النِّكَاحَ. فَقَالَتِ الْيَهُودُ: مَا يُرِيدُ أَنْ يَدَعَ مِنْ أَمْرِنَا إِلَّا خَالَفْنَا فِيهِ فَجَاءَ عَبَّادُ بْنُ بَشِيرٍ وَأُسَيْدُ بْنُ حُضَيْرٍ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَأَخْبَرَاهُ بِذٰلِكَ. وَقَالَا: يَارَسُولَ اللّٰهِ! أَفَلَا. تَنْكِحُهُنَّ فِي الْمَحِيضِ فَتَمَعَّرَ وَجْهُ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ حَتّٰى ظَنَنَّا أَنَّهُ قَدْ غَضِبَ عَلَيْهِمَا، فَقَامَا فَاسْتَقْبَلَتْهُمَا هَدِيَّةٌ مِنْ لَبَنٍ فَأَرْسَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ فِي أَثَرِهِمَا فَسَقَاهُمَا فَعَلِمْنَا أَنَّهُ لَمْ يَغْضَبْ عَلَيْهِمَا.

(اسناده صحيح) آداب الزفاف (٤٤) صحيح أبي داود (٢٥٠)

ترجمہ: روایت ہے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے کہا انہوں نے کہ تھے یہود کہ جب حائضہ ہوتی ان کے یہاں کوئی عورت تو اس کو ساتھ کھانا نہ کھلاتے ساتھ پانی نہ پلاتے اور ایک ساتھ گھر میں بھی رہنے نہ دیتے، سو سوال کیا گیا اس کا رسول اللہ ﷺ سے پس اتاری اللہ تعالیٰ وتبارک نے یہ آیت مبارک ﴿ويسئلونك عن المحيض﴾ الآية۔ سو حکم فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کہ ساتھ کھلاؤ حائضہ کو اور ساتھ پلاؤ ان کو اور ان کے ساتھ رہو گھروں میں اور سب کچھ کرو ان کے ساتھ یعنی بوس وکنار وغیرہ سوا جماع کے سو کہنے لگے یہود کہ نہیں ارادہ کرتا یہ شخص ہمارے کام میں سے کسی کا مگر یہ کہ خلاف کرتا ہے ہمارا اس میں کہا راوی نے پس آئے عباد بن بشیر اور اسید بن حضیر رضی اللہ عنہما آپ ﷺ کی خدمت میں اور خبر کی آپ ﷺ کو اس کی اور کہنے لگے کہ یا رسول اللہ کیا جماع نہ کریں ہم ان سے حیض میں یعنی تا کہ پوری مخالفت یہود سے ہو جائے، سو متغیر ہو گیا چہرہ رسول اللہ ﷺ کا یہاں تک کہ یقین کیا ہم نے کہ غضب ناک ہوئے ان پر آپ سو وہ اٹھ کھڑے ہوئے یعنی اپنے گھر چلے، سو سامنے آیا ان کے ایک ہدیہ دودھ کا اور بھیجا نبی ﷺ نے ان دونوں کے پیچھے یعنی دودھ لے کر کسی کو، سو پلایا اس نے ان دونوں کو، سو جانا ہم لوگوں نے کہ آپ اُن دونوں پر غصہ نہیں ہوئے۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔ اور روایت کی ہم سے محمد بن عبدالاعلیٰ نے ان سے عبدالرحمٰن بن مہدی نے ان سے حماد بن سلمہ نے مانند اس کے معنوں میں۔

مترجم: قولہ: یا رسول اللہ کیا جماع نہ کریں۔ الخ۔ یہ ان صحابی نے اس نظر سے پوچھا کہ اگر آپ حیض میں جماع کی بھی اجازت دے دیں تو یہود کی پوری مخالفت ہو جائے اور آپ کو غصہ اس پر آیا کہ مرتکب معاصی ہو کر کفار کا خلاف کرنا کب درست ہے۔

❀❀❀❀

(٢٩٧٨) عَنِ ابْنِ الْمُنْكَدِرِ سَمِعَ جَابِرًا يَقُولُ: كَانَتِ الْيَهُودُ تَقُولُ: مَنْ أَتَى امْرَأَتَهُ فِي قُبُلِهَا مِنْ دُبُرِهَا كَانَ الْوَلَدُ أَحْوَلَ، فَنَزَلَتْ ﴿ نِسَآءُكُمْ حَرْثٌ لَّكُمْ فَأْتُوا حَرْثَكُمْ أَنّٰى شِئْتُمْ ﴾.

(اسناده صحيح) ارواء الغليل (٧/٦٢) الآداب (٢٥) صحيح أبي داود (١٨٨٦ـ ١٨٨٨)

ترجمہ: روایت ہے ابن منکدر سے کہ سنا انہوں نے جابرؓ سے کہتے تھے کہ یہود کا مقولہ تھا کہ جو کوئی صحبت کرے اپنی عورت سے پیچھے سے اگرچہ دخول کرے اس کے قبل میں تو لڑکا بھینگا ہوتا ہے، سو اس پر اتری یہ آیت ﴿نسآء کُم حرث لکم﴾ الآیۃ۔ یعنی عورتیں تمہاری کھیتی ہیں سو جاؤ اپنی کھیتی میں جہاں سے چاہو۔

فائدہ : یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

مترجم: یعنی جس راہ سے چاہو جاؤ لیکن کھیتی میں۔ کھیتی وہی ہے جہاں بیج ڈالو تو اگے نہ یہ کہ اندھے کنویں میں گر جاؤ کہ تخم بھی ضائع ہو اور محنت برباد گناہ لازم ہو۔

❀❀❀❀

(۲۹۷۹) عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ فِي قَوْلِهِ : ﴿نِسَآءُ كُمْ حَرْثٌ لَّكُمْ فَأْتُوا حَرْثَكُمْ أَنّٰى شِئْتُمْ﴾ يَعْنِي صِمَامًا وَاحِدًا . (اسناده صحيح) آداب الزفاف : ۲۷، ۲۸)

ترجمہ: روایت ہے ام سلمہؓ سے کہ نبی ﷺ نے آیت ﴿نساء کم حرث لکم﴾ آلآیۃ۔ کی تفسیر میں فرمایا کہ مراد اس سے دخول کرنا ہے ایک سوراخ میں یعنی قبل میں۔

فائدہ : یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔ اور ابن خثیم کا نام عبداللہ ہے اور وہ بیٹے ہیں عثمان کے وہ خثیم کے اور ابن سابط کا نام عبدالرحمٰن ہے وہ بیٹے ہیں عبداللہ کے جو جمحی مکی ہیں اور حفصہ بیٹی ہیں عبدالرحمٰن بن ابو بکر الصدیق کی ہے۔ اور بعض روایت میں فی سمامٍ واحدٍ مروی ہوا ہے اور معنی دونوں ایک ہیں۔

❀❀❀❀

(۲۹۸۰) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: جَاءَ عُمَرُ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ: يَارَسُولَ اللّٰهِ! هَلَكْتُ، قَالَ: ((وَمَا أَهْلَكَكَ؟)) قَالَ: حَوَّلْتُ رَحْلِيَ اللَّيْلَةَ، قَالَ: فَلَمْ يَرُدَّ عَلَيْهِ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ شَيْئًا قَالَ فَأُنْزِلَتْ عَلٰى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ هٰذِهِ الْآيَةُ ﴿ نِسَآءُ كُمْ حَرْثٌ لَّكُمْ فَأْتُوا حَرْثَكُمْ أَنّٰى شِئْتُمْ ﴾ أَقْبِلْ وَأَدْبِرْ وَاتَّقِ الدُّبُرَ وَالْحَيْضَةَ. (اسناده حسن) آداب الزفاف (۲۸-۲۹)

ترجمہ: روایت ہے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہا انہوں نے کہ آئے عمر رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ کے پاس اور کہا یا رسول اللہ ﷺ ہلاک ہوا میں فرمایا آپؐ نے کس چیز نے ہلاک کیا تجھ کو کہا کہ پھیر دی میں نے سواری اپنی آج کی رات سو کچھ جواب نہ دیا ان کو رسول اللہ ﷺ نے کہا راوی نے کہ پھر اتری رسول اللہ ﷺ پر یہ آیت ﴿نساء کم حرث لکم﴾ الآیۃ سامنے سے صحبت کر تو اور پیچھے سے صحبت کر مگر بچ دبر میں دخول کرنے سے اور حیض میں صحبت کرنے سے۔

فائدہ : یہ حدیث حسن ہے غریب ہے۔ اور یعقوب بیٹے ہیں عبداللہ اشعری کے اور وہ یعقوب قمی ہیں۔

مترجم: قولہٗ پھیر دی میں نے اپنی سواری۔ آہ۔ مراد سواری سے بیوی ہے کہ آدمی اس کو وقت جماع کے ڈھانپ لیتا ہے مثل سواری کے اور پھیرنا اس کا یہ کہ صحبت کی اس کی قبل میں پیٹھ کی طرف سے غرض کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ ڈرے کہ اس میں شاید معصیت ہو اللہ تعالیٰ نے اس کی اجازت دی خوف زائل ہوا۔ قولہ: سامنے سے صحبت کر۔ آہ۔ یہ خطاب عام ہے غرض بہرحال دخول قبل میں ہو پھر چاہے صحبت کسی طرف سے ہو۔

❀❀❀❀

(۲۹۸۱) عَنْ مَعْقِلِ بْنِ يَسَارٍ: أَنَّهُ زَوَّجَ أُخْتَهُ رَجُلًا مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَكَانَتْ عِنْدَهُ مَا كَانَتْ، ثُمَّ طَلَّقَهَا تَطْلِيْقَةً لَمْ يُرَاجِعْهَا حَتّٰى انْقَضَتِ الْعِدَّةُ فَهَوِيَهَا وَهَوِيَتْهُ، ثُمَّ خَطَبَهَا مَعَ الْخُطَّابِ فَقَالَ لَهُ: يَالُكَعُ أَكْرَمْتُكَ بِهَا وَزَوَّجْتُكَهَا فَطَلَّقْتَهَا، وَاللّٰهِ لَا تَرْجِعُ، إِلَيْكَ أَبَدًا اٰخِرُ مَا عَلَيْكَ، قَالَ فَعَلِمَ اللّٰهُ حَاجَتَهُ إِلَيْهَا وَحَاجَتَهَا إِلٰى بَعْلِهَا، فَأَنْزَلَ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى ﴿ إِذَا طَلَّقْتُمُ النِّسَآءَ فَبَلَغْنَ أَجَلَهُنَّ ﴾ إِلٰى قَوْلِهِ ﴿ وَأَنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ ﴾ فَلَمَّا سَمِعَهَا مَعْقِلٌ قَالَ سَمْعًا لِرَبِّيْ وَطَاعَةً، ثُمَّ دَعَاهُ فَقَالَ: أُزَوِّجُكَ وَأُكْرِمُكَ . (اسناده صحيح) الارواء (۱۸۴۳) صحيح أبي داود (۱۸۲۰)

ترجمہ: روایت ہے معقل بن یسار سے کہ انہوں نے نکاح کر دیا اپنی بہن کا ایک مرد سے مسلمانوں میں سے زمانے میں رسول اللہ ﷺ کے پھر رہیں وہ اس کے نزدیک جب تک رہیں پھر طلاق دی اس نے ان کو ایک اور رجعت نہ کی یہاں تک کہ عدت گزر گئی پھر خواہش کی اس مرد نے ان کی اور خواہش کی انہوں نے اس کی پھر پیغام دیا ان کا اس مرد نے اور پیغام دینے والوں کے ساتھ، سو کہا ان سے معقل نے اے دیوانے میں نے بزرگی دی تھی تجھ کو اسے دے کر اور نکاح کر دیا تھا اس کا تجھ سے سو طلاق دے دی تو نے اس کو قسم ہے اللہ تعالیٰ کی وہ نہ رجوع کرے گی تیری طرف آخر عمر تک۔ کہا راوی نے پھر جانی اللہ تعالیٰ نے حاجت اس مرد کی طرف اس عورت کے اور اس عورت کی طرف اپنے شوہر کے سو اتاری اللہ تعالیٰ نے یہ آیت ﴿واذا طلقتم النساء﴾ سے ﴿وانتم لا تعلمون﴾ تک پھر جب سنا اس کو کہا بات سُنی چاہیے اپنے رب کی اور اطاعت کرنی چاہیے اس کی پھر بلایا ان کے شوہر کو اور کہا کہ نکاح کر دیتا ہوں میں تجھ کو اور بزرگی دیتا ہوں میں تجھ کو۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔ اور کئی سندوں سے مروی ہوئی ہے حسن سے اور اس حدیث میں دلالت ہے اس پر کہ نہیں جائز ہے نکاح بغیر ولی کے اس لیے کہ بہن معقل کی ثیبہ تھیں اگر اختیار نکاح کا انہیں کو ہوتا تو وہ اپنا نکاح آپ کر لیتیں اور محتاج نہ ہوتیں ولی کی یعنی معقل بن یسار کی۔ اور خطاب کیا اللہ تعالیٰ نے اس آیت میں اولیاء کو سو فرمایا ﴿فلا تعضلوھن ان ینکحن ازواجھن﴾ یعنی جب طلاق دی تم نے عورتوں کو پھر پہنچ چکیں وہ اپنی عدت کو تو اب نہ روکو ان کو کہ نکاح کر لیں اپنے خاوندوں سے سو اس آیت میں بھی دلالت ہے کہ اختیار نکاح اولیاء کو ہے مع رضامندی عورتوں کی۔

مترجم: قولہ سواتاری اللہ تعالیٰ نے یہ آیت۔آہ۔ پوری آیت یوں ہے: ﴿وَإِذَا طَلَّقْتُمُ النِّسَآءَ فَبَلَغْنَ أَجَلَهُنَّ فَلَا تَعْضُلُوْهُنَّ أَنْ يَّنْكِحْنَ أَزْوَاجَهُنَّ إِذَا تَرَاضَوْا بَيْنَهُمْ بِالْمَعْرُوْفِ ذٰلِكَ يُوْعَظُ بِهِ مَنْ كَانَ مِنْكُمْ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ ذٰلِكُمْ أَزْكٰى لَكُمْ وَأَطْهَرُ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ وَأَنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ﴾ یعنی جب طلاق دی تم نے عورتوں کو پھر پہنچ چکیں وہ اپنی عدت تک تو اب نہ روکو ان کو کہ وہ نکاح کرلیں اپنے خاوندوں سے جب راضی ہو جائیں آپس میں موافق دستور کے یہ نصیحت ملتی ہے اس کو جو کوئی تم میں سے یقین رکھتا ہے اللہ تعالیٰ پر اور پچھلے دن پر اور اسی میں سنوار زیادہ ہے تم کو اور ستھرائی اور اللہ تعالیٰ جانتا ہے تم نہیں جانتے۔ انتہیٰ۔

❀❀❀❀

(٢٩٨٢) عَنْ أَبِيْ يُوْنُسَ مَوْلٰى عَائِشَةَ قَالَ: أَمَرَتْنِيْ عَائِشَةُ أَنْ أَكْتُبَ لَهَا مُصْحَفًا فَقَالَتْ: إِذَا بَلَغْتَ هٰذِهِ الْاٰيَةَ فَآذِنِّيْ ﴿حَافِظُوْا عَلَى الصَّلَوَاتِ وَالصَّلٰوةِ الْوُسْطٰى﴾ فَمَا بَلَغْتُهَا اٰذَنْتُهَا فَأَمْلَتْ عَلَيَّ: (حَافِظُوْا عَلَى الصَّلَوَاتِ وَالصَّلٰوةِ الْوُسْطٰى وَصَلٰوةِ الْعَصْرِ وَقُوْمُوْا لِلّٰهِ قَانِتِيْنَ). وَقَالَتْ: سَمِعْتُهَا مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ. (اسناده صحيح) صحيح ابى داود (٤٣٧)

ترجمہ: روایت ہے ابو یونس سے جو مولیٰ ہیں ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا کے کہا انہوں نے کہ حکم کیا مجھ کو ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ لکھوں میں ان کے واسطے ایک مصحف اور فرمایا انہوں نے کہ جب پہنچے تو اس آیت پر تو مجھے خبر کر دینا ﴿حَافِظُوْا عَلَى الصَّلٰوتِ﴾ الآیۃ پھر جب پہنچا میں اس آیت پر تو خبر کر دی میں نے ان کو سو لکھایا انہوں نے مجھ کو ﴿حَافِظُوْا عَلَى الصَّلٰوتِ وَالصَّلٰوةِ الْوُسْطٰى وَصَلٰوةِ الْعَصْرِ وَقُوْمُوْا﴾ الخ۔ یعنی حفاظت کرو نمازوں کی اور بیچ کی نماز کی اور نماز عصر کی اور کھڑے رہو اللہ تعالیٰ کے لیے ادب سے یعنی سکوت و خشوع سے، اور فرمایا ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ ایسا ہی سنا میں نے اس کو رسول اللہ ﷺ سے۔

فائدہ: اس باب میں حفصہ رضی اللہ عنہا سے بھی روایت ہے۔ اور یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

❀❀❀❀

(٢٩٨٣) عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ أَنَّ نَبِيَّ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((صَلٰوةُ الْوُسْطٰى صَلٰوةُ الْعَصْرِ)).

(اسناده صحيح) تخريج المشكاة (٦٣٤)

ترجمہ: روایت ہے سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ سے کہ نبی ﷺ نے فرمایا کہ بیچ کی نماز نماز عصر ہے۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

❀❀❀❀

(۲۹۸۴) عَنْ عُبَيْدَةَ السَّلْمَانِيِّ أَنَّ عَلِيًّا حَدَّثَهُ : أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ يَوْمَ الْأَحْزَابِ : ((اَللّٰهُمَّ امْلَأْ قُبُوْرَهُمْ وَبُيُوْتَهُمْ نَارًا كَمَا شَغَلُوْنَا عَنْ صَلٰوةِ الْوُسْطٰى حَتّٰى غَابَتِ الشَّمْسُ)).

(اسناده صحيح) صحيح أبي داود (٤٣٦)

ترجمہ: روایت ہے عبیدہ سلمانی سے کہ علی رضی اللہ عنہ نے بیان کیا ان سے کہ نبی ﷺ نے فرمایا دن احزاب کے یا اللہ بھر دے ان کی قبریں اور گھر آگ سے جیسا کہ انہوں نے باز رکھا ہم کو نماز وسطیٰ سے یہاں تک کہ ڈوب گیا آفتاب۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔ اور مروی ہوئی ہے کئی سندوں سے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے اور ابوحسان اعرج کا نام مسلم ہے۔

❀❀❀❀

(۲۹۸۵) عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : ((صَلٰوةُ الْوُسْطٰى صَلٰوةُ الْعَصْرِ)).

(اسناده صحيح) تخريج المشكاة (٦٣٤)

ترجمہ: روایت ہے عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے کہا انہوں نے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کہ صلوٰۃ وسطیٰ صلوٰۃ عصر ہے۔

فائدہ: اس باب میں زید بن ثابت اور ابوہاشم بن عتبہ اور ابوہریرہ رضی اللہ عنہم سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

مترجم: صلوٰۃ وسطیٰ یعنی بیچ کی نماز میں کئی قول ہیں محدثین کے۔ چنانچہ ابراہیم نخعی اور قتادۃ اور حسن اور ابوحنیفہ اور ان کے اصحاب کا قول ہے کہ مراد صلوٰۃ وسطیٰ سے صلوٰۃ عصر ہے اور ایک گروہ اس طرف گیا ہے کہ نماز فجر ہے۔ اور یہی قول ہے عمر اور ابن عمر اور ابن عباس اور معاذ اور جابر رضی اللہ عنہم کا ۔ اور اسی کے قائل ہیں عطاء اور عکرمہ اور مجاہد رحمۃ اللہ علیہم اور اسی طرف گئے ہیں مالک اور شافعی۔ كذا في شرح الموطأ للقاري۔

❀❀❀❀

(۲۹۸۶) عَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ قَالَ: كُنَّا نَتَكَلَّمُ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فِي الصَّلٰوةِ فَنَزَلَتْ ﴿ وَقُوْمُوْا لِلّٰهِ قَانِتِيْنَ ﴾ فَأُمِرْنَا بِالسُّكُوْتِ. (صحيح) صحيح أبي داود (٨٧٥)

ترجمہ: روایت ہے زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے کہا انہوں نے کہ ہم باتیں کرتے تھے زمانے میں رسول اللہ ﷺ کے نماز میں، سو اتری یہ آیت مبارک ﴿ وقوموا لله قانتين ﴾ یعنی کھڑے رہو اللہ کے لیے ادب سے پس حکم کئے گئے ہم چپ رہنے کا۔

فائدہ: روایت کی ہم سے احمد بن منیع نے ان سے ہشیم نے ان سے اسماعیل بن ابوخالد نے مانند اس کے اور زیادہ کیا اس میں یہ لفظ "ونهينا عن الكلام" یعنی منع کئے گئے ہم باتیں کرنے سے۔ یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔ اور ابوعمرو شیبانی کا نام سعد بن ایاس ہے۔ (اسنادہ صحیح)

❀❀❀❀

(۲۹۸۷) عَنِ الْبَرَاءِ: ﴿ وَلَا تَيَمَّمُوا الْخَبِيْثَ مِنْهُ تُنْفِقُوْنَ ﴾ قَالَ: نَزَلَتْ فِيْنَا مَعْشَرَ الْأَنْصَارِ كُنَّا أَصْحَابَ

نَخْلٍ، فَكَانَ الرَّجُلُ يَأْتِي مِنْ نَخْلِهِ عَلَى قَدْرِ كَثْرَتِهِ وَقِلَّتِهِ وَكَانَ الرَّجُلُ يَأْتِي بِالْقِنْوِ وَالْقِنْوَيْنِ فَيُعَلِّقُهُ فِي الْمَسْجِدِ، وَكَانَ أَهْلُ الصُّفَّةِ لَيْسَ لَهُمْ طَعَامٌ فَكَانَ أَحَدُهُمْ إِذَا جَاءَ أَتَى الْقِنْوَ فَضَرَبَهُ بِعَصَاهُ فَيَسْقُطُ الْبُسْرُ وَالتَّمْرُ فَيَأْكُلُ، وَكَانَ نَاسٌ مِمَّنْ لَا يَرْغَبُ فِي الْخَيْرِ يَأْتِي الرَّجُلُ بِالْقِنْوِ فِيهِ الشِّيصُ وَالْحَشَفُ وَ بِالْقِنْوِ قَدِ انْكَسَرَ فَيُعَلِّقُهُ، فَأَنْزَلَ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى: ﴿ **يٰأَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا أَنْفِقُوْا مِنْ طَيِّبَاتِ مَا كَسَبْتُمْ وَمِمَّا أَخْرَجْنَا لَكُمْ مِّنَ الْأَرْضِ وَلَا تَيَمَّمُوا الْخَبِيْثَ مِنْهُ تُنْفِقُوْنَ وَلَسْتُمْ بِاٰخِذِيْهِ إِلَّا أَنْ تُغْمِضُوْا فِيْهِ** ﴾ قَالُوا: لَوْ أَنَّ أَحَدَكُمْ أُهْدِيَ مِثْلَ مَا أَعْطَى لَمْ يَأْخُذْهُ إِلَّا عَلَى إِغْمَاضٍ أَوْ حَيَاءٍ. قَالَ: فَكُنَّا بَعْدَ ذٰلِكَ يَأْتِي أَحَدُنَا بِصَالِحِ مَا عِنْدَهُ. (اسناده صحيح)

ترجمہ: روایت ہے براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے کہ کہا انہوں نے کہ آیت ﴿لَا تَيَمَّمُوا الْخَبِيْثَ﴾ اتری ہے ہمارے انصار کے گروہ میں کہ ہم تھے کھجوروں والے سو ہر شخص لاتا تھا اپنی کھجوروں میں سے بہت یا تھوڑی اپنے مقدور کے موافق یعنی آپ کے پاس اور بعضے لوگ لاتے تھے گچھ یا دو گچھے اور لٹکا دیتے تھے مسجد میں اور اہل صفہ کا کہیں سے کھانا مقرر نہ ہوتا تھا سو ان میں کا کوئی آدمی جب آتا تھا گچھے کے پاس اور مارتا تھا اپنی لاٹھی تو گر پڑتی تھی گزر کھجور اور پکی ہوئی پس وہ کھالیتا اور بعض لوگ ایسے تھے کہ وہ خیرات دینے کی رغبت نہ رکھتے تھے سو ان میں کا آدمی لاتا تھا ایسا گچھا کہ اس میں خراب گزر ہوتے تھے اور خراب پکی ہوئی کھجور اور بعض گچھا ایسا لاتا کہ ٹوٹا ہوا ہوتا تھا، سو لٹکا دیتا اس کو مسجد میں سو اتاری اللہ تعالیٰ نے یہ آیت ﴿یایها الذین امنوا انفقومن طیبات﴾ الآیۃ۔ یعنی اے ایمان والو خرچ کرو پاکیزہ چیزیں اس میں سے کہ کمائیں تم نے اور جو نکالی ہم نے تمہارے لیے زمین سے اور نیت نہ رکھو گندی چیز پر کہ خرچ کرو اور تم آپ نہ لو گے مگر جو آنکھیں موند لو۔انتہٰی۔کہا راوی نے کہ اگر کوئی کسی کو تم میں سے ہدیہ دی جائے ایسی چیز جو اس نے خیرات میں دی ہے تو ہرگز نہ لے مگر براہ چشم پوشی یا حیا۔کہا راوی نے کہ پھر تھے ہم بعد اس کے کہ لاتا تھا ہم میں کا ہر شخص عمدہ چیز جو اس کے پاس ہوتی تھی۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔غریب ہے۔اور ابو مالک وہ قبیلہ بنی عقار سے ہیں اور کہتے ہیں نام ان کا غزوان ہے۔اور روایت کی سفیان ثوری نے سدی سے کچھ اس روایت میں سے۔

❀❀❀❀

(۲۹۸۸) عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((إِنَّ لِلشَّيْطَانِ لَمَّةً بِابْنِ آدَمَ وَلِلْمَلَكِ لَمَّةً، فَأَمَّا لَمَّةُ الشَّيْطَانِ فَإِيْعَادٌ بِالشَّرِّ وَتَكْذِيْبٌ بِالْحَقِّ، وَأَمَّا لَمَّةُ الْمَلَكِ فَإِيْعَادٌ بِالْخَيْرِ وَتَصْدِيْقٌ بِالْحَقِّ، فَمَنْ وَّجَدَ ذٰلِكَ فَلْيَعْلَمْ أَنَّهُ مِنَ اللّٰهِ فَلْيَحْمَدِ اللّٰهَ، وَمَنْ وَجَدَ الْأُخْرٰى فَلْيَتَعَوَّذْ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ ثُمَّ قَرَأَ: الشَّيْطَانُ يَعِدُكُمُ الْفَقْرَ وَيَأْمُرُكُمْ بِالْفَحْشَآءِ ﴾ الْاٰيَةَ.

[اسناده ضعيف] المشكاة (٧٤) التحقيق الثانی. اس میں عطاء بن سائب راوی مختلط ہے۔

ترجمہ: روایت ہے عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے کہا انہوں نے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے تحقیق کہ شیطان کا ایک اثر ہے آدم کے بیٹے میں اور ایک اثر ہے فرشتے کا سو اثر شیطان کا وعدہ دینا ہے شر کا یعنی زینت دینا اس کا اور جھٹلایا ناحق کو اور اثر فرشتے کا وعدہ دینا خیر کا اور تصدیق حق کی سو جو شخص کہ یہ پائے یعنی اپنے دل میں اثر فرشتے کا تو جانے کہ وہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے تو چاہیے کہ حمد کرے اللہ تعالیٰ کی اور جو پائے اثر دوسرا یعنی شیطان کا تو چاہیے کہ پناہ پکڑے اللہ تعالیٰ کے ساتھ شیطان سے پھر پڑھی آپؐ نے یہ آیت ﴿اَلشَّيْطَانُ يَعِدُكُمُ الْفَقْرَ وَيَأْمُرُكُمْ بِالْفَحْشَاءِ﴾ اَلْآيَةَ۔ یعنی شیطان تم کو ڈراتا ہے محتاجی سے یعنی خیرات دینے کے وقت اور حکم کرتا ہے تم کو بے حیائی کا۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے۔ اور وہ روایت ہے ابوالاحوص کی نہیں پہچانتے ہم اس کو مرفوع کیا مگر ابوالاحوص کی روایت سے۔

❀❀❀❀

(٢٩٨٩) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ: ((يَآأَيُّهَا النَّاسُ! إِنَّ اللّٰهَ طَيِّبٌ وَلَا يَقْبَلُ إِلَّا طَيِّبًا، وَإِنَّ اللّٰهَ أَمَرَ الْمُؤْمِنِيْنَ بِمَا أَمَرَ بِهِ الْمُرْسَلِيْنَ، فَقَالَ ﴿ يَآأَيُّهَا الرُّسُلُ كُلُوْا مِنَ الطَّيِّبٰتِ وَاعْمَلُوْا صَالِحًا إِنِّيْ بِمَا تَعْمَلُوْنَ عَلِيْمٌ ﴾ وَقَالَ: ﴿ يَآأَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا كُلُوْا مِنْ طَيِّبٰتِ مَا رَزَقْنٰكُمْ ﴾)) قَالَ: ((وَذَكَرَ الرَّجُلَ يُطِيْلُ السَّفَرَ أَشْعَثَ أَغْبَرَ يَمُدُّ يَدَهُ إِلَى السَّمَاءِ يَارَبِّ يَارَبِّ وَمَطْعَمُهُ حَرَامٌ، وَمَشْرَبُهُ حَرَامٌ وَمَلْبَسُهُ حَرَامٌ وَغُذِيَ بِالْحَرَامِ فَأَنّٰى يُسْتَجَابُ لِذٰلِكَ)). (اسناده حسن) غاية المرام (١٧)

ترجمہ: روایت ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہا انہوں نے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے: اے لوگو اللہ تعالیٰ پاکیزہ ہے نہیں قبول کرتا مگر پاکیزہ چیز کو اور اللہ تعالیٰ نے حکم کیا ہے مؤمنوں کو جس کا حکم کیا ہے پیغمبروں کو، سو فرمایا ﴿یایها الرسل ﴾ الایة۔ یعنی اے رسولو کھاؤ تم پاکیزہ چیزوں میں سے اور عمل کرو نیک میں تمہارے عمل جانتا ہوں۔ اور فرمایا ﴿یایها الذین امنوا ﴾ الایة۔ یعنی اے ایمان والو کھاؤ تم پاکیزہ چیزیں جو ہم نے دی ہیں تم کو۔ کہا راوی نے پھر ذکر کیا رسول اللہ ﷺ نے اس مرد کا کہ لمبا سفر کرتا ہے پریشان ہیں بال اس کے خاک پڑی ہے اس پر پھیلاتا ہے اپنے ہاتھ آسمان کی طرف اور کہتا ہے اے رب! اے رب! اور کھانا اس کا حرام ہے اور پینا اس کا حرام ہے اور کپڑے اس کے حرام کے ہیں اور خوراک دی جاتی ہے اس کو حرام کی پھر کیوں کر دعا قبول ہو اس کی۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اور نہیں جانتے ہم اس کو مگر اسناد سے فضیل بن مرزوق کے اور ابو حازم وہ قبیلہ بنی اشجع سے ہیں نام ان کا سلمان ہے وہ مولیٰ ہیں عزہ اشجعیہ کے۔

❀❀❀❀

(٢٩٩٠) **عَنِ السُّدِّيِّ**، قَالَ: حَدَّثَنِي مَنْ سَمِعَ عَلِيًّا يَقُوْلُ: : لَمَّا نَزَلَتْ هٰذِهِ الْآيَةُ ﴿ **إِنْ تُبْدُوْا مَا فِيْ أَنْفُسِكُمْ أَوْ تُخْفُوْهُ يُحَاسِبْكُمْ بِهِ اللّٰهُ فَيَغْفِرُ لِمَنْ يَّشَآءُ وَيُعَذِّبُ مَنْ يَّشَآءُ** ﴾ **الْآيَةُ** أَحْزَنَتْنَا. قَالَ: قُلْنَا يُحَدِّثُ أَحَدُنَا نَفْسَهُ فَيُحَاسَبُ بِهِ لَا نَدْرِيْ مَا يُغْفَرُ مِنْهُ وَمَا لَا يُغْفَرُ مِنْهُ فَنَزَلَتْ هٰذِهِ الْآيَةُ بَعْدَهَا فَنَسَخَتْهَا ﴿ **لَا يُكَلِّفُ اللّٰهُ نَفْسًا إِلَّا وُسْعَهَا لَهَا مَا كَسَبَتْ وَعَلَيْهَا مَا اكْتَسَبَتْ** ﴾.

(ضعيف الاسناد) (سند میں راوی مجہول ہے۔)

ترجمہ: روایت ہے سدی سے کہا کہ بیان کیا مجھ سے اس شخص نے کہ جس نے سنا حضرت علیؓ سے کہ وہ فرماتے تھے کہ جب اتری آیت ﴿ان تُبْدُوا ما فی انفسکم ﴾ الآیۃ۔ یعنی اگر ظاہر کرو تم جو تمہارے دل میں ہے یا چھپاؤ اس کو حساب کرے گا اس کا تم سے اللہ عز وجل پھر بخشے گا جس کو چاہے گا اور عذاب کرے گا جس کو چاہے آخر آیت تک۔ انتہیٰ۔ غمگین کر دیا اس نے ہم کو اور کہا ہم نے کہ خیال کرتا ہے ایک ہم میں کا اپنے دل میں یعنی کسی گناہ کا سو اس پر بھی حساب ہو گا پھر معلوم نہیں کہ کیا بخشا جائے اس میں سے اور کس پر عذاب کیا جائے پھر اتری بعد اس کے یہ آیت ﴿لَا يُكَلِّفُ اللّٰهُ نَفْسًا إِلَّا وُسْعَهَا لَهَا مَا كَسَبَتْ وَعَلَيْهَا مَا اكْتَسَبَتْ ﴾ الآیۃ۔ یعنی تکلیف نہیں دیتا اللہ تعالیٰ کسی کو مگر اسی کی طاقت کے موافق اس کے لیے ہے ثواب اس نیکی کا جو کمائے اور اس پر ہے عذاب اس بدی کا جو کمائے یعنی خیال پر پکڑ نہیں۔ انتہیٰ۔ سو فرماتے ہیں حضرت علی رضی اللہ عنہ کہ منسوخ کر دیا اس آیت نے آیت سابق کو۔

❀❀❀❀

(٢٩٩١) **عَنْ أُمَيَّةَ** أَنَّهَا سَأَلَتْ عَائِشَةَ، عَنْ قَوْلِ اللّٰهِ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى ﴿ **إِنْ تُبْدُوْا مَا فِيْ أَنْفُسِكُمْ أَوْ تُخْفُوْهُ يُحَاسِبْكُمْ بِهِ اللّٰهُ** ﴾ **وَعَنْ قَوْلِهِ:** ﴿ **مَنْ يَّعْمَلْ سُوْءًا يُّجْزَ بِهِ** ﴾ فَقَالَتْ: مَا سَأَلَنِيْ عَنْهَا أَحَدٌ مُنْذُ سَأَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ: ((**هٰذِهِ مُعَاتَبَةُ اللّٰهِ الْعَبْدَ فِيْمَا يُصِيْبُهُ مِنَ الْحُمّٰى وَالنَّكْبَةِ حَتَّى الْبِضَاعَةِ يَضَعُهَا فِيْ يَدِ قَمِيْصِهِ فَيَفْقِدُهَا فَيَفْزَعُ لَهَا، حَتّٰى إِنَّ الْعَبْدَ لَيَخْرُجُ مِنْ ذُنُوْبِهِ كَمَا يَخْرُجُ التِّبْرُ الْأَحْمَرُ مِنَ الْكِيْرِ**)). (ضعيف الاسناد) (اس میں علی بن زید بن جدعان ضعیف ہے۔)

ترجمہ: روایت ہے امیہ سے کہ انہوں نے پوچھا ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے مطلب ان دونوں آیتوں کا ﴿ان تبدوا ما فی انفسکم الآیۃ ﴾ اور ﴿من یعمل سوءا یجزبہ ﴾ الایۃ۔ یعنی جو برائی کرے گا اس کی سزا پائے گا پس فرمایا ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا نے: نہ پوچھا کسی نے مجھ سے مطلب ان کا جب سے کہ پوچھا میں نے اس کو آنحضرت ﷺ سے، سو فرمایا آنحضرت ﷺ نے مراد ان سے گرفتار کرنا ہے اللہ تعالیٰ کا اپنے بندے کو ان مصیبتوں میں جو پہنچتی ہیں بخار اور بدبختیوں سے یہاں تک کہ کوئی چیز رکھ دیتا ہے اپنے کرتے کی بانہہ میں پھر خیال کرتا ہے کہ کھو گئی اور گھبرایا کرتا ہے اس کے

لیے یعنی اس گھبراہٹ سے بھی گناہ معاف ہو جاتے ہیں یہاں تک کہ نکل جاتا ہے بندہ اپنے گناہوں سے جیسا کہ نکلتا ہے سونا سرخ انگیٹھی سے۔

فائدہ :یہ حدیث حسن ہے غریب ہے روایت سے ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا کی نہیں جانتے ہم اس کو مگر حماد بن سلمہ کی روایت سے۔

مترجم: غرض یہ کہ ان دونوں آیتوں میں جو مذکور ہے کہ ہر بدی کی سزا ملے گی تو آپ نے فرمایا کہ مراد اس سے سزا دنیاوی ہے نہ عذاب اخروی پھر آگے اس کی تفسیر کی اس صورت میں آیت ﴿ان تبدوا ما فی انفسکم﴾ منسوخ کہنے کی حاجت نہ رہی جیسے کہ اوپر حضرت علی رضی اللہ عنہ کے قول میں مذکور ہے۔

❁❁❁❁

(٢٩٩٢) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: لَمَّا نَزَلَتْ هٰذِهِ الْآيَةُ: ﴿ وَإِنْ تُبْدُوْا مَا فِيْ أَنْفُسِكُمْ أَوْ تُخْفُوْهُ يُحَاسِبْكُمْ بِهِ اللّٰهُ ﴾ قَالَ: دَخَلَ قُلُوْبَهُمْ مِنْهُ شَيْءٌ لَمْ يَدْخُلْ مِنْ شَيْءٍ فَقَالُوْا لِلنَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ: ((قُوْلُوْا سَمِعْنَا وَأَطَعْنَا)) فَأَلْقَى اللّٰهُ الْإِيْمَانَ فِيْ قُلُوْبِهِمْ فَأَنْزَلَ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى: ﴿ اٰمَنَ الرَّسُوْلُ بِمَا أُنْزِلَ إِلَيْهِ مِنْ رَّبِّهٖ وَالْمُؤْمِنُوْنَ ﴾ الْآيَةَ ﴿ لَا يُكَلِّفُ اللّٰهُ نَفْسًا إِلَّا وُسْعَهَا لَهَا مَاكَسَبَتْ وَعَلَيْهَا مَا اكْتَسَبَتْ رَبَّنَا لَا تُؤَاخِذْنَا إِنْ نَّسِيْنَا أَوْ أَخْطَأْنَا ﴾ قَالَ: ((قَدْ فَعَلْتُ)) ﴿ رَبَّنَا وَلَا تَحْمِلْ عَلَيْنَا إِصْرًا كَمَا حَمَلْتَهٗ عَلَى الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِنَا ﴾ قَالَ: ((قَدْ فَعَلْتُ)) ﴿ رَبَّنَا وَلَا تُحَمِّلْنَا مَا لَا طَاقَةَ لَنَا بِهٖ وَاعْفُ عَنَّا وَاغْفِرْلَنَا وَارْحَمْنَا ﴾ اَلْآيَةُ: ((قَالَ قَدْ فَعَلْتُ)). (اسناده صحيح)

ترجمہ: روایت ہے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہا انہوں نے کہ جب نازل ہوئی یہ آیت ﴿إِنْ تُبْدُوْا مَا فِيْ أَنْفُسِكُمْ﴾ اَلْآيَةُ یعنی اگر ظاہر کرو گے تم جو تمہارے دلوں میں ہے یا چھپاؤ گے اس کو جب حساب کرے گا اس کا تم سے اللہ تعالیٰ۔ انتہیٰ۔ داخل ہوا اصحاب کے دلوں میں اس سے ایسا خوف وخطر کہ کسی چیز سے نہ ہوا تھا۔ سو عرض کیا یہ مقدمہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سو فرمایا آپ نے کہو تم کہ سنا ہم نے، اور اطاعت کی ہم نے سو ڈالا اللہ تعالیٰ نے ایمان ان کے دلوں میں یعنی قبول وتسلیم پھر اتاریں اللہ تعالیٰ نے یہ آیتیں ﴿اٰمَنَ الرَّسُوْلُ بِمَآ أُنْزِلَ إِلَيْهِ مِنْ رَّبِّهٖ وَالْمُؤْمِنُوْنَ﴾ اَلْآيَةَ یعنی ایمان لایا رسول اس پر جو اتاری گئی اس کی طرف اس کے رب سے اور ایمان لائے مومن لوگ۔ آخر آیت تک ﴿لَا يُكَلِّفُ اللّٰهُ نَفْسًا إِلَّا وُسْعَهَا﴾ اَلْآيَةَ یعنی نہیں تکلیف دیتا اللہ تعالیٰ کسی جی کو مگر اس کی طاقت کے موافق اسی لیے ہیں جو نیکیاں کمائیں اور اسی پر ہے وبال ان برائیوں کا جو کمائیں اے رب ہمارے مت پکڑ ہم کو اگر ہم بھول جائیں یا چوک جائیں پس فرمایا اللہ تعالیٰ نے کہ میں نے قبول کیا یعنی تمہاری اس دعا کو ﴿رَبَّنَا وَلَا تَحْمِلْ عَلَيْنَا إِصْرًا كَمَا حَمَلْتَهٗ عَلَى الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِنَا﴾ یعنی اے رب ہمارے اور مت رکھ ہم پر ایسا بوجھ جیسا رکھا تو نے ہم سے اگلوں پر یعنی احکام شدیدہ اور اوامر مشکلہ۔ انتہیٰ۔ فرمایا اللہ جل

جلالہ نے کہ میں نے ایسا کیا ہے یعنی سخت احکام تم پر نہ رکھوں گا۔ ﴿وَلَا تُحَمِّلْنَا مَا لَا طَاقَةَ لَنَا بِهٖ وَاعْفُ عَنَّا وَاغْفِرْ لَنَا﴾ اَلْآيَةُ۔ یعنی مت رکھ ہم پر ایسا بوجھ کہ جس کی طاقت نہ ہو ہم میں اور عفو کر ہم سے اور بخش ہم کو اور رحم کر ہم پر۔ آخر آیت تک۔ انتہیٰ، سو فرمایا اللہ تعالیٰ نے: میں نے ایسا ہی کیا۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔ اور مروی ہوئی ہے یہ اور سند سے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے۔ اور اس باب میں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے۔ اور آدم بن سلیمان کہا جاتا ہے کہ وہ والد ہیں یحییٰ کے۔

مترجم: مطلب اس حدیث کا یہ ہے کہ جب یہ آیات نازل ہوئیں اور آنحضرت نے اصحاب رضی اللہ عنہم پر پڑھیں تو اللہ تعالیٰ جل جلالہ نے ان دعاؤں کو قبول فرمایا اور ہر دعا کا جواب دیا یا قاری جب پڑھتا ہے اللہ تعالیٰ جل جلالہ جواب دیتا ہے اور قبول فرماتا ہے۔ اور فضیلت اس خاتمہ سورۂ بقر کی احادیث میں بہت آئی ہے۔ چنانچہ وارد ہے جبیر بن نضیر سے کہ رسول اللہ نے ختم کیا ہے سورۂ بقر کو ایسی دو آیتوں پر کہ عنایت ہوئیں ہیں مجھے اس خزانے سے کہ جو عرش کے نیچے ہے سو سیکھو ان کو اور سکھاؤ اپنی عورتوں کو اس لیے کہ وہ رحمت ہیں اور موجب قرب الٰہی ہیں اور دعا ہیں۔ روایت کیا اس کو دارمی نے مرسلاً اور ایفع بن عبد کلاعی سے مروی ہے کہ ایک مرد نے کہا یارسول اللہ کون سی سورت قرآن میں بڑی ہے فرمایا آپ نے قل هو الله احد پھر کہا اس نے کون سی آیت قرآن میں بڑی ہے فرمایا آپ نے آیت الکرسی ﴿الله لا اله الا هو الحى القيوم﴾ الاية پھر عرض کی اس نے کہ کس آیت کو دوست رکھتے ہیں آپ کہ پہنچے وہ آپ کو اور آپ کی امت مرحومہ کو یعنی اس کے موافق معاملہ کیا جائے فرمایا آپ نے خاتمہ سورۂ بقرہ کا اس لیے کہ وہ اللہ تعالیٰ کے ان خزائن رحمت سے ہے جو اس کے عرش کے نیچے ہیں عنایت کیا اس خاتمہ کو اللہ تعالیٰ نے اس امت کو نہ چھوڑی اس خاتمہ نے کوئی خیر دنیا اور آخرت سے کہ جس پر شامل نہ ہو یہ۔ روایت کیا اس کو بھی دارمی نے۔ انتہیٰ۔

اب جاننا چاہیے کہ یہ سورۂ اکبر سور قرآنی ہے اور مشتمل بر مضامین کثیرہ ومعانی اس میں قصص ماضیہ سے مذکور ہے۔ قصہ آدم علیہ السلام کا اور حالات اہل کتاب کے اور جواب ان کے اعتراضات کے اور قصہ گائے کا اور قصہ ابتلائے ابراہیم اور بنائے کعبہ اور قصہ طالوت وجالوت اور گزرنا حضرت عزیر کا بیت المقدس پر اور تقریر ابراہیم علیہ السلام کی نمرود سے توحید کے باب میں اور فرمائش ابراہیم علیہ السلام کی اللہ تعالیٰ سے واسطے احیائے موتیٰ کے اور تمثیلات سے مذکور ہیں۔ دو مثالیں منافقوں کی اور تمثیل مصارف جہاد کی سبع سنابل سے اور تمثیل ریاکاروں کی ساتھ اس مزارع کے جو سنگِ سخت پر دانہ ڈالے اور تمثیل مصارف اہل اخلاص کی ساتھ باغ بلند کے کہ وہ چند میوہ دے اور تمثیل ریاکاروں کے مصارف کی ساتھ اس باغ کے جو پیرانہ سالی میں صاحب باغ کے جل جائے اور تمثیل اور تشبیہ سود خواروں کی ساتھ اس شخص کے کہ جس پر شیطان سوار ہوا، اور احکام واوامر میں سے حکم عبادت الٰہی کا اور اقامت صلوٰۃ اور ایتاء زکوٰۃ اور حکم مقامِ ابراہیم کے مصلیٰ ٹھہرانے کا اور امر کتب سابقہ پر ایمان لانے کا اور امر استقبال قبلہ کا اور سبقت ڈھونڈھنے کا نیکیوں میں اور امر ذکر اور شکر اور امر استعانت ڈھونڈھنے کا صبر وتحمل کے ساتھ اور امر اکل حلال کا۔ اور امر ادائے شکر کا

اور امر قصاص کا مقتولین کے اور امر وصیت کا جو منسوخ ہو چکا ہے اور امر قتال فی سبیل اللہ کا اور حکم کافروں کے اخراج کا اور ان کی لڑائی کا مسجد حرام کے پاس اور حکم قتال کا شہر حرم میں اور امر مال خرچ کرنے کا جہاد میں اور احکام حج کے اور امر تکمیل اسلام کا اور حکم مرتد کا اور حکم حیض اور طلاق اور عدت اور خلع اور حکم رضاعت کا اور عدت اس عورت کی جس کا شوہر مر گیا ہو اور حکم نکاح کے پیغام دینے کا اور حکم طلاق کا قبل مس کے اور امر حفاظت صلوٰۃ کا علی الخصوص صلوٰۃ وسطیٰ کا اور حکم سواری پر نماز ادا کرنے کا خوف کے وقت اور امر متعہ کا مطلقات کے لیے اور امر پاکیزہ مال سے خرچ کرنے کا اور امر صدقہ دینے کا ان لوگوں کو کہ راہ اللہ میں محصور ہیں اور حکم ان لوگوں کا جو بمجرد نزول حرمت ربوٰ اس سے باز رہے اور امر تقویٰ کا اور مابقی سود کے ترک کا اور امر قرض دار کو مہلت دینے کا اگر تنگ دست ہو اور امر قرض کے لکھ لینے کا اور حکم رہن کا اور نواہی سے نہی راعنا کہنے سے اور امتراء یعنی شک کرنے سے اور خوف سے غیر اللہ کے اور شہداء کو موتی کہنے سے اور اتباع خطوات سے شیطان کے اور باطل کے ساتھ لوگوں کا مال کھا جانے سے اور نہی رفث وفسوق وجدال سے حج میں اور نہی مشرکوں میں نکاح کرنے سے اور کثرت سے قسم کھانے کے اور نہی صدقات کے ابطال سے من واذیٰ کے ساتھ اور نہی کتمان شہادت سے اور فضائل اعمال سے فضیلت اتباع ہدیٰ کی اور جماعت اور صبر وصلوٰۃ کی اور ایمان اور عمل صالح کی اور فضیلت طالب رضائے حق کی اور فضیلت اصلاح یتامیٰ اور طہارت کی اور نکاح ثانی کی اور مصارف جہاد کی اور فضیلت ان لوگوں کی جو جہاد میں مال خرچ کرتے ہیں اور فضیلت حکمت کی اور فضیلت اہل سخا کی اور ذمائم افعال سے رد شرک کا اور مذمت اتباع امانی کی اور سوال بے ضرورت کے اور مذمت اس کی جو مساجد میں ذکر الٰہی سے مانع ہو اور مذمت اتباع اہل کتاب، اور مذمت اس کی جو ملت ابراہیم سے اعراض کرے اور مذمت تقلید آباء کی اور مذمت اشراک فی الدعاء کی اور مذمت کتمان آیات الٰہی کی اور ثمن قلیل اس پر لینے کی اور کتاب اللہ میں اختلاف کرنے کی اور مذمت لد اور فساد کی اور تعدی کی کہ حدود شرعیہ سے۔ **وغیر ذلك**۔ اسی طرح سے اور بھی بہت سے احکام اس سورۂ متبرکہ میں مذکور ہیں کہ قلم اس کی تحریر سے عاجز ہے بیان کئے ہم نے بعض اس میں سے سبیکۃ الذہب الابریز میں۔

❀❀❀❀

۳۔ باب: وَمِنْ سُوْرَةِ آلِ عِمْرَانَ

تفسیر سورۂ آل عمران

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

(۲۹۹۳) عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ : سَأَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ عَنْ قَوْلِهِ ﴿فَأَمَّا الَّذِيْنَ فِيْ قُلُوْبِهِمْ زَيْغٌ فَيَتَّبِعُوْنَ مَا تَشَابَهَ مِنْهُ ابْتِغَآءَ الْفِتْنَةِ وَابْتِغَآءَ تَأْوِيْلِهِ﴾ قَالَ: ((فَإِذَا رَأَيْتِيْهِمْ فَأَعْرِفِيْهِمْ))، وَقَالَ يَزِيْدُ: فَإِذَا

رَأَيْتُمُوهُمْ فَاعْرِفُوهُمْ، قَالَهَا مَرَّتَيْنِ أَوْثَلْثًا . (اسناده صحيح)

ترجمہ: روایت ہے ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ انہوں نے کہا کہ پوچھی میں نے رسول اللہ ﷺ سے تفسیر اس آیت کی ﴿فَامَّا الَّذِيْنَ فِيْ قُلُوْبِهِمْ زَيْغٌ﴾ الآیۃ یعنی جن کے دلوں میں کجی ہے پس وہ پیچھے لگتے ہیں اس کے متشابہ کے فتنہ اور اس کی تاویل ڈھونڈ ھنے کو۔انتہی۔ پس فرمایا آپؐ نے کہ جب دیکھے تو ان کو تو پہچان رکھ ان کو۔ اور کہا یزید نے اپنی روایت میں کہ آپ نے فرمایا کہ جب دیکھو تم ان کو۔تو پہچان رکھو اس کو دو بار کہا یا تین بار۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔اس طرح روایت کی کئی لوگوں نے یہ حدیث ابن ابوملیکہ سے انہوں نے ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے اور نہیں ذکر کیا ابن ابوملیکہ کے بعد قاسم بن محمد کا اور ذکر کیا قاسم کا فقط یزید بن ابراہیم نے اور ابن ابوملیکہ نام ان کا عبداللہ ہے وہ بیٹے ہیں عبیداللہ بن ابوملیکہ کے اور ان کو سماع ہے ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے بھی۔

❀❀❀❀

(۲۹۹۴) عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ : سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَنْ هٰذِهِ الْآيَةِ ﴿هُوَالَّذِيْ أَنْزَلَ عَلَيْكَ الْكِتَابَ مِنْهُ اٰيَاتٌ مُحْكَمَاتٌ﴾ إِلٰى اٰخِرِ الْآيَةِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : ((إِذَا رَأَيْتُمُ الَّذِيْنَ يَتَّبِعُوْنَ مَا تَشَابَهَ مِنْهُ فَأُوْلٰٓئِكَ الَّذِيْنَ سَمَّاهُمُ اللّٰهُ فَاحْذَرُوْهُمْ)). (اسناده صحيح)

ترجمہ: روایت ہے ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہا انہوں نے کہ سوال کیا گیا رسول اللہ ﷺ سے اس آیت کی تفسیر کا ﴿هُوَ الَّذِيْٓ اَنْزَلَ عَلَيْكَ الْكِتٰبَ﴾ الآيَةِ تب فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کہ جب تم دیکھو ان لوگوں کہ پیچھے پڑتے ہیں آیات متشابہات کے پس وہی لوگ ہیں کہ نام لیا ان کا اللہ تعالیٰ نے سو پرہیز کرو ان سے۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔اور مروی ہے یہ حدیث ایوب سے وہ روایت کرتے ہیں ابن ابوملیکہ سے وہ ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے۔

مترجم: اللہ جل جلالہ نے کہیں ساری کتاب کو متشابہ فرمایا ہے جیسے اس آیت میں ﴿اَللّٰهُ نَزَّلَ اَحْسَنَ الْحَدِيْثِ كِتٰبًا مُّتَشَابِهًا﴾ یعنی مشابہت رکھتی ہے ہر آیت اس کی دوسری آیت سے فصاحت اور بلاغت اور صحت معنی اور جزالت الفاظ میں اور دوسرے مقام میں ساری کتاب کو محکم فرمایا مراد اس سے یہ ہے کہ اس میں عبث اور ہزل نہیں اور صدق وعدل سے بھری ہے اور اس مقام میں یعنی آل عمران میں تقسیم کی کہ بعض آیات محکم ہیں اور بعض متشابہ پس اس میں کئی قول ہیں اکابرِ دین کے۔ چنانچہ ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ محکمات تین آیتیں ہیں سورۂ انعام کی ﴿قُلْ تَعَالَوْا اَتْلُ مَا حَرَّمَ رَبُّكُمْ عَلَيْكُمْ﴾ اور نظیر ان آیتوں کی بنی اسرائیل میں ہے ﴿وَقَضٰى رَبُّكَ اَلَّا تَعْبُدُوْٓا اِلَّآ اِيَّاهُ﴾ اور انہی کا قول ہے کہ حروف تہجی جو اوائل سورہ میں ہیں۔یہی متشابہ ہیں اور مجاہدؒ اور عکرمہؒ نے کہا کہ جن آیتوں میں حلال وحرام مذکور ہے وہ محکم ہیں اور باقی سب متشابہ کہ شبیہ ہے ہر ایک دوسرے کی صدق

وحسن میں۔ اور قتادہ اور ضحاک اور سدی نے کہا کہ محکم ناسخ ہے کہ جن پر عمل ہے اور متشابہ منسوخ ہے کہ ایمان لایا جاتا ہے اس پر اور عمل نہیں کیا جاتا اور روایت کی علی بن ابوطلحہ نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہ فرمایا انہوں نے کہ محکمات قرآن اس کی ناسخ اور حلال وحرام اور حدود وفرائض ہیں کہ ان پر ایمان بھی لایا جاتا ہے اور متشابہ منسوخ اس کے اور مقدم ومؤخر اور امثال اور اقسام کہ اس پر ایمان لایا جاتا ہے اور عمل نہیں ہوتا اور بعض مفسرین نے کہا کہ محکم وہ ہیں کہ جن کا علم اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں کو عنایت کیا ہے اور متشابہ وہ ہے کہ اس کا علم کسی مخلوق کو نہ دیا جیسے کہ اشراط ساعت اور خروج دجال اور نزول عیسیٰ علیہ السلام اور طلوع شمس مغرب سے اور قیام ساعت اور فنائے دنیا کہ اوقات ان کے سوائے اللہ تعالیٰ کے کسی کو معلوم نہیں اور محمد بن جعفر بن زبیر نے کہا کہ محکم وہ ہے کہ محتمل ایک ہی معنی کے ہو اور متشابہ وہ ہے کہ معانی متعددہ کے محتمل ہو کذا فی البغوی اور بعض اکابرین نے آیات صفات کو جیسے یدالله فوق ایدیهم متشابہ کہا ہے اگرچہ معانی ان کے واضح ہیں اور مطالب لائح مگر کیفیات ان کی مجہول جیسے کہ اشراط ساعت میں اوقات مجہول ہیں پس اس اخفا کی وجہ سے ان کو متشابہ کہا ہے چنانچہ امام مالک فرماتے ہیں الاستواء معلوم والکیف مجهول یعنی استواء باعتبار معنی کے معلوم ہے اور باعتبار کیف کے مجہول ہے مگر بعضے جہول ابوالفضول اس کے معنوں کو بھی مجہول قرار دے کر اپنے تئیں جاہل ٹھہراتے ہیں اور ان کے معانی واضحہ پر ایمان نہیں لاتے۔ **هداهم الله الیٰ صراط مستقیم۔**

❀ ❀ ❀ ❀

(۲۹۹۵) عَنْ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((إِنَّ لِكُلِّ نَبِيٍّ وُلَاةً مِنَ النَّبِيِّيْنَ، وَإِنَّ وَلِيِّيْ أَبِيْ وَخَلِيْلُ رَبِّيْ، ثُمَّ قَرَأَ: ﴿ إِنَّ أَوْلَى النَّاسِ بِإِبْرٰهِيْمَ لَلَّذِيْنَ اتَّبَعُوْهُ وَهٰذَا النَّبِيُّ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَاللّٰهُ وَلِيُّ الْمُؤْمِنِيْنَ ﴾. (اسناده صحيح) تخريج المشكاة (۵۷۶۹) (التحقيق الثانی)

ترجمہ: روایت ہے عبداللہ سے کہا انہوں نے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کہ ہر نبی کے دوست ہیں نبیوں میں سے اور میرے دوست میرے باپ خلیل میرے رب کے پھر پڑھی آپ ﷺ نے یہ آیت ﴿ان اولی الناس بابراهيم﴾ الآية۔ یعنی زیادہ قریب آدمیوں سے ابراہیم کی طرف وہ لوگ ہیں کہ جنہوں نے تابعداری کی ان کی یعنی توحید پر چلے اور یہ نبی اور جو ایمان لائے یعنی اس نبی کے ساتھ اور اللہ تعالیٰ دوست ہے مؤمنوں کا۔

فائدہ: روایت کی ہم سے محمود نے ان سے ابونعیم نے ان سے سفیان نے ان سے ان کے باپ نے ان سے ابوالضحیٰ نے ان سے عبداللہ نے انہوں نے نبی ﷺ سے مثل اس کی اور نہیں ذکر کیا اس سند میں مسروق کا اور یہ سند صحیح تر ہے۔ روایت ہے ابوالضحیٰ کی جو مروی ہے مسروق سے۔ اور ابوالضحیٰ کا نام مسلم بن صبیح ہے۔ روایت کی ہم سے ابوکریب نے انہوں نے وکیع سے انہوں نے سفیان سے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے ابوالضحیٰ سے انہوں نے عبداللہ سے انہوں نے نبی ﷺ سے ابونعیم کی روایت کے مطابق اور اس میں بھی مسروق کا ذکر نہیں۔

(۲۹۹۶) عَنْ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَنْ حَلَفَ عَلٰى يَمِيْنٍ هُوَ فِيْهَا فَاجِرٌ لِيَقْتَطِعَ بِهَا مَالَ امْرِئٍ مُسْلِمٍ، لَقِيَ اللّٰهَ وَهُوَ عَلَيْهِ غَضْبَانٌ)) فَقَالَ الْأَشْعَثُ بْنُ قَيْسٍ: فِيَّ وَاللّٰهِ كَانَ ذٰلِكَ، كَانَ بَيْنِيْ وَبَيْنَ رَجُلٍ مِنَ الْيَهُوْدِ أَرْضٌ فَجَحَدَنِيْ فَقَدَّمْتُهُ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((أَلَكَ بَيِّنَةٌ؟)) قُلْتُ: لَا، فَقَالَ لِلْيَهُوْدِيِّ: ((أَحْلِفْ))، فَقُلْتُ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ! إِذَنْ يَحْلِفَ فَيَذْهَبَ بِمَالِيْ، فَأَنْزَلَ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى: ﴿ إِنَّ الَّذِيْنَ يَشْتَرُوْنَ بِعَهْدِ اللّٰهِ وَأَيْمَانِهِمْ ثَمَنًا قَلِيْلًا ﴾ إِلٰى آخِرِ الْآيَةِ.

(اسناده صحيح) الروض النضير (۲۴۰۔ ۲۴۱)

ترجمہ: روایت ہے عبداللہؓ سے کہا انہوں نے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے: جس نے قسم کھائی کسی امر پر اور وہ اس میں جھوٹا ہے اس لیے کہ کاٹ کر لے جائے اس قسم سے مال مرد مسلمان کا وہ ملے گا اللہ تعالیٰ سے اور اللہ تعالیٰ اس پر غصہ ہوگا۔ سو کہا اشعث بن قیس نے کہ میرے بارے میں ہے یہ حدیث قسم ہے اللہ تعالیٰ کی اور تفصیل اس کی یہ ہے کہ میری اور یہودی کی شراکت تھی ایک زمین میں سو وہ منکر ہو گیا یعنی میرے حصہ کا پس لے گیا میں اس کو نبی ﷺ کی طرف سو فرمایا مجھ سے رسول اللہ ﷺ نے کہ تمہارے پاس گواہ ہیں میں نے عرض کی کہ نہیں پھر فرمایا آپؐ نے یہودی سے کہ تو قسم کھا سو میں نے عرض کی کہ یارسول اللہ اب وہ قسم کھا کر میرا مال مار لے گا، سو اتاری اللہ تعالیٰ نے اس پر یہ آیت ﴿ان الذين﴾ سے آخر تک۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔ اور اس باب میں علی بن اوفیٰ سے بھی روایت ہے۔

مترجم: پوری آیت یوں ہے ﴿إِنَّ الَّذِيْنَ يَشْتَرُوْنَ بِعَهْدِ اللّٰهِ وَأَيْمَانِهِمْ ثَمَنًا قَلِيْلًا أُولٰٓئِكَ لَا خَلَاقَ لَهُمْ فِي الْآخِرَةِ وَلَا يُكَلِّمُهُمُ اللّٰهُ وَلَا يَنْظُرُ إِلَيْهِمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَلَا يُزَكِّيْهِمْ وَلَهُمْ عَذَابٌ أَلِيْمٌ﴾ جو لوگ کہ خریدتے ہیں اللہ کے عہد اور اپنی قسموں کے ساتھ مول تھوڑا وہ لوگ ہیں کہ ان کو آخرت میں کچھ حصہ نہیں اور نہ بات کرے گا ان سے اللہ تعالیٰ اور نہ نظر کرے گا ان کی طرف قیامت کے دن اور نہ پاک کرے گا ان کو اور ان کے لیے عذاب ہے دردناک۔ انتہیٰ۔

❀❀❀❀

(۲۹۹۷) عَنْ أَنَسٍ قَالَ: لَمَّا نَزَلَتْ هٰذِهِ الْآيَةُ ﴿ لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتّٰى تُنْفِقُوْا مِمَّا تُحِبُّوْنَ ﴾ أَوْ ﴿ مَنْ ذَالَّذِيْ يُقْرِضُ اللّٰهَ قَرْضًا حَسَنًا ﴾ قَالَ أَبُوْطَلْحَةَ، وَكَانَ لَهُ حَائِطٌ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ حَائِطِيْ لِلّٰهِ وَلَوِ اسْتَطَعْتُ أَنْ أُسِرَّهُ لَمْ أُعْلِنْهُ، فَقَالَ: ((اجْعَلْهُ فِيْ قَرَابَتِكَ أَوْ أَقْرَبِيْكَ)).

(اسناده صحيح) صحيح أبي داود (۱۴۸۲)

ترجمہ: روایت ہے انس رضی اللہ عنہ سے کہا انہوں نے کہ جب نازل ہوئی یہ آیت ﴿لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتّٰى تُنْفِقُوْا﴾ الآية یا ﴿مَنْ ذَا الَّذِيْ يُقْرِضُ اللّٰهَ﴾ الآية۔ کہا ابوطلحہ نے اور ان کا ایک باغ تھا کہ یارسول اللہ میرا باغ اللہ کی راہ میں صدقہ ہے اور اگر میں اس امر کو چھپا سکتا تو ہرگز ظاہر نہ کرتا سو فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کہ تقسیم کر دو اس کو اپنے قرابت والوں میں راوی کو

شک ہے کہ قرابتک فرمایا یا اقربیك معنی دونوں کے ایک ہی ہیں۔

فائدہ :یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔اور روایت کی یہ مالک بن انس نے اسحاق بن عبداللہ بن ابوطلحہ سے انہوں نے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے۔

❀❀❀❀

(۲۹۹۸) عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: قَامَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فقال: مَنِ الْحَاجُّ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ؟ قَالَ: ((**الشَّعِثُ التَّفِلُ**))، فَقَامَ رَجُلٌ اٰخَرُ، فَقَالَ: أَيُّ الْحَجِّ أَفْضَلُ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ؟ قَالَ: ((**الْعَجُّ وَالثَّجُّ**))، فَقَامَ رَجُلٌ اٰخَرُ، فَقَالَ: مَا السَّبِيْلُ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ؟ قَالَ: ((**الزَّادُ وَالرَّاحِلَةُ**)).

(ضعيف جدا) لكن جملة "الحَجّ والثج" ثبت في حديث آخر۔ ابن ماجه (۲۸۹۶) ارواء الغليل (۹۸۸)

ترجمہ: روایت ہے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے کہ انہوں نے کہا کہ کھڑا ہوا ایک مرد نبی ﷺ کے پاس اور اس نے عرض کی کہ کون حاجی افضل ہے یارسول اللہ فرمایا آپ نے کہ جس کا سر گرد آلود ہو اور کپڑے میلے کچیلے ہوں پھر کھڑا ہوا ایک مرد دوسرا اور عرض کی اس نے کہ ارکان حج میں کیا افضل ہے یارسول اللہ فرمایا آپ ﷺ نے آواز بلند کرنا یعنی لبیک کے ساتھ اور خون بہانا یعنی قربانی کرنا پھر کھڑا ہوا ایک اور مرد اور کہا اس نے کہ آیت ﴿وَلِلّٰهِ عَلَى النَّاسِ حِجُّ الْبَيْتِ مَنِ اسْتَطَاعَ﴾ میں سبیل سے کیا مراد ہے یارسول اللہ فرمایا آپ نے کہ توشہ اور سواری یعنی جو اس پر قادر ہو اس پر حج فرض ہے۔

فائدہ :اس حدیث کو نہیں پہچانتے ہم مگر ابراہیم بن یزید خوزی مکی کی روایت سے اور کلام کیا بعض اہل علم نے ابراہیم بن یزید میں ان کے حافظہ کی طرف سے۔

❀❀❀❀

(۲۹۹۹) عَنْ سَعْدٍ قَالَ: لَمَّا نَزَلَتْ هٰذِهِ الْاٰيَةُ ﴿ **تَعَالَوْا نَدْعُ أَبْنَآءَ نَا وَأَبْنَآءَ كُمْ وَنِسَآءَ نَا وَنِسَآءَ كُمْ** ﴾ الْاٰية دَعَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَلِيًّا وَفَاطِمَةَ وَحَسَنًا وَحُسَيْنًا، فَقَالَ ((**أَللّٰهُمَّ هٰؤُلَآءِ أَهْلِيْ**)). (صحيح الاسناد)

ترجمہ: روایت ہے سعد سے کہا انہوں نے کہ جب نازل ہوئی یہ آیت ﴿نَدْعُ أَبْنَآءَ نَا وَأَبْنَآءَكُمْ﴾ الاية بلایا رسول اللہ ﷺ نے علی اور فاطمہ اور حسن اور حسین رضی اللہ عنہم کو اور کہا یا اللہ یہ لوگ میرے اہل ہیں۔

فائدہ : یہ حدیث حسن ہے غریب ہے صحیح ہے۔

مترجم: اس آیت مبارک کو آیت مباہلہ کہتے ہیں شان نزول اس کا یہ ہے کہ نصاریٰ نجران جب حضرت ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور اپنے شبہات کے جواب باصواب آنحضرت ﷺ سے سن چکے تب یہ آیت نازل ہوئی ﴿فَمَنْ حَاجَّكَ فِيْهِ مِنْ بَعْدِ مَا جَاءَكَ مِنَ الْعِلْمِ فَقُلْ تَعَالَوْ نَدْعُ أَبْنَآءَ نَا وَأَبْنَآءَ كُمْ وَنِسَآءَ نَا وَنِسَآءَ كُمْ وَأَنْفُسَنَا وَأَنْفُسَكُمْ ثُمَّ نَبْتَهِلْ فَنَجْعَلْ لَّعْنَةَ اللّٰهِ عَلَى الْكَافِرِيْنَ﴾ یعنی جو شخص حجت کرے تم سے اے نبی عیسیٰ کے باب میں بعد اس کے کہ آ چکا تم کو علم سو کہو آؤ بلائیں ہم

اپنے بیٹوں کو اور تم اپنے بیٹوں کو اور ہم اپنی عورتوں کو اور تم اپنی عورتوں کو اور ہم اپنی جانوں کو اور تم اپنی جانوں کو پھر دعا کریں ہم سب اور ڈالیں لعنت اللہ کی جھوٹوں پر۔ انتہا۔ پس آنحضرت ﷺ حضرت علیؓ وغیرہ کو لے کر حاضر ہوئے مگر عاقب جوان میں عقیل وہوشیار تھا اس نے اپنے صاحب سے کہا اے عبدالمسیح تیری کیا رائے ہے اس نے کہا کہ محمد بے شک مرسل ہیں اور جس نے مباہلہ کیا نبی ﷺ سے نہ ان کا بڑا جیا اور نہ چھوٹا بڑھا غرض مباہلہ سے وہ لوگ ڈر گئے اور دو ہزار حلون پر صلح ٹھہری کہ وہ ہر سال آپ کی خدمت میں بھیجا کرتے تھے۔ انتہیٰ خلاصة ما فی البغوی۔

❀❀❀❀

(۳۰۰۰) عَنْ أَبِي غَالِبٍ قَالَ: رَأَى أَبُوأُمَامَةَ رُءُ وسًا مَنْصُوبَةً عَلَى دَرَجِ دِمَشْقَ، فَقَالَ أَبُوأُمَامَةَ: كِلَابُ النَّارِ شَرُّ قَتْلَى تَحْتَ أَدِيمِ السَّمَاءِ خَيْرُ قَتْلَى مَنْ قَتَلُوهُ، ثُمَّ قَرَأَ: ﴿ يَوْمَ تَبْيَضُّ وُجُوهٌ وَّتَسْوَدُّ وُجُوهٌ ﴾ إِلَى آخِرِ الْآيَةِ. قُلْتُ لِأَبِي أُمَامَةَ: أَنْتَ سَمِعْتَهُ مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ؟ قَالَ: لَوْ لَمْ أَسْمَعْهُ إِلَّا مَرَّةً أَوْ مَرَّتَيْنِ أَوْ ثَلَاثًا أَوْ أَرْبَعًا حَتَّى عَدَّ سَبْعًا مَا حَدَّثْتُكُمُوهُ. (حسن صحيح) الروض النضير (۱/۹۰۸)

ترجمہ: روایت ہے ابوغالب سے کہا انہوں نے کہ دیکھا ابوامامہ نے سروں کو لٹکے ہوئے سیڑھی پر دمشق کے تو کہا انہوں نے کہ یہ کتے ہیں دوزخ کے اور بدترین مقتولین آسمان کے چمڑے کے نیچے اور بہتر مقتول وہ ہیں جو ان کے ہاتھ سے مارے گئے یعنی خوارج یا مبتدعین یا مرتدین کے ہاتھ سے پھر پڑھی انہوں نے یہ آیت ﴿یوم تبیض وجوہ ﴾ آلایة کہا ابوغالب نے کہ کہا میں نے ابوامامہ سے کہ کیا سنا ہے تم نے اس امر کو رسول اللہ ﷺ سے فرمایا انہوں نے اگر میں نے نہ سنا ہوتا اس کو یعنی ان لوگوں کی برائی کو مگر ایک بار یا دو بار یا تین بار یہاں تک کہ گنا انہوں نے سات تک تو میں ہرگز بیان نہ کرتا تم سے غرض یہ کہ بیسیوں بار میں نے آپ سے سنا ہے جب تم سے بیان کیا۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے۔ اور ابوغالب کا نام حزور ہے اور ابوامامہ باہلی کا نام صدی بن عجلان ہے اور وہ سردار ہیں قبیلہ باہلہ کے۔

❀❀❀❀

(۳۰۰۱) عَنْ بَهْزِ بْنِ حَكِيمٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ: أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ: فِي قَوْلِهِ تَعَالَىٰ ﴿ كُنتُمْ خَيْرَ أُمَّةٍ أُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ ﴾ قَالَ: ((أَنْتُمْ تُتِمُّونَ سَبْعِينَ أُمَّةً أَنْتُمْ خَيْرُهَا وَأَكْرَمُهَا عَلَى اللّٰهِ)).

(اسنادہ حسن) تخريج مشكاة المصابيح (٦٢٨٥)

ترجمہ: روایت ہے بہز بن حکیم سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے وہ دادا سے کہ سنا انہوں نے نبی ﷺ سے کہ فرماتے تھے تفسیر میں اس آیت کی ﴿ كُنتُمْ خَيْرَ أُمَّةٍ أُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ ﴾ الآیة۔ کہ تم پورا کرتے ہو ستر امتوں کو کہ تم بہتر ہو اور بزرگ ہو ان سب میں اللہ تعالیٰ کے آگے۔

فائدہ : یہ حدیث حسن ہے۔ اور روایت کی کئی لوگوں نے یہ حدیث بہز بن حکیمؒ سے مانند اسی کی۔ اور ذکر نہ کیا اس میں آیۃ ﴿کنتم خیر أمۃ﴾ کا۔

❀❀❀❀

(۳۰۰۲) عَنْ أَنَسٍ : أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كُسِرَتْ رَبَاعِيَتُهُ يَوْمَ أُحُدٍ وَشُجَّ وَجْهُهُ شَجَّةً فِي جَبْهَتِهِ حَتّٰى سَالَ الدَّمُ عَلٰى وَجْهِهِ، فَقَالَ : ((**كَيْفَ يُفْلِحُ قَوْمٌ فَعَلُوا هٰذَا بِنَبِيِّهِمْ وَهُوَ يَدْعُوهُمْ إِلَى اللّٰهِ؟**)) **فَنَزَلَتْ** ﴿ **لَيْسَ لَكَ مِنَ الْأَمْرِ شَيْءٌ أَوْ يَتُوبَ عَلَيْهِمْ أَوْ يُعَذِّبَهُمْ** ﴾ إِلٰى اٰخِرِهَا. (اسناده صحيح)

ترجمہ: روایت ہے انسؓ سے کہ نبی ﷺ کی کچلی توڑی گئی احد کے دن اور سر مبارک زخمی کیا گیا اور زخم لگا آپ ﷺ کی پیشانی میں یہاں تک کہ خون بہا آپؐ کے روئے مبارک پر سو فرمایا آپؐ نے کیوں کر نجات پائے گی وہ قوم کہ انہوں نے اپنے نبی کے ساتھ یہ سلوک کیا ہو اور وہ بلاتا ہو ان کو اللہ کی طرف پس اتری یہ آیت ﴿لیس لك من الامر﴾ الآیۃ یعنی تجھے اختیار نہیں اللہ تعالیٰ توبہ دے ان کو یا عذاب کرے۔

فائدہ : یہ حدیث صحیح ہے۔

❀❀❀❀

(۳۰۰۳) عَنْ أَنَسٍ : أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شُجَّ فِي وَجْهِهِ وَكُسِرَتْ رَبَاعِيَتُهُ وَرُمِيَ رَمْيَةً عَلٰى كَتِفِهِ فَجَعَلَ الدَّمُ يَسِيلُ عَلٰى وَجْهِهِ وَهُوَ يَمْسَحُهُ وَيَقُولُ : ((**كَيْفَ تُفْلِحُ أُمَّةٌ فَعَلُوا هٰذَا بِنَبِيِّهِمْ وَهُوَ يَدْعُوهُمْ إِلَى اللّٰهِ؟**)) فَأَنْزَلَ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى ﴿ **لَيْسَ لَكَ مِنَ الْأَمْرِ شَيْءٌ أَوْ يَتُوبَ عَلَيْهِمْ أَوْ يُعَذِّبَهُمْ فَإِنَّهُمْ ظٰلِمُونَ** ﴾ . (اسناده صحيح) [انظر ماقبلہ]

ترجمہ: روایت ہے انسؓ سے کہ رسول اللہ ﷺ کی پیشانی مبارک میں زخم لگا اور توڑی گئی کچلی آپ ﷺ کی اور مارا گیا ایک پتھر آپؐ کے شانۂ مبارک پر اور بہنے لگا خون آپؐ کے منہ پر اور آپؐ خون پونچھتے تھے اور کہتے تھے کیوں کر نجات پائے گی وہ امت کہ جس نے اپنے نبی کے ساتھ یہ بدسلوکی کی اور وہ اللہ تعالیٰ کی طرف بلاتا تھا پس اتاری اللہ تعالیٰ نے یہ آیت مبارکہ لیس لك الآیۃ یعنی تجھے کچھ اختیار نہیں اللہ تعالیٰ توبہ عطا کرے ان کو یا عذاب کرے اس لیے کہ وہ ظالم ہیں۔

فائدہ : یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

❀❀❀❀

(۳۰۰٤) عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ : يَوْمَ أُحُدٍ : ((**أَللّٰهُمَّ الْعَنْ أَبَا سُفْيَانَ اللّٰهُمَّ الْعَنِ الْحَارِثَ بْنَ هِشَامٍ، أَللّٰهُمَّ الْعَنْ صَفْوَانَ بْنَ أُمَيَّةَ، قَالَ فَنَزَلَتْ** : ﴿ **لَيْسَ لَكَ مِنَ الْأَمْرِ شَيْءٌ أَوْ يَتُوبَ عَلَيْهِمْ** ﴾ **فَتَابَ عَلَيْهِمْ فَأَسْلَمُوا فَحَسُنَ إِسْلَامُهُمْ**)). (اسناده صحيح) [خ (٤٠٦٩)]

ترجمہ: روایت ہے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے کہا انہوں نے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے احد کے دن یا اللہ لعنت کر ابوسفیان پر یا اللہ لعنت کر حارث بن ہشام پر یا اللہ لعنت کر صفوان بن امیہ پر کہا راوی نے کہ پس نازل ہوئی یہ آیت مبارکہ ﴿ لیس لك من الامر شیء ﴾ یعنی تجھے کچھ اختیار نہیں اللہ تعالیٰ توبہ دے ان کو۔ انتہیٰ۔ پس توبہ دی ان کو اور وہ لوگ اسلام لائے اور اچھا ہوا اسلام ان کا یعنی مضبوط ہو گئے اسلام میں۔

فائدہ : یہ حدیث حسن ہے غریب ہے۔ غریب سمجھی جاتی ہے عمر بن حمزہ رضی اللہ عنہ کی روایت سے کہ وہ سالم سے روایت کرتے ہیں اور ایسی ہی روایت کی ان سے زہری نے بروایت سالم کہ وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے۔

❀❀❀❀

(٣٠٠٥) **عَنْ** عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ : أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ يَدْعُوْا عَلٰى أَرْبَعَةِ نَفَرٍ فَأَنْزَلَ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى : ﴿ **لَيْسَ لَكَ مِنَ الْأَمْرِ شَيْءٌ أَوْيَتُوْبَ عَلَيْهِمْ أَوْ يُعَذِّبَهُمْ فَإِنَّهُمْ ظٰلِمُوْنَ** ﴾ فَهَدَاهُمُ اللّٰهُ لِلْإِسْلَامِ .

(حسن صحيح) [خ ٤٠٨٠]

ترجمہ: روایت ہے عبداللہ بن عمر سے کہ رسول اللہ ﷺ بددعا کرتے تھے چار شخصوں کے لیے سو اتاری اللہ تعالیٰ نے یہ آیت ﴿ لیس لك ﴾ الآیۃ۔ اور ہدایت کی ان کو اسلام کی طرف۔

فائدہ : یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔ غریب سمجھی جاتی ہے اس سند سے یعنی نافع کی روایت سے کہ وہ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں۔ اور روایت کیا اس کو یحییٰ بن ایوب نے ابن عجلان سے۔

❀❀❀❀

(٣٠٠٦) **عَنْ** أَسْمَاءَ بْنِ الْحَكَمِ الْفَزَارِيِّ قَالَ: سَمِعْتُ عَلِيًّا يَقُوْلُ : إِنِّيْ كُنْتُ رَجُلًا إِذَا سَمِعْتُ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ حَدِيْثًا نَفَعَنِيَ اللّٰهُ مِنْهُ بِمَا شَآءَ أَنْ يَنْفَعَنِيْ، وَإِذَا حَدَّثَنِيْ رَجُلٌ مِنْ أَصْحَابِهٖ إِسْتَحْلَفْتُهٗ فَإِذَا حَلَفَ لِيْ صَدَّقْتُهٗ، وَإِنَّهٗ حَدَّثَنِيْ أَبُوْبَكْرٍ وَصَدَقَ أَبُوْبَكْرٍ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ : ((**مَا مِنْ رَجُلٍ يُذْنِبُ ذَنْبًا، ثُمَّ يَقُوْمُ فَيَتَطَهَّرُ، ثُمَّ يُصَلِّيْ ثُمَّ يَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ إِلَّا غُفِرَلَهٗ**))، ثُمَّ قَرَأَ هٰذِهِ الْاٰيَةَ ﴿ **وَالَّذِيْنَ إِذَا فَعَلُوْا فَاحِشَةً أَوْ ظَلَمُوْا أَنْفُسَهُمْ ذَكَرُوا اللّٰهَ** ﴾ إِلٰى اٰخِرِالْاٰيَةِ. (اسناده حسن) ابن ماجه (١٣٩٥) تخريج مشكاة المصابيح (١٣٢٤) تخريج المختارة (٧) التعليق الرغيب (١/٢٤١) صحيح أبي داود (١٣٦١)

ترجمہ: روایت ہے اسماء بن حکم فزاری سے کہا انہوں نے کہ سنا میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے کہ وہ فرماتے تھے کہ میں ایسا آدمی تھا کہ جب سنتا میں رسول اللہ ﷺ سے کوئی حدیث تو نفع بخشتا مجھ کو اللہ تعالیٰ اس سے جتنا چاہتا کہ نفع دے مجھ کو اور جب بیان کرتا کوئی شخص آپ ؐ کے اصحاب میں سے کوئی حدیث تو قسم دیتا میں اس کو پھر جب وہ قسم کھاتا میرے لیے تب میں تصدیق

کرتا اس کی اور بے شک بیان کیا مجھ سے ابوبکرؓ نے اور سچ کہا ابوبکرؓ نے انہوں نے کہا کہ سنا میں نے رسول اللہ ﷺ سے کہ فرماتے تھے کوئی شخص ایسا نہیں ہے کہ کوئی گناہ کرے پھر کھڑا ہوا اور طہارت بجا لائے یعنی وضو وغیرہ پھر نماز پڑھے پھر مغفرت مانگے اللہ تعالیٰ سے مگر بخش دیا جاتا ہے وہ پھر آپؐ نے یہ آیت پڑھی ﴿والذین اذا فعلوا فاحشة﴾ الآیة۔

فائدہ : اس حدیث کو روایت کیا ہے شعبہ اور کئی لوگوں نے عثمان بن مغیرہ سے اور مرفوع نہ کیا ان دونوں نے اور نہیں جانتے ہم اسماء رضی اللہ عنہا کی مگر یہی حدیث۔

مترجم: پوری آیت یوں ہے ﴿ وَالَّذِينَ إِذَا فَعَلُوا فَاحِشَةً أَوْ ظَلَمُوا أَنْفُسَهُمْ ذَكَرُوا اللّٰهَ فَاسْتَغْفَرُوا لِذُنُوبِهِمْ وَمَنْ يَغْفِرُ الذُّنُوبَ إِلَّا اللّٰهُ وَلَمْ يُصِرُّوا عَلَى مَا فَعَلُوا وَهُمْ يَعْلَمُونَ ﴾ یعنی اور وہ لوگ کہ جب کر بیٹھیں کچھ کھلا گناہ یا برا کریں اپنے حق میں تو یاد کریں اللہ کو اور بخشش مانگیں اپنے گناہوں کی اور کون ہے گناہ بخشتا اللہ کے سوا اور اڑ نہ رہیں اپنے کئے پر اور وہ جانتے ہیں۔

❀❀❀❀

(۳۰۰۷) عَنْ أَبِي طَلْحَةَ قَالَ: رَفَعْتُ رَأْسِي يَوْمَ أُحُدٍ فَجَعَلْتُ أَنْظُرُ، وَمَا مِنْهُمْ يَوْمَئِذٍ أَحَدٌ إِلَّا يَمِيدُ تَحْتَ حَجَفَتِهِ مِنَ النُّعَاسِ فَذَلِكَ قَوْلُهُ تَعَالَى: ﴿ ثُمَّ أَنْزَلَ عَلَيْكُمْ مِنْ بَعْدِ الْغَمِّ أَمَنَةً نُعَاسًا ﴾. (صحیح الاسناد)

ترجمہ: روایت ہے ابوطلحہ سے کہا انہوں نے کہ اٹھایا میں نے سر اپنا احد کے دن تو میں کیا دیکھتا ہوں کہ کوئی ان میں سے اس دن ایسا نہیں ہے جو جھکا نہ جاتا ہوا پنے سر کے نیچے اونگھ کے سبب سے پس یہی مراد ہے اللہ تعالیٰ کے اس قول کی ﴿ثم انزل﴾ الآیة۔

فائدہ : یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔ روایت کی ہم سے عبادہ نے انہوں نے روح بن عبادہ سے انہوں نے حماد بن سلمہ سے انہوں نے ہشام بن عروہ سے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے ابوالزبیر سے مثل اس کے۔ یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

[صحیح الاسناد]

❀❀❀❀

(۳۰۰۸) عَنْ أَنَسٍ أَنَّ أَبَا طَلْحَةَ قَالَ: غُشِيْنَا وَنَحْنُ فِي مَصَافِّنَا يَوْمَ أُحُدٍ، حَدَّثَ أَنَّهُ كَانَ فِيمَنْ غَشِيَهُ النُّعَاسُ يَوْمَئِذٍ قَالَ: فَجَعَلَ سَيْفِي يَسْقُطُ مِنْ يَدِي وَآخُذُهُ، وَيَسْقُطُ مِنْ يَدِي وَآخُذُهُ وَالطَّائِفَةُ الْأُخْرَى الْمُنَافِقُونَ لَيْسَ لَهُمْ هَمٌّ إِلَّا أَنْفُسُهُمْ أَجْبَنَ قَوْمٍ وَأَرْعَبَهُ وَأَخْذَلَهُ لِلْحَقِّ. (صحیح) [خ ۴۰۸۶ - ۴۵۶۲]

ترجمہ: روایت ہے انس رضی اللہ عنہ سے کہ ابوطلحہ نے کہا کہ بے ہوش ہو گئے تھے ہم اور ہم تھے اپنی لڑائی کی جگہ میں احد کے دن پھر بیان کیا ابوطلحہ نے کہ وہ بھی تھے ان لوگوں میں کہ جن کو ڈھانپ لیا تھا اونگھ نے اس دن سو کہا انہوں نے کہ تلوار میری گرنے لگی میرے ہاتھ سے اور میں اسے پکڑتا تھا اور دوسرا گروہ منافقوں کا تھا کہ ان کو کچھ فکر نہ تھی سوا اپنی جان کے وہ لوگ ساری قوم سے زیادہ نامرد تھے اور نہایت ڈرنے والے اور چھوڑنے والے مدد حق کی۔

فائدہ : یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

مترجم: پوری آیت جس میں نعاس کا ذکر ہے یوں ہے۔﴿ثُمَّ أَنْزَلَ عَلَيْكُمْ مِنْ بَعْدِ الْغَمِّ أَمَنَةً نُعَاسًا يَغْشَى طَائِفَةً مِنْكُمْ وَطَآئِفَةٌ قَدْ أَهَمَّتْهُمْ أَنْفُسُهُمْ يَظُنُّوْنَ بِاللّٰهِ غَيْرَ الْحَقِّ ظَنَّ الْجَاهِلِيَّةِ يَقُوْلُ: وْنَ هَلْ لَّنَا مِنَ الْأَمْرِ مِنْ شَيْءٍ قُلْ إِنَّ الْأَمْرَ كُلَّهُ لِلّٰهِ يُخْفُوْنَ فِيْ أَنْفُسِهِمْ مَّا لَا يُبْدُوْنَ لَكَ يَقُوْلُ: وْنَ لَوْ كَانَ لَنَا مِنَ الْأَمْرِ شَيْءٌ مَّا قُتِلْنَا هٰهُنَا قُلْ لَّوْ كُنْتُمْ فِيْ بُيُوْتِكُمْ لَبَرَزَ الَّذِيْنَ كُتِبَ عَلَيْهِمُ الْقَتْلُ إِلٰى مَضَاجِعِهِمْ وَلِيَبْتَلِيَ اللّٰهُ مَا فِيْ صُدُوْرِكُمْ وَلِيُمَحِّصَ مَا فِيْ قُلُوْبِكُمْ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ بِذَاتِ الصُّدُوْرِ﴾ یعنی پھر تم پر اتاری گئی تنگی کے بعد امن اونگھ کہ گھیر رہی تھی تم میں بعضوں کو اور بعض کو فکر پڑا تھا اپنے جی کا خیال کرتے تھے اللہ پر جھوٹے خیال جاہلوں کے کہتے تھے کچھ بھی کام ہے ہمارے ہاتھ تو کہہ سب کام اللہ کے ہاتھ میں ہے اپنے جی میں چھپاتے ہیں جو تیرے لیے ظاہر نہیں کرتے کہتے ہیں اگر ہمارے اختیار میں کچھ بھی ہوتا تو یہاں قتل نہ ہوتے تو یہ کہہ اگر تم ہوتے اپنے گھروں میں البتہ باہر نکلتے جن پر لکھا تھا مارے جانا اپنے اپنے پڑاؤ پر اور اللہ کو آزمانا تھا جو کچھ تمہارے جی میں ہے اور نکھارنا تھا جو کچھ تمہارے دل میں ہے اور اللہ کو معلوم ہے جی کی بات۔

فائدہ : جنگ احد میں جب شکست کے آثار مسلمانوں پر ظاہر ہوئے اور جن کو شہید ہونا تھا ہو چکے اور جن کو ہٹنا تھا ہٹ چکے پھر جو میدان جنگ میں باقی رہے ان پر اللہ تعالیٰ نے اونگھ اتاری کہ اس سے رعب اور دہشت جاتی رہی اور اتنی دیر آپ کو بھی غشی رہی پھر جب ہوشیار ہوئے آپ کے پاس جمع ہوئے اور لڑائی قائم کی اور سست ایمان والے کہنے لگے کہ کچھ بھی کام ہے ہمارے ہاتھ ظاہر یہ معنی کہ اس شکست کے بعد کچھ بھی ہمارا کام بنا رہے گا یا بالکل بگڑ چکا یا یہ معنی کہ اللہ نے جو چاہا سو کہا ہمارا کیا اختیار اور نیت میں یہ معنی تھے کہ ہمارے مشورے پر عمل نہ کیا جو اتنے لوگ مرے اللہ تعالیٰ نے دونوں معنی کا جواب فرما دیا اور بتایا کہ اللہ کو اس میں حکمت منظور تھی تا کہ صادق اور منافق معلوم ہوں۔

❀❀❀❀

(۳۰۰۹) حَدَّثَنَا مِقْسَمٍ قَالَ: قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: نَزَلَتْ هٰذِهِ الْآيَةُ: ﴿وَمَا كَانَ لِنَبِيٍّ أَنْ يَّغُلَّ﴾ فِيْ قَطِيْفَةٍ حَمْرَاءَ افْتُقِدَتْ يَوْمَ بَدْرٍ، فَقَالَ: بَعْضُ النَّاسِ لَعَلَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ أَخَذَهَا فَأَنْزَلَ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى: ﴿وَمَا كَانَ لِنَبِيٍّ أَنْ يَّغُلَّ﴾ إِلٰى اٰخِرِ الْآيَةِ. (اسناده صحيح) سلسلة الأحاديث الصحيحة (۲۷۸۸)

ترجمہ: روایت ہے مقسم سے کہا انہوں نے کہ فرمایا ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہ نازل ہوئی یہ آیت ﴿وما كان لنبی﴾ الآیۃ۔ ایک روئیدار چادر کے باب میں کہ سرخ رنگ تھی اور کھوئی گئی وہ بدر کے دن یعنی مال غنیمت میں سے، سو کہا بعض لوگوں نے کہ شاید رسول اللہ ﷺ نے لے لی ہو، سو اتاری اللہ تعالیٰ نے یہ آیت ﴿وما كان لنبی﴾ الآیۃ۔

فائدہ : یہ حدیث حسن ہے غریب ہے۔ اور روایت کی عبدالسلام بن حرب نے خصیف سے مانند اس کی۔ اور روایت کی

بعضوں نے یہی حدیث خصیف سے انہوں نے مقسم سے اور نہیں ذکر کیا انہوں نے ابن عباس رضی اللہ عنہما کا اس روایت میں۔

مترجم: پوری آیت یوں ہے ﴿وَمَا كَانَ لِنَبِيٍّ أَنْ يَغُلَّ وَمَنْ يَغْلُلْ يَأْتِ بِمَا غَلَّ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ثُمَّ تُوَفّٰى كُلُّ نَفْسٍ مَّا كَسَبَتْ وَهُمْ لَا يُظْلَمُوْنَ﴾ یعنی اور نبیؐ کا کام نہیں کہ کچھ چھپا رکھے اور جو کوئی چھپائے گا لائے گا اپنا چھپایا قیامت کے دن بھر پورا پائے گا ہر کوئی اپنا کمایا اور ان پر ظلم نہ ہوگا۔

فائدہ: اس سے مراد مسلمانوں کی خاطر جمع کرنی ہے تا کہ نہ جانیں کہ آپ نے ہم کو ظاہر میں معاف اور دل میں خفا ہیں پھر کبھی خفگی نکالیں گے یا مسلمانوں کو سمجھانا ہے کہ آپ پر گمان نہ کریں کہ غنیمت کا مال کچھ چھپا رکھیں گے یا بدر کی لڑائی میں جو چادر گم ہوگئی تھی وہی مراد ہے جیسا حدیث میں مذکور ہوا۔

❀❀❀❀

(۳۰۱۰) **عَنْ** جابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ يَقُوْلُ: لَقِيَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ لِيْ: ((**يَاجَابِرُ مَالِيْ أَرَاكَ مُنْكَسِرًا؟**)) قُلْتُ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ! أُسْتُشْهِدَ أَبِيْ وَتَرَكَ عِيَالًا وَدَيْنًا، قَالَ: ((**أَلَا أُبَشِّرُكَ بِمَا لَقِيَ اللّٰهُ بِهِ أَبَاكَ؟**)) قَالَ: بَلٰى يَارَسُوْلَ اللّٰهِ! قَالَ: ((**مَا كَلَّمَ اللّٰهُ أَحَدًا قَطُّ إِلَّا مِنْ وَرَآءِ حِجَابِهٖ وَأَحْيٰى أَبَاكَ فَكَلَّمَهُ كِفَاحًا، فَقَالَ يَاعَبْدِيْ تَمَنَّ عَلَيَّ أُعْطِيْكَ، قَالَ: يَارَبِّ تُحْيِيْنِيْ فَأُقْتَلَ فِيْكَ ثَانِيَةً: قَالَ الرَّبُّ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى إِنَّهٗ قَدْ سَبَقَ مِنِّيْ ﴿أَنَّهُمْ لَا يَرْجِعُوْنَ﴾**)). قَالَ: وَأُنْزِلَتْ هٰذِهِ الْاٰيَةُ ﴿**وَلَا تَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ قُتِلُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ أَمْوَاتًا**﴾ الْاٰيَةَ.

(اسناده حسن) ظلال الجنة (۶۰۲) التعليق الرغيب (۲/ ۱۹۰۔ ۱۹۱)

ترجمہ: روایت ہے جابر بن عبداللہ سے کہتے تھے ملے مجھ سے رسول اللہ ﷺ اور فرمایا مجھ سے کیا سبب ہے کہ دیکھتا ہوں تجھ کو شکستہ خاطر عرض کی میں نے یارسول اللہ ﷺ شہید ہوئے باپ میرے یعنی جنگ احد میں اور چھوڑ گئے لڑکے بالے اور قرض۔ فرمایا آپؐ نے کہ نہ بشارت دوں میں تجھ کو اس چیز کی کہ ملاقات کی اللہ تعالیٰ نے اس کے ساتھ تمہارے باپ سے انہوں نے عرض کی کہ ہاں یارسول اللہ فرمایا آپؐ نے کلام نہیں کیا اللہ تعالیٰ نے کسی سے کبھی مگر پردہ کے پیچھے سے اور زندہ کیا تمہارے باپ کو پھر کلام کیا ان سے آمنے سامنے اور فرمایا اے بندے میرے آرزو کر مجھ سے کسی چیز کی کہ دوں میں تجھ کو عرض کی انہوں نے کہ اے رب آرزو یہ ہے کہ تو زندہ کر مجھ کو اور پھر قتل کیا جاؤں تیری راہ میں دوبارہ فرمایا اللہ تعالیٰ نے کہ پہلے ہو چکی ہے تقدیر میری کہ جنت کے لوگ دنیا کی طرف نہ لوٹیں گے۔ کہا راوی نے کہ اسی باب میں نازل ہوئی یہ آیت مبارک ﴿ولا تحسبن الذين قتلوا...﴾ الآية۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اس سند سے اور نہیں جانتے ہم اس کو مگر موسیٰ بن ابراہیم کی روایت سے۔ اور روایت کی یہ علی

بن عبداللہ بن مدینی نے اور کئی لوگوں نے کبار محدثین سے اسی طرح موسیٰ بن ابراہیم سے اور روایت کیا عبداللہ بن محمد بن عقیل نے جابر سے کچھ تھوڑا مضمون اس میں سے۔

مترجم: پوری آیات جو اس بارے میں نازل ہوئیں یہ ہیں ﴿وَلَا تَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ قُتِلُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ أَمْوَاتًا بَلْ أَحْيَآءٌ عِنْدَ رَبِّهِمْ يُرْزَقُوْنَ○ فَرِحِيْنَ بِمَا اٰتٰهُمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ وَيَسْتَبْشِرُوْنَ بِالَّذِيْنَ لَمْ يَلْحَقُوْا بِهِمْ مِّنْ خَلْفِهِمْ أَلَّا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ○ يَسْتَبْشِرُوْنَ بِنِعْمَةٍ مِّنَ اللّٰهِ وَفَضْلٍ وَّأَنَّ اللّٰهَ لَا يُضِيْعُ أَجْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ﴾ یعنی اور نہ خیال کر تو ان لوگوں کو کہ قتل ہوئے اللہ کی راہ میں مردے بلکہ زندہ ہیں اپنے رب کے پاس روزی پاتے خوشی کرتے ہیں اس پر جو دیا ان کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے اور خوش وقت ہوتے ہیں ان کی طرف سے جو ابھی نہیں پہنچے ان میں پیچھے سے اس واسطہ کہ نہ ڈر ہے ان پر اور نہ غم خوش وقت ہوتے ہیں اللہ کی نعمت اور فضل سے اور اس سے کہ اللہ ضائع نہیں کرتا مزدوری ایمان والوں کی۔

فائدہ: شہیدوں کو مرنے کے بعد ایک طرح کی زندگی ہے کہ اور مردوں کو نہیں کھانا پینا اور عیش اور خوشی پوری ہے اوروں کو قیامت کے بعد ہوگی۔

❀❀❀❀

(۳۰۱۱) **عَنْ** عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ: أَنَّهُ سُئِلَ عَنْ قَوْلِهِ ﴿وَلَا تَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ قُتِلُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ أَمْوَاتًا بَلْ أَحْيَآءٌ عِنْدَ رَبِّهِمْ﴾ فَقَالَ: أَمَا قَدْ سَأَلْنَا عَنْ ذٰلِكَ فَأُخْبِرْنَا أَنَّ أَرْوَاحَهُمْ فِيْ طَيْرٍ خُضْرٍ تَسْرَحُ فِي الْجَنَّةِ حَيْثُ شَآءَتْ وَتَأْوِيْ إِلٰى قَنَادِيْلَ مُعَلَّقَةٍ بِالْعَرْشِ، فَاطَّلَعَ إِلَيْهِمْ رَبُّكَ إِطِّلَاعَةً، فَقَالَ هَلْ تَسْتَزِيْدُوْنَ شَيْئًا فَأَزِيْدَكُمْ؟ قَالُوْا: رَبَّنَا، وَمَا نَسْتَزِيْدُ وَنَحْنُ فِي الْجَنَّةِ نَسْرَحُ حَيْثُ شِئْنَا؟ ثُمَّ اطَّلَعَ عَلَيْهِمُ الثَّانِيَةَ، فَقَالَ: هَلْ تَسْتَزِيْدُوْنَ شَيْئًا فَأَزِيْدَكُمْ فَلَمَّا رَأَوْا أَنَّهُمْ لَا يُتْرَكُوْنَ قَالُوْا: تُعِيْدُ أَرْوَاحَنَا فِيْ أَجْسَادِنَا حَتّٰى نَرْجِعَ إِلَى الدُّنْيَا فَنُقْتَلَ فِيْ سَبِيْلِكَ مَرَّةً أُخْرٰى. (اسناده صحيح) سلسلة الأحاديث الصحيحة (۲٦۳۳)

ترجمہ: روایت ہے عبداللہ بن مسعودؓ سے کہ ان سے پوچھی گئی تفسیر اللہ تعالیٰ کے اس قول مبارک کی ﴿ولا تحسبن الذين قتلوا في سبيل الله امواتاً بل احيآء عند ربهم﴾ الآية۔ سو کہا انہوں نے کہ آگاہ ہو ہم نے پوچھی تھی تفسیر اس کی یعنی رسول اللہ ﷺ سے اور خبر دی گئی ہم کو کہ ارواح شہیدوں کی یعنی جن کا ان آیتوں میں بیان ہے سبز چڑیوں کے اندر ہیں کہ وہ سیر کرتے ہیں جنت میں جہاں چاہتے ہیں اور آرام کرتے ہیں قندیلوں میں جو عرش میں لٹکے ہیں پھر جھانکا ان پر پروردگار تیرے نے ایک بار اور فرمایا ان سے کہ آیا تم کچھ اور زیادہ چاہتے ہو کہ میں تم کو زیادہ دوں عرض کی انہوں نے کہ اے رب ہمارے اب ہم کیا چاہیں اور ہم ہیں جنت میں کہ سیر کرتے ہیں جہاں چاہتے ہیں پھر جھانکا ان پر پروردگار نے دوبارہ اور پھر فرمایا کہ آیا تم کچھ اور زیادہ چاہتے ہو کہ میں تم کو زیادہ دوں پھر جب دیکھا ان شہیدوں نے کہ ہم نہ چھوٹیں گے یعنی جب

تک کہ کچھ فرمائش نہ کریں تب عرض کی پھیری جائیں روحیں ہماری ہمارے بدنوں میں یہاں تک کہ لوٹیں ہم دنیا کی طرف اور پھر قتل کئے جائیں تیرے راہ میں دوبارہ یعنی یہی آرزو ہے سوا اس کے کچھ آرزو نہیں۔

فائدہ : یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

مترجم: ان آیتوں کا ترجمہ ابھی اوپر گزرا ہے۔

❀❀❀❀

☆ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ مِثْلَهٗ وَزَادَ فِيْهِ: ((وَتُقْرِیءُ)) نَبِيَّنَا السَّلَامَ وَتُخْبِرُهٗ أَنْ قَدْ رَضِيْنَا وَرُضِيَ عَنَّا)). (ضعيف الاسناد) (اس میں عطاء بن السائب مختلط راوی ہے)

ترجمہ: روایت ہے ابن مسعودؓ سے اور اسی اسناد سے مثل روایت سابق کے یعنی جو ابھی اوپر گزری مگر زیادہ کیا اس میں راوی نے یہ مضمون کہ فرمائش کی ان روحوں نے کہ بھیجا جائے سلام ہمارا ہمارے نبی پر اور خبر دی جائے ان کو کہ راضی ہوئے ہم یعنی اپنے پروردگار سے اور راضی ہوا وہ ہم سے۔

فائدہ : یہ حدیث حسن ہے۔

❀❀❀❀

(۳۰۱۲) عَنْ عَبْدِاللّٰهِ يَبْلُغُ بِهِ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: ((مَا مِنْ رَجُلٍ لَا يُؤَدِّيْ زَكٰوةَ مَالِهٖ إِلَّا جَعَلَ اللّٰهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فِيْ عُنُقِهٖ شُجَاعًا))، ثُمَّ قَرَأَ عَلَيْنَا مِصْدَاقَهٗ مِنْ كِتَابِ اللّٰهِ لَا عَزَّوَجَلَّ ﴿ وَلَا تَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ يَبْخَلُوْنَ بِمَآ اٰتٰهُمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ الْاٰيَةَ، وَقَالَ مَرَّةً قَرَأَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مِصْدَاقَهٗ ﴾ سَيُطَوَّقُوْنَ مَا بَخِلُوْا بِهٖ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ﴾ وَمَنِ اقْتَطَعَ مَالَ أَخِيْهِ الْمُسْلِمِ بِيَمِيْنٍ لَقِيَ اللّٰهَ وَهُوَ عَلَيْهِ غَضْبَانُ، ثُمَّ قَرَأَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مِصْدَاقَهٗ مِنْ كِتَابِ اللّٰهِ ﴿ إِنَّ الَّذِيْنَ يَشْتَرُوْنَ بِعَهْدِ اللّٰهِ ﴾ الْاٰيَةَ.

(اسناده صحيح) مشكلة الفقر (٦٠) التعليق الرغيب : ١/٦٨).

ترجمہ: روایت ہے عبداللہ سے وہ پہنچاتے ہیں اس حدیث کو رسول اللہ ﷺ تک کہ فرمایا آپؐ نے کوئی آدمی نہیں کہ اپنے مال کی زکوٰۃ نہ دیتا ہو مگر بنا دے گا اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کی گردن میں ایک اژدہا یعنی اس کے مال کو پھر پڑھی آپؐ نے ہم پر اس کے مصداق میں یہ آیت اللہ کی کتاب سے ﴿لَا تَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ ﴾ الآیۃ اور کہا راوی نے دوسری بار میں کہ پڑھی رسول اللہ ﷺ نے اس کے مصداق میں یہ آیت ﴿سیطوقون ما بخلوا به ﴾ الایۃ۔ اور فرمایا آپؐ نے کہ جو لے مال اپنے بھائی مسلمان کا جھوٹی قسم کھا کر وہ ملاقات کرے گا اللہ تعالیٰ سے اور اللہ اس پر غصہ ہوگا پھر پڑھی آپؐ نے یہ آیت اس کے مصداق میں اللہ تعالیٰ کی کتاب سے ﴿ إِنَّ الَّذِيْنَ يَشْتَرُوْنَ بِعَهْدِ اللّٰهِ ﴾ الآیۃ۔

فائدہ : یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔ اور مراد شجاع اقرع سے سانپ ہے یعنی گنجا کہ جس کی چوٹی زہر کے سبب سے گر گئی ہو۔

مترجم: بعض روایتوں میں شجاع اقرع بھی وارد ہوا ہے اگر چہ اس روایت میں اقرع مذکور نہیں اسی لیے مصنف نے شجاع اقرع کہا۔ اور پوری آیت جو حدیث میں اولاً مذکور ہوئی یوں ہے ﴿ وَلَا تَحْسَبَنَّ الَّذِينَ يَبْخَلُونَ بِمَآ اٰتٰهُمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ هُوَ خَيْرٌ لَّهُمْ بَلْ هُوَ شَرٌّ لَّهُمْ سَيُطَوَّقُوْنَ مَا بَخِلُوْا بِهٖ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَلِلّٰهِ مِيْرَاثُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرٌ ﴾. یعنی اور نہ سمجھیں جو لوگ بخل کرتے ہیں ایک چیز پر کہ اللہ نے ان کو دی ہے اپنے فضل سے کہ یہ بخل بہتر ہے ان کے حق میں بلکہ یہ برا ہے ان کے واسطے آگے طوق پڑے گا ان کے واسطے جس پر بخل کیا تھا قیامت کے دن اور اللہ وارث ہے آسمان و زمین کا اور اللہ جو کرتے ہو سو جانتا ہے۔ انتہیٰ۔ اور آیت ﴿ان الذین یشترون بعهد الله﴾ مع ترجمہ اوپر گزری۔

❀❀❀❀

(۳۰۱۳) عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : ((إِنَّ مَوْضِعَ سَوْطٍ فِي الْجَنَّةِ خَيْرٌ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيْهَا، اِقْرَءُوْا إِنْ شِئْتُمْ: ﴿ فَمَنْ زُحْزِحَ عَنِ النَّارِ وَأُدْخِلَ الْجَنَّةَ فَقَدْ فَازَ وَمَا الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا إِلَّا مَتَاعُ الْغُرُوْرِ ﴾)). (اسناده حسن سلسلة الأحاديث الصحيحة : ۱۹۸۷)

ترجمہ: روایت ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہا انہوں نے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کہ ایک کوڑا رکھنے کی جگہ جنت میں بہتر ہے ساری دنیا سے اور جو اس میں ہے پڑھ لو تم اگر چاہو یہ آیت مبارک ﴿فمن زحزح عن النار﴾ سے آخر تک۔ یعنی پھر جو سرکا دیا گیا آگ سے اور داخل کیا گیا جنت میں اس کا کام بنا اور دنیا کی زندگی تو یہی ہے دغا کی جنس۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

❀❀❀❀

(۳۰۱۴) عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ أَنَّ مَرْوَانَ بْنَ الْحَكَمِ قَالَ: اذْهَبْ يَارَافِعُ۔ لِبَوَّابِهٖ۔ إِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ، فَقُلْ لَهٗ لَئِنْ كَانَ كُلُّ امْرِئٍ فَرِحَ بِمَا أُوْتِيَ وَأَحَبَّ أَنْ يُحْمَدَ بِمَا لَمْ يَفْعَلْ مُعَذَّبًا لَنُعَذَّبَنَّ أَجْمَعُوْنَ، فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ مَالَكُمْ وَلِهٰذِهِ الْاٰيَةِ إِنَّمَا أُنْزِلَتْ هٰذِهٖ فِيْ أَهْلِ الْكِتَابِ، ثُمَّ تَلَا ابْنُ عَبَّاسٍ ﴿ وَإِذْ أَخَذَ اللّٰهُ مِيْثَاقَ الَّذِيْنَ أُوْتُوا الْكِتَابَ لَتُبَيِّنُنَّهٗ لِلنَّاسِ ﴾ وَتَلَا ﴿ لَا تَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ يَفْرَحُوْنَ بِمَآ أَتَوْا وَيُحِبُّوْنَ أَنْ يُّحْمَدُوْا بِمَا لَمْ يَفْعَلُوْا ﴾ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: سَأَلَهُمُ النَّبِيُّ ﷺ عَنْ شَيْءٍ فَكَتَمُوْهُ وَأَخْبَرُوْهُ بِغَيْرِهٖ فَخَرَجُوْا وَقَدْ أَرَوْهُ أَنْ قَدْ أَخْبَرُوْهُ بِمَا سَأَلَهُمْ عَنْهُ فَاسْتَحْمَدُوْا بِذٰلِكَ إِلَيْهِ وَفَرِحُوْا بِمَا أُوْتُوْا مِنْ كِتْمَانِهِمْ، وَمَا سَأَلَهُمْ عَنْهُ. (اسناده صحیح)

ترجمہ: روایت ہے حمید سے کہ مروان نے کہا اپنے بواب سے کہ اے رافع جا تو ابن عباس رضی اللہ عنہما کے پاس اور کہہ ان سے کہ اگر ہر شخص معذب ہو اس پر کہ خوش ہو اس پر جو اسے ملے اور دوست رکھے کہ شاباشی دیا جائے اس کام پر جو اس نے نہیں کیا تو ہم سب معذب ہوں، سو فرمایا ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہ تم کو کیا مطلب اس آیت سے یہ تو نازل ہوئی اہل کتاب کے حق میں پھر

پڑھی ابن عباس رضی اللہ عنہما نے یہ آیت یعنی اوپر سے ﴿وَاِذْ اَخَذَ اللّٰهُ مِيْثَاقَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتَابَ﴾ سے ﴿بِمَا لَمْ يَفْعَلُوْا﴾ تک ۔ پھر فرمایا ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہ پوچھی اہل کتاب سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کوئی چیز پس چھپائی انہوں نے اور خبر دی اور چیز کی اس کے سوا اور چلے گئے اور آپ سے ظاہر کیا کہ خبر دی اس چیز کی جو آپ نے پوچھی تھی ان سے اور اپنی تعریف چاہی اور خوش ہوئے اور پھولے اس پر جو خبر دی انہوں نے اپنی کتاب سے اور اس چیز سے کہ آپ نے پوچھی تھی۔

فائدہ : یہ حدیث حسن ہے غریب ہے صحیح ہے۔

مترجم: پوری آیتیں یوں ہیں ﴿وَاِذْ اَخَذَاللّٰهُ مِيْثَاقَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتَابَ لَتُبَيِّنُنَّهٗ لِلنَّاسِ وَلَا تَكْتُمُوْنَهٗ فَنَبَذُوْهُ وَرَاءَ ظُهُوْرِهِمْ وَاشْتَرَوْا بِهٖ ثَمَنًا قَلِيْلًا فَبِئْسَ مَا يَشْتَرُوْنَ وَلَا تَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ يَفْرَحُوْنَ بِمَا اَتَوْا وَّيُحِبُّوْنَ اَنْ يُّحْمَدُوْا بِمَا لَمْ يَفْعَلُوْا فَلَا تَحْسَبَنَّهُمْ بِمَفَازَةٍ مِنَ الْعَذَابِ وَلَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ﴾ یعنی اور جب اللہ تعالیٰ نے اقرار لیا کتاب والوں سے کہ اس کو بیان کرو لوگوں کے پاس اور نہ چھپاؤ پھر پھینک دیا وہ اقرار اپنی پیٹھ کے پیچھے اور خرید کیا اس کے بدلے مول تھوڑا سو کیا بری خرید کرتے ہیں تو نہ سمجھ کہ جو لوگ خوش ہوتے ہیں اپنے کیے پر اور تعریف چاہتے ہیں بن کیے پر۔ سو نہ جان کہ وہ خلاص ہونے والے ہیں عذاب سے اور ان کو دکھ کی مار ہے۔

فائدہ : وہی یہود مسئلہ غلط بتاتے اور رشوتیں کھاتے اور پیغمبر کی صفت چھپاتے پھر خوش ہوتے کہ ہم کو کوئی پکڑ نہیں سکتا اور امید رکھتے کہ لوگ ہماری تعریف کریں کہ خوب عالم اور دیندار حق پرست ہیں (موضح القرآن)۔ غرض ابن عباس نے فرمایا کہ ان آیتوں سے یہود مراد ہیں اور جاننا چاہیے کہ سورۂ آل عمران جامع اکثر مضامین قرآن ہے اور اس میں تذکیرات اور قصص ہے حال فرعون کا اور حال جنگ بدر کا اور قصہ عمران کی بیوی کی نذر کرنے کا مریم کو اور قصہ ولادت یحییٰ علیہ السلام کا اور ولادت عیسیٰ علیہ السلام کا مذکور ہے اور اوامر سے مذکور ہے امر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت اور ایمان لانے کا اللہ تعالیٰ پر اور کتب سابقہ پر اور اتباع ملت ابراہیم کا اور توکل اللہ تعالیٰ پر اور جنت کے طلب کرنے کا اور زمین میں سیر کرنے کا اور مشورہ کا اور صبر اور گھوڑے باندھنے کا شعور پر۔ اور نواہی سے مذکور ہے نہی کافروں کی محبت سے اور اختلاف اور تفریق سے اور خفیہ محبت سے کافروں کی اور ان پر حسرت کھانے سے اور سوا اس کے بڑے بڑے فوائد عمدہ مذکور ہیں۔

❀❀❀❀

٤۔ باب: وَمِنْ سُوْرَةِ النِّسَآءِ

تفسیر سورۂ نساء

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

(٣٠١٥) عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ قَالَ: سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِاللّٰهِ يَقُوْلُ: مَرِضْتُ فَاَتَانِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ

يَعُوْدُنِي وَقَدْ أُغْمِيَ عَلَيَّ، فَلَمَّا أَفَقْتُ، قُلْتُ: كَيْفَ أَقْضِي فِي مَالِي؟ فَسَكَتَ عَنِّي حَتّٰى نَزَلَتْ ﴿ يُوْصِيْكُمُ اللّٰهُ فِيْ أَوْلَادِكُمْ لِلذَّكَرِ مِثْلُ حَظِّ الْأُنْثَيَيْنِ ﴾. (اسناده صحيح) صحيح أبي داود (٢٧٢٨)

ترجمہ: روایت ہے محمد بن منکدر سے کہا انہوں نے کہ سنا میں نے جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے کہتے تھے کہ بیمار ہوا میں سو آئے میرے پاس رسول اللہ ﷺ اور میں بے ہوش تھا پھر جب مجھے آفاقہ ہوا میں نے کہا کہ کیا حکم کروں میں اپنے مال میں سو آپ چپ ہو رہے یہاں تک کہ نازل ہوئی یہ آیت مبارک ﴿یوصیکم اللہ ... ﴾ الآیۃ۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔ اور روایت کی کئی لوگوں نے محمد بن منکدر سے انہوں نے جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے انہوں نے نبی ﷺ سے مانند اس کے اور فضل بن صباح کی روایت میں کچھ زیادہ کلام ہے اس روایت سے۔

مترجم: پوری آیت یوں ہے۔ ﴿يُوْصِيْكُمُ اللّٰهُ فِيْ أَوْلَادِكُمْ لِلذَّكَرِ مِثْلُ حَظِّ الْأُنْثَيَيْنِ فَإِنْ كُنَّ نِسَآءً فَوْقَ اثْنَتَيْنِ فَلَهُنَّ ثُلُثَا مَا تَرَكَ وَإِنْ كَانَتْ وَاحِدَةً فَلَهَا النِّصْفُ وَلِأَبَوَيْهِ لِكُلِّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا السُّدُسُ مِمَّا تَرَكَ إِنْ كَانَ لَهُ وَلَدٌ فَإِنْ لَمْ يَكُنْ لَهُ وَلَدٌ وَّ وَرِثَهُ أَبَوَاهُ فَلِأُمِّهِ الثُّلُثُ فَإِنْ كَانَ لَهُ إِخْوَةٌ فَلِأُمِّهِ السُّدُسُ مِنْ بَعْدِ وَصِيَّةٍ يُوْصِيْ بِهَا أَوْ دَيْنٍ اٰبَآؤُكُمْ وَأَبْنَاؤُكُمْ لَا تَدْرُوْنَ أَيُّهُمْ أَقْرَبُ لَكُمْ نَفْعًا فَرِيْضَةً مِنَ اللّٰهِ إِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلِيْمًا حَكِيْمًا ﴾ ۔ یعنی اللہ تعالیٰ کہہ رکھتا ہے تم کو تمہاری اولاد میں مرد کو حصہ برابر دو عورت کے پھر اگر عورتیں ہوں دو سے اوپر تو ان کو دو تہائیاں جو چھوڑ مرا اور اگر ایک ہے تو اس کو آدھا اور میت کے ماں باپ کو ہر ایک کو دونوں میں چھٹا حصہ جو چھوڑ مرا اگر میت کی اولاد ہے پھر اگر اس کی اولاد نہیں اور وارث اس کے ماں باپ ہیں تو اس کی ماں کو تہائی ہے پھر اگر میت کے کئی بھائی ہیں تو اس کی ماں کو چھٹا یہ پیچھے وصیت کے جو دلوا مرا یا قرض کے تمہارے باپ اور بیٹے تم کو معلوم نہیں کون شتاب پہنچے ہیں تمہارے کام میں حصہ باندھا اللہ کا ہے اللہ تعالیٰ خبردار ہے حکمت والا۔

فائدہ: اس آیت میں دو میراثیں فرمائیں اولاد کی اور ماں باپ کی اولاد اگر ملی ہے مرد اور عورت تو مرد کا دوہرا حصہ اور عورت کا اکہرا اور اگر فقط عورتیں ہیں تو ایک کو آدھا مال اور زیادہ ہوں تو دو تہائی برابر بانٹ لیں اور ماں کا حصہ اور اگر میت کی اولاد ہے یا بھائی بہن ہیں ایک سے زیادہ تو چھٹا حصہ اور اگر دونوں نہیں تو تہائی اور باپ کا حصہ اگر میت کی اولاد ہے تو چھٹا حصہ اور اگر اولاد نہیں تو عصبہ ہوا اور میت کا مال اس کے دفن اور کفن میں لگائے جو کچھ بچے وہ اس کے قرض میں دیجیے جو کچھ بچے تو اس کی وصیت میں ایک تہائی تک لگائے اس کے بعد میراث کے حصہ ہیں اور ان حصوں میں عقل کا دخل نہیں اللہ تعالیٰ نے مقرر فرمائے وہ سب سے دانا ہے۔ انتہی۔ موضح القرآن۔

❀ ❀ ❀ ❀

(٣٠١٦) عَنْ أَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ: لَمَّا كَانَ يَوْمُ أَوْطَاسَ أَصَبْنَا نِسَاءً لَهُنَّ أَزْوَاجٌ فِي الْمُشْرِكِيْنَ فَكَرِهَهُنَّ رِجَالٌ مِنْهُمْ فَأَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالٰى ﴿ وَالْمُحْصَنَاتُ مِنَ النِّسَآءِ إِلَّا مَامَلَكَتْ أَيْمَانُكُمْ ﴾.
(اسناده صحيح) صحيح أبي داود (١٨٧١)

ترجمہ: روایت ہے ابوسعید خدریؓ سے کہا انہوں نے کہ جب ہوا دن اوطاس کی لڑائی کا غنیمت میں پایا ہم نے ایسی عورتوں کو کہ ان کے شوہر تھے مشرکوں میں، سو مکروہ جانا یعنی ان سے صحبت کرنے کو بعض مردوں نے، سو اتاری اللہ تعالیٰ نے یہ آیت مبارک ﴿والمحصنات﴾ الآیۃ۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے۔

❀❀❀❀

(۳۰۱۷) عَنْ أَبِي سَعِيدِ الْخُدْرِيِّ قَالَ: أَصَبْنَا سَبَايَا يَوْمَ أَوْطَاسَ لَهُنَّ أَزْوَاجٌ مِنْ قَوْمِهِنَّ، فَذَكَرُوا ذٰلِكَ لِرَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَنَزَلَتْ ﴿ وَالْمُحْصَنَاتُ مِنَ النِّسَآءِ إِلَّا مَامَلَكَتْ أَيْمَانُكُمْ ﴾. (صحيح) [انظر ماقبله]

ترجمہ: روایت ہے ابوسعید خدریؓ سے کہا انہوں نے کہ غنیمت میں لے لیں ہم نے کچھ عورتیں اوطاس کے دن کہ ان کے شوہر تھے ان کی قوم میں، سو ذکر کیا اس کا رسول اللہ ﷺ سے پس اتری یہ آیت ﴿والمحصنات﴾ الآیۃ۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے۔ اور ایسی ہی روایت کی ثوری نے عثمان بتی سے انہوں نے ابوالخلیل سے انہوں نے ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے انہوں نے نبی ﷺ سے مانند حدیث مذکور کے۔ اور روایت میں ابوعلقمہ کا ذکر نہیں اور نہیں جانتا میں کسی کو کہ اس نے ذکر کیا ہو اس سند میں ابوعلقمہ کا مگر ہمام نے بروایت ابوقتادہؓ۔ اور ابوالخلیل کا نام صالح بن مریم ہے۔

مترجم: پوری آیت یوں ہے ﴿ وَالْمُحْصَنَاتُ مِنَ النِّسَآءِ إِلَّا مَامَلَكَتْ أَيْمَانُكُمْ كِتٰبَ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ وَأُحِلَّ لَكُمْ مَاوَرَاءَ ذٰلِكُمْ أَنْ تَبْتَغُوا بِأَمْوَالِكُمْ مُحْصِنِينَ غَيْرَ مُسَافِحِينَ فَمَا اسْتَمْتَعْتُمْ بِهِ مِنْهُنَّ فَاٰتُوهُنَّ أُجُورَهُنَّ فَرِيضَةً وَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ فِيمَا تَرَاضَيْتُمْ بِهِ مِنْ بَعْدِ الْفَرِيضَةِ إِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلِيمًا حَكِيمًا ﴾ یعنی اور نکاح بندھی عورتیں بھی حرام ہیں مگر جن کے مالک ہو جائیں تمہارے ہاتھ حکم ہوا اللہ کا تم پر اور حلال ہوئیں تم کو جو ان کے سوا ہیں یوں کہ طلب کرو اپنے مال کے بدلے قید میں لانے کو نہ مستی نکالنے کو پھر جو کام میں لائے تم ان عورتوں میں سے ان کو دو ان کے حق مہر جو مقرر ہوئے اور گناہ نہیں تم کو اس میں جو ٹھہرا لو دونوں کی رضا سے مقرر کیے پیچھے اللہ ہے خبردار حکمت والا۔

❀❀❀❀

(۳۰۱۸) عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ فِي الْكَبَائِرِ: ((الشِّرْكُ بِاللّٰهِ وَعُقُوقُ الْوَالِدَيْنِ وَقَتْلُ النَّفْسِ وَقَوْلُ الزُّوْرِ)). (اسناده صحيح) غاية المرام (۲۷۷)

ترجمہ: روایت ہے انس بن مالکؓ سے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: کبیرہ گناہوں میں ہے شریک کرنا اللہ تعالیٰ کے ساتھ اور ناراض کرنا والدین کا اور قتل کرنا کسی جان کا اور جھوٹ کہنا یا گواہی جھوٹی دینا۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے صحیح ہے۔ اور روایت کی یہ روح بن عبادہ نے شعبہ سے۔ اور کہا روایت ہے عبداللہ بن ابوبکرؓ سے مگر یہ صحیح نہیں۔

(۳۰۱۹) عَنْ أَبِي بَكْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((أَلَا أُحَدِّثُكُمْ بِأَكْبَرِ الْكَبَائِرِ؟)) قَالُوْا: بَلٰى، يَارَسُوْلَ اللّٰهِ! قَالَ: ((الْإِشْرَاكُ بِاللّٰهِ وَعُقُوْقُ الْوَالِدَيْنِ)) قَالَ: وَجَلَسَ وَكَانَ مُتَّكِئًا قَالَ: ((وَشَهَادَةُ الزُّوْرِ)) أَوْ قَوْلُ الزُّوْرِ)) قَالَ: فَمَا زَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: هَا حَتّٰى قُلْنَا لَيْتَهُ سَكَتَ.

(اسناده صحيح) [المصدر نفسه' ق]

ترجمہ: روایت ہے ابوبکرہ سے کہا انہوں نے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کیا نہ خبردوں میں تم کو اکبر کبائر کی صحابہؓ نے عرض کیا کہ ہاں یارسول اللہ خبر دیجیے ہم کو فرمایا آپؐ نے بڑے سے بڑا گناہ شریک کرنا اللہ تعالیٰ کے ساتھ اور ناراض کرنا ماں باپ کا کہا راوی نے اور اٹھ بیٹھے آپؐ اور تھے قبل اس کے تکیہ لگائے ہوئے اور فرمایا آپؐ نے کہ کبائر میں داخل ہے جھوٹی گواہی یا فرمایا جھوٹی بات کہا راوی نے کہ پھر بار بار آپؐ یہی فرماتے رہے یہاں تک کہ ہم نے کہا کہ کاش آپؐ چپ رہتے۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔ غریب ہے۔

❀❀❀❀

بَابٌ

(۳۰۲۰) عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ أُنَيْسٍ الْجُهَنِيِّ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((إِنَّ مِنْ أَكْبَرِ الْكَبَائِرِ الشِّرْكَ بِاللّٰهِ وَعُقُوْقَ الْوَالِدَيْنِ وَالْيَمِيْنَ الْغَمُوْسَ، وَمَا حَلَفَ حَالِفٌ بِاللّٰهِ يَمِيْنَ صَبْرٍ، فَأَدْخَلَ فِيْهَا مِثْلَ جَنَاحِ بَعُوْضَةٍ إِلَّا جُعِلَتْ نُكْتَةٌ فِيْ قَلْبِهِ إِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ)).

(اسناده حسن) تخريج المشكاة (۳۷۷۷ـ التحقيق الثانى)

ترجمہ: روایت ہے عبداللہ بن انیس جہنی رضی اللہ عنہ سے کہا انہوں نے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کہ بے شک اکبر کبائر شریک کرنا ہے اللہ تعالیٰ کے ساتھ اور ناراض کرنا والدین کا اور قسم جھوٹی گزری ہوئی بات پر جانے بوجھے اور نہیں قسم کھائی کسی قسم کھانے والے نے اللہ کی کہ موقوف ہوا اس پر فیصلہ پھر داخل کر دیا مچھر کے برابر یعنی جھوٹ مگر ہو جائے گا ایک نکتہ اس کے دل پر قیامت کے دن تک۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے۔ اور ابوامامہ انصاری بیٹے ہیں ثعلبہ کے اور نہیں جانتے ہم نام ان کا اور روایت کی ہیں انہوں نے نبی ﷺ سے بہت حدیثیں۔

❀❀❀❀

(۳۰۲۱) عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((الْكَبَائِرُ الْإِشْرَاكُ بِاللّٰهِ وَعُقُوْقُ الْوَالِدَيْنِ)) أَوْ قَالَ: ((الْيَمِيْنُ الْغَمُوْسُ)) شَكَّ شُعْبَةُ. (اسناده صحيح)

ترجمہ: روایت ہے عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما سے کہ نبی ﷺ نے فرمایا کہ کبیرہ گناہوں میں سے شریک کرنا ساتھ اللہ تعالیٰ کے اور ناراض کرنا والدین کا یا فرمایا قسم جھوٹی شک کیا اس میں شعبہ نے۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

❀❀❀❀

(۳۰۲۲) عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ أَنَّهَا قَالَتْ : يَغْزُوالرِّجَالُ، وَلَا تَغْزُوالنِّسَآءُ، وَإِنَّمَا لَنَا نِصْفُ الْمِيرَاثِ، فَأَنْزَلَ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى ﴿ **وَلَا تَتَمَنَّوْا مَا فَضَّلَ اللّٰهُ بِهٖ بَعْضَكُمْ عَلٰى بَعْضٍ** ﴾ قَالَ مُجَاهِدٌ: وَأُنْزِلَ فِيهَا ﴿ **إِنَّ الْمُسْلِمِينَ وَالْمُسْلِمَاتِ** ﴾ وَكَانَتْ أُمُّ سَلَمَةَ أَوَّلَ ظَعِينَةٍ قَدِمَتِ الْمَدِينَةَ مُهَاجِرَةً. (صحیح الاسناد)

ترجمہ: روایت ہے ام المؤمنین ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے کہ انہوں نے کہا بطور غبطہ کے کہ جہاد کرتے ہیں مرد اور نہیں جہاد کرتیں عورتیں اور ہم عورتوں کے لیے ہے آدھی میراث یعنی اور مرد کو دوہرا حصہ سو اتاری اللہ تعالیٰ نے یہ آیت ﴿وَلَا تَتَمَنَّوْا مَا فَضَّلَ اللّٰهُ بِهٖ بَعْضَكُمْ عَلٰى بَعْضٍ﴾ ۔یعنی مت آرزو کرو اس چیز کی کہ فضیلت دی اللہ تعالیٰ نے بسبب اس کے بعض کو بعض پر کہا مجاہد نے اور اتری ہے ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے بارے میں یہ آیت ﴿إِنَّ الْمُسْلِمِينَ وَالْمُسْلِمَاتِ﴾ اور تھیں ام سلمہ رضی اللہ عنہا پہلی عورت کہ جو آئیں مدینہ میں ہجرت کر کے۔

فائدہ: یہ حدیث مرسل ہے۔اور روایت کی بعض راویوں نے ابن نجیح سے انہوں نے مجاہد سے مرسلاً کہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے ایسا ایسا کہا۔

❀❀❀❀

(۳۰۲۳) عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ : يَارَسُوْلَ اللّٰهِ! لَا أَسْمَعُ اللّٰهَ ذَكَرَ النِّسَاءَ فِي الْهِجْرَةِ، فَأَنْزَلَ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى ﴿ **اَنِّيْ لَا أُضِيعُ عَمَلَ عَامِلٍ مِنْكُمْ مِنْ ذَكَرٍ أَوْأُنْثٰى بَعْضُكُمْ مِنْ بَعْضٍ** ﴾. (صحیح بماقبلہ)

ترجمہ: روایت ہے ام المؤمنین ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے کہا انہوں نے کہ یا رسول اللہ نہیں سنا میں نے اللہ تعالیٰ کو ذکر کیا ہو اس نے عورتوں کا ہجرت کے باب میں یعنی ان کو ہجرت کا کچھ ثواب ہے یا نہیں سو اتاری اللہ تعالیٰ نے یہ آیت ﴿إِنِّيْ لَا أُضِيعُ عَمَلَ عَامِلٍ مِّنْكُمْ﴾ الآیۃ۔یعنی میں ضائع نہیں کرتا عمل کسی عامل کا تم میں سے مرد ہو یا عورت بعض تم میں سے ہیں بعض سے۔آخر تک۔

❀❀❀❀

(۳۰۲۴) عَنْ إِبْرٰهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ قَالَ: قَالَ عَبْدُاللّٰهِ : أَمَرَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ أَنْ أَقْرَأَ عَلَيْهِ وَهُوَ عَلَى الْمِنْبَرِ، فَقَرَأْتُ عَلَيْهِ مِنْ سُوْرَةِ النِّسَاءِ حَتّٰى إِذَا بَلَغْتُ ﴿ **فَكَيْفَ إِذَا جِئْنَا مِنْ كُلِّ أُمَّةٍ بِشَهِيْدٍ وَّجِئْنَا بِكَ عَلٰى هٰؤُلَاءِ شَهِيْدًا** ﴾ غَمَزَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بِيَدِهٖ فَنَظَرْتُ إِلَيْهِ وَعَيْنَاهُ تَدْمَعَانِ. (صحیح الاسناد)

ترجمہ: روایت ہے ابراہیم سے وہ روایت کرتے ہیں علقمہ سے کہا انہوں نے کہ کہا عبداللہ نے حکم کیا مجھ کو رسول اللہ ﷺ نے کہ پڑھوں میں آپؐ کے آگے قرآن اور آپ ﷺ منبر پر تھے سو پڑھی میں نے سورۂ نساء یہاں تک کہ جب پہنچا میں اس آیت پر ﴿فکیف اذا جئنا﴾ الآیۃ اشارہ کیا رسول اللہ ﷺ نے اپنے ہاتھ سے یعنی بس کرو، سو نظر کی میں نے ان کی طرف اور آنکھیں ان کی آنسو بہاتی تھیں۔

فائدہ : ایسی ہی روایت کی ابوالاحوص نے اعمش سے انہوں نے ابراہیم سے انہوں نے علقمہ سے انہوں نے عبداللہ سے اور حقیقت میں وہ سند یوں ہے کہ روایت ہے ابراہیم سے وہ روایت کرتے ہیں عبیدہ سے وہ عبداللہ سے۔

❀❀❀❀

(٣٠٢٥) **عَنْ إِبْرٰهِيمَ عَنْ عُبَيْدَةَ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ: قَالَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((إِقْرَأْ عَلَيَّ)) فَقُلْتُ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ أَقْرَأُ عَلَيْكَ وَعَلَيْكَ أُنْزِلَ؟ قَالَ: ((إِنِّيْ أُحِبُّ أَنْ أَسْمَعَهُ مِنْ غَيْرِيْ)) فَقَرَأْتُ سُوْرَةَ النِّسَآءِ حَتّٰى بَلَغْتُ ﴿ وَجِئْنَا بِكَ عَلٰى هٰٓؤُلَآءِ شَهِيْدًا ﴾ قَالَ: فَرَأَيْتُ عَيْنَيِ النَّبِيِّ ﷺ تَهْمُلَانِ.** (صحيح) [ق]

ترجمہ: روایت ہے ابراہیم سے وہ روایت کرتے ہیں عبیدہ سے وہ عبداللہ سے کہا انہوں نے کہ فرمایا مجھ سے رسول اللہ ﷺ نے کہ پڑھو تم مجھ پر قرآن سو عرض کی میں نے کہ اے رسول اللہ کے میں پڑھوں آپؐ کے آگے اور آپؐ ہی پر تو نازل ہوا ہے تو فرمایا آپؐ نے میں دوست رکھتا ہوں کہ سنوں اس کو اپنے غیر سے کہ کہا عبداللہ نے کہ پڑھی میں نے سورۂ نساء یہاں تک کہ پہنچا میں اس آیت تک ﴿وَجِئْنَا بِكَ عَلٰى هٰٓؤُلَآءِ شَهِيْدًا﴾ کہا عبداللہ نے کہ پھر دیکھا میں نے دونوں آنکھوں کو نبی ﷺ کے کہ آنسو بہاتی تھیں۔

فائدہ : یہ روایت صحیح تر ہے ابوالاحوص کی روایت سے روایت کی ہم سے۔ سوید بن نضر نے انہوں نے ابن مبارک سے انہوں نے سفیان سے انہوں نے اعمش سے معاویہ بن ہشام کی روایت کی مانند۔

مترجم: پوری آیت یوں ہے ﴿فَكَيْفَ إِذَا جِئْنَا مِنْ كُلِّ أُمَّةٍ بِشَهِيْدٍ وَجِئْنَا بِكَ عَلٰى هٰٓؤُلَآءِ شَهِيْدًا﴾ یعنی پھر کیا حال ہوگا جب بلائیں گے ہم ہر امت میں سے احوال کہنے والا اور بلائیں گے تجھ کو ان لوگوں پر احوال بتانے والا۔ انتہی۔ اور اس آیت میں خطاب ہے رسول اللہ ﷺ کی طرف اور کمال فضیلت ہے آپ کی۔

❀❀❀❀

(٣٠٢٦) **عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِيْ طَالِبٍ قَالَ: صَنَعَ لَنَا عَبْدُالرَّحْمٰنِ بْنُ عَوْفٍ طَعَامًا فَدَعَانَا وَسَقَانَا مِنَ الْخَمْرِ، فَأَخَذَتِ الْخَمْرُ مِنَّا وَحَضَرَتِ الصَّلٰوةُ، فَقَدَّمُوْنِيْ فَقَرَأْتُ: قُلْ يٰٓأَيُّهَا الْكٰفِرُوْنَ لَا أَعْبُدُ مَا تَعْبُدُوْنَ وَنَحْنُ نَعْبُدُ مَا تَعْبُدُوْنَ: فَأَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالٰى ﴿ يٰٓأَيُّهَاالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَقْرَبُوا الصَّلٰوةَ وَأَنْتُمْ سُكَارٰى حَتّٰى تَعْلَمُوْا مَا تَقُوْلُوْنَ ﴾.** (اسناده صحيح)

ترجمہ: روایت ہے علی بن ابو طالب ؓ سے کہا انہوں نے کہ تیار کیا ہمارے لیے عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ نے کچھ کھانا اور دعوت دی ہم کو اور پلائی ہم کو کچھ شراب سو لی شراب نے عقل ہماری اور نماز کا وقت آیا سو لوگوں نے مجھے آگے کیا یعنی امام بنایا پس پڑھی میں نے سورۃ ﴿قل یاایها الکفرون لا اعبد ما تعبدون ونحن نعبد ما تعبدون﴾ یعنی کہہ دے تو اے نبی کہ کافرو نہیں پوجتا میں جو تم پوجتے ہو اور ہم پوجتے ہیں جو تم پوجتے ہو اور یہ غلطی کی حضرت علیؓ نے پس اتاری اللہ تعالیٰ نے یہ آیت ﴿یَاۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا﴾ سے آخر تک یعنی اے ایمان والو مت نزدیک جاؤ تم نماز کے اس حال میں کہ تم نشہ میں ہو جب تک کہ نہ جانو تم کہ کیا کہتے ہو یعنی ہوش نہ آئے۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے صحیح ہے۔

مترجم: یہ دوسری آیت ہے کہ شراب کے باب میں نازل ہوئی اس کے بعد پھر تیسری آیت میں حرمت نازل ہوئی۔

❀❀❀❀

(۳۰۲۷) **عَنْ** عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ أَنَّهُ حَدَّثَهُ أَنَّ عَبْدَاللّٰهِ بْنَ الزُّبَيْرِ حَدَّثَهُ : أَنَّ رَجُلًا مِنَ الْأَنْصَارِ خَاصَمَ الزُّبَيْرَ فِيْ شِرَاجِ الْحَرَّةِ الَّتِيْ يَسْقُوْنَ بِهِ النَّخْلَ، فَقَالَ الْأَنْصَارِيُّ سَرِّحِ الْمَاءَ يَمُرُّ فَأَبٰى عَلَيْهِ، فَاخْتَصَمُوْا إِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لِلزُّبَيْرِ: **((اسْقِ يَازُبَيْرُ! وَأَرْسِلِ الْمَاءَ إِلٰى جَارِكَ))**، فَغَضِبَ الْأَنْصَارِيُّ، وَقَالَ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ أَنْ كَانَ ابْنَ عَمَّتِكَ؟ فَتَغَيَّرَ وَجْهُ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ ثُمَّ قَالَ: **((يَازُبَيْرُ! اسْقِ وَاحْبِسِ الْمَاءَ حَتّٰى يَرْجِعَ إِلَى الْجَدْرِ))** فَقَالَ الزُّبَيْرُ: **وَاللّٰهِ إِنِّيْ لَأَحْسِبُ هٰذِهِ الْاٰيَةَ نَزَلَتْ فِيْ ذٰلِكَ فَلَا وَرَبِّكَ لَا يُؤْمِنُوْنَ حَتّٰى يُحَكِّمُوْكَ فِيْمَا شَجَرَ بَيْنَهُمْ.** (اسنادہ صحیح)

ترجمہ: روایت ہے عروہ بن زبیر سے کہ انہوں نے روایت کی عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما سے کہا عبداللہ نے کہ ایک مرد انصار میں سے لڑا زبیرؓ سے بھیا کے پانی کے لیے جو پتھریلی زمین سے آتا تھا کہ جس سے وہاں کے لوگ کھجور کے درختوں کو سینچتے تھے سو انصاری نے کہا زبیرؓ سے کہ چھوڑ دو چلا جائے سو نہ مانا انہوں نے پس جھگڑتے آئے وہ لوگ رسول اللہ ﷺ کے پاس سو فرمایا رسول اللہ ﷺ نے زبیر سے کہ تم سینچ لو پہلے اپنا کھیت اے زبیر اور پھر چھوڑ دو پانی اپنے ہمسایہ کے کھیت کی طرف اور زبیر رضی اللہ عنہ کا کھیت بلند تھا اور پانی کے قریب تھا اس کے بعد انصاری کا کھیت تھا سو غصہ ہوا انصاری اور اس نے کہا یا رسول اللہ یہ بات آپؐ نے اس لیے فرمائی کہ زبیر آپؐ کے پھوپھیرے بھائی ہیں یعنی آپؐ نے ان کی طرف داری کی پس متغیر ہو گیا چہرہ مبارک رسول اللہ ﷺ کا اور پھر فرمایا آپؐ نے کہ اے زبیر! تم سینچ لو اپنا کھیت اور روک رکھو پانی کو یہاں تک کہ پہنچ جائے کھیت کے منڈیر تک، سو کہا زبیر رضی اللہ عنہ نے قسم ہے اللہ تعالیٰ کی میں یقین کرتا ہوں کہ یہ آیت نازل ہوئی اسی مقدمہ میں ﴿فلا وربك﴾ سے آخر تک۔

فائدہ : سنا میں نے محمد سے کہتے تھے روایت کی ابن وہب نے یہ حدیث لیث بن سعد سے اور یونس نے زہری سے انہوں نے عروہ سے انہوں نے عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما ابن زبیر سے اور نہیں ذکر کیا اس میں عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما کا۔

مترجم: پوری آیت یوں ہے: ﴿فَلَا وَرَبِّكَ لَا يُؤْمِنُونَ حَتّٰى يُحَكِّمُوْكَ فِيْمَا شَجَرَ بَيْنَهُمْ ثُمَّ لَا يَجِدُوْا فِيْٓ اَنْفُسِهِمْ حَرَجًا مِّمَّا قَضَيْتَ وَيُسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا﴾ ۔یعنی سوقسم ہے تیرے رب کی ان کو ایمان نہ ہوگا جب تک کہ تجھ کو منصف نہ جانیں جو جھگڑا اٹھے آپس میں پھر نہ پائیں اپنے جی میں خفگی تیرے فیصلہ سے اور قبول رکھیں مان کر۔ انتہیٰ ۔اور وہ شخص منافق تھا اگرچہ قبیلہ انصار میں تھا اور آنحضرت ﷺ نے اولاً ایک امر مصالحت اور احسان کا زبیر کو فرمایا کہ تم کچھ پانی لے کر پانی اپنے ہمسایہ کے لیے چھوڑ دو یہ نہیں کہ وہ کچھ امر شرعی تھا بعد اس کے جب انصاری نے جہالت کی آپ نے زبیر رضی اللہ عنہ کو فرمایا کہ اپنا حق پورا لے لو کہ یہ قابل احسان نہیں۔ اور بعضوں نے کہا ہے کہ حکم ثانی اس انصاری کی سزا تھی اور اس کی جہالت کا عوض اور بدلا مگر قول اوّل ظاہر تر ہے۔(لمعات)

❀❀❀❀

(۳۰۲۸) عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ اَنَّهُ قَالَ فِيْ هٰذِهِ الْاٰيَةِ : ﴿فَمَا لَكُمْ فِي الْمُنَافِقِيْنَ فِئَتَيْنِ﴾ قَالَ : رَجَعَ نَاسٌ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ يَوْمَ أُحُدٍ فَكَانَ النَّاسُ فِيهِمْ فَرِيقَيْنِ فَرِيقٌ مِنْهُمْ يَقُوْلُ : اقْتُلْهُمْ، وَفَرِيقٌ يَقُوْلُ : لَا، فَنَزَلَتْ هٰذِهِ الْاٰيَةُ : ﴿ فَمَا لَكُمْ فِي الْمُنَافِقِيْنَ فِئَتَيْنِ ﴾ فَقَالَ : ((إِنَّهَا طَيِّبَةٌ)) وَقَالَ : ((إِنَّهَا تَنْفِي الْخَبَثَ كَمَا تَنْفِي النَّارُ خَبَثَ الْحَدِيْدِ)). (اسناده صحيح)

ترجمہ: روایت ہے زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے کہ انہوں نے اس آیت کی تفسیر میں ﴿فمالكم في المنافقين فئتين﴾ کہا کہ لوٹ گئے چندلوگ اصحاب نبی ﷺ کے احد کے دن یعنی جہاد سے، سولوگ ان میں دو فریق ہو گئے ایک فریق کہنے لگا کہ ان کو قتل کریں گے ہم اور دوسرا کہنے لگا کہ نہیں یعنی ان کو مارنا نہ چاہیے کہ کلمہ گو ہیں پس یہ آیت نازل ہوئی پھر کہا فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کہ مدینہ پاک ہے اور کہا کہ وہ دور کرتا ہے ناپاکی کو جیسے دور کرتی ہے آگ میل لوہے کا یعنی مدینہ پاک ہے اللہ تعالیٰ ان ناپاکوں کو وہاں سے نکال دے گا انشاء اللہ تعالیٰ۔

فائدہ : یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

مترجم: پوری آیت یوں ہے ﴿فَمَا لَكُمْ فِي الْمُنَافِقِيْنَ فِئَتَيْنِ وَاللّٰهُ اَرْكَسَهُمْ بِمَا كَسَبُوْا اَتُرِيْدُوْنَ اَنْ تَهْدُوْا مَنْ اَضَلَّ اللّٰهُ وَمَنْ يُّضْلِلِ اللّٰهُ فَلَنْ تَجِدَ لَهٗ سَبِيْلًا﴾ یعنی پھر تم کو کیا پڑا ہے منافقوں کے واسطے دو جانب ہو رہے ہو اور اللہ نے الٹ دیا ان کو ان کے کاموں پر کیا تم چاہتے ہو کہ راہ پر لاؤ جس کو بچلایا اللہ تعالیٰ نے اور جس کو اللہ تعالیٰ راہ نہ دے پھر تو نہ پائے اس کے لیے کوئی راہ انتہیٰ اور اس آیت کے شان نزول میں کئی قول ہیں اول تو یہی ہے جو اس روایت میں مذکور ہوا یعنی جو لوگ جنگ احد میں جہاد سے پھر گئے دوسرے مجاہد نے کہا ہے کہ کچھ لوگ مدینہ میں آ کر مسلمان ہوئے اور آپ سے اجازت چاہی کہ ہم مکہ جا کر کچھ مال

تجارت لائیں اور وہاں بیٹھ رہے اور مرتد ہو گئے، ان کے حق میں یہ آیت نازل ہوئی۔ تیسرے بعض مفسرین نے کہا کہ مراد اس سے وہ لوگ ہیں کہ مکہ میں تھے اور مسلمان ہوئے مگر ہجرت نہ کی اور کافروں کے مددگار رہے۔

❁❁❁❁

(۳۰۲۹) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((يَجِيْءُ الْمَقْتُوْلُ بِالْقَاتِلِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ نَاصِيَتُهُ وَرَأْسُهُ بِيَدِهِ وَأَوْدَاجُهُ تَشْخَبُ دَمًا يَقُوْلُ: يَارَبِّ! قَتَلَنِيْ هٰذَا حَتّٰى يُدْنِيَهُ مِنَ الْعَرْشِ))، قَالَ: فَذَكَرُوْا لِابْنِ عَبَّاسٍ التَّوْبَةَ فَتَلَا هٰذِهِ الْاٰيَةَ: ﴿ وَمَنْ يَّقْتُلْ مُؤْمِنًا مُّتَعَمِّدًا فَجَزَآؤُهٗ جَهَنَّمُ ﴾ قَالَ وَ مَا نُسِخَتْ هٰذِهِ الْاٰيَةُ وَلَا بُدِّلَتْ وَأَنّٰى لَهُ التَّوْبَةُ؟. (اسناده صحيح) تخريج المشكاة (٣٤٦٥ التحقيق الثانى) التعليق الرغيب (٢٠٣/٣)

ترجمہ: روایت ہے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہ نبی ﷺ نے فرمایا کہ آئے گا مقتول قاتل کے ساتھ قیامت کے دن کہ پیشانی کے بال اور سر قاتل کا مقتول کے ہاتھ میں ہوگا اور مقتول کے گلے کی رگوں سے خون بہتا ہوگا اور وہ کہے گا کہ اے رب میرے اس نے مجھے قتل کیا یہاں تک کہ لے جائے گا وہ قاتل کو عرش کے نزدیک کہا راوی نے کہ پھر ذکر کیا لوگوں نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے توبہ کا یعنی توبہ اس کی قبول ہے یا نہیں تو پڑھی انہوں نے یہ آیت ﴿ ومن يقتل مومناً ﴾ آخر تک۔ اور کہا کہ منسوخ نہیں ہوئی یہ آیت اور نہ بدلی گئی اور اس کی توبہ کہاں قبول ہوسکتی ہے۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے۔ اور روایت کی بعضوں نے یہی حدیث عمرو بن دینار سے انہوں نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مانند اس کے اور مرفوع نہ کیا اس کو یعنی آپ کا قول نہیں ٹھہرایا۔

مترجم: پوری آیت یوں ہے ﴿وَمَنْ يَّقْتُلْ مُؤْمِنًا مُّتَعَمِّدًا فَجَزَآؤُهٗ جَهَنَّمُ خَالِدًا فِيْهَا وَغَضِبَ اللّٰهُ عَلَيْهِ وَلَعَنَهٗ وَأَعَدَّ لَهٗ عَذَابًا عَظِيْمًا ﴾۔ یعنی اور جو کوئی مارے مسلمانوں کو قصد کر کے تو اس کی سزا دوزخ ہے پڑا رہے اس میں اور اللہ تعالیٰ کا اس پر غضب ہوا اور اس کو لعنت کی اور اس کے واسطے تیار کیا بڑا عذاب۔

فائدہ: ابن عباس رضی اللہ عنہما کا قول اوپر مذکور ہوا اور بعضے علماء نے کہا ہے کہ سزا اسی کی یہی ہے جو یہاں مذکور ہوئی آگے اللہ مالک ہے یعنی چاہے معاف کرے یا نہ کرے لیکن اگر قصاص میں مارا گیا تو سب کے نزدیک پاک ہوا اور بیضاوی نے کہا ہے کہ ابن عباس رضی اللہ عنہما نے جو توبہ قبول نہ ہونا بیان کیا شاید اس سے تشدید مراد ہوا اور ان سے اس کے خلاف بھی مروی ہے اور جمہو قائل ہیں کہ یہ عذاب جو آیت میں مذکور ہے یہ اسی کے ساتھ مخصوص ہے جس نے توبہ نہ کی اس لیے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ﴿ وانى لغفار لمن تاب ﴾ الآیۃ اور یہ عذاب اہل سنت کے نزدیک اسی کے واسطے ہے جس نے قتل مؤمن کو حلال جان کر ارتکاب کیا جیسا کہ عکرمہ وغیرہ نے ذکر کیا ہے یا خلود سے مدت دراز ہے نہ دوام اس لیے کہ بہت سی دلیلوں سے ثابت ہو چکا ہے کہ عذاب عصاۃ مؤمنین کا دائم نہیں۔

(۳۰۳۰) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: مَرَّ رَجُلٌ مِنْ بَنِيْ سُلَيْمٍ عَلٰى نَفَرٍ مِنْ أَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَمَعَهُ غَنَمٌ لَهُ، فَسَلَّمَ عَلَيْهِمْ، قَالُوْا مَا سَلَّمَ عَلَيْكُمْ إِلَّا لِيَتَعَوَّذَ مِنْكُمْ، فَقَامُوْا وَقَتَلُوْهُ وَأَخَذُوْا غَنَمَهُ، فَأَتَوْا بِهَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ، فَأَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالٰى ﴿ **يَآأَيُّهَاالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا إِذَا ضَرَبْتُمْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَتَبَيَّنُوْا وَلَا تَقُوْلُوْا لِمَنْ أَلْقٰى إِلَيْكُمُ السَّلَامَ لَسْتَ مُؤْمِنًا** ﴾. (حسن صحیح) التعليق على الاحسان (۱۲۲/۷)

ترجمہ: روایت ہے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہا انہوں نے کہ گزرا ایک مرد بنی سلیم کے قبیلے کا ایک گروہ پر اصحاب رسول اللہ ﷺ سے اور اس کے ساتھ اس کی بکریاں تھیں پھر سلام کیا اس نے اصحاب پر تو اصحاب بولے کہ اس نے سلام کیا اس لیے تا کہ بچ جائے تم سے پھر کھڑے ہوئے اصحاب اور قتل کیا اس کو اور چھین لیں بکریاں اس کی اور لائے ان کو رسول اللہ ﷺ کے پاس، سو اتاری اللہ تعالیٰ نے یہ آیت ﴿یاایھا الذین امنوا﴾ سے آخر تک۔ یعنی اے ایمان والو! جب تم چلو اللہ کی راہ میں یعنی جہاد کو تو دریافت کر و اور نہ کہو اس کو جو تم پر سلام کرے کہ تو مومن نہیں۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے۔ اور اس باب میں اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما سے بھی روایت ہے۔

❁❁❁❁

(۳۰۳۱) عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ: لَمَّا نَزَلَتْ ﴿ **لَا يَسْتَوِى الْقَاعِدُوْنَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ** ﴾ الْاٰيَةَ جَاءَ عَمْرُو ابْنُ أُمِّ مَكْتُوْمٍ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ وَكَانَ ضَرِيْرَ الْبَصَرِ، فَقَالَ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ مَا تَأْمُرُنِيْ؟ إِنِّيْ ضَرِيْرُ الْبَصَرِ، فَأَنْزَلَ اللّٰهُ هٰذِهِ الْاٰيَةَ ﴿ **غَيْرُ أُوْلِي الضَّرَرِ** ﴾الآية، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((**إِيْتُوْنِيْ بِالْكَتِفِ وَالدَّوَاةِ أَوِ اللَّوْحِ وَالدَّوَاةِ**)). (اسناده صحيح)

ترجمہ: روایت ہے براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے کہا انہوں نے جب کہ نازل ہوئی یہ آیت ﴿لَا يَسْتَوِى الْقَاعِدُوْنَ﴾ الأية. آئے عمرو بن ام مکتوم نبی ﷺ کے پاس اور وہ نابینا تھے سو کہا انہوں نے کہ یا رسول اللہ آپؐ مجھے کیا حکم فرماتے ہیں اور میں نابینا ہوں پس اتاری اللہ تعالیٰ نے یہ آیت ﴿غَيْرُ أُولِي الضَّرَرِ﴾ یعنی سوا ان لوگوں کے جن کو مرض ہے سو فرمایا نبی ﷺ نے لاؤ تم میرے پاس شانہ کی ہڈی اور دوات یا فرمایا تختی اور دوات۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔ اور کہا گیا ہے اس روایت میں عمرو بن ام مکتوم اور بعضوں نے عبداللہ بن ام مکتوم کہا ہے اور عبداللہ بیٹے ہیں زائدہ کے اور ام مکتوم ان کی ماں ہیں۔

❁❁❁❁

(۳۰۳۲) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّهُ قَالَ: ﴿ **لَا يَسْتَوِى الْقَاعِدُوْنَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ غَيْرُ أُولِي الضَّرَرِ** ﴾ عَنْ بَدْرٍ وَّالْخَارِجُوْنَ إِلٰى بَدْرٍ، لَمَّا نَزَلَتْ غَزْوَةُ بَدْرٍ قَالَ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ جَحْشٍ وَابْنُ أُمِّ مَكْتُوْمٍ: إِنَّا أَعْمَيَانِ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ فَهَلْ لَنَا رُخْصَةٌ؟ فَنَزَلَتْ ﴿ **لَا يَسْتَوِى الْقَاعِدُوْنَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ غَيْرُ أُوْلِي**

الضَّرَرِ ﴾ ﴿ وَفَضَّلَ اللّٰهُ الْمُجَاهِدِيْنَ عَلَى الْقَاعِدِيْنَ أَجْرًا عَظِيْمًا ﴾ فَهٰؤُلَاءِ الْقَاعِدُوْنَ غَيْرُ أُولِي الضَّرَرِ ﴿ فَضَّلَ اللّٰهُ لِمُجَاهِدِيْنَ عَلَى الْقَاعِدِيْنَ أَجْرًا عَظِيْمًا ﴾ دَرَجَاتٍ مِنْهُ عَلَى الْقَاعِدِيْنَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ غَيْرُ أُوْلِي الضَّرَرِ. (اسناده صحيح)

ترجمہ: روایت ہے کہ ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا تفسیر میں اس آیت کی ﴿لَا يَسْتَوِي الْقَاعِدُوْنَ﴾ الآية۔ یعنی برابر نہیں ہیں بیٹھنے والے مؤمنوں میں سوا بیماری والوں کے۔ انتہیٰ۔ کہ مراد اس سے یہ ہے کہ برابر نہیں جو لوگ جنگ بدر سے بیٹھ رہے اور جو اس میں نکلے اور جب پیش آیا غزوہ بدر عبداللہ بن جحش اور ابن ام مکتوم رضی اللہ عنہما نے کہا ہم دونوں نابینا ہیں یارسول اللہ سو ہم کو رخصت ہے کہ جہاد میں نہ جائیں پس اتری یہ آیت ﴿لَا يَسْتَوِي الْقَاعِدُوْنَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ غَيْرُ أُولِي الضَّرَرِ﴾ ﴿وَفَضَّلَ اللّٰهُ الْمُجَاهِدِيْنَ عَلَى الْقَاعِدِيْنَ دَرَجَةً﴾۔ یعنی برابر نہیں جہاد سے بیٹھ رہنے والے مؤمنوں میں سے مگر جو بیمار اور معذور ہیں اور فضیلت دی ہے اللہ تعالیٰ نے مجاہدوں کو بیٹھنے والوں پر ایک درجہ فضیلت۔ انتہیٰ۔ سو کہا ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہ بیٹھنے والوں سے مراد اس آیت میں غیر معذور لوگ ہیں یعنی باقی رہے معذور لوگ وہ مجاہدوں کے برابر ہیں فرمایا اللہ تعالیٰ نے ﴿فَضَّلَ اللّٰهُ الْمُجَاهِدِيْنَ عَلَى الْقَاعِدِيْنَ أَجْرًا عَظِيْمًا﴾ الخ یعنی فضیلت دی اللہ تعالیٰ نے مجاہدوں کو بیٹھنے والوں پر اجر عظیم ہے بہت درجے اپنی طرف سے۔ انتہیٰ۔ کہا ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہ یہاں بھی قاعدین سے وہی مؤمن مراد ہیں جو بیمار و معذور نہیں۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اس سند سے بروایت ابن عباس رضی اللہ عنہما اور مقسم کو بعض محدثین نے کہا ہے کہ مولیٰ ہیں عبداللہ بن الحارث کے۔ اور بعض نے کہا ہے کہ مولیٰ ہیں عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے اور کنیت مقسم کی ابوالقاسم ہے۔

مترجم: پوری آیتیں یوں ہیں ﴿لَا يَسْتَوِي الْقَاعِدُوْنَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ غَيْرُ أُولِي الضَّرَرِ وَالْمُجَاهِدُوْنَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ بِأَمْوَالِهِمْ وَأَنْفُسِهِمْ فَضَّلَ اللّٰهُ الْمُجَاهِدِيْنَ بِأَمْوَالِهِمْ وَأَنْفُسِهِمْ عَلَى الْقَاعِدِيْنَ دَرَجَةً وَّكُلًّا وَّعَدَ اللّٰهُ الْحُسْنٰى وَفَضَّلَ اللّٰهُ الْمُجَاهِدِيْنَ عَلَى الْقَاعِدِيْنَ أَجْرًا عَظِيْمًا دَرَجَاتٍ مِنْهُ وَمَغْفِرَةً وَّرَحْمَةً وَكَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا﴾۔ یعنی نہیں برابر ہوتے بیٹھ رہنے والے مسلمانوں میں سے سوائے ضرر والوں کے یعنی جو بیمار اندھے لنگڑے ہیں اور جہاد کرنے والے اللہ کی راہ میں اپنے مالوں اور جانوں کے ساتھ بیٹھ رہنے والوں پر بزرگی دی اللہ تعالیٰ نے جہاد کرنے والوں کو اپنی جانوں اور مالوں کے ساتھ بیٹھ رہنے والوں ایک درجہ اور ہر ایک کو وعدہ دیا اللہ نے اچھا یعنی جنت کا اور بزرگی دی اللہ تعالیٰ نے جہاد کرنے والوں کو بیٹھ رہنے والوں پر ثواب ہے بڑا کئی درجہ اپنی طرف سے اور بخشش اور مہربانی اور اللہ تعالیٰ بخشنے والا مہربان ہے۔ انتہیٰ۔ اور غرض ابن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت مذکور میں یہ ہے کہ پہلی اور دوسری آیت میں قاعدین سے وہی لوگ مراد ہیں جو بیمار و معذور نہیں باقی رہے بیمار و معذور وہ اجر و ثواب میں مجاہدین کے برابر ہیں اور یہ بھی احتمال ہو سکتا ہے کہ پہلی آیت میں قاعدین سے لنگڑے لولے معذور

مراد ہوں کہ عزم نیت جہاد کی اور ذوق وشوق اس کا رکھتے ہیں مگر اپنی معذوری سے مجبور ہیں پس مجاہدین ان سے ایک درجہ افضل ہیں اس لیے کہ نیت عزم میں دونوں برابر ہیں فقط انواع مشقت وتعب اٹھانے سے مجاہد کو ایک درجہ فضیلت ہے اور دوسری آیت میں قاعدین سے اچھے تندرست لوگ مراد ہیں کہ باذن امیر شریک جہاد نہ ہوئے خواہ اس نظر سے کہ اور لوگ جوان کے سوا ہیں جہاد کو کافی ہیں یا کسی اور ضرروت دینی سے پس ان پر مجاہدین کو کئی درجہ فضیلت حاصل ہے۔ انتہیٰ۔ اور صاحب جلالین نے یہی توجیہ اختیار کی ہے غرض ان آیتوں میں بڑی فضیلت ہے مجاہدین کی تمام مؤمنین پر۔

❁❁❁❁

(۳۰۳۳) حَدَّثَنِي سَهْلُ بْنُ سَعْدٍ السَّاعِدِيُّ قَالَ: رَأَيْتُ مَرْوَانَ بْنَ الْحَكَمِ جَالِسًا فِي الْمَسْجِدِ فَأَقْبَلْتُ حَتّٰى جَلَسْتُ إِلٰى جَنْبِهِ، فَأَخْبَرَنَا أَنَّ زَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ أَخْبَرَهُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ أَمْلٰى عَلَيْهِ لَا يَسْتَوِي الْقَاعِدُونَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُجَاهِدُوْنَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ، قَالَ: فَجَاءَهُ ابْنُ أُمِّ مَكْتُوْمٍ وَهُوَ يُمِلُّهَا عَلَيَّ، فَقَالَ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ! وَاللّٰهِ لَوْ أَسْتَطِيْعُ الْجِهَادَ لَجَاهَدْتُ، وَكَانَ رَجُلٌ أَعْمٰى، فَأَنْزَلَ اللّٰهُ عَلٰى رَسُوْلِهِ۔ وَفَخِذُهُ عَلٰى فَخِذِيْ۔ فَثَقُلَتْ حَتّٰى هَمَّتْ تَرُضُّ فَخِذِيْ، ثُمَّ سُرِّيَ عَنْهُ فَأَنْزَلَ اللّٰهُ عَلَيْهِ ﴿ غَيْرُ أُولِي الضَّرَرِ ﴾.

(اسناده صحيح)

ترجمہ: مجھ سے بیان کیا سہل بن سعد ساعدی نے، کہا انہوں نے کہ دیکھا میں نے مروان کو مسجد میں بیٹھا ہوا سو آیا میں یہاں تک کہ بیٹھ گیا اس کے بازو میں سو خبر دی اس نے ہم کو کہ خبر دی اس کو زید بن ثابت نے کہ نبی ﷺ نے بتلایا ان کو یعنی لکھنے کے لیے ﴿لا يستوى القاعدون من المؤمنين﴾ الآية یعنی برابر نہیں ہوتے قاعدین مؤمنوں میں سے اور جہاد کرنے والے اللہ تعالیٰ کی راہ میں۔ انتہیٰ۔ کہا راوی نے کہ آ گئے ان کے پاس ابن ام مکتوم اور آپ بتا رہے تھے مجھ کو سو عرض کی ابن ام مکتوم نے کہ یا رسول اللہ ﷺ قسم ہے اللہ کی اگر میں طاقت رکھتا تو بے شک جہاد کرتا اور تھے وہ مرد نابینا پھر اتاری اللہ تعالیٰ نے اپنے رسولؐ پر اور آپ کی ران میری ران پر تھی سو بھاری ہوگئی کہ قریب تھی کہ کچلی جائے میری ران پھر کھل گئی طبیعت آپ کی، سو اتارے اللہ تعالیٰ نے یہ الفاظ آپؐ پر غير اولى الضرر۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔ اور اس حدیث میں ایک مرد صحابی نے روایت کی ایک تابعی سے روایت کی سہل بن سعد نے مروان بن حکم سے اور مروان کو سماع نہیں ہے نبی ﷺ سے اور وہ تابعین میں سے ہے۔

مترجم: قولہ: سو بھاری ہوگئی۔ آہ۔ وحی کے نزول کے وقت آپ کا جسم مبارک بھاری ہو جاتا تھا اور کچھ غشی سی طاری ہو جاتی تھی پھر جب وہ کیفیت کم ہوتی آپؐ اصحاب کو جو اترا ہوتا بتلا دیتے۔

❁❁❁❁

(٣٠٣٤) عَنْ يَعْلَى بْنِ أُمَيَّةَ قَالَ: قُلْتُ لِعُمَرَ إِنَّمَا قَالَ اللّٰهُ ﴿ أَنْ تَقْصُرُوا مِنَ الصَّلٰوةِ إِنْ خِفْتُمْ ﴾ وَقَدْ أَمِنَ النَّاسُ، فَقَالَ عُمَرُ: عَجِبْتُ مِمَّا عَجِبْتَ مِنْهُ، فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ، فَقَالَ: ((صَدَقَةٌ تَصَدَّقَ اللّٰهُ بِهَا عَلَيْكُمْ فَاقْبَلُوْا صَدَقَتَهُ)). (اسناده صحيح) صحيح ابو دائود (١٠٨٣)

ترجمہ: روایت ہے یعلی بن امیہ سے کہا انہوں نے کہ میں نے کہا حضرت عمرؓ سے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ قصر کرو نماز میں اگر تم کو خوف ہو یعنی کافروں کا اور اب تو لوگ امن میں ہیں یعنی اب قصر کیوں کر جائز ہوگا تو کہا حضرت عمرؓ نے تعجب کیا میں نے بھی اس چیز سے کہ جس سے تم نے تعجب کیا، سو ذکر کیا میں نے اس کا رسول اللہ ﷺ سے تو آپؐ نے فرمایا کہ یہ ایک صدقہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے عنایت کیا تم کو سو قبول کرو تم اس کے صدقے کو۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

❀❀❀❀

(٣٠٣٥) حَدَّثَنَا أَبُوْ هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ نَزَلَ بَيْنَ ضَجْنَانَ وَعُسْفَانَ، فَقَالَ الْمُشْرِكُوْنَ: إِنَّ لِهٰؤُلَاءِ صَلٰوةً هِيَ أَحَبُّ إِلَيْهِمْ مِنْ اٰبَآئِهِمْ وَأَبْنَائِهِمْ، وَهِيَ الْعَصْرُ فَأَجْمِعُوْا أَمْرَكُمْ فَمِيْلُوْا عَلَيْهِمْ مَيْلَةً وَاحِدَةً وَأَنَّ جِبْرَائِيْلَ أَتَى النَّبِيَّ ﷺ فَأَمَرَهُ أَنْ يَّقْسِمَ أَصْحَابَهُ شَطْرَيْنِ فَيُصَلِّيَ بِهِمْ، وَتَقُوْمَ طَآئِفَةٌ أُخْرٰى وَرَآئَهُمْ وَلْيَأْخُذُوْا حِذْرَهُمْ وَأَسْلِحَتَهُمْ، ثُمَّ يَأْتِيَ الْاٰخَرُوْنَ وَيُصَلُّوْنَ مَعَهُ رَكْعَةً وَاحِدَةً، ثُمَّ يَأْخُذُ هٰؤُلَاءِ حِذْرَهُمْ وَأَسْلِحَتَهُمْ فَتَكُوْنَ لَهُمْ رَكْعَةٌ رَكْعَةٌ وَلِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ رَكْعَتَانِ. (صحيح الاسناد)

ترجمہ: روایت ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ رسول اللہ ﷺ اترے ضجنان اور عسفان کے بیچ میں سو مشرکوں نے کہا کہ ان لوگوں کی ایک نماز ہے کہ وہ ان کو باپ بیٹوں سے بھی زیادہ عزیز ہے وہ نماز عصر ہے سو تم درست کرو اپنا کام اور دھاوا کرو ان پر ایک بارگی اور بتحقیق جبرئیل آئے نبی ﷺ کے پاس اور حکم کیا آپ کو کر دیں آپؐ اصحاب کو دو گروہ سو نماز ادا کرے ایک گروہ آپؐ کے ساتھ اور کھڑا ہو دوسرا گروہ ان سے الگ اور لے لیں اپنی ڈھالیں اور ہتھیار پھر آئیں دوسرے گروہ کے لوگ اور پڑھیں آپؐ کے ساتھ ایک رکعت پھر لے لیں یہ لوگ اپنی ڈھالیں اور ہتھیار سو ہوئی اصحاب کی ایک ایک رکعت اور رسول اللہ ﷺ کی دو رکعتیں۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔ غریب ہے عبداللہ بن شقیق کی روایت سے کہ وہ ابو ہریرہؓ سے روایت کرتے ہیں۔ اور اس باب میں عبداللہ بن مسعود اور زید بن ثابت اور ابن عباس اور جابر اور ابو عیاش زرقی اور ابن عمر اور حذیفہ اور ابو بکرہ اور سہل بن ابو حثمہ رضی اللہ عنہم سے بھی روایت ہے۔ اور ابو عیاش کا نام زید بن صامت ہے۔

❀❀❀❀

(۳۰۳۶) **عَنْ** قَتَادَةَ بْنِ النُّعْمَانِ، قَالَ: كَانَ أَهْلُ بَيْتٍ مِنَّا يُقَالُ لَهُمْ بَنُو أُبَيْرِقٍ بِشْرٌ وَبَشِيرٌ وَّمُبَشِّرٌ، فَكَانَ بُشَيْرٌ رَجُلًا مُنَافِقًا، يَقُولُ: الشِّعْرَ يَهْجُوا بِهِ أَصْحٰبَ النَّبِيِّ ﷺ ثُمَّ يَنْحَلُهُ بَعْضَ الْعَرَبِ، ثُمَّ يَقُولُ: قَالَ فُلَانٌ كَذَا وَكَذَا، قَالَ فُلَانٌ كَذَا وَكَذَا، فَإِذَا سَمِعَ أَصْحَابُ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ ذٰلِكَ الشِّعْرَ، قَالُوْا: وَاللّٰهِ مَا يَقُولُ: هٰذَا الشِّعْرَ إِلَّا هٰذَا الْخَبِيثُ أَوْكَمَا قَالَ الرَّجُلُ وَقَالُوْا. ابْنُ الْأُبَيْرِقِ قَالَهَا. قَالَ وَكَانُوْا أَهْلَ بَيْتِ حَاجَةٍ وَفَاقَةٍ فِي الْجَاهِلِيَّةِ وَالْإِسْلَامِ وَكَانَ النَّاسُ إِنَّمَا طَعَامُهُمْ بِالْمَدِينَةِ التَّمْرُ وَالشَّعِيْرُ، وَكَانَ الرَّجُلُ إِذَا كَانَ لَهُ يَسَارٌ فَقَدِمَتْ ضَافِطَةٌ مِنَ الشَّامِ مِنَ الدَّرْمَكِ إِبْتَاعَ الرَّجُلُ مِنْهَا فَخَصَّ بِهَا نَفْسَهُ، وَأَمَّا الْعِيَالُ فَإِنَّمَا طَعَامُهُمُ التَّمْرُ وَالشَّعِيْرُ، فَقَدِمَتْ ضَافِطَةٌ مِنَ الشَّامِ فَابْتَاعَ عَمِّي رِفَاعَةُ بْنُ زَيْدٍ حِمْلًا مِنَ الدَّرْمَكِ فَجَعَلَهُ فِيْ مَشْرَبَةٍ لَهُ وَفِي الْمَشْرَبَةِ سِلَاحٌ، دِرْعٌ وَسَيْفٌ، فَعُدِيَ عَلَيْهِ مِنْ تَحْتِ الْبَيْتِ، فَنُقِبَتِ الْمَشْرَبَةُ وَأُخِذَ الطَّعَامُ وَالسِّلَاحُ. فَلَمَّا أَصْبَحَ أَتَانِي عَمِّي رِفَاعَةُ، فَقَالَ: يَا ابْنَ أَخِي إِنَّهُ قَدْ عُدِيَ عَلَيْنَا فِيْ لَيْلَتِنَا هٰذِهِ، فَنُقِبَتْ مَشْرَبَتُنَا وَذُهِبَ بِطَعَامِنَا وَسِلَاحِنَا، قَالَ: فَتَحَسَّسْنَا فِي الدَّارِ وَسَأَلْنَا فَقِيلَ لَنَا قَدْرَأَيْنَا بَنِي أُبَيْرِقٍ إِسْتَوْقَدُوْا فِيْ هٰذِهِ اللَّيْلَةِ، وَلَا نُرٰى فِيمَا نَرٰى إِلَّا عَلٰى بَعْضِ طَعَامِكُمْ، قَالَ: وَكَانَ بَنُوْأُبَيْرِقٍ، قَالُوْا۔ وَنَحْنُ نَسْأَلُ فِي الدَّارِ۔ وَاللّٰهِ مَا نُرٰى صَاحِبُكُمْ إِلَّا لَبِيدَ بْنَ سَهْلٍ رَجُلٌ مِنَّا، لَهُ صَلَاحٌ وَإِسْلَامٌ فَلَمَّا سَمِعَ لَبِيدٌ إِخْتَرَطَ سَيْفَهُ، وَقَالَ: أَنَا أَسْرِقُ فَوَاللّٰهِ لَيُخَالِطَنَّكُمْ هٰذَا السَّيْفُ أَوْ لَتُبَيِّنُنَّ هٰذِهِ السَّرِقَةَ قَالُوْا: إِلَيْكَ عَنَّا أَيُّهَا الرَّجُلُ فَمَا أَنْتَ بِصَاحِبِهَا فَسَأَلْنَا فِي الدَّارِ حَتّٰى لَمْ نَشُكَّ أَنَّهُمْ أَصْحَابُهَا، فَقَالَ لِيْ عَمِّي يَاابْنَ أَخِيْ لَوْ أَتَيْتَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فَذَكَرْتَ ذٰلِكَ لَهُ قَالَ قَتَادَةُ فَأَتَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فَقُلْتُ إِنَّ أَهْلَ بَيْتٍ مِنَّا أَهْلَ جَفَاءٍ عَمَدُوْا إِلٰى عَمِّي رِفَاعَةَ بْنِ زَيْدٍ فَنَقَبُوْا مَشْرَبَةً لَهُ وَأَخَذُوْا سِلَاحَهُ وَطَعَامَهُ فَلْيَرُدُّوا عَلَيْنَا سِلَاحَنَا، فَأَمَّا الطَّعَامُ فَلَا حَاجَةَ لَنَا فِيهِ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((**سَآمُرُ فِيْ ذٰلِكَ**)). فَلَمَّا سَمِعَ بَنُوْ أُبَيْرِقٍ أَتَوْا رَجُلًا مِنْهُمْ، يُقَالُ لَهُ: أَسِيْرُ بْنُ عُرْوَةَ فَكَلَّمُوْهُ فِيْ ذٰلِكَ فَاجْتَمَعَ فِيْ ذٰلِكَ نَاسٌ مِنْ أَهْلِ الدَّارِ، فَقَالُوْا: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ! إِنَّ قَتَادَةَ بْنَ النُّعْمَانِ وَعَمَّهُ عَمَدَا إِلٰى أَهْلِ بَيْتٍ مِنَّا أَهْلِ إِسْلَامٍ وَصَلَاحٍ يَرْمُوْنَهُمْ بِالسَّرِقَةِ مِنْ غَيْرِ بَيِّنَةٍ، وَلَا ثَبْتٍ. قَالَ قَتَادَةُ: فَأَتَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فَكَلَّمْتُهُ فَقَالَ: ((**عَمَدْتَ إِلٰى أَهْلِ بَيْتٍ ذُكِرَ مِنْهُمْ إِسْلَامٌ وَصَلَاحٌ تَرْمِيهِمْ بِالسَّرِقَةِ عَلٰى غَيْرِ ثَبْتٍ وَبَيِّنَةٍ**)). قَالَ: فَرَجَعْتُ وَلَوَدِدْتُ أَنِّيْ خَرَجْتُ مِنْ بَعْضِ مَالِيْ وَلَمْ أُكَلِّمْ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فِيْ ذٰلِكَ، فَأَتَانِيْ عَمِّي رِفَاعَةُ، فَقَالَ: يَاابْنَ أَخِي مَا صَنَعْتَ، فَأَخْبَرْتُهُ بِمَا قَالَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ، فَقَالَ: اللّٰهُ الْمُسْتَعَانُ، فَلَمْ تَلْبَثْ أَنْ نَزَلَ الْقُرْاٰنُ: ﴿ **إِنَّآ أَنْزَلْنَآ إِلَيْكَ الْكِتٰبَ**

بِالْحَقِّ لِتَحْكُمَ بَيْنَ النَّاسِ بِمَآ أَرَاكَ اللّٰهُ وَلَا تَكُنْ لِّلْخَآئِنِيْنَ خَصِيْمًا ﴾. بَنِي أُبَيْرِقٍ ﴿ وَاسْتَغْفِرِ اللّٰهَ ﴾ مِمَّا قُلْتَ لِقَتَادَةَ ﴿ إِنَّ اللّٰهَ كَانَ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا ﴾، ﴿ وَلَا تُجَادِلْ عَنِ الَّذِيْنَ يَخْتَانُوْنَ أَنْفُسَهُمْ إِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ مَنْ كَانَ خَوَّانًا أَثِيْمًا ﴾، ﴿ يَّسْتَخْفُوْنَ مِنَ النَّاسِ وَلَا يَسْتَخْفُوْنَ مِنَ اللّٰهِ وَهُوَ مَعَهُمْ ﴾. إِلٰى قَوْلِهِ ﴿ رَحِيْمًا ﴾ أَيْ: لَوِ اسْتَغْفَرُوا اللّٰهَ لَغَفَرَلَهُمْ ﴿ وَمَنْ يَّكْسِبْ إِثْمًا فَإِنَّمَا يَكْسِبُهُ عَلٰى نَفْسِهِ ﴾ إِلٰى قَوْلِهِ ﴿ إِثْمًا مُّبِيْنًا ﴾ قَوْلَهُمْ لِلَبِيْدٍ ﴿ وَلَوْلَا فَضْلُ اللّٰهِ عَلَيْكَ وَرَحْمَتُهُ ﴾. إِلٰى قَوْلِهِ ﴿ فَسَوْفَ نُؤْتِيْهِ أَجْرًا عَظِيْمًا ﴾ فَلَمَّا نَزَلَ الْقُرْآنُ أُتِيَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بِالسِّلَاحِ فَرَدَّهُ إِلٰى رِفَاعَةَ. فَقَالَ قَتَادَةُ: لَمَّا أَتَيْتُ عَمِّيْ بِالسِّلَاحِ، وَكَانَ شَيْخًا قَدْ عَشَا أَوْعَسَا الشَّكُّ مِنْ أَبِيْ عِيْسٰى۔ فِي الْجَاهِلِيَّةِ وَكُنْتُ أَرٰى إِسْلَامَهُ مَدْخُوْلًا، فَلَمَّا أَتَيْتُهُ قَالَ: يَاابْنَ أَخِيْ! هُوَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ، فَعَرَفْتُ أَنَّ إِسْلَامَهُ كَانَ صَحِيْحًا، فَلَمَّا نَزَلَ الْقُرْآنُ لَحِقَ بُشَيْرٌ بِالْمُشْرِكِيْنَ، فَنَزَلَ عَلٰى سُلَافَةَ بِنْتِ سَعْدِ! بْنِ سُمَيَّةَ، فَأَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالٰى ﴿ وَمَنْ يُّشَاقِقِ الرَّسُوْلَ مِنْ بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُ الْهُدٰى وَيَتَّبِعْ غَيْرَ سَبِيْلِ الْمُؤْمِنِيْنَ نُوَلِّهٖ مَا تَوَلّٰى وَنُصْلِهٖ جَهَنَّمَ وَسَآءَتْ مَصِيْرًا○ إِنَّ اللّٰهَ لَايَغْفِرُ أَنْ يُّشْرَكَ بِهٖ وَيَغْفِرُ مَا دُوْنَ ذٰلِكَ لِمَنْ يَّشَآءُ وَمَنْ يُّشْرِكْ بِاللّٰهِ فَقَدْ ضَلَّ ضَلَالًا بَعِيْدًا ﴾ فَلَمَّا نَزَلَ عَلٰى سُلَافَةَ رَمَاهَا حَسَّانُ بْنُ ثَابِتٍ بِأَبْيَاتٍ مِنْ شِعْرِهٖ، فَأَخَذَتْ رَحْلَهُ فَوَضَعَتْهُ عَلٰى رَأْسِهَا، ثُمَّ خَرَجَتْ بِهٖ فَرَمَتْ بِهٖ فِي الْأَبْطَحِ، ثُمَّ قَالَتْ: أَهْدَيْتَ لِيْ شِعْرَ حَسَّانَ مَا كُنْتَ تَأْتِيْنِيْ بِخَيْرٍ. (اسناده حسن)

ترجمہ: روایت ہے قتادہ بن نعمان سے کہا انہوں نے کہ ایک گھر والے لوگ تھے ہم میں سے یعنی انصار میں سے کہ ان کو بنو ابیرق کہتے تھے اور وہ تین بھائی بشیر اور بشر اور مبشر اور بشیر ایک مرد منافق تھا کہ شعر کہتا تھا ہجو میں اصحاب رسول اللہ ﷺ کے پھر منسوب کر دیتا تھا ان شعروں کو بعض عرب کی طرف اور کہتا تھا کہ فلانے نے ایسا کہا پھر جب سنتے تھے اس کو اصحاب رسول اللہ ﷺ کہتے تھے قسم ہے اللہ کی نہیں کہا یہ شعر مگر اسی خبیث یعنی بشیر نے یا جیسا کہا ہو راوی نے اور کہتے اصحاب کہ یہ شعر ابن ابیرق نے کہا ہے راوی نے کہا کہ وہ لوگ محتاج اور فاقہ والے تھے جاہلیت میں بھی اور اسلام میں بھی اور مدینہ میں لوگوں کا کھانا کھجور اور جو ہی تھا اور آدمی کو جب کچھ میسر ہوتا اور کوئی بنجارہ آ جاتا ملک شام سے میدہ لے کر تو وہ اس کو خرید لیتا کچھ خاص اپنے لیے اور لڑکے بالوں کا تو کھانا وہی کھجور اور جو رہتے ،سو آیا ایک بنجارہ شام سے اور خریدی میرے چچا رفاعہ بن زید نے ایک گون میدہ کی اور رکھ دیا اس کو ایک جھروکے میں اور اس جھروکے میں ہتھیار بھی تھے زرہ اور تلوار پھر زیادتی کی گئی اس پر گھر کے نیچے سے اور سرنگ لگائی گئی جھروکے میں اور لے لیا گیا وہی میدہ اور ہتھیار یعنی چوری ہو گیا پھر جب صبح ہوئی آئے میرے پاس چچا میرے رفاعہ اور کہا اے میرے بھائی کے بیٹے ہم پر ظلم ہوا آج کی رات اور نقب لگائی گئی ہمارے جھروکے

میں اور ہمارا امیدہ اور ہتھیار کوئی لے گیا کہا راوی نے پھر دریافت کیا ہم نے محلّہ میں اور پوچھا سو کسی نے ہم سے کہا کہ ہم نے دیکھا بنی ابیرق آگ جلا رہے تھے آج کی رات اور ہم تو یہی خیال کرتے ہیں کہ وہ تمہارے ہی طعام پر ہوگی یعنی جو چوری کیا گیا ہے کہا راوی نے بنی ابیرق کہتے تھے کہ ہم نے جو پوچھا محلّہ میں تو قسم ہے اللہ کی ہمارے خیال میں نہیں آتا چور تمہارا مگر لبید بن سہل اور وہ ایک مرد صالح اور مسلمان تھا ہم میں سے پھر جب سنی لبید بن سہل نے یہ بات کہ بنو ابیرق مجھے چوری لگاتے ہیں نکال لی اپنی تلوار اور کہا کہ میں چوری کرتا ہوں سو قسم ہے اللہ کی کہ میں تم کو بھی تلوار لگاؤں گا نہیں تو تم دریافت کرو اس چوری کو وہ لوگ بولے کہ تو اپنی تلوار تک رہ اے مرد سو تو چوری کرنے والا نہیں پھر اور پوچھ پاچھ کی ہم نے محلّہ میں یہاں تک کہ ہم کو کچھ شک نہ رہا اس میں کہ بنی ابیرق ہی چور ہیں سو مجھ سے کہا میرے چچا نے اے میرے بھائی کے بیٹے اگر تم جاتے رسول اللہ ﷺ کے پاس اور ذکر کرتے ان سے یعنی تو شاید ہماری چیز مل جاتی تو کہا قتادہؓ نے کہ آیا میں رسول اللہ ﷺ کے پاس اور عرض کی میں نے کہ ایک گھر والے ہم میں سے کہ ظالم ہیں آئے میرے چچا رفاعہ بن زید کے گھر اور نقب لگائی جھروکے میں اور لے گئے ہتھیار اور غلہ ان کا سو ہم چاہتے ہیں کہ پھیر ملے ہم کو ہتھیار ہمارے اور غلہ کی ہم کو حاجت نہیں سو فرمایا نبی ﷺ نے کہ اب میں فیصلہ کرتا ہوں اس کا پھر جب سنا بنی ابیرق نے آئے ایک مرد کے پاس اپنی قوم میں سے کہ اس کا نام اسیر بن عروہ تھا اور گفتگو کی اس سے اس باب میں اور جمع ہوئے اس کے لیے بہت سے لوگ محلّہ کے اور عرض کی کہ اے رسول اللہ کے تحقیق قتادہ بن نعمان اور ان کے چچا ہمارے ایک گھر والوں پر جو اہل اسلام اور اہل صلاح ہیں تہمت لگاتے ہیں چوری کی بغیر گواہ اور وجہ ثبوت کے کہا قتادہ نے پھر آیا میں رسول اللہ ﷺ کے پاس اور گفتگو کی میں نے سو فرمایا آپؐ نے کہ تو ایک گھر والوں پر کہ جن کے اسلام اور صلاح کا چرچا ہوتا ہے چوری لگاتا ہے بغیر کسی وجہ ثبوت اور گواہ کے کہا قتادہ نے کہ پھر میں لوٹا اور دوست رکھتا تھا کہ جاتا رہتا کچھ مال میرا مگر نہ کلام کرتا میں رسول اللہ ﷺ سے اس باب میں پھر آئے میرے چچا رفاعہ اور کہا اے بھتیجے میرے کیا کیا تم نے سو خبر دی میں نے ان کو آپ کے قول کی سو کہا انہوں نے اللہ تعالیٰ مددگار ہے پھر کچھ دیر نہ ہوئی کہ اتری یہ آیت قرآن کی ﴿انا انزلنا الیك الکتاب﴾ الآیۃ۔ یعنی فرمایا اللہ تعالیٰ نے کہ اتاری ہم نے تیری طرف کتاب حق کے ساتھ تا کہ حکم کرے تو لوگوں میں جیسا دکھلائے تجھ کو اللہ اور نہ ہو تو چوروں کی طرف سے جھگڑنے والا اور مراد چوروں سے بنی ابیرق ہیں اور فرمایا اللہ تعالیٰ نے ﴿واستغفر اللہ﴾ یعنی مغفرت مانگ اللہ تعالیٰ سے اس بات کی کہ کہی تو نے قتادہؓ سے اور فرمایا ﴿إِنَّ اللّٰهَ كَانَ غَفُوْرًا رَحِيْمًا وَلَا تُجَادِلْ عَنِ الَّذِيْنَ يَخْتَانُوْنَ أَنْفُسَهُمْ﴾ سے ﴿رَحِيْمًا﴾ تک یعنی اگر مغفرت مانگیں وہ اللہ تعالیٰ سے تو بخش دے وہ اور فرمایا اللہ تعالیٰ نے ﴿وَمَن يَّكْسِبْ إِثْمًا فَإِنَّمَا يَكْسِبُهٗ عَلٰى نَفْسِهٖ﴾ یعنی جو کماتا ہے گناہ اس کا عذاب اسی کی جان پر ہے ﴿إِثْمًا مُّبِيْنًا﴾ تک اور مراد اس سے بنی ابیرق کا قول ہے لبید بن سہل کے لیے یعنی جو اوپر مذکور ہوا اور فرمایا ﴿وَلَوْلَا فَضْلُ

اللّٰہ عَلَیْکَ وَرَحْمَتُہٗ ﴾ سے فَسَوْفَ نُؤْتِیْہِ أَجْرًا عَظِیْمًا تک پھر جب اترا قرآن لے آئے رسول اللہ ﷺ کے پاس ہتھیار اور دے دیئے آپ ﷺ نے وہ رفاعہ کو پھر کہا قتادہؓ نے جب لایا میں اپنے چچا کے پاس ہتھیار اور وہ بوڑھے تھے کہ ان کی بینائی میں ضعف تھا اور ابوعیسیٰ کو شک ہے کہ عشا بشین معجمہ کہا یا بسین مہملہ اور ان کی بینائی میں ضعف ہو گیا تھا ایام جاہلیت میں اور میں گمان کرتا تھا کہ اسلام میں ان کے کچھ خلل ہے پھر جب میں لایا ان کے پاس ہتھیار کہا انہوں نے کہ اے بھتیجے میرے یہ صدقہ ہے اللہ کے راہ میں پس جان لیا میں نے اسلام ان کا صحیح تھا پھر جب اترا قرآن مل گیا بشیر مشرکوں میں اور اترا وہ سلافہ بنت سعد بن سمیہ کے پاس سو اتاری اللہ تعالیٰ نے اس کے حق میں یہ آیت ﴿ومن یشاقق الرسول﴾ سے ﴿بعیداً﴾ تک یعنی جو نافرمانی کرے رسول کی بعد اس کے کہ کھل گئی اس پر ہدایت اور چلے مؤمنوں کے راہ سے الگ پھیر دیں گے ہم اس کو جدھر پھرا اور داخل کریں ہم اس کو جہنم میں اور وہ برا ٹھکانا ہے اللہ تعالیٰ ہرگز نہ بخشے گا یہ کہ شریک کیا جائے اس کے ساتھ اور بخش دے گا اس کے سوا جس کو چاہے اور جس نے شریک کیا اللہ تعالیٰ کے ساتھ وہ گمراہ ہوا پھر جب اترا بشیر سلافہ کے پاس ہجو کی اس کی حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ نے شعروں میں تب اٹھایا اس نے سامان بشیر کا اپنے سر پر پھر نکلی اور پھینک آئی اس کو میدان میں اور کہا بشیر سے کہ ہدیہ لایا تو میرے لیے حسان کا شعر یعنی تیرے سبب سے میری ہجو ہوئی تجھ سے کبھی مجھے خیر نہ پہنچے گی۔

فائدہ : یہ حدیث غریب ہے۔ نہیں جانتے ہم کسی کو کہ مرفوع کیا اس کو سوا محمد بن سلمہ حرانی کے اور روایت کی یونس بن بکیر اور کئی لوگوں نے یہ حدیث محمد بن اسحاق سے انہوں نے عاصم بن عمر بن قتادہؓ سے مرسلاً نہیں ذکر کیا اس میں کہ روایت کی عاصم نے اپنے باپ سے اور انہوں نے ان کے دادا سے اور قتادہ بن نعمان اخیافی بھائی ہیں ابوسعید خدریؓ کے اور ابوسعید کا نام سعدؓ بن مالک بن سنان ہے۔

❀❀❀❀

(۳۰۳۷) **عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِيْ طَالِبٍ** قَالَ: مَا فِي الْقُرْآنِ آيَةٌ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ هٰذِهِ الْآيَةِ: ﴿ **إِنَّ اللّٰهَ لَا يَغْفِرُ أَنْ يُّشْرَكَ بِهٖ وَيَغْفِرُ مَا دُوْنَ ذٰلِكَ لِمَنْ يَّشَآءُ** ﴾. (ضعیف الاسناد) (اس میں ثویر بن ابوفاختہ ضعیف ہے)

ترجمہ: روایت ہے علیؓ بن ابوطالب سے کہا انہوں نے کہ نہیں قرآن میں کوئی آیت مجھے زیادہ پیاری اس آیت سے ﴿ إِنَّ اللّٰهَ لَا يَغْفِرُ أَنْ يُّشْرَكَ بِهٖ ﴾ الآیۃ۔ یعنی بے شک اللہ تعالیٰ نہ بخشے گا اس کو کہ شریک کیا جائے ساتھ اس کے اور بخش دے گا اس کے سوا جس کو چاہے۔

فائدہ : یہ حدیث حسن ہے غریب ہے۔ اور ابوفاختہ کا نام سعد بن علاقہ ہے اور ثویر کی کنیت ابوجہم ہے اور وہ کوفہ کے رہنے والے ہیں اور ان کو ابن عمرؓ اور ابن زبیرؓ سے سماع ہے۔ اور ابن مہدی ان پر کچھ طعن کرتے تھے۔

مترجم: اس آیت کے پیارے ہونے کی وجہ یہ ہے کہ اس میں امید ہے شرک کے سواسب گناہوں کے معاف ہونے کی اور شرک بدترین معاصی ہے ہرگز قابل بخشائش نہیں۔ معاذ الله من ذلك۔

❀❀❀❀

(۳۰۳۸) **عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ: لَمَّا نَزَلَتْ ﴿مَنْ يَّعْمَلْ سُوْءًا يُّجْزَ بِهٖ﴾ شَقَّ ذٰلِكَ عَلَى الْمُسْلِمِيْنَ فَشَكَوْا ذٰلِكَ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ، فَقَالَ قَارِبُوْا وَسَدِّدُوْا، وَفِيْ كُلِّ مَا يُصِيْبُ الْمُؤْمِنَ كَفَّارَةٌ حَتّٰى الشَّوْكَةِ يُشَاكُهَا وَالنَّكْبَةِ يُنْكَبُهَا)).** (اسناده صحيح) تخريج شرح عقيدة الطحاوية . ۳۹۰۔ سلسلة الأحاديث الضعيفة تحت الحديث (۲۹۲٤)

ترجمہ: روایت ہے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہا کہ جب نازل ہوئی یہ آیت ﴿من يعمل سوء يجزبه﴾ یعنی جوکوئی برا کرے گا ضرور بدلا پائے گا۔ گراں گزرا مسلمانوں پر اور بیان کیا اس کو رسول اللہ ﷺ سے فرمایا آپ نے نزدیک ہوتے جاؤ حق کے اور سیدھے رہو اور مؤمن کو ہر مصیبت میں کفارہ ہے گناہوں کا یہاں تک کہ کانٹا چھبے یا کوئی بلا آئے۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے۔ اور ابن محیصن کا نام عمر ہے جو بیٹے ہیں عبدالرحمٰن کے وہ بیٹے ہیں محیصن کے۔

❀❀❀❀

(۳۰۳۹) **عَنْ أَبِيْ بَكْرٍ الصِّدِّيْقِ قَالَ: كُنْتُ عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ فَأُنْزِلَتْ عَلَيْهِ هٰذِهِ الْآيَةُ ﴿وَمَنْ يَّعْمَلْ سُوْءًا يُّجْزَ بِهٖ وَلَا يَجِدْلَهٗ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَلِيًّا وَّلَا نَصِيْرًا﴾ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((يَا أَبَابَكْرٍ! أَلَا أُقْرِئُكَ آيَةً أُنْزِلَتْ عَلَيَّ؟)) قُلْتُ: بَلٰى يَارَسُوْلَ اللّٰهِ، قَالَ: فَأَقْرَأَنِيْهَا فَلَا أَعْلَمُ إِلَّا إِنِّيْ وَجَدْتُ إِقْتِصَامًا فِيْ ظَهْرِيْ فَتَمَطَّأْتُ لَهَا، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَا شَأْنُكَ يَا أَبَابَكْرٍ؟)) قُلْتُ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ بِأَبِيْ أَنْتَ وَأُمِّيْ وَأَيُّنَالَمْ يَعْمَلْ سُوْءًا وَإِنَّا تَمُجْزِيُّوْنَ بِمَا عَمِلْنَا؟ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((أَمَّا أَنْتَ يَا أَبَابَكْرٍ وَالْمُؤْمِنُوْنَ، فَتُجْزَوْنَ بِذٰلِكَ فِي الدُّنْيَا حَتّٰى تَلْقَوُا اللّٰهَ وَلَيْسَ لَكُمْ ذُنُوْبٌ، وَأَمَّا الْآخَرُوْنَ فَيَجْتَمِعُ ذٰلِكَ لَهُمْ، حَتّٰى يُجْزَوْا بِهٖ يَوْمَ الْقِيَامَةِ)).** (ضعيف الاسناد) (اس میں موسیٰ بن عبیدہ ضعیف ہے)

ترجمہ: روایت ہے ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے کہا انہوں نے کہ میں نبی ﷺ کے پاس تھا تب اتری یہ آیت ﴿مَنْ يَعْمَلْ سُوْءً يُجْزَبِهٖ﴾ آیة یعنی جو برائی کرے گا بدلہ پائے گا اور نہ پائے گا اللہ کے سوا کوئی حمایتی نہ مددگار۔ انتہیٰ۔ پس فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کہ اے ابوبکر آ یا نہ پڑھاؤں میں تجھ کو ایک آیت جو اتری ہے مجھ پر عرض کی میں نے کیوں نہیں اے رسول اللہ کے کہا ابوبکرؓ نے پھر پڑھائی مجھ کو آیت مذکورہ تو میں کچھ نہیں جانتا مگر پایا میں نے اپنی کمر کا ٹوٹنا سو انگڑائی لی میں نے اس کے سبب سے پس فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کیا حال ہے تمہارا اے ابوبکر عرض کی میں نے اے رسول اللہ کے میرے ماں

باپ فدا ہیں آپؐ پر کون ہم میں سے ایسا ہے کہ برائی نہ کی ہو اس نے تو کیا ضرور ہم بدلہ پائیں گے اپنے عملوں کا تب فرمایا رسول اللہ ﷺ نے آگاہ ہو اے ابوبکرؓ تجھے اور مومنین کو بدلا مل جائے گا برائیوں کا دنیا میں یہاں تک کہ ملاقات کریں گے اللہ تعالیٰ سے اور نہ ہوگا ان پر کوئی گناہ اور دوسرے لوگ یعنی منافق وغیرہ جو ہیں جمع ہوں گی ان کی برائیاں یہاں تک کہ وہ بدلا پائیں گے ان کا قیامت کے دن۔

فائدہ : یہ حدیث غریب ہے۔ اور اس کی اسناد میں گفتگو ہے اور موسیٰ بن عبیدہ ضعیف ہیں حدیث میں ضعیف کہا ہے ان کو یحییٰ بن سعید اور احمد بن حنبل نے اور مولیٰ بن سباع مجہول ہیں اور مروی ہوئی ہے یہ حدیث اس سند کے سوا اور سند سے ابوبکرؓ سے اور اس کی اسناد بھی صحیح نہیں۔ اور اس باب میں ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے بھی روایت ہے۔

مترجم: خلاصہ ان احادیث کا یہ ہے کہ بلیات دنیاوی کامل الایمان لوگوں کے واسطے کفارہ ذنوب ہیں اور دافع عیوب وھوالمطلوب ہے۔

❀❀❀❀

(۳۰۴۰) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: خَشِيَتْ سَوْدَةُ أَنْ يُطَلِّقَهَا النَّبِيُّ ﷺ فَقَالَتْ: لَا تُطَلِّقْنِي وَأَمْسِكْنِي وَاجْعَلْ يَوْمِي لِعَائِشَةَ، فَفَعَلَ فَنَزَلَتْ ﴿فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِمَآ أَنْ يُّصْلِحَا بَيْنَهُمَا صُلْحًا وَالصُّلْحُ خَيْرٌ﴾ فَمَا اصْطَلَحَا عَلَيْهِ مِنْ شَيْءٍ فَهُوَ جَائِزٌ. (اسناده صحيح) الارواء (۲۰۲۰)

ترجمہ: روایت ہے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہا انہوں نے کہ خوف ہوا سودہ رضی اللہ عنہا کو کہ طلاق دے دیں گے اس کو نبی ﷺ یعنی بسبب بڑھاپے کے، سو عرض کی انہوں نے کہ طلاق نہ دیجیے آپؐ مجھ کو اور اپنی بیبیوں میں رکھئے اور معاف کر دیتی ہوں میں باری اپنی ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا کو سو آپ نے ویسا ہی کیا پس اتری یہ آیت ﴿فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِمَا أَنْ يُّصْلِحَا بَيْنَهُمَا﴾ الآية۔ یعنی گناہ نہیں شوہر اور بی بی پر کہ صلح کر لیں دونوں اور صلح بہتر ہے سو جس امر پر انہوں نے صلح کر لی جائز ہے۔

فائدہ : یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔ غریب ہے۔

❀❀❀❀

(۳۰۴۱) عَنِ الْبَرَاءِ قَالَ: اٰخِرُ اٰيَةٍ أُنْزِلَتْ أَوْ اٰخِرُ شَيْءٍ أُنْزِلَ: ﴿يَسْتَفْتُوْنَكَ قُلِ اللّٰهُ يُفْتِيْكُمْ فِي الْكَلَالَةِ﴾. (اسنادہ صحیح) صحیح أبي داود (۲۵۷۰)

ترجمہ: روایت ہے براء بن عازبؓ سے کہا انہوں نے کہ آخر آیت جو نازل ہوئی یا آخر جو چیز نازل ہوئی یہ آیت ہے ﴿يَسْتَفْتُوْنَكَ قُلِ اللّٰهُ يُفْتِيْكُمْ فِي الْكَلَالَةِ﴾ الآية۔

فائدہ : یہ حدیث حسن ہے۔ اور ابوالسفر کا نام سعید بن احمد ہے اور بعضوں نے ابن یحمد ثوری کہا ہے۔

❀❀❀❀

(۳۰۴۲) عَنِ الْبَرَاءِ قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ إِلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ ﴿يَسْتَفْتُوْنَكَ قُلِ اللّٰهُ يُفْتِيْكُمْ فِي الْكَلَالَةِ﴾ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ ﷺ: ((**تُجْزِئُكَ آيَةُ الصَّيْفِ**)).

(اسناده صحيح) صحيح أبي داود (۲۵۷۱)

تَرجَمۃ: روایت ہے براءؓ سے کہ آیا ایک مرد رسول اللہ ﷺ کے پاس اور عرض کی کہ اے رسول اللہ کے کیا تفسیر ہے اس آیت کی ﴿يستفتونك ... ﴾ الآیۃ سو فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کافی ہے تجھ کو اس کی تفسیر کے لیے وہ آیت جو گرمی میں نازل ہوئی۔

مترجم: بغوی فرماتے ہیں کہ یہ آیت حجۃ الوداع کے راہ میں ایام گرما میں نازل ہوئی اس لیے آیۃ الصیف مشہور ہوئی اور پوری آیت یوں ہے ﴿يَسْتَفْتُوْنَكَ قُلِ اللّٰهُ يُفْتِيْكُمْ فِي الْكَلَالَةِ إِنِ امْرُؤٌ هَلَكَ لَيْسَ لَهُ وَلَدٌ وَّلَهُ أُخْتٌ فَلَهَا نِصْفُ مَا تَرَكَ وَهُوَ يَرِثُهَا إِنْ لَّمْ يَكُنْ لَّهَا وَلَدٌ فَإِنْ كَانَتَا اثْنَتَيْنِ فَلَهُمَا الثُّلُثَانِ مِمَّا تَرَكَ وَإِنْ كَانُوْا إِخْوَةً رِّجَالًا وَّنِسَاءً فَلِلذَّكَرِ مِثْلُ حَظِّ الْأُنْثَيَيْنِ﴾ یعنی تجھ سے فتویٰ پوچھتے ہیں کہہ اللہ فتویٰ دیتا ہے تم کو کلالہ کا اگر کوئی مر جائے اور نہ ہو اس کی اولاد اور اس کی ایک بہن ہو سو اس کے لیے آدھا ہے اس میں سے کہ چھوڑ گیا اور وہ وارث ہوتا ہے اس بہن کا اگر نہ ہو اس کی اولاد پھر اگر ہیں اس کی دو بہنیں تو ان دونوں کے لیے دو تہائی ہے اس میں سے کہ چھوڑ گیا اور اگر ہوں وہ وارث جماعت مرد اور عورتیں تو مرد کے لیے برابر حصہ دو عورتوں کے ہے۔ انتہیٰ۔ اور کلالہ کا اطلاق تین شخصوں پر آتا ہے ایک وہ میت کہ والد اور ولد نہ چھوڑ گیا ہو۔ اور دوسرے ان وارثوں پر کہ جو میت کے والد و ولد نہ ہوں۔ تیسرے اس قرابت پر جو ولدیت اور والدیت کے نسبت سے نہ ہو پس قول اول پر ہیں ابو بکر صدیق اور عمر اور علی ؓ اور جمہور اہل علم کہ کہتے ہیں کہ کلالہ سے وہی میت مراد ہے جو والد و ولد نہ چھوڑ گیا ہو اور اسی پر اجماع ہے۔ اور مراد بہن سے اس آیت میں حقیقی بہن ہے یا علاتی یا اخیافی۔

خاتمہ سورہ نسآء: ایک دفتر نعمت ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں کے لیے آسمان سے اتارا ہے اس میں بڑے بڑے عمدہ فوائد مذکور ہیں اور بہتر بہتر فوائد مسطور چنانچہ احکام فقہیہ میں سے احکام پرورش یتامٰی کے اور تعداد منکوحات کی اور امر ادائے مہر کا اور امر یتامٰی کی آزمائش کا وقت تفویض مال کے اور اس پر شاہد کر لینے کا وقت تفویض کے اور حصہ وارثوں کے ترکہ کے مال سے اور امر صدقہ کا وقت تقسیم ترکہ کے اور نہی و مذمت مال یتیم کے کھا جانے کی اور حصہ ذوی الفرائض کے اور حق اصبات کے اور حکم ان بیبیوں کا کہ مرتکب فواحش ہوں قبل نزول حد زنا اور حکم اذیت دینے کا زانیوں کے اور یہ دونوں حکم بعد نزول حد زنا منسوخ ہو گئے اور نہی بجبر عورتوں کے وارث ہو جانے سے اور حکم استبدال زن کا اور حرمت منکوحہ پدر کی اور بیان ان چودہ عورتوں کا جن سے نکاح درست نہیں اور فرضیت مہر کی اور جواز لونڈیوں کے نکاح کا باذن مالکان اور آدھا ہو جانا حد زنا کا لونڈیوں پر اور احکام عورتوں کے زد و کوب کے اور حکم فیصلہ کا عورت اور مرد کے جھگڑے میں اور امر عبادت الٰہی کا اور نہی شرک سے اور امر احسان کرنے کا والدین اور اقرباء اور یتامٰی اور مساکین اور ہمسایہ ذی قرابت اور ہمسایہ اجنبی اور رفیق سفر اور مسافر اور کنیز اور غلام کے ساتھ۔

اور نہی نماز سے وقت نشہ کے اور جواز تیمم کا واسطے مریض و مسافر اور صاحب غائط اور لامس نساء کے جو پانی نہ پائے اور امر ادائے امانات اور عدل کا اور امر اطاعت اللہ اور رسول و اولی الامر کا اور رجوع کرنے کا وقت تنازع کے اللہ اور رسول کی طرف اور امر منافقوں سے اعراض کرنے کا اور اللہ پر توکل کرنے کا اور امر تحریض مؤمنین کا قتال کے لیے اور حکم ان لوگوں کا جو اپنی قوم سے اور مسلمانوں سے امن چاہتے ہیں اور حکم کافروں سے صلح کرنے کا اور حکم قتل خطا اور عمد کا اور نہی تکفیر سے اہل اسلام کے اور حکم نماز کے قصر کا سفر میں اور حکم نماز خوف کا اور حکم ذکر الٰہی کا قیام وقعود وغیرہ میں اور موقوف ہونا نماز کا اور نہی سستی کرنے سے تعاقب کفار میں اور حکم نکاح زنان یتامٰی اور حکم نشوز و اعراض زن کا اور حکم خلع کا اور نہی معلق چھوڑ دینے سے عورتوں کو اور جواز تفریق کا زوجین میں اور امر عدل و انصاف کا ادائے شہادت میں اور نہی کفار کی محبت سے اور حکم ایمان لانے کا رسول ﷺ پر اور نہی دین میں غلو کرنے سے اور نہی تثلیث سے اور شرح کلالہ کی اور حکم اس کا۔ انتہی ۔ گویا کہ یہ سورۂ کافل جمیع مہمات فقہیہ ہے اور شامل تمام احکام دینیہ اور قصص و حکایات سے اس میں کچھ مذکور نہیں فضائل سے اس میں مسطور ہے فضیلت اطاعت حدود اللہ کی اور فضیلت وضرورت قتال کی واسطے رہائی مستضعفین کے اور فضیلت مجاہدین کی قاعدین پر اور فضیلت استغفار کی اور فضیلت اسلام کی اور ملت ابراہیمی کی اور فضیلت خیر وعفو کی اور فضیلت و اجر مؤمنوں کا اور فضیلت کتاب اللہ کے ساتھ چنگل مارنے کی اور ذمائم سے مذمت اکل مال یتیم کی اور مذمت عصیان کی اور مذمت حرام خوری کی اور مذمت بخیل کی اور مذمت افترا کی اللہ تعالیٰ پر اور مذمت منافقوں سے دوستی کرنے کی اور مذمت تارکان ہجرت کی اور نہی ان سے محبت کرنے سے اور خرابی اور رسوائی تارکان ہجرت اور مذمت خائنین کی اور مذمت اس کی جو مرتکب گناہ ہو کر دوسرے پر تہمت باندھے اور مذمت نافرمانی رسول کی اور مذمت کفر کی اور مذمت مرتدین کی اور عدم مغفرت ان کی اور مذمت غیبت کی اور جواز اس کا مظلوم کے لیے اور چھ خصائل مذمومہ یہود کے یعنی نقض میثاق اور کفر اور قتل انبیاء اور غلف کہنا اپنے قلوب کا اور بہتان باندھنا مریم علیہا السلام پر اور دعوی قتل عیسیٰ علیہ السلام اور چار خصلتیں ان کی یعنی ظلم اور اللہ کی راہ سے روکنا اور کھا جانا لوگوں کے مال فریب سے اور سود لینا اور مذمت اللہ کی عبادت سے تکبر کرنے کی اور بہت سے امور ضروری اور بکار آمد اس میں مذکور ہیں۔

چنانچہ پیدائش انسان کی ایک جان سے اور بیان توبہ کا اور شرائط اس کے قبول ہونے کی اور ارادہ الٰہی متعلق ہونا واسطے بیان سنن اسلام و ایمان کے اور برائی ہوس اور رشک کی اور پاک ہونا اللہ تعالیٰ کا ظلم سے اور ضلالت سے اور اضلال اہل کتاب کا اور تحریف یہود کی سمعنا اور عصینا کہنے میں اور خطاب اہل کتاب سے اور حکم ایمان لانے کا قبل اس کے کہ چہرے ان کے مسخ ہو جائیں اور بخشے نہ جانا شرک کا اور شکایت جبت اور طاغوت کی اور لڑنا کافروں کا طاغوت کے لیے اور مؤمنوں کا اللہ تعالیٰ کے لیے اور برائی ان کی جو پہلے سے مشتاق جہاد تھے اور بعد فرض ہونے کے قیل و قال کرنے لگے اور پہنچنا موت کا بہر حال اور نسبت کرنا منافقوں کا خیر کو اللہ کی جانب اور شر کو نبی کی جانب اور جواب اس کا اور عین اطاعت اللہ ہونا اطاعت رسول کا اور بیان اس کا کہ منافق بے تحقیق خبر بد مشہور کر دیتے ہیں اور وعدہ اللہ تعالیٰ کا کہ کفار کی لڑائی بند ہو جائے گی یعنی ان کو تمہارے ساتھ تاب مقاومت نہ رہے گی اور

بیان اچھی اور بری شفاعت کا اور بہتر نہ ہونا اکثر مشوروں کا مگر جو صدقہ وغیرہ کے لیے ہو یا صلح کے واسطے اور منعم علیہم ہونا پیغمبروں اور صدیقوں اور شہیدوں اور صالحوں کا اور برہان اور نور ہونا قرآن کا۔

❀❀❀❀

٥۔ باب: وَمِنْ سُوْرَةِ الْمَائِدَةِ

تفسیر سورۂ مائدہ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

(٣٠٤٣) عَنْ طَارِقِ بْنِ شِهَابٍ قَالَ: قَالَ رَجُلٌ مِنَ الْيَهُوْدِ لِعُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ يَاأَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ! لَوْ عَلَيْنَا أُنْزِلَتْ هٰذِهِ الْآيَةُ : ﴿ **الْيَوْمَ أَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ وَأَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِيْ وَرَضِيْتُ لَكُمُ الْإِسْلَامَ دِيْنًا** ﴾ ، لَا تَّخَذْنَا ذٰلِكَ الْيَوْمَ عِيْدًا فَقَالَ عُمَرُ: إِنِّيْ لَأَعْلَمُ أَيَّ يَوْمٍ أُنْزِلَتْ هٰذِهِ الْآيَةُ، أُنْزِلَتْ يَوْمَ عَرَفَةَ فِيْ يَوْمِ الْجُمُعَةِ. (اسناده صحيح)

ترجمہ: طارق بن شہاب سے روایت ہے کہ کہا ایک مرد نے یہود میں سے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے کہ اے امیر المؤمنین اگر ہمارے اوپر اترتی یہ آیت ﴿اليوم اكملت لكم دينكم﴾ یعنی فرماتا ہے اللہ تعالیٰ کہ آج کے دن پورا کر دیا میں نے تمہارا دین اور پوری کر دی تم پر اپنی نعمت اور پسند کیا میں نے تمہارے لیے اسلام کو دین۔ انتہی۔ تو بے شک ہم اس دن کو عید ٹھہراتے یعنی کہ میں خوب جانتا ہوں کہ آیت کس دن اتری ہے یہ آیت عرفہ کے دن جمعہ کے روز یعنی ہم کو عید ٹھہرانے کی ضرورت نہیں وہ خود عید ہے۔

فائدہ : یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

❀❀❀❀

(٣٠٤٤) عَنْ عَمَّارِ بْنِ أَبِيْ عَمَّارٍ قَالَ: قَرَأَ ابْنُ عَبَّاسٍ ﴿ **الْيَوْمَ أَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ وَأَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِيْ وَرَضِيْتُ لَكُمُ الْإِسْلَامَ دِيْنًا** ﴾ وَعِنْدَهُ يَهُوْدِيٌّ فَقَالَ: لَوْ أُنْزِلَتْ هٰذِهِ الْآيَةُ عَلَيْنَا لَا تَّخَذْنَا يَوْمَهَا عِيْدًا، فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: فَإِنَّهَا نَزَلَتْ فِيْ يَوْمِ عِيْدَيْنِ: فِيْ يَوْمِ الْجُمُعَةِ وَيَوْمِ عَرَفَةَ. (صحيح الاسناد)

ترجمہ: روایت ہے عمار بن ابو عمار سے انہوں نے کہا کہ پڑھی ابن عباس رضی اللہ عنہما نے یہ آیت ﴿أَلْيَوْمَ أَكْمَلْتُ لَكُمْ﴾ ایة اور ان کے پاس ایک یہودی بیٹھا ہوا تھا اس نے کہا اگر یہ آیت اترتی ہم پر تو ہم بے شک اس دن کو عید مقرر کرتے تب ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا یہ نازل ہوئی ایسے دن میں کہ اس دن ہمارے یہاں دو عیدیں تھیں ایک جمعہ دوسرا عرفہ۔

فائدہ : یہ حدیث حسن ہے غریب ہے ابن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت سے۔

مترجم: اس آیت مبارک میں بڑی بشارت ہے اول تو دین کامل ہونے کی دوسرے نعمت الٰہی پوری حاصل ہونے کی تیسرے عمدہ ترین ادیان جو اسلام ہے اس کی عنایت ہونے کی الحمد لله على ذلك . معالم میں ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ جس دن یہ آیت نازل ہوئی اس دن پانچ عیدیں تھیں جمعہ اور عرفہ دو عیدیں مسلمانوں کی اور یہود اور نصاریٰ اور مجوس کی ایک ایک عید اور ایسا اجتماع عیدوں کا کبھی نہ اس کے قبل ہوا اور نہ بعد ہوگا۔ فقیر کہتا ہے کہ اس میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ دین کامل ہو گیا معلوم ہوا کہ اب دین میں کسی امر جدید اور بدعت غیر سدید کے نکالنے کی حاجت نہ رہی اب جو نیا کام نکالے وہ گویا کہ چھٹی انگلی ہے کہ وہ موجب عیب ہے اور معیب لا ریب اور معلوم ہوا کہ قرآن سے بڑھ کر کوئی نعمت نہیں کہ قرآن اس آیت پر گویا تمام ہو گیا اس کے بعد کوئی حکم اور فرض نہ اترا اللہ اللہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اس کے بعد تھوڑے ہی دن زندہ رہے پھر گلزار دنیا سے تشریف لے گئے۔

❀ ❀ ❀ ❀

(۳۰۴۵) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ : ((يَمِينُ الرَّحْمٰنِ مَلْأَى سَحَّاءُ لَا يُغِيضُهَا، اللَّيْلَ وَالنَّهَارَ))، قَالَ: ((أَرَأَيْتُمْ مَا أَنْفَقَ مُنْذُ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضَ، فَإِنَّهُ لَمْ يَغِضْ مَا فِي يَمِينِهِ وَعَرْشُهُ عَلَى الْمَاءِ وَبِيَدِهِ الْأُخْرَى الْمِيزَانُ يَخْفِضُ وَيَرْفَعُ)). (اسناده صحیح) ظلال الجنة (۷۸۰)

ترجمہ: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ کا داہنا ہاتھ یا برکت کا ہاتھ بھرا ہوا ہے خرچ کرنے والا اور بہانے والا ہے نعمتوں کا اور رزق نہیں کم ہوتا ہے کسی طرح اور دن میں فرمایا آپ نے کہ خیال تو کرو کہ کتنا خرچ کر چکا ہوگا جب سے پیدا کیے آسمان سو اب تک کچھ کم نہیں ہوا جو اس کے ہاتھ میں ہے اور عرش اس کا پانی پر تھا یعنی قبل پیدائش سموات کے اس کے ہاتھ میں ترازو ہے یعنی اعمال اور رزق کے جھکاتا ہے جس کے لیے چاہے اور بلند کرتا ہے جس کے لیے چاہے یعنی جسے چاہتا ہے زیادہ دیتا ہے اور جسے چاہتا ہے کم۔

فائدہ : یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔ اور یہ حدیث تفسیر ہے اس آیت کی ﴿وَقَالَتِ الْيَهُودُ يَدُ اللّٰهِ مَغْلُولَةٌ غُلَّتْ أَيْدِيهِمْ﴾ یعنی یہود نے کہا کہ اللہ تعالیٰ کا ہاتھ بندھا ہوا ہے یعنی ہم کو کچھ نہیں دیتا اللہ تعالیٰ فرماتا ہے بندھے ہوئے ہیں ان کے ہاتھ اور لعنت کئے گئے وہ اس کہنے سے بلکہ اللہ کے دونوں ہاتھ کھلے ہوئے ہیں خرچ کرتا ہے جس طرح چاہتا ہے۔ الآیۃ۔ اور اس حدیث میں ائمہ دین نے فرمایا ہے کہ ایمان لائے یعنی صفات الٰہی پر مثل ید و وجہ وغیرہ کے بغیر اس کے کہ تفسیر کرے اس کی یا وہم کرے اس میں ایسا ہی کہا ہے بہت سے ائمہ ہدیٰ نے انہیں میں ہیں سفیان ثوری اور مالک بن انس اور ابن عیینہ اور ابن مبارک کہ کہتے ہیں روایت کی جائیں یہ چیزیں اور اس پر ایمان رکھا جائے اور نہ بیان کی جائے کیفیت ان کی یعنی یہ نہ کہا جائے کہ اس کا ہاتھ ایسا ہے یا ویسا بلکہ صرف ایمان لایا جائے کہ جیسے اس کی ذات ہے ویسا ہی اس کا ہاتھ ہے۔

(٣٠٤٦) عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ : كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يُحْرَسُ حَتّٰى نَزَلَتْ هٰذِهِ الْآيَةُ ﴿وَاللّٰهُ يَعْصِمُكَ مِنَ النَّاسِ﴾ فَأَخْرَجَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ رَأْسَهُ مِنَ الْقُبَّةِ، فَقَالَ لَهُمْ : ((يَا أَيُّهَا النَّاسُ! انْصَرِفُوا، فَقَدْ عَصَمَنِي اللّٰهُ)). (اسناده حسن)

ترجمہ: ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہا انہوں نے تھے نبی ﷺ کہ پہرہ مقرر کیا جاتا آپ کی نگہبانی کے لیے یہاں تک کہ اتری یہ آیت ﴿والله يعصمك من الناس﴾ یعنی اللہ نگہبان ہے تیرا لوگوں کے شر سے سو نکالا رسول اللہ ﷺ نے اپنا سر مبارک خیمہ سے اور فرمایا اپنے پہرہ والوں سے اے لوگو! چلے جاؤ میرے پاس سے کہ اللہ تعالیٰ میرا خود نگہبان ہے۔

فائدہ : یہ حدیث غریب ہے۔ اور روایت کی یہ حدیث بعضوں نے جریری سے انہوں نے عبداللہ بن شقیق سے کہ رسول اللہ ﷺ کی نگہبانی کی جاتی تھی اور نہیں ذکر کیا اس میں ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا کا۔

❀❀❀❀

(٣٠٤٧) عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ : ((لَمَّا وَقَعَتْ بَنُوْإِسْرَائِيلَ فِي الْمَعَاصِيْ فَنَهَتْهُمْ عُلَمَاؤُهُمْ، فَلَمْ يَنْتَهُوا فَجَالَسُوْهُمْ فِيْ مَجَالِسِهِمْ وَاكَلُوْهُمْ وَشَارَبُوْهُمْ، فَضَرَبَ اللّٰهُ قُلُوْبَ بَعْضِهِمْ عَلٰى بَعْضٍ وَلَعَنَهُمْ عَلٰى لِسَانِ دَاوُدَ وَعِيْسَى ابْنِ مَرْيَمَ ذٰلِكَ بِمَا عَصَوْا وَكَانُوْا يَعْتَدُوْنَ)) قَالَ: فَجَلَسَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَكَانَ مُتَّكِئًا، فَقَالَ: ((لَا وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ، حَتّٰى تَأْطِرُوْهُمْ عَلَى الْحَقِّ أَطْرًا)). (اسناده ضعيف) تخريج مشكاة المصابيح (٥١٤٨) ابوعبیدہ کا اپنے والد عبداللہ بن مسعود سے سماع ثابت نہیں لہٰذا منقطع ہے۔

ترجمہ: عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب کہ پڑ گئے بنی اسرائیل گناہوں میں منع کیا ان کو عالموں نے اور وہ باز نہ آئے پھر علماء ان کے ساتھ بیٹھنے لگے ان کی مجلسوں میں اور کھانے پینے لگے ان کے ساتھ سو ملا دیئے اللہ تعالیٰ نے بعضوں کے دل بعض سے اور لعنت کی ان پر داؤد اور عیسیٰ بن مریم کی زبان سے یہ سزا اس امر کی تھی کہ وہ نافرمانی کرتے تھے اور حد شرعی سے بڑھ جاتے تھے۔ کہا راوی نے پھر اٹھ بیٹھے رسول اللہ ﷺ اور وہ تکیہ لگائے ہوئے تھے اور فرمایا قسم ہے اس پروردگار کی کہ میری جان اس کے ہاتھ میں ہے کہ نہ نجات پاؤ گے تم یہاں تک کہ بخوبی نہ روکو ظالم کو ظلم سے اور نہ دلوا دو حق مظلوم کا اس سے۔

فائدہ : عبداللہ بن عبدالرحمٰن نے کہا کہ یزید نے کہا کہ سفیان ثوری اس روایت میں عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کا نام نہ لیتے یہ حدیث حسن ہے غریب ہے۔ اور مروی ہوئی یہ حدیث محمد بن مسلم بن ابوالوضاح سے وہ روایت کرتے ہیں علی بن بذیمہ سے وہ ابوعبیدہ سے وہ عبداللہ بن مسعودؓ سے وہ نبی ﷺ سے مانند اس کے۔ اور بعضوں نے کہا روایت ہے ابوعبیدہ سے وہ روایت کرتے ہیں نبی ﷺ سے۔

(۳۰۴۸) عَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((إِنَّ بَنِي إِسْرَائِيلَ لَمَّا وَقَعَ فِيهِمُ النَّقْصُ، كَانَ الرَّجُلُ يَرٰى أَخَاهُ يَقَعُ عَلَى الذَّنْبِ فَيَنْهَاهُ عَنْهُ، فَإِذَا كَانَ الْغَدُ لَمْ يَمْنَعْهُ مَا رَأٰى مِنْهُ أَنْ يَكُونَ أَكِيلَهُ وَشَرِيبَهُ وَخَلِيطَهُ، فَضَرَبَ اللّٰهُ قُلُوبَ بَعْضِهِمْ بِبَعْضٍ وَنَزَلَ فِيهِمُ الْقُرْآنُ فَقَالَ: ﴿ لُعِنَ الَّذِينَ كَفَرُوا مِنْ بَنِيٓ إِسْرَائِيلَ عَلٰى لِسَانِ دَاوٗدَ وَعِيسَى ابْنِ مَرْيَمَ ذٰلِكَ بِمَا عَصَوْا وَّكَانُوا يَعْتَدُونَ ﴾ وَقَرَأَ حَتّٰى بَلَغَ ﴿ وَلَوْ كَانُوا يُؤْمِنُونَ بِاللّٰهِ وَالنَّبِيِّ وَمَآ أُنْزِلَ إِلَيْهِ مَا اتَّخَذُوهُمْ أَوْلِيَآءَ وَلٰكِنَّ كَثِيرًا مِنْهُمْ فَاسِقُونَ ﴾)) قَالَ: وَكَانَ نَبِيُّ اللّٰهِ ﷺ مُتَّكِئًا فَجَلَسَ، فَقَالَ: ((لَا حَتّٰى تَأْخُذُوا عَلٰى يَدِي الظَّالِمِ فَتَأْطِرُوهُ عَلَى الْحَقِّ أَطْرًا)). (اسناده ضعيف) انظر ما قبله)

ترجمہ: ابوعبیدہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ بنی اسرائیل میں جب نقصان ایمان آ گیا تو یہ حال تھا کہ آدمی ان میں سے اپنے بھائی کو گناہ کرتے دیکھتا تھا اور اس کو روکتا تھا پھر جب دوسرا روز ہوتا اور وہ دیکھتا کہ یہ باز نہیں آتا تو نہ روکتا اس کو وہ گناہ جو دیکھتا تھا گنہگار سے اس کے ساتھ ہم نوالہ اور ہم پیالہ اور شریک ہونے سے پھر ملا دیئے اللہ تعالیٰ نے بعضوں کے دل بعض سے اور اترا ان کے حق میں قرآن اور فرمایا اللہ تعالیٰ نے لعنت کئے گئے جو منکر ہوئے بنی اسرائیل سے داؤد اور عیسیٰ بن مریم کی زبان سے یہ اس سبب سے کہ وہ نافرمانی کرتے تھے اور حد پر نہ رہتے تھے اور پڑھا آپ نے ان آیتوں کو یہاں تک کہ پہنچے ﴿ لَوْ كَانُوا يُؤْمِنُونَ بِاللّٰهِ ﴾ سے آخر تک۔ یعنی اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ اگر وہ ایمان رکھتے ہوتے اللہ پر اور نبی پر اور جو اترا اس پر تو نہ بناتے گنہگاروں کو دوست ولیکن اکثر ان میں بے حکم ہیں۔ کہا راوی نے اور نبی اللہ کے تکیہ لگائے ہوئے تھے، سو اٹھ بیٹھے اور فرمایا نہ نجات پاؤ گے تم عذاب الٰہی سے جب تک کہ نہ پکڑو ہاتھ ظالم کا اور نہ مائل کردو اسے حق کی طرف بخوبی۔

فائدہ: روایت کی ہم سے محمد بن بشار نے انہوں نے کہا کہ لکھوا دیا مجھ کو ابوداؤد نے کہا کہ خبر دی ہم کو محمد بن مسلم بن ابوالوضاح نے وہ روایت کرتے ہیں علی بن بذیمہ سے وہ عبیدہ سے وہ عبداللہ سے وہ نبی ﷺ سے مانند اس کے۔

مترجم: ان حدیثوں میں بڑی تنبیہ ہے ان لوگوں کو جو اہل بدع اور اہل ہوا اور فساق و فجار سے مخالطت و محبت رکھتے ہیں اور بنی اسرائیل کے ہلاکت کا یہی سبب ہوا کہ جب اہل حق نے اہل باطل سے ملنا جلنا اختیار کیا اور ان سے اجتناب اور احتراز نہ رکھا اللہ تعالیٰ نے عذاب عام ساری قوم پر بھیج دیا کہ سب نیک و بد ہلاک ہو گئے جیسے نیکوں کو نیکی ضرور ہے اسی طرح بدوں سے اجتناب واحتراز پر ضرور ہے۔

❀❀❀❀

(۳۰۴۹) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ: أَنَّ رَجُلًا أَتَى النَّبِيَّ ﷺ، فَقَالَ: يَارَسُولَ اللّٰهِ! إِنِّي إِذَا أَصَبْتُ اللَّحْمَ انْتَشَرْتُ

لِلنِّسَاءِ وَأَخَذَتْنِی شَهْوَتِی فَحَرَّمْتُ عَلَیَّ اللَّحْمَ، فَأَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالٰی ﴿ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تُحَرِّمُوْا طَيِّبٰتِ مَآ اَحَلَّ اللّٰهُ لَكُمْ وَلَا تَعْتَدُوْا اِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ الْمُعْتَدِيْنَ o وَكُلُوْا مِمَّا رَزَقَكُمُ اللّٰهُ حَلٰلًا طَيِّبًا ﴾.

(اسنادہ صحیح)

ترجمہ: ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ایک مرد آیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور عرض کی کہ اے رسول اللہ کے میں جب گوشت کھاتا ہوں تو پریشان پھرتا ہوں عورتوں کے لیے اور پکڑ لیتی ہے مجھ کو شہوت میری سو میں نے حرام کیا ہے اپنے اوپر گوشت پس اتاری اللہ تعالیٰ نے ﴿یایھا الذین امنوا﴾ سے آخر تک۔ یعنی اے ایمان والو مت حرام کرو پاکیزہ چیزیں جو حلال کیں اللہ تعالیٰ نے تمہارے لیے اور حد سے نہ بڑھو اللہ دوست نہیں رکھتا حد سے بڑھنے والوں کو اور کھاؤ اس میں سے کہ دیا تم کو اللہ تعالیٰ نے حلال پاک۔

فائدہ : یہ حدیث حسن ہے غریب ہے۔ اور روایت کی بعضوں نے عثمان بن سعد کی سند کے سوا اور سند سے مرسلاً کہ اس میں ذکر نہیں ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہونے کا۔ اور روایت کی یہ حدیث خالد حذاء نے عکرمہؒ سے مرسلاً۔

❀❀❀❀

(۳۰۵۰) عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ أَنَّهُ قَالَ: أَللّٰهُمَّ بَيِّنْ لَنَا فِي الْخَمْرِ بَيَانَ شِفَاءٍ فَنَزَلَتِ الَّتِي فِي الْبَقَرَةِ ﴿ يَسْئَلُوْنَكَ عَنِ الْخَمْرِ وَالْمَيْسِرِ قُلْ فِيْهِمَآ اِثْمٌ كَبِيْرٌ ﴾ الْآيَةَ فَدُعِيَ عُمَرُ فَقُرِئَتْ عَلَيْهِ، فَقَالَ: أَللّٰهُمَّ بَيِّنْ لَنَا فِي الْخَمْرِ بَيَانَ شِفَاءٍ، فَنَزَلَتِ الَّتِي فِي النِّسَاءِ ﴿ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَقْرَبُوا الصَّلٰوةَ وَاَنْتُمْ سُكٰرٰى ﴾ فَدُعِيَ عُمَرُ فَقُرِئَتْ عَلَيْهِ، ثُمَّ قَالَ: أَللّٰهُمَّ بَيِّنْ لَنَا فِي الْخَمْرِ بَيَانَ شِفَاءٍ، فَنَزَلَتِ الَّتِي فِي الْمَائِدَةِ: ﴿ اِنَّمَا يُرِيْدُ الشَّيْطٰنُ اَنْ يُّوْقِعَ بَيْنَكُمُ الْعَدَاوَةَ وَالْبَغْضَآءَ فِي الْخَمْرِ وَالْمَيْسِرِ ﴾. إِلٰى قَوْلِهِ ﴿ فَهَلْ اَنْتُمْ مُّنْتَهُوْنَ ﴾ فَدُعِيَ عُمَرُ فَقُرِئَتْ عَلَيْهِ: فَقَالَ انْتَهَيْنَا انْتَهَيْنَا.

(اسنادہ صحیح) سلسلة الأحاديث الصحيحة (۲۳۴۸)

ترجمہ: روایت ہے حضرت عمرؓ سے کہا انہوں نے کہ یا اللہ بیان کر دے ہمارے لیے شراب کا حکم صاف صاف، سو اتری وہ آیۃ جو سورہ بقر میں ہے ﴿يَسْئَلُوْنَكَ عَنِ الْخَمْرِ وَالْمَيْسِرِ﴾ آخر آیت تک۔ یعنی پوچھتے ہیں تجھ سے حکم شراب کا اور جوئے کا کہہ دے تو کہ ان دونوں میں گناہ ہے بڑا اور فائدے بھی ہیں لوگوں کو اور گناہ ان کا بڑا ہے ان کے فائدوں سے پھر بلائے گئے حضرت عمرؓ اور پڑھی گئی ان کے آگے یہ آیت پھر کہا انہوں نے یا اللہ بیان کر دے ہمارے لیے شراب کا حکم صاف صاف پھر اتری یہ آیت جو سورۂ نساء میں ہے ﴿يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَقْرَبُوا الصَّلٰوةَ﴾ الخ۔ یعنی اے ایمان والو نماز کے قریب نہ جاؤ نشہ کے حال میں پھر بلائے گئے حضرت عمرؓ اور پڑھی گئی آپ کے آگے یہ آیت پھر کہا آپ نے یا اللہ بیان کر دے ہمارے لیے حکم شراب کا صاف صاف پس اتری وہ آیت جو سورۂ مائدہ میں ہے ﴿اِنَّمَا يُرِيْدُ الشَّيْطٰنُ اَنْ يُّوْقِعَ بَيْنَكُمُ

الْعَدَاوَةَ ﴾ الایة یعنی شیطان ارادہ رکھتا ہے کہ ڈال دے تمہارے درمیان عداوت اور بغض شراب اور جوئے کے سبب سے اور اتری یہ آیت ﴿ فهل انتم مُّنتَهُوْن ﴾ تک فرمایا اللہ تعالیٰ نے کہ اب تو تم باز رہو گے یعنی شراب اور جوئے سے یا اس کا حکم پوچھنے سے پس کہا عمرؓ نے باز رہے ہم باز رہے ہم۔

☆ عَنْ أَبِيْ مَيْسَرَةَ : أَنَّ عُمَرَبْنَ الْخَطَّابِ، قَالَ : أَللّٰهُمَّ بَيِّنْ لَنَا فِي الْخَمْرِ بَيَانَ شِفَاءٍ . فَذَكَرَ نَحْوَهُ.

ترجمہ: ابو میسرہ عمرو بن شرحبیل سے روایت ہے کہ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے (دُعا کرتے ہوئے) کہا اے اللہ! ہمارے لیے شراب کے بارے میں واضح حکم بیان فرما۔ پھر پچھلی حدیث بیان کی۔

فائدہ : اور مروی ہوئی یہ حدیث اسرائیل سے مرسلاً روایت کی ہم سے محمد بن علاء نے انہوں نے وکیع سے انہوں نے اسرائیل سے انہوں نے ابو اسحاق سے انہوں نے ابو میسرہ سے کہ عمر بن خطابؓ نے کہا یا اللہ بیان کر ہمارے لیے حکم شراب کا صاف صاف پھر ذکر کی روایت مانند اس کے اور یہ صحیح تر ہے محمد بن یوسف کی روایت سے۔[صحيح بماقبله]

❀❀❀❀

(۳۰۵۱) عَنِ الْبَرَاءِ قَالَ: مَاتَ رِجَالٌ مِنْ أَصْحٰبِ النَّبِيِّ ﷺ قَبْلَ أَنْ تُحَرَّمَ الْخَمْرُ، فَلَمَّا حُرِّمَتِ الْخَمْرُ، قَالَ رِجَالٌ: كَيْفَ بِأَصْحَابِنَا وَقَدْ مَاتُوْا يَشْرَبُوْنَ؟ الْخَمْرَ؟ فَنَزَلَتْ: ﴿ لَيْسَ عَلَى الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ جُنَاحٌ فِيْمَا طَعِمُوْٓا إِذَا مَا اتَّقَوْا وَّاٰمَنُوْا وَعَمِلُو الصَّالِحَاتِ ﴾. (صحيح) [بمابعده]

ترجمہ: روایت ہے براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے کہا انہوں نے کہ مر گئے چند لوگ نبی ﷺ کے یاروں سے قبل شراب حرام ہونے کے پھر جب شراب حرام ہوئی کہنے لگے لوگ کیا حال ہوگا ہمارے ان یاروں کا جو مر گئے شراب پیتے ہوئے پس اتری یہ آیت ﴿ ليس على الذين امنوا ﴾ سے آخر تک یعنی کچھ گناہ نہیں ان لوگوں پر جو ایمان لائے اور عمل کئے نیک اس چیز میں جو کھائی انہوں نے یعنی قبل حرمت کے جب تقویٰ اختیار کیا انہوں نے اور ایمان لائے اور عمل کیے اچھے۔

فائدہ : یہ حدیث حسن ہے۔ اور روایت کی شعبہ نے ابو اسحاق سے بھی۔ روایت کی ہم سے یہ حدیث محمد بن بشار نے انہوں نے محمد بن جعفر سے انہوں نے شعبہ سے انہوں نے ابو اسحاق سے کہا ابو اسحاق نے کہ کہا براء بن عازبؓ نے انتقال کیا کئی شخصوں نے نبی ﷺ کے یاروں سے اور وہ شراب پیا کرتے تھے پھر جب نازل ہوئی حرمت شراب کی کہا کئی شخصوں نے نبی ﷺ کے یاروں میں سے کیا حال ہوگا ہمارے ان یاروں کا جو مر گئے شراب پیتے ہوئے کہا راوی نے کہ پھر نازل ہوئی یہ آیت ﴿ لَيْسَ عَلَى الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ جُنَاحٌ فِيْمَا طَعِمُوْا ﴾ آخر آیت تک۔

فائدہ : یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

❀❀❀❀

(٣٠٥٢) عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ [بِهٰذَا]، قَالَ: قَالَ الْبَرَاءُ بْنُ عَازِبٍ : مَاتَ نَاسٌ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ وَهُمْ يَشْرَبُونَ الْخَمْرَ، فَلَمَّا نَزَلَتْ تَحْرِيمُهَا قَالَ نَاسٌ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ : فَكَيْفَ بِأَصْحَابِنَا الَّذِينَ مَاتُوا وَهُمْ يَشْرَبُونَهَا؟ فَنَزَلَتْ : ﴿ لَيْسَ عَلَى الَّذِيْنَ اٰمَنُوا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ جُنَاحٌ فِيْمَا طَعِمُوْا ﴾ الآية. (صحيح الاسناد)

ترجمہ: ابواسحٰق سے روایت ہے کہ براء بن عازب رضی اللہ عنہ نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ کے صحابہ رضی اللہ عنہم میں سے کئی آدمی اس حالت میں فوت ہوئے کہ وہ شراب پیا کرتے تھے۔ پس جب شراب کی حرمت کا حکم نازل ہوا تو رسول اللہ ﷺ کے صحابہ میں سے لوگوں نے کہا کہ ہمارے دوستوں کا کیا حال ہوگا جو مر گئے اور وہ شراب پیا کرتے تھے۔ راوی کہتے ہیں پھر یہ آیت نازل ہوئی: ﴿ لَيْسَ عَلَى الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا ... ﴾ الآية۔

فائدہ : یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

❀❀❀❀

(٣٠٥٣) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: قَالُوا : يَارَسُولَ اللّٰهِ، أَرَأَيْتَ الَّذِينَ مَاتُوا وَهُمْ يَشْرَبُونَ الْخَمْرَ۔ لَمَّا نَزَلَ تَحْرِيمُ الْخَمْرِ۔؟ فَنَزَلَتْ ﴿ لَيْسَ عَلَى الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوْا الصَّالِحَاتِ جُنَاحٌ فِيمَا طَعِمُوْٓا إِذَا مَا اتَّقَوا وَّ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ ﴾ . (صحيح)

ترجمہ: روایت ہے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہ اصحاب نے پوچھا کہ یارسول اللہ جو لوگ مر گئے شراب پیتے ہوئے اور یہ سوال جب کیا کہ شراب کی حرمت اتر چکی تھی پس اتری یہ آیت ﴿لَيْسَ عَلَى الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ﴾ .

فائدہ : یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

❀❀❀❀

(٣٠٥٤) عَنْ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ: لَمَّا نَزَلَتْ: ﴿ لَيْسَ عَلَى الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ جُنَاحٌ فِيْمَا طَعِمُوْٓا إِذَا مَا اتَّقَوْا وَّاٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصَّالِحٰتِ ﴾ قَالَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : ((أَنْتَ مِنْهُمْ)). (اسناده صحيح)

ترجمہ: روایت ہے عبداللہ رضی اللہ عنہ سے کہا انہوں نے کہ جب اتری یہ آیت ﴿ لَيْسَ عَلَى الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا ﴾ تب فرمایا مجھ سے رسول اللہ ﷺ نے کہ تو بھی ان میں سے ہے۔

فائدہ : یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

❀❀❀❀

(۳۰۵۵) عَنْ عَلِيٍّ قَالَ: لَمَّا نَزَلَتْ: ﴿ وَلِلّٰهِ عَلَى النَّاسِ حِجُّ الْبَيْتِ مَنِ اسْتَطَاعَ إِلَيْهِ سَبِيْلًا ﴾ قَالُوْا: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ، فِيْ كُلِّ عَامٍ؟ فَسَكَتَ، فَقَالُوْا يَارَسُوْلَ اللّٰهِ، فِيْ كُلِّ عَامٍ؟ قَالَ: ((لَا، وَلَوْ قُلْتُ: نَعَمْ لَوَجَبَتْ))، فَأَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ: ﴿ يٰٓأَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَاتَسْأَلُوْا عَنْ أَشْيَآءَ إِنْ تُبْدَ لَكُمْ تَسُؤْكُمْ ﴾. (اسناده ضعيف) [ارواء الغليل (٤/ ١٥٠) وهو صحيح دون نزول الآية] عبدالاعلیٰ ضعیف ہے۔

ترجمہ: حضرت علیؓ سے روایت ہے کہ جب اتری یہ آیت ﴿ وَلِلّٰهِ عَلَى النَّاسِ حِجُّ الْبَيْتِ ﴾ یعنی لوگوں پر فرض ہے ارادہ کرنا بیت اللہ کا جو طاقت رکھتا ہو اس کے راہ کی عرض کی صحابہؓ نے کہ اے رسول اللہ کے کیا ہر سال میں حج فرض ہے پس چپ ہو رہے آپؐ پھر عرض کی کہ اے رسولؐ اللہ کے کیا ہر سال میں حج فرض ہے فرمایا آپؐ نے نہیں اور فرمایا اگر میں کہہ دیتا کہ ہاں تو ہر سال فرض ہو جاتا پس اتاری اللہ تعالیٰ نے یہ آیت "اے ایمان والو مت سوال کرو بہت سی چیزوں سے کہ اگر بیان کی جائیں تو تم کو ناگوار ہو"۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے حضرت علی کی روایت سے۔ اور اس باب میں ابو ہریرہ اور ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بھی روایت ہے۔

❀❀❀❀

(۳۰۵٦) أَخْبَرَنِيْ مُوْسَى بْنُ أَنَسٍ قَالَ: سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُوْلُ : قَالَ رَجُلٌ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ ! مَنْ أَبِيْ؟ قَالَ: ((أَبُوْكَ فُلَانٌ))، قَالَ: فَنَزَلَتْ ﴿ يٰٓأَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَسْأَلُوْا عَنْ أَشْيَآءَ إِنْ تُبْدَلَكُمْ تَسُؤْكُمْ ﴾)). (اسناده صحيح)

ترجمہ: مجھے خبر دی موسیٰ بن یونس نے انہوں نے کہا: میں نے سنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے وہ کہتے تھے۔ کہ ایک شخص نے کہا یارسول اللہ میرا باپ کون ہے آپؐ نے فرمایا فلانا شخص کہا راوی نے پھر اتری یہ آیت ﴿ يٰٓأَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا ﴾ یعنی اے ایمان والو! مت پوچھو ایسی چیزیں کہ اگر بیان کی جائیں تو تم کو برا لگے۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔ غریب ہے۔

❀❀❀❀

(۳۰۵۷) عَنْ أَبِيْ بَكْرٍ الصِّدِّيْقِ أَنَّهُ قَالَ: يٰٓأَيُّهَا النَّاسُ إِنَّكُمْ تَقْرَءُ وْنَ هٰذِهِ الْاٰيَةَ: ﴿ يٰٓأَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا عَلَيْكُمْ أَنْفُسَكُمْ لَا يَضُرُّكُمْ مَنْ ضَلَّ إِذَا اهْتَدَيْتُمْ ﴾ وَإِنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: ((إِنَّ النَّاسَ إِذَا رَأَوْ ظَالِمًا فَلَمْ يَأْخُذُوْا عَلٰى يَدَيْهِ أَوْشَكَ أَنْ يَعُمَّهُمُ اللّٰهُ بِعِقَابٍ مِنْهُ)). (اسناده صحيح

تخريج مشكاة المصابيح (٥١٤٢) تخريج الأحاديث المختارة (٥٤ـ٥٨) سلسلة الأحاديث الصحيحة (١٥٦٤)

ترجمہ: ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے فرمایا کہ اے لوگو تم پڑھتے ہو یہ آیت ﴿یاایھا الذین امنوا﴾ یعنی اے ایمان والو! فکر کرو تم اپنی جانوں کی تم کو ضرر نہ پہنچائے گا جو گمراہ رہے گا جب تم ہدایت پا چکے اور حالانکہ میں نے سنا ہے رسول اللہ ﷺ سے کہ فرماتے تھے جب لوگ دیکھیں ظالم کو اور اس کے دونوں ہاتھ نہ پکڑ لیں تو قریب ہے کہ اللہ کی طرف سے ان پر عام عذاب آ جائے یعنی اس آیت سے یہ مراد نہیں کہ امر معروف نہ کرنا چاہیے بلکہ یہ مراد ہے کہ امر معروف اور نہی منکر پر اگر وہ نہ مانیں تو آمرین ماخوذ نہیں۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔ اور روایت کی یہ حدیث کئی لوگوں نے اسماعیل بن خالد سے مانند اس حدیث کے مرفوعاً۔ اور روایت کی بعضوں نے اسماعیل سے انہوں نے قیس سے انہوں نے ابوبکر سے قول ابوبکر کا اور مرفوع نہ کیا اس کو۔

❀❀❀❀

(۳۰۵۸) **عَنْ** أَبِي أُمَيَّةَ الشَّعْبَانِيِّ قَالَ: أَتَيْتُ أَبَاثَعْلَبَةَ الْخُشَنِيَّ فَقُلْتُ لَهُ: كَيْفَ تَصْنَعُ فِي هٰذِهِ الْآيَةِ؟ قَالَ: أَيَّةُ آيَةٍ؟ قُلْتُ: قَوْلُهُ تَعَالَى: ﴿**يَاأَيُّهَا الَّذِيْنَ آمَنُوْا عَلَيْكُمْ أَنْفُسَكُمْ لَا يَضُرُّكُمْ مَنْ ضَلَّ إِذَا اهْتَدَيْتُمْ**﴾ قَالَ: أَمَا وَاللّٰهِ لَقَدْ سَأَلْتُ عَنْهَا خَبِيْرًا، سَأَلْتُ عَنْهَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ: ((**بَلِ ائْتَمِرُوْا بِالْمَعْرُوْفِ وَتَنَاهَوْا عَنِ الْمُنْكَرِ، حَتّٰى إِذَا رَأَيْتَ شُحًّا مُطَاعًا، وَهَوًى مُتَّبَعًا، وَدُنْيَا مُؤْثَرَةً، وَإِعْجَابَ كُلِّ ذِيْ رَأْيٍ بِرَأْيِهِ، فَعَلَيْكَ بِخَاصَّةِ نَفْسِكَ وَدَعِ الْعَوَامَّ، فَإِنَّ مِنْ وَرَائِكُمْ أَيَّامًا الصَّبْرُ فِيْهِنَّ مِثْلُ الْقَبْضِ عَلَى الْجَمْرِ، لِلْعَامِلِ فِيْهِنَّ مِثْلُ أَجْرِ خَمْسِيْنَ رَجُلًا يَعْمَلُوْنَ مِثْلَ عَمَلِكُمْ**)). قَالَ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ: وَزَادَنِيْ غَيْرُ عُتْبَةَ قِيْلَ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ أَجْرُ خَمْسِيْنَ رَجُلًا مِنَّا أَوْ مِنْهُمْ؟ قَالَ: ((**لَا، بَلْ أَجْرُ خَمْسِيْنَ رَجُلًا مِنْكُمْ**)). (اسناده ضعيف) نقد الكتانى (۲۷) تخريج المشكاة (۵۱۴۴۔ لکن بعضه صحيح، فانظر الحديث المتقدم (۲۳۶۱) لسلسلة الأحاديث الصحيحة (۴۹۴) اس میں عمر و بن جاریہ اللخمی مجهول راوی ہے۔)

ترجمہ: ابوامیہ شعبانی سے روایت ہے کہا انہوں نے کہ آیا میں ابوثعلبہ خشنی کے پاس اور میں نے کہا کیا کہتے ہو تم اس آیت میں انہوں نے کہا کون سی آیت میں نے کہا قول اللہ تعالیٰ کا ﴿یَاأَیُّهَا الَّذِیْنَ آمَنُوْا عَلَیْکُمْ أَنْفُسَکُمْ﴾ کہا انہوں نے کہ آگاہ ہو قسم ہے اللہ تعالیٰ کی تم نے پوچھا بڑے خبردار سے میں نے پوچھا تھا اس آیت کو رسول اللہ ﷺ سے تو فرمایا آپ نے کہ تم اچھی باتوں کا حکم کرتے رہو اور بری باتوں سے منع کرتے رہو یہاں تک کہ جب دیکھو تم بخیلی ایسی کہ جس کا کہا مانا جائے اور ہوائے نفسانی کہ جس کی تابعداری کی جائے اور دنیا ایسی کہ آخرت پر مقدم رکھی جائے اور ہر عقل والا اپنی ہی عقل کو پسند کرے تو لازم کرو تم فکر اپنی جان کی اور چھوڑ دو تم عوام کو اس لیے کہ ان کی ہدایت ایسی بیماریوں کے سبب سے محال ہے اس

لیے کہ بے شک بعد تمہارے ایسے دن ہے کہ ان میں صبر کرنا ایسا ہے جیسے جلتی چنگاری ہاتھ میں لینا عامل سنت کو ان دنوں ثواب ہے پچاس آدمیوں کے برابر جو عمل کرتے ہوں مثل تمہارے۔ کہا عبداللہ بن مبارک نے جو راوی اس حدیث کے ہیں اور زیادہ بیان کیا مجھ سے عتبہ کے سوا اور راویوں نے کہ اصحاب نے پوچھا کہ اے رسول اللہ کے ثواب پچاس آدمیوں کا ہم میں سے یا پچاس آدمیوں کا اس زمانے کے لوگوں سے فرمایا آپؐ نے نہیں بلکہ پچاس آدمیوں کا تم میں سے۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے۔

مترجم: غرض یہ ہے کہ جب عوام کا یہ حال ہو کہ بخیل و کنجوس مکھی چوس ہو جائیں اور اپنی ہوائے نفسانی اور وساوس شیطانی کے سوا کسی کی بات ان میں اثر نہ کرے اور طلب دنیا کے پیچھے ایسے پڑ جائیں کہ آخرت سے کچھ غرض نہ رکھیں اور ہر شخص اپنی ہی زڑ ہانکنے لگے خودرائی کے سوا کسی کا کہنا نہ سنے اور ان کی ہدایت سے مایوسی کامل حاصل ہو اس وقت آدمی کو چاہیے کہ ان سے کنارہ کرے اور آپ سنت حقہ اور ملت منورہ پر قائم رہے اور ان نابکاروں کا ساتھ چھوڑ دے اور آیت مذکورہ کے ظاہر پر عمل کرے اور سمجھے کہ اگر یہ ہماری بات نہ مانیں گے تو ہمارا کیا بگڑے گا۔

❀❀❀❀

(۳۰۵۹) **عَنْ تَمِيمِ الدَّارِيِّ فِي هٰذِهِ الْآيَةِ: ﴿ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا شَهَادَةُ بَيْنِكُمْ اِذَا حَضَرَ اَحَدَكُمُ الْمَوْتُ ﴾ قَالَ: بَرِئَ النَّاسُ مِنْهَا غَيْرِي وَغَيْرَ عَدِيِّ بْنِ بَدَّاءٍ، وَكَانَا نَصْرَانِيَّيْنِ يَخْتَلِفَانِ إِلَى الشَّامِ قَبْلَ الْإِسْلَامِ، فَأَتَيَا الشَّامَ لِتِجَارَتِهِمَا، وَقَدِمَ عَلَيْهِمَا مَوْلًى لِبَنِي سَهْمٍ يُقَالُ لَهُ بُدَيْلُ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ بِتِجَارَةٍ وَمَعَهُ جَامٌ مِنْ فِضَّةٍ يُرِيدُ بِهِ الْمَلِكَ وَهُوَ عُظْمُ تِجَارَتِهِ فَمَرِضَ فَأَوْصَى إِلَيْهِمَا وَأَمَرَهُمَا أَنْ يُبَلِّغَا مَا تَرَكَ أَهْلَهُ. قَالَ تَمِيمٌ** ﴾ فَلَمَّا مَاتَ أَخَذْنَا ذٰلِكَ الْجَامَ فَبِعْنَاهُ بِأَلْفِ دِرْهَمٍ ثُمَّ اقْتَسَمْنَاهُ أَنَا وَعَدِيُّ بْنُ بَدَّاءٍ فَلَمَّا أَتَيْنَا إِلَى أَهْلِهِ دَفَعْنَا إِلَيْهِمْ مَا كَانَ مَعَنَا وَفَقَدُوا الْجَامَ، فَسَأَلُونَا عَنْهُ، فَقُلْنَا: مَا تَرَكَ غَيْرَ هٰذَا وَمَا دَفَعَ إِلَيْنَا غَيْرَهُ. قَالَ تَمِيمٌ: فَلَمَّا أَسْلَمْتُ بَعْدَ قُدُومِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ الْمَدِينَةَ تَأَثَّمْتُ مِنْ ذٰلِكَ، فَأَتَيْتُ أَهْلَهُ، فَأَخْبَرْتُهُمُ الْخَبَرَ، وَأَدَّيْتُ إِلَيْهِمْ خَمْسَ مِائَةِ دِرْهَمٍ، وَأَخْبَرْتُهُمْ أَنَّ عِنْدَ صَاحِبِي مِثْلَهَا، فَأَتَوْا بِهِ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ، فَسَأَلَهُمُ الْبَيِّنَةَ، فَلَمْ يَجِدُوا، فَأَمَرَهُمْ أَنْ يَسْتَحْلِفُوهُ بِمَا يُعْظَمُ بِهِ عَلَى أَهْلِ دِينِهِ، فَحَلَفَ، فَأَنْزَلَ اللّٰهُ: **﴿ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا شَهَادَةُ بَيْنِكُمْ اِذَا حَضَرَ اَحَدَكُمُ الْمَوْتُ ﴾** إِلَى قَوْلِهِ **﴿ اَوْ يَخَافُوْٓا اَنْ تُرَدَّ اَيْمَانٌ بَعْدَ اَيْمَانِهِمْ ﴾** فَقَامَ عَمْرُو بْنُ الْعَاصِ وَرَجُلٌ آخَرُ فَحَلَفَا، فَنُزِعَتِ الْخَمْسُ مِائَةِ دِرْهَمٍ مِنْ عَدِيِّ بْنِ بَدَّاءٍ. (ضعيف الاسناد جدا) اس میں ابوالنضر سے مراد محمد بن سائب کلبی ہے اور یہ سخت ضعیف ہے جیسا کہ مصنف نے کہا ہے۔

ترجمہ: روایت ہے تمیم داری سے اس آیت کے شان نزول میں ﴿يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا شَهَادَةُ بَيْنِكُمْ اِذَا حَضَرَ اَحَدَكُمُ الْمَوْتُ﴾ یعنی اے ایمان والو گواہی تمہاری درمیان اپنے جب آپ آ جائے تم میں سے کسی کو موت وقت وصیت کے تم میں سے دو شخص ہیں معتبر۔ کہا تمیم نے بری رہے اس سے سب لوگ سوا میرے اور عدی بن بداء کے اور یہ دونوں نصرانی تھے کہ شام کو آتے جاتے تھے اسلام سے پہلے سو دونوں گئے شام کو تجارت کے لیے اور ان کے پاس آیا ایک رفیق بنی سہم کا کہ اس کو بدیل بن ابو مریم کہتے تھے تجارت کے لیے اس کے ساتھ ایک پیالہ چاندی کا تھا کہ وہ ارادہ رکھتا تھا کہ بادشاہ کو دوں اور وہ اس کے تجارت کے مال میں بڑی چیز تھی سو وہ بدیل بیمار ہوا اور وصیت کی اس نے ان دونوں کو اور حکم کیا ان کو کہ پہنچا دینا ترکہ میرا میرے گھر والوں کو کہا تمیم نے جب وہ مر گیا لے لیا ہم نے وہ پیالہ اور بیچا اس کو ہزار درہم میں اور تقسیم کر لیا اس کو میں نے اور عدی بن بداء نے پھر جب آئے ہم اس کے گھر والوں میں دے دیا جو کچھ ہمارے پاس تھا اور نہ پایا انہوں نے وہ پیالہ پھر پوچھا انہوں نے ہم سے تو ہم نے کہا کہ نہیں چھوڑا اس نے اس کے سوا کچھ اور نہیں دیا ہم کو اس نے کچھ سوا اس کے۔ کہا تمیم نے پھر جب میں اسلام لایا بعد اس کے کہ رسول اللہ ﷺ مدینہ میں تشریف لائے اس گناہ سے ڈرا اور اس کے گھر والوں کے پاس آیا اور خبر دی میں نے ان کو پیالہ کی اور ادا کر دیئے میں نے ان کو پانچ سو درہم اور خبر دی میں نے ان کو کہ میرے رفیق یعنی عدی پر مثل اس کے ہیں سو پکڑے لائے وہ لوگ عدی کو رسول اللہ ﷺ کے پاس اور مانگا آپ ؐ نے ان سے بینہ یعنی گواہ سو نہ پائے انہوں نے گواہ سو حکم کیا آپ ؐ نے ان کو کہ عدی سے قسم لو اس چیز کی کہ اس کے دین والے بڑا جانتے ہوں پس قسم کھالی اس نے یعنی جھوٹی، سو اتاری اللہ تعالیٰ نے یہ آیت ﴿يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا﴾ سے ﴿اَوْ يَخَافُوْٓا اَنْ تُرَدَّ اَيْمَانٌ بَعْدَ اَيْمَانِهِمْ﴾ تک پس کھڑے ہوئے عمرو بن العاص اور ایک مرد یعنی بدیل کے وارثوں میں سے اور قسم کھائی انہوں نے یعنی اس بات پر کہ عدی جھوٹا ہے اور پیالہ بدیل کے پاس تھا پس چھین لئے پانچ سو درہم عدی بن بداء سے۔

فائدہ: یہ حدیث غریب ہے اور اسناد اس کی صحیح نہیں اور ابو النضر جس سے محمد بن اسحاق نے یہ حدیث روایت کی ہے میرے نزدیک محمد بن سائب کلبی ہے کہ کنیت اس کی ابو النضر ہے اور چھوڑ دیا اس سے اہل علم نے حدیث لینا اور وہ صاحب تفسیر ہیں یعنی مفسرین میں جو کلبی مشہور ہے وہ یہی شخص ہے سنا میں نے محمد بن اسماعیل بخاری سے کہ کہتے تھے کہ محمد بن سائب کی کنیت ابو النضر ہے اور نہیں جانتے ہم کوئی روایت سالم بن ابو النضر مدینی کی ابو صالح سے جو مولیٰ ہیں ام ہانی کے اور مروی ہوئی کچھ تھوڑی سی چیز اس روایت میں سے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بطور اختصار کے اور سند سے۔

❀❀❀❀

(۳۰۶۰) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: خَرَجَ رَجُلٌ مِنْ بَنِيْ سَهْمٍ مَعَ تَمِيْمِ الدَّارِيِّ وَعَدِيِّ بْنِ بَدَّاءٍ، فَمَاتَ السَّهْمِيُّ بِأَرْضٍ لَيْسَ بِهَا مُسْلِمٌ، فَلَمَّا قَدِمَا بِتَرِكَتِهِ فَقَدُوْا جَامًا مِنْ فِضَّةٍ مُخَوَّصًا بِالذَّهَبِ، فَأَحْلَفَهُمَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ،

ثُمَّ وَجَدُوا الْجَامَ بِمَكَّةَ، فَقِيلَ: اشْتَرَيْنَاهُ مِنْ تَمِيمٍ وَعَدِيٍّ، فَقَامَ رَجُلَانِ مِنْ أَوْلِيَاءِ السَّهْمِيِّ فَحَلَفَا بِاللّٰهِ لِشَهَادَتُنَا أَحَقُّ مِنْ شَهَادَتِهِمَا، وَإِنَّ الْجَامَ لِصَاحِبِهِمْ. قَالَ: وَفِيهِمْ نَزَلَتْ: ﴿ **يَاأَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا شَهَادَةُ بَيْنِكُمْ** ﴾. (اسناده صحيح)

ترجمہ: روایت ہے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہا کہ نکلا ایک مرد بنی سہم کے قبیلہ کا تمیم داری اور عدی کے ساتھ سو سہمی ایسی جگہ میں مر گیا کہ وہاں کوئی مسلمان نہ تھا پھر جب تمیم داری اور عدی اس کا ترکہ لے آئے تو سہمی کے وارثوں نے اس میں ایک پیالہ چاندی کا نہ پایا جو جڑاؤ تھا سونے سے پھر قسم کھلائی تمیم اور عدی کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پھر پایا وہ پیالہ مکہ میں اور کہا ان لوگوں نے کہ ہم نے تمیم اور عدی سے خریدا ہے سو کھڑے ہوئے سہمی کے وارثوں میں سے دو شخص اور انہوں نے قسم کھائی اللہ کی اور کہا کہ ہماری گواہی سچی ہے ان دونوں کی گواہی سے اور پیالہ ہمارے ہی آدمی کا ہے۔ کہا ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہ اس بارے میں یہ آیت اتری ﴿يَاأَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا شَهَادَةُ بَيْنِكُمْ﴾ الآية۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اور وہ حدیث ہے ابن ابوزائدہ کی۔

مترجم: پوری آیت معہ ترجمہ یہ ہے۔ ﴿يَاأَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا شَهَادَةُ بَيْنِكُمْ إِذَا حَضَرَ أَحَدَكُمُ الْمَوْتُ حِينَ الْوَصِيَّةِ اثْنَانِ ذَوَا عَدْلٍ مِّنْكُمْ أَوْ آخَرَانِ مِنْ غَيْرِكُمْ إِنْ أَنْتُمْ ضَرَبْتُمْ فِي الْأَرْضِ فَأَصَابَتْكُمْ مُّصِيبَةُ الْمَوْتِ تَحْبِسُونَهُمَا مِنْ بَعْدِ الصَّلٰوةِ فَيُقْسِمٰنِ بِاللّٰهِ إِنِ ارْتَبْتُمْ لَا نَشْتَرِي بِهِ ثَمَنًا وَّلَوْ كَانَ ذَا قُرْبٰى وَلَا نَكْتُمُ شَهَادَةَ اللّٰهِ إِنَّا إِذًا لَّمِنَ الْآثِمِينَ ○ فَإِنْ عُثِرَ عَلٰى أَنَّهُمَا اسْتَحَقَّا إِثْمًا فَآخَرَانِ يَقُومَانِ مَقَامَهُمَا مِنَ الَّذِينَ اسْتَحَقَّ عَلَيْهِمُ الْأَوْلَيٰنِ فَيُقْسِمٰنِ بِاللّٰهِ لَشَهَادَتُنَا أَحَقُّ مِنْ شَهَادَتِهِمَا وَمَا اعْتَدَيْنَا إِنَّا إِذًا لَّمِنَ الظّٰلِمِينَ﴾۔ یعنی فرمایا اللہ تعالیٰ نے اے ایمان والو! گواہ تمہارے اندر جب پہنچے کسی کو تم میں سے موت جب لگے وصیت کرنے دو شخص معتبر چاہیں تم میں سے یا دو اور ہوں تمہارے سوا اگر تم نے سفر کیا ہو ملک میں پھر پہنچے تم پر مصیبت موت کی دونوں کو کھڑا کرو بعد نماز کے پھر وہ قسم کھائیں اللہ تعالیٰ کی اگر تم کو شبہ پڑے کہیں ہم نہیں بیچتے قسم مال پر اگر چہ کسی کو ہم سے قرابت ہو اور ہم نہیں چھپاتے اللہ تعالیٰ کی گواہی نہیں تو ہم گنہگار ہیں پھر اگر خبر ہو جائے کہ وہ دونوں حق دبا گئے گناہ سے تو دو اور کھڑے ہوں ان کی جگہ کہ جن کا حق دبا ہے ان میں سے جو بہت نزدیک ہیں پھر قسمیں کھائیں اللہ کی کہ ہماری گواہی ٹھیک ہے ان کی گواہی سے اور ہم نے زیادتی نہیں کی اگر ایسا کریں تو ہم بے انصاف ہیں۔

❀❀❀❀

(٣٠٦١) عَنْ عَمَّارِ بْنِ يَاسِرٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ : ((أُنْزِلَتِ الْمَآئِدَةُ مِنَ السَّمَاءِ خُبْزًا وَلَحْمًا، وَأُمِرُوا أَنْ لَا يَخُونُوا وَلَا يَدَّخِرُوا لِغَدٍ، فَخَانُوا وَادَّخَرُوا وَرَفَعُوا لِغَدٍ، فَمُسِخُوا قِرَدَةً وَخَنَازِيرَ)).

(ضعيف الاسناد)

ترجمہ: عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اترا دسترخوان آسمان سے کہ اس میں روٹی اور گوشت تھا اور حکم ہوا کہ خیانت نہ کریں اس میں اور جمع نہ کریں کل کے لیے پھر خیانت کی انہوں نے اور جمع کیا اور اٹھا رکھا کل کے لیے سو ہو گئی ان کی صورت بندر اور سور کی۔

فائدہ: اس حدیث کو روایت کیا ابو عاصم اور کئی لوگوں نے سعید بن ابو عروبہ سے انہوں نے قتادہؒ سے انہوں نے خلاس سے انہوں نے عمار سے موقوفاً اور ہم اس کو مرفوع نہیں جانتے مگر حسن بن قزعہ کی سند سے۔ روایت کی ہم سے حمید بن مسعدہ نے انہوں نے سفیان بن حبیب سے انہوں نے سعید بن ابو عروبہ سے مانند اس کے اور مرفوع نہ کیا انہوں نے اس کو اور یہ صحیح تر ہے حسن بن قزعہ کی روایت سے اور حدیث مرفوع کی کوئی اصل ہم کو معلوم نہیں ہوئی۔ [اسنادہ ضعیف ایضاً]

مترجم: مائدہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی دعا سے ان کی امت پر اترا تھا۔ اور مفسرین کے بہت اقوال ہیں کہ اس میں کیا چیز تھی۔

❀ ❀ ❀ ❀

(۳۰۶۲) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: يُلَقَّى عِيسَى حُجَّتَهُ فَلَقَّاهُ اللّٰهُ فِي قَوْلِهِ ﴿ وَإِذْ قَالَ اللّٰهُ يٰعِيسَى ابْنَ مَرْيَمَ ءَاَنْتَ قُلْتَ لِلنَّاسِ اتَّخِذُوْنِي وَأُمِّيَ إِلٰهَيْنِ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ ﴾ قَالَ أَبُوْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، فَلَقَّاهُ اللّٰهُ: ﴿ سُبْحٰنَكَ مَا يَكُوْنُ لِيْ أَنْ أَقُوْلَ مَا لَيْسَ لِيْ بِحَقٍّ ﴾ الْآيَةَ كُلَّهَا. (صحيح الاسناد)

ترجمہ: روایت ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ سکھلائے گا اللہ تعالیٰ عیسیٰ علیہ السلام کو حجت ان کی اور تعلیم کر دی اللہ تعالیٰ نے اور یہ بات اس آیت کی تفسیر میں کہی ﴿واذ قال اللہ یا عیسیٰ﴾ الخ یعنی جب فرمائے گا اللہ تعالیٰ یعنی قیامت میں کہ اے عیسیٰ بن مریم کیا تو نے کہا تھا لوگوں سے کہ ٹھہرا لو مجھ کو اور میری ماں کو معبود اللہ کے سوا کہا ابو ہریرہؓ نے کہ فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ پھر سکھلا دیا اللہ تعالیٰ نے جواب اس کا عیسیٰ علیہ السلام کو آخر آیت تک یعنی پاک ہے تو میری طاقت کہاں ہے کہ میں کہوں جو میرا حق نہیں۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

مترجم: بغوی میں مذکور ہے کہ جب اللہ تعالیٰ حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور مریم علیہا السلام سے یہ سوال کرے گا ان کے ہر بن مو سے خون کی ندیاں بہنے لگیں گی اور مارے خوف کے تھرانے اور کانپنے لگیں گے سبحان اللہ کیا عظمت ہے باری تعالیٰ شانہ کی کہ جس کے سوال میں دہرے اڑے جاتے ہیں کیا مجال ہے کسی نبی و ولی کی کہ معبودیت میں اللہ کا شریک ہونے کا دعویٰ کر سکے معاذ اللہ من ذلك۔ اور اللہ تعالیٰ یہ تماشا مشرکوں کے ذلیل وخوار کرنے کے لیے میدان قیامت میں دکھلائے گا کہ سب معبودان باطل کی مدد اور نصرت سے مایوس ہو جائیں اور جان لیں کہ ہم نے جو کچھ کہ نذریں نیازیں اولیاء اور انبیاء کی کی تھیں اور سجدے اور رکوع قبروں اور چلوں کو کیے تھے وہ سب ضائع ہو گئے اب حسنات ہماری ھباء منبثا اور خیرات وصدقات ہمارے رماد منثورا ہو گئے۔

(۳۰۶۳) عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ : اٰخِرُ سُوْرَةٍ أُنْزِلَتْ سُوْرَةُ الْمَائِدَةِ وَالْفَتْحُ.

(حسن الاسناد، صححه الحاكم دون "الفتح" وروى له شاهداً وصححه ايضاً و وافقه الذهبی)

ترجمہ: روایت ہے عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما سے کہ کہا انہوں نے اخیر سورت جو نازل ہوئی سورۂ مائدہ اور فتح ہے۔

فائدہ : یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اور روایت ہے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہ آخر سورت جو نازل ہوئی۔ ﴿إِذَا جَاءَ نَصْرُ اللّٰهِ وَالْفَتْحُ﴾ ہے۔

مترجم: سورۂ مائدہ ایک خوان نعمت ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں کے لیے آسمان سے زمین پر بچھایا ہے اور الوان الوان نعمائے دینی و دنیوی اس میں چن دیئے ہیں حفاظ وقراء بلکہ تمامی علماء وفقہاء اس کے زلہ رُبا ہیں احکام فقہیہ سے اس میں بہت کچھ مسطور ہے کہ خلاصہ اس کا یہاں لکھنا منظور ہے ان میں سے امر بوفائے عہد اور حلت انعام کے اور حرمت صید حالت میں احرام میں اور نہی احلال سے شعائر اللہ کے اور نہی مسجد الحرام میں روکنے سے کافروں کو ضد سے اور حرمت دس چیزوں کی یعنی میتہ اور دم اور لحم خنزیر اور ما احل به بغير الله اور منخنقه اور موقوذہ اور متردیہ اور نطیحہ اور ما اکل السبع اور ماذبح علی النصب اور تقسیم بالازلام کے اور حکم مضطر کا اور جواز شکاری کتے کے صید کا اور حلت اہل کتاب کی عورتوں اور کھانے کی اور تفصیل فرائض اربعہ وضو کی اور حکم تیمم کا اور امر تقویٰ کا اور امر عدل کا ادائے شہادت میں اور امر قطع ید سارق وسارقہ اور توبہ ان لوگوں کی اور کفارہ قسم کا ساتھ کھانا کھلانے دس مسکینوں کے یا کپڑا پہنانا ان کو یا آزاد کرنا ایک غلام کا یا لونڈی کا اگر یہ تینوں نہ ہو سکیں تو تین روزے اور حرمت خمر اور میسر اور انصاب وازلام کی اور جزائے صید جو حالت احرام میں مارا جائے اور حلت صید بحر کی محرم کے لیے اور حکم گواہ کرنے کا وصیت پر اور قسم ان کی بعد نماز عصر اور قصص واخبار ماضیہ سے حکم کرنا موسیٰ علیہ السلام کا بنی اسرائیل کو بیت المقدس میں جانے کا اور ان کا عذر کرنا اور پریشان پھرنا چالیس برس تک جنگل میں اور قصہ ہابیل وقابیل کا اور تفصیل ان تیرہ معجزوں کی جو عیسیٰ علیہ السلام کو عنایت ہوئے تھے اور روبکاری عیسیٰ علیہ السلام کی اور امر معبودیت میں جس کی تفصیل اخیر حدیث میں ابھی گزری اسی طرح کے اور بہت فوائد ومضامین عمدہ مذکور ہیں۔

❁ ❁ ❁ ❁

۶۔ باب: وَمِنْ سُوْرَةِ الْأَنْعَامِ

تفسیر سورۂ انعام

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

(۳۰۶۴) عَنْ عَلِيٍّ : أَنَّ أَبَاجَهْلٍ قَالَ لِلنَّبِيِّ ﷺ : إِنَّا لَا نُكَذِّبُكَ وَلٰكِنْ نُكَذِّبُ بِمَا جِئْتَ بِهِ، فَأَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالٰى : ﴿ فَإِنَّهُمْ لَا يُكَذِّبُوْنَكَ وَلٰكِنَّ الظَّالِمِيْنَ بِآيَاتِ اللّٰهِ يَجْحَدُوْنَ ﴾. (ضعيف الاسناد)

ترجمہ: روایت ہے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے کہ ابوجہل نے کہا نبی ﷺ سے کہ ہم تجھ کو نہیں جھٹلاتے ہیں بلکہ جو تو لایا ہے اسے جھٹلاتے

ہیں یعنی قرآن کو پس اتاری اللہ تعالیٰ نے یہ آیت ﴿فَإِنَّهُمْ لَا يُكَذِّبُونَكَ﴾ سے آخر تک۔ یعنی وہ لوگ تجھ کو نہیں جھٹلاتے ہیں لیکن ظالم لوگ اللہ کی آیتوں کے منکر ہیں۔

فائدہ : روایت کی ہم سے اسحاق بن منصور نے انہوں نے عبدالرحمٰن بن مہدی سے انہوں نے سفیان سے انہوں نے ابواسحاق سے انہوں نے ناجیہ سے کہ ابوجہل نے نبی ﷺ سے کہا۔ اور ذکر کی حدیث مانند اس کی اور نہیں ذکر کیا اس کی سند میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کا اور یہ روایت صحیح تر ہے۔

❀❀❀❀

(۳۰۶۵) عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ يَقُوْلُ : : لَمَّا نَزَلَتْ هٰذِهِ الْآيَةُ : ﴿قُلْ هُوَ الْقَادِرُ عَلٰى أَنْ يَبْعَثَ عَلَيْكُمْ عَذَابًا مِنْ فَوْقِكُمْ أَوْمِنْ تَحْتِ أَرْجُلِكُمْ﴾، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ ((أَعُوْذُ بِوَجْهِكَ))، فَلَمَّا نَزَلَتْ ﴿ أَوْ يَلْبِسَكُمْ شِيَعًا وَيُذِيْقَ بَعْضَكُمْ بَأْسَ بَعْضٍ ﴾ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((هَاتَانِ أَهْوَنُ أَوْهَاتَانِ أَيْسَرُ)).

(صحيح) صحيح أبي داود (۲۰۵۸۔ ۲۰۵۹)

ترجمہ: روایت ہے جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے کہ وہ کہتے تھے جب اتری یہ آیت ﴿قُلْ هُوَ الْقَادِرُ﴾ سے ﴿أَرْجُلِكُمْ﴾ تک۔ یعنی کہہ اے محمد کہ وہ پروردگار قادر ہے اس پر کہ بھیج دے عذاب تم پر اوپر سے یا تمہارے پیروں کے نیچے سے تب فرمایا نبی ﷺ نے یا اللہ میں پناہ میں آتا ہوں تیرے منہ کی پھر جب اتری یہ آیت ﴿قُلْ هُوَالْقَادِرُ﴾ سے آخر تک۔ یعنی قادر ہے وہ اس پر کہ کر دے تم کو فرقہ فرقہ اور چکھا دے لڑائی بعض کی بعض کو تب فرمایا نبی ﷺ نے یہ دونوں باتیں آسان ہیں راوی کو شک ہے کہ اھون فرمایا یا اَیسَرُ۔

فائدہ : یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

❀❀❀❀

(۳۰۶۶) عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِيْ وَقَّاصٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ فِيْ هٰذِهِ الْآيَةِ : ﴿قُلْ هُوَالْقَادِرُ عَلٰى أَنْ يَبْعَثَ عَلَيْكُمْ عَذَابًا مِنْ فَوْقِكُمْ أَوْمِنْ تَحْتِ أَرْجُلِكُمْ﴾ فَقَالَ : النَّبِيُّ ﷺ : ((أَمَا إِنَّهَا كَائِنَةٌ وَلَمْ يَأْتِ تَأْوِيْلُهَا بَعْدُ)). (ضعيف الاسناد) اس میں ابوبکر بن ابی مریم راوی ضعیف ہے۔

ترجمہ: روایت ہے سعد بن ابووقاص رضی اللہ عنہ سے کہ نبی ﷺ نے اس آیت کی تفسیر میں فرمایا ﴿قُلْ هُوَ الْقَادِرُ﴾ یعنی کہہ دے تو اے محمد کہ اللہ قادر ہے اس پر کہ بھیجے تم پر عذاب تمہارے اوپر سے یا تمہارے پیروں کے نیچے سے، سو فرمایا نبی ﷺ نے آگاہ ہو کہ بے شک یہ عذاب آنے والا ہے اور ابھی تک نہیں آیا۔

فائدہ : یہ حدیث غریب ہے۔

❀❀❀❀

(۳۰۶۷) عَنْ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ: لَمَّا نَزَلَتْ: ﴿ اَلَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَلَمْ یَلْبِسُوْا اِیْمَانَهُمْ بِظُلْمٍ ﴾ شَقَّ ذٰلِكَ عَلَی الْمُسْلِمِیْنَ فَقَالُوْا: یَارَسُوْلَ اللّٰهِ! وَاَیُّنَا لَا یَظْلِمُ نَفْسَهٗ؟ قَالَ: ((لَیْسَ ذٰلِكَ اِنَّمَا هُوَ الشِّرْكُ، اَلَمْ تَسْمَعُوْا مَا قَالَ لُقْمَانُ لِابْنِهٖ: ﴿ یٰبُنَیَّ لَا تُشْرِكْ بِاللّٰهِ اِنَّ الشِّرْكَ لَظُلْمٌ عَظِیْمٌ ﴾)).

(اسنادہ صحیح)

ترجمہ: روایت ہے عبداللہ بن مسعودؓ سے کہ کہا انہوں نے جب نازل ہوئی یہ آیت ﴿اَلَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَلَمْ یَلْبِسُوْا اِیْمَانَهُمْ بِظُلْمٍ﴾ یعنی جو لوگ ایمان لائے اور نہ ملایا انہوں نے اپنے ایمان کو ساتھ ظلم کے تب گراں ہوا مسلمانوں پر اور عرض کی لوگوں نے کہ اے رسول اللہ کے کون ہم میں سے ایسا ہے کہ ظلم نہیں کرتا اپنی جان پر فرمایا آپؐ نے اس کا یہ مطلب نہیں مراد اس ظلم سے شرک ہے کیا نہیں سنا تم نے کہ لقمان علیہ السلام نے کیا کہا اپنے بیٹے سے کہ اے میرے بیٹے مت شریک کر تو اللہ کا کسی کو اس لیے کہ شرک بڑا ظلم ہے یعنی مراد ظلم سے گناہان صغیرہ نہیں بلکہ اکبر کبائر شرک مراد ہے۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

❀❀❀❀

(۳۰۶۸) عَنْ مَسْرُوْقٍ قَالَ: كُنْتُ مُتَّكِئًا عِنْدَ عَائِشَةَ، فَقَالَتْ یَا اَبَا عَائِشَةَ! ثَلَاثٌ مَنْ تَكَلَّمَ بِوَاحِدَةٍ مِنْهُنَّ فَقَدْ اَعْظَمَ الْفِرْیَةَ عَلَی اللّٰهِ: مَنْ زَعَمَ اَنَّ مُحَمَّدًا رَاٰی رَبَّهٗ فَقَدْ اَعْظَمَ الْفِرْیَةَ عَلَی اللّٰهِ، وَاللّٰهُ یَقُوْلُ: ﴿ لَا تُدْرِكُهُ الْاَبْصَارُ وَهُوَ یُدْرِكُ الْاَبْصَارَ وَهُوَ اللَّطِیْفُ الْخَبِیْرُ ﴾، ﴿ وَمَا كَانَ لِبَشَرٍ اَنْ یُّكَلِّمَهُ اللّٰهُ اِلَّا وَحْیًا اَوْ مِنْ وَّرَآءِ حِجَابٍ ﴾ وَكُنْتُ مُتَّكِئًا فَجَلَسْتُ فَقُلْتُ: یَااُمَّ الْمُؤْمِنِیْنَ، اَنْظِرِیْنِیْ وَلَا تُعْجِلِیْنِیْ، اَلَیْسَ یَقُوْلُ: اللّٰهُ تَعَالٰی: ﴿ وَلَقَدْ رَاٰهُ نَزْلَةً اُخْرٰی ﴾، ﴿ وَلَقَدْ رَاٰهُ بِالْاُفُقِ الْمُبِیْنِ ﴾ قَالَتْ: اَنَا وَاللّٰهِ اَوَّلُ مَنْ سَاَلَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ عَنْ هٰذَا، قَالَ: ((اِنَّمَا ذٰلِكَ جِبْرَئِیْلُ، مَا رَاَیْتُهٗ فِی الصُّوْرَةِ الَّتِیْ خُلِقَ فِیْهَا غَیْرَهَاتَیْنِ الْمَرَّتَیْنِ رَاَیْتُهٗ مُنْهَبِطًا مِنَ السَّمَآءِ سَادًّا عُظْمُ خَلْقِهٖ مَا بَیْنَ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ)). وَمَنْ زَعَمَ اَنَّ مُحَمَّدًا كَتَمَ شَیْئًا مِمَّا اَنْزَلَ اللّٰهُ عَلَیْهِ فَقَدْ اَعْظَمَ الْفِرْیَةَ عَلَی اللّٰهِ، یَقُوْلُ: ﴿ اللّٰهُ یٰۤاَیُّهَا الرَّسُوْلُ بَلِّغْ مَآ اُنْزِلَ اِلَیْكَ مِنْ رَّبِّكَ ﴾ وَمَنْ زَعَمَ اَنَّهٗ یَعْلَمُ مَا فِیْ غَدٍ فَقَدْ اَعْظَمَ الْفِرْیَةَ عَلَی اللّٰهِ، وَاللّٰهِ یَقُوْلُ: ﴿ لَا یَعْلَمُ مَنْ فِی السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ الْغَیْبَ اِلَّا اللّٰهُ ﴾. (اسنادہ صحیح)

ترجمہ: مسروق سے روایت ہے کہ انہوں نے کہا میں ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس بیٹھا تھا سو فرمایا انہوں نے کہ اے ابا عائشہ تین باتیں ہیں کہ جس نے کہی ان میں سے ایک بھی اس نے جھوٹ باندھا اللہ تعالیٰ پر جس نے کہا کہ محمدؐ نے دیکھا اپنے رب کو یعنی شب معراج میں تو اس نے بڑا جھوٹ باندھا اللہ پر حالانکہ اللہ جل جلالہ فرماتا ہے ﴿لَا تُدْرِكُهُ الْاَبْصَارُ﴾ یعنی

نہیں پا سکتیں اس کو آنکھیں اور وہ لے لیتا ہے آنکھوں کو اور وہ لطیف وخبردار ہے اور فرمایا اللہ تعالیٰ نے کہ نہیں طاقت ہے کسی بشر کی کہ کلام کرے اس سے اللہ تعالیٰ مگر وحی بھیجنا یعنی بواسطہ جبرائیل کے یا کلام کرنا پردہ کے پیچھے سے اور میں تکیہ لگائے ہوئے تھا سو اٹھ بیٹھا اور کہا میں نے کہ اے مؤمنوں کی ماں مجھے مہلت دیجیے اور جلدی مت کیجیے کیا اللہ تعالیٰ نہیں فرماتا ہے ﴿وَلَقَدْ رَاٰهُ نَزْلَةً اُخْرٰى﴾ یعنی بے شک دیکھا اس کو محمدؐ نے دوبارہ اور فرماتا ہے یعنی بے شک دیکھا اس کو محمدؐ نے روشن کنارہ پر آسمان کے تب فرمایا ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا نے قسم ہے اللہ تعالیٰ کی میں نے سب سے پہلے پوچھیں یہ آیتیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے تو فرمایا آپؐ نے کہ مراد ان آیتوں سے دیکھنا ہے جبرئیل کا اور نہیں دیکھا میں نے جبرئیل کو اس صورت میں کہ وہ پیدا کئے گئے ہیں مگر انہیں دو مرتبہ میں دیکھا میں نے ان کو آسمان سے اترتے کہ بھر لیا تھا ان کے جسم کی بڑائی نے آسمان وزمین کے بیچ کو اور فرمایا ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا نے جس نے کہا کہ محمدؐ نے کچھ چھپالی کچھ چیز اس میں سے جو اتاری اللہ تعالیٰ نے ان پر پس جھوٹ باندھا اس نے اللہ تعالیٰ پر اس لیے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اے رسول پہنچا دے جو اترا تیرے اوپر تیرے رب کی طرف سے اور جس نے کہا کہ محمد کو معلوم ہے جو کل ہونے والا ہے تو اس نے جھوٹ باندھا اللہ پر اور اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ نہیں جانتا کوئی آسمان وزمین والوں میں سے غیب کو سوا اللہ تعالیٰ کے۔

فائدہ : یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔ اور مسروق بن اجدع کی کنیت ابو عائشہ رضی اللہ عنہ ہے۔

❀❀❀❀

(٣٠٦٩) **عَنْ** عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: أَتٰى أُنَاسٌ النَّبِيَّ ﷺ فَقَالُوْا: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ! أَنَأْكُلُ مَا نَقْتُلُ وَلَا نَأْكُلُ مَا يَقْتُلُ اللّٰهُ؟ فَأَنْزَلَ اللّٰهُ: ﴿ **فَكُلُوْا مِمَّا ذُكِرَاسْمُ اللّٰهِ عَلَيْهِ إِنْ كُنْتُمْ بِاٰيَاتِهٖ مُؤْمِنِيْنَ** ﴾ إِلٰى قَوْلِهٖ ﴿ **وَإِنْ أَطَعْتُمُوْهُمْ إِنَّكُمْ لَمُشْرِكُوْنَ** ﴾. (صحيح) صحيح أبي داود (٢٠٥٨ـ ٢٠٥٩)

ترجمہ: روایت ہے عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے کہا انہوں نے کہ چند لوگ آئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور عرض کی کہ اے رسول اللہ کے کیا کھائیں ہم اس چیز کو کہ قتل کی ہم نے یعنی جانور مذبوح کو اور نہ کھائیں ہم اس کو کہ قتل کیا اس کو اللہ تعالیٰ نے یعنی میتہ۔ کو سو اتاری اللہ تعالیٰ نے یہ آیت ﴿فَكُلُوْا﴾ سے ﴿مُشْرِكُوْنَ﴾ تک۔

فائدہ : یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اور مروی ہوئی یہ حدیث اور سند سے بھی سوا اس سند کے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے اور روایت کی بعضوں نے عطاء بن سائب سے انہوں نے سعید بن جبیر سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مرسلاً۔

مترجم: پوری آیت مع ترجمہ یوں ہے ﴿فَكُلُوْا مِمَّا ذُكِرَاسْمُ اللّٰهِ عَلَيْهِ إِنْ كُنْتُمْ بِاٰيَاتِهٖ مُؤْمِنِيْنَ﴾۔ یعنی سو تم کھاؤ اس میں سے جس پر نام لیا گیا اللہ کا اگر تم اس کی آیتوں پر یقین رکھتے ہو اور اس کے بعد کئی آیتوں کے پیچھے اللہ تعالیٰ نے فرمایا ﴿وَلَا تَأْكُلُوْا مِمَّا لَمْ يُذْكَرِ اسْمُ اللّٰهِ عَلَيْهِ وَإِنَّهٗ لَفِسْقٌ وَإِنَّ الشَّيَاطِيْنَ لَيُوْحُوْنَ إِلٰى أَوْلِيَآئِهِمْ لِيُجَادِلُوْكُمْ وَإِنْ أَطَعْتُمُوْهُمْ إِنَّكُمْ

لَمُشْرِکُوْنَ ﴾ اور اس میں سے نہ کھاؤ جس پر نام نہ لیا گیا ہو اللہ کا اور وہ گناہ ہے اور شیطان دل میں ڈالتے ہیں اپنے رفیقوں کے کہ تم سے جھگڑا کریں اور اگر تم نے ان کا کہا مانا تو تم مشرک ہوئے یعنی یہ وسوسہ شیطان کا ہے کہ تم لوگ اپنا مارا کھاتے ہو اور اللہ کا مارا یعنی میتہ نہیں کھاتے اللہ نے اس کا جواب سکھا دیا کہ میتہ پر اللہ کا نام نہیں لیا گیا اور ذبیحہ اس کے نام سے کاٹا گیا اس لیے میتہ حرام ہے ذبیحہ حلال اور پھر یہ بھی فرما دیا کہ اب بھی اگر تم اس شبہ میں پڑے رہو گے تو مشرک ہو جاؤ گے اس لیے کہ شرک فقط یہی نہیں کہ غیر اللہ کو پوجے بلکہ غیر اللہ کی اطاعت حلال و حرام میں کرنا یہ بھی اشراک فی الاطاعت ہے۔

❀❀❀❀

(۳۰۷۰) عَنْ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ: مَنْ سَرَّهٗ أَنْ يَنْظُرَ إِلَى الصَّحِيفَةِ الَّتِي عَلَيْهَا خَاتَمُ مُحَمَّدٍ ﷺ فَلْيَقْرَأْ هٰؤُلَاءِ الْآيَاتِ: ﴿ قُلْ تَعَالَوْا أَتْلُ مَا حَرَّمَ رَبُّكُمْ عَلَيْكُمْ ﴾ إِلٰى قَوْلِهٖ: ﴿ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُونَ ﴾. (ضعيف الاسناد)

ترجمہ: روایت ہے عبداللہ سے کہ کہا انہوں نے جس کا جی چاہے کہ نظر کرے اس صحیفہ کی طرف جس پر مہر ہے محمد ﷺ کی تو چاہے کہ پڑھ لے یہ آیتیں ﴿قل تعالوا﴾ سے ﴿تتقون﴾ تک۔

فائدہ . یہ حدیث حسن ہے غریب ہے۔

مترجم: پوری آیت یوں ہے ﴿قُلْ تَعَالَوْا أَتْلُ مَا حَرَّمَ رَبُّكُمْ عَلَيْكُمْ أَلَّا تُشْرِكُوا بِهٖ شَيْئًا وَّبِالْوَالِدَيْنِ إِحْسَانًا وَّلَا تَقْتُلُوا أَوْلَادَكُمْ مِنْ إِمْلَاقٍ نَحْنُ نَرْزُقُكُمْ وَإِيَّاهُمْ وَلَا تَقْرَبُوا الْفَوَاحِشَ مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَمَا بَطَنَ وَلَا تَقْتُلُوا النَّفْسَ الَّتِي حَرَّمَ اللّٰهُ إِلَّا بِالْحَقِّ ذٰلِكُمْ وَصّٰكُمْ بِهٖ لَعَلَّكُمْ تَعْقِلُوْنَ○ وَلَا تَقْرَبُوا مَالَ الْيَتِيمِ إِلَّا بِالَّتِي هِيَ أَحْسَنُ حَتّٰى يَبْلُغَ أَشُدَّهٗ وَأَوْفُوا الْكَيْلَ وَالْمِيزَانَ بِالْقِسْطِ لَا نُكَلِّفُ نَفْسًا إِلَّا وُسْعَهَا وَإِذَا قُلْتُمْ فَاعْدِلُوا وَلَوْ كَانَ ذَا قُرْبٰى وَبِعَهْدِ اللّٰهِ أَوْفُوا ذٰلِكُمْ وَصّٰكُمْ بِهٖ لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُوْنَ○ وَأَنَّ هٰذَا صِرَاطِي مُسْتَقِيمًا فَاتَّبِعُوهُ وَلَا تَتَّبِعُوا السُّبُلَ فَتَفَرَّقَ بِكُمْ عَنْ سَبِيلِهٖ ذٰلِكُمْ وَصّٰكُمْ بِهٖ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ ﴾ ۔یعنی تو کہہ آؤ میں سنادوں جو حرام کیا ہے تم پر تمہارے رب نے کہ شریک نہ کرو اس کے ساتھ کسی چیز کو اور ماں باپ سے نیکی اور مار نہ ڈالو اپنی اولاد کو مفلسی سے ہم رزق دیتے ہیں تم کو اور ان کو اور نزدیک نہ ہو بے حیائی کے کام سے جو کھلا ہوا اس میں سے اور جو چھپا ہوا اور مار نہ ڈالو جان جس کو حرام کیا اللہ نے مگر حق پر یہ تم کو کہہ دیا ہے شاید تم سمجھو اور پاس نہ جاؤ یتیم کے مال کے مگر جس طرح بہتر ہے جب تک وہ پہنچے اپنی قوت کو اور پورا کرو ماپ اور تول انصاف سے ہم کسی کو وہی کہتے ہیں جو اس کو مقدور ہو اور جب بات کہو تو حق کہو اگر چہ وہ ہو اپنے ناتے والا اور اللہ کا قول پورا کرو یہ تم کو کہہ دیا ہے شاید تم دھیان رکھو یہ راہ ہے سیدھی سو اس پر چلو اور مت چلو کئی راہ پر پھر تم کو بھٹکا ئیں گے اس کی راہ سے یہ کہہ دیا ہے تم کو شاید تم بچتے رہو۔

❀❀❀❀

(٣٠٧١) عَنْ أَبِی سَعِیْدٍ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ فِی قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰی : ﴿أَوْ یَأْتِیَ بَعْضُ ایَاتِ رَبِّكَ﴾ قَالَ : ((طُلُوْعِ الشَّمْسِ مِنْ مَغْرِبِهَا)). (اسنادہ صحیح)

ترجمہ: روایت ہے ابوسعید خدریؓ سے کہ نبی ﷺ نے اس آیت کی تفسیر میں فرمایا ﴿أَوْ یَأْتِیَ بَعْضُ ایَاتِ رَبِّكَ﴾ یعنی آ جائیں بعض نشانیاں تیرے پروردگار کی، فرمایا آپؐ نے کہ مراد ان نشانیوں سے آفتاب کا نکلنا ہے مغرب سے۔

فائدہ : یہ حدیث غریب ہے۔ اور روایت کی یہ حدیث بعضوں نے اور مرفوع کیا اس کو۔

❀❀❀❀

(٣٠٧٢) عَنْ أَبِی هُرَیْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ : ((ثَلَاثٌ إِذَا خَرَجْنَ لَمْ یَنْفَعْ نَفْسًا إِیْمَانُهَا لَمْ تَكُنْ آمَنَتْ مِنْ قَبْلُ الْآیَةَ الدَّجَّالُ وَالدَّابَّةُ وَطُلُوْعُ الشَّمْسِ مِنْ مَغْرِبِهَا أَوْمِنَ الْمَغْرِبِ)). (اسنادہ صحیح)

ترجمہ: روایت ہے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ نبی ﷺ نے فرمایا کہ جب ظاہر ہوں گی تین چیزیں نفع نہ دے گا کسی کو ایمان لانا جو پہلے سے ایمان نہ لایا تھا پہلا ان میں دجال ہے دوسرا دابۃ الارض تیسرا نکلنا آفتاب کا مغرب اس کے سے یا فرمایا مغرب سے۔

فائدہ : یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

❀❀❀❀

(٣٠٧٣) عَنْ أَبِی هُرَیْرَةَ، أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ : ((قَالَ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰی وَقَوْلُهُ الْحَقُّ : إِذَا هَمَّ عَبْدِی بِحَسَنَةٍ فَاكْتُبُوْهَا لَهُ حَسَنَةً، فَإِنْ عَمِلَهَا فَاكْتُبُوْهَا لَهُ بِعَشْرِ أَمْثَالِهَا وَإِذَا هَمَّ بِسَیِّئَةٍ فَلَا تَكْتُبُوْهَا، فَإِنْ عَمِلَهَا فَاكْتُبُوْهَا بِمِثْلِهَا، فَإِنْ تَرَكَهَا)). وَرُبَّمَا قَالَ: ((فَإِنْ لَّمْ یَعْمَلْ بِهَا۔ فَاكْتُبُوْهَا لَهُ حَسَنَةً))، ثُمَّ قَرَأَ: ((﴿ مَنْ جَاءَ بِالْحَسَنَةِ فَلَهُ عَشْرُ أَمْثَالِهَا ﴾)). (اسنادہ صحیح) الروض النضیر : (٢/٧٤٢)

ترجمہ: روایت ہے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تبارک وتعالیٰ فرماتا ہے اور اس کا فرمانا سچ ہے کہ جب میرا بندہ قصد کرے کسی نیکی کا تو لکھو اس کی ایک نیکی پھر اگر وہ کر چکے تو لکھو اس کی دس نیکیاں اور جب قصد کرے برائی کا تو مت لکھو اس کے لیے پھر اگر کرے وہ تو لکھو اس کی ایک برائی پھر اگر چھوڑ دے اور کبھی فرمایا آپؐ نے کہ نہ کرے وہ برائی یعنی بعد ارادے کے تو لکھو اس کے لیے ایک نیکی پھر پڑھی آپ نے یہ آیت ﴿من جآء﴾ سے آخر تک یعنی فرمایا اللہ تعالیٰ نے جو لائے ایک نیکی اس کے لیے دس گنی ہیں۔

فائدہ : یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

مترجم : سورۂ انعام اللہ تعالیٰ کا بڑا انعام ہے جو اس کے قدر نہ جانے وہ بدترین انام بلکہ بہترین انعام ہے اس میں احکام فقہیہ سے مذکور ہے حلت ذبیحہ کی جو اللہ تعالیٰ کے نام پر ذبح ہوا ہو اور حرمت میتہ کی اور حرمت دم مسفوح اور لحم خنزیر اور مااھل به بغیر اللہ کی اور

حرمت ہر ذی ظفر اور شحوم غنم وبقر کی یہود پر بطور اخبار اور نہی شرک اور قتل اولاد اور فواحش اور قتل نفس سے اور نہی مال یتیم سے اور اتباع سبل متفرقہ سے اور حکم والدین سے احسان کرنے کا اور کیل ومیزان کے پورا کرنے کا اور باتوں میں عدل کرنے کا اور عہد الٰہی کے پورا کرنے کا اور اتباع صراط مستقیم کا اور یہ دس احکام ابتداء سے توراۃ میں لکھے جاتے تھے اور حکم اتباع قرآن کا اور قصص ماضیہ سے قصہ ابراہیم علیہ السلام کا معبود حقیقی کے تلاش کرنے کا اور رویت کوکب وقمر وشمس کے اور توحید ان کی اور برأت شرک سے اور اسامی مبارک اٹھارہ پیغمبروں کے اور اصلاح اور احسان اور توحید ان کی اور حبط ہو جانا ان کے عملوں کا اگر اللھم نخو استہ وہ شرک کرتے اور نادانیوں سے کفار نابکار کی اعراض ان کا آیات الٰہی سے اور کہنا کہ نبی پر کوئی فرشتہ کیوں نہ نازل ہوا اور اساطیر الاولین کہنا قرآن کو اور طلب کرنا معجزہ کا نبی سے اور حقیر سمجھنا ان کا مؤمنوں کو اور جھٹلانا قرآن کو اور چھپانا یہود کا احکام توراۃ کو اور قسمیں کھانا ان کا اگر ہم کوئی معجزہ دیکھیں تو فوراً ایمان لائیں اور نکالنا مشرکوں کا اپنے معبودوں کے حصے حرث وانعام میں سے جیسے اس وقت کے مشرکوں پیروں کے نام کی چنگی مٹھی نکالتے ہیں اور قتل کرنا اپنی اولاد کو اور بحیرہ اور سائبہ اور حجر مقرر کرنا اور حرام ٹھہرانا جنین کا عورتوں پر اور حلال کرنا میتہ کا عورت اور مرد پر اور تحریم اشیاء کی اپنے جانب سے اور تذکیر بالآء اللہ سے مذکور ہے برکات سماویہ اور ارضیہ جو اگلے لوگوں پر تھے۔

اور سولہ قدرتیں اللہ تعالیٰ کی کہ فلق حب ونوی ہے اور اخراج حی کا میت سے اور عکس اس کا اور فلق الاصباح اور اسکان لیل اور حسبان شمس وقمر اور بنائے نجوم اور انشائے انسان ایک جان سے اور اتارنا پانی کا آسمان سے اور نکالنا نبات کا اور نکالنا سبزوں کا اور حب متراکب اور نخیل کا اور پیدا کرنا باغوں کا انگور سے اور زیتوں اور انار سے اور تذکیر ساتھ خلق جنات ونخل وزرع مختلف الاکل وزیتون ورمان وغیرہ کے دوسرے مقام میں اور تذکیر کے ساتھ پیدا کرنے چار پایوں کے اور پیدا کرنا آٹھ جوڑوں کے دو بھیڑ سے دو بکری سے اور دو اونٹ سے اور دو گائے سے اور تمنن ساتھ خلیفہ کرنے ہم لوگوں کے زمین میں ﴿**وغیر ذلک من النعماء الکثیرۃ والآء الوافرۃ**﴾. غرض اس سورۂ مبارک میں تذکیر بالآء اللہ میں بہت اہتمام کیا گیا ہے اور ہزاروں نعمتیں دینی اور دنیوی جابجا بیان کی گئیں ہیں اور صفات الٰہی سے آیات قدرت اس کی جیسے زمین وآسمان کا بنانا اور ظلمات ونور کا پیدا کرنا اور الوہیت کا مستحق ہونا اور سر وجہر اور اعمال عباد کا جاننا اور سموات وارض کا مالک ہونا اور اپنے بندوں کا مشکل کشا ہونا اور حاکم ہونا اور حفظہ کا ان پر بھیجنا اور ارواح کا سلب ہو کر اسی کی طرف جانا اور نجات دینا بندوں کو ظلمات بر وبحر میں اور پکارنا بندوں کا اسی کو تضرعاً وخفیہ اور قادر ہونا عذاب فوقانی اور تحتانی پر اور شفیع وولی نہ ہونا کسی کا بجز اس تعالیٰ کے قیامت کے دن اور ارادہ الٰہی اور مالک ہونا اس کا قیامت کے دن اور علم وحکمت اس کی قیامت کے دن اور دس صفتیں ایک مقام میں مذکور ہیں یعنی ابداع سموات والارض اور نہ ہونا لڑکے اور جورو کا اس کے لیے اور پیدا کرنا سب چیزوں کا اور علم کامل اور الوہیت اور ربوبیت اور وکیل ہونا ہر شے پر اور دور ہونا نظروں سے اور لطیف وخبیر ہونا اور اثبات معبودیت کا ان سب صفتوں سے اور غنا اور رحمت اور قدرت اس کی کہ چاہے تم کو فنا کر کے اوروں کو پیدا کرنا اور اسی طرح کے اور فوائد ومنافع عمدہ عمدہ مذکور ہیں کہ جس کی تفصیل کو بڑے بڑے دفتر کفایت نہ کریں علماء اور وعاظ کو چاہیے کہ

غور و تامل سے اس سورۂ مبارک میں نظر فرمائیں اور حظوظ روحانیہ اور لذات ایمانیہ اٹھائیں تا کہ بعد مردن حسرت و افسوس سے بچیں اور لقمہ ندامت نہ کھائیں۔

❀❀❀❀

۷۔ باب: وَمِنْ سُوْرَةِ الْأَعْرَافِ

تفسیر سورۂ اعراف

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

(۳۰۷۴) عَنْ أَنَسٍ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَرَأَ هٰذِهِ الْآيَةَ: ﴿فَلَمَّا تَجَلّٰى رَبُّهُ لِلْجَبَلِ جَعَلَهُ دَكًّا﴾ قَالَ حَمَّادٌ: هٰكَذَا، وَأَمْسَكَ سُلَيْمَانُ بِطَرَفِ إِبْهَامِهِ عَلٰى أَنْمُلَةِ إِصْبَعِهِ الْيُمْنٰى، قَالَ: فَسَاخَ الْجَبَلُ: ﴿وَخَرَّ مُوْسٰى صَعِقًا﴾. (اسناده صحيح) ظلال الجنة (۴۸۰)

ترجمہ: انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے پڑھی یہ آیت ﴿فلما تجلىٰ ربه﴾ یعنی جب تجلی کی موسیٰ کے رب نے پہاڑ پر کر دیا اس کو دھایا ہوا کہا حماد رضی اللہ عنہ نے اس طرح اور سلیمان جو راوی حدیث ہیں انہوں رکھی نوک اپنے انگوٹھے کے داہنی انگلی کے پور پر کہا راوی نے کہ پس پھٹ گیا پہاڑ اور گرے موسیٰ علیہ السلام بے ہوش ہو کر۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔ نہیں جانتے ہم اس کو مگر حماد رضی اللہ عنہ بن سلمہ کی روایت سے۔ روایت کی ہم سے عبدالوہاب وراق نے انہوں نے معاذ بن معاذ سے انہوں نے حماد بن سلمہ سے انہوں نے ثابت سے انہوں نے انس رضی اللہ عنہ سے انہوں نے نبی ﷺ سے مانند اس کی۔

❀❀❀❀

(۳۰۷۵) عَنْ مُسْلِمِ بْنِ يَسَارٍ الْجُهَنِيِّ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ سُئِلَ عَنْ هٰذِهِ الْآيَةِ: ﴿وَإِذْ أَخَذَ رَبُّكَ مِنْ بَنِيْ آدَمَ مِنْ ظُهُوْرِهِمْ ذُرِّيَّتَهُمْ وَأَشْهَدَهُمْ عَلٰى أَنْفُسِهِمْ أَلَسْتُ بِرَبِّكُمْ قَالُوْا بَلٰى شَهِدْنَا أَنْ تَقُوْلُوْا يَوْمَ الْقِيَامَةِ إِنَّا كُنَّا عَنْ هٰذَا غٰفِلِيْنَ﴾ فَقَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ سُئِلَ عَنْهَا، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((إِنَّ اللّٰهَ خَلَقَ آدَمَ ثُمَّ مَسَحَ ظَهْرَهُ بِيَمِيْنِهِ فَاسْتَخْرَجَ مِنْهُ ذُرِّيَّةً، فَقَالَ: خَلَقْتُ هٰؤُلَاءِ لِلْجَنَّةِ وَبِعَمَلِ أَهْلِ الْجَنَّةِ يَعْمَلُوْنَ، ثُمَّ مَسَحَ ظَهْرَهُ فَاسْتَخْرَجَ مِنْهُ ذُرِّيَّةً، فَقَالَ: خَلَقْتُ هٰؤُلَاءِ لِلنَّارِ، وَبِعَمَلِ أَهْلِ النَّارِ يَعْمَلُوْنَ))، فَقَالَ الرَّجُلُ: فَفِيْمَ الْعَمَلُ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ؟ قَالَ: فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((إِنَّ اللّٰهَ إِذَا خَلَقَ الْعَبْدَ لِلْجَنَّةِ إِسْتَعْمَلَهُ بِعَمَلِ أَهْلِ الْجَنَّةِ حَتّٰى يَمُوْتَ عَلٰى عَمَلٍ مِنْ أَعْمَالِ أَهْلِ الْجَنَّةِ فَيُدْخِلَهُ اللّٰهُ الْجَنَّةَ، وَإِذَا خَلَقَ الْعَبْدَ لِلنَّارِ اسْتَعْمَلَهُ بِعَمَلِ أَهْلِ النَّارِ

حَتّٰی یَمُوْتَ عَلٰی عَمَلٍ مِنْ أَعْمَالِ أَهْلِ النَّارِ فَیُدْخِلَهُ اللّٰهُ النَّارَ)).

(اسنادہ ضعیف) الظلال (١٩٦) اس میں مسلم بن یسار کا سیدنا عمرؓ سے سماع ثابت نہیں سلسلة الأحادیث الضعیفة (٣٠٧١)

ترجمہ: مسلم بن یسار جہنی سے روایت ہے کہ عمر بن خطابؓ سے کسی نے اس آیت کا مطلب پوچھا ﴿وَإِذْ أَخَذَ رَبُّكَ...﴾ یعنی جب نکالی تیرے رب نے بنی آدم کی پیٹھوں سے اولاد ان کی اور گواہ کیا ان کو ان کی جانوں پر اور فرمایا کیا نہیں ہوں میں معبود تمہارا تو کہا سب نے کہ کیوں نہیں تو ہمارا معبود ہے گواہی دیتے ہیں ہم یہ اس لیے کہ کہیں کہنے لگو تم قیامت کے دن کہ ہم تو اس سے غافل تھے سو کہا حضرت عمرؓ نے کہ سنا میں نے رسول اللہ ﷺ سے کہ کسی نے پوچھی آپؐ سے یہی آیت تب فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کہ بے شک اللہ تعالیٰ نے پیدا کیا آدم علیہ السلام کو پھر پھیرا ان کی پیٹھ پر اپنا داہنا ہاتھ اور نکالی ان سے اولاد اور فرمایا کہ پیدا کی ہے میں نے یہ جنت کے لیے اور جنت ہی کا کام کریں گے یہ لوگ پھر پھیرا اپنا ہاتھ ان کی پیٹھ پر دوبارہ اور نکالی ان سے ایک اولاد اور فرمایا دوزخ کے لیے بنایا میں نے ان کو دوزخ ہی کا کام کریں گے یہ لوگ تب عرض کی ایک شخص نے کہ پھر کیا ضرور ہے عمل یا رسول اللہ یعنی جب دوزخی اور جنتی وہیں سے مقرر ہو گئے تو عمل کی کیا حاجت ہے۔ کہا راوی نے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کہ اللہ تعالیٰ جب پیدا کرتا ہے بندے کو جنت کے لیے کام میں لگاتا ہے اس کو جنت والوں کے یہاں تک کہ وہ مرتا ہے جنت والوں کے عمل پر پھر داخل کرتا ہے اس کو اللہ تعالیٰ جنت میں اور جب پیدا کرتا ہے اللہ تعالیٰ کسی بندے کو دوزخ کے لیے کام میں لگاتا ہے اس کو دوزخ والوں کے یہاں تک کہ وہ مرتا ہے وہ اوپر کسی عمل کے دوزخ والوں کے عملوں سے پھر داخل کرتا ہے اس کو دوزخ میں۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے۔ اور مسلم بن یسار کو سماع نہیں ہے عمرؓ سے اور ذکر کیا بعضوں نے اس اسناد میں مسلم بن یسار اور عمر کے بیچ میں ایک مرد کو۔

❀ ❀ ❀ ❀

(٣٠٧٦) عَنْ أَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((لَمَّا خَلَقَ اللّٰهُ آدَمَ مَسَحَ ظَهْرَهُ فَسَقَطَ مِنْ ظَهْرِهِ كُلُّ نَسَمَةٍ هُوَ خَالِقُهَا مِنْ ذُرِّیَّتِهِ إِلٰی یَوْمِ الْقِیَامَةِ، وَجَعَلَ بَیْنَ عَیْنَیْ كُلِّ إِنْسَانٍ مِنْهُمْ وَبِیْصًا مِنْ نُوْرٍ، ثُمَّ عَرَضَهُمْ عَلٰی آدَمَ فَقَالَ: أَیْ رَبِّ، مَنْ هٰؤُلَاءِ؟ قَالَ: هٰؤُلَآءِ ذُرِّیَّتُكَ، فَرَأٰی رَجُلًا مِنْهُمْ فَأَعْجَبَهُ وَبِیْصُ مَا بَیْنَ عَیْنَیْهِ فَقَالَ: أَیْ رَبِّ، مَنْ هٰذَا فَقَالَ هٰذَا رَجُلٌ مِنْ اٰخِرِ الْأُمَمِ مِنْ ذُرِّیَّتِكَ یُقَالُ لَهُ دَاوٗدُ، قَالَ: رَبِّ وَكَمْ جَعَلْتَ عُمْرَهُ؟ قَالَ: سِتِّیْنَ سَنَةً قَالَ أَیْ رَبِّ، زِدْهُ مِنْ عُمْرِیْ أَرْبَعِیْنَ سَنَةً، فَلَمَّا انْقَضٰی عُمَرُ آدَمَ جَاءَهُ مَلَكُ الْمُوْتِ فَقَالَ: أَوَلَمْ یَبْقَ مِنْ عُمْرِیْ أَرْبَعُوْنَ سَنَةً؟ قَالَ: أَوَلَمْ تُعْطِهَا لِأَبْنِكَ دَاوٗدَ؟ قَالَ: فَجَحِدَ اٰدَمُ فَجَحَدَتْ ذُرِّیَّتُهُ وَنَسِیَ اٰدَمُ فَنَسِیَتْ ذُرِّیَّتُهُ وَخَطِئَ اٰدَمُ فَخَطِئَتْ ذُرِّیَّتُهُ)).

(اسنادہ صحیح) الظلال (٢٠٦) تخریج شرح عقیدہ الطحاویة (٢٢٠، ٢٢١)

ترجمہ: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جب پیدا کیا اللہ تعالیٰ نے آدم علیہ السلام کو چھوئی ان کی پیٹھ اور نکلیں ان کی پیٹھ سے وہ سب روحیں جن کو اللہ تعالیٰ پیدا کرنے والا ہے ان کی اولاد سے قیامت کے دن تک اور رکھ دی تھی ہر انسان کی دونوں آنکھوں کے بیچ میں ایک چمک نور کی پھر سامنے لایا اللہ تعالیٰ ان سب کو آدم علیہ السلام کے اور کہا آدم نے اے رب یہ کون لوگ ہیں فرمایا اللہ تعالیٰ نے یہ سب تمہاری اولاد ہیں پھر دیکھا ایک مرد کو ان میں سے اور بہت پسند آئی آدم کو چمک ان کی آنکھوں کی بیچ کی اور کہا انہوں نے کہ اے رب یہ کون شخص ہے فرمایا اللہ تعالیٰ نے کہ یہ ایک مرد ہے اخیر کی امتوں کا تیری اولاد میں سے کہ اس کو داؤد کہتے ہیں کہا آدم نے کہ اے رب کتنی ٹھہرائی تو نے عمر اس کی فرمایا اللہ تعالیٰ نے ساٹھ برس کی کہا آدم نے کہ اے رب زیادہ دے اس کو میری عمر سے چالیس برس پھر جب گزر گئی آدم کی باقی عمر اور ملک الموت آئے کہا آدم نے کہ کیا باقی نہیں میری عمر کے چالیس برس کہا ملک الموت نے کہ وہ تو دے دی تم نے اپنے بیٹے داؤد کو فرمایا آپ نے کہ پھر مکر گئے آدم اور مکرنے لگی اولاد ان کی اور بھول گئے آدم اور بھول گئی اولاد ان کی اور چوک گئے آدم اور چوک گئی اولاد ان کی۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔ اور مروی ہوئی کئی سندوں سے بواسطہ ابو ہریرہؓ کے نبی ﷺ سے۔

❀❀❀❀

(۳۰۷۷) عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((لَمَّا حَمَلَتْ حَوَّاءُ طَافَ بِهَا إِبْلِيسُ وَكَانَ لَا يَعِيشُ لَهَا وَلَدٌ، فَقَالَ: سَمِّيهِ عَبْدَالْحَارِثِ، فَسَمَّتْهُ عَبْدَالْحَارِثِ، فَعَاشَ وَكَانَ ذٰلِكَ مِنْ وَحْيِ الشَّيْطَانِ وَأَمْرِهِ)). (اسناده ضعيف) سلسلة الأحاديث الضعيفة (۳٤۲)

ترجمہ: سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا کہ جب حاملہ ہوئیں حوا آنے لگا ان کے پاس شیطان اور ان کا کوئی لڑکا نہ جیتا تھا تو کہا شیطان نے نام رکھو تم اپنے لڑکے کا عبدالحارث سو یہی نام رکھا انہوں نے اور وہ جیتا رہا اور یہ شیطان کے سکھلانے سے اور اس کے حکم سے تھا۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے نہیں جانتے ہم اس کو مگر عمر بن ابراہیم کی روایت سے کہ وہ قتادہؓ سے روایت کرتے ہیں اور روایت کی یہ بعضوں نے عبدالصمد سے اور مرفوع نہ کیا اس کو۔

مترجم: کہتا ہے سورۂ اعراف میں ایک دفتر معرفت ہے کہ عمدہ عمدہ معارف اس میں بھرے ہیں اور عجیب وغریب جواہر مضامین اس میں دھرے ہیں قصص ماضیہ سے اس میں مذکور ہے قصہ آدم علیہ السلام کے جنت سے اترنے کا اور زمین میں جینے اور مرنے کا اور قصہ نوح علیہ السلام کی دعوت کا اور قوم کے ہلاک اور مؤمنین کی نجات کا اور قصہ ہود علیہ السلام اور صالح علیہ السلام اور لوط اور شعیب علیہما السلام کا اور قصہ موسیٰ علیہ السلام کا نہایت تفصیل سے اور مقابلہ سحرہ کا اور آنا طوفان وجراد وقمل وضفادع ودم کا فرعون پر اور غرق ہونا اس کا اور تجلی باری

تعالیٰ کی کوہ طور پر اور بنانا بنی اسرائیل کا گوسالہ کو اور عذاب ان کا اور فضیلت اس امت کے آمران معروف اور ناہیان عن المنکر کی اور وعدہ فلاح ونصرت کا ان کے لیے اور قصہ اصحاب سبت کا اور مسخ ہو جانا ان کی صورتوں کا اور قصہ اخراج ذریت کا ظہر آدم سے اور قصہ بلعم باعور کا اور احوال آخرت سے مذکور ہے سوال کرنا امتوں سے ان کے رسولوں کا اور وزن اعمال اور موقوف ہونا نجات کا ثقل عمال خیر پر اور مشرکوں اور مفتریوں کا اور خطاب کرنا ملائکہ کا ان سے سکرات موت کے وقت اور داخل ہونا امم کا دوزخ میں اور لعنت کرنا ایک کا دوسرے کو اور نہ کھلنا ابواب سموات کا منکروں کے لیے اور مہاد وغواش دوزخیوں کا آگ سے اور وعدہ جنت کا نیکوں کے لیے اور نکالنا حسد وبغض کا ان کے سینون سے اور ندا کرنا اصحاب جنت کا اصحاب نار کو اور عکس اس کا اور بیان اعراف کا اور بہت سے منافع وفوائد مذکور ہیں کہ تفصیل ان کی بحر طویل ہے عاشقان قرآن کو ضروری ہے کہ اس سورت میں غور تامل فرمائیں اور حظوظ روحانیہ اٹھائیں۔

❀❀❀❀

(۳۰۷۸) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((لَمَّا خُلِقَ آدَمُ))، الْحَدِيثَ.

ترجمہ : سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے: جب پیدا کئے گئے آدم۔ پوری حدیث اسی طرح ہے۔

❀❀❀❀

۸۔ باب: وَمِنْ سُورَةِ الْأَنْفَالِ

تفسیر سورۂ انفال

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

(۳۰۷۹) عَنْ سَعْدٍ قَالَ: لَمَّا كَانَ يَوْمُ بَدْرٍ جِئْتُ بِسَيْفٍ فَقُلْتُ: يَارَسُولَ اللّٰهِ! إِنَّ اللّٰهَ قَدْ شَفٰى صَدْرِي مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ أَوْ نَحْوَ هٰذَا هَبْ لِيْ هٰذَا السَّيْفَ، فَقَالَ: ((**هٰذَا لَيْسَ لِيْ وَلَا لَكَ**))، فَقُلْتُ عَسٰى أَنْ يُعْطٰى هٰذَا مَنْ لَا يُبْلِيْ بَلَائِيْ، فَجَاءَنِي الرَّسُوْلُ: ((**إِنَّكَ سَأَلْتَنِيْ وَلَيْسَ لِيْ وَإِنَّهُ قَدْ صَارَ لِيْ وَهُوَ لَكَ**))، قَالَ: فَنَزَلَتْ ﴿ **يَسْأَلُوْنَكَ عَنِ الْأَنْفَالِ** ﴾ الْآيَةَ. (حسن صحيح) [صحيح أبي داود ۲۷۴۷]

ترجمہ: روایت ہے سعد سے کہا انہوں نے کہ جب ہوا بدر کا دن لایا میں ایک تلوار اور میں نے عرض کی کہ اے رسول اللہ کے! اللہ تعالیٰ نے میرا سینہ ٹھنڈا کر دیا مشرکوں سے یا مانند اس کے یعنی خوب مارا میں نے ان کو پس دے دیجیے مجھے یہ تلوار یعنی مال غنیمت سے سو فرمایا آپ نے کہ یہ نہ میرا حق ہے نہ تیرا پس میں نے دل میں کہا کہ یہ ایسے شخص کو مل جائے گی جس نے میری سی بلا نہ اٹھائی ہو پھر آیا میرے پاس قاصد رسول اللہ ﷺ کا اور کہا آپ کی طرف سے کہ تو نے مجھ سے وہ تلوار مانگی تھی

اور تب میری نہ تھی اور اب مجھے اختیار ہو گیا پس وہ تیری ہے۔ کہا راوی نے کہ تب یہ آیت اتری ﴿یسألونك عن الانفال﴾۔

فائدہ : یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔ اور روایت کیا اس کو سماک نے مصعب بن سعد سے۔ اور اس باب میں عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے۔

مترجم: پوری آیت یوں ہے ﴿يَسْأَلُوْنَكَ عَنِ الْأَنْفَالِ قُلِ الْأَنْفَالُ لِلّٰهِ وَالرَّسُوْلِ فَاتَّقُوااللّٰهَ وَأَصْلِحُوْا ذَاتَ بَيْنِكُمْ وَأَطِيْعُوا اللّٰهَ وَرَسُوْلَهُ إِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ﴾۔ یعنی تجھ سے پوچھتے ہیں حکم غنیمت کا تو کہہ مال غنیمت اللہ کا ہے اور رسول کا سو ڈرو اللہ سے اور صلح کرو آپس میں اور حکم میں چلو اللہ کے اور اس کے رسولؐ کے اگر ایمان رکھتے ہو۔ انتہٰی۔ اللہ تعالیٰ نے یہاں اتنا ہی فرمادیا ہے کہ فتح وظفر اللہ ہی کی مدد سے ہوئی غنیمت اسی کا مال ہے تم اپنا نہ جانو پھر آگے واعلموا میں فرمادیا کہ ایک خمس غنیمت کا اللہ کی نذر نکالو کہ وہ نبی کے اختیار سے خرچ وتقسیم ہو اور رہے چار حصے وہ مجاہدین پر تقسیم ہوں پیادہ کو ایک حصہ اور سوار کو دو۔

❀❀❀❀

(۳۰۸۰) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: لَمَّا فَرَغَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مِنْ بَدْرٍ قِيْلَ لَهُ: عَلَيْكَ الْعِيْرَ لَيْسَ دُوْنَهَا شَيْءٌ قَالَ: فَنَادَاهُ الْعَبَّاسُ وَهُوَ فِيْ وَثَاقِهِ۔ لَا يَصْلُحُ وَقَالَ: لِأَنَّ اللّٰهَ وَعَدَكَ إِحْدَى الطَّائِفَتَيْنِ وَقَدْ أَعْطَاكَ مَا وَعَدَكَ. قَالَ: ((**صَدَقْتَ**)). (ضعيف الاسناد)

ترجمہ: ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ جب فارغ ہوئے رسول اللہ ﷺ جنگ بدر سے کسی نے کہا چلئے آپؐ قافلہ پر یعنی جو شام سے آتا تھا کہ اس طرف کوئی آپؐ سے لڑنے والا نہیں۔ کہا راوی نے کہ آواز دی آپ کو عباس رضی اللہ عنہ نے کہ وہ اپنی زنجیروں میں بندھے ہوئے تھے اور کہا کہ آپ کو لائق نہیں اور کہا اللہ تعالیٰ نے آپؐ سے ایک گروہ کا وعدہ فرمایا تھا یعنی قافلہ کا یا لشکر کا سو دے چکا وہ ایک پر فتح جس کا وعدہ فرمایا تھا فرمایا آپؐ نے کہ تم نے سچ کہا۔

فائدہ : یہ حدیث حسن ہے۔

❀❀❀❀

(۳۰۸۱) حَدَّثَنِيْ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ قَالَ: نَظَرَ نَبِيُّ اللّٰهِ ﷺ إِلَى الْمُشْرِكِيْنَ وَهُمْ أَلْفٌ وَأَصْحَابُهُ ثَلَاثُمِائَةٍ وَبِضْعَةَ عَشَرَ رَجُلًا، فَاسْتَقْبَلَ نَبِيُّ اللّٰهِ ﷺ الْقِبْلَةَ ثُمَّ مَدَّيَدَيْهِ وَجَعَلَ يَهْتِفُ بِرَبِّهِ: ((**أَللّٰهُمَّ أَنْجِزْلِيْ مَا وَعَدْتَنِيْ، أَللّٰهُمَّ إِنْ تَهْلِكْ هٰذِهِ الْعِصَابَةُ مِنْ أَهْلِ الْإِسْلَامِ لَا تُعْبَدْ فِي الْأَرْضِ**))، فَمَا زَالَ يَهْتِفُ بِرَبِّهِ مَادًّا يَدَيْهِ مُسْتَقْبِلَ الْقِبْلَةِ حَتّٰى سَقَطَ رِدَاؤُهُ مِنْ مَنْكِبَيْهِ، فَأَتَاهُ أَبُوْبَكْرٍ فَأَخَذَ رِدَاءَهُ فَأَلْقَاهُ عَلٰى مَنْكِبَيْهِ ثُمَّ الْتَزَمَهُ مِنْ وَّرَائِهِ وَقَالَ: يَا نَبِيَّ اللّٰهِ! كَفَاكَ مُنَاشَدَتُكَ رَبَّكَ فَإِنَّهُ سَيُنْجِزُلَكَ مَا وَعَدَكَ، فَأَنْزَلَ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى ﴿**إِذْ تَسْتَغِيْثُوْنَ رَبَّكُمْ فَاسْتَجَابَ لَكُمْ أَنِّيْ مُمِدُّكُمْ بِأَلْفٍ مِنَ الْمَلَائِكَةِ**

مُرْدِفِيْنَ ﴾ فَأَمَدَّهُمُ اللّٰهُ بِالْمَلَائِكَةِ . (اسناده حسن)

ترجمہ: مجھ سے عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے بیان کیا، نظر کی رسول اللہ ﷺ نے مشرکوں کی طرف اور وہ ہزار تھے اور اصحاب آپؐ کے تین سو اور چند آدمی سو منہ کیا اللہ کے نبی ﷺ نے قبلہ کی طرف اور پھیلائے اپنے دونوں ہاتھ اور پکارنے لگے اللہ کو کہ اے اللہ پورا کردے وہ وعدہ جو تو نے مجھ سے کیا ہے یعنی ظفر کا وعدہ یا اللہ اگر ہلاک کردے گا تو اس جماعت کو مسلمانوں سے تو نہ عبادت کی جائے گی تیری زمین میں پھر اسی طرح پکارتے رہے اپنے رب کو دونوں ہاتھ پھیلائے قبلہ کی طرف منہ کیے ہوئے یہاں تک کہ گر گئی چادر مبارک آپؐ کے کندھوں سے اور آئے ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اور اٹھائی چادر اور ڈال دیا اس کو آپؐ کے کندھوں پر پھر لپٹ گئے پیچھے سے اور کہا اے نبی اللہ کے کافی ہے آپ کا عرض کرنا پروردگار کے درگاہ میں اور بے شک وہ پورا کرے گا جو وعدہ کیا ہے اس نے آپ سے، سو اتاری اللہ تعالیٰ نے یہ آیت ﴿إِذْ تَسْتَغِيْثُوْنَ﴾ یعنی یاد کرو اس وقت کو کہ فریاد کرتے تھے تم اپنے رب سے اور قبول کر لی اس نے اور فرمایا کہ میں مدد دینے والا ہوں تم کو ہزار فرشتوں سے کہ آگے پیچھے سوار چلے آتے ہیں پھر مدد دی اللہ تعالیٰ نے ملائکہ سے۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے۔ نہیں جانتے ہم اس کو مگر عکرمہ بن عمار کی روایت سے کہ وہ ابوزمیل سے روایت کرتے ہیں اور ابوزمیل کا نام سماک حنفی ہے اور یہ بدر کے دن تھا۔

❀❀❀❀

(٣٠٨٢) عَنْ أَبِيْ مُوْسٰى قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : ((أَنْزَلَ اللّٰهُ عَلَيَّ أَمَانَيْنِ لِأُمَّتِيْ: ﴿ وَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيُعَذِّبَهُمْ وَأَنْتَ فِيْهِمْ وَمَا كَانَ اللّٰهُ مُعَذِّبَهُمْ وَهُمْ يَسْتَغْفِرُوْنَ ﴾ فَإِذَا مَضَيْتُ تَرَكْتُ فِيْهِمُ الْإِسْتِغْفَارَ إِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ)). (ضيعف الاسناد) اس میں اسماعیل بن ابراہیم ضعیف ہے

ترجمہ: ابوموسیٰ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے اتاری ہیں اللہ تعالیٰ نے دو امان کی چیزیں میری امت کے لیے چنانچہ فرمایا اس نے کہ اللہ تعالیٰ عذاب کرنے والا نہیں ان کو اور تو ان میں ہو اور عذاب کرنے والا نہیں جب وہ مغفرت مانگتے ہوں پھر جب میں چلا جاؤں گا چھوڑ جاؤں گا استغفار ان کے امان کے لیے قیام تک۔

فائدہ: یہ حدیث غریب ہے اور اسماعیل بن ابراہیم ضعیف ہیں حدیث میں۔

مترجم: یعنی دو چیزیں عذاب الٰہی سے بچنے کا سبب ہیں ایک وجود باوجود آنحضرت ﷺ کا دوسرے استغفار۔

❀❀❀❀

(٣٠٨٣) عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ، أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَرَأَ هٰذِهِ الْآيَةَ عَلَى الْمِنْبَرِ : ﴿وَأَعِدُّوْا لَهُمْ مَّا اسْتَطَعْتُمْ مِنْ قُوَّةٍ﴾ قَالَ : ((أَلَا إِنَّ الْقُوَّةَ الرَّمْيُ)). ثَلَاثَ مَرَّاتٍ۔ ((أَلَا إِنَّ اللّٰهَ سَيَفْتَحُ لَكُمُ الْأَرْضَ وَسَتُكْفَوْنَ

الْمَؤُنَة، فَلا يَعْجِزَنَّ أَحَدُكُمْ أَنْ يَلْهُوَ بِأَسْهُمِهِ)).

(حسن صحیح) ارواء الغلیل (١٥٠٠) غایة المرام (٣٨٠) تخریج فقه السیرة (٢٢٤)

ترجمہ: عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے پڑھی یہ آیت منبر پر ﴿وَأَعِدُّوا لَهُم مَّا اسْتَطَعْتُم مِّن قُوَّةٍ﴾ یعنی تیار کرو کافروں کے مقابلہ کو جہاں تک ہو سکے تم سے قوت اور فرمایا آگاہ ہو کہ قوت سے مراد تیر چلانا ہے کہا اس کو آپ نے تین بار آگاہ ہو کہ اللہ تعالیٰ فتح دے گا تم کو زمین میں اور کفایت کرے گا تم سے محنت کو سو نہ تھکے کوئی تم میں اپنے تیر کھیلنے سے یعنی اس میں سستی نہ کرو۔

فائدہ: اور روایت کی بعضوں نے یہ حدیث اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ سے انہوں نے صالح بن کیسان سے انہوں نے عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے اور حدیث وکیع کی صحیح تر ہے اور صالح بن کیسان نے نہیں پایا عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ کو اور پایا ہے ابن عمر کو۔

❀❀❀❀

(٣٠٨٤) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ: ((**لَمْ تَحِلَّ الْغَنَائِمُ لِأَحَدٍ سُودِ الرُّءُوسِ مِنْ قَبْلِكُمْ كَانَتْ تَنْزِلُ نَارٌ مِنَ السَّمَاءِ فَتَأْكُلُهَا**)). قَالَ سُلَيْمَانُ الْأَعْمَشُ: فَمَنْ يَقُولُ هذَا إِلَّا أَبُوهُرَيْرَةَ، الْآنَ. فَلَمَّا كَانَ يَوْمُ بَدْرٍ وَقَعُوا فِي الْغَنَائِمِ قَبْلَ أَنْ تَحِلَّ لَهُمْ، فَأَنْزَلَ اللّٰهُ ﴿ **لَوْلَا كِتٰبٌ مِنَ اللّٰهِ سَبَقَ لَمَسَّكُمْ فِيمَآ أَخَذْتُمْ عَذَابٌ عَظِيمٌ** ﴾. (اسناده صحیح) سلسلة الأحادیث الصحیحة (٢١٥٥)

ترجمہ: روایت ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ نبی ﷺ نے فرمایا کہ نہیں حلال ہوئیں غنیمتیں کسی کالے سر والے کو یعنی کسی بشر کو تم سے پہلے زمانہ سابق میں یہ دستور تھا کہ اترتی تھی ایک آگ آسمان سے اور اس کو کھا جاتی تھی کہا سلیمان نے کہ کون کہتا ہے یہ سوا ابو ہریرہؓ کے اس وقت میں اور جب بدر کا دن ہوا لوگ گرے غنیمتوں پر قبل اس کے کہ حلال کی جائیں ان پر سو اتاری اللہ تعالیٰ نے یہ آیت ﴿لَوْلَا كِتٰبٌ﴾ الآیۃ یعنی اگر نہ لکھا ہوتا پیشتر سے اللہ کے حکم سے کہ غنیمتیں تم پر حلال ہوں گی تو پہنچتا تم کو اس کے لینے کی سبب سے بڑا عذاب۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

❀❀❀❀

(٣٠٨٥) عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ: لَمَّا كَانَ يَوْمُ بَدْرٍ وَجِيءَ بِالْأَسَارٰى قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((**مَا تَقُولُونَ فِي هٰؤُلَاءِ الْأَسَارٰى**))، فَذَكَرَ فِي الْحَدِيثِ قِصَّةً، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((**لَا يَنْفَلِتَنَّ أَحَدٌ مِنْهُمْ إِلَّا بِفِدَاءٍ أَوْ ضَرْبِ عُنُقٍ**))، فَقَالَ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ مَسْعُودٍ فَقُلْتُ: يَارَسُولَ اللّٰهِ، إِلَّا سُهَيْلُ بْنُ بَيْضَاءَ فَإِنِّي قَدْسَمِعْتُهُ يَذْكُرُ الْإِسْلَامَ. قَالَ: فَسَكَتَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ. قَالَ: فَمَا رَأَيْتُنِي فِي يَوْمٍ أَخْوَفَ أَنْ تَقَعَ عَلَيَّ حِجَارَةٌ مِنَ السَّمَاءِ مِنِّي فِي ذٰلِكَ الْيَوْمِ، قَالَ حَتّٰى قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((**إِلَّا سُهَيْلُ بْنُ**

الْبَيْضَاءِ)). قَالَ: وَنَزَلَ الْقُرْآنُ بِقَوْلِ عُمَرَ: ﴿ مَا كَانَ لِنَبِيٍّ أَنْ يَكُوْنَ لَهُ أَسْرٰى حَتّٰى يُثْخِنَ فِي الْأَرْضِ ﴾ إِلَى آخِرِ الْآيَاتِ. (ضعيف) ارواء الغليل (٥/٤٧-٤٧) ابوعبیدہ کا اپنے والد سے سماع ثابت نہیں۔

ترجمہ: عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے کہا انہوں نے کہ جب ہوا دن بدر کا اور قیدی آئے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کیا کہتے ہو تم ان قیدیوں کے حق میں پھر ذکر کیا اس حدیث میں ایک قصہ یعنی اصحاب کے مشورہ دینے کا پھر فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کہ نہ بچے گا کوئی ان میں سے مگر ساتھ فدیہ دینے کے یا گردن مارے جانے کے سو عرض کی عبداللہ بن مسعودؓ نے کہ میں نے کہا یا رسول اللہ مگر سہیل بن بیضاء کو میں نے سنا ہے کہ وہ یاد کرتا ہے اسلام کو کہا عبداللہ نے چپ ہو رہے رسول اللہ ﷺ کہا عبداللہ نے کہ نہ دیکھا میں نے اپنے کو کسی دن ڈرنے والا اس سے کہ برسیں مجھ پر آسمان سے پتھر اس دن سے زیادہ او رمجھے یہی ڈر رہا یہاں تک۔ کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے مگر سہیل بن بیضاء کہا عبداللہ نے اور اترا قرآن عمر کے قول کے موافق ﴿مَا كَانَ﴾ سے آخر آیات تک یعنی کسی نبی کو لائق نہیں ہے کہ اس کے پاس قیدی ہوں یہاں تک کہ بہادے خون ان کا زمین میں یعنی فدیہ لے کر چھوڑنا نبی کی شان سے بعید ہے۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے۔ اور ابوعبیدہ بن عبداللہ کو سماع نہیں اپنے باپ سے۔

خاتمہ: چونکہ سورۂ انفال سورۂ توبہ کے ملحقات سے ہے اور اسی سبب سے دونوں کے بیچ میں بسم اللہ تحریر نہیں ہوئی اس لیے فہرست اس کے مضامین کی سورہ توبہ کے خاتمہ میں لکھی جائے گی۔

❀ ❀ ❀ ❀

٩۔ بَابٌ: مِنْ سُوْرَةِ التَّوْبَةِ

تفسیر سورۂ توبہ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

(٣٠٨٦) **حَدَّثَنِي** ابْنُ عَبَّاسٍ قَالَ: قُلْتُ لِعُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ: مَا حَمَلَكُمْ أَنْ عَمَدْتُمْ إِلَى الْأَنْفَالِ وَهِيَ مِنَ الْمَثَانِيْ، وَإِلٰى بَرَاءَةَ وَهِيَ مِنَ الْمِئِيْنَ فَقَرَنْتُمْ بَيْنَهُمَا وَلَمْ تَكْتُبُوْا سَطْرَ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ، وَوَضَعْتُمُوْهَا فِي السَّبْعِ الطُّوَلِ، مَا حَمَلَكُمْ عَلٰى ذٰلِكَ؟ فَقَالَ عُثْمَانُ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مِمَّا يَأْتِي عَلَيْهِ الزَّمَانُ وَهُوَ يُنْزَلُ عَلَيْهِ السُّوَرُ ذَوَاتُ الْعَدَدِ فَكَانَ، إِذَا نَزَلَ عَلَيْهِ الشَّيْءُ دَعَا بَعْضَ مَنْ كَانَ يَكْتُبُ، فَيَقُوْلُ: ضَعُوْا هٰؤُلَاءِ الْآيَاتِ فِي السُّوْرَةِ الَّتِيْ يُذْكَرُ فِيْهَا كَذَا وَكَذَا، فَإِذَا نَزَلَتْ عَلَيْهِ الْآيَةُ فَيَقُوْلُ: ضَعُوْا هٰذِهِ الْآيَةَ فِي السُّوْرَةِ الَّتِيْ يُذْكَرُ فِيْهَا كَذَا وَكَذَا، كَانَتِ الْأَنْفَالُ مِنْ أَوَائِلِ مَا نَزَلَتْ بِالْمَدِيْنَةِ، وَكَانَتْ بَرَاءَةُ مِنْ آخِرِ الْقُرْآنِ، وَكَانَتْ قِصَّتُهَا شَبِيْهَةً بِقِصَّتِهَا، فَظَنَنْتُ أَنَّهَا مِنْهَا، فَقُبِضَ

رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَلَمْ يُبَيِّنْ لَنَا أَنَّهَا مِنْهَا فَمِنْ أَجَلِ ذٰلِكَ قَرَنْتُ بَيْنَهُمَا وَلَمْ أَكْتُبْ بَيْنَهُمَا سَطْرَ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ، وَوَضَعْتُهَا فِي السَّبْعِ الطُّوَلِ . (اسناده ضعيف) ضعيف ابو داود (۱٤٠) (اس میں یزید فارسی میں کلام ہے۔اس حدیث کو حاکم ؒ ذہبی نے صحیح کہا ہے مستدرك للحاكم، تفسير سورة التوبة، رقم الحديث : ۳۲۷۲.

ترجمہ: ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ کہا انہوں نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے کہ کیا سبب ہوا تم کو ارادہ کیا تم نے انفال کے اور وہ مثانی میں ہے اور طرف براءۃ کے اور وہ مئین میں ہے پس ملا دیا تم نے ان دونوں کو اور نہ لکھی تم نے ان دونوں کے بیچ میں سطر بسم اللہ الرحمٰن الرحیم کی اور رکھ دیا تم نے ان دونوں کو سبع طول میں کیا سبب ہوا تمہارے ایسا کرنے کا تو جواب دیا حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے کہ تھے رسول اللہ ﷺ کہ گزرتا تھا ان پر زمانہ اور اترتی تھیں ان پر سورتیں گنتی کی پھر جب اترتی تھی ان پر کچھ آیتیں کہتے تھے بعض لکھنے والے کو اور فرماتے تھے لکھ دو ان آیتوں کو اس سورت میں کہ جس میں ایسا ایسا مذکور ہے پھر جب اترتی ان پر کوئی آیت کہتے رکھ دو اس آیت کو اس سورت میں کہ جس میں ایسا ایسا مذکور ہے اور تھی انفال کہ مدینہ میں اول اول نازل ہوئی تھی اور تھی سورۂ براءۃ کہ قرآن کے آخر میں اتری تھی اور بیان اس کا اور انفال کا مشابہ تھا پس گمان کیا میں نے کہ یہ اسی میں سے ہے پھر رسول اللہ ﷺ نے انتقال فرمایا اور نہ بیان کیا ہمارے لیے کہ وہ اس میں سے ہے پس اسی سبب سے میں نے ان دونوں کو ملا دیا اور نہ لکھی ان کے بیچ میں سطر بسم اللہ الرحمٰن الرحیم کی اور رکھ دیا میں نے ان کو سبع طول میں۔

فائدہ : یہ حدیث حسن ہے نہیں جانتے ہم اس کو مگر عوف رحمہ اللہ کی روایت سے کہ وہ یزید فارسی سے روایت کرتے ہیں وہ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے اور یزید فارسی تابعین میں ہیں بصرے والوں میں اور یزید بن ابان رقاشی وہ بھی تابعین سے ہیں بصرے والوں میں اور وہ چھوٹے ہیں یزید فارسی سے اور یزید رقاشی روایت کرتے ہیں انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے۔

مترجم: مثانی وہ سورتیں ہیں کہ مئین سے چھوٹی ہیں اور مفصل سے بڑی۔ اور مئین سو سو آیتوں والی سورتیں ہیں اور اول قرآن میں سات سورتوں کو سبع طول کہتے ہیں پھر اس کے بعد مئین ہیں یعنی سو سو آیتوں والی پھر اس کے بعد مثانی ہیں پھر اس کے بعد مفصل ۔قولہ: اور بیان اس کا اور انفال کا مشابہ تھا۔ یعنی سورۂ انفال میں ذکر ہے عہود و مواثیق کا جو کافروں اور مسلمانوں میں تھا اور سورۂ براءت میں اسی عہدوں کو آگے ڈال دیا اور ان دونوں سورتوں میں تعلیم جہاد کے احکام قتال کے مذکور تھے اس لیے ان دونوں کو ایک کر دیا اور بسم اللہ اس لیے نہ لکھی کہ شاید دونوں ایک ہوں اور آپ نے یہ بیان نہ فرمایا کہ دونوں ایک ہیں۔

❀ ❀ ❀ ❀

(۳۰۸۷) عَنْ عَمْرِو بْنِ الْأَحْوَصِ أَنَّهُ شَهِدَ حَجَّةَ الْوَدَاعِ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَحَمِدَ اللّٰهَ وَأَثْنٰى عَلَيْهِ وَذَكَّرَ وَوَعَظَ ثُمَّ قَالَ: ((أَيُّ يَوْمٍ أَحْرَمُ، أَيُّ يَوْمٍ أَحْرَمُ، أَيُّ يَوْمٍ أَحْرَمُ))؟ قَالَ: فَقَالَ النَّاسُ: يَوْمُ الْحَجِّ الْأَكْبَرِ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ! قَالَ: ((فَإِنَّ دِمَائَكُمْ وَأَمْوَالَكُمْ وَأَعْرَاضَكُمْ عَلَيْكُمْ حَرَامٌ كَحُرْمَةِ يَوْمِكُمْ

هٰذَا، فِيْ بَلَدِكُمْ هٰذَا، فِيْ شَهْرِكُمْ هٰذَا، أَلَا لَا يَجْنِيْ جَانٍ إِلَّا عَلٰى نَفْسِهٖ، وَلَا يَجْنِيْ وَالِدٌ عَلٰى وَلَدِهٖ، وَلَا وَلَدٌ عَلٰى وَالِدِهٖ، أَلَا إِنَّ الْمُسْلِمَ أَخُو الْمُسْلِمِ، فَلَيْسَ يَحِلُّ لِمُسْلِمٍ مِنْ أَخِيْهِ شَيْءٌ إِلَّا مَا أَحَلَّ مِنْ نَفْسِهٖ، أَلَا وَإِنَّ كُلَّ رِبًا فِي الْجَاهِلِيَّةِ مَوْضُوْعٌ، لَكُمْ رُءُوْسُ أَمْوَالِكُمْ لَا تَظْلِمُوْنَ وَلَا تُظْلَمُوْنَ غَيْرَ رِبَا الْعَبَّاسِ بْنِ عَبْدِالْمُطَّلِبِ فَإِنَّهٗ مَوْضُوْعٌ كُلُّهٗ، أَلَا وَإِنَّ كُلَّ دَمٍ كَانَ فِي الْجَاهِلِيَّةِ مَوْضُوْعٌ، وَأَوَّلُ دَمٍ أَضَعُ مِنْ دَمِ الْجَاهِلِيَّةِ دَمَ الْحَارِثِ بْنِ عَبْدِالْمُطَّلِبِ، كَانَ مُسْتَرْضَعًا فِيْ بَنِيْ لَيْثٍ فَقَتَلَتْهُ هُذَيْلٌ، أَلَا وَاسْتَوْصُوْا بِالنِّسَاءِ خَيْرًا، فَإِنَّمَا هُنَّ عَوَانٌ عِنْدَكُمْ، لَيْسَ تَمْلِكُوْنَ مِنْهُنَّ شَيْئًا غَيْرَ ذٰلِكَ إِلَّا أَنْ يَأْتِيْنَ بِفَاحِشَةٍ مُبَيِّنَةٍ، فَإِنْ فَعَلْنَ فَاهْجُرُوْهُنَّ فِي الْمَضَاجِعِ وَاضْرِبُوْهُنَّ ضَرْبًا غَيْرَ مُبَرِّحٍ، فَإِنْ أَطَعْنَكُمْ فَلَا تَبْغُوْا عَلَيْهِنَّ سَبِيْلًا. أَلَا وَإِنَّ لَكُمْ عَلٰى نِسَائِكُمْ حَقًّا، وَلِنِسَائِكُمْ عَلَيْكُمْ حَقًّا، فَأَمَّا حَقُّكُمْ عَلٰى نِسَائِكُمْ فَلَا يُوْطِئْنَ فُرُشَكُمْ مَنْ تَكْرَهُوْنَ، وَلَا يَأْذَنَّ فِيْ بُيُوْتِكُمْ مَنْ تَكْرَهُوْنَ. أَلَا وَإِنَّ حَقَّهُنَّ عَلَيْكُمْ أَنْ تُحْسِنُوْا إِلَيْهِنَّ فِيْ كِسْوَتِهِنَّ وَطَعَامِهِنَّ)).

(اسناده حسن) ارواء الغلیل (۱۹۹۷۔ ۲۰۲۰) الآداب (۱۵٦)

ترجمہ: روایت ہے عمرو بن احوص رضی اللہ عنہ سے کہ وہ حاضر ہوئے حجۃ الوداع میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ پھر حمد کی آپ نے اللہ کی اور ثنا کی اس پر یعنی خطبے میں اور نصیحت کی اور وعظ فرمایا پھر فرمایا آپ نے کون سا دن ہے جس کی حرمت بیان کرتا ہوں میں کون سا دن ہے جس کی حرمت بیان کرتا ہوں میں کون سا دن ہے جس کی حرمت بیان کرتا ہوں میں۔ کہا راوی نے کہ لوگوں نے عرض کی کہ دن ہے حج اکبر کا اے رسول اللہ کے فرمایا آپ نے کہ بے شک خون اور مال اور عزتیں تمہاری تم پر حرام ہیں جیسی حرمت آج کے دن کی ہے تمہارے اس شہر میں تمہارے اس مہینے میں آگاہ ہو کہ کوئی قصور نہیں کرتا مگر اس کا وبال اور سزا اسی کی جان پر ہے اور نہیں قصور کرتا کوئی باپ کی سزا اس کی اس کے بیٹے پر ہو اور نہیں قصور کرتا کوئی بیٹا کہ سزا اس کی باپ پر ہو آگاہ ہو کہ مسلمان بھائی مسلمان کا ہے پھر نہیں حلال ہے کسی مسلمان کو اس کے بھائی کی کوئی چیز مگر جو چیز کہ حلال کی اس نے اپنی جان سے آگاہ ہو کہ سب سود جاہلیت کا باطل ہے تمہارے لیے حلال ہے فقط اصل مال تمہارا نہ تم ظلم کرو نہ تم پر کوئی ظلم کرے، اور سود عباس رضی اللہ عنہ بن عبدالمطلب کا سب معاف ہے یعنی اس کی اصل بھی معاف ہے، آگاہ ہو کہ ہر خون جاہلیت کا باطل ہے یعنی اس کا قصاص نہ لیا جائے گا اور پہلا خون جس کو ہم چھوڑ دیتے ہیں اور اس کا قصاص نہیں طلب کرتے حارث بن عبدالمطلب کا خون ہے کہ وہ دودھ پیتے تھے بنی اللیث کے قبیلہ میں اور قتل کر دیا ان کو ہذیل نے آگاہ ہو کہ نیک سلوک کرو عورتوں کے ساتھ اس لیے کہ وہ قیدی ہیں تمہارے پاس تم ان کے مالک نہیں ہو سوا اس کے مگر یہ کہ وہ کریں کھلی ہوئی بے حیائی پھر اگر وہ نافرمانی کریں تمہاری تو الگ رکھو ان سے بستر اور مارو ان کو ایسا کہ ہڈی پسلی نہ ٹوٹے پھر اگر وہ تمہارے کہے میں آ جائیں تو پھر نہ الزام رکھو ان پر آگاہ ہو کہ تحقیق کہ تمہارا حق ہے تمہاری عورتوں پر اور

تمہاری عورتوں کا حق ہے تم پر، سو تمہارا حق تمہاری عورتوں پر یہ ہے کہ نہ آنے دیں تمہارے بچھونوں پر ان لوگوں کو کہ جن کو تم برا جانتے ہو، اور اجازت نہ دیں اپنے گھروں میں ان لوگوں کو جن کو تم برا جانتے ہو آ گاہ ہو کہ حق ان کا تم پر احسان کرنا ہے ان پر کپڑے اور کھانے میں۔

فائدہ : یہ حدیث صحیح ہے۔ اور روایت کی یہ ابوالاحوص رضی اللہ عنہ نے شبیب سے۔

مترجم: یوم النحر اور مکہ اور حرام کے مہینوں کی حرمت تمام عرب کے ذہنوں میں جمی ہوئی تھی کہ ان دنوں میں ظلم وزیادتی سے بہت بچتے تھے آنحضرتؐ نے فرمایا اسی طرح ہر مسلمان کے خون اور مال اور عزت کی حفاظت ضروری ہے اور جہاں عرب میں دستور تھا کہ جب کسی سے قتل ونہب وخون ہوتا تھا اس کے عزیز وا قارب کو پکڑتے تھے اور ایک جرم میں دوسرے سے مواخذہ کرتے تھے آنحضرتؐ نے اس دستور کو نامنظور کہا کہ یہ صریح ظلم وتعدی ہے اور جاہلیت میں سود و بیاج کا معاملہ ہوتا تھا آپؐ نے بعد حرمت سود کے فرمایا کہ جس پر کسی کا سودی روپیہ آتا ہو وہ اپنا اصل اور رأس المال لے لے سود چڑھا ہوا نہ مانگے کہ ظلم ہے اور اگر وہ قرض دار اصل مال بھی نہ دے تو یہ اس کا ظلم ہے۔ اور ترمذی کی روایت میں حارث بن عبدالمطلب کا مقتول ہونا مذکور ہے۔ اور بخاری میں ربیعہ بن حارث کا۔ اور صواب وہ ہے جو مشکوۃ میں ہے کہ وہ مقتول ابن ربیعہ بن حارث تھا طیبی نے کہا کہ جمہور کا قول ہے کہ نام اس کا ایاس تھا اور وہ بیٹا تھا ربیعہ بن حارث بن عبدالمطلب کا اور یہ ایاس چھوٹا تھا کہ اس کو ایک پتھر لگ گیا بنی سعد اور بنی لیث کی لڑائی میں اور ربیعہ بن حارث صحابی ہے رسول اللہ ﷺ کا اور وہ بڑا تھا عباس رضی اللہ عنہ سے وفات پائی اس نے خلافت عمرؓ میں۔

❀ ❀ ❀ ❀

(۳۰۸۸) عَنْ عَلِيٍّ قَالَ: سَأَلْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ عَنْ يَوْمِ الْحَجِّ الْأَكْبَرِ فَقَالَ: ((يَوْمُ النَّحْرِ)). (اسناده صحيح).

ترجمہ: حضرت علیؓ سے روایت ہے کہا انہوں نے پوچھا میں نے رسول اللہ ﷺ سے کہ حج اکبر کس دن ہے؟ فرمایا آپؐ نے نحر کے دن یعنی اس لیے کہ اکثر امور حج جیسے طواف زیارت اور رمی اور ذبح اور حلق وغیرہ اسی دن ہوتے ہیں۔

❀ ❀ ❀ ❀

(۳۰۸۹) عَنْ عَلِيٍّ قَالَ: ((يَوْمُ الْحَجِّ الْأَكْبَرِ يَوْمُ النَّحْرِ)). (اسناده صحيح) انظر ما قبله

ترجمہ: حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرمایا حج اکبر نحر کا دن ہے۔

فائدہ : یہ روایت صحیح تر ہے محمد بن اسحاق کی روایت سے یعنی جو اوپر مذکور ہوئی اس لیے کہ مروی ہوئی یہ حدیث کئی سندوں سے ابو اسحاق سے وہ روایت کرتے ہیں حارث سے وہ حضرت علیؓ سے موقوفاً یعنی انہیں کا قول اور نہیں جانتے ہم کہ کسی نے اسے مرفوع کیا ہو مگر محمد بن اسحاق نے۔

فائدہ : اس حدیث سے معلوم ہوا کہ حج اکبر سے حج مراد ہے اور اسی طرح حج اصغر عمرہ ہے اور یہ جو عوام میں مشہور ہے کہ عرفہ کے دن اگر جمعہ پڑے تو وہ حج اکبر ہوتا ہے غلط ہے۔

(۳۰۹۰) عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: بَعَثَ النَّبِيُّ ﷺ بِبَرَاءَةٍ مَعَ أَبِي بَكْرٍ، ثُمَّ دَعَاهُ فَقَالَ: ((لَا يَنْبَغِي لِأَحَدٍ أَنْ يُبَلِّغَ هٰذَا إِلَّا رَجُلٌ مِنْ أَهْلِي))، فَدَعَا عَلِيًّا فَأَعْطَاهُ إِيَّاهُ. (حسن الاسناد)

ترجمہ: انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہا انہوں نے کہ بھیجا نبی ﷺ نے براءت کو ابوبکر رضی اللہ عنہ کے ساتھ پھر بلایا ان کو اور فرمایا کہ نہیں لائق ہے کسی کو کہ پہنچائے یہ پیغام مگر کوئی مرد میرے گھر والوں میں سے پھر بلایا علی رضی اللہ عنہ کو اور دی وہ براءت ان کو۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے انس رضی اللہ عنہ کی روایت سے۔

❁❁❁❁

(۳۰۹۱) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: بَعَثَ النَّبِيُّ ﷺ أَبَا بَكْرٍ وَأَمَرَهُ أَنْ يُنَادِيَ بِهٰؤُلَاءِ الْكَلِمَاتِ، ثُمَّ أَتْبَعَهُ عَلِيًّا. فَبَيْنَا أَبُوْبَكْرٍ فِي بَعْضِ الطَّرِيقِ إِذْ سَمِعَ رُغَاءَ نَاقَةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ الْقَصْوَاءِ فَخَرَجَ أَبُوْبَكْرٍ فَزِعًا، فَظَنَّ أَنَّهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ، فَإِذَا عَلِيٌّ، فَدَفَعَ إِلَيْهِ كِتَابَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَأَمَرَ عَلِيًّا أَنْ يُنَادِيَ بِهٰؤُلَاءِ الْكَلِمَاتِ، فَانْطَلَقَا، فَحَجَّا، فَقَامَ عَلِيٌّ أَيَّامَ التَّشْرِيقِ فَنَادَى: ذِمَّةُ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهِ بَرِيئَةٌ مِنْ كُلِّ مُشْرِكٍ، فَسِيحُوْا فِي الْأَرْضِ أَرْبَعَةَ أَشْهُرٍ، وَلَا يَحُجَّنَّ بَعْدَ الْعَامِ مُشْرِكٌ، وَلَا يَطُوفَنَّ بِالْبَيْتِ عُرْيَانٌ، وَلَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ إِلَّا مُؤْمِنٌ. وَكَانَ عَلِيٌّ يُنَادِي، فَإِذَا عَيِيَ قَامَ أَبُوْبَكْرٍ فَنَادَى بِهَا. (صحيح الاسناد)

ترجمہ: ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہا انہوں نے کہ بھیجا نبی ﷺ نے ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو اور حکم کیا ان کلمات کو جو سورہ توبہ کے ابتداء میں مذکور ہیں حج میں پکار دیں پھر پیچھے بھیجا علی رضی اللہ عنہ کو سو ابوبکر رضی اللہ عنہ راہ میں تھے کہ سنی انہوں نے آواز رسول اللہ ﷺ کے ناقہ قصویٰ کے بلبلانے کی اور نکلے ابوبکر گھبرائے ہوئے اور خیال کیا کہ شاید رسول اللہ ﷺ تشریف لائے کہ ناگہاں وہ علی رضی اللہ عنہ تھے سو دیا انہوں نے ابوبکر رضی اللہ عنہ کو خط رسول اللہ ﷺ کا اور اس میں حکم تھا کہ پکار دیں ان کلمات کو علی، پھر چلے دونوں اور حج کیا اور کھڑے ہوئے ایام تشریق میں علی اور پکارا کہ ذمہ اللہ اور رسول کا پاک ہے ہر مشرک سے یعنی کسی مشرک کو پناہ نہیں سو پھر لو زمین میں چار مہینے اور حج کو نہ آئے اس سال کے بعد کوئی مشرک اور طواف نہ کرے کوئی بیت اللہ کا ننگا اور نہ داخل ہوگا جنت میں مگر مومن اور علی پکارتے رہے پھر جب وہ تھک گئے ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کھڑا ہو کر پکارنے لگے۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے ابن عباس رضی اللہ عنہما کی سند سے۔

❁❁❁❁

(۳۰۹۲) عَنْ زَيْدِ بْنِ يُثَيْعٍ قَالَ: سَأَلْنَا عَلِيًّا بِأَيِّ شَيْءٍ بُعِثْتَ فِي الْحَجَّةِ؟ قَالَ: بُعِثْتُ بِأَرْبَعٍ: أَنْ لَا يَطُوفَنَّ بِالْبَيْتِ عُرْيَانٌ، وَمَنْ كَانَ بَيْنَهُ وَبَيْنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَهْدٌ فَهُوَ إِلَى مُدَّتِهِ، وَمَنْ لَمْ يَكُنْ لَهُ عَهْدٌ فَأَجَلُهُ أَرْبَعَةُ أَشْهُرٍ وَلَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ إِلَّا نَفْسٌ مُؤْمِنَةٌ، وَلَا يَجْتَمِعُ الْمُشْرِكُوْنَ وَالْمُسْلِمُوْنَ بَعْدَ عَامِهِمْ هٰذَا. (اسناده صحيح) ارواء الغليل (۱۱۰۱)

ترجمہ: زید بن یثیع سے روایت ہے کہا انہوں نے کہ پوچھا ہم نے علیؓ سے کہ کیا پیغام لے کر تم بھیجے گئے تھے حج میں تو کہا انہوں نے کہ چار باتیں ایک یہ کہ طواف نہ کرے کوئی بیت اللہ کا ننگا (جیسے ایام جاہلیت میں دستور تھا) اور جس کافر کے اور نبی ﷺ کے درمیان صلح تھی ایک مدت تک اس کی صلح قائم ہے مدت معینہ تک اور جن سے کچھ صلح و پیمان نہ تھا ان کی مدت مقرر ہوئی چار مہینے اور داخل نہ ہوگا جنت میں مگر ایمان لانے والا شخص اور جمع نہ ہوں مشرک اور مسلمان (حج میں) اس سال کے بعد۔

فائدہ : یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔ یعنی روایت ابوعیینہ کی ابواسحاق سے اور روایت کی یہ سفیان ثوری نے ابواسحاق کے بعض اصحاب سے انہوں نے علیؓ سے۔ اور وہ روایت مروی ہے ابوہریرہؓ سے۔

مترجم: ابتدائے سورۂ براءت میں ﴿بَرَاءَةٌ مِّنَ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ﴾ سے ﴿غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ﴾ تک جب یہ آیتیں نازل ہوئیں آپ نے ان کی تعمیل کی اور چھٹے سال ہجرت کی آپ کو مکے کے لوگوں سے صلح ہوئی تھی اور بھی کئی فرقوں سے جو اِنَّا فَتَحْنَا میں مذکور ہے اور عرب کے بہت سے فرقوں سے صلح تھی جب مکہ فتح ہوا اس سے ایک سال کے بعد یہ آیتیں نازل ہوئیں اور حکم ہوا کہ کسی مشرک سے صلح نہ رکھو اور آیات حج میں پکار دو اور صلح کا جواب دے کر چار مہینے فرصت دی کہ اس میں خواہ وطن چھوڑ جائیں یا لڑائی کا سامان کریں یا مسلمان ہوں اور جن سے وعدہ ٹھہر گیا اور دغا ان سے نہ دیکھی ان سے صلح قائم رہی اور جن سے کچھ وعدہ نہ تھا ان کو چار مہینے کی رخصت ملی اور پہلے آپ نے ابوبکر رضی اللہ عنہ کو روانہ کیا تھا پھر اصحابؓ نے آپ سے کہا کہ متولی عہد و میثاق کا اور صلح توڑنے کا آپؐ کے گھر والوں میں سے ضرور ہے اس لیے آپؐ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو روانہ فرمایا۔

❀❀❀❀

(۳۰۹۳) **عَنْ أَبِيْ سَعِيْدٍ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : ((إِذَا رَأَيْتُمُ الرَّجُلَ يَعْتَادُ الْمَسْجِدَ فَاشْهَدُوْا لَهُ بِالْإِيْمَانِ، قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿إِنَّمَا يَعْمُرُ مَسَاجِدَ اللّٰهِ مَنْ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ﴾))**. (اسناده ضعيف) تخريج مشكاة المصابيح (٧٢٣) سلسلة الأحاديث الضعيفة (١٦٨٢) التعليق الرغيب (١/١٣١-١٣٢) اس کی سند دراج عن ابوالہیثم کی وجہ سے ضعیف ہے۔

ترجمہ: روایت ہے ابوسعیدؓ سے کہا انہوں نے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے جب کہ دیکھو تم کسی آدمی کو کہ عادت رکھتا ہے مسجد میں آنے کی تو گواہی دو اس کے لیے ایمان کی اس لیے کہ فرمایا ہے اللہ تعالیٰ نے کہ آباد کرتے ہیں مسجدیں اللہ تعالیٰ کی وہی لوگ جو ایمان رکھتے ہیں اللہ پر اور پچھلے دن پر۔

فائدہ : روایت کی ہم سے ابن عمرؓ نے انہوں نے عبداللہ بن وہبؓ سے انہوں نے عمر بن حارث سے انہوں نے دراج سے انہوں نے ابوالہیثم سے انہوں نے ابوسعیدؓ سے انہوں نے نبی ﷺ سے مانند اس کے مگر اس میں یہ کہا یتعاهد المسجد یعنی خیال رکھتا ہے مسجد میں آنے کا اور غیر حاضر نہیں رہتا۔ یہ حدیث حسن ہے غریب ہے۔ اور ابوالہیثم کا نام سلیمان ہے وہ بیٹے عمرو کے وہ بیٹے عبدالغنواری کے اور سلیمان یتیم تھے ابوسعید کی گود میں پرورش پائی۔

(۳۰۹۴) عَنْ ثَوْبَانَ قَالَ: لَمَّا نَزَلَتْ ﴿وَالَّذِينَ يَكْنِزُونَ الذَّهَبَ وَالْفِضَّةَ﴾ قَالَ: كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فِي بَعْضِ أَسْفَارِهِ، فَقَالَ بَعْضُ أَصْحَابِهِ: أُنْزِلَتْ فِي الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ لَوْ عَلِمْنَا أَيُّ الْمَالِ خَيْرٌ فَنَتَّخِذَهُ. فَقَالَ: ((أَفْضَلُهُ لِسَانٌ ذَاكِرٌ وَّقَلْبٌ شَاكِرٌ وَزَوْجَةٌ مُّؤْمِنَةٌ تُعِينُهُ عَلَى إِيْمَانِهِ)).

[اسناده صحيح] الروض النضير (۱۷۹) التعليق الرغيب (۳/ ۶۸)

ترجمہ: ثوبان سے روایت ہے کہا جب کہ نازل ہوئی یہ آیت ﴿وَالَّذِينَ يَكْنِزُونَ الذَّهَبَ وَالْفِضَّةَ﴾ ہم ساتھ تھے رسول اللہ ﷺ کے کسی سفر میں تو عرض کیا بعض صحابہ نے کہ چاندی اور سونے کی مذمت اتری اگر ہم جانتے کہ کون سا مال بہتر ہے تو اسی کو جمع کرتے تب فرمایا رسول اللہ ﷺ نے بہتر مال زبان ہے اللہ کو یاد کرنے والی اور دل شکر کرنے والا اور بیوی ایماندار کہ مدد کرے آدمی کے ایمان پر۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے۔ پوچھا میں نے محمد بن اسماعیل بخاری سے کہ سالم بن ابوالجعد کو سماع ہے ثوبان سے تو انہوں نے کہا کہ نہیں پھر پوچھا میں نے کسی اور صحابی سے نبی ﷺ کے تو فرمایا انہوں نے کہ سماع ہے ان کو جابر بن عبداللہ اور انس رضی اللہ عنہما سے اور ذکر کیا انہوں نے کئی شخصوں کا نبی ﷺ کے اصحاب سے۔

❀ ❀ ❀ ❀

(۳۰۹۵) عَنْ عَدِيِّ بْنِ أَبِي حَاتِمٍ قَالَ: أَتَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ وَفِي عُنُقِي صَلِيبٌ مِنْ ذَهَبٍ، فَقَالَ يَاعَدِيُّ: ((اطْرَحْ عَنْكَ هٰذَا الْوَثَنَ))، وَسَمِعْتُهُ يَقْرَأُ فِي سُورَةِ بَرَاءَةَ: ﴿إِتَّخَذُوا أَحْبَارَهُمْ وَرُهْبَانَهُمْ أَرْبَابًا مِنْ دُونِ اللّٰهِ﴾، فَقَالَ: أَمَا إِنَّهُمْ لَمْ يَكُونُوا يَعْبُدُونَهُمْ. وَلٰكِنَّهُمْ كَانُوا إِذَا أَحَلُّوا لَهُمْ شَيْئًا إِسْتَحَلُّوهُ، وَإِذَا حَرَّمُوا عَلَيْهِمْ شَيْئًا حَرَّمُوهُ)). (حسن)

ترجمہ: روایت ہے عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ سے کہا انہوں نے کہ آیا میں رسول اللہ ﷺ کے پاس اور میری گردن میں ایک چلیپا تھی سونے کی تو فرمایا آپ ﷺ نے اے عدی دور کر تو اپنے پاس سے اس بت کو اور سنا میں نے ان کو کہ پڑھتے تھے سورۂ براءت میں سے یہ آیت ﴿إِتَّخَذُوا أَحْبَارَهُمْ وَرُهْبَانَهُمْ﴾ یعنی ٹھہرا لیا انہوں نے اپنے مولویوں اور درویشوں کو معبود اللہ کے سوا تب فرمایا آپؐ نے کہ وہ لوگ ان کی عبادت نہ کرتے تھے ولیکن جب مولوی اور درویش کسی چیز کو حلال کہہ دیتے تو وہ حلال مان لیتے اور جب وہ حرام ٹھہرا دیتے کسی چیز کو تو وہ حرام جان لیتے اس کو۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے۔ نہیں جانتے ہم اسے مگر عبدالسلام بن حرب کی روایت سے اور غطیف بن اعین مشہور نہیں حدیث میں۔

مترجم: اس حدیث سے معلوم ہوا کہ حرام وحلال ٹھہرانا اللہ ہی کا کام ہے کسی مجتہد و پیر کے اختیار میں نہیں اور جو کسی عالم اور مجتہد کو اس کا اختیار ثابت کرے وہ مشرک ہے۔

(۳۰۹۶) عَنْ أَنَسٍ أَنَّ أَبَابَكْرٍ حَدَّثَهُ قَالَ: قُلْتُ لِلنَّبِيِّ ﷺ وَنَحْنُ فِي الْغَارِ: لَوْ أَنَّ أَحَدَهُمْ يَنْظُرُ إِلَى قَدَمَيْهِ لَأَبْصَرَنَا تَحْتَ قَدَمَيْهِ فَقَالَ: ((يَا أَبَابَكْرٍ! مَا ظَنُّكَ بِاثْنَيْنِ، اللّٰهُ ثَالِثُهُمَا؟)).

(اسناده صحيح) تحريج فقه السيرة (۱۷۳)

ترجمہ: روایت ہے انسؓ سے کہ ابوبکرؓ نے ان سے کہا کہ میں نے عرض کی رسول اللہ ﷺ سے اور ہم دونوں غار میں تھے (ہجرت کے وقت) کہ اگر ان کافروں میں سے کوئی نظر کرے اپنے قدموں کی طرف تو بے شک دیکھ لے ہم کو اپنے قدموں کے نیچے تو فرمایا آپ ﷺ نے اے ابوبکر رضی اللہ عنہ کیا گمان ہے تیرا ان دو شخصوں کے ساتھ کہ اللہ ان کا تیسرا ہے۔ یعنی مدد اور نصرت اس کی ہمارے ساتھ ہے۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔ غریب ہے اور مروی ہوئی ہے یہ ہمام ہی سے اور روایت کی ہے یہ حدیث حبان بن ہلال اور کئی لوگوں نے ہمام سے مانند اس کی۔

❀❀❀❀

(۳۰۹۷) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ يَقُوْلُ: لَمَّا تُوُفِّيَ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ أُبَيِّ دُعِيَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لِلصَّلٰوةِ عَلَيْهِ، فَقَامَ إِلَيْهِ، فَلَمَّا وَقَفَ عَلَيْهِ يُرِيْدُ الصَّلٰوةَ تَحَوَّلْتُ حَتّٰى قُمْتُ فِيْ صَدْرِهِ فَقُلْتُ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ! أَعَلٰى عَدُوِّاللّٰهِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ أُبَيِّ الْقَائِلِ يَوْمَ كَذَا وَكَذَا كَذَا وَكَذَا۔ يَعُدُّ أَيَّامَهُ۔ قَالَ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَتَبَسَّمُ، حَتّٰى إِذَا أَكْثَرْتُ عَلَيْهِ قَالَ: ((أَخِّرْ عَنِّيْ يَا عُمَرُ، إِنِّيْ قَدْ خُيِّرْتُ فَاخْتَرْتُ، قَدْ قِيْلَ لِيْ ﴿اسْتَغْفِرْ لَهُمْ أَوْلَا تَسْتَغْفِرْ لَهُمْ إِنْ تَسْتَغْفِرْ لَهُمْ سَبْعِيْنَ مَرَّةً فَلَنْ يَغْفِرَ اللّٰهُ لَهُمْ﴾ لَوْ أَعْلَمُ إِنِّيْ لَوْزِدْتُّ عَلَى السَّبْعِيْنَ غُفِرَلَهُ لَزِدْتُّ)). قَالَ: ثُمَّ صَلّٰى عَلَيْهِ وَمَشٰى مَعَهُ، فَقَامَ عَلٰى قَبْرِهٖ حَتّٰى فُرِغَ مِنْهُ قَالَ: فَعَجَبٌ لِيْ وَجُرْأَتِيْ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ، وَاللّٰهُ وَرَسُوْلُهُ أَعْلَمُ، فَوَاللّٰهِ مَا كَانَ إِلَّا يَسِيْرًا حَتّٰى نَزَلَتْ هَاتَانِ الْأٰيَتَانِ: ﴿وَلَا تُصَلِّ عَلٰى أَحَدٍ مِّنْهُمْ مَاتَ أَبَدًا وَلَا تَقُمْ عَلٰى قَبْرِهٖ﴾ إِلٰى اٰخِرِ الْأٰيَةِ. قَالَ: فَمَا صَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بَعْدَهُ عَلٰى مُنَافِقٍ وَلَا قَامَ عَلٰى قَبْرِهٖ حَتّٰى قَبَضَهُ اللّٰهُ.

(اسناده صحيح) احكام الجنائز (۹۳۔۹۵)

ترجمہ: ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہا انہوں نے سنا میں نے عمر بن خطابؓ سے کہتے تھے جب کہ مرا عبداللہ بن ابو (کہ منافقوں کا سردار تھا) بلایا رسول اللہ ﷺ کو اس پر پھر آپ ﷺ کھڑے ہوئے اس کی طرف پھر جب کھڑے ہوئے آپؐ اس کے پاس ارادہ رکھتے تھے نماز کا پھرا میں یہاں تک کہ آپؐ کے سینہ کے سامنے کھڑا ہوا میں اور عرض کی میں نے کہ اے رسول اللہ کے! کیا نماز پڑھتے ہیں آپؐ اللہ کے دشمن پر جس کا نام عبداللہ بن ابو ہے فلانے فلانے دن ایسی ایسی باتوں کا کہنے والا بیان کرتے تھے عمرؓ بے ادبی اس کی دن دن گن گن کر کے، کہا عمرؓ نے اور رسول اللہ ﷺ مسکراتے تھے یہاں

تک کہ جب میں نے بہت کچھ کہا آپ ؐ سے تو فرمایا آپ ؐ نے دور رہو مجھ سے اے عمرؓ مجھے اختیار دیا گیا سو میں نے اختیار کیا اس کے لیے مغفرت مانگنا کہا گیا ہے مجھ سے یعنی اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ﴿استغفرلهم اولا تستغفرلهم﴾ الاية۔ یعنی مغفرت مانگے تو منافقوں کے لیے یا نہ مانگے اگر مغفرت مانگے گا تو ان کے لیے ستر بار تب بھی ہرگز نہ بخشے گا ان کو اللہ تعالیٰ۔ انتہیٰ۔ اگر میں جانتا کہ اگر ستر بار سے زیادہ مغفرت مانگوں تو وہ بخش دیا جائے گا تو میں زیادہ مانگتا یعنی نماز کی اب تک ممانعت نہیں آئی کہا عمرؓ نے کہ پھر نماز پڑھی آپ ﷺ نے اس پر اور چلے اس کے جنازے کے ساتھ اور کھڑے ہوئے آپ ﷺ اس کی قبر پر یہاں تک کہ فراغت ہوگئی اس کام سے کہا عمرؓ نے کہ تعجب ہوا مجھے اپنی جراءت پر جو میں نے کی تھی رسول اللہ ﷺ سے اور رسول ﷺ بہتر جاننے والے ہیں پھر قسم ہے اللہ کی تھوڑی سی دیر ہوئی کہ یہ دونوں آیتیں اتریں۔ یعنی ”مت نماز پڑھ کسی پر منافقوں میں سے ہرگز اگر مر جائے کوئی ان میں کا“ کہا عمرؓ نے کہ نماز نہیں پڑھی رسول اللہ ﷺ نے اس کے بعد کسی منافق پر اور نہ کھڑے ہوئے کسی کی قبر پر یہاں تک کہ اٹھا لیا ان کو اللہ نے۔ یعنی وفات پائی۔

فائدہ : یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔ غریب ہے۔

❀❀❀❀

(۳۰۹۸) عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: جَاءَ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ أُبَيٍّ إِلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ حِيْنَ مَاتَ أَبُوْهُ فَقَالَ: أَعْطِنِيْ قَمِيْصَكَ أُكَفِّنْهُ وَصَلِّ عَلَيْهِ وَاسْتَغْفِرْ لَهُ، فَأَعْطَاهُ قَمِيْصَهُ وَقَالَ: ((**إِذَا فَرَغْتُمْ فَاذِنُوْنِيْ**))، فَلَمَّا أَرَادَ أَنْ يُصَلِّيَ جَذَبَهُ عُمَرُ وَقَالَ: أَلَيْسَ قَدْ نَهَى اللّٰهُ أَنْ تُصَلِّيَ عَلَى الْمُنَافِقِيْنَ؟ فَقَالَ: ((**أَنَا بَيْنَ الْخِيَرَتَيْنِ** ﴿**إِسْتَغْفِرْ لَهُمْ أَوْلَا تَسْتَغْفِرْ لَهُمْ**﴾)) فَصَلَّى عَلَيْهِ فَأَنْزَلَ اللّٰهُ ﴿**وَلَا تُصَلِّ عَلٰى أَحَدٍ مِنْهُمْ مَاتَ أَبَدًا وَلَا تَقُمْ عَلٰى قَبْرِهٖ**﴾ فَتَرَكَ الصَّلٰوةَ عَلَيْهِمْ. (اسناده صحيح) الاحكام (٩٥)

ترجمہ: روایت ہے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے کہا انہوں نے کہ آیا بیٹا عبداللہ بن ابو کا رسول اللہ ﷺ کے پاس جب کہ مرا باپ اس کا اور عرض کی اس نے کہ عنایت کیجیے مجھ کو اپنا کرتا کہ میں کفن دوں اس کو اور نماز پڑھیے اور استغفار کیجیے آپ ﷺ اس کے لیے پھر دیا آپ ؐ نے اس کو اپنا کرتا اور فرمایا جب فارغ ہو تم یعنی اس کے غسل وغیرہ سے تو خبر دو مجھ کو پھر جب آپ ﷺ نے چاہا کہ نماز پڑھیں اس پر کھینچ لیا آپ ﷺ کو حضرت عمرؓ نے اور کہا کہ اللہ تعالیٰ نے منع نہیں فرمایا آپ کو نماز پڑھنے سے تو فرمایا آپ ؐ نے مجھے دونوں امر میں اختیار ہے کہ خواہ مغفرت مانگوں یا نہ مانگوں منافقوں کے لیے پھر نماز پڑھی آپ ﷺ نے اس پر اور اتاری اللہ تعالیٰ نے یہ آیت ﴿وَلَا تُصَلِّ عَلٰى أَحَدٍ مِنْهُمْ﴾ الخ یعنی نماز نہ پڑھ ہرگز ان میں سے کسی پر اگر مر جائے اور نہ کھڑا ہو اس کی قبر پر پھر چھوڑی آپ ﷺ نے منافقوں پر نماز پڑھنی۔

فائدہ : یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

مترجم: عبداللہ بن ابو بڑا منافق تھا اور قرآن میں جا بجا اس کی شکایت مذکور ہے اور آنحضرت ﷺ نے جو اس پر نماز پڑھی تو آپ ﷺ نے یہ قیاس فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے جو فرمایا ہے کہ اگر تو ستر بار مغفرت مانگے جب بھی بخشش نہ ہوگی مراد اس سے تحدید ہے یعنی اس سے زیادہ میں شاید مغفرت کی امید ہے اللہ تعالیٰ نے اس کا جواب اتار دیا کہ مراد اس سے تحدید نہیں بلکہ تکثیر ہے یعنی کسی قدر مغفرت مانگی جائے ہرگز مفید نہ ہوگی۔ اور آپ ﷺ نے جو اپنا قمیص عنایت فرمایا اور نماز پڑھی سب کمال اخلاق اور عموم اشفاق کے سبب تھا اور منظور تھی اس میں دل جوئی اس کے فرزند کی کہ وہ مؤمن تھا پھر جب نہی وارد ہوئی آپ ﷺ باز رہے معلوم ہوا کہ یہ قیاس آنحضرت ﷺ کا صائب نہ رہا پھر مجتہدوں کے قیاس کا کیا ذکر ہے وہاں بدرجہ اولیٰ احتمال خطا ہے۔

❀❀❀❀

(۳۰۹۹) عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّهُ قَالَ: تَمَارٰى رَجُلَانِ فِي الْمَسْجِدِ الَّذِي أُسِّسَ عَلَى التَّقْوٰى مِنْ أَوَّلِ يَوْمٍ، فَقَالَ رَجُلٌ: هُوَ مَسْجِدُ قُبَاءٍ وَقَالَ الْآخِرُ: هُوَ مَسْجِدُ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((**هُوَ مَسْجِدِيْ هٰذَا**)). (اسناده صحيح)

ترجمہ: ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے کہا تکرار کی دو مردوں نے کہ وہ مسجد جو بنائی گئی ہے تقویٰ پر اول دن سے کون سی ہے تو ایک مرد نے کہا کہ وہ مسجد قباء ہے دوسرے نے کہا وہ مسجد ہے رسول اللہ ﷺ کی تب فرمایا رسول اللہ ﷺ نے وہ میری ہی مسجد ہے یعنی جو مدینہ میں ہے۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔ اور مروی ہوئی ہے یہ ابوسعید سے سوا اس سند کے اور سند سے بھی روایت کیا اس کو انیس بن ابو یحییٰ نے اپنی ماں سے انہوں نے ابوسعید سے۔

❀❀❀❀

(۳۱۰۰) عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((**نَزَلَتْ هٰذِهِ الْآيَةُ فِيْ أَهْلِ قُبَاءٍ: ﴿ فِيْهِ رِجَالٌ يُحِبُّوْنَ أَنْ يَتَطَهَّرُوْا وَاللّٰهُ يُحِبُّ الْمُطَّهِّرِيْنَ ﴾**)) قَالَ: ((**كَانُوْا يَسْتَنْجُوْنَ بِالْمَاءِ فَنَزَلَتْ هٰذِهِ الْآيَةُ فِيْهِمْ**)).
(صحيح) صحيح أبي داود (٣٤)

ترجمہ: روایت ہے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ نبی ﷺ نے فرمایا اتری یہ آیت قباء کے لوگوں میں کہ ﴿ رِجَالٌ يُحِبُّوْنَ ﴾ الخ الآیۃ۔ یعنی مسجد قباء میں وہ لوگ ہیں کہ پاک رہیں اور اللہ تعالیٰ دوست رکھتا ہے پاکوں کو۔ اور ان کی عادت تھی کہ استنجاء کرتے تھے پانی سے، سو اتری یہ آیت انہیں کی شان میں۔

فائدہ: یہ حدیث غریب ہے اس سند سے۔ اور اس باب میں ابوایوب اور انس بن مالک اور محمد بن عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہم سے بھی روایت ہے۔

❀❀❀❀

(۳۱۰۱) عَنْ عَلِيٍّ قَالَ: سَمِعْتُ رَجُلًا يَسْتَغْفِرُ لِأَبَوَيْهِ وَهُمَا مُشْرِكَانِ، فَقُلْتُ لَهُ: أَتَسْتَغْفِرُ لِأَبَوَيْكَ وَهُمَا مُشْرِكَانِ؟ فَقَالَ: أَوَلَيْسَ إِسْتَغْفَرَ إِبْرٰهِيمُ لِأَبِيهِ وَهُوَ مُشْرِكٌ، فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لِلنَّبِيِّ ﷺ، فَنَزَلَتْ: ﴿ **مَا كَانَ لِلنَّبِيِّ وَالَّذِينَ اٰمَنُوْا أَنْ يَّسْتَغْفِرُوْا لِلْمُشْرِكِيْنَ** ﴾. (اسناده صحيح)

ترجمہ: علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہا انہوں نے کہ سنا میں نے ایک شخص کو کہ مغفرت مانگتا تھا اپنے مشرک ماں باپ کے لیے سو میں نے اس سے کہا کہ کیوں تو مغفرت مانگتا ہے اپنے ماں باپ کے لیے اور وہ مشرک تھے سو اس نے جواب دیا کہ کیا ابراہیم علیہ السلام نے مغفرت نہیں مانگی اپنے باپ کے لیے اور وہ مشرک تھا سو ذکر کیا میں نے اس کا نبی ﷺ سے پس اتری اس پر یہ آیت ﴿ ما كان للنبى ﴾ الآیۃ یعنی نبی کو اور مسلمانوں کو نہیں پہنچتا کہ مغفرت مانگیں مشرکوں کے لیے۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے۔ اور اس باب میں سعید بن مسیب سے بھی روایت ہے کہ وہ اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں۔

مترجم: پھر اللہ تعالیٰ نے ابراہیم علیہ السلام کے استغفار کی وجہ بھی بیان فرمائی کہ انہوں نے فقط بنظر ایفائے وعدہ استغفار کی تھی پھر جب ان کو معلوم ہوا کہ مشرک اللہ کا دشمن ہے اس سے باز رہے۔

❀❀❀❀

(۳۱۰۲) عَنْ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: لَمْ أَتَخَلَّفْ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ فِي غَزْوَةٍ غَزَاهَا حَتّٰى كَانَتْ غَزْوَةُ تَبُوكَ إِلَّا بَدْرًا، وَلَمْ يُعَاتِبِ النَّبِيُّ ﷺ أَحَدًا تَخَلَّفَ عَنْ بَدْرٍ، إِنَّمَا خَرَجَ يُرِيدُ الْعِيرَ، فَخَرَجَتْ قُرَيْشٌ مُغِيثِينَ لِعِيرِهِمْ، فَالْتَقَوْا عَنْ غَيْرِ مَوْعِدٍ كَمَا قَالَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ، وَلَعَمْرِي إِنَّ أَشْرَفَ مَشَاهِدِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فِي النَّاسِ لَبَدْرٌ، وَمَا أُحِبُّ أَنِّي كُنْتُ شَهِدْتُهَا مَكَانَ بَيْعَتِي لَيْلَةَ الْعَقَبَةِ حَيْثُ تَوَاثَقْنَا عَلَى الْإِسْلَامِ، ثُمَّ لَمْ أَتَخَلَّفْ بَعْدُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ حَتّٰى كَانَتْ غَزْوَةُ تَبُوكَ وَهِيَ اٰخِرُ غَزْوَةٍ غَزَاهَا، وَآذَنَ النَّبِيُّ ﷺ النَّاسَ بِالرَّحِيلِ۔ فَذَكَرَ الْحَدِيثَ بِطُولِهِ قَالَ۔ فَانْطَلَقْتُ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَاذَا هُوَ جَالِسٌ فِي الْمَسْجِدِ وَحَوْلَهُ الْمُسْلِمُونَ وَهُوَ يَسْتَنِيرُ كَاسْتِنَارَةِ الْقَمَرِ، وَكَانَ إِذَ اسُرَّ بِالْأَمْرِ إِسْتَنَارَ فَجِئْتُ فَجَلَسْتُ بَيْنَ يَدَيْهِ فَقَالَ: ((**أَبْشِرْ يَاكَعْبَ بْنَ مَالِكٍ بِخَيْرِيَوْمٍ أَتٰى عَلَيْكَ مُنْذُ وَلَدَتْكَ أُمُّكَ**)). فَقُلْتُ: يَا نَبِيَّ اللّٰهِ! أَمِنْ عِنْدِاللّٰهِ أَمْ مِنْ عِنْدِكَ؟ فَقَالَ: ((**بَلْ مِنْ عِنْدِاللّٰهِ**)) ثُمَّ تَلَا هٰؤُلَاءِ الْاٰيَاتِ: ﴿ **لَقَدْ تَابَ اللّٰهُ عَلَى النَّبِيِّ وَالْمُهَاجِرِيْنَ وَالْأَنْصَارِ الَّذِيْنَ اتَّبَعُوْهُ فِيْ سَاعَةِ الْعُسْرَةِ مِنْ بَعْدِ مَا كَادَ يَزِيْغُ قُلُوْبُ فَرِيْقٍ مِنْهُمْ ثُمَّ تَابَ عَلَيْهِمْ إِنَّهٗ بِهِمْ رَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ** ﴾ قَالَ: وَفِينَا أُنْزِلَتْ أَيْضًا ﴿ **إِتَّقُوا اللّٰهَ وَكُوْنُوْا مَعَ الصَّادِقِيْنَ** ﴾. قَالَ قُلْتُ: يَانَبِيَّ اللّٰهِ! إِنَّ مِنْ تَوْبَتِي أَنْ لَا أُحَدِّثَ إِلَّا صِدْقًا، وَأَنْ أَنْخَلِعَ مِنْ مَالِي كُلِّهِ صَدَقَةً إِلَى اللّٰهِ وَإِلٰى رَسُولِهِ. فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((**أَمْسِكْ عَلَيْكَ بَعْضَ مَالِكَ فَهُوَ خَيْرٌ لَكَ**)).

فَقُلْتُ : فَإِنِّي أُمْسِكُ سَهْمِي الَّذِي بِخَيْبَرَ. قَالَ : فَمَا أَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَيَّ نِعْمَةً بَعْدَ الْإِسْلَامِ أَعْظَمَ فِي نَفْسِي مِنْ صِدْقِي رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ حِينَ صَدَقْتُهُ أَنَا وَصَاحِبَايَ وَلَا نَكُونُ كَذَبْنَا فَهَلَكْنَا كَمَا هَلَكُوا، وَإِنِّي لَأَرْجُوا أَنْ لَا يَكُونَ اللّٰهُ أَبْلَى، أَحَدًا فِي الصِّدْقِ مِثْلَ الَّذِي أَبْلَانِي مَا تَعَمَّدْتُ لِكَذِبَةٍ بَعْدُ، وَإِنِّي لَأَرْجُوا أَنْ يَحْفَظَنِيَ اللّٰهُ فِيمَا بَقِيَ. [اسناده صحيح] (صحيح أبي داود : ١٩١٢)

ترجمہ: کعب بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے کہا میں کبھی پیچھے نہیں رہا نبی ﷺ کو چھوڑ کر کسی غزوہ میں کہ جہاد کیا اس میں آنحضرت ﷺ نے مگر غزوۂ بدر میں غزوۂ تبوک تک اور خفا نہیں ہوئے نبی ﷺ کسی پر جو نہ گیا بدر میں اور حضرت ﷺ ارادہ رکھتے تھے قافلہ کے لوٹنے کا (جو شام سے آتا تھا) سو نکلے قریش فریادرسی کے لیے اپنے قافلہ کی اور ملے دونوں لشکر وعدہ کی جگہ کے سوا اور مقام میں جیسا کہ فرمایا ہے اللہ تعالیٰ نے قرآن میں اور قسم ہے میری جان کی کہ سب سے عمدہ جگہ حاضر ہونے کی رسول اللہ ﷺ کے لوگوں میں بدر ہے اور میں نہیں دوست رکھتا کہ حاضر ہوتا بدر میں عوض میں لیلۃ العقبہ کے اس لیے کہ مضبوط ہو گئے ہم اس دن اسلام پر پھر میں پیچھے نہیں رہا اس کے بعد نبی ﷺ کو چھوڑ کر یہاں تک کہ ہوا غزوۂ تبوک اور اخیر غزوہ ہے جس میں تشریف لے گئے آپؐ اور خبر کر دی رسول اللہ ﷺ نے آدمیوں میں کوچ کی اور ذکر کیا قصہ لمبا کہا کعب نے کہ پھر حاضر ہوا میں نبی ﷺ کی خدمت میں (یعنی غزوۂ تبوک سے لوٹنے کے بعد نزول توبہ کے) اور وہ بیٹھے ہوئے تھے مسجد میں اور گرد ان کے مسلمان تھے اور چہرہ ان کا چمک رہا تھا (خوشی سے فتح وظفر کے) جیسے چاند چمکتا ہو اور جب خوش ہوتے آپ ﷺ تو چہرہ آپ ﷺ کا چمکنے لگتا سو میں آیا اور آپ ﷺ کے آگے بیٹھ گیا سو فرمایا آپؐ نے کہ اے کعب بیٹے مالک کے بشارت ہے تجھ کو سب دنوں سے بہتر دن کی جو گزرے ہیں تجھ پر جب سے جنا ہے تجھ کو تیری ماں نے سو عرض کی میں نے کہ اے نبی اللہ کے یہ بشارت آپ کی طرف سے ہے یا اللہ کی طرف سے فرمایا آپؐ نے کہ نہیں اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے پھر پڑھی آپؐ نے یہ آیتیں ﴿لَقَدْ تَابَ اللّٰهُ عَلَى النَّبِيِّ وَالْمُهَاجِرِيْنَ﴾ سے آخر تک۔ یعنی رجوع ہوا باری تعالیٰ نبی پر اور مہاجرین اور انصار پر جنہوں نے تابعداری کی نبی کی کٹھن گھڑی میں بعد اس کے کہ قریب تھا کہ پھر جائیں دل ایک فرقے کے ان میں سے پھر رجوع ہوا ان پر اور بے شک وہ نرمی والا ہے مہربان کہا۔ کعب نے اور ہمارے ہی باب میں اتری ہیں آیتیں اور آیت یعنی ڈرو اللہ سے اور ساتھ رہو سچوں کے کہا کعبؓ نے کہ پھر عرض کی میں نے کہ اے نبی اللہ کے یہ بھی میری توبہ میں ہے کہ نہ بولوں گا میں مگر سچ اور جدا ہو جاؤں گا میں اپنے سب مال سے وہ۔۔ صدقہ ہے اللہ اور رسول ﷺ کی راہ میں فرمایا آپ ﷺ نے روک رکھو تم تھوڑا مال اپنا کہ وہ بہتر ہے تم کو میں نے عرض کی تو میں رکھ چھوڑتا ہوں اپنا حصہ خیبر کا کہا کعب رضی اللہ عنہ نے پھر کوئی نعمت نہ دی ہے مجھے اللہ تعالیٰ نے میرے نزدیک اسلام کے بعد اس سے بڑی کہ میں نے سچ بولا رسول اللہ ﷺ سے اور میرے دونوں ساتھیوں نے اور جھوٹ نہ بولے ہم کہ ہلاک

ہوں جیسے ہلاک ہوئے اور لوگ اور مجھے خیال ہے کہ اللہ تعالیٰ نے کسی کو نہ آزمایا ہوگا سچ میں جیسا مجھے آزمایا ہے اور قصداً جھوٹ نہ بولا میں اس کے بعد کبھی اور امید ہے کہ اللہ تعالیٰ مجھے محفوظ رکھے باقی عمر میں جھوٹ سے۔

فائدہ : مروی ہوئی یہ حدیث اس اسناد کے سوا اور سند سے زہری سے اس میں یہ ہے کہ روایت ہے عبدالرحمٰن بن عبداللہ بن کعب بن مالک سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے وہ کعب سے اور اس کے سوا اور بھی کچھ کہا گیا ہے یعنی اس کی سند میں۔ اور روایت کی یونس بن یزید نے یہ حدیث زہری سے انہوں نے عبدالرحمٰن بن عبداللہ بن مالک سے کہ ان کے باپ نے روایت کی کعب بن مالک رضی اللہ عنہ سے۔

مترجم : قولہ: میں کبھی پیچھے نہیں رہا۔ یعنی غزوۂ تبوک تک کوئی غزوہ ایسا نہیں ہوا کہ جس میں حاضر نہ رہا ہوں سوائے غزوۂ بدر کے جس لڑائی میں حضرت ﷺ تشریف لے گئے وہ غزوہ ہے نہیں تو سریہ۔ قولہ: اور ملے دونوں لشکر۔ آہ۔ یعنی شام سے قافلہ کفار کا آتا تھا حضرت ﷺ اس کے لوٹنے کو نکلے اور قریش اپنے قافلہ کو بچانے ہزار جوان مسلح زرہ پوش کے ساتھ نکلے اتفاقاً قافلہ الگ سے چلا گیا اور دونوں لشکر مقابل ہو گئے قولہ میں نہیں دوست رکھتا۔ آہ۔ لیلۃ العقبہ وہ رات ہے کہ انصار نے مکہ میں آپ سے بیعت کی اسلام اور تائید پر مراد ان کی یہ ہے کہ بیعت مذکور میرے نزدیک غزوۂ بدر سے اولیٰ ہے کہ اس دن عالی ہمتی انصار کی اور جرأت اور نصرت رسول اللہ ﷺ کی ظاہر ہوئی۔ قولہ: اور ذکر کیا قصہ لمبا۔ آہ۔ بغوی نے اس قصہ کو یوں روایت کیا ہے کہ مسلمان غزوۂ تبوک میں آنحضرت ﷺ کے ساتھ بہت تھے اور کوئی دفتر تو آپ کے ساتھ رہتا نہ تھا کہ نام حاضرین کے لکھے جائیں پھر جو آپ کے ساتھ نہ ہوا اس نے یہی خیال کیا کہ میرا حال آپ کو کیونکر معلوم ہوگا جب تک وحی نہ اترے اور یہ غزوہ ایسے وقت ہوا کہ پھل پک رہے تھے اور سایہ خوب تھا اور مجھے اسی کی طرف میل تھا کہ تیاری کر دی رسول اللہ ﷺ نے اور مسلمانوں نے پھر میں نے قصد کیا تیاری کا مگر کچھ تیاری نہ کی اور میں کہتا تھا جب چاہوں گا کر لوں گا یہاں تک کہ وہ روانہ ہو گئے اور میں نے کہا کہ میں ایک دو روز میں تیاری کر کے ان سے جا ملوں گا پھر میں اسی تردد میں رہا کہ غزوہ شروع ہو گیا اور میں قصد کرتا تھا کہ ان سے جا ملوں گا اور کاش میں جا ملتا اور میں جب آپ ﷺ کے بعد نکلتا تو اپنے ساتھ کسی کو نہ پاتا تھا مگر اس کو جو نفاق میں ڈوبا ہوا تھا یا معذور تھا اور حضرت ﷺ نے مجھے یاد نہ کیا تھا یہاں تک کہ پہنچے تبوک میں پھر جب وہ تبوک میں پہنچے فرمایا آپ ﷺ نے کیا کیا کعب نے عرض کی ایک شخص نے بنی سلمہ سے کہ روک رکھا اس کو محبت زن و مال کی نے۔ کہا معاذ بن جبل نے کہ ہم اس کو اچھا جانتے ہیں پھر اتنے میں ایک شخص دور سے نظر آیا آپ ﷺ نے فرمایا کہ وہ ابوخیثمہ ہے پھر وہ ابوخیثمہ ہی تھے اور وہ صحابی تھے کہ صدقہ دیا تھا انہوں نے ایک صاع تمر اور طعن کیا تھا ان پر منافقوں نے۔

کہا کعب نے جب خبر پہنچی مجھ کو آپ کے لوٹنے کی تو میں نے ارادہ کیا جھوٹ بولنے کا۔ مشورہ لیا میں نے ہر عاقل سے پھر آپ تشریف لائے میرا وہ خیال باطل جاتا رہا اور میں یقین لایا کہ میں ہرگز نہ بچوں گا آپ ﷺ سے جھوٹ بول کر اور مصمم ارادہ

کیا میں نے سچ کا اور آپ کی عادت تھی کہ جب تشریف لاتے سفر سے پہلے مسجد میں آتے اور دو رکعت نماز پڑھتے اور لوگوں میں بیٹھتے پھر جب آپ بیٹھے مخالفین آئے اور جھوٹی قسمیں کھانے لگے اور وہ اسی (۸۰) پر کئی آدمی تھے پھر ان کے اظہار کو آپ نے قبول فرمایا اور اسرار ان کا اللہ تعالیٰ کو سونپا اور جب میں حاضر ہوا آپ غضبناک شخص کے طور پر مسکرائے اور فرمایا آؤ میں گیا اور آپ ﷺ کے آگے بیٹھا آپ ﷺ نے فرمایا تو کیوں پیچھے رہ گیا کیا تو نے خریدی تھی سواری اپنی میں نے عرض کیا کہ البتہ یا رسول اللہ ﷺ اگر میں کسی دنیادار کے پاس ہوتا تو اس کے غضب سے کوئی عذر لے کر بچ جاتا اور مجھے بہت تقریر آتی ہے لیکن مجھے یہ خیال ہے کہ اگر میں جھوٹ بولوں گا آپ ﷺ سے تو آپ ﷺ راضی ہو جائیں گے مگر اللہ تعالیٰ آپ کو پھر مجھ پر غضبناک کر دے گا اور اگر میں سچ کہوں گا تو آپؐ مجھ سے گراں خاطر ہوں گے مگر امید ہوگی مجھے اللہ تعالیٰ سے عفو کی قسم ہے اللہ تعالیٰ کی کہ مجھے کوئی عذر نہ تھا اور میں بہت قوی اور مالدار تھا جب پیچھے رہا آپ ﷺ سے۔

آپ ﷺ نے فرمایا کہ آگاہ ہو قسم ہے اللہ کی اس نے سچ کہا جا تو جب تک اللہ حکم کرے تیرے حق میں۔ اور کئی لوگ بنی سلمہ کے میرے ساتھ ہوئے اور کہنے لگے کہ ہم نہیں جانتے کہ اس سے قبل تو نے کوئی گناہ کیا ہو اور تو نے کیوں نہ عذر کر دیا اور پیچھے رہنے والوں کی طرح اور کافی ہو جاتا تیرے گناہ کے لیے استغفار رسول اللہ ﷺ کا۔ اور یہاں تک انہوں نے مجھے ابھارا کہ میں نے ارادہ کیا کہ اب جاؤں اور جھوٹ بولوں آپ ﷺ سے پھر میں نے پوچھا کہ میرا سا حال کسی اور کا بھی ہوا ہے لوگوں نے کہا کہ ہاں دو شخصوں کا اور ان کو بھی آپ نے یہی کہا جو تجھے کہا میں نے کہا وہ کون ہیں کہا مرارہ بن ربیع اور ہلال بن امیہ رضی اللہ عنہما اور وہ دونوں نیک تھے حاضر ہوئے تھے بدر میں اور ان کی تابعداری بہتر تھی پھر منع کر دیا رسول اللہ ﷺ نے ہم تینوں سے بات کرنے کو پھر لوگ ہم سے الگ رہنے لگے یہاں تک کہ زمین مجھ پر تنگ ہوگئی اور گزریں ہم پر پچاس راتیں اور وہ دونوں صاحب گھر بیٹھے روتے تھے اور میں جوان اور کڑے دل کا تھا سو میں نکلتا اور نماز پڑھتا سابقون کے ساتھ اور بازاروں میں جاتا اور کوئی مجھ سے بات نہ کرتا اور آپ ﷺ کے پاس حاضر ہوتا اور سلام کرتا جب آپ ﷺ بیٹھے ہوتے نماز کے بعد اور اپنے دل میں کہتا کہ آپؐ نے ہونٹ ہلائے میرے جواب کے لیے یا نہیں اور آپ ﷺ کے قریب نماز پڑھتا اور نظر چرا کر آپ ﷺ کو دیکھتا پھر جب میں اپنی نماز میں لگ جاتا آپؐ میری طرف دیکھتے اور جب میں آپ کی طرف دیکھتا آپ ﷺ اور طرف دیکھنے لگتے یہاں تک کہ جب اس کو مدت گزر گئی میں ابو قتادہؓ کے باغ کے پاس گیا اور وہ چچیرے بھائی تھے میرے اور بڑے دوست تھے اور سلام کیا میں نے اور انہوں نے جواب نہ دیا سو میں نے کہا میں تم کو قسم دیتا ہوں اے ابو قتادہ اللہ تعالیٰ کی کیا تم نہیں جانتے کہ میں دوست رکھتا ہوں اللہ کو اور اس کے رسول کو پھر وہ چپ رہے پھر میں نے ان کو دوبارہ قسم دی پھر چپ رہے پھر قسم دی تو انہوں نے کہا اللہ تعالیٰ اور رسول اس کا خوب جانتا ہے پھر میری آنکھیں بھر آئیں اور میں لوٹا اور راہ میں چلا جاتا تھا کہ ایک شخص شام کے لوگوں میں سے جو غلہ لایا تھا اور مدینہ میں بیچتا تھا کہہ رہا تھا کہ بتا دو مجھے کعب بن مالک کو پھر لوگ اشارہ کرنے لگے میری طرف یہاں تک کہ وہ میرے پاس آیا اور مجھے ایک خط دیا اس نے

شفقت رکھنے والا ہے مہربان پھر اگر پھر جائیں تو کہہ دے تو کافی ہے مجھے اللہ تعالیٰ کسی کی عبادت نہیں سوائے اس کے اس پر بھروسہ کیا میں نے اور وہ مالک ہے بڑے تخت کا۔

فائدہ : یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

❀❀❀❀

(۳۱۰۴) **عَنْ** أَنَسٍ: أَنَّ حُذَيْفَةَ قَدِمَ عَلٰى عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ، وَكَانَ يُغَازِيْ أَهْلَ الشَّامِ فِيْ فَتْحِ أَرْمِيْنِيَّةَ وَأَذْرَبِيْجَانَ مَعَ أَهْلِ الْعِرَاقِ فَرَاٰى حُذَيْفَةُ اخْتِلَافَهُمْ فِي الْقُرْآنِ، فَقَالَ لِعُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ: يَا أَمِيْرَالْمُؤْمِنِيْنَ، أَدْرِكْ هٰذِهِ الْأُمَّةَ قَبْلَ أَنْ يَخْتَلِفُوْا فِي الْكِتَابِ كَمَا اخْتَلَفَتِ الْيَهُوْدُ وَالنَّصَارٰى، فَأَرْسَلَ إِلٰى حَفْصَةَ أَنْ أَرْسِلِيْ إِلَيْنَا بِالصُّحُفِ نَنْسَخُهَا فِي الْمَصَاحِفِ ثُمَّ نَرُدُّهَا إِلَيْكِ، فَأَرْسَلَتْ حَفْصَةُ إِلٰى عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ بِالصُّحُفِ، فَأَرْسَلَ عُثْمَانُ إِلٰى زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ وَسَعِيْدِ بْنِ الْعَاصِ وَعَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ هِشَامٍ وَعَبْدِاللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ، أَنِ انْسَخُوا الصُّحُفَ فِي الْمَصَاحِفِ، وَقَالَ لِلرَّهْطِ الْقُرَشِيِّيْنَ الثَّلَاثَةِ: مَا اخْتَلَفْتُمْ فِيْهِ أَنْتُمْ وَزَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ فَاكْتُبُوْهُ بِلِسَانِ قُرَيْشٍ، فَإِنَّمَا نَزَلَ بِلِسَانِهِمْ، حَتّٰى نَسَخُوا، الصُّحُفَ فِي الْمَصَاحِفِ، بَعَثَ عُثْمَانُ إِلٰى كُلِّ أُفُقٍ بِمُصْحَفٍ مِنْ تِلْكَ الْمَصَاحِفِ الَّتِيْ نَسَخُوْا. قَالَ الزُّهْرِيُّ: وَحَدَّثَنِيْ خَارِجَةُ بْنُ زَيْدٍ أَنَّ زَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ قَالَ: فَقَدْتُ اٰيَةً مِنْ سُوْرَةِ الْأَحْزَابِ كُنْتُ أَسْمَعُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقْرَأُ هَا ﴿ **مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ رِجَالٌ صَدَقُوْا مَا عَاهَدُوا اللّٰهَ عَلَيْهِ فَمِنْهُمْ مَنْ قَضٰى نَحْبَهٗ وَمِنْهُمْ مَنْ يَنْتَظِرُ** ﴾ فَالْتَمَسْتُهَا فَوَجَدْتُهَا مَعَ خُزَيْمَةَ بْنِ ثَابِتٍ أَوْ أَبِيْ خُزَيْمَةَ فَأَلْحَقْتُهَا فِيْ سُوْرَتِهَا. قَالَ الزُّهْرِيُّ: فَاخْتَلَفُوْا يَوْمَئِذٍ فِي التَّابُوْتِ وَالتَّابُوْهِ، فَقَالَ الْقُرَشِيُّوْنَ: التَّابُوْتُ، وَقَالَ زَيْدٌ: التَّابُوْهُ، فَرُفِعَ اخْتِلَافُهُمْ إِلٰى عُثْمَانَ فَقَالَ اكْتُبُوْهُ التَّابُوْتُ فَإِنَّهٗ نَزَلَ بِلِسَانِ قُرَيْشٍ. قَالَ الزُّهْرِيُّ فَأَخْبَرَنِيْ عُبَيْدُاللّٰهِ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ أَنَّ عَبْدَاللّٰهِ بْنَ مَسْعُوْدٍ كَرِهَ لِزَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ نَسْخَ الْمَصَاحِفِ، وَقَالَ: يَا مَعْشَرَالْمُسْلِمِيْنَ أُعْزَلُ عَنْ نَسْخِ كِتَابَةِ الْمُصْحِفِ وَيَتَوَلَّاهَا رَجُلٌ، وَاللّٰهِ لَقَدْ أَسْلَمْتُ وَإِنَّهٗ لَفِيْ صُلْبِ رَجُلٍ كَافِرٍ۔ يُرِيْدُ زَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ۔ وَلِذٰلِكَ قَالَ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ مَسْعُوْدٍ: يَاأَهْلَ الْعِرَاقِ اكْتُمُوا الْمَصَاحِفَ الَّتِيْ عِنْدَكُمْ وَغُلُّوْهَا، فَإِنَّ اللّٰهَ يَقُوْلُ: ﴿ **وَمَنْ يَغْلُلْ يَأْتِ بِمَا غَلَّ يَوْمَ الْقِيَامَةِ** ﴾ فَالْقُوااللّٰهَ بِالْمَصَاحِفِ. قَالَ الزُّهْرِيُّ: فَبَلَغَنِيْ أَنَّ ذٰلِكَ كَرِهَهٗ مِنْ مَقَالَةِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رِجَالٌ مِنْ أَفَاضِلِ أَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ. (صحیح مقطوع)

ترجمہ: انسؓ سے روایت ہے کہ حذیفہ رضی اللہ عنہ آئے عثمان بن عفانؓ کے پاس اور وہ لڑتے تھے اہل شام سے ارمینیہ اور آذربائیجان

کی فتح میں اہل عراق کے ساتھ پھر دیکھا حذیفہ رضی اللہ عنہ نے اختلاف ان کا قرآن میں تب کہا عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ سے کہ اے امیر المؤمنین خبر لیجیے اس امت کی اس سے پہلے کہ مختلف ہو جائیں وہ قرآن میں جیسے کہ مختلف ہو گئے یہود و نصاریٰ اپنی کتابوں میں سو عثمان رضی اللہ عنہ نے پیغام بھیجا ام المؤمنین حفصہ رضی اللہ عنہا کی طرف کہ بھیج دو تم ہم کو مصحف کہ نقل کر لیں ہم اس سے اور مصحفوں میں پھر بھیجیں گے ہم اس کو تمہارے پاس پھر بھیج دیا حفصہ رضی اللہ عنہا نے مصحف حضرت عثمان کے پاس اور بھیجا عثمان رضی اللہ عنہ نے زید بن ثابت اور سعید بن عاص اور عبدالرحمٰن بن حارث بن ہشام اور عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہم کے پاس کہ نقل کریں یہ لوگ مصحف کی اور مصاحف میں اور کہا تینوں قرشیوں سے کہ جب زید بن ثابت رضی اللہ عنہ اور تم میں اختلاف ہو تو اس کو قریش کی زبان میں لکھو اس لیے کہ قرآن انہی کی زبان میں اترا ہے پھر یہاں تک ہوا کہ نقل کی انہوں نے اس مصحف کو کئی مصحفوں میں اور بھیجا حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے ایک ایک مصحف ہر جانب ان مصحفوں میں سے کہ جو نقل کیے گئے تھے کہا زہری رحمہ اللہ نے اور روایت کی مجھ سے خارجہ بن زید نے کہ زید بن ثابت رضی اللہ عنہ نے کہا کہ نہ ملی مجھے ایک آیت سورۂ احزاب کی جو میں سنا کرتا تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو پڑھتے ہوئے ﴿مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ رِجَالٌ صَدَقُوْا﴾ الآیۃ پھر ڈھونڈھا میں نے اس کو اور پایا اسے خزیمہ بن ثابت کے پاس یا ابوخزیمہ کے پاس سو ملا دی میں نے اس کی سورت میں کہا زہری نے کہ پھر اختلاف کیا اس دن لفظ تابوت میں تو قرشیوں نے کہا تابوت اور زید نے کہا تابوہ اور لے گئے اس اختلاف کو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے پاس اور فرمایا آپ نے کہ تابوت لکھو اس لیے کہ قرآن اترا ہے قریش کی زبان میں زہری نے کہا خبر دی مجھ کو عبیداللہ بن عبداللہ بن عتبہ نے کہ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کو ناگوار ہوا زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کا قرآن لکھنا اور کہا انہوں نے کہ اے گروہ مسلمانوں کے میں تو معزول کیا جاؤں قرآن لکھنے سے اور متولی ہوا اس کا وہ شخص کہ قسم ہے اللہ کی کہ میں اسلام لا چکا تھا اور وہ کافر کی پیٹھ میں تھا مراد لیتے تھے اس قول سے زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کو اور اسی لیے عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے کہا کہ اے عراق والو چھپا رکھو تم اپنے قرآن اپنے پاس اور مقفل کر رکھو ان کو اس لیے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ جو چھپا رکھے گا کوئی چیز لائے گا اس کو قیامت کے دن سو تم ملاقات کرنا اللہ سے اپنے قرآن لے کر۔ زہری نے کہا کہ مجھے خبر پہنچی ہے کہ یہ بات ابن مسعود رضی اللہ عنہ کی بڑے بڑے افضل اصحاب رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو ناگوار ہوئی۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔ یعنی حدیث زہری کی۔ اور نہیں جانتے ہم اس کو مگر زہری کی روایت سے۔

خاتمہ: سورۂ انفال اور براءت گویا کہ تعلیم نامہ ہے جہاد کا اس میں احکام جہاد کا ایسا اہتمام کیا گیا ہے جیسے سورۂ حج میں احکام حج اور سورۂ یوسف میں ان کے قصہ کا ضروریات جہاد اس میں بکثرت مذکور ہیں اور احکام قتل وا سر بہ تفصیل مسطور مجاہد کے لیے یہ پروانہ ہے جنت کا اور غازی کے لیے یہ خوان ہے نعمت کا احکام جہاد سے اس میں مذکور ہے انفال کا۔ اور مملوک ہونا اس کا اللہ اور رسول کے اور تذکیر وعدہ الٰہی کے ساتھ ایک گروہ کے یعنی قافلہ شام یا لشکر کفار مکہ اور دعا اور استغاثہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا جنگ بدر میں اور تائید ملائکہ

مسافر ے واسطے اور حال جنگ بدر کا اور ملاقات دوسکروں کی اور قلیل دیکھنا ہر لشکر کا دوسرے کو اور حکم ذکر کثیر اور ثابت قدمی کا وقت مقابلہ کفار کے۔ اور امر اللہ تعالیٰ کی اطاعت کا اور نہی تنازع سے اور ہونا جبن کا بسبب تنازع کے اور آنا شیطان کا کفار کے بدر کے پاس اور وعدہ دینا غلبہ کا اور جائز ہونا نقض صلح کا اس شخص سے کہ خوف خیانت ہو اور امر تیاری کا سامان جہاد کے اور گھوڑے باندھنے اور مال خرچ کرنے کا جواز اور قسم ساتھ کفار اور تمنن اللہ تعالیٰ کا تائید مؤمنین اور ان کی تالیف قلوب کے ساتھ کافی ہونا اللہ کا نبی ﷺ کو اور تابعدار مؤمنوں کو امر مؤمنوں کی ترغیب وتحریض کا قتال وجہاد پر وعدہ بیس نفر کے غلبہ کا دوصد کا فر پر۔ اور تخفیف اس حکم کی اور وعدہ ایک سو کے غلبہ کا دوسو کافر پر۔ انکار فدیہ لینے پر اساریٰ بدر سے۔ تحلیل مال غنیمت کی۔ محبت مؤمنین ومہاجرین ومجاہدین وانصار کی ایک دوسرے سے اور محبت و ولایت کافروں کی آپس میں سچے مومن ہونا مہاجرین ومجاہدین اور انصار کا اور الحاق مہاجرین واپسین کا ساتھ سابقین کے تمام ہوئے مضامین جہاد سورۂ انفال کے اس کے سوا اور بہت سے فوائد عمدہ مذکور ہیں۔

چنانچہ سات صفتیں مؤمنوں کی خوف الٰہی اور زیادتی ایمان کے وقت تلاوت قرآن کے اور توکل اور قائم کرنا نماز کا اور خرچ کرنا مال کا اور وعدہ مغفرت کا ان کے لیے اور عزت کی روزی کا امر جواب دینے اور لبیک کہنے کا جب اللہ اور رسول کسی کو بلائے۔ حرمت خیانت کی اور فتنہ مال اور اولاد کا اساطیر الاولین کہنا کافروں کا قرآن کو۔ مانع ہونا کافروں کا مسلمانوں کو مسجد حرام سے مشرکوں کی نماز بیت اللہ میں سیٹی بجانا اور تالیاں تھیں نہی ان کی تشبیہ سے جو بطر اور ریا کی راہ سے اپنے گھروں سے نکلے۔ کافروں کا حال وقت مرگ کے اللہ کسی کو نعمت دے کر بدلتا نہیں جب تک وہ اپنی نیت نہ بدلے۔ ہلاک آل فرعون کا اور تبدیل نعمت کی عذاب سے بسبب ذنوب کے۔ خیانت رسول ﷺ کی عین خیانت اللہ کی ہے۔ ہونا وراثت کا اوالوالارحام میں۔ انتہیٰ۔ اور سورۂ توبہ میں متعلقات جہاد سے مذکور ہے براءت اللہ اور رسول کی ان مشرکوں سے کہ جن سے صلح تھی اور رخصت چار مہینے کی جن سے صلح نہ تھی اور قتل کا حکم بعد گزرنے مشہور مذکورہ کے حکم ہاتھ اٹھانے کا مشرکوں کے قتل سے بشرط توبہ اور ادائے نماز زکوٰۃ کے حکم مستامن کا امر عہد کے پور کرنے کا ان کافروں سے جن سے خیانت سرزد نہ ہوئی۔ لحاظ عہد وقرابت نہ رکھنا مشرکوں کا۔ حکم اس ذمی کے قتل کا جو نقض عہد اور دین پر ہمارے طعن کرے تحریض قتل پر کفار مکہ کے۔ ضرر ہونا مؤمنوں کے امتحان کا ساتھ جہاد کے۔

برابر نہ ہونا سقایت حاج اور عمارت مسجد حرام کا ساتھ جہاد اور ایمان باللہ کے فضیلت مہاجرین اور مجاہدین کی دوسرے مؤمنوں

ہے۔ [illegible] کا جہاد کے لیے ہر حال میں شتاب ان خالیوں پر جو غزوہ جنگ میں شریک نہ ہوئے مذمت عذر کرنے والوں کی جہاد میں۔ کامل الایمان لوگ گھر میں رہنے کا اذن نہیں مانگتے۔ مذمت جہاد سے بیٹھ رہنے والوں کی منافقوں کا جاسوس ہونا لشکر اصحاب میں فتنہ کرنا منافقوں کا جہاد میں۔ اذن طلب کرنا جد بن قیس کا جو منافق تھا گھر میں رہنے کے لیے جواب ان منافقوں کا جو مصائب پر مومنوں کے خوش ہوتے تھے۔ قبول نہ ہونا منافقوں کے صدقات کا۔ جہاد میں مال خرچ نہ کرنا اور نماز میں سستی کرنا نفاق ہے۔ جھوٹی قسمیں کھانا منافقوں کا کہ ہم مومن ہیں۔ عیب کرنا ذی الخویصرہ تیمی کا کافروں اور منافقوں سے قصد کرنا منافقوں کا کہ رسول ﷺ کو قتل کریں۔ شب عقبہ میں غزوہ تبوک سے لوٹتے وقت۔ عہد کرنا منافقوں کا کہ اگر ہم مال پائیں صدقہ دیں اور حال ثعلبہ کا خوش ہونا منافقوں کا گھر بیٹھ رہنے پر جہاد چھوڑ کر۔ خطاب نبی ﷺ کو کہ اگر کوئی منافق پھر اجازت جہاد میں رفیق ہونے کی طلب کرے تو اسے اجازت نہ دو۔ مذمت امیروں کی اور اجازت چاہنا ان کا کہ گھر میں بیٹھ رہیں اور جہاد میں نہ جائیں۔

وعدہ خیرات اور فلاح اور جنات و انہار و خلود اور فوز عظیم کا مجاہدین کے لیے۔ مذمت ان اعراب کی جو گھر میں رہنے کی اجازت مانگتے ہیں۔ رخصت ترک جہاد کی بیماروں اور ضعیفوں اور مفلسوں کے لیے جو سواری نہیں پاتے۔ الزام اور مذمت ان گھر بیٹھنے والوں کی جو امیر ہیں۔ معذرین کا آنا حضرت ﷺ کے پاس بعد غزوۂ تبوک کے اور قبول نہ ہونا ان کے عذر کا فضیلت سابقین اوّلین کے مہاجرین و انصار سے فضیلت مجاہدوں کی اور خریدنا اللہ تعالیٰ کا ان کے جان و مال کو عوض میں جنت کے۔ صفت خریداران جنت کی توبہ اور عبادت اور تحمید اور سیاست اور امر معروف اور نہی منکر وغیرہ سے۔

قبول توبہ مہاجرین و انصار جو غزوۂ تبوک میں مطیع رسول ﷺ رہے۔ نزول توبہ کعب بن مالک اور مرارہ بن ربیع یا ابن ربیعہ عامری اور ہلال بن امیہ رضی اللہ عنہم کا۔

اہل مدینہ کو جائز نہیں کہ نبی ﷺ سے تخلف کریں یا اپنی جان ان کی جان سے عزیز رکھیں۔ اجر مجاہدوں کی تشنگی اور گرسنگی اور زمین طے کرنے اور مال خرچ کرنے کا۔

فرض کفایہ ہونا جہاد کا۔ امر ان کافروں سے لڑنے کا جو مسلمانوں کے ملک سے قریب ہیں۔ یہ مضامین سب متعلق جہاد

ہیں اور چونکہ منافقوں کا امتحان کامل جہاد میں ہوتا ہے اس لیے منافقوں کے احوال بہت اس میں مذکور ہیں۔ چنانچہ منجملہ اس کے ناگوار ہونا بہبودی رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا ان پر اور خوش ہونا ان کا مصیبت سے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے اور مؤمنوں کے اور مقبول نہ ہونا ان کے مال کا اور سستی ان کی نماز میں اور وعید ان کی عذاب کے ساتھ اموال واولاد کی اور بھاگ جانا ان کا رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سے اگر کہیں پناہ پائیں۔ اور اذیت دینا ان کا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ یہ فقط کان رکھتے ہیں اور جھوٹی قسمیں کھانا ان کا نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور مؤمنوں کو راضی کرنے کو۔ اور ڈرنا ان کا نزول قرآن سے کہ اس میں اسرار ان کے طشت از بام ہو جاتے تھے۔ اور استہزا کرنا ان کا اللہ اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے۔ اور حیلہ کرنا لہو ولعب کا اور کافر ہو جانا ان کا بری بات سکھانا اور اچھی بات سے منع کرنا ان کا۔ وعید نار جہنم کی ان کے لیے اور لعنت اللہ تعالیٰ کی ان پر اور تشبیہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے کے منافقوں کی اگلے منافقوں سے اور ہلاک اور حبط اعمال اور خسران دارین ان کا۔ تحریض منافقوں کے واسطے توبہ کی طعن کرنا منافقوں کا ان مؤمنوں پر جو اپنے مشقت کے مال سے صدقہ لاتے تھے اور وعید عدم مغفرت کی ان کے لیے۔ نہی نماز جنازہ پڑھنے سے منافقوں کی اور ان کے مال واولاد کے پسند کرنے سے۔ خبر دینا اللہ تعالیٰ کا بیشتر سے کہ منافق اپنے معذور ہونے پر جھوٹی قسمیں کھائیں گے۔ اشد ہونا اعراب کا کفر اور نفاق میں اور تاوان جاننا ان کا اس مال کو جو اللہ کی راہ میں خرچ ہو۔ منافق ہونا بعض اعراب کا حوالی مدینہ میں۔ خطاب منافقوں کو کہ تم عمل کرو اللہ تمہارے عمل دیکھتا ہے۔ مسجد ضرار بنانا منافقوں کا اور نہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو اس مسجد میں کھڑے ہونے سے اور کہنا منافقوں کا وقت نزول سورۃ کہ ایمان کس کا زیادہ ہوا امتحان منافقوں کا ہر سال میں ایک یا دو بار نظر کرنا بعض منافقوں کا بعض پر وقت نزول سورۃ کے اور سوا اس کے اور فوائد متفرقہ مذکور ہیں۔

چنانچہ منع کرنا مشرک کو مسجد بنانے سے اور بنانا اور آباد کرنا مسجد کا شامل ہے مؤمنین کے اور کہنا یہود ونصاریٰ کا کہ عزیر وعیسیٰ علیہم السلام فرزند ہیں اللہ تعالیٰ کے اور معبود ٹھہرالینا ان کا اپنے احبار ورہبان کو سوا اللہ کے اور ارادہ کافروں کا کہ نور الٰہی اپنے منہ سے بجھادیں اور تمنن ارسال رسول پر اور وعدہ غلبہ دین کا۔ خطاب مؤمنوں کو اور حرام خور ہونا اکثر احبار اور رہبان کا۔ بارہ مہینے ہونا اللہ کی کتاب میں جب سے آسمان وزمین پیدا ہوئے مقرر کرنا کافروں کا ایک مہینے کی جگہ دوسرے کو۔ یاد دلانا قوم نوح اور عاد وثمود اور قوم ابراہیم اور اصحاب مدین اور موتفکات کی ہلاکت کا بسبب گناہوں کے۔ محبت اور دوستی مؤمنوں کی مؤمنوں سے اور امر معروف اور نہی منکر اور اقامت صلوٰۃ اور ایتاء زکوٰۃ اور اطاعت اللہ ورسول کرنا ان کا اور وعدہ محبت کا ان کے لیے۔ حال اعراب مؤمنین کا اور موجب قرابت الٰہی ہونا دعاء رسول کا ان کے لیے۔ حال ان لوگوں کا کہ جو اعمال نیک وبد رکھتے ہیں۔ صفات باری تعالیٰ کی قبول توبہ عباد اور اخذ صدقات اور تواب ورحیم ہونا اس کا۔ فضیلت مسجد قباء کی اور بنا اس کی تقویٰ پر اور مالکیت اور احیاء اور امانت اور ولایت اور نصرت اللہ تعالیٰ کی اور قبول توبہ ان اصحاب کی کہ غزوۂ تبوک میں رفیق رہے خبر دینا رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے آنے کی۔ اور حریص ہونا اس کا ہماری ہدایت اور رافت اور رحمت کی مؤمنوں پر۔

۱۰۔ وَمِنْ سُوْرَةِ يُوْنُس

تفسیر سورۂ یونس

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

(۳۱۰۵) عَنْ صُهَيْبٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ فِي قَوْلِهِ تَعَالٰى : ﴿لِلَّذِيْنَ أَحْسَنُوا الْحُسْنٰى وَزِيَادَةٌ﴾ قَالَ: ((إِذَا دَخَلَ أَهْلُ الْجَنَّةِ الْجَنَّةَ نَادٰى مُنَادٍ: إِنَّ لَكُمْ عِنْدَاللّٰهِ مَوْعِدًا وَيُرِيْدُ أَنْ يُنْجِزَكُمُوْهُ قَالُوْا: أَلَمْ يُبَيِّضْ وُجُوْهَنَا وَيُنْجِيْنَا مِنَ النَّارِ وَيُدْخِلْنَا الْجَنَّةَ؟)) قَالَ: فَيُكْشَفُ الْحِجَابُ قَالَ: ((فَوَاللّٰهِ مَا أَعْطَاهُمْ شَيْئًا أَحَبَّ إِلَيْهِمْ مِنَ النَّظَرِ إِلَيْهِ)).

(اسناده صحيح) (ابن ماجه: ۱۸۷) الظلال (۴۷۲) شرح العقيده الطحاوية (۱۶۱)

ترجمہ: صہیب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے اس آیت کی تفسیر میں فرمایا ﴿لِلَّذِيْنَ أَحْسَنُوا الْحُسْنٰى وَزِيَادَةٌ﴾ یعنی جو لوگ نیک ہیں ان کو اچھا بدلہ ہے اور زیادتی فرمایا آپ نے کہ جب داخل ہوں گے جنتی جنت میں ایک پکارنے والا پکارے گا کہ اللہ تعالیٰ کے پاس تمہارا ایک وعدہ ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کو پورا کرنے والا ہے جنتی کہیں گے کیا روشن نہیں ہوئے چہرے ہمارے اور نجات نہیں ہوئی ہم کو دوزخ سے اور داخل نہیں کیے گئے ہم جنت میں یعنی اب کون سی نعمت باقی رہی فرمایا آپ نے پھر کھول دیا جائے گا پردہ (جو خالق اور مخلوق کے بیچ میں ہوگا فرمایا) آپ نے کہ پھر قسم ہے اللہ تعالیٰ کی نہیں دی ان کو کوئی چیز زیادہ پیاری نظر کرنے سے اللہ تعالیٰ کے جمال مبارک پر۔

فائدہ: حدیث حماد بن سلمہ کی اسی طرح روایت کیا اس کو کئی لوگوں نے حماد بن سلمہ سے مرفوعاً۔ اور روایت کی سلیمان بن مغیرہ نے یہی حدیث ثابت سے انہوں نے عبدالرحمٰن سے قول انہیں کا۔ اور نہیں ذکر کیا اس میں کہ یہ روایت ہے صہیب سے وہ روایت کرتے ہیں نبی ﷺ سے۔

❀ ❀ ❀ ❀

(۳۱۰۶) عَنْ رَجُلٍ مِنْ أَهْلِ مِصْرَ قَالَ : سَأَلْتُ أَبَاالدَّرْدَاءِ عَنْ هٰذِهِ الْآيَةِ: ﴿لَهُمُ الْبُشْرٰى فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا﴾ قَالَ: مَاسَأَلَنِيْ عَنْهَا أَحَدٌ مُنْذُ سَأَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ عَنْهَا، فَقَالَ : ((مَا سَأَلَنِيْ عَنْهَا أَحَدٌ غَيْرُكَ مُنْذُ أُنْزِلَتْ: هِيَ الرُّؤْيَا الصَّالِحَةُ يَرَاهَا الْمُسْلِمُ أَوْ تُرٰى لَهُ)).

(اسناده صحيح) سلسلة الأحاديث الصحيحة (۱۷۸۶)

ترجمہ: ایک مرد مصری سے روایت ہے اس نے کہا کہ میں نے پوچھی تفسیر اس آیت کی ابوالدرداء سے ﴿لَهُمُ الْبُشْرٰى فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا﴾ یعنی ان کو بشارت ہے دنیا کی زندگی میں تو فرمایا ابوالدرداء رضی اللہ عنہ نے نہیں پوچھی مجھ سے کسی نے یہ آیت

جب سے میں نے پوچھ رکھی ہے رسول اللہ ﷺ سے تفسیر اس کی اور جب میں نے پوچھی آپ سے تو فرمایا آپ نے نہیں پوچھی مجھ سے کسی نے یہ آیت سوا تیرے جب سے یہ نازل ہوئی مراد اس بشارت سے نیک خواب ہے کہ دیکھتا ہے اس کو مسلمان یا دکھایا جاتا ہے وہ یعنی اللہ تعالیٰ کی جانب سے۔

فائدہ : روایت کی ہم سے ابن ابی عمر نے انہوں نے سفیان سے انہوں نے عبدالعزیز سے انہوں نے ابوصالح سمان سے انہوں نے عطاء بن یسار سے انہوں نے ایک مرد مصری سے انہوں نے ابوالدرداء سے پھر ذکر کی انہوں نے حدیث مانند اس کے۔ روایت کی ہم سے احمد نے انہوں نے حماد بن زید سے انہوں نے عاصم سے انہوں نے ابو صالح سے انہوں نے ابی الدرداء رضی اللہ عنہ سے انہوں نے نبی ﷺ سے مانند اس کے۔ اور اس سند میں روایت نہیں ہے عطاء بن یسار سے اور اس باب میں عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے۔

❀❀❀❀

(۳۱۰۷) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ : أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ : ((لَمَّا أَغْرَقَ اللّٰهُ فِرْعَوْنَ قَالَ اٰمَنْتُ أَنَّهُ لَا إِلٰهَ إِلَّا الَّذِیْ اٰمَنَتْ بِهٖ بَنُوْ إِسْرَائِيْلَ. فَقَالَ جِبْرَئِيْلُ: يَامُحَمَّدُ لَوْ رَأَيْتَنِيْ وَأَنَا اٰخُذُ مِنْ حَالِ الْبَحْرِ وَأَدُسُّهُ فِيْ فِيْهِ مَخَافَةَ أَنْ تُدْرِكَهُ الرَّحْمَةُ)). (اسناده صحيح) [بمابعده]

ترجمہ: ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: جب ڈبویا اللہ تعالیٰ نے فرعون کو تو اس نے کہا میں ایمان لایا کہ بے شک نہیں کوئی معبود مگر وہی جس پر بنی اسرائیل ایمان لائے ہیں۔ جبرئیل نے کہا کاش اے محمد (ﷺ) آپ مجھے دیکھتے اس وقت جب وہ کہتا تھا اور میں لیتا تھا کیچڑ دریا سے اور ڈالتا تھا اس کے منہ میں اس خوف سے کہ گھیر نہ لے اس کو اللہ تعالیٰ کی رحمت۔

فائدہ : یہ حدیث حسن ہے۔

❀❀❀❀

(۳۱۰۸) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ : أَنَّهُ ذَكَرَ أَنَّ جِبْرَئِيْلَ جَعَلَ يَدُسُّ فِيْ فِيْ فِرْعَوْنَ الطِّيْنَ خَشْيَةَ أَنْ يَقُوْلَ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ فَيَرْحَمُهُ اللّٰهُ أَوْ خَشْيَةَ أَنْ يَرْحَمَهُ اللّٰهُ)). [اسناده صحيح]

ترجمہ: ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے ذکر کیا کہ جبرئیل علیہ السلام ڈالتے تھے فرعون کے منہ میں مٹی اس ڈر سے کہ وہ یہ نہ کہہ دے لا الہ الا اللہ اور گھیر لے اس کو اللہ تعالیٰ کی رحمت یا یوں فرمایا اس ڈر سے کہ رحمت کرے اس پر اللہ تعالیٰ۔

فائدہ : یہ حدیث حسن ہے غریب ہے۔ صحیح ہے۔

خاتمہ: سورۂ یونس ایک دریائے معرفت ہے کہ تشنہ کامان معارف آلٰہیہ اس سے سیراب ہیں۔ اور طالبان عقائد حقہ اس کی طلب میں ماہی بے آب۔ اس میں صفاتِ الٰہی اور اس کی الوہیت کا بیان زمین و آسمان کا چھ دنوں میں پیدا کرنا اور اللہ تعالیٰ کا عرش پر

مستوی ہونا۔ تمام کائنات کے امور کی تدبیر کا مالک ہونا۔ اس کے فیصلوں میں کسی ایک کا بھی شفیع نہ ہونا تمام مخلوقات کا وہی مرجع و ماویٰ ہے جہان کو پیدا کرنا۔ اور پھر جزائے اعمال کے لیے دوبارہ پیدا کرنا اور اللہ تعالیٰ کی قدرتوں کا ذکر مثلاً سورج چاند کو روشن کرنا۔ اور چاند کی منزلوں کا مقرر کرنا۔ دن رات کا بڑھنا اور گھٹنا زمین و آسمان کا پیدا کرنا۔ ہمارے تمام اقوال و اعمال اور احوال پر اپنے علم سے احاطہ کرنا۔ کائنات ارض و سما میں سے کسی ذرہ کا بھی اس سے مخفی نہ ہونا۔ اس کے اختیارات میں کسی کا بھی شریک نہ ہونا۔ اور عقائد ضروریہ کا ذکر کیا ہے اور اس میں اللہ تعالیٰ نے اپنے احسانات کو یوں بیان فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کا یہ بہت بڑا احسان ہے کہ اس نے رات کو پر سکون بنایا اور دن کو روشن اور آخرت میں نیکیوں کے لیے جنات وانہار اور گوناگوں بے شمار نعمتوں کا وعدہ فرمایا ہے۔ کراماً کاتبین کا بندوں کے اعمال لکھنے کا بیان اور محسنین کے لیے وعدہ حسنٰی اور زیارت کا بیان اور قرآن مجید کا من جانب اللہ ہونا اور پہلی تمام کتابوں کا مصدق ہونا اور اس سورہ میں دین کے ہر مسئلہ کی تفصیل ہے اور کفار سے قرآن کی مثل ایک سورت کے لانے کا مطالبہ اور ان کا اس کی مثل لانے سے عاجز ہونے کا بیان اور ایمان لانا بعض کا۔ اس پر اور منکر ہونا بعض کا اور اس میں بیان ہے کہ قرآن مجید ایک بہت بڑی نصیحت و ہدایت اور رحمت ہے اور سینوں کی تمام بیماریوں کے لیے شفا ہے اور دنیا کے تمام خزانوں سے بہتر ہے۔

اور مشرکوں کے حال کا ذکر ہے اس طرح کہ وہ ایسی چیزوں کی عبادت کرتے ہیں جن کے ہاتھ میں نہ نفع ہے اور نہ نقصان اور معبودان باطلہ کو شُفَعَآءَ کہتے ہیں اور ان سے خالص دعا کرتے ہیں جب کہ کشتی ڈوبے اور نجات کے وقت سرکشی اور شرک میں مبتلا ہونا اور روبکاری مشرکوں کی حشر میں اور انکار کرنا ان کے معبودوں کا اپنی معبودیت سے اور اقرار کرنا مشرکوں کا رزاق اور مالک ہمارے سمع و بصر کا اور نکالنے والا زندہ کا مردے سے اور مردے کا زندہ سے اور مدبر امر وہی اللہ ہے اور پھر شریک کرنا غیروں کو اور اتمام حجت کا ان پر اور سوال مشرکوں سے کہ کوئی تمہارے معبودوں میں ایسا ہے کہ خلق اور اعادہ اس کا کر سکے۔ اور بے دلیل ہونا اور اپنے گمان پر چلنا مشرکوں کا اور نفی شرک سے نفی اشراک فی التصرف اور اشراک فی العبادت اور اشراک فی الدعا کی اخیر رکوع میں اور انسان کی شکایات سے مذکور ہے بہت دعا کرنا اس کا مصیبتوں میں اور غافل ہونا اس کا راحت میں اور ناشکری اس کی راحت میں جو مصیبت کے بعد حاصل ہو اور قصص ماضیہ سے مذکور ہے خطاب نوح علیہ السلام کا اپنی قوم سے اور نجات ان کی اور غرق ہونا قوم کا اور حالات موسیٰ علیہ السلام سے بعثت ان کی اور ہارون کی فرعون کی طرف اور ساحر کہنا اس کا اور پھیلانا ساحروں کا اپنے خرافات کو اور حکم الٰہی واسطے بنائے مساجد کے مصر میں اور واسطے قائم کرنے نماز کے اور بد دعا موسیٰ علیہ السلام کے واسطے سخت ہو جانے قلب فرعون کے۔ اور تجاوز کرنا بنی اسرائیل کا بحر سے اور ایمان لانا فرعون کا غرق کے وقت اور قبول نہ ہونا اس کے ایمان کا۔ اور وعدہ ان کے بدن کی نجات کا۔ اور اختلاف بنی اسرائیل کا علم آنے کے بعد اور معلوم ہونا ان کو محامد رسول علیہ الصلوۃ والسلام کے اور سوا اس کے اور فوائد عدیدہ اور مضامین پسندیدہ مذکور ہیں منجملہ ان کے نفع نہ دینا کسی قوم کے ایمان کا عذاب دیکھنے کے وقت سوا قوم یونس علیہ السلام کے اور موقوف ہونا ایمان کا مشیت ایزدی پر اور نفع نہ دینا آیات کا بے ایمان کے لیے اور ہونا رسولوں اور مؤمنوں کی نجات کا اللہ تعالیٰ کے ذمہ پر بنظر فضل واحسان کے۔

۱۱۔ باب: وَمِنْ سُوْرَةِ هُوْدٍ

تفسیر سورۂ ہود

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

(۳۱۰۹) عَنْ أَبِي رَزِيْنٍ قَالَ : قُلْتُ : يَارَسُوْلَ اللّٰهِ! وَسَلَّمَ أَيْنَ كَانَ رَبُّنَا قَبْلَ أَنْ يَخْلُقَ خَلْقَهُ؟ قَالَ : ((كَانَ فِيْ عَمَاءٍ مَا تَحْتَهُ هَوَاءٌ وَمَا فَوْقَهُ هَوَاءٌ وَخَلَقَ عَرْشَهُ عَلَى الْمَاءِ)). قَالَ أَحْمَدُ قَالَ يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ. اَلْعَمَآءُ، أَيْ لَيْسَ مَعَهُ شَيْءٌ)). (اسناده ضعيف) ظلال الجنة (٦١٢) مختصر العلو (١٩٣۔ ٢٥٠)

ترجمہ: ابورزین رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہا انہوں نے کہ عرض کی میں نے کہ اے رسول اللہ کے کہاں تھا پروردگار ہمارا اپنی مخلوق کے پیدا کرنے سے پہلے؟ فرمایا آپؐ نے عماء میں تھا کہ اس کے نیچے بھی کچھ نہ تھا اور اس کے اوپر بھی کچھ نہ تھا اور پیدا کیا اس نے عرش اپنا پانی پر۔ احمد نے کہا عماء کے معنی یہ ہیں کہ اس کے ساتھ کوئی چیز نہ تھی۔

فائدہ: اسی طرح کہتے تھے حماد بن سلمہ اس سند میں کہ روایت ہے وکیع بن حدس سے۔ اور شعبہ اور ابوعوانہ اور ہشیم وکیع بن حدس کہتے تھے یہ حدیث حسن ہے۔

❀ ❀ ❀ ❀

(۳۱۱۰) عَنْ أَبِي مُوْسٰى : أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ : ((إِنَّ اللّٰهَ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى يُمْلِيْ))، وَرُبَّمَا قَالَ: ((يُمْهِلُ الظَّالِمَ حَتّٰى إِذَا أَخَذَهُ لَمْ يُفْلِتْهُ))، ثُمَّ قَرَأَ: ((﴿ وَكَذٰلِكَ أَخْذُ رَبِّكَ إِذَآ أَخَذَ الْقُرٰى وَهِيَ ظَالِمَةٌ ﴾)) اَلْاٰيَةَ . (اسناده صحيح)

ترجمہ: ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ بے شک اللہ تعالیٰ ظالم کو فرصت دیتا ہے اور کبھی آپ نے يُمْلِيْ کی جگہ يُمْهِلُ فرمایا یہاں تک کہ جب پکڑتا ہے اس کو پھر ہرگز نہیں چھوڑتا پھر آپؐ نے یہ آیت ﴿وَكَذٰلِكَ أَخْذُ رَبِّكَ﴾ سے آخر تک پڑھی۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔ غریب ہے۔ اور روایت کی ابواسامہ نے یزید سے مانند اس کے اور يُمْلِيْ کا لفظ کہا۔ روایت کی ہم سے ابراہیم نے انہوں نے ابواسامہ سے انہوں نے یزید بن عبداللہ سے انہوں نے اپنے دادا ابوبردہ سے انہوں نے ابوموسیٰ سے انہوں نے نبی ﷺ سے اس کے مانند۔ اور یملی کا لفظ کہا اور شک نہیں کیا۔

مترجم: پوری آیت یوں ہے ﴿ وَكَذٰلِكَ أَخْذُ رَبِّكَ إِذَا أَخَذَ الْقُرٰى وَهِيَ ظَالِمَةٌ إِنَّ أَخْذَهٗ أَلِيْمٌ شَدِيْدٌ ﴾ یعنی ایسا ہی پکڑنا ہے تیرے رب کا جب کہ وہ پکڑتا ہے کسی گاؤں والوں کو اور وہ ظالم ہوتے ہیں اور پکڑ اس کی سخت دردناک ہے۔

❀ ❀ ❀ ❀

(۳۱۱۱) عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ : لَمَّا نَزَلَتْ هٰذِهِ الْآيَةُ ﴿فَمِنْهُمْ شَقِيٌّ وَّسَعِيْدٌ﴾ سَأَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ، فَقُلْتُ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ! فَعَلٰى مَا نَعْمَلُ: عَلٰى شَيْءٍ قَدْ فُرِغَ مِنْهُ أَوْ عَلٰى شَيْئٍ لَمْ يُفْرَغْ مِنْهُ؟ قَالَ: ((بَلْ عَلٰى شَيْءٍ قَدْ فُرِغَ مِنْهُ وَجَرَتْ بِهِ الْأَقْلَامُ يَا عُمَرُ، وَلٰكِنْ كُلٌّ مُيَسَّرٌ لِمَا خُلِقَ لَهُ)).

(اسنادہ صحیح) الظلال (۱۶۱،۱۶۶)

ترجمہ: عمر بن خطابؓ سے روایت ہے کہ انہوں نے کہا جب اتری یہ آیت ﴿فَمِنْهُمْ شَقِيٌّ وَّسَعِيْدٌ﴾ یعنی آدمیوں میں بد بخت ہیں اور نیک بخت پوچھا میں نے رسول اللہ ﷺ سے اور کہا میں نے اے اللہ کے نبی! کس چیز کے موافق عمل کرتے ہیں ہم کیا ایسی چیز کے موافق عمل کرتے ہیں کہ جس سے فراغت ہو چکی ہے یا ایسی چیز کہ جس سے فراغت نہیں ہوئی فرمایا آپؐ نے بلکہ ایسی چیز کے موافق عمل کرتے ہو تم کہ اس سے فراغت ہو چکی ہے اور قلم جاری ہو گئے اس پر اے عمر! لیکن ہر شخص پر وہی آسان ہے جس کے لیے وہ پیدا ہوا۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے۔ اس سند سے نہیں جانتے ہم اس کو مگر عبدالملک کی روایت سے۔

مترجم: غرض یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ بندوں کے اعمال اور ان کی سعادت اور شقاوت پہلے ہی سے لکھ چکا ہے اور اس کے مطابق بندے عمل کرتے ہیں البتہ نیک کو نیک عمل کی اور برے کو برے عمل کی توفیق دی جاتی ہے ہر شخص سے وہی بن پڑتا ہے جس کے لیے وہ بنا ہے۔ شعر:

بہر کسے را بہر کارے ساختند — میل اواندر ویش انداختند

❀❀❀❀

(۳۱۱۲) عَنْ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ: إِنِّيْ عَالَجْتُ إِمْرَأَةً فِيْ أَقْصَى الْمَدِيْنَةِ وَإِنِّيْ أَصَبْتُ مِنْهَا مَا دُوْنَ أَنْ أَمَسَّهَا وَأَنَا هٰذَا. فَاقْضِ فِيَّ مَا شِئْتَ، فَقَالَ لَهُ عُمَرُ: لَقَدْ سَتَرَكَ اللّٰهُ لَوْ سَتَرْتَ عَلٰى نَفْسِكَ فَلَمْ يَرُدَّ عَلَيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ شَيْئًا، فَانْطَلَقَ الرَّجُلُ، فَأَتْبَعَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ رَجُلًا فَدَعَاهُ، فَتَلَا عَلَيْهِ: ((﴿وَأَقِمِ الصَّلٰوةَ طَرَفَيِ النَّهَارِ وَزُلَفًا مِّنَ اللَّيْلِ إِنَّ الْحَسَنَاتِ يُذْهِبْنَ السَّيِّئَاتِ ذٰلِكَ ذِكْرٰى﴾)) لِلذَّاكِرِيْنَ الْآيَةَ: فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ: هٰذَا لَهُ خَاصَّةً؟ قَالَ: ((لَا، بَلْ لِلنَّاسِ كَافَّةً)).

(حسن صحیح) ابن ماجه (۱۳۹۸) ارواء الغلیل (۸/۲۳-۲۴) الروض النضیر (۶۷۵)

ترجمہ: عبداللہؓ سے روایت ہے کہ آیا ایک مرد نبی ﷺ کے پاس اور عرض کی اس نے کہ میں نے چھوا ایک عورت کو مدینے کے کنارہ پر اور میں نے اس سے سب کچھ کیا سوا جماع کے اور میں حاضر ہوا ہوں آپؐ جو حکم فرمائیں (سبحان اللہ کیا ایمان تھا کہ سزا کے قبول کرنے کے لیے حاضر ہے) پھر عمرؓ نے کہا اللہ نے تیرا پردہ ڈھانپا تھا اگر تو بھی پردہ ڈھانپتا اور آپ نے اسے کچھ جواب نہیں دیا اور وہ چلا گیا پھر ایک مرد کو رسول اللہ ﷺ نے اس کے پیچھے بھیجا اور اسے بلایا اور اس کو یہ آیت پڑھ

کرسنائی ﴿اقم الصلوٰۃ﴾ آخرتک۔ یعنی قائم کر نماز کو دن کے دونوں کناروں پر اور رات کے وقت میں بے شک نیکیاں دور کر دیتی ہیں برائیوں کو۔ یہ نصیحت ہے یاد رکھنے والوں کو پھر صحابہ میں سے ایک صحابی نے عرض کی یہ بشارت اس شخص کے لیے خاص ہے؟ آپ ؐ نے فرمایا: نہیں بلکہ سب کے لیے ہے۔

فائدہ : یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔ اور اسی طرح روایت کی اسرائیل نے سماک سے انہوں نے ابراہیم سے انہوں نے اسود سے انہوں نے عبداللہ ؓ سے انہوں نے نبی ﷺ سے مانند اس کی۔ اور روایت کی سفیان ثوری نے سماک سے انہوں نے ابراہیم سے انہوں نے عبدالرحمٰن سے انہوں نے عبداللہ رضی اللہ عنہ سے انہوں نے نبی ﷺ سے مثل اس کی۔ اور ان لوگوں کی روایت زیادہ صحیح ہے سفیان ثوری کی روایت سے۔ روایت کی ہم سے محمد بن یحییٰ نیساپوری نے انہوں نے سفیان ثوری سے انہوں نے اعمش سے اور سماک سے ان دونوں نے ابراہیم سے انہوں نے عبدالرحمٰن بن یزید سے انہوں نے عبداللہ سے انہوں نے نبی ﷺ سے اس کی مانند معنوں میں۔ روایت کی ہم سے محمود بن غیلان نے انہوں نے فضل بن موسیٰ سے انہوں نے سفیان سے انہوں نے سماک سے انہوں نے ابراہیم سے انہوں نے عبدالرحمٰن بن یزید سے انہوں نے عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے انہوں نے نبی ﷺ سے اس کی مانند معنوں میں۔ اور نہیں کہا انہوں نے اس سند میں "عَنْ سُفْيَانَ عَنِ الْأَعْمَشِ" اور سلیمان تیمی نے روایت کی یہ حدیث ابوعثمان نہدی سے انہوں نے ابن مسعودؓ سے انہوں نے نبی ﷺ سے۔

❀ ❀ ❀ ❀

(٣١١٣) **عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ** قَالَ: أَتَى النَّبِيَّ ﷺ رَجُلٌ فَقَالَ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ! أَرَأَيْتَ رَجُلًا لَقِيَ امْرَأَةً وَلَيْسَ بَيْنَهُمَا مَعْرِفَةٌ، فَلَيْسَ يَأْتِي الرَّجُلُ إِلَى امْرَأَتِهِ شَيْئًا إِلَّا قَدْ أَتَى هُوَ إِلَيْهَا، إِلَّا أَنَّهُ لَمْ يُجَامِعْهَا؟ قَالَ: فَأَنْزَلَ اللّٰهُ ﴿ **وَأَقِمِ الصَّلٰوةَ طَرَفَيِ النَّهَارِ وَزُلَفًا مِنَ اللَّيْلِ إِنَّ الْحَسَنَاتِ يُذْهِبْنَ السَّيِّئَاتِ ذٰلِكَ ذِكْرٰى لِلذَّاكِرِيْنَ** ﴾ فَأَمَرَهُ أَنْ يَتَوَضَّأَ وَيُصَلِّيَ. قَالَ مُعَاذٌ: فَقُلْتُ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ! أَهِيَ لَهُ خَاصَّةً أَمْ لِلْمُؤْمِنِيْنَ عَامَّةً؟ قَالَ: ((**بَلْ لِلْمُؤْمِنِيْنَ عَامَّةً**)). (ضعيف الاسناد) (اس میں عبدالرحمٰن ابن ابی لیلیٰ کا معاذ بن جبل سے سماع ثابت نہیں)

ترجمہ: معاذ بن جبلؓ سے روایت ہے کہ آیا نبی ﷺ کے پاس ایک مرد اور اس نے کہا اے اللہ کے رسول! خبر دیجیے مجھے کہ ایک مرد ملا ایک عورت سے اور دونوں میں جان پہچان نہیں یعنی نکاح وغیرہ نہیں اور نہیں کرتا مرد اپنی عورت سے کوئی کام مگر کیا اس نے اس اجنبیہ کے ساتھ یعنی چھونا بوسہ لینا اور سوا اس کے مگر جماع نہ کیا۔ اس سے کہا معاذؓ نے پھر اتاری اللہ تعالیٰ نے یہ آیت ﴿أَقِمِ الصَّلٰوةَ﴾ سے آخر تک۔ پھر حکم کیا آپ ؐ نے اس کو کہ وضو کرے اور نماز پڑھے۔ معاذؓ نے عرض کی اے رسول اللہ! کے یہ بشارت خاص اسی کو ہے یا سب مؤمنوں کے لیے عام ہے؟ آپ ؐ نے فرمایا نہیں سب مؤمنوں کے لیے عام ہے۔

فائدہ : اس حدیث کی اسناد متصل نہیں ہے اس لیے کہ عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ کو سماع نہیں معاذ بن جبلؓ سے۔ اور معاذ بن جبلؓ نے

وفات پائی حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی خلافت میں۔ اور جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ شہید ہوئے ہیں تو اس وقت عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ چھ برس کے بچے تھے۔ اور روایت کی ہے انہوں نے عمرؓ سے اور دیکھا ہے ان کو۔ اور روایت کی شعبہ نے یہ حدیث عبدالملک بن عمیر سے انہوں نے عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ سے انہوں نے نبی ﷺ سے مرسلاً۔

❀❀❀❀

(٣١١٤) عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ : أَنَّ رَجُلًا أَصَابَ مِنَ امْرَأَةٍ قُبْلَةَ حَرَامٍ، فَأَتَى النَّبِيَّ ﷺ فَسَأَلَهُ عَنْ كَفَّارَتِهَا، فَنَزَلَتْ : ﴿وَأَقِمِ الصَّلٰوةَ طَرَفَيِ النَّهَارِ وَزُلَفًا مِنَ اللَّيْلِ﴾ الْآيَةَ، فَقَالَ الرَّجُلُ أَلِيَ هٰذِهِ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ؟ فَقَالَ : ((لَكَ وَلِمَنْ عَمِلَ بِهَا مِنْ أُمَّتِي)). (اسناده صحيح)

ترجمہ: عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے کہ ایک مرد نے بوسہ لیا ایک عورت کا کہ وہ حرام تھا اور آیا وہ نبی ﷺ کے پاس اور پوچھا اس نے کفارہ اس کا پس اتری یہ آیت ﴿أَقِمِ الصَّلٰوةَ﴾ آخر تک۔ پھر عرض کی اس مرد نے کیا یہ کفارہ میرا ہی ہے اے اللہ کے رسول؟ آپؐ نے فرمایا تیرے لیے بھی اور جو عمل کرے اس پر میری امت سے یعنی جو نماز پنجگانہ ادا کرے۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

❀❀❀❀

(٣١١٥) عَنْ أَبِي الْيَسَرِ قَالَ : أَتَتْنِي إِمْرَأَةٌ تَبْتَاعُ تَمْرًا، فَقُلْتُ: إِنَّ فِي الْبَيْتِ تَمْرًا أَطْيَبَ مِنْهُ فَدَخَلَتْ مَعِي فِي الْبَيْتِ، فَأَهْوَيْتُ إِلَيْهَا فَقَبَّلْتُهَا، فَأَتَيْتُ أَبَابَكْرٍ، فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لَهُ، فَقَالَ: اسْتُرْ عَلٰى نَفْسِكَ وَتُبْ وَلَا تُخْبِرْ أَحَدًا فَلَمْ أَصْبِرْ. فَأَتَيْتُ عُمَرَ فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لَهُ. فَقَالَ: اسْتُرْ عَلٰى نَفْسِكَ وَتُبْ وَلَا تُخْبِرْ أَحَدًا فَلَمْ أَصْبِرْ. فَأَتَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لَهُ. فَقَالَ لَهُ: ((أَخَلَفْتَ غَازِيًا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فِيْ أَهْلِهِ بِمِثْلِ هٰذَا؟!)) حَتّٰى تَمَنّٰى أَنَّهُ لَمْ يَكُنْ أَسْلَمَ إِلَّا تِلْكَ السَّاعَةَ، حَتّٰى ظَنَّ أَنَّهُ مِنْ أَهْلِ النَّارِ قَالَ: وَأَطْرَقَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ طَوِيْلًا حَتّٰى أُوْحَى اللّٰهُ إِلَيْهِ: ﴿ وَأَقِمِ الصَّلٰوةَ طَرَفَيِ النَّهَارِ وَزُلَفًا مِنَ اللَّيْلِ إِنَّ الْحَسَنَاتِ يُذْهِبْنَ السَّيِّئَاتِ ذٰلِكَ ذِكْرٰى لِلذَّاكِرِيْنَ ﴾. قَالَ أَبُو الْيَسَرِ فَأَتَيْتُهُ فَقَرَأَهَا عَلَيَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ، فَقَالَ أَصْحَابُهُ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ، أَلِهٰذَا خَاصَّةً أَمْ لِلنَّاسِ عَامَّةً؟ قَالَ: بَلْ لِلنَّاسِ عَامَّةً)). (اسناده حسن)

ترجمہ: ابی الیسرؓ سے روایت ہے کہا انہوں نے کہ میرے پاس آئی ایک عورت کھجور لینے کو سو میں نے کہا کہ اس سے اچھی کھجور گھر میں ہے سو داخل ہوئی وہ میرے گھر میں سو جھکا میں اس کی طرف اور بوسہ لیا میں نے اس کا پھر آیا میں ابوبکرؓ کے پاس اور ذکر کیا میں نے اس کا۔ تب فرمایا انہوں نے کہ تو پردہ ڈھانپ اپنا اور توبہ کر اور کسی کو خبر مت کر پھر مجھ سے صبر نہ ہو سکا اور میں عمرؓ

کے پاس آیا اور میں نے ذکر کیا اس کا ان سے۔ انہوں نے بھی یہی کہا کہ تو پردہ ڈھانپ اپنا اور توبہ کر اور مت خبر کر کسی کو پھر مجھ سے صبر نہ ہو سکا اور آیا میں نبی ﷺ کے پاس اور ذکر کیا میں نے آپؐ سے تب فرمایا آپؐ نے کیا تو نے ایک غازی کے پیچھے جو اللہ تعالیٰ کی راہ میں نکلا تھا ایسا کام کیا اس کے گھر والوں کے ساتھ یہاں تک کہ آرزو کی اس نے کہ کاش میں اسلام نہ لایا ہوتا مگر اسی وقت اور گمان کیا اس نے کہ وہ دوزخ والوں میں سے ہے۔ کہا راوی نے کہ سر جھکا لیا رسول اللہ ﷺ نے بڑی دیر تک یہاں تک کہ وحی بھیجی گئی آپ ﷺ کی طرف ﴿أَقِمِ الصَّلٰوةِ﴾ سے آخر تک کہا ابوالیسرؓ نے پھر آیا میں آپؐ کے پاس اور پڑھی میرے سامنے رسول اللہ ﷺ نے یہ آیت۔ پھر عرض کی آپؐ کے اصحاب نے کہ اے رسول اللہ کے یہ بشارت خاص اس کے لیے ہے یا سب آدمیوں کے واسطے فرمایا آپؐ نے نہیں سب آدمیوں کے لیے ہے۔

فائدہ : یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔ غریب ہے۔ اور قیس بن ربیع کو ضعیف کہا ہے وکیع وغیرہ نے اور شریک نے روایت کی یہ حدیث عثمان بن عبداللہ سے قیس بن ربیع کی روایت کے مانند۔ اور اس باب میں ابوامامہ اور واثلہ بن اسقع اور انس بن مالک ؓ سے بھی روایت ہے۔ اور ابوالیسر کا نام کعبؓ بن عمرو ہے۔

خاتمہ: سورۂ ہود عجیب وغریب سورۃ ہے اس میں قصص ماضیہ سے مذکور ہے قصہ نوح علیہ السلام کا اور گفتگو ان کی قوم سے اور بنانا کشتی کا اور جوش مارنا تنور کا اور غرق ہونا قوم کا اور ان کے فرزند کنعان کا اور ٹھہرنا کشتی کا جودی پہاڑ پر اور قصہ ہود علیہ السلام کا اور گفتگو ان کی اور ہلاک ہونا قوم کا عذاب غلیظ سے اور نجات ہود کی اور مؤمنوں کی اور قصہ صالح علیہ السلام کا۔ اور دعوت ان کی اور کونچے کاٹنا ناقہ کی اور ہلاک قوم کا جبرائیل علیہ السلام کی چنگھاڑ سے اور قصہ اضیاف ابراہیم علیہ السلام کا اور بشارت دینا اسحاق اور یعقوب کی اور آنا ان کا لوط علیہ السلام کے پاس اور ہلاک ہونا قوم کا صبح کے وقت پتھر برسنے سے اور نجات لوط علیہ السلام کی اور قصہ شعیب علیہ السلام کا اور منع کرنا ان کا مکیال اور میزان کے کم کرنے سے اپنی قوم کو اور ہلاک کرنا ان کا چنگھاڑ سے۔ اور نجات شعیب علیہ السلام کی اور مؤمنوں کی اور اس کے سوا اور بہت سے فوائد مذکور ہیں۔

❀❀❀❀

۱۲۔ وَمِنْ سُوْرَةِ يُوْسُفَ

تفسیر سورۂ یوسف

(۳۱۱۶) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((إِنَّ الْكَرِيْمَ بْنَ الْكَرِيْمِ بْنِ الْكَرِيْمِ بْنِ الْكَرِيْمِ: يُوْسُفُ بْنُ يَعْقُوْبَ بْنِ إِسْحٰقَ بْنِ إِبْرٰهِيْمَ)). قَالَ :((وَلَوْ لَبِثْتُ فِي السِّجْنِ مَا لَبِثَ يُوْسُفُ، ثُمَّ جَاءَ نِي الرَّسُوْلُ أَجَبْتُ))، ثُمَّ قَرَأَ ((﴿ فَلَمَّا جَآءَهُ الرَّسُوْلُ قَالَ ارْجِعْ إِلٰى رَبِّكَ فَاسْئَلْهُ مَا بَالُ النِّسْوَةِ الّٰتِيْ قَطَّعْنَ أَيْدِيَهُنَّ ﴾)) قَالَ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ عَلٰى لُوْطٍ إِنْ كَانَ لَيَأْوِيْ إِلٰى رُكْنٍ شَدِيْدٍ إِذْ

قَالَ: ﴿ لَوْ اَنَّ لِیْ بِکُمْ قُوَّةً اَوْ اٰوِیْٓ اِلٰی رُکْنٍ شَدِیْدٍ ﴾ فَمَا بَعَثَ اللّٰهُ مِنْ بَعْدِهٖ نَبِیًّا اِلَّا فِیْ ذِرْوَةٍ مِنْ قَوْمِهٖ)). (حسن بلفظ (ثروة) سلسلة الأحاديث الصحيحة: ١٨٦٧،١٦١٧.

ترجمہ: روایت ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہا انہوں نے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کہ بزرگ بیٹے بزرگ کے اور وہ بیٹے بزرگ کے اور وہ بیٹے بزرگ کے۔ یوسف بیٹے یعقوب کے اور وہ بیٹے اسحاق کے اور وہ بیٹے ابراہیم علیہ السلام کے ہیں (یعنی چار پشت) تک جن کی نبوت اور شرافت چلی آتی ہے وہ یوسف علیہ السلام ہیں اور فرمایا آپؐ نے اگر میں قید خانہ میں رہتا جتنی دیر یوسف علیہ السلام رہے اور پھر میرے پاس قاصد آتا ہے (بلانے کو جیسے یوسف علیہ السلام کے بلانے کو بادشاہ مصر کا قاصد آیا تھا) تو بے شک میں قبول کر لیتا اس کے بلانے کو پھر پڑھی آپؐ نے یہ آیت ﴿قَالَ ارْجِعْ إِلَىٰ رَبِّكَ﴾ یعنی کہا یوسف علیہ السلام نے قاصد شاہی سے کہ تو لوٹ جا اپنے بادشاہ کے پاس اور پوچھ اس سے کہ کیا حال ہے ان عورتوں کا جنہوں نے اپنے ہاتھ کاٹ ڈالے اور فرمایا آپؐ نے کہ اللہ کی رحمت ہو لوط پر کہ وہ آرزو کرتے تھے کہ پناہ پکڑیں کسی مضبوط قلعہ میں پھر نہ بھیجا اللہ تعالیٰ نے ان کے بعد کوئی نبی مگر اسی کے اشراف قوم میں سے۔ یعنی غیر قوم میں کا نبی کسی طرف نہ بھیجا۔

فائدہ: روایت کی ہم سے ابو کریب نے انہوں نے عبدہ سے اور عبدالرحیم سے انہوں نے محمد بن یزید سے فضل بن موسیٰ کی حدیث کی مانند یعنی جو اوپر مذکور ہے مگر اس میں یہ کہا "مَا بَعَثَ اللّٰهُ بَعْدَهٗ نَبِیًّا إِلَّا فِیْ ثَرْوَةٍ مِنْ قَوْمِهٖ" یعنی ذروہ کی جگہ ثروہ کہا ہے اور معنی دونوں کے ایک ہیں۔ محمد بن عمر نے کہا کہ ثروہ کے معنی کثرت اور قوت کے ہیں اور یہ فضل بن موسیٰ کی روایت سے زیادہ صحیح ہے۔ اور یہ حدیث حسن ہے۔

خاتمہ: عکرمہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ حضرت یوسف علیہ السلام سات برس قید خانہ میں رہے۔ کلبی کہتے ہیں پانچ برس۔ پھر جب بادشاہ کا قاصد آیا آپ علیہ السلام نے چاہا میری براءت بخوبی ثابت ہو جائے جب نکلوں اور جلدی نہ کی اور یہ کمال صبر کی بات ہے اور جب زلیخا نے دیکھا کہ عورتیں مجھے ملامت کرتی ہیں ان کی دعوت کی اور گوشت کاٹنے کے لیے چھریاں ان کے ہاتھ میں دیں اور یوسف علیہ السلام کو حکم دیا کہ ان پر نکلیں۔ انہوں نے آپ کو دیکھ کر اپنے ہاتھ کاٹ لیے اللہ تعالیٰ نے ایسا حسن آپ علیہ السلام کو عنایت فرمایا تھا سبحان اللہ ایک ایک مخلوق اس خالق اکبر کی ایسی ہے اس کی تجلی مبارک کیسی ہو گی اللہ تعالیٰ ہم کو اور سب اہل توحید کو اپنے جمال مبارک کے دیدار فرحت آثار سے مشرف فرمائے آمین یا احسن الخالقین۔ اور آنحضرت ﷺ نے اپنی کسر نفسی سے ایسا فرمایا ورنہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو بھی صبر جمیل اور ثبات جزیل عطا فرمایا مگر بڑے لوگوں کا اور مہذب شخصوں کا یہی قاعدہ ہے کہ دوسروں کو بڑھاتے ہیں اور اپنے نفس کو ان سے کم بتاتے ہیں یہی اخلاق حسنہ ہم سب لوگوں کے لیے ضروری ہیں۔ اور لوط علیہ السلام غیر قوم پر مبعوث ہوئے پھر ان کے بعد اللہ تعالیٰ نے جو نبی بھیجا اس کی قوم کی طرف مبعوث کیا کہ اس کی قوم مددگار رہے اگرچہ ان کو اللہ تعالیٰ کی مدد کافی ہے اور اللہ تعالیٰ نے اس سورہ میں فقط ان کے

قصہ پر اکتفا فرمایا کہ اس میں بڑی عبرت ہے شہوت پرستوں کو اور بڑی حکمتیں ہیں اور ایسے فوائد ہیں کہ جن سے دنیا اور دین اصلاح پائے اور آدمی اگر اس سورۂ مبارک میں غور تامل فرمائے تو فوز دارین پر فائز ہو جائے اور اس میں حسن سیرت ہے بادشاہوں کی اور نصیحت ہے غلاموں کی اور عبرت ہے علماء کی اور بیان ہے عورتوں کے مکر کا اور صبر ہے اذیت اعدا پر اور حسن تجاوز ہے خطا سے۔ خالد بن سعدان نے فرمایا ہے کہ سورۂ یوسف اور سورۂ مریم ایسی ہیں کہ جنتی جنت میں اس سے لذت پائیں گے۔ اور عطاء نے فرمایا کہ سورۂ یوسف جو محزون و غمگین سنے اور اس میں تامل فرمائے شاد و خرم ہو جائے اور تسکین وراحت پائے۔

❀❀❀❀

١٣۔ وَمِنْ سُوْرَةِ الرَّعْدِ

تفسیر سورۂ رعد

(٣١١٧) **عَنِ** ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ : أَقْبَلَتْ يَهُوْدُ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالُوْا : يَا أَبَاالْقَاسِمِ! أَخْبِرْنَا عَنِ الرَّعْدِ مَا هُوَ؟ قَالَ : ((**مَلَكٌ مِنَ الْمَلٰئِكَةِ مُوَكَّلٌ بِالسَّحَابِ، مَعَهُ مَخَارِيْقُ مِنْ نَّارٍ يَسُوْقُ بِهَاالسَّحَابَ حَيْثُ شَاءَ اللّٰهُ**)). فَقَالُوْا : فَمَا هٰذَا الصَّوْتُ الَّذِيْ نَسْمَعُ؟ قَالَ: ((**زَجْرُهُ بِالسَّحَابِ إِذَا زَجَرَهُ، حَتّٰى يَنْتَهِيَ إِلٰى حَيْثُ أُمِرَ**)). قَالُوْا : صَدَقْتَ. فَقَالُوْا : فَأَخْبِرْنَا عَمَّا حَرَّمَ إِسْرَائِيْلُ عَلٰى نَفْسِهٖ. قَالَ: ((**اشْتَكٰى عِرْقَ النَّسَاءِ فَلَمْ يَجِدْ شَيْئًا يُلَائِمُهُ إِلَّا لُحُوْمَ الْإِبِلِ وَأَلْبَانَهَا، فَلِذٰلِكَ حَرَّمَهَا**)) قَالُوْا : صَدَقْتَ . (اسناده صحيح) سلسلة الأحاديث الصحيحة : (١٨٧٢)

ترجمہ: ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ آئے یہودی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور عرض کی آپؐ سے کہ اے ابوالقاسم بتائیے ہم کو رعد کیا چیز ہے؟ آپؐ نے فرمایا ایک فرشتہ ہے فرشتوں میں کا مقرر ہے بادل کے ہانکنے پر اس کے ساتھ کوڑے ہیں آگ کے ہانکتا ہے اس سے بدلی کو جہاں چاہتا ہے سو انہوں نے عرض کی کہ یہ آواز کیسی ہے جو ہم سنتے ہیں فرمایا یہ اس کا جھڑکنا ہے بدلی کو وہ جھڑکتا ہے جب تک نہ پہنچے جہاں حکم ہوا ہو۔ کہا یہود نے کہ سچ فرمایا آپؐ نے پھر عرض کی بتائیے ہم کو کیا چیز حرام کی تھی یعقوب علیہ السلام نے اپنے اوپر؟ فرمایا آپؐ نے ان کی عرق النساء (ایک رگ کا نام ہے) بیمار ہو گئی تھی اور ان کو تمام چیزوں میں سے اونٹوں کا گوشت ان کا دودھ زیادہ پسند تھا۔ اسی لیے انہوں نے اپنے اوپر اس کو حرام کیا تھا۔ کہا یہود نے: فرمایا آپ نے۔

فائدہ : یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔ غریب ہے۔

❀❀❀❀

(۳۱۱۸) عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ فِيْ قَوْلِهٖ تَعَالٰى : ﴿وَنُفَضِّلُ بَعْضَهَا عَلٰى بَعْضٍ فِي الْأُكُلِ﴾ قَالَ: ((الدَّقَلُ وَالْفَارِسِيُّ وَالْحُلْوُ وَالْحَامِضُ)). (اسناده حسن)

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی ﷺ سے اس آیت کی تفسیر میں روایت کرتے ہیں: ﴿وَنُفَضِّلُ بَعْضَهَا عَلٰى بَعْضٍ فِي الْأُكُلِ﴾ یعنی ہم بعض پھلوں کو بعض پر لذت میں فضیلت[1] دیتے ہیں آپ ﷺ نے فرمایا: ردی کھجوروں اور عمدہ میں اور میٹھی اور کڑوی میں۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے۔ اور اس روایت کو زید بن انیسہ نے بھی اعمش سے اس کی مثل روایت کیا ہے اور سیف بن محمد جو اس روایت کے راویوں میں سے ایک راوی ہیں وہ عمار بن محمد کے بھائی ہیں اور عمار ان سے ثقہ ہیں۔ اور یہ امام ثوریؒ کے بھانجے ہیں۔

❀❀❀❀

١٤۔ باب : وَمِنْ سُوْرَةِ إِبْرَاهِيْمَ

تفسیر سورۂ ابراہیم

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

(۳۱۱۹) عَنْ شُعَيْبِ بْنِ الْحَبْحَابِ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ : أُتِيَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بِقِنَاعٍ عَلَيْهِ رُطَبٌ فَقَالَ: ((﴿مَثَلُ كَلِمَةٍ﴾ ﴿كَشَجَرَةٍ طَيِّبَةٍ أَصْلُهَا ثَابِتٌ وَّفَرْعُهَا فِي السَّمَآءِo تُؤْتِيْ أُكُلَهَا كُلَّ حِيْنٍ بِإِذْنِ رَبِّهَا﴾ قَالَ : ((هِيَ النَّخْلَةُ)). ﴿وَمَثَلُ كَلِمَةٍ خَبِيْثَةٍ كَشَجَرَةٍ خَبِيْثَةٍ إِجْتُثَّتْ مِنْ فَوْقِ الْأَرْضِ مَالَهَا مِنْ قَرَارٍ﴾ قَالَ: ((هِيَ الْحَنْظَلَةُ)). (اسناده ضعيف مرفوعاً)

قَالَ : فَأَخْبَرْتُ بِذٰلِكَ أَبَا الْعَالِيَةِ. فَقَالَ: صَدَقَ وَأَحْسَنَ.

☆ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا أَبُوْبَكْرِ بْنُ شُعَيْبِ بْنِ الْحَبْحَابِ عَنْ أَبِيْهِ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ نَحْوَهٗ بِمَعْنَاهُ وَلَمْ يَرْفَعْهُ، وَلَمْ يَذْكُرْ قَوْلَ أَبِي الْعَالِيَةِ. وَهٰذَا أَصَحُّ مِنْ حَدِيْثِ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ. وَرَوٰى غَيْرُ وَاحِدٍ مِثْلَ هٰذَا مَوْقُوْفاً. وَلَا نَعْلَمُ أَحَدًا رَفَعَهٗ غَيْرَ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ. وَرَوَاهُ مُعْمَرٌ وَحَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ وَغَيْرُ وَاحِدٍ وَلَمْ يَرْفَعُوْهُ.

☆ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ الضَّبِّيُّ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ شُعَيْبِ بْنِ الْحَبْحَابِ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ نَحْوَ

---

[1] ایک دوسرے پر پھلوں کی فضیلت یہ ہے کہ ایک شکل اور ایک قسم کے ہوتے ہیں بعض کا مزہ عمدہ اور بعض کا برا بعض میٹھے اور بعض کڑوے اور بدذائقہ ہوتے ہیں اس میں پروردگار کی کمال قدرت ہے۔ (اثری)

حَدِيثِ عَبْدِاللّٰهِ أَبِي بَكْرِ بْنِ شُعَيْبِ بْنِ الْحَبْحَابِ وَلَمْ يَرْفَعْهُ .

ترجمہ: روایت ہے شعیب بن حجاب سے وہ انس بن مالکؓ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے پاس کھجوروں کا ایک خوشہ لایا گیا آپؐ نے فرمایا کلمہ طیبہ یعنی پاکیزہ بات کی مثال پاکیزہ درخت کی طرح ہے جس کی جڑ مضبوط ہے اور اس کی شاخیں آسمان میں ہیں اپنے رب کی توفیق سے ہر وقت پھل دیتا ہے آپؐ نے فرمایا وہ درخت کھجور ہے اور بری بات مثال برے درخت کی طرح ہے اس کی جڑ زمین کی اوپر کی سطح پر ہے جو کہ بالکل مضبوط نہیں آپؐ نے فرمایا وہ اندرائن[1] ہے۔

شعیب بن حجاب نے کہا کہ میں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ کی حدیث کو ابوالعالیہ سے بیان کیا تو انہوں نے کہا "آپؐ نے سچ اور صحیح فرمایا"۔ امام ترمذی کی اس عبارت سے غرض یہ ہے کہ حضرت انس رضی اللہ عنہ کی حدیث میں کلمہ طیبہ اور کلمہ خبیثہ کی بصورت مثال جو تفسیر کی گئی ہے وہ تفسیر آنحضرت ﷺ کی نہیں ہے بلکہ وہ موقوف ہے یعنی خود حضرت انس رضی اللہ عنہ نے بیان کی ہے۔ کیونکہ حماد بن سلمہ نامی راوی کے علاوہ شعیب بن حجاب کے جتنے بھی شاگرد ہیں وہ سب موقوف یعنی حضرت انس کی خود بیان کی ہوئی تفسیر روایت کرتے ہیں لہٰذا یہ حدیث موقوف ہے مرفوع نہیں ہے۔

(۳۱۲۰) عَنِ الْبَرَاءِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ فِي قَوْلِهِ تَعَالَى : ﴿ **يُثَبِّتُ اللّٰهُ الَّذِينَ اٰمَنُوا بِالْقَوْلِ الثَّابِتِ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَفِي الْاٰخِرَةِ** ﴾ قَالَ : ((**فِي الْقَبْرِ إِذَا قِيلَ لَهُ: مَنْ رَبُّكَ وَمَا دِينُكَ وَمَنْ نَبِيُّكَ؟**)).

(اسناده صحيح) الروض النضير (١٦٤)

ترجمہ: حضرت براء رضی اللہ عنہ نبی ﷺ سے اس آیت کی تفسیر میں روایت کرتے ہیں ﴿يُثَبِّتُ اللّٰهُ الَّذِينَ اٰمَنُوا﴾ الخ۔ یعنی اللہ تعالیٰ ثابت قدم رکھتا ہے ان لوگوں کو جو ایمان لائے ہیں ساتھ بات محکم کے دنیا کی زندگی میں اور آخرت میں۔ آپؐ نے فرمایا یہ ثابت رکھنا قبر میں ہے جب کہ اسے کہا جاتا ہے: "تیرا رب کون ہے؟ تیرا دین کیا ہے؟ اور تیرا نبی کون ہے؟

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

❀❀❀❀

(۳۱۲۱) عَنْ مَسْرُوقٍ قَالَ : تَلَتْ عَائِشَةُ هٰذِهِ الْاٰيَةَ : ﴿ **يَوْمَ تُبَدَّلُ الْأَرْضُ غَيْرَ الْأَرْضِ** ﴾ قَالَتْ : يَارَسُولَ اللّٰهِ! فَأَيْنَ يَكُونُ النَّاسُ؟ قَالَ : ((**عَلَى الصِّرَاطِ**)). (اسناده صحيح)

ترجمہ: مسروق سے روایت ہے کہ ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا نے یہ آیت پڑھی ﴿يَوْمَ تُبَدَّلُ الْأَرْضُ غَيْرَ الْأَرْضِ﴾ الخ۔ اماں جی نے کہا یا رسول اللہ! اس وقت لوگ کہاں ہوں گے؟ آپؐ نے فرمایا: پل صراط پر۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔ اور ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا کی یہ حدیث اس سند کے علاوہ اور بھی بہت سی سندوں سے مروی ہے۔

[1] پنجابی میں اسے "تُمّا" کہتے ہیں۔ (اثری)

۱۵۔ باب: وَمِنْ سُوْرَةِ الْحِجْرِ

تفسیر سورۂ حجر

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

(۳۱۲۲) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ : كَانَتِ امْرَأَةٌ تُصَلِّيْ خَلْفَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ حَسْنَاء مِنْ أَحْسَنِ النَّاسِ وَكَانَ بَعْضُ الْقَوْمِ يَتَقَدَّمُ حَتّٰى يَكُوْنَ فِي الصَّفِّ الْأَوَّلِ لِئَلَّا يَرَاهَا. وَيَسْتَأْخِرُ بَعْضُهُمْ حَتّٰى يَكُوْنَ فِي الصَّفِّ الْمُؤَخَّرِ، فَإِذَا رَكَعَ نَظَرَ تَحْتَ إِبْطَيْهِ، فَأَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالٰى : ﴿وَلَقَدْ عَلِمْنَا الْمُسْتَقْدِمِيْنَ مِنكُمْ وَلَقَدْ عَلِمْنَا الْمُسْتَأْخِرِيْنَ﴾ .(اسناده صحيح) سلسلة الأحاديث الصحيحة: (۲٤۷۲) ((الثمر المستطاب))

ترجمہ: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ ایک بہت خوبصورت عورت (عورتوں کی صفوں میں) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے نماز پڑھا کرتی تھی بعض لوگ پہلی صف میں آگے ہو جاتے تا کہ اس کو نہ دیکھ سکیں اور بعض پچھلی صف میں (جو کہ عورتوں کی صفوں کے قریب ہوتی تھی) پیچھے ہٹ جاتے جب رکوع کرتے تو اپنی بغلوں کے نیچے سے اس کو دیکھتے۔ پس اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی: ﴿وَلَقَدْ عَلِمْنَا الْمُسْتَقْدِمِيْنَ﴾ الْآيَة یعنی ہم خوب جانتے ہیں تم میں سے ان لوگوں کو جو آگے بڑھنے والے ہیں اور ان لوگوں کو جو پیچھے رہنے والے ہیں۔

❀❀❀❀

(۳۱۲۳) عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ : ((لِجَهَنَّمَ سَبْعَةُ أَبْوَابٍ: بَابٌ مِنْهَا لِمَنْ سَلَّ السَّيْفَ عَلٰى أُمَّتِيْ)) أَوْ قَالَ : ((عَلٰى أُمَّةِ مُحَمَّدٍ)).

(اسناده ضعيف) تخريج المشكاة : (۳۰ ۳۵۔ التحقيق الثاني) (مصنف نے اس کو ضعیف کہا ہے)

ترجمہ: ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: دوزخ کے سات دروازے ہیں اس کا ایک دروازہ ان لوگوں کے لیے ہے جو میری امت پر تلوار اٹھائیں گے یا آپ نے فرمایا امت محمدؐ پر۔

فائدہ : یہ حدیث غریب ہے۔

❀❀❀❀

(۳۱۲٤) عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : ((﴿اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ﴾ أُمُّ الْقُرْاٰنِ وَأُمُّ الْكِتَابِ وَالسَّبْعُ الْمَثَانِيْ)). (اسناده صحيح) صحيح أبي داود (۱۳۱)

ترجمہ: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سورۂ الحمد للہ ام القرآن اور ام الکتاب ہے اور دہرائی ہوئی سات آیتیں ہیں۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

❀❀❀❀

(۳۱۲۵) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنْ أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَا أَنْزَلَ اللّٰهُ فِي التَّوْرَاةِ وَالْإِنْجِيلِ، مِثْلَ أُمِّ الْقُرْآنِ، وَهِيَ السَّبْعُ الْمَثَانِي، وَهِيَ مَقْسُومَةٌ بَيْنِي وَبَيْنَ عَبْدِي، وَلِعَبْدِي مَا سَأَلَ))۔ (اسناده صحيح) التعليق الرغيب: ۲/۲۱٦ (صفة الصلاة)

ترجمہ: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے: نہیں نازل کی اللہ تعالیٰ نے تورات اور انجیل میں کوئی سورت الحمد کی مثل اور یہ سات آیتیں ہیں کہ دوہرائی جاتی ہیں اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا یہ میرے اور میرے بندے میں تقسیم کی گئی ہے اور میرے بندے کے لیے وہی چیز ہے جو مانگے۔

❀❀❀❀

(۳۱۲٦) عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ فِي قَوْلِهِ تَعَالَى: ﴿ لَنَسْأَلَنَّهُمْ أَجْمَعِينَ o عَمَّا كَانُوا يَعْمَلُونَ ﴾ قَالَ: ((عَنْ قَوْلِ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ))۔ (ضعيف الاسناد) (اس میں لیث بن ابی سلیم ضعیف ہے)

ترجمہ: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اس آیت کی تفسیر میں روایت کرتے ہیں ﴿ لَنَسْأَلَنَّهُمْ أَجْمَعِينَ عَمَّا ﴾ الخ یعنی ہم تمام لوگوں سے ان کے اعمال کے متعلق ضرور سوال کریں گے آپ نے فرمایا اس سے کلمہ توحید لا الہ الا اللہ مراد ہے۔

فائدہ: هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ، إِنَّمَا نَعْرِفُهُ مِنْ حَدِيثِ لَيْثِ بْنِ أَبِي سُلَيْمٍ وَقَدْ رَوَاهُ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ إِدْرِيسَ عَنْ لَيْثِ بْنِ أَبِي سُلَيْمٍ عَنْ بِشْرٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ نَحْوَهُ وَلَمْ يَرْفَعْهُ.

❀❀❀❀

(۳۱۲۷) عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((اتَّقُوا فِرَاسَةَ الْمُؤْمِنِ، فَإِنَّهُ يَنْظُرُ بِنُورِ اللّٰهِ)) ثُمَّ قَرَأَ: ((﴿ إِنَّ فِي ذٰلِكَ لَآيَاتٍ لِّلْمُتَوَسِّمِينَ ﴾)) قَالَ: لِلْمُتَفَرِّسِينَ. (اسناده ضعيف) سلسلة الأحاديث الضعيفة: (۱۸۲۱) (اس میں عطیہ راوی ضعیف ہے)

ترجمہ: ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے: مؤمن کی فراست سے بچو کیونکہ وہ اللہ تعالیٰ کے نور سے

---

[1] یعنی یہ سات آیتیں ہر ایک رکعت میں پڑھی جاتی ہیں اس لیے یہ دوہرائی ہوئی آیتیں کہلاتی ہیں۔

دیکھتا ہے پھر آپ ﷺ نے یہ آیت پڑھی ﴿إِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّلْمُتَوَسِّمِيْنَ﴾ یعنی یقیناً اس میں نشانیاں ہیں ان لوگوں کے لیے جو (خداداد صلاحیتوں کی بنا پر) نشان لگانے والے ہیں۔

❀❀❀❀

۱۷۔ باب: وَمِنْ سُوْرَةِ النَّحْلِ

تفسیر سورۂ نحل

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

(۳۱۲۸) عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : ((أَرْبَعٌ قَبْلَ الظُّهْرِ بَعْدَ الزَّوَالِ تُحْسَبُ بِمِثْلِهِنَّ مِنْ صَلٰوةِ السَّحَرِ)) قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : ((وَلَيْسَ مِنْ شَيْءٍ إِلَّا وَهُوَ يُسَبِّحُ اللّٰهَ تِلْكَ السَّاعَةَ)) ثُمَّ قَرَأَ: ﴿ يَتَفَيَّؤُا ظِلَالُهُ عَنِ الْيَمِيْنِ وَالشَّمَآئِلِ سُجَّدًا لِّلّٰهِ وَهُمْ دَاخِرُوْنَ ﴾)) الْآيَةَ كُلَّهَا. (اسناده ضعيف) سلسلة الأحاديث الصحيحة تحت الحديث (۱۴۳۱) يحيىٰ البكاء۔ ضعیف ہے۔

ترجمہ: حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: زوال کے بعد نماز ظہر سے پہلے چار رکعتیں پڑھنی تہجد چار رکعتوں کے ثواب کے برابر درجہ رکھتی ہیں فرمایا رسول اللہ ﷺ نے: زوال کے وقت ہر چیز اللہ تعالیٰ کی تسبیح کہتی ہے پھر آپ ﷺ نے یہ آیت پڑھی ﴿يَتَفَيَّؤُا ظِلَالُهُ عَنِ الْيَمِيْنِ﴾ الخ۔ یعنی پھرتے ہیں سائے ان کے داہنی طرف اور بائیں طرف اللہ تعالیٰ کے لیے سجدہ کرتے ہوئے اور وہ نہایت ہی عاجز ہیں۔ الخ۔

فائدہ: یہ حدیث غریب ہے۔

❀❀❀❀

(۳۱۲۹) حَدَّثَنِيْ أُبَيُّ بْنُ كَعْبٍ قَالَ : لَمَّا كَانَ يَوْمُ أُحُدٍ أُصِيْبَ مِنَ الْأَنْصَارِ أَرْبَعَةٌ وَسِتُّوْنَ رَجُلًا، وَمِنَ الْمُهَاجِرِيْنَ سِتَّةٌ مِنْهُمْ حَمْزَةٌ، فَمَثَّلُوْا بِهِمْ، فَقَالَتِ الْأَنْصَارُ: لَئِنْ أَصَبْنَا مِنْهُمْ يَوْمًا مِثْلَ هٰذَا لَنُرْبِيَنَّ عَلَيْهِمْ. قَالَ : فَلَمَّا كَانَ يَوْمُ فَتْحِ مَكَّةَ، فَأَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالٰى : ﴿ وَإِنْ عَاقَبْتُمْ فَعَاقِبُوْا بِمِثْلِ مَا عُوْقِبْتُمْ بِهٖ وَلَئِنْ صَبَرْتُمْ لَهُوَ خَيْرٌ لِّلصَّابِرِيْنَ ﴾ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : ((كُفُّوْا عَنِ الْقَوْمِ إِلَّا أَرْبَعَةً)).

(حسن۔ صحيح الاسناد)

ترجمہ: مجھ سے ابی بن کعب رضی اللہ عنہ نے بیان کیا انہوں نے کہا کہ جب جنگ احد ہوئی تو انصار کے چونسٹھ آدمی شہید ہو گئے اور مہاجرین کے چھ ان میں حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ بھی تھے اور حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کو کفار نے مثلہ کر دیا تھا پس انصار نے کہا کہ اگر ہم

بھی کسی دن اس طرح ان سے پہنچے تو ہم اس سے دو نے لوگوں کا مثلہ کریں گے (ناک کان کاٹیں گے) کہا ابی بن کعب نے پھر جب فتح مکہ کا دن ہوا اتاری اللہ تعالیٰ نے یہ آیت ﴿وان عاقبتم﴾ سے ﴿صابرین﴾ تک۔ یعنی اگر بدلہ لو تم تو وہ بہتر ہے صابروں کے لیے تب ایک مرد نے کہا آج سے قریش کا نام نہ رہے گا فرمایا رسول اللہ ﷺ نے ہاتھ روکے رہو (قتل سے) قوم کے مگر چار شخص سے۔

فائدہ : یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔ ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کی روایت سے۔ خاتمہ سورۂ نحل میں صفات الٰہی سے مذکور ہے تنزیہہ باری تعالیٰ کی اور قدرتیں اس کی فرشتوں کے اتارنے سے اور آسمان وزمین کے پیدا کرنے سے اور انسان کے پیدا کرنے سے اور منافع انعام کے خیل و بغال وغیرہ سے اور اتارنا پانی کا آسمان سے اور اگانا کھیتوں کا اور زیتون اور کھجور اور انگور اور کام میں لگانا لیل ونہار کا اور شمس وقمر کا اور اختلاف الوان ان کا اور کام میں لگانا دریا کا اور نکالنا گوشت تازہ کا اس سے اور زیور کا اور بہانا کشتی کا اور پیدا کرنا پہاڑوں کا اور اسی طرح کی اور قدرتیں اور اکیلا ہونا اس کا الوہیت میں اور جھکنا پرچھائیوں کا اس کے سجدے کے لیے اور سجدہ جانوروں اور فرشتوں کا اور دوڑنا ان کا کہ رب ہمارا اوپر ہے اور قدرتیں اس کی انزال ماء اور احیاء ارض اور خلق انعام اور لبن اور نخیل اور اعناب وغیرہ سے۔ اور پیدا کرنا شہد کی مکھی کا اور وحی کرنا اس کی طرف اور بہت سی نعمتیں اور شریک کرنا لوگوں کا اس کے ساتھ اور مالک ہونا اس کا سمٰوات والارض کی چھپی چیزوں کا اور قدرتیں اور انعام اس کے جیسے نکالنا ہماری ماں کے پیٹوں سے اور عنایت فرمانا آنکھ اور کان اور دل کا اور پیدا کرنا طیور کا اور بنانا گھروں اور خیموں کا جلود انعام سے اور بنانا اثاث البیت کا اور متاع کا اصواف واوبار اور اشعار سے ان کے اور پیدا کرنا سایوں کا اور بنانا گھاٹیوں کا پہاڑوں میں اور انکار کرنا کافروں کا ان نعمتوں پر اور امر کرنا اللہ تعالیٰ کا ساتھ عدل واحسان کے اور ذوی القربیٰ کو دینے کا۔ اور نہی فحشا اور منکر اور بغی سے اور امر عہد پورا کرنے کا۔ اور نہی نقض عہد سے اور نہی تشبیہ سے اس عورت سے کہ سوت کات کر کھول لیتی تھی۔ اور نہی جھوٹی قسموں سے اور عہد الٰہی کے بیچنے اور امر اعوذ پڑھنے کا قرأت قرآن کے وقت اور جواز کلمہ کفر کہہ دینے کا جب کفار جبر واکراہ کریں اور امراء اکل حرام اور ادائے شکر کا اور حرمت میتہ اور دم اور لحم خنزیر اور ما اہل بہ لغیر اللہ کے اور رخصت مضطر کے اور نہی بجائے خود حرام وحلال ٹھہرا لینے سے۔ اور امر اتباع ملت ابراہیم کا اور حنیف ہونا ان کا اور امر نبی کو دعوت کا حکمت اور موعظت حسنہ کے ساتھ اور یہ سب احکام فقیہہ ہیں اور سوا اس کے اور بہت سے فوائد متفرقہ ہیں جیسے منکر ہونا ان لوگوں کا جو آخرت پر یقین نہیں رکھتے۔ اور اساطیر الاولین کہنا قرآن کو۔ اور مکر یہود بنی قریظہ کا اور خطاب ملائکہ کا ارواح کفار سے موت کے وقت اور خطاب ان کا مؤمنوں کی روح سے اور انتظار کرنا کافروں کا قیامت اور ملائکہ کے دیکھنے کا۔ اور تمثیل معبودان باطل کی ساتھ عبد مملوک کے اور معبود حقیقی کے ساتھ حر و مالک ومتصرف کے۔ اور تمثیل دوسری معبود باطل کی۔ گونگے اور عاجز کے ساتھ وغیر ذلک۔

❀❀❀❀

۱۷۔ بَاب وَمِنْ سُورَةُ بَنِى إِسْرَآئِيلَ

تفسیر سورۂ بنی اسرائیل

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

(۳۱۳۰) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ : قَالَ النَّبِيُّ ﷺ : ((حِيْنَ أُسْرِيَ بِي لَقِيتُ مُوسٰى)). قَالَ فَنَعَتَهُ ((فَإِذَا رَجُلٌ))، قَالَ حَسِبْتُهُ قَالَ: ((مُضْطَرِبُ الرَّجِلِ الرَّاسِ، كَأَنَّهُ مِنْ رِجَالِ شَنُوءَةَ)) قَالَ : ((وَلَقِيتُ عِيسٰى)). قَالَ : فَنَعَتَهُ. قَالَ : ((رَبْعَةٌ أَحْمَرُ كَأَنَّهُ خَرَجَ مِنْ دِيمَاسٍ))، يَعْنِي الْحَمَّامَ، ((وَرَأَيْتُ إِبْرٰهِيمَ))، قَالَ : وَأَنَا أَشْبَهُ وَلَدِهِ بِهِ))، قَالَ : ((وَأُتِيتُ بِإِنَائَيْنِ أَحَدُهُمَا لَبَنٌ وَالْآخَرُ فِيهِ خَمْرٌ، فَقِيلَ لِيْ خُذْ أَيَّهُمَا شِئْتَ، فَأَخَذْتُ اللَّبَنَ فَشَرِبْتُهُ، فَقِيلَ لِيْ: هُدِيتَ لِلْفِطْرَةِ، أَوْ أَصَبْتَ الْفِطْرَةَ، أَمَا إِنَّكَ لَوْ أَخَذْتَ الْخَمْرَ غَوَتْ أُمَّتُكَ)). (اسنادہ صحیح)

ترجمہ: روایت ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ نبی ﷺ نے فرمایا جب لے گئے مجھ کو شب معراج میں ملا میں موسیٰ علیہ السلام سے۔ کہا راوی نے کہ حلیہ بیان کیا آپ نے ان کا راوی کہتا ہے کہ میں گمان کرتا ہوں کہ فرمایا آپ نے موسیٰ علیہ السلام کے بکھرے ہوئے بال تھے سر کے گویا کہ وہ ایک مرد ہیں شنوہ کے قبیلہ میں سے اور فرمایا کہ ملا میں عیسیٰ علیہ السلام سے اور صورت بیان کی ان کی تو فرمایا کہ وہ میانہ قد ہیں سرخ رنگ گویا ابھی نکلے ہیں یماس سے یعنی حمام سے اور دیکھا میں نے ابراہیم علیہ السلام کو اور فرمایا کہ میں ان کی اولاد میں بہت مشابہ ہوں ان سے اور فرمایا کہ لائے میرے پاس دو برتن کہ ایک دودھ کا تھا اور دوسرے میں شراب تھی کہا گیا مجھ سے کہ لے تو اس میں سے جو چاہے سو لے لیا میں نے دودھ اور پیا، سو کہا مجھ سے کسی نے کہ راہ پائی تو نے فطرت کی یا کہا پہنچا تو فطرت کو اور بے شک اگر لیتا تو شراب تو گمراہ ہو جاتی امت تیری۔

فائدہ : یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

مترجم: آپ نے دودھ پسند کیا اس میں بشارت ہے علم اور کمالات دینیہ کی جو آپ ﷺ کی امت مرحومہ کو حاصل ہوئے اگر شراب لیتے تو فساد و عناد اور گمراہی امت میں پھیل جاتی۔

❀❀❀❀

(۳۱۳۱) عَنْ أَنَسٍ : أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ أُتِيَ بِالْبُرَاقِ لَيْلَةَ أُسْرِيَ بِهِ مُلْجَمًا مُسْرَجًا، فَاسْتَصْعَبَ عَلَيْهِ، فَقَالَ لَهُ جِبْرَئِيلُ: أَبِمُحَمَّدٍ تَفْعَلُ هٰذَا؟! فَمَا رَكِبَكَ أَحَدٌ أَكْرَمُ عَلَى اللّٰهِ مِنْهُ. قَالَ: فَارْفَضَّ عَرَقًا . (صحيح الاسناد)

ترجمہ: انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ کے لیے براق آیا جس شب کو معراج ہوئی ان کو۔ اور وہ لگام لگا ہوا تھا کاٹھی ڈالا ہوا اور

اس نے شوخی کی تب فرمایا جبرئیل علیہ السلام نے کیا تو محمد ﷺ کے ساتھ شوخی کرتا ہے آج تک کوئی تجھ پر سوار نہیں ہوا جوان سے زیادہ بزرگ ہو اللہ تعالیٰ کے نزدیک۔ کہا راوی نے کہ پھر پسینہ ٹپکنے لگا براق کا۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے۔ نہیں جانتے ہم اس کو مگر عبدالرزاق کی روایت سے۔

❀❀❀❀

(۳۱۳۲) عَنْ بُرَيْدَةَ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : ((لَمَّا انْتَهَيْنَا إِلٰى بَيْتِ الْمَقْدِسِ قَالَ جِبْرَئِيْلُ بِإِصْبَعِهِ فَخَرَقَ بِهِ الْحَجَرَ وَشَدَّ بِهِ الْبُرَاقَ)). (صحيح الاسناد)

ترجمہ: بریدہ سے روایت ہے کہا فرمایا رسول اللہ ﷺ نے۔ جب پہنچے ہم بیت المقدس میں یعنی شب معراج میں اشارہ کیا جبرئیل نے اپنی انگلی سے اور چیر دیا پتھر اور باندھ دیا اس سے براق۔

❀❀❀❀

(۳۱۳۳) عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ: أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ : ((لَمَّا كَذَّبَتْنِيْ قُرَيْشٌ قُمْتُ فِي الْحِجْرِ فَجَلَّى اللّٰهُ لِيْ بَيْتَ الْمَقْدِسِ، فَطَفِقْتُ أُخْبِرُهُمْ عَنْ اٰيَاتِهٖ وَأَنَا أَنْظُرُ إِلَيْهِ)). (اسناده صحيح) تخريج فقه السيرة (١٤٥)

ترجمہ: جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب جھٹلایا مجھ کو قریش نے یعنی معراج کے بارے میں کھڑا ہوا میں حطیم میں اور ظاہر کر دیا مجھ پر اللہ تعالیٰ نے بیت المقدس کو، سو میں ان کو خبر دینے لگا اس کی نشانیوں سے اور میں اسے دیکھتا تھا۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔ اور اس باب میں مالک بن صعصعہ اور ابو سعید اور ابن عباس اور ابوذر اور ابن مسعود رضی اللہ عنہم سے بھی روایت ہے۔

❀❀❀❀

(۳۱۳٤) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ فِيْ قَوْلِهٖ تَعَالٰى : ﴿ وَمَا جَعَلْنَا الرُّءْيَا الَّتِيْٓ أَرَيْنَاكَ إِلَّا فِتْنَةً لِّلنَّاسِ ﴾ قَالَ : هِيَ رُؤْيَا عَيْنٍ أُرِيَهَا النَّبِيُّ ﷺ لَيْلَةَ أُسْرِيَ بِهٖ إِلٰى بَيْتِ الْمَقْدِسِ ﴿وَالشَّجَرَةَ الْمَلْعُوْنَةَ فِي الْقُرْاٰنِ﴾ قَالَ : هِيَ شَجَرَةُ الزَّقُّوْمِ . (اسناده صحيح)

ترجمہ: ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اللہ تعالیٰ نے جو فرمایا ہے ﴿وما جعلنا الرويا﴾ یعنی نہیں دکھایا ہم نے تجھ کو جو کچھ خواب دکھایا مگر لوگوں کے جانچنے کو تو مراد اس سے دیکھنا آنکھ کا ہے کہ دکھایا گیا رسول اللہ ﷺ کو اس رات میں کہ گئے وہ بیت المقدس کو۔ کہا ابن عباس رضی اللہ عنہ نے اور یہ جو فرمایا اللہ تعالیٰ نے ﴿ والشجرة الملعونة ﴾ یعنی ملعون درخت جس کا مذکور ہے قرآن میں مراد اس سے زقوم کا درخت ہے۔

❀❀❀❀

(٣١٣٥) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ فِي قَوْلِهِ تَعَالَىٰ: ﴿وَقُرْآنَ الْفَجْرِ إِنَّ قُرْآنَ الْفَجْرِ كَانَ مَشْهُودًا﴾ قَالَ: ((تَشْهَدُهُ مَلٰئِكَةُ اللَّيْلِ وَمَلٰئِكَةُ النَّهَارِ)). (صحيح الاسناد) تخريج مشكاة المصابيح (٦٣٥)

ترجمہ: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے اس آیت کی تفسیر میں فرمایا ﴿وقرآن الفجر﴾ آخر آیت تک۔ یعنی پڑھنا قرآن کا فجر کو حاضر ہونے کا سبب ہے فرمایا آپؐ نے کہ حاضر ہوتے ہیں اس پر فرشتے رات کے اور فرشتے دن کے۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔ اور روایت کی یہ علی بن مسہر نے اعمش سے انہوں نے ابو صالح سے انہوں نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے ان دونوں نے نبی ﷺ سے۔

❀❀❀❀

(٣١٣٦) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ فِي قَوْلِهِ تَعَالَىٰ ﴿يَوْمَ نَدْعُوا كُلَّ أُنَاسٍ بِإِمَامِهِمْ﴾ قَالَ: ((يُدْعٰى أَحَدُهُمْ، فَيُعْطٰى كِتَابَهُ بِيَمِينِهِ وَيُمَدُّ لَهُ فِي جِسْمِهِ سِتُّونَ ذِرَاعًا، وَيُبَيَّضُ وَجْهُهُ، وَيُجْعَلُ عَلٰى رَأْسِهِ تَاجٌ مِنْ لُؤْلُؤٍ يَتَلَأْلَأُ، فَيَنْطَلِقُ إِلٰى أَصْحَابِهِ، فَيَرَوْنَهُ مِنْ بُعْدٍ، فَيَقُولُونَ: اَللّٰهُمَّ ائْتِنَا بِهٰذَا، وَبَارِكْ لَنَا فِي هٰذَا، حَتّٰى يَأْتِيَهُمْ، فَيَقُولُ لَهُمْ: أَبْشِرُوا، لِكُلِّ رَجُلٍ مِنْكُمْ مِثْلُ هٰذَا. وَأَمَّا الْكَافِرُ فَيُسَوَّدُ وَجْهُهُ، وَيُمَدُّ لَهُ فِي جِسْمِهِ سِتُّونَ ذِرَاعًا عَلٰى صُورَةِ آدَمَ، وَيُلْبَسُ تَاجًا، فَيَرَاهُ أَصْحَابُهُ، فَيَقُولُونَ: نَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنْ شَرِّ هٰذَا، اَللّٰهُمَّ لَا تَأْتِنَا بِهٰذَا. قَالَ: فَيَأْتِيهِمْ، فَيَقُولُونَ: اَللّٰهُمَّ أَخِّرْهُ، فَيَقُولُ: أَبْعَدَكُمُ اللّٰهُ، فَإِنَّ لِكُلِّ رَجُلٍ مِنْكُمْ مِثْلَ هٰذَا)). (ضعيف الاسناد) (اس میں سدی کا والد مجہول ہے)

ترجمہ: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے اس آیت کی تفسیر میں فرمایا ﴿يوم ندعوا كل اناس بامامهم﴾ یعنی جس دن بلایا جائے گا ہر شخص اپنے امام کے ساتھ فرمایا آپؐ نے کہ بلایا جائے گا ایک آدمی ان میں کا جنتی اور ملے گا نامہ اس کا داہنے ہاتھ میں اور بڑھا دیا جائے گا بدن اس کا ساٹھ گز اور روشن کیا جائے گا چہرہ اس کا اور اس کے سر پر پہنایا جائے گا ایک تاج موتیوں کا کہ چمکتا ہوگا اور وہ جائے گا اپنے یاروں کی طرف اور وہ اسے دور سے دیکھ کر کہیں گے یا اللہ ایسی ہی نعمتیں ہم کو عنایت کر اور اس میں ہمیں برکت دے یہاں تک کہ وہ آئے گا اور ان سے کہے گا کہ تم کو خوشخبری ہو ہر مرد کو تم میں سے ایسا ہی انعام ہے۔ اور کافر کا منہ کالا ہوگا اور اس کا بدن ساٹھ گز بڑھایا جائے گا جیسے آدم علیہ السلام کا قد و قامت تھا اور پہنایا جائے گا اس کو تاج سو دیکھیں گے رفیق اس کے اور کہیں گے پناہ ہے اللہ کی اس کی شر سے یا اللہ یہ ہمارے پاس نہ آئے فرمایا آپؐ نے کہ پھر وہ ان کے پاس آئے گا اور کہیں گے وہ کہ یا اللہ اس کو ذلیل کر اور وہ کہے گا یا اللہ ان کو مجھ سے دور کر اس لیے کہ ہر ایک کو ان میں سے عذاب ہے مثل اس کے۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے۔ اور سدی کا نام اسماعیل بن عبدالرحمن ہے۔

مترجم: اس حدیث میں بڑی بشارت ہے مجتہدان شریعت اور امامان طریقت کو جن کو اللہ تعالیٰ نے توفیق دی کہ انہوں نے خلق اللہ کو اللہ کی طرف بلایا اور اتباع سنت اور توحید کی طرف دعوت دی اور عباد صالحین نے ان کی اتباع پر کمر باندھی۔ اور بڑی تہدید اور تنبیہ ہے ان لوگوں کے لیے جنہوں نے دین میں احداث کیا اور بدعتیں نکالیں اور خلق نے ان کو بے وقوفی سے پیشوا اور مقتداء قرار دیا اور متبوع ٹھہرایا۔

❁ ❁ ❁ ❁

(۳۱۳۷) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ : فِي قَوْلِهِ: ﴿ عَسٰى أَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا ﴾، وَسُئِلَ عَنْهَا، قَالَ : ((هِيَ الشَّفَاعَةُ)).

(اسناده صحيح) سلسلة الأحاديث الصحيحة (۲۶۳۹، ۲۳۷۰۔ الظلال (۷۸٤)

ترجمہ: روایت ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اس آیت کی تفسیر میں اور کسی نے آپ سے پوچھا ﴿عسى ان يبعثك ربك﴾ یعنی قریب ہے کہ اٹھائے گا تجھے اللہ تعالیٰ مقام محمود میں، سو فرمایا آپ نے مراد اس سے شفاعت ہے۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے اور داؤد زغافری داؤد الاودی ہے اور وہ چچا ہیں عبداللہ بن ادریس کے۔

مترجم: مقام محمود کے معنی تعریف کی جگہ چونکہ اس مکان والے کی تعریف سارے جہان کے لوگ بدل و جان کریں گے لہٰذا اس کا نام مقام محمود ہوا اور اللہ تعالیٰ نے اس کا وعدہ خاتم النبیین اور شفیع المذنبین سے فرمایا ہے کہ آپ اس مقام میں باب شفاعت اصحاب توحید پر وا کریں گے۔

❁ ❁ ❁ ❁

(۳۱۳۸) عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ : دَخَلَ رَسُوْ لُ اللّٰهِ ﷺ مَكَّةَ عَامَ الْفَتْحِ وَحَوْلَ الْكَعْبَةِ ثَلَاثُ ثُمَانِةٍ وَسِتُّوْنَ نُصُبًا، فَجَعَلَ النَّبِيُّ ﷺ يَطْعَنُهَا بِمِخْصَرَةٍ فِيْ يَدِهِ، وَرُبَّمَا قَالَ بِعُوْدٍ، وَيَقُوْلُ: ﴿جَآءَ الْحَقُّ وَزَهَقَ الْبَاطِلُ إِنَّ الْبَاطِلَ كَانَ زَهُوْقًا ﴾ وَمَا يُبْدِئُ الْبَاطِلُ وَمَا يُعِيْدُ ﴾ .(اسناده صحيح)

ترجمہ: عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے کہ جب داخل ہوئے رسول اللہ ﷺ مکہ میں جس سال مکہ فتح ہوا کعبہ کے گرد تین سو ساٹھ پتھر گڑے تھے (کہ ان کی پرستش ہوتی تھی۔ سو نبی ﷺ مارنے لگے ان پتھروں کو ایک چھڑی سے کہ آپ کے ہاتھ میں تھی اور کبھی عبداللہ نے کہا ایک لکڑی سے اور فرماتے تھے آیا حق اور بھاگ گیا باطل۔ باطل بڑا بھگوڑا ہے آیا حق اور نہیں شروع ہوگا اب باطل اور نہ لوٹ کر آئے گا۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔ اور اس باب میں روایت ہے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے بھی۔

❁ ❁ ❁ ❁

(۳۱۳۹) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ : كَانَ النَّبِيُّ ﷺ بِمَكَّةَ، ثُمَّ أُمِرَ بِالْهِجْرَةِ فَنَزَلَتْ عَلَيْهِ : ﴿وَقُلْ رَّبِّ أَدْخِلْنِي مُدْخَلَ صِدْقٍ وَّأَخْرِجْنِي مُخْرَجَ صِدْقٍ وَّاجْعَلْ لِّي مِنْ لَّدُنْكَ سُلْطَانًا نَّصِيرًا﴾.

(ضعيف الأسناد) اس میں قابوس بن ابی ظبیان راوی ضعیف ہے۔

ترجمہ: ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہا انہوں نے کہ رسول اللہ ﷺ مکہ میں تھے پھر حکم ہوا آپ کو ہجرت کا اور اتری آپ پر یہ آیت ﴿وقل رب ادخلنی﴾ سے آخر تک۔ یعنی کہہ تو اے رب میرے داخل کر مجھے پسندیدہ مقام میں اور نکال مجھے بزرگی سے اور ٹھہرا دے میرے لیے قوی مددگار۔

فائدہ : یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

❀❀❀❀

(۳۱۴۰) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ : قَالَتْ قُرَيْشٌ لِيَهُودَ: أَعْطُونَا شَيْئًا نَسْأَلُ هٰذَاالرَّجُلَ. فَقَالَ : سَلُوْهُ عَنِ الرُّوحِ. فَسَأَلُوْهُ عَنِ الرُّوحِ، فَأَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالٰى : ﴿وَيَسْئَلُوْنَكَ عَنِ الرُّوْحِ قُلِ الرُّوْحُ مِنْ أَمْرِ رَبِّيْ وَمَآ أُوْتِيْتُمْ مِنَ الْعِلْمِ إِلَّا قَلِيْلًا﴾ قَالُوا: أُوتِينَا عِلْمًا كَبِيرًا، أُوتِينَا التَّوْرَاةَ وَمَنْ أُوتِيَ التَّوْرٰةَ فَقَدْ أُوتِيَ خَيْرًا كَثِيرًا، فَأُنْزِلَتْ : ﴿قُلْ لَّوْ كَانَ الْبَحْرُ مِدَادًا لِّكَلِمَاتِ رَبِّيْ﴾ إِلٰى اٰخِرِ الْاٰيَةِ .

(اسناده صحيح) التعليقات الحسان (۹۹)

ترجمہ: ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ قریش نے یہود سے فرمائش کی کہ ہم کو ایسی چیز بتاؤ کہ ہم اس شخص سے (آپ سے) پوچھیں تب انہوں نے کہا اس سے پوچھو حقیقت روح کی پس پوچھی انہوں نے حقیقت روح کی سو اتاری اللہ تعالیٰ نے یہ آیت ﴿يَسْئَلُوْنَكَ عَنِ الرُّوْحِ﴾ سے آخر تک۔ یعنی فرمایا اللہ تعالیٰ نے سوال کرتے ہیں تجھ سے روح کا تو کہہ روح ایک چیز ہے کہ اللہ تعالیٰ کے حکم سے پیدا ہوئی اور تم کو تھوڑا ہی علم دیا گیا ہے یہود کہتے تھے ہم کو بڑا علم ملا ہے ہم کو تورات ملی ہے اور جس کو تورات ملی اس کو بڑی خیر ملی، سو اس پر اتاری اللہ تعالیٰ نے یہ آیت ﴿قل لو كان البحر مدادا﴾ سے آخر آیت تک۔

فائدہ : یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔ غریب ہے اس سند سے۔

مترجم : پوری آیت یوں ہے۔ ﴿قُلْ لَّوْ كَانَ الْبَحْرُ مِدَادًا لِّكَلِمَاتِ رَبِّيْ لَنَفِدَ الْبَحْرُ قَبْلَ أَنْ تَنْفَدَ كَلِمَاتُ رَبِّيْ وَلَوْجِئْنَا بِمِثْلِهٖ مَدَادًا.﴾ یعنی کہہ تو اگر ہوئے دریا ہی میرے رب کی باتیں لکھنے کے لیے البتہ تمام ہو جائے دریا اس سے پہلے کہ تمام باتیں ہوں میرے رب کی اگر چہ لائیں برابر دریا کے اور مدد۔

❀❀❀❀

(٣١٤١) **عَنْ** عَبْدِاللّٰهِ قَالَ : كُنْتُ أَمْشِيْ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فِيْ حَرْثٍ بِالْمَدِيْنَةِ وَهُوَ يَتَوَكَّأُ عَلٰى عَسِيْبٍ، فَمَرَّ بِنَفَرٍ مِنَ الْيَهُوْدِ، فَقَالَ بَعْضُهُمْ: لَوْسَأَلْتُمُوْهُ. فَقَالَ بَعْضُهُمْ: لَا تَسْأَلُوْهُ فَإِنَّهُ يُسْمِعُكُمْ مَا تَكْرَهُوْنَ. فَقَالُوْا: يَا أَبَاالْقَاسِمِ حَدِّثْنَا عَنِ الرُّوْحِ، فَقَامَ النَّبِيُّ ﷺ سَاعَةً وَرَفَعَ رَأْسَهُ إِلَى السَّمَاءِ، فَعَرَفْتُ أَنَّهُ يُوْحٰى إِلَيْهِ حَتّٰى صَعِدَ الْوَحْيُ، ثُمَّ قَالَ : ((﴿ **الرُّوْحُ مِنْ أَمْرِ رَبِّيْ وَمَآ أُوْتِيْتُمْ مِنَ الْعِلْمِ إِلَّا قَلِيْلًا** ﴾)). (اسناده صحيح)

ترجمہ: روایت ہے عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے کہا انہوں نے کہ میں جاتا تھا رسول اللہ ﷺ کے ساتھ مدینہ کے ایک کھیت میں اور آپ ایک لکڑی پر کھجور کے ٹیکا دیتے تھے سو گزرے آپؐ ایک گروہ پر یہود کے اور کہا ان کے بعض نے کاش کہ تم ان سے کچھ سوال کرتے تو بعضوں نے کہا ان سے کچھ مت پوچھو اس لیے کہ وہ تم کو جواب سنائیں گے کہ تمہیں برا لگے گا پس پوچھا انہوں نے اور کہا اے ابوالقاسم بیان کرو تم ہم سے حقیقت روح کی ، سو کھڑے رہے رسول اللہ ﷺ ایک گھڑی تک اور اٹھایا اپنا سر آسمان کی طرف اور میں نے جانا کہ آپ کی طرف وحی بھیجی جاتی ہے یہاں تک کہ وحی کے آثار آپؐ پر ظاہر ہوئے پھر فرمایا آپؐ نے ﴿ الروح من امر ربی ﴾ یعنی روح میرے رب کے حکم سے پیدا ہوئی ہے اور تم کو نہیں ملا مگر تھوڑا علم۔

فائدہ : یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

❀❀❀❀

(٣١٤٢) **عَنْ** أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : ((**يُحْشَرُ النَّاسُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ثَلَاثَةَ أَصْنَافٍ: صِنْفًا مُشَاةً وَصِنْفًا رُكْبَانًا وَصِنْفًا عَلٰى وُجُوْهِهِمْ**)). **قِيْلَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ! وَكَيْفَ يَمْشُوْنَ عَلٰى وُجُوْهِهِمْ؟** قَالَ: ((**إِنَّ الَّذِيْ أَمْشَاهُمْ عَلٰى أَقْدَامِهِمْ قَادِرٌ عَلٰى أَنْ يُمْشِيَهُمْ عَلٰى وُجُوْهِهِمْ، أَمَا إِنَّهُمْ يَتَّقُوْنَ بِوُجُوْهِهِمْ كُلَّ حَدَبٍ وَشَوْكَةٍ**)).

(اسناده ضعيف) تخريج المشكاة : (٥٥٤٦۔ التحقيق الثاني۔ التعليق الرغيب : ٤/١٩٤)

ترجمہ: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: قیامت کے دن لائے جائیں گے لوگ تین قسم سے ایک قسم پیادہ اور ایک سوار اور ایک قسم اپنے مونہوں پر کسی نے کہا یا رسول اللہ! منہ پر کیوں کر چلیں گے آپؐ نے فرمایا جس نے پیروں سے چلایا ہے وہ منہ پر بھی چلا سکتا ہے آگاہ ہو کہ وہ لوگ اپنے منہ ہی سے ہر بلندی اور کانٹے سے بچ کر چلیں گے۔

فائدہ : یہ حدیث حسن ہے۔ اور روایت کی وہب نے ابن طاؤس سے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے انہوں نے نبی ﷺ سے اس روایت میں سے کچھ مضمون۔

❀❀❀❀

(۳۱۴۳) **حَدَّثَنَا** بَهْزُ بْنُ حَكِيمٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ : ((**إِنَّكُمْ مَحْشُورُونَ رِجَالًا وَرُكْبَانًا وَتُجَرُّونَ عَلٰى وُجُوهِكُمْ**)). (اسنادہ حسن) التعليق الرغيب.

ترجمہ: ہم سے بیان کیا بہز بن حکیم نے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے اپنے دادا سے، انہوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تم حشر میں آ ؤ گے پیادہ اور سوار اور گھسیٹے جائیں گے بعض تم میں کے اپنے مونہوں پر۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے۔

❀ ❀ ❀ ❀

(۳۱۴۴) **عَنْ** صَفْوَانَ بْنِ عَسَّالٍ الْمُرَادِيِّ أَنَّ يَهُودِيَّيْنِ قَالَ أَحَدُهُمَا لِصَاحِبِهِ : إِذْهَبْ بِنَا إِلٰى هٰذَا النَّبِيِّ ﷺ نَسْأَلُهُ. قَالَ : لَا تَقُلْ لَهُ نَبِيٌّ، فَإِنَّهُ إِنْ يَسْمَعُهَا سَمِعَهَا تَقُولُ لَهُ نَبِيٌّ كَانَتْ لَهُ أَرْبَعَةُ أَعْيُنٍ فَأَتَيَا النَّبِيَّ فَسَأَلَاهُ عَنْ قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى : ﴿ **وَلَقَدْ اٰتَيْنَا مُوْسٰى تِسْعَ اٰيَاتٍ بَيِّنَاتٍ** ﴾ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ : ((**لَا تُشْرِكُوا بِاللّٰهِ شَيْئًا وَلَا تَزْنُوا وَلَا تَقْتُلُوا النَّفْسَ الَّتِي حَرَّمَ اللّٰهُ إِلَّا بِالْحَقِّ، وَلَا تَسْرِقُوا، وَلَا تَسْحَرُوا، وَلَا تَمْشُوا بِبَرِيْءٍ إِلٰى سُلْطَانٍ فَيَقْتُلَهُ، وَلَا تَأْكُلُوا الرِّبَا، وَلَا تَقْذِفُوا مُحْصَنَةً، وَلَا تَفِرُّوا مِنَ الزَّحْفِ**)). شَكَّ شُعْبَةُ. ((**وَعَلَيْكُمْ يَا مَعْشَرَ الْيَهُودِ خَاصَّةً، أَلَّا تَعْتَدُوا فِي السَّبْتِ**)). فَقَبَّلَا يَدَيْهِ وَرِجْلَيْهِ وَقَالَا : نَشْهَدُ أَنَّكَ نَبِيٌّ. قَالَ : ((**فَمَا يَمْنَعُكُمَا أَنْ تُسْلِمَا ؟**)) قَالَا : إِنَّ دَاوُدَ دَعَا اللّٰهَ أَنْ لَا يَزَالَ فِي ذُرِّيَّتِهِ نَبِيٌّ، وَإِنَّا نَخَافُ إِنْ أَسْلَمْنَا أَنْ تَقْتُلَنَا الْيَهُودُ. (اسنادہ ضعیف)

ترجمہ: صفوان سے روایت ہے کہ ایک یہودی نے دوسرے سے کہا چلو اس نبی کی طرف کچھ پوچھیں اس نے کہا ان کو نبی نہ کہو اگر وہ سنیں گے کہ تو ان کو نبی کہتا ہے تو ان کی چار آنکھیں ہو جائیں گی یعنی بہت خوش ہوں گے پھر وہ دونوں آپ ؐ کے پاس آئے اور اس آیت کی تفسیر پوچھی یعنی فرمایا اللہ تعالیٰ نے کہ دیں ہم نے موسیٰ علیہ السلام کو نو نشانیاں یعنی پوچھا کہ وہ کیا تھیں آپ ؐ نے فرمایا کہ شریک نہ کرو اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو اور نہ قتل کرو اس جان دار کو جس کا مارنا اللہ نے حرام کیا مگر قصاص وغیرہ میں اور چوری مت کرو اور جادو مت کرو اور نہ لے جاؤ بےقصور کو بادشاہ کے پاس کہ وہ اسے قتل کرے یعنی تہمت خون کی لگا کر اور مت کھاؤ سود اور تہمت زنا کی نہ لگاؤ پاک عورت کو۔ اور نہ بھاگو جہاد سے۔ اور شعبہ کو شک ہے کہ نویں بات یہی تھی کہ فرمایا آپ ؐ نے: اور تم پر اے یہود خاصۃً منع ہے کہ زیادتی نہ کرو تم ہفتہ کے دن، سو چومنے لگے وہ دونوں ہاتھ پیر آنحضرت ﷺ کے اور کہا کہ گواہی دیتے ہیں ہم کہ بےشک تم نبی ہو آپ ؐ نے فرمایا کہ پھر کیا چیز مانع ہے تم کو اسلام سے انہوں نے کہا داؤد علیہ السلام نے دعا کی ہے کہ ہمیشہ ان کی اولاد میں ایک نبی ہو اور ہم اس سے بھی ڈرتے ہیں کہ اگر مسلمان ہوں تو یہود ہمیں مار ڈالیں گے۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

(٣١٤٥) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ﴿وَلَا تَجْهَرْ بِصَلَاتِكَ وَلَا تُخَافِتْ بِهَا﴾ قَالَ : نَزَلَتْ بِمَكَّةَ، كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ إِذَا رَفَعَ صَوْتَهُ بِالْقُرْآنِ سَبَّهُ الْمُشْرِكُوْنَ وَمَنْ أَنْزَلَهُ وَمَنْ جَاءَ بِهِ، فَأَنْزَلَ اللّٰهُ: ﴿وَلَا تَجْهَرْ بِصَلَاتِكَ﴾ فَيَسُبُّوا الْقُرْآنَ وَمَنْ أَنْزَلَهُ وَمَنْ جَاءَ بِهِ ﴿وَلَا تُخَافِتْ بِهَا﴾ : عَنْ أَصْحَابِكَ بِأَنْ تُسْمِعَهُمْ حَتّٰى يَأْخُذُوا عَنْكَ الْقُرْآنَ . (اسناده صحيح)

ترجمہ: ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ انہوں نے کہا ﴿ولا تجهر بصلاتك ولا تخافت بها﴾ یعنی مت پکار کر پڑھ نماز اپنی اور مت چپکے سے پڑھ یہ آیت مکہ میں اتری ہے اور رسول اللہ ﷺ جب آواز بلند سے قرآن پڑھتے گالیاں دیتے مشرک لوگ قرآن کو اور جس نے اسے اتارا اور جو لایا پس اتاری اللہ تعالیٰ نے یہ آیت مت پکار کر پڑھ قرآن نماز میں کہ مشرک لوگ اسے اور اس کے اتارنے والے کو گالیاں دیں اور مت آہستہ پڑھو اتنا کہ صحابہ نہ سنیں ایسا پڑھو کہ وہ سنیں اور سیکھ لیں تمہاری زبان سے قرآن کو۔

فائدہ : یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

❁❁❁❁

(٣١٤٦) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ فِيْ قَوْلِهٖ ﴿وَلَا تَجْهَرْ بِصَلَاتِكَ وَلَا تُخَافِتْ بِهَا وَابْتَغِ بَيْنَ ذٰلِكَ سَبِيْلًا﴾ قَالَ : نَزَلَتْ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مُخْتَفٍ بِمَكَّةَ، وَكَانَ إِذَا صَلّٰى بِأَصْحَابِهٖ رَفَعَ صَوْتَهُ بِالْقُرْآنِ، فَكَانَ الْمُشْرِكُوْنَ إِذَا سَمِعُوْا شَتَمُوا الْقُرْآنَ وَمَنْ أَنْزَلَهُ وَمَنْ جَاءَ بِهٖ، فَقَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى لِنَبِيِّهٖ : ﴿وَلَا تَجْهَرْ بِصَلٰوتِكَ﴾ أَيْ : بِقِرَاءَتِكَ فَيَسْمَعَ الْمُشْرِكُوْنَ فَيَسُبَّ. ﴿الْقُرْآنَ وَلَا تُخَافِتْ بِهَا﴾ عَنْ أَصْحَابِكَ ﴿وَابْتَغِ بَيْنَ ذٰلِكَ سَبِيْلًا﴾ . (اسناده صحيح)

ترجمہ: ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا یہ آیت ﴿ولا تجهر بصلاتك﴾ الآیۃ یعنی پکار کر مت پڑھ نماز اپنی اور مت آہستہ پڑھ اور ڈھونڈ لے اس کے بیچ کی راہ مکہ میں اتری اور رسول اللہ ﷺ چھپے ہوئے تھے اور جب آپ یاروں کے ساتھ نماز پڑھتے قرآن بلند آواز سے پڑھتے اور مشرک گالیاں دیتے قرآن کو جب سنتے اور جس نے اتارا اور لایا اس کو (یعنی اللہ و جبرئیل کو) تب اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی سے فرمایا ﴿لا ولا تجهر بصلاتك﴾ یعنی مت زور سے پڑھ تو نماز کو یعنی قرآن کو کہ مشرک سن کر قرآن کو گالیاں دینے لگیں اور ایسے چپکے سے بھی مت پڑھ کہ تیرے اصحاب نہ سنیں اور اس کے درمیان کی راہ اختیار کر۔

فائدہ : یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

❁❁❁❁

(٣١٤٧) عَنْ زِرِّ بْنِ حُبَيْشٍ قَالَ : قُلْتُ لِحُذَيْفَةَ بْنِ الْيَمَانِ : أَصَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فِي بَيْتِ الْمَقْدِسِ؟ قَالَ : لَا. قُلْتُ : بَلٰى ، قَالَ : أَنْتَ تَقُوْلُ ذٰلِكَ يَاأَصْلَعُ، بِمَ تَقُوْلُ ذٰلِكَ؟ قُلْتُ : بِالْقُرْاٰنِ، بَيْنِيْ وَبَيْنَكَ الْقُرْاٰنُ، فَقَالَ حُذَيْفَةُ : مَنِ احْتَجَّ بِالْقُرْاٰنِ فَقَدْ أَفْلَحَ۔ قَالَ سُفْيَانُ : يَقُوْلُ قَدِ احْتَجَّ وَرُبَّمَا قَالَ : قَدْ فَلَجَ فَقَالَ : ﴿سُبْحَانَ الَّذِىْ أَسْرٰى بِعَبْدِهٖ لَيْلًا مِنَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ إِلَى الْمَسْجِدِ الْأَقْصٰى﴾ . قَالَ : أَفْتَرَاهُ صَلّٰى فِيْهِ؟ قُلْتُ : لَا، قَالَ : لَوْ صَلّٰى فِيْهِ لَكُتِبَتْ عَلَيْكُمُ الصَّلٰوةُ فِيْهِ كَمَا كُتِبَتِ الصَّلٰوةُ فِي الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ. قَالَ : حُذَيْفَةُ : قَدْ أُوْتِيَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بِدَابَّةٍ طَوِيْلَةِ الظَّهْرِ۔ مَمْدُوْدَةٍ هٰكَذَا۔ خَطْوَهُ مَدُّ بَصَرِهٖ فَمَا زَايَلَا ظَهْرَ الْبُرَاقِ حَتّٰى رَأَيَا الْجَنَّةَ وَالنَّارَ وَوَعْدَ الْاٰخِرَةِ أَجْمَعَ، ثُمَّ رَجَعَا عَوْدَهُمَا عَلٰى بَدْئِهِمَا. قَالَ : وَيَتَحَدَّثُوْنَ أَنَّهٗ رَبَطَهٗ. بِمَا؟ لِيَفِرَّ مِنْهُ!؟ لَمْ أَيْفِرَّ مِنْهُ وَإِنَّمَا سَخَّرَهٗ لَهٗ عَالِمُ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ . (حسن الاسناد)

ترجمہ: زر بن حبیش سے روایت ہے کہ انہوں نے حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ سے کہ کیا نماز پڑھی ہے رسول اللہ ﷺ نے بیت المقدس میں حذیفہ نے کہا نہیں میں نے کہا بے شک پڑھی ہے حذیفہ نے کہا تو ایسا ہی کہتا ہے اے گنجے کیا دلیل ہے تیری جس سے تو یہ دعویٰ کرتا ہے میں نے کہا دلیل میری قرآن ہے میرے اور تمہارے درمیان قرآن ہے حذیفہ نے کہا قرآن سے جس نے دلیل پکڑی تو مراد کو پہنچا۔ سفیان کہتے ہیں کہ کبھی ہمارے شیخ مصعر نے کہا کہ جس نے قرآن سے دلیل پکڑی وہ حجت میں غالب آیا اور کبھی کہا کہ مراد کو پہنچا پھر کہا زر بن حبیش نے کہ پکڑی میں نے یہ آیت ﴿سُبْحَانَ الَّذِىْ أَسْرٰى﴾ یعنی پاک ہے وہ پروردگار کہ لے گیا رات ہی رات کو اپنے بندے کو مسجد حرام سے مسجد اقصیٰ تک۔ کہا حذیفہ نے پھر پاتا ہے تو اس آیت میں کہ نماز پڑھی آپؐ نے بیت المقدس میں میں نے کہا نہیں حذیفہ نے کہا کہ اگر آپ وہاں نماز پڑھتے تو تم پر نماز وہاں ادا کرنا فرض ہو جاتا جیسے کہ مسجد حرام میں فرض ہے پھر کہا حذیفہ نے لائے رسول اللہ ﷺ کے پاس ایک جانور (یعنی براق) لمبی پیٹھ والا قدم اس کا وہاں پڑتا جہاں نظر پہنچتی پھر نہ اترے (یعنی جبرئیل اور آپ) براق کی پیٹھ پر سے یہاں تک کہ دیکھ لیں جنت اور دوزخ اور آخرت کی وعدہ کی چیزیں سب پھر الٹے پاؤں لوٹے اور لوگ کہتے ہیں کہ اس کو باندھ دیا تھا (یعنی مسجد بیت المقدس میں) کیا ضرورت تھی اس کے باندھنے کی کیا وہ بھاگ جاتا اس کو تو عَالِمُ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ نے آنحضرت ﷺ کے لیے مسخر کیا تھا۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

مترجم: حذیفہ نے انکار کیا ہے بیت المقدس میں آپ کی نماز پڑھنے اور براق کے باندھنے کا۔ بیہقی نے کہا ہے کہ چونکہ اثبات ان دونوں کو اور رواۃ کرتے ہیں اور مثبت کو نافی پر تقدم ہے یعنی جو روایت کرتا ہے کہ آپ نے وہاں نماز پڑھی اور براق باندھا اس کے

پاس ایک شے کا علم زیادہ ہے اور قول اس کا قابل قبول ہے۔ رہا حذیفہ نے جو کہا کہ اگر آپ وہاں نماز پڑھتے تو ہم پر نماز وہاں کی فرض ہو جاتی اگر اس سے مراد فرضیت ہے تو یہ تلازم صحیح نہیں اور اگر تشریع مراد ہے تو وہ ثابت ہے۔ چنانچہ حدیث شد رحال کی اور وہاں نماز کی ادا کی فضیلت میں جو وارد ہوئی ہے اس کے مشروع ہونے پر صاف دلالت کرتی ہے۔

❁❁❁❁

(٣١٤٨) عَنْ أَبِي سَعِيدِ الْخُدْرِيّ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ : ((أَنَا سَيِّدُ وَلَدِ اٰدَمَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَلَا فَخْرَ، وَبِيَدِیْ لِوَاءُ الْحَمْدِ وَلَا فَخْرَ، وَمَا مِنْ نَبِيٍّ يَوْمَئِذٍ اٰدَمَ فَمَنْ سِوَاهُ إِلَّا تَحْتَ لِوَائِي، وَأَنَا أَوَّلُ مَنْ تَنْشَقُّ عَنْهُ الْأَرْضُ وَلَا فَخْرَ)). قَالَ: ((فَيَفْزَعُ النَّاسُ ثَلَاثَةَ فَزَعَاتٍ، فَيَأْتُوْنَ اٰدَمَ فَيَقُوْلُوْنَ: أَنْتَ أَبُوْنَا اٰدَمُ فَاشْفَعْ لَنَا إِلٰى رَبِّكَ، فَيَقُوْلُ: إِنِّيْ أَذْنَبْتُ ذَنْبًا أُهْبِطْتُّ مِنْهُ إِلَى الْأَرْضِ، وَلٰكِنِ ائْتُوْا نُوْحًا، فَيَأْتُوْنَ نُوْحًا فَيَقُوْلُ: إِنِّيْ دَعَوْتُ عَلٰى أَهْلِ الْأَرْضِ دَعْوَةً فَأُهْلِكُوْا، وَلٰكِنِ اذْهَبُوْا إِلٰى إِبْرٰهِيْمَ، فَيَأْتُوْنَ إِبْرٰهِيْمَ فَيَقُوْلُ: إِنِّيْ كَذَبْتُ ثَلٰثَ كَذِبَاتٍ)). ثُمَّ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَا مِنْهَا كَذِبَةٌ إِلَّا مَا حَلَّ بِهَا عَنْ دِيْنِ اللّٰهِ، وَلٰكِنِ ائْتُوْا مُوْسٰى، فَيَأْتُوْنَ مُوْسٰى فَيَقُوْلُ: إِنِّيْ قَدْ قَتَلْتُ نَفْسًا وَلٰكِنْ ائْتُوْا عِيْسٰى، فَيَأْتُوْنَ عِيْسٰى فَيَقُوْلُ: إِنِّيْ عُبِدْتُ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ، وَلٰكِنِ ائْتُوْا مُحَمَّدًا ﷺ. قَالَ : فَيَأْتُوْنِّيْ فَأَنْطَلِقُ مَعَهُمْ)). قَالَ ابْنُ جُدْعَانَ : قَالَ أَنَسٌ : فَكَأَنِّيْ أَنْظُرُ إِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ. قَالَ: ((فَاٰخُذُ بِحَلَقَةِ بَابِ الْجَنَّةِ فَأُقَعْقِعُهَا فَيُقَالُ : مَنْ هٰذَا؟ فَيُقَالُ مُحَمَّدٌ. فَيَفْتَحُوْنَ لِيْ وَيُرَحِّبُوْنَ بِيْ، فَيَقُوْلُوْنَ: مَرْحَبًا. فَأَخِرُّ سَاجِدًا، فَيُلْهِمُنِي اللّٰهُ مِنَ الثَّنَاءِ وَالْحَمْدِ، فَيُقَالُ لِيْ: إِرْفَعْ رَأْسَكَ وَسَلْ تُعْطَ، وَاشْفَعْ تُشَفَّعْ، وَقُلْ يُسْمَعْ لِقَوْلِكَ، وَهُوَ الْمَقَامُ الْمَحْمُوْدُ الَّذِيْ قَالَ اللّٰهُ ﴿ عَسٰى أَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا ﴾)) قَالَ سُفْيَانُ : لَيْسَ عَنْ أَنَسٍ إِلَّا هٰذِهِ الْكَلِمَةُ: ((فَآخُذُ بِحَلَقَةِ بَابِ الْجَنَّةِ فَأُقَعْقِعُهَا)) .

(اسناده صحيح) تخريج شرح العقيدة الطحاوية (١٧٠) سلسلة الأحاديث الصحيحة (١٥٧١).

ترجمہ: ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا میں سردار ہوں تمام اولاد آدم کا قیامت کے دن اور اس میں کچھ فخر نہیں اور میرے ہاتھ میں ہوگا نیزہ حمد کا اور اس میں کچھ فخر نہیں اور کوئی نبی نہ ہوگا اس دن آدم اور نبی ان کے سوا سب میرے ہی نیزے کے نیچے ہوں گے اور پہلے میرے ہی لیے زمین شق ہوگی (یعنی بعث کے وقت) اور اس میں کچھ فخر نہیں فرمایا آپ نے اور تین بار لوگ بہت گھبرائیں گے تو آدم علیہ السلام کے پاس آئیں گے اور کہیں گے آپ ہمارے باپ ہیں سو سفارش کیجیے ہماری اپنے رب کے پاس وہ کہیں گے مجھ سے ایسا گناہ ہوا ہے کہ اتارا گیا میں اس کے سبب سے زمین

پر لیکن تم نوح علیہ السلام کے پاس جاؤ پھر نوح کے پاس آئیں گے وہ کہیں گے میں نے ساری زمین والوں کے لیے بددعا کی اور وہ ہلاک ہوگئے ولیکن تم ابراہیم علیہ السلام کے پاس جاؤ پھر وہ ابراہیم علیہ السلام کے پاس جائیں گے اور وہ کہیں گے میں نے تین جھوٹ بولے پھر فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کوئی جھوٹ نہیں بولا انہوں نے مگر مقصود تھی اس سے تائید دین کی پھر فرمائیں گے حضرت ابراہیم علیہ السلام تم جاؤ موسیٰ علیہ السلام کے پاس اور وہ آئیں گے موسیٰ علیہ السلام کے پاس اور وہ کہیں گے میں نے ایک شخص کو بے قصور مار ڈالا ہے لیکن تم جاؤ عیسیٰ علیہ السلام کے پاس پھر آئیں گے سب لوگ عیسیٰ علیہ السلام کے پاس اور وہ کہیں گے مجھے اللہ تعالیٰ کے سوا معبود بنایا گیا تھا لیکن تم جاؤ محمد ﷺ کے پاس فرمایا آپؐ نے پھر سب لوگ میرے پاس آئیں گے سو میں ان کے ساتھ جاؤں گا (دربار الٰہی) میں ابن جدعان جو راوی حدیث ہیں انہوں نے کہا کہ انس رضی اللہ عنہ نے کہا ہے میں گویا کہ دیکھ رہا ہوں رسول اللہ ﷺ کو کہ آپ فرماتے تھے کہ پکڑے کھڑا رہوں گا میں جنت کا دروازہ کھٹکھٹاؤں گا اس کو سو اندر سے کوئی پوچھے گا کون ہے کہ محمدؐ آئے ہیں، آؤ بھگت کریں گے میری اور مجھے مرحبا کہیں گے پھر میں سجدے میں گر پڑوں گا (شکر کے لیے) سو سکھائے گا مجھے اللہ تعالیٰ حمد وثنا اپنی اور مجھے حکم ہوگا کہ اپنا سر اٹھا اور مانگ تیرا سوال پورا ہوگا اور سفارش کر تیری سفارش قبول ہوگی اور کہہ تیری بات سنی جائے گی اور وہ مقام (جہاں یہ باتیں ہوں گی) مقام محمود ہے کہ جس کا وعدہ اللہ تعالیٰ نے اس آیت میں فرمایا ﴿عسیٰ ان یبعثك﴾ الآیۃ یعنی قریب ہے کہ اٹھائے گا اللہ تعالیٰ مقام محمود میں۔ سفیان نے کہا کہ اس روایت میں انس رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے کہ فرمایا آپ نے پکڑوں گا میں دروازہ جنت کا اور اسے ٹھونکوں گا۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے اور روایت کی بعضوں نے یہ حدیث ابونضرہ سے انہوں نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے پوری حدیث۔

مترجم: اس حدیث میں یہ تفصیل مذکور ہے کہ شفاعت بغیر اذن الٰہی کے نہ ہوگی اور جو جہال اپنی جہالت سے اہل حق کو تہمت لگاتے ہیں انکار شفاعت کا محض غلط ہے تابع حدیث کب اس کا منکر ہوسکتا ہے خاتمہ سورہ بنی اسرائیل میں بنی اسرائیل کے حالات سے مذکور ہے دوبار غالب آنا ان کا زمین میں اور غالب ہونا بخت نصر کا یا سخاریب کا اہل نینویٰ سے یا جالوت جزری کا ان پر وعدہ رحمت کا اور وعید تباہی کی بصورت ارتکاب جرائم اور عطا ہونا معجزوں کا موسیٰ علیہ السلام کو اور اخبار سے خبر آنحضرتؐ کے اسراء کی بیت المقدس تک اور خبر ہلاک اقوام کثیرہ کی بعد نوح علیہ السلام کے اور بیان رؤیائے رسول کا کہ مراد اس سے معراج ہے بقول مقبول اور قصہ آدم علیہ السلام کا اور خباثتیں شیطان کی اور فضائل قرآن سے ہدایت کرنا اس کا طرف راہ راست کے اور بشارت دینا مؤمنوں کو اور مذکور ہونا اس کا اور حجاب ہونا قاری قرآن اور منکر آخرت کے درمیان اور بوجھ ہونا ان کے دلوں اور کانوں پر اور بھاگ جانا منکروں کا توحیدی قرآن سن کر اور شفا ورحمت مؤمنوں کے لیے اور خسران ظالموں کے لیے نزول قرآن میں اور عاجز ہونا جن وانس کا اس کے مقابلہ سے اور ہر مثل کا ہونا قرآن سے اور اترنا قرآن کا حق کے ساتھ اور مبشر اور نذیر ہونا رسول کا اور ٹکڑے ٹکڑے کرنا قرآن کا آسانی قرأت کے لیے اور سجدہ میں گر پڑنا اہل علم کا اسے سن کر اور خاشع ہونا ان کا اور اوامر ونواہی سے امر ادائے حقوق ذوی القربیٰ

اور مساکین اور ابن سبیل کا اور نہی اسراف وتبذیر سے اور امر نرم بات کہنے کا اقرباء اور مساکین سے اور تعلیم بطور مناسب خرچ کرنے اور نہی قتل اولاد سے اور نہی زنا سے اور نہی قتل نفس سے بغیر حق کے اور نہی مال یتیم کے کھانے سے اور امر وفائے عہد کا اور وفائے کیل ومیزان کا اور نہی اتباع سے ظنون فاسدہ کے اور آراء کاسدہ کے اور نہی تکبرانہ چال سے اور منحصر ہونا حکمت کا ان امور میں اور امر نرم بات کرنے کا اور اقامت صلوٰۃ کا زوال شمس سے غسق لیل تک اور امر قرأت قرآن کا وقت فجر کے۔ اور امر نبی ﷺ کو اس دعا کے پڑھنے کا ﴿ رب ادخلنی مدخل صدق ﴾ الآیۃ اور امر توسط کا سر وجہر میں وقت قرأت قرآن اور امور آخرت سے ذکر اعمال ناموں کا اور مذمت طالب دنیا کی اور فضیلت طالب عقبیٰ کی اور حشر سب آدمیوں کا اپنے اپنے اماموں کے ساتھ اور حشر اہل ضلال کا مونہوں پر اندھے بہرے ہوکر اور اسی طرح کے اور فوائد متفرقہ مذکور ہیں۔ چنانچہ عجلت انسان کی اور طلب کرنا اس کا شر کو اور نہ آنا عذاب کا جب تلک رسول نہ آئے اور عادت الٰہی ہونا کہ جب کسی قوم کا ہلاک چاہتا ہے اس کے امراء کو امر فرماتا ہے اور وہ سرکشی اور نافرمانی کرتے ہیں اور ان پر عذاب آجاتا ہے اور تفاوت درجات دنیا کا نمونہ ہے آخرت کے تفاوت کا اور نہی اشراک فی الالوہیت سے اور تسبیح سموات وارض اور ہر شے کی اور مسحور کہنا کفار کا نبی کو اور ضلال ان کا اور تفضیل بعض انبیاء کی بعض پر اور تذکیر کشتی کے حال کی۔ اور غافل ہوجانا مشرکوں کا اپنے معبودوں سے وقت غرق کے اور پھر کنارے پر مشرک ہوجانا اور کرامت بنی آدم کی اور سوار لیے پھرنا اس کا بحر وبر میں اور فضیلت اس کی اکثر مخلوقات پر اور قصد کفار کا واسطے اخراج رسول کے مکہ سے اور شکایت حال انسان کی راحت اور تکلیف کی میں۔ اور پوچھنا لوگوں کا روح کی حقیقت کو۔ اور فرمائش کافروں کی رسول سے نہریں جاری کرنے کی اور باغوں کی وغیر ذالک اور جواب اس کا۔

❁❁❁❁

۱۸۔ باب: وَمِنْ سُوْرَةِ الْكَهْفِ

تفسیر سورۂ کہف

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

(۳۱۴۹) عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ : قُلْتُ لِابْنِ عَبَّاسٍ : إِنَّ نَوْفًا الْبِكَالِيَّ يَزْعُمُ أَنَّ مُوْسٰى صَاحِبَ بَنِيْ إِسْرَائِيْلَ لَيْسَ بِمُوْسٰى صَاحِبِ الْخَضِرِ. قَالَ : كَذَبَ عَدُوُّاللّٰهِ، سَمِعْتُ أُبَيَّ بْنَ كَعْبٍ يَقُوْلُ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ : ((قَامَ مُوْسٰى خَطِيْبًا فِيْ بَنِيْ إِسْرَائِيْلَ، فَسُئِلَ أَيُّ النَّاسِ أَعْلَمُ؟ فَقَالَ : أَنَا أَعْلَمُ. فَعَتَبَ اللّٰهُ عَلَيْهِ، إِذْلَمْ يَرُدَّ الْعِلْمَ إِلَيْهِ، فَأَوْحَى اللّٰهُ إِلَيْهِ أَنَّ عَبْدًا مِنْ عِبَادِيْ بِمَجْمَعِ الْبَحْرَيْنِ هُوَ أَعْلَمُ مِنْكَ. قَالَ مُوْسٰى : أَيْ رَبِّ، فَكَيْفَ لِيْ بِهِ؟ فَقَالَ لَهُ: أَحْمِلْ حُوْتًا فِيْ مِكْتَلٍ، فَحَيْثُ تَفْقِدُ الْحُوْتَ فَهُوَ ثَمَّ. فَانْطَلَقَ وَانْطَلَقَ مَعَهُ فَتَاهُ۔ وَهُوَ يُوْشَعُ بْنُ نُوْنٍ۔ فَجَعَلَ

مُوْسٰی حَوْتًا فِيْ مِكْتَلٍ، فَانْطَلَقَ هُوَ وَفَتَاهُ يَمْشِيَانِ حَتّٰى إِذَا أَتَيَا الصَّخْرَةَ، فَرَقَدَ مُوْسٰى وَفَتَاهُ، فَاضْطَرَبَ الْحُوْتُ فِي الْمِكْتَلِ حَتّٰى خَرَجَ مِنَ الْمِكْتَلِ فَسَقَطَ فِي الْبَحْرِ. قَالَ: فَأَمْسَكَ اللّٰهُ عَنْهُ جِرْيَةَ الْمَاءِ حَتّٰى كَانَ مِثْلُ الطَّاقِ وَكَانَ لِلْحُوْتِ سَرَبًا، وَكَانَ لِمُوْسٰى وَفَتَاهُ عَجَبًا، فَانْطَلَقَا بَقِيَّةَ يَوْمِهِمَا وَلَيْلَتِهِمَا، وَنَسِيَ صَاحِبُ مُوْسٰى أَنْ يُخْبِرَهُ، فَلَمَّا أَصْبَحَ مُوْسٰى قَالَ لِفَتَاهُ: ﴿ اٰتِنَا غَدَآءَنَا لَقَدْ لَقِيْنَا مِنْ سَفَرِنَا هٰذَا نَصَبًا ﴾. قَالَ: ((وَلَمْ يَنْصَبْ حَتّٰى جَاوَزَ الْمَكَانَ الَّذِيْ أُمِرَ بِهِ قَالَ: ﴿ أَرَأَيْتَ إِذْ أَوَيْنَآ إِلَى الصَّخْرَةِ فَإِنِّيْ نَسِيْتُ الْحُوْتَ وَمَا اَنْسٰنِيْهُ إِلَّا الشَّيْطٰنُ أَنْ أَذْكُرَهٗ وَاتَّخَذَ سَبِيْلَهٗ فِي الْبَحْرِ عَجَبًا ﴾. قَالَ مُوْسٰى: ﴿ ذٰلِكَ مَا كُنَّا نَبْغِ فَارْتَدَّا عَلٰى اٰثَارِهِمَا قَصَصًا ﴾. قَالَ: ((فَكَانَ يَقُصَّانِ اٰثَارَهُمَا)) قَالَ سُفْيَانُ: يَزْعُمُ نَاسٌ أَنَّ تِلْكَ الصَّخْرَةَ، عِنْدَهَا عَيْنُ الْحَيَاةِ لَا يُصِيْبُ مَاؤُهَا مَيِّتًا إِلَّا عَاشَ قَالَ: وَكَانَ الْحُوْتُ قَدْ أُكِلَ مِنْهُ، فَلَمَّا قُطِرَ عَلَيْهِ الْمَاءُ عَاشَ. قَالَ: فَقَصَّا اٰثَارَهُمَا حَتّٰى أَتَيَا الصَّخْرَةَ، فَرَاٰى رَجُلًا مُسَجًّى عَلَيْهِ بِثَوْبٍ، فَسَلَّمَ عَلَيْهِ مُوْسٰى، فَقَالَ: أَنّٰى بِأَرْضِكَ السَّلَامُ؟ فَقَالَ: أَنَا مُوْسٰى. فَقَالَ: مُوْسٰى بَنِيْ إِسْرَائِيْلَ؟ قَالَ: نَعَمْ. قَالَ: يَامُوْسٰى! إِنَّكَ عَلٰى عِلْمٍ مِنْ عِلْمِ اللّٰهِ عَلَّمَكَهُ اللّٰهُ لَا أَعْلَمُهُ، وَأَنَا عَلٰى عِلْمٍ مِنْ عِلْمِ اللّٰهِ عَلَّمَنِيْهِ لَا تَعْلَمُهُ. فَقَالَ مُوْسٰى: ﴿ هَلْ أَتَّبِعُكَ عَلٰى أَنْ تُعَلِّمَنِ مِمَّا عُلِّمْتَ رُشْدًا ﴾ قَالَ: ﴿ إِنَّكَ لَنْ تَسْتَطِيْعَ مَعِيَ صَبْرًا وَكَيْفَ تَصْبِرُ عَلٰى مَا لَمْ تُحِطْ بِهٖ خُبْرًا ۝ قَالَ: سَتَجِدُنِيْٓ إِنْ شَآءَ اللّٰهُ صَابِرًا وَلَا أَعْصِيْ لَكَ أَمْرًا ﴾ قَالَ لَهُ الْخَضِرُ ﴿ فَإِنِ اتَّبَعْتَنِيْ فَلَا تَسْأَلْنِيْ عَنْ شَيْءٍ حَتّٰى أُحْدِثَ لَكَ مِنْهُ ذِكْرًا ﴾ قَالَ: نَعَمْ. فَانْطَلَقَ الْخَضِرُ وَمُوْسٰى يَمْشِيَانِ عَلٰى سَاحِلِ الْبَحْرِ، فَمَرَّتْ بِهِمَا سَفِيْنَةٌ، فَكَلَّمَاهُمْ أَنْ يَحْمِلُوْهَا، فَعَرَفُوا الْخَضِرَ، فَحَمَلُوْهُمَا بِغَيْرِ نَوْلٍ، فَعَمَدَ الْخَضِرُ إِلٰى لَوْحٍ مِنْ أَلْوَاحِ السَّفِيْنَةِ فَنَزَعَهُ، فَقَالَ لَهُ مُوْسٰى ق﴿ وَلَقَدْ اٰتَيْنَا مُوْسٰى تِسْعَ اٰيَاتٍ بَيِّنَاتٍ ﴾ وْمٌ حَمَلُوْنَا بِغَيْرِ نَوْلٍ فَعَمَدْتَ إِلٰى سَفِيْنَتِهِمْ فَخَرَقْتَهَا ﴿ لِتُغْرِقَ أَهْلَهَا لَقَدْ جِئْتَ شَيْئًا إِمْرًا ﴾ قَالَ: ﴿ أَلَمْ أَقُلْ إِنَّكَ لَنْ تَسْتَطِيْعَ مَعِيَ صَبْرًا ﴾ قَالَ: ﴿ لَا تُؤَاخِذْنِيْ بِمَا نَسِيْتُ وَلَا تُرْهِقْنِيْ مِنْ أَمْرِيْ عُسْرًا ﴾ ثُمَّ خَرَجَا مِنَ السَّفِيْنَةِ، فَبَيْنَمَا هُمَا يَمْشِيَانِ عَلَى السَّاحِلِ وَإِذَا غُلَامٌ يَلْعَبُ مَعَ الْغِلْمَانِ فَأَخَذَ الْخَضِرُ بِرَأْسِهِ فَاقْتَلَعَهُ بِيَدِهِ فَقَتَلَهُ، فَقَالَ لَهُ مُوْسٰى: ﴿ أَقَتَلْتَ نَفْسًا زَكِيَّةً بِغَيْرِ نَفْسٍ لَقَدْ جِئْتَ شَيْئًا نُكْرًا ﴾ قَالَ: ﴿ أَلَمْ أَقُلْ لَكَ إِنَّكَ لَنْ تَسْتَطِيْعَ مَعِيَ صَبْرًا ﴾ قَالَ: وَهٰذِهِ أَشَدُّ مِنَ الْأُوْلٰى قَالَ: ﴿ إِنْ سَأَلْتُكَ عَنْ شَيْءٍ بَعْدَهَا فَلَا تُصَاحِبْنِيْ قَدْ بَلَغْتَ مِنْ لَّدُنِّيْ عُذْرًا ۝ فَانْطَلَقَا

حَتّٰى إِذَا أَتَيَآ أَهْلَ قَرْيَةٍ اسْتَطْعَمَآ أَهْلَهَا فَأَبَوْا أَنْ يُضَيِّفُوهُمَا فَوَجَدَا فِيهَا جِدَارًا يُرِيدُ أَنْ يَنْقَضَّ ﴾۔ يَقُولُ. مَائِلٌ. فَقَالَ الْخَضِرُ بِيَدِهِ هٰكَذَا ﴿ فَأَقَامَهُ ﴾ فَقَالَ لَهُ مُوسٰى: قَوْمٌ أَتَيْنَاهُمْ فَلَمْ يُضَيِّفُونَا وَلَمْ يُطْعِمُونَا، ﴿ لَوْ شِئْتَ لَا تَّخَذْتَ عَلَيْهِ أَجْرًا○ قَالَ هٰذَا فِرَاقُ بَيْنِي وَبَيْنِكَ سَأُنَبِّئُكَ بِتَأْوِيلِ مَا لَمْ تَسْتَطِعْ عَلَيْهِ صَبْرًا ﴾)) قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ : ((يَرْحَمُ اللّٰهُ مُوسٰى لَوَدِدْنَا أَنَّهُ كَانَ صَبَرَ حَتّٰى يَقُصَّ عَلَيْنَا مِنْ أَخْبَارِهِمَا)). قَالَ : فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ : ((الْأُولٰى كَانَتْ مِنْ مُوسٰى نِسْيَانًا)). قَالَ : ((وَجَآءَهُ عُصْفُورٌ حَتّٰى وَقَعَ عَلٰى حَرْفِ السَّفِينَةِ ثُمَّ نَقَرَ فِي الْبَحْرِ، فَقَالَ لَهُ الْخَضِرُ: مَا نَقَصَ عِلْمِي وَعِلْمُكَ مِنْ عِلْمِ اللّٰهِ إِلَّا مِثْلَ مَا نَقَصَ هٰذَا الْعُصْفُورُ مِنَ الْبَحْرِ)). قَالَ سَعِيدُ بْنُ جُبَيْرٍ وَكَانَ۔ يَعْنِي ابْنَ عَبَّاسٍ۔ يَقْرَأُ :(وَكَانَ أَمَامَهُمْ مَلِكٌ يَأْخُذُ كُلَّ سَفِينَةٍ صَالِحَةٍ غَصْبًا)، وَكَانَ يَقْرَأُ: (وَأَمَّا الْغُلَامُ فَكَانَ كَافِرًا) . (اسنادہ صحیح)

سورۂ کہف کی تفسیر

ترجمہ: سعید بن جبیر سے روایت ہے کہ میں نے کہا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہ نوف بکالی کہتا ہے کہ موسیٰ بن اسرائیل والے وہ موسیٰ نہیں ہیں جن کا قصہ خضر کے ساتھ مذکور ہے ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا کہ جھوٹ کہا اللہ کے دشمن نے میں نے ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے سنا ہے کہ وہ کہتے تھے کہ سنا میں نے رسول اللہ ﷺ سے کہ فرماتے تھے موسیٰ علیہ السلام ایک دن خطبہ پڑھتے تھے بنی اسرائیل میں سو کسی نے پوچھا ان سے کہ کون شخص علم میں زیادہ ہے کہا موسیٰ نے کہ میں، سو عتاب کیا اللہ تعالیٰ نے ان کی طرف کہ ایک بندہ میرے بندوں میں سے جہاں دو دریا ملتے ہیں کہ وہ تجھ سے زیادہ علم رکھتا ہے موسیٰ نے عرض کی کہ اے رب میں کیونکر اس تک پہنچوں سو فرمایا اللہ تعالیٰ نے لے لو ایک مچھلی ایک زنبیل میں پھر جہاں وہ کھو جائے وہ اسی جگہ ملے گا پھر موسیٰ چلے اور ان کے ساتھ ان کے خادم یوشع بن نون بھی چلے اور رکھ لی موسیٰ نے ایک مچھلی ایک زنبیل میں، سو چلے جاتے تھے رفیق ان کے اور وہ یہاں تک کہ پہنچے ایک پتھر پر اور دونوں سو گئے اور مچھلی کودنے لگی زنبیل سے نکل کر دریا میں چلی گئی اور اللہ تعالیٰ نے پانی کو اس کے چلنے کی جگہ میں روک دیا بہنے سے یہاں تک کہ ایک طاق سا بن گیا اور اس کا رستہ ویسا ہی بنا رہا اور موسیٰ علیہ السلام اور ان کے رفیق کے لیے ایک تعجب کی چیز ہوگئی اور دونوں وہاں سے اٹھ کر چلے باقی دن اور رات تک اور بھول گئے رفیق موسیٰ کے کہ خبر دے ان کو مچھلی کے حال سے پھر جب صبح ہوئی موسیٰ علیہ السلام نے اپنے رفیق سے کہا ہمارا ناشتہ لاؤ اس سفر میں ہمیں بہت تھکن ہوئی۔ کہا راوی نے کہ نہیں تھکے موسیٰ مگر جبکہ آگے بڑھ گئے مکان مامور سے کہا رفیق نے دیکھئے جب آپ ٹھہرے تھے پتھر پر تو میں بھول گیا مچھلی اور نہیں بھلائی مجھے مگر شیطان نے کہ میں اس کا ذکر کروں آپ سے اور اس نے اپنی راہ لی دریا میں عجیب طور سے موسیٰ علیہ السلام نے کہا اسی کو تو ہم ڈھونڈتے تھے اپنے قدموں کے نشان کو (تاکہ اسی جگہ لوٹ کر

پہنچیں) سفیان نے کہا لوگ کہتے ہیں کہ اسی پتھر کے پاس ہے نہر آب حیات کی جس مردہ کو پہنچتا ہے پانی اس کا فوراً زندہ ہو جاتا ہے اور اس مچھلی سے کچھ کھا پی چکے تھے پھر جب اس پر پانی ٹپکا وہ زندہ ہو گئی غرض الٹے پاؤں چلے یہاں تک کہ اس پتھر پر پہنچے سو دیکھا ایک شخص کو کہ اپنا منہ چادر سے ڈھانپے ہوئے ہے موسیٰ علیہ السلام نے ان کو سلام کہا تو انہوں نے کہا تمہارے اس ملک میں سلام کہاں ہے تو کہا انہوں نے کہ میں موسیٰ ہوں کہا خضر علیہ السلام نے کہ موسیٰ بنی اسرائیل کے کہا ہاں' کہا اے موسیٰ! تم کو ایک علم ہے اللہ کے علموں میں سے کہ اللہ نے سکھایا ہے تم کو اور میں نہیں جانتا اس کو اور مجھے ایک علم ہے اللہ کے علموں میں سے کہ مجھے سکھایا ہے اللہ تعالیٰ نے کہ نہیں جانتے تم اس کو تو موسیٰ علیہ السلام نے کہا کہ بھلا تمہارے ساتھ چلوں میں کہ تم مجھے سکھاؤ اس میں سے کہ جو سکھائی ہے تم کو اللہ نے کام کی بات خضر علیہ السلام نے کہا تم صبر نہ کر سکو گے اور کیونکر صبر کرو گے تم ایسی بات پر جس کی تم کو خبر نہیں موسیٰ علیہ السلام نے کہا اللہ چاہے گا تو تم مجھے صابر پاؤ گے اور میں تمہاری نافرمانی نہ کروں گا کسی بات میں۔ خضر علیہ السلام نے کہا اگر تم میرے ساتھ رہنا چاہتے ہو تو مجھ سے کوئی خبر نہ پوچھنا جب تک کہ میں خود بیان نہ کروں۔ موسیٰ علیہ السلام نے کہا اچھا پھر خضر علیہ السلام اور موسیٰ علیہ السلام چلے دریا کے کنارے پر اور ان کے پاس ایک کشتی گزری اور دونوں نے کشتی والوں سے کہا کہ ہمیں چڑھا لو پھر پہچان لیا انہوں نے خضر علیہ السلام کو اور چڑھا لیا انہوں نے ان دونوں کو بغیر کرایہ کے، سو خضر علیہ السلام نے ایک تختہ اس کشتی کا توڑ ڈالا پس موسیٰ نے کہا ان لوگوں نے ہم کو بغیر کرایہ کے چڑھایا اور تم نے ان کی کشتی توڑ ڈالی کہ اس کے لوگ ڈوب جائیں یہ تو بڑا برا کام کیا تم نے خضر علیہ السلام نے کہا میں تم سے پہلے ہی کہہ چکا تھا کہ تم میرے ساتھ صبر نہ کر سکو گے۔ موسیٰ علیہ السلام نے کہا خیر تم مجھ پر الزام نہ رکھو جس کو میں بھول گیا اور میرے کام میں مشکل مت ڈالو پھر دونوں کشتی سے نکلے اور کنارے دریا کے چلے جاتے تھے کہ ایک لڑکا لڑکوں میں کھیل رہا تھا سو خضر علیہ السلام نے اس کا سر پکڑا اور اکھاڑ لیا اپنے ہاتھ سے اور وہ مر گیا موسیٰ علیہ السلام نے کہا تم نے ایک بے قصور جان مار ڈالی بغیر قصاص کے یہ بہت برا کام کیا خضر علیہ السلام نے کہا میں تم سے پہلے ہی کہہ چکا تھا کہ تم میرے ساتھ میں صبر نہ کر سکو گے۔ راوی نے کہا کہ یہ بات (یعنی بے قصور خون کرنا) پہلی بات سے زیادہ تعجب کی تھی موسیٰ علیہ السلام نے کہا اگر میں اب کچھ پوچھوں اس کے بعد تو تم مجھے اپنے ساتھ نہ رہنے دینا۔ میرا عذر اب پورا ہو چکا (یعنی اب عذر نہ کروں گا) پھر دونوں چلے یہاں تک کہ ایک گاؤں میں پہنچے اور وہاں کے لوگوں سے ضیافت طلب کی سو انہوں نے ان کی ضیافت سے انکار کر دیا اور کچھ نہ کھلایا اور اس میں ایک دیوار دیکھی کہ وہ گری پڑتی تھی۔ راوی کہتا ہے کہ وہ جھکی ہوئی تھی سو خضر علیہ السلام نے ہاتھ سے اشارہ کر دیا کہ وہ سیدھی ہو گئی موسیٰ نے کہا یہ ایسے لوگ ہیں کہ ہم ان کے پاس اترے اور انہوں نے ہماری ضیافت تک نہ کی اور نہ کھلایا اگر تم اس دیوار بنانے پر ان سے مزدوری لیتے تو بہت مناسب ہوتا خضر علیہ السلام نے کہا لو اب میری تمہاری جدائی ہے میں تمہیں ان سب باتوں کی حقیقت بتا دیتا ہوں جس پر تم صبر نہ کر سکے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ رحمت کرے موسیٰ علیہ السلام پر ہم چاہتے تھے کہ وہ ذرا صبر

کرتے کہ ان کی عجیب وغریب خبریں ہم سنتے۔ کہا راوی نے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: پہلا سوال تو حضرت موسیٰ علیہ السلام نے سہواً کیا اور فرمایا آپ نے کہ ایک چڑی آئی کشتی کے کنارے پر اور اس نے اپنی چونچ ڈبوئی دریا میں سو خضر علیہ السلام نے فرمایا میرے اور تمہارے علم نے اللہ کے علم میں سے کچھ نہیں گھٹایا مگر جتنا کہ اس چڑیا نے دریا سے گھٹایا ہے۔ سعید بن جبیر نے کہا کہ ابن عباس رضی اللہ عنہما اس آیت کو یوں پڑھتے تھے۔ ''وكان امامهم ملك ياخذ كل سفينة صالحة غضباً'' اور پڑھتے تھے واما الغلام فكان كافرا۔

فائدہ : یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔ اور روایت کی یہ ابو اسحاق ہمدانی نے سعید بن جبیر سے انہوں نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے انہوں نے ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے انہوں نے نبی ﷺ سے۔ اور روایت کی یہ زہری نے عبید اللہ سے انہوں نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے انہوں نے ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے انہوں نے نبی ﷺ سے۔ ابو مزاحم سمرقندی نے کہا کہ میں نے حج کیا فقط اسی نیت سے کہ میں سفیان سے یہ حدیث سنوں کہ وہ اس میں ایک چیز بیان کرتے تھے یہاں تک کہ سنا میں ان کو کہ کہتے تھے کہ روایت بیان کی ہم سے عمرو بن دینار نے اور میں سنا کرتا تھا سفیان سے اس سے پہلے اور ذکر نہیں کیا انہوں نے اس چیز کو۔

مترجم: اس قصہ میں بڑی فضیلت ہے علم کی اور معلوم ہوا کہ علم حاصل کرنے میں شرم نہ چاہیے اور اس کے لیے سفر اور طے منازل ضروری ہے اور اطاعت استاد کی موجب مزید علم ہے اور عصیان اس کا موجب حرمان اور یہ بھی جاننا چاہیے کہ اگر استاد یا پیر سے اگر کوئی امر خلاف شرع سرزد ہو تو موسیٰ علیہ السلام کی طرح ضرور اس سے دریافت کر لے اور ہرگز نہ شرمائے اور اسے بے مروتی اور بے ادبی نہ جانے بڑا ادب اللہ کا ہے کہ اس کا علم بے حد ہے اور معلومات بے عدد۔

❀❀❀❀

(۳۱۵۰) عَنْ أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ : ((الْغُلَامُ الَّذِي قَتَلَهُ الْخَضِرُ طُبِعَ يَوْمَ طُبِعَ كَافِرًا)).

(اسناده صحيح) ظلال الجنة: (۱۹٤،۱۹۵)

ترجمہ: ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا کہ جس لڑکے کو خضر علیہ السلام نے مار ڈالا تھا وہ کافر پیدا ہوا تھا۔

فائدہ : یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے۔

❀❀❀❀

(۱۳۵۱) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ : ((إِنَّمَا سُمِّيَ الْخَضِرَ لِأَنَّهُ جَلَسَ عَلٰى فَرْوَةٍ بَيْضَاءَ فَاهْتَزَّتْ تَحْتَهُ خَضِرًا)). (اسناده صحيح)

ترجمہ: ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ خضر علیہ السلام اس لیے ان کا نام ہوا کہ وہ بیٹھے خشک زمین پر جس

پر گھاس نہ تھی پھر وہ ان کے نیچے ہری ہوگئی اور خضر ہری چیز کو کہتے ہیں۔

فائدہ : یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے۔

❀ ❀ ❀ ❀

(۳۱۵۲) عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ فِي قَوْلِهِ: ﴿ وَكَانَ تَحْتَهُ كَنْزٌ لَّهُمَا ﴾ قَالَ : ((ذَهَبٌ وَفِضَّةٌ)).

(اسناده ضعيف جدا) الروض النضير (۹٤٠) اس میں یزید بن یوسف ضعیف ہے (التقريب : ۷۷۹٤)

ترجمہ: ابی الدرداء علیہ السلام سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے اس آیت کی تفسیر میں فرمایا ﴿وَكَانَ تَحْتَهُ كَنْزٌ لَّهُمَا﴾ یعنی اس دیوار کے نیچے جو حضرت خضر علیہ السلام نے بنائی تھی خزانہ تھا ان یتیموں کا فرمایا آپ نے سونا اور چاندی تھا۔

فائدہ : روایت کی ہم سے حسن بن علی بن خلال نے انہوں نے صفوان بن صالح سے انہوں نے ولید بن مسلم سے انہوں نے یزید بن یوسف صنعانی سے انہوں نے یزید بن جابر سے انہوں نے مکحول سے اسی اسناد سے مانند اس کے کہ خاتمہ سورۂ کہف میں قصص ماضیہ سے مذکور ہے قصہ اصحاب کہف کا اور قصہ دو بھائیوں کا کہ ایک صاحب باغ تھا اور قصہ آدم علیہ السلام کا اور قصہ موسیٰ علیہ السلام اور خضر علیہ السلام کا اور قصہ سکندر ذی القرنین کا اور اوامر سے حکم انشاء اللہ کہنے کا مستقبل کے ارادہ پر اور امر تلاوت قرآن کا اور امر نبی کو ان کے خدا کے ساتھ رہنے کا۔ اور نواہی سے نہی اطاعت سے غافلوں کے احوال آخرت سے اور وعید نار کی ظالموں کے لیے اور بیان دوزخ کے پردوں کا اور وعدہ جنات عدن اور انہار وغیرہ کا مؤمنین صالحین کے لیے اور تسخیر کرنا پہاڑوں کا اور سامنے آنا بندوں کا اور خطاب وعتاب اور تقسیم نامۂ اعمال کی اور خوف عاصیوں کا حشر میں اور مشرکوں کو خطاب ہونا کہ اپنے معبودوں کو پکارو اور جواب نہ دینا ان کا حشر میں اور آثار قیامت سے نفخ صور اور عرض جہنم وغیرہ اور وعید جہنم کی مشرکوں کے لیے اور ان کے لیے جو انبیاء سے ٹھٹھا کرتے ہیں اور وعدہ جنت کا صالحین کے لیے اور مضامین توحید سے رد اشراک فی الحکم کا اور رد اشراک فی العبادت کا اور اثبات توحید کا اور اسی طرح کے اور فوائد پسندیدہ مذکور ہیں۔

❀ ❀ ❀ ❀

(۳۱۵۳) عَنْ أَبِي رَافِعٍ، عَنْ حَدِيثِ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ فِي السَّدِّ قَالَ : ((يَحْفِرُونَهُ كُلَّ يَوْمٍ حَتَّى إِذَا كَادُوا يَخْرِقُونَهُ قَالَ الَّذِي عَلَيْهِمْ: إِرْجِعُوا فَسَتَخْرِقُونَهُ غَدًا. قَالَ: فَيُعِيدُهُ اللّٰهُ كَأَمْثَلِ مَا كَانَ حَتَّى إِذَا بَلَغَ مُدَّتُهُمْ وَأَرَادَاللّٰهُ أَنْ يَبْعَثَهُمْ عَلَى النَّاسِ قَالَ الَّذِي عَلَيْهِمْ: إِرْجِعُوا فَسَتَخْرِ قُونَهُ غَدًا إِنْ شَاءَ اللّٰهُ، وَاسْتَثْنَى. قَالَ : فَيَرْجِعُونَ فَيَجِدُونَهُ كَهَيْئَتِهِ حِينَ تَرَكُوهُ فَيَخْرِقُونَهُ وَيَخْرُجُونَ عَلَى النَّاسِ فَيَسْتَقُونَ الْمِيَاهَ، وَيَفِرُّالنَّاسُ مِنْهُمْ فَيَرْمُونَ بِسِهَامِهِمْ إِلَى السَّمَاءِ فَتَرْجِعُ مُخَضَّبَةً بِالدِّمَاءِ، فَيَقُولُونَ. قَهَرْنَا مَنْ فِي الْأَرْضِ وَعَلَوْنَا مَنْ فِي السَّمَاءِ. قَسْوَةً وَعُلُوًّا. فَيَبْعَثُ اللّٰهُ

عَلَيْهِمْ نَغْفًا فِي أَقْفَائِهِمْ فَيُهْلِكُونَ)). قَالَ : ((فَوَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ إِنَّ دَوَابَّ الْأَرْضِ تَسْمَنُ وَتَبْطَرُ وَتَشْكَرُ شُكْرًا مِنْ لُحُومِهِمْ)). (اسناده صحيح) سلسلة الأحاديث الصحيحة (١٧٣٥)

ترجمہ: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے دیوار سکندر کے باب میں مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ یاجوج ماجوج اسے روز کھودتے ہیں یہاں تک کہ قریب پھٹنے کے ہو جاتی ہے پھر کہتا ہے جو ان پر حاکم ہے کہ پھر چلو کہ کل اس کو گرا دیں گے فرمایا آپ نے اللہ تعالیٰ اسے پھر اول روز سے زیادہ مضبوط کر دیتا ہے یہاں تک کہ جب ان کا وقت آ جائے گا اور اللہ کا ارادہ ہوگا کہ ان کو لوگوں پر نکالے کہے گا حاکم ان کا کہ پھر چلو کل اسے توڑ لیں گے اگر چاہے گا اللہ تعالیٰ اور ان شاء اللہ کہے گا فرمایا آپ نے پھر دوسرے روز لوٹ کر آئیں گے اور اس کو ویسا ہی ناقص پائیں گے جتنا اول روز توڑ گئے تھے پس سوراخ کر ڈالیں گے اس میں اور نکل پڑیں گے لوگوں پر اور سب دریاؤں کا پانی پی ڈالیں گے اور لوگ ان سے بھاگیں گے پھر وہ آسمان کی طرف تیر پھینکیں گے اور ان پر گرے گا تیر خون میں ڈوبا ہوا، سو بولیں گے کہ دبا لیا ہم نے زمین والوں کو اور چڑھائی کی آسمان والے یعنی خداوند تعالیٰ پر کہیں گے یہ اپنے دل کی سختی اور غرور سے، سو بھیجے گا ان پر اللہ تعالیٰ ایک کیڑا کہ پیدا ہوگا ان کی گردنوں میں اور وہ سب مر جائیں گے فرمایا آپ ﷺ نے قسم ہے اس پروردگار کی کہ جان محمد کی اس کے ہاتھ میں ہے کہ زمین کے جانور اس کا گوشت کھا کھا کر موٹے ہو جائیں گے اور مٹکتے پھریں گے اور شکر کریں گے بخوبی۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے۔ اسی طرح پر ہم نہیں جانتے اس کو مگر اسی سند سے۔

مترجم: یاجوج ماجوج دونوں اجیج نار سے مشتق ہیں اور اجیج کے معنی ضو اور شرر اس کا بسبب کثرت اور شدت ان کے مسمیٰ ہوئے وہ اس نام سے اور وہ یافث بن نوح کی اولاد سے ہیں۔ ضحاک نے کہا کہ وہ ایک گروہ ہیں ترک میں سے۔ اور سدی نے کہا کہ ترک یاجوج وماجوج کا ایک گروہ ہے جب حضرت سکندر نے وہاں سد تیار کی تو یہ گروہ باہر رہ گیا۔ اور حذیفہ سے مرفوعاً مروی ہے کہ یاجوج ایک گروہ ہیں اور ماجوج ایک گروہ ہیں اور ہر گروہ چار لاکھ کا ہے اور نہیں مرتا ان میں سے کوئی جب تک نہ دیکھ لے اپنے ہزار لڑکے قابل ہتھیار باندھنے کے اور وہ تین قسم ہیں ایک قسم درخت صنوبر کی مانند ہیں کہ طول ان کا ایک سو بیس گز ہے اور ایک گروہ ان میں ایسا ہے کہ عرض وطول ان کا برابر ہے ایک سو بیس گز ہے قد ان کا اور کوئی پہاڑ اور لوہا ان کی برابری نہیں کر سکتا اور تیسرا گروہ ایک کان بچھاتا ہے ایک اوڑھتا ہے نہیں پاتا وہ ہاتھی کو یا کسی اور وحشی جانور یا سور اور کتے کو مگر کھا جاتا ہے اور جو ان میں سے مر جاتا ہے اسے بھی کھا جاتے ہیں جب وہ نکلیں گے سر ان کے لشکر کا شام میں ہوگا اور ساقہ ان کا خراسان میں پی جائیں گے وہ نہریں مشرق کی اور بحیرہ طبریہ کہ ایک دریا ہے بہت بڑا غرض خروج ان کا بڑی نشانیوں سے ہے قیامت کے۔

❀❀❀❀

(٣١٥٤) عَنْ أَبِي سَعِيدِ بْنِ أَبِي فَضَالَةَ الْأَنْصَارِيِّ۔ وَكَانَ مِنَ الصَّحَابَةِ۔ قَالَ : سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ

يَقُوْلُ: ((إِذَا جَمَعَ اللّٰهُ النَّاسَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ لِيَوْمٍ لَا رَيْبَ فِيْهِ، نَادٰى مُنَادٍ: مَنْ كَانَ أَشْرَكَ فِيْ عَمَلٍ عَمِلَهُ لِلّٰهِ أَحَدًا، فَلْيَطْلُبْ ثَوَابَهُ مِنْ عِنْدِ غَيْرِ اللّٰهِ، فَإِنَّ اللّٰهَ أَغْنَى الشُّرَكَاءِ عَنِ الشِّرْكِ)). (اسناده حسن)

ترجمہ: ابو سعید بن فضالہ انصاری کہ اصحاب سے ہیں سنا انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے کہ فرماتے تھے جب کہ اللہ تعالیٰ جمع کرے گا لوگوں کو قیامت کے دن کہ جس میں شک نہیں پکارے گا ایک پکارنے والا کہ جس نے شریک کیا ہو اللہ کا کسی عمل میں کسی کو کہ کیا ہو اللہ کے واسطے تو چاہیے کہ مانگ لے وہ ثواب اس کا اسی شریک سے کہ اللہ تعالیٰ بڑا بیزار ہے بہ نسبت اور شرکاء کے شرک سے۔

فائدہ: یہ حدیث غریب ہے نہیں جانتے ہم اس کو مگر محمد بن بکر کی روایت سے۔

❀❀❀❀

۱۹۔ باب: وَمِنْ سُوْرَةِ مَرْيَمَ

تفسیر سورۂ مریم

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

(۳۱۵۵) عَنِ الْمُغِيْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ قَالَ: بَعَثَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ إِلٰى نَجْرَانَ، فَقَالُوْا لِيْ: أَلَسْتُمْ تَقْرَءُوْنَ ﴿يَآ أُخْتَ هٰرُوْنَ﴾ وَقَدْ كَانَ بَيْنَ مُوْسٰى وَعِيْسٰى مَا كَانَ؟ فَلَمْ أَدْرِ مَا أُجِيْبُهُمْ. فَرَجَعْتُ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَأَخْبَرْتُهُ، فَقَالَ: ((أَلَا أَخْبَرْتَهُمْ أَنَّهُمْ كَانُوْا يُسَمُّوْنَ بِأَنْبِيَائِهِمْ وَالصّٰلِحِيْنَ قَبْلَهُمْ)).

(حسن) مختصر تحفة الودود

ترجمہ: مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ بھیجا مجھ کو رسول اللہ ﷺ نے نجران کے نصاریٰ کی طرف (مناظرہ کو) تو انہوں نے مجھ سے کہا کہ تم پڑھتے ہو ﴿یا اخت ہارون﴾ یعنی اے بہن ہارون کی (اور اس آیت میں خطاب ہے مریم کو) اور موسیٰ اور عیسیٰ کے درمیان بہت کچھ مدت تھی۔ مغیرہ نے کہا میں نے ان کا جواب نہ جانا اور لوٹا میں نبی ﷺ کی طرف اور آپ کو خبر دی تو آپ نے فرمایا کہ تو نے کیوں نہ خبر دی ان کو کہ عادت تھی اگلے لوگوں کی کہ پیغمبروں کے نام رکھا کرتے تھے اور جو صالحین ان سے پیشتر ہوتے۔ (یعنی یہ ہارون مریم کے بھائی ہیں اور موسیٰ علیہ السلام کے بھائی اور۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔ غریب ہے نہیں پہچانتے ہم اس کو مگر ابن ادریس کی روایت سے۔

❀❀❀❀

(۳۱۵۶) عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ : قَرَأَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ : ﴿ وَأَنْذِرْهُمْ يَوْمَ الْحَسْرَةِ ﴾ قَالَ : ((يُؤْتَى بِالْمَوْتِ كَأَنَّهُ كَبْشٌ أَمْلَحُ حَتّٰى يُوْقَفَ عَلَى السُّوْرِ بَيْنَ الْجَنَّةِ وَالنَّارِ، فَيُقَالُ: يَا أَهْلَ الْجَنَّةِ! فَيَشْرَئِبُّوْنَ، وَيُقَالُ: يَا أَهْلَ النَّارِ! فَيَشْرَئِبُّوْنَ، فَيُقَالُ: هَلْ تَعْرِفُوْنَ هٰذَا؟ فَيَقُوْلُوْنَ: نَعَمْ، هٰذَا الْمَوْتُ، فَيُضْجَعُ فَيُذْبَحُ، فَلَوْلَا أَنَّ اللّٰهَ قَضٰى لِأَهْلِ الْجَنَّةِ الْحَيَاةَ وَالْبَقَاءَ لَمَاتُوْا فَرَحًا، وَلَوْلَا أَنَّ اللّٰهَ قَضٰى لِأَهْلِ النَّارِ الْحَيَاةَ فِيْهَا وَالْبَقَاءَ لَمَاتُوْا تَرَحًا)). [اسناده صحيح دون قوله: فلو ان الله قضى"]

ترجمہ: ابوسعید خدریؓ نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے یہ آیت پڑھی ﴿ وانذرهم يوم الحسرة ﴾ یعنی ڈرادے تو ان کو اے نبیؐ حسرت کے دن سے) فرمایا آپؐ نے موت کو لائیں گے ایک چتکبری بھیڑ کی صورت میں اور کھڑی ہوگی وہ دوزخ اور جنت کے بیچ کی دیوار پر اور کہا جائے گا اے جنت والو! سو وہ سر اٹھا کر دیکھنے لگیں گے اور کہا جائے گا اے دوزخیو! اور وہ بھی سر اٹھا کر دیکھنے لگیں گے پھر کہا جائے گا ان سب سے کہ تم اسے پہچانتے ہو وہ کہیں گے کہ ہاں یہ موت ہے پھر اسے لٹائیں گے اور ذبح کر دیں گے سو اگر اللہ تعالیٰ حکم کر چکا ہوتا جنت والوں کے لیے زندگی اور ہمیشہ رہنے کا تو وہ خوشی کے مارے مر جاتے اور اگر حکم نہ کر چکا ہوتا دوزخیوں کے لیے اس میں زندہ اور ہمیشہ رہنے کا تو وہ غم کے مارے مر جاتے۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

❁❁❁❁

(۳۱۵۷) حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ أَنَّ نَبِيَّ اللّٰهِ ﷺ قَالَ : ((لَمَّا عُرِجَ بِيْ رَأَيْتُ إِدْرِيْسَ فِي السَّمَاءِ الرَّابِعَةِ)). (اسناده صحيح)

ترجمہ: ہم سے بیان کیا انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: جب میں آسمان پر گیا معراج میں دیکھا میں نے ادریس علیہ السلام کو چوتھے آسمان پر۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔ اور اس باب میں ابوسعیدؓ سے بھی روایت ہے کہ وہ نبی ﷺ سے بھی روایت کرتے ہیں۔ اور روایت کی سعید بن ابی عروبہ اور ہمام اور کئی لوگوں نے قتادہؓ سے انہوں نے انس بن مالکؓ سے انہوں نے نبی ﷺ سے یہ حدیث معراج کی طول کے ساتھ اور میرے نزدیک وہ اس سے مختصر ہے۔

❁❁❁❁

(۳۱۵۸) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لِجِبْرَئِيْلَ : ((مَا يَمْنَعُكَ أَنْ تَزُوْرَنَا أَكْثَرَ مِمَّا تَزُوْرُنَا))؟ قَالَ : فَنَزَلَتْ هٰذِهِ الْآيَةُ ﴿ وَمَا نَتَنَزَّلُ إِلَّا بِأَمْرِ رَبِّكَ لَهٗ مَا بَيْنَ أَيْدِيْنَا وَمَا خَلْفَنَا ﴾ إِلٰى اٰخِرِ الْآيَةِ .

(اسناده صحيح)

ترجمہ: ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جبرئیل سے کہ تم کیوں نہیں آتے ہمارے پاس اس سے زیادہ جتنا اب آتے ہو۔ راوی نے کہا کہ پھر اس پر یہ آیت اتری ﴿وَمَا نَتَنَزَّلُ إِلَّا بِأَمْرِ رَبِّكَ﴾ یعنی نہیں اترتے ہیں ہم مگر تیرے رب کے حکم سے اسی کا ہے جو ہمارے آگے ہے اور پیچھے ہے آخر آیت تک۔ (یہ جبرئیل کی طرف سے) اللہ تعالیٰ نے فرمایا اور اترتے وقت آسمان پیچھے ہو جاتا ہے زمین آگے چڑھتے وقت زمین پیچھے آسمان آگے۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے۔

❀❀❀❀

(۳۱۵۹) **عَنِ** السُّدِّيِّ قَالَ : سَأَلْتُ مُرَّةَ الْهَمْدَانِيَّ عَنْ قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى : ﴿ **وَإِنْ مِنْكُمْ إِلَّا وَارِدُهَا** ﴾، فَحَدَّثَنِي : أَنَّ عَبْدَاللّٰهِ بْنَ مَسْعُوْدٍ حَدَّثَهُمْ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : ((**يَرِدُ النَّاسُ النَّارَ، ثُمَّ يَصْدُرُوْنَ عَنْهَا بِأَعْمَالِهِمْ، فَأَوَّلُهُمْ كَلَمْحِ الْبَرْقِ، ثُمَّ كَالرِّيحِ، ثُمَّ كَحُضْرِ الْفَرَسِ، ثُمَّ كَالرَّاكِبِ فِي رَحْلِهِ، ثُمَّ كَشَدِّ الرَّجُلِ، ثُمَّ كَمَشْيِهِ**)). (اسناده صحيح) سلسلة الأحاديث الصحيحة (۳۱۱)

ترجمہ: سدی نے کہا پوچھا میں نے مرہ ہمدانی سے مطلب اس کا ﴿وَإِنْ مِنْكُمْ إِلَّا وَارِدُهَا﴾ یعنی کوئی تم میں سے ایسا نہیں ہے جو دوزخ پر وارد نہ ہو تو کہا مجھ سے مرہ نے کہ بیان کیا مجھ سے عبداللہ بن مسعودؓ نے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے: وارد ہوں گے لوگ دوزخ میں پھر اس سے نکلیں گے اپنے عملوں کے موافق، سو پہلا گروہ ایسا جائے گا جیسے بجلی چمکتی ہے، دوسرا جیسے ہوا، تیسرا جیسے گھوڑا دوڑے، چوتھا جیسے سوار اونٹ کا، پانچواں جیسے آدمی دوڑتا ہوا، چھٹا جیسے آدمی چلتا ہو۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے۔ اور روایت کی ہے شعبہ نے سدی سے اور مرفوع نہیں کیا اس کو۔

❀❀❀❀

(۳۱۶۰) **عَنْ** مُرَّةَ، قَالَ عَبْدُاللّٰهِ : ﴿ **وَإِنْ مِنْكُمْ إِلَّا وَارِدُهَا** ﴾ قَالَ : يَرِدُوْنَهَا ثُمَّ يَصْدُرُوْنَ بِأَعْمَالِهِمْ.

(صحيح موقوف وهو في حكم المرفوع)

ترجمہ: روایت ہے مرہ سے، کہ عبداللہ (بن مسعود) نے آیت مذکورہ کی تفسیر میں فرمایا کہ وارد ہوں گے لوگ دوزخ میں پھر نکلیں گے اس سے اپنے عملوں کے مطابق۔

فائدہ: روایت کی ہم سے محمد بن بشار نے انہوں نے عبدالرحمٰن سے انہوں نے شعبہ سے انہوں نے سدی سے اس کی مانند۔ عبدالرحمٰن نے کہا میں نے شعبہ سے کہا کہ اسرائیل نے مجھ سے بیان کیا کہ سدی نے روایت کی مرہ سے انہوں نے عبداللہ رضی اللہ عنہ سے انہوں نے نبی ﷺ سے شعبہ نے کہا اور سنی ہے میں نے یہ روایت سدی سے مرفوعاً لیکن میں چھوڑتا ہوں اس کو قصداً یعنی رفع نہیں کرتا۔

❀❀❀❀

(۳۱۶۱) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ : ((إِذَا أَحَبَّ اللّٰهُ عَبْدًا نَادٰى جِبْرَئِيلَ: إِنِّي قَدْ أَحْبَبْتُ فُلَانًا فَأَحِبَّهُ قَالَ : فَيُنَادِيْ فِي السَّمَاءِ، ثُمَّ تُنْزَلُ لَهُ الْمَحَبَّةُ فِيْ أَهْلِ الْأَرْضِ، فَذٰلِكَ قَوْلُ اللّٰهِ: ﴿ إِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ سَيَجْعَلُ لَهُمُ الرَّحْمٰنُ وُدًّا ﴾ وَإِذَا أَبْغَضَ اللّٰهُ عَبْدًا نَادٰى جِبْرَئِيلَ إِنِّيْ قَدْ أَبْغَضْتُ فُلَانًا، فَيُنَادِيْ فِي السَّمَاءِ، ثُمَّ تُنْزَلُ لَهُ الْبَغْضَاءُ فِي الْأَرْضِ)).

(اسناده صحيح) سلسلة الأحاديث الضعيفة تحت الحديث (۲۲۰۷)

ترجمہ: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب اللہ دوست رکھتا ہے کسی بندے کو جبرئیل علیہ السلام سے فرماتا ہے کہ میں نے فلانے کو دوست کیا ہے سو تم بھی اسے دوست رکھو پھر جبرئیل پکار دیتے ہیں آسمان میں پھر اتاری جاتی ہے اس کی محبت زمین والوں میں یہی مطلب ہے اس آیت کا ﴿إِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا﴾ یعنی جو لوگ ایمان لائے اور اچھے کام کیے رحمٰن ان کی محبت ڈال دے گا آخر آیت تک اور جب دشمن رکھتا ہے اللہ تعالیٰ کسی بندے کو فرماتا ہے جبرئیل علیہ السلام سے میں نے فلانے کو دشمن کیا تم بھی اسے دشمن رکھو پھر جبرئیل پکار دیتے ہیں آسمان میں اور اتاری جاتی ہے عداوت اس کی زمین والوں کے دل میں۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔ اور روایت کی عبدالرحمٰن بن عبداللہ بن دینار نے اپنے باپ سے انہوں نے ابوصالح سے انہوں نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے انہوں نے نبی ﷺ سے اس کی مانند۔

❀❀❀❀

(۳۱۶۲) عَنْ مَسْرُوْقٍ قَالَ: سَمِعْتُ خَبَّابَ بْنَ الْأَرَتِّ يَقُوْلُ : جِئْتُ الْعَاصَ بْنَ وَائِلٍ السَّهْمِيَّ أَتَقَاضَاهُ حَقًّا لِيْ عِنْدَهُ. فَقَالَ : لَا أُعْطِيْكَ حَتّٰى تَكْفُرَ بِمُحَمَّدٍ. فَقُلْتُ: لَا، ثُمَّ تَمُوْتَ حَتّٰى تُبْعَثَ. قَالَ ؟ وَإِنِّيْ لَمَيِّتٌ ثُمَّ مَبْعُوْثٌ؟ فَقُلْتُ: نَعَمْ. فَقَالَ : إِنَّ لِيْ هُنَاكَ مَالًا وَوَلَدًا فَأَقْضِيْكَ، فَنَزَلَتْ ﴿ أَفَرَأَيْتَ الَّذِيْ كَفَرَ بِاٰيَاتِنَا وَقَالَ لَأُوْتَيَنَّ مَالًا وَّوَلَدًا ﴾ الاٰية. (اسناده صحيح)

ترجمہ: روایت ہے مسروق سے، کہا انہوں نے: سنا میں نے خباب بن ارت سے وہ کہتے ہیں کہ آیا میں عاص بن وائل کے پاس اپنا حق لینے کو (وہ کافر تھا) سو اس نے کہا میں تجھے ہرگز نہ دوں گا جب تک کہ تو منکر نہ ہوگا محمد (ﷺ) کا میں نے کہا میں ان کا کبھی منکر نہ ہوں گا یہاں تک کہ تو مر کر اٹھے اس نے کہا میں مر کر پھر اٹھوں گا؟ میں نے کہا ہاں۔ کہا وہاں میرا مال ہوگا اور اولاد سو میں وہاں تیرا حق ادا کروں گا اس پر یہ آیت اتری ﴿أَفَرَأَيْتَ﴾ سے آخر تک۔ یعنی بھلا دیکھ تو اس کو جو منکر ہوا ہماری آیتوں کا اور کہا اس نے کہ ملے گا مجھ کو مال اور اولاد۔

فائدہ: روایت کی ہم نے ہناد سے انہوں نے ابومعاویہ سے انہوں نے اعمش سے مانند اس کے۔ یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

خاتمہ سورۂ مریم میں مذکور ہے قصص ماضیہ سے قصہ زکریا علیہ السلام کا' اور پیدا ہونا حضرت یحییٰ علیہ السلام کا' اور قصہ مریم علیہا السلام' اور پیدا ہونا عیسیٰ علیہ السلام کا' اور قصہ ابراہیم علیہ السلام کا اور مناظرہ ان کے باپ کے ساتھ' اور تذکرہ موسیٰ' اسماعیل' اور ادریس علیہم السلام کے حال کی اجمالاً اور سوائے اس کے اور بہت سے فوائد متفرقہ مذکور ہیں۔

❀ ❀ ❀ ❀

٤٠۔ باب: وَمِنْ سُوْرَةِ طٰهٰ

تفسیر سورۂ طہٰ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

(٣١٦٣) **عَنْ** أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ : لَمَّا قَفَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مِنْ خَيْبَرَ أَسْرٰى لَيْلَةً حَتّٰى أَدْرَكَهُ الْكَرٰى أَنَاخَ فَعَرَّسَ ثُمَّ قَالَ : ((**يَا بِلَالُ! اِكْلَأْ لَنَا اللَّيْلَةَ**)) . قَالَ : فَصَلّٰى بِلَالٌ، ثُمَّ تَسَانَدَ إِلٰى رَاحِلَتِهِ مُسْتَقْبِلَ الْفَجْرِ، فَغَلَبَتْهُ عَيْنَاهُ فَنَامَ فَلَمْ يَسْتَيْقِظْ أَحَدٌ مِنْهُمْ، وَكَانَ أَوَّلَهُمْ اسْتِيقَاظًا النَّبِيُّ ﷺ فَقَالَ : ((**أَيْ بِلَالُ**))، فَقَالَ بِلَالٌ : بِأَبِي أَنْتَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ أَخَذَ بِنَفْسِي الَّذِي أَخَذَ بِنَفْسِكَ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : ((**اِقْتَادُوْا**))، ثُمَّ أَنَاخَ فَتَوَضَّأَ فَأَقَامَ الصَّلٰوةَ، ثُمَّ صَلّٰى مِثْلَ صَلَاتِهِ فِي الْوَقْتِ فِي تَمَكُّثٍ، ثُمَّ قَالَ : ((﴿ **أَقِمِ الصَّلٰوةَ لِذِكْرِيْ** ﴾)). (اسناده صحيح) الارواء (٢٦٣) صحيح ابی داؤد (٤٦١ ـ ٤٦٣)

ترجمہ: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا جب رسول اللہ ﷺ خیبر سے لوٹے رات کو چلے جاتے تھے کہ پہنچی آپ کو نیند اور آپ نے اونٹ بٹھائے اور سو رہے اور فرمایا اے بلال تم ہمارے لیے ہوشیار رہو رات کو۔ کہا راوی نے کہ پھر نماز پڑھی بلال رضی اللہ عنہ نے پھر تکیہ لگایا اپنے کجاوے کا اور منہ کیا مشرق کی طرف پھر آنکھ جھپک گئی اور سو گئے اور کوئی نہ جاگا ان میں سے اور پہلے رسول اللہ ﷺ جاگے اور کہا اے بلالؓ (یہ کیا کیا) سو بلالؓ نے عرض کی میرا باپ فدا ہو آپ پر اے رسولؐ اللہ کہ میرے روح کو اسی نے پکڑ رکھا تھا جس نے آپ کے روح کو پکڑ رکھا تھا تو آپ نے فرمایا چلو اونٹوں کو لے چلو پھر آپؐ نے آگے جا کر اونٹ بٹھائے اور وضو کیا اور تکبیر کہی اور نماز پڑھی جیسے وقت میں نماز پڑھا کرتے تھے ٹھہر ٹھہر کر پھر فرمایا آپ نے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ قائم کر نماز کو میری یاد کے لیے (یعنی جو بھول جائے نماز کو جب یاد آئے پڑھ لے)۔

فائدہ : یہ حدیث غیر محفوظ ہے۔ روایت کیا اس کو کئی حافظان حدیث نے زہری سے انہوں نے سعید بن مسیبؒ سے انہوں نے نبی ﷺ سے اور نہیں ذکر کیا اس سند میں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا۔ اور صالح بن ابی الاخضر ضعیف ہیں حدیث میں۔ ضعیف کہا ان کو یحییٰ بن سعید قطان نے اور لوگوں نے ان کے حافظہ کی طرف سے۔ خاتمہ سورہ طہٰ میں قصص ماضیہ سے قصہ موسیٰ علیہ السلام کا ہے بالتفصیل اور قصہ

آدم علیہ السلام کا اور صفات الٰہی سے استواء اللہ تعالیٰ کا عرش پر اور ملکیت اس کی آسمان وزمین پر اور علم اس کا اور توحید الوہیت اور خوبی اس کی اور صفات قرآن سے نازل ہونا اس کا رفع مشقت کے لیے اور نصیحت کے لیے اور عربی ہونا اس کا اور نہی جلد پڑھنے سے اس کے ضال اور شقی نہ ہونا کسی کا اس کے تابعوں سے اور وعید تنگی رزق کی اس لیے جو قرآن سے منہ موڑے اور اندھا ہونا اس کا قیامت میں اور مذمت اس پر ایمان نہ لانے کی اور آثار قیامت سے مذکور ہے نفخ اور حدیث گنہگاروں کی اور گفتگو ان کی دنیا کی زندگی کی مقدار میں اور پہاڑوں کا اڑنا اور زمین کا برابر ہونا اور اتباع داعی کا یعنی عزرائیل کا اور آوازوں کا بیٹھ جانا رحمٰن کے خوف سے اور نہ ہونا شفاعت کا بغیر اذن اللہ کے اور ذلیل ہونا مونہوں کا اس کے آگے اور محرومی ظالم کی اور جزا صالح کی اور اسی طرح کے اور فوائد پسندیدہ مذکور ہیں۔

❀❀❀❀

وَمِنْ سُوْرَةِ الْأَنْبِيَاءِ

تفسیر سورۂ انبیاء

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

(٣١٦٤) **عَنْ** أَبِيْ سَعِيْدٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((**وَيْلٌ وَادٍ فِيْ جَهَنَّمَ يَهْوِيْ فِيْهِ الْكَافِرُ أَرْبَعِيْنَ خَرِيْفًا قَبْلَ أَنْ يَبْلُغَ قَعْرَهُ**)).

(اسناده ضعيف) التعليق الرغيب (٤/ ٢٢٩) (اس کی سند دراج عن ابی الہیثم اور ابن لہیعہ کی وجہ سے ضعیف ہے)

ترجمہ: ابوسعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ویل ایک نالہ ہے جہنم میں کہ گرتا چلا جاتا ہے کافر اس میں چالیس برس تک اور نہیں پہنچتا اس کے گہراؤ میں۔

فائدہ: یہ حدیث غریب ہے۔ ہم اسے مرفوع نہیں جانتے مگر ابن لہیعہ کی روایت سے۔

❀❀❀❀

(٣١٦٥) **عَنْ** عَائِشَةَ أَنَّ رَجُلًا قَعَدَ بَيْنَ يَدَيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ! إِنَّ لِيْ مَمْلُوْكِيْنَ يُكَذِّبُوْنَنِيْ وَيَخُوْنُوْنَنِيْ وَيَعْصُوْنَنِيْ وَأَشْتُمُهُمْ وَأَضْرِبُهُمْ فَكَيْفَ أَنَا مِنْهُمْ؟ قَالَ: ((**يُحْسَبُ مَا خَانُوْكَ وَعَصَوْكَ وَكَذَّبُوْكَ، وَعِقَابُكَ إِيَّاهُمْ فَإِنْ كَانَ عِقَابُكَ إِيَّاهُمْ بِقَدْرِ ذُنُوْبِهِمْ كَانَ كَفَافًا لَا لَكَ وَلَا عَلَيْكَ، وَإِنْ كَانَ عِقَابُكَ إِيَّاهُمْ دُوْنَ ذُنُوْبِهِمْ كَانَ فَضْلًا لَكَ، وَإِنْ كَانَ عِقَابُكَ إِيَّاهُمْ فَوْقَ ذُنُوْبِهِمْ اقْتُصَّ لَهُمْ مِنْكَ الْفَضْلُ**))، قَالَ: فَتَنَحَّى الرَّجُلُ فَجَعَلَ يَبْكِيْ وَيَهْتِفُ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((**أَمَا تَقْرَأُ كِتَابَ اللّٰهِ: ﴿ وَنَضَعُ الْمَوَازِيْنَ الْقِسْطَ لِيَوْمِ الْقِيَامَةِ فَلَا تُظْلَمُ نَفْسٌ شَيْئًا ﴾ الْآيَةَ**)) فَقَالَ الرَّجُلُ: وَاللّٰهِ! يَارَسُوْلَ اللّٰهِ! مَا أَجِدُ لِيْ وَلَهُمْ شَيْئًا خَيْرًا مِنْ

مُفَارَقَتِهِمْ أُشْهِدُكَ أَنَّهُمْ أَحْرَارٌ كُلُّهُمْ. (صحیح الاسناد)

ترجمہ: ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ ایک شخص رسول اللہ ﷺ کے پاس بیٹھا اور اس نے عرض کی کہ اے رسول اللہ کے میرے غلام ہیں کہ مجھ سے جھوٹ بولتے ہیں اور میرے مال میں خیانت کرتے ہیں اور میرا کہنا نہیں مانتے اور میں انہیں گالیاں دیتا ہوں اور مارتا ہوں سو میرا ان کا کیا حال ہوگا فرمایا آپؐ نے شمار کی جائے گی خیانت اور نافرمانی اور جھوٹ ان کا اور سزا دینا تیرا ان کے لیے سو اگر سزا تیری ان کو موافق ان کی تقصیر کے ہوئی تو تو اور وہ برابر ہو گئے نہ تیرا حق ان پر رہا اور نہ ان کا تجھ پر اور اگر سزا تیری ان کے قصور سے کم پہنچی تو تیرا حق ان پر باقی رہا اور اگر سزا تیری ان کی تقصیر سے زیادہ ہوئی تو تجھ سے بدلہ لیا جائے گا زیادتی کا کہا راوی نے پھر جدا ہوا وہ شخص روتا اور چلاتا اور فرمایا رسول اللہ ﷺ نے: کیا نہیں پڑھی تو نے کتاب اللہ کی کہ فرماتا ہے اس میں ﴿وَنَضَعُ الْمَوَازِينَ الْقِسْطَ لِيَوْمِ الْقِيَامَةِ فَلَا تُظْلَمُ نَفْسٌ شَيْئًا﴾ یعنی رکھیں گے ہم ترازو انصاف کی قیامت کے دن سو ظلم نہ ہوگا کسی شخص پر کچھ، سو اس شخص نے کہا کہ قسم ہے اللہ کی اے رسول اللہ کے میں نہیں پاتا کوئی امر اپنے اور ان کے لیے بہتر اس سے کہ جدا ہوں وہ مجھ سے سو میں آپ کو گواہ کرتا ہوں کہ وہ سب آزاد ہیں۔

فائدہ: یہ حدیث غریب ہے۔ نہیں جانتے ہم اس کو مگر عبدالرحمٰن بن غزوان کی روایت سے۔

❀ ❀ ❀ ❀

(٣١٦٦) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((لَمْ يَكْذِبْ إِبْرٰهِيمُ عَلَيْهِ السَّلَامُ فِي شَيْءٍ قَطُّ إِلَّا فِي ثَلَاثٍ: قَوْلِهِ: ﴿إِنِّي سَقِيمٌ﴾ وَلَمْ يَكُنْ سَقِيمًا. وَقَوْلِهِ لِسَارَةَ: أُخْتِي وَقَوْلِهِ: ﴿بَلْ فَعَلَهُ كَبِيرُهُمْ﴾)). (اسنادہ صحیح) صحیح ابی داؤد (١٩١٦)

ترجمہ: ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ابراہیم علیہ السلام نے کبھی جھوٹ نہیں بولے کسی مقام میں مگر تین جگہ ایک تو کہا (ان کافروں سے جو ان کو اپنی عیدگاہ میں لے جانا چاہتے تھے) کہ میں بیمار ہوں اور بیمار نہ تھے دوسرے کہا انہوں نے سارہ کو (کہ بیوی آپ کی تھیں) کہ یہ میری بہن ہیں، تیسرے کہا (بت پرستوں سے جنہوں نے کہا تھا کہ ہمارے بت تم نے توڑے) بلکہ توڑے ہیں ان کے بڑے بت نے۔

فائدہ: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

مترجم: طیبی نے کہا کہ اصل میں یہ سب معارض ہیں مگر چونکہ صورت ان کی کذب ہے اس لیے آپ نے اس کو کذب فرمایا کہ شانِ انبیاء سے یہ بعید ہے اور ہر ایک امر کی تاویل صحیح ہو سکتی ہے مثلاً آپ نے کہا میں سقیم ہوں یعنی سقیم القلب یعنی رنجیدہ ہوں تمہاری گمراہی دیکھ کر اور سارہ کو جو اپنی بہن فرمایا وہ مؤمنہ تھیں اور آپ مؤمن اور مؤمنین و مؤمنات بھائی بہن ہیں اور بت شکنی کی نسبت جو بڑے بت کی طرف کی اس میں یہ کہا کہ اسی نے توڑا ہوگا اگر یہ بولتے ہوں تو یہ جملہ شرطیہ ہے اس سے معلوم ہوا کہ اگر نہیں بولتے تو اور نے توڑا ہوگا مگر وہ بے وقوف اس تعریض کو نہ سمجھے۔

(۳۱۶۷) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ : قَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بِالْمَوْعِظَةِ فَقَالَ : ((يَاأَيُّهَا النَّاسُ! إِنَّكُمْ مَحْشُوْرُوْنَ إِلَى اللّٰهِ عُرَاةً غُرْلًا))، ثُمَّ قَرَأَ: ﴿ كَمَا بَدَأْنَآ أَوَّلَ خَلْقٍ نُّعِيْدُهُ ﴾ إِلٰى اٰخِرِ الْاٰيَةِ. قَالَ: ((أَوَّلُ مَنْ يُكْسٰى يَوْمَ الْقِيَامَةِ إِبْرٰهِيْمُ، وَإِنَّهُ سَيُؤْتٰى بِرِجَالٍ مِنْ أُمَّتِيْ فَيُؤْخَذُ بِهِمْ ذَاتَ الشِّمَالِ فَأَقُوْلُ رَبِّ أُصَيْحَابِيْ فَيُقَالُ: إِنَّكَ لَا تَدْرِيْ مَا أَحْدَثُوْا بَعْدَكَ، فَأَقُوْلُ كَمَا قَالَ الْعَبْدُ الصَّالِحُ ﴿ وَكُنْتُ عَلَيْهِمْ شَهِيْدًا مَّا دُمْتُ فِيْهِمْ فَلَمَّا تَوَفَّيْتَنِيْ كُنْتَ أَنْتَ الرَّقِيْبَ عَلَيْهِمْ وَأَنْتَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ شَهِيْدٌo إِنْ تُعَذِّبْهُمْ فَإِنَّهُمْ عِبَادُكَ وَإِنْ تَغْفِرْ لَهُمْ ﴾ الاٰيَة، فَيُقَالُ : هٰؤُلَاءِ لَمْ يَزَالُوْا مُرْتَدِّيْنَ عَلٰى أَعْقَابِهِمْ مُنْذُ فَارَقْتَهُمْ)). (اسناده صحيح)

ترجمہ: ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ وعظ کو کھڑے ہوئے اور فرمایا کہ اے لوگو تم حشر میں آ وَ گے اللہ تعالیٰ کے سامنے ننگے بغیر ختنہ کے پھر پڑھی آپ نے یہ آیت ﴿ كما بدانا اول خلق نعيده ﴾ یعنی فرمایا اللہ تعالیٰ نے کہ جیسے پیدا کیا ہم نے آدمی کو پھر دوبارہ ویسا ہی پیدا کریں گے۔ آخر آیت تک۔ فرمایا آپ نے پہلے جس کو کپڑے پہنائے جائیں گے قیامت کے دن ابراہیم علیہ السلام ہوں گے اور کچھ اور لوگوں کو لائیں گے میرے اصحاب سے اور ان کو بائیں طرف لے جائیں گے (جدھر دوزخ ہے) میں کہوں گا اے رب یہ تو میرے اصحاب ہیں، سو مجھ سے فرشتے کہیں گے تم نہیں جانتے کہ کیا کیا نئی باتیں نکالیں انہوں نے (دین میں) تمہارے بعد، سو میں کہوں گا جیسے اس نیک بندے نے کہا (یعنی عیسیٰ علیہ السلام نے) ﴿ وَكُنْتُ عَلَيْهِمْ شَهِيْدًا ﴾ سے آخر آیت تک۔ یعنی میں واقف تھا ان کے حال سے جب تک میں تھا پھر جب تو نے مجھے اٹھالیا تو نگہبان تھا ان کے حال پر اور تو ہر چیز سے واقف ہے اگر عذاب کرے تو ان کو وہ تیرے بندے ہیں اور اگر بخشے تو ان کو تو زبردست ہے حکمت والا پھر کہا جائے گا مجھ سے کہ یہ لوگ پھر گئے اپنے حالتِ اولیٰ پر جب سے تو نے ان کو چھوڑا تھا انہوں نے دین میں بدعتیں نکالیں اور رسوم جاہلیت کے پابند ہو گئے۔

فائدہ: روایت کی ہم سے محمد بن بشار نے انہوں نے جعفر بن محمد سے انہوں نے شعبہ سے انہوں نے مغیرہ بن نعمان سے مانند اس حدیث کے۔ یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور روایت کی سفیان ثوری نے مغیرہ بن نعمان سے مانند اس کے۔

مترجم: اس حدیث میں بڑی تنبیہ ہے ان لوگوں کو جو اپنے رسوم آبائی کے پابند ہیں یا دین میں جنہوں نے نئی باتیں نکالیں ہیں جیسے مولود کی مجلسیں تعزیت کی مجلس مُردوں کے عرس قبور کے حیلے فاتحہ کے جھمیلے شادیوں کی دھوم غمی کی رسوم۔ اس حدیث سے ظاہر ہے کہ وہ لوگ جو آپ ﷺ کی صحبت سے فیض یاب ہوئے اور آپ کو بچشم خود دیکھا جب بسبب احداث فی الدین کے دوزخ میں گئے تو اور کسی کی کیا حقیقت ہے۔ معاذ اللہ من ذالک۔

خاتمہ سورہ انبیاء میں قصصِ ماضیہ سے مذکور ہے قصہ ابراہیم علیہ السلام کا اور مناظرہ ان کا باپ سے اور اپنی قوم سے اور گلزار

ہونا آگ کا ان پر اور تذکرلوط' اور نوح علیہما السلام کی احوال کے۔ اور قصہ داود علیہ السلام کے فیصلہ کا بکریوں کے بارے میں اور ترمیم کرنا سلیمان علیہ السلام کا اس فیصلہ کو اور تذکرہ ایوب' اسماعیل' ادریس' ذالکفل' ذوالنون اور زکریا علیہم السلام کے حال کی۔ اور اوصاف مشترکہ انبیاء ممدوحین کے جیسے نیکیوں میں دوڑنا اللہ کو خوف و امید سے پکارنا اور اس سے ڈرنا اور تذکیر احسان مریم کے اور پھونک دینا روح کا ان کی طرف اور علامات قیامت سے قریب ہونا بندوں کے حساب کا اور اثبات حشر کا اور نفی ولد کی پروردگار سے اور رکھنا ترازوں کا اور تولنا بندوں کے عملوں کا اور وعدہ یاجوج و ماجوج کے خروج اور حسرت کافروں کی اپنے حالوں پر اور اترنا معبودانِ باطل کا جہنم میں اور دور رہنا نیکوں کا جہنم سے اور خوش رہنا ان کا اور نہ گھبرانا نفخہ صور سے۔ اور ملاقات ملائکہ کی اور بشارت دینا ان کا آسمانوں کو خط کی طرح لپیٹ لینا اور وعدہ نیک بندوں کے وارث کر دینے کا زمین میں اور معلوم نہ ہونا قیامت کے وقت کا نبی ﷺ کو۔ اور بہت سے فوائد متفرقہ مذکور ہیں۔ چنانچہ مشورہ کرنا کفار مکہ کا رسول کی ایذا دہی کے بارے میں اور تذکیر ارسال رجال کے طرف امتوں کے تمنن انزالِ کتاب پر اور قذف حق اوپر باطل کے اور ردّ اشراک فی الالوہیت کا اور طلب دلیل مشرکوں سے۔ اور اجماع تمام پیغمبروں کا توحید الوہیت پر اور نفی ولدِ خداوند تعالیٰ سے اور سبقت نہ کرنا بندگان مقبولین کا خداوند تعالیٰ کے آگے کلام میں اور رتق وفتق آسمانوں کا اور پہاڑوں اور راہوں کا ہونا زمین میں۔ اور پیدا کرنا لیل ونہار وشمس وقمر کا۔ اور مذاق کرنا کافروں کا نبی ﷺ کے ساتھ۔ اور اجماع سب امتوں کا جو آسمانی دین رکھتے ہیں توحید پر۔ اور اختلاف نالائقوں کا اس امر اجماعی میں مشکور ہونا صالحون کی سعی کا۔ اور دور رہنے محسنین کے جہنم سے اور نہ سننا اس کے آواز کا اور رحمۃ اللعالمین ہونا ہمارے نبی ﷺ کا۔

❀❀❀❀

۲۲۔ باب: وَمِنْ سُوْرَةِ الْحَجِّ

تفسیر سورۂ حج

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

(۳۱۶۸) عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ : لَمَّا نَزَلَتْ : ﴿ يٰٓأَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوْا رَبَّكُمْ إِنَّ زَلْزَلَةَ السَّاعَةِ شَيْءٌ عَظِيْمٌ ﴾ إِلٰى قَوْلِهٖ ﴿ وَلٰكِنَّ عَذَابَ اللّٰهِ شَدِيْدٌ ﴾ قَالَ: أُنْزِلَتْ عَلَيْهِ هٰذِهِ الْآيَةُ وَهُوَ فِيْ سَفَرٍ قَالَ : ((أَتَدْرُوْنَ! أَيُّ يَوْمٍ ذٰلِكَ؟)) فَقَالُوا اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ أَعْلَمُ قَالَ : ((ذٰلِكَ يَوْمٌ يَقُوْلُ اللّٰهُ لِاٰدَمَ ابْعَثْ بَعْثَ النَّارِ، فَقَالَ : يَارَبِّ! وَمَا بَعْثُ النَّارِ؟ قَالَ : تِسْعُمِائَةٍ وَتِسْعَةٌ وَتِسْعُوْنَ فِي النَّارِ وَوَاحِدٌ إِلَى الْجَنَّةِ، فَأَنْشَأَ الْمُسْلِمُوْنَ يَبْكُوْنَ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ :((قَارِبُوْا وَسَدِّدُوْا فَإِنَّهَا لَمْ تَكُنْ نُبُوَّةٌ قَطُّ إِلَّا كَانَ بَيْنَ يَدَيْهَا جَاهِلِيَّةٌ، قَالَ : فَيُؤْخَذُ الْعَدَدُ مِنَ الْجَاهِلِيَّةِ فَإِنْ تَمَّتْ وَإِلَّا كَمُلَتْ مِنَ الْمُنَافِقِيْنَ. وَمَا مَثَلُكُمْ وَالْأُمَمِ إِلَّا كَمَثَلِ الرَّقْمَةِ فِيْ ذِرَاعِ الدَّابَّةِ أَوْ كَالشَّامَةِ فِيْ جَنْبِ

الْبَعِيرِ)) ثُمَّ قَالَ : ((إِنِّي لَأَرْجُو أَنْ تَكُونُوا رُبُعَ أَهْلِ الْجَنَّةِ)) فَكَبَّرُوا ثُمَّ قَالَ : ((إِنِّي لَأَرْجُو أَنْ تَكُونُوا ثُلُثَ أَهْلِ الْجَنَّةِ)) فَكَبَّرُوا، ثُمَّ قَالَ: ((إِنِّي لَأَرْجُوا أَنْ تَكُونُوا نِصْفَ أَهْلِ الْجَنَّةِ)) فَكَبَّرُوا، قَالَ : وَلَا أَدْرِي قَالَ : الثُّلُثَيْنِ أَمْ لَا؟ .(ضعيف الاسناد) التعليق الرغيب : ٤/ ٢٢٩) (اس میں ابن جدعان ضعیف ہے)

ترجمہ: عمران بن حصین سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب اتری یہ آیت اے لوگو! ڈرو تم تحقیق کہ زلزلہ قیامت کا بڑی ڈراونی شے ہے ﴿ولكن عذاب الله شديد﴾ تک۔ اوران دنوں آپ ﷺ سفر میں تھے فرمایا آپ ﷺ نے تم جانتے ہو کہ وہ کون سا دن ہے صحابیوں نے عرض کی کہ اللہ اور رسول اس کا خوب جانتے ہیں آپ نے فرمایا یہ وہ دن ہے کہ فرمائے گا اللہ تعالیٰ آدم علیہ السلام سے کہ چھانٹو تم لشکر دوزخ کا اور وہ عرض کریں گے اے پروردگار میرے کیا ہے لشکر دوزخ کا فرمائے گا اللہ تعالیٰ نوسوننانوے شخص دوزخ میں ہیں اور ایک جنت میں سو مسلمان سب یہ سن کر رونے لگے اور رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ ڈھونڈھتے رہو نزدیکی اللہ تعالیٰ کی اور درمیان کی راہ چلو اس لیے کہ کبھی نبوت نہیں ہوئی مگر قبل اس کے زمانہ تھا جاہلیت کا (یعنی کفر کا) فرمایا آپ نے کہ پوری کی جائے گی گنتی دوزخیوں کی جاہلیت کے لوگوں سے پھر اگر پوری ہو گئی گنتی تو خیر نہیں تو تمام کی جائے گی منافقوں سے اور تمہاری مثال اگلی امتوں کے آگے ایسی ہے جیسے سفید و سیاہ تل کے بازو میں یا ایک تل اونٹ کی پسلی میں پھر فرمایا آپ نے امید رکھتا ہوں کہ تم چوتھائی ہو جنت والوں کے سو سب صحابہ نے اللہ اکبر کہا (شکر کی راہ سے) پھر فرمایا آپ نے میں امید کرتا ہوں کہ ہو تم تہائی جنت والوں کے پھر سب نے اللہ اکبر کہا پھر فرمایا آپ نے میں امید رکھتا ہوں کہ تم نصف جنت والوں کے پھر سب نے اللہ اکبر کہا۔ راوی نے کہا میں نہیں جانتا کہ آپ نے دو تہائی بھی فرمایا یا نہیں۔

فائدہ : یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اور مروی ہے کئی سندوں سے حسن سے انہوں نے روایت کی عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے انہوں نے نبی ﷺ سے۔

❀ ❀ ❀ ❀

(٣١٦٩) عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ : كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فِي سَفَرٍ فَتَفَاوَتَ بَيْنَ أَصْحَابِهِ فِي السَّيْرِ، فَرَفَعَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ صَوْتَهُ بِهَاتَيْنِ الْآيَتَيْنِ ﴿ **يَاأَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوا رَبَّكُمْ إِنَّ زَلْزَلَةَ السَّاعَةِ شَيْءٌ عَظِيمٌ** ﴾ إِلَى قَوْلِهِ ﴿ وَلَكِنَّ عَذَابَ اللّٰهِ شَدِيدٌ ﴾ فَلَمَّا سَمِعَ ذٰلِكَ أَصْحَابُهُ حَثُّوا الْمَطِيَّ وَعَرَفُوا أَنَّهُ عِنْدَ قَوْلٍ يَقُولُهُ. فَقَالَ : ((**هَلْ تَدْرُونَ أَيَّ يَوْمٍ ذٰلِكَ؟**)) قَالُوا: اللّٰهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ. قَالَ : ((**ذٰلِكَ يَوْمٌ يُنَادِي اللّٰهُ فِيهِ آدَمَ فَيُنَادِيهِ رَبُّهُ فَيَقُولُ: يَاآدَمُ! ابْعَثْ بَعْثَ النَّارِ، فَيَقُولُ: أَيْ رَبِّ وَمَا بَعْثُ النَّارِ؟ فَيَقُولُ: مِنْ كُلِّ أَلْفٍ تِسْعُمِائَةٍ وَتِسْعَةٌ وَتِسْعُونَ إِلَى النَّارِ وَ وَاحِدٌ إِلَى الْجَنَّةِ**)) فَيَئِسَ الْقَوْمُ حَتّٰى مَا أَبْدَوْا بِضَاحِكَةٍ. فَلَمَّا رَأَى رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ الَّذِي بِأَصْحَابِهِ قَالَ : ((**اعْمَلُوا وَأَبْشِرُوا فَوَالَّذِي**

نَفْسِ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ إِنَّكُمْ لَمَعَ خَلِيقَتَيْنِ مَا كَانَتَا مَعَ شَيْءٍ إِلَّا كَثَّرَتَاهُ: يَأْجُوجُ وَمَأْجُوجُ وَمَنْ مَاتَ مِنْ بَنِي آدَمَ وَبَنِي إِبْلِيسَ)) قَالَ: فَسُرِّيَ عَنِ الْقَوْمِ بَعْضُ الَّذِي يَجِدُونَ، فَقَالَ: ((اعْمَلُوا وَأَبْشِرُوا فَوَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ! مَا أَنْتُمْ فِي النَّاسِ إِلَّا كَالشَّامَةِ فِي جَنْبِ الْبَعِيرِ أَوْ كَالرَّقْمَةِ فِي ذِرَاعِ الدَّابَّةِ)). [اسناده صحيح] بعض محققین نے اسکو قتادہ مدلس اور حسن مدلس کی وجہ سے ضعیف کہا ہے۔

ترجمہ: عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ میں نبی ﷺ کے ساتھ تھا سفر میں تو آگے پیچھے ہو گئے اصحاب آپ کے چلنے میں تو آواز بلند کی رسول اللہ ﷺ نے ان دو آیتوں کے ساتھ ﴿یاایھاالناس﴾ سے ﴿عذاب الله شدید﴾ تک پھر جب آپ ﷺ کے صحابہ نے سنا اپنی سواریوں کو دوڑایا اور جان لیا کہ حضرت ﷺ کچھ فرمانے والے ہیں پھر فرمایا آپ ﷺ نے جانتے ہوتم کہ یہ کون سا دن ہے انہوں نے کہا اللہ اور اس کا رسول خوب جانتے ہیں آپ نے فرمایا یہ وقت ہے پکارے گا اللہ تعالیٰ آدم علیہ السلام کو اور وہ جواب دیں گے اپنے رب کو پھر فرمائے گا اللہ اے آدم چھانٹ تو لشکر دوزخ کا وہ عرض کریں گے اے رب میرے کتنا ہے لشکر دوزخ کا فرمائے گا اللہ تعالیٰ ہر ہزار میں سے نوسو ننانوے دوزخ والے ہیں اور ایک جنت والا سو قوم کے لوگ مایوس ہو گئے (جنت میں جانے سے) یہاں تک کہ یقین ہوا کہ یہ اب کبھی نہ ہنسیں گے پھر جب دیکھی آپ نے گھبراہٹ اصحاب کی فرمایا آپ نے عمل کرو اور بشارت دو۔ تو قسم ہے اس پروردگار کی کہ جان محمد ﷺ کی اس کے ہاتھ میں ہے کہ تمہارے ساتھ دو مخلوقیں ایسی ہوں گی کہ وہ جن کے ساتھ ہوں وہ بے شک بڑھ جائیں اول یاجوج ماجوج دوسرے جو مر گیا بنی آدم سے یا اولاد سے ابلیس کے (یعنی کفر پر) کہا راوی نے دور ہو گیا کچھ تھوڑا سا رنج ان لوگوں کا فرمایا آپ نے عمل کرو اور خوشخبری دو ایک دوسرے کو سو قسم ہے اس پروردگار کی کہ محمد ﷺ کی جان اس کے ہاتھ میں ہے نہیں ہوتم اور لوگوں کی بہ نسبت مگر جیسے ایک دھبہ ہو اونٹ کے بازو میں یا ایک داغ ہو جانور کے پیر میں (یعنی تم بہت تھوڑے ہو کفار کی بہ نسبت)۔

فائدہ: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

❀❀❀❀

(۳۱۷۰) عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((إِنَّمَا سُمِّيَ الْبَيْتُ الْعَتِيقَ لِأَنَّهُ لَمْ يَظْهَرْ عَلَيْهِ جَبَّارٌ)). (ضعيف) سلسلة الأحاديث الضعيفة (۳۲۲۲) اس میں ابن شهاب زهری مدلس هے۔

ترجمہ: عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ بیت اللہ کا نام بیت العتیق اس لیے ہوا کہ غالب نہیں آج تک اس پر کوئی ظالم (عتیق کے معنی آزاد)۔

فائدہ: یہ حدیث حسن غریب ہے۔ اور مروی ہوئی زہری سے انہوں نے روایت کی نبی ﷺ سے مرسلا۔ روایت کی ہم سے قتیبہ

نے انہوں نے لیث سے انہوں نے عقیل سے انہوں نے زہری سے انہوں نے نبی ﷺ سے مانند اس کے۔

❀❀❀❀

(۳۱۷۱) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ : لَمَّا أُخْرِجَ النَّبِيُّ ﷺ مِنْ مَكَّةَ قَالَ أَبُوْبَكْرٍ: أَخْرَجُوْا نَبِيَّهُمْ لَيَهْلِكُنَّ. فَأَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالٰى : ﴿ أُذِنَ لِلَّذِيْنَ يُقَاتَلُوْنَ بِأَنَّهُمْ ظُلِمُوْا وَإِنَّ اللّٰهَ عَلٰى نَصْرِهِمْ لَقَدِيْرٌ ﴾ اَلْاٰيَةَ، فَقَالَ أَبُوْبَكْرٍ: لَقَدْ عَلِمْتُ أَنَّهُ سَيَكُوْنُ قِتَالٌ . (ضعيف الاسناد)

ترجمہ: ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا جب کہ نکالے گئے نبی ﷺ مکہ سے ابوبکر نے کہا انہوں نے اپنے نبی ﷺ کو نکال دیا بے شک یہ ہلاک ہوں گے پھر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت اتاری ﴿اذن﴾ سے آخر آیت تک۔ یعنی اجازت ہوئی ان لوگوں کہ جن سے کفار لڑتے ہیں لڑنے کی اس سبب سے کہ ان پر ظلم ہوا کہ اللہ تعالیٰ ان کی مدد پر قادر ہے سو ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ جانا میں نے اب لڑائی ہوگی (یعنی کافروں مؤمنوں میں)۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے۔ اور روایت کی یہ کئی لوگوں نے سفیان سے انہوں نے اعمش سے انہوں نے مسلم بطین سے انہوں نے سعید بن جبیر سے مرسلاً اور اس میں ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بھی روایت نہیں۔ خاتمہ سورۂ حج میں اوامر سے مذکور ہے امر تقویٰ کا اور امر تطہیر بیت اللہ کا طائفین وقائمین وغیرہ کے لیے اور امر حج کے لیے پکار دینے کا اور امر خود کھانے اور کھلانے کا فقیر کے قربانی سے اور میل کچیل اتارنے کا اور نذروں کے پورا کرنے کا اور طواف کا اور امر اوثان اور قول زور سے بچنے کا۔ اور نہی شرک سے اور نہی کافروں سے نزاع کرنے کی اور دوسرے متعلقات حج اور قربانی کے اور مذمت سے مذکور ہے مذمت مجادلہ بے دلیل کی اور مذمت عابدان خام طمع کی کہ ادنیٰ مصیبت میں دین سے پھر جائیں اور مذمت ان کافروں کی کہ مسجد سے باز رکھتے ہیں اور فضائل سے مذکور ہے فضیلت تعظیم حرمات اللہ کی اور فضیلت مہاجروں اور شہیدوں کی۔ اور عقائد سے مذکور ہے زلزلہ قیامت کا اور ہول ان کا اور اثبات بعث کا اولاً خلق انسان سے اور ثانیاً ہرے ہو جانے سے زمین خشک کے اور رد اشراک فی الدعا کا اور نفع نہ دینا مدعوان باطل کا اور وعدہ جنات وانہار کا صالحین کے لیے اور وعید آگ کی کپڑوں کی اور حمیم کی اور لوہے کی موگریوں کی۔

اور عذاب حریق کے کافروں کے لیے اور وعدہ جنات وانہار کا اور سونے کے کنگنوں کا، اور موتی، اور لباس حریر اور جنات نعیم کا مؤمنوں کے لیے اور وعید عذاب مہین کی کافرین ومکذبین کے لیے اور وعدہ رزق حسن اور دخول جنت کا مہاجروں اور شہیدوں کے لیے اور وعدہ فیصلہ کا بندوں کے درمیان میں قیامت کے دن کے اور بہت سے عمدہ عمدہ فوائد اور پسندیدہ پسندیدہ مطالب ایسے مذکور ہیں کہ دوسری سورتوں میں نہیں۔ چنانچہ تشبیہ اس شخص کی جو مدد الٰہی پر یقین نہ کرے اس کے ساتھ جو آسمان کی طرف رسی باندھ کر لٹکے اور پھر اسے توڑ دے اور سجدہ سموٰت والارض کا اور سجدہ شمس وقمر کا اور نجوم وجبال وشجر ودواب اور اکثر آدمیوں کا اللہ تعالیٰ کے لیے اور مخاصمہ مؤمن وکافر کا رب الارباب میں اور تذکیر بیت اللہ میں ابراہیم کو جگہ دینے کی اور آنا لوگوں کا فجاج عمیقہ سے شہود منافع

کے لیے اور بہت سے متعلقات بیت اللہ کے اور حج کے اور دفع کرنا اللہ تعالیٰ کا بعض آدمیوں کے ساتھ بعض کو اور نصرت اللہ تعالیٰ کی ناصران دین کے لیے اور تسکین نبی ﷺ کی اگلے کافروں کی تکذیب سنا کر اور جلدی کافروں کی ساتھ عذاب کے اور ہونا پروردگار کے ایک دن کا برابر ہزار سال کے اور القاء شیطان کا ہر نبی کے ساتھ اور شک کافروں کا قیامت میں اور وعدہ نصرتِ الٰہی کا مظلومان مؤمنین کے لیے اور تذکیر ایلاج لیل کی نہار میں اور عکس اس کا اور تذکیر انزال ماء اور سبزہ زمین کی اور دوسری قدرتوں کے ساتھ اور اجتباء اور مقبولیت اللہ کے مؤمنوں کے لیے اور نہ ہونا حرج کا ہمارے دین میں کہ ملت ہے ہمارے باپ ابراہیم کی اور نام رکھنا انہیں کا مسلمان ہمارے واسطے اور ہونا نبی ﷺ کا گواہ ہم پر اور ہونا ہمارا گواہ دوسروں پر اور اقامت صلوٰۃ اور ایتاء زکوٰۃ اور اعتصام باللہ اور ولایت اور نصرت اللہ تعالیٰ کی اور خوبی اس جل جلالہ جل شانہ کی۔

❀❀❀❀

(۳۱۷۲) عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، قَالَ: لَمَّا أُخْرِجَ النَّبِيُّ ﷺ مِنْ مَكَّةَ قَالَ رَجُلٌ: أَخْرَجُوا نَبِيَّهُمْ فَنَزَلَتْ: ﴿ أُذِنَ لِلَّذِيْنَ يُقَاتَلُوْنَ بِأَنَّهُمْ ظُلِمُوْا وَإِنَّ اللّٰهَ عَلٰى نَصْرِهِمْ لَقَدِيْرُ o اَلَّذِيْنَ أُخْرِجُوْا مِنْ دِيَارِهِمْ بِغَيْرِ حَقٍّ ﴾: النَّبِيُّ ﷺ وَأَصْحَابُهُ. (ضعيف) انظر ما قبله۔

ترجمہ: سعید بن جبیر سے روایت ہے کہ کہتے ہیں کہ جب نبی ﷺ کو مکہ سے نکالا گیا تو ایک شخص نے کہا کہ انہوں نے اپنے نبی کو نکال دیا ہے تو یہ آیت نازل ہوئی ﴿ أُذِنَ لِلَّذِيْنَ يُقَاتَلُوْنَ .... ﴾ آخر آیت تک۔ نبی ﷺ اور آپ کے صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین۔

❀❀❀❀

۲۳۔ باب: وَمِنْ سُوْرَةِ الْمُؤْمِنِيْنَ

تفسیر سورۂ مؤمنین

(۳۱۷۳) عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ يَقُوْلُ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ إِذَا نَزَلَ عَلَيْهِ الْوَحْيُ سُمِعَ عِنْدَ وَجْهِهِ كَدَوِيِّ النَّحْلِ فَأُنْزِلَ عَلَيْهِ يَوْمًا فَمَكَثْنَا سَاعَةً فَسُرِّيَ عَنْهُ فَاسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ وَرَفَعَ يَدَيْهِ وَقَالَ: ((أَللّٰهُمَّ زِدْنَا وَلَا تَنْقُصْنَا، وَأَكْرِمْنَا وَلَا تُهِنَّا، وَأَعْطِنَا وَلَا تَحْرِمْنَا، وَاٰثِرْنَا وَلَا تُؤْثِرْ عَلَيْنَا، وَأَرْضِنَا وَأَرْضَ عَنَّا)) ثُمَّ قَالَ: ((أُنْزِلَ عَلَيَّ عَشْرُ اٰيَاتٍ. مَنْ أَقَامَهُنَّ دَخَلَ الْجَنَّةَ؛ ثُمَّ قَرَأَ ﴿ قَدْ أَفْلَحَ الْمُؤْمِنُوْنَ ﴾ حَتّٰى خَتَمَ عَشْرَ اٰيَاتٍ.

(اسناده ضعيف) تخريج المشكاة: (٢٤٩٤) التحقيق الثانی۔ اس میں یونس بن سلیم مجہول ہے۔

ترجمہ: عمر بن خطابؓ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ پر جب وحی اترتی تھی آپ کے منہ کے پاس ایک گنگناہٹ سنی جاتی تھی شہد کی مکھی کی سی تو ایک دن ان پر وحی اتری اور ٹھہرے ہم ایک گھڑی پھر آپ نے قبلہ کی طرف منہ کیا اور دونوں ہاتھ اٹھائے اور یہ دعا کی کہ اے اللہ زیادہ دے ہم کو اور کم مت کر اور عزت دے ہم کو اور ذلیل مت کر اور عنایت کر ہم کو (نعمتیں اپنی) اور محروم مت کر اور مقدم کر ہم کو اوروں پر اور نہ مقدم کر ہم پر کسی کو (فوز دارین میں) اور راضی کر ہم کو اور راضی ہو تو ہم سے پھر فرمایا آپ نے اتری ہیں مجھ پر دس آیتیں کہ جو ان پر عمل کرتا رہے داخل ہو جنت میں۔ پھر پڑھیں آپ نے یہ آیتیں ﴿قد افلح المؤمنون﴾ سے دس آیتوں تک۔

فائدہ: روایت کی ہم سے محمد بن ابان نے انہوں نے عبدالرزاق سے انہوں نے یونس بن سلیم سے انہوں نے یونس بن یزید سے انہوں نے زہری سے اسی اسناد سے مانند اس کے معنوں میں۔ اور یہ حدیث صحیح ہے حدیث اول سے۔ سنا میں نے اسحاق بن منصور سے کہتے تھے روایت کی ہم سے احمد بن حنبل اور علی بن مدینی اور اسحاق بن ابراہیم نے عبدالرزاق سے انہوں نے یونس بن سلیم سے انہوں نے یونس بن یزید سے۔ انہوں نے زہری سے یہی حدیث اور جس نے سنا عبدالرزاق سے پہلے اس حدیث کو وہ یونس بن سلیم کے بعد کہتے ہیں روایت ہے یونس بن یزید سے اور بعض نے ذکر نہیں کیا یونس بن یزید کا اور جس نے ذکر کیا ہے یونس بن یزید کا وہ روایت زیادہ صحیح ہے اور عبدالرزاق کبھی یونس بن یزید کا ذکر کرتے اور کبھی نہیں۔ [اسنادہ ضعیف ایضاً]

مترجم: پوری آیتیں یہ ہیں:

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

﴿ قَدۡ اَفۡلَحَ الۡمُؤۡمِنُوۡنَ○ الَّذِیۡنَ ہُمۡ فِیۡ صَلٰوتِہِمۡ خٰشِعُوۡنَ○ وَالَّذِیۡنَ ہُمۡ عَنِ اللَّغۡوِ مُعۡرِضُوۡنَ○ وَالَّذِیۡنَ ہُمۡ لِلزَّکٰوۃِ فٰعِلُوۡنَ○ وَالَّذِیۡنَ ہُمۡ لِفُرُوۡجِہِمۡ حٰفِظُوۡنَ○ اِلَّا عَلٰۤی اَزۡوَاجِہِمۡ اَوۡمَامَلَکَتۡ اَیۡمَانُہُمۡ فَاِنَّہُمۡ غَیۡرُ مَلُوۡمِیۡنَ○ فَمَنِ ابۡتَغٰی وَرَآءَ ذٰلِکَ فَاُولٰٓئِکَ ہُمُ الۡعٰدُوۡنَ○ وَالَّذِیۡنَ ہُمۡ لِاَمٰنٰتِہِمۡ وَعَہۡدِہِمۡ رٰعُوۡنَ○ وَالَّذِیۡنَ ہُمۡ عَلٰی صَلَوٰتِہِمۡ یُحَافِظُوۡنَ○ اُولٰٓئِکَ ہُمُ الۡوٰرِثُوۡنَ الَّذِیۡنَ یَرِثُوۡنَ○ الۡفِرۡدَوۡسَ ہُمۡ فِیۡہَا خٰلِدُوۡنَ ﴾.

''یعنی فلاح پائی ایمان والوں نے جو اپنی نماز میں عاجزی کرنے والے ہیں اور جو لوگ بے فائدہ کاموں سے منہ پھیرنے والے ہیں اور جو زکوٰۃ دینے والے ہیں اور جو اپنی شرم گاہوں کی حفاظت کرنے والے ہیں مگر اپنی بیویوں پر یا جن کے مالک ہوئے ان کے ہاتھ سو ان پر ملامت نہیں اور جو کوئی اس کے سوا چاہے وہ لوگ ہیں حد سے گزرنے والے اور جو لوگ اپنی امانتوں اور عہدوں کی رعایت کرنے والے ہیں اور جو نماز کی حفاظت کرنے والے ہیں یہی لوگ ہیں وارث فردوس کے وہ اس میں ہمیشہ رہ پڑیں گے''۔

❀❀❀❀

(٣١٧٤) عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ الرُّبَيِّعَ بِنْتَ النَّضْرِ أَتَتِ النَّبِيَّ ﷺ وَكَانَ ابْنُهَا حَارِثَةُ بْنُ سُرَاقَةَ أُصِيبَ يَوْمَ بَدْرٍ أَصَابَهُ سَهْمٌ غَرْبٌ فَأَتَتْ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَتْ: أَخْبِرْنِي عَنْ حَارِثَةَ لَئِنْ كَانَ أَصَابَ خَيْرًا احْتَسَبْتُ وَصَبَرْتُ، وَإِنْ لَّمْ يُصِبِ الْخَيْرَ اجْتَهَدْتُ فِي الدُّعَاءِ، فَقَالَ نَبِيُّ اللّٰهِ ﷺ: ((**يَا أُمَّ حَارِثَةَ! إِنَّهَا جِنَانٌ فِي جَنَّةٍ وَإِنَّ ابْنَكِ أَصَابَ الْفِرْدَوْسَ الْأَعْلٰى. وَالْفِرْدَوْسُ رَبْوَةُ الْجَنَّةِ وَأَوْسَطُهَا وَأَفْضَلُهَا**)).

(اسناده صحيح) سلسلة الأحاديث الصحيحة: ١٨١١، ٢٠٠٣ـ مختصر العلو (٧٦)

ترجمہ: انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ربیع بنت نضر رضی اللہ عنہا آئیں نبی ﷺ کے پاس اور ان کا بیٹا حارثہ بن سراقہ شہید ہو چکا تھا بدر کے دن اس کو ایک تیر غیبی لگا تھا کہ معلوم نہ ہوا کس نے مارا پھر آئیں ربیع رضی اللہ عنہا رسول اللہ ﷺ کے پاس اور عرض کی کہ خبر دیجیے مجھ کو حارثہ کے حال سے اگر وہ خیر کو پہنچا ہے تو میں امیدوار ثواب رہوں اور صبر کروں اور اگر نہیں پہنچا وہ خیر کو تو کوشش کروں میں دعا میں سو نبی ﷺ نے فرمایا اے حارثہ کی ماں بے شک جنت میں کئی باغ ہیں اور تیرا بیٹا داخل ہوا بلند فردوس میں اور فردوس بلند زمین ہے جنت کی اور جنت کے درمیان میں اور بہتر ہے۔

فائدہ: یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے انس رضی اللہ عنہ کی روایت سے۔

❀ ❀ ❀ ❀

(٣١٧٥) عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ وَهْبٍ أَنَّ عَائِشَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ ﷺ قَالَتْ: سَأَلْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ عَنْ هٰذِهِ الْآيَةِ: ﴿وَالَّذِيْنَ يُؤْتُوْنَ مَآ اٰتَوْا وَّقُلُوْبُهُمْ وَجِلَةٌ﴾ قَالَتْ عَائِشَةُ: أَهُمُ الَّذِيْنَ يَشْرَبُوْنَ الْخَمْرَ وَيَسْرِقُوْنَ؟ قَالَ: ((**لَا، يَابِنْتَ الصِّدِّيْقِ! وَلٰكِنَّهُمُ الَّذِيْنَ يَصُوْمُوْنَ وَيُصَلُّوْنَ وَيَتَصَدَّقُوْنَ وَهُمْ يَخَافُوْنَ أَنْ لَّا يُقْبَلَ مِنْهُمْ: ﴿أُولٰٓئِكَ يُسَارِعُوْنَ فِي الْخَيْرَاتِ وَهُمْ لَهَا سَابِقُوْنَ﴾**)).

(اسناده صحيح) [سلسلة الأحاديث الصحيحة (١٦٢)]

ترجمہ: عبدالرحمٰن بن وہب سے روایت ہے کہ ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا کہ پوچھا میں نے رسول اللہ ﷺ سے مطلب اس آیت کا ﴿والذين يوتون ما اتوا وقلوبهم وجلة﴾ یعنی جو لوگ دیتے ہیں جو دیا ہے اور دل ان کا ڈر رہا ہے کہ وہ اپنے رب کے پاس جانے والے ہیں۔ عرض کی ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا نے کیا وہ لوگ شراب پیتے ہیں یا چوری کرتے ہیں؟ فرمایا آپ نے کہ نہیں اے بیٹی صدیق کی بلکہ وہ لوگ روزہ رکھتے ہیں اور نماز پڑھتے ہیں اور صدقہ دیتے ہیں اور باوجود اس کے دوڑتے ہیں نیکیوں کی طرف اور وہ آگے بڑھنے والے ہیں۔

فائدہ: روایت کی یہ حدیث عبدالرحمٰن بن سعید نے ابوحازم سے انہوں نے ابوہریرہؓ سے انہوں نے نبی ﷺ سے مانند اس کے۔

❀ ❀ ❀ ❀

4

(۳۱۷۶) عَنْ أَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ : ((﴿ وَهُمْ فِيْهَا كَالِحُوْنَ ﴾ ـ قَالَ ـ : تَشْوِيْهِ النَّارُ فَتَقَلَّصُ شَفَتُهُ الْعَالِيَةُ حَتّٰى تَبْلُغَ وَسَطَ رَأْسِهِ، وَتَسْتَرْخِيْ شَفَتُهُ السُّفْلٰى حَتّٰى تَضْرِبَ سُرَّتَهُ)).

(اسناده ضعيف) تخريج مشكاة المصابيح (٥٦٨٤) اس میں دراج بن سمعان ابوسمح ضعیف ہے

ترجمہ: ابوسعید خدریؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے اس آیت کی تفسیر میں ﴿ وَهُمْ فِيْهَا كَالِحُوْنَ ﴾ یعنی اور وہ اس میں تیوری چڑھاتے ہیں فرمایا آپ نے کہ جھلس دے گی کافروں کے منہ کو آگ پس جل کر سکڑ جائے گا ان کا اوپر کا ہونٹ یہاں تک کہ پہنچ جائے گا سر کے درمیان میں اور لٹک جائے گا نیچے کا ہونٹ یہاں تک کہ لگنے لگے گا ناف میں۔

فائدہ : یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے۔

خاتمہ سورہ مؤمنون میں صفات مؤمنین میں سے مذکور ہے ایمان وصلوٰۃ وخشوع واعراض لغو سے اور دینا زکوٰۃ کا اور حفاظت شرم گاہوں کی اور رعایت امانتوں اور عہدوں اور حفاظت نماز کی اور وعدہ فردوس کا ان کے لیے۔ اور بدء خلق سے تفصیل خلق انسان کی مٹی سے نطفہ اور علقہ اور مضغہ ہونا اس کا اور پہنانا گوشت کا ہڈیوں پر اور اللہ تعالیٰ کی قدرتوں سے پیدا کرنا آسمان کا اور اتارنا پانی کا۔۔۔ ٹھہرانا پانی کا زمین میں اور پیدا کرنا باغوں کا کھجور وانگور سے اور نکالنا اکثر میووں کا اس سے اور نکالنا درخت زیتون کا طور سینا سے اور پلانا دودھ کا بطونِ انعام سے اور خوراک آدمیوں کی اس سے اور سوار ہونا جانوروں پر اور کشتی پر۔ اور قصص ماضیہ سے قصہ نوح علیہ السلام کا اور ہود اور موسیٰ اور ابن مریم علیہم السلام اور خطاب جمیع انبیاء کی طرف اور حکم طیبات کے کھانے اور عمل صالح اور تقویٰ اور توحید کا ان کو اور صفات اہل خیر سے خوفِ الٰہی اور یقین کرنا اللہ کی آیتوں پر اور احتراز کرنا شرک سے اور خوف کرنا اللہ سے باوجود انفاق مال کے اور احوالِ آخرت سے گمراہ ہونا منکروں کا آخرت سے اور انکار اہلِ مکہ کا اوپر حشر کے اور حسرت کافروں کی وقت موت کے اور آرزو حیات کی واسطے عمل صالح کے اور اثبات برزخ کا اور اٹھ جانا نسبوں کا نفخ صور سے اور موقوف ہونا فلاح کا عمل نیک کے گراں ہونے پر اور جھلس جانا مونہوں کا دوزخ کی آگ سے اور اقرار کرنا دوزخیوں کا اپنی شقاوت کا اور دعا کرنا ان کا اور خطاب کرنا اللہ تعالیٰ کا بلفظ ﴿اخسوا فيها ولا تكلمون﴾ اور یاددلانا اللہ تعالیٰ کا ان کی مسخری کو جو مؤمنوں کے ساتھ کی تھی اور عتاب اللہ کا ان پر اور بہت سے فوائد متفرقہ۔

❀ ❀ ❀ ❀

۲۴۔ باب: وَمِنْ سُوْرَةُ النُّوْرِ

تفسیر سورۂ نور

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

(۳۱۷۷) أَخْبَرَنِيْ عَمْرُو بْنُ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيْهِ، عَنْ جَدِّهٖ قَالَ : كَانَ رَجُلٌ يُقَالُ لَهٗ مَرْثَدُ بْنُ أَبِيْ مَرْثَدٍ وَكَانَ

رَجُلًا يَحْمِلُ الْأَسْرٰى مِنْ مَكَّةَ حَتّٰى يَأْتِيَ بِهِمُ الْمَدِينَةَ. قَالَ : وَكَانَتِ امْرَأَةٌ بَغِيٌّ بِمَكَّةَ يُقَالُ لَهَا: عَنَاقُ وَكَانَتْ صَدِيقَةً لَهُ وَأَنَّهُ كَانَ وَعَدَ رَجُلًا مِنْ أُسَارٰى مَكَّةَ يَحْمِلُهُ، قَالَ : فَجِئْتُ حَتّٰى انْتَهَيْتُ إِلٰى ظِلِّ حَائِطٍ مِنْ حَوَائِطِ مَكَّةَ فِي لَيْلَةٍ مُقْمِرَةٍ، قَالَ : فَجَاءَتْ عَنَاقُ فَأَبْصَرَتْ سَوَادَ ظِلِّي بِجَنْبِ الْحَائِطِ فَلَمَّا انْتَهَتْ إِلَيَّ عَرَفَتْ، فَقَالَتْ : مَرْثَدٌ؟ فَقُلْتُ : مَرْثَدٌ فَقَالَتْ مَرْحَبًا وَأَهْلًا هَلُمَّ فَبِتْ عِنْدَنَا اللَّيْلَةَ، قُلْتُ : يَاعَنَاقُ! حَرَّمَ اللّٰهُ الزِّنَا. قَالَتْ : يَاأَهْلَ الْخِيَامِ هٰذَاالرَّجُلُ يَحْمِلُ أُسَرَاءَ كُمْ قَالَ: فَتَبِعَنِي ثَمَانِيَةٌ وَسَلَكْتُ الْخَنْدَمَةَ فَانْتَهَيْتُ إِلٰى غَارٍ أَوْكَهْفٍ فَدَخَلْتُ فَجَاءُ وَاحَتّٰى قَامُوا عَلٰى رَأْسِي فَبَالُوا فَظَلَّ بَوْلُهُمْ عَلٰى رَأْسِي وَعَمَّاهُمُ اللّٰهُ عَنِّي، قَالَ : ثُمَّ رَجَعُوا وَرَجَعْتُ إِلٰى صَاحِبِي فَحَمَلْتُهُ وَكَانَ رَجُلًا ثَقِيلًا حَتّٰى انْتَهَيْتُ إِلَى الْأَذْخِرِ فَفَكَكْتُ عَنْهُ أَلَا كُبْلَهُ فَجَعَلْتُ أَحْمِلُهُ وَيُعْيِيْنِي حَتّٰى قَدِمْتُ الْمَدِينَةَ فَأَتَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ فَقُلْتُ : يَارَسُولَ اللّٰهِ! أَنْكِحُ عَنَاقًا [مَرَّتَيْنِ] فَأَمْسَكَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ وَلَمْ يَرُدَّ عَلَيَّ شَيْئًا حَتّٰى نَزَلَتْ : ﴿ **الزَّانِي لَا يَنْكِحُ إِلَّا زَانِيَةً أَوْ مُشْرِكَةً وَّالزَّانِيَةُ لَا يَنْكِحُهَآ إِلَّا زَانٍ أَوْمُشْرِكٌ** ﴾ **فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ** : ((**يَا مَرْثَدُ!** ﴿ **الزَّانِي لَا يَنْكِحُ إِلَّا زَانِيَةً أَوْ مُشْرِكَةً وَالزَّانِيَةُ لَا يَنْكِحُهَا إِلَّا زَانٍ أَوْ مُشْرِكٌ** ﴾ فَلَا تَنْكِحْهَا . (حسن الاسناد)

ترجمہ: مجھے خبر دی عمرو بن شعیب نے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے اپنے دادا سے انہوں نے کہا ایک شخص کا نام مرثد بن ابی مرثد تھا اور وہ قیدیوں کو مکہ سے مدینے لے جاتا تھا اور مکہ میں ایک عورت زنا کار تھی کہ اس کا نام عناق تھا اور وہ مرثد کی دوست تھی اور اس نے وعدہ کیا تھا مکہ کے قیدیوں میں سے ایک شخص سے کہ لے جائے گا اس کو (مدینہ میں) کہا مرثد نے کہ آیا میں ایک دیوار کے نیچے مکہ کی دیواروں سے چاندنی رات میں اور عناق آ گئی اور اس نے دیکھی کالک میرے سائے کی دیوار کے بازو میں پھر جب وہ میرے پاس پہنچی مجھے پہچانا اور کہا تو مرثد ہے میں نے کہا مرثد ہوں اس نے کہا شاباش مبارک ہو آ تو رات کو رہ ہمارے پاس میں نے کہا اے عناق اللہ نے حرام کیا زنا، سو وہ پکار اٹھی اے خیمہ والو یہ شخص تمہارے قیدیوں کو اٹھا لے جاتا ہے، سو میرے پیچھے دوڑے آٹھ مرد اور میں نے خندمہ کی راہ لی (وہ ایک پہاڑ کا نام ہے) سو میں پہنچ گیا ایک غار یا کہف کے طرف (راوی کو شک ہے کہ غار کہا یا کہف) اور اس میں گھس گیا اور وہ بھی گھسے اور میرے سر کے پاس آن کھڑے ہوئے اور انہوں نے پیشاب کیا اور پیشاب ان کا میرے سر پر پڑنے لگا اور اللہ نے ان کو اندھا کر دیا کہ انہوں نے مجھے نہ دیکھا پھر وہ لوٹ گئے اور میں بھی اپنے رفیق کے پاس آیا (جس سے وعدہ کیا تھا مدینہ لے جانے کا) اور میں نے اس کو اٹھایا اور وہ بھاری آدمی تھا یہاں تک کہ پہنچا میں اذخر تک (ایک موضع کا نام ہے مکہ مدینہ کے درمیان میں) اور توڑیں میں نے زنجیریں اس کی اور اس کو پیٹھ پر لاد لیا اور وہ مجھے تھکائے دیتا تھا یہاں تک کہ میں مدینہ پہنچا اور رسول

اللہ ﷺ کے پاس حاضر ہوا اور میں نے عرض کی کہ اے رسول اللہ کے عناق سے میرا نکاح کر دیجیے اور آپ چپ رہے اور مجھے جواب نہ دیا اور یہ آیت اتری کہ زانی نکاح نہیں کرتا مگر زانیہ سے یا مشرک عورت سے اور زانیہ نکاح نہیں کرتی مگر زانی یا مشرک مرد سے تب فرمایا رسول اللہ ﷺ نے اس سے نکاح نہ کر۔

فائدہ : یہ حدیث حسن غریب ہے۔نہیں جانتے ہم اس کو مگر اسی سند سے۔

❀❀❀❀

(۳۱۷۸) **عَنْ** سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ : سُئِلْتُ عَنِ الْمُتَلَاعِنَيْنِ فِي إِمَارَةِ.مُصْعَبِ بْنِ الزُّبَيْرِ أَيُفَرَّقُ بَيْنَهُمَا؟ فَمَا دَرَيْتُ مَا أَقُولُ فَقُمْتُ مِنْ مَكَانِي إِلَى مَنْزِلِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ فَاسْتَأْذَنْتُ عَلَيْهِ فَقِيلَ لِي: إِنَّهُ قَائِلٌ فَسَمِعَ كَلَامِي فَقَالَ لِي: ابْنَ جُبَيْرٍ؟ أُدْخُلْ مَا جَاءَ بِكَ إِلَّا حَاجَةٌ، قَالَ : فَدَخَلْتُ فَإِذَا هُوَ مُفْتَرِشٌ بَرْدَعَةَ رَحْلٍ لَهُ. فَقُلْتُ: يَا أَبَا عَبْدِالرَّحْمٰنِ، الْمُتَلَاعِنَانِ أَيُفَرَّقُ بَيْنَهُمَا؟ فَقَالَ : سُبْحَانَ اللّٰهِ! نَعَمْ إِنَّ أَوَّلَ مَنْ سَأَلَ عَنْ ذٰلِكَ فُلَانُ بْنُ فُلَانٍ أَتَى النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ: يَارَسُولَ اللّٰهِ! أَرَأَيْتَ لَوْ أَنَّ أَحَدَنَا رَأَى إِمْرَأَتَهُ عَلَى فَاحِشَةٍ كَيْفَ يَصْنَعُ؟ إِنْ تَكَلَّمَ تَكَلَّمَ بِأَمْرٍ عَظِيمٍ وَإِنْ سَكَتَ سَكَتَ عَلَى أَمْرٍ عَظِيمٍ. فَسَكَتَ النَّبِيُّ ﷺ فَلَمْ يُجِبْهُ فَلَمَّا كَانَ بَعْدَ ذٰلِكَ أَتَى النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ : إِنَّ الَّذِي سَأَلْتُكَ عَنْهُ قَدِ ابْتُلِيتُ بِهِ فَأَنْزَلَ اللّٰهُ الْآيَاتِ فِي سُورَةِ النُّورِ﴿**وَالَّذِينَ يَرْمُونَ أَزْوَاجَهُمْ وَلَمْ يَكُنْ لَّهُمْ شُهَدَآءُ إِلَّا أَنْفُسُهُمْ فَشَهَادَةُ أَحَدِهِمْ أَرْبَعُ شَهَادَاتٍ بِاللّٰهِ**﴾ حَتّٰى خَتَمَ الْآيَاتِ. قَالَ : فَدَعَا الرَّجُلَ فَتَلَاهُنَّ عَلَيْهِ وَوَعَظَهُ وَذَكَّرَهُ وَأَخْبَرَهُ إِنَّ عَذَابَ الدُّنْيَا أَهْوَنُ مِنْ عَذَابِ الْآخِرَةِ. فَقَالَ: لَا وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ مَا كَذَبْتُ عَلَيْهَا. ثُمَّ ثَنّٰى بِالْمَرْأَةِ وَوَعَظَهَا وَذَكَّرَهَا وَأَخْبَرَهَا أَنَّ عَذَابَ الدُّنْيَا أَهْوَنُ مِنْ عَذَابِ الْآخِرَةِ. فَقَالَتْ: لَا، وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ مَا صَدَقَ. فَبَدَأَ بِالرَّجُلِ فَشَهِدَ أَرْبَعَ شَهَادَاتٍ بِاللّٰهِ إِنَّهُ لَمِنَ الصَّادِقِينَ وَالْخَامِسَةَ أَنَّ لَعْنَةَ اللّٰهِ عَلَيْهِ إِنْ كَانَ مِنَ الْكَاذِبِينَ، ثُمَّ ثَنّٰى بِالْمَرْأَةِ فَشَهِدَتْ أَرْبَعَ شَهَادَاتٍ بِاللّٰهِ إِنَّهُ لَمِنَ الْكَاذِبِينَ وَالْخَامِسَةَ أَنَّ غَضَبَ اللّٰهِ عَلَيْهَا إِنْ كَانَ مِنَ الصَّادِقِينَ ثُمَّ فَرَّقَ بَيْنَهُمَا. (اسناده صحيح)

ترجمہ: سعید بن جبیر سے روایت ہے کہ کسی نے مجھ سے پوچھا لعان کرنے والے مرد اور عورت کا حکم مصعب بن زبیر کے زمانہ امارت میں کہ ان دونوں میں جدائی کر دی جائے تو میں نے نہ جانا کہ کیا جواب دوں میں، سو میں اپنے گھر سے چلا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے گھر کی طرف اور اجازت مانگی میں نے ان کے گھر میں جانے کی سو مجھ سے ان لوگوں نے کہا کہ وہ قیلولہ کر رہے ہیں اور انہوں نے میری بات سن لی تو مجھے پکارا کہ ابن جبیر ہیں آ و تم نہیں آئے ہو مگر کسی کام کو کہا ابن جبیر نے کہ پھر داخل ہوا میں اور وہ ایک ٹاٹ بچھائے ہوئے جو کجاوے کے نیچے اونٹ کی پیٹھ پر ڈالا جاتا ہے سو کہا میں نے

ابوعبدالرحمٰن! عورت اور مرد لعان کرنے والے جدائی ڈالی جائے ان کے بیچ میں تو کہا سبحان اللہ! ہاں پہلے جس شخص نے یہ مسئلہ پوچھا فلاں بیٹے فلانے کے تھے آئے وہ نبی ﷺ کے پاس اور کہا اس نے کہ اے رسول اللہ کے بتایئے مجھ کو ایک نے ہم میں سے دیکھا اپنی عورت کو ایک بے حیائی پر یعنی زنا پر کیا کرے اگر بولے تو بڑی بات بولی اور اگر چپ رہے، سو بڑی بات پر چپ رہے تو چپ ہو رہے رسول اللہ ﷺ اور کچھ جواب نہ دیا اس کو پھر اس کے بعد آیا وہ نبی ﷺ کے پاس اور کہا اس نے کہ میں نے جو بات آپ سے پوچھی تھی میں اس میں مبتلا ہوا ہوں اور اتاریں اللہ تعالیٰ نے یہ آیتیں جو سورۂ نور میں ہیں ﴿وَالَّذِيْنَ يَرْمُوْنَ أَزْوَاجَهُمْ﴾ سے دس آیتوں تک کہا راوی نے پھر بلایا آپ نے اس مرد کو اور پڑھیں اس پر یہ آیتیں اور سمجھایا بجھایا اس کو اور خبر دی اس کو کہ عذاب دنیا کا سہل ہے آخرت کے عذاب سے سو اس نے عرض کی کہ قسم ہے اس پروردگار تعالیٰ کی جس نے آپ کو حق کے ساتھ بھیجا ہے کہ میں نے اس عورت پر جھوٹ نہیں باندھا پھر آپ دوبارہ عورت کی طرف متوجہ ہوئے اور اس کو سمجھایا بجھایا اور خبر دی کہ عذاب دنیا کا آخرت کے عذاب سے سہل ہے اس نے عرض کی کہ قسم ہے اس پروردگار کی جس نے آپ کو بھیجا ہے حق کے ساتھ میرے شوہر نے سچ نہیں کہا پھر آپ نے مرد سے شروع کیا اور اس نے چار بار گواہی دی کہ اللہ گواہ ہے کہ وہ شخص سچا ہے اور پانچویں بار یہ کہا کہ لعنت ہے اللہ کی اوپر اس کے اگر وہ ہی جھوٹوں میں ہو پھر متوجہ ہوئے عورت کی طرف اور گواہی دی اس نے چار بار کہ اللہ گواہ ہے کہ شوہر اس کا جھوٹوں میں ہے اور پانچویں بار یہ کہا کہ غصہ اللہ کا ہو اس پر اگر شوہر اس کا سچوں میں ہو پھر جدائی کر دی آپ نے ان دونوں میں۔

فائدہ: اس بارے میں سہل بن سعد سے بھی روایت ہے۔ اور یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

❀❀❀❀

(۳۱۷۹) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ هِلَالَ بْنَ أُمَيَّةَ قَذَفَ امْرَأَتَهُ عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ بِشَرِيْكِ بْنِ سَحْمَاءَ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((**الْبَيِّنَةُ وَإِلَّا حَدٌّ فِيْ ظَهْرِكَ**))، قَالَ: فَقَالَ هِلَالٌ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ إِذَا رَأَى أَحَدُنَا رَجُلًا عَلَى امْرَأَتِهِ أَيَلْتَمِسُ الْبَيِّنَةَ، فَجَعَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: ((**الْبَيِّنَةَ وَإِلَّا حَدٌّ فِيْ ظَهْرِكَ**))، قَالَ: فَقَالَ هِلَالٌ: وَالَّذِيْ بَعَثَكَ بِالْحَقِّ إِنِّيْ لَصَادِقٌ وَلَيُنْزِلَنَّ فِيْ أَمْرِيْ مَا يُبَرِّئُ ظَهْرِيْ مِنَ الْحَدِّ فَنَزَلَ ﴿ **وَالَّذِيْنَ يَرْمُوْنَ أَزْوَاجَهُمْ وَلَمْ يَكُنْ لَّهُمْ شُهَدَآءُ إِلَّا أَنْفُسُهُمْ فَشَهَادَةُ أَحَدِهِمْ أَرْبَعُ شَهَادَاتٍ بِاللّٰهِ إِنَّهُ لَمِنَ الصَّادِقِيْنَ** ﴾ فَقَرَأَ إِلَى أَنْ بَلَغَ ﴿ **وَالْخَامِسَةَ أَنَّ غَضَبَ اللّٰهِ عَلَيْهَآ إِنْ كَانَ مِنَ الصَّادِقِيْنَ** ﴾ قَالَ: فَانْصَرَفَ النَّبِيُّ ﷺ فَأَرْسَلَ إِلَيْهِمَا فَجَاءَا فَقَامَ هِلَالُ بْنُ أُمَيَّةَ فَشَهِدَ وَالنَّبِيُّ ﷺ يَقُوْلُ: ((**إِنَّ اللّٰهَ يَعْلَمُ أَنَّ أَحَدَكُمَا كَاذِبٌ فَهَلْ مِنْكُمَا تَائِبٌ**))، ثُمَّ قَامَتْ فَشَهِدَتْ، فَلَمَّا كَانَتْ عِنْدَ الْخَامِسَةِ: ﴿أَنَّ غَضَبَ اللّٰهِ عَلَيْهَا إِنْ كَانَ مِنَ الصَّادِقِيْنَ﴾ قَالُوْا لَهَا: إِنَّهَا مُوْجِبَةٌ، فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: فَتَلَكَّأَتْ

وَنَكَسَتْ حَتّٰى ظَنَنَّا أَنْ سَتَرْجِعُ فَقَالَتْ : لَا أَفْضَحُ قَوْمِي سَائِرَ الْيَوْمِ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ : ((أَبْصِرُوْهَا، فَإِنْ جَآءَتْ بِهِ أَكْحَلَ الْعَيْنَيْنِ سَابِغَ الْإِلْيَتَيْنِ خَدَلَّجَ السَّاقَيْنِ فَهُوَ لِشَرِيْكِ بْنِ سَحْمَآءَ)) فَجَاءَتْ بِهِ كَذٰلِكَ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ : ((لَوْلَا مَا مَضٰى مِنْ كِتَابِ اللّٰهِ لَكَانَ لَنَا وَلَهَا شَأْنٌ)).

(اسناده صحيح ارواء الغليل (٢٠٩٨) صحيح ابی داؤد (١٩٥١)

ترجمہ: ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہلال بن امیہ نے تہمت زنا کی لگائی اپنی عورت کو نبی ﷺ کے آگے شریک بن سحماء کے ساتھ تو آپ نے فرمایا گواہ لاؤ ورنہ حد پڑے گی تیری پیٹھ پر کہا راوی نے کہ عرض کی ہلال نے کہ جب دیکھے کوئی ہم میں کا ایک مرد کو اپنی عورت کے پاس تو کیا گواہ ڈھونڈتا پھرے گا؟ پھر آپ یہی فرماتے تھے کہ گواہ لاؤ ورنہ حد پڑے گی تیری پیٹھ پر کہا راوی نے کہ عرض کی ہلال نے قسم ہے اس پروردگار تعالیٰ کی جس نے آپ کو بھیجا ہے حق کے ساتھ کہ وہ شخص (یعنی میں) سچا ہے اور بے شک اترے گی میرے حق میں ایسی آیت کہ بچائے گی پیٹھ میری حد سے پھر اتری یہ آیت ﴿والذين يرمون ازواجهم﴾ اور پڑھیں آپ نے یہ آیتیں یہاں تک کہ پہنچے آپ ﴿وَالْخَامِسَةَ أَنَّ غَضَبَ اللّٰهِ عَلَيْهَا إِنْ كَانَ مِنَ الصَّادِقِيْنَ﴾ تک۔ کہا راوی نے کہ جب فارغ ہوئے ان کے پڑھنے سے آپ نے بلا بھیجا ان دونوں کو اور وہ آئے تو کھڑے ہوئے ہلال اور گواہیاں دیں انہوں نے (جس طرح قرآن میں وارد ہوئی ہیں) اور نبی ﷺ فرماتے تھے کہ اللہ خوب جانتا ہے کہ ایک تم میں کا جھوٹا ہے تو کوئی تم میں سے توبہ کرتا ہے پھر وہ عورت کھڑی ہوئی اور اس نے بھی گواہی دی پھر جب وہ یہ کہنے لگی پانچویں گواہی میں کہ غضب ہے اللہ تعالیٰ کا اس عورت پر اگر وہ مرد (یعنی شوہر میرا) سچوں میں ہو لوگوں نے کہا یہ گواہی اللہ کے غصہ کو واجب کر دینے والی ہے۔ اور ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا کہ وہ ٹھہر گئی یعنی خوف خدا سے اور پھری یہاں تک کہ گمان کیا ہم نے کہ وہ اپنی گواہی سے لوٹ جائے گی (یعنی اقرار زنا کرے گی) پھر کہنے لگی میں برادری کو سارا دن ذلیل نہ کروں گی (یعنی اگر اقرار زنا کروں تو برادری کو دھبہ لگے) پھر آپ نے فرمایا دیکھو اگر اس کا لڑکا کالی آنکھوں والا ہو موٹے چوتڑ والا بھری ہوئی رانوں والا تو وہ شریک بن سحماء کا نطفہ ہے (یعنی زنا سے ہوا ہے) پھر وہ ایسا ہی ہوا۔ تو آپ نے فرمایا اگر نہ ہو چکتا حکم اللہ کا پہلے سے (یعنی لعان کا) تو میرا اور اس کا عجیب حال ہوتا۔ یعنی میں اس کو حد مارتا۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے۔ اور اسی طرح روایت کی عباد بن منصور نے یہ حدیث عکرمہ رضی اللہ عنہ سے انہوں نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے انہوں نے نبی ﷺ سے اور روایت کی یہ ایوب نے عکرمہ سے مرسلاً اور نہیں ذکر کیا اس میں ابن عباس رضی اللہ عنہما کا۔

❀ ❀ ❀ ❀

(٣١٨٠) عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ : لَمَّا ذُكِرَ مِنْ شَأْنِي الَّذِيْ ذُكِرَ وَمَاعَلِمْتُ بِهِ قَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فِيَّ خَطِيْبًا فَتَشَهَّدَ فَحَمِدَ اللّٰهَ وَأَثْنٰى عَلَيْهِ بِمَا هُوَ أَهْلُهُ ثُمَّ قَالَ : ((أَمَّا بَعْدُ ! أَشِيْرُوْا عَلَيَّ فِيْ أُنَاسٍ أَبَنُوْا أَهْلِيْ

وَاللّٰهِ مَا عَلِمْتُ عَلٰى أَهْلِيْ مِنْ سُوْءٍ قَطُّ، وَأَبَنُوْا بِمَنْ وَاللّٰهِ مَا عَلِمْتُ عَلَيْهِ مِنْ سُوْءٍ قَطُّ، وَلَا دَخَلَ بَيْتِيْ قَطُّ إِلَّا وَأَنَا حَاضِرٌ، وَلَاغِبْتُ فِيْ سَفَرٍ إِلَّا غَابَ مَعِيَ)) فَقَامَ سَعْدُ بْنُ مُعَاذٍ فَقَالَ: ائْذَنْ لِيْ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ أَنْ نَضْرِبَ أَعْنَاقَهُمْ، وَقَامَ رَجُلٌ مِنَ الْخَزْرَجِ وَكَانَتْ أُمُّ حَسَّانَ بْنِ ثَابِتٍ مِنْ رَهْطِ ذٰلِكَ الرَّجُلِ فَقَالَ: كَذَبْتَ، أَمَا وَاللّٰهِ لَوْ كَانُوْا مِنَ الْأَوْسِ مَا أَحْبَبْتَ أَنْ تَضْرِبَ أَعْنَاقَهُمْ حَتّٰى كَادَ أَنْ يَكُوْنَ بَيْنَ الْأَوْسِ وَالْخَزْرَجِ شَرٌّ فِي الْمَسْجِدِ ﷺ وَمَا عَلِمْتُ بِهِ ﷺ وَفَلَمَّا كَانَ مَسَاءَ ذٰلِكَ الْيَوْمِ خَرَجْتُ لِبَعْضِ حَاجَتِيْ وَمَعِيَ أُمُّ مِسْطَحٍ فَعَثَرَتْ، فَقَالَتْ: تَعِسَ مِسْطَحٌ، فَقُلْتُ لَهَا: أَيْ أُمِّ! تَسُبِّيْنَ ابْنَكِ فَسَكَتَتْ ثُمَّ عَثَرَتِ الثَّانِيَةَ فَقَالَتْ: تَعِسَ مِسْطَحٌ! فَقُلْتُ لَهَا أَيْ أُمِّ تَسُبِّيْنَ ابْنَكِ فَسَكَتَتْ ثُمَّ عَثَرَتِ الثَّالِثَةَ فَقَالَتْ: تَعِسَ مِسْطَحٌ! فَانْتَهَرْتُهَا فَقُلْتُ لَهَا! أَيْ أُمِّ! تَسُبِّيْنَ ابْنَكِ! فَقَالَتْ: وَاللّٰهِ! مَا أَسُبُّهُ إِلَّا فِيْكِ فَقُلْتُ فِيْ أَيِّ شَأْنِيْ؟ قَالَتْ: فَبَقَرَتْ إِلَيَّ الْحَدِيْثَ قُلْتُ وَقَدْ كَانَ هٰذَا؟! قَالَتْ: نَعَمْ، وَاللّٰهِ! لَقَدْ رَجَعْتُ إِلٰى بَيْتِيْ وَكَأَنَّ الَّذِيْ خَرَجْتُ لَهُ لَمْ أَخْرُجْ. لَا أَجِدُ مِنْهُ قَلِيْلًا وَلَا كَثِيْرًا وَوُعِكْتُ فَقُلْتُ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ: أَرْسِلْنِيْ إِلٰى بَيْتِ أَبِيْ فَأَرْسَلَ مَعِيَ الْغُلَامَ فَدَخَلْتُ الدَّارَ فَوَجَدْتُ أُمَّ رُوْمَانَ فِي السِّفْلِ وَأَبُوْبَكْرٍ فَوْقَ الْبَيْتِ يَقْرَأُ، فَقَالَتْ أُمِّيْ: مَا جَاءَ بِكِ يَا بُنَيَّةُ! قَالَتْ: فَأَخْبَرْتُهَا وَذَكَرْتُ لَهَا الْحَدِيْثَ فَإِذَا هُوَ لَمْ يَبْلُغْ مِنْهَا مَا بَلَغَ مِنِّيْ، فَقَالَتْ: يَا بُنَيَّةُ! خَفِّفِيْ عَلَيْكِ الشَّأْنَ، فَإِنَّهُ وَاللّٰهِ! لَقَلَّمَا كَانَتِ امْرَأَةٌ حَسْنَاءُ عِنْدَ رَجُلٍ يُحِبُّهَا لَهَا ضَرَائِرُ إِلَّا حَسَدْنَهَا وَقِيْلَ فِيْهَا، فَإِذَا هِيَ لَمْ يَبْلُغْ مِنْهَا مَا بَلَغَ مِنِّيْ، قَالَتْ: قُلْتُ وَقَدْ عَلِمَ بِهِ أَبِيْ، قَالَتْ: نَعَمْ، قُلْتُ: وَرَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ؟ قَالَتْ: نَعَمْ، وَاسْتَعْبَرْتُ وَبَكَيْتُ فَسَمِعَ أَبُوْبَكْرٍ صَوْتِيْ وَهُوَ فَوْقَ الْبَيْتِ يَقْرَأُ فَنَزَلَ فَقَالَ لِأُمِّيْ: مَا شَأْنُهَا؟ قَالَتْ: بَلَغَهَا الَّذِيْ ذُكِرَ مِنْ شَأْنِهَا، فَفَاضَتْ عَيْنَاهُ فَقَالَ: أَقْسَمْتُ عَلَيْكِ يَابُنَيَّةُ إِلَّا رَجَعْتِ إِلٰى بَيْتِكِ فَرَجَعْتُ؟ وَلَقَدْ جَاءَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ إِلٰى بَيْتِيْ وَسَأَلَ عَنِّيْ خَادِمَتِيْ فَقَالَتْ: لَا، وَاللّٰهِ! مَا عَلِمْتُ عَلَيْهَا عَيْبًا إِلَّا أَنَّهَا كَانَتْ تَرْقُدُ حَتّٰى تَدْخُلَ الشَّاةُ فَتَأْكُلَ خَمِيْرَتَهَا أَوْ عَجِيْنَتَهَا، وَانْتَهَرَهَا بَعْضُ أَصْحَابِهِ فَقَالَ اصْدُقِيْ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ حَتّٰى أَسْقَطُوْا لَهَا بِهِ فَقَالَتْ: سُبْحَانَ اللّٰهِ! وَاللّٰهِ مَا عَلِمْتُ عَلَيْهَا إِلَّا مَا يَعْلَمُ الصَّائِغُ عَلٰى تِبْرِ الذَّهَبِ الْأَحْمَرِ فَبَلَغَ الْأَمْرُ ذٰلِكَ الرَّجُلَ الَّذِيْ قِيْلَ لَهُ، فَقَالَ: سُبْحَانَ اللّٰهِ! وَاللّٰهِ مَا كَشَفْتُ كَنَفَ أُنْثٰى قَطُّ، قَالَتْ عَائِشَةُ: فَقُتِلَ شَهِيْدًا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ، قَالَتْ: وَأَصْبَحَ أَبَوَايَ عِنْدِيْ فَلَمْ يَزَالَا حَتّٰى دَخَلَ عَلَيَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَقَدْ صَلَّى الْعَصْرَ ثُمَّ دَخَلَ وَقَدِ اكْتَنَفَنِيْ أَبَوَايَ عَنْ يَمِيْنِيْ وَشِمَالِيْ فَتَشَهَّدَ النَّبِيُّ ﷺ فَحَمِدَ اللّٰهَ وَأَثْنٰى عَلَيْهِ بِمَا هُوَ أَهْلُهُ ثُمَّ قَالَ: ((**أَمَّا بَعْدُ يَا عَائِشَةُ! إِنْ كُنْتِ قَارَفْتِ سُوْءًا! أَوْ**

ظَلَمْتِ فَتُوبِيْ إِلَى اللّٰهِ فَإِنَّ اللّٰهَ يَقْبَلُ التَّوْبَةَ عَنْ عِبَادِهِ))، قَالَتْ: وَقَدْ جَآءَتِ امْرَأَةٌ مِنَ الْأَنْصَارِ وَهِيَ جَالِسَةٌ بِالْبَابِ، فَقُلْتُ: أَلَا تَسْتَحْيِيْ مِنْ هٰذِهِ الْمَرْأَةِ أَنْ تَذْكُرَ شَيْئًا وَوَعَظَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَالْتَفَتُّ إِلَى أَبِيْ فَقُلْتُ: أَجِبْهُ. قَالَ: فَمَاذَا أَقُوْلُ؟ فَالْتَفَتُّ إِلَى أُمِّيْ فَقُلْتُ: أَجِيْبِيْهِ، قَالَتْ: أَقُوْلُ مَاذَا؟ قَالَتْ: فَلَمَّا لَمْ يُجِيْبَا تَشَهَّدْتُ فَحَمِدْتُ اللّٰهَ وَأَثْنَيْتُ عَلَيْهِ بِمَا هُوَ أَهْلُهُ، ثُمَّ قُلْتُ: أَمَا وَاللّٰهِ لَئِنْ قُلْتُ لَكُمْ إِنِّيْ لَمْ أَفْعَلْ، وَاللّٰهُ يَشْهَدُ إِنِّيْ لَصَادِقَةٌ مَا؟ ذَاكَ بِنَافِعِيْ عِنْدَكُمْ لِيْ، لَقَدْ تَكَلَّمْتُمْ وَأُشْرِبَتْ قُلُوْبُكُمْ وَلَئِنْ قُلْتُ: إِنِّيْ قَدْ فَعَلْتُ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ إِنِّيْ لَمْ أَفْعَلْ لَتَقُوْلُنَّ إِنَّهَا قَدْ بَاءَتْ بِهَا عَلَى نَفْسِهَا. وَاللّٰهِ إِنِّيْ مَا أَجِدُلِيْ وَلَكُمْ مَثَلًا قَالَتْ وَالْتَمَسْتُ اسْمَ يَعْقُوْبَ فَلَمْ أَقْدِرْ عَلَيْهِ إِلَّا أَبَايُوْسُفَ حِيْنَ قَالَ: ﴿**فَصَبْرٌ جَمِيْلٌ وَاللّٰهُ الْمُسْتَعَانُ عَلَى مَا تَصِفُوْنَ**﴾ قَالَتْ: وَأُنْزِلَ عَلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ مِنْ سَاعَتِهِ فَسَكَتْنَا فَرُفِعَ عَنْهُ وَإِنِّيْ لَأَتَبَيَّنُ السُّرُوْرَ فِيْ وَجْهِهِ وَهُوَ يَمْسَحُ جَبِيْنَهُ وَيَقُوْلُ: ((**أَبْشِرِيْ يَاعَائِشَةُ قَدْ أَنْزَلَ اللّٰهُ بَرَاءَتَكِ**))، قَالَتْ: فَكُنْتُ أَشَدَّ مَا كُنْتُ غَضَبًا فَقَالَ لِيْ أَبَوَايَ: قُوْمِيْ إِلَيْهِ، فَقُلْتُ: لَا، وَاللّٰهِ لَا أَقُوْمُ إِلَيْهِ وَلَا أَحْمَدُهُ وَلَا أَحْمَدُكُمَا وَلٰكِنْ أَحْمَدُ اللّٰهَ الَّذِيْ أَنْزَلَ بَرَاءَتِيْ، لَقَدْ سَمِعْتُمُوْهُ فَمَا أَنْكَرْتُمُوْهُ وَلَا غَيَّرْتُمُوْهُ. وَكَانَتْ عَائِشَةُ تَقُوْلُ: أَمَّا زَيْنَبُ بِنْتُ جَحْشٍ فَعَصَمَهَا اللّٰهُ بِدِيْنِهَا فَلَمْ تَقُلْ إِلَّا خَيْرًا وَأَمَّا أُخْتُهَا حَمْنَةُ فَهَلَكَتْ فِيْمَنْ هَلَكَ وَكَانَ الَّذِيْ يَتَكَلَّمُ فِيْهِ مِسْطَحٌ وَحَسَّانُ بْنُ ثَابِتٍ وَالْمُنَافِقُ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ أُبَيٍّ وَهُوَ الَّذِيْ كَانَ يَسْتَوْشِيْهِ وَيَجْمَعُهُ وَهُوَالَّذِيْ تَوَلّٰى كِبْرَهُ مِنْهُمْ هُوَ وَحَمْنَةُ. قَالَتْ: فَحَلَفَ أَبُوْبَكْرٍ أَنْ لَا يَنْفَعَ مِسْطَحًا بِنَافِعَةٍ أَبَدًا، فَأَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالَى هٰذِهِ الْآيَةَ ﴿**وَلَا يَأْتَلِ أُولُو الْفَضْلِ مِنْكُمْ وَالسَّعَةِ**﴾ إِلَى آخِرِ الْآيَةِ، يَعْنِيْ أَبَابَكْرٍ ﴿**أَنْ يُّؤْتُوْا أُولِي الْقُرْبٰى وَالْمَسَاكِيْنَ وَالْمُهَاجِرِيْنَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ**﴾ يَعْنِيْ مِسْطَحًا إِلَى قَوْلِهِ ﴿**أَلَا تُحِبُّوْنَ أَنْ يَّغْفِرَاللّٰهُ لَكُمْ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ**﴾ قَالَ أَبُوْبَكْرٍ: بَلٰى، وَاللّٰهِ يَارَبَّنَا! إِنَّا لَنُحِبُّ أَنْ تَغْفِرَلَنَا وَعَادَ لَهُ بِمَا كَانَ يَصْنَعُ. (اسناده صحيح)

ترجمہ: ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ انہوں نے فرمایا جب چرچا ہونے لگا میرے حال کا اور مجھے اس کی کچھ خبر نہ تھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے درمیان خطبہ پڑھنے کھڑے ہوئے اور شہادتیں پڑھیں' اور تعریف اور ثنا کی اللہ تعالیٰ کی جیسے اس کی ذات کو لائق ہے پھر فرمایا آپ نے مشورہ دو مجھے ان لوگوں کے بارے میں جنھوں نے میری بیوی پر تہمت لگائی ہے اور قسم ہے اللہ کی میں نہیں جانتا اپنی بیوی میں کوئی برائی کبھی اور متہم کیا ہے ایسے شخص کے ساتھ کہ قسم ہے اللہ کی میں نہیں جانتا اس میں کوئی برائی کبھی اور کبھی داخل نہ ہوا وہ میرے گھر میں مگر جب کہ میں موجود ہوتا اور نہ باہر گیا میں کسی سفر میں مگر وہ بھی میرے ساتھ باہر گیا تو سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے اور عرض کی کہ حکم دیجیے مجھے اے رسول اللہ کے کہ ماریں ہم

گردنیں ان کی (یعنی جنہوں نے تہمت لگائی ہے) اور کھڑا ہوا ایک مرد خزرج کے قبیلہ کا اور حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ کی ماں اس شخص کی قوم میں سے تھی اور کہا اس شخص نے (سعد سے) کہ جھوٹ کہا تو نے آگاہ ہو کہ قسم ہے اللہ تعالیٰ کی اگر وہ ہوتا (یعنی تہمت لگانے والا) اوس میں سے تو کبھی درست نہ رکھتے تم کہ اس کی گردن مارو (یعنی اپنی قوم کی رعایت سے) غرض یہاں تک نوبت پہنچی کہ فساد عظیم ہو جائے اوس اور خزرج کے درمیان (دونوں قبیلے تھے انصار کے) اور مجھے اس کی کچھ خبر نہ تھی (یہ قول ہے ام المؤمنین رضی اللہ عنہا کا) پھر جب اس دن شام ہوئی نکلی میں اپنے کسی کام کو یعنی پاخانے کو اور مسطح کی ماں میرے ساتھ تھی اور اس نے ٹھوکر کھائی اور کہنے لگی مسطح مرے، سو میں نے کہا اے ماں تو کوستی ہے اپنے بیٹے کو پھر وہ ٹھہر گئی پھر دوبارہ ٹھوکر کھائی اور کہا اس نے مسطح مرے اور پھر میں نے کہا اے ماں تو کوستی ہے اپنے بیٹے کو پھر ٹھہر گئی پھر ٹھوکر کھائی اس نے تیسری بار اور کہا مسطح مرے پھر میں نے اس کو جھڑکا اور کہا اے ماں تو کوستی ہے اپنے بیٹے کو تب اس نے کہا قسم ہے اللہ کی میں نہیں کوستی مگر تیرے واسطے میں نے کہا میرے کس حال کے لیے تو اسے کوستی ہے کہا عائشہ رضی اللہ عنہا نے پھر کھولی اس نے ساری حقیقت اس بات کی اور میں نے اس سے پوچھا کہ لوگوں میں اس کا چرچا ہو چکا اس نے کہا ہاں اور قسم ہے اللہ کی لوٹی میں اپنے گھر کو اور گویا میں جس کے لیے نکلی تھی اس کے لیے نکلی ہی نہیں پائی میں نے حاجت اس کی تھوڑی نہ بہت یعنی پاخانے کی اور بخار آ گیا مجھے اور میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا کہ مجھے میرے باپ کے گھر بھیج دیجیے پھر میرے ساتھ آپ نے ایک لڑکا کر دیا اور میں گھر پہنچی اور پایا میں نے ام رومان کو (یہ ماں ہیں آپ عائشہ رضی اللہ عنہا کی) نیچے کے گھر میں اور ابوبکر رضی اللہ عنہ اوپر قرآن پڑھ رہے تھے، سو میری ماں نے کہا کیوں آئی تم اے میری بیٹی کہا عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ خبر دی میں نے ان کو اور ذکر کیا میں نے اس قصہ کو اور ان کو اس قصہ سے اتنی اذیت نہ ہوئی جو مجھ کو ہوئی تھی تو انہوں نے مجھ سے فرمایا اے میری بیٹی اپنے حال پر تخفیف کرو (یعنی گھبراؤ نہیں) اس لیے کہ قسم ہے اللہ تعالیٰ کی کم ہوتا ہے کہ جس مرد کے پاس ایک خوبصورت عورت ہو اور وہ اسے چاہتا ہو اور اس کے سوتیں بھی ہوں کہ حسد نہ کریں اس پر اور باتیں نہ بنائیں اس کے لیے غرض ان کو اتنی اذیت نہ ہوئی جو مجھ کو ہوئی تھی کہا ام المؤمنین نے کہ جانتے ہیں یہ بات باپ میرے جواب دیا ان کی ماں نے کہ ہاں کہا میں نے اور رسول اللہ کہا انہوں نے کہ ہاں پھر میں غمگین ہوئی اور رونے لگی اور ابوبکرؓ نے میری آواز سنی تو کوٹھے پر قرآن پڑھتے تھے پھر وہ اترے اور کہنے لگے اس کا کیا حال ہے ان کی ماں نے کہا خبر ہو گئی اس کو اپنے حال کی جس کا چرچا ہو رہا ہے تو بھر آئیں اس کی آنکھیں تب کہا ابوبکر رضی اللہ عنہ نے میں تجھے قسم دیتا ہوں اے بیٹی کہ تو پھر جا اپنے گھر میں تو میں پھر گئی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے گھر تشریف لائے اور میرا حال پوچھا میری خادمہ سے اس نے کہا قسم ہے اللہ کی نہیں جانتی میں اس میں کوئی عیب مگر اتنا ہے کہ تو جاتی ہے وہ اور بکری آٹا کھا جاتی ہے راوی کو شک ہے کہ خمیر تھا کہا یا عجینتھا معنی دونوں کے ایک ہیں اور گھر کا اس کو بعض یاروں نے آپ کے اور کہا کہ سچ کہہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے یہاں تک

کہ سخت سست کہا اس کو اس بات کے لیے اس نے کہا پاک ہے اللہ، قسم ہے اللہ کی میں ان کا کچھ حال نہیں جانتی مگر جتنا جانتا ہے سنار سونے خالص سرخ رنگ کو اور اس مرد کو بھی خبر پہنچی جس کے اوپر تہمت لگائی گئی تھی اس نے کہا اللہ پاک ہے میں نے کبھی ستر نہیں کھولا ہے کسی عورت کا کبھی۔ آپ عائشہ ام المؤمنین رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ پھر وہ شہید مارا گیا اللہ کی راہ میں کہا ام المؤمنین رضی اللہ عنہا نے صبح کو میرے ماں باپ میرے پاس آئے اور وہ میرے ہی پاس تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بھی آئے اور نماز عصر پڑھ کر وہ تشریف لائے تھے اور میرے ماں باپ داہنے بائیں بیٹھے تھے پس تشہد پڑھا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اور حمد وثنا کی اللہ تعالیٰ کی جیسی اس کو لائق ہے پھر فرمایا بعد حمد وثنا کے اے عائشہ! اگر تو مرتکب ہوئی ہو برائی کی یا ظلم کیا ہو تو نے (یعنی اپنی جان پر) تو توبہ کر اللہ کی طرف اور اللہ توبہ قبول کرتا ہے اپنے بندوں کی کہا ام المؤمنین رضی اللہ عنہا نے کہا آئی ایک عورت انصار میں سے اور وہ دروازہ پر بیٹھی تھی میں نے کہا آپ شرماتے نہیں اس عورت سے کہ ذکر کرتے ہیں اس کے سامنے غرض نصیحت کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اور میں متوجہ ہوئی اپنے باپ کی طرف اور میں نے کہا آپ کو جواب دو انہوں نے کہا میں کیا کہہ سکتا ہوں (یہ کمال ادب تھا آپ ابوبکر رضی اللہ عنہ کا اور مؤمن کو انبیاء کا ایسا ہی ادب ضرور ہے خصوصاً سید الانبیاء کا کہ آپ کی حدیث کے آگے بات نہ نکلے اور جواب نہ آئے) پھر میں متوجہ ہوئی اپنی ماں کی طرف اور میں نے کہا تم جواب دو حضرت کو انہوں نے بھی کہا میں آپ کے آگے کیا عرض کروں کہا ام المؤمنین نے کہ پھر جب کچھ جواب نہ دیا ان دونوں نے تشہد پڑھا میں نے اور حمد وثنا کی اللہ کی جیسے اس کی ذات مقدس کے لائق ہے پھر میں نے کہا اللہ کی قسم ہے اگر میں کہوں کہ میں نے نہیں کیا اور اللہ گواہ ہے کہ میں سچی ہوں جب بھی یہ بات مجھے فائدہ نہ دے گی تمہارے آگے اس لیے کہ تم بول چکے اور تمہارے دل اس سے رنگ گئے اور اگر میں کہوں کہ میں نے کیا ہے اور اللہ خوب جانتا ہے کہ میں نے نہیں کیا تو تم کہو گے کہ اقرار کر لیا اس نے اپنے قصور کا اور اللہ کی قسم میں نہیں جانتی تمہارے اور اپنے لیے کوئی کہاوت۔ کہا ام المؤمنین نے اور سوچا میں نے یعقوب کا نام پھر اس وقت میرے خیال میں نہ آیا مگر میں نے کہا یوسف کے باپ کی، (یعنی ان کی کہاوت برابر ہے) جب کہا انہوں نے ﴿فصبر جميل والله المستعان علىٰ ما تصفون﴾ یعنی صبر ہی بہتر ہے اور اللہ مددگار ہے اس پر جسے تم بیان کرتے ہو۔ کہا ام المؤمنین نے اور وحی نازل ہوئی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر اسی وقت اور ہم چپ ہو رہے پھر جاتے رہے آثار وحی کے اور دیکھی میں نے خوشی آپ کے منہ پر اور وہ اپنی پیشانی سے پسینہ پونچھتے تھے اور فرماتے تھے بشارت ہو تجھ کو اے عائشہ کہ اللہ تعالیٰ نے اتاری پاکیزگی تیری۔ کہا ام المؤمنین (رضی اللہ عنہا) کہ میں بڑے غصہ میں تھی کہ مجھ سے میرے ماں باپ نے کہا کہ کھڑی ہو آپ کے آگے (یعنی شکریہ آپ کا ادا کر) میں نے کہا کبھی نہیں قسم ہے اللہ کی میں ان کا شکر ادا کرنے کبھی کھڑی نہ ہوں نہ تعریف کروں گی اور نہ تمہاری دونوں کی تعریف کروں گی پر تعریف کروں گی اللہ تعالیٰ کی جس نے میری پاکیزگی اتاری تم لوگوں نے میری تہمت اور غیبت سنی اور انکار نہ کیا اور نہ اس کو روکا اور ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا

فرمایا کرتی تھیں کہ زینب بنت جحش کی بیٹی کو اللہ تعالیٰ نے بچالیا اس کی دینداری کے سبب سے اور نہ کہی اس نے اس مقدمہ میں مگر اچھی بات، پر بہن اس کی حمنہ وہ ہلاک ہوگئی ہلاک ہونے والوں کے ساتھ یعنی شریک بہتان ہوگئی اور جو اس کا چرچا کرتے تھے وہ مسطح اور حسان بن ثابت تھے اور عبداللہ بن ابی منافق اور وہ اس کا ذکر نکالتا تھا پھر اسے پھیلاتا تھا اور اسی نے اس بات کا بڑا بوجھ اٹھایا اور حمنہ نے کہا ام المؤمنین نے کہ قسم کھائی ابوبکرؓ نے کہ نفع نہ دیں گے کسی طرح کا مسطح کو کبھی تو اتاری اللہ تعالیٰ نے اس پر یہ آیت ﴿ولا یاتل اولوا الفضل منکم والسعة﴾ یعنی قسم نہ کھائیں بزرگی اور کشائش والے تم میں سے اور مراد اس سے ابوبکر رضی اللہ عنہ ہیں کہ نہ دیں گے قرابت والوں کو مساکین اور مہاجرین کو جنہوں نے اللہ کی راہ میں ہجرت کی اور مراد اس سے مسطح ہے یہاں تک کہ فرمایا اللہ تعالیٰ نے ﴿الا تحبون ان یغفر لکم واللہ غفور رحیم﴾ یعنی کیا دوست نہیں رکھتے ہو تم کہ اللہ بخش دے تم کو اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔ کہا ابوبکر رضی اللہ عنہ نے بے شک قسم ہے اللہ کی اے رب ہمارے ہم دوست رکھتے ہیں کہ تو بخشے ہم کو اور پھر دینے لگے مسطح کو جو دیتے تھے۔

فائدہ : یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے ہشام بن عروہ کی روایت سے۔ اور روایت کی یونس بن یزید اور معمر اور کئی لوگوں نے زہری سے انہوں نے عروہ بن زبیر اور سعید بن مسیّب سے اور علقمہ بن وقاص لیثی اور عبیداللہ بن عبداللہ سے ان سب نے ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے یہی حدیث ہشام بن عروہ کی روایت سے پوری اور لمبی حدیث۔ روایت کی ہم سے بندار نے انہوں نے ابن عدی سے انہوں نے محمد بن اسحاق سے انہوں نے عبداللہ بن ابی بکرؓ سے انہوں نے عمر رضی اللہ عنہ سے انہوں نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ فرمایا انہوں نے جب نازل ہوئی طہارت میری کھڑے ہوئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم منبر پر اور ذکر کیا اس کا اور قرآن پڑھا پھر جب منبر سے اترے دو مردوں اور ایک عورت کو حکم کیا کہ ان کو مار پڑی حد قذف کی۔

یہ حدیث حسن ہے غریب ہے۔ نہیں جانتے ہم اسے مگر محمد بن اسحاق کی روایت سے۔

مترجم: اس روایت میں قصہ افک مذکور ہے کیفیت مفصلہ اس کی یہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب کسی سفر میں جاتے قرعہ ڈالتے پھر جب غزوۂ مریسیع پیش آیا قرعہ ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا کے نام نکلا پھر وہ آپ کے ساتھ نکلیں بعد نزول حجاب کے اور ہودج میں لوگ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو اٹھا لیتے تھے اور ہودج سمیت اونٹ سے اتار لیتے پھر جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم غزوہ سے لوٹے اور مدینہ کے قریب پہنچے حکم دیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے رات کو چلنے کا آپ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں لشکر کے باہر قضائے حاجت کو گئی اور جب وہاں سے لوٹ کر اپنے فرودگاہ میں پہنچی تو میں نے اپنے سینہ کو ٹٹولا اور ایک ہار جو میرے گلے میں تھا اس کو نہ پایا اور میں اسے ڈھونڈنے نکلی اور جو لوگ میرا ہودج اٹھا لیتے تھے وہ آئے اور ہودج میرا اونٹ پر لاد دیا اس وقت عورتیں قلت طعام کے سبب سے نہایت ہلکی پھلکی تھیں کہ لوگوں کو نہ معلوم ہوا ہودج کا ہلکا ہونا غرض انہوں نے ہودج لاد دیا اور لشکر چلا گیا جب میں اپنی جگہ پہنچی مجھے خیال ہوا کہ لوگ ڈھونڈنے آئیں گے اور میں سو گئی اور صفوان بن معطل سلمی لشکر کے پیچھے تھے پھر جب وہ صبح کو میری جگہ پہنچے اور انہوں نے مجھے پہچانا

کہ قبل نزول حجاب مجھے دیکھا تھاانا للہ وانا الیہ راجعون پڑھا اوران کی آواز سے میں جاگی اور سوا اس کے کچھ کلام انہوں نے مجھ سے نہ کیا اور میں ان کے اونٹ پر سوار ہوگئی انہوں نے اونٹ لشکر میں پہنچا دیا اور منافق لوگ اپنا منہ کالا کرنے لگے باقی قصہ وہی ہے جو حدیث میں مذکور ہوا۔ اور مروی ہے کہ نبی ﷺ نے جو لوگ اس تہمت میں شریک تھے اسی (۸۰) اسی (۸۰) کوڑے حد ماری اور اللہ تعالیٰ نے ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا کی طہارت اور برأت میں کتنی ہی آیتیں اتاریں اور ازواج مطہرات کو طیبات فرمایا اور مغفرت اور رزق کریم کا وعدہ فرمایا اور مروی ہے کہ ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی تھیں کئی باتیں ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے کسی عورت کو نہیں عنایت فرمائیں سوا ان کے پہلے یہ کہ جبرئیل علیہ السلام ان کی تصویر ایک پارہ حریر پر آنحضرت ؐ کے پاس لائے اور کہا یہ تمہاری بیوی ہیں اور مروی ہے کہ تصویر ان کی ہتھیلی میں منقش ہوئی تھی دوسرے یہ کہ آپ نے کسی باکرہ عورت سے نکاح نہیں کیا سوا ان کے تیسرے یہ کہ وفات ہوئی رسول اللہ ﷺ کی اور سر آپ کا ان کی گود میں تھا چوتھے یہ کہ آپ انہیں کے گھر میں دفن ہوئے پانچویں یہ کہ آپ پر وحی اترتی تھی اور آپ ؐ ان کے لحاف میں ہوتی تھیں، چھٹی یہ کہ اتری برأت ان کی آسمان سے ساتویں یہ کہ وہ بیٹی ہیں رسول اللہ ﷺ کے خلیفہ اول کی آٹھویں یہ کہ اللہ نے ان کو طیبہ فرمایا، نویں یہ کہ اللہ نے وعدہ کیا ان کے لیے مغفرت اور رزق کریم کا۔

اور مسروق جب روایت کرتے تھے ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہتے تھے روایت کی مجھ سے صدیقہ نے جو صدیق کی بیٹی ہیں رسول اللہ ﷺ کی پیاری ہیں جن کی برأت اللہ نے فلک سے اتاری ھذا خلاصة ما فی البغوی، ابو سلمہ سے روایت ہے کہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اے عائشہ یہ جبرئیل ہیں کہ تم کو سلام کہتے ہیں ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا کہ ان پر سلام اور رحمت اللہ کی (الحدیث) روایت کیا اس کو بخاری نے اور مسلم نے اور انہیں سے مروی ہے کہ آپ نے فرمایا میں نے تین بار تم کو خواب میں دیکھا اور فرشتہ تمہاری تصویر پارہ حریر پر لایا تھا اور کہتا تھا یہ آپ کی بیوی ہے پھر جب میں نے تمہارا منہ کھولا تو وہی صورت پائی جو خواب میں دیکھی تھی پھر میں نے اپنے دل میں کہا کہ اگر اللہ کو منظور ہوگا تو ضرور اس کا ظہور ہوگا روایت کیا اس کو بخاری اور مسلم نے اور اسی طرح بہت سی روایتیں آپ کی فضیلت میں وارد ہوئی ہیں اللہ تعالیٰ ہم قصورواروں کا حشر یوم النشور میں ان کے ساتھ کرے اور ہمارے خطیئات اور سیئات کو بخشے آمین یارب العالمین'' احب الصالحین ولست منھم لعل اللہ یرزقنی صلاحاً۔ ام المؤمنین کو اللہ تعالیٰ نے علم ایسا عنایت فرمایا تھا کہ ابو موسیٰ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے صحابہ پر جو حدیث مشکل ہوتی ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے پوچھتے اور ان کے پاس اس کا علم وافر پاتے اور موسیٰ بن طلحہ سے روایت ہے کہ میں نے کوئی شخص نہ دیکھا فصیح تر ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کیا ان دونوں کو ترمذی نے اور کہا یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے۔ اَللّٰھُمَّ ارْفَعْ دَرَجَتَهَا فِيْ أَعْلٰى عِلِّيِّيْنَ وَأَكْرِمْ نُزُلَهَا يَوْمَ الدِّيْنِ وَأَنْزِلْهَا مُنْزَلًا مُبٰرَكًا فَإِنَّكَ خَيْرُ الْمُنْزِلِيْنَ۔ اٰمِيْنَ يَارَبَّ الْعَالَمِيْنَ۔

خاتمہ: سورہ نور چشم بدور آنکھوں کا نور اور دلوں کا سرور ہے اس کی آیات گویا خال چہرہ حور ہیں اور معانی و مطالب شراغ بیت المعمور اشارات و کنایات نمونہ تجلی طور سیاست منزلی سے اس میں بہت کچھ مذکور ہے اور حدود شرعیہ سے اکثر مسطور مجملہ اس کے حد

ہے زانیہ اور زانی کی اور حکم ان کے نکاح کا اور اسی (۸۰) کوڑے ہونا حد قاذف کے اور حکم لعان کا اور آداب گھر میں جانے کے سلام واستئذ ان سے اور نہی خالی گھروں میں جانے سے بغیر اذن مالک کے اور جواز بیوت غیر مسکونہ میں جانے کا کہ جس میں اپنا سامان رکھا ہو اور حکم غض بصر کا اور حفظ فرج کا اور نہی عورتوں کی اپنی زینت ظاہر کرنے کی اور امر گھونگھٹ لٹکانے کا اور بیان محرموں کا جیسے شوہر یا باپ دادے یا خسر وغیرہ ہیں اور نہی پیر پٹخ کر چلنے کی عورتوں کی آواز زیور کی معلوم ہو اور حکم رانڈوں کے نکاح کا اور امر مکاتب کر دینے کا لونڈی غلام کو اور نہی لونڈیوں سے زنا کرانے کی اور امر اجازت چاہنے کا گھر میں آنے کے لیے تین وقتوں میں قبل صلوٰۃ فجر کے اور دوپہر کے وقت اور بعد نماز عشا کے اور اس کے سوا اور وقتوں میں جواز آمد ورفت کا اہل بیت کے لیے اور امر اطفال کے اجازت مانگنے کا مثل بالغوں کے جب وہ بالغ ہو جائیں گھر میں آتے وقت اور جواز قناعت کرنے کا تھوڑے کپڑوں پر بڑھیوں کے لیے اور جواز کھانا کھانے کا اپنے گھروں میں اور اپنے باپ دادوں کے اور ماؤں وغیرہ کے گھروں میں اور جواز مل کر کھانے کا اور جدا جدا کھانے کا اور حکم سلام کا وقت گھر میں آنے کے اور جائز نہ ہونا ایمانداروں کو بغیر اذن کے چلے جانا آپ ﷺ کی محفل سے۔ اور قصص سے مذکور ہے قصہ افک و برأت ام المؤمنین کا۔ اور صفات الٰہیہ سے مذکور ہے تمثیل اس کے نور مبارک کی ساتھ ایک طاق کے جس میں ایک چراغ ہو اور وہ چراغ ایک فانوس میں ہو اور موجود ہونا اس کے نور کا ان گھروں میں جہاں صبح وشام اس کی پاکی بولی جاتی ہے اور صلوٰۃ وتسبیح اہل سموت وارض کی اور مالکیت اللہ تعالیٰ کی سب پر اور قدرتیں اس کی جیسے بدلیوں کا چلانا اور پانی کا ان سے برسانا اور برف اور اولوں کا گرانا اور لیل ونہار کا بدلتے آنا اور مالکیت اور علم اس کا ساتھ اور مخلوقات کے اور فوائد متفرقہ سے مذکور ہے انزال آیات بیّنات کا اس صورت میں اور احسان رکھنا نزول آیات کے ساتھ اور ہونا نور الٰہی کا ان لوگوں میں جن کو تجارت اور بیع ذکر الٰہی سے غافل نہیں رکھتی اور تمثیل اعمال کفار کی سراب سے اور تمثیل دوسرے ظلمات سے اور پھر جانا مدعیان ایمان کا اللہ تعالیٰ اور رسول کی اطاعت سے اور فضیلت ان لوگوں کی جو اللہ اور رسول کے حکم پر سمعنا و اطعنا کہتے ہیں اور قسم کھانا منافقوں کا رسولؐ کے آگے اگر آپؐ جہاد کا حکم فرمائیں تو ہم بھی چلیں اور وعدہ خلیفہ کرنے کا اس زمین پر صالحون کو اور امر اقامت صلوٰۃ اور ایتاء زکوٰۃ اور اطاعت رسول کا اور وعید نار کی کافروں کے لیے اور جمعہ اور حج وجہاد واجب نہ ہونا اعمٰی اور اعرج پر۔

❀❀❀❀

(۳۱۸۱) عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ : لَمَّا نَزَلَ عُذْرِي، قَامَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ عَلَى الْمِنبَرِ فَذَكَرَ ذٰلِكَ وَتَلَا الْقُرْآنَ، فَلَمَّا نَزَلَ أَمَرَ بِرَجُلَيْنِ وَامْرَأَةٍ فَضُرِبُوا حَدَّهُمْ . (اسناده حسن)

ترجمہ: سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں جب قرآن میں میری براءت کی آیتیں اُتریں تو آپ ﷺ منبر پر کھڑے ہوئے اس کا تذکرہ کرنے لگے اور وہ آیات تلاوت کیں جب منبر سے نیچے اُترے تو دو مردوں اور ایک عورت پر حد لگانے کا حکم دیا۔ چنانچہ ان پر حد لگائی گئی۔

❀❀❀❀

۲۵۔ باب وَمِنْ سُوْرَةِ الْفُرْقَانِ

تفسیر سورہ الفرقان

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

(۳۱۸۲) عَنْ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ: قُلْتُ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ: أَيُّ الذَّنْبِ أَعْظَمُ قَالَ: ((أَنْ تَجْعَلَ لِلّٰهِ نِدًّا وَّهُوَ خَلَقَكَ)). قَالَ: قُلْتُ ثُمَّ مَاذَا قَالَ: ((أَنْ تَقْتُلَ وَلَدَكَ خَشْيَةَ أَنْ يُطْعَمَ مَعَكَ)) قَالَ قُلْتُ: ثُمَّ مَاذَا قَالَ: ((أَنْ تَزْنِيَ بِحَلِيْلَةِ جَارِكَ)). (اسنادہ صحیح) الارواء (۲۳۳۷)صحیح ابی داؤد (۲۰۰۰)

ترجمہ: عبداللہؓ سے روایت ہے انہوں نے کہا اے رسول اللہ کے کون سا گناہ بڑا ہے آپ نے فرمایا یہ کہ ٹھہرادے تو اللہ کا شریک اوراسی نے پیدا کیا ہے تجھ کو (یعنی بلا شرکت غیر کے) میں نے کہا پھر کون سا گناہ بڑا ہے آپ نے فرمایا کہ قتل کرے اپنے لڑکے کو اس ڈر سے کہ وہ تیرے ساتھ کھانا کھائے گا میں نے کہا پھر کونسا فرمایا آپ نے یہ کہ زنا کرے تو اپنے ہمسائے کی بی بی سے۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے روایت کی ہم سے بندار نے انہوں نے عبدالرحمٰن سے انہوں نے سفیان سے انہوں نے منصور سے اور اعمش سے انہوں نے ابی وائل سے انہوں نے عمرو بن شرحبیل سے انہوں نے عبداللہ سے انہوں نے نبی ﷺ سے مثل اس کے اور یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

❀ ❀ ❀ ❀

(۳۱۸۳) عَنْ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ: سَأَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ أَيُّ الذَّنْبِ أَعْظَمُ قَالَ: ((أَنْ تَجْعَلَ لِلّٰهِ نِدًّا وَهُوَ خَلَقَكَ وَأَنْ تَقْتُلَ وَلَدَكَ مِنْ أَجْلِ أَنْ يَأْكُلَ مَعَكَ أَوْ مِنْ طَعَامِكَ وَأَنْ تَزْنِيَ بِحَلِيْلَةِ جَارِكَ)) قَالَ: تَلَا هٰذِهِ الْآيَةَ ﴿ وَالَّذِيْنَ لَا يَدْعُوْنَ مَعَ اللّٰهِ إِلٰهًا اٰخَرَ وَلَا يَقْتُلُوْنَ النَّفْسَ الَّتِيْ حَرَّمَ اللّٰهُ إِلَّا بِالْحَقِّ وَلَا يَزْنُوْنَ وَمَنْ يَّفْعَلْ ذٰلِكَ يَلْقَ أَثَامًا يُّضَاعَفُ لَهُ الْعَذَابُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَيَخْلُدْ فِيْهِ مُهَانًا ﴾. (اسنادہ صحیح)

ترجمہ: عبداللہ سے روایت ہے کہ میں نے پوچھا رسول اللہ ﷺ سے کہ کون سا گناہ سب سے بڑا ہے آپ نے فرمایا یہ کہ ٹھہرائے تو اللہ کا شریک اوراس نے تجھے پیدا کیا اور قتل کرے تو اپنے لڑکے کو اس خوف سے کہ وہ کھائے گا تیرے ساتھ یا تیرے کھانے سے اور یہ کہ زنا کرے تو اپنے ہمسائے کی عورت سے کہا راوی نے کہ پھر پڑھی حضرت نے یہ آیت والذین لا یدعون مع اللہ الھاً سے آخر تک یعنی رحمان کے وہ بندے ہیں کہ نہیں پکارتے اللہ کے سوا دوسرے کو معبود جان کر اور نہیں

قتل کرتے اس جان کو کہ حرام کیا اللہ نے مگر ساتھ حق کے یعنی قصاص وغیرہ میں اور زنا نہیں کرتے اور جس نے یہ کام کیا پہنچے گا وہ اپنے گناہوں کی سزا کو دوگنا ہوگا اس پر عذاب قیامت کے دن اور داخل ہوگا دوزخ میں ذلیل ہو کر۔

فائدہ : حدیث سفیان کی منصور و اعمش سے زیادہ صحیح ہے اس حدیث سے جو شعبہ نے واصل سے روایت کی ہے اس لیے کہ واصل کی اسناد میں ایک شخص زیادہ مذکور ہے روایت کی ہم سے محمد بن مثنیٰ نے انہوں نے محمد بن جعفر سے انہوں نے شعبہ سے انہوں نے واصل سے انہوں نے ابی وائل سے انہوں نے عبداللہ سے اور نہ ذکر کیا اس میں عمر بن شرحبیل کا۔ [اسناده صحيح]

خاتمہ: سورۂ فرقان میں صفات قرآن سے مذکور ہے اترنا اس کا تمام اہل جہان کے ڈرانے کو افک مفتری اور اساطیر الاولین کہنا کافروں کا اس کو اور کہنا کافروں کا قرآن سارا ایک بارگی کیوں نازل نہ ہوا۔ اور ہونا کافروں کے جمیع اعتراضات کا جواب قرآن میں اور پھیر پھیر کر سمجھانا قرآن کو اور متعلقات نبوت سے مذکور ہے اعتراض کافروں کا نبی ﷺ کے کھانے اور بازاروں میں پھرنے پر اور نہ ہونا خزانہ اور باغ کا ان کے لیے اور جواب اس کا کہ سارے انبیاء سابقین کھاتے اور بازاروں میں پھرتے تھے اور معترض ہونا منکران قیامت کا کہ ہم پر ملائکہ کیوں نہ نازل ہوئے اور استہزاء کافروں کا رسول کے ساتھ اور کہنا ان کا کہ یہ ہم کو ہمارے معبودوں سے چھڑانا چاہتا ہے اور مبشر اور نذیر ہونا ہمارے رسول کا اور کوئی اجر نہ چاہنا دعوت پر اور حالات ماضیہ سے تذکر موسیٰ اور ہارون کے حال کی اور قوم نوح اور ان کے ہلاک ہونے کی۔

اور ہلاک عاد و ثمود و اصحاب رس اور ہلاک قوم لوط کی قریوں کی اور صفات الٰہی سے مالکیت اس اللہ تعالیٰ کی اور نفی ولد اور شریک کی اس سے اور مخلوق ہونا معبودان باطل کا اور قادر نہ ہونا ان کا نفع وضرر اور امانت واحیاء پر اور پیدا کرنا آسمانوں کا چھ روز میں اور استواء عرش پر اور بنانا برجوں کا آسمانوں میں اور رکھنا سراج اور قمر منیر کا ان میں اور پھیر و بدل کرنا لیل ونہار کا اور احوال قیامت سے مذکور ہے جھٹلانا کافروں کا قیامت کو اور وعید سعیر کی ان کے لیے غصہ غیظ اور زفیر سعیر کا اور وعدہ جنت کا متقیوں کے لیے اور روبکاری معبودان باطل کی حشر میں اور انکار کرنا ان کا اپنی معبودیت سے اور خوبی اصحاب جنت کے مقاموں کی اور فرشتوں کا اترنا اور کافروں کا اپنے ہاتھ کاٹ کاٹ کر کھانا اور تمنا کرنا اطاعت رسول ﷺ کی اور حسرت کھانا غیر رسول کی اطاعت پر اور شکایت کرنا رسول اللہ ﷺ کا کہ میری قوم نے قرآن کو چھوڑ دیا اور دشمن نبی ﷺ ہونا ایسے مجرموں کا اور محشور ہونا کافروں کے منہ کے بل اور قدرتوں سے اللہ تعالیٰ کے بیان مد ظل کا اور پھیر نا رات اور دن کا اور لباس کر دینا رات کو اور نشور کر دینا دن کو اور بھیجنا ہواؤں کا مینہ کی خوشخبری کے لیے اور اتارنا پانی کا آسمان سے اور زندہ کرنا شہر مردہ کا اس سے اور پلانا بہت سی مخلوق کو اور یہ سب ایک مقام میں مذکور ہیں۔ اور صفات صالحین سے بارہ خصالِ حمیدہ عباد الرحمٰن کی جیسے زمین پر آہستہ چلنا اور جاہلوں سے اعراض کرنا۔ وغیرہ ذلک اور یہ مقام نہایت قابل وعظ ہے اور اسی طرح کے فوائد عمدہ عمدہ مذکور ہیں۔

❁ ❁ ❁ ❁

٢٦۔ باب وَمِنْ سُوْرَةِ الشُّعَرَاءِ

تفسیر سورۃ الشعراء

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

(٣١٨٤) عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ : لَمَّا نَزَلَتْ هٰذِهِ الْآيَةُ ﴿ وَأَنْذِرْ عَشِيْرَتَكَ الْأَقْرَبِيْنَ ﴾ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((يَا صَفِيَّةُ بِنْتَ عَبْدِالْمُطَّلِبِ! يَا فَاطِمَةُ بِنْتَ مُحَمَّدٍ! يَا بَنِيْ عَبْدِالْمُطَّلِبِ! إِنِّيْ لَا أَمْلِكُ لَكُمْ مِنَ اللّٰهِ شَيْئًا سَلُوْنِيْ مِنْ مَالِيْ مَا شِئْتُمْ))۔ (اسناده صحيح) [وهو مكرر الحديث (٢٣١٠)]

ترجمہ: عائشہ ام المؤمنین رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ جب یہ آیت اتری ﴿وانذر عشيرتك الاقربين﴾ یعنی ڈرا دے تو اے نبیؐ اپنے قرابت والوں کو فرمایا رسول اللہ ﷺ نے: اے صفیہ (یہ آپ کی پھوپھی ہیں) بیٹی عبدالمطلب کی اے فاطمہ بیٹی محمد کی اے بیٹو عبدالمطلب کے بے شک میں اختیار نہیں رکھتا اللہ کی درگاہ میں تمہارے لیے کسی چیز کا مانگ لو تم میرے مال میں سے جو چاہو۔ یعنی آخرت کا معاملہ اللہ ہی کے ہاتھ میں ہے شفاعت بھی بغیر اس کے حکم کے نہیں ہو سکتی۔

فائدہ: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اور ایسی ہی روایت کی وکیع اور کئی لوگوں نے یہی حدیث ہشام بن عروہ سے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے، محمد بن عبدالرحمٰن طفاوی کی روایت کے مانند۔ اور روایت کی بعض نے ہشام بن عروہ سے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے نبی ﷺ سے مرسلاً۔ اور نہیں ذکر کیا اس سند میں عائشہ رضی اللہ عنہا کا۔ اور اس بارے میں علی اور عباس رضی اللہ عنہما سے بھی روایت ہے۔

❀❀❀❀

(٣١٨٥) عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ : لَمَّا نَزَلَتْ ﴿ وَأَنْذِرْ عَشِيْرَتَكَ الْأَقْرَبِيْنَ ﴾ جَمَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ قُرَيْشًا فَخَصَّ وَعَمَّ فَقَالَ : ((يَامَعْشَرَ قُرَيْشٍ! أَنْقِذُوْا أَنْفُسَكُمْ مِنَ النَّارِ فَإِنِّيْ لَا أَمْلِكُ لَكُمْ مِنَ اللّٰهِ ضَرًّا وَلَا نَفْعًا، يَامَعْشَرَ بَنِيْ عَبْدِمَنَافٍ! أَنْقِذُوْا أَنْفُسَكُمْ مِنَ النَّارِ فَإِنِّيْ لَا أَمْلِكُ لَكُمْ مِنَ اللّٰهِ ضَرًّا وَلَا نَفْعًا. يَامَعْشَرَ بَنِيْ قُصَيٍّ! أَنْقِذُوْا أَنْفُسَكُمْ مِنَ النَّارِ فَإِنِّيْ لَا أَمْلِكُ لَكُمْ ضَرًّا وَلَا نَفْعًا. يَا مَعْشَرَ بَنِيْ عَبْدِالْمُطَّلِبِ! أَنْقِذُوْا أَنْفُسَكُمْ مِنَ النَّارِ فَإِنِّيْ لَا أَمْلِكُ لَكُمْ ضَرًّا وَلَا نَفْعًا، يَا فَاطِمَةُ بِنْتَ مُحَمَّدٍ! أَنْقِذِيْ نَفْسَكِ مِنَ النَّارِ فَإِنِّيْ لَا أَمْلِكُ لَكِ ضَرًّا وَلَا نَفْعًا. إِنَّ لَكِ رَحِمًا وَسَأَبُلُّهَا بِبَلَالِهَا))۔ (اسناده صحيح)

ترجمہ: روایت ہے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہا انہوں نے جب اتری یہ آیت ﴿وَأَنْذِرْ عَشِيْرَتَكَ الْأَقْرَبِيْنَ﴾ یعنی ڈرا تو اے نبیؐ اپنی

قرابت والوں کو جمع کیا رسول اللہ ﷺ نے قریش کو اور خاص کی نصیحت ہر ایک کو الگ الگ اور عام بھی کی اور فرمایا اے گروہ قریش کے چھڑاؤ تم اپنی جانوں کو آگ سے اس لیے کہ میں اختیار نہیں رکھتا اللہ کی درگاہ میں تمہارے ضرر کا نہ نفع کا، اے گروہ بنی عبد مناف کے چھڑاؤ تم اپنی جانوں کو آگ سے اس لیے کہ میں نہیں اختیار رکھتا اللہ کی درگاہ میں تمہارے ضرر کا نہ نفع کا، اے گروہ بنی قصی کے چھڑاؤ تم اپنی جانوں کو آگ سے اس لیے کہ میں اختیار نہیں رکھتا تمہارے ضرر کا نہ نفع کا، اے گروہ بنی عبدالمطلب کے چھڑاؤ اپنی جان آگ سے اس لیے کہ میں اختیار نہیں رکھتا تمہارے لیے ضرر کا نہ نفع کا اے فاطمہ بیٹی محمد کی چھوڑا تو اپنی جان آگ سے اس لیے کہ میں اختیار نہیں رکھتا تیرے لیے ضرر کا نہ نفع کا تیری قرابت کا مجھ پر حق ہے، سو میں اس کو ادا کروں گا (یعنی دنیا میں) باقی رہی آخرت اس میں مجھے اختیار نہیں۔

فائدہ: یہ حدیث غریب ہے اس سند سے۔ روایت کی ہم سے علی بن حجر نے انہوں نے شعیب سے انہوں نے عبدالملک سے انہوں نے موسیٰ بن طلحہ سے انہوں نے ابو ہریرہؓ سے انہوں نے نبی ﷺ سے اسی کے معنوں کے موافق۔

❀❀❀❀

(۳۱۸۶) **حَدَّثَنِي** الْأَشْعَرِيُّ قَالَ : لَمَّا نَزَلَ ﴿ **وَأَنْذِرْ عَشِيرَتَكَ الْأَقْرَبِينَ** ﴾ وَضَعَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ إِصْبَعَيْهِ فِي أُذُنَيْهِ فَرَفَعَ صَوْتَهُ فَقَالَ : ((**يَا بَنِي عَبْدِ مَنَافٍ يَا صَبَاحَاهُ**)). (حسن صحیح)

ترجمہ: مجھ سے اشعری رضی اللہ عنہ نے بیان کیا انہوں نے کہا جب اتری یہ آیت ﴿ **وَأَنْذِرْ عَشِيرَتَكَ الْأَقْرَبِينَ** ﴾ یعنی ڈرا دے تو اپنی قرابت والوں کو، رسول اللہ ﷺ نے اپنی انگلی کانوں میں رکھی (جیسے مؤذن رکھتا ہے آواز بلند ہو جائے) اور اپنی آواز کو بلند کیا اور فرمایا اے اولاد عبد مناف کی ڈرو تم لشکر آن پہنچا۔

فائدہ: یہ حدیث غریب ہے اس سند سے۔ اور روایت کی یہ بعض نے عوف سے انہوں نے قسامہ سے انہوں نے نبی ﷺ سے مرسلاً۔ اور یہ روایت صحیح تر ہے اور اس میں ابو موسیٰ کا ذکر نہیں۔

مترجم: عرب کا دستور ہے کہ جب کوئی شخص ان میں کا قوم کو ڈراتا ہے یا صباحاہ کہتا ہے اور چونکہ لشکر لوٹ کر اکثر صبح کو پہنچتا ہے اس لیے مطلق لشکر کے لیے یہ کلمہ کہتے ہیں۔

خاتمہ: سورہ شعراء میں قصص ماضیہ سے مذکور ہے قصہ موسیٰ علیہ السلام کے فرعون کی طرف جانے کا اور گفتگو ان کی اور ہارون کی فرعون سے ربوبیت الٰہی کے بارے میں اور مقابلہ سحر کا اور نکلنا بنی اسرائیل کا اور پار ہو جانا دریا سے اور غرق ہونا فرعون کا اور قصہ ابراہیم علیہ السلام کا اور گفتگو ان کی اصنام کے بارے میں اور توصیف باری تعالیٰ کی خلق اور اہدیٰ اور اطعام اور سقی اور شفا دینا مرض کے وقت اور مارنا اور جلانا اور طلب باپ کی مغفرت کی اس اللہ تعالیٰ سے اور قصہ نوح علیہ السلام اور دعوت ان کی اور قصہ ہود، صالح، لوط اور

شعیب علیہ السلام کا اور بہت سے فوائد متفرقہ جیسے خطاب ہمارے نبی ﷺ کو کہ لوگوں کے ایمان لانے کے لیے اپنی جان مارو گے اور اعراض کافروں کا ذکر جدید سے اور بیان قیامت کا اور نفع نہ دینا مال اور اولاد کا اس دن مگر قلب سلیم کا اور خطاب مشرکوں کے ساتھ کہ معبود تمہارے کہاں گئے اور کوئی شفیع وحمیم نہ ہونا مشرکوں کے واسطے اور نزول قرآن کا بواسطہ روح الامین کے قلب رسول پر اور ذکر آپ کا موجود ہونا کتب سابقہ میں اور پہنچانا بنی اسرائیل کا آپ کو اور ہونا نذیر کا ہر قریہ میں اور خطاب نبی ﷺ کو اور نہی اشراک فی الالوہیت اور حکم اقرباء کے ڈرانے کا اور بازو جھکانے کا مؤمنوں کے لیے اور امر ساتھ توکل کے اللہ پر اور دیکھنا اس کا نبی ﷺ کو وقت قیام شب کے اور نزول شیاطین کا اور افاک واثیم پر اور غاوی ہونا متبعان شعراء کا اور سرگردانی ان کی ہر جنگل میں اور مذمت ان کی باستثنائے مؤمنین صالحین کے اور ڈرانا شاعران ظالمین کو۔

❀ ❀ ❀ ❀

٢٧۔ باب وَمِنْ سُوْرَةُ النَّمْلِ

تفسیر سورۂ نمل

(٣١٨٧) عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ : ((تَخْرُجُ الدَّابَّةُ مَعَهَا خَاتِمُ سُلَيْمَانَ وَعَصَا مُوْسٰى، فَتَجْلُوْا وَجْهَ الْمُؤْمِنِ وَتَخْتِمُ أَنْفَ الْكَافِرِ بِالْخَاتَمِ حَتّٰى إِنَّ أَهْلَ الْخِوَانِ لَيَجْتَمِعُوْنَ فَيَقُوْلُ هٰذَا يَا مُؤْمِنُ، وَيَقُوْلُ هٰذَا: يَاكَافِرُ)). (اسناده ضعيف) سلسلة الأحاديث الضعيفة (١١٠٨) (اس میں علی بن زید بن جدعان ضعیف ہے۔ نیز اس کا شیخ مجہول ہے)

ترجمہ: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا دابۃ الارض نکلے گا اور اس کے پاس سلیمان کی مہر ہوگی اور موسیٰ کا عصا اور لکیر کھینچ دے گا وہ مؤمن کے منہ پر کہ وہ چمک جائے گا (یعنی عصائے موسیٰ سے) اور مہر کر دے گا کافر کے ناک پر مہر سلیمان سے یہاں تک کہ لوگ ایک خوان پر جمع ہوں گے اور یہ پکارے گا اے مؤمن اور وہ پکارے گا اے کافر (یعنی کافر اور مؤمن ممتاز ہو جائیں گے)۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے۔ اور روایت کی یہ حدیث ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے نبی ﷺ سے اور اس سند کے سوا اور سند سے دابۃ الارض کے بیان میں۔ اور اس بارے میں ابوامامہ سے بھی روایت ہے۔

خاتمہ: سورۂ نمل میں قصص ماضیہ سے مذکور ہے قصہ موسیٰ علیہ السلام کا اور قصہ سلیمان کا اور گزرنا ان کا چیونٹیوں کے جنگل پر اور آنا ہدہد کا ملک سبا سے اور خبر دینا بلقیس کی اور خط بھیجنا سلیمان کا بلقیس کو اور ہدیہ بھیجنا بلقیس کا اور اسلام لانا بلقیس کا اور قصہ صالح علیہ السلام کا اور پندرہ قدرتیں اس کی اور رد اشراک فی الوہیت کا ان کے استدلال سے جیسے پیدا کرنا آسمانوں کا اور زمین کا اور اتارنا پانی کا اور نکالنا

باغوں کا اور قرار دینا زمین کا اور بہا نہروں کا اور پیدا کرنا پہاڑوں کا اور سوا اس کے اور متعلقات قیامت سے انکار کافروں کا بعث پر اور متیٰ ھذا الوعد کہنا ان کا اور توزیع امم کی حشر میں اور نفخ صور اور فزع اہل سمٰوت وارض وغیرہ ذلک۔ اور خطاب نبی ﷺ کو کہ کہیں مامور ہوں میں کہ عبادت کروں میں اس شہر مکہ کے مالک کی اور سوائے اس کے بہت سے فوائد مذکور ہیں۔

❀❀❀❀

۲۸۔ باب: وَمِنْ سُوْرَةُ الْقَصَصِ

تفسیر سورۂ قصص

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

(۳۱۸۸) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : ((لِعَمِّهِ: ((قُلْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ، أَشْهَدُلَكَ بِهَا يَوْمَ الْقِيَامَةِ))، فَقَالَ : لَوْلَا أَنْ تُعَيِّرَنِي بِهَا قُرَيْشٌ : إِنَّمَا يَحْمِلُهُ عَلَيْهِ الْجَزَعُ لَأَ قْرَرْتُ بِهَا عَيْنَكَ فَأَنْزَلَ اللّٰهُ ﴿ إِنَّكَ لَا تَهْدِي مَنْ أَحْبَبْتَ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ يَهْدِي مَنْ يَّشَآءُ ﴾ . (اسنادہ صحیح)

ترجمہ: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اپنے چچا (ابو طالب سے) کہ کہو تم کہ کوئی معبود نہیں سوا اللہ کے کہ گواہی دوں میں تمہارے ایمان کی اس کے سبب سے قیامت کے دن۔ ابو طالب نے کہا اگر نہ عار دلاتے مجھے قریش وہ کہیں گے کہ اس کلمہ کو کہلا دیا اس سے موت کی گھبراہٹ نے تو میں ٹھنڈی کر دیتا یہ کہہ کر تمہاری آنکھوں کو تو اتاری اللہ تعالیٰ نے یہ آیت ﴿ انك لا تهدى من احببت ﴾ سے آخر تک۔ یعنی اے نبی تو ہدایت نہیں کر سکتا جس کو چاہے لیکن اللہ ہدایت کرتا ہے جس کو چاہے۔

فائدہ : یہ حدیث حسن ہے غریب ہے۔ نہیں پہچانتے ہم اس کو مگر یزید بن کیسان کی روایت سے۔

خاتمہ: سورۂ قصص میں مذکور ہے قصہ موسیٰ علیہ السلام کا مفصلاً اور قصہ قارون کا اور معاملات حشر سے روبکاری مشرکوں کی دو جگہ اور فضائل سے فضیلت توبہ اور ایمان اور عمل صالح کی اور سوا اس کے اور فوائد متعددہ مذکور ہیں جیسے وعدہ فتح مکہ کا وغیرہ ذلک۔

❀❀❀❀

۲۹۔ باب وَمِنْ سُوْرَةِ الْعَنْكَبُوْتِ

تفسیر سورۂ عنکبوت

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

(۳۱۸۹) عَنْ سَعْدٍ قَالَ : أُنْزِلَتْ فِيَّ أَرْبَعُ آيَاتٍ۔ فَذَكَرَ قِصَّةً، وَقَالَتْ أُمُّ سَعْدٍ : أَلَيْسَ قَدْ أَمَرَاللّٰهُ بِالْبِرِّ. وَاللّٰهِ!

لَا أَطْعَمُ طَعَامًا وَلَا أَشْرَبُ شَرَابًا حَتّٰى أَمُوْتَ أَوْ تَكْفُرَ. قَالَ : فَكَانُوْا إِذَا أَرَادُوْا أَنْ يُطْعِمُوْهَا شَجَرُوْا فَاهَا، فَنَزَلَتْ هٰذِهِ الْآيَةُ ﴿ وَوَصَّيْنَا الْإِنْسَانَ بِوَالِدَيْهِ حُسْنًا وَإِنْ جَاهَدَاكَ لِتُشْرِكَ بِيْ ﴾ الْآيَةَ.

(اسناده صحیح)

ترجمہ: سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا میرے باب میں چار آیتیں نازل ہوئیں پھر ایک قصہ ذکر کیا اور سعد کی ماں نے کہا کیا اللہ نے ذکر نہیں کیا احسان کا قسم ہے اللہ کی نہ میں کھانا کھاؤں گی نہ پانی پیوں گی یہاں تک کہ مرجاؤں یا تو پھر کافر ہو جائے (یعنی جیسے پہلے تھا) کہا راوی نے کہ جب اس کو کھلانا چاہتے اس کا منہ چیرتے (یعنی لکڑی وغیرہ ڈال کر) پھر یہ آیت اتری ﴿و وصینا الانسان ...﴾ یعنی حکم کیا ہم نے انسان کو ماں باپ سے احسان کرنے کا اور اگر وہ چاہیں کہ تو شریک کرے میرے ساتھ اس چیز کو کہ جس کی تجھے خبر نہیں تو کہنا نہ مان ان کا۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

مترجم: حضرت سعد سابقین اولین میں سے ہیں اور اپنی ماں کی بہت خدمت کرتے تھے ماں نے ان سے کہا کہ تو نے جو دین اختیار کیا ہے اس سے باز نہ آئے گا میں نہ کھاؤں گی نہ پیوں گی یہاں تک کہ مرجاؤں اور لوگ تجھے ہمیشہ برا کہیں گے کہ اس نے اپنی ماں کو مار ڈالا الغرض دو دن کچھ نہ کھایا نہ پیا تیسرے دن سعد نے کہا اے ماں اگر تیری سو جانیں ہوں اور ایک ایک کر کے نکل جائیں جب بھی میں دین محمدی سے نہ پھروں گا۔ واہ واہ کیا محبت دین کی تھی پھر جب وہ مایوس ہوئیں کھانے پینے لگیں اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت اتاری حدیث میں آیا ہے کہ کسی مخلوق کی اطاعت درست نہیں اللہ کی نافرمانی کر کے۔

❀ ❀ ❀ ❀

(۳۱۹۰) عَنْ أُمِّ هَانِيءٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ فِيْ قَوْلِهِ : ﴿ وَتَأْتُوْنَ فِيْ نَادِيْكُمُ الْمُنْكَرَ ﴾ قَالَ : ((كَانُوْا يَخْذِفُوْنَ أَهْلَ الْأَرْضِ وَيَسْخَرُوْنَ مِنْهُمْ)).

(ضعيف الاسناد جدا) (اس میں ابوصالح راوی کو امام بخاری اور نسائی وغیرہ نے ضعیف قرار دیا ہے)

ترجمہ: ام ہانی رضی اللہ عنہا سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ نبی ﷺ نے اس آیت کی تفسیر میں فرمایا: ﴿ وَتَأْتُوْنَ فِيْ نَادِيْكُمُ الْمُنْكَرَ ﴾ یعنی کرتے ہو تم اپنی محفلوں میں گناہ (اور اس آیت میں شکایت ہے قوم لوط کی) تو فرمایا آپ نے کہ وہ کنکریاں پھینکتے تھے زمین والوں پر اور مذاق کرتے ان سے۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے۔ نہیں جانتے ہم اس کو مگر حاتم بن ابی صغیرہ کی روایت سے کہ وہ سماک سے روایت کرتے ہیں۔

سورۂ عنکبوت میں قصص ماضیہ سے مذکور ہے حال حضرت ابراہیم کا اور ایمان لانا لوط کا ان پر اور ہلاک ہونا قوم لوط کا اور نجات ان کی اور تذکیر شعیب علیہ السلام کے حال کی اور تذکیر عاد و ثمود و قارون و فرعون و ہامان کے ہلاک ہونے کی اور تذکیر نوح علیہ السلام کی

ساڑھے نوسو برس دعوت کرنے کی اور ہلاک قوم کا ساتھ طوفان کے اور تذکیر ابراہیم علیہ السلام کی دعوت کی اور معبودان باطل کی مذمت کی اور مضامین متفرقہ سے ضرور ہونا مسلمانوں کے امتحان کا اور بقائے الٰہی کا اور مجاہدہ کا مجاہد کو اور وعدہ تکفیر سیئات کا صالحین کے لیے اور وصیت الٰہی واسطے احسان والدین کے اور نہ ماننا ان کی بات کا شرک میں حال مدعیان خام کا کہ فتنہ ناس کو عذاب الٰہی سمجھیں کافروں کا مؤمنوں سے کہنا کہ تم ہمارے تابع ہو جاؤ تمہارا گناہ ہم پر ہے اور جواب اس کا، تسلی ہمارے نبی ﷺ کی تکذیب امم سابقہ سنا کر آسان ہونا خلق اول وثانی کا اللہ تعالیٰ پر حکم زمین میں میر کرنے کا موقوف ہونا عذاب ورحمت کا مشیت ایزدی پر مایوس ہونا کافروں کا رحمتِ حق سے، تمثیل شرک کی اور معبودان باطل کی مکڑی کے جالے کے ساتھ حکم قرآن کی تلاوت کا اور نماز کے قائم کرنے کا اور مانع ہونا نماز کا بے حیائی اور ہر برائی سے اور بزرگی ذکر الٰہی کی اور امر اہلِ کتاب سے اچھی طرح مجادلہ کرنے کا، احسان رکھنا اللہ تعالیٰ کا نزول کتاب سے اور صدور علماء میں محفوظ رہنا اور رحمت اور ذکریٰ ہونا قرآن کا خطاب اصحاب سے اور ترغیب ہجرت کی اور فضیلت مہاجرین کی مشرکوں کا کشتی میں موحدین جانا حرم کے امن کا بیان، ظالم ہونا اس کا جو اللہ تعالیٰ پر جھوٹ باندھے، وعدہ ہدایت کا مجاہد کے لیے۔

❁❁❁❁

۳۰۔ باب: وَمِنْ سُوْرَةِ الرُّوْمِ

تفسیر سورۂ روم

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

(۳۱۹۱) عَنْ أَبِيْ سَعِيْدٍ قَالَ: لَمَّا كَانَ يَوْمُ بَدْرٍ ظَهَرَتِ الرُّوْمُ عَلٰى فَارِسٍ فَأَعْجَبَ ذٰلِكَ الْمُؤْمِنِيْنَ فَنَزَلَتْ ﴿الٓمّٓ o غُلِبَتِ الرُّوْمُ﴾ إِلٰى قَوْلِهِ ﴿يَفْرَحُ الْمُؤْمِنُوْنَ o بِنَصْرِ اللّٰهِ﴾ قَالَ: فَفَرِحَ الْمُؤْمِنُوْنَ بِظُهُوْرِ الرُّوْمِ عَلٰى فَارِسَ. (صحيح)

ترجمہ: ابوسعید سے روایت ہے کہ جب بدر کا دن ہوا روم فارس پر غالب ہوئے مؤمنوں کو یہ امر پسند آیا (اس لیے کہ روم کے لوگ اہل کتاب نصاریٰ تھے اور مسلمان بھی کتاب والے ہیں بخلاف فارس کے کہ وہ مشرک تھے) پھر یہ آیت اتری ﴿الٓمّٓ غُلِبَتِ الرُّوْمُ﴾ سے ﴿يَفْرَحُ الْمُؤْمِنُوْنَ بِنَصْرِ اللّٰهِ﴾ تک۔ سو مسلمان خوش ہوئے روم کے فارس پر غالب ہونے سے۔

فائدہ: یہ حدیث غریب ہے اس سند سے۔ اور اسی طرح پڑھا ہے نصر بن علی نے غَلَبَتِ الرُّوْمُ یعنی غین اور لام کی زبر سے۔

❁❁❁❁

(۳۱۹۲) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ فِيْ قَوْلِهِ تَعَالٰى: ﴿الٓمّٓ o غُلِبَتِ الرُّوْمُ o فِيْ أَدْنَى الْأَرْضِ﴾ قَالَ: غُلِبَتْ

وَغُلِبَتْ. قَالَ: كَانَ الْمُشْرِكُونَ يُحِبُّونَ أَنْ يَظْهَرَ أَهْلُ فَارِسَ عَلَى الرُّوْمِ لِأَنَّهُمْ وَإِيَّاهُمْ أَهْلُ الْأَوْثَانِ وَكَانَ الْمُسْلِمُوْنَ يُحِبُّوْنَ أَنْ يَظْهَرَ الرُّوْمُ عَلَى فَارِسَ لِأَنَّهُمْ أَهْلُ الْكِتَابِ فَذَكَرُوْهُ لِأَبِي بَكْرٍ فَذَكَرَهُ أَبُوبَكْرٍ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ: ((**أَمَا إِنَّهُمْ سَيَغْلِبُوْنَ**)) فَذَكَرَهُ أَبُوبَكْرٍ لَهُمْ فَقَالُوْا: اجْعَلْ بَيْنَنَا وَبَيْنَكَ أَجَلاً فَإِنْ ظَهَرْنَا كَانَ لَنَا كَذَا وَكَذَا وَإِنْ ظَهَرْتُمْ كَانَ لَكُمْ كَذَا وَكَذَا، فَجَعَلَ أَجَلَ خَمْسِ سِنِيْنَ فَلَمْ يَظْهَرُوْا فَذَكَرُوْا ذٰلِكَ لِلنَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ: ((**أَلَّاجَعَلْتَهُ إِلٰى دُوْنِ**)) قَالَ: أُرَاهُ ((**الْعَشْرِ**)). قَالَ: قَالَ سَعِيْدٌ: وَالْبِضْعُ مَا دُوْنَ الْعَشْرِ. قَالَ: ثُمَّ ظَهَرَتِ الرُّوْمُ بَعْدُ، قَالَ: فَذٰلِكَ قَوْلُهُ تَعَالٰى: ﴿ **الٓمّٓ o غُلِبَتِ الرُّوْمُ** ﴾ إِلٰى قَوْلِهِ ﴿ **وَيَوْمَئِذٍ يَّفْرَحُ الْمُؤْمِنُوْنَ o بِنَصْرِ اللّٰهِ يَنْصُرُ مَنْ يَّشَآءُ** ﴾ قَالَ سُفْيَانُ سَمِعْتُ أَنَّهُمْ ظَهَرُوْا عَلَيْهِمْ يَوْمَ بَدْرٍ.

(اسناده صحيح) سلسلة الأحاديث الضعيفة تحت الحديث (٢٢٥٤)

ترجمہ: ابن عباس رضی اللہ عنہما نے اس آیت کی تفسیر میں کہا ﴿الم غلبت الروم﴾ کہا انہوں نے کہ غُلِبَتْ اور غَلَبَتْ دونوں پڑھا گیا ہے اور کہا مشرکین دوست رکھتے تھے کہ غالب ہوں فارس کے لوگ روم پر اس لیے کہ مشرک اور فارس دونوں بت پرست تھے اور مسلمان دوست رکھتے تھے کہ روم غالب ہوں فارس پر اس لیے کہ روم اہل کتاب تھے تو ذکر کیا اس کا ابوبکرؓ سے اور ابوبکرؓ نے رسول اللہ ﷺ سے آپ نے فرمایا کہ پھر وہ غالب ہو جائیں گے (یعنی روم) پھر ذکر کیا ابوبکرؓ نے مشرکوں سے انہوں نے کہا ہمارے اور اپنے درمیان کوئی مدت ٹھہراؤ تو اگر اس مدت میں ہم غالب ہوں (یعنی فارس) تو ہم کو تم اتنا اتنا دینا اور اگر تم غالب ہوئے تو ہم اتنا اتنا کچھ دیں گے تو پانچ برس مدت ٹھہری اور اس مدت میں روم غالب نہ ہوئے، سو اس کا ذکر آپ سے کیا آپ نے ابوبکر رضی اللہ عنہ سے فرمایا کہ تم نے کیوں نہ مدت ٹھہرائی قریب۔ کہا راوی نے گمان کرتا ہوں کہ کہا دس کے قریب۔ کہا راوی نے کہ سعید نے کہا بضع دس سے کم کو کہتے ہیں کہا راوی نے پھر غالب ہو گئے روم اور اس کے بعد (یعنی دس سال کے اندر) کہا ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہ یہی مطلب ہے اللہ تعالیٰ کے اس قول کا ﴿الٓمّٓ غُلِبَتِ الرُّوْمُ﴾ سے ﴿يَفْرَحُ الْمُؤْمِنُوْنَ بِنَصْرِ اللّٰهِ﴾ تک۔ سفیان نے کہا میں نے سنا ہے کہ غالب ہوئے روم بدر کے دن۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے۔ نہیں ہیں جانتے ہم اسے مگر سفیان کی روایت سے کہ وہ حبیب بن ابی عمرو سے روایت کرتے ہیں۔

❀❀❀❀

(٣١٩٣) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ. أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ لِأَبِي بَكْرٍ فِيْ مُنَاحَبَةِ: ﴿ **الٓمّٓ غُلِبَتِ الرُّوْمُ** ﴾: **أَلَّا احْتَطْتَ يَا أَبَابَكْرٍ! فَإِنَّ الْبِضْعَ مَا بَيْنَ ثَلٰثٍ إِلٰى تِسْعٍ**)). (ضعيف) الضعيفة (٣٣٥٤).

ترجمہ: ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ابوبکر سے کہ تم نے شرط لگانے میں ﴿الم غلبت الروم﴾ کی احتیاط کیوں نہ کی اے ابوبکر اس لیے کہ بضع تین سے نو تک ہے۔

فائدہ: یہ حدیث غریب ہے حسن ہے اس سند سے یعنی زہری کی روایت سے کہ وہ عبیداللہ سے وہ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں۔

❀❀❀❀

(٣١٩٤) **عَنْ** نِيَارِ بْنِ مُكْرَمٍ الْأَسْلَمِيِّ قَالَ : لَمَّا نَزَلَتْ ﴿**الٓمٓ غُلِبَتِ الرُّوْمُo فِيْ أَدْنَى الْأَرْضِ وَهُمْ مِنْ بَعْدِ غَلَبِهِمْ سَيَغْلِبُوْنَo فِيْ بِضْعِ سِنِيْنَ**﴾ فَكَانَتْ فَارِسُ يَوْمَ نَزَلَتْ هٰذِهِ الْاٰيَةُ قَاهِرِيْنَ لِلرُّوْمِ وَكَانَ الْمُسْلِمُوْنَ يُحِبُّوْنَ ظُهُوْرَ الرُّوْمِ عَلَيْهِمْ لِأَنَّهُمْ وَإِيَّاهُمْ أَهْلُ كِتَابٍ وَفِيْ ذٰلِكَ قَوْلُ اللّٰهِ تَعَالٰى ﴿**وَيَوْمَئِذٍ يَّفْرَحُ الْمُؤْمِنُوْنَo بِنَصْرِ اللّٰهِ يَنْصُرُ مَنْ يَّشَآءُ وَهُوَ الْعَزِيْزُ الرَّحِيْمُ**﴾ وَكَانَتْ قُرَيْشٌ تُحِبُّ ظُهُوْرَ فَارِسَ لِأَنَّهُمْ وَإِيَّاهُمْ لَيْسُوْا بِأَهْلِ كِتَابٍ وَلَا إِيْمَانٍ بِبَعْثٍ، فَلَمَّا أَنْزَلَ اللّٰهُ هٰذِهِ الْاٰيَةَ خَرَجَ أَبُوْبَكْرٍ الصِّدِّيْقُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، يَصِيْحُ فِيْ نَوَاحِيْ مَكَّةَ ﴿**الٓمٓo غُلِبَتِ الرُّوْمُo فِيْ أَدْنَى الْأَرْضِ وَهُمْ مِنْ بَعْدِ غَلَبِهِمْ سَيَغْلِبُوْنَo فِيْ بِضْعِ سِنِيْنَ**﴾ قَالَ نَاسٌ مِنْ قُرَيْشٍ لِأَبِيْ بَكْرٍ: فَذٰلِكَ بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمْ زَعَمَ صَاحِبُكَ أَنَّ الرُّوْمَ سَتَغْلِبُ فَارِسًا فِيْ بِضْعِ سِنِيْنَ، أَفَلَا نُرَاهِنُكَ عَلٰى ذٰلِكَ قَالَ : بَلٰى۔ وَذٰلِكَ قَبْلَ تَحْرِيْمِ الرِّهَانِ فَارْتَهَنَ أَبُوْبَكْرٍ وَالْمُشْرِكُوْنَ وَتَوَاضَعُوا الرِّهَانَ۔ وَقَالُوْا لِأَبِيْ بَكْرٍ: كَمْ تَجْعَلُ الْبِضْعَ: ثَلَاثَ سِنِيْنَ إِلٰى تِسْعِ سِنِيْنَ فَسَمِّ بَيْنَنَا وَبَيْنَكَ وَسَطًا تَنْتَهِيْ إِلَيْهِ قَالَ : فَسَمَّوْا بَيْنَهُمْ سِتَّ سِنِيْنَ، قَالَ : فَمَضَتِ السِّتُّ سِنِيْنَ قَبْلَ أَنْ يَّظْهَرُوْا فَأَخَذَ الْمُشْرِكُوْنَ رَهْنَ أَبِيْ بَكْرٍ، فَلَمَّا دَخَلَتِ السَّنَةُ السَّابِعَةُ ظَهَرَتِ الرُّوْمُ عَلٰى فَارِسَ، فَعَابَ الْمُسْلِمُوْنَ عَلٰى أَبِيْ بَكْرٍ تَسْمِيَةَ سِتِّ سِنِيْنَ قَالَ : لِأَنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى قَالَ: ﴿**فِيْ بِضْعِ سِنِيْنَ**﴾، قَالَ : وَأَسْلَمَ عِنْدَ ذٰلِكَ نَاسٌ كَثِيْرٌ.

(اسناده حسن) سلسلة الأحاديث الضعيفة تحت الحديث (٣٣٥٤)

ترجمہ: نیار بن مکرم اسلمی سے روایت ہے کہ انہوں نے کہا جب نازل ہوئی ﴿الم غلبت الروم﴾ یعنی مغلوب ہو گئے روم تھوڑی زمین میں (یعنی تھوڑا ملک ان کا فارس نے دبالیا) اور وہ بعد مغلوب ہونے کے پھر غالب ہو جائیں گے چند سال میں تو فارس کے لوگ جب یہ آیت اتری غالب تھے روم پر اور مسلمان چاہتے تھے کہ غلبہ روم کا فارس پر اس لیے کہ روم اور مسلمانوں دونوں کتاب والے تھے (اور دین آسمانی رکھتے تھے) اور اسی بارے میں اتری یہ آیت ﴿ویومئذ یفرح المؤمنون﴾ سے ﴿رحیم﴾ تک یعنی اس دن خوش ہوں گے مؤمن اللہ کی مدد پر، مدد کرتا ہے وہ جس کی چاہتا ہے اور وہ زبردست ہے مہربان اور قریش چاہتے تھے غلبہ فارس کا اس لیے کہ وہ اور فارس دونوں اہل کتاب نہ تھے اور نہ ایمان رکھتے

تھے قیامت پر پھر جب اللہ تعالیٰ نے یہ آیت اتاری ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ پکارتے تھے مکہ کے گرد ﴿الم غلبت الروم﴾ یعنی مغلوب ہو گئے روم تھوڑی زمین میں اور وہ بعد مغلوب ہونے کے پھر غالب ہو جائیں گے چند سال میں، سو کچھ لوگوں نے قریش میں سے کہا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے کہ ہمارے تمہارے درمیان شرط ہے تمہارے صاحب کہتے ہیں (یعنی نبی علیہ السلام) کہ روم غالب ہوگا فارس پر چند سال میں تو کیا ہم شرط نہ کریں تم سے اس بات پر انہوں نے کہا کیوں نہیں اور یہ شرط حرام ہونے کے قبل کی بات ہے تو شرط باندھی ابوبکرؓ نے اور مشرکوں نے اور دونوں نے اپنی شرط کا مال کہیں رکھوا دیا اور ابوبکرؓ سے کہا مشرکوں نے کہ تم بضع کو تین سال سے نو تک قرار دیتے ہو، سو ہمارے تمہارے درمیان ایک بات قرار دے لو درمیان کی۔ کہا راوی نے کہ ٹھہرایا انہوں نے اپنے درمیان چھ سال کو اور چھ سال گزر گئے قبل اس کے کہ غالب ہو روم، سو مشرکوں نے ابوبکر رضی اللہ عنہ کا مال شرط لے لیا پھر جب ساتواں سال لگا روم فارس پر غالب ہوا اور مسلمانوں نے ابوبکر پر الزام رکھا کہ تم نے چھ برس کیوں قرار دیئے کہا راوی نے اس لیے کہ اللہ تعالیٰ نے بضع سنین فرمایا تھا اور وہ نو برس تک ہے۔ کہا راوی نے کہ اسلام لائے یہ پیش گوئی دیکھ کر بہت لوگ۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے نہیں پہچانتے ہم اس کو مگر عبدالرحمٰن بن ابی الزناد کی روایت سے۔

مترجم: خلاصہ یہ ہے کہ غلبت میں دو قرأتیں ہیں جنہوں نے بضم غین بصیغۂ مجہول پڑھا انہوں نے کہا جب روم مغلوب ہوئے یہ آیت اتری اور انہوں نے سیغلبون بصیغہ معروف پڑھا ہے کہ آئندہ بشارت ہے اس میں روم کے غالب ہونے کی اور قرأت مشہور بھی یہی ہے اور بغوی نے بھی اسی کو اصح کہا ہے اور بعض نے بفتح غین پڑھا ہے اور انہوں نے کہا جب روم فارس پر غالب ہوئے یہ آیت اتری اور انہوں نے سیغلبون بضم یا بصیغۂ مجہول پڑھا ہے اور معنی یہ کہے کہ روم ابھی غالب ہو گئے مگر عنقریب مغلوب ہو جائیں گے یعنی مسلمانوں کے ہاتھ سے۔ اور نزول آیت سے دس برس کے اندر مسلمانوں نے روم سے لڑنا شروع کیا اور آخر روم مسلمانوں سے مغلوب ہو گئے اور بغوی نے فرمایا ہے کہ ابوبکرؓ اور ابی بن خلف سے شرط ٹھہری قبل تحریم قمار دس اونٹوں پر اور سات برس کی مدت پر پھر آپ ﷺ نے فرمایا کہ بضع کا اطلاق تین سے نو تک آتا ہے تو تم مال اور مدت دونوں زیادہ کرو پھر سو اونٹ اور نو برس مدت ٹھہری اور حدیبیہ کے دن روم فارس پر غالب ہوئے اور ابوبکرؓ نے سو اونٹ ابی کے وارثوں سے لیے کہ وہ مر چکا تھا۔ انتہیٰ۔

مترجم: سورۂ روم میں خداوند تعالیٰ شانہ کی قدرتوں سے انیس (۱۹) قدرتیں ایک جگہ مذکور ہیں جیسے نکالنا زندہ کا مردہ سے اور مردہ کا زندہ سے اور زمین کا زندہ کرنا بعد موت کے اور انسان کا پیدا کرنا مٹی سے اور پھیلانا ان کا زمین میں اور پیدا کرنا ان کے جوڑوں کا اور مودت اور رحمت ان میں ڈالنا اور پیدا کرنا آسمان و زمین کا اور اختلاف زبانوں اور رنگوں کا وغیر ذالک۔ اور چار قدرتیں اس کی اور مقام میں یعنی خلق اور رزق اور امانت اور قدرتیں اس کی جیسے کشتی کا بہانا اور ہواؤں کا بھیجنا اور بدلیوں کا اٹھانا اور تہ بر تہ کرنا بدلیوں کا اور نکلنا مینہ کا ان کے درمیان سے اور زندہ کرنا مردہ زمین کا اس سے اور بشارت بعث موتی کی اس دلیل سے اور تحریضات

سے تحریض سیر پر اور تفکر پر اور مضامین توحید سے شفیع نہ ہونا مشرکوں کے لیے اور تنزیہہ باری تعالیٰ کی اور تحریض اس کی تسبیح پر صبح اور شام اور تمثیل معبودان باطل کی غلاموں اور کنیزان دنیا کے ساتھ اور حکم نبی ﷺ کو کہ دین حنیف اور فطرت الٰہی پر ثابت رہو اور رجوع ہونا مشرکوں کا اس کی جانب مصیبت کے وقت اور شرک اور کفران کا رحمت کے بعد اور سوائے اس کے اور بہت سے فوائد مذکور ہیں کہ حافظ و تالی اور متفکر پر غیر مستور ہیں۔

❀❀❀❀

۳۱۔ باب: وَمِنْ سُوْرَةِ لُقْمَانَ

تفسیر سورۂ لقمان

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

(۳۱۹۵) عَنْ أَبِيْ أُمَامَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((**لَا تَبِيْعُوا الْقَيْنَاتِ وَلَا تَشْتَرُوْهُنَّ، وَلَا تُعَلِّمُوْهُنَّ وَلَا خَيْرَ فِيْ تِجَارَةٍ فِيْهِنَّ وَثَمَنُهُنَّ حَرَامٌ**)) وَفِيْ مِثْلِ هٰذَا أُنْزِلَتْ هٰذِهِ الْاٰيَةُ ﴿ **وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَّشْتَرِيْ لَهْوَ الْحَدِيْثِ لِيُضِلَّ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ** ﴾ إِلٰى اٰخِرِ الْاٰيَةِ. (اسناده حسن) ومعنى برقم (۱۲۸۲)

ترجمہ: ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مت بیچو گانے والی لونڈیوں کو اور مت خرید و ان کو اور مت سکھاؤ ان کو گانا اور ان کی تجارت میں بہتری نہیں اور قیمت ان کی حرام ہے اور اسی بارے میں اتری ہے یہ آیت ﴿ ومن الناس ﴾ آخر آیت تک۔ یعنی بعض آدمی ایسا ہے کہ خریدتا ہے کھیل کی بات کو تا کہ گمراہ کرے اللہ کی راہ سے۔

فائدہ: یہ حدیث غریب ہے سوا اس کے نہیں کہ مروی ہوئی ہے یہ قاسم سے انہوں نے روایت کی ابو امامہ سے۔ اور قاسم ثقہ ہیں اور علی بن یزید ضعیف ہیں حدیث میں، کہی یہ بات محمد بن اسماعیل بخاری نے۔

مترجم: کلبی اور مقاتل نے کہا کہ یہ آیت نضر بن حارث بن کلدہ کے حق میں نازل ہوئی کہ وہ قصہ عجم کے خرید کر لاتا تھا اور عرب کو سنا کر کہتا تھا کہ محمد ﷺ تم کو عاد و ثمود کی کہانیاں سناتا ہے اور میں تم کو رستم و اسفندیار کے قصے سناتا ہوں اور سفہاء اور حمقاء اس کی باتوں پر فریفتہ ہو کر استماع قرآن سے محروم رہتے تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت اتاری۔ اور حدیث میں آیا ہے کہ جو آدمی اپنی آواز کو بلند کرتا ہے گانے کے ساتھ اللہ تعالیٰ اس پر دو شیطان مقرر فرماتا ہے ایک اس شانہ پر ایک اس شانہ پر پھر وہ اس کو اپنی لاتوں سے مارتے رہتے ہیں جب تک کہ وہ چپ نہ رہے۔ اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے منع فرمایا کتے کے اور گانے والی عورت کے کسب سے۔ مکحول نے کہا جس نے گانے بجانے والی لونڈی خریدی کہ وہ اس کے آگے گائے بجائے اور وہ اسی حال میں مر گیا میں اس کے جنازہ کی نماز نہ پڑھوں گا اس لیے کہ باری تعالیٰ فرماتا ہے ﴿ ومن الناس من يشترى لهو الحديث ﴾ الاية اور عبداللہ بن مسعود و ابن عباس رضی اللہ عنہم حسن عکرمہ رحمہ اللہ اور سعید بن جبیر سب کا یہی قول ہے کہ لہو الحدیث سے گانا مراد ہے۔ ابراہیم نخعی نے فرمایا

گانا دل میں نفاق اگاتا ہے اور کہا گیا ہے کہ الغنا رقية الزناء یعنی گانا زنا کا منتر ہے تعجب ہے ان مشائخوں سے کہ دعویٰ تقویٰ کا رکھتے ہیں اور پھر غنا کو کہ زنا کا منتر ہے افضل عبادات اور احسن طاعات جانتے ہیں، وما هذا الا ضلال بعيد۔

خاتمہ: سورۂ لقمان میں بڑی بڑی حکمتیں اور نصیحتیں بھری ہیں۔ چنانچہ صفاتِ الٰہی اور اس کی قدرتوں سے مذکور ہے پیدا کرنا آسمانوں کا بغیر ستون کے اور ڈالنا زمین میں میخوں یعنی پہاڑوں کا اور پھیلانا دواب کا اور اتارنا مینہ کا اور اگانا نباتات کا اور پیدا نہ کرسکنا معبودان باطل کا کسی چیز کو اور ظلم مشرکوں کا اور تسخیر آسمان وزمین کی چیزوں پر اور آیات قدرت سے داخل کرنا اوقات لیل کا اوقات نہار میں اور اوقات نہار کا لیل میں اور تسخیر شمس وقمر کی اور اثبات توحید کا اور ابطال شرک کا ان سب قدرتوں سے اور مخصوص ہونا پانچ چیزوں کا علم کے ساتھ اللہ تعالیٰ کے یعنی وقت قیامت اور وقت نزول باراں اور کیفیت ارحام کے اندر کی اور احوال کل کا اور کس زمین پر موت ہوگی اور حال لقمان کی عطائے حکمت کا اور نصیحت ان کی یعنی منع کرنا شرک سے اور وصیت ماں باپ سے احسان کرنے کی اور حکم اس کی تابعداری کا جو اللہ تعالیٰ کی طرف رجوع ہو اور امر اقامت صلوٰۃ کا اور امر معروف کا اور نہی عن المنکر اور صبر کرنا مصیبتوں پر اور نہی منہ پھیلانے اور اکڑ کر چلنے سے اور امر راہ متوسط کا اور آواز کے نیچے رکھنے کا اور انکار سچ نہ بولنے پر اور اسی طرح کے اور فوائد متفرقہ مذکور ہیں جیسے بے علم اور کتاب اور ہدیٰ کے مجادلہ کرنا اور مذمت باپ دادوں کی تقلید کی اور تمام نہ ہونا کلماتِ الٰہی کا اگرچہ اشجار قلم ہو جائیں اور دریا سیاہی اور توحید مشرکوں کی کشتی میں اور خوف دلانا قیامت سے اور کام نہ آنا والد وولد کا اس دن اور نہی مغرور ہونے سے زندگی دنیا پر وغیر ذالك من الفوائد۔

❀❀❀❀

۳۲۔ باب: وَمِنْ سُوْرَةُ السَّجْدَةِ

تفسیر سورۂ سجدہ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

(۳۱۹۶) عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، عَنْ هٰذِهِ الْآيَةِ ﴿ تَتَجَافٰى جُنُوْبُهُمْ عَنِ الْمَضَاجِعِ ﴾ : نَزَلَتْ فِيْ انْتِظَارِ هٰذِهِ الصَّلٰوةِ الَّتِيْ تُدْعَى الْعَتَمَةَ . (اسناده صحيح) التعليق الرغيب: ۱/ ۱۶۰.

ترجمہ: انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ یہ آیت ﴿ تتجافیٰ جنوبهم ﴾ یعنی جدا رہتی ہیں ان کی کروٹیں خوابگاہوں سے اتری ہے اس نماز کے انتظار کی فضیلت میں جسے لوگ عتمہ کہتے ہیں یعنی عشا کی نماز۔

فائدہ: یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے نہیں جانتے ہم اس کو مگر اسی سند سے۔

مترجم: پوری آیت یہ ہے ﴿ تَتَجَافٰى جُنُوْبُهُمْ عَنِ الْمَضَاجِعِ يَدْعُوْنَ رَبَّهُمْ خَوْفًا وَّطَمَعًا وَّمِمَّا رَزَقْنٰهُمْ يُنْفِقُوْنَ ﴾ یعنی جدا رہتی ہیں کروٹیں ان کی خوابگاہوں سے پکارتے ہیں اپنے رب کو خوف سے اور طمع سے اور جو ہم نے ان کو دیا ہے اس میں سے

خرچ کرتے ہیں۔اس کے بعد اللہ تعالیٰ نے فضیلت ان کی اس آیت میں فرمائی جو آگے کی حدیث میں آتی ہے اور اس آیت میں کئی قول ہیں مفسرین کے بعض نے کہا ہے کہ مراد اس سے تہجد گزار ہیں جو رات کو اپنی خوابگاہوں سے اٹھ کر اللہ کو پکارتے ہیں۔اور انس کی ایک روایت میں ہے کہ یہ ان لوگوں کی فضیلت میں اتری ہے جو مغرب سے عشاء تک نوافل پڑھتے تھے۔اور ابو حازم اور محمد بن منکدر نے کہا ہے کہ یہ نماز اوابین ہے۔جو مغرب اور عشا کے درمیان میں پڑھی جاتی ہے۔اور ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ فرشتے ان لوگوں کو ڈھانپ لیتے ہیں جو مغرب اور عشا کے بیچ میں نماز پڑھتے ہیں اور یہی صلوٰۃ اوابین ہے اور عطاء نے کہا مراد ان سے وہ لوگ ہیں جو بغیر عشا پڑھے سوتے نہیں۔ابی الدرداء اور ابوذر اور عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہم سے مروی ہے کہ مراد اس سے وہ لوگ ہیں جو عشاء اور صبح کی نماز جماعت سے ادا کرتے ہیں۔خلاصة ما فی البغوی۔

❁❁❁❁

(۳۱۹۷) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ يَبْلُغُ بِهِ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ : ((قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: أَعْدَدْتُ لِعِبَادِيَ الصَّالِحِيْنَ مَا لَا عَيْنٌ رَأَتْ، وَلَا أُذُنٌ سَمِعَتْ، وَلَا خَطَرَ عَلٰى قَلْبِ بَشَرٍ)). وَتَصْدِيْقُ ذٰلِكَ فِيْ كِتَابِ اللّٰهِ ﴿ فَلَا تَعْلَمُ نَفْسٌ مَّا أُخْفِيَ لَهُمْ مِّنْ قُرَّةِ أَعْيُنٍ جَزَآءً بِمَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴾. (اسناده صحيح) الروض النضير (۱۱۰٦)

ترجمہ: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ اس حدیث کو نبی ﷺ تک پہنچاتے ہیں کہ آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے فرمایا تیار کیا میں نے اپنے بندوں کے لیے ایسا کچھ انعام کہ نہ کسی آنکھ نے دیکھا ہے نہ کسی کان نے سنا ہے نہ کسی بشر کے دل میں اس کا خیال گزرا ہے اور اس کی تصدیق اللہ کی کتاب میں موجود ہے کہ وہ فرماتا ہے ﴿ فَلَا تَعْلَمُ ﴾ سے آخر تک۔یعنی کوئی شخص نہیں جانتا جو چھپا رکھی ہے ہم نے ان کے لیے آنکھوں کی ٹھنڈک سے بدلا ہے ان کے عملوں کا۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

❁❁❁❁

(۳۱۹۸) عَنِ الشَّعْبِيِّ يَقُوْلُ : سَمِعْتُ الْمُغِيْرَةَ بْنَ شُعْبَةَ عَلَى الْمِنْبَرِ يَرْفَعُهُ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ يَقُوْلُ : ((إِنَّ مُوْسٰى سَأَلَ رَبَّهُ فَقَالَ : أَيْ رَبِّ أَيُّ أَهْلِ الْجَنَّةِ أَدْنٰى مَنْزِلَةً، قَالَ : رَجُلٌ يَأْتِيْ بَعْدَ مَا يَدْخُلُ أَهْلُ الْجَنَّةِ الْجَنَّةَ فَيُقَالَ لَهُ أُدْخُلْ. فَيَقُوْلُ: كَيْفَ أَدْخُلُ وَقَدْ نَزَلُوْا مَنَازِلَهُمْ وَأَخَذُوْا أَخَذَاتِهِمْ؟ قَالَ : فَيُقَالُ لَهُ: أَتَرْضٰى أَنْ يَكُوْنَ لَكَ مَا كَانَ لِمَلِكٍ مِنْ مُلُوْكِ الدُّنْيَا؟ فَيَقُوْلُ : نَعَمْ أَيْ رَبِّ قَدْ رَضِيْتُ، فَيُقَالُ لَهُ: فَإِنَّ لَكَ هٰذَا وَمِثْلَهُ وَمِثْلَهُ وَمِثْلَهُ، فَيَقُوْلُ رَضِيْتُ أَيْ رَبِّ، فَيُقَالُ لَهُ: فَإِنَّ لَكَ هٰذَا وَعَشَرَةَ أَمْثَالِهِ، فَيَقُوْلُ رَضِيْتُ أَيْ رَبِّ، فَيُقَالُ لَهُ: فَإِنَّ لَكَ مَعَ هٰذَا مَا اشْتَهَتْ نَفْسُكَ وَلَذَّتْ عَيْنُكَ)) . (اسناده صحيح)

ترجمہ: شعبی سے روایت ہے انہوں نے کہا میں نے مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ سے سنا کہ وہ منبر پر کھڑے اس حدیث کو نبی ﷺ تک پہنچاتے تھے کہ آپ فرماتے تھے کہ موسیٰ علیہ السلام نے پوچھا اپنے رب سے کہ اے رب میرے کون جنت والا درجہ میں سب سے کم ہوگا فرمایا وہ ایک مرد ہوگا کہ جنت میں آئے گا بعد اس کے کہ جنت والے جنت میں داخل ہو جائیں گے، سو اس سے کہا جائے گا کہ داخل ہو تو جنت میں وہ کہے گا کیونکر داخل ہوں میں جنت میں اور لوگوں نے لے لیے اپنے اپنے گھر اور لے لیں اپنی اپنی لینے کی چیزیں فرمایا آپ نے کہ پھر کہا جائے گا اس سے کہ تو راضی ہوگا اس پر کہ تجھ کو اتنی دولت ملے کہ جتنی تھی ایک بادشاہ کو بادشاہان دنیا میں سے وہ کہے گا ہاں اے رب میرے میں راضی ہو گیا سو کہا جائے گا کہ لے تیرے لیے ہے اتنا اور مثل اس کی اور مثل اس کی اور مثل اس کی وہ کہے گا میں راضی ہوا اے رب میرے کہا جائے گا کہ تیرے لیے یہ بھی ہے اور اس کا دس گنا، سو وہ کہے گا کہ راضی ہوں میں اے رب میرے، پھر کہا جائے گا کہ تیرے لیے اس کے ساتھ وہ بھی ہے جو تیرا جی چاہے اور تیری آنکھیں جس سے مزہ پائیں۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔ اور روایت کی بعض نے یہ حدیث شعبی سے انہوں نے مغیرہ رضی اللہ عنہ سے۔ اور مرفوع نہیں کیا اس کو اور مرفوع صحیح تر ہے۔

خاتمہ: سورۂ سجدہ میں اللہ کی قدرتوں سے مذکور ہے پیدا کرنا آسمان اور زمین کا چھ دن میں اور مستوی ہونا اللہ اس تعالیٰ کا عرش عظیم الشان پر اور نہ ہونا شفیع اور ولی کا سوا اس کے اور تدبیر کرنا ہر ایک امر کے انسان کے زمین پر اور چڑھ جانا اس کا ایک دن میں کہ مدت اس کی ہزار سال ہے اور علم ہونا اس کو غیب اور شہادت کا اور پیدا کرنا ہر چیز کا حسن کے ساتھ اور پیدا کرنا انسان کا مٹی سے اور نسل اس کی منی سے اور برابر کرنا اس کے اعضاء کا اور روح کا پھونکنا اور کان اور آنکھیں اور دل عنایت فرمانا اور بہت تھوڑا ہونا ہمارے شکر کا اور سوائے اس کے فوائد متفرقہ سے تعجب کرنا کافروں کا بعث پر اور روح قبض کرنا ملک الموت کا اور صفات مؤمنین سے سجدہ اور تسبیح اور تحمید ان کی جب آیات الٰہی سے انہیں سمجھائے اور فضیلت تہجد گزاروں کی اور برابر نہ ہونا مؤمن اور فاسق کا اور تذکیر ساتھ ہلاک قرون سابقہ کے اور تذکیر ساتھ پیدا کرنے کھیتوں کے اور مَتٰى هٰذَا الْوَعْدُ کہنا کافروں کا اور نفع نہ دینا کافروں کے ایمان کا قیامت کے دن۔

❀ ❀ ❀ ❀

۳۳۔ باب وَمِنْ سُوْرَةُ الْأَحْزَابِ

تفسیر سورۂ احزاب

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

(۳۱۹۹) عَنْ أَبِي ظَبْيَانَ قَالَ : قُلْنَا لِابْنِ عَبَّاسٍ : أَرَأَيْتَ قَوْلَ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ ﴿ **مَا جَعَلَ اللّٰهُ لِرَجُلٍ مِنْ قَلْبَيْنِ**

فِيْ جَوْفِهِ ﴾ مَا عَنٰى بِذٰلِكَ؟ قَالَ : قَامَ نَبِيُّ اللّٰهِ ﷺ يَوْمًا يُصَلِّيْ فَخَطَرَ خَطْرَةً، فَقَالَ الْمُنَافِقُوْنَ يُصَلُّوْنَ مَعَهُ : أَلَا تَرٰى أَنَّ لَهُ قَلْبَيْنِ قَلْبًا مَعَكُمْ وَقَلْبًا مَعَهُمْ فَأَنْزَلَ اللّٰهُ : ﴿ مَا جَعَلَ اللّٰهُ لِرَجُلٍ مِنْ قَلْبَيْنِ فِيْ جَوْفِهِ ﴾ . (ضعيف الاسناد) اس میں قابوس بن ابوظبیان کونسائی اور ابوحاتم نے ضعیف قرار دیا ہے۔

ترجمہ: روایت ہے ابوظبیان سے، کہا انہوں نے: کہا ہم نے ابن عباسؓ سے کہ بھلا خبر دیجیے اللہ تعالیٰ کے اس قول کی ﴿مَا جَعَلَ اللّٰهُ﴾ یعنی نہیں بنائے اللہ تعالیٰ نے کسی سینہ میں دو دل کیا مطلب ہے اس کا انہوں نے کہا آنحضرت ﷺ ایک دن کھڑے تھے نماز پڑھتے تھے تو آپ سے کچھ سہو ہوا نماز میں اور منافق کہنے لگے جو آپ کے ساتھ نماز پڑھتے ایک دوسرے سے دیکھو تو ان کے دو دل ہیں ایک تمہارے ساتھ ایک اور لوگوں کے ساتھ پھر اس پر اللہ نے یہ آیت اتاری کہ نہیں پیدا کیے اللہ نے کسی کے سینہ میں دو دل۔

فائدہ: روایت کی ہم سے عبد بن حمید نے انہوں نے احمد بن یونس سے انہوں نے زہیر سے مانند اس کے۔ یہ حدیث حسن ہے۔

[اسنادہ ضعیف ایضاً]

مترجم: بغوی نے کہا ہے کہ یہ آیتیں ابو معمر کے حق میں نازل ہوئیں وہ مرد عقیل اور قوی حافظہ تھا اور جو سنتا یاد رکھتا اور کہتا میرے دو دل ہیں ہر ایک سے سمجھتا ہوں محمدؐ سے اچھا پھر جب اللہ تعالیٰ نے بدر کے دن کافروں کو شکست دی وہ اُلو ایسا گھبرا کر بھاگا کہ ایک جوتی پیر میں اور ایک ہاتھ میں اور رستے میں اسے ابوسفیان ملا پوچھا کیا حال ہے لوگوں کا کہا شکست کھا کر بھاگے ہیں ابوسفیان نے کہا تیرا کیا حال ہے کہ ایک جوتی پیر میں اور ایک ہاتھ میں تب اس بے ہوش نے کہا مجھے خبر نہ تھی میں جانتا تھا کہ دونوں پیر میں ہیں اس دن سے لوگ جان گئے کہ یہ جھوٹا ہے اس کا بھی ایک ہی دل ہے۔ اور زہری اور مقاتل نے کہا کہ اللہ تعالیٰ نے ایک مثال بیان فرمائی متبنی اور مظاہر کے لیے کہ جیسے کسی کے دو دل نہیں ہوتے ایسے ہی اپنی بیوی کو ماں کہنے سے ماں نہیں ہوتی اور کسی کو بیٹا کہنے سے وہ بیٹا نہیں ہو جاتا۔

❀❀❀❀

(۳۲۰۰) **عَنْ أَنَسٍ** قَالَ : قَالَ عَمِّيْ أَنَسُ بْنُ النَّضْرِ۔ سُمِّيْتُ بِهِ۔ لَمْ يَشْهَدْ بَدْرًا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَكَبُرَ عَلَيْهِ فَقَالَ : أَوَّلُ مَشْهَدٍ قَدْ شَهِدَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ غِبْتُ عَنْهُ، أَمَا وَاللّٰهِ لَئِنْ أَرَانِيَ اللّٰهُ مَشْهَدًا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ لَيَرَيَنَّ اللّٰهُ مَا أَصْنَعُ. قَالَ : فَهَابَ أَنْ يَقُوْلَ غَيْرَهَا. فَشَهِدَ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ يَوْمَ أُحُدٍ مِنَ الْعَامِ الْقَابِلِ، فَاسْتَقْبَلَهُ سَعْدُ بْنُ مُعَاذٍ فَقَالَ : يَا أَبَا عَمْرٍو أَيْنَ؟ قَالَ : وَاهًا لِرِيْحِ الْجَنَّةِ أَجِدُهَا دُوْنَ أُحُدٍ فَقَاتَلَ حَتّٰى قُتِلَ فَوُجِدَ فِيْ جَسَدِهِ بِضْعٌ ثَمَانُوْنَ مِنْ بَيْنِ ضَرْبَةٍ وَطَعْنَةٍ وَرَمْيَةٍ. قَالَتْ عَمَّتِي الرُّبَيِّعُ بِنْتُ النَّضْرِ : فَمَا عَرَفْتُ أَخِيْ إِلَّا بِبَنَانِهِ)) وَنَزَلَتْ هٰذِهِ الْآيَةُ ﴿ **رِجَالٌ صَدَقُوْا مَا عَاهَدُوا اللّٰهَ عَلَيْهِ**

فَمِنْهُمْ مَّنْ قَضٰى نَحْبَهٗ وَمِنْهُمْ مَّنْ يَّنْتَظِرُ وَمَا بَدَّلُوْا تَبْدِيْلاً ﴾. (اسناده صحيح)

ترجمہ: انسؓ سے روایت ہے انہوں نے کہا میرے چچا انس بن نضر کہ جن کے نام پر میرا نام رکھا گیا جنگ بدر میں حاضر نہیں ہوئے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ اور یہ امر ان کو نہایت گراں ہوا اور کہا انہوں نے کہ پہلے حاضر ہونے کی جگہ کہ جس میں آپ تشریف لے گئے میں اس سے غائب رہا آگاہ ہو قسم ہے اللہ کی اگر اللہ مجھ کو دکھائے کوئی حاضر ہونے کی جگہ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تو دیکھے اللہ تعالیٰ کہ میں کیا کرتا ہوں۔ کہا راوی نے کہ ڈرے وہ اس کے سوا اور کچھ کہیں پھر حاضر ہوئے وہ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ احد کے دن ایک سال کے بعد، سو ملے ان کو راہ میں سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ اور انہوں نے کہا اے ابوعمرو کہاں چلے انہوں نے کہا واہ واہ جنت کی خوشبو میں کو احد کی طرف پا رہا ہوں پھر لڑے وہ یہاں تک کہ قتل ہوئے تو ان کے بدن میں اسی (۸۰) پر کئی زخم تھے چوٹ اور نیزہ اور تیر کے تو میری پھوپھی ربیع بنت نضر نے کہا میں نے نعش نہ پہچانی اپنے بھائی کی مگر بسبب اس کے پوروں کے اور یہ آیت اتری ﴿رجال صدقوا﴾ یعنی وہ ایسے مرد ہیں کہ سچ کر دیا انہوں نے جو اقرار کیا اللہ تعالیٰ سے، سو ان میں سے بعض وہ ہے کہ پورا کر چکا اپنا کام اور ان میں سے بعض وہ ہے جو انتظار کرتا ہے اور نہیں بدل ڈالا اپنے اقرار کو۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

❀ ❀ ❀ ❀

(۳۲۰۱) عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ: أَنَّ عَمَّهُ غَابَ عَنْ قِتَالِ بَدْرٍ فَقَالَ: غِبْتُ عَنْ أَوَّلِ قِتَالٍ قَاتَلَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ الْمُشْرِكِيْنَ لَئِنِ اللّٰهُ أَشْهَدَنِيْ قِتَالاً لِلْمُشْرِكِيْنَ لَيَرَيَنَّ اللّٰهُ كَيْفَ أَصْنَعُ، فَلَمَّا كَانَ يَوْمُ أُحُدٍ انْكَشَفَ الْمُسْلِمُوْنَ فَقَالَ: اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَبْرَأُ إِلَيْكَ مِمَّا جَآءُوْا بِهٖ هٰؤُلَآءِ۔ يَعْنِي الْمُشْرِكِيْنَ۔ وَأَعْتَذِرُ إِلَيْكَ مِمَّا صَنَعَ هٰؤُلَآءِ۔ يَعْنِيْ أَصْحَابَهٗ۔ ثُمَّ تَقَدَّمَ فَلَقِيَهٗ سَعْدٌ، فَقَالَ: يَا أَخِيْ مَافَعَلْتَ أَنَا مَعَكَ، فَلَمْ أَسْتَطِعْ أَنْ أَصْنَعَ مَا صَنَعَ فَوَجَدَ فِيْهِ بِضْعًا وَثَمَانِيْنَ بَيْنَ ضَرْبَةٍ بِسَيْفٍ وَّطَعْنَةٍ بِرُمْحٍ وَرَمْيَةٍ بِسَهْمٍ فَكُنَّا نَقُوْلُ: فِيْهِ وَفِيْ أَصْحَابِهٖ نَزَلَتْ ﴿ فَمِنْهُمْ مَّنْ قَضٰى نَحْبَهٗ وَمِنْهُمْ مَّنْ يَّنْتَظِرُ ﴾ قَالَ يَزِيْدُ: يَعْنِيْ هٰذِهِ الْاٰيَةَ.

ترجمہ: انس بن مالکؓ سے روایت ہے کہ ان کے چچا جنگ بدر میں حاضر نہ ہوئے اور کہا انہوں نے براہِ افسوس کہ حاضر نہ ہوا میں پہلی لڑائی میں کہ لڑے اس میں رسول اللہ ﷺ مشرکوں سے اگر اللہ تعالیٰ مجھے لے جائے کسی لڑائی میں مشرکوں کے تو اللہ تعالیٰ دیکھے کہ میں کیا کرتا ہوں پھر جب احد کا دن ہوا شکست کھائی مسلمانوں نے انہوں نے کہا یا اللہ میں پناہ مانگتا ہوں تجھ سے اس بلا سے کہ جسے یہ لوگ لائے ہیں یعنی مشرک لوگ اور میں تیری طرف عذر کرتا ہوں اس کام سے کہ ہوا ہے ان لوگوں سے یعنی اصحاب سے پھر وہ آگے بڑھے اور ملے ان سے سعد اور کہا اے بھائی کیا کیا تم نے میں تمہارے ساتھ ہوں مگر مجھ

سے نہ ہوسکا جو انہوں نے کیا اور ان کی لاش ملی کہ اس میں اسی (۸۰) پر کئی زخم تھے تلوار کی مار کے اور نیزے کے بھونکنے کے اور تیر کے لگنے کے اور ہم لوگ کہتے تھے کہ انہیں کے اور ان کے صحابہ کے حق میں نازل ہوئی ہے کہ ان میں سے بعض ایسے ہیں کہ پورا کر چکے اپنا کام اور بعض منتظر ہیں۔ یزید نے کہا مراد اس سے آیت ہے۔

فائدہ : یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔ اور انس بن مالکؓ کے چچا کا نام بھی انس ہے اور وہ بیٹے ہیں نضر کے۔

❀ ❀ ❀ ❀

(۳۲۰۲) **عَنْ** مُوسَى بْنِ طَلْحَةَ قَالَ : دَخَلْتُ عَلَى مُعَاوِيَةَ فَقَالَ : أَلَا أُبَشِّرُكَ؟ قُلْتُ بَلَى، قَالَ : سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ : ((**طَلْحَةُ مِمَّنْ قَضَى نَحْبَهُ**)).

[اسناده حسن] سلسلة الأحاديث الصحيحة (۱۲۵)

ترجمہ: موسیٰ بن طلحہؓ سے روایت ہے کہ انہوں نے کہا میں گیا معاویہ کے پاس انہوں نے کہا میں تمہیں ایک بشارت سناؤں میں نے کہا ہاں کہا سنا میں نے رسول اللہ ﷺ سے کہ فرماتے تھے طلحہ ان لوگوں میں ہے جن کے حق میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ وہ اپنا کام پورا کر چکے۔

فائدہ : یہ حدیث غریب ہے۔ نہیں جانتے ہم اس کو معاویہ سے مگر اسی سند سے اور سوائے اس کے نہیں کہ مروی ہوئی ہے یہ موسیٰ بن طلحہ سے انہوں نے روایت کی اپنے باپ سے۔

❀ ❀ ❀ ❀

(۳۲۰۳) **عَنْ** طَلْحَةَ: أَنَّ أَصْحَابَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَالُوْا لِأَعْرَابِيٍّ جَاهِلٍ : سَلْهُ عَنْ مَنْ قَضَى نَحْبَهُ مَنْ هُوَ؟۔ وَكَانُوْا لَا يَجْتَرِئُوْنَ عَلَى مَسْأَلَتِهِ يُوَقِّرُوْنَهُ۔ وَيَهَابُوْنَهُ فَسَأَلَهُ الْأَعْرَابِيُّ فَأَعْرَضَ عَنْهُ، ثُمَّ سَأَلَهُ فَأَعْرَضَ عَنْهُ، ثُمَّ سَأَلَهُ فَأَعْرَضَ عَنْهُ، ثُمَّ إِنِّيْ اطَّلَعْتُ مِنْ بَابِ الْمَسْجِدِ وَعَلَيَّ ثِيَابٌ خُضْرٌ فَلَمَّا رَآنِي النَّبِيُّ ﷺ قَالَ : ((**أَيْنَ السَّائِلُ عَمَّنْ قَضَى نَحْبَهُ**)) قَالَ الْأَعْرَابِيُّ : أَنَا يَارَسُوْلَ اللّٰهِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : ((**هٰذَا مِمَّنْ قَضَى نَحْبَهُ**)). (حسن صحيح) سلسلة الأحاديث الصحيحة (۱/۳٦)

ترجمہ: طلحہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے صحابہ نے ایک عربی یا دیہاتی سے کہا کہ آپ سے پوچھئے کہ اللہ تعالیٰ نے جن کے حق میں فرمایا ہے کہ پورا کر چکے اپنا کام وہ کون لوگ ہیں اور آپ کے صحابہ کو جرأت نہ ہوتی تھی سوال کرنے کی وہ آپ کی توقیر کرتے تھے اور ڈرتے تھے سو اس عربی یا دیہاتی نے پوچھا آپ نے التفات نہ کیا اس نے پھر پوچھا آپ نے التفات نہ کیا اس نے پھر پوچھا آپ نے توجہ نہ کیا پھر میں دروازہ سے مسجد کے نکلا یعنی اندر آیا اور میرے بدن پر سبز کپڑے تھے پھر جب مجھ کو آپ نے دیکھا فرمایا کہاں ہے وہ سائل جو پوچھتا ہے ان لوگوں کو کہ اپنا کام تمام پورا کر چکے دیہاتی نے کہا میں

ہوں یارسول اللہ، سو فرمایا رسول اللہ ﷺ نے یہی ہے وہ شخص کہ پورا کر چکا اپنا کام۔

فائدہ : یہ حدیث حسن ہے غریب ہے مگر یونس بن بکیر کی روایت سے۔

❀ ❀ ❀ ❀

(٣٢٠٤) **عَنْ** عَائِشَةَ قَالَتْ : لَمَّا أُمِرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بِتَخْيِيرِ أَزْوَاجِهِ بَدَأَ بِيْ فَقَالَ : ((**يَاعَائِشَةُ إِنِّيْ ذَاكِرٌ لَكِ أَمْرًا فَلَا عَلَيْكِ أَنْ لَا تَسْتَعْجِلِيْ حَتّٰى تَسْتَأْمِرِيْ أَبَوَيْكِ**))، قَالَتْ : وَقَدْ عَلِمَ أَنَّ أَبَوَايَ لَمْ يَكُوْنَا لِيَأْمُرَانِيْ بِفِرَاقِهِ، قَالَتْ : ثُمَّ قَالَ : ((**إِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى يَقُوْلُ** : ﴿ **يٰاَيُّهَا النَّبِيُّ قُلْ لِّاَزْوَاجِكَ اِنْ كُنْتُنَّ تُرِدْنَ الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا وَزِيْنَتَهَا فَتَعَالَيْنَ** ﴾ — حَتّٰى بَلَغَ — ﴿ **لِلْمُحْسِنَاتِ مِنْكُنَّ أَجْرًا عَظِيْمًا** ﴾)) قُلْتُ : فِيْ أَيِّ هٰذَا أَسْتَأْمِرُ أَبَوَيَّ فَإِنِّيْ أُرِيْدُ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهُ وَالدَّارَالْاٰخِرَةَ، وَفَعَلَ أَزْوَاجُ النَّبِيِّ ﷺ مِثْلَ مَا فَعَلْتُ . (اسناده صحيح)

ترجمہ: ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ جب حکم ہوا رسول اللہ ﷺ کو اپنی بیویوں کو اختیار دینے کا (کہ چاہیں دنیا اختیار کریں اور رفاقتِ رسول چھوڑ دیں اور چاہیں دولت عقبیٰ لیں اور خدمت رسول) سو شروع کیا آپ نے میرے ساتھ اور فرمایا اے عائشہ (رضی اللہ عنہا) میں تم سے ایک بات کا ذکر کرتا ہوں سو تم اس کے جواب میں جلدی نہ کرنا یہاں تک کہ مشورہ لے لینا اپنے ماں باپ سے ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ آپ جانتے تھے کہ میرے ماں باپ کبھی مجھے آپؐ سے جدا ہونے کا حکم نہ دیں گے ام المومنین عائشہؓ نے فرمایا کہ پہلے آپ نے کہا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ﴿يٰاَيُّهَا النَّبِيُّ﴾ سے ﴿أَجْرًا عَظِيْمًا﴾ تک یعنی اے نبی کہہ دے تو اپنی بیویوں کو کہ اگر تم ارادہ رکھتی ہو دنیا کی زندگی اور اس کی زینت کا تو آؤ میں تم کو کچھ دے دوں (یعنی طلاق کا جوڑا) اور رخصت کروں میں تم کو اچھی طرح اور اگر ارادہ کرتیں ہو تم اللہ کا اور اس کے رسول کا اور آخرت کے گھر کا تو تیار رکھا ہے اللہ تعالیٰ نے تم میں سے نیکوں کے لیے بہت بڑا اجر۔ انتہی۔ تب میں نے کہا کہ میں اس میں کیا مشورہ لوں اپنے ماں باپ سے میں تو اللہ اور رسول اور آخرت کے گھر ہی کو چاہتی ہوں اور پھر اور بیویوں نے بھی یہی کہا جو میں نے کہا تھا (یعنی میرے دیکھا دیکھی)۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔ اور مروی ہوئی ہے یہ زہری سے بھی انہوں نے روایت کی ہے عروہ سے انہوں نے ام المومنین رضی اللہ عنہا سے۔

مترجم: ان آیتوں کو آیات تخییر کہتے ہیں کہ اس میں اختیار دیا گیا ہے آپ کی عورتوں کو اور شان نزول اس کا بغوی وغیرہ نے یوں بیان فرمایا ہے کہ بیویوں نے آپس کی رشک سے آپؐ سے نفقہ زیادہ مانگا اور تنگ کیا آپؐ نے ان سے خفا ہو کر ایک ماہ تک بات نہ کی اور قسم کھائی کہ ان کے پاس نہ جائیں گے پھر یہ آیت اتری اور اس دن آپؐ کے پاس نو عورتیں تھیں پانچ قریش میں سے عائشہ

صدیقہ حضرت ابوبکر کی صاحبزادی حفصہ حضرت عمر کی بیٹی ام حبیبہ ابوسفیان کی بیٹی، ام سلمہ امیہ کی بیٹی، سودہ زمعہ کی بیٹی رضی اللہ عنہن اجمعین اور غیر قرشیات چار تھیں زینب بنت جحش بنی اسد کے قبیلہ کی میمونہ حارث کی بیٹی بنی ہلال کے قبیلہ کی اور صفیہ حیی بن اخطب کی بیٹی خیبر والی اور جویریہ حارث کی بیٹی بنی مصطلق کے قبیلہ کی رضی اللہ عنہن اور حکم تخییر میں علماء کا اختلاف ہے۔ مثلاً کسی نے اپنی بیوی سے کہا کہ تجھے اختیار ہے چاہے میرے پاس رہے چاہے جدا ہوجا تو عمر اور ابن مسعود اور ابن عباس رضی اللہ عنہم نے کہا کہ اگر عورت نے اپنے شوہر کو اختیار کرلیا تو کچھ واقع نہ ہوگا اور اگر اپنے نفس کو اختیار کیا تو ایک طلاق واقع ہوگی اور یہی قول ہے عمر بن عبدالعزیز' ابن ابی لیلیٰ' سفیان' شافعی اور اصحاب رائے کا لیکن اصحاب رائے یعنی حنفیہ کے نزدیک اس صورت میں طلاق بائن ہوتا ہے اور دوسروں کے نزدیک رجعی اور زید بن ثابت رضی اللہ عنہ نے کہا کہ اگر عورت نے اپنے شوہر کو اختیار کیا تو ایک طلاق واقع ہوا اور اگر اس نے اپنے نفس کو اختیار کیا تو تین طلاق پڑی' حسن بصری اور مالک کا بھی یہی قول ہے مگر قول اول صحیح تر ہے۔ کل ذالك فی البغوی۔

❀❀❀❀

(۳۲۰۵) عَنْ عُمَرَ بْنِ أَبِی سَلَمَةَ۔ رَبِیبِ النَّبِیِّ ﷺ۔ قَالَ : لَمَّا نَزَلَتْ هٰذِهِ الْاٰیَةُ عَلَی النَّبِیِّ ﷺ ﴿إِنَّمَا یُرِیْدُاللّٰهُ لِیُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ أَهْلَ الْبَیْتِ وَیُطَهِّرَكُمْ تَطْهِیرًا﴾ فِی بَیْتِ أُمِّ سَلَمَةَ فَدَعَا فَاطِمَةَ وَحَسَنًا وَحُسَیْنًا فَجَلَّلَهُمْ بِكِسَاءٍ وَعَلِیٌّ خَلْفَ ظَهْرِهِ فَجَلَّلَهُ بِكِسَاءٍ ثُمَّ قَالَ: ((**اللّٰهُمَّ هٰؤُلَاءِ أَهْلُ بَیْتِی فَأَذْهِبْ عَنْهُمُ الرِّجْسَ وَطَهِّرْهُمْ تَطْهِیرًا**)) قَالَتْ أُمُّ سَلَمَةَ: وَأَنَامَعَهُمْ یَانَبِیَّ اللّٰهِ. قَالَ: ((**أَنْتِ عَلٰی مَكَانِكِ وَأَنْتِ عَلٰی خَیْرٍ**)). (اسناده صحیح) الروض النضیر (۹۷۶، ۱۱۹۰)

ترجمہ: عمر بن ابی سلمہ جو ربیب ہیں نبی ﷺ کے انہوں نے کہا جب اتری یہ آیت نبی ﷺ پر ﴿انما یرید اللہ لیذھب﴾ سے ﴿تطھیراً﴾ تک۔ یعنی ارادہ رکھتا ہے اللہ تعالیٰ کہ دور کردے تم سے نجاست گناہ کی اے گھر والو اور پاک کرے تم کو بخوبی پاک کرنا ام سلمہ کے گھر میں بلایا آپ نے فاطمہ' حسن اور حسین کو اور ان سب پر ایک چادر ڈال دی اور آپ کے پیچھے حضرت علی رضی اللہ عنہ تھے پھر ان پر بھی چادر ڈال دی پھر عرض کی آپ نے کہ یااللہ یہ میرے گھر والے ہیں تو ان کی نجاست گناہ کی دور کردے اور ان کو پاک کردے بخوبی پاک کرنا ام المؤمنین ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے عرض کی کہ میں بھی ان کے ساتھ ہوں اے نبی اللہ کے (یعنی ارادہ کیا چادر میں آنے کا) فرمایا آپ نے کہ تم اپنی جگہ پر رہو اور تم نیکی پر ہو (یعنی تمہارے تئیں چادر میں آنے کی بھی ضرورت نہیں گھر والوں کا لفظ خود تم کو شامل ہے)۔

فائدہ : یہ حدیث غریب ہے اس سند سے یعنی عطاء کی روایت سے کہ وہ عمرو بن ابی سلمہ سے روایت کرتے ہیں۔

❀❀❀❀

(۳۲۰۶) عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ: أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ يَمُرُّ بِبَابِ فَاطِمَةَ سِتَّةَ أَشْهُرٍ إِذَا خَرَجَ لِصَلٰوةِ الْفَجْرِ يَقُولُ: ((الصَّلَاةُ يَا أَهْلَ الْبَيْتِ، ﴿ إِنَّمَا يُرِيْدُ اللّٰهُ لِيُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ أَهْلَ الْبَيْتِ وَيُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيْرًا ﴾)) . (اسنادہ ضعیف) اس میں علی بن زید بن جدعان راوی ضعیف ہے۔

ترجمہ: انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کی چھ مہینے تک یہی عادت تھی کہ صبح کو نماز فجر کے لیے نکلتے اور دروازہ پر سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کے گزرتے فرماتے نماز کو چلو اے گھر والو اللہ ارادہ رکھتا ہے کہ تمہاری نجاست دور کر دے اور پاک کر دے تم کو بخوبی پاک کرنا۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اس سند سے نہیں جانتے ہم اس کو مگر حماد بن سلمہ کی روایت سے کہ وہ ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں۔ اور اس بارے میں ابی الحمراء اور معقل بن یسار اور ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے بھی روایت ہے۔

❀ ❀ ❀ ❀

(۳۲۰۷) عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ : لَوْ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ كَاتِمًا شَيْئًا مِنَ الْوَحْيِ لَكَتَمَ هٰذِهِ الْآيَةَ ﴿ وَإِذْ تَقُوْلُ لِلَّذِيْٓ أَنْعَمَ اللّٰهُ عليه ﴾ يَعْنِي بِالْإِسْلَامِ ﴿ وَأَنْعَمْتَ عَلَيْهِ ﴾ يَعْنِي بِالْعِتْقِ، فَأَعْتَقْتَهُ ﴿ أَمْسِكْ عَلَيْكَ زَوْجَكَ وَاتَّقِ اللّٰهَ وَتُخْفِيْ فِيْ نَفْسِكَ مَا اللّٰهُ مُبْدِيْهِ وَتَخْشَى النَّاسَ وَاللّٰهُ أَحَقُّ أَنْ تَخْشَاهُ ﴾ إِلٰى قَوْلِهِ ﴿ وَكَانَ أَمْرُ اللّٰهِ مَفْعُوْلًا ﴾. وَأَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ لَمَّا تَزَوَّجَهَا قَالُوا : تَزَوَّجَ حَلِيْلَةَ ابْنِهِ فَأَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالٰى : ﴿ مَا كَانَ مُحَمَّدٌ أَبَآ أَحَدٍ مِنْ رِّجَالِكُمْ وَلٰكِنْ رَّسُوْلَ اللّٰهِ وَخَاتَمَ النَّبِيّٖنَ ﴾ وَكَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ تَبَنَّاهُ وَهُوَ صَغِيْرٌ، فَلَبِثَ حَتّٰى صَارَ رَجُلًا يُقَالُ لَهُ زَيْدُ بْنُ مُحَمَّدٍ فَأَنْزَلَ اللّٰهُ: ﴿ أُدْعُوْهُمْ لِآبَائِهِمْ هُوَ أَقْسَطُ عِنْدَاللّٰهِ فَإِنْ لَّمْ تَعْلَمُوْا اٰبَآءَ هُمْ فَإِخْوَانُكُمْ فِي الدِّيْنِ وَمَوَالِيْكُمْ ﴾ فُلَانٌ مَوْلٰى فُلَانٍ وَفُلَانٌ أَخُوْ فُلَانٍ ﴿ هُوَ أَقْسَطُ عِنْدَاللّٰهِ ﴾ يَعْنِيْ أَعْدَلُ عِنْدَاللّٰهِ .

(ضعیف الاسناد جدا) (اس میں داؤد بن الزبرقان متروک ہے)

ترجمہ: ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ انہوں نے فرمایا اگر رسول اللہ ﷺ وحی آسمانی سے کچھ چھپاتے تو یہ آیت ﴿ واذ تقول ﴾ سے آخر آیت تک۔ یعنی جب تو کہتا تھا اس سے کہ انعام کیا اس پر اللہ نے یعنی اسلام کے ساتھ اور انعام کیا تو نے بھی آزاد کرنے کے ساتھ کہ تو نے اس کو آزاد کر دیا، روک رکھ تو اپنی بیوی کو اپنے پاس اور ڈر اللہ سے اور چھپاتا تھا تو اے نبی! اپنے دل میں جس کو اللہ تعالیٰ کھول دینے والا تھا اور ڈرتا تھا تو لوگوں سے اور اللہ تعالیٰ بہت مستحق ہے کہ تو اس سے ڈرے ﴿ وكان امر الله مفعولاً ﴾ تک۔ اور رسول اللہ ﷺ نے جب زینب رضی اللہ عنہا سے نکاح کر لیا لوگ کہنے لگے اپنے بیٹے کی بیوی سے نکاح کر لیا، سو اتاری اللہ تعالیٰ نے یہ آیت ﴿ ما كان محمد ابا احد من رجالكم ﴾ الآية۔ یعنی محمد

تمہارے مردوں میں سے کسی کے باپ نہیں لیکن وہ تو رسول اللہ کا ہے اور مہر نبیوں پر اور رسول اللہ ﷺ نے ان کو متبنیٰ یعنی منہ بولا بیٹا کہا تھا جب وہ چھوٹے تھے پھر آپ پاس رہے یہاں تک کہ وہ جوان ہو گئے اور ان کو زید بن محمد کہتے تھے، سو اتاری اللہ تعالیٰ نے یہ آیت ﴿ادعوھم﴾ یعنی منہ بولے بیٹوں کو پکارو ان کے باپ کی طرف منسوب کر کے یعنی جن کے وہ نطفہ ہیں یہی انصاف کی بات۔ ہے اللہ کے نزدیک پھر اگر تم کو معلوم نہ ہوں ان کے باپ وہ تو تمہارے بھائی ہیں دین میں اور تمہارے رفیق ہیں یعنی یوں پکارو کہ فلانا رفیق ہے فلانے کا یہی قسط کی بات ہے اللہ کے نزدیک یعنی عدل کی۔

فائدہ : یہ حدیث مروی ہوئی ہے داؤد بن ابی ہند سے انہوں نے روایت کی شعبی سے انہوں نے مسروق سے انہوں نے ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ فرمایا عائشہ رضی اللہ عنہا نے اگر نبی ﷺ وحی آسمانی سے کچھ چھپاتے تو بے شک یہ آیت چھپاتے ﴿واذ تقول للذی انعم اللہ﴾ سے آخر آیت تک۔ اور اس حدیث کو اپنے طول کے ساتھ روایت نہیں کیا۔ روایت کی ہم سے حدیث مذکور عبداللہ بن وضاح کوفی نے انہوں نے عبداللہ بن ادریس سے انہوں نے داؤد بن ابی ہند سے انہوں نے شعبی سے انہوں نے مسروق سے انہوں نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا اگر نبی ﷺ وحی آسمانی سے کچھ چھپاتے تو اس آیت مبارکہ کو چھپاتے واذ تقول للذی سے آخر تک یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

❁❁❁❁

(۳۲۰۸) عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ : لَوْ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ كَاتِمًا شَيْئًا مِنَ الْوَحْيِ، لَكَتَمَ هٰذِهِ الآيَةَ: ﴿ وَإِذْ تَقُولُ لِلَّذِىٓ أَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَيْهِ وَأَنْعَمْتَ عَلَيْهِ ﴾ الآية. (اسناده صحیح)

ترجمہ: ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے فرماتی ہیں اگر رسول اللہ ﷺ آسمانی وحی میں سے کوئی چیز چھپاتے تو اس آیت کو چھپاتے: ﴿ وَ إِذْ تَقُولُ.... ﴾ آخر آیت تک۔

❁❁❁❁

(۳۲۰۹) عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ : مَا كُنَّا نَدْعُو زَيْدَ بْنَ حَارِثَةَ إِلَّا زَيْدَ بْنَ مُحَمَّدٍ حَتّٰى نَزَلَ الْقُرْآنُ : ﴿ أُدْعُوهُمْ لِآبَآئِهِمْ هُوَ أَقْسَطُ عِنْدَ اللّٰهِ ﴾. (اسناده صحيح)

ترجمہ: عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ ہم نہ پکارتے تھے زید بن حارثہ بلکہ جب پکارتے یہی کہتے زید بن محمد یہاں تک کہ قرآن اترا کہ پکارو تم ان کو ان کے باپوں کی طرف منسوب کر کے یہی انصاف کی بات ہے اللہ تعالیٰ کے نزدیک۔

❁❁❁❁

(۳۲۱۰) عَنْ عَامِرٍ الشَّعْبِيِّ فِيْ قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى : ﴿ مَا كَانَ مُحَمَّدٌ أَبَآ أَحَدٍ مِنْ رِّجَالِكُمْ ﴾ قَالَ : مَا كَانَ لِيَعِيْشَ لَهٗ فِيْكُمْ وَلَدٌ ذَكَرٌ . (ضعيف مقطوع)

ترجمہ: عامر بن شعبی نے ماکان ﴿ محمد ابا احد ﴾ کی تفسیر میں کہا کہ آپ ﷺ کی شان سے یہ بات ہے کہ کوئی لڑکا ان کا تمہارے درمیان زندہ نہ رہا یعنی تا کہ مضمون اس آیت کا صادق آ جائے کہ محمد ﷺ کسی کے باپ نہیں تمہارے مردوں میں سے۔

❁❁❁❁

(۳۲۱۱) عَنْ أُمِّ عُمَارَةَ الْأَنْصَارِيَّةِ: أَنَّهَا أَتَتِ النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَتْ : مَا أَرٰى كُلَّ شَيْءٍ إِلَّا لِلرِّجَالِ وَمَا أَرٰى النِّسَاءَ يُذْكَرْنَ بِشَيْءٍ فَنَزَلَتْ هٰذِهِ الْآيَةُ : ﴿ إِنَّ الْمُسْلِمِيْنَ وَالْمُسْلِمَاتِ وَالْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ ﴾ الْآيَةَ . (صحيح الاسناد)

ترجمہ: ام عمارہ انصاریہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ وہ نبی ﷺ کے پاس حاضر ہوئیں اور عرض کی کہ کیا وجہ ہے کہ میں دیکھتی ہوں کہ سب چیزیں مردوں کے لیے ہیں اور قرآن میں عورتوں کا ذکر کہیں نہیں اس پر یہ آیت اتری ﴿إِنَّ الْمُسْلِمِيْنَ﴾ سے آخر تک۔

فائدہ : یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اور اس حدیث کو ہم اسی سند سے جانتے ہیں۔

❁❁❁❁

(۳۲۱۲) عَنْ أَنَسٍ قَالَ : لَمَّا نَزَلَتْ هٰذِهِ الْآيَةُ فِيْ زَيْنَبَ بِنْتِ جَحْشٍ : ﴿ فَلَمَّا قَضٰى زَيْدٌ مِنْهَا وَطَرًا زَوَّجْنٰكَهَا ﴾ قَالَ : فَكَانَتْ تَفْتَخِرُ عَلٰى أَزْوَاجِ النَّبِيِّ ﷺ تَقُوْلُ : زَوَّجَكُنَّ أَهْلُوْكُنَّ وَزَوَّجَنِي اللّٰهُ مِنْ فَوْقِ سَبْعِ سَمٰوٰتٍ . (صحيح) مختصر العلو (٦/٨٤)

ترجمہ: انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا جب یہ آیت اتری زینب بنت جحش کی شان میں کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ﴿ فَلَمَّا قَضٰى زَيْدٌ ﴾ یعنی جب زید اپنی خواہش اس سے پوری کر چکا یعنی زینب سے بیاہ دیا ہم نے اس کو تیرے ساتھ۔ کہا راوی نے کہ پھر وہ فخر کرتی تھیں از راہ شکر کے آپ ﷺ کی سب بیویوں پر کہ نکاح کیا تمہارا تمہارے عزیزوں نے اور میرا نکاح کیا ہے اللہ تعالیٰ نے ساتویں آسمان کے اوپر۔

فائدہ : یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

مترجم: اس حدیث سے صاف معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ ساتویں آسمان کے اوپر ہے اور آپ کی بیویوں کا جو امہات المومنین ہیں یہی عقیدہ تھا کہ سب اس بات کو سن کر پسند کرتی تھیں اب جو اس خلاف عقیدہ رکھے وہ ناخلف ہے۔

❁❁❁❁

(٣٢١٣) عَنْ أُمِّ هَانِئٍ بِنْتِ أَبِي طَالِبٍ قَالَتْ : خَطَبَنِي رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ فَاعْتَذَرْتُ إِلَيْهِ فَعَذَرَنِي ثُمَّ أَنْزَلَ اللّٰهُ : ﴿ إِنَّآ أَحْلَلْنَا لَكَ أَزْوَاجَكَ اللَّتِي اٰتَيْتَ أُجُورَهُنَّ وَمَا مَلَكَتْ يَمِينُكَ مِمَّآ أَفَآءَ اللّٰهُ عَلَيْكَ وَبَنٰتِ عَمِّكَ وَبَنَاتِ عَمَّاتِكَ وَبَنٰتِ خَالِكَ وَبَنٰتِ خَالٰتِكَ اللَّاتِي هَاجَرْنَ مَعَكَ وَامْرَأَةً مُّؤْمِنَةً اِنْ وَّهَبَتْ نَفْسَهَا لِلنَّبِيِّ ﴾ الْاٰيَةَ قَالَتْ : فَلَمْ أَكُنْ أَحِلُّ لَهُ لِأَنِّي لَمْ أُهَاجِرْ، كُنْتُ مِنَ الطُّلَقَاءِ.

(ضعيف الاسناد جداً) اس میں ابو صالح راوی ضعیف ہے۔

ترجمہ: ام ہانی رضی اللہ عنہا سے روایت ہے جو بیٹی ہیں ابی طالب کی (یعنی حضرت ﷺ کی چچیری بہن) انہوں نے کہا کہ آپ نے مجھے نکاح کا پیغام دیا اور میں نے عذر کیا (کہ میرے پاس چھوٹے چھوٹے لڑکے ہیں روتے پیٹتے شاید آپ کو ناگوار ہو) آپ نے میرا عذر قبول فرمایا پھر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت اتاری ﴿انا احللنالك﴾ سے آخر تک۔ ام ہانی نے کہا کہ پھر میں آپ پر حلال نہیں ہوئی اس لیے کہ میں نے ہجرت نہیں کی تھی میں ان لوگوں میں تھی جو فتح مکہ کے بعد اسلام لائے تھے۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے نہیں جانتے ہم اس کو مگر سدی کی روایت سے اسی سند سے۔

مترجم: پوری آیت کا ترجمہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے حلال کیں ہم نے تیرے لیے بیویاں تیری جن کا مہر تو نے دے دیا اور وہ جن کے مالک ہوئے تیرے ہاتھ یعنی لونڈیاں جو غنیمت میں عنایت فرمائیں اللہ نے تجھ کو اور تیرے چچا کی بیٹیاں اور تیری پھوپھیوں کی بیٹیاں اور تیرے ماموں کی بیٹیاں اور تیری خالاؤں کی بیٹیاں ان میں سے جو ہجرت کر کے آئیں تیرے ساتھ یعنی جنھوں نے ہجرت نہیں کی وہ حلال نہیں آخر آیت تک۔

❀❀❀❀

(٣٢١٤) عَنْ أَنَسٍ قَالَ : لَمَّا نَزَلَتْ هٰذِهِ الْاٰيَةُ : ﴿ **وَتُخْفِي فِي نَفْسِكَ مَا اللّٰهُ مُبْدِيهِ** ﴾ فِي شَأْنِ زَيْنَبَ بِنْتِ جَحْشٍ، جَاءَ زَيْدٌ يَشْكُو فَهَمَّ بِطَلَاقِهَا فَاسْتَأْمَرَ النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : ((**أَمْسِكْ عَلَيْكَ زَوْجَكَ وَاتَّقِ اللّٰهَ**)). (اسناده صحيح)

ترجمہ: انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا جب یہ آیت اتری ﴿وتخفي في نفسك﴾ یعنی چھپاتا تھا تو اے نبی ﷺ اس چیز کو کہ اللہ اس کا کھولنے والا تھا اور یہ آیت زینب بنت جحش کی شان میں اتری اور زید ان کے شوہر تھے اور ارادہ کیا انہوں نے طلاق دینے کا اور مشورہ طلب کیا نبی ﷺ سے تو آپ نے فرمایا روک رکھو تم اپنی بیوی اپنے پاس یعنی طلاق مت دو اور ڈرو اللہ سے۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

مترجم: یعنی آپ کے دل میں تھا کہ اگر زید ان کو طلاق دے گا تو میں ان کی دلجوئی کے لیے ان سے نکاح کر لوں مگر لوگوں سے شرم کے مارے اس امر کو ظاہر نہ کرتے تھے اللہ نے اس کو ظاہر کر دیا اللہ کسی سے شرماتا نہیں ہے۔

(٣٢١٥) عَنْ شَهْرِبْنِ حَوْشَبٍ قَالَ: قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: نُهِيَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَنْ أَصْنَافِ النِّسَاءِ إِلَّا مَا كَانَ مِنَ الْمُؤْمِنَاتِ الْمُهَاجِرَاتِ. قَالَ: ﴿ **لَا يَحِلُّ لَكَ النِّسَاءُ مِنْ بَعْدُ وَلَآ أَنْ تَبَدَّلَ بِهِنَّ مِنْ أَزْوَاجٍ وَّلَوْ أَعْجَبَكَ حُسْنُهُنَّ إِلَّا مَا مَلَكَتْ يَمِيْنُكَ** ﴾ وَأَحَلَّ اللّٰهُ فَتَيَاتِكُمُ الْمُؤْمِنَاتِ ﴿ **وَامْرَأَةً مُّؤْمِنَةً إِنْ وَّهَبَتْ نَفْسَهَا لِلنَّبِيِّ** ﴾ وَحَرَّمَ كُلَّ ذَاتِ دِيْنٍ غَيْرَ الْإِسْلَامِ ثُمَّ قَالَ: ﴿ **وَمَنْ يَّكْفُرْ بِالْإِيْمَانِ فَقَدْ حَبِطَ عَمَلُهُ وَهُوَ فِي الْاٰخِرَةِ مِنَ الْخَاسِرِيْنَ** ﴾ وَقَالَ: ﴿ **إِنَّآ أَحْلَلْنَا لَكَ أَزْوَاجَكَ اللَّاتِيْ اٰتَيْتَ أُجُوْرَهُنَّ وَمَا مَلَكَتْ يَمِيْنُكَ مِمَّآ أَفَآءَ اللّٰهُ عَلَيْكَ** ﴾ إِلٰى قَوْلِهٖ ﴿ **خَالِصَةً لَّكَ مِنْ دُوْنِ الْمُؤْمِنِيْنَ** ﴾ وَحَرَّمَ مَا سِوٰى ذٰلِكَ مِنْ أَصْنَافِ النِّسَاءِ. (ضعیف الاسناد) اس میں شہر بن حوشب راوی ضعیف ہے۔

ترجمہ: شہر بن حوشب سے روایت ہے، کہا کہ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہا منع کیے گئے رسول اللہ ﷺ عورتوں کی اقسام سے مگر جو مؤمنہ ہوں ہجرت کرنے والیاں فرمایا اللہ تعالیٰ نے ﴿لا يحل لك النساء من بعد﴾ یعنی حلال نہیں تجھے اس کے بعد اور عورتیں اور نہ یہ کہ بدل دے ان عورتوں میں سے یعنی جواب تیرے نکاح میں ہیں اگرچہ تجھ کو پسند آئے خوبصورتی ان کی مگر جو عورتیں کہ مالک ہوں ان پر تیرے ہاتھ (یعنی وہ حلال ہیں) اور حلال کیں اللہ تعالیٰ نے جوان عورتیں ایمان والیاں اور وہ عورت ایمان والی کہ بخش دے اپنی جان نبی ﷺ کو اور حرام کیا اللہ تعالیٰ نے ہر دین والی عورت کو سوائے اسلام کے پھر فرمایا اللہ نے جو منکر ہوا ایمان کا ضائع ہو گئے اس کے عمل نیک اور آخرت میں وہ خسارہ والوں میں ہے اور فرمایا اللہ نے اے نبی حلال کیں ہم نے تیرے لیے بیویاں تیری کہ جن کا مہر تو نے دے دیا اور جو تیرے ہاتھ کے ملک ہوں جو اللہ نے غنیمت میں عنایت فرمائیں تجھ کو یہاں تلک کہ فرمایا ﴿خالصة لك﴾ یعنی یہ امر کہ جو عورت مؤمنہ بخش دے اپنی جان اور ارادہ کرے نبی اس کے نکاح کا وہ حلال ہے نبی کو یہ حکم خاص تیرے لیے ہے اور نہ مؤمنوں کے لیے (یعنی اوروں کا نکاح بغیر مہر نہیں ہو سکتا) اور حرام کیں اللہ تعالیٰ نے ان کے سوا اور قسمیں عورتوں کی۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے ہم اس کو عبدالحمید بن بہرام ہی کی روایت سے جانتے ہیں سنا میں نے احمد بن حسن سے وہ کہتے تھے کہ احمد بن خلیل نے کہا عبدالحمید بن بہرام جو روایت کرتے ہیں حوشب سے اس میں کچھ مضائقہ نہیں۔

❀❀❀❀

(٣٢١٦) عَنْ عَطَاءٍ قَالَ: قَالَتْ عَائِشَةُ قَالَتْ: مَا مَاتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ حَتّٰى أُحِلَّ لَهُ النِّسَاءُ. (صحیح الاسناد)

ترجمہ: روایت ہے عطاء سے، کہا کہ فرمایا ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا نے: کہ وفات نہیں ہوئی رسول اللہ ﷺ کی یہاں تک کہ حلال ہو گئیں آپ کے لیے سب عورتیں۔

فائدہ: یہ حدیث ہے حسن صحیح ہے۔

مترجم: صحابہ کرام کا اختلاف تھا آنحضرت ؐ پر اور عورتیں بھی حلال ہوئیں یا نہیں ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا کا مذہب اس حدیث میں گزرا۔ انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ آخر عمر تک عورتیں آپ پر حرام ہی رہیں یعنی موجود بیویوں کے سوا اور سے نکاح جائز نہ تھا جیسے فرمایا اللہ نے ﴿لا یحل لك النساء من بعد﴾ یعنی اب ان کے بعد اور عورتیں تجھے حلال نہیں۔ عکرمہ رضی اللہ عنہ اور ضحاک کہتے ہیں کہ عدم حلت سے یہ مراد ہے کہ سوائے ان عورتوں کے جن کا یہ ﴿احللنا لك ازواجك﴾ میں حلال ہونا مذکور ہے اور عورتیں حرام ہیں اور اختلاف کیا ہے علماء نے اس میں بھی کہ یہ نکاح بلفظ ہبہ امت کے حق میں جائز ہے یا نہیں مثلاً عورت کہے کہ میں نے اپنی جان تجھے ہبہ کی تو نکاح صحیح ہوگا یا نہیں پس اکثر اس طرف گئے ہیں کہ نکاح صحیح نہ ہوگا جب تک نکاح یا تزویج کا لفظ نہ کہا جائے۔ اور سعید بن مسیب، زہری، مجاہد اور عطاء کا یہی قول ہے، ربیعہ، مالک اور شافعی بھی اسی کے قائل ہیں اور ایک جماعت اس طرف گئی ہے بلفظ ہبہ اور تملیک بھی صحیح ہو جاتا ہے اور یہی قول ہے ابراہیم نخعی اور اہل کوفہ یعنی احناف کا اور جن کے نزدیک نکاح بغیر لفظ نکاح یا تزویج کے جائز نہیں ہوتا ان کا اختلاف ہے نکاح میں نبی ﷺ کے ایک گروہ تو کہتا ہے کہ آپ ﷺ کا نکاح بلفظ ہبہ بھی جائز ہو جاتا ہے اور یہ خاصہ ہے رسول اللہ ﷺ کا اس لیے کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ﴿ خالصةً لك من دون المؤمنين ﴾ اور دوسرا گروہ اس طرف گیا ہے کہ صحیح نہیں ہوتا بغیر لفظ نکاح یا تزویج کے اس لیے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ﴿ان اراد النبی ان یستنکحها﴾ یعنی نبی کے واسطے بھی اللہ تعالیٰ نے نکاح ہی کا لفظ فرمایا مگر مخصوص آپ ﷺ کے ساتھ فقط ترک مہر ہے یعنی بغیر مہر کے آپ کا نکاح درست ہے اور باقی رہا لفظ نکاح اس میں آپ اور امت دونوں کا ایک حال ہے اور اس میں بھی اختلاف ہے کہ ایسی بھی کوئی بیوی تھی آپ کی جنہوں نے اپنی جان ہبہ کر دی ہو یا نہیں عبداللہ بن عباس اور مجاہد نے کہا ایسی کوئی بیوی نہ تھی اور جو بیویاں آپ کے پاس تھیں وہ منکوحہ تھیں یا مملوکہ اور ﴿ ان وهبت نفسها ﴾ جملہ شرطیہ ہے اور وہ لازم الوقوع نہیں۔ اور دوسروں نے کہا ہے کہ آپ کے پاس مؤہوبہ بھی تھیں اور اس میں بھی اختلاف ہے کہ وہ کون تھیں۔ علی بن حسین رضی اللہ عنہما اور ضحاک اور مقاتل نے کہا کہ وہ ام شریک بنت جابر تھیں۔ عروہ بن زبیر نے کہا کہ وہ خولہ بنت حکیم تھی بنی سلیم کے قبیلہ سے۔ ھذا خلاصة ما فی البغوی بنوع تقدیم و تاخیر۔

❀❀❀❀

(٣٢١٧) عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ : بَنٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بِأَمْرَأَةٍ مِنْ نِسَائِهٖ فَأَرْسَلَنِيْ فَدَعَوْتُ قَوْمًا إِلَی الطَّعَامِ فَلَمَّا أَكَلُوْا وَخَرَجُوْا قَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مُنْطَلِقًا قِبَلَ بَيْتِ عَائِشَةَ فَرَأٰی رَجُلَيْنِ جَالِسَيْنِ فَانْصَرَفَ رَاجِعًا، فَقَامَ الرَّجُلَانِ فَخَرَجَا فَأَنْزَلَ اللّٰهُ : ﴿ **يٰٓأَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَدْخُلُوْا بُيُوْتَ النَّبِيِّ إِلَّآ أَنْ يُّؤْذَنَ لَكُمْ إِلٰی طَعَامٍ غَيْرَ نَاظِرِيْنَ إِنٰهُ** ﴾ وَفِي الْحَدِيْثِ قِصَّةٌ. (اسناده صحيح)

ترجمہ: انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہا انہوں نے کہ زفاف کیا رسول اللہ ﷺ نے اپنی بیویوں میں سے ایک عورت سے اور مجھے بلا بھیجا اور میں نے ایک گروہ کو بلایا کھانے کی طرف پھر جب وہ کھا چکے اور باہر نکلے کھڑے ہوئے رسول اللہ ﷺ

چلتے ہوئے ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا کے گھر کی طرف تو دیکھا آپ نے کہ دو شخص بیٹھے ہوئے ہیں پھر آپ لوٹ گئے تو کھڑے ہوئے وہ دونوں اور باہر چلے گئے پس اتاری اللہ تعالیٰ نے یہ آیت ﴿يَآأَيُّهَا الَّذِيْنَ آمَنُوْا﴾ سے آخر تک۔ یعنی اے ایمان والو نہ داخل ہو گھروں میں نبیؐ کے مگر جب وہ اجازت دیں اور بلائیں کھانے کو نہ یہ کہ انتظار کرتے رہو اس کے پکنے کا۔

فائدہ: اس حدیث میں ایک قصہ ہے۔ اور یہ حدیث حسن غریب ہے بیان کی روایت سے اور روایت کی ثابت نے انس رضی اللہ عنہ سے یہ حدیث اپنے طول کے ساتھ۔

❀❀❀❀

(۳۲۱۸) عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ : كُنْتُ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فَأَتَى بَابَ امْرَأَةٍ عَرَّسَ بِهَا، فَإِذَا عِنْدَهَا قَوْمٌ فَانْطَلَقَ فَقَضٰى حَاجَتَهُ فَاحْتُبِسَ ثُمَّ رَجَعَ وَعِنْدَهَا قَوْمٌ فَانْطَلَقَ فَقَضٰى حَاجَتَهُ فَرَجَعَ وَقَدْ خَرَجُوْا، قَالَ: فَدَخَلَ وَأَرْخَى بَيْنِيْ وَبَيْنَهُ سِتْرًا قَالَ : فَذَكَرْتُهُ لِأَبِيْ طَلْحَةَ قَالَ۔ فَقَالَ: لَئِنْ كَانَ كَمَا تَقُوْلُ لَيَنْزِلَنَّ فِيْ هٰذَا شَيْءٌ، قَالَ : فَنَزَلَتْ آيَةُ الْحِجَابِ . (اسناده صحيح)

ترجمہ: انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ میں نبی ﷺ کے ساتھ تھا اور آپ ایک بیوی کے دروازے پر تشریف لائے کہ آپؐ نے ان کو بیوی بنایا تھا تو ان کے پاس ایک گروہ کو پایا اور آپؐ چلے گئے اور اپنا کچھ کام کیا اور پھر آئے اور وہ لوگ باہر جا چکے تھے انس نے کہا کہ پھر آپ داخل ہوئے اور میرے اور اپنے درمیان میں پردہ ڈال دیا کہا انس نے کہ پھر ذکر کیا میں نے اس کا ابوطلحہ سے انہوں نے کہا اگر ایسا ہی ہے جیسا تو کہتا ہے تو بے شک اس بارے میں کچھ اترے گا کہا راوی نے کہ پھر آیت حجاب اتری۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اس سند سے۔ اور عمرو بن سعید کو اصلع کہتے ہیں۔

مترجم: جس بیوی کا زفاف تھا وہ زینب بنت جحش تھیں اور آپ کئی بار آئے گئے کہ یہ لوگ جو اس گھر میں بیٹھے ہیں چلے جائیں اور آیت حجاب وہی ہے جو اوپر کی حدیث میں گزری۔ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ یہ آیت نازل ہوئی ان مسلمانوں کے حق میں کہ منتظر رہتے تھے آنحضرت کے کھانا پکنے کے پھر جب پک جاتا قبل بلانے کے جا بیٹھتے اور کھانا کھا کر باہر نہ جاتے آپ کو تکلیف ہوتی آپ کا کوئی آرام کرنے کا مقام سوائے اس کے نہ تھا اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت اتاری۔

❀❀❀❀

(۳۲۱۹) عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ : تَزَوَّجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَدَخَلَ بِأَهْلِهِ، قَالَ فَصَنَعَتْ أُمِّيْ أُمُّ سُلَيْمٍ حَيْسًا فَجَعَلَتْهُ فِيْ تَوْرٍ فَقَالَتْ : يَاأَنَسُ، اذْهَبْ بِهٰذَا إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقُلْ لَهُ: بَعَثَتْ بِهٰذَا إِلَيْكَ أُمِّيْ وَهِيَ تُقْرِئُكَ السَّلَامَ وَتَقُوْلُ: إِنَّ هٰذَا لَكَ مِنَّا قَلِيْلٌ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ، قَالَ : فَذَهَبْتُ بِهِ إِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَقُلْتُ : إِنَّ أُمِّيْ تُقْرِئُكَ السَّلَامَ وَتَقُوْلُ: إِنَّ هٰذَا مِنَّا لَكَ قَلِيْلٌ، فَقَالَ : ((ضَعْهُ))، ثُمَّ قَالَ : ((اذْهَبْ

فَادْعُ لِيْ فُلَانًا وَفُلَانًا وَفُلَانًا وَمَنْ لَقِيتَ)) فَسَمّٰى رِجَالًا، قَالَ : فَدَعَوْتُ مَنْ سَمّٰى وَمَنْ لَقِيتُ، قَالَ : قُلْتُ لِأَنَسٍ عَدَدَ كَمْ كَانُوا؟ قَالَ : زُهَاءَ ثَلَاثِمِائَةٍ، قَالَ: وَقَالَ لِيْ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ : ((يَا أَنَسُ هَاتِ بِالتَّوْرِ))، قَالَ : فَدَخَلُوا حَتّٰى امْتَلَأَتِ الصُّفَّةُ وَالْحُجْرَةُ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ : ((لِيَتَحَلَّقْ عَشَرَةٌ عَشَرَةٌ وَلْيَأْكُلْ كُلُّ إِنْسَانٍ مِمَّا يَلِيهِ))، قَالَ : فَأَكَلُوا حَتّٰى شَبِعُوا، قَالَ : فَخَرَجَتْ طَائِفَةٌ وَدَخَلَتْ طَائِفَةٌ حَتّٰى أَكَلُوا كُلُّهُمْ، قَالَ: فَقَالَ لِيْ: ((يَاأَنَسُ ارْفَعْ)). قَالَ : فَرَفَعْتُ، فَمَا أَدْرِي حِينَ وَضَعْتُ كَانَ أَكْثَرُ أَمْ حِينَ رَفَعْتُ، قَالَ : وَجَلَسَ طَوَائِفُ مِنْهُمْ يَتَحَدَّثُونَ فِي بَيْتِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ وَرَسُولُ اللّٰهِ ﷺ جَالِسٌ وَزَوْجَتُهُ مُوَلِّيَةٌ وَجْهَهَا إِلَى الْحَائِطِ، فَثَقُلُوا عَلٰى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَخَرَجَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ فَسَلَّمَ عَلٰى نِسَائِهِ ثُمَّ رَجَعَ، فَلَمَّا رَأَوْا رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَدْ رَجَعَ، ظَنُّوا أَنَّهُمْ قَدْ ثَقُلُوا عَلَيْهِ فَابْتَدَرُوا الْبَابَ فَخَرَجُوا كُلُّهُمْ، وَجَاءَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ حَتّٰى أَرْخَى السِّتْرَ وَدَخَلَ وَأَنَا جَالِسٌ فِي الْحُجْرَةِ، فَلَمْ يَلْبَثْ إِلَّا يَسِيرًا حَتّٰى خَرَجَ عَلَيَّ وَأُنْزِلَتْ هٰذِهِ الْآيَاتُ، فَخَرَجَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ فَقَرَأَهُنَّ عَلَى النَّاسِ : ﴿ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَدْخُلُوْا بُيُوْتَ النَّبِيِّ اِلَّآ اَنْ يُّؤْذَنَ لَكُمْ اِلٰى طَعَامٍ غَيْرَ نٰظِرِيْنَ اِنٰىهُ وَلٰكِنْ اِذَا دُعِيْتُمْ فَادْخُلُوْا فَاِذَا طَعِمْتُمْ فَانْتَشِرُوْا وَلَا مُسْتَاْنِسِيْنَ لِحَدِيْثٍ اِنَّ ذٰلِكُمْ كَانَ يُؤْذِي النَّبِيَّ ﴾ إِلٰى اٰخِرِ الْآيَةِ. قَالَ الْجَعْدُ: قَالَ أَنَسٌ : أَنَا أَحْدَثُ النَّاسِ عَهْدًا بِهٰذِهِ الْآيَةِ وَحُجِبْنَ نِسَاءُ النَّبِيِّ ﷺ. (صحیح)

ترجمہ: انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا نکاح کیا رسول اللہ ﷺ نے ایک بیوی (یعنی زینب سے) پھر اپنے گھر میں تشریف لے گئے (یعنی بیوی کے پاس) تو میری ماں ام سلیم نے کچھ حیس پکایا اور ایک پیتل کے یا پتھر کے برتن میں رکھ کے مجھے کہا اے انس لے جا اس کو نبی ﷺ کے پاس اور کہہ کہ بھیجا ہے اس کو میری ماں نے اور وہ آپ کو سلام کہتی ہے اور عرض کرتی ہے کہ یہ ہماری طرف سے آپ کو نہایت قلیل ہے اے رسول اللہ کے۔ انس رضی اللہ عنہ نے کہا پھر میں اسے لے کر آپ کی خدمت میں حاضر ہوا اور میں نے عرض کی کہ میری ماں آپ کو سلام کہتی ہے اور یہ آپ کو ہماری طرف سے بہت قلیل ہے آپ نے فرمایا رکھ دو پھر فرمایا جاؤ اور فلانے فلانے فلانے شخصوں کو اور جو تم کو ملے ان کو بلا لاؤ اور کئی آدمیوں کے نام فرمائے انسؓ نے کہا پھر ان سب کو میں نے بلایا جن کے نام آپ نے لیے تھے اور جو مجھے مل گیا راوی کہتا ہے کہ میں نے انس رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ کتنے لوگ ہوں گے انہوں نے کہا کہ تین سو کے قریب انس نے کہا پھر مجھ سے فرمایا رسول اللہ ﷺ نے اے انس وہ برتن لاؤ انس نے کہا پھر سب گھر میں داخل ہوئے یہاں تک کہ دالان اور کوٹھڑی سب بھر گئے اور رسول اللہ ﷺ نے فرمایا دس دس آدمی کا حلقہ باندھ لو اور ہر شخص اپنے پاس سے کھائے انس رضی اللہ عنہ نے کہا پھر سب نے کھایا یہاں تک کہ سیر ہو گئے اور ایک گروہ نکلتا تھا اور دوسرا داخل ہوتا تھا یہاں تک کہ سب کھا چکے تھے آپ نے مجھ سے فرمایا اے انس اٹھاؤ (یعنی یہ برتن) انس رضی اللہ عنہ نے کہا پھر میں نے اٹھایا تو میں نہیں جانتا تھا کہ جب میں نے رکھا تھا اس وقت زیادہ تھا یا

جب میں نے اٹھایا کہا راوی نے اور بیٹھے رہے کئی آدمی آنے والے ان میں سے باتیں کرتے ہوئے رسول اللہ ﷺ کے گھر میں اور رسول اللہ بھی بیٹھے تھے اور آپ کی بیوی دیوار کی طرف منہ پھیرے بیٹھی تھیں اور آنحضرت ﷺ پر لوگوں کا بیٹھنا گراں گزرا اور آپ نکلے اور سلام کیا آپ نے عورتوں پر یعنی ہر بیوی کے حجرے پر تشریف لے گئے پھر لوٹے پھر جب دیکھا انہوں نے کہ رسول اللہ ﷺ لوٹے گمان کیا انہوں نے کہ آپ کو ہمارا بیٹھنا گراں گزرا تو جلدی سے وہ سب دروازہ کے باہر آئے حجرہ کے اور میں بیٹھا تھا تو کچھ دیر نہ ہوئی کہ نکلے آپ میری طرف اور یہ آیتیں اتریں تو آپ نے نکل کر لوگوں پر پڑھیں ﴿یا ایھا الذین﴾ سے آخر تک یعنی اے ایمان والو نہ داخل ہو نبی کے گھروں میں مگر یہ کہ بلائے جاؤ تم کھانے کو نہ یہ کہ انتظار کرتے رہو اس کے پکنے کا لیکن جب تم بلائے جاؤ تو داخل ہو پھر جب کھا چکو پھیل پڑو اور نہ بیٹھے رہو باتیں بنانے کو اس سے ایذا ہوتی ہے نبی ﷺ کو اور وہ تم سے شرماتا ہے اللہ سچی بات سے نہیں شرماتا اور جب مانگو کوئی چیز تو مانگ لو پردہ کے باہر سے یہ بہت پاک کرنے والا ہے تمہارے دلوں کو اور بیویوں کے دلوں کو اور تم کو لائق نہیں کہ اذیت دو رسول اللہ ﷺ کو اور نہ یہ کہ نکاح کرو اس کے بعد اس کی بیویوں سے یہ اللہ کے نزدیک بڑا گناہ ہے۔ انتہی، جعد نے کہا انس ؓ کہتے تھے کہ پہلے سب لوگوں سے مجھ کو پہنچی ہیں یہ آیتیں اور اسی دن سے پردہ کرنے لگیں بیویاں نبی ﷺ کی۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔ اور جعد بیٹے ہیں عثمان کے اور ان کو ابن دینار کہتے ہیں اور کنیت ان کی ابوعثمان بصری ہے اور وہ ثقہ ہیں اہل حدیث کے نزدیک۔ روایت کی ان سے یونس بن عبید نے اور شعبہ اور حماد بن زید نے۔

❀ ❀ ❀ ❀

(۳۲۲۰) عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ الْأَنْصَارِيِّ أَنَّهُ قَالَ : أَتَانَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَنَحْنُ فِي مَجْلِسِ سَعْدِ بْنِ عُبَادَةَ فَقَالَ لَهُ بَشِيرُ بْنُ سَعْدٍ: أَمَرَنَا اللّٰهُ أَنْ نُصَلِّي عَلَيْكَ فَكَيْفَ نُصَلِّي عَلَيْكَ، قَالَ : فَسَكَتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ حَتّٰى ظَنَنَّا أَنَّهُ لَمْ يَسْأَلْهُ، ثُمَّ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : ((**قُوْلُوْا : أَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَعَلٰى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى إِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى آلِ إِبْرَاهِيْمَ وَبَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَعَلٰى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى إِبْرٰهِيْمَ وَعَلٰى آلِ إِبْرَاهِيْمَ فِي الْعَالَمِيْنَ إِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ، وَالسَّلَامُ كَمَا قَدْ عُلِّمْتُمْ**)).

(صحيح) صفة الصلاة . صحيح أبي داود (۹۰۱)

ترجمہ: ابومسعود انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ ہمارے پاس آئے رسول اللہ ﷺ اور ہم سعد بن عبادہ کی مجلس میں تھے، سو عرض کی آپ سے بشیر بن سعد نے حکم دیا ہے ہم کو اللہ تعالیٰ نے کہ درود بھیجیں آپ پر تو کیونکر درود بھیجیں آپ پر کہا راوی نے کہ آپ چپ ہو رہے یہاں تک کہ آرزو کی ہم نے کہ اس نے نہ پوچھا ہوتا (یعنی گمان ہوا کہ شاید آپ خفا ہوئے) پھر آپ نے فرمایا تم کہو اللھم سے مجید تک۔ یعنی یا اللہ رحمت کر محمد پر اور محمد ﷺ کی آل پر جیسے رحمت کی تو نے آل ابراہیم پر اور برکت دے محمد کو اور محمد کی آل کو جیسے برکت دی تو نے ابراہیم کی آل کو جہانوں میں تو بڑی خوبیوں والا ہے

بزرگی رکھتا ہے اور فرمایا سلام تو جیسا تم پہلے جان چکے ہو۔ (یعنی التحیات میں)۔

فائدہ: اس باب میں علی بن حمید اور کعب بن عجرہ اور طلحہ بن عبیداللہ اور ابوسعید اور زید بن خارجہ رضی اللہ عنہم سے بھی روایت ہے، اور ان کو ابن جاریہ بھی کہتے ہیں اور بریدہ سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

مترجم: آپ پر درود بھیجنے کا حکم اس آیت میں ہوا ہے۔ ﴿إِنَّ اللّٰهَ وَمَلٰٓئِكَتَهٗ يُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِيِّ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا﴾ یعنی اللہ اور فرشتے اس کے درود بھیجتے ہیں نبیؐ پر اے ایمان والو درود بھیجو تم بھی اس پر اور سلام بھیجو بخوبی سلام بھیجنا۔ اور اللہ تعالیٰ نے اس آیت میں کمال تحریض اور ترغیب کی درود بھیجنے پر کئی طرح سے ایک تو یہ کہ فرمایا اللہ درود بھیجتا ہے دوسرے فرشتے بھی اس کے پاس معلوم ہوا کہ اقتداء ان کی ضرور ہے تیسرے صیغہ مضارع کا فرمایا یعنی یصلون کہا کہ جو دوام اور ہمیشگی پر دلالت کرے یعنی عادتِ الٰہی اور عادتِ ملائکہ ہے کہ درود نبی پر بھیجتے ہیں نہ یہ کہ علی سبیل الشذ وذ یہ امر ان سے صادر ہو، چوتھے خطاب کیا لوگوں کو بتوصیف ایمان معلوم ہوا کہ درود بھیجنا صفاتِ مؤمنین سے ہے اور شیوہ ہے کامل الایمان لوگوں کا، پانچویں صیغہ امر کا یعنی صلُّوا کہ مثبت وجوب کا ہے، چھٹے منضم کیا اس کے ساتھ سلام کو کہ متمم ہے درود کے مضمون کا، ساتویں تسلیماً سے اس کی تاکید کی اور یہ اہتمام شاید کسی اور نیکی کے لیے نہ فرمایا ہوگا، پس معلوم ہوا کہ درود افضل الحسنات ہے اور احسن العبادات وذلک المقصود۔

❀❀❀❀

(۳۲۲۱) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ: ((أَنَّ مُوْسٰى عَلَيْهِ السَّلَامُ كَانَ رَجُلاً حَيِيًّا سِتِّيْرًا مَا يُرٰى مِنْ جِلْدِهٖ شَيْءٌ إِسْتِحْيَاءً مِنْهُ، فَآذَاهُ مَنْ آذَاهُ مِنْ بَنِيْ إِسْرَائِيْلَ. فَقَالُوْا مَا يَسْتَتِرُ هٰذَاالتَّسَتُّرَ إِلَّا مِنْ عَيْبٍ بِجِلْدِهٖ إِمَّا بَرَصٌ وَإِمَّا أُدْرَةٌ وَإِمَّا آفَةٌ وَإِنَّ اللّٰهَ أَرَادَ أَنْ يُبَرِّئَهُ مِمَّا قَالُوْا، وَإِنَّ مُوْسٰى خَلَا يَوْمًا وَحْدَهُ فَوَضَعَ ثِيَابَهُ عَلٰى حَجَرٍ ثُمَّ اغْتَسَلَ فَلَمَّا فَرَغَ أَقْبَلَ إِلٰى ثِيَابِهٖ لِيَأْخُذَهَا وَإِنَّ الْحَجَرَ عَدَا بِثَوْبِهٖ فَأَخَذَ مُوْسٰى عَصَاهُ فَطَلَبَ الْحَجَرَ فَجَعَلَ يَقُوْلُ: ثَوْبِيْ حَجَرُ! ثَوْبِيْ حَجَرُ! حَتّٰى انْتَهٰى إِلٰى مَلَإٍ مِنْ بَنِيْ إِسْرَائِيْلَ فَرَأَوْهُ عُرْيَانًا أَحْسَنَ النَّاسِ خَلْقًا وَأَبْرَأَهُ مِمَّا كَانُوْا يَقُوْلُوْنَ، قَالَ: وَقَامَ الْحَجَرُ فَأَخَذَ ثَوْبَهُ فَلَبِسَهُ وَطَفِقَ بِالْحَجَرِ ضَرْبًا بِعَصَاهُ، فَوَاللّٰهِ إِنَّ بِالْحَجَرِ لَنَدَبًا مِنْ أَثَرِ عَصَاهُ ثَلَاثًا أَوْ أَرْبَعًا أَوْ خَمْسًا فَذٰلِكَ قَوْلُهُ تَعَالٰى: ﴿يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَكُوْنُوْا كَالَّذِيْنَ اٰذَوْا مُوْسٰى فَبَرَّاَهُ اللّٰهُ مِمَّا قَالُوْا وَكَانَ عِنْدَ اللّٰهِ وَجِيْهًا﴾)). (صحيح)

ترجمہ: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ موسیٰ علیہ السلام ایک مرد باحیا پردہ پوش تھے کہ ان کے بدن کو کوئی دیکھتا نہ تھا مارے شرم کے، سو کوان کو ایذا دی جس نے ایذا دی بنی اسرائیل میں سے اور کہنے لگے یہ جو اپنا بدن ڈھانپتے ہیں تو اس لیے کہ ان کے بدن میں کوئی عیب ہے برص ہو یا خصیے بڑے ہوں یا کوئی اور آفت ہو اور اللہ تعالیٰ نے چاہا کہ ان کی تہمت سے

بری کر دے، سو تو موسیٰ ایک دن اکیلے اپنے کپڑے پتھر پر رکھ کر نہا رہے تھے (یعنی برہنہ) پھر جب نہا چکے اور اپنے کپڑے لینے آئے تو پتھر بھاگا آپ کے کپڑے لے کر تو موسیٰ علیہ السلام نے اپنا عصا لیا اور اس کے پیچھے دوڑے اور کہتے جاتے تھے میرے کپڑے اے پتھر میرے کپڑے اے پتھر یہاں تک کہ پہنچ گیا وہ بنی اسرائیل کے ایک گروہ پر اور انہوں نے آپ کو ننگا دیکھ لیا کہ صورت شکل میں سب لوگوں سے بہتر ہیں اور اللہ تعالیٰ نے ان کو بری کر دیا ان کی تہمت سے آپ نے فرمایا کہ وہ پتھر کھڑا ہو گیا اور موسیٰ نے اپنے کپڑے لے کر پہن لیے اور پتھر کو عصا مارنے لگے، سو تو قسم ہے اللہ کی پتھر میں بر تیں پڑ گئیں ان کے عصا کے اثر سے تین یا چار یا پانچ یہی مطلب ہے اللہ تعالیٰ کے اس قول کا یعنی اے ایمان والو مت ہو مثل ان لوگوں کے جنہوں کے ایذا دی موسیٰ کو اور پاک کر دیا اللہ نے ان کو اس تہمت سے کہ انہوں نے لگائی تھی اور وہ اللہ کے نزدیک بڑا آبرو والا ہے۔

فائدہ : یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور مروی ہوئی ہے کئی سندوں سے بواسطۂ ابو ہریرۃؓ کے نبی ﷺ سے۔

خاتمہ: سورۂ احزاب میں بہت سے فوائد جدیدہ اور مضامین پسندیدہ اس ترتیب سے مذکور ہیں کہ خطاب نبی ﷺ کو اور امر تقویٰ کا اور نہی منافقوں اور کافروں کی اطاعت سے اور نہ ہونا دو دل کا کسی کے سینہ میں اور حکم زنانِ مظاہر کا اولیٰ اور مقدم ہونا نبی کا مؤمنوں کی جان سے اور مؤمنوں کی ماں ہونا آپ کی بیویوں کا اقرار لینا تمامی انبیاء سے ازل میں قصہ جنگ احزاب کا اور آ جانا کفار کی فوجوں کا ہر طرف سے اور ابتلاء مؤمنین کی اور مداہنت اور گھبرانا منافقین کا آیت تخییر ازواج مطہرات سے بات کرنے کی آیۃ تطہیر اور وعدہ اجر عظیم اور مغفرت کا دس چیزوں پر یعنی اسلام' ایمان' قنوت' صدق' صبر' خشوع' صدقہ' صوم' حفظِ فروج اور ذکرِ الٰہی، بے اختیار ہو جانا مؤمنوں کا جب اللہ اور رسول کا حکم آ جائے اور باطل ہونا تقلید کا جب حدیث پہنچے قصہ نکاح زینب کا اور فضیلت نکاح ثانی کی امر ذکر کثیر کا اور تسبیح کا صبح اور شام اور درود بھیجنا اللہ کا اور ملائکہ کا مؤمنوں پر شاہد' مبشر' نذیر' داعی الی اللہ اور سراج منیر ہونا رسول کا، قبل مس جس کو طلاق دیں اس کی عدت کا نہ ہونا، تحلیل ازواجِ مطہرات اور لونڈیوں کو نبی کے لیے اور تحلیل مہاجرات کی جو آپ کی قرابت رکھتی ہوں اور تفصیل ان کی اور تحلیل اس کی جو اپنے نفس کو ہبہ کرے خاص نبیؐ کے واسطے اور آداب گھر میں آنے جانے کے اور حکم چلے جانے کا بعد کھانا کھانے کے اور حکم ازواج مطہرات کے لیے اور بیان ان لوگوں کا جن سے پردہ نہیں ہے اور فضیلت اور امر درود کا اور لعنت ان پر جو نبی کو ستائیں اور امر بڑی چادریں اوڑھنے کا عورتوں کو نکلنے کے وقت، ڈرانا منافقوں کا کہ مدینہ سے نکال دیئے جاؤ گے، قیامت کا علم اللہ ہی کو ہے وعید سعیر کی کافروں کے لیے اور حسرت کھانا ان کا اطاعت رسول کے فوت ہونے پر اور خرابی تقلید کی ان آیتوں میں بیان موسیٰ علیہ السلام کی براءت کا امر تقویٰ کا بیان عرض امانت کا سمٰوٰت وارض پر وعید عذاب کی منافقوں کے لیے اور وعدہ مغفرت کا مؤمنوں کے واسطے۔

٣٤۔ باب: وَمِنْ سُوْرَةُ السَّبَا

تفسیر سورۂ سبا

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

(٣٢٢٢) **عَنْ** فَرْوَةَ بْنِ مُسَيْكٍ الْمُرَادِيِّ قَالَ : أَتَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ فَقُلْتُ : يَارَسُوْلَ اللّٰهِ أَلَا أُقَاتِلُ مَنْ أَدْبَرَ مِنْ قَوْمِيْ بِمَنْ أَقْبَلَ مِنْهُمْ؟ فَأَذِنَ لِيْ فِيْ قِتَالِهِمْ وَأَمَّرَنِيْ، فَلَمَّا خَرَجْتُ مِنْ عِنْدِهِ سَأَلَ عَنِّيْ : **((مَا فَعَلَ الْغُطَيْفِيُّ))**؟ فَأُخْبِرَ أَنِّيْ قَدْ سِرْتُ، قَالَ : فَأَرْسَلَ فِيْ أَثَرِيْ فَرَدَّنِيْ فَأَتَيْتُهُ وَهُوَ فِيْ نَفَرٍ مِنْ أَصْحَابِهِ فَقَالَ : **((ادْعُ الْقَوْمَ فَمَنْ أَسْلَمَ مِنْهُمْ فَاقْبَلْ مِنْهُ، وَمَنْ لَمْ يُسْلِمْ فَلَا تَعْجَلْ حَتّٰى أُحْدِثَ إِلَيْكَ))**، قَالَ : وَأُنْزِلَ فِيْ سَبَا مَا أُنْزِلَ، فَقَالَ رَجُلٌ : يَارَسُوْلَ اللّٰهِ، وَمَا سَبَأٌ أَرْضٌ أَوِ امْرَأَةٌ؟ قَالَ : **((لَيْسَ بِأَرْضٍ وَلَا امْرَأَةٍ وَلٰكِنَّهُ رَجُلٌ وُلِدَ عَشْرَةً مِنَ الْعَرَبِ فَتَيَامَنَ مِنْهُمْ سِتَّةٌ وَتَشَاءَمَ مِنْهُمْ أَرْبَعَةٌ، فَأَمَّا الَّذِيْنَ تَشَاءَمُوْا: فَلَخْمٌ وَجُذَامٌ وَغَسَّانُ وَعَامِلَةُ، وَأَمَّا الَّذِيْنَ تَيَامَنُوْا فَالْأَزْدُ وَالْأَشْعَرُوْنَ وَحِمْيَرُ وَكِنْدَةُ وَمَذْحِجُ وَأَنْمَارُ))**، فَقَالَ رَجُلٌ : يَارَسُوْلَ اللّٰهِ وَمَا أَنْمَارُ؟ قَالَ: **((الَّذِيْنَ مِنْهُمْ خَثْعَمُ وَبَجِيْلَةُ))** .

(حسن صحيح)

ترجمہ: روایت ہے فروہ بن مسیک مرادی رضی اللہ عنہ سے، انہوں نے کہا کہ آیا میں نبی ﷺ کے پاس اور میں نے عرض کی اے رسول اللہ کے کیا نہ لڑوں میں اس شخص سے جو اسلام سے منہ موڑے میری قوم میں سے ان لوگوں کو ساتھ لے کر جو ان میں قبول کر چکے تو آپ نے اجازت دی مجھے اور امیر کیا اپنی قوم کا پھر جب میں آپ کے پاس سے نکلا میرا حال آپ نے پوچھا کہ غطیفی کہاں گیا اور خبر ملی آپ کو کہ میں چلا گیا کہا راوی نے کہ پھر میرے پیچھے بھیجا کسی کو کہ وہ مجھے لوٹا لایا اور میں حاضر ہوا اور آپ چند اصحاب میں بیٹھے تھے پھر آپ نے فرمایا بلا تو قوم کو پھر جو اسلام لائے قبول کر اور جو اسلام نہ لائے جلدی نہ کر یہاں تک کہ میں تازہ حکم بھیجوں تجھ کو کہا راوی نے اور اتر چکے تھے کیفیت سبا کی تو ایک شخص نے پوچھا اے رسول اللہ کے سبا کوئی زمین ہے یا کسی عورت کا نام ہے آپ نے فرمایا نہ زمین ہے نہ عورت مگر ایک مرد تھا عرب کا اس کے دس لڑکے تھے چھ کو ان میں سے مبارک جانا اور چار کو منحوس پھر جن کو منحوس جانا وہ لخم ہیں' جذام' غسان اور عاملہ، اور جن کو مبارک سمجھا وہ ازد ہیں' اشعری' حمیر' کندہ' مذحج اور انمار پھر ایک شخص نے کہا اے رسول اللہ کے انمار کون سا قبیلہ ہے آپ نے فرمایا جن میں خثعم اور بجیلہ ہیں۔

فائدہ : یہ حدیث غریب ہے حسن ہے۔

مترجم: سبا بیٹا ہے یشجب کا وہ بیٹا ہے یعرب کا وہ بیٹا ہے قحطان کا اور مساکن ان کے یمن میں تھے اللہ نے ان کی طرف تیرہ نبی

بھیجے اوران کے شہر نہایت کثیر الفوا کہ تھے اور پاکیزہ ان میں مکھی، مچھر، کھٹکے اور سانپ اور بچھو نہ تھا پھران کے پیغمبروں نے اللہ کی طرف بلایا اوراس کی نعمتیں بیان فرمائیں ان نالائقوں نے کہا اللہ کی کوئی نعمت ہم کونہیں معلوم ہوتی پھر اللہ نے ان کا تالاب توڑ دیا کہ جس سے تمام ملک سینچا جاتا تھا اوراس میں تاثیر زہر کی دے دی کہ وہ پانی جس زمین پر گزر گیا وہ بنجر ہوگئی۔ کذا ذکرہ البغوی۔

❀❀❀❀

(۳۲۲۳) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ : ((إِذَا قَضَى اللّٰهُ فِي السَّمَاءِ أَمْرًا ضَرَبَتِ الْمَلٰٓئِكَةُ بِأَجْنِحَتِهَا خَضْعَانًا لِقَوْلِهٖ كَأَنَّهَا سِلْسِلَةٌ عَلٰى صَفْوَانٍ، فَإِذَا فُزِّعَ عَنْ قُلُوْبِهِمْ قَالُوْا: مَاذَا قَالَ رَبُّكُمْ؟ قَالُوْا: الْحَقَّ وَهُوَ الْعَلِيُّ الْكَبِيْرُ))، قَالَ: ((وَالشَّيٰطِيْنُ بَعْضُهُمْ فَوْقَ بَعْضٍ)).

(اسنادہ صحیح) سلسلة الاحاديث الصحيحة (۳/۸۳)

ترجمہ: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا جب اللہ تعالیٰ آسمانوں پر کوئی حکم فرماتا ہے فرشتے اپنے پر مارتے ہیں عاجزی کی راہ سے اللہ کے قول کے لیے اور ایک آواز آتی ہے جیسے ایک زنجیر کھڑکانے کی پتھر پر جب فرشتوں کو جوش آتا ہے ہر ایک دوسرے سے کہتا ہے تمہارے رب نے کیا کہا دوسرے فرشتے جواب دیتے ہیں کہ سچ کہا اور وہ بلند ہے بڑا ہے اور فرمایا آپ نے کہ شیطان آسمان وزمین کے بیچ میں ایک دوسرے پر جمع ہو جاتے ہیں (تاکہ احکام الٰہی اور خبر آسمانی میں سے کچھ چرائیں)۔

فائدہ : یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

❀❀❀❀

(۳۲۲۴) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ : بَيْنَمَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ جَالِسٌ فِيْ نَفَرٍ مِنْ أَصْحَابِهٖ إِذْ رُمِيَ بِنَجْمٍ فَاسْتَنَارَ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : ((مَا كُنْتُمْ تَقُوْلُوْنَ لِمِثْلِ هٰذَا فِي الْجَاهِلِيَّةِ إِذَا رَأَيْتُمُوْهُ؟)) قَالُوْا: كُنَّا نَقُوْلُ يَمُوْتُ عَظِيْمٌ أَوْيُوْلَدُ عَظِيْمٌ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : ((فَإِنَّهٗ لَا يُرْمٰى بِهٖ لِمَوْتِ أَحَدٍ وَلَا لِحَيَاتِهٖ وَلٰكِنَّ رَبَّنَا تَبَارَكَ اسْمُهٗ وَتَعَالٰى إِذَا قَضٰى أَمْرًا سَبَّحَ حَمَلَةُ الْعَرْشِ، ثُمَّ سَبَّحَ أَهْلُ السَّمَاءِ الَّذِيْنَ يَلُوْنَهُمْ، ثُمَّ الَّذِيْنَ يَلُوْنَهُمْ حَتّٰى يَبْلُغَ التَّسْبِيْحُ إِلٰى هٰذِهِ السَّمَآءِ، ثُمَّ سَأَلَ أَهْلُ السَّمَاءِ السَّادِسَةِ أَهْلَ السَّمَاءِ السَّابِعَةِ: مَاذَا قَالَ رَبُّكُمْ؟)) قَالَ : ((فَيُخْبِرُوْنَهُمْ ثُمَّ يَسْتَخْبِرُ أَهْلُ كُلِّ سَمَاءٍ حَتّٰى يَبْلُغَ الْخَبَرُ إِلٰى أَهْلِ السَّمَاءِ الدُّنْيَا، وَتَخْتَطِفُ الشَّيٰطِيْنُ فَيُرْمَوْنَ فَيَقْذِفُوْنَهٗ إِلٰى أَوْلِيَاءِهِمْ، فَمَا جَاءُوْا بِهٖ عَلٰى وَجْهِهٖ فَهُوَ حَقٌّ وَلٰكِنَّهُمْ يُحَرِّفُوْنَهٗ وَيَزِيْدُوْنَ)). (اسنادہ صحیح)

ترجمہ: عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے کہا کہ اپنے اصحاب میں بیٹھے ہوئے تھے کہ

یکبارگی ایک تارہ ٹوٹا اور روشنی ہوگئی آپ نے فرمایا کہ تم اس کو جاہلیت میں کیا کہتے تھے جب دیکھتے تھے انہوں نے کہا ہم کہا کرتے تھے کہ جب کوئی شخص بڑا مرتا ہے یا کوئی بڑا پیدا ہوتا ہے تب یہ ٹوٹتا ہے آنحضرتؐ نے فرمایا کہ یہ کسی کی موت وحیات کے سبب سے نہیں ٹوٹتا لیکن ہمارا پروردگار کہ بڑی برکت والا ہے نام اس کا اور بلند ہے ذات اس کی جب وہ حکم کرتا ہے کسی کام کا تسبیح کرتے ہیں حاملانِ عرش پر پھر تسبیح کرتے ہیں اس آسمان والے فرشتے جو عرش کے قریب ہیں پھر جو اس کے قریب ہیں یہاں تک کہ شہرہ اور غلغلہ سبحان اللہ کا اس آسمان تک پہنچتا ہے پھر چھٹے آسمان والے فرشتے ساتویں آسمان والوں سے پوچھتے ہیں کہ کیا فرمایا ہے تمہارے پروردگار نے پھر ان کو وہ خبر دیتے ہیں پھر اسی طرح ہر نیچے آسمان والے اوپر کے آسمان والوں سے پوچھتے جاتے ہیں یہاں تک کہ دنیا کے آسمان تک خبر پہنچتی ہے اور جن اچک کر سننا چاہتے ہیں سو ان پر مار پڑتی ہے اور وہ کچھ بات لا کر ڈال دیتے ہیں اپنے یاروں کی طرف یعنی جو کاہن ہیں پھر جس کو وہ جیسے ہے ویسے پہنچاتے ہیں وہ خبر تو سچ ہوتی ہے مگر وہ اس کو بدل لیتے ہیں اور بڑھا گھٹا دیتے ہیں۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور مروی ہوئی ہے یہ حدیث زہری سے انہوں نے روایت کی علی بن حسین سے انہوں نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے انہوں نے انصار کے کئی مردوں سے کہ ان انصاریوں نے کہا کہ ایک دن حاضر تھے ہم نبی ﷺ کے پاس۔ آخر حدیث تک۔

خاتمہ: سورہ سبا میں عمدہ عمدہ مضامین اس ترتیب سے مذکور ہیں کہ پہلے حمد باری تعالیٰ کی بعد اس کے انکار کرنا کافروں کا قیامت پر اور وعدہ مغفرت اور رزق کا مؤمنین صالحین کے لیے جاننا عالموں کا کہ قرآن حق ہے اور ہدایت کرتا ہے صراط مستقیم کی طرف تعجب کافروں کا اوپر خبر بعث کے ڈرانا کافروں کو زمین پھٹنے سے اور آسمان گرنے سے، قصہ داؤد علیہ السلام کا اور تسبیح جبال کی ان کے ساتھ اور قصہ سلیمان علیہ السلام کے صبح وشام کی سیر کا اور تانبے کا چشمہ بہنا ان کے لیے اور بنانا جنوں کا محاریب، تماثیل، جفان اور قدور راسیات وغیرہ ذالک۔ اور قصہ اہل سبا کا اور کیفیت ان کے باغوں کی مالک ہونا معبودان باطل کا ایک ذرہ پر آسمان وزمین کے سے اور نہ ہونا شفاعت کا بے اذن اللہ کے، کیفیت اللہ تعالیٰ کے حکم اترنے کی عرش سے قائل ہونا مشرکوں کا بھی اللہ تعالیٰ کی رزاقیت پر اور فیصلہ مشرکوں کا اور موحدوں کا قیامت میں، عام ہونا آپ کی رسالت کا کافۂ ناس کے لیے اور بشیر ونذیر ہونا ان کا اور جلدی کرنا کافروں کا قیامت کے لیے انکار کافروں کا قرآن اور کتب سابقہ سے اور تکبر کرنا ہر قریہ کے امیروں کا کثرت اموال واولاد پر کشادگی اور تنگی رزق کی اللہ تعالیٰ کے ہاتھ میں ہونا اموال واولاد کا موجب قرب الٰہی نہ ہونا ماسوائے ایمان وعمل صالح کے وعید عذاب کی منکر آیات کے لیے پوچھنا اللہ تعالیٰ کا فرشتوں سے کہ لوگ تم کو پوجتے تھے اور جواب ان کا، کافروں کا قرآن سننے کے وقت کہنا کہ یہ شخص ہمارے باپ دادا کے معبودان سے روکتا ہے عطا نہ ہونا اہل مکہ کو کوئی کتاب قبل نزول قرآن کے، ہلاک ہونا اگلے جھٹلانے والوں کا باوجود کثرت اموال واولاد کے خطاب کافروں کو کہ ایک ایک اور دو دو تفکر کریں امر رسول میں اور جانیں کہ اسے جنون نہیں حق کا اترنا

آسمان سے حق آتے ہی باطل کا بھاگ جانا' کہنا نبی کا کہ اگر میں گمراہ ہوں وبال مجھ پر ہے میری اطاعت میں تمہارا کیا نقصان ہے کافروں کا گھبرانا آخرت میں۔

❀❀❀❀

۳۵۔ باب: وَمِنْ سُوْرَةِ الْمَلاَئِكَةِ

تفسیر سورۂ فاطر

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

(۳۲۲۵) عَنْ أَبِي سَعِيدِ الْخُدْرِيِّ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ قَالَ فِي هٰذِهِ الْآيَةِ : ((﴿ ثُمَّ أَوْرَثْنَا الْكِتٰبَ الَّذِيْنَ اصْطَفَيْنَا مِنْ عِبَادِنَا فَمِنْهُمْ ظَالِمٌ لِّنَفْسِهِ وَمِنْهُمْ مُّقْتَصِدٌ وَّمِنْهُمْ سَابِقٌ بِالْخَيْرَاتِ بِإِذْنِ اللّٰهِ ﴾))

قَالَ: ((هٰؤُلَاءِ كُلُّهُمْ بِمَنْزِلَةٍ وَاحِدَةٍ وَكُلُّهُمْ فِي الْجَنَّةِ))۔ (اسنادہ صحیح)

ترجمہ: ابوسعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا اس آیت کی تفسیر میں ﴿ثُمَّ أَوْرَثْنَا الْكِتٰبَ الَّذِيْنَ اصْطَفَيْنَا﴾ سے ﴿بِإِذْنِ اللّٰهِ﴾ تک یعنی پھر وارث کیا ہم نے کتاب کا ان لوگوں کو جن کو پسند کیا ہم نے اپنے بندوں سے تو ان میں سے بعض ظالم ہیں اپنی جان کے لیے اور ان میں سے بعض متوسط ہیں اور ان میں سے بعض آگے بڑھنے والے ہیں نیکیوں کے ساتھ اللہ کے حکم سے تو فرمایا آپ نے یہ سب اسلام میں برابر ہیں اور سب جنت میں ہیں۔

فائدہ: یہ حدیث غریب ہے حسن ہے۔

مترجم: اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ آپ نے فرمایا یہ تینوں گروہ اسی امت سے ہیں اس آیت میں بڑی فضیلت قرآن پڑھنے والے کی ثابت ہوئی اور عمرؓ بن خطاب نے یہ آیت منبر پر پڑھی اور فرمایا کہ میں نے آپ سے سنا ہے کہ فرماتے تھے آگے بڑھنے والا ہم میں سے وہ تو آگے بڑھنے والا ہی ہے اور متوسط نجات پانے والا اور ظالم بخشا ہوا ہے۔ ابوثابت سے روایت ہے کہ ایک مرد داخل ہوا مسجد میں اور اس نے دعا کی اے اللہ رحم کر میری غربت پر اور انس دے میری وحشت میں اور عنایت کر مجھ کو ایک ہم نشین نیک، سو ابودرداء جو صحابی تھے انہوں نے فرمایا اگر تو نے سچے دل سے یہ دعا کی ہے تو تیری صحبت سے ہم زیادہ سعادت پائیں گے بہ نسبت تیرے پھر کہا ابودرداء نے سنا میں نے رسول اللہ ﷺ سے کہ آپ نے پڑھی یہ آیت ثم اور ثنا اور فرمایا سابق بالخیرات داخل ہوگا جنت میں بغیر حساب کے اور مقتصد کا حساب ہوگا آسانی سے اور ظالم لنفسہ روکا جائے گا قیامت کے میدان میں اور فکر میں پڑ جائے گا پھر داخل ہوگا جنت میں پھر پڑھی آپ نے یہ آیت ﴿اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ أَذْهَبَ عَنَّا الْحَزَنَ إِنَّ رَبَّنَا لَغَفُوْرٌ شَكُوْرٌ﴾ وہ بعد فکر کے جنت میں جا کر یہ کہے گا کہ سب تعریف اللہ کو ہے جس نے دور کیا مجھ سے فکر کو میرا رب بخشنے والا ہے قدردان اور عقبہ بن صہبان نے کہا میں نے ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے یہ آیت پوچھی ثم اور ثنا تو انہوں نے فرمایا اے میرے بیٹے یہ تینوں

جنت میں ہیں اور سابقٌ بالخیرات وہ لوگ ہیں کہ آپ ﷺ کے زمانہ میں گزر گئے اور حضرت ﷺ نے ان کو جنت کی بشارت دی اور متوسط وہ لوگ ہیں کہ قدم بقدم اصحاب کے چلے یہاں تک کہ ان سے مل گئے اور رہے ظالم لنفسہ سو جیسے میں اور تم پس ام المؤمنین عائشہ نے اپنے نفس نفیس کو ہمارے ساتھ شمار کیا ز ہے نصیب ہمارے انتہی۔

فقیر کہتا ہے کہ بکمال کسر نفس تھا ام المومنین رضی اللہ عنہا کا ورنہ وہ سابقین بالخیرات میں ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے ان کی طہارت اور برأت قرآن میں اتاری۔ انرو ایات کلھا من المعالم۔

خاتمہ: سورۂ فاطر کہ اسے سورہ ملائکہ بھی کہتے ہیں مضامین عمدہ پر شامل ہے جیسے حمد باری تعالیٰ کی اور قدرت اس کی سمٰوٰت کے پیدا کرنے سے اور رسول کرنے سے ملائکہ کے اور بیان فتح اور امساک رحمت کا بیان رزق کا تسکین ہمارے پیغمبر کی اگلی قوموں کی تکذیب سنا کر حق ہونا وعدہ الٰہی کا اور ڈرانا فریب دنیا سے بیان شیطان کی عداوت کا انسان سے وعید عذاب شدید کی کافروں کے لیے، وعدہ مغفرت اور اجر کبیر کا مؤمنوں کے لیے، ہونا ہدایت اور ضلالت کا اللہ کی مشیت سے، بیان ہواؤں کے چلانے اور بدلیوں کے اٹھانے کا، ہونا پوری عزت کا اللہ کے لیے اور چڑھنا پاک کلموں کا اس کی طرف اور عمل صالح کا پیدا ہونا انسان کا مٹی سے اور نطفہ سے بیان اس کی قدرتوں کا جیسے پیدا کرنا میٹھے اور کھاری دریاؤں کا اور پیدا کرنا تر گوشت کا یعنی مچھلی کا اس سے اور نکالنا زیور کا اور چلانا کشتی کا اس میں۔ منکر ہونا مشرکوں کا حشر کے دن اپنے شرک سے محتاج ہونا انسان کا اور غنی ہونا رحمٰن کا، بیان اس کا کہ کوئی کسی کا گناہ نہ اٹھائے گا قیامت کے دن اگر چہ عزیز ہو بیان اس کا کہ ڈرانا نفع نہیں دیتا مگر انہیں کو جنہیں اللہ کا خوف ہے برابر نہ ہونا اندھے اور انکھیاری کا، بیان موتی کے نہ سننے کا بیان اگلی قوموں کے جھلانے کا، تذکر آلاء الٰہی کی جیسے مینہ کا برسانا پھلوں کا نکالنا جبال ودواب وانعام کا پیدا کرنا ڈرتے رہنا عالموں کا پروردگار سے فضیلت قرآن پڑھنے والوں کی تصدیق قرآن کی' بیان تین قسم کے وارثان کتاب کا ظالم اور مقتصد اور سابق بالخیرات شکر جنتیوں کا غم کے جانے پر وعدہ جہنم کا کافروں کے لیے ثبوت علم غیب کا اللہ تعالیٰ کے لیے غصہ اور نقصان کافروں پر رد اشراک فی الدعاء کا بیان آسمان کے تھامنے کا جھوٹی قسمیں کھانا کافروں کا کہ اگر ہمارے پاس نبی ﷺ آئیں تو ہم اوروں سے زیادہ ہدایت پائیں' تحویل وتبدیل نہ ہونا عادتِ الٰہی میں تحریض اور ترغیب زمین میں سیر کرنے کی۔ اللہ اگر مؤاخذہ کرے تو کوئی رینگنے والا زمین پر نہ چھوڑے۔

❀ ❀ ❀ ❀

۳۶۔ باب: وَمِنْ سُورَةُ يٰسٓ

تفسیر سورہ یٰس

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

(۳۲۲۶) عَنْ أَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ قَالَ : كَانَتْ بَنُوْسَلِمَةَ فِيْ نَاحِيَةِ الْمَدِيْنَةِ فَأَرَادُوا النُّقْلَةَ إِلٰى قُرْبِ

(۳۲۳۰) عَنْ سَمُرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ فِي قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالَى : ﴿ وَجَعَلْنَا ذُرِّيَّتَهُ هُمُ الْبَاقِينَ ﴾ قَالَ : ((حَامٌ وَسَامٌ وَيَافِثُ بِالثَّاءِ)). (ضعيف الاسناد) اس میں سعید بن بشیر ضعیف ہے

ترجمہ: سمرہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے اس آیت کی تفسیر میں فرمایا وَجَعَلْنَا ذُرِّيَّتَهُ هُمُ الْبَاقِينَ یعنی ہم نے نوح ہی کی اولاد کو باقی رکھا فرمایا آپ نے کہ وہ تین بیٹے تھے نوح کے حام اور سام اور یافث ثے سے۔

فائدہ: کہا ابوعیسیٰ نے کہ یافت اور یافث تے اور ثے دونوں سے کہا جاتا ہے اور یفث بھی کہا جاتا ہے۔ یہ حدیث حسن ہے غریب ہے نہیں جانتے ہم اس کو مگر سعید بن بشیر کی روایت سے۔

❀❀❀❀

(۳۲۳۱) عَنْ سَمُرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ : ((سَامٌ أَبُو الْعَرَبِ وَحَامٌ أَبُو الْحَبَشِ وَيَافِثُ أَبُو الرُّوْمِ)).

(اسناده ضعيف) سلسلة الاحاديث الضعيفة (۳۶۸۳) (اس میں حسن بصری مدلس ہے)

ترجمہ: سمرہؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا کہ سام عرب کا باپ ہے اور حام حبش کا اور یافث روم کا۔

خاتمہ: جب حضرت نوح علیہ السلام کشتی سے اترے سب لوگ جو آپ کے ساتھ تھے ہلاک ہوگئے مگر آپ کے تین بیٹے اور ان کی بیویاں اب ساری دنیا انہیں کی اولاد ہے۔ انتہیٰ۔ سورۂ صافات میں یہ مضامین بہ ترتیب مذکور ہیں قسم صافات اور زاجرات اور تالیات کی توحید الوہیت اور ربوبیت پر بیان آسمان کی تزئین کا کواکب سے اور حفاظت اس کی شیاطین سے' پیدا کرنا انسان کا چپکتی مٹی سے' بیان قیامت کا اور روبکاری ظالموں کی بیان جنتیوں کا بیان زقوم کا دوزخ میں جانا بسبب تقلید کے بیان حضرت نوح علیہ السلام کی نجات کا اور قوم کے ہلاک کا' گفتگو ابراہیم علیہ السلام کی باپ سے اور قوم سے قصہ ذبح اسماعیل علیہ السلام کا قصہ موسیٰ و ہارون علیہ السلام کا قصہ الیاس علیہ السلام کا قصہ لوط علیہ السلام کا قصہ یونس علیہ السلام کا رد ان مشرکوں کا جو اللہ کی بیٹیاں ٹھہراتے ہیں کلام ملائکہ کا اور تسبیح ان کے وعدہ غلبہ عباد مرسلین کا تخویف کافروں کی ساتھ عذاب کے تنزیہ اور عزت باری تعالیٰ کی۔

❀❀❀❀

۳۸۔ باب: وَمِنْ سُوْرَةِ صٓ

سورۂ صٓ کی تفسیر

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

(۳۲۳۲) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ : مَرِضَ أَبُوطَالِبٍ فَجَاءَتْهُ قُرَيْشٌ وَجَاءَهُ النَّبِيُّ ﷺ وَعِنْدَ أَبِي طَالِبٍ مَجْلِسُ رَجُلٍ فَقَامَ أَبُوجَهْلٍ كَيْ يَمْنَعَهُ قَالَ وَشَكَوْهُ إِلَى أَبِي طَالِبٍ، فَقَالَ : يَاابْنَ أَخِي مَا تُرِيْدُ مِنْ قَوْمِكَ؟

قَالَ: ((إِنِّيْ أُرِيْدُ مِنْهُمْ كَلِمَةً وَاحِدَةً تَدِيْنُ لَهُمْ بِهَا الْعَرَبُ وَتُؤَدِّيْ إِلَيْهِمُ الْعَجَمُ الْجِزْيَةَ)) قَالَ: كَلِمَةً وَاحِدَةً! قَالَ: ((كَلِمَةً وَاحِدَةً)) فَقَالَ : ((يَا عَمِّ قُوْلُوْا لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ)) فَقَالُوْا : ﴿ إِلٰهًا وَّاحِدًا ﴾ ﴿ مَا سَمِعْنَا بِهٰذَا فِي الْمِلَّةِ الْاٰخِرَةِ إِنْ هٰذَا إِلَّا اخْتِلَاقٌ ﴾ قَالَ : فَنَزَلَ فِيْهِمُ الْقُرْاٰنُ ﴿ صٓ وَالْقُرْاٰنِ ذِي الذِّكْرِo بَلِ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا فِيْ عِزَّةٍ وَّشِقَاقٍ ﴾ إِلٰى قَوْلِهٖ ﴿ مَا سَمِعْنَا بِهٰذَا فِي الْمِلَّةِ الْاٰخِرَةِ إِنْ هٰذَا إِلَّا اخْتِلَاقٌ ﴾)) .(ضعیف الاسناد)(اس میں یحییٰ بن عمارہ ضعیف ہے)

ترجمہ: ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انہوں نے کہا ابوطالب بیمار ہوئے اور قریش آئے اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم بھی آئے اور ابوطالب کے پاس ایک آدمی کے بیٹھنے کی جگہ تھی، سو ابوجہل اٹھا کہ آپ کو منع کرے (یعنی وہاں بیٹھنے کو) راوی نے کہا کہ شکایت کی لوگوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ابوطالب سے انہوں نے کہا اے میرے بھائی کے بیٹے تم اپنی قوم سے کیا چاہتے ہو آپ نے فرمایا میں چاہتا ہوں ایک کلمہ اگر اس کو قبول کریں تو عرب پر حاکم ہوں اور عجم سے جزیہ لیں' ابوطالب نے کہا ایک ہی کلمہ آپ نے فرمایا ایک ہی کلمہ پھر آپ نے فرمایا اے چچا کہو تم لا الہ الا اللہ یعنی کوئی معبود نہیں سوائے اللہ تعالیٰ کے کہا انہوں نے کیا پوجیں ہم اکیلے ایک اللہ کو ہم نے تو یہ اگلے لوگوں میں نہیں سنا یہ بنائی ہوئی بات ہے۔ راوی نے کہا پھر اترا ان کے حق میں قرآن، ﴿ صٓ وَالْقُرْاٰنِ ذِي الذِّكْرِ بَلِ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا فِيْ عِزَّةٍ وَّشِقَاقٍ ﴾ تک۔

فائدہ : یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

مترجم: پوری آیتیں یوں ہیں ﴿ صٓ وَالْقُرْاٰنِ ذِي الذِّكْرِ بَلِ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا فِيْ عِزَّةٍ وَّشِقَاقٍo كَمْ أَهْلَكْنَا قَبْلَهُمْ مِنْ قَرْنٍ فَنَادَوْا وَّلَاتَ حِيْنَ مَنَاصٍo وَعَجِبُوْا أَنْ جَآءَهُمْ مُّنْذِرٌ مِّنْهُمْ وَقَالَ الْكٰفِرُوْنَ هٰذَا سٰحِرٌ كَذَّابٌo أَجَعَلَ الْاٰلِهَةَ إِلٰهًا وَّاحِدًا إِنَّ هٰذَا لَشَيْءٌ عُجَابٌo وَانْطَلَقَ الْمَلَأُ مِنْهُمْ أَنِ امْشُوْا وَاصْبِرُوْا عَلٰى اٰلِهَتِكُمْ إِنَّ هٰذَا لَشَيْءٌ يُّرَادُo مَا سَمِعْنَا بِهٰذَا فِي الْمِلَّةِ الْاٰخِرَةِ إِنْ هٰذَا إِلَّا اخْتِلَاقٌ ﴾. یعنی قسم ہے قرآن نصیحت کرنے والے کی بلکہ وہ لوگ جو کافر ہوئے ہیں سرکشی میں ہیں اور ضد میں کتنی ہلاک کیں ہم نے پہلے ان سے سنگتیں پس پکارتے پھرے اور نہیں تھا وقت خلاص کا اور تعجب کیا انہوں نے کہ آیا ان کے پاس ڈرانے والا ان میں کا اور کافروں نے کہا یہ جادوگر ہے جھوٹا' کر دیا انہوں نے سب معبودوں کو ایک معبود بے شک یہ ایک چیز ہے تعجب کی اور چلے سرداران میں کے کہتے ہوئے کہ چلو اور صبر کرو اپنے معبودوں پر تحقیق اس بات میں کچھ غرض معلوم ہوتی ہے نہیں سنی ہم نے یہ بات پچھلے دین میں نہیں ہے یہ مگر دل کی بنائی ہوئی بات۔

❀❀❀❀

(۳۲۳۳) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : ((أَتَانِي اللَّيْلَةَ رَبِّيْ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى فِيْ أَحْسَنِ صُوْرَةٍ. قَالَ: أَحْسِبُهُ قَالَ فِي الْمَنَامِ فَقَالَ : يَا مُحَمَّدُ هَلْ تَدْرِيْ فِيْمَا يَخْتَصِمُ الْمَلَأُ الْأَعْلٰى؟ قَالَ

قُلْتُ : نَعَمْ، فِي الْكَفَّارَاتِ: وَالْكَفَّارَاتُ: الْمُكْثُ فِي الْمَسْجِدِ بَعْدَ الصَّلٰوةِ وَالْمَشْيُ عَلَى الْأَقْدَامِ إِلَى الْجَمَاعَاتِ وَإِسْبَاغُ الْوُضُوْءِ فِي الْمَكَارِهِ، وَمَنْ فَعَلَ ذٰلِكَ عَاشَ بِخَيْرٍ وَمَاتَ بِخَيْرٍ وَكَانَ مِنْ خَطِيْئَتِهٖ كَيَوْمَ وَلَدَتْهُ أُمُّهٗ. وَقَالَ : يَامُحَمَّدُ! إِذَا صَلَّيْتَ فَقُلْ: اَللّٰهُمَّ، إِنِّيْ اَسْئَلُكَ فِعْلَ الْخَيْرَاتِ وَتَرْكَ الْمُنْكَرَاتِ وَحُبَّ الْمَسَاكِيْنِ، وَإِذَا أَرَدْتَ بِعِبَادِكَ فِتْنَةً فَاقْبِضْنِيْ إِلَيْكَ غَيْرَ مَفْتُوْنٍ. قَالَ والدَّرَجَاتُ: أَفْشَاءُ السَّلَامِ وَإِطْعَامُ الطَّعَامِ وَالصَّلٰوةُ بِاللَّيْلِ وَالنَّاسُ نِيَامٌ)) .

(اسناده صحيح) الظلال (٣٨٨) التعليق الرغيب : ١/٩٨، ١٢٦.

ترجمہ: ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انہوں نے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ رات کو میرا پروردگار آیا اچھی صورت میں راوی نے کہا گمان کرتا ہوں میں کہ آپ نے فرمایا خواب میں اور فرمایا کہ اے محمدؐ جانتا ہے تو کہ کس میں جھگڑتے ہیں بلند گروہ کے فرشتے میں نے کہا کہ نہیں پھر اپنا ہاتھ اللہ تعالیٰ نے میرے شانوں کے درمیان میں رکھا کہ پائی میں نے اس کی ٹھنڈک اپنی چھاتیوں میں یا فرمایا اپنی ہنسلی میں، سو معلوم کر لیا میں نے جو ہے آسمانوں میں اور زمین میں پھر فرمایا اے محمدؐ تو جانتا ہے کہ کس میں جھگڑتے ہیں بلند گروہ کے فرشتے میں نے کہا ہاں کفاروں میں اور کفارہ مسجد میں بعد نماز کے ٹھہرنا ہے اور جماعتوں کی طرف پیدل چلنا ہے اور تکلیفوں میں وضو کا پورا کرنا ہے جس نے یہ کام کیا یعنی ہمیشہ زندہ رہا خیرت سے اور مرا خیریت سے اور اپنے گناہوں سے پاک رہا جیسے اسی دن ماں نے جنا' پھر فرمایا اے محمد جب تو نماز پڑھ چکے تو کہہ اللّٰھمّ سے آخر تک یعنی یا اللہ میں مانگتا ہوں تجھ سے نیک کام کرنا اور برے کام سے دور رہنا اور محبت مسکینوں کی اور جب ارادہ کرے تو اپنے بندوں کو فتنوں میں مبتلا کرنے کا تو موت دے مجھے بغیر آزمائے فرمایا آپ نے اور درجات یہ ہیں سلام کا پھیلانا اور کھانا کھلانا اور رات کو نماز پڑھنا جب لوگ سوتے ہوں۔

فائدہ : ذکر کیا ہے یعنی بعض رواۃ نے ابو قلابہ اور ابن عباس رضی اللہ عنہما کے بیچ میں ایک امر کا اس سند میں اور قتادہؓ نے ابی قلابہ سے روایت کی انہوں نے خالد سے انہوں نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا آیا میرے پاس پروردگار میرا اچھی صورت میں اور فرمایا کہ اے محمدؐ میں نے عرض کی کہ حاضر ہوں میں اے رب میرے اور مستعد ہوں تیری فرمانبرداری میں فرمایا کس میں جھگڑتے ہیں گروہ بلند کے فرشتے میں نے کہا اے رب میں نہیں جانتا، سو رکھا ہاتھ اپنا میرے شانوں کے درمیان میں کہ پائی میں نے اس کی ٹھنڈک اپنی چھاتیوں میں، سو جان لیا میں نے جو مشرق اور مغرب میں ہے، سو فرمایا اے محمدؐ میں نے عرض کی حاضر ہوں میں اور مستعد ہوں تیری فرمانبرداری میں فرمایا کس میں جھگڑتے ہیں گروہ بلند کے فرشتے میں نے کہا درجات میں اور کفارات میں اور جماعتوں کی طرف پیدل جانے میں اور تکلیفوں میں پورا وضو کرنے میں اور ایک نماز کے بعد دوسری کے انتظار میں اور جو اس کی

فرمایا آپ نے اس روایت میں کہ میں سو گیا اور خوب سو گیا تو میں نے دیکھا یعنی رب کو اچھی صورت میں اور فرمایا اللہ تعالیٰ نے کس میں جھگڑتے ہیں بلند گروہ کے فرشتے۔ آخر حدیث تک۔

خاتمہ: سورۂ صٓ میں قصصِ ماضیہ سے مذکور ہے قصہ داؤد علیہ السلام کا اور محراب میں دو فرشتوں کے آنے کا اور قصہ سلیمان علیہ السلام کے روبرو گھوڑے پیش ہونے کا اور ایوب علیہ السلام کے بیمار ہونے اور شفا پانے کا اور قصہ آدم علیہ السلام کا اور مضامین متفرقہ سے غرور اور ضد کا کافروں کی اور تشددان کا شرک میں اور بیان قوم نوح اور ثمود اور عاد کی تکذیب کا بیان تسخیر جبال اور طیور کا داؤد علیہ السلام کے لیے برابر نہ ہونا متقیوں اور فاجروں اور صالحوں کا اور مفسدوں کا' مبارک ہونا قرآن کا' تذکیر ابراہیم اور اسحاق اور یعقوب اور اسماعیل اور الیسع اور ذوالکفل علیہم السلام کے حال سے طلب نہ کرنا نبی ﷺ کا دعوت پر کوئی اجر۔

❀ ❀ ❀ ❀

(۳۲۳۴) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ : أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ : ((أَتَانِي رَبِّي فِي أَحْسَنِ صُورَةٍ، فَقَالَ: يَامُحَمَّدُ! قُلْتُ: لَبَّيْكَ رَبِّي وَسَعْدَيْكَ، فَقَالَ: فِيمَ يَخْتَصِمُ الْمَلَأُ الْأَعْلَى؟ قُلْتُ: [رَبِّ] لَا أَدْرِي، فَوَضَعَ يَدَهُ بَيْنَ كَتِفَيَّ حَتّٰى وَجَدْتُ بَرْدَهَا بَيْنَ ثَدْيَيَّ، فَعَلِمْتُ مَا بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ، قَالَ: يَا مُحَمَّدُ، فَقُلْتُ: لَبَّيْكَ رَبِّ وَسَعْدَيْكَ، قَالَ: فِيمَ يَخْتَصِمُ الْمَلَأُ الْأَعْلَى؟ قُلْتُ: فِي الدَّرَجَاتِ وَالْكَفَّارَاتِ، وَفِي نَقْلِ الْأَقْدَامِ إِلَى الْجَمَاعَاتِ، وَإِسْبَاغِ الْوُضُوءِ فِي الْمَكْرُوهَاتِ، وَانْتِظَارِ الصَّلَاةِ بَعْدَ الصَّلَاةِ، وَمَنْ يُحَافِظْ عَلَيْهِنَّ عَاشَ بِخَيْرٍ وَمَاتَ بِخَيْرٍ، وَكَانَ مِنْ ذُنُوبِهِ كَيَوْمَ وَلَدَتْهُ أُمُّهُ.)) قَالَ : هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ .[اسناده صحیح] (انظر ماقبله)

ترجمہ: ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا کہ میرا رب میرے پاس نہایت اچھی صورت میں آیا اور فرمایا اے محمد (ﷺ)! میں نے عرض کیا: میرے ربّ حاضر ہوں اور تیری فرمانبرداری کے لیے مستعد ہوں۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: مقربین فرشتے کس بات میں جھگڑتے ہیں؟ میں نے عرض کیا کہ اے رب مجھے علم نہیں۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے اپنا ہاتھ میرے شانوں کے درمیان رکھا جس کی ٹھنڈک میں نے اپنے سینے میں محسوس کی، سو مشرق و مغرب کے درمیان جو کچھ ہے سب کچھ جان لیا۔ پھر اللہ تعالیٰ نے پوچھا اے محمد (ﷺ)! میں نے عرض کیا اے ربّ حاضر ہوں اور تیری فرمانبرداری کے لیے مستعد ہوں۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: مقرب فرشتے کس چیز کے متعلق جھگڑتے ہیں؟ میں نے عرض کیا درجات اور کفارات میں' مساجد کی طرف (باجماعت نماز کے لیے) پیدل چلنے میں' تکلیف کے باوجود اچھی طرح وضو کرنے میں اور ایک نماز کے

بعد دوسری کا انتظار کرنے میں اور جوان چیزوں کی حفاظت کرے گا' بھلائی کے ساتھ زندہ رہے گا اور خیر پر ہی اس کو موت آئے گی اور اپنے گناہوں سے اس طرح پاک رہے گا گویا کہ آج ہی اس کی ماں نے اسے جنا ہے۔ یہ حدیث غریب ہے حسن ہے اس سند سے۔

❀❀❀❀

(۳۲۳۵) عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ ﷺ قَالَ: احْتَبَسَ عَنَّا رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ذَاتَ غَدَاةٍ مِنْ صَلَاةِ الصُّبْحِ، حَتّٰی كِدْنَا نَتَرَاءَىٰ عَيْنَ الشَّمْسِ، فَخَرَجَ سَرِيعاً فَثُوِّبَ بِالصَّلَاةِ، فَصَلّٰى رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ وَتَجَوَّزَ فِي صَلَاتِهِ، فَلَمَّا سَلَّمَ دَعَا بِصَوْتِهِ، فَقَالَ لَنَا: ((عَلٰى مَصَافِّكُمْ كَمَا أَنْتُمْ)) ثُمَّ انْفَتَلَ إِلَيْنَا، ثُمَّ قَالَ: ((أَمَا إِنِّي سَأُحَدِّثُكُمْ مَا حَبَسَنِي عَنْكُمُ الْغَدَاةَ: إِنِّي قُمْتُ مِنَ اللَّيْلِ ، فَتَوَضَّأْتُ وَصَلَّيْتُ مَا قُدِّرَ لِي، فَنَعَسْتُ فِي صَلَاتِي فَاسْتَثْقَلْتُ، فَإِذَا أَنَا بِرَبِّي تَبَارَكَ وَتَعَالٰى فِي أَحْسَنِ صُورَةٍ، فَقَالَ: يَا مُحَمَّدُ، قُلْتُ: رَبِّ لَبَّيْكَ، قَالَ فِيمَ يَخْتَصِمُ الْمَلَأُ الْأَعْلٰى؟ قُلْتُ: لَا أَدْرِي رَبِّ، قَالَهَا ثَلَاثاً، قَالَ: فَرَأَيْتُهُ وَضَعَ كَفَّهُ بَيْنَ كَتِفَيَّ، حَتّٰى وَجَدْتُ بَرْدَ أَنَامِلِهِ بَيْنَ ثَدْيَيَّ، فَتَجَلّٰى لِي كُلُّ شَيْءٍ وَعَرَفْتُ، فَقَالَ: يَا مُحَمَّدُ! قُلْتُ : لَبَّيْكَ رَبِّ، قَالَ: فِيمَ يَخْتَصِمُ الْمَلَأُ الْأَعْلٰى؟ قُلْتُ: فِي الْكَفَّارَاتِ، قَالَ: مَا هُنَّ؟ قُلْتُ: مَشْيُ الْأَقْدَامِ إِلَى الْجَمَاعَاتِ، وَالْجُلُوسُ فِي الْمَسَاجِدِ بَعْدَ الصَّلَاةِ ، وَإِسْبَاغُ الْوُضُوءِ فِي الْمَكْرُوهَاتِ، قَالَ ثُمَّ فِيمَ؟ قُلْتُ: إِطْعَامُ الطَّعَامِ، وَلِينُ الْكَلَامِ، وَالصَّلَاةُ بِاللَّيْلِ وَالنَّاسُ نِيَامٌ. قَالَ: سَلْ، قُلْتُ: اللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ فِعْلَ الْخَيْرَاتِ، وَتَرْكَ الْمُنْكَرَاتِ، وَحُبَّ الْمَسَاكِينِ، وَأَنْ تَغْفِرَلِي وَتَرْحَمَنِي، وَإِذَا أَرَدْتَ فِتْنَةً فِي قَوْمٍ فَتَوَفَّنِي غَيْرَ مَفْتُونٍ، وَ أَسْأَلُكَ حُبَّكَ وَحُبَّ مَنْ يُحِبُّكَ وَحُبَّ عَمَلٍ يُقَرِّبُ إِلٰى حُبِّكَ))، قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ : ((إِنَّهَا حَقٌّ فَادْرُسُوهَا ثُمَّ تَعَلَّمُوهَا)). [اسناده صحيح] مختصر العلو (۱۱۹/ ۸۰) ظلال الجنة (۳۸۸)

ترجمہ: سیدنا معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک روز فجر کے وقت ہمارے پاس آنے میں دیر کر دی' قریب تھا کہ ہم سورج کی کرن دیکھ لیتے' آپ جلدی سے نکلے تو نماز کے لئے اقامت کہی گئی تو رسول اللہ ﷺ نے نماز ہلکی پڑھائی' جب سلام پھیرا تو ہمیں بلند آواز سے فرمایا: ''تم جیسے ہو اسی طرح اپنی اپنی صفوں میں ٹھہرے رہو''۔ پھر آپ ﷺ ہماری طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا: میں تم کو بتاتا ہوں کہ مجھ کو کس نے تم سے صبح کے وقت روکے رکھا' میں رات کے وقت اٹھا اور وضو کیا اور پھر میرے مقدر میں جتنی نماز تھی میں نے ادا کی' پھر میں نماز میں اونگھنے لگا حتیٰ کہ نیند کا غلبہ ہو گیا تو دریں اثنا میں نے اپنے ربّ کو حسین وجمیل صورت میں دیکھا اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اے محمد (ﷺ)! میں نے عرض کیا اے میرے ربّ حاضر ہوں' فرمایا: مقرب فرشتے کس بارے میں جھگڑتے ہیں؟ میں نے تین بار کہا میرے رب میں

نہیں جانتا۔ آپ نے فرمایا میں نے اللہ تعالیٰ کو دیکھا کہ اس نے اپنی ہتھیلی میرے کندھوں کے درمیان رکھی، جس سے میں نے اپنے سینے میں اللہ تعالیٰ کی انگلیوں کی ٹھنڈک پائی تو میرے لیے ہر چیز روشن ہوگئی اور میں نے جان لیا۔ پھر اللہ تعالیٰ نے پوچھا اے محمد (ﷺ)! میں نے کہا اے میرے ربّ حاضر ہوں۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: مقرب فرشتے کس بارے میں جھگڑتے ہیں؟ میں نے عرض کیا کفارات میں، فرمایا: کفارات سے کیا مراد ہے؟ میں نے کہا نماز باجماعت کی خاطر چل کر جانا، نماز کے بعد مسجد میں بیٹھنا اور مشقت کے وقت اچھے طریقے سے وضو کرنے کے بارے میں جھگڑتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا اور کس چیز میں؟ میں نے کہا کھانا کھلانے، نرم گفتگو کرنے اور رات کے وقت جب لوگ سوئے ہوئے ہوں نماز پڑھنے (کی فضیلت میں)، اللہ تعالیٰ نے فرمایا: کچھ طلب کرو، میں نے کہا اے اللہ میں تجھ سے بھلائی کے کاموں کی اور برائیوں کے چھوڑنے کی اور مسکینوں سے محبت کرنے کی اور تیری بخشش اور رحمت کی توفیق چاہتا ہوں، اور جب تو کسی قوم کو فتنہ میں مبتلا کرنے کا ارادہ کرے تو تو مجھے فتنہ میں مبتلا ہونے سے پہلے ہی فوت کر لے، اے اللہ! میں تجھ سے تیری محبت اور تجھ سے محبت کرنے (والوں) کی محبت اور ایسے عمل کی محبت جو مجھے تیری محبت کے قریب کر دے کا سوال کرتا ہوں"۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "یہ (خواب) حق ہے تم (اس کے الفاظ) خود بھی سیکھو اور دوسروں کو بھی سکھاؤ"۔

❀❀❀❀

٣٩۔ باب: وَمِنْ سُوْرَةُ زُمَرَ

تفسیر سورۂ زمر

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

(٣٢٣٦) عَنِ الزُّبَيْرِ قَالَ : لَمَّا نَزَلَتْ ﴿ ثُمَّ إِنَّكُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عِنْدَ رَبِّكُمْ تَخْتَصِمُوْنَ ﴾ قَالَ الزُّبَيْرُ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ أَتُكَرَّرُ عَلَيْنَا الْخُصُوْمَةُ بَعْدَ الَّذِيْ كَانَ بَيْنَنَا فِي الدُّنْيَا؟ قَالَ : ((نَعَمْ)) فَقَالَ : إِنَّ الْأَمْرَ إِذَنْ لَشَدِيْدٌ. (اسناده حسن) سلسلة الاحاديث الصحيحة (٣٤٠)

ترجمہ: زبیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا جب اتری یہ آیت ﴿ثم انکم یوم القامة﴾ یعنی پھر تم قیامت کے دن اپنے رب کے پاس جھگڑو گے زبیر نے عرض کی اے رسول اللہ کے کیا دوبارہ ہوگی ہم میں خصومت بعد اس کے کہ ہمارے درمیان میں دنیا میں ہو چکی تھی آپ نے فرمایا ہاں زبیر نے کہا پھر تو کام بہت مشکل ہے۔

فائدہ : یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

❀❀❀❀

خاتمہ: سورۂ زمر میں اللہ تعالیٰ کی قدرتوں سے مذکور ہے پیدا کرنا آسمان وزمین کا اور لپیٹنا رات کا دن پر اور دن کا رات پر اور کام میں لگانا شمس وقمر کا اور پیدا کرنا لوگوں کا ایک جان سے اور پیدا کرنا لوگوں کا ایک جان سے اور پیدا کرنا آٹھ جوڑوں کا جانوروں کے اور پیدا کرنا انسان کا رحم مادر سے اور اثبات توحید ربوبیت کا ان قدرتوں سے یہ سب ایک مقام میں مذکور ہے اور دوسرے رکوع میں اتارنا پانی کا اور بہانا ندیوں کا اور نکالنا کھیت کا اور چورا کر دینا اس کا اور احوالِ آخرت سے مذکور ہے نقصان مشرکوں کا اور آگ کے مکانوں میں ہونا ان کا اور بچانا اللہ کا اپنے بندوں کو ان عذابوں سے اور بصورت موتی کے ہونا دین میں سستی کرنے سے اور تین قول ان کے قیامت کے دن اور منہ کالا ہونا اہلِ جہنم کا اور بشارت نجات کی متقیوں کو اور مضامین توحید سے امر اخلاص عبادت کا اور رد دان مشرکوں کا جو عبادت غیر اللہ کو موجب قرب الٰہی کہتے ہیں اور ان لوگوں کو جو اللہ کے لیے بیٹا ٹھہراتے ہیں اور وعید عذاب جہنم کی مشرکوں کو اور مثال مشرک کی ساتھ عبد مشترک کے اور موحد کی ساتھ عبد سالم کے جو خاص ایک شخص کا ہو۔ دعا کرنا مشرکوں کا غیر اللہ سے' ردان مشرکوں کا جو اپنے معبودوں کو شفیع جان کر پوجتے ہیں' تنگ دل ہونا مشرکوں کا توحید کے ذکر سے' رد اشراک فی العبادت کا نہ جاننا مشرکوں کا اللہ کی قدر کو اور آخر سورہ میں آثار قیامت سے مذکور ہے پھونکنا صور کا اور زندہ ہونا مردوں کا اور چمکنا زمین کا اللہ کے نور سے اور لانا نامہ اعمال کا اور روبکاری انبیاء اور شہداء کی اور ہانکے جانا کافروں کا جہنم کی طرف اور متقیوں کا جنت کی طرف اور فوائد متفرقہ سے مذکور ہے غنا اللہ تعالیٰ کی اور رضا اس کی شکر سے اور عدم رضا کفر سے شکایت انسان کی اور بہت دعا کرنا ان کا مصیبتوں میں اور بھول جانا اور شرک کرنا اس آرام میں، تحریض اور ترغیب رات کے جاگنے پر اور قیام وسجود پر تحریض ہجرت پر اور وعدہ جنت کی غرضوں کا کے لیے متقیوں کے۔ روئیں کھڑے ہونا قرآن سے اور ہر مثل ہونا قرآن میں' خبر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کی فضیلت قرآن لانے والے کی اور اس کے تصدیق کرنے والے کی' کافی ہونا پروردگار کا اپنے بندوں کو اور ہدایت اور ضلالت اللہ تعالیٰ کے اختیار میں ہے تحریض توکل پر پھیر لینا روحوں کا سوتے وقت قبول نہ کرنا کافروں کے فدیہ کا قیامت میں خطاب ان بندوں سے جو حد شرعی سے تجاوز کریں اور نہی اللہ کی رحمت سے ناامید ہونے سے اور وعدہ جمیع ذنوب کی مغفرت کا۔ وغیر ذلك من الفوائد۔

❀❀❀❀

(٣٢٤٢) عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا قَالَتْ : يَارَسُولَ اللّٰهِ ﴿وَالْأَرْضُ جَمِيعًا قَبْضَتُهُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَالسَّمٰوٰتُ مَطْوِيّٰتٌۢ بِيَمِينِهِ﴾ ((فَأَيْنَ الْمُؤْمِنُوْنَ يَوْمَئِذٍ؟)) قَالَ : ((عَلَى الصِّرَاطِ يَا عَائِشَةُ)).

(اسنادہ صحیح) [انظر ماقبلہ]

ترجمہ: ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے فرماتی ہیں کہ میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس آیت کے بارے میں پوچھا ﴿ والارض ﴾ سے آخر تک۔ اس وقت لوگ کہاں ہوں گے۔ آپ نے فرمایا پل صراط پر۔

❀❀❀❀

(٣٢٤٣) عَنْ أَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : ((**كَيْفَ أَنْعَمُ وَقَدِ الْتَقَمَ صَاحِبُ الْقَرْنِ الْقَرْنَ وَحَنٰى جَبْهَتَهُ وَأَصْغٰى سَمْعَهُ يَنْتَظِرُ أَنْ يُؤْمَرَ أَنْ يَنْفُخَ فَيَنْفُخُ**))، قَالَ الْمُسْلِمُوْنَ : فَكَيْفَ نَقُوْلُ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ؟ قَالَ : ((**قُوْلُوْا: حَسْبُنَا اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِيْلُ تَوَكَّلْنَا عَلَى اللّٰهِ رَبِّنَا**)) وَرُبَّمَا قَالَ سُفْيَانُ: **عَلَى اللّٰهِ تَوَكَّلْنَا**)) . (اسناده صحيح) سلسلة الاحاديث الصحيحة (١٠٧٨، ١٠٧٩)

ترجمہ: ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کیونکر آرام کروں میں حالانکہ نرسنگے والا نرسنگا منہ میں لیے ہوئے ہے (یعنی صور) اور اپنی پیشانی جھکائے ہوئے ہے اور کان لٹکائے ہوئے منتظر ہے پھونکنے کے حکم کا کہ فوراً پھونک دے مسلمانوں نے کہا کیا کہیں ہم یارسول اللہ آپ نے فرمایا کہو کافی ہے ہم کو اللہ اور کیا اچھا وکیل ہے توکل کیا ہم نے اللہ پر وہ پروردگار ہمارا ہے اور کبھی آپ نے فرمایا اللہ ہی پر بھروسہ کیا ہم نے۔

فائدہ : یہ حدیث حسن ہے۔

❀❀❀❀

(٣٢٤٤) عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ : قَالَ أَعْرَابِيٌّ : يَارَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ مَا الصُّوْرُ؟ قَالَ : ((**قَرْنٌ يُنْفَخُ فِيْهِ**)).

(اسناده صحيح) سلسلة الاحاديث الصحيحة (١٠٨٠)

ترجمہ: عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ روایت ہے انہوں نے کہا کہ ایک اعرابی نے عرض کی کہ اے رسول اللہ کے صور کیا چیز ہے آپ نے فرمایا کہ ایک سینگ ہے کہ اس میں پھونکا جائے گا۔

فائدہ : یہ حدیث حسن ہے۔نہیں جانتے ہم اسے مگر سلیمان تیمی کی روایت سے۔

❀❀❀❀

(٣٢٤٥) عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ : قَالَ يَهُوْدِيٌّ فِيْ سُوْقِ الْمَدِيْنَةِ لَا وَالَّذِيْ اصْطَفٰى مُوْسٰى عَلَى الْبَشَرِ، قَالَ: فَرَفَعَ رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ يَدَهُ فَصَكَّ بِهَا وَجْهَهُ قَالَ : تَقُوْلُ هٰذَا وَفِيْنَا نَبِيُّ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : ((﴿ **وَنُفِخَ فِي الصُّوْرِ فَصَعِقَ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَمَنْ فِي الْأَرْضِ إِلَّا مَنْ شَآءَ اللّٰهُ ثُمَّ نُفِخَ فِيْهِ أُخْرٰى فَإِذَا هُمْ قِيَامٌ يَّنْظُرُوْنَ** ﴾ **فَأَكُوْنُ أَوَّلَ مَنْ رَفَعَ رَأْسَهُ فَإِذَا مُوْسٰى آخِذٌ بِقَائِمَةٍ مِنْ قَوَائِمِ الْعَرْشِ، فَلَا أَدْرِيْ أَرَفَعَ رَأْسَهُ قَبْلِيْ أَوْ كَانَ مِمَّنِ اسْتَثْنَى اللّٰهُ. وَمَنْ قَالَ : أَنَا خَيْرٌ مِنْ يُوْنُسَ بْنِ مَتّٰى فَقَدْ كَذَبَ**)). (حسن صحيح) تخريج شرح عقيده الطحاوية (١٦٢)

ترجمہ: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ ایک یہودی نے مدینہ کے بازار میں کہا قسم ہے اس اللہ کی جس نے پسند کرلیا موسیٰ کو سب آدمیوں پر کہا راوی نے ایک مرد نے انصار میں سے ہاتھ اٹھا کر اس کے منہ پر طمانچہ مارا اور کہا کہ تو ایسا کہتا ہے اور ہمارے درمیان اللہ کا نبی موجود ہے (اور وہ دونوں آپ کے پاس حاضر ہوئے) آپ نے فرمایا جب صورت

پھونکے گا آسمان وزمین کے لوگ گھبرا جائیں گے مگر جسے اللہ چاہے پھر دوبارہ پھونکا جائے گا، سواسی وقت وہ کھڑے دیکھتے ہوں گے تو سب سے پہلے میں سر اٹھاؤں گا (یعنی قبر سے) اور موسیٰ عرش کا پایہ پکڑے ہوئے ہوں گے، سو میں نہیں جانتا کہ مجھ سے پہلے سر اٹھایا انہوں نے یا ان میں داخل تھے جن کو اللہ نے مستثنیٰ کر دیا (یعنی بے ہوش نہ ہوئے نفخ صور سے) اور جس نے کہا میں یونس بن متی سے بہتر ہوں اس نے جھوٹ کہا۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

خاتمہ: شیخ نے لمعات میں کہا ہے کہ اس نفخہ سے نفخہ فزع کہ بعد بعث کے ہوگا۔ بے ہوش ہو جائیں گے اس کے سبب سے لوگ اور موسیٰ علیہ السلام اس وقت بے ہوش نہ ہوں گے اس لیے کہ وہ طور پر بے ہوش ہو چکے ہیں اور اس میں ایک فضیلت خاصہ جزئیہ سے بالکل افضل ہونا ان کا آپ سے لازم نہیں آتا اس لیے کہ فضائلِ خاصہ آنحضرتؐ کے اس سے زیادہ ہیں۔ انتہیٰ۔ مختصراً بنوع تغیر۔ قولہ: اور جس نے کہا کہ میں یونس بن متی سے، الخ۔ اس کے دو معنی ہو سکتے ہیں ایک یہ کہ آنحضرت ﷺ کو یونس بن متی سے افضل کہے وہ جھوٹا ہے یعنی باعتبار اصل نبوت کے کہ اس میں سب نبی برابر ہیں دوسرے یہ کہ اپنے تئیں ان سے افضل کہے اور یہ پُر ظاہر ہے کہ غیر نبی نبی ﷺ سے افضل نہیں ہو سکتا۔

❀ ❀ ❀ ❀

(٣٢٤٦) عَنْ أَبِي سَعِيدٍ وَأَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ : ((يُنَادِي مُنَادٍ: إِنَّ لَكُمْ أَنْ تَحْيَوْا فَلَا تَمُوتُوا أَبَدًا، وَإِنَّ لَكُمْ أَنْ تَصِحُّوا فَلَا تَسْقَمُوا أَبَدًا، وَإِنَّ لَكُمْ أَنْ تَشِبُّوا فَلَا تَهْرَمُوا أَبَدًا، وَإِنَّ لَكُمْ أَنْ تَنْعَمُوا فَلَا تَبْأَسُوا أَبَدًا، فَذٰلِكَ قَوْلُهُ تَعَالَى ﴿ وَتِلْكَ الْجَنَّةُ الَّتِيْٓ أُوْرِثْتُمُوْهَا بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ﴾ . (اسناده صحيح)

ترجمہ: ابو سعید اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ایک پکارنے والا پکارے گا (یعنی جنت میں) کہ تمہارے لیے زندگی ہے کہ کبھی نہ مرو گے اور تم تندرست رہو گے اور کبھی بیمار نہ ہو گے اور تم جوان رہو گے کہ کبھی بوڑھے نہ ہو گے اور تم ہمیشہ آرام میں رہو گے کہ کبھی تکلیف نہ پاؤ گے یہی مراد ہے اس قول سے اللہ تعالیٰ کی ﴿وَتِلْكَ الْجَنَّةُ الَّتِيْ﴾ آہ۔ یعنی یہی جنت ہے کہ وارث ہوئے تم اس کے اپنے عملوں کے بدلے۔

فائدہ: ابن مبارک وغیرہ نے یہ حدیث ثوری سے روایت کی اور مرفوع نہ کیا اس کو۔

❀ ❀ ❀ ❀

٤٠۔ باب: وَمِنْ سُوْرَةِ الْمُؤْمِنِ

تفسیر سورہ مؤمن

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

(٣٢٤٧) عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيْرٍ قَالَ : سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُوْلُ : ((الدُّعَاءُ هُوَالْعِبَادَةُ))، ثُمَّ قَالَ : ((﴿وَقَالَ رَبُّكُمُ ادْعُوْنِيْ أَسْتَجِبْ لَكُمْ إِنَّ الَّذِيْنَ يَسْتَكْبِرُوْنَ عَنْ عِبَادَتِيْ سَيَدْخُلُوْنَ جَهَنَّمَ دَاخِرِيْنَ﴾)) . (اسناده صحيح) أحكام الجنائز (١٩٤) الروض النضير (٨٨٨) تخريج مشكاة المصابيح (٢٢٣٠) صحيح أبي داؤد (١٣٢٩)

ترجمہ: نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ سنا میں نے نبی ﷺ سے کہ فرماتے تھے دعا وہی تو عبادت ہے پھر پڑھی آپ نے یہ آیت ﴿وقال ربكم ادعونى﴾ اور فرمایا تمہارے پروردگار نے دعا کرو مجھ سے قبول کروں دعا تمہاری جو لوگ تکبر کرتے ہیں میری عبادت سے یعنی میری دعا سے داخل ہوں گے جہنم میں ذلیل ہو کر۔

فائدہ : یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

خاتمہ: اس سورت میں صفاتِ الٰہی سے مذکور ہے غافر الذنب اور قابل التوب اور شدید العقاب اور ذی الطّول ہونا اللہ تعالیٰ کا اور رفیع الدرجات اور ذی العرش اور مالک ہونا اس کا اور جاننا اس کا آنکھوں کی چوری کو اور عادتِ الٰہی کہ ہمیشہ مدد کرتا ہے نبیوں کی اور مؤمنین کی اور احیاء اور امات اور تعبیر اس کے ارادہ کی ساتھ کن کے اور قصصِ ماضیہ سے قصہ موسیٰ علیہ السلام کے ارسال کا اور ظلم فرعون کا، اہامان اور قارون کا اور قصہ مؤمن آل فرعون کا اور نصیحت اس کی فرعون کو اور قوم کو اور احوالِ آخرت سے ندا کرنا کافروں کو قیامت میں کہ غصہ اللہ کا اور دشمن رکھنا اس کا بڑھ کر ہے تمہارے غصہ سے اور کہنا تابعان کفار کا اپنے متبوعین سے واسطے تخفیف عذاب دوزخ کے اور جواب ان کا کہنا دوزخیوں کا مالک دوزخ سے کہ رب ہمارا ایک دن عذاب سے ہم پر تخفیف کرے، قبول نہ ہونا ظالموں کی معذرت کا قیامت کے دن اغلال اور سلاسل اور تسجیر مجادلان فی الآیات کی جہنم میں اور احوال ملائکہ سے تسبیح اور تحمید اور استغفار حاملانِ عرش کا تائبیں اور متبعین قرآن کے لیے اور قدرتوں سے اللہ تعالیٰ کے لیے، رزق کا اتارنا آسمان سے اور تمنن ساتھ سکون لیل اور ابصار نہار کے اور تمنن ساتھ قرار دینے زمین کے اور بناء سماء کی اور صورت بنانی آدم کی اور اثبات توحید الوہیت کا ان صفتوں سے اور چھ مرتبے انسان کی پیدائش کے مٹی سے ہونا اور نطفہ اور علقہ اور طفل اور جوان اور پیر ہونا اس کا اور تمنن کشتی اور جانوروں پر سوار ہونے کے ساتھ اور مضامین متفرقہ سے تذکیر قوم نوح اور احزاب کے تکذیب کی اور حملہ کرنا ہر امت کا اپنے نبی پر اور ہلاک قوم کا اور نجات نبی کی اور تذکر عطاء تورات کی موسیٰ علیہ السلام کو اور امر صبر اور استغفار اور تسبیح و تحمید کا صبح اور شام اور برابر نہ ہونا اعمٰی اور بصیر اور

صالح اور مسئی کا اور امر دعا کا اور وعدہ اس کے قبول کا اور امر نبی کو کہ کہے منع کیا گیا ہوں میں عبادت سے غیر اللہ کے بیان کرنا بعض انبیاء کے قصوں کو قرآن میں اور نہ بیان کرنا بعض کا اور عادتِ الٰہی ہونا کافروں کے ہلاک کرنے کی۔ وغیر ذلک۔

❁❁❁❁

٤١۔ باب: وَمِنْ سُوْرَةِ حم السَّجْدَةِ

تفسیر سورۂ سجدہ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

(٣٢٤٨) عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ : اخْتَصَمَ عِنْدَ الْبَيْتِ ثَلَاثَةُ نَفَرٍ قُرَشِيَّانِ وَثَقَفِيٌّ۔ أَوْثَقَفِيَّانِ وَقُرَشِيٌّ۔ قَلِيْلٌ فِقْهُ قُلُوْبِهِمْ، كَثِيْرٌ شَحْمُ بُطُوْنِهِمْ، فَقَالَ أَحَدُهُمْ أَتَرَوْنَ أَنَّ اللّٰهَ يَسْمَعُ مَا نَقُوْلُ؟ فَقَالَ الْاٰخَرُ: يَسْمَعُ إِنْ جَهَرْنَا وَلَا يَسْمَعُ إِنْ أَخْفَيْنَا، وَقَالَ الْاٰخَرُ: إِنْ كَانَ يَسْمَعُ إِذَا جَهَرْنَا فَهُوَ يَسْمَعُ إِذَا أَخْفَيْنَا. فَأَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ ﴿ **وَمَا كُنْتُمْ تَسْتَتِرُوْنَ أَنْ يَّشْهَدَ عَلَيْكُمْ سَمْعُكُمْ وَلَآ أَبْصَارُكُمْ وَلَا جُلُوْدُكُمْ** ﴾. [اسناده صحيح]

ترجمہ: عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ جھگڑے تین شخص بیت اللہ کے پاس دو قریشی تھے ایک ثقفی یا دو ثقفی تھے ایک قریشی دل میں ان کے سمجھ تھوڑی تھی اور پیٹ پر ان کے چربی بہت تھی ایک نے کہا بھلا دیکھو تو کیا اللہ سنتا ہے جو ہم کہتے ہیں دوسرے نے کہا سنتا ہے اگر ہم پکاریں اور نہیں سنتا اگر ہم چپکے سے بولیں، تیسرے نے کہا اگر ہماری پکار کو سنتا ہے تو چپکے کو بھی سنتا ہو گا سو اللہ تعالیٰ نے اتارا ﴿وما كنتم تستترون﴾ سے یعنی نہ تھے تم پرواہ کرتے اس خیال سے کہ گواہی دیں گے تم پر تمہارے کان اور تمہاری آنکھیں یعنی غیر سے چھپ کر گناہ کرتے تھے یہ خبر نہ تھی کہ اعضا گواہی دیں گے۔

فائدہ : یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

❁❁❁❁

(٣٢٤٩) عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ يَزِيْدَ قَالَ : قَالَ عَبْدُاللّٰهِ: كُنْتُ مُسْتَتِرًا بِأَسْتَارِالْكَعْبَةِ فَجَاءَ ثَلَاثَةُ نَفَرٍ كَثِيْرٌ شُحُوْمُ بُطُوْنِهِمْ، قَلِيْلٌ فِقْهُ قُلُوْبِهِمْ، قُرَشِيٌّ وَخَتَنَاهُ ثَقَفِيَّانِ أَوْ ثَقَفِيٌّ وَخَتَنَاهُ قُرَشِيَّانِ، فَتَكَلَّمُوْا بِكَلَامٍ لَمْ أَفْهَمْهُ، فَقَالَ أَحَدُهُمْ: أَتَرَوْنَ أَنَّ اللّٰهَ يَسْمَعُ كَلَامَنَا هٰذَا؟ فَقَالَ الْاٰخَرُ: إِنَّا إِذَا رَفَعْنَا أَصْوَاتَنَا سَمِعَهُ وَإِذَا لَمْ نَرْفَعْ أَصْوَاتَنَا لَمْ يَسْمَعْهُ. فَقَالَ الْآخَرُ: إِنْ سَمِعَ مِنْهُ شَيْئًا سَمِعَهُ كُلَّهُ. فَقَالَ عَبْدُاللّٰهِ: فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لِلنَّبِيِّ ﷺ فَأَنْزَلَ اللّٰهُ ﴿ **وَمَا كُنْتُمْ تَسْتَتِرُوْنَ أَنْ يَّشْهَدَ عَلَيْكُمْ سَمْعُكُمْ وَلَا أَبْصَارُكُمْ وَلَا جُلُوْدُكُمْ** ﴾ إِلٰى قَوْلِهِ ﴿ **فَأَصْبَحْتُمْ مِنَ الْخَاسِرِيْنَ.** ﴾ (اسناده صحيح)

ترجمہ: عبدالرحمٰن بن یزید سے روایت ہے کہ عبداللہ نے کہا کہ میں کعبہ کے پردوں میں چھپا ہوا تھا تین شخص آئے کہ ان کے پیٹ پر چربی بہت تھی اور دل میں سمجھ کم ایک قرشی تھا اور دو اس کے داماد ثقفی یا ایک ثقفی دو داماد اس کے قرشی انہوں نے ایسی بات کہی کہ میں نہ سمجھا پھر ایک بولا بھلا دیکھو کیا اللہ ہماری بات سنتا ہے دوسرے نے کہا جب ہم آواز بلند کرتے ہیں سنتا ہے اور جب بلند نہ کریں نہیں سنتا' تیسرے نے کہا اگر تھوڑی سنتا ہے تو سب سن سکتا ہے۔ عبداللہ نے کہا میں نے نبی ﷺ سے اس کا ذکر کیا اللہ تعالیٰ نے یہ آیت اتاری ﴿وَمَا كُنتُمْ﴾ سے ﴿خَاسِرِينَ﴾ تک۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے۔ روایت کی ہم سے محمود بن غیلان نے انہوں نے وکیع سے انہوں نے سفیان سے انہوں نے اعمش سے انہوں نے عمارہ بن عمیر سے انہوں نے وہب بن ربیعہ سے انہوں نے عبداللہ رضی اللہ عنہ سے مانند اس کے۔

مترجم: پوری آیت یہ ہے: ﴿وَمَا كُنتُمْ تَسْتَتِرُونَ أَن يَشْهَدَ عَلَيْكُمْ سَمْعُكُمْ وَلَا أَبْصَارُكُمْ وَلَا جُلُودُكُمْ وَلَٰكِن ظَنَنتُمْ أَنَّ اللَّهَ لَا يَعْلَمُ كَثِيرًا مِّمَّا تَعْمَلُونَ وَذَٰلِكُمْ ظَنُّكُمُ الَّذِي ظَنَنتُم بِرَبِّكُمْ أَرْدَاكُمْ فَأَصْبَحْتُم مِّنَ الْخَاسِرِينَ﴾۔ یعنی تم پرواہ نہ کرتے تھے اس خیال سے کہ گواہی دیں گے تم پر کان تمہارے اور نہ آنکھیں تمہاری اور نہ کھالیں تمہاری لیکن یقین کیا تم نے کہ اللہ نہیں جانتا تمہارے بہت سے عملوں کو اور اسی گمان نے کہ گمان کیا تم نے اپنے رب کے ساتھ ہلاک کیا اس نے تم کو، سو ہو گئے تم آج نقصان والوں میں۔

❀ ❀ ❀ ❀

(۳۲۵۰) عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ: أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَرَأَ: ﴿إِنَّ الَّذِينَ قَالُوا رَبُّنَا اللّٰهُ ثُمَّ اسْتَقَامُوا﴾ قَالَ: ((قَدْ قَالَ النَّاسُ ثُمَّ كَفَرَ أَكْثَرُهُمْ فَمَنْ مَاتَ عَلَيْهَا فَهُوَ مِمَّنِ اسْتَقَامَ))۔

(ضعيف الاسناد) (اس میں سہیل بن ابوحزم راوی ضعیف ہے)

ترجمہ: انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے پڑھا ﴿إِنَّ الَّذِينَ قَالُوا﴾ یعنی جو لوگ کہتے ہیں کہ معبود ہمارا اللہ ہی ہے پھر اس پر قائم رہے فرمایا آپ نے بہت لوگوں نے یہ کہا پھر منکر ہو گئے، سو جو اسی پر مرا وہ قائم رہا۔

فائدہ: یہ حدیث غریب ہے۔ نہیں جانتے ہم اس کو مگر اسی روایت سے سنا میں نے ابوزرعہ سے کہتے تھے عفان نے عمرو بن علی سے ایک حدیث روایت کی۔

خاتمہ: سورۂ سجدہ میں بڑے بڑے فوائد اس ترتیب سے مذکور ہیں تفصیل آیات قرآن عربی کی بشیر و نذیر ہونا رسول کا' اعراض بہت لوگوں کا قرآن سے' بشیر ہونا نبی ﷺ کا اور توحید اللہ کی اور امر استقامت اور استغفار کا خرابی زکوٰۃ نہ دینے والوں کی وعدہ اجر غیر ممنون کا مؤمنین صالحین کے لیے قدرتیں اس کی جیسے دو روز میں زمین بنانا اور پہاڑ گاڑنا اور برکت دینا اور اندازہ کرنا قوتوں کا چار روز میں اور استواء الی السماء اور آنا زمین و آسمان کا طوع' و رغبت سے ایک دوسرے کی طرف اور سات عدد کرنا آسمان کا دو روز میں

اور اترنا حکم کا ہر آسمان اور زینت آسمان کی ستاروں سے' عاد وثمود کے صاعقہ کا بیان، اللہ کے دشمنوں کا حشر سمع اور بصر اور جلود کی گواہیاں، غل مچانا کافروں کا قرآن پڑھتے وقت' مشرکوں کا حشر آرزو کرنا کہ اگر ہم اپنے معبودوں کو پائیں پیر کے نیچے روند ڈالیں' بشارت جنت کی اور اترنا فرشتوں کا موحدین کے لیے' فضیلت داعی الی اللہ کی امر بدی کو دفع کرنے کا نیکی کے ساتھ امر شیطان سے استعاذہ کرنے کا حرمت غیر اللہ کو سجدہ کرنے کا' زمین کا تازہ کرنا اور اثبات بعث کا اس دلیل سے مذمت الحادکی نہ آنا باطل کا قرآن کے آگے پیچھے سے' ہدیٰ اور شفا ہونا قرآن کا' شک واختلافِ یہود کا توراۃ میں نفی ظلم کی اللہ کی ذات سے گم ہونا معبودانِ باطل کا' حشر میں ناامیدی انسان کی مصیبت کے وقت انکار قرآن کا جواب آیاتِ قدرت دکھانا انفس وآفاق میں احاطہ اور شہادت اللہ کی ہر شے پر۔

❀❀❀❀

٤٢۔ باب: وَمِنْ سُورَةُ الشُّورٰى

تفسیر سورۂ شوریٰ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

(٣٢٥١) عَنْ عَبْدِالْمَلِكِ بْنِ مَيْسَرَةَ قَالَ: سَمِعْتُ طَاوُسًا قَالَ : سُئِلَ ابْنُ عَبَّاسٍ عَنْ هٰذِهِ الْاٰيَةِ: ﴿ **قُلْ لَّا أَسْئَلُكُمْ عَلَيْهِ أَجْرًا إِلَّا الْمَوَدَّةَ فِي الْقُرْبٰى** ﴾ فَقَالَ سَعِيْدُ بْنُ جُبَيْرٍ: قُرْبٰى الِ مُحَمَّدٍﷺ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ : أَعَلِمْتَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ لَمْ يَكُنْ بَطْنٌ مِنْ قُرَيْشٍ إِلَّا كَانَ لَهُ فِيهِمْ قَرَابَةٌ فَقَالَ : إِلَّا أَنْ تَصِلُوْا مَا بَيْنِي وَبَيْنَكُمْ مِنَ الْقَرَابَةِ . (اسناده صحيح)

ترجمہ: روایت ہے عبدالملک بن میسرہ سے، کہا سنا میں نے طاؤس سے، انہوں نے کہا کہ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کسی نے آیت کا مطلب پوچھا ﴿قُلْ لَا أَسْئَلُكُمْ عَلَيْهِ أَجْرًا﴾ یعنی کہہ تو اے نبیؐ میں تم سے دعوتِ اسلام کا کچھ اجر نہیں چاہتا مگر حق قرابت کا' سعید بن جبیر نے کہا کہ قرابت آل محمد ﷺ کی ابن عباس رضی اللہ عنہما نے جواب دیا کہ تو نہیں جانتا کہ عرب میں کوئی گھرانہ نہ تھا کہ رسول اللہ ﷺ کی اس میں قرابت نہ ہو، سو فرمایا اللہ تعالیٰ نے کہہ تو میں نہیں چاہتا تم سے کچھ مگر یہ کہ حسن سلوک کرو تم اس قرابت کے سبب سے جو میرے تمہارے درمیان میں ہے۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور کئی سندوں سے مروی ہوئی ہے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے۔

❀❀❀❀

(٣٢٥٢) **حَدَّثَنِي** شَيْخٌ مِنْ بَنِي مُرَّةَ قَالَ: قَدِمْتُ الْكُوفَةَ فَأُخْبِرْتُ عَنْ بِلَالِ بْنِ أَبِي بُرْدَةَ فَقُلْتُ: إِنَّ فِيهِ لَمُعْتَبَرًا فَأَتَيْتُهُ وَهُوَ مَحْبُوسٌ فِي دَارِهِ الَّتِي قَدْ كَانَ بَنٰى، قَالَ: وَإِذَا كُلُّ شَيْءٍ مِنْهُ، قَدْ تَغَيَّرَ مِنَ الْعَذَابِ

وَالضَّرْبِ وَإِذَا هُوَ فِي قُشَاشٍ، فَقُلْتُ: اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ يَا بِلَالُ! لَقَدْ رَأَيْتُكَ وَأَنْتَ تَمُرُّ بِنَا وَتُمْسِكُ بِأَنْفِكَ مِنْ غَيْرِ غُبَارٍ، وَأَنْتَ فِي حَالِكَ هٰذِهِ الْيَوْمَ. فَقَالَ مِمَّنْ أَنْتَ؟ فَقُلْتُ: مِنْ بَنِي مُرَّةَ بْنِ عَبَّادٍ. فَقَالَ: أَلَا أُحَدِّثُكَ حَدِيثًا عَسَى اللّٰهُ أَنْ يَنْفَعَكَ بِهِ؟ قُلْتُ: هَاتِ، قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي أَبُو بُرْدَةَ عَنْ أَبِيهِ أَبِي مُوسٰى أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((**لَا تُصِيبُ عَبْدًا نَكْبَةٌ فَمَا فَوْقَهَا أَوْ دُونَهَا إِلَّا بِذَنْبٍ وَمَا يَعْفُو اللّٰهُ عَنْهُ أَكْثَرُ**)) قَالَ: وَقَرَأَ ﴿ **وَمَا أَصَابَكُمْ مِنْ مُصِيبَةٍ فَبِمَا كَسَبَتْ أَيْدِيكُمْ وَيَعْفُوا عَنْ كَثِيرٍ** ﴾.

(ضعیف الاسناد) (اس میں عمرو بن عاصم مجہول ہے)

ترجمہ: بنی مرہ کے ایک شخص سے روایت ہے کہ اس نے کہا میں کوفے میں آیا اور مجھے خبر ہوئی بلال بن ابی بردہ کے حال کی تو میں نے کہا ان کے حال میں عبرت ہے اور میں ان کے پاس آیا وہ قید تھے اپنے اسی گھر میں جو بنوایا تھا اور سب چیز ان کی شکل وصورت کی بدل گئی تھی مار پیٹ سے اور ان کے بدن پر ایک پرانا چیتھڑا تھا میں نے کہا الحمد للہ یا بلال میں نے تم کو دیکھا تھا کہ جب تم ہمارے اوپر سے گزرتے تھے ناک بھوں چڑھاتے تھے بغیر دھول کے اور آج تم اس حال میں ہو انہوں نے کہا تو کس قبیلہ کا ہے میں نے کہا بنو مرہ بن عباد کا کہا کیا بیان کروں میں تجھ سے ایک حدیث کہ شاید اللہ تجھے اس سے فائدہ دے میں نے کہا لاؤ کہا روایت کی مجھ سے ابو بردہ نے انہوں نے اپنے باپ سے جو ابو موسیٰ ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: نہیں پہنچتی ہے کسی کو کوئی چوٹ کم ہو یا زیادہ مگر بسبب گناہ کے اور اللہ جو معاف کر دیتا ہے وہ بہت ہے (یعنی اس سے جس کا بدلا ملا) کہا راوی نے پھر پڑھی انہوں نے ﴿وَمَا أَصَابَكُمْ﴾ یعنی پہنچتی تم کو کوئی مصیبت مگر تمہارے ہاتھ کے عملوں سے اور معاف کر دیتا ہے بہت گناہوں کو۔

فائدہ: یہ حدیث غریب ہے۔ نہیں جانتے ہم اس کو مگر اسی سند سے۔

خاتمہ: سورۂ شوریٰ میں عمدہ عمدہ فوائد اس ترتیب سے مذکور ہیں۔ تشبیہ اس وحی کی پہلی وحیوں سے مالک ہونا اللہ تعالیٰ کا آسمان وزمین پر قریب ہونا آسمان کے پھٹ جانے کا کثرت سے ملائکہ کے ایک فرقہ جنتی ہے اور ایک ناری' ہدایت اور رحمت اس کی مشیت پر ہے اعتراض شرک پر اور مختلف فیہ امر میں خاص اللہ ہی کا حکم ہے اور ردِ تقلید کا قدرت اللہ کی آسمان اور زمین اور چارپایوں کے پیدا کرنے سے اور مقالید سمٰوٰت وارض اس کے ہاتھ میں ہونا' ناگوار ہونا مشرکوں پر توحید اور اتباع سنت' مختلف ہونا علم آنے کے بعد امر دعوت اور استقامت کا دین پر واضح ہو جانا حق اور باطل کا نہ ہونا علم قیامت کا نبی ﷺ کو لطف اور رزاقیت اور قوت وعزت خداوند تعالیٰ کی دنیا و آخرت کی کھیتی کا حال' ظالموں کا ڈرنا' حشر میں جزا نیکی کی زیادت کے ساتھ اللہ کی رحمت کا بیان اور توبہ قبول کرنا اور گناہ بخشنا وعید عذاب شدید کی کافروں کے لیے' اگر رزق میں وسعت ہو تو بندے بغاوت کریں مینہ اترنے کا بیان آسمان وزمین اور دواب کا پیدا کرنا کشتی کا بیان وعید مجادلہ کرنے والے کی اللہ تعالیٰ کی آیتوں کے ساتھ تحقیر دنیا اور فضیلت

توکل واعتماد کی اللہ تعالیٰ پر صفات مؤمنوں کی فضیلت صبر وعفو کی حال ظالموں کا حشر میں انسان کی شکایت نبیؐ پر احسان رکھنا فرشتوں کے بھیجنے کا اور وحی اتارنے کا راہ سیدھی بتانا ان کا۔

❀❀❀❀

٤٣۔ باب: وَمِنْ سُوْرَةُ الزُّخْرُفِ

تفسیر سورۂ زخرف

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

(٣٢٥٣) عَنْ أَبِيْ أُمَامَةَ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : ((مَا ضَلَّ قَوْمٌ بَعْدَ هُدًى كَانُوْا عَلَيْهِ إِلَّا أُوْتُوا الْجَدَلَ ((ثُمَّ تَلَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ هٰذِهِ الْآيَةَ)): ﴿ مَا ضَرَبُوْهُ لَكَ إِلَّا جَدَلًا بَلْ هُمْ قَوْمٌ خَصِمُوْنَ ﴾. (اسناده حسن) صحيح الترغيب (١٣٧)

ترجمہ: ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کوئی قوم گمراہ نہیں ہوئی راہ پانے کے بعد جس پر وہ تھی مگر جب کہ ان کو جھگڑنا ملا پھر پڑھی آپ نے یہ آیت ﴿مَا ضَرَبُوْهُ لَكَ﴾ یعنی وہ تجھ پر نام نہیں رکھتے مگر جھگڑنے کو اور وہ لوگ جھگڑالو۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔ نہیں جانتے ہم اسے مگر حجاج بن دینار کی روایت سے اور حجاج ثقہ ہیں مقارب الحدیث ہیں اور ابوغالب کا نام حزور ہے۔

خاتمہ: سورۂ زخرف میں فوائد عمدہ ہیں۔ چنانچہ سوگند قرآن کی اور عربی اور علی اور حکیم ہونا اس کا لوح محفوظ میں موقوف نہ ہونا نزول وحی کا مسرفون کے اسراف کے سبب سے بیان ارسال انبیاء کا قدرتیں اللہ تعالیٰ کی آسمان کے پیدا کرنے سے اور زمین کے بچھانے سے اور اسی طرح راہیں بنانا اور پانی اتارنا وغیرہ ذلک۔ ردّ ان مشرکوں کا جو اللہ کے ولد ٹھراتے ہیں تمسک ہر قوم گمراہ کا تقلید آباء کے ساتھ ابراہیم علیہ السلام کی بیزاری تقلید آباء سے انبیاء کو ساحر کہنا کافروں کا اعتراض کہ قرآن کسی سردار پر کیوں نہ اترا، جو قرآن سے غافل ہوا ایک شیطان اس کے پیچھے لگا' نبی ﷺ کو طاقت نہیں کہ بہرے کو سنائے امر قرآن کے ساتھ چنگل مارنے کا' توحید انبیاء کی قصہ موسیٰ علیہ السلام کا عیسیٰ علیہ السلام کا حال سن کر مشرکین قریش کا رکنا نشانِ قیامت ہونا عیسیٰ علیہ السلام کا عداوت شیطان کی انسان سے یکبارگی آجانا قیامت کا خوف وحزن نہ ہونا عباد مخلصین کو، اور سونے کا بیان اور صراحیوں کا وعدہ نیکیوں کے لیے جنت وعذاب جہنم کا، مجرموں کے لیے اور پکارنا ان کا مالک کو اور جواب ان کا' کراماً کاتبین کا بیان کہنا نبی ﷺ کا اللہ کا بیٹا ہوتا تو میں اول پوجتا معبود ہونا اللہ تعالیٰ کا آسمان وزمین میں بطلان معبودان باطل کی شفاعت کا قائل ہونا کافروں کا اللہ کی خالقیت پر نبی کو حکم معاف کا اور اسلام کا۔

❀❀❀❀

٤٤۔ باب: وَمِنْ سُوْرَةُ الدُّخَانِ

تفسیر سورۂ دخان

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

(٣٢٥٤) **عَنْ مَسْرُوْقٍ** قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ إِلٰى عَبْدِاللّٰهِ فَقَالَ : إِنَّ قَاصًّا يَقُصُّ يَقُوْلُ: إِنَّهُ يَخْرُجُ مِنَ الْأَرْضِ الدُّخَانُ فَيَأْخُذُ بِمَسَامِعِ الْكُفَّارِ وَيَأْخُذُ الْمُؤْمِنَ كَهَيْئَةِ الزُّكَامِ، قَالَ : فَغَضِبَ وَكَانَ مُتَّكِئًا فَجَلَسَ ثُمَّ قَالَ: إِذَا سُئِلَ أَحَدُكُمْ عَمَّا يَعْلَمُ فَلْيَقُلْ بِهِ قَالَ مَنْصُوْرٌ: فَلْيُخْبِرْ بِهِ۔ وَإِذَا سُئِلَ عَمَّا لَا يَعْلَمُ فَلْيَقُلِ: اللّٰهُ أَعْلَمُ، فَإِنَّ مِنْ عِلْمِ الرَّجُلِ إِذَا سُئِلَ عَمَّا لَا يَعْلَمُ أَنْ يَقُوْلَ: اللّٰهُ أَعْلَمُ، فَإِنَّ اللّٰهَ قَالَ لِنَبِيِّهِ: ﴿ **قُلْ مَآ أَسْئَلُكُمْ عَلَيْهِ مِنْ أَجْرٍ وَّمَآ أَنَا مِنَ الْمُتَكَلِّفِيْنَ** ﴾ إِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ لَمَّا رَاٰى قُرَيْشًا إِسْتَعْصَوْا عَلَيْهِ قَالَ: ((**اَللّٰهُمَّ أَعِنِّيْ عَلَيْهِمْ بِسَبْعٍ كَسَبْعِ يُوْسُفَ**)) فَأَخَذَتْهُمْ سَنَةٌ فَأَحْصَتْ كُلَّ شَيْءٍ حَتّٰى أَكَلُوا الْجُلُوْدَ وَالْمَيْتَةَ۔ وَقَالَ أَحَدُهُمَا: الْعِظَامَ۔ قَالَ : وَجَعَلَ يَخْرُجُ مِنَ الْأَرْضِ كَهَيْئَةِ الدُّخَانِ، قَالَ : فَأَتَاهُ أَبُوْ سُفْيَانَ فَقَالَ: إِنَّ قَوْمَكَ قَدْ هَلَكُوْا فَأَدْعُ اللّٰهَ لَهُمْ، قَالَ : فَهٰذَا لِقَوْلِهِ: ﴿ **يَوْمَ تَأْتِي السَّمَآءُ بِدُخَانٍ مُّبِيْنٍ ۝ يَّغْشَى النَّاسَ هٰذَا عَذَابٌ أَلِيْمٌ** ﴾. قَالَ : مَنْصُوْرٌ هٰذَا لِقَوْلِهِ: ﴿ **رَبَّنَا اكْشِفْ عَنَّا الْعَذَابَ** ﴾ فَهَلْ يُكْشَفُ عَذَابُ الْاٰخِرَةِ؟ قَدْ: مَضَى الْبَطْشَةُ وَاللِّزَامُ وَالدُّخَانُ، وَقَالَ أَحَدُهُمَا: الْقَمَرُ وَقَالَ الْآخَرُ: الرُّوْمُ. وَاللِّزَامُ يَعْنِيْ يَوْمَ بَدْرٍ. (اسناده صحيح)

ترجمہ: مسروق سے روایت ہے انہوں نے کہا ایک شخص آیا عبداللہ کے پاس اور کہا کہ ایک واعظ بیان کرتا تھا کہ نکلے گا زمین میں سے ایک دھواں یعنی قیامت کے قریب اور کافروں کے کان بند کر لے گا اور مؤمنوں کو زکام سا ہو جائے گا' مسروق نے کہا کہ غصہ ہو گئے عبداللہ اور تکیہ لگائے ہوئے تھے اٹھ بیٹھے اور کہا جب کسی سے پوچھا جائے اس بات سے کہ نہیں جانتا تو تو کہہ دے اللہ خوب جانتا ہے اس لیے کہ یہ بھی آدمی کے علم کی بات ہے کہ جسے سوال ہو اس سے ایسی چیز کا جو نہیں جانتا تو کہہ دے اللہ خوب جاننے والا ہے اس لیے کہ اللہ نے اپنے نبی سے کہا کہہ دے تو نہیں مانگتا میں تم سے مزدوری اور نہیں ہوں میں اپنے دل سے بات بنانے والا' اصل اس دخان کی یہ ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے جب دیکھا کہ قریش میرا کہنا نہیں مانتے دعا کی یا اللہ مدد کر میری ان پر سات برس کے قحط سے یوسف علیہ السلام کے زمانہ کی مانند، سو ان پر قحط پڑا اور سب چیزیں ختم ہو گئیں یہاں تک کہ کھالیں اور مردے کھانے لگے اور اعمش اور منصور دونوں راویوں میں سے ایک نے کہا ہڈیاں بھی کھانے لگے اور کہا عبداللہ نے زمین سے دھواں بھی نکلنے لگا راوی نے کہا پھر آیا آنحضرتؐ کے پاس ابوسفیان اور عرض کی کہ آپ

کے لوگ ہلاک ہوگئے اللہ سے دعا کرو ان کے لیے کہا عبداللہ نے یہی مراد ہے اس آیت سے ﴿یوم تاتی السماء بدخان مبین﴾ یعنی جس دن لائے گا آسمان سے کھلا دھواں کہ ڈھانپ لے گا لوگوں کو یہ دکھ کی مار ہے۔ منصور نے کہا یہی مراد ہے اس آیت سے ﴿ربنا اکشف عنا العذاب﴾ یعنی کھول دے ہم سے عذاب سو کیا کھولا جائے گا عذاب آخرت کا یعنی وہی قحط کا دھواں مراد ہے عبداللہ نے کہا گزر گیا بطشہ اور لزام اور دخان اور اعمش اور منصور دونوں راویوں میں سے ایک نے کہا کہ گزر گیا شق ہونا قمر کا اور دوسرے نے کہا اور مغلوب ہونا روم کا' کہا ابوعیسیٰ نے کہ لزام سے مراد ہے وہ قتل جو بدر کے دن ہوا۔ یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

مترجم : دخان یعنی دھواں جس کا ذکر ﴿ یوم تاتی السماء بدخان مبین ﴾ میں ہے اس میں مفسرین کے دو قول ہیں ایک وہی جو اس روایت کے آخر میں مذکور ہوا' دوسرا یہ کہ وہ دخان قریب قیامت کے ظاہر ہوگا اور اس سے مؤمنوں کو زکام اور کافروں کو انسداد مسام ہوگا جیسا اول روایت میں مذکور ہے اور بطشہ سے اشارہ ہے اس آیت کی طرف ﴿یَوْمَ نَبْطِشُ الْبَطْشَةَ الْكُبْرٰى﴾ یعنی جس دن پکڑیں گے ہم ان کو سخت پکڑنا مراد اس سے واقعہ ہے بدر کا اور لزام میں اشارہ ہے اس آیت کی طرف ﴿فسوف یکون لزاماً﴾ یعنی اب ہوگی پکڑ دھکڑ اس سے بھی مراد معاملہ بدر کا ہے اور روم میں اشارہ ہے ﴿الم غلبت الروم﴾ کی طرف یعنی خبر ہے اس میں روم کے مغلوب ہونے کی۔ اور یہ بھی آپ ﷺ کے وقت میں ہو چکا۔

❀ ❀ ❀ ❀

(٣٢٥٥) عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : ((مَا مِنْ مُؤْمِنٍ إِلَّا وَلَهُ بَابَانِ: بَابٌ يَصْعَدُ مِنْهُ، عَمَلُهُ وَبَابٌ يَنْزِلُ مِنْهُ رِزْقُهُ، فَإِذَا مَاتَ بَكَيَا عَلَيْهِ فَذٰلِكَ قَوْلُهُ عَزَّوَجَلَّ: ﴿ فَمَا بَكَتْ عَلَيْهِمُ السَّمَآءُ وَالْأَرْضُ وَمَا كَانُوْا مُنْظَرِيْنَ ﴾ .

(اسناده ضعيف) سلسلة الاحاديث الضعيفة (٤٤٩١) (اس میں موسیٰ بن عبیدہ اور یزید بن ابان دونوں ضعیف ہیں)

ترجمہ: انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کوئی مؤمن ایسا نہیں کہ اس کے لیے نہ ہوں دو دروازے یعنی آسمان میں ایک دروازے سے اس کے نیک عمل چڑھتے ہیں دوسرے سے رزق اترتا ہے جب وہ مرجاتا ہے دونوں اس پر روتے ہیں یہی فرماتا ہے اللہ تعالیٰ کہ نہ روئے ان پر یعنی کفار پر آسمان زمین اور نہ تھے وہ مہلت پانے والے۔

فائدہ : یہ حدیث غریب ہے۔ نہیں جانتے ہم اس کو مرفوع مگر اسی سند سے اور موسیٰ بن عبیدہ اور یزید بن ابان رقاشی ضعیف ہیں حدیث میں۔

خاتمہ: سورۂ دخان میں یہ مضامین بہ ترتیب مذکور ہیں نزول قرآن کا شب قدر میں یا شب برات میں ربوبیت اور الوہیت اور

احیاء اور اماتت اللہ تعالیٰ کی، بطش کبریٰ کا بیان، بیان قوم فرعون کا کچھ تھوڑا سا حال قوم منکران بعث کا پیدا نہ ہونا آسمان وزمین کا کھیل کے لیے اور اثبات بعث کا اس سے بیان شجرۂ زقوم کا بشارت مقام امین اور خبات اور عیون اور سندس اور استبرق کے لباس کی اور حورعین کے ترویج کی اور فواکہ کی متقیوں کے لیے آسان ہونا قرآن کا نبی ﷺ کی زبان پر۔ سورۂ جاثیہ کو اگرچہ مؤلف رحمہ اللہ نے نہیں لکھا مگر اس کا خلاصہ مضامین یہ ہے کہ اترنا کتاب کا رب الارباب کی طرف سے قدرتیں اس کی جیسے آسمان وزمین کا بنانا اور انسان اور چارپایوں کا پیدا کرنا اور رات دن کا بدلتے آنا اور رزق کا آسمان سے اترنا خرابی جھوٹے گنہگاروں کی، قدرتیں اس کی جیسے دریا کا کام میں لگانا کشتی کا چلانا وغیرہ مؤمنوں کو کافروں کے قصور معاف کرنے کا حکم نیکی بدی کا بدلہ ضرور ہے بنی اسرائیل کی فضیلتیں اس نبی کو شریعت کا عطا ہونا، قرآن میں عبرت اور ہدایت اور رحمت پیدا کرنا زمین آسمان کا اس لیے کہ ہر ایک اپنے عمل کی جزا پائے، مذمت ہوا پر چلنے والے کی، فرقہ دہریہ کا رد منکرانِ بعث کا کہنا کہ ہمارے ماں باپ کو زندہ کر دو مالک ہونا اللہ تعالیٰ کا آسمان وزمین پر روبکاری ہر امت کی اپنی کتاب کے ساتھ حشر میں حمد اور ربوبیت اور کبریائی اور حکمت اللہ تعالیٰ شانہ کی۔

❀❀❀❀

٤٦۔ باب: وَمِنْ سُورَةِ الْأَحْقَاف

تفسیر سورہ احقاف

(٣٢٥٦) عَنِ ابْنِ أَخِي عَبْدِاللّٰهِ بْنِ سَلَامٍ قَالَ : لَمَّا أُرِيْدَ عُثْمَانُ جَاءَ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ سَلَامٍ فَقَالَ لَهُ عُثْمَانُ : مَاجَاءَ بِكَ؟ قَالَ : جِئْتُ فِي نُصْرَتِكَ قَالَ : اخْرُجْ إِلَى النَّاسِ فَاطْرُدْهُمْ عَنِّي، فَإِنَّكَ خَارِجٌ خَيْرٌ لِي مِنْكَ دَاخِلٌ، قَالَ : فَخَرَجَ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ سَلَامٍ إِلَى النَّاسِ فَقَالَ : أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّهُ كَانَ اسْمِي فِي الْجَاهِلِيَّةِ فُلَانٌ فَسَمَّانِي رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ عَبْدَاللّٰهِ وَنَزَلَتْ فِيَّ آيَاتٌ مِنْ كِتَابِ اللّٰهِ، نَزَلَتْ فِيَّ: ﴿ وَشَهِدَ شَاهِدٌ مِنْ بَنِيٓ إِسْرَآئِيلَ عَلٰى مِثْلِهِ فَآمَنَ وَاسْتَكْبَرْتُمْ إِنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الظَّالِمِيْنَ ﴾ وَنَزَلَتْ فِيَّ: ﴿ قُلْ كَفٰى بِاللّٰهِ شَهِيْدًا بَيْنِي وَبَيْنَكُمْ وَمَنْ عِنْدَهُ عِلْمُ الْكِتٰبِ ﴾، إِنَّ لِلّٰهِ سَيْفًا مَغْمُوْدًا عَنْكُمْ وَإِنَّ الْمَلٰئِكَةَ قَدْ جَاوَرَتْكُمْ فِي بَلَدِكُمْ هٰذَا الَّذِي نَزَلَ فِيْهِ نَبِيُّكُمْ، فَاللّٰهَ! اللّٰهَ! فِي هٰذِهِ الرَّجُلِ أَنْ تَقْتُلُوْهُ فَوَاللّٰهِ! إِنْ قَتَلْتُمُوْهُ لَتَطْرُدُنَّ جِيْرَانَكُمُ الْمَلٰئِكَةَ وَلَتَسُلُّنَّ سَيْفَ اللّٰهِ الْمَغْمُوْدَ عَنْكُمْ فَلَا يُغْمَدُ إِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ، قَالَ : فَقَالُوْا: اقْتُلُوا الْيَهُوْدِيَّ وَاقْتُلُوْا عُثْمَانَ . (ضعيف الاسناد) اس میں ابن اخ عبداللہ بن سلام مجہول ہے

تَرجَمَہ: عبداللہ بن سلام کے بھتیجے سے روایت ہے کہ جب لوگوں نے امیر المؤمنین عثمان رضی اللہ عنہ کے قتل کا ارادہ کیا عبداللہ بن سلام

آئے حضرت عثمانؓ نے ان سے کہا تم کیوں آئے انہوں نے کہا آپ کی مدد کو آپ نے فرمایا کہ جا تو لوگوں کے پاس اور ان کو مجھ سے دور رکھ اور تیرا باہر رہنا مفید ہے میرے لیے اندر رہنے سے۔ کہا راوی نے کہ عبداللہ بن سلام نکلے لوگوں کی طرف اور کہا اے لوگو! میرا نام جاہلیت میں فلانا تھا (یعنی حصین) پھر رسول اللہ ﷺ نے عبداللہ نام رکھا اور میرے بارے میں کئی آیتیں اتریں اللہ کی کتاب سے میرے ہی بارے میں اتری ﴿وَشَهِدَ شَاهِدٌ مِنْ بَنِي إِسْرَائِيلَ﴾ یعنی گواہی دی ایک گواہی دینے والے نے بنی اسرائیل میں سے اس کے مثل پر یعنی اس پر کہ قرآن اللہ کے پاس سے آیا ہے اور ایمان لایا اور تکبر کیا تم نے اور اللہ ہدایت نہیں دیتا ظالموں کو اور میرے ہی حق میں یہ آیت اتری ﴿وَكَفَى بِاللَّهِ شَهِيدًا﴾ یعنی نبی ﷺ کو کہہ دو کہ کافی ہے اللہ گواہ میرے اور تمہارے درمیان اور جس کے پاس علم ہے کتاب کا (مراد اس سے عبداللہ بن سلام ہیں) اور اللہ کی ایک تلوار چھپی ہوئی ہے تم سے اور فرشتے تمہارے ہمسایہ رہے ہیں اس تمہارے شہر میں کہ اترے تمہارے نبی یہاں، سو ڈرو اللہ سے ڈرو اللہ سے اس مرد کے (یعنی حضرت عثمانؓ کے) قتل کرنے سے کہ قسم ہے اللہ کی اگر تم نے اس کو مار ڈالا دور ہو جائیں گے تمہارے ہمسایہ فرشتے اور نکل آئے گی تم پر تلوار اللہ کی جو چھپی ہوئی تھی تم پر پھر میان میں نہ جائے گی قیامت تک، سو لوگوں نے عبداللہ کی بات سن کر کہا مارو اس یہودی کو (اور عبداللہ رضی اللہ عنہ پہلے یہودی تھے پھر مشرف باسلام ہوئے) اور مارو عثمان کو۔

فائدہ : یہ حدیث غریب ہے۔ روایت کیا اس کو شعیب بن صفوان نے عبدالملک بن عمیر سے انہوں نے ابن محمد بن عبداللہ بن سلام سے انہوں نے اپنے دادا عبداللہ بن سلام سے۔

❀ ❀ ❀ ❀

(٣٢٥٧) عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ : كَانَ النَّبِيُّ ﷺ إِذَا رَأَى مَخِيلَةً، أَقْبَلَ وَأَدْبَرَ فَإِذَا مَطَرَتْ، سُرِّيَ عَنْهُ، قَالَتْ : فَقُلْتُ : لَهُ، فَقَالَ : ((وَمَا أَدْرِي لَعَلَّهُ كَمَا قَالَ اللَّهُ تَعَالَى: ﴿فَلَمَّا رَأَوْهُ عَارِضًا مُسْتَقْبِلَ أَوْدِيَتِهِمْ قَالُوا هَٰذَا عَارِضٌ مُمْطِرُنَا﴾)) . (اسناده صحيح) سلسلة الاحاديث الصحيحة (٢٧٥٧)

ترجمہ: ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ انہوں نے کہا کہ نبی ﷺ جب دیکھتے بدلی اندر آتے اور باہر جاتے پھر جب مینہ برسنے لگتا خوش ہو جاتے کہا عائشہؓ نے میں نے عرض کی کہ اس کا کیا سبب ہے آپ نے فرمایا نہیں معلوم ہے مجھ کو شاید ویسا ہی نہ ہو جیسا اللہ تعالیٰ نے فرمایا جب دیکھا انہوں نے ابر سامنے اپنے نالوں یا کھیتوں کے کہنے لگے کہ ابر ہے ہم پر برسنے والا۔ اور اس میں بیان ہے اس عذاب کا جو قوم عاد پر آیا تھا آپ ﷺ کو خوف ہوتا کہ ویسا ہی عذاب نہ ہو۔

فائدہ : یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

❀ ❀ ❀ ❀

(۳۲۵۸) عَنْ عَلْقَمَةَ قَالَ : قُلْتُ لِإِبْنِ مَسْعُوْدٍ: هَلْ صَحِبَ النَّبِيَّ ﷺ لَيْلَةَ الْجِنِّ مِنْكُمْ أَحَدٌ ؟ قَالَ : مَا صَحِبَهُ مِنَّا أَحَدٌ وَلٰكِنْ قَدِ افْتَقَدْنَاهُ ذَاتَ لَيْلَةٍ وَهُوَ بِمَكَّةَ، فَقُلْنَا اغْتِيلَ اسْتُطِيرَ، مَا فُعِلَ بِهِ؟ فَبِتْنَا بِشَرِّ لَيْلَةٍ بَاتَ بِهَا قَوْمٌ حَتّٰى إِذَا أَصْبَحْنَا أَوْ: كَانَ فِي وَجْهِ الصُّبْحِ إِذَا نَحْنُ بِهِ يَجِيءُ مِنْ قِبَلِ حِرَا قَالَ : فَذَكَرُوْا لَهُ الَّذِي كَانُوْا فِيْهِ: قَالَ: فَقَالَ ((**أَتَانِيْ دَاعِي الْجِنِّ فَأَتَيْتُهُمْ فَقَرَأْتُ عَلَيْهِمْ**))، قَالَ : فَانْطَلَقَ فَأَرَانَا آثَارَهُمْ وَآثَارَ نِيْرَانِهِمْ. قَالَ الشَّعْبِيُّ : وَسَأَلُوْهُ الزَّادَ وَكَانُوْا مِنْ جِنِّ الْجَزِيْرَةِ فَقَالَ: ((**كُلُّ عَظْمٍ لَمْ يُذْكَرِ اسْمُ اللّٰهِ عَلَيْهِ يَقَعُ فِيْ أَيْدِيْكُمْ أَوْفَرَمَا كَانَ لَحْمًا، وَكُلُّ بَعْرَةٍ أَوْ رَوْثَةٍ عَلَفٌ لِدَوَابِّكُمْ**)) فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : ((**فَلَا تَسْتَنْجُوْا بِهِمَا فَإِنَّهُمَا زَادُ إِخْوَانِكُمْ مِنَ الْجِنِّ**)).

(صحيح) دون جملة "اسم الله" وعلف لدوابكم" سلسلة الاحاديث الضعيفة (۱۰۳۸)

ترجمہ: علقمہ رضی اللہ عنہ نے ابن مسعود سے روایت ہے انہوں سے کہا کہ تم میں سے کوئی آنحضرت ﷺ کے ساتھ تھا جس رات جن آئے تھے انہوں نے کہا نہیں مگر ایک رات آپ گم ہو گئے مکہ میں ہم نے کہا کسی نے آپ کو پکڑ رکھا یا کوئی اڑا لے گیا ہے' ہم سب لوگوں کی رات بہت بری کٹی یہاں تک کہ جب صبح ہوئی اور صبح میں وہ چلے آتے تھے حرا کی طرف سے، سو لوگوں نے اپنا گھبرانا رات کا آپ سے ذکر کیا کہا راوی نے کہ آپ نے فرمایا میرے پاس بلاوا آیا جنوں کا تو میں ان کے پاس گیا اور میں نے ان پر قرآن پڑھا پھر آپ ہم کو لے گئے اور ان کی نشانیاں دکھائیں اور نشان دکھائے ان کی آگ کے شعبی نے کہا کہ پھر جنوں نے آپ ﷺ سے توشہ مانگا اور وہ کسی جزیرے کے رہنے والے تھے آپ نے فرمایا کہ جس ہڈی پر اللہ کا نام نہیں لیتے وہ تمہارے ہاتھ لگ جائے گی خوب گوشت بھری ہوئی اور ہر اونٹ کی مینگنی یا گوبر چارہ ہے تمہارے جانوروں کا' پھر رسول اللہ ﷺ نے ہم سے فرمایا تم استنجا مت کرو ان دونوں سے۔ یعنی ہڈی سے وہ توشہ ہے تمہارے بھائیوں کا جنوں میں سے۔

فائدہ : یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

مترجم: لیلۃ الجن میں حاضر ہونے کے بارے میں عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایتیں متعارض آئی ہیں کسی میں ان کا ہونا مذکور ہے کسی میں نہ ہونا' مطلب یہ ہے کہ عبداللہ آپ کے ساتھ گئے تھے مگر جنوں کے جمع ہونے کی جگہ سے دور بیٹھے رہے اس لیے انہوں نے اپنا ہونا بھی ذکر کیا باعتبار جانے کے اور نہ ذکر کیا باعتبار نہ حاضر ہونے کے مجمع جن میں اور یہ بھی احتمال ہے کہ یہ معاملہ دو بار ہوا ہو ایک میں حاضر ہوئے ایک میں نہیں۔

خاتمہ: سورۂ احقاف میں فوائد ذیل مذکور ہیں کتاب کا اترنا شرک کا ابطال گمراہی اس کی جو غیر اللہ سے دعا کرے جواب اس کا جو قرآن کو جھٹلائے علم غیب نہ ہونا نبی ﷺ کو شہادت ایک خبیر کی تصدیق قرآن پر کہ مراد اس سے عبداللہ بن سلام ہیں' کافروں کا مؤمنوں سے کہنا کہ اگر ایمان اچھا ہوتا تو پہلے ہم کو ملتا' امام و رحمت ہونا تورات کا موحدوں کو جنت وغیرہ کی بشارت والدین سے

احسان کرنے کی وصیت اور تیس مہینے حمل وفصال لڑکے کا حال خلف کا جو موحد ہے اور نا خلف بے ایمان کا' کافروں کی نیکی کا بدلہ دنیا میں مل جانا قصہ عاد کا قصہ جن نصیبین کا نہ تھکنا اللہ تعالیٰ کا آسمان وزمین کے پیدا کرنے سے روبرو دوزخ کے جانا کافروں کا۔

❀❀❀❀

٤٧۔ باب: وَمِنْ سُوْرَةُ مُحَمَّدٍ (ﷺ)

تفسیر سورۂ محمد ﷺ

(٣٢٥٩) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ ﴿ وَاسْتَغْفِرْ لِذَنْبِكَ وَلِلْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَاتِ ﴾ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ : ((إِنِّي لَأَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ فِي الْيَوْمِ سَبْعِينَ مَرَّةً)). (صحيح) [خ (٦٣٠٧) اكثر من سبعين مرة]

ترجمہ: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے اس آیت کی تفسیر میں فرمایا مغفرت مانگ تو اپنے گناہوں کے لیے اور مؤمن مردوں اور عورتوں کے لیے آپ نے فرمایا میں مغفرت مانگتا ہوں ہر دن میں ستر بار۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔ اور ابو ہریرہؓ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا کہ میں مغفرت مانگتا ہوں اللہ تعالیٰ سے ہر دن میں سو بار۔ روایت کیا اس کو محمد بن عمر نے ابوسلمہ سے انہوں نے ابو ہریرہؓ سے۔

❀❀❀❀

(٣٢٦٠) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ : تَلَا رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ هٰذِهِ الْآيَةَ يَوْمًا : ﴿ وَإِنْ تَتَوَلَّوْا يَسْتَبْدِلْ قَوْمًا غَيْرَكُمْ ثُمَّ لَا يَكُونُوٓا أَمْثَالَكُمْ ﴾ قَالُوا : وَمَنْ يُسْتَبْدَلُ بِنَا؟ قَالَ : فَضَرَبَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ عَلٰى مَنْكِبِ سَلْمَانَ ثُمَّ قَالَ : ((هٰذَا وَقَوْمُهُ هٰذَا وَقَوْمُهُ)).

(اسناده صحيح) سلسلة الاحاديث الصحيحة (١٠١٧۔ الطبعة الثانية)

ترجمہ: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا پڑھی رسول اللہ ﷺ نے یہ آیت ایک دن ﴿وَإِنْ تَتَوَلَّوْا﴾ یعنی اگر تم پھر جاؤ گے اے عرب کے لوگو ایمان سے یا جہاد سے اللہ تمہارے بدلے لائے گا دوسری قوم کو کہ وہ تمہارے مانند نہ ہوں گے صحابہ نے پوچھا کہ کون لوگ آئیں گے ہمارے بدلے آپ نے ایک ہاتھ مارا شانہ پر سلمان کے اور فرمایا یہ اور اس کی قوم یہ اور اس کی قوم۔

فائدہ: یہ حدیث غریب ہے۔ اور اس کی اسناد میں گفتگو ہے اور عبدالرحمٰن بن جعفر نے بھی یہ حدیث روایت کی علاء بن عبدالرحمٰن سے۔

❀❀❀❀

(٣٢٦١) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّهُ قَالَ : قَالَ نَاسٌ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ : يَارَسُولَ اللّٰهِ مَنْ هٰؤُلَاءِ الَّذِيْنَ ذَكَرَ اللّٰهُ إِنْ تَوَلَّيْنَا اسْتُبْدِلُوابِنَا ثُمَّ لَا يَكُوْنُوا أَمْثَالَنَا؟ قَالَ : وَكَانَ سَلْمَانُ بِجَنْبِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ فَضَرَبَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَخِذَ سَلْمَانَ وَقَالَ : ((**هٰذَا وَأَصْحَابُهُ، وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ! لَوْ كَانَ الْإِيْمَانُ مَنُوْطًا بِالثُّرَيَّالَتَنَاوَلَهُ رِجَالٌ مِنْ فَارِسَ**)). (اسنادہ صحیح)

ترجمہ: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ کے بعض صحابہ نے عرض کی کہ اے رسول اللہ کے کون لوگ ہیں وہ جن کا ذکر اللہ تعالیٰ نے کیا ہے کہ اگر ہم لوٹ جائیں تو ہمارے بدلے ان کو لائے گا اور وہ ہمارے مانند نہ ہوں گے کہا راوی نے کہ سلمان آپؐ کے بازو میں تھے، سو ہاتھ مارا رسول اللہ ﷺ نے سلمان کی ران پر اور فرمایا وہ یہی ہے اور اس کے یار قسم ہے اس کی کہ جان میری اس کے ہاتھ میں اگر ایمان لٹکتا ہوتا ثریا میں (چند ستارے ہیں بلند) تو بھی لے آتے اس کو چند فارس کے لوگ۔

فائدہ: عبداللہ بن جعفر بن نجیح والد ہیں علی بن مدینی کے اور روایت کیا علی بن حجر نے عبداللہ بن جعفر سے بہت کچھ اور روایت کی ہم سے علیؒ نے یہ حدیث اسماعیل بن جعفر سے انہوں نے عبداللہ بن جعفر بن نجیح سے۔

مترجم: عجیب لطف ہے کہ عرب کے لوگ اکثر علم سے بہرہ یاب کم ہوئے بڑے بڑے علماء جن سے دین کو ترقی علم کو فروغ ہوا اکثر عجمی ہوئے خواہ فارسی ہوں یا ہندی ترکی ہوں یا رومی۔ چنانچہ امام بخاری اور مسلم اور ترمذی یہ سب فارس میں پیدا ہوئے اسی طرح اکثر علماء اکابر فارسی گزرے اس حدیث سے ان کی بزرگی اور بڑی فضیلت ثابت ہوئی۔

خاتمہ: سورۂ محمد (ﷺ) میں فوائد مصرحہ ذیل مذکور ہیں۔ باطل ہونا کافروں کے عملوں کا وہ تکفیر سیئات اور اصلاح احوال کا مؤمنوں کے لیے امر کافروں کی گردن مارنے کا وقت مقابلہ کے شہیدوں کی فضیلت وعدہ نصرت ناصران دین کے لیے حبط ہونا کافروں کے عملوں کا' ولی ہونا اللہ کا مؤمنوں کے لیے اور وعدہ جنت کا ان کے لیے چار پایوں کی طرح کھانا کافروں کا' تفصیل جنت کی نہروں کی وعید خلود فی النار کی کافروں کے لیے مذمت احادیث کے بھول جانے کی۔ استماع حدیث سے زیادہ ہونا ایمان کا توحید الوہیت نبی ﷺ کو حکم استغفار کا اپنے اور مؤمنوں کے لیے خوف منافقوں کا ایسی سورت اترنے کے وقت جس میں لڑائی کا حکم ہو' مذمت زمین میں فساد کرنے والے کی' قرآن میں غور فکر کرنے کی ترغیب حال منافقوں اور مرتدوں کا وعدہ مؤمنوں کے آزمانے کا جہاد و صبر سے حبط اعمال کافروں کا' امر اللہ اور رسول کی اطاعت کا' مغفرت نہ ہونا کافروں کی' مؤمنوں سے غلبہ کا وعدہ' مذمت بخل کا بیان اللہ کی غنا اور ہمارے فقر کا' ڈرانا اس سے کہ اگر تم تائید نہ کرو گے تو ہم اور لوگ تمہارے بدلے لے آئیں گے کہ وہ تمہارے مانند سست نہ ہوں گے۔

❀ ❀ ❀ ❀

٤٨۔ باب: وَمِنْ سُوْرَةُ الْفَتْحِ

تفسیر سورۂ فتح

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

(٣٢٦٢) عَنْ أَسْلَمَ قَالَ: سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ يَقُوْلُ: كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فِيْ بَعْضِ أَسْفَارِهٖ فَكَلَّمْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فَسَكَتَ، ثُمَّ كَلَّمْتُهٗ فَسَكَتَ فَحَرَّكْتُ رَاحِلَتِيْ فَتَنَحَّيْتُ فَقُلْتُ: ثَكِلَتْكَ أُمُّكَ يَاابْنَ الْخَطَّابِ نَزَرْتَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ كُلُّ ذٰلِكَ لَا يُكَلِّمُكَ مَاأَخْلَقَكَ بِأَنْ يُنْزَلَ فِيْكَ قُرْاٰنٌ، قَالَ: فَمَا نَشِبْتُ أَنْ سَمِعْتُ صَارِخًا يَصْرُخُ بِيْ قَالَ: فَجِئْتُ إِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ: **((يَاابْنَ الْخَطَّابِ لَقَدْ أُنْزِلَ عَلَيَّ هٰذِهِ اللَّيْلَةَ سُوْرَةٌ مَا أُحِبُّ أَنَّ لِيْ بِهَا مَا طَلَعَتْ عَلَيْهِ الشَّمْسُ ﴿ إِنَّا فَتَحْنَا لَكَ فَتْحًا مُبِيْنًا ﴾))** . (اسناده صحيح)

ترجمہ: روایت ہے اسلم سے کہا سنا میں نے عمر بن خطاب سے وہ کہتے تھے کہ ہم نبی ﷺ کے ساتھ تھے کسی سفر میں تو میں نے کچھ کہا رسول اللہ ﷺ سے اور آپ چپ ہو رہے پھر میں نے کہا اور آپ چپ ہو رہے تو میں نے اپنے اونٹ کو چلایا اور ایک کنارے ہو گیا اور میں نے کہا تیری ماں تجھ پر روئے اے خطاب کے بیٹے تنگ کیا تو نے رسول اللہ ﷺ کو سوال کر کے تین بار اور ہر بار انہوں نے جواب نہ دیا تجھ کو بہت لائق ہے تو اس سے کہ تیرے حق میں قرآن اترے، سو میں کچھ ٹھہرا نہ تھا کہ سنا میں نے کہ کوئی مجھے پکارتا ہے پھر آیا میں آپ کے پاس اور فرمایا آپ نے اے خطاب کے بیٹے آج کی رات مجھ پر ایک سورة اتری ہے کہ پیاری ہے وہ مجھے ان سب چیزوں سے جن پر سورج نکلتا ہے ﴿إِنَّا فَتَحْنَا لَكَ فَتْحًا مُّبِيْنًا﴾ ۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے۔

❀❀❀❀

(٣٢٦٣) عَنْ أَنَسٍ قَالَ: أُنْزِلَتْ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ ﴿ **لِيَغْفِرَ لَكَ اللّٰهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِكَ وَمَا تَأَخَّرَ** ﴾ مَرْجِعَهٗ مِنَ الْحُدَيْبِيَةِ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: **((لَقَدْ نَزَلَتْ عَلَيَّ اٰيَةٌ أَحَبُّ إِلَيَّ مِمَّا عَلَى الْأَرْضِ))** ثُمَّ قَرَأَهَا النَّبِيُّ ﷺ عَلَيْهِمْ فَقَالُوْا: هَنِيْئًا مَرِيْئًا يَارَسُوْلَ اللّٰهِ لَقَدْ بَيَّنَ اللّٰهُ لَكَ مَاذَا يُفْعَلُ بِكَ فَمَاذَا يُفْعَلُ بِنَا، فَنَزَلَتْ عَلَيْهِ ﴿ **لِيُدْخِلَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ جَنَّاتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ** ﴾ حَتّٰى بَلَغَ ﴿ **فَوْزًا عَظِيْمًا** ﴾.

(اسناده صحيح)

ترجمہ: انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا نبی ﷺ پر اتری یہ آیت ﴿ لِيَغْفِرَ لَكَ ﴾ یعنی تا کہ بخش دے اللہ تعالیٰ تیرے

اگلے گناہ اور پچھلے جب آپ لوٹے آتے تھے حدیبیہ سے تو فرمایا نبی ﷺ نے کہ مجھ پر ایک ایسی آیت اتری ہے کہ ساری زمین کی دولت سے زیادہ پیاری ہے پھر پڑھی آپ نے اصحاب پر یہ آیت انہوں نے کہا مبارک مبارک اور خوش وقتی ہو آپ کو اے رسول اللہ کے بیان کر دیا اللہ تعالیٰ نے جو آپ کے ساتھ کرے گا (یعنی گناہ بخش گا) مگر معلوم نہیں ہمارے ساتھ کیا کرے گا سو اتری یہ آیت ﴿لِيُدْخِلَ﴾ سے ﴿عَظِيمًا﴾ تک۔

فائدہ : یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔ اور اس باب میں مجمع بن جاریہ سے بھی روایت ہے۔

مترجم: پوری آیت یوں ہے ﴿لِيُدْخِلَ الْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَاتِ جَنَّاتٍ تَجْرِي مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهَرُ خَالِدِينَ فِيهَا وَيُكَفِّرَ عَنْهُمْ سَيِّئَاتِهِمْ وَكَانَ ذٰلِكَ عِنْدَ اللّٰهِ فَوْزًا عَظِيمًا﴾۔ یعنی تا کہ پہنچائے ایمان والے مردوں اور عورتوں کو باغوں میں نیچے بہتی ہیں ان کے نہریں سدا رہیں گے ان میں اور اتاریں ان سے ان کی برائیاں اور یہ ہے اللہ کے یہاں بڑی مراد ملنی۔

❀❀❀❀

(٣٢٦٤) **عَنْ** أَنَسٍ : أَنَّ ثَمَانِيْنَ هَبَطُوْا عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَأَصْحَابِهِ مِنْ جَبَلِ التَّنْعِيْمِ عِنْدَ صَلٰوةِ الصُّبْحِ وَهُمْ يُرِيْدُوْنَ أَنْ يَقْتُلُوْهُ فَأُخِذُوْا أَخْذًا فَأَعْتَقَهُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَأَنْزَلَ اللّٰهُ : ﴿ **وَهُوَ الَّذِيْ كَفَّ أَيْدِيَهُمْ عَنْكُمْ وَأَيْدِيَكُمْ عَنْهُمْ** ﴾ **الْاٰيَةَ** . (اسناده صحيح) [صحيح أبي داود (٢٤٠٨)]

ترجمہ: انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا اسی (۸۰) کافر اترے رسول اللہ ﷺ اور ان کے اصحاب کی طرف تنعیم کے پہاڑ سے صبح کی نماز کے قریب اور چاہتے تھے کہ قتل کریں آپ کو، سو سب کے سب پکڑے گئے اور آزاد کر دیا ان کو رسول اللہ ﷺ نے پس اتاری اللہ تعالیٰ نے یہ آیت ﴿وهو الذی﴾ یعنی وہ ایسا ہے کہ روک دیئے اس نے ہاتھ ان کے تم سے اور تمہارے ہاتھ ان سے۔ آخر آیت تک۔

فائدہ : یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

❀❀❀❀

(٣٢٦٥) **عَنْ** أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ : ﴿ **وَأَلْزَمَهُمْ كَلِمَةَ التَّقْوٰى** ﴾ قَالَ : ((**لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ**)).

[اسناده صحيح]

ترجمہ: ابی بن کعب ؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا کہ کلمہ تقویٰ سے مراد لا الہ الا اللہ ہے۔

فائدہ : یہ حدیث غریب ہے۔ اس کو مرفوع نہیں جانتے ہم اس کو مگر حسن بن قزع کی روایت سے اور پوچھا میں نے ابوزرعہ کی روایت سے اس حدیث کو تو انہوں نے بھی مرفوع نہ جانا مگر اسی روایت سے۔

خاتمہ: سورہ انا فتحنا میں فوائد ذیل مذکور ہیں: بشارت صلح حدیبیہ کی، مغفرت آپ ﷺ کی نزول سکینہ مومنوں کے دل پر وہ

جنات کا مؤمنوں کے لیے وعید عذاب کی منافقوں کے لیے' شاہد ومبشر ونذیر ہونا رسول کا بیان بیعت کا' اقوال منافقوں کے بابعان حدیبیہ کی فضیلت وعدہ فتح کا مؤمنوں سے' پھیر دینا اور روکنا کفار مکہ کا مسجد الحرام سے حکمت تاخیر فتح مکہ میں نبی ﷺ کے خواب کا بیان فضیلت اصحاب کی وعدہ مغفرت اور اجر عظیم کا صحابہؓ کے لیے۔

❀❀❀❀

٤٩۔ باب: وَمِنْ سُوْرَةِ الْحُجُرَاتِ

تفسیر سورۂ حجرات

(٣٢٦٦) **حَدَّثَنِي** عَبْدُاللّٰهِ بْنُ الزُّبَيْرِ: أَنَّ الْأَقْرَعَ بْنَ حَابِسٍ قَدِمَ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ قَالَ۔ فَقَالَ: أَبُوْبَكْرٍ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اسْتَعْمِلْهُ عَلٰى قَوْمِهِ، فَقَالَ عُمَرُ: لَا تَسْتَعْمِلْهُ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ، فَتَكَلَّمَا عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ حَتّٰى ارْتَفَعَتْ أَصْوَاتُهُمَا، فَقَالَ أَبُوْبَكْرٍ: لِعُمَرَ مَا أَرَدْتَ إِلَّا خِلَافِيْ، فَقَالَ: مَا أَرَدْتُ خِلَافَكَ. قَالَ: فَنَزَلَتْ هٰذِهِ الْآيَةُ: ﴿**يٰٓأَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَرْفَعُوْٓا أَصْوَاتَكُمْ فَوْقَ صَوْتِ النَّبِيِّ**﴾ قَالَ: وَكَانَ عُمَرُ بَعْدَ ذٰلِكَ إِذَا تَكَلَّمَ عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ لَمْ يُسْمِعْ كَلَامَهُ حَتّٰى يَسْتَفْهِمَهُ. (اسناده صحيح)

ترجمہ: مجھ سے عبداللہ بن زبیر نے بیان کیا کہ اقرع بن حابس آیا رسول اللہ ﷺ کے پاس اور ابوبکرؓ نے کہا اے رسول اللہ کے اس کو عامل کر دیجیے اس کی قوم پر عمر نے کہا نہ عامل کیجیے اے رسول اللہ کے، سو دونوں میں تکرار ہوئی نبی ﷺ کے پاس اور بلند ہوئیں دونوں کی آوازیں، سو ابوبکرؓ نے کہا عمرؓ سے تم ہر بات میں میرا خلاف چاہتے ہو انہوں نے کہا میں تمہارا خلاف نہیں چاہتا سو اتری یہ آیت اے ایمان والو مت بلند کرو اپنی آوازیں نبی کی آواز پر راوی نے کہا اس کے بعد عمر کا یہ حال تھا کہ جب بات کرتے آپ سے تو سنائی نہ دیتی بات ان کی جب تک کہ سمجھا کر نہ بولتے۔

فائدہ: کہا ابوعیسیٰ نے نہ ذکر نہ کیا ابن زبیر نے اپنے دادا یعنی ابی بکر کا، یہ حدیث غریب ہے حسن ہے۔ اور روایت کی بعض نے ابن ابی ملیکہ سے مرسلاً اور ذکر نہ کیا اس میں عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما کا۔

❀❀❀❀

(٣٢٦٧) **عَنِ** الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ فِيْ قَوْلِهٖ تَعَالٰى ﴿**إِنَّ الَّذِيْنَ يُنَادُوْنَكَ مِنْ وَّرَآءِ الْحُجُرَاتِ أَكْثَرُهُمْ لَا يعقلون**﴾ قَالَ: فَقَامَ رَجُلٌ فَقَالَ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ إِنَّ حَمْدِیْ زَيْنٌ وَإِنَّ ذَمِّيْ شَيْنٌ. فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((**ذَاكَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ**)). (اسناده صحيح)

ترجمہ: براء بن عازب رضی اللہ عنہ نے اس آیت کی تفسیر میں کہا جو لوگ پکارتے ہیں تجھے اے نبی ﷺ اپنے حجروں کے باہر سے اکثر

ان میں سے عقل نہیں رکھتے سو کہا انہوں نے ایک شخص کھڑا ہوا یعنی آپ کے دروازہ پر اور اس نے کہا اے رسول اللہ کے میری تعریف عزت ہے اور میری مذمت ذلت ہے تو نبی ﷺ نے فرمایا یہ شان اللہ ہی کی ہے۔

فائدہ : یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

❀❀❀❀

(۳۲۶۸) عَنْ أَبِي جُبَيْرَةَ بْنِ الضَّحَّاكِ، قَالَ : كَانَ الرَّجُلُ مِنَّا يَكُونُ لَهُ الْإِسْمَانِ وَالثَّلَاثَةُ فَيُدْعَى بِبَعْضِهَا فَعَسَى أَنْ يَكْرَهَ، قَالَ : فَنَزَلَتْ هٰذِهِ الْآيَةُ : ﴿ **وَلَا تَنَابَزُوا بِالْأَلْقَابِ** ﴾ . (اسناده صحيح)

ترجمہ: ابوجبیرہ بن ضحاک سے روایت ہے انہوں نے کہا ہمارے ایک ایک آدمی کے دو دو اور تین تین نام تھے اور بعض سے پکارنا ان کو برا لگتا تھا اس پر یہ آیت اتری ﴿ وَلَا تَنَابَزُوا ﴾ اور چڑھاؤ نہیں لوگوں کو نام۔

فائدہ : یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔ روایت کی ہم سے ابوسلمہ نے انہوں نے بشیر بن مفضل سے انہوں نے داؤد بن ابی ہند سے انہوں نے ابی شعبی سے انہوں نے ابوجبیرہ بن ضحاک سے مانند اس کے اور ابوجبیرہ بن ضحاک بھائی ہیں ثابت بن الضحاک انصاری کے۔

❀❀❀❀

(۳۲۶۹) عَنْ أَبِي نَضْرَةَ قَالَ : قَرَأَ أَبُوسَعِيدِ الْخُدْرِيُّ ﴿ **وَاعْلَمُوا أَنَّ فِيكُمْ رَسُولَ اللّٰهِ لَوْ يُطِيعُكُمْ فِي كَثِيرٍ مِنَ الْأَمْرِ لَعَنِتُّمْ** ﴾ قَالَ : هٰذَا نَبِيُّكُمْ يُوحٰى إِلَيْهِ وَخِيَارُ أَئِمَّتِكُمْ؛ لَوْ أَطَاعَهُمْ فِي كَثِيرٍ مِنَ الْأَمْرِ لَعَنِتُوا فَكَيْفَ بِكُمُ الْيَوْمَ؟ (اسناده صحيح)

ترجمہ: ابونضرہ سے روایت ہے انہوں نے کہا ابوسعید خدری نے یہ آیت پڑھی ﴿ واعلموا ان فیکم ﴾ الخ۔ یعنی جان لو کہ تمہارے درمیان اللہ کا رسول ﷺ ہے اگر تمہارا کہا مانے تو بے شک تکلیف میں پڑو تم کہا انہوں نے کہ یہ نبی ﷺ تمہارے ہیں کہ ان پر وحی بھیجی جاتی ہے اور اچھے پیشوا تمہارے یعنی صحابہ اس کے تو اگر اطاعت کرتا نبی ﷺ ان صحابہ کے بہت کاموں میں تو تکلیف میں پڑتے پھر اب تم لوگوں کا کہنا مانے تو کیسی خرابی ہو۔

فائدہ : یہ حدیث غریب ہے حسن صحیح ہے۔ علی بن مدینی نے کہا پوچھا میں نے یحییٰ بن سعید قطان سے حال سے مستمر بن ریان کا انہوں نے کہا ثقہ ہیں۔

مترجم: غرض یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ ائمہ صحابہ کے حق میں فرماتا ہے کہ اگر نبی ﷺ تمہارا کہا مانے تو تم تکلیف پاؤ پھر ان کے بعد جو لوگ ہیں ان کی اطاعت اگر کی جائے تو اللہ جانے کیا کیا خرابی ہو۔ اس حدیث سے بخوبی معلوم ہوا کہ مسائل قیاسی واجب التسلیم نہیں ہیں اگرچہ جائز التسلیم ہوں اور حدیث کے مقابل میں فقہاء کے قول پر چلنا بڑی خرابی اور تکلیف کا سبب ہے۔

❀❀❀❀

(۳۲۷۰) عَنِ ابْنِ عُمَرَ: أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ خَطَبَ النَّاسَ يَوْمَ فَتْحِ مَكَّةَ فَقَالَ : ((يَأَيُّهَا النَّاسُ إِنَّ اللّٰهَ قَدْ أَذْهَبَ عَنْكُمْ عُبِّيَّةَ الْجَاهِلِيَّةِ وَتَعَاظُمَهَا بِآبَائِهَا فَالنَّاسُ رَجُلَانِ: رَجُلٌ بَرٌّ تَقِيٌّ كَرِيمٌ عَلَى اللّٰهِ، وَفَاجِرٌ شَقِيٌّ هَيِّنٌ عَلَى اللّٰهِ وَالنَّاسُ بَنُو آدَمَ وَخَلَقَ اللّٰهُ آدَمَ مِنَ التُّرَابِ قَالَ اللّٰهُ: ﴿ يَأَيُّهَا النَّاسُ إِنَّا خَلَقْنٰكُمْ مِنْ ذَكَرٍ وَّأُنْثٰى وَجَعَلْنٰكُمْ شُعُوْبًا وَّقَبَآئِلَ لِتَعَارَفُوْا إِنَّ أَكْرَمَكُمْ عِنْدَاللّٰهِ أَتْقٰكُمْ إِنَّ اللّٰهَ عَلِيْمٌ خَبِيْرٌ ﴾)). (صحيح) الصحيحة (۲۷۰۰)

ترجمہ: عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے خطبہ پڑھا لوگوں پر فتح مکہ کے دن اور فرمایا اے لوگو اللہ تعالیٰ لے گیا تم سے فخر و نخوت ایام جاہلیت کی اور تکبر کرنا اپنے باپ دادوں کے ساتھ اب لوگ دو طرح ہیں ایک نیکی متقی بزرگ اللہ کے یہاں اور دوسرا بدکار بدبخت ذلیل اللہ کے یہاں اور سب آدم اولاد آدم ہیں اور اللہ نے آدمی کو مٹی سے بنایا۔ چنانچہ فرمایا اس نے اے لوگو ہم نے پیدا کیا تم کو نر اور مادہ سے اور بنائے تمہارے لیے کنبے اور قبیلے کہ پہچان پڑو بے شک تم میں سے بزرگ اللہ کے یہاں پرہیزگار ہے بے شک اللہ تعالیٰ جاننے والا ہے خبردار ہے۔ یعنی اللہ کے یہاں بزرگی تقویٰ سے ہے نہ حسب نسب سے۔

فائدہ: یہ حدیث غریب ہے۔ نہیں جانتے ہم اس کو عبداللہ بن دینار کی روایت سے کہ وہ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہوں مگر اسی سند سے اور عبداللہ بن جعفر ضعیف ہیں ضعیف کہا ان کو یحییٰ بن معین نے اور سوائے ان کے اور لوگوں نے اور وہ علی بن مدینی کے والد ہیں اور اس بارے میں ابوہریرہ اور عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہم سے بھی روایت ہے۔

مترجم: اس جگہ ایک بزرگ کی نقل یاد آئی کہ ان کے آگے ذاتوں کا ذکر ہوا انہوں نے فرمایا ذاتیں دنیا میں دو ہی ہیں ایک نیک ذات دوسری بدذات۔

❀ ❀ ❀ ❀

(۳۲۷۱) عَنْ سَمُرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ : ((الْحَسَبُ: الْمَالُ، وَالْكَرَمُ: التَّقْوَى)).

(اسناده صحيح) الارواء (۱۸۷۰)

ترجمہ: سمرہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا حسب مال ہے اور بزرگی کی چیز تقویٰ ہے۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے سمرہ کی روایت سے نہیں جانتے ہم اسے مگر سلام بن ابی مطیع کی روایت سے۔

خاتمہ: سورۂ حجرات میں فوائد ذیل مذکور ہیں: نہی تقدیم کرنے سے اللہ و رسول پر اور امر تقویٰ کا' نہی آواز بلند کرنے سے نبی کے آواز پر وعدہ اجر و مغفرت کا ان لوگوں کے لیے جو آواز پست کرتے ہیں نبی کے آگے بے وقوفی ان لوگوں کی جو حجرات کے باہر سے آپ کو پکارتے تھے تکلیف میں پڑنا مسلمانوں کا اگر رسول ﷺ ان کی اطاعت کرے اور ان آیتوں میں بڑی مذمت ہے تقدیم رائے

کی کتاب وسنت پر اور اپنے قیاس کی جو مقابلہ میں حدیث کے ہو اور جھوٹی تاویلوں سے حدیث کو رد کرنے کی، حکم صلح کا درمیان دو گروہ مسلمانوں کے جو لڑتے ہوں، ظلم تارکان توبہ کا، نہی بدگمانی سے اور عیب جوئی اور غیبت سے انسان کی پیدائش اور قبائل اور شعوب کا ذکر ایمان اعراب کا مطیعون کے اعمال کا خبط نہ ہونا، صفات مؤمنوں کی اعراب کے احسان رکھنے کا ذکر نبیؐ پر ایمان کے ساتھ۔

❀❀❀❀

۵۰۔ باب: وَمِنْ سُوْرَةِ قٓ

تفسیر سورۂ قٓ

(۳۲۷۲) عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ: أَنَّ نَبِيَّ اللّٰهِ ﷺ قَالَ : ((لَا تَزَالُ جَهَنَّمُ تَقُوْلُ هَلْ مِنْ مَزِيْدٍ حَتّٰى يَضَعَ فِيْهَا رَبُّ الْعِزَّةِ قَدَمَهُ، فَتَقُوْلُ: قَطْ قَطْ وَعِزَّتِكَ، وَيُزْوِى بَعْضُهَا إِلٰى بَعْضٍ)). (اسناده صحيح) ظلال الجنة (۵۳۱، ۵۳٤)

ترجمہ: انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا کہ جہنم کہتی رہے گی کہ کچھ اور ہو تو لاؤ یہاں تک کہ رکھ دے گا رب العزت اپنا قدم اس میں تو وہ کہنے لگی گی بس قسم ہے تیری ذات کی اور دب جائے گی ایک قسم اس کی دوسری میں۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اس سند سے۔

خاتمہ: سورۂ قاف میں مضامین ذیل مذکور ہیں: چنانچہ قسم قرآن عظیم الشان کی تعجب کفار کا رسالت پر آیات قدرت کی تکذیب، قوم نوح علیہ السلام واصحاب رس وثمود وعاد وفرعون اور اخوان لوط واصحاب ایکہ وقوم تبع کی اپنے اپنے رسولوں کو اللہ تھکتا نہیں انسان کی پیدائش پر حاضر ہونا ملائکہ کا وقت سکرات موت کے نفخ صور وغیرہ حالات قیامت کا فرو عنید کا جہنم میں جانا انکار شیطان کا انسان کے گمراہ کرنے سے اللہ کی بات بدلتی نہیں هل من مزيد کہنا جہنم کا جنت کا قریب ہونا متقیوں سے اور صفات ان کی قرآن کا نفع صاحب دل کو ہے پیدا کرنا آسمان وزمین کا چھ دن میں حکم صبر اور تسبیح وتحمید کرنے کا طلوع شمس اور غروب کے قبل اور رات کو سجدوں کے بعد بیان منادی قیامت، مارنا جلانا اللہ تعالیٰ کا آسان ہونا حشر کا اللہ تعالیٰ پر قرآن سے ڈرانے کا حکم اس شخص کو جو آخرت کا خوف رکھتا ہو۔

❀❀❀❀

۵۱۔ باب: وَمِنْ سُوْرَةِ الذّٰرِيَاتِ

تفسیر سورۃ الذاریات

(۳۲۷۳) عَنْ أَبِيْ وَائِلٍ، عَنْ رَجُلٍ مِنْ رَبِيْعَةَ قَالَ : قَدِمْتُ الْمَدِيْنَةَ فَدَخَلْتُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَذَكَرْتُ

عِنْدَهُ وَافِدَعَادٍ، فَقُلْتُ : أَعُوذُ بِاللّٰهِ أَنْ أَكُونَ مِثْلَ وَافِدِعَادٍ، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ : ((وَمَا وَافِدُعَادٍ))؟ قَالَ فَقُلْتُ: عَلَى الْخَبِيرِ بِهَا سَقَطْتَ، إِنَّ عَادًا لَمَّا أُقْحِطَتْ بَعَثَتْ قَيْلًا فَنَزَلَ عَلَى بَكْرِبْنِ مُعَاوِيَةَ، فَسَقَاهُ الْخَمْرَ وَغَنَّتْهُ الْجَرَادَتَانِ ثُمَّ خَرَجَ يُرِيدُ جِبَالَ مَهْرَةَ فَقَالَ: أَللّٰهُمَّ إِنِّي لَمْ آتِكَ لِمَرِيضٍ فَأُدَاوِيَهُ وَلَا لِأَسِيرٍ فَأُفَادِيَهِ فَاسْقِ عَبْدَكَ مَا كُنْتَ مُسْقِيَهُ وَاسْقِ مَعَهُ بَكْرَ بْنَ مُعَاوِيَةَ۔ يَشْكُرُلَهُ الْخَمْرَ الَّذِي سَقَاهُ۔ فَرُفِعَ لَهُ سَحَابَاتٌ فَقِيلَ لَهُ: أُخْتَرْ إِحْدَاهُنَّ فَاخْتَارَ السَّوْدَاءَ مِنْهُنَّ فَقِيلَ لَهُ خُذْهَا رَمَادًا رِمْدِدًا، لَا تَذَرُ مِنْ عَادٍ أَحَدًا وَذَكَرَ أَنَّهُ لَمْ يُرْسَلْ عَلَيْهِمْ مِنَ الرِّيحِ إِلَّا قَدْرُ هٰذِهِ الْحَلْقَةِ۔ يَعْنِي حَلْقَةَ الْخَاتَمِ۔ ثُمَّ قَرَأَ: ﴿ إِذْ أَرْسَلْنَا عَلَيْهِمُ الرِّيحَ الْعَقِيمَ○ مَا تَذَرُ مِنْ شَيْءٍ أَتَتْ عَلَيْهِ إِلَّا جَعَلَتْهُ كَالرَّمِيمِ﴾ .

اسناده حسن۔ سلسلة الاحاديث الضعيفة تحت الحديث (١٢٢٨)

ترجمہ: ابووائل سے روایت ہے کہ ربیعہ کے ایک مرد نے کہا میں مدینہ آیا اور رسول اللہ ﷺ کے پاس گیا اور آپ کے پاس قوم عاد کے قاصد کا ذکر آیا اور میں نے کہا اللہ کی پناہ مانگتا ہوں اس سے کہ قاصد عاد کی مانند ہوں تب فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کہ کیا ہے قاصد عاد کا تو میں نے کہا آپ خبردار سے ملے حقیقت یہ ہے کہ عاد پر جب قحط پڑا قیل (نام ہے ایک مرد کا) کو بھیجا اور وہ بکر بن معاویہ کے گھر اترا (اور گھر اس کا مکہ کے قریب تھا اور یہ لوگ پانی مانگنے کو مکہ گئے تھے) پھر بکر نے اس کو شراب پلائی اور دو لونڈیاں اس کے آگے گاتی رہیں پھر قیل نکلا اور ارادہ رکھتا تھا مہرہ کے پہاڑوں کا (مہرہ نام ہے ایک قبیلہ کے دادا کا) پھر اس نے کہا یا اللہ میں کسی بیمار کے لیے نہیں آیا ہوں کہ دوا کروں اس کی اور نہ کسی قیدی کے لیے آیا ہوں کہ فدیہ دوں اس کا مگر تو پلا اپنے غلام کو جو پلانا ہو پلا اس کے ساتھ بکر بن معاویہ کو اور شکر یہ ادا کرتا تھا وہ اس قول سے اس شراب کا جو اس کو پلائی گئی تھی، سو اس کے سامنے آئیں کئی بدلیاں اور اس سے کہا گیا کہ تو پسند کر لے اس میں سے ایک کو تو پسند کر لی اس نے کالی، سو ہاتف نے آواز دی کہ لے تو راکھ جلی ہوئی کہ نہ چھوڑے گی عاد کی قوم سے کسی کو آنحضرت ﷺ نے ذکر کیا کہ عاد پر ہوا نہ چھوڑی گئی مگر اس حلقہ کے برابر یعنی حلقہ انگوٹھی کا پھر پڑھی آپ نے ﴿إِذْ أَرْسَلْنَا﴾ یعنی یاد کر جب بھیجی ہم نے ان پر بانجھ ہوا۔ یعنی جس میں کچھ خیر نہ تھی نہ چھوڑتی تھی جس پر آتی تھی مگر کر دیتی تھی اس کا چورا سا۔

فائدہ: روایت کی یہ حدیث کئی لوگوں نے سلام ابی المنذر سے انہوں نے عاصم بن ابی النجود سے انہوں نے ابووائل سے انہوں نے حارث بن حسان سے اور ان کو حارث بن یزید بھی کہتے ہیں۔

❀ ❀ ❀ ❀

(٣٢٧٤) عَنِ الْحَارِثِ بْنِ يَزِيدَ الْبَكْرِيِّ قَالَ : قَدِمْتُ الْمَدِينَةَ فَدَخَلْتُ الْمَسْجِدَ فَإِذَا هُوَغَاصٌّ بِالنَّاسِ وَإِذَا رَايَاتٌ سُودٌ تَخْفِقُ، وَإِذَا بَلَالٌ مُتَقَلِّدٌ السَّيْفَ بَيْنَ يَدَيْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ قُلْتُ : مَا شَأْنُ النَّاسِ؟ قَالُوا:

يُرِيْدُ أَنْ يَبْعَثَ عَمْرَوْ بْنَ الْعَاصِ وَجْهًا. فَذَكَرَ الْحَدِيْثَ بِطُوْلِهِ نَحْوًا مِنْ حَدِيْثِ سُفْيَانَ بْنِ عُيَيْنَةَ بِمَعْنَاهُ. قَالَ: وَيُقَالُ لَهُ الْحَارِثُ بْنُ حَسَّانَ. (اسناده حسن) [انظر ماقبله]

ترجمہ: حارث بن یزید بکری سے روایت ہے انہوں نے کہا میں مدینہ آیا اور مسجد میں گیا کہ لوگ اس میں بھرے ہوئے تھے اور کالے پھریرے اڑ رہے تھے اور بلال رضی اللہ عنہ تلوار پر تلے میں لٹکائے ہوئے تھے رسول اللہ ﷺ کے آگے میں نے کہا کیا حال ہے لوگوں کا کہا ارادہ ہے آپ کا کہ بھیجیں عمرو بن عاص کو کسی طرف پھر ذکر کی حدیث اپنے طول کے ساتھ سفیان کی روایت کی مانند اسی کے ہم معنی اور حارث بن یزید کو حارث بن حسان بھی کہتے ہیں۔

خاتمہ: یہ سورۂ والذاریات میں مضامین ذیل مذکور ہیں: صدق وعدہ قیامت آسمان کی قسم کافروں کا سوال کہ قیامت کب ہوگی وعدہ جنت کا متقیوں کے لیے آیات قدرت اس کی زمین اور جان میں، رزق آسمان میں ہے، تمثیل کلام الٰہی کی ہمارے کلام کے ساتھ، قصہ ضیف ابراہیم کا ہلاک قوم لوط کا تذکیر موسیٰ کے حال کی تذکیر عاد کے ہلاک کی تذکرآسمان خانے دار کی اور امر اللہ کی طرف بھاگنے کا، ساحر و مجنون کہنا انبیاء کو پیدا کرنا جن وانس کا عبادت کے لیے رزاقیت اور قوت اور متانت اللہ تعالیٰ کی، بیان عذاب کا۔

❀❀❀❀

٥٤۔ باب: وَمِنْ سُوْرَةِ الطُّوْرِ

تفسیر سورۂ طور

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

(٣٢٧٥) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((﴿ إِدْبَارَ النُّجُوْمِ ﴾: الرَّكْعَتَانِ قَبْلَ الْفَجْرِ ﴿ وَأَدْبَارَ السُّجُوْدِ ﴾: الرَّكْعَتَانِ بَعْدَ الْمَغْرِبِ)). (اسناده ضعيف) سلسلة الاحاديث الضعيفة (٢١٧٧)

ترجمہ: ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا نجوم کے پیچھے مراد اس سے دو رکعتیں ہیں فجر کے قبل یعنی سنتیں اور سجدوں کے بعد سے مراد ہیں دو رکعتیں مغرب کے بعد کی۔

فائدہ: یہ حدیث غریب ہے۔ نہیں جانتے ہم اسے مرفوع مگر اس سند سے محمد بن فضل کی روایت سے کہ وہ رشدین بن کریب سے روایت کرتے ہیں پوچھا میں نے محمد بن اسماعیل بخاری سے محمد اور رشدین کریب کے بیٹوں کا حال کہ کون ان میں زیادہ ثقہ ہے تو انہوں نے کہا وہ دونوں ایک سے ہیں اور محمد میرے نزدیک راجح تر ہے۔ اور پوچھا میں نے عبداللہ بن عبدالرحمٰن سے حال ان دونوں کا تو انہوں نے کہا وہ دونوں ایک سے ہیں اور رشدین بن کریب میرے نزدیک زیادہ راجح ہیں۔

خاتمہ: سورۂ طور میں یہ مضامین مذکور ہیں قسم طور وغیرہ کی وقوع عذاب پر آثار قیامت مکذبین و خائضین کی خرابی فائدہ نہ دینا

صبر کا دوزخ میں جنات ونعیم کا وعدہ متقیوں کے لیے وعدہ ذریت کے الحاق کا ان کے آباء کے ساتھ امداد جنتیوں کی فاکہہ اور لحم وغیرہ سے نفی کہانت اور جنوں کی نبی ﷺ سے شاعر ومفتری کہنا کافروں کا نبی کو پندرہ امر متعلق رسالت اور قرآن کے اور جواب ان کا اگر آسمان ٹوٹ پڑے کافر ایمان نہ لائیں کام نہ آنا کافروں کے مکر کا قیامت میں صبر اور تسبیح وتحمید کا حکم۔

❀ ❀ ❀ ❀

٥٣۔ باب: وَمِنْ سُوْرَةِ النَّجْمِ

تفسیر سورۂ نجم

(٣٢٧٦) عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ : لَمَّا بَلَغَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ سِدْرَةَ الْمُنْتَهٰى قَالَ: انْتَهٰى إِلَيْهَا مَا يَعْرُجُ مِنَ الْأَرْضِ وَمَا يَنْزِلُ مِنْ فَوْقُ، فَأَعْطَاهُ اللّٰهُ عِنْدَهَا ثَلَاثًا لَمْ يُعْطِهِنَّ نَبِيًّا كَانَ قَبْلَهٗ: فُرِضَتْ عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ خَمْسًا وَأُعْطِيَ خَوَاتِيْمَ سُوْرَةِ الْبَقَرَةِ، وَغُفِرَ لِأُمَّتِهِ الْمُقْحِمَاتُ مَا لَمْ يُشْرِكُوْا بِاللّٰهِ شَيْئًا. قَالَ ابْنُ مَسْعُوْدٍ: ﴿ إِذْ يَغْشَى السِّدْرَةَ مَا يَغْشٰى ﴾ قَالَ: السِّدْرَةُ فِي السَّمَاءِ السَّادِسَةِ. قَالَ سُفْيَانُ: فَرَاشٌ مِنْ ذَهَبٍ وَأَشَارَ سُفْيَانُ بِيَدِهِ فَأَرْعَدَهَا. وَقَالَ غَيْرُ مَالِكِ بْنِ مِغْوَلٍ: إِلَيْهَا يَنْتَهِيْ عِلْمُ الْخَلْقِ لَا عِلْمَ لَهُمْ بِمَا فَوْقَ ذٰلِكَ . (اسناده صحيح)

ترجمہ: عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا جب رسول اللہ ﷺ سدرۃ المنتہٰی تک پہنچے (شب معراج میں) کہا عبداللہ نے کہ منتہٰی ہوتی ہے اس تک جو چیز چڑھتی ہے زمین سے اور جو چیز اترتی ہے اوپر سے سو عنایت فرمائیں ان کو اللہ تعالیٰ نے تین چیزیں کہ نہیں دیں وہ کسی نبی کو ان سے پہلے فرض ہوئیں ان پر پانچ نمازیں اور عنایت ہوا ان کو خاتمہ سورۂ بقرہ کا بخشے گئے ان کی امت کے کبیرہ گناہ جب تک شریک نہ کریں اللہ کے ساتھ کسی چیز کو۔ ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے پڑھا ﴿اذ يغشى السدرة﴾ یعنی جب ڈھانپ رہی تھی کہا انہوں نے کہ سدرہ چھٹے آسمان میں ہے۔ سفیان نے کہا ڈھانپ رہے تھے اس کو پروانے سونے کے اور اشارہ کیا سفیان نے اپنے ہاتھ سے اور ہلایا ان کو یعنی اس طرح اڑ رہے تھے اور مالک بن مغول کے سوا اور لوگوں نے کہا کہ اسی تک منتہی ہوتا ہے علم خلق کا نہیں علم رکھتی کوئی مخلوق اس کے اوپر کا۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

مترجم: سدرۃ المنتہٰی ایک درخت ہے کہ اس کو طوبیٰ بھی کہتے ہیں اور وہ بیری کا درخت ہے بیر اس کے مٹکوں کے برابر پتے جیسے ہاتھی کے کان جڑ اس کی آپ کے گھر میں ہے ایک ایک شاخ اس کی ہر جنتی کے گھر میں شب معراج میں اس پر سنہری بھٹکے اڑتے تھے اور بخشے گئے ان کی امت کے گناہ کبیرہ یعنی ان کے سبب سے خلود فی النار نہ ہوگا اگرچہ دوزخ میں کچھ دن عذاب ہو۔

❀ ❀ ❀ ❀

(۳۲۷۷) حَدَّثَنَا الشَّيْبَانِيُّ قَالَ: سَأَلْتُ زِرَّ بْنَ حُبَيْشٍ عَنْ قَوْلِهِ عَزَّوَجَلَّ: ﴿ فَكَانَ قَابَ قَوْسَيْنِ أَوْ أَدْنٰى ﴾ فَقَالَ: أَخْبَرَنِي ابْنُ مَسْعُودٍ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ رَأَى جِبْرَئِيْلَ وَلَهُ سِتُّمِائَةِ جَنَاحٍ. (اسناده صحيح)

ترجمہ: ہم سے شیبانی نے بیان کیا کہا میں نے زر بن حبیش سے اس آیت کی تفسیر پوچھی ﴿ فكان قاب قوسين ﴾ یعنی پھر رہ گیا فرق دو کمان کے برابر یا اس سے بہت نزدیک انہوں نے کہا خبر دی مجھ کو ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے کہ نبی ﷺ نے دیکھا جبرئیل علیہ السلام کو اور ان کے چھ سو پر تھے۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے۔

مترجم: اس آیت میں دو مذہب ہیں مفسرین کے بعض نے کہا یہ ملاقات ہے رسول اللہ ﷺ کی خداوند تعالیٰ شانہ سے۔ اور بعض نے کہا جبریل علیہ السلام سے یہ حدیث موید قول ثانی ہے اور آگے رؤیت الٰہی کی اور تفصیل مذکور ہے مطولات میں۔

❀❀❀❀

(۳۲۷۸) عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ: لَقِيَ ابْنُ عَبَّاسٍ كَعْبًا بِعَرَفَةَ فَسَأَلَهُ عَنْ شَيْءٍ فَكَبَّرَ حَتّٰى جَاوَبَتْهُ الْجِبَالُ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: أَنَّا بَنُوْهَاشِمٍ، فَقَالَ كَعْبٌ: إِنَّ اللّٰهَ قَسَمَ رُؤْيَتَهُ وَكَلَامَهُ بَيْنَ مُحَمَّدٍ وَمُوْسٰى فَكَلَّمَ مُوْسٰى مَرَّتَيْنِ وَرَآهُ مُحَمَّدٌ مَرَّتَيْنِ، فَقَالَ مَسْرُوْقٌ: فَدَخَلْتُ عَلٰى عَائِشَةَ فَقُلْتُ: هَلْ رَأَى مُحَمَّدٌ رَبَّهُ؟ فَقَالَتْ: لَقَدْ تَكَلَّمْتَ بِشَيْءٍ قَفَّ لَهُ شَعْرِي، قُلْتُ: رُوَيْدًا، ثُمَّ قَرَأْتُ: ﴿ لَقَدْ رَاٰى مِنْ اٰيٰتِ رَبِّهِ الْكُبْرٰى ﴾ فَقَالَتْ: أَيْنَ يُذْهَبُ بِكَ؟ إِنَّمَا هُوَ جِبْرَئِيْلُ لَتَ، مَنْ أَخْبَرَكَ أَنَّ مُحَمَّدًا رَأَى رَبَّهُ، أَوْ كَتَمَ شَيْئًا مِمَّا أُمِرَ بِهِ، أَوْ يَعْلَمُ الْخَمْسَ الَّتِي قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿ إِنَّ اللّٰهَ عِنْدَهُ عِلْمُ السَّاعَةِ وَيُنَزِّلُ الْغَيْثَ ﴾، فَقَدْ أَعْظَمَ الْفِرْيَةَ وَلٰكِنَّهُ رَاٰى جِبْرَئِيْلَ لَمْ يَرَهُ فِي صُوْرَتِهِ إِلَّا مَرَّتَيْنِ، مَرَّةً عِنْدَ سِدْرَةِ الْمُنْتَهٰى، وَمَرَّةً فِي جِيَادٍ، لَهُ سِتُّمِائَةِ جَنَاحٍ قَدْ سَدَّ الْأُفُقَ. (ضعيف الاسناد) (اس میں مجالد بن سعید راوی ضعیف ہے)

ترجمہ: شعبی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا ملاقات کی عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے کعب سے عرفات میں اور پوچھی ان سے کوئی بات تو اللہ اکبر کہنے لگے وہ یہاں تک کہ پہاڑوں نے ان کو جواب دیا (یعنی گونجنے لگے) تو ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا اللہ تعالیٰ نے تقسیم کیا اپنے دیدار اور کلام کو محمد ﷺ اور موسیٰ علیہ السلام پر تو کلام کیا موسیٰ علیہ السلام سے دوبار اور دیکھا اللہ تعالیٰ شانہ کو محمد ﷺ نے دوبار مسروق نے کہا میں گیا ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس اور میں نے کہا محمد ﷺ نے اپنے رب کو دیکھا یا نہیں انہوں نے فرمایا کہ تو نے ایسی بات کی کہ میرے رونگیں کھڑے ہو گئے میں نے کہا آپ تامل فرمائیں پھر میں نے یہ آیت پڑھی ﴿لقد رای من آيات ربه الكبرى ﴾ یعنی دیکھا آپ نے اللہ تعالیٰ کی بڑی قدرتوں کو پھر کہا تیری عقل کہاں گئی ہے جن کو دیکھا ہے تو وہ جبریل علیہ السلام ہیں جس نے خبر دی تجھ کو کہ محمد ﷺ نے دیکھا اپنے رب کو یا چھپائی کوئی چیز جس کا حکم فرمایا

اللہ نے یا جانتے ہیں وہ پانچ چیزیں جن کو خبر دی اللہ نے اس آیت میں ﴿ ان الله عنده علم الساعة ﴾ پس اس نے جھوٹ باندھا لیکن انہوں نے جبرئیل علیہ السلام کو دیکھا ہے اور اس کو اصلی صورت میں نہیں دیکھا مگر دو بار سدرۃ المنتہیٰ کے پاس اور ایک بار جیاد[1] میں کہ ان کے چھ سو پر ہیں کہ ڈھانپ لیا ہے انہوں نے آسمان کے کناروں کو۔

فائدہ: اور روایت کی داؤد بن ابی ہند نے شعبی سے انہوں نے مسروق سے انہوں نے ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا نے انہوں نے نبی ﷺ سے اور اس حدیث کی مانند اور حدیث داؤد کی مجالد کی حدیث سے چھوٹی ہے۔

❀❀❀❀

(۳۲۷۹) عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ : ((رَأَى مُحَمَّدٌ رَبَّهُ قُلْتُ أَلَيْسَ اللّٰهُ يَقُولُ: ﴿ لَا تُدْرِكُهُ الْأَبْصَارُ وَهُوَ يُدْرِكُ الْأَبْصَارَ ﴾)) قَالَ : وَيْحَكَ ذَاكَ إِذَا تَجَلّٰى بِنُورِهِ الَّذِي هُوَ نُورُهُ، وَقَدْ رَاى مُحَمَّدٌ رَبَّهُ مَرَّتَيْنِ . (اسناده ضعیف) ظلال الجنة (۱۹۰/۴۳۷) **محمد بن عمرو بن نبهان ضعيف هے۔**

ترجمہ: عکرمہؒ سے روایت ہے کہ ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا محمدؐ نے دیکھا ہے اپنے رب کو میں نے کہا اللہ فرماتا ہے کہ اس کو آنکھ نہیں پا سکتی اور وہ آنکھوں کو لے لیتا ہے۔ ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا خرابی ہو تیری یہ تو جب ہے کہ وہ اپنے نور کے ساتھ تجلی فرمائے اور محمدؐ نے اس کو دو بار دیکھا ہے۔

فائدہ: یہ حدیث غریب ہے حسن ہے۔

❀❀❀❀

(۳۲۸۰) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ فِي قَوْلِ اللّٰهِ ﴿ وَلَقَدْ رَاٰهُ نَزْلَةً أُخْرٰى ٥ عِنْدَ سِدْرَةِ الْمُنْتَهٰى ﴾، ﴿ فَأَوْحٰى إِلٰى عَبْدِهِ مَآ أَوْحٰى ﴾، ﴿ فَكَانَ قَابَ قَوْسَيْنِ أَوْ أَدْنٰى ﴾ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ : قَدْ رَآهُ النَّبِيُّ ﷺ .

(حسن صحيح) الظلال (۱۹۱ ـ ٤٣٩)

ترجمہ: ابن عباس رضی اللہ عنہما نے اس آیت کی تفسیر میں کہا ﴿ وَلَقَدْ رَاٰهُ ﴾ یعنی دیکھا اس کو دوبارہ سدرۃ المنتہیٰ کے نزدیک اور وحی کی اس نے اپنے بندے کی طرف جو وحی کی پھر رہ گیا دونوں کمانوں کے برابر فرق یا اس سے بھی کم ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا کہ دیکھا ہے اللہ تعالیٰ کو نبی ﷺ نے۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے۔

❀❀❀❀

---

[1] جیار ایک محلہ ہے کہ مکہ کے محلوں میں سے وہاں میدان تھا اب اس میں آبادی ہے۔

(۳۲۸۱) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ : ﴿ مَا كَذَبَ الْفُؤَادُ مَا رَاٰى ﴾ قَالَ : رَآهُ بِقَلْبِهِ . (اسناده صحيح)

ترجمہ: روایت ہے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہ انہوں نے پڑھا ﴿ ما کذب الفواد ﴾ یعنی نہیں جھوٹ بولا دل نے اس میں کہ دیکھا اس نے کہا انہوں نے کہ دیکھا نبی نے دل کی آنکھ سے یعنی رب کو۔

فائدہ : یہ حدیث حسن ہے۔

❀❀❀❀

(۳۲۸۲) عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ شَقِيقٍ قَالَ : قُلْتُ لِأَبِي ذَرٍّ لَوْ أَدْرَكْتُ النَّبِيَّ ﷺ لَسَأَلْتُهُ، فَقَالَ : عَمَّا كُنْتَ تَسْأَلُهُ؟ قُلْتُ : أَسْأَلُهُ هَلْ رَاٰى مُحَمَّدٌ رَبَّهُ؟ فَقَالَ : قَدْ سَأَلْتُهُ فَقَالَ : ((نُوْرٌ أَنّٰى أَرَاهُ)) .[اسناده صحيح]

ترجمہ: عبداللہ بن شقیق سے روایت ہے انہوں نے کہا میں نے ابوذر سے کہا اگر میں رسول اللہ ﷺ کو پاتا تو آپ سے پوچھتا ابوذر نے کہا کیا پوچھتے میں نے کہا پوچھتا کہ محمد نے اللہ کو دیکھا انہوں نے کہا میں نے پوچھا اور آپ نے فرمایا وہ نور ہے میں اسے کہاں دیکھ سکتا ہوں۔

فائدہ : یہ حدیث حسن ہے۔

مترجم : ''نُوْرٌ أَنّٰى أَرَاهُ'' میں دو روایتیں ہیں ایک بہ تنوین نور اور بفتح ہمزہ اور تشدید نون مفتوحہ اور أرا بفتح ہمزہ اور اس کے معنی وہی ہیں جو مذکور ہوئے یعنی پردہ اس کا نور ہے میں اسے کہاں دیکھ سکتا ہوں دوسرے بفتح رائے نور و کسر نون ثانی وتشدید یا یعنی میں اس کو نورانی دیکھتا ہوں اور اس میں اثبات رؤیت ہے جیسے معنی اول میں استبعاد اس کا یا معنی اس کے یوں ہیں کہ وہ خالق ہے ایسے نور کا جو مانع ہے اس کی روایت سے۔ کذا فی مجمع البحار بادنیٰ زیادت اور روایت الٰہی میں ابن عباس ابوذر اور ابراہیم تیمی کا مذہب ہے کہ رؤیت قلب سے ہے اس طرح پر کہ بصر کو اللہ تعالیٰ نے قلب میں پیدا کر دیا کہ قلب سے آپ نے دیکھا ایسا جیسے آنکھ سے دیکھتے ہیں اور ایک جماعت مفسرین کی اس طرف گئی ہے کہ آپ نے بچشم سر دیکھا اور یہی قول ہے انس عکرمہ اور ربیع کا کذا ذکرہ الطیبی اور بغوی نے کہا حسن بصری کا بھی یہی مذہب ہے اور ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا اس پر انکار فرماتی ہیں چنانچہ اوپر مذکور ہوا۔ واللہ اعلم وعلمہ احکم۔

❀❀❀❀

(۳۲۸۳) عَنْ عَبْدِاللّٰهِ ﴿ مَا كَذَبَ الْفُؤَادُ مَا رَأٰى ﴾ قَالَ : رَاٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ جِبْرَئِيْلَ فِيْ حُلَّةٍ مِنْ رَفْرَفٍ قَدْمَلَأَ مَا بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ .[(اسناده صحيح) خ (۳۸۵۸) مختصرا]

ترجمہ: عبداللہ نے اس آیت کی تفسیر میں کہا ﴿ مَا كَذَبَ الْفُؤَادُ مَارَاٰى ﴾ یعنی جھوٹ نہ دیکھا دل نے جو دیکھا کہا دیکھا رسول

اللہ ﷺ نے جبرائیل علیہ السلام کو ریشمی جوڑا پہنے ہوئے کہ بھر لیا تھا انہوں نے آسمان وزمین کو۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

❀❀❀❀

(۳۲۸٤) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ﴿ اَلَّذِيْنَ يَجْتَنِبُوْنَ كَبَآئِرَ الْاِثْمِ وَالْفَوَاحِشَ اِلَّا اللَّمَمَ ﴾ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ ((إِنْ تَغْفِرِ اللّٰهُمَّ تَغْفِرْ جَمًّا، وَأَيُّ عَبْدٍ لَكَ لَا أَلَمَّا)) . (اسناده صحيح) تخريج المشكاة (٢٣٤٩) التحقيق الثانی)

ترجمہ: ابن عباس رضی اللہ عنہما نے آیت مذکورہ کی تفسیر میں کہا کہ نبی ﷺ نے فرمایا: اگر بخشتا ہے تو اے پروردگار تو بخش دے سب گناہ اور کون بندہ تیرا ایسا ہے کہ جو آلودہ نہ ہوا ہو گناہ میں۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے۔ نہیں جانتے ہم اس کو مگر زکریا بن اسحاق کی روایت سے۔

مترجم: پوری آیت یوں ہے ﴿ وَلِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْأَرْضِ لِيَجْزِيَ الَّذِيْنَ أَسَآءُوْا بِمَا عَمِلُوْا وَيَجْزِيَ الَّذِيْنَ أَحْسَنُوْا بِالْحُسْنٰى ۝ الَّذِيْنَ يَجْتَنِبُوْنَ كَبٰٓئِرَ الْإِثْمِ وَالْفَوَاحِشَ إِلَّا اللَّمَمَ إِنَّ رَبَّكَ وَاسِعُ الْمَغْفِرَةِ هُوَ أَعْلَمُ بِكُمْ إِذْ أَنْشَأَكُمْ مِنَ الْأَرْضِ ﴾ الْاٰيَةَ۔ یعنی اللہ ہی کا ہے جو ہے آسمانوں میں اور زمین میں تا وہ بدلہ دے برائی والوں کو ان کے کیے کا اور بدلہ دے بھلائی والوں کو بھلائی سے جو بچتے ہیں بڑے گناہوں سے اور بے حیائی کے کاموں سے مگر کچھ آلودگی بے شک تیرے رب کی بخشش میں سمائی ہے اور وہ تم کو خوب جانتا ہے جب بنا نکالا تم کو زمین سے۔ انتہیٰ۔ اس آیت میں بشارت ہے کہ جو کبیرہ گناہوں سے اور فواحش سے بچتا رہا اس کے صغائر معاف ہیں۔ أَللّٰهُمَّ ادْخِلْنَا فِيهِمْ۔

خاتمہ: سورۂ والنجم میں قسم ہے نجم کی اور تعریف ہے جبریل علیہ السلام کی اور ملاقات ان کی نبی ﷺ کے ساتھ اور نفی کذب کی نبی ؑ سے اور ذکر لات وعزیٰ اور منات کا اور آخرت اور دنیا اللہ تعالیٰ کے ہاتھ میں ہونا اور شفاعت نہ ہونا بغیر اذن کے اور انثیٰ کہنا کافروں کا ملائکہ کو اور کام نہ آنا گمان کا حق کے روبرو امر دنیا سے اعراض کرنے کا وعدہ مغفرت صغائر کا علم اللہ کا بیان مذمت اس جو حق سے منہ موڑے بیان ابراہیم اور موسیٰ کے صحیفوں کا بیان انسان کی سعی کا ہنسنا رونا موت وزندگی اللہ تعالیٰ کے ہاتھ میں ہونا خلق انسان کا بیان عاد اولیٰ کے ہلاک کا اور ثمود اور قوم نوح اور مؤتفکات کا بیان نذیر ہونا ہمارے نبی ﷺ کا قرب قیامت امر سجدہ۔

❀❀❀❀

٥٤۔ باب: وَمِنْ سُوْرَةِ الْقَمَرِ

تفسیر سورۂ قمر

(۳۲۸۵) عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ : بَيْنَمَا نَحْنُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ بِمِنًى فَانْشَقَّ الْقَمَرُ فِلْقَتَيْنِ: فِلْقَةٌ مِنْ وَرَاءِ

الْجَبَلِ وَفِلْقَةً دُوْنَهُ فَقَالَ لَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : ((إِشْهَدُوْا)) يَعْنِي ﴿ إِقْتَرَبَتِ السَّاعَةُ وَانْشَقَّ الْقَمَرُ ﴾. (اسناده صحيح)

ترجمہ: ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھے منیٰ میں کہ چاند شق ہو گیا (یعنی آپ کے معجزہ سے) اور دو ٹکڑے ہو گیا ایک پہاڑ کے اس پار اور ایک اس پار اور رسول اللہ ﷺ نے ہم سے فرمایا گواہ رہو مراد لیتے تھے آپ اس کو کہ قریب آ گئی قیامت اور پھٹ گیا چاند۔

فائدہ : یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

❀❀❀❀

(۳۲۸۶) عَنْ أَنَسٍ قَالَ : سَأَلَ أَهْلُ مَكَّةَ النَّبِيَّ ﷺ آيَةً فَانْشَقَّ الْقَمَرُ بِمَكَّةَ مَرَّتَيْنِ فَنَزَلَتْ ﴿ إِقْتَرَبَتِ السَّاعَةُ وَانْشَقَّ الْقَمَرُ ﴾ إِلَى قَوْلِهِ ﴿ سِحْرٌ مُّسْتَمِرٌّ ﴾ .[(اسناده صحيح) دون قوله فنزلت)]

ترجمہ: انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا سوال کیا اہل مکہ نے نبی ﷺ سے ایک معجزہ کا پس شق ہو گیا چاند مکہ میں دو بار پس اتری آیت ﴿ إِقْتَرَبَتِ السَّاعَةُ وَانْشَقَّ الْقَمَرُ ﴾ سے ﴿ وَ سِحْرٌ مُّسْتَمِرٌّ ﴾ تک۔

فائدہ : یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

❀❀❀❀

(۳۲۸۷) عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ : انْشَقَّ الْقَمَرُ عَلَى عَهْدِ لَنَا النَّبِيُّ ﷺ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : ((إِشْهَدُوْا)).

(اسناده صحيح)

ترجمہ: ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ کے زمانہ میں چاند شق ہوا اور نبی ﷺ نے فرمایا: گواہ رہو۔

فائدہ : یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

❀❀❀❀

(۳۲۸۸) عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ : انْفَلَقَ الْقَمَرُ عَلَى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : ((إِشْهَدُوْا)).

(اسناده صحيح)

ترجمہ: ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ کے زمانہ میں چاند شق ہوا اور رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: گواہ رہو۔

فائدہ : یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

❀❀❀❀

(۳۲۸۹) عَنْ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ، قَالَ: انْشَقَّ الْقَمَرُ عَلَى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ حَتّٰى صَارَ فِرْقَتَيْنِ عَلٰى هٰذَا الْجَبَلِ وَعَلٰى هٰذَا الْجَبَلِ فَقَالُوْا: سَحَرَنَا مُحَمَّدٌ. فَقَالَ بَعْضُهُمْ: لَئِنْ كَانَ سَحَرَنَا فَمَا يَسْتَطِيْعُ أَنْ يَّسْحَرَ النَّاسَ كُلَّهُمْ. (صحيح الاسناد)

ترجمہ: جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا چاند رسول اللہ ﷺ کے زمانہ میں دو ٹکڑے ہو گیا ایک ٹکڑا اس پہاڑ پر ایک اس پہاڑ پر کافر کہنے لگے جادو کیا ہم پر محمدؐ نے اور بعض نے کہا ہم پر کیا ہوگا تو سب پر تھوڑا ہی کر سکے گا پھر جو لوگ باہر سے آئے انہوں نے خبر دی۔

فائدہ: یہ حدیث روایت کی ہے بعض نے حصین سے انہوں نے جبیر سے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے اپنے دادا سے یعنی جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ سے مانند اس کے۔

❀ ❀ ❀ ❀

(۳۲۹۰) عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ: جَاءَ مُشْرِكُوْ قُرَيْشٍ يُخَاصِمُوْنَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فِي الْقَدَرِ فَنَزَلَتْ ﴿ يَوْمَ يُسْحَبُوْنَ فِي النَّارِ عَلٰى وُجُوْهِهِمْ ذُوْقُوْا مَسَّ سَقَرَo إِنَّا كُلَّ شَيْءٍ خَلَقْنَاهُ بِقَدَرٍ ﴾.
(اسناده صحيح) ظلال الجنة (۳۴۹)

ترجمہ: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا مکے کے مشرک قریش رسول اللہ ﷺ کے پاس تقدیر کے بارے میں لڑتے آئے اور یہ آیت اتری جس دن کھینچے جائیں گے وہ آگ میں اپنے مونہوں کے بل چکھو عذاب دوزخ کا ہم نے پیدا کی ہر چیز تقدیر کے مطابق۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

خاتمہ: سورۂ قمر ایک بدر منور ہے ہر ہر آیت اس کی نورانی اختر مضامین منورہ اس کے یہ ہیں قرب قیامت کا اور انشقاق قمر کا بیان، حشر کا بیان کچھ حال نوح علیہ السلام کا آسان ہونا قرآن کا ایک آیت سے چار بار بیان ہوا ہے قوم عاد کی ہلاکت تکذیب ثمود کی اور ہلاکت ان کی، بیان قوم لوط کا بیان آل فرعون کا، تلخی روز قیامت کی لوحِ محفوظ کا ذکر جنات و نہر کا ذکر۔

❀ ❀ ❀ ❀

۵۵۔ باب: وَمِنْ سُوْرَةِ الرَّحْمٰنِ

تفسیر سورۂ الرحمٰن

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

(۳۲۹۱) عَنْ جَابِرٍ قَالَ: خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَلٰى أَصْحَابِهٖ فَقَرَأَ عَلَيْهِمْ سُوْرَةَ الرَّحْمٰنِ مِنْ أَوَّلِهَا إِلٰى

آخِرِهَا فَسَكَتُوا، فَقَالَ : ((لَقَدْ قَرَأْتُهَا عَلَى الْجِنِّ لَيْلَةَ الْجِنِّ فَكَانُوا أَحْسَنَ مَرْدُودًا مِنْكُمْ، كُنْتُ كُلَّمَا أَتَيْتُ عَلَى قَوْلِهِ ﴿ فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبَانِ ﴾ قَالُوا: لَا بِشَيْءٍ مِنْ نِعَمِكَ رَبَّنَا نُكَذِّبُ فَلَكَ الْحَمْدُ)). (اسناده حسن) سلسلة الاحاديث الصحيحة (٢١٥٠)

ترجمہ: جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ اپنے اصحاب کی طرف نکلے اور ان کے آگے سورۂ رحمٰن اول سے آخر تک پڑھی اور اصحاب چپ رہے تب آپ نے فرمایا میں نے یہ سورۃ جنوں کے آگے پڑھی تو وہ مجھے اچھا جواب دینے والے تھے تم سے جب میں پہنچتا اللہ تعالیٰ کے اس قول پر ﴿فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبَانِ﴾ یعنی کس کس نعمتوں کو اپنے رب کی جھٹلاؤ گے تم دونوں وہ کہتے تھے نہیں جھٹلاتے تھے ہم تیری نعمتوں میں سے کسی چیز کو اے رب ہمارے اور سب تعریف تجھی کو ہے۔

فائدہ: یہ حدیث غریب ہے۔ نہیں جانتے ہم اس کو مگر ولید بن مسلم کی روایت سے کہ وہ زہیر بن محمد سے روایت کرتے ہیں، احمد بن زہیر نے کہا زہیر بن محمد جو شام کو گئے ہیں شاید وہ نہیں ہیں جن سے عراق کے لوگ روایت کرتے ہیں۔ گمان ہے کہ وہ دوسرے شخص ہیں کہ لوگوں نے ان کا نام بدل دیا اس لیے کہ وہ لوگ ان سے منکر حدیثیں روایت کرتے ہیں۔ اور سنا میں نے محمد بن اسماعیل بخاری سے کہتے تھے شام کے لوگ روایت کرتے ہیں گمان ہے زہیر بن محمد سے منکر روایتیں اور اہل عراق ان سے روایت کرتے ہیں حدیثیں قریب بصحت۔

خاتمہ: سورۃ الرحمٰن ایک دفتر ہے رحمت کا کہ اس میں تذکر با لآلاء سے بہت کچھ مذکور ہے۔ چنانچہ مضامین اس کے بہ ترتیب یہاں مسطور ہیں، تعلیم قرآن کی انسان کی پیدائش، شمس وقمر ونجم وشجر کا بیان، میزان وزمین کا بیان شکایت اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کو جھٹلانے کی اکتیس (۳۱) مقام میں ایک آیت سے پیدائش جن وانس ور بوبیت اللہ کی بہنا دریاؤں کا موتی ومرجان کا نکلنا کشتیوں کا چلنا زمین کے فنا کی خبر بقائے ذاتِ الٰہی، وعدہ قیامت قادر نہ ہونا انس وجن کا کہ آسمان وزمین سے نکل جائیں آسمان کا پھٹنا، قیامت میں سوال نہ ہونا جن وانس سے حال مجرموں کا وعدہ جنت کا ڈرنے والوں کے لیے اور بیان اس کی نعمتوں کا جیسے نہریں اور میوے اور فراش اور حوریں اور نخل اور رمان اور رفرف اور عبقری سے اور برکت اللہ کے نام کی۔

❀❀❀❀

٥٦۔ باب: وَمِنْ سُورَةِ الْوَاقِعَةِ

سورۂ واقعہ کی تفسیر

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ

(٣٢٩٢) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ : ((يَقُولُ اللّٰهُ : أَعْدَدْتُ لِعِبَادِيَ الصَّالِحِينَ مَا لَا عَيْنٌ

رَأَتْ وَلَا أُذُنٌ سَمِعَتْ وَلَا خَطَرَ عَلٰى قَلْبِ بَشَرٍفَاقْرَءُ وا إِنْ شِئْتُمْ: ﴿ فَلَا تَعْلَمُ نَفْسٌ مَّا أُخْفِيَ لَهُمْ مِنْ قُرَّةِ أَعْيُنٍ جَزَآءً بِمَا كَانُوْ يَعْمَلُوْنَ ﴾ وَفِي الْجَنَّةِ شَجَرَةٌ يَسِيْرُ الرَّاكِبُ فِيْ ظِلِّهَا مِائَةَ عَامٍ لَا يَقْطَعُهَا، وَاقْرَءُ وْا إِنْ شِئْتُمْ: ﴿ وَظِلٍّ مَّمْدُوْدٍ ﴾ وَمَوْضِعُ سَوْطٍ فِي الْجَنَّةِ خَيْرٌ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيْهَا وَاقْرَأُوْا اِنْ شِئْتُمْ ﴿ فَمَنْ زُحْزِحَ عَنِ النَّارِ وَأُدْخِلَ الْجَنَّةَ فَقَدْ فَازَ وَمَا الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا إِلَّا مَتَاعُ الْغُرُوْرِ ﴾. (حسن صحيح) سلسلة الاحاديث الصحيحة (١٩٧٨)

ترجمہ: روایت ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے تیار کی ہے میں نے اپنے نیک بندوں کے لیے ایسی چیز کہ نہ کسی نے دیکھی ہے اور نہ کسی کان نے سنی ہے اور نہ کسی کے دل میں اس کا خیال آیا ہے تمہارا جی چاہے تو پڑھی لو ﴿ فَلَا تَعْلَمُ نَفْسٌ ﴾ یعنی نہیں جانتا کوئی جی جو کہ تیار کی ہے اس کے لیے آنکھوں کی ٹھنڈک سے بدلا اس کے عملوں کا اور جنت میں ایک درخت ہے کہ سوار اس کے سایہ میں سو برس تک چلا جائے اور اس کو طے نہ کر سکے تمہارا جی چاہے پڑھ لو ﴿ وَظِلٍّ مَّمْدُوْدٍ ﴾ یعنی جنتیوں کے لیے سایہ دراز اور ایک کوڑا رکھنے کی جگہ جنت میں بہتر ہے دنیا سے اور جو اس میں ہے تم چاہو تو پڑھ لو ﴿ فَمَنْ زُحْزِحَ عَنِ النَّارِ ﴾ جو شخص دور کیا گیا دوزخ سے اور داخل ہوا جنت میں وہ اپنی مراد کو پہنچا اور دنیا کی زندگی تو دھوکے کا سامان ہے۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

❁❁❁❁

(٣٢٩٣) عَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: ((إِنَّ فِي الْجَنَّةِ لَشَجَرَةً يَسِيْرُ الرَّاكِبُ فِيْ ظِلِّهَا مِائَةَ عَامٍ لَا يَقْطَعُهَا وَاقْرَءُوا إِنْ شِئْتُمْ: ﴿ وَظِلٍّ مَّمْدُوْدٍ ۝ وَمَآءٍ مَّسْكُوْبٍ ﴾ .(اسناده صحيح)

ترجمہ: انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جنت میں ایک درخت ہے کہ سوار اس کے سایہ میں سو برس چلا جائے اور اسے طے نہ کر سکے تمہارا جی چاہے تو پڑھ لو ﴿ وَظِلٍّ مَّمْدُوْدٍ وَّمَآءٍ مَّسْكُوْبٍ ﴾ یعنی اور ان کے لیے سایہ دراز اور پانی بہایا گیا۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔ اور اس بارے میں ابوسعید سے بھی روایت ہے۔

❁❁❁❁

(٣٢٩٤) عَنْ أَبِيْ سَعِيْدٍ الخدرى رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ فِيْ قَوْلِهٖ: ﴿ وَفُرُشٍ مَّرْفُوْعَةٍ ﴾ قَالَ: ((ارْتِفَاعُهَا كَمَا بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ، وَمَسِيْرَةُ مَا بَيْنَهُمَا خَمْسُمِائَةِ عَامٍ)).

(اسناده ضعيف) التعليق الرغيب: ٤/٢٦٢) (اس کی سند دراج عن ابی الہیثم کی وجہ سے ضعیف ہے)

ترجمہ: ابوسعید نے نبی ﷺ سے اس آیت کی تفسیر میں روایت کیا ﴿وَفُرُشٍ مَّرْفُوعَةٍ﴾ یعنی بچھونے اونچے (یعنی جنتیوں کے) فرمایا آپ نے بلندی ان کی ایسی ہے جیسے زمین سے آسمان اوران دونوں کے درمیان میں فاصلہ ہے پانچ سو برس کا۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے۔نہیں جانتے ہم اس کومگر رشدین کی روایت سے اور بعض اہل علم نے اس حدیث کے معنی یوں کہے ہیں کہ بلندی ان بچھونوں کی ایک دوسرے سے ایسی ہے جیسے زمین سے آسمان کہا بلندی فرش مرفوعہ کے درجوں میں ایسی ہے کہ ایک درجے سے دوسرا درجہ ایسا ہے جیسے زمین سے آسمان۔

❀❀❀❀

(٣٢٩٥) عَنْ عَلِيٍّ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : ((﴿وَتَجْعَلُوْنَ رِزْقَكُمْ أَنَّكُمْ تُكَذِّبُوْنَ﴾ قَالَ : شُكْرَكُمْ تَقُوْلُوْنَ: مُطِرْنَا بِنَوْءِ كَذَا وَكَذَا، وَبِنَجْمِ كَذَاوَكَذَا)). (ضعيف الاسناد) [قال شعيب الارناؤط اسناده حسن]

ترجمہ: علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ﴿وَتَجْعَلُوْنَ رِزْقَكُمْ﴾ یعنی ٹھہراتے ہو تم رزق اپنا یہ کہ جھٹلاتے ہو فرمایا آپ نے یعنی ٹھہراتے ہو شکر اپنے رزق کا جھٹلانا کہ کہتے ہو مینہ برسا ہم پر فلانے ستارے کے سبب سے اور فلانے ستارے کے سبب سے اور ایسا ویسا۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے۔اورروایت کی سفیان نے عبدالاعلیٰ سے یہ حدیث اسی سند سے اورمرفوع نہ کیا اس کو۔

مترجم: یعنی اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے پانی دیتا ہے لوگ اس کے فضل سے منکر ہوکر نچھتروں اورتاروں کی طرف سے جانتے ہیں یہی ان کا جھٹلانا ہے اللہ کی نعمتوں کو۔

❀❀❀❀

(٣٢٩٦) عَنْ أَنَسٍ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فِيْ قَوْلِهِ : ﴿إِنَّا أَنْشَأْنَاهُنَّ إِنْشَاءً﴾ قَالَ : ((إِنَّ مِنَ الْمُنْشَآتِ اللَّائِي كُنَّ فِي الدُّنْيَا عَجَائِزَ عُمْشًا رُمْصًا)).

(ضعيف الاسناد) (اس میں موسیٰ بن عبیدہ الربذی اور یزید بن ابان دونوں ضعیف ہیں)

ترجمہ: انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے ﴿إِنَّا أَنْشَأْنَاهُنَّ إِنْشَاءً﴾ کی تفسیر میں فرمایا کہ نئی اٹھان والی عورتوں میں سے ہیں وہ عورتیں بھی جو دنیا میں بڑھیاں چندھی دھندھی تھیں۔

فائدہ: یہ حدیث غریب ہے۔نہیں جانتے ہم اس کومرفوع مگر موسیٰ بن عبیدہ کی روایت سے اورموسیٰ بن عبیدہ اور یزید بن ابان رقاشی ضعیف ہیں حدیث میں۔

مترجم: ﴿إِنَّا أَنْشَأْنَاهُنَّ إِنْشَاءً﴾ یعنی اٹھایا ہم نے ان کونئی اٹھان' اوراس آیت میں بیان ہے جنت کی عورتوں کا آپ نے فرمایا کہ یہ دنیا ہی کی عورتیں ہیں کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ ہم نے ان کو دوبارہ ایک عمدہ صورت میں پیدا کیا۔

❀❀❀❀

(۳۲۹۷) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ : قَالَ أَبُوبَكْرٍ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ قَدْ شِبْتَ. قَالَ : ((شَيَّبَتْنِي هُوْدٌ وَالْوَاقِعَةُ وَالْمُرْسَلَاتُ وَ ﴿ عَمَّ يَتَسَآءَلُوْنَ ﴾ وَ ﴿ إِذَاالشَّمْسُ كُوِّرَتْ ﴾)).

(اسناده صحيح) سلسلة الاحاديث الصحيحة (۹۵۵)

ترجمہ: ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ ابوبکرؓ نے عرض کی کہ اے رسول اللہ کے آپ بوڑھے ہو گئے فرمایا آپ نے بوڑھا کر دیا مجھ کو سورۂ ھود، واقعہ، مرسلات، عم يتسآء لون اور اذا الشمس كورت نے۔ یعنی ان میں جو قیامت کی خبریں ہیں اور عذاب کی آیتیں ان سے میں بوڑھا ہو گیا۔

فائدہ : یہ حدیث حسن ہے غریب ہے۔ نہیں جانتے ہم اسے ابن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت سے مگر اسی سند سے۔ اور روایت کی علی بن صالح نے یہ حدیث ابواسحاق سے انہوں نے ابوجحیفہ سے مانند اس کے۔ اور روایت کی کسی نے ابواسحاق سے انہوں نے ابومیسرہ سے کچھ تھوڑی سی حدیث اس میں سے مرسلاً۔ خاتمہ: سورۂ واقعہ میں احوال قیامت سے مذکور ہے خافضہ اور رافعہ ہونا اس کا اور زمین کا لرزنا اور پہاڑوں کا ریزہ ریزہ ہونا اور تقسیم اہل حشر کی اصحاب میمنہ اور میسرہ اور سابقین کی طرف اور حال تینوں گروہ کا اور جنت کی چیزوں سے بیان تختوں کا اور غلمان، کوزوں، صراحیوں، پیالوں، میووں اور پرندوں کے گوشت اور حور کا اور وعدہ سدر، طلح، ظل اور فواکہ وغیرہ کا ان کے لیے اور احوال نار سے بیان سموم و حمیم اور ظل کا اور زقوم اور شراب حمیم کا اور بیان انسان کی پیدائش کا منی سے اور بیان حرث و زراعت کا اور بیان درخت سے آگ نکلنے کا حکم تسبیح کا تذکیر موت کے ساتھ موت مقربین اور اصحاب یمین اور مکذبین کی، امر تسبیح کا۔

❀❀❀❀

۵۷۔ باب: وَمِنْ سُوْرَةِ الْحَدِيْدِ

تفسیر سورۂ حدید

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

(۳۲۹۸) عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ : بَيْنَمَا نَبِيُّ اللّٰهِ ﷺ جَالِسٌ وَأَصْحَابُهُ، إِذْ اتٰى عَلَيْهِمْ سَحَابٌ فَقَالَ نَبِيُّ اللّٰهِ ﷺ: ((هَلْ تَدْرُوْنَ مَا هٰذَا))؟ قَالُوْا: اللّٰهُ وَرَسُوْلُهُ أَعْلَمُ. قَالَ: ((هٰذَا الْعَنَانُ. هٰذِهٖ زَوَايَا الْأَرْضِ يَسُوْقُهُ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى إِلٰى قَوْمٍ لَا يَشْكُرُوْنَهٗ وَلَا يَدْعُوْنَهٗ))، ثُمَّ قَالَ : ((هَلْ تَدْرُوْنَ مَا فَوْقَكُمْ))؟ قَالُوْا : اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ أَعْلَمُ، قَالَ : ((فَإِنَّهَا الرَّقِيْعُ سَقْفٌ مَحْفُوْظٌ وَمَوْجٌ مَكْفُوْفٌ)). ثُمَّ قَالَ: ((هَلْ تَدْرُوْنَ كَمْ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَهَا؟)) قَالُوْا : اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ أَعْلَمُ، قَالَ : ((بَيْنَكُمْ وَبَيْنَهَامَسِيْرَةُ خَمْسِمِائَةِ سَنَةٍ)). ثُمَّ قَالَ : ((هَلْ تَدْرُوْنَ مَا فَوْقَ ذٰلِكَ؟)) قَالُوْا : اللّٰهُ وَ رَسُوْلُهٗ أَعْلَمُ. قَالَ : ((فَإِنَّ فَوْقَ ذٰلِكَ سَمَائَيْنِ مَا بَيْنَهُمَا مَسِيْرَةُ خَمْسِمِائَةِ عَامٍ)) حَتّٰى عَدَّ سَبْعَ سَمٰوٰتٍ

((مَا بَيْنَ كُلِّ سَمَائَيْنِ مَا بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ))، ثُمَّ قَالَ : ((هَلْ تَدْرُوْنَ مَا فَوْقَ ذٰلِكَ))؟ قَالُوْا: اللّٰهُ وَرَسُوْلُهُ أَعْلَمُ. قَالَ : ((فَإِنَّ فَوْقَ ذٰلِكَ الْعَرْشَ وَ بَيْنَهُ وَبَيْنَ السَّمَاءِ بُعْدُ مَا بَيْنَ سَمَائَيْنِ)) ثُمَّ قَالَ : ((هَلْ تَدْرُوْنَ مَا الَّذِيْ تَحْتَكُمْ))؟ قَالُوْا : اللّٰهُ وَرَسُوْلُهُ أَعْلَمُ. قَالَ : ((فَإِنَّهَا الْأَرْضُ)). ثُمَّ قَالَ : ((هَلْ تَدْرُوْنَ مَا الَّذِيْ تَحْتَ ذٰلِكَ))؟ قَالُوْا : اللّٰهُ وَرَسُوْلُهُ أَعْلَمُ. قَالَ: ((فَإِنَّ تَحْتَهَا أَرْضًا أُخْرٰى بَيْنَهُمَا مَسِيْرَةُ خَمْسِمِائَةِ سَنَةٍ)) حَتّٰى عَدَّ سَبْعَ أَرْضِيْنَ بَيْنَ كُلِّ أَرْضِيْنَ مَسِيْرَةُ خَمْسِمِائَةِ سَنَةٍ)) ثُمَّ قَالَ: ((وَالَّذِيْ نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ لَوْ أَنَّكُمْ دَلَّيْتُمْ بِحَبْلٍ إِلَى الْأَرْضِ السُّفْلٰى لَهَبَطَ عَلَى اللّٰهِ)). ثُمَّ قَرَأَ: ﴿ هُوَ الْأَوَّلُ وَالْآخِرُ وَالظَّاهِرُ وَالْبَاطِنُ وَهُوَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ ﴾ . (اسناده ضعيف) ظلال الجنة (٥٧٨) حسن بصری مدلس ہے اوراس کا ابو ہریرہؓ سے سماع ثابت نہیں)

ترجمہ: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا ایک بار نبی ﷺ اور اصحاب آپ کے بیٹھے تھے کہ ان پر ایک بدلی آئی آپ نے فرمایا تم جانتے ہو یہ کیا ہے لوگوں نے کہا اللہ اور رسول اس کا خوب جانتے ہیں فرمایا آپ نے یہ عنان ہے اور پنہر اونٹ ہیں زمین کے اللہ تعالیٰ ان کو ہانکتا ہے ایسے لوگوں کی طرف جو اس کا شکر نہیں بجالاتے اور نہ اس کو پکارتے ہیں پھر آپ نے فرمایا تم جانتا ہو کیا ہے تمہارے اوپر لوگوں نے عرض کی اللہ اور رسول اس کا خوب جانتے ہیں فرمایا آپ نے یہ رقیع ہے اونچی چھت جنوں سے حفاظت کی گئی ہے اور موج ہے روکی گئی ہے بغیر ستون کے ٹھہرے ہوئے ہے پھر فرمایا آپؐ نے کیا جانتا ہو تم کتنا فاصلہ ہے تمہارے اور اس کے درمیان لوگوں نے عرض کی کہ اللہ اور رسول خوب جانتے ہیں فرمایا آپؐ نے تمہارے اور اس کے درمیان پانچ سو برس کی راہ ہے پھر فرمایا تم جانتے ہو کیا ہے اس کے اوپر بولے اللہ اور اس کا رسول خوب جانتا ہیں فرمایا اس پر دو آسمان ہیں جن کے درمیان میں پانچ سو برس کا فاصلہ ہے یہاں تک کہ گنے آپ نے سات آسمان ہر دو آسمان کے درمیان میں اتنا فرق ہے جتنا آسمان وزمین کے درمیان میں پھر فرمایا آپ نے تم جانتے ہو کیا ہے اوپر اس کے انہوں نے عرض کیا اللہ اور رسول اس کا خوب جانتے ہیں فرمایا آپ نے اوپر اس کے عرش ہے کہ عرش اور آسمان کے درمیان میں اتنی دوری ہے کہ جتنی دو آسمانوں کے درمیان میں پھر فرمایا آپ نے کیا جانتے ہو تم کہ تمہارے نیچے کیا ہے لوگوں نے کہا اللہ اور اس کا رسول خوب جانتے ہیں فرمایا آپؐ نے یہ زمین ہے پھر فرمایا جانتے ہو تم کیا ہے اس کے نیچے لوگوں نے عرض کی اللہ اور اس کا رسول خوب جانتا ہیں فرمایا آپ نے اس کے نیچے دوسری زمین ہے کہ ان دونوں کے درمیان میں پانچ سو برس کا رستہ ہے یہاں تک کہ گنی آپ نے سات زمین ہر دو زمین میں پانچ سو برس کی راہ ہے۔ پھر فرمایا آپؐ نے قسم ہے اس پروردگار کی کہ جان محمد کی اس کے ہاتھ میں اگر ڈالو تم ایک سی زمین کے نیچے کی طرف تو اترے وہ اللہ پر پھر پڑھی آپ نے یہ آیت ﴿هو الاول﴾ سے ﴿علیم﴾ تک۔ یعنی وہی اول ہے آخر ہے اور وہی ظاہر ہے اور

باطن ہے اور وہ ہر چیز پر خبردار ہے۔

فائدہ: یہ حدیث غریب ہے اس سند سے۔ اور مروی ہے ایوب اور یونس عبید اور علی بن زید سے کہ انہوں نے کہا حسن کو سماع نہیں ابو ہریرہؓ سے اور تفسیر کی اس کی بعض اہلِ علم نے اور کہا ہے کہ مراد یہ ہے کہ اتری وہ رسی اللہ کے علم پر اور اس کی قدرت پر اور حکومت اس کی ہر جگہ ہے اور وہ اپنے عرش پر ہے جیسا کہ اس نے وصف کیا اپنی ذات کا کتاب میں۔

خاتمہ: اس حدیث میں تصریح ہے کہ اللہ تعالیٰ کو ماورائے عالم سے احاطہ ذاتی حاصل ہے اور یہ منافی نہیں استواء علی العرش کے جیسا کہ بعض لوگوں نے سمجھا ہے اس لیے کہ اس سے ذاتِ مقدس کا زمین پر ہونا یا عالم میں ہونا ثابت نہیں ہوتا جیسا کہ مقصود ہے مستولین کا اور اس صورت میں تاویل کی بھی ضرورت نہیں اور اگر تاویل کی جائے تو وہی تاویل صحیح ہے جو ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے اہلِ علم سے روایت کی اور اس آیت کا پڑھنا بھی مؤید اس تاویل کا ہے کہ اس میں بھی علم کا ذکر ہے معلوم ہوا کہ مقصود آپ کو عموم علم بیان کرنا ہے اللہ تعالیٰ شانہ کا نہ ہر جگہ اس کی ذات کا ہونا جیسا کہ فرقہ ضالہ جہمیہ کا عقیدہ فاسدہ اور سورۂ حدید میں مضامین ذیل مذکور ہیں: تسبیح آسمان وزمین کی چیزوں کی' چھ صفتیں اللہ تعالیٰ کی احیا اور اماتت اور ملک اور استواء علی العرش اور خلق اور علم اور چار نام اللہ تعالیٰ کے اول وآخر وظاہر وباطن' بیان رات اور دن کا' برابر نہ ہونا ان مجاہدین کا جنہوں نے فتح مکہ کے بعد جہاد کیا اور مال خرچا ان مجاہدین سے جنہوں نے قبل فتح یہ کام کیا ترغیب مال خرچ کرنے کی جہاد میں' پل صراط پر سے مؤمنوں کے گزرنے کا بیان' قبول نہ ہونا کافروں اور منافقوں کے فدیہ کا خشوع کا وقت آجانا مؤمنوں کے لیے' قسوت قلب کا بیان فضیلت صدقہ اور انفاق مال کی' صدیق اور شہداء کا بیان' وعید جہنم کی کافروں کے لیے حیاتِ دنیا کا بیان وعدہ جنت مؤمنوں کے لیے دخول جنت محض فضلِ رب العزت پر ہے لوح محفوظ میں' جمیع مصائب کا مکتوب ہونا' مختال وفخور وبخیل کی مذمت رسولوں کا بھیجنا بندوں کی ہدایت کے لیے لوہے کا بیان' نوح وابراہیم کا مختصر بیان' متبعان انجیل کی نرم دلی رہبانیت کا بیان اللہ تعالیٰ کے فضل کا بیان۔

❀❀❀❀

۵۸۔ باب: وَمِنْ سُورَةُ الْمُجَادَلَه

تفسیر سورۂ مجادلہ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

(۳۲۹۹) **عَنْ** سَلَمَةَ بِنِ صَخْرٍا الْأَنْصَارِيِّ قَالَ : كُنْتُ رَجُلًا قَدْ أُوتِيتُ مِنْ جِمَاعِ النِّسَاءِ مَا لَمْ يُؤْتَ غَيْرِي، فَلَمَّا دَخَلَ رَمَضَانُ تَظَاهَرْتُ مِنْ إِمْرَأَتِي حَتّٰى يَنْسَلِخَ رَمَضَانُ فَرَقًا مِنْ أَنْ أُصِيبَ مِنْهَا فِي لَيْلِي فَأَتَتَابَعُ فِي ذٰلِكَ إِلٰى أَنْ يُدْرِكَنِي النَّهَارُ وَأَنَا لَا أَقْدِرُ أَنْ أَنْزِعَ، فَبَيْنَمَا هِيَ تَخْدِمُنِي ذَاتَ لَيْلَةٍ إِذْ تَكَشَّفَ لِي مِنْهَا شَيْءٌ فَوَثَبْتُ عَلَيْهَا فَلَمَّا أَصْبَحْتُ غَدَوْتُ عَلٰى قَوْمِي فَأَخْبَرْتُهُمْ خَبَرِي فَقُلْتُ : انْطَلِقُوا مَعِي إِلٰى

رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَأُخْبِرَهُ بِأَمْرِیْ، فَقَالُوْا : لَا وَاللّٰهِ! لَا تَفْعَلْ، نَتَخَوَّفُ أَنْ يَنْزِلَ فِيْنَا قُرْآنٌ أَوْ يَقُوْلَ فِيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَقَالَةً يَبْقَى عَلَيْنَا عَارُهَا، وَلٰكِنِ اذْهَبْ أَنْتَ فَاصْنَعْ مَا بَدَالَكَ، قَالَ : فَخَرَجْتُ فَأَتَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فَأَخْبَرْتُهُ خَبَرِیْ فَقَالَ : ((**أَنْتَ بِذَاكَ؟**)) قُلْتُ أَنَا بِذَاكَ، قَالَ : ((**أَنْتَ بِذَاكَ**))؟ قُلْتُ أَنَا بِذَاكَ، قَالَ : ((**أَنْتَ بِذَاكَ**))؟ قُلْتُ أَنَا بِذَاكَ وَهَا أَنَاذَا أَنَذَا فَأَمْضِ فِيَّ حُكْمَ اللّٰهِ فَإِنِّیْ صَابِرٌ لِذٰلِكَ قَالَ : ((**أَعْتِقْ رَقَبَةً**)). قَالَ : فَضَرَبْتُ صَفْحَةَ عُنُقِیْ بِيَدَيَّ فَقُلْتُ : لَا وَالَّذِیْ بَعَثَكَ بِالْحَقِّ! مَا أَصْبَحْتُ أَمْلِكُ غَيْرَهَا، قَالَ : ((**فَصُمْ شَهْرَيْنِ**))، قُلْتُ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ! وَهَلْ أَصَابَنِیْ مَا أَصَابَنِیْ إِلَّا فِی الصِّيَامِ، قَالَ : ((**فَأَطْعِمْ سِتِّيْنَ مِسْكِيْنًا**))، قُلْتُ وَالَّذِیْ بَعَثَكَ بِالْحَقِّ لَقَدْ بِتْنَا لَيْلَتَنَا هٰذِهٖ وَحْشٰی مَالَنَا عَشَاءٌ قَالَ : ((**اذْهَبْ إِلٰی صَاحِبِ صَدَقَةِ بَنِیْ زُرَيْقٍ فَقُلْ لَهٗ فَلْيَدْفَعْهَا إِلَيْكَ، فَأَطْعِمْ عَنْكَ مِنْهَا وَسْقًا سِتِّيْنَ مِسْكِيْنًا، ثُمَّ اسْتَعِنْ بِسَائِرِهٖ عَلَيْكَ وَعَلٰی عِيَالِكَ**))، قَالَ : فَرَجَعْتُ إِلٰی قَوْمِیْ فَقُلْتُ : وَجَدْتُ عِنْدَكُمُ الضِّيْقَ وَسُوْءَ الرَّأْيِ وَوَجَدْتُ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ السَّعَةَ وَالْبَرَكَةَ، أَمَرَلِیْ بِصَدَقَتِكُمْ فَادْفَعُوْهَا إِلَيَّ، فَدَفَعُوْهَا إِلَيَّ . (اسناده صحيح) ارواء الغليل (۲۰۹۱) صحيح أبی داود (۱۹۱۷)

ترجمہ: سلمہ بن صخر انصاری سے روایت ہے انہوں نے کہا میں ایسا مرد تھا کہ جماع میں میری ایسی حالت ہوتی کہ کسی کی نہ ہوتی پھر جب رمضان آیا ظہار کیا میں نے اپنی بیوی سے (یعنی کہا کہ تو مجھ پر ایسی حرام ہے جیسے ماں کی پیٹھ) یہاں تک کہ گزرے رمضان اس خوف سے کہ اگر کہیں شروع کروں میں اس سے جماع رات کو تو تار بندھا رہے گا اس کا میری طرف سے یہاں تک کہ آ جائے مجھ پر دن اور نہ ہو سکے گا مجھ میں سے کہ میں اس کو چھوڑوں تو ایک رات وہ میری خدمت کر رہی تھی کہ کھل گئی اس کی کوئی چیز (بعض روایت میں ہے کہ کھل گئی پازیب اس کی) اور میں اس پر کودا (یعنی جماع کیا اس سے) پھر جب صبح ہوئی اپنی قوم کے پاس آیا اور ان کو اپنے حال کی خبر دی اور میں نے کہا میرے ساتھ چلو رسول اللہ ﷺ کے پاس تا کہ میں اپنے حال سے ان کو خبر دوں تو میری قوم نے کہا ہم نہ جائیں گے قسم ہے اللہ کی ہم ڈرتے ہیں کہ ایسا نہ ہو اترے ہمارے حق میں قرآن یا فرمائیں رسول اللہ ﷺ کوئی ایسی بات کہ اس کی عار باقی رہے ہم پر لیکن تو جا اور جو مناسب ہو کہہ۔ کہا راوی نے کہ پھر نکلا میں اور حاضر ہوا آپ کے پاس اور خبر دی میں نے ان کو اپنے حال کی آپ نے فرمایا تو ہی نے ایسا کیا میں نے کہا میں نے ہی ایسا کیا اور تین بار فرمایا میں حاضر ہوں جاری کیجیے مجھ پر اللہ کا حکم میں اس پر ثابت رہنے والا ہوں آپ نے فرمایا آزاد کر ایک بردہ کہا راوی نے کہ میں نے اپنے چنبر گردن پر ہاتھ مارا اور عرض کی کہ قسم ہے اس پروردگار کی جس نے آپ کو حق کے ساتھ بھیجا ہے میں مالک نہیں سوا اس کے کسی دوسرے کا فرمایا آپ نے کہ پھر روزہ رکھ دو مہینے کا میں نے عرض کی اے رسول اللہ کے مصیبت جو مجھے پہنچی ہے یہ روزے ہی میں تو پہنچی ہے فرمایا آپ نے کہ پھر کھلا و

ساٹھ مسکینوں کو میں نے کہا قسم ہے اللہ کی جس نے آپ کو حق کے ساتھ بھیجا ہے کہ ہم خود آج کی رات بھوکے رہے کہ رات کا کھانا ہمارے پاس نہ تھا فرمایا آپ نے کہ جا اس کے پاس جو بنی زریق کی زکوٰۃ تحصیلتا ہے اور کہہ اس کو کہ دے وہ تجھ کو سو کھلا دے تو اس میں سے اپنی طرف سے ساٹھ مسکینوں کو اور باقی اس میں سے خرچ کر تو اپنے اوپر اور اپنے عیال پر۔ کہا راوی نے کہ پھر گیا میں اپنی قوم کے پاس اور کہا میں نے کہ پائی میں نے تمہارے پاس تنگی اور بری تجویز اور پائی میں نے رسول اللہ ﷺ کے پاس کشادگی اور برکت، حکم کیا ہے مجھ کو کہ تم لوگ اپنی زکوٰۃ مجھے دو، سو دی انہوں نے اپنی زکوٰۃ مجھ کو۔

فائدہ: یہ حدیث حسن صحیح ہے کہا محمد بن سلیمان بن یسار نے نہیں سنا میرے نزدیک سلمہ بن صخر سے اور کہا انہوں نے کہ سلمہ بن صخر کو سلمان بن صخر بھی کہتے ہیں اور اس باب میں خولہ بن ثعلبہ سے بھی روایت ہے۔

مترجم: اس حدیث میں تصریح ہے کہ یہ کفارہ ہے ظہار کا نہ روزہ رمضان کا۔ اور بعض روایتوں میں سلمہ بن صخر کا نام نہیں آیا فقط راوی نے یہی کہا کہ ایک شخص آیا اور اس نے یوں بیان کیا۔ الیٰ آخر الحدیث۔ پس جمہور نے ان دونوں روایتوں کو جدا جدا شخصوں کا قصہ سمجھا ہے اور ایک کو محمول کیا ہے ظہار پر ایک کو روزہ رمضان کے کفارہ پر اور بعض محققین کے نزدیک دونوں بار ایک ہی شخص کا حال ہے اور واقعہ بھی ایک ہے پس استدلال کیا ہے اس سے فقط کفارہ ظہار پر اور نہیں پائی کوئی تصریح روزہ رمضان کے کفارہ کی۔ اور وسق ایک ٹوکرا ہے کہ ساٹھ صاع کھجور اس میں آتی ہے۔

❁ ❁ ❁ ❁

(۳۳۰۰) **عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ قَالَ: ﴿ لَمَّا نَزَلَتْ يٰٓأَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا إِذَا نَاجَيْتُمُ الرَّسُوْلَ فَقَدِّمُوْا بَيْنَ يَدَيْ نَجْوٰكُمْ صَدَقَةً ﴾ قَالَ لِيَ النَّبِيُّ ﷺ ((مَا تَرٰى؟ دِيْنَارًا؟)) قُلْتُ: لَا يُطِيْقُوْنَهُ، قَالَ: ((فَنِصْفُ دِيْنَارٍ؟)) قُلْتُ: لَا يُطِيْقُوْنَهُ، قَالَ: ((فَكَمْ))؟ قُلْتُ شَعِيْرَةٌ، قَالَ: ((إِنَّكَ لَزَهِيْدٌ))، قَالَ: فَنَزَلَتْ ﴿ ءَاَشْفَقْتُمْ أَنْ تُقَدِّمُوْا بَيْنَ يَدَيْ نَجْوٰكُمْ صَدَقَاتٍ ﴾ الْاٰيَة قَالَ فَبِيْ خَفَّفَ اللّٰهُ عَنْ هٰذِهِ الْأُمَّةِ .** [(ضعیف الاسناد) اس میں علی بن علقمہ کا سماع سیدنا علی سے محل نظر ہے اور ثوری مدلس کا عنعنہ بھی ہے

ترجمہ: علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا جب یہ آیت اتری ﴿ يٰٓأَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا إِذَا نَاجَيْتُمُ ﴾ یعنی اے ایمان والو! جب کان میں بات کرو رسول کے تو آگے بھیجو اس سے پہلے صدقہ مجھ سے فرمایا نبی ﷺ نے کیا رائے ہے تیری (یعنی کیا صدقہ مقرر کیا جائے) ایک دینار میں نے عرض کی کہ لوگ طاقت نہ رکھیں گے اس کی فرمایا آدھا دینار میں نے عرض کی کہ لوگ طاقت نہ رکھیں گے اس کی آپ نے فرمایا پھر کتنا میں نے کہا ایک جَو فرمایا آپ نے تو بہت کمی کرنے والا ہے پس اتری یہ آیت ﴿ أَشْفَقْتُمْ ﴾ کیا ڈر گئے تم کہ پہلے سے لا رکھو آگے مناجات اپنی کے صدقہ۔ آخر آیت تک۔ کہا حضرت علی نے سو میرے اوپر فضل فرما کر ہلکا کر دیا اللہ تعالیٰ نے اس حکم کو (یعنی منسوخ ہو گیا)۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے۔ ہم نہیں جانتے اس کو مگر اسی سند سے اور مراد ایک جو سے جو کے برابر سونا ہے۔

خاتمہ: سورۂ مجادلہ میں یہ مضامین ہیں' حال خولہ بنت ثعلبہ کا اور حکم ظہار کا وعید عذاب مہین کی اللہ اور رسول کی مخالفت کے لیے حشر کا حال' علم اللہ تعالیٰ کا اور معیت اس کی ہر صاحب نجویٰ کے ساتھ شکایت منافقان اہل نجویٰ کی' تحذیر ان کے حال کی جو بجائے سلام کے سام کہتے ہیں' جواز نجویٰ بر وتقویٰ کے لیے امر مجلسوں میں کھل کر بیٹھنے کا نسخ اس صدقہ کا جو نجویٰ کے لیے مامور ہوا تھا' تعریض ان لوگوں کے حال پر جو یہود سے دوستی رکھتے تھے اور بڑی مذمت کافروں سے محبت رکھنے کی وعدہ غلبہ کا رسولوں کے لیے' مؤمنوں کی شان سے نہیں کہ کافروں سے دوستی رکھیں اگرچہ ان کے اقارب ہوں اور فضیلت ایسے مؤمنوں کی۔

❀❀❀❀

(۳۳۰۱) عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ يَهُوْدِيًا أَتٰى عَلٰى نَبِيِّ اللّٰهِ ﷺ وَأَصْحَابِهٖ فَقَالَ : اَلسَّامُ عَلَيْكُمْ، فَرَدَّ عَلَيْهِ الْقَوْمُ، فَقَالَ نَبِيُّ اللّٰهِ ﷺ : ((**هَلْ تَدْرُوْنَ مَا قَالَ هٰذَا**))؟ قَالُوْا: اَللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ أَعْلَمُ، سَلَّمَ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ. قَالَ : ((**لَا وَلٰكِنَّهٗ قَالَ: كَذَا وَكَذَا، رُدُّوْهُ عَلَيَّ**))، فَرَدُّوْهُ فَقَالَ: ((**قُلْتَ السَّامُ عَلَيْكُمْ**)) قَالَ : نَعَمْ ، قَالَ نَبِيُّ اللّٰهِ ﷺ عِنْدَ ذٰلِكَ : ((**إِذَا سَلَّمَ عَلَيْكُمْ أَحَدٌ مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ فَقُوْلُوْا: عَلَيْكَ مَا قُلْتَ**)) قَالَ :﴿ **وَإِذَا جَآءُوْكَ حَيَّوْكَ بِمَا لَمْ يُحَيِّكَ بِهِ اللّٰهُ** ﴾ . (اسناده صحیح) الارواء: ۵/ ۱۱۷.

ترجمہ: انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک یہودی نبی ﷺ اور ان کے صحابہ کے پاس آیا اور اس نے کہا السام علیکم (یعنی مری پڑے تم پر) اور جواب دیا لوگوں نے اس کو تب فرمایا نبی ﷺ نے تم جانتے ہو کہ اس نے کیا کہا انہوں نے کہا اللہ اور رسول اس کا خوب جانتا ہے، سلام کیا اس نے اے نبی اللہ کے آپ نے فرمایا نہیں بلکہ اس نے ایسا ویسا کہا سو تم مجھے جواب دو صحابہ نے آپ کو جواب دیا (یعنی نیت کی آپ کو جواب دینے کی کہ وہ لائق جواب نہ تھا) پھر آپ نے یہودی سے پوچھا کہ تم نے السام علیکم کہا اس نے کہا ہاں فرمایا اللہ کے نبیؐ نے اسی وقت سے کہ جب سلام کرے تم پر کوئی اہل کتاب سے تو تم اتنا ہی کہو اس کے جواب میں علیك ما قلت یعنی تجھی پر ہے جو تو نے کہا اور پڑھی آپ نے یہ آیت ﴿ واذا جاءُوك ﴾ یعنی جب آتے ہیں تیرے پاس یعنی اہل کتاب دعا دیتے ہیں تجھ کو ایسی جو نہیں دی تجھ کو اللہ تعالیٰ نے۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

❀❀❀❀

۵۹۔ باب: وَمِنْ سُوْرَةِ الْحَشْرِ
تفسیر سورۂ حشر

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

(۳۳۰۲) عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ : حَرَّقَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ نَخْلَ بَنِي النَّضِيْرِ وَقَطَّعَ وَهِيَ الْبُوَيْرَةُ فَأَنْزَلَ اللّٰهُ ﴿ مَا

قَطَعْتُمْ مِنْ لِيْنَةٍ أَوْ تَرَكْتُمُوْهَا قَائِمَةً عَلٰى أُصُوْلِهَا فَبِإِذْنِ اللّٰهِ وَلِيُخْزِيَ الْفَاسِقِيْنَ ﴾)).

(اسناده صحيح) صحيح أبي داود (٢٣٠٤)

ترجمہ: عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے انہوں نے کہا جلا دیا رسول اللہ ﷺ نے بنی نضیر کے کھجور کے درختوں کو اور کاٹ ڈالے اور اس مقام کا نام بویرہ تھا، سو اتاری اللہ تعالیٰ نے یہ آیت ﴿مَا قَطَعْتُمْ مِنْ لِيْنَةٍ﴾ سے آخر تک۔ یعنی نہیں کاٹا تم نے کوئی درخت کھجور کا اور نہ چھوڑا قائم اپنی جڑوں پر مگر اللہ کے حکم سے اور تاکہ ذلیل کرے وہ فاسقوں کو۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

❀❀❀❀

(٣٣٠٣) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ فِيْ قَوْلِ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ: ﴿ مَا قَطَعْتُمْ مِنْ لِيْنَةٍ أَوْ تَرَكْتُمُوْهَا قَائِمَةً عَلٰى أُصُوْلِهَا ﴾ قَالَ: اللِّيْنَةُ: النَّخْلَةُ ﴿ وَلِيُخْزِيَ الْفَاسِقِيْنَ ﴾ قَالَ: اسْتَنْزَلُوْهُمْ مِنْ حُصُوْنِهِمْ قَالَ: وَأُمِرُوْا بِقَطْعِ النَّخْلِ فَحَكَّ فِيْ صُدُوْرِهِمْ فَقَالَ الْمُسْلِمُوْنَ: قَدْ قَطَعْنَا بَعْضًا وَتَرَكْنَا بَعْضًا فَلَنَسْأَلَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ هَلْ لَنَا فِيْمَا قَطَعْنَا مِنْ أَجْرٍ، وَهَلْ عَلَيْنَا فِيْمَا تَرَكْنَا مِنْ وِزْرٍ؟ فَأَنْزَلَ اللّٰهُ: ﴿مَا قَطَعْتُمْ مِنْ لِيْنَةٍ أَوْ تَرَكْتُمُوْهَا قَائِمَةً عَلٰى أُصُوْلِهَا ﴾ اَلْآيَةَ . (صحيح الاسناد)

ترجمہ: ابن عباس رضی اللہ عنہما نے اس آیت کی تفسیر میں کہا ﴿ ما قطعتم ﴾ یعنی نہیں کاٹا تم نے کوئی لینہ یا چھوڑ دیا اس کو قائم اپنی جڑوں پر۔ کہا ابن عباس رضی اللہ عنہما نے لینہ کھجور کا درخت ہے ﴿ وليخزى الفاسقين ﴾ یعنی تاکہ ذلیل کرے اللہ فاسقوں کو۔ کہا ابن عباس رضی اللہ عنہ نے اتار دیا ان کو مسلمانوں نے ان کے قلعوں سے کہا۔ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے اور جب حکم ہوا ان کو کھجور کے درختوں کے کاٹنے کا تو ان کے دل میں خیال آیا اور مسلمانوں نے کہا کہ کاٹے ہم نے بعض درخت اور چھوڑ دیئے بعض تو پوچھیں ہم رسول اللہ ﷺ سے کہ جو درخت ہم نے کاٹے ہیں اس میں کچھ ثواب ہے اور جو چھوڑ دیئے ہیں اس میں کچھ عذاب ہے پس اتاری اللہ تعالیٰ نے یہ آیت ﴿ما قطعتم ﴾ سے آخر تک۔

فائدہ: یہ حدیث غریب ہے حسن ہے۔ اور روایت کی بعض نے یہ حدیث حفص بن غیاث سے انہوں نے حبیب سے انہوں سعید بن جبیر سے مرسلاً۔ اور نہیں ذکر کیا اس سند میں ابن عباس رضی اللہ عنہما کا۔ روایت کی ہم سے یہ حدیث عبداللہ بن عبدالرحمٰن نے انہوں نے ہارون بن معاویہ سے انہوں نے حفص سے انہوں نے حبیب بن ابی عمرہ سے انہوں نے سعید بن جبیر سے انہوں نے نبی ﷺ سے مرسلاً۔ کہا ابوعیسیٰ نے یہ حدیث محمد بن اسماعیل بخاری نے مجھ سے سنی۔

مترجم: ترمذی رحمہ اللہ اس سند کی رو سے شیخ ہوئے بخاری کے فضل اللہ یوتیه من يشآء۔

❀❀❀❀

(۳۳۰۴) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَجُلًا مِنَ الْأَنْصَارِ بَاتَ بِهِ ضَيْفٌ فَلَمْ يَكُنْ عِنْدَهُ إِلَّا قُوتُهُ وَقُوتُ صِبْيَانِهِ فَقَالَ لِامْرَأَتِهِ: نَوِّمِي الصِّبْيَةَ وَأَطْفِئِي السِّرَاجَ وَقَرِّبِي لِلضَّيْفِ مَا عِنْدَكِ فَنَزَلَتْ هٰذِهِ الْآيَةُ : ﴿ **وَيُؤْثِرُونَ عَلَى أَنْفُسِهِمْ وَلَوْ كَانَ بِهِمْ خَصَاصَةٌ** ﴾ . (اسناده صحيح) سلسلة الاحاديث الصحيحة : ۳۲۷۲)

ترجمہ: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک مرد انصاری کے پاس ایک مہمان آیا اور اس کے پاس کھانا نہ تھا مگر اس کا اور اس کے لڑکوں کا، سو اس نے اپنی بیوی سے کہا کہ لڑکوں کو سلا دے اور چراغ بجھا دے اور مہمان کے آگے رکھ دے جو تیرے پاس ہو اس پر یہ آیت اتری ﴿ویوثرون﴾ یعنی مقدم رکھتے ہیں وہ اپنی جانوں پر اگر چہ ان کو بھوک ہو۔

فائدہ : یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

خاتمہ: سورۂ حشر میں یہ مضامین ہیں حسب تفصیل ذیل تسبیح آسمان وزمین کی چیزوں کی' قصہ یہود بنی نضیر کا اور کاٹ ڈالنا ان کے درختوں کا تقسیم فے کی' حکم راضی رہنے کا رسول کے عطاء پر صفات مہاجرین اور انصار کے' اور حسن نصرت انصار کی صفات ان مؤمنوں کی کہ بعد انصار ومہاجرین کے آئیں گے منافقوں کا وعدہ کرنا بنی نضیر کے یہود سے کہ ہم تمہارے رفیق ہیں' امر تقویٰ اور فکر آخرت کا اور نہی اللہ سے غافل ہونے سے خاشع اور متصدع ہو جانا پہاڑ کا اگر اس پر قرآن اترے توحید الوہیت اور اسمائے الٰہی یعنی ملک وقدوس اور سلام ومہیمن اور عزیز وجبار ومتکبر وغیرہ تسبیح سموٰت وارض کی۔

❁❁❁❁

۶۰۔ باب: وَمِنْ سُورَةِ الْمُمْتَحِنَةِ

سورۂ ممتحنہ کی تفسیر

(۳۳۰۵) عَنْ عُبَيْدِاللّٰهِ بْنِ أَبِي رَافِعٍ قَالَ: سَمِعْتُ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ يَقُولُ﴿ بَعَثَنَا رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ أَنَا وَالزُّبَيْرَ وَالْمِقْدَادَ بْنَ الْأَسْوَدِ فَقَالَ ﴾ ((**انْطَلِقُوا حَتّٰى تَأْتُوا رَوْضَةَ خَاخٍ فَإِنَّ بِهَا ظَعِينَةً مَعَهَا كِتَابٌ فَخُذُوهُ مِنْهَا فَأْتُونِي بِهِ**)) فَخَرَجْنَا تَتَعَادٰى بِنَا خَيْلُنَا حَتّٰى أَتَيْنَا الرَّوْضَةَ فَإِذَا نَحْنُ بِالظَّعِينَةِ فَقُلْنَا﴿ أَخْرِجِي الْكِتَابَ فَقَالَتْ﴾ مَا مَعِيَ مِنْ كِتَابٍ، فَقُلْنَا لَتُخْرِجِنَّ الْكِتَابَ أَوْ لَتُلْقِيَنَّ الثِّيَابَ، قَالَ : فَأَخْرَجَتْهُ مِنْ عِقَاصِهَا، قَالَ فَأَتَيْنَا بِهِ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ فَإِذَا هُوَ : مِنْ حَاطِبِ بْنِ أَبِي بَلْتَعَةَ إِلٰى أُنَاسٍ مِنَ الْمُشْرِكِينَ بِمَكَّةَ، يُخْبِرُهُمْ بِبَعْضِ أَمْرِ النَّبِيِّ ﷺ، فَقَالَ : ((**مَا هٰذَا يَا حَاطِبُ**))؟ قَالَ : لَا تَعْجَلْ عَلَيَّ يَا رَسُولَ اللّٰهِ! إِنِّي كُنْتُ امْرَأً مُلْصَقًا فِي قُرَيْشٍ وَلَمْ أَكُنْ مِنْ أَنْفُسِهَا وَكَانَ مَنْ مَعَكَ مِنَ الْمُهَاجِرِينَ لَهُمْ قَرَابَاتٌ يَحْمُونَ بِهَا أَهْلِيهِمْ وَأَمْوَالَهُمْ بِمَكَّةَ فَأَحْبَبْتُ إِذْ فَاتَنِي ذٰلِكَ مِنْ نَسَبٍ فِيهِمْ أَنْ أَتَّخِذَ فِيهِمْ يَدًا يَحْمُونَ بِهَا قَرَابَتِي وَمَا فَعَلْتُ ذٰلِكَ كُفْرًا وَارْتِدَادًا عَنْ دِينِي وَلَا رِضًا بِالْكُفْرِ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ : ((

صَدَقَ))، فَقَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ: دَعْنِي يَارَسُولَ اللّٰهِ! أَضْرِبْ عُنُقَ هٰذَا الْمُنَافِقِ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((إِنَّهُ قَدْ شَهِدَ بَدْرًا فَمَا يُدْرِيكَ لَعَلَّ اللّٰهَ اطَّلَعَ عَلٰى أَهْلِ بَدْرٍ فَقَالَ: اعْمَلُوا مَا شِئْتُمْ فَقَدْ غَفَرْتُ لَكُمْ)). قَالَ: وَفِيهِ أُنْزِلَتْ هٰذِهِ السُّوْرَةُ ﴿ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّخِذُوْا عَدُوِّيْ وَعَدُوَّكُمْ اَوْلِيَآءَ تُلْقُوْنَ اِلَيْهِمْ بِالْمَوَدَّةِ ﴾ السُّوْرَةَ. قَالَ عَمْرٌو: وَقَدْ رَأَيْتُ ابْنَ أَبِي رَافِعٍ وَكَانَ كَاتِبًا لِعَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ. (اسناده صحيح) صحيح أبي داود (٢٣٨١)

ترجمہ: عبیداللہ بن ابورافع سے روایت ہے کہا سنا میں نے علی بن ابی طالب سے کہتے ہیں کہ بھیجا ہم کو رسول اللہ ﷺ نے مجھے اور زبیر اور مقداد بن اسود کو اور کہا جاؤ تم یہاں تک کہ پہنچو روضہ خاخ میں (اور وہ نام ہے ایک مقام کا) اور وہاں ایک عورت ہے اونٹ پر سوار اس کے پاس ایک خط ہے، سو لو اس سے اور میرے پاس لاؤ پھر نکلے ہم دوڑتے تھے گھوڑے ہمارے ہمیں لیے ہوئے یہاں تک کہ ہم روضہ میں پہنچے تو ہم کو ایک عورت ہودج میں ملی اور ہم نے کہا نکال تو خط اس نے کہا میرے پاس تو کوئی خط نہیں ہم نے کہا تو خط نکال نہیں تو سب کپڑے اتار کہا راوی نے پھر نکالا اس نے اپنی چوٹی میں سے کہا لائے ہم وہ خط آپ کے پاس اور وہ حاطب بن ابی بلتعہ کا لکھا ہوا تھا مشرکین مکہ کے نام خبر دیتے تھے وہ اس کے ذریعہ سے آنحضرت ﷺ کے کسی بھید کی تب آپ نے فرمایا کیا ہے یہ اے حاطب انہوں نے عرض کی کہ جلدی نہ کریں آپ مجھ پر اے اللہ کے رسول میں ایک آدمی ہوں ملا ہوا قریش میں اور نہیں ہوں ان کی قوم کا اور وہ لوگ جو آپ کے ساتھ ہیں مہاجرین سے ان کے قرابت والے مکہ میں کہ وہ حمایت کرتے ہیں ان کے اہل اور مال کی پھر جب میرا کوئی نسب ان میں نہیں ہے تو میں نے چاہا کہ ان پر احسان کروں کہ اس کی مروت سے وہ میرے عزیزوں کی حمایت کریں اور یہ کام میں نے کفر وارتداد کی راہ سے نہیں کیا کہ اپنے دین سے پھر گیا ہوں اور نہ کفر سے راضی ہو کر پس نبی ﷺ نے فرمایا کہ حاطب نے سچ کہا، عمرؓ نے عرض کی کہ اجازت دیجیے مجھ کو اے رسول اللہ کے کہ میں اس منافق کی گردن ماروں تو نبی ﷺ نے فرمایا کہ وہ جنگ بدر میں حاضر ہو چکا ہے سو تم کیا جانو یقین ہے کہ اللہ نے جھانکا ہے بدر والوں پر اور فرمایا تم کچھ بھی کرو میں تم کو بخش چکا۔ کہا راوی نے اور اسی بارے میں یہ آیت اتری ﴿ یاایھاالذین امنوا ﴾ یعنی اے ایمان والو میرے اور اپنے دشمنوں کو دوست نہ بناؤ ان کو پیغام بھیجتے ہو دوستی سے۔ آخر سورہ تک۔ عمرو جو راوی ہیں حدیث کے کہتے ہیں دیکھا میں نے ابورافع کے بیٹے کو اور وہ کاتب تھے حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے۔

فائدہ: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اور اس بارے میں عمر اور جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہم سے بھی روایت ہے اور روایت کی کئی لوگوں نے یہ حدیث مانند اس کے سفیان بن عیینہ سے اور ذکر کیا انہوں نے یہی لفظ کہ علی اور زبیر رضی اللہ عنہما وغیرہ نے کہا نکال تو خط نہیں تو اتار سب

کپڑے اور یہی حدیث مروی ہوئی ہے ابوعبدالرحمن سلمی سے وہ روایت کرتے ہیں علیؓ بن ابی طالب سے مانند اسی روایت کے اور ذکر کرلیا بعض نے کہ انہوں نے کہا تو خط نکال نہیں تو ہم تجھے ننگا کریں گے۔

❁❁❁❁

(۳۳۰۶) عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ : مَا كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يَمْتَحِنُ إِلَّا بِالْآيَةِ الَّتِي قَالَ اللّٰهُ : ﴿ **إِذَا جَآءَكَ الْمُؤْمِنَاتُ يُبَايِعْنَكَ** ﴾ **الْآيَة**. قَالَ مَعْمَرٌ: فَأَخْبَرَنِي ابْنُ طَاوُسٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ: مَا مَسَّتْ يَدُ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ يَدَ امْرَأَةٍ إِلَّا امْرَأَةً يَمْلِكُهَا . (اسناده صحيح)

ترجمہ: ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ کسی کو نہ آزماتے تھے مگر اس آیت سے ﴿اذا جاء ك المؤمنات﴾ معمر نے کہا خبر دی مجھ کو ابن طاؤس نے اپنے باپ سے اور کہا ان کے باپ نے نہیں چھوا رسول اللہ ﷺ کے ہاتھ نے کسی عورت کے ہاتھ کو مگر جو آپ کے ملک ہوا یعنی اشترا یا نکاح سے' مراد یہ ہے کہ بیعت آپ زبانی لیتے۔

فائدہ : یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

❁❁❁❁

(۳۳۰۷) **حَدَّثَتْنَا** أُمُّ سَلَمَةَ الْأَنْصَارِيَّةُ قَالَتْ: قَالَتِ امْرَأَةٌ مِنَ النِّسْوَةِ: مَا هٰذَا الْمَعْرُوفُ الَّذِي لَا يَنْبَغِي لَنَا أَنْ نَعْصِيَكَ فِيهِ؟ قَالَ : لَا تَنُحْنَ. قُلْتُ يَارَسُولَ اللّٰهِ إِنَّ بَنِي فُلَانٍ قَدْ أَسْعَدُونِي عَلَى عَمِّي وَلَا بُدَّ لِي مِنْ قَضَائِهِنَّ، فَأَبَى عَلَيَّ فَعَاتَبْتُهُ مِرَارًا فَأَذِنَ لِي فِي قَضَائِهِنَّ فَلَمْ أَنُحْ بَعْدَ قَضَائِهِنَّ وَلَا غَيْرِهِ حَتَّى السَّاعَةَ وَلَمْ يَبْقَ مِنَ النِّسْوَةِ امْرَأَةٌ إِلَّا وَقَدْ نَاحَتْ، غَيْرِي . (اسناده حسن) التعليق على ابن ماجه .

ترجمہ: ہم سے ام سلمہ انصاریہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہا کہ ایک عورت نے عرض کی کہ معروف سے کیا مراد ہے جس میں ہم کو آپ ﷺ کی نافرمانی جائز نہیں آپ ﷺ نے فرمایا وہ یہی ہے کہ نوحہ مت کرو تم' میں نے عرض کی اے رسول اللہ کے فلانے قبیلہ کی عورتیں نوحہ میں میرے شریک ہوئیں جب میں نے اپنے چچا پر نوحہ کیا تھا تو مجھے اس کا بدلہ کرنا ضرور ہے آپ نے میری بات نہ مانی میں نے کئی بار عرض کیا تو مجھے اس کا بدلہ کرنے کی اجازت دی پھر نہ روئی میں ان کے بدلہ کے بعد ان پر اور نہ کسی پر قیامت تک اور باقی نہ رہی کوئی عورت ان عورتوں سے جنہوں نے بیعت کی تھی مگر اس نے نوحہ کیا سوا میرے۔

فائدہ : یہ حدیث حسن ہے غریب ہے۔ اور اس بارے میں ام عطیہ سے بھی روایت ہے عبداللہ بن حمید نے کہا ام سلمہ انصاریہ کا نام اسماء ہے اور وہ بیٹی ہیں یزید کے جو بیٹے ہیں سکن کے۔

مترجم: پوری آیت جس پر آپ بیعت لیا کرتے تھے یہ ہے: ﴿ **يٰٓأَيُّهَا النَّبِيُّ إِذَا جَآءَكَ الْمُؤْمِنَاتُ يُبَايِعْنَكَ عَلٰٓى أَنْ لَّا يُشْرِكْنَ بِاللّٰهِ شَيْئًا وَّلَا يَسْرِقْنَ وَلَا يَزْنِينَ وَلَا يَقْتُلْنَ أَوْلَادَهُنَّ وَلَا يَأْتِينَ بِبُهْتَانٍ يَّفْتَرِينَهُ بَيْنَ أَيْدِيهِنَّ وَأَرْجُلِهِنَّ**

﴿ وَلَا يَعْصِينَكَ فِي مَعْرُوفٍ فَبَايِعْهُنَّ وَاسْتَغْفِرْ لَهُنَّ اللَّهَ إِنَّ اللَّهَ غَفُورٌ رَّحِيمٌ ﴾ ۔یعنی اے نبی جب آئیں تیرے پاس عورتیں قرار کرنے کو اس پر کہ شریک نہ ٹھہرائیں اللہ کا کسی کو اور چوری نہ کریں اور بدکاری نہ کریں اور اپنی اولاد نہ ماریں اور طوفان نہ لائیں اپنے ہاتھ پیروں میں باندھ کر (یعنی بے اصل جواز خود باندھ لیا ہو) اور نافرمانی نہ کریں وہ تیری کسی معروف میں (ام سلمہ رضی اللہ عنہا کی روایت میں اسی معروف سے سوال ہوا ہے) کہ ان سے قرار لے اور معافی مانگ ان کے واسطے اللہ سے بے شک اللہ بخشنے والا ہے مہربان ۔انتہیٰ۔اور اس حدیث سے نہی نکلی نوحہ کی اور نوحہ عرب میں ایسا مروج تھا کہ گویا صلہ رحم کا ایک جزو اعظم تھا اس لیے اس عورت نے اجازت مانگی کہ میں فلانے قبیلہ والوں کے شریک نوحہ ہوں گی کہ وہ میرے شریک ہوئی تھیں اور آپ نے اس کے عجز والحاح پر اجازت دی کہ بعد بدلہ اتارنے کے پھر کبھی نہ روئے' شارع کو اختیار ہے کہ کسی کو براہ مصلحت اجازت دے مگر یہ سفہائے ہند کا معلوم نہیں اجازت کا پتہ کہاں سے آیا ہے کہ ہر سال بارہ سو برس سے محرم میں روتے پیٹتے چلے آتے ہیں ان کا نوحہ تمام ہی نہیں ہوتا اب ان کے رونے سے ہمیں رونا آتا ہے۔ معاذاللہ من ذالك۔

خاتمہ: سورہ ممتحنہ میں مضامین ذیل مندرج ہیں: نہی دشمنان اللہ کی دوستی سے اور موانع ان سے محبت کرنے کے نفع نہ دینا کسی کی اولاد وقرابت کا قیامت میں لازم ہونا پیروی ابراہیم کا ہم پر اور بیزار ہو جانا ان کا اپنی برادری کا بسبب ان کے شرک کے' لازم ہونا مؤمنوں پر انبیاء کی پیروی کا اس امر میں کہ انہوں نے عداوت کفار سے کی۔ رخصت حسن سلوک کی ان کافروں سے جنہوں نے مسلمانوں کو ایذا نہ دی' مؤمنات کا امتحان' حکم مؤمنوں کی بیویوں کا جو کفار کے ہاتھ میں پڑ جائیں۔ بیعت عورتوں کی نہی ان لوگوں کی محبت سے جو اللہ کے غضب میں گرفتار ہیں' مایوس ہونا کافروں کا اصحاب قبور سے۔

لطیفہ: گور پرست کافروں سے بدتر ہیں کہ ان کو اہل قبور سے امید ہے۔

❀❀❀❀

(۳۳۰۸) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ فِي قَوْلِهِ تَعَالَىٰ ﴿ إِذَا جَآءَ كُمُ الْمُؤْمِنٰتُ مُهٰجِرٰتٍ فَامْتَحِنُوهُنَّ ﴾ قَالَ : كَانَتِ الْمَرْأَةُ إِذَا جَاءَتِ النَّبِيَّ ﷺ لِتُسْلِمَ حَلَّفَهَا بِاللّٰهِ : مَا خَرَجْتُ مِنْ بُغْضِ زَوْجِي، مَا خَرَجْتُ إِلَّا حُبًّا لِلّٰهِ وَلِرَسُولِهِ . (ضعيف منقطع)

ترجمہ: ابن عباس رضی اللہ عنہما اللہ تعالیٰ کے اس قول ﴿إِذَا جَآءَ كُمُ الْمُؤْمِنَاتُ مُهَاجِرَاتٍ فَامْتَحِنُوْهُنَّ﴾ کی تفسیر میں کہتے ہیں کہ جب کوئی عورت نبی ﷺ کے پاس مسلمان ہونے آتی تو آپ ﷺ اس سے اللہ کی قسم لیتے کہ اس نے اپنے خاوند کی ناچاقی کی وجہ سے وطن نہیں چھوڑا بلکہ صرف اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی محبت کی وجہ سے چھوڑا ہے۔

❀❀❀❀

٦١۔ باب: وَمِنْ سُوْرَةِ الصَّفِ

سورۂ الصّف کی تفسیر

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

(٣٣٠٩) **عَنْ** عَبْدِاللّٰهِ بْنِ سَلَامٍ قَالَ : قَعَدْنَا نَفَرًا مِنْ أَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَتَذَاكَرْنَا فَقُلْنَا لَوْ نَعْلَمُ أَيُّ الْأَعْمَالِ أَحَبُّ إِلَى اللّٰهِ لَعَمِلْنَاهُ، فَأَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالٰى : ﴿ **سَبَّحَ لِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْأَرْضِ وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ○ يٰأَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لِمَ تَقُوْلُوْنَ مَالَا تَفْعَلُوْنَ** ﴾ قَالَ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ سَلَامٍ : فَقَرَأَهَا عَلَيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ. قَالَ : أَبُوْسَلَمَةَ : فَقَرَأَهَا عَلَيْنَا ابْنُ سَلَامٍ. قَالَ يَحْيٰى : فَقَرَأَهَا عَلَيْنَا أَبُوْسَلَمَةَ. قَالَ ابْنُ كَثِيْرٍ : فَقَرَأَهَا عَلَيْنَا الْأَوْزَاعِيُّ. قَالَ عَبْدُاللّٰهِ : فَقَرَأَهَا عَلَيْنَا ابْنُ كَثِيْرٍ . (صحيح الاسناد)

ترجمہ: عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا ہم چند صحابہ رسول اللہ ﷺ کے بیٹھے ہوئے تھے اور چرچا کیا ہم نے اس کا کہ اگر ہم جانتے کہ کون سا عمل اللہ کو پیارا ہے تو بے شک اس کو بجالاتے پس اللہ تعالیٰ نے اتاری یہ آیت ﴿سَبَّحَ لِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ﴾ سے آخر تک۔ یعنی تسبیح کرتا ہے اللہ کی جو ہے آسمان وزمین میں اور وہ زبردست ہے حکمت والا اے ایمان والو کیوں کہتے ہو تم وہ جو کرتے نہیں۔ عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ نے کہا ہم پر پڑھی یہ سورت رسول اللہ ﷺ نے کہا ابوسلمہ نے کہ ہم پر پڑھی یہ سورت عبداللہ بن سلام نے کہا یحییٰ نے ہم پر پڑھی ابوسلمہ نے کہا ابن کثیر نے کہ ہم پر پڑھی اوزاعی نے کہا عبداللہ نے کہ ہم پر پڑھی ابن کثیر نے۔

فائدہ : اور محمد بن کثیر میں اختلاف کیا گیا ہے۔ اس حدیث کی سند میں اوزاعی سے تو روایت کی ہے ابن مبارک نے اوزاعی سے انہوں نے یحییٰ بن کثیر سے انہوں نے ہلال بن ابی میمونہ سے انہوں نے عطاء سے انہوں نے عبداللہ سے جو بیٹے سلام کے ہیں یا روایت ہے ابوسلمہ سے وہ روایت کرتے ہیں عبداللہ بن سلام سے۔ اور روایت کی ولید بن مسلم نے یہ حدیث اوزاعی سے محمد بن کثیر کی روایت کی مانند۔

مترجم: یہ حدیث مسلسل بالقراءۃ ہے کہ ہر شاگرد نے اپنے استاذ سے سورۂ صف سنی ہے۔

خاتمہ: سورہ صف میں فوائد پسندیدہ کا ایک پرا بندھا ہوا ہے کہ وصاف کی زبان اس کے وصف میں عاجز اور مدح کی لسان اس کی تبیان اوصاف سے قاصر، یہ سورہ مجاہد فی سبیل اللہ کی فتح وظفر کا پروانہ ہے ہر قاتل فی سبیل اللہ اس کا دیوانہ ہے اس میں اول تسبیح سمٰوٰت وارض کی مسطور ہے پھر فضیلت قتال فی سبیل اللہ کی مذکور موسیٰ علیہ السلام کا اپنی قوم سے خطاب ہے اور ان کی اذیت دینے کا سوال وجواب پھر بشارت ہمارے نبی کی عیسیٰ علیہ السلام کی زبان سے اور ظلم مفتریوں کا اور ارادہ کفار کا کہ نور اللہ کو اپنے منہ سے بجھا دیں

اور فضیلت جہاد کی، جیسے دوزخ سے نجات پانا بہتر ہونا جہاد کا وعدہ مغفرت ذنوب کا دخول جنت کا اور وعدہ فتح وظفر کا مجاہدوں کے لیے اور خطاب مؤمنوں کو کہ انصار اللہ ہو جاؤ۔

❁❁❁❁

٦٢۔ باب: وَمِنْ سُوْرَةِ الْجُمُعَةِ

تفسیر سورة الجمعة

(٣٣١٠) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ : كُنَّا عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ حِيْنَ أُنْزِلَتْ سُوْرَةُ الْجُمُعَةِ فَتَلَاهَا فَلَمَّا بَلَغَ ﴿ وَاٰخَرِيْنَ مِنْهُمْ لَمَّا يَلْحَقُوْا بِهِمْ ﴾ قَالَ لَهُ رَجُلٌ : يَارَسُوْلَ اللّٰهِ مَنْ هٰؤُلَاءِ الَّذِيْنَ لَمْ يَلْحَقُوْا بِنَا؟ فَلَمْ يُكَلِّمْهُ، قَالَ : وَسَلْمَانُ الْفَارِسِيُّ فِيْنَا، قَالَ : فَوَضَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَدَهُ عَلٰى سَلْمَانَ فَقَالَ : ((وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ لَوْ كَانَ الْإِيْمَانُ بِالثُّرَيَّا لَتَنَاوَلَهُ رِجَالٌ مِنْ هٰؤُلَاءِ)).

(اسناده صحيح) سلسلة الاحاديث الصحيحة (١٠١٧)

ترجمہ: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھے جب سورۂ جمعہ اتری اور پڑھا اس کو آپ نے پھر جب پہنچے اس لفظ پر ﴿وَاٰخَرِيْنَ مِنْهُمْ لَمَّا يَلْحَقُوْا بِهِمْ﴾ یعنی بھیجا اللہ نے نبی کہ پڑھتا ہے ان پر آیتیں اس کی اور ان کو کتاب وحکمت سکھاتا ہے اور ان لوگوں کے لیے جو ابھی ان سے نہیں ملے پوچھا ایک شخص نے کہ اے رسول اللہ کے وہ کون لوگ ہیں جو ہم سے ابھی نہیں ملے پھر رسول اللہ ﷺ نے اس سے کچھ نہ فرمایا اور سلمان ہمارے درمیان تھے پھر آپ نے اپنا دست مبارک سلمان پر رکھا اور فرمایا قسم ہے پروردگار کی کہ میری جان اس کے ہاتھ میں ہے اگر ایمان ثریا میں ہوتا تو اتار لاتے چند مردانِ اللہ ان لوگوں میں سے یعنی اہلِ فارس سے۔

فائدہ : یہ حدیث غریب ہے۔ اور عبداللہ بن جعفر والد ہیں علی بن مدینی کے۔ اور یحییٰ بن معین نے ان کو ضعیف کہا ہے۔ اور مروی ہوئی ہے یہ حدیث نبی ﷺ سے اور سند سے بھی سوا اس سند کے۔ اور ابوالغیث کا نام سالم ہے وہ مولیٰ ہیں عبداللہ بن مطیع کے اور ثور بن زید مدینہ کے ہیں اور ثور بن یزید شام کے۔

❁❁❁❁

(٣٣١١) عَنْ جَابِرٍ قَالَ : بَيْنَمَا النَّبِيُّ ﷺ يَخْطُبُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ قَائِمًا إِذْ قَدِمَتْ عِيْرُ الْمَدِيْنَةِ فَابْتَدَرَهَا أَصْحَابُ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ حَتّٰى لَمْ يَبْقَ مِنْهُمْ إِلَّا اثْنَا عَشَرَ رَجُلًا فِيْهِمْ أَبُوْبَكْرٍ وَعُمَرُ فَنَزَلَتْ هٰذِهِ الْاٰيَةُ : ﴿ وَإِذَا رَأَوْا تِجَارَةً أَوْ لَهْوَ نِانْفَضُّوْا إِلَيْهَا وَتَرَكُوْكَ قَائِمًا ﴾ . [اسناده صحيح]

ترجمہ: جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا نبی ﷺ خطبہ پڑھ رہے تھے جمعہ کے دن کھڑے ہو کر ایک بنجارہ آیا مدینہ میں (اور پہلے سے گرانی بہت تھی) سو دوڑ پڑے اس پر صحابہ رسول اللہ ﷺ کے اور ان میں ابوبکر وعمر بھی تھے پس اتری یہ آیت ﴿واذا راو تجارۃ﴾ یعنی جب دیکھتے کوئی سوداگری یا کھیل کود کی چیز دوڑ جاتے ہیں اس طرف اور تجھے کھڑا ہوا چھوڑ جاتے ہیں۔ آخر آیت تک۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔ روایت کی ہم سے احمد بن منیع نے انہوں نے ہشیم سے انہوں نے حصین سے انہوں نے سالم بن ابی الجعد سے انہوں نے جابرؓ سے انہوں نے نبی ﷺ سے مانند اس کے۔ یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

خاتمہ: سورۂ جمعہ میں تسبیح اللہ تعالیٰ کی اور اسمائے حسنیٰ میں سے ملک وقدوس وعزیز وحکیم مذکور ہے اور تمنن بعث رسول پر اور تمثیل علمائے بے عمل کی گدھے کے ساتھ یہود کو خطاب کہ اگر اللہ کے دوست ہو موت کی آرزو کرو لقائے موت ضرور ہے نماز جمعہ کی طرف چلنے کا حکم اذان کے وقت بعد نماز کے منتشر ہو جانے کا حکم ذکر الٰہی کا حکم شکایت ان لوگوں کی جو لہو وتجارت کی طرف رسول ﷺ کو چھوڑ کر چلے گئے۔

❀❀❀❀

٦٣۔ باب: وَمِنْ سُوْرَةِ الْمُنَافِقِيْنَ

تفسیر سورۂ منافقون

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

(٣٣١٢) عَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ قَالَ: كُنْتُ مَعَ عَمِّي فَسَمِعْتُ عَبْدَاللّٰهِ بْنَ أُبَيِّ ابْنِ سَلُوْلَ يَقُوْلُ لِأَصْحَابِهِ: ﴿ لَا تُنْفِقُوْا عَلٰى مَنْ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ حَتّٰى يَنْفَضُّوْا ﴾ ﴿ لَئِنْ رَّجَعْنَآ إِلَى الْمَدِيْنَةِ لَيُخْرِجَنَّ الْأَعَزُّ مِنْهَا الْأَذَلَّ ﴾ فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لِعَمِّي فَذَكَرَ ذٰلِكَ عَمِّي لِلنَّبِيِّ ﷺ، فَدَعَانِي النَّبِيُّ ﷺ فَحَدَّثْتُهُ، فَأَرْسَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ إِلٰى عَبْدِاللّٰهِ بْنِ أُبَيٍّ وَأَصْحَابِهِ فَحَلَفُوْا مَا قَالُوْا، فَكَذَّبَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَصَدَّقَهُ، فَأَصَابَنِيْ شَيْءٌ لَمْ يُصِبْنِيْ شَيْءٌ قَطُّ مِثْلُهُ، فَجَلَسْتُ فِي الْبَيْتِ، فَقَالَ عَمِّي: مَا أَرَدْتَ إِلَّا أَنْ كَذَّبَكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَمَقَتَكَ، فَأَنْزَلَ اللّٰهُ ﴿ إِذَا جَآءَكَ الْمُنَافِقُوْنَ ﴾ فَبَعَثَ إِلَيَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَقَرَأَهَا ثُمَّ قَالَ: ((إِنَّ اللّٰهَ قَدْ صَدَّقَكَ)). (اسناده صحيح)

ترجمہ: زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا میں اپنے چچا کے ساتھ تھا تو سنا میں نے عبداللہ بن ابی بن سلول کو کہ وہ اپنے رفیقوں سے کہتا تھا مت خرچ دو ان لوگوں کو جو رسولؐ کے ساتھ ہیں یہاں تک کہ وہ چلے جائیں اور اگر ہم پھر کر جائیں گے مدینہ میں تو نکال دیں گے عزت والے لوگ ذلیل لوگوں کو (اصحاب اور مہاجرین کو اس نے ذلیل کہا) پس ذکر کیا میں

نے اس کا اپنے چچا سے اور انہوں نے ذکر کیا رسول اللہ ﷺ سے پھر مجھ کو بلایا آپ ؐ نے اور میں نے آپ سے ذکر کیا آپ نے ایک شخص کو عبداللہ اور اس کے رفیقوں کے پاس بھیجا اور انہوں نے آکر قسم کھائی کہ ہم نے یہ بات نہیں کہی اور رسول اللہ ﷺ نے مجھے جھٹلایا اور اس کو سچا جانا، سو مجھے ایسا رنج ہوا کہ کبھی ویسا نہ ہوا تھا اور میں اپنے گھر میں بیٹھ رہا، سو میرے چچا نے کہا تو نے یہی چاہا تھا کہ رسول اللہ تجھے جھٹلا دیں اور تجھ پر خفا ہوں، سو اتاری اللہ نے یہ سورت ﴿إِذَا جَآءَ كَ الْمُنَافِقُوْنَ﴾ سے آخر تک۔ تو بلایا مجھے رسول اللہ ﷺ نے اور پڑھی آپ نے یہ سورت فرمایا آپ نے اللہ نے تجھے سچا کیا۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

❀❀❀❀

(۳۳۱۳) **حَدَّثَنَا** زَيْدُ بْنُ أَرْقَمَ قَالَ: غَزَوْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَكَانَ مَعَنَا أُنَاسٌ مِنَ الْأَعْرَابِ فَكُنَّا نَبْتَدِرُ الْمَاءَ وَكَانَ الْأَعْرَابُ يَسْبِقُوْنَا إِلَيْهِ فَسَبَقَ أَعْرَابِيٌّ أَصْحَابَهُ فَيَسْبِقُ الْأَعْرَابِيُّ فَيَمْلَأُ الْحَوْضَ وَيَجْعَلُ حَوْلَهُ حِجَارَةً وَيَجْعَلُ النَّطْعَ عَلَيْهِ حَتّٰى يَجِيْءَ أَصْحَابُهُ، فَاتٰى رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ أَعْرَابِيًّا فَأَرْخٰى زِمَامَ نَاقَتِهِ لِتَشْرَبَ فَأَبٰى أَنْ يَدَعَهُ، فَانْتَزَعَ قِبَاضَ الْمَاءِ فَرَفَعَ الْأَعْرَابِيُّ خَشَبَةً. فَضَرَبَ بِهَا رَأْسَ الْأَنْصَارِيِّ فَشَجَّهُ فَاتٰى عَبْدَاللّٰهِ بْنَ أُبَيٍّ رَأْسَ الْمُنَافِقِيْنَ فَأَخْبَرَهُ وَكَانَ مِنْ أَصْحَابِهِ، فَغَضِبَ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ أُبَيٍّ ثُمَّ قَالَ: لَا تُنْفِقُوْا عَلٰى مَنْ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ حَتّٰى يَنْفَضُّوْا مِنْ حَوْلِهِ يَعْنِي الْأَعْرَابَ. وَكَانُوْا يَحْضُرُوْنَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ عِنْدَ الطَّعَامِ، فَقَالَ عَبْدُاللّٰهِ: إِذَا انْفَضُّوْا مِنْ عِنْدِ مُحَمَّدٍ فَأْتُوْا مُحَمَّدًا بِالطَّعَامِ فَلْيَأْكُلْ هُوَ وَمَنْ عِنْدَهُ، ثُمَّ قَالَ لِأَصْحَابِهِ: لَئِنْ رَجَعْنَا إِلَى الْمَدِيْنَةِ فَلْيُخْرِجِ الْأَعَزُّمِنْكُمُ الْأَذَلَّ. قَالَ زَيْدٌ وَأَنَا رِدْفُ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَسَمِعْتُ عَبْدَاللّٰهِ بْنَ أُبَيٍّ فَأَخْبَرْتُ عَمِّيْ فَانْطَلَقَ فَأَخْبَرَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فَأَرْسَلَ إِلَيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَحَلَفَ وَجَحَدَ. قَالَ: فَصَدَّقَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَكَذَّبَنِيْ، قَالَ فَجَآءَ عَمِّيْ إِلَيَّ فَقَالَ مَا أَرَدْتَ إِلٰى أَنْ مَقَتَكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَكَذَّبَكَ وَالْمُسْلِمُوْنَ قَالَ: فَوَقَعَ عَلَيَّ مِنَ الْهَمِّ مَا لَمْ يَقَعْ عَلٰى أَحَدٍ قَالَ: فَبَيْنَمَا أَنَا أَسِيْرُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فِيْ سَفَرٍ قَدْ خَفَقْتُ بِرَأْسِيْ مِنَ الْهَمِّ إِذْ أَتَانِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَعَرَكَ أُذُنِيْ وَضَحِكَ فِيْ وَجْهِيْ، فَمَا كَانَ يَسُرُّنِيْ أَنَّ لِيْ بِهَا الْخُلْدَ فِي الدُّنْيَا ثُمَّ إِنَّ أَبَابَكْرٍ لَحِقَنِيْ فَقَالَ: مَا قَالَ لَكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ؟ قُلْتُ مَا قَالَ لِيْ شَيْئًا إِلَّا أَنَّهُ عَرَكَ أُذُنِيْ وَضَحِكَ فِيْ وَجْهِيْ. فَقَالَ: أَبْشِرْ، ثُمَّ لَحِقَنِيْ عُمَرُ فَقُلْتُ: لَهُ مِثْلَ قَوْلِيْ لِأَبِيْ بَكْرٍ، فَلَمَّا أَصْبَحْنَا قَرَأَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ سُوْرَةَ الْمُنَافِقِيْنَ. (صحيح الاسناد)

ترجمہ: ہم سے بیان کیا زید بن ارقم نے کہا جہاد کو نکلے ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ (یعنی غزوہ بنی مصطلق میں) اور ہمارے ساتھ

کچھ گاؤں کے لوگ تھے سو ہم پانی پر دوڑنے لگے اور گاؤں کے لوگ ہم سے آگے پانی پر پہنچے تو ایک دیہاتی اپنے اصحاب سے آگے پہنچا پس آگے بڑھتا ایک اعرابی اور حوض بھرتا اور گرد اس کے پتھر لگاتا اور اس پر ایک چمڑا ڈال دیتا اس لیے کہ آ جائیں یار اس کے (اور تاکہ اور شخص پانی نہ لے سکے) پھر ایک انصاری اس دیہاتی کے پاس آیا اور اپنی اونٹنی کی مہار لٹکا دی کہ وہ پانی پی لے، سو اس گنوار نے پانی نہ پینے دیا اور نکال لیا انصاری نے پانی کی روک کو (یعنی پتھر وغیرہ دور کر دیئے کہ پانی بہ جائے) تو اعرابی نے ایک لکڑی اٹھائی اور انصاری کے سر پر ماری اور اس کا سر پھٹ گیا پس آیا وہ انصاری عبداللہ بن ابی کے پاس جو سردار تھا منافقوں کا اور خبر کی اس کو اور وہ انصاری اس کے یاروں میں تھا تو غصہ میں آیا عبداللہ بن ابی اور کہا مت خرچ کرو ان لوگوں پر جو رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ہیں یہاں تک کہ منتشر ہو جائیں وہ اس کے پاس سے مراد لیتا تھا وہ ان سے اعراب کو اور حاضر ہوتے تھے اعراب رسول اللہ ﷺ کے پاس کھانے کے وقت، سو کہا عبداللہ بن ابی نے جب اعراب چلے جائیں محمدؐ کے پاس سے تب تم کھانا لے کر جاؤ محمدؐ کے پاس کہ وہ اور جوان کے پاس ہیں کھائیں پھر کہا اس نے اپنے یاروں سے کہ اگر ہم لوٹ کر جائیں مدینہ کی طرف تو چاہیے کہ نکال دیں عزت والے لوگ ذلیل لوگوں کو یعنی اعراب کو۔ زید نے کہا اور میں رسول اللہ ﷺ کے پیچھے سوار تھا اور میں نے عبداللہ کی بات سن کر اپنے چچا کو خبر دی اور انہوں نے جا کر رسول اللہ ﷺ کو خبر دی، سو رسول اللہ ﷺ نے عبداللہ کی طرف کسی کو بھیجا اور اس نے آن کر قسم کھائی اور انکار کر گیا۔ کہا زید نے پھر سچا جانا اس کو رسول اللہ ﷺ نے اور جھٹلا دیا مجھ کو کہا زید نے کہ پھر میرے چچا میرے پاس آن کر کہنے لگے تو نے یہی چاہا تھا کہ رسول اللہ ﷺ تجھ پر غصے ہوں اور تجھے جھٹلا دیں وہ اور سب مسلمان کہا زید نے پھر مجھے ایسا رنج ہوا کہ کسی کو نہ ہوا ہوگا راوی نے کہا کہ پھر میں رسول اللہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ چلا جاتا تھا سفر میں اپنا سر جھکائے ہوئے آئے میرے پاس رسول اللہ ﷺ اور میرا کان اونیٹھا اور میرے سامنے ہنسے، سو مجھے اگر ساری دنیا کی زندگی ملتی (ایک نسخہ میں ہے کہ ہمیشہ کی جنت ملتی) جب بھی میں اتنا خوش نہ ہوتا' پھر مجھے ابوبکر رضی اللہ عنہ ملے اور پوچھا کہ تم سے رسول اللہ ﷺ نے کیا کہا میں نے کہا کچھ کہا تو نہیں مگر میرا کان ملا اور میرے روبرو ہنسے تو کہا ابوبکرؓ نے کہ تجھے بشارت ہو پھر ملے عمرؓ ان سے بھی میں نے وہی کہا جو ابوبکرؓ سے کہا پھر جب صبح ہوئی رسول اللہ ﷺ نے سورۂ منافقین پڑھی۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

❀ ❀ ❀ ❀

(٣٣١٤) عَنِ الْحَكَمِ بْنِ عُتَيْبَةَ قَالَ : سَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ كَعْبٍ الْقُرَظِيَّ مُنْذُ أَرْبَعِينَ سَنَةً يُحَدِّثُ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ [رضي الله عنه] أَنَّ عَبْدَاللهِ بْنَ أُبَيٍّ قَالَ فِي غَزْوَةِ تَبُوكَ : ﴿ **لَئِن رَّجَعْنَآ إِلَى الْمَدِينَةِ لَيُخْرِجَنَّ الْأَعَزُّ مِنْهَا الْأَذَلَّ** ﴾ قَالَ : فَأَتَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لَهُ فَحَلَفَ، مَا قَالَهُ، فَلَامَنِي قَوْمِي فَقَالُوا مَا أَرَدْتَ إِلَى

هٰذِهِ، فَأَتَيْتُ الْبَيْتَ وَنِمْتُ كَئِيبًا حَزِينًا فَأَتَانِي النَّبِيُّ ﷺ أَوْ أَتَيْتُهُ فَقَالَ: ﴿ إِنَّ اللّٰهَ قَدْ صَدَّقَكَ ﴾ قَالَ: فَنَزَلَتْ هٰذِهِ الْآيَةُ: ﴿ هُمُ الَّذِيْنَ يَقُوْلُوْنَ لَا تُنْفِقُوْا عَلٰى مَنْ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ حَتّٰى يَنْفَضُّوْا ﴾.

(اسنادہ صحیح)

ترجمہ: حکم بن عتیبہ سے روایت ہے انہوں نے کہا سنا میں نے محمد بن کعب قرظی سے چالیس برس ہوئے وہ کہتے تھے زید بن ارقم رضی اللہ عنہ نے کہا کہ عبداللہ بن ابی نے غزوہ تبوک میں کہا اگر ہم مدینہ میں لوٹ کر جائیں گے تو عزت والے لوگ ذلت والوں کو نکال دیں گے یعنی غربائے اصحاب کو زید نے کہا پھر آیا میں نبی ﷺ کے پاس اور میں ان سے ذکر کیا اور عبداللہ قسم کھا گیا کہ میں نے تو کہا ہی نہیں اور ملامت کرنے لگے مجھے میرے لوگ اور کہنے لگے تو کیا چاہتا تھا یعنی اس جھوٹ بولنے سے میں گھر آیا اور غمگین ہو کر سو گیا اور آئے میرے پاس نبی ﷺ یا میں آپ کے پاس گیا اور فرمایا آپ نے کہ اللہ تعالیٰ نے تجھے سچا کیا کہا زید نے اور اتری یہ آیت ﴿ هم الذين ﴾ سے آخر تک۔ یعنی وہی لوگ ہیں کہ کہتے تھے مت خرچ کرو ان لوگوں پر جو رسولؐ کے پاس ہیں یہاں تک کہ منتشر ہو جائیں۔ آخر آیت تک۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

❀ ❀ ❀ ❀

(۳۳۱۵) **عَنْ** جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ يَقُوْلُ: كُنَّا فِيْ غَزَاةٍ۔ قَالَ سُفْيَانُ: يَرَوْنَ أَنَّهَا غَزْوَةُ بَنِي الْمُصْطَلِقِ۔ فَكَسَعَ رَجُلٌ مِنَ الْمُهَاجِرِيْنَ رَجُلًا مِنَ الْأَنْصَارِ، فَقَالَ الْمُهَاجِرِيُّ يَا لَلْمُهَاجِرِيْنَ، وَقَالَ الْأَنْصَارِيُّ يَا لَلْأَنْصَارِ، فَسَمِعَ ذٰلِكَ النَّبِيُّ ﷺ فَقَالَ: ((مَا بَالُ دَعْوَى الْجَاهِلِيَّةِ))؟ قَالُوْا: رَجُلًا مِنَ الْمُهَاجِرِيْنَ كَسَعَ رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: **((دَعُوْهَا فَإِنَّهَا مُنْتِنَةٌ))**. **فَسَمِعَ ذٰلِكَ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ أُبَيِّ بْنُ سَلُوْلَ. فَقَالَ: أَوَقَدْ فَعَلُوْهَا؟ وَاللّٰهِ لَئِنْ رَّجَعْنَآ إِلَى الْمَدِيْنَةِ لَيُخْرِجَنَّ الْأَعَزُّ مِنْهَا الْأَذَلَّ))** فَقَالَ عُمَرُ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ دَعْنِيْ أَضْرِبْ عُنُقَ هٰذَا الْمُنَافِقِ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((**دَعْهُ لَا يَتَحَدَّثُ النَّاسُ أَنَّ مُحَمَّدًا يَقْتُلُ أَصْحَابَهُ**)). وَقَالَ غَيْرُ عَمْرٍو: فَقَالَ لَهُ ابْنُهُ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ: وَاللّٰهِ لَا تَنْقَلِبُ حَتّٰى تُقِرَّ أَنَّكَ الذَّلِيْلُ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ الْعَزِيْزُ فَفَعَلَ. (اسنادہ صحیح)

ترجمہ: جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ ہم ایک جہاد میں تھے سفیان نے کہا لوگ خیال کرتے ہیں کہ وہ غزوہ بنی المصطلق تھا، سو ایک مہاجر نے ایک انصار کے چوتڑ پر گھونسا مارا اور مہاجری پکارا اے مہاجرو اور انصاری نے کہا اے انصار کے لوگو! نبی ﷺ نے یہ پکار سن کر فرمایا جاہلیت کی پکار کیوں ہونے لگی لوگوں نے کہا ایک مہاجر نے کسی انصاری کے گھونسا مارا آپ نے فرمایا اس پکار کو جانے دو خراب ہے جب عبداللہ بن ابی نے سنا کہا ان لوگوں نے ایسا کیا جب ہم مدینہ

جائیں گے عزت دار لوگ ذلیلوں کو نکال دیں گے عمرؓ نے کہا اے رسول اللہ کے مجھے چھوڑ یئے کہ گردن ماروں اس منافق کی آپؐ نے فرمایا جانے دو لوگ کہیں کہ محمدؐ اپنے ساتھیوں کو مارتا ہے عمرو بن دینار کے سوا اور راویوں نے کہا کہ عبداللہ بن ابی کے بیٹے عبداللہ نے کہا ہم ہرگز یہاں سے نہ جائیں گے جب تک تو اقرار نہ کرے کہ تو ذلیل ہے اور آنحضرتؐ عزت والے اس نے اقرار کیا (سبحان اللہ باپ منافق بیٹا مؤمن)۔

فائدہ : یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

❀❀❀❀

(۳۳۱۶) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ : مَنْ كَانَ لَهُ مَالٌ يُبَلِّغُهُ حَجَّ بَيْتِ رَبِّهِ أَوْ يَجِبُ عَلَيْهِ فِيهِ زَكَاةٌ فَلَمْ يَفْعَلْ يَسْأَلِ الرَّجْعَةَ عِنْدَالْمَوْتِ، فَقَالَ رَجُلٌ: يَاابْنَ عَبَّاسٍ! اتَّقِ اللّٰهَ فَإِنَّمَا يَسْأَلُ الرَّجْعَةَ الْكُفَّارُ، فَقَالَ سَأَتْلُوا عَلَيْكَ قُرْاٰنًا ﴿يٰاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تُلْهِكُمْ اَمْوَالُكُمْ وَلَآ اَوْلَادُكُمْ عَنْ ذِكْرِ اللّٰهِ وَمَنْ يَّفْعَلْ ذٰلِكَ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْخٰسِرُوْنَo وَاَنْفِقُوْا مِمَّا رَزَقْنٰكُمْ مِنْ قَبْلِ اَنْ يَّاْتِيَ اَحَدَكُمُ الْمَوْتُ فَيَقُوْلَ رَبِّ لَوْلَآ اَخَّرْتَنِيْٓ اِلٰٓى اَجَلٍ قَرِيْبٍ فَاَصَّدَّقَ﴾ إِلَى قَوْلِهِ ﴿وَاللّٰهُ خَبِيْرٌ بِمَا تَعْمَلُوْنَ﴾ قَالَ : فَمَا يُوجِبُ الزَّكٰوةَ؟ قَالَ : إِذَا بَلَغَ الْمَالُ مِائَتَيْنِ فَصَاعِدًا، قَالَ فَمَا يُوجِبُ الْحَجَّ؟ قَالَ الزَّادُ: وَالْبَعِيرُ . (ضعيف الاسناد) (اس میں ابو جناب الکلبی راوی ضعیف ہے)

ترجمہ: ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے انہوں نے کہا جس کو اتنا مال ہو کہ حج کو جا سکے یا واجب ہو اس پر زکوٰۃ اور نہ ادا کرے حج اور نہ زکوٰۃ تو موت کے وقت آرزو کرے گا دنیا میں لوٹنے کی ایک شخص نے کہا اے ابن عباس! اللہ سے ڈرو کہ دنیا میں لوٹنے کی آرزو کفار کریں گے تو کہا ابن عباسؓ نے میں تم پر قرآن پڑھتا ہوں ﴿يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا﴾ سے ﴿بِمَا تَعْمَلُوْنَ﴾ تک اے ایمان والو! غافل نہ کر دے تم کو مال و اولاد تمہارے اللہ کی یاد سے اور جس نے یہ کیا وہی لوگ ہیں ٹوٹا پانے والے اور خرچ کرو جو دیا ہم نے تم کو پہلے اس سے کہ آئے تم کو موت اور وہ کہنے لگے اے پروردگار میرے کیوں نہ مہلت دی مجھ کو تو نے تھوڑی مدت کہ میں صدقہ دیتا۔ آخر آیت تک۔ ایک نے پوچھا کہ کتنے مال میں واجب ہوتی ہے زکوٰۃ کہا ابن عباس رضی اللہ عنہما نے جب دو سو درہم ہو جائیں یا زیادہ ایک نے پوچھا کب حج فرض ہوتا ہے کہا جب توشہ اور سواری ہو۔

فائدہ : روایت کی ہم سے عبد بن حمید نے انہوں نے عبدالرزاق سے انہوں نے ثوری سے انہوں نے یحییٰ بن ابی حیہ سے انہوں نے ضحاک سے انہوں نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے انہوں نے نبی ﷺ سے مانند اس کے ایسی ہی روایت کی ابن عیینہ نے اور کئی لوگوں نے یہ حدیث ابی خباب سے انہوں نے ضحاک سے انہوں نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے قول ان کا اور مرفوع نہ کیا اس کو اور یہ عبدالرزاق کی روایت سے زیادہ صحیح ہے اور ابو خباب قصاب کا نام یحییٰ ہے اور وہ قوی نہیں حدیث میں۔

خاتمہ: سورۂ منافقون میں جھوٹی گواہی منافقون کی نبی ﷺ کی رسالت پر شکایت ان کے ایمان کی اور ارتداد ان کا' شکایت ان کی فربہی کی' شکایت ان کی جبن کی' منع کرنا منافقوں کا انفاق مال سے' خطاب مؤمنوں کو کہ تمہیں اموال وغیرہ غافل نہ کریں' حکم انفاق مال کا' تاخیر نہ ہونا اجل میں۔

❀❀❀❀

٦٣۔ باب: وَمِنْ سُوْرَةِ التَّغَابُنِ

تفسیر سورۂ تغابن

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

(٣٣١٧) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَسَأَلَهُ رَجُلٌ عَنْ هٰذِهِ الْآيَةِ : ﴿ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِنَّ مِنْ اَزْوَاجِكُمْ وَ اَوْلَادِكُمْ عَدُوًّا لَّكُمْ فَاحْذَرُوْهُمْ ﴾ قَالَ : هٰؤُلَاءِ رِجَالٌ أَسْلَمُوْا مِنْ أَهْلِ مَكَّةَ وَأَرَادُوْا أَنْ يَّأْتُوا النَّبِيَّ ﷺ فَأَبٰى أَزْوَاجُهُمْ وَأَوْلَادُهُمْ أَنْ يَدَعُوْهُمْ أَنْ يَّأْتُوْا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ، فَلَمَّا أَتَوْا رَسُوْلَ اللّٰهِ رَأَوُا النَّاسَ قَدْ فَقِهُوْا فِي الدِّيْنِ، هَمُّوْا أَنْ يُّعَاقِبُوْهُمْ فَأَنْزَلَ اللّٰهُ : ﴿ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِنَّ مِنْ اَزْوَاجِكُمْ وَاَوْلَادِكُمْ عَدُوًّا لَّكُمْ فَاحْذَرُوْهُمْ ﴾ اَلْآيَةَ . (اسناده حسن)

ترجمہ: ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کسی نے یہ آیت پوچھی اے ایمان والو تمہاری بیویوں اور اولاد سے بعض تمہارے دشمن ہیں سو ان سے بچو کہ یہ کس کے حق میں اتری انہوں نے کہا کہ وہ کچھ لوگ تھے کہ اسلام لائے تھے مکہ میں اور ارادہ کیا انہوں نے کہ آنحضرت ﷺ کے پاس حاضر ہوں اور ان کی عورتوں اور اولاد نے روکا پھر جب وہ رسول اللہ ﷺ کے پاس آئے لوگوں کو دیکھا کہ دین میں بہت ہوشیار ہو گئے اور ارادہ کیا انہوں نے کہ اپنی اولاد کو سزا دیں سو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت اتاری یعنی فرمایا کہ ان کا قصور معاف کرو تو اللہ تعالیٰ نے یہی آیت اتاری۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

خاتمہ: سورۂ تغابن میں مذکور ہے' تسبیح اور ملک اور حمد باری تعالیٰ کی' پیدا ہونا کافر اور مؤمن کا' کافرانِ سابق کے عذاب کا ذکر۔ انکار بعث کرنا کافروں کا' حکم ایمان لانے کا' یوم التغابن یعنی قیامت کا بیان' مصیبت بے حکم اس کے نہیں آتی' اطاعت اللہ اور رسول کا حکم' توحید الوہیت' عدو ہونا بعض اموال و اولاد کا' امر اللہ سے ڈرنے کا جہاں تک ہو سکے وعدہ تضاعف اجر و مغفرت کا واسطے ان لوگوں کے جنہوں نے جہاد میں مال خرچا' علم اللہ تعالیٰ کا غیب و شہادت پر۔

❀❀❀❀

٦٦ـ باب: وَمِنْ سُوْرَةِ التَّحْرِيمِ
تفسیر سورۂ تحریم

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

(٣٣١٨) **عَنْ** عُبَيْدِاللّٰهِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ أَبِي ثَوْرٍ قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُوْلُ: لَمْ أَزَلْ حَرِيْصًا أَنْ أَسْأَلَ عُمَرَ عَنِ الْمَرْأَتَيْنِ مِنْ أَزْوَاجِ النَّبِيِّ ﷺ اللَّتَيْنِ قَالَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ ﴿ **إِنْ تَتُوْبَآ إِلَى اللّٰهِ فَقَدْ صَغَتْ قُلُوْبُكُمَا** ﴾ حَتّٰى حَجَّ عُمَرُ وَحَجَجْتُ مَعَهُ فَصَبَبْتُ عَلَيْهِ مِنَ الْإِدَاوَةِ فَتَوَضَّأَ فَقُلْتُ يَاأَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ مَنِ الْمَرْأَتَانِ مِنْ أَزْوَاجِ النَّبِيِّ ﷺ اللَّتَانِ قَالَ اللّٰهُ ﴿ **إِنْ تَتُوْبَآ إِلَى اللّٰهِ فَقَدْ صَغَتْ قُلُوْبُكُمَا** ﴾؟ فَقَالَ لِيْ: وَاعَجَبًا لَكَ يَا ابْنَ عَبَّاسٍ. قَالَ الزُّهْرِيُّ: وَكَرِهَ وَاللّٰهِ مَا سَأَلَهُ عَنْهُ وَلَمْ يَكْتُمْهُ. فَقَالَ لِيْ: هِيَ عَائِشَةُ وَحَفْصَةُ، قَالَ: ثُمَّ أَنْشَأَ يُحَدِّثُنِي الْحَدِيْثَ فَقَالَ: كُنَّا مَعْشَرَ قُرَيْشٍ نَغْلِبُ النِّسَاءَ فَلَمَّا قَدِمْنَا الْمَدِيْنَةَ وَجَدْنَا قَوْمًا تَغْلِبُهُمْ نِسَاؤُهُمْ فَطَفِقَ نِسَاؤُنَا يَتَعَلَّمْنَ مِنْ نِسَاءِهِمْ فَتَغَضَّبْتُ يَوْمًا عَلَى امْرَأَتِي فَإِذَا هِيَ تُرَاجِعُنِيْ فَأَنْكَرْتُ ذٰلِكَ، فَقَالَتْ: مَا تُنْكِرُ مِنْ ذٰلِكَ فَوَاللّٰهِ إِنَّ أَزْوَاجَ النَّبِيِّ ﷺ لِيُرَاجِعْنَهُ وَتَهْجُرُهُ إِحْدَاهُنَّ الْيَوْمَ إِلَى اللَّيْلِ، قَالَ: فَقُلْتُ: فِيْ نَفْسِيْ قَدْ خَابَتْ مَنْ فَعَلَتْ ذٰلِكِ مِنْهُنَّ وَخَسِرَتْ، قَالَ وَكَانَ مَنْزِلِيْ بِالْعَوَالِيْ فِيْ بَنِيْ أُمَيَّةَ وَكَانَ لِيْ جَارٌ مِنَ الْأَنْصَارِ كُنَّا نَتَنَاوَبُ النُّزُوْلَ إِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: فَيَنْزِلُ يَوْمًا وَيَأْتِيْنِيْ بِخَبَرِ الْوَحْيِ وَغَيْرِهٖ. وَأُنْزِلُ يَوْمًا فَآتِيْهِ بِمِثْلِ ذٰلِكَ، قَالَ: فَكُنَّا نُحَدِّثُ أَنَّ غَسَّانَ تُنْعِلُ الْخَيْلَ لِتَغْزُوَنَا قَالَ: فَجَاءَنِيْ يَوْمًا عِشَاءً فَضَرَبَ عَلَيَّ الْبَابَ فَخَرَجْتُ إِلَيْهِ فَقَالَ: حَدَثَ أَمْرٌ عَظِيْمٌ، قُلْتُ أَجَاءَتْ غَسَّانُ؟ قَالَ: أَعْظَمُ مِنْ ذٰلِكَ طَلَّقَ رَسُوْلُ اللّٰهِ نِسَاءَهُ، قَالَ: فَقُلْتُ فِيْ نَفْسِيْ قَدْ خَابَتْ حَفْصَةُ وَخَسِرَتْ قَدْ كُنْتُ أَظُنُّ هٰذَا كَائِنًا، قَالَ: فَلَمَّا صَلَّيْتُ الصُّبْحَ شَدَدْتُ عَلَيَّ ثِيَابِيْ ثُمَّ انْطَلَقْتُ حَتّٰى دَخَلْتُ عَلٰى حَفْصَةَ فَإِذَا هِيَ تَبْكِيْ، فَقُلْتُ: أَطَلَّقَكُنَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ؟ قَالَتْ: لَا أَدْرِيْ، هُوَذَا مُعْتَزِلٌ فِيْ هٰذِهِ الْمَشْرُبَةِ، قَالَ: فَانْطَلَقْتُ فَأَتَيْتُ غُلَامًا أَسْوَدَ فَقُلْتُ: اسْتَأْذِنْ لِعُمَرَ، قَالَ: فَدَخَلَ ثُمَّ خَرَجَ إِلَيَّ، قَالَ: قَدْ ذَكَرْتُكَ لَهُ فَلَمْ يَقُلْ شَيْئًا، قَالَ: فَانْطَلَقْتُ إِلَى الْمَسْجِدِ. فَإِذَاحَوْلَ الْمِنْبَرِ نَفَرٌ يَبْكُوْنَ فَجَلَسْتُ إِلَيْهِمْ ثُمَّ غَلَبَنِيْ مَا أَجِدُ فَأَتَيْتُ الْغُلَامَ فَقُلْتُ: اسْتَأْذِنْ لِعُمَرَ. فَدَخَلَ ثُمَّ خَرَجَ إِلَيَّ فَقَالَ: قَدْ ذَكَرْتُكَ لَهُ فَلَمْ يَقُلْ شَيْئًا، قَالَ: فَانْطَلَقْتُ إِلَى الْمَسْجِدِ أَيْضًا فَجَلَسْتُ ثُمَّ غَلَبَنِيْ مَاأَجِدُ فَأَتَيْتُ الْغُلَامَ فَقُلْتُ: اسْتَأْذِنْ لِعُمَرَ: فَدَخَلَ ثُمَّ خَرَجَ إِلَيَّ قَالَ: قَدْ

ذَكَرْتُكَ فَلَمْ يَقُلْ شَيْئًا. قَالَ فَوَلَّيْتُ مُنْطَلِقًا فَإِذَا الْغُلَامُ يَدْعُونِي. فَقَالَ: ادْخُلْ فَقَدْ أُذِنَ لَكَ قَالَ: فَدَخَلْتُ فَإِذَا النَّبِيُّ ﷺ مُتَّكِئٌ عَلَى رَمْلِ حَصِيرٍ فَرَأَيْتُ أَثَرَهُ فِي جَنْبِهِ فَقُلْتُ: يَارَسُولَ اللّٰهِ، أَطَلَّقْتَ نِسَاءَكَ؟ قَالَ: ((لَا))، قُلْتُ: اللّٰهُ أَكْبَرُ. لَوْ رَأَيْتَنَا يَارَسُولَ اللّٰهِ وَنَحْنُ مَعْشَرَ قُرَيْشٍ نَغْلِبُ النِّسَاءَ فَلَمَّا قَدِمْنَا الْمَدِينَةَ وَجَدْنَا قَوْمًا تَغْلِبُهُمْ نِسَاؤُهُمْ فَطَفِقَ نِسَاؤُنَا يَتَعَلَّمْنَ مِنْ نِسَائِهِمْ فَتَغَضَّبْتُ يَوْمًا عَلَى امْرَأَتِي فَإِذَا هِيَ تُرَاجِعُنِي فَأَنْكَرْتُ ذٰلِكَ فَقَالَتْ: مَاتُنْكِرُ فَوَاللّٰهِ إِنَّ أَزْوَاجَ النَّبِيِّ ﷺ لِيُرَاجِعْنَهُ وَتَهْجُرُهُ إِحْدَاهُنَّ الْيَوْمَ إِلَى اللَّيْلِ، قَالَ: فَقُلْتُ لِحَفْصَةَ: أَتُرَاجِعِينَ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ؟ قَالَتْ: نَعَمْ وَتَهْجُرُهُ إِحْدَانَا الْيَوْمَ إِلَى اللَّيْلِ، قَالَ: فَقُلْتُ: قَدْ خَابَتْ مَنْ فَعَلَتْ ذٰلِكِ مِنْكُنَّ وَخَسِرَتْ، أَتَأْمَنُ إِحْدَاكُنَّ أَنْ يَغْضَبَ اللّٰهُ عَلَيْهَا لِغَضَبِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَإِذَا هِيَ قَدْ هَلَكَتْ؟ فَتَبَسَّمَ النَّبِيُّ ﷺ، قَالَ: فَقُلْتُ: لِحَفْصَةَ: لَا تُرَاجِعِي رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ وَلَا تَسْأَلِيهِ شَيْئًا وَسَلِينِي مَا بَدَالَكِ، وَلَا يَغُرَّنَّكِ إِنْ كَانَتْ صَاحِبَتُكِ أَوْسَمَ مِنْكِ وَأَحَبَّ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ. قَالَ: فَتَبَسَّمَ أُخْرٰى، فَقُلْتُ: يَارَسُولَ اللّٰهِ اسْتَأْنِسُ؟ قَالَ: ((**نَعَمْ**)). قَالَ: فَرَفَعْتُ رَأْسِي فَمَا رَأَيْتُ فِي الْبَيْتِ إِلَّا أُهْبَةً ثَلَاثَةً، فَقُلْتُ: يَارَسُولَ اللّٰهِ أُدْعُ اللّٰهَ أَنْ يُوَسِّعَ عَلَى أُمَّتِكَ فَقَدْ وَسَّعَ عَلَى فَارِسَ وَالرُّومِ وَهُمْ لَا يَعْبُدُونَهُ، فَاسْتَوٰى جَالِسًا فَقَالَ: ((**أَفِي شَكٍّ أَنْتَ يَا ابْنَ الْخَطَّابِ؟ أُولٰئِكَ قَوْمٌ عُجِّلَتْ لَهُمْ طَيِّبَاتُهُمْ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا**))، قَالَ: وَكَانَ أَقْسَمَ أَنْ لَا يَدْخُلَ عَلَى نِسَائِهِ شَهْرًا فَعَاتَبَهُ اللّٰهُ فِي ذٰلِكَ فَجَعَلَ لَهُ كَفَّارَةَ الْيَمِينِ. قَالَ الزُّهْرِيُّ: فَأَخْبَرَنِي عُرْوَةُ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: فَلَمَّا مَضَتْ تِسْعٌ وَعِشْرُونَ دَخَلَ عَلَيَّ النَّبِيُّ ﷺ بَدَأَبِي فَقَالَ: ((**يَاعَائِشَةُ إِنِّي ذَاكِرٌ لَكِ شَيْئًا فَلَا تَعْجَلِي حَتّٰى تَسْتَأْمِرِي أَبَوَيْكِ**))، قَالَتْ: ثُمَّ قَرَأَ هٰذِهِ الْآيَةَ: ﴿ **يٰٓاَيُّهَا النَّبِيُّ قُلْ لِّاَزْوَاجِكَ** ﴾ الْآيَةَ. قَالَتْ: عَلِمَ وَاللّٰهِ! أَنَّ أَبَوَيَّ لَمْ يَكُونَا يَأْمُرَانِّي بِفِرَاقِهِ، قَالَتْ: فَقُلْتُ أَفِي هٰذَا أَسْتَأْمِرُ أَبَوَيَّ؟ فَإِنِّي أُرِيدُ اللّٰهَ وَرَسُولَهُ وَالدَّارَ الْآخِرَةَ. قَالَ مَعْمَرٌ: فَأَخْبَرَنِي أَيُّوبُ: أَنَّ عَائِشَةَ قَالَتْ لَهُ: يَارَسُولَ اللّٰهِ، لَاتُخْبِرْ أَزْوَاجَكَ أَنِّي اخْتَرْتُكَ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((**إِنَّمَا بَعَثَنِي اللّٰهُ مُبَلِّغًا وَلَمْ يَبْعَثْنِي مُتَعَنِّتًا**)). (حسن صحیح) سلسلة الاحاديث الصحيحة: ١٥١٦)

ترجمہ: روایت ہے عبید اللہ بن عبد اللہ بن ابوثور سے، کہا سنا میں نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے وہ کہتے تھے کہ میں چاہتا تھا کہ پوچھوں حضرت عمرؓ سے کہ وہ کون عورتیں ہیں آپ کی بیویوں میں سے جن کے حق میں اللہ نے فرمایا اگر رجوع کرو تم اللہ کی طرف تو جھک رہے ہیں تمہارے دل یہاں تک کہ حج کیا عمرؓ نے اور میں نے ان کے ساتھ سو میں نے پانی ڈالا ان پر ڈوبچی سے اور وضو کیا انہوں نے میں نے کہا اے امیر المؤمنین وہ عورتیں آپ کی بیویوں میں سے کون ہیں جن کو اللہ فرماتا ہے اگر رجوع

کرو تم اللہ کی طرف تو جھک رہے ہیں تمہارے دل سو مجھ سے کہا حضرت عمرؓ نے تعجب ہے اے ابن عباسؓ یعنی تمہیں یہ بھی معلوم نہیں۔ کہا زہری نے برا لگا ان کو ابن عباس رضی اللہ عنہما کا پوچھنا مگر چھپایا نہیں پھر کہا انہوں نے کہ وہ عائشہ ہیں اور حفصہ رضی اللہ عنہا پھر مجھ سے قصہ شروع کیا اس کا اور کہنے لگے ہم قریش لوگ عورتوں کو دباتے تھے پھر جب مدینہ میں آئے ہم نے ایسے لوگ پائے کہ عورتیں ان کو دباتی ہیں تو ہماری عورتیں بھی ان کی عادتیں سیکھنے لگیں تو میں ایک دن اپنی عورت پر غصہ ہوا اور وہ مجھے جواب دینے لگی مجھے اس کا جواب دینا برا لگا اس نے کہا تم کیوں برا مانتے ہو قسم ہے اللہ کی کہ آپ کی بیویاں ان کو جواب دیتی ہیں اور دن سے رات تک ان کو چھوڑ دیتی ہیں کہا عمرؓ نے میں نے اپنے دل میں کہا کہ جس نے ایسا کیا محروم ہوگئی اور نقصان پایا اور میں بنی امیہ کے محلّہ میں مدینہ کی بلندی پر تھا اور میرا ایک ہمسایہ تھا انصار میں سے کہ باری باری آیا کرتے تھے ہم اور وہ رسول اللہ ﷺ کے پاس سو ایک دن وہ آتا تھا اور اس کو خبر دیتا تھا اور ہم میں چرچا تھا کہ غسان اپنے گھوڑوں کے نعل لگا رہا ہے کہ ہم سے لڑے کہا عمر نے کہ ایک دن رات کو آن کر اس انصاری نے دروازہ ٹھونکا اور میں نکلا اس نے کہا ایک بڑی بات ہوئی میں نے کہا کیا غسان آیا اس نے کہا نہیں اس سے بڑی' طلاق دیا رسول اللہ ﷺ نے اپنی بیویوں کو میں نے اپنے دل میں کہا حفصہ محروم ہوئی اور ٹوٹے میں پڑی میں پہلے ہی سے خیال کرتا تھا کہ ایسا ہوگا کہا عمرؓ نے جب میں نے صبح کی نماز پڑھی اپنے کپڑے لیے اور چلا اور حفصہ کے پاس گیا وہ رو رہی تھی میں نے کہا کیا تم کو رسول اللہ ﷺ نے طلاق دیا انہوں نے کہا میں نہیں جانتی وہ اس جھروکے میں بیٹھے ہیں' کہا حضرت عمرؓ نے کہ پھر میں ایک کالے لڑکے کے پاس آیا اور میں نے کہا اجازت مانگ میرے لیے پھر وہ آپ کے پاس گیا اور نکلا اور کہا کہ میں نے تمہاری خبر کی مگر آپ کچھ نہ بولے کہا انہوں نے کہ میں مسجد میں گیا اور منبر کے پاس دو چار آدمی رو رہے تھے میں ان کے پاس بیٹھا پھر مجھ پر وہی فکر غالب ہوئی اور پھر آیا میں لڑکے کے پاس اور میں نے کہا اجازت مانگ تو عمر کے لیے پھر وہ اندر گیا اور نکلا اور کہا میں نے تمہارا ذکر کیا اور آپ کچھ نہ بولے پھر میں مسجد کو گیا اور بیٹھا پھر مجھے وہی فکر غالب ہوئی اور پھر آیا میں اس لڑکے کے پاس اور میں نے کہا اجازت مانگ عمرؓ کے لیے پھر وہ اندر گیا اور نکلا اور کہا میں نے آپ سے ذکر کیا اور وہ کچھ نہ بولے پھر میں نے پیٹھ موڑی چلنے کو اور لڑکا مجھے بلانے لگا اور کہا اندر آؤ تمہیں اجازت ملی حضرت عمر نے کہا پھر میں نبی ﷺ کے پاس گیا اور آپ سے ایک بوریے پر تکیہ لگائے تھے کہ میں نے اس کا نشان دیکھا آپ کے دونوں بازوؤں میں اور میں نے عرض کی کہ اے رسول اللہ کے کیا طلاق دیا آپ نے اپنی بیویوں کو آپ نے فرمایا نہیں میں نے کہا اللہ بہت بڑا ہے یا رسول اللہ آپ دیکھیے ہم قریش لوگ عورتوں کو دباتے تھے پھر جب مدینہ میں آئے ہم نے ایسے لوگ پائے جن کو عورتیں دباتی تھیں اور ہماری عورتیں بھی ان کی عادت سیکھنے لگیں سو میں ایک دن اپنی عورت پر غصہ ہوا اور وہ مجھے جواب دینے لگی مجھے بہت برا لگا اس نے کہا تم کو کیوں برا لگا اللہ کی قسم آپ کی بیویاں تو آپ کو جواب دیتی ہیں اور ان میں کی ایک ایک آپ سے

خفا رہتی ہے دن سے رات تک' حضرت عمرؓ نے کہا کہ پھر میں نے حفصہؓ سے کہا تو کیا جواب دیتی ہے رسول اللہ ﷺ کو اس نے کہا ہاں اور خفا رہتی ہے ہم میں کی ایک ایک دن سے رات تک میں نے کہا بے شک جس نے ایسا کیا تم میں سے وہ خراب ہوگئی اور نقصان پایا' کیا تم میں سے ہر ایک اس بات سے نہیں ڈرتی کہ اللہ اس پر غصہ ہوا پنے رسول کے غصہ کے سبب سے اور وہ ہلاک ہو جائے پس آپ مسکرائے اور میں نے کہا حفصہؓ سے مت جواب دے تو کبھی رسول اللہ ﷺ کو اور مت مانگ ان سے کوئی چیز اور مجھ سے مانگ لیا کر جو تیرا جی چاہے اور اس خیال میں مت رہ کہ تیری سوت تجھ سے خوبصورت اور چہیتی ہے رسول اللہ ﷺ کی یعنی تو اس کی برابری نہ کر آپ ﷺ پھر مسکرائے پھر میں نے عرض کی یا رسول اللہ میں آپ کا دل بہلاؤں آپ نے فرمایا ہاں میں نے سر اٹھا کر دیکھا تو گھر میں کچھ نظر نہ آیا سوائے تین چمڑوں کے میں نے عرض کی اے رسول اللہ کے دعا کیجیے اللہ سے کہ وہ کشادگی دے آپ کی امت کو اس نے کشادگی دی ہے فارس اور روم کو حالانکہ وہ عبادت نہیں کرتے اس کی پھر آپ اٹھ بیٹھے اور کہا تم ابھی تک شک میں ہو اے ابن خطاب وہ لوگ تو ایسے ہیں کہ ان کی نیکیوں کا بدلہ دنیا میں مل گیا کہا حضرت عمرؓ نے کہ آپ نے قسم کھائی تھی کہ اپنی عورتوں کے پاس نہ جائیں گے مہینے تک سو عتاب کیا ان پر اللہ تعالیٰ نے اور حکم کیا ان کو کفارہ کا۔ زہری نے کہا کہ عروہ نے مجھے خبر دی کہ ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا جب انتیس دن گزرے آئے ہمارے پاس رسول اللہ ﷺ اور شروع کیا مجھ ہی سے اور فرمایا اے عائشہ میں تم سے ایک بات ذکر کرنے والا ہوں تم اس کا جواب بغیر ماں باپ کے مشورے کے نہ دینا' پھر آپ نے یہ آیت پڑھی اے نبی کہہ دو اپنی بیویوں سے۔ آخر آیت تک۔ ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا قسم ہے اللہ کی وہ خوب جانتے تھے کہ میرے ماں باپ مجھے ان کے چھوڑنے کا حکم نہ کریں گے تو میں نے کہا اس میں ماں باپ سے مشورہ لینا کیا ضرور ہے میں اللہ اور رسول اور آخرت کے گھر کو اختیار کرتی ہوں۔ معمر نے کہا خبر دی مجھے ایوب نے کہ ام المؤمنین عائشہؓ نے کہا اے رسول اللہ کے اپنی بیویوں کو آپ خبر نہ دیجیے کہ میں نے آپ کو اختیار کیا آپ ﷺ نے فرمایا کہ مجھے اللہ تعالیٰ نے پیغام پہنچانے کے لیے بھیجا ہے نہ مشقت میں ڈالنے کے لیے۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے۔ اور کئی سندوں سے مروی ہے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے۔

خاتمہ: سورۂ تحریم میں یہ مضامین حسب تفصیل ذیل مذکور ہیں' خطاب نبی کو کہ حلال کو کیوں اپنے اوپر حرام کرتا ہے ایسی قسم کہ جس کے سبب سے ایک حلال کو حرام کریں اس کے کھولنے کا حکم آپ ﷺ نے جو خفیہ بات کہی اپنی بیویوں سے اس کا بیان' توبہ کی ترغیب ام المؤمنین عائشہ اور حفصہ رضی اللہ عنہما کو دوست اور حمایت اللہ اور جبرئیل اور صالحین مؤمنین کی نبیؐ کے ساتھ' نبی اگر طلاق دے تو اس سے بہتر بیویاں ملیں' دوزخ کا بیان' کافروں کا عذر قبول نہ ہونا' توبہ نصوح کا حکم' عزت نبیؐ کی' قیامت میں پل صراط پر نور کا بیان' کافروں اور منافقوں سے جہاد اور سختی کا حکم' نوح علیہ السلام اور لوط علیہ السلام کی بیویوں کا حال' فرعون کی بیوی اور مریم علیہا السلام کا حال۔

سورۂ ملک کی تفسیر

سورۃ الملک کی تفسیر اگرچہ مؤلف نے بیان نہ فرمائی مگر مضامین اس کے حسب تفصیل ذیل ہیں:
برکت اور ہاتھ اور قدرتِ الٰہی کا بیان موت اور حیات کا بیان' خلق سموت کا بیان' جہنم کے عذاب کا بیان' وعدہ مغفرت و اجر کا اللہ سے ڈرنے والوں کے لیے اللہ کے علم کا بیان اللہ کا آسمانوں پر ہونا' مکذبان سابق کے ہلاک کا بیان' چڑیوں کے ہوا میں اڑنے کا بیان' ناصر ورزاق نہ ہونا کسی کا سوا اس کے نیک راہ اور گمراہ کا بیان' سمع وابصار وافئدہ کا بیان' جلدی کرنا کافروں کا قیامت کے لیے قادر ہونا اللہ تعالیٰ کا ہلاک پر انبیاء کے ایمان اور توکل کا حکم' پانی سکھا دینے کا بیان۔

❁❁❁❁

٦٨۔ باب: وَمِنْ سُوْرَةِ نُوْنَ وَالْقَلَمِ

سورۂ نون والقلم کی تفسیر

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

(٣٣١٩) **حَدَّثَنَا** عَبْدُالْوَاحِدِ بْنُ سُلَيْمٍ قَالَ : قَدِمْتُ مَكَّةَ فَلَقِيْتُ عَطَاءَ بْنَ أَبِيْ رَبَاحٍ فَقُلْتُ : لَهُ يَا أَبَامُحَمَّدٍ، إِنَّ أُنَاسًا عِنْدَنَا يَقُوْلُوْنَ فِي الْقَدَرِ، فَقَالَ عَطَاءٌ : لَقِيْتُ الْوَلِيْدَ بْنَ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ فَقَالَ : حَدَّثَنِيْ أَبِيْ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ : ((**إِنَّ أَوَّلَ مَا خَلَقَ اللّٰهُ الْقَلَمَ فَقَالَ لَهُ: اكْتُبْ فَجَرَى بِمَا هُوَ كَائِنٌ إِلَى الْأَبَدِ**)). وَفِي الْحَدِيْثِ قِصَّةٌ. (اسناده صحيح) سلسلة الأحاديث االصحيحة (١٣٣) تخريج شرح العقيدة الطحاوية (٢٣٣) تخريج مشكاة المصابيح (٩٤) ظلال الجنة (١٠٢'١٠٥)

ترجمہ: ہم سے بیان کیا عبدالواحد بن سلیم نے کہا میں مکہ میں آیا اور عطا بن ابی رباح سے ملا اور میں نے کہا اے ابا محمد ہمارے یہاں کچھ لوگ تقدیر کا انکار کرتے ہیں عطاء نے کہا میں ولید بن عبادہ سے ملا انہوں نے کہا میرے باپ نے کہا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے فرماتے تھے کہ پہلے اللہ نے قلم بنایا اور اس سے کہا لکھ جو ہونے والا ہے اب تک' اس نے لکھا اور اس حدیث میں ایک قصہ ہے۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے ابن عباس رضی اللہ عنہما کی سند سے۔

خاتمہ: سورۂ نون میں حسب تفصیل ذیل مضامین مندرج ہیں: قلم اور مکتوب کی قسم نفی جنون کی نبیؐ سے جاننا اللہ تعالیٰ کا نیکوں اور بدوں کو' نہی جھوٹے اور سست لوگوں کی اطاعت سے دس برائیاں منکران آیات اور نافرمان رسول ﷺ کی' قصہ اصحاب باغ کا اور جل جانا اس کا' وعدہ جنت کا' متقیوں کے لیے۔ کافروں سے سوال کہ تم اپنی نجات پر کوئی دلیل کتاب سے رکھتے ہو یا کوئی اقرار نامہ

تمہارے پاس ہے یا تمہارے شرکاء بچا سکتے ہیں اللہ تعالیٰ کی ساق مبارک کھلنے کا وعدہ کافروں کو مہلت دینے کا بیان' نبی ﷺ کو صبر کا حکم' نصیحت ہونا قرآن کا سارے جہان والوں کے لیے۔

❀❀❀❀

٦٨۔ باب: وَمِنْ سُوْرَةِ الْحَاقَّةِ

سورۂ حاقہ کی تفسیر

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

(٣٣٢٠) **عَنِ** الْعَبَّاسِ بْنِ عَبْدِالْمُطَّلِبِ [قَالَ]: زَعَمَ أَنَّهُ جَالِسًا فِى الْبَطْحَاءِ فِيْ عِصَابَةٍ وَّرَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ جَالِسٌ فِيهِمْ إِذْ مَرَّتْ عَلَيْهِمْ سَحَابَةٌ فَنَظَرُوْا إِلَيْهَا، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((**هَلْ تَدْرُوْنَ مَا اسْمُ هٰذِهِ**))؟ قَالُوْا : نَعَمْ هٰذَا السَّحَابُ؟ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((**وَالْمُزْنُ**)) قَالُوْا: وَالْمُزْنُ. قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((**وَالْعَنَانُ**)) قَالُوْا : وَالْعَنَانُ ثُمَّ قَالَ لَهُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((**هَلْ تَدْرُوْنَ كَمْ بُعْدُ مَا بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ**)) فَقَالُوْا : لَا وَاللّٰهِ مَا نَدْرِىْ، قَالَ: ((**فَإِنَّ بُعْدَ مَا بَيْنَهُمَا إِمَّا وَاحِدَةٌ وَإِمَّا اثْنَتَانِ أَوْ ثَلٰثٌ وَسَبْعُوْنَ سَنَةً وَالسَّمَاءُ الَّتِيْ فَوْقَهَا كَذٰلِكَ**)) حَتّٰى عَدَّدَ هُنَّ سَبْعَ سَمٰوٰتٍ كَذٰلِكَ ثُمَّ قَالَ : ((**فَوْقَ السَّمَاءِ السَّابِعَةِ بَحْرٌ بَيْنَ أَعْلَاهُ وَأَسْفَلِهِ كَمَا بَيْنَ السَّمَاءِ إِلَى السَّمَاءِ، وَفَوْقَ ذٰلِكَ ثَمَانِيَةُ أَوْعَالٍ بَيْنَ أَظْلَافِهِنَّ وَرُكَبِهِنَّ مِثْلُ مَا بَيْنَ سَمَاءٍ إِلٰى سَمَاءٍ ثُمَّ فَوْقَ ظُهُوْرِهِنَّ الْعَرْشُ بَيْنَ أَسْفَلِهِ وَأَعْلَاهُ مِثْلُ مَا بَيْنَ السَّمَاءِ إِلَى السَّمَاءِ وَاللّٰهُ فَوْقَ ذٰلِكَ**)) . (اسناده ضعيف) ظلال الجنة (٥٧٧) سلسلة الاحاديث الضعيفة (١٢٤٧) تخريج مشكاة المصابيح (٥٧٢٢) عبداللہ بن عمیرہ کا احنف بن قیس سے سماع ثابت نہیں نیز سماک مختلط راوی ہے۔

ترجمہ: عباسؓ بن عبدالمطلب نے کہا میں بطحاء میں ایک صحابہ ؓ کی جماعت میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ بیٹھا تھا کہ ایک بدلی آئی اور لوگ اسے دیکھنے لگے آپ نے فرمایا تم جانتے ہو اس کا کیا نام ہے لوگوں نے کہا ہاں یہ سحاب ہے آپ نے فرمایا مزن ہے لوگوں نے کہا ہاں مزن ہے آپ نے فرمایا عنان ہے لوگوں نے کہا عنان ہے پھر آپ نے فرمایا تم جانتے ہو زمین سے آسمان کتنی دور ہے لوگوں نے کہا نہیں اللہ کی قسم ہم نہیں جانتے آپ نے فرمایا ان دونوں میں اکہتر یا بہتر یا تہتر برس کا فرق ہے اور جو آسمان کے اوپر ہے وہ بھی اتنی ہی دور ہے یہاں تک کہ سات آسمان گن دیئے پھر فرمایا ساتویں آسمان پر ایک دریا ہے کہ اس کے اوپر کا کنارہ نیچے سے ایسا ہے جیسے ایک آسمان سے دوسرا اور اس کے اوپر آٹھ فرشتے ہیں جنگلی بکروں کی صورت میں کہ ان کے کھر ٹخنے تک اتنا فرق ہے جتنا ایک آسمان سے دوسرا پھر ان کی پیٹھ پر عرش ہے کہ اس کا

نیچے کا کنارہ اوپر سے اتنا ہے جیسے ایک آسمان سے دوسرا اور اس کے اوپر اللہ تعالیٰ ہے۔

فائدہ: عبد بن حمید نے کہا میں نے یحییٰ بن معین سے سنا ہے کہتے تھے کہ عبدالرحمٰن بن سعد کیوں نہیں جاتے حج کو کہ لوگ اس سے یہ حدیث سن لیں۔ یہ حدیث حسن ہے غریب ہے۔ اور ولید بن ابی ثور نے روایت کی سماک سے اس کی مانند اور مرفوع کیا اس کو اور روایت کی شریک نے سماک سے اس حدیث میں سے کچھ تھوڑی سی اور موقوف کیا اس کو اور نہیں مرفوع کیا اس کو عبدالرحمٰن بن عبداللہ بن سعد رازی کے بیٹے ہیں۔ روایت کی ہم سے یحییٰ بن موسیٰ نے عبدالرحمٰن بن عبداللہ بن سعد رازی سے کہ ان کے باپ عبداللہ نے ان کو خبر دی کہ میں نے ایک شخص کو دیکھا بخارا میں ایک خچر پر سوار اور اس کے سر پر سیاہ عمامہ تھا وہ کہتا تھا مجھے آنحضرتؐ نے پہنایا ہے۔

مترجم: شاید مؤلف رحمہ اللہ نے یحییٰ بن موسیٰ کی روایت اس لیے ذکر کی کہ معلوم ہو جائے کہ عبداللہ تابعی ہیں اور اس حدیث میں بخوبی تصریح ہے اس کی وہ تعالیٰ بذاتہ عرش پر ہے اور یہی عقیدہ ہے سلف صالحین کا۔

خاتمہ: سورۃ الحاقہ میں حال قیامت اور ہلاک ثمود و عاد و فرعون اور مؤتفکات اور ہلاک قوم نوح اور نفخ صور اور قیامت کے حال اور اصحاب یمین وشمال کی کیفیت اور قرآن کی تصدیق اور قرآن کا تذکرہ ہونا متقیوں کے لیے مذکور ہے۔

❀ ❀ ❀ ❀

(۳۳۲۱) **حَدَّثَنَا** عَبْدُالرَّحْمٰنِ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ سَعْدِ الرَّازِيُّ [وَهُوَ الدَّشْتَكِيُّ] أَنَّ أَبَاهُ أَخْبَرَهُ أَنَّ أَبَاهُ – رَحِمَهُ اللّٰهُ – أَخْبَرَهُ قَالَ : رَأَيْتُ رَجُلًا بِبُخَارَى عَلَى بَغْلَةٍ وَعَلَيْهِ عِمَامَةٌ سَوْدَاءُ وَيَقُولُ كَسَانِيهَا رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ . (ضعیف الاسناد) (اس میں عبدالرحمٰن بن عبداللہ الرازی مجہول ہے۔ ابن حبان کے علاوہ کسی نے اس کو ثقہ نہیں کہا)

ترجمہ: ہم سے عبدالرحمٰن بن عبداللہ بن سعد رازی دشتکی نے بیان کیا کہ انہیں ان کے والد نے خبر دی' انہیں ان کے والد رحمہ اللہ نے خبر دیتے ہوئے کہا میں نے بخارا میں ایک شخص کو دیکھا جو خچر پر سوار تھا اور اس کے سر پر کالا عمامہ تھا' وہ کہتا تھا کہ یہ رسول اللہ ﷺ نے اسے پہنایا ہے۔

❀ ❀ ❀ ❀

۷۰۔ باب: وَمِنْ سُوْرَةِ سَأَلَ سَائِلٌ

سورہ معارج کی تفسیر

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

(۳۳۲۲) **عَنْ** أَبِي سَعِيْدٍ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ فِي قَوْلِهِ : ﴿ **كَالْمُهْلِ** ﴾ قَالَ : ((**كَعَكَرِ الزَّيْتِ فَإِذَا قَرَّبَهُ إِلٰى وَجْهِهِ سَقَطَتْ فَرْوَةُ وَجْهِهِ فِيْهِ**)). (اسناده ضعيف) تخريج مشكاة المصابيح (٥٦٧٨) التعليق الرغيب (٢٣٤/٤) اس کی سند دراج عن ابی الہیثم کی وجہ سے ضعیف ہے

ترجمہ: ابوسعید رضی اللہ عنہ نے آنحضرتؐ سے اس آیت کی تفسیر میں روایت کی ﴿یوم تکون السمآء کالمھل﴾ یعنی جس دن آسمان مانند مہل کے ہو جائے گا آپ نے فرمایا مہل سے مراد یہ ہے کہ تیل کی تلچھٹ کے مانند ہو جائے پھر جب کافر کے منہ پاس لائیں اس کے منہ کی کھال گر جائے۔

فائدہ: یہ حدیث غریب ہے۔ نہیں جانتے ہم اسے مگر رشدین کی روایت سے۔

مترجم: اس حدیث کو مؤلف نے جو اس سورت کی تفسیر میں ذکر کر دیا ہے یہ مسامحہ ہے اس سورت میں مہل کا لفظ آسمان کی صفت میں مذکور ہے جو قیامت میں ہوگی اور آپ نے اس مہل کی کیفیت بیان فرمائی ہے جو کافروں کو پلایا جائے گا جس کا ذکر اس آیت میں ہے: ﴿کَالْمُهْلِ یَشْوِی الْوُجُوْهُ﴾۔

خاتمہ: سورۂ معارج میں عذاب کا ذکر ہے اور اللہ تعالیٰ نے ذی المعارج ہونے کا اور چڑھنا ملائکہ اور روح کا اسی کی طرف اور پچاس ہزار برس کا ہونا روز قیامت کا صبر کا حکم' قیامت کے آثار' کافروں کی خرابی' دوزخ کا مدبر اور متولی اور بخیل کو پکارنا بالغ ہونا انسان کا' آٹھ صفتیں جنتیوں کی' ادائے نماز اور انفاق مال اور تصدیق قیامت اور خوف اللہ اور فرجوں کی حفاظت اور امانت اور اقرار کی رعایت اور گواہی ادا کرنا اور نماز کی حفاظت کافروں کا نبی ﷺ پر اژدحام کرنا' قادر ہونا اللہ تعالیٰ کا اس پر کہ اور بندے ان سے اچھے پیدا کر دے' محشر کی کیفیت۔

❀ ❀ ❀ ❀

۷۱۔ باب: وَمِنْ سُوْرَة نُوْح

تفسیر سورۂ نوح

سورۂ نوح کی تفسیر میں اگرچہ مولف رحمہ اللہ نے کچھ ذکر نہیں کیا مگر خلاصہ مضامین اس کے یہ ہیں قصہ نوح علیہ السلام کا اور دعوت ان کی رات اور دن اور چھپی اور کھلی فضیلتیں استغفار کی آسمان سے مینہ کا برسنا مال کا بڑھنا' بیٹوں کی کثرت باغوں کا سرسبز ہونا' ندیوں کا بھرپور بہنا' بیان آسمان چاند اور سورج کا بیان انسان کی پیدائش کا بیان زمین کے بچھانے کا' قوم نوح کے بت ود وسواع ویغوث ویعوق ونسر کا بیان' بددعا نوح علیہ السلام کی مشرکوں کے لیے اور استغفار مؤمنوں کے لیے۔

۷۲۔ باب: وَمِنْ سُوْرَةِ الْجِنِّ

تفسیر سورہ جن

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

(۳۳۲۳) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ : مَا قَرَأَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَلَى الْجِنِّ وَلَا رَآهُمْ، انْطَلَقَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فِيْ طَائِفَةٍ

مِنْ أَصْحَابِهِ عَامِدِيْنَ إِلٰى سُوْقِ عُكَاظٍ وَقَدْ حِيْلَ بَيْنَ الشَّيَاطِيْنِ وَبَيْنَ خَبَرِالسَّمَاءِ وَأُرْسِلَتْ عَلَيْهِمُ الشُّهُبُ، فَرَجَعَتِ الشَّيَاطِيْنُ إِلٰى قَوْمِهِمْ، فَقَالُوْا: مَا لَكُمْ؟ قَالُوْا حِيْلَ بَيْنَنَا وَبَيْنَ خَبَرِ السَّمَاءِ وَأُرْسِلَتْ عَلَيْنَا الشُّهُبُ، فَقَالُوْا : مَا حَالَ بَيْنَنَا وَبَيْنَ خَبَرِ السَّمَآءِ، إِلَّا مِنْ حَدَثٍ فَاضْرِبُوْا مَشَارِقَ الْأَرْضِ وَمَغَارِبَهَا فَانْظُرُوْا مَا هٰذَا الَّذِيْ حَالَ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَ خَبَرِ السَّمَاءِ، قَالَ : فَانْطَلَقُوْا يَضْرِبُوْنَ مَشَارِقَ الْأَرْضِ وَمَغَارِبَهَا يَبْتَغُوْنَ مَا هٰذَا الَّذِيْ حَالَ بَيْنَهُمْ وَبَيْنَ خَبَرِ السَّمَاءِ، فَانْصَرَفَ أُولٰئِكَ النَّفَرُ الَّذِيْنَ تَوَجَّهُوْا نَحْوَتِهَامَةَ إِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ، وَهُوَ بِنَخْلَةَ عَامِدًا إِلٰى سُوْقِ عُكَاظٍ وَهُوَ يُصَلِّيْ بِأَصْحَابِهِ صَلٰوةَ الْفَجْرِ، فَلَمَّا سَمِعُوا الْقُرْاٰنَ اسْتَمِعُوْا لَهُ فَقَالُوْا : هٰذَا وَاللّٰهِ الَّذِيْ حَالَ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَ خَبَرِالسَّمَآءِ، قَالَ : فَهُنَالِكَ رَجَعُوْا إِلٰى قَوْمِهِمْ فَقَالُوْا : يَا قَوْمَنَا ﴿ **إِنَّا سَمِعْنَا قُرْاٰنًا عَجَبًا ۝ يَّهْدِيْ إِلَى الرُّشْدِ فَاٰمَنَّا بِهِ وَلَنْ نُّشْرِكَ بِرَبِّنَا أَحَدًا** ﴾ فَأَنْزَلَ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى عَلٰى نَبِيِّهِ ﷺ: ﴿ **قُلْ أُوْحِيَ إِلَيَّ أَنَّهُ اسْتَمَعَ نَفَرٌ مِّنَ الْجِنِّ** ﴾ وَإِنَّمَا أُوْحِيَ إِلَيْهِ قَوْلُ الْجِنِّ. وَبِهٰذَا الْإِسْنَادِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ : قَوْلُ الْجِنِّ لِقَوْمِهِمْ: ﴿ **لَمَّا قَامَ عَبْدُاللّٰهِ يَدْعُوْهُ كَادُوْا يَكُوْنُوْنَ عَلَيْهِ لِبَدًا** ﴾ قَالَ: لَمَّا رَأَوْهُ يُصَلِّيْ وَأَصْحَابُهُ يُصَلُّوْنَ بِصَلٰوتِهِ وَيَسْجُدُوْنَ بِسُجُوْدِهِ قَالَ : تَعَجَّبُوْا مِنْ طَوَاعِيَةِ أَصْحَابِهِ لَهُ قَالُوْا لِقَوْمِهِمْ ﴿ **لَمَّا قَامَ عَبْدُاللّٰهِ يَدْعُوْهُ كَادُوْا يَكُوْنُوْنَ عَلَيْهِ لِبَدًا.** ﴾ (اسنادہ صحیح)

ترجمہ: ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ نہ قرآن پڑھا رسول اللہ ﷺ نے جنوں پر اور نہ ان کو دیکھا۔ رسول اللہ ﷺ اپنے صحابہ کے ساتھ عکاظ کے بازار جاتے تھے (وہ مکہ مدینہ کے بیچ میں لگتا تھا) اور جنوں سے آسمان کی خبر رک رہی تھی اور ان پر شعلے چھوٹتے تھے (یعنی آسمان پر سے) سو جن اپنی قوم کے پاس گئے انہوں نے کہا کیا ہے جنوں نے کہا کہ آسمان کی خبر ہم سے رک گئی ہے اور ہم پر شعلے مارے جاتے ہیں' ان شوریٰ والوں نے کہا یہ خبر کا رکنا کسی نئے امر کے سبب سے ہے سو تم مشرق اور مغرب میں زمین کے پھرو اور دیکھو کہ کیوں رکی ہے ہم سے خبر آسمان کی تو وہ چلے مشرق اور مغرب کو ڈھونڈتے ہوئے کہ کون چیز مانع ہوئی ہے ان کو خبر سے پھر جو گروہ ملک تہامہ کو چلا تھا آپ کے پاس پہنچا آپ مقام نخلہ میں تھے عکاظ کے بازار کو جاتے ہوئے اور آپ نماز پڑھتے تھے اپنے صحابہ کے ساتھ فجر کی پھر جنوں نے قرآن سنا کان لگا کر سننے لگے اور بولے کہ اللہ کی قسم ہے یہی حائل ہوئی تمہارے اور آسمان کی خبر میں پھر اسی جگہ سے اپنی قوم کی طرف لوٹ گئے اور کہنے لگے اے ہماری قوم ﴿انا سمعنا﴾ الآیۃ یعنی ہم نے سنا ایک قرآن عجیب کہ اچھی راہ بتاتا ہے سو ہم اس پر ایمان لائے اور شریک نہیں کرتے ہم اپنے رب کے ساتھ کسی کو سو اتار دیا انہیں کا قول اپنے نبی ﷺ پر ﴿قُلْ أُوْحِيَ إِلَيَّ أَنَّهُ﴾ اور اسی اسناد سے مروی ہے کہ ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا یہ بھی جنوں کا قول ہے کہ انہوں نے اپنی قوم سے کہا ﴿لَمَّا قَامَ

عَبْدُاللّٰهِ يَدْعُوْهُ كَادُوْا يَكُوْنُوْنَ عَلَيْهِ لِبَدًا﴾ یعنی جب کھڑا ہوتا ہے اللہ کا بندہ اس کو پکارنے لوگ اس پر ٹھٹھ ہو جاتے ہیں، جب انہوں نے آپ کو دیکھا نماز پڑھتے اور اصحاب بھی آپ کے ساتھ نماز پڑھتے تھے اور ان کے سجدہ کے ساتھ وہ بھی سب سجدہ کرتے تھے سو تعجب کیا انہوں نے اصحاب کی اطاعت پر اور اپنی قوم سے کہنے لگے ﴿لَمَّا قَامَ عَبْدُاللّٰهِ يَدْعُوْهُ كَادُوْا يَكُوْنُوْنَ عَلَيْهِ لِبَدًا﴾۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

❀❀❀❀

(۳۳۲۴) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: كَانَ الْجِنُّ يَصْعَدُوْنَ إِلَى السَّمَاءِ يَسْتَمِعُوْنَ الْوَحْيَ فَإِذَا سَمِعُوا، الْكَلِمَةَ زَادُوْا فِيهَا تِسْعًا فَأَمَّا الْكَلِمَةُ فَتَكُوْنُ حَقًّا وَأَمَّا مَا زَادَ فَيَكُوْنُ بَاطِلًا، فَلَمَّا بُعِثَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مُنِعُوا مَقَاعِدَهُمْ، فَذَكَرُوْا ذٰلِكَ لِإِبْلِيسَ وَلَمْ تَكُنِ النُّجُوْمُ يُرْمٰى بِهَا قَبْلَ ذٰلِكَ، فَقَالَ لَهُمْ إِبْلِيسُ: مَا هٰذَا إِلَّا مِنْ أَمْرٍ قَدْ حَدَثَ فِي الْأَرْضِ فَبَعَثَ جُنُوْدَهُ فَوَجَدُوْا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَائِمًا يُصَلِّيْ بَيْنَ جَبَلَيْنِ۔ أُرَهُ قَالَ بِمَكَّةَ۔ فَلَقُوْهُ فَأَخْبَرُوْهُ فَقَالَ: هٰذَا الْحَدَثُ الَّذِيْ حَدَثَ فِي الْأَرْضِ . (اسناده صحيح)

ترجمہ: ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے انہوں نے کہا جن آسمان کی طرف چڑھتے تھے آسمان کی خبر سننے کے لئے پھر جب وہ ایک بات سنتے تو نو باتیں اس میں بڑھا دیتے تو وہ ایک سچ ہو جاتی اور جو انہوں نے بڑھائی تھیں جھوٹ ہوتیں پھر جب رسول اللہ ﷺ مبعوث ہوئے ان کی بیٹھکی چھن گئی انہوں نے ابلیس پر تلبیس سے اس کا ذکر کیا اور اس کے قبل تارے نہ ٹوٹے تھے ابلیس نے ان سے کہا یہ نہیں ہوا ہے مگر نئے حادثہ کے سبب سے جو زمین میں ظاہر ہوا ہے سو اس نے اپنا لشکر سب طرف بھیجا اور انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو کھڑے نماز پڑھتے پایا دو پہاڑوں کے درمیان میں راوی کہتا ہے کہ شاید مکہ میں سو ملے وہ آپ سے اور کہا یہی نیا حادثہ ہے جو زمین میں ظاہر ہوا۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

خاتمہ: سورۂ جن میں مذکور ہے قول جنوں کا اور بیزاری ان کی شرک سے اور جورو لڑکا نہ ہونا اللہ تعالیٰ کا اور سرکشی ان کی زیادہ ہونے کا بیان بسبب اس کے کہ آدمی ان کو اللہ کا شریک ٹھہراتے ہیں، آسمان کے چوکیدار اور شعلوں کی کثرت اور بیٹھکی مقرر کرنا جنوں کی خبر آسمان سننے کے لیے، نیک و بد جنوں کا ہونا، ایمان لانا ان کا قرآن پر، مسلمان اور کافر ہونا ان کا، وعدہ برکت کا ان لوگوں کے لیے جو دین پر ثابت رہیں، جو قرآن سے کنارہ کرے اس کا عذاب، سجدہ اللہ کے لیے، اژدحام انس و جن کا نبی پر وقت نماز کے اشراک فی الدعا اور اشراک فی التصرف کا رد، وعید دوزخ کی عاصیوں کے لیے، نہ جاننا نبی کا قیامت کے وقت کو، اور خاص ہونا علم غیب کا اللہ تعالیٰ کے لیے، احاطہ الٰہی اور گن رکھنا اللہ تعالیٰ کا ہر چیز کو۔

❀❀❀❀

وَمِنْ سُوْرَةِ الْمُزَّمِّلِ

سورۂ مزمل کی تفسیر

اگر چہ مؤلف رحمہ اللہ نے تفسیر میں اس کے لب نہ کھولا مگر خلاصہ مضامین اس کے یہ ہیں: خطاب نبی کو لفظ مزمل سے اور حکم قیام شب کا یعنی تہجد کا حکم قرآن پڑھنے کا ترتیل سے اور ذکر اور تبتل الی اللہ یعنی اللہ کی طرف لوٹ کر آ جانے کا حکم ربوبیت الٰہی وتوحید الوہیت' صبر کا حکم زمین کا لرزنا اور پہاڑوں کا قیامت کے دن مثل موسیٰ کے ہونا ہمارے نبی کا' ہلاک ہونا فرعون کا بسبب نافرمانی اپنے رسول کے جوانوں کا بوڑھا ہو جانا اور آسمانوں کا پھٹنا قیامت میں تہجد کی فرضیت منسوخ ہونا قرأت قرآن اور اقامت صلوٰۃ اور ادائے زکوٰۃ اور انفاق مال اور استغفار کا حکم۔

۷۴۔ باب: وَمِنْ سُوْرَةِ الْمُدَّثِّرِ

سورۂ مدثر کی تفسیر

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

(۳۳۲۵) **عَنْ** جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ : سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ۔ وَهُوَ يُحَدِّثُ عَنْ فَتْرَةِ الْوَحْيِ۔ فَقَالَ فِيْ حَدِيْثِهٖ : ((**بَيْنَمَا أَنَا أَمْشِيْ سَمِعْتُ صَوْتًا مِنَ السَّمَاءِ فَرَفَعْتُ رَأْسِيْ فَإِذَا الْمَلَكُ الَّذِيْ جَاءَنِيْ بِحِرَآءٍ جَالِسٌ عَلٰى كُرْسِيٍّ بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ فَجُثِثْتُ مِنْهُ رُعْبًا فَرَجَعْتُ فَقُلْتُ: زَمِّلُوْنِيْ زَمِّلُوْنِيْ، فَدَثَّرُوْنِيْ**))، فَأَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالٰى : ﴿ **يٰٓأَيُّهَا الْمُدَّثِّرُO قُمْ فَأَنْذِرْ** ﴾ إِلٰى قَوْلِهٖ : ﴿ **وَالرُّجْزَ فَاهْجُرْ** ﴾ قَبْلَ أَنْ تُفْرَضَ الصَّلٰوةُ. (اسناده صحيح)

ترجمہ: جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے انہوں نے کہا میں نے سنا رسول اللہ ﷺ کو بیان کرتے تھے وہ حال درمیان میں وحی موقوف ہو جانے کا فرمایا آپ نے کہ میں چلا جاتا تھا کہ سنی میں نے ایک آواز آسمان سے اور اٹھایا میں نے اپنا سر تو وہی فرشتہ جو مجھے غار میں ملا تھا آسمان و زمین کے درمیان میں کرسی پر بیٹھا نظر آیا میں اس سے ڈر گیا اور لوٹ آیا اور میں نے کہا مجھے کمبل لپیٹ دو پھر مجھے کمبل میں اڑھا دیا اور یہ آیت اتری ﴿یاایها المدثر﴾ سے ﴿فاهجر﴾ تک۔ اور یہ معاملہ نماز فرض ہونے کے قبل تھا۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔ اور روایت کی یہ یحییٰ بن ابی کثیر نے ابوسلمہ بن عبدالرحمن سے بھی۔

مترجم: پوری آیتیں یوں ہیں ﴿يٰٓأَيُّهَا الْمُدَّثِّرُ قُمْ فَأَنْذِرْ وَرَبَّكَ فَكَبِّرْ وَثِيَابَكَ فَطَهِّرْ وَالرُّجْزَ فَاهْجُرْ﴾ اے کپڑا اوڑھنے والے کھڑا ہو اور ڈرا لوگوں کو اور اپنے پروردگار کی بڑائی بول اور اپنے کپڑے پاک کر اور پلیدی چھوڑ دے۔

(٣٣٢٦) عَنْ أَبِي سَعِيدٍ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((**الصَّعُودُ جَبَلٌ مِنْ نَارٍ يَتَصَعَّدُ فِيهِ سَبْعِينَ خَرِيفًا ثُمَّ يَهْوِي بِهِ كَذٰلِكَ فِيهِ أَبَدًا**)). (اسناده ضعيف) تخريج مشكاة المصابيح (٥٦٧٧) (اس میں عبداللہ بن لهيعہ ضعیف اور دراج کی ابوالہیثم سے روایت ضعیف ہوتی ہے)

ترجمہ: ابوسعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا صعود ایک پہاڑ ہے دوزخ میں کہ دوزخی اس پر چڑھایا جائے گا ستر برس میں اور پھر دھکیل دیا جائے گا یہی عذاب ہوتا رہے گا اس پر ہمیشہ۔

فائدہ: یہ حدیث غریب ہے۔ نہیں جانتے ہم اسے مرفوع مگر ابن لہیعہ کی روایت سے اور اس کا کچھ مضمون عطیہ نے ابوسعید سے روایت کیا ہے موقوفاً۔

❀❀❀❀

(٣٣٢٧) عَنْ جَابِرٍ قَالَ: قَالَ نَاسٌ مِنَ الْيَهُودِ لِأُنَاسٍ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ: هَلْ يَعْلَمُ نَبِيُّكُمْ كَمْ عَدَدُ خَزَنَةِ جَهَنَّمَ؟ قَالُوا: لَا نَدْرِي حَتّٰى نَسْأَلَ نَبِيَّنَا، فَجَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ: يَامُحَمَّدُ! غُلِبَ أَصْحَابُكَ الْيَوْمَ، قَالَ: ((**وَبِمَ غُلِبُوا**))؟ قَالَ: سَأَلَهُمْ يَهُودُ هَلْ يَعْلَمُ نَبِيُّكُمْ كَمْ عَدَدُ خَزَنَةِ جَهَنَّمَ، قَالَ قَالُوا: لَا نَدْرِي حَتّٰى نَسْأَلَ نَبِيَّنَا، قَالَ: ((**أَفَغُلِبَ قَوْمٌ سُئِلُوا عَمَّا لَا يَعْلَمُونَ فَقَالُوا: لَا نَعْلَمُ حَتّٰى نَسْأَلَ نَبِيَّنَا، لٰكِنَّهُمْ قَدْ سَأَلُوا نَبِيَّهُمْ فَقَالُوا: أَرِنَا اللّٰهَ جَهْرَةً، عَلَيَّ بِأَعْدَاءِ اللّٰهِ إِنِّي سَائِلُهُمْ عَنْ تُرْبَةِ الْجَنَّةِ وَهِيَ الدَّرْمَكُ**))، فَلَمَّا جَاءُوا قَالُوا يَاأَبَاالْقَاسِمِ كَمْ عَدَدُ خَزَنَةِ جَهَنَّمَ؟ قَالَ: ((**هٰكَذَا وَهٰكَذَا**)) فِي مَرَّةٍ عَشَرَةٌ وَفِي مَرَّةٍ تِسْعٌ، قَالُوا: نَعَمْ، قَالَ لَهُمُ النَّبِيُّ ﷺ: ((**مَا تُرْبَةُ الْجَنَّةِ؟**)) قَالَ: فَسَكَتُوا هُنَيْهَةً ثُمَّ قَالُوا: خُبْزَةٌ يَاأَبَا الْقَاسِمِ؟ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((**الْخُبْزُ مِنَ الدَّرْمَكِ**)).

(اسناده ضعيف) سلسلة الاحاديث الضعيفة (٣٣٤٨) (اس میں مجالد بن سعید راوی ہے)

ترجمہ: جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ چند یہود نے اصحاب سے پوچھا کہ تمہارے نبی کو معلوم ہے کہ پہرے دار دوزخ کے کتنے ہیں انہوں نے کہا ہم نہیں جانتے مگر پوچھیں گے رسول اللہ ﷺ کو پھر ایک شخص آیا اور اس نے کہا کہ یا محمد (ﷺ) تمہارے یار ہار گئے آج' آپ نے فرمایا کیوں اس نے کہا یہود نے پوچھا ان سے کہ نبیؐ تمہارا جانتا ہے کہ پہرے دار دوزخ کے کتنے ہیں پھر انہوں نے کچھ جواب نہ دیا اور کہا ہم نہیں جانتے جب تک اپنے نبیؐ سے نہ پوچھ لیں آپ نے فرمایا کہ کیا ہار گئے وہ لوگ جن سے پوچھی گئی ایسی چیز جسے وہ نہیں جانتے اور انہوں نے کہا ہم نہیں جانتے جب تک کہ پوچھ لیں اپنے پیغمبر سے (یعنی اس میں ہارنے کی کوئی بات نہیں) یہود نے تو اس سے بڑھ کر بے ادبی کی بات اپنے نبی سے پوچھی کہ دکھلا دو ہم کو اللہ کو کھلے لاؤ اللہ کے دشمنوں کو میں ان سے پوچھتا ہوں کہ جنت کی مٹی کا ہے کی ہے اور وہ میدہ

ہے پھر جب یہود آئے آپ کے پاس آئے آپ سے پوچھا اے ابوالقاسم جہنم کے پہرے دار کتنے ہیں آپ نے ہاتھ سے اشارہ فرمایا دو بار ایک بار دسوں انگلیوں سے اور ایک بار نو سے (یعنی انیس ہوئے) انہوں نے کہا ہاں پھر نبی ﷺ نے ان سے پوچھا کہ جنت کی مٹی کا ہے کی ہے وہ تھوڑی دیر چپ ہو رہے پھر کہنے لگے روٹی کی ہے اے ابا القاسم حضرت نے فرمایا میدہ کی روٹی ہے۔

فائدہ : اس حدیث کو نہیں جانتے ہم مگر اسی سند سے مجالد کی روایت سے۔

❀❀❀❀

(۳۳۲۸) عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ: أَنَّهُ قَالَ فِيْ هٰذِهِ الْآيَةِ: ﴿**هُوَ أَهْلُ التَّقْوٰى وَأَهْلُ الْمَغْفِرَةِ**﴾ قَالَ : ((**قَالَ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى: أَنَا أَهْلُ أَنْ أُتَّقٰى فَمَنِ اتَّقَانِيْ فَلَمْ يَجْعَلْ مَعِيَ إِلٰهًا، فَأَنَا أَهْلُ أَنْ أَغْفِرَ لَهُ**)) . (اسنادہ ضعیف) تخریج مشکاۃ المصابیح (۲۳۵۱۔ التحقیق الثانی) اس میں سہیل بن عبداللہ راوی منفرد ہے

ترجمہ: انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اس آیت کی تفسیر میں ﴿هُوَ أَهْلُ التَّقْوٰى﴾ یعنی وہ اللہ تعالیٰ لائق ہے کہ اس سے ڈریں اور لائق ہے بخشنے کے' فرمایا آپ نے کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ میں لائق ہوں کہ بندے مجھ سے ڈریں اور جو مجھ سے ڈرا اور میرے سوا کسی کو معبود نہ ٹھہرایا تو مجھے لائق ہے کہ میں اسے بخش دوں۔

فائدہ : یہ حدیث حسن ہے غریب ہے۔ اور سہیل کچھ قوی نہیں حدیث میں اور سہیل ہی نے یہ حدیث ثابت سے روایت کی ہے۔

خاتمہ: سورۂ مدثر میں ہے ڈرانے کا حکم اور تکبیر اور طہارت اور ترکِ شرک کا اور نہی تمنن سے بہ نیت استکبار کے' نفخ صور اور تکلیف قیامت کی ندامت ایک کافر نے کی جس کا نام ولید بن مغیرہ تھا، انیس (۱۹) پہرے دار دوزخ کے قیامت کا بیان چار چیزیں دخولِ جہنم کی' جو قرآن سے بھاگیں وہ گدھے ہیں مستحق ترس اور مغفرت کا ہونا پروردگار کا۔

❀❀❀❀

۷۵۔ باب: وَمِنْ سُوْرَةِ الْقِيَامَةِ

سورۂ قیامت کی تفسیر

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

(۳۳۲۹) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ إِذَا نَزَلَ عَلَيْهِ الْقُرْاٰنُ يُحَرِّكُ بِهٖ لِسَانَهُ يُرِيْدُ أَنْ يَحْفَظَهُ، فَأَنْزَلَ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى: ﴿ **لَا تُحَرِّكْ بِهٖ لِسَانَكَ لِتَعْجَلَ بِهٖ** ﴾ قَالَ: فَكَانَ يُحَرِّكُ بِهٖ شَفَتَيْهِ وَحَرَّكَ سُفْيَانُ شَفَتَيْهِ . (اسنادہ صحیح)

ترجمہ: ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے انہوں نے کہا رسول اللہ ﷺ پر جب قرآن نازل ہوتا سو اپنی زبان ہلاتے کہ اس کو یاد کرلیں سو اللہ تعالیٰ نے اتاری یہ آیت مت ہلا تو اپنی زبان کو تو جلدی کرے قرآن کے ساتھ۔ موسیٰ جو راوی ہیں ہلاتے تھے اپنے دونوں ہونٹ۔ اور سفیان نے ہلائے اپنے ہونٹ (یعنی اس طرح آپ ہلاتے تھے قبل نزول آیت کے)۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔ علی بن مدینی نے کہا یحییٰ بن سعید قطان نے کہا کہ سفیان ثوری بہت اچھا کہتے تھے موسیٰ بن ابی عائشہ کو۔

❁❁❁❁

(۳۳۳۰) عَنْ ثُوَيْرٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ يَقُوْلُ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : ((إِنَّ أَدْنٰى أَهْلِ الْجَنَّةِ مَنْزِلَةً لَمَنْ يَنْظُرُ إِلٰى جِنَانِهِ وَأَزْوَاجِهِ وَخَدَمِهِ وَسُرُرِهِ مَسِيْرَةَ أَلْفِ سَنَةٍ وَأَكْرَمُهُمْ عَلَى اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ مَنْ يَنْظُرُ إِلٰى وَجْهِهِ غُدْوَةً وَعَشِيَّةً، ثُمَّ قَرَأَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : ﴿ وُجُوْهٌ يَّوْمَئِذٍ نَّاضِرَةٌ ۝ إِلٰى رَبِّهَا نَاظِرَةٌ ﴾)).

(اسناده ضعيف) سلسلة الأحاديث الضعيفة (۱۹۸۵) اس میں ثویر بن ابی فاختہ راوی ضعیف ہے۔

ترجمہ: روایت ہے ثویر سے کہا سنا میں ابن عمر رضی اللہ عنہما سے وہ کہتے تھے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جنتیوں میں ادنیٰ درجہ والا دیکھتا ہے اپنے باغ بیویوں اور خادموں اور تختوں کو ہزار برس کی راہ سے اور ان میں بڑے رتبہ والا اللہ کے نزدیک وہ شخص ہے جو دیکھتا ہے اللہ کے منہ کی طرف صبح اور شام پھر پڑھی رسول اللہ ﷺ نے یہ آیت ﴿وُجُوْهٌ﴾ سے آخر تک۔ یعنی بہت چہرے اس دن تازہ ہوں گے اور اپنے رب کو دیکھتے ہوں گے۔

فائدہ: یہ حدیث غریب ہے۔ اور روایت کی یہ کئی لوگوں نے اسرائیل سے مثل اس کے مرفوعاً۔ اور روایت کی عبدالملک ابن الجبر نے ثویر سے انہوں نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے قول ان کا اور مرفوع نہ کیا اس کو۔ اور روایت کی اشجعی نے سفیان سے انہوں نے ثویر سے انہوں نے مجاہد سے انہوں نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے قول ان کا اور مرفوع نہ کیا انہوں نے اور کسی نے اس سند میں مجاہد کا نام نہیں لیا سوائے ثوری کے۔

خاتمہ: سورۂ قیامہ میں مذکور ہے قیامت کا اور نہی قرآن جلدی پڑھنے سے اور آداب نزول وحی کے نبی کے لیے شکایت دنیا کی محبت کی' دیدار الٰہی کا بیان' سکرات موت کا بیان' شکایت انسان کی عدم تصدیق کی اور ترک صلوٰۃ اور تکذیب اور منہ موڑنے کی' پیدائش انسان منی سے اور اثبات بعث کا۔

❁❁❁❁

سورۂ دھر کی تفسیر

سورۂ دھر کا خلاصہ مضامین یہ ہے کہ بیان خلقت کا شاکر و کافر ہونا انسان کا' وعید سلاسل واغلال کی کافروں کے لیے' صفات ابرار کے جزائے نیکاں نجات اور سرور و نضرت و جنت و حریر وغیرہ بیس چیزیں' نزول قرآن کا بیان' امر بصبر و ذکر و سجدہ و تسبیح'

مذمت محبت دنیا کی اور غفلت کرنے کی آخرت سے' خلق انسان کا بیان' موقوف ہونا ہدایت کا مشیتِ ایزدی پر' وعید عذاب الیم کی ظالموں کے لیے' غرض اس سورت میں جنت کا بیان نہایت تفصیل سے ہے۔

سورۂ مرسلات کی تفسیر

سورۂ والمرسلات میں قسم ہے فرشتوں کی اور آثار ہیں قیامت کے اور خرابی ہے جھٹلانے والوں کو دس جگہ اور ہلاک مجرمان اولین و آخرین' انسان کی پیدائش کا بیان' سما جانا احیاء اور موتی کا زمین میں تین کونے سایہ کا بیان جو قیامت میں ہوگا' قبول نہ ہونا عذر کافروں کا قیامت میں اور جمع ہونا اولین و آخرین کا اس دن ظلال اور عیون اور فواکہ کا وعدہ متقیوں کے لیے برخوداری کا مجرموں کی اور انکاران کا رکوع سے۔

سورۂ نبأ کی تفسیر

سورۂ نبا میں پوچھ گچھ اور اختلاف لوگوں کا قیامت کے بارے میں اللہ تعالیٰ کی قدرت کی نشانیاں جیسے پیدا کرنا زمین اور پہاڑوں کا اور پیدا کرنا جوڑوں کا اور سونا رات کا اور معاش کمانا دن کا اور پیدا کرنا سات آسمانوں اور سورج کا اور پانی کا اتارنا بدلیوں سے اور نکالنا حب ونبات کا اور باغوں کا میقات ہونا یوم الفصل کا آثار قیامت جیسے نفخ صور اور جینا مُردوں کا اور کھلنا آسمان کے دروازوں کا اور چلنا پہاڑوں کا' وعید جہنم کی سرکشوں کے لیے اور حمیم وغساق کی' مکتوب ہونا ہر چیز کا لوحِ محفوظ میں' حدائق اعناب اور کواعب اتراب وکاس دہاق متقیوں کے لیے کھڑا ہونا روح وملائکہ کا حشر میں اور نہ ہونا شفاعت کا بے اذن اللہ تعالیٰ کے' آرزو کرنا کافر کا کہ کاش میں خاک ہوجاتا قیامت کے دن۔

سورۂ والنازعات کی تفسیر

سورۂ والنازعات میں ہے قسم فرشتوں کی چند جماعتوں کی' بیان نفخۂ اولیٰ کا تعجب کرنا کافروں کا مُردوں کے جینے پر قصہ موسیٰ علیہ السلام کا اور پکارنا اللہ تعالیٰ کا ان کو وادی مقدس طویٰ میں اور حکم فرعون کی طرف جانے کا' بیان آسمان کے بلند کرنے کا اور رات کا اور زمین کا بیان قیامت کا۔ وعید جہنم کی سرکشوں کے لیے' وعدہ جنت کا ڈرنے والوں کے لیے' نہ ہونا علم قیامت کا نبی ﷺ کو' قلیل جاننا اہل محشر کا دنیا کی زندگی کو۔

۸۰۔ باب: وَمِنْ سُوْرَةِ عَبَسَ

سورۂ عبس کی تفسیر

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

(۳۳۳۱) عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ : أُنْزِلَ : ﴿ عَبَسَ وَتَوَلّٰى ﴾ فِي ابْنِ أُمِّ مَكْتُوْمٍ الْأَعْمٰى، أَتٰى رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ

فَجَعَلَ يَقُوْلُ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ أَرْشِدْنِيْ وَعِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ رَجُلٌ مِنْ عُظَمَاءِ الْمُشْرِكِيْنَ، فَجَعَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يُعْرِضُ عَنْهُ وَيُقْبِلُ عَلَى الْآخَرِ وَيَقُوْلُ: ((أَتَرٰى بِمَا أَقُوْلُ بَاسًا))؟ فَيَقُوْلُ: لَا، فَفِيْ هٰذَا أُنْزِلَ . (صحيح الاسناد)

ترجمہ: ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا ﴿عبس وتولیٰ﴾ نازل ہوئی عبداللہ ابن مکتوم کے واسطے کہ وہ رسول اللہ ﷺ کے پاس آئے اور کہنے لگے یارسول اللہ مجھے دین کی راہ بتایئے اور آپ کے پاس ایک بڑا مشرک تھا آپ اسے سمجھا رہے تھے اور عبداللہ سے کنارہ کرتے تھے اور اس کی طرف متوجہ ہوتے تھے اور عبداللہ کہتے تھے کہ کیا میری بات میں کچھ برائی ہے آپؐ فرماتے تھے نہیں پھر آپؐ پر یہ سورۃ اتری۔

فائدہ: یہ حدیث غریب ہے۔ اور روایت کی بعض نے یہ حدیث ہشام بن عروہ سے انہوں نے اپنے باپ سے کہا کہ ﴿ اتری عبس وتولیٰ ﴾ عبداللہ بن ام مکتوم رضی اللہ عنہ کے لیے۔ اور نہیں ذکر کیا اس سند میں ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا کا۔

❀❀❀❀

(۳۳۳۲) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((**تُحْشَرُوْنَ حُفَاةً عُرَاةً غُرْلًا**)) فَقَالَتِ امْرَأَةٌ: أَيُبْصِرُ أَوْ يَرٰى بَعْضُنَا عَوْرَةَ بَعْضٍ؟ قَالَ: ((**يَا فُلَانَةُ، ﴿ لِكُلِّ امْرِىءٍ مِّنْهُمْ يَوْمَئِذٍ شَأْنٌ يُّغْنِيْهِ ﴾**)). (حسن صحيح)

ترجمہ: ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے انہوں نے کہا آنحضرتؐ نے فرمایا لوگ حشر میں آئیں گے ننگے سر ننگے بدن بے ختنہ کے ایک عورت نے کہا کہ ہر ایک دوسرے کا ستر دیکھے گا آپؐ نے فرمایا اے فلانی ہر ایک کو اس دن ایسا ایک دھندا ہوگا کہ غافل کر دے گا اسے غیر سے۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔ اور مروی ہوئی کئی سندوں سے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے۔

خاتمہ: سورۂ عبس میں تعلیم نبی کی اور تذکرہ ہونا اس کا قرآن کا اور تحریر اس کی صحف مکرمہ میں اور شکایت انسان کی ناشکری کی اور ذکر انسان کے کھانے کا حبوب اور انگور اور زیتون وغیرہ سے حال قیامت کا اور کام نہ آنا ماں باپ بیٹے کا اور روشن ہونا بعض چہروں کا اور سیاہ ہونا بعض کا۔

❀❀❀❀

۸۱۔ باب: وَمِنْ سُوْرَةِ إِذَا الشَّمْسُ كُوِّرَتْ

سورۂ کورت کی تفسیر

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

(۳۳۳۳) عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ۔ وَهُوَ ابْنُ يَزِيْدَ الصَّنْعَانِيُّ۔ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ يَقُوْلُ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ:

((مَنْ سَرَّهُ أَنْ يَنْظُرَ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ كَأَنَّهُ رَأْيُ عَيْنٍ فَلْيَقْرَأْ: ﴿ إِذَا الشَّمْسُ كُوِّرَتْ ﴾ وَ﴿ إِذَا السَّمَآءُ انْفَطَرَتْ ﴾وَ﴿ إِذَا السَّمَآءُ انْشَقَّتْ ﴾)).(اسناده صحيح)سلسلة الاحاديث الصحيحة (١٠٨١)

ترجمہ: روایت ہے عبدالرحمٰن سے، انہوں نے کہا سنا میں نے ابن عمر رضی اللہ عنہ سے، وہ کہتے تھے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا جسے خوش لگے کہ قیامت کو آنکھوں سے دیکھ لے تو وہ پڑھے ﴿إِذَا الشَّمْسُ كُوِّرَتْ﴾ وَ ﴿إِذَا السَّمَآءُ انْفَطَرَتْ﴾ وَ ﴿إِذَا السَّمَآءُ انْشَقَّتْ﴾۔

خاتمہ: سورۂ تکویر میں آثار قیامت سے مذکور ہے لپیٹنا شمس کا کدورت تاروں کی سیر پہاڑوں کی کھلے پھرنا گابھن اونٹنی کا۔ اکٹھا ہوجانا چرند کا جھونکے جانا دریاؤں کا' جوڑے لگانا آدمیوں کا' روبکاری موءودہ کی پھیلنا نامہ اعمالوں کا' سرخ ہوجانا آسمانوں کا' جھونکے جانا جحیم کا' قریب ہونا جنہم کا' علم ہر ایک کا اپنے عملوں پر صفت قرآن اور جبرئیل کی اور قوت اور قرب حق ان کا اور مطاع اور امین ہونا' نفی جنون کی نبی سے اور دیکھنا ان کا جبرئیل کو اور قول شیطان نہ ہونا قرآن کا بلکہ نصیحت ہونا سارے جہان کا اور موقوف ہونا استقامت کا مشیتِ ایزدی پر۔

❀❀❀❀

سورۂ انفطار کی تفسیر

سورۂ انفطار میں آثار قیامت سے مذکور ہے' پھٹنا آسمان کا جھڑ پڑنا تاروں کا مل جانا دریاؤں کا اٹھنا مردوں کا خطاب انسان کو اور حال اس کی پیدائش کا' شکایت قیامت کی تکذیب کی' بیان کراماً کاتبین کا' وعدہ نعیم ابرار کے لیے اور وعید جحیم فجار کے لیے' کل مختار ہونا اللہ تعالیٰ کا قیامت کے دن۔

٨٣۔ باب: وَمِنْ سُوْرَةِ وَيْلٌ لِّلْمُطَفِّفِيْنَ

سورۂ مطففین کی تفسیر

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

(٣٣٣٤) عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ، عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ : ((إِنَّ الْعَبْدَ إِذَا أَخْطَأَ خَطِيْئَةً نُكِتَتْ فِيْ قَلْبِهِ نُكْتَةٌ سَوْدَاءُ فَإِذَا هُوَ نَزَعَ وَاسْتَغْفَرَ وَتَابَ سُقِلَ قَلْبُهُ، وَإِنْ عَادَ زِيْدَ فِيْهَا حَتّٰى تَعْلُوَ قَلْبَهُ وَهُوَ الرَّانُ الَّذِيْ ذَكَرَ اللّٰهُ ﴿ كَلَّا بَلْ رَانَ عَلٰى قُلُوْبِهِمْ مَّا كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ ﴾)). (اسناده حسن) التعليق الرغيب : ٢/٢٦٨)

ترجمہ: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بندہ جب کوئی گناہ کرتا ہے ایک نکتہ سیاہ اس کے دل میں پڑ جاتا ہے پھر جہاں وہ اس نے چھوڑ دیا اور استغفار کی اور بیزار ہوا اس کے دل کی صیقل ہوگئی اور اگر پھر گناہ پر گناہ کیا سیاہی بڑھ گئی

یہاں تک کہ سارے دل پر چھا گئی اور وہی ران ہے کہ اللہ نے ذکر کیا اس آیت میں کہ چھا گئی ان کے دلوں پر جو وہ کرتے تھے۔

فائدہ : یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

❀❀❀❀

(۳۳۳۵) عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ حَمَّادٌ: هُوَ عِنْدَنَا مَرْفُوعٌ۔ ﴿ يَوْمَ يَقُوْمُ النَّاسُ لِرَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴾ قَالَ : يَقُوْمُوْنَ فِي الرَّشْحِ إِلَى أَنْصَافِ آذَانِهِمْ . (اسناده صحيح) [ق، مكر الحديث (٢٤٢٢)]

ترجمہ: ابن عمر رضی اللہ عنہما نے اس آیت کی تفسیر میں کہا جس دن کھڑے ہوں گے لوگ رب العالمین کے روبرو کہا کھڑے ہوں گے لوگ پسینے میں آدھے کانوں تک۔

فائدہ : روایت کی ہم سے ہناد نے انہوں نے عیسیٰ بن یونس سے انہوں نے ابن عوان سے انہوں نے نافع سے انہوں نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے انہوں نے نبی ﷺ سے اس آیت کی تفسیر میں ﴿یوم یقوم﴾ جس دن کھڑے ہوں لوگ رب العالمین کے آگے فرمایا آپ نے کھڑے ہوں گے آدھے کانوں تک پسینے میں۔

یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔ اور اس باب میں ابوہریرہؓ سے بھی روایت ہے۔

خاتمہ: سورۂ تطفیف میں خرابی کیل ووزن میں کمی کرنے کی اور بیان سجین اور علیین کا، خرابی مکذبان قیامت کی اور معتد واثیم ہونا ان کا اور اساطیر اولین کہنا کافروں کا قرآن کو اور محجوب ہونا پروردگار سے اور وعدہ نعیم اور اراک اور تازگی اور رحیق مختوم کا ابرار کے لیے جواز غبطہ کا امور آخرت میں ہنسنا اور اشارے کرنا مجرموں کا مؤمنوں سے اور ہنسنا مؤمنوں کا کافروں پر قیامت کے دن۔

❀❀❀❀

(۳۳۳۶) عَنْ ابْنِ عُمَرَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ : ﴿ يَوْمَ يَقُوْمُ النَّاسُ لِرَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴾ قال : ((يَقُوْمُ أَحَدُهُمْ فِي الرَّشْحِ إِلَى أَنْصَافِ أُذُنَيْهِ)) . (اسناده صحيح) [انظر ماقبله]

ترجمہ: ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ نبی ﷺ سے اس آیت کے بارے میں ﴿یَوْمَ﴾ سے آخر تک جس دن کھڑے ہوں گے کہ لوگ رب العالمین کے آگے۔ فرمایا آپ نے کھڑے ہوں گے پسینے میں آدھے کانوں تک۔

٨٤۔ باب: وَمِنْ سُوْرَةِ ﴿إِذَا السَّمَآءُ انْشَقَّتْ﴾

اذا السماء انشقت کی تفسیر

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

(۳۳۳۷) عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ : سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُوْلُ : ((مَنْ نُوْقِشَ الْحِسَابَ هَلَكَ)) ، قُلْتُ : يَارَسُوْلَ

اللّٰهَ إِنَّ اللّٰهَ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى يَقُوْلُ : ﴿ فَأَمَّا مَنْ أُوْتِيَ كِتَابَهُ بِيَمِيْنِهِ ﴾ إِلٰى قَوْلِهِ ﴿ يَسِيْرًا ﴾ قَالَ : ((ذٰلِكَ الْعَرْضُ)) . (اسناده صحيح) [ق' وقد معنىٰ برقم (٢٤٢٦)]

ترجمہ: ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، کہتی ہیں کہ سنا میں نے نبی ﷺ کو کہ فرماتے تھے جس سے پوچھ کچھ کی گئی حساب میں ہلاک ہوا میں نے عرض کی اے رسول اللہ کے! اللہ تو فرماتا ہے کہ جس کو داہنے ہاتھ میں کتاب ملے اس کا حساب آسانی سے ہوگا آپ نے فرمایا وہ حساب نہیں ہے وہ تو فقط نیکیوں کا پیش کر دینا ہے۔

فائدہ : یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔ روایت کی ہم سے محمد بن ابان اور کئی لوگوں نے کہا انہوں نے روایت کی ہم سے عبدالوہاب ثقفی نے انہوں نے ایوب رضی اللہ عنہ سے انہوں نے ابن ابی ملیکہ سے انہوں نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے انہوں نے نبی ﷺ سے مانند اس کے۔

❀❀❀❀

(۳۳۳۸) عَنْ أَنَسٍ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ : ((مَنْ حُوْسِبَ عُذِّبَ)). (حسن صحيح)

ترجمہ: انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا جس کا حساب ہوا عذاب میں پڑا۔

فائدہ : یہ حدیث غریب ہے قتادہ کی روایت سے کہ وہ انس رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں نہیں جانتے ہم اس کو قتادہ رضی اللہ عنہ کی روایت سے کہ وہ انسؓ سے روایت کرتے ہوں وہ نبی ﷺ سے مگر اسی سند سے۔

❀❀❀❀

سورۂ انشقاق میں قیامت کے احوال کا مذکور ہے آسمانوں کا پھٹنا اور زمین کا اپنے خزانوں کو ڈال دینا اور خالی ہو جانا قیامت میں خطاب انسان کو اور بیان اس کی سعی اور کوشش کا' اصحاب یمین اور شمال کا حال قسم شفق وغیرہ کی تعجب ایمان نہ لانے پر لوگوں کے اور انکار کرنا ان کا سجدہ سے وقت قرآن سننے کے عذاب کافروں کا اور ثواب صالحوں کا۔

۸۵۔ باب: وَمِنْ سُوْرَةِ الْبُرُوْجِ

سورۂ بروج کی تفسیر

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

(۳۳۳۹) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : ((اَلْيَوْمُ الْمَوْعُوْدُ: يَوْمُ الْقِيَامَةِ، وَالْيَوْمُ الْمَشْهُوْدُ: يَوْمُ عَرَفَةَ، وَالشَّاهِدُ: يَوْمُ الْجُمُعَةِ)) قَالَ : ((وَمَا طَلَعَتِ الشَّمْسُ وَلَا غَرَبَتْ عَلٰى يَوْمٍ أَفْضَلَ مِنْهُ، فِيْهِ سَاعَةٌ لَا يُوَافِقُهَا عَبْدٌ مُؤْمِنٌ يَدْعُوْ اللّٰهَ بِخَيْرٍ إِلَّا اسْتَجَابَ اللّٰهُ لَهُ وَلَا يَسْتَعِيْذُ مِنْ شَيْءٍ إِلَّا أَعَاذَهُ اللّٰهُ مِنْهُ،)). (اسناده حسن) تخريج المشكاة (١٣٦٢ التحقيق الثانى)سلسلة الاحاديث الصحيحة (١٥٠٢)

ترجمہ: ابوہریرہؓ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کہ یوم الموعود قیامت کا دن ہے اور یوم المشہود عرفہ کا اور شاہد جمعہ کا اور آفتاب نہ نکلا اور نہ ڈوبا کسی دن میں جو افضل ہو جمعہ سے اس میں ایک گھڑی ہے کہ مؤمن جو اچھی دعا کرے اللہ سے قبول کرتا ہے وہ اور جس سے پناہ مانگتا ہے اس سے پناہ دیتا ہے۔

فائدہ : اس حدیث کو نہیں جانتے مگر موسیٰ بن عبیدہ کی روایت سے۔ اور موسیٰ بن عبیدہ ضعیف ہیں حدیث میں، یحییٰ بن سعید وغیرہ نے ان کو ضعیف کہا ہے ان کے حافظہ کے سبب سے۔ اور روایت کی ہے شعبہ سفیان ثوری اور کئی اماموں نے موسیٰ بن عبیدہ سے۔ روایت کی ہم سے علی بن حجر نے انہوں نے قران بن تمام اسدی سے انہوں نے موسیٰ بن عبید سے اسی اسناد سے مانند اس کے اور موسیٰ بن عبیدہ زیدی کی کنیت ابوعبدالرزاق ہے اور کلام کیا ہے اس میں یحییٰ بن سعید قطان وغیرہ نے ان کے حافظہ کی طرف سے۔

❀❀❀❀

(۳۳۴۰) عَنْ صُهَيْبٍ قَالَ : كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ إِذَا صَلَّى الْعَصْرَ هَمَسَ۔ وَالْهَمْسُ فِيْ قَوْلِ بَعْضِهِمْ تَحَرُّكُ شَفَتَيْهِ كَأَنَّهُ يَتَكَلَّمُ۔ فَقِيْلَ لَهُ: إِنَّكَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ! إِذَا صَلَّيْتَ الْعَصْرَ هَمَسْتَ، قَالَ: ((**إِنَّ نَبِيًّا مِنَ الْأَنْبِيَآءِ كَانَ أُعْجِبَ بِأُمَّتِهِ فَقَالَ : مَنْ يَقُوْمُ لِهٰؤُلَاءِ؟ فَأَوْحَى اللّٰهُ إِلَيْهِ أَنْ خَيِّرْهُمْ بَيْنَ أَنْ أَنْتَقِمَ مِنْهُمْ وَبَيْنَ أَنْ أُسَلِّطَ عَلَيْهِمْ عَدُوَّهُمْ فَاخْتَارُوا النِّقْمَةَ، فَسَلَّطَ عَلَيْهِمُ الْمَوْتَ فَمَاتَ مِنْهُمْ فِي يَوْمٍ سَبْعُوْنَ أَلْفًا**)) قَالَ: وَكَانَ إِذَا حَدَّثَ بِهٰذَا الْحَدِيْثِ حَدَّثَ بِهٰذَا الْحَدِيْثِ الْآخِرِ قَالَ: ((**كَانَ مَلِكٌ مِنَ الْمُلُوْكِ وَكَانَ لِذَالِكَ الْمَلِكِ كَاهِنٌ يُكَهِّنُ لَهُ، فَقَالَ الْكَاهِنُ: انْظُرُوْا إِلَيَّ غُلَامًا فَهِمًا. أَوْ قَالَ فَطِنًا. لَقِنًا فَأُعَلِّمُهُ عِلْمِيْ هٰذَا، فَإِنِّيْ أَخَافُ أَنْ أَمُوْتَ فَيَنْقَطِعَ مِنْكُمْ هٰذَا الْعِلْمُ وَلَا يَكُوْنُ فِيْكُمْ مَنْ يَعْلَمُهُ. قَالَ : فَنَظَرُوْا لَهُ عَلَى مَا وَصَفَ، فَأَمَرُوْهُ أَنْ يَحْضُرَ ذٰلِكَ الْكَاهِنَ وَأَنْ يَخْتَلِفَ إِلَيْهِ. فَجَعَلَ يَخْتَلِفُ إِلَيْهِ وَكَانَ عَلَى طَرِيْقِ الْغُلَامِ رَاهِبٌ فِيْ صَوْمَعَةٍ**)). قَالَ مَعْمَرٌ: أَحْسِبُ أَنَّ أَصْحَابَ الصَّوَامِعِ كَانُوْا يَوْمَئِذٍ مُسْلِمِيْنَ۔ قَالَ : فَجَعَلَ الْغُلَامُ يَسْأَلُ ذٰلِكَ الرَّاهِبَ كُلَّمَا مَرَّ بِهِ، فَلَمْ يَزَلْ بِهِ حَتّٰى أَخْبَرَهُ فَقَالَ: إِنَّمَا اعْبُدُاللّٰهَ۔ قَالَ:۔ فَجَعَلَ الْغُلَامُ يَمْكُثُ عِنْدَ الرَّاهِبِ وَيُبْطِئُ عَلَى الْكَاهِنِ، فَأَرْسَلَ الْكَاهِنُ إِلَى أَهْلِ الْغُلَامِ إِنَّهُ لَا يَكَادُ يَحْضُرُنِيْ، فَأَخْبَرَ الْغُلَامُ الرَّاهِبَ بِذَلِكَ، فَقَالَ لَهُ الرَّاهِبُ: إِذَا قَالَ لَكَ الْكَاهِنُ أَيْنَ كُنْتَ فَقُلْ: عِنْدَ أَهْلِيْ، وَإِذَا قَالَ لَكَ أَهْلُكَ أَيْنَ كُنْتَ فَأَخْبِرْهُمْ أَنَّكَ كُنْتَ عِنْدَالْكَاهِنِ، قَالَ: فَبَيْنَمَا الْغُلَامُ عَلَى ذٰلِكَ إِذْ مَرَّ بِجَمَاعَةٍ مِنَ النَّاسِ كَثِيْرٍ قَدْ حَبَسَتْهُمْ دَابَّةٌ فَقَالَ بَعْضُهُمْ: إِنَّ تِلْكَ الدَّابَّةَ كَانَتْ أَسَدًا، قَالَ: فَأَخَذَ الْغُلَامُ حَجَرًا فَقَالَ: اللّٰهُمَّ إِنْ كَانَ مَا يَقُوْلُ الرَّاهِبُ حَقًّا فَأَسْئَلُكَ أَنْ أَقْتُلَهُ، ثُمَّ رَمٰى فَقَتَلَ الدَّابَّةَ فَقَالَ النَّاسُ: مَنْ قَتَلَهَا؟ قَالُوْا: الْغُلَامُ، فَفَزِعَ النَّاسُ فَقَالُوْا: قَدْ عَلِمَ هٰذَا الْغُلَامُ عِلْمًا لَمْ

يَعْلَمُهُ أَحَدٌ، قَالَ فَسَمِعَ بِهِ أَعْمٰى فَقَالَ لَهُ: إِنْ أَنْتَ رَدَدْتَ بَصَرِیْ فَلَكَ كَذَا وَكَذَا، قَالَ: لَا أُرِيْدُ مِنْكَ هٰذَا وَلٰكِنْ أَرَأَيْتَ إِنْ رَجَعَ إِلَيْكَ بَصَرُكَ أَتُؤْمِنُ بِالَّذِیْ رَدَّهُ عَلَيْكَ؟ قَالَ: نَعَمْ قَالَ: فَدَعَا اللّٰهَ فَرَدَّ عَلَيْهِ بَصَرَهُ فَآمَنَ الْأَعْمٰى، فَبَلَغَ الْمَلِكَ أَمْرُهُمْ، فَبَعَثَ إِلَيْهِمْ فَأُتِیَ بِهِمْ فَقَالَ: لَأَقْتُلَنَّ كُلَّ وَاحِدٍ مِنْكُمْ قِتْلَةً لَا أَقْتُلُ بِهَا صَاحِبَهُ، فَأَمَرَ بِالرَّاهِبِ وَالرَّجُلِ الَّذِیْ كَانَ أَعْمٰى، فَوَضَعَ الْمِنْشَارَ عَلٰى مَفْرَقِ أَحَدِهِمَا فَقَتَلَهُ وَقَتَلَ الْآخَرَ بِقِتْلَةٍ أُخْرٰى ثُمَّ أَمَرَ بِالْغُلَامِ فَقَالَ: انْطَلِقُوْا بِهِ إِلٰى جَبَلِ كَذَا وَكَذَا فَأَلْقُوْهُ مِنْ رَأْسِهِ فَانْطَلَقُوْا بِهِ إِلٰى ذٰلِكَ الْجَبَلِ فَلَمَّا انْتَهَوْا إِلٰى ذٰلِكَ الْمَكَانِ الَّذِیْ أَرَادُوْا أَنْ يُلْقُوْهُ مِنْهُ، جَعَلُوْا يَتَهَافَتُوْنَ مِنْ ذٰلِكَ الْجَبَلِ، وَيَتَرَدَّدُوْنَ حَتّٰى لَمْ يَبْقَ مِنْهُمْ إِلَّا الْغُلَامُ. قَالَ: ثُمَّ رَجَعَ فَأَمَرَ بِهِ الْمَلِكُ أَنْ يَنْطَلِقُوْا بِهِ إِلَى الْبَحْرِ فَيُلْقُوْنَهُ فِيْهِ فَانْطُلِقَ بِهِ إِلَى الْبَحْرِ فَغَرَّقَ اللّٰهُ الَّذِيْنَ كَانُوْا مَعَهُ وَأَنْجَاهُ، فَقَالَ الْغُلَامُ لِلْمَلِكِ: إِنَّكَ لَا تَقْتُلُنِیْ حَتّٰى تَصْلُبَنِیْ وَتَرْمِيَنِیْ وَتَقُوْلَ إِذَا رَمَيْتَنِیْ: بِسْمِ اللّٰهِ رَبِّ هٰذَا الْغُلَامِ، قَالَ: فَأَمَرَ بِهِ فَصُلِبَ ثُمَّ رَمَاهُ فَقَالَ: بِسْمِ اللّٰهِ رَبِّ هٰذَا الْغُلَامِ، قَالَ: فَوَضَعَ الْغُلَامُ يَدَهُ عَلٰى صُدْغِهِ حِيْنَ رُمِیَ ثُمَّ مَاتَ، فَقَالَ: النَّاسُ لَقَدْ عَلِمَ هٰذَا الْغُلَامُ عِلْمًا مَا عَلِمَهُ أَحَدٌ، فَإِنَّا نُؤْمِنُ بِرَبِّ هٰذَا الْغُلَامِ قَالَ: فَقِيْلَ لِلْمَلِكِ: أَجَزِعْتَ أَنْ خَالَفَكَ، ثَلَاثَةٌ فَهٰذَا الْعَالَمُ كُلُّهُمْ قَدْ خَالَفُوْكَ، قَالَ: فَخَدَّ أُخْدُوْدًا، ثُمَّ أَلْقٰى فِيْهَا الْحَطَبَ وَالنَّارَ، ثُمَّ جَمَعَ النَّاسَ فَقَالَ: مَنْ رَجَعَ عَنْ دِيْنِهِ تَرَكْنَاهُ وَمَنْ لَمْ يَرْجِعْ أَلْقَيْنَاهُ فِیْ هٰذِهِ النَّارِ، فَجَعَلَ يُلْقِيْهِمْ فِیْ تِلْكَ الْأُخْدُوْدِ قَالَ: يَقُوْلُ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى فِيْهِ: ﴿ **قُتِلَ أَصْحَابُ الْأُخْدُوْدِ ۝ النَّارِ ذَاتِ الْوَقُوْدِ** ﴾ حَتّٰى بَلَغَ ﴿ **الْعَزِيْزِ الْحَمِيْدِ** ﴾ قَالَ: فَأَمَّا الْغُلَامُ فَإِنَّهُ دُفِنَ. قَالَ: فَيُذْكَرُ أَنَّهُ أُخْرِجَ فِیْ زَمَنِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ وَأُصْبُعُهُ عَلٰى صُدْغِهِ كَمَا وَضَعَهَا حِيْنَ قُتِلَ. (اسناده صحيح)

ترجمہ: روایت ہے صہیبؓ سے کہا رسول اللہ ﷺ جب عصر کی نماز پڑھ چکتے آہستہ کچھ پڑھتے اور بعض نے کہا ہمس کے معنی ہونٹ ہلانا گویا وہ بات کرتے ہیں تو لوگوں نے عرض کی اے رسول اللہ کے جب آپ عصر پڑھ چکتے ہیں آہستہ ہونٹ ہلاتے ہیں آپ نے فرمایا کہ ایک نبی کو عجب ہوا اپنی امت کی کثرت کا اور اپنے دل میں کہا ان سے کون مقابلہ کرسکتا ہے اللہ نے اس پر وحی بھیجی کہ ان کو اختیار دیں کہ میں ان کو ہلاک کروں یا ان پر کوئی دشمن مسلط کروں پھر انہوں نے ہلاکت کو اختیار کیا اور اللہ تعالیٰ نے ان پر موت بھیجی تو ان میں سے ایک دن میں ستر ہزار آدمی مر گئے۔ اور آنحضرتؐ جب یہ حدیث بیان کرتے تو اس کے ساتھ دوسری حدیث بھی بیان کرتے تھے کہ ایک بادشاہ تھا اور اس کا ایک کاہن تھا کہ وہ انہیں خبریں دیتا تھا پھر اس کاہن نے کہا میرے لیے ایک ہوشیار لڑکا تجویز کرو۔ راوی کو شک ہے کہ فہماً کہا یا فطن لقناً' تو میں اس کو اپنا یہ علم سکھا دوں اس لیے کہ اگر میں مر جاؤں تو یہ علم تم میں سے اٹھ جائے اور تم میں کوئی اس کا معلم نہ رہے پھر ان لوگوں نے ایسا

لڑکا تجویز کیا اور اس کو کہا کہ ہر روز اس کے پاس حاضر ہوا کرے اور آیا جایا کرے وہ آنے جانے لگا اور اس کی راہ میں ایک راہب تھا ایک عبادت خانہ میں۔ معمر جو راوی حدیث ہیں کہتے ہیں کہ میں جانتا ہوں کہ عبادت خانوں کے لوگ ان دنوں مسلمان تھے تو وہ لڑکا جب ادھر سے جاتا اس راہب سے دین کی باتیں پوچھتا یہاں تک کہ اس نے خبر دی کہ میں اللہ کو پوجتا ہوں، سو وہ لڑکا راہب کے پاس دیر لگانے لگا اور کاہن کے پاس دیر میں جاتا کاہن نے اس کے گھر والوں کو کہلا بھیجا کہ یہ لڑکا معلوم ہوتا ہے کہ اب میرے پاس نہ آئے گا سو لڑکے نے راہب کو خبر دی راہب نے کہا جب کاہن تجھے پوچھے تو کہنا گھر میں تھا اور جب گھر والے پوچھیں تو کہنا کاہن کے پاس تھا غرض وہ لڑکا اسی میں تھا کہ ایک دن ایک جماعت پر گزرا کہ ان کو کسی جانور نے روک رکھا تھا' بعض نے کہا وہ شیر تھا اس لڑکے نے ایک پتھر اٹھایا اور کہا اے اللہ راہب جو کہتا ہے اگر سچ ہے تو میں تجھ سے چاہتا ہوں کہ اس کو قتل کروں یہ کہہ کر پتھر مارا اور وہ جانور مر گیا لوگوں نے پوچھا کہ کس نے مارا جنہوں نے دیکھا تھا کہا اس لڑکے نے لوگ گھبرائے اور کہنے لگے اس نے ایسا علم سیکھا کہ کسی کو نہیں' یہ بات ایک اندھے نے سنی اور اس نے کہا اگر مجھے آنکھیں مل جائیں تو بہت کچھ دوں اس نے کہا میں تجھ سے کچھ نہیں لیتا مگر جب تجھے آنکھیں ہو جائیں تو اس پر ایمان لا جس نے آنکھیں دیں اس نے کہا اچھا اس لڑکے نے دعا کی اور یہ بینا ہو گیا اور ایمان لایا اور اس کی خبر بادشاہ کو پہنچی اس نے ان تمام کو بلایا اور کہا میں تم سب کو ایک نئی طرح سے ماروں گا پھر راہب کو آرے سے چروا ڈالا اور اندھے کو اور طرح مروا ڈالا اور لڑکے کے لیے حکم کیا اس کو فلانے پہاڑ پر لے جاؤ اور اس کی چوٹی پر سے پھینک دو، سو اس کو اس پہاڑ پر لے گئے اور جب وہاں پہنچے جہاں سے گرانا چاہتے تھے وہ خود گرنے لگے یہاں تک کہ کوئی ان میں کا نہ رہا سو لڑکے کے اور پھر وہ لوٹ کر بادشاہ کے پاس آیا اور اس نے حکم دیا کہ اس کو دریا میں لے جا کر ڈبو دو اسے دریا میں لے گئے اور اللہ نے اس کے ساتھیوں کو ڈبو دیا اور اسے بچا لیا پھر لڑکے نے بادشاہ سے کہا تو مجھے کبھی نہ مار سکے گا جب تک باندھ کر تیر نہ مارے اور تیر مارتے وقت یہ کہے کہ شروع کرتا ہوں میں اللہ کے نام سے جو اس لڑکے کا معبود ہے' غرض اس نے اسے باندھ کر تیر مارا اور کہا بسم الله رب هذا الغلام اور اس لڑکے نے اپنی کنپٹی پر ہاتھ رکھ لیا جب تیر لگا اور مر گیا اور لوگ بول اٹھے اس لڑکے نے ایسا علم حاصل کیا کہ کسی کو نہ تھا ہم اسی کے معبود پر ایمان لائے۔ تب لوگوں نے بادشاہ سے کہا تو تین ہی شخصوں کی مخالفت سے گھبراتا تھا لے یہ سارا عالم تیرا مخالف بن گیا۔ پھر اس نے بڑی بڑی کھائیاں کھدوائیں اور اس میں لکڑیاں جمع کر کے آگ لگا دی اور لوگوں کو جمع کیا اور کہا جو اپنے نئے دین سے پھرے اسے ہم چھوڑ دیں گے اور جو نہ پھرے اسے اس آگ میں ڈال دیں گے پھر مؤمنوں کو کھائیوں میں ڈالنے لگا اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کھائیوں والے کی آگ تھی بہت ایندھن والی یہاں تک کہ عزیز الحمید تک پہنچے اور لڑکا تو دفن کر دیا گیا لوگ کہتے ہیں کہ اس کی نعش عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کے زمانہ میں نکلی تھی اور وہ انگلی اپنی کنپٹی پر رکھے ہوئے تھا جیسے قتل کے وقت رکھی تھی۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے۔

خاتمہ: سورۂ بروج میں قسم ہے یوم موعود اور شاہد و مشہود کی اور قصہ ہے اصحاب اخدود اور اوصاف حمیدہ اللہ تعالیٰ کے اور وعید عذاب حریق کی ان کے لیے جو مسلمانوں میں فتنہ ڈالیں اور وعدہ جنت کا مؤمنوں کے لیے صفت اللہ تعالیٰ کی جیسے شدت بطش اور ابداً اور اعادہ اور مغفرت اور ودود صاحبِ عرش اور فعال و مرید ہونا اس کا اور تکذیب ثمود و فرعون کی اور احاطہ اللہ تعالیٰ کا ماوراء عالم سے اور لوح محفوظ میں ہونا قرآن کا۔

❀❀❀❀

سورۂ اعلیٰ

سورۂ اعلیٰ میں حکم اللہ تعالیٰ کی تسبیح کا اور پیدائش انسان وغیرہ کا بیان اور وعدہ نبی ﷺ کو ایسا پڑھانے کا کہ کبھی نہ بھولے حکم وعظ و نصیحت کا وعدہ فلاح کا اہل تزکیہ کے لیے خیرت اور بقاء آخرت کا۔

۸۸۔ باب: وَمِنْ سُوْرَةِ الْغَاشِيَةِ

تفسیر سورۂ غاشیہ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

(۳۳٤۱) عَنْ جَابِرٍ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : ((أُمِرْتُ أَنْ أُقَاتِلَ النَّاسَ حَتّٰى يَقُوْلُوْا لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ فَإِذَا قَالُوْهَا عَصَمُوْا مِنِّيْ دِمَاءَ هُمْ وَأَمْوَالَهُمْ إِلَّا بِحَقِّهَا وَحِسَابُهُمْ عَلَى اللّٰهِ)) ثُمَّ قَرَأَ: ﴿ إِنَّمَا أَنْتَ مُذَكِّرٌ لَّسْتَ عَلَيْهِمْ بِمُصَيْطِرٍ ﴾)). (صحيح) متواتر) سلسلة الأحاديث الصحيحة (٤٠٧)

ترجمہ: جابرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مجھے حکم ہوا ہے کہ قتل کروں لوگوں کو یہاں تک کہ وہ کہیں کوئی معبود نہیں سوائے اللہ کے پھر جب وہ یہ کہنے لگیں بچالیا انہوں نے مجھ سے اپنی جانوں اور مالوں کو اور حساب ان کا اللہ پر ہے پھر آپ نے یہ آیت پڑھی ﴿انما انت مذکر﴾ یعنی نصیحت کرنے والا ہے تو ان پر کچھ داروغہ نہیں۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

خاتمہ: سورۂ غاشیہ میں دوزخیوں کا کھانا اور پینا مذکور ہے اور جنتیوں کی نعمتیں اور نہریں اور تخت اور صراحیاں اور تکیے اور مسندیں وغیرہ اور پیدائش اونٹ کی اور بلندی سماء کی اور نصب جبال کا اور بچھانا زمین کا اور داروغہ نہ ہونا نبی ﷺ کا بندوں پر اور وعید عذاب کی کافروں کے لیے۔

❀❀❀❀

٨٩۔ باب: وَمِنْ سُوْرَةِ الْفَجْرِ

تفسیر سورۂ فجر

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

(٣٣٤٢) عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ سُئِلَ عَنِ الشَّفْعِ فَقَالَ : **((هِيَ الصَّلٰوةُ بَعْضُهَا شَفْعٌ وَبَعْضُهَا وِتْرٌ))**.

(ضعیف الاسناد) *قتادہ مدلس کا عنعنہ اور رجل من اهل البصره مجهول هے۔*

ترجمہ: عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ سے کسی نے پوچھا کہ جفت کیا ہے آپ نے فرمایا نمازیں ہیں کہ بعض جفت ہیں اور بعض طاق۔

فائدہ : یہ حدیث غریب ہے۔نہیں جانتے ہم اس کو مگر قتادہ کی روایت سے۔اور روایت کیا اس کو خالد بن قیس نے بھی قتادہؒ سے۔

خاتمہ: سورۂ فجر میں ہے قسم فجر کی اور دس راتوں کی اور شفع اور وتر کی اور ذکر عاد اور ان کی عمارتوں کا اور ثمود اور ان کے مکانوں کا اور فرعون اور اس کی میخوں کا اور حال انسان کی آزمائش کا نعمت اور تنگی میں اور شکایت عدم اکرام یتیم اور عدم اطعام مساکین اور آثار قیامت کے اور وعدہ جنت کا نفس مطمئنہ کے لیے۔

❀ ❀ ❀ ❀

سورۂ بلد

سورۃ البلد میں قسم مکہ کی اور والد اور ولد کی اور پیدا ہونا انسان کا تکلیفوں میں اور فخر کرنا اس کا ہلاک مال پر اور بیان آنکھ اور زبان اور ہونٹ کا اور ترغیب غلام آزاد کرنے کی اور یتیم کے کھلانے اور مسکین کے اور بیان اصحاب میمنہ اور مشئمہ کا۔

٩١۔ باب: وَمِنْ سُوْرَةِ ﴿وَالشَّمْسِ وَضُحٰهَا﴾

تفسیر سورۂ والشّمس

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

(٣٣٤٣) عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ زَمْعَةَ قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَوْمًا يَذْكُرُ النَّاقَةَ وَالَّذِيْ عَقَرَهَا فَقَالَ: ﴿ **إِذِ انْبَعَثَ أَشْقَاهَا** ﴾ **((انْبَعَثَ لَهَا رَجُلٌ عَارِمٌ عَزِيْزٌ مَنِيْعٌ فِيْ رَهْطِهِ مِثْلُ أَبِيْ زَمْعَةَ))**. ثُمَّ سَمِعْتُهُ يَذْكُرُ النِّسَاءَ فَقَالَ : **((إِلٰى مَا يَعْمِدُ أَحَدُكُمْ فَيَجْلِدُ إِمْرَأَتَهُ جَلْدَ الْعَبْدِ وَلَعَلَّهُ أَنْ يُضَاجِعَهَا مِنْ آخِرِ يَوْمِهِ))** قَالَ : ثُمَّ وَعَظَهُمْ فِيْ ضَحِكِهِمْ مِنَ الضَّرْطَةِ فَقَالَ : **((إِلٰى مَا يَضْحَكُ أَحَدُكُمْ مِمَّا يَفْعَلُ))**.

(اسنادہ صحیح) ارواء الغلیل (٢٠٣١) غایة المرام (٢٥٠)

ترجمہ: عبداللہ بن زمعہ رضی اللہ عنہ نے کہا میں نے نبی ﷺ سے سنا ایک دن کہ وہ ذکر کرتے تھے صالح علیہ السلام کی اونٹنی کا اور جس نے اس کی کونچیں کاٹ ڈالیں تھیں اور پڑھا آپ نے ﴿إِذِا انْبَعَثَ أَشْقَاهَا﴾ اور فرمایا اٹھا اس کے مارنے کو ایک شخص شریر بدذات زبردست قوت والا اپنی قوم میں مثل ابوزمعہ کے پھر سنا میں نے آپ کو کہ ذکر کرتے تھے عورتوں کا اور فرمایا کیوں کوڑے مارے کوئی تم میں کا اپنی عورت کو غلام کی طرح اور شاید کہ وہ اس کے ساتھ سوئے آخر دن میں پھر نصیحت کی ان کو کہ نہ ہنسو گوز پر اور کیوں ہنستا ہے کوئی تم میں کا اس پر جو آپ کرتا ہے۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

خاتمہ: سورۂ والشمس میں مذکور ہے قسم شمس وقمر ونہار ولیل وغیرہ کی اور فلاح اہل تزکیہ کی اور محرومی اہل ضلال کی اور تکذیب ثمود کی اور عقر ناقہ کا اور ہلاک قوم کا۔

❀ ❀ ❀ ❀

۹۲۔ باب: وَمِنْ سُورَةِ ﴿وَاللَّيْلِ إِذَا يَغْشٰى﴾

سورۂ واللیل کی تفسیر

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

(۳۳۴۴) **عَنْ** عَلِيٍّ ؓ قَالَ: كُنَّا فِي جَنَازَةٍ فِي الْبَقِيعِ فَأَتَى النَّبِيُّ ﷺ فَجَلَسَ وَجَلَسْنَا مَعَهُ، وَمَعَهُ عُوْدٌ يَنْكُتُ بِهِ فِي الْأَرْضِ فَرَفَعَ رَأْسَهُ إِلَى السَّمَاءِ فَقَالَ: ((**مَا مِنْ نَفْسٍ مَنْفُوسَةٍ إِلَّا قَدْ كُتِبَ مَدْخَلُهَا**)) فَقَالَ الْقَوْمُ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ، أَفَلَا نَتَّكِلُ عَلٰى كِتَابِنَا فَمَنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ السَّعَادَةِ۔ فَهُوَ يَعْمَلُ لِلسَّعَادَةِ وَمَنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ الشَّقَاءِ فَإِنَّهُ يَعْمَلُ لِلشَّقَاءِ؟ قَالَ: ((بَلِ اعْمَلُوا فَكُلٌّ مُيَسَّرٌ، أَمَّا مَنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ السَّعَادَةِ فَإِنَّهُ مُيَسَّرٌ لِعَمَلِ السَّعَادَةِ، وَأَمَّا مَنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ الشَّقَاءِ فَإِنَّهُ مُيَسَّرٌ لِعَمَلِ الشَّقَاءِ)) ثُمَّ قَرَأَ: ﴿ **فَأَمَّا مَنْ أَعْطٰى وَاتَّقٰى۝ وَصَدَّقَ بِالْحُسْنٰى۝ فَسَنُيَسِّرُهُ لِلْيُسْرٰى۝ وَأَمَّا مَنْ بَخِلَ وَاسْتَغْنٰى۝ وَكَذَّبَ بِالْحُسْنٰى۝ فَسَنُيَسِّرُهُ لِلْعُسْرٰى** ﴾. (اسناده صحيح) [ق، ومعنى باختصار برقم (۲۱۳٦)]

ترجمہ: حضرت علیؓ نے کہا ہم ایک جنازہ کے ساتھ بقیع میں تھے کہ آنحضرت ﷺ بھی تشریف لائے اور ہمارے ساتھ بیٹھ گئے اور آپ کے ساتھ ایک لکڑی تھی کہ اس سے زمین کو کریدتے تھے پھر آپ نے اپنا سر آسمان کی طرف اٹھایا اور فرمایا کوئی جان ایسی نہیں کہ جس کا ٹھکانا لکھا نہ ہو (یعنی دوزخ یا جنت میں) سو لوگوں نے کہا اے رسول اللہ کے ہم بھروسہ کیوں نہ کریں اپنے لکھے پر جو نیکی والا ہوگا اس سے اچھا معاملہ کیا جائے گا اور جو بد ہوگا اس سے برا معاملہ ہوگا آپ نے فرمایا نہیں بلکہ عمل

کروتم ہر ایک پر آسان ہے وہی جس کے لیے وہ بنا ہے جو نیکی والا ہے اس کے لیے نیکی آسان ہے اور جو بدی والا ہے اس کو بدی آسان ہے پھر آپ نے یہ آیت پڑھی ﴿فَأَمَّا مَنْ أَعْطٰى﴾ سے ﴿لِلْعُسْرٰى﴾ تک۔

فائدہ: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

خاتمہ: سورۂ واللیل میں مذکور ہے قسم لیل ونہار وغیرہ کی، وعدہ آسانی کا سخی اور متقی کے لیے اور وعید عسر کی بخیل کے لیے، کام میں نہ آنا مکذبان قرآن کے مال کا تخویف شقی اور مکذب قرآن کی اور نجات سخی اور مزکی کی قبول نہ ہونا عمل کا بغیر اخلاص کے۔

❀❀❀❀

۹۳۔ وَمِنْ سُوْرَةِ وَالضُّحٰى

سورۂ والضحیٰ کی تفسیر

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

(۳۳۴۵) **عَنْ** جُنْدُبٍ الْبَجَلِيِّ قَالَ : كُنْتُ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فِيْ غَارٍ فَدَمِيَتْ إِصْبَعُهُ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ : ((**هَلْ أَنْتِ إِلَّا إِصْبَعٌ دَمِيتِ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ مَا لَقِيْتِ. قَالَ : وَأَبْطَأَ عَلَيْهِ جِبْرِيْلُ فَقَالَ الْمُشْرِكُوْنَ: قَدْ وُدِّعَ مُحَمَّدٌ فَأَنْزَلَ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى : ﴿ مَا وَدَّعَكَ رَبُّكَ وَمَا قَلٰى ﴾**)). (اسناده صحيح)

ترجمہ: جندب بجلی رضی اللہ عنہ نے کہا میں نبی ﷺ کے ساتھ تھا ایک غار میں سو خون نکل آیا آپ کی انگلی میں (یعنی کسی صدمہ سے) تو آپ نے فرمایا تو ایک انگلی ہے تجھ سے خون نکلا اللہ کی راہ میں ہے تو جو تجھ کو پہنچا راوی نے کہا اور دیر تک نہ آئے ان کے پاس جبرئیل تو مشرکوں نے کہا محمد چھوڑ دیئے گئے اللہ نے اس پر یہ آیت اتاری ﴿ما ودعك﴾ یعنی نہیں چھوڑ دیا تجھ کو تیرے رب نے اور نہ ناخوش ہوا۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔ اور روایت کی یہ شعبہ اور ثوری نے اسود سے جو بیٹے ہیں قیس کے۔

خاتمہ: سورۂ والضحیٰ میں قسم ہے ضحیٰ کی اور رات اس کی کہ اللہ نے نبی کو چھوڑ نہیں دیا اور آخرت نبی کی دنیا سے بہتر ہے اور وعدہ ان کے راضی کر دینے کا اور احسان جتانا، ربوبیت اور ہدایت اور غنا کا اور ان پر اور نہی یتیم کے قہر سے اور سائل کے جھڑکنے سے اور نعمت الٰہی کے بیان کرنے کا حکم۔

❀❀❀❀

٩٤۔ باب: وَمِنْ سُوْرَةِ أَلَمْ نَشْرَحْ

سورۂ الم نشرح کی تفسیر

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

(٣٣٤٦) **عَنْ** أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، عَنْ مَالِكِ بْنِ صَعْصَعَةَ۔ رَجُلٌ مِنْ قَوْمِهِ۔ أَنَّ نَبِيَّ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((**بَيْنَمَا أَنَا عِنْدَ الْبَيْتِ بَيْنَ النَّائِمِ وَالْيَقْظَانِ إِذْ سَمِعْتُ قَائِلًا يَقُوْلُ: أَحَدٌ بَيْنَ الثَّلَاثَةِ. فَأُتِيْتُ بِطَسْتٍ مِنْ ذَهَبٍ فِيْهَا مَاءُ زَمْزَمَ فَشُرِحَ صَدْرِيْ إِلٰى كَذَا وَكَذَا**))، قَالَ قَتَادَةُ: قُلْتُ لِأَنَسٍ: مَا يَعْنِيْ؟ قَالَ: ((**إِلٰى أَسْفَلِ بَطْنِيْ**))، قَالَ: ((**فَاسْتُخْرِجَ قَلْبِيْ فَغُسِلَ قَلْبِيْ بِمَاءِ زَمْزَمَ ثُمَّ أُعِيْدَ مَكَانَهُ ثُمَّ حُشِيَ إِيْمَانًا وَحِكْمَةً**)) وَفِي الْحَدِيْثِ قِصَّةٌ طَوِيْلَةٌ. (اسناده صحيح)

ترجمہ: انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ اپنی قوم کے ایک شخص مالک بن صعصعہ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا کہ میں بیت اللہ کے پاس کچھ سوتا کچھ جاگتا تھا کہ میں نے ایک شخص کی آواز سنی کہ دو شخص اور اس کے ساتھ تھے اور میرے پاس ایک طشت لائے کہ جس میں زمزم تھا اور میرے سینے کو چاک کیا یہاں تک کہ سعید نے کہا میں نے قتادہ سے پوچھا کہاں تک انہوں نے کہا کہ آپ نے فرمایا پیٹ کے نیچے تک اور فرمایا کہ میرا دل نکالا اور زمزم سے دھویا پھر وہیں رکھ دیا اور ایمان وحکمت سے بھر دیا۔ اور اس حدیث میں ایک طویل قصہ ہے۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔ اور اس بارے میں ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔

مترجم: شرح صدر مقدمہ ہے معراج کا اس کے بعد راوی نے ذکر کیا معراج کا اور تفصیل اس کی کتب سیر میں مذکور ہے۔

خاتمہ: اور اس سورۃ میں نبی ؐ کے شرح صدر کا بیان اور بوجھ اتارنے اور ذکر بلند ہونے کا بیان اور حکم پروردگار کی طرف رجوع ہونے کا مذکور ہے۔

❁ ❁ ❁ ❁

٩٥۔ باب: وَمِنْ سُوْرَةِ وَالتِّيْنِ

سورۂ والتین کی تفسیر

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

(٣٣٤٧) **عَنْ** أَبِيْ هُرَيْرَةَ يَقُوْلُ: مَنْ قَرَأَ سُوْرَةَ ﴿ وَالتِّيْنِ وَالزَّيْتُوْنِ ﴾ فَقَرَأَ ﴿ أَلَيْسَ اللّٰهُ بِأَحْكَمِ

الْحَاكِمِينَ ﴾ فَلْيَقُلْ : بَلٰى وَأَنَا عَلٰى ذٰلِكَ مِنَ الشَّاهِدِيْنَ .

(اسنادہ ضعیف) اس میں اعرابی راوی مجہول ہے۔ضعیف أبی داود (١٥٦)

ترجمہ: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ کہتے تھے جو پڑھے ﴿وَالتِّيْنِ﴾ اور پڑھے ﴿أَلَيْسَ اللّٰهُ بِأَحْكَمِ الْحَاكِمِيْنَ﴾ تو چاہیے کہ کہے ﴿وَأَنَا عَلٰى ذٰلِكَ﴾ سے آخر تک یعنی میں اس پر گواہ ہوں۔

فائدہ : یہ حدیث اسی اسناد سے مروی ہے اس اعرابی سے یعنی جو ابو ہریرہؓ سے روایت کرتا ہے اس کا نام نہیں لیا گیا۔

خاتمہ: اور اس سورۃ میں قسم ہے انجیر کی اور زیتون کی اور طور سینین کی اور بلد امین کی اور بیان ہے انسان کی پیدائش کا اور اسفل السافلین کا اور احکم الحاکمین ہونا رب العالمین کا۔

❀ ❀ ❀ ❀

٩٦۔ باب: وَمِنْ سُوْرَةِ إِقْرَأْ بِاسْمِ رَبِّكَ

تفسیر سورۂ اقرأ باسم ربک

(٣٣٤٨) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ﴿ **سَنَدْعُ الزَّبَانِيَةَ** ﴾. قَالَ : قَالَ أَبُوْ جَهْلٍ: لَئِنْ رَأَيْتُ مُحَمَّدًا يُصَلِّيْ لَا طَأَنَّ عَلٰى عُنُقِهِ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ : ((**لَوْ فَعَلَ لَأَخَذَتْهُ الْمَلَائِكَةُ عِيَانًا**)). (اسنادہ صحیح)

ترجمہ: ابن عباس رضی اللہ عنہما نے اس آیت کی تفسیر میں کہا ﴿سَنَدْعُ الزَّبَانِيَةَ﴾ یعنی بلائیں گے ہم دوزخ کے فرشتوں کو کہا انہوں نے کہ ابو جہل بولا اگر میں محمد کو نماز پڑھتے دیکھوں تو اس کی گردن لاتوں سے روندوں آپ نے فرمایا اگر وہ ایسا کرے تو فرشتے اس کو دیکھتے ہی پکڑ لیں۔

(٣٣٤٩) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ : كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يُصَلِّيْ فَجَاءَ أَبُوْ جَهْلٍ فَقَالَ : أَلَمْ أَنْهَكَ عَنْ هٰذَا؟ أَلَمْ أَنْهَكَ عَنْ هٰذَا؟ أَلَمْ أَنْهَكَ عَنْ هٰذَا؟ فَانْصَرَفَ النَّبِيُّ ﷺ فَزَبَرَهُ، فَقَالَ أَبُوْ جَهْلٍ إِنَّكَ لَتَعْلَمُ مَا بِهَا نَادٍ أَكْثَرَ مِنِّيْ، فَأَنْزَلَ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى : ﴿ **فَلْيَدْعُ نَادِيَهٗ ۝ سَنَدْعُ الزَّبَانِيَةَ** ﴾ . قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ : فَوَاللّٰهِ لَوْ دَعَا نَادِيَهٗ لَأَخَذَتْهُ زَبَانِيَةُ اللّٰهِ . (صحيح الاسناد)

ترجمہ: ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے انہوں نے کہا نبی ﷺ نماز پڑھتے تھے اور ابو جہل آیا اور کہنے لگا کیا میں تجھ کو اس سے منع نہیں کرتا، کیا میں تجھ کو اس سے منع نہیں کرتا کیا میں تجھ کو اس سے منع نہیں کرتا پھر جب آپ نماز تمام کر چکے اس کو جھڑکا اور ابو جہل بولا تو جانتا ہے کہ کسی کے ہم نشین مجھ سے زیادہ نہیں ہیں اللہ تعالیٰ نے اس پر یہ آیت اتاری کہ وہ اپنے ہم نشین کو بلائے ہم دوزخ کے فرشتے بلاتے ہیں۔ ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا اللہ کی قسم اگر وہ اپنے ہم نشینوں کو بلاتا تو اللہ تعالیٰ کے فرشتے اس کو پکڑ لیتے۔

فائدہ : یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے۔ اور اس باب میں ابوہریرہؓ سے بھی روایت ہے۔

خاتمہ: سورۂ اقراء میں مذکور ہے رب کے نام سے قرأت کرنے کا اور انسان کی پیدائش کا اور قلم کا بیان اور تعجب نماز کے مانع پر اور تحریص ہدیٰ پر اور کافروں پر فرشتوں کے بلانے کا بیان اور حکم سجدہ کا۔

❀❀❀❀

٩٧۔ باب: وَمِنْ سُوْرَةُ الْقَدْرِ

تفسیر سورۂ قدر

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

(٣٣٥٠) **عَنْ** يُوسُفَ بْنِ سَعْدٍ قَالَ : قَامَ رَجُلٌ إِلَى الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ بَعْدَ مَا بَايَعَ مُعَاوِيَةَ فَقَالَ : سَوَّدْتَ وُجُوهَ الْمُؤْمِنِينَ۔ أَوْ يَا مُسَوِّدَ وُجُوهِ الْمُؤْمِنِينَ۔ فَقَالَ : لَا تُؤَنِّبْنِي رَحِمَكَ اللّٰهُ، فَإِنَّ النَّبِيَّ ﷺ أُرِيَ بَنِي أُمَيَّةَ عَلَى مِنْبَرِهِ فَسَاءَهُ ذٰلِكَ، فَنَزَلَتْ ﴿ **إِنَّا أَعْطَيْنٰكَ الْكَوْثَرَ (يَا مُحَمَّدُ)** ﴾ يَعْنِي نَهْرًا فِي الْجَنَّةِ، وَنَزَلَتْ : ﴿ **إِنَّا أَنْزَلْنَاهُ فِي لَيْلَةِ الْقَدْرِ○ وَمَآ أَدْرٰكَ مَا لَيْلَةُ الْقَدْرِ○ لَيْلَةُ الْقَدْرِ خَيْرٌ مِنْ أَلْفِ شَهْرٍ** (يَمْلِكُهَا بَعْدَكَ بَنُو أُمَيَّةَ يَامُحَمَّدُ) ﴾. قَالَ الْقَاسِمُ فَعَدَدْنَاهَا فَإِذَا هِيَ أَلْفُ شَهْرٍ لَا تَزِيدُ يَوْمًا وَلَا تَنْقُصُ . (ضعيف الاسناد مضطرب، ومتنه منكر) (اس میں یوسف بن سعد مجہول ہے)

ترجمہ: یوسف بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا ایک شخص حسنؓ بن علی کے پاس کھڑا ہوا بعد اس کے کہ حسنؓ بیعت کر چکے تھے معاویہؓ سے اور اس نے کہا تو نے مؤمنوں کے منہ میں کالک لگا دی آپ نے فرمایا تو مجھ پر الزام نہ رکھ اللہ تجھ پر رحمت کرے پھر فرمایا نبی ﷺ کو بنی امیہ اپنے منبر پر نظر آئے تو آپ کو برا لگا اللہ نے یہ آیت اتاری: ﴿**إِنَّا أَعْطَيْنٰكَ الْكَوْثَرَ** ﴾ اے محمد ہم نے تجھ کو کوثر دی، اور کوثر سے مراد نہر ہے جنت کی اور یہ آیت اتری: ﴿ **إِنَّا أَنْزَلْنَاهُ فِي لَيْلَةِ الْقَدْرِ** ﴾ یعنی ہم نے اتارا قرآن شب قدر میں اور تو کیا جانے شب قدر کیسی ہے شب قدر ہزار مہینے سے بہتر ہے کہ سلطنت کریں گے اس میں بعد تیرے بنی امیہ اے محمد ﷺ!۔ قاسم نے کہا ہم نے ان کے ایام سلطنت کو گنا تو ہزار ہی مہینے پایا ایک دن کم نہ زیادہ۔

فائدہ : یہ حدیث غریب ہے۔ نہیں جانتے ہم اس کو مگر اسی سند سے قاسم بن فضل کی روایت سے۔ اور بعض نے کہا روایت ہے قاسم بن فضل سے وہ روایت کرتے ہیں یوسف بن مازن سے اور قاسم بن حدانی ثقہ ہیں یحییٰ بن سعید اور عبدالرحمٰن نے ان کو ثقہ کہا۔ اور یوسف بن سعد ایک شخص مجہول ہے اور ہم اس حدیث کو ان الفاظ سے نہیں جانتے مگر اسی سند سے۔

مترجم: اس شخص کو حسن رضی اللہ عنہ کا بیعت کر لینا ناگوار گزرا اور مسلمانوں کی جو حضرت امام کی امامت کے مؤید تھے سبکی جاتی حالانکہ اس

بیعت سے بڑا انسداد فساد ہوا اور ہزاروں مسلمانوں کی جان بچ گئی اور خلاصہ جواب امام کا یہ ہے کہ میں اس بیعت میں مجبور ہوں منظور الٰہی یہی ہے کہ ان لوگوں کی سلطنت ہزار ماہ تک رہے گی اللہ تعالیٰ نے سورۂ قدر میں اس کی خبر دی۔

❀ ❀ ❀ ❀

(۳۳۵۱) **عَنْ** عَبْدَةَ بْنِ أَبِي لُبَابَةَ وَعَاصِمٍ [هُوَ ابْنُ بَهْدَلَةَ] سَمِعَازِرَّ بْنَ حُبَيْشٍ يَقُوْلُ : قُلْتُ لِأُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ : إِنَّ أَخَاكَ عَبْدَاللّٰهِ بْنَ مَسْعُوْدٍ يَقُوْلُ : مَنْ يَقُمِ الْحَوْلَ يُصِبْ لَيْلَةَ الْقَدْرِ، فَقَالَ : يَغْفِرُ اللّٰهُ لِأَبِي عَبْدِالرَّحْمٰنِ لَقَدْ عَلِمَ أَنَّهَا فِي الْعَشْرِالْأَ وَاخِرِ مِنْ رَمَضَانَ، وَأَنَّهَا لَيْلَةُ سَبْعٍ وَعِشْرِيْنَ وَلٰكِنَّهُ أَرَادَ أَنْ لَّا يَتَّكِلَ النَّاسُ، ثُمَّ حَلَفَ لَا يَسْتَثْنِيْ أَنَّهَا لَيْلَةُ سَبْعٍ وَعِشْرِيْنَ. قَالَ : قُلْتُ لَهُ: بِأَيِّ شَيْءٍ تَقُوْلُ ذٰلِكَ يَا أَبَا الْمُنْذِرِ؟ قَالَ : بِالْآيَةِ الَّتِيْ أَخْبَرَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِﷺ أَوْ بِالْعَلَامَةِ: **((أَنَّ الشَّمْسَ تَطْلُعُ يَوْمَئِذٍ لَا شُعَاعَ لَهَا))**. (حسن صحيح)

ترجمہ: روایت ہے عبدہ بن اُبولبابہ اور عاصم سے، ان دونوں نے سنا زر بن حبیش سے وہ کہتے تھے کہ میں نے ابی بن کعب ؓ سے کہا کہ عبداللہ بن مسعودؓ تمہارے بھائی کہتے ہیں کہ جو سال بھر جاگے شب قدر پائے ابی نے کہا اللہ ابوعبدالرحمٰن کو بخشے (اور یہ کنیت ہے عبداللہ کی) وہ جانتے ہیں کہ آخری دس تاریخوں میں رمضان کی شب قدر ہے اور وہ ستائیسویں رات ہے لیکن انہوں نے چاہا کہ لوگ اسی پر بھروسہ نہ کر بیٹھیں پھر ابی قسم کھاتے تھے بغیر استثناء کے کہ وہ ستائیسویں رات ہے میں نے کہا کس طرح کہتے ہو تم اے ابوالمنذر انہوں نے کہا اس نشان کے سبب سے جس کی خبر دی ہم کو رسول اللہ ﷺ نے کہ سورج اس کی صبح کو نکلتا ہے اور اس میں شعاع نہیں ہوتی۔

خاتمہ: سورۃ القدر میں نزول قرآن کا شب قدر میں اور بہتر ہونا اس کا ہزار امہینے کی راتوں سے اور نزول ملائکہ وروح مذکور ہے۔

❀ ❀ ❀ ❀

۹۸۔ باب: ومن سُوْرَة لَمْ يَكُنْ

سورۂ لم یکن

(۳۳۵۲) **عَنْ** الْمُخْتَارِ بْنِ فُلْفُلٍ قَالَ : سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُوْلُ : قَالَ رَجُلٌ لِلنَّبِيِّﷺ يَاخَيْرَالْبَرِيَّةِ، قَالَ : **((ذَاكَ إِبْرَاهِيْمُ))**. (اسناده صحيح)

ترجمہ: مختار بن فلفل نے کہا سنا میں نے انس بن مالک رضی اللہ عنہ کو کہتے تھے کہ کہا ایک مرد نے نبی ﷺ سے اے تمام مخلوق سے بہتر آپ نے فرمایا وہ ابراہیم علیہ السلام ہیں۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

خاتمہ: سورۂ لم یکن میں مذکور ہے ضرورت نبیؐ کے آنے کی اور صحف مطہرہ کے اترنے کی اور خبر ہے اہل کتاب کے متفرق ہونے کی بعد آنے دلیل کے اور امر اخلاص اور حنیفیت کا اور اقامت صلوٰۃ اور ایتاء زکوٰۃ کا وعید نار جہنم کی کفار اہل کتاب اور مشرکین کے لیے اور شر البریہ ہونا ان کا اور خیر البریہ ہونا مؤمنین صالحین کا اور وعدہ جنت اور رضائے الٰہی کا ان کے لیے۔

❀❀❀❀

٩٩۔ باب: وَمِنْ سُوْرَةُ إِذَا زُلْزِلَتْ

تفسیر سورۂ زلزال

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

(٣٣٥٣) عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ : قَرَأَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ هٰذِهِ الْآيَةَ: ﴿يَوْمَئِذٍ تُحَدِّثُ أَخْبَارَهَا﴾ قَالَ : ((أَتَدْرُوْنَ مَا أَخْبَارُهَا))؟ قَالُوْا : اَللّٰهُ وَرَسُوْلُهُ أَعْلَمُ، قَالَ : ((فَإِنَّ أَخْبَارَهَا أَنْ تَشْهَدَ عَلٰى كُلِّ عَبْدٍ أَوْ أَمَةٍ بِمَا عَمِلَ عَلٰى ظَهْرِهَا، تَقُوْلُ: عَمِلَ يَوْمَ كَذَا، كَذَا وَكَذَا فَهٰذِهِ أَخْبَارُهَا)) . (ضعيف الاسناد)

ترجمہ: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے یہ آیت پڑھی اس دن بیان کرے گی یعنی زمین اپنی خبریں فرمایا آپ نے تم جانتے ہو کہ اس کی خبریں کیا ہیں لوگوں نے کہا اللہ اور رسول اس کا خوب جانتا ہے آپ نے فرمایا خبریں اس کی یہ ہیں کہ گواہی دے گی وہ ہر بندہ پر عورت ہو یا مرد اس کے عملوں کی جو اس نے اس کی پیٹھ پر کیے ہیں کہے گی اس نے فلانے دن ایسا ایسا کیا یہی اسکی خبریں ہیں۔ (اس میں یحییٰ بن ابی سلیمان کو جمھور نے ضعیف کہا ہے۔)

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

خاتمہ: اس سورت میں زلزلہ زمین کا مذکور ہے اور باہر ڈال دینا اس کا اپنے دفینوں کو اور تعجب انسان کا اس پر اور ہر ایک پر ظاہر ہونا عمل اس کا خیر و شر سے۔

❀❀❀❀

١٠٠۔ باب: سُوْرَةُ الْعَادِيَاتِ

سورۂ عادیات کی تفسیر

سورۃ العادیات میں مذکور ہے قسم ایک جماعت ملائکہ کی یا غازیوں کے گھوڑوں کی اور شکایت انسان کی ناشکری کی اور محبت مال کی اور غفلت اس کی بعث سے۔

❀❀❀❀

۱۰۱۔ باب: سُوْرَةُ الْقَارِعَةِ

سورۂ قارعہ کی تفسیر

سورۃ القارعۃ میں تخویف قیامت سے اور پراگندگی لوگوں کی اس دن اور اڑنا پہاڑوں کا اس دن اور جزا وسزا عملوں کی مذکور ہے۔

۱۰۲۔ باب: وَمِنْ سُوْرَةِ أَلْهٰكُمُ التَّكَاثُرُ

تفسیر سورہ أَلْهٰكُمُ التَّكَاثُرُ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

(۳۳۵۴) عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ الشِّخِّيْرِ أَنَّهُ انْتَهٰى إِلَى النَّبِيِّ ﷺ وَهُوَ يَقْرَأُ ﴿ أَلْهٰكُمُ التَّكَاثُرُ ﴾ قَالَ: ((يَقُوْلُ: ابْنُ اٰدَمَ: مَالِيْ مَالِيْ، وَهَلْ لَكَ مِنْ مَالِكَ إِلَّا مَا تَصَدَّقْتَ فَأَمْضَيْتَ أَوْ أَكَلْتَ فَأَفْنَيْتَ، أَوْ لَبِسْتَ فَأَبْلَيْتَ))۔ (اسناده صحيح)

ترجمہ: روایت ہے عبداللہ بن شخیر سے، کہ وہ پہنچے رسول اللہ ﷺ کے پاس اور وہ الهکم التکاثر پڑھتے تھے پھر فرمایا آپ نے کہ بیٹا آدم کا کہتا ہے یہ میرا مال ہے یہ میرا مال ہے اور تیرا مال کچھ نہیں ہے مگر جو صدقہ دیا تو نے اور جاری کر دیا یا کھایا تو نے اور فنا کر دیا یا پہنا تو نے اور پرانا کر دیا۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

❀❀❀❀

(۳۳۵۵) عَنْ عَلِيٍّ قَالَ : مَا زِلْنَا نَشُكُّ فِيْ عَذَابِ الْقَبْرِ حَتّٰى نَزَلَتْ : ﴿ أَلْهٰكُمُ التَّكَاثُرُ ﴾۔ (ضعيف الاسناد)

(اس میں حجاج بن ارطاہ راوی ضعیف ہے)

ترجمہ: حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہم کو عذاب قبر میں شک تھا یہاں تک کہ اتری ﴿أَلْهٰكُمُ التَّكَاثُرُ﴾۔

فائدہ: ابو کریب نے اپنی سند میں کہا روایت ہے عمرو بن قیس سے انہوں نے روایت کی ابن ابی لیلیٰ سے انہوں نے منہال سے اور یہ حدیث حسن غریب ہے۔

❀❀❀❀

(۳۳۵۶) عَنْ زُبَيْرِ بْنِ الْعَوَّامِ قَالَ : لَمَّا نَزَلَتْ: ﴿ ثُمَّ لَتُسْئَلُنَّ يَوْمَئِذٍ عَنِ النَّعِيْمِ ﴾ قَالَ الزُّبَيْرُ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ! وَأَيُّ النَّعِيْمِ نُسْأَلُ عَنْهُ وَإِنَّمَا هُمَا الْأَسْوَدَانِ: التَّمْرُ وَالْمَاءُ؟ قَالَ : ((أَمَا إِنَّهُ سَيَكُوْنُ))۔ (حسن الاسناد)

ترجمہ: زبیر بن عوام رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب یہ آیت اتری ﴿ثُمَّ لَتُسْئَلُنَّ﴾ کہ پھر پوچھے جاؤ گے تم اس دن نعمتوں سے عرض کی زبیر نے کہ اے رسول اللہ کے کون سی نعمت کا ہم سے سوال ہوگا ہمارے پاس سوا کھجور اور پانی کے اور کیا ہے آپؐ نے فرمایا یہ اب ہوگا۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔ یہ اب ہوگا کے دو معنی ہیں ایک یہ کہ نعمتیں اب تم کو ملیں گی اور بڑے بڑے ملک فتح ہوں گے اور تم آرام وراحت میں ہو جاؤ گے۔ دوسرے یہ کہ سوال ضرور ہوگا کہ کوئی بندہ پر ایسا نہیں ہوتا کہ ہزاروں نعمتیں اس منعم حقیقی کی موجود نہ ہوں صحت اور تندرستی اور سمع وبصر کتنی بڑی نعمتیں ہیں۔

❀ ❀ ❀ ❀

(٣٣٥٧) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ : لَمَّا نَزَلَتْ هٰذِهِ الْآيَةُ : ﴿ ثُمَّ لَتُسْئَلُنَّ يَوْمَئِذٍ عَنِ النَّعِيمِ ﴾ قَالَ النَّاسُ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ، عَنْ أَيِّ النَّعِيمِ نُسْأَلُ؟ وَإِنَّمَا هُمَا الْأَسْوَدَانِ وَالْعَدُوُّ حَاضِرٌ وَسُيُوْفُنَا عَلٰى عَوَاتِقِنَا؟ قَالَ : ((إِنَّ ذٰلِكَ سَيَكُوْنُ)). (اسناده حسن)

ترجمہ: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا جب یہ آیت اتری ﴿لتسالن﴾ یعنی سوال ہوگا تم سے نعمتوں کا لوگوں نے عرض کی اے رسول اللہ کے کس نعمت کا سوال ہم سے ہوگا' ہماری یہی دو چیزیں ہیں کھجور اور پانی اور دشمن ہمارے سر پر ہے اور تلواریں ہمارے دوش پر آپ نے فرمایا یہ ضرور ہوگا (یعنی نعمتوں کا ملنا یا سوال)۔

فائدہ: حدیث ابن عیینہ کی جو محمد بن عمرو سے مروی ہے (یعنی جو اس کے اوپر گزری) میرے نزدیک زیادہ صحیح ہے اس حدیث سے اس لیے سفیان بن عیینہ زیادہ یاد رکھنے والے اور بہت صحیح تر ہیں از روئے حدیث کے ابوبکر بن عیاش سے۔

❀ ❀ ❀ ❀

(٣٣٥٨) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ يَقُوْلُ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : ((إِنَّ أَوَّلَ مَا يُسْأَلُ عَنْهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ. يَعْنِي الْعَبْدَ مِنَ النَّعِيمِ. أَنْ يُقَالَ لَهُ: أَلَمْ نُصِحَّ لَكَ جِسْمَكَ وَنُرْوِيكَ مِنَ الْمَاءِ الْبَارِدِ)).

(اسناده صحيح) سلسلة الاحاديث الصحيحة (٥٣٩) تخريج المشكاة (٥١٩٦)

ترجمہ: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا پہلے جس چیز کا سوال ہوگا بندے سے قیامت کے دن یہ ہے کہ اس سے کہا جائے گا کیا ہم نے تیرا بدن درست نہ رکھا اور تجھے ٹھنڈے پانی سے سیر نہ کیا۔

فائدہ: یہ حدیث غریب ہے۔ اور ضحاک عبدالرحمٰن کے بیٹے ہیں وہ عزرب کے اور ان کو ابن عزرم بھی کہتے ہیں۔

خاتمہ: اس سورت میں بیان ہے انسان کی غفلت کا اور اس کے طلب مال کا اور قیامت میں نعمتوں سے سوال ہوگا۔

❀ ❀ ❀ ❀

سورۂ العصر

سورۂ عصر میں قسم ہے عصر کی اور خسران میں ہونا ہر انسان کا سوائے صالحین صابرین کے۔

سورۂ الھمزہ

سورۂ ہمزہ میں شکایت ہے ہر غیبت کرنے والے طعن کرنے والے اور بخیل کی اور وعید حطمہ کی اس کے لیے اور جھانکنا دوزخ کی آگ کا دلوں پر اور بند ہونا اس کا ساتھ ستونوں کے۔

سورۂ فیل

سورۂ فیل میں مذکور ہے قصہ اصحاب فیل کا۔

سورۂ قریش

سورۂ قریش میں کوچ ان کا گرمی اور جاڑے میں اور امر رب کعبہ کی عبادت کا اور تمنن امن مکہ کے ساتھ۔

سورۂ ماعون

سورۂ ماعون میں مذمت مکذب یوم الدین کی اور دور کرنا اس کا یتیم کو اور رغبت نہ دلانا اس کا مسکین کے کھلانے پر خرابی نماز سے غفلت کرنے والوں کی اور ریا کاروں کی اور جو مانگے کی چیز کوئی نہ دے۔

❀ ❀ ❀ ❀

۱۰۸۔ باب: وَمِنْ سورة الكوثر

تفسیر سورۂ کوثر

(۳۳۵۹) عَنْ أَنَسٍ: ﴿ إِنَّا أَعْطَيْنَاكَ الْكَوْثَرَ ﴾ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: ((هُوَ نَهْرٌ فِي الْجَنَّةِ)) قَالَ: فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((رَأَيْتُ نَهْرًا فِي الْجَنَّةِ حَافَتَيْهِ قِبَابُ اللُّؤْلُؤِ، قُلْتُ: مَا هٰذَا يَاجِبْرِيْلُ قَالَ: هٰذَا الْكَوْثَرُ الَّذِيْ أَعْطَاكَهُ اللّٰهُ)). (اسناده صحيح)

ترجمہ: انسؓ نے نبی ﷺ سے کوثر کی تفسیر میں روایت کی کہ آپؐ نے فرمایا وہ ایک نہر ہے جنت میں اور فرمایا آپ نے دیکھی میں نے ایک نہر جنت میں کہ اس کے دونوں طرف خیمے تھے موتی کے میں نے کہا اے جبریل یہ کیا ہے؟ انہوں نے کہا یہ کوثر ہے جو اللہ نے آپ کو دی ہے۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

(۳۳٦۰) عَنْ أَنَسٍ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : ((بَيْنَا أَنَا أَسِيْرُ فِي الْجَنَّةِ إِذْ عُرِضَ لِيْ نَهْرٌ حَافَتَاهُ قِبَابُ اللُّؤْلُؤِ، قُلْتُ لِلْمَلَكِ مَا هٰذَا قَالَ : هٰذَا الْكَوْثَرُ الَّذِیْ أَعْطَاكَهُ اللّٰهُ، قَالَ : ثُمَّ ضَرَبَ بِيَدِهِ إِلٰى طِيْنَةٍ فَاسْتَخْرَجَ مِسْكًا، ثُمَّ رُفِعَتْ لِيْ سِدْرَةُ الْمُنْتَهٰى فَرَأَيْتُ عِنْدَهَا نُوْرًا عَظِيْمًا)) . (اسنادہ صحیح)

ترجمہ: انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں چلا جاتا تھا جنت میں کہ پہنچا ایک نہر پر کہ اس کے دنوں طرف خیمے تھے موتی کے میں نے جبریل علیہ السلام سے پوچھا یہ کیا ہے انہوں نے کہا یہ کوثر ہے جو اللہ نے تم کو دی ہے پھر انہوں نے ہاتھ ڈالا اور اس کی مٹی نکالی تو وہ مشک تھی پھر میرے آگے آئی سدرۃ المنتہیٰ اور میں نے اس پر ایک بڑا نور دیکھا۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے کئی سندوں سے انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہوئی ہے۔

❀ ❀ ❀ ❀

(۳۳٦۱) عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : ((الْكَوْثَرُ نَهْرٌ فِي الْجَنَّةِ حَافَتَاهُ مِنْ ذَهَبٍ وَمَجْرَاهُ عَلَى الدُّرِّ وَالْيَاقُوْتِ، تُرْبَتُهُ أَطْيَبُ مِنَ الْمِسْكِ، وَمَاؤُهُ أَحْلٰى مِنَ الْعَسَلِ وَأَبْيَضُ مِنَ الثَّلْجِ)). (اسنادہ صحیح) تخریج مشکاۃ المصابیح (۵٦٤۱) التحقیق الثانی)

ترجمہ: عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کوثر ایک نہر ہے جنت میں کنارے اس کے دونوں طرف سونے کے ہیں اور پانی اس کا موتی اور یاقوت پر بہتا ہے مٹی اس کی مشک سے زیادہ خوشبودار ہے اور پانی اس کا شہد سے زیادہ میٹھا برف سے زیادہ سفید۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

خاتمہ: اس سورت میں بیان ہے کوثر کا اور حکم ہے نماز اور قربانی کا اور خرابی ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے دشمن کی۔

❀ ❀ ❀ ❀

سُوْرَةُ الْكٰفِرُوْنَ

سورۂ کافرون میں بیان ہے کافروں کا معبود اور ہے اور مسلمانوں کا اور۔

۱۱۰۔ باب: وَمِنْ سُوْرَةِ الْفَتْحِ

تفسیر سورۂ فتح

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

(۳۳٦۲) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ : كَانَ عُمَرُ يَسْأَلُنِيْ مَعَ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ، فَقَالَ لَهُ عَبْدُالرَّحْمٰنِ بْنُ عَوْفٍ :

أَتَسْأَلُهُ وَلَنَا بَنُونَ مِثْلُهُ؟ قَالَ : فَقَالَ لَهُ عُمَرُ : إِنَّهُ مِنْ حَيْثُ تَعْلَمُ، فَسَأَلَهُ عَنْ هٰذِهِ الْآيَةِ : ﴿ إِذَا جَآءَ نَصْرُ اللّٰهِ وَالْفَتْحُ ﴾ فَقُلْتُ : إِنَّمَا هُوَ أَجَلُ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ أَعْلَمَهُ إِيَّاهُ وَقَرَأَ السُّورَةَ إِلَى آخِرِهَا، فَقَالَ لَهُ عُمَرُ : وَاللّٰهِ مَا أَعْلَمُ مِنْهَا إِلَّا مَا تَعْلَمُ . (اسناده صحيح)

ترجمہ: ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ حضرت عمر مجھ سے مسئلہ پوچھا کرتے تھے اصحاب کے سامنے تو کہا ان سے عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ نے آپ ان سے پوچھتے ہیں اور ہمارے بہت لڑکے ہیں مانند اس کے تب کہا ان سے حضرت عمرؓ نے تو خوب جانتا ہے جس وجہ سے میں پوچھتا[1] ہوں اور پوچھا ان سے مطلب اس آیت کا ﴿إِذَا جَآءَ نَصْرُ اللّٰهِ وَالْفَتْحُ﴾ تو میں نے کہا اس میں خبر ہے رسول اللہ کی وفات کی کہ خبر دی اس کی اللہ نے اور پڑھی یہ سورت آخر تک۔ پھر کہا حضرت عمرؓ نے اللہ کی قسم میں بھی وہی جانتا ہوں جو تو جانتا ہے۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے روایت کی ہم سے محمد بن بشار نے انہوں نے محمد بن جعفر سے انہوں نے شعبہ سے انہوں نے ابو بشر سے اسی اسناد سے مانند اس کے مگر اس میں مذکور ہے کہ عبدالرحمن نے کہا أَتَسْأَلُهُ ولنا ابن مثله۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

❀ ❀ ❀ ❀

١١١ ۔ باب: وَمِنْ سُورَةِ تَبَّتْ

تفسیر سورۂ لہب

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

(٣٣٦٣) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ : صَعِدَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ذَاتَ يَوْمٍ عَلَى الصَّفَا فَنَادَى : ((**يَا صَبَاحَاهُ**))، فَاجْتَمَعَتْ إِلَيْهِ قُرَيْشٌ، فَقَالَ : ((**إِنِّي نَذِيرٌ لَكُمْ بَيْنَ يَدَيْ عَذَابٍ شَدِيدٍ، أَرَأَيْتُمْ لَوْ أَنِّي أَخْبَرْتُكُمْ أَنَّ الْعَدُوَّ مُمَسِّيكُمْ أَوْ مُصَبِّحُكُمْ أَكُنْتُمْ تُصَدِّقُونِي**))؟ فَقَالَ أَبُو لَهَبٍ : أَلِهٰذَا جَمَعْتَنَا تَبًّا لَكَ، فَأَنْزَلَ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى : ﴿ **تَبَّتْ يَدَآ أَبِي لَهَبٍ وَّتَبَّ** ﴾ . (اسناده صحيح)

ترجمہ: ابن عباسؓ نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ ایک دن چڑھے صفا پر اور پکارا یا صباحاہ اور جمع ہو گئے آپ کے پاس قریش آپ نے فرمایا میں تم کو ڈرانے والا ہوں سخت عذاب سے بھلا دیکھو تم اگر میں تم کو خبر دوں کہ دشمن شام کو یا صبح کو تم پر آنے والا ہے تو تم مجھے سچا جانو گے۔ ابولہب نے کہا تو نے اسی لیے ہم کو جمع کیا تھا ٹوٹ جائیں تیرے ہاتھ تو اتاری اللہ تعالیٰ نے ﴿ تَبَّتْ يَدَا أَبِي لَهَبٍ وَّتَبَّ ﴾ ۔ یعنی ٹوٹ جائیں دونوں ہاتھ ابی لہب کے اور ہلاک ہو وہ خود۔

---

[1] یعنی آپ نے ان کے سینے پر ہاتھ مارا ہے اور دعا کی یا اللہ اس کو اپنی کتاب سمجھا دے۔

فائدہ : یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

خاتمہ: اس سورت میں ہلاکت ابولہب کی اور کام نہ آنا اس کے مال کا اور وعید نار کی اور حبل (رسی) ہونا اس عورت کے گلے میں مذکور ہے۔

❀❀❀❀

۱۱۲۔ باب: وَمِنْ سُوْرَةِ الْأَخْلَاصِ

تفسیر سورۂ اخلاص

بِسمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ

(۳۳٦٤) **عَنْ** أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ: أَنَّ الْمُشْرِكِينَ قَالُوا لِرَسُولِ اللّٰهِ ﷺ: انْسُبْ لَنَا رَبَّكَ فَأَنْزَلَ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى: ﴿ **قُلْ هُوَ اللّٰهُ أَحَدٌ ٥ اَللّٰهُ الصَّمَدُ** ﴾ فَالصَّمَدُ الَّذِي ﴿ **لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُوْلَدْ** ﴾ لِأَنَّهُ لَيْسَ شَيْءٌ يُوْلَدُ إِلَّا سَيَمُوْتُ وَلَيْسَ شَيْءٌ يَمُوْتُ إِلَّا سَيُوْرَثُ وَإِنَّ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ لَا يَمُوْتُ وَلَا يُوْرَثُ: ﴿ **وَلَمْ يَكُنْ لَّهُ كُفُوًا أَحَدٌ** ﴾ قَالَ: ((**لَمْ يَكُنْ لَهُ شَبِيْهٌ وَلَا عِدْلٌ وَلَيْسَ كَمِثْلِهِ شَيْءٌ**)).

(حسن دون قوله "والصمد الذى" ظلال الجنة (٦٦٣۔ التحقيق الثانى)

ترجمہ: ابی بن کعبؓ سے روایت ہے کہ مشرکین نے رسول اللہ ﷺ سے کہا کہ اپنے معبود کا نسب ہم سے بیان کیجیے اللہ نے اتاری ﴿قل هو الله﴾ یعنی کہہ وہ اللہ اکیلا ہے اللہ صمد ہے اور صمد وہ ہے جو نہ کسی سے پیدا ہوا ہو نہ اس سے کوئی پیدا ہوا اس لیے کہ جو کسی سے پیدا ہو، گا ضرور مرے گا اور جو مرے گا اس کا کوئی وارث بھی ہوگا اور اللہ نہ مرے گا اور نہ کوئی اس کا وارث ہوگا اور نہ اس کا کوئی کفو ہے۔ کہا راوی نے یعنی اس کے مشابہ اور برابر کوئی نہیں اور نہ اس کے مثل کوئی چیز ہے۔

❀❀❀❀

(۳۳٦٥) **عَنْ** أَبِي الْعَالِيَةِ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ ذَكَرَ آلِهَتَهُمْ فَقَالُوا: انْسُبْ لَنَا رَبَّكَ، قَالَ: **فَأَتَاهُ جِبْرَئِيْلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ بِهٰذِهِ السُّوْرَةِ:** ﴿ **قُلْ هُوَ اللّٰهُ أَحَدٌ** ﴾ فَذَكَرَ نَحْوَهُ وَلَمْ يَذْكُرْ فِيْهِ: عَنْ أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ.

(اسناده ضعيف) (اس میں ابوسعد ضعیف ہے)

ترجمہ: ابی العالیہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے ذکر کیا مشرکوں کے معبودوں کا سو انہوں نے کہا بیان کر نسب اپنے معبود کا جبرئیل آئے اور یہ سورت لائے پھر ذکر کی حدیث، مانند حدیث مذکور کے اور نہیں ذکر کیا اس سند میں ابی بن کعب کا۔

فائدہ : یہ روایت میرے نزدیک زیادہ صحیح ہے ابوسعد کی روایت سے (یعنی جو اوپر گزری) اور ابوسعد کا نام محمد ہے وہ بیٹے ہیں مُیَسَّر کے۔

خاتمہ: اس سورت میں مذکور ہے احدیت اور صمدیت اور تنزیہ اللہ تعالیٰ کی والد و ولد اور کفو سے۔

١١٣، ١١٤ ـ باب: وَمِنْ سُوْرَةُ الْمُعَوِّذَتَيْنِ

تفسیر سورۂ معوذتین

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

(٣٣٦٦) عَنْ عَائِشَةَ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ نَظَرَ إِلَى الْقَمَرِ فَقَالَ: ((يَا عَائِشَةُ اسْتَعِيْذِيْ بِاللّٰهِ مِنْ شَرِّ هٰذَا فَإِنَّ هٰذَا هُوَ الْغَاسِقُ إِذَا وَقَبَ)).

(حسن صحيح) سلسلة الاحاديث الصحيحة: ٣٧٢۔ تخريج مشكاة المصابيح، المشكاة۔ ٢٤٧٥۔

ترجمہ: عائشہ ام المومنین رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے چاند دیکھا اور فرمایا اے عائشہؓ پناہ مانگ اس کے شر سے اللہ کے ساتھ اس لیے کہ یہی غاسق ہے (یعنی اندھیرا کرنے والا)

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

❀ ❀ ❀ ❀

(٣٣٦٧) عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرِ الْجُهَنِيِّ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((قَدْ أَنْزَلَ اللّٰهُ عَلَيَّ آيَاتٍ لَمْ يُرَمِثْلُهُنَّ ﴿ قُلْ أَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ ﴾)) إِلَى آخِرِ السُّوْرَةِ۔((﴿ قُلْ أَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ ﴾)) إِلَى آخِرِ السُّوْرَةِ.

(اسناده صحيح)

ترجمہ: عقبہ بن عامر جہنیؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے مجھ پر چند آیتیں ایسی اتاری ہیں کہ ان کا مثل کسی نے نہ دیکھا ﴿ قل اعوذ برب الناس ﴾ آخر سورت تک اور ﴿ قل اعوذ برب الفلق ﴾ آخر سورت تک۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

معوذتین میں امر ہے تعوذ کا فلق میں مخلوقات اور غاسق اور نفاثات اور حاسد کے شر سے اور ناس میں مذکور ہے ربوبیت اور مالکیت اور الوہیت اللہ تعالیٰ کی اور امر ہے تعوذ کا خناس کے وسواس سے تمام ہوئی فہرست کلام اللہ کی ہر ہر سورت کی بعون الملك الوهاب وبنصر العزيز التواب والحمد لله على ذلك۔

❀ ❀ ❀ ❀

باب: في قصة خلق آدم وبدء التسليم والتشميت وجحده وجحد ذريته

(٣٣٦٨) عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((لَمَّا خَلَقَ اللّٰهُ آدَمَ وَنَفَخَ فِيْهِ الرُّوْحَ عَطَسَ فَقَالَ: اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ، فَحَمِدَ اللّٰهَ بِإِذْنِهِ، فَقَالَ لَهُ رَبُّهُ: يَرْحَمُكَ اللّٰهُ يَا آدَمُ، اذْهَبْ إِلَى أُوْلٰئِكَ الْمَلٰئِكَةِ. إِلَى مَلَاءٍ مِنْهُمْ جُلُوْسٍ. فَقُلْ: اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ، قَالُوْا: وَعَلَيْكَ السَّلَامُ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ، ثُمَّ رَجَعَ

إِلٰى رَبِّهِ قَالَ: إِنَّ هٰذِهِ تَحِيَّتُكَ وَتَحِيَّةُ بَنِيكَ بَيْنَهُمْ فَقَالَ اللّٰهُ لَهُ. وَيَدَاهُ مَقْبُوضَتَانِ.: اخْتَرْ أَيَّهُمَا شِئْتَ، قَالَ : اخْتَرْتُ يَمِينَ رَبِّي وَكِلْتَا يَدَيْ رَبِّي يَمِينٌ مُبَارَكَةٌ، ثُمَّ بَسَطَهَا فَإِذَا فِيهَا آدَمُ وَذُرِّيَّتُهُ، فَقَالَ : أَيْ رَبِّ مَاهٰؤُلَاءِ قَالَ: هٰؤُلَاءِ ذُرِّيَّتُكَ، فَإِذَا كُلُّ إِنْسَانٍ مَكْتُوبٌ عُمُرُهُ بَيْنَ عَيْنَيْهِ فَإِذَا فِيهِمْ رَجُلٌ أَضْوَأُهُمْ. أَوْ مِنْ أَضْوَءِ هِمْ. قَالَ: يَارَبِّ مَنْ هٰذَا؟ قَالَ : هٰذَا ابْنُكَ دَاوُدُ وَقَدْ كَتَبْتُ لَهُ عُمُرَ أَرْبَعِينَ سَنَةً، قَالَ : يَارَبِّ زِدْهُ فِي عُمُرِهِ، قَالَ: ذَاكَ الَّذِي كُتِبَ لَهُ. قَالَ : أَيْ رَبِّ فَإِنِّي قَدْ جَعَلْتُ لَهُ مِنْ عُمُرِي سِتِّينَ سَنَةً قَالَ : أَنْتَ وَذَاكَ، قَالَ : ثُمَّ اسْكُنِ الْجَنَّةَ مَا شَاءَ اللّٰهُ ثُمَّ أُهْبِطَ مِنْهَا فَكَانَ آدَمُ يَعُدُّ لِنَفْسِهِ، قَالَ : فَأَتَاهُ مَلَكُ الْمَوْتِ فَقَالَ لَهُ آدَمُ قَدْ عَجِلْتَ، قَدْ كُتِبَ لِيْ أَلْفُ سَنَةٍ. قَالَ: بَلٰى! وَلٰكِنَّكَ جَعَلْتَ لِابْنِكَ دَاوُدَ سِتِّينَ سَنَةً فَجَحَدَ فَجَحَدَتْ ذُرِّيَّتُهُ وَنَسِيَ فَنَسِيَتْ ذُرِّيَّتُهُ.. قَالَ : فَمِنْ يَوْمَئِذٍ أُمِرَ بِالْكِتَابِ وَالشُّهُوْدِ)).

(حسن صحيح) تخريج المشكاة ٤٦٦٢ ـ ظلال الجنة (٢٠٤ ـ ٢٠٦)

ترجمہ: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب اللہ تعالیٰ نے آدم کو بنایا اور ان میں روح پھونکی ان کو چھینک آئی اور کہا الحمدللہ پھر اللہ کی تعریف کی اس کے حکم سے پھر اس کے رب نے فرمایا اللہ تجھ پر رحم کرے اے آدم (علیہ السلام) جا تو ان فرشتوں کی طرف جو بیٹھے ہوئے ہیں اور ان سے کہہ السلام علیکم انہوں نے جواب دیا آدم (علیہ السلام) کو وعلیک السلام ورحمۃ اللہ پھر لوٹے وہ اپنے رب کی طرف اور فرمایا رب نے یہ تیری دعا ہے اور تیری اولاد کی آپس میں (اس میں رد ہے بندگی اور گورنشات کا) پھر فرمایا اللہ تعالیٰ نے اپنی دونوں مٹھیاں بند کر کے کہ ان میں سے جسے چاہے تو اختیار کر آدم نے کہا اختیار کیا میں نے داہنا ہاتھ اپنے رب کا اور دونوں ہاتھ اس کے داہنے ہیں برکت والے پھر اس مٹھی کو کھولا تو اس میں تمثال تھے آدم علیہ السلام اور اس کی اولاد کے پوچھا آدم علیہ السلام نے کہ یہ کون لوگ ہیں فرمایا یہ سب تیری اولاد ہے اور ہر ایک کی عمر دونوں آنکھوں کے بیچ میں لکھی ہوئی تھی اس میں ایک مرد تھا نہایت روشن چہرہ آدم نے کہا یہ کون ہے اے پروردگار ارشاد ہوا یہ تمہارا بیٹا داؤد ہے اور میں نے اس کی عمر چالیس برس لکھی ہے آدم علیہ السلام نے کہا یا اللہ اس کی عمر زیادہ کر اللہ تعالیٰ نے فرمایا اتنی ہی لکھی ہے انہوں نے عرض کی اللہ تعالیٰ میں نے اپنی عمر سے اس کو ساٹھ برس دیئے اللہ تعالیٰ نے فرمایا تم اور ایسی سخاوت پھر وہ جنت میں رہے جتنا اللہ نے چاہا پھر وہاں سے اتارے گئے اور وہ اپنی عمر گنتے تھے پھر جب ملک الموت آئے تو آدم نے کہا تم نے جلدی کی میری عمر تو ہزار برس کی ہے انہوں نے کہا بے شک ولیکن تم نے ساٹھ برس داؤد کو دیئے ہیں پھر وہ منکر ہو گئے اور ان کی اولاد بھی منکر ہونے لگی اور بھول گئے آدم اور بھولنے لگی ان کی اولاد فرمایا آپ نے اس دن سے حکم ہوا عقود کے لکھنے کا اور گواہ ہونے کا۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اس سند سے اور مروی ہوئی ہے یہ کئی سندوں سے ابو ہریرہؓ سے انہوں نے روایت کی نبی ﷺ سے۔

باب: فی حکمة خلق الجبال فی الأرض لتقر بعد میدھا

(۳۳۶۹) عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ : ((لَمَّا خَلَقَ اللّٰهُ الْأَرْضَ جَعَلَتْ تَمِيْدُ، فَخَلَقَ الْجِبَالَ فَقَالَ : بِهَا عَلَيْهَا، فَاسْتَقَرَّتْ فَعَجِبَتِ الْمَلَائِكَةُ مِنْ شِدَّةِ الْجِبَالِ فَقَالُوْا : يَارَبِّ هَلْ مِنْ خَلْقِكَ شَيْءٌ أَشَدُّ مِنَ الْجِبَالِ؟ قَالَ : نَعَمْ، الْحَدِيْدُ. فَقَالُوْا: يَارَبِّ فَهَلْ مِنْ خَلْقِكَ شَيْءٌ أَشَدُّ مِنَ الْحَدِيْدِ؟ قَالَ : نَعَمْ، النَّارُ، قَالُوْا: يَارَبِّ فَهَلْ مِنْ خَلْقِكَ شَيْءٌ أَشَدُّ مِنَ النَّارِ؟ قَالَ : نَعَمْ الْمَاءُ، قَالُوْا : يَارَبِّ فَهَلْ مِنْ خَلْقِكَ شَيْءٌ أَشَدُّ مِنَ الْمَاءِ؟ قَالَ : نَعَمْ الرِّيْحُ، قَالُوْا: يَارَبِّ فَهَلْ مِنْ خَلْقِكَ شَيْءٌ أَشَدُّ مِنَ الرِّيحِ؟ قَالَ : نَعَمْ، ابْنُ آدَمَ تَصَدَّقَ بِصَدَقَةٍ بِيَمِيْنِهِ يُخْفِيْهَا مِنْ شِمَالِهِ)).

[اسنادہ ضعیف] تخریج مشکاۃ المصابیح (۱۹۲۳) التعلیق الرغیب (۲/ ۳۱) (اس میں سلیمان بن ابو سلیمان غیر معروف ہے)

ترجمہ: انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا جب اللہ نے زمین بنائی وہ جھکی پڑتی تھی تو پہاڑوں کو بنایا اور فرمایا تم زمین کو تھامے رہو پس وہ ٹھہر گئے تب فرشتوں کو تعجب آیا پہاڑوں کی مضبوطی سے اور عرض کی انہوں نے اے پروردگار کوئی چیز تیری مخلوق میں پہاڑ سے زیادہ سخت ہے فرمایا ہاں لوہا' عرض کی اے رب کوئی چیز تیری مخلوق میں لوہے سے زیادہ سخت ہے فرمایا ہاں آگ عرض کی اے رب کوئی چیز تیری مخلوق میں آگ سے زیادہ سخت ہے فرمایا ہاں پانی عرض کی اے رب کوئی چیز تیری مخلوق میں پانی سے زیادہ سخت ہے فرمایا ہاں ہوا' عرض کی اے رب کوئی چیز تیری مخلوق میں ہوا سے زیادہ سخت ہے فرمایا ہاں وہ آدمی جو صدقہ دے اس طرح کہ داہنے ہاتھ سے دے اور بائیں ہاتھ کو خبر نہ ہو۔

فائدہ : یہ حدیث غریب ہے۔ نہیں جانتے ہم اس کو مرفوع مگر اسی سند سے۔ یہ آخر تفسیر ہے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

احادیث شتّٰی أبواب الدعوات

دعاؤں کے بیان میں

۱۔ بَابُ: مَا جَاءَ فِي فَضْلِ الدُّعَاءِ

دعا کی فضیلت

(۳۳۷۰) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ: عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((لَيْسَ شَيْءٌ أَكْرَمَ عَلَى اللّٰهِ مِنَ الدُّعَاءِ)).

(اسناده حسن) تخريج مشكاة المصابيح (۲۲۳۲/ التحقيق الثانى) التعليق الرغيب (۲/ ۲۷۰)

ترجمہ: ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: کوئی چیز اللہ تعالیٰ کی درگاہ میں دعا سے زیادہ بزرگ نہیں۔

فائدہ: یہ حدیث غریب ہے۔ ہم اسے مرفوع نہیں جانتے مگر عمران بن قطان کی روایت سے۔ روایت کی ہم سے محمد بن بشار نے انہوں نے عبدالرحمٰن بن مہدی سے انہوں نے عمران قطان سے مانند اس کے۔

بَابٌ مِنْهُ

دعا عبادت کا مغز ہے

(۳۳۷۱) عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((الدُّعَاءُ مُخُّ الْعِبَادَةِ)).

(ضعيف بهذا اللفظ۔ الروض النضير ۲/ ۲۸۹۔ تخريج المشكاة: ۲۲۳۱) اس میں عبداللہ ابن لہیعہ راوی ضعیف ہے

ترجمہ: انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: دعا مغز ہے عبادت کا۔

فائدہ: یہ حدیث غریب ہے اس سند سے نہیں جانتے ہم اسے مگر ابن ابی لہیعہ کی روایت سے۔

❀❀❀❀

(۳۳۷۲) عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ : ((الدُّعَاءُ هُوَالْعِبَادَةُ)). ثُمَّ قَرَأَ: ﴿ وَقَالَ رَبُّكُمُ ادْعُوْنِيْٓ أَسْتَجِبْ لَكُمْ إِنَّ الَّذِيْنَ يَسْتَكْبِرُوْنَ عَنْ عِبَادَتِيْ سَيَدْخُلُوْنَ جَهَنَّمَ دَاخِرِيْنَ ﴾)). (اسناده صحيح) احكام الجنائز (١٩٤) الروض النضير (٨٨٨) تخريج مشكاة المصابيح (٢٢٣٠) صحيح أبي داود (١٣٢٩)

ترجمہ: نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: دعا یہی تو عبادت ہے پھر پڑھی آپ نے یہ آیت ﴿وقال ربکم﴾ یعنی فرمایا تمہارے رب نے پکارو مجھ کو قبول کروں گا میں تمہاری پکار کو جو لوگ تکبر کرتے ہیں میری عبادت سے داخل ہوں گے جہنم میں ذلیل ہو کر۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے۔صحیح ہے۔اور روایت کی یہ منصور اور اعمش نے ذر سے اور ہم نہیں جانتے اس کو مگر ذر کی روایت سے۔

❀❀❀❀

۲۔ بُابُ مِنْهُ ((من لم يسأل الله يغضب عليه))

جو اللہ تعالیٰ سے سوال نہیں کرتا اللہ تعالیٰ اس پر غصہ ہوتا ہے

(۳۳۷۳) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ: قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : ((إِنَّهُ مَنْ لَمْ يَسْأَلِ اللّٰهَ يَغْضَبْ عَلَيْهِ)).

(اسناده حسن) سلسلة الأحاديث الصحيحة (٢٦٥٤) الضعيفة تحت الحديث (٢١) ابن ماجه (٣٨٢٧)

ترجمہ: روایت ہے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے، انہوں نے کہا فرمایا رسول اللہ ﷺ نے جس نے اللہ تعالیٰ سے سوال نہ کیا اللہ تعالیٰ اس پر غصہ ہوگا۔(بعض کے نزدیک یہ روایت ضعیف ہے ابوصالح الخوزی لعین الحدیث ہے۔ تقریب (٨١٧٢))

فائدہ: اور روایت کی وکیع نے کئی لوگوں سے انہوں نے ابی الملیح سے یہ حدیث اور نہیں جانتے ہم اس کو مگر اسی سند سے۔روایت کی ہم سے اسحاق بن منصور نے انہوں نے ابوعاصم سے انہوں نے حمید سے انہوں نے ابوصالح سے انہوں نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے انہوں نے نبی ﷺ سے مانند اس کے۔

❀❀❀❀

۳۔ باب منه (كون الزكر خير أعمالكم وأزكاها عند مليككم)

ذکر تمہارے اعمال میں زیادہ بہتر ہے اور تمہارے مالک کے نزدیک زیادہ پاکیزہ ہے۔

(۳۳۷۴) عَنْ أَبِي مُوْسَى الْأَشْعَرِيِّ رضي الله عنه قَالَ : كُنَّا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فِي غَزَاةٍ فَلَمَّا قَفَلْنَا أَشْرَفْنَا عَلَى الْمَدِيْنَةِ

فَكَبَّرَ النَّاسُ تَكْبِيرَةً وَرَفَعُوا بِهَا أَصْوَاتَهُمْ، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((إِنَّ رَبَّكُمْ لَيْسَ بِأَصَمَّ وَلَا غَائِبٍ هُوَ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَ رُؤُوسِ رِحَالِكُمْ)) ثُمَّ قَالَ: ((يَاعَبْدَاللّٰهِ بْنَ قَيْسٍ أَلَا أُعَلِّمُكَ كَنْزًا مِنْ كُنُوزِ الْجَنَّةِ؟ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ)). (اسناده صحيح) الروض النضير (١٠٤١) صحيح أبي داود (١٣٦٥)

ترجمہ: سیدنا ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہا کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ایک جنگ میں گئے۔ جب ہم واپس آئے تو مدینہ کے قریب پہنچنے پر لوگوں نے بہت بلند آواز سے تکبیر کہی، تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تمہارا رب بہرہ نہیں اور نہ ہی وہ غائب ہے بلکہ وہ تمہارے اور تمہاری سواریوں کے سروں کے درمیان ہے۔ پھر آپ نے فرمایا: اے عبداللہ بن قیس! کیا میں تجھے جنت کے خزانوں میں سے ایک خزانے کے متعلق نہ بتاؤں، وہ "لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ" ہے۔

❀❀❀❀

٤۔ بَابُ: مَا جَاءَ فِي فَضْلِ الذِّكْرِ

باب: ذکر کی فضیلت کے بیان میں

(٣٣٧٥) **عَنْ** عَبْدِاللّٰهِ بْنِ بُسْرٍ: أَنَّ رَجُلًا قَالَ: يَارَسُولَ اللّٰهِ! إِنَّ شَرَائِعَ الْإِسْلَامِ قَدْ كَثُرَتْ عَلَيَّ فَأَخْبِرْنِي بِشَيْءٍ أَتَشَبَّثُ بِهِ، قَالَ: ((لَا يَزَالُ لِسَانُكَ رَطْبًا مِنْ ذِكْرِ اللّٰهِ)).

(اسناده صحيح) تخريج الكلم الطيب، رقم (٣)

ترجمہ: عبداللہ بن بسرؓ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے عرض کی کہ اے رسول اللہ کے! اسلام کے حکم بہت ہو گئے سو مجھے بتایئے ایسی چیز پکڑوں آپؐ نے فرمایا ہمیشہ تیری زبان تر رہے اللہ کے ذکر سے۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے۔ غریب ہے۔

❀❀❀❀

٥۔ بَابُ مِنْهُ: في أن ذاكر الله كثيرا أفضل من الغازي في سبيل الله

کثرت سے اللہ کا ذکر کرنے والا اللہ کے رستے میں جہاد کرنے والے سے افضل ہے

(٣٣٧٦) **عَنْ** أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ: أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ سُئِلَ: أَيُّ الْعِبَادِ أَفْضَلُ دَرَجَةً عِنْدَ اللّٰهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ؟ قَالَ: ((الذَّاكِرِينَ اللّٰهَ كَثِيرًا وَالذَّاكِرَاتُ)) قَالَ: قُلْتُ: يَارَسُولَ اللّٰهِ! وَمِنَ الْغَازِي فِي سَبِيلِ اللّٰهِ؟ قَالَ: ((لَوْ ضَرَبَ بِسَيْفِهِ فِي الْكُفَّارِ وَالْمُشْرِكِينَ حَتّٰى يَنْكَسِرَ وَيَخْتَضِبَ دَمًا لَكَانَ الذَّاكِرُونَ اللّٰهَ كَثِيرًا أَفْضَلَ مِنْهُ دَرَجَةً)).

(اسناده ضعيف) التعليق الرغيب ٢/ ٢٢٨) (اس کی سند ابن لہیعہ اور دراج عن ابی الہیثم کی وجہ سے ضعیف ہے)

ترجمہ: ابوسعید خدریؓ سے روایت ہے کہ کسی نے پوچھا رسول اللہ ﷺ سے کہ کون سا بندہ افضل ہے درجہ میں اللہ تعالیٰ کے نزدیک قیامت کے دن آپؐ نے فرمایا اللہ کو بہت یاد کرنے والے، انہوں نے کہا اے رسول اللہ کے اور وہ غازی سے بھی افضل ہے آپؐ نے فرمایا اگر غازی اپنی تلوار سے کافر اور مشرک کو مارے یہاں تک کہ تلوار ٹوٹ جائے اور وہ خون آلودہ ہو جائے تو بھی اللہ کا یاد کرنے والا اس سے افضل ہوگا درجہ میں۔

فائدہ: یہ حدیث غریب ہے۔ نہیں جانتے ہم اسے مگر دراج کی روایت سے۔

❀❀❀❀

٦۔ بَابٌ مِنْهُ

اسی بیان میں

(٣٣٧٧) عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ قَالَ : قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((أَلَا أُنَبِّئُكُمْ بِخَيْرِ أَعْمَالِكُمْ وَأَزْكَاهَا عِنْدَ مَلِيكِكُمْ وَأَرْفَعِهَا فِي دَرَجَاتِكُمْ، وَخَيْرٍ لَكُمْ مِنْ إِنْفَاقِ الذَّهَبِ وَالْوَرِقِ وَخَيْرٍ لَكُمْ مِنْ أَنْ تَلْقَوْا عَدُوَّكُمْ فَتَضْرِبُوا أَعْنَاقَهُمْ وَيَضْرِبُوا أَعْنَاقَكُمْ؟)) قَالُوا: بَلَى، قَالَ : ((ذِكْرُ اللّٰهِ)) قَالَ مَعَاذُ بْنُ جَبَلٍ : مَا شَيْءٌ أَنْجَى مِنْ عَذَابِ اللّٰهِ مِنْ ذِكْرِ اللّٰهِ . (اسناده صحيح) تخريج الكلم الطيب، رقم (١) تخريج مشكاة المصابيح (٢٦٩) التعليق الرغيب (٢/٢٢٨).

ترجمہ: روایت ہے ابو درداء رضی اللہ عنہ سے، انہوں نے کہا کہ نبی ﷺ نے فرمایا کیا نہ خبر دوں میں تم کو سب عملوں سے بہتر کام کی اور نہایت پاکیزہ کی اپنے مالک کے نزدیک اور بہت بلند کرنے والا تمہارے درجوں کو اور بہتر تمہارے لیے سونا اور چاندی خرچ کرنے سے اور بہتر تم کو اس سے کہ ملو تم اپنے دشمن سے اور تم گردنیں مارو ان کی اور وہ گردنیں ماریں تمہاری؟ انہوں نے کہا ہاں، آپؐ نے فرمایا وہ ذکر ہے اللہ کا۔ معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ نے کہا کوئی چیز اللہ کے عذاب سے نجات دینے والی ذکر الٰہی سے بڑھ کر نہیں۔

فائدہ: روایت کی بعض نے یہ حدیث عبداللہ بن سعیدؓ سے مثل اسی کے اس اسناد سے۔ اور روایت کی بعض نے ان سے اور اسے مرسل کیا۔

❀❀❀❀

٧۔ بَابُ: مَا جَاءَ فِي الْقَوْمِ يَجْلِسُونَ فَيَذْكُرُونَ اللّٰهَ مَالَهُمْ مِّنَ الْفَضْلِ

مجلس ذکر کی فضیلت کے بیان میں

(٣٣٧٨) عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ وَأَبِي هُرَيْرَةَ : أَنَّهُمَا شَهِدَا عَلَى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ أَنَّهُ قَالَ: ((مَا مِنْ قَوْمٍ

يَذْكُرُوْنَ اللّٰهَ إِلَّا حَفَّتْ بِهِمُ الْمَلٰئِكَةُ وَغَشِيَتْهُمُ الرَّحْمَةُ وَنَزَلَتْ عَلَيْهِمُ السَّكِيْنَةُ وَذَكَرَهُمُ اللّٰهُ فِيْمَنْ عِنْدَهُ))۔ [اسناده صحيح] سلسلة الأحاديث الصحيحة (٧٥)

ترجمہ: ابوسعید خدریؓ اور ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کوئی جماعت ایسی نہیں کہ یاد کرتی ہو اللہ کو مگر گھیر لیتے ہیں اس کو فرشتے اور ڈھانپ لیتی ہے ان کو رحمت اور اترتی ہے ان پر تسکین اور یاد کرتا ہے ان کو اللہ اپنے پاس والوں (یعنی فرشتوں کے آگے)۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے۔ صحیح ہے۔

❀❀❀❀

(۳۳۷۹) عَنْ أَبِیْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ قَالَ : خَرَجَ مُعَاوِيَةُ إِلَى الْمَسْجِدِ فَقَالَ : مَا يُجْلِسُكُمْ؟ قَالُوْا : جَلَسْنَا نَذْكُرُ اللّٰهَ، قَالَ: اللّٰهُ مَا أَجْلَسَكُمْ إِلَّا ذَاكَ؟ قَالُوْا : وَاللّٰهِ مَا أَجْلَسَنَا إِلَّا ذَاكَ، قَالَ : أَمَا إِنِّی لَمْ أَسْتَحْلِفُكُمْ تُهْمَةً لَكُمْ وَمَا كَانَ أَحَدٌ بِمَنْزِلَتِیْ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ أَقَلَّ حَدِيْثًا عَنْهُ مِنِّیْ، إِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ خَرَجَ عَلٰى حَلْقَةٍ مِنْ أَصْحَابِهِ فَقَالَ: ((**مَا يُجْلِسُكُمْ**))؟ قَالُوْا : جَلَسْنَا نَذْكُرُ اللّٰهَ وَنَحْمَدُهُ لِمَا هَدَانَا لِلْإِسْلَامِ وَمَنَّ عَلَيْنَا بِهِ، فَقَالَ: ((**آللّٰهِ مَا أَجْلَسَكُمْ إِلَّا ذَاكَ**))؟ قَالُوْا : آللّٰهِ مَا أَجْلَسَنَا إِلَّا ذَاكَ، قَالَ : ((**أَمَا إِنِّی لَمْ أَسْتَحْلِفْكُمْ لِتُهْمَةٍ لَكُمْ، إِنَّهُ أَتَانِیْ جِبْرَئِيْلُ وَأَخْبَرَنِیْ أَنَّ اللّٰهَ يُبَاهِیْ بِكُمُ الْمَلٰئِكَةَ**)) . (اسناده صحيح)

ترجمہ: ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ معاویہ مسجد میں آئے اور لوگوں سے کہا تم کیوں بیٹھے ہو؟ انہوں نے کہا ہم اللہ کو یاد کرتے ہیں۔ معاویہ نے کہا اسی لیے بیٹھے ہو؟ انہوں نے کہا اسی لیے قسم ہے اللہ کی معاویہ نے کہا میں نے تمہیں اس لیے قسم نہیں دی کہ تم جھوٹے ہو اور میں آنحضرت ﷺ کی حدیثیں بہت کم روایت کرتا ہوں (یعنی بسبب احتیاط کے) اور آنحضرتؐ نکلے اپنے صحابہ کے حلقہ پر اور فرمایا تم کیوں بیٹھے ہو؟ انہوں نے کہا ہم اللہ کو یاد کرتے ہیں اور تعریف کرتے ہیں اس کی کہ ہدایت کی ہم کو طرف اسلام کے اور احسان کیا ہم پر' فرمایا آپؐ نے قسم ہے اللہ کی کیا تم اسی لیے بیٹھے ہو؟ انہوں نے کہا قسم ہے اللہ کی ہم اسی لیے بیٹھے ہیں فرمایا آپؐ نے میں نے تم کو قسم نہیں دی اس لیے کہ تم پر گمان ہے جھوٹ کا' آگاہ ہو کہ آئے میرے پاس جبرئیل اور مجھے خبر دی کہ اللہ تعالیٰ تمہارا فخر بیان کرتا ہے فرشتوں پر (یعنی فرماتا ہے کہ کیا اچھے بندے ہیں میرے)۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے۔ غریب ہے نہیں جانتے ہم اسے مگر اسی سند سے اور ابونعامہ سعدی کا نام عمرو بن عیسیٰ ہے اور ابوعثمان نہدی کا نام عبدالرحمن ابن مل ہے۔

❀❀❀❀

٨۔ بَابُ : مَا جَاءَ فِي الْقَوْمِ يَجْلِسُونَ وَلَا يَذْكُرُونَ اللّٰهَ

جس مجلس میں اللہ تعالیٰ ذکر نہ ہو اس کی مذمت کے بیان میں

(٣٣٨٠) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ: عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ : ((مَا جَلَسَ قَوْمٌ مَجْلِسًا لَمْ يَذْكُرُوا اللّٰهَ فِيهِ وَلَمْ يُصَلُّوا عَلَى نَبِيِّهِمْ إِلَّا كَانَ عَلَيْهِمْ تِرَةً فَإِنْ شَاءَ عَذَّبَهُمْ وَإِنْ شَاءَ غَفَرَ لَهُمْ)).

(اسناده صحيح) سلسلة الأحاديث الصحيحة (٧٤).

ترجمہ: ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا کوئی مجلس ایسی نہیں کہ لوگ اس میں بیٹھ کر نہ اللہ کو یاد کریں اور نہ درود پڑھیں اپنے نبی ﷺ پر مگر ہو جائے گی ان پر حسرت اور نقصان اگر چاہے اللہ عذاب کرے ان کو چاہے معاف کر دے۔

فائدہ : یہ حدیث حسن ہے۔ اور مروی ہے بواسطہ ابوہریرہؓ کے نبی ﷺ سے کئی سندوں سے۔

❀ ❀ ❀ ❀

٩۔ بَابُ : مَا جَاءَ أَنَّ دَعْوَةَ الْمُسْلِمِ مُسْتَجَابَةٌ

باب: اس بیان میں کہ مسلمان کی دعا قبول ہے

(٣٣٨١) عَنْ جَابِرٍ قَالَ : سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ : ((مَا مِنْ أَحَدٍ يَدْعُو بِدُعَاءٍ إِلَّا آتَاهُ اللّٰهُ مَا سَأَلَ أَوْ كَفَّ عَنْهُ مِنْ سُوءٍ مِثْلَهُ، مَا لَمْ يَدْعُ بِإِثْمٍ أَوْ قَطِيعَةِ رَحِمٍ)). (اسناده حسن) تخريج المشكاة (٢٢٣٦)

ترجمہ: جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا کہ فرماتے تھے کہ کوئی ایسا نہیں کہ مانگے اللہ سے کوئی چیز مگر اللہ دیتا ہے اس کو وہی چیز یا دور کر دیتا ہے اس کے برابر کوئی برائی جب تک کسی گناہ یا ناتا کاٹنے کے لیے دعا نہ کرے۔

فائدہ : اس بارے میں ابوسعید اور عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہما سے بھی روایت ہے۔

❀ ❀ ❀ ❀

(٣٣٨٢) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ: قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ : ((مَنْ سَرَّهُ أَنْ يَسْتَجِيبَ اللّٰهُ لَهُ عِنْدَ الشَّدَائِدِ وَالْكُرَبِ فَلْيُكْثِرِ الدُّعَاءَ فِي الرَّخَاءِ)). (اسناده حسن) سلسله الأحاديث الصحيحة (٥٩٥)

ترجمہ: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جسے خوش لگے کہ قبول کرے اللہ اس کی دعائیں سختیوں اور تکلیفوں میں تو بہت دعا کرے راحت میں۔

فائدہ : یہ حدیث غریب ہے۔

❀ ❀ ❀ ❀

(۳۳۸۳) عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ يَقُوْلُ : سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ : ((أَفْضَلُ الذِّكْرِ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَأَفْضَلُ الدُّعَاءِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ)). (اسناده حسن) سلسلة الأحاديث الصحيحة (١٤٩٧) تخريج مشكاة المصابيح (٢٣٠٦) التعليق الرغيب (٢/٢٢٩)

ترجمہ: جابرؓ کہتے ہیں کہ سنا میں نے رسول اللہ ﷺ سے فرماتے تھے کہ سب ذکروں میں افضل ہے لا الہ الا اللہ اور سب دعاؤں میں افضل ہے الحمد للہ۔

فائدہ : یہ حدیث غریب ہے۔ نہیں جانتے ہم اس کو مگر موسیٰ بن ابراہیم کی روایت سے۔ اور روایت کی علی بن مدینی اور کئی لوگوں نے یہ حدیث موسیٰ بن ابراہیم سے۔

❀❀❀❀

(۳۳۸۴) عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ : كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَذْكُرُ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ أَحْيَانِهِ .

(اسناده صحيح) سلسلة الأحاديث الصحيحة (٤٠٦) صحيح أبي داود (١٤)

ترجمہ: ام المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ہر وقت یاد کرتے تھے اللہ کو۔

فائدہ : یہ حدیث حسن ہے۔ غریب ہے۔ نہیں پہچانتے ہم اس کو مگر یحییٰ بن زکریا بن ابی زائدہ کی روایت سے اور بہی کا نام عبداللہ ہے۔

❀❀❀❀

۱۰ ـ بَابُ : مَا جَاءَ أَنَّ الدَّاعِيَ يَبْدَأُ بِنَفْسِهِ

اس بیان میں کہ دعا کرنے والا پہلے اپنے لیے دعا کرے

(۳۳۸۵) عَنْ أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ : أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ إِذَا ذَكَرَ أَحَدًا فَدَعَا لَهُ بَدَأَ بِنَفْسِهِ . (اسناده صحيح)

تخريج المشكاة (٢٢٥٨) التحقيق الثاني۔ صحيح الجامع الصغير (٤٧٢٣)

ترجمہ: ابی بن کعبؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب کسی کو یاد کر کے اس کے لیے دعا کرتے تو پہلے اپنے لیے دعا کر لیتے۔

فائدہ : یہ حدیث حسن ہے۔ غریب ہے صحیح ہے اور ابوقطن کا نام عمرو بن ہثیم ہے۔ پہلے اپنے لیے دعا کرنے میں محتاجی اپنی اور بے پروائی اللہ کی بخوبی ظاہر ہو جاتی ہے۔

❀❀❀❀

۱۱۔ بَابُ: مَا جَاءَ فِي رَفْعِ الْأَيْدِيْ عِنْدَ الدُّعَاءِ

دعا کے وقت ہاتھ اٹھانے کے بیان میں

(۳۳۸۶) عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ : كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ إِذَا رَفَعَ يَدَيْهِ فِي الدُّعَاءِ لَمْ يَحُطَّهُمَا حَتّٰى يَمْسَحَ بِهِمَا وَجْهَهُ. قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى فِيْ حَدِيْثِهِ: لَمْ يَرُدَّهُمَا حَتّٰى يَمْسَحَ بِهِمَا وَجْهَهُ .

(اسناده ضعيف) تخريج المشكاة (۲۲٤٥) الارواء (٤٣٣) (اس سند میں حماد بن عیسیٰ راوی ضعیف ہے)

ترجمہ: عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے کہا رسول اللہ ﷺ جب دعا کے لیے ہاتھ اٹھاتے نہ اتارتے ان کو جب تک پھیر نہ لیتے اپنے منہ پر۔ اور محمد بن مثنیٰ نے اپنی روایت میں کہا نہ لوٹاتے ان کو جب تک پھیر نہ لیتے اپنے منہ پر۔

فائدہ: یہ حدیث غریب ہے۔ نہیں جانتے ہم اس کو مگر حماد بن عیسیٰ کی روایت سے اس نے اکیلے روایت کیا اس کو اور وہ قلیل الحدیث ہیں۔ اور روایت کی ان سے کئی شخصوں نے اور حنظلہ بن ابی سفیان جمحی ثقہ ہیں یحییٰ بن سعید قطان نے ان کو ثقہ کہا ہے۔

❀ ❀ ❀ ❀

۱۲۔ بَابُ: مَا جَاءَ فِيمَنْ يَسْتَعْجِلُ فِيْ دُعَائِهِ

دعا میں جو جلدی کرتا ہے اس کے بیان میں

(۳۳۸۷) عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ: عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ : ((يُسْتَجَابُ لِأَحَدِكُمْ مَالَمْ يَعْجَلْ، يَقُوْلُ : دَعَوْتُ فَلَمْ يُسْتَجَبْ لِيْ)). (اسناده صحيح) صحيح أبي داود (١٣٣٤)

ترجمہ: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: دعا قبول کی جاتی ہے تم میں سے ہر کسی کی جب تک کہ وہ جلدی نہ کرے اور یہ نہ کہنے لگے کہ میں نے دعا کی اور قبول نہ ہوئی۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے۔ صحیح ہے اور ابوعبید کا نام سعد ہے اور وہ عبدالرحمٰن بن ازہر کے مولیٰ ہیں اور عبدالرحمٰن بن عوف کا مولیٰ بھی کہتے ہیں اور اس باب میں انس رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے۔

❀ ❀ ❀ ❀

۱۳۔ بَابُ: مَا جَاءَ فِي الدُّعَاءِ إِذَا أَصْبَحَ وَإِذَا أَمْسٰى

صبح اور شام کی دعا کے بیان میں

(۳۳۸۸) عَنْ أَبَانَ بْنِ عُثْمَانَ قَالَ: سَمِعْتُ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ يَقُوْلُ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : ((مَا مِنْ عَبْدٍ

يَقُولُ فِي صَبَاحِ كُلِّ يَوْمٍ وَمَسَاءِ كُلِّ لَيْلَةٍ بِسْمِ اللّٰهِ الَّذِي لَا يَضُرُّ مَعَ اسْمِهِ شَيْءٌ فِي الْأَرْضِ وَلَا فِي السَّمَاءِ وَهُوَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ لَمْ يَضُرَّهُ شَيْءٌ))۔ وَكَانَ أَبَانُ قَدْ أَصَابَهُ طَرَفُ فَالِجٍ فَجَعَلَ الرَّجُلُ يَنْظُرُ إِلَيْهِ فَقَالَ لَهُ أَبَانُ: مَا تَنْظُرُ؟ أَمَا إِنَّ الْحَدِيثَ كَمَا حَدَّثْتُكَ، وَلٰكِنِّي لَمْ أَقُلْهُ يَوْمَئِذٍ لِيُمْضِيَ اللّٰهُ عَلَيَّ قَدَرَهُ.

(حسن صحیح) تخریج الأحادیث المختارة (۲۹۱۔ ۲۹۲) التعلیق الرغیب (۱/۲۲۶۔۲۲۷)

ترجمہ: روایت ہے ابان بن عثمان سے، کہا سنا میں نے عثمان بن عفان سے وہ کہتے تھے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کوئی بندہ ایسا نہیں کہ صبح اور شام یہ دعا پڑھے اور پھر کوئی چیز اسے ضرر کرے بسم سے علیم تک تین بار یعنی صبح کی ہم نے یا شام کی اللہ کے نام سے کہ ضرر نہیں کرتی اس کے نام کے ساتھ کوئی چیز نہ آسمان اور نہ زمین میں اور وہ سننے والا ہے جاننے والا اور ابان جو راوی حدیث ہیں ان کو فالج تھا اور وہ شخص جو حدیث سنتا تھا ان کی طرف دیکھنے لگا تو ابان نے اس سے کہا تو کیوں دیکھتا ہے (یعنی تعجب سے) آگاہ ہو کہ جو حدیث میں نے تجھ سے بیان کی وہ اسی طرح ہے لیکن میں نے جس دن فالج ہوا یہ دعا نہ پڑھی کہ اللہ تعالیٰ اپنی تقدیر کا حکم مجھ پر جاری کر دے (یعنی میں اس کی قضا پر راضی ہوں)۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے۔ غریب ہے صحیح ہے۔

❀❀❀❀

(۳۳۸۹) عَنْ ثَوْبَانَ ﷺ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَنْ قَالَ حِينَ يُمْسِي: رَضِيتُ بِاللّٰهِ رَبًّا وَبِالْإِسْلَامِ دِينًا وَبِمُحَمَّدٍ نَبِيًّا كَانَ حَقًّا عَلَى اللّٰهِ أَنْ يُرْضِيَهُ))۔ (اسنادہ ضعیف) نقد الکتانی: ۳۳/۳۴. الکلم الطیب (۲۴) سلسلة الأحادیث الضعیفة (۵۰۲۰) التعلیق الرغیب (۱/۲۲۸، ۲۲۹) (اس میں ابو سعد سعید بن المرزبان ضعیف اور مدلس ہے)

ترجمہ: روایت ہے ثوبان رضی اللہ عنہ سے، انہوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو کہا کرے شام کو رضیتُ سے نبیًّا تک اللہ پر حق ہے اللہ راضی کر دے اس کو۔ اور معنی دعا کے یہ ہیں راضی ہوا میں اللہ کے معبود ہونے پر اور اسلام کے دین ہونے پر اور محمد کے نبی ہونے پر۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے۔ غریب ہے اس سند سے۔

❀❀❀❀

(۳۳۹۰) عَنْ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ إِذَا أَمْسَى قَالَ: ((أَمْسَيْنَا وَأَمْسَى الْمُلْكُ لِلّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ۔ أُرَاهُ قَالَ: لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ، أَسْأَلُكَ خَيْرَ

مَا فِيْ هٰذِهِ اللَّيْلَةِ وَخَيْرَمَا بَعْدَهَا، وَأَعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّ هٰذِهِ اللَّيْلَةِ وَشَرِّ مَا بَعْدَهَا، وَأَعُوْذُبِكَ مِنَ الْكَسَلِ وَسُوْٓءِ الْكِبَرِ، وَأَعُوْذُبِكَ مِنْ عَذَابِ النَّارِ وَعَذَابِ الْقَبْرِ))، وَإِذَ أَصْبَحَ قَالَ : ذٰلِكَ أَيْضًا : ((أَصْبَحْنَا وَأَصْبَحَ الْمُلْكُ لِلّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ)). (اسناده صحيح)

ترجمہ: عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہا کہ نبی ﷺ جب شام ہوتی فرماتے امسینا سے عذاب القبر تک یعنی شام کی ہم نے اور شام کی ملک نے اللہ کے حکم سے سب تعریف اللہ کو ہے کوئی معبود نہیں سوا اس کے اکیلا ہے وہ کوئی شریک نہیں اس کا راوی کہتا ہے خیال ہے مجھے کہ فرمایا اسی کے لیے ہے سلطنت اور اسی کو ہے سب تعریف اور وہ ہر چیز پر ہے مانگتا ہوں میں تجھ سے بہتری اس رات کی اور بہتری اس کے بعد کی اور پناہ مانگتا ہوں برائی سے اس رات کی اور برائی سے اس کے بعد کی اور پناہ مانگتا ہوں سستی سے اور برائی سے بڑھاپے کی اور پناہ مانگتا ہوں میں دوزخ کے عذاب سے اور قبر کے عذاب سے' اور جب صبح ہوتی جب بھی یہی فرماتے اور اس میں امسینا کی جگہ اصبحنا کہتے اور روایت کی یہ شعبہ نے ابن مسعودؓ سے اسی اسناد سے اور مرفوع نہ کیا اس کو۔

❀❀❀❀

(۳۳۹۱) عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ: قَالَ : كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يُعَلِّمُ أَصْحَابَهُ: يَقُوْلُ : ((إِذَا أَصْبَحَ أَحَدُكُمْ فَلْيَقُلْ اَللّٰهُمَّ بِكَ أَصْبَحْنَا وَبِكَ أَمْسَيْنَا وَبِكَ نَحْيَا وَبِكَ نَمُوْتُ وَإِلَيْكَ الْمَصِيْرُ، وَإِذَا أَمْسٰى فَلْيَقُلْ: اَللّٰهُمَّ بِكَ أَمْسَيْنَا وَبِكَ أَصْبَحْنَا وَبِكَ نَحْيَا وَبِكَ نَمُوْتُ وَإِلَيْكَ النُّشُوْرُ.)) .
(اسناده صحيح) سلسلة الأحاديث الصحيحة (٢٦٣) تخريج الكلم الطيب، رقم (٢٠) تخريج مشكاة المصابيح (٢٣٢٩ـ الحقيق الثانى)

ترجمہ: ابوہریرہؓ نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ اپنے صحابہ کو سکھاتے کہ صبح کو کہا کہ اللھم سے آخر تک۔ یعنی یا اللہ تیرے حکم سے ساتھ صبح کی ہم نے اور تیرے ہی حکم کے ساتھ شام کی ہم نے اور تیرے ہی حکم سے جیتے ہیں ہم اور تیرے ہی حکم سے مریں گے ہم اور تیری ہی طرف پھر جانا ہے اور جب شام ہو تو کہے یا اللہ تیرے ہی حکم سے صبح کی تھی ہم نے اور تیرے ہی حکم سے زندہ ہیں اور مریں گے اور تیری ہی طرف اٹھ کر جانا ہے۔

فائدہ : یہ حدیث حسن ہے۔

❀❀❀❀

۱۴ ـ بَابٌ مِنْهُ: دعاء: ((اَللّٰهُمَّ عَالِمَ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ فَاطِرَ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ...))

(۳۳۹۲) عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ: قَالَ : قَالَ أَبُوْبَكْرٍ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ !مُرْنِيْ بِشَيْءٍ أَقُوْلُهُ إِذَا أَصْبَحْتُ وَإِذَا أَمْسَيْتُ،

قَالَ: ((قُلِ اللّٰهُمَّ عَالِمَ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ فَاطِرَ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ، رَبَّ كُلِّ شَيْءٍ وَمَلِيكَهُ، أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ، أَعُوذُبِكَ مِنْ شَرِّ نَفْسِي وَمِنْ شَرِّ الشَّيْطَانِ وَشِرْكِهِ)). قَالَ: ((قُلْهُ إِذَا أَصْبَحْتَ وَإِذَا أَمْسَيْتَ وَإِذَا أَخَذْتَ مَضْجَعَكَ)).

(اسنده صحيح) تخريج الكلم الطيب (٢٢) سلسلة الأحاديث الصحيحة (٢٧٥٣)

ترجمہ: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا ابو بکرؓ نے عرض کی اے رسول اللہ کے مجھے ایسی چیز بتائیے کہ میں اس کو صبح اور شام کو پڑھا کروں آپؐ نے فرمایا کہ کہا کرو تم اَللّٰھُمَّ سے شِرْکِہٖ تک۔ یعنی اللہ جاننے والے چھپی اور کھلی کے پیدا کرنے والے آسمانوں اور زمین کے پالنے والے ہر چیز کے اور مالک اس کے گواہ ہوں میں کہ کوئی معبود نہیں سوا تیرے پناہ مانگتا ہوں میں اپنے نفس کے شر سے اور شیطان کے شر اور شرکت سے۔ انتہیٰ۔ فرمایا آپؐ نے پڑھ لیا کر تو یہ دعا صبح کو اور شام کو اور جب اپنے بچھونے پر جائے تو۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے۔ صحیح ہے۔

❀❀❀❀

بَابٌ مِنْهُ: دعاء سيد الاستغفار

سب استغفاروں کی سردار

(٣٣٩٣) عَنْ شَدَّادِ بْنِ أَوْسٍ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ لَهُ: ((أَلَا أَدُلُّكَ عَلَى سَيِّدِ الْإِسْتِغْفَارِ؟ اَللّٰهُمَّ أَنْتَ رَبِّي لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ خَلَقْتَنِي وَأَنَا عَبْدُكَ وَأَنَا عَلَى عَهْدِكَ وَوَعْدِكَ مَااسْتَطَعْتُ، أَعُوذُبِكَ مِنْ شَرِّ مَاصَنَعْتُ وَأَبُوءُ لَكَ بِنِعْمَتِكَ عَلَيَّ وَأَعْتَرِفُ بِذُنُوبِي، فَاغْفِرْلِي ذُنُوبِي إِنَّهُ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوبَ إِلَّا أَنْتَ. لَا يَقُولُهَا أَحَدُكُمْ حِينَ يُمْسِي فَيَأْتِي عَلَيْهِ قَدَرٌ قَبْلَ أَنْ يُصْبِحَ إِلَّا وَجَبَتْ لَهُ الْجَنَّةُ وَلَا يَقُولُهَا حِينَ يُصْبِحُ، فَيَأْتِي عَلَيْهِ قَدَرٌ قَبْلَ أَنْ يُمْسِيَ إِلَّا وَجَبَتْ لَهُ الْجَنَّةُ)).

(اسناده صحيح) سلسلة الأحاديث الصحيحة (١٧٤٧)

ترجمہ: شداد بن اوسؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا ان سے کہ بتادوں میں تم کو سردار سب استغفاروں کی اللھم سے اِلَّا انت تک۔ یعنی یا اللہ تو پروردگار میرا ہے کوئی معبود نہیں سوا تیرے تو ہی نے مجھے بنایا اور میں تیرا ہی بندہ ہوں اور تیرے اقرار اور وعدہ پر قائم ہوں جہاں تک میرے سے ہوسکتا ہے پناہ مانگتا ہوں ساتھ تیرے اپنے کاموں کے شر سے اقرار کرتا ہوں میں تیرے احسانوں کا جو مجھ پر ہیں اور اقرار کرتا ہوں میں اپنے گناہوں کا، سو بخش دے تو گناہ میرے کوئی گناہوں کا بخشنے

والا نہیں سوا تیرے۔ انتہی۔ کوئی بندہ ایسا نہیں کہ یہ دعا شام کو پڑھے اور اسے موت آئے صبح کے قبل مگر واجب ہوگی اس کے لیے جنت اور کوئی ایسا نہیں کہ پڑھے اس کو صبح کو اور آئے اس کو موت شام سے پہلے مگر واجب ہوگی اس کے لیے جنت۔

فائدہ : اور اس بارے میں ابو ہریرہ اور ابن عمر اور ابن مسعود اور ابن ابزیٰ اور بریدہ رضی اللہ عنہم سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث حسن ہے۔ غریب ہے اس سند سے۔ اور عبدالعزیز بن ابی حازم زاہد کے بیٹے ہیں۔

❁❁❁❁

۱۷۔ بَابُ : مَا جَاءَ فِي الدُّعَاءِ إِذَا أَوٰى إِلٰى فِرَاشِهِ

سوتے وقت پڑھنے والی دعاؤں کے بیان میں

(۳۳۹۴) عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ لَهُ: ((أَلَا أُعَلِّمُكَ كَلِمَاتٍ تَقُولُهَا إِذَا أَوَيْتَ إِلٰى فِرَاشِكَ فَإِنْ مُتَّ مِنْ لَيْلَتِكَ مُتَّ عَلَى الْفِطْرَةِ وَإِنْ أَصْبَحْتَ أَصْبَحْتَ وَقَدْ أَصَبْتَ خَيْرًا؟ تَقُولُ: اَللّٰهُمَّ أَسْلَمْتُ نَفْسِي إِلَيْكَ، وَوَجَّهْتُ وَجْهِيَ إِلَيْكَ، وَفَوَّضْتُ أَمْرِيْ إِلَيْكَ رَغْبَةً وَرَهْبَةً إِلَيْكَ وَأَلْجَأْتُ ظَهْرِيْ إِلَيْكَ، لَا مَلْجَأَ وَلَا مَنْجَأَ مِنْكَ إِلَّا إِلَيْكَ. آمَنْتُ بِكِتَابِكَ الَّذِيْ أَنْزَلْتَ وَبِنَبِيِّكَ الَّذِيْ أَرْسَلْتَ)) قَالَ الْبَرَاءُ: فَقُلْتُ: وَبِرَسُوْلِكَ الَّذِيْ أَرْسَلْتَ، قَالَ: فَطَعَنَ بِيَدِهٖ فِيْ صَدْرِيْ ثُمَّ قَالَ: ((وَبِنَبِيِّكَ الَّذِيْ أَرْسَلْتَ)) . (اسناده صحيح) تخريج الكلم الطيب (٤١/٢٦)

ترجمہ: براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا ان سے کہ بتا دوں میں تجھے ایسے چند کلمے کہ پڑھا کرے تو ان کو اپنے بچھونے پر یعنی سوتے وقت‘ پھر اگر تو اس رات میں مر جائے تو مرے تو اسلام پر اور اگر صبح کرے اور پائی تو نے خیر کہہ تو اللھم سے ارسلت تک۔ یعنی یا اللہ سونپی میں نے جان اپنی تجھ کو اور متوجہ ہوا میں طرف تیری اور سونپا میں نے اپنا کام تیرے تئیں خوشی اور ڈر سے اور پناہ دی میں نے اپنی پیٹھ کو تیری طرف نہ کہیں پناہ کی جگہ ہے نہ ٹھکانہ ہے تجھ سے بھاگ کر سوا تیرے ایمان لایا میں تیری کتاب پر جو تو نے اتاری اور تیرے نبی پر جو تو نے بھیجا۔ براء بن عازب نے کہا میں نے کہا یعنی نبیك الذی ارسلت کی جگہ وبرسولك الذی ارسلت تو حضرت نے اپنے میری چھاتی میں کونچا مارا اور فرمایا نبیك الذی ارسلت۔

فائدہ : یہ حدیث حسن ہے۔ صحیح غریب ہے۔ اور اس بارے میں رافع بن خدیج سے بھی روایت ہے۔ اور یہ حدیث براء سے کئی سندوں سے مروی ہے اور روایت کی یہ منصور بن معتمر نے سعد سے انہوں نے براء سے انہوں نے نبی ﷺ سے اسی کی مانند مگر اس نے یہ کہا کہ جب آئے تو اپنے بچھونے پر اور تو وضو سے ہو یعنی باوضو یہ دعا پڑھ۔

(۳۳۹۵) عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيْجٍ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ : ((إِذَا اضْطَجَعَ أَحَدُكُمْ عَلٰى جَنْبِهِ الْأَيْمَنِ ثُمَّ قَالَ: اللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْلَمْتُ نَفْسِي إِلَيْكَ، وَوَجَّهْتُ وَجْهِي إِلَيْكَ، وَالْجَأْتُ ظَهْرِي إِلَيْكَ وَفَوَّضْتُ أَمْرِي إِلَيْكَ لَا مَلْجَأَ مِنْكَ إِلَّا إِلَيْكَ أُوْمِنُ بِكِتَابِكَ وَبِرُسُلِكَ فَإِنْ مَاتَ مِنْ لَيْلَتِهِ دَخَلَ الْجَنَّةَ)) . ضعيف الاسناد، وقوله ((وبرسلك)) مخالف للحديث (٣٣٩٤) في "الصحيح"۔

ترجمہ: رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: جب تم میں کوئی داہنے کروٹ پر لیٹ کر کہے اللھم سے وبرسولك تک اور اس رات میں مرجائے تو داخل ہو جنت میں یعنی یا اللہ سپرد کی میں نے اپنی جان تجھ کو اور متوجہ کیا میں نے اپنا منہ تیری طرف اور پناہ دی میں نے اپنی پیٹھ کو تیری طرف اور سونپا میں نے اپنا کام تجھ کو نہیں ہے جگہ پناہ کی تیرے عذاب سے سوا تیرے ایمان لایا میں تیری کتاب پر اور تیرے رسول ﷺ پر۔

فائدہ : یہ حدیث حسن ہے۔غریب ہے۔اس سند سے یعنی رافع بن خدیج کی روایت ہے۔

❀❀❀❀

(۳۳۹۶) عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ: أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ إِذَا أَوٰى إِلٰى فِرَاشِهِ قَالَ : ((الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي أَطْعَمَنَا وَسَقَانَا وَكَفَانَا وَ آوَانَا فَكَمْ مِمَّنْ لَا كَافِيَ لَهُ وَلَا مُؤْوِيَ)). (اسناده صحيح)

ترجمہ: انس بن مالکؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب اپنے بچھونے پر آتے' الحمد للہ سے آخر تک۔فرماتے۔یعنی سب تعریف اللہ کو جس نے کھلایا اور پلایا ہم کو اور بچایا ہم کو (یعنی خلق کے شر سے) اور جگہ دی ہم کو (یعنی رہنے سونے کی) اور بہت سے لوگ ہیں جن کا کوئی بچانے والا اور کہیں ٹھکانا نہیں۔

فائدہ : یہ حدیث حسن ہے۔غریب صحیح ہے۔

❀❀❀❀

۱۷ ۔ بَابٌ مِنْهُ: دعاء: ((أَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الَّذِي لَا إِلٰهَ إِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ))

(۳۳۹۷) عَنْ أَبِي سَعِيْدٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ : ((مَنْ قَالَ حِيْنَ يَأْوِي إِلٰى فِرَاشِهِ: أَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الَّذِي لَا إِلٰهَ إِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ وَأَتُوْبُ إِلَيْهِ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ، غَفَرَ اللّٰهُ لَهُ ذُنُوْبَهُ وَإِنْ كَانَتْ مِثْلَ زَبَدِ الْبَحْرِ، وَإِنْ كَانَتْ عَدَدَ وَرَقِ الشَّجَرِ، وَإِنْ كَانَتْ عَدَدَ رَمْلِ عَالِجٍ، وَإِنْ كَانَتْ عَدَدَ أَيَّامِ الدُّنْيَا)). (اسناده ضعيف) تخريج الكلم الطيب (٣٩) التعليق الرغيب (١/٢٢١) (اس میں عطیہ عوفی راوی ضعیف ہے)

ترجمہ: ابوسعیدؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: جو کہا کرے جب اپنے بچھونے پر جائے استغفر اللہ سے اتوب الیك تک

تین بار اللہ اس کے گناہ بخش دے گا اگر چہ دریا کی پھین کے برابر ہوں یا درخت کے پتے کے برابر یا ٹیلوں کی ریت کے برابر یا دنیا کے دنوں کے برابر۔

فائدہ : یہ حدیث حسن ہے۔ غریب ہے۔ ہم نہیں جانتے اس حدیث کو مگر اسی روایت سے عبداللہ بن ولید وصافی کی سند سے۔

❀❀❀❀

۱۸۔ بَابٌ مِنْهُ : دعاء: ((اَللّٰهُمَّ قِنِيْ عَذَابَكَ يَوْمَ تَجْمَعُ عِبَادَكَ))

(۳۳۹۸) **عَنْ** حُذَيْفَةَ بْنِ الْيَمَانِ : أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ إِذَا أَرَادَ أَنْ يَنَامَ وَضَعَ يَدَهُ تَحْتَ رَأْسِهِ ثُمَّ قَالَ : ((**اَللّٰهُمَّ قِنِيْ عَذَابَكَ يَوْمَ تَجْمَعُ أَوْتَبْعَثُ عِبَادَكَ**)).

(اسناده صحيح) سلسلة الأحاديث الصحيحة (٢٧٥٤) تخريج الكلم الطيب (٣٧/٣٩).

ترجمہ: حذیفہ بن یمانؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ جب سونے کا ارادہ فرماتے اپنا ہاتھ اپنے سرہانے رکھ لیتے اور کہتے اللّٰھُمَّ سے آخر تک۔ یعنی یا اللہ بچا مجھ کو اپنے عذاب سے جس دن جمع کرے گا تو یا اٹھائے گا تو اپنے بندوں کو۔

فائدہ : یہ حدیث حسن ہے۔ صحیح ہے۔

❀❀❀❀

(۳۳۹۹) **عَنِ** الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَتَوَسَّدُ يَمِيْنَهُ عِنْدَ الْمَنَامِ ثُمَّ يَقُوْلُ : ((**رَبِّ قِنِيْ عَذَابَكَ يَوْمَ تَبْعَثُ عِبَادَكَ**)). (اسناده صحيح) الصحيحة ايضاً .سلسلة الأحاديث الصحيحة (٢٧٥٤)

ترجمہ: براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ اپنے داہنے ہاتھ کو تکیہ بناتے ہوئے وقت اور فرماتے رب قنی سے آخر تک۔

فائدہ : یہ حدیث حسن ہے۔ غریب ہے اس سند سے۔ اور روایت کی ثوری نے یہ حدیث ابواسحاق سے انہوں نے براء سے۔ اور نہیں ذکر کیا ابواسحاق اور براء کے درمیان میں کسی راوی کا۔ اور روایت کی شعبہ نے ابواسحاق سے اور مروی ہے ابواسحاق سے وہ روایت کرتے ہیں ابوعبیدہؓ سے وہ نبی ﷺ سے مثل اس کے۔

❀❀❀❀

۱۹۔ بَابٌ مِنْهُ: دعاء: اَللّٰهُمَّ رَبَّ السَّمٰوَاتِ وَرَبَّ الْأَرْضِيْنَ......))

(۳۴۰۰) **عَنْ** أَبِيْ هُرَيْرَةَ: قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَأْمُرُنَا إِذَا أَخَذَ أَحَدُنَا مَضْجَعَهُ أَنْ يَقُوْلَ : ((**اَللّٰهُمَّ رَبَّ السَّمٰوٰتِ وَرَبَّ الْأَرْضِيْنَ وَرَبَّنَا وَرَبَّ كُلِّ شَيْءٍ، فَالِقَ الْحَبِّ وَالنَّوٰى وَمُنْزِلَ التَّوْرٰةِ وَالْإِنْجِيْلِ**

وَالْقُرْاٰنِ أَعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّ كُلِّ ذِيْ شَرٍّ أَنْتَ اٰخِذٌ بِنَاصِيَتِهٖ، أَنْتَ الْأَوَّلُ فَلَيْسَ قَبْلَكَ شَيْءٌ وَأَنْتَ الْاٰخِرُ فَلَيْسَ بَعْدَكَ شَيْءٌ، وَّالظَّاهِرُ فَلَيْسَ فَوْقَكَ شَيْءٌ، وَّالْبَاطِنُ فَلَيْسَ دُوْنَكَ شَيْءٌ إِقْضِ عَنِّيَ الدَّيْنَ وَأَغْنِنِيْ مِنَ الْفَقْرِ)). (اسناده صحيح) تخريج الكلم الطيب (٤٠)

ترجمہ: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ ہم کو حکم فرماتے تھے کہ جب ہم میں سے کوئی اپنے بچھونے پر جائے تو کہے اَللّٰھُمَّ سے آخر تک ۔یعنی یا اللہ پالنے والے آسمانوں کے اور پالنے والے زمینوں کے اور پالنے والے ہمارے اور پالنے والے ہر چیز کے‘ چیرنے والے دانہ اور گٹھلی کے (یعنی وہ چیرتا ہے جب درخت نکلتا ہے) اور اتارنے والے تورات اور انجیل اور قرآن کے‘ پناہ مانگتا ہوں میں ساتھ تیرے ہر فساد والی چیز کے فساد سے تو پکڑنے والا ہے اس کی پیشانی کے بالوں کو تو سب سے پہلے ہے تجھ سے پہلے کوئی چیز نہیں تو سب سے آخر ہے تیرے بعد کوئی چیز نہیں تو سب سے اوپر ہے تیرے اوپر کوئی چیز نہیں تو سب سے نیچے ہے تیرے نیچے کوئی چیز نہیں ادا کر دے میرا قرض اور غنی کر دے مجھے محتاجی سے۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے۔صحیح ہے۔

❀❀❀❀

٢٠ ۔ بَابٌ مِنْهُ: دعاء: ((بِاسْمِكَ رَبِّيْ وَضَعْتُ جَنْبِيْ......))

(٣٤٠١) عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ: : أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ : ((إِذَا قَامَ أَحَدُكُمْ عَنْ فِرَاشِهٖ ثُمَّ رَجَعَ إِلَيْهِ فَلْيَنْفُضْهُ بِصَنِفَةِ إِزَارِهٖ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ، فَإِنَّهُ لَا يَدْرِيْ مَاخَلَفَهُ عَلَيْهِ بَعْدَهُ، فَإِذَا اضْطَجَعَ فَلْيَقُلْ: بِإِسْمِكَ رَبِّيْ وَضَعْتُ جَنْبِيْ وَبِكَ أَرْفَعُهُ فَإِنْ أَمْسَكْتَ نَفْسِيْ فَأَرْحَمْهَا وَإِنْ أَرْسَلْتَهَا فَاحْفَظْهَا بِمَا تَحْفَظُ بِهٖ عِبَادَكَ الصَّالِحِيْنَ، فَإِذَا اسْتَيْقَظَ، فَلْيَقُلْ: اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ عَافَانِيْ فِيْ جَسَدِيْ وَرَدَّ عَلَيَّ رُوْحِيْ وَأَذِنَ لِيْ بِذِكْرِهٖ)). (اسناده حسن) تخريج الكلم الطيب (٣٤) دون قوله "فاذا استيقظت"۔

ترجمہ: ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جب کوئی تم میں کا اٹھے اور پھر اپنے بچھونے پر لوٹ کر آئے تو چاہیے کہ اپنے تہ بند کے کونے سے اپنا بچھونا تین بار جھاڑے اس لیے کہ وہ نہیں جانتا کہ اس کے بعد کیا چیز اس پر آئی پھر جب لیٹے تو کہے باسمك ربى سے صالحین تک ۔یعنی تیرے نام سے اے رب میرے رکھی میں نے کروٹ اپنی اور تیرے ہی نام سے اٹھاؤں گا سو تو اگر روک رکھے میری جان کو یعنی موت دی تو رحم کر اس پر اور اگر چھوڑ دے تو تو نگہبانی کر اس کی جیسے نگہبانی کرتا ہے تو اپنے نیک بندوں کی ۔انتہی ۔پھر جب جاگے تو چاہیے کہ کہے الحمد لله سے آخر تک ۔یعنی سب تعریف اس اللہ کو ہے کہ عافیت دی اس نے میرے بدن میں اور پھیری مجھ پر میری روح اور حکم دیا مجھ کو اپنی یاد کرنے کا یعنی توفیق دی۔

فائدہ: اس بارے میں جابر اور عائشہ رضی اللہ عنہا سے بھی روایت ہے۔اور حدیث ابو ہریرہؓ کی حسن ہے۔

۲۱۔ بَابُ : مَا جَآءَ فِيمَنْ يَقْرَأُ الْقُرْاٰنَ عِنْدَ الْمَنَامِ

سوتے وقت کچھ قرآن پڑھنے کی فضیلت کے بیان میں

(۳۴۰۲) عَنْ عَائِشَةَ : أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ إِذَا أَوٰى إِلٰى فِرَاشِهِ كُلَّ لَيْلَةٍ جَمَعَ كَفَّيْهِ ثُمَّ نَفَثَ فِيهِمَا فَقَرَأَ فِيهِمَا : ﴿ قُلْ هُوَ اللّٰهُ أَحَدٌ ﴾ وَ﴿ قُلْ أَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ ﴾ وَ﴿ قُلْ أَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ ﴾ ثُمَّ يَمْسَحُ بِهِمَا مَا اسْتَطَاعَ مِنْ جَسَدِهِ يَبْدَأُ بِهِمَا عَلٰى رَأْسِهِ وَوَجْهِهِ وَمَا أَقْبَلَ مِنْ جَسَدِهِ يَفْعَلُ ذٰلِكَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ .

(اسناده صحيح)

ترجمہ: ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ ہر رات جب اپنے بچھونے پر آتے دونوں ہتھیلیاں جمع کر کے پھونکتے اور پڑھتے قل هو الله احد، قل اعوذ بربك الفلق اور قل اعوذ برب الناس پھر پھیرتے دونوں ہاتھ جہاں تک پہنچتے اپنے بدن پر شروع کرتے سر اور منہ اور آگے کے بدن سے ایسا کرتے تین بار۔

فائدہ : یہ حدیث حسن ہے۔ غریب صحیح ہے۔

مترجم: اس حدیث میں تقدیم وتاخیر کی راوی نے، مراد یہی ہے کہ پہلے قرآن پڑھتے پھر پھونکتے اور ہاتھ سارے بدن پر ملتے۔

❁ ❁ ❁ ❁

۲۲۔ بَابُ مِنْهُ: [في قراءة سور: الكافرون والسجدة والملك والزمر وبني إسرائيل والمسبحات]

سورۂ کافرون اور سجدہ اور ملک اور زمر اور بنی اسرائیل اور مسبحات کا پڑھنا

(۳۴۰۳) عَنْ فَرْوَةَ بْنِ نَوْفَلٍ رضی اللہ عنہ أَنَّهُ أَتَى النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ : يَارَسُوْلَ اللّٰهِ عَلِّمْنِيْ شَيْئًا أَقُوْلُهُ إِذَا أَوَيْتُ إِلٰى فِرَاشِيْ، فَقَالَ : ((اقْرَأْ ﴿ قُلْ يٰٓأَيُّهَا الْكٰفِرُوْنَ ﴾ فَإِنَّهَا بَرَاءَةٌ مِّنَ الشِّرْكِ)) قَالَ شُعْبَةُ : أَحْيَانًا يَقُوْلُ : ((مَرَّةً)). وَأَحْيَانًا لَا يَقُوْلُهَا. (اسناده صحيح) التعليق الرغيب (۱/ ۲۰۹)

ترجمہ: فروہ بن نوفل سے روایت ہے کہ وہ آئے نبی ﷺ کے پاس اور عرض کی کہ اے رسول اللہ کے مجھے ایسی چیز سکھایئے کہ میں اس کو کہا کروں جب اپنے بچھونے پر آیا کروں تو آپ نے فرمایا پڑھا کر قل یاایھا الکفرون اس لیے کہ اس میں نجات ہے شرک سے۔ شعبہ نے کہا ابواسحاق کبھی کہتے کہ پڑھ ایک بار اور کبھی ایک بار کا لفظ نہ کہتے۔

فائدہ : روایت کی ہم سے موسیٰ بن حزام نے انہوں نے یحییٰ سے انہوں نے اسرائیل سے انہوں نے ابواسحاق سے انہوں نے

فروہ سے انہوں نے اپنے باپ نوفل سے کہ وہ آئے نبی ﷺ کے پاس' پھر ذکر کی حدیث ہم معنی سابق کے۔اور یہ روایت صحیح تر ہے۔اور روایت کی زہیر نے یہ حدیث ابواسحاق سے انہوں نے فروہؓ سے انہوں نے نوفل سے انہوں نے نبی ﷺ سے مانند اس کی۔اور یہ روایت اشبہ اور اصح ہے شعبہ کی روایت سے اور مضطرب ہوئے اصحاب ابواسحاق کے اس حدیث میں۔اور مروی ہوئی ہے یہ حدیث اس سند کے سوا اور سند سے۔روایت کی ہے عبدالرحمٰن بن نوفل نے اپنے باپ سے انہوں نے نبی ﷺ سے اور عبدالرحمٰن بھائی ہیں فروہ بن نوفلؓ کے۔

❀ ❀ ❀ ❀

(٣٤٠٤) **عَنْ** جَابِرٍ قَالَ : كَانَ النَّبِيُّ ﷺ لَا يَنَامُ حَتّٰى يَقْرَأَ تَنْزِيْلِ السَّجْدَةِ وَ﴿ **تَبَارَكَ** ﴾)).

(اسناده صحيح) تخريج المشكاة (٢١٥٥) الصحيحة سلسلة الأحاديث (٥٨٥) الروض النضير (٢٢٧)

ترجمہ: جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ نبی ﷺ نہ سوتے جب تک سورۂ تنزیل سجدہ اور تبارک نہ پڑھ لیتے۔

فائدہ : ایسے ہی روایت کی ثوری اور کئی لوگوں نے یہ حدیث لیث سے انہوں نے ابی الزبیر سے انہوں نے جابرؓ سے انہوں نے نبی ﷺ سے مانند اس کے۔اور روایت کی زہیر نے یہ حدیث ابی الزبیر سے کہا زبیر نے ابی الزبیر سے کہ سنی ہے تم نے یہ حدیث جابرؓ سے انہوں نے کہا نہیں سنی میں نے جابر سے' میں نے سنی ہے صفوان سے۔یا ابن صفوان سے اور روایت کی شبابہ نے مغیرہ سے انہوں نے ابی الزبیر سے انہوں نے جابرؓ سے حدیث لیث کی مانند۔

❀ ❀ ❀ ❀

(٣٤٠٥) **عَنْ** أَبِىْ لُبَابَةَ قَالَ : قَالَتْ عَائِشَةَ : كَانَ النَّبِىُّ ﷺ لَايَنَامُ حَتّٰى يَقْرَأَ الزُّمَرَ وَبَنِىْ إِسْرَائِيْلَ .

(اسناده صحيح)

ترجمہ: ابولبابہ سے روایت ہے، کہا کہ ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ نبی ﷺ نہ سوتے تھے جب تک کہ وہ سورۂ زمر اور بنی اسرائیل نہ پڑھ لیتے۔

فائدہ : خبر دی مجھ کو محمد بن اسماعیل بخاری نے کہ ابولبابہ کا نام مروان ہے اور وہ مولیٰ ہیں عبدالرحمٰن بن زیاد کے اور ان کو سماع ہے ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے اور سنا ہے ان سے حماد بن زید نے۔

❀ ❀ ❀ ❀

(٣٤٠٦) **عَنِ** الْعِرْبَاضِ بْنِ سَارِيَةَ : أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ لَا يَنَامُ حَتّٰى يَقْرَأَ الْمُسَبِّحَاتِ وَيَقُوْلَ ((**فِيْهَا آيَةٌ خَيْرٌ مِنْ أَلْفِ آيَةٍ**)) . (اسناده حسن)

ترجمہ: عرباض رضی اللہ عنہ بن ساریہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ سوتے نہ تھے جب تک کہ وہ سورتیں نہ پڑھ لیتے جن کے سرے پر سَبَّحَ یا یُسَبِّحُ یا سُبْحَانَ ہے اور فرماتے تھے کہ ان میں ایک آیت بہتر ہے ہزار آیتوں سے۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے۔ غریب ہے۔

❀❀❀❀

۲۳۔ باب منه: دعاء: ((اَللّٰهُمَّ إِنِّیْ أَسأَلُكَ الثُّبَاتَ فِیْ الْأَمْرِ......))

(۳۴۰۷) **عَنْ** رَجُلٍ مِنْ بَنِیْ حَنْظَلَةَ قَالَ : صَحِبْتُ شَدَّادَ بْنَ أَوْسٍ فِیْ سَفَرٍ فَقَالَ : أَلَا أُعَلِّمُكَ مَا كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يُعَلِّمُنَا؟ أَنْ تَقُوْلَ : **((اَللّٰهُمَّ إِنِّیْ أَسْأَلُكَ الثَّبَاتَ فِی الْأَمْرِ وَأَسْأَلُكَ عَزِيْمَةَ الرُّشْدِ وَأَسْأَلُكَ شُكْرَ نِعْمَتِكَ، وَحُسْنَ عِبَادَتِكَ، وَأَسْأَلُكَ لِسَانًا صَادِقًا وَقَلْبًا سَلِيْمًا، وَأَعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّ مَا تَعْلَمُ، وَأَسْأَلُكَ مِنْ خَيْرِ مَا تَعْلَمُ، وَاسْتَغْفِرُكَ مِمَّا تَعْلَمُ إِنَّكَ أَنْتَ عَلَّامُ الْغُيُوْبِ))** قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : **((مَا مِنْ مُسْلِمٍ يَأْخُذُ مَضْجَعَهُ يَقْرَأُ سُوْرَةً مِنْ كِتَابِ اللّٰهِ إِلَّا وَكَّلَ اللّٰهُ مَلَكًا فَلَا يَقْرُبُهُ شَيْءٌ يُؤْذِيْهِ حَتّٰى يَهُبَّ مَتٰى هَبَّ))**. (ضعيف) المشكاة (۹۵۵) الكلم الطيب : ۱۰۴/۶۵) (اسناده ضعيف) تخريج المشكاة (۲۴۰۵) التعليق الرغيب ۱/ ۳۱۰) (اس میں رجل من بنی حنظلہ مجہول ہے)

ترجمہ: بنی حنظلہ کے ایک مرد سے روایت ہے انہوں نے کہا میں شداد بن اوس رضی اللہ عنہ کے ساتھ سفر میں تھا تو انہوں نے کہا میں تجھے ایسی چیز سکھاؤں کہ رسول اللہ ﷺ ہمیں سکھاتے تھے کہ ہم کہیں اللهم سے علام الغيوب تک۔ یعنی یا اللہ میں مانگتا ہوں تجھ سے مضبوطی کام اور پختگی ہدایت کی اور مانگتا ہوں تجھ سے شکر تیری نعمت کا اور خوبی تیری عبادت کی۔ اور مانگتا ہوں تجھ سے زبان سچی اور دل چنگا اور پناہ مانگتا ہوں تجھ سے اس چیز کے شر سے جسے تو جانتا ہے اور مانگتا ہوں تجھ سے خیر اس چیز کی جسے تو جانتا ہے اور مغفرت مانگتا ہوں میں تجھ سے ان گناہوں کی جسے تو جانتا ہے تو چھپی چیزوں کا جاننے والا ہے۔ انتہی۔ اور فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کوئی مسلمان ایسا نہیں کہ اپنے بستر پر جائے اور ایک سورت اللہ کی کتاب کی پڑھے مگر یہ کہ اللہ تعالیٰ مقرر کر دیتا ہے اس کی حفاظت کے لیے ایک فرشتہ کہ نہیں آتی اس کے نزدیک ایسی کوئی چیز جو اسے ستائے یہاں تک کہ وہ جاگے جب جاگے۔

فائدہ: اس حدیث کو نہیں جانتے ہم مگر اسی سند سے۔ اور ابو العلاء کا نام یزید ہے۔ اور وہ عبداللہ کے بیٹے ہیں اور وہ شخیر کے۔

❀❀❀❀

٢٤۔ بَابُ : مَا جَاءَ فِي التَّسْبِيحِ وَالتَّكْبِيرِ وَالتَّحْمِيدِ عِنْدَ الْمَنَامِ

سوتے وقت تسبیح وتکبیر اور تحمید کے بیان میں

(٣٤٠٨) عَنْ عَلِيٍّ قَالَ : شَكَتْ إِلَيَّ فَاطِمَةُ مَجَلَ يَدَيْهَا مِنَ الطَّحِيْنِ فَقُلْتُ : لَوْ أَتَيْتِ أَبَاكِ فَسَأَلْتِيهِ خَادِمًا؟ فَقَالَ : ((أَلَا أَدُلُّكُمَا عَلَى مَا هُوَ خَيْرٌ لَكُمَا مِنَ الْخَادِمِ؟ إِذَا أَخَذْتُمَا مَضْجَعَكُمَا تَقُوْلَانِ ثَلَاثًا وَثَلَاثِيْنَ وَثَلَاثًا وَثَلَاثِيْنَ، وَأَرْبَعًا وَثَلَثِيْنَ، مِنْ تَحْمِيدٍ وَتَسْبِيحٍ وَتَكْبِيرٍ)). وَفِي الْحَدِيْثِ قِصَّةٌ.

[اسناده صحيح]

ترجمہ: روایت ہے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے کہ شکایت کی ان سے سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا نے اپنے ہاتھوں کے گٹوں کی چکی پیسنے کے سبب سے تو کہا علیؓ نے کہ کاش تم جاتیں اپنے باپ کے پاس اور ان سے ایک غلام مانگتیں (سو وہ گئیں آپ کے پاس اور مانگا آپؐ سے غلام) اور آپؐ نے فرمایا میں بتادوں تم کو ایسی چیز کہ خادم سے بہتر ہے تمہارے لیے جب تم دونوں اپنے بچھونوں پر جاؤ تو کہا کرو تینتیس بار الحمدللہ اور تینتیس بار سبحان اللہ اور چونتیس بار اللہ اکبر۔ اور اس حدیث میں ایک قصہ ہے۔

فائدہ : یہ حدیث حسن ہے۔ غریب ہے ابن عون کی روایت سے۔ اور مروی ہوئی یہ حدیث کئی سندوں سے حضرت علیؓ سے۔

❀❀❀❀

(٣٤٠٩) عَنْ عَلِيٍّ قَالَ : جَاءَ تْ فَاطِمَةُ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ تَشْكُوا مَجَلَ يَدَيْهَا فَأَمَرَهَا بِالتَّسْبِيحِ وَالتَّكْبِيرِ وَالتَّحْمِيدِ . (صحيح) ضعيف الادب المفرد (١٠٠/٦٣٥)

ترجمہ: حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا فاطمہ رضی اللہ عنہا حضرت ﷺ کے پاس آئیں اور شکایت کی اپنے ہاتھوں کے گٹوں کی تو سکھائی ان کو آپؐ نے تسبیح، تکبیر اور تحمید۔

❀❀❀❀

٢٥۔ بَابٌ مِنْهُ: فی فضل التسبيح و التحميد والتكبير في دبر الصلوات وعند النوم

نمازوں کے بعد اور سوتے وقت تسبیح، تحمید اور تکبیر کی فضیلت

(٣٤١٠) عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : ((خَلَّتَانِ لَا يُحْصِيهِمَا رَجُلٌ مُسْلِمٌ إِلَّا دَخَلَ الْجَنَّةَ، أَلَاوَهُمَا يَسِيرٌ وَمَنْ يَعْمَلُ بِهِمَا قَلِيلٌ: يُسَبِّحُ اللّٰهَ فِي دُبُرِ كُلِّ صَلٰوةٍ عَشْرًا وَيَحْمَدُهُ

عَشْرًا وَيُكَبِّرُهُ عَشْرًا)). قَالَ : فَأَنَا رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَعْقِدُهَا بِيَدِهِ قَالَ : ((فَتِلْكَ خَمْسُونَ وَمِائَةٌ بِاللِّسَانِ وَأَلْفٌ وَّخَمْسُمِائَةٍ فِي الْمِيزَانِ، وَإِذَا أَخَذْتَ مَضْجَعَكَ تُسَبِّحُهُ وَتُكَبِّرُهُ وَتَحْمِدُهُ مِائَةً. فَتِلْكَ مِائَةٌ بِاللِّسَانِ، وَالْأَلْفُ فِي الْمِيزَانِ، فَأَيُّكُمْ يَعْمَلُ فِي الْيَوْمِ وَاللَّيْلَةِ أَلْفَيْنِ وَخَمْسَمِائَةِ سَيِّئَةٍ)) قَالُوا : فَكَيْفَ لَا يُحْصِيهَا؟ قَالَ: ((يَأْتِي أَحَدَكُمُ الشَّيْطَانُ وَهُوَ فِي صَلٰوتِهِ فَيَقُولُ: اذْكُرْ كَذَا، اذْكُرْ كَذَا حَتّٰى يَنْفَتِلَ فَلَعَلَّهُ أَنْ لَا يَفْعَلَ، وَيَأْتِيهِ وَهُوَ فِي مَضْجَعِهِ فَلَا يَزَالُ يُنَوِّمُهُ حَتّٰى يَنَامَ)). (اسناده صحيح) تخريج الكلم الطيب (١١١) التعليق الرغيب (١/٢٠٩ و ٢/٢٦١) تخريج مشكاة المصابيح (٢٤٠٦) صحيح أبي داود (١٣٤٦)

ترجمہ: عبداللہؓ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا دو خصلتیں ہیں کہ جو مسلمان ان پر ہمیشگی کرے گا جنت میں داخل ہوگا اور وہ دونوں آسان ہیں اور جوان پر عمل کرے وہ بہت تھوڑے ہیں سبحان اللہ کہے ہر نماز کے بعد دس بار اور الحمدللہ دس بار اور اللہ اکبر دس بار' کہا راوی نے کہ پھر دیکھا میں نے رسول اللہ ﷺ کو گنتے تھے اپنی انگلیوں پر اور فرمایا آپؐ نے کہ ڈیڑھ سو ہیں زبان پر اور ڈیڑھ ہزار ہیں میزان میں (اور یہ ایک خصلت ہوئی) اور جب جائے تو اپنے بچھونے پر سبحان اللہ اور اللہ اکبر اور الحمدللہ کہے سو بار یعنی اللہ اکبر چونتیس بار اور دونوں تینتیس بار تو یہ سو ہوں گی زبان پر اور ہزار ہوں گی میزان میں' پھر کون تم میں کا رات اور دن ڈھائی ہزار برائیاں کرتا ہے (یعنی اگر اتنی بھی برائیاں کرے معاف ہو جائیں) عرض کی صحابہؓ نے کہ کیوں نہ ہمیشگی کریں ہم اس پر پھر فرمایا آپؐ نے کہ شیطان تمہارے ایک کے پاس آتا ہے وہ نماز میں ہوتا ہے پس شیطان کہتا ہے یاد کر تو فلانی چیز کو یہاں تک کہ وہ نماز پڑھ چکتا ہے اور اکثر وہ کام نہیں کرتا (یعنی جو شیطان نے نماز میں یاد دلایا تھا) اور پھر آتا ہے شیطان جب وہ اپنے بستر پر جاتا ہے اسے تھپکتا ہے یہاں تک کہ سو جاتا ہے۔

فائدہ : یہ حدیث حسن ہے۔ صحیح ہے اور روایت کی شعبہ اور ثوری نے عطاء بن سائب سے یہ حدیث مختصراً اور اس بارے میں زید بن ثابت اور انس اور ابن عباس رضی اللہ عنہم سے بھی روایت ہے۔

❀❀❀❀

(٣٤١١) عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ : رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَعْقِدُ التَّسْبِيحَ . (اسناده صحيح)

ترجمہ: عبداللہ بن عمرو بن العاص سے روایت ہے کہ انہوں نے کہا کہ میں نے دیکھا رسول اللہ ﷺ کو کہ سبحان اللہ گنتے تھے۔

فائدہ : یہ حدیث حسن ہے۔ غریب ہے اعمش کی روایت سے۔

❀❀❀❀

(۳۴۱۲) عَنْ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((مُعَقِّبَاتٌ لَا يَخِيبُ قَائِلُهُنَّ تُسَبِّحُ اللّٰهَ فِيْ دُبُرِ كُلِّ صَلٰوةٍ ثَلَاثًا وَّثَلَاثِيْنَ وَتَحْمَدُهُ ثَلَاثًا وَّثَلَاثِيْنَ وَتُكَبِّرُهُ أَرْبَعًا وَّثَلَاثِيْنَ)).

(اسناده صحيح) سلسلة الأحاديث الصحيحة (۱۰۲)

ترجمہ: کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا کچھ چیزیں نماز کے پیچھے پڑھنے کی ایسی ہیں کہ ان کا کہنے والا محروم نہیں رہتا سبحان اللہ کہے تو ہر نماز کے بعد تینتیس بار اور الحمد للہ کہے تو تینتیس بار اور اللہ اکبر کہے تو چونتیس بار۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے۔ اور عمرو بن قیس ملائی ثقہ ہیں حافظ ہیں۔ اور روایت کی شعبہ نے یہ حدیث حکم سے اور مرفوع نہ کی۔ اور روایت کی یہ منصور بن معتمر نے حکم سے اور مرفوع کی۔

❀❀❀❀

(۳۴۱۳) عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ ﷺ قَالَ: أُمِرْنَا أَنْ نُسَبِّحَ دُبُرَ كُلِّ صَلٰوةٍ ثَلَاثًا وَّثَلَاثِيْنَ، وَنُحَمِّدَهٗ ثَلَاثًا وَّثَلٰثِيْنَ وَنُكَبِّرَهٗ أَرْبَعًا وَّثَلٰثِيْنَ، قَالَ: فَرَأَى رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ فِي الْمَنَامِ، فَقَالَ: أَمَرَكُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ أَنْ تُسَبِّحُوْا فِي دُبُرِ كُلِّ صَلَاةٍ ثَلَاثًا وَّثَلَاثِيْنَ وَتَحْمَدُوا اللّٰهَ ثَلَاثًا وَّثَلَاثِيْنَ وَتُكَبِّرُوْا أَرْبَعًا: وَّثَلَاثِيْنَ؟ قَالَ: نَعَمْ، قَالَ فَاجْعَلُوْا خَمْسًا وَعِشْرِيْنَ، وَاجْعَلُوا التَّهْلِيْلَ مَعَهُنَّ، فَغَدَا عَلَى النَّبِيِّ ﷺ فَحَدَّثَهٗ فَقَالَ: افْعَلُوْا. (اسناده صحيح) ابن خزيمة (۷۵۲)

ترجمہ: زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انہوں نے کہا: ہمیں حکم دیا گیا کہ ہم ہر نماز کے بعد تینتیس مرتبہ **سبحان الله**، تینتیس مرتبہ **الحمد لله**، اور چونتیس مرتبہ **الله اکبر** کہیں۔ راوی نے کہا: ایک انصاری شخص نے خواب میں دیکھا اور کہا حکم دیا تمہیں رسول اللہ ﷺ نے کہ تم تسبیح کرو ہر نماز کے تینتیس مرتبہ اور تحمید کرو اور اللہ کی حمد کرو تینتیس مرتبہ اور اس کی بڑائی بیان کرو چونتیس مرتبہ؟ اس نے کہا: جی ہاں۔ کہا: پس تم اسے شمار کرو پچیس مرتبہ اور تہلیل **((لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ))** کو بھی اس کے ساتھ شامل کرو۔ پس صبح صبح وہ نبی ﷺ کے پاس تشریف لائے اور سارا واقعہ کہہ سنایا، آپ ﷺ نے فرمایا: ایسے کرلو۔

❀❀❀❀

۲۶۔ بَابُ: مَا جَاءَ فِي الدُّعَآءِ إِذَا انْتَبَهَ مِنَ اللَّيْلِ

رات کو آنکھ کھل جانے پر پڑھی جانے والی دعا

(۳۴۱۴) حَدَّثَنِي عُبَادَةُ بْنُ الصَّامِتِ ﷺ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((مَنْ تَعَارَّ مِنَ اللَّيْلِ فَقَالَ: لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ

وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ، وَسُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ أَكْبَرُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ، ثُمَّ قَالَ: رَبِّ اغْفِرْلِي)) أَوْقَالَ: ((ثُمَّ دَعَا أُسْتُجِيبَ لَهُ، فَإِنْ عَزَمَ وَتَوَضَّأَ ثُمَّ صَلّٰى قُبِلَتْ صَلوتُهُ)).

(اسناده صحيح) تخريج الكلم الطيب (٤٢) صحيح الترغيب (٦٠٨)

ترجمہ: مجھ سے بیان کیا عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ نے انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے، آپ نے فرمایا جو جاگے رات کو اور کہے لا اله الا الله سے الا باللہ تک یعنی کوئی معبود نہیں سوا اللہ کے اکیلا ہے وہ کوئی شریک نہیں اس کا اسی کی ہے سلطنت اور اسی کو ہے سب تعریف اور وہ سب چیز پر قادر ہے اور پاک ہے اللہ اور سب تعریف اللہ کو ہے اور کوئی معبود نہیں سوا اللہ کے اور اللہ بہت بڑا ہے گناہ سے بچنے کی طاقت اور نیکی کرنے کی قوت نہیں مگر اللہ کی طرف سے۔ پھر کہے رب اغفرلی یعنی یا اللہ مجھے بخش دے یا یہ فرمایا آپ نے کہ پھر دعا کرے قبول ہو جاتی ہے دعا اس کی پھر اگر ہمت کی اور وضو کیا اور نماز پڑھی، قبول ہوئی نماز اس کی۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے۔ صحیح ہے غریب ہے۔ روایت کی ہم سے علی بن حجر نے انہوں نے مسلمہ بن عمرو سے کہا مسلمہ نے کہ عمیر بن ہانی ہر روز ایک ہزار رکعت پڑھتے تھے اور ایک لاکھ بار سبحان اللہ کہتے تھے۔

❀❀❀❀

(٣٤١٥) **حَدَّثَنَا** عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ: أَخْبَرَنَا مُسْلَمَةُ بْنُ عَمْرٍو قَالَ: كَانَ عُمَيْرُ بْنُ هَانِيءٍ يُصَلِّي كُلَّ يَوْمٍ أَلْفَ سَجْدَةٍ وَيُسَبِّحُ مِائَةَ أَلْفِ تَسْبِيحَةٍ. (ضعيف الاسناد مقطوع) (اس میں مسلمہ بن عمرو مجہول ہے)

ترجمہ: ہم سے بیان کیا علی حجر نے، کہا ہمیں خبر دی مسلمہ بن عمرو نے انہوں نے کہا کہ عمیر بن ھانی ہر روز ایک ہزار رکعت پڑھتے تھے اور ایک لاکھ بار سبحان اللہ کہتے تھے۔

❀❀❀❀

(٣٤١٦) **عَنْ** أَبِي سَلَمَةَ قَالَ: حَدَّثَنِي رَبِيعَةُ بْنُ كَعْبٍ الْأَسْلَمِيُّ قَالَ: كُنْتُ أَبِيتُ عِنْدَبَابِ النَّبِيِّ ﷺ: فَأُعْطِيهِ وَضُوءَهُ فَأَسْمَعُهُ الْهَوِيَّ مِنَ اللَّيْلِ: يَقُولُ: ((سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ)). وَأَسْمَعُهُ الْهَوِيَّ مِنَ اللَّيْلِ يَقُولُ: ((الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ)). (اسناده صحيح) (صحيح أبي داود (١١٩٣)

ترجمہ: روایت ہے ابوسلمہ سے، کہا مجھ سے بیان کیا ربیعہ بن کعب اسلمی نے، انہوں نے کہا: میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے دروازے کے پاس سویا کرتا تھا، اور میں دیتا آپ کو وضو کا پانی، پھر رات کو میں بہت دیر تک سنتا رہتا تھا کہ آپ فرماتے تھے "سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ" اور بڑی دیر تک رات کو فرماتے تھے "اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ"۔

۲۸۔ بَابُ مِنْهُ: دعاء: ((أَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ أَحْیَا نَفْسِیْ...))

(۳۴۱۷) عَنْ حُذَیْفَةَ بْنِ الْیَمَانِ: أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ إِذَا أَرَادَ أَنْ یَنَامَ قَالَ: ((اَللّٰهُمَّ بِاسْمِكَ أَمُوْتُ وَأَحْیٰی))، وَإِذَا اسْتَیْقَظَ قَالَ: ((اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ أَحْیَا نَفْسِیْ بَعْدَ مَا أَمَاتَهَا وَإِلَیْهِ النُّشُوْرُ)).

(اسناده صحیح) مختصر الشمائل المحمدیه (۲۱۷)

ترجمہ: حذیفہ بن یمانؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب ارادہ کرتے سونے کا فرماتے اللھم سے آخر تک۔ یعنی یا اللہ تیرے نام سے مروں گا میں اور تیرے ہی نام سے جیوں گا میں اور جب جاگتے فرماتے الحمدللہ سے آخر تک۔ یعنی تعریف ہے اللہ کو جس نے زندہ کیا میری ذات کو بعد اس کے کہ مارا اس کو اور اسی کی طرف پھر جانا ہے۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے۔ صحیح ہے۔

❀❀❀❀

۲۹۔ بَابُ: مَا جَاءَ مَا یَقُوْلُ إِذَا قَامَ مِنَ اللَّیْلِ إِلَی الصَّلٰوةِ

تہجد کے وقت اٹھنے کی دعاؤں کے بیان میں

(۳۴۱۸) عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ: أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ إِذَا قَامَ إِلَی الصَّلٰوةِ مِنْ جَوْفِ اللَّیْلِ یَقُوْلُ: ((اَللّٰهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ أَنْتَ نُوْرُ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ، وَلَكَ الْحَمْدُ أَنْتَ قَیَّامُ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ، وَلَكَ الْحَمْدُ أَنْتَ رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ وَمَنْ فِیْهِنَّ، أَنْتَ الْحَقُّ، وَوَعْدُكَ الْحَقُّ، وَلِقَاؤُكَ حَقٌّ، وَالْجَنَّةُ حَقٌّ، وَالنَّارُ حَقٌّ، وَالسَّاعَةُ حَقٌّ، اَللّٰهُمَّ لَكَ أَسْلَمْتُ، وَبِكَ آمَنْتُ، وَعَلَیْكَ تَوَكَّلْتُ، وَإِلَیْكَ أَنَبْتُ، وَبِكَ خَاصَمْتُ، وَإِلَیْكَ حَاكَمْتُ، فَاغْفِرْلِیْ مَا قَدَّمْتُ وَمَا أَخَّرْتُ وَمَا أَسْرَرْتُ وَمَا أَعْلَنْتُ، أَنْتَ إِلٰهِیْ لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ)).

[اسناده صحیح] ((صفة االصلاة)) صحیح أبی داود (۷۴۵۔ ۷۴۶)

ترجمہ: عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب رات کو اٹھتے فرماتے اللھم سے آخر تک۔ یعنی یا اللہ تیرے ہی لیے سب تعریف ہے تو ہی روشنی ہے آسمانوں کی یعنی رونق ہے اور زمین کی اور تیرے ہی لیے ہے سب تعریف تو قائم کرنے والا ہے آسمانوں کا اور زمین کا اور تیرے ہی لیے ہے سب تعریف تو پالنے والا ہے آسمانوں کا اور زمین کا اور جو لوگ ان میں ہیں تو سچا ہے اور تیرا وعدہ سچا ہے اور تیرا ملنا سچا ہے اور جنت حق ہے اور دوزخ حق ہے اور قیامت حق ہے یا اللہ تیرے ہی لیے اسلام لایا میں اور تیرے اوپر ایمان لایا میں اور تجھ پر توکل کیا میں نے اور تیری ہی طرف رجوع کیا میں نے،

اور تیرے واسطے لڑا اور تجھی کو حاکم بنایا میں نے سو بخش دے جو آگے بھیجے میں نے گناہ اور جو پیچھے کئے اور جو چھپائے اور جو کھولے تو ہی معبود ہے میرا نہیں کوئی معبود سوا تیرے۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور مروی ہوئی ہے کئی سندوں سے بواسطہ ابن عباسؓ کے نبی ﷺ سے۔

❀❀❀❀

۳۰. بَابٌ مِنْهُ: دعاء: ((اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ رَحْمَةً مِنْ عِنْدِكَ))

اے اللہ مانگتا ہوں میں تجھ سے ایسی رحمت تیرے پاس کی...)

(۳۴۱۹) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ لَيْلَةً حِينَ فَرَغَ مِنْ صَلٰوتِهِ: ((اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ رَحْمَةً مِنْ عِنْدِكَ تَهْدِيْ بِهَا قَلْبِيْ، وَتَجْمَعُ بِهَا أَمْرِيْ، وَتَلُمُّ بِهَا شَعْثِيْ، وَتُصْلِحُ بِهَا غَائِبِيْ، وَتَرْفَعُ بِهَا شَاهِدِيْ، وَتُزَكِّيْ بِهَا عَمَلِيْ، وَتُلْهِمُنِيْ بِهَا رُشْدِيْ، وَتَرُدُّ بِهَا أُلْفَتِيْ، وَتَعْصِمُنِيْ بِهَا مِنْ كُلِّ سُوْءٍ، اَللّٰهُمَّ أَعْطِنِيْ إِيْمَانًا وَيَقِيْنًا لَيْسَ بَعْدَهُ كُفْرٌ، وَرَحْمَةً أَنَالُ بِهَا شَرَفَ كَرَامَتِكَ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ، اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَسْأَلُكَ الْفَوْزَ فِي الْقَضَاءِ وَنُزُلَ الشُّهَدَاءِ وَعَيْشَ السُّعَدَاءِ وَالنَّصْرَ عَلَى الْأَعْدَاءِ، اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أُنْزِلُ بِكَ حَاجَتِيْ وَإِنْ قَصُرَ رَأْيِيْ وَضَعُفَ عَمَلِيْ اِفْتَقَرْتُ إِلٰى رَحْمَتِكَ، فَأَسْأَلُكَ يَاقَاضِيَ الْأُمُوْرِ، وَيَاشَافِيَ الصُّدُوْرِ، كَمَا تُجِيْرُ بَيْنَ الْبُحُوْرِ، أَنْ تُجِيْرَنِيْ مِنْ عَذَابِ السَّعِيْرِ، وَمِنْ دَعْوَةِ الثُّبُوْرِ، وَمِنْ فِتْنَةِ الْقُبُوْرِ. اَللّٰهُمَّ مَا قَصُرَ عَنْهُ رَأْيِيْ وَلَمْ تَبْلُغْهُ نِيَّتِيْ وَلَمْ تَبْلُغْهُ مَسْئَلَتِيْ مِنْ خَيْرٍ وَعَدْتَهُ أَحَدًا مِنْ خَلْقِكَ أَوْ خَيْرٍ أَنْتَ مُعْطِيْهِ أَحَدًا مِنْ عِبَادِكَ فَإِنِّيْ أَرْغَبُ إِلَيْكَ فِيْهِ وَأَسْأَلُكَهُ بِرَحْمَتِكَ رَبَّ الْعٰلَمِيْنَ، اَللّٰهُمَّ ذَا الْحَبْلِ الشَّدِيْدِ، وَالْأَمْرِ الرَّشِيْدِ، أَسْأَلُكَ الْأَمْنَ يَوْمَ الْوَعِيْدِ، وَالْجَنَّةَ يَوْمَ الْخُلُوْدِ مَعَ الْمُقَرَّبِيْنَ الشُّهُوْدِ، الرُّكَّعِ السُّجُوْدِ، الْمُوْفِيْنَ بِالْعُهُوْدِ، أَنْتَ رَحِيْمٌ وَدُوْدٌ وَإِنَّكَ تَفْعَلُ مَاتُرِيْدُ، اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنَا هَادِيْنَ مُهْتَدِيْنَ غَيْرَضَالِّيْنَ وَلَا مُضِلِّيْنَ سِلْمًا لِأَوْلِيَائِكَ وَعَدُوًّا لِأَعْدَائِكَ نُحِبُّ بِحُبِّكَ مَنْ أَحَبَّكَ وَنُعَادِيْ بِعَدَاوَتِكَ مَنْ خَالَفَكَ اَللّٰهُمَّ هٰذَا الدُّعَاءُ وَعَلَيْكَ الْإِجَابَةُ وَهٰذَا الْجُهْدُ وَعَلَيْكَ التُّكْلَانُ، اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ لِيْ نُوْرًا فِيْ قَلْبِيْ وَنُوْرًا فِيْ قَبْرِيْ وَنُوْرًا مِنْ بَيْنِ يَدَيَّ، وَنُوْرًا مِنْ خَلْفِيْ، وَنُوْرًا عَنْ يَمِيْنِيْ، وَنُوْرًا عَنْ شِمَالِيْ، وَنُوْرًا مِنْ فَوْقِيْ. وَنُوْرًا مِنْ تَحْتِيْ، وَنُوْرًا فِيْ سَمْعِيْ، وَنُوْرًا فِيْ

بَصَرِیْ، وَنُوْرًا فِیْ شَعْرِیْ، وَنُوْرًا فِیْ بَشَرِیْ، وَنُوْرًا فِیْ لَحْمِیْ، وَنُوْرًا فِیْ دَمِیْ، وَنُوْرًا فِیْ عِظَامِیْ، اَللّٰهُمَّ أَعْظِمْ لِیْ نُوْرًا وَأَعْطِنِیْ نُوْرًا وَاجْعَلْ لِیْ نُوْرًا، سُبْحَانَ الَّذِیْ تَعَطَّفَ الْعِزَّ وَقَالَ بِهٖ، سُبْحَانَ الَّذِیْ لَبِسَ الْمَجْدَ وَتَكَرَّمَ بِهٖ، سُبْحٰنَ الَّذِیْ لَا یَنْبَغِی التَّسْبِیْحُ إِلَّا لَهٗ، سُبْحَانَ ذِی الْفَضْلِ وَالنِّعَمِ، سُبْحَانَ ذِی الْمَجْدِ وَالْكَرَمِ، سُبْحَانَ ذِی الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ)).

(ضعیف الاسناد) (اس میں ابن ابی لیلیٰ سیء الحفظ ہے)

ترجمہ: ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا کہ سنا میں نے رسول اللہ ﷺ کو کہ فرماتے تھے جب فارغ ہوتے اپنی نماز سے رات کو (یعنی بعد تہجد کے) اللهم انی اسالك سے آخر تک۔یعنی یا اللہ مانگتا ہوں میں تجھ سے ایسی رحمت تیرے پاس کی کہ راہ پر آ جائے اس سے میرا دل اور خاطر جمع ہو جائے میری اور جمعیت حاصل ہو مجھے پریشانی سے اور سنور جائے اس کی برکت سے میرا غائب اور بلند ہو جائے درجہ میرے حاضر کا اور پاک ہو جائے اس کے سبب سے میرا عمل اور سکھلا دے مجھے اس سے سیدھی راہ اور جمع کر دے تو اس سے میرے چہیتوں کو اور بچا تو اس سے مجھے ہر برائی سے یا اللہ دے ہم کو ایمان اور یقین ایسا کہ نہ ہو اس کے بعد کفر اور دے ایسی رحمت کہ پہنچوں میں اس سے تیری کرامت کے شرف کو دنیا اور آخرت میں یا اللہ مانگتا ہوں میں مراد کو پہنچنا قضا میں اور مہمانی شہیدوں کی اور زندگی نیکوں کی اور مدد دشمنوں پر یا اللہ میں تیرے آگے اپنی حاجت لایا ہوں اگرچہ میری عقل تھوڑی ہے اور عمل ضعیف ہے محتاج ہوں تیری رحمت کا، سو تجھی سے مانگتا ہوں اے ہر کام کے بنانے والے اور سینوں کے درست کرنے والے کہ بچائے تو مجھ کو دوزخ کے عذاب سے جیسا بچاتا ہے تو دریاؤں کو ملنے سے اور بچائے تو ہلاک کرنے والی دعا سے اور قبروں کے فتنوں سے یا اللہ جو خیر میری عقل میں نہ آئے اور میری نیت اور سوال بھی اس تک نہ پہنچا اور وعدہ کیا تو نے اس کا اپنی کسی مخلوق سے یا وہ چیز کہ تو اپنے کسی بندے کو دینے والا ہے، سو میں وہ تجھ سے طلب کرتا ہوں اور مانگتا ہوں تجھ سے تیری رحمت کے وسیلے سے اے پالنے والے عالموں کے یا اللہ بڑی قوت والے اور اچھے کام والے مانگتا ہوں میں تجھ سے چین قیامت کے دن کا جنت ہمیشگی کے دن میں نزدیکی والوں کے ساتھ جو گواہی دینے والے ہیں رکوع وسجدہ بجالانے والے اپنے اقراروں کو پورا کرنے والے' بے شک تو مہربان ہے دوستی کرنے والا او رتو کرتا ہے جو چاہتا ہے یا اللہ! کر دے ہم کو ہدایت کرنے والے ہدایت پائے ہوئے نہ گمراہ اور نہ گمراہ کرنے والے تیرے دوستوں سے صلح رکھنے والے اور تیرے دشمنوں سے دشمنی دوست رکھیں ہم تیری ہی محبت کے سبب سے جو دوست رکھے تجھ کو اور دشمنی رکھیں ہم تیرے دشمنی رکھنے کے سبب سے جو تیرا مخالف ہو یا اللہ! یہ تو دعا ہے اور تیرے ذمہ ہے قبول کرنا (یعنی براہ فضل واحسان کے) اور یہ تو کوشش میری ہے اور بھروسہ تجھی پر ہے یا اللہ! ڈال دے میرے دل میں ایک نور اور میرے نیچے

ایک نور میرے کانوں میں ایک نور اور میری آنکھوں میں ایک نور اور میرے بالوں میں ایک نور اور میرے داہنے ایک نور اور میرے بائیں ایک نور اور میرے بدن پر ایک نور اور میرے گوشت میں ایک نور اور میرے خون میں ایک نور اور میری ہڈیوں میں ایک نور یا اللہ بڑھادے میرا نور اور دے مجھ کو نور اور ٹھہرادے میرے لیے نور پاک ہے وہ جس نے عزت کی چادر اوڑھی اور خاص کیا اس کو اپنی ذات کے لیے پاک ہے وہ جس نے بزرگی کا جامہ پہنایا اور مکرم ہوا ساتھ بزرگی کے پاک ہے وہ کہ نہیں لائق ہے تسبیح کے کوئی سوا اس کے پاک ہے وہ فضل اور نعمتوں والا پاک ہے وہ بزرگی اور کرم والا پاک ہے وہ جلال اور بزرگی والا۔

فائدہ : یہ حدیث غریب ہے۔نہیں جانتے ہم اس کو ابن ابی لیلیٰ کی روایت سے مگر اسی سند سے۔اور روایت کی شعبہ اور سفیان ثوری نے سلمہ بن کہیل سے انہوں نے کریب سے انہوں نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے انہوں نے نبی ﷺ سے اس حدیث کا ٹکڑا اور نہیں ذکر کی اتنی لمبی۔

❀❀❀❀

٣١۔ بَابُ : مَا جَاءَ فِي الدُّعَاءِ عِنْدَ افْتِتَاحِ الصَّلٰوةِ بِاللَّيْلِ

تہجد نماز شروع کرتے وقت کی دعاؤں کا بیان

(٣٤٢٠) حَدَّثَنِي أَبُوسَلَمَةَ قَالَ : سَأَلْتُ عَائِشَةَ بِأَيِّ شَيْءٍ .كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَفْتَتِحُ صَلٰوتَهُ إِذَا قَامَ مِنَ اللَّيْلِ؟ قَالَتْ : كَانَ إِذَا قَامَ مِنَ اللَّيْلِ افْتَتَحَ صَلٰوتَهُ فَقَالَ : ((اللّٰهُمَّ رَبَّ جِبْرَءِيْلَ وَمِيْكَائِيْلَ وَإِسْرَافِيْلَ، فَاطِرَ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ عَالِمَ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ أَنْتَ تَحْكُمُ بَيْنَ عِبَادِكَ فِيْمَا كَانُوْا فِيْهِ يَخْتَلِفُوْنَ اهْدِنِيْ لِمَا اخْتُلِفَ فِيْهِ مِنَ الْحَقِّ بِإِذْنِكَ إِنَّكَ عَلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ)).

(اسناده صحيح) ((صفة الصلاة)) صحيح أبي داود (٧٤٣)

ترجمہ: مجھ سے بیان کیا ابوسلمہ نے کہا پوچھا میں نے ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے کیا پڑھتے تھے نبی ﷺ اپنی نماز کے شروع میں (یعنی قبل قرأت اور بعد تحریمہ) جب رات کو کھڑے ہوتے فرمایا انہوں نے جب رات کو کھڑے ہوتے اور نماز شروع کرتے فرماتے اللھم سے آخر تک۔یعنی اے رب جرائیل' میکائیل اور اسرافیل علیہ السلام کے پیدا کرنے والے آسمانوں اور زمین کے جاننے والے چھپے اور کھلے کے۔تو فیصلہ کرے گا اپنے بندوں کے درمیان میں جس میں وہ اختلاف کرتے تھے سیدھی راہ بتادے مجھے جس میں اختلاف کیا گیا ہے سچی باتوں سے اپنے حکم سے تو ہی ہے سیدھی راہ پر۔

فائدہ : یہ حدیث حسن ہے۔غریب ہے۔

❀❀❀❀

بَابُ مِنْهُ: دعاء: ((وَجَّهتُ وَجهِیَ لِلَّذِیْ فَطَرَ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرضِ......))

متوجہ کیا میں نے اپنے چہرہ کواس کی طرف جس نے پیدا کیا آسمانوں کواور زمینوں کو

(۳۴۲۱) عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِيْ طَالِبٍ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ إِذَا قَامَ فِي الصَّلٰوةِ قَالَ : ((وَجَّهْتُ وَجْهِيَ لِلَّذِيْ فَطَرَ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضَ حَنِيْفًا وَمَا أَنَا مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ إِنَّ صَلَاتِيْ وَنُسُكِيْ وَمَحْيَايَ وَمَمَاتِيْ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ، لَا شَرِيْكَ لَهُ وَبِذٰلِكَ أُمِرْتُ وَأَنَا مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ، اَللّٰهُمَّ أَنْتَ الْمَلِكُ لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ، أَنْتَ رَبِّيْ وَأَنَا عَبْدُكَ ظَلَمْتُ نَفْسِيْ وَاعْتَرَفْتُ بِذَنْبِيْ فَاغْفِرْلِيْ ذُنُوْبِيْ جَمِيْعًا إِنَّهُ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ إِلَّا أَنْتَ وَاهْدِنِيْ لِأَحْسَنِ الْأَخْلَاقِ لَا يَهْدِيْ لِأَحْسَنِهَا إِلَّا أَنْتَ وَاصْرِفْ عَنِّيْ سَيِّئَهَا لَا يَصْرِفُ عَنِّيْ سَيِّئَهَا إِلَّا أَنْتَ، آمَنْتُ بِكَ تَبَارَكْتَ وَتَعَالَيْتَ أَسْتَغْفِرُكَ وَأَتُوْبُ إِلَيْكَ)). فَإِذَا رَكَعَ قَالَ: ((اَللّٰهُمَّ لَكَ رَكَعْتُ وَبِكَ آمَنْتُ وَلَكَ أَسْلَمْتُ، خَشَعَ لَكَ سَمْعِيْ وَبَصَرِيْ وَمُخِّيْ وَعَظْمِيْ وَعَصَبِيْ)). فَإِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ قَالَ: ((اَللّٰهُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ مِلْءَ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرَضِيْنَ وَمَا بَيْنَهُمَا وَمِلْءَ مَا شِئْتَ مِنْ شَيْءٍ)). فَإِذَا سَجَدَ قَالَ: ((اَللّٰهُمَّ لَكَ سَجَدْتُ وَبِكَ آمَنْتُ وَلَكَ أَسْلَمْتُ، سَجَدَ وَجْهِيَ لِلَّذِيْ خَلَقَهُ وَصَوَّرَهُ وَشَقَّ سَمْعَهُ وَبَصَرَهُ فَتَبَارَكَ اللّٰهُ أَحْسَنُ الْخَالِقِيْنَ)). ثُمَّ يَكُوْنُ آخِرُ مَا يَقُوْلُ بَيْنَ التَّشَهُّدِ وَالسَّلَامِ: ((اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِيْ مَاقَدَّمْتُ وَمَا أَخَّرْتُ وَمَا أَسْرَرْتُ وَمَا أَعْلَنْتُ وَمَا أَنْتَ أَعْلَمُ بِهِ مِنِّيْ أَنْتَ الْمُقَدِّمُ وَأَنْتَ الْمُؤَخِّرُ لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ)). (اسناده صحيح) صفة الصلاة ـ صحيح أبى داود (۷۳۸)

ترجمہ: روایت ہے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے کہ رسول اللہ ﷺ جب نماز میں کھڑے ہوتے فرماتے وجهت وجهی سے اتوب تک کو کہ متوجہ کیا میں نے اپنا منہ اس کی طرف جس نے پیدا کیا آسمانوں کواور زمین کو میں ایک طرف کا ہوں اور نہیں میں مشرکوں سے بے شک نماز میری اور قربانی میری اور زندگی میری اور موت میری اللہ تعالیٰ کے واسطے ہے جو پالنے والا ہے سارے جہانوں کا' کوئی شریک نہیں اس کا اسی کا مجھے حکم ہوا ہے اور میں مسلمانوں سے ہوں یا اللہ تو بادشاہ ہے نہیں کوئی معبود مگر تو تو رب میرا ہے اور میں غلام ہوں تیرا ظلم کیا میں نے اپنی جان پر اور اقرار کیا میں نے اپنے گناہ کا سو بخش دے میرے گناہ سب بے شک کوئی گناہ نہیں بخشتا مگر تو راہ بتادے مجھے نیک خصلتوں کی کہ نہیں بتاتا کوئی اس کی راہ سوا تیرے اور دور کردے مجھ سے بری خصلتیں کہ نہیں دور کرتا مجھ سے کوئی ان کو سوا تیرے ایمان لایا میں تجھ پر بڑی برکت والا ہے تو اور بلند ہے' مغفرت مانگتا ہوں میں تجھ سے اور توبہ کرتا ہوں تیرے آگے۔ پھر جب رکوع کرتے فرماتے اللهم سے عصبی

تک اور معنی اس کے یہ ہیں یااللہ! رکوع کیا میں نے تیرے لیے اور ایمان لایا تجھ پر اور تابع ہوا میں تیرا' جھک گئے تیرے لیے کان میرے اور آنکھ میری اور گودا میرا اور ہڈی میری اور پٹھے میرے۔ پھر جب سر اٹھاتے فرماتے اللهم ربنا سے من شيء تک۔ یعنی اے اللہ رب ہمارے تجھی کو ہے تعریف آسمان و زمین بھر اور جو اس کے درمیان میں ہے اور جتنی تو چاہے اس کے بعد پھر جب سجدہ کرتے فرماتے اللهم لك سجدت سے الخالقين تک۔ یعنی یااللہ تیرے ہی لیے سجدہ کیا میں نے اور تجھی پر ایمان لایا میں اور میں تیرا ہی تابع ہوا سجدہ کیا میرے منہ نے اس کے لیے جس نے اسے بنایا اور اس کی تصویر کھینچی اور اس کے کان اور آنکھیں کھولیں سو بڑی برکت والا ہے سب بنانے والوں سے اچھا۔ پھر سب کے آخر میں تشہد کے بعد اور سلام کے قبل فرماتے اللهم اغفر لی سے آخر تک۔ یعنی یااللہ بخش دے اس کو جو میں نے آگے کیا اور جو پیچھے کیا جو چھپایا اور جو کھولا اور جو تو مجھ سے زیادہ جانتا ہے میرے عملوں میں سے' تو ہے مقدم کرنے والا اور مؤخر کرنے والا' کوئی معبود نہیں تیرے سوا۔

فائدہ : یہ حدیث حسن ہے۔ صحیح ہے۔

❀❀❀❀

(٣٤٢٢) عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ إِذَا قَامَ إِلَى الصَّلٰوةِ قَالَ : ((وَجَّهْتُ وَجْهِيَ لِلَّذِيْ فَطَرَ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضَ حَنِيْفًا وَمَا أَنَا مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ، إِنَّ صَلٰوتِيْ وَنُسُكِيْ وَمَحْيَايَ وَمَمَاتِيْ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ لَا شَرِيْكَ لَهُ وَبِذٰلِكَ أُمِرْتُ وَأَنَا مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ، اَللّٰهُمَّ أَنْتَ الْمَلِكُ لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ، أَنْتَ رَبِّيْ وَأَنَا عَبْدُكَ ظَلَمْتُ نَفْسِيْ وَاعْتَرَفْتُ بِذَنْبِيْ فَاغْفِرْلِيْ ذُنُوْبِيْ جَمِيْعًا إِنَّهُ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ إِلَّا أَنْتَ وَاهْدِنِيْ لِأَحْسَنِ الْأَخْلَاقِ لَا يَهْدِيْ لِأَحْسَنِهَا إِلَّا أَنْتَ وَاصْرِفْ عَنِّيْ سَيِّئَهَا لَا يَصْرِفُ عَنِّيْ سَيِّئَهَا إِلَّا أَنْتَ، لَبَّيْكَ وَسَعْدَيْكَ وَالْخَيْرُ كُلُّهُ فِيْ يَدَيْكَ، وَالشَّرُّ لَيْسَ إِلَيْكَ، أَنَا بِكَ وَإِلَيْكَ، تَبَارَكْتَ وَتَعَالَيْتَ أَسْتَغْفِرُكَ وَأَتُوْبُ إِلَيْكَ)). فَإِذَا رَكَعَ قَالَ: ((اَللّٰهُمَّ لَكَ رَكَعْتُ وَبِكَ آمَنْتُ وَلَكَ أَسْلَمْتُ خَشَعَ لَكَ سَمْعِيْ وَبَصَرِيْ وَعِظَامِيْ وَعَصَبِيْ)). وَإِذَا رَفَعَ قَالَ: ((اَللّٰهُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ مِلْءَ السَّمَاءِ مِلْءَ الْأَرْضِ مِلْءَ بَيْنَهُمَا مِلْءَ مَا شِئْتَ مِنْ شَيْءٍ بَعْدُ)). فَإِذَا سَجَدَ قَالَ : ((اَللّٰهُمَّ لَكَ سَجَدْتُ وَبِكَ آمَنْتُ وَلَكَ أَسْلَمْتُ سَجَدَ وَجْهِيَ لِلَّذِيْ خَلَقَهُ وَصَوَّرَهُ وَشَقَّ سَمْعَهُ وَبَصَرَهُ تَبَارَكَ اللّٰهُ أَحْسَنُ الْخَالِقِيْنَ)). ثُمَّ يَقُوْلُ مِنْ آخِرِمَا يَقُوْلُ بَيْنَ التَّشَهُّدِ وَالتَّسْلِيْمِ: ((اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِيْ مَا قَدَّمْتُ وَمَا أَخَّرْتُ وَمَا أَسْرَرْتُ وَمَا أَعْلَنْتُ وَمَا أَسْرَفْتُ وَمَا أَنْتَ أَعْلَمُ بِهِ مِنِّيْ، أَنْتَ الْمُقَدِّمُ

وَأَنْتَ الْمُؤَخِّرُ لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ)). (اسناده صحيح)

ترجمہ: روایت ہے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے کہ رسول اللہ ﷺ جب کھڑے ہوتے نماز میں یعنی بعد تکبیر تحریمہ کے فرماتے وجهت وجهي سے اتوب اليك تک اور معنی اس کے اوپر گزرے۔ مگر لبیک وسعدیک سے آخر دعا تک کے معنی یہ ہیں کہ حاضر ہوں میں تیری خدمت میں اور موافقت کی میں نے تیری اطاعت کے ساتھ اور خیر بالکل تیرے ہاتھ میں ہے اور شر سے تیری نزدیکی حاصل نہیں ہوتی میں تیرے ہی اوپر اعتماد کرتا ہوں اے رب ہمارے اور بلند ہے تو مغفرت مانگتا ہوں میں تجھ سے اور توبہ کرتا ہوں تیرے آگے۔ پھر رکوع کرتے اللهم لك ركعت سے عصبي تک پڑھتے اور معنی اس کے اوپر کی حدیث میں گزرے۔ پھر جب سجدہ کرتے فرماتے اللهم لك سجدت سے احسن الخالقين تک اور اسکے معنی بھی اوپر گزرے پھر آخر میں بعد تشہد کے اور قبل سلام کے فرماتے اللهم اغفرلي سے آخر تک۔ اور معنی اس کے بھی اوپر حدیث میں گزرے فقط اس میں ایک لفظ وما اسرفت زیادہ ہے اور اس کے معنی جو حد سے زیادہ بڑھا میں یعنی اس کو بھی بخش دے۔ وَمَا أَعْلَنْتُ وَمَا أَسْرَفْتُ وَمَا أَنْتَ أَعْلَمُ بِهِ مِنِّي أَنْتَ الْمُقَدِّمُ وَأَنْتَ الْمُؤَخِّرُ لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ ۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے۔ صحیح ہے۔

مترجم: اَلشَّرُّ لَيْسَ إِلَيْكَ کے کئی معنی ہیں۔ چنانچہ مجمع البحار میں ہے کہ مراد اس سے یہ ہے کہ شر سے تیری نزدیکی حاصل نہیں ہوتی اور تیری رضامندی نہیں ملتی یا شر تیری طرف چڑھتا نہیں اور خیر تیری طرف چڑھ جاتی ہے اور اس کلمہ میں تعلیم ہے ادب کی کہ بندے کو لازم ہے کہ شر کا مرتکب اپنے کو جانے اور خیر اللہ کی طرف سے سمجھے کہ اس کی توفیق اسی کی جانب سے ہوئی یہ مقصود نہیں کہ شر اس کی تقدیر یا خلق سے باہر ہے بلکہ یہ محض ادب ہے اور اسی نظر سے اللہ تعالیٰ کو کتوں یا سور کا رب نہ کہنا چاہیے اگرچہ وہ رب العالمین ہے۔ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ بعض بات واقعی ہوتی ہے مگر اس کی تعبیر میں ایک سوءِ ادب ہے پس ایسی تعبیر سے احتراز لازم ہے اور یہاں سے غلطی شطحیات صوفیہ کی معلوم ہوگئی کہ جو کلام ان کا مشعر سوءِ ادب کا ہے اس سے احتراز لازم ہے اور ایک یہ بھی معنی ہو سکتے ہیں کہ شر کی نسبت تیری طرف نہیں یعنی اگرچہ تو خالق شر کا ہے مگر خلق شر کا شر نہیں تیرے لیے جیسے ارتکاب اور اکتساب شر کا ہمارے لیے شر ہے۔

❀❀❀❀

(۳۴۲۳) عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ: أَنَّهُ كَانَ إِذَا قَامَ إِلَى الصَّلٰوةِ الْمَكْتُوْبَةِ رَفَعَ يَدَيْهِ حَذْوَ مَنْكِبَيْهِ وَيَصْنَعُ ذٰلِكَ إِذَا قَضٰى قِرَاءَتَهُ وَأَرَادَ أَنْ يَرْكَعَ وَيَصْنَعُهُ إِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوْعِ وَلَا يَرْفَعُ يَدَيْهِ فِي شَيْءٍ مِنْ صَلٰوتِهِ وَهُوَ قَاعِدٌ، فَإِذَا قَامَ مِنْ سَجْدَتَيْنِ رَفَعَ يَدَيْهِ كَذٰلِكَ فَكَبَّرَ، وَيَقُوْلُ حِيْنَ يَفْتَتِحُ الصَّلٰوةَ بَعْدَ التَّكْبِيْرِ: ((وَجَّهْتُ وَجْهِيَ لِلَّذِيْ فَطَرَ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضَ حَنِيْفًا وَمَا أَنَا مِنَ

الْمُشْرِكِينَ. إِنَّ صَلٰوتِيْ وَنُسُكِيْ وَمَحْيَايَ وَمَمَاتِيْ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ، لَا شَرِيْكَ لَهُ وَبِذٰلِكَ أُمِرْتُ وَأَنَا مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ، اللّٰهُمَّ أَنْتَ الْمَلِكُ لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ سُبْحَانَكَ أَنْتَ رَبِّيْ وَأَنَا عَبْدُكَ ظَلَمْتُ نَفْسِيْ وَأَعْتَرَفْتُ بِذَنْبِيْ فَاغْفِرْلِيْ ذَنْبِيْ جَمِيْعًا إِنَّهُ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ إِلَّا أَنْتَ وَاهْدِنِيْ لِأَحْسَنِ الْأَخْلَاقِ لَا يَهْدِيْ لِأَحْسَنِهَا إِلَّا أَنْتَ، وَأَصْرِفْ عَنِّيْ سَيِّئَهَا لَا يَصْرِفُ عَنِّيْ سَيِّئَهَا إِلَّا أَنْتَ لَبَّيْكَ وَسَعْدَيْكَ وَأَنَا بِكَ وَإِلَيْكَ لَا مَنْجَا مِنْكَ وَلَا مَلْجَأَ إِلَّا إِلَيْكَ أَسْتَغْفِرُكَ وَأَتُوْبُ إِلَيْكَ)). ثُمَّ يَقْرَأُ فَإِذَا رَكَعَ كَانَ كَلَامُهُ فِيْ رُكُوْعِهِ أَنْ يَقُوْلَ: ((اَللّٰهُمَّ لَكَ رَكَعْتُ وَبِكَ آمَنْتُ وَلَكَ أَسْلَمْتُ وَأَنْتَ رَبِّيْ، خَشَعَ سَمْعِيْ وَبَصَرِيْ وَمُخِّيْ وَعَظْمِيْ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ)). فَإِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوْعِ قَالَ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ ثُمَّ يُتْبِعُهَا: ((اَللّٰهُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ مِلْءَ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ مِلْءَ مَا شِئْتَ مِنْ شَيْءٍ بَعْدُ))، فَإِذَا سَجَدَ قَالَ فِيْ سُجُوْدِهِ ((اَللّٰهُمَّ لَكَ سَجَدْتُّ وَبِكَ آمَنْتُ وَلَكَ أَسْلَمْتُ وَأَنْتَ رَبِّيْ سَجَدَ وَجْهِيَ لِلَّذِيْ خَلَقَهُ وَشَقَّ سَمْعَهُ وَبَصَرَهُ تَبَارَكَ اللّٰهُ أَحْسَنُ الْخَالِقِيْنَ)). وَيَقُوْلُ عِنْدَ إِنْصِرَافِهِ مِنَ الصَّلٰوةِ: ((اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِيْ مَا قَدَّمْتُ وَمَا أَخَّرْتُ وَمَا أَسْرَرْتُ وَمَا أَعْلَنْتُ وَأَنْتَ إِلٰهِيْ لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ)).

(حسن صحيح)صحيح أبي داود (٧٢٩)

ترجمہ: روایت ہے حضرت علیؓ سے کہ رسول اللہ ﷺ جب کھڑے ہوتے نماز فرض پر دونوں ہاتھ اٹھاتے برابر شانوں کے اور ایسا ہی کرتے جب قرأت تمام کر لیتے اور رکوع کا ارادہ کرتے اور ایسا ہی کرتے جب رکوع سے سر اٹھاتے یعنی تینوں وقت رفع یدین کرتے اور دونوں ہاتھ نہ اٹھاتے۔ نماز میں جب بیٹھے ہوتے یعنی سجدوں وغیرہ میں، پھر جب دو رکعت پڑھ کر اٹھتے جب بھی رفع یدین کرتے اور تکبیر کہتے اور نماز کے شروع میں فرماتے بعد تکبیر تحریمہ کے وجهت وجهي سے اتوب اليك تک۔ اور معنی اس کے انابك واليك تک اوپر گزرے۔ اور لا منجاء منك سے آخر تک۔ یہ ہیں کہ نہیں نجات کی جگہ تیرے عذاب سے اور نہ بھاگنے کا ٹھکانہ مگر تیری ہی طرف، مغفرت مانگتا ہوں تجھ سے اور توبہ کرتا ہوں تیرے آگے۔ پھر قرأت کرتے پھر رکوع کرتے اور رکوع میں آپ ﷺ کا یہ کلام ہوتا اللهم لك ركعت سے رب العالمین تک۔ اور معنی اس کے اوپر گزرے، پھر جب رکوع سے سر اٹھاتے فرماتے سمع اللہ یعنی سنا اللہ نے اس کی کلام کو جس نے اس کی تعریف کی۔ پھر اس کے بعد فرماتے اللهم ربنا لك الحمد سے بعد تک۔ یعنی یا اللہ رب ہمارے تجھ کو تعریف ہے آسمان بھر اور زمین بھر اور جتنی تو چاہے اس کے بعد۔ پھر سجدہ کرتے سجدہ میں فرماتے اللهم لك سجدت سے احسن الخالقين تک۔ اور جب نماز ختم ہونے لگتی تو فرماتے یعنی قبل اسلام کے اللهم اغفرلی سے آخر تک۔

فائدہ : یہ حدیث حسن ہے۔صحیح ہے اوراسی پرعمل ہے امام شافعی کا اور بعض ہمارے اصحاب رضی اللہ عنہم کا۔اور کہا بعض اہل علم نے کوفیوں وغیرہم سے کہ یہ ادعیات نوافل میں پڑھے اور فرائض میں نہ پڑھے۔سنا میں نے ابواسماعیل یعنی ترمذی سے کہ وہ کہتے تھے سنا میں نے سلیمان بن داؤد ہاشمی سے کہتے تھے جب ذکر کیا اس حدیث کا کہ یہ ہمارے نزدیک حدیث زہری کی مثل ہے جوانہوں نے سالم سے روایت کی ہے اورانہوں نے اپنے باپ سے۔

❀❀❀❀

٣٣۔ بَابُ : مَاجَاءَ مَا يَقُوْلُ فِيْ سُجُوْدِ الْقُرْانِ

سجدۂ تلاوت کی دعاؤں کے بیان میں

(٣٤٢٤) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ : جَاءَ رَجُلٌ إِلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! رَأَيْتُنِيْ اللَّيْلَةَ وَأَنَا نَائِمٌ كَأَنِّيْ أُصَلِّيْ خَلْفَ شَجَرَةٍ فَسَجَدْتُ فَسَجَدَتِ الشَّجَرَةُ لِسُجُوْدِيْ فَسَمِعْتُهَا وَهِيَ تَقُوْلُ: اَللّٰهُمَّ اكْتُبْ لِيْ بِهَا عَنْدَكَ أَجْرًا وَضَعْ عَنِّيْ بِهَا وِزْرًا وَاجْعَلْهَا لِيْ عِنْدَكَ ذُخْرًا وَتَقَبَّلْهَا مِنِّيْ كَمَا تَقَبَّلْتَهَا مِنْ عَبْدِكَ دَاوُدَ. قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ: قَالَ لِيْ جَدُّكَ: قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: فَقَرَأَ النَّبِيُّ ﷺ سَجْدَةً ثُمَّ سَجَدَ. قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: فَسَمِعْتُهُ وَهُوَ يَقُوْلُ مِثْلَ مَا أَخْبَرَهُ الرَّجُلُ مِنْ قَوْلِ الشَّجَرَةِ .

(اسناده حسن) سلسلة الأحاديث الصحيحة (٢٧١٠) تخريج مشكاة المصابيح (١٠٣٦)

ترجمہ: روایت ہے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہا آیا ایک شخص رسول اللہ ﷺ کے پاس اوراس نے عرض کی کہ یارسول اللہ میں اپنے تئیں رات کوخواب میں دیکھا کہ میں نماز پڑھتا ہوں ایک درخت کے پیچھے اور میں نے سجدہ کیا تو درخت نے بھی میرے سجدہ کے ساتھ سجدہ کیا۔اور میں نے سنا کہ وہ کہتا تھا اللهم سے عبدك داؤد تک۔یعنی یااللہ لکھ میرے لیے اس کا ثواب اور مٹا مجھ سے اس کے سبب سے بوجھ یعنی گناہوں کا اور جمع کررکھ اس کا ثواب میرے لیے اپنے نزدیک اور قبول کر اس کو مجھ سے جیسا کہ قبول کیا تو نے اپنے بندے داؤد سے کہا ابن جریج نے کہ کہا مجھ سے تمہارے دادا یعنی عبیداللہ نے اور یہ خطاب کیا انہوں نے حسنؓ سے کہ کہا ابن عباس رضی اللہ عنہما نے پھر پڑھی رسول اللہ ﷺ نے آیت سجدہ کی اور سجدہ کیا کہا ابن عباس رضی اللہ عنہما نے پس سنا میں نے ان کو کہ پڑھتے تھے اس دعا کو جس کی خبر دی تھی اس نے مرد اور کہا تھا قول درخت کا۔

فائدہ : یہ حدیث غریب ہے۔نہیں جانتے ہم اس کو مگر اسی سند سے اوراس بارے میں ابوسعیدؓ سے بھی روایت ہے۔

❀❀❀❀

(۳۴۲۵) عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ : كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَقُوْلُ فِي سُجُوْدِ الْقُرْآنِ بِاللَّيْلِ : ((سَجَدَ وَجْهِيَ لِلَّذِيْ خَلَقَهُ وَشَقَّ سَمْعَهُ وَبَصَرَهُ بِحَوْلِهِ وَقُوَّتِهِ)). (اسناده صحيح) تخريج المشكاة (١٠٣٥)

ترجمہ: روایت ہے ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہا انہوں نے کہ نبی ﷺ رات کو سجدہ تلاوت میں پڑھتے تھے سجد وجھی سے آخر تک۔ یعنی سجدہ کیا میرے منہ نے اس کو جس نے بنایا منہ کو اور چہرے اس کے کان اور آنکھیں اپنے حول وقوت سے۔

فائدہ : یہ حدیث حسن ہے۔ صحیح ہے۔

مترجم: ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا کی یہ روایت دارقطنی اور حاکم بیہقی نے بھی روایت کی ہے۔ اور ابن سکن نے اس کو صحیح کہا ہے اور اس کے آخر میں یہ بھی زیادہ ہے کہ دعائے مذکور تین بار پڑھتے اور حاکم نے یہ بھی زیادہ کیا ہے فتبارك الله احسن الخالقين۔ اور بیہقی نے خلقه کے بعد صوره بھی زیادہ کیا ہے اور حدیث درخت کی جو اوپر مذکور ہوئی اس کو حاکم اور ابن حبان نے بھی روایت کیا ہے۔ اور اس کی اسناد میں حسن بن محمد بن عبید اللہ بن ابی یزید ہے۔ اور عقیلی نے کہا ہے کہ وہ مجہول ہے اور دونوں حدیثیں دال ہیں کہ سجود تلاوت میں کچھ پڑھنا مسنون ہے۔ اور جتنی احادیث سجود تلاوت میں آئی ہیں سب قاطبۃً دلالت کرتی ہیں کہ اس کے ساجد کو وضو ضرور نہیں اور سجدہ تلاوت بے وضو بھی روا ہے اور آنحضرت ﷺ کے ساتھ تلاوت کے وقت جو ہوتا تھا بے تکلف سجدہ کرتا تھا اور کسی روایت میں مذکور نہیں کہ آپؐ نے وضو کا حکم فرمایا ہو اور یہ بھی بعید ہے کہ ہر وقت سب کے سب حاضرین مجلس باوضو ہوا کریں اور مشرکوں نے بھی آپؐ کے ساتھ سجدہ کیا ہیں حالانکہ وہ نجس ہیں اور وضو کے قابل نہیں۔ اور بخاریؒ نے روایت کیا ہے کہ سجدہ نہ کرے آدمی مگر وہ طاہر ہو تو تطبیق ان دونوں میں اس طرح ہے کہ مراد طہارت سے طہارت کبریٰ ہے یعنی جنابت نہ ہو۔ یا مراد اس سے یہ ہے کہ وضو بہتر ہے اور بے وضو بھی جائز ہے باعتبار ضرورت کے اور جیسے وضو کی ضرورت احادیث سے نہیں سمجھی جاتی ہے ویسی ہی طہارت ثیاب اور مکان کی بھی مفہوم نہیں ہوتی اور ستر عورت اور استقبال جب ممکن ہو تو بعضوں نے کہا ضرور ہے اتفاقاً۔ اور فتح الباری میں ہے کہ جواز سجدہ تلاوت بغیر وضو کے اس میں ابن عمر رضی اللہ عنہما کے موافق کوئی نہیں مگر شعبی کہ روایت کیا ہے ابن شیبہ نے اس سے بسند صحیح اور روایت کیا گیا ہے ابی عبدالرحمٰن سلمی سے بھی کہ وہ سجدہ کی آیت پڑھتے اور بے وضو سجدہ کرتے غیر قبلہ کی طرف اور اگر راہ میں ہوتے تو سر سے اشارہ کرتے اور اہل بیت میں ابن عمر رضی اللہ عنہما کی موافقت بے وضو سجدہ کرنے میں ابو طالب اور منصور باللہ نے بھی کی ہے۔ اور مروی ہے بعض صحابہ رضی اللہ عنہم سے کہ وہ مکروہ رکھتے تھے سجدہ تلاوت کو اوقات مکروہہ میں اور ظاہر یہ ہے کہ مکروہ نہیں اس لیے کہ سجدۂ تلاوت نماز نہیں اور کراہیت مخصوص بہ نماز ہے۔ كذا في نيل الاوطار۔

❀❀❀❀

٣٤۔ بَابُ: مَا يَقُولُ إِذَا خَرَجَ مِنْ بَيْتِهِ

باب : اس بیان میں کہ گھر سے نکلتے وقت کیا کہے

(٣٤٢٦) عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ : ((مَنْ قَالَ يَعْنِي إِذَا خَرَجَ مِنْ بَيْتِهِ: بِسْمِ اللّٰهِ تَوَكَّلْتُ عَلَى اللّٰهِ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ يُقَالُ لَهُ: كُفِيتَ وَوُقِيتَ وَتَنَحّٰى عَنْهُ الشَّيْطَانُ)).

(اسناده صحيح) تخريج المشكاة (٢٤٤٣ ـ التحقيق الثانى) التعليق الرغيب ٢/٢٦٤ ـ تخريج الكلم الطيب (٤٩/٥٨)

ترجمہ: روایت ہے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے: جو کہے گھر سے نکلتے وقت بسم الله توكلت على الله لا حول ولا قوة الا بالله کہا جاتا ہے اس سے کفایت کیا گیا اور بچایا گیا تو شر سے اور دور ہو جاتا ہے اس سے شیطان اور معنی اس کے یہ ہیں کہ شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے بھروسہ کیا میں نے اللہ پر، گناہ سے بچنے کی طاقت اور نیکی بجالانے کی قوت کسی کو نہیں ہے مگر اللہ کے ساتھ۔

فائدہ : یہ حدیث حسن ہے۔ صحیح ہے غریب ہے۔ نہیں جانتے ہم اس کو مگر اسی سند سے۔

❀❀❀❀

٣٥۔ بَابٌ مِنْهُ

دوسرا اسی بیان میں

(٣٤٢٧) عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ إِذَا خَرَجَ مِنْ بَيْتِهِ قَالَ: ((بِسْمِ اللّٰهِ تَوَكَّلْتُ عَلَى اللّٰهِ اَللّٰهُمَّ إِنَّا نَعُوذُ بِكَ مِنْ أَنْ نَزِلَّ أَوْ نَضِلَّ، أَوْ نَظْلِمَ، أَوْ نُظْلَمَ أَوْ نَجْهَلَ أَوْ يُجْهَلَ عَلَيْنَا)).

(اسناده صحيح) تخريج الكلم الطيب (٥٩) تخريج مشكاة المصابيح (٢٤٤٢).

ترجمہ: روایت ہے ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے کہ نبی ﷺ جب گھر سے نکلتے تو بسم اللہ سے آخر تک۔ پڑھتے۔ یعنی شروع کرتا ہوں میں اللہ کے نام سے بھروسا کرتا ہوں اللہ پر یا اللہ میں پناہ مانگتا ہوں تجھ سے اس سے کہ پھسل جاؤں یا راہ بھول جاؤں یا ظلم کروں کسی پر یا مجھ پر کوئی ظلم کرے یا جہالت کروں میں کسی پر یا مجھ پر کوئی جہالت کرے۔

❀❀❀❀

٣٦۔ بَابٌ : مَا يَقُولُ إِذَا دَخَلَ السُّوقَ

بازار میں داخل ہوتے وقت پڑھنے کی دعا کا بیان

(٣٤٢٨) عَنْ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ : ((مَنْ دَخَلَ السُّوقَ فَقَالَ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ يُحْيِي وَيُمِيتُ وَهُوَ حَيٌّ لَا يَمُوتُ بِيَدِهِ الْخَيْرُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ، كَتَبَ اللّٰهُ لَهُ أَلْفَ أَلْفِ حَسَنَةٍ وَمَحٰى عَنْهُ أَلْفَ أَلْفِ سَيِّئَةٍ وَرَفَعَ لَهُ أَلْفَ أَلْفِ دَرَجَةٍ)). (اسناده حسن) تخريج الأحاديث المختارة (١٧٦۔ ١٧٨) التعليق الرغيب (٤/٣) تخريج الكلم الطيب (٢٢٩)

((احاديث البيوع))

ترجمہ: روایت ہے حضرت عمرؓ سے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو بازار میں داخل ہوا اور لا الہ الا اللہ سے قدیر تک پڑھے۔ اس کے لیے دس لاکھ نیکیاں لکھی جاتی ہیں اور دس لاکھ برائیاں مٹائی جاتی ہیں اور دس لاکھ درجے بلند کیے جاتے ہیں۔

فائدہ : یہ حدیث غریب ہے۔ اور روایت کیا ہے اس کو عمرو بن دینار نے جو خزانچی تھے زبیر کے گھر کے سالم بن عبداللہ سے مانند اسی روایت کے۔ چنانچہ روایت کی ہم سے احمد بن عبدۃ الضبی نے انہوں نے حماد بن زید سے اور معتمر بن سلیمان سے دونوں نے کہا روایت کی ہم سے عمرو بن دینار نے اور وہ زبیر کے گھر کے خزانچی تھے انہوں نے سالم سے انہوں نے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے سالم کے دادا سے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو کہے بازار جاتے لا الہ الا اللہ سے قدیر تک۔ یعنی جیسا اوپر مذکور ہوا لکھی جاتی ہیں اس کے لیے دس لاکھ نیکیاں اور مٹائی جاتی ہیں اس کے لیے دس لاکھ برائیاں اور بنایا جاتا ہے اس کے لیے ایک گھر جنت میں۔

❁❁❁❁

(٣٤٢٩) عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ: أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((مَنْ قَالَ فِي السُّوقِ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ يُحْيِي وَيُمِيتُ وَهُوَ حَيٌّ لَا يَمُوتُ بِيَدِهِ الْخَيْرُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ، كَتَبَ اللّٰهُ لَهُ أَلْفَ أَلْفِ حَسَنَةٍ وَمَحٰى عَنْهُ أَلْفَ أَلْفِ سَيِّئَةٍ وَبَنٰى لَهُ بَيْتًا فِي الْجَنَّةِ)). (حسن: انظر ما قبله)

ترجمہ: سالم بن عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہم سے روایت ہے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے سالم کے دادا سے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو شخص بازار میں جاتے ہوئے یہ کلمات پڑھے لا إله الا الله .... سے "شيء قدير" تک۔ تو اللہ تعالیٰ اس کے لیے دس لاکھ نیکیاں لکھ دیتا ہے اور اس کی دس لاکھ برائیاں مٹا دیتا ہے اور اس کے لئے جنت میں ایک گھر بنا دیتا ہے۔

مَا جاءَ مَا يَقُولُ الْعَبْدُ إِذَا مَرِضَ

جب بندہ بیمار ہوتو کیا دعا پڑھے

(۳۴۳۰) عَنْ أَبِيْ سَعِيْدٍ وَأَبِيْ هُرَيْرَةَ: أَنَّهُمَا شَهِدَا عَلَى النَّبِيِّ ﷺ قَالَ : ((مَنْ قَالَ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ أَكْبَرُ، صَدَّقَهُ رَبُّهُ وَقَالَ: لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنَا وَأَنَا أَكْبَرُ، وَإِذَا قَالَ: لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ، قَالَ، يَقُولُ اللّٰهُ: لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنَا وَأَنَا وَحْدِيْ، وَإِذَا قَالَ: لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهُ قَالَ اللّٰهُ لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنَا وَحْدِيْ لَا شَرِيْكَ لِيْ وَإِذَا قَالَ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ، قَالَ اللّٰهُ: لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنَا لِيَ الْمُلْكُ وَلِيَ الْحَمْدُ، وَإِذَا قَالَ: لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ، قَالَ اللّٰهُ: لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنَا وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِيْ)). وَكَانَ يَقُوْلُ : ((مَنْ قَالَهَا فِيْ مَرَضِهِ ثُمَّ مَاتَ لَمْ تَطْعَمْهُ النَّارُ)).

(اسناده صحيح) التعليق الرغيب (٤/١٦٥) سلسلة الأحاديث الصحيحة (١٣٩٠).

ترجمہ: روایت ہے ابوسعیدؓ وابوہریرہؓ سے دونوں نے گواہی دی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو کہتا ہے لا الہ الا اللہ واللہ اکبر تصدیق کرتا ہے اس کی اللہ تعالیٰ اور فرماتا ہے نہیں کوئی معبود سوا میرے اور میں ہی بڑا ہوں اور جب کہتا ہے لا الہ الا اللہ وحدہ فرماتا ہے اللہ تعالیٰ کوئی معبود نہیں مگر میں اور میں اکیلا ہوں اور جب کہتا ہے لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ فرماتا ہے اللہ تعالیٰ نہیں کوئی معبود مگر میں اور میں اکیلا ہوں۔ کوئی شریک نہیں میرا اور جب کہتا ہے لا الہ الا اللہ لہ الملک ولہ الحمد فرماتا ہے اللہ تعالیٰ کوئی معبود نہیں مگر میں میرا ملک ہے اور مجھی کو ہے سب تعریف اور جب کہتا ہے وہ لا الہ الا اللہ ولا حول ولا قوۃ الا باللہ فرماتا ہے اللہ تعالیٰ نہیں کوئی معبود مگر میں اور نہیں طاقت گناہ سے بچنے کی اور نیکی کرنے کی مگر میری ہی طرف سے اور فرماتے تھے کہ جو ان کلمات کو بیماری میں کہے اور پھر مر جائے اس کو آگ نہ کھائے گی۔

فائدہ : یہ حدیث حسن ہے۔ اور روایت کی یہ شعبہ نے ابو اسحاق رضی اللہ عنہ سے انہوں نے ایک اعرابی مسلم سے انہوں نے ابو ہریرہؓ اور ابو سعیدؓ سے مانند اسی روایت کے معنوں میں۔ اور مرفوع نہ کیا اس کو شعبہ نے روایت کی ہم سے یہ محمد بن بشار نے انہوں نے کہا روایت کی ہم سے محمد بن جعفر نے انہوں نے شعبہ سے۔

❀❀❀❀

۳۷۔ بَابُ : مَا جَاءَ مَا يَقُوْلُ إِذَا رَأَى مُبْتَلًى

اس بیان میں کہ جب کسی مصیبت زدہ کو دیکھے تو کیا کہے

(۳۴۳۱) عَنْ عُمَرَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ : ((مَنْ رَأَى صَاحِبَ بَلَاءٍ فَقَالَ: الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ عَافَانِيْ مِمَّا

ابْتَلَاكَ بِهٖ وَفَضَّلَنِيْ عَلٰى كَثِيْرٍ مِمَّنْ خَلَقَ تَفْضِيْلًا، إِلَّا عُوفِيَ مِنْ ذٰلِكَ الْبَلَاءِ كَائِنًا مَا كَانَ مَا عَاشَ)). [اسنادہ حسن] سلسلة الأحاديث الصحيحة (٦٠٢) الروض النضير (١٠٦١)

ترجمہ: روایت ہے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو دیکھے کسی کو بلاء میں اور کہے الحمد للہ سے تفضیلاً تک۔ یعنی سب تعریف اللہ کو ہے جس نے بچایا مجھ کو اس بلا سے جس میں مبتلا کیا تجھ کو اور فضیلت دی مجھ کو اپنی اکثر مخلوقات پر، تو بچایا جائے گا وہ اس بلا سے جو بلا ہو جب تک زندہ رہے گا۔

فائدہ: یہ حدیث غریب ہے۔ اور اس بارے میں ابو ہریرہؓ اور عمرو بن دینار سے جو خزانچی ہیں آل زبیر کے اور وہ ایک شیخ ہیں بصری اور حدیث میں وہ کچھ قوی نہیں اور منفرد ہوئے ہیں وہ اکثر روایتوں میں جو روایت کی ہیں انہوں نے سالم بن عبداللہ بن عمر سے۔ اور روایت کی ابو جعفر محمد بن علی نے کہ انہوں نے کہا جب کوئی کسی کو سخت بدنی وغیرہ تکلیف میں دیکھے تو دل میں اس تکلیف سے پناہ مانگے اور اس تکلیف زدہ کو نہ سنائے۔ روایت کی ہم سے ابو جعفر سمنانی نے اور کئی لوگوں نے کہا انہوں نے روایت کی ہم سے مطرف بن عبداللہ مدینی نے انہوں نے عبداللہ بن عمر عمری سے انہوں نے سہل بن ابی صالح سے انہوں نے ابو ہریرہؓ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے: جو دیکھے کسی کو گرفتار بلاء اور کہے أَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ عَافَانِيْ مِمَّا ابْتَلَاكَ بِهٖ وَفَضَّلَنِيْ عَلٰى كَثِيْرٍ مِّمَّنْ خَلَقَ تَفْضِيْلًا اس کو وہ بلا کبھی نہ پہنچے گی۔ یہ حدیث حسن ہے۔ غریب ہے اس سند سے۔

❀❀❀❀

(٣٤٣٢) عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ: قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَنْ رَأَى مُبْتَلًى فَقَالَ: الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ عَافَانِيْ مِمَّا ابْتَلَاكَ بِهٖ وَفَضَّلَنِيْ عَلٰى كَثِيْرٍ مِّمَّنْ خَلَقَ تَفْضِيْلًا، لَمْ يُصِبْهُ ذٰلِكَ الْبَلَاءُ)).
(اسنادہ صحیح) سلسلة الأحاديث الصحيحة (٢٧٣٧)

ترجمہ: گزر چکا ہے۔

❀❀❀❀

٣٨۔ بَابُ: مَا يَقُوْلُ إِذَا قَامَ مِنْ مَّجْلِسِهٖ

مجلس سے اٹھتے وقت کی دعا

(٣٢٣٣) عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ: قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَنْ جَلَسَ فِيْ مَجْلِسٍ فَكَثُرَ فِيْهِ لَغَطُهٗ، فَقَالَ قَبْلَ أَنْ يَقُوْمَ مِنْ مَجْلِسِهٖ ذٰلِكَ: سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ، أَسْتَغْفِرُكَ وَأَتُوْبُ إِلَيْكَ إِلَّا غُفِرَلَهٗ مَا كَانَ فِيْ مَجْلِسِهٖ ذٰلِكَ)). (اسنادہ صحیح) تخریج المشكاة (٢٤٣٣)

ترجمہ: روایت ہے ابو ہریرہؓ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے: جو کسی مجلس میں بیٹھے اور بہت غلو اور بیہودہ باتیں کرے پھر اٹھنے سے پہلے سبحانك سے اتوب اليك تک کہے۔ یعنی پاک ہے تو اے اللہ اور سب تعریف تجھی کو ہے گواہی دیتا ہوں میں کہ کوئی معبود نہیں سوا تیرے۔ مغفرت مانگتا ہوں میں تجھ سے اور توبہ کرتا ہوں تیرے آگے۔ تو بخشی جاتی ہیں اس کی باتیں جو اس مجلس میں کہیں۔

فائدہ: اس باب میں ابو برزہ اور ام المؤمنین عائشہ الصدیقہ رضی اللہ عنہا سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث حسن ہے۔ صحیح ہے غریب ہے اس سند سے۔ نہیں جانتے ہم اس کو سہیل کی روایت سے مگر اسی سند سے۔

❀❀❀❀

(٣٤٣٤) عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ : كَانَ تُعَدُّ لِرَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فِي الْمَجْلِسِ الْوَاحِدِ مِائَةُ مَرَّةٍ مِنْ قَبْلِ أَنْ يَقُومَ: ((رَبِّ اغْفِرْلِيْ وَتُبْ عَلَيَّ إِنَّكَ أَنْتَ التَّوَّابُ الْغَفُوْرُ)).

(اسناده صحيح) سلسلة الأحاديث الصحيحة (٥٥٦) صحيح أبي داود (١٣٥٧)

ترجمہ: روایت ہے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے کہ گنا جاتا تھا ہر مجلس میں رسول اللہ ﷺ کے کہ سو سو بار فرماتے تھے قبل اٹھنے کے رب اغفرلی سے آخر تک۔ یعنی اے رب میرے بخش دے مجھ کو تحقیق تو ہے توبہ قبول کرنے والا اور بخشنے والا۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے۔ صحیح ہے غریب ہے۔

مترجم: اس حدیث میں بڑی ترغیب اور تحریض ہے استغفار اور توبہ پر کہ نبی ﷺ معصوم جن کو اللہ تعالیٰ نے گناہوں سے بچایا بھی تھا اور اگلی پچھلی خطاؤں کو معاف بھی فرمایا تھا جب وہ ہر مجلس میں سو سو بار استغفار فرماتے تھے تو ہم گرفتار ذنوب پر عیوب لوگوں کو تو زیادہ اس کی ضرورت ہے۔

❀❀❀❀

بَابُ : مَا جَاءَ مَا يَقُوْلُ عِنْدَ الْكَرْبِ

پریشانی کے وقت کی دعا کا بیان

(٣٤٣٥) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ نَبِيَّ اللّٰهِ ﷺ كَانَ يَدْعُوْ عِنْدَ الْكَرْبِ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ الْحَلِيْمُ الْحَكِيْمُ، لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ، لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ وَرَبُّ الْعَرْشِ الْكَرِيْمِ .

(اسناده صحيح) الروض النضير (٦٧٩)

ترجمہ: روایت ہے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہ نبی ﷺ شدت غم کے وقت یہ دعا کرتے لا الہ الا اللہ سے آخر تک۔ یعنی کوئی

معبود برحق نہیں سوا اللہ کے اور وہ بردبار ہے حکمت والا کوئی معبود برحق نہیں مگر اللہ وہ صاحب ہے بڑے تخت کا کوئی معبود برحق نہیں مگر اللہ وہ پالنے والا ہے آسمانوں کا اور زمین کا اور مالک ہے بڑے تخت کا۔

فائدہ : روایت کی ہم سے محمد بن بشار نے ان سے ابن عدی نے ان سے قتادہ نے ان سے ابوالعالیہ نے ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہما نے انہوں نے نبی ﷺ سے مثل روایت مذکور کے۔ اور اس باب میں علی رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے ﷺ یہ حدیث حسن ہے۔ صحیح ہے۔

مترجم: واقع میں چونکہ اس دعا میں اللہ تعالیٰ کی توحید اور اس کا صاحب عرش ہونا اور عام ہونا اس کی پرورش کا آسمان وزمین میں مذکور ہے اس لیے موحدان عرشی دماغوں کا غم کھولنے کے لیے یہ اکسیر اعظم ہے اگرچہ جهمیه لهیه کو اس سے کچھ بہرہ نہ ہو اور اس میں صاف اشارہ ہوتا ہے اس کی ذات مقدس کے عرش پر ہونے کی طرف۔

❀❀❀❀

(٣٤٣٦) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ: : أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ إِذَا أَهَمَّهُ الْأَمْرُ رَفَعَ رَأْسَهُ إِلَى السَّمَاءِ فَقَالَ: ((سُبْحَانَ اللّٰهِ الْعَظِيمِ)) وَإِذَا اجْتَهَدَ فِي الدُّعَاءِ قَالَ : ((يَاحَيُّ يَاقَيُّوْمُ)) .

(ضعيف جدا) تخريج الكلم الطيب (١١٩/٧٧) (اس میں ابراہیم بن الفضل متروک ہے)

ترجمہ: روایت ہے ابوہریرہؓ سے کہ نبی ﷺ کو جب کسی امر کا فکر سخت ہوتا تو اپنا سر آسمان کی طرف اٹھاتے اور فرماتے سبحان الله العظیم یعنی پاک ہے اللہ بڑائی والا اور جب کوشش کرتے دعا میں فرماتے یا حی یا قیوم یعنی اے زندہ سب کے تھامنے والے۔

فائدہ : یہ حدیث غریب ہے۔

مترجم: حقیقت میں حی و قیوم دونوں نام مبارک ایسے پیارے ہیں اور اس قدر روح کو ان سے راحت اور لذت حاصل ہوتی ہے کہ سبحان اللہ تقریر و تحریر سے خارج ہے۔ اور اس فقیر حقیر کو اللہ تعالیٰ نے ان ناموں کی برکات سے ایک حصہ عنایت فرمایا ہے اور حقیقت میں یہ دونوں صفتیں ایسی ہیں کہ تمام عالم کا قیام اور حیات انہیں سے وابستہ ہے اگر ایک لحظہ وہ اپنی قیومیت کا اظہار نہ کرے تو سارا جہان کتم عدم میں فوراً چلا جائے اور اگر ان کی حیات کو جو اس کی حیات کاملہ کی ظل ہیں ایک لمحہ ان سے روک لے تو ساری ذوی الارواح میں سے ایک بھی زندہ نظر نہ آئے۔

❀❀❀❀
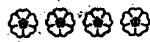
٤٠۔ بَابُ: مَا جَآءَ مَا يَقُولُ إِذَا نَزَلَ مَنْزِلًا

اس بیان میں کہ جب کسی جگہ اترے تو کیا دعا پڑھے

(٣٤٣٧) عَنْ خَوْلَةَ بِنْتِ الْحَكِيمِ السُّلَمِيَّةِ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ : ((مَنْ نَزَلَ مَنْزِلًا ثُمَّ قَالَ: أَعُوذُ

بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّامَّاتِ مِنْ شَرِّمَا خَلَقَ لَمْ يَضُرَّهُ شَيْءٌ حَتّٰى يَرْتَحِلَ مِنْ مَنْزِلِهِ ذٰلِكَ))۔

(اسناده صحيح)

ترجمہ: روایت ہے خولہ رضی اللہ عنہا سے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو اترے کسی منزل میں اور کہے أَعُوْذُ بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّامَّاتِ مِنْ شَرِّمَا خَلَقَ یعنی پناہ میں آتا ہوں میں اللہ کے پورے کلموں کی مخلوق کے فساد سے تو ضرر نہ پہنچائے گی اس کو کوئی چیز یہاں تک کہ کوچ کرے اس منزل سے۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے۔ غریب ہے صحیح ہے۔ اور روایت کی مالک بن انسؓ نے یہی حدیث کہ پہنچی ان کو یہی روایت یعقوب بن اشج سے سو ذکر کی انہوں نے حدیث اس کی مثل۔ اور مروی ہوئی ہے یہ ابن عجلان سے کہ انہوں نے بھی روایت کی یعقوب بن عبداللہ بن اشج سے اور انہوں نے اس میں کہا کہ روایت ہے سعید بن مسیّب سے وہ روایت کرتے ہیں خولہ رضی اللہ عنہا سے اور حدیث لیث کی یعنی جس سند سے اوپر مذکور ہوئی زیادہ صحیح ہے ابن عجلان کی روایت سے۔

❀❀❀❀

٤١۔ بَابُ : مَا يَقُوْلُ إِذَا خَرَجَ مُسَافِرًا

اس بیان میں کہ سفر میں جاتے وقت کیا دعا پڑھے

(٣٤٣٨) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ: قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ إِذَا سَافَرَ فَرَكِبَ رَاحِلَتَهُ قَالَ بِإِصْبَعِهِ وَمَدَّ شُعْبَةُ إِصْبَعَهُ قَالَ: ((اَللّٰهُمَّ أَنْتَ الصَّاحِبُ فِي السَّفَرِ وَالْخَلِيْفَةُ فِي الْأَهْلِ، اَللّٰهُمَّ أَصْحَبْنَا بِنُصْحِكَ وَاقْلِبْنَا بِذِمَّةٍ، اَللّٰهُمَّ ازْوِلَنَا الْأَرْضَ وَهَوِّنْ عَلَيْنَا السَّفَرَ، اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَعُوْذُ بِكَ مِنْ وَعْثَاءِ السَّفَرِ وَكَآبَةِ الْمُنْقَلَبِ))۔ (اسناده صحيح) صحيح أبي داود (٢٣٣٩)

ترجمہ: روایت ہے ابو ہریرہؓ سے کہ رسول اللہ ﷺ جب سفر کرتے اور سوار ہوتے اپنی سواری پر اشارہ فرماتے اپنی انگلی سے یعنی آسمان کی طرف۔ اور دراز کی شعبہ نے اپنی انگلی اور فرماتے اللھم سے آخر تک۔ یعنی یا اللہ تو رفیق ہے سفر میں اور تو خلیفہ ہے گھر میں یا اللہ ساتھ رہ میرے اپنی خیر خواہی سے اور لوٹا مجھ کو اپنے ذمہ میں یا اللہ لپیٹ دے ہمارے لیے زمین کو یعنی چھوٹا کر دے اور مسافت کو اور آسان کر دے ہم پر سفر کو یا اللہ! میں پناہ مانگتا ہوں تجھ سے سفر کی مشقت سے اور غمگین اور نامراد لوٹنے سے۔

فائدہ: روایت کی ہم سے سوید بن نصر نے انہوں نے عبداللہ بن مبارک سے انہوں نے شعبہ سے اسی اسناد سے مانند اس کے معنوں میں۔ یہ حدیث حسن ہے۔ غریب ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت سے نہیں جانتے ہم اس کو مگر روایت سے ابن عدی کی کہ وہ شعبہ سے روایت کرتے ہیں۔

(٣٤٣٩) عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ سَرْجِسَ قَالَ : كَانَ النَّبِيُّ ﷺ إِذَا سَافَرَ يَقُولُ : ((أَللّٰهُمَّ أَنْتَ الصَّاحِبُ فِي السَّفَرِ وَالْخَلِيْفَةُ فِي الْأَهْلِ، اَللّٰهُمَّ اصْحَبْنَا فِيْ سَفَرِنَا وَاخْلُفْنَا فِي أَهْلِنَا. اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوْذُبِكَ مِنْ وَعْثَاءِ السَّفَرِ وَكَآبَةِ الْمُنْقَلَبِ، وَمِنَ الْحَوْرِ بَعْدَ الْكَوْرِ وَمِنْ دَعْوَةِ الْمَظْلُوْمِ وَمِنْ سُوْءِ الْمَنْظَرِ فِي الْأَهْلِ وَالْمَالِ)). [اسناده صحيح] صحيح أبي داود (٢٣٣٨)

ترجمہ: روایت ہے عبداللہ بن سرجس رضی اللہ عنہ سے کہ نبی ﷺ جب سفر کرتے فرماتے اللھم سے آخر تک۔ یعنی یا اللہ تو رفیق ہے سفر میں اور خلیفہ ہے گھر میں یا اللہ تو رفیق رہ ہمارا ہمارے سفر میں اور خلیفہ رہ تو ہمارے گھر میں یا اللہ میں پناہ مانگتا ہوں تجھ سے سفر کی مشقتوں سے اور رنجیدہ محروم ونامراد لوٹنے سے اور حور سے بعد کور کے اور بددعا سے مظلوم کی اور برائی دیکھنے سے اپنے اہل اور مال میں۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے۔ صحیح ہے۔ اور مروی ہے کہ حور بعد الکور کی جگہ بعد الکون بھی۔ اور معنی اس کے یہ ہیں کہ پناہ مانگتا ہوں میں ایمان سے کفر کی طرف لوٹنے سے یا طاعت سے معصیت کی طرف لوٹنے سے غرض یہ ہے کہ رجوع کرنا خیر سے شر کی طرف مراد ہے۔

❁ ❁ ❁ ❁

٤٢۔ بَابُ : مَا يَقُوْلُ إِذَا رَجَعَ مِنْ سَفَرِهٖ

اس بیان میں کہ سفر سے واپسی کیا کہے

(٣٤٤٠) عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ إِذَا قَدِمَ مِنْ سَفَرٍ قَالَ: ((آئِبُوْنَ تَائِبُوْنَ عَابِدُوْنَ لِرَبِّنَا حَامِدُوْنَ)). (اسناده صحيح) صحيح ابى داؤد تحت الحديث (٢٣٣٩)

ترجمہ: روایت ہے براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے کہ نبی ﷺ جب سفر سے آتے فرماتے آيِبُوْنَ سے آخر تک۔ اور معنی اس کے یہ ہیں کہ ہم لوٹنے والے ہیں یعنی سفر سے سلامتی کے ساتھ اور توبہ کرنے والے ہیں عبادت کرنے والے اپنے رب کی تعریف کرنے والے۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے۔ صحیح ہے اور روایت کی ثوری نے یہی حدیث ابواسحاق سے انہوں براءؓ سے۔ اور نہیں ذکر کیا اس میں ربیع بن براء کا۔ اور روایت کی شعبہ زیادہ صحیح ہے اور اس بارے میں ابن عمر اور جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہم سے بھی روایت ہے۔

❁ ❁ ❁ ❁

بَابٌ مِنْهُ

اسی بیان میں

(٣٤٤١) عَنْ أَنَسٍ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ إِذَا قَدِمَ مِنْ سَفَرٍ فَنَظَرَ إِلَى جُدُرَانِ الْمَدِيْنَةِ أَوْضَعَ رَاحِلَتَهُ، وَإِنْ كَانَ عَلَى دَابَّةٍ حَرَّكَهَا مِنْ حُبِّهَا . (اسناده صحيح)

ترجمہ: روایت ہے انس رضی اللہ عنہ سے کہ نبی ﷺ جب سفر سے آتے اور مدینہ کی دیواروں کو دیکھتے دوڑاتے اپنی اونٹنی اور اگر کسی اور سواری پر ہوتے تو اس کو بھی جلدی چلاتے مدینہ کی محبت سے۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے۔

❀❀❀❀

٤٣۔ بَابٌ: مَا يَقُوْلُ إِذَا وَدَّعَ إِنْسَانًا

اس بیان میں کہ کسی کو رخصت کرتے وقت کیا کہے

(٣٤٤٢) عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ إِذَا وَدَّعَ رَجُلًا أَخَذَ بِيَدِهِ فَلَا يَدَعُهَا حَتَّى يَكُوْنَ الرَّجُلُ هُوَ يَدَعُ يَدَ النَّبِيِّ ﷺ وَيَقُوْلُ: ((**أَسْتَوْدِعُ اللّٰهَ دِيْنَكَ وَأَمَانَتَكَ وَآخِرَ عَمَلِكَ**)).

(اسناده صحيح) سلسلة الأحاديث الصحيحة ١٦ و ٢٤٨٥۔ الكلم الطيب (١٢٢/١٦٩ التحقيق الثانى)

ترجمہ: روایت ہے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے کہ رسول اللہ ﷺ جب کسی کو رخصت کرتے اس کا ہاتھ پکڑتے اور نہ چھوڑتے آپ یہاں تک کہ چھوڑ دیتا وہ ہاتھ آپ کا اور فرماتے استودع سے آخر تک۔ یعنی امین کرتا ہوں اللہ تعالیٰ کو تیرے دین ایمان اور آخر اعمال کا۔

فائدہ: یہ حدیث غریب ہے اس سند سے اور مروی ہوئی ہے اور سند سے بھی ابن عمر رضی اللہ عنہما سے۔

❀❀❀❀

(٣٤٤٣) عَنْ سَالِمٍ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ كَانَ يَقُوْلُ لِلرَّجُلِ إِذَا أَرَادَ سَفَرًا أَنْ: ادْنُ مِنِّيْ أُوَدِّعُكَ كَمَا كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يُوَدِّعُنَا فَيَقُوْلُ: ((أَسْتَوْدِعُ اللّٰهَ دِيْنَكَ وَأَمَانَتَكَ وَخَوَاتِيْمَ عَمَلِكَ)).(اسناده صحيح) [المصدر نفسه]

ترجمہ: روایت ہے سالم سے کہ ابن عمر رضی اللہ عنہ جب کسی کو رخصت کرتے فرماتے میرے نزدیک آئیں تجھے رخصت کروں جیسے رسول اللہ ﷺ ہم کو رخصت کرتے تھے پھر استودع سے آخر تک۔ پڑھتے اور معنی اس کے اوپر گزرے۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے۔ صحیح ہے غریب ہے اس وجہ سے روایت سے سالم بن عبداللہ کی۔

٤٤۔ بَابٌ مِنْهُ

اسی بیان میں

(٣٤٤٤) عَنْ أَنَسٍ قَالَ : جَاءَ رَجُلٌ إِلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ : يَارَسُوْلَ اللّٰهِ إِنِّيْ أُرِيْدُ سَفَرًا فَزَوِّدْنِيْ، قَالَ : ((**زَوَّدَكَ اللّٰهُ التَّقْوٰى**)). قَالَ : زِدْنِيْ، قَالَ : ((**وَغَفَرَ ذَنْبَكَ**)). قَالَ : زِدْنِيْ بِأَبِيْ أَنْتَ وَأُمِّيْ، قَالَ : ((**وَيَسَّرَ لَكَ الْخَيْرَ حَيْثُ مَا كُنْتَ**)) . (حسن صحيح) تخريج الكلم الطيب (١٧٠ ـ التحقيق الثانى)

ترجمہ: روایت ہے انس رضی اللہ عنہ سے کہا کہ آیا ایک مرد رسول اللہ ﷺ کے پاس اور عرض کی کہ یارسول اللہ میں سفر کو جاتا ہوں سو مجھے توشہ دیجیے آپؐ نے فرمایا توشہ دے تجھ کو اللہ تعالیٰ تقویٰ کا' عرض کی اور کچھ زیادہ کیجیے آپؐ نے فرمایا بخش دے اللہ تعالیٰ گناہ تیرے۔عرض کی اور کچھ زیادہ کیجیے میرے ماں باپ آپ پر فدا ہوں فرمایا آسان کرے تیرے لیے خیر کو جہاں تو ہو۔

فائدہ : یہ حدیث حسن ہے۔غریب ہے۔

❀❀❀❀

٤٥۔ بَابٌ مِنْهُ

اسی بیان میں

(٣٤٤٥) عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ: : أَنَّ رَجُلًا قَالَ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ! إِنِّيْ أُرِيْدُ أَنْ أُسَافِرَ فَأَوْصِنِيْ قَالَ : ((**عَلَيْكَ بِتَقْوَى اللّٰهِ، وَالتَّكْبِيْرِ عَلٰى كُلِّ شَرَفٍ**)). فَلَمَّا أَنْ وَلَّى الرَّجُلُ قَالَ : ((**اَللّٰهُمَّ أَطْوِلَهُ، الْبُعْدَوَ هَوِّنْ عَلَيْهِ السَّفَرَ**)). (اسناده حسن) التعليق على صحيح ابن خزيمة (٢٥٦١) سلسلة الأحاديث الصحيحة (١٧٣٠)

ترجمہ: روایت ہے ابو ہریرہؓ سے کہ ایک شخص آیا اور عرض کی یارسول اللہ! میں سفر کا ارادہ رکھتا ہوں کچھ وصیت فرمایئے آپؐ نے فرمایا تجھے اللہ سے ڈرنا ضرور ہے اور تکبیر کہنا ہر بلندی پر' پھر جب وہ چلا آپؐ نے فرمایا اللہ لپیٹ دے اس کے لیے زمین کی دوری اور آسان کردے اس پر سفر۔

فائدہ : یہ حدیث حسن ہے۔

❀❀❀❀

٤٦۔ بَابُ : مَا جَاءَ مَا يَقُوْلُ إِذَا رَكِبَ دَابَّةً

اس بیان میں کہ جب سواری پر سوار ہو تو کیا دعا پڑھے

(٣٤٤٦) عَنْ عَلِيِّ بْنِ رَبِيْعَةَ قَالَ : شَهِدْتُ عَلِيًّا أُتِيَ بِدَابَّةٍ لِيَرْكَبَهَا فَلَمَّا وَضَعَ رِجْلَهُ فِي الرِّكَابِ قَالَ: بِسْمِ

اللّٰهِ ثَلَاثًا، فَلَمَّا اسْتَوٰى عَلٰى ظَهْرِهَا قَالَ: اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ. ثُمَّ قَالَ: ﴿ **سُبْحَانَ الَّذِىْ سَخَّرَلَنَا هٰذَا وَمَا كُنَّا لَهُ مُقْرِنِيْنَ وَإِنَّا إِلٰى رَبِّنَا لَمُنْقَلِبُوْنَ** ﴾ ثُمَّ قَالَ: ((**الْحَمْدُ لِلّٰهِ**))- ثَلَاثًا وَاللّٰهُ أَكْبَرُ- ثَلَاثًا- سُبْحَانَكَ إِنِّىْ قَدْ ظَلَمْتُ نَفْسِىْ فَاغْفِرْلِىْ فَإِنَّهُ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ إِلَّا أَنْتَ. ثُمَّ ضَحِكَ، فَقُلْتُ مِنْ أَيِّ شَيْءٍ ضَحِكْتَ يَاأَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ؟ قَالَ: رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ صَنَعَ كَمَا صَنَعْتُ ثُمَّ ضَحِكَ فَقُلْتُ: مِنْ أَيِّ شَيْءٍ ضَحِكْتَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ؟ قَالَ: ((**إِنَّ رَبَّكَ لَيَعْجَبُ مِنْ عَبْدِهِ إِذَا قَالَ رَبِّ اغْفِرْلِىْ ذُنُوْبِىْ إِنَّهُ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ غَيْرُكَ**)).

(اسناده صحيح) تخريج الكلم الطيب (۱۷۲/۱۲۶) صحيح أبي داود (۲۳٤۲) .

ترجمہ: روایت ہے علی بن ربیعہ سے کہ حاضر ہوا میں حضرت علیؓ کے پاس اوران کی سواری لائے تھے تا کہ وہ سوار ہوں پھر جب پیر رکاب میں رکھا بسم اللہ کہا پھر جب اس کی پیٹھ پر چڑھ گئے الحمد للہ کہا پھر سُبْحَانَ الَّذِىْ سَخَّرَلَنَا هٰذَا وَمَا كُنَّا لَهُ مُقْرِنِيْنَ وَإِنَّا إِلٰى رَبِّنَا لَمُنْقَلِبُوْنَ پڑھا یعنی پاک ہے وہ اللہ جس نے ہمارے کام میں لگایا اس کو اور ہم اس کو دبا نہ سکتے تھے اور ہم اپنے رب کی طرف لوٹنے والے ہیں پھر الحمد للہ تین بار کہا اور اللہ اکبر تین بار کہا پھر کہا سُبْحَانَكَ إِنِّىْ قَدْ ظَلَمْتُ نَفْسِىْ فَاغْفِرْلِىْ فَإِنَّهُ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ إِلَّا أَنْتَ یعنی پاک تو اے اللہ بے شک میں نے ظلم کیا اپنی جان پر سو بخش دے مجھ کو کہ نہیں بخشا کوئی گناہوں کو مگر تو۔ پھر ہنسے حضرت علیؓ اور میں نے کہا آپ کیوں ہنسے اے امیر المؤمنین فرمایا انہوں نے کہ دیکھا میں نے رسول اللہ ﷺ کو کہ انہوں نے ایسا ہی کیا جیسے میں نے کیا پھر ہنسے سو میں نے عرض کی کہ کیوں ہنسے آپ یارسول اللہ! فرمایا بے شک تیرا رب پسند کرتا ہے اپنے بندے سے جب وہ کہتا ہے اے رب میرے بخش دے میرے گناہ بے شک کوئی نہیں بخشا گناہ سوا تیرے۔

فائدہ: اس باب میں ابن عمر رضی اللہ عنہما سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث حسن ہے۔ صحیح ہے۔

❀❀❀❀

(۳٤٤۷) **عَنِ ابْنِ عُمَرَ:** أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ إِذَا سَافَرَ فَرَكِبَ رَاحِلَتَهُ كَبَّرَ ثَلَاثًا وَقَالَ: **سُبْحَانَ الَّذِىْ سَخَّرَلَنَا هٰذَا وَمَا كُنَّا لَهُ مُقْرِنِيْنَ وَإِنَّا إِلٰى رَبِّنَا لَمُنْقَلِبُوْنَ** ﴾ ثُمَّ يَقُوْلُ: ((**اَللّٰهُمَّ إِنِّىْ أَسْأَلُكَ فِىْ سَفَرِىْ هٰذَا مِنَ الْبِرِّ وَالتَّقْوٰى وَمِنَ الْعَمَلِ مَا تَرْضٰى، اَللّٰهُمَّ هَوِّنْ عَلَيْنَا الْمَسِيْرَ وَأَطْوِعَنَّا بُعْدَ الْأَرْضِ، اَللّٰهُمَّ أَنْتَ الصَّاحِبُ فِى السَّفَرِ، وَالْخَلِيْفَةُ فِى الْأَهْلِ، اَللّٰهُمَّ أَصْحِبْنَا فِىْ سَفَرِنَا وَاخْلُفْنَا فِىْ أَهْلِنَا**))، وَكَانَ يَقُوْلُ إِذَا رَجَعَ إِلٰى أَهْلِهِ: ((**آئِبُوْنَ إِنْشَاءَ اللّٰهُ تَائِبُوْنَ عَابِدُوْنَ لِرَبِّنَا حَامِدُوْنَ**)).

(اسناده صحيح) صحيح أبي داود (۲۳۳۹)

ترجمہ: روایت ہے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے کہ نبی ﷺ جب سفر کرتے اور اپنی سواری پر سوار ہوتے اللہ اکبر کہتے تین بار اور سُبْحَانَ الَّذِیْ سے مُنْقَلِبُوْنَ تک کہتے یعنی ایک بار پھر اللھم سے فی اھلنا تک پڑھتے۔ یعنی یا اللہ میں مانگتا ہوں تجھ سے اس سفر میں نیکی اور تقویٰ اور وہ عمل جو تو پسند کرے یا اللہ آسان کر ہمارے اوپر چلنا اور لپیٹ دے ہمارے لیے زمین کی مسافت کو یا اللہ تو رفیق ہے سفر میں اور خلیفہ ہے گھر میں یا اللہ تو ہمارے ساتھ رہ سفر میں اور خلیفہ رہ گھر میں اور جب گھر آتے فرماتے ہم لوٹنے والے ہیں اگر اللہ نے چاہا تو توبہ کرنے والے اپنے رب کی تعریف کرنے والے۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے۔

❀❀❀❀

٤٧۔ بَابُ : مَا ذُكِرَ فِيْ دَعْوَةِ الْمُسَافِرِ

مسافر کی دعا مقبول ہونے کے بیان میں

(٣٤٤٨) عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ: قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : ((ثَلَاثُ دَعَوَاتٍ مُسْتَجَابَاتٌ: دَعْوَةُ الْمَظْلُوْمِ، وَدَعْوَةُ الْمُسَافِرِ، وَدَعْوَةُ الْوَالِدِ عَلٰى وَلَدِهٖ)). (اسناده حسن) سلسلة الأحاديث الصحيحة (٥٩٨، ١٧٩٧)

ترجمہ: روایت ہے ابوہریرہؓ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے: تین شخصوں کی دعائیں مقبول ہیں ایک مظلوم دوسرے مسافر تیرے باپ کی دعا لڑکوں کے لیے۔

فائدہ: روایت کی ہم سے علی نے انہوں نے اسماعیل بن ابراہیم سے انہوں نے ہشام دستوائی سے انہوں نے یحییٰ سے اسی اسناد سے مانند اس کی اور زیادہ کیا اس میں میں مستجابات لا شك فیهن یعنی تین دعائیں مقبول ہیں ان میں شک نہیں۔ اور یہ حدیث حسن ہے۔ اور ابوجعفر وہی ہیں جن سے یحییٰ بن ابی کثیر نے روایت کی۔ اور وہ ابوجعفر ہیں مؤذن کہلاتے ہیں اور ان کا نام ہم نہیں جانتے۔

❀❀❀❀

٤٨۔ بَابُ : مَا يَقُوْلُ إِذَا هَاجَتِ الرِّيْحُ

آندھی کے وقت پڑھنے کی دعا کے بیان میں

(٣٤٤٩) عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ : كَانَ النَّبِيُّ ﷺ إِذَا رَأَى الرِّيْحَ قَالَ : ((اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَسْأَلُكَ مِنْ خَيْرِهَا وَخَيْرِ مَا فِيْهَا وَخَيْرِ مَا أُرْسِلَتْ بِهٖ، وَأَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّهَا وَشَرِّ مَا فِيْهَا وَشَرِّ مَا أُرْسِلَتْ بِهٖ)).

(اسناده صحيح) سلسلة الأحاديث الصحيحة (٢٧٥٧)

ترجمہ: روایت ہے ام المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے کہ نبی ﷺ جب ہوا چلتی یہ دعا پڑھتے اللھم سے آخر تک۔ یعنی یا اللہ میں تجھ سے مانگتا ہوں خیر اس کی اور جو خیر اس میں رکھی گئی ہے اور جو اس کے ساتھ بھیجی گئی ہے اور پناہ مانگتا ہوں اس کے شر سے اور جو شر اس میں رکھا گیا ہے او جو شر اس کے ساتھ بھیجا گیا ہے۔

فائدہ : اور اس بارے میں ابی بن کعبؓ سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث حسن ہے۔

❀❀❀❀

٤٩۔ بَابُ : مَا يَقُوْلُ إِذَا سَمِعَ الرَّعْدَ

اس بیان میں کہ جب بادل کی گرج سنے تو کیا دعا پڑھے

(٣٤٥٠) عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ: أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ إِذَا سَمِعَ صَوْتَ الرَّعْدِ وَالصَّوَاعِقِ قَالَ : ((**اَللّٰهُمَّ لَا تَقْتُلْنَا بِغَضَبِكَ وَلَا تُهْلِكْنَا بِعَذَابِكَ وَعَافِنَا قَبْلَ ذٰلِكَ**)). (اسناده ضعيف) سلسلة الأحاديث الضعيفة (١٠٤٢۔ الكلم الطيب ١٥٨/١١١) اس میں ابومطر راوی مجہول ہیں (ذہبی میزان میں کہتے ہیں: لایدری من ھو)

ترجمہ: روایت ہے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے کہ رسول اللہ ﷺ جب سنتے تھے آواز گرج اور کڑک کی فرماتے اللھم سے آخر تک۔ یعنی یا اللہ نہ مار ہم کو اپنے غضب سے اور نہ ہلاک کر ہم کو اپنے عذاب سے اور بخش دے قبل اس کے۔

فائدہ : یہ حدیث غریب ہے نہیں جانتے ہم اس کو مگر اسی سند سے۔

❀❀❀❀

٥٠۔ بَابُ : مَا يَقُوْلُ عِنْدَ رُؤْيَةِ الْهِلَالِ

چاند دیکھنے کی دعا کے بیان میں

(٣٤٥١) عَنْ طَلْحَةَ بْنِ عُبَيْدِاللّٰهِ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ إِذَا رَأَى الْهِلَالَ قَالَ : ((**اَللّٰهُمَّ أَهْلِهُ عَلَيْنَا بِالْيُمْنِ وَالْإِيْمَانِ وَالسَّلَامَةِ وَالْإِسْلَامِ، رَبِّيْ وَرَبُّكَ اللّٰهُ**)).

(اسناده صحيح) سلسلة الأحاديث الصحيحة (١٨١٦) الكلم الطيب (٦١/١١٤)

ترجمہ: روایت ہے طلحہ بن عبید اللہ رضی اللہ عنہ سے کہ نبی ﷺ جب چاند دیکھتے اللھم سے آخر تک۔ پڑھتے۔ یعنی یا اللہ مبارک کر ہم پر اس چاند کو ساتھ برکت، ایمان کے، سلامتی اور اسلام کے، رب میرا اور تیرا اللہ ہے۔

فائدہ : یہ حدیث حسن ہے۔ غریب ہے۔

❀❀❀❀

٥١۔ بَابٌ : مَا يَقُولُ عِندَ الْغَضَبِ

غصہ کے وقت کیا کہے

(٣٤٥٢) عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ: اسْتَبَّ رَجُلَانِ عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ حَتّٰى عُرِفَ الْغَضَبُ فِيْ وَجْهِ أَحَدِهِمَا فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ : ((إِنِّيْ لَأَعْلَمُ كَلِمَةً لَوْ قَالَهَا لَذَهَبَ غَضَبُهُ أَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ)).

(اسناده صحيح) الروض النضير (٦٣٥)

ترجمہ: روایت ہے معاذؓ سے کہا دو شخص آپس میں سخت وست کہنے لگے نبی ﷺ کے پاس یہاں تک کہ معلوم ہونے لگا غصہ ایک کے چہرہ پر سو فرمایا آپؐ نے میں ایک کلمہ جانتا ہوں اگر یہ کہے تو غصہ جاتا رہے وہ أَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ہے یعنی پناہ مانگتا ہوں میں شیطان راندے ہوئے سے۔

فائدہ : اس بارے میں سلیمان بن صرد سے بھی روایت ہے۔ روایت کی ہم سے محمد بن بشار نے انہوں نے عبدالرحمٰن سے انہوں نے سفیان سے مانند اس کی اور یہ حدیث مرسل ہے اس لیے کہ عبدالرحمٰن بن لیلیٰ نے نہیں سنا معاذ سے اور معاذ نے انتقال کیا۔ عمر بن خطاب کی خلافت میں اور وہ عمر خطاب جب شہید ہوئے تو عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ چھ برس کے تھے۔ ایسی ہی روایت کی شعبہ نے حکم سے انہوں نے عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ سے۔ اور روایت کی ہے عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ نے عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے اور دیکھا ہے ان کو اور عبدالرحمٰن کی کنیت ابوعیسیٰ ہے۔ اور ابولیلیٰ یعنی ان کے باپ کا نام یسار ہے۔ اور روایت کی گئی ہے عبدالرحمٰن سے کہ انہوں نے کہا دیکھا میں نے ایک سو بیس صحابہ کو انصار سے رضوان اللہ علیہم اجمعین۔

❁❁❁❁

٥٢۔ بَابٌ : مَا يَقُولُ إِذَا رَاٰى رُؤْيَا يَكْرَهُهَا

اس بیان میں کہ جب کوئی برا خواب دیکھے تو کیا کہے

(٣٤٥٣) عَنْ أَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ ﷺ يَقُوْلُ : ((إِذَا رَأَى أَحَدُكُمُ الرُّؤْيَا يُحِبُّهَا فَإِنَّمَا هِيَ مِنَ اللّٰهِ فَلْيَحْمَدِ اللّٰهَ عَلَيْهَا وَلْيُحَدِّثْ بِمَارَأَى، وَإِذَا رَاٰى غَيْرَ ذٰلِكَ مِمَّا يَكْرَهُهُ فَإِنَّمَا هِيَ مِنَ الشَّيْطٰنِ فَلْيَسْتَعِذْ بِاللّٰهِ مِنْ شَرِّهَا وَلَا يَذْكُرْهَا لِأَحَدٍ فَإِنَّمَا لَا تَضُرُّهُ)).

(اسناده صحيح) التعليق الرغيب: ٢/٢٦٢. صحيح الجامع (٥٤٩ و ٥٥٠)

ترجمہ: روایت ہے ابوسعید خدریؓ سے کہ رسول اللہ ﷺ سے سنا انہوں نے کہ فرماتے تھے جب دیکھے کوئی تم میں خواب میں جو دوست رکھتا ہے سو وہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے پھر تعریف کرے اللہ کی اور لوگوں سے بیان کرے جو دیکھا ہو اور جو دیکھے

اس کے سوا ایسی چیز جس کو برا جانتا ہے تو وہ شیطان کی طرف سے ہے پس پناہ مانگے اس کے شر سے اور کسی سے ذکر نہ کرے اس کا کہ وہ اس کو کچھ ضرر نہیں پہنچائے گا۔

فائدہ : اس بارے میں ابوقتادہؓ سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث غریب ہے حسن ہے صحیح ہے اس سند سے۔ اور ابن الہاد کا نام یزید بن عبداللہ بن اسامہ بن ہاد مدینی ہے اور وہ ثقہ ہیں اہل حدیث کے نزدیک۔ روایت کی ہے ان سے امام مالک نے اور بہت لوگوں نے۔

❀ ❀ ❀ ❀

٥٣۔ بَابُ : مَا يَقُولُ إِذَا رَأَى الْبَاكُورَةَ مِنَ الثَّمَرِ

اس بیان میں کہ جب کوئی نیا پھل دیکھے تو کیا کہے

(٣٤٥٤) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ: قَالَ : كَانَ النَّاسُ إِذَا رَأَوْا أَوَّلَ الثَّمَرِ جَاءُ وْا بِهِ إِلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَإِذَا أَخَذَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((**اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِيْ ثِمَارِنَا وَبَارِكْ لَنَا فِيْ مَدِيْنَتِنَا، وَبَارِكْ لَنَا فِيْ صَاعِنَا وَمُدِّنَا، اَللّٰهُمَّ إِنَّ إِبْرٰهِيْمَ عَبْدُكَ وَخَلِيْلُكَ، وَنَبِيُّكَ، وَإِنِّيْ عَبْدُكَ وَنَبِيُّكَ وَإِنَّهُ دَعَاكَ لِمَكَّةَ وَأَنَا أَدْعُوْكَ لِلْمَدِيْنَةِ بِمِثْلِ مَا دَعَاكَ بِهِ لِمَكَّةَ، وَمِثْلَهُ مَعَهُ**)). قَالَ : ثُمَّ يَدْعُوْ أَصْغَرَ وَلِيْدٍ يَرَاهُ فَيُعْطِيْهُ ذٰلِكَ الثَّمَرَ . (اسناده صحيح) الروض النضير (٤٣٦) مختصر الشمائل المحمدية (١١٠)۔

ترجمہ: روایت ہے ابوہریرہؓ سے کہا انہوں نے کہ لوگ جب پہلا پھل دیکھتے تو رسول اللہ ﷺ کے پاس لاتے پھر جب آپؐ لیتے فرماتے اَللّٰهُمَّ سے ومثله معه تک۔ یعنی یااللہ برکت دے ہمارے لیے ہمارے پھلوں میں اور برکت دے ہمارے شہر میں اور برکت دے ہمارے صاع اور مد میں یااللہ ابراہیم جو تیرا بندہ اور دوست اور نبی تھا اس نے دعا کی مکہ کے لیے اور میں کہ تیرا بندہ ہوں اور نبی ہوں تجھ سے دعا کرتا ہوں مدینہ کے لیے مثل اس کے کہ دعا کی انہوں نے مکہ کے لیے اور برابر اس کے اور بھی اس کے ساتھ۔ پھر بلاتے جس چھوٹے لڑکے کو دیکھتے اور وہ پھل اسے عنایت فرماتے۔

فائدہ : یہ حدیث حسن ہے۔ صحیح ہے۔

❀ ❀ ❀ ❀

٥٤۔ بَابُ : مَا يَقُولُ إِذَا أَكَلَ طَعَامًا

اس بیان میں کہ جب کھانا کھائے تو کیا کہے

(٣٤٥٥) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: دَخَلْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ أَنَا وَخَالِدُ بْنُ الْوَلِيْدِ عَلٰى مَيْمُوْنَةَ فَجَاءَتْنَا بِإِنَاءٍ مِنْ لَبَنٍ فَشَرِبَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَأَنَا عَنْ يَمِيْنِهِ وَخَالِدٌ عَنْ شِمَالِهِ فَقَالَ لِيْ : ((**الشَّرْبَةُ لَكَ فَإِنْ شِئْتَ**

آثِرَتَ بِهَا خَالِدًا)) فَقُلْتُ: مَا كُنْتُ أُوثِرُ عَلٰى سُؤْرِكَ أَحَدًا، ثُمَّ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَنْ أَطْعَمَهُ اللّٰهُ طَعَامًا فَلْيَقُلْ: اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِيْهِ وَأَطْعِمْنَا خَيْرًا مِنْهُ، وَمَنْ سَقَاهُ اللّٰهُ لَبَنًا فَلْيَقُلْ: اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِيْهِ وَزِدْنَا مِنْهُ)). وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((لَيْسَ شَيْءٌ يُجْزِئُ مَكَانَ الطَّعَامِ وَالشَّرَابِ غَيْرَ اللَّبَنِ)). (اسناده حسن) تخريج المشكاة (٤٢٨٣ ـ التحقيق الثانی) سلسلة الأحاديث الصحيحة (٢٣٢٠)

ترجمہ: روایت ہے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہ داخل ہوا میں اور خالد بن ولید رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ سیدہ میمونہ رضی اللہ عنہا کے گھر میں تو لائیں وہ ایک برتن دودھ کا اور پیا اس میں سے رسول اللہ ﷺ نے اور میں آپ ؐ کے داہنے اور خالد بائیں تھے تو مجھ سے فرمایا کہ حق پینے کا تو تیرا ہے مگر تو چاہے تو مقدم کرا پنے اوپر خالد کو میں نے عرض کی کہ میں مقدم نہ کروں گا آپ ؐ کے جھوٹے پر کسی کو پھر فرمایا رسول اللہ ﷺ نے جس کو اللہ تعالیٰ کچھ کھلائے تو کہے اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِيْهِ وَأَطْعِمْنَا خَيْرًا مِنْهُ یعنی اللہ برکت دے ہم کو اس میں اور کھلا ہم کو اس سے اچھا، اور جس کو اللہ تعالیٰ دودھ پلائے تو چاہیے کہ کہے ”اللهم بارك لنا فيه وزدنا منه“ یعنی یا اللہ برکت دے ہم کو بھی اور فرمایا آپ ؐ نے کہ کوئی شے ایسی نہیں کہ جو کھانے اور پینے دونوں کو کافی ہو سوا دودھ کے۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے۔ اور روایت کی بعض نے یہ حدیث علی بن زید سے کہا انہوں نے روایت کی ہے عمر بن حرملہ سے اور بعض نے کہا عمرو بن حرملہ اور وہ صحیح نہیں۔

مترجم: اس حدیث سے کئی باتیں معلوم ہوئیں۔ اول یہ کہ کھانے پینے کی چیزیں اصحاب آپ پر تقدیم نہ کرتے تھے اور یہی لازم ہے مسلمان کو اپنے صلحاء اور علماء کے ساتھ یہی آداب رکھیں۔ دوسری یہ کہ پینے کے بعد داہنی طرف سے دور کریں کہ داہنی جانب مقدم ہے بائیں۔ تیسری یہ کہ جھوٹا رسول پاک ﷺ کا چونکہ برکات دینی کا سبب اعظم تھا اس لیے ابن عباس رضی اللہ عنہما نے اس میں ایثار نہ کیا معلوم ہوا کہ امور دینیہ میں ایثار اولیٰ نہیں جیسے صف اول کسی پر ایثار کرنا۔ چوتھی دعا تمام کھانوں کی۔ پانچویں دعا دودھ کی۔ چھٹی یہ امر معلوم ہوا کہ دودھ سے بہتر دنیا میں کوئی شے نہیں کہ آپ ؐ نے اس میں یہ دعا نہ کی کہ اس سے بہتر دے بلکہ یوں کہا کہ اسی کو زیادہ دے اور کوئی شی طعام وشراب کے قائم مقام سوا اس کے نہیں۔

❀❀❀❀

٥٥ ـ بَابُ: مَا يَقُوْلُ إِذَا فَرَغَ مِنَ الطَّعَامِ

اس بیان میں کہ جب کھانے سے فارغ ہوئے تو کیا دعا پڑھے

(٣٤٥٦) عَنْ أَبِيْ أُمَامَةَ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ إِذَا رُفِعَتِ الْمَائِدَةُ مِنْ بَيْنِ يَدَيْهِ يَقُوْلُ: ((اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ حَمْدًا

كَثِيْرًا طَيِّبًا مُبَارَكًا فِيْهِ غَيْرَ مُوَدَّعٍ وَلَا مُسْتَغْنًى عَنْهُ رَبَّنَا)). (اسناده صحيح) مختصر الشمائل (١٦٤)

ترجمہ: روایت ہے ابوامامہؓ سے کہ رسول اللہ ﷺ کے آگے سے جب دسترخوان اٹھاتے تھے تو آپؐ فرماتے الحمدللہ سے آخر تک۔ یعنی سب تعریف ہے واسطے اللہ کے بہت تعریف پاک برکت والی کہ نہیں بیزار ہم اس سے اور نہیں بے پرواہ ہم اس سے اے رب ہمارے۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے۔ صحیح ہے۔

❀❀❀❀

(٣٤٥٧) عَنْ أَبِي سَعِيْدٍ قَالَ : كَانَ النَّبِيُّ ﷺ إِذَا أَكَلَ أَوْشَرِبَ قَالَ : ((أَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ أَطْعَمَنَا وَسَقَانَا وَجَعَلَنَا مُسْلِمِيْنَ)). (اسناده ضعيف) تخريج الكلم الطيب (١٨٨) مختصر الشمائل المحمديه (١٦٣)

(اس میں ابوسعید مجہول اور حجاج بن ارطاۃ ضعیف ہے)۔

ترجمہ: روایت ہے ابوسعیدؓ سے کہا انہوں نے کہ تھے نبی ﷺ جب کھاتے یا پیتے' فرماتے الحمدللہ سے آخر تک۔ یعنی سب تعریف ہے اس اللہ کو جس نے کھلایا اور پلایا ہم کو اور بنایا ہم کو مسلمان۔

❀❀❀❀

(٣٤٥٨) عَنْ مُعَاذِ بْنِ أَنَسٍ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : ((مَنْ أَكَلَ طَعَامًا فَقَالَ: أَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ أَطْعَمَنِيْ هٰذَا وَرَزَقَنِيْهِ مِنْ غَيْرِ حَوْلٍ مِنِّيْ وَلَا قُوَّةٍ غُفِرَلَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ)).

(أسناده حسن) ارواء الغليل (١٩٨٩) التعليق الرغيب (٣/ ١٠٠) تخريج الكلم الطيب (١٨٧)

ترجمہ: روایت ہے معاذ بن انس رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے جس نے کھایا کچھ کھانا پھر کہا الحمدللہ سے ولاقوۃ تک۔ یعنی سب تعریف اس اللہ کو ہے جس نے کھلایا مجھ کو یہ کھانا اور عنایت فرمایا بغیر میرے حول اور قوۃ کے بخشے جائیں گے اس کے اگلے گناہ۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے۔ غریب ہے اور ابومرحوم کا نام عبدالرحیم بن میمون ہے۔

❀❀❀❀

٥٦۔ بَابُ : مَا يَقُوْلُ إِذَا سَمِعَ نَهِيْقَ الْحِمَارِ

اس بیان میں کہ جب گدھے کی آواز سنے تو کیا دعا پڑھے

(٣٤٥٩) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ : ((إِذَا سَمِعْتُمْ صِيَاحَ الدِّيَكَةِ فَاسْئَلُوا اللّٰهَ مِنْ فَضْلِهِ فَإِنَّهَا رَأَتْ مَلَكًا، وَإِذَا سَمِعْتُمْ نَهِيْقَ الْحِمَارِ فَتَعَوَّذُوْا بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ فَإِنَّهُ رَأٰى شَيْطَانًا)).

(اسناده صحيح)

ترجمہ: روایت ہے ابوہریرہؓ سے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب سنو تم آواز مرغ کی تو اللہ سے اس کا فضل مانگو اس لیے کہ اس نے دیکھا ہے فرشتے کو اور جب سنو تم آواز گدھے کی تو پناہ مانگو شیطان سے کہ اس نے دیکھا ہے شیطان کو۔

❀❀❀❀

٥٧۔ بَابُ : مَا جَاءَ فِيُ فَضُلِ التَّسُبِيُحِ وَالتَّكُبِيُرِ وَالتَّهُلِيُلِ وَالتَّحُمِيُدِ

تسبیح اور تکبیر اور تہلیل اور تحمید کی فضیلت کے بیان میں

(٣٤٦٠) عَنُ عَبُدِاللّٰهِ بُنِ عَمُرٍو قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ : ((مَا عَلَى الْأَرُضِ أَحَدٌ يَقُولُ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكُبَرُ وَلَاحَوُلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ إِلَّا كُفِّرَتُ عَنُهُ خَطَايَاهُ وَلَوُ كَانَتُ مِثُلَ زَبَدِ الْبَحُرِ)).

(اسناده حسن) التعليق الرغيب (٢/٢٤٩)

ترجمہ: روایت ہے عبداللہ بن عمروؓ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے: کوئی زمین پر ایسا نہیں کہ لا اله الا الله سے بالله تک کہے مگر یہ کہ کفارہ ہو جاتا ہے اس کے چھوٹے گناہوں کا اگر چہ دریا کے کف کے برابر ہوں۔

فائدہ : یہ حدیث حسن ہے۔غریب ہے۔اور روایت کی شعبہ نے یہی حدیث ابوبلج سے اسی سند سے مانند اس کے مگر مرفوع نہیں کیا اس کو۔ابوبلج کا نام یحییٰ ہے اور وہ بیٹے ہیں ابوسلیم کے اور بعض نے ابن سلیم کہا ہے۔روایت کی محمد بن بشار نے انہوں نے ابن عدی سے انہوں نے حاتم سے انہوں نے ابوبلج سے انہوں نے عمرو بن میمون سے انہوں نے عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے انہوں نے نبی ﷺ سے۔روایت کی ہم سے محمد بن بشار نے انہوں نے محمد بن جعفر سے انہوں نے شعبہ سے انہوں نے ابوبلج سے مانند اس کی اور مرفوع نہیں کیا انہوں نے اس کو۔

❀❀❀❀

(٣٤٦١) عَنُ أَبِي مُوسَى الْأَشُعَرِيِّ قَالَ : كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فِي غَزَاةٍ فَلَمَّا قَفَلُنَا أَشُرَفُنَا عَلَى الْمَدِينَةِ فَكَبَّرَ النَّاسُ تَكُبِيرَةً وَرَفَعُوا بِهَا أَصُوَاتَهُمُ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ : ((إِنَّ رَبَّكُمُ لَيُسَ بِأَصَمَّ وَلَا غَائِبٍ هُوَ بَيُنَكُمُ وَبَيُنَ رُءُوسِ رِحَالِكُمُ))، ثُمَّ قَالَ : ((يَا عَبُدَ اللّٰهِ بُنَ قَيُسٍ! اَلَا أُعَلِّمُكَ كَنُزًا مِنُ كُنُوزِ الْجَنَّةِ لَا حَوُلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ)) . (اسناده صحيح)الروض النضير (١٠٤١) صحيح أبي داود (١٣٦٥)

ترجمہ: روایت ہے ابوموسیٰ اشعریؓ سے کہا ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھے ایک غزوہ میں پھر جب پھرے ہم اور قریب پہنچے مدینہ کے تکبیر کہی لوگوں نے اور بلند آواز کی اپنی اس کے ساتھ۔سو فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کہ بے شک رب میرا بہرہ نہیں ہے اور نہ غائب ہے بلکہ وہ تمہارے درمیان ہے اور لوگوں کی سواریوں میں ہے یعنی ایسا حاضر ہے جیسا کوئی لوگوں کے درمیان موجود ہو پھر فرمایا اے عبداللہ بیٹے قیس کے کیا نہ بتلاؤں میں تجھ کو ایک خزانہ جنت کے خزانوں سے کہ وہ لا حول

ولا قوة الا باللہ ہے۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے۔صحیح ہے۔اور ابوعثمان نہدی کا نام عبدالرحمٰن بن مل اور ابونعامہ کا نام عمرو ہے اور وہ بیٹے ہیں عیسیٰ کے اور مراد تمہارے درمیان اور لوگوں کی سواریوں میں ہونے سے یہ ہے کہ علم اور قدرت اس کی ہر جگہ ہے یعنی یہ مراد نہیں کہ ذات مقدس اس کی ہر جگہ موجود ہے جیسا کہ جہمیہ اور لہبیہ کا عقیدہ فاسد ہے۔

❀❀❀❀

۵۸۔ باب: فی ان غراس الجنة: سبحان الله الحمد لله......

جنت کی کاشت کاری سبحان اللہ، الحمدللہ...... ہے

(۳۴۶۲) عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ : ((لَقِيتُ إِبْرٰهِيمَ لَيْلَةَ أُسْرِيَ بِي فَقَالَ يَامُحَمَّدُ: أَقْرِئْ أُمَّتَكَ مِنِّي السَّلَامَ وَأَخْبِرْهُمْ أَنَّ الْجَنَّةَ طَيِّبَةُ التُّرْبَةِ عَذْبَةُ الْمَاءِ، وَإِنَّهَا قِيعَانٌ، وَأَنَّ غِرَاسَهَا سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ أَكْبَرُ)). (اسناده حسن) التعليق الرغيب: ٢/٢٤٥۔ ٢٥٦۔ الكلم الطيب (١٥/٦) سلسلة الأحاديث الصحيحة (١٠٦)

ترجمہ: روایت ہے ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ملے مجھ سے ابراہیم علیہ السلام شب معراج میں اور کہا اے محمد تم اپنی امت کو میرا اسلام کہو اور خبر دو ان کو کہ جنت کی زمین بہت اچھی ہے پانی بہت میٹھا ہے اور وہ خالی ہے اور درخت لگانا اس کا سبحان اللہ سے آخر تک۔کہنا ہے۔

فائدہ: اس باب میں ابوایوبؓ سے بھی روایت ہے۔یہ حدیث حسن ہے۔غریب ہے اس سند سے ابن مسعود رضی اللہ عنہ کی روایت سے۔

❀❀❀❀

(۳۴۶۳) عَنْ سَعْدٍ: أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ لِجُلَسَائِهِ : ((أَيَعْجِزُ أَحَدُكُمْ أَنْ يَكْسِبَ أَلْفَ حَسَنَةٍ))؟ فَسَأَلَهُ سَائِلٌ مِنْ جُلَسَائِهِ كَيْفَ يَكْسِبُ أَحَدُنَا أَلْفَ حَسَنَةٍ؟ قَالَ : ((يُسَبِّحُ أَحَدُكُمْ مِائَةَ تَسْبِيحَةٍ تُكْتَبُ لَهُ أَلْفُ حَسَنَةٍ وَتُحَطُّ عَنْهُ أَلْفُ سَيِّئَةٍ)). (اسناده صحيح)

ترجمہ: روایت ہے سعدؓ سے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اپنے ہم نشینوں کو کیا تھکتا ہے ایک تم میں کا اس سے کہ کمائے ہزار نیکیاں یعنی ہر روز تو ایک شخص نے پوچھا ان میں سے کیونکر کمائے کوئی ہم میں کا ہزار نیکیاں فرمایا سبحان اللہ کہے سو بار کہ لکھی جائیں اس کے لیے ہزار نیکیاں اور اتاری جائیں اس سے ہزار برائیاں۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے۔صحیح ہے۔

❀❀❀❀

۵۹۔ بَابُ: فی فضائل: ((سبحان الله وبحمده ......))

سبحان اللہ وبحمدہ کے فضائل

(٣٤٦٤) عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((مَنْ قَالَ سُبْحَانَ اللهِ الْعَظِيمِ وَبِحَمْدِهِ غُرِسَتْ لَهُ نَخْلَةٌ فِي الْجَنَّةِ)). (اسناده صحيح) الروض النضير (٢٤٣) سلسلة الأحاديث الصحيحة (٦٤)

ترجمہ: روایت ہے جابرؓ سے کہ نبی ﷺ نے فرمایا جو کہتا ہے **سبحان الله العظيم وبحمده** اس کے لیے ایک درخت لگایا جاتا ہے جنت میں۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے۔ غریب ہے صحیح ہے۔ نہیں جانتے ہم اس کو مگر ابی الزبیر کی روایت سے کہ وہ جابرؓ سے روایت کرتے ہیں۔ روایت کی ہم سے محمد بن رافع نے انہوں نے مؤمل سے انہوں نے حماد بن سلمہ سے انہوں نے ابی الزبیر سے انہوں نے جابرؓ سے انہوں نے نبی ﷺ سے کہ فرمایا آپؐ نے جس نے کہا **سبحان الله العظيم وبحمده** لگایا جاتا ہے اس کے لیے ایک درخت جنت میں۔ یہ حدیث حسن ہے۔ غریب ہے۔

❀❀❀❀

(٣٤٦٥) عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((مَنْ قَالَ: سُبْحَانَ اللّٰهِ الْعَظِيمِ وَبِحَمْدِهِ، غُرِسَتْ لَهُ نَخْلَةٌ فِي الْجَنَّةِ)). (اسناده صحيح) [انظر ماقبلة]

ترجمہ: روایت ہے جابرؓ سے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: جو کہتا ہے **سبحان الله العظيم وبحمده** اس کے لیے ایک درخت لگایا جاتا ہے جنت میں۔

❀❀❀❀

(٣٤٦٦) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ: أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((مَنْ قَالَ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهِ مِائَةَ مَرَّةٍ غُفِرَتْ لَهُ ذُنُوبُهُ وَإِنْ كَانَتْ مِثْلَ زَبَدِ الْبَحْرِ)). (اسناده صحيح) تخريج الكلم الطيب۔ التحقيق الثانی)

ترجمہ: روایت ہے ابوہریرہؓ سے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے کہا **سبحان الله وبحمده** سو بار بخشے جائیں گے اس کے گناہ اگرچہ کف دریا کے برابر ہوں۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے۔ صحیح ہے غریب ہے۔

❀❀❀❀

(٣٤٦٧) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ: قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((كَلِمَتَانِ خَفِيفَتَانِ عَلَى اللِّسَانِ، ثَقِيلَتَانِ فِي

الْمِيزَانِ، حَبِيبَتَانِ إِلَى الرَّحْمٰنِ: سُبْحَانَ اللّٰهِ الْعَظِيمِ، سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهِ)). (اسناده صحيح)

ترجمہ: روایت ہے ابوہریرہؓ سے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: دو کلمے ہیں کہ ہلکے ہیں زبان پر بھاری ہیں میزان پر پیارے ہیں رحمٰن کو سبحان الله العظیم اور سبحان الله وبحمده۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے۔ صحیح ہے غریب ہے۔

❀❀❀❀

(٣٤٦٨) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ: أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((مَنْ قَالَ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ يُحْيِي وَيُمِيتُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ فِي يَوْمٍ مِائَةَ مَرَّةٍ كَانَ لَهُ عِدْلَ عَشْرِ رِقَابٍ، وَكُتِبَتْ لَهُ مِائَةُ حَسَنَةٍ وَمُحِيَتْ عَنْهُ مِائَةُ سَيِّئَةٍ وَكَانَ لَهُ حِرْزًا مِنَ الشَّيْطٰنِ يَوْمَهُ ذٰلِكَ حَتّٰى يُمْسِيَ وَلَمْ يَأْتِ أَحَدٌ بِأَفْضَلَ مِمَّا جَاءَ بِهِ إِلَّا أَحَدٌ عَمِلَ أَكْثَرَ مِنْ ذٰلِكَ)) وَبِهٰذَا الْإِسْنَادِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ ((مَنْ قَالَ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهِ مِائَةَ مَرَّةٍ حُطَّتْ خَطَايَاهُ وَإِنْ كَانَتْ أَكْثَرَ مِنْ زَبَدِ الْبَحْرِ)). (اسناده صحيح) دون قوله: "يحي ويميت" الكلم الطيب: ص /٢٦۔ التحقيق الثانی.

ترجمہ: روایت ہے ابوہریرہؓ سے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے کہا لا اله الا الله سے قدیر تک۔ ہر روز سو بار اس کو ثواب ہوگا دس غلام آزاد کرنے کا اور لکھی جائیں گی اس کے لیے سو نیکیاں اور مٹائی جائیں گی اس کے لیے سو برائیاں اور ایک پناہ ہوگی اس کے لیے شیطان سے اس دن شام تک اور آخرت میں کوئی اس سے اچھے عمل نہ لائے گا مگر جو اس سے زیادہ یہی عمل کرتا ہوگا۔ اور اسی اسناد سے مروی ہے نبی ﷺ سے کہ آپؐ نے فرمایا جو کہے سبحان الله وبحمده سو بار مٹائے جاتے ہیں اس کے گناہ اگرچہ کف دریا سے بھی زیادہ ہوں۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے۔ صحیح ہے۔

❀❀❀❀

٦٠۔ باب: في ذكر: سبحان الله وبحمده مائة مرة

سو مرتبہ سبحان اللہ وبحمدہ کا ذکر کرنا

(٣٤٦٩) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ: عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((مَنْ قَالَ حِينَ يُصْبِحُ وَحِينَ يُمْسِي سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهِ مِائَةَ مَرَّةٍ لَمْ يَأْتِ أَحَدٌ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ بِأَفْضَلَ مِمَّا جَاءَ بِهِ إِلَّا أَحَدٌ قَالَ مِثْلَ مَا قَالَ أَوْ زَادَ عَلَيْهِ)).

(اسناده صحيح) التعليق الرغيب: (١/٢٢٦)

ترجمہ: روایت ہے ابوہریرہؓ سے کہ نبی ﷺ نے فرمایا کہ جو کہے صبح کو اور شام کو سبحان اللہ وبحمدہ سو بار نہ لائے قیامت کے دن عمل نیک کوئی اس سے افضل مگر جو برابر کہا کرے یا اس سے زیادہ۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے۔ صحیح ہے غریب ہے۔

❀❀❀❀

(٣٤٧٠) عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ذَاتَ يَوْمٍ لِأَصْحَابِهِ ((قُوْلُوْا سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهِ مِائَةَ مَرَّةٍ مَنْ قَالَ مَرَّةً كُتِبَتْ لَهُ عَشْرًا، وَمَنْ قَالَهَا عَشْرًا كُتِبَتْ لَهُ مِائَةً، وَمَنْ قَالَهَا مِائَةً كُتِبَتْ لَهُ أَلْفًا، وَمَنْ زَادَ زَادَهُ اللّٰهُ، وَمَنِ اسْتَغْفَرَ اللّٰهُ غَفَرَ لَهُ)).

ضعيف جداً۔ سلسلة الأحاديث الضعيفة (٤٠٦٧) (اس میں داود بن الزبرقان متروک ہے)

ترجمہ: روایت ہے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے ایک دن اپنے صحابہ سے کہو تم سبحان اللہ وبحمدہ سو بار اور جس نے یہ کلمہ ایک بار کہا اس کے لیے دس نیکیاں لکھی جائیں گی اور جس نے اس کو دس بار کہا اس کے لیے سو نیکیاں لکھی جائیں گی اور جس نے سو بار کہا اس کے لیے ہزار نیکیاں لکھی جائیں گی اور جس نے زیادہ کہا اس کو اللہ تعالیٰ اس سے بھی زیادہ ثواب دے گا اور جو بخشش مانگے اللہ تعالیٰ سے اس کو بخش دے گا۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے۔ غریب ہے۔

❀❀❀❀

٦١۔ باب: في ثواب التسبيح والتحميد والتهليل والتكبير ......

تسبیح، تحمید، تہلیل اور تکبیر کا اجر و ثواب

(٣٤٧١) عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ، عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : ((مَنْ سَبَّحَ اللّٰهَ مِائَةً بِالْغَدَاةِ وَمِائَةً بِالْعَشِيِّ كَانَ كَمَنْ حَجَّ مِائَةَ مَرَّةٍ وَمَنْ حَمِدَ اللّٰهَ مِائَةً بِالْغَدَاةِ وَمِائَةً بِالْعَشِيِّ كَانَ كَمَنْ حَمَلَ عَلٰى مِائَةِ فَرَسٍ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ)) أَوْقَالَ: ((غَزَامِائَةَ غَزْوَةٍ، وَمَنْ هَلَّلَ اللّٰهَ مِائَةً بِالْغَدَاةِ وَمِائَةً بِالْعَشِيِّ كَانَ كَمَنْ أَعْتَقَ مِائَةَ رَقَبَةٍ مِنْ وَلَدِ إِسْمٰعِيلَ، وَمَنْ كَبَّرَ اللّٰهَ مِائَةً بِالْغَدَاةِ وَمِائَةً بِالْعَشِيِّ لَمْ يَأْتِ فِيْ ذٰلِكَ الْيَوْمِ أَحَدٌ بِأَكْثَرَ مِمَّا أَتٰى إِلَّا مَنْ قَالَ مِثْلَ مَا قَالَ أَوْزَادَ عَلٰى مَا قَالَ)).

(منكر) الضعيفة (١٣١٥۔ تخريج المشكاة (٢٣١٢۔ التحقيق الثانى التعليق الرغيب ١/٢٢٩) ضعيف الجامع الصغير (٥٦١٩) (اس میں ضحاک بن حمرہ راوی ضعیف ہے)

ترجمہ: عمرو بن شعیب بیان کرتے ہیں اپنے باپ سے وہ اپنے دادا سے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو کہے سبحان اللہ صبح کو اور سو بار شام کو تو گویا سو حج کیے اس نے اور جو الحمد للہ کہے سو بار صبح کو اور سو بار شام کو گویا سو گھوڑوں پر غازیوں کو سوار کیا اللہ کی راہ میں یا فرمایا کہ سو جہاد کیے اور جو لا الہ الا اللہ کہے سو بار صبح اور سو بار شام گویا آزاد کیے اس نے سو غلام اولاد اسماعیل علیہ السلام سے اور جو اللہ اکبر سو بار کہے صبح اور شام نہ لائے گا کوئی شخص نیک عمل یعنی قیامت میں اس سے زیادہ مگر جس نے اس سے زیادہ کہا یا اس کے برابر۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے۔ غریب ہے۔ روایت کی ہم سے حسین بن اسود نے انہوں نے یحییٰ بن آدم سے انہوں نے حسن بن صالح سے انہوں نے ابو بشر سے انہوں نے زہری سے کہ کہا زہری نے ایک بار سبحان اللہ کہنا رمضان میں افضل ہے ہزار بار سے غیر رمضان میں۔

❀❀❀❀

(۳۴۷۲) عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ : تَسْبِيحَةٌ فِي رَمَضَانَ أَفْضَلُ مِنْ أَلْفِ تَسْبِيحَةٍ فِي غَيْرِهِ . (ضعيف الإسناد مقطوع)

ترجمہ: زہری سے روایت ہے کہتے ہیں ماہِ رمضان میں ایک ایک بار سبحان اللہ کہنا غیر رمضان میں ہزار مرتبہ سبحان اللہ کہنے سے افضل ہے۔

❀❀❀❀

٦٢۔ بَابٌ: في ثواب كلمة التوحيد التي فيها: ((الها واحدا أحدا صمدا))......

جس کلمہ توحید میں ((الها واحد صمدا......)) کے الفاظ ہوں اس کا اجر

(۳۴۷۳) عَنْ تَمِيمٍ الدَّارِيِّ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ أَنَّهُ قَالَ : ((مَنْ قَالَ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ إِلٰهًا وَاحِدًا أَحَدًا صَمَدًا لَمْ يَتَّخِذْ صَاحِبَةً وَلَا وَلَدًا وَلَمْ يَكُنْ لَهُ كُفُوًا أَحَدٌ، عَشَرَ مَرَّاتٍ كَتَبَ اللّٰهُ لَهُ أَرْبَعِينَ أَلْفَ أَلْفِ حَسَنَةٍ)). (اسناده ضعيف) الضعيفة (٣٦١١) صفة الصلاة (١٣٤١) اس میں خلیل بن مرہ قوی نہیں نیز اس میں انقطاع بھی ہے۔

ترجمہ: روایت ہے تمیم داری سے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو کہے اشهد سے کفواً احد تک دس (۱۰) بار لکھتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے لیے چار کروڑ نیکیاں۔

فائدہ: یہ حدیث غریب ہے۔ نہیں جانتے ہم اس کو مگر اس سند سے۔ اور خلیل بن مرہ ایسے کچھ قوی نہیں محدثین کے نزدیک اور محمد بن اسماعیل بخاری رحمہ اللہ نے کہا کہ وہ منکر الحدیث ہے۔

(۳۴۷۴) عَنْ أَبِي ذَرٍّ: أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((مَنْ قَالَ فِي دُبُرِ صَلٰوةِ الْفَجْرِ وَهُوَ ثَانٍ رِجْلَيْهِ قَبْلَ أَنْ يَتَكَلَّمَ: لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهُ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ يُحْيِي وَيُمِيْتُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ، عَشْرَ مَرَّاتٍ كُتِبَتْ لَهُ عَشْرُ حَسَنَاتٍ وَمُحِيَ عَنْهُ عَشْرُ سَيِّئَاتٍ وَرُفِعَ لَهُ عَشْرُ دَرَجَاتٍ وَكَانَ يَوْمَهُ ذٰلِكَ كُلَّهُ فِي حِرْزٍ مِنْ كُلِّ مَكْرُوْهٍ وَحَرْسٍ مِنَ الشَّيْطَانِ وَلَمْ يَنْبَغِ لِذَنْبٍ أَنْ يُدْرِكَهُ فِي ذٰلِكَ الْيَوْمِ إِلَّا الشِّرْكُ بِاللّٰهِ)).

(اسناده ضعيف) التعليق الرغيب (١/١٦٦) (اس میں شہر بن حوشب راوی ضعیف ہے)

ترجمہ: روایت ہے ابوذرؓ سے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو صبح کی نماز کے بعد کہے اور وہ اپنے پاؤں موڑے ہو یعنی دوزانو بیٹھا ہو جیسے نماز میں بیٹھا تھا دس بار لا الہ الا اللہ سے قدیر تک۔ سے لکھی جائیں گی اس کے لیے دس نیکیاں اور مٹائی جائیں گی اس سے دس برائیاں اور بلند کئے جائیں گے اس کے دس (۱۰) درجے اور اس دن محفوظ رہے گا وہ ہر برائی سے اور نگہبانی کی جائے گی اس کی شیطان سے اور ہلاک نہ کرے گا اس کو اس دن کوئی گناہ سوا شرک کے یعنی اگر شرک کرے گا تو ہلاک ہوگا اور گناہ معاف ہو جائیں گے۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے۔ صحیح ہے غریب ہے۔

❀❀❀❀

بَابُ: مَا جَاءَ فِي جَامِعِ الدَّعْوَاتِ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ

جامع دعاؤں کے بیان میں

(۳۴۷۵) عَنْ بُرَيْدَةَ الْأَسْلَمِيِّ قَالَ: سَمِعَ النَّبِيُّ ﷺ رَجُلًا يَدْعُوْ وَهُوَ يَقُوْلُ: اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْئَلُكَ بِأَنِّي أَشْهَدُ أَنَّكَ أَنْتَ اللّٰهُ لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ الْأَحَدُ الصَّمَدُ الَّذِي لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُوْلَدْ وَلَمْ يَكُنْ لَهُ كُفُوًا أَحَدٌ. قَالَ: فَقَالَ: ((وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَقَدْ سَأَلَ اللّٰهَ بِاسْمِهِ الْأَعْظَمِ الَّذِي إِذَا دُعِيَ بِهِ أَجَابَ، وَإِذَا سُئِلَ بِهِ أَعْطٰى)) قَالَ زَيْدٌ: فَذَكَرْتُهُ لِزُهَيْرِ بْنِ مُعَاوِيَةَ بَعْدَ ذٰلِكَ بِسِنِيْنَ فَقَالَ: حَدَّثَنِي أَبُوْ إِسْحَاقَ عَنْ مَالِكِ بْنِ مِغْوَلٍ، قَالَ: زَيْدٌ ثُمَّ ذَكَرْتُهُ لِسُفْيَانَ فَحَدَّثَنِي عَنْ مَالِكٍ. (اسناده صحيح) صفة الصلاة (١٣٤١)

ترجمہ: روایت ہے بریدہ اسلمیؓ سے کہا انہوں نے کہ سنا رسول اللہ ﷺ نے ایک شخص کو کہ وہ دعا کرتا تھا ان کلمات سے اللھم سے کفوًا احد تک۔ یعنی یا اللہ مانگتا ہوں میں تجھ سے اس وسیلہ سے کہ میں گواہ کرتا ہوں تجھ کو کہ کوئی معبود برحق نہیں سوا تیرے تو اکیلا ہے اور نرالا ہے ایسا کہ نہ جنا تو نے کسی کو اور نہ جنا تجھ کو کسی نے اور نہیں تیرا کوئی شریک ذات میں۔ کہا راوی نے کہ پھر فرمایا رسول اللہ ﷺ نے: قسم ہے اس پروردگار کی کہ میری جان اس کے ہاتھ میں ہے کہ اس نے مانگا اللہ تعالیٰ

سے اس کے اسم اعظم کے ساتھ کہ جب دعا کی جائے اس سے تو قبول کی جائے اور جب مانگا جائے اس کے وسیلہ سے تو عنایت کرے۔ کہا زید نے جو راوی حدیث ہیں کہ ذکر کی میں نے یہ حدیث زہیر بن معاویہ سے کئی برس کے بعد تو کہا انہوں نے کہ روایت کی مجھ سے ابواسحاق نے انہوں نے روایت کی مالک بن مغول سے۔ کہا زید نے پھر ذکر کیا میں نے اس کا سفیان سے تو انہوں نے بھی روایت کی مالک سے۔

فائدہ : یہ حدیث حسن ہے۔ غریب ہے۔ اور روایت کی شریک نے یہ حدیث ابواسحاق سے انہوں نے ابن بریدہ انہوں نے اپنے باپ سے۔ اور سنی ہے یہ روایت ابواسحاق نے مالک بن مغول سے۔

❀❀❀❀

٦٤۔ باب: في ايجاب الدعاء بتقديم الحمد والثناء والصلاة على النبي ﷺ قلبه......

دعا میں سب سے پہلے حمد وثنا اور پھر نبی ﷺ پر درود پڑھنے سے دعا کا قبول ہونا

(٣٤٧٦) عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ يَزِيْدَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ : ((اسْمُ اللّٰهِ الْأَعْظَمُ فِيْ هَاتَيْنِ الْآيَتَيْنِ ﴿ وَإِلٰهُكُمْ إِلٰهٌ وَّاحِدٌ لَّا إِلٰهَ إِلَّا هُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِيْمُ ﴾ وَفَاتِحَةُ آلِ عِمْرَانَ ﴿ الٓمّٓ اللّٰهُ لَا إِلٰهَ إِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ ﴾)). (اسناده حسن) صحيح أبي داود (١٣٤٣) تخريج المشكاة (٢٩٩١ التحقيق الثاني)

ترجمہ: روایت ہے اسماء بنت یزید رضی اللہ عنہا سے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: اسم اعظم ان دو آیتوں میں ہے ﴿وَإِلٰهُكُمْ إِلٰهٌ وَّاحِدٌ﴾ الآیۃ اور آل عمران کے شروع کی آیت ﴿الٓمّٓ اللّٰهُ لَا إِلٰهَ إِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ﴾۔

فائدہ : یہ حدیث حسن ہے۔ صحیح ہے۔

❀❀❀❀

(٣٤٧٧) عَنْ فُضَالَةَ بْنِ عُبَيْدٍ قَالَ : بَيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ قَاعِدٌ إِذْ دَخَلَ رَجُلٌ فَصَلّٰى فَقَالَ : اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِيْ وَارْحَمْنِيْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : ((عَجِلْتَ أَيُّهَا الْمُصَلِّيْ إِذَا صَلَّيْتَ فَقَعَدْتَّ فَاحْمَدِ اللّٰهَ بِمَا هُوَ أَهْلُهُ وَصَلِّ عَلَيَّ ثُمَّ ادْعُهُ))، قَالَ: ثُمَّ صَلّٰى رَجُلٌ آخَرُ بَعْدَ ذٰلِكَ فَحَمِدَ اللّٰهَ وَصَلّٰى عَلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ ﷺ: ((أَيُّهَا الْمُصَلِّيْ أُدْعُ تُجَبْ)).

(اسناده صحيح) صفة الصلاة . صحيح أبي داود (١٣٣١)

ترجمہ: روایت ہے فضالہ بن عبید رضی اللہ عنہ سے کہا کہ ایک بار رسول اللہ ﷺ بیٹھے تھے ایک شخص آیا اور اس نے نماز پڑھی پھر کہا اللھم

اغفرلی وارحمنی یعنی یااللہ بخش مجھ کواور رحم کر سوفرمایا رسول اللہ ﷺ نے جلدی کی تو نے اے نمازی جب نماز پڑھ کر بیٹھے تو حمد کر اللہ کی جیسے اس کولائق ہے اور درود بھیج مجھ پر پھر دعا کر اللہ سے۔ پھر نماز پڑھی دوسرے شخص نے اس کے بعد اور حمد کی اللہ تعالیٰ کی اور درود بھیجا رسول اللہ ﷺ پر سوفرمایا اس سے آپ نے اے نمازی دعا کر تیری دعا قبول ہے۔

فائدہ : یہ حدیث حسن ہے۔ اور روایت کیا اس کو حیوۃ بن شریح نے ابوہانی سے اور ابوہانی کا نام حمید بن ہانی ہے اور ابوعلی الجنبی کا نام عمرو بن مالک ہے۔

❀❀❀❀

(٣٤٧٨) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ: قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : ((اُدْعُوااللّٰهَ وَأَنْتُمْ مُوْقِنُوْنَ بِالْإِجَابَةِ، وَاعْلَمُوْا أَنَّ اللّٰهَ لَا يَسْتَجِيْبُ دُعَاءً مِنْ قَلْبٍ غَافِلٍ لَاهٍ)). (حسن) الصحيحة (٥٩٦)

ترجمہ: روایت ہے ابوہریرہؓ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے: دعا کرو اللہ سے اور تم کو یقین ہو قبول ہونے کا اور یاد رکھو کہ اللہ تعالیٰ قبول نہیں کرتا غافل اور کھیلتے ہوئے دل سے کچھ۔

فائدہ : یہ حدیث غریب ہے۔ نہیں جانتے ہم اس کو مگر اسی روایت سے۔

❀❀❀❀
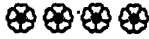
(٣٤٧٩) عَنْ فُضَالَةَ بْنِ عُبَيْدٍ يَقُوْلُ : سَمِعَ النَّبِيُّ ﷺ رَجُلًا يَدْعُوْ فِيْ صَلَاتِهِ فَلَمْ يُصَلِّ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ : ((عَجِلَ هٰذَا)) ثُمَّ دَعَاهُ، فَقَالَ لَهُ أَوْلِغَيْرِهِ ((إِذَا صَلّٰى أَحَدُكُمْ فَلْيَبْدَأْ بِتَحْمِيْدِ اللّٰهِ وَالثَّنَاءِ عَلَيْهِ، ثُمَّ لِيُصَلِّ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ ثُمَّ لِيَدْعُ بَعْدُ مَا شَاءَ)). (اسناده صحيح)

ترجمہ: روایت ہے فضالہ بن عبیدؓ سے کہ انہوں کہا سنا نبی ﷺ نے ایک شخص کو کہ دعا کرتا تھا اپنی نماز کے بعد اور نہ درود پڑھا اس نے نبی ﷺ پر سوفرمایا نبی ﷺ نے جلدی کی اس نے پھر بلایا اس کو اور فرمایا اس سے یا اور کسی سے کہ جب نماز پڑھ چکے تو شروع کر اللہ کے حمد اور ثناء سے اور پھر درود بھیج نبی ﷺ پر پھر دعا کر جو چاہے۔

فائدہ : یہ حدیث حسن ہے۔ صحیح ہے۔

❀❀❀❀

٦٦۔ باب: دعاء: اللهم عافني في جسدي ......

دعا: اے اللہ! مجھے میرے جسم میں عافیت عطا فرما......

(٣٤٨٠) عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ : كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ : ((اَللّٰهُمَّ عَافِنِيْ فِيْ جَسَدِيْ، وَعَافِنِيْ فِيْ بَصَرِيْ وَاجْعَلْهُ الْوَارِثَ مِنِّيْ، لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ الْحَلِيْمُ الْكَرِيْمُ، سُبْحَانَ اللّٰهِ رَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ،

وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ)). (ضعيف الاسناد) (حبیب بن ثابت کا عروہ سے سماع ثابت نہیں)

ترجمہ: روایت ہے ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دعا کرتے ان لفظوں سے اَللّٰھُمَّ سے آخر تک۔ یعنی یا اللہ تندرستی دے میرے بدن میں اور عافیت دے میری آنکھ میں اور کر دے میرا وارث مجھ سے کوئی معبود برحق نہیں ہے مگر اللہ حکمت والا بزرگ پاک ہے اور وہ پروردگار بڑے عرش کا اور سب تعریف اللہ کو ہے جو پالنے والا ہے عالموں کا۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے۔ غریب ہے۔ سنا میں نے محمد سے یعنی بخاریؒ سے کہ فرماتے تھے کہ حبیب بن ثابت کو سماع نہیں عروہ بن زبیر سے کچھ۔

❁❁❁❁

٦٧۔ بَابُ: الدعاء الذى علمه ﷺ فاطمة حين سألته الخادم ......

وہ دعا جو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فاطمہ رضی اللہ عنہا کو اس وقت سکھائی تھی جب انہوں نے آپ سے خادم کا مطالبہ کیا

(٣٤٨١) عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ: قَالَ : جَاءَ تْ فَاطِمَةُ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ تَسْأَلُهُ خَادِمًا فَقَالَ لَهَا: قُوْلِيْ : ((اَللّٰهُمَّ رَبَّ السَّمٰوٰتِ السَّبْعِ وَرَبَّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ، رَبَّنَا وَرَبَّ كُلِّ شَيْءٍ: مُنْزِلَ التَّوْرَاةِ وَالْإِنْجِيْلِ وَالْقُرْاٰنِ، فَالِقَ الْحَبِّ وَالنَّوٰى، أَعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّ كُلِّ شَيْءٍ أَنْتَ اٰخِذٌ بِنَاصِيَتِهٖ، أَنْتَ الْأَوَّلُ فَلَيْسَ قَبْلَكَ شَيْءٌ وَأَنْتَ الْاٰخِرُ فَلَيْسَ بَعْدَكَ شَيْءٌ وَأَنْتَ الظَّاهِرُ فَلَيْسَ فَوْقَكَ شَيْءٌ وَأَنْتَ الْبَاطِنُ فَلَيْسَ دُوْنَكَ شَيْءٌ، اقْضِ عَنِّي الدَّيْنَ وَأَغْنِنِيْ مِنَ الْفَقْرِ)). (اسناده صحيح)

ترجمہ: روایت ہے ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہا انہوں نے آئیں سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس کہ ایک خادم مانگیں' تو فرمایا ان سے آپؐ نے کہو تم اَللّٰھُمَّ سے آخر تک۔ یعنی یا اللہ پروردگار سات آسمانوں کے اور پروردگار بڑے عرش کے اے رب ہمارے اے رب ہر چیز کے اتارنے والے تورات اور انجیل اور قرآن کے' چیرنے والے دانہ اور گٹھلی کے پناہ مانگتا ہوں میں تجھ سے ہر چیز کے فساد سے تو پکڑنے والا ہے ان کی چوٹی تو اول ہے تجھ سے پہلے کوئی چیز نہیں اور تو سب سے اوپر ہے تیرے اوپر کوئی نہیں اور تو پوشیدہ ہے نظروں سے کہ تجھ سے مخفی کوئی نہیں' ادا کر دے میرا قرض اور بے پرواہ کر دے مجھ کو محتاجی سے۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے۔ غریب ہے۔ اور ایسے ہی روایت کی بعض اصحاب اعمش نے اعمش سے مانند اس کے۔ اور روایت کی بعضوں نے اعمش سے انہوں نے ابوصالح سے مرسلاً اور نہیں ذکر کیا اس میں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا۔

❁❁❁❁

٦٨ـ بَابٌ: دعاء: اللهم إني أعوذبك من قلب لا يخشع ......

دعا: اے اللہ! بے شک میں تیری پناہ مانگتا ہوں اس دل سے جو خشوع سے خالی ہو......

(٣٤٨٢) عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: ((اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَعُوْذُ بِكَ مِنْ قَلْبٍ لَا يَخْشَعُ، وَمِنْ دُعَاءٍ لَا يُسْمَعُ، وَمِنْ نَفْسٍ لَا تَشْبَعُ وَمِنْ عِلْمٍ لَا يَنْفَعُ، أَعُوْذُ بِكَ مِنْ هٰؤُلَاءِ الْأَرْبَعِ)). (صحيح) (التعليق الرغيب: ١/٧٥ـ) صحيح أبى داود (١٣٨٤ـ ١٣٨٥)

ترجمہ: روایت ہے عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے کہا انہوں نے کہ رسول اللہ ﷺ یہ دعا پڑھتے تھے اَللّٰهُمَّ سے آخر تک۔ یعنی یا اللہ میں پناہ مانگتا ہوں تجھ سے ایسے دل سے جس میں خوف یعنی اللہ کا نہ ہو اور ایسی دعا سے جو سنی نہ جائے اور ایسے نفس سے جو سیر نہ ہو اور ایسے علم سے جو نفع نہ دے پناہ مانگتا ہوں میں تجھ سے ان چاروں سے۔

فائدہ: اس بارے میں جابر اور ابو ہریرہ اور ابن مسعود رضی اللہ عنہم سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث حسن ہے۔ صحیح ہے غریب ہے اس سند سے۔

❀❀❀❀

٦٩ـ بَابٌ: قصة تعليم دعاء: ((اللهم ألهمني رشدي ......))

دعا [اللهم ألهمني رشدي.....] کے سکھانے کا قصہ

(٣٤٨٣) عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ لِأَبِيْ: ((يَاحُصَيْنُ! كَمْ تَعْبُدُ الْيَوْمَ إِلٰهًا))؟ قَالَ أَبِيْ: سَبْعَةً: سِتَّةً فِي الْأَرْضِ، وَوَاحِدًا فِي السَّمَاءِ، قَالَ: ((فَأَيُّهُمْ تَعُدُّ لِرَغْبَتِكَ وَرَهْبَتِكَ))، قَالَ: الَّذِيْ فِي السَّمَاءِ، قَالَ: ((يَاحُصَيْنُ! أَمَا إِنَّكَ لَوْ أَسْلَمْتَ عَلَّمْتُكَ كَلِمَتَيْنِ تَنْفَعَانِكَ)) قَالَ: فَلَمَّا أَسْلَمَ حُصَيْنٌ قَالَ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ! عَلِّمْنِيَ الْكَلِمَتَيْنِ اللَّتَيْنِ وَعَدْتَنِيْ، فَقَالَ: ((قَالَ: اَللّٰهُمَّ أَلْهِمْنِيْ رُشْدِيْ وَأَعِذْنِيْ مِنْ شَرِّ نَفْسِيْ)). (اسناده ضعيف) تخريج المشكاة (٢٤٧٦) التحقيق الثانى)

ترجمہ: روایت ہے عمران بن حصین رضی اللہ عنہما سے کہا انہوں نے کہ فرمایا میرے باپ سے رسول اللہ ﷺ نے کہ کتنے معبودوں کو پوجتا ہے تو ان دنوں؟ انہوں نے کہا سات ایک آسمان میں اور چھ زمین میں فرمایا آپ نے پھر کس سے تو امید اور خوف رکھتا ہے کہا انہوں نے اس سے جو آسمان میں ہے فرمایا آپ نے اے حصین آگاہ ہو اگر تو اسلام لائے میں تجھے دو کلمے ایسے سکھاؤں کہ نفع دیں تجھ کو۔ کہا راوی نے پھر جب وہ مسلمان ہوئے عرض کی یا رسول اللہ! اب سکھایئے مجھے وہ کلمے جن کا وعدہ کیا تھا آپ نے کہہ اَللّٰهُمَّ سے آخر تک۔ یعنی یا اللہ سکھا مجھے دینداری اور بچا مجھے میرے نفس کے شر سے۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے۔ غریب ہے۔ اور مروی ہوئی یہ عمران بن حصین رضی اللہ عنہما سے بھی اس سند سے۔

۷۰۔ باب: دعاء ((اللهم إني أعوذبك من الهم والحزن ......))

اس دعا کے بیان میں: اے اللہ! بے شک میں تیری پناہ مانگتا ہوں فکر اور غم سے

(۳۴۸۴) عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: كَثِيرًا مَا كُنْتُ أَسْمَعُ النَّبِيَّ ﷺ يَدْعُو بِهٰؤُلَاءِ الْكَلِمَاتِ: ((اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْهَمِّ وَالْحَزَنِ وَالْعَجْزِ وَالْكَسَلِ وَالْبُخْلِ وَضَلَعِ الدَّيْنِ وَقَهْرِ الرِّجَالِ)).

(اسناده صحيح) غاية المرام (۳۴۷) صحيح أبي داود (۱۳۷۷۔ ۱۳۷۸).

ترجمہ: روایت ہے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے کہا اکثر میں سنتا تھا رسول اللہ ﷺ سے کہ یہ دعا پڑھتے تھے اللھم سے آخر تک۔ یعنی یا اللہ میں پناہ مانگتا ہوں تجھ سے فکر سے اور غم اور تھکن اور سستی اور بخیلی اور قرض کے غلبہ اور مردوں کے غصہ سے۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے۔ غریب ہے اس سند سے عمرو بن عمرو کی روایت سے۔

❀❀❀❀

(۳۴۸۵) عَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَدْعُوا يَقُولُ: ((اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْكَسَلِ وَالْهَرَمِ وَالْجُبْنِ وَالْبُخْلِ وَفِتْنَةِ الْمَسِيحِ وَعَذَابِ الْقَبْرِ)). (اسناده صحيح) صحيح أبي داود (۱۳۷۷)

ترجمہ: روایت ہے انس رضی اللہ عنہ سے کہ نبی ﷺ یہ دعا پڑھتے تھے اَللّٰھُمَّ سے آخر تک۔ یعنی یا اللہ میں تیری پناہ میں آتا ہوں سستی اور بڑھاپے اور نامردی اور بخیلی اور فتنہ سے مسیح دجال کے اور عذاب قبر سے۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے۔ صحیح ہے۔

❀❀❀❀

۷۱۔ بَابُ: مَا جَاءَ فِي عَقْدِ التَّسْبِيحِ بِالْيَدِ

انگلیوں پر گننے کے بیان میں

(۳۴۸۶) عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ رَأَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَعْقِدُ التَّسْبِيحَ بِيَدِهِ. [اسناده صحيح]

ترجمہ: روایت ہے عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے کہ انہوں نے کہا دیکھا میں نے نبی ﷺ کو کہ اپنی انگلیوں پر تسبیح گنتے تھے۔ (صحیح)

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے۔ غریب ہے اس سند سے اعمش سے کہ وہ عطا سے روایت کرتے ہوں۔ اور روایت کی شعبہ اور ثوری نے بھی عطاء بن سائب سے بڑے طول کے ساتھ۔ اور اس باب میں یسیرہ بنت یاسر سے بھی روایت ہے۔

❀❀❀❀

(۳۴۸۷) عَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ عَادَ رَجُلًا قَدْ جَهِدَ حَتّٰى صَارَ مِثْلَ فَرْخٍ، فَقَالَ لَهُ: ((وَأَمَا كُنْتَ تَدْعُوْ؟ أَمَا كُنْتَ تَسْأَلُ رَبَّكَ الْعَافِيَةَ))، قَالَ: كُنْتُ أَقُوْلُ: اَللّٰهُمَّ مَا كُنْتَ مُعَاقِبِي بِهِ فِي الْآخِرَةِ فَعَجِّلْهُ لِي فِي الدُّنْيَا فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((سُبْحَانَ اللّٰهِ إِنَّكَ لَا تُطِيْقُهُ أَوْلَا تَسْتَطِيْعُهُ، أَفَلَا كُنْتَ تَقُوْلُ: اَللّٰهُمَّ آتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّفِي الْآخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ؟)). (اسناده صحيح) صحيح ابی اداود (۱۳۲۹)

ترجمہ: روایت ہے انسؓ سے کہ نبی ﷺ نے عیادت کی ایک صحابی کی کہ وہ سخت بیمار تھے کہ مانند چڑیا کے بچے کے ہوگئے تھے سو فرمایا ان سے آپؐ نے کہ تم اللہ سے دعا نہیں کرتے اور اس سے عافیت نہیں مانگتے تھے انہوں نے عرض کی کہ میں کہتا تھا یا اللہ جو تجھے عذاب کرنا مجھ پر آخرت میں ہے وہ دنیا ہی میں کرلے سو فرمایا نبی ﷺ نے سبحان اللہ تو طاقت نہیں رکھ سکتا تجھ سے نہیں ہوسکتا تو یہ کیوں نہیں کہتا کہ یا اللہ دے مجھے دنیا میں خوبی اور آخرت میں خوبی اور بچا مجھے عذاب دوزخ سے۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے۔ صحیح ہے غریب ہے اس سند سے۔ اور مروی ہوئی ہے کئی وجہ سے انسؓ سے وہ روایت کرتے ہیں نبی ﷺ سے۔

❀❀❀❀

(۳۴۸۸) عَنِ الْحَسَنِ فِي قَوْلِهِ ﴿رَبَّنَا آتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّ فِي الْآخِرَةِ حَسَنَةً﴾ قَالَ: فِي الدُّنْيَا الْعِلْمَ وَالْعِبَادَةَ، وَفِي الآخِرَةِ الْجَنَّةَ. (حسن لغيره) تفسير الطبرى: ۴/۲۰۵)

ترجمہ: روایت ہے حسن سے کہتے ہیں اس آیت میں دُنیا میں نیکی سے مراد علم اور عبادت ہے اور آخرت میں جنت۔

❀❀❀❀

۷۲۔ باب: دعاء: ((اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ الْهُدٰى وَالتُّقٰى وَالْعَفَافَ وَالْغِنٰى))

دعاء: اے، اللہ! میں تجھ سے ہدایت، تقویٰ، پاکدامنی اور تونگری کا سوال کرتا ہوں

(۳۴۸۹) عَنْ عَبْدِاللّٰهِ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَدْعُو: ((أَللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ الْهُدٰى وَالتُّقٰى وَالْعَفَافَ وَالْغِنٰى)).

(صحيح)

ترجمہ: روایت ہے عبداللہ سے کہ نبی ﷺ یہ دعا کیا کرتے تھے/ "اے اللہ! میں تجھ سے ہدایت، تقوی، پاکدامنی اور تونگری (مخلوق سے بے نیازی) کا سوال کرتا ہوں"

❀❀❀❀

(۳۴۹۰) عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((كَانَ مِنْ دُعَاءِ دَاوٗدَ يَقُوْلُ: اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ حُبَّكَ وَحُبَّ مَنْ يُّحِبُّكَ وَالْعَمَلَ الَّذِي يُبَلِّغُنِي حُبَّكَ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ حُبَّكَ، أَحَبَّ إِلَيَّ مِنْ نَّفْسِي وَأَهْلِي وَمِنَ الْمَاءِ الْبَارِدِ)). قَالَ: وَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ إِذَا ذَكَرَ دَاوٗدَ يُحَدِّثُ عَنْهُ قَالَ:

((كَانَ أَعْبَدَ الْبَشَرِ)).

(اسناده ضعيف) سلسلة الأحاديث الصحيحة (٧٠٧) تخريج المشكاة (٢٤٩٦ـ التحقيق الثانى) اس کی سند عبداللہ بن الربیعہ کی وجہ سے ضعیف ہے)البتہ اس کے آخری الفاظ "كَانَ أَعْبَدَ الْبَشَرِ" صحیح ہیں۔

ترجمہ: روایت ہے ابوالدرداءؓ سے کہا فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کہ داؤد علیہ السلام کی دعا میں سے یہ ہے کہ وہ کہتے تھے أَللّٰهُمَّ سے الْمَاءِ الْبَارِدِ تک ۔یعنی یا اللہ میں پناہ مانگتا ہوں تجھ سے محبت تیری اور محبت اس کی جس کو تو چاہتا ہے اور وہ عمل کہ پہنچائے مجھے تیری محبت تک' یا اللہ کر دے اپنی محبت میرے لیے زیادہ پیاری میری جان سے اور مال سے اور میرے گھر والوں سے اور ٹھنڈے پانی سے۔کہا راوی نے کہ آپؐ جب ان کا ذکر کرتے فرماتے وہ سب آدمیوں سے زیادہ عبادت کرنے والے تھے۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے۔غریب ہے۔

❀ ❀ ❀ ❀

۷۳۔ بَابٌ: دعاء: ((اللّٰهُمَّ ارْزُقْنِي حُبَّكَ وَحُبَّ مَنْ يَنْفَعُنِي حُبُّهُ عِنْدَكَ......))

دعاء: اے اللہ! مجھے اپنی محبت دے اور اس کی محبت جو نفع دے مجھ کو تیری درگاہ میں......

(۳۴۹۱) **عَنْ** عَبْدِاللّٰهِ بْنِ يَزِيْدَ الْخَطْمِيِّ الْأَنْصَارِيِّ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ أَنَّهُ كَانَ يَقُوْلُ فِي دُعَائِهِ: **((اَللّٰهُمَّ ارْزُقْنِي حُبَّكَ وَحُبَّ مَنْ يَنْفَعُنِي حُبُّهُ عِنْدَكَ، اَللّٰهُمَّ مَا رَزَقْتَنِي مِمَّا أُحِبُّ فَاجْعَلْهُ قُوَّةً لِي فِيْمَا تُحِبُّ، اَللّٰهُمَّ وَمَا زَوَيْتَ عَنِّي مِمَّا أُحِبُّ فَاجْعَلْهُ فَرَاغًا لِي فِيْمَا تُحِبُّ)).**

(اسناده ضعيف) تخريج المشكاة (٢٤٩١ـ التحقيق الثانى) (اس میں سفیان بن وکیع ضعیف ہے)

ترجمہ: روایت ہے عبداللہ بن یزید رضی اللہ عنہ سے کہ رسول اللہ ﷺ کی دعا تھی أَللّٰهُمَّ سے آخر تک۔یعنی یا اللہ دے مجھے محبت اپنی اور محبت اس کی جو نفع دے مجھ کو تیری درگاہ میں یا اللہ جو دیا تو نے مجھے میری پیاری چیزوں سے سو کر دے اس کو قوت اس چیز کی جس سے تو محبت رکھتا ہے اور جو روک لیا تو نے مجھ سے میری چیزوں سے تو کر دے اس کو موجب فراغت کا اس چیز کے لیے جسے تو دوست رکھتا ہے یعنی جو ملے وہ تیری مرضیات اور محبوبات میں خرچ ہو اور جو جائے وہ سبب ہو میرے خالی اور فارغ ہونے کا کہ میں تیری مرضیات میں مشغول رہوں۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے۔غریب ہے ابوجعفر خطمی کا نام عمیر بن یزید بن خماشہ ہے۔

مترجم: حقیقت میں یہ دعا ہموم اور غموم کو ایسا پاش پاش کرتی ہے جیسا سنگ گراں شیشہ نازک کو اور فوات اور حصول مقاصد کے وقت اس قدر لذت بخش دل و جان ہوتی ہے کہ احاطہ تحریر سے باہر ہے۔اللہ تعالیٰ ہر مؤمن کو اس کی لذت عنایت فرمائے اور اس فقیر کو بھی آمین یا مجیب الداعین۔

٧٤۔ باب: دعاء: ((اَللّٰهُمَّ إِنِّی أَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ سَمْعِی وَمِنْ شَرِّ بَصَرِی......))

دعاء: اے اللہ! میں تیری پناہ مانگتا ہوں اپنے کانوں اور آنکھوں کے شر سے......

(٣٤٩٢) عَنْ شَكَلِ بْنِ حُمَيْدٍ قَالَ : أَتَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ فَقُلْتُ : يَارَسُولَ اللّٰهِ عَلِّمْنِی تَعَوُّذًا أَتَعَوَّذُ بِهِ، قَالَ: فَاَخَذَ بِكَفِّی فَقَالَ: ((اَللّٰهُمَّ إِنِّی أَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ سَمْعِی وَمِنْ شَرِّ بَصَرِی، وَمِنْ شَرِّ لِسَانِی، وَمِنْ شَرِّ قَلْبِی، وَمِنْ شَرِّ مَنِيِّي)) يَعْنِی فَرْجَهُ. (اسناده صحيح) تخريج المشكاة (٢٤٧٢)

ترجمہ: روایت ہے شکل بن حمید سے انہوں نے کہا آیا میں نبی ﷺ کے پاس اور عرض کی میں نے کہ مجھے کوئی تعویذ ایسا بتائیے کہ میں اس کو پڑھا کروں سو آپؐ نے میرا ہاتھ پکڑ کر فرمایا اللھم سے مَنِيِّي تک۔ یعنی میں پناہ مانگتا ہوں تیرے ساتھ اپنے کانوں اور آنکھ اور زبان اور دل اور منی کے شر سے اور مراد منی سے فرج ہے۔

فائدہ : یہ حدیث حسن ہے۔ غریب ہے نہیں جانتے ہم اسے مگر اسی سند سے سعد بن اوس کی روایت سے کہ وہ ہلال بن یحییٰ سے روایت کرتے ہیں۔

❀❀❀❀

٧٥۔ بَابٌ: دعاء: ((أَعُوذُ بِرِضَاكَ مِنْ سَخَطِكَ ......))

دعا: میں تیری رضا کے سبب تیری ناراضگی سے پناہ مانگتا ہوں

(٣٤٩٣) عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ : كُنْتُ نَائِمَةً إِلٰى جَنْبِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَفَقَدْتُهُ مِنَ اللَّيْلِ فَلَمَسْتُهُ فَوَقَعَتْ يَدِی عَلٰی قَدَمَيْهِ وَهُوَ سَاجِدٌ وَهُوَ يَقُولُ: ((أَعُوذُ بِرِضَاكَ مِنْ سَخَطِكَ، وَبِمُعَافَاتِكَ مِنْ عُقُوبَتِكَ، لَا أُحْصِی ثَنَاءً عَلَيْكَ أَنْتَ كَمَا أَثْنَيْتَ عَلٰی نَفْسِكَ)).

(اسناده صحيح) (صفة الصلاة) صحيح أبی داود (٨٢٣).

ترجمہ: روایت ہے ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ فرمایا انہوں نے میں سوتی تھی بازو میں رسول اللہ ﷺ کے اور میں نے آپ کو رات کو نہ پایا اور ٹٹولا تو میرا ہاتھ آپ کے پیروں پر پڑا اور آپ سجدہ میں تھے اور فرماتے تھے اعوذ سے آخر تک۔ یعنی پناہ میں آتا ہوں میں تیری رضا کے تیرے غصہ سے اور پناہ میں آتا ہوں تیرے عفو کے تیرے عذاب سے نہیں پوری کر سکتا ہوں تعریف تیری تو ویسا ہی ہے جیسے تو نے اپنی ذات مقدس کی تعریف کی ہے۔

فائدہ : یہ حدیث حسن ہے۔صحیح ہے۔اور مروی ہوئی ہے یہ کئی سندوں سے ام المؤمنین عائشہؓ سے روایت کی ہم سے قتیبہ نے انہوں نے لیث سے انہوں نے یحییٰ بن سعید سے اسی اسناد سے مانند اس کے۔اور اس میں یہ الفاظ زیادہ ہیں اعوذبك منك لا احصی ثناء علیك۔یعنی پناہ مانگتا ہوں میں تجھ سے تیرے ساتھ اور تعریف نہیں کر سکتا تیری۔

❀❀❀❀

۷٦۔ بَابٌ

(۳۴۹۴) عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ يُعَلِّمُهُمْ هٰذَاالدُّعَاءَ كَمَا يُعَلِّمُهُمُ السُّوْرَةَ مِنَ الْقُرْاٰنِ : ((**اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَعُوْذُبِكَ مِنْ عَذَابِ جَهَنَّمَ وَمِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ، وَأَعُوْذُبِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَسِيْحِ الدَّجَّالِ، وَأَعُوْذُبِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ**)).(اسناده صحيح) صحيح أبي داود (١٣٧٦)

ترجمہ: روایت ہے عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے کہ رسول اللہ ﷺ ہم کو یہ دعا ایسے سکھاتے تھے جیسے کوئی سورت سکھاتے ہوں قرآن کی اَللّٰهُمَّ سے آخر تک۔یعنی یا اللہ میں تیری پناہ میں آتا ہوں عذاب دوزخ سے اور عذاب قبر سے اور پناہ میں آتا ہوں میں فتنہ سے مسیح دجال کے اور پناہ میں آتا ہوں میں فتنہ سے زندگی اور موت کے۔

فائدہ : یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے۔

❀❀❀❀

(۳۴۹۵) عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ : كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَدْعُوْ بِهٰؤُلَاءِ الْكَلِمَاتِ : ((**اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَعُوْذُبِكَ مِنْ فِتْنَةِ النَّارِ، وَعَذَابِ النَّارِ وَعَذَابِ الْقَبْرِ وَفِتْنَةِ الْقَبْرِ، وَمِنْ شَرِّ فِتْنَةِ الْغِنٰى وَمِنْ شَرِّ فِتْنَةِ الْفَقْرِ، وَمِنْ شَرِّ فِتْنَةِ الْمَسِيْحِ الدَّجَّالِ، اَللّٰهُمَّ أَغْسِلْ خَطَايَايَ بِمَاءِ الثَّلْجِ وَالْبَرَدِ وأَنْقِ قَلْبِيْ مِنَ الْخَطَايَا كَمَا أَنْقَيْتَ الثَّوْبَ الْأَبْيَضَ مِنَ الدَّنَسِ وَبَاعِدْ بَيْنِيْ وَبَيْنَ خَطَايَايَ كَمَا بَاعَدْتَ بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَعُوْذُبِكَ مِنَ الْكَسْلِ وَالْهَرَمِ وَالْمَأْثَمِ وَالْمَغْرَمِ**)).

(اسناده صحيح) ارواء الغليل (١/٤٢) صحيح أبي داود (١٣٨٠)

ترجمہ: روایت ہے ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ رسول اللہ ﷺ یہ دعا پڑھتے تھے اَللّٰهُمَّ سے آخر تک۔یعنی یا اللہ میں تیری پناہ میں آتا ہوں آگ کے فتنہ سے اور آگ کے عذاب سے اور قبر کے عذاب سے اور قبر کے فتنہ سے اور امیری کے فتنہ سے اور فقیر کے فتنہ سے اور مسیح دجال کے شر سے یا اللہ دھودے میری خطاؤں کو برف اور اولوں کے پانی سے اور صاف کر دے میرا دل گناہوں سے جیسا صاف کرتا ہے تو سفید کپڑے کو میل کچیل سے اور دوری ڈال دے میرے اور میرے گناہوں میں جیسے کہ دوری ڈال دی تو نے مشرق اور مغرب میں یا اللہ میں تیری پناہ میں آتا ہوں اکساہٹ اور بڑھاپے اور گناہ اور چٹی سے۔

فائدہ : یہ حدیث حسن ہے۔صحیح ہے۔

❀❀❀❀

(۳۴۹۶) عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ : سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ عِنْدَ وَفَاتِهِ : ((**أَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِيْ وَارْحَمْنِيْ وَأَلْحِقْنِيْ بِالرَّفِيْقِ الْأَعْلٰى**)). (اسناده صحيح)

ترجمہ: روایت ہے ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہا انہوں نے کہ سنا میں نے رسول اللہ ﷺ سے کہ وفات کے وقت فرماتے تھے اللہم سے آخر تک۔یعنی یا اللہ بخش مجھ کو اور رحم کر مجھ پر اور ملا مجھ کو رفیق اعلیٰ سے یعنی بلند گروہ یعنی فرشتوں سے یا جماعت انبیاء سے۔

فائدہ : یہ حدیث حسن ہے۔صحیح ہے۔

❀❀❀❀

۷۷۔ بَابُ: ((لَا يَقُوْلُ أَحَدُكُمْ: اغْفِرْلِيْ إِنْ شِئْتَ......))

تم میں سے کوئی شخص اس طرح نہ کہے کہ اللہ! اگر تو چاہے تو میری مغفرت فرما

(۳۴۹۷) عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ: أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ : ((**لَا يَقُوْلُ أَحَدُكُمْ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِيْ إِنْ شِئْتَ، اَللّٰهُمَّ ارْحَمْنِيْ إِنْ شِئْتَ، لِيَعْزِمِ الْمَسْأَلَةَ فَإِنَّهُ لَا مُكْرِهَ لَهُ**)).

(اسناده صحيح) الروض النضير (۱۱۸۱) صحيح أبي داود (۱۳۳۳) .

ترجمہ: روایت ہے ابو ہریرہؓ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کہ نہ کہے کوئی تم میں سے دعا میں کہ اے اللہ میرے بخش مجھ کو اگر تو چاہے یا رحم کر مجھ پر اگر تو چاہے، چاہیے کہ غیر معلق کرے سوال کو کیونکہ نہیں ہے کوئی اکراہ کرنے والا اس کے لیے۔

فائدہ : یہ حدیث حسن ہے۔صحیح ہے۔

❀❀❀❀

۷۸۔ باب: ((يَنْزِلُ رَبُّنَا كُلَّ لَيْلَةٍ إِلَى السَّمَاءِ الدُّنْيَا ......))

ہمارا پروردگار اترتا ہے ہر رات کو آسمان دنیا پر

(۳۴۹۸) عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ: أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ : ((**يَنْزِلُ رَبُّنَا كُلَّ لَيْلَةٍ إِلَى السَّمَاءِ الدُّنْيَا حِيْنَ يَبْقٰى ثُلُثُ اللَّيْلِ الْآخِرُ، فَيَقُوْلُ مَنْ يَدْعُوْنِيْ فَأَسْتَجِيْبَ لَهُ، مَنْ يَسْأَلُنِيْ فَأُعْطِيَهُ، وَمَنْ يَسْتَغْفِرُنِيْ فَأَغْفِرَلَهُ**)). (اسناده صحيح)

ترجمہ: روایت ہے ابو ہریرہؓ سے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اترتا ہے رب ہمارا ہر رات کو آسمان دنیا پر جب باقی رہتی ہے تہائی رات آخر کی اور فرماتا ہے کون ہے کہ دعا کرے مجھ سے کہ میں قبول کروں دعا اس کی کون ہے کہ سوال کرے مجھ سے تاکہ میں دوں اس کو اور کون ہے کہ مغفرت مانگے کہ بخش دوں میں اس کو۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے۔ صحیح ہے اور ابو عبداللہ الاغر کا نام سلمان ہے۔ اور اس باب میں علی، عبداللہ بن مسعود، ابو مسعود، جبیر بن مطعم، رفاعہ جہنی، ابو الدرداء اور عثمان بن ابی العاص رضی اللہ عنہم سے بھی روایت ہے۔

❀❀❀❀

(۳۴۹۹) عَنْ أَبِي أُمَامَةَ قَالَ : قِيلَ: يَارَسُولَ اللّٰهِ ﷺ أَيُّ الدُّعَا أَسْمَعُ؟ قَالَ : ((جَوْفُ اللَّيْلِ الْاٰخِرُ، وَدُبُرَ الصَّلَوَاتِ الْمَكْتُوبَاتِ)). (اسناده حسن) التعليق الرغيب : ۲/۲۷۶۔ تخريج الكلم الطيب (۱۱۳/۷۰۔ التحقيق الثانى)

ترجمہ: روایت ہے ابو امامہؓ سے کہا انہوں نے کہ عرض کی رسول اللہ ﷺ سے کہ کون سی دعا زیادہ مقبول ہوتی ہے فرمایا آپؐ نے کہ دعا آخر رات کی اور دعا فرض نمازوں کے بعد کی۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے۔ اور مروی ہوئی ابوذر سے اور ابن عمر رضی اللہ عنہما سے نبی ﷺ سے کہ فرمایا آپؐ نے دعا اخیر رات کی بہت افضل ہے اور امید ہے قبول ہونے کی اور مانند اس کے۔

❀❀❀❀

(۳۵۰۰) عَنْ أَنَسٍ يَقُولُ : إِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ : ((مَنْ قَالَ حِينَ يُصْبِحُ: اَللّٰهُمَّ أَصْبَحْنَا نُشْهِدُكَ وَنُشْهِدُ حَمَلَةَ عَرْشِكَ وَمَلَائِكَتَكَ وَجَمِيعَ خَلْقِكَ بِأَنَّكَ اللّٰهُ لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ وَحْدَكَ لَا شَرِيكَ لَكَ، وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُكَ وَرَسُولُكَ إِلَّاغَفَرَاللّٰهُ لَهُ مَا أَصَابَ فِي يَوْمِهِ ذٰلِكَ، وَإِنْ قَالَهَا حِينَ يُمْسِي غَفَرَاللّٰهُ لَهُ مَا أَصَابَ فِي تِلْكَ اللَّيْلَةِ مِنْ ذَنْبٍ)). (اسناده ضعيف) الكلم الطيب (۲۵) المشكاة (۲۳۹۸) التحقيق الثانى، سلسلة الأحاديث الضعيفة (۱۰۴۱) ضعيف أبى داود (۱۰۷۷۔ ۱۰۸۲)

ترجمہ: روایت ہے انسؓ سے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جس نے کہا صبح کو اللھم سے رسولک تک۔ یعنی یا اللہ صبح کی ہم نے گواہ کرتے ہیں ہم تم کو اور گواہ کرتے ہیں ہم عرش کے اٹھانے والوں کو اور تیرے فرشتوں کو ساری مخلوق کو اور اس پر کہ تو معبود برحق ہے نہیں کوئی معبود برحق سوائے تیرے اکیلا ہے تو کوئی شریک نہیں تیرا اور محمد بندہ تیرا اور رسول تیرا ہے۔ انتہیٰ۔ تو بخش دیتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے گناہوں کو جو اس دن ہوں اور اگر کہے اس نے یہی کلمات شام کو تو بخش دیتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے گناہوں کو جو اس رات کو ہوں۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے۔ غریب ہے۔

(۳۵۰۱) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ: أَنَّ رَجُلًا قَالَ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ! سَمِعْتُ دُعَاءَكَ اللَّيْلَةَ فَكَانَ الَّذِي وَصَلَ إِلَيَّ مِنْهُ أَنَّكَ تَقُوْلُ: ((**اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِي ذَنْبِي، وَوَسِّعْ لِي فِي دَارِي، وَبَارِكْ لِي فِيمَا رَزَقْتَنِي**)) قَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((**فَهَلْ تَرَاهُنَّ تَرَكْنَ شَيْئًا**)). ضعیف۔لکن الدعاء حسن، الروض النضير (۱۱٦۷) غاية المرام (۱۲)

ترجمہ: روایت ہے ابوہریرہؓ سے کہ ایک شخص نے عرض کی کہ یارسول اللہ سنی میں نے ایک دعا آپ کی آج کی رات سو پہنچی مجھے اس دعا یہ کہ آپؐ فرماتے تھے اَللّٰهُمَّ سے رَزَقْتَنِي تک۔یعنی یا اللہ بخش دے گناہ میرے اور کشادگی دے میرے گھر میں اور برکت دے میرے رزق میں' فرمایا آپؐ نے پھر دیکھا تو نے اس دعا نے کچھ بھی چھوڑا۔یعنی دین و دنیا کی سب بھلائیاں اس میں آ گئیں۔

فائدہ: ابوالسلیل کا نام ضریب بن نقیر ہے اور کوئی نفیر فا کے ساتھ کہتا ہے۔اور حدیث حسن ہے۔غریب ہے۔

❀❀❀❀

۷۹۔ بَابٌ: دعاء: ((اَللّٰهُمَّ اقْسِمْ لَنَا مِنْ خَشْيَتِكَ مَا يَحُوْلُ بَيْنَنَا وَبَيْنَ مَعَاصِيكَ......))

دعا: اے اللہ! ہم میں اپنے خوف کو اتنا تقسیم کر دے کہ ہمارے ہمارے گناہوں کے درمیان حائل ہو جائے

(۳۵۰۲) عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: فَلَمَّا كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْمُ مِنْ مَجْلِسٍ حَتَّى يَدْعُوْ بِهٰؤُلَاءِ الدَّعَوَاتِ لِأَصْحَابِهِ: ((**اَللّٰهُمَّ اقْسِمْ لَنَا مِنْ خَشْيَتِكَ مَا يَحُوْلُ بَيْنَنَا وَبَيْنَ مَعَاصِيكَ وَمِنْ طَاعَتِكَ مَا تُبَلِّغُنَا بِهِ جَنَّتَكَ، وَمِنَ الْيَقِيْنِ مَا تُهَوِّنُ بِهِ عَلَيْنَا مُصِيبَاتِ الدُّنْيَا وَمَتِّعْنَا بِأَسْمَاعِنَا وَأَبْصَارِنَا وَقُوَّتِنَا مَا أَحْيَيْتَنَا وَاجْعَلْهُ الْوَارِثَ مِنَّا وَاجْعَلْ ثَأْرَنَا عَلَى مَنْ ظَلَمَنَا وَانْصُرْنَا عَلَى مَنْ عَادَانَا وَلَا تَجْعَلْ مُصِيبَتَنَا فِي دِيْنِنَا وَلَا تَجْعَلِ الدُّنْيَا أَكْبَرَ هَمِّنَا وَلَا مَبْلَغَ عِلْمِنَا وَلَا تُسَلِّطْ عَلَيْنَا مَنْ لَا يَرْحَمُنَا**)).

(اسناده حسن) الكلم الطيب (۲۲٤/۱٦۹۔ تخريج المشكاة (۲٤۹۲۔ التحقيق الثانی)

ترجمہ: روایت ہے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے کہا انہوں نے آنحضرت ﷺ کم کسی مجلس سے اٹھتے بغیر اس کے کہ یہ دعا کر لیں اپنے اصحابؓ کے لیے اَللّٰهُمَّ سے آخر تک۔یعنی یا اللہ بانٹ دے ہمارے لیے اتنا خوف اتنا کہ حائل ہو جائے ہمارے گناہوں کے درمیان اور بانٹ دے فرماں برداریاں اتنی کہ پہنچا دے ہم کو تیری جنت تک اور بانٹ دے یقین اتنا کہ آسان ہو جائیں ہم پر مصیبتیں دنیا کی' اور برخورداری دے ہم کو ہمارے کانوں سے اور ہماری آنکھوں سے اور ہماری قوتوں سے

جب تک تو ہم کو زندہ رکھے اور کر دے ہمارا وارث ہماری نسلوں سے اور خاص کر دے انتقام ہمارا اسی پر جو ہم پر ظلم کرے اور مدد دے ہم کو اس پر جو ہم پر زیادتی کرے اور مت کر مصیبت ہماری ہمارے دین میں اور نہ کر دنیا کو بڑا مقصود ہمارا اور نہ انتہا ہمارے علم کی اور مسلط نہ کر ہم پر ایسے شخص کو جو رحم نہ کرے ہم پر۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے۔ غریب ہے۔ اور روایت کی بعض نے یہ خالد بن ابوعمران سے انہوں نے نافع سے انہوں نے ابن عمر سے۔

مترجم: اس دعا میں سوا طلب مقصود کے بڑے بڑے عمدہ فائدے ہیں۔

اول:

فضیلت خوفِ الٰہی کے کہ وہ حائل اور مانع ہو جاتا ہے بندوں کا گناہوں سے معلوم ہوا کہ جو جتنا نافرمان اللہ کا ہے اتنا ہی خوف کم رکھتا ہے اور تقویٰ اور گناہوں سے بچنا یہی خوف ہے اور خوف الٰہی عمدہ چیز ہے کہ حضرتؐ اپنے اصحاب رضی اللہ عنہم کے لیے ہمیشہ مانگتے تھے۔

دوسری فضیلت:

یقین کی کہ بیان فرمایا آپؐ نے کہ یقین سے مصیبتیں ہلکی ہو جاتی ہیں اس لیے کہ جب آدمی کو یقین کامل ہوا کہ ہم کو ایک دن مرنا ہے اور اس دار المصائب سے سفر کرنا ہے تو ہر مصیبت اس پر آسان ہو جاتی ہے اور جن کو یقین ہوا کہ عبادات پر اللہ تعالیٰ ثواب کثیر اور طاعات پر اجر جزیل عنایت فرمائے گا اس پر ریاضات شاقہ آسان ہو جاتی ہیں اور جس کو یقین ہوا کہ مصیبت میں اللہ تعالیٰ صابرین کے بڑے درجے رکھے ہیں اور اللہ صابرین کے ساتھ ہے اس کو بے شک مصیبت عین راحت نظر آتی ہے اسی طرح جب اللہ تعالیٰ کی وعید اور عذابِ قبر اور عذابِ حشر و نار کا یقین ہو جاتا ہے تو آدمی کو ترک معاصی اور شہوات آسان ہو جاتا ہے غرض یقین بڑی مفتاح سہولت اور آسانی ہے۔

تیسری:

یہ جو فرمایا کہ خاص کر دے انتقام ہمارا اسی پر جو ظلم کرے ہم پر اس میں تعلیم کی کہ بے قصور سے انتقام نہ لیں اور ایک کی تقصیر پر دوسرے کو سزا نہ دیں جیسے جاہلیت کا دستور تھا کہ ایک کے بدلے دس (۱۰) کو مارتے۔

چوتھی:

یہ جو فرمایا مت کر مصیبت ہماری دین میں اس سے مراد یہ ہے کہ مصیبت دو قسم ہے ایک دنیا کی مثلاً فقر و محتاجی ہوئی یا دکھ درد و بیماری ہوئی، دوسری مصیبت دین میں کہ صحبت اہل بدع کی ہوئی یا رفاقت فساق کی یا معیت زانیوں کی یا گرفتاری معاصی میں کہ اس سے آدمی کی عاقبت خراب ہو جاتی ہے اور دین میں خلل آتا ہے اور اس میں ہرگز ثواب کی توقع نہیں، پس اس سے پناہ مانگی آپؐ نے۔

پانچویں:

مذمت دنیا کی کہ دعا کی آپ ﷺ نے کہ اس کو ہمارا بڑا مقصود نہ کر اس لیے کہ دنیا ملعون ہے اور طالب ملعون کا ملعون ہے۔ چنانچہ مروی ہے آپؐ سے کہ دنیا ملعون ہے اور جو اس میں ہے ملعون ہے مگر ذکر اللہ کا اور جو اس کی مدد کرے۔

چھٹی:

مذمت حاکم ظالم بے رحم ناخدا ترس کی کہ اس سے پناہ مانگی آپ ﷺ نے۔

❀❀❀❀

(۳۵۰۳) حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ أَبِي بَكْرَةَ قَالَ : سَمِعَنِي أَبِي وَأَنَا أَقُولُ: اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَعُوْذُبِكَ مِنَ الْهَمِّ وَالْكَسَلِ وَعَذَابِ الْقَبْرِ. قَالَ: يَا بُنَيَّ مِمَّنْ سَمِعْتَ هٰذَا؟ قُلْتُ: سَمِعْتُكَ تَقُوْلُهُنَّ. قَالَ : الْزَمْهُنَّ، فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُهُنَّ . (صحيح الاسناد)

ترجمہ: بیان کی ہم سے مسلم بن ابی بکرہؓ نے کہا انہوں نے کہ سنا میرے باپ نے کہ میں کہتا تھا یا اللہ میں پناہ مانگتا ہوں تجھ سے فکر اور سستی اور عذاب قبر سے تو کہا انہوں نے اے میرے بیٹے کس سے سنی تو نے یہ دعا میں نے کہا تم سے کہا انہوں نے کہ گانٹھ میں باندھ رکھو اس دعا کہ اس لیے کہ میں نے سنی ہے رسول اللہ ﷺ سے کہ آپ ﷺ اس کو پڑھتے تھے۔

فائدہ : یہ حدیث حسن ہے۔غریب ہے۔

❀❀❀❀

۸۰۔ بَابٌ: دعاء: ((لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ الْعَلِيُّ الْعَظِيْمُ......))

اس دعا کے بیان میں: ((لا الٰہ الا اللہ العلی العظیم......))

(۳۵۰۴) عَنْ عَلِيٍّ قَالَ : قَالَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : ((أَلَا أُعَلِّمُكَ كَلِمَاتٍ إِذَا قُلْتَهُنَّ غَفَرَاللّٰهُ لَكَ وَإِنْ كُنْتَ مَغْفُوْرًا لَكَ؟ قَالَ قُلْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ الْعَلِيُّ الْعَظِيْمُ، لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ الْحَلِيْمُ، الْكَرِيْمُ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ سُبْحَانَ اللّٰهِ رَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ)). قَالَ عَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ: وَأَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ وَاقِدٍ عَنْ أَبِيْهِ بِمِثْلِ ذٰلِكَ إِلَّا أَنَّهُ قَالَ فِيْ اٰخِرِهَا: اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ.

(اسناده ضعيف) الروض النضير (۶۷۹۔ ۷۱۷) (اس میں حارث اعور ضعیف ہے)

ترجمہ: روایت ہے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے، کہا فرمایا رسول اللہ ﷺ نے: کیا نہ سکھلاؤں میں تم کو ایسے کلمات کہ اگر تو نے ان کو کہے تو بخش دیا جائے اور بخشا ہوا ہو تو تیرے درجے بلند ہوں کہہ تو لا الٰہ الا اللہ سے رب العرش العظیم تک۔ یعنی کوئی معبود برحق نہیں سوا اللہ کے بلند ہے اور بڑا ہے نہیں کوئی معبود برحق مگر اللہ تحمل والا ہے بزرگی والا نہیں کوئی معبود برحق مگر اللہ پاک

ہے اللہ صاحب بڑے عرش کا کہا علی بن خشرم نے خبر دی ہم کو علی بن حسین بن واقد نے اپنے باپ سے مثل اس کے مگر انہوں نے آخر میں الحمد لله رب العالمين پڑھایا۔

فائدہ : یہ حدیث غریب ہے۔ نہیں جانتے ہم اس کو مگر اسی سند سے ابو اسحاق کی روایت سے کہ وہ حارث سے روایت کرتے ہیں وہ علیؓ سے۔

❀❀❀❀

۸۱۔ بَابٌ: في دعوة ذي النون......

یونس علیہ السلام کی دعا

(۳۵۰۵) عَنْ سَعْدٍ قَالَ : قَالَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ : ((دَعْوَةُ ذِي النُّوْنِ إِذْ دَعَا وَهُوَ فِيْ بَطْنِ الْحُوْتِ: لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ سُبْحَانَكَ إِنِّيْ كُنْتُ مِنَ الظَّالِمِيْنَ: فَإِنَّهُ لَمْ يَدْعُ بِهَا رَجُلٌ مُسْلِمٌ فِيْ شَيْءٍ قَطُّ إِلَّا اسْتَجَابَ اللّٰهُ لَهُ)). (اسناده صحيح) تخريج الكلم الطيب : (۱۲۲/ ۷۹۔ التعليق الرغيب ۲/ ۲۷۵۔ و ۳/ ۴۳۔تخريج المشكاة (۲۲۹۲ التحقيق الثانى)

ترجمہ: روایت ہے سعدؓ سے کہا فرمایا رسول اللہ ﷺ نے دعا ذوالنون کی جو پڑھی انہوں نے مچھلی کے پیٹ میں ایسے ہے کہ جو مسلمان اس سے دعا کرے اللہ قبول کرے اور وہ لا الہ سے ظالمین تک۔ یعنی نہیں کوئی معبود برحق مگر تو پاک ہے تو میں ظالموں میں سے ہوں۔

فائدہ : محمد بن یوسف نے ایک بار یوں کہا ابراہیم بن محمد بن سعد سے روایت ہے اور وہ سعد سے روایت کرتے ہیں اور وہ روایت کی کئی لوگوں نے یہ حدیث یونس بن اسحاق سے انہوں نے ابراہیم بن محمد بن سعد سے انہوں نے سعد سے اور نہیں ذکر کیا سند میں انہوں نہ روایت کی ہوا پنے باپ سے۔ اور روایت کی بعضوں نے کہ وہ ابو احمد زبیری ہیں یونس سے انہوں نے کہا روایت ہے ابراہیم بن محمد بن سعد سے اور وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے وہ سعد سے محمد بن یوسف کی روایت کی مانند۔

❀❀❀❀

۸۴۔ باب: ((إِنَّ لِلّٰهِ تِسْعَةً وَتِسْعِيْنَ إِسْمًا......))

بلاشبہ اللہ کے ننانوے نام ہیں۔......

(۳۵۰۶) عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ: عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ : ((إِنَّ لِلّٰهِ تِسْعَةً وَتِسْعِيْنَ إِسْمًا مِائَةً غَيْرَ وَاحِدٍ مَنْ أَحْصَاهَا دَخَلَ الْجَنَّةَ)). (اسناده صحيح) تخريج المشكاة (۲۲۸۸۔ التحقيق الثانى)

ترجمہ: روایت ہے ابو ہریرہؓ سے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: بے شک اللہ تعالیٰ کے ننانوے نام ہیں ایک کم سو جو یاد کرے داخل ہو جنت میں۔

فائدہ: یوسف نے کہا خبر دی ہم کو عبدالاعلیٰ نے ہشام سے انہوں نے محمد بن احسان سے انہوں نے محمد بن سیرین سے انہوں نے ابو ہریرہؓ سے انہوں نے نبی ﷺ سے مثل اس کے۔ یہ حدیث حسن ہے۔ صحیح ہے۔ اور مروی ہوئی ہے ابو ہریرہؓ سے کئی سندوں سے کہ وہ روایت کرتے ہیں نبی ﷺ سے۔

❀ ❀ ❀ ❀

باب

(۳۵۰۷) **عَنْ أَبِیْ هُرَیْرَةَ:** قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : ((**إِنَّ لِلّٰهِ تِسْعَةً وَتِسْعِیْنَ إِسْمًا مَنْ أَحْصَاهَا دَخَلَ الْجَنَّةَ. هُوَ اللّٰهُ الَّذِیْ لَا إِلٰهَ إِلَّا هُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِیْمُ الْمَلِكُ الْقُدُّوْسُ السَّلَامُ الْمُؤْمِنُ الْمُهَیْمِنُ الْعَزِیْزُ الْجَبَّارُ الْمُتَكَبِّرُ الْخَالِقُ الْبَارِئُ الْمُصَوِّرُ الْغَفَّارُ الْقَهَّارُ الْوَهَّابُ الرَّزَّاقُ الْفَتَّاحُ الْعَلِیْمُ الْقَابِضُ الْبَاسِطُ الْخَافِضُ الرَّافِعُ الْمُعِزُّ الْمُذِلُّ السَّمِیْعُ الْبَصِیْرُ الْحَكَمُ الْعَدْلُ اللَّطِیْفُ الْخَبِیْرُ الْحَلِیْمُ الْعَظِیْمُ الْغَفُوْرُ الشَّكُوْرُ الْعَلِیُّ الْكَبِیْرُ الْحَفِیْظُ الْمُقِیْتُ الْحَسِیْبُ الْجَلِیْلُ الْكَرِیْمُ الرَّقِیْبُ الْمُجِیْبُ الْوَاسِعُ الْحَكِیْمُ الْوَدُوْدُ الْمَجِیْدُ الْبَاعِثُ الشَّهِیْدُ الْحَقُّ الْوَكِیْلُ الْقَوِیُّ الْمَتِیْنُ الْوَلِیُّ الْحَمِیْدُ الْمُحْصِیْ الْمُبْدِئُ الْمُعِیْدُ الْمُحْیِیْ الْمُمِیْتُ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ الْوَاجِدُ الْمَاجِدُ الْوَاحِدُ الصَّمَدُ الْقَادِرُ الْمُقْتَدِرُ الْمُقَدِّمُ الْمُؤَخِّرُ الْأَوَّلُ الْاٰخِرُ الظَّاهِرُ الْبَاطِنُ الْوَالِیْ الْمُتَعَالِیْ الْبَرُّ التَّوَّابُ الْمُنْتَقِمُ الْعَفُوُّ الرَّؤُوْفُ مَالِكُ الْمُلْكِ ذُوالْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ الْمُقْسِطُ الْجَامِعُ الْغَنِیُّ الْمُغْنِیْ الْمَانِعُ الضَّارُّ النَّافِعُ النُّوْرُ الْهَادِیْ الْبَدِیْعُ الْبَاقِیْ الْوَارِثُ الرَّشِیْدُ الصَّبُوْرُ**)). (اسناده ضعيف)

ترجمہ: روایت ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کہ اللہ تعالیٰ کے ننانوے نام ہیں کہ ایک کم سو جو احصاء کرے ان کا داخل ہو جنت میں ھو الذی سے آخر تک۔

فائدہ: یہ حدیث غریب ہے۔ روایت کی ہم سے کئی لوگوں نے صفوان سے اور نہیں جانتے ہم یہ حدیث مگر صفوان سے اور وہ ثقہ ہیں اہل حدیث کے نزدیک۔ اور مروی ہے یہ حدیث کئی سندوں سے بواسطہ ابو ہریرہؓ کے نبی ﷺ سے اور نہیں جانتے ہم اکثر روایتوں میں ذکر اسمائے الٰہی کا مگر اسی روایت میں۔ اور روایت کی آدم بن ابو ایاس نے یہ حدیث اور اسناد سے ابی ہریرہؓ سے انہوں نے نبی ﷺ سے اور ذکر کیا اس میں اسماء کا اور اس کی اسناد صحیح نہیں۔ روایت کی ہم سے ابن ابی عمر نے انہوں نے سفیان سے انہوں نے ابی الزناد سے انہوں نے اعرج سے انہوں نے ابو ہریرہؓ سے انہوں نے نبی ﷺ سے کہ فرمایا آپؐ نے کہ اللہ تعالیٰ کے

ننانوے نام ہیں جوان کو یاد رکھے داخل ہو جنت میں۔ اور اس روایت میں بھی ذکر اسماء کا نہیں یعنی تفصیل اس کی مذکور نہیں غرض تفصیل اسماء کی کسی حدیث صحیح میں وارد نہیں ہوئی اور یہ حدیث حسن ہے۔صحیح ہے۔اور روایت کی یہ ابوالیمان نے شعیب سے انہوں نے ابی الزناد سے اور نہیں ذکر کیا اس میں اسماء کا۔

مترجم: اس حدیث کے متعلق کئی فوائد ہیں کہ ان کا جاننا ضروری ہے اور نہایت مفید۔

اول:

یہ کہ علماء میں یہاں ایک بحث مشہور ہے کہ اسم عین مسمی یا غیر مسمی اور ہر طرف ایک جماعت گئی ہے مگر تحقیق اس مقام میں یہ ہے کہ ایسے مباحث خوض فی الباطل میں داخل ہیں اور گفتگو اس میں محض لایعنی۔اور حدیث میں وارد ہوا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: خوبی اسلام کی یہ ہے کہ مالایعنی کو چھوڑ دے اور اللہ تعالیٰ نے دوزخیوں کے حال میں ارشاد فرمایا ہے کہ وہ کہیں گے ﴿ وَكُنَّا نَخُوضُ مَعَ الْخَائِضِينَ ﴾ پس مؤمن کامل کو چاہیے کہ ایسی مباحث میں لب نہ کھولے اور لاونعم کچھ نہ بولے اور گفت وشنید اس میں خلاف سلف جانے۔

دوم:

یہ کہ حصر اسماء میں علماء کے دو قول ہیں جمہور تو اسی طرف گئے ہیں کہ اسمائے الٰہی اس سے زیادہ بھی ہیں لیکن دخول جنت کا وعدہ انہیں ننانوے سے خاص ہے۔اور بعض نے کہا ہے کہ اسمائے حسنیٰ اسی عدد میں محصور ہیں مگر نووی نے جمہور کے اس قول پر اتفاق علماء کا نقل کیا ہے اور ابن مسعود رضی اللہ عنہ کی روایت جس کو احمد نے نکالا ہے اور ابن حبان نے صحیح کہا ہے وہ بھی اسی کی مؤید ہے کہ اس میں یہ لفظ ہیں وَأَسْأَلُكَ بِكُلِّ اسْمٍ سَمَّيْتَ بِهِ نَفْسَكَ اور ایک روایت میں ہے وَأَسْأَلُكَ بِأَسْمَائِكَ الْحُسْنٰى مَا عَلِمْتُ مِنْهَا وَمَا لَمْ أَعْلَمْ کہ یہ صاف دلالت کرتے ہیں کہ اس ننانوے کے سوا اور بھی نام ہیں اللہ تعالیٰ شانہ کے۔

سوم:

یہ کہ احصاء جو حدیث میں وارد ہوا ہے اس سے کیا مراد ہے علماء کے اس میں کئی اقوال ہیں۔

1. یہ کہ احصاء اہل ظاہر کے نزدیک معرفت الفاظ اور معانی کی ہے۔
2. اہل اللہ کے نزدیک متصف ہو جانا ان صفتوں سے اور متخلق باخلاق الٰہی ہو جانا اور ظہوران کے حقائق کا اور بروزان کے نتائج کا قلب سالک پر ذکر کیا ان تینوں قول کو ساوی نے حاشیہ جلالین میں اور حافظ ابن حجرؒ نے اس میں چار قول ذکر کیے ہیں۔

پہلا: یاد کیا کہ یہی تفسیر کی ہے بخاریؒ نے اپنی صحیح میں اور مسلم کے نزدیک بھی یہی ہے۔

دوسرا: یہ کہ معنی اس کے پہچانے اور اس پر ایمان لائے۔

تیسرا: یہ کہ جتنا ممکن ہے اس کے معنوں پر عمل کیا اور ان کے ساتھ متخلق ہوا۔

چوتھا: یہ کہ سارا قرآن پڑھ گیا اس لیے کہ قرآن ان سب اسماء کو شامل ہے اور اسی طرف گئے ہیں ابوعبداللہ زبیری۔

چہارم:

معانی اسمائے الٰہیہ میں **أَللّٰهُ** حلیمی نے کہا ہے کہ یہ اکبر الاسماء ہے اور اجمع ان کا اور وہ مشابہ ہے اسمائے اعلام موضوع ہے غیر مشتق اور معنی اس کے قدیم پوری قدرت والا اور جائز نہیں کہ اس کے سوا کسی کو اللہ کہیں۔ اور لسیبو سے مروی ہے کہ وہ اسم مشتق ہے اور خلیل سے دو روایتیں ہیں اور بیضاوی نے اس کو کئی لفظوں سے مشتق کہا ہے کہ یہ مقام اس کے ذکر کا نہیں بوجہ طول کے غرض اقوال اصحاب عربیت اور نحو کے اسی اسم مبارک میں بہت ہیں۔ اور بیہقی نے کہا ان سب قوتوں سے میرے نزدیک بہتر یہ ہے کہ وہ اسم علم ہے اور مشتق نہیں مثل سائر اسماء مشتقہ کے۔ **أَلرَّحْمٰنُ الرَّحِيْمُ** قول معتبر یہ ہے کہ یہ دونوں اسم رحمت سے مشتق ہیں اور رحمٰن میں زیادہ رحمت بوجھی جاتی ہے رحیم سے کہ اس میں پانچ حرف ہیں اور رحیم میں چار اور بعض نے کہا کہ رحمٰن اسم عبرانی ہے اور آثار میں وارد ہوا ہے کہ وہ دونوں اسم رقیق ہیں اور ایک میں رقت زیادہ ہے بہ نسبت دوسرے کے **أَلْمَلِكُ** سب کا بادشاہ اور یہ نام حدیث میں آیا ہے اور قرآن میں بھی القدوس ہر عیب ونقصان سے پاک **أَلسَّلَامُ** خود سلامت اور عالم کا سلامت رکھنے والا **أَلْمُؤْمِنُ** اپنے دین حق کا باور کرنے والا یا مومنین کو ہول قیامت سے نجات دینے والا اور امن میں رکھنے والا **أَلْمُهَيْمِنُ** شاہد امانت دار محافظ **أَلْعَزِيْزُ** غالب عزت والا **أَلْجَبَّارُ** زبردست ٹوٹے پھوٹے کا جوڑنے والا **أَلْمُتَكَبِّرُ** عظیم الشان گھمنڈ والا **أَلْخَالِقُ** عدم سے پیدا کرنے والا **أَلْبَارِئُ** بے نمونہ دیکھے عالم کا بنانے والا **أَلْمُصَوِّرُ** صورت گر ہر مخلوق کے مناسب شکل اور صورت بنانے والا **أَلْغَفَّارُ** اپنے بندوں کے عیب اور گناہ بخشنے والا اور ان کی برائیوں کو ڈھکنے والا **أَلْقَهَّارُ** سب پر غالب **أَلْوَهَّابُ** بے عوض کثرت سے دینے والا **أَلرَّزَّاقُ** روزی دینے والا **أَلْفَتَّاحُ** رزق اور رحمت کے دروازے کھولنے والا **أَلْعَلِيْمُ** ہر چیز جاننے والا **أَلْقَابِضُ** بند کرنے والا ارواح اور روزی کا اور مخلوقات کو ایک مٹھی میں لے لینے والا **أَلْبَاسِطُ** کشادہ کرنے والا رزق کا اور جاری کرنے والا روح کا بدن میں **أَلْخَافِضُ** پست کرنے والا مغروروں کا اور زیر کرنے والا سرکشوں کا **أَلرَّافِعُ** بلند کرنے والا مومنین منکسرین کا، بالا دست کرنے والا زیر دستوں کا **أَلْمُعِزُّ** عزت دینے والا **أَلْمُذِلُّ** ذلیل کرنے والا **أَلسَّمِيْعُ** ہر آواز کو سنتا **أَلْبَصِيْرُ** ہر چیز کو دیکھتا **أَلْحَكَمُ** فیصلہ کرنے والا **أَلْعَدْلُ** منصف مزاج حاکم **أَللَّطِيْفُ** مہربان باریک دان **أَلْخَبِيْرُ** اگلی پچھلی ہر چیز سے خبردار **أَلْحَلِيْمُ** بردباری سمائی والا کہ اہل کفر اور فسق کو جلدی نہیں پکڑتا **أَلْعَظِيْمُ** بزرگ جس کی بڑائی وہم وخیال سے باہر ہو **أَلْغَفُوْرُ** پردہ پوش **أَلشَّكُوْرُ** شکر گزاروں کا قدردان **أَلْعَلِيُّ** سب سے اونچا **أَلْكَبِيْرُ** سب سے بڑا **أَلْحَفِيْظُ** اپنی

مخلوق کا نگہدار اور محافظ اَلْمُقِيْتُ محافظ با قدرت خلائق کا قوت دینے والا اَلْحَسِيْبُ تمام عالم کو کافی اس کے سوا دوسرے کی حاجت ہرگز نہیں اَلْجَلِيْلُ بڑی شان والا اَلْكَرِيْمُ صاحب کرم کہ جس کے عطا کی انتہاء نہیں اَلرَّقِيْبُ ہر شیء کا نگہبان اَلْمُجِيْبُ حاجت روا دعا کا قبول کرنے والا اَلْوَاسِعُ کشادہ رحمت کشادہ عطاء اَلْحَكِيْمُ حاکم با حکمت استواء کا اَلْوَدُوْدُ نیکوں کا محب اہل معرفت کا محبوب اَلْمَجِيْدُ بزرگ ذات نیکوکار اَلْبَاعِثُ قیامت میں قبروں سے مردوں کا اٹھانے والا اَلشَّهِيْدُ ہر چیز اس کے آگے حاضر اَلْحَقُّ سچ جس کی ذات اور صفات میں کچھ بھی دھوکا نہیں اَلْوَكِيْلُ سارے عالم کا کارساز روزی کا ضامن اَلْقَوِيُّ زبردست اَلْمَتِيْنُ استوار کار جس کو تھکن اور ماندگی نہیں اَلْوَلِيُّ مددگار عالم کا کارساز اَلْحَمِيْدُ ہر کام کا سراہا سارے عالم کا محمود اَلْمُحْصِيُ ہر چیز کا گھیرنے والا ذرہ بھی اس کے علم سے باہر نہیں اَلْمُبْدِئُ بے مثال کے عالم کا ایجاد کرنے والا اَلْمُعِيْدُ دنیا میں زندوں کا مارنے والا آخرت میں مردوں کو زندگی بخشنے والا اَلْمُحْيِيْ جلانے والا اَلْمُمِيْتُ مارنے والا اَلْحَيُّ بذات خود زندہ اَلْقَيُّوْمُ بذات خود قائم دوسروں کا تھامنے والا اَلْوَاجِدُ غنی جس کو کچھ احتیاج نہیں اَلْمَاجِدُ بزرگی والا اَلْوَاحِدُ اکا جس کا دوسرا کوئی نہیں اَلصَّمَدُ سردار دائمی جو نہ کھائے نہ پیے سب اس کے محتاج ہوں اور وہ سب سے بے نیاز اَلْقَادِرُ صاحب قدرت اَلْمُقْتَدِرُ بڑے اقتدار والا اَلْمُقَدِّمُ تقدیم بخشنے والا اَلْمُؤَخِّرُ پیچھے ڈالنے والا اَلْأَوَّلُ سب سے پہلا کہ اس سے قبل کوئی نہیں اَلْاٰخِرُ پچھلا جس کے بعد کچھ نہیں اَلظَّاهِرُ قدرت کی راہ سے کھلا جس میں کچھ شک نہیں یا سب سے اوپر جس کے اوپر کوئی نہیں اَلْبَاطِنُ خلق کے وہم ونظر سے چھپا جس کی کنہ ذات پر کوئی آگاہ نہیں اَلْوَالِيْ مالک صاحب حکومت اَلْمُتَعَالِيْ بلند شان اور بلند ذات والا یعنی ذات اس کی عرش پر ہے سب سے اوپر اَلْبَرُّ اپنے بندوں پر مہربان اور نیکوکار اَلتَّوَّابُ توبہ قبول کرنے والا اَلْمُنْتَقِمُ بدکاروں کو سزا دینے والا اَلْعَفُوُّ گناہوں کا مٹانے والا گنہگاروں کا بخشنے والا اَلرَّءُوْفُ نہایت مہربانی والا مَالِكُ الْمُلْكِ سب جہانوں کا مالک جو چاہے سو کرے ذُوْالْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ جلال والا صاحب تعظیم وتکریم اَلْمُقْسِطُ عادل منصف اَلْجَامِعُ قیامت میں خلائق کا جمع کرنے والا اَلْغَنِيُّ سب سے بے نیاز اَلْمُغْنِيُّ جس کو چاہے بے پرواہ بنا دے اَلْمَانِعُ روکنے والا اَلضَّارُّ ضرر پہنچانے والا اَلنَّافِعُ نفع دینے والا اَلنُّوْرُ بذات خود ظاہر اور غیر کا ظاہر کرنے والا جس کے نور سے ایمان کا ظہور ہے اَلْهَادِيُ نیک راہ بتانے والا مطلب پر پہنچانے والا اَلْبَدِيْعُ خود بے نظیر اور نئی او پچ کا لینے والا بے نمونہ اختراع کرنے والا اَلْبَاقِيُ موجود دائمی ہمیشہ قائم اَلْوَارِثُ فنائے عالم کے بعد قائم رہنے والا اَلرَّشِيْدُ راہ نما اَلصَّبُوْرُ بڑے سہار والا جو بدکاروں کو جلدی نہیں پکڑتا۔

❀❀❀❀

(٣٥٠٨) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ : ((إِنَّ لِلّٰهِ تِسْعَةً وَتِسْعِينَ اسْمًا مَنْ أَحْصَاهَا دَخَلَ الْجَنَّةَ.))

قَالَ : وَلَيْسَ فِي هٰذَا الْحَدِيثِ ذِكْرُ الْأَسْمَاءِ. (اسناده صحيح) تخريج المشكاة (٢٢٨٨) التحقيق الثانى).

ترجمہ: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے نبی ﷺ سے کہ آپ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کے ننانوے نام ہیں جو ان کو یاد رکھے داخل ہو جنت میں۔ اور اس روایت میں بھی ذکر اسماء کا نہیں۔

❀❀❀❀

(٣٥٠٩) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ: قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ : ((إِذَا مَرَرْتُمْ بِرِيَاضِ الْجَنَّةِ فَارْتَعُوا))، قُلْتُ: يَارَسُولَ اللّٰهِ وَمَا رِيَاضُ الْجَنَّةِ؟ قَالَ: ((الْمَسَاجِدُ))، قُلْتُ: وَمَا الرَّتْعُ يَارَسُولَ اللّٰهِ؟ قَالَ: ((سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ أَكْبَرُ)).

(اسناده ضعيف) سلسلة الأحاديث الضعيفة (١١٥٠) (اسمیں حمید المکی مجہول ہے)

ترجمہ: روایت ہے ابو ہریرہؓ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے جب گزرو تم باغوں میں جنت کے تو چرو میں نے عرض کی کہ یا رسول اللہ جنت کے باغ کون ہیں؟ آپؐ نے فرمایا مسجدیں میں نے عرض کیونکر چرنا ان میں فرمایا سبحان اللہ سے آخر تک۔ کہنا۔

فائدہ: یہ حدیث غریب ہے۔

❀❀❀❀

(٣٥١٠) عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ : ((إِذَا مَرَرْتُمْ بِرِيَاضِ الْجَنَّةِ فَارْتَعُوا))، قَالُوا : وَمَا رِيَاضُ الْجَنَّةِ ؟ قَالَ : ((حِلَقُ الذِّكْرِ)) . (اسناده حسن) سلسلة الأحاديث الصحيحة (٢٥٦٢ـ التعليق الرغيب: ٢/٣٣٥).

ترجمہ: روایت ہے انس بن مالکؓ سے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب گزرو تم باغوں میں جنت کے تو چرو، پوچھا باغ جنت کے کیا ہیں؟ فرمایا حلقے وعظ کے۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے۔ غریب ہے اس سند سے ثابت بن انس کی روایت سے۔

❀❀❀❀

٨٣ـ باب: في الاسترجاع عند المصيبة

مصیبت کے وقت انا للہ...... پڑھنا

(٣٥١١) عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((إِذَا أَصَابَ أَحَدَكُمْ مُصِيبَةٌ فَلْيَقُلْ: إِنَّا لِلّٰهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رٰجِعُونَ، اَللّٰهُمَّ عِنْدَكَ أَحْتَسِبُ مُصِيبَتِي فَأْجُرْنِي فِيهَا وَأَبْدِلْنِي مِنْهَا خَيْرًا)). فَلَمَّا احْتُضِرَ أَبُوسَلَمَةَ قَالَ: اَللّٰهُمَّ اخْلُفْ فِي أَهْلِي خَيْرًا مِنِّي. فَلَمَّا قُبِضَ قَالَتْ أُمُّ سَلَمَةَ: إِنَّا لِلّٰهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رٰجِعُونَ، عِنْدَ اللّٰهِ أَحْتَسِبُ مُصِيبَتِي فَأْجُرْنِي فِيهَا. (صحيح الاسناد)

ترجمہ: روایت ہے ام المؤمنین ام سلمہؓ سے وہ روایت کرتی ہیں ابو سلمہؓ سے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب پہنچے کسی کو مصیبت تو کہے انا اللہ سے خیراً تک۔ یعنی ہم اللہ کے مال ہیں اور ہم اسی کی طرف جانے والے ہیں یا اللہ میں تیرے نزدیک سے اپنی مصیبت کا ثواب چاہتا ہوں تو ثواب دے مجھ کو اس میں اور بدل دے اس سے بہتر چیز یعنی جو فوت ہوگئی مجھ سے پھر جب موت حاضر ہوئی ابو سلمہ کی تو دعا کی انہوں نے کہ یا اللہ میرے پیچھے لا میرے گھر والوں میں مجھ سے بہتر شخص کو پھر جب ان کی روح قبض ہوگئی ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے کہا انا اللہ سے آخر تک۔ یعنی ہم اللہ کے مال ہیں ہم اسی کی طرف جانے والے ہیں۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے۔ غریب ہے اس سند سے اور مروی ہوئی ہے یہ اور سند سے بواسطہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے نبی ﷺ سے۔ اور ابو سلمہ کا نام عبداللہ بن عبدالاسد ہے۔

مترجم: اللہ تعالیٰ نے ام المؤمنین ام سلمہ رضی اللہ عنہا کی دعا کو قبول فرمایا کہ وہ امہات المؤمنین میں داخل ہوئیں اللہ راضی ہو ان سب پر سے۔

❀❀❀❀

٨٤۔ بَابٌ: فِي فَضْلِ سُؤَالِ الْعَافِيَةِ وَالْمُعَافَاةِ

عافیت اور لوگوں کے شر اور ایذا سے سلامتی مانگنے کے فضیلت

(٣٥١٢) عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَجُلًا جَاءَ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ: يَارَسُولَ اللّٰهِ! أَيُّ الدُّعَاءِ أَفْضَلُ؟ قَالَ: ((سَلْ رَبَّكَ الْعَافِيَةَ وَالْمُعَافَاةَ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ))، ثُمَّ أَتَاهُ فِي الْيَوْمِ الثَّانِيْ فَقَالَ: يَارَسُولَ اللّٰهِ! أَيُّ الدُّعَاءِ أَفْضَلُ؟ فَقَالَ لَهُ مِثْلَ ذٰلِكَ، ثُمَّ أَتَاهُ فِي الْيَوْمِ الثَّالِثِ فَقَالَ لَهُ مِثْلَ ذٰلِكَ قَالَ: ((فَإِذَا أُعْطِيتَ الْعَافِيَةَ فِي الدُّنْيَا وَأُعْطِيتَهَا فِي الْآخِرَةِ فَقَدْ أَفْلَحْتَ)).

(اسناده ضعيف) سلسلة الأحاديث الضعيفة (٢٨٥١) (اس میں سلمہ بن وردان ضعیف ہے)

ترجمہ: روایت ہے انس بن مالکؓ سے کہ ایک شخص آیا رسول اللہ ﷺ کے پاس اور اس نے عرض کی کہ یا رسول اللہ کس چیز کا مانگنا اللہ سے افضل ہے آپؐ نے فرمایا مانگ اپنے رب سے عافیت اور معافی دنیا اور آخرت میں پھر آیا وہ دوسرے دن اور اس نے ویسا ہی عرض کیا آپؐ نے پھر ویسا ہی فرمایا پھر آیا وہ تیسرے دن پھر آپؐ نے وہی فرمایا اور فرمایا کہ جب ملے تجھ کو عافیت دنیا میں اور آخرت میں تو تو مراد کو پہنچ گیا یعنی پھر کیا چاہیے۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے۔ غریب ہے اس سند سے ہم سلمہ بن وردان کی روایت سے اسے جانتے ہیں۔

❀❀❀❀

(۳۵۱۳) عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ : قُلْتُ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ! أَرَأَيْتَ إِنْ عَلِمْتُ أَيَّ لَيْلَةٍ لَيْلَةَ الْقَدْرِ مَا أَقُوْلُ فِيْهَا؟ قَالَ : ((قُوْلِيْ: اَللّٰهُمَّ إِنَّكَ عَفُوٌّ تُحِبُّ الْعَفْوَ فَاعْفُ عَنِّيْ)). (اسناده صحيح) تخريج مشكاة المصابيح (۲۰۹۱)

ترجمہ: روایت ہے ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ عرض کی انہوں نے کہ یارسول اللہ بتائیے مجھ کو اگر میں جان جاؤں کہ کون سی رات شب قدر ہے تو کیا پڑھوں آپ ﷺ نے فرمایا کہہ اَللّٰهُمَّ سے آخر تک۔ یعنی یا اللہ تو بخشنے والا ہے دوست رکھتا ہے بخشنے والے کو سو مجھ کو بخش۔

فائدہ : یہ حدیث حسن ہے۔ صحیح ہے۔

❀❀❀❀

(۳۵۱۴) عَنِ الْعَبَّاسِ بْنِ عَبْدِالْمُطَّلِبِ قَالَ: قُلْتُ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ! عَلِّمْنِيْ شَيْئًا أَسْئَلُهُ اللّٰهَ، قَالَ: ((سَلِ اللّٰهَ الْعَافِيَةَ))، فَمَكَثْتُ أَيَّامًا ثُمَّ جِئْتُ فَقُلْتُ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ! عَلِّمْنِيْ شَيْئًا أَسْئَلُهُ اللّٰهَ؟ فَقَالَ لِيْ : ((يَا عَبَّاسُ يَا عَمَّ رَسُوْلِ اللّٰهِ سَلِ اللّٰهَ الْعَافِيَةَ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ)).
(اسناده صحيح) تخريج المشكاة (۲۴۹۰ ـ التحقيق الثاني ـ سلسلة الأحاديث الصحيحة (۱۵۲۳)

ترجمہ: روایت ہے حضرت عباس رضی اللہ عنہ سے کہ انہوں نے عرض کی کہ یارسول اللہ! مجھے سکھائیے ایسی چیز کہ میں اللہ سے مانگوں آپ ﷺ نے فرمایا عافیت مانگو اللہ سے پھر تھوڑے دن میں ٹھہرا اور یہی عرض کی آپ ﷺ نے فرمایا اے عباس رضی اللہ عنہ رسول اللہ کے چچا مانگو اللہ سے عافیت دنیا کی اور آخرت کی۔

فائدہ : یہ حدیث صحیح ہے اور عبداللہ وہ بیٹے حارث کے ہیں وہ بیٹے نوفل کے اور ان کو سماع ہے عباس رضی اللہ عنہ سے۔

❀❀❀❀

(۳۵۱۵) عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : ((مَا سُئِلَ اللّٰهُ شَيْئًا أَحَبَّ إِلَيْهِ مِنْ أَنْ يُّسْأَلَ الْعَافِيَةَ)).
(اسناده ضعيف) تخريج المشكاة (۲۲۳۹) (اس میں عبدالرحمٰن الملیکی ضعیف ہے)

ترجمہ: ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے جو چیزیں اللہ سے مانگی جاتی ہیں ان میں اللہ کے نزدیک سب سے بہتر عافیت ہے۔

❀❀❀❀

۸۵۔ باب: دعاء: ((اَللّٰهُمَّ خِرْلِيْ وَاخْتَرْلِيْ))

اس دعا کے بیان میں ((اَللّٰهُمَّ خِرْلِيْ وَاخْتَرْلِيْ))

(۳۵۱۶) عَنْ أَبِيْ بَكْرٍ الصِّدِّيْقِ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ إِذَا أَرَادَ أَمْرًا قَالَ : ((اَللّٰهُمَّ خِرْلِيْ وَاخْتَرْلِيْ)).
(اسناده ضعيف) سلسلة الأحاديث الضعيفة (۱۵۱۵) (اس میں زنفل بن عبداللہ ضعیف ہے)

ترجمہ: روایت ہے ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے کہ نبی ﷺ جب ارادہ کرتے کسی کام کا فرماتے أَللّٰهُمَّ سے آخر تک۔ یعنی یا اللہ اختیار کر میرے واسطے خیر کو اور پسند فرما اور خیر و برکت دے میرے کام میں۔

فائدہ: یہ حدیث غریب ہے۔ نہیں جانتے ہم اس کو مگر زنفل کی روایت سے۔ اور وہ ضعیف ہیں محدثین کے نزدیک ان کو زنفل بن عبداللہ العرنی کہتے ہیں اور وہ عرفات میں رہا کرتے تھے اور اکیلے انہوں نے یہ روایت بیان کی ہے اور ان کا کوئی متابع نہیں۔

❀❀❀❀

باب

(۳۵۱۷) عَنْ أَبِيْ مَالِكٍ الْأَشْعَرِيِّ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : ((أَلْوُضُوْءُ شَطْرُ الْإِيْمَانِ، وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ تَمْلَأُ الْمِيْزَانَ، وَسُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ تَمْلَآنِ أَوْ تَمْلَأُ مَا بَيْنَ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ، وَالصَّلَاةُ نُوْرٌ، وَالصَّدَقَةُ بُرْهَانٌ، وَالصَّبْرُ ضِيَاءٌ، وَالْقُرْاٰنُ حُجَّةٌ لَكَ أَوْ عَلَيْكَ كُلُّ النَّاسِ يَغْدُوْ، فَبَائِعٌ نَفْسَهُ فَمُعْتِقُهَا أَوْ مُوْبِقُهَا)). (اسناده صحيح) تخريج مشكاة (٥٩)

ترجمہ: روایت ہے ابو مالک اشعری رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے: وضو نصف ایمان ہے اور الحمد للہ بھر دیتا ہے میزان اعمال کو یعنی ثواب سے اور سبحان اللہ اور الحمد للہ دونوں بھر دیتے ہیں یا ہر ایک ان میں کا بھر دیتا ہے آسمان و زمین کے درمیان کو اور نماز نور ہے اور صدقہ دلیل ہے ایمان کی اور صبر روشنی ہے اور قرآن حجت ہے تیری نجات کی یا تیرے ہلاک کی اور ہر شخص صبح کرتا ہے اس حال میں کہ بیچنے والا ہے اپنے نفس کا پھر یا اس کا آزاد کرنے والا ہے یا ہلاک کرنے والا یعنی اگر اطاعت و عبادت کی اپنی جان کو عذاب سے نجات دی ورنہ ہلاک کیا۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے۔ صحیح ہے۔

❀❀❀❀

۸۶۔ باب: فيه حديثان ((التسبيح نصف الميزان ......))

اس میں دو حدیثیں ہیں ''سبحان اللہ نصف میزان ہے''

(۳۵۱۸) عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : ((أَلتَّسْبِيْحُ نِصْفُ الْمِيْزَانِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ يَمْلَؤُهُ، وَلَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ لَيْسَ لَهَا دُوْنَ اللّٰهِ حِجَابٌ حَتّٰى تَخْلُصَ إِلَيْهِ)). (اسناده ضعيف) تخريج المشكاة (٢٣١٣۔ التحقيق الثانى) (اس میں عبدالرحمٰن بن زیادہ اور اسماعیل بن عیاش دونوں ضعیف ہیں)

ترجمہ: روایت ہے عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے: سبحان اللہ آدھی میزان بھر دیتا ہے یعنی ثواب سے اور الحمد

للہ ساری میزان بھر دیتا ہے اور لا الہ الا اللہ کے اور اللہ کے درمیان کوئی پردہ نہیں یہاں تک کہ وہ اللہ تک پہنچ جاتا ہے یعنی مقبول ہو جاتا ہے۔

فائدہ : یہ حدیث غریب ہے۔اس سند سے اور اسناد اس کی کچھ قوی نہیں۔

❀❀❀❀

(۳۵۱۹) عَنْ رَجُلٍ مِنْ بَنِيْ سُلَيْمٍ قَالَ: عَدَّهُنَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فِيْ يَدِيْ أَوْ فِيْ يَدِهٖ: ((**التَّسْبِيْحُ نِصْفُ الْمِيْزَانِ، وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ يَمْلَؤُهٗ، وَالتَّكْبِيْرُ يَمْلَأُ مَا بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ، وَالصَّوْمُ نِصْفُ الصَّبْرِ، وَالطُّهُوْرُ نِصْفُ الْإِيْمَانِ**)).(اسناده ضعيف) تخريج المشكاة (٢٩٦) التعليق الرغيب (٢/٢٤٦) (اس میں جری النہدی مجہول ہے)

ترجمہ: روایت ہے ایک مرد سے جو قبیلہ بنی سلیم سے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے گن دیئے میری پانچ انگلیوں پر ہاتھ کے یا اپنے ہاتھ پر کہ سبحان اللہ آدھی میزان ہے اور یہ پہلی بات ہے اور دوسرے یہ کہ الحمدللہ بھر دیتی ہے اس کو تیسرے یہ کہ اللہ اکبر بھر دیتا ہے آسمان وزمین کے درمیان کو چوتھا یہ کہ روزہ نصف صبر ہے پانچویں یہ کہ طہارت نصف ایمان ہے۔

فائدہ : یہ حدیث حسن ہے۔اور روایت کی شعبہ اور ثوری نے ابو اسحاق سے۔

❀❀❀❀

۸۷۔ باب: دعاء عرفة: ((اَللّٰهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ......))

عرفہ کی دعا: اے اللہ! تمام تعریفیں تیرے لیے ہیں ہیں......

(۳۵۲۰) عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِيْ طَالِبٍ قَالَ : أَكْثَرُ مَا دَعَا بِهٖ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَشِيَّةَ عَرَفَةَ فِي الْمَوْقِفِ : ((**اَللّٰهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ كَالَّذِيْ تَقُوْلُ وَخَيْرًا مِمَّا نَقُوْلُ. اَللّٰهُمَّ لَكَ صَلَاتِيْ وَنُسُكِيْ وَمَحْيَايَ وَمَمَاتِيْ، وَإِلَيْكَ مَآبِيْ، وَلَكَ رَبِّ تُرَاثِيْ. اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَعُوْذُبِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ، وَوَسْوَسَةِ الصَّدْرِ، وَشَتَاتِ الْأَمْرِ. اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّمَا تُجِيْءُ بِهِ الرِّيْحُ**)).

(اسناده ضعيف) سلسلة الأحاديث الضعيفة (٢٩١٨) (اس میں قیس بن ربیع کا حافظہ آخر میں خراب ہو گیا تھا۔)

ترجمہ: روایت ہے حضرت علیؓ سے کہا انہوں نے کہ اکثر جو دعا کی رسول اللہ ﷺ نے عرفہ کے دن بعد دو پہر کے وقوف عرفات میں وہ یہ تھی اَللّٰهُمَّ سے آخر تک۔یعنی یا اللہ تجھ کو تعریف ہے جیسے تو کہے اور بہتر اس سے جیسے ہم کہیں یا اللہ تیرے لیے ہے نماز ہماری قربانی اور زندگی اور موت ہماری اور تیری ہی طرف ہے لوٹنا ہمارا اور تیرے ہی لیے یا اللہ میراث میری یا اللہ میں

تجھ سے پناہ مانگتا ہوں عذاب قبر سے اور وسوسہ سے سینہ کے اور پریشانی سے کام کے یا اللہ میں تجھ سے پناہ مانگتا ہوں اس شر سے جو ہوا لاتی ہے۔

فائدہ : یہ حدیث غریب ہے اس سند سے۔ اور اسناد اس کی قوی نہیں۔

❀❀❀❀

۸۸۔ باب: دعاء: ((اَللّٰهُمَّ إِنَّا نَسْأَلُكَ مِنْ خَيْرِ مَا سَأَلَكَ نَبِيُّكَ مُحَمَّدٌ ﷺ))

دعا: اے اللہ! ہم تجھ سے ہر اس خیر کا سوال کرتے ہیں جس کا تیرے نبی محمد ﷺ نے سوال کیا

(۳۵۲۱) عَنْ أَبِي أُمَامَةَ قَالَ : دَعَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بِدُعَاءٍ كَثِيْرٍ لَمْ نَحْفَظْ مِنْهُ شَيْئًا قُلْنَا يَارَسُوْلَ اللّٰهِ! دَعَوْتَ بِدُعَاءٍ كَثِيْرٍ لَمْ نَحْفَظْ مِنْهُ شَيْئًا قَالَ ((**أَلَا أَدُلُّكُمْ عَلٰى مَا يَجْمَعُ ذٰلِكَ كُلَّهُ؟ تَقُوْلُ اللّٰهُمَّ: إِنَّا نَسْأَلُكَ مِنْ خَيْرِ مَا سَأَلَكَ مِنْهُ نَبِيُّكَ مُحَمَّدٌ ﷺ، وَنَعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّ مَا اسْتَعَاذَ مِنْهُ نَبِيُّكَ مُحَمَّدٌ ﷺ وَأَنْتَ الْمُسْتَعَانُ وَعَلَيْكَ الْبَلَاغُ، وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ**)) .

(اسناده ضعيف) سلسلة الأحاديث الضعيفة (۳۳۵۶) (اس میں لیث بن ابو سلیم راوی ضعیف ہے)

ترجمہ: روایت ہے ابوامامہؓ سے کہ پڑھیں رسول اللہ ﷺ نے بہت سی دعائیں کہ یاد نہ رہیں پھر عرض کی یارسول اللہ آپؐ نے بہت سی دعائیں کیں کہ ہم کو کچھ یاد نہ رہیں آپؐ نے فرمایا میں تم کو ایسی چیز بتادوں جو ان کی جامع ہو تم کہو اَللّٰهُمَّ سے آخر تک۔ یعنی یا اللہ ہم مانگتے ہیں تجھ سے وہ خیر جو مانگی تجھ سے تیرے محمد نبی ﷺ نے اور پناہ میں آتے ہیں ہم تیری اس کے شر سے جس سے پناہ مانگی تیرے نبی محمد ﷺ نے اور تو ہی مددگار ہے اور تو ہے پہنچانے والا یعنی خیر اور شر کا اور طاقت گناہ سے بچنے کی اور قوت عبادت کرنے کی نہیں مگر اللہ کی طرف سے۔

فائدہ : یہ حدیث حسن ہے۔ غریب ہے۔

❀❀❀❀

۸۹۔ باب: دعاء: ((يَا مُقَلِّبَ الْقُلُوْبِ ......))

دعاء: اے دلوں کے پھیرنے والے......

(۳۵۲۲) عَنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ قَالَ : قُلْتُ لِأُمِّ سَلَمَةَ : يَاأُمَّ الْمُؤْمِنِيْنَ! مَا كَانَ أَكْثَرُ دُعَاءِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ إِذَا كَانَ عِنْدَكِ؟ قَالَتْ : كَانَ أَكْثَرُ دُعَائِهِ : ((يَا مُقَلِّبَ الْقُلُوْبِ! ثَبِّتْ قَلْبِيْ عَلٰى دِيْنِكَ)). قَالَتْ : فَقُلْتُ : يَارَسُوْلَ اللّٰهِ! مَا أَكْثَرِ دُعَائِكَ يَا مُقَلِّبَ الْقُلُوْبِ! ثَبِّتْ قَلْبِيْ عَلٰى دِيْنِكَ؟ قَالَ : ((**يَا أُمَّ سَلَمَةَ! إِنَّهُ**

لَيْسَ آدَمِيٌّ إِلَّا وَقَلْبُهُ بَيْنَ أُصْبُعَيْنِ مِنْ أَصَابِعِ اللّٰهِ فَمَنْ شَاءَ أَقَامَ وَمَنْ شَاءَ أَزَاغَ)). فَتَلَا مُعَاذٌ ﴿ رَبَّنَا لَا تُزِغْ قُلُوبَنَا بَعْدَ إِذْ هَدَيْتَنَا ﴾ الآية. (اسناده صحيح) ظلال الجنة (۲۲۳)

ترجمہ: روایت ہے شہر بن حوشب سے کہ انہوں نے کہا ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے کہ اے ام المؤمنین آپ کی اکثر دعا کیا تھی جب وہ آپ کے پاس ہوتے انہوں نے کہا یَا مُقَلِّبَ الْقُلُوْبِ ثَبِّتْ قَلْبِيْ عَلٰی دِيْنِكَ اے دلوں کے پھیرنے والے جمادے میرے دل کو اپنے دین پر سو میں نے عرض کی یا رسول اللہ آپ اکثر یہ دعا کیوں کرتے ہیں آپ نے فرمایا اے ام سلمہ! کوئی آدمی ایسا نہیں جس کا دل اللہ کی دو انگلیوں میں نہ ہو پھر جسے وہ چاہتا ہے قائم رکھتا ہے یعنی دین حق پر اور جسے چاہتا ہے اس کا دل ٹیڑھا کر دیتا ہے۔ پھر معاذ نے جو راوی حدیث ہیں یہ آیت پڑھی ﴿رَبَّنَا لَا تُزِغْ﴾ الایۃ یعنی اے رب ہمارے مت ٹیڑھا کر ہمارے دلوں کو بعد اس کے کہ ہدایت کی تو نے۔

فائدہ: اس بارے میں ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا نواس بن سمعان انس جابر عبداللہ بن عمرو اور نعیم بن ہمار رضی اللہ عنہم سے بھی روایت ہے۔ اور یہ حدیث حسن ہے۔

❀❀❀❀

۹۰۔ بَابُ: دعاء دفع الارق ((اَللّٰهُمَّ رَبَّ السَّمٰوَاتِ......))

خوف یا وسوسہ دور کرنے کی دعاء "اللھم رب السماوات"......

(۳۵۲۳) عَنْ بُرَيْدَةَ قَالَ: شَكَا خَالِدُ بْنُ الْوَلِيْدِ الْمَخْزُوْمِيُّ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ! مَا أَنَامُ اللَّيْلَ مِنَ الْأَرَقِ. فَقَالَ نَبِيُّ اللّٰهِ ﷺ: ((إِذَا أَوَيْتَ إِلٰى فِرَاشِكَ فَقُلْ: اَللّٰهُمَّ رَبَّ السَّمٰوٰتِ السَّبْعِ وَمَا أَظَلَّتْ، وَرَبَّ الْأَرَضِيْنَ وَمَا أَقَلَّتْ، وَرَبَّ الشَّيَاطِيْنِ وَمَا أَضَلَّتْ، كُنْ لِّيْ جَارًا مِنْ شَرِّ خَلْقِكَ كُلِّهِمْ جَمِيْعًا أَنْ يَفْرُطَ عَلَيَّ أَحَدٌ مِنْهُمْ أَوْ أَنْ يَبْغِيَ عَلَيَّ، عَزَّ جَارُكَ وَجَلَّ ثَنَاؤُكَ وَلَا إِلٰهَ غَيْرُكَ وَلَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ)).

(اسناده ضعيف) الكلم الطيب (۳۳/۴۷) تخريج المشكاة (۲۴۱۱) (اس میں الحکم بن ظہیر راوی متروک ہے)

ترجمہ: روایت ہے بریدہ سے کہ شکایت کی خالد نے نبی ﷺ سے کہ رات کو میں نہ سو سکا یعنی کسی وسوسہ یا خوف کے سبب سے سو فرمایا نبی ﷺ نے جب پہنچے تو اپنے بچھونے پر کہہ تو اَللّٰهُمَّ سے آخر تک۔ یعنی یا اللہ پالنے والے ساتوں آسمانوں کو اور جن پر انہوں نے سایہ کیا اور پالنے والے زمینوں کو اور جن کو انہوں نے اٹھایا اور پالنے والے شیطانوں کو اور جن کو انہوں نے گمراہ کیا ہو جا تا تو ہمسایہ میرا اپنی ساری مخلوق کے شر سے بچانے کو نہ زیادتی کرے ان میں سے کوئی مجھ پر یا بغاوت، معزز ہے ہمسایہ تیرا اور بزرگ ہے ثنا تیری کوئی معبود نہیں سوا تیرے کوئی معبود نہیں مگر تو۔

فائدہ : اس حدیث کی اسناد قوی نہیں اور حکم بن ظہیر جو اس کی سند میں ہے وہ متروک الحدیث ہے کہ چھوڑ دی اس سے حدیث لینا بعض محدثین نے۔اور مروی ہے یہ حدیث نبی ﷺ سے اور سند سے بھی سوا اس کے۔اور وہ مرسل ہے۔

❀❀❀❀

۹۱۔ باب :قول ((يَا حَيُّ يَا قَيُّومُ ...... وَأَلِظُّوا بِيَاذَا الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ))

قول :اے زندہ قائم رکھنے والے......اور لازم پکڑو تم یاذ الجلال والاکرام کو

(۳۵۲۴) عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ إِذَا كَرَبَهُ أَمْرٌ قَالَ : ((يَاحَيُّ يَاقَيُّومُ بِرَحْمَتِكَ أَسْتَغِيثُ)) وَبِإِسْنَادِهِ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ : ((إِلِظُّوا بِيَا ذَاالْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ)).

(حسن صحيح) تخريج الكلم الطيب /۱۱۸/۷۶۔ سلسلة الأحاديث الصحيحة (۱۵۳٦)

ترجمہ: روایت ہے انس بن مالک ؓ سے کہا انہوں نے کہ تھے نبی ﷺ جب کوئی سخت کام ان پر آتا فرماتے یاحی یاقیوم برحمتك استغيث یعنی اے حی زندہ قائم رکھنے والے تیری رحمت کے وسیلہ سے فریاد کرتا ہوں میں۔اور اسی اسناد سے مروی ہے کہ فرمایا آپ ؐ نے لازم پکڑو تم ذوالجلال والاکرام کو یعنی اے بڑائی اور بزرگی والے۔

فائدہ : یہ حدیث غریب ہے۔اور مروی ہوئی ہے یہ انس ؓ سے اور سند سے بھی سوا اس سند کے۔چنانچہ روایت کی ہم نے محمود بن غیلان نے انہوں نے مؤمل سے انہوں نے حماد بن سلمہ سے انہوں نے حمید سے انہوں نے انس بن مالک ؓ سے انہوں نے نبی ﷺ سے کہ فرمایا آپ ؐ نے لازم پکڑو تم یاذاالجلال والاکرام۔یہ حدیث غریب ہے۔اور محفوظ نہیں۔اور مروی ہوئی یہ حماد بن سلمہ ؓ سے انہوں نے روایت کی حمید سے انہوں نے حسن بصری سے انہوں نے نبی ﷺ سے اور یہ صحیح زیادہ ہے۔اور مومل نے اس میں غلطی کی کہ کہا روایت ہے حمید سے وہ روایت کرتے ہیں انس ؓ سے اور ان کا کوئی متابع نہیں۔

❀❀❀❀

(۳۵۲۵) عَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ : ((أَلِظُّوا بِيَا ذَاالْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ)). (اسناده صحيح) [انظر ماقبله]

ترجمہ: انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا لازم پکڑو تم یاذ الجلال والاکرام کو۔

❀❀❀❀

۹۲۔ بَابٌ: فضل من اوى الى فراشه طاهرا يذكر الله

جو جائے اپنے بستر پر طہارت کے ساتھ اور یاد کرتا رہے اللہ تعالیٰ کو اس کی فضیلت

(۳۵۲٦) عَنْ أَبِي أُمَامَةَ الْبَاهِلِيِّ قَالَ : سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: ((مَنْ اَوٰى إِلٰى فِرَاشِهِ طَاهِرًا

يَذْكُرُ اللّٰهَ حَتّٰى يُدْرِكَهُ النُّعَاسُ لَمْ يَنْقَلِبْ سَاعَةً مِنَ اللَّيْلِ يَسْأَلُ اللّٰهَ شَيْئًا مِنْ خَيْرِ الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ إِلَّا أَعْطَاهُ اللّٰهُ إِيَّاهُ)). (اسناده ضعيف) التعليق الرغيب: ٢٧١ تخريج المشكاة (١٢٥٠) تخريج الكلم الطيب (٤٣/٢٩ ـ التحقيق الثانی) (اس میں شہر بن حوشب راوی ضعیف ہے)

ترجمہ: روایت ہے ابوامامہ باہلیؓ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے: جو جائے اپنے بچھونے پر طہارت کے ساتھ اور یاد کرتا رہے اللہ کو یہاں تک کہ سو جائے نہیں کروٹ لیتا ہے وہ کسی طرف مگر جو مانگتا ہے وہ اللہ سے خیر دنیا اور آخرت کی اللہ اسے عنایت فرماتا ہے۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے۔ غریب ہے اور مروی ہوئی یہ شہر بن حوشب سے وہ روایت کرتے ہیں ابوظبیہ سے وہ عمرو بن عبسہ سے وہ نبی ﷺ سے۔

❀❀❀❀

٩٣۔ باب

(٣٥٢٧) عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ: سَمِعَ النَّبِيُّ ﷺ رَجُلًا يَدْعُوْ يَقُوْلُ: اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَسْأَلُكَ تَمَامَ النِّعْمَةِ، فَقَالَ: ((أَيُّ شَيْءٍ تَمَامُ النِّعْمَةِ))؟ قَالَ: دَعْوَةٌ دَعَوْتُ بِهَا أَرْجُوْبِهَا الْخَيْرَ، قَالَ: ((فَإِنَّ مِنْ تَمَامِ النِّعْمَةِ دُخُوْلَ الْجَنَّةِ وَالْفَوْزَ مِنَ النَّارِ)) وَسَمِعَ رَجُلًا وَهُوَ يَقُوْلُ: يَاذَاالْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ فَقَالَ: ((قَدِ اسْتُجِيْبَ لَكَ فَسَلْ)) وَسَمِعَ النَّبِيُّ ﷺ رَجُلًا وَهُوَ يَقُوْلُ: اللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَسْأَلُكَ الصَّبْرَ قَالَ: ((سَأَلْتَ اللّٰهَ الْبَلَاءَ فَاسْأَلْهُ الْعَافِيَةَ)). (اسناده ضعيف) سلسلة الأحاديث الضعيفة (٤٥٢٠)

ترجمہ: روایت ہے معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے کہا انہوں نے کہ سنا نبی ﷺ نے ایک شخص کو کہ کہتا تھا یا اللہ میں پناہ مانگتا ہوں پوری نعمت تو آپؐ نے فرمایا کیا ہے پوری نعمت اس نے عرض کی کہ میں نے ایک دعا کی کہ امید رکھتا ہوں اس سے بہتری کی آپؐ نے فرمایا پوری نعمت سے ہے داخل ہونا جنت میں اور بچ جانا دوزخ سے اور سنا آپؐ نے ایک شخص کو کہتا تھا یاذوالجلال والاکرام آپؐ نے فرمایا تیری دعا مقبول ہے اب سوال کر اور سنا آپؐ نے ایک شخص کو کہ کہتا تھا یا اللہ میں پناہ مانگتا ہوں تجھ سے صبر آپؐ نے فرمایا تو نے بلا مانگی اب اللہ سے عافیت مانگ لے۔

فائدہ: یہ روایت کی ہم سے محمد بن منیع نے انہوں نے اسماعیل سے انہوں نے جریری سے اسی اسناد سے مانند اس کے یہ حدیث حسن ہے۔

❀❀❀❀

(٣٥٢٨) عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهٖ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((إِذَا فَزِعَ أَحَدُكُمْ فِي النَّوْمِ

فَلْيَقُلْ: أَعُوْذُ بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّامَّاتِ مِنْ غَضَبِهٖ وَعِقَابِهٖ وَشَرِّ عِبَادِهٖ، وَمِنْ هَمَزَاتِ الشَّيَاطِيْنِ وَأَنْ يَحْضُرُوْنِ. فَإِنَّهَا لَنْ تَضُرَّهٗ)) فَكَانَ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ عَمْرٍو يُعَلِّمُهَا مَنْ بَلَغَ مِنْ وَلَدِهٖ، وَمَنْ لَمْ يَبْلُغْ مِنْهُمْ كَتَبَهَا فِيْ صَكٍّ ثُمَّ عَلَّقَهَا فِيْ عُنُقِهٖ. (حسن) دون قوله "فكان عبدالله": الكلم الطيب/٤٨/٣٥

ترجمہ: روایت ہے عمرو بن شعیب کے دادا سے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب کوئی تم میں سے نیند میں چونک پڑے کہے اعوذ سے یحضرون تک۔ یعنی میں اللہ کی پوری باتوں کی پناہ میں آتا ہوں اس کے غضب سے اور عذاب سے اور اس کے بندوں کے فساد سے اور وسوسوں سے شیطان کے اور اس سے کہ وہ ہمارے پاس آئیں سو وہ خواب اسے ضرر نہ کرے گا۔ عبداللہ بن عمرو سکھا دیتے تھے اس کو جو بالغ ہوتا تھا ان کی اولاد سے اور جو نابالغ ہوتا تھا اس کو لکھ کر اس کے گلے میں لٹکا دیتے تھے۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے۔ غریب ہے۔

❀❀❀❀

٩٤۔ باب: دعاء علمه ﷺ ابابكر......

دعا جو آپ ﷺ نے ابوبکر رضی اللہ عنہ کو سکھائی

(٣٥٢٩) عَنْ أَبِيْ رَاشِدٍ الْحُبْرَانِيِّ قَالَ: أَتَيْتُ عَبْدَاللّٰهِ بْنَ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ فَقُلْتُ لَهٗ حَدِّثْنَا مِمَّا سَمِعْتَ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَأَلْقٰى إِلَيَّ صَحِيْفَةً فَقَالَ: هٰذَا مَا كَتَبَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: فَنَظَرْتُ فِيْهَا فَإِذَا فِيْهَا إِنَّ أَبَابَكْرِ الصِّدِّيْقَ قَالَ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ! عَلِّمْنِيْ مَا أَقُوْلُ إِذَا أَصْبَحْتُ وَإِذَا أَمْسَيْتُ، قَالَ: ((يَاأَبَابَكْرٍ قُلْ: اَللّٰهُمَّ فَاطِرَ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ عَالِمَ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ رَبَّ كُلِّ شَيْءٍ وَمَلِيْكَهٗ أَعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّ نَفْسِيْ وَمِنْ شَرِّ الشَّيْطٰنِ وَشَرْكِهٖ وَأَنْ أَقْتَرِفَ عَلٰى نَفْسِيْ سُوْءًا أَوْأَجُرَّهٗ إِلٰى مُسْلِمٍ)). (اسناده صحيح) تخريج الكلم الطيب (٢٢/٩) الصحيحة (٢٧٦٣)

ترجمہ: روایت ہے ابوراشد حبرانی سے کہا انہوں نے آیا کہ میں عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ کے پاس اور ان سے کہا کہ کوئی حدیث بیان کرو مجھ سے جو سنی ہو تم نے رسول اللہ ﷺ سے سو انہوں نے میری طرف ایک صحیفہ یعنی ورق لکھا ہوا ڈال دیا اور کہا کہ لکھوا دیا مجھ کو رسول اللہ ﷺ نے۔ کہا راوی نے کہ میں نے اسے دیکھا اس میں لکھا تھا کہ ابوبکرؓ نے عرض کی کہ یارسول اللہ سکھائیے مجھ کو جو میں کہا کروں صبح اور شام تو فرمایا آپؐ نے کہو تم اللھم سے آخر تک۔ یعنی یا اللہ پیدا کرنے والے آسمانوں اور زمین کے جاننے والے چھپی اور کھلی کے کوئی معبود برحق نہیں مگر، تو تو رب ہے ہر چیز کا اور مالک پناہ میں آتا ہوں میں تیری اپنے نفس کے شر سے اور شیطان کے فساد سے اور شراکت سے اور اس سے کہ کماؤں میں اپنے اوپر برائی یا کھینچ لے جاؤں اس کو کسی مسلم کی طرف۔

فائدہ : یہ حدیث حسن ہے۔غریب ہے اس سند سے۔

❀❀❀❀

۹۵۔باب: ((لَا أحد أغير من الله......))

اللہ تعالیٰ سے بڑھ کر کوئی غیرت والا نہیں

(۳۵۳۰) عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا وَائِلٍ قَالَ : سَمِعْتُ عَبْدَاللّٰهِ بْنَ مَسْعُوْدٍ يَقُوْلُ. قُلْتُ لَهُ: أَنْتَ سَمِعْتَهُ مِنْ عَبْدِاللّٰهِ؟ قَالَ : نَعَمْ، وَرَفَعَهُ أَنَّهُ قَالَ: **((لَا أَحَدَ أَغْيَرُ مِنَ اللّٰهِ وَلِذٰلِكَ حَرَّمَ الْفَوَاحِشَ مَا ظَهَرَهَا وَمِنْهَا وَمَا بَطَنَ، وَلَا أَحَدٌ أَحَبُّ إِلَيْهِ الْمَدْحُ مِنَ اللّٰهِ وَلِذٰلِكَ مَدَحَ نَفْسَهُ))**.

(اسناده صحيح)

ترجمہ: روایت ہے عمرو بن مرہ سے کہا انہوں نے کہ سنا میں نے ابووائل سے کہا انہوں نے کہ سنا میں نے عبداللہ بن مسعودؓ سے عمرو بن مرہ کہتے تھے کہ میں نے پوچھا ابووائل سے کہ تم نے خود سنا عبداللہؓ سے انہوں نے کہا ہاں مرفوع کی انہوں نے روایت یعنی فرمایا آنحضرتؐ نے کہ اللہ سے بڑھ کر کوئی غیرت والا نہیں اور اس لیے حرام کیا اس نے بے حیائیوں کو کھلی ہوں یا چھپی اور کسی کو تعریف اچھی نہیں لگتی جتنی اللہ کو اچھی لگتی ہے اور اس لیے اس نے خود تعریف کی اپنی ذات مقدس کی۔

فائدہ : یہ حدیث حسن ہے۔صحیح ہے۔

❀❀❀❀

۹۶۔ باب: ((اَللّٰهُمَّ إِنِّي ظَلَمْتُ نَفْسِي ظُلْمًا كَثِيرًا......))

دعاء: اے اللہ! میں نے ظلم کیا اپنی جان پر بہت......

(۳۵۳۱) عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو، عَنْ أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيْقِ أَنَّهُ قَالَ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ! عَلِّمْنِيْ دُعَاءً أَدْعُوْبِهِ فِيْ صَلٰوتِيْ قَالَ: ((قُلِ: **اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ ظَلَمْتُ نَفْسِيْ ظُلْمًا كَثِيْرًا وَّلَا يَغْفِرُالذُّنُوْبَ إِلَّا أَنْتَ فَاغْفِرْلِيْ مَغْفِرَةً مِنْ عِنْدِكَ وَارْحَمْنِيْ إِنَّكَ أَنْتَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ**)). (اسناده صحيح)

ترجمہ: روایت ہے عبداللہؓ سے کہ انہوں نے عرض کی کہ اے رسول اللہ کے مجھے ایسی دعا سکھایئے کہ میں اپنی نماز میں پڑھا کروں آپؐ نے فرمایا کہہ تو اَللّٰھُمَّ سے آخر تک۔یعنی یا اللہ میں نے ظلم کیا اپنی جان پر بہت اور نہیں بخشا گناہوں کو کوئی مگر تو سو بخش دے مجھ کو اپنے نزدیک سے بخشا اور رحمت کر مجھ پر بے شک تو ہی ہے بخشنے والے رحمت کرنے والے۔

فائدہ : یہ حدیث حسن ہے۔صحیح ہے غریب ہے۔

(٣٥٣٢) عَنِ الْمُطَّلِبِ بْنِ أَبِي وَدَاعَةَ قَالَ : جَاءَ الْعَبَّاسُ إِلَىٰ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَكَأَنَّهُ سَمِعَ شَيْئًا فَقَامَ النَّبِيُّ ﷺ عَلَى الْمِنبَرِ فَقَالَ : ((مَنْ أَنَا؟)) فَقَالُوا: أَنْتَ رَسُولُ اللّٰهِ عَلَيْكَ السَّلَامُ. قَالَ : ((أَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَبْدِالْمُطَّلِبِ، إِنَّ اللّٰهَ خَلَقَ الْخَلْقَ فَجَعَلَنِي فِي خَيْرِهِمْ فِرْقَةً، ثُمَّ جَعَلَهُمْ فِرْقَتَيْنِ فَجَعَلَنِي فِي خَيْرِهِمْ فِرْقَةً، ثُمَّ جَعَلَهُمْ قَبَائِلَ، فَجَعَلَنِي فِي خَيْرِهِمْ قَبِيلَةً، ثُمَّ جَعَلَهُمْ بُيُوتًا فَجَعَلَنِي فِي خَيْرِهِمْ بَيْتًا وَخَيْرِهِمْ نَسَبًا)). (اسناده ضعيف) سلسلة الأحاديث الضعيفة (٢٠٧٣) یزید بن ابی زیاد ضعیف ہے۔

ترجمہ: روایت ہے مطلب بن ابی وداعہ سے کہ حضرت عباس رضی اللہ عنہ آئے رسول اللہ ﷺ کے پاس گویا کہ وہ کچھ سن کر آئے تھے (قریش سے) تو آپ ﷺ منبر پر کھڑے ہوئے اور فرمایا میں کون ہوں؟ لوگوں نے کہا آپ رسول ہیں اللہ کے سلام ہے آپ پر۔ فرمایا آپ ﷺ نے کہ میں محمد ﷺ ہوں بیٹا عبداللہ کا وہ بیٹے عبدالمطلب کے اللہ نے ساری مخلوق کو پیدا کیا اور ان کے اچھے لوگوں میں سے مجھے پیدا کیا پھر ان کے دو گروہ کیے تو مجھے بہتر گروہ میں بنایا پھر ان کے کئی قبیلے بنائے اور مجھے بہتر قبیلے سے پیدا کیا پھر ان کے کئی گھر بنائے اور مجھے بہتر گھر میں پیدا کیا اور بہتر ذات میں۔

❀❀❀❀

٩٧۔ باب: في تساقط الذنوب

گناہوں کو جھاڑ دینے والے کلمات

(٣٥٣٣) عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ مَرَّ بِشَجَرَةٍ يَابِسَةِ الْوَرَقِ فَضَرَبَهَا بِعَصَاهُ فَتَنَاثَرَ الْوَرَقُ. فَقَالَ : ((إِنَّ الْحَمْدَ لِلّٰهِ وَسُبْحَانَ اللّٰهِ وَلَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ أَكْبَرُ لَتُسَاقِطُ مِنْ ذُنُوبِ الْعَبْدِ كَمَا تَسَاقَطَ وَرَقُ الشَّجَرَةِ هٰذِهِ)). (اسناده حسن) التعليق الرغيب (٢/٢٤٩)

ترجمہ: روایت ہے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے کہ نبی ﷺ گزرے ایک درخت پر جس کے پتے سوکھے تھے سو مارا اس کو اپنی لاٹھی سے اور پتے اس کے جھڑ پڑے، سو فرمایا آپ نے کہ یہ چاروں کلمے الحمد اللہ وغیرہ بندے کے گناہ جھاڑ دیتے ہیں جیسے جھڑتے ہیں پتے اس درخت کے۔

فائدہ: یہ حدیث غریب ہے۔ اور نہیں جانتے ہم اعمش کو کہ سماع ہوا ان کو انس سے مگر انہوں نے دیکھا ہے انس رضی اللہ عنہ کو اور نظر کی ہے ان کی طرف۔

❀❀❀❀

(٣٥٣٤) عَنْ عُمَارَةَ بْنِ الشَّبِيبِ السَّبَائِيِّ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ : ((مَنْ قَالَ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا

شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ يُحْيِيْ وَيُمِيتُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ عَشْرَ مَرَّاتٍ عَلَى إِثْرِ الْمَغْرِبِ بَعَثَ اللَّهُ لَهُ مَسْلَحَةً يَحْفَظُوْنَهُ مِنَ الشَّيْطَانِ حَتَّى يُصْبِحَ وَكَتَبَ لَهُ بِهَا عَشْرَ حَسَنَاتٍ مُوْجِبَاتٍ وَمَحَى عَنْهُ عَشْرَ سَيِّآتٍ مُوْبِقَاتٍ وَكَانَتْ لَهُ بِعِدْلِ عَشْرِ رَقَبَاتٍ مُؤْمِنَاتٍ)).

(اسناده حسن) صحيح الترغيب والترهيب (١/١٦٠/٤٧٢)

ترجمہ: روایت ہے عمارہ بن شبیب السبائی سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے: جو کہے لا الہ الا اللہ سے قدیر تک۔ دس بار بعد مغرب کے بھیجے گا اللہ تعالیٰ اس کی طرف فرشتے کہ حفاظت کریں گے وہ اس کی صبح تک اور لکھی جائیں گی اس کے لیے دس نیکیاں رحمت کی واجب کرنے والی اور مٹائی جائیں گی اس سے دس برائیاں ہلاک کرنے والی اور ثواب ہوگا اس کو دس بردہ آزاد کرنے کا جو مسلمان ہوں۔

فائدہ: یہ حدیث غریب ہے حسن ہے نہیں جانتے ہم اس کو مگر روایت سے لیث بن سعد کی اور ہم نہیں جانتے کہ عمارہ بن شبیب کو سماع ہو نبی ﷺ سے۔

❀❀❀❀

٩٨۔بَابُ : مَا جَاءَ فِي فَضْلِ التَّوْبَةِ وَالْإِسْتِغْفَارِ وَمَا ذُكِرَ مِنْ رَحْمَةِ اللَّهِ لِعِبَادِهِ

توبہ اور استغفار کی فضیلت کے بیان میں اور اللہ تعالیٰ کی رحمت کا اپنے بندوں پر

(٣٥٣٥) عَنْ زِرِّ بْنِ حُبَيْشٍ قَالَ : أَتَيْتُ صَفْوَانَ بْنَ عَسَّالٍ الْمُرَادِيَّ أَسْأَلُهُ عَنِ الْمَسْحِ عَلَى الْخُفَّيْنِ فَقَالَ : مَا جَاءَ بِكَ يَازِرُّ؟ فَقُلْتُ ابْتِغَاءَ الْعِلْمِ. فَقَالَ : إِنَّ الْمَلٰئِكَةَ لَتَضَعُ أَجْنِحَتَهَا لِطَالِبِ الْعِلْمِ رِضًا بِمَا يَطْلُبُ، فَقُلْتُ إِنَّهُ حَكَّ فِي صَدْرِي الْمَسْحُ عَلَى الْخُفَّيْنِ بَعْدَ الْغَائِطِ وَالْبَوْلِ وَكُنْتُ امْرَءًا مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ فَجِئْتُ أَسْأَلُكَ هَلْ سَمِعْتَهُ يَذْكُرُ فِي ذٰلِكَ شَيْئًا؟ قَالَ: نَعَمْ كَانَ يَأْمُرُنَا إِذَا كُنَّا سَفْرًا أَوْمُسَافِرِيْنَ أَنْ لَا نَنْزِعَ خِفَافَنَا ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ وَلَيَالِيهِنَّ إِنَّ مِنْ جَنَابَةٍ لٰكِنْ مِنْ غَائِطٍ وَبَوْلٍ وَنَوْمٍ. قَالَ فَقُلْتُ: هَلْ سَمِعْتَهُ يَذْكُرُ فِي الْهَوٰى شَيْئًا؟ قَالَ : نَعَمْ؟ كُنَّا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فِي سَفَرٍ فَبَيْنَا نَحْنُ عِنْدَهُ إِذْ نَادَهُ أَعْرَابِيٌّ بِصَوْتٍ لَّهُ جَهْوَرِيٍّ يَامُحَمَّدُ! فَأَجَابَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَلَى نَحْوٍ مِنْ صَوْتِهِ: ((هَاؤُمْ)). فَقُلْنَا لَهُ: وَيْحَكَ أَغْضُضْ مِنْ صَوْتِكَ فَإِنَّكَ عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ وَقَدْ نُهِيْتَ عَنْ هٰذَا، فَقَالَ وَاللّٰهِ لَا أَغْضُضُ. قَالَ لِأَعْرَابِيُّ: الْمَرْءُ يُحِبُّ الْقَوْمَ وَلَمَّا يَلْحَقْ بِهِمْ، قَالَ النَّبِيُّ ﷺ ((الْمَرْءُ مَعَ مَنْ

أَحَبَّ يَوْمَ الْقِيَامَةِ)) فَمَا زَالَ يُحَدِّثُنَا حَتّٰى ذَكَرَ بَابًا مِنْ قِبَلِ الْمَغْرِبِ مَسِيْرَةُ سَبْعِيْنَ عَامًا عَرْضُهُ۔ أَوْ الرَّاكِبُ فِيْ عَرْضِهِ۔ أَرْبَعِيْنَ أَوْسَبْعِيْنَ عَامًا، قَالَ سُفْيَانُ: قِبَلَ الشَّامِ، خَلَقَهُ اللّٰهُ يَوْمَ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضَ مَفْتُوْحًا يَعْنِيْ لِلتَّوْبَةِ لَا يُغْلَقُ حَتّٰى تَطْلُعَ الشَّمْسُ مِنْهُ. (اسناده حسن) التعليق الرغيب: ٤/٧٣)

ترجمہ: روایت ہے زر بن حبیش سے انہوں نے کہا گیا میں صفوان بن عسال مرادی کے پاس کہ پوچھوں ان سے مسح موزوں کا سو پوچھا انہوں نے کیوں آئے تم اے زر تو کہا میں نے علم حاصل کرنے کو تو کہا انہوں نے ملائکہ اپنے بازو بچھاتے ہیں طالب علم کے لیے اس کی طلب سے راضی ہو کر پھر میں نے کہا کہ میرے دل میں خیال آیا موزوں کے مسح کا بعد پاخانے اور پیشاب کے کریں یا نہ کریں اور میں ایک اصحابی ہوں رسول اللہ ﷺ کا سو آیا میں تمہارے پاس کہ پوچھوں میں تم سے کہ کچھ سنا ہے تم نے آپ سے کہ ذکر کرتے ہوں اس کا انہوں نے کہا ہاں ہم کو حکم کرتے تھے آپؐ جب ہم مسافر ہوں کہ نہ اتاریں ہم موزے تین دن اور رات مگر غسل جنابت کے لیے اور نہ اتاریں ہم پاخانے یا پیشاب یا سونے کے بعد پھر کہا میں نے کہ کچھ سنا تم نے ذکر کرتے تھے محبت کا انہوں نے کہا ہم ایک میں سفر ساتھ تھے رسول اللہ ﷺ کے ایک اعرابی آیا اور اس نے بلند آواز سے پکارا یا محمد تو آپ نے اس کو جواب دیا اسی آواز سے اور فرمایا کہ آؤ ہم نے اس سے کہا اے خرابی تیری پست کر اپنی آواز کو کہ تو پاس ہے نبی ﷺ کے اور منع ہے ان کے پاس آواز بلند کرنا تو کہا اس نے واللہ میں پست نہ کروں گا اپنی آواز کو اور کہا اس نے کہ آدمی دوست رکھتا ہے ایک قوم کو اور نہیں ملتا ان سے اور فرمایا نبی ﷺ نے کہ آدمی قیامت کے دن اس کے ساتھ ہوگا جس کو چاہتا ہے یعنی عمل میں اگرچہ ان کے برابر نہ ہو پھر صفوان مجھ سے باتیں کرتے رہے یہاں تک ذکر کیا ایک دروازہ کا کہ مغرب کی طرف ہے چوڑان اس کی ایسی ہے کہ چالیس یا ستر برس تک اس میں چلا جائے۔ اور سفیان نے کہا کہ وہ شام کی طرف سے پیدا کیا ہے اس کو اللہ نے جس دن پیدا کیا ہے آسمانوں کو اور زمین کو اور وہ کھلا ہوا ہے یعنی توبہ کے لیے اور بند نہیں ہوتا یہاں تک کہ آفتاب نکلے مغرب سے۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے۔ صحیح ہے۔

❀❀❀❀

(٣٥٣٦) عَنْ زِرِّ بْنِ حُبَيْشٍ قَالَ: أَتَيْتُ صَفْوَانَ بْنَ عَسَّالٍ الْمُرَادِيَّ فَقَالَ لِيْ: مَا جَاءَبِكَ، قُلْتُ: ابْتِغَاءَ الْعِلْمِ، قَالَ: بَلَغَنِيْ أَنَّ الْمَلَائِكَةَ تَضَعُ أَجْنِحَتَهَا لِطَالِبِ الْعِلْمِ رِضًا بِمَا يَفْعَلُ. قَالَ: قُلْتُ لَهُ: إِنَّهُ حَاكَ أَوْ حَكَّ فِيْ نَفْسِيْ شَيْءٌ مِنَ الْمَسْحِ عَلَى الْخُفَّيْنِ فَهَلْ حَفِظْتَ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فِيْهِ شَيْئًا؟ قَالَ: نَعَمْ، كُنَّا إِذَا كُنَّا سَفَرًا أَوْ مُسَافِرِيْنَ أَمَرَنَا أَنْ لَا نَخْلَعَ خِفَافَنَا ثَلَاثًا إِلَّا مِنْ جَنَابَةٍ وَلٰكِنْ مِنْ غَائِطٍ وَبَوْلٍ وَنَوْمٍ، قَالَ: فَقُلْتُ: فَهَلْ حَفِظْتَ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فِي الْهَوٰى شَيْئًا؟ قَالَ: نَعَمْ، كُنَّا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فِيْ بَعْضِ أَسْفَارِهِ فَنَادَاهُ رَجُلٌ كَانَ فِيْ اٰخِرِ الْقَوْمِ بِصَوْتٍ جَهْوَرِيٍّ، أَعْرَابِيٌّ جِلْفٌ

جَافٍ، فَقَالَ: يَامُحَمَّدُ! يَامُحَمَّدُ! فَقَالَ لَهُ الْقَوْمُ: مَهْ إِنَّكَ قَدْ نُهِيتَ عَنْ هٰذَا، فَأَجَابَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَلٰى نَحْوٍ مِنْ صَوْتِهِ: ((هَاؤُمْ)) فَقَالَ: الرَّجُلُ يُحِبُّ الْقَوْمَ وَلَمَّا يَلْحَقْ بِهِمْ. قَالَ: فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((الْمَرْءُ مَعَ مَنْ أَحَبَّ)). قَالَ زِرٌّ فَمَا بَرِحَ يُحَدِّثُنِي حَتّٰى حَدَّثَنِي أَنَّ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ جَعَلَ بِالْمَغْرِبِ بَابًا عَرْضُهُ مَسِيرَةُ سَبْعِينَ عَامًا لِلتَّوْبَةِ لَا يُغْلَقُ حَتّٰى تَطْلُعَ الشَّمْسُ مِنْ قِبَلِهِ وَذٰلِكَ قَوْلُ اللّٰهِ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى ﴿ يَوْمَ يَأْتِي بَعْضُ اٰيَاتِ رَبِّكَ لَا يَنْفَعُ نَفْسًا إِيْمَانُهَا ﴾ . (صحيح الاسناد) [انظر ماقبله]

ترجمہ: ترجمہ اس کا اوپر گزر چکا ہے۔

اس میں عربی کو جلف جاف کہا یعنی احمق سخت و درشت مزاج اور باب توبہ کے بیان کے بعد یہ آیت پڑھی ﴿یوم یاتی﴾ الآیۃ یعنی جس دن آ جائیں گی بعض نشانیاں تیرے رب کی نفع نہ دے گا اس دن کسی کو ایمان اس کا یعنی جب آفتاب مغرب سے طلوع کرے گا کسی کی توبہ قبول نہ ہوگی۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے۔ غریب ہے۔

❀ ❀ ❀ ❀

(۳۰۳۷) عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((إِنَّ اللّٰهَ يَقْبَلُ تَوْبَةَ الْعَبْدِ مَا لَمْ يُغَرْغِرْ)).

(اسناده حسن) التعليق الرغيب (٤/٧٥) تخريج مشكاة المصابيح ٢٣٤٣ـ التحقيق الثانی)

ترجمہ: روایت ہے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے کہ نبی ﷺ نے فرمایا اللہ توبہ قبول کرتا ہے بندے کی جب تک کہ غرغرہ نہ کرے۔ یعنی آخر سانس نہ لے۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے۔ غریب ہے۔ روایت کی ہم سے محمد بن بشار نے انہوں نے ابو عامر عقدی سے انہوں نے عبدالرحمن سے انہوں نے اپنے باپ ثابت سے انہوں نے مکحول سے انہوں نے جبیر بن نفیر سے انہوں نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے انہوں نے نبی ﷺ سے مانند اوپر کی روایت کے اسی کے ہم معنی۔

❀ ❀ ❀ ❀

(۳۰۳۸) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ: قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((لَلّٰهُ أَفْرَحُ بِتَوْبَةِ أَحَدِكُمْ مِنْ أَحَدِكُمْ بِضَالَّتِهِ إِذَا وَجَدَهَا)). (اسناده صحيح)

ترجمہ: روایت ہے ابو ہریرہؓ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے اللہ تعالیٰ بندے کی توبہ سے اس سے زیادہ خوش ہوتا ہے جتنا کوئی اپنا کھویا ہوا اونٹ پا کر خوش ہو۔

فائدہ: اس بارے میں ابن مسعودؓ نعمان بن بشیر اور انس رضی اللہ عنہم سے بھی روایت ہے۔ یہ روایت حسن ہے غریب ہے اس سند سے۔

(۳۵۳۹) عَنْ أَبِي أَيُّوبَ أَنَّهُ قَالَ حِينَ حَضَرَتْهُ الْوَفَاةُ: قَدْ كَتَمْتُ عَنْكُمْ شَيْئًا سَمِعْتُهُ مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ: ((**لَوْلَا أَنَّكُمْ تُذْنِبُونَ لَخَلَقَ اللّٰهُ خَلْقًا يُذْنِبُونَ فَيَغْفِرُ لَهُمْ**)).

(اسناده صحيح) سلسلة الأحاديث الصحيحة (۹٦٧۔ ۹۷۰ و ۱۹٦۳)

ترجمہ: روایت ہے ابوایوب رضی اللہ عنہ سے کہ جب ان کو موت سامنے آئی انہوں نے کہا میں نے ایک چیز سنی تھی رسول اللہ ﷺ سے اور وہ تم سے چھپاتا تھا سنا میں نے کہ فرماتے تھے اگر تم گناہ نہ کرو تو اللہ تعالیٰ ایک اور مخلوق پیدا کرے کہ وہ گناہ کرے اور اللہ ان کے گناہ معاف کرے۔

فائدہ : یہ حدیث حسن ہے۔غریب ہے۔اور مروی ہوئی ہے یہ محمد بن کعب سے وہ روایت کرتے ابوایوبؓ سے وہ نبی ﷺ سے مانند اس کی۔روایت کی یہ ہم سے قتیبہ نے انہوں نے عبدالرحمٰن سے انہوں نے عمرو سے جو مولیٰ ہیں عفرہ کے انہوں نے محمد بن کعب قرظی سے انہوں نے ابوایوبؓ سے انہوں نے نبی ﷺ سے مانند اس کی۔

❀ ❀ ❀ ❀

باب

(۳۵٤۰) عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ: ((**قَالَ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى: يَابْنَ اٰدَمَ! إِنَّكَ مَا دَعَوْتَنِي وَرَجَوْتَنِي غَفَرْتُ لَكَ عَلٰى مَا كَانَ فِيكَ وَلَا أُبَالِي. يَابْنَ اٰدَمَ! لَوْ بَلَغَتْ ذُنُوبُكَ عَنَانَ السَّمَاءِ ثُمَّ اسْتَغْفَرْتَنِي غَفَرْتُ لَكَ وَلَا أُبَالِي يَا ابْنَ اٰدَمَ! إِنَّكَ لَوْ أَتَيْتَنِي بِقُرَابِ الْأَرْضِ خَطَايَا ثُمَّ لَقِيتَنِي لَا تُشْرِكُ بِي شَيْئًا لَأَتَيْتُكَ بِقُرَابِهَا مَغْفِرَةً**)). (اسناده صحيح) سلسلة الأحاديث الصحيحة (۱۲۷ و ۱۲۸۔ الروض النضير (٤۳۲۔ المشكاة (۲۳۳٦۔ التحقيق الثانى) التعليق الرغيب /۲٦۸)

ترجمہ: روایت ہے انس بن مالکؓ سے کہا سنا میں نے رسول اللہ ﷺ سے کہ فرماتے تھے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اے بیٹے آدم کے تو جب تک مجھے پکارے جائے گا اور مجھ سے امید مغفرت کی رکھے گا میں تجھے بخشتا رہوں گا تو کسی کام میں ہو اور میں پرواہ نہیں رکھتا اے بیٹے آدم کے اگر پہنچ جائیں گناہ تیرے آسمان کے کناروں تک پھر بخشش مانگے تو مجھ سے تو بھی بخش دوں میں تجھ کو اور میں پرواہ نہیں رکھتا اے بیٹے آدم کے اگر تو زمین بھر گناہ لے کر مجھ سے ملے کہ شریک نہ کیا ہو تو نے میرے ساتھ کسی کو تو میں اتنی ہی بخشش لے کر تیرے آگے آؤں گا۔

فائدہ : یہ حدیث حسن ہے۔غریب ہے نہیں جانتے ہم اس کو مگر اسی سند سے۔

مترجم: یعنی اس دنیا میں سب گنہگاروں نے گناہ کیے ہیں فرعون بھی اسی دنیا میں تھا اور ہامان بھی اسی دنیا میں بلکہ شیطان بھی اسی

میں پھر یوں سمجھئے کہ جتنے گناہ ان سب گناہ گاروں سے ہوئے ہیں سو ایک آدمی وہ سب کچھ کرے لیکن شرک سے پاک ہو تو جتنے اس کے گناہ ہیں اللہ صاحب اتنی ہی اس پر بخشش کرے گا۔ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ توحید کی برکت سے سب گناہ بخشے جاتے ہیں جیسے کہ شرک کی شامت سے سب اچھے کام ناکارہ ہو جاتے ہیں اور یہی حق ہے اس لیے کہ جب شرک سے آدمی پورا پاک ہوا کہ کسی کو اللہ کے سوا مالک نہ سمجھے اور اس کے سوا کہیں بھاگنے کی جگہ نہ جانے اور یہ اس کے دل میں خوب ثابت ہو جائے کہ اللہ کے تقصیروار کو اس سے بھاگ کر کہیں پناہ نہیں اور اس کے مقابل کسی زور آور کا زور نہیں چلتا اور اس کے روبرو کسی کی حمایت کام نہیں آتی اور کوئی کسی کی سفارش اپنے اختیار سے نہیں کر سکتا سو جب یہ بات دل میں خوب ثابت ہو جائے پھر جتنے گناہ اس سے ہوں گے بشریت کی راہ سے ہوں گے یا بھول چوک کر اور ان گناہوں کا ڈر اس کے دل پر گھر کر رہا ہوگا اور ان سے ایسا بیزار ہوگا اور شرمندہ کہ اپنی جان سے بھی تنگ ہوگا اور بے شک ایسا آدمی اللہ کی رحمت کا مستحق ہے اور جوں جوں اس کا اضطرار اور بے قراری گناہوں کے سبب سے بڑھتی جاتی ہے دوں دوں رحمتِ الٰہی اس پر زیادہ ہوتی جاتی ہے سو یہ سمجھنا چاہیے کہ جس کی توحید کامل ہے اس کا گناہ وہ کام کرتا ہے کہ اوروں کی عبادت وہ کام نہیں کرتی فاسق موحد ہزار درجہ بہتر ہے متقی مشرک سے اور رعیتی پر تقصیر لاکھ درجہ افضل ہے باغی خوشامدی سے کہ یہ اپنی تقصیر پر شرمندہ ہے اور وہ اپنے فریب پر مغرور۔

❀❀❀❀

۹۹۔ باب: ((خَلَقَ اللّٰهُ مِائَةَ رَحْمَةٍ))

اللہ تعالیٰ نے سو رحمتوں کو پیدا کیا

(۳۵۴۱) عَنْ أَبِی هُرَيْرَةَ: أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((خَلَقَ اللّٰهُ مِائَةَ رَحْمَةٍ فَوَضَعَ رَحْمَةً وَاحِدَةً بَيْنَ خَلْقِهِ يَتَرَاحَمُونَ بِهَا، وَعِنْدَ اللّٰهِ تِسْعَةٌ وَتِسْعُونَ رَحْمَةً)).

(اسناده صحيح) سلسلة الأحاديث الصحيحة (١٦٣٤)

ترجمہ: روایت ہے ابو ہریرہؓ سے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے پیدا کیا سو رحمتوں کو اور اتاری ایک رحمت اس میں سے یعنی دنیا میں کہ جس کے سبب سے لوگ آپس میں رحم کرتے ہیں اور اس کے پاس ننانوے رحمتیں ہیں یعنی قیامت کے دن ان سے بخشے گا اپنے موحد بندوں کو۔

فائدہ: اس باب میں سلمان اور جندب بن عبداللہ بن سفیان بجلی رضی اللہ عنہما سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

❀❀❀❀

(۳۵۴۲) عَنْ أَبِی هُرَيْرَةَ: أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((لَوْ يَعْلَمُ الْمُؤْمِنُ مَا عِنْدَاللّٰهِ مِنَ الْعُقُوبَةِ مَا طَمِعَ فِي

الْجَنَّةِ أَحَدٌ، وَلَوْ يَعْلَمُ الْكَافِرُ مَا عِنْدَاللّٰهِ مِنَ الرَّحْمَةِ مَا قَنَطَ مِنَ الْجَنَّةِ أَحَدٌ)).

(اسناده صحيح) سلسلة الاحديث الصحيحة (١٦٣٤)

ترجمہ: روایت ہے ابو ہریرہؓ سے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اگر جان لے مؤمن اس عذاب کو جو اللہ کے پاس ہے ہرگز طمع نہ کرے جنت کی کوئی اور اگر جان لے کافر اس رحمت کو جو اللہ کے نزدیک ہے ناامید نہ ہو جنت سے کوئی۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے۔نہیں جانتے ہم اس کو مگر علاء بن عبدالرحمٰن کی روایت سے کہ وہ اپنے باپ سے اور وہ ابو ہریرہؓ سے روایت کرتے ہیں۔

مترجم: حقیقت میں اللہ کی رحمت اور اس کا عذاب بے حساب ہیں۔کسی شاعر نے خوب کہا ہے۔ شعر

بتہدید گر برکشد تیغ حکم		بمانند کرو بیان صم وبکم

دگر در دہد یک صلائے کرم		عزازیل گوید نصیبے برم

❀❀❀❀

باب

(٣٥٤٣) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ : قَالَ ((إِنَّ اللّٰهَ حِيْنَ خَلَقَ الْخَلْقَ كَتَبَ بِيَدِهِ عَلَى نَفْسِهِ أَنَّ رَحْمَتِي تَغْلِبُ غَضَبِي)). (حسن صحيح) سلسلة الأحاديث الصحيحة (١٦٢٩) الروض النضير (١١١٨)

ترجمہ: روایت ہے ابو ہریرہؓ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کہ اللہ تعالیٰ نے جب مخلوقات کو اپنے ہاتھ سے لکھا اپنی ذات کے واسطے کہ رحمت میری غالب ہے میرے غضب پر۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

❀❀❀❀

(٣٥٤٤) عَنْ أَنَسٍ قَالَ: دَخَلَ النَّبِيُّ ﷺ الْمَسْجِدَ وَرَجُلٌ قَدْ صَلّٰى وَهُوَ يَدْعُو وَهُوَ يَقُولُ فِي دُعَائِهِ : اَللّٰهُمَّ لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ الْمَنَّانُ، بَدِيعَ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ ذَاالْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ. فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ. ((أَتَدْرُوْنَ بِمَا دَعَا اللّٰهَ؟ دَعَا اللّٰهَ بِاسْمِهِ الْأَعْظَمِ الَّذِي إِذَا دُعِيَ بِهِ أَجَابَ وَإِذَا سُئِلَ بِهِ أَعْطٰى)).

(اسناده صحيح) الروض النضير (١٣٣)

ترجمہ: روایت ہے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے کہ داخل ہوئے نبی ﷺ مسجد میں اور ایک شخص نے نماز پڑھی اور وہ دعا کرتا تھا اور اپنی دعا میں کہتا تھا اللھم سے الاکرام تک۔یعنی یا اللہ کوئی معبود برحق نہیں مگر تو، تو ہی ہے احسان کرنے والا پیدا کرنے والا آسمانوں کا اور زمین کا، صاحب بزرگی اور بڑائی کا، سو فرمایا نبی ﷺ نے آیا جانتے ہو تم جن لفظوں سے اس نے دعا کی دعا

کی اس نے اللہ کے اسم اعظم سے کہ جب دعا کی جائے قبول کرے اور جب اس سے مانگے اس نام سے عطا کرے۔

فائدہ: یہ حدیث غریب ہے اس سند سے اور مروی ہوئی یہ حدیث اور سند سے بھی انس رضی اللہ عنہ سے۔

❀❀❀❀

۱۰۰۔ باب: ((رَغِمَ أَنْفُ رَجُلٍ ذُكِرْتُ عِنْدَهُ......))

اس شخص کی ناک خاک آلود ہو جس کے پاس میرا ذکر ہو......

(۳۵۴۵) عَنْ أَبِیْ هُرَيْرَةَ: قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((رَغِمَ أَنْفُ رَجُلٍ ذُكِرْتُ عِنْدَه فَلَمْ يُصَلِّ عَلَیَّ، وَرَغِمَ أَنْفُ رَجُلٍ دَخَلَ عَلَيْهِ رَمَضَانُ ثُمَّ انْسَلَخَ قَبْلَ أَنْ يُغْفَرَلَهُ. وَرَغِمَ أَنْفُ رَجُلٍ أَدْرَكَ عِنْدَهُ أَبَوَاهُ الْكِبَرَ فَلَمْ يُدْخِلَاهُ الْجَنَّةَ)). قَالَ عَبْدُالرَّحْمٰنِ: وَأَظُنُّهُ قَالَ: ((أَوْأَحَدُهُمَا)).

(حسن صحیح) المشكاة (۹۲۷) التعليق الرغيب (۲/۲۸۳)

ترجمہ: روایت ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے: ناک میں خاک بھرے اس شخص کے کہ میرا ذکر ہو اس کے پاس اور درود نہ پڑھا مجھ پر اور ناک میں خاک بھرے اس شخص کے کہ آیا اس پر رمضان اور چلا گیا قبل اس کے وہ بخشا گیا اور ناک میں خاک بھرے اس کے جس نے پایا اپنے ماں باپ کو بوڑھا اور نہ داخل کیا انہوں نے اس کو جنت میں یعنی ان کی خدمت سے مستحق جنت نہ ہوا۔ کہا عبدالرحمٰن نے اور گمان کیا میں نے کہ فرمایا ایک ان میں کا یعنی ماں باپ کا۔

فائدہ: اس بارے میں جابر رضی اللہ عنہ اور انس رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث حسن ہے۔ غریب ہے اس سند سے۔ اور ربعی بن ابراہیم اور وہ بھائی ہیں اسماعیل بن ابراہیم کے اور وہ ثقہ ہیں اور وہ ابن علیہ ہیں اور مروی ہے بعض اہل علم سے کہ کہا انہوں نے جب درود بھیجتا ہے آدمی نبی ﷺ پر ایک بار مجلس میں تو کافی ہے اس کو جب تک اس مجلس میں رہے۔

❀❀❀❀

(۳۵۴٦) عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِیْ طَالِبٍ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اَلْبَخِيْلُ الَّذِیْ مَنْ ذُكِرْتُ عِنْدَهُ فَلَمْ يُصَلِّ عَلَیَّ)). (اسناده صحيح) المشكاة (۹۳۳) فضل الصلاة (۳۱/۱٤۔ ۳۹) التعليق الرغيب (۲/۲۸٤)

ترجمہ: روایت ہے علی بن ابو طالب رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کہ بخیل وہ ہے کہ جس کے آگے میرا ذکر ہو اور وہ مجھ پر درود نہ پڑھے۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے صحیح ہے۔

❀❀❀❀

۱۰۱۔ باب: دعا ((اللهم برد قلبی......))

دعا: اے اللہ میرے دل کو ٹھنڈا کر دے......

(٣٥٤٧) عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ أَبِيْ أَوْفٰى قَالَ : كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ : ((**اَللّٰهُمَّ بَرِّدْ قَلْبِيْ بِالثَّلْجِ وَالْبَرَدِ وَالْمَاءِ الْبَارِدِ، اَللّٰهُمَّ نَقِّ قَلْبِيْ مِنَ الْخَطَايَا كَمَا نَقَّيْتَ الثَّوْبَ الْأَبْيَضَ مِنَ الدَّنَسِ**)).(اسناده صحيح)

ترجمہ: روایت ہے عبداللہ بن ابی اوفی رضی اللہ عنہ سے کہا کرتے تھے رسول اللہ ﷺ یہ دعا کرتے اَللّٰھُمَّ سے آخر تک۔یعنی یا اللہ ٹھنڈا کر دے میرے دل کو برف اور اولوں اور ٹھنڈے پانی سے یا اللہ صاف و پاک کر دے دل میرا گناہوں سے جیسا صاف کیا تو نے سفید کپڑا میل سے۔

فائدہ : یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے۔

❀ ❀ ❀ ❀

باب

(٣٥٤٨) عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : ((**مَنْ فُتِحَ لَهُ مِنْكُمْ بَابُ الدُّعَاءِ فُتِحَتْ لَهُ أَبْوَابُ الرَّحْمَةِ وَمَا سُئِلَ اللّٰهَ شَيْئًا يَعْنِيْ أَحَبَّ إِلَيْهِ مِنْ أَنْ يُسْأَلَ الْعَافِيَةَ**)).

وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((**إِنَّ الدُّعَاءَ يَنْفَعُ مِمَّا نَزَلَ وَمِمَّا لَمْ يَنْزِلْ فَعَلَيْكُمْ عِبَادَ اللّٰهِ بِالدُّعَاءِ**)).

(اسناده ضعيف) تخريج المشكاة (٢٢٣٩) التعليق الرغيب (٢/٢٧٢) (اسناده حسن) تخريج المشكاة (٢٠٣٩) التعليق الرغيب : ٢/ ٢٧٢) اس ميں عبدالرحمٰن بن بن ابی بكر المليكی ضعيف هے ۔

ترجمہ: روایت ہے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے جس کے لیے کھولے گئے دروازے دعا کے کھولے گئے اس کے لیے دروازے رحمت کے اور کوئی چیز مانگنا اللہ کو اتنی پیاری نہیں معلوم ہوتی جتنی عافیت مانگنا اور فرمایا دعا نفع دیتی ہے اس بلا کو جو اتر چکی ہے اور جو اترے گی یا ابھی نہیں اتری سو لازم جانو اے بندو اللہ کے دعا کو۔

فائدہ : یہ حدیث غریب ہے۔نہیں جانتے ہم اس کو مگر عبدالرحمٰن بن ابی بکر قرشی سے اور وہ ملیکی ہیں اور ضعیف ہیں اہل حدیث کے نزدیک۔کلام کیا ان میں بعض محدثین نے ان کے حافظہ کی طرف سے۔اور روایت کیا اسرائیل نے یہ حدیث عبدالرحمٰن بن ابی بکر سے انہوں نے موسیٰ بن عقبہ سے انہوں نے نافع سے انہوں نے ابن عمرؓ سے انہوں نے نبی ﷺ سے کہ فرمایا آپؐ نے اللہ سے نہیں مانگی کوئی شے پیاری زیادہ عافیت سے۔روایت کی یہ ہم سے قاسم بن دینار کوفی نے اسحاق بن منصور سے انہوں نے اسرائیل سے۔

❀ ❀ ❀ ❀

۱۰۳ ۔ باب: مَنْ قَالَ كَلِمَةَ التوحِيْدِ الْمُفَصِّل عَشْرَ مَرَّاتٍ

جوکلمۂ توحید"لا اله الا الله......" دس بار کہے اس کی فضیلت

(۳۵۵۳) عَنْ أَبِي أَيُّوبَ الْأَنْصَارِيِّ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : ((مَنْ قَالَ عَشْرَ مَرَّاتٍ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهُ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ، كَانَتْ لَهُ عِدْلَ أَرْبَعِ رِقَابٍ مِنْ وَلَدِ إِسْمٰعِيْلَ)). (اسناده صحيح) سلسلة الأحاديث الضعيفة، تحت الحديث (٥١٢٦) .

ترجمہ: روایت ہے ابوایوب انصاریؓ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے: جو کہے دس بار لا الہ الا اللہ سے قدیر تک۔ اس کو چار بردوں کے آزاد کرنے کا ثواب ہوگا۔

فائدہ : روایت کی گئی یہ حدیث ابوایوبؓ سے موقوفاً۔

❀❀❀❀

(۳۵۵٤) عَنْ صَفِيَّةَ تَقُوْلُ : دَخَلَ عَلَيَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَبَيْنَ يَدَيَّ أَرْبَعَةُ آلَافِ نَوَاةٍ أُسَبِّحُ بِهَا قَالَ: ((لَقَدْ سَبَّحْتِ بِهٰذِهِ أَلَا أُعَلِّمُكِ بِأَكْثَرَ مِمَّا سَبَّحْتِ))؟ فَقُلْتُ عَلِّمْنِيْ، ((فَقَالَ قُوْلِيْ سُبْحَانَ اللّٰهِ عَدَدَ خَلْقِهِ)). (منكر) [الرد على التعقيب الحثيث (٣٥ ـ ٣٨)] ہاشم بن سعید ضعیف ہے ۔تقریب (٢١٤٧، ٧٢٥٤)

ترجمہ: روایت ہے سیدہ صفیہ رضی اللہ عنہا سے کہ داخل ہوئے ان پر رسول اللہ ﷺ اور ان کے آگے چار ہزار گٹھلیاں تھیں کھجور کی کہ وہ تسبیح کرتی تھیں تو فرمایا رسول اللہ ﷺ نے: تو نے تسبیح کی ان گٹھلیوں کے اوپر میں نہ سکھا دوں تجھے ایسی تسبیح جو ثواب میں اس سے زیادہ ہو میں نے عرض کی ضرور سکھائیے فرمایا آپؐ نے کہو سبحان الله عدد خلقه یعنی پاکی ہے اللہ تعالیٰ کو اس کی مخلوق کی گنتی کے برابر۔

فائدہ : یہ حدیث غریب ہے۔نہیں جانتے ہم صفیہ رضی اللہ عنہا کی روایت سے مگر اسی سند سے ہاشم بن سعید کوفی کی روایت سے اور اسناد اس کی معروف نہیں ہے اور اس باب میں ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بھی روایت ہے۔

❀❀❀❀

(۳۵۵۵) عَنْ جُوَيْرِيَّةَ بِنْتِ الْحَارِثِ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ مَرَّ عَلَيْهَا وَهِيَ فِي مَسْجِدِهَا، ثُمَّ مَرَّ النَّبِيُّ ﷺ بِهَا قَرِيْبًا مِنْ نِصْفِ النَّهَارِ فَقَالَ لَهَا : ((مَا زِلْتِ عَلٰى حَالِكِ))؟ فَقَالَتْ نَعَمْ، فَقَالَ: ((أَلَا أُعَلِّمُكِ كَلِمَاتٍ تَقُوْلِيْنَهَا: سُبْحَانَ اللّٰهِ عَدَدَ خَلْقِهِ، سُبْحَانَ اللّٰهِ عَدَدَ خَلْقِهِ، سُبْحَانَ اللّٰهِ عَدَدَ خَلْقِهِ، سُبْحَانَ اللّٰهِ رِضٰى نَفْسِهِ، سُبْحَانَ اللّٰهِ رِضٰى نَفْسِهِ، سُبْحَانَ اللّٰهِ رِضٰى نَفْسِهِ، سُبْحَانَ اللّٰهِ زِنَةَ عَرْشِهِ، سُبْحَانَ

اللّٰہِ زِنَةَ عَرْشِہٖ، سُبْحَانَ اللّٰہِ زِنَةَ عَرْشِہٖ، سُبْحَانَ اللّٰہِ مِدَادَ کَلِمَاتِہٖ، سُبْحَانَ اللّٰہِ مِدَادَ کَلِمَاتِہٖ، سُبْحَانَ اللّٰہِ مِدَادَ کَلِمَاتِہٖ))۔

(اسنادہ صحیح) سلسلة الأحادیث الضعیفة تحت الحدیث (۸۳) صحیح أبی داود (۱۳۴۸)

ترجمہ: روایت ہے جویریہ رضی اللہ عنہا سے کہا کہ نبی ﷺ ان کی مسجد میں ان کے اوپر گزرے پھر دوبارہ آئے دوپہر کے وقت اور پوچھا ان سے کہ تم جب سے اسی حال پر یعنی تسبیح کرتی ہو میں تمہیں ایسے کلمات بتادوں کہ تم اسے کہو یعنی تا کہ ثواب اس کے برابر پاؤ یا زیادہ پھر فرمایا آپؐ نے سبحان اللہ سے آخر تک۔ یعنی پاکی ہے اللہ کو اس کی مخلوق کے عدد کے برابر اور یہ تین بار کہا اور پاکی ہے اللہ کو اس کی ذات مقدس کی خوشی کے برابر تین بار اور۔ پاکی ہے اللہ کو اس کے عرش کے وزن کے برابر اس کو تین بار کہا اور پاکی ہے اللہ کو اس کے کلموں کی سیاہی کے برابر یہ بھی تین بار کہا۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور محمد بن عبدالرحمٰن مولیٰ ہیں آل طلحہ کے اور وہ شیخ ہیں مدینہ کے رہنے والے ثقہ ہیں۔ اور روایت کی ان سے مسعودی اور ثوری نے یہی حدیث۔

❀❀❀❀

۱۰۴۔ بَابُ: ((إِنَّ اللّٰہَ حَیِیٌّ کَرِیْمٌ......))

اللہ تعالیٰ حیادار اور کریم ہے

(۳۵۵۶) عَنْ سَلْمَانَ الْفَارِسِیِّ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ: ((إِنَّ اللّٰہَ حَیِیٌّ کَرِیْمٌ یَسْتَحْیِیْ إِذَا رَفَعَ الرَّجُلُ إِلَیْہِ یَدَیْہِ أَنْ یَرُدَّھُمَا صِفْرًا خَائِبَتَیْنِ))۔

(اسنادہ صحیح) التعلیق الرغیب (۲/۲۷۲) تخریج مشکاة المصابیح (۲۲۴۴) صحیح أبی داود (۱۳۳۷)

ترجمہ: روایت ہے سلمان فارسی رضی اللہ عنہ سے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ بڑی شرم والا ہے اور اللہ شرم کرتا ہے جب آدمی اس کی طرف ہاتھ اٹھاتا ہے اس سے کہ خالی پھیرے ان کو اور محروم رکھے۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے۔ غریب ہے۔ اور روایت کی بعض نے یہی روایت اور مرفوع نہ کی۔

❀❀❀❀

(۳۵۵۷) عَنْ أَبِیْ ھُرَیْرَةَ: أَنَّ رَجُلًا کَانَ یَدْعُوْ بِأُصْبُعَیْہِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ: ((أَحِّدْ أَحِّدْ))۔

(حسن صحیح) ((صفة الصلاة)) تخریج مشکاة المصابیح (۹۱۳)

ترجمہ: روایت ہے ابوہریرہؓ سے کہ ایک شخص دعا کرتا تھا دو انگلیوں سے تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ایک سے دعا کر ایک سے دعا کر۔

فائدہ : یہ حدیث غریب ہے اور مراد حدیث کی یہ ہے کہ جب اشارہ کرے آدمی دعا میں یعنی تشہد میں تو ایک انگلی سے اشارہ کرے۔

❀❀❀❀

أَحَادِيثُ شَتّٰى
متفرق حدیثیں دعاؤں کی

١٠٥۔ باب: ((سَلُوا اللّٰهَ الْعَفْوَ وَالْعَافِيَةَ ……))
مانگو اللہ تعالیٰ سے عفو اور عافیت

(٣٥٥٨) **عَنْ** رِفَاعَةَ قَالَ : قَامَ أَبُوبَكْرِ الصِّدِّيقُ عَلَى الْمِنْبَرِ ثُمَّ بَكَى فَقَالَ: قَامَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ عَامَ الْأَوَّلِ عَلَى الْمِنْبَرِ ثُمَّ بَكَى فَقَالَ: ((**سَلُوا اللّٰهَ الْعَفْوَ وَالْعَافِيَةَ، فَإِنَّ أَحَدًا لَمْ يُعْطَ بَعْدَ الْيَقِينِ خَيْرًا مِنَ الْعَافِيَةِ**)). (حسن صحيح) الروض النضير (٩١٧) تخرج الأحاديث المختارة (٦٢۔٦٤)

ترجمہ: روایت ہے رفاعہ سے کہا انہوں نے کہ کھڑے ہوئے ابوبکر رضی اللہ عنہ منبر پر اور فرمایا کہ کھڑے ہوئے رسول اللہ ﷺ پہلے سال میں یعنی ہجرت کے پھر روئے اور ارشاد فرمایا کہ مانگو اللہ سے عفو اور عافیت اس لیے بعد یقین کے کسی کو کوئی چیز نہ ملی بہتر عافیت سے۔

فائدہ : یہ حدیث حسن ہے۔ غریب ہے اس سند سے ابوبکرؓ سے۔

❀❀❀❀

١٠٦۔ باب: ((مَا أَصَرَّ مَنِ اسْتَغْفَرَ ……))
جس نے استغفار کی اپنے گناہ پر اس نے اصرار نہ کیا

(٣٥٥٩) **عَنْ** أَبِي بَكْرٍ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ : ((**مَا أَصَرَّ مَنِ اسْتَغْفَرَ وَلَوْ فَعَلَهُ فِي الْيَوْمِ سَبْعِينَ مَرَّةً**)). (اسناده ضعيف) تخريج المشكاة (٢٣٤٠) ضعيف أبي داود (٢٦٧) (اس میں مولا ابی بکر مجہول ہے)

ترجمہ: روایت ہے ابوبکرؓ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے جس نے استغفار کی اپنے گناہ پر اس نے اصرار نہ کیا اگرچہ مرتکب ہوا گناہ کا دن میں ستر بار۔

فائدہ : یہ حدیث غریب ہے۔نہیں جانتے ہم اس کو مگر ابونصیرہ کی روایت سے اور اسناد اس کی قوی نہیں۔

❀❀❀❀

۱۰۷۔ باب

(۳۵۶۰) عَنْ أَبِي أُمَامَةَ قَالَ: لَبِسَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ ثَوْبًا جَدِيدًا فَقَالَ : اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي كَسَانِي مَا أُوَارِي بِهِ عَوْرَتِي، وَأَتَجَمَّلُ بِهِ فِي حَيَاتِي، ثُمَّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ : ((**مَنْ لَبِسَ ثَوْبًا جَدِيدًا فَقَالَ: اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي كَسَانِي مَا أُوَارِي بِهِ عَوْرَتِي وَأَتَجَمَّلُ بِهِ فِي حَيَاتِي، ثُمَّ عَمَدَ إِلَى الثَّوْبِ الَّذِي أَخْلَقَ فَتَصَدَّقَ بِهِ كَانَ فِي كَنَفِ اللّٰهِ وَفِي حِفْظِ اللّٰهِ وَفِي سِتْرِ اللّٰهِ حَيًّا وَمَيِّتًا**)).

(اسناده ضعيف) تخريج مشكاة المصابيح (٤٣٧٤) التعليق الرغيب (٣/١٠٠) سلسلة الأحاديث الضعيفة (٤٦٤٩) اس میں ابوالعلاء راوی مجھول ہے

ترجمہ: روایت ہے ابوامامہؓ سے کہ حضرت عمرؓ نے نیا کپڑا پہنا اور کہا الحمد للہ سے فی حیاتی تک۔ پھر کہا سنا میں نے رسول اللہ ﷺ سے کہ فرماتے تھے جو پہنے نیا کپڑا اور کہے سب تعریف ہے اللہ کو پہنایا اس نے مجھ کو ایسا کپڑا کہ چھپاتا ہوں میں اس سے اپنا ستر اور سنوارتا ہوں میں اس سے اپنی زندگی میں پھر پرانا کپڑا صدقہ دے دیا ہوگا وہ اللہ کی حفاظت میں ہے اور پناہ میں اور پردہ میں زندگی اور موت میں۔

فائدہ : یہ حدیث غریب ہے۔اور روایت کی یہ یحییٰ بن ایوب نے عبید بن زحر سے انہوں نے روایت کی علی بن یزید سے انہوں نے قاسم سے انہوں نے ابوامامہؓ سے۔

❀❀❀❀

۱۰۸۔ باب

(۳۵۶۱) عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ بَعَثَ بَعْثًا قِبَلَ نَجْدٍ فَغَنِمُوا غَنَائِمَ كَثِيرَةً وَأَسْرَعُوا الرَّجْعَةَ فَقَالَ رَجُلٌ مِمَّنْ لَمْ يَخْرُجْ: مَا رَأَيْنَا بَعْثًا أَسْرَعَ رَجْعَةً وَلَا أَفْضَلَ غَنِيمَةً مِنْ هٰذَا الْبَعْثِ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((**أَلَا أَدُلُّكُمْ عَلَى قَوْمٍ أَفْضَلُ غَنِيمَةً وَأَسْرَعُ رَجْعَةً؟ قَوْمٌ شَهِدُوا صَلَاةَ الصُّبْحِ ثُمَّ جَلَسُوا يَذْكُرُونَ اللّٰهَ حَتّٰى طَلَعَتِ الشَّمْسُ فَأُولٰئِكَ أَسْرَعُ رَجْعَةً وَأَفْضَلُ غَنِيمَةً**)). (اسناده ضعيف)

التعليق الرغيب: (١/١٦٦۔ الصحيحة تحت الحديث (٢٠٣١) (اس میں حماد بن ابی حمید راوی ضعیف ہے)۔

ترجمہ: روایت ہے عمر بن خطابؓ سے کہ نبی ﷺ نے بھیجا ایک لشکر نجد کی طرف اور انہوں نے بہت سی غنیمتیں حاصل کیں اور

جلدی لوٹ آئے تو ایک شخص نے کہا جوان کے ساتھ نہیں نکلا تھا کہ میں نے کوئی لشکر ایسا نہیں دیکھا جو ایسا جلد لوٹے اور ایسی عمدہ غنیمت لائے اس سے بڑھ کر، تو فرمایا نبی ﷺ نے کیا میں بتادوں تم کو ایسے لوگ جو اس سے افضل غنیمت لائے ہوں اوران سے جلد لوٹے ہوں اور وہ لوگ ہیں جو حاضر ہوئے نماز صبح میں یعنی جماعت میں پھر بیٹھے اللہ کا ذکر کرتے رہے یہاں تک کہ آفتاب نکلا سو وہ لوگ ہیں ان سے جلد لوٹنے والے ہیں اوران سے افضل غنیمت لانے والے۔

فائدہ : یہ حدیث غریب ہے نہیں جانتے ہم اس کو مگر اسی سند سے اور حماد بن ابوحمید وہ محمد بن ابوحمید ہیں اور وہ ابوابراہیم انصاری مدنی ہیں اور وہ ضعیف ہیں حدیث میں۔

❀❀❀❀

(٣٥٦٢) عَنْ عُمَرَ أَنَّهُ اسْتَأْذَنَ النَّبِيَّ ﷺ فِي الْعُمْرَةِ فَقَالَ : ((أَيْ أُخَيَّ أَشْرِكْنَا فِيْ دُعَاءِكَ وَلَا تَنْسَنَا)).

(اسناده ضعيف) تخريج مشكاة المصابيح (٢٢٤٨) ضعيف أبي داود (٢٦٤) (اس میں عاصم بن عبیداللہ ضعیف راوی ہے)

ترجمہ: روایت ہے حضرت عمرؓ سے کہ انہوں نے اجازت مانگی نبی ﷺ سے عمرہ کی تو آپؐ نے فرمایا: اے میرے چھوٹے بھائی شریک کرنا ہم کو بھی دعا میں اور بھولنا نہیں۔

فائدہ : یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

❀❀❀❀

١١٠۔ باب

(٣٥٦٣) عَنْ عَلِيٍّ أَنَّ مُكَاتِبًا جَاءَهُ فَقَالَ : إِنِّيْ قَدْ عَجِزْتُ عَنْ كِتَابَتِيْ فَأَعِنِّيْ، قَالَ : أَلَا أُعَلِّمُكَ كَلِمَاتٍ عَلَّمَنِيْهِنَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ؟ لَوْ كَانَ عَلَيْكَ مِثْلُ جَبَلِ صِيْرٍ دَيْنًا أَدَّاهُ اللّٰهُ عَنْكَ. قَالَ : ((قُلِ اللّٰهُمَّ اكْفِنِيْ بِحَلَالِكَ عَنْ حَرَامِكَ، وَأَغْنِنِيْ بِفَضْلِكَ عَمَّنْ سِوَاكَ)).

(اسناده حسن) التعليق الرغيب (٢/ ٤٠۔ تخريج الكلم الطيب (١٤٣/٩٩)

ترجمہ: روایت ہے حضرت علیؓ سے کہ آیا ان کے پاس ایک مکاتب اور اس نے کہا میں اپنی ادائے کتابت سے عاجز ہو گیا سو میری مدد کیجیے آپؐ نے فرمایا تجھے ایسے کلمات سکھاتا ہوں جو سکھائے مجھ کو رسول اللہ ﷺ نے کہ اگر تجھ پر کوہ صیر کے برابر قرض ہو تو بھی ادا ہو جائے تو کہہ اللھم سے آخر تک۔ یعنی یا اللہ باز رکھ اور دور کر مجھ کو اپنے حرام سے حلال دے کر اور بے پرواہ کر دے مجھ کو اپنے غیر سے۔

❀❀❀❀

۱۱۱ ۔ باب: فی دعاء المریض

مریض کی دعا کے بیان میں

(۳۵۶۴) عَنْ عَلِيٍّ قَالَ : كُنْتُ شَاكِيًا فَمَرَّ بِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَأَنَا أَقُوْلُ : اَللّٰهُمَّ إِنْ كَانَ أَجَلِيْ قَدْ حَضَرَ فَأَرِحْنِيْ، وَإِنْ كَانَ مُتَأَخِّرًا فَارْفَعْنِيْ، وَإِنْ كَانَ بَلَاءً فَصَبِّرْنِيْ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : ((**كَيْفَ قُلْتَ**))؟ قَالَ : فَأَعَادَ عَلَيْهِ مَا قَالَ، قَالَ : فَضَرَبَهُ بِرِجْلِهِ وَقَالَ : ((**اَللّٰهُمَّ عَافِهِ. أَوِ اشْفِهِ**)). شُعْبَةُ الشَّاكُ ـ قَالَ : فَمَا اشْتَكَيْتُ وَجَعِيْ بَعْدُ. (اسناده ضعيف) تخريج المشكاة (۶۱۰۷)

ترجمہ: روایت ہے حضرت علیؓ سے کہ میں بیمار ہوا اور آپ میرے پاس تشریف لائے اور میں کہتا تھا یا اللہ اگر میری موت قریب آئی ہو تو مجھے راحت دے اور اگر موت دور ہو تو مجھے اٹھا دے یعنی تندرست کر دے اور اگر امتحان منظور ہو تو صبر دے تو فرمایا آپؐ نے کیونکر کہا تو نے کہا علیؓ نے پھر کہی میں نے وہی بات، سو مارا مجھ کو آپؐ نے اپنے پیر سے اور فرمایا اللہ اس کو عافیت دے یا فرمایا شفا دے۔ شعبہ جو راوی حدیث ہیں ان کو شک ہے فرمایا حضرت علیؓ نے کہ پھر میں نے اپنے مرض کی شکایت نہیں کی یعنی تندرست ہو گیا۔

❁❁❁❁

(۳۵۶۵) عَنْ عَلِيٍّ قَالَ : كَانَ النَّبِيُّ ﷺ إِذَا عَادَ مَرِيضًا قَالَ : ((**أَللّٰهُمَّ أَذْهِبِ الْبَأْسَ رَبَّ النَّاسِ، وَاشْفِ أَنْتَ الشَّافِيْ لَا شِفَاءَ إِلَّا شِفَاءُكَ شِفَاءً لَا يُغَادِرُ سَقَمًا**)). (اسناده صحيح)

ترجمہ: روایت ہے حضرت علیؓ سے کہ نبی ﷺ جب کسی بیمار کی عیادت فرماتے تو اذھب سے آخر تک۔ پڑھتے یعنی یا اللہ دور کر مرض کو اے رب لوگوں کے اور شفا دے اور تو ہی ہے شفا دینے والا نہیں شفا مگر تیری دی ہوئی ایسی شفا دے کہ کوئی مرض باقی نہ رہے۔

فائدہ : یہ حدیث حسن ہے۔

❁❁❁❁

۱۱۲ ۔ باب: فی دعاء الوتر

وتر کی دعا میں سے

(۳۵۶۶) عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِيْ طَالِبٍ : أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَقُوْلُ فِيْ وِتْرِهِ : ((**اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَعُوْذُ بِرِضَاكَ مِنْ سَخَطِكَ، وَأَعُوْذُ بِمُعَافَاتِكَ مِنْ عُقُوْبَتِكَ، وَأَعُوْذُبِكَ مِنْكَ لَا أُحْصِيْ ثَنَاءً عَلَيْكَ أَنْتَ كَمَا أَثْنَيْتَ عَلٰى نَفْسِكَ**)).

(اسناده صحيح) ارواء الغليل (۴۳۰) تخريج مشكاة المصابيح (۱۲۷۶) صحيح أبي داود (۸۲۳)

ترجمہ: روایت ہے حضرت علیؓ سے کہ وہ اپنے وتر میں یہ دعا پڑھتے اللھم سے آخر تک۔ یعنی یا اللہ تیری رضا کی پناہ میں آتا ہے تیرے غصہ سے تیری بخشش کی پناہ میں آتا ہوں تیرے عذاب سے میں پوری تعریف نہیں کرسکتا تو ویسا ہی ہے جیسی تعریف تو نے آپ اپنی ذات مبارک کی کی۔

فائدہ : یہ حدیث حسن ہے۔ غریب ہے نہیں جانتے ہم اس کو مگر اسی سند سے حماد بن سلمہ کی روایت سے۔

❀❀❀❀

۱۱۳۔ باب: فِي دُعَاءِ النَّبِيِّ ﷺ وَتَعَوُّذِهِ فِي دُبُرِ كُلِّ صَلَاةٍ

نبی ﷺ کی دعا اور فرض نماز کے بعد تعوذ کے بیان میں

(۳۵٦۷) **عَنْ** سَعْدٍ كَانَ يُعَلِّمُ بَنِيهِ هٰؤُلَاءِ الْكَلِمَاتِ كَمَا يُعَلِّمُ الْمُكْتِبُ الْغِلْمَانَ وَيَقُولُ: إِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ يَتَعَوَّذُ بِهِنَّ دُبُرَ الصَّلٰوةِ : ((**اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْجُبْنِ، وَأَعُوذُ بِكَ مِنَ الْبُخْلِ، وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ أَرْذَلِ الْعُمُرِ، وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الدُّنْيَا وَعَذَابِ الْقَبْرِ**)). (اسناده صحيح)

ترجمہ: روایت ہے کہ سعدؓ اپنے بیٹوں کو یہ کلمات سکھاتے تھے جیسے کہ معلم لڑکوں کو سکھاتا ہے اور کہتے تھے کہ آپ ﷺ ان کے ساتھ پناہ مانگتے تھے ہر نماز کے بعد اَللّٰهُمَّ سے آخر تک۔ یعنی یا اللہ میں تیری پناہ میں آتا ہوں نامردی سے اور تیری پناہ میں آتا ہوں بڑھاپے کی عمر سے یعنی جس میں عقل جاتی رہے، اور پناہ مانگتا ہوں میں فتنہ دنیا سے اور عذاب قبر سے۔

فائدہ : کہا ابوعیسیٰ نے کہ عبداللہ ابواسحاق ہمدانی اضطراب کرتے تھے اس روایت میں کہ کبھی کہتے تھے روایت ہے عمرو بن میمون سے وہ روایت کرتے ہیں عمر سے اور کبھی اور کچھ کہتے۔ اور یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اس سند سے۔

❀❀❀❀

(۳۵٦۸) **عَنْ** سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ أَنَّهُ دَخَلَ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ عَلَى امْرَأَةٍ وَبَيْنَ يَدَيْهَا نَوَاةٌ أَوْ قَالَ حَصَاةٌ تُسَبِّحُ بِهَا فَقَالَ: ((**أَلَا أُخْبِرُكِ بِمَا هُوَ أَيْسَرُ عَلَيْكِ مِنْ هٰذَا وَ أَفْضَلُ؟ سُبْحَانَ اللّٰهِ عَدَدَ مَا خَلَقَ فِي السَّمَاءِ، وَسُبْحَانَ اللّٰهِ عَدَدَ مَا خَلَقَ فِي الْأَرْضِ، وَسُبْحَانَ اللّٰهِ عَدَدَ مَا بَيْنَ ذٰلِكَ، وَسُبْحَانَ اللّٰهِ عَدَدَ مَا هُوَ خَالِقٌ، وَاللّٰهُ أَكْبَرُ مِثْلَ ذٰلِكَ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ مِثْلَ ذٰلِكَ، وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ مِثْلَ ذٰلِكَ**)). (منكر) تخريج المشكاة (۲۳۱۱) سلسلة الأحاديث الضعيفة (۸۳) تخريج الكلم الطيب (۱۳/٤) (اس میں خزیمہ راوی مجہول ہے)

ترجمہ: روایت ہے سعد بن ابی وقاصؓ سے کہ وہ گئے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ایک عورت کے پاس اور ان کے آگے گٹھلیاں یا

کنکر تھے کہ وہ اس پر تسبیح کرتی تھیں تو آپ نے فرمایا کہ میں تم کو اس سے سہل یا افضل تسبیح سکھاؤں یعنی ثواب میں اس سے بہتر ہو اور لفظوں میں کم سبحان اللہ سے آخر تک۔ یعنی پاکی ہے اللہ تعالیٰ کو آسمان اور زمین کی مخلوقات کے برابر اور جوان کے درمیان میں ہے اور پاکی ہے اس مخلوق کے برابر جس کو وہ پیدا کرنے والا ہے یعنی ابد تک اور بڑائی ہے اس کو اسی کے برابر اور حول ولاقوۃ نہیں ہے مگر اللہ کے ساتھ یہ بھی اتنی ہی مخلوق کے برابر۔

فائدہ : یہ حدیث حسن ہے۔ غریب ہے سعد کی روایت سے۔

❀❀❀❀

(۳۵۶۹) عَنِ الزُّبَيْرِ بْنِ الْعَوَّامِ قَالَ : قَالَ النَّبِيُّ ﷺ : ((مَا مِنْ صَبَاحٍ يُصْبِحُ الْعَبْدُ فِيهِ إِلَّا وَمُنَادٍ يُنَادِي سَبِّحُوا الْمَلِكَ الْقُدُّوسَ)).

(اسناده ضعيف) سلسلة الأحاديث الضعيفة (٤٤٩٧) (اس میں ابوحکیم مولیٰ الزبیر مجہول ہے)

ترجمہ: روایت ہے زبیر بن عوام رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا نبی ﷺ نے کہ کوئی صبح ایسی نہیں کہ ایک پکارنے والا پکارتا ہے کہ تسبیح کرو ملک قدوس کی۔

فائدہ : یہ حدیث غریب ہے۔

❀❀❀❀

١١٤ ـ باب: في دعاء الحفظ

حفظ (قرآن) کی دعا کے بیان میں

(۳۵۷۰) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّهُ قَالَ : بَيْنَمَا نَحْنُ عِنْدَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ إِذْ جَاءَهُ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ فَقَالَ: بِأَبِي أَنْتَ وَأُمِّي تَفَلَّتَ هٰذَا الْقُرْآنُ مِنْ صَدْرِي فَمَا أَجِدُنِي أَقْدِرُ عَلَيْهِ، فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((يَا أَبَا الْحَسَنِ! أَفَلَا أُعَلِّمُكَ كَلِمَاتٍ يَنْفَعُكَ اللّٰهُ بِهِنَّ وَيَنْفَعُ بِهِنَّ مَنْ عَلَّمْتَهُ وَيُثَبِّتُ مَا تَعَلَّمْتَ فِي صَدْرِكَ؟)) قَالَ: أَجَلْ يَارَسُولَ اللّٰهِ! فَعَلِّمْنِي. قَالَ : ((إِذَا كَانَ لَيْلَةُ الْجُمُعَةِ فَإِنِ اسْتَطَعْتَ أَنْ تَقُومَ فِي ثُلُثِ اللَّيْلِ الْآخِرِ فَإِنَّهَا سَاعَةٌ مَشْهُودَةٌ وَالدُّعَاءُ فِيهَا مُسْتَجَابٌ. وَقَدْ قَالَ أَخِي يَعْقُوبُ ﴿لِبَنِيهِ سَوْفَ أَسْتَغْفِرُ لَكُمْ رَبِّي﴾ يَقُولُ حَتّٰى تَأْتِي لَيْلَةُ الْجُمُعَةِ. فَإِنْ لَمْ تَسْتَطِعْ فَقُمْ فِي وَسَطِهَا فَإِنْ لَمْ تَسْتَطِعْ فَقُمْ فِي أَوَّلِهَا فَصَلِّ أَرْبَعَ رَكَعَاتٍ تَقْرَأُ فِي الرَّكْعَةِ الْأُولٰى بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ وَسُورَةِ يٰسٓ، وَفِي الرَّكْعَةِ الثَّانِيَةِ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ وَحٰمٓ الدُّخَانَ، وَفِي الرَّكْعَةِ الثَّالِثَةِ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ وَالٓمٓ

تَنْزِيْلُ السَّجْدَةِ، وَفِي الرَّكْعَةِ الرَّابِعَةِ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ وَتَبَارَكَ الْمُفَصَّلَ. فَإِذَا فَرَغْتَ مِنَ التَّشَهُّدِ فَاحْمَدِ اللّٰهَ وَأَحْسِنِ الثَّنَاءَ عَلَى اللّٰهِ وَصَلِّ عَلَيَّ وَأَحْسِنْ وَعَلَى سَائِرِ النَّبِيِّيْنَ، وَاسْتَغْفِرْ لِلْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ وَلِإِخْوَانِكَ الَّذِيْنَ سَبَقُوْكَ بِالْإِيْمَانِ ثُمَّ قُلْ فِيْ اٰخِرِ ذٰلِكَ: اَللّٰهُمَّ ارْحَمْنِيْ بِتَرْكِ الْمَعَاصِيْ أَبَدًا مَا أَبْقَيْتَنِيْ، وَأَرْحَمْنِيْ أَنْ أَتَكَلَّفَ مَالَا يَعْنِيْنِيْ، وَارْزُقْنِيْ حُسْنَ النَّظَرِ فِيْمَا يُرْضِيْكَ عَنِّيْ اَللّٰهُمَّ بَدِيْعَ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ ذَاالْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ وَالْعِزَّةِ الَّتِيْ لَا تُرَامُ أَسْئَلُكَ يَااَللّٰهُ يَارَحْمٰنُ بِجَلَالِكَ وَنُوْرِ وَجْهِكَ أَنْ تُلْزِمَ قَلْبِيْ حِفْظَ كِتَابِكَ كَمَا عَلَّمْتَنِيْ وَارْزُقْنِيْ أَنْ أَتْلُوَهٗ عَلَى النَّحْوِ الَّذِيْ يُرْضِيْكَ عَنِّيْ. اَللّٰهُمَّ بَدِيْعَ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ ذَاالْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ وَالْعِزَّةِ الَّتِيْ لَا تُرَامُ أَسْئَلُكَ يَااللّٰهُ يَارَحْمٰنُ بِجَلَالِكَ وَنُوْرِ وَجْهِكَ أَنْ تُنَوِّرَ بِكِتَابِكَ بَصَرِيْ وَأَنْ تُطْلِقَ بِهٖ لِسَانِيْ وَأَنْ تُفَرِّجَ بِهٖ عَنْ قَلْبِيْ وَأَنْ تَشْرَحَ بِهٖ صَدْرِيْ وَأَنْ تَغْسِلَ بِهٖ بَدَنِيْ فَإِنَّهٗ لَا يُعِيْنُنِيْ عَلَى الْحَقِّ غَيْرُكَ وَلَا يُؤْتِيْهِ إِلَّا أَنْتَ وَلَاحَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ. يَا أَبَا الْحَسَنِ افْعَلْ ذٰلِكَ ثَلٰثَ جُمَعٍ أَوْخَمْسًا أَوْسَبْعًا تُجَبْ بِإِذْنِ اللّٰهِ وَالَّذِيْ بَعَثَنِيْ بِالْحَقِّ مَا أَخْطَأَ مُؤْمِنًا قَطُّ)). قَالَ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ عَبَّاسٍ! فَوَاللّٰهِ مَا لَبِثَ عَلِيٌّ إِلَّا خَمْسًا أَوْسَبْعًا حَتّٰى جَاءَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فِيْ مِثْلِ ذٰلِكَ الْمَجْلِسِ فَقَالَ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ! إِنِّيْ كُنْتُ فِيْمَا خَلَا لَا اٰخُذُ إِلَّا أَرْبَعَ اٰيَاتٍ أَوْنَحْوَهُنَّ فَإِذَا قَرَأْتُهُنَّ عَلٰى نَفْسِيْ تَفَلَّتْنَ وَأَنَا أَتَعَلَّمُ الْيَوْمَ أَرْبَعِيْنَ اٰيَةً وَنَحْوَهَا فَإِذَا قَرَأْتُهَا عَلٰى نَفْسِيْ فَكَأَنَّمَا كِتَابُ اللّٰهِ بَيْنَ عَيْنَيَّ وَلَقَدْ كُنْتُ أَسْمَعُ الْحَدِيْثَ فَإِذَا رَدَدْتُهٗ تَفَلَّتَ وَأَنَا الْيَوْمَ أَسْمَعُ الْأَحَادِيْثَ فَإِذَا تَحَدَّثْتُ بِهَا لَمْ أَخْرِمْ مِنْهَا حَرْفًا، فَقَالَ لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عِنْدَ: ((ذٰلِكَ مُؤْمِنٌ وَرَبِّ الْكَعْبَةِ يَا أَبَا الْحَسَنِ)). (اسناده موضوع) التعليق الرغيب: ۲/ ۲۱۴۔ سلسلة الأحاديث الضعيفة (۳۳۷۴)

ترجمہ: روایت ہے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہ علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور عرض کیا کہ میرے ماں باپ آپ پر فدا ہوں نکلا جاتا ہے قرآن میرے سینہ سے اور میں اس کے حفظ پر قادر نہیں' تو آپ نے فرمایا اے ابوالحسن میں تمہیں ایسے کلمات سکھادوں کہ تم کو بھی نفع دیں اور جسے سکھاؤ اسے بھی اور جو سیکھو قرآن سے وہ سینہ میں رہے انہوں نے عرض کی کہ ہاں سکھایئے آپ نے فرمایا جب جمعہ کی رات ہو اگر اٹھ سکے تو تہائی رات میں آخر کے تو وہ گھڑی ایسی ہے کہ فرشتے حاضر ہوتے ہیں اور دعا اس وقت قبول ہوتی ہے اور میرے بھائی یعقوب علیہ السلام نے اپنے بیٹوں کو وعدہ دیا کہ میں مغفرت مانگوں گا اپنے رب سے تمہارے لیے یعنی جب آئے رات جمعہ کی پھر اگر نہ ہو سکے تجھ سے تو کھڑا ہو درمیانی رات میں ورنہ اول رات میں اور چار رکعت پڑھ کر پہلی میں فاتحہ اور یاسین دوسری میں فاتحہ اور حم دخان تیسری میں فاتحہ اور الم تنزیل السجدہ

اور چوتھی میں فاتحہ اور تبارک جو مفصل میں ہے پھر جب تشہد پڑھ چکے تو حمد وثنا کر اللہ کی اور خوب درود بھیج مجھ پر اور تمام پیغمبروں پر اور مغفرت مانگ مؤمن مردوں اور عورتوں کے لیے اور ان بھائیوں کے لیے جو تجھ سے پہلے ایمان سے مشرف ہو چکے ہیں پھر آخر میں کہہ اللھم سے الا باللہ العظیم تک یعنی یا اللہ رحم کر مجھ پر ساتھ گناہ چھوڑ دینے کے جب تک مجھے زندہ رکھے اور رحم کر کہ بے فائدہ تکلف نہ کروں اور عنایت کر مجھے خوب غور کرنا تیرے پسندیدہ امور میں اے اللہ پیدا کرنے والے آسمانوں اور زمین کے صاحب جلال اور بزرگی کے اور ایسی عزت والے کہ کوئی اس عزت کی خواہش نہ کر سکے مانگتا ہوں تجھ سے اے بڑی رحمت کرنے والے تیرے جلال اور تیرے چہرے کی روشنی کے وسیلہ سے کہ لازم کر دے میرے دل پر یاد رکھنا اپنی کتاب کا جیسے کہ سکھائی تو نے اور توفیق دے کہ اسے پڑھوں میں جس طرح تو پسند کرے یا اللہ پیدا کرنے والے آسمانوں اور زمین کے جلال اور بزرگی والے اور ایسی عزت والے کہ جس کا کوئی ارادہ نہ کر سکے مانگتا ہوں تجھ سے اے اللہ تیری بزرگی اور تیرے چہرے کی روشنی کے وسیلے سے کہ پرنور کر دے میری آنکھیں اپنی کتاب سے اور جاری کر دے اس کو میری زبان پر اور کھول دے اس سے میرا دل اور کھول دے میرا سینہ اور دھو دے اس سے میرا بدن اس لیے کہ میری مدد حق پر کوئی نہیں کرتا سوا تیرے اور نہیں مدد کرتا کوئی مگر تو اور نہیں طاقت گناہ سے بچنے کی اور قوت نیکی کرنے کی مگر اللہ عظمت والے کی طرف سے۔ تمام ہوئی دعا پھر فرمایا آپؐ نے اے ابوالحسنؓ ایسا ہی کر و تم تین جمعہ یا پانچ جمعہ یا سات جمعہ کے قبول ہوگی دعا تمہاری اللہ کے حکم سے اور قسم ہے اس پروردگار کی کہ جس نے بھیجا مجھ کو حق کے ساتھ کہ محروم نہ رہے گا اس کو پڑھ کر کوئی مؤمن کبھی ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا کہ پانچ یا سات جمعہ کے بعد حضرت علی پھر آنحضرت ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے ویسے ہی مجلس میں اور عرض کی یا رسول اللہ پہلے میں چار آیتیں یاد کرتا تھا اور جب پڑھتا تھا بھول جاتا تھا اور اب چالیس آیتیں یاد کرتا ہوں اور جب پڑھتا ہوں تو گویا قرآن میرے آگے ہے اور میں حدیث سنتا تھا اور بار بار اس کو کہتا تھا پھر دل سے اتر جاتی تھی اور اب جو سنتا ہوں جب بیان کرتا ہوں اس میں سے ایک حرف نہیں چھوڑتا سو فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کہ قسم ہے رب کعبہ کی ابوالحسن بے شک مؤمن ہے۔

فائدہ: یہ حدیث غریب ہے۔ نہیں جانتے ہم اس کو مگر ولید بن مسلم کی روایت سے۔

❀❀❀❀

۱۱۵۔ باب: فی انتظار الفرج و غیر ذلك

تکلیف وغم وغیرہ کے ازالے کا انتظار کرنا

(۳۵۷۱) عَنْ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : ((سَلُوا اللّٰهَ مِنْ فَضْلِهِ فَإِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ أَنْ يُسْئَلَ

وَأَفْضَلُ الْعِبَادَةِ انْتِظَارُ الْفَرَجِ)).

(اسناده ضعيف) سلسلة الأحاديث الضعيفة (٤٩٢) (اس میں حماد بن واقد کمزور حافظے کی وجہ سے ضعیف ہے)

ترجمہ: روایت ہے عبداللہؓ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے: مانگو اللہ سے فضل اس کا اس لیے کہ دوست رکھتا ہے سوال کرنا اور افضل عبادت ہے انتظار کرنا دعا کے قبول ہونے کا۔

فائدہ : ایسے ہی روایت کی حماد بن واقد نے یہ حدیث اور حماد بن واقد حافظ نہیں رکھتے۔ اور روایت کی ابونعیم نے یہ حدیث اسرائیل سے انہوں نے حکیم بن جبیرؒ سے انہوں نے بواسطہ ایک مرد کے رسول اللہ ﷺ سے۔ اور حدیث ابونعیم کی اشبہ ہے کہ صحیح ہو بہ نسبت اس کی۔ [اس میں حکیم بن جبیر ضعیف ہے]

❀❀❀❀

(٣٥٧٢) عَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ قَالَ : كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَقُولُ : ((اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْكَسَلِ وَالْعَجْزِ وَالْبُخْلِ)) وَبِهٰذَا الْإِسْنَادِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ كَانَ يَتَعَوَّذُ مِنَ الْهَرَمِ وَعَذَابِ الْقَبْرِ. (اسناده صحيح)

ترجمہ: روایت ہے زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے کہ نبی ﷺ پڑھتے تھے یہ دعا یا اللہ میں تیری پناہ میں آتا ہوں سستی اور عجز اور بخیلی سے اور اسی اسناد سے مروی ہے کہ آپؐ پناہ مانگتے تھے بڑھاپے اور عذاب قبر سے۔

فائدہ : یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

❀❀❀❀

(٣٥٧٣) عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ : ((مَا عَلَى الْأَرْضِ مُسْلِمٌ يَدْعُوْ اللّٰهَ بِدَعْوَةٍ إِلَّا آتَاهُ اللّٰهُ إِيَّاهَا أَوْ صَرَفَ عَنْهُ مِنَ السُّوْءِ مِثْلَهَا مَا لَمْ يَدْعُ بِمَأْثَمٍ أَوْ قَطِيْعَةِ رَحِمٍ)) فَقَالَ رَجُلٌ مِّنَ الْقَوْمِ: إِذًا نُكْثِرُ. قَالَ : ((اللّٰهُ أَكْثَرُ)). (حسن صحيح) التعليق الرغيب (٢/ ٢٧١ـ ٢٧٢)

ترجمہ: روایت ہے عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کوئی مسلمان ایسا نہیں کہ مانگے اللہ سے کوئی چیز مگر دیتا ہے اس کو وہ چیز یا دور کر دیتا ہے اس سے کوئی برائی اس کے برابر جب تک دعا نہ کرے ساتھ گناہ کے یا قطع رحم کے سوا ایک شخص نے کہا کہ اب تو ہم بہت دعائیں کریں گے آپؐ نے فرمایا وہ اس سے بھی زیادہ قبول کرنے والا ہے۔

فائدہ : یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے اس سند سے۔ اور ابن ثوبان کا نام عبدالرحمٰن ہے اور وہ بیٹے ہیں ثابت کے وہ ثوبان کے وہ عابد شامی ہیں۔

❀❀❀❀

١١٦ ـ باب: الدعاء عند النوم

سونے کے وقت کی دعا

(٣٥٧٤) عَنِ الْبَرَاءِ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ : ((إِذَا أَخَذْتَ مَضْجَعَكَ فَتَوَضَّأْ وَضُوءَ كَ لِلصَّلٰوةِ ثُمَّ اضْطَجِعْ عَلٰى شِقِّكَ الْأَيْمَنِ ثُمَّ قُلْ: اَللّٰهُمَّ أَسْلَمْتُ وَجْهِيْ إِلَيْكَ، وَفَوَّضْتُ أَمْرِيْ إِلَيْكَ، وَأَلْجَأْتُ ظَهْرِيْ إِلَيْكَ رَغْبَةً وَرَهْبَةً إِلَيْكَ، لَا مَلْجَأَ وَلَا مَنْجَا مِنْكَ إِلَّا إِلَيْكَ آمَنْتُ بِكِتَابِكَ الَّذِيْ أَنْزَلْتَ، وَبِنَبِيِّكَ الَّذِيْ أَرْسَلْتَ، فَإِنْ مُتَّ فِيْ لَيْلَتِكَ مُتَّ عَلَى الْفِطْرَةِ)) قَالَ: فَرَدَدْتُهُنَّ لِأَسْتَذْكِرَهُ، فَقُلْتُ : آمَنْتُ بِرَسُوْلِكَ الَّذِيْ أَرْسَلْتَ فَقَالَ: ((قُلْ آمَنْتُ بِنَبِيِّكَ الَّذِيْ أَرْسَلْتَ)).

(اسناده صحيح) [ق' وتقدم (٤٣٩٤)]

ترجمہ: روایت ہے براء بن عازبؓ سے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: جب تو اپنے بچھونے پر جائے تو وضو کرے جیسے نماز کے لیے وضو کرتا ہے پھر لیٹ داہنی کروٹ پر اور کہہ اَللّٰهُمَّ سے أَرْسَلْتَ تک۔ یعنی یا اللہ اپنا چہرہ کیا میں نے تیری طرف اور سونپ دیا میں نے کام اپنا تجھ کو اور پشت پناہ بنایا میں نے تجھ کو اور امید اور خوف کے وقت تیری ہی طرف رجوع ہونے والا ہوں۔ اور نہیں چھٹکارا اور نجات تیرے عذاب سے مگر تیری ہی طرف ایمان لایا میں تیری اس کتاب پر جو تو نے اتاری اور اس رسول ﷺ پر جو تو نے بھیجا پھر اگر مرا تو اس رات میں تو مرا تو فطرت اسلام پر۔ کہا راوی نے کہ پھر دوبارہ پڑھی میں نے یہ دعا کہ یاد ہو جائے مجھے اور کہا میں نے اس میں برسولك الذى ارسلت تو فرمایا آپ نے نہیں کہہ تو اٰمَنْتُ بِنَبِيِّكَ الَّذِيْ أُرْسَلْتَ۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور کئی سندوں سے مروی ہوئی ہے براء بن عازبؓ سے اور کسی روایت میں ہم وضو کا ذکر نہیں پاتے سوا اس روایت کے۔

❀❀❀❀

(٣٥٧٥) عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ خُبَيْبٍ قَالَ: خَرَجْنَا فِيْ لَيْلَةٍ مَطِيْرَةٍ وَظُلْمَةٍ شَدِيْدَةٍ نَطْلُبُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يُصَلِّيْ لَنَا قَالَ: فَأَدْرَكْتُهُ فَقَالَ: ((قُلْ)). فَلَمْ أَقُلْ شَيْئًا. ثُمَّ قَالَ: ((قُلْ)) فَلَمْ أَقُلْ شَيْئًا قَالَ: ((قُلْ)) فَقُلْتُ: مَا أَقُوْلُ؟! قَالَ: ((قُلْ: ﴿قُلْ هُوَ اللّٰهُ أَحَدٌ﴾ وَالْمُعَوِّذَتَيْنِ حِيْنَ تُمْسِيْ وَتُصْبِحُ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ تَكْفِيْكَ مِنْ كُلِّ شَيْءٍ)). (اسناده حسن) التعليق الرغيب (١/٢٢٤) تخريج الكلم الطيب (٧/١٩)

ترجمہ: روایت ہے عبداللہ بن خبیب رضی اللہ عنہ سے کہا نکلے ہم مینہ کی رات تاریک میں رسول اللہ ﷺ کو ڈھونڈتے تھے تا کہ امامت کریں ہماری نماز میں سو پایا میں نے اور فرمایا آپ نے کہہ میں نے کچھ نہ کہا پھر فرمایا آپ نے کہہ میں نے کچھ نہ کہا پھر کہا

کہہ میں نے کہا کیا کہوں آپؐ نے فرمایا پڑھ تو قل ھواللہ احد اور قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس صبح اور شام تین بار کفایت کرے تجھ کو ہر چیز سے۔

فائدہ : یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے اس سند سے اور ابوسعید براد کا نام ابی اسید بن ابی اسید ہے۔

❀❀❀❀

۱۱۷۔ باب: فی دعاء الضیف

مہمان کی دعا کے بیان میں

(۳۵۷۶) **عَنْ** عَبْدِاللّٰهِ بْنِ بُسْرٍ قَالَ : نَزَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَلٰى أَبِيْ فَقَالَ : فَقَرَّبْنَا إِلَيْهِ طَعَامًا فَأَكَلَ مِنْهُ ثُمَّ أُتِيَ بِتَمْرٍ فَكَانَ يَأْكُلُهُ وَيُلْقِي النَّوٰى بِإِصْبَعَيْهِ جَمَعَ السَّبَّابَةَ وَالْوُسْطٰى۔ قَالَ شُعْبَةُ وَهُوَ ظَنِّيْ فِيْهِ إِنْ شَاءَ اللّٰهُ۔ وَأَلْقَى النَّوٰى بَيْنَ إِصْبَعَيْنِ ثُمَّ أُتِيَ بِشَرَابٍ فَشَرِبَهُ ثُمَّ نَاوَلَهُ الَّذِيْ عَنْ يَمِيْنِهِ قَالَ : فَقَالَ أَبِيْ وَأَخَذَ بِلِجَامِ دَابَّتِهِ ادْعُ لَنَا فَقَالَ : ((**اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لَهُمْ فِيْمَا رَزَقْتَهُمْ وَاغْفِرْلَهُمْ وَارْحَمْهُمْ**)) . (اسناده صحيح)

ترجمہ: روایت ہے عبداللہ بن بسر رضی اللہ عنہ سے کہ اترے رسول اللہ ﷺ میرے باپ کے پاس اور لائے ہم ان کے نزدیک کھانا سو کھایا اس میں سے پھر کوئی لایا کھجور سو آپؐ کھاتے تھے اور گٹھلی اپنے کلمہ کی انگلی اور درمیان کی انگلی سے پھینکتے۔ شعبہ نے کہا اور میرا گمان یہ ہے اور اللہ چاہے صحیح ہو کہ آپؐ دو انگلیوں سے گٹھلیاں پھینکتے تھے پھر کچھ پینے کی چیز لائے تو آپؐ نے پی اور اپنے داہنے والے شخص کو دی پھر میرے باپ نے لگام آپ ﷺ کی سواری کی پکڑی اور عرض کیا کہ آپؐ دعا فرمایئے ہمارے لیے آپؐ نے دعا کی یا اللہ برکت دے ان کے رزق میں اور بخشش کر اور رحمت کر ان پر۔

فائدہ : یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

❀❀❀❀

(۳۵۷۷) **عَنْ** زَيْدٍ أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ ﷺ يَقُوْلُ : ((**مَنْ قَالَ أَسْتَغْفِرُاللّٰهَ الَّذِيْ لَا إِلٰهَ إِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ وَأَتُوْبُ إِلَيْهِ غَفَرَاللّٰهُ لَهٗ وَإِنْ كَانَ فَرَّمِنَ الزَّحْفِ**)).

(اسناده صحيح) التعليق الرغيب : ٢/٢٦٩) صحيح أبي داود (١٣٥٨)

ترجمہ: روایت ہے زید رضی اللہ عنہ سے کہ انہوں نے سنا نبی ﷺ سے آپ نے فرمایا جو کہے استغفر اللہ سے اتوب الیہ تک یعنی مغفرت مانگتا ہوں میں اس اللہ سے کہ کوئی معبود برحق نہیں ہے سوا اس کے زندہ ہے سب کا تھامنے والا اور توبہ کرتا ہوں اس کے آگے بخش دیتا ہے اللہ اس کو اگرچہ وہ جہاد سے بھاگا ہو۔

فائدہ : یہ حدیث غریب ہے۔ نہیں جانتے ہم اس کو مگر اسی سند سے۔

۱۱۸۔ باب

(۳۵۷۸) عَنْ عُثْمَانَ بْنِ حُنَيْفٍ: أَنَّ رَجُلًا ضَرِيرَ الْبَصَرِ أَتَى النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ: أُدْعُ اللّٰهَ أَنْ يُعَافِيَنِي قَالَ: ((إِنْ شِئْتَ دَعَوْتُ، وَإِنْ شِئْتَ صَبَرْتَ فَهُوَ خَيْرٌ لَكَ)) ، قَالَ: فَادْعُهُ، قَالَ: فَأَمَرَهُ أَنْ يَتَوَضَّأَ فَيُحْسِنَ وُضُوءَهُ وَيَدْعُوَ بِهٰذَا الدُّعَاءِ: ((اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْئَلُكَ وَأَتَوَجَّهُ إِلَيْكَ بِنَبِيِّكَ مُحَمَّدٍ نَبِيِّ الرَّحْمَةِ إِنِّي تَوَجَّهْتُ بِكَ إِلَى رَبِّي فِي حَاجَتِي هٰذِهِ لِتُقْضَى لِيْ، اَللّٰهُمَّ فَشَفِّعْهُ فِيَّ)) . (اسناده صحيح)

التوسل (٦٩۔ ٧٠) الروض النصير (٦٦١) التعليق الرغيب (١/٢٤١۔ ٢٤٢) التعليق علىٰ ابن خزيمة (١٢٠٩)

ترجمہ: روایت ہے عثمان بن حنیفؓ سے کہ ایک نابینا آپؐ کے پاس آیا اور عرض کی کہ دعا کیجیے کہ اللہ تعالیٰ مجھے عافیت دے آپؐ نے فرمایا اگر تو چاہے تو میں دعا کروں اور اگر چاہے تو صبر کر کہ وہ بہتر ہے تیرے لیے اس نے عرض کی کہ دعا ہی کیجیے میرے لیے سو حکم دیا آپؐ نے کہ وضو کرے اچھی طرح اور یہ دعا پڑھے اَللّٰهُمَّ سے آخر تک۔ یعنی یا اللہ میں مانگتا ہوں تجھ سے اور متوجہ ہوں تیری طرف بوسیلہ تیرے نبیؐ کے جو محمد ہیں نبی رحمت کے میں متوجہ ہوتا ہوں تیرے وسیلہ سے اپنے رب کی طرف اس حاجت میں کہ پوری کر دی جائے حاجت میری یا پھر قبول کر میرے حق میں شفاعت ان کی۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے نہیں جانتے ہم اس کو مگر اسی سند سے ابوجعفر کی روایت سے اور وہ خطمی کے سوا ہیں۔

مترجم: اس روایت سے جو بعض ناداں یہ خیال کرتے ہیں کہ استعانت موتٰی سے جائز ہے یہ محض حماقت ہے اس لیے کہ خود رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "إِذَا اسْتَعَنْتَ فَاسْتَعِنْ بِاللّٰهِ" یعنی جب مدد چاہے تو مدد چاہ اللہ سے اور یہ دعا اس نابینا کی آپ کی حیات میں تھی اور آپ کی حیات میں آپ سے شفاعت کا طالب ہونا جائز ہے مگر اس پر استعانت از موتٰی کو قیاس کرنا قیاس مع الفارق ہے۔ اور روایت طبرانی سے جو عموم حکم استعمال اس دعا کا لوگوں نے سمجھا ہے ضعیف ہے اس لیے کہ اس روایت میں روح بن صلاح راوی ضعیف ہے اور عابد سندھی نے اس پر تصریح کی ہے اور صاحب حصن حصین نے جو اس روایت میں یہ عبارت لکھی من كانت له ضرره فليتوضا وليصل ركعتين ثم ليقل ان کا ادراج ہے اور لفظ حدیث نہیں پس اس سے بھی استدلال کرنا عموم استعمال پر اس دعا کے محض باطل ہے غرض توسل احیاء سے جائز ہے نہ اموات سے۔ چنانچہ شیخ الاسلام احمد بن عبدالحلیم نے صراط مستقیم میں کہا ہے۔

فاعلم ان ذلك التوسل الذى ذكروه هو مما يفعل بالاحياء دون الاموات والميت لا يطلب منه شيء لادعا ولا غيره كذلك حديث الأعمىٰ فإنه يطلب من النبي ﷺ أن يدعواله ليرد الله عليه بصره فعلمه النبي ﷺ دعا وأمره فيه أن يسأل الله قبول شفاعة بنية فهذا يدل على أن النبي ﷺ شفع فيه وأمره أن يسأل الله فيؤذن شفاعته وان قوله أسألك وأتوجه إليك بنبيك بنى الرحمة أى بدعائه وشفاعته كما قال عمرو إنا نتوسل إليك بعم نبينا فلفظ التوجه والتوسل فى الحديثين

بمعنى واحد انتهى.

یعنی جو توسل حدیث میں مذکور ہے وہ توسل بالاحیاء ہے نہ بالاموات اور میت سے کچھ طلب نہیں کیا جاتا نہ دعا نہ غیر اس کا۔ اور حدیث اعمٰی بھی اس پر دال ہے کہ اس نے نبی ﷺ سے طلب دعا کی یعنی حیات میں اور آپؐ نے اس کو دعا سکھائی اور اس نے اللہ ہی سے مانگا کہ وہ اپنے نبی کی شفاعت قبول کرے اور اس سے صاف معلوم ہوا کہ آپؐ نے اس کے لیے شفاعت کی اور یہی قول حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا تھا کہ انہوں نے کہا ہم متوسل ہوتے ہیں اپنے نبیؐ کے چچا کے ساتھ۔ دیکھئے حضرت عمرؓ نے بنا بر عدم جواز توسل بالاموات کے آپ کی وفات کے بعد آپ توسل نہ کیا اب ان گور پرستوں کا قول جو اموات سے طلب حاجات کرتے ہیں حضرت عمرؓ کے قول و فعل کے آگے کیا اعتبار رکھتا ہے۔ انتہٰی۔ خلاصة ما في صواعق الا الهية بتقديم و تاخير۔

❀❀❀❀

(٣٥٧٩) عَنْ عَمْرِو بْنِ عَبَسَةَ أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ : ((أَقْرَبُ مَا يَكُونُ الرَّبُّ مِنَ الْعَبْدِ فِيْ جَوْفِ اللَّيْلِ الْآخِرِ فَإِنِ اسْتَطَعْتَ أَنْ تَكُوْنَ مِمَّنْ يَذْكُرُ اللّٰهَ فِيْ تِلْكَ السَّاعَةِ فَكُنْ)).

(اسناده صحيح) التعليق الرغيب : ٢/ ٢٧٦۔ تخريج المشكاة (١٢٢٩)

ترجمہ: روایت ہے عمرو بن عبسہ رضی اللہ عنہ سے کہ رسول اللہ ﷺ فرماتے تھے کہ بندہ بہت قریب جو ہوتا ہے اپنے رب سے تو آخر شب میں سو اگر تجھ سے ہو سکے کہ اس وقت ذکر ان الٰہی میں ہو تو ہو۔

فائدہ : یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے اس سند سے۔

❀❀❀❀

(٣٥٨٠) عَنْ عُمَارَةَ بْنِ زَعْكَرَةَ قَالَ : سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ : ((إِنَّ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ يَقُولُ إِنَّ عَبْدِى كُلَّ عَبْدِى الَّذِىْ يَذْكُرُنِىْ وَهُوَ مُلَاقٍ قِرْنَهُ)) يَعْنِىْ عِنْدَ الْقِتَالِ.

(اسناده ضعيف) سلسلة الأحاديث الضعيفة (٣١٣٥) (اس میں عفیر بن معدان ضعیف ہے)

ترجمہ: روایت ہے عمارہ بن زعکرہ رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کہ اللہ عزوجل فرماتا ہے کہ پورا بندہ میرا وہ ہے جو یاد کرے مجھ کو اپنے برابر والے مقابلہ کے وقت یعنی لڑائی کے وقت جہاد میں۔

فائدہ : یہ حدیث غریب ہے نہیں جانتے ہم اس کو مگر اسی سند سے اور اسناد اس کی قوی نہیں۔

❀❀❀❀

۱۱۹۔ باب: فی فضل لا حول ولا قوة الا بالله

لاحول ولاقوۃ الا باللہ کی فضیلت کے بیان میں

(۳۵۸۱) عَنْ قَيْسِ بْنِ سَعْدِ بْنِ عُبَادَةَ أَنَّ أَبَاهُ دَفَعَهُ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ يَخْدُمُهُ قَالَ : فَمَرَّ بِيَ النَّبِيُّ وَقَدْ صَلَّيْتُ فَضَرَبَنِي بِرِجْلِهِ وَقَالَ : ((أَلَا أَدُلُّكَ عَلَى بَابٍ مِنْ أَبْوَابِ الْجَنَّةِ)) ؟ قُلْتُ : بَلَى، قَالَ : ((لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ)) . (اسناده صحيح) سلسلة الأحاديث الصحيحة (١٧٤٦)

ترجمہ: روایت ہے قیس بن سعد رضی اللہ عنہ سے کہ ان کے باپ نے ان کو سپرد کر دیا تھا نبی ﷺ کے کہ آپ کی خدمت کریں تو انہوں نے کہ کہا آپ مجھ پر گزرے اور مجھے اپنے پیر سے مارا اور فرمایا کہ بتادوں تجھ کو ایک دروازہ جنت کا میں نے کہا ہاں آپ نے فرمایا لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ ۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے اس سند سے۔

❀❀❀❀

(۳۵۸۲) عَنْ صَفْوَانَ بْنِ سُلَيْمٍ، قَالَ : مَا نَهَضَ مَلَكٌ مِنَ الْأَرْضِ حَتّٰى قَالَ : لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ.

(اسناده صحيح مقطوعاً)

ترجمہ: صفوان بن سلیم سے روایت ہے کہتے ہیں کہ نہیں پرواز کی کسی فرشتے نے زمین سے یہاں تک کہ کہا لا حول ولا قوة الا بالله۔

❀❀❀❀

۱۲۰۔ بَاب : فِيْ فَضْلِ التَّسْبِيحِ وَالتَّهْلِيلِ وَالتَّقْدِيسِ

تسبیح تہلیل اور تقدیس کی فضیلت کے بیان میں

(۳۵۸۳) عَنْ يُسَيْرَةَ وَكَانَتْ مِنَ الْمُهَاجِرَاتِ قَالَتْ : قَالَ لَنَا رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ((عَلَيْكُنَّ بِالتَّسْبِيحِ وَالتَّهْلِيلِ وَالتَّقْدِيسِ وَاعْقِدْنَ بِالْأَنَامِلِ فَإِنَّهُنَّ مَسْئُولَات مُسْتَنْطَقَات وَلَاتَغْفُلْنَ فَتَنْسَيْنَ الرَّحْمَةَ)). (اسناده حسن)

المشكاة (٢٣١٦) سلسلة الأحاديث الضعيفة تحت الحديث (٨٣) صحيح أبي داود (١٣٤٥)

ترجمہ: یسیرہ سے مروی ہے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے: لازم پکڑو تم تسبیح اور تہلیل اور تقدیس کو اور گنو انگلیوں کے پوروں پر اس لیے کہ ان سے سوال کیا جائے گا اور حکم ہوگا ان کو بولنے کا یعنی قیامت کے دن اور غافل نہ ہو کہ بھول جاؤ گے تم رحمت کو یعنی اسباب رحمت کو۔

فائدہ: اس حدیث کو صرف روایت کیا ہانی بن عثمان نے۔ اور روایت کیا اس کو محمد بن ربیعہ نے ہانی بن عثمان سے۔

(٣٥٨٤) عَنْ أَنَسٍ قَالَ : كَانَ النَّبِيُّ ﷺ إِذَا غَزَا قَالَ : ((اَللّٰهُمَّ أَنْتَ عَضُدِيْ وَأَنْتَ نَصِيْرِيْ وَبِكَ أُقَاتِلُ)). (اسناده صحيح) تخريج الكلم الطيب (١٢٥) صحيح أبي داود (٢٣٦٦)

ترجمہ: روایت ہے انسؓ سے کہا کہ نبی ﷺ جب جہاد کرتے کہتے اللھم سے آخر تک۔ یعنی یا اللہ تو میرا قوت بازو ہے اور تو ہی میرا مددگار اور تیری ہی مدد سے لڑتا ہوں میں۔

فائدہ : یہ حدیث حسن ہے۔ غریب ہے۔

❀❀❀❀

١٢٢ ـ باب: في دعاء يوم عرفة

یوم عرفہ کی دعا

(٣٥٨٥) عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ، عَنْ أَبِيْهِ، عَنْ جَدِّهِ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ : ((خَيْرُ الدُّعَاءِ دُعَاءُ يَوْمِ عَرَفَةَ وَخَيْرُ مَا قُلْتُ أَنَا وَالنَّبِيُّوْنَ مِنْ قَبْلِيْ: لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ)).

(اسناده حسن) تخريج المشكاة : ٢٥٩٨) التعليق الرغيب ٢/٢٤٢. سلسلة الأحاديث الصحيحة (١٥٠٣).

ترجمہ: بسند مذکور مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا کہ بہتر دعا عرفہ کی دعا ہے اور بہتر قول میرا اور اگلوں پیغمبروں کا لا الہ الا اللہ سے آخر تک۔ ہے۔

فائدہ : یہ حدیث حسن ہے۔ غریب ہے اس سند سے اور حماد بن ابی حمید وہ محمد بیٹے ہیں ابی حمید کے اور کنیت ان کی ابوابراہیم انصاری ہے اور وہ قوی نہیں محدثین کے نزدیک۔

❀❀❀❀

١٢٣ ـ باب: دعاء: ((اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ سَرِيْرَتِيْ خَيْرًا مِنْ عَلَانِيَتِيْ))

دعاء: اے اللہ! میرا باطن ظاہر سے اچھا کر دے

(٣٥٨٦) عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ : عَلَّمَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ قَالَ : ((قُلِ اللّٰهُمَّ اجْعَلْ سَرِيْرَتِيْ خَيْرًا مِنْ عَلَانِيَتِيْ وَاجْعَلْ عَلَانِيَتِيْ صَالِحَةً. اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَسْئَلُكَ مِنْ صَالِحِ مَا تُؤْتِي النَّاسَ مِنَ الْمَالِ وَالْأَهْلِ وَالْوَلَدِ غَيْرَ الضَّالِ وَلَا الْمُضِلِّ)).

[اسناده ضعيف] تخريج مشكاة المصابيح (٢٥٠٤ التحقيق الثانى) اس میں محمد بن حمید ضعیف ہے۔

ترجمہ: روایت ہے عمر رضی اللہ عنہ سے کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے فرمایا کہ کہہ اَللّٰهُمَّ سے آخر تک۔ یعنی یا اللہ میرا باطن ظاہر سے اچھا کر دے اور ظاہر نیک کر دے اور یا اللہ میں پناہ مانگتا ہوں تجھ سے بہتر اس میں کا جو دیتا ہے تو لوگوں کو مال اور بیوی اور لڑکے کہ خود گمراہ ہوں نہ کسی کو گمراہ کریں۔

فائدہ: یہ حدیث غریب ہے۔ نہیں جانتے ہم اس کو مگر اسی اسناد سے اور اسناد اس کی قوی نہیں۔

❀❀❀❀

١٢٤۔ باب: دعاء ((يَا مُقَلِّبَ الْقُلُوبِ ثَبِّتْ قَلْبِي......))

دعاء: اے دلوں کے پھیرنے والے! میرا دل جما دے (اپنے دین حق پر)

(٣٥٨٧) عَنْ عَاصِمِ بْنِ كُلَيْبٍ الْجَرْمِيِّ عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ قَالَ: دَخَلْتُ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ وَهُوَ يُصَلِّي وَقَدْ وَضَعَ يَدَهُ الْيُسْرَى عَلَى فَخِذِهِ الْيُسْرَى، وَوَضَعَ يَدَهُ الْيُمْنَى عَلَى فَخِذِهِ الْيُمْنَى، وَقَبَضَ أَصَابِعَهُ وَبَسَطَ السَّبَابَةَ وَهُوَ يَقُولُ: ((**يَامُقَلِّبَ الْقُلُوبِ ثَبِّتْ قَلْبِي عَلَى دِينِكَ**)).

(منكر بهذا السياق) [وانظر الأحاديث (٢٩١۔ ٢٩٣۔ ٢١٢٨۔ ٣٣٥٠)]

ترجمہ: بسند مذکور نبی ﷺ سے مروی ہے کہ آپ نماز میں بایاں ہاتھ بائیں ران پر اور داہنا ہاتھ داہنی ران پر رکھ کر انگلیوں کو بند کر کے اور انگشت کھولے کہتے تھے یَا مُقَلِّبَ الْقُلُوبِ ثَبِّتْ قَلْبِي عَلَى دِينِكَ یعنی اے دلوں کے پھیرنے والے میرا دل اپنے دین حق پر جما دے۔

فائدہ: یہ حدیث غریب ہے اس سند سے۔

❀❀❀❀

١٢٥۔ باب: في الرقية إذا اشتكى

جب تکلیف ہو تو دم کرنا

(٣٥٨٨) **حَدَّثَنَا** مُحَمَّدُ بْنُ سَالِمٍ حَدَّثَنَا ثَابِتٌ الْبُنَانِيُّ قَالَ: قَالَ لِي: يَامُحَمَّدُ! إِذَا اشْتَكَيْتَ فَضَعْ يَدَكَ حَيْثُ تَشْتَكِي ثُمَّ قُلْ: بِسْمِ اللّٰهِ أَعُوذُ بِعِزَّةِ اللّٰهِ وَقُدْرَتِهِ مِنْ شَرِّ مَا أَجِدُ مِنْ وَجَعِي هٰذَا، ثُمَّ ارْفَعْ يَدَكَ ثُمَّ أَعِدْ ذٰلِكَ وِتْرًا فَإِنَّ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ حَدَّثَنِي أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ حَدَّثَهُ بِذٰلِكَ.

(اسناده صحيح) سلسلة الأحاديث الصحيحة (١٢٥٨)

ترجمہ: ہم سے بیان کیا سالم نے، ہم سے بیان کیا ثابت بنانی نے کہ کہا انہوں نے مجھ سے کہ اے محمد جب درد ہو تجھے تو ہاتھ رکھ

جہاں درد ہو پھر کہہ بسم اللہ سے ہذا تک یعنی اللہ کے نام سے پناہ میں آتا ہوں اس کی عزت اور قدرت سے اس درد کے شر سے جو میں پاتا ہوں پھر اٹھا اپنا ہاتھ پھر ایسا ہی کر طاق عدد یعنی تین بار یا پانچ بار یا سات بار اس لیے کہ انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے روایت کی مجھ سے کہ رسول اللہ ﷺ نے ان سے ایسا ہی بیان فرمایا۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے۔ غریب ہے اس سند سے۔

❀ ❀ ❀ ❀

۱۲۶۔ باب: دعاء ام سلمة

ام سلمہ رضی اللہ عنہا کی دعا

(۳۵۸۹) عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ : عَلَّمَنِیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ قَالَ : ((قُوْلِیْ اَللّٰهُمَّ هٰذَا اسْتِقْبَالُ لَيْلِكَ، وَاسْتِدْبَارُ نَهَارِكَ، وَأَصْوَاتُ دُعَاتِكَ، وَحُضُوْرُ صَلَوَاتِكَ، أَسْأَلُكَ أَنْ تَغْفِرَلِیْ)). (اسناده ضعيف) تخريج الكلم الطيب (٧٦/٣٥۔ تخريج المشكاة (٦٦٩) (سند میں ابی کثیر راوی ضعیف ہے) ضعيف أبي داود (٨٥)

ترجمہ: روایت ہے ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے کہ انہوں نے کہا سکھائی مجھ کو رسول اللہ ﷺ نے یہ دعا أَللّٰهُمَّ سے آخر تک۔ یعنی یا اللہ یہ تیری رات کے آنے کا وقت ہے اور دن کے جانے کا اور تیرے پکارنے والوں کی آواز کا اور تیری نماز کے حاضر ہونے کا سو میں سائل ہوں تیری مغفرت کا۔

فائدہ: یہ حدیث غریب ہے۔ نہیں جانتے ہم اس کو مگر اسی سند سے اور حفصہ بنت ابی کثیر کو ہم نہیں جانتے نہ ان کے باپ کو۔

❀ ❀ ❀ ❀

(۳۵۹۰) عَنْ أَبِیْ هُرَيْرَةَ: قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : ((مَا قَالَ عَبْدٌ: لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ قَطُّ مُخْلِصًا إِلَّا فُتِحَتْ لَهُ أَبْوَابُ السَّمَاءِ حَتّٰى تُفْضِيَ إِلَى الْعَرْشِ مَا اجْتَنَبَ الْكَبَائِرَ)).

(اسناده حسن) تخريج المشكاة (٢٣١٤ التحقيق الثاني) التعليق الرغيب (٢٣٨/٢)

ترجمہ: روایت ہے ابو ہریرہؓ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے جو بندہ لا الہ الا اللہ کہتا ہے خالص دل سے کھول دیے جاتے ہیں اس کے لیے دروازے آسمان کے یہاں تک کہ وہ پہنچتا ہے عرش تک اور یہ چڑھنا کلمہ کا جب ہی ہوتا ہے کہ کبائر سے بچتا رہے۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے۔ غریب ہے اس سند سے۔

❀ ❀ ❀ ❀

(۳۵۹۱) عَنْ زِيَادِ بْنِ عِلَاقَةَ، عَنْ عَمِّهِ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَقُوْلُ : ((اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَعُوْذُبِكَ مِنْ مُنْكَرَاتِ الْأَخْلَاقِ وَالْأَعْمَالِ وَالْأَهْوَاءِ)). (اسناده صحيح) تخريج المشكاة : (٢٤٧١۔ التحقيق الثاني)

ترجمہ: زیاد بن علاقہ اپنے چچا سے روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ یہ دعا پڑھتے تھے یا اللہ میں پناہ مانگتا ہوں تجھ سے بری عادتوں برے عملوں اور بری خواہشوں سے۔

فائدہ : یہ حدیث غریب ہے اور زیاد بن علاقہ کے چچا کا نام قطبہ بن مالک ہے اور وہ صحابی ہیں نبی ﷺ کے۔

❁❁❁❁

(۳۵۹۲) **عَنِ** ابْنِ عُمَرَ قَالَ: بَيْنَا نَحْنُ نُصَلِّي مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ إِذْ قَالَ رَجُلٌ مِّنَ الْقَوْمِ: اللّٰهُ أَكْبَرُ كَبِيرًا وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ كَثِيرًا وَسُبْحَانَ اللّٰهِ بُكْرَةً وَأَصِيلًا، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ : ((**مَنِ الْقَائِلُ كَذَا وَكَذَا؟**)) فَقَالَ رَجُلٌ مِّنَ الْقَوْمِ: أَنَا يَارَسُولَ اللّٰهِ. قَالَ : ((**عَجِبْتُ لَهَا، فُتِحَتْ لَهَا أَبْوَابُ السَّمَاءِ**)) قَالَ ابْنُ عُمَرَ : مَا تَرَكْتُهُنَّ مُنْذُ سَمِعْتُهُنَّ مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ . (اسناده صحيح) صفة الصلاة (٧٤)

ترجمہ: روایت ہے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے کہ ایک بار ہم نماز پڑھتے تھے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ایک شخص نے کہا اللہ اکبر سے اصیلاً تک۔ یعنی اللہ بڑی بڑائی والا ہے اور اسی کو ہے ساری تعریف اور بہت پاکی ہے صبح اور شام سو فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کہ کس نے کہا یہ کلمہ ایک شخص نے عرض کی میں نے یارسول اللہ آپ نے فرمایا تعجب ہوا مجھ کو کہ اس کلمہ کے لیے آسمان کے دروازے کھولے گئے۔ ابن عمر رضی اللہ عنہما نے کہا جب سے میں نے آپ سے یہ حدیث سنی ہے نہیں چھوڑا میں نے وہ کلمہ۔

فائدہ : یہ حدیث غریب ہے حسن ہے صحیح ہے اس سند سے اور حجاج بن ابی عثمان وہ حجاج بن میسرہ صواف ہیں اور کنیت ان کی ابوالصلت ہے اور وہ ثقہ ہیں محدثین کے نزدیک۔

❁❁❁❁

۱۲۷۔ باب : أَيُّ الْكَلَامِ أَحَبُّ إِلَى اللّٰهِ

کون سی بات اللہ تعالیٰ کو بہت پسند ہے

(۳۵۹۳) **عَنْ** أَبِي ذَرٍّ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ عَادَهُ أَوْ أَنَّ أَبَاذَرٍّ عَادَ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ : بِأَبِي أَنْتَ وَأُمِّي يَارَسُولَ اللّٰهِ! أَيُّ الْكَلَامِ أَحَبُّ إِلَى اللّٰهِ؟ فَقَالَ : ((**مَا اصْطَفَاهُ اللّٰهُ لِمَلَائِكَتِهِ: سُبْحَانَ رَبِّي وَبِحَمْدِهِ، سُبْحَانَ رَبِّي وَبِحَمْدِهِ**)). (اسناده صحيح) التعليق الرغيب (٢/٢٤٢) سلسلة الأحاديث الصحيحة (٤٩٨).

ترجمہ: روایت ہے ابوذر رضی اللہ عنہ سے کہ رسول اللہ ﷺ نے عیادت کی ابوذر کی یا انہوں نے آنحضرت ﷺ کی عیادت کی کہا ابوذر رضی اللہ عنہ نے میرے ماں باپ آپ پر فدا ہیں اے رسول اللہ کے کون سا کلام اللہ کو بہت پیارا ہے فرمایا جو پسند کیا اللہ نے اپنے فرشتوں کے لیے سبحان ربی وبحمده یعنی پاک ہے رب میرا اور تعریف اسی کو ہے۔

❁❁❁❁

١٢٨ ۔ باب: فِي الْعَفْوِ وَالْعَافِيَةِ

عفو اور عافیت کے بیان میں

(٣٥٩٤) عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ : ((الدُّعَاءُ لَا يُرَدُّ بَيْنَ الْأَذَانِ وَالْإِقَامَةِ)) قَالُوا : فَمَاذَا نَقُولُ يَارَسُولَ اللّٰهِ؟! قَالَ : ((سَلُوا اللّٰهَ الْعَافِيَةَ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ)) . (منكر بهذا التمام: تخريج الكلم الطيب (٧٤/٥١ـ ارواء الغليل (٢٦٢/١) التعليق الرغيب (١١٥/١) . (اس میں یحییٰ بن یمان اور زید العمی دونوں ضعیف ہیں)

ترجمہ: روایت ہے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے دعا رد نہیں ہوتی اذان اور تکبیر کے درمیان تو عرض کی لوگوں نے پھر کیا کہیں ہم اس وقت فرمایا آپ نے مانگو اللہ سے عافیت دنیا اور آخرت میں۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے۔ اور زیادہ کی یحییٰ ہی نے اس حدیث میں یہ عبارت کہ کہا انہوں نے کیا کہیں ہم فرمایا آپ نے مانگو اللہ سے عافیت دنیا اور آخرت میں، روایت کی ہم سے محمود بن غیلان نے انہوں نے وکیع اور عبدالرزاق سے انہوں نے ابواحمد اور ابونعیم سے انہوں نے سفیان سے انہوں نے زید عمی سے انہوں نے معاویہ سے انہوں نے انس سے انہوں نے نبی ﷺ سے کہ فرمایا آپ نے دعا رد نہیں کی جاتی یعنی ضرور قبول ہوتی ہے اذان اور تکبیر کے درمیان میں اور ایسے ہی روایت کی ابواسحاق ہمدانی نے یہ حدیث بریدہ بن ابی مریم نے انس سے انہوں نے نبی ﷺ سے مانند اس کی اور یہ صحیح تر ہے۔

❁❁❁❁

(٣٥٩٥) عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قال : ((الدُّعَاءُ لَا يُرَدُّ بَيْنَ الْأَذَانِ وَالْإِقَامَةِ)) .

(اسناده صحيح) [وقد معنىٰ ٢١٢]

ترجمہ: روایت ہے انس رضی اللہ عنہ سے وہ روایت کرتے ہیں نبی ﷺ سے آپ نے فرمایا: دعا رد نہیں ہوتی اذان اور تکبیر کے درمیان میں۔

❁❁❁❁

باب

(٣٥٩٦) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ: قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ : ((سَبَقَ الْمُفَرِّدُونَ))، قَالُوا وَمَا الْمُفَرِّدُونَ يَارَسُولَ اللّٰهِ؟ قَالَ : ((الْمُسْتَهْتَرُونَ فِي ذِكْرِ اللّٰهِ، يَضَعُ الذِّكْرُ عَنْهُمْ أَثْقَالَهُمْ فَيَأْتُونَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ خِفَافًا)).

(اسناده ضعيف) سلسلة الأحاديث الضعيفة (٣٦٩٠)

ترجمہ: روایت ہے ابوہریرہ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے آگے بڑھ گئے ہلکے پھلکے لوگ، لوگوں نے عرض کی کہ کون ہلکے پھلکے

ہیں آپؐ نے فرمایا جوذکرالٰہی میں ڈوبے ہوئے ہیں کہ ان سے بوجھ گناہوں کے اتار دیتا ہے اور وہ قیامت کے دن آئیں گے ہلکے ہوکر۔

فائدہ : یہ حدیث حسن ہے۔غریب ہے۔

❀❀❀❀

(۳۵۹۷) عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ: قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : ((لَأَنْ أَقُوْلَ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ أَكْبَرُ أَحَبُّ إِلَيَّ مِمَّا طَلَعَتْ عَلَيْهِ الشَّمْسُ)). (اسناده صحيح)

ترجمہ: روایت ہے ابوہریرہؓ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے اگر میں کہوں سبحان الله والحمد لله ولا اله الا الله والله اکبر تو مجھے پیارا ہے ان سب چیزوں سے جن پر آفتاب نکلتا ہے۔

فائدہ : یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

❀❀❀❀

(۳۵۹۸) عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ: قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : ((ثَلَاثَةٌ لَا تُرَدُّ دَعْوَتُهُمْ: الصَّائِمُ حِيْنَ يُفْطِرُ، وَالْإِمَامُ الْعَادِلُ، وَدَعْوَةُ الْمَظْلُوْمِ يَرْفَعُهَا اللّٰهُ فَوْقَ الْغَمَامِ وَيَفْتَحُ لَهَا أَبْوَابَ السَّمَاءِ، وَيَقُوْلُ الرَّبُّ وَعِزَّتِيْ لَأَنْصُرَنَّكَ وَلَوْ بَعْدَ حِيْنٍ)). (اسناده ضعيف) لكن صح منه الشطر الأول بلفظ: ((المسافر)) مكان ((الامام العادل)) وفي رواية ((الوالد))۔ التعليق الرغيب (۲/۶۳) سلسلة الأحاديث الضعيفة (۱۳۵۸) سلسلة الأحاديث الصحيحة (۵۹۶ و ۱۷۹۷) التعليق علىٰ ابن خزيمة (۱۹۰۱) شیخ البانی کہتے ہیں امام عادل کی جگہ ''مسافر'' کا اور ایک روایت کے مطابق والد کا ذکر ہے اور یہ صحیح ہے

ترجمہ: روایت ہے ابوہریرہؓ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کہ تین شخصوں کی دعا ہرگز رد نہیں ہوتی ایک روزہ دار کی جب افطار کرتا ہے دوسرے امام عادل کی تیسرے مظلوم کی۔ اللہ تعالیٰ مظلوم کی دعا کو ابر کے اوپر اٹھا لیتا ہے اور اسکے لیے دروازے کھول دیے جاتے ہیں اور فرماتا ہے پروردگار کہ قسم ہے میری عزت کی میں تیری مدد کروں گا اگرچہ ایک مدت کے بعد ہو۔

فائدہ : یہ حدیث حسن ہے۔اور سعدان قمی وہ سعدان بن بشیر ہیں۔اور روایت کی ان سے عیسیٰ بن یونس نے اور ابوعاصم وغیرہ نے بڑے بڑے لوگوں نے محدثین کے اور ابومجاہد کا نام سعد طائی ہے اور کنیت ان کی ابومدلہ ہے وہ مولیٰ ہیں ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا کے اور ہم ان کو اسی حدیث سے جانتے ہیں۔اور مروی ہے ان سے یہی حدیث بہت طول کے ساتھ اور پوری۔

❀❀❀❀

(۳۵۹۹) عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ: قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : ((اَللّٰهُمَّ انْفَعْنِيْ بِمَا عَلَّمْتَنِيْ وَعَلِّمْنِيْ مَا يَنْفَعُنِيْ

وَزِدْنِي عِلْمًا، اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلٰى كُلِّ حَالٍ وَأَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ حَالِ أَهْلِ النَّارِ))

(اسناده صحيح) دون قوله والحمد لله. تخريج مشكاة المصابيح (٣٤٩٣)

ترجمہ: روایت ہے ابو ہریرہؓ سے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اَللّٰھُمَّ سے آخر تک۔ یعنی یا اللہ نفع دے مجھ کو اس سے جو تو نے مجھے سکھائی یعنی اس پر عمل نصیب کر اور سکھا مجھ کو وہ چیز جو نفع دے اور زیادہ کر میرا علم سب تعریف اللہ کو ہے ہر حال میں اور پناہ مانگتا ہوں میں اللہ کے ساتھ دوزخیوں کے حال سے۔

فائدہ: یہ حدیث غریب ہے اس سند سے۔

❀❀❀❀

۱۲۹۔ باب: ماجاء ان لله ملائكة سياحين فى الارض

اس بیان میں کہ اللہ تعالیٰ کچھ فرشتے ہیں زمین میں سیر کرنے والے

(٣٦٠٠) عَنْ أَبِي سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : ((إِنَّ لِلّٰهِ مَلَائِكَةً سَيَّاحِيْنَ فِي الْأَرْضِ فُضُلًا عَنْ كُتَّابِ النَّاسِ فَإِذَا وَجَدُوْا أَقْوَامًا يَذْكُرُوْنَ اللّٰهَ تَنَادَوْا هَلُمُّوْا إِلَى بُغْيَتِكُمْ فَيَجِيْئُوْنَ فَيَحُفُّوْنَ بِهِمْ إِلَى السَّمَاءِ الدُّنْيَا فَيَقُوْلُ اللّٰهُ: أَيُّ شَيْءٍ تَرَكْتُمْ عِبَادِيْ يَصْنَعُوْنَ؟ فَيَقُوْلُوْنَ: تَرَكْنَاهُمْ يَحْمَدُوْنَكَ وَيُمَجِّدُوْنَكَ وَيَذْكُرُوْنَكَ. قَالَ: فَيَقُوْلُ: هَلْ رَأَوْنِيْ؟ قَالَ : فَيَقُوْلُوْنَ: لَا. قَالَ: فَيَقُوْلُ: فَكَيْفَ لَوْ رَأَوْنِيْ؟ قَالَ: فَيَقُوْلُوْنَ: لَوْ رَأَوْكَ لَكَانُوْا أَشَدَّ تَحْمِيْدًا وَأَشَدَّ تَمْجِيْدًا وَأَشَدَّ لَكَ ذِكْرًا، قَالَ: فَيَقُوْلُ: وَأَيُّ شَيْءٍ يَطْلُبُوْنَ؟ قَالَ: فَيَقُوْلُوْنَ: يَطْلُبُوْنَ الْجَنَّةَ، قَالَ: فَيَقُوْلُ: فَهَلْ رَأَوْهَا؟ فَيَقُوْلُوْنَ: لَا، قَالَ: فَيَقُوْلُ: فَكَيْفَ لَوْ رَأَوْهَا: قَالَ: فَيَقُوْلُوْنَ: لَوْ رَأَوْهَا لَكَانُوْا أَشَدَّ لَهَا طَلَبًا وَأَشَدَّ عَلَيْهَا حِرْصًا، قَالَ: فَيَقُوْلُ: فَمِنْ أَيِّ شَيْءٍ يَتَعَوَّذُوْنَ؟ قَالُوْا: يَتَعَوَّذُوْنَ مِنَ النَّارِ، قَالَ: فَيَقُوْلُ: فَهَلْ رَأَوْهَا؟ فَيَقُوْلُوْنَ: لَا، قَالَ: فَيَقُوْلُ: فَكَيْفَ لَوْ رَأَوْهَا؟ فَيَقُوْلُوْنَ: لَوْ رَأَوْهَا كَانُوْا أَشَدَّ مِنْهَا هَرَبًا وَأَشَدَّ مِنْهَا خَوْفًا وَأَشَدَّ مِنْهَا تَعَوُّذًا. قَالَ: فَيَقُوْلُ: إِنِّيْ أُشْهِدُكُمْ إِنِّيْ قَدْ غَفَرْتُ لَهُمْ. فَيَقُوْلُوْنَ: إِنَّ فِيْهِمْ فُلَانًا الْخَطَّاءَ لَمْ يُرِدْهُمْ إِنَّمَا جَاءَ هُمْ لِحَاجَةٍ. فَيَقُوْلُ: هُمُ الْقَوْمُ لَا يَشْقَى لَهُمْ جَلِيْسٌ)). (اسناده صحيح)

ترجمہ: روایت ہے ابو سعید خدریؓ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کہ اللہ تعالیٰ کے کچھ فرشتے ہیں زمین میں سیر کرنے والے نامۂ اعمال لکھنے والوں کے سوا کہ جب وہ کسی قوم کو پاتے ہیں اللہ کے ذکر میں ایک دوسرے کو پکارتے ہیں کہ آؤ اپنے مقصود کے لیے سو وہ آتے جاتے ہیں اور ان کو ڈھانپ لیتے ہیں آسمان دنیا تک سو فرماتا ہے اللہ تعالیٰ کس کام میں چھوڑا تم نے میرے

بندوں کو وہ کہتے ہیں جب ہم نے ان کو چھوڑا تو وہ تیری تعریف کرتے تھے تیری بزرگی بولتے تھے اور تجھے یاد کر رہے تھے پھر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ کیا انہوں نے مجھے دیکھا ہے وہ عرض کرتے ہیں نہیں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کیسا ہو جو وہ مجھے دیکھیں فرشتے عرض کرتے ہیں اگر وہ تجھے دیکھیں تو اور بھی زیادہ تعریف بزرگی بیان کریں اور زیادہ تجھے یاد کریں پھر اللہ فرماتا ہے کہ وہ مجھ سے کیا مانگتے ہیں فرشتے عرض کرتے ہیں مانگتے ہیں وہ جنت اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کیا جنت انہوں نے دیکھی ہے وہ عرض کرتے ہیں نہیں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اگر دیکھیں وہ جنت کو وہ عرض کرتے ہیں اگر وہ جنت کو دیکھیں تو اور زیادہ طلب اور حرص کریں پھر فرماتا ہے اللہ تعالیٰ کس چیز سے پناہ مانگتے ہیں وہ کہتے ہیں دوزخ سے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کیا دوزخ انہوں نے دیکھی ہے وہ عرض کرتے ہیں کہ نہیں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اگر دوزخ کو دیکھیں تو کیا ہو عرض کرتے ہیں کہ اگر وہ دوزخ کو دیکھیں تو وہ اور زیادہ بھاگیں ڈریں اور پناہ مانگیں اس سے پھر فرماتا ہے میں تم کو گواہ کرتا ہوں کہ میں نے بخش دیا ان کو پھر وہ کہتے ہیں کہ ایک شخص ان میں یوں ہی آ گیا یعنی کسی ضرورت کو جاتا تھا ان کو دیکھ کر بیٹھ گیا خاص ان سے ملنے کو نہیں آیا اللہ فرماتا ہے وہ لوگ ایسے ہیں کہ ان کے ساتھ رہنے والا بھی محروم نہیں ہوتا یعنی وہ بھی بخشا گیا۔

فائدہ : یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور مروی ہوئی یہ ابو ہریرہؓ سے اس سند کے سوا اور سند سے بھی۔

❀❀❀❀

۱۳۰ ۔ باب: فضل لا حول ولا قوة الا بالله

فضل لاحول ولاقوۃ اِلا باللہ

(۳٦٠۱) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ: قَالَ : قَالَ لِي رَسُولُ اللهِ ﷺ : ((**أَكْثِرْ مِنْ قَوْلِ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ فَإِنَّهَا كَنْزٌ مِنْ كُنُوزِ الْجَنَّةِ**)) قَالَ مَكْحُولٌ: فَمَنْ قَالَ: لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ وَلَا مَنْجَأً مِنَ اللّٰهِ إِلَّا إِلَيْهِ كَشَفَ عَنْهُ سَبْعِينَ بَابًا مِّنَ الضُّرِّ أَدْنَاهُنَّ الْفَقْرُ .

(اسناده صحيح) ، دون قول مكحول، فمن قال: فانه مقطوع، سلسلة الأحاديث الصحيحة (١٠٥)

ترجمہ: روایت ہے ابو ہریرہؓ سے کہ ان سے فرمایا رسول اللہ ﷺ نے **لاحول و لا قوة الا بالله** بہت کہا کر اس لیے کہ وہ جنت کے خزانے سے ہے۔ مکحول نے کہا جو یہ کلمہ کہتا ہے لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ وَلَا مَنْجَأً مِنَ اللّٰهِ إِلَّا إِلَيْهِ دور کر دیتا ہے اللہ تعالیٰ اس سے ستر طرح کے ضرر کو کہ ادنیٰ اس کا محتاجی ہے۔

فائدہ : یہ حدیث کی اسناد متصل نہیں اس لیے کہ مکحول کو سماع نہیں ابو ہریرہؓ سے یعنی بیچ میں کوئی راوی چھوٹ گیا ہے۔

❀❀❀❀

(۳۶۰۲) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ: قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : ((لِكُلِّ نَبِيٍّ دَعْوَةٌ مُسْتَجَابَةٌ وَإِنِّي اخْتَبَأْتُ دَعْوَتِي شَفَاعَةً لِأُمَّتِي وَهِيَ نَائِلَةٌ إِنْ شَاءَ اللّٰهُ مَنْ مَاتَ مِنْهُمْ لَا يُشْرِكُ بِاللّٰهِ شَيْئًا)). (اسنادہ صحیح)

ترجمہ: روایت ہے ابو ہریرہؓ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے: ہر نبی کی ایک دعا مقبول ہے اور میں نے اپنی دعا اٹھا رکھی ہے اپنی امت کی شفاعت کے لیے اور وہ ان کو پہنچنے والی ہے انشاء اللہ جو ان میں سے مرے گا کہ نہ شریک کیا ہوگا اس نے اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو۔

فائدہ : یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

❁❁❁❁

۱۳۱۔ باب: في حسن الظن بالله عزوجل

اللہ تعالیٰ کے بارے میں اچھا گمان رکھنا

(۳۶۰۳) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ: قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : ((يَقُوْلُ اللّٰهُ تَعَالٰى: أَنَا عِنْدَ ظَنِّ عَبْدِي بِي وَأَنَا مَعَهُ حِيْنَ يَذْكُرُنِي، فَإِنْ ذَكَرَنِي فِي نَفْسِهِ ذَكَرْتُهُ فِي نَفْسِي، وَإِنْ ذَكَرَنِي فِي مَلَإٍ ذَكَرْتُهُ فِي مَلَإٍ خَيْرٍ مِنْهُمْ، وَإِنِ اقْتَرَبَ إِلَيَّ شِبْرًا اقْتَرَبْتُ مِنْهُ ذِرَاعًا، وَإِنِ اقْتَرَبَ إِلَيَّ ذِرَاعًا، اِقْتَرَبْتُ إِلَيْهِ بَاعًا وَإِنْ أَتَانِي يَمْشِي أَتَيْتُهُ هَرْوَلَةً)). (اسنادہ صحیح) سلسلة الأحاديث الصحيحة (۲۲۸۷)

ترجمہ: روایت ہے ابو ہریرہؓ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے میں اپنے بندے کے گمان کے ساتھ ہوں اور میں اس کے ساتھ ہوں جب مجھے یاد کرے اگر یاد کرے مجھے اپنے دل میں میں بھی یاد کرتا ہوں اس کو اپنے دل میں اور اگر یاد کرتا ہے مجھے ایک جماعت میں تو میں بھی یاد کرتا ہوں اس کو اس جماعت میں جو اس سے بہتر ہے یعنی فرشتوں کی جماعت میں اور اگر کوئی بندہ میری طرف ایک بالشت آئے تو میں اس کی طرف ایک ہاتھ آتا ہوں اور اگر کوئی میری طرف ایک ہاتھ آئے تو میں اس کی طرف ایک بام آتا ہوں اور اگر میری طرف چلتا ہوا آئے تو میں اس کی طرف دوڑتا ہوا آتا ہوں۔

فائدہ : یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔ اور مروی ہے اعمش سے اس حدیث کی تفسیر میں کہ یہ جو فرمایا اللہ تعالیٰ نے کہ جو میری طرف ایک بالشت آتا ہے میں اس کی طرف ایک ہاتھ آتا ہوں مراد اس سے یہ ہے کہ مغفرت اور رحمت اپنی اس کے ساتھ کر دیتا ہوں اور یہی تفسیر کی ہے بعض علمائے محدثین نے کہ کہا ہے انہوں نے کہ مراد اس سے یہ ہے کہ جب بندہ اللہ کی طرف اُس کی اطاعت اور فرمانبرداری سے تقرب ڈھونڈتا ہے اور اس کے مامورات اور احکام کو بجالاتا ہے تو اللہ تعالیٰ کی طرف سے اس پر رحمت اور مغفرت نازل ہوتی ہے۔

مترجم: غرض مؤلف رحمہ اللہ کی اس تفسیر سے رد کرنا ہے مذہب باطل جہمیہ لہبیہ کا کہ وہ فرقہ ناریہ ضالہ وہمیہ کا اعتقاد رکھتا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہر جگہ میں ہے اور ایسی روایات متشابہات کو استدلال کے لیے پیش کرنا حالانکہ یہ روایت خود ان کے عقائدہ فاسدہ کے رد کو کافی ہے اس لیے کہ اگر بالفرض موافق ان کے عقیدہ کے اللہ تعالیٰ بذات مقدس خود ہر جگہ موجود ہوتا تو تفاوت عباد کا اس کے قرب میں محض باطل تھا بلکہ دوری اس سے محال تھی اور طلب اس کے قرب کی محض تحصیل حاصل تھی اور جب قریب ہونا بندہ کا اللہ سے بجز اطاعت اور فرمانبرداری کے اور کچھ نہیں ہے تو قریب ہونا اللہ کا بھی سوا قبول طاعت اثبات اجر عفو مغفرت کے اور کچھ نہیں ہے غرض مؤلف رحمہ اللہ نے جو تاویل اور تفسیر اس کی ذکر کی ہے وہی صحیح اور احق بالقبول ہے ورنہ خرط القتاد۔

❀❀❀❀

۱۳۲۔ باب: فی الاستعاذہ

استعاذہ کے بیان میں

(۳۶۰۴) عَنْ أَبِیْ هُرَیْرَةَ: قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اسْتَعِیْذُوْا بِاللّٰهِ مِنْ عَذَابِ جَهَنَّمَ، وَاسْتَعِیْذُوْا بِاللّٰهِ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ. اسْتَعِیْذُوْا بِاللّٰهِ مِنْ فِتْنَةِ الْمَسِیْحِ الدَّجَّالِ، وَاسْتَعِیْذُوْا بِاللّٰهِ مِنْ فِتْنَةِ الْمَحْیَا وَالْمَمَاتِ)). (صحیح الاسناد) صفة الصلاة ۱۶۳

ترجمہ: روایت ہے ابوہریرہؓ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے: پناہ مانگو اللہ سے عذاب جہنم سے اور عذاب قبر سے اور فتنہ مسیح دجال سے اور فتنہ زندگی اور موت سے۔

فائدہ: یہ حدیث صحیح ہے۔

❀❀❀❀

(۳۶۰۴) عَنْ أَبِیْ هُرَیْرَةَ: عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ: ((مَنْ قَالَ حِیْنَ یُمْسِیْ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ أَعُوْذُ بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّامَّاتِ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ لَمْ یَضُرَّهُ حَمَةٌ تِلْكَ اللَّیْلَةَ)). قَالَ سُهَیْلٌ: فَكَانَ أَهْلُنَا تَعَلَّمُوْهَا فَكَانُوْا یَقُوْلُوْنَهَا كُلَّ لَیْلَةٍ فَلُدِغَتْ جَارِیَةٌ مِنْهُمْ فَلَمْ تَجِدْ لَهَا وَجَعًا. (اسنادہ صحیح) التعلیق الرغیب (۱/۲۲۶)

ترجمہ: روایت ہے ابوہریرہؓ سے کہ فرمایا نبی ﷺ نے جو شام کو تین بار کہے اعوذ سے ماخلق تک۔ یعنی پناہ مانگتا ہوں میں ان کلمات کے وسیلہ سے اس کی مخلوقات کے شر سے تو ضرر نہ کرے گا اس کو اس رات میں کوئی زہر۔ سہیل نے کہا ہمارے گھر والے یہ کلمہ روز کہا کرتے تھے سو ایک لڑکی کو ہم میں سے کاٹ کھایا سو اس کو بالکل درد نہ ہوا۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے۔ اور روایت کی مالکؒ نے یہ حدیث سہیل بن ابی صالح سے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے

ابو ہریرہؓ سے انہوں نے نبی ﷺ سے اور روایت کی عبید بن عمر نے اور کئی لوگوں نے یہ حدیث سہیل سے اور نہیں ذکر کیا انہوں نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا۔

❀❀❀❀

(٣٦٠٤) (٢) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ: قَالَ : دُعَاءٌ حَفِظْتُهُ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ لَا أَدَعُهُ ((اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنِي أُعَظِّمُ شُكْرَكَ وَأُكْثِرُ ذِكْرَكَ وَأَتَّبِعُ نَصِيْحَتَكَ وَأَحْفَظُ وَصِيَّتَكَ)).

(اسناده ضعيف) المشكاة (٢٤٩٩ ـ التحقيق الثاني) (اس میں فرج بن فضالہ راوی ضعیف ہے)

ترجمہ: روایت ہے ابو ہریرہؓ سے کہ کہا انہوں نے میں کبھی نہ چھوڑوں گا ایک دعا جو سیکھی میں نے رسول اللہ ﷺ سے اور وہ اللھم سے آخر تک۔ ہے یعنی یا اللہ مجھے ایسی توفیق دے کہ میں تیرا بڑا شکر بجا لاؤں اور تیرا ذکر بہت کروں اور تیری نصیحت کی تابعداری کروں اور یاد رکھوں تیری وصیت کو۔

فائدہ: یہ حدیث غریب ہے۔

❀❀❀❀

(٣٦٠٤)(٣) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ: قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : ((مَا مِنْ رَجُلٍ يَدْعُوْا اللّٰهَ بِدُعَاءٍ إِلَّا اسْتُجِيْبَ لَهُ، فَإِمَّا أَنْ يُعَجَّلَ لَهُ فِي الدُّنْيَا، وَإِمَّا أَنْ يُدَّخَرَ لَهُ فِي الْاٰخِرَةِ، وَإِمَّا أَنْ يُكَفَّرَ عَنْهُ مِنْ ذُنُوْبِهِ بِقَدْرِ مَا دَعَا، مَالَمْ يَدْعُ بِإِثْمٍ أَوْ قَطِيْعَةِ رَحِمٍ أَوْ يَسْتَعْجِلُ)). قَالُوْا : يَارَسُوْلَ اللّٰهِ! وَكَيْفَ يَسْتَعْجِلُ؟ قَالَ: ((يَقُوْلُ دَعَوْتُ رَبِّيْ فَمَا اسْتَجَابَ لِيْ)).

صحيح دون قوله ((واما ان يكفر عنه من ذنوبه بقدر ما دعا)) سلسلة الأحاديث الضعيفة (٤٤٨٣)

ترجمہ: روایت ہے ابو ہریرہؓ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کوئی ایسا آدمی نہیں کہ اللہ سے کوئی دعا کرے اور قبول نہ ہو یعنی ہر دعا قبول ہوتی ہے سو دنیا میں اس کو مل جاتی ہے یا آخرت میں اس کے لیے ذخیرہ رہتی ہے یا کفارہ ہو جاتی ہے اس کے گناہوں کا موافق اس کے جتنی دعا کی تھی اس نے اور یہ وہاں تک ہے کہ کسی گناہ کے لیے دعا نہ کرے یا قطع رحم کے لیے اور جلدی نہ کرے اس کے قبول ہونے میں لوگوں نے عرض کی کہ جلدی کیسے یا رسول اللہ فرمایا جلدی یہ ہے کہ آدمی کہے یا اللہ میں نے دعا کی اور تو نے قبول نہ کی۔

فائدہ: یہ حدیث غریب ہے اس سند سے۔

❀❀❀❀

(٣٦٠٤) (٤) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ: قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : ((مَا مِنْ عَبْدٍ يَرْفَعُ يَدَيْهِ حَتّٰى يَبْدُوَ إِبْطُهُ يَسْأَلُ

اللّٰهَ مَسْأَلَةً إِلَّا آتَاهَا إِيَّاهُ مَالَمْ يَعْجَلْ))، قَالُوا : يَارَسُولَ اللّٰهِ! وَكَيْفَ عَجَلَتُهُ؟ قَالَ : ((يَقُولُ قَدْ سَأَلْتُ وَسَأَلْتُ فَلَمْ أُعْطَ شَيْئًا)) . (صحيح) دون الرفع۔

ترجمہ: روایت ہے ابوہریرہؓ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کوئی بندہ ایسا نہیں جو بلند کرے اپنے ہاتھ یہاں تک کہ کھل جائے بغل اس کی اور پھر مانگے اللہ سے کوئی چیز مگر دیتا ہے اس کو اللہ تعالیٰ جب تک وہ جلدی نہ کرے۔ لوگوں نے عرض کی یا رسول اللہ جلدی کیسے آپؐ نے فرمایا کہتا ہے میں نے بہت مانگا میں نے بہت مانگا اور مجھے کچھ نہ ملا۔

فائدہ: روایت کی یہ حدیث زہری نے ابی عبید مولیٰ ابن ازہر سے انہوں نے ابوہریرہؓ سے انہوں نے نبی ﷺ سے کہ فرمایا آپؐ نے مقبول ہے دعا تم میں سے ہر ایک کی جب تک کہ جلدی نہ کرے اور یہ نہ کہے کہ میں نے دعا کی اور قبول نہ ہوئی۔

❀ ❀ ❀ ❀

(٣٦٠٤)(٥) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ: قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ : ((إِنَّ حُسْنَ الظَّنِّ بِاللّٰهِ مِنْ حُسْنِ عِبَادَةِ اللّٰهِ)).

(اسناده ضعيف) سلسلة الأحاديث الضعيفة (٣١٥٠) (اس میں سمیر بن نہار العبدی مجہول ہے)

ترجمہ: روایت ہے ابوہریرہؓ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کہ حسن ظن اللہ تعالیٰ کے ساتھ عمدہ عبادت ہے۔

فائدہ: یہ حدیث غریب ہے اس سند سے۔

مترجم: اس حدیث سے معلوم ہوا کہ حسن ظن یعنی نیک گمان رکھنا بھی ایک عبادت ہے ہر بندہ کو چاہیے کہ اللہ سے نیک گمان رکھے اور مغفرت اور نجات کی امید سے ہمیشہ اپنا دل مسرور رکھے کہ ناامیدی اس کی رحمت سے کفر ہے مگر اس کے ساتھ ہی بجالانا طاعات کا اور احتراز معاصی سے ضرور ہے اس لیے کہ ظن جانب راجح کا نام ہے نہ جانب مرجوع کا اور ایمان بین الخوف والرجا ہے اور جس نے اصلاح عقائد کی نہ کی اور توحید کو بخوبی حاصل نہ کیا وہ حسن ظن اللہ سے نہیں رکھ سکتا اس لیے کہ حسن ظن اللہ سے شعبہ ہے اس کی معرفت کا اور وہ معرفت و توحید سے محروم ہے پھر جب عقائد صالحہ حاصل ہوئے اب اعمال میں اس کے اگر قصور بھی ہے تو بھی امید مغفرت ہے۔

❀ ❀ ❀ ❀

(٣٦٤٠)(٦) عَنْ أَبِي سَلَمَةَ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ : ((لِيَنْظُرَنَّ أَحَدُكُمْ مَا الَّذِي يَتَمَنّٰى، فَإِنَّهُ لَا يَدْرِي مَا يُكْتَبُ لَهُ مِنْ أُمْنِيَّتِهِ)). (اسناده ضعيف) الضعيفة (٤٤٠٥) (مرسل (ضعیف) ہے)

ترجمہ: روایت ہے ابوسلمہؓ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے ہمیشہ چاہیے کہ نظر کرتا رہے ایک تم میں کا کہ کیا آرزو کرتا ہے اس لیے کہ وہ نہیں جانتا کہ کیا لکھا جاتا ہے اس کی آرزوؤں میں سے یعنی ہمیشہ نیک آرزو کرنا ضرور ہے کہ وبال آخرت کا سبب نہ ہو۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے۔

(٣٦٠٤)(٧) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ: قَالَ : كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يَدْعُو فَيَقُولُ : ((اللّٰهُمَّ مَتِّعْنِي بِسَمْعِي وَبَصَرِي وَاجْعَلْهُمَا الْوَارِثَ مِنِّي، وَانْصُرْنِي عَلَى مَنْ يَظْلِمُنِي وَخُذْ مِنْهُ بِثَأْرِي)).

(اسناده حسن) الروض النضير (١٩٠)

ترجمہ: روایت ہے ابو ہریرہؓ سے کہ نبی ﷺ یہ دعا کرتے تھے اللھم سے آخر تک۔ یعنی یا اللہ برخورداری دے مجھے میری آنکھ اور کان سے اور دونوں کو میرا وارث کر دے یعنی باقی رکھ ان کو جب تک میں جیوں یا ان سے ایسے عمل ہوں کہ وہ آخرت میں کام آئیں اور ہمیشہ باقی رہیں اور مدد کر میری اس شخص پر جو مجھ پر ظلم کرے اور لے لے میرا بدلہ اس سے۔

فائدہ : یہ حدیث حسن ہے۔ غریب ہے۔

❀❀❀❀

(٣٦٠٤) (٨) عَنْ أَنَسٍ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ : ((لِيَسْأَلْ أَحَدُكُمْ رَبَّهُ حَاجَتَهُ كُلَّهَا حَتّٰى يَسْأَلَ شِسْعَ نَعْلِهِ إِذَا انْقَطَعَ)). (اسناده ضعيف) سلسلة الأحاديث الضعيفة (١٣٦٢) ضعيف الجامع الصغير (٤٩٤٦)

ترجمہ: روایت ہے انسؓ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے چاہیے کہ مانگا کرے ہر شخص تم میں کا اپنے رب سے اپنی سب حاجتیں یہاں تک کہ تسمہ اپنی چپل کا بھی اگر ٹوٹ جائے۔

فائدہ : یہ حدیث غریب ہے۔ اور روایت کی کئی لوگوں نے یہ حدیث جعفر بن سلیمان سے انہوں نے ثابت بنانی سے انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے اور نام نہ لیا انہوں نے سند میں انس رضی اللہ عنہ کا۔ چنانچہ روایت کی ہم سے صالح بن عبد اللہ نے انہوں نے جعفر بن سلیمان سے انہوں نے ثابت بنانی سے انہوں نے نبی ﷺ سے کہ فرمایا آپؐ نے چاہیے کہ مانگے ہر کوئی تم میں کا اپنی سب حاجتیں اپنے رب سے یہاں تک کہ مانگے اس سے نمک اور مانگے اس سے تسمہ اپنی چپل کا جب ٹوٹ جائے۔ اور یہ روایت صحیح تر ہے قطن کی روایت سے جو انہوں نے جعفر بن سلیمان سے روایت کی یعنی جو اوپر مذکور ہوئی۔

❀❀❀❀

(٣٦٠٤) (٩) عَنْ ثَابِتٍ الْبُنَانِيِّ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ : ((لِيَسْأَلْ أَحَدُكُمْ رَبَّهُ حَاجَتَهُ، حَتّٰى يَسْأَلَهُ الْمِلْحَ وَحَتّٰى يَسْأَلَهُ شِسْعَ نَعْلِهِ إِذَا انْقَطَعَ)). (اسناده ضعيف)

ترجمہ: ثابت بنانی سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کہ چاہیئے کہ مانگے تم میں سے ہر شخص اپنی تمام حاجتیں اللہ تعالیٰ سے یہاں تک کہ نمک بھی اور اگر جوتی کا تسمہ ٹوٹ جائے تو بھی اللہ سے مانگے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

ابواب المناقب

عن رسول اللہ ﷺ

(المعجم ٤٦) فضیلتوں کے بیان میں (تحفة ٤٢)

١ ۔ بَابُ : مَا جَآءَ فِيْ فَضْلِ النَّبِيِّ ﷺ

نبی ﷺ کی فضیلت کے بیان میں

(٣٦٠٥) عَنْ وَاثِلَةَ بْنِ الْأَسْقَعِ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : ((إِنَّ اللّٰهَ اصْطَفٰى مِنْ وَلَدِ إِبْرٰهِيْمَ إِسْمٰعِيْلَ، وَاصْطَفٰى مِنْ وَلَدِ إِسْمٰعِيْلَ بَنِيْ كِنَانَةَ، وَاصْطَفٰى مِنْ بَنِيْ كِنَانَةَ قُرَيْشًا، وَاصْطَفٰى مِنْ قُرَيْشٍ بَنِيْ هَاشِمٍ، وَاصْطَفَانِيْ مِنْ بَنِيْ هَاشِمٍ))۔ صحيح : دون الاصطفاء الاول، سلسلة الاحاديث الصحيحة (٣٠٢).

ترجمہ: روایت ہے واثلہ بن اسقعؓ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کہ اللہ تعالیٰ نے چن لیا اولاد ابراہیم سے اسماعیل کو اور ان سے بنی کنانہ کو اور ان میں سے قریش کو اور ان میں سے بنی ہاشم کو اور ان میں سے مجھ کو (یعنی آپ خلاصہ ہیں موجودات اور اشرف اولاد ابراہیم ہیں)۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

❀❀❀❀

(۳۶۰۶) عَنْ وَاثِلَةَ بْنِ الْأَسْقَعِ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : ((إِنَّ اللّٰهَ اصْطَفٰى كِنَانَةَ مِنْ وَلَدِ إِسْمٰعِيْلَ، وَاصْطَفٰى قُرَيْشًا مِنْ كِنَانَةَ وَاصْطَفٰى هَاشِمًا مِنْ قُرَيْشٍ، وَاصْطَفَانِيْ مِنْ بَنِيْ هَاشِمٍ)).

(اسناده صحيح) سلسلة الاحاديث الصحيحة (۳۰۲) یزید بن ابی زیاد ضعیف ہے۔

ترجمہ: ترجمہ اس کا اوپر حدیث نمبر (۳۶۰۵) گزر چکا۔

فائدہ : یہ حدیث حسن ہے غریب ہے صحیح ہے۔

❀❀❀❀

(۳۶۰۷) عَنِ الْعَبَّاسِ بْنِ عَبْدِالْمُطَّلِبِ قَالَ: قُلْتُ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ! إِنَّ قُرَيْشًا جَلَسُوْا فَتَذَاكَرُوْا أَحْسَابَهُمْ بَيْنَهُمْ فَجَعَلُوْا مَثَلَكَ كَمَثَلِ نَخْلَةٍ فِيْ كَبْوَةٍ مِنَ الْأَرْضِ. فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ : ((إِنَّ اللّٰهَ خَلَقَ الْخَلْقَ فَجَعَلَنِيْ مِنْ خَيْرِهِمْ مِنْ خَيْرِ فِرَقِهِمْ وَخَيْرِ الْفَرِيْقَيْنِ، ثُمَّ خَيَّرَ الْقَبَائِلَ فَجَعَلَنِيْ فِيْ خَيْرِ الْقَبِيْلَةِ، ثُمَّ خَيَّرَ الْبُيُوْتَ فَجَعَلَنِيْ فِيْ خَيْرِ بُيُوْتِهِمْ فَأَنَا خَيْرُهُمْ نَفْسًا وَخَيْرُهُمْ بَيْتًا)) .

(اسناده ضعيف) سلسلة الاحاديث نقد الكتانى (۳۱۔ ۳۲۔ الضعيفة (۳۰۷۳)

ترجمہ: روایت ہے عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ سے انہوں نے کہا عرض کیا میں نے رسول اللہ ﷺ سے کہ قریش بیٹھ کر اپنے حسب کا ذکر کرنے لگے تو آپ ﷺ کی ایسے درخت سے مثال دی جو گھورے پر ہو تو فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کہ اللہ تعالیٰ نے پیدا کیا ساری مخلوق کو اور مجھے ان سب گروہوں سے اچھے گروہ میں پیدا کیا اور پسند کیا دو گروہوں کو (یعنی اولاد اسحٰق اور اولاد اسماعیل کو) پھر چنا قبیلوں سے اور مجھے بہتر قبیلہ میں کیا پھر چنا گھروں کو اور مجھے سب گھروں سے بہتر گھر میں کیا تو میں اُن سب سے ذات میں بھی بہتر ہوں اور گھرانے میں بھی۔

فائدہ : یہ حدیث حسن ہے اور عبداللہ حارث کے بیٹے ہیں وہ نوفل کے۔

❀❀❀❀

(۳۶۰۸) عَنِ الْمُطَّلِبِ بْنِ أَبِيْ وَدَاعَةَ قَالَ : جَاءَ الْعَبَّاسُ إِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَكَأَنَّهُ سَمِعَ شَيْئًا، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ عَلَى الْمِنْبَرِ فَقَالَ : ((مَنْ أَنَا))؟ فَقَالُوْا : أَنْتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ عَلَيْكَ السَّلَامُ، قَالَ : ((أَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَبْدِالْمُطَّلِبِ. إِنَّ اللّٰهَ خَلَقَ الْخَلْقَ فَجَعَلَنِيْ فِيْ خَيْرِهِمْ فِرْقَةً، ثُمَّ جَعَلَهُمْ فِرْقَتَيْنِ فَجَعَلَنِيْ فِيْ خَيْرِهِمْ فِرْقَةً، ثُمَّ جَعَلَهُمْ قَبَائِلَ فَجَعَلَنِيْ فِيْ خَيْرِهِمْ قَبِيْلَةً، ثُمَّ جَعَلَهُمْ بُيُوْتًا فَجَعَلَنِيْ فِيْ خَيْرِهِمْ بَيْتًا وَخَيْرِهِمْ نَفْسًا)) . (اسناده ضعيف) سلسلة الاحاديث الضعيفة (۳۰۷۳).

ترجمہ: روایت ہے مطلب بن وداعہ سے کہ عباس آئے رسول اللہ ﷺ کے پاس گویا وہ کچھ سن کر آئے تھے یعنی قریش وغیرہ سے

سو کھڑے ہوئے نبی ﷺ منبر پر اور فرمایا کہ میں کون ہوں لوگوں نے عرض کی آپؐ رسول ہیں اللہ کے سلام ہے آپؐ پر فرمایا آپؐ نے کہ میں محمد بیٹا ہوں عبداللہ کا وہ بیٹے ہیں عبدالمطلب کے اور اللہ نے ساری مخلوق کو پیدا کیا اور ان کے اچھے لوگوں میں سے مجھے پیدا کیا پھر ان کے دو گروہ کیے سو مجھے بہتر گروہ سے نکالا پھر ان کے کئی قبیلے کئے اور مجھے بہتر قبیلہ سے پیدا کیا پھر ان کے کئی گھر کئے اور مجھے بہتر گھر میں پیدا کیا اور بہتر ذات میں۔

فائدہ : یہ حدیث حسن ہے۔ اور روایت کی سفیان ثوری نے یزید بن ابی زیاد سے اس حدیث کی مانند جو اسماعیل بن ابی خالد سے مروی ہے اور انہوں نے یزید بن ابی زیاد سے روایت کی انہوں نے عبداللہ بن حارث سے انہوں نے عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ سے یعنی جو اوپر مذکور ہوئی۔

❀❀❀❀

(٣٦٠٩) **عَنْ** أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ : قَالُوْا : يَارَسُوْلَ اللّٰهِ! مَتٰى وَجَبَتْ لَكَ النُّبُوَّةُ؟ قَالَ : ((**وَآدَمُ بَيْنَ الرُّوْحِ وَالْجَسَدِ**)). (اسناده صحيح) سلسلة الاحاديث الصحيحة (١٨٥٦) تخريج المشكاة (٥٧٥٨).

ترجمہ: روایت ہے ابو ہریرہؓ سے کہ فرمایا پوچھا نبی ﷺ سے کہ کب واجب ہوئی آپؐ پر نبوت آپؐ نے فرمایا جب آدم کی جسد اور روح تیار ہو رہی تھی۔

فائدہ : یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت نہیں جانتے ہم اس کو مگر اسی سند سے۔

❀❀❀❀

(٣٦١٠) **عَنْ** أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : ((**أَنَا أَوَّلُ النَّاسِ خُرُوْجًا إِذَا بُعِثُوْا وَأَنَا خَطِيْبُهُمْ إِذَا وَفَدُوْا، وَأَنَا مُبَشِّرُهُمْ إِذَا أَيِسُوْا. لِوَاءُ الْحَمْدِ يَوْمَئِذٍ بِيَدِيْ، وَأَنَا أَكْرَمُ وَلَدِ اٰدَمَ عَلٰى رَبِّيْ وَلَا فَخْرَ**)). (اسناده ضعيف) تخريج المشكاة (٥٧٦٥). لیث راوی ضعیف ہے۔

ترجمہ: روایت ہے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے میں سب سے پہلے نکلنے والا ہوں یعنی قبر سے اور میں خطیب ہوں ان کا جب وہ اللہ کی درگاہ میں حاضر ہوں گے اور میں خوشخبری سنانے والا ہوں ان کو جب وہ ناامید ہوں حمد الٰہی کا جھنڈا قیامت کے دن میں میرے ہاتھ میں ہوگا اور میں ساری اولاد آدم سے بہتر ہوں اللہ کے نزدیک اور کچھ فخر نہیں۔

فائدہ : یہ حدیث حسن ہے غریب ہے۔

❀❀❀❀

(٣٦١١) **عَنْ** أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : ((**أَنَا أَوَّلُ مَنْ تَنْشَقُّ عَنْهُ الْأَرْضُ فَأُكْسَى الْحُلَّةَ مِنْ حُلَلِ الْجَنَّةِ ثُمَّ أَقُوْمُ عَنْ يَمِيْنِ الْعَرْشِ لَيْسَ أَحَدٌ مِنَ الْخَلَائِقِ يَقُوْمُ ذٰلِكَ الْمَقَامَ غَيْرِيْ**)).

(اسناده ضعيف) تخريج المشكاة (٥٧٦٦) ضعيف ترمذى (٤٨٢) ابى خالد مدلس و عنعن

ترجمہ: روایت ہے ابوہریرہؓ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے میں پہلے ہوں ان میں کا جن کی قبر چیری جائے گی اور پہنایا جائے گا مجھے ایک جوڑا جنت کے جوڑوں سے پھر کھڑا ہوں گا میں عرش کے داہنی طرف کوئی وہاں کھڑا نہیں ہو سکے گا سوا میرے۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے صحیح ہے۔

❀❀❀❀

(۳۶۱۲) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((سَلُوا اللّٰهَ لِيَ الْوَسِيْلَةَ)) قَالُوْا: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ! وَمَا الْوَسِيْلَةُ؟ قَالَ: ((أَعْلٰى دَرَجَةٍ فِي الْجَنَّةِ لَا يَنَالُهَا إِلَّا رَجُلٌ وَاحِدٌ أَرْجُوْ أَنْ أَكُوْنَ أَنَا هُوَ)).

(اسناده صحيح) تخريج المشكاة (٥٧٦٧)

ترجمہ: روایت ہے ابوہریرہؓ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے مانگو اللہ تعالیٰ سے میرے لیے وسیلہ لوگوں نے عرض کی وسیلہ کیا چیز ہے آپ نے فرمایا ایک درجہ ہے جنت میں کہ نہ ملے گا وہ کسی کو مگر ایک شخص کو اور امید رکھتا ہوں کہ وہ میں ہی ہوں۔

فائدہ: یہ حدیث غریب ہے۔ اور کعب جو اس کی سند میں ہیں وہ مشہور شخص نہیں اور ہم کسی کو نہیں جانتے کہ ان سے روایت کی ہو سوا لیث بن ابی سلیم کے۔

❀❀❀❀

(۳۶۱۳) عَنْ أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((مَثَلِي فِي النَّبِيِّيْنَ كَمَثَلِ رَجُلٍ بَنٰى دَارًا فَأَحْسَنَهَا وَأَكْمَلَهَا وَأَجْمَلَهَا وَتَرَكَ مِنْهَا مَوْضِعَ لَبِنَةٍ، فَجَعَلَ النَّاسُ يَطُوْفُوْنَ بِالْبِنَاءِ وَيَعْجَبُوْنَ مِنْهُ، وَيَقُوْلُوْنَ: لَوْ تَمَّ مَوْضِعُ تِلْكَ اللَّبِنَةِ. وَأَنَا فِي النَّبِيِّيْنَ بِمَوْضِعِ تِلْكَ اللَّبِنَةِ)) وَبِهٰذَا الْإِسْنَادِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: إِذَا كَانَ يَوْمُ الْقِيَامَةِ كُنْتُ إِمَامَ النَّبِيِّيْنَ وَخَطِيْبَهُمْ وَصَاحِبَ شَفَاعَتِهِمْ غَيْرَ فَخْرٍ)).

(اسناده صحيح) تخريج فقه السيرة (١٤١) مشكاة المصابيح (٥٧٦٨) ظلال الجنة (٧٨٧).

ترجمہ: روایت ہے ابی بن کعبؓ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے میری مثال پیغمبروں میں ایسی ہے کہ جیسے کسی نے ایک محل بہت خوبصورت اور اچھا اور پورا بنایا اور اس میں ایک اینٹ کی جگہ چھوڑ دی اور لوگ اس میں پھرتے تھے اور تعجب کرتے تھے یعنی اس کی خوبی کو دیکھ کر اور کہتے تھے کاش کہ یہ جگہ ایک اینٹ کی بھی پوری ہو جاتی پس میں پیغمبروں میں ایسا ہوں۔ اور اسی اسناد سے مروی ہے کہ آپ نے فرمایا جب قیامت کا دن ہوگا میں امام ہوں گا پیغمبروں کا اور خطیب اور صاحب شفاعت ان کا اور کچھ فخر نہیں دروازہ شفاعت اول میں ہی کھولوں گا۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے۔

❀❀❀❀

(٣٦١٤) عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو أَنَّهُ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ : ((إِذَا سَمِعْتُمُ الْمُؤَذِّنَ فَقُوْلُوْا مِثْلَ مَا يَقُوْلُ الْمُؤَذِّنُ ثُمَّ صَلُّوْا عَلَيَّ فَإِنَّهُ مَنْ صَلّٰى عَلَيَّ صَلٰوةً صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ بِهَا عَشْرًا، ثُمَّ سَلُوْا لِيَ الْوَسِيْلَةَ فَإِنَّهَا مَنْزِلَةٌ فِي الْجَنَّةِ لَا تَنْبَغِيْ إِلَّا لِعَبْدٍ مِنْ عِبَادِاللّٰهِ وَأَرْجُوْ أَنْ أَكُوْنَ أَنَا هُوَ، وَمَنْ سَأَلَ لِيَ الْوَسِيْلَةَ حَلَّتْ عَلَيْهِ الشَّفَاعَةُ)). (اسناده صحيح) الارواء (٢٤٢) .التعليق علىٰ بداية السول (٢٠/٥٢)

ترجمہ: روایت ہے عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے کہ سنا انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو کہ فرماتے تھے جب سنو تم اذان تو کہو جیسا مؤذن کہتا ہے پھر مجھ پر درود بھیجو اس لیے کہ جو مجھ پر درود بھیجتا ہے ایک بار اللہ اس پر دس بار رحمت نازل کرتا ہے پھر مانگو میرے لیے وسیلہ کہ وہ ایک درجہ ہے جنت میں کہ نہیں لائق اس کے مگر ایک بندہ اللہ کے بندوں سے اور میں امید رکھتا ہوں کہ وہ میں ہی ہوں اور جس نے میرے لیے وسیلہ مانگا اس کو میری شفاعت ہوگی یعنی قیامت میں۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور محمد نے کہا کہ عبدالرحمٰن بن جبیر قرشی ہیں اور وہ مصر کے رہنے والے ہیں اور عبدالرحمٰن جو پوتے نضیر کے وہ شامی ہیں۔

❀ ❀ ❀ ❀

(٣٦١٥) عَنْ أَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : ((أَنَا سَيِّدُ وَلَدِ آدَمَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَلَا فَخْرَ، وَبِيَدِيْ لِوَاءُ الْحَمْدِ وَلَا فَخْرَ، وَمَا مِنْ نَبِيٍّ يَوْمَئِذٍ. آدَمُ فَمَنْ سِوَاهُ. إِلَّا تَحْتَ لِوَائِيْ، وَأَنَا أَوَّلُ مَنْ تَنْشَقُّ عَنْهُ الْأَرْضُ وَلَا فَخْرَ)). وَفِي الْحَدِيْثِ قِصَّةٌ.

(اسناده صحيح) تخريج شرح العقيدة الطحاوية (١٧٠) سلسلة الاحاديث الصحيحة (١٥٧١).

ترجمہ: روایت ہے ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے میں سردار ہوں اولاد آدم کا قیامت کے دن اور کچھ فخر نہیں اور میرے ہاتھ میں جھنڈا حمد الٰہی کا اور کچھ فخر نہیں اور کوئی نبی نہیں اس دن آدم ہو خواہ ان کے سوا مگر وہ میرے جھنڈے کے نیچے ہوگا اور پہلے میرے لیے زمین شق ہوگی اور کچھ فخر نہیں یعنی سب اظہار ہے اللہ کے فضل کا اور یہ بیان فخراً نہیں کہ اپنی بڑائی مقصود ہو اور اس حدیث میں ایک قصہ ہے۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے۔

❀ ❀ ❀ ❀

(٣٦١٦) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ : جَلَسَ نَاسٌ مِنْ أَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ يَنْتَظِرُوْنَهُ قَالَ : فَخَرَجَ حَتّٰى إِذَا دَنَا مِنْهُمْ سَمِعَهُمْ يَتَذَاكَرُوْنَ فَسَمِعَ حَدِيْثَهُمْ فَقَالَ بَعْضُهُمْ: عَجَبًا إِنَّ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ اتَّخَذَ مِنْ خَلْقِهِ خَلِيْلًا، اتَّخَذَ إِبْرٰهِيْمَ خَلِيْلًا. وَقَالَ آخَرُ: مَاذَا بِأَعْجَبَ مِنْ كَلَامِ مُوْسٰى كَلَّمَهُ تَكْلِيْمًا. وَقَالَ آخَرُ: فَعِيْسٰى كَلِمَةُ اللّٰهِ وَرُوْحُهُ. وَقَالَ آخَرُ: آدَمُ اصْطَفَاهُ اللّٰهُ. فَخَرَجَ عَلَيْهِمْ فَسَلَّمَ وَقَالَ: ((قَدْ

سَمِعْتُ كَلَامَكُمْ وَعَجَبَكُمْ. إِنَّ إِبْرٰهِيْمَ خَلِيْلُ اللّٰهِ وَهُوَ كَذٰلِكَ، وَمُوْسٰى نَجِيُّ اللّٰهِ وَهُوَ كَذٰلِكَ، وَعِيْسٰى رُوْحُ اللّٰهِ وَكَلِمَتُهٗ وَهُوَ كَذٰلِكَ، وَاٰدَمُ اصْطَفَاهُ اللّٰهُ وَهُوَ كَذٰلِكَ أَلَا وَأَنَا حَبِيْبُ اللّٰهِ وَلَا فَخْرَ وَأَنَا حَامِلُ لِوَاءِ الْحَمْدِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَلَا فَخْرَ، وَأَنَا أَوَّلُ شَافِعٍ وَأَوَّلُ مُشَفَّعٍ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَلَا فَخْرَ، وَأَنَا أَوَّلُ مَنْ يُحَرِّكُ حِلَقَ الْجَنَّةِ فَيَفْتَحُ اللّٰهُ لِيْ فَيُدْخِلُنِيْهَا وَمَعِيَ فُقَرَاءُ الْمُؤْمِنِيْنَ وَلَا فَخْرَ، وَأَنَا أَكْرَمُ الْأَوَّلِيْنَ وَالْآخِرِيْنَ وَلَا فَخْرَ)).

(اسناده ضعیف) تخریج المشکاة (۵۷۶۲) (اس میں زمعہ بن صالح ضعیف ہے)

ترجمہ: روایت ہے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہ چند اصحاب حضرت کے انتظار میں بیٹھے باتیں کر رہے تھے تو آپ نکلے اور ان کی باتیں سنیں سو کسی نے کہا تعجب ہے اللہ تعالیٰ نے ابراہیم کو اپنی مخلوق سے دوست بنالیا دوسرے نے کہا اللہ کا موسیٰ سے کلام کرنا اس سے عجیب تر ہے ایک نے کہا عیسیٰ صرف اللہ کے کلمہ کن سے پیدا ہو گئے اور روح ان کی اس کی طرف سے ہے اور کسی نے کہا آدم علیہ السلام کو اللہ نے پسندیدہ کیا تو آپ ان پر نکلے اور سلام کیا اور فرمایا کہ میں نے تمہاری باتیں سنیں اور تمہارا تعجب کرنا ابراہیم کی خلقت پر اور وہ ایسے ہی ہیں اور موسیٰ چنے ہوئے اللہ کے اور وہ ایسے ہی ہیں اور عیسیٰ کی روح اللہ کی طرف سے ہے اور اس کے کلمہ سے پیدا ہوئے اور وہ ایسے ہی ہیں اور آدم کو مقبول کر لیا اللہ نے اور وہ ایسے ہی ہیں یعنی جو درجات ان کے بیان ہوئے سب حق ہیں سلام اللہ علیہم اجمعین اور آگاہ ہو میں محبوب ہوں اللہ کا اور کچھ فخر نہیں اور میں اٹھانے والا ہوں حمد کے جھنڈے کو قیامت کے روز اور کچھ فخر نہیں اور میں پہلا شفاعت کرنے والا ہوں اور پہلا شفاعت قبول کیا گیا ہوں اور کچھ فخر نہیں اور میں پہلے جنت کی زنجیر در ٹھوکوں گا اور کھولی جائے گی وہ میرے لیے اور داخل کرے گا مجھ کو اللہ اور میرے ساتھ فقراء مؤمنین ہوں گے اور کچھ فخر نہیں اور میں اگلوں پچھلوں سے بزرگ زیادہ ہوں اور کچھ فخر نہیں۔

فائدہ: یہ حدیث غریب ہے۔

❀ ❀ ❀ ❀

(۳۶۱۷) عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ سَلَامٍ قَالَ: مَكْتُوْبٌ فِي التَّوْرَاةِ صِفَةُ مُحَمَّدٍ، وَعِيْسَى ابْنِ مَرْيَمَ يُدْفَنُ مَعَهٗ. قَالَ: فَقَالَ أَبُوْمَوْدُوْدٍ: قَدْ بَقِيَ فِي الْبَيْتِ مَوْضِعُ قَبْرٍ. (اسناده ضعیف) تخریج المشکاة (۵۷۷۲)

ترجمہ: روایت ہے عبداللہ بن سلام سے کہ لکھا ہے تورات میں وصف محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا اور یہ کہ عیسیٰ بن مریم ان کے ساتھ دفن ہوں گے۔ ابومودود نے کہا حجرہ مبارک میں ایک قبر کی جگہ باقی ہے۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے کہا عثمان بن ضحاک نے اور معروف ضحاک بن عثمان مدنی ہیں۔

❀ ❀ ❀ ❀

(٣٦١٨) عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ : لَمَّا كَانَ الْيَوْمُ الَّذِي دَخَلَ فِيهِ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ الْمَدِينَةَ أَضَاءَ مِنْهَا كُلُّ شَيْءٍ، فَلَمَّا كَانَ الْيَوْمُ الَّذِي مَاتَ فِيهِ أَظْلَمَ مِنْهَا كُلُّ شَيْءٍ، وَمَا نَفَضْنَا عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ الْأَيْدِيَ وَإِنَّا لَفِي دَفْنِهِ حَتَّى أَنْكَرْنَا قُلُوبَنَا. (اسناده صحيح) المختصر (٣٢٩) تخريج مشكاة المصابيح (٥٩٦٢)

ترجمہ: روایت ہے انسؓ سے کہ جس دن رسول اللہ ﷺ مدینہ میں داخل ہوئے تھے سب چیز روشن ہوگئی تھی اور جس دن انتقال فرمایا ہر چیز تاریک ہوگئی اور ہم نے ابھی ہاتھوں سے خاک نہ جھاڑی تھی اور دفن میں مشغول تھے آپؐ کے کہ بدل گئے دل ہمارے یعنی وہ نور ایمان نہ رہے جو آپ ﷺ کی حیات میں تھے۔

فائدہ : یہ حدیث صحیح ہے غریب ہے۔

مترجم: سوچنا چاہیے کہ جب ایسا جلدی انوار قلوب میں تغیر آ گیا تو اب کہ ہجرت قدسیہ سے چودہ سو چھ برس گزر گئے کیا کچھ فرق عظیم الشان آ گیا ہوگا۔

❀ ❀ ❀ ❀

٢۔ بَابُ : مَا جَاءَ فِي مِيلَادِ النَّبِيِّ ﷺ

نبی ﷺ کی پیدائش کے بیان میں

(٣٦١٩) عَنْ قَيْسِ بْنِ مَخْرَمَةَ قَالَ: وُلِدْتُ أَنَا وَرَسُولُ اللّٰهِ ﷺ عَامَ الْفِيلِ۔ قَالَ : وَسَأَلَ عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ قُبَاثَ بْنَ أَشْيَمَ أَخَابَنِي يَعْمَرَ بْنِ لَيْثٍ۔ أَأَنْتَ أَكْبَرُ أَمْ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ؟ فَقَالَ : رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ أَكْبَرُ مِنِّي وَأَنَا أَقْدَمُ مِنْهُ فِي الْمِيلَادِ، قَالَ : وَرَأَيْتُ خَذْقَ الطَّيْرِ أَخْضَرَ مُحِيلًا. (ضعيف الاسناد)

ترجمہ: روایت ہے قیس بن مخرمہ رضی اللہ عنہ سے کہا انہوں نے کہ پیدا ہوا میں اور رسول اللہ ﷺ جس سال ہاتھی کعبہ کو ڈھانے کو آئے تھے ابرہہ کے بھیجے ہوئے اور کہا کہ پوچھا عثمان بن عفان نے قباث بن اشیم سے جو قبیلہ بنی یعمر بن لیث سے تھے کہ تم بڑے ہو یا رسول اللہ ﷺ تو انہوں نے کہا رسول اللہ ﷺ مجھ سے بڑے ہیں اور پیدا ہونے میں میں ان سے پہلے ہوں اور میں نے دیکھی ہے بیٹ ان چڑیوں سبز کی یعنی جنہوں نے ابرہہ کے ہاتھیوں کو مارا تھا کہ رنگ اس کا بدل گیا تھا۔

فائدہ : یہ حدیث حسن ہے غریب ہے نہیں جانتے ہم اس کو مگر محمد بن اسحاق کی روایت سے۔

مترجم: قباثؓ نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ مجھ سے بڑے ہیں اور پھر اپنی عمر ولادت ان سے پہلے بیان کی اور یہ کمال ادب تھا ان کا رسول معصوم ﷺ کی خدمت مبارک میں کہ اتنا بھی کہنا گوارا نہ کیا کہ میں ان سے بڑا ہوں سبحان اللہ یہ آداب تھے رسول اللہ ﷺ کے اصحاب کرام کے قلوب زکیہ اور طبائع سلیمہ میں بخلاف اخوان زمان کے کہ ان پر جب کوئی امر و نہی آپ کی پیش کی جاتی ہیں اور ان کے مذاہب محدثہ اور مشارب مبتدعہ کے خلاف ہوتی ہے تو کیا کیا سوء ادب کا اظہار کرتے ہیں کوئی کہتا ہے حدیث پر عمل کس سے

ہوسکتا ہے اوراس میں یہ مطلب نکلا کہ آپ محالات کا حکم فرماتے ہیں کوئی کہتا ہے حدیث کون سمجھ سکتا ہے اس کا یہ مطلب ہوا کہ آپ کی باتیں خلاف عقل ہوتی ہیں کوئی کہتا ہے حدیث پر چلنا سخت دشوار اور مشکل ہے اوراس کا یہ مطلب کہ آپ نے ہم کو سخت مشکل میں ڈالا۔ کوئی کہتا ہے یہ حدیث ہمارے امام نے نہیں لی ہم اس پر کیونکر عمل کریں اس کا یہ مطلب کہ آپ کے قول کا اعتبار نہیں اوراس پر عمل جائز نہیں جب تک امام حکم نہ دیں غرض ایسی ہی خرافاتیں بکتے ہیں اور محدثین متبعین کی طرف تعجب سے تکتے ہیں اور ہرگز آنحضرتؐ کے آداب وتعظیم پر نظر نہیں کرتے۔

❀❀❀❀

٣۔ بَابٌ : مَا جَاءَ فِيْ بَدْءِ نُبُوَّةِ النَّبِيِّ ﷺ

ابتدائے نبوت کے بیان میں

(٣٦٢٠) عَنْ أَبِيْ مُوْسَى الْأَشْعَرِيِّ قَالَ : خَرَجَ أَبُوْ طَالِبٍ إِلَى الشَّامِ وَخَرَجَ مَعَهُ النَّبِيُّ ﷺ فِيْ أَشْيَاخٍ مِنْ قُرَيْشٍ فَلَمَّا أَشْرَفُوْا عَلَى الرَّاهِبِ هَبَطُوْا فَحَلُّوْا رِحَالَهُمْ فَخَرَجَ إِلَيْهِمُ الرَّاهِبُ وَكَانُوْا قَبْلَ ذٰلِكَ يَمُرُّوْنَ بِهِ فَلَايَخْرُجُ إِلَيْهِمْ وَلَا يَلْتَفِتُ، قَالَ فَهُمْ يَحُلُّوْنَ رِحَالَهُمْ فَجَعَلَ يَتَخَلَّلُهُمُ الرَّاهِبُ حَتّٰى جَاءَ فَأَخَذَ بِيَدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ: هٰذَا سَيِّدُالْعَالَمِيْنَ، هٰذَا رَسُوْلُ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ، يَبْعَثُهُ اللّٰهُ رَحْمَةً لِّلْعَالَمِيْنَ. فَقَالَ لَهُ أَشْيَاخٌ مِنْ قُرَيْشٍ مَا عِلْمُكَ؟ فَقَالَ: أَنَّكُمْ حِيْنَ أَشْرَفْتُمْ مِنَ الْعَقَبَةِ لَمْ يَبْقَ حَجَرٌ وَلَا شَجَرٌ إِلَّا خَرَّ سَاجِدًا، وَلَايَسْجُدَانِ إِلَّا لِنَبِيٍّ وَإِنِّيْ أَعْرِفُهُ بِخَاتَمِ النُّبُوَّةِ أَسْفَلَ مِنْ غُضْرُوْفِ كَتِفِهِ مِثْلَ التُّفَّاحَةِ ثُمَّ رَجَعَ فَصَنَعَ لَهُمْ طَعَامًا فَلَمَّا أَتَاهُمْ بِهِ وَكَانَ هُوَ فِيْ رَعِيَّةِ الْإِبِلِ فَقَالَ: أَرْسِلُوْا إِلَيْهِ فَأَقْبَلَ وَعَلَيْهِ غَمَامَةٌ تُظِلُّهُ فَلَمَّا دَنَا مِنَ الْقَوْمِ وَجَدَهُمْ قَدْ سَبَقُوْهُ إِلٰى فَيْءِ الشَّجَرَةِ فَلَمَّا جَلَسَ مَالَ فَيْءُ الشَّجَرَةِ عَلَيْهِ فَقَالَ انْظُرُوْا إِلٰى فَيْءِ الشَّجَرَةِ مَالَ عَلَيْهِ، قَالَ: فَبَيْنَمَا هُوَ قَائِمٌ عَلَيْهِمْ وَهُوَ يُنَاشِدُهُمْ أَنْ لَّا يَذْهَبُوْا بِهِ إِلَى الرُّوْمِ فَإِنَّ الرُّوْمَ إِنْ رَأَوْهُ عَرَفُوْهُ بِالصِّفَةِ فَيَقْتُلُوْنَهُ، فَالْتَفَتَ فَإِذَا بِسَبْعَةٍ قَدْ أَقْبَلُوْا مِنَ الرُّوْمِ فَاسْتَقْبَلَهُمْ فَقَالَ : مَا جَاءَبِكُمْ؟ قَالُوْا جِئْنَا إِنَّ هٰذَا النَّبِيَّ خَارِجٌ فِيْ هٰذَا الشَّهْرِ فَلَمْ يَبْقَ طَرِيْقٌ إِلَّا بُعِثَ إِلَيْهِ بِأُنَاسٍ وَإِنَّا قَدْ أُخْبِرْنَا خَبَرَهُ، بُعِثْنَا إِلٰى طَرِيْقِكَ هٰذَا، فَقَالَ: هَلْ خَلْفَكُمْ أَحَدٌ هُوَخَيْرٌ مِنْكُمْ؟ قَالُوْا إِنَّمَا أُخْبِرْنَا خَبَرَهُ بِطَرِيْقِكَ هٰذَا. قَالَ: أَفَرَأَيْتُمْ أَمْرًا أَرَادَ اللّٰهُ أَنْ يَّقْضِيَهُ هَلْ يَسْتَطِيْعُ أَحَدٌ مِنَ النَّاسِ رَدَّهُ؟ قَالُوْا: لَا، قَالَ: فَبَايَعُوْهُ وَأَقَامُوْا مَعَهُ، قَالَ: أَنْشُدُكُمْ بِاللّٰهِ أَيُّكُمْ وَلِيُّهُ؟ قَالُوْا: أَبُوْطَالِبٍ فَلَمْ يَزَلْ يُنَاشِدُهُ حَتّٰى رَدَّهُ أَبُوْطَالِبٍ وَبَعَثَ مَعَهُ أَبُوْبَكْرٍ بِلَالًا وَزَوَّدَهُ الرَّاهِبُ مِنَ الْكَعْكِ وَالزَّيْتِ)). (صحيح) فقه السيرة، دفاع عن الحديث النبوى (٦٢۔ ٧٢۔ المشكاة : ٥٩١٨۔ لكن ذكر بلال رضی اللہ عنہ فيه منكر، كما قيل .

ترجمہ: روایت ہے ابوموسیٰ اشعریؓ سے کہا انہوں نے کہ نکلے ابوطالب شام کی طرف یعنی تجارت کو اور نکلے نبی ﷺ بھی ان کے ساتھ اور بوڑھے لوگ بھی قریش کے پھر جب پہنچے بحیرا راہب کے پاس وہ اپنے صومعہ سے اترا اور ان لوگوں نے اپنے کجاوے اونٹوں سے اتارے سو وہ راہب ان کے پاس آیا اور ہمیشہ یہ جب وہاں جاتے تھے تو وہ کبھی ان کے پاس نہ آتا تھا اور ان کی طرف التفات نہ کرتا تھا سو وہ اپنے کجاوے اتار رہے تھے کہ راہب ان کے درمیان میں گھس آیا اور رسول اللہ ﷺ کا ہاتھ پکڑ لیا اور کہا یہ سردار ہے سب جہاں کے لوگوں کا یہ رسولؐ ہے رب العالمین کا بھیجے گا اللہ اس کو سارے جہان کے لوگوں پر رحمت کے لیے سو بوڑھے قریش کے لوگوں نے کہا کہ تو کیا جانے اس نے کہا کہ جب تم اترے اس ٹیلے سے تو کوئی درخت اور پتھر باقی نہ رہا مگر گر پڑا سجدہ میں اور یہ دونوں سجدہ نہیں کرتے مگر نبی کو اور میں پہچانتا ہوں اس کو مہر نبوت سے جو ایک غدہ ہے شانہ پر مثل سیب کے پھر صومعہ میں گیا اور تیار کیا ان کے لیے کھانا پھر جب ان کے پاس لایا اس وقت آپ اونٹ چرانے گئے تھے پھر راہب نے کہا کہ کسی کو بھیجو ان کو بلاؤ تو آئے آپ اور ان پر بدلی سایہ کیے ہوئے تھی پھر جب ان کے پاس آئے تو لوگ درخت کے سایہ میں بیٹھے ہوئے تھے پھر جب آپؐ بیٹھے تو سایہ اس کا آپؐ پر جھک گیا سو راہب نے کہا کہ دیکھو درخت کا سایہ آپ پر جھک گیا۔ کہا راوی نے پھر وہ ان کے پاس کھڑا ان کو قسم دے کر کہہ رہا تھا کہ ان کو روم نہ لے جاؤ اس لیے کہ روم کے لوگ آ کر ان کو دیکھیں گے پہچان لیں گے ان کے اوصاف سے اور قتل کر ڈالیں گے پھر متوجہ ہوا تو دیکھا تو سات (۷) آدمی تھے کہ آئے تھے وہ روم سے سو متوجہ ہوا ان کی طرف اور ان سے پوچھا کہ تم کیوں آئے ہو؟ انہوں نے کہا ہم اس نبیؐ کے لیے آئے ہیں جو اس شہر سے آنے والا ہے اور ہر راہ پر کچھ کچھ لوگ بھیجے گئے ہیں اور جب ہم کو تمہاری طرف کی خبر لگی تو ہم تمہاری راہ پر بھیجے گئے اس نے کہا بھلا دیکھو تو جس کام کا اللہ ارادہ کرے اس کو کوئی پھیر سکتا ہے انہوں نے کہا نہیں اس نے کہا پھر بیعت کرو یعنی اس نبیؐ سے اور اس کی رفاقت میں رہو پھر وہ ان کی طرف مخاطب ہوا یعنی اہل مکہ کی طرف اور کہا کون ان کی خدمت کرتا ہے لوگوں نے کہا ابوطالب پس وہ ان کو قسم دیتا رہا یہاں تک کہ پھر آنحضرت ﷺ کو ابوطالب نے اور ابوبکر رضی اللہ عنہ نے ساتھ کر دیا آپؐ کے بلال رضی اللہ عنہ کو اور توشہ دیا ان کو راہب نے کعک اور زیت سے۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے نہیں جانتے ہم اس کو مگر اسی سند سے۔

مترجم: اس حدیث میں محدثین کو بہت کلام ہے۔ چنانچہ بعض نے اس کو ضعیف کہا ہے اور بعض نے باطل اس لیے کہ بلال رضی اللہ عنہ تو اس وقت تک پیدا بھی نہ ہوئے تھے اور ابوبکر رضی اللہ عنہ آپ سے بھی چھوٹے تھے کہ وہ آپ سے دو برس چھوٹے ہیں اور حافظ ابن حجرؒ نے اصابہ میں کہا ہے کہ رجال تو ثقات ہیں اور اس میں انکار کی کوئی وجہ نہیں سوا اس کے یعنی بلال رضی اللہ عنہ کی معیت کے اور احتمال ہے کہ یہ کسی راوی کا ادراج ہو غرض باقی حدیث معتبر ہے کذا فی اللمعات۔

٤۔ بَابٌ : مَا جَاءَ فِي مَبْعَثِ النَّبِيِّ ﷺ وَابْنُ كَمْ كَانَ حِينَ بُعِثَ

نبی ﷺ کی بعثت کے بیان میں اور آپ کی عمر اس وقت کتنی تھی

(۳٦۲۱) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ : أُنْزِلَ عَلَى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ وَهُوَ ابْنُ أَرْبَعِينَ فَأَقَامَ بِمَكَّةَ ثَلَاثَ عَشَرَةَ وَبِالْمَدِينَةِ عَشْرًا وَتُوُفِّيَ وَهُوَ ابْنُ ثَلَاثٍ وَسِتِّينَ . (اسناده صحيح) مختصر الشمائل (۳۱۷) .

ترجمہ: روایت ہے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہ رسول اللہ ﷺ پر وحی اتری جب وہ چالیس برس کے تھے پھر مکہ میں تیرہ برس رہے اور مدینہ میں دس برس اور وفات ہوئی آپ کی جب تریسٹھ برس کے تھے۔

فائدہ : یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

❀ ❀ ❀ ❀

(۳٦۲۲) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ : قُبِضَ النَّبِيُّ ﷺ وَهُوَ ابْنُ خَمْسٍ وَسِتِّينَ سَنَةً. (شاذ) [المصدر قبل السابق]

ترجمہ: روایت ہے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہ آپ کی وفات ہوئی جب پینسٹھ برس کے تھے۔

فائدہ : ایسی ہی روایت کی ہم سے محمد بن بشار نے اور روایت کی ان سے محمد بن اسماعیل بخاریؒ نے اسی کی مثل۔

❀ ❀ ❀ ❀

(۳٦۲۳) عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ يَقُولُ : لَمْ يَكُنْ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ بِالطَّوِيلِ الْبَائِنِ وَلَا بِالْقَصِيرِ [الْمُتَرَدِّدِ]، وَلَا بِالْأَبْيَضِ الْأَمْهَقِ وَلَا بِالْآدَمِ وَلَيْسَ بِالْجَعْدِ الْقَطَطِ وَلَا بِالسَّبِطِ، بَعَثَهُ اللّٰهُ عَلَى رَأْسِ أَرْبَعِينَ سنةً فَأَقَامَ بِمَكَّةَ عَشْرَسِنِينَ، وَبِالْمَدِينَةِ عَشْرًا سِنِينَ، وَتَوَفَّاهُ اللّٰهُ عَلَى رَأْسِ سِتِّينَ سَنَةً وَلَيْسَ فِي رَأْسِهِ وَلِحْيَتِهِ عِشْرُونَ شَعْرَةً بَيْضَاءَ . (صحيح) مختصر الشمائل رقم (۱)

ترجمہ: روایت ہے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے کہ رسول اللہ ﷺ بہت دراز قد نہ تھے اور نہ بہت کوتاہ اور رنگ آپ کا نہایت سفید نہ تھا اور نہ بالکل گندم گوں اور بال آپؐ کے سر کے نہ بہت ژولیدہ تھے نہ بالکل سیدھے' مبعوث کیا اللہ تعالیٰ نے ان کو جب چالیس برس کے تھے اور مکہ میں دس برس رہے اور مدینہ میں دس اور وفات پائی تریسٹھ برس کی عمر میں اور بیس بال سفید نہ تھے آپؐ کے سر میں اور ریش میں یعنی اس سے کم تھے۔

فائدہ : یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

❀ ❀ ❀ ❀

٥۔ بَابُ : مَا جَاءَ فِي آيَاتِ نُبُوَّةِ النَّبِيِّ ﷺ وَمَا قَدْ خَصَّهُ اللّٰهُ بِهِ

نبی ﷺ کے معجزات اور خصوصیات کے بیان میں

(٣٦٢٤) عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ : ((**إِنَّ بِمَكَّةَ حَجَرًا كَانَ يُسَلِّمُ عَلَيَّ لَيَالِيَ بُعِثْتُ إِنِّي لَأَعْرِفُهُ الْآنَ**)). (اسنادہ صحیح)

ترجمہ: روایت ہے جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے کہا فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کہ مکہ میں ایک پتھر ہے کہ وہ مجھ پر سلام کرتا تھا جن راتوں میں مبعوث ہوا تھا کہ میں اسے اب بھی پہچانتا ہوں۔

فائدہ : یہ حدیث حسن ہے غریب ہے۔

❀ ❀ ❀ ❀

(٣٦٢٥) عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ قَالَ : كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ نَتَدَاوَلُ مِنْ قَصْعَةٍ مِنْ غُدْوَةٍ حَتَّى اللَّيْلِ تَقُومُ عَشَرَةٌ وَيَقْعُدُ عَشَرَةٌ، قُلْنَا فَمَا كَانَتْ تُمَدُّ؟ قَالَ : مِنْ أَيِّ شَيْءٍ تَعْجَبُ مَا كَانَتْ تُمَدُّ إِلَّا مِنْ هٰهُنَا وَأَشَارَ بِيَدِهِ إِلَى السَّمَاءِ . (اسنادہ صحیح) تخریج مشكاة المصابيح (٥٩٢٨)

ترجمہ: روایت ہے سمرہ بن جندبؓ سے کہا انہوں نے کہ ہم نبی ﷺ کے ساتھ کھاتے رہے ایک کونڈی سے صبح سے رات تک کہ دس آدمی بیٹھتے تھے اور دس اٹھتے تھے ہم نے کہا سمرہؓ سے کہ پھر اس کونڈی میں کچھ بڑھایا نہ جاتا تھا انہوں نے کہا تم کو تعجب کیوں آتا ہے اس میں کہیں سے بڑھایا نہ جاتا تھا مگر وہاں سے اور اشارہ کیا ہاتھ سے آسمان کی طرف یعنی اللہ تعالیٰ کی طرف سے اس کی امداد ہوتی تھی اس سے معلوم ہوا کہ خدائے رزق آسمانوں پر ہے۔

فائدہ : یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور ابوالعلاء کا نام یزید بن عبداللہ بن الشخیر ہے۔

❀ ❀ ❀ ❀

٦۔ باب: في قول علي في استقبال كل جبل و شجر النبي ﷺ بالتسليم

ہر پہاڑ اور درخت کے نبی ﷺ کا سلام کے ساتھ استقبال کرنے کے بارے میں علی رضی اللہ عنہ کا قول

(٣٦٢٦) عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ قَالَ : كُنْتُ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فَخَرَجْنَا فِي بَعْضِ نَوَاحِيهَا فَمَا اسْتَقْبَلَهُ جَبَلٌ وَلَا شَجَرٌ إِلَّا وَهُوَ يَقُولُ : اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَارَسُولَ اللّٰهِ . (اسنادہ ضعیف) تخريج المشكاة (٥٩١٩۔ التحقيق الثانى)

ترجمہ: روایت ہے علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے کہ ہم نبی ﷺ کے ساتھ بعض نواحی مکہ میں نکلے تو جو پہاڑ اور درخت سامنے آیا اس نے کہا سلام ہے تم پر اے رسول اللہ کے۔ (ولید بن ابی ثور اور عباد بن ابی یزید مجہول ہے۔)

فائدہ : یہ حدیث حسن ہے غریب ہے۔اور روایت کی کئی لوگوں نے ولید بن ابی ثور سے اور کہا انہوں نے کہ روایت ہے عباد بن ابی یزید سے انہیں میں ہیں فروہ کہ جن کی کنیت ابوالمغراء ہے۔

❀❀❀❀

باب

(۳۶۲۷) عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ خَطَبَ إِلَى لِزْقِ جِذْعٍ وَاتَّخَذُوْا لَهُ مِنْبَرًا فَخَطَبَ عَلَيْهِ فَحَنَّ الْجِذْعُ حَنِيْنَ النَّاقَةِ. فَنَزَلَ النَّبِيُّ فَمَسَّهُ فَسَكَتَ . (اسناده صحيح) سلسلة الاحاديث الصحيحة (۲۱۷٤)

ترجمہ: روایت ہے انسؓ سے کہ رسول اللہ ﷺ خطبہ پڑھتے تھے ایک کھجور کے تنے سے تکیہ لگا کر پھر جب آپؐ کے لیے منبر تیار کیا گیا اور آپؐ نے اس پر خطبہ پڑھا وہ تنا رونے لگا جیسے اونٹنی روتی ہے پھر اترے نبی ﷺ اور اس کو چھوا وہ چپ ہو رہا۔

فائدہ : اس باب میں ابی جابر ابن عمر سہل بن سعد ابن عباس رضی اللہ عنہما اور ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے بھی روایت ہے۔اور یہ حدیث انس رضی اللہ عنہ کی حسن ہے صحیح ہے غریب ہے اس سند سے۔

مترجم: ستون چونکہ ذکر الٰہی سے مست و سرشار تھا اور ہمیشہ لذت یاد الٰہی سے شاد و فرحاں تھا جب منبر تیار ہوا وہ درد ہجراں اور فراق سے رونے لگا جب آپ کی جدائی سے چوب خشک کا یہ حال ہو تو انسان ان کی جدائی کا درد نہ پائے کیا معنی اور یقین جانو کہ تلطخ بہ محدثات امور و تعلق بہ بدعات بے نور آپ کی جدائی کا سبب ہیں کہ آپؐ ان سے نفور ہیں سو جو مؤمن ان چیزوں سے نفرت نہ کرے وہ چوب خشک سے بدتر ہے۔

❀❀❀❀

(۳۶۲۸) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ : جَاءَ أَعْرَابِيٌّ إِلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ : بِمَ أَعْرِفُ إِنَّكَ نَبِيٌّ؟ قَالَ: ((إِنْ دَعَوْتُ هٰذَا الْعِذْقَ مِنْ هٰذِهِ النَّخْلَةِ تَشْهَدُ أَنِّيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ؟)) فَدَعَاهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَجَعَلَ يَنْزِلُ مِنَ النَّخْلَةِ حَتّٰى سَقَطَ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ ثُمَّ قَالَ: ((ارْجِعْ)) فَعَادَ فَأَسْلَمَ الْأَعْرَابِيُّ. (اسناده صحيح) دون قوله: "فاسلم الاعرابى" تخريج المشكاة (۵۹۲٦ ـ التحقيق الثانى) سلسلة الاحاديث الصحيحة (۳۳۱۵)

ترجمہ: روایت ہے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہ ایک اعرابی آیا اور اس نے کہا کیونکر جانوں میں کہ آپؐ نبی ہیں آپؐ نے فرمایا اگر میں بلا دوں اس شاخ کو کھجور کی اور وہ گواہی دے کہ میں رسول ہوں تب تو جانے گا پھر بلایا آپؐ نے اور وہ کھجور سے اتر کر نبی ﷺ کے آگے گر پڑی اور پھر فرمایا کہ لوٹ جا وہ چلی گئی پس وہ اسلام لایا۔

فائدہ : یہ حدیث حسن ہے غریب ہے صحیح ہے۔

❀❀❀❀

(٣٦٢٩) عَنْ أَبِي زَيْدِ بْنِ أَخْطَبَ قَالَ: مَسَحَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يَدَهُ عَلَى وَجْهِي وَدَعَا لِي. قَالَ عَزْرَةُ: إِنَّهُ عَاشَ مِائَةً وَعِشْرِينَ سَنَةً وَلَيْسَ فِي رَأْسِهِ إِلَّا شُعَيْرَاتٌ بِيضٌ. (اسناده صحيح) التعليقات الحسان (٧١٢٨)

ترجمہ: روایت ہے ابوزیدؓ سے کہ ہاتھ پھیرا رسول اللہ ﷺ نے میرے منہ پر اور دعا کی میرے لیے۔ عزرہ نے کہا جو راوی حدیث ہیں کہ ابوزید ایک سوبیس برس تک زندہ رہے اور ان کے سر کے کئی ایک بال سے زیادہ سفید نہ تھے۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اور ابوزید کا نام عمرو بن اخطب ہے۔

❀❀❀❀

(٣٦٣٠) عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ يَقُولُ: قَالَ أَبُوطَلْحَةَ لِأُمِّ سُلَيْمٍ: لَقَدْ سَمِعْتُ صَوْتَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ: ضَعِيفًا أَعْرِفُ فِيهِ الْجُوعَ فَهَلْ عِنْدَكِ مِنْ شَيْءٍ؟ فَقَالَتْ: نَعَمْ فَأَخْرَجَتْ أَقْرَاصًا مِنْ شَعِيرٍ ثُمَّ أَخْرَجَتْ خِمَارًا لَهَا فَلَفَّتِ الْخُبْزَ بِبَعْضِهِ ثُمَّ دَسَّتْهُ فِي يَدِي وَرَدَّتْنِي بِبَعْضِهِ ثُمَّ أَرْسَلَتْنِي إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ ،قَالَ: فَذَهَبْتُ بِهِ إِلَيْهِ فَوَجَدْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ جَالِسًا فِي الْمَسْجِدِ وَمَعَهُ النَّاسُ، قَالَ: فَقُمْتُ عَلَيْهِمْ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ((**أَرْسَلَكَ أَبُوطَلْحَةَ**))؟ فَقُلْتُ: نَعَمْ، قَالَ: ((**بِطَعَامٍ**)) فَقُلْتُ: نَعَمْ، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: لِمَنْ مَعَهُ: ((**قُومُوا**))، قَالَ: فَانْطَلَقُوا، فَانْطَلَقْتُ بَيْنَ أَيْدِيهِمْ حَتَّى جِئْتُ أَبَا طَلْحَةَ فَأَخْبَرْتُهُ فَقَالَ أَبُو طَلْحَةَ. يَا أُمَّ سُلَيْمٍ! قَدْ جَاءَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ بِالنَّاسِ وَلَيْسَ عِنْدَنَا مَا نُطْعِمُهُمْ، قَالَتْ أُمُّ سُلَيْمٍ. اللّٰهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ، قَالَ: فَانْطَلَقَ أَبُوطَلْحَةَ حَتَّى لَقِيَ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ، فَأَقْبَلَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ وَأَبُو طَلْحَةَ مَعَهُ حَتَّى دَخَلَا، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((**هَلُمِّي يَا أُمَّ سُلَيْمٍ! مَا عِنْدَكِ**)) فَأَتَتْ بِذَلِكَ الْخُبْزِ فَأَمَرَ بِهِ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ فَفُتَّ وَعَصَرَتْ أُمُّ سُلَيْمٍ بِعُكَّةٍ لَهَا فَأَدَمَتْهُ ثُمَّ قَالَ فِيهِ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ مَا شَاءَ اللّٰهُ أَنْ يَقُولَ، ثُمَّ قَالَ: ((**ائْذَنْ لِعَشَرَةٍ**))، فَأَذِنَ لَهُمْ فَأَكَلُوا حَتَّى شَبِعُوا ثُمَّ خَرَجُوا، ثُمَّ قَالَ: ((**ائْذَنْ لِعَشَرَةٍ**)) فَأَذِنَ لَهُمْ فَأَكَلُوا حَتَّى شَبِعُوا ثُمَّ خَرَجُوا. ثُمَّ قَالَ: ((**ائْذَنْ لِعَشَرَةٍ**)) فَأَذِنَ لَهُمْ فَأَكَلُوا حَتَّى شَبِعُوا ثُمَّ خَرَجُوا. فَأَكَلَ الْقَوْمُ كُلُّهُمْ وَشَبِعُوا، وَالْقَوْمُ سَبْعُونَ أَوْ ثَمَانُونَ رَجُلًا. (اسناده صحيح)

ترجمہ: روایت ہے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے وہ کہتے تھے کہ ابوطلحہؓ نے کہا ام سلیمؓ سے کہ میں نے سنی آواز رسول اللہ ﷺ کی ضعیف اور معلوم ہوتی ہے ان کو بھوک سو کچھ تمہارے پاس ہے انہوں نے کہا ہاں نکالی گئی روٹیاں جو کی پھر اوڑھنی میں لپیٹ کر میرے ہاتھ میں چھپا دیں اور کچھ اوڑھنی مجھے اوڑھا بھی دی پھر بھیجا مجھے رسول اللہ ﷺ کے پاس اور میں جب ان کے پاس گیا ان کو مسجد میں بہت لوگوں کے ساتھ بیٹھا پایا پھر میں ان کے پاس کھڑا ہوا اور رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کیا تجھے ابوطلحہؓ نے بھیجا ہے میں نے کہا ہاں فرمایا کھانا لے کر' میں نے عرض کی ہاں' آپؐ نے اپنے ساتھیوں سے فرمایا اٹھو پھر چلے اور میں

ان کے آگے تھا پھر جب ابوطلحہؓ کے پاس آیا میں اور میں نے ان کو خبر دی ابوطلحہؓ نے کہا اے ام سلیم رسول اللہ ﷺ لوگوں کے ساتھ تشریف لائے اور ہمارے پاس کچھ موجود نہیں کہ ان کو کھلائیں ام سلیم رضی اللہ عنہا نے کہا اللہ اور رسول اس کا خوب جانتا ہے، سو ابوطلحہؓ چلے یہاں تک کہ ملے رسول اللہ ﷺ سے تو آئے رسول اللہ ﷺ اور ابوطلحہ ان کے ساتھ تھے یہاں تک کہ اندر آئے تو فرمایا رسول اللہ ﷺ اے ام سلیم! لاؤ جو تمہارے پاس ہے تو وہی روٹیاں آپؐ کے آگے لائیں اور حکم کیا رسول اللہ ﷺ نے کہ وہ توڑی گئیں اور اوندھا دی اس پر ام سلیم رضی اللہ عنہا نے کپی گھی کی اور چکنا کر دیا اس کو پھر پڑھا اس پر رسول اللہ ﷺ نے جو اللہ نے چاہا پھر فرمایا بلاؤ دس شخصوں کو سو بلایا اور وہ کھا کر سیر ہو گئے اور چلے گئے پھر فرمایا بلاؤ دس کو پھر وہ کھا کر سیر ہو کر چلے گئے پھر فرمایا بلاؤ دس کو اور وہ بھی کھا کر سیر ہو کر چلے گئے غرض سارے لوگ کھا کر سیر ہو گئے اور سب لوگ ستر یا اسی تھے۔

فائدہ : یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

❀❀❀❀

(۳۶۳۱) عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ : رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ وَحَانَتْ صَلوٰةُ الْعَصْرِ وَالْتَمَسَ النَّاسُ الْوُضُوْءَ فَلَمْ يَجِدُوْا فَأُتِيَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بِوَضُوْءٍ فَوَضَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَدَهُ فِي ذٰلِكَ الْإِنَاءِ وَأَمَرَ النَّاسَ أَنْ يَتَوَضَّؤُوْا مِنْهُ قَالَ : فَرَأَيْتُ الْمَاءَ يَنْبُعُ مِنْ تَحْتِ أَصَابِعِهِ فَتَوَضَّأَ النَّاسُ حَتّٰى تَوَضَّؤُوْا مِنْ عِنْدِ آخِرِهِمْ .

(اسناده صحيح)

ترجمہ: روایت ہے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے کہا انہوں نے دیکھا میں نے رسول اللہ ﷺ کو کہ نماز عصر کا وقت آ چکا تھا اور لوگوں نے وضو کا پانی ڈھونڈھا اور نہ پایا سو لائے رسول اللہ ﷺ کے پاس ایک وضو کا پانی اور آپؐ نے اس برتن میں ہاتھ رکھ کر اور لوگوں کو فرمایا کہ وضو کریں پھر میں نے دیکھا کہ آپ کی انگلیوں سے پانی جوش مارتا تھا اور لوگ وضو کرتے تھے یہاں تک کہ جو ان کے آخر میں تھا اس نے بھی وضو کر لیا۔

فائدہ : اس باب میں عمران بن حصین ابن مسعود اور جابر رضی اللہ عنہم سے بھی روایت ہے حدیث انس رضی اللہ عنہ کی حسن صحیح ہے۔

❀❀❀❀

(۳۶۳۲) عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا قَالَتْ : أَوَّلُ مَا ابْتُدِيءَ بِهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مِنَ النُّبُوَّةِ حِيْنَ أَرَادَاللّٰهُ كَرَامَتَهُ وَرَحْمَةَ الْعِبَادِ بِهِ أَنْ لَا يَرٰى شَيْئًا إِلَّا جَاءَتْ كَفَلَقِ الصُّبْحِ، فَمَكَثَ عَلٰى ذٰلِكَ مَا شَاءَ اللّٰهُ أَنْ يَمْكُثَ وَحُبِّبَ إِلَيْهِ الْخَلْوَةُ فَلَمْ يَكُنْ شَيْءٌ أَحَبَّ إِلَيْهِ مِنْ أَنْ يَخْلُوَ . (حسن صحيح)

ترجمہ: روایت ہے ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ ابتدائے نبوت میں رسول اللہ ﷺ کی جب اللہ تعالیٰ نے بزرگی اور رحمت

اپنے بندوں کی ان سے چاہی تو یہ ہوا کہ وہ جو خواب دیکھتے تھے اس کی تعبیر صبح روشن کی طرح ظاہر ہو جاتی تھی پھر آپؐ کا یہی حال رہا جب تک اللہ نے چاہا اور ان دنوں آپ کو خلوت ایسی بھاتی تھی کہ کوئی شے ایسی پیاری نہ تھی۔

فائدہ : یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے۔

❀❀❀❀

(٣٦٣٣) عَنْ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ : إِنَّكُمْ تَعُدُّوْنَ الْآيَاتِ عَذَابًا وَإِنَّا كُنَّا نَعُدُّهَا عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ بَرَكَةً، لَقَدْ كُنَّا نَأْكُلُ الطَّعَامَ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ وَنَحْنُ نَسْمَعُ تَسْبِيْحَ الطَّعَامِ. قَالَ : وَأُتِيَ النَّبِيُّ ﷺ بِإِنَاءٍ فَوَضَعَ يَدَهُ فِيْهِ فَجَعَلَ الْمَاءُ يَنْبَعُ مِنْ بَيْنِ أَصَابِعِهِ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ : ((حَيَّ عَلَى الْوَضُوْءِ الْمُبَارَكِ وَالْبَرَكَةُ مِنَ السَّمَاءِ)) حَتّٰى تَوَضَّأْنَا كُلُّنَا . (اسناده صحيح)

ترجمہ: روایت ہے عبداللہ رضی اللہ عنہ سے کہ انہوں نے کہا تم قدرت کی نشانیوں کو عذاب جانتے ہو اور ہم ان کو رسول اللہ ﷺ کے زمانہ میں برکت جانتے تھے اور ہم کھانا کھاتے تھے نبی ﷺ کے ساتھ اور تسبیح سنتے تھے اور لائے حضرتؐ کے پاس ایک برتن اور اس میں آپؐ نے ہاتھ رکھ دیا پھر پانی آپ کی انگلیوں کے درمیان سے بہنے لگا اور آپ نے فرمایا آؤ وضو مبارک پر اور برکت آسمان سے ہے یعنی اللہ کی طرف سے کہ وہ آسمانوں پر عرش پر ہے یہاں تک کہ ہم سب نے وضو کر لیا۔

فائدہ : یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

❀❀❀❀

٧۔ بَابُ : مَا جَاءَ كَيْفَ يَنْزِلُ الْوَحْيُ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ

نزول وحی کی کیفیت کے بیان میں

(٣٦٣٤) عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ الْحَارِثَ بْنَ هِشَامٍ سَأَلَ النَّبِيَّ ﷺ كَيْفَ يَأْتِيْكَ الْوَحْيُ؟ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : ((**أَحْيَانًا يَأْتِيْنِيْ مِثْلَ صَلْصَلَةِ الْجَرَسِ وَهُوَ أَشَدُّهُ عَلَيَّ، وَأَحْيَانًا يَتَمَثَّلُ لِيَ الْمَلَكُ رَجُلًا فَيُكَلِّمُنِيْ فَأَعِيْ مَا يَقُوْلُ**)). قَالَتْ عَائِشَةُ فَلَقَدْ رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَنْزِلُ عَلَيْهِ الْوَحْيُ فِي الْيَوْمِ الشَّدِيْدِ الْبَرْدِ فَيَفْصِمُ عَنْهُ وَإِنَّ جَبِيْنَهُ لَيَتَفَصَّدُ عَرَقًا. (اسناده صحيح)

ترجمہ: روایت ہے ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ حارث بن ہشام نے نبی ﷺ سے پوچھا کہ آپؐ پر وحی کیونکر آتی ہے؟ آپؐ نے فرمایا کبھی سنائی دیتی ہے مجھے گھنٹی کی سی جھنجھناہٹ اور وہ سخت ہوتی ہے اور کبھی فرشتہ میرے آگے آدمی کی صورت بن کر آتا ہے اور مجھ سے کلام کرتا ہے کہ میں اسے یاد کر لیتا ہوں ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ میں نے آپ کو دیکھا کہ سخت سردی میں جب وحی اترتی اور تمام ہو جاتی تو ان کے ماتھے پر پسینہ آ جاتا تھا یعنی بسبب شدت کے۔

فائدہ : یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

مترجم: حارث بن ہشام مخزومی ہیں ابوجہل کے بھائی اور رفیق اور فتح مکہ کے دن ایمان لائے ہیں اور فضلائے صحابہؓ سے ہیں اور فتوح شام میں شہید ہوئے۔ پندرھویں سال ہجرت کے اور احتمال ہے کہ انہوں نے عائشہ رضی اللہ عنہا کے آگے حضرتؐ سے یہ سوال کیا ہو یا ان کو خبر دی ہو اور اس صورت میں یہ مرسل ہے صحابی کی مگر حکم موصول میں ہے جمہور کے نزدیک اس لیے کہ عقل اور قیاس کو اس میں دخل نہیں۔ قولہ: آپؐ پر کیونکر وحی آتی ہے یعنی نفس وحی سے سوال کیا یا اس کے اوصاف سے اور بہر حال مراد یہ ہے کہ وحی لے کر فرشتہ کیونکر آتا ہے اور دو قسمیں وحی کی فرمائیں ایک آواز جرس دوسرے متمثل ہونا فرشتہ کا۔ بصورت مردم اول شدید ہے اس لیے کہ حامل متصف باوصاف سامع نہیں ہے اور ثانی آسان اس لیے کہ متصف باوصاف سامع ہے۔

❀❀❀❀

٨۔ بَابُ : مَا جَاءَ فِي صِفَةِ النَّبِيِّ ﷺ

نبی ﷺ کی صفات کے بیان میں

(٣٦٣٥) عَنِ الْبَرَاءِ قَالَ : مَا رَأَيْتُ مِنْ ذِي لِمَّةٍ فِي حُلَّةٍ حَمْرَاءَ أَحْسَنَ مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ، لَهُ شَعْرٌ يَضْرِبُ مَنْكِبَيْهِ، بُعَيْدَ مَا بَيْنَ الْمَنْكِبَيْنِ، لَمْ يَكُنْ بِالْقَصِيرِ وَلَا بِالطَّوِيلِ . (اسناده صحيح)

ترجمہ: روایت ہے براءؓ سے کہ کہا انہوں نے میں نے نہیں دیکھا کسی لمہ والے کو سرخ جوڑے میں خوبصورت زیادہ رسول اللہ ﷺ سے ان کے بال ایسے تھے کہ کندھے سے لگتے تھے اور دونوں شانوں میں آپ کے بہت فرق تھا نہ تھے کوتاہ قد نہ بہت لمبے۔

فائدہ : یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

مترجم: لمہ وہ بال ہیں کہ کان کی لو سے نیچے ہوں اور دونوں شانوں کی دوری دلالت کرتی ہے سینہ کے چوڑے ہونے پر اور وہ علو ہمت اور وسعت علم اور فراخی حوصلگی پر دال ہے اور قد آپ ﷺ کا متوسط تھا مگر جب لوگوں میں کھڑے ہوتے سب سے اونچے معلوم ہوتے۔

❀❀❀❀

(٣٦٣٦) عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ قَالَ : سَأَلَ رَجُلٌ الْبَرَاءَ أَكَانَ وَجْهُ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ مِثْلَ السَّيْفِ؟ قَالَ : لَا، مِثْلَ الْقَمَرِ. (اسناده صحيح) مختصر الشمائل (٩)

ترجمہ: روایت ہے ابواسحاق سے کہ ان سے پوچھا کسی نے چہرہ آپ کا مثل تلوار کے تھا یعنی طولانی انہوں نے کہا نہیں مثل چاند کے۔

فائدہ : یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

مترجم: سائل نے خیال کیا کہ چہرہ آپ کا لمبا ہوگا۔ براء رضی اللہ عنہ نے کہا نہیں گول تھا۔

❀ ❀ ❀ ❀

(٣٦٣٧) **عَنْ** عَلِيٍّ قَالَ: لَمْ يَكُنِ النَّبِيُّ ﷺ بِالطَّوِيلِ وَلَا بِالْقَصِيرِ، شَثْنَ الْكَفَّيْنِ وَالْقَدَمَيْنِ، ضَخْمَ الرَّأْسِ، ضَخْمَ الْكَرَادِيسِ، طَوِيلَ الْمَسْرُبَةِ، إِذَا مَشٰى تَكَفَّا تَكَفِّيًا كَأَنَّمَا يَنْحَطُّ مِنْ صَبَبٍ لَمْ أَرَ قَبْلَهُ وَلَا بَعْدَهُ مِثْلَهُ۔ (اسناده صحيح) مختصر الشمائل (٤٠)

ترجمہ: روایت ہے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے کہ نہ تھے نبی ﷺ بہت لمبے نہ بہت ٹھگنے پر گوشت تھیں ہتھیلیاں آپ کی اور تلوے بڑے تھے سر والے بڑے جوڑوں والے یعنی گھٹنے اور کہنیاں پر گوشت اور فربہ تھیں سینہ سے ناف تک باریک بال تھے جب چلتے آگے جھکتے چلتے جیسے کوئی اوپر سے نیچے اترتا ہو نہ دیکھا میں نے ان سے پہلے اور نہ ان کے بعد کوئی ان کے برابر۔

فائدہ : یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔ روایت کی ہم سے سفیان بن وکیع نے انہوں نے ابی سے انہوں نے مسعودی سے اسی اسناد سے مانند اس کے۔

❀ ❀ ❀ ❀

(٣٦٣٨) **عَنْ** عَلِيٍّ قَالَ كَانَ إِذَا وَصَفَ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: لَيْسَ بِالطَّوِيلِ الْمُمَّغِطِ، وَلَا بِالْقَصِيرِ الْمُتَرَدِّدِ، وَكَانَ رَبْعَةً مِنَ الْقَوْمِ، وَلَمْ يَكُنْ بِالْجَعْدِ الْقَطَطِ وَلَا بِالسَّبِطِ كَانَ جَعْدًا رَجِلًا، وَلَمْ يَكُنْ بِالْمُطَهَّمِ، وَلَا بِالْمُكَلْثَمِ وَكَانَ فِي الْوَجْهِ تَدْوِيرٌ أَبْيَضُ مُشْرَبٌ، أَدْعَجُ الْعَيْنَيْنِ، أَهْدَبُ الْأَشْفَارِ، جَلِيلُ الْمُشَاسِ وَالْكَتَدِ، أَجْرَدُ ذُو مَسْرُبَةٍ، شَثْنُ الْكَفَّيْنِ وَالْقَدَمَيْنِ، إِذَا مَشٰى تَقَلَّعَ كَأَنَّمَا يَمْشِيْ فِيْ صَبَبٍ، وَإِذَا الْتَفَتَ الْتَفَتَ مَعًا، بَيْنَ كَتِفَيْهِ خَاتَمُ النُّبُوَّةِ وَهُوَ خَاتَمُ النَّبِيِّينَ أَجْوَدُ النَّاسِ كَفًا وَ أَشْرَحُهُمْ صَدْرًا وَأَصْدَقُ النَّاسِ لَهْجَةً، وَأَلْيَنُهُمْ عَرِيكَةً، وَأَكْرَمُهُمْ عِشْرَةً، مَنْ رَآهُ بَدِيهَةً هَابَهُ، وَمَنْ خَالَطَهُ مَعْرِفَةً أَحَبَّهُ، يَقُولُ نَاعِتُهُ لَمْ أَرَ قَبْلَهُ وَلَا بَعْدَهُ مِثْلَهُ ﷺ. (اسناده ضعيف) مختصر الشمائل۔ تخريج المشكاة ١١ ٥٧٩١) (اس کی سند متصل نہیں کیونکہ ابراہیم راوی کی علی سے ملاقات ثابت نہیں اور عمر بن عبداللہ راوی ضعیف ہے۔)

ترجمہ: روایت ہے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے کہ جب وہ حلیہ بیان فرماتے نبی ﷺ کا کہتے کہ آپ بہت لمبے نہ تھے اور نہ بہت ٹھگنے میانہ قد والے تھے لوگوں میں اور بہت گھونگھر والے نہ تھے بال آپ کے اور نہ بالکل سیدھے بلکہ تھے تھوڑے گھونگھر لیے اور بہت فربہ بھی نہ تھے اور چہرہ بالکل گول بھی نہ تھا بلکہ اس میں کچھ گلائی تھی گوری رنگ سپیدی اور سرخی ملی ہوئی سیہ چشم لمبی پلکوں والی بڑے جوڑوں والے اور بڑے شانہ والے یعنی دونوں شانوں کے درمیان پر گوشت تھا بدن پر آپ کے بال نہ تھے مگر ایک

خط سینہ سے ناف تک کھنچا تھا بالوں کا پر گوشت تھی ہتھیلیاں اور تلوے آپ کے جب چلتے زمین پر پیر گاڑ کر رکھتے گویا وہ نیچے اترتے ہیں اور جب کسی کی طرف پھیر کر دیکھتے تو پورے بدن سے پھرتے فقط آنکھ چرا کر نہ دیکھتے۔ جیسے متکبروں کی عادت ہے اور نہ فقط گردن پھر کر جیسے ہلکے لوگوں کی عادت ہے، ان کے دونوں شانوں کے درمیان میں مہر نبوت تھی اور وہ خاتم النبیین تھے اور سب لوگوں سے اچھے سینہ والے یعنی بغض وحسد کسی سے نہ رکھتے تھے اور سینہ چوں آئینہ صاف رکھتے اور سب سے زیادہ سچے بات میں اور نرم طبیعت والے بزرگ عیش جوان کو یکبارگی دیکھتا ڈر جاتا اور جوان سے ملتا اور واقف ہوتا دوست رکھتا ان کی تعریف کرنے والا کہتا تھا کہ میں نے کبھی ان کے مثل نہ دیکھا نہ قبل ان کے نہ بعد۔ رحمت اور سلامتی بھیجے اللہ تعالیٰ ان پر۔

فائدہ : اس حدیث کی اسناد متصل نہیں کہا ابوجعفر نے سنا میں نے اصمعی سے کہتے تھے تفسیر میں صفت رسول اللہ ﷺ کے کہ ممغط بہت لمبا کہا انہوں نے اور سنا میں نے ایک اعرابی سے کہ وہ اپنی باتوں میں کہتا تھا تَمَغَّطَ فِيْ نُشَابَتِهِ یعنی بہت کھینچا اپنا تیر اور مُتَرَدِّدٌ ہے کہ جس کا بعض بدن بعض میں گھسا ہوا ہو ٹھنگنے پن کی وجہ سے اور قطط وہ بال ہیں جس میں بہت گھونگر ہو اور رَجِل وہ کہ جس کے بالوں میں تھوڑی سی خمیدگی ہو اور مُطَهَّمٌ نہایت فربہ کثیر اللحم اور مُكَلْثَمٌ جس کا چہرہ گول اور بدور ہو اور مُشْرَبٌ وہ جس کے رنگ میں سپیدگی اور سرخی ملی ہوئی اور یہ عمدہ ترین الوان ہے اور اَدْعَجُ وہ جس کی آنکھوں کی سیاہی خوب کالی ہو اَهْدَبُ جس کی پلکیں لمبی ہوں اور كَتِدُ دونوں شانوں سے ملنے کی جگہ اور کو کاہل بھی کہتے ہیں اور مسربہ ایک خط دراز مستقیم سینہ سے ناف تک ہے بالوں کا اور شَثْنُ وہ شخص جس کی انگلیاں ہاتھ پیروں کی اور ہتھیلی اور قدم فربہ پر گوشت ہوں اور تَقَلَّعَ قوت سے چلنا پیر گاڑھ کر اور صَبَبٌ اترنا عرب کہتا ہے اترے ہم صَبُوْبٌ اور صَبَبٌ سے یعنی بلندی سے اور جليل الْمُشَاشِ یعنی بڑے جوڑوں والے مراد اس سے شانوں کا سر ہے یعنی شانہ بلند تھے اور عشرت سے صحبت مراد ہے اس لیے کہ عشر ہم صحبت ہے اور بَدِيْهَةً یکبارگی اچانک عرب کہتا ہے بَدَهْتُهُ بِأَمْرٍ یعنی اچانک یکبارگی گھبرا دیا اس کو کسی کام سے۔

❀ ❀ ❀ ❀

۹۔ باب: قول عائشة: كَأَنَ يَتَكَلَّمُ بِكَلَامٍ يُبَيِّنُهُ فَصْلٌ......

عائشہ رضی اللہ عنہا کا قول کہ نبی ﷺ ایسی گفتگو کرے جیسے خوب واضح فرماتے

(۳۶۳۹) عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ : مَا كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَسْرُدُ سَرْدَكُمْ هٰذَا وَلٰكِنَّهُ كَانَ يَتَكَلَّمُ بِكَلَامٍ يُبَيِّنُهُ، فَصْلٌ يَحْفَظُهُ مَنْ جَلَسَ إِلَيْهِ . (اسناده حسن) المختصر (۱۹۱۔ تخريج المشكاة (۵۸۲۸) .

ترجمہ: روایت ہے ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ رسول اللہ ﷺ تمہارے اس قدر جلدی جلدی باتیں نہ کرتے تھے بلکہ وہ ایسی کھلی ہوئی جدا جدا باتیں کرتے تھے کہ جو ان کے پاس بیٹھا ہو بخوبی یاد کر لے۔

فائدہ : یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے نہیں جانتے ہم اس کو مگر زہری کی روایت سے اور روایت کی یونس بن یزید نے زہری سے۔

❀❀❀❀

(۳۶۴۰) عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ : كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يُعِيْدُ الْكَلِمَةَ ثَلَاثًا لِتُعْقَلَ عَنْهُ . (حسن صحيح)

ترجمہ: روایت ہے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے کہ رسول اللہ ﷺ ایک کلمہ کو تین بار فرماتے تھے کہ لوگ سمجھ لیں۔

فائدہ : یہ حدیث حسن ہے غریب ہے۔ نہیں جانتے ہم اسے مگر عبداللہ بن مثنیٰ کی روایت سے۔

❀❀❀❀

۱۰۔ باب: قول ابنجزء: ما رایت احدا اکثر تبسما......

ابن جزء رضی اللہ عنہ کا قول کہ میں نے کسی کو بھی زیادہ مسکراتے نہیں دیکھا......

(۳۶۴۱) عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ جَزْءٍ قَالَ : مَا رَأَيْتُ أَحَدًا أَكْثَرَ تَبَسُّمًا مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ .

(اسناده صحيح) مختصر الشمائل (۱۹۴) تخريج المشكاة (۵۸۲۹۔ التحقيق الثانی)

ترجمہ: روایت ہے عبداللہ بن حارث رضی اللہ عنہ سے کہ انہوں نے کہا میں نے کسی کو زیادہ مسکراتے نہ دیکھا رسول اللہ ﷺ سے۔

فائدہ : یہ حدیث غریب ہے۔ اور مروی ہوئی یہ یزید بن حبیب سے انہوں نے روایت کی عبداللہ بن حارث رضی اللہ عنہ سے مثل اس کے روایت کی ہم سے یہ احمد بن خالد نے انہوں نے یحییٰ سے انہوں نے لیث سے انہوں نے یزید بن حبیب سے انہوں نے عبداللہ رضی اللہ عنہ بن حارث سے کہ اکثر ہنسی رسول اللہ ﷺ کی مسکرانا تھی۔

❀❀❀❀

(۳۶۴۲) عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ جَزْءٍ قَالَ : مَا كَانَ ضَحِكُ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ إِلَّا تَبَسُّمًا.

(اسناده صحيح) تخريج المشكاة ايضاً).

ترجمہ: عبداللہ بن حارث سے روایت ہے کہ انہوں نے کہا رسول اللہ ﷺ کا ہنسنا اکثر مسکرانا ہوتا تھا۔

فائدہ : یہ حدیث صحیح ہے غریب ہے۔ نہیں جانتے ہم اس کو لیث بن سعد کی روایت سے مگر اسی سند سے۔

❀❀❀❀

۱۱۔ بَابُ : مَا جَاءَ فِيْ خَاتَمِ النُّبُوَّةِ

مہر نبوت کے بیان میں

(۳۶۴۳) عَنِ السَّائِبِ بْنِ يَزِيْدَ يَقُوْلُ : ذَهَبَتْ بِيْ خَالَتِيْ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَتْ : يَارَسُوْلَ اللّٰهِ! إِنَّ ابْنَ أُخْتِيْ

وَجِعٌ فَمَسَحَ بِرَأْسِیْ وَدَعَا لِیْ بِالْبَرَکَةِ وَتَوَضَّأَ فَشَرِبْتُ مِنْ وَضُوْئِهٖ فَقُمْتُ خَلْفَ ظَهْرِهٖ فَنَظَرْتُ إِلَی الْخَاتَمِ بَیْنَ کَتِفَیْهِ فَإِذَا هُوَ مِثْلُ زِرِّالْحَجَلَةِ. (اسنادہ صحیح)

ترجمہ: روایت ہے سائب بن یزید سے کہ لے گئیں مجھ کو خالہ میری نبی ﷺ کے پاس اور عرض کی یا رسول اللہ میرا بھانجا بیمار ہے سو آپؐ نے میرے سر پر ہاتھ پھیرا اور میرے لیے برکت کی دعا کی اور وضو کیا آپؐ نے، سو پیا میں نے وضو کا بچا ہوا پانی اور پیچھے آپؐ کے کھڑا ہوا تو دیکھی میں نے مہر نبوت دونوں شانوں کے درمیان میں جیسے گھنڈی ہوتی ہے چھپر کٹ کی۔

فائدہ: اس بارے میں سلمان اور قرہ بن ایاس مزنی جابر بن سمرہ ابورمثہ بریدہ اسلمی عبداللہ بن سرجس عمر بن اخطب اور ابوسعید رضی اللہ عنہم سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے اس سند سے۔

❀❀❀❀

(۳۶۴۴) عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ: کَأَنَّ خَاتَمُ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ یَعْنِی الَّذِیْ بَیْنَ کَتِفَیْهِ غُدَّةٌ حَمْرَاءُ مِثْلَ بَیْضَةِ الْحَمَامَةِ. (اسنادہ صحیح)

ترجمہ: روایت ہے جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے، کہا انہوں نے کہ مہر نبوت رسول اللہ ﷺ کی یعنی جو شانوں کے درمیان میں تھی وہ ایک غدود تھا سرخ رنگ جیسے انڈا کبوتر کا۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

❀❀❀❀

۱۲۔ باب: قول ابن سمرة: کان فی ساق رسول الله ﷺ حموشة......

ابن سمرہ رضی اللہ عنہ کا قول کہ رسول اللہ ﷺ کی دونوں پنڈلیوں میں باریکی تھی......

(۳۶۴۵) عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ: کَانَ فِیْ سَاقَیْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ حُمُوْشَةٌ وَکَانَ لَا یَضْحَكُ إِلَّا تَبَسُّمًا وَکُنْتُ إِذَا نَظَرْتُ إِلَیْهِ قُلْتُ أَکْحَلَ الْعَیْنَیْنِ وَلَیْسَ بِأَکْحَلَ.

(اسنادہ ضعیف) (اس میں حجاج بن ارطاۃ ضعیف اور مدلس ہے)

ترجمہ: روایت ہے جابر بن سمرہؓ سے کہ رسول اللہ ﷺ کی دونوں پنڈلیوں میں باریکی تھی اور آپ کا ہنسنا نہ تھا مگر مسکرانا اور جب میں آپ کو دیکھتا خیال کرتا کہ دونوں آنکھوں میں سرمہ لگائے ہوئے ہیں حالانکہ سرمہ نہ تھا یعنی خود آنکھوں کے پپوٹے اندر سے سیاہ تھے کہ معلوم ہوتا تھا کہ سرمہ لگا ہوا ہے۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے۔

❀❀❀❀

(٣٦٤٦) عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ : كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ضَلِيعَ الْفَمِ أَشْكَلَ الْعَيْنَيْنِ مَنْهُوْسَ الْعَقِبِ.

[اسناده صحيح]

ترجمہ: روایت ہے جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے کہ رسول اللہ ﷺ کشادہ دہان تھے اور عرب کے نزدیک یہ محمود ہے اور آنکھوں کے دورے سرخ اور ایڑوں میں گوشت کم۔

فائدہ: یہ حدیث ہے حسن ہے صحیح ہے۔ روایت کی ہم سے ابوموسیٰ نے انہوں نے محمد سے انہوں نے جعفر سے انہوں نے شعبہ سے انہوں نے سماک بن حرب سے انہوں نے جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے کہا کرتے تھے رسول اللہ ﷺ ضليع الفم اشكل العينين منهوس العقب۔ شعبہ نے کہا میں نے سماک سے پوچھا ضلیع الفم کیا ہے انہوں نے کہا کشادہ دہان میں نے کہا اشكل العينين انہوں نے کہا حدقۂ چشم کلاں یعنی بڑی آنکھ والے اور یہ نہایت حسن ہے میں نے کہا منهوس العقب انہوں نے کہا ایڑی میں گوشت کم اور یہ بھی حسن ہے۔

یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

❀❀❀❀

(٣٦٤٧) عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ : كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ضَلِيعَ الْفَمِ أَشْكَلَ الْعَيْنَيْنِ مَنْهُوْسَ الْعَقِبِ .

(اسناده صحيح)

ترجمہ: اوپر گزر چکا ہے۔

❀❀❀❀

(٣٦٤٨) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ : مَا رَأَيْتُ شَيْئًا أَحْسَنَ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ كَأَنَّ الشَّمْسَ تَجْرِيْ فِيْ وَجْهِهٖ، وَمَا رَأَيْتُ أَحَدًا أَسْرَعَ فِيْ مَشْيِهٖ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ كَأَنَّمَا الْأَرْضُ تُطْوٰى لَهٗ إِنَّا لَنُجْهِدُ أَنْفُسَنَا وَإِنَّهٗ لَغَيْرُ مُكْتَرِثٍ. (اسناده ضعيف) (اس میں عبداللہ ابن لہیعہ راوی ضعیف ہے)

ترجمہ: روایت ہے ابوہریرہؓ سے کہ انہوں نے کہا میں نے کسی کو خوبصورت نہ دیکھا رسول اللہ ﷺ سے گویا سورج ان کے چہرہ پر پھرتا تھا یعنی ایسا درخشاں اور تاباں تھا اور کسی کو نہ دیکھا میں نے ان سے زیادہ چلنے والا گویا زمین ان کے لیے لپیٹی جاتی تھی ہم اپنی جانوں کو مشقت میں ڈالتے تھے یعنی ان کے ساتھ چلنے کو اور وہ بے پرواہ چلے جاتے تھے۔

فائدہ: یہ حدیث غریب ہے۔

❀❀❀❀

(٣٦٤٩) عَنْ جَابِرٍ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ : ((عُرِضَ عَلَيَّ الْأَنْبِيَاءُ فَإِذَا مُوْسٰى ضَرْبٌ مِنَ الرِّجَالِ كَأَنَّهٗ

مِنْ رِجَالِ شَنُوءَةَ، وَرَأَيْتُ عِيسَى بْنَ مَرْيَمَ فَإِذَا أَقْرَبُ النَّاسِ مَنْ رَأَيْتُ بِهِ شَبَهًا عُرْوَةُ بْنُ مَسْعُودٍ، وَرَأَيْتُ إِبْرٰهِيمَ فَإِذَا أَقْرَبُ مَنْ بِهِ شَبَهًا صَاحِبُكُمْ . يَعْنِي نَفْسَهُ. وَرَأَيْتُ جِبْرَءِيلَ فَإِذَا أَقْرَبُ مَنْ رَأَيْتُ بِهِ شَبَهًا دِحْيَةُ وَهُوَ ابْنُ خَلِيفَةَ الْكَلْبِيُّ)).

(اسناده صحيح) سلسلة الاحاديث الصحيحة (١١٠٠)

ترجمہ: روایت ہے جابرؓ سے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ آگے آئے میرے انبیاء یعنی شب معراج میں تو موسیٰ علیہ السلام ایک چھریرے جوان تھے جیسے قبیلہ شنوءہ کے لوگ ہوتے ہیں اور دیکھا میں نے عیسیٰ بن مریم کو تو ان سے بہت مشابہ لوگوں میں عروہ بن مسعودؓ ہیں اور دیکھا میں نے ابراہیم علیہ السلام کو تو ان سے بہت مشابہ تمہارا صاحب ہے مراد لیتے تھے آپ اپنے تئیں اور دیکھا میں نے جبرئیل کو تو ان سے بہت مشابہ دحیہ کلبی ہیں اور وہ اصحابؓ میں بہت خوبصورت تھے۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے۔

❀❀❀❀

۱۳۔ بَابُ : مَا جَاءَ فِي سِنِّ النَّبِيِّ ﷺ وَابْنِ كَمْ كَانَ حِينَ مَاتَ

نبی ﷺ کی وفات کے وقت عمر کے بیان میں

(٣٦٥٠) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ يَقُولُ : تُوُفِّيَ النَّبِيُّ ﷺ وَهُوَ ابْنُ خَمْسٍ وَسِتِّينَ . (شاذ) [ومعنىٰ (٣٤٥٦)]

ترجمہ: روایت ہے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہ وفات پائی رسول اللہ ﷺ نے جب وہ پینسٹھ برس کے تھے۔

فائدہ: روایت کی ہم سے نصر بن علی نے انہوں نے بشر بن مفضل سے انہوں نے خالد خداء سے انہوں نے عمار سے انہوں نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہ وفات پائی رسول خدا ﷺ نے جب وہ پینسٹھ برس کے تھے۔ یہ حدیث حسن الاسناد ہے صحیح ہے۔

❀❀❀❀

(٣٦٥١) أَخْبَرَنَا ابْنُ عَبَّاسٍ : أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ تُوُفِّيَ وَهُوَ ابْنُ خَمْسٍ وَسِتِّينَ۔

ترجمہ: ہمیں خبر دی ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہ نبی ﷺ نے وفات پائی جب وہ پینسٹھ برس کے تھے۔

(٣٦٥٢) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ : مَكَثَ النَّبِيُّ ﷺ ثَلَاثَ عَشْرَةَ سَنَةً يَعْنِي يُوحَى إِلَيْهِ، وَتُوُفِّيَ وَهُوَ ابْنُ ثَلَاثٍ وَسِتِّينَ. (اسناده صحيح)

ترجمہ: روایت ہے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہ تشریف رکھی رسول اللہ ﷺ نے مکہ میں تیرہ برس یعنی بعد نبوت کے اور وفات پائی جب وہ تریسٹھ برس کے تھے۔

فائدہ: اس باب میں ام المومنین عائشہ انس بن مالک اور دغفل بن حنظلہ سے بھی روایت ہے۔ اور دغفل کا سماع نبی ﷺ سے صحیح

نہیں ہوا اور حدیث ابن عباس رضی اللہ عنہما کی حسن غریب ہے عمرو بن دینار کی روایت سے۔

❁❁❁❁

(٣٦٥٣) عَنْ جَرِيرٍ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ أَبِي سُفْيَانَ أَنَّهُ قَالَ : سَمِعْتُهُ يَخْطُبُ يَقُولُ : مَاتَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ وَهُوَ ابْنُ ثَلَاثٍ وَسِتِّينَ، وَأَبُوبَكْرٍ وَعُمَرُ وَأَنَا ابْنُ ثَلَاثٍ وَسِتِّينَ . (اسناده صحيح) مختصر الشمائل (٣١٨)

ترجمہ: روایت ہے جریر سے کہ انہوں نے کہا خطبہ میں معاویہ بن ابی سفیان نے فرمایا کہ وفات ہوئی رسول اللہ ﷺ کی اور وہ تریسٹھ برس کے تھے ابوبکر رضی اللہ عنہ اور عمر بھی تریسٹھ برس کے تھے اور میں بھی تریسٹھ کا ہوں۔

فائدہ : یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

❁❁❁❁

(٣٦٥٤) عَنْ عَائِشَةَ : أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ مَاتَ وَهُوَ ابْنُ ثَلَاثٍ وَسِتِّينَ . (اسناده صحيح)

ترجمہ: روایت ہے ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ نبی ﷺ کی وفات تریسٹھ برس میں ہوئی۔

فائدہ : یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور روایت کی زہری کے بھتیجے نے زہری سے انہوں نے عروہ سے انہوں نے ام المؤمنین عائشہؓ سے اس کی مثل۔

❁❁❁❁

١٤۔ باب: مَنَاقِبُ أَبِي بَكْرِ الصِّدِّيقِ رضی اللہ عنہ وَاِسْمُهُ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ عُثْمَان وَلَقَبُهُ عَتِيقٌ

ابوبکر رضی اللہ عنہ صدیق رضی اللہ عنہ کے مناقب ان کا نام عبداللہ بن عثمان اور لقب عتیق ہے

(٣٦٥٥) عَنْ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ : ((أَبْرَأُ إِلَى كُلِّ خَلِيلٍ مِنْ خُلِّهِ وَلَوْ كُنْتُ مُتَّخِذًا خَلِيلًا لَاتَّخَذْتُ ابْنَ أَبِي قُحَافَةَ خَلِيلًا، وَإِنَّ صَاحِبَكُمْ لَخَلِيلُ اللّٰهِ)).

(اسناده صحيح) سلسلة الاحاديث الضعيفة تحت الحديث (٣٠٣٤)

ترجمہ: روایت ہے عبداللہؓ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے: میں ہر دوست کی دوستی سے باز آیا اور اگر میں کسی کو دوست بناتا تو ابن ابی قحافہ یعنی ابوبکر رضی اللہ عنہ کو دوست بناتا اور تمہارا صاحب اللہ کا دوست ہے مراد لیتے تھے وہ اپنے آپ کو۔

فائدہ : یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور اس بارے میں ابوسعید ابوہریرہ، ابن عباس رضی اللہ عنہما اور ابن زبیر رضوان اللہ علیہم اجمعین سے بھی روایت ہے۔

❁❁❁❁

(٣٦٥٦) عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ : أَبُوبَكْرٍ سَيِّدُنَا وَخَيْرُنَا وَأَحَبُّنَا إِلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ .

[اسناده حسن] تخريج مشكاة المصابيح (٦٠١٨).

ترجمہ: روایت ہے عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا انہوں نے بے شک ابوبکر رضی اللہ عنہ سردار ہمارے اور بہتر محبوب تر تھے ہم سب لوگوں سے زیادہ رسول اللہ ﷺ کو۔

فائدہ: یہ حدیث صحیح ہے غریب ہے۔

❀❀❀❀

(٣٦٥٧) عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ شَقِيْقٍ قَالَ : قُلْتُ لِعَائِشَةَ : أَيُّ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ كَانَ أَحَبَّ إِلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ؟ قَالَتْ : أَبُوبَكْرٍ، قُلْتُ : ثُمَّ مَنْ؟ قَالَتْ : عُمَرُ، قُلْتُ : ثُمَّ مَنْ؟ قَالَتْ : ثُمَّ أَبُوعُبَيْدَةَ بْنُ الْجَرَّاحِ، قَالَ : قُلْتُ : ثُمَّ مَنْ؟ قَالَ : فَسَكَتَتْ . (اسناده صحيح)

ترجمہ: روایت ہے عبداللہ بن شقیق سے کہ انہوں نے کہا میں نے کہا ام المؤمنین عائشہ سے کہ اصحاب میں سب سے زیادہ پیارا کون تھا رسول اللہ ﷺ کا انہوں نے فرمایا ابوبکر رضی اللہ عنہ میں نے کہا پھر کون فرمایا عمر میں نے کہا پھر کون؟ فرمایا ابوعبیدہ بن جراح۔ میں نے کہا پھر کون تو وہ چپ ہو رہیں۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

❀❀❀❀

(٣٦٥٨) عَنْ أَبِيْ سَعِيْدٍ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : ((إِنَّ أَهْلَ الدَّرَجَاتِ الْعُلٰى لَيَرَاهُمْ مَنْ تَحْتَهُمْ كَمَا تَرَوْنَ النَّجْمَ الطَّالِعَ فِيْ أُفُقِ السَّمَاءِ، وَإِنَّ أَبَابَكْرٍ وَعُمَرَ مِنْهُمْ وَأَنْعَمَا)).

(اسناده صحيح) الروض النضير (٩٧٠)

ترجمہ: روایت ہے ابوسعید سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کہ بلند درجوں والے جنت میں دیکھیں گے ان کو نیچے درجے والے جیسے تم دیکھتے ہو تارا نکلا ہوا آسمان کے کناروں میں ابوبکر رضی اللہ عنہ اور عمر انہیں بلند درجے والوں میں ہیں اور کیا خوب ہیں۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے اور کئی سندوں سے مروی ہوئی ہے عطیہ سے انہوں نے روایت کی ابوسعید سے۔

❀❀❀❀

١٥ ۔ باب: ((لَوْ كُنْتُ مُتَّخِذًا خَلِيْلًا لَاتَّخَذْتُ أَبَابَكْرٍ خَلِيْلًا))

اگر میں کسی کو دوست بناتا تو ابوبکر رضی اللہ عنہ کو بناتا

(٣٦٥٩) عَنْ أَبِي الْمُعَلّٰى : أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ خَطَبَ يَوْمًا فَقَالَ : ((إِنَّ رَجُلًا خَيَّرَهُ رَبُّهُ بَيْنَ أَنْ يَعِيْشَ فِي

الدُّنْيَا مَاشَاءَ أَنْ يَعِيشَ، وَيَأْكُلَ فِي الدُّنْيَا مَا شَاءَ أَنْ يَأْكُلَ، وَبَيْنَ لِقَاءِ رَبِّهِ؟ فَأَخْتَارَ لِقَاءَ رَبِّهِ)). قَالَ: فَبَكَى أَبُوبَكْرٍ فَقَالَ أَصْحَابُ النَّبِيِّ ﷺ أَلَا تَعْجَبُونَ مِنْ هٰذَا الشَّيْخِ إِذْ ذَكَرَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ رَجُلًا صَالِحًا خَيَّرَهُ رَبُّهُ بَيْنَ الدُّنْيَا وَبَيْنَ لِقَاءِ رَبِّهِ فَأَخْتَارَ لِقَاءَ رَبِّهِ. قَالَ: فَكَأَنَّ أَبُوبَكْرٍ أَعْلَمَهُمْ بِمَا قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ، فَقَالَ أَبُوبَكْرٍ: بَلْ نَفْدِيكَ بِآبَائِنَا وَأَمْوَالِنَا، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَا مِنَ النَّاسِ أَحَدٌ أَمَنَّ إِلَيْنَا فِي صُحْبَتِهِ وَذَاتِ يَدِهِ مِنِ ابْنِ أَبِي قُحَافَةَ، وَلَوْكُنْتُ مُتَّخِذًا خَلِيلًا لَاتَّخَذْتُ ابْنَ أَبِي قُحَافَةَ خَلِيلًا، وَلٰكِنْ وُدٌّ وَإِخَاءُ إِيمَانٍ. مَرَّتَيْنِ أَوْثَلَاثًا. أَلَا وَإِنَّ صَاحِبَكُمْ خَلِيلُ اللّٰهِ)).

(ضعیف الاسناد) (اس میں ابن ابی المعلیٰ کا والد مجہول ہے)۔

ترجمہ: روایت ہے ابوالمعلیٰ سے کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک دن خطبہ پڑھا اور فرمایا کہ ایک بندہ کو اللہ نے اختیار دیا کہ جب تک چاہیے جیے دنیا میں اور کھائے او جب چاہے اپنے رب سے ملے سو اختیار کی اس نے ملاقات اپنے رب کی سو رونے لگے ابوبکر رضی اللہ عنہ اور اصحاب ؓ نے کہا تم کو تعجب نہیں آتا اس بوڑھے پر کہ یہ کیوں روتا ہے جب ذکر کیا آپ ؐ نے ایک بندہ کا کہ اس کو مخیر کیا تھا اللہ نے دنیا کی زندگی اور رب کے ملنے میں سو اس نے اختیار کی ملاقات اپنے رب کی کہا راوی نے کہ واقعی ابوبکر رضی اللہ عنہ ہم سے زیادہ علم رکھتے تھے کہ وہ آپ ﷺ کا قول سمجھ گئے کہ مراد اس سے آپ ہی کی ذات ہے۔ سو ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کہا ہم فدا کریں گے آپ پر باپ دادا اور مال اپنے سو فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کوئی آدمی مجھ پر زیادہ والی خرچ کرنے والا اور حقوق صحبت بخوبی ادا کرنے والا ابن قحافہ سے بڑھ کر نہیں اور اگر میں کسی کو دوست دلی بناتا تو ابن ابی قحافہ کو بناتا لیکن بڑی دوستی اور برادری ایمان کی ہے فرمایا یہ کلمہ آپ ؐ نے دو یا تین بار اور فرمایا آگاہ ہو کہ صاحب تمہارا خلیل ہے اللہ کا، مراد لیا اس سے اپنے تئیں۔

فائدہ: اس بارے میں ابوسعید ؓ سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث غریب ہے اور مروی ہوئی یہ حدیث ابوعوانہ سے انہوں نے روایت کی عبدالملک بن عمیر سے اور اسناد سے اور مراد أَمَنَّ إِلَيْنَا سے یہ ہے کہ بہت احسان کرنے والے اوپر ہمارے یعنی ابوبکر رضی اللہ عنہ ہیں۔

❀ ❀ ❀ ❀

(۳۶۶۰) عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدرِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ جَلَسَ عَلَى الْمِنْبَرِ فَقَالَ: ((إِنَّ عَبْدًا خَيَّرَهُ اللّٰهُ بَيْنَ أَنْ يُؤْتِيَهُ مِنْ زَهْرَةِ الدُّنْيَا مَاشَاءَ وَبَيْنَ مَا عِنْدَهُ فَأَخْتَارَ مَا عِنْدَهُ))، فَقَالَ أَبُوبَكْرٍ: فَدَيْنَاكَ يَارَسُولَ اللّٰهِ بِآبَائِنَا وَأُمَّهَاتِنَا. قَالَ: فَعَجِبْنَا. فَقَالَ النَّاسُ انْظُرُوْا إِلَى هٰذَا الشَّيْخِ يُخْبِرُ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ عَنْ عَبْدٍ خَيَّرَهُ اللّٰهُ بَيْنَ أَنْ يُؤْتِيَهُ مِنْ زَهْرَةِ الدُّنْيَا مَا شَاءَ، وَبَيْنَ مَا عِنْدَاللّٰهِ وَهُوَ يَقُولُ فَدَيْنَاكَ بِآبَائِنَا وَأُمَّهَاتِنَا؟ فَكَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ هُوَ الْمُخَيَّرَ، وَكَانَ أَبُوبَكْرٍ هُوَ أَعْلَمَنَا بِهِ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((إِنَّ مِنْ أَمَنِّ النَّاسِ عَلَيَّ

فِي صُحْبَتِهِ وَمَالِهِ أَبُوبَكْرٍ، وَلَوْ كُنْتُ مُتَّخِذًا خَلِيْلًا، لَاتَّخَذْتُ أَبَابَكْرٍ خَلِيْلًا وَّلٰكِنَّ أُخُوَّةُ الْإِسْلَامِ لَا تُبْقَيَنَّ فِي الْمَسْجِدِ خَوْخَةٌ إِلَّا خَوْخَةُ أَبِي بَكْرٍ)). [اسناده صحيح]

ترجمہ: روایت ہے ابوسعید خدریؓ سے کہ رسول اللہ ﷺ منبر پر بیٹھے اور فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے ایک بندے کو مختار کیا کہ دنیا کی چیزوں سے اور زینت سے جو چاہے لے یا اختیار کرلے جو اللہ کے نزدیک ہے یعنی جنت اور رضوان سے تو ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کہا فدا کیا ہم نے آپ پر اپنے ماں باپ کو تو لوگوں نے تعجب سے کہا دیکھو اس بوڑھے کہ رسول اللہ تو خبر دیتے ہیں ایک بندے کی اللہ نے اس کو مخیر کیا دنیا کی زینت اور عقبیٰ کی دولت میں اور یہ کہتا ہے فدا کیا آپ پر ہم نے اپنے ماں باپ کو اور حقیقت میں وہ بندہ مخیر رسول اللہ ﷺ ہی تھے اور ابوبکر رضی اللہ عنہ ہم سے زیادہ جاننے والے تھے ان کے حال کو، سوفرمایا نبی ﷺ نے کہ سب سے زیادہ میرے حقوق صحبت ادا کرنے والے اور اپنا مال خرچ کرنے والے ابوبکر رضی اللہ عنہ ہیں اور اگر میں کسی کو دوست بناتا تو ابوبکر رضی اللہ عنہ کو بناتا لیکن اخوت اسلام کافی ہے باقی نہ رہے کوئی کھڑکی مسجد میں مگر کھڑکی ابوبکر رضی اللہ عنہ کی یعنی سب کھڑکیاں بند کردو سوائے ابوبکر رضی اللہ عنہ کی کھڑکی کے اور یہ اشارہ ہے گویا ان کی خلافت کی طرف کے خلیفہ کو اکثر ضرورت ہے مسجد میں آنے کی۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

❀❀❀❀

(٣٦٦١) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : ((مَالِأَحَدٍ عِنْدَنَا يَدٌ إِلَّا وَقَدْ كَافَأْنَاهُ مَا خَلَا أَبَابَكْرٍ فَإِنَّ لَهُ عِنْدَنَا يَدًا يُكَافِئُهُ اللّٰهُ بِهَا يَوْمَ الْقِيَامَةِ، وَمَا نَفَعَنِي مَالُ أَحَدٍ قَطُّ مَا نَفَعَنِي مَالُ أَبِي بَكْرٍ، وَلَوْ كُنْتُ مُتَّخِذًا خَلِيْلًا لَاتَّخَذْتُ أَبَابَكْرٍ خَلِيْلًا أَلَا وَإِنَّ صَاحِبَكُمْ خَلِيْلُ اللّٰهِ)).

(اسناده ضعيف) دون قوله: "وما نفعني" و فصيح - تخريج مشكلة الفقر (١٣)

ترجمہ: روایت ہے ابوہریرہؓ سے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کسی کا احسان مجھ پر ایسا نہیں جس کا بدلہ ہم نے نہ کردیا ہو سوائے ابوبکر رضی اللہ عنہ کے کہ ان کا احسان جو ہم پر ہے اس کا بدلہ ان کو اللہ قیامت میں دے گا اور اتنا نفع مجھ کو کسی کے مال نے نہ دیا جتنا نفع پایا میں نے ابوبکر رضی اللہ عنہ کے مال سے اور اگر میں دوست بناتا کسی کو تو دوست بناتا ابوبکر رضی اللہ عنہ کو آگاہ ہو کہ تمہارا صاحب اللہ کا دوست ہے۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اس سند سے۔

❀❀❀❀

١٦ ۔ باب: ((اِقْتَدُوْا بِالَّذِیْنَ مِنْ بَعْدِیْ أَبِیْ بَکْرٍ وَ عُمَرَ))

پیروی کرو میرے بعد ابوبکر رضی اللہ عنہ و عمر کی

(٣٦٦٢) عَنْ حُذَیْفَةَ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ : ((اقْتَدُوْا بِالَّذَیْنَ مِنْ بَعْدِیْ أَبِیْ بَکْرٍ وَعُمَرَ)).

(اسنادہ صحیح) تخریج مشکاۃ المصابیح (٦٠٥٢) سلسلة الاحادیث الصحیحة (١٢٣٣)

ترجمہ: روایت ہے حذیفہ رضی اللہ عنہ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اقتداء کرو میرے بعد ابوبکر رضی اللہ عنہ و عمر رضی اللہ عنہما کا۔

فائدہ : اس بارے میں ابن مسعودؓ سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔ اور روایت کی سفیان ثوری نے یہ حدیث عبدالملک بن عمیر سے انہوں نے ربعی کے مولیٰ سے انہوں نے حذیفہؓ سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے۔

مترجم: اس حدیث میں اشارہ ہے ان دونوں کی خلافتِ راشدہ کا اور ویسا ہی اللہ تعالیٰ نے کیا کہ انعقادِ خلافت ان کا باجماع صحابہ ہوا اور کسی نے اہل سنت سے اس کا انکار نہ کیا سوائے کلاب ناس گرفتار وسواس شیاطین الانس روافض ملاحدہ کے۔

قول ابوعیسیٰ:

روایت کی ہم سے احمد بن منیع نے اور کئی لوگوں نے سفیان بن عیینہ سے انہوں نے عبدالملک بن عمیر سے مانند اس کے اور سفیان بن عیینہ کبھی تدلیس کرتے تھے اس حدیث میں اور اکثر ذکر کرتے تھے کہ روایت زائدہ سے اور وہ روایت کرتے ہیں عبدالملک بن عمیر سے اور کبھی زائدہ کا ذکر نہ کرتے اور روایت کی یہ حدیث ابراہیم بن سعد نے سفیان ثوری سے انہوں نے عبدالملک بن عمیر سے انہوں نے ہلال سے جو مولیٰ ہیں ربعی کے انہوں نے ربعی سے انہوں نے حذیفہؓ سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے۔

❀❀❀❀

(٣٦٦٣) عَنْ حُذَیْفَةَ قَالَ : کُنَّا جُلُوْسًا عِنْدَ النَّبِیِّ ﷺ فَقَالَ : ((إِنِّیْ لَا أَدْرِیْ مَا بَقَائِیْ فِیْکُمْ فَاقْتَدُوْا بِالَّذِیْنَ مِنْ بَعْدِیْ)) وَأَشَارَ إِلٰی أَبِیْ بَکْرٍ وَعُمَرَ . (اسنادہ صحیح)

ترجمہ: روایت ہے حذیفہؓ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں نہیں جانتا کہ کب تک تمہارے درمیان رہوں، سو تم اقتداء کرو ان دو کا جو میرے بعد ہوں گے یعنی خلیفہ ہوں گے اور اشارہ کیا ابوبکر رضی اللہ عنہ اور عمرؓ کی طرف۔

❀❀❀❀

(٣٦٦٤) عَنْ اَنَسٍ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : لِأَبِیْ بَکْرٍ وَعُمَرَ: ((هٰذَانِ سَیِّدَا کُهُوْلِ أَهْلِ الْجَنَّةِ مِنَ الْأَوَّلِیْنَ وَالْآخِرِیْنَ إِلَّا النَّبِیِّیْنَ وَالْمُرْسَلِیْنَ)). (اسنادہ صحیح) [انظر ماقبلہ]

ترجمہ: روایت ہے انس رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کہ ابوبکر رضی اللہ عنہ وعمر رضی اللہ عنہ دونوں سردار ہیں جنت کے ادھیڑ لوگوں کے اگلے ہوں یا پچھلے مگر انبیاء اور مرسلین کے، اور اے علی! تو انہیں خبر نہ دینا۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اس سند سے سے روایت کی ہم سے یعقوب بن ابراہیم نے انہوں نے سفیان سے کہا سفیان نے کہ ذکر داؤد نے شعبی سے انہوں نے روایت کی حارث سے انہوں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے انہوں نے نبی ﷺ سے کہ فرمایا آپ ﷺ نے ابوبکر رضی اللہ عنہ اور عمر رضی اللہ عنہ سردار ہیں جنت کے ادھیڑ لوگوں کے خواہ اگلے ہوں خواہ پچھلے سوا انبیاء اور مرسلین کے اور خبر نہ دینا ان کو اے علی۔

مترجم: کُھُوْلِ بضم کاف کھل کی اور کھل عربی میں اس کو کہتے ہیں جو مرد تیس برس کی عمر سے تجاوز کر گیا ہو اور چالیس تک پہنچا ہو یا پچاس تک اور آنحضرت ﷺ نے ان کو ادھیڑ فرمایا باعتبار دنیا کے کہ وہ دنیا میں ادھیڑ تھے اس لیے کہ جنت میں کوئی ادھیڑ نہیں سب نوجوان ہم عمر ہوں گے تو مراد یہ ہوئی کہ جو مسلمانوں میں ادھیڑ ہو کر انتقال کرتے ہیں یہ ان کے سردار ہوں گے اور بعض نے کہا ادھیڑ سے مراد عقیل اور ہوشیار لوگ ہوں گے کہ اس سن میں آدمی کے شعور و عقل کامل ہوتے ہیں۔ ملا علی قاری نے کہا ہے کہ ادھیڑ سے انسان کامل اور مرد عاقل مراد ہے اور مدارج جنت کے باعتبار عقل و معرفت کے ہیں۔

❁❁❁❁

(۳۶۶۵) عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِيْ طَالِبٍ قَالَ : كُنْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ إِذْ طَلَعَ أَبُوْبَكْرٍ وَعُمَرُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : ((هٰذَانِ سَيِّدَا كُهُوْلِ أَهْلِ الْجَنَّةِ مِنَ الْأَوَّلِيْنَ وَالْآخِرِيْنَ إِلَّا النَّبِيِّيْنَ وَالْمُرْسَلِيْنَ يَاعَلِيُّ لَا تُخْبِرْهُمَا)). (اسناده صحيح) سلسلة الاحاديث الصحيحة (٨٢٤).

ترجمہ: روایت ہے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے انہوں نے کہا میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھا کہ ابوبکر رضی اللہ عنہ وعمر رضی اللہ عنہ آئے اور رسول اللہ ﷺ نے فرمایا یہ دونوں سردار ہیں جنت کے ادھیڑ لوگوں کے اگلے ہوں یا پچھلے مگر انبیاء اور مرسلین کے اے علی تو ان کو خبر نہ کرنا۔

فائدہ: یہ حدیث غریب ہے اس سند سے۔ اور ولید بن محمد موقری ضعیف ہیں حدیث میں اور مروی ہوئی یہ حدیث حضرت علی رضی اللہ عنہ سے اور سند سے بھی اور اس بارے میں اور ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بھی روایت ہے۔

❁❁❁❁

(۳۶۶۶) عَنْ عَلِيٍّ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ : ((أَبُوْ بَكْرٍ وَعُمَرُ سَيِّدَ ا كُهُوْلِ أَهْلِ الْجَنَّةِ مِنَ الْأَوَّلِيْنَ وَالْآخِرِيْنَ مَا خَلَا النَّبِيِّيْنَ وَالْمُرْسَلِيْنَ، لَا تُخْبِرْهُمَا يَاعَلِيُّ)). (اسناده صحيح) [انظر ماقبله]

ترجمہ: روایت ہے علی رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کہ ابوبکر رضی اللہ عنہ وعمر رضی اللہ عنہ دونوں سردار ہیں جنت کے ادھیڑ لوگوں کے اگلے ہوں یا پچھلے مگر انبیاء اور مرسلین کے اور خبر نہ دینا ان کو اے علی رضی اللہ عنہ۔

❁❁❁❁

(۳۶۶۷) عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ : قَالَ أَبُوبَكْرٍ : أَلَسْتُ أَحَقَّ النَّاسِ بِهَا، أَلَسْتُ أَوَّلَ مَنْ أَسْلَمَ، أَلَسْتُ صَاحِبَ كَذَا، أَلَسْتُ صَاحِبَ كَذَا. (صحيح) الاحاديث المختارة (۱۹۔ ۲۰)

ترجمہ: روایت ہے ابوسعید خدریؓ سے کہ ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کہا کیا میں سب لوگوں سے زیادہ اس کا مستحق نہیں ہوں شاید خلافت مراد ہو کیا میں اول سب لوگوں سے ایمان نہیں لایا ہوں یعنی احرار لوگوں میں نہیں ہوں صاحب فلانی فضیلت کا کیا نہیں ہوں صاحب فلانی فضیلت کا۔

فائدہ : اس حدیث کو بعض نے شعبہ سے روایت کیا ہے انہوں نے جریری سے انہوں نے ابونضرہ سے انہوں نے کہا کہ ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کہا اور یہ صحیح تر ہے روایت کی یہ ہم سے محمد بن بشار نے انہوں نے عبدالرحمٰن سے انہوں نے شعبہ سے انہوں نے جریری سے انہوں نے ابی نضرہ سے کہا ابی نضرہ نے کہ فرمایا ابوبکر رضی اللہ عنہ نے اور ذکر کی حدیث ہم معنی اس کی اور نہیں نام لیا ابوسعید کا سند میں اور یہ صحیح تر ہے۔

❀❀❀❀

(۳۶۶۸) عَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ يَخْرُجُ عَلَى أَصْحَابِهِ مِنَ الْمُهَاجِرِينَ وَالْأَنْصَارِ وَهُمْ جُلُوسٌ وَفِيهِمْ أَبُوبَكْرٍ وَعُمَرُ فَلَا يَرْفَعُ إِلَيْهِ أَحَدٌ مِنْهُمْ بَصَرَهُ إِلَّا أَبُوبَكْرٍ وَعُمَرُ فَإِنَّهُمَا كَانَا يَنْظُرَانِ إِلَيْهِ وَيَتَبَسَّمَانِ إِلَيْهِ وَيَتَبَسَّمُ إِلَيْهِمَا .

(اسناده ضعيف) تخريج المشكاة (۶۰۶۲) (اس میں حکم بن عطیہ راوی ضعیف ہے)

ترجمہ: روایت ہے انسؓ سے کہ رسول اللہ ﷺ نکلتے تھے اپنے اصحاب پر مہاجرین اور انصار سے اور اصحاب بیٹھے ہوتے اور ان میں ابوبکر رضی اللہ عنہ اور عمرؓ بھی ہوتے پھر کوئی آپ کی طرف نظر نہ اٹھاتا یعنی ہیبت سے مگر ابوبکر رضی اللہ عنہ و عمر کہ تھے نظر کرتے آپ ﷺ کی طرف اور مسکراتے اور آپ بھی ان کی دیکھ کر مسکراتے۔

فائدہ : یہ حدیث غریب ہے نہیں جانتے ہم اس کو مگر حکم بن عطیہ کی روایت سے اور کلام کیا بعض محدثین نے حکم بن عطیہ میں۔

❀❀❀❀

(۳۶۶۹) عَنِ ابْنِ عُمَرَ: أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ خَرَجَ ذَاتَ يَوْمٍ فَدَخَلَ الْمَسْجِدَ وَأَبُوبَكْرٍ وَعُمَرُ، أَحَدُهُمَا عَنْ يَمِينِهِ وَالْآخَرُ عَنْ شِمَالِهِ وَهُوَ آخِذٌ بِأَيْدِيهِمَا وَقَالَ: ((**هٰكَذَا نُبْعَثُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ**)). (اسناده ضعيف تخريج مشكاة المصابيح (۶۰۶۳) سلسلة الاحاديث الصحيحة (۸۲۴) تخريج الاحاديث المختارة (۵۱۹۔ ۵۲۰) اس میں سعید بن مسلمہ قوی نہیں)

ترجمہ: روایت ہے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے کہ رسول اللہ ﷺ نکلے ایک دن اور داخل ہوئے مسجد میں اور ابوبکر رضی اللہ عنہ و عمر رضی اللہ عنہما دونوں آپ

کے ساتھ تھے ایک داہنی دوسرے بائیں اور آپ ان دنوں کے ہاتھ پکڑے ہوئے تھے اور فرمایا آپ نے اسی طرح اٹھائے جائیں گے ہم قیامت کے دن۔

فائدہ : یہ حدیث غریب ہے اور سعید بن مسلمہ محدثین کے نزدیک قوی نہیں اور مروی ہوئی یہ حدیث اور سند سے بھی سوا اس سند کے نافع سے وہ روایت کرتے ہیں ابن عمر رضی اللہ عنہما سے۔

❀❀❀❀

(٣٦٧٠) عَنِ ابْنِ عُمَرَ: أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ لِأَبِي بَكْرٍ : ((أَنْتَ صَاحِبِيْ عَلَى الْحَوْضِ، وَصَاحِبِيْ فِي الْغَارِ)). (اسناده ضعيف) تخريج المشكاة (٦٠٢٨) کثیر اور اس کا شیخ دونوں ضعیف ہیں۔

ترجمہ: روایت ہے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ابوبکر رضی اللہ عنہ سے کہ تم رفیق ہو میرے حوض کوثر پر اور رفیق تھے میرے غار میں یعنی ہجرت میں۔

فائدہ : یہ حدیث حسن ہے غریب ہے صحیح ہے۔

❀❀❀❀

(٣٦٧١) عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ حَنْطَبٍ : أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ رَأَى أَبَابَكْرٍ وَعُمَرَ فَقَالَ : ((هٰذَانِ السَّمْعُ وَالْبَصَرُ)).

(اسناده صحيح) سلسلة الاحاديث الصحيحة (٨١٤) اہل علم محققین نے اس کو المطلب کی تدلیس کی وجہ سے ضعیف کہا ہے۔

ترجمہ: روایت ہے عبداللہ بن حطب سے کہ فرمایا نبی ﷺ نے ابوبکر رضی اللہ عنہ و عمر رضی اللہ عنہما کو دیکھ کر کہ یہ دونوں سمع و بصر ہیں۔

فائدہ : اس بارے عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے یہ حدیث مرسل ہے اور عبداللہ بن حطب نے نہیں پایا رسول اللہ ﷺ کو یعنی بیچ میں کوئی راوی چھوٹ گیا ہے۔

مترجم: اس حدیث سے صاف ثابت ہوا کہ اللہ تعالیٰ نے ابوبکر رضی اللہ عنہ و عمر رضی اللہ عنہما کو وزیر کیا تھا رسول اکرم ﷺ کا زمین میں جیسے کہ وزیر تھے آپ کے جبرئیل اور میکائیل علیہما السلام آسمان میں اور کمال شرافت شیخین کی اس سے ظاہر ہے کہ مسلمانوں میں یہ دونوں ایسے ہیں جیسے بدن میں سمع و بصر اور اس سے اشارہ ہے ان کی وزارت و کالت پر اور تصریح ہے اس پر کہ وہ اتباع حق اور استماع اوامر الٰہیہ میں اور مشاہدہ انوار غیبیہ اور آیاتِ الٰہیہ میں یگانہ آفاق ہیں اور استحقاق خلافت میں ان پر مقدم کوئی نہیں۔

❀❀❀❀

(٣٦٧٢) عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: ((مُرُوْا أَبَابَكْرٍ فَلْيُصَلِّ بِالنَّاسِ)). فَقَالَتْ : عَائِشَةُ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ! إِنَّ أَبَابَكْرٍ إِذَا قَامَ مَقَامَكَ لَمْ يُسْمِعِ النَّاسَ مِنَ الْبُكَاءِ فَأْمُرْ عُمَرَ فَلْيُصَلِّ بِالنَّاسِ، قَالَتْ : فَقَالَ: **((مُرُوْا أَبَابَكْرٍ فَلْيُصَلِّ بِالنَّاسِ))**، قَالَتْ عَائِشَةُ: فَقُلْتُ لِحَفْصَةَ قُوْلِي لَهُ إِنَّ أَبَابَكْرٍ إِذَا قَامَ فِي مَقَامِكَ لَمْ

يُسْمِعِ النَّاسَ مِنَ الْبُكَاءِ، فَأْمُرْ عُمَرَ فَلْيُصَلِّ بِالنَّاسِ فَفَعَلَتْ: حَفْصَةُ، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((إِنَّكُنَّ لَأَنْتُنَّ صَوَاحِبُ يُوسُفَ، مُرُوْا أَبَابَكْرٍ فَلْيُصَلِّ بِالنَّاسِ))، فَقَالَتْ: حَفْصَةُ لِعَآئِشَةَ: مَا كُنْتُ لِأُصِيبَ مِنْكِ خَيْرًا . (اسناده صحيح)

ترجمہ: روایت ہے ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ نبی ﷺ نے فرمایا حکم کرو ابوبکر رضی اللہ عنہ کو کہ نماز پڑھائیں لوگوں کو یعنی امامت کریں تو عائشہؓ نے عرض کی کہ یارسول اللہ ابوبکر رضی اللہ عنہ جب کھڑے ہوں گے آپ ﷺ کی جگہ تو لوگوں کو رونے کے سبب سے قراءت نہ سنا سکیں گے یعنی نرم دل ہیں تو آپ حکم دیجیے عمر کو کہ وہ امامت کریں لوگوں کی پھر آپ نے فرمایا حکم کرو ابوبکر رضی اللہ عنہ کو کہ امامت کریں لوگوں کی تب عائشہ رضی اللہ عنہا نے ام المؤمنین حفصہ رضی اللہ عنہا سے کہا کہ تم عرض کرو آپؐ سے کہ ابوبکر رضی اللہ عنہ جب کھڑے ہوں گے آپ کی جگہ میں تو لوگوں کو قراءت نہ سنا سکیں گے رونے کے سبب سے تو حکم دیجیے کہ عمر امامت کریں لوگوں کی سو عرض کی حفصہ رضی اللہ عنہا نے اور فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کہ تم وہی تو ہو جنہوں نے یوسف کو تنگ کیا یعنی یہاں تک کہ انہوں نے لاچار قید خانہ میں جانا قبول کیا اور پھر فرمایا آپؐ نے کہ حکم کرو ابوبکر رضی اللہ عنہ کو کہ امامت کریں لوگوں کی سو حفصہ رضی اللہ عنہا نے کہا عائشہؓ سے یعنی بطور شکایت کے کہ تمہاری طرف سے مجھے کبھی خیر نہ پہنچی یعنی ایسی بات بتائی کہ آپ کی خفگی سنوائی۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور اس بارے میں عبداللہ بن مسعود اور ابوموسیٰ ابن عباس رضی اللہ عنہم اور سالم بن عبید رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے۔

مترجم: اس حدیث میں بھی اشارہ ہے کہ احق بالخلافت ابوبکر رضی اللہ عنہ ہیں اس لیے کہ وہ احق بالامامت ہیں نماز میں اور نماز افضل ارکانِ دین ہے پس امورِ دین میں بھی وہی امام ہیں اور سائر صحابہ مقتدی۔ اور رد ہے اس میں روافض متمردہ پر جو احق بالخلافت حضرت علی رضی اللہ عنہ کو کہتے ہیں۔

❀❀❀❀

(٣٦٧٣) عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ : قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ : ((لَا يَنْبَغِي لِقَوْمٍ فِيهِمْ أَبُوبَكْرٍ أَنْ يَؤُمَّهُمْ غَيْرُهُ)) .

(ضعيف جدا) سلسلة الاحاديث الضعيفة (٤٨٢٠) (اس میں عیسیٰ بن میمون انصاری ضعیف ہے)

ترجمہ: روایت ہے عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہا کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے نہیں پہنچتا ہے کسی قوم کو کہ ان میں ابوبکر رضی اللہ عنہ ہو اور پھر امام بنائیں کسی شخص کو سوا ابوبکر رضی اللہ عنہ کے۔

فائدہ: یہ حدیث غریب ہے۔

❀❀❀❀

(۳۶۷۴) **عَنْ** أَبِیْ هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ : ((**مَنْ أَنْفَقَ زَوْجَيْنِ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ نُوْدِيَ فِي الْجَنَّةِ يَاعَبْدَاللّٰهِ هٰذَا خَيْرٌ، فَمَنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ الصَّلٰوةِ دُعِيَ مِنْ بَابِ الصَّلٰوةِ، وَمَنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ الْجِهَادِ دُعِيَ مِنْ بَابِ الْجِهَادِ، وَمَنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ الصَّدَقَةِ دُعِيَ مِنْ بَابِ الصَّدَقَةِ، وَمَنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ الصِّيَامِ دُعِيَ مِنْ بَابِ الرَّيَّانِ**)). فَقَالَ أَبُوْبَكْرٍ: بِأَبِيْ أَنْتَ وَأُمِّيْ مَا عَلٰى مَنْ دُعِيَ مِنْ هٰذِهِ الْأَبْوَابِ مِنْ ضَرُوْرَةٍ، فَهَلْ يُدْعٰى أَحَدٌ مِنْ تِلْكَ الْأَبْوَابِ كُلِّهَا؟ قَالَ : ((**نَعَمْ، وَأَرْجُوْا أَنْ تَكُوْنَ مِنْهُمْ**)).

(اسناده صحيح) سلسلة الاحاديث الصحيحة (۲۸۷۸)

ترجمہ: روایت ہے ابو ہریرہؓ سے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو شخص خرچ کرے ایک جوڑا یعنی دو روپیہ یا دو پیسہ اللہ تعالیٰ کی راہ میں پکارا جائے گا جنت میں اے بندے اللہ کے یہ خیر ہے یعنی تیرے لیے تیار کی گئی ہے پس جو نماز کو خوب ادا کرتا ہے اور دل اس کا شوق رکھتا ہے وہ نماز کے دروازہ سے بلایا جائے گا یعنی جنت میں اور جو اہل جہاد سے ہے وہ باب جہاد سے بلایا جائے گا اور جو اہل صیام سے ہے وہ ریان کے دروازہ سے بلایا جائے گا تو ابو بکر رضی اللہ عنہ نے عرض کی کہ یا رسول اللہ سب دروازوں سے بلایا جانا ایک شخص کا تو کچھ ضرور نہیں اس لیے کہ ایک دروازہ سے طلب ہونا کافی ہے دخولِ جنت کے لیے مگر کوئی ایسا بھی ہے کہ براہ بزرگی اور شرافت سب دروازوں سے بلایا جائے آپؐ نے فرمایا کہ ہاں مجھے امید ہے کہ تم انہیں میں ہو۔

فائدہ : یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

❀❀❀❀

(۳۶۷۵) **عَنْ** عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ يَقُوْلُ : أَمَرَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ أَنْ نَتَصَدَّقَ وَوَافَقَ ذٰلِكَ عِنْدِيْ مَالًا فَقُلْتُ الْيَوْمَ أَسْبِقُ أَبَابَكْرٍ إِنْ سَبَقْتُهُ يَوْمًا، قَالَ: فَجِئْتُ بِنِصْفِ مَالِيْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : ((**مَا أَبْقَيْتَ لِأَهْلِكَ**))؟ قُلْتُ مِثْلَهُ، وَأَتٰى أَبُوْبَكْرٍ بِكُلِّ مَا عِنْدَهُ، فَقَالَ: ((**يَاأَبَابَكْرٍ! مَا أَبْقَيْتَ لِأَهْلِكَ**))؟ فَقَالَ: اَبْقَيْتُ لَهُمُ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهُ، قُلْتُ: لَا اَسْبِقُهُ إِلٰى شَيْءٍ أَبَدًا. (اسناده حسن) تخريج المشكاة (۶۰۳۰)

ترجمہ: روایت ہے عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے کہ ایک بار حکم کیا ہم کو رسول اللہ ﷺ نے صدقہ کا اور اتفاق سے ان دنوں میرے پاس مال بھی تھا تو میں نے اپنے دل میں کہا کہ میں بڑھ جاؤں گا ابو بکر رضی اللہ عنہ سے اگر آج کے دن بڑھ گیا کہا عمرؓ نے کہ پھر میں آدھا مال آپؐ کے پاس لے آیا اور رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ تم اپنے بال بچوں کے لیے کیا چھوڑ آئے ہو تو میں نے کہا اسی کے برابر اور ابو بکر رضی اللہ عنہ لے آئے جو ان کے پاس تھا یعنی سب کا سب۔ سو فرمایا آپؐ نے ان سے کہ تم کیا چھوڑ آئے ہو انہوں نے کہا چھوڑ آیا میں ان کے لیے اللہ اور رسول کو تب تو میں نے کہا میں ان سے کبھی آگے نہ بڑھ سکوں گا۔

فائدہ : یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

مترجم: اس حدیث سے فضیلت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی تمام صحابہ پر عموماً اور حضرت عمرؓ پر خصوصاً ثابت ہوئی اور یہی عقیدہ ہے اہل سنت والجماعت کا کہ ابوبکر رضی اللہ عنہ افضل امت ہیں ان کے بعد عمرؓ۔

❀❀❀❀

(٣٦٧٦) عَنْ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ أَنَّ امْرَأَةً أَتَتْ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فَكَلَّمَتْهُ فِيْ شَيْءٍ فَأَمَرَهَا بِأَمْرٍ فَقَالَتْ: أَرَأَيْتَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ إِنْ لَمْ أَجِدْكَ؟ قَالَ: ((إِنْ لَمْ تَجِدِيْنِيْ فَأْتِيْ أَبَابَكْرٍ)). (اسناده صحيح)

ترجمہ: روایت ہے جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ سے کہ ایک عورت آئی رسول اللہ ﷺ کے پاس اور اس نے کچھ عرض کی اور آپؐ نے اس کو کچھ حکم کیا پھر اس نے عرض کی اگر میں آپ کو نہ پاؤں یارسول اللہ تو آپؐ نے فرمایا جب مجھ کو نہ پائے تو تو آیا کر ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پاس۔ اور اس میں اشارہ ہے کہ آپؐ کے بعد ابوبکر رضی اللہ عنہ خلیفہ ہوں گے۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

❀❀❀❀

(٣٦٧٧) عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((بَيْنَمَا رَجُلٌ رَاكِبٌ بَقَرَةً إِذْ قَالَتْ لَمْ أُخْلَقْ لِهٰذَا إِنَّمَا خُلِقْتُ لِلْحَرْثِ))، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اٰمَنْتُ بِذٰلِكَ أَنَا وَأَبُوْبَكْرٍ وَعُمَرُ)) قَالَ: أَبُوْسَلَمَةَ وَمَاهُمَا فِي الْقَوْمِ يَوْمَئِذٍ. (اسناده صحيح) الارواء (٢٤٧)

ترجمہ: روایت ہے ابوہریرہؓ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے ایک شخص بیل پر سوار تھا کہ اس نے کہا میں سواری کے لیے نہیں بنایا گیا میں تو کھیت جوتنے کے لیے بنایا گیا ہوں پھر فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کہ یقین کیا اس پر میں نے اور ابوبکر رضی اللہ عنہ اور عمر نے۔ اور وہ دونوں ان لوگوں میں حاضر نہ تھے۔

فائدہ: روایت کی ہم سے محمد بن بشار نے انہوں نے محمد بن جعفر سے انہوں نے شعبہ سے اسی اسناد سے مانند اس کے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

مترجم: اگرچہ سوابق اسلامیہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے اور فضائلِ ایمانیہ ان کے بہت ہیں مگر یہاں ہم بطور مشتے نمونہ از خروارے از بطور اختصار بیان کر دیتے ہیں۔

اول:

یہ کہ وہ نہایت شریف النسب ہیں۔ اور مصعب زبیری نے کہا ہے کہ اسی لیے ان کا نام عتیق ہوا کہ ان کے نسب میں کوئی عیب نہیں۔

ثانیاً:

یہ کہ وہ نہایت فصیح و بلیغ تھے اور معارک عظیمہ اور مجامع کثیرہ میں ان کے خطب بلیغہ مشہور ہیں۔

ثالثاً:

یہ کہ خمر کو جاہلیت میں انہوں نے اپنے اوپر حرام کیا تھا اور بت کو کبھی سجدہ نہ کیا۔ اور صواعق میں مذکور ہے کہ انہوں نے اللہ تعالیٰ کے بارے میں کبھی شک نہ کیا اور ابن الدغنہ نے ان کی بزرگی' شرافت' جود و سخا اور مہمان نوازی اور ہمدردی خلق پر گواہی دی اور شرفائے قریش نے اس کی تصدیق کی اور قبل اسلام آنحضرتؐ سے محبت اور الفتِ تامہ رکھتے تھے اور شام سے لوٹتے وقت آپ کے رفیق تھے۔ چنانچہ تفصیل اس کی اوپر مذکور ہوئی۔

اور احرار بالغین میں سب سے اول آپ اسلام سے مشرف ہوئے جیسا صغار صحابہ میں حضرت علی رضی اللہ عنہ اور غلام میں حضرت بلال رضی اللہ عنہ اور نساء میں حضرت خدیجہ سباق مسلمین سے ہیں اور یہی قول محقق ہے محدثین کے نزدیک غرض حر بالغ معزز و مطاع خلق ان سے پہلے کوئی اسلام نہ لایا اور انہوں نے بعد اسلام ترغیب وتحریض اسلام پر یہاں تک کوشش کی کہ بہت سے لوگ دائرہ اسلام میں داخل ہوئے اور سبب ان کے اسلام کا فقط تنبیہ غیبی تھا۔ چنانچہ انہیں سے مروی ہے کہ میں ایک دن جاہلیت میں ایک درخت کے نیچے بیٹھا تھا اور اس نے آواز دی کہ فلاں وقت میں ایک پیغمبر ظاہر ہوگا تو سب سے اول اس پر ایمان لانا پھر جب آپ پر وحی نازل ہوئی اس درخت نے مجھے خبر دی اور میں آپ کی خدمت میں حاضر ہوا اور میں نے آپ کی رسالت کی تصدیق کی۔ اور ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ جب آپؐ اسلام لائے آپ کی ترغیب سے عثمان بن عفان' زبیر بن عوام' عبدالرحمٰن بن عوف' سعد بن ابی وقاص اور طلحہ بن عبید اللہ رضی اللہ عنہم اسلام سے مشرف ہوئے اور ان میں سے ہر ایک نجباء قریش اور ان اوسط بطون سے تھا اور حقیقت میں ان کے ایمان لانے سے کفر کی کمر ٹوٹ گئی اور ابتدائے اسلام اور غربت ایمان کے وقت چالیس ہزار درہم تقویتِ اسلام اور ترفیہ مسلمین کے لیے آپ کی خدمت میں صرف کیے اور سات شخصوں کو غلامانِ قریش میں سے کہ تصدیق رسالت اور توحید الوہیت میں راسخ القدم تھے اور موالی ان کے طرح طرح کی تکالیف اور شدائد ان کو پہنچاتے تھے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے خرید کیے اور اللہ تعالیٰ کی رضامندی کے لیے آزاد کیے کہ انہیں میں ہیں بلال رضی اللہ عنہ اور عامر بن فہیرہ اور جب آیت ﴿ فاصدع بما تؤمر ﴾ اتری اور آپ ﷺ نے اظہار دعوت کا قصد کیا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے یہ امر خطیر اپنے ذمہ لیا اور خطبہ عجیبہ قریش پر پڑھا اور انہوں نے بہت ایذائیں آپ کو دیں اور اس پر صابر رہے۔ اور یہ پہلا خطبہ تھا جو اسلام میں پڑھا گیا۔

اور قریش نے کئی بار آنحضرت ﷺ کو ایذائیں پہنچانے کا قصد کیا اور ہر بار حضرت صدیق رضی اللہ عنہ نے اپنی جان آپؐ پر فدا کی اور بلیات وآفات میں آپ کے نفس نفیس کا وقایہ اور سینہ سپر بنے۔ چنانچہ تفصیل اس کی کتب احادیث اور ازالۃ الخفاء وغیرہ میں مذکور ہے اور جب قریش آپ کی ایذاء پر مجتمع ہوئے حضرت صدیق رضی اللہ عنہ آنحضرتؐ کے شریک حال رہے اور پہلے جس نے اسلام میں مسجد بنائی ابوبکر رضی اللہ عنہ ہیں۔ انہوں نے اپنے گھر کے انگنائی میں مکہ میں مسجد بنائی اور قرآن کی قراءت میں مشغول ہوئے۔ روایت کیا اس کو بخاری نے اور اعلائے کلمۃ اللہ کے لیے محاربہ فارس اور روم میں انہوں نے شرط لگائی کہ روم فارس پر غالب ہوگا اور ویسا ہی ہوا

الحمدللہ اور آنحضرت ﷺ کی آمدورفت جس قدر صدیق رضی اللہ عنہ کے گھر تھی اس قدر اور کہیں نہ تھی۔ چنانچہ مکہ میں ہر روز آپ صبح وشام ان کے گھر تشریف لائے۔

اور مروی ہے ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ جب ہم مدینہ میں آئے تو صدیق اکبرؓ نے پوچھا کہ یارسول اللہ آپؐ اپنی بیوی سے ہم بستر کیوں نہیں ہوتے آپؐ نے فرمایا مجھے مہر کا خیال ہے پس ابوبکر رضی اللہ عنہ نے ساڑھے بارہ اوقیہ چاندی ان کے پاس بھیج دی آپؐ نے وہ ہمارے پاس روانہ کی اور مجھ سے ہم بستر ہوئے اور نہ تصدیق کی معراج کی ابوبکر رضی اللہ عنہ سے اول کسی نے اور آنحضرتؐ نے جب موسم حج میں اپنے تئیں حیاء عرب پر پیش کیا کہ کون آپ کی مدد کرتا ہے تو ہر بار حضرت صدیق رضی اللہ عنہ آپ کے رفیق رہے چنانچہ ریاض نضرت میں یہ قصص مفصل مذکور ہیں اور جنگ بدر میں جو افضل مشاہد اسلام سے تھے حضرت صدیق اکبر کو مآثر نمایاں حاصل ہوئے۔

اوّل یہ کہ عریش میں آپ ﷺ بھی تھے۔ دوسرے یہ کہ الہام عجیب آپ کے دل پر ہوا کہ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ جب آنحضرتؐ دعا کرتے تھے ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کہا کافی ہے آپ کو پھر نکلے لڑائی پر اور فرماتے تھے۔ ﴿سیھزم الجمع ویولون الدبر﴾ غرض صدیق کو الہام ہوا کہ دعا قبول ہوگئی۔

تیسرے یہ کہ لڑائی میں میمنہ لشکر صدیق اکبر کو عنایت ہوا اور میکائیل کو ان کے ہمراہ فرمایا اور میسرہ حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ کو اور اسرافیل کو ان کے ساتھ کیا۔

چوتھے یہ کہ اسیرانِ بدر کے حق میں مشورہ حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کا آپ کو پسند آیا اور اسی پر کاربند ہوئے اگرچہ آخر میں فضیلت حضرت عمر کی ظاہر ہوئی اور اسی طرح جنگ احد میں آپ کو بہت سے مآثر جمیلہ ہاتھ آئے چنانچہ آپ کی خدمت میں اسی دن سعی جمیلہ بجالائے چنانچہ ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ جب اصحاب آپؐ کے منتشر ہوگئے پہلے جو لوٹ کر آپ کے پاس آئے احد میں وہ ابوبکر رضی اللہ عنہ تھے یہی کہا ابوبکر رضی اللہ عنہ نے اور کہا کہ جب میں لوٹا میں نے دیکھا ایک اور شخص کو اپنے ساتھ کہ وہ بھی آپ کی طرف آتا تھا اور وہ ابوعبیدہؓ بن جراح تھے روایت کیا اس کو حاکم نے اور کفار قریش بھی آنحضرتؐ کے بعد ابوبکر رضی اللہ عنہ کو گنتے تھے۔ چنانچہ ابوسفیانؓ نے تفحص حال لشکر اسلام کا کیا تو انہیں تین شخصوں کو پوچھا پہلے کہا کیا لشکر میں محمد ہیں تو آپؐ نے فرمایا اسے جواب نہ دو پھر پوچھا ابن قحافہؓ ہیں آپ نے فرمایا جواب نہ دو پھر کہا ابن خطابؓ ہیں پھر اس نے کہا یہ تینوں قتل ہوگئے اگر زندہ ہوتے تو ضرور جواب دیتے پھر حضرت عمرؓ نہ رہ سکے اور فرمایا آپ نے جھوٹا ہے تو اے دشمن اللہ تعالیٰ کے اللہ تعالیٰ نے تیرے لیے بچا رکھا ہے ایسی چیز کو جو ذلیل کرے گی تجھ کو اور آنحضرتؐ نے بعد احد تعاقب کفار کا کیا حضرت صدیق رضی اللہ عنہ اس معرکہ میں حاضر تھے الذین ﴿استجابوا للہ والرسول﴾ کی بشارت میں شامل اور اسی طرح جنگ خندق میں ایک جانب لشکر کی حضرت صدیق رضی اللہ عنہ کو عنایت ہوئی کہ اب تک مسجد آپ کی خندق کے نزدیک موجود ہے اور حقیقت میں وہ موضع نزول تھا حضرت صدیق رضی اللہ عنہ کا غزوہ

خندق میں اوراسی طرح غزوہ مریسیع میں جب ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا پر منافقوں نے تہمت لگائی اور جن مسلمانوں نے براءت صدیقہ میں توقف کیا وہ معاتب ہوئے حضرت صدیق کو اس میں فضائل نمایاں نصیب ہوئے بچند وجوہ

اول یہ کہ اس واقعہ ہوش ربا میں کمال انقیاد اور تسلیم اور فدا ان سے ظاہر ہوا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں۔ چنانچہ تشبع روایات سے معلوم ہوتا ہے۔

ثانی:

یہ کہ جب براءت عائشہ رضی اللہ عنہا نازل ہوئی اللہ تعالیٰ نے اس براءت میں ان کو بھی شریک کیا اور فرمایا ﴿اولئك مُبَرَّءُ وْنَ مما يقولون﴾۔

ثالث:

یہ کہ حضرت صدیق رضی اللہ عنہ مسطح بن اثاثہ کو کچھ خرچ دیا کرتے تھے اور جب شرکت اس کی افک میں ظاہر ہوئی آپ نے ہاتھ روکا اس وقت اللہ تعالیٰ نے حضرت صدیق رضی اللہ عنہ کو اولو الفضل اور یہ آیت ﴿ ولا یاتل اولو الفضل منکم والسعة ان یوتوا اولی القربی ﴾ اور پھر حضرت صدیق رضی اللہ عنہ نے کہا کہ میں اللہ کی مغفرت دوست رکھتا ہوں اور نفقہ جاری کر دیا اور اسی طرح صلح حدیبیہ میں ان کو مآثر جمیلہ حاصل ہوئے۔

اول یہ کہ عروہ بن مسعودؓ نے جب آپ سے گستاخی کی حضرت صدیق رضی اللہ عنہ نے اس کو دشنام سخت اور اظہار جلادت اور جرأت کو کام فرمایا کہ وہ متجر بصلح ہو گئے اور جب حضرت فاروق رضی اللہ عنہ کو غیرت نے گھیرا ابوبکر رضی اللہ عنہ نے ان کو وہی جواب دیا جو نبیؐ نے دیا تھا اس سے کمال قرب اور اتحاد ان کا نبیؐ کے ساتھ ظاہر ہوا اور صلح و جنگ میں جب صحابہ کا اختلاف ہوا حضرتؐ نے انہیں کے مشورہ پر عمل کیا اور اسی طرح غزوہ خیبر میں حضرت صدیق رضی اللہ عنہ حاضر رہے اور آپؐ نے ان کو امیر لشکر کیا اور اسی طرح سریہ بنی فزارہ پر امیر کیا اور جب لوگوں نے عرض کیا کہ آپ اطراف میں اور لوگوں کو تعلیم سنن وفرائض کے لیے روانہ فرماتے ہیں ابوبکر رضی اللہ عنہ وعمر رضی اللہ عنہما کو کیوں نہیں بھیجتے تو آپ نے فرمایا ''لا غِنٰی لی عنهما انهما من الذين کالسمع والبصر'' یعنی مجھے ہر وقت ان سے کام رہتا ہے اور وہ دین کے سمع وبصر ہیں اور اس سے کمال فضیلت شیخین کی ثابت ہوئی روایت کیا اس کو حاکم نے اور حضرت صدیق رضی اللہ عنہ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم راتوں کو امور مسلمین میں مشورہ فرماتے تھے اور صبح کو اس پر کاربند ہوتے تھے رواہ احمد۔ اور جب ازواج طاہرات نے غیرت کی اور سورۂ تحریم نازل ہوئی تو اللہ تعالیٰ نے شیخین کو صالح المؤمنین فرمایا: رواہ الحاکم۔ اور حضرت صدیق رضی اللہ عنہ غایت سعی کتمان اسرار میں آنحضرتؐ کے فرماتے تھے۔ چنانچہ یہ امر اس قصہ میں مذکور ہے جس میں حفصہ رضی اللہ عنہا کو عثمان رضی اللہ عنہ پر عرض کرنا مسطور ہے۔ رواہ البخاری۔

اور صدیق رضی اللہ عنہ ہر چیز میں سبقت فرماتے تھے یہاں تک کہ صحابہؓ میں آپ کا لقب سابق الی الخیر ہو گیا اور حضرت عمرؓ نے

ان کو سابق بالخیر فرمایا اور جب مدینہ میں قحط تھا اور کاروان شام پہنچا اور لوگ آپ کو خطبہ پڑھتے چھوڑ گئے حضرت صدیق رضی اللہ عنہ نے نبی ﷺ کا ساتھ نہ چھوڑا اور ثابت قدم رہے اور اسی طرح غزوہ فتح مکہ میں حضرت صدیق رضی اللہ عنہ کو فضائل نمایاں حاصل ہوئے۔

اول یہ کہ ابوسفیان قبل واقعہ حضرت صدیق رضی اللہ عنہ کے پاس حاضر ہوئے طلب شفاعت کی اس سے معلوم ہوا کہ کفار بھی جانتے تھے کہ حضرت صدیق رضی اللہ عنہ کو بڑی وجاہت مؤمنوں میں حاصل ہے مگر تعجب ہے کہ غلاۃ روافض اس کے منکر ہیں۔

دوسرے کہ یہ باپ صدیق اکبر کے اس دن مشرف باسلام ہوئے اور یہ فضیلت سوا ابوبکر رضی اللہ عنہ کے اور کسی کو نصیب نہ ہوئی کہ چار پشت ان کی شرف صحبت سے رسول اللہ ﷺ کے مشرف اور انوار ایمان سے منور ہوئے اور رسول اللہ ﷺ کے پاس جب حضرت صدیق رضی اللہ عنہ کے والد کو لائے آپؐ نے ان کے سینہ پر ہاتھ پھیرا اور فرمایا کہ اسلام لا وہ مسلمان ہو گئے موسیٰ بن عقبہ سے مروی ہے کہ انہوں نے کہا چار پشت کسی کے شرف صحبت سے رسول اللہ ﷺ کے سرفراز نہیں ہوئے سوا ابوبکر رضی اللہ عنہ کے اور ملے حضرتؐ سے ابوقحافہ، ابوبکر رضی اللہ عنہ، ان کے بیٹے عبدالرحمٰنؓ اور ان کے بیٹے ابوعتیق اور قصہ حنین اور قضیہ ابی قتادہ میں مشورت ان کی شرف تصویب کو پہنچی۔

اور غزوۂ طائف میں بھی آپ کو فضائل جمیلہ اور مآثر جمیلہ ہاتھ آئے۔

اول یہ کہ صاحبزادہ حضرت صدیق رضی اللہ عنہ کے اس میں مجروح ہوئے اور اسی زخم کے انتقاض سے وفات پائی۔

دوسرے یہ کہ بازگشت محاصرہ اہل طائف سے آپ کے مشورہ کے موافق ہوئی اور غزوۂ تبوک میں بھی بہت سے فضائل آپ کو حاصل ہوئے چنانچہ مال خرچ کرنے میں سب سے سبقت لے گئے اور اپنا کل مال اللہ کی راہ میں حاضر کیا اور فاروق اعظم نے نصف مال۔

دوسرے یہ کہ امامت لشکر کی آپ کو عنایت ہوئی۔

تیسرے کہ اثناء راہ میں آنحضرت ﷺ چند اصحاب کے ساتھ آرام کو اترے آخر شب میں اور وہاں قیام فرمایا کہ اگر لشکر ابوبکر رضی اللہ عنہ و عمر رضی اللہ عنہما کی اطاعت کرے تو راہ یاب ہو آور نویں سال حضرت ﷺ نے حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کو امیر حاج کیا۔ اور وہ اول شخص ہیں کہ اسلام میں حاجیوں کے امیر ہوئے۔

اور یہاں پر بعض علماء سے غلطی ہوئی کہ انہوں نے سمجھا کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کو پیچھے روانہ کرنا بنظر عزل حضرت صدیق رضی اللہ عنہ تھا حالانکہ یہ غلط فہمی ہے حقیقت میں امیر حاج صدیق ہی تھے اور حضرت علی رضی اللہ عنہ کو ابلاغ براءت تحویل ہوئی تھی اور اسی لیے نسائی نے خطبہ حج ابوبکر رضی اللہ عنہ ہی سے روایت کیے ہیں کہ حضرت صدیق نے موسم حج میں پڑھے اور حجۃ الوداع میں آنحضرت ﷺ کے رفیق سفر تھے۔ اور سامان آپ کا اپنی سواری پر لادا تھا یہاں تک کہ رسول اللہ ﷺ جب بیمار ہوئے حضرت صدیق رضی اللہ عنہ کے حق میں بڑی عنایات بجا لائے۔ چنانچہ نماز کا ان کو امام کیا تمام صحابہ اس سے سمجھ گئے کہ وہ خلیفہ ہیں حضرتؐ کے بعد وفات رسول اکرم ﷺ جو فضائل حضرت صدیق کو حاصل ہوئے منجملہ اس کے یہ ہے کہ آپؐ کے نزدیک دفن ہوئے اور موت وحیات میں آپ کا ساتھ نہ چھوڑا

اور خلفائے اربعہ میں سب سے پہلے آپ رسول اللہ ﷺ کے پاس عالم برزخ میں حاضر ہوئے۔

❀❀❀❀

(۳۶۷۸) عَنْ عَائِشَةَ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ أَمَرَ بِسَدِّ الْأَبْوَابِ إِلَّا بَابَ أَبِي بَكْرٍ. (اسناده صحيح)

ترجمہ: روایت ہے ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ نبی ﷺ نے حکم فرمایا کہ مسجد میں جن لوگوں کے دروازے ہیں بند کر دیئے جائیں مگر دروازہ ابوبکر رضی اللہ عنہ کا (اس میں بھی اشارہ ہے کہ وہ خلیفہ ہیں رسول اللہ ﷺ کے کہ خلیفہ کو مسجد میں بیٹھنے کی زیادہ ضرورت ہے قضا اور افتاء وغیرہ کے لیے)۔

فائدہ: اس بارے میں ابوسعید سے بھی روایت ہے یہ حدیث غریب ہے اس سند سے۔

❀❀❀❀

(۳۶۷۹) عَنْ عَائِشَةَ: أَنَّ أَبَابَكْرٍ دَخَلَ عَلَى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ: ((أَنْتَ عَتِيقُ اللّٰهِ مِنَ النَّارِ))، فَيَوْمَئِذٍ سُمِّيَ عَتِيقًا. (اسناده صحيح) تخريج المشكاة (۶۰۳۱ ـ التحقيق الثانى)

ترجمہ: روایت ہے عائشہ ام المؤمنین رضی اللہ عنہا سے کہ ابوبکر رضی اللہ عنہ داخل ہوئے رسول اللہ ﷺ کے پاس اور آپ ؐ نے فرمایا کہ تم عتیق ہو یعنی آزاد کیے ہوئے ہو اللہ کی آگ سے یعنی دوزخ سے، سو اس دن سے ان کا نام عتیق ہو گیا (اے اللہ ہم کو بھی آزاد کر اپنے فضل سے دوزخ سے)۔

فائدہ: یہ حدیث غریب ہے اور روایت کی بعض نے یہ حدیث معن سے اور کہا روایت ہے موسیٰ بن طلحہ سے وہ روایت کرتے ہیں عائشہ الصدیقہ رضی اللہ عنہا سے۔

(۳۶۸۰) عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَا مِنْ نَبِيٍّ إِلَّا وَلَهُ وَزِيرَانِ مِنْ أَهْلِ السَّمَاءِ، وَوَزِيرَانِ مِنْ أَهْلِ الْأَرْضِ، فَأَمَّا وَزِيرَايَ مِنْ أَهْلِ السَّمَاءِ فَجِبْرَئِيلُ وَمِيكَائِيلُ، وَأَمَّا وَزِيرَايَ مِنْ أَهْلِ الْأَرْضِ فَأَبُوبَكْرٍ وَعُمَرُ)).

(اسناده ضعيف) تخريج المشكاة (۶۰۶۵) (اس میں تلید بن سلیمان اور عطیہ عوفی دونوں ضعیف ہیں)

ترجمہ: روایت ہے ابوسعید خدریؓ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کوئی نبی ایسا نہیں جن کے دو وزیر نہ ہوں آسمان والوں سے اور دو زمین والوں سے اور میرے دو وزیر آسمان والوں سے جبرائیل اور میکائیل علیہما السلام ہیں اور زمین والوں سے ابوبکر رضی اللہ عنہ و عمرؓ۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے۔ اور ابوالحجاف کا نام داؤد بن ابی عوف ہے۔ اور مروی ہے سفیان ثوری سے کہ انہوں نے کہا ابوالحجاف مرد پسندیدہ تھے۔

اللهم اجمع بيننا وبينه يوم القيامة كما جمعت بيننا وبين تحرير احواله يومنا هذا

❀❀❀❀

مَنَاقِبُ أَبِی حَفْصٍ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رضی اللہ عنہ

مناقب ابوحفص عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ

(٣٦٨١) عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ : ((اَللّٰهُمَّ أَعِزَّ الْإِسْلَامَ بِأَحَبِّ هٰذَيْنِ الرَّجُلَيْنِ إِلَيْكَ بِأَبِی جَهْلٍ أَوْ بِعُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ)). قَالَ : وَكَانَ أَحَبَّهُمَا إِلَيْهِ عُمَرُ .

(اسناده صحيح) تخريج المشكاة (٦٠٤٥ ـ التحقيق الثانی)

ترجمہ: روایت ہے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے کہ رسول اللہ ﷺ نے دعا کی کہ یا اللہ قوی کر اسلام کو ابوجہل اور عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ دونوں سے جو پیارا ہو اس کے ساتھ اور ان دونوں میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ اللہ کو پیارے نکلے۔

فائدہ : یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے ابن عمر رضی اللہ عنہما کی روایت سے۔

مترجم : بمنطوق حدیث مذکورہ بلاشبہ مسلمانوں کو حضرت عمرؓ کے اسلام سے بڑی تقویت حاصل ہوئی اور اس دن سے اہل اسلام مکہ میں کھل کر رہنے لگے اور کفار بہت دبے۔

❀❀❀❀

(٣٦٨٢) عَنِ ابْنِ عَمَرَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ : ((إِنَّ اللّٰهَ جَعَلَ الْحَقَّ عَلٰی لِسَانِ عُمَرَ وَقَلْبِهِ)). قَالَ: وَقَالَ ابْنُ عُمَرَ: مَا نَزَلَ بِالنَّاسِ أَمْرٌ قَطُّ فَقَالُوْا فِيهِ وَقَالَ فِيهِ عُمَرُ أَوْ قَالَ ابْنُ الْخَطَّابِ فِيهِ شَكٌّ خَارِجَةُ ـ إِلَّا ـ نَزَلَ فِيهِ الْقُرْاٰنُ عَلٰی نَحْوِمَا قَالَ عُمَرُ . (اسناده صحيح)

ترجمہ: روایت ہے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اللہ نے جاری کر دیا حق کو عمر رضی اللہ عنہ کی زبان اور دل پر اور ابن عمر رضی اللہ عنہما نے کہا کہ کوئی واقعہ لوگوں پر نہ پڑا اور اس میں لوگوں نے کلام نہ کیا مگر اترا قرآن حضرت عمرؓ کے قول کے موافق۔

فائدہ : اس بارے میں فضل بن عباس ابوذر اور ابوہریرہ رضی اللہ عنہم سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے اس سند سے۔

❀❀❀❀

(٣٦٨٣) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِیَّ ﷺ قَالَ : ((اَللّٰهُمَّ أَعِزَّ الْإِسْلَامَ بِأَبِی جَهْلِ بْنِ هِشَامٍ أَوْ بِعُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ))، قَالَ : فَأَصْبَحَ فَغَدَا عُمَرُ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَأَسْلَمَ.

(ضعيف جداً ـ تخريج المشكاة (٦٠٤٥) (اس میں نضر ابی عمر راوی متروک ہے)

ترجمہ: روایت ہے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہ رسول اللہ ﷺ نے دعا کی کہ یا اللہ عزت دے اسلام کو ابوجہل یا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے سو صبح کو عمر رضی اللہ عنہ اسلام لائے۔

فائدہ : یہ حدیث غریب ہے اس سند سے اور کلام کیا ہے بعض محدثین نے نضر میں جن کی کنیت ابو عمر ہے اور وہ منا کیر روایت بیان کرتے ہیں۔

❀❀❀❀

(۳۶۸۴) عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ : قَالَ عُمَرُ لِأَبِي بَكْرٍ : يَاخَيْرَ النَّاسِ بَعْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ أَبُوْبَكْرٍ : أَمَا إِنَّكَ إِنْ قُلْتَ ذَاكَ فَلَقَدْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ : ((**مَا طَلَعَتِ الشَّمْسُ عَلٰى رَجُلٍ خَيْرٍ مِنْ عُمَرَ**)).

ترجمہ: روایت ہے جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے کہ حضرت عمرؓ نے کہا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے اے بہتر لوگوں کے بعد رسول اللہ ﷺ کے تو ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ تم تو یوں کہتے ہو اور میں نے سنا ہے رسول اللہ ﷺ سے کہ فرماتے تھے سورج نہیں نکلا کسی مرد پر جو حضرت عمر سے بہتر ہو۔ یعنی بعد انبیاء علیہم السلام کے۔ (اسنادہ موضوع) سلسلة الاحاديث الضعيفة (۱۳۵۷) (اس میں عبداللہ بن داؤد الواسطی ضعیف اور ابن اخی محمد بن المنکدر مجھول ہے)

فائدہ : یہ حدیث غریب ہے نہیں جانتے ہم اس کو مگر اسی سند سے اور اسناد اس کی کچھ خوب نہیں۔ اور اس بارے میں ابو الدرداء رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے۔

❀❀❀❀

(۳۶۸۵) عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيْرِيْنَ قَالَ : مَا أَظُنُّ رَجُلًا يَنْتَقِصُ أَبَابَكْرٍ وَعُمَرَ وَيُحِبُّ النَّبِيَّ ﷺ .

(صحيح الاسناد مقطوع)

ترجمہ: روایت ہے ابن سیرینؒ سے کہا انہوں نے کہ میں نہیں خیال کرتا کسی کو کہ دوست رکھتا ہے نبی کو اور پھر تنقیص شان کرے ابوبکر رضی اللہ عنہ و عمر رضی اللہ عنہما کی۔

فائدہ : یہ حدیث غریب ہے حسن ہے۔

❀❀❀❀

(۳۶۸۶) عَنْ اَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ : ((**دَخَلْتُ الْجَنَّةَ فَإِذَا أَنَا بِقَصْرٍ مِنْ ذَهَبٍ، فَقُلْتُ: لِمَنْ هٰذَا الْقَصْرُ؟ قَالُوْا: لِشَابٍّ مِنْ قُرَيْشٍ. فَظَنَنْتُ أَنِّيْ أَنَا هُوَ، فَقُلْتُ: وَمَنْ هُوَ؟ فَقَالُوْا: عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ**)). (اسناده صحيح) سلسلة الاحاديث الصحيحة (۱۴۰۵، ۱۴۲۳).

ترجمہ: روایت ہے انسؓ سے کہ نبی ﷺ نے فرمایا کہ داخل ہوا میں جنت میں یعنی عالم رؤیا میں سو دیکھا میں نے ایک محل سونے کا تو میں نے کہا یہ کس کا ہے فرشتوں نے کہا ایک جوان کا قریش میں سے ہے میں نے خیال کیا کہ میں ہوں پھر کہا میں نے کون ہے تو فرشتوں نے کہا وہ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ ہیں۔

فائدہ : یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

مترجم: اس حدیث سے مبشر بالجنۃ ہونا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کا اور کمال قرب ان کا آپ کے درجہ سے معلوم ہوا کہ آپ نے ان کے محل کو اپنا ہی خیال کیا۔

❁❁❁❁

(٣٦٨٧) عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : ((رَأَيْتُ كَأَنِّيْ أُوْتِيْتُ بِقَدَحِ لَبَنٍ فَشَرِبْتُ مِنْهُ فَأُعْطِيْتُ فَضْلِيْ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ))، قَالُوْا: فَمَا أَوَّلْتَهُ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ؟ قَالَ : ((الْعِلْمُ)).

(اسنادہ صحیح)

ترجمہ: روایت ہے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کہ دیکھا میں نے خواب میں کہ لائے میرے پاس ایک پیالہ دودھ کا پھر میں نے پیا اور باقی عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو دیا لوگوں نے عرض کی کہ کیا تعبیر کی اس کی آپ نے فرمایا تعبیر اس کی علم ہے۔

فائدہ : یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے۔

مترجم: اس حدیث سے معلوم ہوئی قوت علمیہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی کہ کامل درجہ پر ہے اور نمونہ ہے قوی انبیاء کا۔

❁❁❁❁

(٣٦٨٨) عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((لَوْ كَانَ نَبِيٌّ بَعْدِيْ لَكَانَ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ))

ترجمہ: روایت ہے عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے، انہوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اگر میرے بعد کوئی نبی ہوتا تو عمر بن خطاب ہوتے۔

فائدہ : یہ حدیث غریب ہے۔ نہیں جانتے ہم اس کو مگر شرح بن ہاعان کی روایت سے۔

❁❁❁❁

(٣٦٨٩) عَنْ بُرَيْدَةَ قَالَ : أَصْبَحَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَدَعَا بِلَالًا فَقَالَ : ((يَا بِلَالُ بِمَ سَبَقْتَنِيْ إِلَى الْجَنَّةِ؟ مَا دَخَلْتُ الْجَنَّةَ قَطُّ إِلَّا سَمِعْتُ خَشْخَشَتَكَ أَمَامِيْ، دَخَلْتُ الْبَارِحَةَ الْجَنَّةَ فَسَمِعْتُ خَشْخَشَتَكَ أَمَامِيْ فَأَتَيْتُ عَلٰى قَصْرٍ مُرَبَّعٍ مُشْرِفٍ مِنْ ذَهَبٍ، فَقُلْتُ: لِمَنْ هٰذَا الْقَصْرُ؟ فَقَالُوْا لِرَجُلٍ مِنَ الْعَرَبِ، فَقُلْتُ: أَنَا عَرَبِيٌّ لِمَنْ هٰذَا الْقَصْرُ؟ قَالُوْا: لِرَجُلٍ مِنْ قُرَيْشٍ فَقُلْتُ أَنَا قُرَشِيٌّ لِمَنْ هٰذَا الْقَصْرُ؟ قَالُوْا: لِرَجُلٍ مِنْ أُمَّةِ مُحَمَّدٍ ﷺ، فَقُلْتُ: أَنَا مُحَمَّدٌ لِمَنْ هٰذَا الْقَصْرُ؟ قَالُوْا: لِعُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ))، فَقَالَ بِلَالٌ : يَارَسُوْلَ اللّٰهِ! مَا أَذَّنْتُ قَطُّ إِلَّا صَلَّيْتُ رَكْعَتَيْنِ، وَمَا أَصَابَنِيْ حَدَثٌ قَطُّ إِلَّا تَوَضَّأْتُ عِنْدَهَا وَرَأَيْتُ أَنَّ لِلّٰهِ عَلَيَّ رَكْعَتَيْنِ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ : ((بِهِمَا)).

(اسنادہ صحیح) التعلیق الرغیب : ١/٩٩)

ترجمہ: روایت ہے بریدہ سے انہوں نے کہا کہ صبح کو رسول اللہ ﷺ نے بلایا بلال رضی اللہ عنہ کو اور فرمایا کہ اے بلال رضی اللہ عنہ کیا سبب ہے کہ تم جنت میں میرے آگے ہوتے ہو کبھی داخل نہ ہوا میں جنت میں کہ نہ سنی میں نے آواز تمہاری نعلین کی اپنے آگے داخل ہوا میں جنت میں آج کی شب اور سنی میں نے آواز تمہارے نعلین کی اپنے آگے پھر گزرا میں ایک چوکور اور بلند محل پر کہ سونے کا تھا سو پوچھا میں نے کہ یہ کس کا ہے فرشتوں نے کہا کہ ایک مرد عربی کا میں نے کہا میں عربی ہوں یہ کس کا ہے انہوں نے کہا یہ ایک مرد قرشی کا ہے میں نے کہا میں قرشی ہوں یہ کس کا ہے انہوں نے کہا ایک مرد کا ہے کہ امت محمد ﷺ سے ہیں میں نے کہا میں محمد ہوں یہ کس کا ہے انہوں نے کہا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کا۔ پھر عرض کیا بلال رضی اللہ عنہ نے کہ یارسول اللہ میں جب اذان دیتا ہوں تو دو رکعت پڑھ لیتا ہوں اور جب مجھے حدث ہوتا ہے وضو کرتا ہوں اور اللہ کے لیے دو رکعت ادا کرتا ہوں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ انہی دونوں باتوں کے سبب سے تو جنت میں میرے آگے ہوتا ہے۔

فائدہ: اس بارے میں جابرؓ معاذؓ انس اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہم سے بھی روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا کہ دیکھا میں نے ایک محل سونے کا جنت میں سو پوچھا یہ کس کا ہے فرشتوں نے کہا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کا۔ یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے اور مراد اس قول سے آپ کی کہ میں داخل ہوا آج کی شب جنت میں یہ خواب ہے ایسا ہی مروی ہوا بعض روایتوں میں اور مروی ہے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہ خواب انبیاء کا وحی ہے۔

مترجم: اس حدیث میں بڑی فضیلت وضوء اور تحیۃ الوضوء کی ثابت ہوئی کہ وہ باعث ہے دخول جنت کا اور آگے چلنا بلال رضی اللہ عنہ کا رسول اللہ ﷺ سے ایسا تھا جیسے کہ چوبدار اور نقیب بادشاہوں کے آگے چلتے ہیں نہ یہ کہ وہ رسول اللہ ﷺ سے افضل ہیں۔

❀ ❀ ❀ ❀

(٣٦٩٠) **عَنْ بُرَيْدَةَ** يَقُوْلُ : خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فِيْ بَعْضِ مَغَازِيْهِ فَلَمَّا انْصَرَفَ جَاءَ تْ جَارِيَةٌ سَوْدَاءُ فَقَالَتْ : يَارَسُوْلَ اللّٰهِ! إِنِّيْ كُنْتُ نَذَرْتُ إِنْ رَدَّكَ اللّٰهُ سَالِمًا أَنْ أَضْرِبَ بَيْنَ يَدَيْكَ بِالدُّفِّ وَأَتَغَنّٰى. فَقَالَ لَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : **((إِنْ كُنْتِ نَذَرْتِ فَاضْرِبِيْ وَإِلَّا فَلَا))**، فَجَعَلَتْ تَضْرِبُ فَدَخَلَ أَبُوْبَكْرٍ وَهِيَ تَضْرِبُ ثُمَّ دَخَلَ عَلِيٌّ وَهِيَ تَضْرِبُ ثُمَّ دَخَلَ عُثْمَانُ وَهِيَ تَضْرِبُ ثُمَّ دَخَلَ عُمَرُ فَأَلْقَتِ الدُّفَّ تَحْتَ اسْتِهَا ثُمَّ قَعَدَتْ عَلَيْهِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : **((إِنَّ الشَّيْطَانَ لَيَخَافُ مِنْكَ يَاعُمَرُ! إِنِّيْ كُنْتُ جَالِسًا وَهِيَ تَضْرِبُ فَدَخَلَ أَبُوْبَكْرٍ وَهِيَ تَضْرِبُ ثُمَّ دَخَلَ عَلِيٌّ وَهِيَ تَضْرِبُ ثُمَّ دَخَلَ عُثْمَانُ وَهِيَ تَضْرِبُ فَلَمَّا دَخَلْتَ أَنْتَ يَا عُمَرُ أَلْقَتِ الدُّفَّ))**.

(اسناده صحيح) نقد الكتانى (٤٧ ـ ٤٨ ـ سلسلة الاحاديث الصحيحة (٢٢٦١) .

ترجمہ: روایت ہے بریدہؓ سے کہا انہوں نے کہ نکلے رسول اللہ ﷺ کسی جہاد میں پھر جب آئے لوٹ کر ایک لڑکی آئی کالی اور

اس نے عرض کی کہ یارسول اللہ میں نے نذر مانی تھی کہ اگر اللہ تعالیٰ آپ کو صحیح وسالم لائے گا تو میں آپ کے آگے دف بجاؤں گی اور گاؤں گی تو آپ نے فرمایا کہ اگر تو نے نذر مانی ہے تو بجا نہیں تو نہیں اور وہ بجانے لگی پھر آئے ابوبکر رضی اللہ عنہ اور وہ بجاتی رہی پھر علی رضی اللہ عنہ آئے اور وہ بجاتی پھر عثمان آئے اور وہ بجاتی رہی پھر حضرت عمرؓ آئے اور وہ دف اپنے چوتڑ کے نیچے ڈال کر بیٹھ گئی پھر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ شیطان تم سے ڈرتا ہے اے عمر میں بیٹھا تھا اور وہ دف بجاتی رہی اور ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ آئے اور وہ بجاتی رہی اور حضرت علی آئے تو وہ بجاتی رہی اور حضرت عثمان آئے تو وہ بجاتی رہی پھر جب تم آئے اے عمرؓ تو اس نے دف ڈال دی۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے بریدہ کی روایت سے اور اس بارے میں عمر رضی اللہ عنہ اور عائشہ رضی اللہ عنہا سے بھی روایت ہے۔

مترجم: شیخ نے لمعات میں کہا ہے کہ حدیث دف بجانے کی اباحت پر دال ہے اور عورتوں کی غنا کی حلت پر جب خوف فتنہ کا نہ ہو اور وہ گانا مہیج شہوت اور زنا کا نہ ہو لیکن حدیث میں ایک اشکال یہ ہے کہ پہلے آپ نے اس کو گانے دیا اور ابوبکر رضی اللہ عنہ وعلی وعثمان رضی اللہ عنہم نے پھر حضرت عمرؓ کے آنے کے وقت آپ نے اسے کار شیطان فرمایا اور جواب اس کا بعض لوگوں نے یوں دیا ہے کہ پھرنا رسول اللہ ﷺ کا غزا سے صحیح وسالم ایک بڑی نعمت تھی اور موجب سرور وفرحت اس لیے کہ آپ نے حکم دیا اس کو وفائے نذر کا اور اس نظر سے وہ فعل منجملہ لہو نہ ہوا اور کراہت سے نکل آیا مگر وفائے نذر چونکہ تھوڑا بجانے سے بھی حاصل ہو جاتی ہے اور اس نے جب اس سے زیادہ بجایا گویا کراہت کی مرتکب ہوئی اور اسی وقت حضرت عمرؓ آئے پس آپ نے اس کو منع نہیں فرمایا کہ درجہ حرمت کو پہنچے اور برائی بھی اس کی فرما دی کہ ثبوت کراہت کا ہو جائے اور یہ سب جب ہے کہ خوف فتنہ کا نہ ہو اور جب خوف فتنہ کا ہو تو جو حکم فتنہ کا ہے وہی اس کے اسباب کا یعنی حرام ہے۔

❀❀❀❀

(۳۶۹۱) عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ : كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ جَالِسًا فَسَمِعْنَا لَغَطًا وَصَوْتَ صِبْيَانٍ : فَقَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَإِذَا حَبَشِيَّةٌ تَزْفِنُ وَالصِّبْيَانُ حَوْلَهَا، فَقَالَ: ((يَا عَائِشَةُ تَعَالَيْ فَانْظُرِيْ)) فَجِئْتُ، فَوَضَعْتُ لَحْيَيَّ عَلٰى مَنْكِبِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَجَعَلْتُ أَنْظُرُ إِلَيْهَا مَا بَيْنَ الْمَنْكِبِ إِلٰى رَأْسِهِ فَقَالَ لِيْ: ((أَمَا شَبِعْتِ أَمَا شَبِعْتِ))؟ قَالَتْ: فَجَعَلْتُ أَقُوْلُ: لَا، لِأَنْظُرَ مَنْزِلَتِيْ عِنْدَهُ إِذْ طَلَعَ عُمَرُ قَالَتْ فَارْفَضَّ النَّاسُ عَنْهَا قَالَتْ: فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((إِنِّيْ لَأَنْظُرُ إِلٰى شَيَاطِيْنِ الْجِنِّ وَالْإِنْسِ قَدْ فَرُّوْا مِنْ عُمَرَ)) ، قَالَتْ: فَرَجَعْتُ . (اسناده صحيح) تخريج المشكاة (٦٠٤٩) .

ترجمہ: روایت ہے ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ رسول اللہ ﷺ بیٹھے تھے کہ ہم نے ایک غل سنا اور آواز لڑکوں کی سو کھڑے ہوئے رسول اللہ ﷺ اور دیکھا ایک حبشی عورت ناچتی ہے اور لڑکے اس کے گرد ہیں تو آپ نے فرمایا اے عائشہ آؤ سو دیکھو

تو رکھ دی میں نے اپنی ٹھوڑی رسول اللہ ﷺ کے شانے پر اور اس کو دیکھنے لگی اور میری ٹھوڑی آپ کے شانہ اور سر کے درمیان میں تھی پھر فرمایا آپؐ نے مجھ سے کہ تیرا پیٹ بھرا یعنی تماشے سے اور میں کہنے لگی نہیں کہ دیکھوں آپ کو میری خاطر کس قدر ہے اسی عرصہ میں حضرت عمرؓ سامنے آئے اور سب لوگ بھاگ گئے اس عورت کے پاس سے اور فرمایا آپ نے کہ میں دیکھتا ہوں جن اور انس کے شیطانوں کو کہ بھاگ گئے عمر سے، کہا عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ پھر میں لوٹ آئی۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے اس سند سے۔

مترجم: اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جو امر صورت لہو ہو اگر چہ حرام نہیں کہ اس کو آپ نے دیکھا ہے مگر تاہم اس پر شیاطین کا اجتماع ہوتا ہے اور جب منکرات جو مہیج شہوت حرام ہیں اس کے ساتھ ملحق ہو جائیں تو پھر حرمت اس کی ظاہر ہے اگر کوئی کہے کہ شیاطین آپ کو دیکھ کر نہ بھاگتے تھے اور عمر کو دیکھ کر بھاگ گئے یہ کیسی بات ہے تو یہ پھر کچھ تعجب نہیں اس لیے آپ ﷺ بمنزلہ بادشاہ کے ہیں اور عمر بمنزلہ کوتوال اور شحنہ سے چور زیادہ ڈرتے ہیں بہ نسبت بادشاہ کے اور یہ فضیلت بھی حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو آپ ہی کے طفیل سے تو حاصل ہوئی۔

❁❁❁❁

(۳۶۹۲) عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : ((أَنَا أَوَّلُ مَنْ تَنْشَقُّ عَنْهُ الْأَرْضُ، ثُمَّ أَبُوْبَكْرٍ، ثُمَّ عُمَرُ، ثُمَّ آتِي أَهْلَ الْبَقِيْعِ فَيُحْشَرُوْنَ مَعِيْ ثُمَّ أَنْتَظِرُ أَهْلَ مَكَّةَ حَتّٰى أُحْشَرَبَيْنَ الْحَرَمَيْنِ)).

(اسناده ضعيف) سلسلة الاحاديث الضعيفة (۲۹۴۹) (اس میں عاصم بن عمر العمری ضعیف ہے)

ترجمہ: روایت ہے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے پہلے میری قبر شق ہوگی پھر ابوبکر رضی اللہ عنہ کی پھر عمر کی پھر آؤں گا میں بقیع والوں کے پاس اور وہ میرے ساتھ اٹھائے جائیں گے پھر انتظار کروں گا مکہ والوں کا یہاں تک کہ حشر ہوگا میرا حرمین کے درمیان میں۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اور عاصم بن عمر عمری میرے نزدیک حافظ نہیں محدثوں کے آگے۔

مترجم: اس حدیث سے فضیلت شیخین کی اور قرب ان کا رسول اللہ ﷺ سے بخوبی ثابت ہوا۔

❁❁❁❁

(۳۶۹۳) عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : ((قَدْ يَكُوْنُ فِي الْأُمَمِ مُحَدَّثُوْنَ فَأَنْ يَّكُ فِيْ أُمَّتِيْ أَحَدٌ فَعُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ)). (حسن صحيح)

ترجمہ: روایت ہے ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اگلی امتوں میں محدثین ہوتے تھے اور میری امت میں محدث ہے تو عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ ہے۔

فائدہ : یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور خبر دی مجھ کو بعض اصحاب نے ابن عیینہ سے یعنی سفیان بن عیینہ سے کہ انہوں نے کہا محدثین وہ ہیں جن کو اللہ تعالیٰ نے دین کی فہم کامل عنایت کی۔

مترجم: قاموس میں ہے کہ محدث بروزن معظم بمعنی صادق کے ہے اور مجمع البحار میں ہے کہ محدث وہ شخص ہے جس کے دل میں بات فوراً آ جائے اور کمال حدس اور فراست سے کلام کرے اور یہ دولت اللہ جس کو عنایت کرے۔ اور بعض نے کہا محدث وہ ہے جس کا ظن صحیح نکلے گویا اس سے کسی نے کہہ دیا۔ اور بعض نے کہا محدث وہ ہے جس سے فرشتے بات کریں اور بعض روایتوں میں مکلمون بھی آیا ہے اور وہ اس معنی کا مؤید ہے اور بخاریؒ نے کہا محدث وہ ہے جس کی زبان پر حق اور صواب جاری ہو اور یہی تفسیر عمدہ ہے کہ حدیث مرفوع سے ثابت ہے چنانچہ فرمایا آپ ﷺ نے کہ حق جاری ہوتا ہے عمر کی زبان اور دل میں اور اسی لیے حضرت عمرؓ نے کہا موافقت کی میری رائے نے رب العالمین سے غرض محدث وہ ہے کہ جس کی رائے اقرب ترین آراء ہو حق سے اور سردار اس گروہ کے حضرت عمرؓ ہیں اگر چہ ہر عالم کتاب و سنت اور متبع احکام شریعت کو اس سے اپنے حوصلہ کے موافق بہرہ ہے اور معلوم ہوا کہ مقلدین کو اس نعمت عظمیٰ سے کچھ بہرہ نہیں اس لیے کہ وہ اپنی رائے کو راہ اللہ میں صرف ہی نہیں کرتے بلکہ دوسروں کی رائے پر تکیہ کیے ہوئے ہیں خطا ہو یا صواب اور اتباع حق سے مبرا ہیں کہ زبان و قلب پر ان کے ہرگز حق جاری نہیں ہوتا یعنی نہ قال اللہ نہ قال الرسول بلکہ رات دن ان کا وظیفہ افتی فلان قد افتی فلان۔

❀ ❀ ❀ ❀

(٣٦٩٤) عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ : ((يَطَّلِعُ عَلَيْكُمْ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ)) فَاطَّلَعَ أَبُوْبَكْرٍ ثُمَّ قَالَ : ((يَطَّلِعُ عَلَيْكُمْ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ)) فَاطَّلَعَ عُمَرُ.

(اسناده ضعيف) تخريج المشكاة (٦٠٦٧) (اس میں محمد بن حمید راوی ضعیف ہے)

ترجمہ: روایت ہے عبداللہ بن مسعودؓ سے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ آتا ہے تم پر ایک جنتی سو آئے حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ پھر فرمایا آتا ہے تم پر ایک جنتی سو آئے حضرت عمر رضی اللہ عنہ۔

فائدہ : اس بارے میں ابوموسیٰ اور جابرؓ سے روایت ہے یہ حدیث غریب ہے ابن مسعود رضی اللہ عنہ کی روایت سے۔

❀ ❀ ❀ ❀

(٣٦٩٥) عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ : ((بَيْنَمَا رَجُلٌ يَرْعٰى غَنَمًا لَهُ إِذْ جَاءَ الذِّئْبُ فَأَخَذَ شَاةً فَجَاءَ صَاحِبُهَا فَانْتَزَعَهَا مِنْهُ، فَقَالَ الذِّئْبُ: كَيْفَ تَصْنَعُ بِهَا يَوْمَ السَّبُعِ يَوْمَ لَارَاعِيَ لَهَا غَيْرِيْ))؟ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : ((فَاٰمَنْتُ بِذٰلِكَ أَنَا وَأَبُوْبَكْرٍ وَعُمَرُ)) قَالَ أَبُوْسَلَمَةَ : وَمَا هُمَا فِي الْقَوْمِ يَوْمَئِذٍ .

(اسناده صحيح)

ترجمہ: روایت ہے ابو ہریرہؓ سے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ایک چرواہا بکریاں چراتا تھا کہ ایک بھڑیئے نے آ کر ایک بکری پکڑی اور چرواہے نے اس سے چھڑا لی وہ بولا کہ تو کیا کرے گا درندوں کے دن یعنی جس دن انسان مرجائیں گے اور درندے رہ جائیں گے کہ اس دن کوئی ان کا چرواہا نہ ہوگا میرے سوا فرمایا آپؐ نے کہ یقین لایا میں اس پر اور ابوبکر رضی اللہ عنہ اور عمرؓ۔ ابوسلمہؓ نے کہا کہ شیخین اس وقت حاضر بھی نہ تھے قوم میں (یعنی یہ کمال نوازش تھی کہ ان کی غیبت میں بھی ان کو یاد فرمایا اور کمال ایمان کی ان کی تعریف کی)۔

فائدہ: روایت کی ہم سے محمد بن بشار نے انہوں نے محمد بن جعفر سے انہوں نے شعبہ سے انہوں نے سعد سے۔ یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

مترجم: مآثر جمیلہ حضرت عمرؓ کے بھی بے حساب ہیں۔ چنانچہ آپ اشراف قریش میں سے ہیں اور قریش میں کمال عزت و وقار و وجاہت رکھتے تھے اور تدبیر غیبی اور دعائے محمدی ان کے اسلام کا سبب ہوئی مراد تھے نہ مرید اور مخلص تھے نہ مخلص تھے شتان بین المرتبتین۔ در و دیوار نے ان کو ندا کی اور رسول مختار نے ان کے اسلام کی دعا کی قبل اظہار دعوت نبوت آپ نے ایک خواب دیکھا کہ ایک شخص نے ایک گوسالہ ذبح کیا اور چیخ کر کہا یا جلیح[1] امر نجیح رجل فصیح یقول لا الہ الا اللہ غرض یہ گھبرا کر اٹھے اور انہیں دنوں دعوت نبوت شائع ہوئی۔ اور محمد بن اسحاق نے کہا کہ فاطمہ حضرت فاروق کی بہن اور ان کے شوہر سعید بن زید ان سے پیشتر ایمان لا چکے تھے جب ان کو خبر پہنچی تعصب آیا اور اپنے بہنوئی کی بہت اہانت کی اور بہن کا سر پھاڑ دیا کہ خون آلود ہو گئیں پھر ان کے دل میں رحم آیا اور سورہ طٰہٰ جو ان کے پاس تھی لے کر پڑھی اور داعیہ اسلام ان کے دل میں آیا اور آپ کی خدمت حاضر ہوئے اور اسلام لائے اور جب وہ اسلام سے مشرف ہوئے آنحضرتؐ نے ان کے لیے دعا کی کہ یا اللہ ان کے دل سے غل نکال دے اور ایمان بھر دے اور ان کے سینہ پر ہاتھ مارا۔

روایت کیا اس کو حاکم نے اور جب اسلام لائے اپنے اسلام کو شائع اور ظاہر کیا اور ایک لحظہ نہ چھپایا اور جو جو تکالیف اس راہ میں پیش آئیں ان کو شہد و شکر کی طرح گوارا کیا یہاں تک کہ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ جب وہ مسلمان ہوئے لوگوں سے کہا کون ایسا ہے جو بات جلدی کو مشہور کر دے لوگوں نے کہا جمیل بن معمر جمحی حضرت فاروق رضی اللہ عنہ صبح کو اس کے پاس گئے اور کہا کہ اے جمیل میں مسلمان ہو گیا اور اس نے کچھ جواب نہ دیا اور چادر کھینچتا ہوا باہر نکلا۔ حضرت عمرؓ اس کے ساتھ ہوئے عبداللہ کہتے ہیں کہ میں بھی اپنے باپ کے ساتھ ہوا یہاں تک کہ جب وہ مسجد الحرام کے دروازہ پر پہنچا اس نے پکارا کہ اے گروہ قریش کے اور وہ اپنی مجلسوں میں بیٹھے ہوئے تھے جو کعبہ کے گرد تھیں ابن خطابؓ صابی ہو گیا یعنی اپنے باپ دادا کا دین چھوڑ بیٹھا اور نیا دین اختیار کیا۔ اور حضرت عمرؓ اس کے پیچھے تھے اور فرماتے تھے تو جھوٹا ہے میں مسلمان ہوا ہوں اور گواہی دیتا ہوں کہ معبود برحق نہیں بجز اللہ کے اور محمدؐ اس کے بندے اور رسولؐ ہیں اور لوگ ان کی طرف جھکے اور لوگوں سے لڑتے تھے اور لوگ ان سے لڑتے تھے یہاں تک کہ آفتاب ان کے سر پر آ گیا پھر جب آپ تھک گئے بیٹھ گئے اور لوگ ان کو گھیرے کھڑے تھے اور فرماتے تھے کہ میں اللہ کی قسم کھاتا ہوں کہ اگر

ہم لوگ تین سو ہوتے یعنی مسلمان تو مکہ چھوڑ دیتے یعنی ہجرت کر جاتے یا تم کو نکال دیتے مکہ سے۔

غرض وہ اسی حال میں تھے کہ ایک بوڑھا یمنی چادر کا جوڑا پہنے آیا اور اس کے بدن پر ایک منقش کرتا تھا اس نے کہا کیا ہے لوگوں نے کہا عمر صابی ہو گیا اس نے کہا پھر کیا ہوا۔ ایک مرد نے ایک کام کو اختیار کیا پھر تم کیا چاہتے ہو۔ کیا تم بنی عدی بن کعب کو جانتے ہو کہ وہ اپنی قوم کے آدمی تم کو دے دیں گے ایسے حال سے کہ تم سے کچھ تعرض نہ کریں گے اگر اس کو ایذا دو گے چلو چھوڑ دو اس کو کہا عبداللہ نے وہ ایسے ان کے پاس سے پھٹ گئے جیسے کپڑا پھٹ جاتا ہے اور میں نے اپنے باپ سے ہجرت کے بعد پوچھا کہ وہ بوڑھے کون تھے انہوں نے فرمایا اے بیٹے وہ عاص بن وائل سہمی تھے اور اگر چہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا اسلام بعثت سے چھٹے برس ہوا اور بہت سے سوابق ان سے فوت ہوئے مگر تائید الٰہی نے اس کے عوض قیام بحقوق خلافت بوجہ اتم اور توسط ان کا امت اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے درمیان نشر علوم میں اور ترویج دین میں ایسا عنایت کیا کہ اول امر میں اگر چہ وہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے مفضول تھے مگر آخر امر میں ان کے ہمعنان و سہیم ہو گئے۔ چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان دونوں امروں کو بخوبی بیان فرمایا ہے۔ امر اول کو اس طرح کہ جب شیخین کی آپس میں تکرار ہوئی آپ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو خطاب باعتاب فرمایا کہ میں نے کہا تھا میں رسول ہوں اللہ کا تمہاری طرف تو تم نے مجھ کو جھٹلایا

اور ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے میری تصدیق کی۔ روایت کی یہ بخاریؒ نے غرض اس میں سبقت اسلامی ابوبکر رضی اللہ عنہ کی مذکور ہے اور رؤیائے قلیب[1] کی روایت میں آپ نے فرمایا کہ پھر ابوبکر رضی اللہ عنہ نے ڈول لیا اور ان کے کھینچنے میں ضعف تھا اور اللہ نے ان کو بخش دے گا پھر عمرؓ نے ڈول لیا اور وہ بہت بڑا ہو گیا سو میں نے کوئی ایسا کڑیل جوان نہ دیکھا جو اس کے برابر کام کرتا ہو یہاں تک کہ لوگوں نے اپنے اونٹوں کو سیراب کر کے پانی کے گرد بٹھا دیا۔ روایت کیا اس کو شیخین وغیرہما نے اور اس میں کارگزاری ایام خلافت عمر رضی اللہ عنہ کی مذکور ہے۔

اور جب سے حضرت فاروق ایمان لائے مؤمنوں کی عزت بڑھ گئی۔ ابن مسعودؓ سے مروی ہے ما زلنا اعزة منذ اسلم عمر رواہ البخاری۔ اور انہیں سے مروی ہے کہ ہم حرم میں نماز نہ پڑھ سکتے تھے یہاں تک کہ حضرت عمرؓ اسلام لائے اور انہوں نے نماز پڑھی اور ہم نے بھی ان کے ساتھ نماز پڑھی کعبہ کے نزدیک اور کمال شجاعت اور علو ہمت حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی یہ ہے کہ آپ سے پیشتر آپ نے مدینہ کو ہجرت کی اور یہ گویا توطیہ اور مقدمہ ہوا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ہجرت کا غرض اور فضائل اور حسنات ان کے بہت ہیں کہ تفصیل اس کی دراز ہے۔ ومن شاء فلیرجع الیٰ ازالة الخفاء۔

❀❀❀❀

---

[1] نام ہے ایک شخص کا۔

۱۸ ۔ باب: مَنَاقِبُ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ رضی اللہ عنہ
وَلَهُ كُنِيَّتَانِ يُقَالُ أَبُوعَمْرٍو وَأَبُوعَبْدِاللهِ

مناقب عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کے

اوران کی دو کنیتیں ہیں ابوعمرو اور ابوعبداللہ

(۳۶۹۶) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ كَانَ عَلَى حِرَاءٍ هُوَ وَأَبُوبَكْرٍ وَعُمَرُ وَعُثْمَانُ وَعَلِيٌّ وَطَلْحَةُ وَالزُّبَيْرُ فَتَحَرَّكَتِ الصَّخْرَةُ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((**اهْدَأْ إِنَّمَا عَلَيْكَ إِلَّا نَبِيٌّ أَوْ صِدِّيقٌ أَوْ شَهِيدٌ**)).

(اسناده صحيح) سلسلة الاحاديث الصحيحة : ۲/۵۶۲.

ترجمہ: روایت ہے ابوہریرہؓ سے کہ رسول اللہ ﷺ کوہ حرا پر تھے (کہ ایک پہاڑ ہے مکہ میں) ابوبکر رضی اللہ عنہ، عمر، عثمان، علی، طلحہ اور زبیر رضوان اللہ علیہم اجمعین آپ کے ساتھ تھے پس وہ پتھر ہلا یعنی جس پر یہ سب تھے اور نبی ﷺ نے فرمایا کہ ٹھہرا رہ کہ تجھ پر سوائے نبی یا صدیق وشہید کے اور کوئی نہیں۔

فائدہ: اس بارے میں عثمان، سعید بن زید، ابن عباس، سہل بن سعد، انس بن مالک اور بریدہ اسلمی رضی اللہ عنہم سے بھی روایت ہے۔ اور یہ حدیث صحیح ہے۔

❀❀❀❀

(۳۶۹۷) عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ حَدَّثَهُمْ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ صَعِدَ أُحُدًا وَأَبُوبَكْرٍ وَعُمَرُ وَعُثْمَانُ فَرَجَفَ بِهِمْ فَقَالَ نَبِيُّ اللهِ ﷺ: ((**اثْبُتْ أُحُدُ فَإِنَّمَا عَلَيْكَ نَبِيٌّ وَصِدِّيقٌ وَشَهِيدَانِ**)).

(اسناده صحيح) سلسلة الاحاديث الصحيحة (۸۷۵)

ترجمہ: روایت ہے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے کہ رسول اللہ ﷺ، ابوبکر رضی اللہ عنہ، عمر اور عثمان چڑھے احد پر اور وہ لرزا تو فرمایا نبی ﷺ نے ٹھہرا رہ کہ تجھ پر نبی اور صدیق اور دو شہیدوں کے سوا اور کوئی نہیں (اور دو شہید فرمایا عمر و عثمان کو)۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

❀❀❀❀

(۳۶۹۸) عَنْ طَلْحَةَ بْنِ عُبَيْدِاللهِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((**لِكُلِّ نَبِيٍّ رَفِيقٌ وَرَفِيقِي. يَعْنِي فِي الْجَنَّةِ. عُثْمَانُ**)). (اسناده ضعيف) سلسلة الاحاديث الضعيفة (۲۲۹۱) (اس میں شیخ من بنی زہرہ مجہول اور حارث بن عبدالرحمٰن اور طلحہ کے درمیان انقطاع ہے)۔

ترجمہ: روایت ہے طلحہ بن عبید اللہ رضی اللہ عنہ سے کہ کہا: رسول اللہ ﷺ نے ہر نبی کا ایک رفیق ہے اور رفیق میرا یعنی جنت میں عثمان بن عفان ہے۔

فائدہ: یہ حدیث غریب ہے اور اسناد اس کی قوی نہیں اور وہ منقطع ہے۔

❀❀❀❀

باب

(٣٦٩٩) عَنْ أَبِی عَبْدِالرَّحْمٰنِ السُّلَمِیِّ قَالَ: لَمَّا حُصِرَ عُثْمَانُ أَشْرَفَ عَلَیْهِمْ فَوْقَ دَارِهِ ثُمَّ قَالَ: أُذَكِّرُكُمْ بِاللّٰهِ هَلْ تَعْلَمُوْنَ أَنَّ حِرَاءَ حِیْنَ انْتَقَضَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((**أُثْبُتْ حِرَاءُ فَلَیْسَ عَلَیْكَ إِلَّا نَبِیٌّ أَوْ صِدِّیْقٌ أَوْشَهِیْدٌ**))؟ قَالُوْا: نَعَمْ. قَالَ: أُذَكِّرُكُمْ بِاللّٰهِ هَلْ تَعْلَمُوْنَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ فِی جَیْشِ: ((**الْعُسْرَةِ مَنْ یُنْفِقُ نَفَقَةً مُتَقَبَّلَةً**))؟ وَالنَّاسُ مُجْهَدُوْنَ مُعْسِرُوْنَ فَجَهَّزْتُ ذٰلِكَ الْجَیْشَ؟ قَالُوْا: نَعَمْ. ثُمَّ قَالَ: أُذَكِّرُكُمْ بِاللّٰهِ هَلْ تَعْلَمُوْنَ أَنَّ بِئْرَ رُوْمَةَ لَمْ یَكُنْ یَشْرَبُ مِنْهَا أَحَدٌ إِلَّا بِثَمَنٍ فَأَبْتَعْتُهَا فَجَعَلْتُهَا لِلْغَنِیِّ وَالْفَقِیْرِ وَابْنِ السَّبِیْلِ؟ قَالُوْا: اَللّٰهُمَّ نَعَمْ. وَأَشْیَاءَ عَدَّهَا. (اسناده صحیح)

ترجمہ: روایت ہے ابوعبدالرحمٰن اسلمی سے کہ جب محصور ہوئے حضرت عثمانؓ مدینہ میں چڑھے اپنے مکان کے کوٹھے پر اور فرمایا کہ میں تم کو یاد دلاتا ہوں اللہ کا واسطہ دے کر آیا تم جانتے ہو کہ حرا کو جب وہ ہلا تھا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ ٹھہر ارہ اے حرا کہ تجھ پر کوئی نہیں مگر نبی صدیق اور شہید ان لوگوں نے کہا ہاں پھر کہا حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے میں تم کو یاد دلاتا ہوں اللہ کا واسطہ دے کر کہ آیا تم جانتے ہو کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو جیش عسرت یعنی غزوہ تبوک کے لیے پسندیدہ خرچ دے یعنی اس کے لیے جنت ہے اور لوگ ان دنوں مشقت اور تنگی میں تھے، سو میں نے تیاری کر دی اس کی لوگوں نے کہا ہاں پھر آپ نے فرمایا میں تمہیں اللہ کا واسطہ دے کر یاد دلاتا ہوں آیا تم جانتے ہو رومہ کو کہ نام ہے ایک کنوئیں کا مدینہ میں اور اس میں سے کوئی پانی نہ پی سکتا تھا بغیر قیمت کے تو خریدا میں نے اس کو اور سبیل کر دیا غنی اور فقیر اور مسافر پر لوگوں نے کہا ہاں ہم جانتے ہیں اور اسی طرح بہت سے فضائل اپنے یاد کیے۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے اس سند سے ابوعبدالرحمٰن کی روایت سے کہ وہ عثمانؓ سے روایت کرتے ہوں۔

❀❀❀❀

(٣٧٠٠) عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ خَبَّابٍ قَالَ: شَهِدْتُ النَّبِیَّ ﷺ وَهُوَ یَحُثُّ عَلٰی جَیْشِ الْعُسْرَةِ فَقَامَ عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ فَقَالَ: یَارَسُوْلَ اللّٰهِ! عَلَیَّ مِائَةُ بَعِیْرٍ بِأَحْلَاسِهَا وَأَقْتَابِهَا فِی سَبِیْلِ اللّٰهِ، ثُمَّ حَضَّ عَلَی الْجَیْشِ. فَقَامَ عُثْمَانُ فَقَالَ: یَارَسُوْلَ اللّٰهِ! عَلَیَّ مِائَتَا بَعِیْرٍ بِأَحْلَاسِهَا وَأَقْتَابِهَا فِی سَبِیْلِ اللّٰهِ، ثُمَّ حَضَّ

عَلَى الْجَيْشِ. فَقَامَ عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ فَقَالَ: عَلَيَّ ثَلَاثُمِائَةِ بَعِيرٍ. بِأَحْلَاسِهَا وَأَقْتَابِهَا فِي سَبِيلِ اللّٰهِ، فَأَنَا رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَنْزِلُ عَنِ الْمِنْبَرِ وَهُوَ يَقُولُ: ((**مَا عَلَى عُثْمَانَ مَا عَمِلَ بَعْدَ هٰذِهِ، مَا عَلَى عُثْمَانَ مَا عَمِلَ بَعْدَ هٰذِهِ**)).

[اسناده ضعيف] تخريج مشكاة المصابيح (٦٠٧٢) (اس میں فرقد ابوطلحہ مجہول اور ولید بن ابی ہشام مستور ہے)

ترجمہ: روایت ہے عبدالرحمٰن بن خباب رضی اللہ عنہ سے کہا کہ حاضر ہوا میں نبی ﷺ کے پاس اور وہ ترغیب دے رہے تھے لشکر عسرت کے سامان کی تو کھڑے ہوئے عثمان رضی اللہ عنہ اور عرض کی کہ یارسول اللہ میرے ذمہ سو اونٹ ہیں مع جھولوں اور پالان کے اللہ کی راہ میں پھر ترغیب دی آپ نے اسی لشکر کی پھر کھڑے ہوئے عثمان رضی اللہ عنہ اور عرض کی کہ یارسول اللہ میرے ذمہ دو سو اونٹ ہیں مع جھولوں اور پالان کے اللہ کی راہ میں پھر ترغیب دی آپ نے اسی کی پھر کھڑے ہوئے عثمان اور عرض کی کہ یارسول اللہ میرے ذمہ تین سو اونٹ ہیں مع جھولوں اور پالان کے اللہ کی راہ میں سو دیکھا میں نے رسول اللہ ﷺ کو کہ اترے اوپر سے منبر کے اور فرماتے تھے کہ اب عثمانؓ پر کسی عمل کا مواخذہ نہیں جو کچھ کرے۔ وہ اس کے بعد یعنی قطعاً مغفور ومرحوم ہیں۔

فائدہ: یہ حدیث غریب ہے اس سند سے اور اس بارے میں عبدالرحمٰن بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے۔

❀ ❀ ❀ ❀

(٣٧٠١) **عَنْ** عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ: جَاءَ عُثْمَانُ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ بِأَلْفِ دِينَارٍ. قَالَ الْحَسَنُ بْنُ وَاقِعٍ وَكَانَ فِي مَوْضِعٍ آخَرَ مِنْ كِتَابِي. فِي كُمِّهِ حِينَ جَهَّزَ جَيْشَ الْعُسْرَةِ فَنَشَرَهَا فِي حِجْرِهِ. فَقَالَ عَبْدُالرَّحْمٰنِ: فَرَأَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ يُقَلِّبُهَا فِي حِجْرِهِ وَيَقُولُ: ((**مَا ضَرَّ عُثْمَانَ مَا عَمِلَ بَعْدَ الْيَوْمِ**)) مَرَّتَيْنِ. (اسناده حسن) تخريج المشكاة (٦٠٧٣)

ترجمہ: روایت ہے عبدالرحمٰن بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے کہا آئے حضرت عثمانؓ نبی ﷺ کے پاس ہزار دینار لے کر۔ حسن بن واقع جو راوی حدیث ہیں انہوں نے کہا کہ دوسری جگہ میری کتاب میں یوں ہے کہ لائے وہ اپنی آستین میں جب کہ تیاری کی لشکر عسرت کی اور ڈال دیا ان کی گود میں کہا عبدالرحمٰن نے پھر دیکھا میں نے نبی ﷺ کو کہ ان کو الٹ پلٹ کرتے تھے اپنی گود میں اور فرماتے تھے اب ضرر نہ کرے گا عثمان کو کوئی عمل آج کے بعد فرمایا یہ کلمہ دوبار۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اس سند سے۔

❀ ❀ ❀ ❀

(٣٧٠٢) **عَنْ** أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: لَمَّا أَمَرَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ بِبَيْعَةِ الرِّضْوَانِ كَانَ عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ رَسُولَ

اللّٰهِ ﷺ إِلٰى أَهْلِ مَكَّةَ، قَالَ : فَبَايَعَ النَّاسَ، قَالَ: فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : ((**إِنَّ عُثْمَانَ فِيْ حَاجَةِ اللّٰهِ وَحَاجَةِ رَسُوْلِهِ**)) **فَضَرَبَ بِإِحْدٰى يَدَيْهِ عَلَى الْأُخْرٰى فَكَانَتْ يَدُ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ لِعُثْمَانَ خَيْرًا مِنْ أَيْدِيْهِمْ لِأَنْفُسِهِمْ**)). (اسناده ضعيف) تخريج المشكاة (٦٠٧٤) **الحكم بن عبدالمالك ضعيف هے۔**

ترجمہ: روایت ہے انس بن مالکؓ سے کہ کہا انہوں نے جب حکم کیا رسول اللہ ﷺ نے بیعت الرضوان کا اور عثمان رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ کے قاصد بن کر گئے تھے اہل مکہ کی طرف راوی نے کہا پھر بیعت کی لوگوں نے رسول اللہ ﷺ سے اور فرمایا آپؐ نے کہ عثمان اللہ اور رسول کے کام میں گیا ہے پس مارا آپؐ نے ایک ہاتھ اپنا دوسرے ہاتھ پر اور آنحضرت ﷺ کا ہاتھ عثمان کے لیے ہزار درجہ بہتر تھا لوگوں کے ہاتھوں سے۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے۔

مترجم: اس حدیث سے بڑی فضیلت حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی ثابت ہوئی کہ نبی ﷺ نے اپنا ہاتھ گویا عثمان کا ہاتھ ٹھہرایا اور آپ کے نائب ہوئے بیعت میں اور بیعت الرضوان میں یہ بڑی فضیلت حاصل ہوئی الحمد للہ علی ذلک۔

❀❀❀❀

(٣٧٠٣) عَنْ ثُمَامَةَ بْنِ حَزْنٍ الْقُشَيْرِيِّ قَالَ : شَهِدْتُ الدَّارَجِيْنَ أَشْرَفَ عَلَيْهِمْ عُثْمَانُ، فَقَالَ : ائْتُوْنِيْ بِصَاحِبَيْكُمُ اللَّذَيْنِ أَلَّبَاكُمْ عَلَيَّ؟ قَالَ. فَجِيْءَ بِهِمَا كَأَنَّهُمَا جَمَلَانِ أَوْ كَأَنَّهُمَا حِمَارَانِ، قَالَ: فَأَشْرَفَ عَلَيْهِمْ عُثْمَانُ فَقَالَ: أَنْشُدُكُمْ بِاللّٰهِ وَالْإِسْلَامِ هَلْ تَعْلَمُوْنَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَدِمَ الْمَدِيْنَةَ وَلَيْسَ بِهَا مَاءٌ يُسْتَعْذَبُ غَيْرَ بِيْرِ رُوْمَةَ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : ((**مَنْ يَشْتَرِيْ بِئْرَ رُوْمَةَ فَيَجْعَلُ دَلْوَهُ مَعَ دِلَاءِ الْمُسْلِمِيْنَ بِخَيْرٍ لَهُ مِنْهَا فِي الْجَنَّةِ**))، فَاشْتَرَيْتُهَا مِنْ صُلْبِ مَالِيْ فَأَنْتُمُ الْيَوْمَ تَمْنَعُوْنِيْ أَنْ أَشْرَبَ مِنْهَا حَتّٰى أَشْرَبَ مِنْ مَاءِ الْبَحْرِ؟ قَالُوْا: اَللّٰهُمَّ نَعَمْ، فَقَالَ: أَنْشُدُكُمْ بِاللّٰهِ وَالْإِسْلَامِ هَلْ تَعْلَمُوْنَ أَنَّ الْمَسْجِدَ ضَاقَ بِأَهْلِهِ؟ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((**مَنْ يَشْتَرِيْ بُقْعَةَ آلِ فُلَانٍ فَيَزِيْدُهَا فِي الْمَسْجِدِ بِخَيْرٍ لَهُ مِنْهَا فِي الْجَنَّةِ**))؟ فَاشْتَرَيْتُهَا مِنْ صُلْبِ مَالِيْ فَأَنْتُمُ الْيَوْمَ وَأَنْتُمْ تَمْنَعُوْنِيْ أَنْ أُصَلِّيَ فِيْهَا رَكْعَتَيْنِ؟ قَالُوْا : اَللّٰهُمَّ نَعَمْ، قَالَ: أَنْشُدُكُمْ بِاللّٰهِ وَالْإِسْلَامِ هَلْ تَعْلَمُوْنَ إِنِّيْ جَهَّزْتُ جَيْشَ الْعُسْرَةِ مِنْ مَالِيْ؟ قَالُوْا : اَللّٰهُمَّ نَعَمْ، ثُمَّ قَالَ : أَنْشُدُكُمْ بِاللّٰهِ وَالْإِسْلَامِ هَلْ تَعْلَمُوْنَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ عَلٰى ثَبِيْرِ مَكَّةَ وَمَعَهُ أَبُوْبَكْرٍ وَعُمَرُ وَأَنَا فَتَحَرَّكَ الْجَبَلُ حَتّٰى تَسَاقَطَتْ حِجَارَتُهُ بِالْحَضِيْضِ، قَالَ : فَرَكَضَهُ بِرِجْلِهِ، فَقَالَ : ((**اسْكُنْ ثَبِيْرُ فَإِنَّمَا عَلَيْكَ نَبِيٌّ وَصِدِّيْقٌ وَشَهِيْدَانِ**))؟ قَالُوْا : اَللّٰهُمَّ نَعَمْ، قَالَ : اَللّٰهُ اَكْبَرُ شَهِدُوْا لِيْ وَرَبِّ الْكَعْبَةِ أَنِّيْ شَهِيْدٌ ثَلَاثًا . (اسناده حسن) الارواء (١٥٩٤) .

ترجمہ: روایت ہے ثمامہ بن حزن سے کہ کہا انہوں نے کہ حاضر ہوا میں مکان پر جب حضرت عثمانؓ اس پر چڑھے تھے اور فرمایا آپؓ نے میرے سامنے لاؤ ان دونوں کو جن دونوں نے تم کو جمع کیا ہے مجھ پر تو لائے ان کو اور وہ گویا دو اونٹ تھے یا دو گدھے یعنی نہایت فربہ اور قوی شخص تھے سو متوجہ ہوئے ان کی طرف حضرت عثمانؓ اور فرمایا آپ نے میں تم کو واسطہ دیتا ہوں اللہ تعالیٰ کا اور اسلام کا تم جانتے ہو کہ رسول اللہ ﷺ جب مدینہ تشریف لائے یہاں میٹھا پانی پینے کو نہ تھا سوائے بیر رومہ کے اور فرمایا رسول اللہ ﷺ نے جو اس کو خرید لے اور سب مسلمانوں کے برابر اپنا بھی ڈول سمجھے یعنی کچھ زیادہ تصرف اپنا نہ چاہے چن لیا جائے گا بدلہ اس کا جنت سے تو خریدا میں نے اس کو اپنے اصل مال سے اور تم مجھ کو آج روکتے ہو کہ میں اس میں سے پانی پیوں یہاں تک کہ میں پیتا ہوں سمندر کا پانی یعنی کھاری شور کہا سب لوگوں نے یا اللہ ہاں یہی بات ہے پھر فرمایا آپؓ نے کہ میں تم کو واسطہ دیتا ہوں اللہ تعالیٰ کا اور اسلام کا آیا تم جانتے ہو کہ مسجد تنگ ہوئی اپنے لوگوں پر یعنی مسجد نبوی سو فرمایا رسول اللہ ﷺ نے جو خریدے فلانے لوگوں کی زمین اور بڑھا دے اس کو مسجد میں چن کر دیا جائے گا بدلا اس کا جنت سے تو خریدا میں نے اس کو اپنے اصل مال سے۔ اور آج تم مجھے اس میں دو رکعت پڑھنے نہیں دیتے کہا لوگوں نے کہ یا اللہ ہاں یہی بات ہے پھر فرمایا آپؓ نے میں تم کو واسطہ دیتا ہوں اللہ تعالیٰ اور اسلام کا تم جانتے ہو کہ تیار کر دیا میں نے سامان جیش عسرت کا یعنی غزوۂ تبوک کا اپنے مال سے لوگوں نے کہا ہاں پھر فرمایا آپ رضی اللہ عنہ نے واسطہ دیتا ہوں میں تم کو اللہ تعالیٰ اور اسلام کا تم جانتے ہو کہ رسول اللہ ﷺ شبیر پر تھے جو ایک پہاڑ ہے مکہ میں اور آپؐ کے ساتھ ابو بکر رضی اللہ عنہ، عمرؓ اور میں تھا پھر وہ ہلا یہاں تک کہ بعض پتھر اس کے نیچے گر پڑے یعنی فخر کی راہ سے تو لات ماری اس کو رسول اللہ ﷺ نے اور فرمایا ٹھہرا رہ اے شبیر تیرے اوپر نبی، صدیق اور دو شہیدوں کے سوا کون ہے لوگوں نے کہا کہ ہاں تب فرمایا انہوں نے: اللہ اکبر، گواہی دے چکے یہ میرے لیے شہادت کی قسم ہے رب کعبہ کی اور یہ تین بار فرمایا۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے اور روایت کی گئی ہے حضرت عثمانؓ سے کئی سندوں سے۔

❀❀❀❀

(٣٧٠٤) **عَنْ** أَبِي الْأَشْعَثِ الصَّنْعَانِيِّ: أَنَّ خُطَبَاءَ قَامَتْ بِالشَّامِ وَفِيهِمْ رِجَالٌ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ فَقَامَ آخِرُهُمْ رَجُلٌ يُقَالُ لَهُ مُرَّةُ بْنُ كَعْبٍ، فَقَالَ لَوْلَا حَدِيثٌ سَمِعْتُهُ مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ مَا قُمْتُ وَذَكَرَ الْفِتَنَ فَقَرَّبَهَا فَمَرَّ رَجُلٌ مُقَنَّعٌ فِي ثَوْبٍ فَقَالَ: ((**هٰذَا يَوْمَئِذٍ عَلَى الْهُدٰى**))، فَقُمْتُ إِلَيْهِ فَإِذَا هُوَ عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ فَأَقْبَلْتُ عَلَيْهِ بِوَجْهِهِ فَقُلْتُ هٰذَا؟ قَالَ: نَعَمْ. (اسناده صحيح)

ترجمہ: روایت ہے ابی الاشعث صنعانی سے کہ بہت خطیب کھڑے ہوئے شام کے ملک میں کہ اس میں صحابی بھی تھے رسول

اللہ ﷺ کے پھر ان میں سے مرہ بن کعب رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے اور انہوں نے کہا کہ اگر حدیث نہ سنی ہوتی میں نے رسول اللہ ﷺ سے تو میں ہرگز خطبہ کے لیے کھڑا نہ ہوتا پھر ذکر کیا انہوں نے فتنوں کا اور بیان کیا ظہور ان کا قریب ہے اور گزرے ایک شخص منہ پر کپڑا اڈالے تو کہا مرہؓ نے یعنی آپ کا قول نقل کیا کہ یہ اس دن ہدایت پر ہوگا تو میں کھڑا ہوا ان کے پاس تو وہ عثمانؓ بن عفان تھے پھر میں نے مرہ کی طرف منہ کیا اور کہا کہ وہ یہی ہیں انہوں نے کہا کہ ہاں۔

فائدہ : یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور اس بارے میں ابن عمر، عبداللہ بن حوالہ اور کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہم سے بھی روایت ہے۔

مترجم: اس حدیث سے بخوبی معلوم ہوا کہ جو فتنہ حضرت عثمانؓ کے زمانِ خلافت میں ہوئے اس سے حضرت عثمانؓ پاک تھے اور ان کے اعداو قاتلین سب گرفتار فتنہ غرض خلیفہ برحق حق پر تھا اور وہ باطل پر۔

❀ ❀ ❀ ❀

(۳۷۰۵) عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ : ((يَاعُثْمَانُ إِنَّهُ لَعَلَّ اللّٰهَ يُقَمِّصُكَ قَمِيصًا فَإِنْ أَرَادُوكَ عَلٰى خَلْعِهِ فَلَاتَخْلَعْهُ لَهُمْ)) وَ فِي الْحَدِيثِ قِصَّةٌ طَوِيلَةٌ . (اسناده صحيح)

ترجمہ: روایت ہے ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ نبی ﷺ نے فرمایا اے عثمانؓ شاید اللہ تجھ کو ایک کرتہ پہنائے اور لوگ اس کو اتارنا چاہیں تو تو ہرگز نہ اتارنا اس حدیث میں ایک قصہ طویلہ ہے۔

فائدہ : یہ حدیث حسن ہے غریب ہے۔

مترجم: نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اگر اللہ تعالیٰ تجھے اس کام کا متولی کرے اور منافقین چاہیں کہ تیرا قمیص اتار لیں جو تجھے اللہ نے پہنایا ہے سو تو ہرگز نہ اتارنا تین بار یہی فرمایا نعمان نے کہا کہ میں نے ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہا کہ تم نے یہ حدیث لوگوں کو کیوں نہ سکھائی انہوں نے فرمایا میں بھول گئی روایت کیا اس کو ابن ماجہ نے۔ شاید مؤلف رحمہ اللہ نے اسی کی طرف اشارہ کیا ہو اور روایتیں اس بارے میں بہت ہیں چنانچہ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ میں آنحضرت ﷺ کے پاس بیٹھا ہوا تھا کہ عثمانؓ بن عفان آئے اور جب ان کے قریب آئے آپؐ نے فرمایا اے عثمان تم مقتول ہوگے ایسے وقت میں کہ پڑھتے ہوگے سورۂ بقرہ اور ایک قطرہ تمہارے خون کا فسیکفیکھم اللہ پر گرے گا کہ مشرق و مغرب کے لوگ اس پر تم سے رشک کریں گے اور شفاعت قبول کی جائے گی تیری ربیعہ اور مضر کے قبیلہ کے برابر اور مبعوث ہوگا تو قیامت کے دن امیر المؤمنین ہر محروم کے اوپر۔ روایت کیا اس کو حاکم نے۔ اور ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ عثمان رضی اللہ عنہ صبح کو اٹھے اور بیان کیا کہ میں نے خواب میں دیکھا نبی ﷺ کو آج کی رات اور فرمایا آپؐ نے اے عثمانؓ آج تم ہمارے ساتھ افطار کرنا پھر صبح کو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ روزہ دار تھے کہ مقتول ہوئے رضی اللہ عنہ۔ روایت کیا اس کو حاکم نے۔

❀ ❀ ❀ ❀

(۳۷۰۶) عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مَوْهِبٍ : أَنَّ رَجُلًا مِنْ أَهْلِ مِصْرَ حَجَّ الْبَيْتَ فَرَأَى قَوْمًا جُلُوْسًا فَقَالَ : مَنْ هٰؤُلَاءِ؟ قَالُوْا : قُرَيْشٌ، قَالَ : فَمَنْ هٰذَا الشَّيْخُ؟ قَالُوْا: ابْنُ عُمَرَ فَأَتَاهُ فَقَالَ: إِنِّي سَائِلُكَ عَنْ شَيْءٍ فَحَدِّثْنِي أَنْشُدُكَ بِحُرْمَةِ هٰذَا الْبَيْتِ، أَتَعْلَمُ أَنَّ عُثْمَانَ فَرَّ يَوْمَ أُحُدٍ؟ قَالَ : نَعَمْ، قَالَ : أَتَعْلَمُ أَنَّهُ تَغَيَّبَ عَنْ بَيْعَةِ الرِّضْوَانِ فَلَمْ يَشْهَدْهَا؟ قَالَ: نَعَمْ، قَالَ: أَتَعْلَمُ أَنَّهُ تَغَيَّبَ يَوْمَ بَدْرٍ فَلَمْ يَشْهَدْهُ؟ قَالَ : نَعَمْ، فَقَالَ: اَللّٰهُ أَكْبَرُ، فَقَالَ لَهُ ابْنُ عُمَرَ: تَعَالَ حَتّٰى أُبَيِّنَ لَكَ مَا سَأَلْتَ عَنْهُ، أَمَّا فِرَارُهُ يَوْمَ أُحُدٍ فَأَشْهَدُ أَنَّ اللّٰهَ قَدْ عَفَا عَنْهُ وَغَفَرَ لَهُ، وَأَمَّا تَغَيُّبُهُ يَوْمَ بَدْرٍ فَإِنَّهُ كَانَتْ عِنْدَهُ أَوْتَحْتَهُ ابْنَةُ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ، فَقَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : ((**لَكَ أَجْرُ رَجُلٍ شَهِدَ بَدْرًا وَسَهْمُهُ**)). وَأَمَّا تَغَيُّبُهُ عَنْ بَيْعَةِ الرِّضْوَانِ فَلَوْ كَانَ أَحَدٌ أَعَزَّ بِبَطْنِ مَكَّةَ مِنْ عُثْمَانَ لَبَعَثَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَكَانَ عُثْمَانَ، بَعَثَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عُثْمَانَ وَكَانَتْ بَيْعَةُ الرِّضْوَانِ بَعْدَ مَا ذَهَبَ عُثْمَانُ إِلٰى مَكَّةَ، قَالَ: فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بِيَدِهِ الْيُمْنٰى : ((**هٰذِهِ يَدُ عُثْمَانَ**)) وَضَرَبَ بِهَا عَلٰى يَدِهِ وَقَالَ: ((**هٰذِهِ لِعُثْمَانَ**)). قَالَ لَهُ: اذْهَبْ بِهٰذَا الْآنَ مَعَكَ. (اسناده صحيح)

ترجمہ: روایت ہے عثمان بن عبداللہ بن موہب سے کہ ایک مرد مصری آیا حج بیت اللہ کو تو کچھ لوگوں کو بیٹھے دیکھا اور کہا کہ یہ کون لوگ ہیں لوگوں نے کہا یہ قریش ہیں کہا یہ بوڑھا کون ہے کہا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ تو وہ مصری ان کے پاس آیا اور کہا میں تم سے کچھ پوچھنے والا ہوں سو تم مجھ سے بیان کرو تمہیں قسم ہے اس گھر کی حرمت کی کیا تم جانتے ہو کہ عثمان رضی اللہ عنہ بھاگ گئے تھے احد کے دن انہوں نے کہا ہاں پھر کہا کیا تم جانتے ہو کہ وہ حاضر نہ تھے بیعت الرضوان میں انہوں نے کہا ہاں اس نے کہا کیا تم جانتے ہو کہ وہ غیر حاضر رہے بدر میں انہوں نے کہا ہاں اس مصری نے کہا اللہ اکبر یعنی پھر تم ان کی فضیلت کے کیوں قائل ہو تو ابن عمر رضی اللہ عنہ نے کہا آ میں تجھ سے بیان کروں تیرے سوالوں کو احد کے بھاگنے کا جو حال تو نے پوچھا تو گواہ رہ کہ وہ اللہ نے ان کو معاف کر دیا اور بخش دیا اور غیر حاضری بدر کی اس کا سبب یہ کہ ان کے نکاح میں صاحبزادی تھیں رسول اللہ ﷺ کی تو آپ نے ان سے فرمایا کہ تمہیں اس مرد کے برابر ثواب ہے جو بدر میں حاضر ہوا اور ان کا حصہ بھی تمہیں ملے گا اور غیر حاضری ان کی بیعت الرضوان سے اس کا سبب یہ ہے کہ اگر کوئی ان سے بڑھ کر مکہ میں عزت رکھتا ہوتا تو آپ اسی کو بھیجتے عثمان رضی اللہ عنہ کے بدلے اور آپ نے ان کو مکہ روانہ کیا اور بیعت الرضوان ان کے بعد ہوئی اور آپ نے اپنے دست مبارک کو کہا کہ یہ عثمان رضی اللہ عنہ کا ہاتھ ہے اور اس کو دوسرے ہاتھ پر مارا اور فرمایا یہ بیعت ہے عثمان رضی اللہ عنہ کی۔ پھر کہا عبداللہ نے جا یہ جواب اپنے ساتھ لے جا۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

مترجم: چونکہ مصری ہی لوگ باعث قتل وحصر امیر المؤمنین حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے ہوئے تھے اسی نظر سے اس مرد مصری کو بھی

ان سے بدگمانی تھی مگر عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما اللہ جزائے خیر دے کہ انہوں نے خوب اس کی تسلی کر دی اللہ ہمارے زمانہ کے روافض کو بھی ہدایت کرے کہ وہ اصحاب ثلٰثہ کی خدمات میں گستاخیاں نہ کریں۔ آمین یارب العالمین۔

❁❁❁❁

(۳۷۰۷) عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ : كُنَّا نَقُوْلُ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ حَيٌّ : أَبُوْبَكْرٍ وَعُمَرُ وَعُثْمَانُ .

(صحیح) تخریج المشکاة (٦٠٧٦)

ترجمہ: روایت ہے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے کہ کہا انہوں نے ہم رسول اللہ ﷺ کی حیات میں بڑے لوگوں میں گنا کرتے تھے ابوبکر، عمر اور عثمان رضی اللہ عنہم کو۔

فائدہ : یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے اس سند سے غریب سمجھی جاتی ہے عبیداللہ بن عمرؓ کی روایت سے۔ اور روایت کی گئی ہے یہ حدیث ابن عمر رضی اللہ عنہما سے کئی سندوں سے۔

❁❁❁❁

(۳۷۰۸) عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ : ذَكَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فِتْنَةً فَقَالَ : ((**يُقْتَلُ فِيهَا هٰذَا مَظْلُوْمًا**)) لِعُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ)) . (حسن الاسناد)

ترجمہ: روایت ہے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے کہ ذکر کیا رسول اللہ ﷺ نے ایک فتنہ کا اور فرمایا کہ عثمان رضی اللہ عنہ اس میں مظلوم قتل ہوں گے۔

فائدہ : یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اس سند سے۔

❁❁❁❁

(۳۷۰۹) عَنْ جَابِرٍ قَالَ : أُتِيَ النَّبِيُّ ﷺ بِجَنَازَةِ رَجُلٍ لِيُصَلِّيَ فَلَمْ يُصَلِّ عَلَيْهِ، فَقِيْلَ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ مَا رَأَيْنَاكَ تَرَكْتَ الصَّلٰوةَ عَلٰى أَحَدٍ قَبْلَ هٰذَا؟ قَالَ : ((**إِنَّهُ كَانَ يُبْغِضُ عُثْمَانَ فَأَبْغَضَهُ اللّٰهُ**)). (اسناده موضوع) سلسلة الاحاديث الضعيفة (١٩٦٧) (اس میں محمد بن زیاد سخت ضعیف ہے)۔

ترجمہ: روایت ہے جابرؓ سے کہ نبی ﷺ کے پاس ایک جنازہ لائے نماز کے لیے آپؐ نے نماز نہ پڑھی لوگوں نے عرض کی کہ یارسول اللہ ﷺ ہم نے کبھی نہ دیکھا آپ ﷺ کو کہ کسی کی نماز نہ پڑھی آپؐ نے فرمایا وہ بغض رکھتا تھا عثمانؓ سے اور اللہ بغض رکھتا ہے اس سے۔

فائدہ : یہ حدیث غریب ہے نہیں جانتے ہم اس کو مگر اسی سند سے اور محمد بن زیاد صاحب میمون بن مہران ضعیف ہیں حدیث میں اور محمد بن زیاد صاحب ابوہریرہؓ وہ ثقہ ہیں اور کنیت ان کی ابوالحارث ہے اور محمد بن زیاد الہانی صاحب ابی امامہ ثقہ ہیں شامی کنیت ان کی ابوسفیان ہے۔

مترجم: یہ حدیث اگرچہ غریب ہے مگر روافض ملعونین کا حضرت ذوالنورین سے عداوت رکھنا باوجود ان روایات کے اس سے زیادہ غریب تر ہے۔

❀❀❀❀

(٣٧١٠) **عَنْ** أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ قَالَ : انْطَلَقْتُ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فَدَخَلَ حَائِطًا لِلْأَنْصَارِ فَقَضَى حَاجَتَهُ فَقَالَ لِيْ : ((**يَا أَبَامُوسَى امْلِكْ عَلَيَّ الْبَابَ فَلَا يَدْخُلَنَّ عَلَيَّ أَحَدٌ إِلَّا بِإِذْنٍ**)) ، فَجَاءَ رَجُلٌ فَضَرَبَ الْبَابَ فَقُلْتُ : مَنْ هٰذَا؟ قَالَ : أَبُوبَكْرٍ فَقُلْتُ : يَارَسُولَ اللّٰهِ! هٰذَا أَبُوبَكْرٍ يَّسْتَأْذِنُ؟ قَالَ : ((**ائْذَنْ لَهُ وَبَشِّرْهُ بِالْجَنَّةِ**))، فَدَخَلَ وَجَاءَ رَجُلٌ اٰخَرُ فَضَرَبَ الْبَابَ فَقُلْتُ : مَنْ هٰذَا؟ فَقَالَ : عُمَرُ، فَقُلْتُ : يَارَسُولَ اللّٰهِ هٰذَا عُمَرُ يَسْتَأْذِنُ، قَالَ : ((**افْتَحْ لَهُ وَبَشِّرْهُ بِالْجَنَّةِ**)) فَفَتَحْتُ وَدَخَلَ وَبَشَّرْتُهُ بِالْجَنَّةِ، فَجَاءَ رَجُلٌ اٰخَرُ فَضَرَبَ الْبَابَ فَقُلْتُ : مَنْ هٰذَا؟ فَقَالَ : عُثْمَانُ، قُلْتُ : يَارَسُولَ اللّٰهِ! هٰذَا عُثْمَانُ يَسْتَأْذِنُ، قَالَ : ((**افْتَحْ لَهُ وَبَشِّرْهُ بِالْجَنَّةِ عَلٰى بَلْوَى تُصِيبُهُ**)) . (اسناده صحيح) صحيح الادب المفرد)

ترجمہ: روایت ہے ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے کہا انہوں نے کہ داخل ہوا میں نبی ﷺ کے ساتھ انصار کے ایک باغ میں اور پوری کی آپ نے وہاں حاجت اپنی اور مجھ سے فرمایا اے ابوموسیٰ تم دروازہ پر رہو کہ کوئی داخل نہ ہونے پائے بغیر اذن کے سو ایک شخص آیا اور اس نے دروازہ کھٹکھٹایا میں نے کہا کون ہے انہوں نے کہا ابوبکر رضی اللہ عنہ میں نے کہا یا رسول اللہ ابوبکر رضی اللہ عنہ اذن مانگتے ہیں آپ نے فرمایا ان کو اذن دو اور بشارت دو جنت کی سو وہ داخل ہوئے پھر دوسرے شخص آئے انہوں نے دروازہ کھٹکھٹایا میں نے کہا کون ہے انہوں نے کہا عمرؓ میں نے عرض کی یا رسول اللہ عمرؓ اذن مانگتے ہیں آپ نے فرمایا ان کے لیے دروازہ کھول دو اور بشارت دو ان کو جنت کی اور دروازہ کھولا میں نے اور بشارت دی ان کو جنت کی پھر ایک شخص آئے انہوں نے دروازہ کھٹکھٹایا میں نے کہا کون انہوں نے کہا عثمانؓ میں نے عرض کی یا رسول اللہ یہ عثمانؓ ہیں اذن مانگتے ہیں آپ نے فرمایا کھول دو ان کے لیے اور بشارت دو ان کو جنت کی ایک بلوے پر جو ان پر ہوگا (اور وہ بلویٰ وہی آخر خلافت کا جس میں آپ رضی اللہ عنہ شہید ہوئے)۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور کئی سندوں سے عثمان نہدی سے مروی ہوئی ہے۔ اور اس بارے میں جابر اور ابن عمر رضی اللہ عنہم سے بھی روایت ہے۔

❀❀❀❀

(٣٧١١) **عَنْ** أَبِي سَهْلَةَ قَالَ : قَالَ لِيْ عُثْمَانُ يَوْمَ الدَّارِ: إِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَدْ عَهِدَ إِلَيَّ عَهْدًا فَأَنَا صَابِرٌ عَلَيْهِ. (اسناده صحيح) ظلال الجنة (١١٧٥ ـ ١١٧٦)

ترجمہ: روایت ہے ابوسہلہ سے کہ فرمایا مجھ سے حضرت عثمانؓ نے جب وہ اپنے گھر میں گھرے ہوئے تھے کہ رسول اللہ ﷺ نے

مجھ سے ایک عہد کیا ہے میں اس پر صابر ہوں۔

فائدہ : یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے نہیں جانتے ہم اس کو مگر اسماعیل بن ابی خالد کی روایت سے۔

مترجم: مآثر جمیلہ اور مجاہد حسنہ حضرت عثمان ذوالنورین رضی اللہ عنہ کے بھی بہت ہیں از انجملہ یہ ہے کہ قریش میں آپ کا نسب بہت عالی تھی ننہال اور ددھیال دونوں طرف سے۔ استیعاب وغیرہ میں کہ عثمان بن عفان بن ابی العاص بن امیہ بن عبدالشمس بن عبد مناف بن قصی ہیں اور والدہ ان کی اروی بنت کریز بن ربیعہ بنت حبیب بن عبدالشمس اور ماں اروی کہ نام ان کا بیضاء ہے کہ وہ ماں ہیں حکیم بنت عبدالمطلب کی جو پھوپھی ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اور قبل اسلام بھی قریش میں ثروت و وجاہت رکھتے تھے اور متصف بہ سخا تھے بعض لوگوں نے کہا ذوالنورین ان کا لقب اسی لیے ہوا کہ دو سخاوتیں کیں ایک قبل اسلام ایک بعد اس کے اور فطرت سلیمہ ان کی بہت سے امور جاہلیت سے نفور و مہجور تھی اور یہ دلیل ہے اس پر کہ وہ اصل فطرت میں تشبہ بالانبیاء رکھتے تھے۔

استیعاب میں ہے کہ جاہلیت میں شراب انہوں نے اپنے اوپر حرام کی تھی اور ریاض میں ہے کہ انہوں نے فرمایا میں نے زنا نہیں کیا نہ جاہلیت میں نہ اسلام میں نہ چوری کی اور وہ سباق مسلمین سے ہیں ابوعبیدہؓ بن جراح اور عبدالرحمنؓ بن عوف سے بھی ایک روز پہلے ایمان لائے ہیں بدلالت ابی بکر صدیق رضی اللہ عنہ اور وہ اس جماعت میں ہیں کہ انضمام عمرؓ سے ان کے چالیس عدد پورے ہوئے اور آنحضرتؐ نے اپنی صاحبزادی رقیہ کو ان کے نکاح میں دیا اور ان کے حسن سلوک سے ہمیشہ شاد و مبتہج رہے اور جب کفار مکہ نے اہل اسلام کے۔ ایذاء پر کمر باندھی انہوں نے حبشہ کی طرف ہجرت کی اور وہ پہلے شخص ہیں کہ اپنی زوجہ کے ساتھ انہوں نے ہجرت کی بعد ابراہیم اور لوط علیہما السلام کے۔ اور آپ ان کی خبر کے ہمیشہ منتظر رہتے تھے اور آنحضرتؐ جب مدینہ میں رونق افروز ہوئے حضرت عثمانؓ انہیں دنوں حاضر خدمت ہوئے بخلاف اور مہاجرین حبشہ کے وہ بعد واقعہ خیبر کے آئے اور جب جہاد شروع ہوا جمیع غزوات میں آپ کے ہم رکاب رہے سوائے بدر کے کہ اس میں تیمارداری رقیہ رضی اللہ عنہا میں شاغل تھے بحکم آنحضرتؐ اور آپ نے ان سے اجر و غنیمت دونوں کا وعدہ کیا اس لیے بدر میں بھی شمار ہوئے اور جب غزوۂ احد میں ذرا اصحابہ پسپا ہوئے رحمت الٰہی نے ان کا تدارک کیا اور اس خطا کو بذیل عفا اللہ عنہم چھپا دیا اور آنحضرتؐ نے اسراء مسلمین کی تسلی کے لیے ان کو مکہ روانہ کیا اور وہ عسکر مشرکین میں آئے اور ابان بن سعید بن العاص نے ان کو امان دی اور مکہ جا کر ہر مسلمان کو تسلی اور پیغام نبی صلی اللہ علیہ وسلم پہنچایا اور جب صلح حدیبیہ میں آپ نے ان کو مکہ روانہ فرمایا اور آوازہ ان کے قتل کا بلند ہوا وہی باعث ہوا بیعت الرضوان کا۔ اور آپ نے اپنے ایک ہاتھ پر دوسرا ہاتھ رکھا کہ یہ بیعت عثمان ہے اور اس لیے معدود ہوئے وہ اہل رضوان میں جب رقیہ رضی اللہ عنہا نے انتقال فرمایا آپ نے ان کے نکاح میں ام کلثوم رضی اللہ عنہا دیں۔ اور یہ عجیب فضیلت ہے کہ ان کے سوا کسی کو میسر نہیں اور جب ام کلثوم رضی اللہ عنہا کا بھی انتقال ہوا تو آپ نے فرمایا ان کے نکاح کی تجویز کرو کہ اگر میرے پاس چالیس بیٹیاں ہوتیں تو میں ایک ایک بیاہتا جاتا ان کے ساتھ اگرچہ ایک نہ رہتی۔

اور جیش عسرت کی تجہیز میں نصیب اوفی اور اکمل ان کو عنایت ہوا اور آپ نے ان کو اسی میں بشارت دی کہ اب کوئی عمل

ان کونقصان نہیں کرتا اور تسبیل کی انہوں نے بیر رومہ کی اور توسیع کی مسجد نبوی کی ایک مربد خرید کی بیس ہزار کو اور غزوۂ تبوک کے مخمصۂ شدیدہ کو کہ ایک قافلہ کا قافلہ قوت وطعام وادم کا آپ کی خدمت میں خرید کے حاضر کیا اور آپؐ نے اسے دیکھ کر آسمان کی طرف ہاتھ اٹھائے اور کہا کہ یا اللہ میں عثمانؓ سے راضی ہوا تو بھی راضی ہو جزاه الله عنا خير الجزاء ورضي عنا كمارضي عنه اور اکثر احیان کتابت وحی آپ نے کی ہے اور وہ اول شخص ہیں کہ انہوں نے آپ کے لیے خبیص پکایا اور وہ ایک قسم ہے حلوے کی کہ آٹے اور گھی اور شہد سے پکاتے ہیں اور آپ نے اسے بہت پسند کیا کھایا اور ان کے لیے دعا کی۔

اور ریاض نصرہ میں ہے کہ ایک بار کے گھر میں عسرت ہوئی اور لڑکے رونے لگے اور آپ نکلے کہ جابجا نماز پڑھتے اور دعا کرتے کہ حضرت عثمانؓ حاضر ہوئے اور اس پر مطلع ہو کر دنیا کو برا کہا اور چند بوجھ آٹا، گیہوں، کھجور اور چند بکریاں چھلے چھلائی اور تین سو درہم روانہ کیا اور کہا کہ کھانا دیر میں تیار ہو گا اس لیے روٹی اور بھنا ہوا گوشت بھی بھیجا اور آپ جب گھر میں تشریف لائے اور اس پر مطلع ہوئے باہر نکلے اور دونوں ہاتھ اٹھا کر دعا کی کہ یا اللہ میں راضی ہوا عثمانؓ سے سو بھی راضی ہو دو بار یہی دعا کی اور کئی بار ایسی دعا کا اتفاق ہوا اور اعمال مقربہ سے حظ وافر اور نصیب کامل اللہ نے ان کو عنایت فرمایا تھا چنانچہ آپ کے زمانہ میں انہوں نے قرآن حفظ کیا اور بغایت قوی الحفظ تھے اور طہارت کے مابین اعتنائے کامل رکھتے تھے۔

چنانچہ حدیث حمران کی اور ایک جماعت کی جو صحیحین میں ہے اس پر شاہد عادل ہے اور صیام وقیام میں ید طولیٰ رکھتے تھے چنانچہ مولاۃ سے عثمان کی مروی ہے کہ آپ صوم دہر رکھتے تھے اور قیام اللیل بجالاتے تھے یعنی ساری رات جاگتے تھے سوا اول شب کے کہ تھوڑا سا سو جاتے تھے۔

اور صدقہ کا یہ حال تھا کہ ایک بار خلافت ابوبکر رضی اللہ عنہ میں مدینہ میں قحط ہوا اور ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کہا شام تک اللہ تعالیٰ تمہاری تکلیف کھول دے گا پھر جب دوسرا دن ہوا ہزار شتر بار برد طعام کے حضرت عثمانؓ کے یہاں شام سے آئے اور تاجران کے پاس آئے اور دس گون کے بارہ اور چودہ اور پندرہ کے دام دینے لگے آپ نے فرمایا اور لوگ اس سے زیادہ مجھے دیتے ہیں لوگوں نے کہا وہ کون ہیں آپ نے فرمایا کہ یہ سب صدقہ ہے فقراء مدینہ پر کہ اللہ تعالیٰ نے اس کا دس گنا دینے کا وعدہ کیا ہے۔ عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ اس شب میں نے خواب میں دیکھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک سرخ گھوڑے پر سوار ہیں اور ہاتھ میں ایک نورانی چھڑی ہے اور دو نعلین آپؐ کے پیر میں ہیں کہ تسمے اس کے نور کے ہیں تو میں نے عرض کی کہ یا رسول اللہ میرے ماں باپ آپؐ پر فدا ہیں مجھے آپ کی زیارت کا نہایت شوق تھا آپؐ نے فرمایا کہ میں عثمان کی شادی میں جاتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ نے ایک حور سے ان کی شادی جنت میں کی ہے اور انہوں نے ہزار اونٹ اللہ تعالیٰ کی راہ میں صدقہ کیے ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ نے ان سے قبول کیا ہے اور اسی طرح اعتاق میں بلند پایہ رکھتے تھے۔ چنانچہ فرمایا انہوں نے کہ جب سے میں اسلام لایا کوئی جمعہ نہیں گزرا کہ میں نے ایک غلام آزاد نہ کیا اور اگر کوئی جمعہ ناغہ ہوتا تو جمعہ آئندہ میں اس کو جمع کرتا اور ادائے حج وعمرہ میں بھی ماشاء اللہ ان کا یہی حال تھا کہ

اکثر ایسا ہوتا کہ آپ عمرہ سے آتے اور پالان نہ اتارتے پھر چلے جاتے اور صلہ رحم میں بھی اپنے اقران سے ممتاز تھے۔ چنانچہ ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے لَقَدْ قَتَلُوْهُ وَإِنَّهُ لَمِنْ أَوْصَلِهِمْ لِلرَّحِمِ وَأَتْقَاهُمْ لِلرَّبِّ۔ اور حضرت علی رضی اللہ عنہ سے بھی ایسا ہی مروی ہے اور اسی طرح مراتب سلوک میں پایہ عالی رکھتے تھے جزاه الله عنا خير الجزاء آمین۔

❀❀❀❀

۱۹۔ باب: مَنَاقِبُ عَلِيِّ بْنِ أَبِيْ طَالِبٍ رضی اللہ عنہ يُقَالُ: وَلَهُ كُنْيَتَانِ: أَبُوْتُرَابٍ وَأَبُوالْحَسَنِ

باب: مناقب علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کے اور ان کی دو کنیتیں مشہور ہیں ایک ابوتراب دوسری ابوالحسن

(۳۷۱۲) عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ : بَعَثَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ جَيْشًا وَاسْتَعْمَلَ عَلَيْهِمْ عَلِيَّ ابْنَ أَبِيْ طَالِبٍ فَمَضٰى فِي السَّرِيَّةِ فَأَصَابَ جَارِيَةً فَأَنْكَرُوْا عَلَيْهِ وَتَعَاقَدَ أَرْبَعَةٌ مِنْ أَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالُوْا : إِنْ لَقِيْنَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ أَخْبَرْنَاهُ بِمَا صَنَعَ عَلِيٌّ، وَكَانَ الْمُسْلِمُوْنَ إِذَا رَجَعُوْا مِنْ سَفَرٍ بَدَءُوْا بِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَسَلَّمُوْا عَلَيْهِ ثُمَّ انْصَرَفُوْا إِلٰى رِحَالِهِمْ، فَلَمَّا قَدِمَتِ السَّرِيَّةُ سَلَّمُوْا عَلَى النَّبِيِّ ﷺ، فَقَامَ أَحَدُ الْأَرْبَعَةِ فَقَالَ : يَارَسُوْلَ اللّٰهِ! أَلَمْ تَرَ إِلٰى عَلِيِّ بْنِ أَبِيْ طَالِبٍ صَنَعَ كَذَا وَكَذَا. فَأَعْرَضَ عَنْهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ، ثُمَّ قَامَ الثَّانِيْ فَقَالَ مِثْلَ مَقَالَتِهِ فَأَعْرَضَ عَنْهُ، ثُمَّ قَامَ إِلَيْهِ الثَّالِثُ فَقَالَ مِثْلَ مَقَالَتِهِ فَأَعْرَضَ عَنْهُ، ثُمَّ قَامَ الرَّابِعُ فَقَالَ مِثْلَ مَا قَالُوْا فَأَقْبَلَ إِلَيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَالْغَضَبُ يُعْرَفُ فِيْ وَجْهِهِ فَقَالَ : ((**مَا تُرِيْدُوْنَ مِنْ عَلِيٍّ، مَا تُرِيْدُوْنَ مِنْ عَلِيٍّ ، مَا تُرِيْدُوْنَ مِنْ عَلِيٍّ؟ إِنَّ عَلِيًّا مِنِّيْ وَأَنَا مِنْهُ، وَهُوَوَلِيُّ كُلِّ مُؤْمِنٍ مِنْ بَعْدِيْ**)). (اسناده صحيح) سلسلة الاحاديث الصحيحة (٢٢٢٣) .

ترجمہ: روایت ہے عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے کہ انہوں نے کہا رسول اللہ ﷺ نے ایک لشکر روانہ فرمایا اور علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کو اس پر عامل کیا اور وہ گئے اس لشکر میں پھر لے لی انہوں نے مال غنیمت سے ایک لونڈی لوگوں نے اسے برا جانا اور چار صحابیوں نے اقرار کیا کہ ملاقات کے وقت آپ کو خبر کریں گے اور مسلمانوں کی عادت تھی کہ جب سفر سے آتے پہلے آپ کو سلام کرتے پھر گھر جاتے غرض جب لشکر لوٹ آیا اور آپ پر سلام کیا ایک ان چار کا کھڑا ہوا اور عرض کی کہ یارسول اللہ دیکھئے علی رضی اللہ عنہ نے۔ کیا کیا آپ نے منہ پھیر لیا پھر دوسرا کھڑا ہوا وہی کہا تیسرا اور چوتھا آپ نے سب سے منہ پھیر لیا اور چوتھے سے متوجہ ہوئے اور غضب آپ کے چہرہ سے معلوم ہوتا تھا اور تین بار فرمایا کیا چاہتے ہو تم علی سے؟ علی مجھ سے ہے اور میں علیؓ سے ہوں اور وہ دوست ہے ہر مؤمن کا بعد میرے۔

فائدہ : یہ حدیث غریب ہے نہیں جانتے ہم اس کو مگر جعفر بن سلیمان کی روایت سے۔

❀❀❀❀

(٣٧١٣) عَنْ أَبِي سَرِيحَةَ أَوْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ شَكَّ شُعْبَةُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ : ((مَنْ كُنْتُ مَوْلَاهُ فَعَلِيٌّ مَوْلَاهُ)).

(اسناده صحيح) سلسلة الاحاديث الصحيحة (١٧٥٠) الروض النضير (١٧١) تخريج المشكاة (٦٠٨٢)

ترجمہ: روایت ہے ابی سریحہ یا زید بن ارقم سے شعبہ کو شک ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: جس کا میں دوست ہوں اس کا علی دوست ہے۔

فائدہ : یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اور روایت کی شعبہ نے یہ حدیث میمون بن عبداللہ سے انہوں نے زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے انہوں نے نبی ﷺ سے مانند اس کے اور ابوسریحہ کا نام حذیفہ ہے اور وہ بیٹے ہیں اسید کے اور وہ صحابی ہیں نبی ﷺ کے۔

مترجم: شیعہ جو اس حدیث سے استدلال کرتے ہیں ثبوت خلافت بلا فصل پر حضرت علیؓ کے یہ محض باطل ہے بچند وجوہ اول یہ کہ مولیٰ عربی میں بہت معنوں پر آتا ہے اور اطلاق اس کا کبھی رب پر اور کبھی مالک اور سید پر اور کبھی منعم علیہ و معتق اور ناصر و محب اور تابع' جار' ابن عم' حلیف' عقیدہ' چند' عبد' معتق اور منعم پر آتا ہے پس تخصیص ایک معنی کی بغیر کسی مخصص کے باطل ہے اور لفظ کثیر المعنی سے خاص زیب ن معنی مراد لینا خلاف ہر عاقل ہے۔

دوسرے یہ کہ قطع نظر ان معانی کثیرہ متحملہ کے ہم نے یہ بھی تسلیم کیا کہ مولیٰ سے خلیفہ ہی مراد ہے مگر اس سے پھر ثبوت خلافت بلا فصل کا محال ہے اور مطلق ثبوت خلافت محل خلاف نہیں۔

تیسرے یہ کہ مولیٰ کا مصدر بھی مختلف ہے کبھی وہ مشتق ہوتا ہے ولایت سے جو بالفتح ہے اور یہ مستعمل ہے نصب اور نصرت اور عتق میں پس اس صورت میں دلالت اس کی امارت اور حکومت پر ہو ہی نہیں سکتی اور کبھی ولایت سے جو بالکسر ہے کہ اس کے معنی امارت کے ہیں اس صورت میں پھر وہی اشکال درپیش ہے کہ امارت مطلقہ سے اثبات امارت مقیدہ کا محال ہے۔ انتہیٰ ما قال المترجم۔

❀❀❀❀

(٣٧١٤) عَنْ عَلِيٍّ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ : ((رَحِمَ اللّٰهُ أَبَابَكْرٍ، زَوَّجَنِي ابْنَتَهُ، وَحَمَلَنِي إِلَى دَارِ الْهِجْرَةِ، وَأَعْتَقَ بِلَالًا مِنْ مَالِهِ. رَحِمَ اللّٰهُ عُمَرَ يَقُولُ الْحَقَّ وَإِنْ كَانَ مُرًّا. تَرَكَهُ الْحَقُّ وَمَالَهُ صَدِيقٌ. رَحِمَ اللّٰهُ عُثْمَانَ تَسْتَحْيِيهِ الْمَلَائِكَةُ. رَحِمَ اللّٰهُ عَلِيًّا اَللّٰهُمَّ أَدِرِ الْحَقَّ مَعَهُ حَيْثُ دَارَ)).

[ضعيف جداً] سلسلة الاحاديث الضعيفة (٦٠٩٤) المشكاة (٦١٢٥) . (اس میں المختار بن نافع ضعیف ہے)

ترجمہ: روایت ہے حضرت علیؓ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے رحمت کرے اللہ تعالیٰ ابوبکر رضی اللہ عنہ پر کہ بیاہ دی انہوں نے مجھے لڑکی اپنی اور لے آئے مجھ کو ہجرت کے گھر اور آزاد کیا بلال رضی اللہ عنہ کو اپنے مال سے رحمت کرے اللہ تعالیٰ عمرؓ پر کہ حق بات کہتا ہے اگرچہ ناگوار ہو کسی کو حق نے اس کو ایسے حال میں چھوڑا کہ اس کا کوئی دوست نہیں یعنی سوا اللہ تعالیٰ اور رسول کے اور رحمت

کرے اللہ تعالیٰ عثمان پر کہ حیا کرتے ہیں اس سے فرشتے اور رحمت کرے اللہ تعالیٰ علیؓ پر کہ یا اللہ حق اس کے ساتھ رہے وہ جہاں کہیں ہو۔

فائدہ : یہ حدیث غریب ہے نہیں جانتے ہم اس کو مگر اسی سند سے۔

مترجم: اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جو معاملات حضرت علیؓ کے زمان خلافت میں ہوئے اور جن لوگوں نے آپ سے خلاف کیا مثل معاویہؓ وغیرہ نے اس میں حق حضرت علی رضی اللہ عنہ کی طرف تھا اس لیے کہ دعا آپ کی مقبول ہے اور ان لوگوں سے جنہوں نے آپ کا خلاف کیا خطائے اجتہادی ہوئی اور خطائے اجتہادی محل طعن نہیں پس طعن اصحاب پر مقدمہ رفض ہے خواہ معاویہؓ ہوں یا کوئی اور۔

❀❀❀❀

(۳۷۱۵) **عَنْ** عَلِيِّ بْنِ أَبِيْ طَالِبٍ بِالرَّحْبَةِ فَقَالَ: لَمَّا كَانَ يَوْمُ الْحُدَيْبِيَةِ خَرَجَ إِلَيْنَا نَاسٌ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ فِيْهِمْ سُهَيْلُ بْنُ عَمْرٍو وَأُنَاسٌ مِنْ رُؤَسَاءِ الْمُشْرِكِيْنَ فَقَالُوْا: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ! خَرَجَ إِلَيْكَ نَاسٌ مِنْ أَبْنَائِنَا وَإِخْوَانِنَا وَأَرِقَّائِنَا وَلَيْسَ لَهُمْ فِقْهٌ فِي الدِّيْنِ، وَإِنَّمَا خَرَجُوْا فِرَارًا مِنْ أَمْوَالِنَا وَضِيَاعِنَا فَأَرْدُدْهُمْ إِلَيْنَا فَإِنْ لَمْ يَكُنْ لَهُمْ فِقْهٌ فِي الدِّيْنِ سَنُفَقِّهُهُمْ؟ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((**يَا مَعْشَرَ قُرَيْشٍ لَتَنْتَهُنَّ أَوْلَيَبْعَثَنَّ اللّٰهُ عَلَيْكُمْ مَنْ يَضْرِبُ رِقَابَكُمْ بِالسَّيْفِ عَلَى الدِّيْنِ، قَدِ امْتَحَنَ اللّٰهُ قُلُوْبَهُمْ عَلَى الْإِيْمَانِ**)) قَالُوْا: مَنْ هُوَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ؟ فَقَالَ لَهُ أَبُوْبَكْرٍ: مَنْ هُوَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ؟ وَقَالَ عُمَرُ: مَنْ هُوَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ؟ قَالَ: ((**هُوَ خَاصِفُ النَّعْلِ**)) وَكَانَ أَعْطَى عَلِيًّا نَعْلَهُ يَخْصِفُهَا، قَالَ: ثُمَّ الْتَفَتَ إِلَيْنَا عَلِيٌّ فَقَالَ: إِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((**مَنْ كَذَبَ عَلَيَّ مُتَعَمِّدًا فَلْيَتَبَوَّأْ مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ**)). (ضعيف الاسناد) [لكن الجملة الأخيرة منه صحيحة متواترة] (اس میں شریک القاضی مدلس ہے اور عن سے روایت کر رہا ہے)

ترجمہ: روایت ہے علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے کہ انہوں نے کہا رحبہ کوفہ میں کہ حدیبیہ کے دن ہماری طرف کئی مشرک نکلے کہ ان میں سہیل بن عمرو اور کئی سردار مشرکوں کے تھے اور انہوں نے کہا یا رسول اللہ کئی شخص ہمارے بیٹوں' بھائیوں اور غلاموں میں سے آپ کی طرف نکلے ہیں کہ ان کو دین کی سمجھ نہیں اور ہمارے اموال اور ضیاع میں سے بھاگ گئے ہیں سو ہم کو پھیر دیجیے کہ اگر ان کو دین کی سمجھ نہیں تو ہم انہیں سمجھا دیں گے آپ نے فرمایا کہ اے گروہ قریش کے کہ تم اپنی نفسانیت سے باز آؤ ورنہ اللہ تعالیٰ ایسے لوگ تم پر بھیجے گا جو تمہاری گردن پر دین کی تلوار مارے اور اللہ نے آزما لیا ان کے دلوں کو ایمان پر لوگوں نے عرض کی کہ وہ کون ہے یا رسول اللہ اور ابوبکر رضی اللہ عنہ نے بھی اور عمرؓ نے بھی عرض کی کہ کون ہے یا رسول اللہ آپؐ نے فرمایا کہ وہ جوتی ٹانکنے والا اور حضرت علی رضی اللہ عنہ کو اپنی جوتی ٹانکنے کو دی تھی راوی نے کہا کہ پھر علیؓ ہم سے متوجہ ہوئے اور کہا کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کہ جو مجھ پر جھوٹ باندھے اپنی جگہ دوزخ میں ڈھونڈ لے۔

فائدہ : یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے نہیں جانتے ہم اسے مگر اسی سند سے ربعی کی روایت سے کہ وہ علیؓ سے روایت کرتے ہیں۔

٢٠ـ باب: قول الأنصار: كنا لنعرف المنافقين يغضهم على بن ابى طالب

انصار کا قول کہ ہم لوگ پہچانتے منافقین کو کہ وہ عداوت رکھتے ہیں علی بن ابی طالب سے

(٣٧١٦) عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ لِعَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ : ((**أَنْتَ مِنِّي وَأَنَا مِنْكَ**)) وفي الحديث قصة . (اسناده صحيح) اسناده الصحيحة : ٣/ ١٧٨) صحيح الجامع (١٤٨٥) ارواء الغليل (٢١٩٠)

ترجمہ: روایت ہے براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے کہ نبی ﷺ سیدنا علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے فرمایا: تو مجھ سے ہے اور میں تجھ سے ہوں۔

❀ ❀ ❀ ❀

(٣٧١٧) **عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ** قَالَ : إِنْ كُنَّا لَنَعْرِفُ الْمُنَافِقِينَ نَحْنُ مَعْشَرَ الْأَنْصَارِ بِبُغْضِهِمْ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ . (ضعيف الاسناد) جدا۔ (اس میں ابوھارون العبدی ضعیف ہے)

ترجمہ: روایت ہے کہ ابوسعید خدریؓ نے فرمایا ہم لوگ انصار کے ہیں پہچانتے ہیں منافقوں کو کہ وہ عداوت رکھتے ہیں حضرت علی بن ابی طالبؓ سے۔

فائدہ : یہ حدیث غریب ہے اور کلام کیا شعبہ نے ابوہارون عبدی میں اور مروی ہوئی یہ حدیث اعمش سے انہوں نے روایت کی ابوصالح سے انہوں نے ابوسعید سے۔

❀ ❀ ❀ ❀

(ب/٣٧١٧) **عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ** تَقُولُ : كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ : ((**لَا يُحِبُّ عَلِيًّا مُنَافِقٌ، وَلَا يُبْغِضُهُ مُؤْمِنٌ**)). (اسناده ضعيف) المشكاة (٦٠٩١) اس میں مساور راوی مجہول ہے (تقريب (٦٥٨٧))

ترجمہ: روایت ہے ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے کہ رسول اللہ ﷺ فرماتے تھے دوست نہیں رکھتا علی رضی اللہ عنہ کو کوئی منافق اور دشمن نہیں رکھتا ان کو کوئی مومن۔

فائدہ : اس باب میں علی رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اس سند سے۔

❀ ❀ ❀ ❀

(٣٧١٨) **عَنْ بُرَيْدَةَ** قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ : ((**إِنَّ اللّٰهَ أَمَرَنِي بِحُبِّ أَرْبَعَةٍ وَأَخْبَرَنِي أَنَّهُ يُحِبُّهُمْ**)) ، قِيلَ : يَارَسُولَ اللّٰهِ سَمِّهِمْ لَنَا؟ قَالَ : ((**عَلِيٌّ مِنْهُمْ**)) يَقُولُ ذٰلِكَ ثَلَاثًا ((**وَأَبُو ذَرٍّ وَالْمِقْدَادُ وَسَلْمَانُ، وَأَمَرَنِي بِحُبِّهِمْ وَأَخْبَرَنِي أَنَّهُ يُحِبُّهُمْ**)). (اسناده ضعيف) سلسلة الاحاديث الضيفة (١٥٤٩) (اس کی سند شریک قاضی کی تدلیس کی وجہ سے ضعیف ہے)

ترجمہ: روایت ہے بریدہؓ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے مجھے حکم کیا ہے چار شخصوں کی محبت کا اور خبر دی کہ وہ بھی انہیں دوست رکھتا ہے لوگوں نے عرض کی اے رسول اللہ کے ان کے نام فرمایئے آپؐ نے فرمایا علیؓ ان میں سے ہیں یہ تین بار فرمایا اور نام لیتے تھے ابوذرؓ مقداد اور سلمان رضی اللہ عنہم کا اور فرماتے تھے کہ حکم کیا مجھ کو ان کی محبت کا اور خبر دی کہ وہ بھی ان سے محبت رکھتا ہے۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے نہیں جانتے ہم اس کو مگر شریک کی روایت سے۔

❀❀❀❀

(۳۷۱۹) **عَنْ حُبْشِيِّ بْنِ جُنَادَةَ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : ((عَلِيٌّ مِنِّي وَأَنَا مِنْ عَلِيٍّ وَلَا يُؤَدِّي عَنِّي إِلَّا أَنَا أَوْ عَلِيٌّ))**. (اسنادہ حسن) مشکاۃ المصابیح (۶۰۹۲) صحیح الجامع الصغیر (۴۰۹۱) سلسلة الاحادیث الصحیحة (۱۹۸۰) ظلال الجنة (۱۱۸۹)

ترجمہ: روایت ہے حبشی بن جنادہ رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کہ علیؓ مجھ سے ہے اور میں علیؓ سے ہوں اور صلح اور عہد نقض وغیرہ کو میری طرف سے کوئی ادا نہیں کر سکتا مگر میں یا علیؓ اور (یہ آپ نے جب فرمایا کہ ابوبکر رضی اللہ عنہ کے ساتھ علی رضی اللہ عنہ کو روانہ کیا کہ وہ مشرکوں کو مقدمہ براءت کا سنا دیں)۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے صحیح ہے۔

❀❀❀❀

(۳۷۲۰) **عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ : آخَى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بَيْنَ أَصْحَابِهِ فَجَاءَ عَلِيٌّ تَدْمَعُ عَيْنَاهُ فَقَالَ : يَارَسُوْلَ اللّٰهِ! آخَيْتَ بَيْنَ أَصْحَابِكَ وَلَمْ تُؤَاخِ بَيْنِي وَبَيْنَ أَحَدٍ، فَقَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : ((أَنْتَ أَخِي فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ))**. (اسنادہ ضعیف) تخریج المشکاۃ (۶۰۹۳) (اس میں حکیم بن جبیر راوی ضعیف ہے)۔

ترجمہ: ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ جب رسول اللہ ﷺ نے اپنے اصحاب کے درمیان بھائی چارہ قائم فرمایا تو حضرت علی رضی اللہ عنہ روتے ہوئے آئے اور کہا اے اللہ کے رسول آپ نے آپس میں بھائی بھائی بنا دیا اور مجھے کسی کا بھائی نہ کیا تو آپ نے فرمایا تم دُنیا اور آخرت میں میرے بھائی ہو۔

❀❀❀❀

(۳۷۲۱) **عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ : كَانَ عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ طَيْرٌ فَقَالَ : ((اَللّٰهُمَّ ائْتِنِيْ بِأَحَبِّ خَلْقِكَ إِلَيْكَ يَأْكُلُ مَعِيَ هٰذَا الطَّيْرَ)) فَجَاءَ عَلِيٌّ فَأَكَلَ مَعَهُ.**

(اسنادہ ضعیف) تخریج المشکاۃ (۶۰۹۴) (ابن جوزی نے اس کو موضوع قرار دیا ہے)

ترجمہ: روایت ہے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے کہا کہ میں آپ کے پاس تھا کہ آپؐ نے دعا کی کہ یا اللہ لے آ میرے پاس اس شخص کو جو ساری مخلوق سے زیادہ تیرا دوست ہو کہ وہ میرے ساتھ اس پرندہ کا گوشت کھائے پھر علیؓ حاضر ہوئے اور انہوں نے آپؐ کے ساتھ کھایا۔

فائدہ: یہ حدیث غریب ہے نہیں جانتے ہم اس کو سدی کی روایت سے مگر اسی سند سے اور مروی ہوئی یہ حدیث انسؓ سے کئی سندوں سے اور سدی کا نام اسماعیل بن عبدالرحمٰن ہے اور انہوں نے پایا ہے انس بن مالک رضی اللہ عنہ کو اور دیکھا ہے حسین بن علی رضی اللہ عنہما کو۔

❀❀❀❀

(٣٧٢٢) **عَنْ** عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ هِنْدٍ الْجَمَلِيِّ قَالَ : قَالَ عَلِيٌّ كُنْتُ إِذَا سَأَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ أَعْطَانِيْ وَإِذَا سَكَتُّ ابْتَدَأَنِيْ . (اسناده ضعيف) المشكاة (٦٠٩٥) اس میں انقطاع ہے۔ عبداللہ بن عمرو بن ہند کا سیدنا علیؓ سے سماع ثابت نہیں۔

ترجمہ: عبداللہ بن عمرو بن ہند جملی سے روایت ہے کہ حضرت علیؓ نے فرمایا جب میں رسول اللہ ﷺ سے کچھ مانگتا عنائت فرماتے تھے اور جب میں چپ رہتا تب بھی مجھے پہلے دیتے۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اس سند سے۔

❀❀❀❀

(٣٧٢٣) **عَنْ** عَلِيٍّ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : ((**أَنَادَارُالْحِكْمَةِ وَعَلِيٌّ بَابُهَا**)). (اسناده ضعيف) تخريج المشكاة (٦٠٩٦) ضعيف الجامع الصغير (١٣٢٢) سلسلة الاحاديث الضعيفة (٢٩٥٥) (اس میں محمد بن عمر بن الرومی لین الحدیث ہے)

ترجمہ: روایت ہے حضرت علیؓ سے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا میں گھر ہوں حکمت کا اور علیؓ اس کا دروازہ ہیں۔

فائدہ: یہ حدیث غریب ہے منکر ہے روایت کی بعضوں نے یہ حدیث شریک سے اور ذکر نہ کیا اس میں صنابحی کا اور نہیں جانتے ہم کسی کی روایت سے اس کو سوا شریک کے ثقات سے اور اس باب میں ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بھی روایت ہے۔

❀❀❀❀

(٣٧٢٤) **عَنْ** سَعْدِ بْنِ أَبِيْ وَقَّاصٍ قَالَ: أَمَرَ مُعَاوِيَةُ بْنُ أَبِيْ سُفْيَانَ سَعْدًا فَقَالَ: مَا مَنَعَكَ أَنْ تَسُبَّ أَبَا؟ تُرَابٍ قَالَ : أَمَا مَا ذَكَرْتُ ثَلَاثًا قَالَهُنَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَلَنْ أَسُبَّهُ لَأَنْ تَكُوْنَ لِيْ وَاحِدَةٌ مِنْهُنَّ أَحَبَّ إِلَيَّ مِنْ حُمْرِ النَّعَمِ، سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ يَقُوْلُ لِعَلِيٍّ وَخَلَفَهُ فِيْ بَعْضِ مَغَازِيْهِ؟ فَقَالَ لَهُ عَلِيٌّ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! تَخْلُفُنِيْ مَعَ النِّسَاءِ وَالصِّبْيَانِ؟ فَقَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : ((**أَمَا تَرْضٰى أَنْ تَكُوْنَ مِنِّيْ بِمَنْزِلَةِ هَارُوْنَ مِنْ مُوْسٰى إِلَّا أَنَّهُ لَا نُبُوَّةَ بَعْدِيْ**)). وَسَمِعْتُهُ يَقُوْلُ يَوْمَ خَيْبَرَ: ((**لَأُعْطِيَنَّ الرَّايَةَ**

رَجُلًا يُحِبُّ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَيُحِبُّهُ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ)). قَالَ: فَتَطَاوَلْنَا لَهَا فَقَالَ: ((ادْعُوا لِيْ عَلِيًّا))، قَالَ: فَأَتَاهُ وَبِهٖ رَمَدٌ فَبَصَقَ فِيْ عَيْنِهٖ فَدَفَعَ الرَّايَةَ إِلَيْهِ فَفَتَحَ اللّٰهُ عَلَيْهِ، وَأُنْزِلَتْ هٰذِهِ الْآيَةُ: ﴿ نَدْعُ اَبْنَاءَ نَا وَأَبْنَاءَكُمْ وَنِسَاءَنَا وَنِسَاءَكُمْ ﴾ اَلْآيَةَ دَعَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَلِيًّا وَفَاطِمَةَ وَحَسَنًا وَحُسَيْنًا فَقَالَ: ((اَللّٰهُمَّ هٰؤُلَاءِ أَهْلِيْ)). (اسناده صحيح)

ترجمہ: روایت ہے سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے کہ پوچھا معاویہ بن ابی سفیانؓ نے سعد کو کہ تم برا کیوں نہیں کہتے ابوتراب کو یعنی حضرت علی رضی اللہ عنہ کو کہا جب تک یاد رکھوں گا میں تین باتوں کو کہ کہا تھا ان کو رسول اللہ ﷺ نے تو نہیں برا کہوں گا ان کو ان میں سے ایک کو میرے واسطے ہونا اس سے اچھا ہے کہ میرے لیے سرخ اونٹ ہوں سنا میں نے رسول اللہ ﷺ کو اور مدینہ میں چھوڑا تھا ان کو آپ نے بعض مغازی میں، سو انہوں نے عرض کی کہ یا رسول اللہ آپؐ مجھے چھوڑے جاتے ہیں عورتوں اور لڑکوں کے ساتھ کیا میں جہاد کے لائق نہیں تو فرمایا آپؐ نے کیا تو راضی نہیں ہوتا اس درجہ عالیہ پر کہ تو میری جانب سے ایسا ہو جیسا موسیٰ کی جانب سے یعنی وہ بھی کوہ طور جاتے وقت حضرت ہارون کو بنی اسرائیل میں خلیفہ کر گئے تھے مگر فرق اتنا ہے کہ نبوت میرے بعد کسی کو نہیں دوسرے یہ سنا میں نے کہ فرماتے تھے خیبر کے دن کہ آج جھنڈا الڑائی کا ایسے مرد کو دوں گا کہ وہ اللہ اور رسول کو دوست رکھتا ہے اور اللہ و رسول اس کو دوست رکھتے ہیں۔ کہا راوی نے پھر رغبت کی ہم سب لوگوں نے اس کی اور آپ نے فرمایا کہ بلاؤ میرے پاس علی کو اور وہ حاضر ہوئے اور ان کی آنکھیں دکھتی تھیں پس آپؐ نے لب مبارک ڈال دیا ان کی آنکھ میں اور دے دیا جھنڈا ان کو اور فتح دی اللہ نے ان کو تیسرے یہ کہ جب اتری آپؐ پر یہ آیت ﴿ندع ابناء نا﴾ سے آخر تک بلایا رسول اللہ ﷺ نے حضرت علی، فاطمہ، حسن اور حسین رضی اللہ عنہم کو اور فرمایا کہ یا اللہ یہ میرے گھر والے ہیں۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے صحیح ہے اس سند سے۔

مترجم: یعنی حضرت معاویہؓ نے پوچھا کہ تم جوان کے یعنی حضرت علی رضی اللہ عنہ کی خطائے اجتہادی کا اظہار اور ہمارے اجتہاد کی کوئی خوبی بیان نہیں کرتے اس کا کیا سبب ہے نہ یہ کہ حکم کیا ہو معاویہؓ نے کہ ان کو برا کہو اس لیے کہ صحابہ اس نفسانیت سے پاک تھے اور حقانیت کے پتلے صرف مراد ان کی یہی تھی کہ ان کی خطا لوگوں سے بیان کرو اور ہمارا صواب چنانچہ حضرت علیؓ سے مروی ہے کہ انہوں حضرت معاویہؓ اور ان کے لوگوں کے حق میں یہی فرمایا کہ ہمارے بھائیوں نے ہم پر بغاوت کی نہ یہ کہ ان کو منافق کہیں یا کافر افسوس ہے کہ ہمارے اس زمانہ کے بھائیوں میں تکفیر کا بازار اس قدر گرم ہے اور تکفیر اس قدر ارزاں ہے کہ معاذ اللہ سعد نے ان کے جواب میں تین فضیلتیں حضرت علی رضی اللہ عنہ کی بیان فرمائیں اور آپ نے ان کو اپنا خلیفہ فرمایا جیسے موسیٰ علیہ السلام حضرت ہارون کو خلیفہ کر کے کوہ طور پر تشریف لے گئے تھے اور آیت مذکور کو آیت مباہلہ کہتے ہیں پوری آیت یوں ہے۔ ﴿فَقُلْ تَعَالَوْا نَدْعُ اَبْنَاءَنَا وَأَبْنَاءَكُمْ وَنِسَاءَ

نا ونسائکُم وَأَنفُسَنَا وَأَنفُسَكُمْ ثُمَّ نَبْتَهِلْ فَنَجْعَلْ لَّعْنَةَ اللّٰهِ عَلَى الْكَاذِبِيْنَ﴾ ۔یعنی اگر پھر تجھ سے کوئی حجت کرے بعد اس علم کے جو تجھے آ چکا ہو کہہ ان سے کہ آ ؤ بلائیں ہم اپنے لڑکوں کو اور تمہارے لڑکوں اور اپنی عورتوں کو اور تمہاری عورتوں کو اور اپنی جانوں کو اور تمہاری جانوں کو پھر عاجزی کریں ہم دعا میں اور لعنت مانگیں ہم اللہ کی جھوٹوں کے لیے یعنی جو ہم میں سے جھوٹا ہو اس پر اللہ کی لعنت اور یہ آیت نصاریٰ نجران کے مقدمہ میں نازل ہوئی کہ جب عیسیٰ علیہ السلام کے بارے میں ان سے اور آپ سے تقریر ہوئی تو اللہ نے حکم مباہلہ کا اتارا اور انہوں نے آپس میں مشورہ کیا اور عاقب جوان کا سردار اور عاقل اور ہوشیار تھا اس نے اپنی قوم سے کہا کہ اے لوگو تم بخوبی جانتے ہو کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کا نبی ہے اور قسم ہے اللہ کی کہ کسی نے نبی سے لعان نہیں کیا آخر کو اس کا یہ حال نہ ہوا کہ بڑا ان کا جینے نہ پایا اور چھوٹا ان کا بڑھنے نہ پایا اور اگر تم ان سے ملاعنہ کرو گے تو سب کے سب ہلاک ہو گے۔

اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اپنی گود میں حسین رضی اللہ عنہ کو لے کر اور حسن رضی اللہ عنہ کا ہاتھ پکڑ کر اس طرح حاضر ہوئے کہ سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا آپ کے پیچھے تھیں اور حضرت علیؓ ان کے پیچھے جب اسقف نجران نے ان کو دیکھا اپنی قوم سے کہا کہ میں ایسے پاکیزہ چہرے دیکھتا ہوں کہ اگر اللہ سے سوال کریں تو پہاڑ ٹل جائے تو تم مباہلہ نہ کرنا ورنہ ہلاک ہو جاؤ گے اور قیامت تک زمین پر نصرانی کا وجود نہ رہے گا پھر انہوں نے آپ سے عرض کی کہ ہم مناسب جانتے ہیں کہ آپؐ سے مباہلہ نہ کریں اور آپؐ ہم کو ہمارے دین پر اور ہم آپ کو آپؐ کے دین پر چھوڑ دیں آپؐ نے فرمایا کہ اگر مباہلہ سے تمہیں انکار ہے تو اسلام لاؤ کہ جو مسلمانوں کا حق ہے وہ تمہارا حق ہو اور جو ان پر واجب ہے وہ تم پر واجب ہو اور اگر تمہیں اسلام سے انکار ہے تو ہم تم سے لڑیں گے انہوں نے کہا ہم کو عرب سے لڑنے کی طاقت نہیں مگر آپؐ سے صلح کرتے ہیں کہ اگر آپؐ ہم سے نہ لڑیں اور ہمارے دین سے نہ پھریں تو ہم آپ کو ہر سال دو ہزار حلہ دیا کریں گے ایک ہزار صفر میں اور ایک ہزار رجب میں پھر اس پر صلح ٹھہر گئی اور مباہلہ اب بھی جائز ہے۔ چنانچہ ابن تیمیہ وغیرہ رحمہ اللہ نے منکران صفات سے رکن ومقام کے درمیان میں مباہلہ کرنا چاہا ہے مگر وہ بھی نجرانیوں کی طرح مباہلہ سے ڈر گئے ہیں اور مثبتان صفات سے مباہلہ نہ کر سکے۔

❀❀❀❀

(۳۷۲۵) عَنِ الْبَرَاءِ قَالَ: بَعَثَ النَّبِيُّ ﷺ جَيْشَيْنِ وَأَمَّرَ عَلَى أَحَدِهِمَا عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ وَعَلَى الْآخَرِ خَالِدَ بْنَ الْوَلِيدِ وَقَالَ: إِذَا كَانَ الْقِتَالُ فَعَلِيٌّ، قَالَ: فَافْتَتَحَ عَلِيٌّ حِصْنًا فَأَخَذَ مِنْهُ جَارِيَةً فَكَتَبَ مَعِي خَالِدٌ كِتَابًا إِلَى النَّبِيِّ ﷺ يَشِي بِهِ، قَالَ: فَقَدِمْتُ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَرَأَ الْكِتَابَ فَتَغَيَّرَ لَوْنُهُ ثُمَّ قَالَ: **((مَا تَرَى فِي رَجُلٍ يُحِبُّ اللّٰهَ وَرَسُولَهُ وَيُحِبُّهُ اللّٰهُ وَرَسُولُهُ))**، قَالَ: قُلْتُ: أَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنْ غَضَبِ اللّٰهِ وَمِنْ غَضَبِ رَسُولِهِ وَإِنَّمَا أَنَا رَسُولٌ فَسَكَتَ. (ضعيف الاسناد) [ومضى برقم (١٧٠٤)]

ترجمہ: روایت ہے براء بن عازبؓ سے کہ بھیجا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے دو لشکروں کو اور ایک پر علی کو امیر کیا دوسرے پر خالد کو اور فرمایا جب

لڑائی ہو تو حاکم علی ہیں تو فتح کیا حضرت علیؓ نے ایک قلعہ اور لے لی ایک لونڈی یعنی مال غنیمت سے تو لکھ بھیجا میرے ساتھ خالد رضی اللہ عنہ نے ایک خط آپ کی خدمت میں کہ چغل خوری کی اس میں یعنی حضرت علی رضی اللہ عنہ کی تو میں آیا آپ ﷺ کے پاس اور آپؐ نے خط پڑھوا کر سنا اور رنگ آپ کا متغیر ہو گیا اور مجھ سے فرمایا کیا چاہتا ہے تو اس شخص کے حق میں جو اللہ اور رسول کو دوست رکھتا ہے اور اللہ اور رسول اس کو دوست رکھتے ہیں میں نے کہا اللہ کی پناہ میں آتا ہوں اس کے اور اس کے رسول کے غضب سے اور میں تو قاصد ہوں یعنی میرا کیا قصور ہے آپؐ چپ ہو رہے۔

فائدہ : یہ حدیث حسن ہے غریب ہے نہیں جانتے ہم اس کو مگر اسی سند سے یعنی حضرت علی رضی اللہ عنہ امیر تھے ان کو اختیار تھا اگر ایک لونڈی لے لی تو کیا ہوا اور آپ ان پر حاکم تھے آپؐ نے اسے جائز رکھا حاکم کو اختیار ہے کہ مال غنیمت سے جس کو چاہے کچھ اس کے حسن خدمت کی نظر سے دے دے اور حضرت خالد رضی اللہ عنہ کو یہ مسئلہ نہ معلوم ہوگا اس لیے آپ سے اطلاع کر دی۔

❀❀❀❀

(۳۷۲۶) **عَنْ** جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ : دَعَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَلِيًّا يَوْمَ الطَّائِفِ فَانْتَجَاهُ فَقَالَ النَّاسُ : لَقَدْ طَالَ نَجْوَاهُ مَعَ ابْنِ عَمِّهٖ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : ((**مَا انْتَجَيْتُهٗ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ انْتَجَاهُ**)). (اسناده ضعيف) تخريج المشكاة (٦٠٩٧) سلسلة الاحاديث الضعيفة (٣٠٨٤) ضعيف الجامع الصغير (٥٠٢٢)

ترجمہ: روایت ہے جابرؓ سے کہا انہوں نے کہ بلایا رسول اللہ ﷺ نے حضرت علی کو طائف کے دن اور ان سے سرگوشی کی تو لوگ کہنے لگے آج آپؐ نے اپنے چچیرے بھائی کے ساتھ بہت دیر تک سرگوشی کی تو آپؐ نے فرمایا میں نے ان سے سرگوشی نہیں کی اللہ نے خود ان سے سرگوشی کی۔

فائدہ : یہ حدیث حسن ہے غریب ہے نہیں جانتے ہم اس کو مگر اجلح کی روایت سے اور روایت کی ابن فضیل کے سوا اور لوگوں نے بھی اجلح سے اور مراد اس قول کے کہ اللہ نے خود ان سے سرگوشی کی یہ ہے کہ اس نے مجھ کو حکم دیا کہ میں ان سے کان میں کچھ کہہ دوں۔

❀❀❀❀

(۳۷۲۷) **عَنْ** أَبِيْ سَعِيْدٍ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لِعَلِيٍّ : ((**يَا عَلِيُّ! لَا يَحِلُّ لِأَحَدٍ أَنْ يُجْنِبَ فِيْ هٰذَا الْمَسْجِدِ غَيْرِيْ وَغَيْرُكَ**)) قَالَ عَلِيُّ بْنُ الْمُنْذِرِ: قُلْتُ لِضِرَارِ بْنِ صُرَدٍ مَا مَعْنَى الْحَدِيْثِ؟ قَالَ : لَا يَحِلُّ لِأَحَدٍ يَسْتَطْرِقُهٗ جُنُبًا غَيْرِيْ وَغَيْرُكَ .

(اسناده ضعيف) تخريج المشكاة (٦٠٩٨) الضعيفة (٤٩٧٣) (اس میں عطیہ عوفی راوی ضعیف ہے)

ترجمہ: روایت ہے ابوسعیدؓ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے حضرت علیؓ سے کہ جائز نہیں میرے اور تیرے سوا کسی کو کہ جنب رہے اس مسجد میں علی بن منذر نے کہا میں نے ضرار بن صرد سے اس کے معنی پوچھے تو انہوں نے کہا اس سے مراد یہ ہے کہ حلال

نہیں کسی کو حالت جنابت میں اس مسجد سے گزر جائے حضرت ﷺ اور علیؓ کے سوا۔

فائدہ : یہ حدیث حسن ہے غریب ہے نہیں جانتے ہم اس کو مگر اسی سند سے اور محمد بن اسماعیل بخاریؒ نے اس حدیث کا مضمون سنا اور غریب جانا۔

مترجم: غرضیکہ یہ خصیصہ ہے آنحضرت ﷺ کا اور حضرت علی رضی اللہ عنہ کا کہ وہ حالت جنابت میں مسجد نبوی سے ہو کر چلے جائیں اور کسی کو جائز نہیں۔

❀ ❀ ❀ ❀

(٣٧٢٨) عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ : بُعِثَ النَّبِيُّ ﷺ يَوْمَ الْإِثْنَيْنِ وَصَلَّى عَلِيٌّ يَوْمَ الثُّلَاثَاءِ .

(ضعيف الاسناد) (اس میں مسلم الملائی ضعیف ہے)۔

ترجمہ: روایت ہے انس بن مالکؓ سے کہ مبعوث ہوئے نبی ﷺ دوشنبہ کو اور نماز پڑھی حضرت علیؓ نے سہ شنبہ کو۔

فائدہ : یہ حدیث غریب ہے نہیں جانتے ہم اس کو مگر مسلم اعور کی روایت سے اور مسلم اعور محدثین کے نزدیک قوی نہیں اور مروی ہوئی یہ حدیث مسلم سے انہوں نے روایت کی حبہ سے انہوں نے علیؓ سے مانند اس کے۔

❀ ❀ ❀ ❀

(٣٧٢٩) عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ هِنْدٍ الْجَمَلِيِّ قَالَ : قَالَ عَلِيٌّ : كُنْتُ إِذَا سَأَلْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ أَعْطَانِي، وَإِذَا سَكَتُّ ابْتَدَانِي . (اسناده ضعيف) تخريج المشكاة (٦٠٩٥) ضعيف الجامع الصغير (٦٠٨٧)

اس میں انقطاع ہے۔ عبداللہ بن وعمر بن ہند کا سیدنا علیؓ سے سماع ثابت نہیں۔

ترجمہ: عبداللہ بن عمرو بن ہند سے روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے کہا جب میں رسول اللہ ﷺ سے مانگتا تو آپ مجھے عطا کرتے اور جب میں خاموش رہتا تو بھی پہلے عطا کرتے۔

❀ ❀ ❀ ❀

(٣٧٣٠) عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ لِعَلِيٍّ : ((أَنْتَ مِنِّي بِمَنْزِلَةِ هَارُوْنَ مِنْ مُوْسٰى)).

(اسناده صحيح) سلسلة الاحاديث الصحيحة (٣٣٥/٤)

ترجمہ: روایت ہے سعدؓ سے کہ نبی ﷺ نے فرمایا حضرت علی رضی اللہ عنہ سے تم مجھ سے ایسے ہو جیسے ہارون موسیٰ سے یعنی خلیفہ ہو۔

فائدہ : یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور مروی ہوئی یہ سعدؓ سے انہوں نے روایت کی نبی ﷺ سے کئی سندوں سے اور یحییٰ بن سعید انصاری کی روایت سے یہ غریب سمجھی جاتی ہے۔

❀ ❀ ❀ ❀

(٣٧٣١) عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ لِعَلِيٍّ: ((أَنْتَ مِنِّيْ بِمَنْزِلَةِ هَارُوْنَ مِنْ مُوْسٰى إِلَّا أَنَّهُ لَا نَبِيَّ بَعْدِيْ)). (اسنادہ صحیح)

ترجمہ: روایت ہے جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے کہ نبی ﷺ نے فرمایا حضرت علیؓ سے کہ تم مجھ سے بمنزلہ ہارون کے ہو مگر اتنا ہے کہ میرے بعد کوئی نبی نہیں یعنی جیسے ہارون تھے۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اس سند سے اور اس بارے میں سعدؓ زید بن ارقمؓ ابو ہریرہ اور ام سلمہ رضی اللہ عنہم سے بھی روایت ہے۔

❀❀❀❀

(٣٧٣٢) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ۔ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ أَمَرَ بِسَدِّ الْأَبْوَابِ إِلَّا بَابَ عَلِيٍّ. (اسنادہ صحیح) سلسلة الاحاديث الضعيفة، تحت الحديث (٤٩٣٢، ٤٩٥١)

ترجمہ: روایت ہے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہ نبی ﷺ نے حکم فرمایا ان دروازوں کے بند کرنے کا جو مسجد نبوی میں تھے مگر دروازہ علی کا۔

فائدہ: یہ حدیث غریب ہے نہیں جانتے ہم اس کو شعبہ کی روایت سے اس اسناد سے مگر اسی وجہ سے۔

❀❀❀❀

(٣٧٣٣) عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِيْ طَالِبٍ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ اَخَذَ بِيَدِ حَسَنٍ وَحُسَيْنٍ قَالَ: ((مَنْ أَحَبَّنِيْ وَأَحَبَّ هٰذَيْنِ وَأَبَاهُمَا وَأُمَّهُمَا كَانَ مَعِيْ فِيْ دَرَجَتِيْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ)).

(اسنادہ ضعیف) سلسلة الاحاديث الضعيفة (٣١٢٢) تخريج المختارة (٣٩٢، ٣٩٧)

ترجمہ: روایت ہے علی بن ابی طالبؓ سے کہ نبی ﷺ نے ہاتھ پکڑا حسن اور حسین رضی اللہ عنہما کا اور فرمایا جو دوست رکھے مجھ کو اور ان دونوں کو اور ان کے باپ اور ماں کو ہوگا میرے ساتھ میری جگہ میں قیامت میں۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے نہیں جانتے ہم اس کو جعفر بن محمد کی روایت سے مگر اسی سند سے۔

مترجم: اے اللہ تو گواہ ہے کہ یہ تیرا عاجز غلام تیرے فضل و کرم سے تیرے رسول کو اور حسنین اور حضرت علی رضی اللہ عنہم کو اور آپ کی لخت جگر سیدہ فاطمہ زہرا رضی اللہ عنہا اور تمامی اصحاب رسول کو سارے جہان سے زیادہ دوست رکھتا ہے اور ان کے سنن سنیہ کو تمامی عادات اور رسوم پر ترجیح دیتا ہے اور جب ان کی سنت مل جاتی ہے سارے عالم کے اقوال و افعال و مرغوبات پر پشت مارتا ہے اور یہ سب تیرا فضل ہے اور امید رکھتا ہے تیرے کرم سے کہ اسی پر میرا خاتمہ اور حشر و نشر ہو اَللّٰهُمَّ كَمَا جَمَعْتَنِيْ بَيْنَ حَدِيْثِ نَبِيِّكَ وَسُنَنِهِ فِي الدُّنْيَا فَأَجْمَعْ بَيْنِيْ وَبَيْنَهُ فِي الْعُقْبٰى بِرَحْمَتِكَ وَكَرَمِكَ اٰمِيْنَ يَامُجِيْبَ الدَّاعِيْنَ۔

❀❀❀❀

(٣٧٣٤) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: أَوَّلُ مَنْ صَلّٰى عَلِيٌّ.

(اسنادہ صحیح) سلسلة الاحاديث الضعيفة، تحت الحديث (٤٩٣٢)۔

ترجمہ: روایت ہے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہ پہلے جس نے نماز پڑھی مؤمنوں میں حضرت علیؓ ہیں۔

فائدہ: یہ حدیث غریب ہے اس سند سے نہیں جانتے ہم اس کو شعبہ سے کہ وہ روایت کرتے ہوں ابوبلج سے مگر محمد بن حمید کی روایت سے اور ابوبلج کا نام یحییٰ بن ابی سلیم ہے اور بعض علمائے محدثین نے کہا ہے کہ پہلے جو اسلام لائے مردوں سے ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ ہیں اور اسلام لائے حضرت علی رضی اللہ عنہ جب وہ آٹھ برس کے تھے اور عورتوں میں سب سے اول خدیجة الکبریٰ رضی اللہ عنہا ایمان لائیں۔

❀❀❀❀

(٣٧٣٥) عَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ يَقُوْلُ: أَوَّلُ مَنْ أَسْلَمَ عَلِيٌّ، قَالَ عَمْرُو بْنُ مُرَّةَ فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لِإِبْرٰهِيْمَ النَّخَعِيِّ فَأَنْكَرَهُ وَقَالَ: أَوَّلُ مَنْ أَسْلَمَ أَبُوْبَكْرٍ الصِّدِّيْقُ.

(اسناده صحيح) سلسلة الاحاديث الضعيفة تحت الحديث: ٤١٣٩.

ترجمہ: روایت ہے زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے کہا کہ اول جو اسلام لایا علیؓ ہیں عمرو بن مرہ نے کہا کہ میں نے اس کا ذکر ابراہیم نخعی سے کیا تو انہوں نے اس کو منکر جانا اور کہا کہ اول جو اسلام لائے ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ ہیں، یعنی لڑکوں میں اول حضرت علیؓ، اور بوڑھے مردوں میں حضرت صدیق رضی اللہ عنہ ہیں۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور ابوحمزہ کا نام طلحہ بن زید ہے۔

❀❀❀❀

(٣٧٣٦) عَنْ عَلِيٍّ قَالَ: لَقَدْ عَهِدَ إِلَيَّ النَّبِيُّ ﷺ النَّبِيُّ الْأُمِّيُّ أَنَّهُ لَايُحِبُّكَ إِلَّا مُؤْمِنٌ وَلَا يُبْغِضُكَ إِلَّا مُنَافِقٌ. قَالَ عَدِيُّ بْنُ ثَابِتٍ: أَنَا مِنَ الْقَرْنِ الَّذِيْنَ دَعَا لَهُمُ النَّبِيُّ ﷺ.

(اسناده صحيح) سلسلة الاحاديث الصحيحة (١٧٢٠)

ترجمہ: روایت ہے حضرت علیؓ سے کہ فرمایا مجھ سے نبی ﷺ نے جو نبی امی تھے کہ دوست نہ رکھے گا تجھ کو مگر وہی جو مؤمن ہوگا اور بغض نہ رکھے گا تجھ سے مگر وہی جو منافق ہوگا۔ عدی بن ثابت نے کہا کہ میں اس قرن میں ہوں جن کے لیے آپ نے دعا کی یعنی قرون ثلثہ مشہود بالخیر میں ہوں۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

❀❀❀❀

(٣٧٣٧) عَنْ أُمِّ عَطِيَّةَ قَالَتْ: بَعَثَ النَّبِيُّ ﷺ جَيْشًا فِيهِمْ عَلِيٌّ، قَالَتْ: فَسَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ وَهُوَ رَافِعٌ يَدَيْهِ وَيَقُوْلُ: ((اَللّٰهُمَّ لَا تُمِتْنِيْ حَتّٰى تُرِيَنِيْ عَلِيًّا)).

(اسناده ضعيف) تخريج المشكاة (٦٠٩٩) (اس میں ابی الجراح اور ام شرحیل دونوں مجھول ہیں)۔

ترجمہ: روایت ہے ام عطیہ رضی اللہ عنہا سے کہ بھیجا نبی ﷺ نے ایک لشکر کہ اس میں حضرت علی رضی اللہ عنہ بھی تھے اور کہا انہوں نے کہ سنا میں نے کہ آپؐ ہاتھ اٹھا کر دعا کرتے تھے کہ یا اللہ نہ مار مجھ کو جب تک نہ دکھائے مجھ کو علی کو (یعنی آپؐ نے دعا کی کہ وہ زندہ لوٹ آئیں اس لیے کہ آخر میں ان سے بہت کام لینا ہے)۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے نہیں جانتے ہم اس کو مگر اسی سند سے۔

مترجم: محامد حسنہ اور فضائل جمیلہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے بھی بہت ہیں منجملہ ان کے یہ ہے کہ رسول اللہ ﷺ سے آپ قرابت قریبہ رکھتے تھے اور شرافت نسب میں بہت عالی تھے چنانچہ نسب ان کا یہ ہے علیؓ بن ابی طالب بن عبدالمطلب اور ماں ان کی فاطمہ بیٹی اسد کی اور وہ بیٹے ہاشم کے ہیں ابو عمر نے کہا ہے کہ وہ پہلی ہاشمیہ ہیں کہ انہوں نے ہاشمی کو جنا غرض حضرت مرتضیٰ اور ان کے بھائی پدر اور مادر دونوں کی طرف سے ہاشمی ہیں اور ان کے بعد حضرت حسنین رضی اللہ عنہما اور ان کے بعد امام محمد باقر اور عبداللہ محض اور بھائی ان کے سب دونوں طرف سے ہاشمی ہیں اور جناب رسول اللہ ﷺ نے ان کی والدہ یعنی فاطمہ کے لیے فرمایا کہ میری ماں کے انتقال کے بعد وہی میری ماں تھیں کہ ابوطالب کے ہاں جب دعوت ہوتی تو وہ ہم کو کھانے پر جمع کرتیں اور فاطمہ میرے لیے اس میں کچھ بچا رکھتیں کہ میں پھر کھاتا۔ روایت کیا اس کو حاکم نے اور ان کے افضل مناقب سے عجیب امر یہ ہے کہ پیدائش جوف کعبہ میں ہوئی اور آنحضرت ﷺ صغر سنی سے ان کی پرورش کے متکفل ہوئے اور آنحضرتؐ جب نماز کا وقت آتا ابتدائے نبوت میں گھاٹیوں کی طرف مکہ کے نکل جاتے اور علیؓ بن ابی طالب بھی ان کے ساتھ اپنے باپ سے چھپ کر چلے جاتے اور وہاں نماز ادا کرتے شام تک ایک دن ابوطالب اس پر مطلع ہو گئے اور وہ دونوں نماز ادا کرتے تھے انہوں نے آپ سے پوچھا کہ یہ کون سا دین ہے جس پر تم چلتے ہو آپ نے فرمایا کہ اے چچا یہ اللہ کا اور فرشتوں کا، رسولوں، ہمارے دادا حضرت ابراہیم علیہ السلام کا دین ہے اور اللہ نے مجھے اس کے ساتھ مبعوث کیا ہے اور ان کو دعوت کی انہوں نے کہا اے میرے بھتیجے یہ تو مجھ سے نہیں ہو سکتا کہ میں اپنے ماں باپ کا دین چھوڑ دوں مگر قسم ہے اللہ کی کہ جب تک جیوں گا کوئی تمہیں ایذا نہیں دے سکے گا۔ اور مروی ہوا ہے کہ انہوں نے حضرت علیؓ سے کہا کہ اے بیٹے یہ کیا دین ہے جس پر تم چلتے ہو انہوں نے کہا اے میرے باپ میں ایمان لایا ہوں رسول اللہ ﷺ پر اور تصدیق کی ہے ان کی اور ان کے ساتھ نماز پڑھتا ہوں اور ان کا تابع ہوں تو ابوطالب نے کہا وہ تجھے خیر کے سوا اور کچھ نہ بتائے گا تو تو ان کا ساتھ کبھی نہ چھوڑنا۔ سبحان اللہ کیا اچھی بات کہی اور جب ابوطالب کا انتقال ہوا اور حضرت علیؓ نے ان کو غسل دیا آنحضرت ﷺ نے حضرت علیؓ کے لیے ایسی دعائے خیر دی اور تسلی فرمائی کہ وہ فرماتے ہیں وہ دعا مجھے سرخ اونٹوں سے بھی زیادہ پیاری ہے۔

اور جب آنحضرت ﷺ نے ارادہ ہجرت مصمم کیا حضرت علی رضی اللہ عنہ کو فرمایا کہ میرے بستر پر سو رہو وہ سو رہے اور اپنی جان عزیز آنحضرت ﷺ پر قربان کی اور آپ ﷺ کی ردائے مبارک اوڑھ لی کہ کافروں کو دھوکا ہوا اور آپ تشریف لے گئے پھر بعد چند روز کے علی رضی اللہ عنہ بھی ہجرت کر کے حاضر خدمت ہو گئے اور جب صحابہ میں مواخات واقع ہوئی آپ نے ان کو اپنا بھائی فرمایا۔ چنانچہ

روایت اس کی اوپر گزری اور مشہد بدر میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کو بڑے فضائل حاصل ہوئے۔

اول یہ کہ جب موضع بدر میں پہنچے چند لوگوں کو آپ نے خبر کفار دریافت کرنے کو روانہ کیا حضرت علی رضی اللہ عنہ بھی ان میں تھے۔

ثانیاً یہ کہ ہنگام مقاتلہ جب تین کفار لشکر سے نکلے اور مسلمانوں نے ان کا مدافعہ کیا حضرت علی رضی اللہ عنہ بھی ان میں تھے۔

ثالثاً یہ کہ جبرائیل یا میکائیل ان کے ساتھ تھے۔ روایت کیا اس کو حاکم نے اور بڑی فضیلت آپ کی یہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی لخت جگر نور چشم پدر فاطمہ رضی اللہ عنہا کو ان کے نکاح میں دیا اور مشہد احد میں بھی آپ کو بڑے فضائل ہاتھ آئے چنانچہ جب مصعب بن عمیر صاحب لواء شہید ہوئے آپ نے لوائے محمدی آپ کے ہاتھ میں دیا اور حضرت علی رضی اللہ عنہ نے قریش کے صاحب لواء کو واصل جہنم کیا اور بعد ختم غزوہ کے جب زخم مبارک آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا دھویا جاتا تھا تو خدمت آبپاشی کی حضرت علی کو تھی اور خندق کے دن جب کفار خندق سے پار چلے آئے حضرت علیؓ نے بکمال شجاعت عمرو بن عبدود کو روانہ جہنم فرمایا اور اس سے کفار کی کمر ٹوٹ گئی۔

اور بیعت الرضوان میں بھی حاضر تھے اور نامہ صلح آپ کے دست مبارک سے لکھا گیا۔

فقیر مترجم کہتا ہے کہ میں نے اس روایت کو لکھا اللہ کا فضل بہت وسیع ہے امید ہے کہ مجھے بھی اس سے زلہ ربائی کا درجہ عنایت فرمائے اور غزوۂ خیبر میں رایت فتح آپ ہی کے ہاتھ میں تھا۔ چنانچہ روایت اس کی اوپر گزری اور اس غزوہ میں آپ نے بڑی شجاعت اور دلاوری فرمائی کہ سپر آپ کی ٹوٹ گئی تھی آپ نے اس کے عوض ایک دروازہ اکھاڑ لیا اور سپر بنا لیا یہاں تک کہ فتح نمایاں ظاہر ہوئی ابورافع فرماتے ہیں کہ ہم سات آدمی چاہتے تھے کہ اس کو الٹیں تو اسے الٹ نہ سکے اور مباہلہ کے وقت آپ نے ان کو اپنا اہل فرمایا۔ چنانچہ تفصیل اس کی اوپر گزری۔ غرض فضائل اور محامد آپ کے بہت ہیں جزاہ اللہ عنا خیر الجزا۔

❀❀❀❀

۲۱۔ مَنَاقِبُ أَبِي مُحَمَّدٍ طَلْحَةَ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ رضی اللہ عنہ

مناقب طلحہ بن عبید اللہ رضی اللہ عنہ کے اور کنیت ان کی ابو محمد ہے

(۳۷۳۸) عَنِ الزُّبَيْرِ قَالَ: كَانَ عَلَى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ يَوْمَ أُحُدٍ دِرْعَانِ فَنَهَضَ إِلَى الصَّخْرَةِ فَلَمْ يَسْتَطِعْ فَأَقْعَدَ تَحْتَهُ طَلْحَةَ، فَصَعِدَ النَّبِيُّ ﷺ حَتَّى اسْتَوَى عَلَى الصَّخْرَةِ، فَقَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ: ((أَوْجَبَ طَلْحَةُ)). (اسناده حسن)

ترجمہ: روایت ہے زبیرؓ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جنگ احد میں دو زرہیں پہنے ہوئے تھے اور ایک پتھر پر چڑھنے لگے تو نہ چڑھ سکے پس بٹھایا طلحہ رضی اللہ عنہ کو اپنے نیچے اور چڑھ گئے تو سنا میں نے کہ فرماتے تھے واجب ہو چکی طلحہ کے لیے یعنی جنت۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے۔

مترجم: اس حدیث سے معلوم ہوا کہ وہ جنتی ہیں اور جو معاملات ان کے اور حضرت علیؓ کے درمیان گزرے اللہ اسے معاف کرنے والا ہے۔

❀❀❀❀

(٣٧٣٩) عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ : سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ : ((مَنْ سَرَّهُ أَنْ يَنْظُرَ إِلٰى شَهِيْدٍ يَمْشِيْ عَلٰى وَجْهِ الْأَرْضِ فَلْيَنْظُرْ إِلٰى طَلْحَةَ بْنِ عُبَيْدِاللّٰهِ)).

(اسناده صحيح) سلسلة الاحاديث الصحيحة (١٢٦)

ترجمہ: روایت ہے جابرؓ سے، کہا کہ سنا میں نے رسول اللہ ﷺ سے آپ نے فرمایا: جس کو خوش لگے کہ شہید کو زمین پر چلتا دیکھے تو طلحہ بن عبیداللہ کو دیکھے۔

فائدہ : یہ حدیث غریب ہے نہیں جانتے ہم اس کو مگر صلت بن دینار کی روایت سے اور کلام کیا اس سے ان میں بعض اہل علم نے اور ضعیف کہا ہے ان کو اور کلام کیا ہے بعض نے صالح بن موسیٰ میں بھی۔

❀❀❀❀

(٣٧٤٠) عَنْ مُوْسَى بْنِ طَلْحَةَ قَالَ : دَخَلْتُ عَلٰى مُعَاوِيَةَ قَالَ : أَلَا أُبَشِّرُكَ؟ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ : ((طَلْحَةُ مِمَّنْ قَضٰى نَحْبَهُ)). (اسناده حسن).

ترجمہ: روایت ہے موسیٰ بن طلحہؒ سے کہا انہوں نے کہ میں داخل ہوا حضرت معاویہؓ کے پاس اور انہوں نے کہا میں تجھے ایک بشارت دوں میں نے سنا ہے رسول اللہ ﷺ سے کہ فرماتے تھے طلحہؓ ان میں ہیں جن کے حق میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ وہ اپنا کام پورا کر چکے ہیں یعنی تائید دین پوری کر چکے اور حقوق ایمان پورے بجا لا چکے۔

❀❀❀❀

(٣٧٤١) عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِيْ طَالِبٍ يَقُوْلُ : سَمِعْتُ أُذُنِيْ مِنْ فِيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَهُوَ يَقُوْلُ : ((طَلْحَةُ وَالزُّبَيْرُ جَارَايَ فِي الْجَنَّةِ)). (اسناده ضعيف) تخريج المشكاة (٦١٢٣) سلسلة الاحاديث الضعيفة (٢٣١١) (اس میں ابوعبدالرحمٰن بن منصور ضعیف ہے)

ترجمہ: روایت ہے علی بن ابی طالبؓ سے کہ کہا انہوں نے میرے کانوں نے سنا رسول اللہ ﷺ کے منہ مبارک سے کہ فرماتے تھے طلحہؓ اور زبیرؓ دونوں ہمسایہ ہیں میرے یعنی جنت میں۔

فائدہ : یہ حدیث غریب ہے کہ نہیں جانتے ہم اس کو مگر اسی سند سے۔

❀❀❀❀

(۳۷۴۲) عَنْ طَلْحَةَ أَنَّ أَصْحَابَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَالُوْا لِأَعْرَابِيٍّ جَاهِلٍ: سَلْهُ عَمَّنْ قَضٰى نَحْبَهُ، مَنْ هُوَ؟ وَكَانُوْا لَا يَجْتَرِئُوْنَ عَلٰى مَسْئَلَتِهٖ يُوَقِّرُوْنَهُ وَيَهَابُوْنَهُ فَسَأَلَهُ الْأَعْرَابِيُّ فَأَعْرَضَ عَنْهُ، ثُمَّ سَأَلَهُ فَأَعْرَضَ عَنْهُ. ثُمَّ سَأَلَهُ فَأَعْرَضَ عَنْهُ. ثُمَّ إِنِّي اطَّلَعْتُ مِنْ بَابِ الْمَسْجِدِ وَعَلَيَّ ثِيَابٌ خُضْرٌ فَلَمَّا رَآنِي النَّبِيُّ ﷺ قَالَ: ((أَيْنَ السَّائِلُ عَمَّنْ قَضٰى نَحْبَهُ))؟ قَالَ الْأَعْرَابِيُّ: أَنَا، يَارَسُوْلَ اللّٰهِ! قَالَ: ((هٰذَا مِمَّنْ قَضٰى نَحْبَهُ)). (حسن صحیح)

ترجمہ: روایت ہے طلحہؓ سے کہ اصحاب رسول اللہ ﷺ نے ایک اعرابی نادان سے کہا کہ پوچھ تو آپ سے کہ وہ کون ہے جو اپنا کام پورا کر چکا اور وہ جرأت نہ کرتے تھے آپ سے پوچھنے کی آپ کی توقیر کرتے تھے سو پوچھا آپؐ سے اعرابی نے اور آپؐ نے منہ پھیر لیا پھر پوچھا آپؐ نے منہ پھیر لیا پھر پوچھا آپؐ نے منہ پھیر لیا طلحہؓ نے کہا کہ میں پھر دروازہ سے مسجد میں آیا اور میں سبز کپڑے پہنے ہوئے تھا جب مجھ کو آپؐ نے دیکھا تو فرمایا کہ وہ پوچھنے والا کہاں ہے اعرابی نے کہا میں ہوں یا رسول اللہ آپؐ نے فرمایا یہ طلحہ انہیں لوگوں میں ہیں جو اپنا کام پورا کر چکے۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے نہیں جانتے ہم اس کو مگر ابوکریب کی روایت سے کہ وہ یونس بن بکیر سے روایت کرتے ہیں۔ اور روایت کی کئی کبار محدثین نے ابوکریب سے یہی حدیث اور سنا میں نے محمد بن اسماعیل بخاری سے کہ وہ بھی روایت کرتے تھے اس کو ابوکریب سے اور کہا انہوں نے اس حدیث کو کتاب الفوائد میں۔

❁ ❁ ❁ ❁

۲۲۔ باب: مَنَاقِبُ الزُّبَيْرِ بْنِ الْعَوَّامِ رضی اللہ عنہ

مناقب زبیر بن عوام رضی اللہ عنہ کے

(۳۷۴۳) عَنِ الزُّبَيْرِ، قَالَ: جَمَعَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ أَبَوَيْهِ يَوْمَ قُرَيْظَةَ فَقَالَ: ((بِأَبِيْ وَأُمِّيْ)). (اسناده صحيح)

ترجمہ: روایت ہے حضرت زبیرؓ سے کہ انہوں نے کہا جمع کیا میرے لیے رسول اللہ ﷺ نے اپنے ابوین بنی قریظہ کی لڑائی کے دن یعنی فرمایا کہ ماں باپ میرے تیرے اوپر فدا ہیں۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

❁ ❁ ❁ ❁

۲۳۔ باب: ((ان لكل نبي حواريا......))

ہر نبی کے حواری ہیں......

(۳۷۴۴) عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِيْ طَالِبٍ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((إِنَّ لِكُلِّ نَبِيٍّ حَوَارِيًّا وَإِنَّ حَوَارِيَّ الزُّبَيْرُ

بْنُ الْعَوَّامِ)). (حسن صحیح)

ترجمہ: روایت ہے حضرت علیؓ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کہ ہر نبی کے حواری ہیں اور میرا حواری زبیر بن عوام ہے۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور حواری کے معنی مددگار کے ہیں۔

❀❀❀❀

٢٤۔ باب

(٣٧٤٥) عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ : سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ : ((**إِنَّ لِكُلِّ نَبِيٍّ حَوَارِيًّا وَإِنَّ حَوَارِيَّ الزُّبَيْرُ بْنُ الْعَوَّامِ**)) وَزَادَ أَبُوْ نُعَيْمٍ فِيْهِ : يَوْمَ الْأَحْزَابِ قَالَ : ((**مَنْ يَأْتِيْنَا بِخَبَرِ الْقَوْمِ**))؟ قَالَ الزُّبَيْرُ : أَنَا قَالَهَا ثَلَاثًا. قَالَ الزُّبَيْرُ : أَنَا . (اسناده صحيح) الروض النضير (٦٩٧) تخريج المختارة (٤٣٣)

ترجمہ: روایت ہے جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے کہا انہوں نے کہ سنا میں نے رسول اللہ ﷺ سے کہ فرماتے تھے ہر نبی کے حواری ہیں اور میرے حواری زبیرؓ ہیں اور زیادہ کیا ابونعیم نے اس روایت میں یہ بھی کہ احزاب کے دن آپ نے فرمایا کہ کون لاتا ہے میرے پاس خبر کافروں کی یعنی وہ بھاگ گئے یا نہیں تو زبیرؓ نے عرض کی کہ میں اور آپ نے تین بار یہی فرمایا ہر بار زبیرؓ نے یہی جواب دیا کہ میں۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

مترجم: یعنی جنگ احزاب میں کئی قوموں نے آ کر مدینہ کو گھیر لیا تھا اور آپ نے بمشورہ سلمان فارسی رضی اللہ عنہ مدینہ کے گرد خندق کھودلی اسی کو جنگ خندق بھی کہتے ہیں غرض ایک رات نہایت سردی تھی اور مارے جاڑے کے کوئی سر باہر نہ نکال سکتا تھا اس وقت آپ نے اصحاب سے فرمایا کہ کافروں کی خبر کون لا سکتا ہے کسی نے جواب نہ دیا سوا زبیرؓ کے پھر گئے اور کافروں کو دیکھا کہ مارے سردی کے اور ہوا کے پریشان ہیں اور خیمے ان کے اکھڑ گئے اور ہانڈیاں الٹ گئیں اور سب بھاگ گئے اور زبیر رضی اللہ عنہ کو بالکل سردی نہ معلوم ہوئی یہ معجزہ تھا آپ کا۔

❀❀❀❀

(٣٧٤٦) عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ قَالَ : أَوْصَى الزُّبَيْرُ إِلٰى ابْنِهِ عَبْدِاللّٰهِ صَبِيْحَةَ الْجَمَلِ فَقَالَ : مَا مِنِّيْ عُضْوٌ إِلَّا وَقَدْ جُرِحَ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ حَتّٰى انْتَهٰى ذٰلِكَ إِلٰى فَرْجِهِ . (صحيح الاسناد)

ترجمہ: روایت ہے ہشام بن عروہ سے کہ وصیت کی زبیرؓ نے اپنے بیٹے عبداللہ کو جمل کی صبح کو اور کہا کہ کوئی عضو میرا ایسا نہیں جو زخمی نہ ہوا ہو رسول اللہ ﷺ کی رفاقت میں یہاں تک کہ میری فرج بھی (اور یہ وصیت شاید اس لیے کی کہ غسل کے وقت کوئی نقصان کا گمان نہ کرے سبحان اللہ کیا جاں نثاریاں تھیں صحابہ کی آنحضرت ﷺ کے ساتھ کہ ساری امت کو ان سے فخر ہے)۔

فائدہ : یہ حدیث حسن ہے غریب ہے حماد بن زید کی روایت سے۔

مترجم : جمل کہتے ہیں اونٹ کو اور یوم الجمل اس لڑائی کا نام ہے جس میں ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا اونٹ پر سوار ہو کر حضرت علیؓ سے مقابل ہوئی تھیں طلحہؓ اور زبیرؓ ام المؤمنین رضی اللہ عنہا کے ساتھ تھے اور بعد قتال پھر اپنی خطا سے مطلع ہوئیں اور اللہ کی رحمت نے اس کا تدارک کیا۔ چنانچہ مروی ہے ام المؤمنینؓ سے کہ انہوں نے فرمایا کاش میں ایک شاخ سبز ہوتی کسی درخت کی اور اس محاربہ میں نہ جاتی اور حضرت طلحہؓ نے بھی انتقال کے وقت حضرت علی رضی اللہ عنہ کی بیعت قبول کی اور زبیرؓ جب مقابل حضرت علی رضی اللہ عنہ ہوئے آپ نے ان سے فرمایا کہ تمہیں یاد نہیں کہ ایک دن میں اور تم چپکے چپکے باتیں کرتے تھے کہ آپ نے فرمایا تو ان سے سرگوشی کرتا ہے اور ایک دن یہ تجھ سے لڑے گا اور ظالم ہوگا یعنی زبیرؓ غرض جب ان کو وہ حدیث یاد آئی اپنی سواری جنگ سے پھیری اور لڑائی سے باز آئے راہ میں پھر ایک شخص نے ان کو شہید کیا غرض صحابہ میں جو اختلاف اور قتال باہمی ہوا ہے وہ براہ اجتہاد تھا اور مجتہد کو خطا میں بھی ایک ثواب ہے پس ہرگز وہ پاک لوگ قابل طعن نہیں بلکہ سب مرحوم و مغفور مرضی ہیں رضي الله عنهم ورضوا عنه۔

❀ ❀ ❀ ❀

٢٥ باب: مَنَاقِبُ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفِ بن عبد عوف الزهري رضی اللہ عنہ

مناقب عبدالرحمٰن بن عوف بن عبدعوف زھری رضی اللہ عنہ کے

(٣٧٤٧) عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : ((أَبُوْبَكْرٍ فِي الْجَنَّةِ، وَعُمَرُ فِي الْجَنَّةِ، وَعُثْمَانُ فِي الْجَنَّةِ، وَعَلِيٌّ فِي الْجَنَّةِ، وَطَلْحَةُ فِي الْجَنَّةِ، وَالزُّبَيْرُ فِي الْجَنَّةِ، وَعَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَوْفٍ فِي الْجَنَّةِ، وَسَعْدُ بْنُ أَبِيْ وَقَّاصٍ فِي الْجَنَّةِ، وَسَعِيْدُ بْنُ زَيْدٍ فِي الْجَنَّةِ، وَأَبُوْعُبَيْدَةَ بْنُ الْجَرَّاحِ فِي الْجَنَّةِ)).

(اسناده صحيح) تخريج المشكاة (٦١١٨، ٦١١٩) تخريج شرح العقيدة الطحاوية (٧٢٨).

ترجمہ: روایت ہے عبدالرحمٰن بن عوف سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے: ابوبکر جنت میں ہیں اور عمر جنت میں ہیں، اور عثمان جنت میں ہیں، اور علی جنت میں ہیں، اور طلحہ جنت میں ہیں، اور زبیر جنت میں ہیں، اور عبدالرحمٰن بن عوف جنت میں ہیں، اور سعد بن ابی وقاص جنت میں ہیں، اور سعید بن زید جنت میں ہیں، اور ابوعبیدہ جنت میں ہیں، یعنی یہ دسوں جنتی ہیں رضی اللہ عنہم اور انہیں عشرہ مبشرہ کہتے ہیں۔

فائدہ : روایت کی ہم سے ابومصعب نے کہ پڑھا انہوں نے عبدالعزیز بن محمد کے آگے انہوں نے روایت کی عبدالرحمٰن بن حمید سے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے سعید بن زیدؓ سے انہوں نے نبی ﷺ سے مانند اس کے۔ اور نہیں ذکر کیا اس سند میں عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ کا اور مروی ہوئی یہ حدیث عبدالرحمٰن بن عبید سے انہوں نے روایت کی اپنے باپ سے انہوں نے سعید بن

زیدؓ سے انہوں نے نبی ﷺ سے مانند اس کے اور یہ صحیح تر ہے حدیث اول سے۔

❀❀❀❀

(۳۷۴۸) عَنْ سَعِيدِ بْنِ زَيْدٍ حَدَّثَهُ فِي نَفَرٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ : ((عَشَرَةٌ فِي الْجَنَّةِ: أَبُوْبَكْرٍفِي الْجَنَّةِ، وَعُمَرُ فِي الْجَنَّةِ، وَعَلِيٌّ وَعُثْمَانُ وَالزُّبَيْرُ وَطَلْحَةُ وَعَبْدُالرَّحْمٰنِ وَأَبُوْعُبَيْدَةَ وَسَعْدُ بْنُ أَبِي وَقَّاصٍ)) قَالَ : فَعَدَّ هٰؤُلَاءِ التِّسْعَةَ وَسَكَتَ عَنِ الْعَاشِرِ۔ فَقَالَ : الْقَوْمُ: نَنْشُدُكَ اللّٰهَ يَاأَبَاالْأَعْوَرِ! مَنِ الْعَاشِرُ؟ قَالَ : نَشَدْ تُمُوْنِي بِاللّٰهِ. أَبُوالْأَعْوَرِ فِي الْجَنَّةِ. قَالَ : هُوَ سَعِيْدُ بْنُ زَيْدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ نُفَيْلٍ. (اسناده صحيح) ((تخريج شرح العقيدة الطحاوية)) الروض النضير (٤٢٥)

ترجمہ: روایت ہے سعید بن زید رضی اللہ عنہ سے کہ انہوں نے چند لوگوں میں بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا دس شخص جنت میں ہیں ابوبکر رضی اللہ عنہ جنت میں ہیں۔ اور عمرؓ جنت میں ہیں اور علیؓ، عثمانؓ، زبیرؓ، طلحہؓ، عبدالرحمٰنؓ، ابوعبیدہؓ اور سعد بن ابی وقاصؓ۔ کہا راوی نے کہ پھر گنا انہوں نے ان نو شخصوں کو اور چپ رہے دسویں پر پھر لوگوں نے کہا قسم دیتے ہیں ہم تم کو اے ابا الاعور وہ دسواں کون ہے تو انہوں نے کہا تم نے مجھ کو قسم دی اللہ کی ابوالاعور جنت میں ہیں۔ کہا راوی نے وہ سعید بن زید بن عمرو بن نفیل ہیں۔

فائدہ: سنا میں نے محمد سے کہتے تھے یہ زیادہ صحیح ہے حدیث اول سے۔

❀❀❀❀

(۳۷۴۹) عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ يَقُوْلُ : ((إِنَّ أَمْرَكُنَّ لَمِمَّا يُهِمُّنِي بَعْدِيْ، وَلَنْ يَصْبِرَ عَلَيْكُنَّ إِلَّا الصَّابِرُوْنَ)) قَالَ : ثُمَّ تَقُوْلُ عَائِشَةُ : فَسَقَى اللّٰهُ أَبَاكَ مِنْ سَلْسَبِيْلِ الْجَنَّةِ، تُرِيْدُ: عَبْدَالرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ وَقَدْ كَانَ وَصَلَ أَزْوَاجَ النَّبِيِّ ﷺ بِمَالٍ بِيْعَتْ بِأَرْبَعِيْنَ أَلْفًا .

(اسناده حسن) المشكاة (٦١٣٠، ٦١٣١)

ترجمہ: روایت ہے ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ رسول اللہ ﷺ فرماتے تھے اپنی بیویوں سے کہ تمہارا کام ایسا ہے کہ مجھے فکر میں ڈالتا ہے کہ بعد میرے کیا ہوگا یعنی حال تمہارا اور نہ صبر کریں گے تمہارے ادائے حقوق اور خدمت میں مگر صابرین۔ کہا راوی نے کہ پھر ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی تھیں کہ اللہ تعالیٰ تیرے باپ کو سلسبیل جنت سے سیراب کرے مراد لیتی تھیں وہ عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ کو اور انہوں نے سلوک کیا تھا آپ کی بیویوں کے ساتھ ایسے مال سے جو چالیس ہزار کو بکا۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے۔

❀❀❀❀

(۳۷۵۰) عَنْ أَبِیْ سَلَمَةَ أَنَّ عَبْدَالرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ أَوْصٰی بِحَدِیْقَةٍ لِّأُمَّهَاتِ الْمُؤْمِنِیْنَ بِیْعَتْ بِأَرْبَعِ مِائَةِ أَلْفٍ .

(حسن الاسناد صحیح بماقبله)

ترجمہ: روایت ہے ابوسلمہ ؓ سے کہ عبدالرحمٰن بن عوف نے وصیت کی ایک باغ کی امہات المومنین کے لیے کہ وہ چار لاکھ کو بکا شاید حدیث اول میں دینار اور اس حدیث میں درہم مراد ہیں۔

فائدہ : یہ حدیث حسن ہے غریب ہے۔

❋❋❋

٢٦۔ باب: مَنَاقِبُ أَبِيْ إِسْحَاقَ سَعْدِ بْنِ أَبِيْ وَقَّاصٍ رضی اللہ عنہ وَاِسْمُهُ أَبِيْ وَقَّاصٍ مَالِكُ بْنِ وُهَيْبٍ

ابواسحاق سعد بن ابی وقاص کے مناقب

اور کنیت ان کی ابی اسحاق ہے وہ بیٹے ہیں ابی وقاص کے اور نام ان کا مالک ہے وہ بیٹے ہیں وہیب کے

(٣٧٥١) عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِيْ وَقَّاصٍ: أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((اَللّٰهُمَّ اسْتَجِبْ لِسَعْدٍ إِذَا دَعَاكَ)).

(اسناده صحيح) تخريج المشكاة (٦١٦٥)

ترجمہ: روایت ہے سعدؓ سے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: یا اللہ قبول کر سعد کی دعا کو جب وہ تجھ سے دعا کرے۔

فائدہ: مروی ہوئی ہے یہ حدیث اسماعیل سے انہوں نے روایت کی قیس سے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: اللہ قبول کر سعد کی دعا کو جب وہ تجھ سے دعا کرے۔

❀❀❀❀

(٣٧٥٢) عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ: أَقْبَلَ سَعْدٌ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((هٰذَا خَالِيْ فَلْيُرِنِيْ امْرُؤٌ خَالَهُ)).

(اسناده صحيح) تخريج المشكاة (٦١٢٧)

ترجمہ: روایت ہے جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے کہ سعد آئے تو نبی ﷺ نے فرمایا یہ میرے ماموں ہیں بھلا کوئی دکھائے مجھے اپنا ماموں یعنی جیسے میرے ماموں ہیں ایسا کسی کا ماموں نہیں۔

فائدہ: یہ حدیث غریب ہے نہیں جانتے ہم اس کو مگر روایت سے مجالد کے اور سعد قبیلہ بنوزہرہ سے تھے اور ماں رسول اللہ ﷺ کی اسی قبیلہ سے تھیں اس لیے آپ نے ان کو اپنا ماموں فرمایا۔

❀❀❀❀

(٣٧٥٣) عَنْ عَلِيٍّ قَالَ: مَا جَمَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ أَبَاهُ وَأُمَّهُ لِأَحَدٍ إِلَّا لِسَعْدٍ، قَالَ لَهُ يَوْمَ أُحُدٍ: ((ارْمِ فِدَاكَ أَبِيْ وَأُمِّيْ أَرْمِ))، وقال له: ((أَيُّهَا الْغُلَامُ الْحَزَوَّرُ)). (منكر) بذكر الغلام الحزور

ترجمہ: روایت ہے علیؓ سے کہ جمع نہیں کیا رسول اللہ ﷺ نے اپنے ماں باپ کو کسی کے لیے سوا سعد کے کہ ان سے فرمایا احد کے دن مار تو ایک تیر میرے ماں باپ فدا ہیں تجھ پر مارا ے جوان پٹھے۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔ اور اس بارے میں سعدؓ سے بھی روایت ہے اور روایت کی کئی لوگوں نے یہ حدیث یحییٰ بن سعید

سے انہوں نے سعید بن مسیب سے روایت کی ہم سے قتیبہ نے انہوں نے لیث بن سعد سے اور عبدالعزیز بن محمد سے انہوں نے یحییٰ بن سعید سے انہوں نے سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے کہا جمع کیا میرے لیے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے ماں باپ کو احد کے دن۔
یہ حدیث صحیح ہے۔ اور مروی ہوئی یہ حدیث عبداللہ بن شداد بن الہاد سے انہوں نے روایت کی علیؓ سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے۔ روایت کی یہ ہم سے محمود بن غیلان نے انہوں نے وکیع سے انہوں نے سفیان سے انہوں نے سعد بن ابراہیم سے انہوں نے عبداللہ بن شداد سے انہوں نے علی بن ابی طالبؓ سے کہا حضرت علیؓ نے نہیں سنا میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ فدا کیا ہو آپؐ نے اپنے ماں باپ کو کسی پر سوا سعد کے اور میں نے سنا ان کو احد کے دن کہ فرماتے تھے: مار تو اے سعد ایک تیر میرے ماں باپ تیرے اوپر فدا ہیں۔

❀❀❀❀

(۳۷۵۴) عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ قَالَ : جَمَعَ لِي رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ أَبَوَيْهِ يَوْمَ أُحُدٍ . [اسناده صحيح]

ترجمہ: سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہتے ہیں کہ جمع کیا میرے لئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے ماں باپ کو جنگ احد کے دن۔

فائدہ : یہ حدیث صحیح ہے۔

❀❀❀❀

(۳۷۵۵) عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ قَالَ : مَا سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَفْدِيْ أَحَدًا بِأَبَوَيْهِ إِلَّا لِسَعْدٍ، فَإِنِّي سَمِعْتُهُ يَوْمَ أُحُدٍ يَقُوْلُ : **((ارْمِ سَعْدُ، فِدَاكَ أَبِي وَأُمِّي))** . (اسناده صحيح)

ترجمہ: روایت ہے سیدنا علی بن ابی طالب سے، انہوں نے کہا: نہیں سنا میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ فدا کیا ہو آپ نے اپنے ماں باپ کو کسی پر سوا سعد رضی اللہ عنہ کے، اور میں نے سنا ان کو احد کے دن کہ فرماتے تھے: مار تو اے سعد ایک تیر، میرے ماں باپ فدا ہیں تجھ پر۔

❀❀❀❀

(۳۷۵۶) عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ : سَهِرَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ مَقْدَمَهُ الْمَدِيْنَةَ لَيْلَةً فَقَالَ : **((لَيْتَ رَجُلًا صَالِحًا يَحْرُسُنِي اللَّيْلَةَ))**، قَالَتْ : فَبَيْنَمَا نَحْنُ كَذٰلِكَ إِذْ سَمِعْنَا خَشْخَشَةَ السِّلَاحِ فَقَالَ: **((مَنْ هٰذَا))**؟ فَقَالَ سَعْدُ بْنُ أَبِي وَقَّاصٍ، فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ **((مَا جَاءَ بِكَ))**؟ فَقَالَ سَعْدٌ : وَقَعَ فِي نَفْسِي خَوْفٌ عَلٰى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَجِئْتُ أَحْرُسُهُ: فَدَعَا لَهُ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ثُمَّ نَامَ .

(اسناده صحيح) صحيح الادب المفرد۶۲۲)

ترجمہ: روایت ہے ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہا کہ ایک دن آنکھ نہ لگی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مدینہ میں جب وہ کسی غزوہ سے لوٹ کر آتے تھے تو فرمایا آپؐ نے کہ کوئی نیک مرد ہوتا کہ وہ باقی رات میری چوکیداری کرتا فرمایا ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ

ہم اسی خیال میں تھے کہ ایک شخص کے ہتھیاروں کی آواز سنی اور آپ نے پوچھا کون انہوں نے عرض کی سعد بن ابی وقاص آپؐ نے فرمایا تم کیوں آئے کہا انہوں نے میرے دل میں خوف آیا کہ رسول اللہ ﷺ کو کوئی ضرر نہ پہنچائے تو حاضر ہوا میں کہ پہرہ دوں آپؐ کے لیے، سو دعا کی ان کے لیے رسول اللہ ﷺ نے اور سو گئے۔

فائدہ : یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

❀❀❀❀

۲۷۔ باب: مَنَاقِبُ أَبِي الْأَعْوَرِ
وَاسْمُهُ: سَعِيْدُ بْنُ زَيْدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ نُفَيْلٍ رضی اللہ عنہ

مناقب سعید رضی اللہ عنہ کے اور کنیت ان کی ابوالاعور ہے
اور وہ بیٹے ہیں زید کے وہ عمرو کے وہ نفیل کے

(۳۷۵۷) **عَنْ** سَعِيْدِ بْنِ زَيْدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ نُفَيْلٍ أَنَّهُ قَالَ : أَشْهَدُ عَلَى التِّسْعَةِ أَنَّهُمْ فِي الْجَنَّةِ، وَلَوْ شَهِدْتُ عَلَى الْعَاشِرِ لَمْ آثَمْ قِيْلَ وَكَيْفَ ذٰلِكَ؟ قَالَ : كُنَّا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ بِحِرَاءَ فَقَالَ : ((**اثْبُتْ حِرَاءُ، فَإِنَّهُ لَيْسَ عَلَيْكَ إِلَّا نَبِيٌّ أَوْ صِدِّيْقٌ أَوْ شَهِيْدٌ**))، قِيْلَ: وَمَنْ هُمْ؟ قَالَ : رَسُوْلُ اللّٰهِ وَأَبُوْبَكْرٍ وَعُمَرُ وَعُثْمَانُ وَعَلِيٌّ وَطَلْحَةُ وَالزُّبَيْرُ وَسَعْدٌ وَعَبْدُالرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ، قِيْلَ: فَمَنِ الْعَاشِرُ؟ قَالَ: أَنَا. (اسنادہ صحیح)

ترجمہ: روایت ہے سعید رضی اللہ عنہ سے کہ کہا انہوں نے میں گواہی دیتا ہوں نو شخصوں کی کہ وہ جنتی ہیں اور اگر دسویں کو کہوں تو بھی گنہگار نہیں لوگوں نے کہا کیونکر انہوں نے کہا کہ ہم ساتھ تھے رسول اللہ ﷺ کے حرا میں تو آپؐ نے فرمایا اے حرا ٹھہرا رہ کہ تیرے اوپر کوئی نبی ہے یا صدیق یا شہید ہے لوگوں نے عرض کی کہ وہ کون لوگ ہیں یعنی جنہیں آپؐ نے صدیق یا شہید فرمایا آپؐ نے فرمایا ابوبکر، عمر، عثمان، طلحہ، زبیر، سعد اور عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہم ہیں لوگوں نے کہا کہ وہ دسواں کون ہے سعید نے کہا میں ہوں۔

فائدہ : یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔ اور مروی ہوئی یہ کئی سندوں سے بواسطہ سعید بن زید رضی اللہ عنہ کے نبی ﷺ سے۔ روایت کی ہم سے احمد بن منیع نے انہوں نے حجاج بن محمد سے انہوں نے شعبہ سے انہوں نے حر بن صباح سے انہوں نے عبدالرحمٰن بن اخنس سے انہوں نے نبی ﷺ سے مانند اس کے معنوں میں۔ یہ حدیث حسن ہے۔

❀❀❀❀

مَنَاقِبُ أَبِي عُبَيْدَةَ عَامِرِ بْنِ الْجَرَّاحِ رضی اللہ عنہ

مناقب ابوعبیدہ عامر بن جراح رضی اللہ عنہ کے

(ل) عَنْ حُذَيْفَةَ بْنِ الْيَمَانِ قَالَ : جَاءَ الْعَاقِبُ وَالسَّيِّدُ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَا : ابْعَثْ مَعَنَا أَمِينَكَ، قَالَ : ((فَإِنِّي سَأَبْعَثُ مَعَكُمْ أَمِينًا حَقَّ أَمِينٍ))، فَأَشْرَفَ لَهَا النَّاسُ فَبَعَثَ أَبَا عُبَيْدَةَ. قَالَ : وَكَانَ أَبُو إِسْحَاقَ إِذَا حَدَّثَ بِهٰذَا الْحَدِيثِ عَنْ صِلَةَ قَالَ : سَمِعْتُهُ مُنْذُ سِتِّينَ سَنَةً.

[اسناده صحيح] تخريج مشكاة المصابيح (٦١٢٣) سلسلة الاحاديث الصحيحة (١٩٦٤)

ترجمہ: روایت ہے حذیفہؓ سے کہ آئے سرداراور اس کے نائب ایک قوم کے نبی ﷺ کے پاس اوران دونوں نے کہا کہ بھیج دیجیے ہمارے ساتھ ایک اپنے امین کو آپؐ نے فرمایا میں تمہارے ساتھ ایک پورا امین بھیجتا ہوں، سولوگ اس خدمت کی خواہش کرنے لگے پھر بھیجا آپؐ نے ابوعبیدہ کو اور کہا راوی نے کہ ابواسحاق جب یہ حدیث روایت کرتے صلہ سے تو کہتے کہ سنی میں نے یہ حدیث ان سے ساٹھ برس سے۔

فائدہ : یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔اور مروی ہوا ابن عمر اور انس رضی اللہ عنہم سے کہ نبی ﷺ نے فرمایا کہ ہر امت کا ایک امین ہوتا ہے اور اس امت کا امین ابوعبیدہ بن الجراحؓ ہے۔روایت کی ہم سے محمد بن بشار نے انہوں نے مسلم بن قتیبہ اور ابوداؤد سے انہوں نے شعبہ سے انہوں نے ابواسحاق سے کہ کہا حذیفہ نے کہ کہا میں نے صلہ بن زفر سے سونے کا آدمی ہے یعنی بہت اچھا ہے۔

❀ ❀ ❀ ❀

(ب) عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ شَقِيقٍ قَالَ : قُلْتُ لِعَائِشَةَ : أَيُّ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ كَانَ أَحَبَّ إِلَيْهِ؟ قَالَتْ : أَبُوبَكْرٍ، قُلْتُ : ثُمَّ مَنْ؟ قَالَتْ : ثُمَّ عُمَرُ، قُلْتُ : ثُمَّ مَنْ؟ قَالَتْ : ثُمَّ أَبُوعُبَيْدَةَ بْنُ الْجَرَّاحِ، قُلْتُ : ثُمَّ مَنْ؟ فَسَكَتَتْ . (اسناده صحيح) التعليق على الاحسان (٧٠٦٣)

ترجمہ: روایت ہے عبداللہ بن شقیق سے کہ کہا انہوں نے پوچھا میں ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ اصحاب میں بہت پیارا رسول اللہ ﷺ کا کون تھا؟ انہوں نے فرمایا ابوبکر میں نے کہا پھر کون پھر عمرؓ میں نے کہا پھر کون کہا انہوں نے ابوعبیدہ بن الجراحؓ میں نے کہا پھر کون تو وہ چپ ہو رہیں۔

❀ ❀ ❀ ❀

(ج) عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ : ((نِعْمَ الرَّجُلُ أَبُوبَكْرٍ، نِعْمَ الرَّجُلُ عُمَرُ، نِعْمَ الرَّجُلُ أَبُو عُبَيْدَةَ بْنُ الْجَرَّاحِ)) . (اسناده حسن) سلسلة الاحاديث الصحيحة (٢/٥٣٤)

ترجمہ: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے کہا فرمایا رسول اللہ ﷺ نے: ابو بکر، عمر اور ابو عبیدہ رضی اللہ عنہم نیک آدمی ہیں۔

فائدہ : یہ حدیث حسن ہے نہیں جانتے ہم اس کو مگر سہیل کی روایت سے۔

❀❀❀❀

۲۸۔ باب: مَنَاقِبُ أَبِي الْفَضْلِ عَمِّ النَّبِيِّ ﷺ وَهُوَ الْعَبَّاسُ بْنُ عَبْدِالْمُطَّلِبِ رضی اللہ عنہ

مناقب عباس رضی اللہ عنہ کے

اور کنیت ان کی ابوالفضل ہے اور وہ چچا ہیں نبی ﷺ کے بیٹے ہیں عبدالمطلب کے

(۳۷۵۸) عَنْ عَبْدِالْمُطَّلِبِ بْنِ رَبِيعَةَ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ عَبْدِالْمُطَّلِبِ أَنَّ الْعَبَّاسَ بْنَ عَبْدِالْمُطَّلِبِ دَخَلَ عَلَى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ مُغْضَبًا وَأَنَا عِنْدَهُ فَقَالَ: ((**مَا أَغْضَبَكَ**))؟ قَالَ: يَارَسُولَ اللّٰهِ! مَالَنَا وَلِقُرَيْشٍ إِذَا تَلَاقَوْا بَيْنَهُمْ تَلَاقَوْا بِوُجُوهٍ مُبَشَّرَةٍ وَإِذَا لَقُونَا لَقُونَا بِغَيْرِ ذٰلِكَ. قَالَ فَغَضِبَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ حَتّٰى احْمَرَّ وَجْهُهُ ثُمَّ قَالَ: ((**وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَا يَدْخُلُ قَلْبَ رَجُلٍ الْإِيْمَانُ حَتّٰى يُحِبَّكُمْ لِلّٰهِ وَرَسُولِهِ**))؟ ثُمَّ قَالَ: ((**يَاأَيُّهَا النَّاسُ! مَنْ آذَى عَمِّي فَقَدْ آذَانِي فَإِنَّمَا عَمُّ الرَّجُلِ صِنْوُ أَبِيهِ**)).

(اسناده ضعيف) الا قوله ((عم الرجل)) فصيح، المشكاة (٦١٥٦) سلسلة الاحاديث الصحيحة (٨٠٦)

ترجمہ: روایت ہے عبدالمطلب بن ربیعہ سے کہ عباس آئے رسول اللہ ﷺ کے پاس غضب ناک اور میں بھی آپ کے پاس تھا آپ نے پوچھا تم کیوں غصہ ہوئے انہوں نے کہا یا رسول اللہ قریش کو ہم سے کیا پڑی ہے کہ جب وہ آپس میں ملتے ہیں کشادہ پیشانی سے ملتے ہیں اور جب ہم سے ملتے ہیں اور طرح ملتے ہیں۔ پھر غضب ناک ہوئے رسول اللہ ﷺ یہاں تک کہ چہرہ آپ ﷺ کا سرخ ہو گیا پھر فرمایا قسم ہے اس اللہ تعالیٰ کی کہ میری جان اس کے ہاتھ میں ہے کہ کسی کے دل میں ایمان داخل نہیں ہو سکتا جب تک وہ اللہ اور رسول کے لیے تم کو دوست نہ رکھے پھر فرمایا اے لوگو! جس نے اذیت دی میرے چچا کو اس نے مجھے اذیت دی اس لیے کہ چچا آدمی کا مثل باپ کے ہے۔

فائدہ : یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

❀❀❀❀

(۳۷۵۹) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((**الْعَبَّاسُ مِنِّي وَأَنَا مِنْهُ**)).

(اسناده ضعيف) تخريج المشكاة (٦١٥٧) سلسلة الاحاديث الضعيفة (٢٣١٥)

ترجمہ: حضرت عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے: عباس مجھ سے اور میں عباس سے ہوں۔

(٣٧٦٠) **عَنْ عَلِيٍّ** : أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ لِعُمَرَ فِي الْعَبَّاسِ : ((**إِنَّ عَمَّ الرَّجُلِ صِنْوُ أَبِيهِ**)) وَكَانَ عُمَرُ كَلَّمَهُ فِي صَدَقَتِهِ . (صحيح) الارواء (٣/٣٤٨، ٣٥٠)

ترجمہ: روایت ہے حضرت علیؓ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حضرت عمرؓ سے حضرت عباسؓ کے بارے میں کہ چچا آدمی کا اس کے باپ کے برابر ہے اور حضرت عمرؓ نے ان سے کچھ گفتگو کی تھی صدقہ کے بارے میں (یہ حدیث حسن ہے)۔

❀ ❀ ❀ ❀

(٣٧٦١) **عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ** أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ : ((**الْعَبَّاسُ عَمُّ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَإِنَّ عَمَّ الرَّجُلِ صِنْوُ أَبِيهِ أَوْمِنْ صِنْوِ أَبِيهِ**)). (اسناده صحيح) سلسلة الاحاديث الصحيحة (٨٠٦ـ الارواء: ٣/٣٤٨، ٣٥٠) صحيح أبي داود (١٤٣٥)

ترجمہ: روایت ہے ابو ہریرہؓ سے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے: عباسؓ چچا ہیں رسول اللہؐ کے اور چچا آدمی کا مثل باپ کے ہے۔

فائدہ : یہ حدیث حسن ہے غریب ہے۔ نہیں جانتے ہم اس کو ابوالزناد کی روایت سے مگر اسی سند سے۔

❀ ❀ ❀ ❀

(٣٧٦٢) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لِلْعَبَّاسِ : ((**إِذَا كَانَ غَدَاةَ الْاِثْنَيْنِ فَأْتِنِي أَنْتَ وَوَلَدُكَ حَتّٰى أَدْعُوَلَهُمْ بِدَعْوَةٍ يَنْفَعُكَ اللَّهُ بِهَا وَوَلَدَكَ**))، فَغَدَا وَغَدَوْنَا مَعَهُ فَأَلْبَسَنَا كِسَاءً ثُمَّ قَالَ : ((**اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِلْعَبَّاسِ وَوَلَدِهِ مَغْفِرَةً ظَاهِرَةً وَبَاطِنَةً لَا تُغَادِرُ ذَنْبًا، اَللّٰهُمَّ احْفَظْهُ فِي وَلَدِهِ**)) .

اسناده حسن، تخريج المشكاة (٦١٥٨)

ترجمہ: روایت ہے ابن عباسؓ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حضرت عباسؓ سے کہ دوشنبہ کی صبح کو تم اور تمہارا لڑکا دونوں میرے پاس آؤ کہ میں دعا کروں کہ اللہ نفع دے ان سے تم کو اور تمہارے لڑکوں کو، پھر ہم صبح کو گئے اور ہم کو آپؐ نے ایک چادر اڑھا دی اور دعا کی کہ یا اللہ بخشش کر عباس اور ان کے لڑکے کے لیے ظاہراً اور باطناً ایسی بخشش کہ کوئی گناہ نہ چھوڑے، اور یا اللہ توفیق دے کہ وہ اپنے لڑکے کا خوب حق ادا کرے۔

فائدہ : یہ حدیث حسن ہے غریب ہے۔ نہیں جانتے ہم اس کو مگر اسی سند سے۔

❀ ❀ ❀ ❀

٢٩۔ باب: مَنَاقِبُ جَعْفَرِ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رضی اللہ عنہما

مناقب برادرِ علی جعفر بن ابی طالب کے رضی اللہ عنہما

(٣٧٦٣) **عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ** قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : ((**رَأَيْتُ جَعْفَرًا يَطِيرُ فِي الْجَنَّةِ مَعَ الْمَلَائِكَةِ**)).
(اسناده صحيح) سلسلة الاحاديث الصحيحة (١٢٢٦) تخريج المشكاة (٦١٦٢).

ترجمہ: روایت ہے ابو ہریرہؓ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کہ میں نے جعفر کو دیکھا جنت میں اڑ رہے ہیں فرشتوں کے ساتھ۔

فائدہ : یہ حدیث غریب ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت سے نہیں جانتے ہم اسے مگر عبداللہ بن جعفر کی روایت سے اور ضعیف کہا ہے یحییٰ بن معین وغیرہ نے عبداللہ بن جعفر کو اور وہ والد ہیں علی بن مدینی کے اور اس بارے میں ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بھی روایت ہے۔

❀❀❀❀

(۳۷۶۴) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ : مَا احْتَذَى النِّعَالَ وَلَا انْتَعَلَ، وَلَا رَكِبَ الْمَطَايَا، وَلَا رَكِبَ الْكُوْرَ بَعْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ أَفْضَلُ مِنْ جَعْفَرٍ . (صحیح الاسناد موقوفاً)

ترجمہ: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہا انہوں نے کہ نہ جوتی پہنی کسی نے اور نہ سوار ہوا سواری پر اور نہ چڑھا کوئی کاٹھی پر اونٹ کی بعد رسول اللہ ﷺ کے افضل جعفر سے۔

فائدہ : یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے۔

❀❀❀❀

(۳۷۶۵) عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ : أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ لِجَعْفَرِ بْنِ أَبِي طَالِبٍ ((**أَشْبَهْتَ خَلْقِي وَخُلُقِي**)) وَفِي الْحَدِيْثِ قِصَّةٌ. (اسناده صحیح)

ترجمہ: روایت ہے براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے کہ نبی ﷺ نے فرمایا جعفر سے: تم میری صورت اور سیرت دونوں میں مشابہ ہو۔ اور اس حدیث میں ایک قصہ ہے۔

فائدہ : یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

❀❀❀❀

(۳۷۶۶) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ : إِنْ كُنْتُ لَأَسْأَلُ الرَّجُلَ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ عَنِ الْآيَاتِ مِنَ الْقُرْآنِ أَنَا أَعْلَمُ بِهَا مِنْهُ مَا أَسْأَلُهُ إِلَّا لِيُطْعِمَنِي شَيْئًا فَكُنْتُ إِذَا سَأَلْتُ جَعْفَرَ بْنَ أَبِي طَالِبٍ لَمْ يُجِبْنِي حَتّٰى يَذْهَبَ بِي إِلَى مَنْزِلِهِ فَيَقُوْلُ لِامْرَأَتِهِ : يَا أَسْمَاءُ! أَطْعِمِيْنَا فَإِذَا أَطْعَمَتْنَا أَجَابَنِي، وَكَانَ جَعْفَرٌ يُحِبُّ الْمَسَاكِيْنَ وَيَجْلِسُ إِلَيْهِمْ وَيُحَدِّثُهُمْ وَيُحَدِّثُوْنَهُ فَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يُكَنِّيْهِ بِأَبِي الْمَسَاكِيْنِ . (ضعیف جدا المشكاة (٦١٥٢، التحقيق الثاني) (اس میں ابو اسحاق المخزومی متروک ہے)

ترجمہ: روایت ہے ابو ہریرہؓ سے کہ میں ہمیشہ لوگوں سے آیات قرآنی پوچھا کرتا تھا کہ اگرچہ میں اس سے زیادہ واقف ہوتا صرف اس لیے پوچھتا کہ وہ مجھے کھلائے پھر جب میں جعفر سے کچھ پوچھتا تو وہ جواب نہ دیتے جب تک اپنے گھر نہ لے جاتے اور اپنی بیوی سے فرماتے کہ ہمیں کھانا دو پھر جب وہ کھلا چکتیں تو مجھے جواب دیتے اور جعفر مسکینوں کو چاہتے تھے اور

ان کے ساتھ بیٹھتے اور باتیں کرتے تھے اور وہ بھی ان سے باتیں کرتے تھے، سو رسول اللہ ﷺ ان کو ابوالمساکین فرمایا کرتے تھے یعنی مسکینوں کے باپ۔

فائدہ: یہ حدیث غریب ہے اور ابواسحاق مخزومی کا نام ابراہیم بن الفضل مدینی ہے اور بعض محدثین نے ان کے حافظہ میں کلام کیا ہے۔

(۳۷۶۷) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ : كُنَّا نَدْعُو جَعْفَرَ بْنَ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَبَا الْمَسَاكِينِ فَكُنَّا إِذَا أَتَيْنَاهُ قَرَّبَنَا إِلَيْهِ مَا حَضَرَ فَأَتَيْنَاهُ يَوْمًا فَلَمْ يَجِدْ عِنْدَهُ شَيْئًا فَأَخْرَجَ جَرَّةً مِنْ عَسَلٍ فَكَسَرَهَا فَجَعَلْنَا نَلْعَقُ مِنْهَا۔

ترجمہ: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ ہم جعفر بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کو ابوالمساکین کہہ کر پکارتے تھے، جب ہم ان کے پاس آتے تو جب تک وہ موجود ہوتے ہمیں اپنے قریب رکھتے، سو ہم ان کے پاس ایک روز آئے تو انہوں نے (ہمیں پیش کرنے کے لیے) اپنے پاس کوئی چیز نہ پائی تو شہد کی ایک ٹھلیا نکالی اور اسے توڑ دیا، سو ہم اس میں سے (شہد) انگلی سے چاٹنے لگے۔

❀❀❀❀

۳۰۔ باب: مَنَاقِبُ أَبِي مُحَمَّدٍ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيِّ ابْنِ أَبِي طَالِبٍ وَّالْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رضی اللہ عنہما

ابو محمد حسن بن علی بن ابی طالب اور حسین بن علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہما کے مناقب

(۳۷۶۸) عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ : ((الْحَسَنُ وَالْحُسَيْنُ سَيِّدَا شَبَابِ أَهْلِ الْجَنَّةِ)).

(اسناده صحيح) سلسلة الاحاديث الصحيحة (۷۹۶) تخريج مشكاة المصابيح (۶۱۶۳)

ترجمہ: روایت ہے ابو سعید رضی اللہ عنہ سے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ حسن اور امام حسین دونوں سردار ہیں جنت کے نوجوانوں کے۔

فائدہ: یہ روایت کی ہم سے سفیان نے انہوں نے جریر اور ابن فضیل سے انہوں نے یزید سے مانند اس کے۔ یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔اور ابن ابی نعم کا نام عبدالرحمن بن ابی نعم البجلی کوفی ہے۔

❀❀❀❀

(۳۷۶۹) عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ قَالَ : طَرَقْتُ النَّبِيَّ ﷺ ذَاتَ لَيْلَةٍ فِي بَعْضِ الْحَاجَةِ فَخَرَجَ النَّبِيُّ ﷺ وَهُوَ مُشْتَمِلٌ عَلَى شَيْءٍ لَا أَدْرِي مَا هُوَ، فَلَمَّا فَرَغْتُ مِنْ حَاجَتِي قُلْتُ : مَا هٰذَا الَّذِي أَنْتَ مُشْتَمِلٌ عَلَيْهِ فَكَشَفَهُ فَإِذَا حَسَنٌ وَحُسَيْنٌ عَلَى وَرِكَيْهِ. فَقَالَ : ((هٰذَانِ ابْنَايَ وَأَبْنَا ابْنَتِي، اَللّٰهُمَّ إِنِّي أُحِبُّهُمَا فَأَحِبَّهُمَا وَأَحِبَّ مَنْ يُحِبُّهُمَا)). (اسناده حسن) تخريج المشكاة (۶۱۵۶) التحقيق الثاني .

ترجمہ: روایت ہے اسامہؓ سے کہ کہا انہوں نے میں ایک رات گیا نبی ﷺ کے پاس اپنے کسی کام کو سو آپؐ نکلے اور اپنی پیٹھ پر کچھ لپیٹے ہوئے تھے کہ میں نہ جانتا تھا جب میں اپنے کام سے فارغ ہوا میں نے کہا یہ کیا ہے آپؐ نے کھولا تو وہ حسن اور امام حسین رضی اللہ عنہما تھے آپؐ کے کولے پر اور فرمایا آپؐ نے یہ میرے بیٹے ہیں اور میری بیٹی کے بیٹے، یا اللہ! میں ان کو دوست رکھتا ہوں تو تو بھی ان کو دوست رکھ اور جوان کو دوست رکھے اس کو بھی دوست رکھ۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے۔

❀❀❀❀

(٣٧٧٠) **عَنْ** عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي نُعْمٍ: أَنَّ رَجُلًا مِنْ أَهْلِ الْعِرَاقِ سَأَلَ ابْنَ عُمَرَ عَنْ دَمِ الْبَعُوضِ يُصِيبُ الثَّوْبَ، فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ: انْظُرُوا إِلَى هٰذَا يَسْأَلُ عَنْ دَمِ الْبَعُوضِ وَقَدْ قَتَلُوا ابْنَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ وَسَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ: ((**إِنَّ الْحَسَنَ وَالْحُسَيْنَ هُمَا رَيْحَانَتَايَ مِنَ الدُّنْيَا**)).

(اسناده صحيح) تخريج المشكاة (٦١٥٥) سلسلة الاحاديث الصحيحة (٥٦٤)

ترجمہ: روایت ہے عبدالرحمٰن بن ابی نعم سے کہ ایک مرد نے عراق سے پوچھا ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مچھر کے خون کا حکم جو کپڑے میں لگ جائے تو ابن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا دیکھو تو اس کو کہ یہ مچھر کے خون کا حکم پوچھتا ہے اور قتل کر ڈالا انہوں نے رسول اللہ ﷺ کے فرزند ارجمند کو یعنی حسین رضی اللہ عنہ کو اور سنا میں نے رسول اللہ ﷺ سے کہ فرماتے تھے حسن اور امام حسین رضی اللہ عنہما دونوں میرے پھول ہیں دنیا کے۔

فائدہ: یہ حدیث صحیح ہے۔ اور روایت کی شعبہ نے محمد بن ابی یعقوب سے اور روایت کی ابو ہریرہؓ نے نبی ﷺ سے مانند اس کے اور ابن ابی نعم وہی عبدالرحمٰن بن ابی نعم بجلی ہیں۔

❀❀❀❀

(٣٧٧١) **عَنْ** سَلْمٰى قَالَتْ: دَخَلْتُ عَلٰى أُمِّ سَلَمَةَ وَهِيَ تَبْكِي فَقُلْتُ مَا يُبْكِيكِ؟ قَالَتْ: رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ۔ تَعْنِي فِي الْمَنَامِ۔ وَعَلٰى رَأْسِهِ وَلِحْيَتِهِ التُّرَابُ فَقُلْتُ: مَالَكَ يَارَسُولَ اللّٰهِ؟! قَالَ: ((**شَهِدْتُ قَتْلَ الْحُسَيْنِ آنِفًا**)). (اسناده ضعيف) تخريج المشكاة (٦١٦٦) اس میں سلمیٰ مجہول روایہ ہے۔

ترجمہ: روایت ہے سلمیٰ سے انہوں نے کہا میں گئی ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے پاس وہ رو رہی تھیں میں نے سبب پوچھا تو انہوں نے کہا میں نے دیکھا رسول اللہ ﷺ کو یعنی خواب میں اور ان کے سر اور ریش مبارک پر خاک تھی میں نے سبب پوچھا تو فرمایا میں حاضر ہوا تھا قتل میں حسینؓ کے ابھی۔

فائدہ: یہ حدیث غریب ہے۔

❀❀❀❀

(٣٧٧٢) عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ يَقُولُ: سُئِلَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ أَيُّ أَهْلِ بَيْتِكَ أَحَبُّ إِلَيْكَ؟ قَالَ: ((الْحَسَنُ وَالْحُسَيْنُ))، وَكَانَ يَقُولُ لِفَاطِمَةَ: ((ادْعِي لِيَ ابْنَيَّ فَيَشُمُّهُمَا وَيَضُمُّهُمَا إِلَيْهِ)).

[اسناده ضعيف] تخريج مشكاة المصابيح (٦١٦٧) (اس میں یوسف بن ابراہیم راوی ضعیف ہے)

ترجمہ: روایت ہے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے کہ وہ کہتے تھے کسی نے پوچھا رسول اللہ ﷺ سے کہ آپ کو اپنے گھر والوں سے کون زیادہ پیارا ہے فرمایا حسن اور حسین رضی اللہ عنہما اور آپ سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا سے فرماتے تھے کہ بلاؤ ہمارے اپنے دونوں بیٹوں کو اور ان کو سونگھتے تھے اور اپنے کلیجے سے لگاتے تھے۔

فائدہ: یہ حدیث غریب انس رضی اللہ عنہ کی روایت سے۔

❀❀❀❀

(٣٧٧٣) عَنْ أَبِي بَكْرَةَ قَالَ: صَعِدَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ الْمِنْبَرَ فَقَالَ: ((إِنَّ ابْنِي هٰذَا سَيِّدٌ يُصْلِحُ اللّٰهُ عَلٰى يَدَيْهِ بَيْنَ فِئَتَيْنِ)). (اسناده صحيح) الروض النضير (٩٢٣ ـ الارواء (١٥٩٧))

ترجمہ: روایت ہے ابوبکرہ رضی اللہ عنہ سے کہا کہ چڑھے رسول اللہ ﷺ منبر پر اور فرمایا یہ بیٹا میرا یعنی حسن رضی اللہ عنہ سید ہے کہ صلح کرے گا اللہ تعالیٰ اس کے ہاتھوں سے دو گروہوں میں۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔ اور مراد اس سے حسن رضی اللہ عنہ ہیں۔

مترجم: یعنی دو گروہ مسلمانوں کے آپس میں ان کے سبب سے صلح کر لیں گے اور وہ دو گروہ ایک حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ تھا ایک حضرت حسن رضی اللہ عنہ کے ساتھ اور خلافت کا نزاع تھا پھر حسن رضی اللہ عنہ نے اپنی خلافت چھوڑ دی اور مسلمانوں کو قتل وقمع سے بچایا اور بڑا کام کیا۔ جزاہ اللہ عنا خیر الجزاء۔

❀❀❀❀

(٣٧٧٤) عَنْ أَبِي بُرَيْدَةَ يَقُولُ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يَخْطُبُنَا إِذْ جَاءَ الْحَسَنُ وَالْحُسَيْنُ عَلَيْهِمَا قَمِيصَانِ أَحْمَرَانِ يَمْشِيَانِ وَيَعْثُرَانِ فَنَزَلَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ مِنَ الْمِنْبَرِ فَحَمَلَهُمَا وَوَضَعَهُمَا بَيْنَ يَدَيْهِ ثُمَّ قَالَ: ((صَدَقَ اللّٰهُ ﴿إِنَّمَا أَمْوَالُكُمْ وَأَوْلَادُكُمْ فِتْنَةٌ﴾ نَظَرْتُ إِلٰى هٰذَيْنِ الصَّبِيَّيْنِ يَمْشِيَانِ وَيَعْثُرَانِ فَلَمْ أَصْبِرْ حَتّٰى قَطَعْتُ حَدِيثِي وَرَفَعْتُهُمَا)).

(اسناده صحيح) تخريج مشكاة المصابيح (٦١٦٨) صحيح أبي داود (١٠١٦) موارد الظمآن (٢٢٣٠)

ترجمہ: روایت ہے ابو بریدہ رضی اللہ عنہ سے کہ رسول اللہ ﷺ خطبہ پڑھتے تھے کہ حسن رضی اللہ عنہ اور حسین رضی اللہ عنہ آئے اور وہ دونوں کرتے سرخ پہنے ہوئے تھے کہ چلتے تھے اور گر پڑتے تھے یعنی صغر سنی اور ضعف کے سبب سے تو اترے رسول اللہ ﷺ منبر سے اور دونوں کو

اٹھالیا اور اپنے آگے بٹھالیا پھر فرمایا کہ اللہ تعالیٰ سچ فرماتا ہے کہ مال اور اولاد تمہاری فتنہ ہے یعنی آزمائش دیکھا میں نے ان دونوں لڑکوں کو چلتے تھے اور گرتے تھے تو میں نہ رہ سکا یہاں تک کہ میں نے اپنی بات کاٹی اور ان کو اٹھالیا۔

فائدہ : یہ حدیث حسن ہے غریب ہے۔ نہیں جانتے ہم اس کو مگر حسین بن واقد کی روایت سے۔

مترجم: افسوس ہے کہ جن سے آنحضرت ﷺ کو اس قدر محبت اور الفت تھی ان کے ساتھ اس امت کے ظالموں نے کیا بدسلوکی کی اور کیسی ایذاء اور تکلیف دی انا لله وانا اليه راجعون۔

❁❁❁❁

(٣٧٧٥) عَنْ يَعْلَى بْنِ مُرَّةَ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ : ((**حُسَيْنٌ مِنِّي وَأَنَا مِنْ حُسَيْنٍ، أَحَبَّ اللّٰهُ مَنْ أَحَبَّ حُسَيْنًا، حُسَيْنٌ سِبْطٌ مِنَ الْأَسْبَاطِ**)). (اسناده حسن) سلسلة الاحاديث الصحيحة (١٢٢٧)

ترجمہ: روایت ہے یعلی بن مرہ رضی اللہ عنہ سے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا حسین مجھ سے ہے اور میں حسین سے۔ دوست رکھا ہے اللہ اس کو جو دوست رکھے حسین کو اور حسین ایک نواسا ہے نواسوں میں سے۔

فائدہ : یہ حدیث حسن ہے۔

❁❁❁❁

(٣٧٧٦) عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ : لَمْ يَكُنْ أَحَدٌ مِنْهُمْ أَشْبَهَ بِرَسُولِ اللّٰهِ ﷺ مِنَ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ .

(اسناده صحيح).

ترجمہ: روایت ہے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے کہا انہوں نے کہ لوگوں میں رسول اللہ ﷺ سے مشابہ حسن بن علی رضی اللہ عنہما سے زیادہ کوئی نہ تھا۔

❁❁❁❁

(٣٧٧٧) عَنْ أَبِي جُحَيْفَةَ قَالَ : رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ فَكَانَ الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ يُشْبِهُهُ . (اسناده صحيح)

ترجمہ: روایت ہے ابوجحیفہ رضی اللہ عنہ سے کہ انہوں نے کہا میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا تو ان کے مشابہ حسن بن علی رضی اللہ عنہما تھے۔

فائدہ : یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔ اور اس باب میں ابوبکر صدیق' ابن عباس اور ابن الزبیر رضی اللہ عنہم سے بھی روایت ہے۔

❁❁❁❁

(٣٧٧٨) عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ : كُنْتُ عِنْدَ ابْنِ زِيَادٍ فَجِيءَ بِرَأْسِ الْحُسَيْنِ فَجَعَلَ يَقُولُ بِقَضِيبٍ لَهُ فِي أَنْفِهِ وَيَقُولُ : مَا رَأَيْتُ مِثْلَ هٰذَا حُسْنًا لِمَ يُذْكَرُ، قَالَ : قُلْتُ : أَمَا إِنَّهُ كَانَ مِنْ أَشْبَهِهِمْ بِرَسُولِ اللّٰهِ ﷺ. (اسناده صحيح) تخريج المشكاة (٦١٧٠ـ التحقيق الثانى)

ترجمہ: روایت ہے انس بن مالکؓ سے کہا انہوں نے کہ میں ابن زیادہ نابکار کے پاس تھا اور لائے وہاں سر حسین رضی اللہ عنہ کا یعنی کربلا سے تو وہ ان کے ناک میں چھڑی مارتا تھا اور کہتا تھا میں نے ایسا حسن نہیں دیکھا اور یہ کیوں ذکر کیا جاتا ہے۔ راوی نے کہا کہ میں بولا وہ سب لوگوں سے زیادہ تر مشابہ تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے۔

مترجم: بخاری کی روایت میں یہ لفظ فَجَعَلَ يَنْكُتُ وَقَالَ فِي حُسْنِهِ شَيْءٌ یعنی چھڑی مارتا تھا اور ان کے حسن میں عیب لگاتا تھا اور اس روایت کی تطبیق ترمذی کی روایت سے اس طرح ہوسکتی ہے کہ جو اس نے کہا کہ میں نے ایسا حسن نہیں دیکھا یہ کہنا اس نابکار کا بطریق طعن واستہزاء ہو۔

❀❀❀❀

(٣٧٧٩) **عَنْ عَلِيٍّ** قَالَ : الْحَسَنُ أَشْبَهُ بِرَسُولِ اللّٰهِ ﷺ مَا بَيْنَ الصَّدْرِ إِلَى الرَّأْسِ، وَالْحُسَيْنُ أَشْبَهُ بِرَسُولِ اللّٰهِ ﷺ مَا كَانَ أَسْفَلَ مِنْ ذٰلِكَ . (ضعيف) المشكاة (٦١٧٠) (اس میں ہانی بن ھانی مجھول ہے)

ترجمہ: روایت ہے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے کہ حسنؓ سب سے زیادہ مشابہ تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سینہ سے سر تک اور حسین رضی اللہ عنہ سینہ سے نیچے۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے۔

❀❀❀❀

(٣٧٨٠) **عَنْ عُمَارَةَ** بْنِ عُمَيْرٍ قَالَ : لَمَّا جِيْءَ بِرَأْسِ عُبَيْدِاللّٰهِ بْنِ زِيَادٍ وَأَصْحَابِهِ نُضِدَتْ فِي الْمَسْجِدِ فِي الرَّحَبَةِ فَانْتَهَيْتُ إِلَيْهِمْ وَهُمْ يَقُولُونَ : قَدْ جَاءَتْ قَدْ جَاءَتْ فَإِذَا حَيَّةٌ قَدْ جَاءَتْ تُخَلِّلُ الرُّؤُوسَ حَتّٰى دَخَلَتْ فِي مِنْخَرَيْ عُبَيْدِاللّٰهِ بْنِ زِيَادٍ فَمَكَثَتْ هُنَيْهَةً ثُمَّ خَرَجَتْ فَذَهَبَتْ حَتّٰى تَغَيَّبَتْ ثُمَّ قَالُوا : قَدْ جَاءَتْ، قَدْ جَاءَتْ، فَفَعَلَتْ ذٰلِكَ مَرَّتَيْنِ أَوْ ثَلَاثًا. (صحيح الاسناد)

ترجمہ: روایت ہے عمارہ بن عمیر سے کہ جب عبید اللہ بن زیاد اور اس کے لوگوں کے سر مسجد میں لاکر ڈال دیئے جو رحبہ میں تھے اور وہ نام ہے ایک مقام کا تو میں وہاں گیا اور لوگ کہنے لگے آیا آیا اور وہ ایک سانپ تھا کہ لوگوں میں سے ہوکر آیا اور عبید اللہ بن زیاد کے نتھنوں میں تھوڑی دیر گھسا رہا پھر نکلا اور چلا گیا اور غائب ہوگیا پھر لوگوں نے کہا آیا آیا اور پھر گھسا اسی طرح تین بار گیا یا دو بار اور یہ نمونہ تھا اللہ کے عذاب کا اس نابکار کے واسطے۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

❀❀❀❀

(۳۷۸۱) عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ : سَأَلَتْنِي أُمِّي مَتَى عَهْدُكَ؟ تَعْنِي بِالنَّبِيِّ ﷺ فَقُلْتُ : مَالِي بِهِ عَهْدٌ مُنْذُ كَذَا وَ كَذَا، فَنَالَتْ مِنِّي فَقُلْتُ لَهَا: دَعِينِي آتِي النَّبِيَّ ﷺ فَأُصَلِّيَ مَعَهُ الْمَغْرِبَ وَأَسْأَلُهُ أَنْ يَسْتَغْفِرَلِي وَلَكِ. فَأَتَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ فَصَلَّيْتُ مَعَهُ الْمَغْرِبَ فَصَلَّى حَتَّى صَلَّى الْعِشَاءَ ثُمَّ انْفَتَلَ فَتَبِعْتُهُ فَسَمِعَ صَوْتِي فَقَالَ : ((مَنْ هٰذَا؟ حُذَيْفَةُ))؟ قُلْتُ : نَعَمْ. قَالَ : ((مَا حَاجَتُكَ غَفَرَ اللّٰهُ لَكَ وَلِأُمِّكَ))؟ قَالَ : ((إِنَّ هٰذَا مَلَكٌ لَمْ يَنْزِلِ الْأَرْضَ قَطُّ قَبْلَ هٰذِهِ اللَّيْلَةِ، اسْتَأْذَنَ رَبَّهُ أَنْ يُسَلِّمَ عَلَيَّ وَ يُبَشِّرَنِي بِأَنَّ فَاطِمَةَ سَيِّدَةُ نِسَاءِ أَهْلِ الْجَنَّةِ، وَأَنَّ الْحَسَنَ وَالْحُسَيْنَ سَيِّدَا شَبَابِ أَهْلِ الْجَنَّةِ)) . (اسناده صحيح) التعليق الرغيب (۲۰۵، ۲۰٦ـ تخريج المشكاة (٦١٧١) سلسلة الحاديث الصحيحة (٢٧٨٥)

ترجمہ: روایت ہے حذیفہؓ سے کہا کہ پوچھا مجھ سے میری ماں نے کہ تو آپ کی خدمت میں کب جایا کرتا ہے میں نے کہا اتنے روزوں سے میرا کوئی حاضری کا وقت مقرر نہیں یعنی اکثر غیر حاضر رہتا ہوں تو وہ مجھ سے خفا ہوئیں میں نے کہا اب جانے دو میں آپ کی خدمت میں حاضر ہو کر مغرب ان کے ساتھ پڑھوں گا اور آپ سے سوال کروں گا میرے اور تمہارے لیے مغفرت مانگیں پھر میں آپؐ کے پاس حاضر ہوا اور مغرب ان کے ساتھ پڑھی پھر آپ ﷺ نوافل پڑھتے رہے یہاں تک کہ عشاء پڑھی اور لوٹے اور میں آپؐ کے ساتھ چلا تو میری آواز سنی اور فرمایا کون حذیفہ ہے میں نے کہا جی فرمایا تمہارا کیا مطلب ہے بخشے تم کو اللہ اور تمہاری ماں کو اور فرمایا یہ ایک فرشتہ تھا کہ زمین پر کبھی نہ اترا تھا آج کی رات اس نے اجازت مانگی رب سے کہ مجھ پر سلام کرے اور بشارت دی کہ فاطمہ سردار جنت کی عورتوں کی حسن اور حسین سردار ہیں جنت کے جوانوں کے یعنی جو دنیا میں جوان تھے۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے۔ نہیں جانتے ہم اس کو مگر اسرائیل کی روایت سے۔

❀❀❀❀

(۳۷۸۲) عَنِ الْبَرَاءِ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ أَبْصَرَ حَسَنًا وَحُسَيْنًا فَقَالَ : ((اَللّٰهُمَّ إِنِّي أُحِبُّهُمَا فَأَحِبَّهُمَا)).

(اسناده صحيح) سلسلة الاحاديث الصحيحة (٢٧٨٩)

ترجمہ: روایت ہے براءؓ سے کہ رسول اللہ ﷺ نے دیکھا حسنؓ اور حسینؓ کو اور کہا یا اللہ میں ان کو دوست رکھتا ہوں تو بھی ان کو دوست رکھ۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

❀❀❀❀

(۳۷۸۳) عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ يَقُولُ : رَأَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ وَاضِعَ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ عَلَى عَاتِقِهِ وَهُوَ يَقُولُ : ((اَللّٰهُمَّ إِنِّي أُحِبُّهُ فَأَحِبَّهُ)). (اسناده صحيح) سلسلة الأحاديث الصحيحة (٢٧٨٩) .

ترجمہ: روایت ہے براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے انہوں نے کہا دیکھا میں نے نبی ﷺ کو کہ حسن بن علی رضی اللہ عنہما کو اپنے کندھے پر لیے ہوئے تھے اور فرماتے تھے یا اللہ میں اس کو دوست رکھتا ہوں تو بھی اس کو دوست رکھ۔

فائدہ : یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

❀❀❀❀

(٣٧٨٤) **عَنِ** ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ : كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ حَامِلَ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ عَلٰى عَاتِقِهِ، فَقَالَ رَجُلٌ : نِعْمَ الْمَرْكَبُ رَكِبْتَ يَاغُلَامُ. فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ : ((**وَنِعْمَ الرَّاكِبُ هُوَ**)).

[اسناده ضعيف :] تخريج المشكاة (٦١٧٢) .(اس میں زمعہ بن صالح راوی ضعیف ہے)

ترجمہ: روایت ہے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہ رسول اللہ ﷺ حسن بن علی رضی اللہ عنہما کو اپنے کندھے پر لیے ہوئے تھے تو ایک شخص نے کہا کیا خوب سواری پائی تو نے اے لڑکے نبیؐ نے فرمایا اور سوار بھی خوب ہے۔

فائدہ : یہ حدیث غریب ہے نہیں جانتے ہم اس کو مگر اسی سند سے اور زمعہ بن صالح کو بعض اہل علم نے ضعیف کہا ہے بسبب سوء حفظ کے۔

❀❀❀❀

٣١۔ باب: مَنَاقِبُ أَهْلِ بَيْتِ النَّبِيِّ ﷺ

نبی ﷺ کے اہل بیت کے مناقب

(٣٧٨٥) **عَنْ** جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ : رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ فِي حَجَّتِهِ يَوْمَ عَرَفَةَ وَهُوَ عَلٰى نَاقَتِهِ الْقَصْوَاءِ يَخْطُبُ فَسَمِعْتُهُ يَقُولُ : ((**يَاأَيُّهَا النَّاسُ! إِنِّي تَرَكْتُ فِيكُمْ مَنْ إِنْ أَخَذْتُمْ بِهِ لَنْ تَضِلُّوا كِتَابَ اللّٰهِ وَعِتْرَتِي أَهْلَ بَيْتِي**)). (اسناده صحيح) تخريج المشكاة (٦١٥٢ ـ التحقيق الثاني).

ترجمہ: روایت ہے جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے کہ دیکھا میں نے نبی ﷺ کو حج میں عرفہ کے اور وہ اپنی اونٹنی پر تھے جس کا نام قصویٰ تھا اور خطبہ پڑھتے تھے، سو سنا میں نے کہ فرماتے تھے اے لوگو! میں تمہارے لیے ایسی چیز چھوڑے جاتا ہوں کہ جب تک تم اسے پکڑے رہو گے کبھی گمراہ نہ ہو گے ایک کتاب اللہ کی دوسرے عترت یعنی اہل بیت اپنے۔

فائدہ : اس بارے میں ابوذر' ابوسعید' زید بن ارقم اور حذیفہ بن اسید رضی اللہ عنہم سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے غریب ہے۔ اس سند سے۔ اور زید بن الحسن سے سعید بن سلیمان اور کئی اہل علم نے روایت کی ہے۔

مترجم: تورپشتی نے کہا کہ عترت کے کئی معنی ہیں اس لیے آپ نے فرمادیا کہ مراد اس سے اہل بیت ہیں تا کہ معلوم ہو جائے کہ مقصود اس سے آپ ﷺ کی نسل اور بیبیاں اور قرابت قریبہ والے ہیں اور پکڑے رہنے سے مراد ہے ان کی محبت رکھنا اور ان کی حرمت

کی حفاظت کرنا اوران کی روایات پر عمل کرنا اوران کے اقوال حسنہ پر اعتماد کرنا اور یہی معاملہ کتاب سے ضرور ہے کہ اس کی حرمت نگاہ رکھنا اوراس پر عامل رہنااوامرکو بجالانا اورنواہی سے بازرہنا۔

❀❀❀❀

(۳۷۸٦) عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ قَالَ: النَّبِيُّ ﷺ: ((إِنَّ كُلَّ نَبِيٍّ أُعْطِيَ سَبْعَةَ نُجَبَاءَ رُفَقَاءَ. أَوْ قَالَ رُقَبَاءَ وَأُعْطِيتُ أَنَا أَرْبَعَةَ عَشَرَ))، قُلْنَا مَنْ هُمْ؟ قَالَ: ((أَنَا وَابْنَايَ وَجَعْفَرُ وَحَمْزَةُ وَأَبُوبَكْرٍ وَعُمَرُ وَمُصْعَبُ بْنُ عُمَيْرٍ وَبِلَالٌ وَسَلْمَانُ وَعَمَّارٌ وَالْمِقْدَادُ وَحُذَيْفَةُ وَأَبُوذَرٍّ وَعَبْدُاللّٰهِ بْنُ مَسْعُودٍ)).

(اسناده ضعيف) تخريج المشكاة (التحقيق الثاني ٦٢٥٥) ضعيف ترمذی (٧٩١) (اس میں کثیرالنواء ضعیف راوی ہے)

ترجمہ: روایت ہے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے کہ نبی ﷺ نے فرمایا کہ ہر نبی کو اللہ تعالیٰ نے سات نقیب عنایت فرمائے ہیں اور مجھے چودہ ہم نے پوچھا کہ وہ کون ہیں تو آپ نے مجھے اور میرے دونوں بیٹوں، جعفر، حمزہ، ابوبکر، عمر، مصعب بن عمیر، بلال، سلمان، عمار، مقداد، حذیفہ، ابوذر اور عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہم کو فرمایا۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے۔ اس سند سے اور مروی ہوئی یہ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے موقوفاً۔

❀❀❀❀

(۳۷۸۷) عَنْ عُمَرَ بْنِ أَبِي سَلَمَةَ رَبِيبِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: نَزَلَتْ هٰذِهِ الْآيَةُ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ ﴿ إِنَّمَا يُرِيدُ اللّٰهُ لِيُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ أَهْلَ الْبَيْتِ وَيُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيرًا ﴾ فِي بَيْتِ أُمِّ سَلَمَةَ، فَدَعَا النَّبِيُّ ﷺ فَاطِمَةَ وَحَسَنًا وَحُسَيْنًا فَجَلَّلَهُمْ بِكِسَاءٍ وَعَلِيٌّ خَلْفَ ظَهْرِهِ فَجَلَّلَهُ بِكِسَاءٍ ثُمَّ قَالَ: ((اَللّٰهُمَّ هٰؤُلَاءِ أَهْلُ بَيْتِي فَأَذْهِبْ عَنْهُمُ الرِّجْسَ وَطَهِّرْهُمْ تَطْهِيرًا)). قَالَتْ أُمُّ سَلَمَةَ: وَأَنَا مَعَهُمْ يَارَسُولَ اللّٰهِ؟ قَالَ: ((أَنْتِ عَلَى مَكَانِكِ وَأَنْتِ إِلَى خَيْرٍ)). (اسناده صحيح)

ترجمہ: روایت ہے عمرو بن ابی سلمہ رضی اللہ عنہ سے جو گیلڑ تھے نبی ﷺ کے انہوں نے کہا جب یہ آیت اتری نبی ﷺ پر ﴿إِنَّمَا يُرِيدُ اللّٰهُ لِيُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ أَهْلَ الْبَيْتِ﴾ یعنی اللہ چاہتا ہے کہ دور کردے تمہاری ناپاکی کو اے گھر والو ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے گھر میں، سو بلایا نبی ﷺ نے فاطمہ رضی اللہ عنہا، حسن، حسین رضی اللہ عنہما کو اوران پر ایک چادر ڈال دی اوران کے پیچھے حضرت علیؓ تھے سوان سب پر ایک چادر ڈال کر آپؐ نے عرض کی کہ یا اللہ یہ لوگ میرے گھر والے ہیں، سوان کی ناپاکی دور کردے۔ اوران کو بخوبی پاک کردے اورام المؤمنین ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے عرض کی کہ میں بھی ان میں ہوں یارسول اللہ آپؐ نے فرمایا تم اپنی جگہ پر رہو اور تم نیکی پر ہو۔

فائدہ: اوراس بارے میں ام سلمہ، معقل بن یسار، ابی الحمراء اور انس بن مالک رضی اللہ عنہم سے بھی روایت ہے یہ حدیث غریب ہے۔

مترجم: اللہ چاہتا ہے کہ دور کردے تمہاری ناپاکی مراد ناپاکی سے اخلاق رذیلہ اور عادات خسیسہ ہیں یا وہ معاصی جن کی اللہ تعالیٰ نے نہی فرمائی یا وساوس وخطرات شیطانیہ اور ہوا جس وشبہات نفسانیہ کہ ان سب سے اللہ تعالیٰ نے اہل بیت کو پاک کیا۔ اور اہل بیت سے مراد آنحضرت ﷺ کی ازواج مطہرات ہیں جو بیت نبی میں تھیں۔ اور یہی روایت سعید بن جبیر کی ابن عباس رضی اللہ عنہما سے اور یہی قول ہے عکرمہ، مقاتل کا، اور ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ اور ایک جماعت تابعین کی اس طرف گئی ہے کہ مراد اہل بیت سے علی، فاطمہ اور حسنین رضی اللہ عنہم ہیں اور روایت مذکورہ بھی اس کی مؤید ہے مگر بہر حال نساء نبی اس سے خارج نہیں اس لیے کہ لفظ قرآنی اور ارشاد رحمانی خود ان کو شامل ہے اور زید بن ارقم رضی اللہ عنہ نے کہا ہے کہ اہل بیت وہ ہیں جن پر صدقہ حرام ہے اور وہ آل علی، آل عقیل، آل جعفر اور آل عباس ہیں رضی اللہ عنہم۔ (من البغوی)

❀ ❀ ❀ ❀

(۳۷۸۸) عَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : ((إِنِّي تَارِكٌ فِيكُمْ مَا إِنْ تَمَسَّكْتُمْ بِهِ لَنْ تَضِلُّوا بَعْدِي، أَحَدُهُمَا أَعْظَمُ مِنَ الْآخَرِ: كِتَابُ اللّٰهِ حَبْلٌ مَمْدُودٌ مِنَ السَّمَاءِ إِلَى الْأَرْضِ، وَعِتْرَتِي أَهْلُ بَيْتِي، وَلَنْ يَتَفَرَّقَا حَتّٰى يَرِدَا عَلَيَّ الْحَوْضَ فَانْظُرُوا كَيْفَ تَخْلُفُونِي فِيهِمَا)). (اسناده صحيح)

تخريج المشكاة ٦١٥٣ـ الروض النضير (٩٧٧،٩٧٨) الصحيحة ٤/٣٥٦ـ ٣٥٧ رقم (١٧٦١)

ترجمہ: روایت ہے زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے میں تمہارے درمیان ایسی دو چیزیں چھوڑ جاتا ہوں ایک ان میں سے دوسرے سے بڑی ہے وہ جو بڑی ہے اللہ کی کتاب ہے کہ گویا ایک رسی ہے آسمان سے زمین تک لٹکی ہوئی اور دوسری میری عترت یعنی اہل بیت میرے کہ یہ دونوں جدا نہ ہوں گے یہاں تک کہ وارد ہوں گے میرے ساتھ حوض کوثر پر، سو دیکھو میرے پیچھے ان کے ساتھ کیا کرتے ہو۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے۔

مترجم: افسوس ہے کہ امت نے ان دونوں کے ساتھ کچھ حسن سلوک نہ کیا ایک گروہ نے تو قرآن کو بک بک ٹھہرایا اور رسم ورواج کی طرح اس کی تعلیم جانی اور دستور العمل اپنا آراء رجال کو کیا اور دوسرے گروہ نے اہل بیت کے ساتھ جو بدسلوکی ظاہر وباہر ہے۔

❀ ❀ ❀ ❀

(۳۷۸۹) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : ((أَحِبُّوا اللّٰهَ لِمَا يَغْذُوكُمْ مِنْ نِعَمِهِ، وَأَحِبُّونِي بِحُبِّ اللّٰهِ، وَأَحِبُّوا أَهْلَ بَيْتِي بِحُبِّي)).

(اسناده ضعيف) تخريج فقه اليسرة (٢٣) (محمد بن علی کا اپنے دادا سے سماع ثابت نہیں)۔

ترجمہ: روایت ہے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا دوست رکھو اللہ تعالیٰ کو اس لیے کہ وہ تم کو اپنی نعمتیں کھلاتا ہے

اور دوست رکھو مجھے اللہ تعالیٰ کے لیے اور دوست رکھو میرے اہل بیت کو میرے لیے۔

فائدہ : یہ حدیث حسن ہے غریب ہے۔ اسی سند سے ہم اسے جانتے ہیں۔

❀❀❀❀

۳۲۔ باب: مَنَاقِبُ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ وَزَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ وَأُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ وَ عُبَيْدَةَ بْنِ الْجَرَّاحِ رضی اللہ عنہم

مناقب معاذ بن جبل اور زید بن ثابت اور ابی بن کعب اور عبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہم کے

(۳۷۹۰) عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ : ((أَرْحَمُ أُمَّتِيْ بِأُمَّتِيْ أَبُوْبَكْرٍ، وَأَشَدُّهُمْ فِيْ أَمْرِ اللّٰهِ عُمَرُ وَأَصْدَقُهُمْ حَيَاءً عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ وَأَعْلَمُهُمْ بِالْحَلَالِ وَالْحَرَامِ مُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ، وَأَفْرَضُهُمْ زَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ، وَاَقْرَؤُهُمْ أُبَيُّ بْنُ كَعْبٍ، وَلِكُلِّ أُمَّةٍ اَمِيْنٌ. وَاَمِيْنُ هٰذِهِ الْأُمَّةِ أَبُوْعُبَيْدَةَ بْنُ الْجَرَّاحِ)). (اسناده صحيح) سلسلة الاحاديث الصحيحة (١٢٢٤)

ترجمہ: روایت ہے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: سب سے زیادہ رحم کرنے والے میری امت پر ابوبکر رضی اللہ عنہ ہیں یعنی نرم دل اور سب سے زیادہ سخت اللہ کے کام بجالانے میں عمر اور سب سے زیادہ سچے عثمان بن عفان اور سب سے زیادہ حلال وحرام سے واقف معاذ بن جبل، اور سب سے زیادہ فرائض جاننے والے زید بن ثابت، اور سب سے زیادہ قراءت جاننے والے ابی بن کعب، اور ہر امت کا ایک امین ہے اور اس امت کا امین ابوعبیدہ بن جراح ہیں۔

فائدہ : یہ حدیث غریب ہے نہیں جانتے ہم اس کو قتادہ کی روایت سے مگر اسی سند سے اور روایت کی ہے یہ ابوقلابہ نے انس رضی اللہ عنہ سے انہوں نے نبی ﷺ سے مانند اس کی۔

❀❀❀❀

(۳۷۹۱) عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ : ((أَرْحَمُ أُمَّتِيْ بِأُمَّتِيْ أَبُوْبَكْرٍ، وَأَشَدُّهُمْ فِيْ أَمْرِ اللّٰهِ عُمَرُ وَأَصْدَقُهُمْ حَيَاءً عُثْمَانُ، وَأَقْرَؤُهُمْ لِكِتَابِ اللّٰهِ أُبَيُّ بْنُ كَعْبٍ وأَفْرَضُهُمْ زَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ وَأَعْلَمُهُمْ بِالْحَلَالِ وَالْحَرَامِ مُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ أَلَا وَإِنَّ لِكُلِّ أُمَّةٍ أَمِيْنًا وَإِنَّ أَمِيْنَ هٰذِهِ الْأُمَّةِ أَبُوْعُبَيْدَةَ بْنُ الْجَرَّاحِ)). (اسناده صحيح)

ترجمہ: ترجمہ پیچھے گزر چکا ہے۔

❀❀❀❀

(۳۷۹۲) عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لِأُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ : ((إِنَّ اللّٰهَ أَمَرَنِيْ أَنْ أَقْرَءَ عَلَيْكَ لَمْ يَكُنِ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا)) قَالَ : سَمَّانِيْ قَالَ : ((نَعَمْ فَبَكٰى)) .

(اسنادہ صحیح) سلسلة الاحاديث الصحيحة (۲۹۰۸)

ترجمہ: روایت ہے انس بن مالک سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے کہ اللہ نے مجھے حکم دیا ہے کہ تمہارے آگے سورہ لم یکن پڑھوں انہوں نے عرض کی کہ کیا اللہ نے میرا نام لیا؟ آپ نے فرمایا ہاں وہ رونے لگے یعنی شکر کی راہ سے۔

فائدہ : یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔ اور مروی ہوئی یہی حدیث ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے انہوں نے روایت کی نبی ﷺ سے۔

❀❀❀❀

(۳۷۹۳) عَنْ أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ لَهُ : ((إِنَّ اللّٰهَ أَمَرَنِي أَنْ أَقْرَأَ عَلَيْكَ فَقَرَأَ عَلَيْهِ ﴿ لَمْ يَكُنِ الَّذِينَ كَفَرُوْا مِنْ أَهْلِ الْكِتٰبِ ﴾ فَقَرَأَ فِيْهَا : إِنَّ ذَاتَ الدِّيْنِ عِنْدَاللّٰهِ الْحَنِيْفِيَّةُ الْمُسْلِمَةُ لَا الْيَهُوْدِيَّةُ وَلَا النَّصْرَانِيَّةُ، مَنْ يَعْمَلْ خَيْرًا فَلَنْ يُكْفَرَهُ)) وَقَرَأَ عَلَيْهِ : (وَلَوْ أَنَّ لابْنِ آدَمَ وَادِيًا مِنْ مَالٍ لَابْتَغٰى إِلَيْهِ ثَانِيًا، وَلَوْ كَانَ لَهُ ثَانِيًا لَابْتَغٰى إِلَيْهِ ثَالِثًا، وَلَا يَمْلَأُ جَوْفَ ابْنِ آدَمَ إِلَّا التُّرَابُ، وَيَتُوْبُ اللّٰهُ عَلٰى مَنْ تَابَ). [اسنادہ صحیح]

ترجمہ: ابی بن کعب رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ان سے فرمایا: بے شک اللہ نے مجھے حکم دیا ہے کہ آپ پر قرآن پڑھوں، پس آپ نے ان پر ﴿ لم یکن الذین کفروا..... ﴾ کی تلاوت فرمائی اور اس میں یہ بھی پڑھا: بے شک دین داراللہ کے نزدیک وہ ہے جو یکسو اور مسلمان ہے، نہ کہ یہودی اور عیسائی، جو بھلائی کرے گا تو وہ اس (کے اجر) سے محروم نہیں کیا جائے گا۔ اور آپ نے ان پر یہ بھی پڑھا: اور اگر ابنِ آدم کے لیے مال کی ایک وادی ہو تو وہ اپنے لیے دوسری حاصل کرنے کی کوشش کرتا ہے اور اگر اس کے لیے دو وادیاں ہوں تو اپنے لیے تیسری حاصل کرنے کی کوشش کرتا ہے۔ اور ابن آدم کا پیٹ صرف مٹی بھرے گی اور اللہ اس کی توبہ قبول فرماتا ہے جو توبہ کرے۔

فائدہ : یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

❀❀❀❀

(۳۷۹٤) عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ : جَمَعَ الْقُرْاٰنَ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ أَرْبَعَةٌ كُلُّهُمْ مِنَ الْأَنْصَارِ : أُبَيُّ بْنُ كَعْبٍ وَمُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ وَزَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ وَأَبُوْزَيْدٍ قَالَ : قُلْتُ لِأَنَسٍ : مَنْ أَبُوْزَيْدٍ؟ قَالَ : أَحَدُ عُمُوْمَتِي .

(اسنادہ صحیح)

ترجمہ: روایت ہے انس بن مالکؓ سے کہ انہوں نے کہا جمع کیا قرآن کو رسول اللہ ﷺ کے زمانہ میں چار شخصوں نے کہ سب انصار سے تھے ابیؓ بن کعب، معاذؓ بن جبل، زیدؓ بن ثابت اور ابوزید رضی اللہ عنہم راوی نے کہا میں نے کہا ابوزید کون ہیں؟ انسؓ نے کہا وہ میرے چچاؤں میں ہیں۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

❀❀❀❀

(۳۷۹۵) **عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ : ((نِعْمَ الرَّجُلُ أَبُوْبَكْرٍ، نِعْمَ الرَّجُلُ عُمَرُ، نِعْمَ الرَّجُلُ أَبُوْعُبَيْدَةَ بْنُ الْجَرَّاحِ، نِعْمَ الرَّجُلُ أُسَيْدُ بْنُ حُضَيْرٍ، نِعْمَ الرَّجُلُ ثَابِتُ بْنُ قَيْسِ بْنِ شَمَّاسٍ، نِعْمَ الرَّجُلُ مُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ، نِعْمَ الرَّجُلُ مُعَاذُ بْنُ عَمْرِو بْنِ الْجَمُوْحِ))**. (اسناده صحيح)

ترجمہ: روایت ہے ابوہریرہؓ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے: کیا خوب ہیں ابوبکر، عمر، ابوعبیدہ بن جراح، اسید بن حضیر، ثابت بن قیس بن شماس، معاذ بن جبل اور معاذ بن عمرو بن جموح رضی اللہ عنہم۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے نہیں جانتے ہم اس کو مگر سہیل کی روایت سے۔

❀❀❀❀

(۳۷۹۶) **عَنْ حُذَيْفَةَ بْنِ الْيَمَانِ قَالَ : جَاءَ الْعَاقِبُ وَالسَّيِّدُ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَا : ابْعَثْ مَعَنَا أَمِيْنًا فَقَالَ : ((فَإِنِّي سَأَبْعَثُ مَعَكُمْ أَمِيْنًا حَقَّ أَمِيْنٍ)) فَأَشْرَفَ لَهَا النَّاسُ فَبَعَثَ أَبَا عُبَيْدَةَ قَالَ وَكَانَ أَبُوْإِسْحَاقَ إِذَا حَدَّثَ بِهٰذَا الْحَدِيْثِ عَنْ صِلَةَ قَالَ : سَمِعْتُهُ مُنْذُ سِتِّيْنَ سَنَةً** . (اسناده صحيح) تخريج المشكاة (٦١٣٢ـ التحقيق الثاني ـ سلسلة الاحاديث الصحيحة (١٩٦٤) .

ترجمہ: روایت ہے حذیفہ بن الیمان رضی اللہ عنہ سے کہا انہوں نے کہ آیا سردار ایک قوم کا اور نائب اس کا نبی ﷺ کے پاس اور دونوں نے عرض کی کہ ہمارے ساتھ کوئی اپنا امین روانہ فرمایئے آپؐ نے فرمایا میں تیرے ساتھ ایسا امین بھیجوں گا جو حق امانت بخوبی ادا کرے اور لوگوں نے اس خدمت کی طمع کی۔ سو بھیجا آپؐ نے ان کے ساتھ ابوعبیدہ کو۔ کہا راوی نے ابواسحاق جب اس حدیث کو صلہ سے روایت کرتے تھے کہتے تھے کہ میں نے ساٹھ برس ہوئے کہ یہ حدیث ان سے سنی تھی اور یہ ان کا کمال حافظہ تھا۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔ اور روایت کی گئی یہ عمرؓ اور انسؓ سے دونوں نے روایت کی نبی ﷺ سے کہ آپؐ نے فرمایا: ہر امت کا ایک امین ہے اور اس امت کا امین ابوعبیدہؓ۔

❀❀❀❀

٣٣۔ باب: مَنَاقِبُ سَلْمَانَ الْفَارِسِيِّ رضی اللہ عنہ

مناقب سلمان فارسی رضی اللہ عنہ کے

(٣٧٩٧) عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ : ((إِنَّ الْجَنَّةَ تَشْتَاقُ إِلٰى ثَلَاثَةٍ: عَلِيٍّ وَعَمَّارٍ وَسَلْمَانَ)).

(اسناده ضعيف) سلسلة الاحاديث الصعيفة (٦٣٢٩) اسکی سند حسن مدلس کے عنعنہ کی وجہ سے ضعیف ہے۔

ترجمہ: روایت ہے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جنت تین شخصوں کی مشتاق ہے علی رضی اللہ عنہ، عمار رضی اللہ عنہ اور سلمان فارسی رضی اللہ عنہ کی۔

فائدہ : یہ حدیث حسن ہے غریب ہے۔ نہیں جانتے ہم اس کو مگر حسن بن صالح کی روایت سے۔

مترجم: سلمان فارسی رضی اللہ عنہ فارس کے تھے ان کے باپ آتش پرست تھے ان کو اللہ نے ہدایت کی دین کا شوق ہوا پھر یہودی ہوئے پھر نصرانی ایک مدت دین کی تلاش میں بسر کی کئی جگہ بکے آخر میں توفیق الٰہی آپ کی خدمت میں کھینچ لائی یہاں مشرف باسلام ہوئے بڑی عمر تھی قریب چار سو برس کے اور جنگ احزاب میں خندق انہیں کی صلاح و مشورہ سے کھودی گئی آپ نے ان کو اہل بیت سے فرمایا۔ جزاﷲ عنا خیرالجزاء۔

❀❀❀❀

٣٤۔ باب: مَنَاقِبُ عَمَّارِ بْنِ يَاسِرٍ وَكُنْيَتُهُ أَبُو الْيَقْظَانِ رضی اللہ عنہ

مناقب عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ کے اور کنیت ان کی ابوالیقظان ہے

(٣٧٩٨) عَنْ عَلِيٍّ قَالَ : جَاءَ عَمَّارُ بْنُ يَاسِرٍ يَسْتَأْذِنُ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ : ((ائْذَنُوا لَهُ مَرْحَبًا بِالطَّيِّبِ الْمُطَيَّبِ)). (اسناده صحيح) سلسلة الاحاديث الصحيحة (٢/٤٦٦) الروض النضير (٧٠٢)

ترجمہ: روایت ہے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے کہ عمار رضی اللہ عنہ حاضر ہوئے اور اجازت چاہی نبی ﷺ نے فرمایا ان کو آنے دو مرحبا مرد پاک ذات پاک خصلت کو۔

فائدہ : یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

❀❀❀❀

(٣٧٩٩) عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ : قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ : ((مَا خُيِّرَ عَمَّارٌ بَيْنَ أَمْرَيْنِ إِلَّا اخْتَارَ أَرْشَدَهُمَا)).

(اسناده صحيح) سلسلة الاحاديث الصحيحة (٨٤٥)

ترجمہ: روایت ہے ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے: اختیار نہ دیا گیا عمار کو کسی دو امروں میں کہ نہ اختیار کیا انہوں نے ان میں سے بہتر کو۔

فائدہ : یہ حدیث غریب ہے نہیں جانتے ہم اس کو مگر اسی سند سے عبدالعزیز بن سیاہ کی روایت سے اور وہ شیخ کوفی ہیں اور ان سے محدثین نے روایت کی ہے اور ان کا ایک لڑکا ہے کہ اس کو یزید بن عبدالعزیز کہتے ہیں اور وہ ثقہ ہیں۔ روایت کی ان سے یحییٰ بن آدم نے۔

❀ ❀ ❀ ❀

☆ عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ : كُنَّا جُلُوسًا عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ : ((**إِنِّي لَا أَدْرِي مَا قَدْرُ بَقَائِي فِيكُمْ فَاقْتَدُوا بِالَّذِينَ مِنْ بَعْدِي**)). وَأَشَارَ إِلَى أَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ، ((**وَاهْتَدُوا بِهَدْيِ عَمَّارٍ، وَمَا حَدَّثَكُمُ ابْنُ مَسْعُودٍ فَصَدِّقُوا**)). (اسناده صحيح) سلسلة الاحاديث الصحيحة (١٢٣٣)

ترجمہ: روایت ہے حذیفہؓ سے کہا انہوں نے کہ ہم بیٹھے تھے نبی ﷺ کے پاس کہ فرمایا آپؐ نے نہیں میں جانتا کہ تم میں کب تک جیوں سو اقتداء کرو میرے بعد ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما کی اور چلو چال عمار رضی اللہ عنہ کی اور ابن مسعودؓ جو حدیث بیان کریں اس کو سچ جانو۔

فائدہ : یہ حدیث حسن ہے اور روایت کی ابراہیم بن سعد نے یہ حدیث سفیان ثوریؒ سے انہوں نے عبدالملک بن عمیر سے انہوں نے ہلال مولیٰ ربعی سے انہوں نے حذیفہؓ سے انہوں نے نبی ﷺ سے اس کی مانند۔

❀ ❀ ❀ ❀

(٣٨٠٠) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((**أَبْشِرْ عَمَّارُ تَقْتُلُكَ الْفِئَةُ الْبَاغِيَةُ**)).

(اسناده صحيح) سلسلة الاحاديث الصحيحة (٧١٠).

ترجمہ: روایت ہے ابو ہریرہؓ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے بشارت ہو تجھ کو اے عمار کہ قتل کریں گے تجھ کو باغی لوگ۔

فائدہ : اس بارے میں ام سلمہ، عبداللہ بن عمر، ابی الیسر اور حذیفہ رضی اللہ عنہم سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے علاء بن عبدالرحمٰن کی روایت سے۔

مترجم : اس حدیث سے معلوم ہوا کہ حضرت علیؓ اور حضرت معاویہؓ کے جنگ و جدل میں حضرت علی رضی اللہ عنہ حق پر تھے اور حضرت معاویہؓ خطا پر تھے مگر اصحاب سے چونکہ کف لسان واجب ہے اور خطا ان کی خطائے اجتہادی تھی اس لیے محل طعن نہیں اور حضرت عمار کو اصحاب معاویہؓ نے شہید کیا۔

❀ ❀ ❀ ❀

٣٥۔ باب: مَنَاقِبُ أَبِي ذَرٍّ الْغِفَارِيِّ رضي الله عنه

مناقب ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ کے

(٣٨٠١) عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ : سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ : ((**مَا أَظَلَّتِ الْخَضْرَاءُ وَلَا أَقَلَّتِ الْغَبْرَاءُ أَصْدَقَ مِنْ أَبِي ذَرٍّ**)). (اسناده صحيح) تخريج مادل عليه القرآن (١٤٧) سلسلة الاحاديث الصحيحة (٢٣٤٣)

ترجمہ: روایت ہے عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کہ آسمان نے کسی پر سایہ نہ کیا اور زمین نے کسی کو نہ اٹھایا جو زیادہ سچا ہوا ابوذرؓ سے۔

فائدہ: اس باب میں ابوالدرداءؓ اور ابوذرؓ سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث حسن ہے۔

❀❀❀❀

(۳۸۰۲) عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : ((مَا أَظَلَّتِ الْخَضْرَاءُ وَلَا أَقَلَّتِ الْغَبْرَاءُ مِنْ ذِيْ لَهْجَةٍ أَصْدَقَ وَلَا أَوْفَى مِنْ أَبِيْ ذَرٍّ شِبْهِ عِيْسَى بْنِ مَرْيَمَ)) فَقَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ كَالْحَاسِدِ : يَارَسُوْلَ اللّٰهِ! أَفَنَعْرِفُ ذٰلِكَ لَهُ قَالَ : ((نَعَمْ فَاعْرِفُوْهُ)) . (اسناده ضعيف) المشكاة (٦٢٣٩، التحقيق الثانی).

ترجمہ: روایت ہے ابوذرؓ سے کہ انہوں نے کہا میرے لیے فرمایا رسول اللہ ﷺ نے آسمان نے کسی پر سایہ نہ کیا اور زمین نے کسی کو نہ اٹھایا جو زبان کا سچا زیادہ ہو اور بہتر ہوا ابوذرؓ سے اور بہت مشابہ ہے عیسیٰ بن مریم سے تو عمر بن خطابؓ نے آپ سے پوچھا جیسے کسی کو رشک آتا ہے کہ کیا ان کو خبر کر دیں ہم اس کی؟ آپؐ نے فرمایا کہ ہاں کہہ دو اس سے۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اس سند سے۔ اور روایت کی بعض نے یہ حدیث اور کہا کہ آپ نے یوں فرمایا کہ ابوذرؓ زمین پر ایسے زہد کے ساتھ بسر کرتا ہے جیسے عیسیٰ بن مریم علیہ السلام۔

❀❀❀❀

۳۶۔ باب: مَنَاقِبُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ سَلَامٍ رضی اللہ عنہ

مناقب عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ کے

(۳۸۰۳) عَنْ عَبْدِالْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ، عَنِ ابْنِ أَخِيْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ سَلَامٍ قَالَ : لَمَّا أُرِيْدَ قَتْلُ عُثْمَانَ جَاءَ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ سَلَامٍ فَقَالَ لَهُ عُثْمَانُ : مَا جَاءَ بِكَ؟ قَالَ : جِئْتُ فِيْ نَصْرِكَ، قَالَ : اخْرُجْ إِلَى النَّاسِ فَاطْرُدْهُمْ عَنِّيْ فَإِنَّكَ خَارِجًا خَيْرٌ لِيْ مِنْكَ دَاخِلًا، فَخَرَجَ عَبْدُاللّٰهِ إِلَى النَّاسِ، فَقَالَ : أَيُّهَا النَّاسُ! إِنَّهُ كَانَ اسْمِيْ فِي الْجَاهِلِيَّةِ فُلَانٌ فَسَمَّانِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَبْدَاللّٰهِ وَنَزَلَتْ فِيَّ آيَاتٌ مِنْ كِتَابِ اللّٰهِ، نَزَلَتْ فِيَّ ﴿ وَشَهِدَ شَاهِدٌ مِّنْ بَنِيْٓ إِسْرَآئِيْلَ عَلٰى مِثْلِهٖ فَاٰمَنَ وَاسْتَكْبَرْتُمْ إِنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الظّٰلِمِيْنَ ﴾ وَنَزَلَتْ فِيَّ ﴿ قُلْ كَفٰى بِاللّٰهِ شَهِيْدًا بَيْنِيْ وَبَيْنَكُمْ وَمَنْ عِنْدَهٗ عِلْمُ الْكِتَابِ ﴾ إِنَّ لِلّٰهِ سَيْفًا مَغْمُوْدًا عَنْكُمْ وَإِنَّ الْمَلٰٓئِكَةَ قَدْ جَاوَرَتْكُمْ فِيْ بَلَدِكُمْ هٰذَا الَّذِيْ نَزَلَ فِيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَاللّٰهَ اللّٰهَ فِيْ هٰذَا الرَّجُلِ أَنْ تَقْتُلُوْهُ فَوَاللّٰهِ لَئِنْ قَتَلْتُمُوْهُ لَتَطْرُدُنَّ جِيْرَانَكُمُ الْمَلَائِكَةَ وَلَتَسُلُّنَّ سَيْفَ اللّٰهِ الْمَغْمُوْدَ عَنْكُمْ فَلَا

يُغْمَدُ عَنْكُمْ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ قَالُوا : اقْتُلُوا الْيَهُودِيَّ وَاقْتُلُوا عُثْمَانَ.

(ضعیف الاسناد) (اس میں ابن اُخی عبداللہ بن سلام مجہول ہے)

ترجمہ: روایت ہے عبدالملک سے کہ انہوں نے کہا جب ارادہ کیا لوگوں نے حضرت عثمانؓ کے قتل کا۔ آئے عبداللہ بن سلامؓ اور حضرت عثمانؓ نے ان سے پوچھا کہ تم کیوں آئے ہو انہوں نے عرض کی کہ آپ کی مدد کو آپ نے فرمایا جاؤ لوگوں کو میری ایذاء سے باز رکھو اس لیے کہ تمہارا باہر رہنا میرے لیے زیادہ مفید ہے اندر کے رہنے سے، تو عبداللہ باہر نکلے اور لوگوں سے کہا اے لوگو! میرا نام جاہلیت میں فلاں تھا اور نام رکھا میرا رسول اللہ ﷺ نے عبداللہ اور کئی آیتیں کتاب اللہ کی میری شان میں نازل ہوئیں چنانچہ ﴿ وَشَهِدَ شَاهِدٌ ﴾ اور ﴿ قُلْ كَفٰى بِاللّٰهِ شَهِيْدًا ﴾ میرے ہی لیے نازل ہوئی اور اللہ کی تلوار میان میں ہے اور ملائکہ تمہارے ہمسایہ ہیں اس شہر مدینہ میں جس میں اترے رسول اللہ ﷺ، سو ڈرو اللہ سے اور بچو اس شخص کے قتل سے سو قسم ہے اللہ تعالیٰ کی اگر تم نے اس کو قتل کیا یعنی حضرت عثمانؓ کو تو تمہارے ہمسایہ ملائکہ تم سے دور ہو جائیں گے اور تلوار اللہ تعالیٰ کی تم پر میان سے باہر ہو جائے گی کہ پھر قیامت تک میان میں نہ آئے گی سو لوگوں نے ان کی نصیحت سن کر جواب دیا کہ قتل کرو اس یہودی کو بھی اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو بھی۔

فائدہ: یہ حدیث غریب ہے نہیں جانتے ہم اس کو مگر عبدالملک بن عمیر کی روایت سے۔ اور روایت کی شعیب بن صفوان نے یہ حدیث عبدالملک بن عمیر سے اور کہا انہوں نے کہ روایت ہے عمر بن محمد بن عبداللہ بن سلام سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے دادا عبداللہ بن سلام سے۔

مترجم: دونوں آیتیں عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ کی شان میں نازل ہوئیں۔

اول ﴿ قُلْ اَرَاَيْتُمْ اِنْ كَانَ مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ وَكَفَرْتُمْ بِهٖ وَشَهِدَ شَاهِدٌ مِّنْ بَنِيْٓ اِسْرَآئِيْلَ عَلٰى مِثْلِهٖ فَاٰمَنَ وَاسْتَكْبَرْتُمْ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِى الْقَوْمَ الظّٰلِمِيْنَ ﴾ ۔یعنی کہہ تو اے نبی کہ بھلا دیکھو تو اگر یہ قرآن اللہ کے نزدیک سے ہو اور تم اس کے منکر ہوئے اور ایک گواہ بنی اسرائیل کا بھی اس کی گواہی دے چکا اور اس پر ایمان لا چکا اور تکبر کیا تم نے تو کتنا بڑا ظلم کیا بے شک اللہ راہ نہیں دیتا ظالموں کو۔ انتہیٰ۔

اور اس گواہ سے مراد عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ بھی ہیں یہی قول ہے قتادہ اور ضحاک کا کہ انہوں نے گواہی دی کہ قرآن کلام الٰہی ہے اور محمد ﷺ رسول ہیں۔

دوسری ﴿ وَيَقُوْلُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَسْتَ مُرْسَلًا قُلْ كَفٰى بِاللّٰهِ شَهِيْدًا بَيْنِيْ وَبَيْنَكُمْ وَمَنْ عِنْدَهٗ عِلْمُ الْكِتٰبِ ﴾ یعنی کافر کہتے ہیں کہ تو رسول نہیں کہہ تو کافی ہے اللہ تعالیٰ گواہ میرے اور تمہارے درمیان اور جس کے پاس علم ہے کتاب کا اور مراد اس سے بھی عبداللہؓ بن سلام ہیں یہی قول ہے قتادہ کا۔ اور ان نابکاروں نے ظلم کیا جو ایسے مؤمن کامل الایمان کو یہودی کہا

اور حقیقت میں جب سے حضرت عثمانؓ خلیفہ برحق مقتول ہوئے اہل اسلام کبھی متفق ہو کر کسی دشمن سے نہ لڑے اور اللہ کے غضب کی تلوار ان کے اوپر کھینچی گئی جو کہ آپس میں پھوٹ ڈالنے اور تحریش فیما بینھم کا سبب ہوگئی۔

❀ ❀ ❀ ❀

(۳۸۰٤) عَنْ يَزِيْدَ بْنِ عُمَيْرَةَ قَالَ : لَمَّا حَضَرَ مُعَاذَ بْنَ جَبَلٍ الْمَوْتُ قِيْلَ لَهُ : يَاأَبَاعَبْدِالرَّحْمٰنِ! أَوْصِنَا قَالَ : أَجْلِسُوْنِيْ فَقَالَ : إِنَّ الْعِلْمَ وَالْإِيْمَانَ مَكَانَهُمَا مَنِ ابْتَغَاهُمَا وَجَدَهُمَا، يَقُوْلُ ذٰلِكَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ، وَالْتَمِسُوا الْعِلْمَ عِنْدَ أَرْبَعَةِ رَهْطٍ عِنْدَ عُوَيْمِرٍ أَبِي الدَّرْدَاءِ وَعِنْدَ سَلْمَانَ الْفَارِسِيِّ وَعِنْدَ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ وَعِنْدَ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ سَلَامٍ الَّذِيْ كَانَ يَهُوْدِيًّا فَأَسْلَمَ. فَإِنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ : ((**إِنَّهُ عَاشِرُ عَشَرَةٍ فِي الْجَنَّةِ**)). (اسناده صحيح) المشكاة (٦٢٤٠).

ترجمہ: روایت ہے یزید بن عمیرہ سے کہ جب حضرت معاذ رضی اللہ عنہ کو موت قریب ہوئی لوگوں نے کہا ہم کو وصیت کرو انہوں نے کہا مجھ کو بٹھاؤ پھر کہا علم اور ایمان اپنی جگہ میں موجود ہے جو ان کو ڈھونڈے بے شک پائے تین بار یہی کہا اور کہا کہ علم کو ڈھونڈو چار شخصوں کے پاس ایک ابوالدرداءؓ دوسرے سلمان فارسیؓ تیسرے عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ، چوتھے عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ جو یہودی تھے اور اللہ نے ان کو شرف اسلام عنایت فرمایا اور میں نے سنا ہے رسول اللہ ﷺ سے کہ فرماتے تھے کہ وہ ان دس میں ہیں جو جنتی ہیں۔

فائدہ: اس باب میں سعد سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث حسن ہے غریب ہے۔

❀ ❀ ❀ ❀

۳۷۔ باب: مَنَاقِبُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رضي الله عنه

مناقب عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے

(۳۸۰٥) عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : ((**اقْتَدُوْا بِاللَّذَيْنِ مِنْ بَعْدِيْ مِنْ أَصْحَابِيْ أَبِيْ بَكْرٍ وَعُمَرَ وَاهْتَدُوْا بِهَدْيِ عَمَّارٍ وَتَمَسَّكُوْا بِعَهْدِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ**)). (اسناده صحيح)

ترجمہ: روایت ہے ابن مسعودؓ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے: پیروی کرو میرے بعد ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما کی اور خصلت اختیار کرو عمار کی اور وصیت اور نصیحت پر چلو ابن مسعودؓ کے۔

فائدہ: یہ حدیث غریب ہے اس سند سے عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی روایت سے نہیں جانتے ہم اس کو مگر یحییٰ بن سلمہ بن کہیل کی روایت سے اور یحییٰ بن سلمہ ضعیف ہیں حدیث میں اور ابوالزعرا کا نام عبداللہ بن ہانی ہے اور وہ ابوالزعرا جن سے شعبہؒ اور ثوری اور

ابن عیینہ روایت کرتے ہیں ان کا نام عمرو بن عمرو ہے اور وہ بھتیجے ہیں ابوالاحوص کے رفیق ہیں ابن مسعودؓ کے۔

❀❀❀❀

(٣٨٠٦) عَنِ الْأَسْوَدِ بْنِ يَزِيدَ : أَنَّهُ سَمِعَ أَبَامُوسٰى يَقُولُ : لَقَدْ قَدِمْتُ أَنَا وَأَخِي مِنَ الْيَمَنِ وَمَا نُرٰى حِينًا إِلَّا أَنَّ عَبْدَاللّٰهِ بْنَ مَسْعُودٍ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ بَيْتِ النَّبِيِّ ﷺ لِمَا نَرٰى مِنْ دُخُولِهِ وَدُخُولِ أُمِّهِ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ.

(اسناده صحيح)

ترجمہ: روایت ہے اسود بن یزید سے کہ انہوں نے سنا ابوموسیٰ سے کہ وہ کہتے تھے کہ آئے ہم اور بھائی ہمارے یمن سے اور ہم اکثر اوقات یہی دیکھتے تھے کہ عبداللہ بن مسعودؓ ایک شخص ہیں نبی ﷺ کے گھر والوں سے اس لیے کہ ہم بہت ان کی اور ان کی والدہ کی آمدورفت دیکھتے نبی ﷺ کے گھر میں۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔ اور روایت کی یہ سفیان ثوری نے ابواسحاق سے۔

❀❀❀❀

(٣٨٠٧) عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ يَزِيدَ قَالَ : أَتَيْنَا عَلٰى حُذَيْفَةَ فَقُلْنَا : حَدِّثْنَا بِأَقْرَبِ النَّاسِ مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ هَدْيًا وَدَلًّا فَنَأْخُذَ عَنْهُ وَنَسْمَعَ مِنْهُ، قَالَ : كَانَ أَقْرَبُ النَّاسِ هَدْيًا وَدَلًّا وَسَمْتًا بِرَسُولِ اللّٰهِ ﷺ ابْنُ مَسْعُودٍ حَتّٰى يَتَوَارٰى مِنَّا فِي بَيْتِهِ وَلَقَدْ عَلِمَ الْمَحْفُوظُونَ مِنْ أَصْحَابِ مُحَمَّدٍ ﷺ أَنَّ ابْنَ أُمِّ عَبْدٍ مِنْ هُوَ أَقْرَبُهُمْ إِلَى اللّٰهِ زُلْفٰى. (اسناده صحيح) التعليقات الحسان (٧٠٧٣)

ترجمہ: روایت ہے عبدالرحمٰن بن یزید سے کہا انہوں نے کہ آئے ہم حذیفہؓ کے پاس اور کہا ہم نے بتاؤ ہم کو کون شخص زیادہ قریب تھا بہ نسبت لوگوں کے رسول اللہ ﷺ سے چال چلن میں کہ ہم اس سے دین سیکھیں اور حدیثیں سنیں تو انہوں نے کہا سب سے زیادہ قریب لوگوں سے رسول اللہ ﷺ سے چال وچلن اور خصلت میں عبداللہ بن مسعودؓ ہیں اور وہ پوشیدہ حالات خانگی سے آپ کے واقف ہوتے تھے جو ہم نہ جانتے تھے اور بخوبی جانتے ہیں اصحاب رسول اللہ ﷺ کے جو کذب سے محفوظ ہیں کہ بیٹا ام عبد کا یعنی عبداللہ بن مسعودؓ ان سب سے زیادہ نزدیک ہیں اللہ تعالیٰ سے۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

❀❀❀❀

(٣٨٠٨) عَنْ عَلِيٍّ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ : ((لَوْ كُنْتُ مُؤَمِّرًا أَحَدًا مِنْهُمْ مِنْ غَيْرِ مَشُورَةٍ لَأَمَّرْتُ ابْنَ أُمِّ عَبْدٍ)). (اسناده ضعيف) اس میں حارث اعور ضعیف ہے۔

ترجمہ: روایت ہے حضرت علیؓ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کہ اگر میں کسی کو امیر کرتا ان میں سے بغیر مشورہ کے تو امیر کرتا عبداللہ بن مسعود کو جو بیٹے ہیں ام عبد کے۔ یعنی کسی لشکر خاص پر اور اس سے خلافت مراد نہیں اس لیے کہ خلیفہ قریش سے ہیں۔

(۳۸۰۹) عَنْ عَلِيٍّ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : ((لَوْ كُنْتُ مُؤَمِّرًا أَحَدًا مِنْهُمْ مِنْ غَيْرِ مَشْوَرَةٍ لَأَمَّرْتُ ابْنَ أُمِّ عَبْدٍ)). (اسناده ضعیف) [انظر ماقبلہ]

ترجمہ: روایت ہے حضرت علیؓ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کہ اگر میں کسی کو امیر کرتا ان میں سے بغیر مشورہ کے تو امیر کرتا عبداللہ بن مسعود کو جو بیٹے ہیں ام عبد کے۔ یعنی کسی لشکر خاص پر اور اس سے خلافت مراد نہیں اس لیے کہ خلیفہ قریش سے ہیں۔

فائدہ: اس حدیث کو نہیں جانتے ہم مگر حارث کی روایت سے کہ وہ علیؓ سے روایت کرتے ہیں روایت کی ہم سے سفیان بن وکیع نے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے سفیان ثوری سے انہوں نے ابواسحاق سے انہوں نے حارث سے انہوں نے حضرت علیؓ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے: اگر میں کسی کو امیر کرتا بغیر مشورہ کے تو امیر کرتا ابن ام عبد کو۔

❀❀❀❀

(۳۸۱۰) عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : ((خُذُوا الْقُرْآنَ مِنْ أَرْبَعَةٍ: مِنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ وَّأُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ وَمُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ وَسَالِمٍ مَوْلٰى أَبِيْ حُذَيْفَةَ)).

(اسناده صحیح) سلسلة الاحادیث الصحیحة (۱۸۲۷).

ترجمہ: روایت ہے عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے: قرآن سیکھو چار شخصوں سے عبداللہ بن مسعودؓ اور ابی بن کعبؓ اور معاذ بن جبلؓ اور سالم مولیٰ ابی حذیفہؓ سے۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

❀❀❀❀

(۳۸۱۱) عَنْ خَيْثَمَةَ بْنِ أَبِيْ سَبْرَةَ قَالَ: أَتَيْتُ الْمَدِيْنَةَ فَسَأَلْتُ اللّٰهَ أَنْ يُيَسِّرَ لِيْ جَلِيْسًا صَالِحًا فَيَسَّرَ لِيْ أَبَاهُرَيْرَةَ فَجَلَسْتُ إِلَيْهِ فَقُلْتُ لَهُ: إِنِّيْ سَأَلْتُ اللّٰهَ أَنْ يُيَسِّرَلِيْ جَلِيْسًا صَالِحًا فَوُفِّقْتَ لِيْ، فَقَالَ لِيْ: مِّنْ أَيْنَ أَنْتَ؟ قُلْتُ مِنْ أَهْلِ الْكُوْفَةِ جِئْتُ أَلْتَمِسُ الْخَيْرَ وَأَطْلُبُهُ فَقَالَ : أَلَيْسَ فِيْكُمْ سَعْدُ بْنُ مَالِكٍ مُجَابُ الدَّعْوَةِ، وَابْنُ مَسْعُوْدٍ صَاحِبُ طَهُوْرِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَنَعْلَيْهِ، وَحُذَيْفَةُ صَاحِبُ سِرِّ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ، وَعَمَّارٌ الَّذِيْ أَجَارَهُ اللّٰهُ مِنَ الشَّيْطَانِ عَلٰى لِسَانِ نَبِيِّهِ، وَسَلْمَانُ صَاحِبُ الْكِتَابَيْنِ، قَالَ قَتَادَةُ: وَالْكِتَابَانِ : الْإِنْجِيْلُ وَالْقُرْآنُ. (اسناده صحیح).

ترجمہ: روایت ہے خیثمہ بن ابوسبرہ سے کہ کہا میں نے مدینہ میں آ کر دعا کی کہ مجھے کوئی رفیق صالح میسر ہو تو ابو ہریرہؓ مل گئے میں ان کے پاس بیٹھا اور کہا میں نے دعا کی تھی کہ رفیق صالح میسر ہو سو تم مل گئے انہوں نے کہا کہاں کے ہو میں نے کہا کوفہ کا اور میں طلب خیر میں یہاں آیا ہوں تو انہوں نے کہا کیا تم میں سعد بن مالک مجاب الدعوات نہیں اور ابن مسعود رسول

اللہ ﷺ کے وضو کا پانی دینے والے اور آپ کی نعلین اٹھانے والے نہیں اور حذیفہ آپ کے ہمراز نہیں اور وہ عمار نہیں جن کو بزبان رسول اللہ ﷺ نے شیطان سے بچایا ہے اور سلمان صاحب دو کتابوں کے نہیں' قتادہ نے کہا یعنی انجیل اور قرآن کے وہ پہلے نصرانی تھے اور انجیل پر ایمان لائے تھے اور پھر مشرف باسلام ہوئے اور قرآن پر ایمان لائے۔

فائدہ : یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے اور خیثمہ بیٹے ہیں عبدالرحمٰن کے وہ بیٹے ہیں ابوسبرہ کے اور سند میں وہ منسوب ہوئے اپنے دادا کی طرف۔

❀❀❀❀

٣٨۔ باب: مَنَاقِبُ حُذَيْفَةَ بْنِ الْيَمَانِ رضی اللہ عنہ

مناقب حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ کے

(٣٨١٢) عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ : قَالُوْا: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ! لَوِ اسْتَخْلَفْتَ قَالَ : ((إِنْ عَلَيْكُمْ فَعَصَيْتُمُوْهُ عُذِّبْتُمْ، وَلٰكِنْ مَا حَدَّثَكُمْ حُذَيْفَةُ فَصَدِّقُوْهُ، وَمَا أَقْرَأَكُمْ عَبْدُاللّٰهِ فَاقْرَءُوْهُ)). قَالَ عَبْدُاللّٰهِ فَقُلْتُ لِإِسْحَاقَ بْنِ عِيْسٰى : يَقُوْلُوْنَ هٰذَا: عَنْ أَبِيْ وَائِلٍ. قَالَ : عَنْ زَاذَانَ إِنْ شَاءَ اللّٰهُ .

(اسناده ضعيف) المشكاة (٦٢٤١) (اس میں شریک راوی ضعیف ہے)

ترجمہ: روایت ہے حذیفہؓ سے کہ انہوں نے کہا لوگوں نے عرض کی کہ یارسول اللہ کاش آپ خلیفہ کر دیتے ہم پر کسی کو تو آپ نے فرمایا اگر میں تم پر خلیفہ کروں اور پھر تم اس کا کہنا نہ مانو تو تم پر عذاب ہو لیکن جو تم سے حذیفہؓ بیان کرے اس کو سچ جانو اور جو عبداللہ پڑھائیں پڑھ لو۔ کہا عبداللہ نے جو راوی حدیث ہیں کہ میں نے اسحاق بن عیسٰی سے کہا لوگ کہتے ہیں یہ مروی ہے ابی وائل سے انہوں نے کہا نہیں زاذان سے انشاءاللہ تعالیٰ۔

فائدہ : یہ حدیث حسن ہے اور وہ شریک سے مروی ہے۔

مترجم: حضرت حذیفہؓ صاحب سر نبی ﷺ کہلاتے تھے اور آپؐ نے ان کو منافقوں کے نام بتلا دیئے تھے اور حضرت عمرؓ ان سے پوچھا کرتے تھے کہ میرا نام منافقوں میں تو نہیں، سبحان اللہ یہ ان کا کمال ایمان اور غایت خوف تھا۔ جزاہم اللہ عنا خیر الجزاء۔

❀❀❀❀

٣٩۔ باب: مَنَاقِبُ زَيْدِ بْنِ حَارِثَةَ رضی اللہ عنہ

مناقب زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ

(٣٨١٣) عَنْ أَسْلَمَ عَنْ عُمَرَ أَنَّهُ فَرَضَ لِأُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ فِيْ ثَلَاثَةِ آلَافٍ وَخَمْسِمِائَةٍ، وَفَرَضَ لِعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ

عُمَرَ فِيْ ثَلَاثَةِ آلَافٍ. فَقَالَ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ عُمَرَ لِأَبِيْهِ: لِمَ فَضَّلْتَ أُسَامَةَ عَلَيَّ؟ فَوَاللّٰهِ! مَاسَبَقَنِيْ إِلٰى مَشْهَدٍ، قَالَ: لِأَنَّ زَيْدًا كَانَ أَحَبَّ إِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ مِنْ أَبِيْكَ، وَكَانَ أُسَامَةُ أَحَبَّ إِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ مِنْكَ، فَآثَرْتُ حِبَّ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ عَلٰى حِبِّيْ. [اسناده ضعيف] تخريج المشكاة: (٦١٧٣).

ترجمہ: روایت ہے اسلم سے کہ حضرت عمرؓ نے اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما کو ساڑھے تین ہزار دیئے بیت المال سے اور عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کو تین ہزار تو عبداللہ نے کہا آپ نے اسامہ کو مجھ پر فضیلت کیوں دی اور قسم ہے اللہ تعالیٰ کی انہوں نے کسی مشہد خیر میں مجھ سے پیش قدمی نہ کی تو حضرت عمرؓ نے فرمایا اس لیے کہ زید اسامہؓ کے باپ رسول اللہ ﷺ کو زیادہ پیارے تھے تیرے باپ سے اور اسامہ زیادہ پیارے تھے ان کو تم سے سو مقدم کیا میں نے رسول اللہ ﷺ کے محبوب کو اپنے محبوب سے۔

فائدہ: یہ حدیث غریب ہے حسن ہے۔

❀❀❀❀

(٣٨١٤) **عَنْ** عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ: مَا كُنَّا نَدْعُوْ زَيْدَ بْنَ حَارِثَةَ إِلَّا زَيْدَ بْنَ مُحَمَّدٍ حَتّٰى نَزَلَتْ ﴿**أُدْعُوْهُمْ لِآبَائِهِمْ هُوَ أَقْسَطُ عِنْدَ اللّٰهِ**﴾. (اسناده صحيح)

ترجمہ: روایت ہے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے انہوں نے کہا ہم زید بن حارثہ کو آپ کا بیٹا کہا کرتے تھے یہاں تک کہ یہ آیت اتری کہ پکارو لڑکوں کو ان کے باپوں کی طرف منسوب کر کے کہ یہ انصاف کی بات ہے اللہ کے نزدیک۔

فائدہ: یہ حدیث صحیح ہے۔

❀❀❀❀

(٣٨١٥) **عَنْ** جَبَلَةَ بْنِ حَارِثَةَ قَالَ: قَدِمْتُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ فَقُلْتُ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ! ابْعَثْ مَعِيَ أَخِيْ زَيْدًا، قَالَ: ((**هُوَ ذَا**))، قَالَ: ((**فَإِنِ انْطَلَقَ مَعَكَ لَمْ أَمْنَعْهُ**)). قَالَ زَيْدٌ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ! وَاللّٰهِ لَا أَخْتَارُ عَلَيْكَ أَحَدًا، قَالَ: فَرَأَيْتُ رَأْيَ أَخِيْ أَفْضَلَ مِنْ رَأْيِيْ. (اسناده حسن) المشكاة (٦١٧٤، التحقيق الثانی)

ترجمہ: روایت ہے جبلہ بن حارثہ رضی اللہ عنہ سے جو بھائی ہیں زید بن حارثہ کے انہوں نے کہا کہ میں رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا اور عرض کی کہ یارسول اللہ میرے بھائی زید کو میرے ساتھ روانہ فرمایئے آپ نے فرمایا وہ یہ موجود ہے اگر تمہارے ساتھ جائے تو میں کب روکتا ہوں زید نے کہا یارسول اللہ میں آپ کی صحبت چھوڑ کر کسی کی صحبت اختیار نہیں کرتا جبلہ نے کہا میں نے دیکھا کہ رائے میرے بھائی کی افضل تھی میری رائے سے۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے۔ نہیں جانتے ہم اس کو مگر ابن الرومی کی روایت سے کہ وہ علی بن مسہر سے روایت کرتے ہیں۔

❀❀❀❀

(۳۸۱۶) عَنِ ابْنِ عُمَرَ: أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ بَعَثَ بَعْثًا وَأَمَّرَ عَلَيْهِمْ أُسَامَةَ بْنَ زَيْدٍ فَطَعَنَ النَّاسُ فِي إِمْرَتِهِ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((إِنْ تَطْعَنُوا فِي إِمْرَاتِهِ فَقَدْ كُنْتُمْ تَطْعَنُونَ فِي إِمْرَةِ أَبِيهِ مِنْ قَبْلُ، وَأَيْمُ اللّٰهِ! إِنْ كَانَ لَخَلِيفًا لِلْإِمَارَةِ، وَإِنْ كَانَ مِنْ أَحَبِّ النَّاسِ إِلَيَّ، وَإِنَّ هٰذَا مِنْ أَحَبِّ النَّاسِ إِلَيَّ بَعْدَهُ)). (اسناده صحيح)

ترجمہ: روایت ہے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک لشکر روانہ کیا اور اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما کو اس پر امیر کیا تو لوگ ان کے امیر ہونے پر طعن کرنے لگے تو آپ نے فرمایا تم اس کے امیر ہونے پر طعن کرتے ہو تو کیا ہوا اس کے باپ کے امیر ہونے پر بھی طعن کرتے تھے اول سے اور قسم ہے اللہ کی کہ وہ مستحق زیادہ تھا امارت کا اور بہت پیارا تھا میرا سب لوگوں میں اور یہ بھی یعنی اسامہ زیادہ پیارا ہے میرا سب لوگوں میں بعد اس کے۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔ روایت کی ہم سے علی بن حجر نے انہوں نے اسماعیل بن جعفر سے انہوں نے عبداللہ بن دینار سے انہوں نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے انہوں نے نبی ﷺ سے مانند حدیث مالک بن انس کے یعنی جو اوپر عبداللہ سے مروی ہو چکی ہے۔

❁❁❁❁

۴۰۔ باب: مَنَاقِبُ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ رضی اللہ عنہ

مناقب اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ کے

(۳۸۱۷) عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ قَالَ: لَمَّا ثَقُلَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ هَبَطْتُ وَهَبَطَ النَّاسُ الْمَدِينَةَ فَدَخَلْتُ عَلَى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ وَقَدْ أُصْمِتَ فَلَمْ يَتَكَلَّمْ، فَجَعَلَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يَضَعُ يَدَيْهِ عَلَيَّ وَيَرْفَعُهُمَا فَأَعْرِفُ أَنَّهُ يَدْعُو لِي. (اسناده حسن) تخريج المشكاة (٦١٧٥)

ترجمہ: روایت ہے اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما سے کہ جب مرض شدید ہوا رسول اللہ ﷺ کا اترا میں اور چند لوگ مدینہ میں یعنی جرف سے جو ایک مقام ہے اور وہاں لشکر ان کا ٹھہرا ہوا تھا جو آپ نے روانہ فرمایا تھا اور داخل ہوا میں رسول اللہ ﷺ کے پاس اور آپ کی زبان بند ہو چکی تھی یعنی مرض الموت میں پھر آپ نے کچھ کلام نہ کیا اور اپنا ہاتھ مجھ پر رکھتے تھے اور اٹھاتے تھے اور میں جانتا تھا کہ میرے لیے دعا کرتے ہیں۔

مترجم: اس حدیث سے معلوم ہوا کہ مجیب الداعین اوپر ہے کہ دعا کے لیے آپ ہاتھ اوپر ہی اٹھاتے تھے اور یہی عقیدہ تھا تمام اصحاب وانبیاء کا۔

❁❁❁❁

(۳۸۱۸) عَنْ عَائِشَةَ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ قَالَتْ: أَرَادَ النَّبِيُّ ﷺ أَنْ يُنَحِّيَ مُخَاطَ أُسَامَةَ، قَالَتْ عَائِشَةُ: دَعْنِي حَتّٰى أَكُونَ أَنَا الَّذِي أَفْعَلُ. قَالَ: ((يَا عَائِشَةُ! أَحِبِّيهِ، فَإِنِّي أُحِبُّهُ)). (اسناده صحيح) تخريج المشكاة (٦١٧٦)

ترجمہ: روایت ہے ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہا انہوں نے کہ ارادہ کیا نبی ﷺ نے کہ پونچھیں رینٹ اسامہ کی تو ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا نے عرض کی کہ آپ چھوڑ دیں میں پونچھ دیتی ہوں آپ نے فرمایا اے عائشہ ان کو دوست رکھو میں ان کو دوست رکھتا ہوں۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے۔

❀❀❀❀

(۳۸۱۹) **عَنْ** أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ قَالَ : كُنْتُ جَالِسًا إِذْ جَاءَ عَلِيٌّ وَالْعَبَّاسُ يَسْتَأْذِنَانِ، فَقَالَا : يَاأُسَامَةُ اسْتَأْذِنْ لَنَا عَلَى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَقُلْتُ يَارَسُولَ اللّٰهِ عَلِيٌّ وَالْعَبَّاسُ يَسْتَأْذِنَانِ قَالَ : ((**أَتَدْرِيْ مَا جَاءَ بِهِمَا**)) قُلْتُ : لَا، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ : ((**لٰكِنِّيْ أَدْرِيْ، ائْذَنْ لَهُمَا**)) فَدَخَلَا، فَقَالَا : يَارَسُولَ اللّٰهِ! جِئْنَاكَ نَسْأَلُكَ أَيُّ أَهْلِكَ أَحَبُّ إِلَيْكَ قَالَ : ((**فَاطِمَةُ بِنْتُ مُحَمَّدٍ**)) فَقَالَا مَا جِئْنَاكَ نَسْأَلُكَ عَنْ أَهْلِكَ. قَالَ : ((**أَحَبُّ أَهْلِيْ إِلَيَّ مَنْ قَدْ أَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَيْهِ وَأَنْعَمْتُ عَلَيْهِ أُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ**)). قَالَا : ثُمَّ مَنْ؟ قَالَ : ((**ثُمَّ عَلِيُّ بْنُ أَبِيْ طَالِبٍ**)). فَقَالَ الْعَبَّاسُ : يَارَسُولَ اللّٰهِ! جَعَلْتَ عَمَّكَ آخِرَهُمْ؟ قَالَ : ((**إِنَّ عَلِيًّا قَدْ سَبَقَكَ بِالْهِجْرَةِ**)) . (اسناده ضعيف) تخريج المشكاة (٦١٧٧)

ترجمہ: روایت ہے اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما سے، کہا: میں بیٹھا تھا کہ علیؓ اور عباسؓ آئے اور اجازت مانگی اور مجھ سے کہا اے اسامہ اجازت لو ہماری رسول اللہ ﷺ سے میں نے عرض کی یارسول اللہ علیؓ اور عباسؓ اجازت چاہتے ہیں آپ نے فرمایا تو جانتا ہے کہ کیوں آئے ہیں میں نے عرض کی نہیں آپؐ نے فرمایا میں خوب جانتا ہوں کہ وہ کیوں آئے ہیں اجازت دے ان کو پھر ان دونوں نے عرض کی کہ یارسول اللہ ہم اس لیے حاضر ہوئے کہ آپ سے دریافت کریں کہ اپنے اہل سے آپ کو کون زیادہ پیارا ہے آپ نے فرمایا فاطمہ بیٹی محمد کی انہوں نے کہا ہم آپ کی اولاد کو نہیں پوچھتے آپ کے گھر والوں سے سوال کرتے ہیں آپ نے فرمایا گھر والوں میں مجھے وہ سب سے زیادہ پیارا ہے جس پر میں نے اور اللہ نے انعام کیا اور وہ اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما ہے پھر ان دونوں نے عرض کی ان کے بعد کون پیارا ہے آپ نے فرمایا علیؓ بن ابی طالب' عباسؓ نے عرض کی یارسول اللہ آپؐ نے اپنے چچا کو سب سے آخر درجہ میں رکھا آپؐ نے فرمایا علیؓ نے تم سے پہلے ہجرت کی ہے۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے اور شعبہ عمر بن ابی سلمہ کو ضعیف کہتے تھے۔

مترجم: اور اسی طرح ایمان بھی ان کا عباسؓ سے اول ہے۔

❀❀❀❀

٤١۔ باب: مَنَاقِبُ جَرِيرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ الْبَجَلِيِّ رضی اللہ عنہ

مناقب جریر بن عبداللہ بجلی رضی اللہ عنہ کے

(٣٨٢٠) عَنْ جَرِيرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ : مَا حَجَبَنِي رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ مُنْذُ أَسْلَمْتُ وَلَا رَآنِي إِلَّا ضَحِكَ .

(اسنادہ صحیح)

ترجمہ: روایت ہے جریر بن عبداللہؓ سے کہا کہ کبھی نہ محروم رکھا مجھے کسی عطا سے رسول اللہ ﷺ نے جب سے میں ایمان لایا اور جب دیکھا مجھے آپ ؐ نے ہنسے۔

فائدہ : یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔ روایت کی ہم سے یحییٰ بن منیع نے انہوں نے معاویہ بن عمرو سے انہوں نے زائدہ سے انہوں نے اسماعیل بن ابی خالد سے انہوں نے قیس سے انہوں نے جریر سے کہا جریر نے کبھی محروم نہ رکھا مجھ کو رسول اللہ ﷺ نے جب سے میں اسلام لایا۔

فائدہ : یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

❀❀❀❀

(٣٨٢١) عَنْ جَرِيرٍ قَالَ : مَا حَجَبَنِي رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ مُنْذُ أَسْلَمْتُ، وَلَا رَآنِي إِلَّا تَبَسَّمَ. (اسنادہ صحیح)

ترجمہ: روایت ہے جریر بن عبداللہؓ سے کہا کہ کبھی نہ محروم رکھا مجھے کسی عطا سے رسول اللہ ﷺ نے جب سے میں ایمان لایا اور جب دیکھا مجھے آپ ؐ نے ہنسے۔

❀❀❀❀

٤٢۔ باب: مَنَاقِبُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ الْعَبَّاسِ رضی اللہ عنہ

مناقب عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ کے

(٣٨٢٢) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ إِنَّهُ رَآى جِبْرَئِيلَ مَرَّتَيْنِ وَدَعَالَهُ النَّبِيُّ ﷺ مَرَّتَيْنِ .

(ضعیف الاسناد) (ابو جہضم کی ابن عباس رضی اللہ عنہما سے ملاقات ثابت نہیں)۔ نیز اس میں لیث ضعیف ہے۔

ترجمہ: روایت ہے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہ انہوں نے دیکھا جبرئیل کو دوبار اور دعا کی آپ نے ان کے لیے دوبار۔

فائدہ : یہ حدیث مرسل ہے ابو جہضم نے نہیں پایا ابن عباس کو اور نام ان کا موسیٰ بن سالم ہے۔

❀❀❀❀

(٣٨٢٣) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ : دَعَانِي رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ أَنْ يُؤْتِيَنِي اللّٰهُ الْحُكْمَ مَرَّتَيْنِ .

(اسنادہ صحیح) الروض النضير (٣٩٥).

ترجمہ: روایت ہے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہ کہا انہوں نے دوبار دعا کی میرے لیے رسول اللہ ﷺ نے کہ عطا کرے اللہ مجھ کو حکمت۔

فائدہ : یہ حدیث حسن ہے غریب ہے۔ اس سند سے عطا کی روایت سے۔ اور روایت کی یہ عطا نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے۔ چنانچہ روایت کی ہم سے محمد بن بشار نے انہوں نے عبدالوہاب ثقفی سے انہوں نے خالد خداء سے انہوں نے عکرمہ سے انہوں نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہا سینہ سے لگایا مجھ کو رسول اللہ ﷺ نے اور فرمایا یا اللہ سکھا دے اس کو حکمت۔

❀❀❀❀

(٣٨٢٤) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ : ضَمَّنِي إِلَيْهِ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ وَقَالَ : ((اَللّٰهُمَّ عَلِّمْهُ الْحِكْمَةَ)) .

(اسناده صحيح)

ترجمہ: روایت ہے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے، کہا: سینہ سے لگایا مجھے رسول اللہ ﷺ نے اور فرمایا اے اللہ سکھا دے اسے حکمت۔

❀❀❀❀

٤٣ـ باب: مَنَاقِبُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما

مناقب عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے

(٣٨٢٥) عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ : رَأَيْتُ فِي الْمَنَامِ كَأَنَّمَا بِيَدِي قِطْعَةُ إِسْتَبْرَقٍ وَلَا أُشِيْرُبِهَا إِلَى مَوْضِعٍ مِنَ الْجَنَّةِ إِلَّا طَارَتْ بِي إِلَيْهِ فَقَصَصْتُهَا عَلَى حَفْصَةَ فَقَصَّتْهَا حَفْصَةُ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ : ((إِنَّ أَخَاكَ رَجُلٌ صَالِحٌ))، أَوْ : ((إِنَّ عَبْدَاللّٰهِ رَجُلٌ صَالِحٌ)). (اسناده صحيح)

ترجمہ: روایت ہے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے کہا انہوں نے دیکھا میں نے خواب میں کہ میرے ہاتھ میں ایک ٹکڑا ہے ریشمی مخمل کا کہ مجھے جنت میں جدھر اشارہ کرتا ہوں وہ مجھے لے اڑتا ہے اور میں نے بیان کیا حفصہ رضی اللہ عنہا سے انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے تو آپؐ نے فرمایا تمہارے بھائی نیک مرد ہیں یا فرمایا عبداللہ رضی اللہ عنہ نیک مرد ہے۔

فائدہ : یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

❀❀❀❀

٤٤ـ باب: مناقب لعبدالله بن الزبير رضی اللہ عنہ

مناقب عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ

(٣٨٢٦) عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ رَأَى فِي بَيْتِ الزُّبَيْرِ مِصْبَاحًا، فَقَالَ : ((يَا عَائِشَةُ! مَا أَرَى أَسْمَاءَ إِلَّا قَدْ نَفِسَتْ فَلَا تُسَمُّوْهُ حَتَّى أُسَمِّيَهُ)) فَسَمَّاهُ عَبْدَاللّٰهِ وَحَنَّكَهُ بِتَمْرَةٍ بِيَدِهِ . (اسناده حسن)

ترجمہ: روایت ہے ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ نبی ﷺ نے دیکھا رات کو زبیر رضی اللہ عنہ کے گھر میں چراغ تو فرمایا کہ اے عائشہ میں یقین کرتا ہوں کہ اسماء یعنی بیوی زبیر کی جنے تو اس کا نام تم لوگ نہ رکھنا میں رکھوں گا پھر ان کا نام عبداللہ رکھا اور کھجور چبا کر ان کے منہ میں دی۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے۔

❀❀❀❀

٤٥۔ باب: مَنَاقِبُ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ

مناقب انس بن مالک رضی اللہ عنہ کے

(٣٨٢٧) عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: مَرَّ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ فَسَمِعَتْ أُمِّي أُمُّ سُلَيْمٍ صَوْتَهُ، فَقَالَتْ: بِأَبِي أَنْتَ وَأُمِّي يَارَسُولَ اللّٰهِ! أُنَيْسٌ قَالَ: فَدَعَالِي رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ثَلَاثَ دَعَوَاتٍ، قَدْ رَأَيْتُ مِنْهُنَّ اثْنَيْنِ فِي الدُّنْيَا، وَأَنَا أَرْجُو الثَّالِثَةَ فِي الْآخِرَةِ. (اسناده صحيح)

ترجمہ: روایت ہے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے کہا گزرے رسول اللہ ﷺ اور سنی میری ماں نے آواز ان کی تو عرض کی کہ میرے ماں باپ فدا ہوں آپ پر یارسول اللہ یہ انیس ہے پھر دعا کی میرے لیے رسول اللہ ﷺ نے تین دعائیں کہ دو اس میں سے دنیا میں دیکھ چکا ہوں اور تیسری کا امیدوار ہوں آخرت میں۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے۔ اس سند سے اور مروی ہوئی یہ حدیث کئی سندوں سے بواسطہ انس بن مالک رضی اللہ عنہ کے نبی ﷺ سے۔

❀❀❀❀

(٣٨٢٨) عَنْ أَنَسٍ قَالَ: رُبَّمَا قَالَ لِي رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((يَا ذَاالْأُذُنَيْنِ)). قَالَ: أَبُو أُسَامَةَ: يَعْنِي يُمَازِحُهُ. (صحيح)

ترجمہ: روایت ہے انسؓ سے کہ انہوں نے کہا اکثر مجھے رسول اللہ ﷺ فرماتے تھے اے دو کان والے ابواسامہ نے کہا یہ فرمانا آپ کا بطریق مزاح تھا اور لطف یہ ہے کہ باوصف مزاح کے یہ قول آپ کا واقعی تھا کہ ہر شخص کے دو کان ہوتے ہیں۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے صحیح ہے۔

❀❀❀❀

(٣٨٢٩) عَنْ أُمِّ سُلَيْمٍ أَنَّهَا قَالَتْ: يَارَسُولَ اللّٰهِ! أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ خَادِمُكَ أُدْعُ اللّٰهَ لَهُ. قَالَ: ((اَللّٰهُمَّ أَكْثِرْ

مَالَهُ وَوَلَدَهُ، وَبَارِكْ لَهُ فِيمَا أَعْطَيْتَهُ)).

(اسناده صحيح) سلسلة الاحاديث الصحيحة (٢٢٤٦) تخريج مشكلة الفقر (١٢)

ترجمہ: روایت ہے ام سلیم رضی اللہ عنہا سے کہ انہوں نے عرض کی یا رسول اللہ انس بن مالک آپ کا خادم ہے، سو اس کے لیے دعا کیجیے اللہ سے آپ نے فرمایا اے اللہ زیادہ کر اس کا مال، اولاد اور برکت دے اس کو اس میں جو تو نے اسے عنایت کی۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

❀❀❀❀

(٣٨٣٠) عَنْ أَنَسٍ قَالَ: كَنَّانِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِبَقْلَةٍ كُنْتُ أَجْتَنِيهَا.

(اسناده ضعيف:) تخريج المشكاة (٤٧٧٣، التحقيق الثاني) (اس میں جابر بن يزيد الجعفي راوی ضعیف ہے)

ترجمہ: روایت ہے انس رضی اللہ عنہ سے کہ کہا انہوں نے کہ کنیت رکھی میری رسول اللہ ﷺ نے ایک ساگ کے ساتھ کہ جس کو میں چن رہا تھا اور اس ساگ کا نام حمزہ ہے اور کنیت ان کی ابوحمزہ ہے۔

فائدہ: یہ حدیث غریب ہے۔ نہیں جانتے ہم اس کو مگر اسی سند سے جابر بن جعفی کی روایت سے کہ وہ ابونصر سے روایت کرتے ہیں اور ابونصر کا نام خیثمہ ہے اور وہ بیٹے ہیں ابوخیثمہ کے جو بصری ہیں اور انس رضی اللہ عنہ سے بہت روایت کرتے ہیں۔

❀❀❀❀

(٣٨٣١) عَنْ ثَابِتٍ الْبُنَانِيِّ قَالَ: قَالَ لِي أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ: يَاثَابِتُ! خُذْ عَنِّي فَإِنَّكَ لَمْ تَأْخُذْ عَنْ أَحَدٍ أَوْثَقَ مِنِّي، إِنِّي أَخَذْتُهُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَأَخَذَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنْ جِبْرَئِيلَ، وَأَخَذَهُ جِبْرَئِيلُ عَنِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ.

(ضعيف الاسناد) میمون بن ابان مجہول ہے۔

ترجمہ: روایت ہے ثابت بنانی سے کہ کہا مجھ سے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے اے ثابت تم مجھ سے علم دین حاصل کرو کہ مجھ سے زیادہ معتبر آدمی کوئی تم کو نہ ملے گا اس لیے کہ میں نے لیا ہے ان علوم کو رسول اللہ ﷺ سے اور انہوں نے لیا ہے جبرئیل سے اور انہوں نے رب جلیل سے۔

فائدہ: روایت کی ہم سے ابوکریب نے انہوں نے زید بن حباب سے انہوں نے میمون ابوعبداللہ سے انہوں نے ثابت سے انہوں نے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے ابراہیم بن یعقوب کی حدیث کی مانند یعنی جو اوپر گزری مگر اس میں یہ مذکور نہیں کہ لیا ہے ان علوم کو نبی ﷺ نے جبرئیل علیہ السلام سے۔ یہ حدیث غریب ہے نہیں جانتے ہم اس کو مگر زید بن حباب کی روایت سے۔

❀❀❀❀

(٣٨٣٢) عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ نَحْوَ حَدِيثِ إِبْرَاهِيمَ بْنِ يَعْقُوبَ، وَلَمْ يَذْكُرْ فِيهِ: وَأَخَذَهُ النَّبِيُّ ﷺ عَنْ جِبْرِئِيلَ. (ضعيف) میمون بن ابان مجہول ہے، صرف ابن حبان نے اس کو ثقہ کہا ہے۔

ترجمہ: روایت ہے انس رضی اللہ عنہ سے ابراہیم بن یعقوب کی حدیث کی مانند یعنی جو اوپر گزری مگر اس میں یہ مذکور نہیں کہ لیا ہے ان علوم کو نبی ﷺ نے جبرائیل علیہ السلام سے۔

❀❀❀❀

(۳۸۳۳) عَنْ أَبِي خَلْدَةَ قَالَ : قُلْتُ لِأَبِي الْعَالِيَةِ : سَمِعَ أَنَسٌ مِنَ النَّبِيِّ ﷺ؟ قَالَ : خَدَمَهُ عَشْرَ سِنِيْنَ وَدَعَا لَهُ النَّبِيُّ ﷺ، وَكَانَ لَهُ بُسْتَانٌ يَحْمِلُ فِي السَّنَةِ الْفَاكِهَةَ مَرَّتَيْنِ، وَكَانَ فِيهَا رَيْحَانٌ ، يَجِدُ مِنْهُ رِيْحَ الْمِسْكِ . (اسناده صحيح) سلسلة الاحاديث الصحيحة (۲۲٤۱)

ترجمہ: روایت ہے ابوخلدہ سے کہا انہوں نے کہ میں نے ابوالعالیہ سے کہا کہ انسؓ نے احادیث سنی ہیں نبی ﷺ سے؟ انہوں نے کہا سنا کیسا کہ انہوں نے تو آپ کی خدمت کی ہے دس برس اور دعا کی ہے ان کے لیے نبی ﷺ نے اور ان کا ایک باغ تھا کہ ہر سال دو مرتبہ پھل لاتا تھا اور اس میں ایک پودا تھا کہ اس سے مشک کی خوشبو آتی تھی۔

فائدہ : یہ حدیث غریب ہے حسن ہے اور ابوخلدہ کا نام خالد بن دینار ہے اور وہ ثقہ ہیں محدثین کے نزدیک اور انہوں نے پایا انس بن مالک رضی اللہ عنہ کو اور روایت کی ہے ان سے۔

مترجم: آنحضرت ﷺ کی دعائے خیر سے اللہ نے ان کو ایسی برکت عطا فرمائی کہ انہوں نے کہا میری زمین دوبارہ ہر سال بار آور ہوتی ہے اور میرا مال بہت ہے اور میری اولاد اور پوتے نواسے قریب سو کے ہیں۔ **كذا في المشكوة.**

❀❀❀❀

٤٦۔ باب: مَنَاقِبُ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ

مناقب ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے

(۳۸۳٤) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ : قُلْتُ يَارَسُولَ اللّٰهِ! أَسْمَعُ مِنْكَ أَشْيَاءَ فَلَا أَحْفَظُهَا، قَالَ : ((**ابْسُطْ رِدَاءَكَ**))، فَبَسَطْتُ فَحَدَّثَ حَدِيثًا كَثِيرًا، فَمَا نَسِيتُ شَيْئًا حَدَّثَنِي بِهِ. (اسناده صحيح)

ترجمہ: روایت ہے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ انہوں نے کہا کہ عرض کی میں نے یارسول اللہ آپ سے بہت حدیثیں سنتا ہوں اور یاد نہیں رہتیں آپ نے فرمایا کہ تم اپنی چادر پھیلاؤ، سو پھیلائی میں نے اپنی چادر اور آپ نے بہت حدیثیں فرمائیں کہ میں اس میں سے کچھ نہ بھولا اور یہ معجزہ آپ کا تھا۔

فائدہ : یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔ اور کئی سندوں سے مروی ہوئی ہے ابوہریرہؓ سے۔

❀❀❀❀

(۳۸۳۵) عَنْ أَبِی هُرَيْرَةَ قَالَ : أَتَيْتُ النَّبِیَّ ﷺ فَبَسَطْتُ ثَوْبِی عِنْدَهُ ثُمَّ أَخَذَهُ فَجَمَعَهُ عَلَى قَلْبِی، فَمَا نَسِيتُ بَعْدَهُ. (حسن الاسناد)

ترجمہ: روایت ہے ابو ہریرہؓ سے کہ انہوں نے کہا حاضر ہوا میں نبی ﷺ کی خدمت میں اور پھیلا دی میں نے اپنی چادر ان کے پاس اور آپ نے اس کو اکٹھا کر کے میرے دل پر رکھ دیا اس دن سے میں کچھ نہ بھولا۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے۔ اس سند سے۔

❀❀❀❀

(۳۸۳۶) عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّهُ قَالَ لِأَبِی هُرَيْرَةَ: يَا أَبَا هُرَيْرَةَ! أَنْتَ كُنْتَ أَلْزَمَنَا لِرَسُولِ اللّٰهِ ﷺ وَأَحْفَظَنَا لِحَدِيثِهِ. (صحيح الاسناد)

ترجمہ: روایت ہے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے کہ انہوں نے ابو ہریرہؓ سے کہا تم ہم سے زیادہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر رہنے والے تھے اور ہم سب سے زیادہ ان کی حدیثوں کو یاد رکھنے والے۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے۔

❀❀❀❀

(۳۸۳۷) عَنْ مَالِكِ بْنِ أَبِی عَامِرٍ قَالَ : جَاءَ رَجُلٌ إِلَى طَلْحَةَ بْنِ عُبَيْدِاللّٰهِ فَقَالَ : يَاأَبَا مُحَمَّدٍ! أَرَأَيْتَ هٰذَا الْيَمَانِیَّ۔ يَعْنِی أَبَاهُرَيْرَةَ۔ اَهُوَ أَعْلَمُ بِحَدِيثِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ مِنْكُمْ نَسْمَعُ مِنْهُ مَالَا نَسْمَعُ مِنْكُمْ، أَوْ يَقُولُ عَلَى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ مَا لَمْ يَقُلْ؟ قَالَ : أَمَا أَنْ يَكُونَ سَمِعَ مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ مَا لَمْ نَسْمَعْ عَنْهُ وَذٰلِكَ أَنَّهُ كَانَ مِسْكِينًا لَا شَیْءَ لَهُ ضَيْفًا لِرَسُولِ اللّٰهِ ﷺ يَدُهُ مَعَ يَدِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ، وَكُنَّا نَحْنُ أَهْلَ بُيُوتَاتٍ وَغِنًى، وَكُنَّا نَأْتِی رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ طَرَفَیِ النَّهَارِ. لَا أَشُكُّ إِلَّا أَنَّهُ سَمِعَ مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ مَا لَمْ نَسْمَعْ، وَلَا تَجِدُ أَحَدًا فِيهِ خَيْرٌ يَقُولُ عَلَى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ مَالَمْ يَقُلْ . (ضعيف الاسناد)

ترجمہ: روایت ہے مالک بن ابی عامر سے کہ انہوں نے کہا آیا ایک شخص طلحہ بن عبید اللہ کے پاس اور اس نے کہا اے ابو محمد دیکھے تو اس مرد یمانی یعنی ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کو کیا وہ رسول اللہ ﷺ کی حدیث تم سے زیادہ جانتا ہے کہ ہم اس سے بہت حدیثیں سنتے ہیں کہ تم سے نہیں سنتے کیا وہ رسول اللہ ﷺ پر جھوٹ لگا دیتا ہے انہوں نے کہا کہ نہیں بے شک اس نے بہت سی حدیثیں سنی ہیں حضرتؐ سے کہ ہم نے نہیں سنیں اور اس کا سبب یہ تھا کہ وہ مسکین تھے یعنی اصحاب صفہ سے اور مہمان رہتے تھے رسول اللہ ﷺ کے کہ ہاتھ ان کا ساتھ پڑتا تھا رسول اللہ ﷺ کے ہاتھ کے یعنی کھانے پینے میں اور ہم گھر بار والے لوگ تھے اور مالدار اور ہم حاضر ہوتے تھے آپ کی خدمت میں صبح و شام اور اس میں کچھ شک نہیں کہ اس نے سنی ہیں رسول اللہ ﷺ سے

بہت حدیثیں کہ ہم نے نہیں سنیں اور تو کسی نیک مرد کو نہ پائے گا کہ وہ رسول اللہ ﷺ پر جھوٹ باندھے۔

فائدہ : یہ حدیث غریب ہے حسن ہے نہیں جانتے ہم اس کو مگر محمد بن اسحاق کی روایت سے اور روایت کی یونس بن بکیر وغیرہ نے یہ حدیث محمد بن اسحاق سے۔

❀❀❀❀

(۳۸۳۸) عَنْ أَبِی هُرَيْرَةَ قَالَ : قَالَ لِیَ النَّبِیُّ ﷺ : ((**مِمَّنْ أَنْتَ**)) قُلْتُ : مِنْ دَوْسٍ. قَالَ : ((**مَا كُنْتُ أَرٰى أَنَّ فِیْ دَوْسٍ أَحَدًا فِيْهِ خَيْرٌ**)) . (اسناده صحيح) سلسلة الاحاديث الصحيحة (٢٩٣٦)

ترجمہ: روایت ہے ابو ہریرہؓ سے کہ مجھ سے فرمایا رسول اللہ ﷺ نے تم کس قبیلہ سے ہو؟ میں نے عرض کی کہ بنی دوس سے آپ نے فرمایا میں نہ جانتا تھا کہ دوس میں کوئی نیک مرد ہوگا۔

فائدہ : یہ حدیث غریب صحیح ہے اور ابوخلدہ کا نام خالد بن دینار ہے اور ابوالعالیہ کا نام رفیع ہے۔

❀❀❀❀

(۳۸۳۹) عَنْ أَبِی هُرَيْرَةَ قَالَ : أَتَيْتُ النَّبِیَّ ﷺ بِتَمَرَاتٍ فَقُلْتُ : يَارَسُوْلَ اللّٰهِ! أُدْعُ اللّٰهَ فِيْهِنَّ بِالْبَرَكَةِ فَضَمَّهُنَّ ثُمَّ دَعَا لِیْ فِيْهِنَّ بِالْبَرَكَةِ، فَقَالَ لِیْ : ((**خُذْهُنَّ وَاجْعَلْهُنَّ فِیْ مِزْوَدِكَ هٰذَا أَوْ فِیْ هٰذَا الْمِزْوَدِ، كُلَّمَا أَرَدْتَ أَنْ تَأْخُذَ مِنْهُ شَيْئًا فَأَدْخِلْ يَدَكَ فِيْهِ فَخُذْهُ وَلَا تَنْثُرْهُ نَثْرًا**))، فَقَدْ حَمَلْتُ مِنْ ذٰلِكَ التَّمْرِ كَذَا وَكَذَا مِنْ وَسْقٍ فِیْ سَبِيْلِ اللّٰهِ، وَكُنَّا نَأْكُلُ مِنْهُ وَنُطْعِمُ، وَكَانَ لَا يُفَارِقُ حَقْوِیْ حَتّٰى كَانَ يَوْمُ قَتْلِ عُثْمَانَ فَإِنَّهُ انْقَطَعَ . (حسن الاسناد)

ترجمہ : روایت ہے ابو ہریرہؓ سے کہ لایا میں رسول اللہ ﷺ کے پاس کچھ کھجوریں اور عرض کی میں نے کہ یا رسول اللہ اس میں برکت کی دعا کیجیے آپ نے ان کو جمع کر کے اس میں برکت کی دعا کی اور مجھ سے فرمایا کہ اس کو اپنے توشہ دان میں رکھ اور جب اس میں سے لینا چاہو تو ہاتھ ڈال کر نکال لو اور اس کو جھاڑو مت تو میں نے اس میں کتنے ہی ٹوکرے اللہ کی راہ میں خرچ کیے اور اس میں سے ہم کھاتے تھے اور لوگوں کو کھلاتے تھے اور میری کمر سے وہ تھیلی کبھی جدا نہ ہوتی یہاں تک کہ جس دن حضرت عثمان رضی اللہ عنہ قتل ہوئے وہ گر گئی۔

فائدہ : یہ حدیث حسن ہے غریب ہے۔ اس سند سے اور مروی ہوئی یہ حدیث کئی سندوں سے ابو ہریرہؓ سے سوائے اس سند کے۔

مترجم: یہ آپ کی دعا کی برکت تھی کہ برسوں تک تھیلی میں سے کھاتے رہے اور کھلاتے رہے اور کئی بار وسق کے وسق اس میں سے خرچ کیے مگر تمام نہ ہوا اور وسق ساٹھ صاع کا ہوتا ہے اور صاع قریب $2\frac{3}{4}$ سیر کے ہے اور اکثر تبرکات آنحضرت ﷺ کے حضرت عثمانؓ کے زمانہ خلافت تک دنیا سے مفقود ہو گئے۔ چنانچہ وہ تھیلی اور آپ ﷺ کی انگوٹھی حضرت عثمانؓ کے ہاتھ سے کنویں میں گر گئی۔ (حسن الاسناد)

(۳۸۴۰) عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ رَافِعٍ قَالَ : قُلْتُ لِأَبِیْ هُرَيْرَةَ : لِمَ كُنِّيْتَ أَبَاهُرَيْرَةَ؟ قَالَ : أَمَا تَفْرَقُ مِنِّیْ؟ قُلْتُ بَلٰی، وَاللّٰهِ! إِنِّیْ لَأَهَابُكَ، قَالَ : كُنْتُ أَرْعٰی غَنَمَ أَهْلِیْ، فَكَانَتْ لِیْ هُرَيْرَةٌ صَغِيْرَةٌ فَكُنْتُ أَضَعُهَا بِاللَّيْلِ فِیْ شَجَرَةٍ، فَإِذَا كَانَ النَّهَارُ ذَهَبْتُ بِهَا مَعِیْ فَلَعِبْتُ بِهَا فَكَنَّوْنِیْ أَبَاهُرَيْرَةَ . (صحيح)

ترجمہ: روایت ہے عبداللہ بن ابی رافع سے کہ میں نے پوچھا ابو ہریرہؓ سے کہ آپ کی کنیت ابو ہریرہؓ کیوں ہوئی انہوں نے کہا کیا تم مجھ سے ڈرتے ہو میں نے کہا ہاں تم سے ڈرتا ہوں انہوں نے کہا میں اپنے گھر والوں کی بکریاں چراتا تھا اور میری ایک بلی تھی چھوٹی سی اور میں اس کو رات کو درخت پر بٹھا دیتا تھا اور جب چرائی پر جاتا اور اس سے کھیلتا، سو لوگوں نے میری کنیت ابو ہریرہؓ رکھ دی۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے۔

❀❀❀❀

(۳۸۴۱) عَنْ أَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ : لَيْسَ أَحَدٌ أَكْثَرَ حَدِيْثًا عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ مِنِّیْ إِلَّا عَبْدَاللّٰهِ بْنَ عَمْرٍو فَإِنَّهٗ كَانَ يَكْتُبُ وَكُنْتُ لَا أَكْتُبُ . (صحيح)

ترجمہ: روایت ہے ابو ہریرہؓ سے کہ انہوں نے کہا مجھ سے زیادہ کوئی حدیث یاد نہیں رکھتا رسول اللہ ﷺ کی مگر عبداللہ بن عمرو کہ وہ لکھتے تھے اور میں لکھتا نہ تھا۔

مترجم: حضرت ابو ہریرہؓ بڑے کثیر الروایۃ ہیں اور قوی الحافظ اور رسول اللہ ﷺ کے خاص خادم تھے رات دن احادیث یاد کرتے آپ نے ان کو اسی وجہ سے اول شب میں وتر پڑھنے کا حکم دیا تھا اور اصحاب صفہ میں تھے نہ مال نہ متاع نہ راس مال' دن رات صرف احادیث نبویہ یاد کرنا ان کا شغل تھا۔ رضی اللہ عنہ

❀❀❀❀

٤٧۔ باب: مَنَاقِبُ مُعَاوِيَةَ بْنِ أَبِیْ سُفْيَانَ رضی اللہ عنہ

مناقب معاویہ بن ابی سفیان رضی اللہ عنہ کے

(۳۸۴۲) عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِیْ عُمَيْرَةَ، وَكَانَ مِنْ أَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ إِنَّهٗ قَالَ لِمُعَاوِيَةَ : ((اَللّٰهُمَّ اجْعَلْهُ هَادِيًا مَهْدِيًّا وَاهْدِ بِهٖ)).

(اسناده صحيح) تخريج المشكاة (٦٢٣) سلسلة الاحاديث الصحيحة (١٩٦٩)

ترجمہ: روایت ہے عبدالرحمٰن بن ابی عمیرہؓ سے اور وہ اصحاب رسول اللہ ﷺ میں تھے کہ نبی ﷺ نے معاویہ کے لیے دعا کی کہ

یا اللہ اس کو ہدایت پر اور ہدایت یافتہ کردے اور لوگوں کو اس سے ہدایت کر۔

فائدہ : یہ حدیث حسن ہے غریب ہے۔

❀❀❀❀

(٣٨٤٣) عَنْ أَبِي إِدْرِيسَ الْخَوْلَانِيِّ قَالَ : لَمَّا عَزَلَ عُمَرُ ابْنُ الْخَطَّابِ عُمَيْرَ بْنَ سَعْدٍ، عَنْ حِمْصَ وَلّٰى مُعَاوِيَةَ، فَقَالَ النَّاسُ عَزَلَ عُمَيْرًا وَّوَلّٰى مُعَاوِيَةَ. فَقَالَ عُمَيْرٌ: لَا تَذْكُرُوْا مُعَاوِيَةَ إِلَّا بِخَيْرٍ فَإِنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ، يَقُوْلُ : ((اَللّٰهُمَّ اهْدِ بِهٖ)). (صحيح بما قبله)

ترجمہ: روایت ہے ابوادریس خولانی سے کہا جب معزول کیا حضرت عمرؓ نے عمیر بن سعد کو حمص کی حکومت سے اور حاکم کیا معاویہ کو تو کہنے لگے لوگ عمیر معزول ہوئے اور معاویہ حاکم ہوئے، سو عمیرؓ نے کہا ان کو کچھ نہ کہو مگر اچھی بات کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے کہ وہ دعا کرتے تھے یا اللہ ہدایت کر معاویہ سے لوگوں کو۔

فائدہ۔ یہ حدیث غریب ہے۔ عمرو بن واقد ضعیف ہے۔

❀❀❀❀

٤٨۔ باب: مَنَاقِبُ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رضی اللہ عنہ

مناقب عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ کے

(٣٨٤٤) عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : ((أَسْلَمَ النَّاسُ وَآمَنَ عَمْرُو بْنُ الْعَاصِ)).

[اسناده حسن:] سلسلة الاحاديث الصحيحة (١١٥) تخريج المشكاة (٦٢٣٦).

ترجمہ: روایت ہے عقبہ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کہ مسلمان ہوئے لوگ اور مؤمن ہوئے عمروؓ بن العاص یعنی ایمان قلبی اللہ نے ان کو عنایت فرمایا جس کا درجہ اسلام سے اوپر ہے۔

فائدہ : یہ حدیث غریب ہے نہیں جانتے ہم اس کو مگر ابن لہیعہ کی روایت سے کہ وہ مشرح سے روایت کرتے ہیں اور اسناد اس کی قوی نہیں۔

❀❀❀❀

(٣٨٤٥) عَنْ طَلْحَةَ بِنِ عُبَيْدِاللّٰهِ قَالَ : سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ : ((إِنَّ عَمْرَو بْنَ الْعَاصِ مِنْ صَالِحِيْ قُرَيْشٍ)). (ضعيف الاسناد) (اس میں ابن ابی ملیکہ نے طلحہ کو نہیں پایا۔)

ترجمہ: روایت ہے طلحہ بن عبید اللہؓ سے کہ انہوں نے کہا سنا میں نے رسول اللہ ﷺ سے کہ فرماتے تھے عمروؓ بن العاص قریش کے نیک لوگوں میں سے ہیں۔

فائدہ : اس حدیث کونہیں جانتے ہم مگر نافع بن عمرو الجمحی کی روایت سے اور نافع ثقہ ہیں اور اسناد اس کی متصل نہیں اس لیے کہ ابن ابی ملیکہ نے نہیں پایا طلحہ رضی اللہ عنہ کو۔

❁❁❁❁

٤٩۔ باب: مَنَاقِبُ خَالِدِ بْنِ الْوَلِيْدِ رضی اللہ عنہ

مناقب خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کے

(٣٨٤٦) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ : نَزَلْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ مَنْزِلًا، فَجَعَلَ النَّاسُ يَمُرُّوْنَ، فَيَقُوْلُ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : ((مَنْ هٰذَا يَا أَبَاهُرَيْرَةَ))؟ فَأَقُوْلُ فُلَانٌ، فَيَقُوْلُ ((نِعْمَ عَبْدُاللّٰهِ هٰذَا)). وَيَقُوْلُ ((مَنْ هٰذَا))؟ فَأَقُوْلُ فُلَانٌ، فَيَقُوْلُ : ((بِئْسَ عَبْدُاللّٰهِ هٰذَا)). حَتّٰى مَرَّ خَالِدُ بْنُ الْوَلِيْدِ، فَقَالَ : ((مَنْ هٰذَا)) فَقُلْتُ : هٰذَا خَالِدُ بْنُ الْوَلِيْدِ قَالَ : ((نِعْمَ عَبْدُاللّٰهِ خَالِدُ بْنُ الْوَلِيْدِ سَيْفٌ مِنْ سُيُوْفِ اللّٰهِ)) . (اسناده صحيح)

تخريج المشكاة (٦٢٦٢ التحقيق الثانى) سلسلة الاحاديث الصحيحة (١٨٢٦، ١٢٣٧۔ احكام الجنائز (١٦٦).

ترجمہ: روایت ہے ابو ہریرہؓ سے کہا انہوں نے کہ اترے ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ کسی منزل میں یعنی کسی سفر میں اور لوگ نکلنے لگے ہمارے آگے تو رسول اللہ ﷺ فرمانے لگے کہ یہ کون ہے اے ابو ہریرہؓ اور میں کہنے لگا یہ فلاں شخص ہے پھر آپ کسی کو فرماتے کہ یہ کیا اچھا بندہ ہے اللہ کا اور کسی کو فرماتے تھے کہ یہ کیا برا بندہ ہے اللہ کا یہاں تک کہ خالد بن ولید رضی اللہ عنہ بھی نکلے اور آپؐ نے فرمایا یہ کون ہیں میں نے عرض کیا خالد بن الولید آپ نے فرمایا یہ کیا اچھا بندہ ہے اللہ کا خالد بن الولید ایک تلوار ہے اللہ کی تلواروں میں سے۔

فائدہ : یہ حدیث غریب ہے اور ہم نہیں جانتے کہ زید بن اسلم کو سماع ہوا ابو ہریرہؓ سے اور یہ حدیث مرسل ہے میرے نزدیک اور اس باب میں ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے۔

مترجم: فرمانا رسول اکرم ﷺ کا اللہ تعالیٰ نے سچا کیا کہ ایام خلافت عمرؓ میں حضرت خالد بن الولیدؓ سے بڑی تائید دین کی ہوئی اور فتوحات متعددہ حاصل ہوئے حقیقت میں اس ملت کی ایک تلوار تھے کہ اللہ تعالیٰ نے کافروں کی بربادی کے لیے میان سے باہر نکالی تھی۔جزاه الله عنا خير الجزاء.

❁❁❁❁

٥٠۔ باب: مَنَاقِبُ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ رضی اللہ عنہ

مناقب سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کے

(٣٨٤٧) عَنِ الْبَرَاءِ قَالَ : أُهْدِيَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ ثَوْبُ حَرِيْرٍ فَجَعَلُوْا يَعْجَبُوْنَ مِنْ لِيْنِهِ، فَقَالَ رَسُوْلُ

اللّٰهِ ﷺ : ((أَتَعْجَبُوْنَ مِنْ هٰذَا؟ لَمَنَادِيْلُ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ فِي الْجَنَّةِ أَحْسَنُ مِنْ هٰذَا)). (اسناده صحيح)

ترجمہ: روایت ہے براء بن عازبؓ سے کہا انہوں نے ہدیہ میں آئے رسول اللہ ﷺ کے پاس ریشمی کپڑے تو لوگ ان کی نرمی سے تعجب کرنے لگے اور رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کیا تم اس پر تعجب کرتے ہو بےشک رومال سعد بن معاذؓ کے جنت میں اس سے بہتر ہیں۔اس سے ان کا جنتی ہونا ثابت ہوا۔

فائدہ: اس باب میں انس رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے۔یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

❀❀❀❀

(٣٨٤٨) عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ يَقُوْلُ : سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ وَجَنَازَةُ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ بَيْنَ أَيْدِيْهِمْ ((اهْتَزَّ لَهُ عَرْشُ الرَّحْمٰنِ)). (اسناده صحيح) ارواء الغليل (٣/١٦٦ـ ١٦٧) ظلال الجنة (٥٥٢)

ترجمہ: روایت ہے جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے، کہا کہ سنا میں نے رسول اللہ ﷺ سے کہ آپ فرماتے تھے اور جنازہ سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کا ان کے آگے تھے ہل گیا ان کے لیے عرش رحمٰن کا یعنی مارے خوشی کے جب روح مبارک ان کی وہاں پہنچی۔

فائدہ: اس باب میں اسید بن حضیر سے اور ابوسعید اور رمیثہ سے بھی روایت ہے۔یہ حدیث صحیح ہے۔

❀❀❀❀

(٣٨٤٩) عَنْ أَنَسٍ قَالَ : لَمَّا حُمِلَتْ جَنَازَةُ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ قَالَ الْمُنَافِقُوْنَ : مَا أَخَفَّ جَنَازَتَهُ؟ وَذٰلِكَ لِحُكْمِهِ فِيْ بَنِيْ قُرَيْظَةَ. فَبَلَغَ ذٰلِكَ النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ : ((إِنَّ الْمَلٰئِكَةَ كَانَتْ تَحْمِلُهُ)).

(اسناده صحيح) تخريج المشكاة : (٦٢٣٧)

ترجمہ: روایت ہے انسؓ سے کہا انہوں نے جب اٹھایا گیا جنازہ سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کا منافقوں نے کہا کیا ہلکا جنازہ ہے اس کا اور یہ طعن انہوں نے اس لیے کیا کہ سعد رضی اللہ عنہ نے حکم کیا تھا بنی قریظہ کے قتل ونہب کا پھر جب خبر پہنچی اس کی رسول اللہ ﷺ کو آپؐ نے فرمایا کہ ملائکہ اس کو اٹھا رہے تھے۔

فائدہ: یہ حدیث صحیح ہے غریب ہے۔

مترجم: بنی قریظہ کے یہود ایک قلعہ میں محبوس تھے لشکر اسلام نے ان کو گھیرا تھا اور وہ سعد بن معاذؓ کے فیصلہ پر راضی ہوئے اور سعدؓ نے یہ حکم کیا کہ ان کے جوان مقاتلین قتل ہوں اور مال ان کا مسلمانوں میں تقسیم ہو اور عورت واطفال غلام ولونڈی بنیں اور آنحضرت ﷺ نے ان کا فیصلہ بہت پسند فرمایا اور اسی پر عمل ہوا اس پر منافقوں نے جل کر یہ طعن کیا کہ ان کا جنازہ کیسا ہلکا ہے ان احمقوں کو یہ خبر نہ تھی کہ ملائکہ اٹھائے ہوئے ہیں۔

❀❀❀❀

لَوْ أَقْسَمَ عَلَى اللّٰهِ لَأَبَرَّهُ، مِنْهُمُ الْبَرَاءُ بْنُ مَالِكٍ)).

(اسناده صحيح) تخريج المشكاة (٦٢٣٨) تخريج المشكاة (١٢٥) .صحيح الجامع الصغير (٤٥٧٣)

ترجمہ: روایت ہے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بہت سے پریشان بال غبار آلودہ دو پرانے کپڑے والے کہ جن کی طرف کوئی التفات نہیں کرتا ایسے ہیں کہ اگر وہ اللہ کے بھروسے پر قسم کھا بیٹھیں تو اللہ ان کی قسم سچی کر دے انہیں میں ہیں براء بن مالک۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے۔

❀❀❀❀

۵۵۔ باب: مَنَاقِبُ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ رضی اللہ عنہ

مناقب ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کے

(٣٨٥٥) عَنْ أَبِي مُوسَى عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ قَالَ: ((يَا أَبَا مُوسَى! لَقَدْ أُعْطِيتَ مِزْمَارًا مِنْ مَزَامِيرِ آلِ دَاوُدَ)). (اسناده صحيح)

ترجمہ: روایت ہے ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے ابوموسیٰ تم کو ایک آواز خوش دی گئی ہے آل داؤد کی آوازوں میں سے۔

فائدہ: یہ حدیث غریب حسن صحیح ہے اور اس باب میں بریدہ اور ابوہریرہ اور انس رضی اللہ عنہم سے بھی روایت ہے۔

❀❀❀❀

مَنَاقِبُ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رضی اللہ عنہ

مناقب سہل بن سعد رضی اللہ عنہ کے

(٣٨٥٦) عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ: كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ وَهُوَ يَحْفِرُ الْخَنْدَقَ وَنَحْنُ نَنْقُلُ التُّرَابَ فَيَمُرُّ بِنَا فَقَالَ: ((اَللّٰهُمَّ لَا عَيْشَ إِلَّا عَيْشَ الْآخِرَةِ، فَاغْفِرْ لِلْأَنْصَارِ وَالْمُهَاجِرَةِ)). (اسناده صحيح)

ترجمہ: روایت ہے سہل بن سعد سے کہا انہوں نے کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے اور آپ خندق کھدواتے تھے اور ہم لوگ مٹی اٹھاتے تھے، سو آپ ہمارے پاس آتے تھے اور فرماتے تھے کہ یا اللہ کوئی عیش نہیں سوائے آخرت کی عیش کے تو بخش دے انصار اور مہاجرین کو۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے اس سند سے اور ابوحازم کا نام سلمہ بن دینار اعرج زاہد ہے، روایت کی ہم سے محمد بن بشار نے انہوں نے محمد بن جعفر سے انہوں نے شعبہ سے انہوں نے قتادہ سے انہوں نے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

فرماتے تھے یا اللہ کوئی عیش نہیں سوا عیش آخرت کے سو بزرگی دے انصار اور مہاجرین کو۔ یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔ اور مروی ہوئی یہ انس رضی اللہ عنہ سے کئی سندوں سے۔

❀❀❀❀

(۳۸۵۷) عَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ يَقُوْلُ: «اَللّٰهُمَّ لَا عَيْشَ إِلَّا عَيْشُ الْاٰخِرَةِ فَأَكْرِمِ الْأَنْصَارَ وَالْمُهَاجِرَةَ». (اسناده صحیح)

ترجمہ: روایت ہے انس رضی اللہ عنہ سے کہ رسول اللہ ﷺ فرماتے تھے: اے اللہ! کوئی عیش نہیں سوائے آخرت کی عیش کے، تو بزرگی دے انصار اور مہاجرین کو۔

٥٦۔ بَابُ: مَا جَآءَ فِيْ فَضْلِ مَنْ رَّاَى النَّبِيَّ ﷺ وَصَحِبَهُ

صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین کی فضیلت کے بیان میں

(۳۸۵۸) عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ يَقُوْلُ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: «لَا تَمَسُّ النَّارُ مُسْلِمًا رَآنِيْ أَوْرَاٰى مَنْ رَآنِيْ» قَالَ طَلْحَةُ: فَقَدْ رَأَيْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِاللّٰهِ، وَقَالَ مُوْسٰى: وَقَدْ رَأَيْتُ طَلْحَةَ، قَالَ يَحْيٰى وَقَالَ لِيْ مُوْسٰى: وَقَدْ رَأَيْتَنِيْ وَنَحْنُ نَرْجُو اللّٰهَ.

(اسناده ضعیف) تخریج المشكاة (٦٠١٣۔التحقيق الثانی) ضعيف الجامع الصغير (٦٢٧٧).

ترجمہ: روایت ہے جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے کہ انہوں نے کہا سنا میں نے رسول اللہ ﷺ کو کہ فرماتے تھے دوزخ کی آگ نہ لگے گی اس مسلمان کو جس نے دیکھا مجھ کو یا دیکھا اس کو جس نے مجھ کو دیکھا۔ طلحہ نے کہا کہ میں نے دیکھا ہے جابر کو اور موسیٰ رحمہ اللہ کو۔ اور موسیٰ نے کہا میں نے دیکھا ہے طلحہ رضی اللہ عنہ کو۔ اور یحییٰ نے کہا موسیٰ نے مجھے کہا تم نے دیکھا ہے مجھ کو اور ہم سب امید رکھتے ہیں اللہ سے نجات کی۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے۔ نہیں جانتے ہم اس کو مگر موسیٰ بن ابراہیم انصاری کی روایت سے اور روایت کی یہ علی بن مدینی نے اور کئی لوگوں نے محدثین کے موسیٰ سے۔

مترجم: امید رکھتا ہے اللہ سے نجات کی کہ اس نے خدمت کی ہے رسول اللہ ﷺ کی حدیث مبارک کی اور پھیلایا ہے ان کی احادیث مطہرہ کو ایک قطر عالم میں اور لکھا ہے اور ترجمہ کیا ہے اس حدیث کا بھی اور یہ سب اللہ کے فضل اور توفیق سے ہے نہ اس فقیر حقیر کی سعی اور کوشش سے اور امید رکھتا ہے اس امیر المومنین کے لیے نجات وفلاح وفوز دارین کی جس کی دستگیری باعث ہوئی اس کے طبع ونشر کے جزاہ اللہ عنا خیر الجزاء۔

❀❀❀❀

(۳۸۵۹) عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : ((خَيْرُ النَّاسِ قَرْنِيْ ثُمَّ الَّذِيْنَ يَلُوْنَهُمْ ثُمَّ الَّذِيْنَ يَلُوْنَهُمْ ثُمَّ يَأْتِيْ قَوْمٌ بَعْدَ ذٰلِكَ تَسْبِقُ أَيْمَانُهُمْ شَهَادَاتِهِمْ أَوْ شَهَادَاتُهُمْ أَيْمَانَهُمْ)).

(اسناده صحيح) الروض النضير (۳٤۷) سلسلة الاحاديث الصحيحة (۷۰۰)

ترجمہ: روایت ہے عبداللہ بن مسعودؓ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے: سب زمانوں میں بہتر میرا زمانہ ہے پھر جو اس کے بعد ہو پھر جو اس کے بعد ہو یعنی تابعین اور تبع تابعین کا پھر ایسے لوگ آئیں گے کہ گواہی کے قبل قسم کھائیں گے اور ہر قسم کے قبل گواہی دیں گے۔

فائدہ: اس بارے میں عمر عمران بن حصین اور بریدہ رضی اللہ عنہم سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

مترجم: اس حدیث میں تین زمانوں کی آپ حضرت نے ارشاد فرمائی اول اپنا زمانہ اور صحابہ کا زمانہ آپ ہی کا زمانہ ہے اس لیے کہ صحابہ رسول اللہ ﷺ کے ہم عصر تھے اور اس کے بعد تابعین کا زمانہ اس کے بعد تبع تابعین کا اور اس کے بعد قرن رابع کی برائی، اور شیوع کذب، شہادت زور، اور ایمان کا ذبہ، اور افتراء اور فتن کی خبر دی پس مؤمن متبع کو ضرور ہے کہ دین کی سند انہیں تین زمانہ کی عادات اور مروجات کو جانے اور جو چیز ان تین زمانوں میں بلا نکیر اہل اسلام میں ہو بہتر سمجھے اور بعد اس کے جو امور مسلمانوں میں ایسے شائع ہوئے نہ اصل یا نظیر ان تین زمانوں میں نہ ہو ان کو لغو اور پوچ جانے اور ان فقہائے متقشفہ اور جہلائے متزہدہ اور فقراء مستفهه کے اقوال پر مغزور نہ ہو جنہوں نے بدعات کو حسنہ کہہ کے لوگوں میں پھیلا دیا اور ہزاروں تعصبات مذہبی اور نفسانیتوں کو عوام کیا بلکہ خواص کی نظروں میں ایسا جما دیا کہ انوار حقانیت باجمعہا ان کے دلوں سے منطفی ہو گئے یریدون ﴿ لیطفئوا نور الله بافواههم ﴾۔

اور بقول شاہ ولی اللہ محدث دہلوی کے تعصب مذہبی اور تصلبمشر بی بھی اسی قرن رابع میں پیدا ہوا اور ہر ایک نے اپنا ایک نام گھڑا اور لقب جدا ٹھہرایا قبل اس کے تمامی اہل اسلام کا شعار محمدیت خالصہ تھا اور احمدیت مخلصہ مگر یہاں صحابہ اور تابعین کی تعریف وغیرہ جو اصولیون نے کی ہے اور علم حدیث میں اکثر کام آتی ہے اس کا جاننا ضروری ہے، سو صحابی محدثین کے نزدیک وہ مسلمان ہے کہ جس نے نبی ﷺ کو دیکھا ہے ابن الصلاح نے ایسا ہی کہا ہے اور نقل کیا ہے اس کو بخاری وغیرہ سے اور بعض نے کہا صحابی وہ ہے جس کی مجالست طویل ہوئی رسول اللہ ﷺ سے علی طریق المتبع اور صحابہؓ سب عدول ہیں کوئی ان میں ضعیف غیر معتبر نہیں اور ان میں اکثر کثیر الروایہ سب سے زیادہ ابو ہریرہؓ ہیں کہ انہوں نے پانچ ہزار تین سو چوہتر حدیثیں روایت کی ہیں کہ ان میں سے سوا تین سو پر شیخین متفق ہیں یعنی بخاریؒ اور مسلمؒ۔ اور بخاریؒ نے انفراداً ترانوے حدیث روایت کی ہے اور مسلم نے ایک سو تراسی اور آٹھ سو سے زیادہ لوگوں نے ان سے حدیث سنی ہے اور وہ احفظ صحابہ تھے۔ اور امام شافعیؒ نے کہا ابو ہریرہؓ احفظ راویان حدیث تھے اپنے زمانہ میں اسناد کی اس قول کی بیہقی نے مدخل میں اور جب رسول اللہ ﷺ کی وفات ہوئی اصحاب آپؐ کے جنہوں نے آپؐ سے روایت

کی اور حدیثیں سنیں ایک لاکھ چودہ ہزار تھے اور ان کے طبقات میں محدثین کا اختلاف ہے بعض نے ان میں طبقہ کیے ہیں کہ مذکور ہیں مطولات میں اور تابعی محدثین کے نزدیک وہ مسلمان ہے کہ صحبت میں رہا ہو صحابی کے اور بعض نے کہا جس نے صحابی سے ملاقات کی اور یہی قول اظہر ہے۔ کذا فی التدریب۔ اور ان کے محدثین کے نزدیک پندرہ طبقے ہیں۔ چنانچہ مذکور ہیں مطولات میں اور معلوم ہوگئی اس سے تعریف تبع تابعین کی۔ انتہیٰ۔

❀❀❀❀

۵۷۔ بَابُ : مَا جَآءَ فِي فَضْلِ مَنْ بَايَعَ تَحْتَ الشَّجَرَةِ

بیعت رضوان والوں کی فضیلت کے بیان میں

(۳۸۶۰) عَنْ جَابِرٍ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : ((لَا يَدْخُلُ النَّارَ أَحَدٌ مِمَّنْ بَايَعَ تَحْتَ الشَّجَرَةِ)).

(اسناده صحيح) ظلال الجنة (۸٦۰) سلسلة الاحاديث الصحيحة (۲۱٦۰).

ترجمہ: روایت ہے جابر رضی اللہ عنہ سے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا دوزخ میں داخل نہ ہوگا جس نے بیعت کی درخت کے نیچے۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

مترجم: مراد اس بیعت سے بیعت رضوان ہے اور تفصیل اس کی یہ ہے کہ چھٹے سال ہجرت کے رسول اللہ ﷺ دوشنبے کے روز غرہ ذی الحجہ کے چودہ سو آدمی یا کچھ کم وبیش لے کر بقصد عمرہ مدینہ سے لے کر حدیبیہ میں پہنچے اور حدیبیہ نام ہے ایک کنویں یا درخت کا کہ اس جگہ میں تھا اور اب نام ہوگیا اس مقام اور مکان آپ کے فیض تو امان میں معلوم تھا زمانہ صحابہ میں گم ہوگیا غرض جب حدیبیہ میں پہنچے قریش دخول مکہ سے مانع ہوئے آپ نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو مکہ روانہ فرمایا کہ قریش کو مطلع کریں کہ ہم صرف عمرہ کو آئے ہیں نہ قتال کو اور یہاں شیطان نے خبر اڑا دی کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو کفار نے قتل کیا اس پر آپ کو بہت رنج ہوا اور تمام حاضرین سے ایک کیکر کے درخت کے نیچے بیعت لی اور اللہ تعالیٰ نے اس بیعت کو نہایت قبول فرمایا اور یہ آیت نازل ہوئی:

﴿ لَقَدْ رَضِيَ اللّٰهُ عَنِ الْمُؤْمِنِيْنَ إِذْ يُبَايِعُوْنَكَ تَحْتَ الشَّجَرَةِ ﴾

''یعنی اللہ راضی ہوا ان مومنوں سے جو درخت کے نیچے تجھ سے بیعت کرتے ہیں''۔

اور اس لیے اس کو بیعت الرضوان کہتے ہیں اور اللہ کی رضا مندی سے آپ نے ان کو بشارت دی کہ اس بیعت کے لوگوں کو دوزخ سے آزادی ہے۔

غرض اس بیعت میں بڑی بڑی برکات حاصل ہوئیں اور اللہ تعالیٰ نے انا فتحنا میں اسی کی بشارت دی بقول اکثر مفسرین۔

❀❀❀❀

٥٨۔ بَابُ : فِيمَنْ سَبَّ أَصْحَابَ النَّبِيِّ ﷺ

نبی ﷺ کے صحابہ کو جو برا بھلا کہے اس کے بیان میں

(٣٨٦١) عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدرِيِّ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : ((لَا تَسُبُّوا أَصْحَابِي فَوَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَوْ أَنَّ أَحَدَكُمْ أَنْفَقَ مِثْلَ أُحُدٍ ذَهَبًا مَا أَدْرَكَ مُدَّ أَحَدِهِمْ وَلَا نَصِيفَهُ)). (اسناده صحيح) الظلال (٩٨٨).

ترجمہ: روایت ہے ابوسعید خدریؓ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے: مت برا کہو میرے صحابہ کو اس لیے کہ قسم ہے اس پروردگار کی کہ میری جان اس کے ہاتھ میں ہے اگر کوئی تم میں سے احد کے برابر سونا خرچ کرے تو ان کے ایک مد بلکہ آدھے مد کے برابر بھی نہ ہوگا یعنی ثواب میں۔

فائدہ : یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔ اور نصیفہ سے نصف مد مراد ہے۔ روایت کی ہم سے حسن بن علی نے انہوں نے ابومعاویہ سے انہوں نے اعمش سے انہوں نے ابوصالح سے انہوں نے ابوسعید خدریؓ سے انہوں نے نبی ﷺ سے مانند اس کے۔

❀❀❀❀

(٣٨٦٢) عَنْ عَبْدِاللَّهِ بْنِ مُغَفَّلٍ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : ((اللَّهَ اللَّهَ فِي أَصْحَابِي، لَا تَتَّخِذُوهُمْ غَرَضًا بَعْدِي، فَمَنْ أَحَبَّهُمْ فَبِحُبِّي أَحَبَّهُمْ، وَمَنْ أَبْغَضَهُمْ فَبِبُغْضِي أَبْغَضَهُمْ، وَمَنْ آذَاهُمْ فَقَدْ آذَانِي، وَمَنْ آذَانِي فَقَدْ آذَى اللَّهَ، وَمَنْ آذَى اللَّهَ يُوشِكُ أَنْ يَأْخُذَهُ)). (اسناده ضعيف) تخريج شرح العقيدة الطحاوية (٤٧١ ـ سلسلة الاحاديث الضعيفة (٢٩٠١). (اس میں عبیدہ بن ابی رائطہ مجہول ہے)

ترجمہ: روایت ہے عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے: اللہ سے ڈرو اللہ سے ڈرو میرے اصحاب کے بارے میں اور ان کو ہدف ملامت نہ ٹھہراؤ میرے بعد اس لیے کہ جس نے ان سے محبت رکھی اس نے میری محبت کی راہ سے ان سے محبت رکھی اور جس نے ان سے عداوت کی اس نے میری ہی عداوت کی نظر سے ان سے عداوت کی اور جس نے ان کو ایذا دی اس نے مجھے ایذا دی اور جس نے مجھے ایذا دی اس نے اللہ کو ایذا دی اور جس نے اللہ کو ایذا دی اس کو ضرور پکڑے گا یعنی عذاب میں۔

فائدہ : یہ حدیث حسن ہے غریب ہے۔ نہیں جانتے ہم اس کو مگر اسی سند سے۔

❀❀❀❀

(٣٨٦٣) عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللَّهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ : ((لَيَدْخُلَنَّ الْجَنَّةَ مَنْ بَايَعَ تَحْتَ الشَّجَرَةِ إِلَّا صَاحِبَ الْجَمَلِ الْأَحْمَرِ)). (اسناده ضعيف) سلسلة الاحاديث الصحيحة، تحت الحديث (٢١٦٠).

ترجمہ: روایت ہے جابر رضی اللہ عنہ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بے شک داخل ہوگا جنت میں جس نے بیعت کی درخت کے نیچے یعنی حدیبیہ میں مگر سرخ اونٹ والا۔

فائدہ: یہ حدیث غریب ہے۔

مترجم: مراد اونٹ والے سے جد بن قیس منافق ہے کہ وہ اپنا اونٹ بیعت کے وقت ڈھونڈتا پھرتا تھا اور بیعت میں شریک نہ ہوا۔

❀ ❀ ❀ ❀

(٣٨٦٤) **عَنْ** جَابِرٍ أَنَّ عَبْدًا لِّحَاطِبٍ جَاءَ إِلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ يَشْكُوْ حَاطِبًا، فَقَالَ : يَارَسُوْلَ اللّٰهِ! لَيَدْخُلَنَّ حَاطِبٌ النَّارَ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ!: ((**كَذَبْتَ، لَا يَدْخُلُهَا فَإِنَّهُ شَهِدَ بَدْرًا وَالْحُدَيْبِيَّةَ**)). (اسناده صحيح)

ترجمہ: روایت ہے جابرؓ سے کہ غلام حاطب رضی اللہ عنہ کا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور حاطب کی شکایت کرنے لگا اور کہا کہ یارسول اللہ حاطب دوزخ میں داخل ہوگا آپ نے فرمایا جھوٹ کہا تو نے وہ دوزخ میں ہرگز نہ جائے گا اس لیے کہ وہ حاضر ہوا ہے بدر میں اور حدیبیہ میں۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

❀ ❀ ❀ ❀

(٣٨٦٥) **عَنْ** بُرَيْدَةَ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : ((**مَا مِنْ أَحَدٍ مِنْ أَصْحَابِيْ يَمُوْتُ بِأَرْضٍ إِلَّا بُعِثَ قَائِدًا وَنُوْرًا لَهُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ**)). (اسناده ضعيف) سلسلة الاحاديث الضعيفة (٤٤٦٨) . تخريج مشكاة المصابيح (٦٠١٦) ضعيف الجامع الصغير (٥١٨٣) (اس میں عثمان بن ناجیہ مستور ہے)

ترجمہ: روایت ہے بریدہؓ سے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کوئی صحابی میرا ایسا نہیں کہ کسی زمین میں مرجائے مگر قیامت میں آئے گا وہ ان کا پیشوا اور نور ہو کر۔

فائدہ: یہ حدیث غریب ہے اور روایت کی یہ حدیث عبداللہ بن مسلم نے ابوطیبہ سے انہوں نے بریدہ رضی اللہ عنہ سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مرسلاً۔

❀ ❀ ❀ ❀

٥٩۔ باب

(٣٨٦٦) **عَنِ** ابْنِ عُمَرَ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : ((**إِذَا رَأَيْتُمُ الَّذِيْنَ يَسُبُّوْنَ أَصْحَابِيْ فَقُوْلُوْا لَعْنَةُ اللّٰهِ عَلٰى شَرِّكُمْ**)). (اسناده ضعيف جداً) تخريج المشكاة (٦٠١٧۔ التحقيق الثانى) . (اس میں سیف بن عمر اور نضر بن حماد دونوں مجہول ہیں)

ترجمہ: روایت ہے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے جب دیکھو تم ان لوگوں کو کہ برا کہتے ہیں میرے اصحاب کو تو کہہ دو اللہ کی لعنت ہے تمہارے فساد پر۔

فائدہ: یہ حدیث منکر ہے نہیں جانتے ہم اس کو مگر عبیداللہ بن عمر کی روایت سے مگر اسی سند سے۔

❀❀❀❀

٦٠۔ بَابُ: مَا جَآءَ فِيْ فَضْلِ فَاطِمَةَ [بنت محمد ﷺ] رضی اللہ عنہا

سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کی فضیلت کے بیان میں

(٣٨٦٧) عَنِ الْمِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَةَ قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُوْلُ وَهُوَ عَلَى الْمِنْبَرِ: ((إِنَّ بَنِيْ هِشَامِ بْنِ الْمُغِيْرَةِ اسْتَأْذَنُوْنِيْ فِيْ أَنْ يُنْكِحُوا ابْنَتَهُمْ عَلِيَّ ابْنَ أَبِيْ طَالِبٍ فَلَا آذَنُ ثُمَّ لَا آذَنُ ثُمَّ لَا آذَنُ إِلَّا أَنْ يُرِيْدَ ابْنُ أَبِيْ طَالِبٍ أَنْ يُطَلِّقَ ابْنَتِيْ وَيَنْكِحَ ابْنَتَهُمْ، فَإِنَّهَا بَضْعَةٌ مِنِّيْ، يَرِيْبُنِيْ مَارَابَهَا، وَيُؤْذِيْنِيْ مَا آذَاهَا)). (اسناده صحيح)

ترجمہ: روایت ہے مسور بن مخرمہ رضی اللہ عنہما سے کہ سنا میں نے رسول اللہ ﷺ سے اور وہ منبر پر تھے فرماتے تھے کہ بنی ہشام بن مغیرہ نے مجھ سے اجازت چاہی کہ ہم اپنی لڑکی علی کو بیاہ دیں سو میں اجازت نہیں دیتا نہیں دیتا مگر اگر ارادہ ہو ابن ابی طالب کا تو میری بیٹی کو طلاق دے دے اور ان کی بیٹی سے نکاح کر لے اس لیے کہ میری بیٹی میرا ٹکڑا ہے برا لگتا ہے مجھے جو اسے برا لگے اور ایذاء ہوتی ہے مجھ کو جس سے اسے ایذا ہو۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

❀❀❀❀

(٣٨٦٨) عَنْ بُرَيْدَةَ قَالَ: كَانَ أَحَبَّ النِّسَاءَ إِلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَاطِمَةُ وَمِنَ الرِّجَالِ عَلِيٌّ. قَالَ إِبْرٰهِيْمُ: يَعْنِيْ مِنْ أَهْلِ بَيْتِهِ. (منكر) نقد الكتاني (٢٩) . عبداللہ بن عطاء مدلس کے سماع کی صراحت نہیں۔

ترجمہ: روایت ہے بریدہؓ سے کہ انہوں نے کہا سب سے زیادہ پیاری عورتوں میں رسول اللہ ﷺ کو سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا تھیں اور مردوں میں علی رضی اللہ عنہ۔ ابراہیم نے کہا یعنی اپنے اہل بیت سے۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے۔ نہیں جانتے ہم اس کو مگر اسی سند سے۔

❀❀❀❀

(٣٨٦٩) عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ أَنَّ عَلِيًّا ذَكَرَ بِنْتَ أَبِيْ جَهْلٍ، فَبَلَغَ ذٰلِكَ النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ: ((إِنَّمَا فَاطِمَةُ بَضْعَةٌ مِنِّيْ، يُؤْذِيْنِيْ مَا آذَاهَا، وَيُنْصِبُنِيْ مَا أَنْصَبَهَا)). (اسناده صحيح) الارواء: ٨/٢٩٤ .

ترجمہ: روایت ہے عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما سے کہ حضرت علیؓ نے ذکر کیا ابوجہل کی لڑکی سے نکاح کا اور نبی ﷺ کو یہ خبر پہنچی اور فرمایا آپؐ نے کہ فاطمہ میرا جگر گوشہ ہے اذیت دیتا ہے مجھے جو اسے اذیت دے اور تعب میں ڈالتا ہے مجھے جو اسے تعب میں ڈالے۔

فائدہ : یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔اسی طرح کہا ایوب نے کہ روایت کی ہے ابن ابی ملیکہ سے وہ روایت کرتے ہیں ابوالزبیر سے اور کئی لوگوں نے کہا روایت ہے ابن ابی ملیکہ سے وہ روایت کرتے ہیں مسور سے اور احتمال ہے کہ ابن ابی ملیکہ نے دونوں سے روایت کیا ہو اس کو اور روایت کی عمرو بن دینار نے ابن ابی ملیکہ سے انہوں نے مسور بن مخرمہ رضی اللہ عنہ سے لیث کی روایت سے۔

❀ ❀ ❀ ❀

(۳۸۷۰) **عَنْ** زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ: أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ لِعَلِيٍّ وَفَاطِمَةَ وَالْحَسَنِ وَالْحُسَيْنِ : ((**أَنَا حَرْبٌ لِمَنْ حَارَبْتُمْ، وَسِلْمٌ لِمَنْ سَالَمْتُمْ**)). (اسناده ضعيف) تخريج مشكاة المصابيح: (٦١٤٥) سلسلة الاحاديث الضعيفة: (٦٠٢٨) (اس میں صبیح مولیٰ ام سلمہ غیر معروف ہے)۔

ترجمہ: روایت ہے زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا حضرت علی، فاطمہ، حسن اور حسین رضی اللہ عنہم سے کہ میں لڑنے والا ہوں اس سے جس سے تم لڑو اور ملنے والا اس سے جس سے تم ملو۔

فائدہ : یہ حدیث غریب ہے نہیں جانتے ہم اس کو مگر اسی سند سے اور صبیح مولیٰ ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے کچھ معروف نہیں ہیں۔

❀ ❀ ❀ ❀

(۳۸۷۱) **عَنْ** أُمِّ سَلَمَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ جَلَّلَ عَلَى الْحَسَنِ وَالْحُسَيْنِ وَعَلِيٍّ وَفَاطِمَةَ كِسَاءً ثُمَّ قَالَ : ((**اَللّٰهُمَّ هٰؤُلَاءِ أَهْلُ بَيْتِيْ وَخَاصَّتِيْ أَذْهِبْ عَنْهُمُ الرِّجْسَ وَطَهِّرْهُمْ تَطْهِيْرًا**)). فَقَالَتْ أُمُّ سَلَمَةَ: وَأَنَا مَعَهُمْ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ؟ قَالَ : ((**إِنَّكِ عَلٰى خَيْرٍ**)). (اسناده صحيح)

ترجمہ: روایت ہے ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے کہ نبی ﷺ نے ایک چادر اڑھادی حسن، حسین، علی اور فاطمہ رضی اللہ عنہم پر اور پھر فرمایا یا اللہ یہ لوگ میرے گھر والے ہیں اور خاص لوگ ہیں، سو تو ان کی نجاست دور کر دے اور پاک کر دے ان کو بخوبی یعنی اخلاق حسیمہ اور عادات رذیلہ سے دور رکھ تو ام المؤمنین ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے عرض کی کہ میں بھی ان کے ساتھ ہوں اے رسول اللہ کے آپؐ نے فرمایا تم خیر پر ہو۔

فائدہ : یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔اور یہ احسن ہے ان روایتوں میں جو مروی ہیں اس باب میں اور اس باب میں انس، عمرو ابن ابی سلمہ اور ابی الحمراء سے بھی روایت ہے۔

❀ ❀ ❀ ❀

(۳۸۷۲) **عَنْ** عَائِشَةَ أُمِّ الْمُؤْمِنِيْنَ قَالَتْ : مَارَأَيْتُ أَحَدًا أَشْبَهَ سَمْتًا وَدَلًّا وَهَدْيًا بِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فِيْ قِيَامِهَا

وَقُعُوْدِهَا مِنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَالَتْ : وَكَانَتْ إِذَا دَخَلَتْ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ قَامَ إِلَيْهَا فَقَبَّلَهَا وَأَجْلَسَهَا فِيْ مَجْلِسِهِ، وَكَانَ النَّبِيُّ ﷺ إِذَا دَخَلَ عَلَيْهَا قَامَتْ مِنْ مَجْلِسِهَا فَقَبَّلَتْهُ وَأَجْلَسَتْهُ فِيْ مَجْلِسِهَا، فَلَمَّا مَرِضَ النَّبِيُّ ﷺ دَخَلَتْ فَاطِمَةُ فَأَكَبَّتْ عَلَيْهِ فَقَبَّلَتْهُ ثُمَّ رَفَعَتْ رَأْسَهَا فَبَكَتْ، ثُمَّ أَكَبَّتْ عَلَيْهِ ثُمَّ رَفَعَتْ رَأْسَهَا فَضَحِكَتْ، فَقُلْتُ : إِنْ كُنْتُ لَأَظُنُّ أَنَّ هٰذِهٖ مِنْ أَعْقَلِ نِسَاءِ نَا فَإِذَا هِيَ مِنَ النِّسَاءِ، فَلَمَّا تُوُفِّيَ النَّبِيُّ ﷺ قُلْتُ لَهَا : أَرَأَيْتِ حِيْنَ أَكْبَبْتِ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ، فَرَفَعْتِ رَأْسَكِ فَبَكَيْتِ ثُمَّ أَكْبَبْتِ عَلَيْهِ فَرَفَعْتِ رَأْسَكِ فَضَحِكْتِ، مَا حَمَلَكِ عَلٰى ذٰلِكِ؟ قَالَتْ : إِنِّيْ إِذَنْ لَبَذِرَةٌ أَخْبَرَنِيْ إِنَّهُ مَيِّتٌ مِنْ وَجَعِهٖ هٰذَا فَبَكَيْتُ ثُمَّ أَخْبَرَنِيْ إِنِّيْ أَسْرَعُ أَهْلِهٖ لُحُوْقًا بِهٖ فَذَاكَ حِيْنَ ضَحِكْتُ .

(اسناده صحيح) نقد الكتاني (٤٤-٤٥) .

ترجمہ: روایت ہے عائشہ ام المومنین رضی اللہ عنہا سے کہ انہوں نے کہا نہیں دیکھا میں نے چال، چلن، خصلت اور عادت میں اور اٹھنے بیٹھنے میں مشابہ رسول اللہ ﷺ کا سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا سے زیادہ جو بیٹی تھیں آپ کی اور آپ کی یہ عادت تھی کہ جب وہ آتیں آپ کھڑے ہوتے یعنی محبت کی راہ سے اور ان کا بوسہ لیتے اور اپنی جگہ میں بٹھاتے اور آپ بھی جب ان کے پاس تشریف لاتے تو وہ اپنی جگہ سے اٹھ کھڑی ہوتیں اور بوسہ لیتیں آپ کا اور بٹھاتیں آپ کو اپنی جگہ پر پھر جب آپ بیمار ہوئے آپ فاطمہ رضی اللہ عنہا آئیں اور آپ پر گر پڑیں اور بوسہ لیا آپ کا پھر اپنا سر اٹھایا اور رونے لگیں پھر آپ پر گریں اور سر اٹھا کر ہنسنے لگیں سو پہلے تو میں جانتی تھی کہ یہ سب عورتوں سے زیادہ عقل والی ہیں مگر ان کے ہنسنے پر سمجھی کہ وہ بھی آخر عورت ہی تو ہیں یعنی یہ کون سا موقع ہنسنے کا ہے۔ پھر جب آپ کی وفات ہوئی میں نے اسے پوچھا کہ کیا سبب تھا اس کا کہ میں نے تم کو دیکھا کہ تم گریں آپ پر اور سر اٹھا کر رونے لگیں پھر گریں اور سر اٹھا کر ہنسنے لگیں انہوں نے کہا میں نے آپ کی حیات میں یہ بھید چھپایا کہ افشائے راز آپ کا مناسب نہیں بات یہ تھی کہ پہلے آپ نے مجھے خبر دی کہ ان کا انتقال ہونے والا ہے اس مرض میں پھر مجھے خبر دی کہ ان کے گھر والوں میں سب سے اول میں ان سے ملوں گی، سو اس پر میں ہنسی۔

فائدہ : یہ حدیث حسن ہے غریب ہے۔ اس سند سے اور مروی ہوئی یہ حدیث کئی سندوں سے ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے۔

❀ ❀ ❀ ❀

(٣٨٧٣) عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ أَخْبَرَتْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ دَعَا فَاطِمَةَ يَوْمَ الْفَتْحِ فَنَاجَاهَا فَبَكَتْ . ثُمَّ حَدَّثَهَا فَضَحِكَتْ. قَالَتْ : فَلَمَّا تُوُفِّيَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ سَأَلْتُهَا عَنْ بُكَائِهَا وَضَحِكِهَا . قَالَتْ : أَخْبَرَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ أَنَّهُ يَمُوْتُ فَبَكَيْتُ، ثُمَّ أَخْبَرَنِيْ أَنِّيْ سَيِّدَةُ نِسَاءِ أَهْلِ الْجَنَّةِ إِلَّا مَرْيَمَ ابْنَةَ عِمْرَانَ فَضَحِكْتُ . (اسناده صحيح) تخريج المشكاة (٦١٩٣) سلسلة الاحاديث الصحيحة (٢/٤٣٩) .

ترجمہ: اوپر گزر چکا ہے۔

(۳۸۷۳) عَنْ جُمَيْعِ بْنِ عُمَيْرٍ التَّيْمِيِّ قَالَ : دَخَلْتُ مع عَمَّتِيْ عَلَى عَائِشَةَ فَسُئِلَتِ : أَيُّ النَّاسِ كَانَ أَحَبَّ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ؟ قَالَتْ : فَاطِمَةُ، فَقِيلَ : مِنَ الرِّجَالِ، قَالَتْ : زَوْجُهَا، إِنْ كَانَ مَا عَلِمْتُ صَوَّامًا قَوَّامًا .

(منكر) نقد الكتاني ص (۲۰) .اس میں جمیع بن عمیر ضعیف ہے۔

ترجمہ: روایت ہے جمیع بن عمیر تیمی سے کہا انہوں نے کہ داخل ہوا میں اپنی پھوپھی کے ساتھ ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس اور پوچھا میں نے ان سے کہ کون شخص زیادہ پیارا تھا رسول اللہ ﷺ کو انہوں نے فرمایا سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا میں نے کہا مردوں میں سے انہوں نے فرمایا ان کا شوہر یعنی حضرت علیؓ اور پھر فرمایا ام المومنین عائشہؓ نے کہ میں خوب جانتی ہوں کہ وہ بڑے روزہ رکھنے والے اور تہجد پڑھنے والے تھے۔

فائدہ : یہ حدیث غریب ہے۔

❀❀❀❀

٦١ـ بَابُ : فِيْ فَضْلِ خَدِيْجَةَ رضی اللہ عنہا

باب :ام المومنین خدیجہ رضی اللہ عنہا کی فضیلت میں

(۳۸۷۵) عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ : مَا غِرْتُ عَلَى أَحَدٍ مِنْ أَزْوَاجِ النَّبِيِّ ﷺ مَا غِرْتُ عَلَى خَدِيْجَةَ، وَمَابِي أَنْ أَكُونَ أَدْرَكْتُهَا، وَمَا ذَاكَ إِلَّا لِكَثْرَةِ ذِكْرِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ لَهَا وَإِنْ كَانَ لَيَذْبَحُ الشَّاةَ فَيَتَبَّعُ بِهَا صَدَائِقَ خَدِيْجَةَ فَيُهْدِيْهَا لَهُنَّ . (اسناده صحيح) سلسلة الاحاديث الصحيحة (١٥٥٤)

ترجمہ: روایت ہے ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ انہوں نے کہا اتنا رشک مجھے کسی بیوی پر نہ آیا آپ کی بیویوں میں سے جتنا خدیجہ رضی اللہ عنہا پر رشک آیا اور کیا حال ہوتا میرا اگر میں ان کو پاتی اور رشک کا سبب اور کچھ نہ تھا بجز اس کے کہ آپ ان کو بہت یاد کرتے تھے اور بکری ذبح کرتے تھے اور ڈھونڈ ڈھونڈ کر خدیجہ رضی اللہ عنہا کے دوستوں (سہیلیوں) کو ہدیہ دیتے تھے۔

فائدہ : یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

❀❀❀❀

(۳۸۷٦) عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ : مَا حَسَدْتُ امْرَأَةً مَا حَسَدْتُ خَدِيْجَةَ، وَمَا تَزَوَّجَنِيْ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ إِلَّا بَعْدَ مَا مَاتَتْ، وَذٰلِكَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ بَشَّرَهَا بِبَيْتٍ فِي الْجَنَّةِ مِنْ قَصَبٍ، لَاصَخَبَ فِيهِ وَلَا نَصَبَ.

(صحيح)

ترجمہ: روایت ہے ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ انہوں نے کہا اتنا رشک مجھ کو کسی پر نہ آیا جتنا خدیجہ رضی اللہ عنہا پر اور مجھ سے تو آپ

نے جب نکاح کیا تھا وہ انتقال فرما چکی تھیں اور رشک کا سبب یہ تھا کہ آپ نے ان کو بشارت دی ایک گھر کی جو ایک موتی سے بنا ہوا ہے نہ اس میں غل غپاڑا ہے نہ ایذا و تکلیف۔

فائدہ : یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

❁❁❁❁

(۳۸۷۷) عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ يَقُولُ : سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ : ((خَيْرُ نِسَائِهَا خَدِيجَةُ بِنْتُ خُوَيْلِدٍ، وَخَيْرُ نِسَائِهَا مَرْيَمُ بِنْتُ عِمْرَانَ)). (اسناده صحيح)

ترجمہ: روایت ہے حضرت علیؓ سے کہ کہا انہوں نے سنا میں نے رسول اللہ ﷺ سے کہ فرماتے تھے کہ دنیا کی عورتوں میں اپنے زمانہ میں سب عورتوں سے بہتر ام المؤمنین خدیجہ رضی اللہ عنہا تھیں اور بہتر عورتوں کی اپنے زمانہ میں مریم بنت عمران ہیں۔

فائدہ : اس بارے میں انسؓ سے اور ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

❁❁❁❁

(۳۸۷۸) عَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ : ((حَسْبُكَ مِنْ نِسَآءِ الْعَالَمِينَ : مَرْيَمُ بِنْتُ عِمْرَانَ، وَخَدِيجَةُ بِنْتُ خُوَيْلِدٍ، وَفَاطِمَةُ بِنْتُ مُحَمَّدٍ، وَآسِيَةُ امْرَأَةُ فِرْعَوْنَ)). (اسناده صحيح) تخريج المشكاة(٦١٩٠) .

ترجمہ: روایت ہے حضرت انسؓ سے کہ نبی ﷺ نے فرمایا کافی ہے تجھ کو جہاں کی عورتوں سے مریم بنت عمران، خدیجہ بنت خویلد، فاطمہ بنت محمد اور آسیہ بی بی فرعون کی رضی اللہ عنہن یعنی یہ چاروں سارے جہان سے افضل ہیں۔

فائدہ : یہ حدیث صحیح ہے۔

مترجم: یعنی یہ چاروں عورتیں مراتب کمال پر فائز ہوئیں اور اقتداء اور پیروی کے لائق ہیں اور محاسن اور مناقب ہر ایک کے بہت ہیں آپ مریم کو اللہ تعالیٰ نے صدیقہ فرمایا اور ان کے احسان کو بیان کیا ہے اور آپ خدیجہ رضی اللہ عنہا کو اللہ تعالیٰ اپنا سلام بھیجتا ہے اور آپ فاطمہؓ زمان جنت کی سردار ہیں اور آسیہ فرعون کی بیوی حضرت موسیٰ علیہ السلام پر ایمان لائی تھیں اور جب فرعون بے عون ان کے ایمان لانے پر آگاہ ہوا ان کو چومیخہ کر کے دھوپ میں لٹاتا اور بھاری پتھر سینہ پر رکھتا اور سلمان نے کہا ہے کہ ان کو دھوپ عذاب کرتا تھا پھر جب لوگ ان سے دور ہو جاتے فرشتے ان پر سایہ کرتے آخر جب ان کی وفات قریب ہوئی انہوں نے دعا کی: ﴿رَبِّ ابْنِ لِي عِنْدَكَ بَيْتًا فِي الْجَنَّةِ وَنَجِّنِي مِنْ فِرْعَوْنَ وَعَمَلِهِ وَنَجِّنِي مِنَ الْقَوْمِ الظَّالِمِينَ.﴾ یعنی یا اللہ بنا میرے لیے جنت میں اپنے نزدیک ایک گھر اور نجات دے مجھے فرعون سے اور اس کے کاموں سے اور نجات دے مجھے ظالم لوگوں سے پس اللہ تعالیٰ نے ان کی آنکھوں سے پردہ اٹھا دیا کہ جنت میں انہوں نے اپنا گھر دیکھ لیا۔ اور حسن اور ابن کیسان سے مروی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ان کو جنت کی طرف اٹھا لیا کہ وہ اس میں کھاتی پیتی ہیں اور فرعون کے عمل سے شرک مراد ہے جیسے ظالموں سے موذی مشرک مراد ہیں غرض ایمان کامل اور صبر اور ثبات نے ان کو ایسے درجات عالیہ پر پہنچایا۔ جزاہ اللہ عنا خیر الجزاء۔

٦٢۔ بَابٌ : مِنْ فَضْلِ عَائِشَةَ

ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا کی فضیلت میں

(٣٨٧٩) عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: كَانَ النَّاسُ يَتَحَرَّوْنَ بِهَدَايَاهُمْ يَوْمَ عَائِشَةَ، قَالَتْ: فَاجْتَمَعَ صَوَاحِبَاتِي إِلَى أُمِّ سَلَمَةَ فَقُلْنَ: يَاأُمَّ سَلَمَةَ! إِنَّ النَّاسَ يَتَحَرَّوْنَ بِهَدَايَاهُمْ يَوْمَ عَائِشَةَ، وَإِنَّا نُرِيْدُ الْخَيْرَ كَمَا تُرِيْدُ عَائِشَةُ، فَقُوْلِي لِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ يَأْمُرِ النَّاسَ يُهْدُوْنَ إِلَيْهِ أَيْنَمَا كَانَ، فَذَكَرَتْ ذٰلِكَ أُمُّ سَلَمَةَ فَأَعْرَضَ عَنْهَا، ثُمَّ عَادَ إِلَيْهَا فَأَعَادَتِ الْكَلَامَ، فَقَالَتْ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ! إِنَّ صَوَاحِبَاتِي قَدْ ذَكَرْنَ أَنَّ النَّاسَ يَتَحَرَّوْنَ بِهَدَايَاهُمْ يَوْمَ عَائِشَةَ فَأْمُرِ النَّاسَ يُهْدُوْنَ أَيْنَمَا كُنْتَ، فَلَمَّا كَانَتِ الثَّالِثَةُ قَالَتْ ذٰلِكَ، قَالَ: ((**يَاأُمَّ سَلَمَةَ! لَا تُؤْذِيْنِي فِي عَائِشَةَ، فَإِنَّهُ مَا أُنْزِلَ عَلَيَّ الْوَحْيُ وَأَنَا فِي لِحَافِ امْرَأَةٍ مِنْكُنَّ غَيْرِهَا**))

[(اسنادہ صحیح)] وَقَدْ رَوٰى بَعْضُهُمْ هٰذَا الْحَدِيْثَ عَنْ حَمَّادِ بْنِ زَيْدٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيْهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ مُرْسَلًا.

ترجمہ: روایت ہے ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ لوگ دیکھتے تھے باری ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا کی کہ جس دن رسول اللہ ﷺ ان کے یہاں ہوتے اسی دن ہدیہ لاتے تو کہا ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ میری سوکنیں سب جمع ہوئیں ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے گھر اور سب نے کہا اے ام سلمہ لوگ اپنے ہدایا بھیجنے کو ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا کی باری ڈھونڈتے ہیں اور ہم سب ارادہ رکھتے ہیں خیر کا جیسا کہ ارادہ رکھتی ہیں عائشہؓ تو تم اس کا ذکر رسول اللہ ﷺ سے کرو کہ آپ حکم کردیں لوگوں کو کہ وہ ہمیشہ آپ کو ہدیہ بھیجا کریں حضرت جہاں کہیں ہوں تو ذکر کیا اس کا ام سلمہؓ نے رسول اللہ ﷺ سے اور آپ نے کچھ خیال نہ کیا پھر دوبارہ کہا جب آپ تشریف لائے اور عرض کی کہ اے رسول اللہ کے میری سوکنیں ذکر کرتی ہیں کہ لوگ اپنے ہدیے ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا کی باری میں روانہ فرماتے ہیں تو آپ لوگوں کو حکم فرمائیے کہ وہ ہدیہ بھیجا کریں آپ جہاں کہیں ہوں پھر جب تیسری بار آپ نے عرض کی آپ نے فرمایا اے ام سلمہ تم مجھے (حضرت) عائشہؓ کے بارے میں مت ستاؤ اس لیے کہ مجھ پر کسی عورت کے لحاف میں وحی نہ اتری سوا عائشہؓ کے یعنی محبت میری ان سے دنیا کے لیے نہیں بلکہ وہ اللہ کے نزدیک بھی مقبول ہے۔ اور بعض نے اس حدیث کو حماد سے انہوں نے ہشام سے انہوں نے اپنے باپ عروہؓ سے انہوں نے نبی ﷺ سے مرسلاً روایت کی ہے۔

فائدہ : یہ حدیث غریب ہے اور مروی ہے ہشام بن عروہ سے وہ روایت کرتے ہیں عوف سے وہ رمیثہ سے وہ ام المؤمنین ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے کچھ مضمون اس کا۔ اور یہ حدیث مروی ہوئی ہے ہشام بن عروہ سے اور اس میں روایات مختلف ہیں اور روایت کی سلیمان بن ہلال نے ہشام بن عروہ سے حماد بن زید کی روایت کے مانند۔

(۳۸۸۰) عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ جِبْرَائِيلَ جَاءَ بِصُورَتِهَا فِي خِرْقَةِ حَرِيرٍ خَضْرَاءَ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ : إِنَّ هٰذِهِ زَوْجَتُكَ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ . (اسناده صحیح)

ترجمہ: روایت ہے ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ جبریل علیہ السلام ایک پارہ حریر پر ان کی تصویر نبی ﷺ کے پاس لائے یعنی قبل نکاح کے اور فرمایا کہ یہ آپ کی بیوی ہیں دنیا اور آخرت میں۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے۔ نہیں جانتے ہم اس کو مگر عبداللہ بن عمرو بن علقمہ کی روایت سے اور روایت کی عبدالرحمٰن بن مہدی نے یہ حدیث عبداللہ بن عمروؓ سے اسی اسناد سے مرسلاً اور نہیں ذکر کیا اس میں کہ روایت ہے عائشہ رضی اللہ عنہا سے اور روایت کی ابواسامہ نے ہشام بن عروہ سے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے انہوں نے نبی ﷺ سے کچھ مضمون اس میں سے۔

❀❀❀❀

(۳۸۸۱) عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ : قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ : ((**يَا عَائِشَةُ! هٰذَا جِبْرَئِيلُ وَهُوَ يَقْرَأُ عَلَيْكِ السَّلَامُ**)) قَالَتْ : قُلْتُ : وَعَلَيْهِ السَّلَامُ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ تَرٰى مَا لَا نَرٰى .

(اسناده صحیح) سلسلة الاحاديث الضعيفة، تحت الحديث (۵۴۳۳) .

ترجمہ: روایت ہے ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے اے عائشہ یہ جبرئیل ہیں کہ تم کو سلام کہتے ہیں انہوں نے کہا ان پر سلام ہے اور رحمت اللہ کی اور برکتیں اس کی آپ دیکھتے ہیں جو ہم نہیں دیکھتے۔

فائدہ: یہ حدیث صحیح ہے۔

❀❀❀❀

(۳۸۸۲) عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ : قَالَ لِي رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ : ((**إِنَّ جِبْرَئِيلَ يَقْرَأُ عَلَيْكِ السَّلَامَ**)) ، فَقُلْتُ : وَعَلَيْهِ السَّلَامُ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ . (اسناده صحیح) وقد مضى (۲۶۹۳).

ترجمہ: روایت ہے ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کہ جبریل تم کو سلام کہتے ہیں میں نے کہا ان پر بھی سلام اور رحمت اللہ کی۔

فائدہ: یہ حدیث صحیح ہے۔

❀❀❀❀

(۳۸۸۳) عَنْ أَبِي مُوسٰى قَالَ : مَا أَشْكَلَ عَلَيْنَا۔ أَصْحَابَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ۔ حَدِيثٌ قَطُّ، فَسَأَلْنَا عَائِشَةَ إِلَّا وَجَدْنَا عِنْدَهَا مِنْهُ عِلْمًا . (اسناده صحیح) تخريج المشكاة (۶۱۹۴) .

ترجمہ: روایت ہے ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ سے انہوں نے کہا جب ہم لوگ اصحابِ رسول اللہ ﷺ پر کوئی حدیث مشکل ہوتی اور ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے پوچھتے تو اس کا ایک علم پاتے ان کے پاس۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے۔

❀❀❀❀

(٣٨٨٤) **عَنْ** مُوسَى بْنِ طَلْحَةَ قَالَ : مَا رَأَيْتُ أَحَدًا أَفْصَحَ مِنْ عَائِشَةَ .
(اسناده صحیح) تخريج المشكاة (٦١٩٥) .

ترجمہ: موسیٰ بن طلحہ سے روایت ہے کہتے ہیں: ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے زیادہ میں نے کسی کو فصیح اللسان نہیں دیکھا۔

❀❀❀❀

(٣٨٨٥) **عَنْ** عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ اسْتَعْمَلَهُ عَلَى جَيْشِ ذَاتِ السَّلَاسِلِ، قَالَ : فَأَتَيْتُهُ فَقُلْتُ : يَارَسُولَ اللّٰهِ! أَيُّ النَّاسِ أَحَبُّ إِلَيْكَ قَالَ : ((**عَائِشَةُ**))، قُلْتُ : مِنَ الرِّجَالِ؟ قَالَ : ((**أَبُوهَا**)) . (اسناده صحيح) التعليق على "الاحسان" (٤٥٢٣) .

ترجمہ: عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے انہیں ایک لشکر پر امیر کیا اور انہوں نے کہا جب میں آیا تو میں نے عرض کیا یا رسول اللہ کون شخص زیادہ پیارا ہے آپؐ کو۔ آپؐ نے فرمایا عائشہ میں نے عرض کی مردوں میں فرمایا ان کا باپ یعنی ابوبکرؓ۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

❀❀❀❀

(٣٨٨٦) **عَنْ** عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ أَنَّهُ قَالَ لِرَسُولِ اللّٰهِ ﷺ : مَنْ أَحَبُّ النَّاسِ إِلَيْكَ؟ قَالَ : ((**عَائِشَةُ**)) ، قَالَ : مِنَ الرِّجَالِ؟ قَالَ : ((**أَبُوهَا**)) . (اسناده صحيح)

ترجمہ: روایت ہے عمرو بن عاصؓ سے کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا کہ کون شخص آپ کو سب لوگوں سے زیادہ پیارا ہے آپؐ نے فرمایا عائشہ انہوں نے عرض کی مردوں میں آپؐ نے فرمایا ان کا باپ۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے۔ اس سند سے اسماعیل کی روایت سے کہ وہ قیسؓ سے روایت کرتے ہیں۔

❀❀❀❀

(٣٨٨٧) **عَنْ** أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ : ((**فَضْلُ عَائِشَةَ عَلَى النِّسَاءِ كَفَضْلِ الثَّرِيدِ عَلَى سَائِرِ الطَّعَامِ**)). (اسناده صحيح)

ترجمہ: روایت ہے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: فضیلت ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا کی ساری عورتوں پر

ایسی ہے جیسے فضیلت گوشت اور روٹی کو تمام کھانوں پر۔

فائدہ : اس بارے میں ام المومنین عائشہ اور ابوموسیٰ رضی اللہ عنہما سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔ اور عبداللہ بن عبدالرحمٰن بن معمر کی کنیت ابوطوالۃ الانصاری مدینی ہے اور وہ ثقہ ہیں۔

❀❀❀❀

(۳۸۸۸) عَنْ عَمْرِو بْنِ غَالِبٍ أَنَّ رَجُلًا نَالَ مِنْ عَائِشَةَ عِنْدَ عَمَّارِ بْنِ يَاسِرٍ قَالَ : اغْرُبْ مَقْبُوحًا مَنْبُوحًا، أَتُؤْذِي حَبِيبَةَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ . (ضعيف الاسناد) سفیان ثوری وابواسحاق دونوں مدلس ہیں۔

ترجمہ: روایت ہے عمرو بن غالب سے کہ ایک شخص نے عمارؓ بن یاسر کے آگے ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا کو کچھ کہا تو عمارؓ نے فرمایا جا مردود بدتر تو رسول اللہ ﷺ کے محبوب کو ایذا دیتا ہے۔

فائدہ : یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

❀❀❀❀

(۳۸۸۹) عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ زِيَادٍ الْأَسَدِيِّ قَالَ : سَمِعْتُ عَمَّارَ بْنَ يَاسِرٍ يَقُوْلُ : هِيَ زَوْجَتُهُ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ۔ يَعْنِي عَائِشَةَ. (اسناده صحيح) [وانظر الحديث (۳۸۸۰)]

ترجمہ: روایت ہے عبداللہ بن زیاد اسدی سے کہا سنا میں نے عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ کو کہتے تھے کہ وہ بیوی ہیں رسول اللہ ﷺ کی دنیا اور آخرت میں یعنی ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا۔

فائدہ : یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

❀❀❀❀

(۳۸۹۰) عَنْ أَنَسٍ قَالَ : قِيلَ : يَارَسُوْلَ اللّٰهِ! مَنْ أَحَبُّ النَّاسِ إِلَيْكَ؟ قَالَ : ((عَائِشَةُ)). قِيلَ : مِنَ الرِّجَالِ؟ قَالَ : ((أَبُوْهَا)) . (اسناده صحيح) التعليق على الاحسان .

ترجمہ: روایت ہے حضرت انس خادم رسول اللہ ﷺ سے کہ کسی نے پوچھا کہ یارسول اللہ ﷺ کون زیادہ پیارا ہے آپ کو لوگوں میں آپؐ نے فرمایا عائشہ لوگوں نے عرض کی کہ مردوں میں آپ نے فرمایا ان کے باپ یعنی ابوبکر رضی اللہ عنہ۔

فائدہ : یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے اس سند سے انس کی روایت سے۔

مترجم: ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا ام المومنین ہیں اور اللہ تعالیٰ نے ان کو بڑا رتبہ عالی عنایت فرمایا کہ قرآن عظیم الشان میں سورۂ نور کو ان کی برأت سے نور علیٰ نور کیا کہ قیامت تک برأت اور طہارت ان کی بلکہ سائر اہل بیت کی حفاظ قراء کی زبان سے صلوٰۃ اور خطب میں پڑھی جاتی ہے اور اسی لیے علماء اسلام نے فرمایا ہے کہ طاعن ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا کا کافر و مردود ہے اس لیے کہ وہ قرآن کا

منکر ہے اور اللہ تعالیٰ نے آپ کو کمال تفقہ اور زہد و ورع وتقویٰ عنایت فرمایا تھا اور بعد رسول اللہ ﷺ کے ایک مدت مدید تک اصحاب نے ان سے احادیث رسول کی سماعت کی اور آپ کی بیویوں میں ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا کی سب سے زیادہ کثیر الروایت ہیں اور اصحاب کو جو اشکال پیش ہوتا ام المؤمنین کے پاس اس کا خزانہ نکلتا اور فوراً وہ مشکلات علمیہ حل ہو جاتیں۔ جزاہا اللہ عنا خیر الجزاء۔

❀❀❀❀

٦٣۔ بَابٌ : فِي فَضْلِ أَزْوَاجِ النَّبِيِّ ﷺ

نبی ﷺ کی بیویوں کی فضیلت میں

(٣٨٩١) عَنْ عِكْرِمَةَ قَالَ : قِيلَ لِابْنِ عَبَّاسٍ بَعْدَ صَلٰوةِ الصُّبْحِ مَاتَتْ فُلَانَةُ۔ لِبَعْضِ أَزْوَاجِ النَّبِيِّ ﷺ۔ فَسَجَدَ، فَقِيلَ لَهُ أَتَسْجُدُ هٰذِهِ السَّاعَةَ؟ فَقَالَ : أَلَيْسَ قَدْ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ : ((إِذَا رَأَيْتُمْ اٰيَةً فَاسْجُدُوا)) ؟ فَأَيُّ اٰيَةٍ أَعْظَمُ مِنْ ذَهَابِ أَزْوَاجِ النَّبِيِّ ﷺ .

(اسناده حسن) تخريج المشكاة (١٤٩١) .صحيح أبي داود (١٠٨١)

ترجمہ: روایت ہے عکرمہ سے کہ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہا گیا نماز صبح کے بعد کہ فلاں بیوی نے نبی ﷺ کی انتقال فرمایا تو وہ سجدہ میں گر پڑے لوگوں نے کہا آپ اس وقت سجدہ کرتے ہیں انہوں نے کہا آپ نے فرمایا کہ جب تم کوئی نشانی دیکھو تو سجدہ کرو تو کون سی آیت بڑی ہے آپ کی بیویوں کے جانے سے۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے۔ نہیں جانتے ہم اس کو مگر اسی سند سے۔

❀❀❀❀

(٣٨٩٢) عَنْ صَفِيَّةَ بِنْتِ حُيَيٍّ قَالَتْ : دَخَلَ عَلَيَّ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ وَقَدْ بَلَغَنِي عَنْ حَفْصَةَ وَعَائِشَةَ كَلَامٌ فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لَهُ فَقَالَ : ((أَلَا قُلْتِ وَكَيْفَ تَكُونَانِ خَيْرًا مِنِّي وَزَوْجِي مُحَمَّدٌ وَأَبِي هٰرُونُ، وَعَمِّي مُوسٰى))، وَكَانَ الَّذِي بَلَغَهَا أَنَّهُمْ قَالُوا : نَحْنُ أَكْرَمُ عَلٰى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ مِنْهَا، وَقَالُوا: نَحْنُ أَزْوَاجُ النَّبِيِّ ﷺ وَبَنَاتُ عَمِّهِ . (ضعيف الاسناد) .(اس میں ھاشم ابن سعید الکوفی ضعیف ہے)

ترجمہ: روایت ہے صفیہ رضی اللہ عنہا سے جو بیٹی ہیں حیی کی انہوں نے کہا میرے پاس رسول اللہ ﷺ آئے ام المؤمنین حفصہ اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مجھے ایک بات پہنچی تھی کہ وہ میں نے آپ سے ذکر کی تو آپ نے فرمایا تم نے یہ کیوں نہ کہا کہ وہ دونوں مجھ سے بہتر کیونکر ہوں گی اس لیے کہ شوہر میرے محمد ﷺ ہیں اور باپ میرے ہارون ہیں اور چچا میرے موسیٰ علیہ السلام ہیں اور وہ بات یہ تھی کہ ام المؤمنین حفصہ اور ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا تھا کہ ہماری آبرو آپ کے نزدیک زیادہ ہے صفیہ رضی اللہ عنہا سے اس لیے کہ ہم پہلے تو بیویاں ہیں نبی ﷺ کی اور دوسرے بیٹیاں ہیں اس کے چچا کی۔

فائدہ: اس باب میں انس رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث غریب ہے نہیں جانتے ہم اس کو مگر ہاشم کوفی کی روایت سے اور اسناد اس کی کچھ ایسی قوی نہیں۔

مترجم: صفیہ رضی اللہ عنہا کا نسب یہ ہے صفیہؓ بنت حیی بن اخطب بن سعنہ بن ثعلبہ بن عبید بن کعب بن الخزرج بن ابی حبیب بن النضیر ابن النحام بن ناخوم۔ اور بعض نے تنخوم اور بعض نے نخوم کہا ہے اور اول قول یہود کا ہے اور اپنی زبان سے خوب واقف ہیں اور یہ لوگ بنی اسرائیل سے ہیں لاوی بن یعقوب کے نواسوں سے پھر اولاد سے ہارون بن عمران کے جو بھائی ہیں موسیٰ علیہ السلام کے اور اسی لیے آپ نے ہارون کو ان کا باپ اور حضرت موسیٰ کو ان کا چچا فرمایا اور صفیہ رضی اللہ عنہا کی ماں برہ بنت سموال ہیں کہ وہ بیوی تھیں سلام بن مشکم یہودی کی پھر اس کے بعد کنانہ بن ابی الحقیق کی اور وہ دونوں شاعر تھے اور کنانہ خیبر کے دن مقتول ہوا اور انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب خیبر فتح کیا اور قیدیوں کو اکٹھا کیا دحیہؓ بن خلیفہ آئے اور انہوں نے آپ سے ایک لونڈی مانگی آپ نے فرمایا جاؤ ایک لونڈی لے لو انہوں نے صفیہ رضی اللہ عنہا کو لیا اور لوگوں نے آپ سے عرض کیا یہ سردار ہیں قریظہ اور نضیر کی اور یہ آپ ہی کے لائق ہیں آپ نے دحیہؓ سے فرمایا تم اور لونڈی لے لو ان کو آپ نے پسند کیا اور ان کو پردہ میں رکھا اور نکاح کیا ان سے اور آزاد کیا اور ان کے لیے باری مقرر کی اور وہ بڑی عقل مند بیوی تھیں۔

اور اسحاق بن یسار سے مروی ہے کہ جب فتح کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قموص کو جو قلعہ تھا ابن ابی الحقیق کا صفیہؓ بنت حیی کو لائے اور ان کے ساتھ ایک چچیری بہن بھی تھی اور ان دونوں کو بلالؓ لے کر یہود کے مقتولین پر سے گزرے تو جب ان کو اس چچیری بہن نے دیکھا اپنا منہ پیٹنے لگی اور چیختی ہوئی اپنے سر پر خاک ڈالنے لگی اور آپ نے فرمایا کہ اس شیطانی کو میرے آگے سے دور کرو اور صفیہ کے لیے یہی حکم فرمایا کہ ہمارے پیچھے جگہ دو اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا کپڑا ان کو اڑھا دیا اور لوگوں نے جان لیا کہ آپ نے ان کو اپنے واسطے پسند فرمایا اور بلالؓ سے آپ نے فرمایا کہ اے بلال کیا تمہارے دل سے رحم نکل گیا کہ تم عورتوں کو ان کے مقتولین پر سے لے کر چلے اور صفیہؓ نے اس سے پیشتر خواب دیکھا تھا کہ ایک چاند ان کی گود میں اتر آیا ہے اور جب یہ خواب اپنے باپ سے بیان کیا اس نے ایک طمانچہ ان کے منہ پر ایسا مارا کہ اس کا نشان ان کے چہرہ پر ہو گیا اور کہا تو ایسی سرفراز ہو گی کہ بادشاہ عرب تک پہنچ جائے گی اور وہ نشان ان کے چہرہ پر جب تک تھا کہ وہ آپ کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور آپؐ نے اس کا سبب پوچھا اور انہوں نے سب کیفیت خواب کی بیان کی۔

اور انسؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صفیہ کو آزاد کیا اور آزادی کو ان کا مہر ٹھہرایا۔ اور اس حدیث سے جائز ہوا عتق کا مہر قرار دینا اور محدثین کا یہی مذہب ہے اور حنفیہ نے اس کا خلاف کیا ہے جیسے اور احادیث کثیرہ کے وہ مخالف ہیں اور وفات ام المؤمنین صفیہ رضی اللہ عنہا کی سن چھتیس ہجری میں ہے اور بعض نے پچاس ہجری کہی ہے۔ جزاہا اللہ عنا خیر الجزاء۔

❀ ❀ ❀ ❀

(۳۸۹۳) عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ : أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ دَعَا فَاطِمَةَ عَامَ الْفَتْحِ، فَنَاجَاهَا فَبَكَتْ، ثُمَّ حَدَّثَهَا فَضَحِكَتْ، قَالَتْ : فَلَمَّا تُوُفِّيَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ سَأَلْتُهَا عَنْ بُكَائِهَا وَضَحِكِهَا، قَالَتْ : أَخْبَرَنِي رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ أَنَّهُ يَمُوتُ فَبَكَيْتُ، ثُمَّ أَخْبَرَنِي أَنِّي سَيِّدَةُ نِسَاءِ أَهْلِ الْجَنَّةِ إِلَّا مَرْيَمَ بِنْتَ عِمْرَانَ فَضَحِكْتُ .

(اسناده صحيح)

ترجمہ: روایت ہے ام المؤمنین ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے کہ رسول اللہ ﷺ نے جس سال مکہ فتح ہوا سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کو بلایا اور ان کے کان میں کچھ کہا کہ وہ رودیں پھر کچھ کہا کہ ہنس دیں پھر جب آپ کی وفات ہوئی میں نے پوچھا ان کے رونے اور ہنسنے کا سبب تو انہوں نے کہا مجھے آپ نے اپنی وفات کی خبر دی تو میں رونے لگی پھر خبر دی کہ میں جنت کی سب عورتوں کی سردار ہوں سوا مریم کے تو میں ہنس پڑی۔

فائدہ : یہ حدیث غریب ہے اس سند سے۔

❀❀❀❀

(۳۸۹۴) عَنْ أَنَسٍ قَالَ : بَلَغَ صَفِيَّةَ أَنَّ حَفْصَةَ قَالَتْ : بِنْتُ يَهُودِيٍّ فَبَكَتْ فَدَخَلَ عَلَيْهَا النَّبِيُّ ﷺ وَهِيَ تَبْكِي، فَقَالَ : ((مَا يُبْكِيكِ؟)) قَالَتْ : قَالَتْ لِي حَفْصَةُ إِنِّي ابْنَةُ يَهُودِيٍّ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ : **((وَإِنَّكِ لَابْنَةُ نَبِيٍّ، وَإِنَّ عَمَّكِ لَنَبِيٌّ، وَإِنَّكِ لَتَحْتَ نَبِيٍّ، فَفِيمَ تَفْخَرُ عَلَيْكِ؟))** ثُمَّ قَالَ : ((**اتَّقِي اللّٰهَ يَا حَفْصَةُ**)) . (اسناده صحيح) تخريج المشكاة (٦١٩٢) .

ترجمہ: روایت ہے انس رضی اللہ عنہ سے کہ ام المؤمنین صفیہ رضی اللہ عنہا کو خبر پہنچی کہ حفصہ رضی اللہ عنہا نے ان کو یہودی کی بیٹی کہا اور صفیہ رضی اللہ عنہا رونے لگیں اور آپ تشریف لائے اور وہ رو رہی تھیں تو آپ نے پوچھا کہ کیوں روتی ہو انہوں نے عرض کی کہ حفصہؓ نے مجھے یہودی کی لڑکی کہا تو آپ نے فرمایا تو نبی کی لڑکی ہے اور چچا تیرا بھی نبی ہے اور نکاح میں بھی نبی کے ہے پھر وہ تجھ پر کیا فخر کرتی ہے پھر فرمایا ڈر اللہ سے اے حفصہ رضی اللہ عنہا۔

فائدہ : یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے اس سند سے۔

❀❀❀❀

(۳۸۹۵) عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ : قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ : ((**خَيْرُكُمْ خَيْرُكُمْ لِأَهْلِهِ، وَأَنَا خَيْرُكُمْ لِأَهْلِي، وَإِذَا مَاتَ صَاحِبُكُمْ فَدَعُوهُ**)). (اسناده صحيح) سلسلة الاحاديث الصحيحة (٢٨٥) .

ترجمہ: روایت ہے ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے بہتر تم میں وہ ہے جو اپنے گھر والوں سے اچھا سلوک رکھے اور میں تم سب سے زیادہ اچھا سلوک کرنے والا ہوں اپنے گھر والوں سے اور جب کوئی تم میں کا مر جائے تو اسے چھوڑ

دو۔ یعنی اس کی برائی نہ یاد کرو۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔ اور روایت کی گئی یہ ہشام بن عروہ سے انہوں نے روایت کی اپنے باپ سے انہوں نے نبی ﷺ مرسلاً۔

❀❀❀❀

(٣٨٩٦) عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : ((**لَا يُبَلِّغُنِيْ أَحَدٌ عَنْ أَحَدٍ مِنْ أَصْحَابِيْ شَيْئًا فَإِنِّيْ أُحِبُّ أَنْ أَخْرُجَ إِلَيْهِمْ وَأَنَا سَلِيْمُ الصَّدْرِ**))، قَالَ عَبْدُاللّٰهِ : فَأُتِيَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بِمَالٍ فَقَسَمَهُ النَّبِيُّ ﷺ فَانْتَهَيْتُ إِلَى رَجُلَيْنِ جَالِسَيْنِ وَهُمَا يَقُوْلَانِ : وَاللّٰهِ! مَا أَرَادَ مُحَمَّدٌ بِقِسْمَتِهِ الَّتِيْ قَسَمَهَا وَجْهَ اللّٰهِ، وَلَا الدَّارَ الْآخِرَةَ، فَتَثَبَّتُّ حِيْنَ سَمِعْتُهُمَا فَأَتَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فَأَخْبَرْتُهُ فَاحْمَرَّ وَجْهُهُ، وَقَالَ : ((**دَعْنِيْ عَنْكَ، فَقَدْ أُوْذِيَ مُوْسٰى بِأَكْثَرَ مِنْ هٰذَا فَصَبَرَ**)) .

(ضعیف الاسناد) اس میں ولید بن ہشام مستور ہے اور زید بن زائد کو ابن حبان کے علاوہ کسی نے ثقہ نہیں کیا)

ترجمہ: روایت ہے عبداللہ بن مسعودؓ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے میرے صحابہ میں کوئی کسی کی برائی مجھ تک نہ لائے اس لیے کہ میں دوست رکھتا ہوں کہ جب ان کی طرف نکلوں تو صاف سینہ ہو میرا یعنی بے کینہ کہا عبداللہؓ نے کہ ایک بار آپ کے پاس کچھ مال آیا اور آپ نے اس کو بانٹا تو میں دو شخصوں کے پاس پہنچا کہ وہ کہہ رہے تھے اللہ کی قسم اس تقسیم سے محمد کو نہ رضائے الٰہی مطلوب ہے نہ خوبی آخرت پس برا جانا میں نے جب میں نے سنا اس کو تو آیا میں رسول اللہ ﷺ کے پاس اور میں نے ان کو خبر دی تو آپ کا چہرہ مبارک سرخ ہو گیا یعنی مارے غضب کے پھر فرمایا تم مجھے جانے دو اس لیے کہ موسیٰ اس سے زیادہ ستائے گئے اور صبر کیا۔

فائدہ: یہ حدیث غریب ہے اس سند سے اور اس کی سند میں ایک مرد بڑھ گیا ہے۔ روایت کی ہم سے محمد بن اسماعیل نے انہوں نے عبیداللہ بن موسیٰ سے اور حسین بن محمد سے انہوں نے اسرائیل سے انہوں نے سدی سے انہوں نے ولید بن ابی ہشام سے انہوں نے زید بن زائدہ سے انہوں نے ابن مسعودؓ سے انہوں نے نبی ﷺ سے کچھ مضمون اس میں سے اس سند کے سوا اور سند سے۔

❀❀❀❀

(٣٨٩٧) عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ ؓ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ : ((**لَا يُبَلِّغُنِيْ أَحَدٌ عَنْ أَحَدٍ شَيْئًا**)) .

(اسناده ضعيف) تخريج المشكاة (٤٨٥٢) [انظر السابق]

ترجمہ: عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: کوئی میرے پاس کسی کی برائی لے کر نہ آئے۔

❀❀❀❀

٦٤ ـ باب: فَضْلُ أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ رضي الله عنه

فضیلت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کی

(۳۸۹۸) عَنْ أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ: أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ لَهُ: ((إِنَّ اللّٰهَ أَمَرَنِي أَنْ أَقْرَأَ عَلَيْكَ الْقُرْاٰنَ)) فَقَرَأَ عَلَيْهِ ﴿لَمْ يَكُنِ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا﴾ وَقَرَأَ فِيْهَا: ((إِنَّ الدِّيْنَ عِنْدَاللّٰهِ الْحَنِيْفِيَّةُ الْمُسْلِمَةُ لَا الْيَهُوْدِيَّةُ، وَلَا النَّصْرَانِيَّةُ، وَلَا الْمَجُوْسِيَّةُ، مَنْ يَعْمَلْ خَيْرًا فَلَنْ يُكْفَرَهُ)). وَقَرَأَ عَلَيْهِ: ((لَوْ أَنَّ لِابْنِ اٰدَمَ وَادِيًا مِنْ مَالٍ لَا بْتَغٰى إِلَيْهِ ثَانِيًا، وَلَوْكَانَ لَهُ ثَانِيًا لَّا بْتَغٰى إِلَيْهِ ثَالِثًا، وَلَا يَمْلَأُ جَوْفَ ابْنِ اٰدَمَ إِلَّا تُرَابٌ وَيَتُوْبُ اللّٰهُ عَلٰى مَنْ تَابَ)). (اسناده حسن) تخريج المشكاة (١٤) سلسلة الاحاديث الصحيحة (٢٩٠٨).

ترجمہ: روایت ہے ابی بن کعبؓ سے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ان سے کہ اللہ تعالیٰ نے حکم کیا ہے کہ میں تم کو قرآن سناؤں پھر پڑھا آپ نے ان کے آگے لَمْ يَكُنِ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا اور پڑھا اس میں ان الدين سے يكفره تک یعنی دین اللہ کے نزدیک ایک طرف کی ملت ہے نہ یہودیت نہ نصرانیت نہ مجوسیت اور جو نیکی کرے گا رد نہ کی جائے گی یعنی اس کا بدلہ پائے گا اور پڑھا آپ نے لو ان سے آخر تک یعنی اگر آدمی کا ایک جنگل بھرا ہوا ہو مال سے تو بھی دوسرا ڈھونڈتا ہے اور اگر دو جنگل ہوں تو تیسرا طلب کرتا ہے اور آدمی کا پیٹ ہرگز نہیں بھرتا مگر مٹی سے یعنی قبر کی اور توبہ قبول کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کی جو توبہ کرے یعنی قناعت عنایت فرماتا ہے اس کو جو قناعت کرتا ہے۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔ اور مروی ہوئی ہے یہ اور سند سے بھی۔ اور روایت کی ہے عبداللہ بن عبدالرحمٰن بن ابزی نے اپنے باپ سے انہوں نے ابی بن کعبؓ سے کہ نبی ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے مجھ کو حکم کیا ہے کہ میں تمہارے آگے قرآن پڑھوں۔ اور روایت کی قتادہ نے انسؓ سے کہ نبی ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے مجھ کو حکم فرمایا کہ میں تمہارے آگے قرآن پڑھوں۔

مترجم: حقیقت میں انسان ایسا حریص ہے کہ کسی طرح مال و متاع دنیوی سے سیر نہیں ہوتا بجز خاک گور کے کسی شاعر نے اسی مضمون کو نظم کیا ہے۔ شعر

گفت چشم تنگ دنیادار را	یا قناعت پر کند یا خاک گور

اور دوسرے نے کہا ہے۔ شعر

کاسۂ چشم حریصاں پر نشد	تا صدف قانع نشد پر در نشد

❀❀❀❀

٦٥ـ فِي فَضْلِ الْأَنْصَارِ وَقُرَيْشٍ

باب : انصار وقریش کی فضیلت میں

(٣٨٩٩) عَنْ أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ : ((لَوْلَا الْهِجْرَةُ لَكُنْتُ امْرَءًا مِنَ الْأَنْصَارِ)).
وَبِهٰذَا الْإِسْنَادِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ : ((لَوْ سَلَكَ النَّاسُ وَادِيًا أَوْ شِعْبًا لَكُنْتُ مَعَ الْأَنْصَارِ)) .

حسن صحيح۔ سلسلة الاحاديث الصحيحة (١٧٦٨) .

ترجمہ: روایت ہے ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے: اگر ہجرت دین میں نہ ہوتی تو میں ایک مرد انصاری ہوتا اور اسی اسناد سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا اگر انصار کسی نالے یا کھائی میں چلیں تب بھی میں ان کے ساتھ رہوں یعنی ان کی رفاقت نہ چھوڑوں۔

فائدہ : یہ حدیث حسن ہے۔

❁❁❁❁

(٣٩٠٠) عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ ﷺ أَوْ قَالَ : قَالَ النَّبِيُّ ﷺ فِي الْأَنْصَارِ : ((لَا يُحِبُّهُمْ إِلَّا مُؤْمِنٌ وَلَا يُبْغِضُهُمْ إِلَّا مُنَافِقٌ، مَنْ أَحَبَّهُمْ فَأَحَبَّهُ اللهُ، وَمَنْ أَبْغَضَهُمْ فَأَبْغَضَهُ اللهُ))، فَقُلْنَا لَهُ : أَنْتَ سَمِعْتَهُ مِنَ الْبَرَاءِ فَقَالَ : إِيَّايَ حَدَّثَ .(اسناده صحيح)

ترجمہ: روایت ہے عدی بن ثابت سے وہ روایت کرتے ہیں براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے کہ انہوں نے سنا نبی ﷺ سے یا کہا انہوں نے کہ فرمایا نبی ﷺ نے انصار کے حق میں کہ نہیں دوست رکھتا ہے ان کو مگر مومن اور نہیں بغض رکھتا ان سے مگر منافق اور جو ان کو دوست رکھے اللہ اس کو دوست رکھے اور جو ان سے بغض رکھے اللہ ان سے بغض رکھے، سو لوگوں نے عدی سے کہا کہ تم نے سنی ہے یہ حدیث براءؓ سے انہوں نے کہا ہاں براءؓ نے مجھ ہی سے تو بیان کی۔

فائدہ : یہ حدیث صحیح ہے۔

❁❁❁❁

(٣٩٠١) عَنْ أَنَسٍ قَالَ : جَمَعَ رَسُولُ اللهِ ﷺ نَاسًا مِنَ الْأَنْصَارِ، فَقَالَ ((هَلُمَّ هَلْ فِيكُمْ أَحَدٌ مِنْ غَيْرِكُمْ فَقَالُوا : لَا، إِلَّا ابْنَ أُخْتٍ لَنَا فَقَالَ ﷺ ابْنُ أُخْتِ الْقَوْمِ مِنْهُمْ)) ثُمَّ قَالَ : ((إِنَّ قُرَيْشًا حَدِيثُ عَهْدُهُمْ بِجَاهِلِيَّةٍ وَمُصِيبَةٍ وَإِنِّي أَرَدْتُ أَنْ أَجْبُرَهُمْ وَأَتَأَلَّفَهُمْ، أَمَا تَرْضَوْنَ أَنْ يَرْجِعَ النَّاسُ بِالدُّنْيَا وَتَرْجِعُونَ بِرَسُولِ اللهِ ﷺ إِلَى بُيُوتِكُمْ))، قَالُوا : بَلَى، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ : ((لَوْ سَلَكَ النَّاسُ

وَادِيًا أَوْ شِعْبًا وَسَلَكَتِ الْأَنْصَارُ وَادِيًا أَوْ شِعْبًا لَسَلَكْتُ وَادِيَ الْأَنْصَارِ وَشِعْبَهُمْ)) .

(اسناده صحيح) سلسلة الاحاديث الصحيحة : ١٧٧٦ ـ الروض النضير (٩٦١) .

ترجمہ: روایت ہے انسؓ سے کہ رسول اللہ ﷺ نے جمع کیا چند لوگوں کو انصار کے اور فرمایا کہ تم میں کوئی غیر تو نہیں انہوں نے عرض کی کہ کوئی غیر نہیں مگر ایک بھانجا ہمارا آپ نے فرمایا بھانجا قوم کا قوم میں داخل ہے پھر فرمایا کہ قریش اپنی نئی جاہلیت چھوڑ کر مسلمان ہوئے ہیں اور انہوں نے مصیبت بھی پائی ہے یعنی قتل واسر وغیرہ سے اور میں چاہتا ہوں کہ کچھ ان کی دل شکنی کا علاج کروں اور ان کا دل پر چاؤں یعنی اس لیے مال غنیمت میں سے میں نے ان کو کچھ دیا ہے کیا تم راضی نہیں ہوتے کہ لوگ دنیا لے کر اپنے گھر جائیں اور تم اللہ کے رسول کو لے کر اپنے گھر جاؤ لوگوں نے کہا کیوں نہیں ہم راضی ہوئے پھر فرمایا رسول اللہ ﷺ نے: اگر لوگ کسی نالی یا کسی پہاڑ کی گھاٹی میں چلیں اور انصار نالی اور گھاٹی میں چلیں تو میں انصار ہی کا ساتھ دوں۔

فائدہ : یہ حدیث صحیح ہے۔

❀❀❀❀

(٣٩٠٢) عَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ: أَنَّهُ كَتَبَ إِلَى أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ يُعَزِّيهِ فِيمَنْ أُصِيبَ مِنْ أَهْلِهِ وَبَنِي عَمِّهِ يَوْمَ الْحَرَّةِ، فَكَتَبَ إِلَيْهِ: أَنَا أُبَشِّرُكَ بِبُشْرَى مِنَ اللّٰهِ إِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ : ((**اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِلْأَنْصَارِ وَلِذَرَارِيِّ الْأَنْصَارِ، وَلِذَرَارِيِّ ذَرَارِيِّهِمْ**)). (اسناده صحيح)

ترجمہ: روایت ہے زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے کہ انہوں نے لکھا انس بن مالک رضی اللہ عنہ کو ایک خط تعزیت کا جب ان کے گھر والوں اور چچا کی اولاد سے کچھ لوگ کام آئے تھے دن حرہ کے اور اس میں یہ لکھا تھا کہ میں تم کو ایک بشارت دیتا ہوں اللہ کی طرف سے کہ سنی ہے میں نے رسول اللہ ﷺ سے کہ فرمایا آپ نے اے اللہ بخش دے انصار کو اور ان کی اولاد کو، اور ان کی اولاد کی اولاد کو یعنی تین پشتوں تک سب کی مغفرت کے لیے آپ نے دعا دی۔

فائدہ : یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔ اور روایت کی یہ قتادہ نے نضر بن انس سے انہوں نے زید بن ارقم سے۔

❀❀❀❀

(٣٩٠٣) عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، عَنْ أَبِي طَلْحَةَ قَالَ: قَالَ لِي رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ : ((**أَقْرِئْ قَوْمَكَ السَّلَامَ فَإِنَّهُمْ مَا عَلِمْتُ أَعِفَّةٌ صُبُرٌ**)). (ضعيف لكن صح منه الشطر الثانى) تخريج المشكاة (٦٢٥١) .

ضعيف ترمذى (٣٩٤) ضعيف الجامع (٢١٧٥)

ترجمہ: روایت ہے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے کہ ابوطلحہ نے کہا کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے کہ سلام کہہ دو میرا تم اپنی قوم کو کہ

ان کو میں پرہیزگار اور صابر جانتا ہوں۔

فائدہ : یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

❀❀❀❀

(۳۹۰۴) عَنْ أَبِي سَعِيدٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ : ((أَلَا إِنَّ عَيْبَتِي الَّتِي آوِي إِلَيْهَا أَهْلُ بَيْتِي وَإِنَّ كَرِشِي الْأَنْصَارُ، فَاعْفُوا عَنْ مُسِيئِهِمْ وَاقْبَلُوا مِنْ مُحْسِنِهِمْ)).

(منکر بذکر اھل البیت ،تخریج المشکاۃ (٦٢٤٩) . ضعیف ترمذی (٣٩٤) ضعیف الجامع (٢١٧٥.

ترجمہ: روایت ہے ابوسعیدؓ سے کہ نبی ﷺ نے فرمایا آگاہ ہو کہ میرے جامدانی کہ جس کی طرف میں لوٹ کر آتا ہوں میرے اہل بیت ہیں اور میرے رازدار اور امین انصار ہیں، سو معاف کر دو ان کی برائیوں کو بروں سے اور قبول کر لو نیکیوں کو ان کے نیکیوں سے۔

فائدہ : یہ حدیث حسن ہے اور اس باب میں انس رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے۔

مترجم: عیبتہ جامدانی اور صندوق کو کہتے ہیں کہ جس میں کپڑے حفاظت سے رہیں آپ نے اہل بیت کو اپنی جامدانی فرمایا کہ وہ آپ کے خدمت گزار اور امانت دار تھے اور کرش جانور کے عضو کا نام ہے مثل معدہ کے آپ نے انصار کو کرش یعنی جیسے معدہ میں طعام وغذا تیار رہتی ہے اور مجتمع ہوتی ہے پھر اس سارے بدن کو نفع پہنچتا ہے اسی طرح میں خاطر جمعی سے انصار میں ہوں کہ نہایت دیانت اور امانت سے میرے عہود اور مواثیق اور اسرار کے حافظ و نگہبان ہیں اور دل و جان سے مجھ پر قربان ہیں۔ جَزَاهُمُ اللّٰهُ عَنَّا خَيْرَ الْجَزَاءِ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لَهُمْ وَارْحَمْ وَأَلْحِقْنَا بِهِمْ ۔

❀❀❀❀

(۳۹۰۵) عَنْ سَعْدٍ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ : ((مَنْ يُرِدْ هَوَانَ قُرَيْشٍ أَهَانَهُ اللّٰهُ)).

(اسنادہ صحیح) سلسلة الاحادیث الصحیحة (١١٧٨).

ترجمہ: روایت ہے سعدؓ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے: جو ارادہ کرے قریش کی ذلت کا اللہ اس کو ذلیل کرے۔

فائدہ : یہ حدیث غریب ہے خبر دی ہم کو عبد بن حمید نے انہوں نے یعقوب بن ابراہیم بن سعد سے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے صالح بن کیسان سے انہوں نے ابن شہاب سے اسی اسناد سے مانند اس کے۔

❀❀❀❀

(۳۹۰۶) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ لِي : ((لَا يُبْغِضُ الْأَنْصَارَ رَجُلٌ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ)).

(اسنادہ صحیح) سلسلة الاحادیث الصحیحة (١٢٣٤) .

ترجمہ: روایت ہے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہ دعا کی رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ نہیں بغض رکھتا انصار سے جو ایمان رکھتا ہے اللہ پر اور پچھلے دن پر۔

فائدہ : یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

❀❀❀❀

(۳۹۰۷) عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((**الْأَنْصَارُ كَرِشِيْ وَعَيْبَتِيْ، وَإِنَّ النَّاسَ سَيَكْثُرُوْنَ وَيَقِلُّوْنَ، فَاقْبَلُوْا مِنْ مُحْسِنِهِمْ، وَتَجَاوَزُوْا عَنْ مُسِيْئِهِمْ**)). (اسناده صحيح)

ترجمہ: روایت ہے انس بن مالک سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے انصار معدہ میرا ہیں اور جامدانی میری اور لوگ بڑھتے جائیں گے اور انصار کم ہوتے جائیں گے، سو قبول کرو ان کے نیکوں سے اور معاف کرو ان کے بدوں سے۔

فائدہ : یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

❀❀❀❀

(۳۹۰۸) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((**اَللّٰهُمَّ أَذَقْتَ أَوَّلَ قُرَيْشٍ نَكَالًا فَأَذِقْ آخِرَهُمْ نَوَالًا**)). (حسن صحيح) سلسلة الاحاديث الضعيفة، تحت الحديث (۳۹۸).

ترجمہ: روایت ہے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہ دعا فرمائی رسول اللہ ﷺ نے یا اللہ چکھایا تو نے قریش کو اول عذاب یعنی قتل واسر کا اور چکھا ان کو آخر میں مزا عنایت اور رحمت کا۔

فائدہ : یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔ روایت کی ہم سے عبدالوہاب وراق نے انہوں نے یحییٰ سے انہوں نے اعمش سے مانند اس کے۔

❀❀❀❀

(۳۹۰۹) عَنْ أَنَسٍ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: ((**اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِلْأَنْصَارِ، وَلِأَبْنَاءِ الْأَنْصَارِ، وَلِأَبْنَاءِ أَبْنَاءِ الْأَنْصَارِ وَلِنِسَاءِ الْأَنْصَارِ**)). (اسناده صحيح)

ترجمہ: روایت ہے انس سے کہ نبی ﷺ نے دعا کی کہ یا اللہ بخش دے انصار کو اور ان کی اولاد کو، اور ان کی اولاد کی اولاد کو، اور ان کی عورتوں کو۔

فائدہ : یہ حدیث حسن ہے غریب ہے۔ اس سند سے۔

❀❀❀❀

٦٦ ۔ بَابُ : مَا جَاءَ فِي أَيِّ دُوْرِ الْأَنْصَارِ خَيْرٌ

انصار کے گھروں کی فضیلت کے بیان میں

(٣٩١٠) عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ يَقُوْلُ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : ((أَلَا أُخْبِرُكُمْ بِخَيْرِ دُوْرِ الْأَنْصَارِ، أَوْبِخَيْرِ الْأَنْصَارِ؟)). قَالُوْا : بَلٰى يَارَسُوْلَ اللّٰهِ، قَالَ : ((بَنُو النَّجَّارِ، ثُمَّ الَّذِيْنَ يَلُوْنَهُمْ: بَنُوْ عَبْدِالْأَشْهَلِ، ثُمَّ الَّذِيْنَ يَلُوْنَهُمْ: بَنُو الْحَارِثِ بْنِ الْخَزْرَجِ، ثُمَّ الَّذِيْنَ يَلُوْنَهُمْ: بَنُوْسَاعِدَةَ)) ثُمَّ قَالَ بِيَدَيْهِ فَقَبَضَ أَصَابِعَهُ ثُمَّ بَسَطَهُنَّ كَالرَّامِيْ بِيَدَيْهِ قَالَ : ((وَفِيْ دُوْرِ الْأَنْصَارِ كُلِّهَا خَيْرٌ)) .(اسناده صحيح)

ترجمہ: روایت ہے انس بن مالکؓ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے: کیا نہ خبر دوں میں تم کو انصار کی یا فرمایا انصار کے بہتر لوگوں کی لوگوں نے عرض کی کیوں نہیں اے رسول اللہ کے فرمایا بہتر گھر انصار میں بنونجار ہیں پھر جو ان کے قریب ہیں بنی عبدالاشہل پھر جو ان کے قریب ہیں بنی الحارث جو اولاد ہیں خزرج کی پھر جو ان سے قریب ہیں بنی ساعدہ پھر اشارہ کیا آپ نے دونوں ہاتھوں سے اور بند کیا انگلیوں کو اور پھر کھولا ان کو جیسے کوئی اپنے ہاتھوں سے کچھ پھینکتا ہے اور فرمایا کہ انصار کے سب گھروں میں خیر ہے۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔ اور مروی ہوئی یہ حدیث انسؓ سے وہ روایت کرتے ہیں ابواسید ساعدی سے وہ نبی ﷺ سے۔

❀❀❀❀

(٣٩١١) عَنْ أَبِيْ أُسَيْدٍ السَّاعِدِيِّ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : ((خَيْرُ دُوْرِ الْأَنْصَارِ دُوْرُ بَنِي النَّجَّارِ، ثُمَّ دُوْرُ بَنِيْ عَبْدِالْأَشْهَلِ، ثُمَّ بَنِي الْحَارِثِ بْنِ الْخَزْرَجِ، ثُمَّ بَنِيْ سَاعِدَةَ وَفِيْ كُلِّ دُوْرِ الْأَنْصَارِ خَيْرٌ)) ، فَقَالَ سَعْدٌ : مَا أَرٰى رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ إِلَّا قَدْ فَضَّلَ عَلَيْنَا، فَقِيْلَ قَدْ فَضَّلَكُمْ عَلٰى كَثِيْرٍ .

(اسناده صحيح)

ترجمہ: روایت ہے ابواسیدؓ ساعدی سے کہا کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے انصار کے سب گھروں میں بہتر گھر بنی نجار کے ہیں پھر بنی عبدالاشہل کے پھر بنی الحارث بن الخزرج کے پھر بنی ساعدہ کے اور سب گھروں میں انصار کے خیر ہے سو سعد نے کہا میں دیکھتا ہوں رسول اللہ ﷺ کو کہ بے شک آپ نے فضیلت دے دی ہم پر اور لوگوں کو تو لوگوں نے ان سے کہا کہ تم کو بھی تو فضیلت دی اپنے بہت لوگوں پر۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔ اور ابواسید ساعدی کا نام مالک بن ربیعہ ہے۔

❀❀❀❀

(٣٩١٢) عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : ((خَیْرُ دِیَارِ الْأَنْصَارِ بَنُو النَّجَّارِ)).

(اسناده صحيح بماقبله)

ترجمہ: روایت ہے جابرؓ سے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ انصار کے سب گھروں میں بہتر بنونجار کے گھر ہیں۔

فائدہ : یہ حدیث غریب ہے۔

❀❀❀❀

(٣٩١٣) عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : ((خَیْرُ الْأَنْصَارِ بَنُوْ عَبْدِالْأَشْهَلِ)).

(اسناده صحيح بماقبله بحديث)

ترجمہ: روایت ہے جابر رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے: انصار میں بہتر گھر بنوعبدالاشہل کے ہیں۔

فائدہ : یہ حدیث غریب ہے اس سند سے۔

❀❀❀❀

٦٧۔ بَابُ : مَا جَاءَ فِیْ فَضْلِ الْمَدِیْنَةِ

مدینہ کی فضیلت کے بیان میں

(٣٩١٤) عَنْ عَلِیِّ بْنِ أَبِیْ طَالِبٍ قَالَ : خَرَجْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ حَتّٰی إِذَا كَانَ بِحَرَّةِ السُّقْیَا الَّتِیْ كَانَتْ لِسَعْدِ بْنِ أَبِیْ وَقَّاصٍ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : ((اِئْتُوْنِیْ بِوَضُوْءٍ)) فَتَوَضَّأَ ثُمَّ قَامَ فَاسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ ثُمَّ قَالَ : ((**اَللّٰهُمَّ إِنَّ إِبْرٰهِیْمَ كَانَ عَبْدَكَ وَخَلِیْلَكَ وَدَعَا لِأَهْلِ مَكَّةَ بِالْبَرَكَةِ، وَأَنَا عَبْدُكَ وَرَسُوْلُكَ أَدْعُوْكَ لِأَهْلِ الْمَدِیْنَةِ أَنْ تُبَارِكَ لَهُمْ فِیْ مُدِّهِمْ، وَصَاعِهِمْ مِثْلَ مَا بَارَكْتَ لِأَهْلِ مَكَّةَ مَعَ الْبَرَكَةِ بَرَكَتَیْنِ**)). (اسناده صحيح) التعليق الرغيب (٢/١٤٤)

ترجمہ: روایت ہے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے کہا کہ نکلے ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ یہاں تک کہ جب پہنچے ہم حرہ سقیا میں جو نام ہے ایک مقام کا قریب مدینہ کے اور وہ محلّہ تھا سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کا وہاں فرمایا آپ نے کہ وضو کا پانی مجھے لا دو پھر وضو کر کے قبلہ رخ کھڑے ہوئے اور فرمایا کہ یا اللہ ابراہیم تیرا بندہ اور دوست تھا اور اس نے دعا کی مکہ والوں کے لیے برکت کی اور میں تیرا بندہ اور رسول ہوں دعا کرتا ہوں مدینہ والوں کے لیے برکت دے تو ان کے مد اور صاع میں اس برکت سے دوگنی جو مکہ والوں کو ہے اور ہر برکت کے ساتھ دو برکتیں اور یعنی مکہ والوں سے چوگنی برکت عنایت کر۔

فائدہ : یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔ اور اس باب میں عائشہ، عبداللہ بن زید اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہم سے بھی روایت ہے۔

❀❀❀❀

(۳۹۱۵) عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ وَأَبِي هُرَيْرَةَ قَالَا: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَا بَيْنَ بَيْتِيْ وَمِنْبَرِيْ رَوْضَةٌ مِنْ رِيَاضِ الْجَنَّةِ)). (حسن صحيح) ظلال الجنة (۷۳۱۔ الروض النضير (۱۱۱۵)

ترجمہ: روایت ہے علی بن ابی طالب اور ابوہریرہ رضی اللہ عنہما سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے میرے گھر اور میرے منبر کے درمیان میں ایک باغ ہے جنت کے باغوں سے۔

فائدہ: یہ حدیث غریب ہے حسن ہے اس سند سے روایت کی ہم سے محمد بن کامل مروزی نے انہوں نے عبدالعزیز بن ابی حازم سے انہوں نے کثیر بن زید سے انہوں نے ولید بن رباح سے انہوں نے ابوہریرہؓ سے انہوں نے نبی ﷺ سے کہ فرمایا آپ نے میرے گھر اور منبر کے درمیان میں ایک باغ ہے جنت کے باغوں سے۔ اور اسی اسناد سے مروی ہے رسول اللہ ﷺ سے کہ فرمایا آپ نے ایک نماز میری اس مسجد میں بہتر ہے ہزار نمازوں سے اور مسجدوں کے مگر مسجد حرام کی ایک نماز آپ ﷺ کی مسجد کی ہزار نمازوں کے برابر ہے۔ چنانچہ ذکر کیا اس کو ابن الملک نے یہ حدیث صحیح ہے اور مروی ہوئی نبی ﷺ سے اور سند سے بھی سوا اس کے۔

❁❁❁❁

(۳۹۱۶) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((مَا بَيْنَ بَيْتِيْ وَمِنْبَرِيْ رَوْضَةٌ مِنْ رِيَاضِ الْجَنَّةِ)).

[حسن صحيح] ظلال الجنة (۷۳۱) الروض النضير (۱۱۱۵).

ترجمہ: اوپر گزر چکا ہے۔

❁❁❁❁

(۳۹۱۷) عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((مَنِ اسْتَطَاعَ أَنْ يَمُوْتَ بِالْمَدِيْنَةِ فَلْيَمُتْ بِهَا فَإِنِّيْ أَشْفَعُ لِمَنْ يَمُوْتُ بِهَا)). (اسناده صحيح)

ترجمہ: روایت ہے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے: جس سے ہو سکے کہ مدینہ میں مرے تو وہیں مرے اس لیے کہ میں شفاعت کروں گا اس کی جو وہاں مرے۔

فائدہ: اس بارے میں سبیعہ بنت حارث اسلمیہ سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے اس سند سے ایوب سختیانی کی روایت سے۔

❁❁❁❁

(۳۹۱۸) عَنِ ابْنِ عُمَرَ: أَنَّ مَوْلَاةً لَهُ أَتَتْهُ، فَقَالَتْ: إِشْتَدَّ عَلَيَّ الزَّمَانُ، وَإِنِّيْ أُرِيْدُ أَنْ أَخْرُجَ إِلَى الْعِرَاقِ، قَالَ: فَهَلَّا إِلَى الشَّامِ أَرْضِ الْمَنْشَرِ؟ وَاصْبِرِيْ لَكَاعِ فَإِنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: ((مَنْ صَبَرَ عَلَى شِدَّتِهَا وَلَأْوَائِهَا كُنْتُ لَهُ شَهِيْدًا أَوْشَفِيْعًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ)). (اسناده صحيح) تخريج فقه السيرة (۱۸٤).

ترجمہ: ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ایک مولاۃ ان کی آئیں اور کہنے لگی کہ مجھ پر زمانہ کی گردش ہے اور میں چاہتی ہوں کہ عراق کو جاؤں انہوں نے کہا شام کو نہیں جاتیں تم کہ وہ زمین ہے حشر و نشر کی اور صبر کر اے نادان اس لیے کہ میں نے سنا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے جو صبر کرے مدینہ کی سختی اور بھوک پر میں اس کا گواہ اور شفیع ہوں گا قیامت کے دن۔

فائدہ : اس باب میں ابوسعید اور سفیان بن ابوزہیر اور سبیعہ اسلمیہ رضی اللہ عنہم سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے۔

❀❀❀❀

(۳۹۱۹) **عَنْ** أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ : قَالَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ **((اٰخِرُ قَرْيَةٍ مِنْ قُرَى الْإِسْلَامِ خَرَابًا الْمَدِيْنَةُ))**.

(اسناده ضعيف) سلسلة الاحاديث الضعيفة (١٣٠٠).

ترجمہ: روایت ہے ابوہریرہؓ سے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے: اسلام کے شہروں میں سب سے اخیر میں جو ویران ہوگا وہ مدینہ ہے۔

فائدہ : یہ حدیث حسن ہے غریب ہے۔ نہیں جانتے ہم اس کو مگر جنادہ کی روایت سے کہ وہ ہشام سے روایت کرتے ہیں۔

❀❀❀❀

(۳۹۲۰) **عَنْ** جَابِرٍ: أَنَّ أَعْرَابِيًّا بَايَعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ عَلَى الْإِسْلَامِ، فَأَصَابَهُ وَعْكٌ بِالْمَدِيْنَةِ، فَجَاءَ الْأَعْرَابِيُّ إِلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ : أَقِلْنِيْ بَيْعَتِيْ. فَأَبَى فَخَرَجَ الْأَعْرَابِيُّ ثُمَّ جَاءَهُ، فَقَالَ أَقِلْنِيْ بَيْعَتِيْ فَأَبَى. فَخَرَجَ الْأَعْرَابِيُّ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : **((إِنَّمَا الْمَدِيْنَةُ: كَالْكِيْرِ تَنْفِيْ خَبَثَهَا وَتَنْصَعُ طَيِّبَهَا))**.

(اسناده صحيح) سلسلة الاحاديث الصحيحة (٢١٧) .

ترجمہ: روایت ہے جابر رضی اللہ عنہ سے کہ ایک اعرابی نے بیعت کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اسلام پر اور اس کو بخار آیا مدینہ میں اور وہ حاضر ہوا اور عرض کی کہ آپ مجھ سے اپنی بیعت پھیر لیں یعنی تاکہ میں مدینہ سے چلا جاؤں آپ نے نہ مانا پھر حاضر ہوا اور عرض کی کہ آپ مجھ سے اپنی بیعت پھیر لیں پھر نہ مانا آپؐ نے اور نکلا وہ اعرابی، سو فرمایا آپؐ نے مدینہ بمنزلہ بھٹی کے ہے دور کر دیتا ہے اپنی خباثت کو اور خالص کر دیتا ہے پاک کو یعنی جیسے بھٹی لوہے کا میل دور کر دیتی ہے مدینہ برے لوگوں کو نکال دیتا ہے۔

فائدہ : اس باب میں ابوہریرہؓ سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

❀❀❀❀

(۳۹۲۱) **عَنْ** أَبِيْ هُرَيْرَةَ أَنَّهُ كَانَ يَقُوْلُ : لَوْ رَأَيْتُ الظِّبَاءَ تَرْتَعُ بِالْمَدِيْنَةِ مَاذَعَرْتُهَا. إِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ : **((مَا بَيْنَ لَابَتَيْهَا حَرَامٌ))**. (اسناده صحيح)

ترجمہ: روایت ہے ابوہریرہؓ سے کہ وہ کہتے تھے کہ اگر دیکھوں میں ہرن کو حوالی مدینہ کے چرتا ہوا تو ہرگز نہ ڈراؤں میں اس کو اس

لیے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کہ دو پتھریلی زمین کے درمیان میں حرم ہے۔

فائدہ : اس باب میں سعد، عبداللہ بن زید، انس، ابوایوب، زید بن زید، رافع بن خدیج، جابر بن عبداللہ اور سہل بن حنیف رضی اللہ عنہم سے بھی روایت ہے مانند اس کے یعنی ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت کی مانند اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

مترجم : محدثین اور محققین کا یہی مذہب ہے کہ مدینہ بھی حرم ہے اگرچہ حنفیہ نے اس کا انکار کیا ہے مگر مذہب حنفیہ کا بالکل حدیث کے خلاف ہے اور ان سب صحابیوں نے جن کے نام اوپر مذکور ہوئے ہیں حرم ہونا مدینہ کا بیان فرمایا ہے اور یہی صحیح ہے۔

❀❀❀❀

(٣٩٢٢) عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ : أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ طَلَعَ لَهُ أُحُدٌ، فَقَالَ : ((**هٰذَا جَبَلٌ يُحِبُّنَا وَنُحِبُّهُ. اَللّٰهُمَّ إِنَّ إِبْرٰهِيمَ حَرَّمَ مَكَّةَ، وَإِنِّي أُحَرِّمُ مَا بَيْنَ لَابَتَيْهَا**)). (اسناده صحيح)

ترجمہ : روایت ہے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے کہ رسول اللہ ﷺ کے سامنے آیا کوہ احد تو آپ نے فرمایا یہ ایسا پہاڑ ہے کہ ہم کو دوست رکھتا ہے اور ہم بھی اس کو دوست رکھتے ہیں یا اللہ تحقیق ابراہیم علیہ السلام نے مکہ کو حرم ٹھہرایا اور میں دونوں پتھریلی زمین کے درمیان کو یعنی مدینہ کو حرام ٹھہراتا ہوں۔

فائدہ : یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

❀❀❀❀

(٣٩٢٣) عَنْ جَرِيرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ : ((**إِنَّ اللّٰهَ أَوْحٰى إِلَيَّ: أَيَّ هٰؤُلَاءِ الثَّلٰثَةِ نَزَلْتَ فَهِيَ دَارُ هِجْرَتِكَ: الْمَدِينَةِ أَوِ الْبَحْرَيْنِ، أَوْ قِنَّسْرِينَ**)).

(اسناده موضوع) الرد على الكتاني، رقم الحديث (١) . (اس میں غیلان بن عبداللہ العامری لین الحدیث ہے)

ترجمہ : روایت ہے جریر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے کہ نبی ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے میری طرف وحی کی کہ ان تینوں مقاموں میں جہاں تو جائے وہ تیری ہجرت کا گھر ہے مدینہ یا بحرین یا قنسرین۔

فائدہ : یہ حدیث غریب ہے نہیں جانتے ہم اس کو مگر فضل بن موسیٰ کی روایت سے اور اکیلے ابو عامر نے اس کو روایت کیا ہے۔

❀❀❀❀

(٣٩٢٤) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ : أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ : ((**لَا يَصْبِرُ عَلٰى لَأْوَاءِ الْمَدِينَةِ وَشِدَّتِهَا أَحَدٌ إِلَّا كُنْتُ لَهُ شَفِيعًا أَوْ شَهِيدًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ**)). (اسناده صحيح) تخريج فقه السيرة (١٨٤) .

ترجمہ : روایت ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کوئی ایسا نہیں کہ مدینہ کی بھوک اور سختی پر صبر کرے مگر میں اس کا شفیع یا گواہ ہوں گا قیامت کے دن۔

فائدہ : یہ حدیث حسن ہے غریب ہے۔ اس سند سے اور صالح بن ابی صالح بھائی ہیں سہیل بن ابی صالح کے۔

٦٨۔ بَابُ : فِیۡ فَضۡلِ مَکَّةَ

مکہ معظّمہ کی فضیلت میں

(٣٩٢٥) عَنۡ عَبۡدِاللّٰهِ بۡنِ عَدِیِّ بۡنِ حَمۡرَاءَ قَالَ : رَأَیۡتُ رَسُوۡلَ اللّٰهِ ﷺ وَاقِفًا عَلَی الۡحَزۡوَرَةِ، فَقَالَ : ((وَاللّٰهِ! إِنَّكَ لَخَیۡرُ أَرۡضِ اللّٰهِ، وَأَحَبُّ أَرۡضِ اللّٰهِ إِلَی اللّٰهِ، وَلَوۡلَا إِنِّیۡ أُخۡرِجۡتُ مِنۡكَ مَا خَرَجۡتُ)).

(اسناده صحيح) تخريج مشكاة المصابيح (٢٧٥٢)

ترجمہ: روایت ہے عبداللہ بن عدی رضی اللہ عنہ سے کہ انہوں نے کہا میں نے دیکھا رسول اللہ ﷺ کو کوہ حزورہ کے اوپر کھڑے ہوئے اور فرماتے تھے کہ قسم ہے اللہ کی اے مکہ تو بہتر ہے اللہ کی ساری زمین سے اور پیارا ہے ساری زمین سے اللہ کو اور اگر میں نہ نکالا جاتا تو ہرگز تجھ سے باہر نہ جاتا۔

فائدہ : یہ حدیث حسن ہے غریب ہے صحیح ہے۔ اور روایت کی یونس نے زہری سے مانند اس کے اور روایت کی یہ محمد بن عمرو نے ابوسلمہ سے انہوں نے ابوہریرہؓ سے انہوں نے نبی ﷺ سے اور حدیث زہری کی جو ابوسلمہ سے مروی ہے کہ انہوں نے عبداللہؓ بن عدی بن حمراء سے روایت کی ہے وہ میرے نزدیک زیادہ صحیح ہے۔

❀❀❀❀

(٣٩٢٦) عَنِ ابۡنِ عَبَّاسٍ قَالَ : قَالَ رَسُوۡلُ اللّٰهِ ﷺ لِمَكَّةَ : ((مَا أَطۡیَبَكِ مِنۡ بَلَدٍ وَأَحَبَّكِ إِلَیَّ، وَلَوۡلَا أَنَّ قَوۡمِیۡ أَخۡرَجُوۡنِیۡ مِنۡكِ مَا سَكَنۡتُ غَیۡرَكِ)). (اسناده صحيح) تخريج المشكاة (٢٧٢٤) .

ترجمہ: روایت ہے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے فرمایا رسول اللہ ﷺ نے مکہ سے کہ تو کیا اچھا شہر ہے اور مجھ کو سب سے زیادہ پیارا ہے اور اگر میری قوم مجھے نہ نکالتی تو میں سوائے تیرے کہیں نہ رہتا۔

فائدہ : یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے اس سند سے۔

❀❀❀❀

٦٩۔ بَابُ : فِیۡ فَضۡلِ الۡعَرَبِ

عرب کی فضیلت میں

(٣٩٢٧) عَنۡ سَلۡمَانَ قَالَ : قَالَ لِیۡ رَسُوۡلُ اللّٰهِ ﷺ : ((یَاسَلۡمَانُ! لَا تُبۡغِضۡنِیۡ فَتُفَارِقَ دِیۡنَكَ))، قُلۡتُ : یَارَسُوۡلَ اللّٰهِ! كَیۡفَ أُبۡغِضُكَ وَبِكَ هَدَانَا اللّٰهُ، قَالَ : ((تُبۡغِضُ الۡعَرَبَ فَتُبۡغِضُنِیۡ)) . (اسناده ضعيف)

سلسلة الاحاديث الضعيفة (٢٠٢٠ـ المشكاة (٥٩٩٨) . (اس میں قابوس بن ابی ظبیان راوی ضعیف ہے)

ترجمہ: روایت ہے سلمان رضی اللہ عنہ سے کہا کہ مجھ سے فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کہ اے سلمان نہ بغض رکھ تو مجھ سے کہ تیرا دین ہاتھ سے جاتا نہ رہے میں نے عرض کی کہ یارسول اللہ میں آپ سے کیونکر بغض رکھوں گا اور آپ ہی کے سبب سے اللہ نے مجھے ہدایت کی فرمایا جب تو بغض رکھے گا عرب سے تو بغض رکھے گا مجھ سے۔

فائدہ : یہ حدیث حسن ہے غریب ہے۔ نہیں جانتے ہم اس کو مگر ابوبدر بن شجاع بن ولید کی روایت سے۔

❀❀❀❀

(۳۹۲۸) عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : ((**مَنْ غَشَّ الْعَرَبَ لَمْ يَدْخُلْ فِيْ شَفَاعَتِيْ وَلَمْ تَنَلْهُ مَوَدَّتِيْ**)). (اسناده موضوع) سلسلة الاحاديث الضعيفة : ٥٤٥ـ تخريج المشكاة (٥٩٩٩) . (اس میں حصین بن عمر راوی کذاب ہے)

ترجمہ: روایت ہے عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کہ جو خیانت کرے عرب سے داخل نہ ہوگا میری شفاعت میں اور نصیب نہ ہوگی اس کو محبت میری۔

فائدہ : یہ حدیث غریب ہے نہیں جانتے ہم اس کو مگر حسین بن عمر احمسی کی روایت سے کہ وہ مخارق سے روایت کرتے ہیں اور حصین محدثین کے نزدیک کچھ قوی نہیں۔

❀❀❀❀

(۳۹۲۹) عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِيْ رَزِيْنٍ عَنْ أُمِّهِ قَالَتْ : كَانَتْ أُمُّ الْحَرِيْرِ إِذَا مَاتَ أَحَدٌ مِنَ الْعَرَبِ إِشْتَدَّ عَلَيْهَا فَقِيْلَ لَهَا إِنَّا نَرَاكِ إِذَا مَاتَ الرَّجُلُ مِنَ الْعَرَبِ اشْتَدَّ عَلَيْكِ، قَالَتْ : سَمِعْتُ مُوْلَايَ يَقُوْلُ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : ((**مِنِ اقْتِرَابِ السَّاعَةِ هَلَاكُ الْعَرَبِ**)) قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ أَبِيْ رَزِيْنٍ : وَمَوْلَاهَا طَلْحَةُ بْنُ مَالِكٍ . (اسناده ضعيف) سلسلة الاحاديث الضعيفة (٤٥١٥) .(اس میں ام رزین مجہولہ ہے)

ترجمہ: روایت ہے محمد بن ابی رزین سے کہ انہوں نے روایت کی اپنی ماں سے کہ انہوں نے کہا حریر کی ماں کا یہ حال تھا کہ جب عرب میں سے کوئی مرتا تھا تو ان کو نہایت غم ہوتا تھا لوگوں نے کہا ہم دیکھتے ہیں کہ جب کوئی عرب مرتا ہے تو تم کو نہایت غم ہوتا ہے انہوں نے کہا میں نے سنا ہے اپنے مولا سے کہ وہ کہتے تھے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے قیامت قریب ہونے کی نشانی ہے عرب کا مرنا۔ محمد بن ابی رزین نے کہا کہ مولیٰ ان کے طلحہ بن مالک تھے۔

فائدہ : یہ حدیث غریب ہے نہیں جانتے ہم اس کو مگر سلیمان بن حرب کی روایت سے۔

❀❀❀❀

(۳۹۳۰) عَنْ أُمِّ شَرِيْكٍ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ : ((**لَيَفِرَّنَّ النَّاسُ مِنَ الدَّجَّالِ حَتّٰى يَلْحَقُوْا بِالْجِبَالِ**))

قَالَتْ أُمُّ شَرِيْكٍ : يَارَسُوْلَ اللّٰهِ! فَأَيْنَ الْعَرَبُ يَوْمَئِذٍ؟ قَالَ : ((هُمْ قَلِيْلٌ)) .

(اسناده صحيح) سلسلة الاحاديث الصحيحة (٣٠٧٩) .

ترجمہ: روایت ہے ام شریک رضی اللہ عنہا سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ لوگ بھاگیں گے دجال سے یہاں تک کہ کوہستان میں جا رہیں گے ام شریک رضی اللہ عنہا نے عرض کی کہ یا رسول اللہ عرب اس دن کہاں ہوں گے آپ نے فرمایا وہ ان دنوں بہت کم ہوں گے۔

فائدہ : یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے۔

❀❀❀❀

(٣٩٣١) عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ : ((سَامٌ أَبُوالْعَرَبِ وَيَافِثُ أَبُوالرُّوْمِ وَحَامٌ أَبُوالْحَبَشِ)). (اسناده ضعيف) سلسلة الاحاديث الضعيفة (٣٦٨٣) .

ترجمہ: روایت ہے سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ سام باپ ہیں عرب کے اور یافث روم کے اور حام حبش کے۔

فائدہ : یہ حدیث حسن ہے اور یافث کو یافت یعنی تاء مثناۃ سے اور یفث بھی کہتے ہیں۔

❀❀❀❀

٧٠۔ بَابُ : فِيْ فَضْلِ الْعَجَمِ

عجم کی فضیلت میں

(٣٩٣٢) عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ يَقُوْلُ : ذُكِرَتِ الْأَعَاجِمُ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ : ((لَأَنَا بِهِمْ، أَوْ بِبَعْضِهِمْ أَوْثَقُ مِنِّيْ بِكُمْ أَوْ بِبَعْضِكُمْ)). (اسناده ضعيف) تخريج المشكاة (٦٢٥٤) .ضعيف ترمذى (٥٢٤) (اس میں صالح بن ابی صالح ضعیف ہے)

ترجمہ: روایت ہے ابوہریرہؓ سے کہ وہ کہتے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس عجم کا ذکر آیا تو آپ نے فرمایا مجھے ان کا یا ان کے بعض کا زیادہ اعتماد ہے بہ نسبت تمہارے۔

فائدہ : یہ حدیث غریب ہے نہیں جانتے ہم اس کو مگر ابوبکر بن عیاش کی روایت سے اور صالح وہ بیٹے ہیں مہران کے مولیٰ ہیں عمرو بن حریث کے۔

❀❀❀❀

(٣٩٣٣) عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ : كُنَّا عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ حِيْنَ أُنْزِلَتْ سُوْرَةُ الْجُمُعَةِ فَتَلَاهَا، فَلَمَّا بَلَغَ

﴿ وَاٰخَرِيْنَ مِنْهُمْ لَمَّا يَلْحَقُوْا بِهِمْ ﴾ قَالَ لَهُ رَجُلٌ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ! مَنْ هٰؤُلَاءِ الَّذِيْنَ لَمْ يَلْحَقُوْا بِنَا؟ فَلَمْ يُكَلِّمْهُ، قَالَ ـ وَسَلْمَانُ الْفَارِسِيُّ فِيْنَا۔ قَالَ: فَوَضَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَدَهُ عَلٰى سَلْمَانَ فَقَالَ: ((وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ لَوْ كَانَ الْإِيْمَانُ بِالثُّرَيَّا لَتَنَاوَلَهُ رِجَالٌ مِنْ هٰؤُلَاءِ)). (اسناده صحيح)

ترجمہ: روایت ہے ابو ہریرہؓ سے کہ انہوں نے کہا ہم رسول اللہ ﷺ کے پاس تھے جب سورۂ جمعہ اتری تو پڑھا اس کو آپ نے پھر جب پہنچے ﴿ وَاٰخَرِيْنَ مِنْهُمْ لَمَّا يَلْحَقُوْا بِهِمْ ﴾ یعنی اور لوگ جو ابھی ان سے نہیں ملے ایک شخص نے پوچھا یا رسول اللہ! وہ کون لوگ ہیں جو ابھی ہم سے نہیں ملے آپؐ نے کچھ نہ فرمایا اور سلمان فارسی رضی اللہ عنہ ہمارے درمیان موجود تھے پھر آپ نے اپنا ہاتھ سلمان پر رکھا اور فرمایا کہ قسم ہے اس کی کہ میری جان اس کے ہاتھ میں ہے اگر ایمان ثریا میں لٹکا ہوتا تو اتار لاتے اس کو چند لوگ ان میں کے یعنی فارس کے۔

فائدہ: حدیث حسن ہے اور کئی سندوں سے ابو ہریرہؓ سے مروی ہے کہ وہ نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں۔

مترجم: پوری آیت سورۂ جمعہ میں یہ ہے۔

﴿ هُوَ الَّذِيْ بَعَثَ فِي الْأُمِّيِّيْنَ رَسُوْلًا مِنْهُمْ يَتْلُوْا عَلَيْهِمْ اٰيٰتِهٖ وَيُزَكِّيْهِمْ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ وَإِنْ كَانُوْا مِنْ قَبْلُ لَفِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ وَاٰخَرِيْنَ مِنْهُمْ لَمَّا يَلْحَقُوْا بِهِمْ وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ. ﴾

"یعنی وہ اللہ ایسا ہی ہے کہ اٹھایا اس نے امیوں میں سے ایک رسول ان میں کا کہ پڑھتا ہے ان پر آیتیں اس کی اور پاک کرتا ہے اور ان کو سکھلاتا ہے ان کو کتاب اور حکمت اور تھے وہ اس سے پہلے صریح گمراہی میں اور وہ لوگ ہیں کہ ابھی ان میں نہیں ملے اور وہ زبردست ہے حکمت والا۔" یعنی اس آیت میں بشارت ہے کہ ایک اور لوگ صحابہ سے آ کر ملیں گے اور دین کی تائید میں ان کے شریک ہوں گے۔

پس آپؐ نے فرمایا کہ وہ لوگ جن کی اس آیت میں بشارت ہے فارس کے لوگ ہیں اور حقیقت میں ایسا ہی ہوا کہ اکثر عجم کے لوگوں نے بڑی تائید لوگوں کی کی اور بڑی خدمت قرآن وحدیث کی بجا لائے اور ہزاروں محدثین اور مفسرین اور مؤیدان کتاب وسنت فارس میں پیدا ہوئے۔

❀❀❀❀

٧١ـ بَابٌ: فِيْ فَضْلِ الْيَمَنِ

باب: یمن کی فضیلت میں

(٣٩٣٤) عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ نَظَرَ قِبَلَ الْيَمَنِ، فَقَالَ: ((اَللّٰهُمَّ أَقْبِلْ بِقُلُوْبِهِمْ وَبَارِكْ لَنَا فِيْ صَاعِنَا وَمُدِّنَا)). (اسناده حسن صحيح) تخريج المشكاة ٦٢٧٢ـ التحقيق الثانى، الارواء: ١٧٦/٤.

ترجمہ: روایت ہے زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے کہ نبی ﷺ نے نظر کی یمن کی طرف اور کہا کہ یا اللہ ان کے دل ہماری طرف پھیر دے اور ہمارے صاع اور مد میں برکت دے یعنی اگر وہ لوگ آئیں مدینہ میں تکلیف نہ پائیں۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کی روایت سے نہیں جانتے ہم اس کو مگر عمران قطان کی روایت سے۔

❀❀❀❀

(۳۹۳۵) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : ((أَتَاكُمْ أَهْلُ الْيَمَنِ هُمْ أَضْعَفُ قُلُوْبًا وَأَرَقُّ أَفْئِدَةً، الْإِيْمَانُ يَمَانٍ وَالْحِكْمَةُ يَمَانِيَّةٌ)). (اسناده صحيح) الروض النضير (۱۰۳٤) .

ترجمہ: روایت ہے ابو ہریرہؓ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے آئے تمہارے پاس لوگ یمن کے اور وہ نہایت نرم دل اور رقیق القلب ہیں، ایمان بھی یمن سے نکلا ہے اور حکمت بھی یمن سے نکلی ہے۔

فائدہ: اس باب میں ابن عباس سے اور ابن مسعود رضی اللہ عنہم سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

❀❀❀❀

(۳۹۳٦) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : ((الْمُلْكُ فِي قُرَيْشٍ وَالْقَضَاءُ فِي الْأَنْصَارِ، وَالْأَذَانُ فِي الْحَبَشَةِ وَالْأَمَانَةُ فِي الْأَزْدِ)) يَعْنِي الْيَمَنَ.

(اسناده صحيح) سلسلة الاحاديث الصحيحة (۱۰۸۳) .

ترجمہ: روایت ہے ابو ہریرہؓ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے سلطنت: اور بادشاہی قریش میں ہے اور قضا انصار میں اور اذان حبشہ میں اور امانت ازد میں یعنی یمن میں۔

فائدہ: روایت کی ہم سے محمد بن بشار نے انہوں نے عبدالرحمٰن سے انہوں نے معاویہ سے انہوں نے ابو مریم سے انہوں نے ابو ہریرہؓ سے مانند اس کے اور مرفوع نہیں کیا اس کو اور یہ صحیح تر ہے زید بن حباب کی روایت سے۔

مترجم: سلطنت اور خلافت اللہ نے قریش کو ہی دی اور ائمہ قریش میں ہوئے اور اذان حبشیوں کو کہ ان کی آواز بلند ہے اور حضرت بلال رضی اللہ عنہ مؤذن آنحضرت ﷺ کے حبشی تھے اور ایمان وحکمت کو جو یمنی فرمایا اس لیے کہ ایمان وحکمت دونوں مکہ سے نکلے ہیں اور مکہ تہامہ سے ہے اور تہامہ زمین یمن میں داخل ہے۔

❀❀❀❀

(۳۹۳۷) عَنْ أَنَسٍ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : ((الْأَزْدُ أَسَدُ اللّٰهِ فِي الْأَرْضِ، يُرِيْدُ النَّاسُ أَنْ يَضَعُوْهُمْ وَيَأْبَى اللّٰهُ إِلَّا أَنْ يَرْفَعَهُمْ، وَلَيَأْتِيَنَّ عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ يَقُوْلُ الرَّجُلُ: يَالَيْتَ أَبِي كَانَ أَزْدِيًّا يَالَيْتَ أُمِّي كَانَتْ أَزْدِيَّةً)). (اسناده ضعيف) سلسلة الاحاديث الضعيفة (۲٤٦۷) . (اس میں صالح بن عبدالکبیر مجہول ہے)

ترجمہ: روایت ہے انسؓ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے: ازد مددگار ہیں اللہ کے زمین میں لوگ چاہیں گے کہ ان کو زیر کریں اور اللہ ان کی ایک نہ مانے گا اور ازدیوں کو بلند کرے گا اور لوگوں پر ایک وقت آئے گا کہ آدمی کہے گا کہ کاش میرا باپ ازدی ہوتا کاش میری ماں ازدی ہوتی۔

فائدہ: یہ حدیث غریب ہے نہیں جانتے ہم اس کو مگر اسی سند سے اور مروی ہوئی انسؓ سے اسی اسناد سے موقوفاً اور وہ ہمارے نزدیک زیادہ صحیح ہے۔

❀❀❀❀
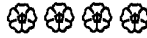
(۳۹۳۸) عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ يَقُوْلُ : ((إِنْ لَمْ نَكُنْ مِنَ الْأَزْدِ فَلَسْنَا مِنَ النَّاسِ)). (صحيح الاسناد موقوف)

ترجمہ: روایت ہے انسؓ سے کہ وہ کہتے تھے اگر ہم ازدی نہ ہوں تو بھلے آدمی نہیں۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے صحیح ہے۔

❀❀❀❀

(۳۹۳۹) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ يَقُوْلُ : كُنَّا عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ فَجَاءَهُ رَجُلٌ أَحْسَبُهُ مِنْ قَيْسٍ، فَقَالَ : يَارَسُوْلَ اللّٰهِ! الْعَنْ حِمْيَرًا فَأَعْرَضَ عَنْهُ، ثُمَّ جَاءَهُ مِنَ الشِّقِّ الْاٰخَرِ فَأَعْرَضَ عَنْهُ، ثُمَّ جَاءَهُ مِنَ الشِّقِّ الْاٰخَرِ فَأَعْرَضَ عَنْهُ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ : ((رَحِمَ اللّٰهُ حِمْيَرًا أَفْوَاهُهُمْ سَلَامٌ، وَأَيْدِيهِمْ طَعَامٌ، وَهُمْ أَهْلُ أَمْنٍ وَإِيْمَانٍ)).

اسناده موضوع۔ سلسلة الاحاديث الضعيفة (۳٤۹) (اس میں میناء متروک ہے)

ترجمہ: روایت ہے ابو ہریرہؓ سے کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھے کہ ایک شخص آیا اور خیال کرتا ہوں میں کہ وہ بنی قیس کے قبیلہ سے تھا اور اس نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ قبیلہ حمیر کو لعنت فرمائیے، سو آپؐ نے منہ پھیر لیا اور پھر وہ اور طرف سے آیا پھر آپ نے منہ پھیر لیا پھر وہ اور طرف سے آیا پھر آپ نے منہ پھیر لیا پھر وہ اور طرف سے آیا پھر آپ نے منہ پھیر لیا اور فرمایا کہ اللہ رحمت کرے حمیر کے قبیلہ پر کہ منہ میں ان کے سلام ہے اور ہاتھ میں ان کے طعام اور وہ امن و ایمان والے ہیں۔

فائدہ: یہ حدیث غریب ہے نہیں جانتے ہم اس کو مگر اسی سند سے عبدالرزاق کی روایت سے اور میناء سے اکثر منکر روایتیں مروی ہوتی ہیں۔

❀❀❀❀

۷۲۔ بَابٌ : فِي غِفَارٍ وَأَسْلَمَ وَجُهَيْنَةَ وَمُزَيْنَةَ

غفار، اسلم، جہینہ اور مزینہ کی فضیلتوں میں

(۳۹٤۰) عَنْ أَبِي أَيُّوْبَ الْأَنْصَارِيِّ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : ((الْأَنْصَارُ وَمُزَيْنَةُ وَجُهَيْنَةُ وَأَشْجَعُ وَغِفَارُ وَمَنْ كَانَ مِنْ بَنِي عَبْدِ الدَّارِ مَوَالِيَ لَيْسَ لَهُمْ مَوْلًى دُوْنَ اللّٰهِ وَاللّٰهُ وَرَسُوْلُهُ مَوْلَاهُمْ)).

(اسناده صحيح)

ترجمہ: روایت ہے ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انصار، مزینہ، جہینہ، اشجع اور غفار اور جو ہو قبیلہ عبدالدار سے وہ میرے رفیق ہیں کوئی ان کا رفیق نہیں سوا اللہ کے، اللہ اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم ان کا رفیق ہے۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

❀❀❀❀

(۳۹٤۱) عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((أَسْلَمُ سَالَمَهَا اللّٰهُ، وَغِفَارُ غَفَرَ اللّٰهُ لَهَا، وَعُصَيَّةُ عَصَتِ اللّٰهَ وَرَسُولَهُ)). (اسناده صحيح)

ترجمہ: ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسلم (قبیلہ) کو اللہ سلامت رکھے اور غفار کی مغفرت فرمائے اور عصیہ نے نافرمانی کی اللہ اور رسول کی۔

❀❀❀❀

۷۳۔ بَابٌ: فِيْ ثَقِيْفٍ وَّبَنِيْ حَنِيْفَةَ

ثقیف اور بنی حنیفہ کی فضیلت میں

(۳۹٤۲) عَنْ جَابِرٍ قَالَ: قَالُوْا: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ! أَحْرَقَتْنَا نِبَالُ ثَقِيْفٍ فَادْعُ اللّٰهَ عَلَيْهِمْ. فَقَالَ: ((اَللّٰهُمَّ اهْدِ ثَقِيْفًا)). (اسناده ضعيف) تخريج المشكاة (٥٩٩٥). اس کی سند ابوزبیر کے عنعنہ کی وجہ سے ضعیف ہے۔

ترجمہ: روایت ہے جابرؓ سے کہ لوگوں نے عرض کی یارسول اللہ جلا دیا ہم کو تیروں ثقیف نے تو بد دعا کیجیے ان کے لیے، سو فرمایا آپؐ نے یا اللہ ہدایت کر ثقیف کو۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے۔

❀❀❀❀

(۳۹٤۳) عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ: مَاتَ النَّبِيُّ ﷺ وَهُوَ يَكْرَهُ ثَلَاثَةَ أَحْيَاءٍ: ثَقِيْفًا وَبَنِيْ حَنِيْفَةَ وَبَنِيْ أُمَيَّةَ. (ضعيف الاسناد)

ترجمہ: روایت ہے عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے کہ انہوں نے کہا وفات ہوئی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی اور وہ برا جانتے تھے تین قبیلوں کو ثقیف اور بنی حنیفہ اور بنی امیہ کو۔

فائدہ: یہ حدیث غریب ہے نہیں جانتے ہم اس کو مگر اسی سند سے۔

(۳۹٤٤) عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((فِيْ ثَقِيْفٍ كَذَّابٌ وَمُبِيْرٌ)). (اسناده صحيح)

ترجمہ: روایت ہے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ قبیلہ بنی ثقیف میں ایک جھوٹا ہے ایک ہلاک کرنے والا۔

فائدہ : روایت کی ہم سے عبدالرحمٰن بن واقد نے انہوں نے شریک سے اسی اسناد سے مانند اس کے اور عبداللہ بن عصم کی کنیت ابا علوان ہے اور وہ کوفی ہیں۔ یہ حدیث غریب ہے نہیں جانتے ہم اس کو مگر شریک کی روایت سے اور شریک کہتے ہیں کہ روایت ہے عبداللہ بن عصم سے۔ اور اسرائیل نے جو روایت کی انہی شیخ سے تو عبداللہ بن عصمہ کہا۔ اور اس باب میں اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہا سے بھی روایت ہے۔

آپ کا خبر دینا صحیح ہوا کہ ثقیف میں ایک جھوٹا کذاب مختار بن عبید ثقفی پیدا ہوا کہ اس نے دعویٰ نبوت کیا اور دوسرا حجاج بن یوسف ظالم کہ جس نے ہزاراں ہزار صالحین اور اکابر دین کو قتل کیا۔

❀❀❀❀

(٣٩٤٥) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ أَعْرَابِيًّا أَهْدٰى لِرَسُولِ اللّٰهِ ﷺ بَكْرَةً فَعَوَّضَهُ مِنْهَا سِتَّ بَكَرَاتٍ فَتَسَخَّطَهَا فَبَلَغَ ذٰلِكَ النَّبِيَّ ﷺ فَحَمِدَ اللّٰهَ وَأَثْنٰى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ: **((إِنَّ فُلَانًا أَهْدٰى إِلَيَّ نَاقَةً فَعَوَّضْتُهُ مِنْهَا سِتَّ بَكَرَاتٍ فَظَلَّ سَاخِطًا، لَقَدْ هَمَمْتُ أَنْ لَا أَقْبَلَ هَدِيَّةً إِلَّا مِنْ قُرَشِيٍّ أَوْ أَنْصَارِيٍّ أَوْ ثَقَفِيٍّ أَوْ دَوْسِيٍّ))**. وَفِي الْحَدِيْثِ كَلَامٌ أَكْثَرُ مِنْ هٰذَا .

(اسناده صحيح) تخريج المشكاة (٣٠٢٢۔ التحقيق الثاني۔ سلسلة الاحاديث الصحيحة (١٦٨٤) .

ترجمہ: روایت ہے ابو ہریرہؓ سے کہ ایک گنوار نے ہدیہ میں دی رسول اللہ ﷺ کو ایک جوان اونٹنی کا اور آپ نے اس کے عوض میں چھ اونٹنیاں عنایت فرمائیں پھر بھی وہ خفا رہا اور یہ خبر آپ کو پہنچی تو آپ نے اللہ کی حمد و ثنا کی اور فرمایا کہ فلاں شخص نے مجھے ایک اونٹنی دی ہے اور میں نے اس کے بدلے میں چھ اونٹنیاں دی ہیں جب بھی وہ خفا رہا تو اب میں نے قصد کیا کہ ہرگز قبول نہ کروں ہدیہ کسی کا سوا قریشی یا انصاری یا دوسی کے۔ اور اس حدیث میں اور بھی ذکر ہے۔

فائدہ : یہ حدیث مروی ہوئی ابو ہریرہؓ سے کئی سندوں سے۔ اور یزید بن ہارون ایوب ابی العلاء سے روایت کرتے ہیں اور وہ ایوب بن مسکین ہیں اور ان کو ابن ابی مسکین بھی کہتے ہیں اور شاید کہ یہ حدیث وہی ہو جو مروی ہوئی ایوب سے انہوں نے روایت کی سعید مقبری سے اور وہ ایوب ابو العلاء ہیں اور وہی ایوب بن مسکین ہے اور ان کو ابن ابی مسکین بھی کہتے ہیں۔

❀❀❀❀

(٣٩٤٦) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ : أَهْدٰى رَجُلٌ مِنْ بَنِي فَزَارَةَ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ نَاقَةً مِنْ إِبِلِهِ الَّتِي كَانُوا أَصَابُوا بِالْغَابَةِ فَعَوَّضَهُ مِنْهَا بَعْضَ الْعِوَضِ فَتَسَخَّطَهُ فَسَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ عَلَى الْمِنْبَرِ يَقُولُ: **((إِنَّ رِجَالًا مِنَ الْعَرَبِ يُهْدِي أَحَدُهُمُ الْهَدِيَّةَ فَأُعَوِّضُهُ مِنْهَا بِقَدْرِ مَا عِنْدِي، ثُمَّ يَتَسَخَّطُهُ فَيَظَلُّ يَتَسَخَّطُ فِيهِ عَلَيَّ. وَايْمُ اللّٰهِ! لَا أَقْبَلُ بَعْدَ مَقَامِي هٰذَا مِنْ رَجُلٍ مِنَ الْعَرَبِ هَدِيَّةً إِلَّا مِنْ قُرَشِيٍّ أَوْ أَنْصَارِيٍّ أَوْ ثَقَفِيٍّ أَوْ دَوْسِيٍّ))**. (اسناده صحيح) [انظر ماقبله]

ترجمہ: روایت ہے ابو ہریرہؓ سے کہ ایک شخص نے بنی فزارہ سے کہ ہدیہ میں دی رسول اللہ ﷺ کو ایک اونٹنی اپنی ان اونٹنیوں میں جو ملی تھیں غابہ میں تو آپ نے اس کے بدلے میں کچھ عنایت فرمایا اور وہ خفا ہوا، سو سنا میں نے رسول اللہ ﷺ سے کہ آپ منبر پر فرما رہے تھے کہ عرب کے لوگ مجھے ہدیہ دیتے ہیں اور میں اس کے بدلے میں جو میرے پاس ہوتا ہے دے دیتا ہوں پھر وہ خفا رہتے ہیں اور مجھ پر خفگی ہی جتاتے رہتے ہیں اور قسم ہے اللہ کی کہ اب اس کے بعد میں کسی عرب لوگوں کا ہدیہ نہ لوں گا مگر جو قرشی ہو یا انصاری یا ثقفی یا دوسی یعنی یہ لوگ فہمیدہ ہیں اور اعراب نادان۔

فائدہ: یہ حدیث زیادہ صحیح ہے یزید بن ہارون کی روایت سے۔

❀❀❀❀

(۳۹۴۷) عَنْ عَامِرِ بْنِ أَبِي عَامِرِ الْأَشْعَرِيِّ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ : ((**نِعْمَ الْحَيُّ الْأَسْدُ وَالْأَشْعَرُونَ لَا يَفِرُّونَ فِي الْقِتَالِ وَلَا يَغُلُّونَ، هُمْ مِنِّي وَأَنَا مِنْهُمْ**))، قَالَ : فَحَدَّثْتُ بِذٰلِكَ مُعَاوِيَةَ فَقَالَ : لَيْسَ هٰكَذَا قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ : ((**هُمْ مِنِّي وَإِلَيَّ**)). فَقُلْتُ : لَيْسَ هٰكَذَا حَدَّثَنِي أَبِي، وَلٰكِنَّهُ حَدَّثَنِي قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ : ((**هُمْ مِنِّي وَأَنَا مِنْهُمْ**)) قَالَ فَأَنْتَ أَعْلَمُ بِحَدِيثِ أَبِيكَ. (اسناده ضعيف) سلسلة الاحاديث الضعيفة (٤٦٩٢) . (اس میں عبداللہ بن ملاذ مجہول ہے)

ترجمہ: روایت ہے عامر بن ابی عامر اشعری سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کیا خوب قبیلہ ہے بنی اسد کا اور قبیلہ بنی اشعر کا کہ وہ لوگ بھاگتے نہیں لڑائی سے اور چراتے نہیں مال غنیمت سے اور وہ مجھ سے ہیں میں ان سے۔ کہا عامر نے کہ بیان کی میں نے یہ روایت حضرت معاویہؓ سے تو انہوں نے کہا کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کہ وہ مجھ سے ہیں اور میرے ہو میں نے کہا میرے باپ نے بیان کیا آپ نے فرمایا وہ مجھ سے ہیں میں ان سے ہوں تب کہا حضرت معاویہؓ نے کہ تم ہی خوب واقف ہوا پنے باپ کی روایت سے۔

فائدہ: یہ حدیث غریب ہے نہیں جانتے ہم اس کو مگر روایت سے وہب بن جریر کے۔ اور اسد اور از دونوں قبیلہ ایک ہی ہیں۔

مترجم: اسد اور از دونوں ایک ہی شخص کا نام ہے اور وہ یمن کے ایک قبیلہ کا باپ تھا اور انصار سب اسی کی اولاد ہیں اور اشعر بھی ایک شخص کا لقب ہے کہ عمرو بن حارثہ اس کا نام ہے اور وہ بھی باپ ہیں یمن کے ایک قبیلہ کے کہ اسی میں سے ہیں ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ اور اشعریین سب اسی کی اولاد ہیں۔

(۳۹۴۸) عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ : ((**أَسْلَمُ سَالَمَهَا اللّٰهُ، وَغِفَارُ غَفَرَ اللّٰهُ لَهَا**)). (اسناده صحيح)

ترجمہ: روایت ہے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: اسلم کو اللہ صحیح و سالم رکھے اور غفار کی مغفرت کرے۔

فائدہ: اس بارے میں ابوذر، ابو برزہ اسلمی، بریدہ اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہم سے بھی روایت ہے۔

❀❀❀❀

ترجمہ: زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے پاس کاغذ کے ٹکڑوں سے قرآن مجید جمع کر رہے تھے تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: شام کے لیے خوشحالی ہے۔ ہم نے کہا: اے اللہ کے رسول! یہ کس وجہ سے ہے؟ آپ نے فرمایا: اس لیے کہ بے شک رحمٰن کے فرشتے اس پر اپنے پر پھیلائے ہوئے ہیں۔

❀❀❀❀

(٣٩٥٥) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ : ((لَيَنْتَهِيَنَّ أَقْوَامٌ يَفْتَخِرُوْنَ بِآبَائِهِمُ الَّذِيْنَ مَاتُوْا، إِنَّمَا هُمْ فَحْمُ جَهَنَّمَ، أَوْلَيَكُوْنُنَّ أَهْوَنَ عَلَى اللّٰهِ مِنَ الْجُعَلِ الَّذِيْ يُدَهْدِهُ الْخِرَاءَ بِأَنْفِهِ إِنَّ اللّٰهَ قَدْ أَذْهَبَ عَنْكُمْ عُبِّيَّةَ الْجَاهِلِيَّةِ وَفَخْرَهَا بِالْآبَاءِ، إِنَّمَا هُوَ مُؤْمِنٌ تَقِيٌّ وَّفَاجِرٌ شَقِيٌّ، وَالنَّاسُ كُلُّهُمْ بَنُوْ آدَمَ، وَآدَمُ خُلِقَ مِنْ تُرَابٍ))۔ [اسنادہ حسن] التعليق الرغيب: ٤ / ٢١، ٣٣، ٣٤۔ غاية المرام (٣١٢) .

ترجمہ: روایت ہے ابو ہریرہؓ سے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: باز رہیں وہ لوگ کہ فخر کرتے ہیں اپنے باپ دادوں پر جو مر چکے یعنی حالت جاہلیت و کفر میں اور حقیقت میں وہ کوئلہ ہیں جہنم کا نہیں تو ذلیل ہو جائیں گے اللہ کے آگے گوبریلی سے بھی زیادہ جو اپنے ناک سے گوہ گوبر کی گولیاں بناتا ہے اور بے شک اللہ نے دور کی تم سے بڑا اور لاف زنی جاہلیت کی اور فخر کرنا اپنے باپ دادوں پر اب تو لوگ مؤمن متقی ہیں اور فاجر شقی اور نسب کی حقیقت یہ ہے کہ سب لوگ اولاد آدم ہیں اور آدم مٹی سے بنے ہیں۔

فائدہ : اس باب میں ابن عمر اور ابن عباس رضی اللہ عنہم سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے۔

❀❀❀❀

(٣٩٥٦) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ : ((قَدْ أَذْهَبَ اللّٰهُ عَنْكُمْ عُبِّيَّةَ الْجَاهِلِيَّةِ وَفَخْرَهَا بِالْآبَاءِ، مُؤْمِنٌ تَقِيٌّ وَّفَاجِرٌ شَقِيٌّ، وَالنَّاسُ بَنُوْ آدَمَ وَآدَمُ مِنْ تُرَابٍ))۔ [اسنادہ حسن] انظر ما قبله۔

ترجمہ: روایت ہے ابو ہریرہؓ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کہ اللہ نے دور کی تم سے لاف زنی جاہلیت کی اور فخر کرنا اپنے باپ دادا پر اب لوگ دو قسم کے ہیں مؤمن متقی یا بدکار شقی اور سب لوگ اولاد آدم ہیں اور آدم مٹی سے بنے ہیں۔

فائدہ : یہ حدیث حسن ہے۔ اور سعید مقبری کو سماع ہے ابو ہریرہؓ سے اور روایت کیں انہوں نے اپنے باپ سے بہت سی چیزیں کہ روایت کی تھیں ان کے باپ نے ابو ہریرہؓ سے۔ اور روایت کی سفیان ثوری نے اور کئی لوگوں نے یہ حدیث ہشام بن سعد سے انہوں نے سعید مقبری سے انہوں نے ابو ہریرہؓ سے انہوں نے نبی ﷺ سے ابو عامر کی حدیث کی مانند جو ہشام بن سعد سے مروی ہے آخر سند تک۔ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ وَصَلَاتُهُ وَسَلَامُهُ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدِ النَّبِيِّ الْأُمِّيِّ وَآلِهِ الطَّاهِرِيْنَ۔

اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِكَاتِبِهٖ وَلِوَالِدَيْهِ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

ابواب العلل

عن رسول اللہ ﷺ

(المعجم ٤٧) راویوں کے بیان میں (تحفة ٤٣)

خبر دی ہم کو کرخی نے ان کو قاضی ابو عامر ازدی نے اور شیخ غورجی اور ابوالمظفر دھان تینوں نے کہا کہ خبر دی ہم کو ابو محمد جراحی نے ان کو ابوالعباس محبوبی نے ان کو ابو عیسیٰ ترمذی یعنی مؤلف رحمۃ اللہ علیہ نے کہ فرمایا انہوں نے جو کچھ اس کتاب میں حدیث ہے معمول بہ ہے اور تمسک کیا ہے اس کے ساتھ بعض اہل علم نے سوا دو حدیثوں کے ایک حدیث ابن عباس رضی اللہ عنہما کی کہ نبی ﷺ نے جمع کی عصر اور ظہر مدینہ میں مغرب اور عشاء بغیر خوف سفر اور مطر کے۔ اور دوسری حدیث نبی ﷺ کی کہ فرمایا آپ نے کہ جب کوئی شراب پئے کوڑے مارو اس کو پھر اگر پئے چوتھی بار تو اسے قتل کر ڈالو اور بیان کر دی ہم نے علت دونوں حدیثوں کی کتاب میں۔

مترجم: کہتا ہے کہ جمع بغیر عذر حرام ہے جمہور کے نزدیک بلکہ بحر زخار میں مذکور ہے بعض اہل علم سے کہ اس پر اجماع ہے یعنی حرام ہونا جمع بین الصلوٰتین کا بغیر عذر کے مجمع علیہ ہے اور بعض نے جواز اس کا بغیر عذر کے آپ سے اور زید بن علی سے روایت کیا ہے اور وہ روایت صحیح نہیں ہے اور حاصل یہ کہ اگر اس پر اجماع نہ بھی ہو تو بھی مذہب جمیع صحابہ، تابعین، اہل بیت اور علماء امت کا تو ہے اور بحر زخار میں کہا ہے کہ حرام ہے جمع بغیر عذر کے۔

غرض ادلہ ناطقہ وجوب توقیت پر اس قدر موجود ہیں کہ استیفا اس کا کتاب وسنت سے دشوار ہے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ﴿ان الصلوٰة كانت على المؤمنين كتاباً موقوتاً﴾ اور آپ نے فرمایا کہ نماز کا ایک اول وقت ہے ایک آخر اور فرمایا الوقت

غرض ادلہ ناطقہ وجوب توقیت پر اس قدر موجود ہیں کہ استیفا اس کا کتاب وسنت سے دشوار ہے چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ﴿اِنَّ الصَّلٰوةَ كَانَتْ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ كِتٰبًا مَّوْقُوْتًا﴾ اور حضرت نے فرمایا کہ نماز کا ایک اول وقت ہے ایک آخر اور فرمایا: الوقت بین ھذین اور ائمہ معانی کے نزدیک مقرر ہو چکا ہے کہ مبتدا جو محلیے بلام جنس ہو وہ مقصورہ ہوتی ہے خبر پر برابر ہے کہ خبر بھی معرف بلام ہو یا نہ ہو، غرض الوقت یہاں مبتدا ہے اور وہ مقصور ہے بین ھذین میں اور یہ آپ نے جب فرمایا کہ دو دن نماز سائل کے ساتھ پڑھ دی پس معلوم ہوا کہ وقت اپنے اوقات کے بیچ میں ہے اور انہی وقتوں میں مقصود ہے اور ایسا ہی قول ہے آپ کا ((وقت صلوتکم بین ما رایتم)) اور یہ ترکیب بھی صیغتہ اور مقاماً مفید حصر ہے۔

غرض رسول اللہ ﷺ نے اوقات صلوٰۃ کو قولاً اور فعلاً ایسا بیان کیا ہے کہ کسی مادرزاد اندھے پر بھی پوشیدہ نہیں رہ سکتا کہ بصیر حافظ علی الصلوٰۃ پر اور ترمذی رحمہ اللہ نے بھی اسی کتاب میں ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مرفوعاً روایت کیا ہے کہ جو دو نمازیں بغیر عذر جمع کرے وہ کبائر کے دروازہ میں آ گیا مگر اس کی سند میں جنش ہے اور وہ حسین بن قیس الرجی ہے کہ ملقب بابی علی ہے اور وہ ضعیف ہے امام احمد وغیرہ نے اس کو ضعیف کہا ہے اور ابن ابی شیبہ اور عبدالرزاق نے بسند صحیح حضرت سے روایت کیا ہے کہ انہوں نے اپنے خط میں ابوموسیٰ کو لکھا کہ جمع بین الصلوٰتین بغیر عذر کے کبائر سے ہے۔

اور بڑی دلیل مجوزین جمع کی مطلقاً یہی حدیث ابن عباس رضی اللہ عنہما کی ہے اور امہات میں مروی ہے کہ نبی ﷺ نے مدینہ میں پڑھیں سات یا آٹھ رکعت ظہر اور عصر اور مغرب اور عشاء کی اور ابوایوب نے کہا کہ شاید یہ معاملہ شب باراں میں ہو اور شیخین کی روایت میں ہے کہ میں گمان کرتا ہوں کہ آپ نے ظہر میں تاخیر کی ہو اور عصر میں تعجیل اور مغرب میں تاخیر کی ہو اور عشاء میں تعجیل۔

اور ایک روایت میں ہے کہ پڑھی آپ نے ظہر اور عصر جمعیاً اور مغرب اور عشاء جمعیاً بغیر خوف وسفر کے اور روایت کیا اس کو طبرانی نے اوسط میں اور کبیر میں اور روایت کی حافظ ہیثمی نے مجمع الزوائد میں ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے کہ جمع کی رسول اللہ ﷺ نے ظہر اور عصر اور مغرب اور عشاء سو لوگوں نے عرض کی تو آپ نے فرمایا میں نے اس لیے کیا کہ تکلیف نہ ہو میری امت پر اور بعض لوگوں نے جو اس کو ضعیف کہا ہے اس لیے کہ اس میں ابن عبدالقدوس ہے تو ضعیف ان کی مضر نہیں اس لیے کہ ابن عبدالقدوس میں جو محدثین کو کلام ہے تو صرف اسی نظر سے کہ وہ ضعفاء سے روایت کرتا ہے اور اہل تشیع سے ہے اور اول غیر قادح باعتبار مانحن فیه کے اس لیے کہ اس کو کسی ضعیف سے روایت نہیں کیا بلکہ اعمش سے روایت کیا ہے، جیسا کہ حافظ ہیثمی نے کہا ہے اور تشیع بھی قادح نہیں ہو سکتا جب تک کہ حد معتبر سے تجاوز نہ کرے اور تجاوز اس کا حد معتبر سے منقول نہیں باوجودیکہ بخاری نے اس کو صدوق کہا ہے اور ابو حاتم نے لا باس بہ اور یہ دونوں بڑے امام ہیں جرح وتعدیل کے اور اس حدیث کو بزاز نے بھی سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ مضمون اس کا یہ ہے۔

جمع کیا نبی کریم ﷺ نے دو نمازوں کو مدینہ میں بغیر خوف کے اور طحاوی نے روایت کیا سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ جمع کیا رسول اللہ ﷺ نے ظہر اور عصر اور مغرب اور عشا کو اور وہ مسافر نہ تھے اور ایک شخص نے سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما سے کہا کہ آپ نے ایسا

کیوں کیا انہوں نے کہا تا کہ امت پر حرج نہ ہو اور روایت کیا اس کو مسلم نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہ جمع کیا ظہر اور عصر اور مغرب اور عشاء کو مدینہ میں بغیر کوف اور مطر کے اور ترمذی نے بھی کہا بغیر خوف اور مطر کے اور اس روایت سے قول ابوایوب کا رد ہو گیا یعنی جو انہوں نے کہا تھا کہ شاید یہ معاملہ شب باراں کا ہو اور امام الحرمین سے تعجب ہے کہ انہوں نے کہا لفظ مطر متن حدیث میں وارد نہ ہوا حالانکہ مسلم اور ترمذی میں یہ لفظ صاف مذکور ہے اور جب یہ حدیث ابن عباس رضی اللہ عنہما کو جو بڑی دلیل ہے مجوز جمع کی بغیر تقیید باعذار تجھے جمیع طرق سے معلوم ہو گئی، تو اب معلوم کرنا چاہیے کہ لفظ جمع کا لغۃ ہیئت اجتماعیہ پر دلالت کرتا ہے اور یہ ہیئت جمع تقدیم اور جمع تاخیر اور جمع صوری تینوں میں موجود ہے مگر ایک وقت میں دو صورتوں یا تین کو شامل نہیں ہو سکتا خواہ مخواہ ان میں ایک ہی مراد ہے۔

اس لیے کہ فعل مثبت جمیع اقسام پر اپنے عام نہیں ہوتا جیسے کہ مختصر المنتہیٰ اور اس کی شرح میں اس پر تصریح کی ہے اور غایۃ السوال میں اور اکثر کتب اصول میں مذکور ہے اور جب یہ معلوم ہو گیا تو ان میں سے کوئی جمع متعین نہیں ہو سکتی مگر بدلیل اور روایت نسائی کی صاف دال ہے کہ یہ جمع جمع صوری تھی چنانچہ نسائی میں ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ انہوں نے کہا نماز پڑھی میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ظہر اور عصر اور مغرب اور عشاء کی جمیعاً اور تاخیر کی آپ نے ظہر میں اور تعجیل کی عصر میں اور تاخیر کی مغرب میں اور تعجیل کی عشاء میں اور اس کی موید ہے جو ابوالشعثاء ابن عباس رضی اللہ عنہما کے راوی سے مروی ہے کہ ان سے ابن دینار نے کہا میں گمان کرتا ہوں کہ پہلی نماز میں تاخیر کی ہوگی اور دوسری میں تقدیم تو انہوں نے کہا میں بھی یہی گمان رکھتا ہوں اور اسی کی تائید کرتی ہے روایت ابن مسعود رضی اللہ عنہما کی بھی کہ مالک اور بخاری اور ابوداؤد اور نسائی نے اس کو نکالا ہے کہ کہا ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے کہ میں نے نہ دیکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ کبھی پڑھی ہو آپ نے کوئی نماز غیر میقات میں مگر دو نمازیں کہ جمع کیں آپ نے مغرب اور عشاء مزدلفہ میں اور نماز پڑھی آپ نے اس دن فجر کی قبل یقات، اس لیے کہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے اس میں مطلقاً نفی کی جمع کی اور حصر کیا جمع کو مزدلفہ میں باوجود اس کے کہ وہ جمع بالمدینہ کے رواۃ سے ہے۔

غرض یہ سب موید ہیں اس امر کی کہ جمع بالمدینہ صوری تھی اور اگر حمل کریں اس کو جمع حقیقی پر تو ابن مسعود رضی اللہ عنہ کی دونوں روایتوں میں تناقض لازم آئے گا اور گریز تناقض سے جمع کی طرف حتی الامکان واجب ہے اور ابن جریر کی روایت جو ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے وہ بھی اس امر کی مصرح ہے، چنانچہ مروی ہے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے کہ نکلے ہم پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور تاخیر کرتے تھے ظہر میں اور تعجیل کرتے تھے عصر میں اور دونوں کو جمع کرتے تھے اور تاخیر کرتے تھے مغرب میں اور تعجیل کرتے تھے عشاء میں اور جمع کرتے تھے ان دونوں کو اور یہ وہی جمع صوری ہے اور ابن عمر رضی اللہ عنہما بھی جمع بالمدینہ کے رواۃ سے ہیں، غرض جمع بالمدینہ جمع صوری ہے، ودونہ خرط القتاد انتھی ما قال المترجم.

اور کہا ابوعیسیٰ رحمہ اللہ نے کہ جو ذکر کیا ہم نے اس کتاب میں مذہب فقہاء کا اس میں سے جو قول سفیان ثوری رحمہ اللہ کا ہے تو اکثر اس میں سے روایت کیا ہم سے محمد بن عثمان کوفی نے انہوں نے روایت کیا عبیداللہ بن موسیٰ سے انہوں نے سفیان سے اور

بعض اس میں سے روایت کی ہم سے ابوالفضل مکتوم بن عباس ترمذی نے انہوں نے روایت کی محمد بن یوسف فریابی سے انہوں نے سفیان سے اور جو اس کتاب میں مالک بن انس کا قول ہے تو اکثر روایت کیا ہم سے تو اس کو اسحٰق بن موسیٰ انصاری نے انہوں نے معن بن عیسیٰ فزاری سے انہوں نے مالک بن انس سے۔

اور جو اس کتاب میں ابواب صوم سے ہے اس کی خبر دی ہم کو ابومصعب مدینی نے انہوں نے روایت کی سیدنا مالک بن انس رضی اللہ عنہ سے۔

اور بعض کلام مالک رضی اللہ عنہ کی خبر دی ہم کو موسیٰ بن حزام نے ان کو عبداللہ بن مسلم قعنبی نے ان کو مالک بن انس رضی اللہ عنہ نے اور جو اس کتاب میں ابن مبارک کا قول ہے وہ بیان کیا ہم سے احمد بن عبدہ آملی نے انہوں نے روایت کی ابن مبارک کے اصحاب سے انہوں نے ابن مبارک سے اور بعض روایات ہم کو بواسطہ ابووہب کے پہنچی ہیں ابن مبارک سے اور بعض بواسطہ علی بن الحسن اور بعض روایات کیں ہم سے عبدان نے انہوں نے سفیان بن عبدالملک سے انہوں نے ابن مبارک سے اور بعض پہنچی ہم کو بواسطہ ابن حبان کے ابن مبارک سے اور بعض روایت کی ہم سے وہب بن زمعہ نے انہوں نے فضالہ سے انہوں نے عبداللہ بن المبارک سے اور عبداللہ بن مبارک سے روایت کرنے والے اور بھی ہیں سوا ان کے جو ہم نے ذکر کیے اور جو اس کتاب میں امام شافعی رحمہ اللہ کا قول ہے تو اکثر سے اس میں خبر دی ہم کو حسن بن محمد زعفرانی نے انہوں نے روایت کی امام شافعی رحمہ اللہ سے اور جو وضوء اور نماز کے باب میں ہے اس کی خبر دی ہم کو ابوالولید مکی نے امام شافعی سے اور بعض روایات پہنچی ہم کو ابواسماعیل سے انہوں نے روایت کی یوسف بن یحییٰ قرشی بویطی سے انہوں نے امام شافعی رحمہ اللہ سے اور ذکر کی ابواسماعیل نے اکثر چیز بواسطہ ربیع کے امام شافعی رحمہ اللہ سے اور کہا ابواسماعیل نے کہ اجازت دی ہم کو ان چیزوں کی ربیع نے اور لکھ بھیجا ہماری طرف۔

اور جو اس میں امام احمد بن حنبل اور اسحٰق بن ابراہیم کا قول ہے اس کی خبر دی ہم کو اسحٰق بن منصور نے انہوں نے روایت کی امام احمد اور اسحٰق سے مگر جو ان میں سے مذکور ہے ابواب حج اور دیات اور حدیث میں اس کو میں نے نہیں سنا اسحٰق بن منصور سے بلکہ خبر دی اس کی مجھ کو محمد بن موسیٰ الاصم نے اسحٰق بن منصور سے انہوں نے احمد اور اسحٰق سے اور بعض کلام اسحٰق کی خبر دی ہم کو محمد بن فلیح نے انہوں نے روایت کی اسحٰق سے اور بیان کر دی ہم نے یہ اسانید بخوبی اس کتاب میں اس کتاب میں موقوف روایتیں ہیں یعنی وہ اس سند ترمذی کے سوا ہے اور اس کتاب میں علتیں حدیثوں کی اور احوال رجال کے اور تاریخ وغیرہ مذکور ہے اس کو لیا ہے میں نے کتاب التاریخ سے یعنی بخاری کی اور اکثر علل ایسی ہیں کہ میں نے خود مناظرہ کیا اس میں محمد بن اسماعیل بخاری رحمہ اللہ سے اور بعض ایسی ہیں کہ مناظرہ کیا میں نے اس میں عبداللہ بن عبدالرحمٰن اور ابوزرعہ سے اور اکثر چیزیں محمد بن اسماعیل بخاری سے لیں اور کچھ تھوڑی عبداللہ اور ابوزرعہ سے اور ہم نے بیان کیے اس کتاب میں اقوال فقہاء اور علل احادیث کی تو اس کا سبب یہ ہوا کہ لوگوں نے ہم سے اس کی فرمائش کی اور ایک مدت تک ہم نے اسے شامل نہ کیا پھر جب یقین ہوا کہ اس میں لوگوں کا نفع ہے تو شامل کر دیا ہم نے اس کو کتاب میں۔

مترجم: کہتا ہے کہ اشارہ کیا مؤلف رحمہ اللہ نے اس طرف کہ حدیث رسول کے ہوتے ہوئے اقوال فقہاء کی حاجت نہ تھی، مگر اقوال فقہاء اور علل احادیث کو دو سبب سے ہم نے شامل کتاب کیا ایک تو فرمائش لوگوں کی دوسرے علت احوال رجال کے بیان میں وثوق اور عدم وثوق روایت کا معلوم ہوتا ہے اور اقوال فقہاء کے بیان میں معلوم ہو جاتا ہے کہ کس کے قول میں خطا ہے اور مخالفت حدیث کی اور کس کے قول میں خطا ہے اور موافقت حدیث کی اور چونکہ یہ امر موجب حصول کمال بصیرت ہے اس لیے ہم نے اس کو بھی شامل کتاب کیا، انتھی ما قال المترجم

فرمایا مؤلف رحمہ اللہ نے اس لیے ہم نے دیکھا کئی اماموں کو کہ انہوں نے بکمال شفقت ایسی تصنیفیں کیں کہ ان سے اگلوں میں سے کسی نے نہ کی تھیں ان ہی اماموں میں ہیں ہشام بن حسان اور عبدالملک بن عبدالعزیز بن جریج اور سعد بن ابی عروبہ اور مالک بن انس اور حماد بن سلمہ اور عبداللہ بن مبارک اور یحییٰ بن زکریا بن ابی زائدہ اور وکیع بن جراح اور عبدالرحمٰن بن مہدی وغیرہم۔

اور یہ لوگ اہل علم وفضل ہیں کہ تصنیف کی انہوں نے اللہ تعالیٰ نے ان کی تصنیف میں منفعت کثیر عنایت کی، اور ان کو اللہ تعالیٰ کی درگاہ میں اجر جذیل ثابت ہوا اس لیے کہ نفع دیا اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو ان کی تصنیف سے اور وہ پیشوا اور مقتداء ہیں، فن تصنیف میں اور بعض لوگوں نے جن کو حدیث کا فہم نہیں انہوں نے رجال میں گفتگو کرنے پر عیب کیا یعنی سمجھا اپنی نافہمی سے یہ کہ غیبت میں داخل ہے حالانکہ ہم نے کتنے ہی ائمہ کو تابعین سے پایا کہ انہوں نے کلام کیا ہے رجال میں کہ انہی میں ہیں حسن بصری اور طاؤس کہ کلام کیا انہوں نے معبد جہنی میں اور کلام کیا سعید بن جبیر نے طلق بن حبیب میں اور کلام کیا ابراہیم نخعی اور عامر شعبی نے حارث اعور میں اور ایسے ہی رجال میں کلام کرنا مروی ہوا ہے ایوب سختیانی اور عبداللہ بن عون اور سلمان تیمی اور شعبہ بن حجاج اور سفیان ثوری اور مالک بن انس اور اوزاعی اور عبداللہ بن مبارک اور یحییٰ بن سعید قطان اور وکیع بن جراح اور عبدالرحمٰن بن مہدی وغیرہم سے جو اہل علم تھے، کہ کلام کیا انہوں نے رجال میں اور ضعیف کہا ان کو اور سبب اس کا ہمارے نزدیک تو خیر خواہی تھی مسلمانوں کی آگے اللہ جانے اور ان کا اکابر دین پر ہرگز یہ گمان نہیں ہوسکتا کہ انہوں نے لوگوں پر طعن یا ان کی غیبت کا ارادہ کیا ہو ہمارے نزدیک تو یہی بات ہے کہ ان کا ارادہ یہی تھا کہ بیان کر دیں ضعف ان لوگوں کا کہ مشہور ہو جائیں یعنی تا کہ لوگ ان کی حدیث سے احتراز کریں اور ضلالت سے بچیں۔ اور جن لوگوں کا ضعف بزرگوں نے بیان کیا ہے ان میں سے کوئی صاحب بدعت تھا، کوئی اپنی حدیث میں متہم تھا یعنی تہمت تھی کہ اس نے خود بنائی ہے یا کسی دوسرے وضاع سے لی ہے اور کوئی اصحاب غفلت اور کثیر الخطا تھا، یعنی بسبب ضعف حفظ کے بھول جاتا تھا اپنی حدیث کو پس ان اماموں نے ارادہ کیا کہ ان کا حال بیان کریں کہ ان کو دین کا خیال بہت تھا اور ہمیشہ اس کے درپے ثبات تھے، اور بات یہ ہے کہ گواہی دین زیادہ تر مستحق تحقیقات ہے حقوق واموال کی گواہی سے یعنی جب حقوق ناس اور ان کے اموال کی گواہیوں میں تزکیہ اور تحقیق گواہوں کی ضرور ہوتی ہے تو رواۃ کی تحقیق جو امور دینیہ کے گواہ ہیں ضرور تر ہوئی۔

روایت کی ہم سے محمد بن اسماعیل نے انہوں نے محمد بن یحییٰ بن سعید قطان سے انہوں نے اپنے باپ سے کہا ان کے باپ نے پوچھا میں نے سفیان ثوری اور شعبہ اور مالک بن انس اور سفیان بن عیینہ سے کہ اگر کسی شخص میں تہمت یا ضعف ہو تو اس سے ساکت رہیں یا بیان کر دیں تو ان سب نے جواب دیا کہ بیان کر دو، اور روایت کی ہم سے محمد بن رافع نیشاپوری نے انہوں نے یحییٰ بن آدم سے کہا، یحییٰ نے کہ لوگوں نے ابوبکر بن عیاش سے کہا کہ بعض لوگ حدیث بیان کرنے کو بیٹھتے ہیں اور لوگ ان کے پاس حاضر ہوتے ہیں حالانکہ ان کو لیاقت حدیث بیان کرنے کی نہیں تو ابوبکر نے کہا کہ لوگوں کا قاعدہ ہے کہ جو بیٹھے اس کے پاس بیٹھنے لگتے ہیں مگر صاحب سنت جب جب مر جاتا ہے اللہ اس کا ذکر و مذکور لوگوں میں جاری رکھتا ہے اور مبتدع کا کوئی ذکر نہیں کرتا۔

روایت کی ہم سے محمد بن علی بن الحسن بن شقیق نے انہوں نے نضر بن عبداللہ بن اصم سے انہوں نے اسماعیل بن زکریا سے انہوں نے عاصم سے انہوں نے ابن سیرین سے کہ ابن سیرین نے کہا کہ زمانہ سابق میں اسناد کی پوچھ کچھ نہ ہوتی تھی یعنی اس لیے کہ لوگ سچے اور عادل تھے، پھر جب فتنے واقع ہوئے محدثین نے اسناد پوچھنا شروع کیں لیکن وہ لے لیتے ہیں حدیث اہل سنت کی اور چھوڑ دیتے ہیں حدیث اہل بدعت کی اور روایت کی ہم سے محمد بن علی بن الحسن نے کہا انہوں نے کہ سنا میں نے عبدان سے کہ کہتے تھے عبداللہ بن مبارک کہ اسناد میرے نزدیک دین میں داخل ہے اور اگر اسناد نہ ہوتی جس کا جو دل چاہتا کہہ بیٹھتا اور اب جو اسناد ہے تو جب راوی سے پوچھو کہ تجھ سے کس نے بیان کیا تو وہ چپ رہ جاتا یعنی اگر جھوٹا ہے تو مبہوت ہو جاتا۔

اور روایت کی ہم سے محمد بن علی نے انہوں نے حبان بن موسیٰ سے کہ کہا حبان نے عبداللہ بن مبارک کے آگے ایک حدیث مذکور ہوئی انہوں نے کہا اس کی مضبوطی کے لیے اینٹوں کا پستہ درکار ہے یعنی انہوں نے اس کی اسناد ضعیف سمجھی اور روایت کی ہم سے احمد بن عبدہ نے انہوں نے وہب بن زمعہ سے کہ کہا وہب نے عبداللہ بن مبارک نے چھوڑ دی حدیث حسن بن عمارکی اور حسن بن دینار اور ابراہیم بن محمد اسلمی کی اور مقاتل بن سلمان اور عثمان بزی اور روح بن مسافر اور ابوشیبہ واسطی اور عمرو بن ثابت کی اور ایوب بن خوط اور ایوب بن سوید اور نصر بن طریف ابی جزء اور حکم اور حبیب حکم کی اور روایت کی عبداللہ بن مبارک نے ایک حدیث حبیب حکم سے کتاب الرقاق میں پھر چھوڑ دی اور حبیب کو میں نہیں جانتا کہا احمد بن عبدہ نے اور سنا میں نے عبدان سے کہ عبداللہ بن مبارک نے پڑھیں حدیثیں بکر بن خنیس کی اور آخر عمر میں جب ان حدیثوں پر گزرتے تھے ان سے اعراض کرتے تھے اور پھر ان کا ذکر نہ کرتے تھے اور کہا احمد نے اور بیان کیا ہم سے ابووہب نے کہ عبداللہ بن مبارک کے آگے لوگوں نے ایک شخص کا نام لیا کہ وہ حدیث میں وہم کرتا تھا تو عبداللہ نے کہا اگر میں رہزنی کروں تو بہتر ہے اس سے کہ اس شخص سے روایت کروں، اور خبر دی مجھ کو موسیٰ بن حزام نے کہا انہوں نے کہ سنا میں نے یزید بن ہارون سے کہتے تھے کسی کو حلال نہیں کہ روایت کرے سلمان بن عمر نخعی کوفی سے اور سنا میں نے احمد بن حسن سے کہتے تھے ہم احمد بن حنبل رحمہ اللہ کے پاس تھے تو ذکر کیا لوگوں نے کہ جمعہ کس پر واجب ہوتا ہے پس ذکر کیا لوگوں نے قول بعض علماء کا تابعین وغیرہم سے تو میں نے کہا کہ اس بارے

میں ایک حدیث نبی ﷺ کی امام احمد نے فرمایا نبی ﷺ کی میں نے کہا ہاں اور کہا میں نے روایت کی ہم سے حجاج بن نصیر نے انہوں نے معلوک بن عبار سے انہوں نے عبداللہ بن سعید مقبری سے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے جمعہ اس پر فرض ہے جو رات کو لوٹ کر اپنے گھر آ سکے کہا احمد بن حسن نے کہ غصے ہو گئے اس روایت کو سن کر امام احمد بن حنبل اور دو بار مجھ سے کہا کہ مغفرت مانگ اللہ سے اور انہوں نے اس لیے یوں کہا کہ تصدیق نہ ہوئی ان کو اس روایت کی رسول اللہ ﷺ سے بسبب ضعف اسناد کے غرضہ نہ جانا انہوں نے اس روایت کو نبی ﷺ سے اور حجاج بن نصیر ضعیف ہیں حدیث میں اور عبداللہ بن سعید مقبری کو بھی بہت ضعیف کہا ہے۔ یحییٰ بن سعید قطان نے غرض جس شخص سے حدیث مروی ہوا اور وہ متہم ہو یعنی کذب و وضع کے ساتھ یا ضعف ہو بسبب غفلت اور کثرت خطا کے اور اس حدیث کا کوئی راوی نہ ہو سوا اس کے تو وہ قابل احتجاج نہیں اور روایت کی بہت سے اماموں نے ضعیف راویوں سے اور بیان کر دیا ہے احوال ان کا لوگوں سے۔

روایت کی ہم سے ابراہیم بن عبداللہ نے انہوں نے یعلیٰ بن عبید سے کہا یعلی نے کہا کہ ہم سے سفیان نے کہ بچو کلبی سے سو لوگوں نے کہا کہ تم جو روایت کرتے ہو اس سے تو کہا انہوں نے کہا میں پہچانتا ہوں اس کے سچ کو جھوٹ سے اور خبر دی ہم کو محمد بن اسماعیل نے انہوں نے روایت کی یحییٰ بن معین سے انہوں نے عفان سے انہوں نے ابوعوانہ سے کہا جب انتقال کیا حسن بصری نے میں نے ان کی کلام کی خواہش کی سو ڈھونڈنا شروع کیا میں نے ان کے اصحاب سے سو آیا میں ابان بن عیاش کے پاس اور اس نے جو کچھ پڑھا سب حسن ہی سے روایت کیا یعنی جو اس سے پوچھتے تھے حسن سے روایت کر دیتا تھا اور وہ محض جھوٹا تھا کہا ابو عوانہ نے کہ پھر میں اس سے کوئی روایت کرنا حلال نہیں جانتا اور روایت کی ہے ابان بن عیاش سے کئی اماموں نے اگرچہ اس میں ضعف اور غفلت ہے جیسا کہ بیان کیا ہے ابوعوانہ وغیرہ نے سو تو مغرور مت ہو اس پر کہ ثقہ لوگ اس سے روایت کرتے ہیں یعنی بعض ائمہ تنقید اور اعتبار کے لیے ضعفاء کی حدیث بھی لکھ لیتے تھے کہ اس میں نظر اور غور کریں گے تو اس سے ان کا ثقہ ہونا لازم نہیں آتا اس لیے کہ ابن میرین سے مروی ہے کہ انہوں نے کہا بعض شخص مجھ سے روایت بیان کرتا ہے اور میں اس کو متہم نہیں جانتا و لیکن متہم جانتا ہوں اس سے اوپر کے راوی۔ ((انتھی قو کلام المترجم))

اور روایت کی کئی لوگوں نے ابراہیم نخعی سے انہوں نے علقمہ سے انہوں نے عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے کہ نبی ﷺ قنوت پڑھتے تھے وتر میں قبل رکوع کے ایسا ہی روایت کیا سفیان ثوری نے ابان بن عیاش سے اور روایت کی بعضوں نے ابان بن عیاش کے اسنادے سے مانند اس کے اور اس میں زیادہ کیا کہ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما نے کہا خبر دی مجھ کو میری ماں نے کہ وہ رات کو رہیں نبی ﷺ کے پاس سو دیکھا انہوں نے آپ کو کہ قنوت پڑھتے آپ ﷺ نے قبل رکوع کے وتر میں اور ابان بن عیاش اگرچہ عبادت اور ریاضت کے ساتھ موصوف تھا مگر حدیث میں اس کا یہی حال تھا یعنی جھوٹ بول دیتا تھا اور بہت لوگ اصحاب حفظ ہوتے ہیں اور اکثر آدمی صالح ہوتے ہیں مگر شہادت کی لیاقت نہیں رکھتے نہ اس کو یاد رکھتے ہیں غرض جو متہم ہو کذب کے ساتھ حدیث میں یا غافل ہو کثیر الخطا پس لائق ہے کہ اس کی روایت کے ساتھ مشغول نہ ہوں یہی مختار ہے اکثر ائمہ حدیث کا یعنی

اس سے روایت نہ کریں، کیا دیکھا نہیں تو نے کہ عبداللہ بن مبارک نے بیان کیا ایک قوم سے اہل علم سے اور پھر جب ان پر ان کا حال کھل گیا تو چھوڑ دیا ان سے روایت کرنا اور کلام کیا ہے بعض محدثین نے بڑے بڑے علماء پر اور ان کو ضعیف کہا ہے سوء حفظ کے سبب اور توثیق کی ہے ان کی بعض ائمہ نے بسبب جلالت شان کے اور صدق کے اگر چہ ان سے وہم ہو گیا ہے بعض روایتوں میں اور کلام کیا ہے یحییٰ بن سعید قطان نے محمد بن عمرو میں اور پر ان سے روایت بھی کی ہے۔

روایت کی ہم سے ابوبکر عبدالقدوس بن محمد العطار نے انہوں نے علی بن مدینی سے کہا انہوں نے کہ پوچھا میں نے یحییٰ بن سعید سے حال محمد بن عمرو بن علقمہ کا تو کہا انہوں نے کہ تو ارادہ عفو کا رکھتا ہے یا تشدد کا میں نے کہا نہیں بلکہ تشدید چاہتا ہوں تو انہوں نے کہا وہ ان میں نہیں ہیں جن کا تو ارادہ رکھتا ہے اور وہ کہا کرتے تھے کہ اشیاخ ہمارے ابوسلمہ یعنی محمد بن عمرو اور یحییٰ بن عبدالرحمٰن بن حاطب ہیں کہا یحییٰ بن سعید نے اور پوچھا میں نے مالک بن انس سے حال محمد بن عمرو کا سو ان کے حق میں انہوں نے بھی وہی بات کہی جو میں نے کہی تھی، کہا علی نے کہ کہا اسحاق بن سعید نے کہ محمد بن عمرو بہتر ہیں سہیل بن ابی صالح سے اور وہ میرے نزدیک عبدالرحمٰن بن حرملہ سے بھی درجہ میں اوپر ہیں یعنی بہتر، کہا علی بن مدینی نے پھر کہا میں نے یحییٰ سے کیا دیکھا تم نے عبدالرحمٰن بن حرملہ سے انہوں نے کہا اگر چاہوں میں تلقین کروں تو کر سکتا ہوں علی نے کہا کہ وہ تلقین کیے جاتے تھے یحییٰ نے کہا ہاں، کہا علی بن مدینی نے اور روایت نہ کی یحییٰ نے شریک سے اور نہ ابوبکر بن عیاش سے اور نہ ربیع بن صبیح سے اور نہ مبارک بن فضالہ سے۔

کہا ابوعیسیٰ اور یحییٰ نے جو ان سے روایت لینا چھوڑ دیا تو اس نظر سے نہیں کہ وہ متہم بکذب تھے بلکہ اس نظر سے کہ ان کا حافظہ خوب نہ تھا اور نہ ذکر کیا گیا، یحییٰ بن سعید سے کہ ان کا قاعدہ تھا کہ جب آدمی ایک بار اپنے حفظ سے روایت کرے ایک طور پر اور دوسری بار اور طور سے تو اس کی کوئی روایت ثابت نہ جانتے تھے اور ان سے روایت لینا چھوڑ دیتے تھے اور جن لوگوں سے یحییٰ بن سعید قطان نے روایت لینا چھوڑ دیا ان سے عبداللہ بن مبارک اور وکیع بن جراح اور عبدالرحمٰن بن مہدی وغیرہ اور اماموں نے روایت کی ہے اور اسی طرح کلام کیا ہے بعض محدثین نے سہیل بن ابی صالح اور محمد بن اسحٰق اور حماد بن سلمہ اور محمد بن عجلان اور ان کی مانند اور لوگوں میں ان کے قلت حافظہ کے سبب سے ان کی بعض روایتوں میں اور پھر ان سے روایت کی ائمہ حدیث نے۔

مترجم: خلاصہ یہ کہ مؤلف رحمہ اللہ نے اس طرف اشارہ کیا کہ رواۃ دو قسم ہیں، ایک وہ کہ متہم بکذب ہیں، ان سے تو روایت نہ لینا چاہیے اور دوسرے وہ کہ متہم بکذب نہیں ہیں، صدوق ہیں مگر ان کے حافظہ میں کچھ فرق ہے ان سے لوگوں نے روایت لی بھی ہے اور ان کا سوء حفظ بھی بیان کر دیا۔

قال المؤلف رحمہ اللہ:

روایت کی ہم سے حسن بن علی حلوانی نے انہوں نے علی بن مدینی سے کہ کہا سفیان بن عیینہ نے ہم سہیل بن صالح کو ثبت

جانتے تھے، حدیث میں۔ روایت کی ہم سے ابن عمر رضی اللہ عنہما نے کہ کہا سفیان بن عیینہ نے محمد بن عجلان ثقہ تھے مامون تھے، حدیث میں اور کلام کیا یحییٰ بن سعید قطان نے ہمارے نزدیک محمد بن عجلان کی روایت میں جو انہوں نے سعید مقبری سے روایت کی ہے، چنانچہ روایت کی ہم سے ابو بکر بن علی بن عبداللہ سے انہوں نے کہا کہ کہا یحییٰ بن سعید نے محمد بن عجلان کی حدیثیں سعید مقبری کی روایت سے بعض تو ایسی ہیں کہ محمد بن عجلان نے سعید سے روایت کی ہیں انہوں نے روایت کی ایک مرد سے انہوں نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے تو کہا محمد بن عجلان نے کہ دونوں قسم کی حدیثیں گڈمڈ ہوگئیں تو میں نے دونوں حدیثوں کو مسند کر دیا سعید سے انہوں نے روایت کی ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے۔

مترجم: غرض مؤلف کی یہ ہے کہ یحییٰ بن سعید قطان نے جو محمد بن عجلان پر طعن کیا سبب اس کا یہ تھا کہ انہوں نے کہا میرے پاس دو قسم کی حدیثیں تھیں، ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی ایک میں فقط سعید کا واسطہ تھا، دوسری میں سعید اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے بیچ میں ایک اور راوی تھا اور جب وہ دونوں قسم مجھ پر مشتبہ ہوگئیں تو میں سب کو ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے فقط بواسطہ سعید روایت کرنے لگا اس لیے آگے پھر مؤلف اسی کی تصریح فرماتے ہیں۔ انتہیٰ

قال المؤلف:

غرض میرے نزدیک یحییٰ بن سعید کا طعن ابن عجلان پر اسی سبب سے ہوا اور باوصف اس کی روایت کی ہیں یحییٰ نے ابن عجلان سے بہت حدیثیں اور اسی طرح جس نے کلام کیا ہے ابی لیلیٰ میں تو فقط سوء حفظ کے سبب سے کہا علی نے کہ کہا یحییٰ بن سعید نے روایت کی شعبہ نے ابن ابی لیلیٰ سے انہوں نے اپنے بھائی سے جو عیسیٰ ہیں انہوں نے عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ سے انہوں نے ابو ایوب سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے چھینک کے باب میں کہا یحییٰ نے کہ پھر ملا میں ابن ابی لیلیٰ سے تو روایت کی انہوں نے اپنے بھائی عیسیٰ سے انہوں نے عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ سے انہوں نے علی رضی اللہ عنہ سے انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا ابو عیسیٰ نے اور ابو لیلیٰ کی روایتوں میں اکثر ایسا ہوتا ہے کہ وہ کبھی روایت کرتے ہیں کبھی کچھ بغیر اسناد کے اور یہ فقط نقصان حافظہ کے سبب سے ہے اس لیے کہ اکثر سلف کے لوگ حدیث نہ لکھتے تھے اور جس نے لکھی تو بعد سماع کے لکھی۔

مترجم: غرض یہ کہ عدم کتابت حدیث موجب ہوتی تھی ایسی خطاؤں کا جیسے ابن ابی لیلیٰ نے ایک بار کی روایت میں ابو ایوب کا نام لیا ایک بار علی کا اور کتابت بھی کہیں ہوتی تھی تو بعد سماع کے۔

قال المولف اور سنا میں نے احمد بن حسن سے کہتے تھے سنا میں نے احمد بن حنبل سے کہتے تھے ابن ابی لیلیٰ ان میں ہیں جن کی روایت قابل احتجاج نہیں اور ایسا ہی ہے کلام ان علماء کا جنہوں نے کلام کیا ہے مجالد بن سعید اور عبداللہ بن لہیعہ وغیرہما میں کہ کلام کیا انہوں نے ان میں بسبب سوء حفظ کے اور بجہت کثرت خطا کے اور روایت کی ان لوگوں سے کتنے ہی اماموں نے غرض ایسے راوی جب منفرد ہوں کسی روایت کے ساتھ اور اس کا کوئی تابع نہ ہو تو وہ قابل احتجاج نہیں ایسا ہی کہا احمد بن حنبل نے کہ ابن ابی لیلیٰ کی روایت قابل احتجاج نہیں اور مراد اس سے وہی روایت ہے جو اکیلے ابن ابی لیلیٰ کی روایت کریں اور ان کا

متابع کوئی نہ ہو اور سب سے زیادہ وجہ ضعف اور عدم احتجاج کی اس کی روایت میں ہے جو اسناد یاد نہ رکھے اور اسناد میں کچھ بڑھا دے یا گھٹا دے یا اسناد بدل دے یعنی ایک حدیث کی اسناد دوسری میں لگا دے یا متن میں ایسا تغیر کر دے کہ جس کے معنوں میں فرق آ جائے پس اس کی روایت ہرگز قابل احتجاج نہیں اور جو شخص اسناد کو برابر بیان کر دے اور اس کو یاد رکھے اور کسی ایسے لفظ میں تغیر کرے جس سے معنوں میں تغیر نہ آئے تو اہل علم کے نزدیک کچھ مضائقہ نہیں۔

مترجم: یہاں تصریح کی مؤلف رحمہ اللہ نے کہ روایت بالمعنی جائز ہے اور ایسے تغیر سے جس سے معنوں میں فرق نہ آئے روایت میں طعن نہیں وارد ہوتا تفصیل اس کی یہ ہے کہ راوی دو حال سے خالی نہیں ناواقف الفاظ کے مدلولات سے اور ان کے مقاصد سے اور خبر نہیں رکھتا ان کے معانی اور مہامل سے اور معرفت کامل نہیں اس کو مصادیق الفاظ کی پس جائز نہیں اس کو روایت بالمعنی بالاتفاق اور ضرور ہے اس کو کہ وہی لفظ کہے جو سنا ہے اور دوسرا وہ ہے کہ ان سب سے واقف ہے تو ایک گروہ اصحاب حدیث اور فقہ اور اصول کا اس طرف گیا ہے کہ اس کو بھی روایت بالمعنی جائز نہیں اور ابن سیرین اور ثعلب اور ابوبکر رازی حنفیہ سے اسی طرف گئے ہیں اور مروی ہے یہ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے اور جائز کہا ہے بعض نے اس کے لیے روایت بالمعنیٰ اور جمہور سلف وخلف نے کہ ائمہ اربعہ بھی اس میں ہیں اس کا جواز بیان فرمایا ہے اور مؤلف رحمہ اللہ کا بھی یہی قول ہے اور احوال صحابہ اور سلف میں غور کرنے سے اس کے جواز میں کسی طرح کا شک اور شبہ نہیں رہتا اس لیے کہ وہ قصہ واحدہ کو الفاظ مختلفہ میں روایت کرتے تھے اور اس مسئلہ خاص میں ایک حدیث مرفوع بھی وارد ہوئی ہے کہ ابن مندہ نے معرفۃ الصحابہ اور طبرانی نے کبیر میں عبداللہ بن سلیمان بن اکتمہ لیثی سے روایت کی ہے کہ انہوں نے عرض کی یا رسول اللہ میں آپ سے بہت سی حدیثیں سنتا ہوں اور یہ نہیں ہوسکتا کہ جیسے آپ سے سنوں ویسے ہی ادا کروں بلکہ اس میں کوئی حرف بڑھ جاتا ہے کوئی حرف گھسٹ جاتا ہے سو فرمایا آپ نے کہ جب کسی حلال کو حرام نہ کر دو اور کسی حرام کو حلال نہ کر دو اور پہنچ جاؤ تم معنی کو تو کچھ مضائقہ نہیں یعنی ایسا تغیر جس سے معنوں میں فرق نہ آئے اور تحلیل حرام اور تحریم حلال لازم نہ آئے روایت میں کچھ قدح نہیں کرتا اور بیان کی گئی یہ روایت حسن سے تو انہوں نے کہا اگر یہ حدیث نہ ہوتی تو ہم لوگ روایت ہی نہ کرتے اور استدلال کیا ہے امام شافعی رحمہ اللہ نے اس کے جواز پر **انزل القرآن علی سبعة احرف فاقرء وا ما تیسر منه** اور کہا کہ جب اللہ کی رحمت اور رافت کا تقاضا یہ ہوا کہ اپنی کتاب کو سات لفظوں پر اتارا اور اس میں ایسا تغیر جائز رکھا کہ جس سے معنوں میں فرق نہ آئے تو غیر قرآن اس کے جواز کے لیے اولیٰ ہے اور بیہقی نے مکحول سے روایت کیا کہ انہوں نے کہا داخل ہوا میں اور ابوالازہر واثلہ بن اسقع پر اور کہا ہم نے کہ اے ابا الاسقع ہم سے ایسی حدیث روایت کرو کہ نبی ﷺ سے تم نے سنی ہو اور نہ اس میں وہم ہو نہ زیادت نہ نسیان، سو انہوں نے کہا کہ تم میں سے کسی کو قرآن یاد ہے ہم نے کہا پڑھا تو ہے ہم نے قرآن مگر خوب یاد نہیں بلکہ بڑھا دیتے ہیں ہم کہیں واؤ کو کہیں الف کو اور کہیں گھٹا دیتے ہیں تب انہوں نے کہا کہ قرآن تمہارے درمیان لکھا ہوا موجود ہے اور اس کو تم یاد نہیں کر سکتے بلکہ تم کہتے ہو کہ ہم سے اس میں کچھ زیادت اور نقصان ہو جاتا ہے پھر بھلا حدیث کا حال دیکھو کہ وہ تو ہم نے سنی رسول اللہ ﷺ سے اور بعض حدیث ایک

بار سنی پس تم اسی کو کافی سمجھو کہ ہم روایت بالمعنیٰ کرتے ہیں اور مدخل میں جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حذیفہ نے کہا ہم عرب لوگ ہیں پھر بدل دیتے ہیں ہم باتوں کو اور مقدم و مؤخر کر دیتے ہیں اور شعیب بن الحجاب سے مروی ہے کہ انہوں نے کہا داخل ہوا میں اور عبدان حسن پر اور کہا ہم نے کہ اے ابا سعید آدمی ایک حدیث بیان کرتا ہے اور اس میں کچھ کمی بیشی ہو جاتی ہے انہوں نے کہا جو قصداً ایسا کرے وہ کذب ہے اور جریر بن حازم نے کہا سنا میں نے حسن کو کہ وہ بہت حدیثیں بیان کرتے تھے کہ مضمون اس کا ایک ہوتا تھا اور کلام مختلف اور ابن عون نے کہا کہ حسن اور ابراہیم شعبی روایت بالمعنیٰ کیا کرتے تھے اور ابو ادریس نے کہا پوچھا ہم نے زہری سے تقدیم و تاخیر حدیث کو انہوں نے کہا یہ قرآن میں تو جائز ہے پھر حدیث میں کیوں روا نہ ہوگی اور جب تو جائز ہے نہ مصنفات میں اگرچہ لفظ مغیر بالکل ہم معنیٰ ہو قطعاً اور راوی بالمعنیٰ کو ضرور ہے کہ آخر روایت میں کہہ دے کہ اسی کے مانند ہے یا شبیہہ یا اشبہ ہے الفاظ اور اکثر صحابہ رضی اللہ عنہم کا یہ قاعدہ تھا حالانکہ وہ سب سے زیادہ جاننے والے تھے معانی کلام کو اور اہل لسان تھے۔

چنانچہ ابن ماجہ اور حاکم اور احمد نے ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ انہوں نے کہا فرمایا رسول اللہ ﷺ نے **فاغرورقت عیناه وانتفخت**، پھر کہا کہ حضرت نے یہی فرمایا مثل اس کے یا مانند و شبیہ اس کے اور مسند دارمی وغیرہ میں ہے کہ ابوالدرداء رضی اللہ عنہ کی عادت تھی کہ وہ جب نبی ﷺ سے کچھ روایت کرتے تھے اس کے بعد نحوہ اور شبہہ کہتے تھے اور ابن ماجہ میں انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے حضرت ﷺ سے کچھ روایت کی پھر گھبرائے اور کہا ایسا ہی ہے یا جیسا فرمایا ہو رسول اللہ ﷺ نے۔ **انتهىٰ كذا في التدريب**

کہا مؤلف رحمہ اللہ نے روایت کی ہم سے محمد بن بشار نے انہوں نے عبدالرحمٰن بن مہدی سے انہوں نے معاویہ بن صالح سے انہوں نے علاء بن حارث سے انہوں نے مکحول سے انہوں نے واثلہ بن اسقع سے کہ کہا انہوں نے کافی ہے تم کو ہماری روایت بالمعنیٰ اور روایت کی ہم سے یحییٰ بن موسیٰ نے عبدالرزاق سے انہوں نے معمر سے انہوں نے ایوب سے انہوں نے محمد بن سیرین سے کہ کہا محمد بن سیرین نے میں سنتا ہوں حدیث کو دس لفظوں مختلف سے کہ معنی اس کے ایک ہی ہوتے ہیں اور روایت کی ہم سے احمد بن منیع نے ان سے محمد بن عبداللہ انصاری نے انہوں نے ابن عون سے کہا ابن عون نے کہ ابراہیم نخعی اور حسن اور شعبی حدیثوں کو بالمعنیٰ روایت کیا کرتے تھے اور قاسم بن محمد اور محمد بن سیرین اور رجاء بن حیواۃ اعادہ حدیث کیا کرتے تھے انہیں حروف پر جن سے پہلے بیان کیا تھا۔ روایت کیا ہم سے علی بن خشرم نے ان سے حفص بن غیاث نے انہوں نے عاصم احول سے کہا عاصم نے کہ کہا میں نے ابوعثمان نہدی سے کہ آپ ایک بار حدیث بیان کرتے ہیں پھر اسی کو دوسری بار اور طرح بیان کرتے ہیں تو انہوں نے کہا اختیار کرلو تم سماع اول کو۔ روایت کی ہم سے جارود نے ان سے وکیع نے ان سے ربیع بن صبیح نے ان سے حسن نے کہا حسن نے جب معنیٰ حدیث ثابت ہوئی تو کافی ہے یعنی تتبع الفاظ ضروری نہیں۔ روایت کی ہم سے علی بن حجر نے ان سے عبداللہ بن مبارک نے انہوں نے سیف سے کہ وہ بیٹے ہیں سلیمان کے کہا سیف نے سنا میں نے مجاہد سے کہ

حدیث میں تو چاہے تو کچھ گھٹا دے مگر بڑھامت یعنی گھٹانے میں کچھ نقصان نہیں کہ دوسرا راوی سے بیان کر دے گا یا تو ہی دوسرے وقت بیان کرسکتا ہے مگر اپنی طرف سے بڑھانے میں تو بڑا نقصان ہے۔

مترجم: اشارہ کیا مؤلف رحمہ اللہ نے اس روایت میں اس طرف کہ روایت کرنا بعض حدیث کا دون بعض جائز ہے یعنی ایک ہی حدیث میں سے راوی ایک ٹکڑا بیان کرے اور ایک نہیں اور اس میں کئی مذہب ہیں، محدثین کے بعض نے تو اس کو مطلقاً منع کیا ہے بناء علی منع الروایۃ بالمعنیٰ اور بعض نے اس کو ناجائز کہا ہے اگر چہ روایت بالمعنیٰ ان کے نزدیک جائز ہے مگر عدم جواز کے اس وقت قائل ہوئے ہیں کہ اس روایت کو اسی راوی نے یا کسی اور نے قبل اس کے بتمامہ بیان نہ کیا ہو اور اگر ایک بار اس نے یا اور کسی راوی نے پورا بیان کر دیا ہے تو رواء ہے کہ پھر دوبارہ اس کا ایک ٹکڑا بیان کریں اور بعض نے مطلقاً جائز رکھا ہے مگر صحیح یہ ہے کہ اس میں تفصیل ہے اور عارف حدیث کو روایت بعض کی اور ترک بعض کا روا ہے جب خبر متروک غیر متعلق بجز مروی ہو اور خبر متروک اور خبر مروی میں ایسا علاقہ نہ ہو کہ جز متروک کے ترک سے اختلال معنیٰ کا لازم آئے مثلاً جزءِ متروک استثناء ہو یا غایت ہو یا شرط ہو غرض اس کے ترک سے دلالت مروی میں کچھ فرق نہ آئے تو حذف اس کا جائز ہے اور جواز اس کا بدیہی ہے جیسے اس کے غلام میں عدم جواز ضروری ہے اور اسی طرح تقطیع حدیث کے ابواب متفرقہ میں جیسے محدثینؒ کا باب ہے اقرب الی الصواب ہے کذا فی ا[illegible]ب انتہی ما قال المترجم

قال المؤلف رحمۃ اللہ علیہ:

روایت کی ہم سے ابوعمار حسین بن حریث نے ان سے زید بن حباب نے انہوں نے ایک مرد سے کہ کہا اس نے کہ نکلے ہماری طرف سفیان ثوری اور کہا اگر میں تم سے کہوں جیسا میں نے سنا ہے بعینہٖ ویسا بیان کرتا ہوں تو ہرگز تم سچ نہ جانو حقیقت میں وہ اس کے معنی ہیں۔ روایت کی ہم سے حسین بن حریث نے کہا سنا میں نے وکیع سے کہتے تھے کہ اگر معنی وسعت نہ ہوتی تو لوگ ہلاک ہو جاتے یعنی سد باب روایت لازم آتا اور علم منقول بالکل اٹھ جاتا اور تفاضل علماء کا حفظ و اتقان اور تثبت عند السماع کی جہت سے ہے اگر چہ اکثر ائمہ باوجود حفظ کے خطا اور غلط سے نہیں بچے۔

روایت کی ہم سے محمد بن حمید رازی نے انہوں نے جریر سے انہوں نے عمارہ بن قعقاع سے انہوں نے کہا کہ مجھ سے ابراہیم نخعی رحمہ اللہ نے جب روایت کرے تو تو روایت کر ابوزرعہ سے جو بیٹے ہیں عمرو بن جریر کے اس لیے کہ انہوں نے مجھ سے ایک حدیث بیان کی پھر پوچھی میں نے ان سے دو برس بعد تو برابر بیان کر دی انہوں نے سفیان سے اور نہ گھٹایا اس میں سے ایک حرف روایت کی ہم سے ابوحفص عمرو بن علی نے انہوں نے یحییٰ بن سعید قطان سے انہوں نے سفیان سے انہوں نے منصور سے کہا منصور نے کہ کہا میں نے ابراہیم سے سالم بن ابی الجعد کی حدیث تم سے زیادہ پوری کیوں نہیں ہوتی انہوں نے کہا اس لیے کہ وہ لکھتے تھے۔

روایت کی ہم سے عبدالجبار نے انہوں نے سفیان سے کہا کہ کہا مجھ سے عبدالملک بن عمیر نے کہ میں جب حدیث لیتا ہوں

تو اس میں سے ایک حرف نہیں چھوڑتا۔ روایت کی ہم سے حسین بن مہدی نے انہوں نے عبدالرزاق سے انہوں نے معمر سے کہا کہ کہا قتادہ نے نہیں سنی میرے کانوں نے کوئی بات کی یاد نہ رکھا ہو اس کو میرے دل نے روایت کی ہم سے سعید بن عبدالرحمٰن مخزومی نے انہوں نے سفیان بن عیینہ سے انہوں نے عمرو بن دینار سے کہ کہا انہوں نے کسی کو نہ دیکھا میں نے خوب بیان کرنے والا حدیث کا زہری سے روایت کی ہم سے ابراہیم بن سعید جوہری نے انہوں نے سفیان بن عیینہ سے کہا کہ ایوب سختیانی نے میں کسی کو اہل مدینہ سے علم حدیث میں بعد زہری کے یحییٰ بن کثیر سے بڑھ کر نہیں جانتا۔ روایت کی ہم سے محمد بن اسماعیل نے انہوں نے سلیمان بن حرب سے انہوں نے حماد بن زید سے کہ کہا انہوں نے ابن عون ہدیث بیان کرتے تھے پھر جب میں ان سے بروایت ایوب اس کے خلاف بیان کرتا تھا وہ اپنی روایت چھوڑ دیتے تھے اور میں کہتا تھا کہ تم نے تو یوں ہی سنی ہے تو وہ کہتے تھے کہ ایوب ہم سب سے زیادہ جاننے والے تھے، محمد بن سیرین کی حدیث کو روایت کو روایت کی ہم سے ابوبکر نے انہوں نے علی بن عبداللہ سے کہ انہوں نے کہا یحییٰ بن سعید سے کہ ہشام دستوائی اور مسعر میں کون زیادہ ثبت ہے تو انہوں نے کہا مسعر سب لوگوں سے زیادہ ثبت ہیں۔

روایت کی ہم سے ابوبکر عبدالقدوس بن محمد نے اور روایت کی مجھ سے ابوالولید نے کہا سنا میں نے حماد بن زید سے کہ کہتے تھے شعبہ نے مجھ سے جس روایت میں خلاف کیا میں نے اس کو چھوڑ دیا یعنی شعبہ کے اعتماد پر کہا ابوبکر نے اور روایت کی مجھ سے ابوالولید نے کہا مجھ سے حماد بن سلمہ نے کہ اگر تو حدیث کا ارادہ رکھتا ہے تو لازم کر صحبت شعبہ کی۔ ..یت کی ہم سے عبد حمید نے انہوں نے ابوداؤد سے کہا کہ کہا شعبہ نے نہیں لی میں نے کسی سے کہ نہ گیا ہوں میں اس کے پاس ایک بار سے زیادہ اور نہیں لیں ہم میں نے کسی سے دس حدیثیں کہ نہ گیا ہوں میں اس کی خدمت میں دس بار سے زیادہ اور جس سے لیں میں نے پچاس حدیثیں حاضر ہوا میں اس کے پاس پچاس بار سے زیادہ اور جس سے لیں میں نے سو حدیثیں اس کے پاس گیا میں سو بار سے زیادہ مگر جہاں کوفی بارقی سے میں نے یہ حدیثیں سنی تھیں اور پھر دوبارہ جو گیا میں ان کے پاس تو وہ انتقال کر چکے۔

(قول المترجم) اور یہ نہایت قدر دانی تھی حدیث کی انتہیٰ۔

روایت کی ہم سے محمد بن اسماعیل نے عبداللہ بن اسود سے انہوں نے ابن مہدی سے کہ سنا میں نے سفیان سے کہتے تھے کہ شعبہ امیر المومنین ہیں حدیث کے۔

روایت کی ہم سے ابوبکر نے انہوں نے علی بن عبداللہ سے انہوں کہا سنا میں نے یحییٰ بن سعید سے کہتے تھے کوئی زیادہ پیارا نہیں مجھے شعبہ سے اور میرے نزدیک ان کے برابر کوئی نہیں اور جب سفیان ان کا خلاف کرتے ہیں تو سفیان کے قول پر اعتماد کرتا ہوں اور کہا میں نے یحییٰ سے کون ان دونوں میں طویل حدیث کو خوب یاد رکھنے والا ہے سفیان یا شعبہ تو انہوں نے کہا شعبہ زیادہ قوی تھے اس بارے میں اور کہا یحییٰ بن سعید نے شعبہ سب سے زیادہ واقف تھے احوال رجال سے اور خوب جانتے تھے کہ یہ فلاں سے مروی ہے اور اس نے فلاں سے روایت کیا ہے اور سفیان صاحبِ ابواب تھے، روایت کی ہم سے ابوعمار حسین بن

حریث نے کہا سنا میں نے وکیع سے کہتے تھے کہ...... سفیان مجھ سے زیادہ حافظہ رکھتے ہیں اور جب میں نے کسی حدیث کو سفیان سے پوچھا تو انہوں نے ویسے ہی بیان کی جیسے ان کے شیخ نے مجھ سے بیان کی تھی اور سنا میں نے اسحاق بن موسیٰ انصاری سے کہا سنا میں نے معن بن عیسیٰ سے کہتے تھے مالک بن انس تشدد رکھتے تھے یعنی احتیاط کرتے تھے بے اور تے کی مانند اور اس کے یعنی اتنی بھی تحقیقات چھوڑتے نہ تھے روایت کی ہم سے ابوموسیٰ نے انہوں نے ابراہیم بن عبداللہ بن قریم انصاری سے جو قاضی تھے مدینہ کے کہا کہ گزرے مالک بن انس رضی اللہ عنہ ابی حازم پر اور وہ بیٹھے حدیث بیان کر رہے تھے، پس نہ ٹھہرے امام مالک اور چلے گئے لوگوں نے اس کا سبب پوچھا تو کہا کہ وہاں بیٹھنے کی جگہ نہ تھی اور مکروہ جانا میں نے کہ لوں میں حدیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی کھڑے کھڑے۔

مترجم: اشارہ کیا مؤلف رحمہ اللہ نے اس روایت سے آداب محدث کی طرف جو اس کو طلب حدیث اور اخذ روایت کے وقت ضرور ہیں، اسی میں سے ہے بیٹھ کر سماع کرنا حدیث کا اس لیے کہ کھڑے ہونے میں بخوبی تیقظ اور حفظ اور قدرت کاملہ سماع پر نہیں ہوتی اور اخلاص نیت اللہ کے واسطے اس کی طلب میں اس لیے کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو کسی ایسے علم کو سیکھے کہ جس سے طلب کی جاتی ہے رضامندی اللہ کی اور نہ سیکھے اس کو مگر اس لیے کہ پائے وہ کوئی چیز دنیا کی نہ پائے گا وہ ہرگز بو جنت کی، اور عمدہ وجہ حصول نیت خالصہ کی یہ ہے جو مروی ہوئی عمرو بن نجید سے کہ انہوں نے پوچھا ابوجعفر بن حمدان سے کہ میں کس نیت سے حدیث لکھوں انہوں نے کہا تم جانتے نہیں کہ صالحین کے ذکر[1] کے وقت رحمت اترتی ہے انہوں نے کہا ہاں ابوجعفر نے کہا پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تو سردار ہیں، سب نیکیوں کے اور ضرور ہے طلب توثیق اور تسدید اور تیسیر کی اللہ جل جلالہ سے اور ضرور ہے استعمال اخلاق جمیلہ اور عادات رضیہ اور خصائل بہیہ کا اور ضرور ہے افراغ جہد اس کی اور تحصیل میں اور غنیمت جاننا اس کے امکان، چنانچہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حریص رہ اس کی طلب پر جو تجھے نفع دے اور اللہ سے مدد مانگ اور عاجز مت ہو اور پہلے سماع کرے اپنے ارجح شیوخ بلد سے اسناداً اور علماً شہرہ اور دیناً اور جب ان سے فارغ ہو تو سائر بلدان کو رحلت کرے اور ہر جگہ اسانید عالیہ طلب کرے اور نقاء حفاظ اور ان کے مذاکرہ اور استفادہ پر حریص رہے چنانچہ جابر رضی اللہ عنہ کی رحلت مدینہ سے شام تک ایک حدیث کے لیے مشہور ہے اور حضرت موسیٰ علیہ السلام کی رحلت حضرت

---

[1] ذکر تو عبادت ہے زبان کی اس نیت سے تو عبادت غیر کی ہوگی، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی عبادت بھی شرک ہے، بندہ کے نام یا کلام سے اگر تبرک چاہے تو بغیر اس لحاظ کے اللہ تعالیٰ کے دین سیکھنے میں اس کی رضامندی ہے اور کسی نیت سے نہ چاہے بندہ کے نام اور کلام پڑھنے سے خوف ہے کہ اور عمل بھی ضائع ہوگا جب اس میں تبرک چاہے جیسے اللہ کا نام یا کلام پڑھنا بڑا عبادت ہے ولذکر اللہ اکبر یہاں سے حکم ختم صحیح بخاری کا جو بلیات میں مروج ہے یا بعضے جو شمائل وقصائد کے وظیفہ کرتے ہیں معلوم ہوا کہ یہ غلطی ہے بعضے بڑے مولویوں کی غرض کہ اللہ تعالیٰ سب سے بڑا ہے اللہ اکبر، جیسے سجدہ رکوع طواف اعتکاف صوم عبادت ہیں، اسی طرح نام وکلام پڑھنا ذکر سے بڑھ کر عبادت ہے، اور سب عبادات خالص اللہ کے لیے چاہئیں، مالک نے کہا اللہ سے سوال بغیر اس کے نام وصفات کے نہ چاہیے۔۱۲ عبداللہ بن عبداللہ غزنوی رحمہ اللہ۔

خضر علیہ السلام کی طلب میں حصول علم کے لیے قرآن میں مذکور ہے۔ ابراہیم ادہم نے کہا ہے کہ اللہ تعالیٰ دفع کرتا ہے بلا کو اس امت سے اصحاب حدیث کے سفر اور نہایت حرص علم کے باعث نہ ہو اس کے تساہل کے تحمل حدیث میں کہ متروک ہو جائیں اس سے بعض شروط تحمل کی اور یہ بھی ضرور ہے کہ احادیث عبادات اور فضائل اعمال کی جو سنے اس پر کچھ عمل بھی کرے کہ یہ زکوۃ ہے ان حدیثوں کی اور سبب سے ان کے یاد رہنے کا۔

بشر حافی رحمہ اللہ نے کہا ہے کہ اے اصحاب حدیث ادا کرو زکوۃ حدیث کی عمل کرو دو سو حدیث میں سے پانچ حدیث پر یعنی جیسے دو سو درہم میں پانچ درہم زکوۃ واجب ہوتی ہے ایسے ہی دو سو حدیثوں سے پانچ پر تو عمل کرو اور احمد بن حنبل سے مروی ہے کہ انہوں نے کہا نہ لکھی میں نے کوئی حدیث کہ عمل نہ کیا اس پر یہاں تک کہ پہنچا مجھ کو حجامت کی نبی ﷺ کی ابوطیبہ نے اور عنایت کیا آپ ﷺ نے ان کو ایک دینار سو میں نے بھی حجامت کروائی اور حجام کو ایک دینار دیا اور حجامت سے مراد پچھنے لگانا ہے اور ضرور ہے طالب حدیثوں کو کہ تعظیم کرے اپنے شیخ کی اور جس سے حدیث سنے اس لیے کہ یہ ... اجلال ہے علم کا اور سبب ہے اس سے منتفع ہونے کا چنانچہ مغیرہ سے مذکور ہے کہ ہم ابراہیم اپنے شیخ سے ڈرتے تھے جیسے کوئی حاکم سے ڈرتا ہے اور بخاری نے کہا ہم نے یحییٰ بن معین سے بڑھ کر کسی کو نہ دیکھا کہ تعظیم کرتا ہو محدثین کی اور حدیث میں ہے تو اضعو لمن تعلمون منه رواه البيهقي مرفوعا من حديث ابي هريرة وضعفه وقال الصحيح وقفه على عمر اور اعتقاد کرے جلالت شیخ کا اور کے رجحان کا غیر پر اور طالب رہے اس کی رضا کا اور زیادہ طلب نہ کرے اس سے کہ تھکائے اس کو بلکہ قناعت کرے اس پر جتنا وہ روایت کرے اس سے اور اپنے شیخ سے مشورہ لے اپنے امور میں اور شیخ کو ضرور ہے کہ خیر خواہی اور بذل نصح کرے اس کے واسطے اور جب فارغ ہو جائے تلمیذ اس کا اس کی روایت کے سماع سے تو ضرور ہے شیخ کو کہ اپنے سے اکمل کی طرف ہدایت کرے تا کہ علم طلبہ کا کامل ہو اور افادہ نشر احادیث کا کامل ہو اور حیا اور کبر ہرگز مانع نہ ہو اس کو علم کے طلب کرنے سے اور تلمذ سے اس شخص کے جو کم ہو نسب اور عمر وغیرہ میں اس لیے کہ مجاہد سے مروی ہے کہ علم حاصل نہیں کرتا حیا کرنے والا نہ متکبر اور صبر کرے جفائے شیخ پر اور اعتناء کرے مہم ضروری کے ساتھ اور فکر وغرور نہ کرے استکثار پر اور لکھے اور سماع کرے کتاب وخبر کو بالاستیعاب اور انتخاب کا ارادہ نہ کرے۔ خلاصہ مافي التدريب انتهى ما قال المترجم

قال المؤلف:

روایت کی ہم سے ابوبکر نے انہوں نے علی بن عبداللہ سے کہا علی نے کہ کہا یحییٰ بن سعید نے مالک کی روایت جو سعید بن مسیب سے مروی ہے مجھے زیادہ پیاری ہے اس سے جو بواسطہ سفیان ثوری کے ابراہیم نخعی سے مروی ہے پھر کہا یحییٰ نے قوم میں کوئی شخص حدیث میں زیادہ معتبر نہیں مالک بن انس رضی اللہ عنہ سے اور مالک امام تھے حدیث میں، سنا میں نے احمد بن حسن سے کہتے تھے سنا میں نے احمد بن حنبل سے کہ کہتے تھے نہیں دیکھا میں نے کسی کو یحییٰ بن سعید قطان کے برابر اور کہا احمد بن حسن نے کہ کسی نے پوچھا احمد بن حنبل سے وکیع اور عبدالرحمٰن بن مہدی کو تو انہوں نے فرمایا کہ وکیع اکبر ہیں قلب میں اور عبدالرحمٰن امام ہیں، سنا

میں نے محمد بن عمرو بن نبہان بن صفوان ثقفی بصری سے کہتے تھے، سنا میں نے علی بن مدینی کو کہتے تھے اگر میں چاہوں تو قسم کھا سکتا ہوں رکن اور مقام کے بیچ میں کسی کو نہ دیکھا میں نے علم میں زیادہ عبدالرحمٰن بن مہدی سے کہا ابوعیسیٰ نے اور کلام اس مقام میں اور روایت اہل علم سے بہت ہے اور بیان کیا ہم نے کچھ تھوڑا سا اس میں سے بطور اختصار کے تاکہ استدلال کیا جائے اس سے منازل علماء اور تفاضل فضلاء پر کہ بعض ان میں بعض سے افضل تھے حفظ و اتقان میں اور جس میں کلام کیا ہے، علماء نے تو کس وجہ سے کلام کیا ہے۔

مترجم: غرض یہ کہ یہاں تک احوال تھے رجال کے خواہ ثقہ ہوں یا ضعیف اور ضعف ان کا سوء حفظ کے سبب سے ہو یا اس کے سوا اور سبب سے اور اس کو اصطلاح محدثین میں جرح و تعدیل کہتے ہیں اور تفصیل اس کی اور کتب مطولہ میں اس فن کی موجود ہے اور جزو اعظم ہے فن حدیث کا کہ معلوم ہوتا ہے اسی حال قوت وضعف روایات کا اور وجوہ ترجیح بعض کے بعض پر اور وثوق عدم وثوق احادیث کا۔ انتھی ما قال المترجم

کہا مؤلف نے اور قراءت عالم کے سامنے جب اس کو حفظ ہو جو چیز کہ پڑھی جاتی ہے یا حفظ نہ ہو تو اس کے اصل کو دیکھ رہا ہو یعنی جس کی نقل پڑھی جاتی ہے صحیح ہے نزدیک اہل حدیث کے چنانچہ روایت کی ہم سے حسین بن مہدی بصری نے انہوں نے عبدالرزاق سے انہوں نے ابن جریج سے کہا کہ پڑھا میں عطاء بن ابی رباح کے آگے اور ان سے کہا کہ میں اس کو کیونکر روایت کروں انہوں نے کہا کہ روایت کی ہم سے اس کی عطا بن ابی رباح نے اور روایت کی ہم سے سوید بن نصر نے ان سے علی بن حسین نے ان سے ابی عصمہ نے انہوں نے یزید نحوی سے انہوں نے عکرمہ سے کہ چند لوگ ابن عباس کے پاس آئے اہل طائف سے ایک کتاب لے کر ان کی کتابوں میں، سو ابن عباس پڑھنے لگے ان پر بہ تقدم و تاخیر اور کہا انہوں ۔ ز ۔ تو بھائی اس مصیبت سے عاجز آ گیا سو تم لوگ میرے آگے پڑھو کہ میرا اقراء ایسا ہے جیسا میرا پڑھنا تمہارے آگے۔ اور روایت کی ہم سے سوید نے ان سے علی بن حسین بن واقد نے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے منصور بن معتمر سے کہا کہ جب دی کتاب آدمی نے اپنی دوسرے کو اور کہا کہ مجھ سے روایت کر اس کو تو اسے جائز ہے کہ اس سے روایت کرے اور سنا میں نے محمد بن اسماعیل سے کہتے تھے پوچھا میں نے ابو عاصم نبیل سے ایک حدیث تو کہا انہوں نے تم پڑھ جاؤ اس ہدیث کو میرے آگے تو میں نے چاہا کہ وہی پڑھیں میرے آگے تو انہوں نے کہا تم شیخ کے آگے تلمیذ کا پڑھنا روا نہیں رکھتے حالانکہ سفیان ثوری اور مالک بن انس اس کو روا رکھتے تھے۔ روایت کی ہم سے احمد بن حسن نے ان سے یحییٰ بن سلیمان جعفی مصری نے کہا کہ کہا عبداللہ بن وہب نے جس روایت میں حدثنا کہوں اس کو جان لو کہ میں نے لوگوں کے ساتھ سنی ہے اور جس میں حدثنی کہوں اس کو جان لو کہ میں نے اکیلے سنی ہے اور جس میں اخبرنا کہوں اس کو جان لو کہ استاذ پر پڑھی گئی ہے اور میں بھی حاضر تھا اور جس میں اخبرنی کہوں اسے جان لو کہ میں نے اکیلے استاذ کے آگے پڑھی ہے اور سنا میں نے ابوموسیٰ محمد بن مثنیٰ سے کہتے تھے سنا میں نے یحییٰ بن سعید قطان سے کہتے تھے۔ حدثنا اور اخبرنا ایک ہی ہے۔

کہا ابوعیسیٰ نے کہ ہم ابو مصعب مدینی کے پاس تھے کہ ان کے آگے پڑھی گئیں بعض حدیثیں ان کی سو میں نے ان سے

پوچھا کہ ہم کیونکر اس کو روایت کریں انہوں نے کہا کہ کہو حدیث بیان کی ابو مصعب نے کہا ابوعیسیٰ نے اور جائز رکھا ہے بعض اہل علم نے اجازت کو کہ جب اجازت دی کسی عالم نے کسی کو کہ روایت کرے اس کی طرف سے کسی حدیث کو تو اسے جائز ہے کہ اس کی طرف سے روایت کرے روایت کی ہم سے محمود بن غیلان نے ان سے وکیع نے ان سے عمران بن حدیر نے ان سے ابومجلز نے ان سے بشیر بن نہیک نے کہا انہوں نے کہ لکھی میں نے ایک کتاب میں روایتیں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی اور کہا میں ان سے کہ روایت کروں میں اسے آپ سے انہوں نے کہا ہاں!

روایت کی ہم سے محمد بن اسماعیل واسطی نے ان سے محمد بن حسن نے کہ عوف اعرابی نے کہا کہ ایک مرد نے کہا حسن سے میرے نزدیک آپ کی چند حدیثیں ہیں، میں ان کو روایت کروں انہوں نے فرمایا کہ ہاں کہا ابوعیسیٰ نے اور محمد بن حسن معروف محبوب بن الحسن ہیں اور روایت کی ہے ان سے کئی ائمہ نے۔ روایت کی ہم سے جارود بن معاذ نے انہوں نے انس سے انہوں نے عبیداللہ بن عمرو سے کہا عبیداللہ نے کہ آیا میں زہری کے پاس ایک کتاب لے کر اور میں نے کہا یہ آپ کی حدیثیں ہیں انہیں میں آپ سے روایت کروں انہوں نے کہا ہاں۔ روایت کی ہم سے ابوبکر نے انہوں نے علی بن عبداللہ سے انہوں نے یحییٰ سے جو بیٹے ہیں سعید کے کہا کہ آئے ابن جریج ہشام بن عروہ کے پاس ایک کتاب لے کر اور کہا کہ آپ کی حدیثیں ہیں میں آپ سے اس کو روایت کروں انہوں نے کہا کہ ہاں کہا یحییٰ نے کہ میں نے اپنے دل میں کہا میں نہیں جانتا کہ کون سا امر بہتر ہے یعنی قراءت یا اجازت اور کہا علی نے کہ پوچھا میں نے یحییٰ بن سعید سے ابن جریج کی حدیثوں کو جو وہ عطاء خراسانی سے روایت کرتے ہیں کہا کہ ضعیف ہیں میں نے کہا کہ وہ تو کہتے ہیں کہ خبر دی مجھ کو عطاء نے کہا ان کا اخبرنی کہنا کچھ نہیں اس لیے کہ عطاء نے ان کو فقط کتاب دے دی تھی۔

مترجم: یہاں مؤلف رحمہ اللہ نے اخذ روایت کے طریقے بیان کیے اور ان میں سے کئی طرق ذکر کیے۔ اول یہ کہ شاگرد کتاب لے کر پڑھے اور استاد سنے حفظ سے یا اصل دیکھتا جائے۔ ثانی یہ کہ استاد کسی کو کتاب دے دے اور کہے کہ مجھ سے روایت کر یہ میرے مرویات ہیں جیسے منصور بن معتمر نے کہا، ثالث یہ کہ اجازت دے کوئی استاد کہ ہماری مرویات کو روایت کر، رابع یہ کہ شاگرد ایک کتاب لائے اور کہے کہ یہ تمہاری حدیثیں ہیں اور شیخ ان کی روایت کی اجازت دے، خامس یہ کہ کتاب نہ لائے بلکہ یونہی کہے کہ چند حدیثیں آپ کی میرے پاس ہیں اور شیخ اس کی اجازت دے۔

اب سنو کہ سورت اول کو محدثین عرض کہتے ہیں اس لیے کہ قاری ما یقرا کو شیخ پر عرض کرتا ہے جیسا کہ قرآن مقری پر عرض کیا جاتا ہے اور برابر ہے کہ تو خود پڑھے یا اور کوئی شاگرد پڑھے شیخ پر اور تو بھی سنتا ہو، غرض قائل ہوئے ہیں جواز وصحت عرض کے اصحاب میں سے انس اور ابن عباس اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہم اور تابعین سے ابن مسیب اور ابوسلمہ اور قاسم بن محمد اور سالم بن عبداللہ اور خارجہ بن زید اور سلیمان بن یسار اور ابن ہرمز اور عطاء اور نافع اور عروہ اور شعبی اور زہری اور مکحول اور حسن اور منصور اور ایوب اور ائمہ سے ابن جریج اور ثوری اور ابن ابی ذئب اور شعبہ اور ائمہ اربعہ اور ابن مہدی اور شریک اور لیث اور ابوعبید اور بخاری اور

ان کے سوا اور بہت سے محدثین محققین اور اس میں اختلاف ہے علماء کا کہ عرض اس کے برابر ہے جس کا لفظ شیخ سے سماع ہے یا عرض راجح ہے یا مرجوح، سو اول یعنی مساوات مروی ہے مالک سے اور ان کے اشیاخ اور اصحاب اور معظم علمائے حجاز اور کوفہ اور بخاری وغیرہم سے اور حکایت کیا ہے اس کو رامہرمزی نے علی بن طالب سے اور ابن عباس سے چنانچہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کا قول ہے کہ قراءت عالم پر بمنزلہ سماع کے ہے اس سے اور ابن عباس کا کہ پڑھو تو مجھ سے کہ تمہارا پڑھنا میرے آگے ایسا ہے جیسا میرا پڑھنا تمہارے آگے رواہ البیہقی فی المدخل وحکاہ ابوبکر الصیر فی عن الشافعی رحمہ اللہ۔

اور دوسرا مذہب یعنی عرض راجح ہے سماع سے مروی ہے ابوحنیفہ سے اور ابن ابی ذئب وغیرہما سے اور وہی مروی ہے امام مالک سے روایت کیا اس کو دارقطنی نے اور ابن فارس اور خطیب نے اور مذہب تیسرا یعنی راجح ہونا سماع کا عرض پر مروی ہے۔ جمہور اہل مشرق سے اور تدریب میں اس کو صحیح کہا ہے اور صورت ثانی کو جس میں استاد کتاب دے دے محدثین مناولہ کہتے ہیں اصل اس میں روایت بخاری ہے جس کو تعلیقاً کتاب العلم میں ایراد کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک امیر سریہ کو ایک خط دے دیا اور کہا کہ فلاں مقام پر پہنچ کر اس کی لوگوں کو اطلاع دینا۔ (الحدیث) اور مناولہ دو قسم ہے ایک قرون باجازت اور دوسرے مجرد عن الاجازت اور اس کی کئی صورتیں ہیں کہ مذکور ہیں، مطولات میں اور باقی تین صورتیں مؤلف رحمہ اللہ نے اجازت کی لکھی ہیں اور اجازت کی نو صورتیں ہیں کہ بیان کیں ہم نے بعض ان میں سے ارشاد اہل توحید میں جو مقدمہ ہے ترجمہ ترمذی کا...... فمن شاء فلیرجع الیہ

کہا ابوعیسیٰ نے اور حدیث جب مرسل ہو تو اکثر اہل حدیث کے نزدیک صحیح نہیں اور ضعیف کہا ہے اس کو کئی لوگوں نے چنانچہ روایت کی ہم سے علی بن حجر نے انہوں نے بقیہ بن ولید سے انہوں نے عتبہ بن ابی حکیم سے کہا عتبہ نے کہ سنا زہری نے اسحاق بن عبداللہ بن ابی فروہ کو کہ وہ کہہ رہے تھے قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تو زہری نے کہا اللہ کی مار تجھ پر اے ابن ابی فروہ کہ تو ایسی حدیثیں لاتا ہے ہمارے پاس جس کی مہار اور لگام نہیں ہوتی یعنی سند معتمد علیہ نہیں ہوتی اور روایت کی ہم سے ابوبکر نے انہوں نے علی بن عبداللہ سے کہ کہا یحییٰ بن سعید نے مرسلات مجاہد کی میرے نزدیک بہت اچھی ہیں عطاء بن ابی رباح کی مرسلات سے اس لیے کہ عطاء ہر قسم کی حدیثوں کو مرسلاً روایت کرتے تھے اور کہا اس نے کہا یحییٰ نے مرسلات سعید بن جبیر کی مجھے بہت اچھی معلوم ہوتی ہیں، عطاء کی مرسلات سے اور کہا علی نے کہ کہا میں نے یحییٰ سے مرسلات مجاہد کی تمہارے نزدیک بہتر ہیں یا طاؤس کی انہوں نے کہا بہت قریب قریب ہیں دونوں، کہا علی نے اور سنا میں نے یحییٰ بن سعید سے کہتے تھے مرسلات ابی اسحٰق کی نزدیک میرے لاشئی محض ہیں یعنی غیر معتبر ہیں اور اعمش اور تیمی اور یحییٰ بن ابی کثیر کی اور مرسلات ابن عیینہ کی مثل ہوا کے ہیں یعنی غیر معتبر پھر کہا قسم ہے اللہ کی اور سفیان بن سعد کی مرسلات بھی ایسی ہیں اور کہا میں نے یحییٰ سے مرسلات مالک کی انہوں نے کہا یہ میرے نزدیک بہتر ہیں پھر کہا یحییٰ نے لوگوں میں کسی کی حدیث صحیح تر نہیں امام مالک سے روایت کی ہم سے سوار بن عبداللہ العنبری نے کہا انہوں نے کہا سنا میں نے یحییٰ بن سعید کو کہ کہتے تھے حسن بصری نے جس حدیث میں کہا قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ضرور پائی ہم نے اس کی کوئی اصل سوا ایک یا دو حدیثوں کے، کہا ابوعیسیٰ رحمہ اللہ نے اور جن بزرگوں نے مرسل کو ضعیف

اس لیے کہا ہے کہ احتمال ہے کہ اس میں ائمہ ثقات نے اس کو غیر ثقہ سے لیا ہو اس لیے کہ کلام کیا ہے حسن بصری نے معبد جہنی میں اور پھر ان سے روایت بھی کی چنانچہ روایت کی ہم سے بشر بن معاذ بصری نے انہوں نے مرحوم بن عبدالعزیز عطاء سے انہوں نے اپنے باپ اور چچا سے دونوں نے کہا سنا ہم نے حسن بصری سے کہ فرماتے تھے دور رہو معبد جہنی سے کہ وہ ضال اور مضل ہے کہا ابوعیسیٰ نے اور مروی ہے شعبی سے انہوں نے کہا روایت کی ہم سے حارث اعور نے اور وکذاب تھا۔ یعنی رافضی

مترجم: معبد جہنی وہ شخص ہے کہ جس نے پہلے تقدیر کا انکار کیا اور منسوب تھا رفض کی طرف اور خبیث رئیس تھا قدریہ کا جو مجوس ہیں اس امت کے۔

کہا مؤلف نے اور سنا میں نے محمد بن بشار سے انہوں نے کہا عبدالرحمٰن بن مہدی کہتے تھے تم تعجب نہیں کرتے ہو سفیان بن عیینہ پر کہ میں نے چھوڑ دیا جابر جعفی کو بہ سبب اس قول کے جو ان سے حکایت کیا جاتا ہے ہزار حدیث سے زیادہ میں یعنی ہزار حدیث سے زیادہ جو ان سے مروی تھیں چھوڑ دیں اور پھر ان سے روایت کرتے تھے کہا محمد بن بشار نے اور چھوڑ دی عبدالرحمٰن بن مہدی نے حدیث جابر جعفی کی اور احتجاج بھی کیا ہے بعض علماء نے مراسیل سے۔

مترجم: مرسل وہ حدیث ہے جس میں تابعی کہے قال رسول اللہ ﷺ اور حضرت کے اور اس کے درمیان ایک راوی چھوٹ گیا ہو یعنی صحابی اور بعضوں نے کہا جس میں دو راوی متروک ہوئے وہ بھی مرسل ہے اور وہ ایک قسم ہے ضعیف حدیثوں میں سے جماہیہ محدثین کے نزدیک۔ اور اکثر فقہاء اور اصولیون کے نزدیک اور مالک اور ابوحنیفہ اور احمد نے کہا ہے کہ وہ صحیح ہے اور بعضوں نے کہا صحیح مراسیل سے وہ مراسیل مراد ہیں جو قرون ثلاثہ مشہور بالخیر سے ارسال کی گئی ہوں اس لیے کہ بعد ان زمانوں کے خبر ہے افشائے کذب کی اور ابن جریر نے کہا اجماع ہے تابعین کا قبول مراسیل پر اور کسی کا انکار اس پر مذکور نہیں اور نہ کسی نے ائمہ سے اس پر انکار کیا ہے دوسری صدی تک۔

قال المؤلف:

روایت کی ہم سے ابوعبیدہ بن ابی السفر الکوفی نے ان سے سعید بن عامر نے انہوں نے شعبہ سے انہوں نے سلیمان اعمش سے کہا سلیمان نے کہا میں نے ابراہیم نخعی سے کوئی روایت متصل بیان کرو مجھ سے جو مروی ہو عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے تو ابراہیم نے کہا جب میں تم سے کہوں عن عبداللہ تو جان لو کہ وہ میں نے خود ان سے سنی ہے اور جب کہوں قال عبداللہ تو میرے اور ان کے درمیان کئی واسطے ہیں اور مختلف ہوئے ہیں اہل علم تضعیف رجال میں جیسے مختلف ہیں وہ اس کے ماسوا میں اور مذکور ہے شعبہ سے کہ انہوں نے ضعیف کہا ابوالزبیر مکی کو اور عبدالملک بن ابی سلیمان اور حکیم بن جبیر کو اور چھوڑ دیا ان سے روایت لینا پھر لے لی روایت شعبہ نے ان لوگوں سے جو کہ حفظ و عدالت میں ان سے بھی کم تھے چنانچہ لی انہوں نے روایت جابر جعفی سے اور ابراہیم بن مسلم ہجری اور محمد بن عبیداللہ العزرمی اور کئی لوگوں سے جو نہایت ضعیف ہیں حدیث میں۔ روایت کی ہم سے محمد بن عمرو بن نبہان نے انہوں نے امیہ بن خالد سے کہا کہ کہا میں نے چھوڑ دیئے ہو تم روایت عبدالملک بن ابی سلیمان کی اور لیتے ہو روایت

محمد بن عبیداللہ العزرمی سے انہوں نے کہا ہاں کہا ابوعیسیٰ نے اور شعبہ روایت کرتے تھے عبدالملک بن ابی سلیمان سے پھر چھوڑ دیا ان کو اور کہا گیا ہے کہ چھوڑ دیا ہے انہوں نے اس لیے کہ منفرد ہوئے وہ اس حدیث کے ساتھ جو روایت کی عبدالملک نے عطاء بن ابی رباح سے انہوں نے جابر سے انہوں نے نبی ﷺ سے کہ فرمایا آپ نے آدمی اپنے شفعہ کا مستحق ہے کہ اس کا انتظار کیا جائے اگرچہ غائب ہو جبکہ راہ ان دونوں کی ایک ہو اور ثابت کہا ہے ان کو کوئی اماموں نے اور روایت کی ہے ابوالزبیر اور عبدالملک بن ابی سلیمان اور حکیم بن جبیر سے، روایت کی ہم سے احمد بن منیع نے انہوں نے ہشیم سے انہوں نے حجاج اور ابن ابی لیلیٰ سے انہوں نے عطاء بن ابی رباح سے کہا انہوں نے تھے ہم جب نکلتے جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما کے پاس مذاکرہ کرتے آپس میں ان کی حدیثوں کا اور ابوالزبیر ہم سب سے زیادہ یاد رکھنے والے تھے حدیث کو۔

روایت کی ہم سے محمد بن یحییٰ بن ابی عمر نے انہوں نے سفیان بن عیینہ سے کہ کہا ابوالزبیر نے عطاء مجھے آگے کرتے تھے جابر بن عبداللہ کے پاس تا کہ یاد رکھوں میں ان کے لیے حدیث کو۔ روایت کی ہم سے ابن ابی عمر نے انہوں نے سفیان سے کہا سنا میں نے ایوب سختیانی سے کہتے تھے روایت کی مجھ سے ابوالزبیر نے اور سفیان نے اپنے ہاتھ کی مٹھی بند کی کہا ابوعیسیٰ نے مراد اس سے یہ تھی کہ وہ اتقان وحفظ میں کامل تھے اور مروی ہے عبداللہ بن مبارک سے کہ سفیان ثوری کہتے تھے کہ عبدالملک بن ابی سلیمان میزان تھے علم کے اور روایت کی ہم سے ابوبکر نے انہوں نے علی بن عبداللہ سے کہا پوچھا میں نے یحییٰ بن سعید سے حال حکیم بن جبیر کا انہوں نے کہا ترک کر دیا ان کو شعبہ نے اس حدیث کے سبب سے کہ روایت کی انہوں نے صدقہ کے باب میں یعنی حدیث عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی کہ نبی ﷺ نے جو سوال کرے لوگوں سے اور اس کے پاس اتنا ہے کہ کام نکل جائے تو قیامت کے دن آئے گا کہ منہ اس کا چھلا ہوا ہوگا لوگوں نے کہا یارسول اللہ ﷺ کتنا مال ہے کہ جس سے آدمی کا کام نکلتا ہے اور اس کو سوال کی حاجت ہوتی فرمایا پچاس درہم یا اس کی قیمت کا سونا انتہیٰ، کہا علی نے کہا یحییٰ نے اور روایت کی حکیم بن جبیر سے سفیان ثوری اور زائدہ نے کہا علی نے کہ یحییٰ ان کی حدیث میں کچھ مضائقہ نہ دیکھتے تھے۔ روایت کی ہم سے محمود بن غیلان نے انہوں نے یحییٰ بن آدم سے انہوں نے سفیان ثوری سے انہوں نے حکیم بن جبیر سے حدیث صدقہ کی کہا یحییٰ بن آدم نے پھر کہا عبداللہ نے جو رفیق ہیں شعبہ کے سفیان ثوری سے کاش کہ حکیم کے سوا اور کوئی شخص اس کو روایت کرتا تو کہا ان سے سفیان نے کیا شعبہ اس سے روایت نہیں کرتے انہوں نے کہا ہاں کہا سفیان نے سنا میں نے زبید کو کہ روایت کرتے تھے ان کو محمد بن عبدالرحمن بن یزید سے۔

کہا ابوعیسیٰ رحمہ اللہ نے اور جس حدیث کو ہم نے حسن کہا ہے تو حسن ہمارے نزدیک وہ حدیث ہے کہ اس کی اسناد میں کوئی متہم بکذب نہ ہو اور حدیث شاذ بھی نہ ہو اور مروی ہو اور سند سے بھی مثل اس کے سو وہ ہمارے نزدیک حسن ہے اور جو ذکر کی ہم نے اس میں حدیث غریب ہے، تو جاننا چاہیے کہ محدثین حدیث کو جانتے ہیں کئی وجوہ سے اور بہت سی حدیثیں جو غریب ہوتی ہیں اس لیے کہ مروی نہیں ہوتیں مگر ایک سند سے جیسے حدیث حماد بن سلمہ کی مروی ہے ابوالعشراء سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے

باپ سے کہا کہ عرض کی میں نے اے اللہ کے رسول کیا ذبح نہیں روا ہے مگر حلق اور لبہ میں سو فرمایا آپ نے اگر بھونک دے اس کی ران میں تو کافی ہے سو یہ حدیث ایسی ہے کہ متفرد ہوئے اس کے ساتھ حماد بن سلمہ ابی العشراء سے روایت کرنے میں اور ابوالعشراء کی کوئی حدیث معلوم نہیں ہوتی سوا اس کے اور یہ حدیث مشہور جو ہوئی علماء کے نزدیک تو حماد بن سلمہ کی روایت سے کہ نہیں جانتے ہم اس کو مگر انہی کی روایت سے یعنی اکثر ہوتا ہے کہ اماموں میں سے کوئی حدیث ایک ہی شخص روایت کرتا ہے اور معلوم نہیں ہوتی وہ مگر اسی کی روایت سے پھر اس شخص سے بہت لوگ روایت کرتے ہیں اور وہ مشہور ہو جاتی ہے، جیسے روایت عبداللہ بن دینار کی کہ روایت کی انہوں نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا بیع سے ولاء کے اور اس کے ہبہ سے اور نہیں معلوم ہوتی یہ مگر عبداللہ بن دینار کی روایت سے اگرچہ ان سے بہت لوگوں نے روایت کی ہے جیسے عبیداللہ بن عمر سے انہوں نے نافع سے انہوں نے ابن عمر سے سو وہم کیا اس میں یحییٰ بن سلیم نے اور صحیح یہی ہے کہ وہ مروی ہے عبیداللہ بن عمرو سے وہ روایت کرتے ہیں، عبداللہ بن دینار سے وہ ابن عمر سے ایسی ہی روایت کی عبدالوہاب ثقفی اور عبداللہ بن عمر سے انہوں نے عبداللہ بن دینار سے انہوں نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے اور روایت کی مؤمل نے یہ حدیث شعبہ سے تو شعبہ نے کہا بیشک میں آرزو رکھتا ہوں کہ اگر عبداللہ بن دینار نے مجھے اجازت دی تو میں کھڑا ہو کر اس کے سر میں بوسہ لوں، کہا ابوعیسیٰ رحمہ اللہ نے اور اکثر حدیثیں غریب سمجھی جاتی ہیں کہ ان میں کچھ زیادت ہوتی ہے یعنی ایسی زیادت جو ثقات سے مروی نہیں اور وہ زیادت صحیح جب ہوتی ہے کہ ایسے شخص سے مروی ہو جس کے حافظہ پر اعتماد کیا جاتا ہو یعنی اس وقت قابل قبول ہے جیسے کہ روایت کی مالک بن انس نے نافع سے انہوں نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے کہا انہوں نے کہ مقرر کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صدقہ فطر رمضان سے ہر آزاد اور غلام اور مرد اور عورت پر جو مسلمانوں سے ہو ایک صاع کھجور سے یا ایک صاع جو سے کہا اور زیادہ کیا مالک نے اس حدیث میں لفظ من المسلمین کا یعنی جو مسلمانوں سے ہو، اور روایت کی ایوب سختیانی اور عبیداللہ بن عمر اور کئی اماموں نے حدیث کے اس حدیث کو نافع سے انہوں نے ابن عمر سے اور نہیں ذکر کیا اس میں لفظ من المسلمین کا اور روایت کی بعضوں نے نافع سے مثل روایت مالک کے مگر وہ ایسے لوگ ہیں ان کے حافظہ پر اعتماد نہیں کیا جا سکتا اور تمسک کیا ہے کئی اماموں نے مالک کی حدیث سے اور احتجاج کیا ہے اس سے انہیں میں ہیں، امام شافعی اور امام احمد بن حنبل کہ دونوں نے کہا جب کسی کے پاس غلام ایسے ہوں جو مسلمان نہیں تو ان کی طرف سے صدقہ فطر نہ دے۔ اور استدلال کیا انہوں نے امام مالک کی اسی روایت سے غرض جب زیادت ایسے حافظ کی طرف سے ہو جس کے حفظ پر اعتماد کیا جاتا ہے تو وہ زیادت مقبول ہے اور کتنی حدیثیں ایسی ہیں کہ کئی سندوں سے مروی ہوئیں اور ایک اسناد سے غریب سمجھی جاتی ہیں جیسے کہ یہ روایت۔ روایت کی ہم سے ابوکریب نے اور ہشام اور ابوالسائب اور حسین بن اسود نے چاروں نے کہا روایت کی ہم سے ابواسامہ نے انہوں نے برید بن عبداللہ بن ابی بردہ سے انہوں نے اپنے دادا سے انہوں نے ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپ نے کافر کھاتا ہے سات آنتوں میں اور مومن کھاتا ہے ایک آنت میں یہ حدیث غریب ہے اس سند سے من قبل اسنادہ اور یہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کئی سندوں سے مروی ہے اور صرف ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ

کی روایت سے غریب سمجھی جاتی ہے چنانچہ پوچھا میں نے محمود بن غیلان سے حال اس حدیث کا تو انہوں نے کہا وہ روایت ہے ابوکریب کی ابواسامہ سے اور پوچھا میں نے محمد بن اسماعیل بخاری سے حال اس کا تو انہوں نے بھی یہی کہا یہ حدیث ہے ابوکریب کی جو مروی ہے ابواسامہ سے اور نہیں جانتے ہم اس کو مگر ابوکریب کی روایت سے سو میں نے کہا مجھ سے کئی شخصوں نے روایت کی ہے کہ سب ابواسامہ سے راوی ہیں سو وہ تعجب کرنے لگے اور کہا کہ میں نہیں جانتا کسی کو کہ روایت کی ہو یہ سوا ابوکریب کے اور کہا محمد بن اسماعیل بخاری نے کہ میں گمان کرتا ہوں کہ ابوکریب نے یہ حدیث ابواسامہ سے مذاکرہ میں یعنی بغیر روایت کرنے کے اور کسی بحث میں سنی۔ روایت کی ہم سے عبداللہ بن ابی زیاد اور کئی لوگوں نے شبابہ بن سوار سے انہوں نے شعبہ سے انہوں نے بکیر بن عطاء سے انہوں نے عبدالرحمٰن بن یعمر رضی اللہ عنہ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا دبا اور مزفت کے استعمال سے یہ حدیث غریب ہے اسناد کی طرف سے اس لیے کہ ہم کسی کو نہیں جانتے کہ شعبہ سے روایت کرتا ہو سوا شبابہ کی اس لیے غریب لکھی جاتی ہے کہ اکیلے انہوں نے روایت کی ہے شعبہ سے اور روایت کی شعبہ نے اور سفیان ثوری نے اسی اسناد سے بکیر بن عطاء سے انہوں نے عبدالرحمٰن بن یعمر سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ آپ نے فرمایا الحج عرفۃ یعنی حج وقوف عرفات کا نام ہے سو یہ حدیث معروف صحیح تر ہے محدثین کے نزدیک اس اسناد سے۔ روایت کی ہم سے محمد بن بشار نے انہوں نے معاذ بن ہشام سے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے یحییٰ بن ابی کثیر سے کہا یحییٰ نے کہ انہوں نے سنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ کہتے تھے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو ساتھ جائے جنازہ کے اور نماز پڑھے اس پر اس کو ایک قیراط ہے یعنی ثواب ہے اور جو اس کے ساتھ رہے یہاں تک کہ فراغت کی جائے اس کے کام سے سو اس کو دو قیراط ہیں لوگوں نے عرض کی اے اللہ کے رسول دو قیراط کتنے ہیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا چھوٹا ان میں کا مثل احد کے ہے۔

روایت کی ہم سے عبداللہ بن عبدالرحمٰن نے انہوں نے مروان بن محمد سے انہوں نے معاویہ بن سلام سے انہوں نے یحییٰ بن ابی کثیر سے انہوں نے ابومزاحم سے کہ سنا انہوں نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو ساتھ جائے جنازہ کے اس کو ایک قیراط ہے پھر ذکر کی حدیث مانند اس کے معنوں میں کہا عبداللہ نے اور خبر دی ہم کو مروان نے معاویہ بن سلام سے کہ کہا یحییٰ نے روایت کی مجھ سے ابوسعید مولی المہری نے حمزہ سے جو بیٹے ہیں سفینہ کے انہوں نے سائب سے کہ سنا انہوں نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مانند اس کے کہا میں نے ابومحمد عبداللہ بن عبدالرحمٰن سے کہ تمہاری وہ کونسی حدیث ہے جس کو محدثین نے غریب سمجھا ہے اور تم نے باسناد سائب بواسطہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے سو انہوں نے یہی حدیث مجھ سے بیان کی اور سنا میں نے محمد بن اسماعیل سے کہ روایت کرتے تھے یہ حدیث عبداللہ بن عبدالرحمٰن سے۔

کہا ابوعیسیٰ رحمہ اللہ نے اور یہ حدیث مروی ہوئی کئی سندوں سے بواسطہ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اور غریب سمجھی جاتی ہے یہ حدیث فقط اسناد کی راہ سے یعنی سائب کی روایت سے کہ وہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے۔ روایت کی ہم سے ابوحفص عمرو بن علی نے انہوں نے یحییٰ بن سعید قطان سے انہوں نے مغیرہ بن ابی قرۃ السدوسی سے کہا انہوں

نے سنا میں نے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے کہتے تھے کہا ایک شخص نے اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم میں اونٹ کا زانو باندھ کر اللہ پر بھروسہ کروں یا بے زانو باندھے بھروسا کروں فرمایا آپ نے زانو باندھ اس کا اور بھروسا کر کہا عمرو بن علی نے کہا یحییٰ بن سعید نے یہ حدیث میرے نزدیک منکر ہے۔

کہا ابوعیسیٰ نے یہ حدیث غریب ہے اس سند سے نہیں جانتے ہم اس کو انس بن مالک رضی اللہ عنہ کی روایت سے مگر اسی اسناد سے اور مروی ہوئی عمرو بن امیہ ضمری سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مانند اس کے۔

اور ہم نے اس کتاب میں رعایت اختصار کی رکھی اس لیے کہ امید ہے اس سے نفع کی اور مانگتے ہیں ہم اللہ سے کہ نفع دے اس کے مضمون سے اور اس کو ہماری نجات وفلاں کی حجت ٹھہرا دے اپنی رحمت سے اور اس کو وبال نہ ٹھہرائے ہمارے اوپر اپنی رحمت سے یہ آخر ہے کتاب کا اور سب تعریف ہے اللہ کو اکیلا ہے وہ جیسے اس نے انعام وافضال کیے اور صلوٰۃ وسلام ہو جیو اس کا سید المرسلمین امی پر اور ان کے اصحاب وآل پر اور کافی ہے ہم کو اللہ اور کیا اچھا کام بنانے والا ہے اور نہیں طاقت گناہ سے بچنے کی اور نہ قوت عبادت کرنے کی مگر اللہ کی طرف سے جو بلند ہے اور سب سے بڑا اور اسی کو تعریف ہے پوری اور نبی اور ان کے آل واصحاب پر افضل صلوٰۃ اور ازکیٰ سلام اور سب تعریف اللہ کو ہے جو رب ہے تمام جہانوں کا۔

الحمد للہ ترمذی شریف مع کتاب العلل ختم ہوئی

کتبہ محبوب احمد خوشنویس

تمت بالخیر